وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم

مؤلف

الامام ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۱

حدیث نمبر ۱ تا حدیث نمبر ۲۰۳۶

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اُردو بازار لاہور

وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ سورہ نجم 4،3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۱

حدیث نمبر ۱ تا حدیث نمبر ۴۰۳۶

مؤلّف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: مصنف ابن ابی شیبہ ﷫ (جلد نمبر ۱)

مترجم: مولانا محمد اویس سرور ﷾

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

عرض ناشر

علوم قرآن کے بعد علوم الحدیث کو تمام علوم وفنون پر فوقیت حاصل ہے۔ اس لیے کہ حدیث رسول ﷺ قرآن کریم کی تفسیر ہے اور لسان رسالت ﷺ سے صادر ہونے والے کلمات مبارکہ کو وحی غیر متلو کا درجہ حاصل ہے۔ اس طرح اللہ جل شانہ کے بعد اس کائنات میں سب سے افضل و اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات والا صفات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات ''فرائض'' ہیں تو نبی اکرم ﷺ کے افعال ''سنت''۔ اللہ تعالیٰ کے ارشادات ''قرآن مجید'' ہے تو نبی اکرم ﷺ کے ملفوظات ''حدیث''۔

قرآن کریم سے اسلام کے بنیادی قوانین لیے گئے، حدیث مبارکہ سے ان قوانین کے عملی پہلو اخذ کیے گئے۔ اطراف و اکناف عالم میں حدیث کا علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے پھیلا۔ ایک تو عربوں کا بلا کا حافظہ اور دوسرا صحابہ کرام کا نبی ﷺ کے ایک ایک قول اور فعل پر عمل پیرا ہونے کی ہمہ وقت جستجو اور تڑپ۔ اس کے بعد کا طبقہ محدثین کرام ہیں جنہوں نے حفاظت حدیث کے لیے وہ کچھ کیا کہ عقل دنگ ہے۔ اسناد ہی کو لیں اسے براہ راست دین کی شاخ بنا ڈالا۔ ''الاسناد من الدین'' اسماء الرجال کا ایک مستقل فن تشکیل دے دیا۔ ارباب حدیث نے راوی کی ثقاہت وعدم ثقاہت، اس کے افکار وعقائد، اس کے نظریات، اس کی دلچسپیوں تک براہ راست رسائی کے لیے ہزارہا انسانوں کی سوانح اور ان سے متعلقہ معلومات ایسی عرق ریزی سے جمع کیں کہ متعصب سے متعصب مستشرق کو بھی اعتراف کرنا پڑا کہ دنیا میں نہ کوئی قوم ایسی گزری ہے نہ آئندہ کا امکان ہے جس نے اپنے نبی کے اقوال کو صحیح انداز میں لینے کے لیے لاکھوں افراد سے متعلق تصانیف کے انبار لگا دیئے۔

زیر نظر کتاب امام حافظ ابوبکر ابن ابی شیبہ العبسی رحمہ اللہ کی ''المصنف'' ہے۔ یہ تدوین حدیث کے ابتدائی دور کی کتاب ہے۔ ابتدائی دور میں لفظ مصنف عموماً اس مفہوم میں استعمال ہوتا تھا جس کے لیے بعد میں ''سنن'' کی اصطلاح معروف ہوئی۔ چنانچہ یہ کتاب فقہی ابواب کی ترتیب پر مرتب ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس کے بارے میں احادیث وآثار اس میں موجود نہ ہوں۔ امام ابن ابی شیبہ کا اسم گرامی اسلامیات کے کسی طالب علم کے لیے محتاج تعارف نہیں، وہ امام بخاری، امام مسلم اور دیگر ائمہ ستہ میں سے بعض کے استاد ہیں اور ان کی یہ کتاب ''مصنف ابن ابی شیبہ'' حدیث کے جلیل القدر مآخذ میں شمار ہوتی ہے۔ علم حدیث کی شاید ہی کوئی کتاب اس کے حوالوں سے خالی ہو۔ امام ابن ابی شیبہ چونکہ صحاح ستہ کے مؤلفین سے مقدم ہیں، اور دوسری صدی ہجری کے آخر اور تیسری صدی کے آغاز میں ہوتے ہیں اس لیے قدامت کے لحاظ سے بھی اس کتاب کو فوقیت حاصل ہے۔

مرفوع احادیث کے علاوہ صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے آثار، اقوال، فتاویٰ اور واقعات بھی اس کتاب میں اتنی کثرت کے ساتھ ہیں کہ یہ حدیث شریف کی عظیم الشان کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ قرون اولیٰ کے ائمہ کے فقہی افکار اور اجتہادات کا بھی انتہائی گراں قدر ذخیرہ ہے۔

امام ابن ابی شیبہ کا شمار ثقہ حفاظ حدیث میں ہوتا تھا۔ آپ کے معاصرین نے آپ کی تحسین و توصیف ان الفاظ میں کی ہے۔
صالح بن محمد کہتے ہیں۔ علل حدیث کے سب سے بڑے ماہر ''ابن المدینی'' ہیں۔ راویوں کے اسماء میں غلطیوں کو پہچاننے والے ''یحییٰ بن معین'' ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر حافظ حدیث ''ابوبکر بن ابی شیبہ'' ہیں۔

ابوزرعہ رازی فرماتے ہیں ''میں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے بڑھ کر کوئی حافظ حدیث نہیں دیکھا'' محدث ابن حبان فرماتے ہیں۔ ''ابوبکر عظیم حافظ حدیث تھے۔ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے حدیثیں لکھیں، ان کی جمع و تدوین میں حصہ لیا اور حدیث کے بارے میں کتب تصنیف کیں آپ اقوال تابعین کے سب سے بڑے حافظ تھے۔''

''مکتبہ رحمانیہ'' کی کوشش ہے کہ ان مستند کتب کو جو اب تک بلاترجمہ تھیں اور ان کے ترجمہ کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی ترجمہ کے زیور سے آراستہ کر کے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ اس سے پہلے مسند امام احمد بن حنبل، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، الاصابہ فی تمییز الصحابہ اور سنن الکبریٰ بیہقی کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ قارئین کی طرف سے ان تراجم کی بہت پذیرائی ہوئی اور انہوں نے ہماری اس کوشش کی خوب تحسین فرمائی، قارئین کی اس حوصلہ افزائی سے ہمارے ارادوں کو مزید تقویت ملی۔ چنانچہ ہم اس وقت احادیث کی امہات الکتب کے تراجم کی سعی میں مصروف عمل ہیں۔

قارئین کرام کی سہولت کے پیش نظر ادارہ نے جملہ کتب کے تراجم میں اس امر کو مدنظر رکھا ہے کہ ترجمہ کے ساتھ ساتھ عربی متن کو بھی درج کیا جائے تا کہ قاری کو اگر حدیث کے متن سے استفادہ مقصود ہو تو وہ بھی کر سکے نیز آسانی کے لیے عربی متن پر اعراب لگا دیئے ہیں تا کہ تلفظ کی ادائیگی بھی صحیح ہو اور سیماب صفت طبائع متن اور ترجمے کا موازنہ بھی کر سکیں کہ حدیث کا ترجمہ صحیح کیا گیا ہے یا نہیں۔

یہ کتاب بھی خدمت حدیث رسول ﷺ کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ منتظمین ادارہ کا ارادہ تو اسے آج سے ایک سال قبل منصۂ شہود پر لانے کا تھا مگر پروف ریڈر اور مترجم حضرات کی دیگر مصروفیات کی بناء پر تاخیر ہوگئی۔ بہرحال انسان تو صرف کوشش کا مکلف ہے، ہوتا تو وہی ہے جو مشیت الٰہی کے تحت طے ہو چکا ہوتا ہے۔

آخر میں تمام احباب خصوصاً فاضل مترجم جناب مولانا اویس سرور، پروف ریڈر جناب قاری عبدالسنان، کمپوزر جناب رشید سبحانی اور وہ تمام حضرات جن کی ہمیں اس کام میں فنی معاونت حاصل رہی، ان سب کا شکر گزار ہوں اور دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو قبول و منظور فرمائے۔ میرے اور میرے اہل خانہ کے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ آپ قارئین کرام سے التماس ہے کہ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور دعاگو ہوں کہ ہم اسی طرح خدمت حدیث کا یہ سلسلہ جاری رکھ سکیں۔

والسلام مع الاکرام

مقبول الرحمٰن عفا اللہ عنہ

جون ۲۰۱۴ء

عرض مترجم

احادیث نبویہ اور آثارِ صحابہ وتابعین کے ایک ضخیم ذخیرہ ''مصنف ابن ابی شیبہ'' کا پہلا اردو ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس ترجمہ کے لیے محمد عوامہ کے تحقیق کردہ نسخہ کو معیار بنایا گیا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ کے ترجمہ سے استفادہ کرنے سے پہلے درج ذیل امور کو پیشِ نظر رکھنا نہایت ضروری ہے:

(۱) علم اصول حدیث کی اصطلاح میں ''مُصَنَّف'' ایسی کتاب کو کہتے ہیں جس میں مرفوع ،موقوف اور مقطوع سب روایات کو جمع کیا گیا ہو۔مرفوع حدیث سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک یا عمل مبارک ہے۔موقوف سے مراد صحابی کا اور مقطوع سے مراد تابعی کا قول وفعل ہے۔

(۲) امام ابن ابی شیبہ کا تعلق محدثین کے اس طبقے سے ہے جنہوں نے روایات کی جمع وتدوین پر زور دیا ہے۔ان کا مقصد ہر اس روایت کو محفوظ کرنا تھا جو ان تک پہنچی، لہٰذا انہوں نے احادیث وآثار کی صحت کا التزام نہیں کیا۔مصنف ابن ابی شیبہ سے استفادہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس میں موجود روایات کے درجۂ صحت کو جاننے کا اہتمام کر لیا جائے۔

(۳) محققین کو چاہیے کہ وہ مصنف ابن ابی شیبہ سے استفادہ کرتے ہوئے اس کے عربی نسخہ اور محمد عوامہ کی تحقیق کو بھی سامنے رکھیں۔محمد عوامہ کا تحقیق کردہ نسخہ اب عام دستیاب ہے۔انٹرنیٹ پر بھی آسانی سے اس تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

(۴) اہل علم پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ ترجمہ مشکل ترین فنِ تحریر ہے۔ایک زبان کو دوسری زبان کے قالب میں ڈھالنا بہت سی تکنیکی خوبیوں کا متقاضی ہے۔یہ مشکل اس وقت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے جب کسی الہامی یا قانونی عبارت کا ترجمہ کیا جائے، لہٰذا ہمیں اس بات کا پوری طرح اعتراف ہے کہ مصنف ابن ابی شیبہ کے اس ترجمہ میں بہتری اور اصلاح کی گنجائش موجود ہے، جو صاحب بھی اس سلسلے میں تعاون فرمائیں گے ہم ان کے ممنون ہوں گے۔

اس طویل اور ضخیم کام کا پایۂ تکمیل تک پہنچنا ممکن نہ ہوتا اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد شامل حال نہ ہوتی۔ بارگاہ عالیہ میں نذرانہ تشکر پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ ان احباب اور معاونین کا بھی ذکر کیا جائے جن کا تعاون اس سفر میں شامل حال رہا۔اس سلسلے میں مولانا شفیع الرحمٰن صاحب اور مولانا اعجاز سلیم صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حدیث نمبر 8751 تا حدیث نمبر 16151 اور حدیث نمبر 21224 تا حدیث نمبر 23879 تک کا ترجمہ مولانا شفیع الرحمٰن صاحب نے کیا ہے، اسی طرح حدیث نمبر 25812 تا حدیث نمبر 31088 تک کا ترجمہ مولانا اعجاز سلیم صاحب کا کیا ہوا ہے۔

جن علماء نے ترجمہ کی نظر ثانی اور ایڈیٹنگ میں تعاون کیا ان میں مفتی عدیل باسط، مفتی محمد لقمان، مولانا محمد امجد اور

مولانا محمد جنید سرور صاحب شامل ہیں۔

کمپوزنگ کی ذمہ داری جناب رشید سبحانی صاحب نے بخوبی انجام دی اور اغلاط کو دور کرنے میں ہر ممکن کوشش کی۔

مکتبہ رحمانیہ کے احباب و منتظمین بھی شکریہ اور مبارک باد کے مستحق ہیں جنہوں نے اس کار خیر کا بیڑہ اٹھایا۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہم سب کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

مولانا محمد اویس سرور دامت برکاتہم
0300-4603445
ovaessarvar@gmail.com

اجمالی فہرست

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأَدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْإِيمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجلِ يَسْتَشْهِد يغسّل أم لا؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغسّل الشّهِيد

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهد باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ الطَّھَارَات

كِتَابُ الْأَذَانِ

کِتَابُ الصَّلَاۃِ

مقدمہ

تاریخِ حدیث کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ اسلاف امت نے رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال کی حفاظت کا فریضہ جس نہج پر ادا کیا ہے، انسانی تاریخ میں اس کی دوسری مثال نہیں ملتی۔ اس سلسلے میں روایت ودرایت کے لیے جتنے دستیاب اسباب تھے انہیں استعمال کیا گیا۔ افراد کی جرح وتعدیل کے تمام تقاضوں کو بشری حد تک پورا کیا گیا اور صحت وجمع حدیث کے لیے تمام تر خوبیوں اور اسباب کو کام میں لایا گیا۔ اس عظیم جدوجہد کا نتیجہ یہ ہوا کہ احادیث کا ایک خاطر خواہ ذخیرہ امت تک منتقل ہوا اور اس کی ہدایت وراہ نمائی کا ذریعہ بنا۔

دوسرے اسبابِ ظاہری وباطنی کے ساتھ ساتھ حدیث کی حفاظت میں سب سے بڑا اور مؤثر کردار کتبِ حدیث کا ہے۔ صحاحِ ستہ کے ساتھ ساتھ علم حدیث کے میدان میں ایسی بیسیوں کتابیں موجود ہیں جن کے ذریعے علماء امت نے حدیث کی حفاظت کا منتہی فریضہ انجام دیا، جو میراث پہلے سینوں اور منتشر تحریرات میں موجود تھی اسے سپردِ قرطاس کر کے اس کی حفاظت پر مہر تصدیق ثبت کردی۔

یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ محدثین نے صرف نبی پاک ﷺ کے اقوال وافعال کی جمع وترتیب پر اکتفا نہیں کیا بلکہ صحابہ کرام وتابعین عظام کے اقوال وافعال، تشریحات اور آراء کو بھی مع اسناد اپنی کتابوں میں جمع کیا ہے۔ ان آثار کی مدد سے قرآن وسنت کی نصوص کے معنی کی تعیین میں مشکل باقی نہیں رہتی، نیز ظاہری طور پر متعارض نظر آنے والی احادیث نبویہ کے مابین تطبیق یا ترجیح بھی آسان ہو جاتی ہے۔

احادیث نبویہ اور آثار صحابہ وتابعین کی حفاظت میں بنیادی کردار ادا کرنے والی کتبِ حدیث میں ایک اہم نام 'مصنف ابن ابی شیبہ' کا ہے، یہ کتاب تیسری صدی ہجری کی ابتدا میں تالیف کی گئی۔

علم حدیث کی اصطلاح میں 'مصنف' ایسی کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں ابوابِ فقہ کی ترتیب پر احادیث جمع کی جائیں، یا بالفاظ دیگر جس میں ''احادیثِ احکام'' جمع کی جائیں۔ مصنف میں مرفوع احادیث کا التزام نہیں کیا جاتا بلکہ اس میں موصول، موقوف، مرسل اور منقطع احادیث بھی جمع کی جاتی ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اس میں صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے اقوال، آراء اور فتاویٰ بھی شامل کیے جاتے ہیں۔ (۱) مصنفاتِ حدیث میں اہم ترین نام 'مصنف ابن ابی شیبہ' کا ہے اور اس کے مصنف امام

ابو بکر عبد اللہ ابن القاضی محمد بن القاضی ابی شیبہ (159_235ھ) ہیں۔ یہ کتاب تدوینِ حدیث وفقہ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

امام ابو بکر ابن ابی شیبہ کا شمار متقدمین ائمۂ حدیث میں ہوتا ہے۔ آپ کی عدالت وثقاہت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ جیسے ائمہ حدیث نے آپ سے حدیث کی روایت کی ہے۔

ابو بکر ابن ابی شیبہ کوفہ کے رہنے والے تھے اور آپ کا تعلق ایک علمی گھرانے سے تھا۔ علامہ ذہبی نے ان کے گھرانے کو ''بیت علم'' قرار دیا ہے اور لکھا ہے:

"هم بيت علم، وابو بكر اجلهم، كان بحرا من بحور العلم، وبه يضرب المثل في قوة الحفظ"(۲)

''وہ ایک علمی گھرانہ تھا۔ ابو بکر علم ودانش میں اس گھر کا چراغ تھے۔ وہ علم کا سمندر اور قوتِ حافظہ میں ضرب المثل تھے''

ابو بکر ابن ابی شیبہ کے والد محمد اور ان کے دادا ابو شیبہ ابراہیم دونوں اپنے زمانے کے قاضی تھے۔ ان کے بھائی ابو بکر عثمان بھی بہت بڑے عالم، محدث اور بہت سی تصانیف کے مالک تھے۔ امام ابن ابی شیبہ کے بیٹے ابراہیم بن ابی بکر بن ابی شیبہ بھی اندلس کے محدثین میں سے ہیں، وہ سفیان بن عیینہ کے ہم عصر اور امام احمد بن حنبل کے شاگرد ہیں۔ علامہ ذہبی نے ''بیت علم'' سے اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ابو بکر ابن ابی شیبہ اپنے زمانے میں کوفہ کے سب سے بڑے محدث تھے۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ کوفہ کی جامع مسجد میں اس ستون سے سہارا لگا کر حدیث پڑھایا کرتے تھے جس کے پاس حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کوفہ والوں کو حدیث پڑھائی تھی۔ حضرت ابن مسعود کے بعد علقمہ، ابراہیم نخعی، منصور بن معتمر، سفیان ثوری اور وکیع جیسے نابغۂ روزگار محدثین اور علماء نے وہاں بیٹھ کر حدیث پڑھائی۔ وکیع کے بعد ابو بکر ابن ابی شیبہ کو اس جگہ بیٹھ کر حدیث پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ (۳)

ابن ابی شیبہ نے یحییٰ قطان، وکیع، ابن عیینہ، ابوداؤد طیالسی، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن مبارک، عفان صفار، ابو احمد زبیری، یزید بن ہارون اور یحییٰ بن آدم جیسے عظیم محدثین سے علم حدیث حاصل کیا۔ آپ سے اکتساب فیض کرنے والوں میں احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابوزرعہ، ابوحاتم، ابن ابی عاصم، ابراہیم حربی اور ابن ابی دنیا جیسے شہرۂ آفاق ائمہ شامل ہیں۔ (۴)

طبقات وتراجمِ رجال کی کتابوں میں ابن ابی شیبہ کو امامت، بہترین حافظے، استحضار تام اور تالیف کی عمدگی جیسے اوصاف کے ساتھ متصف کیا گیا ہے۔ یہ القاب اگر چہ دوسرے محدثین کے لیے بھی استعمال کیے گئے ہیں، لیکن ابن ابی شیبہ کی خاص بات یہ ہے کہ ان کے لیے ان القاب واوصاف کا استعمال اس زمانے کے چوٹی کے علماء سے تقابل کرتے ہوئے کیا گیا ہے۔ ابن عدی

نے اپنی کتاب ''الکامل'' میں ابن ابی شیبہ کو ان ائمہ میں شمار کیا ہے جن کی بات سند اور حجت کا درجہ رکھتی ہے۔ انہوں نے ابن خراش کی روایت سے ابوزرعہ رازی کا یہ قول نقل کیا ہے:

"ما رأيت أحفظ من أبي بكر بن أبي شيبة"

''میں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے بڑھ کر حدیث کا حافظ کوئی نہیں دیکھا''

یہ سن کر ابن خراش نے کہا کہ اے ابوزرعہ! آپ کا ہمارے بغدادی ساتھیوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ابوزرعہ کہنے لگے ''ان کی بات چھوڑو، وہ تو محض دعوے کرتے ہیں، میں نے ابوبکر سے بڑا حافظِ حدیث نہیں دیکھا'' (۵)

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ وکیع کو ایک بار کسی حدیث کے بارے میں شک ہوا تو انہوں نے کہا کہ ابن ابی شیبہ کہاں ہیں؟ وہ ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھنا چاہتے تھے۔ (۶)

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ ابن ابی شیبہ حدیث کے اعلام اور اسلام کے ائمہ میں سے ایک ہیں۔ (۷)

ابن ابی حاتم نے 'تقدمة الجرح والتعدیل' میں مشہور محدث امام ابوعبید قاسم بن سلام (م: ۲۲۴ھ) کا ایک قول نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ''چار شخصیات علم میں بے مثال ہیں، احمد بن حنبل فقہ میں، علی بن المدینی علمی وسعت میں، یحییٰ بن معین لکھنے میں اور ابوبکر بن ابی شیبہ حفظ میں'' (۸)

امام صالح بن محمد بغدادی فرماتے ہیں:

"احفظهم عند المذاكرة ابوبكر بن أبي شيبة"

''حدیث کے مذاکرے میں سب سے زیادہ حفظ والے ابوبکر بن ابی شیبہ ہیں'' (۹)

ابوعبید کہتے ہیں: ''حدیث کے علم میں ماہرِ فن چار ہیں: حلال وحرام کے سب سے بڑے احمد بن حنبل ہیں، حدیث کے سیاق اور اس کی ادائیگی میں سب سے زیادہ ماہر علی ابن المدینی ہیں، کتاب کی تدوین میں سب سے بہتر ابن ابی شیبہ ہیں، حدیث صحیح اور غیر صحیح کی پہچان کے سب سے بڑے عالم یحییٰ بن معین ہیں۔ (۱۰)

علامہ رامہرمزی نے ''المحدث الفاصل'' میں لکھا ہے:

"وتفرد بالكوفة ابن أبي شيبة بتكثير الأبواب، وجودة الترتيب، وحسن التأليف"

''کوفی محدثین میں ابن ابی شیبہ کا امتیاز یہ ہے کہ انہوں ابواب کی کثرت، ترتیب کی عمدگی اور تالیف کے نظم ونسق کو اپنی کتاب کا لازمی جز بنایا ہے'' (۱۱)

عمرو بن علی الفلاس کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے بڑا حافظ الحدیث نہیں دیکھا۔ وہ ایک بار علی بن المدینی کے ساتھ ہمارے پاس آئے۔ انہوں نے وہاں فوری طور پر امام شیبانی کو چار سو حدیثیں فی البدیہ سنا دیں۔ (۱۲)

علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں امام ابن ابی شیبہ کے بارے میں لکھا ہے:

"الحافظ عدیم النظیر، الثبت النحریر"(۱۳)

''بے مثال حافظ حدیث، حدیث کے مستند اور بڑے عالم تھے''

ابوبکر بن ابی شیبہ نے مصنف کے علاوہ ''التفسیر'' اور ''المسند'' کے نام سے بھی دو کتابیں لکھی تھیں، لیکن ''مصنف ابن ابی شیبہ'' ان کا سب سے عظیم کارنامہ بھی ہے اور ان کی عالمگیر شہرت کا سبب بھی۔ تاریخِ حدیث کی بعض کتابوں میں امام ابوبکر بن ابی شیبہ کی طرف کتاب الایمان، کتاب الادب، المغازی، کتاب السنۃ، کتاب الأحکام، المغازی اور التاریخ وغیرہ کو بھی منسوب کیا گیا ہے۔ لیکن محمد عوامہ کی تحقیق کے مطابق یہ کتابیں کوئی الگ یا مستقل کتابیں نہیں بلکہ مصنف ابن ابی شیبہ کا ہی جزء ہیں۔

محمد عوامہ کی تحقیق کے مطابق امام ابوبکر ابن ابی شیبہ کی یہ کتاب 39048 احادیث، آثار اور اقوالِ سلف پر مشتمل ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ پر تحقیق کرنے والے علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس میں درج کتب کی تعداد 39 ہے۔ یہ کتب کتاب الطھارۃ سے شروع ہوتی ہیں اور کتاب الجمل والصفین والخوارج پر ان کا اختتام ہوتا ہے۔ جبکہ اس کے ابواب کی تعداد 5494 ہے۔

ابن ابی شیبہ کی عظیم الشان کتاب کو ان سے روایت کرنے والے شاگردوں کی تعداد بہت کم ہے۔ ان میں صرف ایک شاگرد بقی بن مخلد کا نام تاریخ وتراجم کی کتابوں میں وضاحت کے ساتھ محفوظ ہے۔ بقی بن مخلد کے دو شاگردوں عبد اللہ بن یونس مرادی اور حسن بن سعد کتامی نے ان سے روایت کیا اور اس ذخیرے کو محفوظ کر کے امت پر احسانِ عظیم کیا۔ ذیل میں بقی بن مخلد اور ان کے دونوں شاگردوں کے مختصر حالات دیے جارہے ہیں۔

بقی بن مخلد

شیخ الاسلام ابوعبدالرحمٰن بقی بن مخلد قرطبی (201_276ھ) کا شمار اندلس کے ان عظیم محدثین اور ائمہ میں ہوتا ہے جن کے بغیر اندلس میں علوم اسلامیہ کی تاریخ مکمل نہیں ہوسکتی۔ بقی بن مخلد نے امام مالک کے شاگردوں سے علم حاصل کیا پھر مشرق کی طرف سفر کیا۔ وہاں سے حدیث اور فقہ کا بیش قیمت خزانہ حاصل کرنے کے بعد واپس اندلس آئے اور اندلس کو حدیث وسنت کا مرکز بنادیا۔ بقی بن مخلد اپنے بارے میں کہا کرتے تھے:

"لقد غرست لهم بالأندلس غرسا لا يقلع إلا بخروج الدجال"

''میں نے اندلس میں علم کا ایسا درخت لگایا ہے جو دجال کے خروج تک اکھیڑا نہیں جاسکتا'' (۱۴)

امام ابوبکر بن ابی شیبہ، بقی بن مخلد کے مشرقی اساتذہ میں سب سے اہم اور سب سے مشہور ہیں۔ بقی بن مخلد نے سب سے زیادہ استفادہ انہی سے کیا۔ انہوں نے اپنے اس عظیم استاد سے ان کی ''مصنف'' حاصل کی اور اسے اندلس لے آئے۔ یہاں بقی بن مخلد کو مصنف ابن ابی شیبہ کے بہ سبب بعض علماء اندلس کی طرف سے تنقید کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ جب یہ خبر اس وقت

کے حاکم محمد بن عبد الرحمن بن حکم کو پہنچی تو اس نے بقی کو بلایا اور انہیں مصنف ابن ابی شیبہ کو بھی حاضر کرنے کا حکم دیا۔ حاکم کو یہ کتاب بہت پسند آئی۔ اس نے کہا کہ ہمارا کتب خانہ اس کتاب سے مستغنی نہیں ہوسکتا، پھر اس نے اپنی ذاتی لائبریری کے ناظم کو حکم دیا کہ ہمارے لیے اس کا ایک نسخہ تیار کرواؤ۔ پھر اس نے بقی بن مخلد سے کہا کہ اپنے علم کو پھیلاؤ اور اپنے پاس موجود حدیثوں کو روایت کرو۔ حاکم وقت کے اس حکم کے بعد بقی بن مخلد کے لیے اندلس میں ترویج علم حدیث کا فریضہ انجام دینا آسان ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں یہاں بہت عزت اور بلند مرتبہ عطا فرمایا۔ (۱۵)

بقی بن مخلد نے بھی اپنے استاد کی طرح المسند، المصنف اور التفسیر کے ناموں سے تین کتابیں چھوڑی ہیں۔ ابن حزم نے بقی بن مخلد کی ان تینوں کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ بقی بن مخلد کی تحقیقات اور علمی وسعت سے بہت متاثر ہیں اور لکھتے ہیں:

''بقی بن مخلد نے اپنی مسند میں تیرہ سو سے زیادہ صحابہ کی مرویات کو جمع کیا ہے اور ہر صحابی کی حدیث کو ابواب فقہ پر ترتیب دیا ہے۔ یہ بیک وقت مسند بھی ہے اور مصنف بھی۔ ان سے پہلے کسی محدث کا ایسا عظیم الشان کام میرے علم میں نہیں۔ یہ کتاب بقی بن مخلد کی ثقاہت، ضبط، اتقان اور علم حدیث پر ان کی گہری نظر کی عکاس ہے۔ بقی کی ایک ''مصنف'' بھی ہے جس میں انہوں نے صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے فتاویٰ کو جمع کیا ہے۔ بقی بن مخلد نے اپنی مصنف میں مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبد الرزاق اور مصنف سعید بن منصور پر اضافہ کیا ہے۔ بقی کی ایک تفسیر بھی ہے جس کے بارے قطعی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ اسلام میں ایسی کتاب نہیں لکھی گئی۔ نہ تو محمد بن جریر کی تفسیر نہ کسی اور کی۔ اس امام فاضل کی تصانیف اسلام کی بنیادیں ہیں، جن کی کوئی نظیر نہیں ہے۔'' (۱۶)

غالب گمان یہی ہے کہ صرف بقی بن مخلد نے ہی ابو بکر ابن ابی شیبہ سے مصنف کو روایت کیا ہے۔ بقی بن مخلد کا تن تنہا اس کتاب کو محفوظ کرنا اور اس کے لیے فقید المثال جدوجہد برداشت کرنا علم حدیث میں اسلاف کی بے مثال کاوشوں کی ایک جھلک ہے۔ اس ضخیم مجموعہ حدیث کو کوفہ سے اندلس منتقل کرنے میں انہیں جن تکالیف کا سامنا کرنا پڑا ہوگا اس کا تصور مشکل نہیں ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ علماء امت نے نبی کریم ﷺ کی احادیث کی حفاظت کے لیے کیسی قربانیاں دی ہیں اور کیسے اس علم کی حفاظت کا بیڑا اٹھایا ہے۔

بقی بن مخلد سے ان کے دو اندلسی شاگردوں عبد اللہ بن یونس مرادی اور حسن بن سعد کتامی نے مصنف کو محفوظ کیا اور اسے آگے منتقل کیا۔

عبد اللہ بن یونس مرادی

عبد اللہ بن یونس مرادی (253_330ھ) بقی بن مخلد کے مایہ ناز شاگردوں میں سے ہیں۔ وہ قرطبہ کے ایک علاقے ''قبرہ'' کے رہنے والے تھے، اس وجہ سے آپ کو ''قبری قرطبی'' کہا جاتا ہے۔ آپ نے قرطبہ میں بقی بن مخلد سے اکتساب فیض

کیا۔ علامہ ذہبی نے انہیں "صاحب بقی بن مخلد" قرار دیا ہے۔ (۱۷) ابن فرضی کہتے ہیں کہ لوگوں نے عبداللہ بن یونس سے بہت علم حاصل کیا ہے۔ (۱۸)

حسن بن سعد کتامی

ابوعلی حسن بن سعد کتامی (248_332ھ) کو علامہ ذہبی نے "عالم قرطبة" کا خطاب دیا ہے۔ (۱۹) آپ کو آپ کے قبیلے "کتامہ" کی طرف نسبت کرتے ہوئے کتامی اور آپ کے شہر قرطبہ کی طرف نسبت کرتے ہوئے قرطبی کہا جاتا ہے۔

حسن بن سعد کتامی نے بقی بن مخلد سے بہت سا علم حاصل کیا۔ پھر حجاز، مصر اور یمن کی طرف سفر کیا۔ حسن بن سعد نے بقی بن مخلد کی مسند بھی ان سے حاصل کی تھی اور انہیں اس بات پر فخر تھا۔ وہ کہا کرتے تھے:

"من يتملى مني، وعندى مسند أبي عبد الرحمن بقي"

"میرے ساتھ کون زیادہ دیر مجالست کرسکتا ہے، حالانکہ میرے پاس ابوعبدالرحمٰن بقی کی مسند ہے" (۲۰)

مصنف ابن ابی شیبہ کا مقام اور خصوصیات

مصنف ابن ابی شیبہ کو کتاب الکتب، دیوان الدواوین اور جامع الجوامع کہا جاتا ہے۔ یہ فقہِ اسلامی کا بالعموم اور اہل کوفہ کی فقہ کا بالخصوص ایک بیش قیمت خزانہ ہے۔ فقہِ منقول میں کوئی دوسری کتاب اس کے برابر نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ وہ منفرد کتاب ہے جس میں علماء کے فقہی اقوال کو مکمل سند کے ساتھ جمع کیا گیا ہے اور یہ اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ چونکہ فقہی روایات کی جامع ہے اس لیے خطیب بغدادی نے اسے "الأحكام" اور ابن الندیم نے اسے "السنن" کا نام دیا ہے۔ درحقیقت یہ کتاب کتبِ حدیث کی تینوں قسموں مصنف، احکام اور سنن میں شمار کی جاسکتی ہے۔ مصنفات حدیث میں مصنف ابن ابی شیبہ کی قدر ومنزلت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب کتبِ اسلامیہ میں "صاحب المصنف" کا لفظ آتا ہے تو اس سے مراد ابن ابی شیبہ ہی ہوتے ہیں۔ یہ کتاب حدیث، تاریخ، اخلاق، مواعظ اور رقائق میں اپنے مؤلف کے علمی تبحر کی گواہ ہونے کے ساتھ ساتھ عبادات، معاملات، جہاد، زہد اور خوفِ خدا میں اسلاف کے فقہ اور ان کے منہجِ افتاء پر روشنی ڈالتی ہے۔ امام ابن ابی شیبہ کو تدوینِ حدیث کے میدان میں "السابقون الأولون" میں شمار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی کتاب تیسری صدی ہجری کے شروع میں تالیف فرمائی اور یہ زمانہ حدیث کی تدوینِ عام کا ابتدائی زمانہ ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب کو فقہی ابواب پر ترتیب دیا ہے، اس کی وجہ سے کتاب سے استفادہ آسان ہوگیا ہے۔ انہوں نے احادیث وآثار سے فقہی مسائل کا استنباط کر کے انہیں تراجم میں بیان کردیا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ کو فقہِ مقارن یا فقہ الخلاف جیسی کتابوں کی فہرست میں بھی شمار کیا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے اس میں ان روایات کو جمع کیا جو مختلف اربابِ مذاہب کا

مستدل ہیں۔

یہ کتاب حدیث کی اسناد اور متون کے بارے میں اپنے مؤلف کی یگانہ روزگار مہارت اور بے مثال علمی وسعت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کیونکہ اس میں امام ابن ابی شیبہ نے کسی روایت میں موجود زائد الفاظ اور اس کی سند یا متن میں راویوں کے اختلاف پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

وہ بعض اوقات ایک حدیث کو مختلف طرق سے لاتے ہیں جس کی وجہ سے حدیث کو قوت حاصل ہوتی ہے۔

کتاب کی حسن ترتیب اور جمال تالیف انتہائی متاثر کن ہے۔ علامہ رامہرمزی فرماتے ہیں:

''کوفی محدثین میں ابن ابی شیبہ کا امتیاز یہ ہے کہ انہوں نے ابواب کی کثرت، ترتیب کی عمدگی اور تالیف کے نظم ونسق کو اپنی کتاب کا لازمی جز بنایا ہے'' (۲۱)

مصنف ابن ابی شیبہ کے محقق شیخ محمد عوامہ نے اس کتاب کی ایک عجیب وغریب خصوصیت بیان کی ہے، جو عصرِ حاضر کے مسلمانوں کے لیے اپنے اندر بہت سے دروس سموئے ہوئے ہے، محمد عوامہ رقم طراز ہیں:

"ودراسة عن إبراز جانب مهم من جوانب السلف في تعاملهم مع بعضهم البعض فيما يختلفون فيه: متى يشتدون فيما يختلفون، ومتى يتسامحون، وكيف كان احترامهم لرأي الآخرين"

''اس کتاب میں اسلاف امت کی زندگیوں کے مختلف گوشوں کا ظہور ہوتا ہے، خاص طور پر ہمیں پتہ چلتا ہے کہ وہ باہمی اختلاف کی صورت میں ایک دوسرے کے ساتھ کیسا برتاؤ رکھتے تھے۔ اختلاف کی صورت میں کن معاملات میں سختی کرتے اور کن معاملات میں نرمی اور تسامح سے کام لیتے تھے۔ ایک دوسرے کی رائے کا احترام بھی ان کا شیوہ تھا'' (۲۲)

علامہ ابن کثیر کا درجِ ذیل جملہ مصنف ابن ابی شیبہ کی عظمت وجلالتِ شان کو بیان کرنے کے لیے کافی معلوم ہوتا ہے، فرماتے ہیں:

"لم يصنف أحد مثله قط لا قبله ولا بعده"

''ایسی کتاب نہ اس سے پہلے کبھی لکھی گئی نہ بعد میں'' (۲۳)

مصنف ابن ابی شیبہ کو اس کے مصنف کے تقدم زمانی وتقدم رتبی کی بنا پر احادیث وآثار کی امہات الکتب میں شمار کیا جاتا ہے۔ اکثر روایات کی اسناد، اسنادِ عالیہ ہے۔ وہ اس کتاب میں اپنی یا اپنی شیوخ کی آراء کو ذکر کرنے کے بجائے اپنے شیوخ سے اوپر کے اہل علم کی آراء کو ذکر کرتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں آیاتِ احکام کی تفسیر کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ فاضل مصنف نے متابعات اور مشاہد کا اہتمام کیا ہے اور متون کے درمیان پائے جانے والے فرق کی نشاندہی بھی کی ہے۔ عام طور سے

آثار کو مکرر ذکر نہیں کرتے، البتہ اگر اس سے متن یا سند میں کوئی فائدہ مقصود ہو تو مکرر ذکر کرتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ کا منہج

مصنف ابن ابی شیبہ بھی دوسری مصنفات کی طرح مرفوع، موقوف اور مقطوع تینوں طرح کی روایات پر مشتمل ہے۔ تمام روایات کو اسناد کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، اسناد کی تصحیح اور تنوع کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اکثر روایات فقہی موضوعات سے متعلق ہیں۔ لیکن بعض ابواب کا تعلق عقیدہ، سیرت النبی، رقائق، تاریخ، فضائل اور فقہی آراء پر رد سے بھی ہے۔ تمام نصوص و روایات کو کتب وابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ کے منہجِ تدوین کو علماءِ حدیث نے قابلِ تحسین قرار دیا ہے۔ جمع احادیث کے ساتھ ساتھ تدوین وتصنیف کی خوبصورتی نے اس کتاب کی اہمیت میں کئی گنا اضافہ کیا ہے۔ امام ابن ابی شیبہ کے منہج کو یہاں درج ذیل نکات کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے:

(۱) امام ابن ابی شیبہ نے اس کتاب کو کتب فقہیہ کی ترتیب پر تصنیف کیا ہے۔ انہوں نے ہر کتاب میں کئی ابواب درج کیے ہیں اور ہر باب کے ذیل میں بہت سی نصوص لائے ہیں۔ ایک باب میں احادیث اور آثار کو خاص ترتیب سے نہیں لائے، کبھی باب کو حدیث مرفوع سے شروع کرتے ہیں پھر صحابہ کرام اور تابعین سے منقول مرویات کو ذکر کرتے ہیں۔ کبھی باب کو تابعین کے آثار سے شروع کرتے ہیں، پھر صحابہ کرام کے منقول آثار نقل کرتے ہیں پھر حدیث مرفوع کو لاتے ہیں اور کبھی اقوال کو قائل کے زمانے کی رعایت کے بغیر مخلوط بھی ذکر کرتے ہیں۔

(۲) امام ابن ابی شیبہ ایک باب کے تحت زیادہ سے زیادہ روایات کو جمع کرنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ صحیح روایات کو لانے کا التزام نہیں کرتے، البتہ موضوع روایت سے بچنے کا اہتمام کرتے ہیں۔

(۳) ابواب کی کثرت مصنف ابن ابی شیبہ کے امتیازات میں سے ہے۔ انہوں نے ابواب سازی میں اس قدر مبالغہ سے کام لیا ہے کہ بعض اوقات کسی مسئلہ کے ایک قول کے لیے بھی باب باندھا ہے۔ مثلاً کتاب الطہارۃ کا ایک باب ہے: ''من کان یری المسح علی العمامۃ'' اس کے بعد ایک باب ہے: ''من کان لا یری المسح علیھما ویمسح علی رأسہ'' اسی طرح کتاب الصلاۃ میں ایک باب ہے: ''التسليم في السجدة إذا قرأها الرجل'' اور اس کے بعد باب ہے: ''من کان لا یسلم من السجدۃ'' ابن ابی شیبہ کے اس اسلوب کی وجہ سے ان کے ابواب کی تعداد 5494 تک جا پہنچی ہے۔ بلاشبہ یہ ان کے علم فقہ اور علم حدیث پر گہرے عبور کی دلیل ہے۔ ابن ابی شیبہ کے اس اسلوب پر اعتراض بھی اٹھائے گئے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ابواب بندی میں دقت اور باریک بینی کو پیشِ نظر نہیں رکھا۔

(۴) امام ابن ابی شیبہ کے تمام احادیث کو مختلف کتب اور ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ اس طرح حدیث کے معنی کو سمجھنا زیادہ آسان

ہو جاتا ہے۔

(۵) وہ ہر کتاب کو ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' سے شروع کرتے ہیں۔

(۶) بعض کتابوں کو شروع کرتے ہوئے بسملہ کے ساتھ درود شریف کا بھی اضافہ کیا ہے، جیسے کتاب الفضائل، کتاب الجھاد، کتاب الزہد، کتاب الرد علی أبي حنیفة اور کتاب الجمل

(۷) بعض کتابوں کے شروع میں بسملہ درج نہیں کی، جیسے کتاب الأذان والإقامة، کتاب الصلوات اور کتاب النکاح وغیرہ۔

(۸) وہ کتاب کے بعد ترجمة الباب ذکر کرتے ہیں کہ لیکن مصنف کے اکثر حصے میں ساتھ لفظ ''باب'' نہیں لکھتے بلکہ یوں کہتے ہیں: مایقول الرجل اذا دخل الخلاء، ماجاء في الحث علی الصدقة، ذکر سعد بن أبي وقاص۔ بعض جگہ لفظ باب لکھا ہے جیسے: باب في المحافظة علی الوضوء وفضلہ۔

(۹) بعض جگہ صرف لفظ ''باب'' لکھتے ہیں، ترجمة الباب نہیں لکھتے۔ ایسی صورت میں باب کے عنوان کا فیصلہ اس میں آنے والی روایات سے ہوتا ہے۔ جیسے کتاب الایمان میں ایک جگہ صرف لفظ باب ذکر کیا ہے اور اس میں ان روایات کو ذکر کیا ہے جو اعمالِ صالحہ کے ذریعے ایمان میں اضافے اور برے اعمال کی وجہ سے ایمان میں کمی پر دلالت کرتی ہیں۔

(۱۰) غریب الحدیث کے معانی بیان کرتے ہیں۔

(۱۱) امام ابن ابی شیبہ کی اکثر اسناد ''اسنادِ عالیہ'' ہیں۔ عالی سند محدثین کے یہاں خاص مقام رکھتی ہے۔ اسلاف اس کو بہت اہمیت دیتے تھے اور بعض اوقات علوِ سند کے لیے دور دراز کے سفر کیا کرتے تھے۔

(۱۲) مؤلف نے طرقِ تحمل کا اہتمام کیا ہے اور سند میں راویوں کے اختلاف کی نشاندہی بھی کی ہے۔

(۱۳) ابن ابی شیبہ کی ذکر کردہ اکثر احادیث مقطوع ہیں۔ اسی وجہ سے ابن حبان نے انہیں مقطوع احادیث کا سب سے بڑا حافظ قرار دیا ہے۔ (۲۴)

(۱۴) مصنف ابن ابی شیبہ میں بہت سے مرسل، موقوف اور مقطوع روایات ہیں جن سے فقہِ خلاف کو سمجھنے میں بہت مدد ملتی ہے اور فقہی اختلافات کا مقارنہ اور تقابل آسان ہو جاتا ہے۔

(۱۵) وہ احادیث کو مختلف ابواب میں موضوع کے مطابق مکرر بھی ذکر کرتے ہیں۔ بعض اوقات اسی سند سے اور بعض اوقات کسی دوسری سند سے۔

(۱۶) امام ابن شیبہ نے احادیث و آثار کو متن کے بجائے اسناد کی حیثیت سے جمع کیا ہے، جیسا کہ اسلاف کا معمول رہا ہے۔

امام ابن ابی شیبہ کے امام ابوحنیفہ پر رد کی علمی حیثیت

امام ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف کی جلد 20 میں ایک مستقل کتاب امام ابوحنیفہ کے رد کے لیے مخصوص کی ہے۔ جس کا

عنوان انہوں نے ''کتاب الرد علی أبي حنيفة'' رکھا ہے اور اس کے شروع میں لکھتے ہیں:

" هذا ما خالف به أبو حنيفة الأثر الذى جاء عن رسول الله صلى الله عليه وسلم "(۲۵)

''ان مسائل کا بیان جن میں ابوحنیفہ نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے خلاف رائے دی ہے''

اس باب میں امام ابن ابی شیبہ نے 125 ایسے مسائل فقہیہ کا ذکر کیا ہے جن میں ان کے بقول امام ابوحنیفہ نے حدیث نبوی کی مخالفت کی ہے۔ طریقۂ تالیف یہ ہے کہ وہ کسی ایک مسئلہ کے تحت چند احادیث، جن میں موقوف، مرسل اور منقطع ہر قسم کی احادیث ہوتی ہیں، ذکر کرتے ہیں اور آخر میں امام ابوحنیفہ کی رائے ذکر کرتے ہیں۔

امام ابن ابی شیبہ کی جلالتِ علمی اور محدثانہ بصیرت کے تمام تر اعتراف کے باوجود غیر جانب دار اور حقیقت پسند محققین کی رائے میں اس باب میں امام ابوحنیفہ کے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا۔ ان 125 مسائل میں کچھ مسئلے ایسے ہیں جن میں امام ابو حنیفہ کے پاس بھی حدیث ہے اور یہ حدیث امام ابن ابی شیبہ کی بیان کردہ حدیث کے مقابلے میں بوجوہ قوی ہے۔ کچھ مسائل میں فہمِ حدیث کا فرق ہے، یعنی ان مسائل میں امام ابوحنیفہ نے بھی اس حدیث کو پیش نظر رکھا ہے مگر ان کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم اس مفہوم سے مختلف ہے جو امام ابن ابی شیبہ کی سمجھ میں آیا ہے۔ کچھ مسائل میں حدیث قبول کرنے کی شرائط کا فرق ہے۔ کچھ مسائل ایسے ہیں جن میں امام ابن ابی شیبہ نے امام ابوحنیفہ کی طرف جو رائے منسوب کی ہے دراصل وہ نہ ان کی رائے ہے نہ ان کے شاگردوں کی۔

انہی وجوہات کی بنا پر اہلِ علم نے امام ابن ابی شیبہ کے اس باب کو خاص اہمیت نہیں دی ہے۔ بلکہ احناف کے علاوہ بعض شوافع نے بھی امام ابوحنیفہ کا دفاع کرتے ہوئے امام ابن ابی شیبہ کا رد کیا ہے۔ حافظ محی الدین القرشی الحنفی نے ''الدرر المنيفة في الرد على ابن أبي شيبة عن أبي حنيفة'' کے نام سے ایک کتاب لکھی اور علامہ قاسم قطلو بغا نے بھی ایک کتاب اس باب کے رد میں لکھی تھی، لیکن یہ دونوں کتابیں اب مفقود ہیں۔ علامہ محمد یوسف الصالحی نے ''عقود الجمان في مناقب أبي حنيفة النعمان'' میں اجمالی طور پر امام ابن ابی شیبہ کے اس باب کا تنقیدی جائزہ لیا ہے اور امام ابن ابی شیبہ کے اعتراضات کو غیر ضروری قرار دیا ہے۔ یاد رہے کہ علامہ محمد یوسف صالحی ایک شافعی عالم تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ کے اس مخصوص باب کے رد میں ایک جامع تحقیق علامہ زاہد حسن کوثری (م:1371ھ) کی ہے۔ جس کا نام ''النكت الطريفة في التحدث عن ردود ابن أبي شيبة على أبي حنيفة'' ہے۔ یہ کتاب تقریباً 300 صفحات پر مشتمل ہے اور اس کو المكتبة الأزهرية نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں احناف کی طرف سے مصنف ابن ابی شیبہ کے اس باب کے بھرپور جواب کے ساتھ ساتھ فقہِ حنفی کی ٹھوس اور علمی بنیادوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

محقق مصنف ابن ابی شیبہ، محمد عوامہ نے مذکورہ کتاب کو شروع کرتے ہوئے حاشیہ میں مصنف کے ایک نسخے کے حاشیے میں درج یہ اقتباس نقل کیا ہے:

''لا يخفى على من عرف مذهب الإمام أبي حنيفة رضي الله عنه عنه أن كثيرا مما ينسب إليه،

ويزعم فيه أنه خالف النبي صلى الله عليه وسلم به: غير موافق لمذهبه، فافهم ولا تكن من الهالكين"(۳۶)

''امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک اور ان کی فقہی آراء سے آگاہ شخص کے لیے یہ بات ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ ایسی بہت سی آراء جو امام ابن ابی شیبہ نے ان کی طرف منسوب کی ہیں اور یہ تاثر دیا ہے کہ انہوں نے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ہے، وہ آراء مذہب حنفی کے موافق نہیں ہیں۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیجیے اور اپنے لیے تباہی کا سامان نہ کیجیے''

مصنف ابن ابی شیبہ کے مخطوطات

محقق مصنف ابن ابی شیبہ، محمد عوامہ کو بے پناہ محنت اور کوشش کے بعد مصنف ابن ابی شیبہ کے جو مخطوطات حاصل ہوئے ہیں، ان کی تعداد چودہ ہے۔ انہوں نے مقدمۂ تحقیق میں ان مخطوطات کا تفصیلی تعارف کرایا ہے۔ ان مخطوطات کا اجمالی تعارف کچھ یوں ہے:

(۱) نسخة الشيخ محمد عابد السندي الحنفي (۱۲۵۷ھ): یہ مخطوطہ پہلے مدینہ منورہ کے مکتبہ محمودیہ میں تھا اور اب ترکی میں ہے۔ اس کے ناسخ محمد محسن بن محسن الزراتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

(۲) نسخة الشيخ محمد مرتضى الزبيدي الحنفي (۱۲۰۵ھ): یہ مخطوطہ قاہرہ میں شیخ محمد مرتضیٰ زبیدی کے پاس تھا۔ انہوں نے إحياء علوم الدين کی شرح لکھتے ہوئے اس سے بہت استفادہ کیا ہے۔ پھر اس مخطوطے کو تونس منتقل کیا گیا اور اب وہ تونس میں ہی ہے۔ اس مخطوط کی ایک کاپی جامعة الإمام محمد بن سعود کی لائبریری میں بھی موجود ہے۔ اس کے ناسخ کا نام ''یوسف بن عبد اللطیف حرانی حنبلی'' ہے۔ محمد عوامہ نے اس نسخے کو مصنف ابن ابی شیبہ کے انتہائی معتمد نسخوں میں شمار کیا ہے۔

(۳) نسخۂ پیر جھنڈ پاکستان: یہ نسخہ پاکستان کے علاقے پیر جھنڈ کی لائبریری میں موجود ہے۔ اس نسخے کے شروع میں لکھا ہے کہ یہ علامہ شمس الحق عظیم آبادی کے نسخے سے ۱۳۱۷ھ نقل کیا گیا ہے۔ جبکہ اس کے آخر میں لکھا ہے کہ اسے شیخ محمد عابد سندی کے نسخے سے ۱۳۲۸ھ میں نقل کیا گیا ہے۔ شیخ محمد عابد کے نسخہ کی تاریخ کتابت ۱۲۲۹ھ ہے۔

(۴) نسخة مراد ملا: یہ نسخہ استنبول میں مكتبة مراد ملا میں موجود ہے۔

(۵) نسخة أحمد الثالث: اس نسخہ کی صرف چار جلدیں (كتاب الجمعة کے آخر سے كتاب الأدب کے آخر تک) موجود ہیں۔ تاریخ نسخ اور ناسخ کا نام موجود نہیں ہے۔

(۶) نسخة بايزيد: یہ نسخہ بھی نامکمل ہے اور اس میں مصنف کا صرف ایک تہائی حصہ دستیاب ہے۔

(۷) نسخة الأشرف برسباي: سلطان اشرف ابوالنصر (۷۶۶۔۸۴۱ھ) کا یہ نسخہ بھی نامکمل ہے اور اس کی کتابت کی تاریخ رجب

۱۳۱۷ھ درج ہے۔

(۸) نسخہ نور عثمانیہ

(۹) نسخہ المکتبۃ السعیدیۃ، حیدر آباد، دکن

(۱۰،۱۱) ظاہریہ کے دو نسخے

(۱۲،۱۳،۱۴) کوبرلی کے تین نسخے (۲۷)

تحقیقات اور طبعات

مصنف ابن ابی شیبہ کا سب سے قدیم مطبوعہ نسخہ، الدار السلفیۃ، ہندوستان سے ۱۳۹۹ھ میں مختار احمد ندوی کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ پھر ۱۴۰۹ھ میں اسے دار التاج، بیروت نے کمال یوسف الحوت کی تحقیق کے ساتھ شائع کیا۔ بعد ازاں مکتبۃ الرشد نے بھی اسی نسخے کو شائع کیا تھا۔ ۱۴۰۹ھ میں ہی بیروت کے مکتبہ دار الفکر نے سعید محمد لحام کی تحقیق کے ساتھ مصنف ابن ابی شیبہ کو شائع کیا۔ ۱۴۱۶ھ میں بیروت کے دار الکتب العلمیہ نے محمد عبد السلام شاہین کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ اسے شائع کیا۔ مکتبۃ الرشد نے ۱۴۲۵ھ میں حمد بن عبد اللہ الجمعۃ اور محمد بن ابراہیم اللحید ان کی تحقیق کے ساتھ ایک بار پھر مصنف کو شائع کیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالے سے سب سے زیادہ ضخیم، بسیط اور دقیق علمی محنت حلب (شام) کے مشہور محقق اور نقاد محمد عوامہ (پیدائش: ۱۹۴۰م) نے کی ہے۔ محمد عوامہ نے اس علمی تحقیق پر پندرہ سال کا طویل عرصہ صرف کیا ہے۔ (۲۸) ان کی اس تحقیق، تعلیق اور فہارس سازی کے بعد مصنف ابن ابی شیبہ ۱۴۲۷ھ میں دار قرطبہ، بیروت سے ۲۶ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ پہلی جلد کے شروع محقق محمد عوامہ کا مبسوط مقدمہ ہے جس میں انہوں نے مصنف اور صاحب مصنف کا تفصیلی تعارف کرانے کے ساتھ ساتھ اپنے تحقیقی کام کی نوعیت اور طریقہ کار پر روشنی ڈالی ہے۔ محمد عوامہ کی مصنف ابن ابی شیبہ پر تحقیق درج ذیل خصوصیات پر مشتمل ہے:

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ کے تمام موجود مخطوطات کا تعارف۔

(۲) باریک بینی اور احتیاط کے ساتھ مخطوطات کا باہمی تقابل۔

(۳) مخطوطات کے باہمی فرق کا ذکر اور درست ترین کلمات تک رسائی کی ہر ممکن کوشش، ان کی ان کوششوں کے نتیجے میں نساخ کی طرف سے برپا ہونے والی تحریف اور اغلاط کی نشاندہی بھی ہوگئی ہے۔

(۴) احادیث کے کلمات میں پائے جانے والے تسامحات کی مستند کتابوں کی مدد سے تصحیح۔

(۵) مرفوع احادیث کی متابعات کے ذکر کے ساتھ مکمل تخریج اور حدیث کے حکم (صحیح، حسن، ضعیف) کا بیان۔

(۶) مرفوع احادیث کے راویوں پر جرح وتعدیل۔

(۷) غریب اور نادر الفاظ کی وضاحت۔

(۸) مصنف میں آنے والی آیات، احادیث وآثار، اسناد اور اشعار کی فہارس۔

مصنف ابن ابی شیبہ پر ہونے والے تحقیقی کاموں میں جامعۃ ام القریٰ، مکہ مکرمہ سے پی ایچ ڈی سطح کا ایک مقالہ بعنوان ''زوائد مصنف ابن أبي شيبة على الكتب الستة من الأحاديث المرفوعة (من بداية كتاب الإيمان إلى نهاية كتاب الزهد)'' ہے۔ مقالہ نگار کا نام یوسف محمد علمی اور نگران کا نام ڈاکٹر محمد احمد یوسف القاسم ہے۔ یہ مقالہ ۱۴۲۲ھ میں لکھا گیا۔ ممکن ہے کہ کتاب الزہد سے آخر کتاب تک بھی اس نوعیت کا کام ہوگیا ہو، لیکن راقم کو اس تک رسائی حاصل نہیں ہوسکی۔

اسی طرح ۱۴۲۴ھ میں جامعۃ الإمام محمد بن سعود الإسلامية کے كلية أصول الدين سے پی ایچ ڈی کا ایک مقالہ بعنوان ''الأحاديث والآثار المتعلقة بمسائل الإيمان والصحابة في مصنف ابن أبي شيبة ترتيبا ودراسة عقدية'' لکھا گیا۔ مقالہ نگار کا نام طارق بن عبد الرحمٰن اور نگران کا نام ڈاکٹر عامر یاسین النجار ہے۔

حرفِ آخر

احادیث کی جمع وتدوین میں محدثین کے طریقہ کار میں دو گروہ ہمیں ملتے ہیں۔ بعض محدثین تو ایسے ہیں جنہوں نے احادیث کو اپنی کتاب میں ذکر کرنے سے پہلے اس کے معیار کی خوب اچھی طرح جانچ پڑتال کی ہے، انہوں نے قبولِ حدیث کے لیے کڑی شرائط مقرر کی ہیں اور جو حدیث ان کی شرائط پر پوری نہیں اتری اسی علم میں ہونے کے باوجود اپنی کتاب میں ذکر نہیں کیا۔ اصحابِ صحاح ستہ کا شمار محدثین کی اس جماعت میں ہوتا ہے۔

محدثین کا دوسرا گروہ وہ ہے جس نے احادیث وآثار کے معیار کے بجائے مقدار کو اہمیت دی ہے، انہوں نے وہ تمام احادیث وآثار اپنی کتابوں میں جمع کردیے ہیں جو ان کے علم میں آئے اور ان تک پہنچے ہیں۔ ان محدثین کا مقصد روایات کو جمع کر کے امت تک منتقل کرنا تھا، انہوں نے ''تنقیح وتفتیش'' کی ذمہ داری بعد میں آنے والوں پر چھوڑ دی ہے۔ امام ابن ابی شیبہ کا شمار دوسری قسم کے محدثین میں ہوتا ہے، لہٰذا مصنف ابن شیبہ سے استفادہ کرنے کے لیے ضروری ہے ہر روایت کو قبول کرنے سے پہلے اس کی روایت اور درایت کی صحت ودرستی جاننے کا اہتمام کرلیا جائے۔ اس سلسلے میں مصنف ابن ابی شیبہ کے محققین کی خدمات بالعموم اور محمد عوامہ کی خدمات بالخصوص قابلِ تحسین ہیں۔ اگر اس اصول کو سامنے نہ رکھا گیا تو مصنف میں آنے والے چند آثار وواقعات قاری کے لیے الجھن کا باعث بن سکتے ہیں۔

حوالہ جات

(۱) محمود الطحان: أصول التخريج ودراسة الأسانيد، ص١٣٤، بيروت: مكتبة المعارف، الطبعة الثالثة، ١٩٩٦م.
مصنف اور سنن میں فرق بھی یہی ہے کہ سنن میں مرفوع احادیث کے ذکر کا اہتمام کیا جاتا ہے جبکہ مصنف میں مرفوع، موقوف اور مقطوع تینوں طرح کی روایات کو جمع کر دیا جاتا ہے۔ (المصدر نفسہ)

(۲) الذهبي، أبو عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان: سير أعلام النبلاء، تحقيق شعيب الأرناؤوط ومحمد نعيم العرقسوسي، بيروت: مؤسسة الرسالة، ط٩، ١٤١٣هـ. ج١١ ص١٢٢

(۳) ابن عدي، أبو أحمد عبد الله الجرجاني: الكامل في ضعفاء الرجال، ج١ ص١٣٨، بيروت: مكتبة الرشد،

(٤) المزي، جمال الدين، أبو الحجاج: تهذيب الكمال في أسماء الرجال، ج١٦، ص٣٤، بيروت: دارالكتب العلمية.

(٥) ابن عدي، أبو أحمد عبد الله الجرجاني: الكامل في ضعفاء الرجال، ج١ ص٣٧

(٦) الخطيب البغدادي، أبو بكر، ابن النجار، علي بن أحمد بن ثابت: تاريخ مدينة السلام(تاريخ بغداد)، ج١٣،ص٣٧٩، بيروت: دار الغرب الإسلامي، الطبعة الأولى، ١٤٢٢هـ/٢٠٠١م.

(٧) الحافظ ابن كثير، أبو الفداء، إسماعيل بن عمر الدمشقي: البداية والنهاية، ج١٠،ص٣٢٨، القاهرة: دار الحديث.

(٨) الرازي، ابن أبي حاتم: تقدمة المعرفة لكتاب الجرح والتعديل، ص٢٩٣، بيروت: دار إحياء التراث العربي. الخطيب البغدادي، أبو بكر، ابن النجار، علي بن أحمد بن ثابت: تاريخ مدينة السلام(تاريخ بغداد)، ج١٠ ص٦٩

(٩) الخطيب البغدادي، أبو بكر، ابن النجار، علي بن أحمد بن ثابت: تاريخ مدينة السلام(تاريخ بغداد)، ج١٠ ص٧٠

(١٠) الخطيب البغدادي، أبو بكر، ابن النجار، علي بن أحمد بن ثابت: تاريخ مدينة السلام(تاريخ بغداد)، ج١٠، ص٦٩

(١١) الرامهرمزي، أبو محمد الحسن بن عبد الرحمن: المحدث الفاصل بين الراوي والواعي، ص٦١٤، بيروت: دار الفكر، الطبعة الثالثة، ١٤٠٤هـ.

(١٢) الذهبي، شمس الدين، محمد بن أحمد(م:٧٤٨هـ): سير أعلام النبلاء، ج١١،ص١٢٣، بيروت: مؤسسة الرسالة، الطبعة الثالثة، ١٤٠٥هـ/١٩٨٥م.

(۱۳) الذهبي، شمس الدين، محمد بن أحمد: تذكرة الحفاظ، ج۲،ص۴۳۲، بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، ۱٤۱۹هـ/ ۱۹۹۸م.

(١٤) الذهبي، شمس الدين، محمد بن أحمد: تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام، ص۳۱۱، بيروت: دار الغرب الإسلامي، الطبعة الأولى، ۲۰۰۳م.

(١٥) الذهبي، شمس الدين، محمد بن أحمد: سير أعلام النبلاء، ج۸، ص۲٦۲. ابن عساكر، أبو القاسم، هبة الله، علي بن الحسن: تاريخ دمشق، ج۳،ص۲۸۱، بيروت: دار الفكر، ١٤١٥هـ/ ۱۹۹٥م.

(١٦) ابن حزم، أبو محمد، علي بن أحمد: رسائل ابن حزم الأندلسي، ج۲،۱۷۸، بيروت: المؤسسة العربية، الطبعة الأولى، ۱۹۸۷م. الذهبي، شمس الدين، محمد بن أحمد: سير أعلام النبلاء، ج۱۳، ۲۹۱.

(١٧) الذهبي، شمس الدين، محمد بن أحمد: سير أعلام النبلاء، ج١٥، ص٢٦٢

(١٨) ابن الفرضي، عبد الله بن محمد بن يوسف: تاريخ علماء الأندلس، ج١،ص٢٦٦، القاهرة: مكتبة الخانجي، الطبعة الثانية، ١٤٠٨هـ/١٩٨٨م.

(١٩) الذهبي، شمس الدين، محمد بن أحمد: سير أعلام النبلاء، ج١٥،ص٤٣٥

(٢٠) ابن الفرضي، عبد الله بن محمد بن يوسف: تاريخ علماء الأندلس، ج١،ص١١٠

(٢١) الرامهزمزي، أبو محمد الحسن بن عبد الرحمن: المحدث الفاصل بين الراوي والواعي، ص٦١٤

(٢٢) محمد عوامة: مقدمة تحقيق مصنف ابن أبي شيبة، ج١ ص٢٠، بيروت: دار قرطبة، الطبعة الأولى، ١٤٢٧هـ/ ٢٠٠٦م.

(٢٣) الحافظ ابن كثير، أبو الفداء، إسماعيل بن عمر الدمشقي: البداية والنهاية، ج١٠، ص٣١٥

(٢٤) ابن حبان، محمد، أبو حاتم، الدارمي البستي: الثقات، ج٨ ص٣٥٨، حيدر آباد الدكن، الهند: دائرة المعارف العثمانية، الطبعة الأولى، ١٣٩٣هـ.

(٢٥) ابن أبي شيبة، أبو بكر، عبد الله بن محمد: مصنف ابن أبي شيبة، ج٢٠ ص٥٣، بيروت: دار قرطبة، الطبعة الأولى، ١٤٢٧هـ/ ٢٠٠٦م.

(٢٦) ابن أبي شيبة، أبو بكر، عبد الله بن محمد: مصنف ابن أبي شيبة، ج٢٠ ص٥٣ (في حاشية الورقة)

(٢٧) انظر للتفصيل: محمد عوامه: مقدمة التحقيق لمصنف ابن أبي شيبة، ج ١، ص٢٧ إلى ص٤١

(٢٨) محمد عوامه: مقدمة التحقيق لمصنف ابن أبي شيبة، ج ١، ص٤٢

کِتَابُ الطَّهَارَات

طہارت و پاکیزگی کا بیان

(۱) مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

حَدَّثَنِي بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، رَحِمَهُ الله تعالى ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَبْدُاللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ:

(۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ ، قَالَ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. (بخاری ۱۴۲، ۶۳۲۲۔ ابوداؤد ۴۔۵)

(۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھتے: ''میں نر اور مادہ شیاطین سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں''

(۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ قَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ ، فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. (نسائی ۹۹۰۵۔ ابن ماجه ۲۹۶)

(۲) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''زمین کے حشرات ادھر ادھر موجود رہتے ہیں، اس لئے جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو یہ دعا پڑھے: ''اے اللہ! میں نر اور مادہ شیاطین سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا دَخَلْتَ الْغَائِطَ ، فَأَرَدْتَ التَّكَشُّفَ ، فَقُلِ :

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ ، وَالْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ ، وَالشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو اور ستر کھولنے لگے تو یہ دعا پڑھے: ''اے اللہ! میں گندگی وناپاکی، نر اور مادہ شیاطین اور شیطان مردود سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

(٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : كَانَ حُذَيْفَةُ إِذَا دَخَلَ الْخَلاَءَ ، قَالَ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ ، الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ ، الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۴) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے: ''میں گندگی وناپاکی، بدباطن اور بدباطنی سکھانے اور شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں''

(٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، وَهُوَ نَجِيحٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَنِيفَ ، قَالَ : بِسْمِ اللهِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ.

(طبرانی ۳۵۷)

(۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! میں نر اور مادہ شیاطین سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

(٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ الْعَبْدِيِّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ الْخَلاَءَ فَقُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ ، الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ ، الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۶) حضرت ضحاک بن مزاحم فرماتے ہیں کہ جب تم بیت الخلاء میں داخل ہونا چاہو تو یہ دعا پڑھو: اے اللہ! میں گندگی ناپاکی، بدباطن، وسوسہ ڈالنے والے شیطان مردود سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(٢) مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَخْرَجِ

بیت الخلاء سے باہر آنے کی دعا

(٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ : غُفْرَانَكَ. (ابن ماجه ٣٠٠۔ نسائی ٩٩٠٧)

(۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ فرماتے: ''اے اللہ! میں تجھ سے بخشش کا سوال کرتا ہوں''

(٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ؛ أَنَّ نُوحًا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ

الْغَائِطِ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی أَذْهَبَ عَنِّی الأَذَی ، وَعَافَانِی.

(۸) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دیا اور مجھے عافیت عطا فرمائی''

(۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، قَالَ : حُدِّثْتُ ، أَنَّ نُوحًا كَانَ يَقُولُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی أَذَاقَنِی لَذَّتَهُ ، وَأَبْقَى فِيَّ مَنْفَعَتَهُ ، وَأَذْهَبَ عَنِّی أَذَاهُ. (بیهقی ۴۴۶۹)

(۹) حضرت عوام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے کھانے کی لذت عطا کی، اس کے مفید حصے کو مجھ میں باقی چھوڑا اور اس کے نقصان دہ جز و کو مجھ سے دور کر دیا۔''

(۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِی عَلِیٍّ ؛ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلاَءِ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی أَذْهَبَ عَنِّی الأَذَی ، وَعَافَانِی. (طبرانی ۳۷۲)

(۱۰) حضرت ابو علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دیا اور مجھے عافیت عطا فرمائی''

(۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : كَانَ حُذَيْفَةُ يَقُولُ إِذَا خَرَجَ ، يَعْنِی مِنَ الْخَلاَءِ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی أَذْهَبَ عَنِّی الأَذَی وَعَافَانِی.

(۱۱) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دیا اور مجھے عافیت عطا فرمائی''

(۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا خَرَجَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْخَلاَءِ فَلْيَقُلِ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی أَذْهَبَ عَنِّی مَا يُؤْذِينِی ، وَأَمْسَكَ عَلَیَّ مَا يَنْفَعُنِی. (طبرانی ۳۷۱، دار قطنی ۱/ ۵۷)

(۱۲) حضرت طاؤس روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہونے لگے تو یہ کہے: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دیا اور مفید چیز کو مجھ میں باقی رکھا''

(۱۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ ، حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلاَءِ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی أَمَاطَ عَنِّی الأَذَی ، وَعَافَنِی.

(۱۳) حضرت منہال بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دیا اور مجھے عافیت عطا فرمائی''

(۴) فی التسمیة فِی الْوُضُوءِ

وضو میں بسم اللہ پڑھنے کا بیان

(۱٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رُبَيْحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ. (طبرانی ۳۸۰۔ احمد ۳/ ۴۱)

(۱۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے وضو سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا اس کا وضو نہیں ہے''

(۱۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثِفَالٍ يُحَدِّثُ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَبَاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ يَقُولُ : حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي ، أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ. (ترمذی ۲۵، ۲۶۔ ابن ماجه ۳۹۸)

(۱۵) حضرت ابو سفیان بن حویطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے وضو نہ کیا اس کی نماز نہیں اور جس نے وضو سے پہلے اللہ کا نام نہ لیا اس کا وضو نہیں ہے''

(۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ حَارِثَةَ ، عَنْ عَمْرَةَ ، قَالَتْ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ : كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَتْ : كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ ، سَمَّى فَتَوَضَّأَ ، وَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ.

(طبرانی ۳۸۳۔ ابن ماجه ۱۰۶۲)

(۱۶) حضرت عمرہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرنے لگتے تو پہلے اپنا ہاتھ پانی میں رکھ کر بسم اللہ پڑھتے پھر وضو کرتے اور عمدہ طریقے سے پورا پورا وضو کرتے۔''

(۱۷) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ ، فَذَكَرَ اسْمَ اللهِ حِينَ يَأْخُذُ فِي وَضُوئِهِ ، طَهُرَ جَسَدُهُ كُلُّهُ ، وَإِذَا تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ ، لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ ، إِلَّا مَا أَصَابَهُ الْمَاءُ.

(۱۷) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بندہ وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھے تو اس کا پورا جسم پاک ہو جاتا ہے اور اگر بسم اللہ نہ پڑھے تو صرف وہ حصہ پاک ہوتا ہے جہاں وضو کا پانی پہنچا ہو۔

(۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ : يُسَمِّي إِذَا تَوَضَّأَ ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ أَجْزَأَهُ.

(۱۸) حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ آدمی کو چاہئے کہ وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھے، اگر بسم اللہ نہ بھی پڑھے تو پھر بھی اس کا وضو ہو جائے گا۔

(٤) فِي الرجل مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ

وضو کے بعد کی دعا

(۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : مَنْ قَالَ إِذَا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ : سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ، خُتِمَتْ بِخَاتَمٍ ، ثُمَّ رُفِعَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ ، فَلَمْ تُكْسَرْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(نسائی ۹۹۱۰۔ طبرانی ۳۹۱)

(۱۹) حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہا: ''اے اللہ میں تیری پاکی اور تیری تعریف بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں'' تو اس کی بات پہ مہر لگا دی جاتی ہے، پھر ان کلمات کو عرش کے نیچے محفوظ کر دیا جاتا ہے اور قیامت سے پہلے اس مہر کو نہیں کھولا جائے گا۔

(۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ ، قَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، رَبِّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.

(۲۰) حضرت سالم بن ابی الجعد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات کہا کرتے تھے: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اے میرے رب! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا دے اور مجھے پاکیزہ رہنے والوں میں سے بنا دے''

(۲۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ ، وَأَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرِ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، مُقْبِلٌ بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ . قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : مَا قَبْلَهَا أَكْثَرُ مِنْهَا ، كَأَنَّكَ جِئْتَ آنِفًا ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ ، فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ. (مسلم ۲۱۰۔ ترمذی ۵۵)

(۲۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر پورے خشوع وخضوع اور دل ودماغ کی حاضری کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے زیادہ بات حضور ﷺ نے فرمائی تھی، شاید تم دیر سے آئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو شخص وضو کرے اور پھر یہ کلمات کہے: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں'' تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(٢٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبِ النَّخَعِيُّ ، عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

(ابن ماجه ۴۶۹۔ احمد ۳/ ۲۶۵)

(۲۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وضو کرنے کے بعد تین مرتبہ یہ کلمات کہے: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں'' تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(٢٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ رَأَى رَجُلًا يَتَوَضَّأُ ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ ، فَقَالَ : إِنَّ الطُّهُورَ بِالْمَاءِ حَسَنٌ ، وَلَكِنَّهُمُ الْمُتَطَهِّرُونَ مِنَ الذُّنُوبِ.

(۲۳) حضرت ابو المنہال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ نے ایک آدمی کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، جب وہ وضو سے فارغ ہوا تو اس نے کہا ''اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور پاکی حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے'' اس کی یہ دعا سن کر حضرت ابو العالیہ نے فرمایا کہ پانی کے ذریعہ پاکی حاصل کرنا تو خوب ہے لیکن یہ لوگ تو گناہوں سے بھی پاک صاف ہو جانے والے ہیں۔

(٢٤) حَدَّثَنَا الْمُقْرِىءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَبُو عَقِيلٍ ، أَنَّ ابْنَ عَمٍّ لَهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَتَمَّ وُضُوءَهُ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ. (احمد ۴/ ۱۵۰۔ طبرانی ۱۷/ ۹۱۶)

(۲۴) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص پوری طرح وضو کرے پھر آسمان کی

طرف منہ کر کے یہ کلمات کہے: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں'' تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : كَانَ حُذَيْفَةُ إِذَا تَطَهَّرَ قَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.

(۲۵) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جب وضو کر لیتے تو یہ دعا پڑھتے: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں'' ''اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور پاکی حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے''

(۵) مَنْ قَالَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ إِلَّا بِطُهُورٍ

کوئی نماز بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی

(۲۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ

(ح) وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ إِلَّا بِطُهُورٍ ، وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ.

(مسلم۱/ ۲۰۴۔ ابن ماجہ ۲۷۲)

(۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بغیر وضو کے کوئی نماز قبول نہیں ہوتی اور خیانت کے مال سے دیا گیا صدقہ بھی قبول نہیں ہوتا''

(۲۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَا تُقْبَلُ صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ ، وَلَا صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ. (ابن ماجہ ۲۷۳)

(۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''خیانت کے مال سے دیا گیا صدقہ قبول نہیں ہوتا اور بغیر وضو کے کوئی نماز قبول نہیں ہوتی''

(۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثِفَالٍ يُحَدِّثُ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَبَاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ يَقُولُ : حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي ، أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ.

(ترمذی۲۵، ۲۶۔ ابن ماجہ ۳۹۸)

(۲۸) حضرت سفیان بن حویطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس شخص نے وضو نہ کیا اس کی نماز نہیں ہے۔''

(۲۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، وَعُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُلَيْحِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إنَّ اللَّهَ لاَ يَقْبَلُ صَلاَةً بِغَيْرِ طُهُورٍ ، وَلاَ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ.

(ابو داؤد ۶۰۔ ابن ماجہ ۲۷۱)

(۲۹) حضرت ابو الملیح رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ بغیر وضو کے کسی نماز کو قبول نہیں کرتا اور خیانت کے مال سے دیئے گئے صدقہ کو بھی قبول نہیں کرتا''

(۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : إنَّ أُنَاسًا يُدْعَوْنَ الْمَنْقُوصُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَقَالَ رَجُلٌ : مَنْ هُمْ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؟ قَالَ : كَانَ أَحَدُهُمْ يَنْقُصُ طُهُورَهُ ، وَالْتِفَاتَهُ فِي صَلاَتِهِ.

(۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ ان کے جسم کٹے ہوں گے۔ ایک آدمی نے پوچھا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو وضو پوری طرح نہیں کرتے تھے اور نماز کے دوران ادھر ادھر متوجہ رہتے تھے۔

(۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ تُقْبَلُ صَلاَةٌ إِلاَّ بِطُهُورٍ.

(۳۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بغیر وضو کے کوئی نماز قبول نہیں کی جاتی۔

(۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ تُقْبَلُ صَلاَةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ.

(۳۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بغیر وضو کے کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الأَحْنَفِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ تُقْبَلُ صَلاَةٌ بِغَيْرِ طُهُورٍ.

(۳۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بغیر وضو کے کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۳٤) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي رَوْحٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ ، فَقَرَأَ بِسُورَةِ الرُّومِ ، فَتَرَدَّدَ فِيهَا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : إِنَّمَا يُلَبِّسُ عَلَيْنَا صَلاَتَنَا قَوْمٌ يَحْضُرُونَ الصَّلاَةَ بِغَيْرِ طُهُورٍ ، مَنْ شَهِدَ الصَّلاَةَ فَلْيُحْسِنِ الطُّهُورَ. (احمد ۳/ ۴۷۱۔ نسائی ۱۰۱۹)

(۳۴) حضرت ابو روح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، آپ نے اس میں سورۃ الروم کی تلاوت

فرمائی لیکن آپ اس میں اٹک گئے، جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کی وجہ سے ہمیں نماز بھول جاتی ہے جو بغیر وضو کے نماز میں شریک ہو جاتے ہیں جب تم میں سے کسی نے جماعت میں شریک ہونا ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر لے۔

(٦) فِي الْمُحَافَظَةِ عَلَى الْوُضُوءِ وَفَضْلِهِ

وضو کی پابندی اور اس کی فضیلت کا بیان

(٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يُحَافِظُ عَلَى الطُّهُورِ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

(ابن ماجه ٢٢٧ـ احمد ٥/ ٢٧٦)

(۳۵) حضرت ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وضو کی پابندی صرف مومن ہی کر سکتا ہے۔''

(٣٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ. (ابن ماجه ٢٧٨)

(۳۶) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''وضو کی پابندی سوائے مومن کے کوئی اور کر ہی نہیں سکتا''

(٣٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ.

(احمد ٥/ ٣٤٢ـ بيهقي ١/ ٤٢)

(۳۷) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے''

(٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ ، عَنْ حِجْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ الطُّهُورَ شَطْرُ الإِيمَانِ.

(۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

(٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ ، فَإِنْ جَلَسَ جَلَسَ مَغْفُورًا لَهُ. (احمد ٥/ ٢٥٢)

(۳۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب کوئی مسلمان آدمی وضو کرتا ہے تو اس کے کانوں، اس کی آنکھوں، اس کے ہاتھوں اور اس کے پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب وہ نماز کے لئے بیٹھتا ہے تو اس حال میں بیٹھتا ہے کہ اس کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔

(٤٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ تَرَ مِنْ أُمَّتِكَ ؟ قَالَ : هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُونَ ، بُلْقٌ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ. (احمد ۱/ ۴۵۲)

(۴۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ! آپ نے اپنی امت کے جن لوگوں کو نہیں دیکھا قیامت کے دن انہیں کیسے پہچانیں گے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے اعضاء وضو روشن اور چمک دار ہوں گے''

(٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَقُولُ : الْوُضُوءُ شَطْرُ الصَّلاَةِ.

(۴۱) حضرت ہشام روایت کرتے ہیں کہ میرے والد فرمایا کرتے تھے ''وضو نماز کی شرط ہے''

(٤٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ ، سِيمَاءُ أُمَّتِي لَيْسَتْ لأَحَدٍ غَيْرِهَا. (ابن ماجه ۴۲۸۲۔ ابو يعلى ۶۱۸۱)

(۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''میری امت کے لوگ قیامت کے دن اس حال میں میرے پاس آئیں گے کہ ان کے اعضاء وضو چمک رہے ہوں گے، یہ میری امت کی خصوصیت ہوگی، یہ شان کسی اور کو حاصل نہ ہوگی''

(٤٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْقٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ، خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ يَدَيْهِ ، وَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ ، وَإِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ ذِرَاعَيْهِ وَرَأْسِهِ ، وَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَّتْ خَطَايَاهُ مِنْ رِجْلَيْهِ. (ابن ماجه ۲۸۳)

(۴۳) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب آدمی وضو کرتے ہوئے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے وہ گناہ بھی دھل جاتے ہیں جنہیں اس کے ہاتھوں نے کیا ہو، جب منہ دھوتا ہے تو چہرے کے گناہ دھل جاتے ہیں، جب بازو دھوتا ہے اور سر کا مسح کرتا ہے تو بازوؤں اور سر کے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے کئے ہوئے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ

يُكَفِّرُ اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيدُ بِهِ فِي الْحَسَنَاتِ ؟ قَالُوا : بَلَى ، يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الْمَكَارِهِ ، وَكَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى هَذِهِ الْمَسَاجِدِ. (ابن ماجه ۴۲۷۔ ابو یعلی ۱۳۵۰)

(۴۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا ''میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے'' عرض کیا گیا کہ ضرور ارشاد فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مشکل اوقات میں پوری طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف زیادہ قدم رکھنا''

(٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الْكَفَّارَاتُ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ بِالسَّبَرَاتِ ، وَنَقْلُ الأَقْدَامِ إِلَى الْجُمُعَاتِ ، وَانْتِظَارُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ.

(۴۵) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ چیزیں آدمی کے گناہوں کو معاف کرانے والی ہیں ایک سخت سردی میں پوری طرح وضو کرنا، دوسری جماعت کی نماز کے لئے چل کر جانا اور تیسری ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

(٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُمْرَانَ يَقُولُ : كُنْتُ أَضَعُ لِعُثْمَانَ طَهُورَهُ ، فَقَالَ : حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ، إِلاَّ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلاَةِ الأُخْرَى. (مسلم ۱/ ۲۰۷)

(۴۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی کوئی آدمی اچھی طرح وضو کرے تو اس کے وہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو اس نماز اور پچھلی نماز کے درمیان کئے تھے۔

(٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بِشْرٍ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَى مُوسَى أَنْ تَوَضَّهْ ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَأَصَابَتْكَ مُصِيبَةٌ ، فَلاَ تَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَكَ.

(۴۷) حضرت یزید بن بشر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ وضو کرو، اگر تم ایسا نہ کرو اور تمہیں کوئی مصیبت پیش آجائے تو صرف اپنے نفس کو ہی برا بھلا کہنا۔

(٤٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : (وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ) ، قَالَ : مُطِيعِينَ لِلَّهِ فِي الْوُضُوءِ. (بقرہ آیت ۲۳۸)

(۴۸) حضرت ضحاک رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ کی یہ تفسیر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی وضو کے بارے میں اطاعت کرتے ہوئے اس کے سامنے کھڑے ہو جاؤ۔

(٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ حُمْرَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَسْبَغَهُ وَأَتَمَّهُ ، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ

تَحْتِ أَظْفَارِهِ. (مسلم ۱/ ۲۱۲)

(۴۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص خوب اچھی طرح آداب کی رعایت کرتے ہوئے وضو کرے تو گناہ اس کے جسم سے خارج ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔

(۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ ، وُضِعَتْ خَطَايَاهُ عَلَى رَأْسِهِ فَتَحَاتَتْ ، كَمَا يَتَحَاتُّ عِذْقُ النَّخْلَةِ. (ابن حبان ۴/ ۳۱۷)

(۵۰) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان آدمی وضو کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر پر رکھ دیئے جاتے ہیں پھر وہاں سے ایسے گر جاتے ہیں جیسے کھجور کی خشک ٹہنی گرتی ہے۔

(۵۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ سَلْمَانَ مِثْلَهُ.

(۵۱) ایک دوسری سند سے بھی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے یہی قول مروی ہے۔

(۵۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ فَأَخَذَ غُصْنًا مِنْ شَجَرَةٍ يَابِسَةٍ فَحَتَّهُ ، ثُمَّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ، تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ. (احمد ۴۳۷، جلد ۵۔ طبرانی ۶۱۵۱)

(۵۲) حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، انہوں نے درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑی، اس کے پتے گرنے لگے، پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے تو اس کے گناہ ایسے گرتے ہیں جس طرح ٹہنی سے پتے گرتے ہیں۔

(۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ أَبِي غُطَيْفٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طُهْرٍ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ.

(۵۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص پاکی کے باوجود وضو کرے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(۷) فی الوضوء کَمْ هُوَ مَرَّةً

وضو میں اعضاء کو کتنی مرتبہ دھونا چاہئے؟

(۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي حَيَّةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَأَنْقَى كَفَّيْهِ ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلاَثًا ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ، ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوئِهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ طُهُورَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (ابوداؤد ۱۱۷۔ ترمذی ۴۸)

(۵۴) حضرت ابوحیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وضو کرتے ہوئے انہوں نے پہلے اپنے ہاتھوں کو صاف کیا، پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا پھر تین مرتبہ بازو دھوئے، پھر سر کا مسح کیا، پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے، پھر کھڑے ہوئے اور وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ وضو سکھانا چاہتا تھا۔

(٥٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلاَثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلاَثًا مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : هَذَا وُضُوءُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (ابن خزيمة ١٤٧- ابن حبان ١٠٥٦)

(۵۵) حضرت عبد خیر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوران وضو تین مرتبہ کلی کی، ایک ہتھیلی سے تین مرتبہ ناک کو صاف کیا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، پھر اپنے ہاتھ کو برتن میں ڈالا اور سر کا مسح فرمایا اور پھر اپنے پاؤں دھوئے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

(٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ حُمْرَانَ ، قَالَ : دَعَا عُثْمَانُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ ضَحِكَ ، فَقَالَ : أَلاَ تَسْأَلُونِي مِمَّا أَضْحَكُ ؟ قَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَضْحَكَكَ ؟ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ كَمَا تَوَضَّأْتُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَيَدَيْهِ ثَلاَثًا ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَظَهْرِ قَدَمَيْهِ. (احمد ٢٥٨، جلد١)

(۵۶) حضرت حمران رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور وضو کیا، پھر آپ مسکرائے۔ پھر فرمایا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں کیوں مسکرایا ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین آپ کیوں مسکرائے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ آپ نے ایسے ہی وضو فرمایا تھا جیسے میں نے وضو کیا ہے۔ آپ نے تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک صاف کیا، تین مرتبہ چہرہ دھویا، تین مرتبہ بازو دھوئے، اور پھر سر اور پاؤں کے ظاہری حصہ کا مسح فرمایا۔

(٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ. (بخاري ١٨٥- مسلم ٢١١)

(۵۷) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں تین مرتبہ چہرہ دھویا، دو مرتبہ بازو دھوئے، سر کا مسح کیا اور پاؤں کا دو مرتبہ مسح فرمایا۔

(٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوءِ ؟ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ، ثُمَّ قَالَ : هَكَذَا الطُّهُورُ ، فَمَنْ زَادَ ، أَوْ نَقَصَ فَقَدْ تَعَدَّى ، أَوْ ظَلَمَ. (ابو داؤد ١٣٦، جلد٢)

(۵۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو کے طریقے کے بارے میں

سوال کیا تو آپ نے پانی منگوایا اور تین تین مرتبہ اعضاء کو دھویا۔ پھر فرمایا ''وضو کا یہی طریقہ ہے جو شخص اس سے کمی یا زیادتی کرے تو وہ ظلم اور سرکشی کرنے والا ہے''

(۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ ، قَالَتْ : أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا لَهُ الْمِيضَأَةَ فَتَوَضَّأَ ثَلاثًا ثَلاثًا ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ يَبْدَأُ بِمُؤَخَّرِهِ.

(احمد ۳۵۹، جلد۶)

(۵۹) حضرت ربیع بنت معوذ ابن عفراء فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے، ہم نے آپ کے لئے وضو کا پانی رکھا، آپ ﷺ نے تین تین مرتبہ وضو فرمایا اور پھر سر کا مسح بھی فرمایا۔ آپ نے سر کے مسح کو پچھلی جانب سے شروع کیا۔

(٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عُقْبَةَ الْمُرَادِيِّ ، أَبِي كِبْرَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ : قَالَ عَلِيٌّ : أَلاَ أُرِيكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلاثًا ، ثَلاثًا.

(۶۰) حضرت عبد خیر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا وضو نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے تین تین مرتبہ وضو فرمایا۔

(٦١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلاثًا ، وَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلاثًا ثَلاثًا ، وَتَوَضَّأَ ثَلاثًا ثَلاثًا. (احمد ۲۵۸، جلد۵۔ طبرانی ۷۹۹۰)

(۶۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے وضو فرمایا، آپ نے تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھویا، تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک صاف فرمایا اور تین تین مرتبہ وضو فرمایا۔

(٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ أَبِي أَنَسٍ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ ، فَقَالَ : أَلاَ أُرِيكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ ثُمَّ تَوَضَّأَ لَنَا ثَلاثًا ثَلاثًا. (دار قطنی ۱۱۔ مسلم ۹)

(۶۲) حضرت ابوانس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مقاعد نامی جگہ پر وضو کیا اور ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا وضو نہ دکھاؤں! پھر آپ نے تین تین مرتبہ وضو فرمایا۔

(٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلاثًا ثَلاثًا.

(۶۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اعضاء کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے۔

(٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ، فَغَرَفَ غَرْفَةً فَمَضْمَضَ مِنْهَا وَاسْتَنْثَرَ ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ

وَجْهَهُ ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ ، وَخَالَفَ بِإِبْهَامَيْهِ إِلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ فَمَسَحَ بَاطِنَهُمَا وَظَاهِرَهُمَا ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى. (ابن ماجه ۴۳۹۔ نسائی ۱۰۵)

(۶۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح وضوفرمایا کہ سب سے پہلے آپ نے پانی لیا اس پانی سے کلی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا، پھر دوسری مرتبہ پانی لیا اس سے چہرہ مبارک کو دھویا۔ پھر تیسری مرتبہ پانی لیا اس سے دائیں بازو کو دھویا، پھر پانی لیا اس سے بائیں بازو کو دھویا، پھر پانی لیا اور سر اور کانوں کا مسح کیا، آپ نے انگشت شہادت سے کان کے اندرونی حصوں اور انگوٹھوں سے کان کے بیرونی حصوں کا مسح فرمایا۔ پھر پانی لیا اور اس سے دائیں پاؤں کو دھویا پھر پانی لیا اور اس سے بائیں پاؤں کو دھویا۔

(۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَسْحَةً ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ غَسْلاً ، ثُمَّ قَالَ : هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ.

(۶۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے ہوئے اعضاء کو تین تین مرتبہ دھویا۔ سر کا ایک مرتبہ مسح فرمایا اور پاؤں کو بھی ایک مرتبہ دھویا، پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی وضو کرتے دیکھا تھا۔

(۶۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : حُدِّثْتَ عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً ؟ قَالَ : نَعَمْ. (ابن ماجه ۴۱۰۔ دار قطنی ۸)

(۶۶) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت سے پوچھا کہ آپ کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ''ہاں'' یہ روایت مجھے پہنچی ہے''

(۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ قَرَظَةَ ، قَالَ : شَيَّعْنَا عُمَرَ إِلَى صِرَارٍ ، فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ مَرَّتَيْنِ.

(ابن سعد ۷)

(۶۷) حضرت قرظہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں مقام صرار کی طرف لے گئے، وہاں آپ نے وضو فرمایا اور اعضاء کو دو دو مرتبہ دھویا۔

(۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ قَرَظَةَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ : الْوُضُوءُ ثَلاَثٌ ثَلاَثٌ ، وَثِنْتَانِ تُجْزِيَانِ.

(۶۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وضو میں اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا بہتر ہے، اگر دو دو مرتبہ بھی وضو کیا جائے تو جائز ہے۔

(۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : فِي الْمَضْمَضَةِ ، وَالاِسْتِنْشَاقِ ، وَغَسْلِ الْوَجْهِ ، وَغَسْلِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ ثِنْتَانِ تُجْزِيَانِ ، وَثَلاَثٌ أَفْضَلُ.

(۶۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کلی، ناک کی صفائی، چہرہ دھونے، بازو دھونے اور پاؤں دھونے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ دومرتبہ کرنا جائز اور تین مرتبہ کرنا افضل ہے۔

(۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَوَضَّأُ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ.

(۷۰) حضرت مسلم بن صبیح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کے دوران اعضاء کو تین تین مرتبہ دھویا پھر سر اور کانوں کا مسح فرمایا۔

(۷۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مَرَّةً ، أَوْ مَرَّتَيْنِ ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ، وَلَمْ أَرَهُ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ، ثُمَّ قَالَ : هَكَذَا رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ.

(۷۱) حضرت یزید کہتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کو دیکھا کہ وضو کے دوران انہوں نے ایک مرتبہ یا دومرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے بازوؤں کو تین تین مرتبہ دھویا، پھر سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا۔ میں نے انہیں داڑھی کا خلال کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یونہی وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

(۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى تَوَضَّأَ ثَلاَثًا ثَلاَثًا.

(۷۲) حضرت مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا وہ اعضاء کو تین تین مرتبہ دھو رہے تھے۔

(۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَوَضَّأَ فِي دَارِ النَّدْوَةِ مَرَّةً مَرَّةً.

(۷۳) حضرت اسماعیل بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے دار الندوہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھویا تھا۔

(۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ غَرْفَةً غَرْفَةً.

(۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھویا۔

(۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ ، قَالَ عَامِرٌ : وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ.

(۷۵) حضرت شعبی ؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وضو میں اعضاء کو دو دو مرتبہ دھوتے تھے۔ حضرت عامر کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَالْفَضْلُ قَالاَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً.

(۷٦) حضرت عاصم بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو دیکھا کہ وہ وضو میں اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھوتے تھے۔

(۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُجْزِئُكَ مِنَ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ، وَإِنْ ثَلَّثْتَ فَقَدْ أَسْبَغْتَ.

(۷۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر تم وضو میں اعضاء کو دو دو مرتبہ بھی دھولو تو کافی ہے اور اگر تین مرتبہ دھولو تو یہ وضو کا اہتمام اور کمال ہے۔

(۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : الْوُضُوءُ وِتْرٌ.

(۷۸) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ وضو طاق عدد میں کرنا چاہئے۔

(۷۹) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ كَمْ يَكْفِي مِنَ الْوُضُوءِ عَنِ الْوَجْهِ وَالذِّرَاعَيْنِ ؟ قَالَ : مَا أَرَى وَاحِدَةً سَابِغَةً إِلاَّ كَافِيَةً ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : إنَّ مَيْمُونًا يَقُولُ : ثَلاَثٌ عَلَى الْوَجْهِ وَثَلاَثٌ عَلَى الذِّرَاعَيْنِ ‍!فَقَالَ : ذَلِكَ أَبْلَغُ الْوُضُوءِ.

(۷۹) حضرت جعفر بن برقان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری ؒ سے سوال کیا ''وضو میں چہرے اور بازوؤں کو کتنی مرتبہ دھونا کافی ہے؟'' انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال میں تو ایک مرتبہ دھونا ہی کافی ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ حضرت میمون تو فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ چہرے کو اور تین مرتبہ بازوؤں کو دھونا چاہئے! انہوں نے فرمایا کہ یہ وضو کا اہتمام اور کمال ہے۔

(۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ قَبِيصَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ : أَلاَ أُرِيكُمْ كَيْفَ كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالُوا : بَلَى ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ثَلاَثًا ، وَاسْتَنْشَقَ ثَلاَثًا ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا ، وَذِرَاعَيْهِ ثَلاَثًا ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : وَاعْلَمُوا أَنَّ الأُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ ، ثُمَّ قَالَ : تَحَرَّيْتُ ، أَوْ تَوَخَّيْتُ لَكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۶۱، جلدا۔ دار قطنی ۱۰۴)

(۸۰) ایک انصاری صحابی روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا وضو نہ سکھاؤں؟ لوگوں نے کہا ضرور سکھائیں۔ آپ نے پانی منگوایا، اس سے تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک صاف کی، تین مرتبہ اپنے چہرے کو اور تین مرتبہ اپنے بازوؤں کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے پاؤں دھوئے اور فرمایا کہ کان سر کا حصہ

ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں نے تمہیں رسول اللہ ﷺ کے وضو کرنے کا انداز سمجھا دیا۔

(۸۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

(ابو داؤد ۱۳۷۔ ترمذی ۴۳)

(۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو دو مرتبہ وضو فرمایا۔

(۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْوُضُوءُ مَرَّةً وَمَرَّتَانِ وَثَلاَثٌ.

(۸۲) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اور دو مرتبہ اور تین مرتبہ (تینوں طرح) وضو کرنا جائز ہے۔

(۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ : أَمَّا مَنْ كَانَ يُحْسِنُ الْوُضُوءَ فَمَرَّةً مَرَّةً.

(۸۳) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص اچھا وضو کرنا چاہے تو وہ اعضاء کو ایک ایک مرتبہ بھی دھو سکتا ہے۔

(۸) فی تخلیل الأصابع فی الوضوء

وضو میں انگلیوں کا خلال کرنا

(۸٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ ؟ قَالَ : أَسْبِغِ الْوُضُوءَ ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الأَصَابِعِ ، وَبَالِغْ فِي الاِسْتِنْشَاقِ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ صَائِمًا. (ابن ماجہ ۴۴۸۔ ابو داؤد ۱۴۳)

(۸۴) حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے وضو کا طریقہ بتا دیجئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خوب اچھی طرح وضو کرو، انگلیوں کا خلال کرو، اچھی طرح کلی کرو اگر روزہ کی حالت نہ ہو۔

(۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاقِدٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : مَرَّ عُمَرُ عَلَى قَوْمٍ يَتَوَضَّؤُونَ ، فَقَالَ : خَلِّلُوا.

(۸۵) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو وضو کر رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا ''انگلیوں کا خلال کرو''

(۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ أَبِي مِسْكِينٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَيَنْهَكَنَّ الرَّجُلُ مَا بَيْنَ أَصَابِعِهِ بِالْمَاءِ ، أَوْ لَتَنْهَكَنَّهُ النَّارُ. (عبدالرزاق ۶۸)

(۸۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم اپنی انگلیوں کے درمیانی حصہ کو تر کر لو ورنہ آگ اسے جلائے گی۔

(۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ حُذَيْفَةَ يَقُولُ : خَلِّلُوا بَيْنَ الأَصَابِعِ فِي الْوُضُوءِ قَبْلَ أَنْ تُخَلِّلَهَا النَّارُ.

(۸۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنی انگلیوں کا خلال کرلو ورنہ آگ انہیں جلائے گی۔

(۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ حَتَّى تَتَبَّعَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَغَسَلَهُنَّ.

(۸۸) حضرت عمران بن ابی عطاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے پاؤں دھوئے اور پھر پوری احتیاط کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں کو کھول کر انہیں بھی دھویا۔

(۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ نِصَاحٍ ، قَالَ : صَحِبْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ إِلَى مَكَّةَ فَرَأَيْتُهُ إِذَا تَوَضَّأَ لِلصَّلاَةِ يُدْخِلُ أَصَابِعَ يَدَيْهِ بَيْنَ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ ، قَالَ : وَهُوَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهَا ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، لِمَ تَصْنَعُ هَذَا ؟ فَقَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَصْنَعُهُ.

(۸۹) حضرت شیبہ بن نصاح کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد رحمہ اللہ کے ساتھ مکہ تک کا سفر کیا۔ دوران وضو وہ اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو پاؤں کی انگلیوں میں ڈالتے اور ان پر پانی بہاتے۔ میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یونہی کرتے دیکھا تھا۔

(۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ رَآهُ فِي سَفَرٍ يَنْزِعُ خُفَّيْهِ ، ثُمَّ يُخَلِّلُ أَصَابِعَهُ.

(۹۰) حضرت قاسم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ایک سفر میں موزے اتار کر انگلیوں کا خلال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : خَلِّلُوا بَيْنَ أَصَابِعِكُمْ بِالْمَاءِ قَبْلَ أَنْ تَحْشُوَهَا النَّارُ. (طبرانی ۹۲۱۳)

(۹۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانی سے اپنی انگلیوں کا خلال کرلو تا کہ آگ انہیں جلا نہ سکے۔

(۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ.

(۹۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول ایک اور سند سے بھی منقول ہے۔

(۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : إِذَا تَوَضَّأْتَ فَابْدَأْ بِأَصَابِعِكَ فَخَلِّلْهَا ، فَإِنَّهُ كَانَ يُقَالُ : هُوَ مَقِيلُ الشَّيْطَانِ.

(۹۳) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم وضو کرو تو انگلیوں سے اس کی ابتداء کرو۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ انگلیاں شیطان کا

ٹھکانہ ہیں۔

(٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ تَوَضَّأَ ، فَخَلَّلَ أَصَابِعَهُ.

(۹۴) حضرت عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن الحنفیہ کو دیکھا کہ وہ وضو میں انگلیوں کا خلال کیا کرتے تھے۔

(٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : خَلِّلُوا أَصَابِعَكُمْ بِالْمَاءِ ، لاَ تُخَلِّلُهَا نَارٌ قَلِيلٌ بُقْياها.

(۹۵) حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ پانی سے اپنی انگلیوں کا خلال کرلو تا کہ خشک حصے کو جلانے والی آگ اسے چھو نہ سکے۔

(٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ ، قَالَ : لَتُخَلِّلُنَّ أَصَابِعَكُمْ بِالْمَاءِ ، أَوْ لَيُخَلِّلَنَّهَا اللَّهُ بِالنَّارِ.

(۹۶) حضرت ابوبکر ؓ فرماتے ہیں کہ انگلیوں کا خلال کروتا کہ اللہ تعالیٰ انہیں آگ سے محفوظ کردے۔

(٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي سَوْرَةَ ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُونَ ، أَنْ تُخَلِّلَ بَيْنَ أَصَابِعِكَ بِالْمَاءِ ، وَأَنْ تُخَلِّلَ مِنَ الطَّعَامِ. (طبرانی ۴۰۶۱۔ احمد ۴۱۶، جلد۵)

(۹۷) حضرت ابوایوب انصاری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خلال کرنے والوں کی کیا بات ہے! تمہیں چاہیے کہ تم پانی سے انگلیوں کا خلال کرواور کھانے کے بعد دانتوں کا بھی خلال کرو‘‘

(٩) فی تخلیل اللِّحْيَةِ فِي الْوُضُوءِ

وضو میں داڑھی کا خلال کرنا

(٩٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلاَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ، فَقُلْتُ لَهُ ؟ فَقَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ. (ترمذی ۳۰۔ ابن ماجہ ۴۲۹)

(۹۸) حضرت حسان بن بلال کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر ؓ کو وضو میں داڑھی کا خلال کرتے دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھی یونہی کرتے دیکھا تھا۔

(٩٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ إِذَا تَوَضَّأَ.

(۹۹) حضرت ابوحمزہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ وضو میں داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

(١٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

(۱۰۰) حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ وضو میں داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

(۱۰۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي مَعْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

(۱۰۱) حضرت ابومعن کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ وضو میں داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

(۱۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ إِذَا تَوَضَّأَ.

(۱۰۲) ایک دوسری سند سے حضرت نافع کا قول منقول ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ وضو میں داڑھی کا خلال کرتے تھے۔

(۱۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ تَوَضَّأَ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

(۱۰۳) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ وضو میں داڑھی کا خلال کرتے تھے۔

(۱۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ جَابِرٍ ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

(۱۰۴) حضرت ازرق بن قیس کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ وضو میں داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

(۱۰٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ مَعْبَدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا قِلاَبَةَ إِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

(۱۰۵) حضرت نضر بن معبد کہتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ وضو میں داڑھی کا خلال کرتے تھے۔

(۱۰٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ. (ابن ماجه ۴۳۱۔ ابن سعد ۳۸۶)

(۱۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے دوران داڑھی کا خلال فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ إِذَا تَوَضَّأَ.

(۱۰۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد وضو میں داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

(۱۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

(۱۰۸) حضرت خالد بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ وضو میں داڑھی کا خلال کرتے تھے۔

(۱۰۹) حَدَّثَنَا ابن إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يُخَلِّلُهَا.

(۱۰۹) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ ابن سیرین رحمہ اللہ داڑھی کا خلال کرتے تھے۔

(۱۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: رَأَيْته يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

(۱۱۰) حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک داڑھی کا خلال فرماتے تھے۔

(۱۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَتَوَضَّأُ ، فَقَالَ : خَلِّلْ ، يَعْنِي لِحْيَتَهُ.

(۱۱۱) حضرت ابوعاصم روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اور اسے داڑھی کا خلال کرنے کا حکم دیا۔

(۱۱۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمٍ الْبَاهِلِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ ، قَالَ :قُلْتُ لأَبِي أُمَامَةَ : أَخْبِرْنَا عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتَوَضَّأَ ثَلاَثًا ، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ، وَقَالَ :هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

(۱۱۲) حضرت ابوغالب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو سکھا دیجئے انہوں نے تین مرتبہ وضو کیا اور داڑھی کا خلال کیا اور فرمایا کہ میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

(۱۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُثْمَانَ يَتَوَضَّأُ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلاَثًا ، وَقَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ.(ابن حبان ۱۰۸۱۔ ترمذی ۳۱)

(۱۱۳) حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا جس میں انہوں نے تین مرتبہ داڑھی کا خلال فرمایا۔ پھر یہ ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی کرتے دیکھا تھا۔

(۱۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ جَمَّازٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ :إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ لِحْيَتَك.

(۱۱۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جب آپ وضو کریں تو داڑھی کا خلال بھی کریں''

(۱۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

(۱۱۵) حضرت نافع کا قول ایک اور سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

(۱۱٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ ، حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

(۱۱۶) حضرت ابوالہیثم کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے وضو میں داڑھی کا خلال فرمایا۔

(۱۰) مَنْ كَانَ لاَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ وَيَقُولُ : يَكْفِيك مَا سَالَ عَلَيْهَا

ان حضرت کا بیان جو یہ کہتے ہیں کہ داڑھی کا خلال کرنا ضروری نہیں بلکہ اس پر بہنے والا پانی کافی ہے

(۱۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ :أُخَلِّلُ لِحْيَتِي بِالْمَاءِ ، أَوْ يَكْفِيهَا مَا مَرَّ عَلَيْهَا ؟ قَالَ :يَكْفِيهَا مَا مَرَّ عَلَيْهَا.

(۱۱۷) حضرت سعید زبیدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ میں داڑھی کا خلال کروں یا اس پر بہہ جانے والا پانی کافی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس پر بہہ جانے والا پانی کافی ہے۔

(۱۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ لاَ يَفْعَلُ ، يَعْنِي لاَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

(۱۱۸) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری داڑھی کا خلال نہیں کیا کرتے تھے۔

(۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : رَأَيْتُهُ مَسَحَ جَانِبَيْ لِحْيَتِهِ وَعَارِضَيْهِ ، وَلَمْ يُخَلِّلْهَا.

(۱۱۹) حضرت عبدالاعلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ کو دیکھا کہ انہوں نے داڑھی کے ظاہری حصوں پر ہاتھ پھیرا لیکن داڑھی کا خلال نہیں فرمایا۔

(۱۲۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : حَسْبُكَ مَا سَالَ مِنْ وَجْهِكَ عَلَى لِحْيَتِكَ.

(۱۲۰) حضرت ابوالعالیہ ؒ فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ پانی تمہاری داڑھی پر بہہ جائے۔

(۱۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ لاَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

(۱۲۱) حضرت ثویر کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر کو دیکھا وہ اپنی داڑھی کا خلال نہیں کرتے تھے۔

(۱۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَالْقَاسِمِ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَمْسَحُونَ لِحَاهُمْ ، وَلاَ يُخَلِّلُونَهَا.

(۱۲۲) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر، حضرت محمد بن علی، حضرت مجاہد اور حضرت قاسم داڑھی کا مسح کرتے تھے، خلال نہیں کرتے تھے۔

(۱۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : رَأَيْتُهُ تَوَضَّأَ ، وَلَمْ أَرَهُ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ : هَكَذَا رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ.

(۱۲۳) حضرت یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو میں نے وضو کرتے دیکھا لیکن میں نے انہیں داڑھی کا خلال کرتے نہیں دیکھا۔ یہ وضو کرنے کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی ؓ کو یونہی وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

(۱۲٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُجْزِئُكَ مَا سَالَ مِنْ وَجْهِكَ عَلَى لِحْيَتِكَ ، وَلاَ تُخَلِّلْ.

(۱۲۴) حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وضو کا پانی تمہاری داڑھی پر بہہ جائے، خلال کرنا ضروری نہیں۔

(۱۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، قَالَ : سُئِلَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ ؟ فَقَالَ : مَا عَلَيَّ كَدُّهَا.

(۱۲۵) حضرت محمد بن عجلان کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد سے تخلیل لحیہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں اسے ضروری نہیں سمجھتا۔

(۱۲۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُخَلِّلْ لِحْيَتَهُ.

(۱۲۶) حضرت منصور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا لیکن انہوں نے داڑھی کا خلال نہیں کیا۔

(۱۱) فی غسل اللِّحْيَةِ فِي الْوُضُوءِ

وضو میں داڑھی دھونے کا بیان

(۱۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْلُغَ بِالْمَاءِ أُصُولَ اللِّحْيَةِ فَافْعَلْ.

(۱۲۷) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم پانی داڑھی کی جڑوں تک پہنچا سکو تو ضرور پہنچاؤ۔

(۱۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :رَأَيْتُهُ يَغْسِلُ لِحْيَتَهُ ، فَقُلْتُ لَهُ :مِنَ السُّنَّةِ غَسْلُ اللِّحْيَةِ ؟ فَقَالَ :لاَ.

(۱۲۸) حضرت اشعث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین کو داڑھی دھوتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا کہ کیا داڑھی کا دھونا سنت ہے؟ فرمایا نہیں۔

(۱۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى بَلَّ أُصُولِهَا مِنَ الْمَاءِ ، يَعْنِي اللِّحْيَةَ.

(۱۲۹) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ حضرت عطاء وضو کا پانی داڑھی کی جڑوں تک پہنچایا کرتے تھے۔

(۱۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ. وَعُبَيْدَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَسْتَحِبَّانِ أَنْ يَمْسَحَا بَاطِنَ اللِّحْيَةِ فِي الْوُضُوءِ.

(۱۳۰) حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبیدہ اور حضرت ابراہیم اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ وضو کا پانی داڑھی کی جڑوں تک پہنچایا جائے۔

(۱۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :إِذَا تَوَضَّأْتَ فَلاَ تَنْسَ الْفِنِيكَيْنِ.

(۱۳۱) حضرت ابن سابط فرماتے ہیں کہ جب تم وضو کرو تو جبڑوں تک پانی پہنچانا مت بھولو۔

(۱۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :مَا بَالُ الرَّجُلِ يَغْسِلُ لِحْيَتَهُ قَبْلَ أَنْ تَنْبُتَ ، فَإِذَا نَبَتَتْ لَمْ يَغْسِلْهَا!

(۱۳۲) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عجیب بات ہے کہ آدمی بالوں کے اگنے سے پہلے داڑھی کو دھوتا ہے لیکن نہ جانے

داڑھی کے بال آ جانے کے بعد کیوں نہیں دھوتا!

(۱۳) فی مسح الرَّأْسِ کَمْ هُوَ مَرَّةً

سر کا مسح کتنی مرتبہ کرنا چاہئے؟

(۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَسْحَةً. (ابن ماجه ۴۳۵)

(۱۳۳) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو میں ایک مرتبہ سر کا مسح فرمایا۔

(۱۳۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ مَرَّةً.

(۱۳۴) ایک دوسری سند سے حضرت عثمان کی یہ روایت منقول ہے۔

(۱۳۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ، إِلاَّ الْمَسْحَ مَرَّةً مَرَّةً.

(۱۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کو تین تین مرتبہ فرماتے لیکن سر کا مسح ایک مرتبہ فرمایا کرتے تھے۔

(۱۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً.

(۱۳۶) حضرت نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سر کے اگلے حصہ کا ایک مرتبہ مسح فرمایا کرتے تھے۔

(۱۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمْسَحُ يَافُوخَهُ مَرَّةً.

(۱۳۷) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سر کے اگلے حصہ کا ایک مرتبہ مسح فرمایا کرتے تھے۔

(۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً ، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ، قَالَ : هَكَذَا رَأَيْتُ عَلِيًّا يَتَوَضَّأُ.

(۱۳۸) حضرت ابوزیاد کہتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور وضو کیا۔ انہوں نے ایک مرتبہ سر کا مسح کیا اور تین تین مرتبہ پاؤں دھوئے اور فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یونہی وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

(۱۳۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِنَانٍ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تُجْزِئُ مَسْحَةٌ لِلرَّأْسِ.

(۱۳۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا کافی ہے۔

(۱٤٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ ثَلاَثًا.

(۱۴۰) حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ تین مرتبہ سر کا مسح فرمایا کرتے تھے۔

(۱٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّ بْنِ أَيْمَنَ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَيُجْزِئُنِي أَنْ أَمْسَحَ رَأْسِي مَسْحَةً؟ قَالَ: نَعَمْ.

(۱۴۱) حضرت عبد رب بن ایمن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا سر کا مسح ایک مرتبہ کرنا کافی ہے۔ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(۱٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: لَوْ كُنْتُ عَلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ مَا زِدْتُ عَلَى مَسْحَةٍ.

(۱۴۲) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر میں دریائے فرات کے کنارے بیٹھ کر بھی وضو کروں تو ایک مرتبہ سے زیادہ سر کا مسح نہ کروں گا۔

(۱٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ مَسْحِ الرَّأْسِ ؟ فَقَالاَ: مَرَّةً.

(۱۴۳) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ حضرت حکم اور حضرت حماد سے سر کی مسح کی تعداد کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ایک مرتبہ کرنا چاہئے۔

(۱٤٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمًا مَسَحَ رَأْسَهُ وَاحِدَةً

(۱۴۴) حضرت خالد بن ابی بکر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم کو سر کا مسح ایک مرتبہ کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

(۱٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي الرُّبَيِّعُ قَالَ: قَالَتْ: أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ. (ابو داؤد ۱۲۷۔ ترمذی ۳۳)

(۱۴۵) حضرت رُبَیِّع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے آپ نے وضو فرمایا اور اس میں دو مرتبہ سر کا مسح فرمایا۔

(۱٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: كَانَ يَأْمُرُ أَنْ يُمْسَحَ عَلَى الرَّأْسِ مَرَّةً.

(۱۴۶) حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ ایک مرتبہ سر کا مسح کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

(۱٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ قَالَ: يُمْسَحُ الرَّأْسُ مَرَّةً وَاحِدَةً.

(۱۴۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ سر کا مسح ایک مرتبہ کیا جائے گا۔

(۱٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً.

(۱۴۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سر کا مسح ایک مرتبہ فرمایا کرتے تھے۔

(۱٤۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَزَاذَانَ، وَمَيْسَرَةَ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا تَوَضَّؤُوا مَسَحُوا رُؤُوسَهُمْ ثَلاَثًا.

(۱۴۹) حضرت عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر، حضرت زاذان اور حضرت میسرہ وضو کرتے وقت تین مرتبہ سر کا مسح فرمایا کرتے تھے۔

(۱۳) فی مسح الرَّأْسِ كَيْفَ هُوَ.

سر کا مسح کیسے کرنا چاہئے؟

(۱٥۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ هَكَذَا ؛ وَأَمَرَّ حَفْصٌ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ حَتَّى مَسَحَ قَفَاهُ.

(احمد ۴۸۱۔ ابو داؤد ۱۳۳)

(۱۵۰) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے دادا روایت کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح سر کا مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ یہ کہہ کر حضرت حفص رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ سر پر پھیرے اور گردن کا بھی مسح کیا۔

(۱٥۱) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ : قُلْتُ لِحُمَيْدٍ : أَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ يُقَلِّبُ شَعَرَهُ ؟ قَالَ : لاَ.

(۱۵۱) حضرت سہل بن یوسف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حمید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سر کا مسح کرتے وقت بالوں کو الٹ پلٹ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۱٥۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ هَكَذَا ، مِنْ مُقَدَّمِهِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ ، ثُمَّ رَدَّ يَدَيْهِ إِلَى مُقَدَّمِهِ.

(۱۵۲) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سر کا مسح یوں کرتے تھے کہ ہاتھوں کو پہلے آگے سے پیچھے پھر پیچھے سے آگے کی طرف پھیرتے تھے۔

(۱٥۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي الرُّبَيِّعُ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا فَيُكْثِرُ ، قَالَتْ : فَوَضَعْنَا لَهُ الْمِيضَأَةَ ، فَأَتَانَا فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ رَأْسَهُ بَدَأَ بِمُؤَخَّرِهِ ، ثُمَّ رَدَّ يَدَيْهِ عَلَى نَاصِيَتِهِ.

(۱۵۳) حضرت ربیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اکثر ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لئے وضو کا پانی رکھا۔ آپ نے وضو فرمایا اور سر کا مسح اس طرح کیا کہ ہاتھوں کو پہلے پیچھے کی طرف پھیرا پھر آگے

پیشانی کی طرف لے کر آئے۔

(۱۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ هَكَذَا ، وَوَضَعَ أَيُّوبُ كَفَّهُ وَسْطَ رَأْسِهِ ، ثُمَّ أَمَرَّهَا عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ.

(۱۵۴) حضرت ایوب، حضرت نافع کا قول نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یوں سر کا مسح کیا کرتے تھے۔ یہ کہہ کر حضرت ایوب نے اپنے ہاتھ سر کے درمیان میں رکھے اور انہیں آگے کی طرف پھیرا۔

(۱۵۵) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ سَلَمَةُ يَمْسَحُ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ.

(۱۵۵) حضرت یزید کہتے ہیں کہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سر کے اگلے حصہ کا مسح کیا کرتے تھے۔

(۱٤) مَنْ قَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ کان سر کا حصہ ہیں

(۱۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ ، وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ. (دار قطنی ۱۵)

(۱۵٦) حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص وضو کرے تو وہ کلی کرے اور ناک میں پانی بھی ڈالے، اور دونوں کان سر کا حصہ ہی ہیں''

(۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ : الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

(۱۵۷) حضرت سعید بن المسیب اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

(۱۵۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

(۱۵۸) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

(۱۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

(۱۵۹) حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

(۱٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

(۱٦۰) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

(۱٦۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ . وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالُوا :الأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

(۱۶۱) حضرت سعید بن المسیب اور حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

(۱٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :الأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

(۱۶۲) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

(۱٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :الأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

(۱۶۳) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

(١٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْسَحُ أُذُنَيْهِ ، وَيَقُولُ :هُمَا مِنَ الرَّأْسِ.

(۱۶۴) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دونوں کانوں کا مسح فرماتے اور کہتے تھے کہ کان سر کا حصہ ہیں۔

(١٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَا أَقْبَلَ مِنَ الأُذُنَيْنِ فَمِنَ الْوَجْهِ ، وَمَا أَدْبَرَ فَمِنَ الرَّأْسِ.

(۱۶۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کانوں کے اگلے حصہ کا تعلق چہرے سے اور پچھلے حصہ کا تعلق سر سے ہے۔

(١٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ كَانَ يَغْسِلُ أُذُنَيْهِ مَعَ وَجْهِهِ ، وَيَمْسَحُهُمَا مَعَ رَأْسِهِ.

(۱۶۶) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کانوں کو چہرے کے ساتھ دھوتے تھے اور سر کے ساتھ ان کا مسح فرماتے تھے۔

(١٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :الأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

(۱۶۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ کان سر کا حصہ ہیں۔

(١٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمَّانِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: الأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

(۱۶۸) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کان سر کا حصہ ہیں۔

(١٦٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ قَبِيصَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ :وَاعْلَمُوا أَنَّ الأُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ.

(۱۶۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جان لو! کان سر کا حصہ ہیں۔

(١٧٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ مَسْحِ الأُذُنَيْنِ مَعَ الرَّأْسِ ، أَوْ مَعَ الْوَجْهِ ؟ فَقَالَ :مَعَ كُلٍّ.

(۱۷۰) حضرت حصین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ کانوں کا مسح چہرے کے ساتھ ہونا چاہئے یا سر کے ساتھ؟ فرمایا دونوں کے ساتھ۔

(۱۵) مَنْ كَانَ يَمْسَحُ ظَاهِرَ أُذُنَيْهِ وَبَاطِنَهُمَا.

ان حضرات کا بیان جو کانوں کے ظاہری اور باطنی دونوں حصوں کا مسح فرماتے تھے۔

(۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا تَوَضَّأَ ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ ظَاهِرَ أُذُنَيْهِ وَبَاطِنَهُمَا ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ.

(۱۷۱) حضرت حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وضو کرتے ہوئے کانوں کے ظاہری اور باطنی دونوں حصوں کا مسح فرما رہے ہیں۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

(۱۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أُذُنَيْهِ ، دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَّابَتَيْنِ ، وَخَالَفَ بِإِبْهَامَيْهِ إِلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ فَمَسَحَ بَاطِنَهُمَا وَظَاهِرَهُمَا.

(۱۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں کا مسح اس طرح فرمایا کہ انگشت شہادت سے کانوں کے اندرونی حصوں اور انگوٹھوں سے کانوں کے خارجی حصوں کا مسح فرمایا۔

(۱۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَدْخَلَ الإِصْبَعَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الإِبْهَامَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ ، فَمَسَحَ بَاطِنَهُمَا وَخَالَفَ بِالإِبْهَامَيْنِ إِلَى ظَاهِرِهِمَا.

(عبدالرزاق ۲۹)

(۱۷۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تو انگشت شہادت سے کانوں کے اندرونی حصوں اور انگوٹھوں سے کانوں کے بیرونی حصوں کا مسح فرماتے۔

(۱۷٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُمَا قَالاَ فِي الأُذُنَيْنِ: امْسَحْ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا.

(۱۷۴) حضرت سعید بن جبیر اور حضرت ابراہیم کانوں کے مسح کے بارے میں فرماتے تھے کہ ان کے اندرونی اور بیرونی دونوں حصوں کا مسح کرو۔

(۱۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : وَكَانَ مِنْ غِلْمَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : وَضَّأْتُ ابْنَ عُمَرَ فَرَأَيْتُهُ يَمْسَحُ ظَاهِرَ أُذُنَيْهِ.

(۱۷۵) حضرت عثمان (جو کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر کے غلاموں میں سے ہیں) فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو وضو کے دوران کانوں کے بیرونی حصوں کا مسح کرتے دیکھا ہے۔

(۱۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ يَوْمًا صَلاَةَ الْغَدَاةِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ دَعَا الْغُلاَمَ بِالطَّسْتِ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ أَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ لَنَا : هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ.

(۱۷۶) حضرت عبد خیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن فجر کی نماز میں ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے وضو کا برتن منگوایا اور وضو فرمایا۔ دوران وضو انہوں نے اپنی انگلیوں کو کانوں میں داخل کیا پھر ہم سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

(۱۷۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ ، حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ أُصْبُعَيْهِ فِي بَاطِنِ أُذُنَيْهِ وَظَاهِرِهِمَا ، فَمَسَحَهُمَا.

(۱۷۷) حضرت اسود بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب نے وضو کیا اور اپنی انگلیوں سے کانوں کے ظاہری اور اندرونی حصوں کا مسح فرمایا۔

(۱۶) فی المسح عَلَى الْقَدَمَيْنِ

پاؤں کا مسح کرنے کا بیان

(۱۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عِكْرِمَةَ يَمْسَحُ عَلَى رِجْلَيْهِ ، وَكَانَ يَقُولُ بِهِ.

(۱۷۸) حضرت ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کو پاؤں کا مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے اور وہ اسی کے قائل تھے۔

(۱۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّمَا هُوَ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ ، وَكَانَ يَقُولُ : يَمْسَحُ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا.

(۱۷۹) حضرت یونس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ پاؤں پر مسح کیا جا سکتا ہے اور مسح پاؤں کے باطنی اور ظاہری دونوں حصوں پر کیا جائے گا۔

(۱۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : غَسْلَتَانِ وَمَسْحَتَانِ. (عبدالرزاق ۵۵)

(۱۸۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دونوں پاؤں دھوئے بھی جا سکتے ہیں اور ان پر مسح بھی کیا جا سکتا ہے۔

(۱۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِنَّمَا هُوَ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ ، أَلاَ تَرَى أَنَّ مَا كَانَ عَلَيْهِ الْغَسْلُ جُعِلَ عَلَيْهِ التَّيَمُّمُ ، وَمَا كَانَ عَلَيْهِ الْمَسْحُ أُهْمِلَ ، فَلَمْ يُجْعَلْ عَلَيْهِ التَّيَمُّمُ.

(۱۸۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پاؤں پر مسح کرنا جائز ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ جن اعضاء کو وضو میں دھونا فرض تھا انہیں تیمم میں باقی رکھا گیا اور جن اعضاء کا مسح تھا تیمم میں انہیں چھوڑ دیا گیا ہے۔

(۱۸۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ أَنَسٌ إِذَا مَسَحَ عَلَى قَدَمَيْهِ بَلَّهُمَا.

(۱۸۲) حضرت حمید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب پاؤں کا مسح کرتے تو انہیں تر کر لیا کرتے تھے۔

(۱۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَوْ كَانَ الدِّينُ بِرَأْيٍ كَانَ بَاطِنُ الْقَدَمَيْنِ أَحَقَّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا ، وَلَكِنْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ ظَاهِرَهُمَا. (احمد ۱/ ۷۳۷)

(۱۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دین میں عقل کا عمل دخل ہوتا تو پاؤں کے ظاہری حصہ کے بجائے اس کے اندرونی حصہ پر مسح کیا جاتا، جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاؤں کے ظاہری حصہ پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

(۱۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْمَسْحِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ.

(۱۸۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جبرئیل پاؤں پر مسح کرنے کا حکم لائے ہیں۔

(۱۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْمَسْحِ. (ابن جرير ۱۲۹)

(۱۸۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جبرئیل پاؤں پر مسح کرنے کا حکم لائے ہیں۔

(۱۷) مَنْ كَانَ يَقُولُ : اغْسِلْ قَدَمَيْكَ.

ان حضرات کی روایات جو پاؤں کے دھونے کو ضروری سمجھتے ہیں

(۱۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الأَسْوَدَ : أَكَانَ عُمَرُ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، كَانَ يَغْسِلُهُمَا غَسْلاً.

(۱۸۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پاؤں دھویا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ خوب اچھی طرح پاؤں دھویا کرتے تھے۔

(۱۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ؛ أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ وَرِجْلَيْهِ حَتَّى يَسِيلَ الْمَاءُ.

(۱۸۷) حضرت حمید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ وضو میں اپنے پاؤں اس اہتمام سے دھوتے کہ ان سے پانی بہنے لگتا تھا۔

(۱۸۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنِ ابْنِ غَرْبَاءَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى رَجُلاً غَسَلَ ظَاهِرَ قَدَمَيْهِ وَتَرَكَ بَاطِنَهُمَا فَقَالَ : لِمَ تَرَكْتَهُمَا لِلنَّارِ؟

(۱۸۸) حضرت ابن غمر باء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وضو کرتے ہوئے اس نے ظاہر حصوں کو دھولیا اور باطنی حصوں کو چھوڑ دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اندرونی حصوں کو آگ کے لئے کیوں چھوڑتے ہو؟

(۱۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اغْسِلِ الْقَدَمَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ.

(۱۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھویا کرو۔

(۱۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنْ كُنْتُ لأَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ.

(۱۹۰) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یہ ارشاد فرماتے ''میں ان پر خوب پانی ڈالتا ہوں'' یہ کہہ کر پاؤں دھویا کرتے تھے۔

(۱۹۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَضَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ، يَعْنِي بِغَسْلِ الْقَدَمَيْنِ.

(۱۹۱) حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل اسلام کا طریقہ یہی ہے کہ وہ پاؤں کو دھویا کرتے ہیں۔

(۱۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي حَيَّةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَقَالَ: أَرَدْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ طُهُورَ نَبِيِّكُمْ صلى الله عليه وسلم.

(۱۹۲) حضرت ابو حیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا، انہوں نے دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے اور فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو سکھانا چاہتا تھا۔

(۱۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿وَأَرْجُلَكُمْ﴾ يَعْنِي: رَجَعَ الأَمْرُ إِلَى الْغَسْلِ.

(۱۹۳) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آیت وضو میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ﴿وَأَرْجُلَكُمْ﴾ پڑھتے تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پاؤں کے دھونے کو ضروری سمجھتے تھے۔

(۱۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ: ﴿فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ﴾، يَقُولُ: رَجَعَ الأَمْرُ إِلَى الْغَسْلِ.

(۱۹۴) حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد آیت وضو کو یوں پڑھتے تھے: ﴿فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَ أَرْجُلَكُمْ﴾ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پاؤں کے دھونے کو ضروری سمجھتے تھے۔

(۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: عَادَ الأَمْرُ إِلَى الْغَسْلِ.

(۱۹۵) حضرت حماد کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بھی آیت وضو میں ''﴿وَأَرْجُلَكُمْ﴾'' کہہ کر پاؤں دھونے کے قائل تھے۔

(۱۹۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ :﴿ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ ﴾ ، قَالَ :ذَاكَ الْغَسْلُ الدَّلْكُ.

(۱۹۶) حضرت عمرو ؒ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ آیت وضو کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اس دھونے سے مراد اچھی طرح ملنا ہے۔

(۱۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ.

(۱۹۷) حضرت عمران ؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابومجلز ؒ وضو میں پاؤں دھویا کرتے تھے۔

(۱۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ محمد بن عَقِيلٍ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِي الرُّبَيِّعُ ، قَالَتْ ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا ، فَتَوَضَّأَ ، فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاَثًا.

(۱۹۸) حضرت ربیع ؓ روایت فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لاتے اور وضو میں پاؤں تین مرتبہ دھویا کرتے تھے۔

(۱۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنِ الرُّبَيِّعِ ابْنَةِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ ، قَالَتْ :أَتَانِي ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ ، تَعْنِي حَدِيثَهَا الَّذِي ذَكَرَتْ ، أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ، وَأَنَّهُ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ؟ قَالَتْ :فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :أَبَى النَّاسُ إِلاَّ الْغَسْلَ ، وَلاَ أَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ إِلاَّ الْمَسْحَ. (احمد ۶/ ۳۵۸۔ حمیدی ۳۴۲)

(۱۹۹) حضرت ربیع بنت معوذ ابن عفراء ؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو وضو کے دوران پاؤں دھوتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر فرمانے لگے کہ لوگ پاؤں دھونے کے قائل ہیں جبکہ کتاب اللہ میں مجھے مسح کا ذکر ملتا ہے۔

(۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُودٍ ، قَالَ :رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً أَعْمَى يَتَوَضَّأُ ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :بَاطِنَ قَدَمَيْك، فَجَعَلَ يَغْسِلُ بَاطِنَ قَدَمَيْهِ. (عبدالرزاق ۷۷)

(۲۰۰) حضرت محمد بن محمود کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک نابینا صحابی کو وضو کرتے دیکھا، انہوں نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا، نبی پاک ﷺ نے ان سے فرمایا کہ پاؤں کے اندرونی حصوں کو بھی دھولو۔ پس انہوں نے اس ارشاد کی تعمیل میں پاؤں کے اندرونی حصوں کو بھی دھویا۔

(۲۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :أَدْرَكْتَ أَحَدًا مِنْهُمْ يَمْسَحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ ؟ قَالَ :مُحْدَثٌ.

(۲۰۱) حضرت عبدالملک ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا آپ کو کوئی ایسا شخص ملا ہے جو پاؤں پر مسح کرتا ہو؟

حضرت عطاء نے فرمایا ایسا شخص بے وضو ہی ہو رہے گا۔

(۲۰۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ ؛ كَانَ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ.

(۲۰۲) حضرت حماد بن مسعدہ کہتے ہیں کہ حضرت یزید مولی سلمہ پاؤں دھویا کرتے تھے۔

(۱۸) مَنْ قَالَ خُذْ لِرَأْسِكَ مَاءً جَدِيدًا.

جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ سر کے مسح کے لئے نیا پانی لینا چاہیے

(۲۰۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الرَّأْسِ ثَلاَثًا ، يَأْخُذُ لِكُلِّ مَسْحَةٍ مَاءً عَلَى حِدَةٍ.

(۲۰۳) حضرت قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ تین مرتبہ سر کا مسح کیا کرتے تھے اور ہر مرتبہ مسح کے لئے علیحدہ طور پر نیا پانی لیتے تھے۔

(۲۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً. قَالَ : وَسَأَلْتُ حَمَّادًا فَقَالَ : يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً.

(۲۰۴) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ اور حضرت حماد سے سر کے مسح کے لئے نیا پانی لینے کے بارے میں پوچھا تو دونوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سر کا مسح کرنے کے لئے نیا پانی لیا کرتے تھے۔

(۲۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ يَرَى أَنْ يَأْخُذَ مَاءً لِمَسْحِ رَأْسِهِ.

(۲۰۵) حضرت ہشام کہتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین کی رائے یہ تھی کہ سر کا مسح کرنے کے لئے نیا پانی لیا جائے۔

(۲۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ تَوَضَّأَ ، فَأَخَذَ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا.

(۲۰۶) حضرت افلح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم رحمہ اللہ کو وضو کرتے دیکھا وہ سر کے مسح کے لئے نیا پانی لیا کرتے تھے۔

(۲۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُجَدِّدُ لِمَسْحِ الرَّأْسِ الْمَاءَ.

(۲۰۷) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سر کے مسح کے لئے نیا پانی لیا کرتے تھے۔

(۲۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَفَ غَرْفَةً ، فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ.

(۲۰۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چلو میں پانی لیا اور اس سے سر اور کانوں کا مسح فرمایا۔

(۲۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا.

(۲۰۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سر کا مسح کرنے کے لئے نیا پانی لیا کرتے تھے۔

(۲۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : خُذْ لِرَأْسِكَ مَاءً جَدِيدًا.

(۲۱۰) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ سر کا مسح کرنے کے لئے نیا پانی لو۔

(۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرَ ، عَنْ وَاقِدٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : خُذْ لِرَأْسِكَ مَاءً جَدِيدًا.

(۲۱۱) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ سر کا مسح کرنے کے لئے نیا پانی لو۔

(۱۹) مَنْ كَانَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ بِفَضْلِ يَدَيْهِ.

ان حضرات کا بیان جو سر کا مسح کرنے کے لئے نیا پانی لینے کے قائل نہیں

(۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ ، قَالَتْ : أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِمَا بَقِيَ مِنْ وَضُوئِهِ.

(۲۱۲) حضرت ربیع فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور آپ نے وضو فرمایا، وضو میں آپ نے سر کے مسح کے لئے نیا پانی نہیں لیا بلکہ ہاتھوں پر موجود پانی سے سر کا مسح فرمایا۔

(۲۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ . وَعَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَمْسَحَانِ رُؤُوسَهُمَا بِفَضْلِ أَيْدِيهِمَا.

(۲۱۳) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حمید اور حضرت حسن ہاتھوں پر لگے ہوئے پانی سے سر کا مسح فرمایا کرتے تھے۔

(۲۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ بِفَضْلِ وَضُوئِهِ.

(۲۱۴) حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہاتھوں پر بچے ہوئے پانی سے سر کا مسح فرمایا کرتے تھے۔

(۲۰) إِذَا نَسِيَ أَنْ يَمْسَحَ بِرَأْسِهِ فَوَجَدَ فِي لِحْيَتِهِ بَلَلاً.

اس شخص کے لئے کیا حکم ہے جو سر کا مسح کرنا بھول گیا لیکن اس کی داڑھی میں تری موجود ہے

(۲۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا نَسِيَ أَنْ يَمْسَحَ رَأْسَهُ وَفِي لِحْيَتِهِ بَلَلٌ ، فَذَكَرَ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ ، فَإِنْ كَانَ فِي لِحْيَتِهِ بَلَلٌ فَلْيَمْسَحْ رَأْسَهُ.

(۲۱۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص سر کا مسح کرنا بھول گیا لیکن اس کی داڑھی میں تری موجود تھی اور وہ نماز کی حالت

میں ہوتو اسے چاہئے کہ داڑھی کی تری سے سر کا مسح کر لے۔

(٢١٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا نَسِيَ مَسْحَ رَأْسِهِ ، فَوَجَدَ فِي لِحْيَتِهِ بَلَلاً، أَجْزَأَهُ أَنْ يَمْسَحَ بِهِ رَأْسَهُ

(٢١٦) حضرت عطاء کہتے ہیں کہ جس شخص کو وضو میں سر کا مسح کرنا یاد نہ رہا لیکن اس کی داڑھی میں تری موجود تھی تو اسے چاہئے کہ اسی تری سے سر کا مسح کر لے۔

(٢١٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ . وَعَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(٢١٧) حضرت اعمش نے حضرت ابراہیم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

(٢١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَذْكُرُ فِي الصَّلاَةِ أَنَّهُ لَمْ يَمْسَحْ رَأْسَهُ وَفِي لِحْيَتِهِ بَلَلٌ ، قَالَ : يَمْسَحُ رَأْسَهُ مِنْ بَلَلِ لِحْيَتِهِ.

(٢١٨) حضرت حسن بصری ؒ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جسے نماز میں یاد آیا کہ اس نے سر کا مسح نہیں کیا لیکن اس کی داڑھی میں تری موجود تھی کہ وہ داڑھی کی تری سے سر کا مسح کر لے۔

(٢١٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، فِيمَا يَعْلَمُ حَمَّادٌ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَنَسِيَ أَنْ يَمْسَحَ بِرَأْسِهِ فَوَجَدَ فِي لِحْيَتِهِ بَلَلاً ، أَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ فَمَسَحَ رَأْسَهُ.

(٢١٩) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص سر کا مسح کرنا بھول گیا لیکن اس کی داڑھی میں تری موجود تھی اور وہ نماز کی حالت میں ہو تو اسے چاہئے کہ داڑھی کی تری سے سر کا مسح کر لے۔

(٣١) مَنْ كَانَ يَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْعِمَامَةِ.

پگڑی پر مسح کے جواز کے قائلین کا بیان

(٢٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، عَنْ بِلاَلٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ. (طبرانی ١٠٦٠۔ ابن خزیمة ١٨٠)

(٢٢٠) حضرت بلال ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں اور پگڑی پر مسح فرمایا۔

(٢٢١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُسَيْلَةَ الصُّنَابِحِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ يَمْسَحُ عَلَى الْخِمَارِ.

(٢٢١) حضرت عبدالرحمن بن عسیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو بکر ؓ کو پگڑی پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٢٢٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى خَرَجَ مِنَ

الْخَلاَءِ فَمَسَحَ عَلَى قَلَنْسُوَتِهِ.

(۲۲۲) حضرت اشعث ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ ؓ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے اور وضو میں انہوں نے اپنی ٹوپی کا مسح فرمایا۔

(۲۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ.

(۲۲۳) حضرت ابو غالب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ کو پگڑی پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

(۲۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَمْسَحُ عَلَى الْخِمَارِ.

(۲۲۴) حضرت حسن ؒ کی والدہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ ؓ دوپٹے پر مسح فرمایا کرتی تھیں۔

(۲۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَنَسًا يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ.

(۲۲۵) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

(۲۲٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِنْ شِئْتَ فَامْسَحْ عَلَى الْعِمَامَةِ ، وَإِنْ شِئْتَ فَانْزِعْهَا.

(۲۲۶) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو پگڑی پر مسح کرلو اور اگر تم چاہو تو اسے اتار کر مسح کرلو۔

(۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، عَنْ نُبَاتَةَ ، قَالَ:سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ ؟ قَالَ :إِنْ شِئْتَ فَامْسَحْ عَلَيْهَا ، وَإِنْ شِئْتَ فَلاَ.

(۲۲۷) حضرت نباتہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر ؓ سے پگڑی پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ چاہو تو پگڑی پر مسح کرلو اور اگر چاہو تو اسے اتار کر سر کا مسح کرلو۔

(۲۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ طَارِقٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ حَكِيمَ بْنَ جَابِرٍ يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ.

(۲۲۸) حضرت طارق ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکیم بن جابر کو پگڑی پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ فَرَأَى رَجُلاً يَنْزِعُ خُفَّيْهِ لِلْوُضُوءِ ، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ : امْسَحْ عَلَى خُفَّيْكَ وَعَلَى خِمَارِكَ وَبِنَاصِيَتِكَ ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ. (احمد ۵/ ۴۳۹۔ ابن ماجه ۵۶۳)

(۲۲۹) حضرت ابو مسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان ؓ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے وضو کے لئے موزے اتار دیئے۔ حضرت سلمان ؓ نے اس سے فرمایا کہ اپنے موزوں پر، اپنی پگڑی پر اور اپنی پیشانی پر مسح کرلو۔ کیونکہ میں

نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کوموزوں اور پگڑی پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ ، وَمَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ. (مسلم ۸۳۔ ترمذی ۱۰۰)

(۲۳۰) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے سر مبارک کے اگلے حصہ کا مسح فرمایا اور پگڑی پر بھی مسح فرمایا۔

(۲۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ. (ابن ماجه ۵۶۲۔ احمد ۴/ ۱۳۹)

(۲۳۱) حضرت عمرو بن اُمیہ ضمری فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کوموزوں اور عمامہ پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

(۲۲) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى الْمَسْحَ عَلَيْهَا وَيَمْسَحُ عَلَى رَأْسِهِ.

ان حضرات کا بیان جو عمامہ پر مسح کے قائل نہیں بلکہ ان کے نزدیک سر کا مسح کیا جائے گا

(۲۳۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرًا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ ؟ فَقَالَ : أَمِسَّ الْمَاءَ الشَّعْرَ.

(۲۳۲) حضرت ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے عمامہ پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ بالوں کو بھی پانی لگاؤ۔

(۲۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِي لَبِيدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا أَتَى الْغَيْطَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ ، وَعَلَيْهِ إِزَارٌ وَرِدَاءٌ وَعِمَامَةٌ وَخُفَّانِ ، فَرَأَيْتُهُ بَالَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَحَسَرَ الْعِمَامَةَ ، فَرَأَيْتُ رَأْسَهُ مِثْلَ رَاحَتِي ، عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِّ الأَصَابِعِ مِنَ الشَّعْرِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

(۲۳۳) حضرت ابولبید کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے خچر پر سوار ہو کر رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے، اس وقت آپ نے ایک ازار، ایک چادر، عمامہ اور دو موزے زیب تن فرما رکھے تھے، آپ نے پیشاب کیا، پھر وضو فرمایا اور عمامہ کو اتار دیا، میں نے دیکھا کہ آپ کا سر میری ہتھیلی کی طرح ہے جس پر انگلی کی لکیروں کی طرح بال ہیں۔ آپ نے پہلے سر کا مسح فرمایا پھر موزوں کا۔

(۲۳٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ.

(۲۳۴) حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پگڑی کا مسح نہیں فرمایا کرتے تھے۔

(۲۳٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ إِذَا كَانَتْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عِمَامَةٌ ، أَوْ قَلَنْسُوَةٌ رَفَعَهَا ، ثُمَّ

مَسَحَ عَلَى يَافُوخِهِ.

(۲۳۵) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت ابراہیم نے پگڑی یا ٹوپی پہنی ہوتی تو وضو کرتے وقت اسے اتار کر سر کا مسح کیا کرتے تھے۔

(۲۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ تَوَضَّأَ فَحَسَرَ الْعِمَامَةَ.

(۲۳۶) حضرت ابوالبختری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وضو کرتے وقت انہوں نے عمامہ کو اتار کر سر کا مسح فرمایا۔

(۲۳۷) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَنْزِعُ الْعِمَامَةَ وَيَمْسَحُ رَأْسَهُ بِالْمَاءِ.

(۲۳۷) حضرت ہشام اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ وضو کرتے وقت عمامہ اتار دیتے تھے اور سر کے پانی سے مسح کرتے تھے۔

(۲۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَرَفَعَ الْعِمَامَةَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ.

(۲۳۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں عمامہ اتارا اور سر کے اگلے حصہ کا مسح فرمایا۔

(۲۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : كَانَ الْقَاسِمُ لَا يَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ ، يَحْسِرُ عَنْ رَأْسِهِ فَيَمْسَحُ عَلَيْهِ.

(۲۳۹) حضرت افلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم پگڑی پر مسح نہ فرماتے تھے بلکہ عمامہ کو اتار کر سر کا مسح فرماتے۔

(۲٤٠) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الرَّجُلُ يَمْسَحُ عَلَى نَاصِيَتِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ.

(۲۴۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد اپنی پیشانی اور اپنی پگڑی کا مسح کر سکتا ہے۔

(۲٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ ، وَمَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ.

(احمد ۴/ ۲۴۹۔ نسائی ۱۱۲)

(۲۴۱) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران اپنی پیشانی اور اپنی پگڑی مبارک کا مسح فرمایا۔

(۲۳) في المرأة : كَيْفَ تَمْسَحُ رَأْسَهَا.

عورت اپنے سر کا مسح کیسے کرے؟

(۲٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : الْمَرْأَةُ وَالرَّجُلُ فِي مَسْحِ

الرَّأْسِ سَوَاءٌ.

(۲۴۲) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اور مرد کے لئے سر کے مسح کا ایک ہی طریقہ ہے۔

(۲٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ تَوَضَّأَتْ ، فَأَدْخَلَتْ يَدَيْهَا تَحْتَ خِمَارِهَا ، فَمَسَحَتْ بِنَاصِيَتِهَا.

(۲۴۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صفیہ بنت ابی عبید کو دیکھا کہ وضو کرتے وقت انہوں نے اپنا ہاتھ دوپٹے کے اندر داخل کیا اور اپنی پیشانی کا مسح کیا۔

(٢٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : تُدْخِلُ الْمَرْأَةُ يَدَيْهَا تَحْتَ خِمَارِهَا فَتَمْسَحُ بِنَاصِيَتِهَا.

(۲۴۴) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ عورت اپنا ہاتھ دوپٹے کے اندر داخل کرے اور اپنی پیشانی کا مسح کرے۔

(٢٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : تَمْسَحُ عَارِضَيْهَا.

(۲۴۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے سر کے دو کناروں کا مسح کرے گی۔

(٢٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تَمْسَحُ الْمَرْأَةُ بِنَاصِيَتِهَا وَعَارِضَيْهَا ، إِذَا كَانَتْ قَدْ مَسَحَتْ لِلصُّبْحِ.

(۲۴۶) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت جب صبح کی نماز کے لئے وضو کر رہی ہو تو اپنی پیشانی اور سر کے دو کناروں کا مسح کرے گی۔

(٢٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا أَرَادَتْ أَنْ تَمْسَحَ رَأْسَهَا ، قَالَ : تُدْخِلُ يَدَيْهَا تَحْتَ الْخِمَارِ فَتَمْسَحُ مُقَدَّمَ رَأْسِهَا ، يُجْزِئُ عَنْهَا.

(۲۴۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ عورت نے جب سر کا مسح کرنا ہو تو اپنا ہاتھ دوپٹے کے نیچے داخل کرے اور سر کے اگلے حصہ کا مسح کر لے۔

(٢٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ الْمُنْذِرِ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَمْسَحُ عَلَى الْعَارِضَيْنِ ، وَقَدْ كَانَتْ أَدْرَكَتْ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۴۸) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت المنذر رحمہا اللہ سر کے دونوں کناروں کا مسح کیا کرتی تھیں حالانکہ وہ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کی صحبت میں رہی ہیں۔

(٢٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ؛ أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ سُئِلَ : كَيْفَ تَمْسَحُ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا ؟ فَقَالَ لامْرَأَتِهِ : أَخْبِرِيهَا ، فَقَالَتْ : هَكَذَا ، وَأَمَرَّتْ يَدَيْهَا عَلَى جَانِبِ رَأْسِهَا فَمَسَحَتْهُ.

(۲۴۹) حضرت خالد بن دینار کہتے ہیں کہ ابوالعالیہ سے پوچھا گیا کہ عورت اپنے سر کا مسح کیسے کرے گی؟ انہوں نے اپنی زوجہ کو کہا کہ انہیں بتا دیں۔ چنانچہ انہوں نے دونوں ہاتھ اپنے سر کے دو کناروں پر پھیر کر فرمایا کہ یوں کرے گی۔

(٢٤) فی المرأۃ تَمْسَحُ عَلَی خِمَارِهَا.

ان حضرات کا بیان جو کہتے ہیں کہ عورت اپنے دوپٹہ کا مسح کرے گی

(٢٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَمْسَحُ عَلَى الْخِمَارِ.

(۲۵۰) حضرت حسن بصری ؒ کی والدہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ ؓ دوپٹہ پر مسح کیا کرتی تھیں۔

(٢٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمْسَحُ عَلَى خِمَارِهَا ؟ فَقَالَ :لاَ ، وَلَكِنْ تَمْسَحُ عَلَى رَأْسِهَا.

(۲۵۱) حضرت ایوب کہتے ہیں کہ حضرت نافع سے پوچھا گیا کہ کیا عورت اپنے دوپٹہ پر مسح کرے گی؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ اپنے سر کا مسح کرے گی۔

(٢٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا تَوَضَّأَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَنْزِعْ خِمَارَهَا وَلْتَمْسَحْ بِرَأْسِهَا.

(۲۵۲) حضرت ابراہیم ؒ کہتے ہیں کہ جب عورت وضو کرے تو وہ اپنا دوپٹہ اتار کر سر پر مسح کرے۔

(٢٥٣) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْمَرْأَةُ تَمْسَحُ عَلَى نَاصِيَتِهَا وَعَلَى خِمَارِهَا.

(۲۵۳) حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ عورت اپنی پیشانی اور دوپٹہ پر مسح کرسکتی ہے۔

(٢٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ :قَالَ حَمَّادٌ :تَنْزِعُ الْمَرْأَةُ خِمَارَهَا عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ.

(۲۵۴) حضرت حماد کہتے ہیں کہ عورت ہر وضو کے وقت دوپٹہ اتار دے گی۔

(٢٥) فی الوضوء بِالْمَاءِ السُّخْنِ.

گرم پانی سے وضو کرنے کا بیان

(٢٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ لَهُ قُمْقُمٌ يُسَخَّنُ لَهُ فِيهِ الْمَاءُ.

(۲۵۵) حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تانبے کا ایک برتن تھا جس میں پانی گرم کیا کرتے تھے۔

(٢٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ لَهُ قُمْقُمٌ يُسَخَّنُ لَهُ فِيهِ الْمَاءُ. (دار قطنی ا)

(۲۵۶) حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تانبے کا ایک برتن تھا جس میں پانی گرم کیا کرتے تھے۔

(٢٥٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :سَأَلْتُ نَافِعًا عَنِ الْمَاءِ السُّخْنِ ؟ فَقَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَوَضَّأُ بِالْحَمِيمِ.

(۲۵۷) حضرت ایوب کہتے ہیں کہ میں نے نافع سے پوچھا کہ گرم پانی سے وضو کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ گرم پانی سے وضو کیا کرتے تھے۔

(٢٥٨) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، قَالَ :يُتَطَهَّرُ بِمَاءٍ يُطْبَخُ بِالنَّارِ ، وَإِذَا تَوَضَّأْتُ بِالْمَاءِ السُّخْنِ مَزَجْتُهُ.

(۲۵۸) حضرت ابن یعمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آگ کے ذریعہ گرم کردہ پانی سے وضو ہو جاتا ہے۔ جب میں گرم پانی سے وضو کرتا ہوں تو اس میں (ٹھنڈے پانی کی) آمیزش کر لیتا ہوں۔

(٢٥٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :إِنَّا نَدَّهِنُ بِالدُّهْنِ وَقَدْ طُبِخَ عَلَى النَّارِ ، وَنَتَوَضَّأُ بِالْحَمِيمِ وَقَدْ أُغْلِيَ عَلَى النَّارِ.

(۲۵۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم وہ تیل استعمال کرتے ہیں جسے آگ پر پکایا گیا ہو اور اس پانی سے وضو کرتے ہیں جسے آگ پر گرم کیا گیا ہو۔

(٢٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الْوُضُوءِ بِالْمَاءِ السُّخْنِ ؟ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۶۰) حضرت قرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا کہ گرم پانی سے وضو کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٦١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ بَذْرٍ ، قَالَ :أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، وَهُوَ يُسَخَّنُ لَهُ الْمَاءُ.

(۲۶۱) حضرت بدر کہتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن ابووائل کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے لئے پانی گرم کیا جا رہا تھا۔

(٢٦٢) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، أَنَّ سَلَمَةَ كَانَ يُسَخَّنُ لَهُ الْمَاءُ فَيَتَوَضَّأُ بِهِ.

(۲۶۲) حضرت یزید کہتے ہیں کہ حضرت سلمہ رحمہ اللہ کے لئے پانی گرم کیا جاتا تھا اور اس سے وضو کرتے تھے۔

(٢٦٣) حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْوُضُوءَ بِالْمَاءِ السُّخْنِ.

(۲۶۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ گرم پانی سے وضو کرنے کو ناپسندیدہ خیال کرتے تھے۔

(۳٦) فِي الوضوءِ بِالنَّبِيذِ

نبیذ سے وضو کرنے کا بیان

(۲٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ :عِنْدَكَ طَهُورٌ ؟ قَالَ :لاَ ، إِلاَّ شَيْءٌ مِنْ نَبِيذٍ فِي إِدَاوَةٍ ، فَقَالَ:تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ ، وَمَاءٌ طَهُورٌ. (احمد ۱/ ۴۰۲۔ ابوداؤد ۸۵)

(۲٦۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لیلۃ الجن میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس وضو کے لئے پانی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک برتن میں نبیذ ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کھجور پاکیزہ ہے اور اس کا پانی پاک ہے''

(۲٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْوُضُوءِ مِنَ النَّبِيذِ.

(۲٦۵) حضرت حارث کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبیذ سے وضو کرنے میں کسی قسم کا حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :النَّبِيذُ وَضُوءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ.

(۲٦٦) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے پاس وضو کا پانی نہ ہو وہ نبیذ سے وضو کرلے۔

(۲٦٧) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُغْتَسَلَ بِالنَّبِيذِ.

(۲٦٧) حضرت ابوالعالیہ نبیذ سے غسل کرنے کو ناپسند خیال کرتے تھے۔

(۳٧) مَنْ كَانَ يَأْمُرُ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ

اچھی طرح وضو کرنے کا بیان

(۲٦٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :رَأَتْ عَائِشَةُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ ، فَقَالَتْ :أَسْبِغِ الْوُضُوءَ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ. (ابن ماجہ ۴۵۲۔ احمد ٦/ ۱۹۱)

(۲٦۸) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبدالرحمن کو وضو کرتے دیکھا تو ان سے فرمایا کہ خوب اچھی طرح وضو کرو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خشک ایڑیاں جہنم کا شکار ہوں گی۔

(۲۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا تَوَضَّؤُوا ، لَمْ يَمَسَّ الْمَاءُ أَعْقَابَهُمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.

(احمد ۳/ ۳۱۶۔ طبرانی ۱۸۷)

(۲۶۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو وضو کر رہے تھے لیکن پانی ان کی ایڑیوں کو نہ لگا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خشک ایڑیوں کے لیے جہنم کی ہلاکت ہے۔

(۲۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يِسَافٍ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا تَوَضَّؤُوا وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ ، فَقَالَ : وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ. (بخاری ۶۰۔ مسلم ۲۷)

(۲۷۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ ان کی ایڑیاں خشک رہ جانے کی وجہ سے چمکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ خشک ایڑیوں کے لیے جہنم کی ہلاکت ہے، خوب اچھی طرح پورا پورا وضو کرو۔

(۲۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا يَتَوَضَّؤُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ ، فَقَالَ : أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ.

(بخاری ۱۶۵۔ مسلم ۲۸)

(۲۷۱) حضرت محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ کچھ لوگوں کو وضو کرتے دیکھا تو ان سے فرمایا: کہ اچھی طرح وضو کرو، کیونکہ میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خشک ایڑیاں جہنم کا شکار ہوں گی۔

(۲۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي كَرِبٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ. (ابوداؤد طیالسی ۱۷۹۷۔ ابن ماجہ ۴۵۴)

(۲۷۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خشک ایڑیاں جہنم کا شکار ہوں گی۔

(۲۷۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، أَوْ عَنْ أَخِيهِ ، قَالَ : أَبْصَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا تَوَضَّؤُوا ، فَرَأَى عَقِبَ أَحَدِهِمْ خَارِجًا لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ. (ابن ماجہ ۴۰۶۔ طحاوی ۱۲۱)

(۲۷۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ یا ان کے بھائی روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے ایک آدمی کی ایڑی خشک تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خشک ایڑیاں جہنم کا شکار ہوں گی۔

(۲۸) مَنْ كَانَ يأمر بالاِسْتِنْشَاقِ

وضو میں ناک صاف کرنے کا حکم

(۲۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يِسَافٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْثِرْ ، وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ.

(۲۷۴) حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جب تم وضو کرو تو ناک بھی صاف کرو اور جب استنجاء کرو تو طاق عدد میں پتھر استعمال کرو۔''

(۲۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ ؟ قَالَ :أَسْبِغِ الْوُضُوءَ ، وَبَالِغْ فِي الاِسْتِنْشَاقِ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ صَائِمًا.

(۲۷۵) حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ''یا رسول اللہ! مجھے وضو کے بارے میں بتا دیجئے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''خوب اچھی طرح پورا پورا وضو کرو اور اچھی طرح ناک صاف کرو البتہ اگر روزہ ہو تو ناک صاف کرنے میں مبالغہ مت کرو''

(۲۷٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَمْرًا الْعَنْبَرِيَّ) ؛ أَنَّهُ أَبْصَرَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ تَوَضَّأَ فَنَسِيَ أَنْ يَسْتَنْشِقَ ، فَلَمَّا وَلَّى الْغُلاَمُ بِالْكُوزِ ، قَالَ :نَسِيتُ أَمْرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَاسْتَنْشَقَ مَرَّتَيْنِ.

(۲۷۶) حضرت عمر عنبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے ایک مرتبہ وضو کیا لیکن وہ ناک صاف کرنا بھول گئے۔ لڑکا وضو کا برتن لے جا چکا تھا۔ آپ نے فرمایا ''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حکم بھول گیا'' پھر اسے بلا کر دو مرتبہ ناک میں پانی ڈالا۔

(۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :إِنَّ لِلشَّيْطَانِ قَارُورَةً فِيهَا نَفُوخٌ ، فَإِذَا قَامُوا فِي الصَّلاَةِ أَنْشَقَهُمُوها ، فَأُمِرُوا عِنْدَ ذَلِكَ بِالاِسْتِنْثَارِ.

(۲۷۷) حضرت عبد الرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ شیطان کے پاس ایک شیشی ہے جس میں سفوف جیسی کوئی چیز ہے، جب لوگ نماز کا ارادہ کرتے ہیں تو وہ ان کی طرف اسے پھونک دیتا ہے۔ اسی وجہ سے ناک صاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۲۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَإِسْحَاقُ الرَّازِيّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ قَارِظِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ أَبِي غَطَفَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اسْتَنْشِقُوا اثْنَتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا . قَالَ وَكِيعٌ

اسْتَنْثِرُوا. (ابوداؤد ۱۴۲۔ احمد ۱/ ۲۲۸)

(۲۷۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وضو میں دو یا تین مرتبہ اچھی طرح ناک صاف کرو۔

(۲۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَكُونَ الاِسْتِنْشَاقُ بِمَنْزِلَةِ السَّعُوطِ.

(۲۷۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ ناک میں پانی اس مبالغہ سے ڈالا جائے جیسے دوائی ڈالی جاتی ہے۔

(۲۸۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَنْتَثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ.

(مسلم ۲۱۲۔ احمد ۲/ ۲۳۶)

(۲۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو وضو کرے تو وہ ناک کو بھی صاف کرے اور جو استنجا کرے تو وہ طاق عدد میں پتھر استعمال کرے۔''

(۲۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يُمَضْمِضُونَ وَيَسْتَنْشِقُونَ وَيَنْتَثِرُونَ.

(۲۸۱) حضرت ابن سیرین کہتے ہیں کہ صحابہ کرام کلی کیا کرتے تھے۔ ناک میں پانی ڈالا کرتے تھے اور ناک صاف کیا کرتے تھے۔

(۲۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الاِسْتِنْشَاقُ شَطْرُ الطُّهُورِ.

(۲۸۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ناک صاف کرنا وضو کا حصہ ہے۔

(۲۸۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الاِسْتِنْشَاقُ نِصْفُ الطُّهُورِ.

(۲۸۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ناک صاف کرنا نصف طہور ہے۔

(۲۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ رَأَى عُمَرَ تَوَضَّأَ فَنَثَرَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

(۲۸۴) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو وضو کرتے دیکھا، اس میں انہوں نے دو مرتبہ ناک صاف کیا۔

(۲۹) مَنْ كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوات بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ.

ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنے کا بیان

(۲۸۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ.

(۲۸۵) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

(۲۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ لَهُ قَعْبٌ يَتَوَضَّأُ بِهِ ، ثُمَّ يُصَلِّي بِوُضُوئِهِ ذَلِكَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا.

(۲۸۶) حضرت عمارہ کہتے ہیں کہ حضرت اسود کے پاس لکڑی کا ایک برتن تھا جس سے وضو کرتے تھے۔ اور ایک مرتبہ وضو کرنے کے بعد اس سے کئی نمازیں پڑھتے تھے۔

(۲۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ سَعْدٌ : إِذَا تَوَضَّأْتَ فَصَلِّ بِوُضُوئِكَ ذَلِكَ مَا لَمْ تُحْدِثْ.

(۲۸۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ایک مرتبہ وضو کرلو تو اس وضو سے جتنی چاہو نمازیں پڑھ سکتے ہو۔

(۲۸۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ.

(۲۸۸) حضرت سلمہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیتے تھے۔

(۲۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ.

(۲۸۹) حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی کو ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھتے دیکھا ہے۔

(۲۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنِّي لأُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ ، إِلاَّ أَنْ أُحْدِثَ حَدَثًا ، أَوْ أَقُولَ مُنْكَرًا.

(۲۹۰) حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ میں ایک ہی وضو سے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھتا ہوں، ہاں البتہ اگر وضو ٹوٹ جائے یا کوئی نامناسب بات منہ سے نکل جائے تو دوبارہ وضو کرتا ہوں۔

(۲۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُصَلِّي الرَّجُلُ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ، مَا لَمْ يُحْدِثْ ، وَكَذَلِكَ التَّيَمُّمُ.

(۲۹۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کا جب تک وضو نہ ٹوٹے وہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے۔ تیمم کا بھی یہی حکم ہے۔

(۲۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ يَجْلِسُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ.

(۲۹۲) حضرت عطیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ظہر، عصر اور مغرب کی نماز ایک ہی وضو سے پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۲۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ : سُلَيْمَانُ الْبَصْرِيُّ ، عَمَّنْ رَأَى عُمَرَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ.

(۲۹۳) سلیمان بصری کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ظہر، عصر اور مغرب کی نماز ایک ہی وضو سے پڑھ لیتے تھے۔

(۲۹٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ رُبَّمَا صَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ يَجْلِسُ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ، يَعْنِي بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ.

(۲۹۴) ابن عون کہتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ ظہر کی نماز پڑھ کر بیٹھ جاتے اور پھر عصر کی نماز اسی وضو سے پڑھا کرتے تھے۔

(۲۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : تُصَلَّى الصَّلَوَاتُ كُلُّهَا بِطُهُورٍ وَاحِدٍ.

(۲۹۵) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

(۲۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : لاَ وُضُوءَ إِلاَّ مِنْ حَدَثٍ.

(۲۹۶) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وضو کرنا صرف اس کے لئے ضروری ہے جس کا وضو ٹوٹ گیا ہو۔

(۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : الْوُضُوءُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ اعْتِدَاءٌ.

(۲۹۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بغیر وضو ٹوٹے وضو کرنا فضول خرچی ہے۔

(۲۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قُلْتُ لِشُرَيْحٍ : أَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلاَةٍ ؟ قَالَ : انْظُرْ مَاذَا يَصْنَعُ النَّاسُ.

(۲۹۸) حضرت ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے شریح سے پوچھا کہ کیا آپ ہر نماز کے لئے وضو کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ''میں دیکھو کہ لوگ کیا کرتے ہیں؟''

(۲۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ، وَلاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ قَالَ : صَلَّى الْمَغْرِبَ ، وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

(۲۹۹) حضرت عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبد الرحمن نے ظہر اور عصر (اور شاید مغرب کی بھی) نماز پڑھی لیکن پانی کو چھوا تک نہیں۔

(۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلاَةٍ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ.

(ابو داؤد ۱۷۴۔ احمد ۵/ ۳۵۰)

(۳۰۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عام طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے لیکن فتح مکہ کے دن آپ نے ایک ہی وضو سے سب نمازیں پڑھیں۔

(۳۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : لاَ وُضُوءَ إِلاَّ مِنْ حَدَثٍ.

(۳۰۱) حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وضو صرف اس پر لازم ہے جس کا وضو ٹوٹ جائے۔

(۳۰۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، أَنَّ ابْنَ الأَسْوَدِ قَدِمَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُعْتَلٌّ ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ ، وَهُوَ شَائِلٌ إِحْدَى رِجْلَيْهِ ، وَالْفَجْرَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ.

(۳۰۲) حضرت محمد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت ابن اسود ایک مرتبہ اس حال میں مدینہ تشریف لائے کہ وہ بیمار تھے۔ انہوں نے عشاء اور فجر کی نمازیں اس طرح ایک وضو سے پڑھیں کہ ایک پاؤں کو اٹھا کر کھڑے ہوتے تھے۔

(۳۰) مَنْ كَانَ يَتَوَضَّأُ إِذَا صَلَّى

ہر نماز کے لئے الگ وضو کرنے کا بیان

(۳۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ سَعْدٌ : إِذَا تَوَضَّأْتَ فَصَلِّ بِوُضُوئِكَ مَا لَمْ تُحْدِثْ ، وَقَالَ عَلِيٌّ : إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاَةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ.

(۳۰۳) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم ایک مرتبہ وضو کر لو تو جب تک وضو نہ ٹوٹے اسی سے نماز پڑھتے رہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کی آیت کا حوالہ دے کر فرمایا کہ جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں کو دھو لو۔

(۳۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَتِ الْخُلَفَاءُ تَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلاَةٍ.

(۳۰۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ خلفاء راشدین ہر نماز کے لئے الگ وضو کیا کرتے تھے۔

(۳۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، وَعُثْمَانَ ، فِيمَا يَعْلَمُ أَبُو خَالِدٍ ، يَتَوَضَّؤُونَ لِكُلِّ صَلاَةٍ ، فَإِذَا كَانُوا فِي الْمَسْجِدِ دَعَوْا بِالطَّسْتِ.

(۳۰۵) حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ہر نماز کے لئے الگ وضو کیا کرتے تھے۔ اگر وہ مسجد میں ہوتے تو طشت منگوا لیتے۔

(۳۰) فِي الْوُضُوءِ بِسُؤْرِ الْحِمَارِ وَالْكَلْبِ ؛ مَنْ كَرِهَهُ

گدھے اور کتے کے پس خوردہ پانی سے وضو کی کراہت کا بیان

(۳۰۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ سُؤْرَ الْحِمَارِ.

(۳۰۶) حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گدھے کے جوٹھے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحمنِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، وَعُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ سُؤْرَ الْحِمَارِ وَالْكَلْبِ.

(۳۰۷) حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ گدھے اور کتے کے جوٹھے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ سُؤْرَ الْحِمَارِ وَالْكَلْبِ.

(۳۰۸) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین گدھے اور کتے کے جوٹھے کو ناپسندیدہ اور مکروہ خیال کرتے تھے۔

(۳۰۹) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ سُؤْرَ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ.

(۳۰۹) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم خچر اور گدھے کے جوٹھے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۱۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : الْبَغْلُ مِنَ الْحِمَارِ.

(۳۱۰) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ خچر، گدھے کی جنس سے ہے۔

(۳۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ سُؤْرَ الْحِمَارِ وَالْبَغْلِ وَالْكَلْبِ.

(۳۱۱) حضرت اشعث کہتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ گدھے، خچر اور کتے کے جوٹھے کو مکروہ خیال کرتے تھے۔

(۳۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لاَ تَوَضَّأْ بِسُؤْرِ الْحِمَارِ ، وَلاَ بِسُؤْرِ الْبَغْلِ ، وَلاَ بِسُؤْرِ شَيْءٍ مِنَ السِّبَاعِ.

(۳۱۲) حضرت ابراہیم ؒ فرمایا کرتے تھے کہ گدھے، خچر اور کسی بھی درندے کے جوٹھے سے وضو مت کرو۔

(۳۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ ابْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ سُؤْرِ الْكَلْبِ ؟ فَقَالَ : مَا أُحِبُّ مُشَارَكَتَهُ.

(۳۱۳) حضرت ابن حکیم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابووائل سے کتے کے جوٹھے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ''میں تو اسے چھونا بھی پسند نہیں کرتا''

(۳۲) مَنْ قَالَ لاَ بَأْسَ بِسُؤْرِ الْحِمَارِ

ان حضرات کا بیان جو گدھے کے جوٹھے کو مکروہ نہیں سمجھتے

(۳۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِسُؤْرِ الْحِمَارِ.

(۳۱۴) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء گدھے کے جوٹھے کو مکروہ نہیں سمجھتے تھے۔

(۳۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْحُبَابِ ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِسُؤْرِ الْحِمَارِ.

(۳۱۵) حضرت ابوالحباب فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ گدھے کے جوٹھے کو مکروہ نہیں سمجھتے تھے۔

(۳۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِسُؤْرِ الْحِمَارِ.

(۳۱٦) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ گدھے کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۱۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ قُلْتُ : تَوَضَّأْتُ بِفَضْلِ سُؤْرِ الْحِمَارِ فَصَلَّيْتُ ؟ قَالَ : لَا تُعِدْ . وَسَأَلْتُ حَمَّادًا ؟ فَقَالَ : أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ تُعِيدَ.

(۳۱۷) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے پوچھا ''میں نے گدھے کے جوٹھے سے وضو کیا پھر میں نے نماز پڑھ لی تو کیا میں نماز دوبارہ پڑھوں؟ حضرت حکم نے فرمایا کہ نماز دہرانے کی ضرورت نہیں۔ میں نے اس بارے میں حضرت حماد سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ''میں اس بات کو بہتر سمجھتا ہوں کہ تم دوبارہ نماز پڑھ لو۔

(۳۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِسُؤْرِ الْبَغْلِ.

(۳۱۸) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خچر کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِسُؤْرِ كُلِّ دَابَّةٍ.

(۳۱۹) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ کسی جانور کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۳) فی الوضوء بِسُؤْرِ الْفَرَسِ وَالْبَعِيرِ

گھوڑے اور اونٹ کے جوٹھے سے وضو کرنے کا بیان

(۳۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِسُؤْرِ الْفَرَسِ وَالْبَعِيرِ وَالْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ.

(۳۲۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گھوڑے، اونٹ، گائے اور بکری کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِسُؤْرِ الْفَرَسِ.

(۳۲۱) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ گھوڑے کے جوٹھے میں کوئی خرابی نہیں سمجھتے تھے۔

(۳۲۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا بِسُؤْرِ الْفَرَسِ.

(۳۲۲) حضرت اشعث کہتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین گھوڑے کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۳۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كُلُّ دَابَّةٍ أُكِلَ لَحْمُهَا فَلاَ بَأْسَ بِالْوُضُوءِ مِنْ سُؤْرِهَا.

(۳۲۳) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے جوٹھے سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٣٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِسُؤْرِ الْبَعِيرِ وَالْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ.

(۳۲۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اونٹ، گائے اور بکری کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں۔

(٣٤) سُؤْرُ الدَّجَاجَةِ

مرغی کے جوٹھے سے وضو کرنے کا بیان

(٣٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الدَّجَاجَةِ تَشْرَبُ مِنَ الإِنَاءِ :يُكْرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ بِهِ.

(۳۲۵) حضرت حسن رحمہ اللہ اس برتن سے وضو کے بارے میں جس سے مرغی نے پیا ہو، فرمایا کرتے تھے کہ اس پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے۔

(٣٥) من رخص فِي الْوُضُوءِ بِسُؤْرِ الْهِرِّ

ان حضرات کا بیان جنہوں نے بلی کے جوٹھے سے وضو کرنے کو جائز قرار دیا ہے

(٣٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو قَتَادَةَ يُدْنِي الإِنَاءَ مِنَ السِّنَّوْرِ فَيَلَغُ فِيهِ ، فَيَتَوَضَّأُ بِسُؤْرِهِ وَيَقُولُ :إنَّمَا هُوَ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ.

(۳۲۶) حضرت ابو قلابہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بلی کے لئے برتن کو جھکا دیتے اور وہ اس سے پانی پیتی پھر آپ اسی پانی سے وضو فرما لیتے اور ارشاد فرماتے ''یہ تو گھر کا سامان ہے۔''

(٣٢٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ حُمَيْدَةَ ابْنَةِ عُبَيْدِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبٍ ، وَكَانَتْ تَحْتَ بَعْضِ وَلَدِ أَبِي قَتَادَةَ ؛ أَنَّهَا صَبَّتْ لأَبِي قَتَادَةَ مَاءً يَتَوَضَّأُ بِهِ ، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ ، فَأَصْغَى لَهَا الإِنَاءَ ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ ! فَقَالَ :يَا ابْنَةَ أَخِي أَتَعْجَبِينَ ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ ، هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ، أَوْ :مِنَ الطَّوَّافَاتِ. (احمد ٥/ ٣٠٩۔ ابن ماجه ٣٦٧)

(۳۲۷) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی بہو حضرت کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ حضرت ابو قتادہ کے لئے وضو کا پانی ڈال رہی تھیں کہ اتنے میں ایک بلی آئی وہ پیاسی تھی، چنانچہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اس بلی کے لئے جھکا دیا۔ میں اس منظر کو تعجب سے

دیکھنے لگی تو انہوں نے فرمایا "بیٹی تعجب کیوں کر رہی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بلی ناپاک نہیں ہے یہ تو تمہارے گھروں میں چکر لگانے والا جانور ہے۔

(٣٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ ابْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ سُؤْرِ السِّنَّوْرِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۲۸) حضرت ابن حکیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو وائل سے بلی کے جوٹھے کا حکم دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٣٢٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ دَابٍ ، قَالَتْ : سَأَلْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ الْهِرِّ ؟ فَقَالَ : هُوَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ.

(۳۲۹) حضرت صفیہ بنت داب فرماتی ہیں کہ میں نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے بلی کے جوٹھے کا حکم دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا "وہ تو گھر کا ایک حصہ ہے"

(٣٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْهِرُّ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ.

(۳۳۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلی گھر کا ایک سامان ہے۔

(٣٣١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : وُضِعَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ طَهُورُهُ ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ السِّنَّوْرُ ، فَجَاءَ عَبْدُ اللهِ لِيَتَوَضَّأَ مِنْهُ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ السِّنَّوْرَ قَدْ شَرِبَتْ مِنْهُ ، فَقَالَ : إِنَّمَا هِيَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ.

(۳۳۱) ایک مدنی شخص روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے وضو کا پانی رکھا گیا۔ اس پانی میں بلی نے منہ مارا۔ وضو کرنے کے لئے تشریف لائے تو انہیں اس بارے میں بتایا گیا، انہوں نے فرمایا "بلی تو گھر کا حصہ ہے"

(٣٣٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِسُؤْرِ السِّنَّوْرِ.

(۳۳۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں "بلی کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں"

(٣٣٣) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُولُ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُتَوَضَّأَ بِفَضْلِ الْهِرِّ ، وَيَقُولُ : هِيَ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ.

(۳۳۳) حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں "بلی کے پس ماندہ سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں؟ وہ تو گھر کا حصہ ہے"

(٣٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، أَوْ خَالِدٍ ، قَالَ : وَلَغَتْ هِرَّةٌ فِي إِنَاءٍ لأَبِي الْعَلاَءِ ، فَتَوَضَّأَ بِفَضْلِهَا.

(۳۳۴) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بلی نے حضرت ابو العلاء کے برتن میں سے پانی پیا تو انہوں نے اس کے پس ماندہ سے وضو کر لیا تھا۔

(۳۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِسُؤْرِ السِّنَّوْرِ.

(۳۳۵) حضرت حسن ؒ بلی کے جوٹھے کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۳۳۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يُوضَعُ لَهُ الْوَضُوءُ ، فَيَشْغَلُهُ الشَّيءُ فَيَجِيءُ الْهِرُّ فَيَشْرَبُ مِنْهُ ، فَيَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَيُصَلِّي.

(۳۳۶) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب کبھی حضرت عباس بن عبد المطلب ؓ کے لئے وضو کا پانی رکھا جاتا اور وہ کسی کام میں مصروف ہوتے، اس دوران اگر بلی آکر اس میں منہ مار لیتی تو وہ اس پانی سے وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۳۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: الْهِرُّ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ.

(۳۳۷) حضرت ابوامامہ ؓ فرماتے ہیں کہ بلی گھر کا ایک سامان ہے۔

(۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ أَبُو الضَّحَّاكِ الْهَمْدَانِيُّ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ مَوْلاَهَا عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْجَابِرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ سُؤْرِ الْهِرِّ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۳۸) حضرت علی ؓ سے بلی کے پس ماندہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْهِرُّ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ . أَوْ : مِنَ الطَّوَّافَاتِ.

(۳۳۹) حضرت ابو قتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "بلی گھر میں چکر لگانے والے (جانوروں) میں سے ہے۔

(۳۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : وَلَغَ هِرٌّ فِي لَبَنٍ لآلِ عَلْقَمَةَ ، فَأَرَادُوا أَنْ يُهَرِيقُوهُ ، فَقَالَ عَلْقَمَةُ : إِنَّهُ لَيَتَفَاحَشُ فِي صَدْرِي أَنْ أُهَرِيقَهُ!.

(۳۴۰) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بلی نے حضرت علقمہ کے گھر دودھ میں منہ مار دیا، گھر والے اس دودھ کو گرانا چاہتے تھے لیکن حضرت علقمہ نے فرمایا کہ اسے گرانا میرے دل پر گراں گزرتا ہے!

(۳۶) مَنْ قَالَ لاَ يُجْزِئُ وَيُغْسَلُ مِنْهُ الإِنَاءُ

ان حضرات کا بیان جو بلی کے پس ماندہ سے وضو کو درست نہیں سمجھتے اور ان کے خیال میں ایسے برتن کو بھی دھویا جائے گا

(۳۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي السِّنَّوْرِ إِذَا وَلَغَ فِي الإِنَاءِ ، قَالَ :

يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ. (دار قطنی ٦٧)

(۳۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بلی برتن میں منہ مار دے تو اسے سات مرتبہ دھویا جائے گا۔

(٣٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ فِي الإِنَاءِ يَلَغُ فِيهِ الْهِرُّ ، قَالَ :يُغْسَلُ مَرَّةً.

(۳۴۲) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس برتن میں بلی منہ مار دے اسے ایک مرتبہ دھویا جائے گا۔

(٣٤٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الإِنَاءِ يَلَغُ فِيهِ السِّنَّوْرُ ؟ قَالَ :يُغْسَلُ مَرَّةً.

(۳۴۳) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر بلی برتن میں منہ مار دے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا اس برتن کو ایک مرتبہ دھویا جائے گا۔

(٣٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ فِي الْهِرِّ يَلَغُ فِي الإِنَاءِ :يَغْسِلُهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

(۳۴۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس برتن میں بلی منہ مار دے اسے سات مرتبہ دھویا جائے گا۔

(٣٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْهِرُّ سَبُعٌ. (دار قطنی ٥۔ احمد ٢/ ٣٢٧)

(۳۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلی بھی ایک درندہ ہے۔

(٣٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :يُغْسَلُ مَرَّتَيْنِ.

(۳۴۶) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس برتن میں بلی منہ مار دے اسے سات مرتبہ دھویا جائے گا۔

(٣٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :يُغْسَلُ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا.

(۳۴۷) ایک اور سند کے مطابق حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ بلی کے پس ماندہ پانی کے برتن کو دو یا تین مرتبہ دھویا جائے گا۔

(٣٧) فی الوضوء بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ

عورت کے (طہارت کے بعد) بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنے کا حکم

(٣٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ سُؤْرِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ يُتَطَهَّرُ مِنْهُ؟ قَالَ:إِنْ كُنَّا لَنَنقُرُ حَوْلَ قَصْعَتِنَا ، نَغْتَسِلُ مِنْهَا كِلاَنَا.

(۳۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ''ہم ایک بڑے برتن کے گرد بیٹھ کر پانی لیتے تھے اور اسی میں سے غسل کرتے تھے''

(٣٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِسُؤْرِ الْمَرْأَةِ بَأْسًا ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ

حَائِضًا ، أَوْ جُنُبًا.

(۳۴۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عورت کے استعمال شدہ پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے، البتہ اگر عورت حیض یا جنابت میں مبتلا ہوتو پھر وہ احتیاط کا حکم دیتے تھے۔

(٣٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ سُؤْرِ الْمَرْأَةِ ؟ فَقَالَ : هِيَ أَلْطَفُ بَنَانًا ، وَأَطْيَبُ رِيحًا.

(۳۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عورت کے پس ماندہ کا حکم پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ عورت تو ایک نفیس اور پاکیزہ چیز ہے۔

(٣٥١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ مَا لَمْ تَكُنْ حَائِضًا ، أَوْ جُنُبًا.

(۳۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت اگر حیض یا جنابت کا شکار نہ ہوتو اس کے پس ماندہ میں کوئی حرج نہیں۔

(٣٥٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ.

(۳۵۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کے پس ماندہ میں کوئی حرج نہیں۔

(٣٥٣) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ.

(۳۵۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ عورت نے جس پانی کو وضو کے لئے استعمال کیا ہواس کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(٣٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ فَضْلِ الْحَائِضِ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۳۵۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے حائضہ عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٣٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْتَسِلَ مِنْهَا ، أَوْ لِيَتَوَضَّأَ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْمَاءَ لاَ يُجْنِبُ.

(ابو داؤد ۶۹۔ ترمذی ۶۵)

(۳۵۵) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے ایک بڑے برتن پانی سے غسل فرمایا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی سے غسل یا وضو فرمانے لگے تو انہوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! میں حالت جنابت

میں تھی'' آپ نے فرمایا ''پانی ناپاک نہیں ہوتا''

(۳۸) من کرہ أَنْ يُتَوَضَّأَ بِفَضْلِ وَضُوئِهَا

ان حضرات کا بیان جو عورت کے پس ماندہ سے وضو کرنے کو ناپسندیدہ خیال کرتے ہیں

(۳۵٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَاجِب ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ. (ترمذی ٦٣- احمد ٥/ ٦٦)

(۳۵٦) ایک غفاری صحابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے پس ماندہ پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۳۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ سَوَادَةَ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَى الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ وَهُوَ بِالْمِرْبَدِ ، وَهُوَ يَنْهَاهُمْ عَنْ فَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ ، فَقُلْتُ : أَلَا حَبَّذَا صُفْرَةُ ذِرَاعَيْهَا ! أَلَا حَبَّذَا كَذَا ! فَأَخَذَ شَيْئًا فَرَمَاهُ بِهِ ، وَقَالَ : لَكَ وَلِأَصْحَابِكَ.

(۳۵۷) حضرت سوادہ بن عاصم کہتے ہیں کہ میں نے مقام مربد میں حکم غفاری سے ملاقات کی۔ وہ لوگوں کو عورت کے پس ماندہ پانی سے منع کرتے تھے، میں نے ان سے کہا کہ ''عورت کے بازوؤں کی زردی کتنی اچھی ہوتی ہے!'' انہوں نے ایک چیز کو پکڑ کر غصے سے پھینکا اور فرمایا ''تیرے لئے اور تیرے ساتھیوں کے لئے اچھی ہوگی''

(۳۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ عَامِرٍ ؛ أَنَّ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ تَوَضَّأَتْ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ بِفَضْلِ وَضُوئِهَا ، فَنَهَتْنِي.

(۳۵۸) حضرت کلثوم بن عامر فرماتی ہیں کہ جویریہ بنت حارث نے ایک مرتبہ وضو کیا، میں نے ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا چاہا تو انہوں نے مجھے روک دیا۔

(۳۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ فَضْلَ طَهُورِهَا.

(۳۵۹) حضرت سعید بن المسیب اور حضرت حسن بصری عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کو ناپسندیدہ خیال کرتے تھے۔

(۳٦۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : نُهِيَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ.

(۳٦۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد کو اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ وہ عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

(۳۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ مِنْ مَاءٍ عِنْدَهُ ، فَقَالَ : لاَ تَوَضَّأْ بِهِ ، فَإِنَّهُ فَضْلُ امْرَأَةٍ.

(۳۶۱) حضرت ابو العالیہ کہتے ہیں کہ میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، اس اثنا میں، میں نے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا چاہا تو انہوں نے مجھے منع کر دیا۔

(۳۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : إِذَا خَلَتِ الْمَرْأَةُ بِالْوُضُوءِ دُونَكَ ، فَلاَ تَوَضَّأْ بِفَضْلِهَا.

(۳۶۲) حضرت غنیم بن قیس فرماتے ہیں کہ اگر عورت تم سے پہلے وضو کر لے تو تم اس کے استعمال کردہ پانی سے وضو نہ کرو۔

(۳۹) فِي فَضْلِ شَرَابِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کے پینے سے بچے ہوئے پانی کا حکم

(۳۶۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، أَنَّ امْرَأَةَ يَزِيدَ بْنِ الشِّخِّيرِ شَرِبَتْ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَتَوَضَّأَ بِهِ يَزِيدُ.

(۳۶۳) حضرت عمران بن حدیر کہتے ہیں کہ یزید بن شخیر کی بیوی حیض کی حالت میں تھیں، انہوں نے ایک برتن سے پانی پیا، تو ان کے بچے ہوئے پانی سے یزید بن شخیر نے وضو کرلیا تھا۔

(۳۶٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سلم بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سَأَلْتُه عَنِ الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِ شَرَابِ الْحَائِضِ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۳۶۴) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے حائضہ عورت کے پینے سے بچے ہوئے پانی سے مرد کے وضو کا حکم پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ''اس میں کوئی حرج نہیں''

(۳۶٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحَائِضِ تَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ ، أَيُتَوَضَّأُ بِهِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۶۵) حضرت عطاء سے حائضہ عورت کے پینے سے بچے ہوئے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا اس سے وضو کرنا جائز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں''

(۳٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَيْسَ حَيْضَتُهَا فِي فِيهَا.

(۳۶۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کا حیض اس کے منہ میں تو نہیں ہوتا (اس لئے اس کا پس ماندہ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں)۔

(۳٦٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِفَضْلِ وَضُوءِ الْحَائِضِ ، وَيُكْرَهُ سُؤْرُهَا مِنَ الشَّرَابِ.

(۳٦٧) حضرت ابراہیم حائضہ عورت کے طہارت کے لئے استعمال کردہ پانی کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے البتہ اس کے پینے سے بچے ہوئے پانی کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۳٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِسُؤْرِ الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ وَالْمُشْرِكِ.

(۳٦٨) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حائضہ، جنبی اور مشرک کے پس ماندہ پانی کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بِفَضْلِ شَرَابِهَا بَأْسًا ، يَعْنِي الْمَرْأَةَ.

(۳٦٩) حضرت سعید بن المسیب ؒ اور حضرت حسن بصری ؒ عورت کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٤٠) في الرجل وَالْمَرْأَةِ يَغْتَسِلاَنِ بِمَاءٍ وَاحِدٍ

عورت اور مرد کے ایک برتن سے غسل کرنے کا بیان

(۳۷۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ :كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. (احمد ۳۲۹۔ ابن ماجہ ۳۷۷)

(۳۷۰) حضرت میمونہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور نبی پاک ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے۔

(۳۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْفَرَقِ ، وَهُوَ الْقَدَحُ ، وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. (بخاری ٦/ ۳۳۹۔ ۷ ابوداؤد ۲۴۲)

(۳۷۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ بڑے برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے اور (بعض اوقات) میں اور حضور ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے۔

(۳۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ، وَنَحْنُ جُنُبَانِ. (احمد ۱۹۱۔ ابوداؤد ۷۸)

(۳۷۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور نبی کریم ﷺ حالت جنابت میں ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے۔

(۳۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ خَرَّبُوذٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أُمَّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةَ تَقُولُ :رُبَّمَا اخْتَلَفَتْ يَدِي وَيَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُضُوءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. (ابوداؤد ۷۹۔ ابن ماجہ ۳۸۲)

(۳۷۳) حضرت ام صبیہ جھنیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک برتن سے وضو کے دوران بعض اوقات میرا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ٹکرا جاتا تھا۔ ❶

(۳۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ وَرَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلاَنِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

(بخاری ۱۹۲۹۔ مسلم ۲۵۷)

(۳۷۴) حضرت ام سلمہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے۔

(۳۷٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ، نَضَعُ أَيْدِينَا مَعًا.

(۳۷۵) حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے اور ہم اس برتن میں ہاتھ بھی ایک ساتھ ڈالتے تھے۔

(۳۷٦) حَدَّثَنَا حَمَّادُ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أُمِّ سَعْدٍ امْرَأَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَتْ :كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَزَيْدٌ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ.

(۳۷۶) حضرت زید بن ثابت کی اہلیہ حضرت ام سعد فرماتی ہیں کہ میں اور حضرت زید جنابت کا غسل ایک ہی برتن سے کرتے تھے۔

(۳۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُدْلِيَا الْجُنُبَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

(۳۷۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر دو جنبی (میاں بیوی) ایک برتن میں ہاتھ ڈال کر غسل کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أُمِّ الْحَجَّاجِ الْجَدَلِيَّةِ ، قَالَتْ :رُبَّمَا نَازَعْتُ عَبْدَ اللهِ الْوُضُوءَ.

(۳۷۸) حضرت ام حجاج جدلیہ فرماتی ہیں کہ بعض اوقات وضو کرتے ہوئے میں (اپنے خاوند) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ٹکرا جاتی تھی۔

(۳۷۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ ؟ فَقَالَ :إِنْ كُنَّا لَنَنقُرُ

❶ واقعہ نزول حجاب سے پہلے کا ہے۔ ام صبیہ جہنیہ کا اصل نام خولہ بنت قیس تھا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل حضرت ام صبیہ کھانا کھانے کا قصہ بتارہی ہیں نہ کہ وضو کا۔

حَوْلَ قَصْعَتِنَا ، نَغْتَسِلُ مِنْهَا كِلاَنَا.

(۳۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ''ہم ایک بڑے برتن کے گرد بیٹھ کر پانی لیتے تھے اور اسی میں سے غسل کرتے تھے''

(۳۸۰) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :تَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ بِسُؤْرِ زَوْجِهَا ، وَيَنْتَهِزَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

(۳۸۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے خاوند کے بچے ہوئے پانی سے بھی غسل کر سکتی ہے اور دونوں ایک ساتھ بھی پانی لے سکتے ہیں۔

(۳۸۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَأَهْلُهُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. (احمد ۱/ ۷۷۔ ابن ماجہ ۳۷۵)

(۳۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل فرمالیا کرتے تھے۔

(۳۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ :إِذَا اغْتَسَلَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ، بَدَأَ الرَّجُلُ.

(۳۸۲) حضرت ابو عمار فرماتے ہیں کہ جب مرد اور عورت ایک برتن سے غسل کرنا چاہیں تو ابتداء مرد کرے۔

(۳۸۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ وَامْرَأَتُهُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

(۳۸۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ آدمی اور اس کی بیوی ایک برتن سے غسل کر سکتے ہیں۔

(۳۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجُهُ يَغْتَسِلُونَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

(ابن ماجہ ۳۷۹)

(۳۸۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج ایک ہی برتن سے غسل فرمالیا کرتے تھے۔

(۳۸۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ، وَلَكِنَّهُ كَانَ يَبْدَأُ. (احمد ۶/ ۱۷۰۔ ابن حبان ۱۱۹۳)

(۳۸۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے لیکن ابتداء حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرماتے تھے۔

(۴۱) من کرہ ذٰلِكَ

جن حضرات کے خیال میں مرد وعورت کا ایک برتن سے غسل کرنا ناپسندیدہ ہے

(۳۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي سَهْلَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ نَهَى أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ وَالرَّجُلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

(۳۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس بات سے منع فرماتے ہیں کہ مرد اور عورت ایک ہی برتن سے غسل کریں۔

(۴۲) فی الوضوء فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں وضو کرنے کا بیان

(۳۸۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَا أُحِلُّهَا لِمُغْتَسِلٍ يَغْتَسِلُ فِي الْمَسْجِدِ ، وَهِيَ لِشَارِبٍ وَمُتَوَضِّئٍ حِلٌّ وَبِلٌّ.

(۳۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں زمزم کے پانی کو مسجد میں غسل کرنے والے کے لئے حلال نہیں سمجھتا، البتہ وہ پینے والے اور وضو کرنے والے کے لئے حلال ہے اور شفاء کی چیز ہے۔

(۳۸۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ اللَّيْثِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَ عَنِ الْحَصَى ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ كُلَّهُ فِي الْمَسْجِدِ.

(۳۸۸) حضرت صالح بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جبیر بن مطعم کو دیکھا کہ انہوں نے کنکریاں جمع کیں اور پھر پورا وضو مسجد میں کیا۔

(۳۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ تَوَضَّأَ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا بَالَ.

(۳۸۹) حضرت عطیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے مسجد کے باہر پیشاب کرنے کے بعد مسجد میں وضو فرمایا۔

(۳۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۳۹۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ مسجد کے اندر وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۳۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ؟ فَقَالَ : إِنَّا لَنَتَوَضَّأُ فِي أَعْظَمِهَا حُرْمَةً ؛ مَسْجِدِ الْحَرَامِ.

(۳۹۱) حضرت عطاء سے مسجد کے اندر وضو کرنے کا حکم پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سب سے افضل مسجد یعنی مسجد حرام میں بھی وضو کیا کرتے تھے۔

(۳۹۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو مِجْلَزٍ عَامَّةَ مَا يُحَدِّثُنَا عَنِ الْقُرْآنِ ، فَرُبَّمَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَتَوَضَّأَ فِي الْمَسْجِدِ ، قِيلَ لَهُ : وُضُوءٌ يَتَجَوَّزُ فِيهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۳۹۲) حضرت سلیمان فرماتے ہیں کہ حضرت ابومجلز اکثر مسجد میں قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے جب کبھی نماز کا وقت ہوتا اور انہیں وضو کی حاجت پیش آجاتی تو وہ مسجد میں ہی وضو کرلیا کرتے تھے۔ کسی نے ان سے اس کے جواز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ جائز ہے۔

(۳۹۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْوُضُوءِ فِي الْمَسْجِدِ مَا لَمْ يَغْسِلِ الرَّجُلُ فَرْجَهُ.

(۳۹۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مسجد میں وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ آدمی یہاں اپنی شرم گاہ نہ دھوئے۔

(۳۹٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَطَاءً وَطَاوُوسا يَتَوَضَّآنِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

(۳۹۴) حضرت ابورواد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء اور حضرت طاوس کو مسجد حرام میں وضو کرتے دیکھا ہے۔

(۳۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ ، قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حِفِظْتُ لَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فِي الْمَسْجِدِ.

(۳۹۵) حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے تمہارے لئے اس بات کو محفوظ رکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں وضو فرمایا تھا۔

(۳۹٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقْعُدَ فِي الْمَسْجِدِ يتوَضَّأُ.

(۳۹۶) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ مسجد میں وضو کرنے کو ناپسند خیال فرماتے تھے۔

(٤٣) في الوضوء فِي النُّحَاسِ

وضو میں تانبے کا برتن استعمال کرنے کا حکم

(۲۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُثْمَانَ يُصَبُّ عَلَيْهِ مِنْ إبْرِيقٍ.

(۳۹۷) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان پر وضو کا پانی صراحی سے ڈالا جا رہا تھا۔

(۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا تَوَضَّأَ فِي طَسْتٍ.

(۳۹۸) حضرت ازرق بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس کو طشت میں وضو کرتے دیکھا ہے۔

(۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَتَوَضَّأُ فِي تَوْرٍ.

(۳۹۹) حضرت جریر بن حازم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین کو تانبے کے برتن سے وضو کرتے دیکھا ہے۔

(۴۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْوُضُوءِ فِي النُّحَاسِ ؟ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ ، قُلْتُ :فَإِنَّ النَّاسَ يَكْرَهُونَهُ ! قَالَ :يَكْرَهُونَ رِيحَهُ.

(۴۰۰) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے تانبے کے برتن میں وضو کا حکم دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں، میں نے کہا لوگ تو اسے ناپسند سمجھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا لوگ اس کی بدبو کو برا سمجھتے ہیں۔

(۴۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ يَوْمًا صَلاَةَ الْغَدَاةِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ دَعَا الْغُلاَمَ بِالطَّسْتِ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ أَدْخَلَ إِصْبَعَهُ فِي أُذُنَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :هَكَذَا رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ.

(۴۰۱) حضرت عبد خیر ؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ فجر کی نماز میں ہم حضرت علی ؓ کے ساتھ تھے جب انہوں نے نماز کا سلام پھیر لیا تو غلام سے پانی کا طشت منگوایا اور اس سے وضو کیا۔ دوران وضو اپنی انگلیوں کو کانوں میں داخل کیا پھر فرمایا ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو یونہی وضو کرتے دیکھا ہے''

(۴۰۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرٍ ، فَتَوَضَّأَ بِهِ.

(۴۰۲) حضرت عبداللہ بن زید ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے تانبہ کے ایک برتن میں آپ کے لئے پانی رکھا تو آپ نے اس سے وضو فرمایا۔

(۴۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ :نُهِيت أَنْ أَتَوَضَّأَ فِي النُّحَاسِ.

(۴۰۳) حضرت معاویہ ؓ فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ میں تانبے کے برتن میں وضو کروں۔

(۴۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَشْرَبُ فِي قَدَحٍ مِنْ صُفْرٍ ، وَلاَ يَتَوَضَّأُ فِيهِ. (عبدالرزاق ۱۸۰)

(۴۰۴) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ تانبے کے برتن میں نہ پانی پیتے تھے اور نہ ہی اس میں وضو فرماتے تھے۔

(۴۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يَتَوَضَّأُ فِي طَسْتٍ فِي الْمَسْجِدِ.

(۴۰۵) حضرت مسلم ابی فروہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو مسجد میں طشت سے وضو کرتے دیکھا ہے۔

(۴۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الصُّفْرَ ، وَكَانَ

لَا يَتَوَضَّأُ فِيهِ.

(۴۰۶) حضرت عبد اللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تانبے کو ناپسند سمجھتے تھے اور اس سے وضو بھی نہیں کرتے تھے۔

(٤٤) من تمضمض وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ

ایک چلو سے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا بیان

(٤٠٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ.

(۴۰۷) حضرت جمیل بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک چلو سے کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے دیکھا ہے۔

(٤٠٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ، مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ ، وَقَالَ : هَذَا وُضُوءُ نَبِيِّكُمْ صلى الله عليه وسلم.

(۴۰۸) حضرت عبد خیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا اور اس میں ایک چلو سے تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک صاف فرمایا، پھر ارشاد فرمایا ''تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ایسا تھا۔''

(٤٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ، فَغَرَفَ غَرْفَةً تَمَضْمَضَ مِنْهَا وَاسْتَنْشَقَ.

(۴۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں ایک مرتبہ پانی لیا اور اسی سے کلی بھی فرمائی اور ناک بھی صاف فرمایا۔

(٤١٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ مَعْبَدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ.

(۴۱۰) حضرت راشد بن معبد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو ایک چلو سے کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے دیکھا ہے۔

(٤١١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ بِمَاءٍ وَاحِدٍ ، كُلَّ مَرَّةٍ.

(۴۱۱) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ ہر مرتبہ ایک ہی چلو سے کلی کرتے اور ناک بھی صاف کرتے تھے۔

(٤١٢) حُدِّثْتُ عَنْ هُشَيْمٍ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ.

(۴۱۲) حضرت ابراہیم تیمی ایک چلو سے کلی کرتے اور ناک بھی صاف کرتے تھے۔

(۴۱۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ.

(۴۱۳) حضرت جعفر بن میمون ایک چلو سے کلی کرتے اور ناک بھی صاف کرتے تھے۔

(۴۱۴) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ مِنَ الْمَاءِ ، مَرَّةً.

(۴۱۴) حضرت محمد رحمہ اللہ ایک چلو سے کلی کرتے اور ناک بھی صاف کرتے تھے۔

(۴۵) فِي الإِنْسَانِ يَخْرُجُ مِنْ دُبُرِهِ الدُّودُ

جس شخص کے دبر سے کیڑا نکلے اس کے وضو کا کیا حکم ہے؟

(۴۱۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يَتَوَضَّأُ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ دُبُرِهِ الدُّودَةُ.

(۴۱۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جس کے دبر سے کیڑا نکل آئے اسے وضو کرنا ہوگا۔

(۴۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوءٌ.

(۴۱۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایسے شخص پر وضو لازم نہیں ہے

(۴۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا خَرَجَ مِنْ دُبُرِ الإِنْسَانِ الدُّودُ ، أَوِ الدُّودَةُ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

(۴۱۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کے دبر سے کیڑا نکلے تو اسے وضو کرنا ہوگا۔

(۴۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : مَا خَرَجَ مِنَ النِّصْفِ الأَعْلَى فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيهِ وُضُوءٌ ، وَمَا خَرَجَ مِنَ النِّصْفِ الأَسْفَلِ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

(۴۱۸) حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ انسان کے اوپر کے نصف جسم سے کوئی چیز نکلے تو وضو نہیں اور اگر نیچے کے نصف سے کوئی چیز نکلے تو وضو ہے۔

(۴۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : يَتَوَضَّأُ.

(۴۱۹) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ایسا شخص وضو کرے گا۔

(۴۲۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ : يَخْرُجُ مِنْ دُبُرِي الدُّودُ ، أَتَوَضَّأُ مِنْهُ ؟ قَالَ : لاَ.

(۴۲۰) حضرت موسیٰ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے سوال کیا کہ میرے دبر سے کیڑا نکلا ہے، کیا میں وضو کروں گا؟ انہوں نے فرمایا کہ تم وضو نہیں کرو گے۔

(٤٦) فی الرجل یَتَوَضَّأُ یَبْدَأُ بِرِجْلَیْہِ قَبْلَ یَدَیْہِ

اس بات کا بیان کہ وضو میں ہاتھوں سے پہلے پاؤں دھوئے جاسکتے ہیں

(٤٢١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِیٌّ : مَا أُبَالِی إِذَا تَمَمْتُ وُضُوئِی بِأَیِّ أَعْضَائِی بَدَأْتُ.

(۴۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں تمام اعضاء کو دھو کر پوری طرح وضو کر رہا ہوں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ کس عضو سے ابتداء کرتا ہوں۔

(٤٢٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ زِیَادٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِیٌّ : مَا أُبَالِی لَوْ بَدَأْتُ بِالشِّمَالِ قَبْلَ الْیَمِینِ ، إِذَا تَوَضَّأْتُ.

(۴۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وضو کرتے ہوئے مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ میں دائیں سے پہلے بائیں جانب سے شروع کردوں۔

(٤٢٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوسَی ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَبْدَأَ بِرِجْلَیْكَ قَبْلَ یَدَیْكَ فِی الْوُضُوءِ.

(۴۲۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم وضو میں ہاتھوں سے پہلے پاؤں دھولو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٧) فی تحریك الْخَاتَمِ فِی الْوُضُوءِ

وضو میں انگوٹھی ہلانے کا بیان

(٤٢٤) حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَزِیدَ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ عَتَّابٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : وَضَّأْتُ عَلِیًّا فَحَرَّكَ خَاتَمَهُ.

(۴۲۴) حضرت عتاب فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کروایا تو انہوں نے اپنی انگوٹھی کو ہلایا تھا۔

(٤٢٥) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَزِیدَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ عَلِیٍّ مِثْلَهُ.

(۴۲۵) ایک اور سند سے یہی منقول ہے۔

(٤٢٦) حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ ابْنِ لَهِیعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَیْرَةَ ، عَنْ أَبِی تَمِیمٍ الْجَیْشَانِیِّ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو کَانَ إِذَا تَوَضَّأَ حَرَّكَ خَاتَمَهُ ، وَأَنَّ أَبَا تَمِیمٍ کَانَ یَفْعَلُهُ ، وَأَنَّ ابْنَ هُبَیْرَةَ کَانَ یَفْعَلُهُ.

(۴۲۶) حضرت ابو تمیم جیشانی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تو انگوٹھی کو حرکت دیا کرتے تھے۔ حضرت ابو تمیم

اور حضرت ابن ھبیرہ بھی یونہی کرتے تھے۔

(٤٢٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ حَرَّكَ خَاتَمَهُ.

(۴۲۷) حضرت ابن سیرین جب وضو کرتے تو انگوٹھی کو حرکت دیا کرتے تھے۔

(٤٢٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُحَرِّكُ خَاتَمَهُ إِذَا تَوَضَّأَ.

(۴۲۸) حضرت میمون جب وضو کرتے تو انگوٹھی کو حرکت دیا کرتے تھے۔

(٤٢٩) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَالِمًا تَوَضَّأَ وَخَاتَمُهُ فِي يَدِهِ ، لاَ يُحَرِّكُهُ.

(۴۲۹) حضرت خالد بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا اس وقت ان کی انگوٹھی ان کے ہاتھ میں تھی لیکن انہوں نے اسے حرکت نہ دی۔

(٤٣٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ كَانَ يُحَرِّكُ خَاتَمَهُ فِي الْوُضُوءِ.

(۴۳۰) حضرت عمرو بن دینار وضو کرتے وقت انگوٹھی کو حرکت دیا کرتے تھے۔

(٤٣١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُولُ فِي الْخَاتَمِ :أَزِلْهُ.

(۴۳۱) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ وضو کرتے وقت انگوٹھی اتار دو۔

(٤٣٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ مَوْلًى لِعُمَرَ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ حَرَّكَ خَاتَمَهُ.

(۴۳۲) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ وضو کرتے وقت انگوٹھی کو حرکت دیا کرتے تھے۔

(٤٣٣) حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ نَهْلاَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَسَنَ تَوَضَّأَ فَحَرَّكَ خَاتَمَهُ.

(۴۳۳) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ وضو کرتے وقت انگوٹھی کو حرکت دیا کرتے تھے۔

(٤٣٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدٌ الصَّيْدَلاَنِيُّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يُحَرِّكُ خَاتَمَهُ إِذَا تَوَضَّأَ.

(۴۳۴) حضرت عروہ رحمہ اللہ وضو کرتے وقت انگوٹھی کو حرکت دیا کرتے تھے۔

(٤٨) في القلس فِي الْوُضُوءِ

منہ بھر کر قے آنے سے وضو ٹوٹ جائے گا

(٤٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ قَالاَ :فِي الْقَلْسِ وُضُوءٌ.

(۴۳۵) حضرت شعبی اور حضرت حکم فرماتے ہیں کہ منہ بھر کر قے آنے میں وضو لازم ہے۔

(٤٣٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَلْسِ ؟ فَقَالَ :ذَلِكَ الدَّسْعُ إِذَا ظَهَرَ فَفِيهِ الْوُضُوءُ.

(۴۳۶) حضرت ابراہیم سے منہ بھر کر قے آنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا جب یہ ظاہر ہو جائے تو اس میں وضو ہے۔

(٤٣٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ قَالاَ :فِي الْقَلْسِ وُضُوءٌ.

(۴۳۷) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ منہ بھر کے قے آنے میں وضو لازم ہے۔

(٤٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا وَجَدْتَ مِنَ الطَّعَامِ عَلَى لِسَانِكَ فَأَعِدِ الْوُضُوءَ.

(۴۳۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب تمہارا کھانا تمہاری زبان پر آجائے تو وضو لازم ہے۔

(٤٣٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :هُوَ حَدَثٌ.

(۴۳۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ قے وضو کو توڑ دیتی ہے۔

(٤٤٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :فِي الْقَلْسِ وُضُوءٌ.

(۴۴۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ قے میں وضو لازم ہے۔

(٤٤١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَلَيْسَ بِالأَحْمَرِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ وَسَالِمٍ قَالاَ :فِي الْقَلْسِ وُضُوءٌ.

(۴۴۱) حضرت قاسم اور حضرت سالم فرماتے ہیں کہ قے میں وضو لازم ہے۔

(٤٩) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى فِي الْقَلْسِ وُضُوءًا

جن حضرات کے نزدیک قے سے وضو نہیں ٹوٹتا

(٤٤٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَالْحَسَنِ لَمْ يَرَوْا فِي الْقَلْسِ وُضُوءً.

(۴۴۲) حضرت طاوس حضرت مجاہد اور حضرت حسن کے نزدیک قے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

(٤٤٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ قَالَ :قَالَ مُجَاهِدٌ ، وَطَاوُوس :لاَ ، حَتَّى يَكُونَ الْقَيْءُ .

(۴۴۳) حضرت مجاہد اور حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ قے باہر جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ اگر منہ میں آکر واپس چلی جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(٤٤٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ وَيُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْقَلْسِ : إِذَا كَانَ يَسِيرًا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۴۴۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر قے تھوڑی ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

(٤٤٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ :فِي الْقَلْسِ إِذَا كَانَ يَسِيرًا فَلَيْسَ فِيهِ وُضُوءٌ ، وَإِذَا كَانَ كَثِيرًا فَفِيهِ الْوُضُوءُ.

(۴۴۵) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ قے اگر تھوڑی ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا اور اگر زیادہ ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(٤٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :لَيْسَ فِي الْقَلْسِ وُضُوءٌ.

(۴۴۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ قے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(٥٠) في الرجل يَتَوَضَّأُ أَوْ يَغْتَسِلُ فَيَنْسَى اللُّمْعَةَ مِنْ جَسَدِهِ

اگر وضو یا غسل کرتے وقت آدمی کے جسم کا کوئی حصہ خشک رہ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(٤٤٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَابْنُ عُلَيَّةَ وَمُعْتَمِرٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : اغْتَسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَنَابَةٍ فَخَرَجَ فَأَبْصَرَ لُمْعَةً بِمَنْكِبِهِ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ ، فَأَخَذَ بِجُمَّتِهِ فَبَلَّهَا بِهِ. (دار قطنی ۱۰)

(۴۴۷) حضرت علاء بن زیاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت فرمایا۔ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنے کندھے پر خشکی کا نشان دیکھا۔ پھر آپ نے اپنے بال پکڑے اور ان سے اس حصے کو تر کرلیا۔

(٤٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً تَرَكَ مِنْ قَدَمِهِ مَوْضِعَ ظُفُرٍ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَحْسِنْ وُضُوئَك ، قَالَ :يُونُسُ :وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُول :يُغْسَلُ ذَلِكَ الْمَكَانَ.

(۴۴۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے پاؤں میں ناخن کی جگہ خشک ہے، آپ نے اس سے فرمایا ''اچھی طرح وضو کرو'' حضرت حسن ایسی صورت میں فرمایا کرتے تھے کہ صرف اسی جگہ کو دھویا جائے گا۔

(٤٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى رَجُلاً فِي رِجْلِهِ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ حِينَ يَطَّهَّرُ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :بِهَذَا الْوُضُوءِ تَحْضُرُ الصَّلاَةَ ؟! وَأَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ اللُّمْعَةَ وَيُعِيدَ الصَّلاَةَ.

(۴۴۹) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کا پاؤں وضو کرتے وقت ایک جگہ سے خشک رہ گیا تھا، آپ نے اس سے فرمایا کہ کیا تم اس وضو کے ساتھ نماز پڑھو گے۔ پھر اسے حکم دیا کہ اس خشک جگہ کو دھو کر نماز پڑھے۔

(٤٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ :أَنَّ عُمَرَ رَأَى رَجُلاً يُصَلِّي ، قَدْ تَرَكَ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ مِثْلَ

الظُّفُرِ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ وُضُوئَهُ وَصَلَاتَهُ.

(۴۵۰) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو نماز پڑھ رہا تھا لیکن اس کے پاؤں پر ایک جگہ ناخن کے برابر خشک تھی۔ آپ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

(٤٥١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : مَا أَصَابَهُ الْمَاءُ مِنْ مَوَاضِعِ الطُّهُورِ فَقَدْ طَهُرَ.

(۴۵۱) حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جن مقامات وضو تک پانی پہنچتا ہے وہ پاک ہو جاتے ہیں۔

(٤٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ يَقُولُ : مَا أَصَابَ الْمَاءُ مِنْك وَأَنْتَ جُنُبٌ فَقَدْ طَهُرَ ذَلِكَ الْمَكَانُ.

(۴۵۲) حضرت علی بن حسین فرماتے ہیں کہ حالت جنابت میں تمہارے جسم کے جس حصہ تک پانی پہنچے گا وہ حصہ پاک ہو جائے گا۔

(٤٥٣) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ تَوَضَّأَ يَوْمًا ، فَتَرَكَ فِي مَرْفِقِهِ شَيْئًا يَسِيرًا ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَغَسَلَ ذَلِكَ الْمَكَانَ.

(۴۵۳) حضرت خالد بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ سالم بن عبد اللہ ایک دن وضو فرما رہے تھے کہ ان کی کہنی کے پاس تھوڑی سی جگہ خشک رہ گئی۔ انہیں اس بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے وہ جگہ بھی دھو لی۔

(٤٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ فَيَبْقَى مِنْهُ الْمَكَانُ ، قَالَ : إِذَنْ يُمِسُّهُ الْمَاءَ ، أَوْ يَغْسِلُهُ.

(۴۵۴) حضرت طاوس سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ اس جگہ کو دھو لے یا اسے پانی سے تر کر لے۔

(٤٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۴۵۵) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٤٥٦) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : يَغْسِلُ ذَلِكَ الْمَكَانَ.

(۴۵۶) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ اس جگہ کو دھوئے گا۔

(٤٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ عُمَرَ رَأَى فِي قَدَمِ رَجُلٍ مِثْلَ مَوْضِعِ الْفَلْسِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَيُعِيدَ الصَّلَاةَ.

(۴۵۷) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے پاؤں پر سکے کے برابر جگہ خشک تھی۔ آپ نے

اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

(٤٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَغْسِلُ ذَلِكَ الْمَكَانَ.

(۴۵۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صرف اسی جگہ کو دھوئے گا۔

(٤٥٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الرَّحَبِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ ، فَرَأَى لُمْعَةً لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ ، فَقَالَ :بِجُمَّتِهِ فَبَلَّهَا بِهِ. (احمد ۱/ ۲۴۳۔ ابن ماجہ ۶۶۳)

(۴۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت فرمانے کے بعد ایک خشک جگہ دیکھی جسے پانی نہ پہنچا تھا، آپ نے اپنے بالوں کو پکڑ کر اس جگہ کو تر کر لیا۔

(٤٦٠) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ:يُغْسَلُ ذَلِكَ الْمَكَانُ.

(۴۶۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ صرف اسی جگہ کو دھویا جائے گا۔

(٥١) فی الوضوء بِالْمَاءِ الآجِنِ

ٹمیالے اور گدلے پانی سے وضو کا بیان

(٤٦١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْوُضُوءَ بِالْمَاءِ الآجِنِ.

(۴۶۱) حضرت ابن سیرین ٹمیالے اور گدلے پانی سے وضو کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٤٦٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَيْسَرَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْوُضُوءِ بِالْمَاءِ الآجِنِ.

(۴۶۲) حضرت حسن بصری ٹمیالے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٤٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ يَكْرَهُ أَنْ يُتَوَضَّأَ بِالْمَاءِ الآجِنِ.

(۴۶۳) حضرت قاسم بن مخیمرہ ٹمیالے پانی سے وضو کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٤٦٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سُئِلَ قَتَادَةُ عَنِ الْمَاءِ الَّذِي قَدْ أَرْوَحَ :أَنَتَوَضَّأُ بِهِ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْمَاءِ الطَّرْقِ ، وَالْمَاءِ الرَّنْقِ ، قَالَ الطَّرْقُ :الَّذِي تَطْرُقُهُ الدَّوَابُّ وَتَخُوضُهُ ، وَالرَّنْقُ الَّذِي قَدْ أَرْوَحَ.

(۴۶۴) حضرت قتادہ سے پوچھا گیا کہ ایسے پانی سے وضو کرنا جائز ہے جس کا ذائقہ اور رنگ بدل گئے ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ جس پانی سے جانور پیتے ہوں اور جس پانی میں بو پیدا ہوگئی ہو اس سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فَمَرَّ بِمَاءٍ تَخُوضُ فِيهِ الدَّوَابُّ وَتَبُولُ فِيهِ ، فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْوُضُوءِ مِنْهُ.

(۴۶۵) حضرت ابو الربیع فرماتے ہیں کہ میں عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے ساتھ تھا۔ وہ ایسے حوض کے پاس سے گزرے جس سے جانور پانی پیتے تھے اور اس میں پیشاب بھی کر دیتے تھے۔ انہوں نے فرمایا اس سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٥٢) مَنْ قَالَ الْمَاءُ الْيَسِيرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ التَّيَمُّمِ

تھوڑا اور معمولی پانی مجھے تیمم سے زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے

(٤٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : الْمَاءُ الْيَسِيرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ التَّيَمُّمِ.

(۴۶۶) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ تھوڑا پانی میرے نزدیک تیمم سے بہتر ہے۔

(٤٦٧) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الْقَلِيلُ مِنَ الْمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ التُّرَابِ.

(۴۶۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ تھوڑا پانی مجھے مٹی سے زیادہ محبوب ہے۔

(٤٦٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْوُضُوءُ بِالطَّرْقِ مِنَ الْمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ التَّيَمُّمِ.

(۴۶۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں جانور کے زیر استعمال پانی سے وضو کرنا مجھے تیمم سے محبوب ہے۔

(٤٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ الْقَلِيلِ الَّذِي لاَ يَبْلُغُ الطُّهُورَ ؟ فَقَالَ : الصَّعِيدُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ.

(۴۶۹) حضرت حماد سے اتنے تھوڑے پانی کی موجودگی میں وضو کے بارے میں سوال کیا گیا جو وضو کی ضرورت پوری نہ کرتا ہو تو انہوں نے فرمایا "مٹی مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے"

(٤٧٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ : إِذَا تَوَضَّأْتَ فَلَمْ تُعَمِّمْ فَتَيَمَّمْ.

(۴۷۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب وضو کا پانی کافی نہ ہو تو تیمم کر لو۔

(٥٣) مَنْ كَانَ يَتَوَضَّأُ إِذَا احْتَجَمَ

جو حضرات پچھنے لگوانے کے بعد وضو کے قائل ہیں

(٤٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا احْتَجَمَ غَسَلَ أَثَرَ مَحَاجِمِهِ.

(۴۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پچھنے لگوانے کے بعد پچھنوں کی جگہ کو دھولیا کرتے تھے۔

(۴۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ وَالأَسْوَدُ لاَ يَغْتَسِلاَنِ مِنَ الْحِجَامَةِ.

(۴۷۲) حضرت علقمہ اور حضرت اسود پچھنے لگوانے کے بعد غسل نہیں کرتے تھے۔

(۴۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ أَثَرَ الْمَحَاجِمِ.

(۴۷۳) حضرت ابراہیم پچھنوں کی جگہ کو دھولیا کرتے تھے۔

(۴۷٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ : اغْسِلْ أَثَرَ الْمَحَاجِمِ.

(۴۷۴) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے تھے کہ پچھنوں کی جگہ دھولو۔

(٤٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَا يَقُولاَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْتَجِمُ : يَتَوَضَّأُ وَيَغْسِلُ أَثَرَ الْمَحَاجِمِ.

(۴۷۵) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ پچھنے لگوانے کے بعد آدمی وضو کرلے اور پچھنوں کی جگہ کو دھولے۔

(٤٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا إذَا احْتَجَمَ أَنْ لاَ يَغْتَسِلَ ، وَلاَ يَغْسِلَ أَثَرَ مَحَاجِمِهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهَا دَمٌ.

(۴۷۶) حضرت مکحول کے نزدیک اگر آدمی پچھنے لگوانے کے بعد غسل نہ کرے تو کوئی حرج نہیں، حتی کہ اگر خون کے نشانات نہ ہوں تو پچھنے کی جگہ کو دھونا بھی ضروری نہیں۔

(٤٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَجِمُ مَاذَا عَلَيْهِ ؟ قَالَ : يَغْسِلُ أَثَرَ مَحَاجِمِهِ.

(۴۷۷) حضرت حسن رحمہ اللہ سے پچھنے لگوانے والے شخص کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا وہ پچھنوں کی جگہ دھولے۔

(٤٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : يَغْسِلُ أَثَرَ الْمَحَاجِمِ.

(۴۷۸) حضرت ابن الحنفیہ فرماتے ہیں کہ وہ پچھنوں کے نشانات دھولے۔

(٤٧٩) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، وَالْقَاسِمِ ، وَعَامِرٍ ، وَطَاوُوس ؛ قُلْتُ : أَغْتَسِلُ مِنَ الْحِجَامَةِ ؟ قَالُوا : لاَ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : اغْسِلْ أَثَرَ الْمَحَاجِمِ.

(۴۷۹) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم، حضرت عامر اور حضرت طاوس سے میں نے پوچھا ''کیا میں پچھنے لگوانے کے بعد غسل کروں۔ انہوں نے کہا ''نہیں'' ابو جعفر نے فرمایا ''صرف پچھنوں کے نشانات دھولو''۔

(٤٨٠) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ يَحْتَجِمُ فَيَغْسِلُ أَثَرَ الْمَحَاجِمِ ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ

وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ ، فَيُصَلِّي.

(۴۸۰) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ پچھنے لگوانے کے بعد پچھنوں کے نشانات کو دھو کر وضو کرتے اور نماز پڑھ لیتے۔

(٤٨١) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَمْسَحُ أَثَرَ الْمَحَاجِمِ بِالْمَاءِ.

(۴۸۱) حضرت قاسم پچھنوں کے نشانات کو پانی سے دھو لیتے تھے۔

(٥٤) مَنْ قَالَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ

جن حضرات کے نزدیک اس پر غسل واجب ہے۔

(٤٨٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْغُسْلُ مِنَ الْحِجَامَةِ.

(۴۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پچھنوں کے بعد غسل کرنا چاہیے۔

(٤٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: اغْتَسِلْ مِنَ الْحِجَامَةِ.

(۴۸۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پچھنوں کے بعد غسل کرو۔

(٤٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : احْتَجَمَ عِنْدِي إِبْرَاهِيمُ ، وَمُجَاهِدٌ ، فَاغْتَسَلَ مُجَاهِدٌ ، وَغَسَلَ إِبْرَاهِيمُ مَوْضِعَ الْمَحَاجِمِ.

(۴۸۴) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد نے میرے پاس پچھنے لگوائے۔ پھر حضرت مجاہد نے غسل کیا اور حضرت ابراہیم نے صرف پچھنوں کی جگہ دھونے پر اکتفاء کیا۔

(٤٨٥) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْتَجِمُ ، أَوْ يَحْلِقُ عَانَتَهُ ، أَوْ يَنْتِفُ إِبْطَيْهِ ، قَالَ :يَغْتَسِلُ.

(۴۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان تین اشخاص کے بارے میں غسل کا حکم دیا ہے ① پچھنے لگوانے والا ② زیر ناف بال صاف کرنے والا ③ بغل کے بال اکھیڑنے والا۔

(٤٨٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يُغْتَسَلُ مِنَ الْحِجَامَةِ.

(ابو داؤد ۳۵۲۔ ابن خزیمہ ۲۵۶)

(۴۸۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پچھنے لگوانے کے بعد غسل کیا جائے گا''۔

(۴۸۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا احْتَجَمَ الرَّجُلُ فَلْيَغْتَسِلْ ، وَلَمْ يَرَهُ وَاجِبًا. (ابو داؤد ۱۸۱۔ ترمذی ۸۶)

(۴۸۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ پچھنے لگوانے والے شخص کو غسل کا حکم تو دیتے تھے لیکن اسے واجب نہ سمجھتے تھے۔

(۵۵) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءٌ

جن حضرات کے نزدیک بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا

(۴۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ، فَقُلْتُ :مَنْ هِيَ إِلاَّ أَنْتِ ؟ فَضَحِكَتْ.

(۴۸۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ کا بوسہ لیا، پھر آپ وضو کئے بغیر نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ وہ زوجہ آپ ہی تھیں؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

(۴۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . وَحَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءًا.

(۴۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۴۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءًا.

(۴۹۰) حضرت حسن بصری کے نزدیک بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۴۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءٌ.

(۴۹۱) حضرت عطاء کے نزدیک بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۴۹۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :مَا أُبَالِي قَبَّلْتُهَا ، أَوْ قَبَّلْتُ يَدِي.

(۴۹۲) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں اپنی بیوی کا بوسہ لوں یا اپنے ہاتھ کا بوسہ لوں۔

(۴۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي رَوْقٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ ثُمَّ صَلَّى ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. (احمد ۲۱۰۔ نسائی ۱۵۵)

(۴۹۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنی زوجہ کا بوسہ لیا اور پھر نماز پڑھی لیکن وضو نہیں فرمایا۔

(٤٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءٌ.

(۴۹۴) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ بوسہ لینے سے وضونہیں ٹوٹتا۔

(٥٦) من قَالَ فِيهَا الْوُضُوءُ

جن حضرات کے نزدیک بوسے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

(٤٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ ، وَيَأْمُرُ مِنْهَا بِالْوُضُوءِ.

(۴۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک بوسہ چھونے کی طرح ہے اور وہ بوسہ لینے کی وجہ سے وضو کا حکم دیتے تھے۔

(٤٩٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَهُشَيْمٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :الْقُبْلَةُ مِنَ اللَّمْسِ ، وَمِنْهَا الْوُضُوءُ.

(۴۹۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک بوسہ چھونے کی طرح ہے اور وہ بوسہ لینے کی وجہ سے وضو کا حکم دیتے تھے۔

(٤٩٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قَبَّلَ لِشَهْوَةٍ نَقَضَ الْوُضُوءَ.

(۴۹۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص شہوت سے بوسہ لے تو اس کا وضوٹوٹ جائے گا۔

(٤٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، مِثْلَهُ.

(۴۹۸) حضرت شعبی سے یونہی منقول ہے۔

(٤٩٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، مِثْلَهُ.

(۴۹۹) ایک اور سند سے حضرت شعبی سے یونہی منقول ہے۔

(٥٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، قَالَ:سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْقُبْلَةِ ؟ فَقَالَ :كَانَ الْعُلَمَاءُ يَقُولُونَ: فِيهَا الْوُضُوءُ.

(۵۰۰) حضرت عبدالعزیز بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے بوسہ کے حکم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا ''علماء فرماتے تھے کہ اس سے وضو واجب ہے''

(٥٠١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالاَ :إِنْ قَبَّلَ ، أَوْ لَمَسَ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

(۵۰۱) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر بوسہ لیا یا چھوا تو وضو واجب ہے۔

(٥٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الْقُبْلَةُ تَنْقُضُ الْوُضُوءَ.

(۵۰۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بوسہ وضو کو توڑ دیتا ہے۔

(٥٠٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : إِذَا قَبَّلَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ لاَ تُرِيدُ ذَاكَ ، فَإِنَّمَا يَجِبُ الْوُضُوءُ عَلَيْهِ ، وَلَيْسَ عَلَيْهَا وُضُوءٌ ، فَإِنْ قَبَّلَتْهُ هِيَ فَإِنَّمَا يَجِبُ الْوُضُوءُ عَلَيْهَا ، وَلاَ يَجِبُ عَلَيْهِ ، فَإِنْ وَجَدَ شَهْوَةً وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ ، وَإِنْ قَبَّلَهَا وَهِيَ لاَ تُرِيدُ ذَاكَ فَوَجَدَتْ شَهْوَةً ، وَجَبَ عَلَيْهَا الْوُضُوءُ.

(۵۰۳) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر آدمی اپنی بیوی کا بوسہ لے اور بیوی نہ چاہتی ہو تو مرد کا وضو ٹوٹے گا عورت کا نہیں ٹوٹے گا۔ اگر عورت مرد کا بوسہ لے تو عورت پر وضو لازم ہوگا مرد پر نہیں۔ اگر آدمی کو شہوت محسوس ہو تو اس کا وضو بھی ٹوٹ جائے گا اور اگر آدمی عورت کا بوسہ لے اور وہ چاہتی تو نہ ہو لیکن اسے شہوت محسوس ہو تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

(٥٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ : أَمَا إِنِّي أَحْمَدُ اللَّهَ يَا هُنَيْدَةُ ، لَوْلاَ أَنْ أُحْدِثَ وُضُوءًا لَقَبَّلْتُكِ.

(۵۰۴) حضرت ابراہیم نے اپنی زوجہ سے فرمایا ''اے ھنیدہ! میں اللہ کی تعریف کرتا ہوں۔ اگر مجھے اپنا وضو باقی نہ رکھنا ہوتا تو میں تیرا بوسہ لے لیتا''

(٥٧) فِي قُبْلَةِ الصَّبِيِّ

بچے کا بوسہ لینے کا بیان

(٥٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَبَّلَ صَبِيًّا فَمَضْمَضَ.

(۵۰۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بچے کا بوسہ لیا پھر کلی فرمائی۔

(٥٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ تَوَضَّأَ فَقَبَّلَ بُنَيَّةً لَهُ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ.

(۵۰۶) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک بچی کا بوسہ لیا پھر پانی منگوا کر کلی فرمائی۔

(٥٠٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَبَّلَ الصَّبِيَّ مَضْمَضَ فَاهُ ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(۵۰۷) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب بچے کا بوسہ لیتے تو کلی فرماتے۔ اور وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔

(٥٠٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قُبْلَةِ الصَّبِيِّ بَعْدَ الْوُضُوءِ ؟فَقَالَ : إِنَّمَا تِلْكَ رَحْمَةٌ ، لاَ وُضُوءَ فِيهَا.

(۵۰۸) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے بچے کا بوسہ لینے کے بعد وضو کا حکم دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا ''یہ تو مہربانی اور رحمت کا اظہار ہے اس میں وضو واجب نہیں۔

(۵۸) فی الوضوءِ مِنَ اللَّمْسِ

عورت کو چھونے کے بعد وضو کا حکم

(۵۰۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا لَمَسَ ، أَوْ قَبَّلَ لِشَهْوَةٍ نَقَضَ الْوُضُوءَ.

(۵۰۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آدمی نے اگر شہوت سے چھوا یا بوسہ لیا تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

(۵۱۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، مِثْلَهُ.

(۵۱۰) حضرت شعبی سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۵۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قَبَّلْتَ ، أَوْ لَمَسْتَ ، أَوْ بَاشَرْتَ فَأَعِدِ الْوُضُوءَ.

(۵۱۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب تو نے بوسہ لیا یا چھوا یا مباشرت کی تو وضو کا اعادہ تجھ پر لازم ہے۔

(۵۱۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ قَالاَ :إِذَا لَمَسَ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

(۵۱۲) حضرت حماد اور حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جب عورت کو چھوا تو وضو ٹوٹ گیا۔

(۵۱۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي اللَّمْسِ بِالْيَدِ وُضُوءًا.

(۵۱۳) حضرت حسن بصری کے نزدیک ہاتھ سے چھونے کی بنا پر وضو لازم نہیں ہوتا۔

(۵۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :إِذَا لَمَسَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ لِشَهْوَةٍ تَوَضَّأَ ، مَا لَمْ يُنْزِلْ.

(۵۱۴) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بیوی کو شہوت کے ساتھ چھوئے تو جب تک انزال نہ ہوا سے وضو کرنا چاہئے۔

(۵۹) فی الوضوءِ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ

اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنے کا بیان

(۵۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ ؟ فَقَالَ :تَوَضَّؤُوا مِنْهَا. (احمد ۴/ ۳۰۳۔ ابن خزیمة ۳۲)

(۵۱۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹوں کا گوشت کھانے کے بعد وضو کا حکم پوچھا گیا تو

آپ نے فرمایا "اونٹوں کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو"

(٥١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى نَحَرَ جَزُورًا فَأَطْعَمَ أَصْحَابَهُ ، ثُمَّ قَامُوا يُصَلُّونَ بِغَيْرِ طُهُورٍ ، فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ ، وَقَالَ :مَا أُبَالِي مَشَيْت فِي فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَلَمْ أَتَوَضَّأْ ، أَوْ أَكَلْت مِنْ لَحْمِهَا وَلَمْ أَتَوَضَّأْ.

(۵۱۶) حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اونٹ ذبح کیا اور اس کا گوشت اپنے ساتھیوں کو کھلایا۔ گوشت کھا کر وہ حضرات بغیر وضو کئے نماز میں کھڑے ہونے لگے تو حضرت ابو موسیٰ نے انہیں روک دیا اور فرمایا "میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر میں اس کی لید اور خون پر چلوں تو پھر بھی وضو کروں اور اگر اس کا گوشت کھاؤں تو پھر بھی وضو کروں (گویا میرے نزدیک دونوں حالتوں میں وضو کرنا ضروری ہے)۔

(٥١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :كُنَّا نَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ ، وَلاَ نَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ. (طبرانی ۱۸۶۸)

(۵۱۷) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کیا کرتے تھے لیکن بکریوں کا گوشت کھا کر وضو نہیں کرتے تھے۔

(٥١٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ ، وَلاَ نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ. (ابن حبان ۱۱۲۵۔ احمد ۵/ ۱۰۲)

(۵۱۸) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں اور بکری کا گوشت کھا کر وضو نہ کریں۔

(٦٠) مَنْ قَالَ لاَ يَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ

جن حضرات کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھا کر وضو واجب نہیں

(٥١٩) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَكَلَ لَحْمَ جَزُورٍ ، وَشَرِبَ لَبَنَ الإِبِلِ ، وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(۵۱۹) حضرت یحییٰ بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اونٹ کا گوشت کھایا اور اس کا دودھ پیا، پھر بغیر وضو کئے نماز پڑھی۔

(٥٢٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا لاَ يَتَوَضَّؤُونَ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ

وَأَلْبَانِهَا.

(۵۲۰) حضرت طاوس، حضرت عطاء اور حضرت مجاہد اونٹوں کا گوشت کھانے اور ان کا دودھ پینے کے بعد وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

(۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي سَبْرَةَ النَّخَعِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَكَلَ لَحْمَ جَزُورٍ ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(۵۲۱) حضرت ابو سبرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا گوشت کھایا اور وضو کئے بغیر نماز پڑھی۔

(۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَكَلَ لَحْمَ جَزُورٍ ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(۵۲۲) حضرت عبداللہ بن حسن فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا گوشت کھایا اور وضو کئے بغیر نماز پڑھی۔

(۵۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نفاعة بن مُسْلم ، قَالَ :رَأَيْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ أَكَلَ لَحْمَ جَزُورٍ ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(۵۲۳) حضرت نفاعہ فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ نے اونٹ کا گوشت کھایا اور وضو کئے بغیر نماز پڑھی۔

(۵۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ فِي لحومِ الإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وُضُوءٌ.

(۵۲۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اونٹ، گائے اور بکری کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(٦١) مَنْ كَانَ لاَ يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس کے استعمال سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۵۲٥) حَدَّثَنا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ ، خُبْزًا وَلَحْمًا ، فَصَلَّوْا وَلَمْ يَتَوَضَّؤُوا. (ترمذی ۸۰)

(۵۲۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا، ان سب حضرات نے کھانے کے بعد وضو کئے بغیر نماز پڑھی۔

(۵۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى. (ابو داؤد ۱۹۱۔ ابن حبان ۱۱۶۳)

(۵۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کا گوشت کھایا پھر ایک کپڑے اپنے ہاتھوں کو صاف کر لیا اور وضو کئے بغیر نماز پڑھی۔

(٥٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِنْ عَظْمٍ ، أَوْ تَعَرَّقَ مِنْ ضِلَعٍ ، ثُمَّ صَلَّى ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(احمد ١/ ٢٢٧۔ ابن خزيمة ٣٩)

(۵۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہڈی کے ساتھ لگا ہوا گوشت کھایا پھر وضو کئے بغیر نماز پڑھی۔

(٥٢٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّلاَةَ ، فَمَرَّ بِقِدْرٍ تَفُورُ ، فَأَخَذَ مِنْهَا عَرْقًا ، أَوْ كَتِفًا فَأَكَلَهُ ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. (طبرانی ١٠٧٤١۔ احمد ٣٤١)

(۵۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے نکلے، آپ نے دیکھا کہ ایک ہانڈی چولہے پر پک رہی ہے، آپ نے اس میں سے شانے کا گوشت نکال کر کھالیا، پھر صرف کلی کی، وضو نہیں فرمایا۔

(٥٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ مَرْوَانَ ، قَالَ :تَوَضَّأْ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ، فَأَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُها ، فَقَالَتْ :نَهَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي كَتِفًا ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ ، وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

(احمد ٦/ ٣٠٦۔ نسائی ٦٦٥٦)

(۵۲۹) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو یہ حدیث سنائی کہ آگ پر پکائی گئی چیز کھانے کے بعد وضو کرو۔ مروان نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیج کر یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا ''ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں شانے کا گوشت کھایا پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے گئے اور پانی کو چھوا تک نہیں''۔

(٥٣٠) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، أَوْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهُ ، فَصَلَّى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

(ابن ماجه ٤٩١۔ نسائی ١٨٧)

(۵۳۰) حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بکری کا شانہ لایا گیا، آپ نے اس میں سے کھایا اور پانی کو چھوئے بغیر نماز ادا فرمائی۔

(٥٣١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ الأَنْصَارِيُّ ؛ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ صَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ دَعَا بِأَطْعِمَةٍ ، وَلَمْ يُؤْتَ إِلاَّ بِسَوِيقٍ ، فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى

بِنَا الْمَغْرِبَ. (ابن ماجه ۴۹۲)

(۵۳۱) حضرت سوید بن نعمان فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے، جب ہم مقام صہباء پہنچے تو نبی ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر کھانا منگوایا۔ اس موقع پر صرف ستو لائے گئے، لوگوں نے انہیں کھایا اور پانی پی لیا، پھر آپ ﷺ نے پانی منگوا کر کلی فرمائی، پھر مغرب کی نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی۔

(۵۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِهِ ، وَزَادَ فِيهِ :وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ ، وَمَا مَسَّ مَاءً.(احمد ۳/ ۴۶۲)

(۵۳۲) حضرت سوید کی ایک روایت میں یہ اضافہ ہے ''ہم نے کلی کی، اور آپ ﷺ نے پانی کو چھوا تک نہیں''۔

(۵۳۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ حُنَيْنِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفًا ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ ، وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً. (مسلم ۹۴۔ احمد ۶/ ۳۹۲)

(۵۳۳) حضرت ابو رافع فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ایک مرتبہ شانے کا گوشت کھایا پھر نماز کے لئے اٹھ پڑے اور پانی کو چھوا تک نہیں۔

(۵۳٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ، ثُمَّ صَلَّى ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(احمد ۴/ ۱۳۹۔ مسلم ۹۳)

(۵۳۴) حضرت عمرو بن امیہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت کھایا پھر بغیر وضو کئے نماز ادا فرمائی۔

(۵۳٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إيَادٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي إيَادٌ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ سَرْحَانَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ طَعَامًا ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ وَقَدْ كَانَ تَوَضَّأَ قَبْلَ ذَلِكَ ، فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ لِيَتَوَضَّأَ ، فَانْتَهَرَنِي ، وَقَالَ :وَرَاءَكَ ، وَلَوْ فَعَلْتُ ذَلِكَ فَعَلَ النَّاسُ بَعْدِي. (طبرانی ۱۰۰۸)

(۵۳۵) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ نے کھانا کھایا، اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا، آپ پہلے سے باوضو تھے۔ میں آپ کے پاس وضو کے لئے پانی لایا تو آپ نے مجھے ڈانٹ دیا، فرمایا ''پیچھے رہو، اگر میں نے وضو کیا تو میرے بعد لوگ بھی وضو کرنے لگیں گے۔

(۵۳٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَكَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ خُبْزًا وَلَحْمًا ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(۵۳۶) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھانا کھایا تو انہوں نے بغیر وضو کئے

نماز پڑھی۔

(۵۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَدَ كَانَا مَعَ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يُرِيدُ الْمَسْجِدَ ، فَتَلَقَّى بِجَفْنَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ ، وَهُوَ فِي الرَّحْبَةِ ، قَالَ :فَجَلَسَ فَأَكَلَ مِنْهَا هُوَ وَعَلْقَمَةُ وَالأَسْوَدُ ، قَالَ : ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ ، فَمَضْمَضَ فَاهُ ، وَغَسَلَ يَدَيْهِ مِنْ غَمْرِ اللَّحْمِ ، ثُمَّ دَخَلَ فَصَلَّى.

(۵۳۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علقمہ اور حضرت اسود دونوں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد جا رہے تھے۔ اتنے میں ثرید کا ایک پیالہ لایا گیا تو ایک جگہ بیٹھ کر تینوں حضرات نے کھایا۔ پھر پانی منگوا کر کلی کی اور اپنے ہاتھوں سے گوشت کی چکنائی صاف کی، پھر مسجد میں داخل ہو کر نماز ادا کی۔

(۵۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا ، فَمَا زَادَ عَلَى أَنْ مَضْمَضَ فَاهُ وَغَسَلَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ صَلَّى.

(۵۳۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے روٹی اور گوشت کھایا، پھر کلی کی، ہاتھ دھوئے اور نماز ادا فرمائی۔

(۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْوُضُوءُ مِمَّا خَرَجَ ، وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ.

(۵۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جسم سے خارج ہونے والی چیز سے وضو ٹوٹتا ہے جسم میں داخل ہونے والی چیز سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۵۴۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْت ابْنَ عُمَرَ مُتَوَضِّئًا مِنْ طَعَامٍ قَطُّ ، كَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلاَثَ ، ثُمَّ يَمْسَحُ يَدَهُ بِالتُّرَابِ ، ثُمَّ يَقُومُ إلَى الصَّلاَةِ.

(۵۴۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کبھی کھانے کی وجہ سے وضو کرتے نہیں دیکھا۔ وہ کھانے کے بعد اپنی تین انگلیاں چاٹ لیتے۔ پھر اپنے ہاتھ کو مٹی سے صاف کرتے اور نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

(۵۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِجَبَلَةَ :أَسَمِعْتَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إنِّي لآكُلُ اللَّحْمَ وَأَشْرَبُ اللَّبَنَ وَأُصَلِّي ، وَلاَ أَتَوَضَّأُ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۵۴۱) حضرت مسعر فرماتے ہیں کہ میں نے جبلہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں گوشت کھا کر اور دودھ پی کر نماز پڑھتا ہوں اور وضو نہیں کرتا؟ انہوں نے فرمایا ہاں سنا ہے۔

(۵۴۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْوُضُوءُ مِمَّا خَرَجَ ، وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ ، وَلاَ مِمَّا أُوطِئَ.

(۵۴۲) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جسم سے نکلنے والی چیز سے وضو ٹوٹتا ہے جسم میں داخل ہونے والی چیز اور پاؤں پر لگ

جانے والی گندگی سے وضونہیں ٹوٹتا۔

(٥٤٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : الْوُضُوءُ مِمَّا خَرَجَ ، وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ.

(۵۴۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جسم سے نکلنے والی چیز سے وضوٹوٹتا ہے، داخل ہونے والی چیز سے وضونہیں ٹوٹتا۔

(٥٤٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُرَارَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ أُبَيٍّ يُحَدِّثُ ، عَنْ أُمِّ الطُّفَيْلِ امْرَأَةِ أُبَيٍّ ؛ أَنَّ أُبَيًّا كَانَ يَأْكُلُ الثَّرِيدَ وَيُمَضْمِضُ فَاهُ وَيُصَلِّي.

(۵۴۴) حضرت ابی کی بیوی حضرت ام طفیل فرماتی ہیں کہ حضرت ابی ثرید کھانے کے بعد کلی کر کے نماز پڑھ لیتے تھے۔

(٥٤٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ ابْنَةِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى ضُبَاعَةَ ، فَنَهَسَ عِنْدَهَا مِنْ كَتِفٍ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. (احمد ۶/ ۴۱۹۔ طبرانی ۲۱۴)

(۵۴۵) حضرت ام حکیم بنت الزبیر فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت ضباعہ کے یہاں تشریف لائے اور شانے کا گوشت تناول فرمایا۔ پھر آپ نماز کے لئے تشریف لے گئے اور آپ نے وضونہیں فرمایا۔

(٥٤٦) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا السَّوَّارِ الْعَدَوِيَّ أَكَلَ ثَرِيدًا وَلَحْمًا ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(۵۴۶) حضرت عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالسوار عدوی کو دیکھا کہ انہوں نے ثرید اور گوشت کھایا پھر وضو کئے بغیر نماز ادا فرمائی۔

(٥٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامٌ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ.

(۵۴۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں وہ برا کھانا ہے جس کے بعد وضو کیا جائے۔

(٥٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ الثَّرِيدَ وَيَشْرَبُ النَّبِيذَ وَيُصَلِّي ، وَلاَ يَتَوَضَّأُ.

(۵۴۸) حضرت عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں کہ ابن الحنفیہ ثرید کھاتے اور نبیذ پیتے پھر وضو کئے بغیر نماز پڑھ لیتے تھے۔

(٥٤٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَبِيدَةَ ، فَأَمَرَ بِشَاةٍ فَذُبِحَتْ ، فَدَعَا بِخُبْزٍ وَلَبَنٍ وَسَمْنٍ فَأَكَلْنَا ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ أَنْ يَتَوَضَّأَ ، لَوْلاَ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يُرِيَنِي أَنَّهُ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

(۵۴۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبیدہ کے پاس آیا۔ انہوں نے بکری ذبح کرنے کا حکم دیا، بکری ذبح کی گئی پھر آپ نے روٹی، دودھ اور چربی منگوائی ہم نے سب چیزیں کھائیں، پھر انہوں نے وضو کئے بغیر نماز پڑھ لی۔ میرا ان کے

بارے میں یہ گمان تھا کہ وہ وضو کرنا پسند کرتے ہیں لیکن شاید وہ دکھانا چاہتے تھے کہ وضو نہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

(٥٥٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، وَعِكْرِمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِالْقِدْرِ ، فَيَتَنَاوَلُ مِنْهَا الْعَرْقَ فَيُصِيبُ مِنْهُ ، ثُمَّ يُصَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ، وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً. (احمد ٦/ ١٦١)

(۵۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم گزرتے ہوئے ہانڈی سے گوشت لے کر کھا لیتے پھر بغیر وضو کئے اور بغیر پانی کو چھوئے نماز ادا فرما لیتے۔

(٥٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ يَأْكُلُ اللَّحْمَ وَالثَّرِيدَ ، فَيُصَلِّي وَلاَ يَتَوَضَّأُ.

(۵۵۱) حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن یزید گوشت اور ثرید کھاتے پھر بغیر وضو کئے نماز پڑھ لیتے تھے۔

(٥٥٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ مَوْلَى ثَقِيفٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ جَدْيًا لَهُمْ فِي التَّنُّورِ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَخْرِجُوهُ لَنَا لاَ يَفْتِنَّا فِي الصَّلاَةِ ، فَأَخْرَجُوهُ فَأَكَلُوا مِنْهُ ، ثُمَّ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ تَوَضَّأَ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَكَلْنَا رِجْسًا ؟! قَالَ : فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَنْتَ خَيْرٌ مِنِّي وَأَعْلَمُ ، ثُمَّ صَلَّوْا.

(۵۵۲) حضرت ابو زیاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ تنور میں بھونی جانے والی بکری کے پکنے کا انتظار کر رہے تھے۔ اتنے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے لے آؤ کہیں ہماری نماز خراب نہ ہو جائے (یعنی بھوک کی شدت کی وجہ سے) پس اسے نکالا گیا اور سب نے اسے کھایا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وضو کرنے لگے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا "کیا ہم نے کوئی ناپاک چیز کھائی ہے؟" اس پر حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ مجھ سے بہتر ہیں اور مجھ سے زیادہ جانتے ہیں" پھر سب نے نماز پڑھ لی۔

(٦٢) مَنْ كَانَ يَرَى الْوُضُوءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

جس چیز کو آگ نے بدل دیا ہو اس سے وضو کا بیان

(٥٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَارِظٍ ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَكَلَ أَثْوَارَ أَقِطٍ ، فَقَامَ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ : أَتَدْرُونَ لِمَ تَوَضَّأْتُ ؟ إِنِّي أَكَلْتُ أَثْوَارَ أَقِطٍ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ، قَالَ ، فَكَانَ عُمَرُ يَتَوَضَّأُ مِنَ السُّكَّرِ .

(۵۵۳) حضرت ابراہیم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مکھن کے ٹکڑے کھائے، پھر وضو فرمایا اس

کے بعد آپ نے پوچھا ''کیا تم جانتے ہو میں نے وضو کیوں کیا؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم کوئی ایسی چیز کھاؤ جسے آگ نے چھوا ہو تو وضو کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شکر کھا کر وضو کیا کرتے تھے۔

(٥٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الأَخْنَسِ؛ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالَتِهِ أُمِّ حَبِيبَةَ ، فَسَقَتْهُ شَرْبَةً مِنْ سَوِيقٍ ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي تَوَضَّأْ ، فَإِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

(۵۵۴) حضرت ابوسفیان بن مغیرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنی خالہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انہوں نے مجھے ستو کا شربت پلایا پھر فرمایا ''اے بھانجے! وضو کرلو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اسے استعمال کرنے کے بعد وضو کرلو۔

(٥٥٥) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ بْنُ سَعِيدٍ الأَخْنَسِيُّ ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى خَالَتِي أُمِّ حَبِيبَةَ فَسَقَتْنِي سَوِيقًا ، ثُمَّ قَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي تَوَضَّأْ ، فَإِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ. (احمد ۶/ ۳۲۸)

(۵۵۵) حضرت ابوسفیان بن سعید اخنسی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنی خالہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انہوں نے مجھے ستو کا شربت پلایا پھر فرمایا ''اے بھانجے! وضو کرلو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اسے استعمال کرنے کے بعد وضو کرلو۔

(٥٥٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ: قِيلَ لِمَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، وَأَنَا عِنْدَهُ: عَمَّنْ أَخَذَ الْحَسَنُ ، أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ؟ فَقَالَ: أَخَذَهُ عَنْ أَنَسٍ ، وَأَخَذَهُ أَنَسٌ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، وَأَخَذَهُ أَبُو طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم. (طحاوی ۶۹۔ احمد ۴/ ۳۰)

(۵۵۶) ایک مرتبہ مطر الوراق سے پوچھا گیا کہ حضرت حسن بصری نے یہ روایت کس سے لی ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کے استعمال کے بعد وضو کیا جائے؟ انہوں نے فرمایا انہوں نے یہ روایت حضرت انس سے، انہوں نے حضرت ابوطلحہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہے۔

(٥٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ: تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

(۵۵۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اسے استعمال کرنے کے بعد وضو کرلو۔

(٥٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّهُ قَالَ: تَوَضَّؤُوا

مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ. (طبرانی ۴۸۳۹)

(۵۵۸) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اسے استعمال کرنے کے بعد وضو کرلو۔

(۵۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يَتَوَضَّأُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ.

(۵۵۹) حضرت ابوموسیٰ آگ پر پکی ہوئی چیز استعمال کرنے کے بعد وضو کرتے تھے۔

(۵۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَلَمْ أَجِدْهُ ، فَقَعَدْتُ أَنْتَظِرُهُ ، فَجَاءَ وَهُوَ مُغْضَبٌ ، فَقَالَ : كُنْتُ عِنْدَ هَذَا ، يَعْنِي الْحَجَّاجَ ، فَأَكَلُوا ، ثُمَّ قَامُوا فَصَلَّوْا ، وَلَمْ يَتَوَضَّؤُوا ! ، فَقُلْتُ : أَوَ مَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ هَذَا يَا أَبَا حَمْزَةَ ؟ قَالَ : مَا كُنَّا نَفْعَلُهُ. (عبدالرزاق ۶۷۰)

(۵۶۰) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ موجود نہ تھے، میں بیٹھ کر ان کا انتظار کرنے لگا۔ جب وہ واپس آئے تو انتہائی غصہ میں تھے، فرمانے لگے میں اس (حجاج) کے پاس سے آ رہا ہوں، لوگوں نے کھانا کھایا اور بغیر وضو کئے اٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ''اے ابوحمزہ! کیا آپ ایسا نہ کیا کرتے تھے''۔ انہوں نے فرمایا ''ہم ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔

(۵۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ شَرِبَ سَوِيقًا فَتَوَضَّأَ.

(۵۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ستو کا شربت پیا، پھر وضو فرمایا۔

(۵۶۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَنَسًا ، وَأَبَا طَلْحَةَ ، وَأَبَا مُوسَى ، وَابْنَ عُمَرَ ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَامْرَأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ كَانُوا يَتَوَضَّؤُونَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ.

(۵۶۲) حضرت سلیمان فرماتے ہیں کہ حضرت انس، ابوطلحہ، ابوموسیٰ، ابن عمر، زید بن ثابت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو ازواج آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرتے تھے۔

(۵۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ ، وَسَقَاهُمْ مَرَّةً نَبِيذًا ، فَأَتَاهُمْ بِوَضُوءٍ ، فَتَوَضَّؤُوا.

(۵۶۳) حضرت ابوقلابہ آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو کا حکم دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے لوگوں کو نبیذ پلائی پھر وضو کا پانی منگوا کر انہیں وضو کرایا۔

(۵۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : تَوَضَّؤُوا مِنَ السُّكَّرِ ، فَإِنَّ لَهُ ثُفْلاً.

(۵۶۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شکر کھا کر وضو کرو کیونکہ اس میں تلچھٹ ہوتی ہے۔

(۵۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ عَائِشَةَ ، وَأَبَا سَلَمَةَ ، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ كَانُوا يَتَوَضَّؤُونَ مِمَّا

مَسَّتِ النَّارُ ، وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ.

(۵۶۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ، ابوسلمہ اور عمر بن عبد العزیز آگ پر پکی چیز کھا کر وضو کیا کرتے تھے۔ حضرت زہری بھی یونہی کرتے تھے۔

(٥٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ ، أُرَاهُ قَدْ ذَكَرَ أَنَّ لَهُ صُحْبَةً ، قَالَ : يُتَوَضَّأُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ.

(۵۶۶) ایک اور صحابی فرماتے ہیں کہ آگ پر پکی چیز کھا کر وضو کیا جائے گا۔

(٥٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَتَوَضَّأَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ ، فَقُلْتُ لَهُ :مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَوَضَّأْتَ ؟ فَقَالَ :أَكَلْتُ ثَوْرَيْ أَقِطٍ.

(۵۶۷) حضرت عبد اللہ بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، انہوں نے مسجد کے اوپر وضو فرمایا۔ میں نے ان سے وضو کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ میں نے مکھن کے ٹکڑے کھائے تھے۔

(٥٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :تَوَضَّأْ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ.

(۵۶۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جس چیز کو آگ نے چھوا ہو اس کے استعمال کے بعد وضو کیا جائے گا۔

(٥٦٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّفَرِ يُحَدِّثُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :كَانُوا عِنْدَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَأَكَلُوا لَحْمًا وَثَرِيدًا ، وَخَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ فَجَعَلُوا يُصَلُّونَ وَلاَ يَتَوَضَّؤُونَ ، فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ :انْظُرْ ! يُصَلُّونَ وَلاَ يَتَوَضَّؤُونَ.

(۵۶۹) حضرت عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگ حضرت مغیرہ بن شعبہ کے پاس تھے۔ لوگوں نے گوشت اور ثرید کھایا، پھر باہر گئے اور بغیر وضو کے نماز شروع کر دی۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے "انہیں دیکھو! بغیر وضو کے نماز پڑھ رہے ہیں۔"

(٦٣) في الرجل يَمَسُّ إبطَهُ أَيَتَوَضَّأُ

کیا بغل کو ہاتھ لگانے والا شخص وضو کرے گا؟

(٥٧٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ:رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلاً حَكَّ إِبطَهُ ، أَوْ مَسَّهُ ، فَقَالَ لَهُ :قُمْ فَاغْسِلْ يَدَكَ ، أَوْ تَطَهَّرْ.

(۵۷۰) ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو بغل میں خارش کر رہا تھا، آپ نے اس سے فرمایا اٹھو اور ہاتھ دھوؤ یا وضو کرو۔

(٥٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَنْ نَقَّى أَنْفَهُ ، أَوْ حَكَّ إِبِطَهُ تَوَضَّأَ.

(۵۷۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو اپنا ناک صاف کرے یا بغل میں خارش کرے، اسے چاہئے کہ وضو کرے۔

(٥٧٢) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوءٌ فِي نَتْفِ الإِبِطِ.

(۵۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بغل کے بال اکھیڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(٥٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَمَسُّ إِبِطَهُ ، أَوْ يَنْتِفُهُ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا ، إِلاَّ أَنْ يُدْمِيَهُ.

(۵۷۳) حضرت حسن سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو بغل کو ہاتھ لگائے یا بال اکھیڑے تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں البتہ اگر خون نکلا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

(٥٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :هَؤُلاَءِ يَقُولُونَ :مَنْ مَسَّ إِبِطَهُ أَعَادَ الْوُضُوءَ ؟ وَأَنَا لاَ أَقُولُ ذَلِكَ ، وَلاَ أَدْرِي مَا هَذَا.

(۵۷۴) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ بغل کو ہاتھ لگانے والا دوبارہ وضو کرے گا، میں نہ یہ کہتا ہوں اور نہ اس بات کو جانتا ہوں۔

(٥٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ نَتْفِ الأَبِطِ.

(۵۷۵) حضرت عبداللہ بن عمرو بغل کے بال اکھیڑنے کے بعد غسل فرماتے تھے۔

(٦٤) الرجل يأخذ مِنْ شَعْرِهِ أَيَتَوَضَّأُ ؟

کیا بال کٹوانے والا شخص وضو کرے گا؟

(٥٧٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ وَمِنْ أَظْفَارِهِ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ؟ قَالَ :لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

(۵۷۶) حضرت حسن سے بال یا ناخن کاٹنے والے شخص کے وضو کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا ''بال یا ناخن کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔''

(٥٧٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ :لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ ، لَمْ يَزِدْهُ إِلاَّ طَهَارَةً.

(۵۷۷) حضرت حکم اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اس پر وضو واجب نہیں، اس عمل نے تو اس کی پاکی میں اضافہ کیا ہے۔

(٥٧٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :هُوَ طَهُورٌ وَبَرَكَةٌ.

(۵۷۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ بال پاک اور برکت کی چیز ہیں۔

(۵۷۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي دَاوُد ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا وَائِلٍ أَخَذَ مِنْ شَعْرِهِ ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى.

(۵۷۹) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ میں نے ابووائل کو دیکھا انہوں نے بال کاٹے پھر مسجد میں جا کر نماز ادا فرمائی۔

(۵۸۰) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَالْحَكَمِ ، وَالزُّهْرِيِّ ، قَالُوا :لَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوءٌ.

(۵۸۰) حضرت ابوجعفر، عطاء، حکم اور زہری فرماتے ہیں کہ بال کٹوانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۵۸۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَخَذَ مِنْ أَظْفَارِهِ ، فَقُلْتُ لَهُ: أَخَذْتَ مِنْ أَظْفَارِكَ ، وَلاَ تَتَوَضَّأُ ؟ قَالَ :مَا أَكْيَسَكَ ؟! أَنْتَ أَكْيَسُ مِمَّنْ سَمَّاهُ أَهْلُهُ كَيِّسًا.

(۵۸۱) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ناخن کاٹے۔ میں نے ان سے پوچھا آپ نے اپنے ناخن کاٹے ہیں لیکن وضو نہیں کیا؟ فرمانے لگے ''تو کتنا عقل مند ہے! تو اس شخص سے زیادہ عقل مند ہے جسے اس کے گھر والے عقل مند کہتے ہیں۔

(۶۵) مَنْ قَالَ يُعِيدُ الْوُضُوءَ ، وَمَنْ قَالَ يُجْرِي عَلَيْهِ الْمَاءَ

ان حضرات کا بیان جن کے نزدیک بال کٹوا کر وضو کرے گا یا صرف بالوں پر پانی بہائے گا

(۵۸۲) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ وَمِنْ أَظْفَارِهِ ، قَالَ : يُعِيدُ الْوُضُوءَ.

(۵۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ بال یا ناخن کاٹنے والے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ دوبارہ وضو کرے گا۔

(۵۸۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُجْرِي عَلَيْهِ الْمَاءَ.

(۵۸۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ بالوں پر پانی بہائے گا۔

(۵۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُجْرِي عَلَيْهِ الْمَاءَ.

(۵۸۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ بالوں پر پانی بہائے گا۔

(۵۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ أَظْفَارِهِ ، قَالَ :يُعِيدُ الْوُضُوءَ.

(۵۸۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ناخن کاٹنے کے بعد آدمی دوبارہ وضو کرے گا۔

(۵۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إذَا قَلَّمَ أَظْفَارَهُ تَوَضَّأَ.

(۵۸۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب آدمی ناخن کاٹے تو وضو کرے۔

(۵۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : يُحْدِثُ لِذَلِكَ وُضُوءًا.

(۵۸۷) حضرت زر فرماتے ہیں کہ بال کٹوانے سے وضوٹوٹ جائے گا۔

(۵۸۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ ، وَيَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ ، قَالَ : يَمْسَحُهُ بِالْمَاءِ.

(۵۸۸) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جو شخص داڑھی کٹوائے یا ناخن تراشے تو وہ صرف انہی پر پانی ڈال لے۔

(۵۸۹) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُصُّ أَظْفَارَهُ ، قَالَ : يَغْسِلُهَا بِالْمَاءِ.

(۵۸۹) حضرت حماد ناخن تراشنے والے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ صرف انہی پر پانی ڈال لے۔

(٦٦) مَنْ كَانَ إِذَا بَالَ لَمْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِالْمَاءِ

پیشاب کے بعد شرمگاہ کو پانی سے نہ دھونے کا مسلک

(۵۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا بَالَ مَسَحَ ذَكَرَهُ بِحَائِطٍ ، أَوْ بِحَجَرٍ ، وَلَمْ يَمَسَّهُ مَاءً.

(۵۹۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیشاب کرنے کے بعد پتھر یا دیوار سے صفائی کر لیتے ، پانی سے استنجاء نہ فرماتے تھے۔

(۵۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَوْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : مَرَّ سَعْدٌ بِرَجُلٍ يَغْسِلُ مَبَالَهُ ، فَقَالَ : لِمَ تَخْلِطُوا فِي دِينِكُمْ مَا لَيْسَ مِنْهُ ؟!

(۵۹۱) حضرت سعد ایک مرتبہ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنی پیشاب کی جگہ کو دھو رہا تھا، انہوں نے فرمایا تم اپنے دین میں ایسی باتیں کیوں شامل کرتے ہو جو اس میں نہیں۔

(۵۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُسْتَوْرِدِ ، قَالَ : رَآنِي مُجَمِّعُ بْنُ يَزِيدَ وَأَنَا أَغْسِلُ ذَكَرِي ، فَقَالَ : أَلَمْ تَكُنْ تَنَقَّضْتَ حِينَ بُلْتَ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : حَسْبُكَ.

(۵۹۲) حضرت عبداللہ بن مستور فرماتے ہیں کہ مجمع بن یزید نے مجھے دیکھا کہ میں پیشاب کی جگہ دھو رہا ہوں، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے پیشاب کے بعد اسے صاف نہیں کیا تھا؟ میں نے کہا ''کیوں نہیں'' فرمایا ''بس اتنا ہی کافی ہے''

(۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبِي لاَ يَغْسِلُ مَبَالَهُ ، يَتَوَضَّأُ وَلاَ يَمَسُّ مَاءً.

(۵۹۳) حضرت ھشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ میرے والد پیشاب کی جگہ کو نہیں دھویا کرتے تھے۔ وہ وضو کر لیتے اور پانی سے استنجاء نہ کرتے۔

(۵۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَأَى رَجُلاً يَغْسِلُ ذَكَرَهُ ، فَقَالَ : أَلاَ

يَغْسِلُ اسْتَهُ.

(۵۹۴) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ پیشاب کی جگہ دھو رہا ہے، آپ نے فرمایا یہ سرین کیوں نہیں دھوتا۔

(۵۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي رَجُلٍ بَالَ وَنَسِيَ أَنْ يَغْسِلَ ذَكَرَهُ، قَالَ: أَجْزَأَ ذَلِكَ عَنْهُ.

(۵۹۵) حضرت حسن (اس شخص کے بارے میں جس نے پیشاب کیا اور پیشاب کی جگہ دھونا بھول گیا) فرماتے ہیں "اس کے لئے کافی ہوگیا"۔

(۵۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَغْسِلُ عَنْهُ أَثَرَ الْغَائِطِ، فَقَالَ: مَا كُنَّا نَفْعَلُهُ.

(۵۹۶) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جو پاخانے کی جگہ دھو رہا تھا تو فرمایا ہم تو ایسا نہ کیا کرتے تھے۔

(۵۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى التَّوْأَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتِ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ، فَاتَّبَعَهُ عُمَرُ بِمَاءٍ، فَقَالَ: مَا هَذَا يَا عُمَرُ؟ فَقَالَ: مَاءٌ تَوَضَّأُ بِهِ، فَقَالَ: مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ، وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً. (ابوداؤد ۴۲۔ ابن راھویہ ۱۲۶۲)

(۵۹۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کے لئے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پانی لے کر آپ کے پیچھے چل پڑے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے عمر! یہ کیا ہے" فرمایا یہ پانی ہے آپ اس سے وضو کیجئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے ہر مرتبہ پیشاب کے بعد وضو کا حکم نہیں دیا گیا، اگر میں ایسا کروں گا تو یہ عمل دین کا حصہ بن جائے گا"۔

(۶۷) مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَغْسِلَ ذَكَرَهُ وَيَغْسِلَ أَثَرَ الْبَوْلِ

جن حضرات کے نزدیک پیشاب کے بعد پانی سے استنجاء کرنا مستحب ہے۔

(۵۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ عَبْدِاللهِ، مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَغْسِلُ أَثَرَ الْبَوْلِ.

(۵۹۸) حضرت غیلان بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیشاب کی جگہ پانی سے دھوتے دیکھا ہے۔

(۵۹۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسًا يَغْسِلُ أَثَرَ الْبَوْلِ، وَرَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَغْسِلُ أَثَرَ الْبَوْلِ، وَرَأَيْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ يَغْسِلُ أَثَرَ الْبَوْلِ.

(۵۹۹) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس، حضرت ابن سیرین اور حضرت نضر بن انس کو پیشاب کی جگہ پانی سے دھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۶۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ كَهْمَسٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَحْمَدُ إِلَيْكُمْ غَسْلَ الإِحْلِيلِ.

(۶۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ آلۂ تناسل کے سوراخ کو پانی سے دھونا بہت اچھا ہے۔

(٦٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ بَالَ، فَغَسَلَ مَا هُنَالِكَ.

(۶۰۱) ایک اسدی شخص فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کرنے کے بعد پیشاب کی جگہ کو دھویا۔

(٦٠٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : بَالَ ثُمَّ أَخَذَ مَاءً ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي تُبَّانِهِ ، فَمَسَحَ ذَكَرَهُ.

(۶۰۲) حضرت ابراہیم نے پیشاب کرنے کے بعد پانی لیا اور ہاتھ اپنے پاجامے کے اندر ڈال کر آلۂ تناسل کو صاف کیا۔

(٦٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، أَنَّهُ بَالَ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي سَرَاوِيلِهِ فَغَسَلَ ذَكَرَهُ.

(۶۰۳) حضرت اسود نے پیشاب کرنے کے بعد پانی لیا اور ہاتھ اپنے پاجامے کے اندر ڈال کر آلۂ تناسل کو صاف کیا۔

(٦٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا بَالَ أَدْخَلَ يَدَهُ تَحْتَ إِزَارِهِ فَمَسَحَ ذَكَرَهُ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِطَلْحَةَ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ.

(۶۰۴) حضرت حسن بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم جب پیشاب کرتے تو اپنا ہاتھ شلوار میں ڈال کر آلہء تناسل کو صاف کرتے۔ میں نے اس بات کا ذکر حضرت طلحہ سے کیا تو انہوں نے تعجب کا اظہار فرمایا۔

(٦٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ بَالَ فَغَسَلَ ذَكَرَهُ.

(۶۰۵) حضرت ابراہیم نے پیشاب کرنے کے بعد آلہء تناسل کو پانی سے دھویا۔

(٦٨) فِي الرجل يتوضأ فَيُخَضْخِضُ رِجْلَيْهِ فِي الْمَاءِ

اس آدمی کا بیان جو وضو کرتے ہوئے اپنے پاؤں پانی میں ہلائے

(٦٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بن عُمَرَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ فِي رَجُلٍ تَوَضَّأَ فَخَضْخَضَ رِجْلَيْهِ فِي الْمَاءِ ، قَالَ : هَذَا غَيْرُ طَائِلٍ.

(۶۰۶) حضرت طاؤس سے (اس شخص کے بارے میں جو اپنے پاؤں پانی میں ہلائے) منقول ہے کہ یہ اس کے لئے کافی ہے۔

(٦٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، وَعَامِرًا ، وَسَالِمًا عَنِ الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ ، فَخَضْخَضَ رِجْلَيْهِ فِي الْمَاءِ ؟ قَالُوا: يُجْزِئُه.

(۶۰۷) حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء، عامر اور سالم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو وضو کے دوران پاؤں کو پانی میں ہلائے تو فرمایا کہ یہ اس کے لئے کافی ہے۔

(٦٠٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا خَضْخَضَ رِجْلَيْهِ فِي الْمَاءِ فَقَدْ أَجْزَأَهُ مِنَ الْوُضُوءِ.

(۶۰۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنے پاؤں پانی میں ہلالئے تو یہ اس کے لئے کافی ہے۔

(٦٩) فِي الرجل يَتَبَلَّغُ بِالْوُضُوءِ إِبِطَهُ

وضو میں بغل تک دھونے والے حضرات کا ذکر

(٦٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ رُبَّمَا بَلَغَ بِالْوُضُوءِ إِبِطَهُ فِي الصَّيْفِ.

(۶۰۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ گرمیوں میں بعض اوقات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بغل تک بازوؤں کو دھو لیتے تھے۔

(٦١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۶۱۰) حضرت ابراہیم نے اسے ناپسند قرار دیا ہے۔

(٦١١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارَ مَرْوَانَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ، فَلَمَّا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ جَاوَزَ الْمِرْفَقَيْنِ ، فَلَمَّا غَسَلَ رِجْلَيْهِ جَاوَزَ الْكَعْبَيْنِ إِلَى السَّاقَيْنِ ، فَقُلْتُ : مَا هَذَا ؟ فَقَالَ : هَذَا مَبْلَغُ الْحِلْيَةِ. (بخاری ۵۹۵۳۔ مسلم ۲۱۹)

(۶۱۱) حضرت ابوزرعہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں داخل ہوا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پانی کا برتن منگوایا، جب انہوں نے ہاتھ دھوئے تو کہنیوں سے آگے تک دھوئے، پھر جب پاؤں دھوئے تو پنڈلیوں تک دھوئے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ قیامت کے دن زیورات کے اضافے کے لئے ہے۔

(٦١٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ الْبُجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَتَوَضَّأَ إِلَى مَنْكِبَيْهِ وَإِلَى رُكْبَتَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَلَا تَكْتَفِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا ؟ قَالَ : بَلَى ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَبْلَغُ الْحِلْيَةِ مَبْلَغُ الْوُضُوءِ ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَزِيدَنِي فِي حِلْيَتِي.

(مسلم ۱۰۱)

(۶۱۲) حضرت ابوزرعہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے وضو کے دوران ہاتھوں کو کندھوں تک اور پاؤں کو گھٹنوں تک دھویا۔ میں نے کہا کہ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی فرض کردہ مقدار کافی نہیں؟ فرمانے لگے کیوں نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی کے زیورات جنت میں وہاں تک پہنچیں گے جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے۔ پس میری چاہت ہے کہ میرے زیور میں اضافہ ہو۔

(۷۰) فی الرجل یتوضأ فیطأ علی العَذِرَةِ

گندگی کے اوپر بیٹھ کر وضو کرنے کا حکم

(۶۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ فَوَطِئَ عَلَى عَذِرَةٍ ؟ قَالَ : إِنْ كَانَتْ رَطْبَةً غَسَلَ مَا أَصَابَهُ ، وَإِنْ كَانَتْ يَابِسَةً لَمْ تَضُرَّهُ.

(۶۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو نماز کے لئے نکلے اور راستہ میں گندگی پر سے اس کا گذر ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اگر گندگی تر ہے تو اسے دھولے اور اگر خشک ہے تو کوئی بات نہیں۔

(۶۱٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَطَأُ عَلَى الْعَذِرَةِ وَهُوَ طَاهِرٌ قَالَ : إِنْ كَانَ رَطْبًا غَسَلَ مَا أَصَابَهُ ، وَإِنْ كَانَ يَابِسًا فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

(۶۱۴) حضرت ابراہیم (ایسے آدمی کے بارے میں جس کا گذر ناپاک جگہ سے ہو) فرماتے ہیں کہ اگر گیلی ہے تو دھولے اور اگر خشک ہے تو کوئی حرج نہیں۔

(۶۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَ رَطْبًا غَسَلَهُ ، وَإِنْ كَانَ يَابِسًا فَلاَ يَضُرُّهُ.

(۶۱۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ناپاکی اگر گیلی تھی تو دھولے اور اگر خشک ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

(۶۱٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَطَأُ عَلَى الْعَذِرَةِ الرَّطْبَةِ ، قَالَ : يَغْسِلُهُ ، وَلاَ يَتَوَضَّأُ.

(۶۱۶) حضرت حسن (گیلی ناپاکی کے اوپر سے گذرنے والے کے بارے میں) فرماتے ہیں کہ صرف اسے دھولے، وضو کی ضرورت نہیں۔

(۶۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِيمَنْ وَطِئَ عَلَى جِيفَةٍ ، أَوْ حَيْضَةٍ ، أَوْ عَذِرَةٍ يَابِسَةٍ : فَلاَ بَأْسَ.

(۶۱۷) حضرت عامر (مردار، حیض کے کپڑے یا خشک ناپاکی پر سے گذرنے والے کے بارے میں) فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

(۶۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِطِينٍ يُخَالِطُهُ الْبَوْلُ.

(۶۱۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اس مٹی پر سے گذرنے میں کوئی حرج نہیں جس کے ساتھ پیشاب مل گیا ہو۔

(۶۱۹) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ سنان بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَطَأُ عَلَى

الْعَذِرَةِ وَهُوَ يُرِيدُ الْمَسْجِدَ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :لاَ ، يُعِيدُ الْوُضُوءَ.

(۶۱۹) حضرت ابراہیم (ایسے شخص کے بارے میں جو مسجد میں جاتے ہوئے گندگی پر سے گذر جائے) فرماتے ہیں کہ وہ وضو کا اعادہ نہ کرے۔

(۷۱) فی الرجل يَطَأُ الْمَوْضِعَ الْقَذِرَ، يَطَأُ بَعْدَهُ مَا هُوَ أَنْظَفُ

اس شخص کا بیان جو گندی جگہ سے گذرنے کے بعد صاف جگہ سے بھی گذر جائے

(۶۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَتْ :كُنْتُ أُطِيلُ ذَيْلِي ، فَأَمُرُّ بِالْمَكَانِ الْقَذِرِ وَالْمَكَانِ الطَّيِّبِ ، فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلْتُهَا ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ.

(طبرانی ۸۴۶۔ مالک ۱۶)

(۶۲۰) ابراہیم بن عبدالرحمن کی ام ولد فرماتی ہیں کہ میرا دامن لمبا ہوتا تھا اور میں اسے گھسیٹ کر چلتی تھی، بعض اوقات میں کسی گندی جگہ اور پھر صاف جگہ سے گزرتی، میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بعد کی جگہ اسے پاک کردے گی''

(۶۲۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ ، أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ طَرِيقًا قَذِرًا ؟ قَالَ :فَبَعْدَهَا طَرِيقٌ أَنْظَفُ مِنْهَا ؟ قَالَتْ :نَعَمْ ، قَالَ :هَذِهِ بِهَذِهِ. (احمد ۶/ ۴۳۵)

(۶۲۱) بنوعبد الاشہل کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میرے اور مسجد کے درمیان ایک گندی جگہ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ اس کے بعد صاف جگہ بھی ہے۔ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ صاف جگہ تیرے لباس کو پاک کردے گی۔

(۶۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا سُئِلَتْ ، عَنِ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْمَكَانِ الْقَذِرِ وَهُوَ عَلَى طَهَارَةٍ ؟ فَقَالَتْ :إِنَّهُ قَدْ يَمُرُّ بِالْمَكَانِ النَّظِيفِ فَيُطَهِّرُ بَعْضُهُ بَعْضًا.

(۶۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو خود پاک ہو لیکن کسی گندی جگہ سے گذرے تو آپ نے فرمایا کہ وہ پاک جگہ سے بھی تو گذرے گا اور پاک جگہ اسے پاک کردے گی۔

(۶۲۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :الأَرْضُ يُطَهِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

(۶۲۳) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ زمین کا بعض حصہ بعض کو پاک کردیتا ہے۔

(٦٢٤) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، قَالَ :بَلَغَنِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ :الأَرْضُ يُطَهِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

(۶۲۴) حضرت ابن مسیب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمین کا بعض حصہ بعض کو پاک کر دیتا ہے۔

(٦٢٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَهُشَيْمٌ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: كُنَّا لاَ نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِئٍ. (ابو داؤد ٢٠٦)

(۶۲۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کسی جگہ گذرنے کی بنا پر وضونہیں کیا کرتے تھے۔

(٦٢٦) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :الأَرْضُ يُطَهِّرُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

(۶۲۶) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ زمین کا بعض حصہ بعض کو پاک کر دیتا ہے۔

(٦٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَتَوَضَّآنِ مِمَّا وَطِئَا.

(۶۲۷) حضرت علقمہ اور حضرت اسود گندی جگہ سے گذرنے کی بناء پر وضو نہ کیا کرتے تھے۔

(٦٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :لاَ وُضُوءَ مِنْ مَوْطِئٍ.

(۶۲۸) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ کسی گندی جگہ سے گذرنے کی بنا پر وضو لازم نہیں ہوتا۔

(٦٢٩) حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :زَكَاةُ الأَرْضِ يُبْسُهَا.

(۶۲۹) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ زمین کی پاکی اس کا خشک ہو جانا ہے۔

(٧٢) مَنْ قَالَ إِذَا كَانَتْ جَافَّةً فَهُوَ زَكَاتُهَا

زمین کا خشک ہونا ہی اس کا پاک ہونا ہے

(٦٣٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :إِذَا جَفَّتِ الأَرْضُ فَقَدْ زَكَتْ.

(۶۳۰) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ زمین جب خشک ہو جائے تو وہ پاک ہوگئی۔

(٦٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الأَزْرَقِ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ :إِذَا جَفَّتِ الأَرْضُ فَقَدْ زَكَتْ.

(۶۳۱) حضرت ابن الحنفیہ فرماتے ہیں کہ زمین جب خشک ہو جائے تو وہ پاک ہوگئی۔

(٦٣٢) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَسَنَ جَالِسًا عَلَى أَثَرِ بَوْلٍ جَافٍّ ، فَقُلْتُ لَهُ ؟

فَقَالَ :إِنَّهُ جَافٌ.

(۶۳۲) حضرت عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو خشک پیشاب کی جگہ بیٹھے ہوئے دیکھا تو عرض کیا کہ آپ یہاں بیٹھے ہیں؟ فرمایا یہ خشک ہے۔

(۷۳) فی اللبن یُشْرِبُ ، مَنْ قَال یَتَوَضَّأُ

کیا دودھ پی کر وضو کیا جائے گا؟

(۶۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَذْكُرُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :تَمَضْمَضُوا مِنَ اللَّبَنِ ، فَإِنَّ لَهُ دَسَمًا.

(۶۳۳) حضرت عبداللہ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشادفرمایا کہ دودھ پی کر کلی کرلیا کرو کیونکہ اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

(۶۳٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِهِ. (احمد ۱/ ۳۲۹)

(۶۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی یہی حدیث منقول ہے۔

(۶۳٥) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيِّ ، قَالَ :أَنْبَأَنِي ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا شَرِبْتُمُ اللَّبَنَ فَمَضْمِضُوا مِنْهُ ، فَإِنَّ لَهُ دَسَمًا.

(۶۳۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جب تم دودھ پیو تو کلی کرلیا کرو کیونکہ اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

(۶۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَالْحَارِثَ الْهَمْدَانِيَّ كَانَا يُمَضْمِضَانِ مِنَ اللَّبَنِ ثَلاَثًا.

(۶۳۶) حضرت انس بن مالک اور حضرت حارث ہمدانی دودھ پی کر تین مرتبہ کلی کرتے تھے۔

(۶۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ يَشْرَبُ اللَّبَنَ فَيُمَضْمِضُ.

(۶۳۷) حضرت عبداللہ بن یزید دودھ پی کر کلی کیا کرتے تھے۔

(۶۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ ، أُرَاهُ قَدْ ذَكَرَ أَنَّ لَهُ صُحْبَةً ، قَالَ :

يُمَضْمَضُ مِنَ اللَّبَنِ ، وَلاَ يُمَضْمَضُ مِنَ التَّمْرِ.

(۶۳۸) ایک ہذیلی صحابی فرماتے ہیں کہ اگر دودھ پیا تو کلی کرے گا اور اگر کھجور کھائی تو کلی کی ضرورت نہیں۔

(٦٣٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَنْ أَكَلَ لَحْمًا ، أَوْ شَرِبَ لَبَنًا فَلْيُمَضْمِضْ ، إِنْ شَاءَ.

(۶۳۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ گوشت کھانے کے بعد اور دودھ پینے کے بعد اگر چاہے تو کلی کر لے۔

(٦٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِالْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ.

(۶۴۰) حضرت حسن دودھ پینے کے بعد کلی کا حکم دیا کرتے تھے۔

(٦٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى وَأَنَسًا وَالْحَارِثَ الْهَمْدَانِيَّ كَانُوا يُمَضْمِضُونَ مِنَ اللَّبَنِ.

(۶۴۱) حضرت ابوموسیٰ، حضرت انس اور حارث ہمدانی دودھ پی کر کلی کیا کرتے تھے۔

(٦٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ : لاَ وُضُوءَ إِلاَّ مِنَ اللَّبَنِ ، لِأَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ.

(۶۴۲) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ دودھ پی کر وضو کرنا لازم ہے کیونکہ یہ خون اور لید کے درمیان سے نکلتا ہے۔

(٦٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : لاَ وُضُوءَ إِلاَّ مِنَ اللَّبَنِ.

(۶۴۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صرف دودھ پینے سے وضو لازم ہے۔

(٦٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ الْمَضْمَضَةِ ، أَوِ الْوُضُوءِ مِنَ اللَّبَنِ ؟ فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۶۴۴) حضرت قاسم سے دودھ پینے کے بعد کلی یا وضو کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٤٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ الشَّيْبَانِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَيْسَرَةَ ، عَنِ ابْنِ وَاثِلَةَ ؛ أَنَّ حُذَيْفَةَ دَعَا بِلَبَنٍ فَشَرِبَ وَشَرِبْتُ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ وَتَمَضْمَضْتُ.

(۶۴۵) حضرت ابن واثلہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دودھ منگوایا، انہوں نے بھی پیا اور میں نے بھی پیا، پھر انہوں نے پانی منگوایا جس سے انہوں نے بھی کلی کی اور میں نے بھی کلی کی۔

(٧٤) مَنْ كَانَ لاَ يتوضأ منه ولا يمضمض

دودھ پی کر وضو اور کلی نہ کرنے کا بیان

(٦٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ شَرِبَ لَبَنًا ، فَذَكَرُوا لَهُ الْوُضُوءَ

وَالْمَضْمَضَةَ قَالَ :لاَ أُبَالِيه بَالَةً ، اسْمَحْ يُسْمَحْ لَكَ.

(۶۴۶) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا تو لوگوں نے وضو یا کلی کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں، آسانی پیدا کرو تمہارے لئے بھی آسانی پیدا کی جائے گی۔

(٦٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَخِيهِ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ :شَرِبْت لَبَنًا مَحْضًا بَعْدَ مَا تَوَضَّأْتُ فَسَأَلْت ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ :مَا أُبَالِيه بَالَةً ، اسْمَحْ يُسْمَحْ لَكَ.

(۶۴۷) حضرت مطرف ابن شخیر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے وضو کرنے کے بعد دودھ پیا پھر اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں، آسانی پیدا کرو تمہارے لئے آسانی کی جائے گی۔

(٦٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْوُضُوءِ مِنَ اللَّبَنِ قَالَ :مِنْ شَرَابٍ سَائِغٍ لِلشَّارِبِينَ.

(۶۴۸) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے دودھ پی کر وضو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو پینے والوں کے لئے ایک خوش گوار مشروب ہے۔

(٦٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِجَبَلَةَ :أَسَمِعْت ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :إنِّي لآكُلُ اللَّحْمَ وَأَشْرَبُ اللَّبَنَ ، وَأُصَلِّي وَلاَ أَتَوَضَّأُ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۶۴۹) حضرت مسعر ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جبلہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں گوشت کھاتا ہوں اور دودھ پیتا ہوں اور پھر وضو کئے بغیر نماز پڑھتا ہوں، انہوں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے۔

(٦٥٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :كَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي الْمَسْجِدِ ، فَأَتَاهُ مُدْرِكُ بْنُ عُمَارَةَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ ، فَقَالَ مُدْرِكٌ :هَذَا مَاءٌ فَمَضْمِضْ ، قَالَ :مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ؟ أَمِنَ السَّائِغِ الطَّيِّبِ؟!

(۶۵۰) حضرت عطاء بن السائب ؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ مسجد میں تھے کہ مدرک بن عمارہ ان کے پاس دودھ لائے، انہوں نے دودھ پی لیا تو مدرک نے کہا یہ پانی ہے کلی کر لیجئے۔ وہ کہنے لگے کیوں کلی کروں، کیا خوش گوار اور پاکیزہ چیز پی کر کلی کروں؟!

(٧٥) مَنْ كَانَ يَتَوَضَّأُ مِنَ الأَدَمِ وَالْخَشَبِ

لکڑی اور چمڑے کے برتن سے وضو کرنے کا بیان

(٦٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ ، قَالَ :أَتَانَا ابْنُ عُمَرَ فِي دَارِنَا ، فَأَتَيْنَاهُ بِوَضُوءٍ فِي نُحَاسٍ فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ :ائْتُونِي بِحَجَرٍ ، أَوْ خَشَبٍ.

(۶۵۱) حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے علاقے میں تشریف لائے۔ ہم ان کے لئے وضو کا پانی ایک تانبے کے برتن میں لائے تو انہوں نے ناپسند کیا اور فرمایا پتھر یا لکڑی کے برتن میں پانی لاؤ۔

(۶۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُمِّ غُرَابٍ ، عَنْ بُنَانَةَ ، أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يَتَوَضَّأُ فِي كُوزٍ ، أَوْ تَوْرٍ مِنْ بِرَامٍ.

(۶۵۲) حضرت بنانہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لوٹے یا پتھر کی ہانڈی کے ذریعہ وضو کیا کرتے تھے۔

(۶۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ فِي أُدُمٍ، أَوْ فِي قَدَحِ خَشَبٍ.

(۶۵۳) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ چمڑے کے برتن یا لکڑی کی پیالہ کے ذریعے وضو کیا کرتے تھے۔

(۷۶) فِي الوضوءِ بِاللَّبَنِ

دودھ سے وضو کا بیان

(۶۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَرْزُوقٍ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّا نَنْتَجِعُ الْكَلأَ وَلاَ نَجِدُ الْمَاءَ فَنَتَوَضَّأُ بِاللَّبَنِ ؟ قَالَ : لاَ ، عَلَيْكُمْ بِالتَّيَمُّمِ.

(۶۵۴) سعید بن جبیر نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ ہم چراگاہوں میں رہتے ہیں، ہمیں پانی دستیاب نہیں ہوتا، کیا ہم دودھ سے وضو کرلیا کریں؟ انہوں نے فرمایا نہیں، تم تیمم کیا کرو۔

(۶۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ : لاَ يُتَوَضَّأُ بِنَبِيذٍ ، وَلاَ لَبَنٍ.

(۶۵۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبیذ اور دودھ سے وضو نہیں کیا جائے گا۔

(۷۷) فِي الْخُنْفُسَاءِ وَالذُّبَابِ يَقَعُ فِي الإِنَاءِ

پانی میں مکھی یا خنفساء گر جائے تو پانی کا کیا حکم ہے؟

(۶۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الذُّبَابِ يَقَعُ فِي الإِنَاءِ فَيَمُوتُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۶۵۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اگر پانی میں مکھی گر کر مرجائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۶۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا بِالْعَقْرَبِ وَالْخُنْفُسَاءِ وَكُلِّ نَفْسٍ لَيْسَتْ بِسَائِلَةٍ.

(۶۵۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ بچھو اور خنفساء کے پانی میں گر جانے سے کوئی حرج خیال نہیں کرتے، یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں

بہنے والا خون نہ ہو۔

(٦٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ :أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا بِالْخُنْفُسَاءِ وَالْعَقْرَبِ وَالصَّرَارِ.

(۶۵۸) حضرت حسن اور حضرت عطاء کے نزدیک خنفساء، بچھو اور صرار میں کوئی حرج نہیں۔

(٧٨) فی البئر تَقَعُ فِيهِ الدَّجَاجَةُ أَوِ الْفَأْرَةُ

کنویں میں مرغی یا چوہا گر جائے تو کیا کیا جائے؟

(٦٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَبْرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي دَجَاجَةٍ مَاتَتْ فِي بِئْرٍ ، قَالَ :تُعَادُ مِنْهَا الصَّلَاةُ وَتُغْسَلُ الثِّيَابُ.

(۶۵۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کنویں میں مرغی گر کر مر جائے تو نماز دوبارہ پڑھی جائے گی اور کپڑے بھی دھوئے جائیں گے۔

(٦٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:اقرأ عليَّ آيةً بغسل الثياب.

(۶۶۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میرے سامنے کپڑے دھونے کی آیت پڑھو! (یعنی کنویں میں مرغی گرنے سے کپڑوں کو دھونا ضروری نہیں)۔

(٦٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ :إِذَا اسْتَيْقَنْتَ أَنَّكَ تَوَضَّأْتَ وَهِيَ فِي الْبِئْرِ ، فَالثِّقَةُ فِي غَسْلِ الثِّيَابِ وَإِعَادَةِ الصَّلَاةِ.

(۶۶۱) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ جب تمہیں یقین ہو کہ جب تم نے وضو کیا تھا وہ مرغی کنویں میں تھی تو زیادہ بہتر یہ ہے کہ کپڑے دھولو اور نماز دہرالو۔

(٧٩) فی الجنب يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ ، أَوْ يَنَامَ

جنبی اگر کھانا یا سونا چاہتا ہو تو کیا کرے؟

(٦٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ ، تَوَضَّأَ وُضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ. (مسلم ۲۴۸۔ ابن ماجه ۵۸۴)

(۶۶۲) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اگر حالت جنابت میں سونا چاہتے تو نماز والا وضو فرما لیتے تھے۔

(٦٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ تَوَضَّأَ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ ، تَعْنِي وَهُوَ جُنُبٌ.

(ابن ماجه ۵۹۳۔ ابوداؤد ۲۲۵)

(۶۶۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر حالت جنابت میں سونا چاہتے تو نماز والا وضو فرما لیتے تھے۔ اور اگر کھانا کھانا چاہتے تو ہاتھ دھو لیتے یعنی جنابت کی حالت میں۔

(٦٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا أَجْنَبَ الرَّجُلُ فَأَرَادَ أَنْ يَطْعَمَ ، أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ.

(۶۶۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنبی آدمی اگر کھانا کھانا چاہے یا سونا چاہے تو نماز والا وضو کر لے۔

(٦٦٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ ، أَوْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ ، غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ.

(۶۶۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اگر حالت جنابت میں کھانا یا سونا چاہتے تو پہلے چہرہ اور ہاتھ دھوتے اور سر کا مسح کر لیتے۔

(٦٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَرْقُدَ وَهُوَ جُنُبٌ فَلْيَتَوَضَّأْ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي لَعَلَّهُ يُصَابُ فِي مَنَامِهِ.

(۶۶۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تم میں سے کوئی حالت جنابت میں سونا چاہے تو پہلے وضو کر لے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ نیند میں اس کا انتقال ہو جائے۔

(٦٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ؛ سُئِلَ أَيَأْكُلُ الْجُنُبُ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَيَمْشِي فِي الأَسْوَاقِ.

(۶۶۷) حضرت ابوالضحیٰ سے پوچھا گیا کہ کیا جنبی کھا سکتا ہے؟ فرمایا ہاں، بازار میں چل پھر بھی سکتا ہے۔

(٦٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : إِذَا أَجْنَبَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ ، فَإِنَّهُ نِصْفُ الْجَنَابَةِ.

(۶۶۸) حضرت شداد بن اوس فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کوئی شخص رات کو جنبی ہو جائے اور اسی حالت میں سونا چاہے تو پہلے وضو کر لے، اس سے آدھی پاکی حاصل ہو جائے گی۔

(٦٦٩) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : إِذَا أَرَادَ الْجُنُبُ أَنْ يَأْكُلَ ، أَوْ يَنَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ.

(۶۶۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جنبی اگر کھانا یا سونا چاہے تو پہلے نماز والا وضو کر لے۔

(٦٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، وَابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِذَا أَرَادَ الْجُنُبُ أَنْ يَأْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ ، وَمَضْمَضَ فَاهُ.

(۶۷۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اگر جنبی کچھ کھانا چاہے تو ہاتھ دھولے اور کلی کرلے۔

(٦٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الْجُنُبِ يَأْكُلُ ؟ قَالَ :يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَأْكُلُ.

(۶۷۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جنبی ہاتھ دھو کر کھا سکتا ہے۔

(٦٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :إِنْ شَاءَ الْجُنُبُ نَامَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ.

(۶۷۲) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ جنبی سونے سے پہلے وضو کرلے۔

(٦٧٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :الْجُنُبُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ.

(۶۷۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جنبی کھانے سے پہلے ہاتھ دھولے۔

(٦٧٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَشْرَبُ الْجُنُبُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ.

(۶۷۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جنبی وضو کرنے سے پہلے پانی پی لے۔

(٦٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، وَغُنْدَرٌ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا ، فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ ، أَوْ يَنَامَ يَتَوَضَّأُ.

(مسلم ۳۰۸۔ ابو داؤد ۲۲۶)

(۶۷۵) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ حالت جنابت میں کھانے یا سونے سے پہلے وضو فرمالیتے تھے۔

(٦٧٦) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَنِيِّ ، قَالَ ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُولُ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ ، أَوْ يَأْكُلَ ، أَوْ يَشْرَبَ :تَوَضَّأَ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ.

(۶۷۶) حضرت محمد بن علی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر جنبی کھانا یا سونا چاہے تو پہلے نماز والا وضو کرلے۔

(٦٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، وَأَبِي قِلاَبَةَ قَالاَ :اسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ ؟ فَقَالَ :يَتَوَضَّأُ وَيَنَامُ . قَالَ أَيُّوبُ ، أَظُنُّ فِي حَدِيثِ أَبِي قِلاَبَةَ :غَسْلَ الْفَرْجِ.

(بخاری ۲۹۰۔ طحاوی ۱۲۷)

(۶۷۷) حضرت عمر ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا جنبی شخص سو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں'' وضو کر کے سو سکتا ہے۔

(٦٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ :أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقُدُ وَهُوَ جُنُبٌ ؟ قَالَتْ :نَعَمْ ، وَيَتَوَضَّأُ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ.

(بخاری ۲۸۶۔ احمد ۶/ ۱۲۸)

(۶۷۸) حضرت ابو سلمہ ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے سوال کیا کہ کیا حضور ﷺ حالت جنابت میں سو جاتے تھے؟ انہوں

نے فرمایا کہ نماز والا وضو کرکے سوتے تھے۔

(٦٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِذَا أَرَادَ الْجُنُبُ أَنْ يَأْكُلَ ، أَوْ يَنَامَ ، أَوْ يَشْرَبَ تَوَضَّأَ.

(۶۷۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جنبی کھانا، پینا یا سونا چاہے تو وضو کرلے۔

(٦٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَرَادَ الْجُنُبُ أَنْ يَأْكُلَ ، أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ.

(۶۸۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب جنبی کھانا یا سونا چاہے تو وضو کرلے۔

(٦٨١) حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ تُصِيبُهُ جَنَابَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَيُرِيدُ أَنْ يَنَامَ، قَالَتْ :يَتَوَضَّأُ ، أَوْ يَتَيَمَّمُ.

(۶۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اس شخص کے بارے میں جو جنبی ہو اور سونا چاہے) فرماتی ہیں کہ وہ وضو یا تیمم کرلے۔

(٦٨٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأَرْقُدُ ؟ قَالَ :إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَرْقُدَ فَتَوَضَّأْ. (بخاری ۲۸۹۔ مسلم ۲۴)

(۶۸۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا میں حالت جنابت میں سو سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا وضو کرکے سو سکتے ہو۔

(٦٨٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ ، أَوْ يَأْكُلَ ، أَوْ يَشْرَبَ ، أَنْ يَتَوَضَّأَ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ. (ابوداؤد ۲۲۷۔ ترمذی ۶۱۳)

(۶۸۳) حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو رخصت دی ہے کہ وہ وضو کرکے کھا پی اور سو سکتا ہے۔

(٨٠) في الغسل ، مَنْ قَالَ لاَ بَأْسَ أَنْ تُؤَخِّرَهُ

جن حضرات کے نزدیک غسل جنابت کو مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں

(٦٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :أَتَيْتُ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ :أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِي أَوَّلِ اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، أَمْ فِي آخِرِهِ؟ فَقَالَتْ :رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ ، وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهِ. (احمد ۶/ ۱۳۸۔ ترمذی ۲۹۲۴)

(۶۸۴) حضرت غضیف بن حارث رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رات کے

ابتدائی حصہ میں غسل جنابت فرماتے یا رات کے آخری حصہ میں؟ انہوں نے فرمایا کہ کبھی ابتدائی حصہ میں اور کبھی آخری حصہ میں۔

(٦٨٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ : نَوْمُهُ قَبْلَ الْغُسْلِ أَوْعَبُ لِخُرُوجِهِ.

(٦٨٥) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غسل سے پہلے سونا زیادہ مناسب ہے۔

(٦٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : نَوْمُهُ بَعْدَ الْجَنَابَةِ أَوْعَبُ لِلْغُسْلِ.

(٦٨٦) غسل کے بعد سونا زیادہ مناسب ہے۔

(٦٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إلَى أَهْلِهِ قَضَاهَا ، ثُمَّ نَامَ كَهَيْئَتِهِ لاَ يَمَسُّ مَاءً. (ابن ماجہ ۵۸۲)

(٦٨٧) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کسی زوجہ سے حاجت ہوتی تو آپ اس حاجت کو پورا فرماتے اور پھر پانی کو چھوئے بغیر سو جاتے۔

(٦٨٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إذَا جَامَعَ الرَّجُلُ ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يُؤَخِّرَ الْغُسْلَ. (طبرانی ۹۲۱۳)

(٦٨٨) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بیوی سے جماع کرے اور دوبارہ کرنا چاہے تو غسل کو مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٨١) فی الغسل مِنَ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت کا بیان

(٦٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ : وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلاً ، فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ ، فَأَكْفَأَ الإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ ، فَغَسَلَ كَفَّهُ ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ فَغَسَلَهُ ، ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالأَرْضِ ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ الْمَاءَ ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ، قَالَتْ : فَأَتَيْتُهُ بِثَوْبٍ فَرَدَّهُ ، وَجَعَلَ يَقُولُ بِالْمَاءِ هَكَذَا ؛ يَنْفُضُ الْمَاءَ. (احمد ۳۳۵۔ ترمذی ۱۰۳)

(٦٨٩) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا۔ آپ نے جنابت کا غسل اس طرح فرمایا کہ بائیں ہاتھ سے برتن کو جھکا کر پانی لیا، اس سے اپنی ہتھیلی کو دھویا، پھر شرم گاہ پر پانی بہا کر اسے دھویا، پھر ہاتھ کو زمین پر ملا۔ پھر کلی

کی، پھر ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا، پھر اپنے سارے جسم پر پانی ڈالا۔ پھر نہانے کی جگہ سے پیچھے ہٹ کر پاؤں دھوئے۔ فرماتی ہیں: میں آپ کے لئے کپڑا لائی تو آپ نے واپس کر دیا اور فرمایا کہ اس طرح پانی جھاڑا جاتا ہے۔

(٦٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ ، فَبَدَأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاثًا ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوئَهُ لِلصَّلاةِ ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَخَلَّلَ بِهَا أُصُولَ الشَّعْرِ ، حَتَّى تَخَيَّلَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَبْرَأَ الْبَشَرَةَ ، ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ ثَلاثًا ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ الْمَاءَ.

(بخاری ۲۴۸۔ نسائی ۲۴۶)

(۶۹۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت اس طرح فرمایا کہ پہلے دونوں ہتھیلیوں کو تین تین مرتبہ دھویا، پھر نماز والا وضو فرمایا۔ پھر اپنے ہاتھ کو بالوں پر رکھ کر انگلیوں سے اس طرح خلال کیا کہ پانی کھال تک پہنچ گیا۔ پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہایا، پھر اپنے جسم پر پانی بہایا۔

(٦٩١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وُضِعَ لَهُ الإِنَاءُ ، فَيَصُبُّ عَلَى يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي الإِنَاءِ ، حَتَّى إِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الإِنَاءِ ، فَصَبَّ بِالْيُمْنَى وَغَسَلَ فَرْجَهُ بِالْيُسْرَى ، فَإِذَا فَرَغَ صَبَّ بِالْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَغَسَلَهَا ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلاثًا ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ مِلْءَ كَفَّيْهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ يَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهِ. (احمد ۶/ ۱۷۳۔ نسائی ۲۴۴)

(۶۹۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کرنا ہوتا تو آپ کیلئے پانی کا برتن رکھا جاتا۔ آپ ہاتھوں کو پانی میں داخل کرنے سے پہلے دھوتے۔ جب ہاتھ دھو لیتے تو دایاں ہاتھ برتن میں داخل فرماتے۔ دائیں ہاتھ سے پانی لیتے اور بائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو صاف کرتے۔ پھر دائیں ہاتھ سے پانی بائیں ہاتھ پر ڈال کر اسے دھوتے۔ پھر تین تین مرتبہ کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے پھر تین مرتبہ دونوں ہاتھ بھر کر سر پر پانی ڈالتے، پھر سارے جسم کو دھو لیتے۔

(٦٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا أَجْنَبَ غَسَلَ سِفْلَتَهُ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوئَهُ لِلصَّلاةِ ، ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَيْهِ.

(۶۹۲) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب غسل جنابت فرماتے تو پہلے نچلے حصے کو دھوتے، پھر نماز والا وضو کرتے پھر سارے جسم پر پانی بہاتے۔

(٦٩٣) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ ، قَالَ : يَتَوَضَّأُ وُضُوئَهُ لِلصَّلاةِ ، ثُمَّ يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ ، ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الأَرْضِ فيدلكُهَا بِالتُّرَابِ ثُمَّ

يَغْسِلُهَا ، ثُمَّ يُفِيضُ عَلَيْهِ الْمَاءَ.

(۶۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ غسل جنابت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ پہلے نماز والا وضو کرے، پھر گندگی کو زائل کرے، پھر ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر صاف کرے، پھر ہاتھ کو دھولے پھر سارے جسم پر پانی بہائے۔

(۶۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ :تَغْسِلُ كَفَّيْك ، ثُمَّ تُفْرِغُ بِيَمِينِكَ عَلَى شِمَالِكَ ، ثُمَّ تَغْسِلُ فَرْجَك ، ثُمَّ تَغْسِلُ يَدَيْك ، ثُمَّ تَوَضَّأُ وُضُوئَكَ لِلصَّلاَةِ.

(۶۹۴) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے غسل جنابت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ پہلے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھولو، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالو، پھر اپنی شرم گاہ کو دھوؤ، پھر دونوں ہاتھوں کو دھوؤ، پھر نماز والا وضو کرلو۔

(۶۹٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْجُنُبِ :يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى ، ثُمَّ يُفْرِغُ بِهَا عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ، وَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ، وَمَا أَصَابَ مِنْهُ ، ثُمَّ يُدَلِّكُ يَدَهُ بِالْجِدَارِ ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ.

(۶۹۵) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ غسل جنابت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے دائیں ہاتھ کو دھوئے، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالے، پھر شرمگاہ پر لگی نجاست کو صاف کرے، پھر اپنے ہاتھ کو دیوار سے رگڑے، پھر وضو کرے۔

(٦٩٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ :الطُّهْرُ قَبْلَ الْغُسْلِ.

(۶۹۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پاکی غسل سے پہلے ہوگی۔

(٦٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ :إذَا غَسَلْت يَدَيْك فَابْدَأْ بِأَيِّهِ.. شِئْتَ.

(۶۹۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ غسل جنابت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے ہاتھ دھولو تو پھر جہاں سے چاہو شروع کرو۔

(٦٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الْوُضُوءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

(۶۹۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ کے نزدیک غسل جنابت میں وضو نہیں ہے۔

(٦٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : خَرَجَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ إلَى عُمَرَ فَسَأَلُوهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ ؟ فَقَالَ :سَأَلْتُمُونِي عَنْ خِصَالٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُكُمْ !أَمَّا غُسْلُ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلاَةِ. (سعید بن منصور ۲۱۴۳)

(۶۹۹) حضرت عاصم بن عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل عراق کا ایک وفد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھ سے ایسی بات کے بارے میں پوچھا ہے جس کے بارے میں اس وقت

سے مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا ہے غسل جنابت میں وہ وضو کرو جو تم نماز کے لئے کرتے ہو۔

(۸۲) فی الجنب کَمْ یَکْفِیهِ

جنبی کے لئے کتنا نہانا کافی ہے؟

(۷۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ : تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : أَمَّا أَنَا فَأَغْسِلُ رَأْسِي كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلاَثَةَ أَكُفٍّ. (مسلم ۲۵۸۔ نسائی ۲۴۷)

(۷۰۰) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے پاس کچھ لوگوں کا غسل جنابت کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ایک آدمی نے کہا کہ میں اپنے سر کو اتنا اتنا دھوتا ہوں حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے سر پر تین ہتھیلی پانی ڈالتا ہوں۔

(۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ : كَمْ أُفِيضُ عَلَى رَأْسِي وَأَنَا جُنُبٌ ؟ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْثُو عَلَى رَأْسِهِ ثَلاَثَ حَثَيَاتٍ ، فَقَالَ : الرَّجُلُ : إِنَّ شَعْرِي طَوِيلٌ ، فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ شَعْرًا مِنْك وَأَطْيَبَ. (ابن ماجه ۵۷۸)

(۷۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ اگر میں نے حال جنابت کا غسل کرنا ہو تو میں اپنے سر پر کتنا پانی ڈالوں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنے سر مبارک پر تین ہتھیلیاں پانی ڈالا کرتے تھے۔اس نے کہا کہ میرے بال لمبے ہیں۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور ﷺ کے بال تم سے زیادہ لمبے اور اچھے تھے۔

(۷۰۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا فِي أَرْضٍ بَارِدَةٍ فَكَيْفَ الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَأَحْفِنُ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ ثَلاَثًا. (بخاری ۲۵۵۔ نسائی ۲۳۳)

(۷۰۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا علاقہ ٹھنڈا ہے، ہم غسل جنابت کیسے کریں؟ آپ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتا ہوں۔

(۷۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ ، وَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ ثَلاَثًا.

(۷۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے غسل جنابت فرماتے ہوئے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہایا۔

(۷۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : أَمَّا أَنَا

فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلاثًا.

(۷۰۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتا ہوں۔

(۷۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :الْجُنُبُ يَغْرِفُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلاثًا.

(۷۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنبی اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے گا۔

(۷۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :يَغْرِفُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلاثًا.

(۷۰۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنبی اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے گا۔

(۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ مَرَّتَيْنِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

(۷۰۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ غسل جنابت کرتے ہوئے سر کو دو مرتبہ دھوتے تھے۔

(۷۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهُ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ :إِنَّ أَرْضَنَا بَارِدَةٌ ، فَمَا يُجْزِءُ عَنَّا مِنَ الْغُسْلِ ؟ قَالَ :أَمَّا أَنَا فَأَحْفِنُ عَلَى رَأْسِي ثَلاثَ حَفَنَاتٍ.

(۷۰۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ طائف کے لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمارا علاقہ ٹھنڈا ہے۔ ہم غسل جنابت کیسے کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں تو سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں''۔

(۷۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ ، قَالَتْ :إِذَا اغْتَسَلْتَ مِنَ الْجَنَابَةِ ، فَاغْسِلْ كُلَّ عُضْوٍ مِنْكَ ثَلاثًا.

(۷۰۹) حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تم غسل جنابت کرو تو اپنے ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھوؤ۔

(۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ ، فَقَالَ :اغْسِلْ ثَلاثًا، فَقَالَ :إِنَّ شَعْرِي كَثِيرٌ ، فَقَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ شَعْرًا مِنْكَ وَأَطْيَبَ.

(احمد ۳/ ۵۴۔ ابن ماجہ ۵۷۶)

(۷۱۰) ایک آدمی نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے غسل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اعضاء کو تین تین مرتبہ دھوؤ۔ اس نے کہا میرے بال زیادہ ہیں حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تم سے زیادہ اور اچھے تھے''۔

(۸۳) في الجنب كَمْ يَكْفِيهِ لِغُسْلِهِ مِنَ الْمَاءِ؟

جنبی کے لئے کتنا پانی کافی ہے؟

(۷۱۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ ، عَنْ سَفِينَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ، وَيَتَطَهَّرُ بِالْمُدِّ. (مسلم ۲۵۸۔ ابن ماجه ۲۶۷)

(۷۱۱) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مد پانی سے وضو فرماتے تھے۔

(۷۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْفَرَقِ ، وَهُوَ الْقَدَحُ. (ابن ماجه ۳۷۶۔ ابن راهويه ۵۵۷)

(۷۱۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ فرق نامی برتن سے غسل فرماتے تھے۔

(۷۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يُجْزِءُ مِنَ الْوُضُوءِ الْمُدُّ ، وَمِنَ الْجَنَابَةِ الصَّاعُ ، فَقَالَ رَجُلٌ : مَا يَكْفِينَا يَا جَابِرُ ، فَقَالَ : قَدْ كَفَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَأَكْثَرُ شَعْرًا.

(۷۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وضو کے لئے ایک مد اور غسل کے لئے ایک صاع پانی کافی ہے۔ ایک آدمی نے پوچھا اے جابر! ہمارے لئے کتنا کافی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جتنا تم سے بہتر اور تم سے زیادہ بالوں والے یعنی حضور ﷺ کے لئے کافی تھا۔

(۷۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ رَجُلاً حَدَّثَهُمْ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ ، فَقُلْتُ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا كَانَ يَقْضِي عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ ؟ قَالَ : فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ حَزَرْتُهُ صَاعًا مِنْ صَاعِكُمْ هَذَا.

(۷۱۴) ایک شخص روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور ﷺ غسل کے لئے کتنا پانی استعمال فرماتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک برتن دکھایا جو تقریباً ایک صاع کے برابر تھا۔

(۷۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ ابْنِ جَبْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : تَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ ، وَتَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ. (بخاری ۲۰۱)

(۷۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم ایک مد پانی سے وضو کرو اور ایک صاع سے پانچ مد پانی تک غسل کرو۔

(۷۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرٌ ، عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ ؟ فَقَالَ : صَاعٌ ، فَقَالَ : مَا أَرَى يَكْفِينِي ؟ فَقَالَ جَابِرٌ : بَلَى.

(۷۱۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس کے لئے کتنا پانی کافی ہے؟ فرمایا ایک صاع۔ پھر پوچھا گیا کہ میرے خیال میں اتنا کافی نہ ہوگا۔ فرمایا کافی ہو جائے گا۔

(۷۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : يُجْزِءُ الصَّاعُ لِلْجُنُبِ ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ : لاَ أَدْرِي قَبْلَ الْوُضُوءِ ، أَوْ بَعْدَهُ ؟

(۷۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنبی کے لئے ایک صاع پانی کافی ہے عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ ایک صاع وضو سے پہلے مراد ہے یا بعد میں۔

(۷۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمُدٍّ مِنْ مَاءٍ ، وَيَغْتَسِلُ بِصَاعٍ.

(۷۱۸) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو اور ایک صاع پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔

(۷۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، بِمِثْلِهِ.

(۷۱۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ تَوَضَّأَ مِنْ كُوزٍ وَأَفْضَلَ فِيهِ ، قُلْتُ : يَكُونُ مُدًّا ؟ قَالَ : وَأَفْضَلَ.

(۷۲۰) حضرت عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو لوٹے کے پانی سے وضو کرتے دیکھا، انہوں نے اس میں سے بچا دیا تھا۔ کسی نے پوچھا وہ ایک مد پانی ہوگا۔ فرمایا اس سے زیادہ تھا۔

(۷۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانُوا يَرَوْنَ مُدًّا لِلْوُضُوءِ ، وَلِلْغُسْلِ صَاعًا.

(۷۲۱) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ وضو کے لئے ایک مد اور غسل کے لئے ایک صاع پانی کو کافی سمجھتے تھے۔

(۷۲۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : يَكْفِي الرَّجُلَ لِغُسْلِهِ رُبُعُ الْفَرْقِ.

(۷۲۲) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آدمی کے غسل کے لئے ایک فرق کا ربع کافی ہے۔

(۸٤) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ الإِسْرَافَ فِي الْوُضُوءِ

جو حضرات وضو میں اسراف کو ناپسندیدہ خیال فرماتے ہیں

(۷۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : مِنَ الْوُضُوءِ إسْرَافٌ ، وَلَوْ كُنْتَ عَلَى شَاطِئِ نَهَرٍ.

(۷۲۳) حضرت ہلال بن یساف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے خواہ تم نہر کے کنارے بیٹھ کر وضو کرو۔

(۷۲٤) حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو مُرِّيٍّ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا أُمَامَةَ تَوَضَّأَ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ.

(۷۲۴) حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ کو پانی کے لوٹے سے وضو کرتے دیکھا ہے۔

(۷۲۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ أُتِيَ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ ، وَأَنَا أَنْظُرُ.

(۷۲۵) حضرت سماک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ کو دیکھا کہ ان کے پاس پانی کا لوٹا لایا گیا۔ انہوں نے اس سے وضو کیا، موزوں پر مسح کیا اور عصر کی نماز ادا فرمائی۔

(۷۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا يَتَوَضَّأُ وُضُوءًا خَفِيفًا.

(۷۲۶) حضرت خالد بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم کو دیکھا کہ انہوں نے خفیف وضو فرمایا۔

(۷۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ تَوَضَّأَ فَمَا سَالَ الْمَاءُ ، يَعْنِي : مِنْ قِلَّتِهِ.

(۷۲۷) حضرت مسعر کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن مرہ کو دیکھا وہ وضو کرتے ہوئے اتنا کم پانی استعمال کر رہے تھے کہ پانی بہتا تک نہیں تھا۔

(۷۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ لَهُ قَعْبٌ يَتَوَضَّأُ بِهِ ، زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ : قَدْرَ رِيِّ الرَّجُلِ.

(۷۲۸) حضرت عمارہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود کے پاس ایک موٹا برتن تھا جس سے وضو فرماتے تھے۔ ابو معاویہ نے اضافہ کیا ہے کہ وہ پانی اتنا ہوتا تھا جس سے ایک آدمی سیراب ہو سکے۔

(۷۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي الْهُذَيْلِ ؛ أَنَّهُ رَأَى جَارًا لَهُ يَتَوَضَّأُ ، فَقَالَ : اقْصِدْ فِي الْوُضُوءِ.

(۷۲۹) حضرت ابو ہذیل نے اپنے ایک پڑوسی کو وضو کرتے دیکھا تو اس سے فرمایا ''وضو میں اعتدال اختیار کرو''۔

(۷۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا يَبْدَأُ الْوَسْوَاسُ مِنَ الْوُضُوءِ.

(۷۳۰) حضرت ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ وسوسے سب سے پہلے وضو میں آتے ہیں۔

(۷۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : اقْصِدْ فِي الْوُضُوءِ ، وَلَوْ كُنْتَ عَلَى شَاطِئِ نَهَرٍ.

(۷۳۱) حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ وضو میں اعتدال اختیار کرو خواہ تم نہر کے کنارے ہی کیوں نہ ہو۔

(۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنِّي لأَتَوَضَّأُ بِكُوزٍ مِنَ الْحُبِّ مَرَّتَيْنِ ، يَعْنِي : بِنِصْفِ الْكُوزِ.

(۷۳۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں آدھا لوٹا پانی سے وضو کرتا ہوں۔

(۷۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : كَثْرَةُ الْوُضُوءِ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(ابن خزيمة ۱۲۲۔ طيالسی ۵۴۷)

(۷۳۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا زیادہ وضو کرنا شیطان کی طرف سے ہے۔

(۷۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَلْطِمُوا وُجُوهَهُمْ بِالْمَاءِ لَطْمًا ، وَكَانُوا يَمْسَحُونَهَا قَلِيلاً قَلِيلاً.

(۷۳۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے حضرات چہرے پر زور زور سے پانی مارنے کو برا خیال کرتے تھے، وہ چہرے پر آہستہ آہستہ پانی ملا کرتے تھے۔

(۷۳٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا الْتَقَى الْمَاءَانِ فَقَدْ تَمَّ الْوُضُوءُ.

(۷۳۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب دو پانی مل جائیں تو وضو مکمل ہوگیا۔

(۷۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَوَضَّأُ فَكَانَ يَسُنُّ الْمَاءَ عَلَى وَجْهِهِ سَنًّا.

(۷۳۶) حضرت خالد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا وہ اپنے منہ پر پانی چھڑک رہے تھے۔

(۷۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الْمَاءُ عَلَى أَثَرِ الْمَاءِ يُجْزِءُ ، وَلَيْسَ بَعْدَ الثَّلاَثِ شَيْءٌ.

(۷۳۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک پانی کے بعد دوسرا پانی کافی ہے اور تین کے بعد کچھ نہیں۔

(۷۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَوَادَةَ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِكُوزٍ.

(۷۳۸) حضرت حسن رحمہ اللہ لوٹے سے وضو فرماتے تھے۔

(۷۳۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَفْصٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنِ الْبَهِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ بِكُوزٍ.

(۷۳۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹے سے وضو فرمایا۔

(۷٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ جَبْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ بِرِطْلَيْنِ مِنْ مَاءٍ. (احمد ۳/ ۱۷۹۔ ابوداؤد ۹۶)

(۷۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رطل پانی سے وضو فرمایا۔

(۸٥) فی المضمضة وَالاِسْتِنْشَاقِ فِی الْغُسْلِ

کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا بیان

(۷٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الاِسْتِنْشَاقَ فِي

الْجَنَابَةِ ثَلاَثًا. (دار قطنی ۱۱۵)

(۷۴۱) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت میں تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنے کو سنت قرار دیا ہے۔

(۷۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِذَا اغْتَسَلْتَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَمَضْمَضْ ثَلاَثًا ، فَإِنَّهُ أَبْلَغُ.

(۷۴۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم غسل جنابت کرو تو تین مرتبہ کلی کرلو۔ یہ زیادہ صفائی کرنے والی چیز ہے۔

(۷۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رُهَيْمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي ؛ أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَشُوصُ فَاهُ بِإِصْبَعِهِ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

(۷۴۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب غسل فرماتے تو انگلی سے مل کر تین مرتبہ صاف کرتے تھے۔

(۷۴٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ أَبَانَ الْعَطَّارِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلاَلٍ ، قَالَ :الاِسْتِنْشَاقُ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً ، وَمِنَ الْغَائِطِ مَرَّتَيْنِ ، وَمِنَ الْجَنَابَةِ ثَلاَثًا.

(۷۴۴) حضرت حسان بن بلال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیشاب کرنے کے بعد ایک مرتبہ، پاخانے کے بعد دو مرتبہ اور جنابت کی وجہ سے تین مرتبہ ناک کو صاف کیا جائے گا۔

(۷٤٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ ، مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلاَثًا.

(۷۴۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت فرماتے تو تین مرتبہ کلی کرتے اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے۔

(۷٤٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :كَانَ يَقُولُ :تَمَضْمَضْ مِنَ الْجَنَابَةِ ثَلاَثًا ، وَمِنَ الْغَائِطِ مَرَّتَيْنِ ، وَمِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً.

(۷۴۶) حضرت قتادہ غسل جنابت کے بعد تین مرتبہ، پاخانے کے بعد دو مرتبہ اور پیشاب کے بعد ایک مرتبہ کلی کیا کرتے تھے۔

(۷٤۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَسْتَنْشِقُوا مِنَ الْجَنَابَةِ ثَلاَثًا.

(۷۴۷) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسلاف غسل جنابت میں تین مرتبہ ناک صاف کرنا پسند کرتے تھے۔

(۸۶) فی الوضوء بعد الغسل من الجنابۃ

غسل جنابت کے بعد وضو کرنے کا بیان

(۷۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :سُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ ؟ فَقَالَ :وَأَيُّ وُضُوءٍ أَعَمُّ مِنَ الْغُسْلِ ؟!

(۷۴۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے غسل کے بعد وضو کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ کون سا وضو ہے جو غسل سے زیادہ پھیلاؤ رکھتا ہے؟!۔

(۷۴۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ. (ابن ماجه ۵۷۹۔ احمد ۶/ ۲۵۸)

(۷۴۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔

(۷۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ سَلاَّمٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ لاِبْنِ عُمَرَ :إِنِّي أَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ ، قَالَ :لَقَدْ تَعَمَّقْتَ.

(۷۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے کہا کہ میں غسل کے بعد وضو کرتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ تم فضول کام کرتے ہو!۔

(۷۵۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلْقَمَةَ فَقَالَ لَهُ :إِنَّ بِنْتَ أَخِيكَ تَوَضَّأَتْ بَعْدَ الْغُسْلِ ، فَقَالَ :أَمَا إِنَّهَا لَوْ كَانَتْ عِنْدَنَا لَمْ تَفْعَلْ ذَلِكَ ، وَأَيُّ وُضُوءٍ أَعَمُّ مِنَ الْغُسْلِ.

(۷۵۱) ایک مرتبہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے کہا کہ آپ کی بھتیجی غسل کے بعد وضو کرتی ہے۔ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتی تو ایسا نہ کرتی، کون سا وضو ہے جو غسل سے زیادہ پھیلاؤ رکھتا ہے!۔

(۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :وَأَيُّ وُضُوءٍ أَعَمُّ مِنَ الْغُسْلِ.

(۷۵۲) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کون سا وضو غسل سے زیادہ عام ہے!۔

(۷۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ ، سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ ، فَخَرَجَ مِنْ مُغْتَسَلِهِ ، أَيَتَوَضَّأُ ؟ قَالَ :لاَ ، يُجْزِئُهُ أَنْ يَغْسِلَ قَدَمَيْهِ.

(۷۵۳) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی نے غسل جنابت کیا، پھر نماز والا وضو کیا، پھر غسل خانے سے باہر آیا، کیا وہ دوبارہ وضو کرے گا؟ فرمایا نہیں، بس وہ اپنے پاؤں دھولے۔

(۷۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُه عَنِ الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَكَرِهَهُ.

(۷۵۴) حضرت معاذ بن علاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے غسل کے بعد وضو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے ناپسند خیال فرمایا۔

(۷۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، وَتَحْضُرُهُ الصَّلاَةُ ، أَيَتَوَضَّأُ ؟ قَالَ : لاَ.

(۷۵۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی نے غسل جنابت کیا، پھر نماز کا وقت ہوگیا تو کیا وہ وضو کرے گا؟ فرمایا نہیں۔

(۷۵٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : أَمَا يَكْفِي أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْسِلَ مِنْ لَدُنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمِهِ ، حَتَّى يَتَوَضَّأَ !

(۷۵٦) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جسم کو سر سے پاؤں تک دھونے کے بعد بھی کیا وضو کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔

(۷۵۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : الطّهر قَبْلَ الْغُسْلِ.

(۷۵۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وضو غسل سے پہلے ہوتا ہے۔

(۷۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِ اللهِ : إِنَّ فُلاَنَةً تَوَضَّأَتْ بَعْدَ الْغُسْلِ ، قَالَ : لَوْ كَانَتْ عِنْدِي لَمْ تَفْعَلْ ذَلِكَ.

(۷۵۸) ایک آدمی نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فلاں عورت غسل کے بعد وضو کرتی ہے۔ فرمایا اگر وہ ہمارے پاس ہوتی تو ایسا نہ کرتی۔

(۷۵۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ.

(۷۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ غسل کے بعد وضو فرمایا کرتے تھے۔

(۸۷) في الرجل يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ إِذَا اغْتَسَلَ

آدمی غسل کرنے کے بعد پاؤں دھوئے گا

(۷٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ.

(۷٦۰) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا، پھر غسل کی جگہ سے پیچھے ہٹے اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

(۷٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ حُمْرَانَ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ ، فَخَرَجَ مِنْ مُغْتَسَلِهِ غَسَلَ بُطُونَ قَدَمَيْهِ ، قَالَ : وَقَالَ مُسْلِمٌ : مَا أُبَالِي أَنْ أَخْرُجَ مِنْ مُغْتَسَلِي إِلَى مُصَلاَّيَ.

(۷٦١) حضرت حمران فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان جب غسل جنابت فرماتے تو غسل خانے سے باہر آکر پاؤں کا نچلا حصہ دھویا کرتے تھے۔ مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ میں غسل خانے سے نماز کی جگہ چلا جاؤں۔

(۷٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ : مَا أُبَالِي أَنْ أَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي مَكَانٍ نَظِيفٍ ، ثُمَّ أَخْرُجُ إِلَى مَسْجِدِي.

(۷٦٢) حضرت مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ میں اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ غسل جنابت کسی صاف جگہ میں کروں پھر نماز کی جگہ چلا جاؤں۔

(۷٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ الْمَكَانُ الَّذِي يُغْتَسَلُ فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ يَسْتَنْقِعُ فِيهِ الْمَاءُ ، فَلْيَغْسِلْ قَدَمَيْهِ إِذَا فَرَغَ ، وَإِنْ كَانَ نَظِيفًا فَلاَ يَغْسِلْهُمَا إِنْ شَاءَ.

(۷٦٣) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایسی جگہ غسل جنابت کیا جہاں پانی جمع ہو جاتا تھا تو فارغ ہو کر پاؤں دھونے ضروری ہیں اور اگر جگہ صاف تھی تو نہ دھونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۷٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ : أَرَأَيْت إِذَا اغْتَسَلْت ، أَيَكْفِينِي الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مِنَ الْوُضُوءِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَلَكِنِ اغْسِلْ قَدَمَيْك.

(۷٦٤) ایک آدمی نے حضرت سعید بن مسیب سے پوچھا کہ کیا غسل جنابت کرنے کے بعد وضو کی ضرورت ہے، فرمایا نہیں، البتہ پاؤں دھو لو۔

(۷٦٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : إِذَا خَرَجْت فَاغْسِلْ قَدَمَيْك.

(۷٦٥) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جب تم غسل خانے سے نکلو تو پاؤں دھو لو۔

(۷٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ ، أَوْ مُجَاهِدٍ : كَيْفَ تَصْنَعُ بِرِجْلَيْك فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ ؟ قَالَ : أَمَّا أَنَا فَأَقُولُ هَكَذَا ، فَوَصَفَ ابْنُ عَوْنٍ أَنَّهُ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى ظُهُورِ قَدَمَيْهِ.

(۷٦٦) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن یا حضرت مجاہد سے پوچھا کہ آپ غسل جنابت کرتے ہوئے پاؤں کیسے دھوتے ہیں؟ انہوں نے کہا ایسے۔ پھر حضرت عون نے کر کے دکھایا کہ وہ اپنے قدموں کے ظاہری حصہ پر پانی ڈالتے ہیں۔

(۷٦٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْجُنُبِ إِذَا فَرَغَ : فَلْيَغْسِلْ

قَدَمَيْهِ إِذَا خَرَجَ مِنْ مُغْتَسَلِهِ.

(۷۶۷) حضرت ابراہیم تیمی ؒ غسل جنابت کرنے والے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ فارغ ہوکر جب غسل خانے سے باہر آئے تو دونوں پاؤں دھولے۔

(۷۶۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْعَلاَءِ ، قَالَ :سَأَلْنَا سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، فَقَالَ :إِنْ كَانَ فِي مَكَانِهِ شَيْءٌ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ، وَإِلاَّ فَلاَ.

(۷۶۸) حضرت سعید بن جبیر سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اگر غسل خانے میں کوئی ناپاکی ہو تو پاؤں دھولے اور اگر نہ ہو تو ضرورت نہیں۔

(۷۶۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِذَا تَوَضَّأْتَ فِي مُغْتَسَلٍ يُبَالُ فِيهِ ، فَاغْسِلْ رِجْلَيْكَ إِذَا خَرَجْتَ.

(۷۶۹) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ جب تم نے ایسے غسل خانے میں وضو کیا جہاں پیشاب کیا جاتا تھا تو باہر نکل کر پاؤں دھولو۔

(۷۷۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ ؟ فَقَالَ :أَفِضْ عَلَيْك ، ثُمَّ تَنَحَّ فَاغْسِلْ رِجْلَيْك.

(۷۷۰) حضرت ابو جعفر ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے غسل جنابت کا طریقہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے اوپر پانی ڈالو اور باہر نکل کر پاؤں دھولو۔

(۷۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ، قَالَ :إِذَا اغْتَسَلَ الرَّجُلُ فِي الْمُغْتَسَلِ فَكَانَ نَظِيفًا لَمْ يَغْسِلْ رِجْلَيْهِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَظِيفًا غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

(۷۷۱) حضرت ابوالجوزاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر غسل خانہ صاف ہو تو پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں اور اگر صاف نہ ہو تو پاؤں دھونے چاہئیں۔

(۸۸) فی الرجل يُفَرِّقُ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت میں تفرق کا جواز

(۷۷۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُفَرِّقَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ.

(۷۷۲) حضرت ابراہیم ؒ کے نزدیک غسل جنابت کی تفریق میں کوئی حرج نہیں۔

(۷۷۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَغْسِلَ الْجُنُبُ رَأْسَهُ قَبْلَ جَسَدِهِ ، أَوْ جَسَدَهُ قَبْلَ رَأْسِهِ.

(۷۷۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی غسل جنابت میں جسم سے پہلے سر دھولے یا سر سے پہلے جسم دھولے۔

(۷۷٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِهِ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسِيَ أَنْ يَغْسِلَ رَأْسَهُ ، قَالَ :فَأَمَرَنِي أَنْ أَسْأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ ذَلِكَ ، فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ :فَلْيَرْجِعْ فَلْيَغْسِلْ رَأْسَهُ، قَالَ :فَذَهَبْت فَسَكَبْت عَلَيْهِ مِنَ الْوَضُوءِ حَتَّى غَسَلَ رَأْسَهُ.

(۷۷۴) حضرت عبداللہ بن حرملہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے غسل جنابت کیا لیکن وہ اپنا سر دھونا بھول گیا۔ اس نے مجھے کہا کہ میں سعید بن المسیب سے مسئلہ پوچھوں۔ میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جا کر اپنا سر دھولے۔ میں نے انہیں مسئلہ بتایا اور انہیں وضو کا برتن دیا اور انہوں نے اپنا سر دھویا۔

(۷۷٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :كَانَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَسْتَسِرُّ عَلَى أَهْلِهِ ، فَيَكْرَهُ أَنْ يَعْلَمُوا بِهِ ، وَكَانَ يَغْسِلُ جَسَدَهُ إِلَى حَلْقِهِ ، وَيَكْرَهُ أَنْ يَغْسِلَ رَأْسَهُ فَيَعْلَمُوا بِهِ ، فَيَأْتِي أَهْلَهُ فَيَقُولُ :إِنِّي لأَجِدُ فِي رَأْسِي ، فَيَدْعُو بِالْخِطْمِيِّ فَيَغْسِلُهُ.

(۷۷۵) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن جب اپنی زوجہ سے شرعی ملاقات فرماتے تو اس بات کو ناپسند خیال کرتے تھے کہ لوگوں کو اس کا علم ہو۔ چنانچہ وہ حلق تک غسل کر لیتے لیکن سر دھونا انہیں پسند نہ تھا کہ بال گیلے دیکھ کر لوگوں کو اندازہ ہو جائے گا۔ پھر وہ گھر والوں کے پاس آتے اور کہتے میرے سر میں درد ہے، پھر خطمی نامی بوٹی منگوا کر سر دھو لیتے۔

(۸۹) فی الرجل يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ ثُمَّ يَغْسِلُ جَسَدَهُ

(۷۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الأَزْمَعِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ غَسَلَ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ ، فَقَدْ أَبْلَغَ الْغُسْلَ.

(۷۷۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے حالت جنابت کا غسل خطمی نامی بوٹی سے کیا اس نے اچھے طریقے سے غسل کر لیا۔

(۷۷۷) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، مِثْلَهُ.

(۷۷۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۷۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مَنْ غَسَلَ رَأْسَهُ بِغِسْلٍ وَهُوَ جُنُبٌ ، فَقَدْ أَبْلَغَ الْغُسْلَ.

(۷۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے غسل جنابت کرتے ہوئے اپنے سر کو کسی دھونے کی چیز سے دھویا اس نے بہت اچھا غسل کیا۔

(۷۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْأَزْمَعِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ :مَنْ غَسَلَ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ ، فَقَدْ أَبْلَغَ الْغُسْلَ . وَقَالَ :الْحَارِثُ :وَلَكِنْ لَا يُعِيدُ مَا سَالَ مِنَ الْخِطْمِيِّ عَلَى رَأْسِهِ أَيْضًا. (بخاری ۲۵۱۹)

(۷۷۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے سر کو خطمی بوٹی سے دھویا اس نے بہت اچھا غسل کیا۔ حضرت حارث یہ بھی فرماتے ہیں کہ خطمی بوٹی سے گرنے والے پانی کو اپنے سر پر دوبارہ نہ ڈالے۔

(۷۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :يُجْزِئُهُ أَنْ لَا يُعِيدَ عَلَى رَأْسِهِ الْغُسْلَ.

(۷۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خطمی سے دھونے کے بعد سر کو دوبارہ دھونے کی ضرورت نہیں۔

(۷۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ إِذَا غَسَلَ الْجُنُبُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ أَجْزَأَهُ ذَلِكَ ، قَالَ :وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ مِثْلَ ذَلِكَ ، أَوْ قَالَ :لَا يُعِيدُ عَلَيْهِ.

(۷۸۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اگر جنبی اپنے سر کو خطمی سے دھولے تو یہ اس کے لئے کافی ہے۔ حضرت ابراہیم بھی یونہی فرماتے ہیں یا وہ کہتے ہیں کہ دوبارہ دھونے کی ضرورت نہیں۔

(۷۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ . وَحَفْصٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَارِيَةَ ، وَلَمْ يَذْكُرْ سُفْيَانُ سَارِيَةَ ، قَالَ :سُئِلَ عَبْدُ اللهِ عَنِ الْجُنُبِ ، يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ ؟ فَقَالَ :يُجْزِئُهُ إِذَا غَسَلَ أَنْ لَا يُعِيدَ عَلَى رَأْسِهِ.

(۷۸۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اگر جنبی اپنے سر کو خطمی سے دھولے تو کیا اس کے لئے کافی ہے؟ فرمایا کافی ہے دوبارہ سر دھونے کی ضرورت نہیں۔

(۷۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الْجُنُبِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالسِّدْرِ ، قَالَ :لَا يَغْسِلُ رَأْسَهُ.

(۷۸۳) حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص غسل جنابت میں بیری کے پانی سے سر دھولے تو کیا کرے؟ فرمایا دوبارہ دھونے کی ضرورت نہیں۔

(۷۸۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛ فِي الْجُنُبِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ ، قَالَ :يُجْزِئُهُ.

(۷۸۴) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی جنبی خطمی بوٹی سے سر دھولے تو کافی ہے۔

(۷۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُحَرَّرِ بْنِ قَعْنَبٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۷۸۵) حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۹۰) في الجنب يَغْتَسِلُ فِي الْبَيْتِ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ

کمرے میں غسل جنابت کا بیان

(۷۸۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي الْبَيْتِ الَّذِي كَانَ يَكُونُ فِيهِ.

(۷۸۶) حضرت ابوطلحہ یامی اسی کمرے میں غسل جنابت کر لیتے تھے جس میں رہتے تھے۔

(۹۱) في الرجل تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ وَمَعَهُ مَاءٌ يَكْفِيهِ

پانی کی کمی کی صورت میں جنبی کیا کرے؟

(۷۸۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الرَّجُلِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ ، وَمَعَهُ مَاءٌ يَكْفِيهِ لِلْوُضُوءِ ؟ قَالَ : يَتَيَمَّمُ . وَقَالَ عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ : يَتَوَضَّأُ وَيَتَيَمَّمُ.

(۷۸۷) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ اگر ایک آدمی جنبی ہو اور اس کے پاس اتنا پانی ہو جس سے صرف وضو کر سکے تو وہ کیا کرے؟ فرمایا تیمم کر لے۔ عبدہ بن ابی لبابہ نے فرمایا کہ وہ وضو کرے اور تیمم کرے۔

(۷۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أَجْنَبَ وَلَيْسَ مَعَهُ مِنَ الْمَاءِ قَدْرُ مَا يَغْتَسِلُ بِهِ ، قَالَ : يَتَيَمَّمُ.

(۷۸۸) حضرت حسن رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ جنبی کے پاس غسل کی ضرورت کا پانی نہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا تیمم کرے۔

(۹۲) في الْجُنُبِ يَغْتَسِلُ وَيَنْضَحُ مِنْ غُسْلِهِ فِي إِنَائِهِ

دوران غسل جنابت برتن میں گرنے والے چھینٹوں کا حکم

(۷۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، فَيَنْتَضِحُ فِي إِنَائِهِ مِنْ غُسْلِهِ ، فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۷۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ دورانِ غسل جنابت برتن میں گرنے والے چھینٹوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان میں کوئی

حرج نہیں۔

(۷۹۰) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ : أَغْتَسِلُ فَيَنْتَضِحُ فِي إِنَائِي مِنْ غُسْلِي ؟ قَالَ : وَهَلْ تَجِدُ مِنْ ذَلِكَ بُدًّا ؟

(۷۹۰) ابن عون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد رحمہ اللہ سے کہا کہ غسل کرتے ہوئے میرے غسل کے چھینٹے برتن میں گر جاتے ہیں۔ فرمایا تو اس میں کیا حرج ہے!۔

(۷۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَيَقْطُرُ فِي إِنَائِهِ مِنْ غُسْلِهِ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۷۹۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دوران غسل جنابت برتن میں گرنے والے چھینٹوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۷۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ فَيَنْتَضِحُ فِي إِنَائِهِ مِنْ غُسْلِهِ؟ قَالَ : يَقْدِرُ أَنْ يَمْتَنِعَ مِنْ هَذَا ؟

(۷۹۲) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دوران غسل جنابت برتن میں گرنے والے چھینٹوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ کیا وہ اس کے روکنے پر قادر ہے۔

(۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ . وَعَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَنْتَضِحَ مِنْ غُسْلِهِ فِي إِنَائِهِ.

(۷۹۳) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ دوران غسل برتن میں گرنے والے چھینٹوں میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۷۹٤) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ : أَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَيَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِي فِي إِنَائِي ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۷۹۴) حضرت جعفر بن برقان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ میں غسل جنابت کرتا ہوں تو میرے غسل کے چھینٹے برتن میں گر جاتے ہیں۔ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۷۹۵) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ الْحُسَامِ بْنِ مِصَكٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا هُرَيْرَةَ ، فِيهِ حَبَشِيَّةٌ ، قَالَ : أَغْتَسِلُ فَيَرْجِعُ مِنْ جِسْمِي فِي إِنَائِي ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۷۹۵) ایک آدمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ میں غسل جنابت کرتا ہوں تو میرے غسل کے چھینٹے برتن میں گر جاتے ہیں۔ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۷۹٦) أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ ، وَابْنَ سِيرِينَ عَنِ الرَّجُلِ

يَغْتَسِلُ فَيَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِهِ فِي إِنَائِهِ ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ : وَمَنْ يَمْلِكُ انْتِشَارَ الْمَاءِ ؟ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : إِنَّا لَنَرْجُو مِنْ رَحْمَةِ رَبِّنَا مَا هُوَ أَوْسَعُ مِنْ هَذَا.

(۷۹۶) حضرت یحییٰ بن عتیق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین رحمہما اللہ سے پوچھا کہ غسل کرتے ہوئے آدمی کے جسم کے چھینٹے برتن میں گر جاتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت حسن نے فرمایا پانی کے انتشار پر کون قدرت رکھتا ہے۔ حضرت ابن سیرین نے فرمایا ہم اپنے رب کی وسیع رحمت کی امید رکھتے ہیں۔

(۹۳) فی المرأۃ تَغْتَسِلُ أَتَنْقُضُ شَعْرَهَا ؟

کیا عورت غسل کرتے ہوئے اپنے بال کھولے گی؟

(۷۹۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي ، أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا يَكْفِيكِ مِنْ ذَلِكَ أَنْ تَحْثِي عَلَيْهِ ثَلاَثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ، ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ مِنَ الْمَاءِ فَتَطْهُرِينَ ، أَوْ : فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ. (مسلم ۲۵۹۔ ابن ماجہ ۶۰۳)

(۷۹۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی مینڈیاں زور سے باندھتی ہوں، کیا میں غسل کے لئے انہیں کھولوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم بالوں پر تین مرتبہ پانی ڈال لو اور پھر سارے جسم پر پانی بہاؤ، تم پاک ہو جاؤ گی۔

(۷۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : بَلَغَ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ ، أَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُوسَهُنَّ ، فَقَالَتْ : يَا عَجَبًا لاِبْنِ عَمْرٍو هَذَا ، أَفَلاَ يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُؤُوسَهُنَّ! قَدْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ، فَلاَ أَزِيدُ عَلَى أَنْ أُفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلاَثَ إِفْرَاغَاتٍ. (مسلم ۲۶۰۔ ابن ماجہ ۶۰۴)

(۷۹۸) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اطلاع ملی کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ غسل کے لئے عورتوں کو مینڈیاں کھولنے کا حکم دیتے ہیں۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ پر تعجب ہے! وہ عورتوں کو یہ حکم کیوں نہیں دیتے کہ اپنے سر منڈوا لیں۔ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے اور میں تین مرتبہ سے زیادہ پانی سر پر نہیں ڈالتی تھی۔

(۷۹۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : الْعَرُوسُ تَنْقُضُ شَعْرَهَا إِذَا أَرَادَتْ أَنْ تَغْتَسِلَ.

(۷۹۹) حضرت ابراہیم ریلیٹی فرماتے ہیں کہ دلہن غسل کرنے کے لئے اپنی مینڈیاں کھولے گی۔

(۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ شَكَتْ إِلَى عَائِشَةَ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ ، فَقَالَتْ :صُبِّي ثَلاَثًا ، فَمَا أَصَابَ أَصَابَ ، وَمَا أَخْطَأَ أَخْطَأَ.

(۸۰۰) ایک مرتبہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے غسل جنابت کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا۔ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاؤ جو چلا گیا سو چلا گیا۔ جو رہ گیا سو رہ گیا۔

(۸۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ ، فَقَالَتْ :صُبِّي ثَلاَثًا ، فَقَالَتْ :إِنَّ شَعْرِي كَثِيرٌ ، فَقَالَتْ :ضَعِي بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ.

(۸۰۱) ایک عورت نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے غسل جنابت کا پوچھا تو فرمایا کہ تین مرتبہ پانی بہالو۔ اس نے کہا میرے بال زیادہ ہیں۔ فرمایا بال ایک دوسرے کے اوپر رکھ لو۔

(۸۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ :يُجْزِءُ الْمُمْتَشِطَةَ ثَلاَثٌ.

(۸۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مینڈیوں والی عورت کے لئے تین مرتبہ پانی بہانا کافی ہے۔

(۸۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ؛ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ :إِنِّي امْرَأَةٌ شَدِيدَةُ ضَفْرِ الرَّأْسِ ، فَكَيْفَ أَصْنَعُ إِذَا اغْتَسَلْتُ ؟ قَالَ :احْفِنِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلاَثًا ، ثُمَّ اغْمِزِي عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَفْنَةٍ غَمْزَةً. (ابوداؤد ۲۵۶)

(۸۰۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں مینڈیاں مضبوط باندھتی ہوں، غسل کرنے کے لئے میں کیا کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا ''اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاؤ پھر ہاتھ سے انہیں اچھی طرح مل کر نیچے پانی پہنچاؤ۔

(۸۰۴) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا قَالاَ :لاَ تُرْخِي شَعْرَهَا ، وَلَكِنْ تَصُبُّ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ تَفْرُكُهُ.

(۸۰۴) حضرت زہری اور حضرت عطاء رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے بال نہیں کھولے گی بلکہ اوپر پانی ڈالے گی پھر رگڑے گی۔

(۸۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَغْتَسِلُ قَالَ :يُجْزِيهَا ثَلاَثُ حَفَنَاتٍ ، وَإِنْ شَاءَتْ لَمْ تَنْقُضْ شَعْرَهَا.

(۸۰۵) حضرت حسن ریلیٹی فرماتے ہیں کہ اس کے لئے تین مرتبہ پانی ڈالنا کافی ہے۔ اگر چاہے تو مینڈیاں نہ کھولے۔

(۸۰۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الْمَرْأَةِ إِذَا اغْتَسَلَتْ ؟ فَقَالَ :إِنْ كَانَتْ تَرَى أَنَّ الْمَاءَ

أَصَابَهُ أَجْزَأَ عَنْهَا ، وَإِنْ كَانَتْ تَرَى أَنَّ الْمَاءَ لَمْ يُصِبْهُ فَلْتَنْقُضْهُ . وَقَالَ :الْحَكَمُ :تَبُلُّ أُصُولَهُ وَأَطْرَافَهُ وَلاَ تَنْقُضُهُ.

(۸۰۶) حضرت شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حماد سے عورت کے غسل کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا اگر پانی نیچے تک پہنچ سکتا ہے تو مینڈیاں نہ کھولے اور اگر نہیں پہنچتا تو کھول لے۔ حضرت حکم نے فرمایا کہ مینڈیوں کی جڑیں اور کنارے گیلے کرلے کھولنے کی ضرورت نہیں۔

(۸۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ يَصُبَّانِ الْمَاءَ عَلَى رُؤُوسِهِمَا ، وَلاَ يَنْقُضَانِ.

(۸۰۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حائضہ اور جنبی عورت اپنے سر پر پانی بہائے گی مینڈیاں نہیں کھولے گی۔

(۸۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن هَمَّامٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :خَلِّلِي رَأْسَكِ بِالْمَاءِ ، لاَ تُخَلِّلُهُ نَارٌ قَلِيلٌ بُقْيَاهَا عَلَيْهِ.

(۸۰۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے فرمایا اپنے سر میں پانی کا خلال کرلیا کرو تا کہ آگ خشک حصوں تک نہ پہنچ سکے۔

(۸۰۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْقُرْدُوانِي ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَالزُّهْرِيِّ قَالاَ :الْغُسْلُ مِنَ الْحَيْضِ وَالْجَنَابَةِ وَاحِدٌ.

(۸۰۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حیض اور جنابت کا غسل ایک جیسا ہے۔

(۸۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ نِسَاءَ ابْنِ عُمَرَ ، وَأُمَّهَاتِ أَوْلاَدِهِ كُنَّ يَغْتَسِلْنَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ وَلاَ يَنْقُضْنَ رُؤُوسَهُنَّ ، وَلَكِنْ يُبَالِغْنَ فِي بَلِّهَا.

(۸۱۰) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیویاں اور ان کی اولاد کی مائیں (ام ولد باندیاں) حیض اور جنابت کے غسل کے لئے بالوں کو نہیں کھولتی تھیں البتہ انہیں خوب اچھی طرح تر کرتی تھیں۔

(۸۱۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ؟ قَالَ :تُرْخِي الذَّوَائِبَ ، وَتَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا الْمَاءَ حَتَّى تَبُلَّ أُصُولَ الشَّعْرِ ، وَلاَ تَنْقُضُ لَهَا رَأْسًا.

(۸۱۱) حضرت عکرمہ سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جو حیض یا جنابت کا غسل کرنا چاہتی ہو۔ فرمایا وہ اپنی مینڈیوں کو ڈھیلا کرکے پانی ڈالے تا کہ جڑوں تک پہنچ جائے، کھولنے کی ضرورت نہیں۔

(۸۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :تُخَلِّلُهُ بِأَصَابِعِهَا . وَقَالَ عَطَاءٌ ، مِثْلَهُ.

(۸۱۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت انگلیوں سے اپنے بالوں کا خلال کرے گی، حضرت عطاء رحمہ اللہ سے بھی یونہی

منقول ہے۔

(٩٤) مَنْ قَالَ يُجْزِءُ الْجُنُبَ غَمْسه

جن حضرات کے نزدیک پانی میں ڈبکی جنبی کے لئے کافی ہے

(٨١٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْجُنُبُ إِذَا ارْتَمَسَ فِي الْمَاءِ أَجْزَأَهُ.

(۸۱۳) حضرت حسن ﷫ فرماتے ہیں کہ جنبی اگر پانی میں ڈبکی لگائے تو اس کے لئے کافی ہے۔

(٨١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُجْزِئُهُ رَمْسُهُ.

(۸۱۴) حضرت شعبی ﷫ فرماتے ہیں کہ جنبی کے لئے ڈبکی کافی ہے۔

(٨١٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يُجْزِئُهُ رَمْسُهُ.

(۸۱۵) حضرت زہری ﷫ فرماتے ہیں کہ جنبی کے لئے ڈبکی کافی ہے۔

(٨١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : يُجْزِيءُ الْجُنُبَ إِذَا غَاصَ غَوْصَةً وَلَمَسَ بِيَدَيْهِ.

(۸۱۶) حضرت ابوالعالیہ ﷫ فرماتے ہیں کہ جنبی نے جب ڈبکی لگائی اور جسم پر ہاتھ مل لیا تو کافی ہے۔

(٨١٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : الْجُنُبُ يَغْمِسُ فِي الرَّنْقِ ، يُجْزِئُهُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۸۱۷) حضرت مغیرہ بن مسلم ﷫ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ سے پوچھا کہ اگر جنبی مٹیالے اور گدلے پانی میں ڈبکی لگا لے تو کیا اس کے لئے کافی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں کافی ہے۔

(٨١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْجُنُبِ يَرْتَمِسُ فِي الْمَاءِ ؟ قَالَ : يُجْزِئُهُ.

(۸۱۸) حضرت ابراہیم ﷫ اس جنبی کے بارے میں جو پانی میں ڈبکی لگائے فرماتے ہیں کہ یہ اس کے لئے کافی ہے۔

(٨١٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ دَخَلَ النَّهَرَ فَارْتَمَسَ فِيهِ أَجْزَأَهُ.

(۸۱۹) حضرت عطاء ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر جنبی نے دریا میں ایک ڈبکی لگائی تو یہ اس کے لئے کافی ہے۔

(٨٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَعَامِرٍ قَالُوا : الْجُنُبُ إِذَا ارْتَمَسَ فِي الْمَاءِ رَمْسَةً أَجْزَأَهُ.

(۸۲۰) حضرت سالم، عطاء اور عامر ﷭ فرماتے ہیں کہ جنبی کی ایک ڈبکی کافی ہے۔

(۸۲۱) حَدَّثَنَا عَمْرٌو ، عَنِ الأَصَمِّ الْخُزَاعِيِّ ، عَنِ ابْنِ بُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ فِي الْجُنُبِ يَغْتَمِسُ فِي الْمَاءِ اغْتِمَاسَةً ، قَالَ : إِذَا تَدَلَّكَ فَقَدْ أَجْزَأَهُ.

(۸۲۱) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ جنبی پانی میں ڈبکی لگائے اور جسم کو مل لے تو اس کے لئے کافی ہے۔

(۸۲۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يُجْزِءُ الْجُنُبَ رَمْسَةٌ.

(۸۲۲) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ جنبی کیلئے ایک ڈبکی کافی ہے۔

(۹۵) فی الجنب يَخْرُجُ فِي حَاجَتِهِ قَبْلَ الْغُسْلِ

کیا جنبی غسل سے پہلے کام کاج میں مشغول ہو سکتا ہے

(۸۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ : سُئِلَ أَبُو الضُّحَى ، أَيَأْكُلُ الْجُنُبُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَيَمْشِي فِي الأَسْوَاقِ.

(۸۲۳) حضرت ابوالضحیٰ ؒ سے پوچھا گیا کہ کیا جنبی کھا سکتا ہے؟ فرمایا ہاں، بازار میں چل پھر بھی سکتا ہے۔

(۸۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : إِنِّي لأَكُونُ جُنُبًا فَأَتَوَضَّأُ ، ثُمَّ أَخْرُجُ إِلَى السُّوقِ ، فَأَقْضِي حَاجَتِي.

(۸۲۴) حضرت ابورزین ؒ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات میں جنبی ہوتا ہوں تو وضو کر کے بازار چلا جاتا ہوں اور اپنی ضروریات پوری کرتا ہوں۔

(۸۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ ثُمَّ يُرِيدُ الْخُرُوجَ ، قَالَ : يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ.

(۸۲۵) حضرت عطاء ؒ اس شخص کے بارے میں جو جنبی ہو اور باہر نکلنا چاہتا ہو فرماتے ہیں کہ وہ پہلے نماز والا وضو کر لے۔

(۸۲٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ الْجُنُبِ يَأْتِي الْحَاجَةَ وَيَأْتِي السُّوقَ ؟ قَالَ : يَغْسِلُ فَرْجَهُ ، وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ.

(۸۲۶) حضرت حسن ؒ اس شخص کے بارے میں جو جنبی ہو اور باہر بازار کسی کام سے جانا چاہتا ہو تو فرماتے ہیں کہ وہ اپنی شرم گاہ دھوئے اور نماز والا وضو کر لے۔

(۸۲۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(۸۲۷) حضرت ابن عباس ؓ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۸۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ

سَعْدٍ ؛ أَنَّهُ رُبَّمَا أَجْنَبَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ، ثُمَّ خَرَجَ.

(۸۲۸) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بعض اوقات حالت جنابت میں وضو کر کے باہر تشریف لے جاتے تھے۔

(۹۶) فِي الرجل يَسْتَدْفِيءُ بِامْرَأَتِهِ بَعْدَ أَنْ يَغْتَسِلَ

آدمی غسل جنابت کے بعد اپنی بیوی سے لیٹ کر گرمائش حاصل کر سکتا ہے۔

(۸۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَسْتَدْفِيءُ بِامْرَأَتِهِ بَعْدَ الْغُسْلِ.

(۸۲۹) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غسل کے بعد اپنی بیوی سے لپٹ کر گرمائش حاصل کرتے تھے۔

(۸۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، قَالَتْ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَغْتَسِلُ ، ثُمَّ يَجِيءُ وَلَهُ قَرْقَفَةٌ يَسْتَدْفِيءُ بِي.

(۸۳۰) حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ غسل فرماتے، جب وہ واپس آتے تو سردی سے کپکپا رہے ہوتے تھے، پھر وہ مجھ سے گرمائش لیا کرتے تھے۔

(۸۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ جَبَلَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِنِّي لأَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، ثُمَّ أَتَكَوَّى بِالْمَرْأَةِ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ.

(۸۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں غسل جنابت کرنے کے بعد اپنی بیوی سے حرارت لیتا ہوں حالانکہ اس نے ابھی غسل جنابت نہیں کیا ہوتا۔

(۸۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : ذَاكَ عَيْشُ قُرَيْشٍ فِي الشِّتَاءِ.

(۸۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سردیوں میں یہ عمل قریش کی زندگی کا حصہ ہے۔

(۸۳۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ : الرَّجُلُ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، ثُمَّ يَضْطَجِعُ مَعَ أَهْلِهِ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۸۳۳) حضرت ابو کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آدمی غسل کرنے کے بعد بیوی کے ساتھ لیٹ سکتا ہے؟ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۸۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ الأَسْوَدُ يُجْنِبُ

فَيَغْتَسِلُ ، ثُمَّ يَأْتِي أَهْلَهُ فَيُضَاجِعُهَا يَسْتَدْفِيءُ بِهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ.

(۸۳۴) حضرت عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رضی اللہ عنہ غسل جنابت کرنے کے بعد اپنی اہلیہ کے ساتھ لیٹ جاتے اور ان سے حرارت حاصل کرتے حالانکہ ان کی اہلیہ نے ابھی غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔

(۸۳۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عَلْقَمَةُ يَغْتَسِلُ، ثُمَّ يَسْتَدْفِيءُ بِالْمَرْأَةِ وَهِيَ جُنُبٌ.

(۸۳۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ غسل کرنے کے بعد اپنی اہلیہ سے حرارت حاصل کیا کرتے تھے حالانکہ وہ حالت جنابت میں ہوتی تھیں۔

(۸۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَدْفِيءُ بِامْرَأَتِهِ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ.

(۸۳۶) حضرت علقمہ اپنی اہلیہ سے گرمائش حاصل کرتے پھر اٹھتے اور نماز والا وضو کرتے تھے۔

(۸۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ يَجِيءُ فَيَسْتَدْفِيءُ بِامْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ ، ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَمَسُّ مَاءً.

(۸۳۷) حضرت حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غسل جنابت کرنے کے بعد اپنی اہلیہ کے غسل سے پہلے ان سے گرمائش حاصل کرتے پھر پانی کو ہاتھ لگائے بغیر نماز ادا فرماتے۔

(۸۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا اغْتَسَلَ الْجُنُبُ ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَتَهُ ، فَعَلَ إِنْ شَاءَ.

(۸۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی غسل جنابت کرنے کے بعد اپنی بیوی کے ساتھ لیٹنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۸۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: يُبَاشِرُهَا وَلَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوءٌ.

(۸۳۹) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ آدمی اگر اپنی بیوی کے ساتھ لیٹے تو اس پر وضو نہیں ہے۔

(۸۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يَسْتَدْفِيءَ بِامْرَأَتِهِ بَعْدَ الْغُسْلِ.

(۸۴۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غسل کے بعد بیوی سے گرمائش لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۸۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهُ حَتَّى يَجِفَّ.

(۸۴۱) حضرت حماد رحمہ اللہ اس کو (غسل کے بعد بیوی کے ساتھ لیٹنے کو) مکروہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ آدمی کا جسم خشک ہو جائے پھر کوئی حرج نہیں۔

(۸۴۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، ثُمَّ يَسْتَدْفِيءُ بِي قَبْلَ أَنْ أَغْتَسِلَ. (ابن ماجه ۵۸۰۔ ترمذی ۱۲۳)

(۸۴۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرمانے کے بعد مجھ سے گرمائش حاصل کیا کرتے تھے حالانکہ میں نے ابھی غسل نہیں کیا ہوتا تھا۔

(۹۷) فی المرأة تُجْنِبُ ثُمَّ تَحِيضُ

ایک عورت کو حالت جنابت میں حیض آجائے تو وہ کیا کرے؟

(۸۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تَجْنُبُ ، ثُمَّ تَحِيضُ ، قَالَ :تَغْتَسِلُ.

(۸۴۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ایسی عورت کے بارے میں جسے حالت جنابت میں حیض آجائے فرماتے ہیں کہ وہ غسل کرے۔

(۸۴٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الْحَيْضُ أَشَدُّ مِنَ الْجَنَابَةِ.

(۸۴۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حیض جنابت سے بڑی ناپاکی ہے۔

(۸٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ تَحِيضُ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ ، قَالَ : كَانَ أَنَسٌ يُحِبُّ لَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ.

(۸۴۵) حضرت حسن رحمہ اللہ ایسی عورت کے بارے میں جسے حالت جنابت میں حیض آجائے فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پسند تھا کہ ایسی عورت غسل کرلے۔

(۸٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ ؛ فَحَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ ، قَالَ : تَغْتَسِلُ.

(۸۴۶) حضرت زہری رحمہ اللہ ایسی عورت کے بارے میں جسے حالت جنابت میں حیض آجائے فرماتے ہیں کہ وہ غسل کرے گی۔

(۸٤٧) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الْمَرْأَةِ تجنب ، ثُمَّ تَحِيضُ ؟ قَالاَ :تَغْتَسِلُ.

(۸۴۷) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد رحمہما اللہ سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا جسے حالت جنابت میں حیض آجائے تو فرمایا یہ غسل کرے۔

(۸٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :تَغْتَسِلُ.

(۸۴۸) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایسی عورت غسل کرے گی۔

(۸٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تَغْتَسِلُ ، ثُمَّ تَمْكُثُ حَائِضًا.

(۸۴۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غسل کرے اور پھر حیض کے دن گزارے۔

(۸۵۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهَا الْغُسْلُ ، قَالَ : وَقَالَ حَمَّادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : عَلَيْهَا الْغُسْلُ.

(۸۵۰) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اس پر غسل لازم نہیں۔ حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ غسل لازم نہیں۔

(۸۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمَرْأَةِ تُجنبُ ، ثُمَّ تَحِيضُ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ ؟ قَالَ : وَإِنْ حَاضَتْ ، فَإِنَّهُ حَقٌّ عَلَيْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ.

(۸۵۱) حضرت جابر بن زید ؓ سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جسے حالت جنابت میں غسل کرنے سے پہلے حیض آ جائے۔ فرمایا ''اگر وہ حائضہ ہوگئی تو اس پر غسل کرنا لازم ہے''۔

(۸۵۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: إِنْ شَاءَتِ اغْتَسَلَتْ ، وَإِنْ شَاءَتْ لَمْ تَغْتَسِلْ.

(۸۵۲) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں اگر چاہے تو غسل کرے اور اگر چاہے تو غسل نہ کرے۔

(۸۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّد بن مُيَسَّر ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، فَإِذَا طَهُرَتِ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْحَيْضِ.

(۸۵۳) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ وہ غسل جنابت کرے اور جب پاک ہو جائے تو حیض کا غسل بھی کر لے۔

(۹۸) في الرجل يَرَى فِي النَّوْمِ أَنَّهُ احْتَلَمَ ، وَلاَ يَرى بَلَلاً

اگر کسی آدمی کو نیند میں احتلام محسوس ہو لیکن کپڑوں پر تری نظر نہ آئے تو کیا کرے؟

(۸۵۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا احْتَلَمَ وَلَمْ يَرَ بَلَلاً فَلاَ غُسْلَ عَلَيْهِ ، وَإِذَا رَأَى بَلَلاً ، وَلَمْ يَرَ أَنَّهُ احْتَلَمَ فَعَلَيْهِ الْغُسْلُ.

(۸۵۴) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اگر احتلام ہو لیکن تری نظر نہ آئے تو غسل لازم نہیں لیکن اگر احتلام یاد نہیں لیکن تری نظر آئے تو غسل واجب ہے۔

(۸۵۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ : بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ عَلَى رَاحِلَتِي ، وَأَنَا بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ وَجَدْتُ شَهْوَةً ، فَأَنْكَرْتُ نَفْسِي ، فَخَرَجَ مِنِّي مَاءٌ بَلَّ بَادِّي ، وَمَا هُنَاكَ ، فَسَأَلْت ابْنَ عَبَّاسٍ ؟ فَقَالَ : اغْسِلْ ذَكَرَك، وَمَا أَصَابَ مِنْك ، وَلَمْ يَأْمُرْنِي بِالْغُسْلِ. (عبدالرزاق ۶۰۹)

(۸۵۵) حضرت ابو حمزہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنی سواری پر نیند اور بیداری کی درمیانی کیفیت میں جا رہا تھا کہ مجھے شہوت محسوس ہوئی، میں نے اپنے نفس کو جھٹلایا تو مجھ سے تھوڑا سا پانی نکلا جس سے میری ران کی جڑ تر ہوگئی اور اس کے علاوہ کچھ:

تھا۔ میں نے اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے آلہ تناسل اور جہاں تری محسوس ہو اس جگہ کو دھولو۔ انہوں نے مجھے غسل کا حکم نہ دیا۔

(٨٥٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا اسْتَيْقَظَ وَقَدْ رَأَى أَنَّهُ قَدْ جَامَعَ ، فَلَمْ يَرَ بَلَلاً فَلاَ غُسْلَ عَلَيْهِ.

(۸۵۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ اس نے جماع کیا ہے لیکن بیداری کے بعد تری محسوس نہ ہو تو غسل لازم نہیں۔

(٨٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۸۵۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٨٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(۸۵۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٨٥٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ فَرَأَى بِلَّةً ؟ قَالَ : لَوْ وَجَدْتُ ذَلِكَ لاَغْتَسَلْتُ مِنْهُ.

(۸۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو نیند سے بیدار ہو کر تری دیکھے تو فرمایا کہ اگر یہ واقعہ میرے ساتھ ہو تو میں غسل کروں گا۔

(٨٦٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ بَعْدَ النَّوْمِ ، قَالَ : يَغْتَسِلُ.

(۸۶۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو بیداری کے بعد تری دیکھے تو فرمایا کہ وہ غسل کرے گا۔

(٨٦١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ قَالَ : لاَ يَغْتَسِلُ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ ، أَنَّهُ قَدْ أَجْنَبَ.

(۸۶۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس وقت تک غسل لازم نہیں جب تک جنابت کا یقین نہ ہو جائے۔

(٨٦٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعَطَاءٍ قَالاَ : إِذَا رَأَى بَلَلاً فَلْيَغْتَسِلْ.

(۸۶۲) حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عطاء رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ جب تری دیکھے تو غسل کرے۔

(٨٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَيْقِظُ فَيَجِدُ الْبِلَّةَ ؟ قَالَ الْحَكَمُ : لاَ يَغْتَسِلُ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : إِنْ كَانَ يَرَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ اغْتَسَلَ.

(۸۶۳) حضرت شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حماد سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو بیدار ہو کر تری دیکھے۔ تو حضرت حکم رحمہ اللہ نے فرمایا وہ غسل نہ کرے۔ حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا اگر اسے احتلام یاد ہو تو غسل کرے۔

(٨٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ :يَغْتَسِلُ.

(۸۶۴) حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ وہ غسل کرے۔

(٨٦٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ :لاَ يَغْتَسِلُ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ.

(۸۶۵) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب تک احتلام کا یقین نہ ہو غسل نہ کرے۔

(٨٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :إِنَّمَا الْغُسْلُ مِنَ الشَّهْوَةِ وَالْفَتْرَةِ.

(۸۶۶) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ غسل شہوت اور پھر اس کے زوال کے بعد لازم ہوتا ہے۔

(٨٦٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصْبِحُ فَيَرَى عَلَى ذَكَرِهِ الْبِلَّةَ ، قَالَ :إِنْ كَانَ يَرَى أَنَّهُ احْتَلَمَ اغْتَسَلَ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَرَى أَنَّهُ احْتَلَمَ لَمْ يَغْتَسِلْ.

وَقَالَ قَتَادَةُ:إِنْ كَانَ مَاءً دَافِقًا اغْتَسَلَ، فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: كَيْفَ يَعْلَمُ؟ قَالَ :يَشَمُّه، وَقَالَ الْحَكَمُ:لاَ يَغْتَسِلُ.

(۸۶۷) حضرت حماد ؒ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو صبح اپنے آلہ تناسل پر تری دیکھے تو فرمایا کہ اگر احتلام یاد ہو تو غسل کرے اور اگر یاد نہ ہو تو غسل لازم نہیں۔ حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر پانی جھٹکے سے نکلا ہے تو غسل کرے۔ میں نے قتادہ سے پوچھا کہ اسے کیسے معلوم ہوگا؟ فرمایا وہ سونگھ کر پتہ چلا سکتا ہے۔ حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ وہ غسل نہیں کرے گا۔

(٨٦٨) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ فَرَأَى بَلَلاً ، وَلَمْ يَرَ أَنَّهُ احْتَلَمَ فَلْيَغْتَسِلْ ، وَإِذَا رَأَى أَنَّهُ احْتَلَمَ ، وَلَمْ يَرَ بَلَلاً فَلاَ غُسْلَ عَلَيْهِ. (احمد ۲۵۶۔ ابو داؤد ۲۳۰)

(۸۶۸) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بیدار ہونے کے بعد تری دیکھے، اگر اسے احتلام یاد نہ بھی ہو تو غسل کرے اور اگر احتلام یاد ہو لیکن تری نہ دیکھے تو اس پر غسل لازم نہیں۔

(٩٩) فی المرأة كَيْفَ تُؤْمَرُ أَنْ تَغْتَسِلَ

عورت کو کیسے غسل کرنے کا کہا جائے گا؟

(٨٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :دَخَلَتْ أَسْمَاءُ ابْنَةُ شَكَلٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ إِحْدَانَا إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ ؟ قَالَ :تَأْخُذُ سِدْرَتَهَا وَمَاءَهَا فَتَتَوَضَّأُ ، وَتَغْسِلُ رَأْسَهَا ، وَتَدْلُكُهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْمَاءُ أُصُولَ شَعَرِهَا ، ثُمَّ تُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جَسَدِهَا ، ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَتَهَا فَتَطَهَّرُ بِهَا ، فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ أَتَطَهَّرُ

بِهَا ؟ قَالَ :تَطَهَّرِی بِهَا ، قَالَتْ عَائِشَةُ :فَعَرَفْتُ الَّذِی یَکْنِی عَنْهُ ، فَقُلْتُ لَهَا :تَتَبَّعِی آثَارَ الدَّمِ.

(بخاری ۳۱۴۔ مسلم ۶۱)

(۸۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ اسماء بنت شکل نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا ''جب کوئی عورت حیض سے پاک ہو تو کیسے غسل کرے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بیری اور پانی لے کر پہلے وضو کرے۔ پھر اپنا سر دھوئے، پھر اس طرح سر کو ملے کہ پانی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر سارے جسم پر پانی بہائے، پھر حیض کا کپڑا پکڑے اور اس سے صفائی حاصل کرے'' انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں حیض کے کپڑے سے صفائی کیسے حاصل کروں؟ فرمایا اس کے ذریعہ صفائی حاصل کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سمجھ گئی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا مراد ہے چنانچہ میں نے اس عورت سے کہا کہ خون کے نشان صاف کرو۔

(۸۷۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهَا فِی الْحَیْضِ : انْقُضِی شَعَرَكِ وَاغْتَسِلِی. (ابن ماجه ۶۴۱)

(۸۷۰) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کی حالت حیض میں فرمایا اپنے بال کھولو اور غسل کرو۔

(۸۷۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ قَالَ :حَدَّثَنِی مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِی بَکْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَیْبَةَ ، عَنِ امْرَأَةٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ :إِنْ کَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ لَتُبْقِی ضَفِیرَتَهَا.

(۸۷۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم عورتوں میں سے کوئی غسل جنابت کرے تو اپنی مینڈیاں بندھی رہنے دے۔

(۸۷۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیرِینَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ الثَّقِیلَةِ ، أَوِ الْعَظِیمَةِ لاَ تَنَالُ یَدُهَا ظَهرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، أَوِ الْحَیْضِ؟ فَقَالَ:إِنَّا لَنَرْجُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ مَا هُوَ أَعْظَمُ مِنْ ذَا.

(۸۷۲) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے ایسی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جس کا ہاتھ جسم کے بڑے یا موٹا ہونے کی وجہ سے کمر تک نہ پہنچ سکتا ہو تو وہ غسل جنابت یا غسل حیض کیسے کرے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے صفائی کی امید رکھتے ہیں۔

(۸۷۳) حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ دِینَارٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِلْحَسَنِ :الْجَارِیَةُ الْعَجَمِیَّةُ لاَ تُحْسِنُ تَغْتَسِلُ ، قَالَ :مُرْهَا فَلْتَمْسَحْ قُبُلَهَا بِخِرْقَةٍ وَلْتَغْسِلْهُ بِالْمَاءِ دَاخِلاً وَخَارِجًا ، وَتَوَضَّأْ وُضُوءَهَا لِلصَّلاَةِ ، ثُمَّ تَغْتَسِلُ.

(۸۷۳) حضرت دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ عجمی باندی ٹھیک طرح سے غسل نہیں کرتی۔ فرمایا اسے حکم دو کہ کپڑے سے اپنی شرمگاہ کو صاف کرے پھر داخل و خارج سے پانی کے ذریعہ دھوئے پھر نماز والا وضو کرے پھر غسل کرے۔

(۱۰۰) فی الرجل یُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ یُرِیدُ أَنْ یُعِیدَ ، مَا یُؤْمَرُ بِهِ ؟

اگر آدمی بیوی سے ایک مرتبہ جماع کرنے کے بعد دوبارہ کرنا چاہے تو کیا کرے؟

(۸۷٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا جَامَعَ أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا.

(ابو داؤد ۲۲۲۔ ترمذی ۱۴۱)

(۸۷۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب رات میں تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے جماع کرے اور پھر دوبارہ کرنا چاہے تو دونوں کے درمیان وضو کر لے۔

(۸۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ :قَالَ لِي عُمَرُ :يَا سَلْمَانُ ! إِذَا أَتَيْتَ أَهْلَكَ ، ثُمَّ أَرَدْتَ أَنْ تَعُودَ كَيْفَ تَصْنَعُ ؟ قُلْتُ :كَيْفَ أَصْنَعُ ؟ قَالَ :تَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا.

(۸۷۵) حضرت سلمان بن ربیعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے سلمان! جب تم اپنی بیوی سے جماع کرو اور دوبارہ کرنا چاہو تو کیا کرو گے؟ میں نے کہا میں کیا کروں؟ فرمایا دونوں کے درمیان وضو کرو۔

(۸۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ غَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ.

(۸۷۶) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب اپنی بیوی سے صحبت کرنے کے بعد دوبارہ صحبت کرنا چاہتے تو اپنا چہرہ اور بازو دھو لیتے۔

(۸۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعُودَ تَوَضَّأْ.

(۸۷۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم دوسری بار جماع کرنا چاہو تو وضو کر لو۔

(۸۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُجَامِعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَعُودَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ ، قَالَ :وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَقُولُ :لاَ أَعْلَمُ بِذَلِكَ بَأْسًا ، قَالَ :إِنَّمَا قِيلَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَعُودَ.

(۸۷۸) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے جماع کرنے کے بعد بغیر وضو کئے دوسری مرتبہ جماع کرے۔ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ فرمایا اس کا حکم اس لئے دیا جاتا ہے کیونکہ یہ اعادہ کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

(۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ عمر بن الوليد الشَّنِّي ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ :إِذَا أَرَادَت أَنْ يَعُودَ تَوَضَّأْ.

(۸۷۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب جماع کا اعادہ کرنا چاہے تو وضو کرے۔

(۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُرَيفِ بْنِ دِرْهَمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :يَتَوَضَّأُ.

(۸۸۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ وضو کرے گا۔

(۸۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ تَوَضَّأَ.

(۸۸۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب جماع دوبارہ کرنا چاہے تو وضو کرے۔

(۸۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ تَوَضَّأَ.

(۸۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جماع دوبارہ کرنا چاہے تو وضو کرے۔

(۱۰۱) فی المرأة تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ

اگر عورت بھی خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو کیا کرے؟

(۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :جَائَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ ؟ فَقَالَ :إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ ، فَقُلْتُ لَهَا :فَضَحْتِ النِّسَاءَ ، وَهَلْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَرِبَتْ يَمِينُكِ ، فَبِمَا يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا إِذَنْ. (بخاری ۱۳۰۔ مسلم ۲۵۱)

(۸۸۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ اگر عورت بھی اپنے خواب میں دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ پانی دیکھے تو غسل کرے۔ میں نے ام سلیم سے کہا ''آپ نے عورتوں کو رسوا کر دیا، کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہارا ناس ہو بچہ پھر ماں کے مشابہ کیوں ہوتا ہے۔

(۸۸٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أخبرنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا رَأَتْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَتْ فَعَلَيْهَا الْغُسْلُ ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ :يَا رَسُولَ اللهِ أَيَكُونُ هَذَا ؟ قَالَ : نَعَمْ، مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ ، وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ ، فَأَيُّهُمَا سَبَقَ ، أَوْ عَلاَ ، أَشْبَهَهُ الْوَلَدُ.

(مسلم ۳۰۔ نسائی ۲۰۲)

(۸۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جو خواب میں وہ چیز دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو فرمایا ''جب وہ یوں دیکھے اور اسے انزال ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے

عرض کیا ''یا رسول اللہ! کیا ایسے بھی ہوتا ہے؟'' فرمایا ''ہاں'' مرد کا پانی گاڑھا اور سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا اور زرد ہو جاتا ہے۔ جس کا پانی غالب آ جائے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

(۸۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ ؛ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ ؟ فَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ حَتَّى تُنْزِلَ ، كَمَا أَنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ حَتَّى يُنْزِلَ. (احمد ۶/ ۴۰۹۔ ابن ماجہ ۶۰۲)

(۸۸۵) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جو خواب میں وہ چیز دیکھے جو مرد دیکھتا ہے۔ فرمایا ''اس پر اس وقت تک غسل واجب نہیں جب تک اسے انزال نہ ہو جیسا کہ مرد پر اس وقت تک غسل واجب نہیں جب تک انزال نہ ہو۔

(۸۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ يُقَالُ لَهَا بُسْرَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَانَا تَرَى أَنَّهَا مَعَ زَوْجِهَا فِي الْمَنَامِ ؟ فَقَالَ : إِذَا وَجَدْتِ بَلَلاً فَاغْتَسِلِي يَا بُسْرَةُ.

(۸۸۶) ایک مرتبہ بسرہ نامی ایک خاتون نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی عورت اگر خواب میں دیکھے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ ہے تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا ''اے بسرہ! جب تم تری دیکھو تو غسل کرلو۔

(۸۸۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَمُجَاهِدٍ قَالُوا : إِنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ! الْمَرْأَةُ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ ، أَيَجِبُ عَلَيْهَا الْغُسْلُ ؟ قَالَ : هَلْ تَجِدُ شَهْوَةً ؟ قَالَتْ : لَعَلَّهُ ! قَالَ : هَلْ تَجِدُ بَلَلاً ؟ قَالَتْ : لَعَلَّهُ ! قَالَ : فَلْتَغْتَسِلْ فَلَقِيَتْهَا نِسْوَةٌ فَقُلْنَ لَهَا : فَضَحْتِينَا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : وَاللَّهِ مَا كُنْتُ لأَنْتَهِيَ حَتَّى أَعْلَمَ فِي حِلٍّ أَنَا ، أَوْ فِي حَرَامٍ.

(۸۸۷) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! اگر عورت خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟ فرمایا کہ کیا اسے شہوت محسوس ہوئی؟ عرض کیا شاید۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ تری دیکھتی ہے؟ عرض کیا شاید۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسے غسل کرنا چاہئے پھر کچھ عورتیں حضرت ام سلیم سے ملیں اور کہا کہ آپ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رسوا کر دیا۔ وہ کہنے لگیں کہ میں حلال و حرام کا سوال کرنے سے باز نہیں رہ سکتی۔

(۸۸۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ قَالَ : إِذَا تَنَوَّمَتِ الْمَرْأَةُ فَرَأَتْ مَا يَرَى الرَّجُلُ فَلْتَغْتَسِلْ.

(۸۸۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر عورت خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو غسل کرے۔

(۸۸۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَنْهُ سَالِمًا وَمُجَاهِدًا وَعَطَاءً قَالُوا :تَغْتَسِلُ إِذَا رَأَتْ مَا يَرَى الرَّجُلُ.

(۸۸۹) حضرت سالم، حضرت مجاہد اور حضرت عطاء رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت بھی خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو غسل کرے۔

(۸۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :كَانَ إِبْرَاهِيمُ يُنْكِرُ احْتِلاَمَ النِّسَاءِ.

(۸۹۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ عورتوں کے احتلام کا انکار کیا کرتے تھے۔

(۸۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ:إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ مَا يَرَى الرَّجُلُ فَلْتَغْتَسِلْ.

(۸۹۱) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب عورت خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو غسل کرے۔

(۸۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُعَرِّفٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ ، وَقَالَ ذَرٌّ تَغْتَسِلُ.

(۸۹۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر غسل لازم نہیں اور حضرت ذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ غسل کرے گی۔

(۸۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي سَبْرَةَ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ؛ قَالَ :سُئِلَ عَلِيٌّ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ ، أَتَغْتَسِلُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إِذَا رَأَتِ الْبِلَّةَ.

(۸۹۳) حضرت ابو الضحیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جو خواب میں وہ کچھ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے کہ وہ غسل کرے گی یا نہیں؟ فرمایا جب وہ تری دیکھے تو غسل کرے گی۔

(۸۹٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ مَا يَرَى الرَّجُلُ ، ثُمَّ أَنْزَلَتْ فَلْتَغْتَسِلْ.

(۸۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے پھر اسے انزال ہو جائے تو وہ غسل کرے گی۔

(۸۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ.

(۸۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت پانی دیکھے تو غسل کرے گی۔

(۸۹٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ :إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ مَا يَرَى الرَّجُلُ ، فَلْتَغْتَسِلْ.

(۸۹۶) حضرت معاویہ بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو غسل کرے گی۔

(۱۰۲) فی الرجل یُدْخِلُ یَدَهُ فِی الماءِ وَهُوَ جُنُبٌ

حالت جنابت میں ہاتھ پانی میں داخل کرنے کا حکم

(۸۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ضِرَارٍ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : مَنِ اغْتَرَفَ مِنْ مَاءٍ وَهُوَ جُنُبٌ فَمَا بَقِيَ مِنْهُ نَجَسٌ ، وَلاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ بَوْلٌ.

(۸۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے حالت جنابت میں برتن سے پانی لیا تو باقی پانی ناپاک ہو جائے گا۔ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں پیشاب ہو۔

(۸۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْجُنُبِ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا ، أَوِ الرَّجُلِ يَقُومُ مِنْ مَنَامِهِ فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا ، قَالَ : إِنْ شَاءَ تَوَضَّأَ ، وَإِنْ شَاءَ أَهْرَاقَهُ.

(۸۹۸) حضرت حسن رحمہ اللہ (اس جنبی کے بارے میں جو ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں اپنا ہاتھ داخل کرے یا اس شخص کے بارے میں جو سو کر اٹھنے کے بعد ہاتھ دھونے سے پہلے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کرے) فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو اس سے وضو کر لے اور اگر چاہے تو اسے گرا دے۔

(۸۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَمَّنْ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَغْمِسَ الْجُنُبُ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا.

(۸۹۹) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ جنبی اگر اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں داخل کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الْجَعْدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ قَالَتْ : كَانَ سَعْدٌ يَأْمُرُ جَارِيَتَهُ فَتَنَاوِلُهُ الطَّهُورَ مِنَ الْجَرَّةِ ، فَتَغْمِسُ يَدَهَا فِيهَا فَيُقَالُ : إِنَّهَا حَائِضٌ ! فَيَقُولُ : إِنَّ حَيْضَتَهَا لَيْسَتْ فِي يَدِهَا.

(۹۰۰) حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سعد اپنی باندی کو پانی لانے کا حکم دیتے۔ وہ گھڑے سے پانی نکال کر وضو کا پانی لاتی تو اس میں ہاتھ ڈال دیتی تھی۔ حضرت سعد کو بتایا جاتا کہ یہ حائضہ ہے تو فرماتے اس کا حیض اس کے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

(۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْخِلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الإِنَاءِ وَهُمْ جُنُبٌ ، وَالنِّسَاءُ وَهُنَّ حُيَّضٌ ، لاَ يَرَوْنَ بِذَلِكَ بَأْسًا ، يَعْنِي : قَبْلَ أَنْ يَغْسِلُوهَا.

(۹۰۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ حالت جنابت میں اور خواتین حالت حیض میں ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں داخل کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۰۳) فی الرجل یُجْنِبُ فِی الثَّوْبِ، فَیطلبهُ فَلا یَجِدُهُ

اس آدمی کا بیان جو کپڑوں میں جنابت کا شکار ہوا اور اسے تلاش کے باوجود اس کا نشان نہ ملے۔

(۹۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِذَا أَجْنَبَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبِهِ فَرَأَى فِيهِ أَثَرًا فَلْيَغْسِلْهُ، وَإِنْ لَمْ يَرَ فِيهِ أَثَرًا فَلْيَنْضَحْهُ.

(۹۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی اپنے کپڑوں میں جنابت کا شکار ہو تو اگر اسے کپڑوں پر کوئی نشان نظر آئے تو دھولے اور اگر نشان نظر نہ آئے تو پانی چھڑک لے۔

(۹۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ لأَبِي مَيْسَرَةَ: إِنِّي أُجْنِبُ فِي ثَوْبِي فَأَنْظُرُ فَلاَ أَرَى شَيْئًا؟ قَالَ: إِذَا اغْتَسَلْتَ فَتَلَفَّفْ بِهِ وَأَنْتَ رَطْبٌ فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِئُكَ.

(۹۰۳) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابو میسرہ سے کہا کہ مجھے کپڑوں میں جنابت لاحق ہوتی ہے لیکن مجھے کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی؟ فرمایا جب تم غسل کرو تو جسم کے گیلا ہونے کی حالت میں کپڑا پہن لو یہی تمہارے لئے کافی ہے۔

(۹۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْجَنَابَةِ فِي الثَّوْبِ: إِنْ رَأَيْتَ أَثَرَهُ فَاغْسِلْهُ، وَإِنْ عَلِمْتَ أَنْ قَدْ أَصَابَهُ، ثُمَّ خَفِيَ عَلَيْكَ فَاغْسِلِ الثَّوْبَ، وَإِنْ شَكَكْتَ فَلَمْ تَدْرِ أَصَابَ الثَّوْبَ أَمْ لاَ، فَانْضَحْهُ.

(۹۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کپڑے میں جنابت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر اس کا نشان دیکھو تو دھولو اور اگر تمہیں علم ہو کہ کپڑے کو ناپاکی لگی ہے یا نہیں لگی تو اس پر پانی چھڑک لو۔

(۹۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنْ خَفِيَ عَلَيْهِ مَكَانُهُ وَعَلِمَ أَنَّهُ قَدْ أَصَابَهُ، غَسَلَ الثَّوْبَ كُلَّهُ.

(۹۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ علم ہو کہ ناپاکی کپڑے کو لگی ہے لیکن اس کی جگہ بھول جاؤ تو سارے کپڑے کو دھونا ہوگا۔

(۹۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَسَلَ مَا رَأَى، وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَ، وَأَعَادَ بَعْدَ مَا أَضْحَى مُتَمَكِّنًا.

(۹۰۶) حضرت زبیر بن الصلت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اگر ناپاکی نظر آتی تو دھو لیتے اور اگر نظر نہ آتی تو اس پر پانی چھڑک لیتے۔ پھر جب انہیں دھونے پر مکمل قدرت ہو جاتی تو دھو لیتے۔

(۹۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ رَشِيدٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ فِي رَجُلٍ أَجْنَبَ فِي ثَوْبِهِ

فَلَمْ يَرَ أَثَرَهُ ، قَالَ :يَغْسِلُهُ كُلَّهُ.

(۹۰۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ (اس شخص کے بارے میں جسے کپڑوں میں جنابت ہو لیکن نشان نظر نہ آئے) فرماتے ہیں کہ وہ سارا کپڑا دھوئے گا۔

(۹۰۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الْجَنَابَةِ فِي الثَّوْبِ ، قَالَ :إِنْ رَأَيْته فَاغْسِلْهُ ، وَإِنْ ضَلَلْت فَانْضَحْ.

(۹۰۸) حضرت سعید بن المسیب کپڑے میں جنابت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر نشان نظر آئے تو دھولو اور اگر نظر نہ آئے تو پانی چھڑک لو۔

(۹۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ تُصِيبُ ثَوْبَهُ الْجَنَابَةُ ، ثُمَّ تَخْفَى عَلَيْهِ ؟ قَالَ : اغْسِلْهُ أَجْمَعَ.

(۹۰۹) حضرت محمد رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس کو کپڑوں میں جنابت لاحق ہو جائے پھر نشان گم ہو جائے تو وہ سارا کپڑا دھوئے۔

(۹۱۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْتَلِمُ فِي الثَّوْبِ فَلاَ يَدْرِي أَيْنَ مَوْضِعُهُ ؟ قَالَ : يَنْضَحُ الثَّوْبَ بِالْمَاءِ.

(۹۱۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس کے کپڑوں میں احتلام ہوا اور نشان گم ہو جائے تو وہ کپڑے پر پانی چھڑک لے۔

(۹۱۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لاَ يَزِيدُهُ النَّضْحُ إِلاَّ شَرًّا.

(۹۱۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پانی چھڑکنا گندگی میں اضافہ ہی کرے گا۔

(۹۱۲) حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ الْقَوَارِيرِيُّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ :إِنِّي احْتَلَمْت فِي ثَوْبِي ؟ قَالَ :اغْسِلْهُ ، قَالَ :خَفِيَ عَلَيَّ ؟ قَالَ :رُشَّهُ بِالْمَاءِ.

(۹۱۲) حضرت سالم رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ مجھے کپڑوں میں احتلام ہو گیا ہے۔ فرمایا اسے دھولو، اس نے کہا اس کی جگہ گم ہوگئی ہے۔ فرمایا اس پر پانی چھڑک لو۔

(۹۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لاَ يَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ.

(۹۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر پانی نہ چھڑکو۔

(۹۱٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أخبرنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ ؟ قَالَ :إِنَّمَا يَكْفِيك

كَفٌّ مِنْ مَاءٍ تَنْضَحُ بِهِ مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَ. (احمد ۴۸۵۔ ابوداؤد ۲۱۲)

(۹۱۴) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میرے کپڑے کو ناپاکی لگ جائے تو میں کیا کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے کپڑے پر جہاں تمہیں اس کا نشان دکھائی دے وہاں ایک ہتھیلی پانی ڈال دو۔

(۹۱۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : إِنِّي أَحْتَلِمُ فِي ثَوْبِي ، قَالَ : إِنْ وَجَدْته فَاغْسِلْهُ وَإِلاَّ فَخَلِّ طَرِيقَهُ ، قَالَ : قُلْتُ : أَطْرَحُهُ وَأَلْبَسُ ثَوْبًا غَيْرَهُ ؟ قَالَ : إِنَّك لَكَثِيرُ الْمَلاَحِفِ.

(۹۱۵) حضرت سالم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا کہ مجھے اپنے کپڑوں میں احتلام ہو جاتا ہے تو میں کیا کروں۔ فرمایا اگر اس کا نشان مل جائے تو اسے دھولو اور اگر نہ ملے تو اس کا راستہ چھوڑ دو۔ میں نے کہا میں کپڑے تبدیل کر لیتا ہوں۔ فرمایا تم تو بہت زیادہ کپڑوں والے ہو!۔

(۹۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الْجَنَابَةِ فِي الثوب ، قَالَ : إِنْ رَأَيْته فَاغْسِلْهُ ، وَإِنْ لَمْ تَرَهُ فَدَعْهُ ، وَلاَ تَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ فَإِنَّ النَّضْحَ لاَ يَزِيدُهُ إِلاَّ قَذَرًا.

(۹۱۶) حضرت حکم رحمہ اللہ سے کپڑوں میں جنابت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اگر اس کا نشان دیکھو تو اسے دھولو اور اگر نہ دیکھو تو چھوڑ دو اور اس پر پانی نہ چھڑکو کیونکہ اس سے ناپاکی اور بڑھے گی۔

(۹۱۷) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ عَنِ الْجَنَابَةِ تَكُونُ فِي الثَّوْبِ ؟ قَالَ : تَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ.

(۹۱۷) حضرت ہلال بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء بن یزید سے کپڑے میں جنابت کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا اس پر پانی چھڑک دو۔

(۱۰٤) مَنْ قَالَ اغْسِلْ مِنْ ثَوْبِكَ مَوْضِعَ أَثَرِهِ

جن حضرات کے نزدیک منی کو دھونا ضروری ہے

(۹۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الْمَنِيُّ ، أَيَغْسِلُهُ أَوْ يَغْسِلُ الثَّوْبَ كُلَّهُ ؟ قَالَ سُلَيْمَانُ : قَالَتْ عَائِشَةُ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيبُ ثَوْبَهُ فَيَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِهِ ، ثُمَّ يَخْرُجُ فِي ثَوْبِهِ إِلَى الصَّلاَةِ ، وَأَنَا أَرَى أَثَرَ الْغَسْلِ فِيهِ. (بخاری ۲۲۹۔ مسلم ۲۳۹)

(۹۱۸) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن یسار سے پوچھا کہ اگر کپڑے کو منی لگ جائے تو منی کی جگہ کو دھونا ہے یا سارے کپڑے کو دھونا ہے۔ فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر اگر منی لگ جاتی تو کپڑے سے منی کی جگہ دھو لیتے تھے اور پھر انہی کپڑوں میں نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے، جب کہ مجھے کپڑوں میں دھونے کا

نشان نظر آ رہا ہوتا تھا۔

(۹۱۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَغْسِلُ أَثَرَ الإِحْتِلَامِ مِنْ ثَوْبِهِ.

(۹۱۹) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کپڑے سے احتلام کے نشان کو دھویا کرتے تھے۔

(۹۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : اغْسِلِ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِكَ.

(۹۲۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ کپڑے سے احتلام کے اثر کو دھولو۔

(۹۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زُبَيْدٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی الله عنهما غَسَلَ مَا رَأَى.

(۹۲۱) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ منی کے نشان کو دھویا کرتے تھے۔

(۱۰۵) مَنْ قَالَ يُجْزِئُكَ أَنْ تَفْرُكَهُ مِنْ ثَوْبِكَ

جن حضرات کے نزدیک منی کو کھرچنا ضروری ہے

(۹۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَجِدُهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحُتُّهُ عَنْهُ . تَعْنِي الْمَنِيَّ. (ابوداؤد ۳۷۵۔ مسلم ۲۳۹)

(۹۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعض اوقات میں منی کو حضور ﷺ کے کپڑوں پر لگی ہوئی دیکھتی تو کھرچ دیتی تھی۔

(۹۲۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَفْرُكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِهِ.

(۹۲۳) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد جنابت کے نشان کو کھرچ دیتے تھے۔

(۹۲٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَفْرُكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِهِ.

(۹۲۴) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد جنابت کے نشان کو کھرچ دیتے تھے۔

(۹۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ : نَزَلَ بِعَائِشَةَ ضَيْفٌ فَأَمَرَتْ لَهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ ، فَاحْتَلَمَ فِيهَا ، فَاسْتَحْيَى أَنْ يُرْسِلَ بِهَا وَفِيهَا أَثَرُ الإِحْتِلَامِ ، فَغَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : لِمَ أَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا ؟ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَفْرُكَهُ بِإِصْبَعِهِ ، رُبَّمَا فَرَكْتُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِي. (ترمذی ۱۱۶۔ مسلم ۱۰۶)

(۹۲۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ہمام ؒ ایک مرتبہ مہمان کے طور پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حاضر ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے بارے میں حکم دیا کہ ایک زرد چادر ان کے لئے دی جائے۔ حضرت ہمام کو اس میں احتلام ہوگیا۔ انہیں شرم محسوس ہوئی کہ احتلام کے نشان کے ساتھ کپڑا واپس کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے کپڑے کو پانی میں ڈبو کر واپس کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کپڑا دیکھا تو فرمایا انہوں نے ہمارا کپڑا کیوں خراب کر دیا؟ ان کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اسے

کھرچ دیتے، میں بھی بعض اوقات رسول اللہ ﷺ کے کپڑوں سے اسے کھرچ دیا کرتی تھی۔

(٩٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بَعْدَ مَا صَلَّى إِذْ جَعَلَ يَدْلُكُ ثَوْبَهُ ، فَقَالَ : إِنِّي طَلَبْت هَذَا الْبَارِحَةَ فَلَمْ أَجِدْهُ ، قَالَ مُجَاهِدٌ : مَا أُرَاهُ إِلاَّ مَنِيًّا.

(۹۲۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ انہوں نے نماز پڑھنے کے بعد کپڑے کو رگڑنا شروع کر دیا۔ پھر فرمایا کہ رات میں نے اسے تلاش کیا تھا لیکن یہ مجھے نہ ملی تھی۔ حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ منی ہی تھی۔

(٩٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ : قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : أَصْبَحْت وَفِي ثَوْبِي لُمْعَةُ جَنَابَةٍ ؟ قَالَ : اُعْرُكْهُ ثُمَّ انْفُضْهُ ، قَالَ : قُلْتُ : أَغْسِلُهُ ؟ قَالَ : تَزِيدُهُ نَتْنًا ، قَالَ أَبُو مَالِكٍ : فَظَنَنْت أَنَّهُ لَوْ كَانَ رَطْبًا أَمَرَهُ بِغَسْلِهِ.

(۹۲۷) حضرت ابو مالک اشجعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ اگر صبح کے وقت میں منی کا نشان دیکھوں تو کیا کروں؟ فرمایا اسے رگڑو اور جھاڑ دو۔ میں نے عرض کیا کہ کیا میں اسے دھویا کروں۔ فرمایا کہ دھونے سے اس کی بدبو میں اضافہ ہوگا۔ حضرت ابو مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں اگر وہ تر ہوتی تو اسکے دھونے کا حکم دیتے۔

(٩٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الْمَنِيِّ قَالَ : امْسَحْهُ بِإِذْخِرَةٍ.

(۹۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ منی کو اذخر کے ساتھ صاف کر دو۔

(٩٢٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ أَخبرنَا حَجَّاجٌ ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الْجَنَابَةِ تُصِيبُ الثَّوْبَ ، قَالَ : إِنَّمَا هُوَ كَالنُّخَامَةِ ، أَوِ النُّخَاعَةِ ، أَمِطْهُ عَنْك بِخِرْقَةٍ ، أَوْ بِإِذْخِرَةٍ.

(۹۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کپڑے پر لگی ہوئی منی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ تھوک کی طرح ہے اسے کپڑے یا اذخر سے صاف کر دو۔

(٩٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ : إِنْ كَانَ يَابِسًا فَحُتَّهُ.

(۹۳۰) حضرت ابن الحنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ خشک ہو تو اسے کھرچ دو۔

(٩٣١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الْجَنَابَةِ تُصِيبُ الثَّوْبَ ، قَالَ : يَغْسِلُهَا ، أَوْ يَمْسَحُهَا بِإِذْخِرَةٍ.

(۹۳۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ کپڑے پر لگی ہوئی منی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اسے دھو لو یا اذخر سے صاف کر لو۔

(٩٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ؛ أَنَّهُ أَرْسَلَ

إِلَى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا عَنِ الْمِرْفَقَةِ يُجَامِعُ عَلَيْهَا الرَّجُلُ ، أَيَقْرَأُ عَلَيْهَا الْمُصْحَفَ ؟ قَالَتْ : وَمَا يَمْنَعُك مِنْ ذَلِكَ ؟ إِنْ رَأَيْته فَاغْسِلْهُ ، وَإِنْ شِئْتَ فَاحْكُكْهُ ، وَإِنْ رَابَك فَرُشَّهُ.

(۹۳۲) حضرت جبیر بن نفیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیج کر پوچھوایا کہ جس کپڑے پر آدمی بیوی سے جماع کرتا ہے اس پر قرآن مجید کی تلاوت کر سکتا ہے؟ فرمایا اس میں کیا رکاوٹ ہے۔ اگر کوئی چیز ہے تو اسے دھولو اور چاہو تو کھرچ لو اور اگر تمہیں شک ہو تو پانی چھڑک لو۔

(۹۳۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عَزَّةَ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ : إِنِّي احْتَلَمْتُ عَلَى طِنْفِسَةٍ ؟ فَقَالَ : إِنْ كَانَ رَطْبًا فَاغْسِلْهُ ، وَإِنْ كَانَ يَابِسًا فَاحْكُكْهُ ، وَإِنْ خَفِيَ عَلَيْك فَارْشُشْهُ.

(۹۳۳) ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ مجھے کپڑے پر احتلام ہو گیا اب میں کیا کروں؟ فرمایا اگر وہ تر ہو تو دھولو اگر خشک ہو تو کھرچ لو اور اگر نشان پوشیدہ ہو جائے تو اس پر پانی چھڑک لو۔

(۱۰۶) مَنْ قَالَ إذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

جن حضرات کے نزدیک شرمگاہوں کے محض ملنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے

(۹۳۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا جَلَسَ بَيْنَ الشُّعَبِ الأَرْبَعِ ، ثُمَّ أَلْزَقَ الْخِتَانَ بِالْخِتَانِ ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ. (احمد ۶/ ۱۳۵۔ ترمذی ۱۰۹)

(۹۳۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی اپنی بیوی کے ساتھ جماع کے ارادے سے بیٹھے اور دونوں کی شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

(۹۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ ، فَقَدْ كَانَ ذَلِكَ يَكُونُ مِنِّي وَمِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَغْتَسِلُ.

(احمد ۶/ ۱۶۱۔ ترمذی ۱۰۸)

(۹۳۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اگر میرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہوتا تو ہم غسل کیا کرتے تھے۔

(۹۳۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الأَرْبَعِ ، ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ

الْغُسْلُ. (بخاری ۲۹۱۔ مسلم ۸۷)

(۹۳۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی اپنی بیوی سے جماع کے ارادے سے بیٹھے اور زور لگائے تو غسل واجب ہوگیا۔

(۹۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ يُونُسُ :وَلاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ قَدْ رَفَعَهُ ، قَالَ : إِذَا جَلَسَ بَيْنَ فُرُوجِهَا الأَرْبَعِ ، ثُمَّ اجْتَهَدَ وَجَبَ الْغُسْلُ ، أَنْزَلَ ، أَوْ لَمْ يُنْزِلْ.

(۹۳۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی جب اپنی بیوی کے ساتھ جماع کے ارادے سے بیٹھ جائے اور زور لگائے تو غسل واجب ہوگیا۔ انزال ہو یا نہ ہو۔

(۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

(۹۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہوگیا۔

(۹۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْجُمَحِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِذَا اسْتَخْلَطَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

(۹۳۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بیوی سے شرم گاہ ملالے تو غسل واجب ہوگیا۔

(۹٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

(۹۴۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب شرم گاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہوگیا۔

(۹٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَنْ نَافِعٍ قَالاَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :إِذَا خَالَفَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

(۹۴۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب شرم گاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہوگیا۔

(۹٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :إِذَا غَابَتِ الْمُدَوَّرَةُ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

(۹۴۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی کے آلہء تناسل کا سرا غائب ہوگیا تو غسل واجب ہوگیا۔

(۹٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :أَمَّا أَنَا فَإِذَا بَلَغْتُ ذَلِكَ مِنْهَا اغْتَسَلْتُ.

(۹۴۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میری یہ کیفیت ہو تو میں غسل کروں گا۔

(۹٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَنْ غَالِبٍ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ

عَلِیٌّ قَالَ :إذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

(۹۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو گیا۔

(۹۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِیسَ ، عَنِ الشَّیْبَانِیِّ ، عَنْ بُکَیْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ أُوتَی بِرَجُلٍ فَعَلَہُ ، یَعْنِی :جَامَعَ ثُمَّ لَمْ یُنْزِلْ ، وَلَمْ یَغْتَسِلْ ، إلاَّ نَہَکْتُہُ عُقُوبَۃً.

(۹۴۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس اگر کوئی ایسا آدمی لایا گیا جس نے یوں کیا (یعنی جماع کیا اور اسے انزال نہ ہوا لیکن اس نے غسل بھی نہ کیا) تو میں سزا دوں گا۔

(۹۴۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ قَالَ :اجْتَمَعَ الْمُہَاجِرُونَ ؛ أَبُو بَکْرٍ ، وَعُمَرُ ، وَعُثْمَانَ ، وَعَلِیٌّ ؛ أَنَّ مَا أَوْجَبَ الْحَدَّیْنِ الْجَلْد ، وَالرَّجْم أَوْجَبَ الْغُسْلَ.

(۹۴۶) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین یعنی ابو بکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم کا اس پر اجماع ہے کہ جس چیز سے کوڑے اور رجم لازم ہوتے ہیں اس سے غسل بھی واجب ہو جاتا ہے۔

(۹۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنْ عِکْرِمَۃَ ، قَالَ :سَمِعْتُ یَقُولُ :یُوجِبُ الْقَتْلَ وَالرَّجْمَ ، وَلاَ یُوجِبُ إنَائً مِنْ مَائٍ؟

(۹۴۷) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ شرمگاہوں کے ملنے سے قتل اور رجم لازم ہوتے ہیں تو کیا پانی کا برتن لازم نہیں ہوں گے؟

(۹۴۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ :قَالَ شُرَیْحٌ :أَیُوجِبُ أَرْبَعَۃَ آلاَفٍ ، وَلاَ یُوجِبُ إنَائً مِنْ مَائٍ ؟ یَعْنِی :الَّذِی یُخَالِطُ ، ثُمَّ لاَ یُنْزِلُ.

(۹۴۸) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ چیز چار ہزار تو لازم کرتی ہے اور پانی کا برتن لازم نہیں کرتی ؟ یعنی بیوی سے ایسا اختلاط جس میں انزال نہ ہو۔

(۹۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ :قَالَ شُرَیْحٌ :یُوجِبُ أَرْبَعَۃَ آلاَفٍ ، وَلاَ یُوجِبُ إنَائً مِنْ مَائٍ ؟ یَعْنِی :الَّذِی یُخَالِطُ ، ثُمَّ لاَ یُنْزِلُ.

(۹۴۹) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ چیز چار ہزار لازم کرتی ہے اور پانی کا برتن لازم نہیں کرتی۔ یعنی بیوی سے ایسا اختلاط جس میں انزال نہ ہو۔

(۹۵۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ قَالَ :سَأَلْتُ عَبِیْدَۃَ :مَا یُوجِبُ الْغُسْلَ ؟ قَالَ :الْخِلاَطُ وَالدَّفْقُ.

(۹۵۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے فرمایا شرمگاہوں کے ملنے سے اور منی کے نکلنے سے۔

(۹۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَهِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، مِثْلَهُ.

(۹۵۱) حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاق ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حُيَيَّةَ ، مَوْلَى ابْنَةِ صَفْوَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ؛ قَالَ : بَيْنَا أَنَا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، هَذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يُفْتِي النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ بِرَأْيِهِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ : عَلَيَّ بِهِ ، فَجَاءَ زَيْدٌ ، فَلَمَّا رَآهُ عُمَرُ قَالَ : أَيْ عَدُوَّ نَفْسِهِ ، قَدْ بَلَغْتَ أَنْ تُفْتِيَ النَّاسَ بِرَأْيِكَ ؟ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، بِاللَّهِ مَا فَعَلْتُ ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ مِنْ أَعْمَامِي حَدِيثًا ، فَحَدَّثْتُ بِهِ ؛ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ ، وَمِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، وَمِنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ فَقَالَ : وَقَدْ كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ ، إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْمَرْأَةِ فَأَكْسَلَ لَمْ يَغْتَسِلْ ؟ فَقَالَ : قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ ذَلِكَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يَأْتِنَا مِنَ اللهِ فِيهِ تَحْرِيمٌ ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ نَهْيٌ ، قَالَ : وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ ذَاكَ ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي ، فَأَمَرَ عُمَرُ بِجَمْعِ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ ، فَجُمِعُوا لَهُ ، فَشَاوَرَهُمْ ، فَأَشَارَ النَّاسُ ، أَنْ لاَ غُسْلَ فِي ذَلِكَ ، إِلاَّ مَا كَانَ مِنْ مُعَاذٍ ، وَعَلِيٍّ ، فَإِنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ ، فَقَالَ عُمَرُ : هَذَا وَأَنْتُمْ أَصْحَابُ بَدْرٍ ، وَقَدِ اخْتَلَفْتُمْ ، فَمَنْ بَعْدَكُمْ أَشَدُّ اخْتِلاَفًا ، قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْلَمَ بِهَذَا مِنْ شَأْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنْ أَزْوَاجِهِ ، فَأَرْسَلَ إِلَى حَفْصَةَ فَقَالَتْ : لاَ عِلْمَ لِي بِهَذَا ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ : إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ ، فَقَالَ عُمَرُ : لاَ أَسْمَعُ بِرَجُلٍ فَعَلَ ذَلِكَ ، إِلاَّ أَوْجَعْتُهُ ضَرْبًا. (احمد ۵/ ۱۱۵)

(۹۵۲) حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے کہ ایک شخص وہاں آیا۔ کسی آدمی نے کہا اے امیر المؤمنین! یہ زید بن ثابت ہیں جو لوگوں کو غسل جنابت کے بارے میں اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا انہیں میرے پاس لاؤ۔ وہ آئے تو حضرت عمر نے ان سے کہا ''اے اپنی جان کے دشمن! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم لوگوں کو اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہو؟'' انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! خدا کی قسم میں نے ایسا نہیں کیا بلکہ میں نے اپنے ان محترم حضرات سے کچھ احادیث سنیں اور انہیں آگے بیان کر دیا: حضرت ابو ایوب، حضرت ابی بن کعب اور حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہم۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت رفاعہ بن رافع کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا کہ کیا تم ایسا کیا کرتے تھے کہ تم میں کوئی شخص عورت سے بغیر انزال کے جماع کرنے کے بعد غسل نہیں کرتا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسا کرتے تھے لیکن اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حرمت یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کوئی نہی وارد نہیں ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ کیا حضور ﷺ کو اس بات کا علم تھا۔ حضرت رفاعہ نے فرمایا میں یہ نہیں جانتا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انصار و مہاجرین کو جمع فرمایا اور اس بارے میں ان سے مشورہ کیا سب لوگوں نے مشورہ دیا کہ اس میں غسل نہیں ہے۔ لیکن حضرت معاذ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب شرم گاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اصحاب بدر ہو کر اختلاف کرتے ہو تو بعد کے لوگ تم سے زیادہ اختلاف کریں گے!

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے امیر المومنین! میرے خیال میں اس بارے میں ازواج مطہرات سے زیادہ علم کسی کو نہیں ہو سکتا۔ اس بارے میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا، جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب شرم گاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو گیا، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں نے کسی آدمی کے بارے میں سنا کہ وہ شرم گاہوں کے ملنے کے باوجود غسل سے اجتناب کرتا ہے تو میں اسے تکلیف دہ سزا دوں گا۔

(٩٥٣) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ الدِّيلِي ، عَنْ عَمِيرَةَ بْنِ يَثْرِبِي ، عَنْ أُبَيٍّ قَالَ : إِذَا الْتَقَى مُلْتَقَاهُمَا مِنْ وَرَاءِ الْخِتَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ.

(٩٥٣) حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شرم گاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو گیا۔

(٩٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ : سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ ، ثُمَّ لاَ يُنْزِلُ ؟ قَالَ : عَلَيْهِ الْغُسْلُ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ أُبَيًّا كَانَ لاَ يَرَى ذَلِكَ ، فَقَالَ : إِنَّ أُبَيًّا نَزَعَ عَنْ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ.

(٩٥٤) حضرت محمود بن لبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنی بیوی سے جماع کرے لیکن اسے انزال نہ ہو فرمایا اس پر غسل لازم ہے۔ میں نے کہا حضرت ابی تو اس کے قائل نہیں تھے۔ فرمایا انہوں نے وفات سے پہلے رجوع کر لیا تھا۔

(٩٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : أَمَّا أَنَا فَإِذَا خَالَطْتُ أَهْلِي اغْتَسَلْتُ.

(٩٥٥) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنے گھر والوں سے اختلاط کروں تو غسل کروں گا۔

(٩٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ.

(٩٥٦) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شرم گاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہے۔

(٩٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : إِنَّمَا كَانَ قَوْلُ الأَنْصَارِ : الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ : أَنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الإِسْلاَمِ ، ثُمَّ كَانَ الْغُسْلُ بَعْدُ.

(٩٥٧) حضرت سھل بن سعد فرماتے ہیں کہ انصار کا یہ کہنا کہ پانی کے بدلے پانی ہے۔ یعنی منی نکلے گی تو غسل واجب ہوگا۔ یہ

بات اسلام کے ابتدائی زمانے میں تھی بعد میں محض دخول سے بھی غسل واجب ہوگیا۔

(٩٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ،عَنْ شعبة ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ ، أَوْ مِنْ أَخِيهِ سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ ، قَالَ :إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

(٩٥٨) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جب شرم گاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہے۔

(٩٥٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الشَّامِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ ؛ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَكْسَلَ فَلَمْ يُنْزِلْ ، قَالَ :يَغْتَسِلُ.

(٩٥٩) حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ آدمی اگر بیوی سے دخول کرے اور انزال نہ بھی ہو تو غسل واجب ہوگیا۔

(٩٦٠) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ :قِيلَ لِلْقَاسِمِ :إِنَّ الأَنْصَارَ لاَ يَغْتَسِلُونَ إِلاَّ مِنَ الْمَاءِ، فَقَالَ :لكِنَّا نَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ نَصْنَعَ ذَلِكَ.

(٩٦٠) حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم سے پوچھا گیا کہ انصار منی کے خروج کے بغیر غسل کو لازم قرار نہیں دیتے، فرمایا ہم اس بات سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

(٩٦١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَتَوَارَتِ الْحَشَفَةُ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ. (احمد ٢/ ١٧٨۔ ابن ماجه ٦١١)

(٩٦١) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شرمگاہیں مل جائیں اور آلۂ تناسل کا کنارہ چھپ جائے تو غسل واجب ہوگیا۔

(١٠٧) مَنْ كَانَ يَقُولُ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

جن حضرات کا کہنا ہے ''پانی کے بدلے پانی ہے'' یعنی منی نکلنے کی صورت میں ہی غسل واجب ہوگا

(٩٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ؛ سَأَلَ خَمْسَةً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّهُمْ يَقُولُ :الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ، مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(٩٦٢) حضرت زید بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے پانچ صحابہ سے سوال کیا سب نے یہی کہا کہ پانی کے بدلے پانی ہے۔ ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

(٩٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَدْرِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ.

(٩٦٣) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانی کے بدلے پانی ہے۔

(۹۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ.

(۹۶۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانی کے بدلے پانی ہے۔

(۹٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ قَالَ : الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ.

(۹۶۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانی کے بدلے پانی ہے۔

(۹٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ ذَكْوَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ ، فَقَالَ : لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : إِذَا أُعْجِلْتَ ، أَوْ أُقْحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ ، وَلاَ غُسْلَ عَلَيْكَ. (بخاری ۱۸۰۔ احمد ۳/ ۲۱)

(۹۶۶) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر کے پاس سے گزر رہے تھے کہ پیغام بھیج کر انہیں بلوایا۔ وہ حاضر ہوئے تو اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید ہم نے آپ کو جلدی بلا لیا۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم جماع کرو اور انزال نہ ہو تو صرف وضو لازم ہے غسل لازم نہیں۔

(۹٦٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجِمَاعِ إِذَا لَمْ يُنْزِلْ ، فَلَمْ يَغْتَسِلْ ؟ قِيلَ : وَإِنْ هَزَّهَا بِهِ ؟ قَالَ : وَإِنْ هَزَّهَا بِهِ حَتَّى يَهْتَزَّ قُرْطَاهَا.

(۹۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس جماع کے بارے میں سوال کیا گیا جس میں انزال نہ ہو کہ غسل واجب ہوگا یا نہیں؟ فرمایا غسل واجب نہیں۔ کسی نے پوچھا خواہ آدمی عورت پر حرکت طاری کرے پھر بھی نہیں؟ فرمایا نہیں اگر اس کی بالیاں ہلا دے پھر بھی نہیں۔

(۹٦٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ هِلاَلاً يُحَدِّثُ ، عَنِ الْمُرَقَّعِ ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ؛ أَنَّ سَعْدًا كَانَ يَأْتِيهَا ، فَإِذَا لَمْ يُنْزِلْ لَمْ يَغْتَسِلْ.

(۹۶۸) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ام ولد فرماتی ہیں کہ حضرت سعد میرے پاس آتے اگر انہیں انزال نہ ہوتا تو غسل نہ فرماتے۔

(۹٦٩) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الإِكْسَالِ إِلاَّ الطُّهُورُ.

(احمد ۵/ ۱۱۳۔ بخاری ۲۹۳)

(۹۶۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ بغیر انزال کے جماع کرنے سے غسل واجب نہیں ہوتا بلکہ صرف وضو واجب ہوتا ہے۔

(۹۷۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ، قَالَ : قُلْتُ : أَرَأَيْت إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُمْنِ ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ : يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلاَةِ ، وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ ، وَقَالَ عُثْمَانُ : سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : وَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ.

(بخاری ۱۷۹۔ مسلم ۲۷۰)

(۹۷۰) حضرت زید بن خالد نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر آدمی اپنی بیوی سے جماع کرے کہ اسے انزال نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ نماز والا وضو کرے اور اپنے آلہ تناسل کو دھولے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ السلام سے بھی یونہی سنا ہے۔ حضرت زید بن خالد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے یہی سوال کیا اور سب نے یہی جواب دیا۔

(۱۰۸) فی المنی وَالْمَذْيِ وَالْوَدْيِ

منی، مذی اور ودی کا بیان

(۹۷۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ ؟ فَقَالَ : فِيهِ الْوُضُوءُ ، وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ. (ترمذی ۱۱۴۔ احمد ۱۲۱)

(۹۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ السلام سے مذی کے قطرے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں وضو واجب ہے اور منی میں غسل واجب ہے۔

(۹۷۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كُنْتُ أَجِدُ مَذْيًا فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ ، لأَنَّ ابْنَتَهُ عِنْدِي فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ ، فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : إِنَّ كُلَّ فَحْلٍ يُمْذِي فَإِذَا كَانَ الْمَنِيُّ فَفِيهِ الْغُسْلُ ، وَإِذَا كَانَ الْمَذْيُ فَفِيهِ الْوُضُوءُ.

(۹۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری مذی نکلا کرتی تھی۔ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ علیہ السلام سے اس بارے میں سوال کریں کیوں کہ حضور علیہ السلام کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں تو مجھے یہ سوال کرتے ہوئے شرم محسوس ہوئی۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے سوال کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر بالغ مرد کی مذی خارج ہوتی ہے اگر منی ہو تو غسل لازم ہے اگر مذی ہو تو وضو لازم ہے۔

(۹۷۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ

النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیثِ الْحَسَنِ. (بخاری ۱۳۲۔ مسلم ۱۸)

(۹۷۳) ایک اور سند سے یہی حدیث منقول ہے۔

(۹۷٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَیْبَةَ ، عَنْ أَبِی حَبِیبِ بْنِ یَعْلَی بْنِ مُنْیَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ أَتَی أُبَیًّا وَمَعَهُ عُمَرُ ، فَخَرَجَ عَلَیْهِمَا فَقَالَ : إِنِّی وَجَدْتُ مَذْیًا فَغَسَلْتُ ذَکَرِی وَتَوَضَّأْتُ ، فَقَالَ عُمَرُ : أَوَ یُجْزِئُكَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ. (ابن ماجه ۵۰۷)

(۹۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس تھے۔ میں نے کہا کہ میں نے مذی محسوس کی تو اپنے آلہ تناسل کو دھولیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا یہ تمہارے لیے کافی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم نے یہ رسول اللہ علیہ السلام سے سنا ہے؟ فرمایا ہاں۔

(۹۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، قَالَ : سُئِلَ عُمَر عَنِ الْمَذْیِ ؟ فَقَالَ : ذَاكَ الْفَطْرُ ، وَمِنْهُ الْوُضُوءُ.

(۹۷۵) حضرت خرشہ بن حر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مذی کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ یہ تو بالکل ابتدائی چیز ہے اس سے صرف وضو واجب ہے۔

(۹۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ ، عَنْ أَبِی عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ ، أَنَّ سلمَانَ بْنَ رَبِیعَةَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِی عُقَیْلٍ ، فَرَآهَا فَلاَعَبَهَا ، قَالَ : فَخَرَجَ مِنْهُ مَا یَخْرُجُ مِنَ الرَّجُلِ - قَالَ سُلَیْمَانُ : أَوْ قَالَ : الْمَذْیُ - قَالَ : فَاغْتَسَلْتُ ، ثُمَّ أَتَیْتُ عُمَرَ ، فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : لَیْسَ عَلَیْكَ فِی ذَلِكَ غُسْلٌ ، ذَلِكَ النُّشُر.

(۹۷۶) حضرت ابو عثمان ہندی کہتے ہیں کہ سلمان بن ربیعہ نے بنو عقیل کی ایک عورت سے شادی کی، جب اس سے ملاعبت کی تو ان کی مذی نکل آئی۔ اس پر انہوں نے غسل کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے غسل واجب نہیں یہ تو محض مذی ہے۔

(۹۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ عُبَیْدِ بْنِ السَّبَّاقِ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ ، قَالَ : کُنْتُ أَلْقَی مِنَ الْمَذْیِ شِدَّةً ، فَأُکْثِرُ مِنْهُ الاغْتِسَالَ ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّمَا یُجْزِئُكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ.

(۹۷۷) حضرت سہل بن حنیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری بہت زیادہ مذی نکلا کرتی تھی جس کی وجہ سے بہت زیادہ غسل کرتا تھا۔ میں نے اس بارے میں رسول اللہ علیہ السلام سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لیے صرف وضو کافی ہے۔

(۹۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِیرِینَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : الْمَنِیُّ یُغْتَسَلُ مِنْهُ

وَالْمَذْیُ یَغْسِلُ مِنْهُ فَرْجَهُ وَیَتَوَضَّأُ ، وَالَّذِی مِنَ الشَّهْوَةِ لاَ أَدْرِی مَا هُوَ؟.

(۹۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ منی کی وجہ سے غسل کیا جائے گی اور مذی نکلنے کی صورت میں شرم گاہ کو دھو کر وضو کرے۔اور جو چیز شہوت کی وجہ سے نکلتی ہے، میں نہیں جانتا وہ کیا ہے۔

(۹۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِی قِلاَبَةَ ، عَنْ عَمِّهِ أَبِی الْمُهَلَّبِ ، قَالَ : كَانَ مِنْ أَهْلِهِ إِنْسَانٌ یَغْتَسِلُ مِنَ الَّذِی یَخْرُجُ بَعْدَ الْبَوْلِ ، فَقَالَ لَهُ :أَمَا إِنَّ الْوُضُوءَ یُجْزِیءُ عَنْهُ.

(۹۷۹) حضرت ابومہلب کے خاندان کا کوئی شخص پیشاب کے بعد والی چیز کی وجہ سے غسل کیا کرتا تھا۔آپ نے اس سے فرمایا کہ تمہارے لیے وضو کافی ہے۔

(۹۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :الَّذِی مِنَ الشَّهْوَةِ لاَ أَدْرِی مَا هُوَ ؟.

(۹۸۰) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو چیز شہوت کی وجہ سے نکلے میں نہیں جانتا وہ کیا ہے۔

(۹۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :ذَكَرُوا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ الْبِلَّةَ ، وَالْمَذْیَ ، وَبَعْضَ مَا یَجِدُ الرَّجُلُ ، فَقَالَ :إِنَّكُمْ لَتَذْكُرُونَ شَیْئًا مَا أَجِدُهُ ، وَلَوْ وَجَدْتُه لاَغْتَسَلْتُ مِنْهُ.

(۹۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے تری، مذی اور آدمی کی محسوس ہونے والی کچھ چیزوں کا ذکر کیا گیا تو فرمانے لگے اگر میں ان میں سے کسی چیز کو پاؤں تو غسل کروں گا۔

(۹۸۲) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتِ :الْمَنِیُّ مِنْهُ الْغُسْلُ ، وَالْمَذْیُ وَالْوَدْیُ یُتَوَضَّأُ مِنْهُمَا.

(۹۸۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ منی نکلنے کی صورت میں غسل اور مذی یا ودی نکلنے کی صورت میں وضو لازم ہے۔

(۹۸۳) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِیُّ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَذْیِ ؟ فَقَالَ :ذَاكَ النَّشَاطُ ، فِیهِ الْوُضُوءُ.

(۹۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذی سے غسل کے وجوب کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ محض نشاط ہے، اس سے صرف وضو لازم ہوتا ہے۔

(۹۸٤) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ إِسْتَبْرَقَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمًا عَنِ الْمَذْیِ ؟ فَقَالَ :یُتَوَضَّأُ مِنْهُ.

(۹۸۴) حضرت استبرق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سالم سے مذی کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا اس میں وضو کیا جائے گا۔

(۹۸۵) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ وَعُمَرَ بْنِ الْوَلِیدِ الشَّنِّیِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : الْمَنِیُّ وَالْوَدْیُ وَالْمَذْیُ، فَأَمَّا الْمَنِیُّ فَفِیهِ الْغُسْلُ ، وَأَمَّا الْمَذْیُ وَالْوَدْیُ فَیَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَیَتَوَضَّأُ.

(۹۸۵) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ منی میں غسل ہے اور مذی اور ودی میں آلہ تناسل کو دھو کر غسل کیا جائے گا۔

(۹۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ : أَرَأَيْت الرَّجُلَ إِذَا أَمْذَى كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ : كُلُّ فَحْلٍ يُمْذِي ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ.

(۹۸۶) حضرت سماک ولیٹیو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری ولیٹیو سے پوچھا کہ اگر کسی آدمی کی مذی نکل آئے تو وہ کیا کرے؟ فرمایا ہر بالغ مرد کی مذی نکلتی ہے، وہ اپنی شرم گاہ کو دھولے۔

(۹۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْمَنِيُّ وَالْوَدْيُ وَالْمَذْيُ ، فَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ ، وَالْوَدْيِ وَالْمَذْيِ الْوُضُوءُ.

(۹۸۷) حضرت مجاہد ولیٹیو فرماتے ہیں کہ منی میں غسل اور مذی اور ودی میں وضو لازم ہے۔

(۹۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَذْيِ : يَغْسِلُ الْحَشَفَةَ ثَلاَثًا ، وَيَتَوَضَّأُ.

(۹۸۸) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مذی میں آلہ تناسل کو تین مرتبہ دھو کر وضو کیا جائے گا۔

(۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْمَنِيُّ وَالْوَدْيُ وَالْمَذْيُ ، فَأَمَّا الْمَنِيُّ فَفِيهِ الْغُسْلُ ، وَأَمَّا الْمَذْيُ وَالْوَدْيُ فَفِيهِمَا الْوُضُوءُ ، وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ.

(۹۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ منی میں غسل اور مذی اور ودی میں وضو لازم ہے اور شرم گاہ کو بھی دھوئے گا۔

(۱۰۹) فی الرجل یُجَامِعُ امْرَأَتَهُ دُونَ الْفَرْجِ

اگر کوئی آدمی شرم گاہ کے بجائے عورت کے کسی اور عضو سے مباشرت کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۹۹۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً ، وَكَانَتْ تَحْتِي بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْت أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ ، فَأَمَرْتُ رَجُلاً فَسَأَلَهُ ؟ فَقَالَ : إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَتَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَك ، وَإِذَا رَأَيْت فَضْخَ الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ.

(احمد ۱/ ۱۲۵۔ نسائی ۲۰۰)

(۹۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری بہت زیادہ مذی نکلتی تھی۔ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صاحبزادی چونکہ میرے نکاح میں تھیں اس لیے مجھے سوال کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی، چنانچہ میں نے ایک آدمی سے کہا اور انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مذی دیکھو تو وضو کرلو اور اپنی شرم گاہ صاف کرلو اور اگر نکلتا پانی دیکھو تو غسل کرو۔

(۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ؛ بِمِثْلِهِ. (ابو داؤد ۲۰۸۔ ابن حبان ۱۱۰۷)

(۹۹۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۹۹۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۲۶۹۔ احمد ۱/ ۱۲۵)

(۹۹۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۹۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً فَكُنْتُ إِذَا رَأَيْتُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ اغْتَسَلْتُ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَتَوَضَّأَ.

(۹۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری بہت مذی نکلتی تھی جس کی وجہ سے میں بار بار غسل کرتا تھا۔ حضور علیہ السلام کو یہ بات پہنچی تو آپ نے مجھے وضو کا حکم دیا۔

(۹۹٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِيمَا يُصِيبُ الْمَرْأَةَ مِنْ مَاءِ زَوْجِهَا تَغْسِلُهُ ، وَلاَ تَغْسِلُ إِلاَّ أَنْ يَدْخُلَ الْمَاءُ فَرْجَهَا ، فَإِنْ دَخَلَ فَلْتَغْتَسِلْ.

(۹۹۴) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عوت کے جسم پر خاوند کا پانی لگے تو وہ غسل نہ کرے اگر پانی شرم گاہ میں داخل ہو تو غسل کرے۔

(۹۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُجَامِعُ امْرَأَتَهُ دُونَ فَرْجِهَا ، قَالَ : يَغْتَسِلُ وَتَغْسِلُ فَرْجَهَا ؛ إِلاَّ أَنْ تُنْزِلَ.

(۹۹۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی اپنی بیوی سے شرم گاہ کے علاوہ کسی اور جگہ مجامعت کرے تو مرد غسل کرے اور عورت کو اگر انزال نہ ہو تو صرف شرم گاہ دھولے۔

(۹۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْتَلِمُ وَامْرَأَتُهُ إِلَى جَنْبِهِ فَيُصِيبُهَا مِنْ مَائِهِ ، إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ ، وَتَغْسِلُ حَيْثُ أَصَابَهَا ، إِلاَّ أَنْ يُصِيبَ فَرْجَهَا ، فَتَغْتَسِلَ .

(۹۹۶) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کو اس کی بیوی کے پہلو میں لیٹے ہوئے انزال ہو جائے اور اس کی منی عورت کو لگ جائے تو عورت پر غسل واجب نہیں البتہ جس جگہ منی لگی ہے وہ جگہ دھولے لیکن اگر اس کی شرم گاہ کو لگ گئی تو غسل واجب ہوگا۔

(۹۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ فِرَاسٍ ، قَالَ : اشْتَرَيْتُ جَارِيَةً صَغِيرَةً فَكُنْتُ أُصِيبُ مِنْهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ أُخَالِطَهَا ، فَسَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ؟ فَقَالَ : أَمَّا أَنْتَ فَاغْتَسِلْ ، وَأَمَّا هِيَ فَيَكْفِيهَا الْوُضُوءُ.

(۹۹۷) حضرت فراس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک چھوٹی باندی خریدی، میں اس سے وصول کیے بغیر صحبت کرتا تھا، اس بارے

میں میں نے حضرت شعبی سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم غسل کرو اس کے لیے وضو کافی ہے۔

(۹۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَام ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ فِي غَيْرِ فَرْجِهَا ، قَالَ : إِنْ هِيَ أَنْزَلَتِ اغْتَسَلَتْ ، وَإِنْ هِيَ لَمْ تُنْزِلْ تَوَضَّأَتْ وَغَسَلَتْ مَا أَصَابَ مِنْ جَسَدِهَا مِنْ مَاءِ الرَّجُلِ.

(۹۹۸) حضرت حسن ؒ سے اس مرد کے بارے میں سوال کیا گیا جو اپنی عورت سے شرم گاہ کے علاوہ کسی اور جگہ صحبت کرے تو فرمایا کہ اگر اس عورت کو انزال ہو تو وہ غسل کرے اور اگر اسے انزال نہ ہو تو وضو کرے اور جس جگہ آدمی کا پانی لگا ہو اسے دھولے۔

(۱۱۰) فِي الْمَرْأَةِ تَطْهُرُ ، ثُمَّ تَرَى الصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ

اس عورت کا بیان جو حیض سے پاک ہو اور طہر کے بعد زرد پانی دیکھے

(۹۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : تَنْضَحُ فَرْجَهَا وَتَتَوَضَّأُ ، فَإِنْ كَانَ دَمًا عَبِيطاً عَلَيْهَا اغْتَسَلَتْ وَاحْتَشَتْ ، فَإِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا فَعَلَتْ ذَلِكَ مَرَّةً ، أَوْ مَرَّتَيْنِ ذَهَبَ.

(۹۹۹) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ وہ اپنی شرم گاہ کو صاف کرے اور وضو کرے۔ اگر گاڑھا خون ہو تو غسل کرے کیوں کہ شیطان کی طرف سے ایک رخنہ ہے۔ جب وہ ایک یا دو مرتبہ ایسا کرے گی وہ دور ہو جائے گا۔

(۱۰۰۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا تَطْهُرُ مِنَ الْحَيْضِ مِثْلَ غُسَالَةِ اللَّحْمِ ، أَوْ قَطْرَةِ الرُّعَافِ ، أَوْ فَوْقَ ذَلِكَ ، أَوْ دُونَ ذَلِكَ فَلْتَنْضَحْ بِالْمَاءِ ، ثُمَّ لِتَتَوَضَّأْ وَلْتُصَلِّ ، وَلاَ تَغْتَسِلْ ، إِلاَّ أَنْ تَرَى دَمًا عَبِيطاً ، فَإِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فِي الرَّحِمِ.

(۱۰۰۰) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ عورت اگر حیض سے پاک ہونے کے بعد خون کی یا نکسیر کے قطرے یا اس سے کم یا اس سے زیادہ کوئی چیز دیکھے تو اسے پانی سے صاف کر کے وضو کرے اور نماز پڑھے۔ غسل نہ کرے البتہ اگر گاڑھا خون دیکھے تو غسل بھی کرے۔ یہ شیطان کی طرف سے رحم میں ایک طرح کا رخنہ ہے۔

(۱۰۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، قَالَتْ : كَانَتْ عَائِشَةُ تَنْهَى النِّسَاءَ أَنْ يَنْظُرْنَ إِلَى أَنْفُسِهِنَّ فِي الْمَحِيضِ لَيْلاً ، وَتَقُولُ : إِنَّهُ قَدْ تَكُونُ الصُّفْرَةُ وَالْكُدْرَةُ.

(۱۰۰۱) حضرت عمرہ ؓ فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ عورتوں کو اس بات سے منع فرماتی تھیں کہ رات کے وقت خود کو دیکھیں اور کہتی تھیں کہ وہ زرد اور مٹیالہ ہوتا ہے۔

(۱۰۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمَرْأَةِ

تَغْتَسِلُ ، ثُمَّ تَرَى الصُّفْرَةَ ، قَالَ :تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

(۱۰۰۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت حیض کا غسل کرنے کے بعد زرد پانی دیکھے تو غسل کر کے نماز پڑھے۔

(۱۰۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ :لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۰۰۳) حضرت ابن حنفیہ ؒ فرماتے ہیں کہ یہ کچھ نہیں۔

(۱۰۰٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ ، قَالَتْ :كُنَّا لاَ نَرَى التَّرِيَّةَ شَيْئًا.

(۱۰۰۴) حضرت ام عطیہ ؓ فرماتی ہیں کہ ہم حیض سے پاک ہونے کے بعد آنے والے زرد پانی کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۰۰٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بِالصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ بَأْسًا ، يَعْنِي :بَعْدَ الْغُسْلِ.

(۱۰۰۵) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ اسلاف زرد اور مٹیالے پانی سے غسل کو لازم قرار نہ دیتے تھے۔

(۱۰۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ بَعْدَ الْغُسْلِ ، قَالَ : تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي.

(۱۰۰۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جو عورت حیض کا غسل کرنے کے بعد زرد پانی دیکھے تو وضو کر کے نماز پڑھے۔

(۱۰۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ بَعْدَ الْغُسْلِ ، قَالَ : تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي.

(۱۰۰۷) حضرت عطاء ؒ فرتے ہیں کہ جو عورت حیض کا غسل کرنے کے بعد زرد پانی دیکھے تو وضو کر کے نماز پڑھے۔

(۱۰۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا رَأَتْهَا بَعْدَ الْغُسْلِ ، فَإِنَّهَا تَسْتَثْفِرُ وَتَوَضَّأُ وَتُصَلِّي.

(۱۰۰۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر عورت حیض کا غسل کرنے کے بعد زرد پانی دیکھے تو اسے صاف کرے اور وضو کر کے نماز پڑھے۔

(۱۱۱) فی الطهر مَا هُوَ ؟ وَبِمَ يُعْرَفُ ؟

طہر کیا ہے؟ اور اس کی پہچان کیا ہے؟

(۱۰۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لاَ تَغْتَسِلُ حَتَّى تَرَى طُهْرًا أَبْيَضَ كَالْقَصَّةِ.

(۱۰۰۹) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ عورت اس وقت تک حیض کا غسل نہ کرے جب تک پیالے کی طرح سفید طہر نہ دیکھ لے۔

(۱۰۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :الطُّهْرُ مَا هُوَ؟ قَالَ:الأَبْيَضُ الْجُفُوفُ، الَّذِي لَيْسَ مَعَهُ صُفْرَةٌ ، وَلاَ مَاءٌ . الْجُفُوفُ :الأَبْيَضُ.

(۱۰۱۰) حضرت ابن جریج ریشیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ طہر کیا ہے؟ فرمایا وہ انتہائی سفید حالت جس کے ساتھ زردی اور پانی نہ ہو۔

(۱۰۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :أَرْسَلْتُ إِلَى رَائِطَةَ مَوْلاَةِ عَمْرَةَ ، فَأَخْبَرَنِي الرَّسُولُ أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَتْ عَمْرَةُ تَقُولُ لِلنِّسَاءِ :إِذَا إِحْدَاكُنَّ أَدْخَلَتِ الْكُرْسُفَةَ فَخَرَجَتْ مُتَغَيِّرَةً فَلاَ تُصَلِّيَنَّ حَتَّى لاَ تَرَى شَيْئًا.

(۱۰۱۱) حضرت یحیٰ بن سعید ریشیلیہ کہتے ہیں کہ میں نے رائطہ کی طرف ایک قاصد بھیجا اس نے آ کر مجھے بتایا کہ عمرہ عورتوں سے کہا کرتی تھیں کہ جب تم میں سے کوئی روئی اپنی شرم گاہ میں داخل کرے اور اس کا رنگ بدلا ہوا پائے تو اس وقت تک نماز نہ پڑھے جب تک اسے کوئی چیز دکھائی نہ دے۔

(۱۰۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ الأَيْلِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَمَّا يَتْبَعُ الْحَيْضَةَ مِنَ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ ؟ قَالَ :هُوَ مِنَ الْحَيْضَةِ ، وَتُمْسِكُ عَنِ الصَّلاَةِ حَتَّى تَنْقَى.

(۱۰۱۲) حضرت یونس بن یزید ریشیلیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری ریشیلیہ سے حیض کے بعد کے بعد آنے والے زرد اور مٹیالے پانی کے بارے میں پوچھا تو فرمانے لگے کہ وہ حیض ہی ہے عورت اس کے صاف ہونے تک نماز نہ پڑھے۔

(۱۰۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَتْ :كُنَّا فِي حِجْرِهَا مَعَ بَنَاتِ ابْنَتِهَا فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَطْهُرُ ، ثُمَّ تُصَلِّي ، ثُمَّ تُنْكَسُ بِالصُّفْرَةِ الْيَسِيرَةِ ، فَنَسْأَلُهَا ؟ فَتَقُولُ :اعْتَزِلْنَ الصَّلاَةَ مَا رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ ، حَتَّى لاَ تَرَيْنَ إِلاَّ الْبَيَاضَ خَالِصًا.

(۱۰۱۳) حضرت فاطمہ بنت المنذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم حضرت اسماء بنت ابی بکر کی نواسیوں کے ساتھ ان کی تربیت میں تھیں۔ بعض اوقات ہم میں سے کوئی لڑکی پاک ہو کر نماز پڑھتی اور اسے تھوڑا سا زرد پانی محسوس ہوتا تو اس بارے میں ہم نے حضرت اسماء سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا ''تم اس وقت تک نماز چھوڑ دو جب تک خالص سفیدی نہ دیکھو۔''

(۱۰۱۴) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَمَّتِهِ ، عَنِ ابْنَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ بَلَغَهَا أَنَّ نِسَاءً كُنَّ يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ إِلَى الطُّهْرِ ، فَكَانَتْ تَعِيبُ عَلَيْهِنَّ وَتَقُولُ :مَا كُنَّ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هَذَا.

(۱۰۱۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو یہ خبر پہنچی کہ عورتیں رات کے وقت میں طہر دیکھنے کے لیے چراغ منگواتی ہیں۔ انہوں نے اس عمل کو معیوب قرار دیا اور فرمایا کہ انہیں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۱۱۲) فی المرأۃ یُصِیبُ ثِیَابَہَا مِنْ دَمِ حَیْضِہَا

اگر عورت کے کپڑوں پر حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے

(۱۰۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، قَالَتْ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ ؟ فَقَالَ : اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ، وَاغْسِلِيهِ وَصَلِّي فِيهِ.

(بخاری ۳۰۷۔ نسائی ۲۸۵)

(۱۰۱۵) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اگر حیض کا خون عورت کے کپڑوں پر لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے پانی سے کھرچے، دھولے اور اسی کپڑے میں نماز پڑھ لے۔

(۱۰۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِينَارٍ ؛ أَنَّ أُمَّ حُصَيْنٍ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ ؟ فَقَالَ : حُكِّيهِ بِضِلَعٍ ، وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ، وَصَلِّي فِيهِ. (احمد ۳۵۵۔ ابن ماجه ۶۲۸)

(۱۰۱۶) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام حصین رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے تو کیا کیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو کھرچ لو، پھر پانی اور بیری سے دھولو پھر اسی کپڑے میں نماز پڑھ لو۔

(۱۰۱۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهَا عَنِ الْحَائِضِ تَلْبَسُ الثَّوْبَ تُصَلِّي فِيهِ ؟ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : إِنْ كَانَ فِيهِ دَمٌ غَسَلَتْ مَوْضِعَ الدَّمِ ، وَإِلاَّ صَلَّتْ فِيهِ.

(۱۰۱۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک عورت نے سوال کیا کہ اگر حائضہ نے کوئی کپڑے پہنے ہوں تو پاکی کے بعد ان میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ فرمایا اگر ان پر خون لگا ہو تو دھولے ورنہ یونہی پڑھ لے۔

(۱۰۱۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ نِسَاءَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأُمَّهَاتِ أَوْلاَدِهِ كُنَّ يَحِضْنَ ، فَإِذَا طَهُرْنَ لَمْ يَغْسِلْنَ ثِيَابَهُنَّ الَّتِي كُنَّ يَلْبَسْنَ فِي حَيْضَتِهِنَّ ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُول : إِنْ رَأَيْتُنَّ دَمًا فَاغْسِلْنَهُ.

(۱۰۱۸) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیویاں اور آپ کی ام ولد باندیاں حیض سے پاک ہونے کے بعد ان کپڑوں کو نہ دھوتیں جو حالت حیض میں پہن رکھے ہوتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان سے فرماتے تھے کہ اگر تم ان میں خون دیکھو تو انہیں دھولو۔

(۱۰۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ ؟ فَقَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : إِنَّمَا يَكْفِي إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَغْسِلَهُ بِالْمَاءِ.

(۱۰۱۹) حضرت حماد رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم سے کپڑے پر لگے حیض کے خون کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عورتوں کے لیے اسے پانی سے دھونا کافی ہے۔

(۱۰۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لاَ تَغْسِلُ الْمَرْأَةُ ثِيَابَ حَيْضَتِهَا إِنْ شَاءَتْ إِلاَّ أَنْ تَرَى دَمًا فَتَغْسِلَهُ.

(۱۰۲۰) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت اپنے حیض کے دوران پہنے ہوئے کپڑوں کو نہ بھی دھوئے تو کوئی حرج نہیں البتہ اگر خون لگا ہو تو دھو لے۔

(۱۰۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَتِ الْحَائِضُ تَلْبَسُ ثِيَابَهَا ، ثُمَّ تَطْهُرُ ، فَإِنْ لَمْ تَرَ فِي ثَوْبِهَا نَضَحَتْهُ ، ثُمَّ صَلَّتْ فِيهِ.

(۱۰۲۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حائضہ اگر حیض کے دوران پہنے ہوئے کپڑوں میں کوئی نشان خون کا نہ دیکھے تو پاک ہونے کے بعد انہیں میں نماز پڑھ لے۔

(۱۰۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بن بكر ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ إِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ : الْحَائِضُ تَطْهُرُ وَفِي ثَوْبِهَا الدَّمُ ، وَلَيْسَ يَكْفِيهَا أَنْ تَغْسِلَ الدَّمَ قَطْ وَتَدَعَ ثَوْبَهَا بَعْدُ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۰۲۲) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے کہا کہ اگر حائضہ پاک ہونے کے بعد کپڑوں پر خون کا نشان دیکھے تو کیا اس کے لیے اتنا کافی نہیں کہ خون کو دھو لے اور باقی کپڑوں کو چھوڑ دے؟ فرمایا کافی ہے۔

(۱۰۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الْحَائِضِ يُصِيبُ ثَوْبَهَا مِنْ دَمِهَا ، قَالَ : تَغْسِلُهُ ، ثُمَّ يُلَطَّخُ مَكَانُهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ ، أَوِ الْعَنْبَرِ.

(۱۰۲۳) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اگر حالت حیض کا خون کپڑوں پر لگ جائے تو کیا کیا جائے؟ فرمایا عورت اسے دھو لے اور اس کی جگہ ورس، زعفران یا عنبر لگائے۔

(۱۰۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تَغْسِلُ الْمَرْأَةُ مَا أَصَابَ ثِيَابَهَا مِنْ دَمِ الْحَيْضِ ، وَلَيْسَ النَّضْحُ بِشَيْءٍ.

(۱۰۲۴) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کے کپڑوں پر اگر حیض کا خون لگا ہو تو اسے دھوئے گی، پانی چھڑکنا کچھ نہیں۔

(۱۰۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ مُعَاذٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ نَضْحِ الدَّمِ فِي الثَّوْبِ ؟ فَقَالَتْ : اغْسِلِيهِ بِالْمَاءِ ، فَإِنَّ الْمَاءَ لَهُ طَهُورٌ.

(۱۰۲۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کپڑے پر لگے ہوئے خون کے دھبوں پر پانی چھڑکنے کا پوچھا تو فرمایا اسے پانی سے دھوؤ کیوں کہ وہ پانی سے پاک ہوگا۔

(۱۰۲۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ ، يُصِيبُ ثَوْبَهَا الدَّمُ ، فَتَغْسِلُهُ فَيَبْقَى فِيهِ مِثَالُ الدَّمِ ، أَتُصَلِّي فِيهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۱۰۲۶) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی حیض کا خون کپڑوں پر لگنے کے بعد اسے دھولے لیکن خون کا نشان باقی رہ جائے تو کیا وہ اس کپڑے میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ فرمایا پڑھ سکتی ہے۔

(۱۰۲۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الْمَرْأَةُ تُصَلِّي فِي ثِيَابِهَا الَّتِي تَحِيضُ فِيهَا ، إِلاَّ أَنْ يُصِيبَ مِنْهَا شَيْئًا ، فَتَغْسِلَ مَوْضِعَ الدَّمِ.

(۱۰۲۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت حیض کے دوران پہنے ہوئے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے لیکن اگر خون لگا ہو تو اسے دھولے۔

(۱۰۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ ، إِلاَّ أَنْ تَرَى شَيْئًا فَتَغْسِلَهُ.

(۱۰۲۸) حضرت ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے پوچھا کہ عورت حیض کے دوران پہنے ہوئے کپڑوں میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ اگر کچھ لگا ہو تو دھولے۔

(۱۰۲۹) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ ، قَالَ :تَغْسِلُ مَكَانَ الدَّمِ.

(۱۰۲۹) حضرت حکم رحمہ اللہ حائضہ کے کپڑوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ خون کی جگہ دھولے۔

(۱۱۳) فِي الْمَرْأَةِ يَنْقَطِعُ عَنْهَا الدَّمُ ، فَيَأْتِيهَا قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ

کسی عورت کے حیض کا خون بند ہوا اور اس کا خاوند غسل سے پہلے اس سے جماع کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۰۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ لَمْ يَقْرَبْهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ.

(۱۰۳۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو اس کا شوہر اس وقت تک اس سے جماع نہ کرے جب تک وہ پاک نہ ہو جائے۔

(۱۰۳۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، مِثْلَهُ.

(۱۰۳۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۰۳۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، قَالَ :إِذَا طَهُرَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الدَّمِ فَأَرَادَ الرَّجُلُ الشَّبِقُ أَنْ يَأْتِيَهَا ، فَلْيَأْمُرْهَا أَنْ تَوَضَّأَ ، ثُمَّ لِيُصِبْ مِنْهَا إِنْ شَاءَ.

(۱۰۳۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو اور اس کا شدید خواہش رکھنے والا خاوند اس سے جماع کرنا چاہے تو اسے وضو کا حکم دے پھر اس کے ساتھ جو چاہے کرے۔

(۱۰۳۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الْحَائِضِ يَنْقَطِعُ عَنْهَا الدَّمُ ، قَالَ : لاَ يَأْتِيهَا حَتَّى تَحِلَّ لَهَا الصَّلاَةُ.

(۱۰۳۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب عورت حیض سے پاک ہو تو اس کا خاوند تب تک جماع نہیں کر سکتا جب تک اس کے لیے نماز حلال نہ ہو جائے۔

(۱۰۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا انْقَطَعَ الدَّمُ فَأَصَابَ زَوْجَهَا شَبَقٌ ، يَخَافُ فِيهِ عَلَى نَفْسِهِ فَلْيَأْمُرْهَا بِغَسْلِ فَرْجِهَا ، ثُمَّ يُصِيبُ مِنْهَا إِنْ شَاءَ.

(۱۰۳۴) حضرت عطا فرماتے ہیں کہ جب حائضہ عورت کا خون رک جائے اور اس کے خاوند کو جماع کی شدید خواہ ہو اور اسے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو عورت اپنی شرم گاہ کو دھولے اور اس کا خاوند اس سے جماع کرلے۔

(۱۰۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَقَدْ طَهُرَتْ ، قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ.

(۱۰۳۵) حضرت حسن رحمہ اللہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ آدمی عورت کے پاس آنے کے بعد غسل سے پہلے اس سے جماع کرے۔

(۱۰۳٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالاَ : لاَ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ.

(۱۰۳۶) حضرت ابو سلمہ اور حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ غسل کرتے تک خاوند اس کے قریب نہ آئے۔

(۱۰۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ يَغْشَى الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْحَيْضَةِ حَتَّى تَغْتَسِلَ.

(۱۰۳۷) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حیض سے پاک ہونے کے بعد خاوند اس وقت تک اس کے قریب نہ آئے جب تک وہ غسل نہ کرے۔

(۱۰۳۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : إِذَا انْقَطَعَ عَنْهَا الدَّمُ فَلاَ يَأْتِيهَا حَتَّى تَطْهُرَ ، فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيَأْتِهَا كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ.

(۱۰۳۸) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت کا خون بند ہو جائے تو اس کا خاوند اس وقت تک جماع نہ کرے جب تک وہ پاک نہ ہو جائے۔ جب وہ پاک ہو جائے تو اللہ کے حکم کے مطابق اس سے قربت کرے۔

(۱۱۴) مَنْ قَالَ إِذَا طَهُرَتْ وَهِيَ فِي سَفَرٍ تَيَمَّمُ وَيَأْتِيهَا

جوعورت سفر میں حیض سے پاک ہووہ تیمم کرے اوراس کا خاوند جماع کرسکتا ہے

(۱۰۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ فَلَمْ تَجِدْ مَاءً تَيَمَّمُ ، وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا.

(۱۰۳۹) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حائضہ پاک ہو جائے اور سے پانی نہ ملے تو وہ تیمم کرے اس کے بعد اس کا شوہر جماع کرسکتا ہے۔

(۱۰۴۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ حَائِضًا فَرَأَتِ الطُّهْرَ فِي سَفَرٍ ، تَيَمَّمَتِ الصَّعِيدَ لِطُهْرِهَا ، ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا إِنْ شَاءَ

(۱۰۴۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت حائضہ ہو اور سفر میں طہر دیکھ لے پھر اسے چاہیے کہ مٹی سے تیمم کرے۔ اس کے بعد اس کا شوہر اگر چاہے تو اس سے جماع کرسکتا ہے۔

(۱۱۵) في الرجل يَكُونُ فِي سَفَرٍ وَمَعَهُ أَهْلُهُ

ایک آدمی سفر میں ہو اور اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی ہو

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۱۰۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي قُشَيْرٍ فَقَالُوا : إِنَّا نَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ ، وَمَعَنَا أَهْلُونَا وَلَيْسَ مَعَنَا مِنَ الْمَاءِ إِلاَّ لِشِفَاهِنَا ، قَالَ : نَعَمْ ، وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ سَنَةً ، أَوْ سَنَتَيْنِ.

(۱۰۴۱) حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنوقشیر کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم پانی سے دور رہتے ہیں اور ہمارے ساتھ ہماری بیویاں بھی ہوتی ہیں۔ ہمارے پاس صرف پیاس بجھانے کے لیے پانی ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تیمم کرو خواہ ایک یا دو سال ہی اس حالت میں کیوں نہ گزر جائیں۔

(۱۰۴۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي سَفَرٍ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، فَكَانُوا يُقَدِّمُونَهُ يُصَلِّي بِهِمْ لِقَرَابَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَصَلَّى بِهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْهِمْ فَضَحِكَ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ أَصَابَ

مِنْ جَارِيَةٍ لَهُ رُومِيَّةٍ ، وَصَلَّى بِهِمْ وَهُوَ جُنُبٌ مُتَيَمِّمٌ.

(۱۰۴۲) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ ایک سفر میں تھے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ لوگ نماز کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو قرابت رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے آگے کرتے تھے۔ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں نماز پڑھائی، پھران کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرا کر فرمایا: ''میں نے ایک رومی باندی سے صحبت کی پھر تمہیں حالت جنابت میں تیمم کر کے نماز پڑھائی ہے۔

(۱۰۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَعْزُبُ وَمَعَهُ أَهْلُهُ ؟ قَالَ : يَأْتِي أَهْلَهُ وَيَتَيَمَّمُ.

(۱۰۴۳) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی بیوی کے ساتھ ہے اور پانی سے دور ہے، وہ کیا کرے؟ فرمایا بیوی سے صحبت کرے اور تیمم کر لے۔

(۱۰۴٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ لَهُ : إِنَّا نَعْزُبُ فِي الْمَاشِيَةِ عَنِ الْمَاءِ ، فَيَحْتَاجُ أَحَدُنَا إِلَى أَنْ يُصِيبَ أَهْلَهُ ، قَالَ : أَمَّا ابْنُ عُمَرَ فَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَهُ ، وَأَمَّا أَنْتَ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ.

(۱۰۴۴) حضرت ابو العوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا کہ ہم قافلوں کی صورت میں پانی سے دور نکل جاتے ہیں۔ پھر ہم میں سے کسی کو بیوی سے جماع کی ضرورت بھی محسوس ہوتی ہے تو ہم کیا کریں؟ فرمایا ابن عمر تو ایسا نہیں کرے گا البتہ جب تمہیں پانی ملے تو تم غسل کر لو۔

(۱۰٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْمُوصِلِيِّ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَوْفٍ ، وَابْنُ عَبَّاسٍ ، وَابْنُ عُمَرَ فِي سَفَرٍ لاَ يَجِدُونَ الْمَاءَ ، فَوَاقَعَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، فَعَابُوا ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۰۴۵) حضرت ابو عبداللہ موصلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عوف، ابن عباس، اور ابن عمر رضی اللہ عنہم ایک سفر میں تھے اور انہیں پانی نہ مل رہا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی زوجہ سے جماع کیا تو اور حضرات نے انہیں ملامت کی۔

(۱۰٤٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا إِذَا كَانَ الرَّجُلُ فِي سَفَرٍ وَلَيْسَ مَعَهُ مَاءٌ ، أَنْ يُصِيبَ مِنْ أَهْلِهِ ، ثُمَّ يَتَيَمَّمَ.

(۱۰۴۶) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ آدمی سفر میں ہے اور اس کے پاس پانی بھی نہیں ہے، پھر وہ اپنی بیوی سے جماع کرے اور تیمم کرے۔

(۱۰٤٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ فِي سَفَرٍ ، وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَاءِ لَيْلَتَانِ ، أَوْ ثَلاَثٌ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ مِنْ أَهْلِهِ ، ثُمَّ يَتَيَمَّمَ.

(۱۰۴۷) حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر کوئی آدمی سفر میں ہو اور اس کے اور پانی کے درمیان دو یا تین راتیں ہو تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ وہ بیوی سے جماع کر کے تیمم کرے۔

(۱۰۴۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ : كَانَ سَالِمٌ يُجَامِعُ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ وَيَتَيَمَّمُ ، إِذَا كَانَ الْمَاءُ جَامِدًا.

(۱۰۴۸) حضرت سالم رضی اللہ عنہ جماع کرنے کے بعد تیمم کر لیتے تھے اگر پانی جما ہوا ہوتا۔

(۱۰۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلاَةٍ ، فَأَصَابَهُ شَبَقٌ يَخَافُ فِيهِ عَلَى نَفْسِهِ ، وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ ، فَلْيَقَعْ عَلَيْهَا إِنْ شَاءَ.

(۱۰۴۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص ایسی جگہ ہو جہاں ویرانی ہو اور پانی نہ ہو پھر اسے اتنی شہوت لاحق ہو جائے جو نا قابل برداشت کی حد تک پہنچی ہوئی ہو اور اس کے ساتھ اس کی بیوی بھی ہو تو اگر چاہے تو جماع کرے۔

(۱۰۵۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ فِي سَفَرٍ ، فَوَطِىءَ أَهْلَهُ وَلَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ.

(۱۰۵۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایک سفر میں اپنے گھر والوں سے جماع کیا حالانکہ ان کے پاس پانی نہ تھا۔

(۱۰۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجَامِعَ وَهُوَ لاَ يَجِدُ الْمَاءَ.

(۱۰۵۱) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی ایسا آدمی جماع کرے جس کے پاس پانی نہ ہو۔

(۱۰۵۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي سَفَرٍ وَمَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ ، فَتَخَلَّفَ ، فَأَصَابَ مِنْهَا ثُمَّ أَدْرَكَنَا ، فَقَالَ : مَعَكُمْ مَاءٌ ؟ قُلْنَا : لاَ ، قَالَ : أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ ذَاكَ ، فَتَيَمَّمَ.

(۱۰۵۲) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے، ان کے ساتھ ان کی ایک باندی بھی تھی۔ وہ ہم سے پیچھے رہ گئے اور اپنی باندی سے جماع کیا، پھر ہمارے ساتھ آکر مل گئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ ہم نے کہا نہیں، فرمایا مجھے اس کا علم تھا۔ پھر تیمم فرمالیا۔

(۱۱۶) فی الرجل يَنْتَبِهُ مِنْ نَوْمِهِ ، فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ

کیا آدمی نیند سے بیدار ہونے کے بعد برتن میں ہاتھ داخل کرسکتا ہے؟

(۱۰۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلاَ يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ ، حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ. (مسلم ۲۳۳۔ ابو داؤد ۱۰۴)

(۱۰۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ پانی میں داخل نہ کرے جب تک اسے تین مرتبہ دھو نہ لے کیوں کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے؟

(۱۰۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ ، فَلْيُفْرِغْ عَلَى يَدِهِ مِنْ إِنَائِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ. (مسلم ۲۳۳۔ ترمذی ۲۴)

(۱۰۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو برتن سے اپنے ہاتھ پر تین مرتبہ پانی ڈالے کیوں کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے؟

(۱۰۵٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا. (احمد ۵۰۷۔ مسلم ۲۳۳)

(۱۰۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص رات کو بیدار ہو تو اپنے ہاتھ کو دھونے سے پہلے برتن میں داخل نہ کرے۔

(۱۰۵٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنْ نَوْمِهِ ، فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا.

(۱۰۵۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی نیند سے بیدار ہو تو ہاتھ کو دھونے سے پہلے برتن میں داخل نہ کرے۔

(۱۰۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : النَّائِمُ وَالْمُسْتَيْقِظُ سَوَاءٌ ، إِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ ، فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا.

(۱۰۵۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سویا ہوا اور بیدار ہونے والا برابر ہیں جب اس پر وضو واجب ہو تو ہاتھوں کو دھونے سے پہلے برتن میں داخل نہ کرے۔

(۱۰۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُمْ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا : كَيْفَ يَصْنَعُ أَبُو هُرَيْرَةَ بِالْمِهْرَاسِ الَّذِي بِالْمَدِينَةِ.

(۱۰۵۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے سامنے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کی جاتی تو فرماتے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس مہر [1] اس کا کیا کریں گے جو مدینہ میں ہے۔

---

[1] مہراس چٹان کو کہا جاتا ہے جس میں بہت سا پانی سما جاتا ہے۔ اس سے پانی کے حوض بنائے جاتے ہیں۔ (النہایۃ ۵/ ۲۵۹)

(۱۱۷) فی الرجل یَخْرُجُ مِنَ الْمَخْرَجِ ، فَیُدْخِلُ یَدَہُ فِی الإِنَاءِ

جن حضرات کے نزدیک آدمی بیت الخلاء سے نکل کر اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں داخل کرسکتا ہے

(۱۰۵۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، عَنْ عَبِیدَۃَ ؛ أَنَّہُ کَانَ یُدْخِلُ یَدَہُ فِی الإِنَاءِ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْمَخْرَجِ ، قَبْلَ أَنْ یَغْسِلَہَا.

(۱۰۵۹) حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں داخل کردیا کرتے تھے۔

(۱۰۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، قَالَ : کَانَ یَخْرُجُ مِنَ الْخَلاَءِ ، ثُمَّ یَضَعُ یَدَہُ فِی الإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ یَغْسِلَہَا.

(۱۰۶۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں داخل کردیا کرتے تھے۔

(۱۰۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَۃَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : رَأَیْتُ إِبْرَاہِیمَ بَالَ ، ثُمَّ أَدْخَلَ یَدَہُ فِی الإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ یَغْسِلَہَا.

(۱۰۶۱) حضرت اعمش رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا اور اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں ڈال دیا۔

(۱۰۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ عِیسَی بْنِ الْمُغِیرَۃِ الْحَرَامِیِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِیدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنِ الرَّجُلِ یَغْمِسُ یَدَہُ فِی الإِنَاءِ ، قَبْلَ أَنْ یَغْسِلَہَا ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۱۰۶۲) حضرت عیسیٰ بن مغیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا کہ کیا آدمی بیت الخلاء سے نکل کر اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے بیت الخلاء میں داخل کرسکتا ہے؟ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۰۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، عَنْ مَہْدِیِّ بْنِ مَیْمُونٍ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ إِبْرَاہِیمَ ، قَالَ : رَأَیْتُ سَالِمًا ذَہَبَ فَبَالَ ، ثُمَّ أَدْخَلَ یَدَیْہِ جَمِیعًا فِی الإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ یَغْسِلَہُمَا.

(۱۰۶۳) حضرت اسماعیل بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے کہ میں نے حضرت سالم کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا پھر اپنے دونوں ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں داخل کردیئے۔

(۱۰۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَہْرَامَ ، قَالَ : رَأَیْتُ إِبْرَاہِیمَ بَالَ ، ثُمَّ أَدْخَلَ یَدَہُ فِی الإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ یَغْسِلَہَا ، قَالَ : فَصِحْتُ بِہِ ، قَالَ : فَتَبَسَّمَ وَقَالَ : مَا مِنْ رَجُلٍ أَشَدُّ فِی ہَذَا مِنِّی ، إِنِّی لَمْ أُدْخِلْہَا إِلاَّ وَہِیَ طَاہِرَۃٌ.

(۱۰۶۴) حضرت صلت بن بہرام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابرہیم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کرنے کے بعد اپنا ہاتھ دھوئے بغیر برتن میں ڈال دیا۔ میں نے انہیں زور سے پکارا تو وہ مسکرا دیئے اور فرمایا اس معاملے میں مجھ سے زیادہ سخت کوئی

نہیں ہوسکتا، میں نے اس میں پاک ہاتھ داخل کیا ہے۔

(۱۰۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ أَنَّهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْمَطْهَرَةِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا . قَالَ الأَعْمَش :هَذَا حَرْفٌ أَسْتَحْسِنُهُ.

(۱۰۶۵) حضرت رجاء فرماتے ہیں کہ حضرت براء نے اپنا ہاتھ وضو کے برتن میں دھونے سے پہلے داخل کیا۔

(۱۱۸) مَنْ كَانَ يَقُولُ لاَ يغمسها حَتَّى يَغْسِلَهَا

جن حضرات کے نزدیک دھونے سے پیشتر ہاتھ کو برتن میں داخل کرنا درست نہیں

(۱۰۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :دَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلاَثًا ، قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي الإِنَاءِ ، ثُمَّ قَالَ :هَكَذَا رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ.

(۱۰۶۶) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی نے پانی منگوایا اور پھر اپنے ہاتھوں کو برتن میں داخل کرنے سے پہلے تین مرتبہ دھویا، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو یونہی کرتے دیکھا ہے۔

(۱۰۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا بَالَ الرَّجُلُ ، أَوْ أَحْدَثَ فَلاَ يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا.

(۱۰۶۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب آدمی پیشاب کرے یا اس کا وضو ٹوٹ جائے تو ہاتھوں کو دھونے سے پہلے برتن میں داخل نہ کرے۔

(۱۰۶۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سلمِ بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا أَرَدْتُمْ أَنْ تَوَضَّؤُوا ، فَلاَ تَغْمِسُوا أَيْدِيَكُمْ فِي الإِنَاءِ حَتَّى تُنَقُّوهَا.

(۱۰۶۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب تم وضو کرنا چاہو تو اپنے ہاتھوں کو دھونے سے پہلے برتن میں داخل نہ کرو۔

(۱۰۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي حَيَّةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَأَنْقَى كَفَّيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ طُهُورَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم.

(۱۰۶۹) حضرت ابوحیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی نے وضو فرمایا پھر اس میں اپنی ہتھیلیوں کو دھویا پھر اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھویا، پھر فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دکھانا چاہتا تھا۔

(۱۱۹) مَنْ كَانَ يَقُولُ بَالِغْ فِي غَسْلِ الشَّعَرِ

جن حضرات کا کہنا ہے کہ بالوں کو خوب اچھی طرح دھویا جائے

(۱۰۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ:اغْسِلِ الشَّعْرَ وَأَنْقِ الْبَشَرَةَ، فِي الْجَنَابَةِ.

(۱۰۷۰) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ اسلاف کے یہاں کہا جاتا تھا کہ بالوں کو دھوؤ اور جنابت میں کھال تک پانی پہنچاؤ۔

(۱۰۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :تَحْتَ كُلِّ شَعَرَةٍ جَنَابَةٌ ، فَبُلُّوا الشَّعَرَ ، وَأَنْقُوا الْبَشَرَةَ.

(۱۰۷۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے، پس بالوں کو تر کرو اور کھال تک پانی پہنچاؤ۔

(۱۰۷۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ :خَرَجَ حُذَيْفَةُ ، وَقَدْ طَمَّ شَعَرَهُ ، فَقَالَ :إِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعَرَةٍ لاَ يُصِيبُهَا الْمَاءُ جَنَابَةٌ ، فَعَافُوهَا ، فَلِذَلِكَ عَادَيْت رَأْسِي كَمَا تَرَوْنَ.

(۱۰۷۲) حضرت ابوالبختری ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سر کو لونڈ کر باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ہر اس بال کے نیچے جنابت باقی رہتی ہے جس تک پانی نہیں پہنچتا، لیکن لوگ غفلت برتتے ہیں۔ لہٰذا میں اپنے بالوں کا دشمن ہو گیا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔

(۱۰۷۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعَرَةٍ مِنْ جَسَدِهِ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا ، فُعِلَ بِهِ كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ ، قَالَ عَلِيٌّ :فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ شَعَرِي ، قَالَ :وَكَانَ يَجُزُّ شَعَرَهُ. (احمد ۱/ ۱۰۱۔ ابو داؤد ۲۵۳)

(۱۰۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ "جس نے غسل جنابت کرتے ہوئے اپنے جسم میں ایک بال کے برابر جگہ بھی دھونے سے چھوڑ دی تو جہنم میں اس کے ساتھ یہ یہ کیا جائے گا" حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بس اس کے بعد سے میں اپنے بالوں کا دشمن ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سر کا حلق کیا کرتے تھے۔

(۱۰۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :تَحْتَ كُلِّ شَعَرَةٍ جَنَابَةٌ ، قَالَ :وَقَالَ :أَبُو هُرَيْرَةَ :أَمَّا أَنَا فَأَبُلُّ الشَّعَرَ ، وَأُنْقِي الْبَشَرَ. (ابوداؤد ۲۵۲۔ ترمذی ۱۰۶)

(۱۰۷۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے اور فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں بالوں کو تر کرتا ہوں اور کھال تک پانی پہنچاتا ہوں۔

(۱۰۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ ، أَدْخَلَ الْمَاءَ فِي عَيْنَيْهِ ، وَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي سُرَّتِهِ.

(۱۰۷۵) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب غسل جنابت فرماتے تو پانی کو آنکھوں میں اور انگلیوں کو ناف میں داخل کیا کرتے تھے۔

(۱۳۰) فی الجنب بِهِ الْجُدَرِيُّ أَوُ الْحَصْبَةُ

اس جنبی کے احکام جس کے جسم میں پھوڑے نکلے ہوں

(۱۰۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا أَجْنَبَ

الرَّجُلُ وَبِهِ الْجِرَاحَةُ وَالْجُدَرِيُّ ، فَخُوِّفَ عَلَى نَفْسِهِ إِنْ هُوَ اغْتَسَلَ ، قَالَ :يَتَيَمَّمُ بِالصَّعِيدِ.

(۱۰۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کو جنابت لاحق ہو جائے اور اس کے جسم میں زخم یا پھوڑے ہوں اور غسل کرنے کی صورت میں جان جانے کا اندیشہ ہو تو وہ مٹی سے تیمم کرے۔

(۱۰۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ . وَعَنِ الْحَسَنِ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي الَّذِي بِهِ الْجُرْحُ وَالْمَحْصُوبُ وَالْمَجْدُورُ :يَتَيَمَّمُ.

(۱۰۷۷) حضرت حسن اور حضرت شعبی رحمہما اللہ اس شخص کے بارے میں جسے پھوڑے نکلے ہوں یا وہ زخمی ہو فرماتے ہیں کہ وہ تیمم کرے۔

(۱۰۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ يَقُولُ فِي صَاحِبِ الْقُرُوحِ وَالَّذِي يَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ :يَتَيَمَّمُ.

(۱۰۷۸) حضرت حسن رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں جسے پھوڑے نکلے ہوں یا جان کا اندیشہ ہو فرماتے ہیں کہ وہ تیمم کرے۔

(۱۰۷۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ . وَعَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْمِقْسَمِ قَالاَ ؛ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ بِهِ الْقُرُوحُ وَالْجُرُوحُ وَالْجُدَرِيُّ لاَ يَسْتَطِيعُ الْمَاءَ أَنَّهُ يَتَيَمَّمُ.

(۱۰۷۹) حضرت حکم اور حضرت مقسم رحمہما اللہ اس شخص کے بارے میں جسے پھوڑے یا زخم ہوں اور وہ پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو فرماتے ہیں کہ وہ تیمم کرے۔

(۱۰۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَزْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ بِهِ الْجُرُوحُ ، أَوِ الْقُرُوحُ ، أَوِ الْمَرَضُ فَتُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ ، فَيَكْبُرُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ ، قَالَ :يَتَيَمَّمُ.

(۱۰۸۰) حضرت سعید بن جبیر (اس شخص کے بارے میں جسے پھوڑے، زخم یا مرض لاحق ہو، پھر وہ جنبی ہو جائے اور غسل کی طاقت نہ رکھتا ہو) فرماتے ہیں کہ وہ تیمم کرے۔

(۱۰۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الْمَرِيضِ يَجْنُبُ فَيَخَافُ عَلَيْهِ إِنِ اغْتَسَلَ ، قَالَ :يَتَيَمَّمُ.

(۱۰۸۱) حضرت طاؤس مریض کے بارے میں جو جنبی ہو جائے اور غسل کرنے کی صورت میں جان جانے کا اندیشہ ہو فرماتے ہیں کہ وہ تیمم کرے۔

(۱۰۸۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَجْدُورِ وَأَشْبَاهِهِ :إِذَا خُشِيَ عَلَيْهِمْ ، فَهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْمُسَافِرِ يَتَيَمَّمُ.

(۱۰۸۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ (پھوڑوں کے شکار اور اس جیسے دوسرے معذورین جنہیں جان جانے کا اندیشہ ہو) فرماتے ہیں کہ یہ مسافر کی طرح ہیں اور تیمم کریں گے۔

(۱۰۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً احْتَلَمَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَجْدُورٌ ، فَغَسَّلُوهُ ، فَمَاتَ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : ضَيَّعُوهُ ضَيَّعَهُمُ اللَّهُ ، قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ. (ابو داؤد ۳۴۰)

(۱۰۸۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص کو احتلام ہو گیا اس کے جسم پر پھوڑے پھنسیاں نکلے ہوئے تھے۔ لوگوں نے اسے غسل دیا تو اس کا انتقال ہو گیا جب حضور ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا ''ان لوگوں نے اسے ضائع کیا اللہ انہیں ضائع کرے، انہوں نے اسے قتل کیا اللہ انہیں مار ڈالے۔''

(۱۳۱) من كره أَنْ يَقْرَأَ الْجُنُبُ الْقُرْآنَ

جن حضرات کے نزدیک حالت جنابت میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے

(۱۰۸۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ ، إِلاَّ الْجَنَابَةَ.

(ابو داؤد ۲۳۲۔ ترمذی ۱۴۶۔ أحمد ۱/ ۱۳۴)

(۱۰۸۴) حضرت علی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سوائے حالت جنابت کے ہر حال میں قرآن کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۸۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۰۸۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۰۸۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يَقْرَأُ الْجُنُبُ الْقُرْآنَ.

(۱۰۸۶) حضرت عمر فرماتے کہ جنبی قرآن نہ پڑھے۔

(۱۰۸۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَمْشِي نَحْوَ الْفُرَاتِ ، وَهُوَ يُقْرِءُ رَجُلاً ، فَبَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَكَفَّ الرَّجُلُ عَنْهُ ، فَقَالَ : ابْنُ مَسْعُودٍ : مَا لَكَ ؟ قَالَ : إِنَّكَ بُلْتَ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : إِنِّي لَسْتُ بِجُنُبٍ.

(۱۰۸۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود دریائے فرات کی طرف جا رہے تھے اور ایک آدمی کو قرآن پڑھا رہے تھے۔ حضرت ابن مسعود نے پیشاب کیا تو وہ آدمی تلاوت سے رک گیا۔ حضرت ابن مسعود نے اس کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا کہ آپ نے پیشاب کیا ہے۔ فرمایا میں جنبی تو نہیں ہوں۔

(۱۰۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : لاَ يَقْرَأُ الْجُنُبُ.

(۱۰۸۸) حضرت اسود رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جنبی قرآن کی تلاوت نہ کرے۔

(۱۰۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ الْقُرْآنَ.

(۱۰۸۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جنبی قرآن کی تلاوت نہ کرے۔

(۱۰۹۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ لَا يَقْرَآنِ الْقُرْآنَ.

(۱۰۹۰) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جنبی اور حائضہ قرآن کی تلاوت نہ کریں۔

(۱۰۹۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ الْقُرْآنَ.

(۱۰۹۱) حضرت ابووائل رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جنبی اور حائضہ قرآن کی تلاوت نہ کریں۔

(۱۰۹۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَامِرِ بْنِ السِّمْطِ، عَنْ أَبِي الْغَرِيفِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا يَقْرَأُ، وَلَا حَرْفًا، يَعْنِي: الْجُنُبَ.

(۱۰۹۲) حضرت علی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جنبی قرآن کا ایک حرف بھی نہ پڑھے۔

(۱۰۹۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ الْقُرْآنَ ، وَقَالَ : إِنَّهُ إِذَا قَرَأَ صَلَّى.

(۱۰۹۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جنبی قرآن کی تلاوت نہ کرے اور فرمایا کہ اگر وہ قرآن پڑھتا ہے تو نماز بھی پڑھے۔

(۱۲۲) من رخص لِلْجُنُبِ أَنْ يَقْرَأَ مِنَ الْقُرْآنِ

جن حضرات کے نزدیک جنبی کے لیے تلاوت قرآن کی رخصت ہے

(۱۰۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَقْرَأَ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ الشَّيْءَ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۱۰۹۴) حضرت جعفر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان کے والد اس بات کو برا نہیں سمجھتے تھے کہ جنبی یا حائضہ قرآن کی تلاوت کریں۔

(۱۰۹٥) أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَقْرَأَ الْجُنُبُ الآيَةَ وَالآيَتَيْنِ.

(۱۰۹۵) حضرت عکرمہ رضی اللہ اس بات کو برا نہیں سمجھتے تھے کہ جنبی قرآن مجید کی ایک یا دو آیتیں پڑھ لے۔

(۱۰۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ . وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ يَسْتَفْتِحُونَ رَأْسَ الآيَةِ ، وَلَا يُتِمُّونَ آخِرَهَا.

(۱۰۹۶) حضرت ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر جنبی اور حائضہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ آیت کی ابتداء سے شروع کریں گے لیکن آخر تک پورا نہیں کریں گے۔

(۱۰۹۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ السِّمْطِ ، عَنْ أَبِي الْغَرِيفِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَا يَقْرَأُ ، وَلَا حَرْفًا.

(۱۰۹۷) حضرت علی فرماتے ہیں کہ وہ نہیں پڑھے گا اور ایک حرف بھی نہیں پڑھے گا۔

(۱۰۹۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ :تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ ؟ قَالَ :الآيَةَ وَالآيَتَيْنِ.

(۱۰۹۸) حضرت عمر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا جنبی اور حائضہ قرآن کی تلاوت کر سکتے ہیں؟ فرمایا ایک یا دو آیتیں پڑھ سکتے ہیں۔

(۱۰۹۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۰۹۹) حضرت ابن معقل رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :يَقْرَأُ الْجُنُبُ الْقُرْآنَ ، قَالَ :فَذَكَرْتُهُ لإِبْرَاهِيمَ ، فَكَرِهَهُ.

(۱۱۰۰) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ جنبی قرآن کی تلاوت کر سکتا ہے۔ میں نے اس بارے کا تذکرہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے اسے ناپسند فرمایا۔

(۱۱۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :الْحَائِضُ لاَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

(۱۱۰۱) حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حائضہ قرآن کی تلاوت نہ کرے گی۔

(۱۱۰۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :الْحَائِضُ لاَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

(۱۱۰۲) حضرت محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حائضہ قرآن کی تلاوت نہ کرے گی۔

(۱۱۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تَقْرَأُ مِمَّا دُونَ الآيَةِ ، وَلاَ تَقْرَأُ آيَةً تَامَّةً.

(۱۱۰۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حائضہ ایک آیت سے کم پڑھ سکتی ہے ایک پوری آیت نہیں پڑھے گی۔

(۱۱۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ تَقْرَأُ الْحَائِضُ الْقُرْآنَ.

(۱۱۰۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حائضہ قرآن کی تلاوت نہ کرے گی۔

(۱۱۰۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ لاَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

(۱۱۰۵) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حائضہ قرآن کی تلاوت نہ کرے گی۔

(۱۲۳) فی الرجل يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ

بغیر وضو کے قرآن مجید کی تلاوت کا حکم

(۱۱۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ فِي حَاجَةٍ ، فَذَهَبَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ رَجَعَ ، فَقُلْنَا لَهُ :تَوَضَّأْ ، يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ لَعَلَّنَا أَنْ نَسْأَلَكَ عَنْ آيٍ مِنَ

الْقُرْآنِ ؟ قَالَ :فَاسْأَلُوا ، فَإِنِّي لاَ أَمَسُّهُ ، إِنَّهُ لاَ يَمَسُّهُ إِلاَّ الْمُطَهَّرُونَ ، قَالَ :فَسَأَلْنَاهُ ، فَقَرَأَ عَلَيْنَا قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ.

(۱۱۰۶) حضرت عبد الرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے، جب واپس آئے تو ہم نے کہا کہ وضو کر لیجیے، شاید ہم آپ سے کسی آیت قرآنی کے بارے میں پوچھ لیں۔ فرمایا تم پوچھ لو، میں قرآن کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا کیوں کہ اسے تو صرف پاک لوگ ہاتھ لگا سکتے ہیں۔ پھر ہم نے ان سے قرآن کے بارے میں پوچھا اور انہوں نے وضو سے پہلے ہمیں اس میں سے پڑھ کر سنایا۔

(۱۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدِ ؛ أَنَّ سَلْمَانَ قَرَأَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ الْحَدَثِ.

(۱۱۰۷) حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے وضو کے بغیر ہمارے سامنے قرآن کی تلاوت کی۔

(۱۱۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَا يَقْرَآنِ أَجْزَائَهُمَا مِنَ الْقُرْآنِ بَعْدَ مَا يَخْرُجَانِ مِنَ الْخَلاَءِ ، قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ.

(۱۱۰۸) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد وضو کرنے سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت کر لیا کرتے تھے۔

(۱۱۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَخْرُجُ مِنَ الْمَخْرَجِ ، ثُمَّ يَحْدُرُ السُّورَةَ.

(۱۱۰۹) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے نکلتے اور سورت کی تلاوت کر لیتے تھے۔

(۱۱۱۰) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَضَى حَاجَتَهُ ، ثُمَّ أَخَذَ يَقْرَأُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مَرْيَمَ : لَوْ تَوَضَّأْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :أَمُسَيْلِمَةُ أَفْتَاكَ ذَاكَ ؟!.

(۱۱۱۰) حضرت محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رفع حاجت کے بعد قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دی ابو مریم نے کہا اے امیر المؤمنین اگر آپ وضو کر لیں تو اچھا ہو۔ فرمایا ''کیا تجھے مسیلمہ نے یہ فتوی دیا ہے؟!

(۱۱۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . وَعَنْ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ عُمَرَ ، بِمِثْلِهِ.

(۱۱۱۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۱۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :خَرَجَ عُمَرُ مِنَ الْخَلاَءِ فَقَرَأَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ ، فَقِيلَ لَهُ :أَتَقْرَأُ وَقَدْ أَحْدَثْتَ؟ قَالَ :أَفَيَقْرَأُ ذَلِكَ مُسَيْلِمَةُ ؟.

(۱۱۱۲) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے اور قرآن مجید کی ایک آیت تلاوت فرمائی۔ آپ سے کسی نے کہا کہ آپ بے وضو ہو کر یوں پڑھتے ہیں؟ فرمایا میں نہیں پڑھوں گا تو کیا مسیلمہ پڑھے گا؟!

(۱۱۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ ، مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا.

(۱۱۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت کے علاوہ ہر حال میں قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(۱۱۱٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا بِالْقُرْآنِ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ.

(۱۱۱۴) حضرت نافع بن جبیر بغیر وضو کے تلاوت کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۱۱۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ بَعْدَ الْحَدَثِ.

(۱۱۱۵) حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ بے وضو ہونے کی حالت میں تلاوت قرآن کیا کرتے تھے۔

(۱۱۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُهْرِيقُ الْمَاءَ ، يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ؟ قَالَ : يَكُونُ عَلَى طُهْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ يَقْرَأُ طَرَفَ الآيَةِ ، أَوِ الشَّيْءَ.

(۱۱۱۶) حضرت عطاء سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی رفع حاجت کر کے قرآن کی تلاوت کر سکتا ہے؟ فرمایا پاکی میں کرنا زیادہ بہتر ہے البتہ ایک آدمی آیت یا کچھ حصہ پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : رُبَّمَا نَزَلْتُ وَأَنَا فِي السَّفَرِ لأَقْضِيَ حَاجَتِي مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ، فَمَا أَلْحَقُ بِأَصْحَابِي حَتَّى أَقْرَأَ جُزْءًا مِنَ الْقُرْآنِ ، قَبْلَ أَنْ أَتَوَضَّأَ.

(۱۱۱۷) حضرت سعید بن جبیر فرماتے کہ بعض اوقات سفر میں رفع حاجت کے بعد ساتھیوں سے ملنے تک اور وضو کرنے سے پہلے میں قرآن مجید کا ایک حصہ پڑھ لیتا ہوں۔

(۱۱۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ ، فَخَرَجَ أَبِي مِنَ الْخَلاَءِ ، وَقَدْ تَعَايَيْتُ فِي آيَةٍ ، فَأَذْكَرَنِيهَا.

(۱۱۱۸) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ میں مصحف میں سے تلاوت کر رہا تھا کہ میرے والد بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے۔ مجھے ایک آیت کے بارے میں مشکل پیش آئی تو انہوں نے میری راہنمائی فرما دی۔

(۱۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا.

(۱۱۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حالت جنابت کے علاوہ ہر حال میں قرآن مجید کی تلاوت کرو۔

(۱۱۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بَعْدَ الْحَدَثِ.

(۱۱۲۰) حضرت ابن سیرین رطیٹیلئے حدث کے بعد بھی قرآن مجید کی تلاوت کرلیا کرتے تھے۔

(۱۱۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا.

(۱۱۲۱) حضرت ابراہیم رطیٹیلئے فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ سوائے جنابت کے ہر حال میں قرآن کی تلاوت کرلو۔

(۱۱۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ مَعَهُ رَجُلٌ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ : اقْرَهْ.

(۱۱۲۲) ایک آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، اس نے پیشاب کیا، جب وہ واپس آیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو "پڑھو"۔

(۱۱۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَابْنَ عُمَرَ كَانَا يَقْرَآنِ الْقُرْآنَ بَعْدَ مَا يَخْرُجَانِ مِنَ الْحَدَثِ ، قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّآ.

(۱۱۲۳)......

(۱۲٤) فی الرجل يَكُونُ فِي أَرْضِ الْفَلاَةِ فَيُحْدِثُ

اگر ایک آدمی کو صحرا میں حدث لاحق ہوجائے تو کیا کرے

(۱۱۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا أَجْنَبَ الرَّجُلُ فِي أَرْضِ فَلاَةٍ وَمَعَهُ مَاءٌ يَسِيرٌ ، فَلْيُؤْثِرْ نَفْسَهُ بِالْمَاءِ ، وَلْيَتَيَمَّمْ بِالصَّعِيدِ.

(۱۱۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی کسی صحرا میں جنبی ہوجائے اور اس کے پاس بہت تھوڑا پانی ہو تو وہ اپنی جان کو پانی پر ترجیح دے اور مٹی سے تیمم کرلے۔

(۱۱۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس قَالاَ : إِذَا كُنْتَ فِي سَفَرٍ وَلَيْسَ مَعَك مِنَ الْمَاءِ إلاَّ يَسِيرٌ ، فَتَيَمَّمْ ، وَاسْتَبْقِ مَاءَكَ.

(۱۱۲۵) حضرت عطاء اور حضرت طاؤس رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم سفر میں ہو اور تمہارے پاس تھوڑا سا پانی ہو تو تیمم کرلو اور پانی کو بچا کر رکھو۔

(۱۱۲٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا وَأَنْتَ جُنُبٌ ، أَوْ أَنْتَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ، فَخِفْتَ إِنْ تَوَضَّأْتَ أَنْ

تَمُوتَ مِنَ الْعَطَشِ ، فَلاَ تَوَضَّهُ وَاحْبِسْهُ لِنَفْسِك.

(۱۱۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم حالت سفر میں جنبی ہو جاؤ یا تمہارا وضوٹوٹ جائے اور وضو کرنے کی صورت میں تمہیں خوف ہو کہ پیاس سے مرجاؤ گے تو وضو نہ کرو اور پانی کو اپنے لیے بچا کر رکھ لو۔

(۱۱۲۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، مِثْلَهُ.

(۱۱۲۷) حضرت سعید بن جبیر سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۲۵) مَنْ كَانَ يُحِبُّ إِذَا بَالَ أَنْ يَمَسَّ الْمَاءَ ، أَوْ يَتَيَمَّمَ

جو حضرات اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ پیشاب کرنے کے بعد پانی استعمال کرے یا تیمّم کرے

(۱۱۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا بَالَ تَيَمَّمَ ، قَالَ : أَتَيَمَّمُ حَتَّى يَحِلَّ لِي التَّسْبِيحُ.

(۱۱۲۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ پیشاب کرنے کے بعد تیمم کرتے اور فرماتے میں اس لیے تیمّم کرتا ہوں تاکہ تسبیح میرے لیے حلال ہو جائے۔

(۱۱۲۹) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا بَالَ فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ تَوَضَّأَ ، وَلَمْ يَغْسِلْ رِجْلَيْهِ.

(۱۱۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ جب پیشاب کرتے اور پھر ان کا کچھ نوش فرمانے کا ارادہ ہوتا تو وضو کرتے لیکن پاؤں نہ دھوتے۔

(۱۱۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، قَالَ : كُنَّا نَكُونُ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ فَيَذْهَبُ فَيَبُولُ ، ثُمَّ يَجِيءُ فَيَمَسُّ الْمَاءَ وَيَقُولُ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَمَسُّوا الْمَاءَ إِذَا بَالُوا.

(۱۱۳۰) حضرت واصل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے ساتھ تھے۔ وہ پیشاب کرنے گئے اور واپس آ کر پانی سے ہاتھ دھوئے۔ پھر فرمایا اسلاف اس بات کو پسند کرتے تھے کہ پیشاب کے بعد پانی سے ہاتھ دھوئے جائیں۔

(۱۱۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ كِلاَهُمَا : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا خَرَجَا مِنَ الْغَائِطِ تُلُقِّيَا بِتَوْرٍ ، فَيَغْسِلاَنِ وُجُوهَهُمَا وَأَيْدِيَهُمَا.

(۱۱۳۱) حضرت طاوس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں کو دیکھا کہ بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد ان کے پاس پانی کا برتن لایا جاتا جس سے وہ اپنے چہروں اور ہاتھوں کو دھوتے تھے۔

(۱۱۳۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلِ الْخَلاَءَ إِلاَّ تَوَضَّأَ ، أَوْ مَسَّ مَاءً.

(۱۱۳۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد وضو فرماتے یا پانی سے ہاتھ دھویا کرتے تھے۔

(١٣٦) من كره أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ

شرم گاہ کا ظاہر ہونا، ناپسندیدہ ہے

(١١٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ ، قَالَ ، وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ :يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ ، اسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لأَظَلُّ حِينَ أَذْهَبُ إِلَى الْغَائِطِ فِي الْفَضَاءِ ، مُغَطِّيًا رَأْسِي اسْتِحْيَاءً مِنْ رَبِّي.

(۱۱۳۳) حضرت ابوبکر ؓ نے خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت اللہ سے شرم کرو۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں جب سر ڈھانپ کر کسی جگہ رفع حاجت کے لیے جاتا ہوں تو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ سے شرم محسوس کرتا ہوں۔

(١١٣٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :إِنِّي لأَغْتَسِلُ فِي الْبَيْتِ الْمُظْلِمِ ، فَأَحْنِي ظَهْرِي إِذَا أَخَذْتُ ثَوْبِي حَيَاءً مِنْ رَبِّي.

(۱۱۳۴) حضرت ابوموسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ میں تاریک کمرے میں غسل کرتا ہوں پھر بھی کپڑے اتار کر میں اللہ تعالیٰ سے شرم کی بنا پر کمر کو جھکا لیتا ہوں۔

(١١٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، وَالْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ ، قَالَ :حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ، فَأَبْعَدَ.

(احمد ۳/ ۴۴۳۔ ابن ماجہ ۳۳۴)

(۱۱۳۵) حضرت عبدالرحمن بن ابوقراد ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج فرمایا، آپ رفع حاجت کے لیے بہت دور تشریف لے گئے۔

(١١٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مَوْلًى لِعَائِشَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ :مَا نَظَرْتُ ، أَوْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ.

(احمد ۶/ ۶۳۔ ترمذی ۳۵۹)

(۱۱۳۶) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی نبی کریم ﷺ کی شرم گاہ کو نہیں دیکھا۔

(١١٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ :رَآنِي أَبِي ، أَنَا وَرَجُلٌ

نَغْتَسِلُ ، يَصُبُّ عَلَيَّ وَأَصُبُّ عَلَيْهِ ، قَالَ :فَصَاحَ بِنَا وَقَالَ :أَيَرَى الرَّجُلُ عَوْرَةَ الرَّجُلِ ؟! وَاللَّهِ إِنِّي لأَرَاكُمَ الْخَلَفَ.

(۱۱۳۷) حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے والد نے مجھے اس حال میں دیکھا کہ میں اور ایک آدمی دونوں غسل کررہے تھے وہ مجھ پر پانی ڈال رہا تھا اور میں اس پر پانی ڈال رہا تھا۔ انہوں نے مجھے زور سے آواز دی اور فرمایا ''کیا ایک مرد دوسرے کا ستر دیکھ سکتا ہے؟ خدا کی قسم! تم میرے اچھے جانشین نہیں ہو۔''

(۱۱۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ يَرَى الرَّجُلُ عَوْرَةَ الرَّجُلِ ، أَوْ قَالَ :لاَ يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ.

(۱۱۳۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی مرد دوسرے کا ستر نہیں دیکھ سکتا۔

(۱۱۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :لأَنْ أَمُوتَ ثُمَّ أُنْشَرَ ، ثُمَّ أَمُوتَ ثُمَّ أُنْشَرَ ، ثُمَّ أَمُوتَ ثُمَّ أُنْشَرَ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَرَى عَوْرَةَ الرَّجُلِ ، أَوْ يَرَاهَا مِنِّي.

(۱۱۳۹) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مروں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مروں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مروں پھر زندہ کیا جاؤں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی آدمی کا ستر دیکھوں یا کوئی آدمی میرا ستر دیکھے۔

(۱۱۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :لأَنْ أَمُوتَ ثُمَّ أُنْشَرَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تُرَى عَوْرَتِي.

(۱۱۴۰) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مروں اور پھر زندہ کیا جاؤں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ کوئی میرا ستر دیکھے۔

(۱۱۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، قَالَ :أَمَرَنِي أَبِي إِذَا دَخَلْتُ الْخَلاَءَ أَنْ أُقَنِّعَ رَأْسِي ، قُلْتُ :لِمَ أَمَرَكَ بِذَلِكَ ؟ قَالَ :لاَ أَدْرِي.

(۱۱۴۱) حضرت ابن طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے حکم دیا کہ میں بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اپنا سر ڈھانپ لوں۔ راوی نے پوچھا کہ انہوں نے آپ کو یہ حکم کیوں دیا فرمایا میں نہیں جانتا۔

(۱۱۴۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ ، وَلاَ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ. (ابوداؤد ۴۰۱۴۔ نسائی ۹۲۲۹)

(۱۱۴۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مرد کسی مرد کا ستر نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی عورت کا ستر نہ دیکھے۔

(۱۱٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، فَقَالَ :يَا مُغِيرَةُ ، خُذِ الإِدَاوَةَ ، قَالَ :فَأَخَذْتُهَا ، ثُمَّ خَرَجْت مَعَهُ ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي ، فَقَضَى حَاجَتَهُ. (بخاری ۳٦۳۔ نسائی ۹٦٦۳)

(۱۱۴۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ نے فرمایا کہ اے مغیرہ برتن پکڑو' میں نے اسے اٹھایا اور آپ کے ساتھ چل پڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اتنا آگے اور چلے گئے کہ دکھائی نہ دیتے تھے، پھر آپ نے رفع حاجت فرمایا۔

(۱۱٤٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَأْتِي الْبَرَازَ حَتَّى يَتَغَيَّبَ ، فَلاَ يُرَى. (ابوداؤد ۲۔ ابن ماجہ ۳۳۵)

(۱۱۴۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب آپ کو رفع حاجت کی ضرورت پیش آتی تو اتنا دور تشریف لے جاتے کہ دکھائی نہ دیتے۔

(۱۱٤۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ بَرَزَ حَتَّى لاَ يَرَى أَحَدًا ، وَكَانَ لاَ يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْنُوَ مِنَ الأَرْضِ. (ترمذی ۱۴)

(۱۱۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب رفع حاجت کی ضرورت پیش آتی تو اتنا دور جاتے کہ کسی کو دکھائی نہ دیتے اور زمین کے انتہائی قریب ہو کر آپ کپڑا اوپر کیا کرتے تھے۔

(۱۱٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :قَالَ أَبُو مُوسَى :مَا أَقَمْتُ صُلْبِي فِي غُسْلِي مُنْذُ أَسْلَمْت.

(۱۱۴۶) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد دوران غسل میں نے کبھی اپنی کمر کو سیدھا نہیں کیا۔

(۱۲۷) في الغسل مِنْ مَاءِ الْحَمَّامِ

حوض کے پانی سے غسل کا بیان

(۱۱٤۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :أَغْتَسِلُ مِنْ مَاءِ الْحَمَّامِ ؟ قَالَ :إِذَا أَخَذْته مِنْ حَجْرَةٍ أَجْزَأَكَ.

(۱۱۴۷) حضرت منصور رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ کیا میں حمام کے پانی سے غسل کر سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں اگر تم نے ایک کنارے سے لیا تو تمہارے لیے جائز ہے۔

(۱۱٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَوِ اغْتَسَلْتُ مِنْهُ مَا اغْتَسَلْت بِهِ.

(۱۱۴۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر میں اس سے غسل کروں تو میں پھر دوبارہ غسل نہ کروں گا۔

(۱۱٤٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :الْحَمَّامُ يَدْخُلُهُ الْمَجُوسُ وَالْجُنُبُ ؟ فَقَالَ : الْمَاءُ طَهُورٌ ، لاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

(۱۱۴۹) حضرت حصین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حمام سے مجوسی اور جنبی بھی غسل کرتے ہیں فرمایا پانی پاک کرنے والا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

(۱۱٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :يُجْزِءُ الْجُنُبَ مَاءُ الْحَمَّامِ.

(۱۱۵۰) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جنبی کے لیے حمام کا پانی کافی ہے۔

(۱۱٥١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُهُ ، وَإِذَا كَانَ عِنْدَ خُرُوجِهِ اسْتَقْبَلَ الْمِيزَابَ ، فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ خَرَجَ.

(۱۱۵۱) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم حمام میں داخل ہوتے تو نکلتے وقت پرنالے کے نیچے غسل کرتے پھر باہر آتے۔

(۱۱٥٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ وَيَغْتَسِلُ فِيهِ وَيَقُولُ:لَوِ اغْتَسَلْتُ مِنْهُ مَا دَخَلته.

(۱۱۵۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ حمام میں داخل ہوتے اور وضو کرتے، پھر فرماتے کہ اگر میں اس میں سے غسل کرتا تو اس میں داخل نہ ہوتا۔

(۱۱٥٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ عَلْقَمَةُ وَالأَسْوَدُ يَغْتَسِلاَنِ مِنْ مَاءِ الْحَمَّامِ ، وَلاَ يَغْلِيَانِهِ بغُسْلٍ.

(۱۱۵۳) حضرت علقمہ اور حضرت اسود رحمہ اللہ حمام کے پانی سے غسل کرتے اور پھر اس کے بعد دوبارہ غسل نہ کیا کرتے تھے۔

(۱۱٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنِ الْهَزْهَازِ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، قَالَ :إِنَّمَا جُعِلَ الْحَمَّامُ لِيُتَطَهَّرَ بِهِ ، وَلاَ يُتَطَهَّرَ مِنْهُ.

(۱۱۵۴) حضرت ابن ابزیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حمام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس سے پاکی حاصل کی جائے اس لیے نہیں کہ اسے استعمال کر کے پاک ہونے کی ضرورت ہو۔

(۱۱٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، مِثْلَهُ.

(۱۱۵۵) ایک اور سند سے یہی منقول ہے۔

(۱۱٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْبَهْرَانِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مَاءِ الْحَمَّامِ ؟ فَقَالَ :الْمَاءُ لاَ يَجْنُبُ.

(۱۱۵۶) حضرت یحییٰ بن عبید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حمام کے پانی کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ

پانی کسی کو ناپاک نہیں کرتا۔

(۱۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ أتغتسِلُ مِنْ مَاءِ الْحَمَّامِ إذَا كُنْتَ جُنُبًا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، ثُمَّ أَعُدُّهُ أَبْلَغَ الْغُسْلِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ :أتغتسِلُ إذَا خَرَجْت مِنْهُ ؟ قَالَ :لِمَ أَدْخُلُهُ إذن؟

(۱۱۵۷) حضرت ابو فروہ ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ؒ سے پوچھا کیا آپ حالت جنابت میں حمام کے پانی سے غسل کریں گے؟ فرمایا ہاں پھر میں اسے اپنا بہترین غسل شمار کروں گا۔ میں نے کہا کیا آپ حمام سے نکلنے کے بعد پھر غسل کریں گے؟ فرمایا: تو پھر اس میں داخل کیوں ہوتا؟

(۱۱۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنْ مَاءِ الْحَمَّامِ.

(۱۱۵۸) حضرت حسن ؒ حمام کے پانی سے غسل کرنے کو مکروہ خیال کرتے تھے۔

(۱۱۵۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ خَرَجَ مِنَ الْحَمَّامِ فَجَعَلَ يَخُوضُ مَاءَ الْحَمَّامِ ، وَلَمْ يَغْسِلْ قَدَمَيْهِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ ؟ فَقَالَ :إنِّي رَجُلٌ يُنْظَرُ إلَيَّ.

(۱۱۵۹) حضرت سیار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ؒ کو دیکھا کہ حمام سے نکل کر حمام کے پانی سے اپنے جسم کو دھونے لگے لیکن اپنے پاؤں نہیں دھوئے۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا میں ایک ایسا آدمی ہوں جس کی طرف دیکھا جاتا ہے۔

(۱۲۸) مَنْ قَالَ يُغْتَسَلُ مِنْهُ وَلاَ يُجْزِىءُ

جن حضرات کے نزدیک حوض سے غسل تو کرلیا جائے لیکن یہ کافی نہیں

(۱۱۶۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:الْغُسْلُ مِن مَاءِ الْحَمَّامِ.

(۱۱۶۰) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ حمام کے پانی سے غسل جائز ہے۔

(۱۱۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْحَمَّامِ.

(۱۱۶۱) حضرت عبداللہ ابن عمرو ؓ حوض کے پانی سے غسل کیا کرتے تھے۔

(۱۱۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :مَاءَانِ لاَ يُجْزِيَانِ :مَاءُ الْبَحْرِ ، وَمَاءُ الْحَمَّامِ.

(۱۱۶۲) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ دو پانی غسل کے لیے کافی نہیں ایک سمندر کا پانی اور دوسرا حوض کا پانی۔

(۱۱۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كُلْثُومٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ :إذَا خَرَجْتَ مِنَ الْحَمَّامِ ، فَاغْتَسِلْ.

(۱۱۶۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حمام سے نکلنے کے بعد غسل کرو۔

(۱۲۹) فی لعاب الْحِمَارِ وَنَخرِ الدَّابَّةِ

گدھے کے لعاب اور جانور کے منہ کی جھاگ کے احکام

(۱۱٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِنَخرِ الدَّابَّةِ.

(۱۱۶۴) حضرت شعبی رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ جانور کے منہ کی جھاگ میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۱٦٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِلُعَابِ الْحِمَارِ.

(۱۱۶۵) حضرت حسن رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ گدھے کے لعاب میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۱٦٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : أَتَّقِي مَا يَسِيلُ مِنْ فَمِ الدَّابَّةِ.

(۱۱۶۶) حضرت حماد رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں جانور کے منہ سے نکلنے والی جھاگ سے بچتا ہوں۔

(۱۱٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ يُونُسَ عَنْ عَرَقِ الْحِمَارِ وَلُعَابِهِ يُصِبُ الثَّوْبَ ؟ فَقَالَ : لَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا إِلاَّ أَنْ يُقَذِّرَهُمَا.

(۱۱۶۷) حضرت ابن علیہ رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت یونس رطیٹیلا سے گدھے کے پسینے اور اس کے لعاب کے بارے میں سوال کیا کہ اگر وہ کپڑوں کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا: یہ ناپاک تو نہیں البتہ کپڑے کو گندا کر دے گا۔

(۱۱٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَن كَلْبٍ أَصَابَ ثَوْبِي ؟ فَقَالَ : أَلَطَخَك بِشَيْءٍ؟ فَقُلْتُ : لا، فَقَالَ : لَا يَضُرُّك.

(۱۱۶۸) حضرت مغیرہ رطیٹیلا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رطیٹیلا سے سوال کیا کہ ایک کتے نے میرے کپڑوں کو منہ لگایا ہے۔ اب کیا کروں؟ فرمایا: کیا اس کا تھوک تمہارے کپڑوں سے لگا؟ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا: پھر کوئی نقصان کی بات نہیں۔

(۱۱٦٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عبيدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِلُعَابِ الْحِمَارِ.

(۱۱۶۹) حضرت ابراہیم رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ گدھے کے لعاب میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۰) مَنْ كَانَ لاَ يَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَيَكْرَهُهُ

جن حضرات کے نزدیک حمام میں داخل ہونا ناپسندیدہ ہے

(۱۱۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ : أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ دُخُولَ الْحَمَّامِ.

(۱۱۷۰) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین ﷭ حمام میں داخل ہونے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۱۷۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَا تَدْخُلِ الْحَمَّامَ ، فَإِنَّهُ مِمَّا

أُحْدِثُوا مِنَ النَّعِيمِ.

(۱۱۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حمام میں داخل نہ ہو کیونکہ یہ نئی ایجاد کردہ خوش پروری کی چیزوں میں سے ہے۔

(۱۱۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : بِئْسَ الْبَيْتُ الْحَمَّامُ.

(۱۱۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بدترین کمرہ حمام ہے۔

(۱۳۱) من رخص فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ

جن حضرات کے نزدیک حمام میں داخل ہونے کی رخصت ہے

(۱۱۷۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْحَمَّامَ ، قَالَ : وَكَانَ يَقُولُ : نِعْمَ الْبَيْتُ الْحَمَّامُ ، يُذْهِبُ الصَّنَّةَ ، يَعْنِي : الْوَسَخَ ، وَيُذَكِّرُ النَّارَ.

(۱۱۷۳) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ حمام میں داخل ہوا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ حمام بہترین کمرہ ہے، یہ میل کو دور کرتا ہے اور آگ کی یاد دلاتا ہے۔

(۱۱۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ دَخَلَ الْحَمَّامَ.

(۱۱۷۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حمام میں داخل ہوئے۔

(۱۱۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ دَخَلَ حَمَّامَ الْجُحْفَةِ.

(۱۱۷۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ مقام جحفہ کے حمام میں داخل ہوئے۔

(۱۱۷٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : نِعْمَ الْبَيْتُ الْحَمَّامُ ، يُذْهِبُ الدَّرَنَ ، وَيُذَكِّرُ النَّارَ.

(۱۱۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حمام بہترین کمرہ ہے میل کو دور کرتا ہے اور آگ کی یاد دلاتا ہے۔

(۱۱۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِلَى حَمَّامٍ لَهُ بِالْعَاقُولِ.

(۱۱۷۷) حضرت عثمان بن قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت جریر کے ساتھ جمعہ کے دن ان کے حمام میں گیا تھا جو مقام عاقول میں تھا۔

(۱۱۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ لِي عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ دَيْنٌ ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْحَمَّامِ وَقَدْ أَثَّرَ الْحِنَّاءُ بِأَظَافِرِهِ ، وَجَارِيَةٌ لَهُ تَحُكُّ عَنْهُ أَثَرَ الْحِنَّاءِ بِقَارُورَةٍ.

(۱۱۷۸) حضرت ابو خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے میرا قرضہ دینا تھا، میں تقاضے کے لیے ان کے پاس آیا تو وہ حمام سے نکل رہے تھے۔ ان کے بالوں پر مہندی کے نشانات تھے اور ان کی ایک باندی مہندی کے نشان کو ایک شیشی سے صاف کر رہی تھی۔

(۱۱۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ قُرَّةَ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نِعْمَ الْبَيْتُ الْحَمَّامُ، يُذْهِبُ الدَّرَنَ، وَيُذَكِّرُ النَّارَ.

(۱۱۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حمام بہترین کمرہ ہے، میل کو دور کرتا ہے اور آگ کی یاد دلاتا ہے۔

(۱۳۲) مَنْ كَانَ يَقُولُ إِذَا دَخَلْتَه فَادْخُلْهُ بِمِئْزَرٍ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب حمام میں داخل ہو تو ازار پہن کر داخل ہو

(۱۱۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ ، مَرَرْتُ إِلَى الْحَمَّامِ فَرَآنِي أَبُو صَادِقٍ ، فَقَالَ: مَعَكَ إِزَارٌ فَإِنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ ، مَنْ كَشَفَ عَوْرَتَهُ أَعْرَضَ عَنْهُ الْمَلَكُ.

(۱۱۸۰) حضرت حسن بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حمام کی طرف جا رہا تھا کہ مجھے ابو صادق نے دیکھ لیا اور فرمایا تمہارے پاس ازار ہے، کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص نے اپنا ستر ظاہر کیا اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرماتے ہیں۔

(۱۱۸۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مَنْصُورٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ لاَ يَدْخُلُ أَحَدٌ الْحَمَّامَ إِلاَّ بِمِئْزَرٍ.

(۱۱۸۱) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم لکھا کہ کوئی شخص بغیر ازار کے حمام میں داخل نہ ہو۔

(۱۱۸۲) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عَامِلِهِ عَلَى الْبَصْرَةِ ، أَمَّا بَعْدُ :فَانْهَ مَنْ قِبَلَكَ أَنْ يَدْخُلُوا الْحَمَّامَ إِلاَّ بِمِئْزَرٍ.

(۱۱۸۲) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے بصرہ کے گورنر کے خط میں یہ حکم لکھا کہ اپنے علاقہ کے لوگوں کو بلا ازار حمام میں داخل ہونے سے منع کرو۔

(۱۱۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ دَاوُدَ الضَّبِّيِّ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :حَرَامٌ عَلَيْهِ دُخُولُ الْحَمَّامِ ، بِغَيْرِ إِزَارٍ.

(۱۱۸۳) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں بلا ازار حمام میں داخل ہونا حرام ہے۔

(۱۱۸٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ دَخَلَ الْحَمَّامَ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ إِلَى الرُّكْبَتَيْنِ ، وَفِيهِ أُنَاسٌ بِغَيْرِ أُزُرٍ.

(۱۱۸۴) حضرت زیاد بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر رضی اللہ عنہ کو حمام میں داخل ہوتے دیکھا، ان کے گھٹنوں تک

ازار تھا، جبکہ اس حمام میں بغیر ازار کے بھی لوگ موجود تھے۔

(۱۱۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ سَلَمَةَ وَأَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَدْخُلَ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ ، وَكَرِهَ أَنْ يَدْخُلَهُ بِإِزَارٍ ، وَغَيْرُهُ لَيْسَ بِإِزَارٍ ، يَقُولُ : يُرَى عَوْرَتَهُ.

(۱۱۸۵) حضرت محمد رحمہ اللہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ آدمی بغیر ازار کے حمام میں داخل ہو اور اس بات کو بھی مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی ازار پہن کر داخل ہو لیکن دوسرے لوگ بلا ازار ہوں۔ اس سے یہ ان کی شرم گاہ دیکھ کر گناہ کا مرتکب ہوگا۔

(۱۱۸٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ : أَنْ لاَ يَدْخُلَ رَجُلٌ الْحَمَّامَ إِلاَّ بِمِئْزَرٍ ، وَلاَ امْرَأَةٌ إِلاَّ مِنْ سُقْمٍ.

(۱۱۸٦) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے قائدین کو یہ خط لکھا کہ کوئی مرد بغیر ازار کے حمام میں داخل نہ ہو اور کوئی عورت بغیر بیماری کے حمام میں داخل نہ ہو۔

(۱۱۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ : إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمَ الْحَمَّامَ ، أَوِ الْفُرَاتَ فَلْيَتَّزِرْ ، وَيَلْبَسْ ثِيَاباً.

(۱۱۸۷) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی حمام یا فرات میں داخل ہو تو ازار پہنے اور جانگھیا پہن لے۔

(۱۱۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَضْرِبُ صَاحِبَ الْحَمَّامِ ، وَمَنْ دَخَلَهُ بِغَيْرِ إِزَارٍ.

(۱۱۸۸) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ صاحب حمام اور اس شخص کو مارتے تھے جو حمام میں بغیر ازار کے داخل ہو۔

(۱۱۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَجْلِدُ فِي الْمِنْدِيلِ فِي الْحَمَّامِ ، وَيُعَاقِبُ صَاحِبَ الْحَمَّامِ.

(۱۱۸۹) حضرت موسیٰ بن عبیدہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا کہ وہ بغیر ازار کے حمام میں داخل ہونے والے کو کوڑا مار رہے تھے اور حمام کے مالک کو بھی سزا دے رہے تھے۔

(۱۱۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ ، عَنْ أَبِي عُذْرَةَ ، وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ، إِلاَّ مَرِيضَةً ، أَوْ نُفَسَاءَ. (ابوداؤد ۴۰۰۵۔ ترمذی ۲۸۰۲)

(۱۱۹۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حمام میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے البتہ مریض اور نفاس والی عورت حمام میں داخل ہو سکتی ہے۔

(۱۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُس ، عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ ؛ قَالَ : مَنْ دَخَلَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ.

(۱۱۹۱) حضرت طاؤس ﷫ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حمام میں داخل ہو جائے وہ ستر ڈھانپ لے۔

(۱۱۹۲) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ كَامِلٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ :دَخَلَ الْحَمَّامَ عَطَاءٌ ، وَطَاوُس ، وَمُجَاهِدٌ ، فَاطَّلَوْا فِيهِ.

(۱۱۹۲) حضرت حبیب ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد ﷫ حمام میں داخل ہوئے اور انہوں نے اس میں نورہ اپنے بدن پر لگایا۔

(۱۳۳) فِي الاطلاءِ بِالنُّورَةِ

نورہ کو غسل کے وقت جسم پر لگانے کا بیان

(۱۱۹۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، لاَ يَطَّلُونَ.

(۱۱۹۳) حضرت حسن ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ﷠ جسم پر نورہ نہیں لگاتے تھے۔

(۱۱۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ :فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ، فَإِذَا امْرَأَةٌ شَعْرَاءُ ، قَالَ :فَقَالَ سُلَيْمَانُ :مَا يُذْهِبُ هَذَا ؟ قَالُوا :النُّورَةُ ، قَالَ :فَجُعِلَتِ النُّورَةُ يَوْمَئِذٍ.

(۱۱۹۴) حضرت عبداللہ بن شداد ﷜ فرماتے ہیں کہ بلقیس کی پنڈلی پر بہت سے بال تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ بال کیسے ختم ہوں گے؟ لوگوں نے بتایا کہ نورہ کے ذریعہ، اس کے بعد سے نورہ بالوں کو صاف کرنے کے لیے استعمال ہونے لگا۔

(۱۱۹٥) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ الْحَسَنُ رَجُلاً أَزَبَّ ، وَكَانَ لاَ يَطَّلِي.

(۱۱۹۵) حضرت عمر بن حمزہ ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن کے جسم پر بہت بال تھے وہ نورہ نہیں کرتے تھے۔

(۱۱۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ؛ أَنَّ سَالِمًا اطَّلَى مَرَّةً ، وَتَسَرْوَلَ أُخْرَى.

(۱۱۹۶) حضرت ابن عون ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت سالم کبھی نورہ لگاتے تھے اور کبھی نہیں لگاتے تھے۔

(۱۱۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ :اطَّلَى فِي الْعَشْرِ.

(۱۱۹۷) حضرت جابر بن زید نے نورہ استعمال کیا ہے۔

(۱۱۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَشَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ أَبِي الْمَشْرَفِيِّ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اطَّلَى وَلِيَ عَانَتَهُ. (ابن ماجہ ۳۷۵۲)

(۱۱۹۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نورہ کو بالوں کو ختم کرنے کے لیے استعمال فرماتے تو زیر ناف حصے پر بھی لگاتے تھے۔

(۱۱۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الأَسَدِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ رَجُلاً أَهْلَبَ ، فَكَانَ يَحْلِقُ عَنْهُ الشَّعَرَ ، وَذُكِرَتْ لَهُ النُّورَةُ فَقَالَ :النُّورَةُ مِنَ النَّعِيمِ.

(۱۱۹۹) حضرت علی بن ابی عائشہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسم پر بہت سے بال تھے۔ وہ اپنے جسم کے بالوں کو مونڈا کرتے تھے۔ ان کے سامنے کسی نے نورہ کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نورہ تو خوش پروری کا حصہ ہے۔

(۱۳٤) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِه

جن حضرات کے نزدیک غسل خانہ میں پیشاب کرنا مکروہ ہے

(۱۲۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : مَنْ بَالَ فِي مُغْتَسَلِهِ ، فَلَمْ يَتَطَهَّرْ.

(۱۲۰۰) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے غسل خانے میں پیشاب کیا وہ پاک نہیں ہوا۔

(۱۲۰۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :مَا طَهَّرَ اللَّهُ رَجُلاً يَبُولُ فِي مُغْتَسَلِهِ ، وَقَالَ عَطَاءٌ :إذَا كَانَ يَسِيلُ فَلاَ بَأْسَ.

(۱۲۰۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ اس شخص کو پاک نہ کرے جو غسل خانے میں پیشاب کرے۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر پانی بہہ رہا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۲۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَاذَانَ وَمَيْسَرَةَ:أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي الْمُغْتَسَلِ.

(۱۲۰۲) حضرت زاذان اور حضرت میسرہ غسل خانے میں پیشاب کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۲۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :كَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُ أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي مُغْتَسَلِهِ.

(۱۲۰۳) حضرت حسن غسل خانے میں پیشاب کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۲۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :كَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُ أَنْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ . قَالَ :وقَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ :كَانَ يَقُولُ :هُوَ يُهَيِّجُ الْوَسْوَسَةَ.

(۱۲۰۴) حضرت حسن غسل خانے میں پیشاب کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے اور بکر بن عبد اللہ فرماتے تھے کہ اس سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔

(۱۲۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِرَبْطَةَ سُرِّيَّةِ أَنَسٍ :كَانَ أَنَسٌ يَبُولُ فِي مُسْتَحَمِّهِ؟

قَالَتْ :لاَ ، كُنْتُ أَضَعُ لَهُ تَوْرًا فَيَبُولُ فِيهِ.

(۱۲۰۵) حضرت عبدربہ بن ابی راشد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ریطہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ حمام میں پیشاب کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا نہیں بلکہ میں ان کے لیے تانبے کا برتن رکھتی تھی، اس میں پیشاب کرتے تھے۔

(۱۲۰۶) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْبَوْلَ فِي الْمُغْتَسَلِ.

(۱۲۰۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غسل خانے میں پیشاب کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۲۰۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْقَاسِمَ يَبُولُ فِي مُغْتَسَلِهِ.

(۱۲۰۷) حضرت افلح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم رحمہ اللہ کو غسل خانے میں پیشاب کرتے دیکھا ہے۔

(۱۲۰۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيَّ يَقُولُ :الْبَوْلُ فِي الْمُغْتَسَلِ يَأْخُذُ مِنْهُ الْوَسْوَاسَ.

(۱۲۰۸) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غسل خانے میں پیشاب کرنے سے وسوسے آتے ہیں۔

(۱۲۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَمَّنْ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ:إِنَّمَا كُرِهَ الْبَوْلُ فِي الْمُغْتَسَلِ، مَخَافَةَ اللَّمَمِ.

(۱۲۰۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غسل خانے میں پیشاب کرنے کو پاگل پن کے ڈر سے مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

(۱۳۵) فی الرجل يَدْخُلُ الْخَلاَءَ وَعَلَيْهِ الْخَاتَمُ

کیا (مقدس نام نقش کردہ) انگوٹھی کو بیت الخلاء میں لے جایا جا سکتا ہے؟

(۱۲۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَلْبَسَ الرَّجُلُ الْخَاتَمَ ، وَيَدْخُلَ بِهِ الْخَلاَءَ ، وَيُجَامِعَ فِيهِ ، وَيَكُونَ فِيهِ اسْمُ اللهِ.

(۱۲۱۰) حضرت عثمان بن اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی انگوٹھی پہن کر بیت الخلاء میں داخل ہو یا بیوی سے جماع کرے، حالانکہ اس پر لفظ اللہ لکھا ہوا ہو۔

(۱۲۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا دَخَلَ الْخَلاَءَ نَاوَلَنِي خَاتَمَهُ.

(۱۲۱۱) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو اپنی انگوٹھی مجھے پکڑا دیتے۔

(۱۲۱۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَخْرَجَ وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ فِيهِ اسْمُ اللهِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۲۱۲) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ (اس شخص کے بارے میں جو بیت الخلاء میں اپنی انگوٹھی لے کر داخل ہو جس پر لفظ اللہ لکھا ہے) فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۲۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ :إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ الْخَلاَءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ فِيهِ ذِكْرُ اللهِ تَعَالَى جَعَلَ الْخَاتَمَ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ ، ثُمَّ عَقَدَ عَلَيْهِ بِإِصْبَعِهِ.

(۱۲۱۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی کوئی ایسی انگوٹھی لے کر بیت الخلاء میں داخل ہو جس پر لفظ اللہ لکھا ہے تو انگوٹھی کا رخ ہتھیلی کی طرف کر کے مٹھی بند کرلے۔

(۱۲۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد إِذَا دَخَلَ الْخَلاَءَ ، نَزَعَ خَاتَمَهُ فَأَعْطَاهُ امْرَأَتَهُ.

(۱۲۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام جب بیت الخلاء میں داخل ہونے لگتے تو اپنی انگوٹھی اتار کر اپنی بیوی کو دے دیا کرتے تھے۔

(۱۲۱٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لِلإِنْسَانِ أَنْ يَدْخُلَ الْكَنِيفَ ، وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ فِيهِ اسْمُ اللهِ.

(۱۲۱۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیت الخلاء میں ایسی انگوٹھی لے جانا مکروہ ہے جس پر لفظ اللہ لکھا ہو۔

(١٣٦) في الرجل يَدْخُلُ الْخَلاَءَ وَمَعَهُ الدَّرَاهِمُ

منقش دراہم کو بیت الخلاء میں ساتھ لے جانا کیسا ہے؟ ❶

(۱۲۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ ؛ عَنِ الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْخَلاَءَ وَمَعَهُ الدَّرَاهِمُ الْبِيضُ ؟ فَقَالَ : كَانَ مُجَاهِدٌ يَكْرَهُهُ.

(۱۲۱۶) حضرت ابن علیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی نجیح رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو بیت الخلاء میں سفید دراہم (چاندی) لے کر داخل ہو تو فرمایا کہ حضرت مجاہد اسے ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۲۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ الْخَلاَءَ وَمَعَهُ الدَّرَاهِمُ الْبِيضُ ، قَالَ :وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَكْرَهُهُ ، وَلاَ يَرَى بِالْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ بِهَا بَأْسًا.

(۱۲۱۷) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی بیت الخلاء میں سفید

---

❶ اس زمانے میں دراہم پر اللہ تعالیٰ کا نام یا کوئی آیت قرآنی لکھی ہوتی تھی، اس لیے اہل علم نے انہیں بیت الخلاء میں ساتھ لے جانے کو مکروہ قرار دیا تھا۔

دراہم لے کر داخل ہو۔ جبکہ قاسم بن محمد بیت الخلاء میں لے جانے کو مکروہ خیال کرتے تھے، جبکہ ان کے ذریعے خرید وفروخت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۲۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ إذَا دَخَلَ الْخَلاَءَ وَمَعَهُ الدَّرَاهِمُ، أَعْطَاهَا إنْسَانًا يُمْسِكُهَا حَتَّى يَتَوَضَّأَ.

(۱۲۱۸) حضرت محمد بن عبدالرحمن ؒ نے جب بیت الخلاء میں جانا ہوتا اور ان کے پاس سفید دراہم ہوتے تو کسی کو پکڑا دیتے تھے جوان کے وضو کرنے تک انہیں تھامے رکھتا تھا۔

(۱۲۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَبُولُ وَمَعَهُ الدَّرَاهِمُ الْبِيضُ ؟ قَالَ :لَيْسَ لِلنَّاسِ بُدٌّ مِنْ حِفْظِ أَمْوَالِهِمْ.

(۱۲۱۹) حضرت مغیرہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ ایک آدمی پیشاب کر رہا ہے لیکن اس کے پاس سفید دراہم بھی ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا لوگوں کے لیے مال کی حفاظت بھی تو ضروری ہے۔

(۱۲۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ:أَحَبُّ إلَيَّ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ جِلْدِي ، أَوْ كَفِّي ، وَبَيْنَهُمَا ثَوْبٌ.

(۱۲۲۰) حضرت ابراہیم ؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ رفع حاجت کے دوران دراہم کی تھیلی میں یا میری جیب میں ہوں۔

(۱۳۷) الرجل يمسّ الدَّرَاهِمَ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

بغیر وضو کے منقش دراہم کو چھونے کا حکم

(۱۲۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يمسّ الدِّرْهَمَ الأَبْيَضَ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ.

(۱۲۲۱) حضرت ابراہیم ؒ بغیر وضو سفید دراہم کو ہاتھ لگانے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۱۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِمَسِّ الدِّرْهَمِ الأَبْيَضِ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ.

(۱۲۲۲) حضرت قاسم ؒ بغیر وضو سفید درہم کو ہاتھ لگانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۲۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ :سَأَلْتُ إبْرَاهِيمَ عَنِ الرَّجُلِ يَمَسُّ الدَّرَاهِمَ الْبِيضَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۱۲۲۳) حضرت ابوالہیثم ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے سفید دراہم کو بلا وضو ہاتھ لگانے کے بارے میں سوال

کیا تو انہوں نے اسے ناپسند فرمایا۔

(۱۲۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَمَسَّهَا عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ.

(۱۲۲۴) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ بلا وضو انہیں چھونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۲۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رُبَيع ، قَالَ : كَرِهَهُ ابْنُ سِيرِينَ.

(۱۲۲۵) حضرت ابن سیرین ؒ بلا وضو سفید دراہم کو چھونا مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۳۸) الرَّجُلُ يَمَسّ الدَّرَاهِمَ وَهُوَ جُنُبٌ

حالت جنابت میں منقش دراہم کو چھونا کیسا ہے؟

(۱۲۲٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَسَالِمٍ قَالاَ :لاَ يَمَسُّ الرَّجُلُ الدَّرَاهِمَ فِيهَا كِتَابُ اللهِ وَهُوَ جُنُبٌ، قَالَ:وَقَالَ عَطَاءٌ وَالْقَاسِمُ :يَمَسُّهَا إِذَا كَانَتْ مَصْرُورَةً فِي خِرْقَةٍ.

(۱۲۲۶) حضرت عامر اور حضرت سالم ؒ فرماتے ہیں کہ جن دراہم پر کوئی آیت منقوش ہو انہیں حالت جنابت میں ہاتھ نہیں لگا سکتے۔ حضرت عطاء اور حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کپڑے کی تھیلی میں بند ہوں تو جنبی انہیں ہاتھ لگا سکتا ہے۔

(۱۳۹) الرجل يذكر الله وهو عَلَى الْخَلاَءِ أَوْ هُوَ يُجَامِعُ

بیت الخلاء میں یا دورانِ جماع اللہ تعالیٰ کا نام لینا کیسا ہے؟

(۱۲۲۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ قَالَ :يُكْرَهُ أَنْ يُذْكَرَ اللَّهَ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى خَلاَئِه، وَالرَّجُلُ يُوَاقِعُ امْرَأَتَهُ ، لأَنَّهُ ذُو الْجَلاَلِ يُجَلُّ عَنْ ذَلِكَ.

(۱۲۲۷) حضرت ابن عباس ؓ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی بیت الخلاء میں بیٹھے ہوئے یا دورانِ جماع اللہ تعالیٰ کا نام لے۔ اس لیے کہ یہ عظمتِ الٰہی کے خلاف ہے۔

(۱۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ تَشْهَدُ الْمَلاَئِكَةُ عَلَى خَلاَئِك.

(۱۲۲۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ فرشتے تمہاری خلا کی جگہ نہیں آتے۔

(۱۲۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :اثْنَتَانِ لاَ يَذْكُرُ اللَّهَ الْعَبْدُ فِيهِمَا :إِذَا أَتَى الرَّجُلُ أَهْلَهُ يَبْدَأُ فَيُسَمِّي اللَّهَ ، وَإِذَا كَانَ فِي الْخَلاَءِ.

(۱۲۲۹) حضرت ابو وائل ؒ فرماتے ہیں کہ دو جگہیں ایسی ہیں جہاں بندہ اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے۔ ایک جب بیوی سے ہم بستری کرے تو اللہ کے نام سے ابتداء کرے (پھر اللہ کا نام نہ لے) دوسرا جب بیت الخلاء میں ہو۔

(۱۲۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَرْبَعَةٌ لاَ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ : عِنْدَ الْخَلاَءِ ، وَعِنْدَ الْجِمَاعِ ، وَالْجُنُبُ ، وَالْحَائِضُ ، إِلاَّ الْجُنُبَ وَالْحَائِضَ ، فَإِنَّهُمَا يَقْرَآنِ الآيَةَ وَنَحْوَهَا.

(۱۲۳۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چار لوگ قرآن کی تلاوت نہیں کریں گے: ① جو بیت الخلاء میں ہو ② جو جماع کر رہا ہو ③ جنبی ④ حائضہ۔ جنبی اور حائضہ ایک آیت یا اس سے کم پڑھ سکتے ہیں۔

(۱۲۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَيْ رَبِّ أَقَرِيبٌ أَنْتَ فَأُنَاجِيك ، أَمْ بَعِيدٌ فَأُنَادِيك ؟ قَالَ : يَا مُوسَى ، أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي ، قَالَ : يَا رَبِّ فَإِنَّا نَكُونُ مِنَ الْحَالِ عَلَى حَالٍ نُعَظِّمُك ، أَوْ نُجِلُّك أَنْ نَذْكُرَك عَلَيْهَا ؟ قَالَ : وَمَا هِيَ ؟ قَالَ : الْجَنَابَةُ وَالْغَائِطُ ، قَالَ : يَا مُوسَى ، اُذْكُرْنِي عَلَى كُلِّ حَالٍ.

(۱۲۳۱) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رب تو قریب ہے کہ میں تجھ سے سرگوشی کروں یا تو دور ہے کہ میں تجھے پکاروں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب! بعض اوقات ہم ایسی حالت میں ہوتے ہیں جس میں تیرا ذکر تیری عظمت اور تیرے جلال کے منافی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ کون سی حالت ہے؟ عرض کیا جنابت اور رفع حاجت کی حالت۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! ہر حال میں میرا ذکر کرو۔

(١٤٠) الرجل يَعْطِس وَهُوَ عَلَى الْخَلاَءِ

بیت الخلاء میں چھینکنے والا الحمد للہ کہے یا نہ کہے؟

(۱۲۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ عَلَى الْخَلاَءِ ، قَالَ : يَحْمَدُ اللَّهَ.

(۱۲۳۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیت الخلاء میں چھینکنے والا الحمد للہ کہے۔

(۱۲۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَحْمَدُ اللَّهَ ، فَإِنَّهُ يَصْعَدُ.

(۱۲۳۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیت الخلاء میں چھینکنے والا الحمد للہ کہے کیوں کہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ تک پہنچتے ہیں۔

(۱۲۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَحْمَدُ اللَّهَ فِي نَفْسِهِ.

(۱۲۳۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیت الخلاء میں چھینکنے والا دل میں الحمد للہ کہے۔

(۱۲۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الْخَلاَءِ ؟ قَالَ : لاَ أَعْلَمُ بَأْسًا بِذِكْرِ اللهِ.

(۱۲۳۵) حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ سے بیت الخلاء میں چھینکنے والے شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ الحمد للہ کہے یا نہ کہے؟ فرمایا میں اللہ کے ذکر میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۱۲۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الْخَلاَءِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ :مَا أُحِبُّ أَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ إِلاَّ فِي مَكَانٍ طَيِّبٍ . قَالَ :قَالَ مَنْصُورٌ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :يَحْمَدُ اللَّهَ.

(۱۲۳۶) حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو میسرہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیت الخلاء میں چھینکنے والے شخص کے بارے میں فرمایا کہ میں تو سمجھتا ہوں کہ اللہ کا ذکر صرف پاکیزہ جگہ کرنا چاہیے۔ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ الحمد للہ کہے گا۔

(۱۲۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ أَخبرَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْد ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَعْطِسُ وَهُوَ عَلَى الْخَلاَءِ ؟ قَالَ :يَحْمَدُ اللَّهَ.

(۱۲۳۷) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیت الخلاء میں چھینکنے والے شخص کے بارے میں فرمایا کہ وہ الحمد للہ کہے گا۔

(۱٤۱) فی بول الْبَعِيرِ وَالشَّاةِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

بکری یا اونٹ کا پیشاب کپڑے پر لگ جائے تو کیا کیا جائے؟

(۱۲۳۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَنَافِعٍ ، قَالَ : كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِبَوْلِ الْبَعِيرِ ، قَالَ :وَأَصَابَنِي ؟ فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا.

(۱۲۳۸) حضرت نافع اور حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ کے والد اونٹ کے پیشاب کے کپڑے پر لگ جانے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۱۲۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ بَوْلِ الْبَعِيرِ يُصِيبُ ثَوْبَ الرَّجُلِ ؟ فَقَالَ :وَمَا عَلَيْكَ لَوْ أَصَابَكَ ؟ وَقَالَ حَمَّادٌ :إِنِّي لأَغْتَسِلُ الْبَوْلَ كُلَّهُ.

(۱۲۳۹) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ اگر اونٹ کا پیشاب کپڑے پر لگ جائے تو کیا کیا جائے؟ فرمایا اگر وہ تمہیں بھی لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں تو سارا پیشاب دھوؤں گا۔

(۱۲٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :سَأَلَ الْحَكَمُ بْنُ صَفْوَانَ إِبْرَاهِيمَ عَن بَوْلِ الْبَعِيرِ يُصِيبُ ثَوْبَ الرَّجُلِ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ ، أَلَيْسَ يُشْرَبُ وَيُتَدَاوَى بِهِ.

(۱۲۴۰) حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے اونٹ کے پیشاب کے بارے میں پوچھا تو فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اور فرمایا کہ کیا اس کو پیا نہیں جاتا اور کیا اسے علاج کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا!

(۱۲٤۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا اجْتُرَّ فَلاَ بَأْسَ بِبَوْلِهِ.

(۱۲۴۱) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو جانور جگالی کرتا ہے اس کا پیشاب پاک ہے۔

(۱۲٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : رُخِّصَ فِي أَبْوَالِ ذَوَاتِ الْكُرُوشِ.

(۱۲۴۲) حضرت ابن سیرین ریشید فرماتے ہیں کہ سم والے جانوروں کے پیشاب میں رخصت دی گئی ہے۔

(۱۲٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ بَوْلِ الشَّاةِ ؟ فَقَالَ : حَمَّادٌ : يُغْسَلُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : لاَ.

(۱۲۴۳) حضرت شعبہ ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد ریشید سے بکری کے پیشاب کے بارے میں پوچھا تو حضرت حماد ریشید نے فرمایا کہ اسے دھویا جائے گا اور حضرت حکم ریشید نے فرمایا کہ اسے دھونے کی ضرورت نہیں۔

(۱۲٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَرَى أَنْ تُغْسل الأَبْوَالُ كُلُّهَا.

(۱۲۴۴) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ ہر چیز کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

(۱۲٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ الْبَوْلَ كُلَّهُ ، وَكَانَ يُرَخِّصُ فِي أَبْوَالِ ذَوَاتِ الْكُرُوشِ.

(۱۲۴۵) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ سارے پیشاب کو دھویا جائے گا البتہ سم والے جانوروں کے پیشاب میں رخصت ہے۔

(۱۲٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَنَّهُمَا قَالاَ : اغْسِلْ مَا أَصَابَكَ مِنْ أَبْوَالِ الْبَهَائِمِ.

(۱۲۴۶) حضرت نافع اور حضرت عبدالرحمن بن قاسم ریشید فرماتے ہیں کہ اگر جانوروں کا پیشاب تمہارے ساتھ لگ جائے تو اسے دھولو۔

(۱۲٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَيْسَرَةَ، مَوْلًى لِلْحَيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ بَوْلِ التَّيْسِ؟ فَقَالَ: لاَ تَغْسِلْهُ.

(۱۲۴۷) حضرت شعبی ریشید سے بکری کے پیشاب کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا اسے دھونے کی ضرورت نہیں۔

(۱۲٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلاَ بَأْسَ بِبَوْلِهِ.

(۱۲۴۸) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب پاک ہے۔

(۱۲٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ يَقُولُ : قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ : بَعَثْت جَمَلِي فَبَالَ ، فَأَصَابَنِي بَوْلُهُ ، قَالَ : اغْسِلْهُ ، قُلْتُ : إِنَّمَا كَانَ انْتِضَحَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي : يقلّله ، قَالَ : اغْسِلْهُ.

(۱۲۴۹) حضرت ابو مجلز ریشید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ سے پوچھا کہ میرے اونٹ نے پیشاب کیا اور اس کا پیشاب میرے کپڑوں پر لگ گیا، میں کیا کروں؟ فرمایا اسے دھولو، میں نے عرض کیا وہ بہت تھوڑا ہے؟ فرمایا اسے دھولو۔

(۱۲٥۰) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ عِيسَى بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ: بَوْلُ الْبَهِيمَةِ وَالإِنْسَان سَوَاءٌ.

(۱۲۵۰) حضرت میمون بن مہران ؒ فرماتے ہیں کہ انسان اور جانور کے پیشاب کا حکم ایک ہے۔

(۱٤۲) فی بول الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ

خچر اور گدھے کے پیشاب کا حکم

(۱۲۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ الشَّعْبِيِّ فِي السُّوقِ ، فَبَالَ بَغْلٌ فَتَنَحَّيْت مِنْهُ ، فَقَالَ: مَا عَلَيْك لَوْ أَصَابَك.

(۱۲۵۱) حضرت ابن شبرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی ؒ کے ساتھ ایک بازار میں تھا کہ ایک خچر نے پیشاب کر دیا۔ میں جلدی سے پیچھے ہٹا تو انہوں نے فرمایا یہ اگر تمہیں لگ بھی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۲۵۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِنَضْحِ أَبْوَالِ الدَّوَابِّ.

(۱۲۵۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جانوروں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۲۵۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَجَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، مِثْلَهُ.

(۱۲۵۳) حضرت ابراہیم، حضرت جابر اور حضرت عامر ؒ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۲۵٤) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا انْتَضَحَ عَلَيْك بَوْلُ الدَّابَّةِ فَرَأَيْتُ أَثَرَهُ فَاغْسِلْهُ ، وَإِنْ لَمْ تَرَ أَثَرَهُ فَدَعْهُ.

(۱۲۵۴) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر تمہارے کپڑوں پر جانور کے پیشاب کے چھینٹے پڑ جائیں تو پھر اگر تم انہیں دیکھو تو دھولو اور اگر تمہیں اس کا نشان دکھائی نہ دے تو اسے چھوڑ دو۔

(۱٤۳) فی بول الْخُفَّاشِ

چمگادڑ کے پیشاب کا حکم

(۱۲۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُرَخِّصُ فِي أَبْوَالِ الْخَفَافِيشِ.

(۱۲۵۵) حضرت حسن ؒ چمگادڑ کے پیشاب میں رخصت دیا کرتے تھے۔

(۱٤٤) القيح يتوضأ مِنهُ أَمْ لاَ ؟

پیپ نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

(۱۲۵٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : مَا خَرَجَ مِنَ الْجُرْحِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الدَّمِ ، وَفِيهِ

الْوُضُوءُ.

(۱۲۵۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جو چیز بھی زخم سے نکلے وہ خون کے درجہ میں ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱۲۵۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :الْقَيْحُ وَالدَّمُ سَوَاءٌ.

(۱۲۵۷) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پیپ اور خون کا ایک حکم ہے۔

(۱۲۵۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْقَيْحُ وَالصَّدِيد لَيْسَ فِيهِ وُضُوءٌ.

(۱۲۵۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پیپ اور کچ لہو میں وضو نہیں ہے۔

(۱۲۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الْقَيْحَ شَيْئًا ، قَالَ:إِنَّمَا ذَكَرَ اللَّهُ الدَّمَ.

(۱۲۵۹) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ پیپ کو کچھ نہیں سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف خون کا ذکر فرمایا ہے۔

(۱۲۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ . وَعَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ قَالُوا :مَا خَرَجَ مِنَ الْبُثْرَةِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الدَّمِ.

(۱۲۶۰) حضرت حکم اور حضرت حماد رحمہما اللہ فرماتے تھے کہ جو چیز بھی پھوڑے سے نکلے وہ خون کے درجہ میں ہے۔

(۱٤٥) الذى يصلى وَفِي ثَوْبِهِ خُرْءُ الطَّيْرِ

پرندے کی بیٹ کپڑوں پر لگ جائے تو ان میں نماز کا کیا حکم ہے؟

(۱۲۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ إِذْ وَقَعَ عَلَيْهِ خُرْءُ عُصْفُورٍ ، فَقَالَ لَهُ :هَكَذَا بِيَدِهِ ، نَفَضَهُ.

(۱۲۶۱) حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان پر چڑیا کی بیٹ گر گئی اور انہوں نے اسے ہٹا دیا۔

(۱۲۶۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :رَأَيْتُهُ ، وَأُلْقِيَ عَلَيْهِ طَيْرٌ مِنْ طَيْرِ مَكَّةَ ، فَجَعَلَ يَمْسَحُهُ بِيَدِهِ.

(۱۲۶۲) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ حضرت عطا پر مکہ کے ایک پرندے نے بیٹ کر دی تو انہوں نے اسے اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا۔

(۱۲۶۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:سَقَطَتْ هَامَةٌ عَلَى الْحَسَنِ فَذَرَقَتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ :نَأْتِيكَ بِمَاءٍ تَغْسِلُهُ ؟ فَقَالَ :لاَ ، وَجَعَلَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ.

(۱۲۶۳) حضرت اشعث ؒ کہتے ہیں کہ ایک الّو نے حضرت حسن ؒ پر بیٹ کردی۔ ایک آدمی نے کہا کہ ہم آپ کے لیے پانی لے آتے ہیں آپ اسے دھولیجئے۔ فرمایا اس کی ضرورت نہیں پھر اسے ہاتھ سے صاف کردیا۔

(۱۲٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ السَّعْدِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، أَبَا الْعَلاَءِ ذَرَقَ عَلَيْهِ طَيْرٌ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَمَسَحَهُ ثُمَّ مَضَى فِي صَلاَتِهِ.

(۱۲۶۴) حضرت اشہب سعدی ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یزید بن عبداللہ ؓ کو دیکھا کہ دورانِ نماز ایک پرندے نے ان پر بیٹ کردی تو انہوں نے اس کو صاف کر کے اپنی نماز کو جاری رکھا۔

(۱۲٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَالِمًا سَلَحَ عَلَيْهِ طَيْرٌ فَمَسَحَهُ وَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۲۶۵) حضرت حنظلہ ؓ فرماتے ہیں ایک پرندے نے حضرت سالم ؓ پر بیٹ کردی، انہوں نے اسے صاف کردیا اور فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۲٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ خُرْءِ الطَّيْرِ ؟ فَقَالاَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۲۶۶) حضرت شعبہ ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد اور حضرت حکم ؒ سے پرندے کی بیٹ کے بارے میں پوچھا تو دونوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٤٦) في خُرْءِ الدَّجَاجِ

مرغی کی بیٹ کا حکم

(۱۲٦۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ صَلَّى ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ أَبْصَرَ فِي ثَوْبِهِ خُرْءَ دَجَاجٍ ، فَقَالَ :إِنَّمَا هُوَ طَيْرٌ.

(۱۲۶۷) حضرت حسن ؒ سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا جب نماز سے فارغ ہوا تو اس نے اپنے کپڑوں پر مرغی کی بیٹ لگی ہوئی دیکھی، اب وہ کیا کرے؟ فرمایا مرغی ایک پرندہ ہی تو ہے۔

(۱۲٦۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ غَيْلاَنَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ ذَرْقَ الدَّجَاجِ.

(۱۲۶۸) حضرت حماد ؒ مرغی کی بیٹ کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(١٤٧) مَنْ كَانَ يَقُولُ نَمْ عَلَى طَهَارَةٍ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ باوضو ہو کر سونا چاہیے

(۱۲٦۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ لاَ يَنَامَ إِلاَّ عَلَى طَهَارَةٍ.

(۱۲۶۹) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ آدمی جب بھی سوئے باوضو ہو کر سوئے۔

(۱۲۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ لاَ يَنَامَ إِلاَّ عَلَى طَهَارَةٍ.

(۱۲۷۰) حضرت حسن رحمہ اللہ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ آدمی جب بھی سوئے باوضو ہو کر سوئے۔

(۱۲۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : مَنْ بَاتَ طَاهِرًا عَلَى ذِكْرٍ ، كَانَ عَلَى فِرَاشِهِ مَسْجِدًا لَهُ حَتَّى يَقُومَ.

(۱۲۷۱) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتے ہوئے باوضو ہو کر سوئے اس کا بستر اٹھنے تک اس کے لیے مسجد کے حکم میں ہے۔

(۱۲۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَبِيتَ طَاهِرًا عَلَى ذِكْرٍ ، مُسْتَغْفِرًا لِذُنُوبِهِ ، فَإِنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ الأَرْوَاحَ تُبْعَثُ عَلَى مَا قُبِضَتْ عَلَيْهِ. (بخاری ۱۲۶۵۔ مسلم ۹۳)

(۱۲۷۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تم سے ہو سکے تو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے، اپنے گناہوں پر استغفار کرتے ہوئے باوضو ہو کر سوؤ، کیونکہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ روحوں کو اسی حال میں اٹھایا جائے گا جس حال میں انہیں قبض کیا گیا۔

(۱۲۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : إِذَا آوَى الرَّجُلُ إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا مَسَحَهُ الْمَلَكُ. (ترمذی ۳۵۲۶)

(۱۲۷۳) حضرت ابو صالح حنفی فرماتے ہیں جب آدمی باوضو ہو کر اپنے بستر کی طرف آتا ہے تو فرشتے اس کے بستر کو ہاتھ لگاتے ہیں۔

(۱۲۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : مَنْ بَاتَ ذَاكِرًا طَاهِرًا ، ثُمَّ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ ، لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ حَاجَةً لِلدُّنْيَا وَالآخِرَةِ إِلاَّ أَعْطَاهُ اللَّهُ.

(۱۲۷۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص باوضو ہو کر سوئے اور رات کو اس کی آنکھ کھلے تو دنیا و آخرت کی جو چیز وہ اللہ تعالیٰ سے مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائیں گے۔

(۱۲۷۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَيَمَّمَ.

(۱۲۷۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب رات کو بیدار ہوتے تو تیمم فرماتے تھے۔

(۱۲۷۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ ، قَالَ : إِذَا آوَى الرَّجُلُ إِلَى فِرَاشِهِ عَلَى طُهْرٍ ، فَذَكَرَ اللَّهَ حَتَّى تَغْلِبَهُ عَيْنَاهُ ، وَكَانَ أَوَّلُ مَا يَقُولُ حِينَ يَسْتَيْقِظُ : سُبْحَانَكَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ اغْفِرْ لِي ، انْسَلَخَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا تَنْسَلِخُ الْحَيَّةُ مِنْ جِلْدِهَا.

(۱۲۷۶) حضرت عمرو بن عبسہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص باوضو ہو کر بستر پر لیٹے اور سونے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے اور بیدار ہو کر سب سے پہلے یہ کہے ''اے اللہ! تو پاک ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میری مغفرت فرما'' تو وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے سانپ اپنی کھال سے نکل جاتا ہے۔

(۱٤۸) الرَّجُلُ يَمَسُّ اللَّحْمَ النِّيءَ

تازہ گوشت کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

(۱۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ عَنِ الرَّجُلِ يَمَسُّ اللَّحْمَ النِّيءَ ، فَيُصِيبُ يَدَهُ مِنْهُ شَيْءٌ ؟ قَالَ : لاَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَتَوَضَّأَ إِذَا مَسَّهُ.

(۱۲۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی تازہ گوشت کو ہاتھ لگائے اور اس کے ہاتھ پر کچھ لگ بھی جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس پر وضو لازم نہیں۔

(۱۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوءٌ ، إِلاَّ أَنْ يَغْسِلَ يَدَهُ.

(۱۲۷۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس پر وضو لازم نہیں البتہ ہاتھ دھولے۔

(۱۲۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : يَتَوَضَّأُ مِنَ اللَّحْمِ النِّيءِ .

(۱۲۷۹) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ تازہ گوشت کو ہاتھ لگانے والا شخص وضو کرے گا۔

(۱۲۸۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ مَسَّ لَحْمًا نِيئًا ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوءٌ.

(۱۲۸۰) حضرت حسن سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو تازہ گوشت کو ہاتھ لگائے تو فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اور اس کا وضو بھی نہیں ٹوٹتا۔

(۱۲۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَ أَصَابَ يَدَهُ أَثَرٌ مِنْهُ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ ، وَإِلاَّ فَلاَ يَغْسِلْهَا.

(۱۲۸۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر ہاتھ پر اس کا نشان لگ جائے تو اسے دھولے ورنہ دھونے کی بھی ضرورت نہیں۔

(۱٤۹) البول يصيب الثَّوْبَ فَلاَ يُدْرى أَيْنَ هُوَ

اگر پیشاب کپڑے پر لگ جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں لگا ہے تو کیا کیا جائے؟

(۱۲۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ . وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ

يُصِيبُ ثَوْبَهُ الْبَوْلُ فَلاَ يَدْرِى أَيْنَ هُوَ ، قَالاَ : يَغْسِلُ الثَّوْبَ كُلَّهُ.

(۱۲۸۲) حضرت عطاءفرماتے ہیں کہ اگر پیشاب کپڑے پر لگ جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں لگا ہے تو پورا کپڑا دھویا جائے گا۔

(۱۲۸۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِى لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : يَغْسِلُ الثَّوْبَ كُلَّهُ.

(۱۲۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پورا کپڑا دھویا جائے گا۔

(۱۲۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِى بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ فِي الْبَوْلِ يُصِيبُ الثَّوْبَ ، قَالَتْ : تَرُشُّهُ.

(۱۲۸۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کپڑے کے بارے میں جس پر پیشاب لگ جائے فرماتی ہیں کہ اس پر پانی چھڑک لیا جائے۔

(۱۲۸٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ سُئِلَ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الْبَوْلُ ، فَلاَ يُدْرِى أَيْنَ مَكَانُهُ ؟ قَالَ : إِذَا اسْتَيْقَنَ غَسَلَهُ كُلَّهُ.

(۱۲۸۵) حضرت حسن سے اس کپڑے کے بارے میں سوال کیا گیا جس پر پیشاب لگ جائے لیکن اس کی جگہ معلوم نہ ہو تو فرمایا کہ سارا کپڑا دھویا جائے گا۔

(۱۲۸٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ أَصَابَ ثَوْبَهُ بَوْلٌ فَخَفِيَ عَلَيْهِ ، قَالَ : يَنْضَحُهُ . قَالَ شُعْبَةُ : وَأَخْبَرَنِى عَبْدُ الْخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، أَنَّهُ قَالَ : يَنْضَحُهُ . وَسَأَلْت ابْنَ شُبْرُمَةَ ، فَقَالَ : يَتَحَرَّى ذَلِكَ الْمَكَانَ وَيَغْسِلُهُ.

(۱۲۸٦) حضرت حکم ایسے کپڑے کے بارے میں جس پر پیشاب لگ جائے لیکن اس کی جگہ کا علم نہ ہو فرماتے ہیں کہ اس پر پانی چھڑک لے۔ حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اس پر پانی چھڑک لے اور حضرت ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ اس جگہ کو ڈھونڈ کر دھوئے۔

(١٥٠) الْمَرْأَةُ تَخْتَضِبُ وَهِيَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

اگر کوئی عورت بغیر وضو کے مہندی لگائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۲۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَخْضِبُ يَدَيْهَا عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ، ثُمَّ تَحْضُرُهَا الصَّلاَةُ ، قَالَ : تَنْزِعُ مَا عَلَى يَدَيْهَا إِذَا أَرَادَتْ أَنْ تُصَلِّيَ.

(۱۲۸۷) حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں جو اپنے ہاتھوں پر بغیر وضو کے مہندی لگائے اور پھر نماز کا وقت ہو جائے فرماتے ہیں کہ نماز پڑھنے کے لیے اسے ہاتھوں سے مہندی اتارنی ہوگی۔

(۱۲۸۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ تَخْتَضِبَ الْمَرْأَةُ إِذَا اخْتَضَبَتْ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَإِنِ اخْتَضَبَتْ وَهِيَ غَيْرُ حَائِضٍ فَلاَ بَأْسَ ، غَيْرَ أَنَّهَا إِذَا نَامَتْ ، أَوْ أَحْدَثَتْ أَطْلَقَتْهُ وَتَوَضَّأَتْ.

(۱۲۸۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب عورت نے مہندی لگائی ہو تو بہتر یہ ہے کہ حالت حیض میں لگائے اگر پاکی کی حالت میں مہندی لگائے تو پھر بھی کوئی حرج نہیں سوتے وقت لگا لے۔ اگر اس کا وضو ٹوٹ جائے تو مہندی کو اتار کر وضو کرلے۔

(۱۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، رَضِيعٍ كَانَ لِعَائِشَةَ ، قَالَ : سَأَلَتِ امْرَأَةٌ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَأُصَلِّي فِي الْخِضَابِ ؟ قَالَتْ : اُسْلُتِيهِ وَارْغِمِيهِ.

(۱۲۸۹) حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کیا میں مہندی لگا کر نماز پڑھ سکتی ہوں؟ فرمایا اس کو اچھی طرح اتار کر نماز پڑھو۔

(۱۲۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ حَيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتِ : امْرُطِيهِ عِنْدَ الصَّلاَةِ مَرْطًا ، فَقَدْ كُنْتُ أَفْعَلُهُ ، وَكُنْتُ أَحْسَنَ الْجَوَارِي ، أَوْ أَخَوَاتِي ، خِضَابًا.

(۱۲۹۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نماز کے لیے مہندی کو اچھی طرح اتارا کرو۔ میں نماز کے وقت مہندی اتار دیا کرتی تھی، حالانکہ میں تمام لڑکیوں میں سب سے اچھی مہندی لگایا کرتی تھی۔

(۱۲۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نِسَاؤُنَا يَخْتَضِبْنَ أَحْسَنَ خِضَابٍ ، يَخْتَضِبْنَ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَيَنْزِعْنَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(۱۲۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہماری عورتیں بہت اچھی مہندی لگایا کرتی تھیں، وہ عشاء کے بعد مہندی لگاتیں اور فجر سے پہلے اتار دیا کرتی تھیں۔

(۱۲۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ نِسَاءَهُ يَخْتَضِبْنَ فِي أَيَّامِ حَيْضِهِنَّ.

(۱۲۹۲) حضرت علقمہ رحمہ اللہ عورتوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ حیض کے دنوں میں مہندی لگایا کریں۔

(۱۲۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ ؛ أَنَّهَا أَرْسَلَتْ إِلَى سَالِمٍ تَسْأَلُهُ عَنِ الْخِضَابِ وَتَحْضُرُ الصَّلاَةَ ؟ فَقَالَ : انْزِعِيهِ وَتَوَضَّئِي وَصَلِّي.

(۱۲۹۳) ایک مرتبہ ایک عورت نے حضرت سالم کی طرف کسی کو بھیج کر یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر عورت نے مہندی لگائی ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ فرمایا مہندی کو اتار کر وضو کرے پھر نماز پڑھے۔

(۱۲۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لأَنْ تُقْطَعَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْخِضَابِ.

(۱۲۹۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے دونوں ہاتھ کاٹ دیئے جائیں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں مہندی کے اوپر مسح کروں۔

(۱۲۹۵) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ تَخْتَضِبَ الْمَرْأَةُ وَهِيَ حَائِضٌ.

(۱۲۹۵) حضرت عطاء اس بات کو بہتر سمجھتے تھے کہ عورت حالت حیض میں مہندی لگائے۔

(۱۵۱) فی بول الصَّبِیِّ الصَّغِیرِ یُصِیبُ الثَّوْبَ

چھوٹے بچے کے پیشاب کا حکم اگر وہ کپڑے پر لگ جائے

(۱۲۹۶) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ ، عَنْ أُمِّ قَیْسٍ ابْنَةِ مِحْصَنٍ ، قَالَتْ : دَخَلْت بِابْنٍ لِی عَلَی رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَأْکُلِ الطَّعَامَ ، فَبَالَ عَلَیْهِ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ.

(بخاری ۲۲۳۔ ابوداؤد ۳۷۴)

(۱۲۹۶) حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے ایک بچے کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ وہ بچہ ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر پیشاب کردیا۔ آپ نے پانی منگوا کر پیشاب والی جگہ چھڑک دیا۔

(۱۲۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، عَنْ لُبَابَةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ ، قَالَتْ : بَالَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ فِی حَجْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : یَا رَسُولَ اللهِ ، أَعْطِنِی ثَوْبَكَ وَالْبَسْ ثَوْبًا غَیْرَهُ ، فَقَالَ : إِنَّمَا یُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّکَرِ ، وَیُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الأُنْثَی. (ابوداؤد ۳۷۸۔ ابن خزیمة ۲۸۲)

(۱۲۹۷) حضرت لبابہ بنت الحارث فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر پیشاب کردیا تو میں نے عرض کیا ''اپنے کپڑے مجھے دے دیجئے اور کوئی دوسرے کپڑے پہن لیجئے'' آپ نے فرمایا: ''لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

(۱۲۹۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أُتِیَ بِصَبِیٍّ ، فَبَالَ عَلَیْهِ، فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ وَلَمْ یَغْسِلْهُ. (مسلم ۱۰۲۔ ابن ماجه ۵۲۳)

(۱۲۹۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بچے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر پیشاب کردیا۔ آپ نے اس پر پانی ڈالا لیکن اسے دھویا نہیں۔

(۱۲۹۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَیْلَی ، عَنْ أَخِیهِ عِیسَی ، عَنْ أَبِیهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَیْلَی ، عَنْ جَدِّهِ أَبِی لَیْلَی ، قَالَ : کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا ، فَجَاءَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ یَحْبُو حَتَّی جَلَسَ عَلَی صَدْرِهِ ، فَبَالَ عَلَیْهِ ، قَالَ : فَابْتَدَرْنَاهُ لِنَأْخُذَهُ ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ابْنِی ابْنِی ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ ، فَصَبَّهُ عَلَیْهِ. (طحاوی ۹۴)

(۱۲۹۹) حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ

گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر چڑھ گئے اور پیشاب کر دیا۔ ہم جلدی سے انہیں پکڑنے کے لیے آگے بڑھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا بچہ، میرا بچہ'' پھر پانی منگوا کر اس کے اوپر ڈال دیا۔

(۱۳۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ الْفَضْلِ ، وَمَعَهَا حُسَيْنٌ فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ ، فَبَالَ عَلَى بَطْنِهِ ، أَوْ عَلَى صَدْرِهِ ، فَأَرَادَتْ أَنْ تَأْخُذَهُ مِنْهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تُزْرِمِي ابْنِي ، لاَ تُزْرِمِي ابْنِي ، فَإِنَّ بَوْلَ الْغُلاَمِ يُرْشَحُ ، أَوْ يُنْضَحُ ، وَبَوْلَ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ.

(۱۳۰۰) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے۔ ام الفضل کے پاس حضرت حسین تھے، انہوں نے حضرت حسین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیے تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا۔ حضرت ام الفضل بچے کو پکڑنے لگیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بچے کو پیشاب سے نہ روکو، میرے بچے کو پیشاب سے روکو، لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

(۱۳۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : بَوْلُ الْغُلاَمِ يُنْضَحُ ، وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ. (ابو داؤد ۳۸۰)

(۱۳۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

(۱۳۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كِلاَهُمَا يُنْضَحَانِ مَا لَمْ يَأْكُلاَ الطَّعَامَ.

(۱۳۰۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لڑکا اور لڑکی جب تک کھانا نہ کھائیں اس وقت تک ان کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے گا۔

(۱۳۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلاَمِ.

(۱۳۰۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے گا۔

(۱۳۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُجْرَى عَلَى بَوْلِ الصَّبِيِّ الْمَاءُ.

(۱۳۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بچے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے گا۔

(۱۳۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْنٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنْ كَانَ طَعِمَ غُسِلَ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ طَعِمَ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ.

(۱۳۰۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر بچہ کھانا کھاتا ہو تو اس کا پیشاب دھویا جائے گا اور اگر نہ کھاتا ہو تو اس کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے گا۔

(۱۳۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ وَاقِدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَحْمِلُ أَحَدُنَا الصَّبِيَّ فَيُصِيبُهُ مِنْ أَذَاهُ ؟ قَالَ : إِنْ كَانَ طَعِمَ غُسِلَ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ طَعِمَ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ.

(۱۳۰۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر بچہ کھانا کھاتا ہو تو اس کا پیشاب دھویا جائے گا اور اگر نہ کھاتا ہو تو اس کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے گا۔

(۱۳۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يُصَبُّ الْمَاءُ عَلَى بَوْلِ الصَّبِيِّ.

(۱۳۰۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ بچے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے گا۔

(۱۳۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الصَّبِيُّ مَا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ ، تَغْسِلُ ثَوْبَكَ مِنْ بَوْلِهِ وَسَلْحِهِ أَيْضًا ؟ قَالَ : أَرْشُشْ عَلَيْهِ الْمَاءَ ، أَوِ اصْبُبْ عَلَيْهِ . قُلْتُ : فَالصَّبِيُّ يُلْعَقُ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ ، وَذَلِكَ طَعَامٌ ؟ قَالَ : أَرْشُشْ عَلَيْهِ ، أَوِ اصْبُبْ عَلَيْهِ.

(۱۳۰۸) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے عرض کیا کہ اگر بچہ کھانا نہ کھاتا ہو تو کیا اس کے پیشاب یا پاخانے سے آپ اپنے کپڑے دھوئیں گے؟ فرمایا اس پر پانی چھڑک لو یا بہالو۔ میں نے عرض کیا کہ بچے کو کھانا شروع کرنے سے پہلے گھی یا شہد چٹایا جاتا ہے کیا یہ کھانا ہے؟ فرمایا اس صورت میں دھولو یا پانی چھڑک لو۔

(۱۳۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّهُ يُرَشُّ بَوْلُ مَنْ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ ، وَمَضَتِ السُّنَّةُ بِغَسْلِ بَوْلِ مَنْ أَكَلَ الطَّعَامَ مِنَ الصِّبْيَانِ.

(۱۳۰۹) حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ شریعت کا حکم یہی رہا ہے کہ کھانا نہ کھانے والے بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے اور کھانا کھانے والے بچے کے پیشاب کو دھویا جائے۔

(۱۵۲) فی التوقی مِنَ الْبَوْلِ

پیشاب سے بچنے کا حکم

(۱۳۱۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَاعِدًا ، فَتَفَاجَّ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّ وَرِكَهُ سَيَنْفَكُّ.

(۱۳۱۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ہم کو ان صاحب نے بیان کیا (جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹھ کر پیشاب کرتے دیکھا) کہ حضور ﷺ دونوں ٹانگوں کو اتنا زیادہ کھولتے کہ ہمیں خطرہ ہوتا کہ کہیں جسم مبارک زخمی نہ ہو جائے۔

(۱۳۱۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَالَ تَفَاجَّ حَتَّى يُرْثَى لَهُ.

(۱۳۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ پیشاب کے لیے ٹانگوں کو اتنا زیادہ کھولتے کہ ہمیں خطرہ ہوتا کہ کہیں جسم مبارک زخمی نہ ہو جائے۔

(۱۳۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ كَهَيْئَةِ الدَّرَقَةِ ، قَالَ : فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ إِلَيْهَا ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : انْظُرُوا إِلَيْهِ ، يَبُولُ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ ، فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : وَيْحَكَ مَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، كَانُوا إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوهُ بِالْمَقَارِيضِ ، فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِي قَبْرِهِ.

(ابو داؤد ۲۳۔ ابن ماجہ ۳۴۶)

(۱۳۱۲) حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں چمڑے کی ڈھال جیسی کوئی چیز تھی۔ آپ نے اس کی طرف پیشاب کیا۔ ایک آدمی کہنے لگا ان کو دیکھو! یہ تو عورتوں کی طرح پیشاب کرتے ہیں! آپ نے اس کی یہ بات سنی تو فرمایا ''تیرا ناس ہو کیا تو نے بنی اسرائیل کے اس آدمی کے بارے میں نہیں سنا کہ جب لوگ پیشاب لگنے کی وجہ سے کپڑے کا وہ حصہ قینچی سے کاٹ دیتے تھے تو اس نے انہیں اس سے منع کیا جس کے بدلے میں اللہ نے اسے عذاب قبر میں مبتلا کر دیا تھا۔

(۱۳۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ ، فَقَالَ : إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لاَ يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ ، وَأَمَّا الآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ. (بخاری ۶۰۵۲۔ ابن ماجہ ۳۴۷۔)

(۱۳۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کسی بڑی بات کی وجہ سے نہیں ہو رہا۔ ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا۔

(۱۳۱۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يُشَدِّدُ فِي الْبَوْلِ ، فَقَالَ : كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَهُمُ الْبَوْلُ يُتْبِعُهُ بِالْمِقْرَاضَيْنِ. (بخاری ۲۲۶۔ مسلم ۲۲۸)

(۱۳۱۴) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ پیشاب کے معاملے میں بہت سختی کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل کے کسی آدمی کے کپڑوں پر جب پیشاب لگ جاتا تھا تو وہ اس حصے کو قینچی سے کاٹ دیتا تھا۔

(۱۳۱۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ. (احمد ۲/ ۳۸۸۔ دار قطنی ۱۲۸)

(۱۳۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قبر کا عذاب اکثر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(۱۳۱۶) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَامِرِيُّ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي جَسْرَةُ ، قَالَتْ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ ،

قَالَتْ :دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ ، فَقَالَتْ :إِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ قُلْتُ :كَذَبْت ، قَالَتْ :بَلَى ، إِنَّهُ لَيُقْرَضُ مِنْهُ الْجِلْدُ وَالثَّوْبُ ، قَالَتْ :فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلاَةِ ، وَقَدِ ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا ، فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ :صَدَقَتْ. (احمد ۶/ ۶۱۔ نسائی ۹۹۲۶)

(۱۳۱۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ قبر کا عذاب پیشاب کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ میں نے کہا تو جھوٹ بولتی ہے۔ وہ بولی میں ٹھیک کہتی ہوں اس کی وجہ سے کپڑے اور کھال کو کاٹا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اس دوران ہماری آوازیں بلند ہو چکی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے آپ کو ساری بات بتائی تو آپ نے فرمایا کہ یہ عورت ٹھیک کہتی ہے۔

(۱۳۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ مَرَّارٍ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ ، فَقَالَ :إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ؛ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيُعَذَّبُ فِي الْبَوْلِ ، وَأَمَّا الآخَرُ فَفِي الْغِيبَةِ. (احمد ۳۹۔ ابن ماجه ۳۴۹)

(۱۳۱۷) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا کہ انہیں عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کسی بڑی چیز کی وجہ سے نہیں ہو رہا بلکہ ایک کو پیشاب کی وجہ سے اور دوسرے کو غیبت کی وجہ سے۔

(۱۵۳) من رخص فِي الْبَوْلِ قَائِمًا

جن حضرات کے نزدیک کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت ہے

(۱۳۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ ، فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا. (بخاری ۲۲۴۔ مسلم ۲۲۸)

(۱۳۱۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے کوڑا کرکٹ ڈالنے کی جگہ تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔

(۱۳۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ بَالَ قَائِمًا.

(۱۳۱۹) حضرت زید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے۔

(۱۳۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ وَحُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا بَالَ قَائِمًا.

(۱۳۲۰) حضرت ابو ظبیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے۔

(۱۳۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ قَبِيصَةَ ؛ أَنَّهُ رَأَى زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَبُولُ قَائِمًا.

(۱۳۲۱) حضرت قبیصہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے۔

(۱۳۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الرُّومِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَبُولُ قَائِمًا.

(۱۳۲۲) حضرت عبداللہ رومی فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے۔

(۱۳۲۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَعْدٍ مِنْ أَخْوَالِ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ بَالَ قَائِمًا.

(۱۳۲۳) بنو سعد کے ایک آدمی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے۔

(۱۳۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَبُولُ قَائِمًا ، فَقُلْتُ :يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، تَبُولُ قَائِمًا ؟ أَمَا تَخْشَى أَنْ يُصِيبَكَ ؟ فَقَالَ لِي :أَمَا تَبُولُ أَنْتَ قَائِمًا ؟ قُلْتُ :لاَ ، قُلْتُ :ذَاكَ أَدوى لَكَ.

(۱۳۲۴) حضرت عمر بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا تو عرض کیا کہ کیا آپ کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم ایسا نہیں کرتے؟ میں نے کہا نہیں فرمایا یہ تمہارے لیے تکلیف دہ ہو سکتا ہے۔

(۱۳۲۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ يَبُولُ قَائِمًا.

(۱۳۲۵) حضرت ابن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے شعبی کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے۔

(۱۳۲۶) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يَبُولُ قَائِمًا ، وَكَانَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۱۳۲۶) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے محمد رحمہ اللہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے۔ وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۳۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبِي يَبُولُ قَائِمًا.

(۱۳۲۷) حضرت ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے۔

(۱۳۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طُعْمَةَ الْجَعْفَرِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ يَزِيدَ بْنَ الأَصَمِّ يَبُولُ قَائِمًا.

(۱۳۲۸) حضرت طعمہ جعفری کہتے ہیں کہ میں نے یزید بن اصم کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے۔

(۱۳۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَا بَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا إِلاَّ مَرَّةً ، فِي كَثِيبٍ أَعْجَبَهُ.

(۱۳۲۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مرتبہ ایک صحرائی ٹیلہ میں کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

(۱۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَكَمَ يَبُولُ قَائِمًا.

(۱۳۳۰) حضرت فطر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے۔

(۱۳۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ بَالَ قَائِمًا.

(۱۳۳۱) حضرت ابن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا۔

(١٥٤) من كره الْبَوْلَ قَائِمًا

جن حضرات کے نزدیک کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہے

(۱۳۳۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَائِمًا ، فَلاَ تُصَدِّقْهُ ، أَنَا رَأَيْتُهُ يَبُولُ قَاعِدًا. (احمد ۶/ ۲۱۳۔ ابن راهويه ۱۵۷۰)

(۱۳۳۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص تم سے یہ بیان کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا تو اس کی تصدیق نہ کرنا۔ کیوں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے دیکھا ہے۔

(۱۳۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : مَا بُلْت قَائِمًا مُنْذُ أَسْلَمْت.

(۱۳۳۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔

(۱۳۳٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْبَوْلَ قَائِمًا ، وَالشُّرْبَ قَائِمًا.

(۱۳۳۴) حضرت حسن کھڑے ہوکر پیشاب کرنے اور پانی پینے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۱۳۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ يَبُولَ قَائِمًا.

(۱۳۳۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا بے دینی ہے۔

(۱۳۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ تَبُولَ قَائِمًا.

(۱۳۳۶) حضرت ابن بریدہ فرماتے ہیں کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا بے دینی ہے۔

(۱۳۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ يَبُولَ قَائِمًا.

(۱۳۳۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا بے دینی ہے۔

(١٥٥) الصفرة في الْبُزَاقِ ؛ فِيهَا وُضُوءٌ ، أَمْ لاَ ؟

تھوک میں زردی آنے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

(۱۳۳۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : كَانَ ابْنُ سِيرِينَ رُبَّمَا بَزَقَ فَيَقُولُ لِلرَّجُلِ :

اُنْظُرْ ، هَلْ تَغَيَّرَ الرِّيقُ ؟ فَإِنْ كَانَ تَغَيَّرَ بَزَقَ الثَّانِيَةَ ، فَإِنْ كَانَ فِي الثَّالِثَةِ مُتَغَيِّرًا ، كَأَنَّهُ يَتَوَضَّأُ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الثَّالِثَةِ مُتَغَيِّرًا لَمْ يَرَ وُضُوءً.

(۱۳۳۸) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین بعض اوقات تھوک پھینکتے تو کسی آدمی سے فرماتے کہ دیکھو اس کا رنگ بدلا ہوا ہے؟ اگر رنگ بدلا ہوا ہوتا تو دوسری مرتبہ تھوکتے، اگر تیسری مرتبہ بھی رنگ بدلا ہوا ہوتا تو وضو کرتے اور اگر تیسری مرتبہ رنگ بدلا ہوا نہ ہوتا تو وضو نہ کرتے۔

(۱۳۳۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ بَزَقَ فَرَأَى فِي بُزَاقِهِ دَمًا ، أَنَّهُ لَمْ يَرَ ذَلِكَ شَيْئًا حَتَّى يَكُونَ دَمًا عَبِيطًا.

(۱۳۳۹) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جو تھوکے اور اس کی تھوک میں زردی ہو فرماتے تھے کہ اس وقت تک اس کا وضو نہ ٹوٹے گا جب تک خالص تازہ خون نہ آئے۔

(۱۳٤٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الصُّفْرَةَ شَيْئًا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ دَمًا عَبِيطًا ، يَعْنِي : فِي الْبُزَاقِ.

(۱۳۴۰) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جو تھوکے اور اس کی تھوک میں زردی ہو فرماتے تھے کہ اس وقت تک اس کا وضو نہ ٹوٹے گا جب تک خالص تازہ خون نہ آئے۔

(۱۳٤۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سِنَانَ الْبُرْجُمِيِّ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَبْزُقُ ، فَيَكُونُ فِي بُزَاقِهِ الدَّمُ ، قَالَ : إِذَا غَلَبَتِ الْحُمْرَةُ الْبَيَاضَ تَوَضَّأَ ، وَإِذَا غَلَبَ الْبَيَاضُ الْحُمْرَةَ لَمْ يَتَوَضَّأْ.

(۱۳۴۱) حضرت ابراہیم (اس شخص کے بارے میں جو تھوکے اور اس کی تھوک میں خون آئے) فرماتے ہیں کہ اگر اس پر سفیدی غالب ہو تو اس کا وضو ٹوٹ گیا اور اگر سرخی غالب ہو تو اس کا وضو نہیں ٹوٹا۔

(۱۳٤۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَارَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا بَزَقَ دَمًا أَحْمَرَ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ.

(۱۳۴۲) حضرت محمد بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سالم نے تھوکا تو سرخ خون تھا۔ آپ نے پانی منگوا کر کلی کی اور بغیر وضو کئے مسجد میں داخل ہو گئے۔

(۱۳٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى بَزَقَ وَهُوَ يُصَلِّي ، ثُمَّ مَضَى فِي صَلاَتِهِ.

(۱۳۴۳) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی اوفی نے نماز کے دوران خون تھوکا لیکن نماز پڑھتے رہے۔

(۱۳٤٤) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَى وُضُوءٍ ، فَيَرَى الصُّفْرَةَ فِي الْبُزَاقِ ،

فَقَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ دَمٌ سَائِلٌ.

(۱۳۴۴) حضرت حماد (اس شخص کے بارے میں جسے حالت وضو میں اپنی تھوک میں زردی دکھائی دے) فرماتے ہیں کہ اس سے کچھ نہیں ہوتا البتہ اگر بہنے والا خون ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

(١٣٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، وَالْقَاسِمِ ؛ فِي الصُّفْرَةِ فِي الْبُزَاقِ قَالاَ : دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكَ.

(۱۳۴۵) حضرت سالم اور حضرت قاسم تھوک کی زردی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اس کو چھوڑ دو اور جو چیز تمہیں شک میں نہ ڈالے اسے پکڑ لو۔

(١٣٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَخْرُجُ فِي رِيقِهِ الصُّفْرَةُ ، قَالَ : لاَ يَضُرُّهُ.

(۱۳۴۶) حضرت عامر تھوک کی زردی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی نقصان نہیں۔

(١٣٤٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَارِثَ الْعُكْلِيَّ يَقُولُ ، ؛ فِي الرَّجُلِ يَبْزُقُ وَفِي بُزَاقِهِ الدَّمُ ، قَالَ : إِذَا غَلَبَ الدَّمُ الْبُزَاقَ فَفِيهِ الْوُضُوءُ.

(۱۳۴۷) حضرت حارث عکلی (اس شخص کے بارے میں جو تھوکے اور اس کی تھوک میں خون کا نشان ہو) فرماتے ہیں کہ اگر خون تھوک پر غالب ہو تو وضو ٹوٹ گیا۔

(١٣٤٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : إِذَا ظَهَرَ الدَّمُ عَلَى الْبُزَاقِ فَتَوَضَّه.

(۱۳۴۸) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اگر خون تھوک پر غالب ہو تو وضو کرو۔

(١٥٦) الرجل يصيب فَخِذَهُ ، أَوْ شَيْئًا مِنْ جِلْدِهِ الْبَوْلُ

اگر کسی آدمی کی ران یا کسی جگہ پیشاب لگ جائے تو وہ کیا کرے؟

(١٣٤٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : يُغْسَلُ الْبَوْلُ مَرَّتَيْنِ.

(۱۳۴۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پیشاب کو دو مرتبہ دھویا جائے گا۔

(١٣٥٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَبُولُ فَيَنْتَضِحُ عَلَى فَخِذَيْهِ وَسَاقَيْهِ ، قَالَ : يَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ.

(۱۳۵۰) حضرت ابراہیم (اس شخص کے بارے میں جس کا پیشاب رانوں یا پنڈلیوں پر لگ جائے) فرماتے ہیں کہ وہ پانی سے

صاف کرلے۔

(۱۳۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : الرَّشُّ بِالرَّشِّ ، وَالصَّبُّ بِالصَّبِّ.

(۱۳۵۱) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ چھڑک کے بدلے چھڑکنا ہے بہاؤ کے بدلے بہانا ہے۔

(۱۳۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَسْحَةٌ ، أَوْ مَسْحَتَيْنِ فِي الْبَوْلِ.

(۱۳۵۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ پیشاب کو ایک یا دو مرتبہ صاف کیا جائے گا۔

(۱۵۷) المستحاضة كيف تَصْنَعُ ؟

مستحاضہ کیا کرے؟

(۱۳۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلاَ أَطْهُرُ ، أَفَأَدَعُ الصَّلاَةَ ؟ قَالَ : لاَ ، إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلاَةَ ، فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْك الدَّمَ وَصَلِّي. (بخاری ۲۲۸۔ ابو داؤد ۲۸۶)

(۱۳۵۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں ایک مستحاضہ عورت ہوں اور میں پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے یہ حیض نہیں جب تمہیں حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض چلا جائے تو خون دھو کر نماز پڑھو۔

(۱۳۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلاَ أَطْهُرُ ، أَفَأَدَعُ الصَّلاَةَ ؟ قَالَ : لاَ ، إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ ، اجْتَنِبِي الصَّلاَةَ أَيَّامَ حَيْضَتِك ، ثُمَّ اغْتَسِلِي ، وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلاَةٍ ، ثُمَّ صَلِّي ، وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ. (ابو داؤد ۳۰۲۔ ابن ماجہ ۶۲۴)

(۱۳۵۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں ایک مستحاضہ عورت ہوں اور میں پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے یہ حیض نہیں حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دو، پھر غسل کرو اور ہر نماز کے لیے وضو کرو پھر نماز پڑھتی رہو خواہ خون چٹائی پر ٹپکتا رہے۔

(۱۳۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلاَ أَطْهُرُ ، أَفَأَدَعُ الصَّلاَةَ ؟ قَالَ :

لاَ ، وَلَكِنْ دَعِي قَدْرَ الأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كُنْت تَحِيضِينَ وَقَدْرَهُنَّ ، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي وَصَلِّي . إِلاَّ أَنَّ ابْنَ نُمَيْرٍ قَالَ : أُمُّ سَلَمَةَ اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتِ : امْرَأَةٌ تُهْرَاقُ الدَّمَ ؟ فَقَالَ : تَنْتَظِرُ قَدْرَ الأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كَانَتْ تَحِيض ، أَوْ قَدْرَهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ.

(ابو داؤد ۲۷۸۔ ابن ماجہ ۶۲۳)

(۱۳۵۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میں ایک مستحاضہ عورت ہوں اور پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں، حضور ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ حیض کے دن اور راتوں میں نماز چھوڑے رکھو پھر غسل کرو، خون روکنے کے لیے کپڑا باندھو اور نماز پڑھو۔ اس حدیث میں ابن نمیر کی روایت مختلف ہے۔

(۱۳۵۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ ابْنَةَ جَحْشٍ اُسْتُحِيضَتْ ، فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ سُئِلَ لَهَا ؟ فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْظُرَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ، ثُمَّ تَغْتَسِلَ ، فَإِنْ رَأَتْ شَيْئًا بَعْدَ ذَلِكَ تَوَضَّأَتْ وَاحْتَشَتْ وَصَلَّتْ. (ابو داؤد ۳۰۹۔ البیہقی ۳۵۱)

(۱۳۵۶) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش مستحاضہ ہوگئیں تو ان کے بارے میں حضور ﷺ سے سوال کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنے حیض کے دنوں کا خیال رکھے جب وہ گزر جائیں اور کچھ نظر آئے تو وضو کرے، کوئی کپڑا باندھے اور نماز پڑھ لے۔

(۱۳۵۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ أَبِي حُبَيْشٍ اُسْتُحِيضَتْ ، فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ سُئِلَ لَهَا ؟ فَأَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلاَةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ، ثُمَّ تَغْتَسِلَ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ ، ثُمَّ تَسْتَثْفِرَ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّيَ. (دارقطنی ۱۰)

(۱۳۵۷) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا مستحاضہ ہوگئیں۔ ان کے بارے میں حضور ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ حیض کے دنوں میں نماز کو چھوڑے رکھیں پھر غسل کریں کوئی کپڑا باندھیں اور نماز پڑھ لیں۔

(۱۳۵۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْمُسْتَحَاضَةَ إِذَا مَضَتْ أَيَّامُ أَقْرَائِهَا ، أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَوَضَّأَ لِكُلِّ صَلاَةٍ وَتُصَلِّيَ.

(۱۳۵۸) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مستحاضہ کو حکم دیا ہے کہ جب اس کے حیض کے دن گزر جائیں تو غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کر کے نماز پڑھے۔

(۱۳۵۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ امْرَأَةَ مَسْرُوقٍ سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ ؟ قَالَتْ : تَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلاَةٍ وَتَحْتَشِي وَتُصَلِّي.

(۱۳۵۹) ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے اور کپڑا باندھ کر نماز پڑھے۔

(۱۳۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، وَدَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَرْسَلْتُ امْرَأَتِي إِلَى امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ فَسَأَلَتْهَا عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ ، فَذَكَرَتْ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلاَةٍ.

(۱۳۶۰) حضرت شعبی کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو حضرت مسروق کی بیوی کے پاس بھیجا کہ ان سے مستحاضہ کے بارے میں پوچھے۔ حضرت مسروق کی بیوی نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ مستحاضہ حیض کے دنوں میں نماز نہ پڑھے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے نیا وضو کرے۔

(۱۳۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ ؟ فَقَالَ : مَا أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهَذَا مِنِّي ، إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَلْتَدَعِ الصَّلاَةَ ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَلْتَغْتَسِلْ ، وَلْتَغْسِلْ عَنْهَا الدَّمَ ، وَلْتَوَضَّأْ لِكُلِّ صَلاَةٍ.

(۱۳۶۱) حضرت قعقاع بن حکیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس بارے میں مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔ جب اسے حیض آئے تو نماز چھوڑ دے اور جب حیض چلا جائے تو غسل کرے اور خون دھوئے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔

(۱۳۶۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ وَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلاَةٍ.

(۱۳۶۲) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے۔

(۱۳۶۳) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ فِي الْمَرْأَةِ الَّتِي تُسْتَحَاضُ، فَتُطَاوِلُهَا حَيْضَتُهَا ، تَغْتَسِلُ فَتَسْتَنْقِي ، ثُمَّ تَجْعَلُ كُرْسُفًا كَمَا يَجْعَلُ الرَّاعِفُ ، وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ ، ثُمَّ تُصَلِّي.

(۱۳۶۳) حضرت سعید بن مسیب مستحاضہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حیض کے دن گزارنے کے بعد وہ غسل کرے، جسم کو صاف کرے، پھر اس طرح روئی رکھے جیسے نکسیر والا روئی رکھتا ہے پھر اچھی طرح کپڑا باندھے، پھر نماز پڑھے۔

(۱۳۶۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ ، وَتَغْتَسِلُ مَرَّةً وَاحِدَةً ، وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ ، وَتَغْتَسِلُ مَرَّةً وَاحِدَةً ، ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ ، ثُمَّ تَقْرِنُ بَيْنَهُمَا.

(۱۳۶۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مستحاضہ ظہر کو مؤخر کرے گی اور عصر کی نماز جلدی پڑھے گی۔ ایک مرتبہ غسل کرے گی۔ پھر مغرب کو مؤخر کرے گی اور عشاء کی نماز جلدی پڑھے گی۔ اور ایک مرتبہ غسل کرے گی۔ پھر فجر کے لیے غسل کرے گی۔

(۱۳۶۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تَجْلِسُ أَيَّامَ حَيْضَتِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ، فَإِذَا مَضَتْ تِلْكَ الأَيَّامُ اغْتَسَلَتْ ، ثُمَّ تُؤَخِّرُ مِنَ الظُّهْرِ وَتُعَجِّلُ مِنَ الْعَصْرِ ، ثُمَّ تُصَلِّيهِمَا بِغُسْلٍ وَاحِدٍ ، كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فِي وَقْتٍ ، ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ، وَتُؤَخِّرُ مِنَ الْمَغْرِبِ وَتُعَجِّلُ مِنَ الْعِشَاءِ ، ثُمَّ تُصَلِّي كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فِي وَقْتٍ ، ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ.

(۱۳۶۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مستحاضہ حیض کے دنوں میں نماز نہیں پڑھے گی۔ جب حیض گزر جائے تو غسل کرے ظہر کی نماز کو مؤخر کرے اور عصر کی نماز کو جلدی پڑھے پھر ان دونوں کو ایک غسل سے پڑھے اور دونوں کو ایک وقت میں پڑھے۔ پھر مغرب اور عشاء کے لیے غسل کرے اور مغرب کو مؤخر کرے اور عشاء کو جلدی پڑھے پھر دونوں نمازوں کو ایک وقت میں پڑھے پھر فجر کے لیے غسل کرے۔

(۱۳۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ.

(۱۳۶۶) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ظہر سے ظہر تک کے لیے غسل کرے گی۔

(۱۳۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، مِثْلَهُ.

(۱۳۶۷) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۳۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ عَلِيًّا ، وَابْنَ عَبَّاسٍ قَالاَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ : تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلاَةٍ.

(۱۳۶۸) حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مستحاضہ ہر نماز کے لیے غسل کرے گی۔

(۱۳۶۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : تَغْتَسِلُ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلاً ، وَلِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلاً ، وَلِلْفَجْرِ غُسْلاً.

(۱۳۶۹) حضرت جعفر کے والد فرماتے ہیں کہ مستحاضہ ظہر اور عصر کے لیے ایک غسل کرے گی، مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کرے گی اور فجر کے لیے ایک غسل کرے گی۔

(۱۳۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ بِكِتَابٍ فَقَرَأْتُهُ ، فَإِذَا فِيهِ إِنِّي امْرَأَةٌ مُسْتَحَاضَةٌ ، وَإِنَّ عَلِيًّا قَالَ : تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلاَةٍ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَا أَجِدُ لَهَا إِلاَّ مَا قَالَ عَلِيٌّ.

(۱۳۷۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت ایک خط لے کر آئی میں نے پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ میں ایک مستحاضہ عورت ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ ہر نماز کے لیے غسل کرے گی۔ حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میری بھی اس بارے میں یہی رائے ہے۔

(۱۳۷۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تُؤَخِّرُ مِنَ الظُّهْرِ وَتُعَجِّلُ مِنَ الْعَصْرِ ، وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ ، قَالَ : وَأَظُنُّهُ ، قَالَ : وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ . قَالَ : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لابْنِ الزُّبَيْرِ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالاَ : مَا نَجِدُ لَهَا إِلاَّ مَا قَالَ عَلِيٌّ.

(۱۳۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ مستحاضہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ ظہر کو تاخیر سے اور عصر کو جلدی، اسی طرح مغرب کو تاخیر سے اور عشاء کو جلدی پڑھے گی۔ اور فجر کے لیے غسل کرے گی۔ حضرت حکم کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا ذکر حضرت ابن زبیر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہماری بھی یہی رائے ہے۔

(۱۳۷۲) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ الْمَخْزُومِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا وَالْقَاسِمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : تَنْتَظِرُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ، فَإِذَا مَضَتْ أَيَّامُ أَقْرَائِهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ ، وَقَالَ الآخَرُ : تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ إِلَى الظُّهْرِ.

(۱۳۷۲) حضرت محمد بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم اور حضرت قاسم سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز نہیں پڑھے گی۔ جب حیض کے دن گزر جائیں تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔ دوسرے نے کہا کہ ظہر سے ظہر تک کے لیے غسل کرے۔

(۱۳۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ ابْنَةِ جَحْشٍ ؛ أَنَّهَا اُسْتُحِيضَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي اُسْتُحِضْتُ حَيْضَةً مُنْكَرَةً شَدِيدَةً ، فَقَالَ لَهَا : احْتَشِي كُرْسُفًا ، قَالَتْ : إِنَّهُ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ ، إِنِّي أَثُجُّ ثَجًّا ، قَالَ : تَلَجَّمِي وَتَحَيَّضِي فِي كُلِّ شَهْرٍ فِي عِلْمِ اللهِ سِتَّةَ أَيَّامٍ ، أَوْ سَبْعَةً ، ثُمَّ اغْتَسِلِي غُسْلاً ، وَصَلِّي وَصُومِي ثَلاَثًا وَعِشْرِينَ ، أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ وَأَخِّرِي الظُّهْرَ وَقَدِّمِي الْعَصْرَ ، وَاغْتَسِلِي لَهُمَا غُسْلاً ، وَأَخِّرِي الْمَغْرِبَ وَقَدِّمِي الْعِشَاءَ وَاغْتَسِلِي لَهُمَا غُسْلاً ، وَهَذَا أَحَبُّ الأَمْرَيْنِ إِلَيَّ.

(ابن ماجہ ۶۲۷۔ ابو داؤد ۲۹۱)

(۱۳۷۳) حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مستحاضہ ہوگئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے انتہائی شدید استحاضہ لاحق ہو گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روئی کو اچھی طرح کپڑے کے ساتھ باندھ لو۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ اس سے بہت زیادہ ہے اور بہہ رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کپڑے کی لگام ڈال لو اور ہر مہینے اللہ کے علم کے مطابق چھ یا سات دن حیض کے گزارو پھر غسل کرو اور تیئس یا چوبیس دن نماز پڑھو اور روزے رکھو۔ ظہر کو

مؤخر کرو اور عصر کو جلدی پڑھو اور ان دونوں کے لیے ایک غسل کرو۔ پھر مغرب کو مؤخر کرو اور عشاء کو مقدم کرو اور ان دونوں کے لیے ایک غسل کرو۔ یہ دونوں باتوں میں سے میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۱۳۷٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلاَةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ، ثُمَّ تَغْتَسِلُ ، وَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلاَةٍ ، وَتَصُومُ وَتُصَلِّي.

(ابو داؤد ۳۰۱۔ ترمذی ۱۲۶)

(۱۳۷۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مستحاضہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑے رکھے گی، پھر غسل کرے، ہر نماز کے لیے وضو کرے، روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

(۱۳۷٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلَهُ.

(۱۳۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۳۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ :إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَثْفَرَتْ وَتَغْتَسِلُ بَعْدَ قُرْئِهَا وَتَوَضَّأُ ، كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ.

(۱۳۷۶) حضرت ابو جعفر مستحاضہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ شیطان کا ایک رخنہ ہے۔ جب خون غالب آ جائے تو کپڑا رکھ لے اور حیض کے بعد غسل کرے اور وضو کرے۔

(۱۳۷۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :اسْتُحِيضَتِ امْرَأَةٌ مِنْ آلِ أَنَسٍ ، فَأَمَرُونِي فَسَأَلْت ابْنَ عَبَّاسٍ ؟ فَقَالَ :أَمَّا مَا رَأَتِ الدَّمَ الْبَحْرَانِيَّ فَلاَ تُصَلِّي ، وَإِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ وَلَوْ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ فَلْتَغْتَسِلْ وَتُصَلِّي.

(۱۳۷۷) حضرت انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ آل انس کی ایک عورت مستحاضہ ہوگئی لوگوں نے مجھے اس کی تحقیق کا حکم دیا۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو فرمایا اگر وہ مسلسل خون دیکھے تو نماز نہ پڑھے اور اگر دن کے ایک حصہ میں بھی طہر دیکھے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔

(۱۳۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :رَأَيْت ابْنَةَ جَحْشٍ ، وَكَانَتْ مُسْتَحَاضَةً تَخْرُجُ مِنَ الْمِرْكَنِ وَالدَّمُ غَالِبُهُ ، ثُمَّ تُصَلِّي.

(۱۳۷۸) حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے بنت جحش کو دیکھا۔ وہ مستحاضہ تھیں۔ اور خون بہت زیادہ تھا پھر بھی نماز پڑھتی تھیں۔

(۱۳۷۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :تَغْتَسِلُ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ.

(۱۳۷۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مستحاضہ ایک دن کی ظہر سے اگلے دن کی ظہر تک کے لیے غسل کرے گی۔

(۱۵۸) فی الوضوء مِنَ الْمَطَاهِرِ الَّتِی تُوضَعُ لِلْمَسْجِدِ

مسجد میں بنائے گئے وضو کے تالاب سے وضو کرنے کا حکم

(۱۳۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ صَنَعَ هَذِهِ الْمَطْهَرَةَ ، وَقَدْ عَلِمَ أَنَّهُ يَتَوَضَّأُ مِنْهَا الأَسْوَدُ وَالأَبْيَضُ ، قَالَ :وَكَانَ يَنْسَكِبُ مِنْ وُضُوءِ النَّاسِ فِي جَوْفِهَا ، فَسَأَلْت عَطَاءً ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۳۸۰) حضرت عطا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مسجد میں وضو کرنے کا ایک حوض بنایا۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ اس سے ہر کوئی وضو کرے گا۔ اس برتن میں لوگوں کے وضو کا پانی بھی گرا کرتا تھا۔ حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ بَالَ ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَطْهَرَةِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا.

(۱۳۸۱) حضرت رجاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا اور پھر مسجد میں بنائے ہوئے وضو کے تالاب سے وضو فرمایا۔

(۱۳۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْمَطْهَرَةِ الَّتِي يُدْخِلُ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ فِيهَا ؟ فَقَالَ :الْمَاءُ لاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

(۱۳۸۲) حضرت عیسیٰ بن مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے مسجد میں بنائے گئے وضو کے تالابوں کے بارے میں سوال کیا جس میں لوگ اپنے ہاتھ ڈالتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

(۱۳۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ مُجَاهِدٌ يَتَوَضَّأُ مِنْ وُضُوءِ النَّاسِ.

(۱۳۸۳) حضرت مجاہد لوگوں کے وضو کرنے کے تالاب سے وضو کیا کرتے تھے۔

(۱۳۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِصْمَةَ بْنِ زَامِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ تَوَضَّأَ مِنَ الْمَطْهَرَةِ.

(۱۳۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے وضو کرنے کے تالاب سے وضو کیا۔

(۱۳۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُزَاحِمٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ :أَكُوزُ عَجُوزٍ مُخَمَّرٌ أَحَبُّ إِلَيْك أَنْ أَتَوَضَّأَ مِنْهُ ، أَوِ الْمَطْهَرَةُ الَّتِي يُدْخِلُ فِيهَا الْجَزَّارُ يَدَهُ ؟ قَالَ :مِنَ الْمَطْهَرَةِ الَّتِي يُدْخِلُ الْجَزَّارُ فِيهَا يَدَهُ.

(۱۳۸۵) حضرت مزاحم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے کہا بڑھیا کا وہ لوٹا جس پر کپڑا چڑھا ہوا آپ کے خیال میں وضو کے

لیے بہتر ہے یا وہ وضو کا حوض جس میں قصائی بھی اپنا ہاتھ داخل کرتا ہے؟ فرمایا وہ حوض جس میں قصائی بھی اپنا ہاتھ داخل کرتا ہے۔

(۱۳۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضِرَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِنِّي لأَتَوَضَّأُ مِنَ الْمِيضَأَةِ الَّتِي فِي السُّوقِ إِذْ جَاءَ عَبْدُ اللهِ ، فَقَالَ : يَا هَذَا ، أَيْنَ هَوَاكَ الْيَوْمَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : بِالشَّامِ.

(۱۳۸۶) حضرت عبداللہ بن ضرار فرماتے ہیں کہ میں بازار میں بنے ہوئے وضو کے حوض سے وضو کر رہا تھا کہ حضرت عبداللہ گزرے اور فرمایا ''اے فلاں! آج کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کیا شام جانے کا ارادہ ہے۔

(۱۳۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : رَأَيْتُ رَجُلاً يَتَوَضَّأُ فِي ذَلِكَ الْحَوْضِ مُنْكَشِفًا ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، قَدْ جَعَلَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَقَدْ عَلِمَ أَنَّهُ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ الأَبْيَضُ وَالأَسْوَدُ.

(۱۳۸۷) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو اس کھلے حوض سے وضو کرتے دیکھا ہے۔ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایسا ایک حوض بنایا تھا حالانکہ وہ جانتے تھے کہ اس سے ہر کوئی وضو کرے گا۔

(۱۵۹) من رخص فِي الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

جن حضرات نے سمندر کے پانی سے وضو کرنے کی اجازت دی ہے

(۱۳۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ بَعْضِ بَنِي مُدْلِجٍ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَرْكَبُ الأَرْمَاثَ فِي الْبَحْرِ لِلصَّيْدِ ، فَنَحْمِلُ مَعَنَا الْمَاءَ لِلشَّفَةِ ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، فَإِنْ تَوَضَّأَ أَحَدُنَا بِمَائِهِ عَطِشَ ، وَإِنْ تَوَضَّأَ بِمَاءِ الْبَحْرِ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ ؟ فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ ، الْحَلاَلُ مَيْتَتُهُ.

(۱۳۸۸) بنو مدلج کے ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنی کشتیوں پر سوار ہو کر سمندر میں شکار تلاش کرتے ہیں۔ ہم پینے کے لیے اپنے ساتھ تھوڑا پانی بھی لے لیتے ہیں۔ اگر ہم میں سے کوئی نماز کے لیے اپنے پانی سے وضو کر لے تو وہ پیاسا رہ جائے گا۔ اور اگر سمندر کے پانی سے وضو کرے تو دل میں کھٹکا لگا رہتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

(۱۳۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : سُئِلَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ، أَيُتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ ؟ فَقَالَ : هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحَلاَلُ مَيْتَتُهُ.

(۱۳۸۹) حضرت ابو طفیل کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا سمندر کے پانی سے وضو کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

(۱۳۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدَنِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَحَدُ الصَّيَّادِينَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَارَ ، يَتَعَاهَدُ طَعَامَ الرِّزْقِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؛ إِنَّا نَرْكَبُ أَرْمَاتَنَا هَذِهِ فَنَحْمِلُ مَعَنَا الْمَاءَ لِلشَّفَةِ ، فَيَزْعُمُ أُنَاسٌ أَنَّ مَاءَ الْبَحْرِ لاَ يُطَهِّرُ ، فَقَالَ : وَأَيُّ مَاءٍ أَطْهَرُ مِنْهُ.

(۱۳۹۰) ایک ماہی گیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام جار پر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! ہم اپنی کشتیوں پر سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ پینے کے لیے تھوڑا سا پانی بھی لے لیتے ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ سمندر کا پانی پاک نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے زیادہ پاک پانی کون سا ہوسکتا ہے؟

(۱۳۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ ؟ فَقَالَ : وَأَيُّ مَاءٍ أَنْظَفُ مِنْهُ.

(۱۳۹۱) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سمندر کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اس سے زیادہ پاک پانی کون سا ہوسکتا ہے؟

(۱۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ ؟ فَقَالَ : بَحْرَانِ لاَ يَضُرُّكَ مِنْ أَيِّهِمَا تَوَضَّأْتَ ؛ مَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ الْفُرَاتِ.

(۱۳۹۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سمندر کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ دو پانی ایسے ہیں جن سے وضو کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ ① سمندر کا پانی ② فرات کا پانی۔

(۱۳۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : صَيْدُ الْبَحْرِ حَلاَلٌ ، وَمَاؤُهُ طَهُورٌ.

(۱۳۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سمندر کا شکار حلال اور اس کا پانی پاک کرنے والا ہے۔

(۱۳۹٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْوُضُوءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ.

(۱۳۹۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ سمندر کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۹٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، هُوَ طَهُورٌ.

(۱۳۹۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سمندر کے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ پاک کرنے والا ہے۔

(۱۳۹٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ ، يُتَوَضَّأُ مِنْهُ ؟ فَقَالَ : أَلَيْسَ نَأْكُلُ حِيتَانَهُ ؟.

(۱۳۹۶) حضرت عکرمہ سے سوال کیا گیا کہ کیا سمندر کے پانی سے وضو کیا جاسکتا ہے؟ تو فرمایا کیا ہم اس کی مچھلیاں نہیں کھاتے؟

(۱۳۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَاءُ الْبَحْرِ أَذْهَبُ لِلْوَسَخِ مِنْ غَيْرِهِ ، وَكَانَ يَرَاهُ طَهُورًا.

(۱۳۹۷) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ سمندر کا پانی دوسرے پانی کے مقابلے میں میل کو زیادہ صاف کرنے والا ہے۔ حضرت

طاؤس اسے پاک سمجھتے تھے۔

(۱۳۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَاءُ الْبَحْرِ يُجْزِءُ ، وَالْعَذْبُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ.

(۱۳۹۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سمندر کا پانی بھی جائز ہے لیکن میٹھا پانی زیادہ بہتر ہے۔

(۱۳۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : مَاءُ الْبَحْرِ طَهُورٌ.

(۱۳۹۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے۔

(۱٤۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهِ فَلَا بَأْسَ بِهِ.

(۱۴۰۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ مجبوری میں سمندر کا پانی استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱٤۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ الْجَارِي ، قَالَ : جَاءَ عُمَرُ الْجَارَ فَدَعَا بِمَنَادِيلَ ، فَقَالَ : اغْتَسِلُوا مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ ، فَإِنَّهُ مُبَارَكٌ.

(۱۴۰۱) حضرت عمرو بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام جار میں تشریف لائے اور رومال منگوائے اور فرمایا کہ سمندر کے پانی سے غسل کرو یہ بابرکت ہے۔

(۱٤۰۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَحْرُ الطَّهُورُ مَاؤُهُ ، الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ. (ابو داؤد ۸۴۔ ترمذی ۶۹)

(۱۴۰۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

(۱٦۰) من كَانَ يَكْرَهُ مَاءَ الْبَحْرِ وَيَقُول لاَ يُجْزِءُ

جن حضرات کے نزدیک سمندر کا پانی وضو کے لیے کافی نہیں اور اس سے وضو کرنا مکروہ ہے

(۱٤۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : التَّيَمُّمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْوُضُوءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ.

(۱۴۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تیمم میرے نزدیک سمندر کے پانی سے وضو کرنے سے بہتر ہے۔

(۱٤۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : مَاءُ الْبَحْرِ لاَ يُجْزِءُ مِنْ وُضُوءٍ ، وَلَا جَنَابَةٍ ، إِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا ، ثُمَّ مَاءً ، ثُمَّ نَارًا.

(۱۴۰۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سمندر کا پانی غسل جنابت اور وضو کے لیے کافی نہیں، کیونکہ سمندر کے نیچے آگ پھر پانی پھر آگ ہے۔

(١٤٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :مَاءَانِ لاَ يُجْزِءَانِ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ ؛ مَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ الْحَمَّامِ.

(۱۴۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو پانی ایسے ہیں جن سے غسل جنابت نہیں ہوسکتا، ایک سمندر کا پانی اور دوسرا حمام کا پانی۔

(١٤٠٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ؛ أَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ ، فَنَفِدَ مَاؤُهُ ، فَتَوَضَّأَ بِنَبِيذٍ ، وَكَرِهَ أَنْ يَتَوَضَّأَ بِمَاءِ الْبَحْرِ.

(۱۴۰۶) حضرت ربیع بن انس کہتے ہیں کہ حضرت ابوالعالیہ سمندر کے سفر پر تھے کہ ان کا پانی ختم ہوگیا۔ حضرت ابوالعالیہ نے نبیذ سے وضو کیا اور سمندر کے پانی سے وضو کرنے کو مکروہ خیال فرمایا۔

(١٦١) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى مَنْ نَامَ سَاجِدًا وَقَاعِدًا وُضُوءٌ

جن حضرات کے نزدیک حالت سجود میں اور بیٹھ کر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

(١٤٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ الدَّالاَنِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَيْسَ عَلَى مَنْ نَامَ سَاجِدًا وُضُوءٌ ، حَتَّى يَضْطَجِعَ ، فَإِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ. (احمد ا/ ۲۵۶۔ ابو یعلی ۲۴۸۷)

(۱۴۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حالت سجود میں سونے پر وضو لازم نہیں یہاں تک کہ پہلو کے بل لیٹ جائے، جب پہلو کے بل لیٹے گا تو اس کے اعضاء ڈھیلے ہوجائیں گے۔

(١٤٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِقُونَ بِرُؤُوسِهِمْ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ ، ثُمَّ يَقُومُونَ فَيُصَلُّونَ ، وَلاَ يَتَوَضَّؤُونَ. (ابوداؤد ۲۰۲۔ ترمذی ۷۸)

(۱۴۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سروں کو جھکا کر سو جاتے اور عشاء کی نماز کا انتظار کرتے پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔

(١٤٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَنْ نَامَ وَهُوَ جَالِسٌ فَلاَ وُضُوءَ عَلَيْهِ، فَإِنِ اضْطَجَعَ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

(۱۴۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بیٹھ کر سوئے اس پر وضو لازم نہیں اور جو پہلو کے بل سوئے اس کا وضو

ٹوٹ گیا۔

(۱۴۱۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ ، ثُمَّ يُصَلِّي ، وَلاَ يَتَوَضَّأُ.

(۱۴۱۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ حالت رکوع اور حالت سجود میں سو جاتے پھر نماز پڑھتے لیکن وضونہیں کرتے تھے۔

(۱۴۱۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى نَفَخَ ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ، وَقَالَ :النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَاهُ ، وَلاَ يَنَامُ قَلْبُهُ.

(۱۴۱۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں ایسا سوئے کہ خراٹوں کی آواز آنے لگی۔ پھر آپ اٹھے اور نماز پڑھی لیکن وضو نہ کیا۔ پھر فرمایا کہ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

(۱۴۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى عَلَى مَنْ نَامَ قَاعِدًا وُضُوءًا.

(۱۴۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص بیٹھ کر سوئے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۱۴۱۳) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الأَلْهَانِيِّ قَالاَ : كَانَ أَبُو أُمَامَةَ يَنَامُ وَهُوَ جَالِسٌ حَتَّى يَمْتَلِءَ نَوْمًا ، ثُمَّ يَقُومَ فَيُصَلِّي وَلاَ يَتَوَضَّأُ.

(۱۴۱۳) حضرت شرحبیل بن مسلم اور حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں حضرت ابوامامہ بیٹھ کر خوب اچھی طرح سو جاتے تھے پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھتے لیکن وضو نہیں کرتے تھے۔

(۱۴۱۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالَ : مَنْ وَضَعَ جَنْبَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

(۱۴۱۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنا پہلو لگالے وہ وضو کرے۔

(۱۴۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ . وَابْنِ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبِيدَةَ عَنْهُ ؟ فَقَالَ : هُوَ أَعْلَمُ بِنَفْسِهِ.

(۱۴۱۵) حضرت ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ خود کو زیادہ بہتر جانتا ہے۔

(۱۴۱۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ نَامَ سَاجِدًا ، أَوْ قَائِمًا ، أَوْ جَالِسًا فَلاَ وُضُوءَ عَلَيْهِ ، فَإِنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

(۱۴۱۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جو شخص حالت سجود میں یا کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر سویا اس کا وضو نہیں ٹوٹا اور جو شخص پہلو کے بل سو

گیا اس کا وضو ٹوٹ گیا۔

(۱٤۱۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۱۴۱۷) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱٤۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالنَّوْمِ فِي الْقُعُودِ ، وَيَكْرَهُهُ فِي الاضْطِجَاعِ.

(۱۴۱۸) حضرت عکرمہ بیٹھ کر سونے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے، بلکہ پہلو کے بل سونے میں حرج سمجھتے تھے۔

(۱٤۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَخْفِقُ بِرَأْسِهِ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي.

(۱۴۱۹) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین کو دیکھا کہ وہ اپنا سر جھکا کر سوئے پھر اٹھ کر نماز پڑھ لی۔

(۱٤۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ حَتَّى يَنْفُخَ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي وَلاَ يَتَوَضَّأُ. (ابن ماجه ٤٧٤- ابن راهويه ١٣٩٠)

(۱۴۲۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے یہاں تک کہ خراٹوں کی آواز آنے لگی پھر اٹھ کر بغیر وضو کے نماز ادا فرما لیتے تھے۔

(۱٤۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : ذَاكَرْتُهُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا فَقَالاَ : لَيْسَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ حَتَّى يَضَعَ جَنْبَهُ.

(۱۴۲۱) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جب تک پہلو زمین پر نہ لگے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۱٤۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا نَامَ الرَّجُلُ قَائِمًا ، أَوْ قَاعِدًا لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ ، فَإِذَا وَضَعَ جَنْبَهُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ.

(۱۴۲۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا وضو تو پہلو کے بل لیٹنے سے ٹوٹتا ہے۔

(۱٤۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : وَجَبَ الْوُضُوءُ عَلَى كُلِّ نَائِمٍ إِلاَّ مَنْ خَفَقَ بِرَأْسِهِ خَفْقَةً ، أَوْ خَفْقَتَيْنِ.

(۱۴۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہر سونے والے کا وضو ٹوٹ گیا البتہ سر کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ جھکا کر سونے والے کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۱٤۲٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : زُرْتُ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَوَافَقْتُ لَيْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي ، ثُمَّ نَامَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ صَفِيرَهُ ، قَالَ : ثُمَّ جَاءَ بِلاَلٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلاَةِ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ، وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

(۱۴۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ام المومنین کے پاس گیا۔ اس رات

حضور ﷺ بھی وہیں تھے۔ آپ ﷺ رات کو نماز کے لیے اٹھے، پھر ایسا سوئے کہ مجھے سیٹی کی آواز بھی سنائی دی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز کی اطلاع دینے آئے تو حضور ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے حالانکہ آپ نے نہ وضو کیا اور نہ پانی کو ہاتھ لگایا۔

(۱٤۲٥) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ سَاجِدٌ ، فَمَا يُعْرَفُ نَوْمُهُ إِلاَّ بِنَفْخِهِ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَمْضِي فِي صَلاَتِهِ. (احمد ۱/ ۴۲۶۔ ابن ماجه ۴۷۵)

(۱۴۲۵) عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات نبی کریم ﷺ حالت سجود میں ایسا سو جاتے کہ ہمیں سانس کی آواز سنائی دینے لگتی جس سے ہمیں آپ کی نیند کا علم ہوتا۔ پھر آپ ﷺ بیدار ہو کر نماز جاری رکھتے۔

(۱٤۲٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ طَارِقٍ بَيَّاعِ النَّوَى ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي مُنَيْعَةُ ابْنَةُ وَقَّاصٍ ، عَنْ أَبِيهَا ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يَنَامُ بَيْنَهُنَّ حَتَّى يَغُطَّ ، فَنُنَبِّهُهُ ، فَيَقُولُ :هَلْ سَمِعْتُمُونِي أُحْدِثُ ؟ فَنَقُولُ :لاَ ، فَيَقُومُ فَيُصَلِّي.

(۱۴۲۶) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان اس طرح سو جاتے کہ خراٹوں کی آواز آنے لگتی۔ جب انہیں بیدار کیا جاتا تو فرماتے کیا تم نے میرے وضو ٹوٹنے کی آواز سنی؟ لوگ کہتے نہیں تو وہ اٹھ کر نماز شروع کر دیتے۔

(۱٦۲) مَنْ كَانَ يَقُولُ إِذَا نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جیسے بھی سوئے وضو ٹوٹ گیا

(۱٤۲۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ غَلَّاقٍ العيشيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَنِ اسْتَحَقَّ نَوْمًا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ . زَادَ ابْنُ عُلَيَّةَ :قَالَ الْجُرَيْرِيُّ :فَسَأَلْنَا عَنِ اسْتِحْقَاقِ النَّوْمِ ؟ فَقَالُوا: إِذَا وَضَعَ جَنْبَهُ.

(۱۴۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ جو شخص نیند کا استحقاق کرے اس کا وضو ٹوٹ گیا۔ جریری کہتے ہیں کہ ہم نے استحقاق نوم کے بارے میں سوال کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ اس سے مراد پہلو کو زمین پر لگانا ہے۔

(۱٤۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ وَهُوَ جَالِسٌ ؟ قَالَ :إِنَّمَا هُوَ وِكَاءٌ ، فَإِذَا ضَيَّعَتْهُ . أَيْ :يَقُولُ :يَتَوَضَّأُ.

(۱۴۲۸) حضرت طاؤس سے بیٹھ کر سونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا یہ ٹیک لگا کر سونے کے مترادف ہے اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

(۱٤۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الشَّنِّيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :إِنَّمَا هُوَ وِكَاءٌ فَإِذَا نَامَ تَوَضَّأَ.

(۱۴۲۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ بیٹھ کر سونا ٹیک لگا کر سونا ہے، اس طرح سونے سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔

(۱٤۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَرَى عَلَى مَنْ نَامَ جَالِسًا وُضُوءًا.

(۱۴۳۰) حضرت حسن کے نزدیک بیٹھ کر سونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

(۱٤۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، وَعَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : مَنْ دَخَلَهُ النَّوْمُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

(۱۴۳۱) حضرت حسن فرماتے تھے کہ جس میں نیند داخل ہوئی اس کا وضوٹوٹ گیا۔

(۱٤۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ : إِذَا خَالَطَ النَّوْمُ قَلْبَهُ قَائِمًا ، أَوْ جَالِسًا تَوَضَّأَ.

(۱۴۳۲) حضرت حسن اور حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جس کسی کے دل میں نیند سرایت کرگئی خواہ وہ بیٹھا ہو یا کھڑا ہو اس کا وضوٹوٹ گیا۔

(۱٤۳۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالَ : مَنْ وَضَعَ جَنْبَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

(۱۴۳۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنا پہلو لگالے وہ وضو کرے۔

(۱٤۳٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِذَا اسْتَثْقَلَ نَوْمًا وَهُوَ قَاعِدٌ تَوَضَّأَ.

(۱۴۳۴) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب بیٹھ کر سونے میں نیند غالب آگئی تو وضوٹوٹ گیا۔

(۱٦۳) في الوضوء مِنَ الْكَلاَمِ الْخَبِيثِ وَالْغِيبَةِ

بری بات اور غیبت سے وضوٹوٹتا ہے یا نہیں؟

(۱٤۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لأَنْ أَتَوَضَّأَ مِنْ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَوَضَّأَ مِنْ طَعَامٍ طَيِّبٍ.

(۱۴۳۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ بری بات کے بعد وضو کرنا مجھے اچھے کھانے کے بعد وضو کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۱٤۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : يَتَوَضَّأُ أَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ الطَّيِّبِ ، وَلاَ يَتَوَضَّأُ مِنَ الْكَلِمَةِ الْخَبِيثَةِ ، يَقُولُهَا لأَخِيهِ.

(۱۴۳۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کتنی عجیب بات ہے کہ آدمی اچھا کھانا کھا کر وضو کرتا ہے لیکن بری بات کرنے کے بعد وضو نہیں کرتا۔

(۱٤۳۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ شَيْخًا مِنَ الأَنْصَارِ كَانَ يَمُرُّ

بِمَجْلِسٍ لَهُمْ فَيَقُولُ :أَعِيدُوا الْوُضُوءَ ، فَإِنَّ بَعْضَ مَا تَقُولُونَ أَشَرُّ مِنَ الْحَدَثِ.

(۱۴۳۷) ایک مرتبہ ایک انصاری بزرگ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے اور ان سے فرمایا ''دوبارہ وضو کرو کیونکہ جو بات تم نے کی ہے وہ حدث سے زیادہ بری ہے۔''

(۱٤٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قُلْتُ لِعَبِيدَةَ :مِمَّا يُعَادُ الْوُضُوءُ ؟ قَالَ :مِنَ الْحَدَثِ ، وَأَذَى الْمُسْلِمِ.

(۱۴۳۸) حضرت محمد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے پوچھا کہ کس کس عمل سے وضو کا اعادہ کیا جائے گا فرمایا حدث اور مسلمان کی ایذا ہی سے۔

(۱٤٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كُنْتُ آخذًا بِيَدِ إبْرَاهِيمَ فَذَكَرْت رَجُلاً فَاغْتَبْتُهُ ، قَالَ :فَقَالَ لِي :ارْجِعْ فَتَوَضَّأْ ، كَانُوا يَعُدُّونَ هَذَا هُجْرًا.

(۱۴۳۹) حضرت حارث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا کہ میں نے ایک آدمی کا ذکر کیا اور اس کی غیبت کی۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور دوبارہ وضو کرو کیونکہ اسلاف اسے بدترین بات شمار کیا کرتے تھے۔

(۱٤٤٠) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلاَنِ عَطَاءً فَقَالَ :مَرَّ بِنَا رَجُلٌ فَقُلْنَا :الْمُخَنَّثُ ، قَالَ :قُلْتُمَا لَهُ قَبْلَ أَنْ تُصَلِّيَا ، أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّيْتُمَا ؟ فَقَالاَ :قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ ، فَقَالَ :تَوَضَّآ ، وَعُودَا لِصَلاَتِكُمَا ، فَإِنَّكُمَا لَمْ تَكُنْ لَكُمَا صَلاَةٌ.

(۱۴۴۰) ایک مرتبہ دو آدمیوں نے حضرت عطا سے سوال کیا کہ ہمارے پاس سے ایک آدمی گزرا تو ہم نے اسے مخنث کہا۔ حضرت عطاء نے پوچھا کہ تم نے نماز پڑھنے سے پہلے کہا تھا یا بعد میں کہا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ نماز سے پہلے کہا تھا۔ فرمایا تم دونوں وضو کرو اور دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔

(۱٤٤١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ انْتَشَدَ شِعْرًا فِيهِ هِجَاءٌ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ.

(۱۴۴۱) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو صالح کے منہ سے ایسا شعر نکل گیا جو ہجو پر مشتمل تھا، پس اس پر انہوں نے پانی منگوا کر کلی کی۔

(۱٤٤٢) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَلاَمِ وُضُوءٌ ؛ شِعْرٌ وَغَيْرُهُ ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۴۴۲) حضرت جعفر بن برقان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے پوچھا کہ کوئی کلام یا کوئی شعر وغیرہ ایسا ہے جس سے وضو ٹوٹ جائے، فرمایا نہیں۔

(۱٤٤٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْكَلاَمِ وَالسِّبَابِ وَالصَّخَبِ وُضُوءٌ.

(۱۴۴۳) حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ کسی کلام، گالی گلوچ یا فضول بات سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(١٦٤) فی المسح عَلَى الْجَبَائِرِ

پٹی پر مسح کرنے کے احکام

(١٤٤٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْكَسْرِ إِذْ جُبِرَ عَلَى طَهَارَةٍ :يمسح بَعْدَ ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۴۴۴) حضرت حسن اس پٹی کے بارے میں جسے باوضو ہونے کی حالت میں باندھا گیا ہو فرماتے ہیں کہ اس پر مسح کیا جائے گا۔

(١٤٤٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْكَسْرِ إِذَا جُبِرَ :يَمسح عَلَى الْجَبَائِرِ.

(۱۴۴۵) حضرت عطا اس پٹی کے بارے میں جسے باوضو ہونے کی حالت میں باندھا گیا ہو فرماتے ہیں کہ اس پر مسح کیا جائے گا۔

(١٤٤٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنِ الْجُرْحِ يَكُون بِوَجْهِ الرَّجُلِ ، أَوْ بِبَعْضِ جَسَدِهِ عَلَيْهِ الدَّوَاءُ أَوِ الْخِرْقَةُ ؟ قَالَ :إِنْ خَشِيَ مَسَحَ عَلَى الْخِرْقَةِ ، وَإِنْ لَمْ يَخْشَ نَزَعَ الْخِرْقَةَ.

(۱۴۴۶) حضرت تیمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس سے اس زخم کے بارے میں سوال کیا جو آدمی کے چہرے یا کسی دوسرے عضو پر ہو اور اس پر دوائی یا پٹی ہو کہ وضو کے لئے اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اگر نقصان کا اندیشہ ہو تو اس پر مسح کرلے اور اگر نقصان کا اندیشہ نہ ہو تو اسے کھول لے۔

(١٤٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ وَدَاوُد ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ؛ أَنَّهُ اشْتَكَى رِجْلَهُ فَعَصَبَهَا وَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهَا وَقَالَ :إِنَّهَا مَرِيضَةٌ.

(۱۴۴۷) ایک مرتبہ حضرت ابو العالیہ کے پاؤں پر چوٹ لگ گئی انہوں نے اس پر پٹی باندھی اور وضو میں اس پر مسح کیا اور فرمایا یہ بیمار ہے۔

(١٤٤٨) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ بِي جُرْحٌ مِنَ الطَّاعُونِ ، فَسَأَلْت أَبَا مِجْلَزٍ ، فَقَالَ : امْسَحْ عَلَيْهِ.

(۱۴۴۸) حضرت عمران بن حدیر فرماتے ہیں کہ مجھے طاعون کا ایک زخم ہوا تو میں نے اس کے بارے میں ابومجلز سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس پر مسح کرلو۔

(١٤٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ بِهِ الْجُرْحُ ، قَالَ :يَغْتَسِلُ وَيَغْسِلُ مَا حَوْلَهُ.

(۱۴۴۹) حضرت عبید بن عمیر زخم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کے اردگرد کا حصہ دھویا جائے گا۔

(۱۴۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : يَمْسَحُ مَا حَوْلَهُ.

(۱۴۵۰) حضرت سوید بن غفلہ رحمہ اللہ زخم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کے اردگرد کا حصہ دھویا جائے گا۔

(۱۴۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ : يَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ.

(۱۴۵۱) حضرت شعبی اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ پٹی پر مسح کیا جائے گا۔

(۱۴۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ : أَصَابَنِي مَحْمَلٌ هَاهُنَا ، وَوَضَعَ شُعْبَةُ إِصْبَعَهُ فِي أَصْلِ حَاجِبِهِ ، فَعَصَبْتُ عَلَيْهِ عِصَابًا ، فَسَأَلْت سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَمْسَحُ عَلَيْهِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ.

(۱۴۵۲) حضرت سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں کہ مجھے یہاں (بھنوؤں کے نیچے) چوٹ لگی تو میں نے اس پر پٹی باندھ لی۔ اور اس بارے میں حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا کہ کیا اس پر مسح کروں؟ فرمایا ہاں۔

(۱۴۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، قَالَ : نَزَلَ بِنَا ضَيْفٌ فَاحْتَلَمَ وَبِهِ جُرْحٌ ، فَأَتَيْنَا عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : يَغْسِلُ مَا حَوْلَهُ ، وَلاَ يُمِسُّهُ الْمَاءَ.

(۱۴۵۳) حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت یوسف بن ماہک مہمان بن کر ہمارے ہاں تشریف لائے۔ انہیں احتلام ہوگیا جب کہ وہ زخمی بھی تھے۔ ہم عبید بن عمیر کے پاس آئے اور ان کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ زخم کے اردگرد کا حصہ دھولیں اور زخم کو پانی نہ لگائیں۔

(۱۴۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا كَانَ فِي الْيَدِ ، أَوِ الرِّجْلِ الْجُرْحُ فَخَشِيَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ إِنْ أَصَابَهُ الْمَاءُ ، مَسَحَ عَلَى الْخِرْقَةِ إِذَا تَوَضَّأَ.

(۱۴۵۴) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جب آدمی کے ہاتھ یا پاؤں پر زخم ہو اور اسے پانی لگنے سے نقصان کا اندیشہ ہو تو اس پر پٹی رکھ کر اس پر مسح کرلے۔

(۱۴۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَمْسَحُ عَلَيْهِ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَعْذِرُ بِالْعُذْرِ.

(۱۴۵۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ پٹی پر مسح کرلے کیونکہ اللہ عذر کو معاف فرماتے ہیں۔

(۱۴۵۶) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : يَمْسَحُ الرَّجُلُ إِذَا خَشِيَ عَلَى نَفْسِهِ.

(۱۴۵۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب آدمی کو نقصان کا اندیشہ ہو تو پٹی پر مسح کرلے۔

(۱۴۵۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، أَنَّهُ قَالَ : يَمْسَحُ عَلَيْهِ.

(۱۴۵۷) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ پٹی پر مسح کرے۔

(١٤٥٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ كَانَ بِهِ جُرْحٌ مَعْصُوبٌ فَخَشِيَ عَلَيْهِ الْعَنَتَ ، فَلْيَمْسَحْ مَا حَوْلَهُ ، وَلاَ يَغْسِلْهُ.

(۱۴۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر زخم پر پٹی باندھے ہوئے شخص کو پانی سے نقصان کا اندیشہ ہو تو اس کے اردگرد کا مسح کرلے اور اسے دھونے سے اجتناب کرے۔

(١٤٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :يَمْسَحُ عَلَى الْعِرْقِ.

(۱۴۵۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ پٹی پر مسح کرے گا۔

(١٦٥) فِي مس الإِبْطِ ، أَوْ نَتْفِهِ ؛ فِيهِ وُضُوءٌ ؟

کیا بغل کو ہاتھ لگانے یا اس کے بال اکھیڑنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

(١٤٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ :رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلاً حَكَّ إِبْطَهُ ، أَوْ مَسَّهُ ، فَقَالَ لَهُ :قُمْ فَاغْسِلْ يَدَكَ ، أَوْ تَطَهَّرْ.

(۱۴۶۰) ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو بغل میں خارش کر رہا تھا، آپ نے اس سے فرمایا اٹھو اور ہاتھ دھوؤ یا وضو کرو۔

(١٤٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَنْ نَقَّى أَنْفَهُ ، أَوْ مَسَّ إِبْطَهُ تَوَضَّأَ.

(۱۴۶۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو اپنا ناک صاف کرے یا بغل میں خارش کرے، اسے چاہئے کہ وضو کرے۔

(١٤٦٢) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِي نَتْفِ الإِبْطِ وُضُوءٌ.

(۱۴۶۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بغل کے بال اکھیڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(١٤٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يَمَسُّ أَنْفَهُ وَيَنْتِفُ إِبْطَهُ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا ، إِلاَّ أَنْ يُدْمِيَهُ.

(۱۴۶۳) حضرت حسن سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو بغل کو ہاتھ لگائے یا بال اکھیڑے تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں البتہ اگر خون نکلا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

(١٤٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :هَؤُلاَءِ يَقُولُونَ :مَنْ مَسَّ إِبْطَهُ أَعَادَ الْوُضُوءَ ، وَأَنَا أَقُولُ ذَلِكَ ، وَلاَ أَدْرِي مَا هَذَا.

(۱۴۶۴) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ بغل کو ہاتھ لگانے والا دوبارہ وضو کرے گا، میں نہ یہ کہتا ہوں اور نہ اس بات کو جانتا ہوں۔

(۱٤٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ نَتْفِ الإِبْطِ.

(۱۴۶۵) حضرت عبداللہ بن عمرو بغل کے بال اکھیڑنے کے بعد غسل فرماتے تھے۔

(۱٤٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَلَيْسَ بِالأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، وَالزُّهْرِيِّ قَالاَ :إِذَا مَسَّ الرَّجُلُ إِبْطَهُ أَعَادَ الْوُضُوءَ.

(۱۴۶۶) حضرت عون بن عبداللہ اور حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بغل کو ہاتھ لگائے تو دوبارہ وضو کرے۔

(١٦٦) إذا سال الدَّمُ ، أَوْ قَطَرَ ، أَوْ بَرَزَ فَفِيهِ الْوُضُوءُ

جب خون بہہ جائے یا ٹپک جائے یا ظاہر ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا

(١٤٦٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا سَالَ الدَّمُ نُقِضَ الْوُضُوءُ.

(۱۴۶۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب خون بہہ جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

(١٤٦٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الْوُضُوءَ مِنَ الدَّمِ إِلاَّ مَا كَانَ سَائِلاً.

(۱۴۶۸) حضرت حسن ؒ صرف اس خون سے وضو ٹوٹنے کے قائل تھے جو بہنے والا ہو۔

(١٤٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ يَدِهِ الدَّمُ ، وَلاَ يُجَاوِزُ الدَّمُ مَكَانَهُ ؟ قَالَ :يَتَوَضَّأُ.

(۱۴۶۹) حضرت مجاہد ؒ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس کا خون زخم سے باہر نکل آئے لیکن زخم کی جگہ سے تجاوز نہ کرے، فرمایا وہ وضو کرے گا۔

(١٤٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ :لاَ يَتَوَضَّأُ حَتَّى يَخْرُجَ.

(۱۴۷۰) حضرت ابراہیم سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا جب تک خون خارج نہ ہو وضو نہیں ٹوٹتا۔

(١٤٧١) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا بَرَزَ الدَّمُ مِنَ الأَنْفِ فَظَهَرَ ، فَفِيهِ الْوُضُوءُ.

(۱۴۷۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب خون ناک سے نکل کر ظاہر ہو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(١٤٧٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :الْوُضُوءُ وَاجِبٌ مِنْ كُلِّ دَمٍ قَاطِرٍ.

قَالَ :وَسَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُولُ :مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ.

(۱۴۷۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ہر ٹپکنے والے خون سے وضو ٹوٹتا ہے۔ حضرت حکم فرماتے ہیں بہنے والے خون سے وضو ٹوٹتا ہے۔

(۱٤۷۳) قَالَ أَبُو بَكْرٍ :سَمِعْت ابْنَ إِدْرِيسَ يَقُولُ :سَمِعْت مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ :لَيْسَ الْوُضُوءُ إِلاَّ مِنَ السَّبِيلَيْنِ ؛ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ.

(۱۴۷۳) حضرت مالک بن انس فرماتے ہیں کہ صرف اس چیز سے وضوٹوٹتا ہے جو سبیلین سے نکلے یعنی پیشاب اور پاخانہ۔

(۱٦۷) مَنْ كَانَ يُرَخِّصُ فِيهِ ، وَلاَ يَرَى فِيهِ وُضُوءًا

جن حضرات کے نزدیک خون کے نکلنے میں رخصت ہے

(۱٤۷٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ أَدْخَلَ أَصَابِعَهُ فِي أَنْفِهِ فَخَرَجَ دَمٌ فَمَسَحَهُ فَصَلَّى ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(۱۴۷۴) حضرت یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سعید بن مسیب نے اپنے ناک میں انگلی داخل کی تو کچھ خون نکل آیا۔ حضرت سعید نے اسے صاف کر دیا اور بغیر وضو کیے نماز پڑھ لی۔

(۱٤۷۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِالْقَطْرَةِ وَالْقَطْرَتَيْنِ مِنَ الدَّمِ فِي الصَّلاَةِ بَأْسًا.

(۱۴۷۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خون کے ایک یا دو قطرے نکلنے کی صورت میں وضوٹوٹنے کے قائل نہ تھے۔

(۱٤۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالشِّقَاقِ يَخْرُجُ مِنْهُ الدَّمُ.

(۱۴۷۶) حضرت ابوقلابہ اس پھٹن سے وضوٹوٹنے کے قائل نہ تھے جس سے خون بھی نکل آئے۔

(۱٤۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالدَّمِ إِذَا خَرَجَ مِنْ أَنْفِ الرَّجُلِ ، إِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَفْتِلَهُ بِإِصْبَعِهِ إِلاَّ أَنْ يَسِيلَ ، أَوْ يَقْطُرَ.

(۱۴۷۷) حضرت برد فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول کے نزدیک اگر آدمی کی ناک سے اتنا کم خون نکلے کہ انگلی سے صاف ہو جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ لیکن اگر بہہ جائے یا ٹپک جائے تو وضوٹوٹ جاتا ہے۔

(۱٤۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ عَصَرَ بَثْرَةً فِي وَجْهِهِ فَخَرَجَ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ ، فَحَكَّهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(۱۴۷۸) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے چہرے پر موجود ایک دانے سے خون نکلا انہوں نے اسے انگلیوں سے صاف کر دیا اور بغیر وضو کیے نماز پڑھ لی۔

(۱٤۷۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي الدَّمِ السَّائِلِ وُضُوءًا يَغْسِلُ

مِنْهُ الدَّمَ ، ثُمَّ حَسْبُهُ.

(۱۴۷۹) حضرت طاوس بہنے والے خون میں بھی وضو کے قائل نہ تھے۔ ان کے نزدیک بس خون کو دھو دینا کافی ہے۔

(۱٤۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، فَقُلْتُ : إِنِّي أَتَوَضَّأُ وَآخُذُ الدَّلْوَ فَأَسْتَسْقِي بِهِ فَيَخْدِشُنِي الْحَبْلُ ، أَوْ يُصِيبُنِي الْخَدْشُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الدَّمُ ؟ قَالَ : اغْسِلْهُ وَلاَ تَتَوَضَّأْ.

(۱۴۸۰) حضرت علاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا کہ اگر میں وضو کرنے کے بعد ڈول پکڑ کر پانی پیوں، اگر رسی کی وجہ سے میرا ہاتھ کٹ جائے اور خون نکل آئے تو میں کیا کروں؟ فرمایا اس خون کو دھو لو دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۱٤۸۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَامِعٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : أَنْبَأَنَا مَنْ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي أَنْفِهِ ، فَيَخْرُجُ عَلَيْهَا الدَّمُ ، فَيَحُتُّهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي.

(۱۴۸۱) حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ناک میں انگلی داخل کرتے اگر خون نکلتا تو اسے صاف کر کے نماز پڑھ لیتے تھے۔

(۱٤۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ : أَنَّهُ أَدْخَلَ إِصْبَعَهُ فِي أَنْفِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهَا دَمٌ فَمَسَحَهُ بِالأَرْضِ ، أَوْ بِالتُّرَابِ ثُمَّ صَلَّى.

(۱۴۸۲) حضرت ابو الزبیر فرماتے ہیں کہ حضرت جابر اپنی انگلی ناک میں داخل کرتے اگر خون نکلتا تو اسے زمین یا مٹی سے صاف کر کے نماز پڑھ لیتے۔

(۱٤۸۳) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا سَوَّارٍ الْعَدَوِيَّ عَصَرَ بَثْرَةً ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(۱۴۸۳) حضرت ابو خلدہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سوار کو دیکھا کہ انہوں نے ایک پھوڑا دبایا پھر بغیر وضو کیے نماز پڑھ لی۔

(۱٦۸) فِي الدُّمَّلِ وَالْحَبْنِ وَأَشْبَاهِهِ ، مَا يَصْنَعُ صَاحِبُهُ ؟

جس آدمی کو پھنسیاں نکلی ہوں وہ کیا کرے؟

(۱٤۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِبَنِيهِ : لاَ تَوَضَّؤُوا مِنَ الدُّمَّلِ إِلاَّ مَرَّةً.

(۱۴۸۴) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ پھنسیوں کی وجہ سے صرف ایک مرتبہ وضو کرو۔

(۱٤۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ سَيْفٍ ، قَالَ : كَانَ بِمُجَاهِدٍ قَرْحَةٌ تَمْصُلُ ، فَكَانَ لاَ يَتَوَضَّأُ ، وَيُصِيبُ ثَوْبَهُ فَلاَ يَغْسِلُهُ.

(۱۴۸۵) حضرت سیف فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد کو ایک پھوڑا نکلا ہوا تھا جو بہتا رہتا تھا، وہ اسکی وجہ سے وضو نہیں کرتے تھے اور اگر

کپڑے کو لگ جاتا تو دھوتے نہیں تھے۔

(۱۴۸۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : رَجُلٌ بِهِ دَمَامِيلُ كَثِيرَةٌ فَلاَ تَزَالُ تَسِيلُ ؟ قَالَ : يَغْسِلُ مَكَانَهَا وَيَتَوَضَّأُ وَيُبَادِرُ فَيُصَلِّي.

(۱۴۸۶) حضرت ابراہیم سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جسے بہت سی پھنسیاں نکلی ہوں اور وہ بہتی رہتی ہوں تو وہ کیا کرے؟ فرمایا وہ ان کے نشان دھوتا رہے اور وضو کر کے نماز پڑھے۔

(۱۴۸۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بِهِ النَّاصُورُ ؟ فَقَالَ : يُصَلِّي وَإِنْ سَالَ مِنْ قَرْنِهِ إِلَى قَدَمِهِ.

(۱۴۸۷) حضرت شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جسے بواسیر کے چھالے نکلے ہوں تو فرمایا کہ وہ نماز پڑھتا رہے وہ بہہ کر پاؤں تک ہی کیوں نہ پہنچ جائیں۔

(۱۴۸۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَفِي ثَوْبِهِ الْحُبُونُ ، قَالَ : لاَ يَغْسِلُهُ حَتَّى يَبْرَأَ ، فَإِذَا بَرَأَ غَسَلَ ثَوْبَهُ . قَالَ : وَقَدْ رَأَيْت إِبْرَاهِيمَ يُصَلِّي وَفِي ثَوْبِهِ صَدِيدٌ مِنْ حُبُونٍ كَانَتْ بِهِ.

(۱۴۸۸) حضرت ابراہیم سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جسے چھالے ہوں اور ان کے نشانات کپڑوں پر لگ جائیں۔ تو فرمایا کہ جب تک ٹھیک نہ ہو جائے کپڑے دھونے کی ضرورت نہیں اور جب ٹھیک ہو جائے کپڑے دھو لے۔ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ان کپڑوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے جن پر پھنسیوں کی پیپ کے نشان ہوتے تھے۔

(۱۴۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أُمَيٍّ ، قَالَ : رَأَيْتُ طَاوُوسًا يُصَلِّي وَكَأَنَّ ثَوْبَهُ نِطْعٌ مِنْ قُرُوحٍ كَانَتْ بِسَاقَيْهِ.

(۱۴۸۹) حضرت امی فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس کو ایسے کپڑوں میں نماز پڑھتے دیکھا ہے جو ان کی پنڈلیوں کے دانوں کے نشانات کی وجہ سے اس چمڑے کی طرح لگتے تھے۔

(۱۶۹) الجنب يخرج مِنْهُ الشَّيْءُ بَعْدَ الْغُسْلِ

اگر جنبی کے جسم سے غسل کے بعد کوئی چیز نکلے تو وہ کیا کرے؟

(۱۴۹۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يَتَوَضَّأُ.

(۱۴۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ وضو کرے۔

(۱۴۹۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَيَّانَ الْجُوفِي ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : يَتَوَضَّأُ.

(۱۴۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ وضو کرے۔

(۱٤۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُبَاتَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :يَتَوَضَّأُ.

(۱۴۹۲) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ وہ وضو کرے۔

(۱٤۹۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْهُمَا الشَّيْءُ بَعْدَ مَا يَغْتَسِلاَنِ ، قَالَ :يَغْسِلاَنِ فَرْجَهُمَا وَيَتَوَضَّآنِ.

(۱۴۹۳) حضرت زہری ان مرد وعورت کے بارے میں جن کے جسم سے غسل کرنے کے بعد کچھ نکل آئے فرماتے ہیں کہ شرم گاہ کو دھوئیں اور غسل کریں۔

(۱٤۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَغَيْرِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ ذَكَرِهِ شَيْءٌ مِنَ الْمَنِيِّ ، قَالَ :إِنْ كَانَ بَالَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلاَ يُعِيدُ الْغُسْلَ ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَبُلْ فَلْيُعِد الْغُسْلَ.

(۱۴۹۴) حضرت حسن اس مرد کے بارے میں جس کے جسم سے غسل کرنے کے بعد منی وغیرہ نکل آئے فرماتے ہیں کہ اگر اس نے غسل سے پہلے پیشاب کیا ہے تو غسل کا اعادہ نہ کرے اور اگر وہ پہلے پیشاب نہیں کیا تو دوبارہ غسل کرے۔

(۱٤۹٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، فَيَخْرُجُ مِنْ ذَكَرِهِ الشَّيْءُ ؟ فَقَالاَ :يَغْسِلُ ذَكَرَهُ.

(۱۴۹۵) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو غسل جنابت کرے اور پھر اس کے جسم سے کوئی چیز نکل آئے تو دونوں نے فرمایا کہ وہ اپنی شرم گاہ کو دھولے۔

(۱٤۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ فِي الْمَرْأَةِ يَخْرُجُ مِنْهَا الشَّيْءُ مِنْ مَاءِ الرَّجُلِ بَعْدَ الْغُسْلِ ، قَالَ : عَلَيْهَا الْوُضُوءُ.

(۱۴۹۶) حضرت جابر اس عورت کے بارے میں جس کے غسل کرنے کے بعد اس کی شرم گاہ سے مرد کا پانی نکل آئے فرماتے ہیں کہ وہ صرف وضو کرے۔

(۱۷۰) الرجل يمسح جِلْدَهُ بِالْبُزَاقِ

جلد پر تھوک لگانا اچھا نہیں؟

(۱٤۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : إِذَا أَحَكَّ أَحَدُكُمْ جِلْدَهُ ، فَلاَ يَمْسَحْهُ بِبُزَاقِهِ ، فَإِنَّ الْبُزَاقَ لَيْسَ بِطَاهِرٍ.

(۱۴۹۷) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی خارش کرے تو اپنے جلد پر تھوک نہ لگائے کیونکہ تھوک پاکیزہ

چیز نہیں۔

(۱۴۹۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : قِيلَ لَهُ : هَلْ كَانَ إبْرَاهِيمُ يَكْرَهُ الْبُزَاقَ ؟ قَالَ : إنَّمَا كَانَ يَكْرَهُ أَن يَحُكَّ الرَّجُلُ جِلْدَهُ ، ثُمَّ يُتْبِعَهُ بِرِيقِهِ ، فَإِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِطَهُورٍ.

(۱۴۹۸) حضرت اعمش سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت ابراہیم تھوک کو ناپسند سمجھتے تھے؟ فرمایا وہ اس بات کو ناپسند خیال فرماتے تھے کہ آدمی خارش کرنے کے بعد اپنی جلد پر تھوک لگائے کیونکہ تھوک پاک نہیں ہے۔

(۱۴۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يُجْعَلَ الْبُزَاقُ عَلَى الْقُرْحَةِ تكُونُ بِهِ.

(۱۴۹۹) حضرت ابراہیم اس بات کو ناپسند خیال فرماتے تھے کہ آدمی اپنے پھوڑے پر تھوک لگائے۔

(۱۵۰۰) حَدَّثَنَا زَاجِرُ بْنُ الصَّلْتِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : انْطَلَقْتُ إلَى مَنْزِلِ الْحَسَنِ وَجَائَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ فَقَالَ : يَا أَبَا سَعِيدٍ : الرَّجُلُ يَحُكُّ إمَّا جَسَدَهُ ، وَإِمَّا ذِرَاعَيْهِ ، ثُمَّ يَقُولُ بِرِيقِهِ عَلَيْهِ ، فَيَمْسَحُهُ عَلَيْهِ ، يَتَوَ مِنْهُ؟ قَالَ : لاَ.

(۱۵۰۰) حضرت حارث بن مالک کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن کے مکان میں تھا کہ ایک آدمی نے آکر ان سے سوال کیا کہ اے ا سعید! ایک آدمی اپنے جسم یا اپنے بازوؤں پر خارش کرتا ہے پھر اپنا تھوک اس پر لگا کر ملتا ہے تو کیا وہ وضو کرے؟ فرمایا نہیں۔

(۱۵۰۱) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْحِمْيَرِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو الْعَلاَءِ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ قَتَادَةَ فَتَذَاكَرُوا عِنْدَهُ قَوْ إبْرَاهِيمَ وَقَوْلَ الْكُوفِيينَ فِي الْبُزَاقِ : يُغْسَلُ ، قَالَ : فَحَكَّ قَتَادَةُ سَاقَهُ ، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ رِيقِهِ شَيْئًا ، ثُمَّ أَمَرَّ عَلَيْهِ لِيُرِيَنَا أَنَّهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۵۰۱) حضرت ابو العلاء فرماتے ہیں کہ ہم حضرت قتادہ کے پاس تھے کہ لوگوں نے ان کے سامنے حضرت ابراہیم اور کوفیین کے قول کا تذکرہ کیا کہ تھوک کو دھویا جائے تو حضرت قتادہ نے ہمیں یہ بتانے کے لئے کہ تھوک کوئی چیز نہیں اپنی پنڈلی پر خارش کی پھر ا تھوک کو اس پر مل دیا۔

(۱۷۱) فی الرجل يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَيَبُولُ

غسل جنابت کرنے کے بعد کوئی آدمی پیشاب کردے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۵۰۲) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْغَنَوِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ : إذَا اغْتَسَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَبَالَ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ غُسْلِهِ فَلْيُفْرِغْ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ.

(۱۵۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کوئی غسل جنابت سے فارغ ہونے سے پہلے پیشاب کردے تو اپنے سر پر پانی ڈالے۔

۱۵۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : يُعِيدُ ، يَعْنِي : الْغُسْلَ.

(۱۵۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دوبارہ غسل کرے۔

۱۵۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: لاَ يَعُودُ إِلَى غُسْلٍ مُؤْتَنَفٍ.

(۱۵۰۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ بالکل نئے غسل کی ضرورت نہیں۔

(۱۷۲) الرجل ينتهي إِلَى الْبِئْرِ ، أَوِ الْغَدِيرِ وَهُوَ جُنُبٌ

ایک جنبی اگر کنویں یا حوض سے غسل کرنا چاہے تو کیا کرے؟

۱۵۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْجُنُبِ يَنْتَهِي إِلَى الْبِئْرِ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنَاءٌ، قَالَ : يُدْلِي ثَوْبَهُ فِي الْبِئْرِ ، ثُمَّ يَعْصِرُهُ عَلَى جَسَدِهِ.

(۱۵۰۵) حضرت عطاء اس جنبی کے بارے میں جو کنویں کے کنارے موجود ہو اور اس کے پاس برتن نہ ہو فرماتے ہیں کہ وہ اپنا کپڑا لٹکا کر گیلا کر کے پھر اسے اپنے جسم پر نچوڑ لے۔

۱۵۰٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ الْجُنُبِ يَنْتَهِي إِلَى الْغَدِيرِ ؟ قَالَ : يَغْتَسِلُ فِي نَاحِيَةٍ مِنْهُ.

(۱۵۰۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس جنبی کے بارے میں سوال کیا گیا جو تالاب کے کنارے کھڑا ہو تو فرمایا وہ ایک کنارے سے غسل کر لے۔

۱۵۰۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نَسْتَحِبُّ أَنْ نَأْخُذَ مِنْ مَاءِ الْغَدِيرِ وَنَغْتَسِلَ بِهِ فِي نَاحِيَةٍ.

(۱۵۰۷) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ حوض کے ایک کنارے سے پانی لے کر غسل کر لیں۔

(۱۷۳) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَبُولَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ

جن حضرات کے نزدیک کھڑے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے؟

۱۵۰۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ. (مسلم ۹۴۔ نسائی ۳۵)

(۱۵۰۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ يَبُلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ، ثُمَّ

يَغْتَسِلُ مِنْهُ.

(۱۵۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے، پھر اس سے غسل کرے۔

(۱۵۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ يَبُلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ، ثُمَّ يَتَطَهَّرُ مِنْهُ.

(۱۵۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے نہ پھر اس سے پاکی حاصل کرے۔

(۱۵۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَبُلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ، وَلاَ يَغْتَسِلُ فِيهِ مِنْ جَنَابَةٍ. (ابوداؤد ۷۱۔ احمد ۲/ ۴۳۳)

(۱۵۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی کھڑے پانی میں نہ تو پیشاب کرے نہ غسل جنابت کرے۔

(۱۵۱۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يَبُلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ. (احمد ۵۳۲)

(۱۵۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ بعد میں اس سے وضو بھی کرنے لگے۔

(۱۷٤) مَنْ قَالَ الْمَاءُ طَهُورٌ لاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ پانی پاک ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی

(۱۵۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ ، قَالَ : وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا الْحِيَضُ وَلَحْمُ الْكِلاَبِ وَالنَّتِنُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

(ابوداؤد ٦٨۔ ترمذی ٦٦)

(۱۵۱۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کیا ہم بئر بضاعہ سے وضو کر لیا کریں؟ (بئر بضاعہ ایک کنواں تھا جس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور گندگی پھینکی جاتی تھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پانی پاک کرنے والا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی''۔

(۱۵۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ الأَعْرَابِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فِي مَجْلِسِ الأَشْيَاخِ قَبْلَ وَقْعَةِ ابْنِ الأَشْعَثِ شَيْخٌ ،

فَكَانَ يَقُصُّ عَلَيْنَا ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي مَسِيرٍ لَهُمْ فَانْتَهَوْا إِلَى غَدِيرٍ فِي نَاحِيَةٍ مِنْهُ جِيفَةٌ ، فَأَمْسَكُوا عَنْهُ حَتَّى أَتَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذِهِ الْجِيفَةُ فِي نَاحِيَتِهِ ، فَقَالَ :اسْقُوا وَاسْتَقُوا ، فَإِنَّ الْمَاءَ يُحِلُّ ، وَلاَ يُحَرِّمُ. (بیهقی ۲۵۸)

(۱۵۱۴)ایک مرتبہ ایک سفر کے دوران نبی کریم ﷺ کے صحابہ ایک ایسے تالاب کے پاس پہنچے جس کے ایک کنارے مردار جانور پڑا تھا۔لوگ حضور ﷺ کے انتظار میں رک گئے۔جب آپ ﷺ تشریف لائے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! اس کے ایک کنارے پر یہ مردار پڑا ہے۔آپ نے فرمایا یہ پیو اور سیراب ہوکر پیو، پانی حلال کرتا ہے حرام نہیں کرتا۔

(۱۵۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَدِيرٍ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الْكِلاَبَ تَلَغُ فِيهِ وَالسِّبَاعُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِلسَّبُعِ مَا أَخَذَ فِي بَطْنِهِ، وَلِلْكَلْبِ مَا أَخَذَ فِي بَطْنِهِ ، فَاشْرَبُوا وَتَوَضَّؤُوا. قَالَ :فَشَرِبُوا وَتَوَضَّؤُوا. (بیهقی ۲۵۸)

(۱۵۱۵)حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک تالاب کے پاس سے گذرے تو لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس تالاب سے کتے اور درندے پانی پیتے ہیں۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ درندے نے جو پیا اس کے پیٹ میں ہے اور کتے نے جو پیا اس کے پیٹ میں ہے تم اس میں سے پیو اور وضو کرو۔پس لوگوں نے اس میں سے پیا اور وضو کیا۔

(۱۵۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ بِحَوْضٍ مِجَنَّةٍ ، فَقَالَ :اسْقُونِي مِنْهُ ، فَقَالُوا :إِنَّهُ تَرِدُهُ السِّبَاعُ وَالْكِلاَبُ وَالْحَمِيرُ ، فَقَالَ :لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بُطُونِهَا :وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُورٌ وَشَرَابٌ.

(۱۵۱۶)حضرت میمون بن ابی شبیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام مجنہ کے ایک حوض کے پاس سے گذرے اور فرمایا کہ مجھے اس سے پانی پلاؤ۔لوگوں نے کہا کہ اس سے درندے، کتے اور گدھے پانی پیتے ہیں۔فرمایا ان کا وہ ہے جو انہوں نے پی لیا جو باقی بچا وہ وضو کے لئے اور پینے کے لئے ہے۔

(۱۵۱۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى عَلَى حَوْضٍ مِنَ الْحِيَاضِ فَأَرَادَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَيَشْرَبَ ، فَقَالَ أَهْلُ الْحَوْضِ :إِنَّهُ تَلَغُ فِيهِ الْكِلاَبُ وَالسِّبَاعُ ، فَقَالَ عُمَرُ :إِنَّ لَهَا مَا وَلَغَتْ فِي بُطُونِهَا ، قَالَ :فَشَرِبَ وَتَوَضَّأَ.

(۱۵۱۷)حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک حوض کے پاس سے گذرے تو اس میں سے پینے اور وضو کرنے کا ارادہ کیا۔حوض والوں نے بتایا کہ اس میں سے کتے اور درندے پیتے ہیں۔فرمایا ان کے لئے وہ ہے جو انہوں نے پی لیا۔پھر آپ نے اس میں سے پیا اور وضو بھی فرمایا۔

(۱۵۱۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْبُوذٍ ، عَنْ أُمِّهِ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تُسَافِرُ مَعَ مَيْمُونَةَ فَتَمُرُّ بِالْغَدِيرِ فِيهِ الْجِعْلاَنُ

وَالْبَعْرُ فَيُسْتَقَى لَهَا مِنْهُ ، فَتَتَوَضَّأُ وَتَشْرَبُ.

(۱۵۱۸) حضرت منبوذ کی والدہ فرماتی ہیں کہ وہ ایک سفر میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھیں انہوں نے ایک ایسے حوض سے پانی پیا جس میں جعلان نامی کیڑا اور مینگنیاں تھیں اور اس سے وضو بھی کیا۔

(۱۵۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ سُؤْرِ الْحَوْضِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَيَشْرَبُ مِنْهُ الْحِمَارُ ؟ فَقَالَ :لاَ يُحَرِّمُ الْمَاءَ شَيْءٌ.

(۱۵۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسے حوض کے بارے میں سوال کیا گیا جس سے درندے اور گدھے پانی پیتے تھے۔ آپ نے فرمایا پانی کو کوئی چیز حرام نہیں کرتی۔

(۱۵۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَانْتَهَيْنَا إِلَى غَدِيرٍ فِيهِ الْمَيْتَةُ وَتَغْتَسِلُ فِيهِ الْحَائِضُ ، فَقَالَ :الْمَاءُ لاَ يُجْنِبُ .

(۱۵۲۰) حضرت کعب بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک ایسے تالاب پر پہنچے جس میں مردار پڑا تھا اور حائضہ عورتیں اس میں غسل کرتی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

(۱۵۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الْمَاءُ طَهُورٌ لاَ يُنَجِّسُهُ إِلاَّ النَّجِسُ ، يَعْنِي :الْمُشْرِكَ.

(۱۵۲۱) حضرت مجاہد نے فرمایا کہ پانی کو انتہائی ناپاک مشرک کے علاوہ کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

(۱۵۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْمَاءُ لاَ يُجْنِب.

(۱۵۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

(۱۵۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :الْمَاءُ لاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

(۱۵۲۳) حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

(۱۵۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَمَّنْ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ :الْمَاءُ لاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

(۱۵۲۴) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

(۱۵۲٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، عَنْ أَبِيهِ الْمِقْدَامِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :إِنَّهُ لَيْسَ يَكُونُ عَلَى الْمَاءِ جَنَابَةٌ.

(۱۵۲۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

(۱۵۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :أَنْزَلَ اللَّهُ الْمَاءَ طَهُورًا فَلاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ ، وَرُبَّمَا قَالَ :لاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ ،

قَالَ دَاوُد :وَذَلِكَ أَنَّا سَأَلْنَاهُ عَنِ الْغُدْرَانِ وَالْحِيَاضِ تَلَغُ فِيهَا الْكِلاَبُ.

(۱۵۲۶) حضرت ابن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کو پاک کرنے والا نازل کیا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ حضرت داؤد فرماتے ہیں کہ حضرت سعید نے یہ بات اس لئے فرمائی کہ ہم نے ان سے ان حوضوں اور تالابوں کے بارے میں سوال کیا تھا جن میں کتے منہ ماردیں۔

(۱۵۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ :الْغَدِيرُ نَأْتِيهِ وَقَدْ وَلَغَ فِيهِ الْكِلاَبُ وَشَرِبَ مِنْهُ الْحِمَارُ ، نَشْرَبُ مِنْهُ ؟ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :أَوْ قُلْتُ :نَتَوَضَّأُ مِنْهُ ؟ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَقَالَ :إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَدِيرَ يَنْتَظِرُ حَتَّى يَسْأَلَ :أَيُّ كَلْبٍ وَلَغَ فِيهِ أَوْ أَيُّ حِمَارٍ شَرِبَ مِنْ هَذَا ؟.

(۱۵۲۷) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے عرض کیا کہ بعض اوقات ہم ایسے تالابوں پر جاتے ہیں جن میں کتے نے منہ مارا ہوتا ہے یا گدھے نے پانی پیا ہوتا ہے۔ کیا ہم اس میں سے پی سکتے ہیں یا اس میں سے وضو کر سکتے ہیں حضرت قاسم نے میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ جب تم کسی حوض پر جاؤ تو انتظار کرو اور سوال کرو کہ کتے نے اس میں منہ مارا ہے یا کسی گدھے نے اس میں سے پانی پیا ہے؟

(۱۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سُئِلَ الْحَسَنُ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِي تَكُونُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ تَرِدُهَا الْحَمِيرُ وَالسِّبَاعُ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۵۲۸) حضرت حسن سے ان تالابوں کے بارے میں سوال کیا گیا جو مکہ کے راستے میں ہیں اور ان میں گدھے اور درندے منہ مارتے ہیں، فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۲۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :الْمَاءُ طَهُورٌ لاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

(۱۵۲۹) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانی پاک کرنے والا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

(۱۵۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْبَهْرَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:الْمَاءُ طَهُورٌ لاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

(۱۵۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانی پاک کرنے والا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

(۱۵۳۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :الْمَاءُ لاَ يَنْجُسُ.

(۱۵۳۱) سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

(۱۵۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ صَالِحٍ ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ ، قَالَ لِرَجُلٍ :صُبَّ عَلَيَّ ، وَهُوَ فِي الْحَمَّامِ ، قَالَ :إِنِّي جُنُبٌ ، فَقَالَ :قُمْ فَاغْتَسِلْ فَإِنَّ الْمَاءَ لاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

(۱۵۳۲) حضرت جابر بن زید نے ایک آدمی سے کہا کہ میرے اوپر پانی ڈالو۔ وہ حمام میں تھے۔ اس نے کہا میں جنبی ہوں۔ فرمایا جاؤ غسل کرو کیونکہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

(۱۷۵) الماء إذا كَانَ قُلَّتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ

جب پانی دو قُلّے یا زیادہ ہو

(۱۵۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بِأَرْضِ الْفَلَاةِ ، وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ ؟ فَقَالَ : إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ.

(ابو داؤد ۶۵۔ ترمذی ۶۷)

(۱۵۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں سوال کیا گیا جو کسی جنگل میں ہو اور جانور اور درندے اس میں سے پیتے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب پانی دو قُلّے ہو جائے تو وہ ناپاکی نہیں اٹھاتا۔

(۱۵۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ ، أَوْ نَحْوَهُ. (ابن حبان ۱۲۴۹)

(۱۵۳۴) یہ حدیث ایک اور سند سے بھی منقول ہے۔

(۱۵۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : إِذَا كَانَ الْمَاءُ أَرْبَعِينَ قُلَّةً لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

(۱۵۳۵) حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ جب پانی چالیس قلہ ہو جائے تو کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی۔

(۱۵۳۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَام ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَ الْمَاءُ ذَنُوبَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

(۱۵۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانی جب دو ذنوب (ایک پیمانے کا نام) ہو جائے تو کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی۔

(۱۵۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا . أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا.

(۱۵۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانی جب دو قُلّے تک پہنچ جائے تو کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی۔

(۱۵۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ أَنْ يَكُونَ كُرًّا لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا.

(۱۵۳۸) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ پانی جب ایک کر تک پہنچ جائے تو ناپاکی کو نہیں اٹھاتا۔

(۱۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَ الْمَاءُ كُرًّا فَلَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

(۱۵۳۹) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ پانی جب ایک کر ہو جائے تو کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی۔

(۱۵٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :الْمَاءُ الرَّاكِدُ لاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ إِذَا كَانَ قَدْرَ ثَلاَثِ قِلاَلٍ.

(۱۵۴۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ کھڑا پانی جب تین قلوں تک پہنچ جائے تو کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی۔

(١٥٤١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ) ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ ، قَالَ شَرِيكٌ : قُلْتُ لأَبِي إِسْحَاقَ :مَا يَعْنِي بِالْقُلَّتَيْنِ ؟ قَالَ :الْجَرَّتَيْنِ.

(۱۵۴۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ پانی جب دو قلّے ہو تو کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی۔ حضرت شریک کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسحاق سے پوچھا دو قلّے کتنا پانی ہوتا ہے؟ فرمایا دو مٹکے۔

(١٥٤٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :إِذَا كَانَ الْمَاءُ كُرًّا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

(۱۵۴۲) حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ پانی جب ایک کر ہو جائے تو کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی۔

(١٥٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ :إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ أَرْبَعِينَ قُلَّةً لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ . أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا.

(۱۵۴۳) حضرت محمد بن المنکدر فرماتے ہیں کہ پانی جب چالیس قلوں تک پہنچ جائے تو کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی۔

(١٧٦) في الرجل يَمَسُّ الْحِنَّاءَ بَعْدَ مَا يَطَّلِي

(١٥٤٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَمَسُّونَ الْحِنَّاءَ بَعْدَ النُّورَةِ ، وَكَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُؤَثِّرَ فِي الأَظْفَارِ.

(۱۵۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف چونے کا پتھر استعمال کرنے کے بعد مہندی کو ہاتھ لگا لیتے تھے وہ اس بات کو مکروہ خیال کرتے تھے کہ ناخنوں پر اس کا اثر پڑے۔

(١٥٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْحِنَّاءِ وَالْخَلُوقِ لِلرَّجُلِ بَعْدَ النُّورَةِ ، قَالَ : أَمَّا الْحِنَّاءُ فَلاَ بَأْسَ ، وَأَمَّا الْخَلُوقُ فَإِنِّي أَكْرَهُهُ.

(۱۵۴۵) حضرت عطا فرماتے ہیں کہ چونے کا پتھر استعمال کرنے کے بعد مہندی لگانے میں کوئی حرج نہیں جبکہ خلوق (ایک زرد مائع خوشبو) کو میں مکروہ سمجھتا ہوں۔

(١٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ لِي عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ دَيْنٌ ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْحَمَّامِ وَقَدْ أَثَّرَ الْحِنَّاءُ بِأَظَافِيرِهِ ، وَجَارِيَةٌ تَحُكُّ عَنْهُ الْحِنَّاءَ بِقَارُورَةٍ.

(۱۵۴۶) ابو خالد کہتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی نے میرا قرضہ دینا تھا۔ میں ان سے اس کا تقاضا کرنے آیا تو وہ حمام سے باہر آئے تھیں ان کے ناخنوں پر مہندی کے نشانات تھے اور باندی شیشے سے مہندی صاف کر رہی تھی۔

(۱۷۷) فی دُرْدِیِّ الْخَمْرِ یُطْلَی بِهِ بَعْدَ النُّورَةِ

(۱۵٤۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَطْلُوا بِدُرْدِيِّ الْخَمْرِ بَعْدَ النُّورَةِ.

(۱۵۴۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف چونے کا پتھر استعمال کرنے کے بعد شراب کی تلچھٹ کے استعمال کو مکروہ خیال کرتے تھے۔

(۱۵٤۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ دُرْدِيِّ الْخَمْرِ هَلْ يَصْلُحُ أَنْ يُتَدَلَّكَ بِهِ فِي الْحَمَّامِ ، أَوْ يُتَدَاوَى بِشَيْءٍ مِنْهُ فِي جِرَاحَةٍ ، أَوْ سِوَاهَا ؟ قَالَ : هُوَ رِجْسٌ ، وَأَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِاجْتِنَابِهِ.

(۱۵۴۸) حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ کیا حمام میں شراب کی تلچھٹ کا استعمال یا زخم پر دوائی کے لیے اس کا استعمال درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ ناپاک چیز ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

(۱۷۸) فی الرجل یَجْلِسُ فِی الْمَسْجِدِ عَلَی غَیْرِ وُضُوءٍ

بغیر وضو مسجد میں بیٹھنے کا حکم

(۱۵٤۹) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، قَالَ : خَرَجَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَبَالَ ، ثُمَّ دَخَلَ فَتَحَدَّثَ مَعَ أَصْحَابِهِ ، وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

(۱۵۴۹) حضرت یحییٰ بن عباد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ مسجد سے باہر نکلے، پیشاب کیا اور پھر مسجد میں آکر اپنے ساتھیوں سے گفتگو میں مشغول ہو گئے اور پانی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔

(۱۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ هَذَا ، أَحْسَبُهُ قَبْلَ وَقْعَةِ ابْنِ الأَشْعَثِ ، أَنَّ عَلِيًّا بَالَ ، ثُمَّ اجْتَازَ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ.

(۱۵۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا اور وضو کیے بغیر مسجد میں تشریف لے آئے۔

(۱۵۵۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَدْخُلَ الْمَسْجِدَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ.

(۱۵۵۱) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ بلا وضو مسجد میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۵۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو السَّوَّارِ يَكْرَهُ أَنْ يَتَعَمَّدَ الرَّجُلُ أَنْ يَجْلِسَ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ.

(۱۵۵۲) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سوار اس بات کو مکروہ خیال فرماتے ہیں کہ مسجد میں بغیر وضو بیٹھا رہے۔

(۱۵۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ خَالِدٍ ؛ قَالَ : كَانَ أَبُو الضُّحَى يَبُولُ ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ الْجَامِعَ فَيُحَدِّثُنَا.

(۱۵۵۳) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالضحیٰ پیشاب کرتے پھر جامع مسجد میں آ کر ہم سے باتیں کیا کرتے تھے۔

(۱۵۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَجِيءُ مِنَ الْحَدَثِ ، ثُمَّ يَجْلِسُ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ.

(۱۵۵۴) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید حدث کی حالت میں مسجد آتے اور وضو کئے بغیر مسجد میں بیٹھ جاتے تھے۔

(۱۵۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ قَالاَ : يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ مَارًّا ، وَلاَ يَجْلِسُ فِيهِ.

(۱۵۵۵) حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن رحمہ اللہ حالت حدث کے حامل شخص کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مسجد سے گزر سکتا ہے لیکن بیٹھ نہیں سکتا۔

(۱۵۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ.

(۱۵۵۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ بلا وضو مسجد میں بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجْلِسُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ؟ قَالَ : أَنَا السَّاعَةَ كَذَلِكَ.

(۱۵۵۷) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو بلا وضو مسجد میں بیٹھے۔ فرمایا میں اس وقت اسی حالت میں ہوں۔

(۱۵۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ جَاءَ مِنَ الْحَدَثِ فَجَلَسَ وَأَخْرَجَ رِجْلَيْهِ مِنَ الْمَسْجِدِ.

(۱۵۵۸) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین کو دیکھا کہ وہ رفع حاجت سے واپس آئے اور مسجد میں اس طرح بیٹھے کہ اپنی ٹانگیں باہر نکال دیں۔

(۱۵۵۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أخبرنَا النَّزَّالُ الْعَصَرِيُّ ، قَالَ : رَأَيْتُ خُلَيْدًا أَبَا

سُلَيْمَانَ بَالَ ، ثُمَّ دَخَلَ مَسْجِدَ بَنِي عَصَرٍ فَجَلَسَ.

(۱۵۵۹) حضرت نزال عصری فرماتے ہیں کہ میں نے خلید ابو سلیمان کو دیکھا انہوں نے پیشاب کیا پھر بنو عصر کی مسجد میں بیٹھ گئے۔

(۱۷۹) الجنب يمر فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ

کیا جنبی غسل سے پہلے مسجد سے گزر سکتا ہے؟

(۱۵٦۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :كَانَ الْجُنُبُ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ مُجْتَازًا.

(۱۵٦۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنبی مسجد کو عبور کرنے کے لئے مسجد سے گزر سکتا ہے۔

(۱۵٦۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ جُنُبٌ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا مِمَّنْ سَمِعْت هَذَا ؟ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ قَرِيبًا مِنْ خَمْسِينَ سَنَةً.

(۱۵٦۱) حضرت عوام فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حالت جنابت میں مسجد سے گزر جایا کرتے تھے۔ان سے پوچھا گیا آپ نے یہ بات کتنا عرصہ پہلے سنی تھی؟ فرمایا تقریباً پچاس سال پہلے۔

(۱۵٦۲) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :الْجُنُبُ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ ، وَلاَ يَجْلِسُ فِيهِ ، ثُمَّ قَرَأَ :﴿وَلاَ جُنُبًا إِلاَّ عَابِرِي سَبِيلٍ﴾.

(۱۵٦۲) حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ جنبی مسجد سے گزر سکتا ہے مسجد میں بیٹھ نہیں سکتا۔ پھر یہ آیت پڑھی ﴿وَلاَ جُنُبًا إِلاَّ عَابِرِي سَبِيلٍ﴾ [النساء ٤٣]

(۱۵٦۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ . وَعَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، مِثْلَهُ.

(۱۵٦۳) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۵٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ ﴿وَلاَ جُنُبًا إِلاَّ عَابِرِي سَبِيلٍ﴾ قَالَ :لاَ يَمُرُّ الْجُنُبُ فِي الْمَسْجِدِ إِلاَّ أَنْ لاَ يَجِدَ طَرِيقًا غَيْرَهُ.

(۱۵٦۴) حضرت ابراہیم نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ﴿وَلاَ جُنُبًا إِلاَّ عَابِرِي سَبِيلٍ﴾ پھر فرمایا کہ اگر جنبی کے پاس کوئی اور راستہ ہو تو مسجد سے نہیں گزر سکتا۔

(۱۵٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الحسن ؛ قَالَ :الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ يَمُرَّانِ فِي الْمَسْجِدِ ، وَلاَ يَمْكُثَانِ فِيهِ.

(۱۵٦۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جنبی اور حائضہ مسجد سے گزر سکتے ہیں لیکن اس میں ٹھہر نہیں سکتے۔

(۱۵٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :الْجُنُبُ يَجْتَازُ فِي

الْمَسْجِدِ ، وَلاَ يَجْلِسُ فِيهِ.

(۱۵۶۶) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ جنبی مسجد سے گزر سکتا ہے بیٹھ نہیں سکتا۔

(۱۵٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يُجْنِبُ ، ثُمَّ يَتَوضأ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَجلس فِيهِ.

(۱۵۶۷) حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ اسلاف میں سے کوئی حالت جنابت میں وضو کر کے مسجد میں داخل ہوتا اور بیٹھ جاتا تھا۔

(۱٥٦٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي قوله تعالى :﴿وَلاَ جُنُبًا إِلاَّ عَابِرِى سَبِيلٍ﴾ قَالَ :الْجُنُبُ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ.

(۱۵۶۸) حضرت عطاء اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فرماتے ہیں ﴿وَلاَ جُنُبًا إِلاَّ عَابِرِى سَبِيلٍ﴾ جنبی مسجد سے گزر سکتا ہے۔

(۱٥٦٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِى الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ قَالَ :لاَ يَمُرُّ الْجُنُبُ فِي الْمَسْجِدِ إِلاَّ أَنْ يُلْجَأَ إِلَيْهِ.

(۱۵۶۹) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ جنبی سوائے حالت مجبوری کے مسجد سے نہیں گزر سکتا۔

(۱٥٧٠) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ :تُصِيبُنِى الْجَنَابَةُ فَأَسْتَطْرِقُ الْمَسْجِدَ ، وَآخُذُ مِنْ قِبَلِ دَارِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ ؟ قَالَ :بَلَ اسْتَطْرِقْ إذَا كَانَ أَقْرَبَ.

(۱۵۷۰) حضرت بکر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے کہا کہ اگر میں جنبی ہو جاؤں تو مسجد سے گذر جاؤں یا عبد اللہ بن عمیر کے گھر کی طرف سے آؤں؟ فرمایا اگر مسجد کا راستہ قریب ہو تو مسجد سے گذر جاؤ۔

(۱۸۰) الرجل يطوف عَلَى نِسَائِهِ في لَيْلَةٍ

کیا آدمی ایک رات میں زیادہ بیویوں کے پاس جا سکتا ہے؟

(۱٥٧١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ. (ابو داؤد ۲۲۰۔ ابن حبان ۱۲۰۶)

(۱۵۷۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میں ایک غسل سے زیادہ ازواج مطہرات سے ہم بستری فرمائی۔

(۱٥٧٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَمَّتِهِ ، عَنْ أَبِى رَافِعٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ ، فَاغْتَسَلَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُسْلاً ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوِ اغْتَسَلْتَ غُسْلاً وَاحِدًا ؟ فَقَالَ : هَذَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ ، أَوْ أَطْهَرُ وَأَنْظَفُ.

(ابو داؤد ۲۲۱۔ احمد ۶/ ۱۰)

(۱۵۷۲) حضرت ابو رافع کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات میں ایک سے زیادہ بیویوں سے ہم بستری فرمائی اور ہر ایک کے لئے الگ غسل فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ ایک ہی غسل فرما لیتے تو کافی نہ تھا؟ فرمایا یہ عمل زیادہ پاکیزہ اور اچھا ہے۔

(۱۵۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد : لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى مِئَةِ امْرَأَةٍ فَتَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلاَمًا يَضْرِبُ بِالسَّيْفِ فِي سَبِيلِ اللهِ. (احمد ۲/ ۵۰۶)

(۱۵۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داود نے فرمایا تھا کہ میں ایک دن میں سو عورتوں سے جماع کروں گا، ہر عورت سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا۔

(۱۵۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ طَافَ عَلَى تِسْعِ جَوَارٍ لَهُ فِي لَيْلَةٍ ، ثُمَّ أَقَامَ الْعَاشِرَةَ فَقَامَتْ فَنَامَ فَاسْتَحْيَتْ أَنْ تُوقِظَهُ.

(۱۵۷۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن مالک نے ایک رات میں اپنی نو باندیوں سے ہم بستری فرمائی۔ پھر دسویں کو جگایا لیکن خود سو گئے۔ اس باندی نے اس بات سے شرم محسوس کی کہ حضرت سعد بن مالک کو جگائے۔

(۱۸۱) الرجل يغسل يَدَهُ بِالسَّوِيقِ وَالدَّقِيقِ

آٹے اور ستو سے ہاتھ صاف کرنے کا حکم

(۱۵۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَغْسِلَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِشَيْءٍ مِنَ الدَّقِيقِ وَالسَّوِيقِ.

(۱۵۷۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے نزدیک اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی آٹے یا ستو سے اپنے ہاتھ صاف کر لے۔

(۱۵۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، قَالَ : أَكَلْتُ مَعَ إِبْرَاهِيمَ سَمَكًا فَدَعَا لِي بِسَوِيقٍ فَغَسَلْتُ يَدَيَّ.

(۱۵۷۶) حضرت ابو معشر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کے ساتھ مچھلی کھائی پھر انہوں نے میرے لئے ستو منگوائے اور میں نے اس سے اپنے ہاتھ صاف کئے۔

(۱۵۷۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا ، وَقَالَ : يُكْرَهُ مِنْهُ فَسَادُهُ.

(۱۵۷۷) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اس میں حرج تو کچھ نہیں لیکن اس چیز کا خراب کرنا اچھا نہیں۔

(۱۵۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الرَّجُلِ يَغْسِلُ يَدَهُ بِالدَّقِيقِ وَالْخُبْزِ مِنَ الْغَمْرِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

(۱۵۷۸) حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی ہاتھ پر لگی ہوئی چکنائی کو آٹے یا روٹی سے صاف کر سکتا ہے۔ فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں۔

(۱۸۲) من كرهه

جن حضرات کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ ہے

(۱۵۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَغْسِلَ يَدَهُ بِدَقِيقٍ ، أَوْ بِطَحِينٍ.

(۱۵۷۹) حضرت حسن ؒ آٹے یا ستو سے ہاتھ صاف کرنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۱۵۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۱۵۸۰) حضرت ابو مجلز بھی اسے مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۸۳) في المنديل بَعْدَ الْوُضُوءِ

جن حضرات کے نزدیک رومال سے وضو کا پانی صاف کرنا درست ہے

(۱۵۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ خِرْقَةٌ يَتَمَسَّحُ بِهَا.

(۱۵۸۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ کا ایک رومال تھا جس سے پانی خشک کیا کرتے تھے۔

(۱۵۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كَانَ لَهُ مِنْدِيلٌ يَتَمَسَّحُ بِهِ بَعْدَ الْوُضُوءِ.

(۱۵۸۲) حضرت یزید بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن حارث کے پاس ایک رومال تھا جس سے وضو کا پانی خشک فرمایا کرتے تھے۔

(۱۵۸۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهِ يَعْلَى ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِمَسْحِ الْوَجْهِ بِالْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ بَأْسًا.

(۱۵۸۳) حضرت یعلیٰ وضو کے بعد رومال سے چہرہ صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : أَرْسَلَ أَبِي مَوْلَاةً لَنَا إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، فَرَأَتْهُ تَوَضَّأَ فَأَخَذَ خِرْقَةً بَعْدَ الْوُضُوءِ فَتَمَسَّحَ بِهَا ، فَكَأَنَّهَا مَقَتَتْهُ ، فرأت من الليل كَأَنَّهَا تَقِيَّأَ كبدها.

(۱۵۸۴) حضرت حکیم بن جابر کہتے ہیں کہ میرے والد نے حضرت حسن بن علی کے پاس ایک باندی بھیجی اس نے دیکھا کہ حضرت حسن بن علی نے وضو کرنے کے بعد ایک کپڑے سے پانی خشک کیا۔ ان کا یہ عمل اس باندی کو برا محسوس ہوا تو اس نے رات کو خواب میں دیکھا کہ اس کا جگر اس کے منہ سے باہر آرہا ہے۔

(۱۵۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُمِّ غُرَابٍ ، قَالَتْ : حَدَّثَتْنِي بُنَانَةُ خَادِمٌ لأُمِّ الْبَنِينَ امْرَأَةِ عُثْمَانَ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ بِالْمِنْدِيلِ.

(۱۵۸۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کرنے کے بعد اپنے چہرے کو رومال سے خشک فرمایا۔

(۱۵۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سُوَيْدٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا اغْتَسَلَ ، ثُمَّ أَخَذَ ثَوْبًا فَدَخَلَ فِيهِ ، يَعْنِي : تَنَشَّفَ بِهِ.

(۱۵۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور پھر ایک کپڑے سے جسم کو خشک فرمایا۔

(۱۵۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ بِشْرَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ يَتَمَسَّحُ بِالْمِنْدِيلِ.

(۱۵۸۷) حضرت ثابت بن عبید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بشر بن ابی سعید کو رومال سے صاف کرتے دیکھا ہے۔

(۱۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ خِرْقَةٌ يَتَنَشَّفُ بِهَا.

(۱۵۸۸) حضرت مسروق کے پاس ایک رومال تھا جس سے پانی صاف کیا کرتے تھے۔

(۱۵۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بِمَسْحِ الْوَجْهِ بِالْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ بَأْسًا.

(۱۵۸۹) حضرت محمد اور حضرت حسن وضو کے بعد رومال سے پانی خشک کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۱۵۹۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ ، وَابْنَ سِيرِينَ كَانَا لاَ يَرَيَانِ بِهِ بَأْسًا.

(۱۵۹۰) حضرت ابن سیرین اور حضرت حسن وضو کے بعد رومال سے پانی خشک کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۱۵۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبِي وَأَبَا الأَحْوَصِ يَتَمَسَّحَانِ بِالْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ.

(۱۵۹۱) حضرت اسیر بن ربیع فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد اور حضرت ابو الاحوص کو وضو کے بعد رومال سے پانی خشک کرتے

دیکھا ہے۔

(۱۵۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ.

(۱۵۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ وضو کے بعد ہاتھوں اور چہرے کا پانی صاف کرتے تھے۔

(۱۵۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۵۹۳) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الرَّجُلِ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْخِرْقَةِ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، إِذَا كَانَتِ الْخِرْقَةُ نَظِيفَةً.

(۱۵۹۴) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو وضو کے بعد کپڑے سے اپنا چہرہ صاف کرے۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ اگر کپڑا صاف ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۹٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ ؛ فَقَالَ : هُوَ أَنْقَى لِلْوَجْهِ.

(۱۵۹۵) حضرت ضحاک سے وضو کے بعد رومال کے استعمال کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ یہ تو چہرے کو زیادہ صاف کرنے والا ہے۔

(۱۵۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۵۹۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ مَسَحَ وَجْهَهُ بِثَوْبِهِ.

(۱۵۹۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑے سے چہرے کو صاف فرمایا۔

(۱۵۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ : كَانَ الأَسْوَدُ يَتَمَسَّحُ بِالْمِنْدِيلِ.

(۱۵۹۸) حضرت اسود رومال سے جسم صاف کیا کرتے تھے۔

(۱۵۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بِهِ بَأْسًا ، وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَقُولُ : تَرْكُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ.

(۱۵۹۹) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت محمد اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے اور حضرت ابن سیرین فرماتے تھے کہ اسے چھوڑنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

(۱٦۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِمَسْحِ الرَّجُلِ وَجْهَهُ بِالْمِنْدِيلِ.

(۱۶۰۰) حضرت زہری اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ آدمی رومال سے اپنا چہرہ صاف کرے۔

(۱٦۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : أَنْفَعُ مَا يَكُونُ الْمِنْدِيلُ فِي الشِّتَاءِ.

(۱٦۰۱) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ سردیوں میں رومال کا استعمال زیادہ فائدہ مند ہے۔

(۱۸٤) من كَرِهَ الْمِنْدِيلَ

جن حضرات کے نزدیک وضو کے بعد رومال کا استعمال مکروہ ہے

(۱٦۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْمِنْدِيلِ فَلَمْ يَمَسَّهُ وَجَعَلَ يَقُولُ : بِالْمَاءِ هَكَذَا ، يَعْنِي : يَنْفُضُهُ.

(مسلم ۲۵۴۔ نسائی ۲۵۰)

(۱٦۰۲) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کے بعد ایک رومال لایا گیا لیکن آپ نے اسے ہاتھ نہ لگایا اور فرمانے لگے کہ پانی کو یوں جھاڑا جا سکتا ہے۔

(۱٦۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ قَالَ : لاَ تَمَنْدَلْ إِذَا تَوَضَّأْتَ.

(۱٦۰۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وضو کرنے کے بعد رومال استعمال نہ کرو۔

(۱٦۰٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : يُتَمَسَّحُ مِنْ طَهُورِ الْجَنَابَةِ ، وَلاَ يتمسح مِنْ طَهُورِ الصَّلاَةِ.

(۱٦۰٤) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غسل جنابت کے بعد رومال استعمال کیا جائے لیکن نماز کا وضو کرنے کے بعد رومال استعمال نہیں کیا جائے گا۔

(۱٦۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا الْمِنْدِيلَ بَعْدَ الْوُضُوءِ.

(۱٦۰۵) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر وضو کے بعد رومال کے استعمال کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱٦۰٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهُ وَيَقُولُ : أَحْدَثْتُمَ الْمَنَادِيلَ.

(۱٦۰٦) حضرت عطاء وضو کے بعد رومال کے استعمال کو مکروہ خیال کرتے اور ارشاد فرماتے تھے کہ یہ رومال تو تم نے ایجاد کر لئے ہیں!

(۱٦۰۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَرِهَا أَنْ يَمْسَحَ وَجْهَهُ بِالْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْوُضُوءِ.

(۱٦۰۷) حضرت ابو العالیہ اور حضرت سعید بن المسیب وضو کے بعد رومال سے چہرے کو صاف کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱٦۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانُوا يَكْرَهُونَ الْمِنْدِيلَ بَعْدَ الْوُضُوءِ مَخَافَةَ

الْعَادَةِ.

(۱۶۰۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف عادت بن جانے کے خوف سے وضو کے بعد رومال کے استعمال کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(١٦٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ ، وَقَالَ : هُوَ يُوزَنُ.

(۱۶۰۹) حضرت سعید بن المسیب رومال کے استعمال کو مکروہ خیال کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس پانی کا بھی وزن کیا جائے گا۔

(۱۸۵) فی استقبال القبلة بِالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

پیشاب اور پاخانہ کرتے ہوئے قبلہ رخ ہونے کا حکم

(١٦١٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : قَالُوا لِسَلْمَانَ : قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ ؟ قَالَ : أَجَلْ ، قَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ ، أَوْ بَوْلٍ.

(ابوداؤد ۷۔ ترمذی ۱۶)

(۱۶۱۰) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تمہارے نبی نے تمہیں ہر چیز حتیٰ کہ پاخانہ کا طریقہ بھی سکھا دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، انہوں نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کریں۔

(١٦١١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمُ الغَائِطَ فَلاَ يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ، وَلاَ يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ ، شَرِّقُوا ، أَوْ غَرِّبُوا. (بخاری ۱۴۴۔ ابوداؤد ۹)

(۱۶۱۱) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو قبلے کی طرف منہ کرے اور نہ ہی پشت، بلکہ مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف رخ کر کے بیٹھو۔

(١٦١٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ مَوْلَى أَبِي طَلْحَةَ) ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ : مَا أَدْرِي مَا أَصْنَعُ بِهَذِهِ الْكَرَايِيسِ ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ لِغَائِطٍ ، أَوْ بَوْلٍ فَلاَ تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ ، أَوْ قَالَ : الْكَعْبَةَ بِفَرْجٍ. (مالک ۱۔ نسائی ۲۰)

(۱۶۱۲) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان چھت بنے بیت الخلاؤں کا کیا کروں؟ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب یا پاخانہ کے لئے جائے تو قبلہ کی طرف رخ نہ کرے۔

(۱۶۱۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ ، عَنْ مَعْقِلٍ الأَسَدِيِّ ، قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بِغَائِطٍ ، أَوْ بَوْلٍ. (بخاری ۱۷۰۶۔ ابن ماجه ۳۱۹)

(۱۶۱۳) حضرت معقل اسدی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلتین (مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ) کی طرف رخ کیا جائے۔

(۱۶۱۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ تُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَتَانِ بِبَوْلٍ.

(۱۶۱۴) حضرت مجاہد اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ پیشاب کرتے وقت قبلتین کی طرف رخ کیا جائے۔

(۱۶۱۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ ، أَوْ بَوْلٍ ، أَوْ يَسْتَدْبِرُوهَا ، وَلَكِنْ عَنْ يَمِينِهَا ، أَوْ عَنْ يَسَارِهَا.

(۱۶۱۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کی جائے، بلکہ قبلہ آدمی کے دائیں یا بائیں طرف ہونا چاہئے۔

(۱۶۱۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَسْتَقْبِلُوا وَاحِدَةً مِنَ الْقِبْلَتَيْنِ بِغَائِطٍ ، أَوْ بَوْلٍ.

(۱۶۱۶) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت دونوں قبلوں میں سے کسی ایک کی طرف بھی رخ کیا جائے۔

(۱۶۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَام ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : حَقٌّ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يُكْرِمَ قِبْلَةَ ال فَلاَ يَسْتَقْبِلَ مِنْهَا شَيْئًا . يَقُولُ : فِي غَائِطٍ ، أَوْ بَوْلٍ.

(۱۶۱۷) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان پر اللہ کا حق ہے کہ وہ اللہ کے قبلے کا احترام کرے اور پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت اس کی طرف رخ نہ کرے۔

(۱۶۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : مَا اسْتَقْبَلْتُ الْقِبْ بِخَلاَئِي مُنْذُ كَذَا وَكَذَا.

(۱۶۱۸) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ میں نے ایک طویل عرصے سے رفع حاجت کے دوران قبلے کی طرف رخ نہیں کیا۔

(۱۶۱۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ

الزُّبَيْدِيَّ يَقُولُ : أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ : لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِهِ. (ابن حبان ۱۴۱۹۔ ۴/ احمد ۱۹۱)

(۱۶۱۹) حضرت عبداللہ بن الحارث زبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''تم میں سے کوئی شخص قبلے کی طرف رخ کر کے پیشاب نہ کرے'' اور میں نے ہی سب سے پہلے لوگوں سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۱۶۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ نَهَى أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بِغَائِطٍ ، أَوْ بَوْلٍ.

(۱۶۲۰) حضرت معقل بن ابی معقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت دونوں قبلوں کی طرف رخ کرنے سے منع کیا ہے۔

(۱۸۶) من رخَّص فِي اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِالْخَلاَءِ

جن حضرات کے نزدیک رفع حاجت کے دوران قبلہ کی طرف رخ کرنا جائز ہے

۱۶۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا يَقْضِي حَاجَتَهُ مُتَوَجِّهًا نَحْوَ الْقِبْلَةِ.

(بخاری ۱۴۹۔ مسلم ۳۲۴)

(۱۶۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلے کی طرف رخ کر کے رفع حاجت کرتے دیکھا ہے۔

۱۶۲۲) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِخَلاَئِهِ فَحُوِّلَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ ، لَمَّا بَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ كَرِهُوا ذَلِكَ. (احمد ۶/ ۱۸۳۔ دار قطنی ۱/ ۶۰)

(۱۶۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ لوگوں نے رفع حاجت کے دوران قبلہ رخ ہونے کو ناجائز سمجھ لیا ہے، تو آپ نے اس بات کا حکم دیا کہ آپ کے بیت الخلاء کا رخ قبلے کی طرف کر دیا جائے۔

۱۶۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ خَالِدٍ الحذَّاء ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ قَوْمًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَسْتَقْبِلُوا بِفُرُوجِهِمُ الْقِبْلَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَقْبِلُوا بِمَقْعَدَتِي إِلَى الْقِبْلَةِ. (احمد ۱۳۶۔ دار قطنی ۷)

(۱۶۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا کہ کچھ لوگ قبلہ کی طرف رخ کر کے رفع حاجت کو ناجائز سمجھتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بیت الخلاء کا رخ قبلے کی طرف کر دو۔

(۱۸۷) من كره أَنْ يَسْتَنْجِيَ بِيَمِينِهِ

جن حضرات کے نزدیک دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا مکروہ ہے

(۱٦٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :قَالُوا لِسَلْمَانَ :قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ ، قَالَ :أَجَلْ ، قَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ.

(۱٦۲۴) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمہارے نبی نے تو تمہیں ہر چیز حتیٰ کہ استنجاء کرنے کا طریقہ بھی سکھا دیا ہے! فرمایا ہاں، اور انہوں نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجاء کریں۔

(۱٦٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ يَمِينُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامِهِ وَصَلاَتِهِ ، وَكَانَتْ شِمَالُهُ لِمَا سِوَى ذَلِكَ. (احمد ١٦٥)

(۱٦۲۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ تو کھانے اور نماز کے لئے تھا اور بائیں ہاتھ کو آپ نے دوسرے کاموں کے لئے وقف کر رکھا تھا۔

(١٦٢٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ

(ح) وَقَالَ غَيْرُ حُسَيْنٍ :عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ سَوَاءٍ ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ : كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامِهِ ، وَشَرَابِهِ ، وَطُهُورِهِ ، وَثِيَابِهِ ، وَصَلاَتِهِ ، وَكَانَتْ شِمَالُهُ لِمَا سِوَى ذَلِكَ.

(نسائی ۱۰۵۹۹۔ طبرانی ۳۵۳)

(۱٦۲٦) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ کھانے، پینے، وضو، کپڑے پہننے اور نماز کے لئے تھا اور بایاں ہاتھ دوسرے کاموں کے لئے مقرر تھا۔

(١٦٢٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ :إِنَّمَا آكُلُ بِيَمِينِي ، وَأَسْتَطِيبُ بِشِمَالِي.

(۱٦۲۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دائیں ہاتھ سے کھاتا ہوں اور بائیں ہاتھ سے استنجاء کرتا ہوں۔

(١٦٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُور ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ :يَمِينُ الرَّجُلِ لِطَعَامِهِ ، وَشَرَابِهِ ، وَشِمَالُهُ لِمُخَاطِهِ ، وَاسْتِنْجَائِهِ.

(۱٦۲۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آدمی کا دایاں ہاتھ کھانے اور پینے کے لئے ہونا چاہئے اور بایاں ہاتھ تھوک اور استنجاء وغیرہ کے لئے ہونا چاہئے۔

(۱۸۸) مَنْ كَانَ يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ فَلْيَسْتَنْجِ بِالْمَاءِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ پاخانہ کرنے کے بعد پانی سے استنجاء کرنا چاہئے

(۱۶۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيم بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُعَاذَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: مُرُوا أَزْوَاجَكُنَّ أَنْ يَغْسِلُوا أَثَرَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ ، وَأَنَا أَسْتَحْيِيهِمْ.

(ترمذی ۱۹۔ احمد ۶/ ۲۳۶)

(۱۶۲۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے) فرمایا کہ اپنے شوہروں کو اس بات کا حکم دو کہ پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد پانی استعمال کریں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یونہی کیا کرتے تھے، میں مردوں کو یہ بات کرنے سے شرماتی ہوں۔

(۱۶۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخبرنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ لِلنِّسَاءِ :مُرْنَ أَزْوَاجَكُنَّ أَنْ يَسْتَنْجُوا بِالْمَاءِ إِذَا خَرَجُوا مِنَ الْغَائِطِ.

(۱۶۳۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کو حکم دیا کرتی تھیں کہ اپنے خاوندوں کو حکم دو کہ رفع حاجت کے بعد پانی سے استنجاء کرلیا کریں۔

(۱۶۳۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجبةَ ، عَنْ عَمَّتِهِ فُرَيْعَةَ ، وَكَانَتْ تَحْتَ حُذَيْفَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ :كَانَ حُذَيْفَةُ يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ.

(۱۶۳۱) حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا (جو کہ حضرت حذیفہ کی اہلیہ تھیں) فرماتی ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پانی سے استنجاء کیا کرتے تھے۔

(۱۶۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ غُنْدَرٍ وَوَكِيعٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلاَءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلاَمٌ نَحْوِي إِدَاوَةً وَعَنَزَةً ، فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ.

(بخاری ۱۵۲۔ مسلم ۷۰)

(۱۶۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء کی طرف تشریف لے جاتے تو میں اور میری عمر کا ایک اور لڑکا پانی کا برتن اور نیزے کی لاٹھی ساتھ لے کر جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجاء کیا کرتے تھے۔

(۱۶۳۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِي ، قَالَ :صَحِبْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ فِي سَفَرٍ ، فَكَانَ يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ.

(۱۶۳۳) حضرت ابو نجاشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، وہ پانی سے استنجاء کیا کرتے تھے۔

(۱۶۳۴) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ دَخَلَ الْخَلاَءَ فَدَعَا بِتَوْرٍ وَأُشْنَانٍ.

(۱۶۳۴) حضرت انس بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو پانی کا برتن اور اشنان بوٹی منگوایا کرتے تھے۔

(۱۶۳۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلِ الْخَلاَءَ إِلاَّ تَوَضَّأَ ، أَوْ مَسَّ مَاءً.

(۱۶۳۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو وضو کرتے یا پانی سے ہاتھ دھویا کرتے تھے۔

(۱۶۳۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدٍ ، وَكَانَ بَدَوِيًّا ، قَالَ : كَانَ أَبُو أُسَيْدٍ إِذَا أَتَى الْخَلاَءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَاسْتَبْرَأَ مِنْهُ.

قَالَ شُعْبَةُ : يَعْنِي : يَسْتَنْجِي.

(۱۶۳۶) حضرت ابوسعید مولی ابی اسید فرماتے ہیں کہ ابواسید جب بیت الخلاء میں جاتے تو میں ان کے لئے پانی لے آتا تو وہ اس سے استنجا کرتے۔

(۱۶۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَعْرَابِيٌّ ، قَالَ : صَحِبْتُ أَبَا ذَرٍّ فَكُلُّ أَخْلاَقِهِ أَعْجَبَتْنِي إِلاَّ خُلُقًا وَاحِدًا ، قُلْتُ : وَمَا هُوَ ؟ قَالَ : كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلاَءِ اسْتَنْجَى.

(۱۶۳۷) حضرت مطرف بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک دیہاتی نے بیان کیا کہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں، ان کے تمام اخلاق وعادات مجھے اچھی لگیں سوائے ایک عادت کے! میں نے پوچھا وہ کون سی عادت ہے؟ وہ کہنے لگا جب وہ بیت الخلاء سے باہر آتے تو پانی سے استنجاء کیا کرتے تھے۔

(۱۶۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَطَابَ بِالْمَاءِ بَيْنَ رَاحِلَتَيْنِ ، قَالَ : فَجَعَلَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُونَ وَيَقُولُونَ : يَتَوَضَّأُ كَمِثْلِ الْمَرْأَةِ.

(۱۶۳۸) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے دو کجاووں کے درمیان بیٹھ کر پانی سے استنجاء کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہنسنے لگے اور کہنے لگے یہ تو عورت کی طرح وضو کر رہے ہیں؟

(۱۶۳۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَسْتَنْجِي بِالْحَوْضِ.

(۱۶۳۹) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اشنان کے پانی سے استنجاء کیا کرتے تھے۔

(١٦٤٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِعُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ : مَا هَذَا الطُّهُورُ الَّذِي أَثْنَى اللَّهُ عَلَيْكُمْ ؟ قَالُوا : نَغْسِلُ الأَدْبَارَ.

(احمد ۳/ ۴۲۲۔ ابن خزیمۃ ۸۳)

(۱۶۴۰) حضرت مجمع بن یعقوب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عویم بن ساعدہ سے فرمایا کہ تم کیسی طہارت حاصل کرتے ہو جس پر اللہ تعالیٰ نے تمہاری تعریف کی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی شرم گاہوں کو پانی سے دھوتے ہیں۔

(١٦٤١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَيَّارًا أَبَا الْحَكَمِ ، غَيْرَ مَرَّةٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا ، يَعْنِي : قُبَاءَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَثْنَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ خَيْرًا ، أَفَلاَ تُخْبِرُونِي ؟ قَالَ : يَعْنِي قوله تعالى : ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾ قَالَ : فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا لَنَجِدُهُ مَكْتُوبًا عَلَيْنَا فِي التَّوْرَاةِ : الاسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ.

(۱۶۴۱) حضرت محمد بن عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ قباء تشریف لائے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری طہارت کی تعریف فرمائی ہے، تم کیا کرتے ہو؟ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تھی (ترجمہ) اس مسجد میں ایسے لوگ ہیں جو خوب پاکی کا اہتمام کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ قباء والوں نے جواب دیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم نے تورات میں لکھے ہوئے دیکھا تھا کہ استنجاء پانی سے ہوتا ہے۔

(١٦٤٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَهْلَ قُبَاءَ ، مَا هَذَا الثَّنَاءُ الَّذِي أَثْنَى اللَّهُ عَلَيْكُمْ ؟ قَالُوا : مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلاَّ وَهُوَ يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ مِنَ الْخَلاَءِ . ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾. (ابوداؤد ۴۵۔ ترمذی ۳۱۰۰)

(۱۶۴۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے قباء والو! اللہ تعالیٰ نے تمہاری تعریف آخر کس بات پر کی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم میں ہر شخص جب وہ بیت الخلاء سے باہر آتا ہے تو پانی سے استنجاء کرتا ہے۔ وہ آیت یہ ہے (ترجمہ) اس مسجد میں ایسے لوگ ہیں جو خوب پاک رہنے کا خیال رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ خوب پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(١٦٤٣) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ قُبَاءَ : ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾ .

(۱۶۴۳) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ یہ آیت قباء والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے (ترجمہ) اس مسجد میں ایسے لوگ ہیں جو خوب پاک رہنے کا خیال رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ خوب پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۱٦٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ ، عَنْ مُعَاذَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : مُرْنَ أَزْوَاجَكُنَّ ، أَوْقَالَتْ : رِجَالَكُنَّ ، أَنْ يَغْسِلُوا عَنْهُمْ أَثَرَ الْحَشِّ ، فَإِنَّا نَسْتَحْيِي أَنْ نَأْمُرَهُمْ بِذَلِكَ.

(۱٦۴۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں سے فرمایا کہ اپنے خاوندوں کو حکم دو کہ اپنے جسم سے پاخانے کے اثرات کو دھوئیں، مجھے اس بات سے شرم محسوس ہوتی ہے کہ میں انہیں ایسا کہوں۔

(۱٦٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَبْعَرُونَ بَعْرًا ، وَإِنَّكُمْ تَثْلِطُونَ ثَلْطًا ، فَأَتْبِعُوا الْحِجَارَةَ بِالْمَاءِ.

(۱٦۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگ اونٹ کی مینگنیوں جیسا سخت پاخانہ کیا کرتے تھے اور تم نرم پاخانہ کرتے ہو، اس لئے پتھر سے صاف کرنے کے بعد پانی کا استعمال کیا کرو۔

(۱۸۹) مَنْ كَانَ لاَ يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ وَيَجْتَزِءُ بِالْحِجَارَةِ

جن حضرات کے نزدیک پانی سے استنجاء کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ پتھر کا استعمال کافی ہے

(۱٦٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن هَمَّامٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ ؟ فَقَالَ : إِذًا لاَ تَزَالُ يَدَيَّ فِي نَتْنٍ.

(۱٦۴٦) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا استنجاء پانی سے کرنا چاہئے؟ فرمایا کہ اس طرح تو میرے ہاتھ سے بدبو آتی رہے گی۔

(۱٦٤٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ الأَسْوَدُ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ يَدْخُلاَنِ الْخَلاَءَ ، فَيَسْتَنْجِيَانِ بِأَحْجَارٍ ، وَلاَ يَزِيدَانِ عَلَيْهَا ، وَلاَ يَمَسَّانِ مَاءً.

(۱٦۴۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسود اور عبد الرحمن بن یزید جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو پتھروں سے استنجاء کرتے تھے، وہ اس پر کوئی اضافہ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی پانی کو ہاتھ لگاتے تھے۔

(۱٦٤٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : ذُكِرَ لَهُ الاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ ، فَقَالَ : ذَلِكَ طَهُورُ النِّسَاءِ.

(۱٦۴۸) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے پانی سے استنجاء کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ یہ تو عورتوں کا طریقہ طہارت ہے۔

(۱٦٤٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ ذُكِرَ لَهُ الاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ ، فَقَالَ : أَنْتُمْ أَفْعَلُ لِذَلِكَ ، إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْتَزِئُونَ بِالْحِجَارَةِ.

(۱٦۴۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے سامنے پانی سے استنجاء کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم اس عمل کو کرنے والے

ہو جبکہ اسلاف تو پتھر سے استنجاء کیا کرتے تھے۔

(۱٦٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الاسْتِنْجَاءِ بِثَلاَثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ.

(ابو داؤد ۴۲۔ ابن ماجہ ۳۱۵)

(۱۶۵۰) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ استنجاء تین پتھروں سے ہونا چاہئے، ان پتھروں میں لید شامل نہ ہو۔

(۱٦٥١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :الاَسْتِنْجَاءُ بِثَلاَثَةِ أَحْجَارٍ ، قَالَ :قُلْتُ :فَإِنْ لَمْ أَجِدْ ثَلاَثَةَ أَحْجَارٍ ؟ قَالَ :فَثَلاَثَةِ أَعْوَادٍ ، قُلْتُ :فَإِنْ لَمْ أَجِدْ ثَلاَثَةَ أَعْوَادٍ ؟ قَالَ :فَثَلاَثُ حَفَنَاتٍ مِنْ تُرَابٍ.

(۱۶۵۱) حضرت ابو بشر فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے فرمایا کہ استنجا تین پتھروں سے ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ اگر تین پتھر نہ ملیں تو کیا کیا جائے؟ فرمایا تین لکڑیاں استعمال کرلو۔ میں نے کہا اگر تین لکڑیاں نہ ملیں تو کیا کیا جائے؟ فرمایا مٹی کے تین ڈھیلے استعمال کرلو۔

(۱٦٥٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْحَكَمُ ، قَالَ :الإِسْتِنْجَاءُ بِثَلاَثَةِ أَحْجَارٍ ، فَإِنْ لَمْ يَجْتَزِءْ بِذَلِكَ ، فَبِخَمْسَةِ أَحْجَارٍ.

(۱۶۵۲) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ استنجا تین پتھروں سے ہونا چاہیے۔ اگر تین پتھر کافی نہ ہوں تو پھر پانچ پتھر کافی ہیں۔

(۱٦٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَغْسِلُ عَنْهُ أَثَرَ الْغَائِطِ ، فَقَالَ :مَا كُنَّا نَفْعَلُهُ.

(۱۶۵۳) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو پاخانے کے اثرات کو پانی سے دھو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم تو ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔

(۱٦٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ لَهُ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ يَسْتَهْزِءُونَ :أَرَى صَاحِبَكُمْ وَهُوَ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ ؟ فَقَالَ سَلْمَانُ :أَجَلْ ، أَمَرَنَا أَنْ لاَ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ ، وَلاَ نَسْتَنْجِيَ بِدُونِ ثَلاَثَةِ أَحْجَارٍ.

(۱۶۵۴) حضرت عبد الرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ بعض مشرکین نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مذاق کرتے ہوئے پوچھا کہ میں تمہارے صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھتا ہوں کہ وہ تمہیں ہر چیز حتی کہ استنجا کا طریقہ بھی سکھاتے ہیں؟! حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کیوں نہیں، انہوں نے ہمیں اس بات کا حکم دیا کہ ہم دورانِ رفعِ حاجت قبلہ کی طرف رخ نہ کریں اور تین پتھروں سے کم میں استنجا نہ کریں۔

(١٦٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ ، فَقَالَ : الْتَمِسْ لِي ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ ، فَأَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ ، فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ ، وَطَرَحَ الرَّوْثَةَ ، وَقَالَ : إِنَّهَا رِكْسٌ. (ترمذی ١٧۔ احمد ١/ ٣٨٨)

(١٦٥٥) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا کہ میرے لیے تین پتھر لاؤ۔ میں دو پتھر اور ایک لید لے آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں پتھر لے لیے اور لید پھینک دی اور فرمایا کہ یہ ناپاک ہے۔

(١٦٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ ثَلَاثًا ، يَعْنِي : يَسْتَنْجِي. (مسلم ٢١٣۔ احمد ٣/ ٢٩٤)

(١٦٥٦) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی استنجا کرے تو تین مرتبہ استنجا کرے۔

(١٦٥٧) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ ؛ أَنَّ سَلَمَةَ كَانَ لَا يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ.

(١٦٥٧) حضرت سلمہ پانی سے استنجا نہیں کیا کرتے تھے۔

(١٦٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ وَالأَسْوَدُ ، أَوْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ ، لَا يَزِيدَانِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ.

(١٦٥٨) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ اور حضرت اسود یا حضرت عبدالرحمٰن بن یزید تین پتھروں سے زیادہ سے استنجا نہیں کرتے تھے۔

(١٦٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ ، كُنْتُ آتِيهِ بِحِجَارَةٍ مِنَ الْحَرَّةِ ، فَإِذَا امْتَلَأَتْ خَرَجْتُ بِهَا وَطَرَحْتُهَا ، ثُمَّ أَدْخَلْتُ مَكَانَهَا.

(١٦٥٩) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پانی سے استنجا نہیں کرتے تھے۔ میں ان کے پاس مقام حرہ سے ایک پتھر لے کر آتا تھا، جب وہ پتھر آلودہ ہوتا تو میں اسے پھینک دیتا۔

(١٦٦٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ الأَسْوَدَ وَعَلْقَمَةَ كَانَا يَسْتَنْجِيَانِ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ.

(١٦٦٠) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود اور حضرت علقمہ تین پتھروں سے استنجا کیا کرتے تھے۔

(۱۹۰) ما کُرِہَ أَنْ یُسْتَنْجَی بِہِ، وَلَمْ یُرَخَّصْ فِیہِ

جن حضرات کے نزدیک لید وغیرہ سے استنجاء کرنا ناجائز ہے اور اس کی اجازت نہیں

(۱۶۶۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ غِیَاثٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ عَلْقَمَۃَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لاَ تَسْتَنْجُوا بِالْعِظَامِ، وَلاَ بِالرَّوْثِ، فَإِنَّہُمَا زَادُ إِخْوَانِکُمْ مِنَ الْجِنِّ.

(مسلم ۱۵۰۔ ترمذی ۱۸)

(۱۶۶۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہڈی اور لید سے استنجا نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے جن بھائیوں کی غذا ہے۔

(۱۶۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِیہِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَاجَۃٍ، فَقَالَ: ائْتِنِی بِشَیْءٍ أَسْتَنْجِی بِہِ، وَلاَ تُقَرِّبْنِی حَائِلاً، وَلاَ رَجِیعًا. (احمد ا/ ۴۲۶)

(۱۶۶۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رفع حاجت کی غرض سے نکلا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میرے استنجا کرنے کے لیے کوئی چیز لاؤ، میرے پاس ہڈی اور لید نہ لانا۔

(۱۶۶۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، وَأَبُو مُعَاوِیَۃَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیدَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: أَمَرَنَا أَنْ نَسْتَنْجِیَ، یَعْنِی: النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، بِثَلاَثَۃِ أَحْجَارٍ لَیْسَ فِیہَا رَجِیعٌ، وَلاَ عَظْمٌ.

(۱۶۶۳) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تین پتھروں سے استنجا کریں جس میں لید یا ہڈی نہ ہو۔

(۱۶۶۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ، وَعَبْدَۃُ، عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَیْمَۃَ، عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ خُزَیْمَۃَ، عَنْ خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: الاسْتِطَابَۃُ بِثَلاَثَۃِ أَحْجَارٍ، لَیْسَ فِیہَا رَجِیعٌ.

(۱۶۶۴) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ استنجا تین پتھروں سے ہونا چاہیے جس میں لید نہ ہو۔

(۱۶۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَہَّابِ الثَّقَفِیُّ، عَنْ یُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّہُ کَانَ یَکْرَہُ أَنْ یَسْتَنْجِیَ الرَّجُلُ بِرَوْثٍ، أَوْ رَجِیعِ دَابَّۃٍ، أَوْ بِعَظْمٍ.

(۱۶۶۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لید، مینگنی اور ہڈی سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

(۱٦٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسْتَنْجَى بِالْحَجَرِ الَّذِي قَدِ اسْتُنْجِيَ بِهِ.

(۱٦٦٦) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ جس پتھر کو استنجا کے لیے استعمال کیا گیا ہو اس سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

(۱٦٦٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ إِذَا قَلَبْتَهُ ، أَوْ حَكَكْتَهُ.

(۱٦٦٧) حضرت ابو میسرہ ؒ فرماتے ہیں کہ جس پتھر کو استنجا کے لیے استعمال کیا گیا ہو اس کو رگڑ کر یا دوسری جانب سے استنجا کرنا جائز ہے۔

(۱٦٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سِنَانِ الْبُرْجُمِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ إِذَا كَانَ الْحَجَرُ عَظِيمًا لَهُ حُرُوفٌ أَنْ تُحَرِّفَهُ وَتَقْلِبَهُ فَتَسْتَنْجِيَ بِهِ.

(۱٦٦٨) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی پتھر بڑا ہو اور اس کے مختلف کنارے ہوں تو اس کے دوسرے کنارے سے استنجاء کرنا جائز ہے۔

(۱٦٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسْتَنْجَى بِمَا قَدِ اسْتُنْجِيَ بِهِ.

(۱٦٦٩) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ جس پتھر کو استنجا کے لیے استعمال کیا گیا ہو اس سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

(۱٦٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : نُهِيَ أَنْ يَسْتَنْجِيَ الرَّجُلُ بِالْبَعْرَةِ وَالْعَظْمِ.

(۱٦٧٠) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مینگنی اور ہڈی سے استنجا کرنا منع ہے۔

(۱۹۱) الرجل يجنب وَلَيْسَ يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ

جنبی آدمی کو اگر پانی نہ ملے تو وہ کیا کرے؟

(۱٦٧١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ نَاجِيَةَ أَبِي خُفَافٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : أَجْنَبْتُ وَأَنَا فِي الإِبِلِ ، وَلَمْ أَجِدْ مَاءً ، فَتَمَعَّكْتُ تَمَعُّكَ الدَّابَّةِ ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ : إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ التَّيَمُّمُ. (نسائی ۳۰۹۔ احمد ۴/ ۲٦۳)

(۱٦٧١) حضرت عمار ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اونٹوں کو چرانے کے لئے نکلا ہوا تھا کہ اس حال میں جنبی ہو گیا، وہاں پانی موجود نہ تھا چنانچہ میں مٹی میں جانور کی طرح لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ پھر میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ساری بات بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لئے تیمم کافی تھا۔

(۱٦٧٢) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ، فَإِذَا رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ نَاحِيَةً مِنَ الْقَوْمِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا لَكَ ، لَمْ تُصَلِّ مَعَ النَّاسِ ؟ فَقَالَ : أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ ، وَلاَ مَاءَ ، فَقَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ ، فَإِنَّهُ يَكْفِيك. (بخاری ۳۵۷۔ مسلم ۳۱۲)

(۱۶۷۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی لوگوں سے الگ ایک کونے میں کھڑا ہے۔ آپ نے پوچھا کہ تم نے لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ! میں جنبی ہو گیا تھا اور مجھے پانی نہیں ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مٹی سے تیمم کر لیتے، یہ تمہارے لئے کافی تھا۔

(۱۶۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ طَهُورٌ مَا لَمْ يُوجَدِ الْمَاءُ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ حِجَجٍ ، فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ بَشَرَتَكَ. (ابو داؤد ۳۳۶۔ احمد ۵/ ۱۸۰)

(۱۶۷۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک پانی نہ ملے، پاک مٹی پاک کرنے والی ہے، خواہ اس میں دس سال گذر جائیں، جب تمہیں پانی مل جائے تو اسے اپنی جلد پر استعمال کرو۔

(۱۶۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :جُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا إِذَا لَمْ نَجِدَ الْمَاءَ ، يَعْنِي :الأَرْضَ. (مسلم ۳۷۱۔ احمد ۵/ ۳۸۳)

(۱۶۷۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ہمیں پانی نہ ملے تو زمین کی مٹی کو ہمارے لئے پاکی کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔

(۱٦۷٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَزِرٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ ﴿وَلاَ جُنُبًا إِلاَّ عَابِرِي سَبِيلٍ﴾ قَالَ :الْمَارُّ الَّذِي لاَ يَجِدُ الْمَاءَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي.

(۱۶۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ﴿وَلاَ جُنُبًا إِلاَّ عَابِرِي سَبِيلٍ﴾ یعنی ایسا مسافر جسے پانی نہ ملے وہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔

(۱٦۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ ﴿وَلاَ جُنُبًا إِلاَّ عَابِرِي سَبِيلٍ﴾ ؛ إِلاَّ أَنْ تَكُونُوا مُسَافِرِينَ فَتَيَمَّمُوا.

(۱۶۷۶) حضرت حسن بن مسلم اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ﴿وَلاَ جُنُبًا إِلاَّ عَابِرِي سَبِيلٍ﴾ کہ اگر تم مسافر ہو تو تیمم کر لو۔

(۱٦۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿وَلاَ جُنُبًا إِلاَّ عَابِرِي سَبِيلٍ﴾ قَالَ :هُوَ الْمُسَافِرُ.

(۱۶۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ﴿وَلاَ جُنُبًا إِلاَّ عَابِرِي سَبِيلٍ﴾ کہ اس سے مراد مسافر ہے۔

(۱۶۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : هُمُ الْمُسَافِرُونَ لاَ يَجِدُونَ الْمَاءَ.

(۱۶۷۸) حضرت سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ایسے مسافر ہیں جنہیں پانی نہ ملے۔

(۱۹۲) مَنْ قَالَ لاَ يَتَيَمَّمُ حَتَّى يَجِدَ الْمَاءَ

جن حضرات کے نزدیک جنبی تیمّم نہیں کرسکتا

(۱۶۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يَتَيَمَّمُ الْجُنُبُ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا.

(۱۶۷۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنبی تیمم نہیں کرسکتا خواہ اسے ایک مہینے تک پانی نہ ملے۔

(۱۶۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا كُنْتَ فِي سَفَرٍ فَأَجْنَبْتَ فَلاَ تُصَلِّ حَتَّى تَجِدَ الْمَاءَ ، وَإِنْ أَحْدَثْتَ فَتَيَمَّمْ ، ثُمَّ صَلِّ.

(۱۶۸۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی سفر میں جنبی ہو جاؤ تو اس وقت تک نماز نہ پڑھو جب تک تمہیں پانی نہ مل جائے اور جب تمہارا وضوٹوٹ جائے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لو۔

(۱۶۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : رَجَعَ عَبْدُ اللهِ عَنْ قَوْلِهِ فِي التَّيَمُّمِ.

(۱۶۸۱) ضحاک فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے تیمّم کے بارے میں اپنے قول سے رجوع کرلیا تھا۔

(۱۶۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ : أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ ، فَسَأَلْتُ أَبَا عَطِيَّةَ ؟ فَقَالَ لاَ تُصَلِّ ، وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ؟ فَقَالَ : تَيَمَّمْ وَصَلِّ.

(۱۶۸۲) حضرت زبید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں جنابت کا شکار ہوگیا، میرے پاس پانی نہ تھا، میں نے حضرت ابوعطیہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نماز نہ پڑھو، حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تیمّم کر کے نماز پڑھ لو۔

(۱۶۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ ، وَأَبِي مُوسَى ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلاً أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا ، كَيْفَ يَصْنَعُ بِالصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ يَتَيَمَّمْ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى : فَكَيْفَ بِهَذِهِ الآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ : ﴿فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هَذَا لأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ. (مسلم ۱۱۰۔ بخاری ۳۴۷)

(۱۶۸۳) حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا۔ حضرت ابو

موسیٰ رضی اللہ نے کہا: ''اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی آدمی حالت جنابت میں ہو اور اسے ایک مہینے تک پانی نہ ملے تو وہ نماز کا کیا کرے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ نے فرمایا کہ وہ تیمم نہ کرے خواہ اسے ایک مہینے تک پانی نہ ملے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ نے فرمایا کہ سورۃ المائدہ کی اس آیت کا کیا کیا جائے؟ (ترجمہ) اگر تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرلو۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو اس کی رخصت دے دی جائے تو وہ پانی کے ٹھنڈا ہونے کے خوف سے بھی تیمم کرنے لگیں گے۔

(۱۹۳) فی التیمم کیف ھو؟

تیمّم کا طریقہ

(۱٦٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ قَالَ :أَجْنَبَ أَبُو ذَرٍّ ، وَهُوَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَسِيرَةِ ثَلاَثٍ ، فَجَاءَهُ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلاَةِ الصُّبْحِ وَتَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي التُّرَابِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

(۱٦٨٤) حضرت عطا فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے تین دن کی مسافت پر تھے کہ جنابت کا شکار ہوگئے۔ پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے فارغ ہو کر رفع حاجت کے لیے گئے، پھر حضرت ابوذر رضی اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے ہاتھوں کو مٹی پر مار کر چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیر لیا۔

(۱٦٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ تَيَمَّمَ فِي مِرْبَدِ النَّعَمِ ، فَقَالَ :بِيَدَيْهِ عَلَى الأَرْضِ فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِهِمَا عَلَى الأَرْضِ ضَرْبَةً أُخْرَى ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

(۱٦٨٥) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مقام مربد النعم میں کچھ اس طرح تیمم کیا کہ اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر انہیں چہرے پر ملا، پھر انہیں ایک اور مرتبہ زمین پر مار کر کہنیوں تک دونوں ہاتھوں پر مل لیا۔

(۱٦٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمًا عَنِ التَّيَمُّمِ ؟ قَالَ :فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الأَرْضِ فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الأَرْضِ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

(۱٦٨٦) حضرت ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے تیمم کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر انہیں چہرے پر ملا، پھر انہیں ایک اور مرتبہ زمین پر مار کر کہنیوں تک دونوں ہاتھوں پر مل لیا۔

(۱٦٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ سُئِلَ عَنِ التَّيَمُّمِ؟ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الأَرْضِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الأَرْضِ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

(۱٦٨٧) حضرت حسن سے تیمم کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر انہیں چہرے پر ملا، پھر

انہیں ایک اور مرتبہ زمین پر مار کر کہنیوں تک دونوں ہاتھوں پر مل لیا۔

(١٦٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَلِلْيَدَيْنِ إلَى الْمِرْفَقَيْنِ . وَوَصَفَ لَنَا دَاوُد :فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الأَرْضِ ضَرْبَةً ، ثُمَّ نَفَضَهُمَا ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا كَفَّيْهِ ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَه وَذِرَاعَيْهِ إلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

(۱۶۸۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ تیمم میں ایک مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا ہے چہرے کے لیے بھی اور کہنیوں تک دونوں بازوؤں کے لیے بھی۔ حضرت داؤد نے تیمم کا طریقہ یوں بیان کیا کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک مرتبہ زمین پر مارا پھر انہیں جھاڑا، پھر دونوں ہتھیلیوں کو آپس میں ملا، پھر دونوں ہاتھ چہرے پر اور پھر دونوں بازوؤں پر کہنیوں تک مل لیے۔

(١٦٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللهِ :أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْت فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :إنَّمَا كَانَ يَكْفِيك أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْك هَكَذَا ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ، ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :أَوْ لَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ؟ .

(۱۶۸۹) حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا آپ نے حضرت عمار کا یہ قول نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام سے بھیجا تو میں جنبی ہوگیا مجھے پانی نہ ملا تو میں مٹی میں جانور کی طرح لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ساری بات عرض کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھوں سے یوں کر لیتے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک مرتبہ زمین پر مارا، پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر پھیرا، پھر ہاتھوں کے ظاہری حصے اور چہرے کا مسح کیا۔ یہ سن کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قول پر اکتفا نہیں کیا تھا۔

(١٦٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ :أَمَا تَذْكُرُ يَوْمًا كُنَّا فِي كَذَا وَكَذَا فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَعَّكْنَا فِي التُّرَابِ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :إنَّمَا يَكْفِيك هَذَا ، ثُمَّ ضَرَبَ الأَعْمَشُ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً ، ثُمَّ نَفَخَهُمَا ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

(۱۶۹۰) حضرت ابن ابزیٰ کے والد روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ کو وہ دن یاد نہیں جب فلاں وقت میں ہم جنبی ہوگئے تھے اور ہمیں پانی نہ ملا تو ہم مٹی میں لوٹ پوٹ ہونے لگے۔ جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمہارے لیے اتنا ہی کافی تھا۔ یہ کہہ کر راوی اعمش نے

اپنے دونوں ہاتھ مٹی میں مارے پھران میں پھونک ماری پھرانہیں اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مل لیا۔

(۱۶۹۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي التَّيَمُّمِ :يَضْرِبُ بِيَدَيْهِ الأَرْضَ وَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

(۱۶۹۱) حضرت مکحول تیمم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھرانہیں اپنے چہرے اور اپنے ہاتھوں پر مل لے۔

(۱۶۹۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالَ :كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَبْلُغَ بِالتَّيَمُّمِ الْمِرْفَقَيْنِ.

(۱۶۹۲) حضرت ابراہیم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ تیمم میں کہنیوں تک کا احاطہ کیا جائے۔

(۱۶۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ :التَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ :ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ ، وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

(۱۶۹۳) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ تیمم میں دو ضربیں ہیں ایک چہرے کے لیے اور دوسری کہنیوں تک بازوؤں کے لیے۔

(۱۶۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ الْجَعْدِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَصَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ أَنَّهُمَا قَالاَ :التَّيَمُّمُ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ . وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ، وَابْنُ عُمَرَ :الْوَجْهُ وَالذِّرَاعَانِ.

(۱۶۹۴) حضرت ابن سیرین اور حضرت صالح ابو الخلیل فرماتے ہیں کہ تیمم میں چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح ہے اور حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیمم میں چہرے اور بازوؤں کا مسح ہے۔

(۱۶۹۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أُمِرَ بِالتَّيَمُّمِ فِيمَا أُمِرَ فِيهِ بِالْغُسْلِ ، يَعْنِي :إِنَّمَا هُوَ الْوَجْهُ وَالذِّرَاعَانِ.

(۱۶۹۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ تیمم میں ان چیزوں کے مسح کا حکم دیا گیا ہے جن چیزوں کے وضو میں دھونے کا حکم دیا گیا ہے یعنی چہرہ اور بازو۔

(۱۶۹٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :التَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ :ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ.

(۱۶۹۶) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ تیمم میں دو ضربیں ہیں ایک چہرے کے لیے اور ایک دونوں ہاتھوں کے لیے۔

(۱۶۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ؛ أَنَّهُ تَيَمَّمَ فَمَسَحَ بِيَدَيْهِ التُّرَابَ ، ثُمَّ نَفَضَهُمَا ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ، وَلَمْ يَمْسَحْ ذِرَاعَيْهِ.

(۱۶۹۷) حضرت ابو مالک فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس طرح تیمم کیا کہ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انہیں جھاڑا، پھرانہیں اپنے چہرے اور بازوؤں پر ملا لیکن اپنے بازوؤں کا مسح نہ فرمایا۔

(۱۶۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَزْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ،

عَنْ عَمَّارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي التَّيَمُّمِ :ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ.

(ابن حبان ۱۳۰۸۔ ابو داؤد ۳۳۱)

(۱۶۹۸) حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم کے بارے میں فرمایا کہ ایک ضرب چہرے اور ہاتھوں کے لیے ہے۔

(۱۶۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُهُ يَضْرِبُ بِيَدَيْهِ الأَرْضَ ، ثُمَّ نَفَضَهُمَا ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ.

(۱۶۹۹) حضرت اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی کو دیکھا کہ انہوں نے پہلے زمین پر ہاتھ مارے، پھر انہیں جھاڑا پھر انہیں چہرے پر مل لیا۔

(۱۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّهُ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الأَرْضَ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِهِمَا الأَرْضَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ بِهِمَا ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

(۱۷۰۰) حضرت ابو الزبیر فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ زمین پر ہاتھ مارے پھر انہیں چہرے پر ملا پھر دوسری مرتبہ زمین پر ہاتھ مارے اور انہیں کہنیوں تک بازوؤں پر مل لیا۔

(۱۷۰۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ لَمْ أَدْرِ كَيْفَ أَصْنَعُ ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَجِدْهُ ، فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهُ فَاسْتَقْبَلْتُهُ ، فَلَمَّا رَآنِي عَرَفَ الَّذِي جِئْتُ لَهُ ، فَبَالَ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الأَرْضَ فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

(۱۷۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت تیمم نازل ہوئی تو مجھے تیمم کا طریقہ معلوم نہ تھا۔ لہٰذا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن میں نے آپ کو نہ پایا، میں آپ کی تلاش میں نکلا، جب آپ نے مجھے دیکھا تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ میں کیوں آیا ہوں۔ لہٰذا آپ نے پیشاب کیا، پھر اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر ان دونوں کو اپنے چہرے اور بازوؤں پر مل لیا۔

(۱۷۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي التَّيَمُّمِ ضَرْبَتَانِ :ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

(۱۷۰۲) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ تیمم میں دو ضربیں ہیں ایک چہرے کے لیے اور دوسری کہنیوں تک بازوؤں کے لیے۔

(۱۹۴) في التيمم كَمْ يُصَلَّى بِهِ مِنْ صَلاَةٍ

ایک تیمم سے کتنی نمازیں پڑھ سکتا ہے؟

(۱۷۰۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :تَيَمَّمْ لِكُلِّ صَلاَةٍ.

(۱۷۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر نماز کے لیے تیمم کرے گا۔

(۱۷۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ يُصَلَّى بِالتَّيَمُّمِ إِلاَّ صَلاَةٌ وَاحِدَةٌ.

(۱۷۰۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ ایک تیمم سے صرف ایک نماز پڑھ سکتا ہے۔

(۱۷۰٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يَنْقُضُ التَّيَمُّمَ إِلاَّ الْحَدَثُ.

(۱۷۰۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ تیمم صرف حدث سے ٹوٹتا ہے۔

(۱۷۰٦) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُصَلِّي بِالتَّيَمُّمِ الصَّلَوَاتُ كُلُّهَا مَا لَمْ يُحْدِثْ.

(۱۷۰۶) عطاء فرماتے ہیں کہ ایک تیمم سے ساری نمازیں پڑھ سکتا ہے جب تک حدث لاحق نہ ہو۔

(۱۷۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَامِرٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ : يَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلاَةٍ . وَكَانَ يُفْتِي بِذَلِكَ قَتَادَةُ.

(۱۷۰۷) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر نماز کے لیے تیمم کرے گا۔ حضرت قتادہ کا بھی یہی فتویٰ تھا۔

(۱۷۰۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لاَ يُصَلَّى تَطَوُّعًا بِتَيَمُّمٍ ، وَلاَ يُصَلَّى صَلاَتَانِ بِتَيَمُّمٍ وَاحِدٍ.

(۱۷۰۸) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ تیمم سے نفلی نماز بھی نہیں پڑھی جا سکتی اور نہ ہی ایک تیمم سے دو نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

(۱۷۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ لِكُلِّ صَلاَةٍ.

(۱۷۰۹) حضرت قتادہ کو یہ بات پسند تھی کہ ایک تیمم سے ایک ہی نماز پڑھی جائے۔

(۱۷۱۰) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: الْمُتَيَمِّمُ عَلَى تَيَمُّمِهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ.

(۱۷۱۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ متیمم کو جب تک حدث لاحق نہ ہو اس کا تیمم باقی رہتا ہے۔

(۱۹۵) مَنْ قَالَ لاَ يَتَيَمَّمُ مَا رَجَا أَنْ يَقْدِرَ عَلَى الْمَاءِ

جب تک پانی ملنے کی امید ہو تیمّم کرنا درست نہیں

(۱۷۱۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يَتَلَوَّمُ الْجُنُبُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخِرِ الْوَقْتِ.

(۱۷۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنبی آخری وقت تک پانی ملنے کا انتظار کرے گا اور تیمم کو مؤخر کرے گا۔

(۱۷۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا قَالاَ : لاَ يَتَيَمَّمُ مَا رَجَا أَنْ يَقْدِرَ عَلَى الْمَاءِ فِي الْوَقْتِ.

(۱۷۱۲) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر وقت نماز کے اندر پانی ملنے کی امید ہو تو تیمم کرنا درست نہیں۔

(۱۷۱۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا كُنْتَ فِي الْحَضَرِ وَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ وَلَيْسَ عِنْدَكَ مَاءٌ فَانْتَظِرِ الْمَاءَ ، فَإِنْ خَشِيتَ فَوْتَ الصَّلاَةِ فَتَيَمَّمْ وَصَلِّ.

(۱۷۱۳) حضرت عطا فرماتے ہیں کہ اگر تم حالت حضر میں ہو، اور نماز کا وقت ہو جائے، اور تمہارے پاس پانی نہ ہو تو پانی کا انتظار کرو۔ اگر تمہیں نماز کے فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھو۔

(۱۹۶) ما يجزء الرَّجُلَ في تيَمُّمِهِ

کس چیز سے تیمّم کرنا جائز ہے؟

(۱۷۱٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَطْيَبُ الصَّعِيدِ :الْحَرْثُ أَوْ :أَرْضُ الْحَرْثِ.

(۱۷۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے پاک مٹی کھیت کی مٹی ہے۔

(۱۷۱٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا أَدْرَكَتِ الرَّجُلَ الصَّلاَةُ ، وَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ ، وَلَمْ يَصِلْ إِلَى الأَرْضِ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى سَرْجِهِ وَعَلَى لِبَدِهِ ، ثُمَّ تَيَمَّمَ بِهِ.

(۱۷۱۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی کو نماز کا وقت ہو جائے اور اسے پانی نہ ملے اور وہ زمین تک پہنچنے کی رسائی نہ رکھتا ہو تو اپنے ہاتھوں کو جانور کی زین پر مار کر تیمم کر لے۔

(۱۷۱٦) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ جَرَّاحٍ ، أَبُو عِصَامٍ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :يُتَيَمَّمُ بِالصَّعِيدِ وَالْجِصِّ وَالْجَبَلِ وَالرَّمْلِ.

(۱۷۱۶) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ مٹی، چونے، پتھر اور ریت سے تیمّم کیا جا سکتا ہے۔

(۱۷۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :كُلُّ شَيْءٍ ضَرَبْتَ عَلَيْهِ بِيَدَيْكَ فَهُوَ صَعِيدٌ حَتَّى غُبَارُ لِبَدِكَ.

(۱۷۱۷) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جس پر تم اپنا ہاتھ مار وہ تمہارے لیے "صعید" ہے حتیٰ کہ تمہارے جانور کی زین پر پڑا ہوا غبار بھی۔

(۱۷۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :يُتَيَمَّم بِالْكلاَ وَالْجَبَلِ.

(۱۷۱۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ گھاس اور پہاڑ کے پتھر یا مٹی سے تیمم کیا جا سکتا ہے۔

(۱۷۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِي ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :تَمَسَّحُوا بِهَا فَإِنَّهَا بِكُمْ بَرَّةٌ ، يَعْنِي :الأَرْضَ. (طبرانی ۴۱۶)

(۱۷۱۹) حضرت ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے ہاتھوں کو زمین پر مل لو یہ تمہارے لیے

کی کا ذریعہ ہے۔

(۱۹۷) فی الاستبراء مِنَ الْبَوْلِ کَیْفَ هُوَ

پیشاب سے صفائی کیسے حاصل کی جائے

(۱۷۲۰) حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عِیسَی بْنِ أَزْدَادَ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا بَالَ أَحَدُکُمْ فَلْیَنْتُرْ ذَکَرَهُ ثَلَاثَ نَتَرَاتٍ. (احمد ۴/ ۳۴۷۔ ابن ماجه ۳۲۶)

(۱۷۲۰) حضرت عیسیٰ بن ازداد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرم گاہ کو تین مرتبہ جھاڑ لے۔

(۱۷۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِی الشَّعْثَاءِ ، قَالَ :إِذَا بُلْتَ فَامْسَحْ ذَکَرَكَ مِنْ أَسْفَلَ ، فَإِنَّهُ یَنْقَطِعُ.

(۱۷۲۱) حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں کہ جب تم پیشاب کر چکو تو اپنے آلۂ تناسل کو نیچے سے ہاتھ لگاؤ، اس سے پیشاب کے قطرات بند ہو جائیں گے۔

(۱۷۲۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عِیسَی بْنِ یَزْدَادَ ، عَنْ أَبِیهِ ، أَنَّهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا بَالَ أَحَدُکُمْ فَلْیَنْتُرْ ذَکَرَهُ ثَلَاثًا ، قَالَ زَمْعَةُ :فَإِنَّ ذَلِكَ یُجْزِءُ عَنْهُ.

(۱۷۲۲) حضرت عیسیٰ بن ازداد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنی شرم گاہ کو تین مرتبہ جھاڑ لے۔

(۱۹۸) فی الفأرة وَالدَّجَاجَةِ وَأَشْبَاهِهِمَا تَقَعُ فِی الْبِئْرِ

اگر چوہا، مرغی یا ان جیسا کوئی جانور کنویں میں گر جائے تو کتنا پانی نکالنا ہوگا؟

(۱۷۲۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّیَّاتِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ عَلِیٍّ :فِی الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِی الْبِئْرِ ، قَالَ:تُنزح إِلَی أَنْ یَغْلِبَهُمُ الْمَاءُ.

(۱۷۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر چوہا پانی میں گر جائے تو اتنا پانی نکالا جائے کہ پانی لوگوں پر غالب آ جائے۔

(۱۷۲۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِی الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِی الْبِئْرِ ، قَالَ :یُسْتَقَی مِنْهَا أَرْبَعُونَ دَلْوًا.

(۱۷۲۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر چوہا پانی میں گر جائے تو چالیس ڈول پانی نکالا جائے۔

(۱۷۲۵) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ؛ فِی الْجُرَذِ ، أَوِ السِّنَّوْرِ یَقَعُ فِی الْبِئْرِ ، قَالَ :یَدْلُوا مِنْهَا أَرْبَعِینَ دَلْوًا ، قَالَ مُغِیرَةُ :حَتَّی یَتَغَیَّرَ الْمَاءُ.

(۱۷۲۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر پانی میں چوپایا بلی گر جائے تو چالیس ڈول پانی نکالا جائے۔ حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ اتنا پانی نکالا جائے کہ پانی کا رنگ بدل جائے۔

(۱۷۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيث ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إذَا وَقَعَ الْجُرَذُ فِي الْبِئْرِ نُزِحَ مِنْهَا عِشْرُونَ دَلْوًا ، فَإِنْ تَفَسَّخَ فَأَرْبَعُونَ دَلْوًا ، فَإِذَا وَقَعَتِ الشَّاةُ نُزِحَ مِنْهَا أَرْبَعُونَ دَلْوًا ، فَإِنْ تَفَسَّخَتْ نُزِحَتْ كُلُّهَا ، أَوْ مِئَة دَلْوٍ.

(۱۷۲۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر پانی میں جرذ گر جائے تو بیس ڈول پانی نکالا جائے اگر وہ پھول جائے تو چالیس ڈول نکالے جائیں۔ اگر بکری گر جائے تو چالیس ڈول نکالے جائیں اور اگر وہ پھول جائے تو سارا پانی یا چالیس ڈول نکالے جائیں۔

(۱۷۲۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّهُ قَالَ: يُدْلَى مِنْهَا سَبْعُونَ دَلْوًا، يَعْنِي: فِي الدَّجَاجَةِ.

(۱۷۲۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کنویں میں مرغی گر جائے تو ستر ڈول پانی نکالا جائے۔

(۱۷۲۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْبِئْرِ تَقَعُ فَتَمُوتُ فِيهَا الدَّجَاجَةُ وَأَشْبَاهُهَا قَالَ :اسْتَقِ مِنْهَا دَلْوًا وَتَوَضَّأْ مِنْهَا ، فَإِنْ هِيَ تَفَسَّخَتِ اسْتَقِ مِنْهَا أَرْبَعِينَ دَلْوًا.

(۱۷۲۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کنویں میں مرغی یا اس جیسی کوئی اور چیز گر کر مر جائے تو اس سے ایک ڈول پانی نکال کر وضو کر لو اور اگر وہ پھول جائے تو اس سے چالیس ڈول پانی نکالو۔

(۱۷۲۹) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الْبِئْرِ يَقَعُ فِيهَا الدَّجَاجَةُ وَالْكَلْبُ وَالسِّنَّوْرُ فَيَمُوتُ قَالَ :يَنْزِحُ مِنْهَا ثَلاَثِينَ ، أَوْ أَرْبَعِينَ دَلْوًا.

(۱۷۲۹) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر کنویں میں مرغی، کتا یا بلی وغیرہ گر کر مر جائیں تو اس میں سے تیس سے چالیس ڈول پانی نکالا جائے۔

(۱۷۳۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ فِي الدَّابَّةِ تَقَعُ فِي الْبِئْرِ، قَالَ: إِنْ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُ الْمَاءِ وَلاَ رِيحُهُ ، فَلاَ أَرَى بِالْمَاءِ بَأْسًا ، فَإِنْ تَغَيَّرَ طَعْمُ الْمَاءِ وَرِيحُهُ نَزَحُوا مِنْهَا حَتَّى يَطِيبَ الْمَاءُ.

(۱۷۳۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر کنویں میں کوئی جانور گر جائے تو اگر پانی کا ذائقہ اور اس کی بو نہیں بدلی تو پانی میں کوئی حرج نہیں اور اگر پانی کا ذائقہ یا بو بدل جائے تو سارا پانی نکالا جائے گا یہاں تک کہ پانی پاک ہو جائے۔

(۱۷۳۱) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ؛ فِي الدَّجَاجَةِ تَقَعُ فِي الْبِئْرِ ، قَالَ يُسْتَقَى مِنْهَا أَرْبَعُونَ دَلْوًا.

(۱۷۳۱) حضرت سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں کہ اگر مرغی کنویں میں گر جائے تو چالیس ڈول نکالے جائیں گے۔

(۱۷۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا سُئِلَ عَنْ صَبِيٍّ بَالَ فِي الْبِئْرِ ؟ قَالَ :تُنْزَحُ.

(۱۷۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر بچہ کنویں میں پیشاب کر دے تو اس کا کیا حکم ہے۔ فرمایا اس کا سارا پانی نکالا

جائے گا۔

(۱۷۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ حَبَشِيًّا وَقَعَ فِي زَمْزَمَ فَمَاتَ ، قَالَ : فَأَمَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنْ يُنْزَفَ مَاءُ زَمْزَمَ ، قَالَ : فَجَعَلَ الْمَاءُ لاَ يَنْقَطِعُ ، قَالَ : فَنَظَرُوا فَإِذَا عَيْنٌ تَنْبُعُ مِنْ قِبَلِ الْحَجَرِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ : حَسْبُكُمْ.

(۱۷۳۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک حبشی چاہ زمزم میں گر کر مر گیا۔ حضرت ابن الزبیر نے حکم دیا کہ اب بئر زمزم کا سارا پانی نکالا جائے۔ لوگ پانی نکالنے لگے لیکن پانی بند نہ ہوتا تھا۔ دیکھا گیا کہ حجر اسود کی جانب سے ایک چشمہ پھوٹ رہا ہے جس کی وجہ سے زمزم کا پانی بند نہیں ہوتا۔ حضرت ابن الزبیر نے فرمایا کہ تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

(۱۷۳٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ زِنْجِيًّا وَقَعَ فِي زَمْزَمَ فَمَاتَ ، قَالَ : فَأَنْزَلَ إِلَيْهِ رَجُلاً فَأَخْرَجَهُ ، ثُمَّ قَالَ : انْزِفُوا مَا فِيهَا مِنْ مَاءٍ ، ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي فِي الْبِئْرِ : ضَعْ دَلْوَكَ مِنْ قِبَلِ الْعَيْنِ الَّتِي تَلِي الْبَيْتَ ، أَوِ الرُّكْنَ فَإِنَّهَا مِنْ عُيُونِ الْجَنَّةِ.

(۱۷۳۴) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک حبشی بئر زمزم میں گر کر مر گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس میں ایک آدمی کو اتارا جس نے اس کو باہر نکالا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس کا سارا پانی نکالو۔ پھر آپ نے کنویں میں موجود شخص سے فرمایا کہ اس چشمے کی طرف سے پانی نکالو جو بیت اللہ یا رکن کی طرف ہے کیونکہ یہ جنت کا چشمہ ہے۔

(۱۹۹) مَنْ كَانَ يَرَى مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوءًا

جن حضرات کے نزدیک ''مسِ ذکر'' کی صورت میں وضو ٹوٹ جاتا ہے

''مسّ ذکر'' یعنی شرم گاہ کو ہاتھ لگانا

(۱۷۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

(احمد ۵/ ۱۹۴۔ طبرانی ۵۲۲۲)

(۱۷۳۵) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگایا وہ وضو کرے۔

(۱۷۳٦) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ

فَلْيَتَوَضَّأْ. (ابن ماجه ۴۸۱)

(۱۷۳۶) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگایا وہ وضو کرے۔

(۱۷۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ أَبِي ، قَالَ :ذَاكَرَنِي مَرْوَانُ مَسَّ الذَّكَرِ ، فَقُلْتُ :لَيْسَ فِيهِ وُضُوءٌ ، قَالَ :فَإِنَّ بُسْرَةَ ابْنَةَ صَفْوَانَ تُحَدِّثُ فِيهِ ، فَبَعَثَ إِلَيْهَا رَسُولاً فَذَكَرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

(ابو داؤد ۱۸۳۔ ترمذی ۸۳)

(۱۷۳۷) حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ مروان نے مجھ سے مسِ ذکر کا تذکرہ کیا تو میں نے کہا کہ اس میں وضو نہیں ہے۔ وہ کہنے لگے کہ بسرہ بنت صفوان نے اس بارے میں حدیث بیان کی ہے۔ پھر انہوں نے بسرہ کی طرف ایک قاصد بھیجا جس نے آ کر بتایا کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے آلۂ تناسل کو ہاتھ لگایا وہ وضو کرے۔

(۱۷۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبِيْدَةَ عَنْ قوله تعالى : ﴿أَوْ لاَمَسْتُمُ النِّسَاءَ﴾ ؟ فَقَالَ :بِيَدِهِ ، فَظَنَنْت مَا عَنَى فَلَمْ أَسْأَلْهُ ، قَالَ :وَنُبِّئْتُ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا مَسَّ فَرْجَهُ تَوَضَّأَ ، قَالَ مُحَمَّدٌ :فَظَنَنْت أَنَّ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ وَقَوْلَ عَبِيْدَةَ شَيْءٌ وَاحِدٌ.

(۱۷۳۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿أَوْ لاَمَسْتُمُ النِّسَاءَ﴾ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا، میں سمجھ گیا کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں پس میں نے ان سے سوال نہیں کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب شرم گاہ کو ہاتھ لگاتے وضو کیا کرتے تھے۔ حضرت محمد فرماتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ حضرت ابن عمر اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہما کا قول ایک ہی ہے۔

(۱۷۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ ، قَالَ :سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ :إِذَا مَسَّهُ مُتَعَمِّدًا أَعَادَ الْوُضُوءَ.

(۱۷۳۹) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص جان بوجھ کر شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو وضو کا اعادہ کرے۔

(۱۷۴۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :إِذَا أَمْسَكَ ذَكَرَهُ تَوَضَّأَ.

(۱۷۴۰) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص جان بوجھ کر شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو وضو کرے۔

(۱۷۴۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُول : مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَالْوُضُوءُ عَلَيْهِ وَاجِبٌ.

(۱۷۴۱) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جو شخص شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو اس پر وضو واجب ہے۔

(۱۷٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : كُنْتُ أُمْسِكُ عَلَى أَبِي الْمُصْحَفَ ، فَأَدْخَلْتُ يَدَيَّ هَكَذَا ، يَعْنِي : مَسَّ ذَكَرَهُ ، فَقَالَ لَهُ : تَوَضَّأْ.

(۱۷۴۲) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے سامنے قرآن پڑھتے ہوئے اگر شرم گاہ کو ہاتھ لگالیتا تو وہ مجھے وضو کرنے کا حکم دیتے۔

(۱۷٤۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى يَوْمًا مِنَ الضُّحَى ، وَقَالَ : إِنِّي كُنْتُ مَسِسْتُ ذَكَرِي فَنَسِيتُ.

(۱۷۴۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے چاشت کے وقت فجر کی نماز قضاء کی اور فرمایا کہ میں نے (فجر سے پہلے) شرم گاہ کو ہاتھ لگایا تھا لیکن میں بھول گیا (اس لیے فجر کی نماز وضو کیے بغیر پڑھ لی چنانچہ اب دوبارہ پڑھ رہا ہوں)۔

(۱۷٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا مَسَّ فَرْجَهُ أَعَادَ الْوُضُوءَ.

(۱۷۴۴) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما شرم گاہ کو ہاتھ لگانے کے بعد دوبارہ وضو کیا کرتے تھے۔

(۱۷٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ يَذْكُرُ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ وَمُجَاهِدٌ : مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

(۱۷۴۵) حضرت عطاء اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جس نے شرم گاہ کو چھوا وہ وضو کرے۔

(۱۷٤٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ : مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ تَوَضَّأَ.

(۱۷۴۶) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جس نے شرم گاہ کو چھوا وہ وضو کرے۔

(۱۷٤۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ قَالاَ : مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ تَوَضَّأَ.

(۱۷۴۷) حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جس نے شرم گاہ کو چھوا وہ وضو کرے۔

(۱۷٤۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خُضَيْرٍ ، قَالَ : سُئِلَ طَاوُوس عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ وَالرَّجُلُ فِي الصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ : أُفٍّ أُفٍّ ، وَلِمَ يَمَسُّهُ ؟ يَتَوَضَّأ.

(۱۷۴۸) حضرت طاؤس سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نماز میں ہو اور ذکر کو چھولے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: اف! اف! وہ اسے کیوں چھوتا ہے؟ ایسے شخص کو وضو کرنا چاہیے۔

(۲۰۰) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى فِيهِ وُضُوءًا

جن حضرات کے نزدیک مسِ ذکر سے وضو نہیں ٹوٹتا

(۱۷۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ؛ أَنَّ أَخَاهُ أَرْقَمَ بْنَ شُرَحْبِيلَ سَأَلَ ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : إِنِّي أَحْتَكُّ فَأُفْضِي بِيَدَيَّ إِلَى فَرْجِي ؟ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : إِنْ عَلِمْتَ أَنَّ مِنْكَ بِضْعَةً نَجِسَةً فَاقْطَعْهَا.

(۱۷۴۹) حضرت ہزیل فرماتے ہیں کہ میرے بھائی ارقم بن شرحبیل نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ بعض اوقات خارش کرتے ہوئے میرا ہاتھ شرم گاہ کو لگ جاتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ تمہارا یہ عضو ناپاک ہے تو اسے کاٹ دو۔

(۱۷۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ سَعْدًا عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ ؟ فَقَالَ : إِنْ عَلِمْتَ أَنَّ مِنْكَ بِضْعَةً نَجِسَةً فَاقْطَعْهَا.

(۱۷۵۰) ایک آدمی نے حضرت سعد سے مسِ ذکر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ تمہارے جسم میں یہ ناپاک عضو ہے تو اسے کاٹ دو۔

(۱۷۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، أَنَّهُ قَالَ : مَا أُبَالِي مَسِسْتُ ذَكَرِي ، أَوْ أُذُنِي.

(۱۷۵۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگاؤں یا اپنے کان کو ہاتھ لگاؤں۔

(۱۷۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا أُبَالِي مَسِسْتُ ذَكَرِي ، أَوْ إِبْهَامِي ، أَوْ أُذُنِي ، أَوْ أَنْفِي.

(۱۷۵۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے لیے شرم گاہ، انگوٹھے، کان یا ناک کو ہاتھ لگانا برابر ہے۔

(۱۷۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مِثْلَهُ.

(۱۷۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۷۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا فِي مَجْلِسٍ فِيهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، فَسُئِلَ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فِي الصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ : مَا هُوَ إِلاَّ بِضْعَةٌ مِنْكَ ، وَإِنَّ لِكَفِّكَ مَوْضِعًا غَيْرَهُ.

(۱۷۵۴) عمیر بن سعید کہتے ہیں کہ میں حضرت عمار بن یاسر کی مجلس میں بیٹھا تھا۔ ان سے نماز کے دوران مسِ ذکر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یوں تو وہ تمہارا ایک عضو ہی ہے لیکن تم کسی اور جگہ بھی تو ہاتھ لگا سکتے ہو۔

(۱۷۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ ، قَالَ : مَا أُبَالِي إِيَّاهُ

مَسِسْت ، أَوْ بَطْنَ فَخِذِي ، يَعْنِي :ذَكَرَهُ.

(۱۷۵۵) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ میرے لیے شرم گاہ اور ران کو ہاتھ لگانا برابر ہے۔

(۱۷۵٦) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ ، عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :خَرَجْنَا وَفْدًا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ، فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَرَى فِي مَسِّ الذَّكَرِ فِي الصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ :وَهَلْ هُوَ إِلاَّ بِضْعَةٌ ، أَوْ مُضْغَةٌ مِنْك ؟

(ابو داؤد ۱۸۲۔ ترمذی ۸۵)

(۱۷۵٦) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک وفد کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! نماز کے دوران مس ذکر کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ وہ تمہارا ایک عضو ہی تو ہے۔

(۱۷۵۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سُئِلَ عَلِيٌّ عَنِ الرَّجُلِ يَمَسُّ ذَكَرَهُ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ.

(۱۷۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مسِ ذکر کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فِي الصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ :مَا أُبَالِي مَسَسْتُهُ ، أَوْ أَنْفِي.

(۱۷۵۸) حضرت عبداللہ بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے دوران نماز مسِ ذکر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے لیے شرم گاہ اور ناک کو ہاتھ لگانا ایک جیسا ہے۔

(۱۷۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ فِي الصَّلاَةِ.

(۱۷۵۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دوران نماز ذکر کو ہاتھ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷٦۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :مَا أُبَالِي مَسَسْتُهُ ، أَوْ طَرَفَ أَنْفِي ، وَقَالَ عَلِيٌّ :مَا أُبَالِي مَسِسْتُهُ ، أَمْ طَرَفَ أُذُنِي.

(۱۷٦۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے لیے شرم گاہ اور ناک کے کنارے کو ہاتھ لگانا ایک جیسا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے لیے شرم گاہ اور کان کے کنارے کو ہاتھ لگانا ایک جیسا ہے۔

(۱۷٦۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ :قَالَ طَاوُس وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ :مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ وَهُوَ لاَ يُرِيدُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوءٌ.

(۱۷٦۱) حضرت طاؤس اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جس نے بلا قصد ذکر کو ہاتھ لگایا اس کا وضو نہیں ٹوٹا۔

(۱۷٦۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ

عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ ؟ فَقَالَ :هَلْ هُوَ إِلاَّ حِذْوَةٌ مِنْك. (عبدالرزاق ۴۲۵۔ ابن ماجه ۴۸۴)

(۱۷۶۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسِ ذکر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارا ایک عضو ہی تو ہے۔

(۱۷۶۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ ؟ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۷۶۳) حضرت عبداللہ سے مسِ ذکر کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۱) النُّخاعة والبُزاق يَقَعُ فِي الْبِئْرِ

اگر کنویں میں تھوک یا بلغم گر جائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنْ رَجُلٍ تَنَخَّع فَوَقَعَتْ نُخَاعَتُهُ فِي طَهُورِهِ ؟ فَقَالَ : يَأْخُذُهَا هَكَذَا فَيَطْرَحُهَا ، وَقَالَ شُعْبَةُ :بِيَدِهِ يَصِفُ ، أَنَّهُ يَغْرِفُهَا مِنَ الإِنَاءِ فَيَطْرَحُهَا.

(۱۷۶۴) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے سوال کیا کہ اگر آدمی کا بلغم اس کے وضو کے پانی میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے اپنے ہاتھ سے یوں نکال لے۔ یہ فرماتے ہوئے حضرت شعبہ نے پانی میں ہاتھ ڈال کر تھوک نکالنے کا طریقہ بتایا۔

(۱۷٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي النُّخَاعَةِ قَالَ :خُذْهَا وَخُذْ مَا حَمَلَتْ ، فَإِنْ كَانَ فِيهَا بُزَاقٌ أَفْسَدَتِ الطَّهُورَ ، أَوِ الْمَاءَ.

(۱۷۶۵) حضرت ابراہیم بلغم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ پانی میں سے بلغم اور اس کے اردگرد کے پانی کو نکال دو۔ اگر اس میں تھوک بھی ہو تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔

(۱۷٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي النُّخَامَةِ تَقَعُ فِي الْمَاءِ ، قَالَ :أَلْقِهَا وَتَوَضَّأْ.

(۱۷۶۶) حضرت حسن پانی میں گری ہوئی تھوک کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اسے نکال کر وضو کر لو۔

(۲۰۲) قَوْلُهُ (أَو لاَمَسْتُمُ النِّسَاءَ)

قرآن مجید کی آیت ﴿أَو لاَمَسْتُمُ النِّسَاءَ﴾ کی تفسیر

(۱۷٦۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :اللَّمْسُ بِالْيَدِ.

(۱۷۶۷) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہاتھ سے چھونا ہے۔

(۱۷۶۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :هُوَ الْجِمَاعُ.

(۱۷۶۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جماع ہے۔

(۱۷۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مِثْلَهُ.

(۱۷۶۹) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَصْحَابِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ، قَالَ:اللَّمْسُ مَا دُونَ الْجِمَاعِ.

(۱۷۷۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے ایسا چھونا مراد ہے جو جماع سے کم ہو۔

(۱۷۷۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ :﴿أَوْ لاَمَسْتُمُ النِّسَاءَ﴾ قَالَ : هُوَ الْجِمَاعُ.

(۱۷۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جماع ہے۔

(۱۷۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :هُوَ الْجِمَاعُ.

(۱۷۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جماع ہے۔

(۱۷۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَا دُونَ الْجِمَاعِ.

(۱۷۷۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے ایسا چھونا مراد ہے جو جماع سے کم ہو۔

(۱۷۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبِيدَةَ عَنْ قوله تعالى :﴿أَوْ لاَمَسْتُمُ النِّسَاءَ﴾ فَقَالَ :بِيَدِهِ فَظَنَنْتُ مَا عَنَى فَلَمْ أَسْأَلْهُ.

(۱۷۷۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ہاتھ سے اشارہ کیا جسے میں سمجھ گیا اور میں نے سوال نہ کیا۔

(۱۷۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :مَا دُونَ الْجِمَاعِ.

(۱۷۷۵) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ایسا چھونا ہے جو جماع سے کم ہو۔

(۱۷۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبِيدَةَ عَنْ قوله تعالى :﴿أَوْ لاَمَسْتُمُ النِّسَاءَ﴾ فَقَالَ :بِيَدِهِ هَكَذَا ، وَقَبَضَ كَفَّهُ.

(۱۷۷۶) حضرت ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اپنی مٹھی کو بند کیا۔

(۱۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْمُلاَمَسَةُ الْجِمَاعُ.

(۱۷۷۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جماع ہے۔

(۱۷۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الْمُلاَمَسَةُ مَا دُونَ الْجِمَاعِ.

(۱۷۷۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ایسا چھونا ہے جو جماع سے کم ہو۔

(۱۷۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :اخْتَلَفْتُ أَنَا وَأُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ فِي اللَّمْسِ ، فَقُلْتُ :أَنَا وَأُنَاسٌ مِنَ الْمَوَالِي :اللَّمْسُ مَا دُونَ الْجِمَاعِ ، وَقَالَتِ الْعَرَبُ: هُوَ الْجِمَاعُ ، فَأَتَيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ :غَلَبَتِ الْعَرَبُ ، هُوَ الْجِمَاعُ.

(۱۷۷۹) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میرا اور کچھ عربوں کا لمس کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ میں اور کچھ موالی کہتے تھے کہ اس سے مراد جماع سے کم کوئی عمل ہے جبکہ اہل عرب کہتے تھے کہ اس سے مراد جماع ہے۔ ہم فیصلے کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ عرب غالب آ گئے اس سے جماع مراد ہے۔

(۱۷۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :الْقُبْلَةُ مِنَ اللَّمْسِ وَفِيهَا الْوُضُوءُ ، وَاللَّمْسُ مَا دُونَ الْجِمَاعِ.

(۱۷۸۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بوسہ لینا لمس کا حصہ ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور لمس وہ چیز ہے جو جماع سے کم ہو۔

(۱۷۸۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :اللَّمْسُ وَالْمَسُّ وَالْمُبَاشَرَةُ إِلَى الْجِمَاعِ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ يَكْنِي مَا شَاءَ لِمَا شَاءَ.

(۱۷۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لفظ لمس، لفظ مس اور لفظ مباشرت سے جماع مراد لیا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہیں جس چیز کے لیے کنایہ لے سکتے ہیں۔

(۲۰۳) القطرة من الْخَمْرِ وَالدَّمِ تَقَعُ فِي الإِنَاءِ

اگر برتن میں شراب یا خون کا قطرہ گر جائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ فِي قَطْرَةِ خَمْرٍ وَقَعَتْ فِي مَاءٍ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۱۷۸۲) حضرت طاؤس سے پانی میں گرنے والے شراب کے قطرہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اسے مکروہ خیال فرمایا۔

(۱۷۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْحُبِّ) تَقْطُرُ فِيهِ الْقَطْرُ مِنَ الْخَمْرِ ، أَوِ الدَّمِ قَالَ :يُهْرَاقُ.

(۱۷۸۳) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر مٹکے میں شراب یا خون کا قطرہ گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس سارے پانی کو گرا دیا جائے۔

(٢٠٤) مَنْ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ نَضَحَ فَرْجَهُ

وضو کرتے وقت شرم گاہ کی جگہ پانی چھڑکنے کا بیان

(١٧٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُجَاهِدًا يَتَوَضَّأُ فَنَضَحَ فَرْجَهُ ، وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ.

(۱۷۸۴) حضرت عبید اللہ بن ابی زیاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد کو دیکھا کہ وہ وضو کرتے وقت شرم گاہ کی جگہ پانی چھڑکا کرتے تھے اور فرماتے کہ حضور ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

(١٧٨٥) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ ؛ أَنَّ سَلَمَةَ كَانَ يَنْضَحُ بَيْنَ جِلْدِهِ وَثِيَابِهِ.

(۱۷۸۵) حضرت سلمہ اپنی کھال اور کپڑوں کے درمیان پانی چھڑکا کرتے تھے۔

(١٧٨٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا تَوَضَّأَ نَضَحَ فَرْجَهُ ، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ : وَكَانَ أَبِي يَفْعَلُ ذَلِكَ.

(۱۷۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے تو شرم گاہ کی جگہ پانی چھڑکتے اور فرماتے کہ میرے والد یونہی کیا کرتے تھے۔

(١٧٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَبُلُّ إِحْلِيلَهُ حَتَّى يُرِيَهُ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ ، فَمَنْ رَابَهُ ذَلِكَ فَلْيَنْتَضِحْ بِالْمَاءِ ، فَمَنْ رَابَهُ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَلْيَقُلْ : هُوَ عَمَلُ الْمَاءِ.

(۱۷۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شیطان تم میں سے کسی کی نماز میں آتا ہے اور اس کے آلہ تناسل کے سوراخ کو گیلا کر کے یہ دکھاتا ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا۔ جسے ایسا شک ہو وہ پانی چھڑک لے اور جسے اس بارے میں زیادہ شک ہو تو وہ کہے کہ یہ پانی کی وجہ سے ہے۔

(١٧٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مَوْلًى لِابْنِ أَزْهَرَ ، قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ الْبَوْلَ ، فَقَالَ : إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْضَحْ وَالْهَ عَنْهُ ، فَإِنَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۱۷۸۸) ابن ازہر کے ایک مولی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پیشاب کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا کہ جب تم وضو کرو تو پانی چھڑک لو اور اس سے بے پرواہ ہو جاؤ کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔

(١٧٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَخِي ، قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ الْبِلَّةِ أَجِدُهَا فِي

الصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ :يَا ابْنَ أَخِي ، انْضَحْهُ وَالْهَ عَنْهُ ، فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ ، قَالَ :فَفَعَلْتُ فَذَهَبَ عَنِّي.

(۱۷۸۹) حضرت ابن ابی ذئب فرماتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی نے بتایا کہ میں نے حضرت قاسم سے نماز کے اندر محسوس کی جانے والی تری کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اے میرے پیارے! تم اس پر پانی چھڑک کر اس سے غافل ہو جاؤ کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ وہ فرماتے ہیں جب سے میں نے ایسا کیا میرا وہم دور ہو گیا۔

(۱۷۹۰) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ فَشَكَى إِلَيْهِ بِلَّةً يَجِدُهَا ، فَقَالَ لَهُ مَيْمُونٌ :إِذَا أَنْتَ تَوَضَّأْتَ فَانْضَحْ فَرْجَكَ ، وَمَا يَلِيهِ مِنْ ثَوْبِكَ بِالْمَاءِ ، فَإِنْ وَجَدْتَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقُلْ هُوَ مِنْ ذَلِكَ.

(۱۷۹۰) حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی میمون بن مہران کے پاس آیا اور ان سے تری کے بارے میں سوال کیا جو محسوس ہوتی ہے۔ حضرت میمون نے اس سے فرمایا کہ جب تم وضو کرو تو اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑک لو اور اس سے متصل کپڑے کو بھی تر کر لو۔ اب اگر تمہیں تری محسوس ہو تو تم یہ سوچو کہ یہ اسی پانی کی وجہ سے ہے۔

(۱۷۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ فَفَرَغَ ، قَالَ :بِكَفٍّ مِنْ مَا فِي إِزَارِهِ هَكَذَا.

(۱۷۹۱) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد وضو سے فارغ ہونے کے بعد ایک ہتھیلی سے پانی اپنی ازار بند پر چھڑکا کرتے تھے۔

(۱۷۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ :قَالَ مَنْصُورٌ :حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ ؛ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَ بِهِ فَرْجَهُ.

(ابو داؤد ۱۶۸۔ احمد ۴۰۹)

(۱۷۹۲) حضرت حکم بن سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کرنے کے بعد ایک ہتھیلی میں پانی لے کر اسے شرم گاہ کی جگہ چھڑک دیا۔

(۱۷۹۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَ بِهِ فَرْجَهُ.

(احمد ۱۶۱۔ ابن ماجہ ۴۶۲)

(۱۷۹۳) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کرنے کے بعد ہتھیلی میں پانی لے کر اسے شرم گاہ کی جگہ چھڑک دیا۔

(۲۰۵) مَا ذُكِرَ فِي السِّوَاكِ

مسواک کے مسائل وفضائل

(۱۷۹٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فَتَهَجَّدَ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. (بخاری ۱۱۳۶۔ مسلم ۴۶)

(۱۷۹۴) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لیے اٹھتے تو مسواک کیا کرتے تھے۔

(۱۷۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ ، إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ بِالسِّوَاكِ. (مسلم ۲۲۰)

(۱۷۹۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۹٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ قُلْتُ : أَخْبِرِينِي بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ ؟ قَالَتْ : كَانَ يَبْدَأُ بِالسِّوَاكِ.

(مسلم ۲۲۰۔ ابوداؤد ۵۲)

(۱۷۹۶) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پاس تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام کیا کرتے؟ فرمایا سب سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

(۱۷۹۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ ، قَالَ : فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ سِوَاكُهُ عَلَى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ ، فَلاَ يَقُومُ لِصَلاَةٍ إِلاَّ اسْتَنَّ ، ثُمَّ رَدَّهُ فِي مَوْضِعِهِ. (ابوداؤد ۴۸۔ ترمذی ۲۳)

(۱۷۹۷) حضرت زید بن خالد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دیتا۔ حضرت زید بن خالد اپنے کان پر وہاں مسواک رکھتے تھے جہاں کاتب اپنا قلم رکھتا ہے۔ جب نماز کے لیے اٹھتے تو مسواک کرتے اور پھر وہیں رکھ دیتے۔

(۱۷۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ.

(احمد ۲/ ۴۳۳۔ نسائی ۳۰۴۷)

(۱۷۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا

تو انہیں ہر وضو میں مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(۱۷۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَتِيقٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ يَسْتَاكُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ ، وَإِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ ، وَإِذَا خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : قَدْ شَقَقْتَ عَلَى نَفْسِكَ بِهَذَا السِّوَاكِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَاكُ هَذَا السِّوَاكَ.

(۱۷۹۹) حضرت ابو عتیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر کو دیکھا کہ وہ سونے سے پہلے، اٹھنے کے بعد اور فجر کی نماز کے لیے جاتے وقت مسواک کیا کرتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ نے خود کو اتنی مشقت میں کیوں ڈال رکھا ہے! فرمایا کہ مجھے حضرت اسامہ نے بتایا ہے کہ حضور ﷺ بھی اسی طرح مسواک کیا کرتے تھے۔

(۱۸۰۰) حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَسْتَاكُ. (احمد ۱/ ۲۱۸۔ نسائی ۴۰۵)

(۱۸۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ دو رکعت نماز پڑھتے پھر مسواک کیا کرتے تھے۔

(۱۸۰۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.

(۱۸۰۱) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب تہجد کے لیے اٹھتے تو مسواک کیا کرتے تھے۔

(۱۸۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَرْقُدُ لَيْلاً ، وَلاَ نَهَارًا فَيَسْتَيْقِظُ إِلاَّ تَسَوَّكَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ.

(ابن سعد ۴۸۳۔ احمد ۶/ ۱۲۱)

(۱۸۰۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ جب کبھی بھی دن میں یا رات میں نیند سے بیدار ہوتے تو وضو سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔

(۱۸۰۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي دَاوُد بْنُ الْحُصَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ. (احمد ۶/ ۱۴۶۔ دارمی ۶۸۴)

(۱۸۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسواک منہ کو صاف کرنے والی ہے اور اللہ کی رضا کا ذریعہ ہے۔

(۱۸۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ التَّمِيمِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَقَدْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالسِّوَاكِ حَتَّى ظَنَنَّا ، أَنَّهُ سَيَنْزِلُ فِيهِ. (طیالسی ۲۷۳۹)

(۱۸۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں مسواک کا حکم اس تسلسل اور اہتمام سے دیا جاتا تھا کہ ہمیں خیال ہوا کہ مسواک کے بارے میں کوئی حکم نازل ہو جائے گا۔

(١٨٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ؛ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَأَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَرُوحُونَ وَالسِّوَاكُ عَلَى آذَانِهِمْ.

(۱۸۰۵) حضرت صالح بن کیسان فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے کانوں پر ہر وقت مسواک لگی رہتی تھی۔

(١٨٠٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ ، عَنْ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ. (طبرانی فی الکبیر ۳۲۵)

(۱۸۰۶) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لیے ان پر مسواک کو لازم کر دیتا۔

(١٨٠٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ جَلاَءٌ لِلْعَيْنِ.

(۱۸۰۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور نگاہ کو تیز کرنے والی ہے۔

(١٨٠٨) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَى أُمَّتِي السِّوَاكَ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الطُّهُورَ. (احمد ۵/ ۴۱۰۔ البزار ۱۳۰۲)

(۱۸۰۸) ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں وضو کی طرح ہر نماز کے لیے مسواک کو بھی فرض قرار دے دیتا۔

(١٨٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي سُورَةَ ابْنِ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَاكُ فِي اللَّيْلَةِ مِرَارًا. (احمد ۵/ ۴۱۷)

(۱۸۰۹) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں کئی مرتبہ مسواک فرماتے تھے۔

(١٨١٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَسْتَكْ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَسَوَّكَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ ، جَاءَهُ الْمَلَكُ حَتَّى يَقُومَ خَلْفَهُ يَسْتَمِعُ الْقُرْآنَ ، فَلاَ يَزَالُ يَدْنُو مِنْهُ حَتَّى يَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيهِ ، فَلاَ يَقْرَأُ آيَةً إِلاَّ

دَخَلَتْ جَوْفَهُ. (بزار ۶۰۳)

(۱۸۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو مسواک کرے۔ کیونکہ آدمی جب رات کو اٹھے، اور مسواک کرے پھر وضو کرے پھر نماز کے لیے کھڑا ہو جائے تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر اس کا قرآن سنتا ہے۔ پھر وہ آہستہ آہستہ اس کے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ اپنا منہ اس کے منہ کے ساتھ لگا لیتا ہے۔ پس وہ جب بھی کوئی آیت پڑھتا ہے تو وہ آیت فرشتے کے پیٹ میں چلی جاتی ہے۔

(۱۸۱۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: نَزَلْتُ عَلَى مُجَاهِدٍ فَكَانَ أَشَدَّ شَيْءٍ مُوَاظَبَةً عَلَى السِّوَاكِ.

(۱۸۱۱) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ میں حضرت مجاہد کے پاس مہمان بن کر ٹھہرا، وہ سب سے زیادہ پابندی مسواک کی کیا کرتے تھے۔

(۱۸۱۲) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الأَصَمِّ ، قَالَ : كَانَ سِوَاكُ مَيْمُونَةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْقَعًا فِي مَاءٍ ، فَإِنْ شَغَلَهَا عَنْهُ عَمَلٌ ، أَوْ صَلاَةٌ ، وَإِلاَ فَأَخَذَتْهُ وَاسْتَاكَتْ.

(۱۸۱۲) حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت حارث کی مسواک پانی میں ڈوبی رہتی تھی۔ جب وہ نماز یا کسی اور کام میں مشغولیت سے فارغ ہوتیں تو مسواک کرتی تھیں۔

(۱۸۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو أَيُّوبَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ : التَّعَطُّرُ ، وَالنِّكَاحُ ، وَالسِّوَاكُ ، وَالْحِنَّاءُ.

(ترمذی ۱۰۸۰۔ احمد ۵/ ۴۲۱)

(۱۸۱۳) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار چیزیں رسولوں کی سنتوں میں سے ہیں ① خوشبو لگانا ② نکاح کرنا ③ مسواک کرنا ④ مہندی لگانا۔

(۱۸۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : الْوُضُوءُ شَطْرُ الإِيمَانِ ، وَالسِّوَاكُ شَطْرُ الْوُضُوءِ ، وَلَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ . رَكْعَتَانِ يَسْتَاكُ فِيهِمَا الْعَبْدُ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً لاَ يَسْتَاكُ فِيهَا.

(۱۸۱۴) حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے (کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) وضو ایمان کا حصہ ہے اور مسواک وضو کا حصہ ہے۔ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں ہر نماز میں انہیں مسواک کا حکم دے دیتا۔ وہ دو رکعتیں جو مسواک کر کے پڑھی جائیں وہ ان رکعات سے ستر گنا افضل ہیں جو بغیر مسواک کے پڑھی جائیں۔

(۱۸۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لأَنْ أَكُونَ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ ، يَعْنِي : فِي السِّوَاكِ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَصِيفَيْنِ ، قَالَ : وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يَأْكُلُ الطَّعَامَ

إِلاَّ اسْتَنَّ ، يَعْنِي :اسْتَاكَ.

(۱۸۱۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسواک میں مشغول رہنا مجھے دو خادم غلاموں سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب بھی کھانا کھاتے تو مسواک کیا کرتے تھے۔

(۱۸۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُجَاهِدًا ، قَالَ :اسْتَبْطَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ ، فَقَالَ :وَكَيْفَ نَأْتِيكُمْ وَأَنْتُمْ لاَ تَقُصُّونَ أَظْفَارَكُمْ ، وَلاَ تُنَقُّونَ بَرَاجِمَكُمْ ، وَلاَ تَسْتَاكُونَ.

(۱۸۱۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے میں دیر کردی، جب آئے تو کہنے لگے کہ ہم ان لوگوں کے پاس کیسے آئیں جو ناخن نہیں کاٹتے، انگلیوں کے پورے صاف نہیں کرتے اور مسواک نہیں کرتے؟!

(۱۸۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اسْتَاكُوا وَتَنَظَّفُوا ، وَأَوْتِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ.

(۱۸۱۷) حضرت سلیمان بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسواک کرو اور صفائی اختیار کرو۔ اور وتر پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔

(۱۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ أَهْلِهِ دَعَا جَارِيَةً يُقَالُ لَهَا :بَرِيرَةُ بِالسِّوَاكِ.

(۱۸۱۸) حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر والوں سے بیدار ہوتے تو اپنی ایک باندی جس کا نام بریرہ تھا، ان سے مسواک منگواتے تھے۔

(۱۸۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :السِّوَاكُ جَلاَءٌ لِلْعَيْنِ طَهُورٌ لِلْفَمِ.

(۱۸۱۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مسواک نگاہ کو تیز کرنے والی اور منہ کو پاک کرنے والی ہے۔

(۱۸۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ التَّمِيمِيِّ، قَالَ:سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السِّوَاكِ؟ فَقَالَ :لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِهِ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَنْزِلُ عَلَيْهِ فِيهِ.

(۱۸۲۰) حضرت تمیمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مسواک کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں مسواک کا حکم اس کثرت سے دیا کرتے تھے کہ ہم سمجھنے لگے کہ اس کے بارے کوئی حکم نازل ہوجائے گا۔

(۱۸۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُوحُ وَالسِّوَاكُ عَلَى أُذُنِهِ.

(۱۸۲۱) حضرت صالح بن کیسان فرماتے ہیں کہ مسواک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک کے کان پر لگی ہوتی تھی۔

(۱۸۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ. (بخاری ۸۸۸۔ احمد ۳/ ۱۴۳)

(۱۸۲۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں مسواک کے بارے میں بہت تاکید کردی ہے۔

(۲۰۶) فی أی سَاعَةٍ يُسْتَحَبُّ السِّوَاكُ ؟

کس وقت مسواک کرنا مستحب ہے؟

(۱۸۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ مَوْلًى لِلْحَيِّ ، قَالَ :كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يَسْتَاكُ بَعْدَ الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكْعَتَيْنِ.

(۱۸۲۳) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ وتروں کے بعد دو رکعتوں سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔

(۱۸۲٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ السِّوَاكِ ؟ فَقَالَ :وَمَنْ يُطِيقُ السِّوَاكَ ؟ كَانُوا يَسْتَاكُونَ بَعْدَ الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكْعَتَيْنِ.

(۱۸۲۴) حضرت ابومعشر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے مسواک کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مسواک کی طاقت کون رکھتا ہے؟ صحابہ کرام تو وتر کے بعد اور دو رکعتوں سے پہلے بھی مسواک کیا کرتے تھے۔

(۱۸۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَاكُ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَقَبْلَ الظُّهْرِ.

(۱۸۲۵) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فجر سے پہلے اور ظہر سے پہلے دو مرتبہ مسواک کیا کرتے تھے۔

(۲۰۷) مَنْ كَانَ يَسْتَاكُ ثُمَّ لاَ يَتَوَضَّأُ

مسواک کے بعد وضو نہ کرنے کا حکم

(۱۸۲٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :كَانَ يَحْيَى بْنُ وَثَّابٍ يَسْتَاكُ فِي الْمَسْجِدِ ، فَإِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ صَلَّى ، وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

(۱۸۲۶) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن وثاب مسجد میں مسواک کرتے تھے۔ جب نماز کھڑی ہو جاتی تو پانی کو چھوئے بغیر نماز میں شریک ہو جاتے۔

(۲۰۸) فی الوضوء مِنْ فَضْلِ السِّوَاكِ

مسواک کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کا حکم

(۱۸۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَاكُ وَيَأْمُرُهُمْ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا بِفَضْلِ

سِوَاكِهِ.

(۱۸۲۷) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت جریر مسواک کرتے اور اپنے متعلقین کو مسواک کے بچے ہوئے پانی سے وضو کا حکم دیتے۔

(۱۸۲۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْوُضُوءِ مِنْ فَضْلِ السِّوَاكِ.

(۱۸۲۸) حضرت ابراہیم مسواک کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۰۹) المرأة يصيب ثَوْبَهَا مِنْ لَبَنِهَا

اگر عورت کے کپڑوں پر اس کا دودھ لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۸۲۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَلْمِ بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ يُصِيبُ ثَوْبَهَا مِنْ لَبَنِهَا أَتُصَلِّي ، وَلاَ تَغْسِلُ ثَوْبَهَا ؟ قَالَ :مَا بِلَبَنِهَا مِنْ نَجِسٍ.

(۱۸۲۹) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر عورت کے کپڑوں پر اس کا دودھ لگ جائے تو کیا وہ کپڑے دھوئے بغیر نماز پڑھ سکتی ہے؟ فرمایا اس کا دودھ ناپاک نہیں ہے۔

(۱۸۳۰) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرٌ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِلَبَنِ الْمَرْأَةِ أَنْ يُصِيبَ ثَوْبَهَا ، يَعْنِي :لَبَنَهَا.

(۱۸۳۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ عورت کا دودھ کپڑے پر لگ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۰) من كره أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ أُهْرِيقُ الْمَاءَ

پیشاب کے بارے میں یہ کہنا مکروہ ہے کہ میں پانی بہانے جا رہا ہوں

(۱۸۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَامَ رَجُلٌ مِنْ عِنْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ لَهُ :أَيْنَ؟ قَالَ :أُرِيقُ الْمَاءَ ، قَالَ :لاَ تَقُلْ أُرِيقُ وَلَكِنْ قُلْ :أَبُولُ.

(۱۸۳۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس سے کھڑا ہوا تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا میں پانی بہانے جا رہا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یوں نہ کہو بلکہ کہو کہ میں پیشاب کرنے جا رہا ہوں۔

(۱۸۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ: أَقُومُ أُهريق الْمَاءَ.

(۱۸۳۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ کوئی شخص پیشاب کے لیے جاتے ہوئے کہے کہ میں پانی بہانے

جار ہا ہوں۔

(۱۸۳۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِرَجُلٍ : لاَ تَقُلْ : أُهْرِيقُ الْمَاءَ ، وَلَكِنْ قُلْ : أَبُولُ.

(۱۸۳۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ یہ نہ کہو کہ میں پانی بہار ہا ہوں بلکہ یہ کہو کہ میں پیشاب کرر ہا ہوں۔

(۱۸۳٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ : أُهْرِيقُ الْمَاءَ.

(۱۸۳۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ میں پانی بہار ہا ہوں۔

(۲۱۱) في مجالسة الْجُنُبِ

جنبی کی ہم نشینی اختیار کرنے کا حکم

(۱۸۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ لَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ ، فَانْسَلَّ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ ، فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ : أَيْنَ كُنْت يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ؟ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لاَ يَنْجُسُ. (بخاری ۲۸۵۔ ابوداؤد ۲۳۴)

(۱۸۳۵) حضرت ابو رافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مدینہ کی ایک گلی میں حالتِ جنابت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل گئے اور جا کر غسل کیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غائب پایا اور جب وہ حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ اے ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں جب آپ سے ملا تو حالت جنابت میں تھا، مجھے اس حال میں آپ کی صحبت میں بیٹھنا ناگوار محسوس ہوا تو میں غسل کرنے چلا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سبحان اللہ! مؤمن ناپاک نہیں ہوتا''

(۱۸۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ جَاءَ ، فَقَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ لاَ يَنْجُسُ. (ابوداؤد ۲۳۳۔ نسائی ۲۶۴)

(۱۸۳۶) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا حالت جنابت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آمنا سامنا ہو گیا۔ حضرت حذیفہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے بغیر نہانے کے لیے چلے گئے۔ پھر واپس آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن ناپاک نہیں ہوتا۔

(۱۸۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى

حُذَيْفَةَ فَرَاغَ فَقَالَ :أَلَمْ أَرَكَ ؟ فَقَالَ :بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ، وَلَكِنِّي كُنْتُ جُنُبًا ، فَقَالَ :إِنَّ الْمُؤْمِنَ لاَ يَنْجُسُ.

(۱۸۳۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ آپ کی نگاہوں سے چھپ رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تو تمہیں دیکھ لیا تھا۔ عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! میں حالت جنابت میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن ناپاک نہیں ہوتا۔

(۱۸۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَامِرًا يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ يُجْنِبُ الْمَاءُ ، وَلاَ الثَّوْبُ ، وَلاَ الأَرْضُ ، وَلاَ الإِنْسَان.

(۱۸۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنبی کی وجہ سے پانی، کپڑا، زمین یا کوئی انسان ناپاک نہیں ہوتا۔

(۲۱۲) فی الکلب یَلَغُ فِی الإِنَاءِ

کتا اگر پانی میں منہ مار دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۸۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ. (مسلم ۸۹۔ نسائی ۶۵)

(۱۸۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کتا اگر تم میں سے کسی کے برتن میں منہ مار دے تو اسے سات مرتبہ دھولو۔

(۱۸٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : طُهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، أُولاَهُنَّ بِالتُّرَابِ.

(مسلم ۲۳۴۔ احمد ۲/ ۴۲۷)

(۱۸۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کتا اگر تم میں سے کسی کے برتن میں منہ مار دے تو پاکی کی صورت یہ ہے کہ تم اسے سات مرتبہ دھوؤ اور پہلی مرتبہ مٹی سے صاف کرو۔

(۱۸٤۱) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الإِنَاءِ ، يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

(۱۸۴۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا برتن میں منہ مار دے تو اسے سات مرتبہ دھویا جائے۔

(۱۸٤۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :اغْسِلْ إِنَاءَكَ مِنَ الْكَلْبِ سَبْعًا.

(۱۸۴۲) حضرت ابن مسیب فرماتے ہیں اگر کتا تمہارے برتن میں منہ مار دے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ۔

(۱۸٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الإِنَاءِ ، قَالَ :اغْسِلْهُ

حَتَّى تُنْقِيَهُ.

(۱۸۴۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کتا برتن میں منہ مار دے تو اتنی مرتبہ دھوؤ کہ برتن صاف ہو جائے۔

(١٨٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :اغْسِلْهُ حَتَّى تُنْقِيَهُ.

(۱۸۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کتا برتن میں منہ مار دے تو اتنی مرتبہ دھوؤ کہ برتن صاف ہو جائے۔

(١٨٤٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الإِنَاءِ ، فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ. (ابوداؤد ۷۵۔ نسائی ۷۰)

(۱۸۴۵) حضرت ابن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کتا برتن میں منہ مار دے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ اسے مٹی سے صاف کرو۔

(٢١٣) في طين الْمَطَرِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

اگر بارش کا کیچڑ کپڑوں پر لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(١٨٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي طِينِ الْمَطَرِ يُصِيبُ الثَّوْبَ ، قَالَ :إِنْ شَاءَ غَسَلَهُ ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ حَتَّى يَجِفَّ ، ثُمَّ يَفْرُكُهُ.

(۱۸۴۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اگر بارش کا کیچڑ کپڑوں پر لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اگر چاہے تو اسے دھولے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے، جب خشک ہو جائے تو کھرچ دے۔

(١٨٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُجَاهِدًا ، عَنْ طِينِ الْمَطَرِ يُصِيبُ الثَّوْبَ ؟ فَقَالَ : إِذَا يَبِسَ فَحُتَّهُ.

(۱۸۴۷) حضرت منصور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے سوال کیا کہ اگر بارش کا کیچڑ کپڑوں پر لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ جب خشک ہو جائے تو اسے کھرچ دو۔

(١٨٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ، عَنْ طِينِ الْمَطَرِ يُصِيبُ ثَوْبِي ؟ فَقَالَ : الأَرْضُ الطَّيِّبَةُ تُطَيِّبُ الأَرْضَ الْخَبِيثَةَ.

(۱۸۴۸) حضرت حجاج بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر سے سوال کیا کہ اگر بارش کا کیچڑ میرے کپڑوں پر لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا پاک زمین ناپاک زمین کو پاک کر دیتی ہے۔

(٢١٤) الشعر يكون لِلرَّجُلِ كَيْفَ يَمْسَحُ عَلَيْهِ ؟

سر کے بالوں پر مسح کس طرح کیا جائے؟

(١٨٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَتْ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ خُصْلَتَانِ ، فَكَانَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ عَلَيْهِمَا.

(۱۸۴۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر کے سر پر بالوں کے دو گچھے تھے۔ وہ جب وضو کرتے تو ان پر مسح کیا کرتے تھے۔

(١٨٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَيُّ جَوَانِبِ رَأْسِكَ مَسَحْتَ أَجْزَأَكَ.

(۱۸۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تم اپنے سر کے کسی بھی حصہ پر مسح کرلو جائز ہے۔

(١٨٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الأَزْرَقِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَيُّ جَوَانِبِ رَأْسِكَ مَسَحْتَ أَجْزَأَكَ.

(۱۸۵۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ تم اپنے سر کے کسی بھی حصہ پر مسح کرلو جائز ہے۔

(١٨٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ.

(۱۸۵۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنے سر کے اگلے حصہ پر مسح فرمایا۔

(١٨٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ بَلَغَنِي ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ : يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ هَكَذَا ، وَوَصَفَ أَنَّهُ يَغْمِسُهُمَا فِي الْمَاءِ ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ هَكَذَا ؛ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ وَسَطَ رَأْسِهِ ، ثُمَّ أَمَرَّهُمَا إِلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ.

(۱۸۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے لیے سر پر اتنا پانی ڈالنا کافی ہے۔ پھر انہوں نے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالے۔ پھر سر کا مسح اس طرح کیا کہ اپنی ہتھیلیوں کو سر کے درمیان میں رکھا پھر انہیں سر کے اگلے حصہ پر پھیر لیا۔

(٢١٥) فی الرجل يَبُولُ فِي بَيْتِهِ الَّذِي هُوَ فِيهِ

آدمی جس کمرے میں نماز پڑھے اگر وہاں پیشاب موجود ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

(١٨٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ الرَّجُلِ يَبُولُ فِي بَيْتِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ ؟ فَكَرِهَهُ ، وَسَأَلْتُ الْحَسَنَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، وَلَا يَتْرُكُهُ.

(۱۸۵۴) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ میں نے ابن سیرین سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کے اس کمرے میں پیشاب موجود ہو جس میں نماز پڑھ رہا ہے؟ تو انہوں نے اسے مکروہ خیال فرمایا۔ میں نے حضرت حسن سے اس بارے میں سوال کیا

تو انہوں نے فرمایا کہ نماز تو جائز ہے لیکن وہ پیشاب کو کمرے میں نہ چھوڑے۔

(۱۸۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، يَحْسِبُهُ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ تَبُولُ فِي طَسْتٍ فِي بَيْتٍ تُصَلِّي فِيهِ ، وَلاَ تَبُلْ فِي مُغْتَسَلِكَ.

(۱۸۵۵) حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اس طشت میں پیشاب نہ کرو جو تمہارے نماز والے کمرے میں موجود ہو اور غسل خانے میں بھی پیشاب نہ کرو۔

(۱۸۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ بَوْلٌ.

(۱۸۵٦) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کمرے میں پیشاب ہو فرشتے اس میں داخل نہیں ہوتے۔

(۱۸۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْوَسِيمِ ، عَنْ سَلْمَانَ أَبِي شَدَّادٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي أَنْ أُنَاوِلَهُ الْمِبْوَلَةَ ، وَهُوَ عَلَى فِرَاشِهِ فَيَبُولُ فِيهَا.

(۱۸۵۷) حضرت سلمان ابو شداد فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ ابو رافع اپنے بستر پر بیٹھے مجھے حکم دیتے کہ میں انہیں ان کا پیشاب دان دوں۔ پھر وہ اس میں پیشاب کرتے۔

(۱۸۵۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا وَائِلٍ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْبَيْتِ ، ثُمَّ دَعَا بِطَسْتٍ فَبَالَ فِيهَا.

(۱۸۵۸) حضرت سعید ابن ابی بردہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو وائل کو دیکھا کہ وہ کمرے میں نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھے تھے، پھر انہوں نے طشت منگوا کر اس میں پیشاب کیا۔

(۲۱٦) فِي الوضوءِ بِالثَّلْجِ

برف کے پانی سے وضو کرنے کا بیان

(۱۸۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، عَنِ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ بِالثَّلْجِ ؟ فَقَالَ : يَكْسِرُهُ وَيَغْتَسِلُ وَيَتَوَضَّأُ.

(۱۸۵۹) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے برف کے پانی سے وضو کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے توڑ کر اس سے غسل اور وضو کر سکتا ہے۔

(۱۸٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَالْحَكَمِ قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِالْوُضُوءِ بِالثَّلْجِ.

(۱۸٦۰) حضرت عامر اور حضرت حکم فرماتے ہیں کہ برف سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۸٦۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ : كَانَ سَالِمٌ يَتَيَمَّمُ إِذَا كَانَ الْمَاءُ جَامِدًا.

(۱۸۶۱) حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ حضرت سالم رِلیٹیۂ پانی کے جمے ہوئے ہونے کی صورت میں تیمم کرلیا کرتے تھے۔

(۱۸۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :وَكَانَ سُفْيَانُ يَسْتَحْسِنُهُ وَيَغْتَسِلُ مِنْهُ وَيَتَوَضَّأُ.

(۱۸۶۲) حضرت سفیان برف کے پانی سے وضو کرنے اور غسل کرنے کو جائز سمجھتے تھے۔

(۱۸۶۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اغْتَسَلَ بِالثَّلْجِ فَأَصَابَهُ الْبَرْدُ فَمَاتَ ؟ فَقَالَ :يَا لَهَا مِنْ شَهَادَةٍ.

(۱۸۶۳) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی برف سے غسل کرتے ہوئے سردی سے مرجائے تو فرمایا کہ اس کی شہادت کے کیا کہنے!

(۲۱۷) فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پرمسح کرنے کا بیان

(۱۸۶٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ؛ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ.

(احمد ۶/ ۲۷۔ دار قطنی ۱۸)

(۱۸۶۴) حضرت عوف بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں مسافر کے لیے تین دن تین رات اور مقیم کے لیے ایک دن ایک رات تک مسح کا حکم فرمایا۔

(۱۸٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، وَكَانَ هُوَ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ :كَيْفَ تَأْمُرُ بِالْمَسْحِ وَأَنْتَ تَغْسِلُ؟ فَقَالَ: بِئْسَ مَا لِي إِنْ كَانَ مَهْنَأَةً لَكُمْ وَمَأْثَمَةً عَلَيَّ ، قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَيَأْمُرُ بِهِ ، وَلَكِنْ حُبِّبَ إِلَيَّ الْوُضُوءُ. (احمد ۵/ ۴۲۱)

(۱۸٦۵) حضرت افلح فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کا حکم دیا کرتے تھے لیکن خود پاؤں دھویا کرتے تھے۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ لوگوں کو موزوں پر مسح کا حکم دیتے ہیں لیکن خود پاؤں دھوتے ہیں؟ فرمانے لگے کہ میں اسے تمہارے لیے گنجائش اور اپنے لیے گناہ سمجھتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کا حکم دیتے اور پاؤں دھوتے دیکھا ہے اور مجھے بھی وضو ہی پسند ہے۔

(۱۸٦٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ أَخْبَرَنَا الأَعْمَش ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا ، فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ. (ابو داؤد ۲۴۔ ترمذی ۱۳)

(۱۸۶۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر تشریف لائے۔ آپ نے پیشاب کیا۔ پھر میں آپ کے لیے پانی لایا آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

(۱۸۶۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، أَنَّهُمَا سَمِعَا الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ ، فَلَمَّا فَرَغَ أَتَيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ ، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ، وَكَانَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ ، قَالَ : فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ. (بخاری ۱۸۲۔ مسلم ۲۶۹)

(۱۸۶۷) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب فارغ ہوئے تو میں آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا۔ آپ نے اس میں سے پانی لیا۔ آپ نے تنگ آستینوں والا ایک جُبّہ زیب تن فرما رکھا تھا۔ آپ نے جبہ کے نیچے سے بازو نکال کر بازو دھوئے اور پاؤں پر مسح فرمایا۔

(۱۸۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ : بَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ، فَقِيلَ لَهُ : أَتَفْعَلُ هَذَا ؟ فَقَالَ : وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ ؟ قَالَ إِبْرَاهِيمُ : فَكَانَ يُعْجِبُنَا حَدِيثُ جَرِيرٍ لأَنَّ إِسْلاَمَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ.

(بخاری ۳۸۷۔ مسلم ۲۲۷)

(۱۸۶۸) حضرت ہمام فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبداللہ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ ایسا کرتے ہیں؟ فرمایا کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے تو میں ایسا کیوں نہ کروں؟ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت جریر کی حدیث سے تعجب ہوتا تھا کیونکہ ان کے قبولِ اسلام کا زمانہ سورۃ مائدہ کے نزول کے بعد کا ہے۔

(۱۸۶۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُولِ سُورَةِ الْمَائِدَةِ ، فَرَأَيْتُهُ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(دارقطنی ۱۹۳)

(۱۸۶۹) حضرت جریر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔

(۱۸۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، فَقَالَ : يَا مُغِيرَةُ ، خُذِ الإِدَاوَةَ ، قَالَ : فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ ،

فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّى فَقَضَى حَاجَتَهُ ، ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ ، فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا ، فَضَاقَتْ ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى.

(۱۸۷۰) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اے مغیرہ! برتن لے کر چلو۔ میں برتن لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھپ گئے اور آپ نے رفع حاجت فرمائی۔ پھر آپ تشریف لے آئے اور آپ نے تنگ آستینوں والا جبہ زیب تن فرما رکھا تھا۔ آپ اس میں سے ہاتھ نکالنے لگے لیکن تنگ ہونے کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہوا۔ پھر آپ نے جبہ کے اندر سے ہاتھ نکال کر وضو کیا، پھر موزوں پر مسح کر کے آپ نے نماز ادا فرمائی۔

(۱۸۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، عَنْ بِلَالٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

(۱۸۷۱) حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر اور اوڑھنی پر مسح فرمایا۔

(۱۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، رَأَيْتُكَ الْيَوْمَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ لِتَصْنَعَهُ قَبْلَ الْيَوْمِ ، فَقَالَ : يَا عُمَرُ ، عَمْدًا صَنَعْتُهُ.

(ابوداؤد ۱۷۴۔ ترمذی ۶۱)

(۱۸۷۲) حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کو آج ایسا کام کرتے دیکھا ہے جو آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر! میں نے یہ کام جان بوجھ کر کیا ہے۔

(۱۸۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْكِنْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ سَاذَجَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ، فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. (ابوداؤد ۱۵۶۔ ترمذی ۲۸۲۰)

(۱۸۷۳) ابن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجاشی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو عمدہ اور سیاہ موزے تحفہ بھجوائے۔ آپ نے انہیں پہنا، پھر وضو کر کے ان پر مسح فرمایا۔

(۱۸۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : الْمَسْحُ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةٌ ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ. (ابوداؤد ۱۵۸۔ طبرانی ۳۷۶۳)

(۱۸۷۴) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مسافر کے لیے موزوں پر مسح تین دن تین رات اور مقیم کے لیے ایک دن ایک رات ہے۔

(۱۸۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ يَمْسَحُ ثَلاَثًا ، وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا.

(طیالسی ۱۲۱۸۔ طبرانی ۳۷۵۶)

(۱۸۷۵) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے مسح کی مدت کو تین دن قرار دیا۔ اگر ہم زیادہ کا مطالبہ کرتے تو آپ اس کو بڑھا دیتے۔

(۱۸۷۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ ، وَيَوْمًا لِلْمُقِيمِ ، وَلَوْ مَضَى السَّائِلُ فِي مَسْأَلَتِهِ لَجَعَلَهَا خَمْسًا. (ترمذی ۹۵۔ ابوداؤد ۱۵۸)

(۱۸۷۶) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے موزوں پر مسح کی مدت تین دن تین رات اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات قرار دی۔ اگر سوال کرنے والا اس سے زیادہ کی درخواست کرتا تو آپ اس مدت کو پانچ دن تک بڑھا دیتے۔

(۱۸۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْبَهْرَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : وَكَانَ يَتَوَضَّأُ بِالزَّاوِيَةِ ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْبَرَازِ ، فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَتَعَجَّبْنَا وَقُلْنَا : مَا هَذَا ؟ فَقَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ.

(احمد ۱/ ۸۶)

(۱۸۷۷) حضرت یحییٰ بن عبید فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سعد ایک گوشے میں وضو کیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ رفع حاجت کے بعد تشریف لائے، آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا تو ہمیں بہت تعجب ہوا۔ ہم نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ فرمانے لگے کہ ہمیں ہمارے والد نے بتایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

(۱۸۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ الْحَارِثِيِّ ، قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ ، فَقَالَتْ : ائْتِ عَلِيًّا ، فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي فَاسْأَلْهُ ، فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ ؟ فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ يَمْسَحَ الْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً ، وَالْمُسَافِرُ ثَلاَثًا. (مسلم ۲۳۲۔ احمد ۱/ ۱۱۳)

(۱۸۷۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس

بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کرو کیونکہ وہ اس بارے میں مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ مقیم ایک دن ایک رات اور مسافر تین دن تین رات موزوں پر مسح کرے۔

(۱۸۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ ، فَقَالَ : مَا جَاءَ بِكَ ؟ قُلْتُ : ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ ، قَالَ : فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ.
قَالَ : وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَمَرَنَا أَنْ لاَ نَنْزِعَ أَخْفَافَنَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، إلاَّ مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ ، وَبَوْلٍ ، وَنَوْمٍ. (ترمذی ۳۵۳۵۔ احمد ۴/ ۲۳۹)

(۱۸۷۹) حضرت زرؒ فرماتے ہیں کہ میں صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ علم کی تلاش میں۔ فرمایا کہ فرشتے طالب علم کے پاؤں کے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ جب ہم کسی سفر میں ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس بات کا حکم دیتے تھے کہ ہم سوائے حالتِ جنابت کے تین دن تک موزے نہ اتاریں۔ لہٰذا بول و براز اور نیند میں مشغول کیوں نہ ہوں۔

(۱۸۸۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، عَنْ بِلاَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْمُوقَيْنِ وَالْخِمَارِ.

(ابن خزیمة ۱۸۹۔ احمد ۱۵)

(۱۸۸۰) حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں کے اوپر پہنی ہوئی جرابوں اور اوڑھنی پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۸۸۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ ، فَرَأَى رَجُلاً يَنْزِعُ خُفَّيْهِ لِلْوُضُوءِ ، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ : امْسَحْ عَلَى خُفَّيْكَ وَعَلَى خِمَارِكَ وَامْسَحْ بِنَاصِيَتِكَ ، فَإِنِّي رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

(۱۸۸۱) حضرت ابو مسلم فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے ایک آدمی کو موزے اتار کر وضو کرتے دیکھا تو فرمایا کہ موزوں پر، اوڑھنی پر اور پیشانی پر مسح کرو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوڑھنی پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

(۱۸۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قَطَنٍ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى فِي بَيْتِهِ لِلْقِبْلَتَيْنِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ قَالَ :

نَعَمْ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ، يَوْمًا ؟ قَالَ : نَعَمْ وَيَوْمَيْنِ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، يَوْمَيْنِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَثَلاَثَةً ، قَالَ : قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ، وَثَلاَثَةً ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَمَا شِئْتَ. (ابو داؤد ۱۵۹۔ طبرانی ۵۴۵)

(۱۸۸۲) حضرت ابی بن عمارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمرے میں دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا فرمائی۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں موزوں پر مسح کر سکتا ہوں؟ فرمایا ''ہاں'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! کیا ایک دن تک؟'' فرمایا ''ہاں، اور دو دن تک'' میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اور دو دن تک؟'' فرمایا ''ہاں اور تین دن تک'' میں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! اور کیا تین دن تک؟'' فرمایا ہاں! جب تک تم چاہو۔

(۱۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى حَاجَتَهُ ، ثُمَّ جَاءَ فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

(مسلم ۳۱۸۔ عبدالرزاق ۷۴۹)

(۱۸۸۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع حاجت فرمائی پھر وضو کرتے ہوئے موزوں پر اور سر پر مسح فرمایا۔

(۱۸۸٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْر ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّاب سَأَلَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ فَقَالَ عُمَرُ : سَمِعْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، إِذَا لبسهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ. (ابو یعلی ۱۷۱)

(۱۸۸۴) حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کا حکم دیتے تھے، بشرطیکہ انہیں پاک حالت میں پہنا گیا ہو۔

(۱۸۸۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بِالْمَاءِ فِي السَّفَرِ.

(احمد ۱/ ۵۴)

(۱۸۸۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں پانی سے موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

(۱۸۸٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(بخاری ۲۰۴۔ احمد ۵/ ۲۸۸)

(۱۸۸۶) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

(۱۸۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ.

(۱۸۸۷) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامہ پر مسح فرمایا۔

(۱۸۸۸) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : خَطَبَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنِّي كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْبٍ ، فَنَزَلَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ، فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

(۱۸۸۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! ایک مرتبہ ایک سفر میں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ میں آپ کے لیے پانی لایا آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

(۱۸۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لِيَحْسِرَ يَدَهُ ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِهَا إِخْرَاجًا ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ، ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ ، وَمَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(۱۸۸۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں والا شامی جبہ زیب تن فرما رکھا تھا۔ اس کے آستینوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے آپ نے ہاتھوں کو نیچے سے نکالا۔ پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا، پھر پیشانی کا مسح فرمایا اور پگڑی اور موزوں کا مسح فرمایا۔

(۱۸۹۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُهَاجِرُ مَوْلَى الْبَكْرَاتِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْمُسَافِرِ يَمْسَحُ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً.

(۱۸۹۰) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے تین دن تین رات اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات مسح کی مدت مقرر فرمائی۔

(۱۸۹۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؛ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ.

(۱۸۹۱) حضرت یزید بن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے موزوں پر مسح کے بارے میں ہماری طرف ایک خط لکھا جس میں فرمایا کہ موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات مقرر فرمائی۔

(۱۸۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ :لِلْمُسَافِرِ ثَلاثٌ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ إِلَى اللَّيْلِ.

(۱۸۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں جبکہ مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات مقرر فرمائی۔

(۱۸۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :قُلْنَا لِنُبَاتَةَ الْجُعْفِيِّ ، وَكَانَ أَجْرَأَنَا عَلَى عُمَرَ :يَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ :لِلْمُسَافِرِ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

(۱۸۹۳) حضرت عمران بن مسلم فرماتے ہیں کہ نباتہ جعفی ہم سب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بے خطر رہتے تھے ہم نے نباتہ جعفی سے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کی مدت کے بارے میں سوال کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا تو انہوں نے مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات قرار دیا۔

(۱۸۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :رَأَيْتُ جَرِيرًا يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ ، قَالَ :وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ :قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا أَدْخَلَ أَحَدُكُمْ رِجْلَيْهِ فِي خُفَّيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا ؛ ثَلاَثًا لِلْمُسَافِرِ ، وَيَوْمًا لِلْمُقِيمِ.

(۱۸۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پاؤں کے پاک ہونے کی حالت میں موزے پہنے تو ان پر مسافر تین دن اور مقیم ایک دن مسح کر سکتا ہے۔

(۱۸۹۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، وَسَعْدَ بْنَ مَالِكٍ ، وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانُوا يَمْسَحُونَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(۱۸۹۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب، حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

(۱۸۹٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ فَقَالَ : امْسَحْ عَلَيْهِمَا.

(۱۸۹۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان پر مسح کیا کرو۔

(۱۸۹۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَسَحَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، فَمَنْ تَرَكَ ذَلِكَ رَغْبَةً عَنْهُ ، فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۱۸۹۷) حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے موزوں پر مسح کیا ہے اگر کوئی شخص ان سے اعراض کرتے ہوئے موزوں پر مسح نہیں کرتا تو یہ شیطانی عمل ہے۔

(۱۸۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :اخْتَلَفْتُ أَنَا وَسَعْدٌ بِالْقَادِسِيَّةِ فِي

الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، فَقَالَ سَعْدٌ: امْسَحْ عَلَيْهِمَا ، وَأَنْكَرْتُ أَنَا ذَلِكَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، ذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ لَهُ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يُنْكِرُ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَنَّ سَعْدًا يَقُولُ: إِمْسَحْ عَلَيْهِمَا بَعْدَ الْحَدَثِ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: أَلاَّ بَعْدَ الْحَدَثِ ، أَلاَّ بَعْدَ الْخِرَاءَةِ.

(۱۸۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ کے موقع پر موزوں پر مسح کے بارے میں میرا اور حضرت سعد کا اختلاف ہوگیا۔ وہ کہتے تھے کہ موزوں پر مسح کرو جبکہ میں انکار کرتا تھا۔ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت سعد نے ان سے اس معاملے کا تذکرہ کیا اور کہا کہ ابن عمر موزوں پر مسح کا انکار کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! حضرت سعد کہتے ہیں کہ وضوٹوٹنے کے بعد موزوں پر مسح کرو۔ حضرت عمر نے فرمایا وضوٹوٹنے کے بعد مسح کرو، پاخانہ کرنے کے بعد بھی مسح کرو۔

(۱۸۹۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الأَعْرَجِ ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، فَقَالَ: اخْتَلَفْتُ أَنَا وَسَعْدٌ فِي ذَلِكَ وَنَحْنُ بِجَلُولاَءَ ، فَقَالَ سَعْدٌ: امْسَحْ عَلَيْهِمَا ، فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ ، ذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ ، قَالَ: فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّهُ يَقُولُ: يمسح عَلَيْهِمَا بَعْدَ الْحَدَثِ ، فَقَالَ عُمَرُ: أَلاَّ بَعْدَ الْخِرَاءَةِ ، أَلاَّ بَعْدَ الْحَدَثِ.

(۱۸۹۹) حضرت حکم بن اعرج کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مقام جلولاء میں میرا اور حضرت سعد کا موزوں پر مسح کے بارے میں اختلاف ہوگیا تھا۔ حضرت سعد کہتے تھے کہ موزوں پر مسح کرو جبکہ میں انکار کرتا تھا۔ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے ان سے اس بات کا ذکر کیا اور کہا کہ حضرت سعد کہتے ہیں کہ وضوٹوٹنے کے بعد موزوں پر مسح کرو۔ حضرت عمر نے فرمایا استنجاء کرنے کے بعد بھی مسح کرو، وضوٹوٹنے کے بعد بھی مسح کرو۔

(۱۹۰۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ: ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ ، وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ.

(۱۹۰۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ مسافر کے لیے تین دن تین رات اور مقیم کے لیے ایک دن ایک رات اس کی مدت ہے۔

(۱۹۰۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا غَيْلاَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ: ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

(۱۹۰۱) ایک انصاری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن ایک رات اس کی مدت ہے۔

(۱۹۰۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : صَحِبْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فِي سَفَرٍ فَلَمْ يَنْزِعْ خُفَّيْهِ ثَلاَثًا.

(۱۹۰۲) حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے تین دن تک موزے نہیں اتارے۔

(۱۹۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ إِلَى الْمَدَائِنِ ، فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلاَثًا ، لاَ يَنْزِعُهُ.

(۱۹۰۳) حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدائن کی طرف گیا۔ راستے میں وہ تین دن تک موزوں پر مسح کرتے رہے اور انہیں نہیں اتارا۔

(۱۹۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لِلْمُسَافِرِ ثَلاَثُ لَيَالٍ ، وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ.

(۱۹۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسح کی مدت مسافر کے لیے تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔

(۱۹۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لِلْمُسَافِرِ ثَلاَثٌ ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

(۱۹۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسح کی مدت مسافر کے لیے تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔

(۱۹۰٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(۱۹۰۶) حضرت عبد خیر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے موزوں پر مسح فرمایا ہے۔

(۱۹۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ ، لَكَانَ بَاطِنُ الْقَدَمَيْنِ أَوْلَى وَأَحَقَّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا ، وَلَكِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ ظَاهِرَهُمَا.

(۱۹۰۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دین کی بنیاد عقل پر ہوتی تو پاؤں کے نچلا حصہ پر مسح ظاہری حصہ سے زیادہ حق دار تھا لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاؤں کے ظاہری حصہ پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

(۱۹۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ مَسَحَ.

(۱۹۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے موزوں پر مسح فرمایا ہے۔

(۱۹۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرًا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ فَقَالَ : سُنَّةٌ.

(۱۹۰۹) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سنت ہے۔

(۱۹۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ نَضْلَةَ ، قَالَ :خَرَجْنَا مَعَ أَبِي مُوسَى فِي بَعْضِ الْبَسَاتِينِ ، فَأَخَذَ فِي حَاجَةٍ ، وَانْطَلَقْتُ لِحَاجَتِي ، فَرَجَعْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَخْلَعَ خُفَّي ، فَقَالَ :ذَرْهُمَا وَامْسَحْ عَلَيْهِمَا ، حَتَّى تَضَعَهُمَا حَيْثُ تَنَامُ.

(۱۹۱۰) حضرت عیاض بن نضلہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ کے ساتھ ایک باغ میں گئے۔ وہ بھی رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور میں بھی، جب میں واپس آیا تو میں جونہی اپنے موزے اتارنے لگا۔ انہوں نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو اور انہیں پر مسح کرلو جب سونے لگو تو تب اتار لینا۔

(۱۹۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ ، قَالَ :مَا أُبَالِي لَوْ لَمْ أَنْزِعْ خُفَّي ثَلاَثًا.

(۱۹۱۱) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ اگر میں تین دن تک موزے نہ اتاروں تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

(۱۹۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَوَادَةَ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنِ عَمْرٍو :عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْخِفَافِ السُّودِ فَالْبِسُوهَا ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ تَمْسَحُوا عَلَيْهَا.

(۱۹۱۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم یہ کالے موزے پہنا کرو یہ اس لائق ہیں کہ تم ان پر مسح کرو۔

(۱۹۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ رَجُلٍ؛ أَنَّ سَمُرَةَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(۱۹۱۳) حضرت سمرہ نے موزوں پر مسح کیا ہے۔

(۱۹۱٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، وَعُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(۱۹۱۴) حضرت سمرہ نے موزوں پر مسح کیا ہے۔

(۱۹۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، وَابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :نُبِّئْتُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ يَأْمُرُ أَصْحَابَهُ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(۱۹۱۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو موزوں پر مسح کا حکم دیا کرتے تھے۔

(۱۹۱٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، قَالَ :وَكَانَ أَعْجَبُ إِلَيَّ ، لأَنَّ إِسْلاَمَ جَرِيرٍ إِنَّمَا كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ.

(۱۹۱۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبداللہ موزوں پر مسح فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم فرماتے تھے کہ یہ بات

مجھے بہت پسند ہے کیونکہ حضرت جریر نے سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

(۱۹۱۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَالَ فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ : حَتَّى إِنِّي لأَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ أَصَابِعِهِ عَلَى خُفَّيْهِ.

(۱۹۱۷) حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کیا اور پھر موزوں پر مسح کیا۔ گویا کہ میں ان کے موزوں پر اب بھی انگلیوں کے نشان دیکھ رہا ہوں۔

(۱۹۱۸) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ خَطًّا بِالأَصَابِعِ.

(۱۹۱۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ موزوں پر انگلیوں سے خط بناتے ہوئے مسح کیا جائے گا۔

(۱۹۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ قَالَ : بَعَثَنَا عَلِيٌّ إِلَى صِفِّينَ ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ ، خَادِمَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسِرْنَا حَتَّى أَتَيْنَا مَسْكَنَ ، فَرَأَيْتُ قَيْسًا بَالَ ثُمَّ أَتَى شَطَّ دِجْلَةَ فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ، فَرَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ عَلَى خُفَّيْهِ.

(۱۹۱۹) حضرت ابو العلاء فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں صفین کی جانب روانہ فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت قیس بن سعد کو ہمارا ذمہ دار بنایا۔ جب ہم تمام مسکن میں پہنچے تو حضرت قیس نے پیشاب کیا پھر دریائے دجلہ کے کنارے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا میں نے ان کے موزوں پر انگلیوں کے نشانات کو دیکھا۔

(۱۹۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : اخْتَلَفَ ابْنُ عُمَرَ وَسَعْدٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، فَقَالَ سَعْدٌ : امْسَحْ.

(۱۹۲۰) حضرت ابو عثمان کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر اور حضرت سعد کا موزوں پر مسح کے بارے میں اختلاف ہوا، حضرت سعد فرماتے تھے کہ موزوں پر مسح کرو۔

(۱۹۲۱) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ ، وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ.

(۱۹۲۱) حضرت ابان بن عثمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مسافر کے لیے تین دن تین رات اور مقیم کے لیے ایک دن ایک رات ہے۔

(۱۹۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُعْنِقٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَمَّارٍ ، فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ فِي الْخَلاَءِ ، فَخَرَجَ فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(۱۹۲۲) حضرت مطرف فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ بیت الخلاء میں تھے۔ جب باہر آئے تو انہوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

(۱۹۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

(۱۹۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسافر تین دن تین رات موزوں پر مسح کرے گا اور مقیم ایک دن ایک رات۔

(۱۹۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ فِي جِنَازَةٍ فَبَالَ ، ثُمَّ جَاءَ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

(۱۹۲۴) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو دیکھا کہ وہ ایک جنازے سے واپس تشریف لائے انہوں نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

(۱۹۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَ : امْسَحْ عَلَيْهِمَا ، فَقَالُوا لَهُ : أَسَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ مِمَّنْ لَمْ يُتَّهَمْ مِنْ أَصْحَابِنَا يَقُولُونَ : الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، وَإِنْ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا ، لاَ يَكْنِي.

(۱۹۲۵) حضرت یحییٰ بن ابی اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان پر مسح کرو۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے اس کا حکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ البتہ میں نے یہ حکم ان اصحاب سے سنا ہے جو تہمت سے پاک تھے، وہ فرماتے تھے کہ اگرچہ پیشاب پاخانہ بھی کیا ہو پھر بھی موزوں پر مسح ہو سکتا ہے۔

(۱۹۲٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ : قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : إِذَا أَدْخَلْتَ رِجْلَيْكَ فِي الْخُفِّ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ وَأَنْتَ مُقِيمٌ ، كَفَاكَ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ ، وَلِلْمُسَافِرِ ثَلاَثُ لَيَالٍ.

(۱۹۲۶) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ جب تم پاؤں کے پاک ہونے کی حالت میں انہیں موزوں میں داخل کرو تو مقیم ہونے کی صورت میں ایک پورا دن اور مسافر ہونے کی صورت میں تین راتوں تک مسح کر سکتے ہو۔

(۱۹۲۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ مُوسَى الْجُهَنِيُّ ، عَنْ عَمْرٍو الْجَمَّالِ الأَسْوَدِ قَالَ : سَأَلْتُ عَنْهُ سَالِمًا ؟ فَقَالَ : لِلْمُسَافِرِ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ وَثَلاَثُ لَيَالٍ ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

(۱۹۲۷) حضرت عمرو جمال اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مسافر تین راتیں اور مقیم ایک دن ایک رات تک مسح کر سکتا ہے۔

(۱۹۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ.

(۱۹۲۸) حضرت عبد الاعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن الحنفیہ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

(۱۹۲۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَمَانِيَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ، وَابْنُ مَسْعُودٍ ، وَأَبُو مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيُّ ،

وَحُذَيْفَةُ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ.

(۱۹۲۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے آٹھ صحابہ نے موزوں پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر بن خطاب، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابن مسعود، حضرت ابو مسعود انصاری، حضرت حذیفہ، حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہم۔ ❶

(۱۹۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ بَيَانٌ :أُرَاهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لَوْ تَحَرَّجْتُ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، لَتَحَرَّجْتُ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِمَا.

(۱۹۳۰) ایک صحابی فرماتے ہیں کہ اگر مجھے موزوں پر مسح کرتے ہوئے کوئی حرج محسوس ہوتا تو میں ان میں نماز پڑھنے کو بھی اچھا نہ سمجھتا۔

(۱۹۳۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ :كَانَ إِبْرَاهِيمُ فِي سَفَرٍ ، فَأَتَى عَلَيْهِمْ يَوْمٌ حَارٌّ ، قَالَ :لَوْلَا خِلَافُ السُّنَّةِ لَنَزَعْتُ خُفِّي.

(۱۹۳۱) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ایک سفر میں تھے تو ایک گرم دن آیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر خلاف سنت نہ ہوتا تو میں موزے اتار دیتا۔

(۱۹۳۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ بَالَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَصَلَّى.

(۱۹۳۲) حضرت حسن بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا پھر موزوں پر مسح کیا۔ پھر مسجد میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی۔

(۱۹۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنَ سُوَيْدٍ ، أَحْدَثَا ، ثُمَّ تَوَضَّآ وَمَسَحَا عَلَى خُفَّيْهِمَا.

(۱۹۳۳) حضرت حسن بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت ابراہیم بن سوید کو دیکھا کہ ان کا وضو ٹوٹا، پھر انہوں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

(۱۹۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ فَقَالَ :امْسَحْ ، فَقُلْتُ :وَإِنْ دَخَلْتُ الْخَلَاءَ ؟ فَقَالَ :وَإِنْ دَخَلْتَ الْخَلَاءَ عَشْرَ مَرَّاتٍ.

(۱۹۳۴) حضرت ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ میں نے حارث بن سوید سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ موزوں پر مسح کرو۔ میں نے کہا کہ اگرچہ میں بیت الخلاء میں جاؤں پھر بھی؟ فرمایا اگر دس مرتبہ جاؤ پھر بھی مسح کر سکتے ہو۔

(۱۹۳٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ :رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ بَالَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى

---

❶ یہ کل سات ہوئے، ایک نسخہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے، اس طرح تعداد پوری آٹھ ہو جائے گی۔

عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ.

(۱۹۳۵) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے پیشاب کیا پھر وضو کیا، اس میں اپنی پگڑی اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔

(۱۹۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ جَرِيرًا مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

قَالَ: وَقَالَ أَبُو زُرْعَةَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَدْخَلَ أَحَدُكُمْ رِجْلَيْهِ فِي خُفَّيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا ؛ ثَلاَثٌ لِلْمُسَافِرِ ، وَيَوْمٌ لِلْمُقِيمِ.

(۱۹۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پاؤں کے پاک ہونے کی حالت میں موزے پہنے تو ان پر مسافر تین دن اور مقیم ایک دن مسح کر سکتا ہے۔

(۱۹۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ ، قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسًا بَالَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ.

(۱۹۳۷) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے پیشاب کیا پھر وضو کیا، اس میں اپنی پگڑی اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔

(۱۹۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: ثَلاَثٌ لِلْمُسَافِرِ ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ: وَقَالَ الْحَارِثُ : مَا أَخْلَعُ خُفِّي حَتَّى آتِيَ فِرَاشِي.

(۱۹۳۸) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ مسح کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن ایک رات ہے۔

(۱۹۳۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَمَّنْ حَدَّثَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ. (ابن ماجه ۵۵۵۔ ابن حبان ۱۳۳۴)

(۱۹۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا ہے۔

(۱۹۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ رَبِيعَةَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَيَقُولُ : مَا فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ.

(۱۹۴۰) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ربیعہ موزوں پر مسح فرماتے اور یہ بھی کہتے تھے کہ اس کے بارے میں میرے دل میں کوئی شک نہیں ہے۔

(۱۹۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، مَوْلَى التَّيْمِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، فَمَرَّ بِنَا بِلاَلٌ ، فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَخْرُجُ ، فَآتِيهِ بِالْمَاءِ ، فَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَى الْمُوقَيْنِ وَالْعِمَامَةِ. (ابو داؤد ۱۵۴۔ احمد ۶/ ۱۳)

(۱۹۴۱) حضرت ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے ساتھ بیٹھا تھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے، ہم نے ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت فرمانے کے بعد تشریف لاتے تو ہم پانی آپ کی خدمت میں حاضر کرتے۔ آپ وضو فرماتے، پھر موزوں اور پگڑی پر مسح فرماتے۔

(۱۹٤۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبٍ ، عَنْ بِلاَلٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، كَانُوا يَمْسَحُونَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ. (طبرانی ۱۰۶۲)

(۱۹۴۲) حضرت بلال فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما موزوں اور اوڑھنی پر مسح فرمایا کرتے تھے۔

(۱۹٤۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوق ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ ، فَذَكَرَهُ لأَبِيهِ ، فَقَالَ :سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ أَعْلَمُ مِنْكَ.

(۱۹۴۳) حضرت نسیر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن مالک نے موزوں پر مسح کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا۔ اوراپنے والد سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سعد بن مالک تم سے زیادہ جانتے ہیں۔

(۱۹٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعِيشَ الْبَكْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :امْسَحْ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنِّي لأَدْخُلُ ثُمَّ أَخْرُجُ ، فَأَمْسَحُ عَلَى الْخُفِّ.

(۱۹۴۴) ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ کیا میں موزوں پر مسح کروں؟ فرمایا کہ میں بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہوں، پھر نکلتا ہوں اور موزوں پر مسح کرتا ہوں۔

(۲۱۸) مَنْ كَانَ لاَ يُوَقِّتُ فِي الْمَسْحِ شَيْئًا

جن حضرات کے نزدیک موزوں پر مسح کے لیے کوئی محدود مدت نہیں

(۱۹٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ مَوْلَى زَائِدَةَ ؛ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ خَرَجَ مِنَ الْخَلاَءِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ، فَقِيلَ لَهُ :أَتَمْسَحُ عَلَيْهِمَا وَقَدْ خَرَجْتَ مِنَ الْخَلاَءِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إِذَا أَدْخَلْتَ الْقَدَمَيْنِ الْخُفَّيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَامْسَحْ عَلَيْهِمَا ، وَلاَ تَخْلَعْهُمَا إِلاَّ لِجَنَابَةٍ.

(۱۹۴۵) حضرت اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے، آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔ ان سے کسی نے کہا کہ آپ بیت الخلاء سے باہر آئے ہیں اور موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ فرمایا ہاں اگر تم نے پاؤں پاک ہونے کی حالت میں موزے پہنے ہوں تو ان پر مسح کرو اور سوائے جنابت کے انہیں نہ اتارو۔

(۱۹٤٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، وَيُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ :

امْسَحْ عَلَيْهِمَا ، وَلاَ تَجْعَلْ لِذَلِكَ وَقْتًا إِلاَّ مِنْ جَنَابَةٍ.

(۱۹۴۶) حضرت حسن رحمہ اللہ موزوں پر مسح کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ ان پر مسح کرو اور سوائے جنابت کے ان کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں۔

(۱۹٤۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَقِّتُ فِي الْمَسْحِ ، وَيَقُولُ : امْسَحْ مَا شِئْتَ.

(۱۹۴۷) حضرت ابو سلمہ موزوں پر مسح کے لیے کسی مقررہ مدت کے قائل نہ تھے اور فرماتے تھے کہ جب تک چاہو مسح کرو۔

(۱۹٤۸) حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَقِّتُ فِي الْمَسْحِ.

(۱۹۴۸) حضرت عروہ موزوں پر مسح کے لیے کسی مقررہ وقت کے قائل نہ تھے۔

(۱۹٤۹) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ؛ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ بَعَثَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِفَتْحِ دِمَشْقَ ، فَخَرَجَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَقَدِمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَسَأَلَهُ عُمَرُ مَتَى خَرَجْتَ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، وَقَالَ : لَمْ أَخْلَعْ لِي خُفًّا مُنْذُ خَرَجْتُ ، قَالَ عُمَرُ : قَدْ أَحْسَنْتَ.

(۱۹۴۹) حضرت یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے حضرت عقبہ بن عامر کو فتح دمشق کی خبر سنانے کے لیے حضرت عمر کے پاس بھیجا، وہ جمعہ کے دن روانہ ہوئے اور جمعہ کے دن ان کے پاس پہنچے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم کب روانہ ہوئے تھے؟ انہوں نے بتایا یہ بھی بتایا کہ جب سے میں روانہ ہوا ہوں میں نے موزے نہیں اتارے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔

(۲۱۹) فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَيْفَ هُوَ ؟

موزوں پر مسح کا طریقہ

(۱۹٥۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَفْصٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : سَأَلُوهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ فَقَالَ : هَكَذَا ، وَأَمَرَّ يَدَيْهِ إِلَى أَسْفَلَ

(۱۹۵۰) حضرت حفص فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے حضرت شعبی سے موزوں پر مسح کا طریقہ دریافت کیا تو انہوں نے ہاتھوں کو نیچے کی جانب پھیر کر دکھایا۔

(۱۹٥۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) ، وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ : هَكَذَا ، وَوَصَفَا الْمَسْحَ إِلَى فَوْقِ أَصَابِعِهِمَا.

(۱۹۵۱) حضرت ابراہیم سے موزوں پر مسح کا طریقہ پوچھا گیا تو انہوں نے انگلیوں کے اوپر سے ہاتھ پھیر کر دکھایا۔

(۱۹۵۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :يَمْسَحُهُمَا مِنْ ظَاهِرِ قَدَمَيْهِ إِلَى أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ.

(۱۹۵۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ پاؤں کے ظاہری حصہ سے انگلیوں کے کناروں کی طرف مسح کرے گا۔

(۱۹۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ هَكَذَا ، وَأَمَرَّ يَدَيْهِ مِنْ ظَهْرِ قَدَمَيْهِ إِلَى أَطْرَافِ خُفَّيْهِ

(۱۹۵۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ موزوں پر مسح یوں کرے گا، پھر انہوں نے ہاتھوں کو پاؤں کے ظاہری حصہ سے انگلیوں کے کناروں کی طرف پھیر کر دکھایا۔

(۱۹۵٤) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ خَطًّا بِالأَصَابِعِ.

(۱۹۵۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ موزوں پر انگلیوں سے خط بناتے ہوئے مسح کیا جائے گا۔

(۱۹۵۵) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ ، وَكَانَ ثِقَةً ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا ، وَأَمَرَّ أَصَابِعَهُ مِنْ مُقَدَّمِ رِجْلِهِ إِلَى فَوْقِهَا.

(۱۹۵۵) حضرت سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے مسح کا طریقہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہاتھوں کو پاؤں کے اگلے حصہ سے اوپری حصہ کی طرف پھیرے۔

(۲۲۰) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى الْمَسْحَ

جو حضرات موزوں پر مسح کے قائل نہیں ہیں

(۱۹۵٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :لأَنْ أَحُزَّهُمَا بِالسَّكَاكِينِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمْسَحَ عَلَيْهِمَا.

(۱۹۵۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ان موزوں کو چھریوں سے کاٹ دوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ان پر مسح کروں۔

(۱۹۵۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنَ سَالِمٍ ، قَالَ :خَرَجَ مُجَاهِدٌ وَأَصْحَابٌ لَهُ ، فِيهِمْ عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ ، قَالَ :خَرَجُوا حُجَّاجًا ، فَكَانَ عَبْدَةُ يَؤُمُّهُمْ فِي الصَّلاَةِ ، قَالَ :فَبَرَزَ ذَاتَ يَوْمٍ لِحَاجَتِهِ ، فَأَبْطَأَ عَلَيْهِمْ ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ لَهُ مُجَاهِدٌ :مَا حَبَسَكَ ؟ قَالَ :إِنَّمَا قَضَيْتُ حَاجَتِي ، ثُمَّ تَوَضَّأْتُ ، وَمَسَحْتُ عَلَى خُفَّيَّ ، فَقَالَ لَهُ مُجَاهِدٌ :تَقَدَّمْ فَصَلِّ بِنَا ، فَمَا أَدْرِي مَا حَسْبُ صَلاَتِكَ.

(۱۹۵۷) حضرت اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد اور ان کے کچھ ساتھی جن میں حضرت عبداہ بن ابی لبابہ بھی تھے۔ وہ حج

کے ارادے سے جا رہے تھے۔ حضرت عبدہ انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دن وہ رفع حاجت کے لیے گئے، اور بہت دیر کر دی۔ جب وہ آئے تو حضرت مجاہد نے ان سے کہا کہ تم نے دیر کیوں کی؟ وہ کہنے لگے کہ میں نے رفع حاجت کی، پھر میں نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ حضرت مجاہد نے فرمایا چلو آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ میں نہیں جانتا کہ تمہاری نماز کے لیے کیا چیز کافی ہے (دھونا یا مسح کرنا؟)

(۱۹۵۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :سَبَقَ الْكِتَابُ الْخُفَّيْنِ.

(۱۹۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کتاب اللہ موزوں سے پہلے ہے۔

(۱۹۵۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:سَبَقَ الْكِتَابُ الْخُفَّيْنِ.

(۱۹۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کتاب اللہ موزوں سے پہلے ہے۔

(۱۹۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لَوْ قَالُوا ذَلِكَ فِي السَّفَرِ وَالْبَرْدِ الشَّدِيدِ.

(۱۹۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلاف سفر اور شدید سردی میں موزوں پر مسح کے قائل تھے۔

(۱۹۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :مَا أُبَالِي مَسَحْتُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، أَوْ مَسَحْتُ عَلَى ظَهْرِ بُخْتِيِّ هَذَا.

(۱۹۶۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے لیے موزوں پر مسح کرنا اور اپنے اونٹوں کی پشت پر ہاتھ پھیرنا برابر ہے۔

(۱۹۶۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ :رَآنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَنَا أَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْنِ لِي أَبْيَضَيْنِ، قَالَ :فَقَالَ لِي :مَا تُفْسِدُ خُفَّيْكَ.

(۱۹۶۲) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر نے مجھے دیکھا کہ میں اپنے دو سفید موزوں پر مسح کر رہا تھا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے موزے کیوں خراب کر رہے ہو؟

(۱۹۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :إِنَّ عِكْرِمَةَ ، يَقُولُ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :سَبَقَ الْكِتَابُ الْخُفَّيْنِ ، فَقَالَ عَطَاءٌ :كَذِبَ عِكْرِمَةُ ، أَنَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا.

(۱۹۶۳) حضرت فطر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے کہا کہ عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کتاب اللہ موزوں سے پہلے ہے۔ حضرت عطاء نے کہا حضرت عکرمہ جھوٹ بولتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

(۱۹٦٤) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو رَزِينٍ قَالَ :قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :مَا أُبَالِي عَلَى ظَهْرِ خُفِّي مَسَحْتُ ، أَوْ عَلَى ظَهْرِ حِمَارٍ.

(۱۹۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں موزوں پر مسح کروں یا گدھے کی پشت پر مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

(١٩٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لأَنْ أَحُزَّهُمَا ، أَوْ أَحُزَّ أَصَابِعِي بِالسِّكِّينِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمْسَحَ عَلَيْهِمَا.

(۱۹۶۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنی انگلیوں کو یا موزوں کو چھری سے کاٹ دوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں ان پر مسح کروں۔

(١٩٦٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ قَالَ : الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ مَرَّةً.

(۱۹۶۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ موزوں پر مسح ایک مرتبہ ہوتا ہے۔

(١٩٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ مَسْحَةً وَاحِدَةً.

(۱۹۶۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ موزوں پر ایک مرتبہ مسح کیا جائے گا۔

(١٩٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ، تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً.

(۱۹۶۸) حضرت سلیمان فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے وضو کیا اور موزوں پر ایک مرتبہ مسح کیا۔

(١٩٦٩) حَدَّثَنَا الْحَنَفِيُّ ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ، ثُمَّ جَاءَ حَتَّى تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى خُفِّهِ الأَيْمَنِ ، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى خُفِّهِ الأَيْسَرِ ، ثُمَّ مَسَحَ أَعْلاَهُمَا مَسْحَةً وَاحِدَةً ، حَتَّى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(۱۹۶۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا، پھر وضو فرمایا، پھر موزوں پر اس طرح مسح کیا کہ دائیں ہاتھ کو دائیں موزے پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں موزے پر رکھا پھر اوپر کی طرف ایک مرتبہ مسح کیا گویا کہ آپ کے موزے پر انگلیوں کے نشانات اب بھی میرے سامنے ہیں۔

(٢٢١) فِي الرَّجُلِ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ يَخْلَعُهَا

اگر کوئی آدمی موزوں پر مسح کرنے کے بعد انہیں اتار دے تو کیا حکم ہے؟

(١٩٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ الدَّالاَنِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ بْنَ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ ، ثُمَّ يَبْدُو لَهُ أَنْ يَنْزِعَ خُفَّيْهِ ، قَالَ : يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ.

(۱۹۷۰) ایک صحابی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی موزوں پر مسح کرنے کے بعد انہیں اتارنا چاہے تو وہ صرف اپنے پاؤں دھولے۔

(۱۹۷۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي الْعَتِيكِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ.

(۱۹۷۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ وہ صرف پاؤں دھولے۔

(۱۹۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :إِذَا مَسَحَ ثُمَّ خَلَعَ ، غَسَلَ قَدَمَيْهِ.

(۱۹۷۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ موزوں پر مسح کرنے کے بعد موزے اتارے تو صرف پاؤں دھولے۔

(۱۹۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَهْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا خَلَعَ أَحَدَ الْخُفَّيْنِ ، أَعَادَ الْوُضُوءَ.

(۱۹۷۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک موزہ بھی اتار دیا تو دوبارہ وضو کرے۔

(۱۹۷٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَالزُّهْرِيِّ قَالاَ :إِذَا مَسَحَ ثُمَّ خَلَعَ ، قَالاَ :يُعِيدُ الْوُضُوءَ.

(۱۹۷۴) حضرت مکحول اور حضرت زہری فرماتے ہیں اگر مسح کرنے کے بعد موزے اتار دیے تو دوبارہ وضو کرے۔

(۱۹۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ إِذَا خَلَعَهُمَا ، أَوْ إِحْدَاهُمَا اسْتَأْنَفَ الْوُضُوءَ.

(۱۹۷۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک یا دونوں موزے اتار دیے تو دوبارہ وضو کرے۔

(۱۹۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :يُعِيدُ الْوُضُوءَ.

(۱۹۷۶) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ دوبارہ وضو کرے۔

(۱۹۷۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ قَالاَ :يَتَوَضَّأُ.

(۱۹۷۷) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ وضو کرے۔

(۱۹۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا خُلِعَ الْخُفُّ خُلِعَ الْمَسْحُ.

(۱۹۷۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب موزہ اتر گیا تو مسح بھی اتر گیا۔

(۲۲۲) مَنْ كَانَ يَقُولُ لاَ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ

جن حضرات کے نزدیک پاؤں دھونا بھی ضروری نہیں

(۱۹۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، وَمَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ بَعْدَ الْحَدَثِ ثُمَّ خَلَعَهُمَا ، إِنَّهُ عَلَى طَهَارَةٍ فَلْيُصَلِّ.

(۱۹۷۹) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اگر ایک آدمی نے بے وضو ہونے کے بعد موزوں پر مسح کیا پھر انہیں اتار دیا تو وہ پاک ہے لہٰذا نماز پڑھے۔

(۱۹۸۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، وَالأَعْمَش ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ رَأَى إبْرَاهِيمَ فَعَلَ ذَلِكَ . ثُمَّ خَلَعَ خُفَّيْهِ ، قَالَ :ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

(۱۹۸۰) حضرت فضیل بن عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے موزے اتارے پھر نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔

(۱۹۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، ؛ فِي الرَّجُلِ يَمْسَحُ ، ثُمَّ يَخْلَعُ ، قَالَ :كَانَ يَقُولُ :هُوَ عَلَى طَهَارَةٍ.

(۱۹۸۱) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مسح کرنے کے بعد موزے اتار دے تو وہ پاک ہے۔

(۱۹۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ ، وَعَطَاءً ، عَنْ رَجُلٍ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ خَلَعَهُمَا ؟ قَالاَ :يُصَلِّي ، وَلاَ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ.

(۱۹۸۲) حضرت کثیر بن شنظیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن اور حضرت عطاء سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص وضو کرے، موزوں پر مسح کرے اور پھر موزے اتار دے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا وہ نماز پڑھ لے اور پاؤں نہ دھوئے۔

(۲۲۳) فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ

جرابوں پر مسح کرنے کا حکم

(۱۹۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ؛ أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ.

(۱۹۸۳) حضرت ہمام فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مسعود جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

(۱۹۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو ؛ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْنِ مِنْ شَعَرٍ.

(۱۹۸۴) حضرت خالد بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر نے بال کی بنی ہوئی جرابوں پر مسح کیا۔

(۱۹۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُذَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ. (ترمذی ۹۹۔ ابوداؤد ۱۶۰)

(۱۹۸۵) حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے جرابوں اور جوتیوں پر مسح فرمایا۔

(۱۹۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جُلاَسِ بْنِ عَمْرٍو ؛ أَنَّ عُمَرَ تَوَضَّأَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، وَمَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ.

(۱۹۸۶) حضرت جلاس بن عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن وضو کیا اور جرابوں اور جوتیوں پر مسح کیا۔

(۱۹۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْجَوْرَبَانِ وَالنَّعْلاَنِ بِمَنْزِلَةِ الْخُفَّيْنِ.

(۱۹۸۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جرابیں اور جوتیاں موزوں کی طرح ہیں۔

(۱۹۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ

(ح) وَشُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ أَنَّهُمَا قَالاَ : يُمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ إِذَا كَانَا صَفِيقَيْنِ.

(۱۹۸۸) حضرت سعید بن مسیّب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر جرابیں اتنی موٹی ہوں کہ پنڈلی پر ٹھہر جائیں تو ان پر مسح کرنا جائز ہے۔

(۱۹۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ.

(۱۹۸۹) حضرت ابراہیم جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

(۱۹۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ.

(۱۹۹۰) حضرت انس جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

(۱۹۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ.

(۱۹۹۱) حضرت ابوغالب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ کو جرابوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

(۱۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ خِلاسٍ قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا بَالَ ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ.

(۱۹۹۲) حضرت خلاس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا اور پھر جرابوں پر مسح فرمایا۔

(۱۹۹۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ: لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۹۹۳) حضرت ضحاک جرابوں پر مسح کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۹۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضِرَارٍ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْنِ مِرْعِزَّى.

(۱۹۹۴) حضرت سعید بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے وضو کیا اور بھیڑ کے بالوں سے بنی جرابوں پر مسح فرمایا۔

(۱۹۹٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ كَانَ لاَ يَرَى بِالْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ بَأْسًا.

وَبَلَغَنِي عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِالْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ.

(۱۹۹۵) حضرت براء بن عازب جرابوں پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت سعید بن مسیّب بھی جرابوں پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۱۹۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَجَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْبَرَاءَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ.

(۱۹۹۶) حضرت رجاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء کو جرابوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

(۱۹۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ عَلِيًّا بَالَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

(۱۹۹۷) حضرت کعب بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا۔

(۱۹۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْدَانُبَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ كُرَيْبٍ ، أَنَّ عَلِيًّا تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ.

(۱۹۹۸) حضرت عمرو بن کریب فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جرابوں پر مسح فرمایا۔

(۱۹۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو ؛ أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ.

(۱۹۹۹) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر نے وضو کیا اور جرابوں پر مسح فرمایا۔

(۲۰۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا مَسْعُودٍ بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ.

(۲۰۰۰) حضرت یسیر بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو مسعود کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور جرابوں پر مسح کیا۔

(۲۰۰۱) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ فُرَاتٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

(۲۰۰۱) حضرت فرات فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا۔

(۲۰۰۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ.

(۲۰۰۲) حضرت ابو حازم کہتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد نے جرابوں پر مسح فرمایا۔

(٢٢٤) مَنْ قَالَ الْجَوْرَبَانِ بِمَنْزِلَةِ الْخُفَّينِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جرابیں موزوں کی طرح ہیں

(٢٠٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ بِمَنْزِلَةِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(۲۰۰۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جرابوں پر مسح کرنا موزوں پر مسح کرنے کی طرح ہے۔

(٢٠٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ رَاشِدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ نَافِعًا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ ؟ فَقَالَ :هُمَا بِمَنْزِلَةِ الْخُفَّيْنِ.

(۲۰۰۴) حضرت عباد بن راشد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے جرابوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ موزوں پر مسح کی طرح ہے۔

(٢٠٠٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ :الْجَوْرَبَانِ وَالنَّعْلاَنِ بِمَنْزِلَةِ الْخُفَّيْنِ ، وَكَانَ لاَ يَرَى أَنْ يُمْسَحَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا دُونَ صَاحِبِهِ.

(۲۰۰۵) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ جرابیں اور جوتیاں موزوں کی طرح ہیں ان میں سے ہر ایک پر مسح کیا جاسکتا ہے۔

(٢٠٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ ، عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ كَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(۲۰۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جرابوں پر مسح کرنا موزوں پر مسح کرنے کی طرح ہے۔

(٢٢٥) فِي الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ بِلاَ جَوْرَبَيْنِ

بغیر جرابوں کے جوتیوں پر مسح کرنے کا حکم

(٢٠٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا بَالَ وَمَسَحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ.

(۲۰۰۷) حضرت زید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا اور جوتیوں پر مسح فرمایا۔

(٢٠٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ :عَنْ حَسَنٍ ، عَنِ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :لاَ يُمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ.

(۲۰۰۸) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ جوتیوں پر مسح نہیں کیا جائے گا۔

(٢٠٠٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ قَالَ :انْتَهَيْتُ مَعَ أَبِي إِلَى مَاءٍ مِنْ مِيَاهِ الأَعْرَابِ ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ ؟ فَقَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ.

(ابوداؤد ۱۶۱۔ احمد ۴/ ۱۰۔ ابن حبان ۱۳۳۹)

(۲۰۰۹) حضرت اوس بن ابی اوس فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ دیہاتیوں کے ایک چشمے پر گیا۔ انہوں نے وہاں وضو کیا اور جوتیوں پر مسح کیا، پھر میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یونہی کرتے دیکھا ہے۔

(۲۰۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا بَالَ قَائِمًا ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ ، ثُمَّ أَقَامَ الْمُؤَذِّنُ فَخَلَعَهُمَا.

(۲۰۱۰) حضرت ابوظبیان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا پھر وضو کیا اور جوتوں پر مسح فرمایا، پھر مؤذن نے اقامت کہی تو انہوں نے جوتے اتار دیئے۔

(۲۰۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ أُكَيْلٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا بَالَ وَمَسَحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ.

(۲۰۱۱) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا اور جوتوں پر مسح فرمایا۔

(۲۰۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ؛ أَنَّهُ رَأَى عَلِيًّا بَالَ فِي الرَّحْبَةِ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ.

(۲۰۱۲) حضرت ابوظبیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقام رحب میں پیشاب کرتے دیکھا پھر انہوں نے وضو کیا اور جوتوں پر مسح فرمایا۔

(۲۲۶) فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجُرْمُوقَيْنِ

جرموق پر مسح کا حکم

(۲۰۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ جُرْمُوقَيْنِ مِنْ لُبُودٍ ، يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا.

(۲۰۱۳) حضرت یزید بن ابی زیاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو جرموق پہنے ہوئے دیکھا انہوں نے ان پر مسح بھی فرمایا۔

(۲۲۷) فِي الْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ

اگر جنبی کا پسینہ کپڑے کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، فِي الْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ حَتَّى يَتَعَصَّرَ ؟ قَالَ : يُصَلِّي فِيهِ.

(۲۰۱۴) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر جنبی کو اتنا پسینہ آئے کہ کپڑے سے نکلنے لگے تو اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا انہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

(۲۰۱۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِعَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ.

(۲۰۱۵) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جنبی اور حائضہ کے پسینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۰۱۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِعَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ.

(۲۰۱۶) حضرت حسن رحمہ اللہ جنبی اور حائضہ کے پسینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۰۱۷) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنَ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ ، فَيَأْخُذُ عَرَقُهُ ، فَيَتَمَسَّحُ بِهِ :لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۰۱۷) حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا گیا کہ اگر جنبی کا پسینہ کپڑے کو لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِعَرَقِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ.

(۲۰۱۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جنبی اور حائضہ کے پسینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۰۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا كَانَتْ لاَ تَرَى بِعَرَقِ الْجُنُبِ بَأْسًا.

(۲۰۱۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جنبی کے پسینہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھیں۔

(۲۰۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :كَانَ لاَ يَرَى بِعَرَقِ الْجُنُبِ بَأْسًا فِي الثَّوْبِ ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ فِيهِ نَجَاسَةٌ.

(۲۰۲۰) حضرت عطا فرماتے ہیں کہ جنبی کا پسینہ کپڑے پہ لگ جائے تو اس میں کوئی نہ حرج ہے اور نہ کوئی ناپاکی۔

(۲۰۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْعَلاَءِ ؛ سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الْحَائِضِ تَعْرَقُ فِي ثِيَابِهَا ، أَتَغْسِلُ ثِيَابَهَا ؟ قَالَ :إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الْمَجُوسُ.

(۲۰۲۱) حضرت علاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر حائضہ کے کپڑوں کو اس کا پسینہ لگ جائے تو کیا وہ کپڑے دھوئے گی؟ فرمایا کہ ایسا تو مجوس کیا کرتے تھے۔

(۲۰۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ وَهُوَ جُنُبٌ ، ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِ.

(۲۰۲۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو حالت جنابت میں پسینہ آتا لیکن آپ انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۲۰۲۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِعَرَقِ الْجُنُبِ فِي ثِيَابِهِ.

(۲۰۲۳) حضرت مکحول جنبی کے پسینے سے کپڑوں میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۰۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِعَرَقِ الْجُنُبِ فِي الثَّوْبِ.

(۲۰۲۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جنبی کا پسینہ کپڑوں کو لگ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْجُنُبِ يَعْرَقُ فِي الثَّوْبِ ؟ قَالَ : لاَ يَضُرُّهُ ، وَلاَ يَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ.

(۲۰۲۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر جنبی کا پسینہ کپڑوں کو لگ جائے تو اس میں کوئی نقصان نہیں اور نہ ہی وہ اس پر پانی چھڑکے۔

(۲۳۸) فِي السَّرْقِينِ يُصِيبُ الْخُفَّ وَالثَّوْبَ

اگر کپڑوں یا موزوں پر لید یا گوبر وغیرہ لگ جائیں تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۲٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، وَالأَعْمَشِ ، قَالاَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَنْتَهِي إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فِي نَعْلَيْهِ، أَوْ فِي خُفَّيْهِ السَّرْقِينُ ، فَيَمْسَحُهُمَا ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي.

(۲۰۲۶) حضرت زبید اور حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم مسجد کے دروازے پر پہنچتے اور ان کے جوتوں یا موزوں پر لید وغیرہ لگی ہوتی تو اسے صاف کر کے مسجد میں داخل ہوتے۔

(۲۰۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ ؛ سَأَلْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ الرَّوْثِ يُصِيبُ النَّعْلَ ؟ قَالَ : امْسَحْهُ وَصَلِّ فِيهِ.

(۲۰۲۷) حضرت عاصم بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ بن زبیر سے سوال کیا کہ اگر جوتی پر مینگنی لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا اسے پونچھ کر نماز پڑھ لو۔

(۲۰۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُهُ يَحِكُّ نَعْلَهُ ، أَوْ خُفَّهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ، قَالَ : يَذْكُرُ أَنَّهُ طَهُورٌ.

(۲۰۲۸) حضرت مسعر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت بن عبید کو دیکھا کہ مسجد کے دروازے پر اپنی جوتی یا موزے کو رگڑ رہے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ پاکی کا ذریعہ ہے۔

(۲۰۲۹) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : كَانُوا يَشْتَدُّونَ فِي الرَّوْثِ الرَّطْبِ إِذَا

كَانَ فِي الْخُفِّ.

(۲۰۲۹) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اسلاف کا معمول تھا کہ اگر تر مینگنی موزے پر لگ جاتی تو اسے خوب صاف کیا کرتے تھے۔

(۲۰۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ : كَانَ عَزِيزًا عَلَى طَاوُوسَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، أَنْ لاَ يَقْلِبَ خُفَّهُ ، أَوْ نَعْلَهُ.

(۲۰۳۰) حضرت عبد الکریم فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس کو یہ بات بہت گراں گزرتی تھی کہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد موزے یا جوتے کو صاف نہ کریں۔

(۲۲۹) فِي دَمِ الْبَرَاغِيثِ وَالذُّبَابِ

مکھی اور پسو کے خون کا حکم

(۲۰۳۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بِدَمِ الْبَرَاغِيثِ وَالْبَعُوضِ بَأْسًا.

(۲۰۳۱) حضرت ابو جعفر اور حضرت عطاء پسو اور مچھروں کے خون کو پاک سمجھتے تھے۔

(۲۰۳۲) حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى بِدَمِ الذُّبَابِ وَالْبَعُوضِ وَالْبَرَاغِيثِ بَأْسًا.

(۲۰۳۲) حضرت اشعث بن سوار فرماتے ہیں کہ حضرت حسن مکھی، مچھر اور پسو کے خون کو پاک سمجھتے تھے۔

(۲۰۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ وَفِي ثَوْبِي دَمُ ذُبَابٍ ، فَقُلْتُ لأَبِي ؟ فَقَالَ : لاَ يَضُرُّكَ.

(۲۰۳۳) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ایسے لباس میں نماز پڑھی جس پر مکھی کا خون لگا تھا اس بارے میں میں نے اپنے والد سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۳۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِدَمِ الْبَرَاغِيثِ.

(۲۰۳۴) حضرت عامر اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ پسو کے خون میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۳۵) حَدَّثَنَا زَاجِرُ بْنُ الصَّلْتِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : انْطَلَقْتُ إِلَى مَنْزِلِ الْحَسَنِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : يَا أَبَا سَعِيدٍ ، الرَّجُلُ يَبِيتُ فِي الثَّوْبِ ، فَيُصْبِحُ وَفِيهِ مِنْ دَمِ الْبَرَاغِيثِ شَيْءٌ كَثِيرٌ يَغْسِلُهُ ، أَوْ يَنْضَحُهُ ، أَوْ يُصَلِّي فِيهِ ؟ قَالَ : لاَ يَنْضَحُهُ ، وَلاَ يَغْسِلُهُ ، يُصَلِّي فِيهِ.

(۲۰۳۵) حضرت حارث بن مالک کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن کے گھر میں ان کے پاس موجود تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے

سوال کیا کہ اگر ایک آدمی کسی کپڑے میں رات گذارے اور صبح اس کے کپڑوں پر پسو کا بہت سا خون لگا ہو تو کیا وہ اسے دھوئے، یا اس پر پانی چھڑکے یا انہی میں نماز پڑھ لے؟ فرمایا کہ نہ اس پر پانی چھڑکے، نہ اسے دھوئے بلکہ اسی حال میں نماز پڑھ لے۔

(۲۳۰) فِي دَمِ السَّمَكِ

مچھلی کے خون کا حکم

(۲۰۳٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِدَمِ السَّمَكِ ، إِلاَّ أَنْ تَقْذَرَهُ.

(۲۰۳٦) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مچھلی کا خون پاک ہے البتہ اگر تمہیں برا لگے تو علیحدہ بات ہے۔

(۲۳۱) فِي دَمِ الصَّيْدِ ، يُغْسَلُ أَمْ لاَ ؟

شکار کا خون دھویا جائے گا یا نہیں؟

(۲۰۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : اغْسِلْ مَا أَصَابَكَ مِنْ دَمِ الصَّيْدِ.

(۲۰۳۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں شکار کا خون لگ جائے تو اسے دھولو۔

(۲۳۲) مُتَيَمِّمٌ مَرَّ بِمَاءٍ فَجَاوَزَهُ

تیمّم کرنے والا شخص اگر پانی کے پاس سے گذرے لیکن وضو کئے بغیر گذر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۲۰۳۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي مُتَيَمِّمٍ مَرَّ بِمَاءٍ غَيْرَ مُحْتَاجٍ إِلَى الْوُضُوءِ فَجَاوَزَهُ ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ وَلَيْسَ مَعَهُ مَاءٌ ، قَالَ : يُعِيدُ التَّيَمُّمَ ، لأَنَّ قُدْرَتَهُ عَلَى الْمَاءِ تَنْقُضُ تَيَمُّمَهُ الأَوَّلَ.

(۲۰۳۸) حضرت حسن (اس شخص کے بارے میں جس نے تیمم کیا ہو اور وہ پانی کے پاس سے گذرے لیکن اسے وضو کی احتیاج نہ ہو چنانچہ وہ بغیر وضو کئے گذر جائے، پھر نماز کا وقت آئے لیکن اس کے پاس پانی نہ ہو) فرماتے ہیں کہ وہ دوبارہ تیمم کرے، اس لئے کہ پانی پر قدرت پہلے تیمم کو توڑ دے گی۔

(۲۳٤) فِي الْقَيْءِ وَالْخَمْرِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

قے یا شراب کپڑے کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْقَيْءُ وَالْخَمْرُ وَالدَّمُ بِمَنْزِلَةٍ ، يَعْنِي : فِي الثَّوْبِ

(۲۰۳۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ قے، شراب اور خون کے کپڑوں پر لگنے کا ایک حکم ہے۔

(۲۰۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا أَصَابَ ثَوْبَكَ خَمْرٌ فَاغْسِلْهُ هُوَ أَشَدُّ مِنَ الدَّمِ.

(۲۰۴۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر تمہارے کپڑوں پر شراب لگ جائے تو اسے دھولو، کیونکہ یہ خون سے زیادہ بری ہے۔

(٢٣٤) فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ يَرُشَّانِ الْمَسْجِدَ

کیا جنبی اور حائضہ مسجد میں پانی چھڑک سکتے ہیں؟

(۲۰۴۱) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَرُشَّ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ الْمَسْجِدَ.

(۲۰۴۱) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جنبی اور حائضہ مسجد میں پانی چھڑک سکتے ہیں۔

(٢٣٥) مَنْ كَانَ يَغْسِلُ الْبَوْلَ مِنَ الْمَسْجِدِ

جو حضرات مسجد سے پیشاب کو دھونے کا حکم دیتے ہیں

(۲۰۴۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوبٍ مِنْ مَاءٍ ، فَصَبَّهُ عَلَى بَوْلِهِ. (بخاری ۲۲۱۔ مسلم ۲۳۶)

(۲۰۴۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ڈول منگوا کر اس پر بہایا۔

(۲۰۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ : بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُبَّ عَلَى بَوْلِهِ مَاءٌ.

(۲۰۴۳) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پانی بہانے کا حکم دیا۔

(۲۰۴۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ ، فَبَالَ ، فَأَمَرَ بِسَجْلٍ مِنْ مَاءٍ ، فَأُفْرِغَ عَلَى بَوْلِهِ.

(احمد ۲/ ۵۰۳۔ ابن حبان ۹۸۵)

(۲۰۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں مسجد میں داخل ہوا اور اس نے پیشاب کر

دیا، آپ نے پانی کا ڈول منگوا کر اس پر بہا دیا۔

(۲۳۶) فِی الرَّجُلِ یَخُوضُ طِینَ الْمَطَرِ

اگر کسی کے کپڑوں پر بارش کا کیچڑ لگ جائے تو وہ کیا کرے؟

(۲۰۴۵) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ عِیسَی الرَّمْلِیُّ ، عَنْ رَزِینٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَی أَبِی جَعْفَرٍ ، فَقَالَ لَہُ : إِنِّی أَخْرُجُ فِی اللَّیْلَۃِ الْمَطِیرَۃِ فَأَدُوسُ الطِّینَ ؟ قَالَ : صَلِّ ، قَالَ : إِنِّی أَخَافُ أَنْ یَکُونَ فِیہَا النَّتْنُ وَالْقَذَرَۃُ ، فَکَأَنَّہُ غَضِبَ ، فَقَالَ : أَنْ کُنْتَ تَدُوسُ النَّتْنَ بِرِجْلَیْکَ ، فَخُذْ مَعَکَ مَاءً فَاغْسِلْ بِہِ رِجْلَیْکَ.

(۲۰۴۵) حضرت رزین فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضرت ابو جعفر کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ بعض اوقات میں بارانی رات میں گھر سے نکلتا ہوں اور میرے پاؤں پر کیچڑ لگ جاتا ہے اب میرے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا نماز پڑھ لو، اس آدمی نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بعض اوقات اس میں بدبو اور گندگی بھی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم کسی بدبودار چیز سے گذرو تو پانی سے اسے دھولو۔

(۲۰۴۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَۃَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ ، أَنَّہُ قَالَ لِرَجُلٍ أَلاَ مَسَحْتَہُمَا وَدَخَلْتَ.

(۲۰۴۶) حضرت سعید بن مسیب نے ایک آدمی سے فرمایا کہ تم پاؤں دھو کر کیوں داخل نہیں ہوئے؟

(۲۰۴۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَکَمِ قَالَ : کَانَ عَلِیٌّ یَخُوضُ طِینَ الْمَطَرِ وَیَدْخُلُ الْمَسْجِدَ ، فَیُصَلِّی وَلاَ یَتَوَضَّأُ.

(۲۰۴۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بارش کے کیچڑ پر سے گذرتے اور مسجد میں آ کر بغیر وضو کئے نماز پڑھتے تھے۔

(۲۰۴۸) حَدَّثَنَا شَرِیکٌ ، عَنْ حَکِیمِ بْنِ الدَّیْلَمِ ، قَالَ : رَأَیْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ فِی یَوْمٍ مَطِیرٍ ، قَائِمًا یُصَلِّی إِلَی سَارِیَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ ، وَعَلَی رِجْلَیْہِ مِثْلُ الْخَلْخَالَیْنِ أَوِ الْحِجَالَیْنِ.

(۲۰۴۸) حضرت حکیم بن دیلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن معقل کو ایک بارانی دن میں دیکھا کہ مسجد میں موجود ایک ستون کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور ان کے پاؤں پر پائل جیسے کیچڑ کے نشان تھے۔

(۲۰۴۹) حَدَّثَنَا شَرِیکٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلْقَمَۃَ ، وَالأَسْوَدَ یَخُوضَانِ مَاءَ الْمَطَرِ ، وَأَنَّ الْمَیَازِیبَ تَنْثَعِبُ ، ثُمَّ دَخَلاَ الْمَسْجِدَ ، فَصَلَّیَا وَلَمْ یَتَوَضَّآ.

(۲۰۴۹) حضرت عبد الرحمن بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ اور حضرت اسود کو دیکھا کہ وہ بارش کے پانی میں سے اس وقت گذرتے جب پرنالے پوری طرح بہہ رہے ہوتے تھے پھر مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھتے لیکن وضو نہ کرتے۔

(۲۰۵۰) حَدَّثَنَا ہُشَیْمٌ ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : کَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِی الأَمْطَارِ نَظَرَ إِلَی خُفَّیْہِ ، فَإِنْ

كَانَ فِيهِمَا طِينٌ قَلِيلٌ مَسَحَهُ ، ثُمَّ دَخَلَ فَصَلَّى ، وَإِنْ كَانَ كَثِيرًا خَلَعَهُمَا وَأَمَرَ بِهِمَا فَغُسِلاَ.

(۲۰۵۰) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ حضرت حسن کی عادت یہ تھی کہ بارش کے دنوں میں جب مسجد میں داخل ہونے لگتے تو اپنے موزوں کو دیکھتے، اگر ان پر تھوڑا کیچڑ لگا ہوتا تو اسے صاف کر کے مسجد میں داخل ہوتے اور نماز پڑھتے، اگر زیادہ لگا ہوتا تو انہیں اتار دیتے اور دھونے کا حکم دیتے۔

(۲۰۵۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُنَا يَخُوضُونَ الْمَاءَ وَالطِّينَ إِلَى مَسَاجِدِهِمْ ، وَيُصَلُّونَ وَلاَ يَغْسِلُونَ أَرْجُلَهُمْ.

(۲۰۵۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہمارے اسلاف مسجدوں کو جانے کے لئے پانی اور کیچڑ سے گذرتے تھے۔ اور پاؤں دھوئے بغیر نماز ادا کرتے تھے۔

(۲۰۵۲) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ مَطَرٍ ، وَلَمْ يَغْسِلْ رِجْلَيْهِ.

(۲۰۵۲) حضرت مختار بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد کو دیکھا کہ وہ ایک بارش کے دن میں مسجد میں داخل ہوئے اور اپنے پاؤں نہیں دھوئے۔

(۲۰۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَخُوضُ الْمَطَرَ ، فَسَأَلْتُ الْحَكَمَ ؟ فَقَالَ : صَلِّهْ ، صَلِّهْ.
قَالَ : وَسَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ ، يَقُولُ : كَانُوا يَخُوضُونَ ثُمَّ يُصَلُّونَ ، وَلاَ يَحْمِلُونَ مَعَهُمُ الأَكْوَازَ.

(۲۰۵۳) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں بارش میں سے گذرا کرتا تھا، اس بارے میں میں نے حضرت حکیم سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسی میں نماز پڑھ لو، اسی میں نماز پڑھ لو، میں نے ابو اسحاق کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اسلاف بارش میں سے گذرتے تھے اور نماز پڑھ لیتے تھے۔ وہ اپنے ساتھ لوٹے نہیں اٹھاتے تھے۔

(۲۰۵٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ هُذَيْلٌ يَخُوضُ الرَّدَاغَ فِي خُفَّيْهِ ، ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِمَا.

(۲۰۵۴) حضرت عمرو بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہزیل موزے پہن کر بارش کے کیچڑ میں چلتے تھے پھر انہیں دھوتے نہیں تھے۔

(۲۳۷) فِي الْمِيزَابِ يَقْطُرُ عَلَى ثِيَابِ الرَّجُلِ
پرنالے کے پانی کا حکم

(۲۰۵۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : مَرَرْتُ مَعَ ابْنِ سِيرِينَ فِي طَرِيقٍ ، فَقَطَرَ عَلَيْهِ مِيزَابٌ ، فَسَأَلَ عَنْهُ ، فَقِيلَ : إِنَّهُ نَظِيفٌ ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ ، وَلَمْ يُبَالِ.

(۲۰۵۵) حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن سیرین کے ساتھ ایک راستے سے گذرا، ان پر ایک پرنالے کا پانی گرا۔ انہوں نے اس کے بارے میں سوال کیا۔ آپ کو بتایا گیا کہ یہ پاک ہے تو آپ نے اس پانی کی کوئی پرواہ نہ کی۔

(۲۳۸) مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَلِىَ طَهُورَهُ بِنَفْسِهِ

جو حضرات اپنے وضو کا پانی خود اٹھاتے تھے

(۲۰۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الرُّومِيُّ قَالَ :كَانَ عُثْمَانُ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَلِي طَهُورَهُ بِنَفْسِهِ ، فَيُقَالُ لَهُ :لَوْ أَمَرْتَ بَعْضَ الْخَدَمِ ، فَقَالَ :إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَلِيَهُ بِنَفْسِي.

(۲۰۵۶) حضرت عبداللہ رومی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رات کو اٹھتے تو اپنے وضو کا پانی خود اٹھاتے تھے۔ ان سے کسی نے کہا کہ اپنے کسی خادم کو اس کا حکم دے دیں تو فرمایا مجھے یہ پسند ہے کہ میں اپنے وضو کا پانی خود اٹھاؤں۔

(۲۰۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَدَنِيِّ قَالَ :خَصْلَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكِلُهُمَا إِلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِهِ ، كَانَ يُنَاوِلُ الْمِسْكِينَ بِيَدِهِ ، وَيَضَعُ الطَّهُورَ مِنَ اللَّيْلِ وَيُخَمِّرُهُ. (ابن ماجه ۳۶۲)

(۲۰۵۷) حضرت عباس بن عبد الرحمن مدنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو کاموں کو خود سرانجام دیتے تھے۔ ایک یہ کہ مسکین کو اپنے ہاتھ سے دیتے تھے اور دوسرا یہ کہ رات کو وضو کا پانی خود رکھتے اور اسے ڈھکتے تھے۔

(۲۳۹) فِي الْفِطْرَةِ ، مَا يُعَدُّ فِيهَا

کون کون سی چیزیں فطرت کا حصہ ہیں؟

(۲۰۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ طَلْقٍ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ :قَصُّ الشَّارِبِ ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ ، وَالسِّوَاكُ وَالاِسْتِنْشَاقُ بِالْمَاءِ ، وَقَصُّ الأَظْفَارِ ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ ، وَنَتْفُ الإِبِطِ ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ مُصْعَبٌ :وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ. (مسلم ۲۲۳۔ ابن ماجه ۲۹۳)

(۲۰۵۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دس چیزیں فطرت کا حصہ ہیں۔ مونچھیں تراشنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، پانی سے ناک صاف کرنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال صاف کرنا اور پانی سے استنجا کرنا۔ راوی حضرت مصعب کہتے ہیں کہ میں دسویں خصلت بھول گیا اور غالباً وہ کلی کرنا ہوگی۔

(۲۰۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

خمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ :الْخِتَانُ ، وَالْاِسْتِحْدَادُ ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ ، وَنَتْفُ الإِبِطِ ، وَقَصُّ الشَّارِبِ.

(بخاری ۵۸۸۹۔ مسلم ۲۲۱)

(۲۰۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں، ختنے کرنا، زیر ناف بالوں کو استرے سے صاف کرنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھیڑنا، موچھیں کاٹنا۔

(۲۰۶۰) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْفِطْرَةُ الْمَضْمَضَةُ ، وَالْاِسْتِنْشَاقُ ، وَالسِّوَاكُ ، وَقَصُّ الشَّارِبِ ، وَنَتْفُ الإِبِطِ ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ ، وَالْاِنْتِضَاحُ بِالْمَاءِ ، وَالْخِتَانُ.

(ابو داؤد ۵۵۔ ابن ماجہ ۲۹۴)

(۲۰۶۰) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فطرت کی خصلتیں یہ ہیں، کلی کرنا، ناک صاف کرنا، مسواک کرنا، موچھیں تراشنا، بغل کے بال اکھیڑنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، ناخن تراشنا، پانی سے استنجا کرنا اور ختنے کرنا۔

(۲۰۶۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :سِتٌّ مِنْ فِطْرَةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ :قَصُّ الشَّارِبِ ، وَالسِّوَاكُ، وَالْفَرْقُ، وَقَصُّ الأَظْفَارِ ، وَالْاِسْتِنْجَاءُ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ. قَالَ :ثَلاَثَةٌ فِي الرَّأْسِ، وَثَلاَثَةٌ فِي الْجَسَدِ.

(۲۰۶۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ چھ چیزیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فطرت کا حصہ ہیں، موچھیں تراشنا، مسواک کرنا، بالوں کی مانگ نکالنا، ناخن کاٹنا، استنجا کرنا اور زیر ناف بالوں کو مونڈھنا۔ تین کا تعلق سر سے اور تین کا تعلق باقی جسم سے ہے۔

(۲٤٠) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَفَقَّدَ إِحْلِيلَهُ

جو حضرات آلۂ تناسل کے سوراخ کی بے جا پرواہ کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں

(۲۰۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، وَأُسَامَةَ ، قَالاَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِنَّ لِلشَّيْطَانِ زُقَّةً ، يَعْنِي :بِلَّةَ طَرَفِ الإِحْلِيلِ

(۲۰۶۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ شیطان کی طرف سے ایک تری ہوتی ہے یعنی وہ آلۂ تناسل کے سوراخ کو تر کر کے وسوسہ ڈالتا ہے۔

(۲۰۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا تَفَقَّدَهُ إِنْسَانٌ إِلاَّ رَأَى مَا يَكْرَهُ ، أَوْ يَسُوئُهُ ، يَعْنِي :بِلَّةَ طَرَفِ الإِحْلِيلِ

(۲۰۶۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آدمی آلۂ تناسل کے سوراخ کی بہت زیادہ پرواہ نہ کرے البتہ اگر کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو۔

(۲۰۶٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :إِنَّهُ يبلُّ طَرَفَ الإِحْلِيلِ.

(۲۰۶۴) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ شیطان ذکر کے سوراخ کو تر کر دیتا ہے۔

(۲۰٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَتَفَقَّدُونَ ذَلِكَ التَّفَقُّدَ.

(۲۰۶۵) حضرت ابوامامہ بن سہل فرماتے ہیں کہ اسلاف آلہ تناسل کے سوراخ کے گیلا ہونے کی بہت زیادہ پرواہ نہ کرتے تھے۔

(۲۰٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :مَا وَسَاوِسُهُ بِأَوْلَعَ مِمَّنْ يَرَاهَا تَعْمَلُ فِيهِ.

(۲۰۶۶) حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ شیطان کے وسوسے اس قابل نہیں کہ انہیں خاطر میں لایا جائے۔

(۲۰٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :قَالَ طَاوُوسٌ :وَلِمَ تَنْظُرُ إلَى ذَكَرِكَ.

(۲۰۶۷) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اپنے آلہ تناسل کو دیکھتے ہی کیوں ہو؟

(۲۰٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ رُوَيْبَةَ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، قَالَ :مَا تَفَقَّدَ رَجُلٌ ذَكَرَهُ ذَلِكَ التَّفَقُّدَ إلاَّ رَأَى مَا يَكْرَهُ.

(۲۰۶۸) حضرت ابوامامہ بن سہل فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے آلہ تناسل کے گیلا ہونے کی بہت زیادہ پرواہ نہ کرے البتہ واقعی کوئی ناپاکی ہوتو اسے ضرور صاف کرے۔

(۲۰٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مُهَلْهَلٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ :إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي الإِنْسَانَ مِنْ قِبَلِ الْوُضُوءِ وَالشَّعَرِ وَالظُّفُرِ.

(۲۰۶۹) حضرت ابن الزبیر فرماتے ہیں کہ شیطان انسان کے وضو، بالوں اور ناخنوں کی طرف سے آتا ہے۔

(٢٤١) فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ

جو آدمی کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے اس کا کیا حکم ہے؟

(۲۰۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِيمَنْ نَسِيَ الْمَضْمَضَةَ فِي الْوُضُوءِ أَوِ الاِسْتِنْشَاقِ ، قَالَ :يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيُعِيدُ الصَّلاَةَ.

(۲۰۷۰) حضرت قیس بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈا بھول جائے تو کیا کرے؟ فرمایا کلی کرے، ناک میں پانی ڈالے اور دوبارہ نماز پڑھے۔

(۲۰۷۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ

فَنَسِيَ أَنْ يُمَضْمِضَ وَيَسْتَنْشِقَ مِنْ جَنَابَةٍ ، أَعَادَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ.

(۲۰۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی غسل جنابت کرتے ہوئے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے تو دوبارہ کلی کر کے اور ناک میں پانی ڈال کر نماز پڑھے۔

(۲۰۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِيمَنْ نَسِيَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ حَتَّى صَلَّى ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ إِعَادَةٌ.

(۲۰۷۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے اور نماز پڑھ لے تو اس پر نماز کا اعادہ نہیں ہے۔

(۲۰۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الْمَضْمَضَةَ ، قَالَ : إِنْ كَانَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَمْضِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُمَضْمِضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ.

(۲۰۷۳) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جو کلی کرنا بھول جائے فرماتے ہیں کہ اگر اس نے نماز شروع کر دی تو جاری رکھے اور اگر ابھی شروع نہیں کی تو کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے۔

(۲۰۷۴) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : يُعِيدُ الرَّجُلُ الصَّلَاةَ مِنْ نِسْيَانِ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ.

(۲۰۷۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے تو دوبارہ نماز پڑھے۔

(۲۰۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ، وَقَتَادَةَ ، عَنِ الرَّجُلِ يَنْسَى الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ حَتَّى يَقُومَ فِي الصَّلَاةِ ، قَالَ الْحَكَمُ وَقَتَادَةُ : يَمْضِي ، وَقَالَ حَمَّادٌ : يَنْصَرِفُ.

(۲۰۷۵) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم، حضرت حماد اور حضرت قتادہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے تو حضرت حکم اور حضرت قتادہ نے فرمایا کہ وہ نماز پڑھتا رہے حضرت حماد نے فرمایا کہ وہ نماز ختم کر دے۔

(۲۰۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا نَسِيَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ فِي الْجَنَابَةِ أَعَادَ ، وَإِذَا نَسِيَ فِي الْوُضُوءِ أَجْزَأَهُ.

(۲۰۷۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غسل جنابت میں کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھولا ہے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے اور اگر وضو میں بھولا ہے تو کوئی حرج کی بات نہیں۔

(۲۰۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، ؛ فِي الرَّجُلِ نَسِيَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ حَتَّى صَلَّى ، قَالَ : لَا يَعْتَدُّ بِذَلِكَ.

(۲۰۷۷) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جو کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے اور نماز پڑھے فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

(۲۰۷۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، وَأَبِي الْهَيْثَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لَيْسَ الاِسْتِنْشَاقُ بِوَاجِبٍ.

(۲۰۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ناک میں پانی ڈالنا واجب نہیں۔

(۲۰۷۹) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ :إِذَا نَسِيَ الرَّجُلُ الْمَضْمَضَةَ وَالاِسْتِنْشَاقَ فَلاَ يُعِيدُ.

(۲۰۷۹) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے تو نماز کا اعادہ نہ کرے۔

(۲۰۸۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :الرَّجُلُ يَنْسَى الاِسْتِنْشَاقَ ، فَيَذْكُرُ فِي الصَّلاَةِ أَنَّهُ نَسِيَ؟ قَالَ إِبْرَاهِيمُ :يَمْضِي فِي صَلاَتِهِ ، قَالَ :وَقَالَ مَنْصُورٌ :وَالْمَضْمَضَةُ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۰۸۰) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ اگر ایک آدمی ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے اور اسے نماز میں یاد آئے تو وہ کیا کرے؟ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ نماز پڑھتا رہے۔ حضرت منصور فرماتے ہیں کہ کلی کا بھی یہی حکم ہے۔

(۲٤۲) فِي الرَّجُلِ يَرَى فِي ثَوْبِهِ الدَّمَ فَيَغْسِلُهُ

اگر کوئی آدمی اپنے کپڑوں پر خون کا نشان دیکھے تو دھولے

(۲۰۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :إِنْ كَانَ بَعْضُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ لَتَقْرُصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا بِرِيقِهَا.

(۲۰۸۱) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ایک ام المومنین اپنے کپڑوں پر خون کا نشان دیکھتی تو اسے دھو دیا کرتی تھیں۔

(۲۰۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَأَى فِي قَمِيصِهِ دَمًا ، فَبَزَقَ فِيهِ ، ثُمَّ دَلَكَهُ.

(۲۰۸۲) حضرت یزید بن زیاد کہتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی نے اپنی قمیص پر خون دیکھا تو اس پر تھوک پھینک کر اسے رگڑ دیا۔

(۲۰۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سَلِيطُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَأَى فِي جُرُبَّانِهِ دَمًا ، فَبَزَقَ فِيهِ ، ثُمَّ دَلَكَهُ.

(۲۰۸۳) حضرت سلیط بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے گریبان میں خون کا نشان دیکھا تو اس پر تھوک پھینک کر اسے رگڑ دیا۔

(۲۰۸٤) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :رَأَيْتُ مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ يَوْمًا وَهُوَ يُصَلِّي ، فَرَأَى فِي

ثَوْبِهِ دَمًا ، فَقَالَ بِهِ هَكَذَا ، يَعْنِي :بِرِيقِهِ ، ثُمَّ فَرَكَهُ بِيَدِهِ.

(۲۰۸۴) حضرت جعفر بن برقان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت میمون بن مہران کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور دوران نماز انہوں نے اپنے کپڑوں پر خون کا نشان دیکھا تو اس پر تھوک پھینک کر اسے رگڑ دیا۔

٢٠٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَامِرٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالُوا :لاَ يُغْسَلُ الدَّمُ بِالْبُزَاقِ.

(۲۰۸۵) حضرت ابو جعفر، حضرت عامر اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ خون کو تھوک سے نہیں دھویا جائے گا۔

(٢٤٣) فِي الدَّمِ يُغْسَلُ مِنَ الثَّوْبِ فَيَبْقَى أَثَرُهُ

کپڑے سے خون دھونے کے باوجود اگر اس کا نشان باقی رہ جائے تو کیا حکم ہے؟

٢٠٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ رَأَى فِي ثَوْبِهِ دَمًا فَغَسَلَهُ ، فَبَقِيَ أَثَرُهُ أَسْوَدَ ، وَدَعَا بِمِقَصٍّ فَقَصَّهُ فَقَرَضَهُ.

(۲۰۸۶) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے کپڑوں پر خون کا نشان دیکھا تو اسے دھو دیا، لیکن اس پر سیاہ نشان باقی رہ گیا۔ آپ نے قینچی منگوا کر اسے کاٹ دیا۔

٢٠٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا غَسَلْتَ الدَّمَ فَبَقِيَ أَثَرُهُ فَلاَ يَضُرُّكَ.

(۲۰۸۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب تم خون کو دھو دو تو اس کا نشان باقی رہ جانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

٢٠٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، مِثْلَهُ

(۲۰۸۸) حضرت حسن سے بھی یونہی منقول ہے۔

٢٠٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ كَرِيمَةَ ابْنَةِ هَمَّامٍ ، قَالَتْ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ ، وَسُئِلَتْ عَنْ دَمِ الْمَحِيضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ ؟ فَقَالَتْ :اغْسِلِيهِ ، فَقَالَتْ :غَسَلْتُهُ فَلَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ ، فَقَالَتْ :اغْسِلِيهِ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ.

(۲۰۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک عورت نے سوال کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑوں پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا اسے دھولو، اس عورت نے سوال کیا کہ میں اسے دھوتی ہوں لیکن اس کا داغ نہیں جاتا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اسے دھولو، پانی پاکی کا ذریعہ ہے۔

(٢٤٤) فِي الرَّجُلِ يُغْشَى عَلَيْهِ فَيُعِيدُ لِذَلِكَ الْوُضُوءَ

بے ہوشی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

٢٠٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ غُشِيَ عَلَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ ، قَالَ :يَتَوَضَّأُ.

(۲۰۹۰) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جسے بیٹھے بیٹھے بے ہوشی طاری ہو جائے فرماتے ہیں کہ وہ وضو کرے گا۔

(٢٠٩١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَفَاقَ الْمُصَابُ تَوَضَّأَ.

(۲۰۹۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب اسے افاقہ ہو تو وہ وضو کرے۔

(٢٠٩٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :أَتَيْتُ عَائِشَةَ ، فَقُلْتُ :حَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :نَعَمْ ، مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَقُلَ ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، فَأَفَاقَ فَقَالَ :ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ ، قَالَتْ :فَفَعَلْنَا ، قَالَتْ :فَاغْتَسَلَ ، فَذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ :ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ ، قَالَتْ :فَفَعَلْنَا ، قَالَتْ :فَاغْتَسَلَ ، فَذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ :ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ ، فَاغْتَسَلَ حَتَّى فَعَلَهُ مِرَارًا. (بخاری ٦٨٧۔ مسلم ٣١١)

(۲۰۹۲) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات کے بارے میں بتائیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض لاحق ہوا تو آپ کی طبیعت بہت بوجھل ہوگئی، پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی، جب افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میرے لئے بڑے برتن میں پانی رکھو۔ چنانچہ ہم نے اس میں پانی رکھا اور آپ نے غسل فرمایا۔ آپ بڑی مشکل سے اٹھے، پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی، جب افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میرے لئے بڑے برتن میں پانی رکھو، ہم نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے پھر غسل کیا اور بڑی مشکل سے اٹھے، آپ پر پھر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ پھر افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میرے لئے پانی رکھو۔ چنانچہ آپ نے پھر غسل فرمایا اور ایسا کئی مرتبہ کیا۔

(٢٤٥) مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَغْتَسِلَ كُلَّ يَوْمٍ

جن حضرات کے نزدیک روزانہ غسل کرنا مستحب ہے

(٢٠٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يَغْتَسِلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً.

(۲۰۹۳) حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روزانہ غسل کیا کرتے تھے۔

(٢٠٩٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِنِّي لأَغْتَسِلُ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ.

(۲۰۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یخ بستہ رات میں بھی وضو کرتا ہوں۔

(۲۰۹۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً.

(۲۰۹۵) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ہر روز غسل کرتے تھے۔

(۲۰۹۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً.

(۲۰۹۶) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد روزانہ ایک مرتبہ غسل کرتے تھے۔

(۲۰۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَحُمَيْدٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنِّي لأَغْتَسِلُ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ مِنْ غَيْرِ جَنَابَةٍ ، لأَتَجَلَّدَ بِهِ وَأَتَطَهَّرَ.

(۲۰۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بغیر جنابت کے پاکیزگی اور تازگی کے لئے ٹھنڈی رات میں بھی غسل کرتا ہوں۔

(۲۰۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ، مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَقُولُ : كُنْتُ أَضَعُ لِعُثْمَانَ طَهُورَهُ ، فَمَا أَتَى عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلاَّ وَهُوَ يُفِيضُ عَلَيْهِ فِيهِ نُطْفَةً مِنْ مَاءٍ.

(۲۰۹۸) حضرت حمران بن ابان کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے طہارت کا پانی رکھا کرتا تھا وہ ہر روز اپنے اوپر تھوڑا سا پانی ڈالا کرتے تھے۔

(۲٤٦) مَنْ كَانَ يَقُولُ إِذَا دَخَلْتَ الْمَاءَ فَادْخُلْهُ بِإِزَارٍ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب پانی میں داخل ہو تو ازار پہن کر داخل ہو

(۲۰۹۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ : ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِلَى الْفُرَاتِ ، فَدَخَلَهُ بِثَوْبٍ ، أَوْ قَالَ : بِمِئْزَرٍ ، وَقَالَ : إِنَّ لَهُ لَسَاكِنًا.

(۲۰۹۹) حضرت ابوفروہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن ابی لیلیٰ کے ساتھ دریاء فرات گیا، وہ اس میں کپڑا پہن کر داخل ہوئے اور فرمایا کہ دریا کا بھی کوئی ساکن ہوتا ہے۔

(۲۱۰۰) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ دَخَلَ الْمَاءَ بِإِزَارٍ، وَقَالَ: إِنَّ لَهُ سَاكِنًا.

(۲۱۰۰) حضرت لیث کہتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا ہے کہ حضرت حسن بن علی ازار پہن کر پانی میں داخل ہوئے اور فرمایا کہ اس کا بھی کوئی ساکن ہوتا ہے۔

(۲۱۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى عُمَرَ مُسْتَنْقِعًا فِي الْمَاءِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ ، ثُمَّ خَرَجَ فَدَعَا بِمِلْحَفَةٍ فَلَبِسَها فَوْقَ الْقَمِيصِ.

(۲۱۰۱) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ کو دیکھے ہوئے شخص نے بتایا کہ وہ اس حال میں پانی میں داخل ہوئے کہ ان پر ایک قمیص تھی۔ پھر وہ باہر نکلے اور ایک اوڑھنی منگوا کر قمیص کے اوپر پہنی۔

(۲۱۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ الْجَارِي ، وَكَانَ مَوْلَى عُمَرَ ، قَالَ : أَتَانَا عُمَرُ صَادِرًا عَنِ الْحَجِّ ، فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا سَعْدُ ، أَبْغِنَا مَنَادِيلَ ، فَأُتِيَ بِمَنَادِيلَ ، فَقَالَ : اغْتَسِلُوا فِيهِ ، فَإِنَّهُ مُبَارَكٌ.

(۲۱۰۲) حضرت عمرو بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ حج سے واپسی پر صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ اے سعد ہمارے پاس رومال لاؤ، آپ کے پاس رومال لائے گئے تو آپ نے فرمایا کہ ان میں غسل کرو، یہ بابرکت چیز ہیں۔

(۲٤۷) فِي الرَّجُلِ يَذْبَحُ ، أَيَتَوَضَّأُ مِنْ ذَلِكَ ، أَمْ لاَ ؟

جانور کو ذبح کرنے والا وضو کرے گا یا نہیں؟

(۲۱۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ كَثِيرٍ ، مَوْلَى سَلَمَةَ ، قَالَ : مَنْ ذَبَحَ ذَبِيحَةً فَلْيَتَوَضَّأْ.

(۲۱۰۳) حضرت کثیر فرماتے ہیں کہ جو جانور کو ذبح کرے اسے چاہئے کہ وضو کرے۔

(۲۱۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، ؛ فِي الرَّجُلِ يَذْبَحُ الْبَعِيرَ أَوِ الشَّاةَ ، قَالَ : إِنْ أَصَابَهُ دَمٌ غَسَلَهُ ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوءٌ.

(۲۱۰۴) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جو اونٹ یا بکری ذبح کرے فرماتے ہیں کہ اگر اسے خون لگا ہے تو دھولے اور اس پر وضو لازم نہیں۔

(۲۱۰۵) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ ثُمَّ ذَبَحَ شَاةً لَمْ يَقْطَعْ ذَلِكَ طُهُورَهُ ، وَإِنْ أَصَابَهُ دَمٌ غَسَلَهُ ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ دَمٌ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

(۲۱۰۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے وضو کرنے کے بعد بکری ذبح کی تو اس کا وضو نہیں ٹوٹا اور اگر اس کو خون لگ جائے تو دھولے اور اگر خون نہیں لگا تو کچھ لازم نہیں۔

(۲٤۸) فِي الرَّجُلِ يُرِيدُ أَنْ يَدْخُلَ الْخَلاَءَ فَيَلْبَسُ خُفَّيْهِ

کیا آدمی موزے پہن کر بیت الخلاء میں جا سکتا ہے؟

(۲۱۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ دَخَلَ الْخَلاَءَ وَعَلَيْهِ خُفَّاهُ

، ثُمَّ خَرَجَ فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

(۲۱۰۶) حضرت سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا کہ وہ موزے پہن کر بیت الخلاء میں داخل ہوئے پھر نکل کر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

(۲۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : دَعَوْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ ، وَإِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ ، فَدَخَلاَ الْخَلاَءَ فِي أَخْفَافِهِمَا ، ثُمَّ خَرَجَا ، فَتَوَضَّئَا وَمَسَحَا عَلَى خِفَافِهِمَا ، ثُمَّ صَلَّيَا.

(۲۱۰۷) حضرت عبدالملک بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کی دعوت کی، وہ دونوں موزے پہن کر بیت الخلاء میں داخل ہوئے، پھر نکل کر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا پھر دونوں نے نماز پڑھی۔

(۲۱۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالْحَكَمِ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا إِذَا أَرَادَا أَنْ يَبُولاَ لَبِسَا خِفَافَهُمَا كَيْ يَمْسَحَا.

(۲۱۰۸) حضرت سفیان ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت حکم جب پیشاب کرنے کا ارادہ کرتے تو موزے پہن لیتے تا کہ ان پر مسح کرے۔

(۲۴۹) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الثَّوْبِ جَنَابَةٌ

کپڑا جنبی نہیں ہوتا

(۲۱۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الثَّوْبِ جَنَابَةٌ.

(۲۱۰۹) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ کپڑا جنبی نہیں ہوتا۔

(۲۱۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : الثَّوْبُ لاَ يُجْنِبُ.

(۲۱۱۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ کپڑا جنبی نہیں ہوتا۔

(۲۱۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الثَّوْبُ لاَ يُجْنِبُ.

(۲۱۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کپڑا جنبی نہیں ہوتا۔

(۲۵۰) فِي الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ فَيَجِفُّ بَعْضُ جَسَدِهِ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ وُضُوئِهِ

وضو مکمل ہونے سے پہلے کوئی عضو خشک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ فَيَجِفُّ وضوءه ، قَالَ : إِنْ كَانَ فِي عَمَلِ الْوُضُوءِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِ عَمَلِ الْوُضُوءِ اسْتَأْنَفَ الْوُضُوءَ.

(۲۱۱۲) حضرت حسن سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کا وضو مکمل ہونے سے پہلے کوئی عضو خشک ہو جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر اس نے وضو کے علاوہ کوئی کام نہیں کیا تو پاؤں دھولے اور اگر وضو کے علاوہ کچھ اور کیا ہے تو دوبارہ وضو کرے۔

(۲۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ ، قُلْتُ : وَإِنْ جَفَّ وُضُوءُهُ ؟ قَالَ وَإِنْ جَفَّ الْوُضُوءُ ، قَالَ : وَكَذَلِكَ نَقُولُ

(۲۱۱۳) حضرت وکیع کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت سفیان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنے پاؤں دھوئے گا۔ میں نے کہا خواہ اس کا کوئی عضو خشک ہو جائے؟ فرمایا ہاں، خواہ اس کا کوئی عضو خشک ہو جائے۔ حضرت وکیع کہتے ہیں کہ ہمارا بھی یہی مذہب ہے۔

(۲۱۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَكْتُبَ الْجُنُبُ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

(۲۱۱۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت جابر اور حضرت شعبی اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ جنبی بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لکھے۔

(۲۱۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ يَكْتُبَ الرَّجُلُ الرِّسَالَةَ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ.

(۲۱۱۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو درست نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی بغیر وضو کے خط لکھے۔

(۲۱۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ الْعَنَزِيِّ ، قَالَ : كَانُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِلاَّ الْجَنَابَةَ.

(۲۱۱۶) حضرت ابو ہذیل فرماتے ہیں کہ اسلاف سوائے جنابت کے ہر حال میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

(۲۵۱) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي النَّبِيذِ وُضُوءٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ نبیذ پینے سے وضو نہیں ٹوٹتا

(۲۱۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَامِرٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالُوا : لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الشَّرَابِ وُضُوءٌ.

(۲۱۱۷) حضرت ابو جعفر، حضرت عامر اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نبیذ پینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۲۱۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّهُ سَقَاهُمْ مَرَّةً نَبِيذًا فَتَوَضَّؤُوا.

(۲۱۱۸) حضرت خالد کہتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ نے اپنے ساتھیوں کو ایک مرتبہ نبیذ پلائی تو انہوں نے وضو کیا۔

(۲۵۲) فِي الْأَقْطَعِ أَيْنَ يَبْلُغُ بِالْوُضُوءِ

معذور کے وضو کی کیا صورت ہوگی؟

۲۱۱۹) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْأَقْطَعِ إِذَا قُطِعَتْ رِجْلُهُ مِنَ الْمِفْصَلِ فَأَرَادَ أَنْ يَتَوَضَّأَ :غَسَلَ الْقَطْعَ ، وَإِذَا قُطِعَتِ الْكَفُّ غَسَلَ إِلَى الْمِرْفَقِ.

(۲۱۱۹) حضرت حسن معذور کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر اس کا پاؤں جوڑ سے کٹا ہوا اور وہ وضو کرنے لگے تو کٹاؤ والی جگہ سے شروع کرے اور اگر ہتھیلی کٹی ہو تو کہنی تک باقی بازو کو دھولے۔

(۲۵۳) فِي الرَّجُلِ لاَ يَسْتَمْسِكُ بَوْلَهُ

جس آدمی کے پیشاب کے قطرات بند نہ ہوتے ہوں اس کے لئے کیا حکم ہے؟

۲۱۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَصَابَهُ سَلَسٌ مِنْ بَوْلٍ ، فَكَانَ يُصَلِّي وَهُوَ لاَ يَرْقَأُ.

(۲۱۲۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت کو مسلسل پیشاب کے قطرے آتے رہتے تھے لیکن وہ نماز بھی ادا کرتے تھے۔

(۲۵٤) فِي الرَّجُلِ تُرَجِّلُهُ الْحَائِضُ

کیا حائضہ عورت مرد کو کنگھا کر سکتی ہے؟

۲۱۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :نُبِّئْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُرَجِّلُهُ الْحَائِضُ ، وَيَقُولُ :إِنَّ حَيْضَتَهَا لَيْسَتْ فِي يَدِهَا.

(۲۱۲۱) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حائضہ خاتون حضور ﷺ کو کنگھا کیا کرتی تھیں اور حضور ﷺ فرماتے تھے کہ اس کا حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

۲۱۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ ، وَهُوَ عَاكِفٌ.

(نسائی ۳۳۸۳۔ احمد ۶/ ۳۲)

(۲۱۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور ﷺ کے سر میں کنگھا کیا کرتی تھی حالانکہ میں حالت حیض میں اور

حضور ﷺ حالت اعتکاف میں ہوتے تھے۔

(۲۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : رُبَّمَا وَضَّأَتْهُ جَارِيَةٌ مِنْ جَوَارِيهِ وَهِيَ حَائِضٌ تَغْسِلُ قَدَمَيْهِ.

(۲۱۲۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ بعض اوقات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حائضہ باندی انہیں وضو کراتی اور ان کے پاؤں دھوتی تھی۔

(۲۱۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ جَارِيَةً كَانَتْ تَغْسِلُ رِجْلَيْهِ وَهِيَ حَائِضٌ.

(۲۱۲۴) حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حائضہ باندی ان کے پاؤں دھویا کرتی تھی۔

(۲۱۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْنِي رَأْسَهُ إِلَيَّ وَأَنَا حَائِضٌ ، وَهُوَ مُجَاوِرٌ ، تَعْنِي : مُعْتَكِفًا ، فَيَضَعُهُ فِي حِجْرِي ، فَأَغْسِلُهُ وَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

(بخاری ۲۹۶۔ مسلم ۲۴۴)

(۲۱۲۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ اپنا سر مبارک میری طرف بڑھاتے حالانکہ میں حالت حیض میں اور آپ حالت اعتکاف میں ہوتے تھے، پھر آپ ﷺ اپنا سر مبارک میری گود میں رکھ دیتے اور میں آپ کا سر دھوتی اور کنگھی کرتی حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔

(۲۱۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ؛ أَنَّ أَبَا ظَبْيَانَ سَأَلَ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَائِضِ تُوَضِّئُ الْمَرِيضَ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۱۲۶) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوظبیان نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ کیا حائضہ مریض کو وضو کرا سکتی ہے انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَغْسِلَ الْحَائِضُ رَأْسَ الرَّجُلِ وَتُرَجِّلَهُ.

(۲۱۲۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ حائضہ عورت آدمی کا سر دھوئے اور اس میں کنگھی کرے۔

(۲۱۲۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْبُوذٍ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى مَيْمُونَةَ ، فَقَالَتْ : أَيْ بُنَيَّ ، مَا لِي أَرَاكَ شَعِثًا رَأْسُكَ ؟ قَالَ : إِنَّ أُمَّ عَمَّارٍ مُرَجِّلَتِي حَائِضٌ ، قَالَتْ : أَيْ بُنَيَّ ، وَأَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدِ ؟ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ.

(نسائی ۲۶۷۔ احمد ۶/ ۳۳۱)

(۲۱۲۸) حضرت منبوذ کی والدہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے

کہا کہ اے میرے بیٹے! کیا بات ہے میں تمہارے بالوں کو پراگندہ حالت میں دیکھ رہی ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے بالوں میں کنگھی کرنے والی ام عمار حالت حیض میں ہیں۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! حیض کیا ہاتھ میں ہوتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں کسی کی گود میں رکھتے تھے حالانکہ وہ حائضہ ہوتی تھی۔

(۲۵۵) فِي الْمَرِيضِ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَوَضَّأَ

اگر مریض میں وضو کرنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

(۲۱۲۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الْمَرِيضِ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ، قَالَ :يَتَيَمَّمُ.

(۲۱۲۹) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر مریض میں وضو کرنے کی طاقت نہ ہو تو وضو کرلے۔

(۲۱۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالاَ فِي الْمَرِيضِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ فَيَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ ، قَالَ :هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسَافِرِ الَّذِي لاَ يَجِدُ الْمَاءَ يَتَيَمَّمُ. وَسَأَلْتُ عَطَاءً ، فَقَالَ :لاَ بُدَّ مِنَ الْمَاءِ وَيُسَخَّنُ لَهُ.

(۲۱۳۰) حضرت سعید بن جبیر اور حضرت مجاہد اس مریض کے بارے میں جسے جنابت لاحق ہو جائے اور غسل کرنے کی صورت میں نقصان کا ڈر ہو، فرماتے ہیں کہ وہ اس مسافر کے درجہ میں ہے جسے پانی نہ ملے اور وہ تیمم کرے۔ حضرت قیس کہتے ہیں کہ میں نے ں بارے میں حضرت عطاء سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ پانی کا استعمال ضروری ہے، خواہ گرم کرکے استعمال کرے۔

كِتَابُ الأَذَانِ

اذان اور اس کے احکام وآداب اور فقہی مسائل

(۱) مَا جَاءَ فِي الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ كَيْفَ هُوَ ؟

اذان اور اقامت کا طریقہ

(۲۱۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ الأَنْصَارِيَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلاً قَامَ وَعَلَيْهِ بُرْدَان أَخْضَرَانِ عَلَى جِذْمَةِ حَائِطٍ ، فَأَذَّنَ مَثْنَى ، وَأَقَامَ مَثْنَى ، وَقَعَدَ قَعْدَةً ، قَالَ :فَسَمِعَ ذَلِكَ بِلاَلٌ ، فَقَامَ فَأَذَّنَ مَثْنَى ، وَأَقَامَ مَثْنَى ، وَقَعَدَ قَعْدَةً. (ابو داؤد ۵۰۷۔ ابن خزیمة ۳۸۰)

(۲۱۳۱) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی جس پر دو سبز چادریں ہیں وہ ایک دیوار پر کھڑا ہے۔ اس نے دو مرتبہ اذان دی، دو مرتبہ اقامت کہی اور ایک مرتبہ بیٹھا۔ یہ سن کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، انہوں نے دو مرتبہ اذان دی، دو مرتبہ اقامت کہی اور ایک مرتبہ بیٹھے۔

(۲۱۳۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَامِرٍ الأَحْوَلِ ، أَنَّ مَكْحُولاً حَدَّثَهُ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ ، قَالَ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ، الأَذَانُ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إلَهَ إلاَّ

اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

وَالإِقَامَةُ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ. (ابوداؤد ۵۰۳۔ ترمذی ۱۹۲)

(۲۱۳۲) حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان کے انیس اور اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔ اذان کے کلمات یہ تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

اقامت کے کلمات یہ تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۲۱۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ أَذَانُ ابْنِ عُمَرَ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، شَهِدْتُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، شَهِدْتُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، شَهِدْتُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، ثَلاَثًا ، شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، ثَلاَثًا ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ، ثَلاَثًا ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، ثَلاَثًا ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، أَحْسِبُهُ قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۲۱۳۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اذان یہ تھی: اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، شَهِدْتُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، شَهِدْتُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، شَهِدْتُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، (تین مرتبہ) شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ (تین مرتبہ) حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ (تین مرتبہ) حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، (تین مرتبہ) اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۲۱۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ الأَذَانُ أَنْ يَقُولَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ،

حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۲۱۳۴) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اذان کے کلمات یہ ہیں: اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۲۱۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ ، يَقُولُ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقُولُ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، مَرَّتَيْنِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۲۱۳۵) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اذان کے کلمات یہ ہیں: اللَّهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، پھر انہی کلمات کو دہراتے اور یوں کہتے: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ (دومرتبہ) اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ۔

(۲۱۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخبرنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَخْفِضُ صَوْتَهُ بِالأَذَانِ مَرَّةً مَرَّةً ، حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْلِهِ : أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، رَجَعَ إِلَى قَوْلِهِ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ، حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى : حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، قَالَ : الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ، فِي الأَذَانِ الأَوَّلِ مِنَ الْفَجْرِ.

(ابوداؤد ۵۰۲۔ احمد ۳/ ۴۰۹)

(۲۱۳۶) حضرت ابن ابی محذورہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو محذورہ ایک ایک مرتبہ اذان کے کلمات کو آہستہ آواز سے کہا کرتے تھے۔ پھر جب أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، تک پہنچتے تو واپس أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، کی طرف جاتے اور دو دو مرتبہ یہ کلمات کہتے ہوئے آواز کو بلند کرتے۔ پھر جب حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، تک پہنچتے تو فجر کی پہلی اذان میں الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہتے۔

(۲۱۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ جَاءَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي لَمَّا رَجَعْتُ الْبَارِحَةَ وَرَأَيْتُ مِنِ اهْتِمَامِكَ ، رَأَيْتُ كَأَنَّ رَجُلاً قَائِمًا عَلَى الْمَسْجِدِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ فَأَذَّنَ ، ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَهَا ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ ، وَلَوْلاَ أَنْ تَقُولُوا لَقُلْتُ : إِنِّي كُنْتُ يَقْظَانًا غَيْرَ نَائِمٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ أَرَاكَ

اللَّهُ خَيْرًا ، فَقَالَ عُمَرُ : أَمَا إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى ، غَيْرَ أَنِّي لَمَّا سُبِقْتُ اسْتَحْيَيْتُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مُرُوا بِلاَلاً فَلْيُؤَذِّنْ. (ابو داؤد ۵۰۷)

(۲۱۳۷) ایک مرتبہ ایک انصاری صحابی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! گذشتہ رات جب میں نے آپ کی فکر دیکھی اور آپ کے پاس سے واپس گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہے اور اس پر دو سبز کپڑے ہیں۔ اس نے اذان دی، پھر وہ ایک مرتبہ بیٹھا پھر اس نے اسی طرح اقامت کہی البتہ اقامت میں قد قامت الصلاۃ کے الفاظ کا اضافہ تھا۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں نیند اور بیداری کی درمیانی کیفیت میں تھا حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں خیر دکھائی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی خواب میں یہی کچھ دیکھا تھا لیکن اسے بیان کرتے ہوئے مجھے شرم محسوس ہوئی۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ بلال کو حکم دو کہ وہ اذان دیں۔

(۲۱۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۲۱۳۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲) مَنْ كَانَ يَقُولُ الأَذَانُ مَثْنَى وَالإِقَامَةُ مَرَّةً

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہی جائے گی

(۲۱۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ ؛ أَنَّ أَذَانَهُ كَانَ مَثْنَى ، وَأَنَّ إِقَامَتَهُ كَانَتْ وَاحِدَةً.

(۲۱۳۹) حضرت عبد العزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ حضرت ابو محذورہ کی اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک مرتبہ ہوا کرتی تھی۔

(۲۱۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ بِلاَلٌ يَشْفَعُ الأَذَانَ ، وَيُوتِرُ الإِقَامَةَ. (ابو داؤد ۵۱۱۔ نسائی ۱۵۹۳)

(۲۱۴۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کو دو دو مرتبہ اور اقامت کو ایک ایک مرتبہ کہا کرتے تھے۔

(۲۱۴۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : أَظُنُّهُ عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أُمِرَ بِلاَلٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ ، وَيُوتِرَ الإِقَامَةَ. (مسلم ۲۸۶۔ احمد ۳/ ۱۰۳)

(۲۱۴۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کہ اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک مرتبہ کہیں۔

(۲۱۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أُمِرَ بِلاَلٌ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ ، وَيُوتِرَ الإِقَامَةَ. (بخاری ۶۰۷۔ مسلم ۲۸۶)

(۲۱۴۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کہ اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک مرتبہ کہیں۔

(٢١٤٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْفَعُ الأَذَانَ ، وَيُوتِرُ الإِقَامَةَ.

(۲۱۴۳) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد اذان دو مرتبہ اور اقامت ایک مرتبہ کہا کرتے تھے۔

(٢١٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : الأَذَانُ مَثْنَى ، وَالإِقَامَةُ وَاحِدَةٌ.

(۲۱۴۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک مرتبہ ہے۔

(٢١٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الإِقَامَةُ وَاحِدَةٌ ، قَالَ : كَذَلِكَ أَذَانُ بِلاَلٍ.

(۲۱۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اقامت ایک مرتبہ ہے اور حضرت بلال کی اذان یونہی تھی۔

(٢١٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : الإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً ، فَإِذَا قَالَ : قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ ، قَالَ : مَرَّتَيْنِ.

(۲۱۴۶) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اقامت ایک مرتبہ ہے البتہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کو دو مرتبہ کہا جائے گا۔

(٢١٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : أَقَمْتُ مَعَهُ بِدَابِقٍ ، فَلَمْ يَكُنْ يَزِيدُ عَلَى إِقَامَةٍ ، وَلاَ يُؤَذِّنُ ، وَيَجْعَلُهَا وَاحِدَةً.

(۲۱۴۷) حضرت عبد الرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ میں مقام دابق میں حضرت مکحول کے ساتھ تھا وہ اذان اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہا کرتے تھے۔

(٢١٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ ، وَيُوتِرَ الإِقَامَةَ ، لِيَعْلَمَ الْمَارُّ الأَذَانَ مِنَ الإِقَامَةِ.

(۲۱۴۸) حضرت ابن مثنیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما موذن کو حکم دیتے تھے کہ اذان دو مرتبہ اور اقامت ایک مرتبہ کہے، تاکہ گذرنے والے کو اذان اور اقامت کا فرق معلوم ہو سکے۔

(٣) مَنْ كَانَ يَشْفَعُ الإِقَامَةَ وَيَرَى أَنْ يُثَنِّيَهَا

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اقامت بھی دو مرتبہ کہی جائے گی

(٢١٤٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْهَجَنَّعِ بْنِ قَيْسٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ : الأَذَانُ مَثْنَى وَالإِقَامَةُ ، وَأَتَى عَلَى مُؤَذِّنٍ يُقِيمُ مَرَّةً مَرَّةً ، فَقَالَ : أَلاَ جَعَلْتَهَا مَثْنَى ؟ لاَ أُمَّ لِلآخَرِ.

(۲۱۴۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اذان اور اقامت دونوں دو دو مرتبہ کہی جائیں گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ اقامت

کہنے والے مؤذن کو ڈانٹتے اور اسے کہتے اللہ تمہیں اپنی رحمت سے دور کرے، تم نے اقامت دو دو مرتبہ کیوں نہیں کہی؟

(٢١٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ؛ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ كَانَ يُثَنِّي الإِقَامَةَ.

(۲۱۵۰) حضرت عبید کہتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع دو مرتبہ اقامت کہا کرتے تھے۔

(٢١٥١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ الأَنْصَارِيُّ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ الأَذَانَ وَالإِقَامَةَ.

(ترمذی ۱۹۴۔ دار قطنی ۲۴۱)

(۲۱۵۱) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے اذان اور اقامت کو دو دو مرتبہ کہا کرتے تھے۔

(٢١٥٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : إِذَا جَعَلْتَهَا إِقَامَةً فَأَثْنِهَا.

(۲۱۵۲) حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ جب تم اقامت کہو تو دو مرتبہ کہو۔

(٢١٥٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تَدَعْ أَنْ تُثَنِّيَ الإِقَامَةَ.

(۲۱۵۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تم دو مرتبہ اقامت کہنا مت چھوڑو۔

(٢١٥٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَلِيٍّ ، وَأَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَشْفَعُونَ الأَذَانَ وَالإِقَامَةَ.

(۲۱۵۴) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کے شاگرد اذان اور اقامت کو دو دو مرتبہ کہا کرتے تھے۔

(٢١٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنَّ بِلاَلاً كَانَ يُثَنِّي الأَذَانَ وَالإِقَامَةَ.

(عبدالرزاق ۱۷۹۱۔ دار قطنی ۳۵)

(۲۱۵۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان اور اقامت کو دو دو مرتبہ کہا کرتے تھے۔

(٤) مَا قَالُوا آخِرَ الأَذَانِ مَا هُوَ ؟ وَمَا يُخْتَمُ بِهِ الأَذَانُ ؟

اذان کے آخری کلمات کون سے ہیں؟

(٢١٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ آخِرُ أَذَانِ بِلاَلٍ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ. (نسائی ۱۶۱۵۔ دار قطنی ۲۴۴)

(۲۱۵۶) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخری کلمات یہ تھے: لا اله الا الله.

(۲۱۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : كَانَ آخِرُ أَذَانِ بِلاَلٍ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۲۱۵۷) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخری کلمات یہ ہوا کرتے تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۲۱۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ : أَنَّهُ أَذَّنَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلأَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَكَانَ آخِرُ أَذَانِهِ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۲۱۵۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے لئے اذان دی ہے، ان کی اذان کے آخری کلمات یہ ہوا کرتے تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۲۱۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي قَائِدُ أَبِي مَحْذُورَةَ ، بِمِثْلِهِ

(۲۱۵۹) ایک اور سند سے یہی منقول ہے۔

(۲۱۶۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُورَةَ يَقُولُ فِي آخِرِ أَذَانِهِ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، إِلاَّ أَنَّ أَذَانَهُ كَانَ مَثْنَى ، وَأَنَّ إِقَامَتَهُ كَانَتْ وَاحِدَةً ، وَخَاتِمَةُ أَذَانِهِ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۲۱۶۰) حضرت عبد الرحمن بن عابس کہتے ہیں کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ اپنی اذان کے آخر میں یہ کلمات کہا کرتے تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ. البتہ ان کی اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک مرتبہ ہوا کرتی تھی۔ ان کی اذان ان کلمات پر مکمل ہوتی تھی: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۲۱۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ ، بِمِثْلِهِ.

(۲۱۶۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۱۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ آخِرَ أَذَانِهِ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۲۱۶۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اذان کے آخری کلمات یہ ہوا کرتے تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۲۱۶۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُورَةَ ، يَقُولُ فِي آخِرِ أَذَانِهِ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۲۱۶۳) حضرت عبد الرحمن بن عابس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سنا ان کی اذان کے آخری کلمات یہ ہوا کرتے تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

(٢١٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ ، يَقُولُ :آخِرَ الأَذَانِ اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

(۲۱۶۴) حضرت عمر بن ذر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ اذان کے آخر میں یہ کلمات کہا کرتے تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

(٢١٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ آخِرَ أَذَانِهِ :لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَقَالَ :هَكَذَا كَانَ آخِرَ أَذَانِ بِلَالٍ.

(۲۱۶۵) حضرت یزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوصادق اذان کے آخر میں یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله. انہوں نے فرمایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے بھی آخری کلمات یہی تھے۔

(٢١٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ ، قَالَ :كَانَ آخِرُ الأَذَانِ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. (نسائی ۱۶۱۶)

(۲۱۶۶) حضرت اسود بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخری کلمات یہ ہوا کرتے تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

(٢١٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ بِلَالٍ ، قَالَ :كَانَ آخِرُ الأَذَانِ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. (نسائی ۱۶۱۴)

(۲۱۶۷) حضرت اسود کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخری کلمات یہ ہوا کرتے تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

(٢١٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ :كَانَ آخِرُ أَذَانِ أَبِي مَحْذُورَةَ ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لَهُ أَذَانَ مَكَّةَ ، وَكَانَ آخِرُ أَذَانِهِ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

(۲۱۶۸) حضرت عبد العزیز بن رفیع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی اذان کے لیے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا تھا، ان کی اذان کے آخری کلمات یہ تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

(٢١٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ آخِرُ أَذَانِ بِلَالٍ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

(۲۱۶۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت بلال کی اذان کے آخری کلمات یہ ہوا کرتے تھے۔ اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۵) مَنْ كَانَ يَقُولُ فِي الأَذَانِ الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

جو حضرات اذان میں یہ کہا کرتے تھے: الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے)

(۲۱۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ (ح) وَعَنْ طَلْحَةَ، عَنْ سُوَيْدٍ، عَنْ بِلاَلٍ؛ أَنَّهُ كَانَ آخِرُ تَثْوِيبِهِمَا: الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ. (ابوداؤد ۵۰۵۔ ابن خزيمة)

(۲۱۷۰) حضرت ابومحذورہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کی اذان کے آخری کلمات "الصلاة خير من النوم" ہوا کرتے تھے۔

(۲۱۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ؛ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى مُؤَذِّنِهِ: إِذَا بَلَغْتَ حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ، فَقُلِ: الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، فَإِنَّهُ أَذَانُ بِلاَلٍ.

(۲۱۷۱) حضرت سوید بن غفلہ نے اپنے موذن کو یہ پیغام بھیجا کہ جب تم حی علی الفلاح پر پہنچو تو الصلاة خير من النوم کہا کرو کیونکہ یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان تھی۔

(۲۱۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: جَاءَ الْمُؤَذِّنُ يُؤْذِنُ عُمَرَ بِصَلاَةِ الصُّبْحِ، فَقَالَ: الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، فَأُعْجِبَ بِهِ عُمَرُ، وَقَالَ لِلْمُؤَذِّنِ: أَقِرَّهَا فِي أَذَانِكَ.

(۲۱۷۲) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا موذن انہیں صبح کی اذان کی اطلاع دینے آیا اور اس نے کہا: الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ. حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کلمات بہت پسند آئے اور آپ نے موذن سے فرمایا کہ ان کلمات کو اپنی اذان کا حصہ بنالو۔

(۲۱۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ: الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

(۲۱۷۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی اذان میں یہ کلمات کہا کرتے تھے: الصلاة خير من النوم

(۲۱۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ: لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَقُولَ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ: الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ. (ابن خزيمة ۳۸۶۔ دار قطنى ۳۸)

(۲۱۷۴) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اذان میں الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہنا سنت نہیں ہے۔

(۲۱۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: جَاءَ بِلاَلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلاَةِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ نَائِمٌ، فَصَرَخَ بِلاَلٌ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، فَأُدْخِلَتْ فِي الأَذَانِ. (ابن ماجه ۷۱۶)

(۲۱۷۵) حضرت سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ نماز کے وقت کی اطلاع دینے کے لئے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کو بتایا گیا کہ حضور ﷺ سو رہے ہیں۔ حضرت بلال نے اونچی آواز سے کہا: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ. اس کے بعد سے یہ الفاظ اذان کا حصہ بن گئے۔

(۲۱۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ : الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

(۲۱۷۶) حضرت ہشام بن عروہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد اپنی اذان میں یہ کلمات کہا کرتے تھے: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ - الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

(۲۱۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي مُخَيْمِرَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ فِي التَّثْوِيبِ : الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

(۲۱۷۷) حضرت قاسم بن مخیمرہ اپنی اذان کی تثویب میں یہ کلمات کہا کرتے تھے: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

(۲۱۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ التَّثْوِيبُ عِنْدَهُمَا أَنْ يَقُولَ : حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

(۲۱۷۸) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت محمد کے نزدیک تثویب کا معنی یہ تھا کہ یہ کلمات کہے جائیں۔ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

(۲۱۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُؤَذِّنًا يَقُولُ فِي الْفَجْرِ : الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ، فَقَالَ : لَا تَزِيدَنَّ فِي الأَذَانِ مَا لَيْسَ مِنْهُ.

(۲۱۷۹) حضرت عمران بن ابی الجعد فرماتے ہیں کہ حضرت اسود بن یزید نے موذن کو فجر کی اذان میں یہ کلمات کہتے سنا: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ. تو فرمایا کہ اذان میں ان کلمات کا اضافہ نہ کرو جو اس کا حصہ نہیں ہیں۔

(۲۱۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ ؛ أَنَّهُ أَذَّنَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلأَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، فَكَانَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ : الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

(۲۱۸۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابو محذورہ نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے لئے اذان دی ہے وہ اپنی اذان میں یہ کلمات کہا کرتے تھے: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

(۲۱۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يعلى بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُؤَذِّنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، يَقُولُ : الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

(۲۱۸۱) حضرت عبداللہ بن مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے مؤذن کو اذان میں الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْ
کہتے ہوئے سنا ہے۔

(٦) فِي التَّثْوِيبِ فِي أَيِّ صَلاَةٍ هُوَ ؟

نماز میں تثویب ❶ کا حکم

(٢١٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانُوا يُثَوِّبُونَ فِي الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ.

(۲۱۸۲) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ اسلاف عشاء اور فجر کی نماز میں تثویب کیا کرتے تھے۔

(٢١٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : مَا ابْتَدَعُوا بِدْ
أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ التَّثْوِيبِ فِي الصَّلاَةِ ، يَعْنِي : الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ

(۲۱۸۳) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے جونئی بدعتیں اختیار کی ہیں ان میں میرے نزدیک سب سے زیا
بہتر فجر اور عشاء کی نماز میں کی جانے والی تثویب ہے۔

(٢١٨٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ (ح) وَعَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ سُوَيْدٍ ، عَنْ بِلاَلٍ
أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يُثَوِّبَانِ إِلاَّ فِي الْفَجْرِ.

(۲۱۸۴) حضرت ابومحذورہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما صرف فجر کی نماز میں تثویب کیا کرتے تھے۔

(٢١٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ؛ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى مُؤَذِّنٍ لَهُ يُقَالُ
رَبَاحٌ : أَنْ لاَ يُثَوِّبَ إِلاَّ فِي الْفَجْرِ.

(۲۱۸۵) حضرت عمران بن مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ نے اپنے موذن کو پیغام بھجوایا کہ صرف فجر کی نماز میں تثویب
کیا کرو۔

(٢١٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُثَوِّبُونَ فِي الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ.

(۲۱۸۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف فجر اور عشاء کی نماز میں تثویب کیا کرتے تھے۔

(٢١٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُثَوَّبُ فِي الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ.

(۲۱۸۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ عشاء اور فجر کی نماز میں تثویب کی جائے گی۔

(٢١٨٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُثَوِّبُونَ فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ ، وَكَانَ مُؤَذِّنُ إِبْرَاهِ
يُثَوِّبُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، فَلاَ يَنْهَاهُ.

---

❶ تثویب کا معنی ہے: الفاظ کو دہرانا۔ اذان میں تثویب کا معنی یہ ہے کہ موذن ایک مرتبہ اذان دینے کے بعد احتیاطاً دوسری مرتبہ اذان کے کلمات
کہے۔ یہ عمل شروع اسلام میں مشروع تھا۔

(۲۱۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف فجر اور عشاء کی نماز میں تثویب کیا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم کا موذن ظہر اور عصر میں بھی تثویب کرتا تھا اور اسے منع نہیں کرتے تھے۔

(۷) فِی الْمُؤَذِّنِ یَسْتَدِیرُ فِی أَذَانِہِ

موذن کے نماز میں گھومنے کا حکم

(۲۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِی جُحَیْفَۃَ ، عَنْ أَبِیہِ ؛ أَنَّ بِلاَلاً رَکَزَ الْعَنَزَۃَ وَأَذَّنَ ، فَرَأَیْتُہُ یَدُورُ فِی أَذَانِہِ. (ترمذی ۱۹۷۔ احمد ۴/ ۳۰۸)

(۲۱۸۹) حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک نیزہ گاڑا اور اذان دی۔ میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اذان میں گھوم رہے تھے۔

(۲۱۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَکٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، قَالَ : إذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ ، وَکَانَ یَکْرَہُ أَنْ یَسْتَدِیرَ فِی الْمَنَارَۃِ

وَکَانَ الْحَسَنُ یَقُولُ : یَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَۃَ ، فَإِذَا قَالَ : حَیَّ عَلَی الصَّلاَۃِ دَارَ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ یَقُولَ : اللَّہُ أَکْبَرُ ، اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ.

(۲۱۹۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب موذن اذان دے تو قبلہ کی طرف رخ کرے۔ وہ اس بات کو ناپسند خیال کرتے تھے کہ موذن منارہ میں کھڑے ہو کر گھومے۔ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ موذن قبلہ کی طرف رخ کرے گا۔ جب وہ حی علی الصلاۃ کہے تو گھوم جائے اور جب اللہ اکبر کہنے لگے تو قبلہ کی طرف رخ کرلے۔

(۲۱۹۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الرَّبِیعِ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنْ أَبِیہِ ، عَنِ الْمُغِیرَۃِ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، قَالاَ : الْمُؤَذِّنُ لاَ یُزِیلُ قَدَمَیْہِ.

(۲۱۹۱) حضرت مغیرہ اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ موذن اپنے قدم زمین سے نہیں اٹھائے گا۔

(۲۱۹۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِی جُحَیْفَۃَ ، عَنْ أَبِیہِ ، قَالَ : أَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالأَبْطَحِ ، فَخَرَجَ بِلاَلٌ فَأَذَّنَ ، قَالَ : فَکَأَنِّی أَنْظُرُ إِلَیْہِ یتبع فَاہُ ہَاہُنَا وَہَاہُنَا ، یَعْنِی : یَمِینًا وَشِمَالاً.

(بخاری ۶۳۴۔ مسلم ۳۶۰)

(۲۱۹۲) حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ میں مقام ابطح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کے لیے آئے، انہوں نے اس طرح اذان دی کہ اپنے چہرے کو دائیں اور بائیں جانب گھمایا۔

(۲۱۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَۃَ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، قَالَ : یَسْتَقْبِلُ الْمُؤَذِّنُ بِالأَذَانِ وَالشَّہَادَۃِ

وَالإِقَامَةِ الْقِبْلَةَ.

(۲۱۹۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مؤذن اذان، شہادت اور اقامت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرے گا۔

(۲۱۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُلاَّمِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ فَائِدِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ إِلَى الْمَسْجِدِ صَلاَةَ الْفَجْرِ ، وَابْنُ التَّيَّاحِ مُؤَذِّنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ يُؤَذِّنُ ، وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، يَهْوِي بِأَذَانِهِ يَمِيناً وَشِمَالاً ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : مَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ رِزْقَهُ فِي صَوْتِهِ : فَعَلَ.

(۲۱۹۴) حضرت فائد بن بکیر کہتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ کے ساتھ فجر کی نماز کے لیے مسجد کی طرف گیا۔ ولید بن عقبہ کے مؤذن حضرت ابن التیاح اذان دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وہ اذان دیتے ہوئے دائیں اور بائیں جانب مڑ رہے تھے۔ اس پر حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کا رزق اس کی آواز میں رکھنا چاہتا ہے رکھ دیتا ہے۔

(۲۱۹۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُؤَذِّنِ : يَضُمُّ رِجْلَيْهِ ، وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ ، فَإِذَا قَالَ : قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ ، قَالَ بِوَجْهِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ.

(۲۱۹۵) حضرت ابراہیم مؤذن کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ اپنے قدموں کو ملائے گا اور قبلہ کی طرف رخ کرے گا۔ جب قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ کہے تو چہرے کو دائیں اور بائیں جانب گھمائے گا۔

(۸) مَنْ كَانَ إِذَا أَذَّنَ جَعَلَ أَصَابِعَهُ فِي أُذُنَيْهِ

جو حضرات اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں رکھتے تھے

(۲۱۹٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ بِلاَلاً ، رَكَزَ الْعَنَزَةَ ، ثُمَّ أَذَّنَ ، وَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ.

(۲۱۹۶) حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ گاڑا، پھر اس طرح اذان دی کہ اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں رکھا۔

(۲۱۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، وَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ.

(۲۱۹۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مؤذن قبلہ کی طرف رخ کرے گا اور اپنی انگلیوں کو کانوں میں رکھے گا۔

(۲۱۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُؤَذِّنُ عَلَى بَعِيرِه ، قَالَ سُفْيَانُ : قُلْتُ لَهُ: رَأَيْتَهُ يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ ؟ قَالَ : لاَ.

(۲۱۹۸) حضرت نسیر نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اونٹ پر بیٹھے اذان دیتے دیکھا ہے۔ حضرت سفیان نے نسیر سے پوچھا کہ کیا انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں رکھی تھیں فرمایا نہیں۔

(۲۱۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ الأَذَانُ أَنْ يَقُولَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ ، وَأَوَّلُ مَنْ تَرَكَ إِحْدَى إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ ابْنُ الأَصَمِّ.

(۲۱۹۹) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اذان یہ ہے کہ آدمی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر اپنی انگلیوں کو کانوں میں رکھے۔ سب سے پہلے ابن الاصم نے کانوں میں انگلیاں رکھنے کا عمل ترک کیا ہے۔

(۲۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَذَّنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَأَرْسَلَ يَدَيْهِ ، فَإِذَا بَلَغَ : حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، أَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ.

(۲۲۰۰) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین جب اذان دیتے تو ہاتھوں کو کھلا چھوڑ دیتے پھر جب حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ پر پہنچتے تو اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں میں داخل کر لیتے۔

(۹) فِي الْمُؤَذِّنِ يُؤَذِّنُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

بغیر وضو کے اذان دینے کا حکم

(۲۲۰۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ، ثُمَّ يَنْزِلُ فَيَتَوَضَّأُ.

(۲۲۰۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ مؤذن بغیر وضو کے اذان دے پھر اتر کر وضو کرے۔

(۲۲۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ.

(۲۲۰۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بغیر وضو کے اذان دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُؤَذِّنَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ تَوَضَّأَ.

(۲۲۰۳) حضرت قتادہ فرماتے ہیں بغیر وضو کے اذان دینے میں کوئی حرج نہیں جب اقامت کہنے لگے تو وضو کر لے۔

(۲۲۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُؤَذِّنُ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ.

(۲۲۰۴) حضرت عبد الرحمٰن بن اسود بغیر وضو کے اذان دیا کرتے تھے۔

(۲۲۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ غَيْرَ طَاهِرٍ ، وَيُقِيمَ وَهُوَ طَاهِرٌ.

(۲۲۰۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بغیر وضو کے اذان دینے میں کوئی حرج نہیں البتہ جب اقامت کہے تو پاک ہونا ضروری ہے۔

(۲۲۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا ، أَنْ يُؤَذِّنَ

عَلَی غَیْرِ وُضُوءٍ.

(۲۲۰۶) حضرت عطاء کے نزدیک بغیر وضو اذان دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۰۷) حَدَّثَنَا حِرْمِیٌّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِی حَفْصَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ یَرَی بَأْسًا أَنْ یُؤَذِّنَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَلَی غَیْرِ وُضُوءٍ.

(۲۲۰۷) حضرت حماد کے نزدیک بغیر وضو اذان دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۰) مَنْ كَرِهَ أَنْ یُؤَذِّنَ وَهُوَ غَیْرُ طَاهِرٍ

جو حضرات بغیر وضو کے اذان دینے کو مکروہ خیال فرماتے ہیں

(۲۲۰۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُون، عَنِ الأَوْزَاعِیِّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ:قَالَ أَبُو هُرَیْرَةَ :لاَ یُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ إِلاَّ مُتَوَضِّئًا.

(۲۲۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مؤذن باوضو ہونے کی حالت میں اذان دے گا۔

(۲۲۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِیُّ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عُبَیْدِ اللهِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ یُؤَذِّنَ الرَّجُلُ ، وَهُوَ عَلَی غَیْرِ وُضُوءٍ.

(۲۲۰۹) حضرت عطاء اس بات کو مکروہ خیال فرماتے ہیں کہ آدمی بغیر وضو کے اذان دے۔

(۲۲۱۰) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ إِسْرَائِیلَ ، عَنْ ثُوَیْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ مُؤَذِّنًا ، فَأَمَرَنِی مُجَاهِدٌ أَنْ لاَ أُؤَذِّنَ حَتَّی أَتَوَضَّأَ.

(۲۲۱۰) حضرت ثویر کہتے ہیں کہ میں مؤذن تھا، حضرت مجاہد نے مجھے حکم دیا کہ میں بغیر وضو کے اذان نہ دوں۔

(۱۱) مَنْ رَخَّصَ لِلْمُؤَذِّنِ أَنْ یَتَكَلَّمَ فِی أَذَانِهِ

جن حضرات نے اس بات کی رخصت دی ہے کہ مؤذن دورانِ اذان گفتگو کرسکتا ہے

(۲۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِی صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ مُوسَی بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ یَزِیدَ؛ أَنَّ سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ ، كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ ، كَانَ یُؤَذِّنُ فِی الْعَسْكَرِ ، فَكَانَ یَأْمُرُ غُلاَمَهُ بِالْحَاجَةِ فِی أَذَانِهِ.

(۲۲۱۱) حضرت موسیٰ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن صرد ایک صحابی تھے، وہ لشکر میں اذان دیا کرتے تھے اور اذان کے دوران اپنے غلام کو کسی کام کا حکم بھی دے دیتے تھے۔

(۲۲۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ یُونُسَ عَنِ الْكَلاَمِ فِی الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ ؟ فَقَالَ : حَدَّثَنِی عُبَیْدُ اللهِ بْنُ غَلاَّب ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ لَمْ یَكُنْ یَرَی بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۲۱۲) حضرت ابن علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یونس سے اذان اور اقامت کے دوران بات کرنے کے بارے میں سوال کیا

تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن غلاّب نے مجھ سے بیان کیا ہے حضرت حسن اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۲۱۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَحَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يَتَكَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِهِ.

(۲۲۱۳) حجاج اور عطاء اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ مؤذن اذان میں بات کرے۔

(۲۲۱٤) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، قَالَ :كَانَ قَتَادَةُ، لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا، وَرُبَّمَا فَعَلَهُ فَتَكَلَّمَ فِي أَذَانِهِ.

(۲۲۱۴) حضرت سعید بن ابی عروبہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ دورانِ اذان گفتگو کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے بلکہ بعض اوقات اذان میں بات کیا کرتے تھے۔

(۲۲۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَتَكَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِهِ ، وَلاَ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ.

(۲۲۱۵) حضرت عطاء اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ مؤذن اذان میں بات کرے اور نہ ہی اذان واقامت کے درمیان بات کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۲۱٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ فِي أَذَانِهِ.

(۲۲۱۶) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد اذان میں بات کیا کرتے تھے۔

(۱۲) مَنْ كَرِهَ الْكَلاَمَ فِي الأَذَانِ

جن حضرات کے نزدیک اذان میں بات کرنا مکروہ ہے

(۲۲۱۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ أَبِي عَامِرٍ الْمُزَنِي ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَتَكَلَّمَ حَتَّى يَفْرُغَ.

(۲۲۱۷) حضرت ابو عامر اور حضرت ابن سیرین اذان سے فارغ ہونے تک گفتگو کرنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۲۲۱۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْكَلاَمَ فِي الأَذَانِ.

(۲۲۱۸) حضرت محمد ؒ دورانِ اذان بات کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۲۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الأَزْرَقِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْكَلاَمَ فِي الأَذَانِ.

(۲۲۱۹) حضرت شعبی دورانِ اذان بات کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۲۲۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَكَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِهِ ، حَتَّى يَفْرُغَ.

(۲۲۲۰) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ مؤذن اذان سے فارغ ہونے سے پہلے بات چیت کرے۔

(۱۳) فِي الْمُؤَذِّنِ يَتَكَلَّمُ فِي الإِقَامَةِ أَمْ لاَ ؟

مؤذن اقامت میں بات چیت کرسکتا ہے یا نہیں؟

(۲۲۲۱) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :إِذَا تَكَلَّمَ فِي إِقَامَته فَإِنَّهُ يُعِيدُ.

(۲۲۲۱) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے دورانِ اقامت بات کی تو دوبارہ اقامت کہے۔

(۲۲۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي أَذَانِهِ وَإِقَامَتِهِ حَتَّى يَفْرُغَ.

(۲۲۲۲) حضرت ابراہیم اذان اور اقامت میں بات کرنے کو مکروہ خیال کرتے تھے۔

(۲۲۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۲۲۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ دورانِ اقامت بات کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۲٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَكَلَّمَ الرَّجُلُ فِي إِقَامَتِهِ.

(۲۲۲۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ دورانِ اقامت بات کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(١٤) فِي الرَّجُلِ يُؤَذِّنُ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَعَلَى دَابَّتِهِ

سواری پر اذان دینے کا حکم

(۲۲۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُؤَذِّنُ عَلَى بَعِيرِهِ.

(۲۲۲۵) حضرت نسیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اونٹ پر اذان دیتے دیکھا ہے۔

(۲۲۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ السُّلَمِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُؤَذِّنُ عَلَى بِرْذَوْنٍ.

(۲۲۲۶) حضرت محمد بن علی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ربعی بن حراش کو گھوڑے پر اذان دیتے دیکھا ہے۔

(۲۲۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُؤَذِّنَ الرَّجُلُ وَيُقِيمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، ثُمَّ يَنْزِلَ فَيُصَلِّيَ.

(۲۲۲۷) حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اپنی سواری پر اذان اور اقامت کہے پھر نیچے اتر کر نماز پڑھ لے۔

(۲۲۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يُؤَذِّنُ عَلَى الْبَعِيرِ، وَيَنْزِلُ فَيُقِيمُ.

(۲۲۲۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اونٹ پر اذان دیتے تھے پھر نیچے اتر کر اقامت کہتے تھے۔

(۲۲۲۹) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، عَنِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ، قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمًا يَقُومُ عَلَى غَرْزِ الرَّحْلِ فَيُؤَذِّنُ.

(۲۲۲۹) حضرت عبدالرحمن ابن مجبر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم کو دیکھا کہ وہ کجاوے کے پائیدان پر کھڑے ہو کر اذان دیتے تھے۔

(۱۵) فِي الرَّجُلِ يُؤَذِّنُ وَهُوَ جَالِسٌ

بیٹھ کر اذان دینے کا حکم

(۲۲۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ الْهُنَائِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا زَيْدٍ، صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ رِجْلُهُ أُصِيبَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ، يُؤَذِّنُ وَهُوَ قَاعِدٌ.

(۲۲۳۰) حضرت حسن عبدی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ابو زید کو دیکھا، ان کا پاؤں راہِ خدا میں لڑتے ہوئے حادثے کا شکار ہو گیا تھا۔ وہ بیٹھ کر اذان دیا کرتے تھے۔

(۲۲۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُؤَذِّنَ الرَّجُلَ وَهُوَ قَاعِدٌ.

(۲۲۳۱) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ اسلاف بیٹھ کر اذان دینے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۲۲۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُؤَذِّنَ وَهُوَ قَاعِدٌ، إِلاَّ مِنْ عُذْرٍ.

(۲۲۳۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ بلا عذر بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے۔

(۲۲۳۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: يُؤَذِّنُ الرَّجُلُ وَهُوَ قَاعِدٌ؟ قَالَ: لاَ، إِلاَّ مِنْ عِلَّةٍ، قُلْتُ: فَمِنْ نُعَاسٍ أَوْ كَسَلٍ؟ قَالَ: لاَ.

(۲۲۳۳) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا آدمی بیٹھ کر اذان دے سکتا ہے؟ فرمایا نہیں البتہ کوئی عذر ہو تو جائز ہے۔ میں نے پوچھا کہ اونگھ یا سستی کی وجہ سے؟ فرمایا نہیں۔

(۱٦) مَنْ كَرِهَ أَنْ يُؤَذِّنَ الْمُؤَذِّنُ قَبْلَ الْفَجْرِ

جو حضرات اس بات کو مکروہ خیال فرماتے ہیں کہ مؤذن طلوعِ فجر سے پہلے اذان دے

(۲۲۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ شَدَّادٍ مَوْلَى عِيَاضِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ بِلاَلٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ :لاَ تُؤَذِّنْ حَتَّی تَرَی الْفَجْرَ ہَکَذَا ، وَمَدَّ یَدَیْہِ. (ابوداؤد ۵۳۵۔ طبرانی ۱۱۲۱)

(۲۲۳۴) حضرت شداد فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تم اس وقت تک اذان نہ دو جب تک روشنی اس طرح نہ دیکھ لو۔

(۲۲۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَۃَ ، عَنْ سُوَیْدٍ، عَنْ بِلاَلٍ، قَالَ: کَانَ لاَ یُؤَذِّنُ حَتَّی یَنْشَقَّ الْفَجْرُ.

(۲۲۳۵) حضرت سوید فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک فجر روشن نہ ہو جاتی۔

(۲۲۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَائٍ ، عَنْ أَبِی مَحْذُورَۃَ ؛ أَنَّہُ أَذَّنَ لِرَسُولِ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلأَبِی بَکْرٍ ، وَعُمَرَ ، فَکَانَ لاَ یُؤَذِّنُ حَتَّی یَطْلُعَ الْفَجْرُ.

(۲۲۳۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اذان دی ہے، وہ طلوع فجر سے پہلے اذان نہ دیتے تھے۔

(۲۲۳۷) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَۃَ ، قَالَتْ :مَا کَانُوا یُؤَذِّنُونَ حَتَّی یَنْفَجِرَ الْفَجْرُ.

(۲۲۳۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ صحابہ کرام طلوع فجر تک اذان نہ دیتے تھے۔

(۲۲۳۸) حَدَّثَنَا شَرِیکٌ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَلِیٍّ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، قَالَ :شَیَّعْنَا عَلْقَمَۃَ إِلَی مَکَّۃَ ، فَخَرَجْنَا بِلَیْلٍ ، فَسَمِعَ مُؤَذِّنًا یُؤَذِّنُ ، فَقَالَ :أَمَّا ہَذَا فَقَدْ خَالَفَ سُنَّۃَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، لَوْ کَانَ نَائِمًا کَانَ أَخْیَرَ لَہُ ، فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَذَّنَ.

(۲۲۳۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علقمہ کے ہمراہ مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ رات کے وقت میں انہوں نے ایک مؤذن کو اذان دیتے سنا تو فرمایا کہ اس نے حضور ﷺ کے صحابہ کی مخالفت کی ہے، اگر یہ سویا ہوتا تو زیادہ بہتر تھا، پھر جب صبح طلوع ہوتی تو اس وقت اذان دیتا۔

(۲۲۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَہْدِیٍّ ، عَنْ سُلَیْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَیْلِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ؛ أَنَّہُ کَرِہَ أَنْ یُؤَذِّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(۲۲۳۹) حضرت ابراہیم فجر سے پہلے اذان دینے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۲۲٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ عُبَیدِ اللهِ ، قَالَ :قُلْتُ لِنَافِعٍ :إِنَّہُمْ کَانُوا یُنَادُونَ قَبْلَ الْفَجْرِ ؟ قَالَ :مَا کَانَ النِّدَاءُ إِلاَّ مَعَ الْفَجْرِ.

(۲۲۴۰) حضرت عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے سوال کیا کہ کیا صحابہ کرام فجر سے پہلے اذان دیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اذان تو فجر کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔

(۲۲٤۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: شَكُّوا فِي طُلُوعِ الْفَجْرِ فِي عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَمَرَ مُؤَذِّنَهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ.

(۲۲۴۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگوں کو فجر کے طلوع کے بارے میں شک ہوا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے مؤذن کو حکم دیا اور اس نے اذان کی اقامت کہی۔

(۲۲٤۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَا يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُهَا.

(۲۲۴۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ وقت داخل ہونے تک نماز کے لیے اذان نہ کہی جائے گی۔

(۱۷) مَنْ كَانَ يَقُولُ: إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

مؤذن کو قبلہ رخ ہونا چاہیے

(۲۲٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ قَالَا : إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

(۲۲۴۳) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ مؤذن کو اذان دیتے ہوئے قبلے کی طرف رخ کرنا چاہیے۔

(۲۲٤٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُؤَذِّنِ : يَضُمُّ رِجْلَيْهِ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ.

(۲۲۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مؤذن اپنے پاؤں کو ملائے گا اور قبلے کی طرف رخ کرے گا۔

(۲۲٤۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَسْتَقْبِلُ الْمُؤَذِّنُ بِأَوَّلِ أَذَانِهِ وَالشَّهَادَةِ وَالْإِقَامَةِ : الْقِبْلَةَ.

(۲۲۴۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مؤذن اذان، اقامت اور شہادت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرے گا۔

(۲۲٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُمَا إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ.

(۲۲۴۶) حضرت حسن اور حضرت محمد کو یہ بات پسند تھی کہ اذان دیتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرے۔

(۲۲٤۷) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مَطَرٍ الْجُعْفِيُّ ، قَالَ : أَذَّنْتُ مِرَارًا ، فَقَالَ لِي سُوَيْدٌ : إِذَا أَذَّنْتَ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ، فَإِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ.

(۲۲۴۷) حضرت ابو مطر جعفی کہتے ہیں کہ میں نے کئی مرتبہ اذان دی ہے۔ ایک مرتبہ حضرت سوید نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم اذان دو تو قبلے کی طرف منہ کرو کیونکہ یہ سنت ہے۔

(۱۸) مَنْ قَالَ يَتَرَسَّلُ فِي الْأَذَانِ وَيَحْدُرُ فِي الإِقَامَةِ

اذان کو ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت کو جلدی سے کہا جائے گا

(۲۲٤۸) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مُؤَذِّنِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالَ : جَاءَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ :إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ ، وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْذِمْ.

(۲۲۴۸) بیت المقدس کے مؤذن حضرت ابو الزبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ جب تم اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو اور جب اقامت کہو تو جلدی جلدی کہو۔

(۲۲٤۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُرَتِّلُ الأَذَانَ ، وَيَحْدُرُ الإِقَامَةَ.

(۲۲۴۹) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اذان کو ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت کو جلدی جلدی کہا کرتے تھے۔

(۲۲۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُمَا إِذَا أَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الإِقَامَةِ أَنْ يَمْضِيَ وَلاَ يَتَرَسَّلُ.

(۲۲۵۰) حضرت محمد اور حضرت حسن کو یہ بات پسند تھی کہ مؤذن اقامت کو جلدی جلدی کہے، آہستہ نہ کہے۔

(۲۲۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَحْذِفُ الإِقَامَةَ.

(۲۲۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جلدی جلدی اقامت کہتے تھے۔

(۲۲۵۲) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جعفر الأَحْمَرُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُرَتِّلُ فِي الأَذَانِ ، وَيُتْبِعُ الإِقَامَةَ بَعْضَهَا بَعْضاً.

(۲۲۵۲) حضرت ابراہیم اذان ٹھہر ٹھہر کر اقامت تیز تیز کہا کرتے تھے۔

(۱۹) مَنْ كَانَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ

جو حضرات اپنی اذان میں "حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ" (بہترین عمل کی طرف آؤ) کہا کرتے تھے

(۲۲۵۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَمُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ؛ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ كَانَ يُؤَذِّنُ، فَإِذَا بَلَغَ :حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، قَالَ :حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ ، وَيَقُولُ :هُوَ الأَذَانُ الأَوَّلُ.

(۲۲۵۳) مسلم بن ابی مریم کہتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین اذان دیا کرتے تھے، وہ جب حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ پر پہنچتے تو حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ کہا کرتے تھے اور فرماتے کہ پہلی اذان یہ تھی۔

(۲۲۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ :الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ

النَّوْمِ ، وَرُبَّمَا قَالَ :حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ.

(۲۲۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی اذان میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہا کرتے تھے اور کبھی حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ بھی کہتے تھے۔

(۲۲۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ رُبَّمَا زَادَ فِي أَذَانِهِ :حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ.

(۲۲۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بعض اوقات اپنی اذان میں حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ کا اضافہ کیا کرتے تھے۔

(۳۰) فِي الرَّجُلِ يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ غَيْرُهُ

اذان ایک شخص دے اور اقامت کوئی دوسرا کہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۲۲۵٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا مَحْذُورَةَ ، جَاءَ وَقَدْ أَذَّنَ إِنْسَانٌ ، فَأَذَّنَ هُوَ وَأَقَامَ.

(۲۲۵۶) عبد العزیز بن رُفیع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو محذورہ کو دیکھا کہ وہ آئے، جبکہ ایک آدمی اذان دے چکا تھا، انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی۔

(۲۲۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ بَعْضِ بَنِي مُؤَذِّنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :كَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ يُؤَذِّنُ ، وَيُقِيمُ بِلَالٌ ، وَرُبَّمَا أَذَّنَ بِلَالٌ ، وَأَقَامَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ.

(ابن سعد ۲۰۷)

(۲۲۵۷) ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان کہتے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہتے تھے اور بعض اوقات حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے اور حضرت ابن ام مکتوم اقامت کہا کرتے تھے۔

(۲۲۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَا بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ الرَّجُلُ ، وَيُقِيمَ غَيْرُهُ.

(۲۲۵۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ اذان کوئی دے اور اقامت کوئی دوسرا کہے۔

(۲۲۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا يُقِيمُ مَنْ أَذَّنَ.

(۲۲۵۹) حضرت زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اذان دی ہے وہی اقامت کہے۔

(۲۲٦۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا الإِفْرِيقِيُّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، فَأَمَرَنِي فَأَذَّنْتُ ، فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ أَذَّنَ ، وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ ، فَأَقَمْتُ. (ابوداؤد ۵۱۵۔ ترمذی ۱۹۹)

(۲۲۶۰) حضرت زیاد بن حارث صدائی کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ میں نے اذان دی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ صداء کے بھائی نے اذان دی ہے، جو اذان دے وہی اقامت کہے۔ چنانچہ پھر میں نے اقامت کہی۔

(۲۱) مَنْ كَانَ إِذَا أَذَّنَ قَعَدَ، وَمَا جَاءَ فِيهِ

اذان دینے کے بعد بیٹھنے کا حکم

(۲۲۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَذَّنَ جَلَسَ، حَتَّى تَمَسَّ مَقْعَدَتُهُ الأَرْضَ.

(۲۲۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اذان دینے کے بعد زمین پر پوری طرح بیٹھ جاتے تھے۔

(۲۲۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ بِلاَلاً أَذَّنَ مَثْنَى ، وَأَقَامَ مَثْنَى ، وَقَعَدَ قَعْدَةً.

(۲۲۶۲) ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ دو دو مرتبہ اذان دیتے، دو دو مرتبہ اقامت کہتے اور ایک مرتبہ بیٹھتے تھے۔

(۲۲۶۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَقْعُدُ الْمُؤَذِّنُ فِي الْمَغْرِبِ فِيمَا بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ.

(۲۲۶۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مؤذن مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان بیٹھے گا۔

(۲۲) فِي أَذَانِ الأَعْمَى

نابینا کی اذان کا حکم

(۲۲۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ كَانَ يُؤَذِّنُ وَهُوَ أَعْمَى.

(مسلم ۲۸۷۔ ابو داؤد ۳٦)

(۲۲۶۴) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیا کرتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔

(۲۲٦۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ كَانَ يُؤَذِّنُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْمَى.

(۲۲۶۵) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے لیے اذان دیا کرتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔

(۲۲٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ بُرْمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ

. يَقُولُ :مَا أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مُؤَذِّنُوكُمْ عُمْيَانَكُمْ ، قَالَ :وَحَسِبْتُهُ قَالَ ، وَلاَ قُرَّاؤُكُمْ

(۲۲۶۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ تمہارے مؤذن نابینا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ شاید انہوں نے قاریوں کا بھی ذکر کیا۔

(۲۲۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ إِقَامَةَ الأَعْمَى.

(۲۲۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نابینا کی اقامت کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۲۲۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي عَرُوبَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ الْمُؤَذِّنُ وَهُوَ أَعْمَى.

(۲۲۶۸) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نابینا کی اذان کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۲۲۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ :بِلاَلٌ ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ. (مسلم ۲۸۷۔ دارمی ۱۱۹۱)

(۲۲۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے ایک حضرت بلال اور دوسرے حضرت ابن ام مکتوم۔

(۲۲۷۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ محمد ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :كَانَ مُؤَذِّنُ إِبْرَاهِيمَ أَعْمَى.

(۲۲۷۰) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا مؤذن نابینا تھا۔

(۲۳) فِي الْمُسَافِرِينَ يُؤَذِّنُونَ أَوْ تُجْزِئُهُمُ الإِقَامَةُ ؟

کیا مسافر اذان دیں گے یا ان کے لیے اقامت ہی کافی ہے؟

(۲۲۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُؤَذِّنُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلاَةِ فِي السَّفَرِ إِلاَّ بِإِقَامَةٍ ، إِلاَّ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ، فَإِنَّهُ كَانَ يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ.

(۲۲۷۱) حضرت محمد بن جبیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نمازوں کے لیے اذان کا حکم نہیں دیتے تھے بلکہ صرف اقامت کا فرماتے تھے البتہ فجر کی نماز میں اذان اور اقامت دونوں ہوا کرتی تھیں۔

(۲۲۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نافع ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ، كَانَ يُقِيمُ فِي السَّفَرِ ، إِلاَّ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ ، فَإِنَّهُ كَانَ يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ.

(۲۲۷۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دورانِ سفر صرف اقامت کہا کرتے تھے البتہ فجر کے وقت اذان اور اقامت دونوں کہتے تھے۔

(۲۲۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي ابْنُ عَمٍّ لِي ، فَقَالَ : إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا ، وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا.

(بخاری ۶۲۸۔ مسلم ۲۹۳)

(۲۲۷۳) حضرت مالک بن حویرث کہتے ہیں کہ میں اپنے ایک بھتیجے کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم سفر کرو تو اذان بھی دو اور اقامت بھی کہو اور تم میں سے جو بڑا ہے وہ امامت کرائے۔

(۲۲۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يُؤْمَرُونَ فِي السَّفَرِ أَنْ يُؤَذِّنُوا وَيُقِيمُوا ، وَأَنْ يَؤُمَّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ.

(۲۲۷۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام سفر میں اذان اور اقامت دونوں کا حکم دیتے تھے نیز کہتے تھے کہ جو زیادہ قاری ہے وہ امامت کرائے۔

(۲۲۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : تُجْزِءُهُ الإِقَامَةُ إِلاَّ فِي الْفَجْرِ ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ : يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ.

(۲۲۷۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ دورانِ سفر باقی نمازوں میں صرف اقامت کافی ہے البتہ نمازِ فجر میں صحابہ کرام اذان اور اقامت دونوں کا حکم دیتے تھے۔

(۲۲۷٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : قَالَ عُرْوَةُ : إِذَا كُنْتَ فِي سَفَرٍ فَأَذِّنْ وَأَقِمْ ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَقِمْ وَلاَ تُؤَذِّنْ.

(۲۲۷۶) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب تم حالتِ سفر میں ہو تو اذان بھی کہو اور اقامت بھی اور اگر چاہو تو صرف اقامت کہو اذان مت دو۔

(۲۲۷۷) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : تُجْزِءُهُ الإِقَامَةُ.

(۲۲۷۷) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ اقامت کافی ہے۔

(۲۲۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا كُنْتَ فِي بَيْتِكَ ، أَوْ فِي سَفَرِكَ أَجْزَأَتْكَ الإِقَامَةُ ، وَإِنْ شِئْتَ أَذَّنْتَ ، غَيْرَ أَنْ لاَ تَدَعَ أَنْ تُثَنِّيَ الإِقَامَةَ.

(۲۲۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب اپنے کمرے میں ہو یا حالت سفر میں ہو تو اقامت تمہارے لیے کافی ہے اور اگر چاہو تو اذان بھی کہہ لو۔ البتہ اقامت دو دو مرتبہ کہنی ہوگی۔

(۲۲۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ سُئِلَ عَنِ الْمُسَافِرِينَ يُؤَذِّنُونَ وَيُقِيمُونَ ؟ قَالَ : تُجْزِئُهُمُ الإِقَامَةُ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونُوا مُتَفَرِّقِينَ ، فَيُرِيدُ أَنْ يَجْمَعَهُمْ فَيُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ.

(۲۲۷۹) حضرت عبدالملک فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ کیا مسافر اذان بھی کہیں گے اور اقامت بھی؟ فرمایا کہ ان کے لیے اقامت کافی ہے البتہ اگر مسافر مختلف جگہوں میں بکھرے ہوں تو انہیں جمع کرنے کی غرض سے اذان و اقامت دونوں کہی جائیں گی۔

(۲۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :أَقَمْتُ مَعَ مَكْحُولٍ بِدَابِقٍ خَمْسَةَ عَشَرَة ، فَلَمْ يَكُنْ يَزِيدُ عَلَى الإِقَامَةِ وَلاَ يُؤَذِّنُ.

(۲۲۸۰) عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر فرماتے ہیں کہ میں حضرت مکحول کے ساتھ پندرہ دن تک مقام دابق میں رہا۔ وہ صرف اقامت کہتے تھے اذان نہیں دیتے تھے۔

(۲۲۸۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ :إِذَا اجْتَمَعَ الْقَوْمُ فِي السَّفَرِ ، وَكَانَ مَنْزِلُهُمْ جَمِيعًا فَتُجْزِئُهُمُ الإِقَامَةُ.

(۲۲۸۱) حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں کہ اگر کچھ لوگ سفر میں اکٹھے ہوں اور ان کے ٹھہرنے کی جگہیں بھی قریب ہوں تو اقامت کافی ہے۔

(۲۲۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى ، بِعَيْنِ التَّمْرِ فِي دَارِ الْبَرِيدِ ، فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ، فَقُلْنَا لَهُ :لو خَرَجْتَ إِلَى الْبَرِيَّةِ ؟فَقَالَ :ذَاكَ وَذَا سَوَاءٌ.

(۲۲۸۲) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ ہم دارالبریہ کے علاقے عین التمر میں حضرت ابوموسیٰ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے اذان دی اور پھر اقامت کہی۔ ہم نے پوچھا کہ اگر آپ کسی ویرانے میں ہوں تو پھر بھی یونہی کریں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ جگہ اور وہ جگہ ایک جیسی ہیں۔

(٢٤) فِي الْمُسَافِرِ يَنْسَى فَيُصَلِّي بِغَيْرِ أَذَانٍ وَإِقَامَةٍ

اگر کوئی مسافر اذان اور اقامت بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۲۸۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ نَسِيَ الإِقَامَةَ فِي السَّفَرِ ، قَالَ :يُجْزِئُهُ.

(۲۲۸۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر مسافر سفر میں اقامت بھول جائے تو کوئی بات نہیں۔

(۲۲۸٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي مُسَافِرٍ نَسِيَ ، فَصَلَّى بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلاَ إِقَامَةٍ ، قَالَ :يُجْزِءُهُ، وَكَانَ يَقُولُ فِي الْمُقِيمِ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۲۸۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص سفر میں اذان اور اقامت بھول جائے تو کوئی حرج نہیں حضرت حسن مقیم کے بارے میں بھی یونہی فرماتے تھے۔

(۲۲۸۵) حَدَّثَنَا ابن فُضَيْلٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا نَسِيَ الإِقَامَةَ فِي السَّفَرِ أَجْزَأَهُ.

(۲۲۸۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر مسافر سفر میں اقامت بھول جائے تو کوئی بات نہیں۔

(۲۲۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا كُنْتَ فِي سَفَرٍ فَلَمْ تُؤَذِّنْ وَلَمْ تُقِمْ، فَأَعِدِ الصَّلاَةَ.

(۲۲۸۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر تم حالتِ سفر میں ہو اور تم نے اذان اور اقامت نہ کہی تو دوبارہ نماز پڑھو۔

(۲۲۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيث ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِذَا نَسِيَ الإِقَامَةَ فِي السَّفَرِ أَعَادَ.

(۲۲۸۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر سفر میں اقامت کہنا بھول جائے تو دوبارہ نماز پڑھے۔

(۲۲۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ (ح) وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ نَسِيَ الإِقَامَةَ ، قَالَ :يُعِيدُ.

(۲۲۸۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اقامت بھول جائے تو دوبارہ نماز پڑھے۔

(۲۲۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِإِقَامَةٍ.

(۲۲۸۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نماز تو اقامت کے ساتھ ہوتی ہے۔

(۳۵) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ وَحْدَهُ فَيُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ

کیا اکیلا آدمی اذان اور اقامت کہے گا

(۲۲۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :أَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ قِيٍّ ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، فَلْيَتَخَيَّرْ أَطْيَبَ الْبِقَاعِ وَأَنْظَفَهَا ، فَإِنَّ كُلَّ بُقْعَةٍ تُحِبُّ أَنْ يُذْكَرَ اللَّهُ فِيهَا ، فَإِنْ شَاءَ أَذَّنَ وَأَقَامَ ، وَإِنْ شَاءَ أَقَامَ إِقَامَةً وَاحِدَةً وَصَلَّى.

(۲۲۹۰) حضرت عاصم بن مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر آدمی کسی ویران جگہ میں ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو زمین کا کوئی صاف اور پاکیزہ حصہ منتخب کرے۔ کیونکہ زمین کا ہر ٹکڑا چاہتا ہے کہ اس پر اللہ کا ذکر کیا جائے۔ اب اگر وہ چاہے تو اذان اور اقامت کہے اور اگر چاہے تو صرف اقامت کہہ کر نماز پڑھ لے۔

(۲۲۹۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :لاَ يَكُونُ رَجُلٌ بِأَرْضٍ قِيٍّ فَيَتَوَضَّأُ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَاءً تَيَمَّمَ ، ثُمَّ يُنَادِي بِالصَّلاَةِ ، ثُمَّ يُقِيمُهَا ، إِلاَّ أَمَّ مِنْ جُنُودِ اللهِ مَا لاَ يُرَى طَرَفَاهُ.

(بیہقی ۴۰۶۔ عبدالرزاق ۱۹۵۵)

(۲۲۹۱) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی ویران جگہ ہو اور وضو کرے، اور اگر پانی نہ ہو تو تیمم کرے، پھر اذان دے

پھر اقامت کہے تو در حقیقت اللہ کے ایسے لشکروں کی امامت کراتا ہے جس کے دونوں کناروں تک نظر نہیں جاسکتی۔

(۲۲۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْغَنَوِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ ، قَالَ :قَالَ سَلْمَانُ :مَا كَانَ رَجُلٌ فِي أَرْضٍ قِيٍّ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ، إِلاَّ صَلَّى خَلْفَهُ مِنْ خَلْقِ اللهِ مَا لاَ يُرَى طَرَفَاهُ.

(۲۲۹۲) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ جب آدمی کسی سنسان زمین میں ہو اور وہ اذان کہہ کر اقامت کہے تو اس کے پیچھے اللہ کی اتنی زیادہ مخلوق نماز پڑھتی ہے جس کے دونوں کناروں پر نظر نہیں جاسکتی۔

(۲۲۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهُ :يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ.

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ :عَنْ رَجُلٍ كَانَ يُفَقَّهُ :يُقِيمُ وَلاَ يُؤَذِّنُ إِلاَّ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ ، فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ فِيهَا وَيُقِيمُ.

(۲۲۹۳) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اکیلا آدمی اذان بھی کہے گا اور اقامت بھی۔ حضرت ابن سیرین اس آدمی کے بارے میں جو تنہا رہتا ہو فرماتے ہیں کہ وہ اقامت کہے گا اذان نہیں دے گا، البتہ فجر کی نماز میں اذان بھی دے گا اور اقامت بھی کہے گا۔

(۲۲۹٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَرَوْنَ إِذَا صَلَّى فِي الْمِصْرِ وَحْدَهُ ، فَإِنَّهُ تُجْزِءُهُ الإِقَامَةُ ، إِلاَّ فِي الْفَجْرِ ، فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ.

قَالَ :وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ ، يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۲۹۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف کی رائے یہ تھی کہ اگر کوئی شخص شہر میں اکیلا نماز پڑھ رہا ہے تو اس کے لیے اقامت کافی ہے، البتہ فجر میں اذان اور اقامت دونوں کہے گا۔ حضرت ابن سیرین بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(۲۲۹٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لَهُ :إِذَا كُنْتُ وَحْدِي أُؤَذِّنُ وَأُقِيمُ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۲۹۵) حضرت عطاء سے کسی آدمی نے سوال کیا کہ جب میں اکیلے نماز پڑھوں تو کیا اذان اور اقامت دونوں کہوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(۲۲۹٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ إِذَا كُنْتُ وَحْدِي عَلَيَّ أَذَانٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، أَذِّنْ وَأَقِمْ.

(۲۲۹۶) حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر سے سوال کیا کہ جب میں اکیلے نماز پڑھوں تو کیا اذان دینا میرے لیے ضروری ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں اذان بھی دو اور اقامت بھی کہو۔

(۲۲۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يُؤَذِّنُ لِنَفْسِهِ وَيُقِيمُ.

(۲۲۹۷) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد اپنے لیے اذان دیتے اور اقامت بھی کہتے تھے۔

(٣٦) فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ أَمْ لاَ ؟

ایک آدمی اگر گھر میں نماز پڑھے تو وہ اذان اور اقامت کہے گا یا نہیں؟

(٢٢٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَطَاءٌ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ.

(۲۲۹۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں میں حضرت علی بن حسین کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے اذان دی اور پھر اقامت کہی۔

(٢٢٩٩) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ بِإِقَامَةِ النَّاسِ.

(۲۲۹۹) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ گھر میں اقامت کے ساتھ نماز پڑھاتے تھے۔

(٢٣٠٠) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ كَفَتْهُ الإِقَامَةُ.

(۲۳۰۰) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ آدمی جب اپنے گھر میں نماز پڑھے تو اقامت کافی ہے۔

(٢٣٠١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ عَلَى غَيْرِ إِقَامَةٍ ، قَالَ : إِنْ أَقَامَ فَهُوَ أَفضل ، وَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ أَجْزَأَهُ.

(۲۳۰۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص گھر میں نماز پڑھ رہا ہو تو اقامت کہنا بہتر ہے اگر نہ بھی کہے تو جائز ہے۔

(٢٣٠٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ رِجَالاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا صَلَّى فِي دَارِهِ أَذَّنَ بِالأُولَى ، وَالإِقَامَةِ فِي كُلِّ صَلاَةٍ.

(۲۳۰۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر ملی ہے کہ کچھ صحابہ کرام جب گھر میں نماز پڑھتے تو فجر میں اذان کہتے تھے باقی نمازوں میں صرف اقامت پر اکتفاء فرماتے تھے۔

(٣٧) مَنْ كَانَ يَقُولُ يُجْزِئُهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلاَ إِقَامَةٍ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ گھر میں نماز پڑھنے والے کو اذان واقامت کی ضرورت نہیں

(٢٣٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، وَعَلْقَمَةَ ، قَالاَ : أَتَيْنَا عَبْدَ اللهِ فِي دَارِهِ ، فَقَالَ : أَصَلَّى هَؤُلاَءِ خَلْفَكُمْ ؟ قُلْنَا : لاَ ، قَالَ : فَقُومُوا فَصَلُّوا ، فَلَمْ يَأْمُرْ بِأَذَانٍ ، وَلاَ إِقَامَةٍ.

(مسلم ۳۷۸۔ نسائی ۷۱۸)

(۲۳۰۳) حضرت اسود اور حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ کے پاس ان کے گھر میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا

کہ جو لوگ تمہارے پیچھے ہیں کیا انہوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا نہیں۔ انہوں نے فرمایا اٹھو اور نماز پڑھو۔ حضرت عبداللہ نے اذان اور اقامت کا حکم نہ دیا۔

(٢٣٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُقِيمُ فِي أَرْضٍ تُقَامُ بِهَا الصَّلاَةُ.

(۲۳۰۴) حضرت عبداللہ بن واقد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایسی جگہ اقامت نہ کہتے تھے جہاں نماز ادا کی جاتی ہو۔

(٢٣٠٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : إِذَا صَلَّيْت فِي مَنْزِلِكَ أَجْزَأَك مُؤَذِّنُ الْحَيِّ.

(۲۳۰۵) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ تم اپنے گھر میں نماز پڑھو تو محلے کے مؤذن کی اذان تمہارے لیے کافی ہے۔

(٢٣٠٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا كُنْتَ فِي مِصْرِكَ ، أَجْزَأَك إِقَامَتُهُمْ.

(۲۳۰۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے شہر میں ہو تو شہر والوں کی اقامت تمہارے لیے کافی ہے۔

(٢٣٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُجْزِئُهُ إِقَامَةُ الْمِصْرِ.

(۲۳۰۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ تمہارے لیے شہر والوں کی اقامت کافی ہے۔

(٢٣٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَسَمِعَ إِقَامَةَ مُؤَذِّنٍ فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ.

(۲۳۰۸) حضرت عون بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، آپ نے مؤذن کی اقامت سنی تو اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی۔

(٢٣٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ أَبَاهُ صَلَّى فِي بَيْتِهِ مِنْ عُذْرٍ بِإِقَامَةِ النَّاسِ.

(۲۳۰۹) حضرت عبدالرحمن بن اسود فرماتے ہیں کہ ان کے والد کسی عذر کی وجہ سے گھر میں نماز پڑھتے تو لوگوں کی اقامت پر اکتفاء فرماتے تھے۔

(٢٣١٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا سَمِعْتَ الإِقَامَةَ وَأَنْتَ فِي بَيْتِكَ ، كَفَتْكَ إِنْ شِئْتَ.

(۲۳۱۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب تم اقامت سن لو اور تم گھر میں ہو تو اگر تم چاہو تو وہی اقامت تمہارے لیے کافی ہے۔

(٢٣١١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا مِجْلَزٍ فَقُلْتُ : أَنَا فِي قَرْيَةٍ تُقَامُ فِيهَا الصَّلاَةُ فِي جَمَاعَةٍ ، فَإِنْ صَلَّيْت وَحْدِي أُؤَذِّنُ وَأُقِيمُ ؟ قَالَ : إِنْ شِئْتَ كَفَاكَ أَذَانُ الْعَامَّةِ ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَذِّنْ وَأَقِمْ.

(۲۳۱۱) منذر بن ثعلبہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو مجلز سے سوال کیا کہ اگر میں کسی ایسی بستی میں موجود ہوں جہاں جماعت سے نماز پڑھی جاتی ہے، پھر میں اگر اکیلے نماز پڑھوں تو کیا میں اذان اور اقامت کہوں گا؟ فرمایا کہ اگر تم چاہو تو تمہارے لیے لوگوں کی اذان کافی ہے اور اگر چاہو تو اذان بھی دو اور اقامت بھی کہو۔

(۲۸) فی الرجل یَجِیءُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا یُؤَذِّنُ وَیُقِیمُ ؟

اگر آدمی مسجد میں جائے اور لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو کیا وہ اذان اور اقامت کہے گا؟

(۲۳۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَأَمَرَ رَجُلاً فَأَذَّنَ وَأَقَامَ.

(۲۳۱۲) جعد ابو عثمان کہتے ہیں کہ حضرت انس ایک مسجد میں داخل ہوئے، لوگ نماز پڑھ چکے تھے، انہوں نے ایک آدمی کو حکم دیا اس نے اذان دی اور اقامت کہی۔

(۲۳۱۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ قَالُوا :إذَا دَخَلْت مَسْجِدًا وَقَدْ أُقِيمَتْ فِيهِ الصَّلاَةُ ، أَوْ لَمْ تَقُمْ ، فَأَقِمْ ثُمَّ صَلِّ.

(۲۳۱۳) حضرت طاؤس، حضرت عطاء اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب تم کسی مسجد میں داخل ہو اور وہاں نماز ہوگئی ہو یا نہ ہوئی ہو تم اقامت کہہ کر نماز پڑھو۔

(۲۳۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ.

(۲۳۱۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ وہ اذان بھی دے اور اقامت بھی کہے۔

(۲۳۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُد ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الْقَوْمِ يَنْتَهُونَ إلَى الْمَسْجِدِ وَقَدْ صُلِّيَ فِيهِ ، قَالَ :يُؤَذِّنُونَ وَيُقِيمُونَ ، وَقَالَ :قَتَادَةُ :لاَ يَأْتِيك مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ إلاَّ خَيْرٌ.

(۲۳۱۵) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اگر کچھ لوگ مسجد میں جائیں اور وہاں نماز ہو چکی ہو تو وہ اذان بھی دیں اور اقامت بھی کہیں۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی وحدانیت اور حضور ﷺ کی رسالت کا اقرار خیر ہی لائے گا۔

(۲۹) مَنْ قَالَ لاَ تُؤَذِّنْ فِيهِ وَلاَ تُقِيمُ ، تَكْفِيك إقَامَتُهُمْ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ مسجد میں دوسری بار اذان اور اقامت نہیں کہیں گے، لوگوں کی اقامت ان کے لیے کافی ہے

(۲۳۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّهُ سَأَلَ رَجُلٌ قَالَ :دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ

وَقَدْ صَلَّى أَهْلُهُ ، أَأُؤَذِّنُ ؟ قَالَ : قَدْ كُفِيتَ ذَلِكَ.

(۲۳۱۶) حضرت یزید کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن ابی لیلیٰ سے سوال کیا کہ اگر میں مسجد میں داخل ہوں اور لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو کیا میں اذان دوں؟ انہوں نے فرمایا کہ لوگوں کی اذان واقامت تمہارے لیے کافی ہے۔

(۲۳۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ يَنْتَهِي إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدْ صُلِّيَ فِيهِ ، قَالَ : لاَ يُؤَذِّنُ ، وَلاَ يُقِيمُ.

(۲۳۱۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مسجد میں جائے اور نماز ہو چکی ہو تو وہ اذان اور اقامت نہیں کہے گا۔

(۲۳۱۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ إِبْرَاهِيمَ مَسْجِدَ مُحَارِبٍ ، فَأَمَّنِي وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ.

(۲۳۱۸) حضرت عبداللہ بن یزید کہتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم کے ساتھ محارب کی مسجد میں داخل ہوا، انہوں نے میری امامت کی اور نہ اذان دی اور نہ ہی اقامت کہی۔

(۲۳۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدْ صَلَّوْا فَذَهَبَ يُقِيمُ ، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ : مَهْ ، فَإِنَّا قَدْ أَقَمْنَا.

(۲۳۱۹) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں آیا تو لوگ نماز پڑھ چکے تھے۔ وہ اقامت کہنے لگا تو حضرت عروہ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ، ہم اقامت کہہ چکے ہیں۔

(۲۳۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَعِكْرِمَةَ قَالُوا : إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صُلِّيَ فِيهِ فَلاَ يُؤَذِّنْ وَلاَ يُقِيمُ.

(۲۳۲۰) حضرت عامر، حضرت مجاہد اور حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس میں نماز ہو چکی ہو تو نہ اذان کہے نہ اقامت کہے۔

(۳۰) يؤذن بليل ، أَيُعِيدُ الأَذَانَ أَمْ لاَ؟

اگر مؤذن نے فجر کی اذان طلوع صبح سے پہلے دے دی تو اعادۂ اذان ہوگا یا نہیں؟

(۲۳۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَذَّنَ بِلاَلٌ بِلَيْلٍ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنَادِيَ : نَامَ الْعَبْدُ ، فَرَجَعَ فَنَادَى : نَامَ الْعَبْدُ ، وَهُوَ يَقُولُ :

لَيْتَ بِلاَلاً لَمْ تَلِدْهُ أُمُّهُ وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمِ جَبِينِهْ

قَالَ : وَبَلَغَنَا أَنَّهُ أَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الأَذَانَ. (دار قطنی ۵۴۔ ۵۵)

(۲۳۲۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رات کو اذان دے دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ جا کر اعلان کریں کہ بندہ سو گیا! وہ واپس گئے اور انہوں نے یہ اعلان کیا کہ بندہ سو گیا۔ ساتھ ساتھ یہ شعر پڑھ رہے تھے (ترجمہ) کاش بلال کو اس کی ماں نے جنا ہی نہ ہوتا اور کاش خون سے اس کی پیشانی تر ہو چکی ہوتی۔ راوی فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان کے اعادے کا حکم دیا تھا۔

(۲۳۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ مُؤَذِّنًا لِعُمَرَ يُقَالُ لَهُ :مَسْرُوحٌ أَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ ، فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يُعِيدَ.

(۲۳۲۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مؤذن تھا جس کا نام مسروح تھا۔ انہوں نے فجر سے پہلے اذان دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دوبارہ اذان دینے کا حکم فرمایا۔

(۲۳۲۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :كَانَ الْحَسَنُ إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ يُؤَذِّنُونَ بِلَيْلٍ ، قَالَ :عُلُوجٌ فُرَّاغٌ لاَ يُصَلُّونَ إِلاَّ بِإِقَامَةٍ ، لَوْ أَدْرَكَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لأَوْجَعَهُمْ ضَرْبًا ، أَوْ لأَوْجَعَ رُؤُوسَهُمْ.

(۲۳۲۳) حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت حسن کے سامنے ان لوگوں کا ذکر کیا گیا جو رات میں فجر کی اذان دے دیتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ عجم کے کافر اور فارغ لوگ ہیں وہ صرف اقامت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے بارے میں علم ہو جاتا تو انہیں مارتے یا ان کے سر پر مارتے۔

(۳۱) كم يكون مُؤَذِّنٌ ، وَاحِدٌ ، أَوِ اثْنَانِ؟

مؤذن کتنے ہونے چاہئیں: ایک یا دو؟

(۲۳۲٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ يُؤَذِّنَانِ ، زَادَ فِيهِ ابْنُ نُمَيْرٍ :ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَبِلاَلٌ.

(۲۳۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے جو اذان دیتے تھے۔ ابن نمیر نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: حضرت ابن ام مکتوم اور حضرت بلال۔

(۲۳۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ ، قَالَ : مَا كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ ، يُؤَذِّنُ إِذَا قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَيُقِيمُ إِذَا نَزَلَ ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ كَذَلِكَ ، ثُمَّ عُمَرُ كَذَلِكَ ، حَتَّى كَانَ عُثْمَانَ ، وَفَشَا النَّاسُ وَكَثُرُوا ، زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عِنْدَ الزَّوَالِ ، أَوِ الزَّوْرَاءِ. (بخاری ۹۱۲۔ ابو داؤد ۱۰۸۰)

(۲۳۲۵) حضرت سائب بن یزید کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے صرف ایک مؤذن تھے جو اس وقت اذان کہتے جب آپ ﷺ منبر پر بیٹھتے اور اس وقت اقامت کہتے جب آپ ﷺ منبر سے اترتے۔ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی معاملہ تھا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو لوگ زیادہ ہوگئے اور ادھر ادھر پھیل گئے لہٰذا انہوں نے زوال کے وقت تیسری اذان کا اضافہ کردیا۔

(۳۲) في النساء مَنْ قَالَ ليس عليهنّ أذانٌ، ولا إقامةٌ

عورتوں کے لیے اذان اور اقامت نہیں ہے

(۲۳۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالاَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ، وَلاَ إِقَامَةٌ.

(۲۳۲٦) حضرت محمد بن سیرین اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عورتوں پر اذان اور اقامت لازم نہیں۔

(۲۳۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ، وَلاَ إِقَامَةٌ.

(۲۳۲۷) حضرت محمد بن سیرین اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ عورتوں پر اذان اور اقامت لازم نہیں۔

(۲۳۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَالْحَسَنِ قَالُوا: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ، وَلاَ إِقَامَةٌ.

(۲۳۲۸) حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عورتوں پر اذان اور اقامت لازم نہیں۔

(۲۳۲۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ، وَلاَ إِقَامَةٌ.

(۲۳۲۹) حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ عورتوں پر اذان اور اقامت لازم نہیں۔

(۲۳۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۳۳۰) حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عورتوں پر اذان اور اقامت لازم نہیں۔

(۲۳۳۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا نَسْأَلُ أَنَسًا هَلْ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ وَإِقَامَةٌ؟ قَالَ: لاَ، وَإِنْ فَعَلْنَ فَهُوَ ذِكْرٌ.

(۲۳۳۱) حضرت سلیمان فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کرتے تھے کہ کیا عورتوں پر اذان اور اقامت لازم ہے؟ وہ فرماتے کہ لازم تو نہیں البتہ اگر کرلیں تو ان کے لیے بمنزلہ ذکر کے ہے۔

(۲۳۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَتْ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ: هَلْ عَلَيَّ إِقَامَةٌ؟ قَالَ: لاَ.

(۲۳۳۲) ایک کلی خاتون بتاتی ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے پوچھا کہ کیا اقامت میرے ذمے لازم ہے؟ انہوں نے فرمایانہیں۔

(۲۳۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ ، وَلاَ إِقَامَةٌ.

(۲۳۳۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ عورتوں پر اذان واقامت لازم نہیں۔

(۲۳۳٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ تُؤَذِّنُ ، وَلاَ تُقِيمُ.

(۲۳۳۴) حضرت علی فرماتے ہیں کہ عورت نہ اذان دے گی نہ اقامت کہے گی۔

(۲۳۳٥) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ غَالِبِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ، وَلاَ إِقَامَةٌ.

(۲۳۳۵) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ عورتوں پر اذان واقامت لازم نہیں۔

(۲۳) مَنْ قَالَ عَلَيْهِنَّ أَنْ يُؤَذِّنَّ وَيُقِمْنَ

جن حضرات کے نزدیک عورتوں پر اذان اور اقامت لازم ہے

(۲۳۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا كَانَتْ تُؤَذِّنُ وَتُقِيمُ.

(۲۳۳۶) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اذان اور اقامت کہا کرتی تھیں۔

(۲۳۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۳۳۷) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۳۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ ، هَلْ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ؟ فَغَضِبَ ، قَالَ : أَنَا أَنْهَى عَنْ ذِكْرِ اللهِ.

(۲۳۳۸) حضرت وہب بن کیسان کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا عورتوں پر اذان لازم ہے؟ یہ سوال سن کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ غصہ میں آگئے اور فرمایا کہ کیا اللہ کے ذکر سے منع کروں؟!

(۲۳۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، قَالَ : إِنَّهَا كَانَتْ تُقِيمُ إِذَا صَلَّتْ.

(۲۳۳۹) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جب نماز پڑھنے لگتیں تو اقامت کہتی تھیں۔

(۲۳٤۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الأَسْلَمِيُّ ، وَابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ إِقَامَةٌ.

(۲۳۴۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ عورتوں پر اقامت لازم نہیں۔

(۲۳٤۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُوس ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُؤَذِّنُ وَتُقِيمُ.

(۲۳۴۱) حضرت عطاء اور حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اذان اور اقامت کہا کرتی تھیں۔

۲۳٤۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :إِنْ شِئْنَ أَذَّنَّ.

(۲۳۴۲) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ عورتیں اگر چاہیں تو اذان دے دیں۔

۲۳٤۳) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :تُقِيمُ الْمَرْأَةُ إِنْ شَاءَتْ.

(۲۳۴۳) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ عورت اگر چاہے تو اذان دے دے۔

(٣٤) في المؤذن يُؤَذِّنُ عَلَى الْمَوْضِعِ الْمُرْتَفِعِ الْمَنَارَةِ وَغَيْرِهَا

مؤذن کسی اونچی جگہ مثلاً مینار وغیرہ پر کھڑے ہو کر اذان دے

۲۳٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلاَلاً أَنْ يُؤَذِّنَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوْقَ الْكَعْبَةِ. (عبدالرزاق ۱۹۴۶۴)

(۲۳۴۴) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ فتح مکہ کے دن خانہ کعبہ پر کھڑے ہو کر اذان دیں۔

۲۳٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ :مِنَ السُّنَّةِ الأَذَانُ فِي الْمَنَارَةِ ، وَالإِقَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُهُ.

(۲۳۴۵) حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں کہ مینار پر اذان دینا اور مسجد میں اقامت کہنا سنت ہے۔ حضرت عبداللہ بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

(٣٥) في الرجل يُرِيدُ أَنْ يُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ ، مَا يَصْنَعُ ؟

ایک آدمی اذان دینے کا ارادہ کرے لیکن اقامت کہہ لے تو وہ کیا کرے؟

۲۳٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :سَأَلْتُ عَنْ رَجُلٍ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَأَقَامَ ؟ قَالَ : يُعِيدُ ، وَقَالَ سُفْيَانُ :يَجْعَلُهُ أَذَانًا وَيُقِيمُ.

(۲۳۴۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے سوال کیا کہ ایک آدمی اذان دینے لگے لیکن اقامت کہہ دے وہ کیا کرے؟ فرمایا وہ دوبارہ اذان دے۔ حضرت سفیان نے فرمایا کہ وہ اسے اذان بنالے اور اقامت کہے۔

۲۳٤۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي كُدَيْنَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَأَقَامَ ،

قَالَ: يَرْجِعُ.

(۲۳۴۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو شخص اذان دینے لگے لیکن اقامت کہہ دے تو وہ دوبارہ اذان دے گا۔

(۳۶) في فضل الأذانِ وثوابِهِ

اذان کی فضیلت اوراس کا ثواب

(۲۳۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَوْ أَطَقْتُ الأَذَانَ مَعَ الْخِلِّيفَى لأَذَّنْتُ.

(۲۳۴۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں خلافت کی ذمہ داریوں کے ہوتے ہوئے اذان کی طاقت رکھتا تو میں ضرور اذان دیتا۔

(۲۳۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ ضِرَارٍ، عَنْ زَاذَانَ، قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي فَضْلِ الأَذَانِ لاَضْطَرَبُوا عَلَيْهِ بِالسُّيُوفِ.

(۲۳۴۹) حضرت زاذان فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو اذان کے ثواب کا علم ہو جائے تو تلواروں کے ذریعہ اسے حاصل کریں۔

(۲۳۵۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: لأَنْ أَقْوَى عَلَى الأَذَانِ أَحَبُّ، إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحُجَّ وَأَعْتَمِرَ وَأُجَاهِدَ.

(۲۳۵۰) حضرت سعد فرماتے ہیں کہ اذان دینا مجھے حج، عمرے اور جہاد سے زیادہ پسند ہے۔

(۲۳۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: مَنْ أَذَّنَ كُتِبَتْ لَهُ سَبْعُونَ حَسَنَةً، وَإِنْ أَقَامَ فَهُوَ أَفْضَلُ.

(۲۳۵۱) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اذان دے اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو اقامت کہے تو یہ زیادہ افضل ہے۔

(۲۳۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللَّهُمَّ أَرْشِدِ الأَئِمَّةَ، وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ. (عبدالرزاق ۱۸۳۹۔ احمد ۴۱۹)

(۲۳۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ''اے اللہ! اماموں کو سیدھے راستے کی ہدایت دے اور موذنین کی مغفرت فرما۔

(۲۳۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ عَلِمَ النَّاسُ مَا فِي الأَذَانِ لَتَجَارَوْهُ، قَالَ: وَكَانَ يُقَالُ: ابْتَدِرُوا الأَذَانَ، وَلاَ تَبْتَدِرُوا الإِقَامَةَ. (احمد ۲۹)

(۲۳۵۳) حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ اذان میں کیا ہے تو اس کے

بھاگ کر جائیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ اذان کے لیے کوشش کر کے جاؤ لیکن امامت کے لیے زیادہ کوشش نہ کرو۔

۲۳۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْمُؤَذِّنُ الْمُحْتَسِبُ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى.

(۲۳۵۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ثواب کی نیت رکھنے والے مؤذن کو قیامت کے دن سب سے پہلے کپڑے پہنائے جائیں گے۔

۲۳۵٥) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ :سَمِعْتُ عِيسَى بْنَ طَلْحَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ :سَمِعْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ الْمُؤَذِّنِينَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(مسلم ۲۹۰۔ ابن ماجہ ۷۲۵)

(۲۳۵۵) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ موذنین قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردنوں والے ہوں گے۔

۲۳٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَام، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ :أَهْلُ الصَّلاَحِ وَالْحِسْبَةِ مِنَ الْمُؤَذِّنِينَ، أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۲۳۵۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نیک اور مخلص موذنین کو قیامت کے دن سب سے پہلے کپڑے پہنائے جائیں گے۔

۲۳٥٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيُّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ:قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: بِلاَلٌ سَيِّدُ الْمُؤَذِّنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلاَ يَتْبَعُهُ إِلاَّ مُؤْمِنٌ، وَالْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (طبرانی ۵۱۱۸)

(۲۳۵۷) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلال رضی اللہ عنہ قیامت کے دن موذنین کے سردار ہوں گے اور ان کے پیچھے صرف مومن ہی ہوگا۔ اذان دینے والے قیامت کے دن اونچی گردنوں والے ہوں گے۔

۲۳٥٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو فَاطِمَةَ، رَجُلٌ قَدْ أَدْرَكَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ:قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ:لَوْ كُنْتُ مُؤَذِّنًا ، مَا بَالَيْتُ أَنْ لاَ أَحُجَّ ، وَلاَ أَغْزُوَ.

(۲۳۵۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں موذن ہوتا تو مجھے حج اور جہاد نہ کرنے کی کوئی پرواہ نہ ہوتی۔

۲۳٥٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَوَكِيعٌ ، قَالاَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَنْ مُؤَذِّنُوكُمْ ؟ قَالُوا :عَبِيدُنَا وَمَوَالِينَا ، قَالَ :إِنَّ ذَلِكَ لَنَقْصٌ بِكُمْ كَبِيرٌ. إِلاَّ أَنَّ وَكِيعًا قَالَ :كَثِيرٌ ، أَوْ كَبِيرٌ.

(۲۳۵۹) ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا کہ تمہارے موذن کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارے غلام اور ہمارے موالی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تمہارا بہت بڑا نقص ہے۔

۲۳٦٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :قَالَ قَيْسٌ :قَالَ عُمَرُ :لَوْ كُنْتُ أُطِيقُ الأَذَانَ مَعَ الْخِلِّيفَى

لَأَذَّنْتُ.

(۲۳۶۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر خلافت کی ذمہ داریوں کے ساتھ مجھ میں اذان دینے کی طاقت ہوتی تو میں ضرور اذان دیتا۔

(۲۳۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : مَا أُرَى هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ إِلاَّ فِي الْمُؤَذِّنِينَ : ﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾.

(۲۳۶۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیت موذنین کے بارے میں نازل ہوئی ہے: (ترجمہ) اس شخص سے اچھی بات کس کی ہوسکتی ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے اور اچھے کام کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

(۲۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لاَ أُرَى هَذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ إِلاَّ فِي الْمُؤَذِّنِينَ: ﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللهِ وَعَمِلَ صَالِحًا ، وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾

(۲۳۶۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خیال میں یہ آیت موذنین کے بارے میں نازل ہوئی ہے: (ترجمہ) اس شخص سے اچھی بات کس کی ہوسکتی ہے جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے اور اچھے کام کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

(۲۳۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ أَبُو هُبَيْرَةَ ، عَنْ شَيْخٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَّ صَوْتِهِ وَيُصَدِّقُهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ. (احمد ۲/ ۴۱۱)

(۲۳۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جہاں تک موذن کی آواز جاتی ہے ہر خشک وتر چیز اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتی ہے اور اس کی تصدیق کرتی ہے۔

(۲۳۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَنْبَسِ سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : ارْفَعْ صَوْتَكَ بِالأَذَانِ ، فَإِنَّهُ يَشْهَدُ لَكَ كُلُّ شَيْءٍ سَمِعَك.

(۲۳۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اونچی آواز سے اذان دو، کیونکہ تمہیں سننے والی ہر چیز تمہارے لیے گواہی دے گی۔

(۲۳۶٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْمُؤَذِّنُ يَشْهَدُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ رَطْبٍ وَيَابِسٍ سَمِعَهُ.

(۲۳۶۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ موذن کے لیے اسے سننے والی ہر خشک اور تر چیز گواہی دے گی۔

(۲۳۶٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ : عَمَلُك ؟ قَالَ : الأَذَانُ ، قَالَ : نِعْمَ الْعَمَلُ عملُك ، يَشْهَدُ لَكَ كُلُّ شَيْءٍ سَمِعَك.

(۲۳۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے پوچھا کہ تمہارا کام کیا ہے؟ اس نے کہا اذان دینا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فر

کہ تمہارا کام تو بہت اچھا ہے، تمہیں سننے والی ہر چیز تمہارے لیے گواہی دے گی۔

(۳۷) فی أذان الْغُلاَمِ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ

بلوغت سے پہلے اذان دینے کا حکم

(۲۳۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلْقَمَةُ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى إِلَى بَدْوٍ لَهُمْ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ : فَكَانَ يُعْجِبُنِي أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى كَانَ يَأْمُرُ ابْنًا لَهُ غُلاَمًا يُؤَذِّنُ.

(۲۳۶۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ اور حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اپنے گاؤں کی طرف گئے۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند تھی کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اپنے چھوٹے بیٹے کو اذان کا حکم دیں۔

(۲۳۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ الْغُلاَمُ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ.

(۲۳۶۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں لڑکا بالغ ہونے سے پہلے اذان دے سکتا ہے۔

(۲۳۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الأَزْرَقِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤَذِّنَ الْغُلاَمُ إِذَا أَحْسَنَ الأَذَانَ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ.

(۲۳۶۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی لڑکا اچھے طریقے سے اذان دے سکتا ہو تو وہ بالغ ہونے سے پہلے اذان دے سکتا ہے۔

(۳۸) ما يقول الرَّجُلُ إذَا سَمِعَ الأَذَانَ

اذان سننے والا جواب میں کیا کہے؟

(۲۳۷۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى مُعَاوِيَةَ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَأَذَّنَ ، فَقَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، فَقَالَ : مُعَاوِيَةُ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ : هَكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ. (احمد ۴/ ۹۱۔ دارمی ۱۲۰۲)

(۲۳۷۰) عیسیٰ بن ابی طلحہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں موذن آیا اور اس نے اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ کہا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں یونہی کہا۔ پھر اس نے أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ کہا تو حضرت معاویہ نے بھی یونہی کہا۔ پھر اس نے أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ کہا تو حضرت معاویہ نے بھی یونہی کہا۔ پھر فرمایا کہ میں نے تمہارے

نبی ﷺ کو بھی یونہی فرماتے سنا تھا۔

(۲۳۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِىءِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا سَمِعْتُمَ الْمُؤَذِّنَ ، فَقُولُوا كَمَا يَقُولُ. (مسلم ۲۸۸۔ ابو داؤد ۵۲۳)

(۲۳۷۱) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم موذن کو سنو تو وہی کہو جو وہ کہتا ہے۔

(۲۳۷۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ. (ابو داؤد ۵۲۵۔ ابن ماجہ ۷۲۰)

(۲۳۷۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وہی کلمات کہا کرتے تھے جو موذن کہتا ہے۔

(۲۳۷۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ. (احمد ۳۲۶۔ نسائی ۹۸۶۵)

(۲۳۷۳) حضرت ام حبیبہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۲۳۷٤) (ح) وَحَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ ، قَالَ كَمَا يَقُولُ حَتَّى يَسْكُتَ.

(۲۳۷۴) حضرت ام حبیبہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب موذن کی آواز سنتے تو وہی کلمات کہا کرتے تھے جو موذن کہتا ہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے۔

(۲۳۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ ، فَإِذَا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ، قَالَ :لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ. (طبرانی ۳۲۶۶)

(۲۳۷۵) حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وہی کلمات کہا کرتے تھے جو موذن کہتا ہے، البتہ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ کی جگہ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ کہا کرتے تھے۔

(۲۳۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الْمُنَادِي يَقُولُ :أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، قَالَ :وَأَنَا ، وَإِذَا قَالَ :أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ قَالَ :وَأَنَا.

(۲۳۷۶) حضرت ابوجعفر محمد بن علی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ جب موذن کی آواز سنتے تو أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ اور أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ کے جواب میں وانا، وانا کہا کرتے تھے۔

(۲۳۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَ

سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ ، قَالَ :وَأَنَا ، وَأَنَا.

(۲۳۷۷) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ موذن کی آواز سن کر وَأَنَا ، وَأَنَا کہا کرتے تھے۔

(۲۳۷۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ :حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، قَالَ :الْمُسْتَعَانُ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالَ :حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، قَالَ :لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ.

(۲۳۷۸) حضرت اوزاعی کہتے ہیں کہ حضرت مجاہد جب حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ سنتے تو الْمُسْتَعَانُ اللَّهُ (مدد تو اللہ سے طلب کی جاتی ہے) کہتے اور جب موذن حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ کہتا تو لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ کہا کرتے تھے۔

(۲۳۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ.

(۲۳۷۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جس نے وہ کلمات کہے جو موذن کہتا ہے تو اس کے لیے موذن کے برابر اجر ہے۔

(۲۳۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا سَمِعْتَ الْمُؤَذِّنَ فَقُلْ كَمَا يَقُولُ ، فَإِذَا قَالَ :حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، فَقُلْ :لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ ، فَإِذَا قَالَ :قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ ، فَقُلِ :اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ ، وَالصَّلاَةِ الْقَائِمَةِ ، أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَلَنْ يَقُولَهَا رَجُلٌ حِينَ يُقِيمُ إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ فِي شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۲۳۸۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب تم موذن کی آواز سنو تو وہی کلمات کہو جو موذن کہتا ہے، البتہ جب وہ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ کہے تو تم لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ کہو۔ جب وہ قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ کہے تو تم یہ کلمات کہو (ترجمہ) اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور اس کے بعد کھڑی ہونے والی نماز کے رب! حضرت محمد ﷺ کو قیامت کے دن وہ چیز عطا فرما جو انہوں نے تجھ سے مانگی ہے۔ جو شخص بھی اقامت کے وقت یہ دعا مانگے گا اللہ قیامت کے دن اسے حضور ﷺ کی شفاعت میں داخل فرمائیں گے۔

(۲۳۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ يَقُولُ كَمَا يَقُولُ فِي التَّشَهُّدِ وَالتَّكْبِيرِ كُلِّهِ ، فَإِذَا قَالَ :حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ ، قَالَ :مَا شَاءَ اللَّهُ ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ ، وَإِذَا قَالَ :قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ ، قَالَ :مَرْحَبًا بِالْقَائِلِينَ عَدْلاً وَصِدْقًا ، وَبِالصَّلاَةِ مُرْحَبًا وَأَهْلاً ، ثُمَّ يَنْهَضُ إِلَى الصَّلاَةِ.

(۲۳۸۱) حضرت قتادہ فرماتے ہیں حضرت عثمان جب موذن کی آواز سنتے تو تشہد اور تکبیر میں وہی کلمات کہتے جو موذن کہتا ہے البتہ جب وہ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ کہتا تو وہ مَا شَاءَ اللَّهُ ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ کہتے اور جب وہ قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ کہتا تو آپ یہ کلمات کہتے (ترجمہ) عدل اور سچائی کی بات کرنے والوں کو خوش آمدید اور نماز کو خوش آمدید پھر نماز کے لیے اٹھتے۔

(۲۳۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ :مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ تَسْمَعَ الْمُؤَذِّنَ يَقُولُ :لاَ

إلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ لاَ تُجِيبَهُ.

(۲۳۸۲) حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں کہ دل کی سختی کی علامت ہے کہ تم موذن کو لَا إلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہتے سنو لیکن اس کا جواب نہ دو۔

(۲۳۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ تَسْمَعَ الأَذَانَ ، ثُمَّ لاَ تَقُولَ مِثْلَ مَا يَقُولُ.

(۲۳۸۳) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ دل کی سختی کی علامت یہ ہے کہ تم موذن کی آواز سنو پھر وہ کلمات نہ کہو جو وہ کہتا ہے۔

(۳۹) من كره لِلْمُؤَذِّنِ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا

جن حضرات کے نزدیک اذان پر اجرت لینا مکروہ ہے

(۲۳۸٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ، قَالَ : آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لاَ يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا. (ترمذی ۲۰۹۔ ابوداؤد ۵۳۲)

(۲۳۸۴) حضرت عثمان بن ابی العاص فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے جس آخری بات کا وعدہ لیا وہ یہ تھی کہ ایسے شخص کو موذن بنانا جو اذان پر اجرت نہ لے۔

(۲۳۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى أَذَانِهِ جُعْلاً وَيَقُولُ : إِنْ أُعْطِيَ بِغَيْرِ مَسْأَلَةٍ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۳۸۵) حضرت ضحاک اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ موذن اذان پر اجرت لے۔ البتہ بغیر مانگے مل جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۳۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : لاَ يُؤَذِّنُ لَكَ إِلاَّ مُحْتَسِبٌ.

(۲۳۸۶) حضرت معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ تمہارے لیے صرف مخلص شخص ہی اذان دے۔

(۲۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ ، عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ ، قَالَ : كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ مُؤَذِّنِي الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ : إِنِّي لأُحِبُّكَ فِي اللهِ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : إِنِّي لأُبْغِضُكَ فِي اللهِ ، إِنَّكَ تُحَسِّنُ صَوْتَكَ لأَخْذِ الدَّرَاهِمِ.

(۲۳۸۷) حضرت یحییٰ بکاء فرماتے ہیں کہ میں نے دورانِ طواف حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ اتنے میں انہیں کعبہ کا ایک موذن ملا اور اس نے ان سے کہا میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سے اللہ کے لیے نفرت کرتا ہوں کیونکہ تم دراہم کے حصول کے لیے آواز کو خوبصورت کرتے ہو۔

(۴۰) فیما یهرب الشَّیْطَانُ مِنَ الأَذَانِ

اذان سن کر شیطان بھاگ جاتا ہے

(۲۳۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِی سُفْیَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَادَى الْمُؤَذِّنُ بِالأَذَانِ هَرَبَ الشَّیْطَانُ ، حَتَّى یَكُونَ بِالرَّوْحَاءِ ، وَهِیَ ثَلاَثُونَ مِیلاً مِنَ الْمَدِینَةِ. (مسلم ۱۵)

(۲۳۸۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان کی آواز سن کر شیطان بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مقام روحاء تک پہنچ جاتا ہے۔روحاء مدینہ سے تیس میل کے فاصلے پر ہے۔

(۲۳۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِیِّ ، عَنْ یَحْیَى ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا نَادَى الْمُؤَذِّنُ بِالصَّلاَةِ أَدْبَرَ الشَّیْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ ، فَإِذَا قَضَى أَمْسَكَ ، فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ. (مسلم ۳۹۸۔ احمد ۲/ ۵۲۲)

(۲۳۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب موذن نماز کے لیے اذان دیتا ہے تو شیطان منہ پھیر کر ایسے بھاگتا ہے کہ اس کی ہوا بھی خارج ہو جاتی ہے۔ جب اذان مکمل ہو تو وہ پھر واپس آ جاتا ہے اور جب اقامت کہی جائے تو پھر بھاگ جاتا ہے۔

(۴۱) التطریب فی الأَذَانِ

نغمہ کے انداز میں اذان دینے کا حکم

(۲۳۹۰) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِیدِ بْنِ أَبِی حُسَیْنٍ الْمَكِّیِّ ؛ أَنَّ مُؤَذِّنًا أَذَّنَ فَطَرَّبَ فِی أَذَانِهِ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ :أَذِّنْ أَذَانًا سَمْحًا ، وَإِلا فَاعْتَزِلْنَا.

(۲۳۹۰) حضرت عمر بن سعید مکی کہتے ہیں کہ ایک موذن نے نغمے کے انداز میں اذان دی تو حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس سے فرمایا کہ تم سادہ طریقے سے اذان دو یا پھر ہم سے دور کہیں چلے جاؤ۔

(۲۳۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ حَلاَّمِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ فَائِدِ بْنِ بُكَیْرٍ ، عَنْ حُذَیْفَةَ ، قَالَ :مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ یَجْعَلَ رِزْقَهُ فِی صَوْتِهِ فَعَلَ.

(۲۳۹۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کا رزق اذان میں رکھنا چاہیں رکھ دیتے ہیں۔

(۲۳۹۲) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ :الأَذَانُ جَزْمٌ.

(۲۳۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اذان تو سادہ طریقے سے دی جاتی ہے۔

كِتَابُ الصَّلاَةِ

(۱) فی مفتاح الصّلاۃ ما ہو ؟

نماز کی کنجی کیا ہے؟

(۲۳۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِفْتَاحُ الصَّلاَةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ. (دارمی ۶۸۷)

(۲۳۹۳) حضرت ابن الحنفیہ ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کی کنجی وضو ہے، نماز کی تحریم تکبیر تحریمہ ہے اور نماز کی تحلیل سلام ہے۔

(۲۳۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُاللهِ: تَحْرِيمُ الصَّلاَةِ التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ.

(۲۳۹۴) حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ نماز کی تحریم تکبیر تحریمہ ہے اور نماز کی تحلیل سلام ہے۔

(۲۳۹٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ السَّعْدِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِفْتَاحُ الصَّلاَةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ.

(۲۳۹۵) حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کی کنجی وضو ہے، نماز کی تحریم تکبیر تحریمہ ہے اور نماز کی تحلیل سلام ہے۔

(۲۳۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنِ ابْنِ كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مِفْتَاحُ الصَّلاَةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ.

(۲۳۹۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز کی کنجی وضو ہے، نماز کی تحریم تکبیرِ تحریمہ ہے اور نماز کی تحلیل سلام ہے۔

(۲۳۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ هَارُونَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ بُدَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ ، وَكَانَ يَخْتِمُ بِالتَّسْلِيمِ. (مسلم ۲۴۰۔ ابوداؤد ۷۷۹)

(۲۳۹۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تکبیر سے شروع فرماتے تھے اور سلام پر ختم کرتے تھے۔

(۲۳۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : لِكُلِّ شَيْءٍ شِعَارٌ ، وَشِعَارُ الصَّلَاةِ التَّكْبِيرُ.

(۲۳۹۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کا ایک شعار ہوتا ہے اور نماز کا شعار تکبیرِ تحریمہ ہے۔

(۲۳۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُوس قَالاَ : التَّشَهُّدُ تَمَامُ الصَّلَاةِ ، وَالتَّسْلِيمُ إِذْنُ قَضَائِهَا.

(۲۳۹۹) حضرت مجاہد اور حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ نماز تشہد پر پوری ہو جاتی ہے اور سلام اس کے پورے کرنے کی اجازت ہے۔

(۲٤۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ وِقَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لَيْسَ بَعْدَ التَّسْلِيمِ صَلَاةٌ.

(۲۴۰۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ سلام پھیرنے کے بعد نماز باقی نہیں رہتی۔

(۲٤۰۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : إِذَا سَلَّمَ الإِمَامُ ، فَقَدِ انصرف مَنْ خَلْفَهُ.

(۲۴۰۱) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ جب امام سلام پھیر دے تو پھر مقتدیوں کی بھی نماز پوری ہوگئی۔

(۲) باب فيما يُفْتَتَحُ بِهِ الصَّلَاةَ

نماز کس عمل سے شروع کی جائے گی؟

(۲٤۰۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ ، ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ.

(۲۴۰۲) حضرت اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے نماز شروع کرتے ہوئے اللہ اکبر کہا۔ پھر یہ کلمات کہے (ترجمہ) اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۲٤۰۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ

حُصَيْنٍ ، وَزَادَ فِيهِ :يَجْهَرُ بِهِنَّ ، قَالَ :وَقَالَ :كَانَ إِبْرَاهِيمُ لاَ يَجْهَرُ بِهِنَّ.

(۲۴۰۳) ایک اور سند سے یہی حدیث منقول ہے، جس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ وہ ان کلمات کو بلند آواز سے کہا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم بھی ان کلمات کو بلند آواز سے کہا کرتے تھے۔

(٢٤٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلاَةَ :سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ ، وَلاَ إلَهَ غَيْرُكَ.

(۲۴۰۴) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نماز کے شروع میں یہ کلمات کہتے ہوئے سنا (ترجمہ) اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(٢٤٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُ انْطَلَقَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالُوا لَهُ :احْفَظْ لَنَا مَا اسْتَطَعْت ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ :فِيمَا حَفِظْت أَنَّهُ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ وَنَثَرَ مَرَّتَيْنِ ، فَلَمَّا كَبَّرَ ، أَوْ فَلَمَّا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ ، قَالَ:سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ ، وَلاَ إلَهَ غَيْرُكَ.

(۲۴۰۵) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہمارے ساتھیوں نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں جو کچھ سکھا سکتے ہیں وہ سکھا دیجئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو باتیں ہمیں سکھائیں ان میں سے مجھے یہ یاد ہے کہ انہوں نے دو مرتبہ وضو کیا اور دو مرتبہ اپنا ناک صاف کیا۔ پھر جب انہوں نے نماز کے لئے تکبیر کہی تو یہ کلمات کہے (ترجمہ) اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(٢٤٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ ، قَالَ : سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ ، وَلاَ إلَهَ غَيْرُكَ.

(۲۴۰۶) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو یہ کلمات کہتے (ترجمہ) اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(٢٤٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ ، قَالَ :سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ ، وَلاَ إلَهَ غَيْرُكَ.

(۲۴۰۷) حضرت حکیم بن جابر کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو یہ کلمات کہتے تھے (ترجمہ) اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(٢٤٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۴۰۸) حضرت ابن عجلان کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی یہ کلمات کہا کرتے تھے۔

(٢٤٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ ، قَالَ :

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ ، وَلاَ إِلَهَ غَيْرُكَ ، يُسْمِعُنَا.

(۲۴۰۹) حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(٢٤١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَالَ حِينَ اسْتَفْتَحَ الصَّلاَةَ :سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ ، وَلاَ إِلَهَ غَيْرُكَ.

(۲۴۱۰) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(٢٤١١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلاَةَ ، قَالَ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، ثَلاَثًا ، الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ، ثَلاَثًا ، سُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً ، ثَلاَثًا ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرجيم ، مِنْ هَمْزِهِ ، وَنَفْخِهِ، وَنَفْثِهِ. (بيهقى ٣٥)

(۲۴۱۱) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز شروع کرتے سنا کہ آپ نے تین مرتبہ اللہ اکبر کہا، تین مرتبہ الحمد للہ کثیرا کہا، تین مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً کہا، پھر یہ کلمات کہے (ترجمہ) میں شیطان مردود کی طرف سے متوجہ کردہ بیماری، اس کی طرف سے مسلط کردہ تکبر اور اس کی طرف سے الہام کردہ شعر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔

(٢٤١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحَى ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ.

(۲۴۱۲) ایک اور سند سے یہی حدیث مروی ہے۔

(٢٤١٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ :قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فِي حُجْرَةٍ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ ، ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ ، وَالْجَبَرُوتِ ، وَالْكِبْرِيَاءِ ، وَالْعَظَمَةِ.

(احمد ۵/ ۴۰۰۔ نسائی ۱۳۷۸)

(۲۴۱۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان کی ایک رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی چھال کے بنے حجرہ سے باہر تشریف لائے، پھر اپنے اوپر پانی کا ایک ڈول ڈالا اور فرمایا (ترجمہ) اللہ سب سے بڑا ہے، وہ بادشاہت، جلال، کبریائی اور عظمت کا مالک ہے۔

(٢٤١٤) حَدَّثَنَا سُوَيْد بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَاجِشُونُ عَمِّي،

عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ كَبَّرَ ، ثُمَّ قَالَ : وَجَّهْت وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ حَنِيفًا ، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، إِنَّ صَلاَتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، وَبِذَلِكَ أُمِرْت وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُك ، ظَلَمْت نَفْسِي ، وَاعْتَرَفْت بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا ، إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ ، وَاهْدِنِي لأَحْسَنِ الأَخْلاَقِ لاَ يَهْدِينِي لأَحْسَنِهَا إِلاَّ أَنْتَ ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لاَ يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلاَّ أَنْتَ ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْك ، أَنَا بِك وَإِلَيْك ، تَبَارَكْت وَتَعَالَيْت ، أَسْتَغْفِرُك وَأَتُوبُ إِلَيْك. (مسلم ۲۰۱۔ ترمذی ۳۴۲۱)

(۲۴۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہنے کے بعد یہ کلمات ارشاد فرماتے (ترجمہ) میں نے اپنا چہرہ یکسوہو کراس ذات کی طرف پھیر لیا جس نے زمینوں اور آسمانوں کو وجود بخشا ہے۔ اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں اسلام لانے والوں میں ابتداء کرنے والا ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں تو میرے سارے گناہوں کو معاف فرمادے، یقیناً تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرسکتا۔ مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت عطا فرما، تیرے سوا اچھے اخلاق کی ہدایت کوئی نہیں دے سکتا۔ مجھے برے اخلاق سے محفوظ فرما تیرے سوا مجھے برے اخلاق سے کوئی محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ میں حاضر ہوں اور تیری خدمت میں حاضری کو سعادت سمجھ کر حاضر ہوں۔ ساری کی ساری بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں، میرا سہارا اور مرجع تو ہی ہے، تو بابرکت ہے اور تو بلند ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے دربار میں توبہ کرتا ہوں۔

(۲٤١٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا عُمَرُ الصُّبْحَ وَهُوَ مُسَافِرٌ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَهُوَ يُرِيدُ مَكَّةَ ، فَقَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُك وَتَعَالَى جَدُّك ، وَلاَ إِلَهَ غَيْرُك.

(۲۴۱۵) حضرت عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ کی طرف جاتے ہوئے مقام ذوالحلیفہ میں تھے، آپ نے وہاں ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں اللہ اکبر کہنے کے بعد یہ کلمات کہے (ترجمہ) اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(٢٤١٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلاَةَ يَقُولُ : سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُك وَتَعَالَى جَدُّك ، وَلاَ إِلَهَ غَيْرُك. (ابن ماجہ ۸۰۴۔ نسائی ۹۷۳)

(۲۴۱۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو یہ کلمات کہتے (ترجمہ) اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۲٤۱۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جُوَيْبِرٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ :فِي قَوْلِهِ :وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ، قَالَ :حِينَ تَقُومُ إِلَى الصَّلاَةِ تَقُولُ هَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ ، سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ ، وَلاَ إِلَهَ غَيْرُكَ.

(۲۴۱۷) حضرت ضحاک اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ تو یہ کلمات کہو (ترجمہ) اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۲٤۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد، قَالَ :قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :إِنَّ مِنْ أَحَبِّ الْكَلاَمِ إِلَى اللهِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ :سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ ، وَلاَ إِلَهَ غَيْرُكَ ، رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذنوبي ، إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ.

(۲۴۱۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کا سب سے زیادہ پسندیدہ کلام یہ ہے کہ وہ یہ کہے (ترجمہ) اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، تو میرے گناہوں کو معاف فرما دے، یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

(۲٤۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ رَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُنَا يَقُولُ :سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ ، وَلاَ إِلَهَ غَيْرُكَ.

(۲۴۱۹) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو ہمیں سنانے کے لئے بلند آواز سے یہ کلمات پڑھتے (ترجمہ) اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۲٤۲۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ حِينَ كَبَّرَ فِي الصَّلاَةِ ، قَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ ، إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي ، إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ.

(۲۴۲۰) حضرت عبد اللہ بن ابی الخلیل فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز کے لئے تکبیر تحریمہ کہہ لیتے تو یہ کلمات کہتے ''اے اللہ! تو پاک ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو میرے گناہوں کو معاف فرما دے بے شک تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔

(۲٤۲۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ وَعَلِیِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی الْخَلِیلِ ، عَنْ عَلِیٍّ ، مِثْلَہُ.

(۲۴۲۱) ایک اور سند سے یہی حدیث منقول ہے۔

(۲٤۲۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِی الْہَیْثَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُولُ حِینَ یَفْتَتِحُ الصَّلاَۃَ : اللَّہُ أَکْبَرُ کَبِیرًا ، وَسُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہِ بُکْرَۃً وَأَصِیلاً ، اللَّہُمَّ اجْعَلْہُ أَحَبَّ شَیْئٍ إِلَیَّ ، وَأَخْشَی شَیْئٍ عِنْدِی.

(۲۴۲۲) حضرت ابو الہیثم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو نماز شروع کرتے وقت یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے (ترجمہ) اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ پاک ہے اور صبح وشام اس کی تعریف ہے، اے اللہ اپنے سامنے کھڑے ہونے کو میرے لئے سب سے زیادہ محبوب چیز بنا دے اور اسے میرے لئے سب سے زیادہ قابلِ خشیت چیز بنا دے۔

(۲٤۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَۃَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، نَحْوَہُ.

(۲۴۲۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے کلمات منقول ہیں۔

(۳) إلی أین یَبْلُغُ بِیَدَیْہِ؟

نماز شروع کرتے وقت ہاتھ کہاں تک اٹھانے چاہئیں؟

(۲٤۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِیہِ ، قَالَ : رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتَّی یُحَاذِیَ مَنْکِبَیْہِ. (ترمذی ۲۵۶۔ ابو داؤد ۷۲۱)

(۲۴۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا کرتے تھے۔

(۲٤۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِینَۃَ ، فَقُلْتُ : لأَنْظُرَنَّ إِلَی صَلاَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ ، حَتَّی رَأَیْت إِبْہَامَیْہِ قَرِیبًا مِنْ أُذُنَیْہِ. (ابو داؤد ۷۲۸۔ نسائی ۱۱۹۱)

(۲۴۲۵) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو میں نے لوگوں سے کہا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھنے کا اشتیاق رکھتا ہوں۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کو اتنا اٹھایا کہ آپ کے انگوٹھے آپ کے کانوں کے قریب ہوگئے۔

(۲٤۲٦) حَدَّثَنَا ہُشَیْمٌ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ أَبِی زِیَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَیْلَی ، عَنِ الْبَرَائِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِینَ افْتَتَحَ الصَّلاَۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتَّی کَادَتَا تُحَاذِیَانِ أُذُنَیْہِ. (احمد ۴/ ۲۰۲۔ عبدالرزاق ۲۵۳۰)

(۲۴۲۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں

کو اتنا اٹھایا کہ وہ آپ کے کانوں کے برابر ہوگئے۔

۲٤٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ. (مسلم ۲۶- ابوداؤد ۷۴۵)

(۲۴۲۷) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ہاتھوں کو اتنا بلند کرتے دیکھا کہ وہ آپ کے کانوں کے لو کے برابر ہوگئے۔

۲٤٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلاَةِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ.

(۲۴۲۸) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر بلند فرماتے تھے۔

۲٤٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ.

(۲۴۲۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر بلند فرمایا کرتے تھے۔

۲٤٣٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ تُجَاوِزْ بِالْيَدَيْنِ الأُذُنَيْنِ فِي الصَّلاَةِ.

(۲۴۳۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نماز میں ہاتھوں کو کانوں سے زیادہ بلند مت کرو۔

۲٤٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :لاَ يُجَاوِزُ أُذُنَيْهِ بِيَدَيْهِ فِي الإِفْتِتَاحِ.

(۲۴۳۱) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کانوں سے زیادہ بلند نہیں ہونے چاہئیں۔

۲٤٣٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ العوام ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ.

(۲۴۳۲) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد نماز میں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر بلند فرمایا کرتے تھے۔

۲٤٣٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، وَعُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُنَا إِذَا افْتَتَحُوا الصَّلاَةَ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ إِلَى آذَانِهِمْ.

(۲۴۳۳) حضرت ابو میسرہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب جب نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کو کانوں تک اٹھایا کرتے تھے۔

۲٤٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ تُجَاوِزْ بِيَدَيْكَ أُذُنَيْكَ فِي دُعَاءٍ ، أَوْ غَيْرِهِ.

(۲۴۳۴) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ دعا وغیرہ میں ہاتھوں کو کانوں سے بلند مت کرو۔

۲٤٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، قَالَ :لَوْ رَأَيْتَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ إذَا قَامَ إلَى الصَّلاَةِ ، قَالَ :هَكَذَا ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ وَجْهِهِ.

(۲۴۳۵) حضرت محارب فرماتے ہیں کہ اگر تم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو نماز شروع کرتے ہوئے دیکھا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اپنے

ہاتھوں کو چہرے کے برابر رکھا کرتے تھے۔

(٢٤٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ.

(۲۴۳۶) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نماز میں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر بلند فرمایا کرتے تھے۔

(٢٤٣٧) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : مِنْكُمْ مَنْ يَقُولُ هَكَذَا ، وَرَفَعَ سُفْيَانُ يَدَيْهِ حَتَّى تَجَاوَزَ بِهِمَا رَأْسَهُ ، وَمِنْكُمْ مَنْ يَقُولُ هَكَذَا ، وَوَضَعَ يَدَيْهِ عِنْدَ بَطْنِهِ ، وَمِنْكُمْ مَنْ يَقُولُ هَكَذَا ، يَعْنِي : حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ.

(۲۴۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو ہاتھوں کو سر سے بھی زیادہ اونچا کر لیتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو ہاتھوں کو پیٹ کے پاس رکھتے ہیں اور بعض لوگ ایسے ہیں جو ہاتھوں کو کندھوں کے برابر بلند کرتے تھے۔

(٢٤٣٨) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا إِذَا قَامَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ.

(۲۴۳۸) حضرت خالد بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو کندھوں تک ہاتھ بلند کیا کرتے تھے۔

(٢٤٣٩) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ.

(۲۴۳۹) حضرت ابن ابی ذئب فرماتے ہیں کہ حضرت سالم رحمہ اللہ نماز میں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر بلند فرمایا کرتے تھے۔

(٤) مَنْ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ

جو حضرات تکبیر تحریمہ کے علاوہ بھی رفع یدین کے قائل ہیں

(٢٤٤٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ ، وَإِذَا رَكَعَ وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ ، وَلاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

(۲۴۴۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا کہ آپ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھایا کرتے تھے، پھر رکوع کرتے وقت بھی ہاتھوں کو اٹھایا کرتے تھے، رکوع سے اٹھتے وقت بھی ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے۔

(٢٤٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا رَكَعَ وَرَفَعَ.

(۲۴۴۱) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا کہ جب بھی رکوع میں جاتے اور رکوع

اٹھتے تو ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

(۲٤٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قتادة ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ إِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ.

(۲۴۴۲) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے ہاتھوں کو اتنا بلند فرماتے کہ کانوں کی لو کے برابر ہو جاتے۔

(۲٤٤۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ ، وَلَا يُجَاوِزُ بِهِمَا أُذُنَيْهِ.

(۲۴۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے ہاتھوں کو اتنا بلند کرتے تھے کہ وہ کانوں سے اوپر نہیں جاتے تھے۔

(۲٤٤٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۴۴۴) حضرت سلیمان بن یسار نے بھی یونہی روایت کیا ہے۔

(۲٤٤٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا لَيْثٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، وَابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ ؛ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ ، نَحْوٌ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

(۲۴۴۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

(۲٤٤٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

(۲۴۴۶) حضرت ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نماز شروع کرتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو بلند کیا کرتے تھے۔

(۲٤٤٧) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِمْ كَأَنَّ أَيْدِيَهُمُ الْمَرَاوِحُ إِذَا رَكَعُوا ، وَإِذَا رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ.

(۲۴۴۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو پنکھوں کی طرح بلند کیا کرتے تھے۔

(٢٤٤٨) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلاَةِ ، وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

(۲۴۴۸) حضرت حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نماز شروع کرتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو بلند کیا کرتے تھے۔

(٢٤٤٩) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ. (ابن ماجه ٨٦٦۔ دار قطنی ١١)

(۲۴۴۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رکوع وسجود میں جاتے ہوئے ہاتھوں کو بلند کیا کرتے تھے۔

(٢٤٥٠) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ ، يَفْعَلُهُ.

(۲۴۵۰) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

(٢٤٥١) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ الصَّلاَةَ ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

(۲۴۵۱) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نماز شروع کرتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو بلند کیا کرتے تھے۔

(٢٤٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ؛ أَنَّ أَبَا قِلاَبَةَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

(۲۴۵۲) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے ہاتھوں کو بلند کیا کرتے تھے۔

(٢٤٥٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ مَعَ عَشَرَةِ رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ صَلاَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالُوا : هَاتِ ، قَالَ : رَأَيْتُه إِذَا كَبَّرَ عِنْدَ فَاتِحَةِ الصَّلاَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ يَمْكُثُ قَائِمًا حَتَّى يَقَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ، ثُمَّ يَهْبِطُ سَاجِدًا وَيُكَبِّرُ. (ترمذی ٣٠٤۔ ابوداؤد ٧٣٠)

(۲۴۵۳) حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحمید ساعدی کو دس اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا انہوں نے کہا کہ کیا میں تمہارے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز نہ بیان کروں؟ انہوں نے کہا ضرور بیان کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جب نماز شروع کرنے کے لئے تکبیر تحریمہ کہی تو ہاتھ اٹھائے، جب رکوع میں گئے تو ہاتھ اٹھائے، جب رکوع سے سر اٹھایا تو ہاتھ اٹھائے، پھر اتنی دیر کھڑے ہوئے کہ ہر ہڈی میں اعتدال آگیا پھر آپ سجدے

کے لئے تکبیر کہتے ہوئے جھکتے چلے گئے۔

(٢٤٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : رَأَيْتُه يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ، فَقُلْتُ لَهُ : مَا هَذَا ؟ فَقَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ. (بخاری ۷۳۹۔ ابوداؤد ۷۴۱)

(۲۴۵۴) حضرت محارب بن دثار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ رکوع وسجود میں جاتے ہوئے رفع یدین کیا کرتے تھے۔ میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمانے لگے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب دو رکعات سے کھڑے ہوتے تو بھی رفع یدین کیا کرتے تھے۔

(٥) مَنْ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ، ثُمَّ لاَ يَعُودُ

جن حضرات کے نزدیک صرف تکبیر تحریمہ میں ہاتھ بلند کئے جائیں گے

(٢٤٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ وَعِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ لاَ يَرْفَعُهُمَا حَتَّى يَفْرُغَ.

(ابوداؤد ۷۴۹۔ دار قطنی ۲۲)

(۲۴۵۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اسی وقت ہاتھوں کو بلند کیا کرتے تھے، پھر نماز سے فارغ ہونے تک ہاتھوں کو بلند نہیں کیا کرتے تھے۔

(٢٤٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرحمن بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَلاَ أُرِيكُمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلاَّ مَرَّةً.

(ترمذی ۲۵۷۔ ابوداؤ ۷۴۸)

(۲۴۵۶) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف ایک مرتبہ ہاتھ اٹھائے۔

(٢٤٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قِطَافٍ النَّهْشَلِيِّ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ ، ثُمَّ لاَ يَعُودُ.

(۲۴۵۷) حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھایا کرتے تھے، پھر اس کے بعد ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

(٢٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَا

يَفْتَتِحُ ، ثُمَّ لاَ يَرْفَعُهُمَا.

(۲۴۵۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ صرف نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھایا کرتے تھے، پھر اس کے بعد ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

(٢٤٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيرَةِ ، ثُمَّ لاَ يَرْفَعُهُمَا.

(۲۴۵۹) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھایا کرتے تھے، پھر اس کے بعد ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

(٢٤٦٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا كَبَّرْتَ فِي فَاتِحَةِ الصَّلاَةِ فَارْفَعْ يَدَيْك ، ثُمَّ لاَ تَرْفَعْهُمَا فِيمَا بَقِيَ.

(۲۴۶۰) حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ جب تم نماز شروع کرنے کے لئے تکبیر کہو تو ہاتھوں کو بلند کرو، پھر باقی نماز میں ہاتھوں کو بلند نہ کرو۔

(٢٤٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ ، وَأَصْحَابُ عَلِيٍّ ، لاَ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلاَّ فِي افْتِتَاحِ الصَّلاَةِ ، قَالَ وَكِيعٌ : ثُمَّ لاَ يَعُودُونَ.

(۲۴۶۱) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کے اصحاب صرف نماز کے شروع میں ہاتھ بلند کیا کرتے تھے اس کے بعد وہ رفع یدین نہ کرتے تھے۔

(٢٤٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تَرْفَعْ يَدَيْك فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلاَةِ إِلاَّ فِي الافْتِتَاحَةِ الأُولَى.

(۲۴۶۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سوائے تکبیر تحریمہ کے نماز میں ہاتھ بلند مت کرو۔

(٢٤٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَا لاَ يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا إِلاَّ فِي بَدْءِ الصَّلاَةِ.

(۲۴۶۳) حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت خیثمہ اور حضرت ابراہیم صرف نماز کے شروع میں ہاتھ بلند کیا کرتے تھے۔

(٢٤٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : كَانَ قَيْسٌ يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَا يَدْخُلُ فِي الصَّلاَةِ ، ثُمَّ لاَ يَرْفَعُهُمَا.

(۲۴۶۴) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ حضرت قیس صرف نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے۔

(٢٤٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تُرْفَعُ الأَيْدِي فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ : إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ ، وَإِذَا رَأَى الْبَيْتَ ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَفِي عَرَفَاتٍ ، وَفِي جَمْعٍ ، وَعِنْدَ

الْجِمَارِ.

(۲۴۶۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صرف سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں گے ① نماز شروع کرتے وقت ② جب بیت اللہ پر نگاہ پڑے ③ صفا پر ④ مروہ پر ⑤ میدان عرفات میں ⑥ مزدلفہ میں ⑦ رمی جمار کرتے وقت۔

(٢٤٦٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هُشَيْمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَوَّلَ شَيْءٍ إِذَا كَبَّرَ.

(۲۴۶۶) حضرت مسلم جہنی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو لیلیٰ صرف تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

(٢٤٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَا رَأَيْت ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلاَّ فِي أَوَّلِ مَا يَفْتَتِحُ.

(۲۴۶۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو صرف نماز کے شروع میں ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے۔

(٢٤٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا إِذَا افْتَتَحَا ، ثُمَّ لاَ يَعُودَانِ.

(۲۴۶۸) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت اسود اور حضرت علقمہ نماز شروع کرتے وقت تو ہاتھ بلند کرتے تھے اس کے بعد نہیں کرتے تھے۔

(٢٤٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : صَلَّيْت مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلاَتِهِ إِلاَّ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلاَةَ ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ : وَرَأَيْت الشَّعْبِيَّ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، وَأَبَا إِسْحَاقَ ، لاَ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلاَّ حِينَ يَفْتَتِحُونَ الصَّلاَةَ.

(۲۴۶۹) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز ادا کی ، انہوں نے صرف نماز شروع کرتے وقت ہاتھ بلند کئے۔ حضرت عبد الملک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ، حضرت ابراہیم اور حضرت ابو اسحاق کو دیکھا کہ وہ صرف نماز شروع کرتے وقت ہاتھ بلند کیا کرتے تھے۔

(٦) في التعويذ كَيْفَ هُوَ ؟ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ، أَوْ بَعْدَهَا؟

نماز میں اعوذ باللہ قراءت سے پہلے پڑھی جائے گی یا بعد میں؟

(٢٤٧٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : افْتَتَحَ عُمَرُ الصَّلاَةَ . ثُمَّ كَبَّرَ ، ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ ، وَلاَ إلَهَ غَيْرُكَ ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

(۲۴۷۰) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور پھر یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کے بعد آپ تعوذ پڑھتے پھر سورۂ فاتحہ کی تلاوت فرماتے۔

(٢٤٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ افْتَتَحَ الصَّلاَةَ وَكَبَّرَ فَقَالَ :سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ ، وَلاَ إلَهَ غَيْرُكَ ، ثُمَّ يَتَعَوَّذُ.

(۲۴۷۱) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہا، پھر یہ کلمات کہے (ترجمہ) اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کے بعد آپ نے تعوذ پڑھی۔

(٢٤٧٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ كَانَ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ :أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، أَوْ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۲۴۷۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تعوذ کے لئے یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ یا یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) میں شیطان مردود سے اللہ سمیع وعلیم کی پناہ چاہتا ہے۔

(٢٤٧٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ كَهْمَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَسْتَعِيذُ بِالسَّمِيعِ الْعَلِيمِ ، فَقَالَ:مَا هَذَا ؟ قُلْ :أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، إنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

(۲۴۷۳) حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اعوذ باللہ السمیع العلیم پڑھ رہا تھا تو میرے والد فرمانے لگے کہ یہ کیا ہے؟ تم اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو۔ اللہ تعالیٰ سمیع وعلیم تو ہے ہی۔

(٢٤٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ قَبْلَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبَعْدَهَا، وَيَقُولُ فِي تَعَوُّذِهِ :أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ يَحْضُرُونِ.

(۲۴۷۴) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ سورۂ فاتحہ سے پہلے اور سورۂ فاتحہ کے بعد تعوذ پڑھا کرتے تھے۔ وہ اپنے تعوذ میں یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) میں شیطانی وساوس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے بھی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔

(٢٤٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلاَةَ ، قَالَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، مِنْ هَمْزِهِ ، وَنَفْخِهِ ، وَنَفْثِهِ.

(۲۴۷۵) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے شروع میں فرماتے ہوئے سنا

(ترجمہ) اے اللہ! میں شیطان مردود کی طرف سے متوجہ کردہ بیماری، اس کی طرف سے مسلط کردہ تکبر اور اس کی طرف سے الہام کردہ شعر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۷) ما يجزىء مِنِ افْتِتَاحِ الصَّلاَةِ

نماز کن کلمات سے شروع کی جاسکتی ہے؟

(۲٤٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سَبَّحَ ، أَوْ كَبَّرَ ، أَوْ هَلَّلَ أَجْزَأَهُ فِي الإِفْتِتَاحِ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَي السَّهْوِ.

(۲۴۷۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آدمی نے اگر نماز شروع کرتے وقت سبحان اللہ، اللہ اکبر یا لا الہ الا اللہ کہا تو جائز ہے۔ اور سہو کے دو سجدے ہوتے ہیں۔

(۲٤٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا سَبَّحَ، أَوْ هَلَّلَ فِي افْتِتَاحِ الصَّلاَةِ، أَجْزَأَهُ مِنَ التَّكْبِيرِ.

(۲۴۷۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر نماز کے شروع کرتے وقت سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہا تو یہ کلمات اللہ اکبر کے قائم مقام ہو جائیں گے۔

(۲٤٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ سُئِلَ ، بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ الأَنْبِيَاءُ يَسْتَفْتِحُونَ الصَّلاَةَ ؟ قَالَ : بِالتَّوْحِيدِ ، وَالتَّسْبِيحِ ، وَالتَّهْلِيلِ.

(۲۴۷۸) حضرت ابو العالیہ سے سوال کیا گیا کہ انبیاء علیہم السلام کن کلمات سے نماز شروع کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ وہ توحید، تسبیح اور تہلیل کے کلمات سے نماز شروع کیا کرتے تھے۔

(۲٤٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : بِأَيِّ أَسْمَاءِ اللهِ افْتَتَحْتَ الصَّلاَةَ أَجْزَأَكَ.

(۲۴۷۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کسی بھی نام سے نماز شروع کرلو تو جائز ہے۔

(۸) فی الرجل يَنْسَى تَكْبِيرَةَ الافْتِتَاحِ

اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ بھول جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۲٤٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا نَسِيَ تَكْبِيرَةَ الافْتِتَاحِ اسْتَأْنَفَ.

(۲۴۸۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص تکبیر تحریمہ بھول جائے تو دوبارہ نئے سرے سے نماز پڑھے۔

(۲٤٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى تَكْبِيرَةَ الافْتِتَاحِ ، قَالَ : تُجْزِئُهُ تَكْبِيرَةُ

الرُّكُوعِ.

(۲۴۸۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ بھول جائے تو رکوع کی تکبیر اس کے لئے کافی ہے۔

(٢٤٨٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ ؛ فِي الرَّجُلِ إِذَا نَسِيَ أَنْ يُكَبِّرَ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلاَةَ ، فَإِنَّهُ يُكَبِّرُ إِذَا ذَكَرَ ، فَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ حَتَّى يُصَلِّيَ مَضَتْ صَلاَتُهُ ، وَتُجْزِءُهُ تَكْبِيرَةُ الرُّكُوعِ.

(۲۴۸۲) حضرت زہری اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز شروع کرتے وقت تکبیر تحریمہ بھول جائے تو جب اسے یاد آئے تکبیر کہہ لے۔ اگر اسے نماز سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو نماز جائز ہے، کیونکہ رکوع کی تکبیر اس کے لئے کافی ہے۔

(٢٤٨٣) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :إِذَا نَسِيَ الإِمَامُ التَّكْبِيرَةَ الأُولَى الَّتِي يَفْتَتِحُ بِهَا الصَّلاَةَ أَعَادَه ، قَالَ الْحَكَمُ :يُجْزِءُهُ تَكْبِيرَةُ الرُّكُوعِ.

(۲۴۸۳) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر امام نماز شروع کرنے سے پہلے تکبیر تحریمہ بھول جائے تو نماز کا اعادہ کرے۔ حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ رکوع کی تکبیر اس کے لئے کافی ہو جائے گی۔

(٢٤٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ :يُكَبِّرُ إِذَا ذَكَرَ.

(۲۴۸۴) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ جب یاد آجائے تو وہ تکبیر کہہ لے۔

(٩) في المرأة إذَا افْتَتَحَتِ الصَّلاَةَ، إلَى أَيْنَ تَرْفَعُ يَدَيْهَا

عورت نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کہاں تک اٹھائے گی؟

(٢٤٨٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ زَيْتُونَ ، قَالَ :رَأَيْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَرْفَعُ يَدَيْهَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهَا حِينَ تَفْتَتِحُ الصَّلاَةَ ، وَإِذَا قَالَ الإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، رَفَعَتْ يَدَيْهَا فِي الصَّلاَةِ ، وَقَالَتَ :اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(۲۴۸۵) حضرت عبدربہ بن زیتون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے نماز شروع کرتے وقت کندھوں تک ہاتھ اٹھائے۔ جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتا تو وہ نماز میں رفع یدین کرتیں اور ساتھ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتیں۔

(٢٤٨٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَيْخٌ لَنَا ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً ؛ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ كَيْفَ تَرْفَعُ يَدَيْهَا فِي الصَّلاَةِ ؟ قَالَ :حَذْوَ ثَدْيَيْهَا.

(۲۴۸۶) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ عورت نماز میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے؟ فرمایا چھاتی کے برابر تک۔

(۲٤۸۷) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ جَرَّاحٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :تَرْفَعُ يَدَيْهَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهَا.

(۲۴۸۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ عورت اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھائے گی۔

(۲٤۸۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا اسْتَفْتَحَتِ الصَّلاَةَ ، تَرْفَعُ يَدَيْهَا إِلَى ثَدْيَيْهَا.

(۲۴۸۸) حضرت حماد فرمایا کرتے تھے کہ عورت نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو چھاتی تک اٹھائے گی۔

(۲٤۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :تُشِيرُ الْمَرْأَةُ بِيَدَيْهَا بِالتَّكْبِيرِ كَالرَّجُلِ ؟ قَالَ :لاَ تَرْفَعُ بِذَلِكَ يَدَيْهَا كَالرَّجُلِ ، وَأَشَارَ فَخَفَضَ يَدَيْهِ جِدًّا ، وَجَمَعَهُمَا إِلَيْهِ جِدًّا ، وَقَالَ :إِنَّ لِلْمَرْأَةِ هَيْئَةً لَيْسَتْ لِلرَّجُلِ ، وَإِنْ تَرَكَتْ ذَلِكَ فَلاَ حَرَجَ.

(۲۴۸۹) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا عورت نماز میں تکبیر تحریمہ کہتے وقت مرد کی طرح اشارہ کرے گی؟ فرمایا کہ وہ مرد کی طرح اشارہ نہیں کرے گی۔ بلکہ وہ اپنے ہاتھوں کو بہت نیچا رکھے گی اور اپنے ساتھ جوڑ کر رکھے گی۔ حضرت عطاء نے یہ بھی فرمایا کہ عورتوں کا جسم مردوں جیسا نہیں ہوتا، اگر وہ اسے چھوڑ بھی دے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲٤۹۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَاصِمٌ الأَحْوَلُ ، قَالَ :رَأَيْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ كَبَّرَتْ فِي الصَّلاَةِ ، وَأَوْمَأَتْ حَذْوَ ثَدْيَيْهَا ، وَوَصَفَ يَحْيَى فَرَفَعَ يَدَيْهِ جَمِيعًا.

(۲۴۹۰) حضرت عاصم احول فرماتے ہیں کہ میں نے حفصہ بنت سیرین کو دیکھا کہ انہوں نے نماز میں تکبیر کہی اور ہاتھوں کو چھاتی تک بلند کیا۔ حضرت یحییٰ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا۔

(۱۰) مَنْ كَانَ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ وَلاَ يَنْقُصه فِي كُلِّ رَفْعٍ وَخَفْضٍ

جو حضرات تمام اعمال میں تکبیر کہا کرتے تھے

(۲٤۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ ، وَوَضْعٍ ، وَقِيَامٍ ، وَقُعُودٍ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ. (ترمذی ۲۵۳۔ احمد ۴۴۳)

(۲۴۹۱) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر رفع و وضع اور قیام و قعود کے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔

(۲٤۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَصَمِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، وَعُثْمَانَ لاَ يُنْقِصُونَ التَّكْبِيرَ. (احمد ۳/ ۱۲۵۔ عبدالرزاق ۲۵۰)

(۲۴۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کسی عمل میں تکبیر نہیں چھوڑتے تھے۔

(٢٤٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ.

(۲۴۹۳) حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پوری طرح تکبیر کہا کرتے تھے۔

(٢٤٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :قَالَ عَمَّارٌ :لَوْ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيٌّ مِنَ الْفَضْلِ إِلاَّ إِحْيَاءَ هَاتَيْنِ التَّكْبِيرَتَيْنِ ، يَعْنِي :إِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا سَجَدَ.

(۲۴۹۴) حضرت عمار فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اگر کوئی فضیلت والا عمل نہ کرتے تو ان دو تکبیروں کا احیاء ہی ان کے لئے کافی تھا۔ یعنی رکوع اور سجدے کی تکبیر۔

(٢٤٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :أَوْصَانِي قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ أَنْ أُكَبِّرَ كُلَّمَا سَجَدْت وَكُلَّمَا رَفَعْت.

(۲۴۹۵) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں سجدے میں جاتے ہوئے اور سجدے سے اٹھتے ہوئے تکبیر کہا کروں۔

(٢٤٩٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ : كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يُعَلِّمُنَا التَّكْبِيرَ فِي الصَّلاَةِ ، نُكَبِّرُ إِذَا خَفَضْنَا ، وَإِذَا رَفَعْنَا.

(۲۴۹۶) حضرت وہب بن کیسان فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز میں تکبیر اس طرح سکھایا کرتے تھے کہ ہم نیچے جاتے ہوئے اور اوپر اٹھتے وقت تکبیر کہا کریں۔

(٢٤٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ مَرْوَانَ كَانَ يَسْتَخْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَكَانَ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ.

(۲۴۹۷) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ مروان حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نماز کا کہا کرتا تھا وہ پوری تکبیریں کہا کرتے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی پوری تکبیریں کہا کرتے تھے۔

(٢٤٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ.

(۲۴۹۸) حضرت عون بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پوری تکبیریں کہا کرتے تھے۔

(٢٤٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ ، وَكُلَّمَا رَفَعَ ، وَكُلَّمَا نَهَضَ.

(۲۴۹۹) حضرت ابو رزین فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سجدے میں جاتے ہوئے اور سجدے سے اٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔

(۲۵۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ عَلِيٍّ ، وَابْنِ مَسْعُودٍ فَكَانَا يُتِمَّانِ التَّكْبِيرَ.

(۲۵۰۰) حضرت ابورزین فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ دونوں حضرات تمام تکبیریں کہا کرتے تھے۔

(۲۵۰۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ ، وَإِذَا نَهَضَ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ.

(۲۵۰۱) حضرت بردفرماتے ہیں کہ حضرت مکحول سجدے میں جاتے ہوئے اور دونوں رکعات کے درمیان اٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔

(۲۵۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ ، وَإِذَا نَهَضَ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ.

(۲۵۰۲) حضرت داود فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعثمان سجدے میں جاتے ہوئے اور دونوں رکعات کے درمیان اٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔

(۲۵۰۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ.

(۲۵۰۳) حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تمام تکبیریں کہا کرتے تھے۔

(۲۵۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُكَبِّرُ لِنَهْضَتِهِ.

(۲۵۰۴) حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت ابن الزبیر رکعت سے اٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔

(۲۵۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ لِقَوْمِهِ : قُومُوا حَتَّى أُصَلِّيَ بِكُمْ صَلاَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَصَفَّنَا خَلْفَهُ ، فَكَبَّرَ ، ثُمَّ قَرَأَ ، ثُمَّ كَبَّرَ ، ثُمَّ رَكع ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ ، فَصَنَعَ ذَلِكَ فِي صَلاَتِهِ كُلِّهَا.

(احمد ۳۴۲۔ طبرانی ۳۴۱۱)

(۲۵۰۵) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی قوم کے لوگوں سے فرمایا ''اٹھو، میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سکھاتا ہوں'' لوگوں نے ان کے پیچھے صفیں باندھ لیں، پھر آپ نے تکبیر کہی پھر قراءت کی، پھر تکبیر کہی، پھر رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا اور پھر تکبیر کہی۔ انہوں نے پوری نماز اسی طرح ادا فرمائی۔

(۲۵۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بُرَيْد بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : صَلَّى بِنَا عَلِيٌّ يَوْمَ الْجَمَلِ صَلاَةً ، ذَكَّرَنَا بِهَا صَلاَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِمَّا أَنْ نَكُونَ نَسِينَاهَا ، وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ تَرَكْنَاهَا عَمْدًا ، يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَخَفْضٍ ، وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ ، وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ.

(ابن ماجہ ۹۱۷۔ احمد ۴/ ۳۹۲)

(۲۵۰۶) حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل میں ہمیں نماز پڑھائی اور یہ بھی فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسی نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر یا تو ہم اسے بھول گئے یا ہم نے اسے جان بوجھ کر چھوڑ دیا۔ انہوں نے یوں نماز پڑھائی کہ ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے اور قیام وقعود کے وقت اللہ اکبر کہا۔ اور انہوں نے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

(۲۵۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ مَعَ عَلِيٍّ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ ، فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلاَتِهِ ، قَالَ عِمْرَانُ : صَلَّى بِنَا هَذَا مِثْلَ صَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(بخاری ۸۲۶۔ مسلم ۳۳)

(۲۵۰۷) حضرت مطرف بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ وہ سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے تھے۔ اور سر اٹھاتے ہوئے بھی تکبیر کہتے تھے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمران فرمانے لگے "انہوں نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی نماز پڑھائی ہے"

(۲۵۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا رَكَعَ ، قَالَ : فَذُكِرَ ذَلِكَ لأَبِي جَعْفَرٍ ، فَقَالَ : قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا صَلاَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ سَعِيدٌ : إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ يُزَيِّنُ بِهِ الرَّجُلُ صَلاَتَهُ.

(۲۵۰۸) حضرت عبدالملک فرماتے ہیں کہ سعید بن جبیر رکوع سے اٹھتے وقت اور رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔ جب ابو جعفر سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز یہی تھا۔ حضرت سعید یہ بھی فرماتے تھے کہ اس عمل کی وجہ سے نماز کی شان بڑھ جاتی ہے۔

(۲۵۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ ، قَالَ : إِنَّهَا كَانَتْ صَلاَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ لَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ. (عبدالرزاق ۲۴۹۷)

(۲۵۰۹) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ مجھے علی بن حسین نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یونہی نماز پڑھا کرتے تھے۔ ان سے ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی اٹھتے ہوئے اور جھکتے ہوئے اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔

(۲۵۱۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ يَعْلَى يُصَلِّي عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ وَضْعٍ وَرَفْعٍ ، قَالَ : فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ : أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلاَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ أُمَّ لِعِكْرِمَةَ. (بخاری ۷۸۷۔ ابن خزیمہ ۵۷۷)

(۲۵۱۰) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت یعلیٰ کو مقامِ ابراہیم کے پاس نماز پڑھتے دیکھا وہ اٹھتے اور جھکتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انہیں یہ بات بتائی۔ وہ فرمانے لگے کہ کیا یہ رسول

اللہ ﷺ کی نماز نہیں تھی؟

(۲۵۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى لَنَا كَبَّرَ كُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ ، وَإِذَا انْصَرَفَ ، قَالَ : أَنَا أَشْبَهُكُمْ صَلاَةً بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (بخاری ۷۸۵۔ مسلم ۲۹۳)

(۲۵۱۱) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب ہمیں نماز پڑھاتے تو جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔ اور جب سلام پھیر لیتے تو فرماتے کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز سکھا رہا تھا۔

(۱۱) مَنْ كَانَ لاَ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ وَيُنْقِصُهُ ، وَمَا جَاءَ فِيهِ

جن حضرات کے نزدیک ہر ہر عملِ نماز میں تکبیر ضروری نہیں

(۲۵۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِمْرَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَ لاَ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ . (احمد ۳/ ۴۰۷)

(۲۵۱۲) حضرت عبد الرحمٰن بن أبزی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے، آپ ہر ہر عمل میں تکبیر نہیں کہا کرتے تھے۔

(۲۵۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِمْرَانَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ لاَ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ .

(۲۵۱۳) حضرت حسن بن عمران فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ہر ہر عمل میں تکبیر نہیں کہا کرتے تھے۔

(۲۵۱٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَانَ لاَ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ .

(۲۵۱۴) حضرت حمید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے پیچھے نماز پڑھی ہے، وہ ہر ہر عمل میں تکبیر نہیں کہا کرتے تھے۔

(۲۵۱۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ نَقَصَ التَّكْبِيرَ زِيَادٌ .

(۲۵۱۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے زیاد نے نماز میں تکبیریں کہنا چھوڑی ہیں۔

(۲۵۱٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ الْقَاسِمِ وَسَالِمٍ فَكَانَا لاَ يُتِمَّانِ التَّكْبِيرَ .

(۲۵۱۶) حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم کے پیچھے نماز پڑھی ہے، وہ دونوں ہر ہر عمل میں تکبیر نہیں کہا کرتے تھے۔

(۲۵۱۷) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ وَسَالِمٍ ؛ مِثْلَهُ .

(۲۵۱۷) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۵۱۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، فَكَانَ لَا يُتِمُّ التَّكْبِيرَ.

(۲۵۱۸) حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ ہر ہر عمل میں تکبیر نہیں کہا کرتے تھے۔

(۲۵۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَنْقُصُ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ مِسْعَرٌ : إِذَا انْحَطَّ بَعْدَ الرُّكُوعِ لِلسُّجُودِ لَمْ يُكَبِّرْ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ الثَّانِيَةَ لَمْ يُكَبِّرْ.

(۲۵۱۹) حضرت یزید الفقیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر نماز میں تکبیرات کم کردیا کرتے تھے۔ حضرت مسعر فرماتے ہیں کہ جب وہ رکوع سے سجدہ میں جاتے تھے تو تکبیر نہیں کہتے تھے۔ اور جب دوسرا سجدہ کرنے لگتے تو اس وقت بھی تکبیر نہیں کہتے تھے۔

(۱۲) فی الرجل یدرك الإمَامَ وَهُوَ رَاكِعٌ ، هَلْ تُجْزِئُهُ تَكْبِيرَةٌ

اگر کوئی شخص رکوع کی حالت میں امام سے مل جائے تو کیا اسے وہ رکعت مل جائے گی یا نہیں؟

(۲۵۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالاَ : إِذَا أَدْرَكَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ رُكُوعًا ، فَإِنَّهُ يُجْزِئُهُ تَكْبِيرَةٌ وَاحِدَةٌ.

(۲۵۲۰) حضرت ابن عمر اور حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص امام کو حالت رکوع میں مل جائے تو اس کے لئے ایک تکبیر کہنا کافی ہے۔

(۲۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَجِيئَانِ وَالإِمَامُ رَاكِعٌ فَيُكَبِّرَانِ تَكْبِيرَةَ الافْتِتَاحِ لِلصَّلاَةِ وَلِلرَّكْعَةِ.

(۲۵۲۱) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت زید بن ثابت امام کے رکوع میں ہونے کی حالت میں اگر نماز میں شریک ہوتے تو رکوع اور نماز کے لئے ایک ہی تکبیر کہا کرتے تھے۔

(۲۵۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : وَاحِدَةٌ تُجْزِئُكَ.

(۲۵۲۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے ایک تکبیر کافی ہے۔

(۲۵۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ أَبِي نَجِيحٍ : الرَّجُلُ يَنْتَهِي إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ رُكُوعٌ فَيُكَبِّرُ تَكْبِيرَةً وَيَرْكَعُ ؟ قَالَ : كَانَ مُجَاهِدٌ يَقُولُ : تُجْزِئُهُ.

(۲۵۲۳) حضرت ابن علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی نجیح سے پوچھا کہ آدمی جماعت میں اس حال میں شریک ہو کہ لوگ

حالت رکوع میں ہیں تو کیا وہ ایک تکبیر کہہ کر رکوع کرلے؟ وہ فرمانے لگے کہ حضرت مجاہد فرمایا کرتے تھے کہ اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے۔

(٢٥٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : تُجْزِئُهُ التَّكْبِيرَةُ ، وَإِنْ زَادَ فَهُوَ أَفْضَلُ.

(۲۵۲۴) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک تکبیر جائز ہے اگر زیادہ کہے تو افضل ہے۔

(٢٥٢٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : تُجْزِئُهُ التَّكْبِيرَةُ.

(۲۵۲۵) حضرت ابن المسیب فرماتے ہیں کہ ایک تکبیر جائز ہے۔

(٢٥٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي عُمَارَةَ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : كَبِّرْ تَكْبِيرَةً.

(۲۵۲۶) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ ایک تکبیر کہہ لو۔

(٢٥٢٧) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ؛ تُجْزِئُهُ تَكْبِيرَةٌ.

(۲۵۲۷) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ ایک تکبیر کافی ہے۔

(٢٥٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُكَبِّرَ تَكْبِيرَتَيْنِ ، فَإِنْ عَجَّلَ ، أَوْ نَسِيَ فَكَبَّرَ تَكْبِيرَةً أَجْزَأَهُ.

(۲۵۲۸) حضرت حسن اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ آدمی دو تکبیریں کہے۔ اگر جلدی میں یا بھول کر ایک تکبیر کہہ لی تو پھر بھی جائز ہے۔

(٢٥٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، فَقَالَ : تُجْزِئُهُ تَكْبِيرَةٌ.

(۲۵۲۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ ایک تکبیر کافی ہے۔

(١٣) مَنْ كَانَ يُكَبِّرُ تَكْبِيرَتَيْنِ

جو حضرات اس موقع پر دو تکبیریں کہا کرتے تھے

(٢٥٣٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : يُكَبِّرُ تَكْبِيرَتَيْنِ.

(۲۵۳۰) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ دو تکبیریں کہے گا۔

(٢٥٣١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِيءُ إِلَى الإِمَامِ وَهُوَ رَاكِعٌ ؟ قَالَ : لِيَفْتَتِحِ الصَّلاَةَ بِتَكْبِيرَةٍ ، وَيُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلاَ يُجْزِئُهُ.

(۲۵۳۱) حضرت ابراہیم حنفی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اس حال میں جماعت کے ساتھ شامل ہو جبکہ امام رکوع کی حالت میں ہو۔ فرمایا وہ نماز میں شامل ہونے کے لئے تکبیر تحریمہ کہے اور پھر تکبیر کہہ کر

رکوع میں شامل ہو جائے۔ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔

(٢٥٣٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : يُكَبِّرُ تَكْبِيرَةً لِلإِفْتِتَاحِ وَيُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ.

(۲۵۳۲) حضرت ابو عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ ایک تکبیر نماز میں شامل ہونے کے لئے اور ایک تکبیر رکوع کے لئے کہے گا۔

(٢٥٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: يُكَبِّرُ تَكْبِيرَتَيْنِ.

(۲۵۳۳) حضرت ابو عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ دو تکبیریں کہے گا۔

(١٤) مَنْ قَالَ إِذَا أَدْرَكْتَ الإِمَامَ وَهُوَ رَاكِعٌ فوضعتَ يديك على ركبتيك من قبل أن يرفع رأسه فقد أدركتَهُ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں: اگر آپ نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا اور اس کے سر اٹھانے سے پہلے آپ نے اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیئے تو وہ رکعت آپ کو مل گئی

(٢٥٣٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إِذَا جِئْتَ وَالإِمَامُ رَاكِعٌ فَوَضَعْتَ يَدَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَدْ أَدْرَكْتَ.

(۲۵۳۴) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ اگر آپ نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا اور اس کے سر اٹھانے سے پہلے آپ نے اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دیئے تو وہ رکعت آپ کو مل گئی۔

(٢٥٣٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :مَنْ أَدْرَكَ الإِمَامَ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَدْ أَدْرَكَ السَّجْدَةَ.

(۲۵۳۵) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ جو شخص امام کے سر اٹھانے سے پہلے رکوع میں اس کے ساتھ مل گیا اسے وہ رکعت مل گئی۔

(٢٥٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ :الرَّجُلُ يَنْتَهِي إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ رُكُوعٌ وَقَدْ رَفَعَ الإِمَامُ رَأْسَهُ ؟ قَالَ :بَعْضُكُمْ أَئِمَّةُ بَعْضٍ.

(۲۵۳۶) حضرت داود کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے سوال کیا کہ ایک آدمی جماعت میں اس حال میں شریک ہو کہ لوگ رکوع میں تھے لیکن امام نے سر اٹھا لیا تھا اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا تم لوگ ایک دوسرے کے امام ہو۔

(٢٥٣٧) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ رُكُوعٌ ، فَكَبَّرْتَ

ثُمَّ رَكَعْتَ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعُوا رُؤُوسَهُمْ ، فَقَدْ أَدْرَكْتَ الرَّكْعَةَ.

(۲۵۳۷) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ جب تم مسجد میں داخل ہو اور لوگوں کو دیکھو کہ حالت رکوع میں ہیں، تم تکبیر کہہ کے ان کے سر اٹھانے سے پہلے رکوع کرلو تو تمہیں وہ رکعت مل گئی۔

(۱۵) مَنْ كَانَ يَقُولُ إِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ يَدَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ رکوع کرتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا ہے

(۲۵۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ ، قَالَ : أَتَيْنَا أَبَا مَسْعُودٍ فَقُلْنَا : أَرِنَا صَلاَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : هَكَذَا صَلَّى بِنَا.

(ابوداؤد ۸۵۹۔ احمد ۴/ ۱۱۹)

(۲۵۳۸) حضرت سالم براد کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو مسعود کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز سکھا دیجئے۔ انہوں نے تکبیر کہی، پھر رکوع کیا، پھر اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا اور پھر فرمایا کہ حضور ﷺ نے ہمیں اس طرح نماز پڑھائی تھی۔

(۲۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : لأَنْظُرَنَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

(۲۵۳۹) حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے دل میں کہا کہ میں ضرور بضرور حضور ﷺ کا انداز دیکھوں گا۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے رکوع میں جانے کا ارادہ کیا تو دونوں ہاتھوں کو بلند کیا، پھر رکوع کیا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔

(۲۵۴۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلاَّدٍ ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِرَجُلٍ : إِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ بِمَا شِئْتَ ، فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَرْكَعَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ ، وَمَكِّنْ لِرُكُوعِكَ. (ترمذی ۳۰۲۔ احمد ۳۴۰)

(۲۵۴۰) حضرت رفاعہ بن رافع فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ جب تم قبلے کی طرف رخ کرو تو تکبیر کہو اور قرآن مجید میں سے جو چاہو پڑھ لو، پھر جب تم رکوع میں جاؤ تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھ دو اور اطمینان سے رکوع کرو۔

(۲۵۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَارِثَةَ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ. (ابن ماجہ ۸۷۴)

(۲۵۴۱) حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب رکوع فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے۔

(۲٥٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ رَاكِعًا وَقَدْ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

(۲۵۴۲) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دیکھا کہ آپ نے رکوع کرتے وقت اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے ہوئے تھے۔

(۲٥٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

(۲۵۴۳) حضرت ابو معمر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا کرتے تھے۔

(۲٥٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :رَكَعْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي ، فَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ ، فَضَرَبَ سَعْدٌ يَدِي ، ثُمَّ قَالَ :كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ، ثُمَّ أُمِرْنَا بِالرُّكَبِ.

(بخاری ۷۹۰۔ مسلم ۳۱)

(۲۵۴۴) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا، میں نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لئے۔ انہوں نے میرے ہاتھوں پر مارا اور فرمایا کہ پہلے ہم بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے، پھر ہمیں حکم ہوا کہ ہم ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

(۲٥٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

(۲۵۴۵) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ جب رکوع کرتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا کرتے تھے۔

(۲٥٤٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :قَامَ فِينَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَنْصَارِ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ ، فَقَالَ : إِذَا رَكَعَ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَلْيُمَكِّنْ حَتَّى يَعْلُوَ عَجْبُ ذَنَبِهِ.

(۲۵۴۶) حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ قادسیہ کی لڑائی کے دوران ایک انصاری صحابی ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جب کوئی شخص رکوع کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے اور خوب جھکے یہاں تک کہ اس کی کمر کا نچلا حصہ بلند ہو جائے۔

(۲٥٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :إِذَا رَكَعْتَ فَانْصِبْ وَجْهَكَ لِلْقِبْلَةِ، وَضَعْ يَدَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ ، وَلاَ تُدَبِّحْ كَمَا يُدَبِّحُ الْحِمَارُ.

(۲۵۴۷) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب تم رکوع کرو تو اپنے چہرے کو قبلے کی طرف رکھو اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھو۔ اور سر کو اتنا زیادہ نہ جھکاؤ کہ وہ گدھے کے سر کی طرح کمر سے نیچے چلا جائے۔

(۲۵٤۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا رَكَعْت فَضَعْ كَفَّيْك عَلَى رُكْبَتَيْك ، وَابْسُطْ ظَهْرَك ، وَلاَ تُقْنِعْ رَأْسَك ، وَلاَ تُصَوِّبْهُ ، وَلاَ تَمْتَدَّ ، وَلاَ تَقْبِضْ.

(۲۵۴۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم رکوع کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھو، اپنی کمر کو بچھالو، اپنے سر کو نہ تو کمر سے اونچا رکھو اور نہ ہی کمر سے نیچا، نہ اسے زیادہ پھیلاؤ اور نہ ہی بالکل سکیڑ کے رکھو۔

(۲۵٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :كَانَ أَبِي إِذَا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

(۲۵۴۹) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ میرے والد جب رکوع کرتے تھے تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے تھے۔

(۲۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

(۲۵۵۰) حضرت حسن بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا کہ وہ رکوع میں اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے۔

(۲۵۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ إِذَا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

(۲۵۵۱) حضرت موسیٰ بن نافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا کہ وہ رکوع میں اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے۔

(۲۵۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ ، فَأَمْسِكُوا بِالرُّكَبِ. (نسائی ۶۲۳)

(۲۵۵۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے گھٹنوں کو رکوع میں پکڑنا سنت قرار دیا گیا ہے لہٰذا تم انہیں پکڑو۔

(۲۵۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا رَكَعْتَ ، فَإِنْ شِئْتَ قُلْتَ هَكَذَا ، وَإِنْ شِئْتَ وَضَعْتَ يَدَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ ، وَإِنْ شِئْتَ قُلْتَ هَكَذَا، يَعْنِي: طَبَّقْتَ.

(۲۵۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم رکوع کرو تو چاہو تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ دو اور اگر چاہو تو دونوں گھٹنوں کے درمیان ایک دوسرے کے اوپر رکھ دو۔

(۱٦) مَنْ كَانَ يُطَبِّقُ يَدَيْهِ بَيْنَ فَخِذَيْهِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ رکوع میں دونوں ہاتھوں کو رانوں کے درمیان ایک دوسرے کے اوپر رکھا جائے گا

(۲۵۵٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : دَخَلَ الأَسْوَدُ وَعَلْقَمَةُ عَلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :صَلَّى هَؤُلاَءِ بَعْدُ ؟ قَالاَ .لاَ ، قَالَ :فَقُومُوا فَصَلُّوا ، وَلَمْ يَأْمُرْ بِأَذَانٍ ، وَلاَ إِقَامَةٍ ، وَتَقَدَّمَ هو

فَصَلَّى بِنَا ، فَذَهَبْنَا نَتَأَخَّرُ فَأَخَذَ بِأَيْدِينَا فَأَقَامَنَا مَعَهُ ، فَلَمَّا رَكَعْنَا وَضَعَ الأَسْوَدُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، فَنَظَرَ عَبْدُ اللهِ فَأَبْصَرَهُ فَضَرَبَ يَدَهُ ، فَنَظَرَ الأَسْوَدُ فَإِذَا يَدَا عَبْدِ اللهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَقَدْ خَالَفَ بين أَصَابِعِهِ ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ ، قَالَ : إِذَا كُنْتُمْ ثَلاَثَةً فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ ، وَإِذَا رَكَعْتَ فَأَفْرِشْ ذِرَاعَيْكَ فَخِذَيْكَ ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى اخْتِلاَفِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّهُ سَيَكُونُ أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصَّلاَةَ شَرَقَ الْمَوْتَى ، وَأَنَّهَا صَلاَةُ مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْ حِمَارٍ ، وَصَلاَةُ مَنْ لاَ يَجِدُ بُدًّا ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيُصَلِّ الصَّلاَةَ لِمِيقَاتِهَا ، وَلْتَكُنْ صَلاَتُكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً ، فَقُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : كَانَ عَلْقَمَةُ وَالأَسْوَدُ يَفْعَلاَنِ ذَلِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : تَفْعَلُ أَنْتَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : إِنَّ النَّاسَ يَضَعُونَ أَيْدِيَهُمْ عَلَى رُكَبِهِمْ ؟ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : سَمِعْتُ أَبَا مَعْمَرٍ يَقُولُ : رَأَيْتُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

(۲۵۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود اور حضرت علقمہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا ان لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ان دونوں نے کہا نہیں۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا اٹھو اور نماز پڑھو، انہوں نے نہ اذان کا حکم دیا اور نہ اقامت کا۔ پھر وہ آگے بڑھے اور انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ہم پیچھے ہٹنے لگے تو انہوں نے ہمیں پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑا کرلیا۔ جب ہم نے رکوع کیا تو اسود نے اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ دیئے۔ جب حضرت عبد اللہ نے انہیں ایسا کرتے دیکھا تو ان کے ہاتھوں پر مارا۔ اسود نے دیکھا کہ حضرت عبد اللہ کے دونوں ہاتھ ان کے گھٹنوں کے درمیان تھے اور انہوں نے اپنی انگلیوں کو کھول رکھا تھا۔ جب حضرت عبد اللہ نے نماز مکمل کرلی تو فرمایا ''جب تم تین ہو تو تم میں سے ایک آدمی نماز پڑھائے، جب تم رکوع کرو تو اپنے بازوؤں کو اپنی رانوں پر بچھالو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کی حالت میں انگلیوں کو کھول کر رکھا کرتے تھے اور یہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے۔ اس کے بعد حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو نماز کو مردہ کردیں گے۔ وہ ایسی نماز ہوگی جو گدھے سے زیادہ بری ہوگی اور اس نماز کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ جب تم میں سے کوئی ایسا زمانہ پالے تو اپنی نماز کو اس کے وقت پر ادا کرلے۔ اور ان کے ساتھ محض نفل کے طور پر شریک ہو۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ کیا اس کے بعد پھر حضرت اسود اور حضرت علقمہ یونہی کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ بھی ایسا ہی کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کہ بہت سے لوگ تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے ہیں۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو معمر کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھا کرتے تھے۔

(۲۵۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : عَلَّمَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ رَكَعَ فَطَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ.

(نسائی ۶۲۰۔ ابن خزیمہ ۵۹۵)

(۲۵۵۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز اس طرح سکھائی کہ آپ نے تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھائے، اور پھر رکوع کیا اور رکوع میں دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان رکھا۔

(٢٥٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : أَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُطَبِّقُ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى فَيجعلهما بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَيُفْرِشُ ذِرَاعَيْهِ فَخِذَيْهِ إِذَا رَكَعَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : أَلاَ أَفْعَلُ ذَلِكَ ؟ قَالَ : إِنَّ عُمَرَ كَانَ يُطَبِّقُ بِكَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

(۲۵۵۶) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ رکوع میں اپنے ہاتھوں کو دونوں ٹانگوں کے درمیان ایک دوسرے کے اوپر رکھا کرتے تھے اور اپنے بازوؤں کو رانوں پر بچھالیا کرتے تھے۔؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا میں بھی یونہی کیا کروں؟ فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا کرتے تھے۔

(٢٥٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُثْمَانَ بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ إِذَا رَكَعَ طَبَّقَ.

(۲۵۵۷) حضرت عثمان بن ابی ہند فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ کو دیکھا کہ رکوع کرتے وقت ہاتھوں کو دونوں ٹانگوں کے درمیان ایک دوسرے پر رکھا کرتے تھے۔

(٢٥٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ ، يَعْنِي : يُطَبِّقُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوعِ . قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : فَذَكَرْتُهُ لابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لَعَلَّهُ فَعَلَهُ مَرَّةً.

(۲۵۵۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یونہی کیا۔ یعنی رکوع میں ہاتھوں کو دونوں ٹانگوں کے درمیان ایک دوسرے کے اوپر رکھا۔

حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایسا کیا ہوگا۔

(١٧) في الرجل إذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مَا يَقُولُ؟

رکوع سے سر اٹھا کے کیا کہنا چاہئے؟

(٢٥٥٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا هشَام ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رضى الله عنهما ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، قَالَ : اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بعْدُ ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ ، لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (مسلم ۳۴۷۔ نسائی ۶۵۴)

(۲۵۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ)

اے اللہ! تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، آسمان وزمین اوران دونوں کے علاوہ جتنی بھی چیزیں تیرے علم میں ہیں انہیں بھر کر تیری تعریف ہے۔ تو تعریف اور بزرگی کا مالک ہے۔ جو چیز تو عطا کرنا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دینا چاہے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ کسی آدمی کا مال وسرمایہ اوراولاد تیرے مقابلے میں اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

(٢٥٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، قَالَ : اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ ، وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ. (مسلم ۲۰۲۔ ابوداؤد ۸۴۲)

(۲۵۶۰) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، آسمان وزمین اوران دونوں کے علاوہ جتنی بھی چیزیں تیرے علم میں ہیں انہیں بھر کر تیری تعریف ہے۔

(٢٥٦١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ، إِذَا رَفَعَ الإِمَامُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ ، وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

(۲۵۶۱) حضرت ابوجحیفہ فرماتے ہیں کہ جب امام رکوع سے سر اٹھاتا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، آسمان وزمین اوران دونوں کے علاوہ جتنی بھی چیزیں تیرے علم میں ہیں انہیں بھر کر تیری تعریف ہے۔

(٢٥٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ، بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ أَقُومُ وَأَقْعُدُ.

(۲۵۶۲) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ کلمات کہتے (ترجمہ) اللہ نے سن لیا اس کو جس نے اللہ کی تعریف کی، اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! سب تعریفیں تیرے لئے ہیں، تیری طرف سے عطا کردہ قوت اور تیری طرف سے عنایت کردہ طاقت کی بنا پر میں اٹھتا اور بیٹھتا ہوں۔

(٢٥٦٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَزَعَةُ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، قَالَ : اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (ابوداؤد ۸۴۳۔ نسائی ۶۵۵)

(۲۵۶۳) حضرت قزعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ!

تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، آسمان وزمین اور ان دونوں کے علاوہ جتنی بھی چیزیں تیرے علم میں ہیں انہیں بھر کر تیری تعریف ہے۔ تو تعریف اور بزرگی کا مالک ہے۔ جو چیز تو عطا کرنا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دینا چاہے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ کسی آدمی کا مال وسرمایہ اور اولاد تیرے مقابلے میں اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

(٢٥٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَامَ فِي الصَّلاَةِ ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، قَالَ :سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمِلْءَ مَا شِئْت مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْت ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْت ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْك الْجَدُّ ، يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ. (ابن ماجه ٨٧٩- ابو يعلى ٨٨٢)

(۲۵۶۴) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اللہ نے سن لیا اس کو جس نے اللہ کی تعریف کی، اے اللہ! اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، آسمان وزمین اور ان دونوں کے علاوہ جتنی بھی چیزیں تیرے علم میں ہیں انہیں بھر کر تیری تعریف ہے۔ جو چیز تو عطا کرنا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دینا چاہے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ کسی آدمی کا مال وسرمایہ اور اولاد تیرے مقابلے میں اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ یہ کلمات کہتے ہوئے آپ آواز بلند کیا کرتے تھے۔

(٢٥٦٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ ، قَالَ :اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(۲۵۶۵) حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! اے ہمارے رب! سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔

(٢٥٦٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ؛ أَنَّ مَكْحُولاً كَانَ يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ :اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمِلْءَ مَا شِئْت مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْحمدِ ، وَخَيْرُ مَا قَالَ الْعَبْدُ ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ ، لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْت ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْت ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْك الْجَدُّ.

(۲۵۶۶) حضرت برد فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، آسمان وزمین اور ان دونوں کے علاوہ جتنی بھی چیزیں تیرے علم میں ہیں انہیں بھر کر تیری تعریف ہے۔ تو تعریف اور بزرگی کا مالک ہے۔ اور تیری تعریف ان بہترین کلمات کے ساتھ جب بندے کہتے ہیں اور ہم سب تیرے بندے ہیں۔ جو چیز تو عطا کرنا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ دینا چاہے اسے کوئی دے نہیں سکتا۔ کسی آدمی کا مال وسرمایہ اور اولاد تیرے مقابلے میں اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

(٢٥٦٧) حَدَّثَنَا سُوَيْد بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَاجِشُونُ عَمِّي ،

عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

(۲۵۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے یہ کلمات فرمایا کرتے تھے (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی، اے اللہ! اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، آسمان وزمین اور ان دونوں کے علاوہ جتنی بھی چیزیں تیرے علم میں ہیں انہیں بھر کر تیری تعریف ہے۔

(۲۵۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الأَحْنَفِ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ، ثُمَّ قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، ثُمَّ قَامَ طَوِيلاً. (ترمذی ۲۶۲۔ ابوداؤد ۸۶۷)

(۲۵۶۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپ کا رکوع آپ کے قیام کے برابر ہوا کرتا تھا، پھر آپ یہ کلمات فرماتے (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی۔ پھر آپ کافی دیر تک کھڑے رہتے۔

(۲۵۶۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ ظَهْرَهُ.

(۲۵۶۹) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سیدھا کھڑے ہونے سے پہلے یہ کلمات کہتے (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف کی۔

(۲۵۷۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِـ : اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.

(۲۵۷۰) حضرت اعرج فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بلند آواز سے یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔

(۱۸) ما يقول الرَّجُلُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ؟

آدمی رکوع اور سجدے میں کیا کہے؟

(۲۵۷۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ، وَفِي سُجُودِهِ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى ، قُلْتُ أَنَا لحفص : وَبِحَمْدِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثَلاَثًا. (ابن خزيمة ۶۶۸۔ دار قطنی ۳۴۱)

(۲۵۷۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ کلمات کہتے تھے (ترجمہ) میرا رب پاک ہے عظمت

والا ہے۔ اور سجود میں یہ کلمات کہتے تھے (ترجمہ) میرا رب پاک ہے، بلند ہے۔ ابن ابی لیلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حفص سے کہا کہ ساتھ "وبحمدہ" بھی کہا کرتے تھے، انہوں نے فرمایا ہاں، اگر اللہ چاہتا تو تین مرتبہ کہا کرتے تھے۔ (ترجمہ) میرا رب پاک ہے عظمت والا ہے (ترجمہ) میرا رب پاک ہے، بلند ہے۔

(۲۵۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الأَحْنَفِ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :صَلَّيْت مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَكَعَ جَعَلَ يَقُولُ :سُبْحَانَ رَبِّي الْعَظِيمِ ، ثُمَّ سَجَدَ ، فَقَالَ :سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى.

(۲۵۷۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے، جب آپ رکوع میں جاتے تو یہ کلمات کہتے (ترجمہ) میرا رب پاک ہے عظمت والا ہے۔ اور جب سجدے میں جاتے تو یہ کلمات کہتے (ترجمہ) میرا رب پاک ہے، بلند ہے۔

(۲۵۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ. (مسلم ۲۰۸۔ ابو داؤد ۸۷۲)

(۲۵۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم رکوع کرو تو اس میں اپنے رب کی تعظیم بیان کرو اور جب سجدہ کرو تو خوب دعا کرو۔ بہت امکان ہے کہ تمہاری یہ دعا قبول ہو جائے۔

(۲۵۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نُهِيت أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ، فَإِذَا رَكَعْتُمْ فَعَظِّمُوا اللَّهَ ، وَإِذَا سَجَدْتُمْ فَاجْتَهِدُوا فِي الْمَسْأَلَةِ ، فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ. (ابو يعلى ۲۹۷)

(۲۵۷۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے میں رکوع اور سجدوں میں قرآن کی تلاوت کروں۔ جب تم رکوع کرو تو اللہ تعالیٰ کی تعظیم بیان کرو اور جب سجدہ کرو تو خوب دعا کرو ہو سکتا ہے کہ تمہاری یہ دعا قبول ہو جائے۔

(۲۵۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :ثَلاَثُ تَسْبِيحَاتٍ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

(۲۵۷۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رکوع اور سجود میں تین تین تسبیحات ہیں۔

(۲۵۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ قَدْرَ خَمْسِ تَسْبِيحَاتٍ ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(۲۵۷۶) حضرت ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رکوع اور سجود میں پانچ تسبیحات کے برابر سبحان اللہ وبحمدہ کہا کرتے تھے۔

(۲۵۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : قَالَ : عَلِيٌّ : إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ : اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ ، وَلَكَ خَشَعْتُ ، وَبِكَ آمَنْتُ ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ، ثَلاَثًا ، وَإِذَا سَجَدَ ، قَالَ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى ، ثَلاَثًا ، فَإِنْ عَجَّلَ بِهِ أَمْرٌ ، فَقَالَ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ، وَتَرَكَ ذَلِكَ أَجْزَأَهُ. (مسلم ۲۰۱)

(۲۵۷۷) حضرت علی فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین مرتبہ یہ کلمات کہے (ترجمہ) اے اللہ! میں نے تیرے لئے رکوع کیا، میں تیرے لئے جھکا، میں تجھ پر ایمان لایا، میں نے تجھ پر بھروسہ کیا، میرا رب پاک ہے، عظمت والا ہے۔ پھر جب سجدہ کرتے تو تین مرتبہ یہ کلمات کہتے (ترجمہ) میرا رب پاک ہے بلند ہے۔ اگر انہیں جلدی ہوتی تو صرف اس جملہ پر اکتفاء کر لیتے ''میرا رب پاک ہے، عظمت والا ہے'' ان کلمات پر اکتفاء کرنا بھی جائز ہے۔

(۲۵۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حرب ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ أَعْوَرُ ، فَمَا نَقُولُ فِي التَّسْبِيحِ فِي السُّجُودِ ؟ قَالَ : ثَلاَثُ تَسْبِيحَاتٍ.

(۲۵۷۸) حضرت اسحاق بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت اسماعیل بن عبید اللہ نے حضرت ابو ہریرہ سے سوال کیا کہ میں ایک کانا آدمی ہوں، ہم سجدوں کی تسبیح میں کیا کہیں؟ فرمایا تین تسبیحات پڑھا کرو۔

(۲۵۷۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَعَدَدْت لَهُ فِي الرُّكُوعِ أَرْبَعَ ، أَوْ خَمْسَ تَسْبِيحَاتٍ ، وَفِي السُّجُودِ خَمْسَ ، أَوْ سِتَّ تَسْبِيحَاتٍ.

(۲۵۷۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے نماز پڑھی، میں نے گنا کہ انہوں نے رکوع میں چار یا پانچ مرتبہ تسبیحات پڑھیں اور سجدے میں پانچ یا چھ مرتبہ۔

(۲۵۸۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَائَتِ الْحَطَّابَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا لاَ نَزَالُ سَفَرًا أَبَدًا ، فَكَيْفَ نَصْنَعُ بِالصَّلاَةِ ؟ قَالَ : سَبِّحُوا ثَلاَثَ تَسْبِيحَاتٍ رُكُوعًا ، وَثَلاَثَ تَسْبِيحَاتٍ سُجُودًا. (عبدالرزاق ۲۸۹۴)

(۲۵۸۰) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایندھن اکٹھا کرنے والوں کی ایک جماعت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ''یارسول اللہ! ہم ہمیشہ سفر میں رہتے ہیں ہم نماز کیسے ادا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''رکوع میں تین تسبیحات پڑھو اور سجدوں میں بھی تین تسبیحات پڑھو۔

(۲۵۸۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : مَنْ لَمْ يُسَبِّحْ فِي رُكُوعِهِ

وَسُجُودِهِ ، فَإِنَّمَا صَلاَتُهُ نَقْرٌ.

(۲۵۸۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جس شخص نے رکوع اور سجود میں تسبیحات نہ پڑھیں اس کی نماز اطمینان سے خالی اور عجلت کا شکار ہے۔

(۲۵۸۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُس ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : وَسَطًا مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، ثَلاَثًا.

(۲۵۸۲) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ درمیانہ رکوع اور سجدہ یہ ہے کہ آدمی تین تین مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ کہے۔

(۲۵۸۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : التَّامُّ مِنَ السُّجُودِ ، قَدْرُ سَبْعِ تَسْبِيحَاتٍ ، وَالْمُجْزِيءُ ثَلاَثٌ.

(۲۵۸۳) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ مکمل سجدہ یہ ہے کہ آدمی سات مرتبہ تسبیحات کہے اور جائز سجدہ یہ ہے کہ تین مرتبہ کہے۔

(۲۵۸۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : أَدْنَى السُّجُودِ إِذَا وَضَعْتَ رَأْسَكَ فِي الأَرْضِ أَنْ تَقُولَ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى ، ثَلاَثًا.

(۲۵۸۴) حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ سب سے کم درجہ کا سجدہ یہ ہے کہ تم اپنی پیشانی زمین پر رکھ کر تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى کہو۔

(۲۵۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَجْلَحَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : سَأَلَ الْمُسَيَّبُ بْنُ رَافِعٍ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ : كَمْ يُجْزِيءُ الرَّجُلَ إِذَا وَضَعَ رَأْسَهُ فِي السُّجُودِ مِنْ تَسْبِيحَةٍ ؟ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : ثَلاَثُ تَسْبِيحَاتٍ.

(۲۵۸۵) حضرت مسیب بن رافع نے ابراہیم سے سوال کیا کہ سجدہ میں کتنی تسبیحات کافی ہیں، فرمایا ''تین تسبیحات''

(۲۵۸۶) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مَيْمُونًا عَنْ مِقْدَارِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ؟ فَقَالَ : لاَ أَرَى أَنْ يَكُونَ أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثِ تَسْبِيحَاتٍ . قَالَ جَعْفَرٌ : فَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ ، فَقَالَ : إِذَا وَقَعَتِ الْعِظَامُ وَاسْتَقَرَّتْ ، فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ مَيْمُونًا يَقُولُ : ثَلاَثُ تَسْبِيحَاتٍ ، فَقَالَ : هُوَ الَّذِي أَقُولُ لَكَ نَحْوٌ مِنْ ذَلِكَ.

(۲۵۸۶) حضرت جعفر بن برقان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت میمون سے رکوع اور سجود کی مقدار کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تین تسبیحات کی مقدار سے کم نہیں ہونے چاہئیں۔ حضرت جعفر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے سوال کیا کہ اگر یوں اور اعتدال اور استقرار آجائے تو کیا یہ ارکان ادا نہیں ہوجاتے؟ فرمانے لگے کہ حضرت میمون فرمایا کرتے تھے کہ تین تسبیحات کی مقدار ضروری ہے۔ اور میں جو تمہیں کہہ رہا ہوں وہ اس کے برابر ہی ہے۔

(۲۵۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادٍ الْمُصَفِّرِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : ثَلاَثُ تَسْبِيحَاتٍ فِي الرُّكُوعِ ، وَالسُّجُودِ وَسَطٌ.

(۲۵۸۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رکوع اور سجود میں تین تسبیحات پڑھنا درمیانی مقدار ہے۔

(۲۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ :سُبْحَانَ رَبِّي الْعَظِيمِ ، ثَلاَثًا ، وَفِي سُجُودِهِ :سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى ، ثَلاَثًا.

(۲۵۸۸) حضرت ابوالضحیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّي الْعَظِيمِ اور سجدوں میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى کہا کرتے تھے۔

(۲۵۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ :سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ ، رَبُّ الْمَلاَئِكَةِ وَالرُّوحِ. (مسلم ۲۲۳۔ ابوداؤد ۸۶۸)

(۲۵۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اللہ بہت پاک ہے، بہت پاکیزگی والا ہے، فرشتوں اور روح القدس کا رب ہے''

(۲۵۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ :سُبْحَانَ رَبِّي الْعَظِيمِ ، ثَلاَثًا ، وَإِذَا سَجَدَ فَلْيَقُلْ :سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى ، ثَلاَثًا ، فَإِنَّهُ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَسُجُودُهُ ، وَذَلِكَ أَدْنَاهُ. (ترمذی ۲۶۱۔ ابوداؤد ۸۸۲)

(۲۵۹۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّي الْعَظِيمِ کہے۔ اور جب سجدہ کرے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى کہے۔ جب ایسا کرلیا تو رکوع اور سجدہ کامل انداز میں ادا ہوگئے۔ اور یہ ان کی ادنیٰ مقدار ہے۔

(۲۵۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ فِي رُكُوعِهِ :رَبِّ اغْفِرْ لِي.

(۲۵۹۱) حضرت یحییٰ بن جزار کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے رکوع میں فرمایا ''اے میرے رب! میری مغفرت فرما''

(۱۹) فی أدنی مَا يُجْزِىءُ أَنْ يَكون مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجدہ کرنے میں کتنی مقدار کفایت کرسکتی ہے؟

(۲۵۹۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْجَعْدِ ، رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنِ ابْنَةٍ لِسَعْدٍ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تُفْرِطُ فِي الرُّكُوعِ تُطَأْطِؤًا مُنْكَرًا ، فَقَالَ لَهَا سَعْدٌ :إِنَّمَا يَكْفِيك إِذَا وَضَعْت يَدَيْك عَلَى رُكْبَتَيْك.

(۲۵۹۲) ایک مدنی شخص بتاتے ہیں کہ حضرت سعد کی صاحبزادی رکوع میں حد سے زیادہ جھکنے کی عجیب کوشش کیا کرتی تھیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تمہارے لئے اتنا کافی ہے کہ تم اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ دو۔

(۲۵۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : إِذَا أَمْكَنَ الرَّجُلُ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ، وَالأَرْضَ مِنْ جَبْهَتِهِ ، فَقَدْ أَجْزَأَهُ.

(۲۵۹۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رکوع میں آدمی اپنے ہاتھ گھٹنوں پر اور سجدے میں اپنی پیشانی زمین پر رکھ دے تو یہ ارکان ادا ہو گئے۔

(۲۵۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَمَّنْ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُولُ : يُجْزِئُهُ مِنَ الرُّكُوعِ إِذَا وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَمِنَ السُّجُودِ إِذَا وَضَعَ جَبْهَتَهُ عَلَى الأَرْضِ.

(۲۵۹۴) حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں کہ رکوع میں اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا اور سجدے میں اپنی پیشانی کو زمین پر رکھ دے تو یہ ارکان ادا ہو گئے۔

(۲۵۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ ابن عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا وَضَعَ الرَّجُلُ جَبْهَتَهُ بِالأَرْضِ أَجْزَأَهُ.

(۲۵۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنی پیشانی زمین پر رکھ دے تو یہ کافی ہے۔

(۲۵۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : يُجْزِىءُ مِنَ الرُّكُوعِ إِذَا أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، وَمِنَ السُّجُودِ إِذَا أَمْكَنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الأَرْضِ.

(۲۵۹۶) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ رکوع میں اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر اور سجدے میں اپنی پیشانی کو زمین پر رکھ دے تو یہ ارکان ادا ہو گئے۔

(۲۵۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : قَالَ طَاوُوس وَعِكْرِمَةُ ، وَأَظُنُّ عَطَاءً ثَالِثَهُمْ : إِذَا أَمْكَنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الأَرْضِ ، فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ.

(۲۵۹۷) حضرت طاوس، حضرت عکرمہ اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب پیشانی کو زمین پر رکھ دیا تو فرض ادا ہو گیا۔

(۲۵۹۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : إِذَا وَضَعَ جَبْهَتَهُ على الأَرْضِ، فَقَدْ أَجْزَأَهُ.

(۲۵۹۸) حضرت مسیب بن رافع فرماتے ہیں کہ جب پیشانی کو زمین پر رکھ دیا تو فرض ادا ہو گیا۔

(۲۵۹۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ أَدْنَى مَا يَجُوزُ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ؟ فَقَالَ : إِذَا وَضَعَ جَبْهَتَهُ عَلَى الأَرْضِ ، وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

(۲۵۹۹) حضرت معقل بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے رکوع وسجود کی ادنیٰ مقدار کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب پیشانی کو زمین پر اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ دیا تو یہ ارکان ادا ہو گئے۔

(۲۶۰۰) حُدِّثْتُ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِذَا وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ أَجْزَأَهُ.

(۲۶۰۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ دیا تو رکوع ہو گیا۔

(۲۰) في الرجل إذَا رَكَعَ كَيْفَ يَكُونُ فِي رُكُوعِهِ؟

رکوع کرنے کا درست طریقہ

(۲۶۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُكْتِبِ ، عَنْ بُدَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ ، وَلَمْ يُصَوِّبْهُ ، كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ.

(۲۶۰۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو رکوع میں سر کو نہ زیادہ جھکاتے تھے نہ بالکل سیدھا رکھتے تھے، بلکہ ان دونوں کیفیات کے درمیان رکھتے تھے۔

(۲۶۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ :اتَّقِ الْحَنْوَةَ فِي الرُّكُوعِ ، وَالْحَدْبَةَ.

(۲۶۰۲) ایک ثقفی شخص کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رکوع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رکوع میں کمر کو کمان بنا کر سر کو جھکانے سے اور کمر کو بلند کرنے سے بچو۔

(۲۶۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :إِذَا رَكَعْتَ فَانْصِبْ وَجْهَكَ لِلْقِبْلَةِ ، وَضَعْ يَدَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ ، وَلاَ تُدَبِّحْ كَمَا يُدَبِّحُ الْحِمَارُ.

(۲۶۰۳) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب تم رکوع کرو تو اپنے چہرے کو قبلے کی طرف رکھو اور دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھو۔ اور سر کو اتنا زیادہ نہ جھکاؤ کہ وہ گدھے کے سر کی طرح کمر سے نیچے چلا جائے۔

(۲۶۰۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَرْفَعَ الرجل رَأْسَهُ إذَا كَانَ رَاكِعًا ، أَوْ يُصَوِّبَهُ.

(۲۶۰۴) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اس بات کو ناپسند خیال فرماتے تھے کہ آدمی رکوع میں سر کو بہت بلند کرے یا بالکل سیدھا کرلے۔

(۲۶۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ التَّحَادُبَ فِي الرُّكُوعِ.

(۲۶۰۵) حضرت مجاہد رکوع کرتے ہوئے کمر کو قوس کی طرح جھکانے کو ناپسند خیال فرماتے تھے۔

(۲۶۰۶) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُ :الرُّكُوعُ هَكَذَا ،

وَوَصَفَ مُعَاذٌ أَنَّهُ يُسَوِّي ظَهْرَهُ ، لاَ يُصَوِّبُ رَأْسَهُ ، وَلاَ يَرْفَعُهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ ، غَيْرَ أَنَّ الْحَسَنَ تَكَلَّمَ بِهِ كَلاَمًا.

(۲۶۰۶) حضرت حبیب بن شہید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن سیرین کو فرماتے ہوئے سنا کہ رکوع اس طرح ہوتا ہے۔ پھر حضرت معاذ نے اس کی یہ صورت بیان فرمائی کہ آدمی کمر کو بالکل سیدھا رکھے، اس طرح کہ سر کو نہ تو بالکل سیدھا رکھے اور نہ ہی بلند کرے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو بھی یونہی فرماتے سنا ہے، البتہ حسن اس بارے میں کلام کیا کرتے تھے۔

(۲٦٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ لَوْ صَبَبْتَ عَلَى كَتِفَيْهِ مَاءً لاَسْتَقَرَّ. (طبرانی ۱۲۷۵۵۔ عبدالرزاق ۲۸۷۲)

(۲۶۰۷) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جب رکوع کی حالت میں ہوتے تو ایسی کیفیت ہوتی تھی کہ اگر آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان پانی ڈال دیا جاتا تو وہ ڈھلوان نہ ہونے کی وجہ سے وہیں ٹھہر جاتا۔

(۳۱) فِي الإِمَامِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، مَاذَا يَقُولُ مَنْ خَلْفَهُ؟

جب امام رکوع سے سر اٹھائے تو اس کے مقتدی کیا کہیں؟

(۲٦٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا قَالَ الإِمَامُ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا : اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(۲۶۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔

(۲٦٠٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أخبرنا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : وَإِذَا قَالَ الإِمَامُ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا : اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. (بخاری ۷۲۲۔ مسلم ۳۰۹)

(۲۶۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔

(۲٦١٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا قَالَ الإِمَامُ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا : اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ. (مسلم ۳۰۳۔ احمد ۴/ ۴۰۹)

(۲۶۱۰) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری اس بات کو سنتا ہے۔

(۲٦۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا قَالَ :سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا :اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. (مسلم ۳۰٦۔ ابو داؤد ۶۰۴)

(۲٦۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام کو اس لئے مقرر کیا جاتا ہے تا کہ تم اس کی اتباع کرو، جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔

(۲٦۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِذَا قَالَ الإِمَامُ :سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، قَالَ مَنْ خَلْفَهُ :اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(۲٦۱۲) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو مقتدی اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں۔

(۲٦۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لاَ يَقُلِ الْقَوْمُ خَلْفَ الإِمَامِ :سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، وَلَكِنْ لِيَقُولُوا :اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(۲٦۱۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ مقتدی امام کے پیچھے سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ نہ کہیں، بلکہ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں۔

(۲٦۱٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِذَا قَالَ إِمَامُكُمْ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا :اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. (احمد ۳/ ۳)

(۲٦۱۴) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارا امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔

(۲٦۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ إِذَا قَالَ :سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، قَالَ مَنْ خَلْفَهُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(۲٦۱۵) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، کہے تو اس کے مقتدی سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں۔

(۲۲) مَنْ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ وَالإِمَامُ سَاجِدٌ فَاسْجُدْ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب امام سجدے کی حالت میں ہو اور آپ جماعت میں شریک ہونا چاہیں تو اس کے ساتھ سجدہ کرلیں

(۲٦۱٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَّهُ سَمِعَ خَفْقَ نَعْلِي وَهُوَ سَاجِدٌ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلاَتِهِ ، قَالَ : مَنْ هَذَا الَّذِي سَمِعْتُ خَفْقَ نَعْلِهِ ؟ قَالَ : أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَمَا صَنَعْت ؟ قَالَ : وَجَدْتُك سَاجِدًا فَسَجَدْت ، فَقَالَ : هَكَذَا فَاصْنَعُوا ، وَلاَ تَعْتَدُّوا بِهَا ، مَنْ وَجَدَنِي رَاكِعًا ، أَوْ سَاجِدًا ، أَوْ قَائِمًا ، فَلْيَكُنْ مَعِي عَلَى حَالِي الَّتِي أَنَا عَلَيْهَا.

(عبدالرزاق ۳۳۷۳۔ بیہقی ۸۹)

(۲۶۱۶) ایک مدنی صحابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے کی حالت میں میرے جوتوں کی آواز سنی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے ابھی کس کے جوتوں کی آواز سنی تھی؟ میں نے عرض کیا کہ میں تھا۔ آپ نے فرمایا پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے آپ کو سجدے کی حالت میں پایا اور آپ کے ساتھ میں نے بھی سجدہ کرلیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یونہی کیا کرو اور اس رکعت کو شمار نہ کرو۔ جس شخص نے مجھے رکوع، سجدے یا قیام کی حالت میں پایا تو اسے چاہئے کہ میرے ساتھ اسی حالت میں شریک ہوجائے۔

(۲۶۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِمِثْلِهِ.

(۲۶۱۷) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۶۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالاَ : إِنْ وَجَدَهُمْ وَقَدْ رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ مِنَ الرُّكُوعِ كَبَّرَ وَسَجَدَ ، وَلَمْ يَعْتَدَّ بِهَا.

(۲۶۱۸) حضرت ابن عمر اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص لوگوں کو اس حال میں پائے کہ وہ رکوع سے سر اٹھا چکے ہیں تو وہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے اور اس رکعت کو شمار نہ کرے۔

(۲۶۱۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) ، وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَنْتَهِي إِلَى الإِمَامِ وَهُوَ سَاجِدٌ ، قَالاَ : يَتْبَعُهُ وَيَسْجُدُ مَعَهُ ، وَلاَ يُخَالِفُهُ ، وَلاَ يَعْتَدُّ بِالسُّجُودِ إِلاَّ أَنْ يُدْرِكَ الرُّكُوعَ.

(۲۶۱۹) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں جو امام کو سجدہ کی حالت میں پائے فرماتے ہیں کہ وہ اس کی اتباع کرے، اور اس کے ساتھ سجدہ کرے۔ امام کی مخالفت سے کام نہ لے۔ نیز سجدوں کی وجہ سے اس رکعت کو شمار نہ کرے ہاں البتہ اگر رکوع میں پالے تو رکعت مل گئی۔

(۲۶۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : عَلَى أَيِّ حَالٍ أَدْرَكْتَ الإِمَامَ فَلاَ تُخَالِفْهُ.

(۲۶۲۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام کو کسی بھی حالت میں پاؤ تو اس کی مخالفت نہ کرو۔

(۲۶۲۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ سَلْمِ بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : إِذَا أَدْرَكْتَهُمْ وَهُمْ سُجُودٌ ، فَاسْجُدْ مَعَهُمْ ، وَلاَ تَعْتَدَّ بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ.

(۲۶۲۱) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اگر تم لوگوں کو سجود کی حالت میں پاؤ تو ان کے ساتھ سجدہ کر لو لیکن اس رکعت کو شمار نہ کرو۔

(٢٦٢٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا وَجَدْتهم سُجُودًا فَاسْجُدْ مَعَهُمْ ، وَلاَ تَعْتَدَّ بِهَا ، وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ :اُسْجُدْ مَعَهُمْ وَاعْتَدَّ بِهَا.

(۲۶۲۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو سجود کی حالت میں پاؤ تو ان کے ساتھ سجدہ کر لو اور اس رکعت کو شمار نہ کرو۔ حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھ سجدہ کرو اور اس رکعت کو شمار کرو۔

(٢٦٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :عَلَى أَيِّ حَالٍ وَجَدْتَ الإِمَامَ ، فَاصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ.

(۲۶۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امام کو جس حالت میں بھی پاؤ تو اسی طرح کرو جس طرح وہ کرتا ہے۔

(٢٦٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :عَلَى أَيِّ حَالٍ وَجَدْتَ الإِمَامَ فَاصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ.

(۲۶۲۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام کو جس حالت میں بھی پاؤ تو اسی طرح کرو جس طرح وہ کرتا ہے۔

(٢٦٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ لاَ يُدْرِكَ الْقَوْمَ عَلَى حَالٍ فِي الصَّلاَةِ ، إِلاَّ دَخَلَ مَعَهُمْ فِيهَا.

(۲۶۲۵) حضرت محمد اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ آدمی لوگوں کو جماعت کے دوران جس حالت پر بھی پائے ان کے ساتھ شریک ہو جائے۔

(٢٦٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ فِي الرَّجُلِ يَنْتَهِي إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ سُجُودٌ، قَالَ:يَسْجُدُ مَعَهُمْ.

(۲۶۲۶) حضرت شعبی اس شخص کے بارے میں جو لوگوں کو سجدے کی حالت میں پائے فرماتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ سجدہ کرلے

(٢٦٢٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالاَ :لاَ يَقُومُ الرَّجُلُ قَائِمًا مُنْتَصِبًا وَالْقَوْمُ قَدْ وَضَعُوا رُؤُوسَهُمْ.

(۲۶۲۷) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب لوگ اپنی پیشانیوں کو زمین پر رکھ چکے ہوں تو آدمی کو سیدھا کھڑے رہنا زیب نہیں دیتا۔

(٢٦٢٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لِلرَّجُلِ إِذَا جَاءَ وَالإِمَامُ سَاجِدٌ ، أَنْ يَتَمَثَّلَ قَائِمًا حَتَّى يَتْبَعَهُ.

(۲۶۲۸) حضرت عروہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ امام سجدہ کی حالت میں ہو اور آنے والا نمازی سیدھا کھڑا رہے۔ اسے چاہئے کہ امام کی اتباع کرے۔

(٢٦٢٩) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، قَالَ : كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ :إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالإِمَامُ سَاجِدٌ ، فَلْيَسْجُدْ مَعَ النَّاسِ ، وَلاَ يَعْتَدَّ بِهَا.

(۲۶۲۹) حضرت عروہ بن زبیر فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص جماعت میں اس حال میں پہنچے کہ امام سجدے کی حالت میں ہو تو لوگوں کے ساتھ سجدہ کرے اور اس رکعت کو شمار نہ کرے۔

(٢٦٣٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ يَعْتَدُّ بِالسُّجُودِ إِذَا لَمْ يُدْرِكِ الرُّكُوعَ.

(۲۶۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں رکوع نہ ملے تو اس رکعت کو شمار نہ کرو۔

(٢٦٣١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ وَهُبَيْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِذَا لَمْ تُدْرِكِ الرُّكُوعَ فَلاَ تَعْتَدَّ بِالسُّجُودِ.

(۲۶۳۱) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں رکوع نہ ملے تو اس رکعت کو شمار نہ کرو۔

(٢٣) مَنْ كَانَ يَنْحَطُّ بِالتَّكْبِيرِ وَيَهْوِي بِهِ

جو حضرات تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جایا کرتے تھے

(٢٦٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْخَطْمِيُّ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ هَوَى بِالتَّكْبِيرَةِ ، فَكَأَنَّهُ فِي أُرْجُوحَةٍ حَتَّى يَسْجُدَ.

(۲۶۳۲) حضرت کلیب فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن یزید خطمی جب رکوع سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے ہوئے جھکا کرتے تھے، جیسے ڈھلوان تختہ سے نیچے آرہے ہوں، آپ اس طرح سجدے میں جاتے تھے۔

(٢٦٣٣) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، قَالَ :سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ ظَهْرَهُ ، وَإِذَا كَبَّرَ كَبَّرَ وَهُوَ مُنْحَطٌّ.

(۲۶۳۳) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے کمر سیدھی کرنے سے پہلے سمع اللہ لمن حمدہ کہا کرتے تھے۔ اور جب تکبیر کہتے تو جھکتے ہوئے کہا کرتے تھے۔

(٢٦٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَبِّرْ وَأَنْتَ تَهْوِي ، وَأَنْتَ تَرْكَعُ.

(۲۶۳۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب سجدہ کے لئے جھکو تو تکبیر کہو اور جب رکوع کے لئے جھکو تو بھی تکبیر کہو۔

(٢٦٣٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ.

(۲۶۳۵) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سجدے کے لئے جھکتے وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔

(۲۶۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، انْحَدَرَ مُكَبِّرًا.

(۲۶۳۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو تکبیر کہتے ہوئے جھکا کرتے تھے۔

(۲۴) فی الرجل یَدْخُلُ وَالْقَوْمُ رُکُوعٌ ، فَیَرْکَعُ قَبْلَ أَنْ یَصِلَ الصَّفَّ

اگر کوئی آدمی جماعت کو رکوع کی حالت میں پائے اور صف کے ساتھ ملنے سے پہلے ہی رکوع کرلے تو اس کی رکعت کا کیا حکم ہے؟

(۲۶۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ مِنْ دَارِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَلَمَّا تَوَسَّطْنَا الْمَسْجِدَ رَكَعَ الإِمَامُ فَكَبَّرَ عَبْدُ اللهِ ، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ مَشَيْنَا رَاكِعَيْنِ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الصَّفِّ ، حَتَّى رَفَعَ الْقَوْمُ رُؤُوسَهُمْ . قَالَ : فَلَمَّا قَضَى الإِمَامُ الصَّلاَةَ قُمْتُ أَنَا أَرَى أَنِّي لَمْ أُدْرِكْ ، فَأَخَذَ بِيَدِي عَبْدُ اللهِ فَأَجْلَسَنِي ، وَقَالَ : إِنَّكَ قَدْ أَدْرَكْتَ.

(۲۶۳۷) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر سے مسجد کی طرف گیا۔ جب ہم مسجد کے درمیان میں پہنچے تو امام نے رکوع کرلیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور رکوع میں چلے گئے، میں بھی ان کے ساتھ رکوع میں چلا گیا۔ پھر ہم رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے صف تک پہنچے تو اس وقت لوگ اپنے سر رکوع سے بلند کرچکے تھے۔ پھر جب امام نے نماز پوری کرلی تو میں یہ خیال کرتے ہوئے کھڑا ہوگیا کہ میری وہ رکعت چھوٹ گئی ہے۔ لیکن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے بٹھا دیا۔ اور فرمایا کہ تمہیں وہ رکعت مل گئی ہے۔

(۲۶۳۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ جَاءَ وَالْقَوْمُ رُكُوعٌ فَرَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ، ثُمَّ مَشَى حَتَّى دَخَلَ فِي الصَّفِّ ، ثُمَّ حَدَّثَ ، عَنْ أَبِيهِ ، بِمِثْلِ ذَلِكَ.

(۲۶۳۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد میں تشریف لائے تو لوگ رکوع کی حالت میں تھے، آپ نے صف سے پیچھے رکوع کیا، پھر آپ حالتِ رکوع میں چلتے ہوئے صف تک پہنچ گئے۔

(۲۶۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ ، ثُمَّ مَشَى رَاكِعًا.

(۲۶۳۹) حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت نے صف تک پہنچنے سے پہلے رکوع کیا اور پھر رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے صف میں جا کے مل گئے۔

(٢٦٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ دَخَلَ وَالْقَوْمُ رُكُوعٌ ، فَرَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ، ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّفِّ.

(۲۶۴۰) حضرت کثیر بن افلح فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت نے جماعت کو اس حال میں پایا کہ لوگ رکوع کی حالت میں تھے، انہوں نے صف میں ملے بغیر رکوع کیا اور پھر صف میں شامل ہو گئے۔

(٢٦٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ جُبَيْرٍ ، فَعَلَهُ.

(۲۶۴۱) حضرت عبید اللہ بن ابی یزید فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کو یونہی کرتے دیکھا ہے۔

(٢٦٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ : كَانَ أَبِي يَدْخُلُ وَالإِمَامُ رَاكِعٌ ، فَيَرْكَعُ دُونَ الصَّفِّ ، ثُمَّ يَدْخُلُ فِي الصَّفِّ.

(۲۶۴۲) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ میرے والد اس حال میں مسجد میں داخل ہوتے اور امام رکوع کی حالت میں ہوتا تو وہ صف سے پہلے ہی رکوع کر کے صف میں داخل ہو جاتے۔

(٢٦٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ وِقَاءٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَهُمْ رُكُوعٌ ، فَرَكَعْتُ أَنَا وَهُوَ مِنَ الْبَابِ ، ثُمَّ جِئْنَا حَتَّى دَخَلْنَا فِي الصَّفِّ.

(۲۶۴۳) حضرت وقاء فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت سعید بن جبیر اس حال میں مسجد میں داخل ہوئے کہ لوگ رکوع کی حالت میں تھے، ہم دونوں نے دروازہ پر رکوع کر لیا اور پھر چلتے ہوئے صف میں آ کر مل گئے۔

(٢٦٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى أَبَا سَلَمَةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ رُكُوعٌ فَرَكَعَ ، ثُمَّ دَبَّ رَاكِعًا.

(۲۶۴۴) حضرت یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ انہوں نے ابو سلمہ کو مسجد میں داخل ہوتے دیکھا، اس وقت لوگ رکوع کی حالت میں تھے، پھر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے صف میں شامل ہو گئے۔

(٢٦٤٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالإِمَامُ رَاكِعٌ ، قَالَ : إِذَا جَاوَزَ النِّسَاءَ كَبَّرَ وَرَكَعَ ، ثُمَّ مَضَى حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ ، فَإِنْ أَدْرَكَهُ السُّجُودُ قَبْلَ ذَلِكَ سَجَدَ حَيْثُ أَدْرَكَ.

(۲۶۴۵) حضرت عطاء اس شخص کے بارے میں جو مسجد میں داخل ہو اور لوگ رکوع کی حالت میں ہوں فرماتے ہیں کہ جب وہ عورتوں کو عبور کر لے تو اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرے، پھر چلتا ہوا صف میں داخل ہو جائے، پھر اگر اسے اس سے پہلے سجدے مل جائیں تو جہاں اسے سجدہ ملے وہیں کر لے۔

(٢٦٤٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا ، وَعَمْرُو بْنُ تَمِيمٍ الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ الإِمَامُ ،

فَرَكَعْتَ أَنَا وَهُوَ ، وَمَشَيْنَا رَاكِعَيْنِ حَتَّى دَخَلْنَا الصَّفَّ ، فَلَمَّا قضينا الصلاة ، قَالَ لِي عَمْرٌو : الَّذِي صَنَعْتَ آنِفًا مِمَّنْ سَمِعْتَه ؟ قُلْتُ : مِنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَدْ رَأَيْت ابْنَ الزُّبَيْرِ ، فَعَلَهُ.

(۲۶۴۶) حضرت عثمان بن اسود فرماتے ہیں کہ میں اور عمرو بن تمیم مسجد میں داخل ہوئے، امام نے رکوع کیا تو میں نے اور انہوں نے بھی رکوع کرلیا، پھر ہم دونوں رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے صف کے ساتھ مل گئے۔ جب ہم نے نماز مکمل کر لی تو عمرو نے مجھ سے کہا کہ جو کچھ تم نے ابھی کیا ہے اسے کہتے ہوئے کس کو سنا ہے؟ میں نے کہا مجاہد سے اور انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے دیکھا تھا۔

(۲٦٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ (ح) وَعَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالاَ : فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ قَدْ رَكَعُوا قَالاَ : إِنْ كَانَ يَظُنُّ أَنَّهُ يُدْرِكُ الْقَوْمَ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعُوا رُؤُوسَهُمْ فَلْيَرْكَعْ ، وَلْيَمْشِ حَتَّى يَدْخُلَ الصَّفَّ.

(۲۶۴۷) حضرت حسن اور حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور لوگ رکوع کی حالت میں ہوں تو اسے دیکھنا ہے کہ اگر اس کے پہنچنے سے پہلے پہلے لوگ رکوع سے سر اٹھالیں گے تو وہیں رکوع کرلے اور چلتا ہوا صف میں شامل ہوجائے۔

(۲۵) من كره أَنْ يَرْكَعَ دُونَ الصَّفِّ

جن حضرات کے نزدیک صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع کرنا مکروہ ہے

(۲٦٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ تُكَبِّرْ حَتَّى تَأْخُذَ مَقَامَكَ مِنَ الصَّفِّ.

(۲۶۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک صف میں شامل نہ ہوجاؤ تکبیر نہ کہو۔

(۲٦٤٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِي الْمُعَلَّى ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنِ الرَّجُلِ يَرْكَعُ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ ؟ فَقَالَ : لاَ يَرْكَعُ.

(۲۶۴۹) حضرت حسن سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی رکوع کرلے؟ فرمایا کہ اسے رکوع نہیں کرنا چاہئے۔

(۲٦٥٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : إِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالإِمَامُ رَاكِعٌ ، أَأَرْكَعُ قَبْلَ أَنْ أَنْتَهِيَ إِلَى الصَّفِّ ؟ قَالَ : أَنْتَ لاَ تَفْعَلْ ذَلِكَ.

(۲۶۵۰) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ جب میں مسجد میں داخل ہوں اور امام رکوع کی حالت میں

ہوتو کیا میں صف میں شامل ہوئے بغیر رکوع کرسکتا ہوں۔فرمایا تم ایسا نہ کرو۔

(٢٦٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ وَالإِمَامُ رَاكِعٌ فَلاَ تَرْكَعْ حَتَّى تَأْخُذَ مَقَامَكَ مِنَ الصَّفِّ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : إِذَا كَانَ هُوَ وَآخَرُ ، رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ، وَإِذَا كَانَ وَحْدَهُ فَلاَ يَرْكَعُ.

(۲۶۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم مسجد میں داخل ہواور امام رکوع کی حالت میں ہوتو جب تک صف میں شامل نہ ہوجاؤ تکبیر نہ کہو۔حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ جب اس کے ساتھ کوئی اور آدمی بھی ہوتو صف سے پہلے رکوع کرسکتا ہے،اگر اکیلا ہوتو رکوع نہ کرے۔

(٢٦) مَنْ كَانَ إِذَا رَكَعَ جَافَى بِمِرْفَقَيْهِ

جو حضرات رکوع کرتے ہوئے اپنی کہنیوں کو پھیلا کر رکھتے تھے

(٢٦٥٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ لَيْثٍ، قَالَ: كَانَ مُجَاهِدٌ إِذَا رَكَعَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، قَالَ وَكَانَ عَطَاءٌ وَطَاوُوس وَنَافِعٌ يفرِّجُونَ.

(۲۶۵۲) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد جب رکوع کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے۔حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت نافع اپنی کہنیوں کو کھلا رکھتے تھے۔

(٢٧) مَنْ قَالَ إِذَا رَكَعْت فَابْسُطْ رُكْبَتَيْك

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ رکوع کرتے وقت اپنے گھٹنوں کو کشادہ رکھو

(٢٦٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ حَفْصٍ ، عَنْ لَيْثٍ، قَالَ: صَلَّى رَجُلٌ إِلَى جَنْبِ عَطَاءٍ ، فَلَمَّا رَكَعَ ثَنَى رُكْبَتَيْهِ ، قَالَ فَضَرَبَ يَدَهُ ، وَقَالَ : ابْسُطْهُمَا.

(۲۶۵۳) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے حضرت عطاء کے ساتھ نماز پڑھی، جب اس نے رکوع کیا تو اپنے گھٹنوں کو سمیٹ لیا۔انہوں نے اسے اپنا ہاتھ مارا اور فرمایا کہ انہیں پھیلا کر رکھو۔

(٢٨) التجافي في السُّجُودِ

سجدوں میں اعضاء کو ایک دوسرے سے الگ کر کے رکھنا

(٢٦٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ ، قَالَ : أَتَيْنَا أَبَا مَسْعُودٍ فِي بَيْتِهِ ، فَقُلْنَا لَهُ:

عَلِّمْنَا صَلاَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَصَلَّى ، فَلَمَّا سَجَدَ جَافَى بِمِرْفَقَيْهِ. (ابو داؤد ۸۵۹۔ نسائی ۷۲۴)

(۲۶۵۴) حضرت سالم براد فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے کمرے میں ان سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے، ہم نے ان سے عرض کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز سکھا دیجئے۔ چنانچہ انہوں نے نماز پڑھی، جب سجدہ کیا تو اپنی کہنیوں کو پھیلا کر رکھا۔

(٢٦٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ رَأَى مَنْ خَلْفَهُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. (مسلم ۳۵۷۔ ابو داؤد ۸۹۴)

(۲۶۵۵) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو ان کے پیچھے موجود شخص آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ سکتا تھا۔

(٢٦٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَرُ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنْ كُنَّا لَنَأْوِي لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُجَافِي عَنْ جَنْبَيْهِ إِذَا سَجَدَ.

(ابو داؤد ۸۹۶۔ ابن ماجہ ۸۸۶)

(۲۶۵۶) حضرت احمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے ہوئے اپنے پہلوؤں کو رانوں سے جدا رکھتے تھے۔

(٢٦٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ) ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ ، فَمَرَّ بِنَا رَكْبٌ فَأَنَاخُوا بِنَاحِيَةِ الطَّرِيقِ ، فَقَالَ : أَيْ بُنَيَّ ، كُنْ فِي بَهْمِكَ حَتَّى آتِيَ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ ، فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ ، يَعْنِي دَنَا وَدَنَوْت ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى وَصَلَّيْت مَعَهُ ، فَكُنْت أَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ. (ابن ماجہ ۸۸۱۔ احمد ۴/ ۳۵)

(۲۶۵۷) حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن اقرم خزاعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ مقام نمرہ میں تھا کہ ہمارے پاس سے کچھ سوار گذرے، انہوں نے راستے کے ایک طرف پڑاؤ ڈالا، میرے والد نے مجھ سے کہا کہ اے میرے پیارے بیٹے! تم اپنے ان جانوروں کے ساتھ رہو، میں ابھی آتا ہوں۔ وہ چلے تو میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا۔ دیکھا تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے، آپ نے نماز پڑھی، میں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، میں نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا۔

(٢٦٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ. (ابو داؤد ۸۹۵۔ احمد ۱/ ۲۶۷)

(۲۶۵۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سجدے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

(٢٦٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ أَنَسٌ إِذَا سَجَدَ جَافَى.

(۲۶۵۹) حضرت حمید فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سجدہ کرتے ہوئے اعضاء کو ایک دوسرے سے جدا رکھتے تھے۔

(٢٦٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرَى مَنْ خَلْفَهُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ إِذَا سَجَدَ.

(۲۶۶۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو آپ کے پیچھے موجود شخص آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ سکتا تھا۔

(٢٦٦١) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ شُمَيْخٍ الْغَيْلاَنِيُّ أَحَدُ بَنِي تَمِيمٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ فَرَأَيْتُهُ وَهُوَ سَاجِدٌ يُجَافِي بِمِرْفَقَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ، حَتَّى أَرَى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

(۲۶۶۱) حضرت عاصم بن شمیخ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو سعید کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے انہیں دیکھا کہ سجدے کی حالت میں انہوں نے اپنے پہلوؤں کو اپنی کہنیوں سے جدا کر رکھا تھا، یہاں تک کہ مجھے آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی تھی۔

(٢٦٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الرَّجُلُ يَتَجَافَى.

(۲۶۶۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مرد نماز میں اپنے اعضاء کو ایک دوسرے سے جدا رکھے گا۔

(٢٦٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا سَجَدَ الرَّجُلُ فَلْيُخَوِّ.

(۲۶۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو زمین سے اونچا رکھے۔

(٢٦٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا سَجَدَ الرَّجُلُ فَلْيُفَرِّجْ بَيْنَ فَخِذَيْهِ.

(۲۶۶۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب آدمی سجدہ کرے تو اپنی رانوں کو کشادہ رکھے۔

(٢٦٦٥) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ فَاعْتَمَدَ عَلَى كَفَّيْهِ وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ ، فَقَالَ :هَكَذَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ. (ابو داؤد ۸۹۲۔ احمد ۴/ ۳۰۳)

(۲۶۶۵) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت براء نے ہمارے سامنے نماز پڑھی اور اپنی ہتھیلیوں پر زور دیا اور اپنی پشت کو بلند رکھا۔ پھر فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یونہی سجدہ کیا کرتے تھے۔

(٢٦٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ ، وَلاَ يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ.

(ترمذی ۲۷۵۔ احمد ۳/ ۳۰۵)

(۲۶۶۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کے ساتھ سجدہ کرے۔ کتے کی طرح اپنے بازوؤں کو بچھا کر نہ رکھے۔

(٢٦٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ ،

قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ افْتِرَاشِ السَّبُعِ. (ابوداؤد ۸۵۸۔ دارمی ۱۳۲۳)

(۲۶۶۷) حضرت عبدالرحمٰن بن شبل فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے جانوروں کی طرح بازو بچھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۶۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ ، وَلاَ يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ.

(۲۶۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کے ساتھ سجدہ کرے۔ کتے کی طرح اپنے بازوؤں کو بچھا کر نہ رکھے۔

(۲۶۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُكْتِبِ ، عَنْ بُدَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَفْتَرِشَ أَحَدُنَا ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ.

(۲۶۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے درندوں کی طرح بازو بچھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۶۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اعْتَدِلُوا فِي سُجُودِكُمْ ، وَلاَ يَتَبَسَّطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ. (بخاری ۸۲۲۔ ابوداؤد ۸۹۳)

(۲۶۷۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کے ساتھ سجدہ کرے۔ کتے کی طرح اپنے بازوؤں کو بچھا کر نہ رکھے۔

(۲۶۷۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ:حدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عُمَرَ (ح) وَعَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ ، وَلاَ يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ.

(۲۶۷۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اعتدال کے ساتھ سجدہ کرے۔ کتے کی طرح اپنے بازوؤں کو بچھا کر نہ رکھے۔

(۲۹) من رخص أَنْ يَعْتَمِدَ بِمِرْفَقَيْهِ

جن حضرات کے نزدیک سجدے کے دوران کہنیوں کو زمین پر ٹیکنا جائز ہے

(۲۶۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الأَعْرَجِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى أَبَا ذَرٍّ مُسَوِّدًا مَا بَيْنَ رُسْغِهِ إِلَى مِرْفَقَيْهِ.

(۲۶۷۲) حضرت حکم بن اعرج فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی زیارت کرنے والے شخص نے بتایا ہے کہ وہ کلائی اور کہنیوں کے درمیانی حصہ کو زمین پر ٹیکا کرتے تھے۔

(۲۶۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : هُيِّئَتْ عِظَامُ ابْنِ آدَمَ لِسُجُودِهِ ، اسْجُدُوا حَتَّى بِالْمَرَافِقِ.

(۲۶۷۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن آدم کی ہڈیوں کو سجدوں کے لئے بنایا گیا ہے، لہٰذا سجدہ کرو یہاں تک کہ کہنیوں کو بھی سجدہ میں شامل کرو۔

(۲۶۷٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ : الرَّجُلُ يَسْجُدُ يَعْتَمِدُ بِمِرْفَقَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ؟ قَالَ : مَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۲۶۷۴) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد سے کہا کہ کیا آدمی سجدہ کرتے ہوئے اپنی ہتھیلیوں سے گھٹنوں پر سہارا لے سکتا ہے؟ فرمایا میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۲٦۷٥) حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضُمُّ يَدَيْهِ إِلَى جَنْبَيْهِ إِذَا سَجَدَ.

(۲۶۷۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سجدہ کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو پہلوؤں سے ملایا کرتے تھے۔

(۲٦۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ ، قَالَ : كُلَّ ذَلِكَ قَدْ كَانُوا يَفْعَلُونَ ، يَنْضَمُّونَ وَيَتَجَافَوْنَ ، كَانَ بَعْضُهُمْ يَنْضَمُّ وَبَعْضُهُمْ يُجَافِي.

(۲۶۷۶) حضرت قیس بن سکن فرماتے ہیں کہ اسلاف یہ تمام کام کیا کرتے تھے، وہ اعضاء کو ملا کر بھی رکھتے تھے اور علیحدہ بھی رکھتے تھے، بعض حضرات اعضاء کو ملا کر رکھتے تھے اور بعض اعضاء کو علیحدہ علیحدہ رکھتے تھے۔

(۲٦۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، قَالَ : شَكَوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الإِدْعَامَ وَالإِعْتِمَادَ فِي الصَّلاَةِ ، فَرَخَّصَ لَهُمْ أَنْ يَسْتَعِينَ الرَّجُلُ بِمِرْفَقَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، أَوْ فَخِذَيْهِ.

(عبدالرزاق ۲۹۲۸)

(۲۶۷۷) حضرت نعمان بن ابی عیاش فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں سہارا لینے کی پابندیوں کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رخصت دے دی کہ آدمی اپنی کہنیوں کو گھٹنوں یا رانوں پر رکھ کے سہارا لے سکتا ہے۔

(۲٦۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ : أَضَعُ مِرْفَقَيَّ عَلَى فَخِذِي إِذَا سَجَدْتُ ؟ فَقَالَ : اُسْجُدْ كَيْفَ تَيَسَّرَ عَلَيْكَ.

(۲۶۷۸) حضرت حبیب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ کیا میں سجدہ کرتے ہوئے اپنی کہنی کو اپنی ران پر رکھ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا جس طرح تمہارے لئے آسان ہو سجدہ کرلو۔

(۲٦۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا سَجَدْتُمْ فَاسْجُدُوا حَتَّى بِالْمَرَافِقِ ، يَعْنِي يَسْتَعِينُ بِمِرْفَقَيْهِ.

(۲۶۷۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم سجدہ کرو تو بھرپور سجدہ کرو، یہاں تک کہ کہنیوں کو بھی سجدے میں شامل کرو۔

(۳۰) في اليدين أَيْنَ تكُونَانِ مِنَ الرَّأْسِ

سجدہ میں ہاتھوں کو کہاں رکھنا ہے؟

(۲۶۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : سُئِلَ : أَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهُ ؟ قَالَ : كَانَ يَضَعُهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ ، أَوْ قَالَ : يَدَيْهِ ، يَعْنِي فِي السُّجُودِ.

(۲۶۸۰) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں اپنا چہرہ کہاں رکھتے تھے؟ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھا کرتے تھے۔

(۲۶۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ : لأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلاَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَسَجَدَ ، فَرَأَيْتُ رَأْسَهُ مِنْ يَدَيْهِ عَلَى مِثْلِ مِقْدَارِهِ حَيْثُ اسْتَفْتَحَ . يَقُولُ : قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ.

(۲۶۸۱) حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے دل میں فیصلہ کیا کہ غور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ نماز کا مشاہدہ کروں گا، چنانچہ میں نے دیکھا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو اپنے سر مبارک کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس جگہ رکھا جس جگہ وہ تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا اور ہاتھ دونوں کانوں کے قریب تھے۔

(۲۶۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَجَدَ وَيَدَيْهِ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ. (احمد ۴/ ۳۱۶۔ ابن حبان ۱۸۶۰)

(۲۶۸۲) حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے دیکھا آپ کے دونوں ہاتھ کانوں کے قریب تھے۔

(۲۶۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَالِمِ الْبَرَّادِ ، قَالَ : أَتَيْنَا أَبَا مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيَّ فِي بَيْتِهِ ، فَقُلْنَا : عَلِّمْنَا صَلاَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ، فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ كَفَّيْهِ قَرِيبًا مِنْ رَأْسِهِ.

(۲۶۸۳) حضرت سالم براد فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے کمرے میں ان سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے، ہم نے ان سے عرض کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز سکھا دیجئے۔ چنانچہ انہوں نے نماز پڑھی، جب سجدہ کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو سر کے قریب رکھا۔

(۲۶۸٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ

الرَّجُلِ إِذَا سَجَدَ كَيْفَ يَضَعُ يَدَيْهِ ؟ قَالَ : يَضَعُهُمَا حَيْثُ تَيَسَّرا ، أَوْ كَيْفَمَا جَاءَتَا.

(۲۶۸۴) حضرت اسود بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آدمی جب سجدہ کرے تو اپنے ہاتھ کہاں رکھے؟ فرمایا کہ جہاں آسانی سے رکھ سکے رکھ لے۔

(۲۶۸۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ : أَكُونُ فِي الصَّفِّ وَفِيهِ ضِيقٌ ، كَيْفَ أَضَعُ يَدَيَّ ؟ قَالَ : ضَعْهُمَا حَيْثُ تَيَسَّرَ.

(۲۶۸۵) حضرت ابو حازم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ بعض اوقات صف میں جگہ کم ہوتی ہے تو میں ہاتھ کہاں رکھوں؟ فرمایا جہاں سہولت ہو رکھ لو۔

(۳۱) فی الرجل يَضُمُّ أَصَابِعَهُ فِي السُّجُودِ

سجدے میں ہاتھ کی انگلیوں کو پھیلانے اور بچھانے کا حکم

(۲۶۸۶) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إِذَا سَجَدَ الرَّجُلُ أَنْ يَقُولَ بِيَدَيْهِ هَكَذَا ، وَضَمَّ أَزْهَرُ أَصَابِعَهُ.

(۲۶۸۶) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ جب آدمی سجدہ کرے تو ہاتھوں کو یوں رکھے۔ یہ کہہ کر راوی ازہر نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔

(۲۶۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سَجَدْتَ فَلَا تَضُمَّ كَفَّيْكَ ، وَابْسُطْ أَصَابِعَكَ.

(۲۶۸۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ ملاؤ اور اپنی انگلیوں کو پھیلا کر رکھو۔

(۲۶۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، فَلَمَّا سَجَدْتُ فَرَّجْتُ بَيْنَ أَصَابِعِي وَأَمَلْتُ كَفِّي عَنِ الْقِبْلَةِ ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ ، قَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ، إِذَا سَجَدْتَ فَاضْمُمْ أَصَابِعَكَ ، وَوَجِّهْ يَدَيْكَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ ، فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ مَعَ الْوَجْهِ.

(۲۶۸۸) حضرت عبد الرحمن بن قاسم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حفص بن عاصم کے ساتھ نماز پڑھی، جب میں سجدے میں گیا تو میں نے اپنی انگلیوں کو کھول کر رکھا اور اپنی ہتھیلیوں کو قبلے سے پھیر لیا۔ جب میں نے سلام پھیرا تو انہوں نے فرمایا ''اے بھتیجے! جب تم سجدہ کرو اپنی انگلیوں کو ملا کر رکھو، اور اپنے ہاتھوں کو قبلہ رخ رکھو، کیونکہ چہرے کے ساتھ ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں۔

(۲۶۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ سُفْيَانُ : يُفَرِّجُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فِي الرُّكُوعِ ، وَيَضُمُّ فِي السُّجُودِ.

(۲۶۸۹) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ آدمی رکوع میں انگلیوں کو کھلا اور سجدہ میں ملا کر رکھے گا۔

(۳۲) ما یسجد عَلَیْهِ مِنَ الْیَدِ، أَیُّ مَوْضِعٍ هُوَ؟

سجدے میں ہتھیلیوں کو زمین پر لگانا چاہئے

(۲۶۹۰) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ، عَنْ سُفْیَان، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: السُّجُودُ عَلَی أَلْیَةِ الْکَفِّ.

(ابن خزیمة ۶۳۹۔ ابن حبان ۱۹۱۵)

(۲۶۹۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سجدہ ہتھیلیوں کے پرگوشت حصہ پر ہوتا ہے۔

(۲۶۹۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ یَقُولُ: السُّجُودُ عَلَی أَلْیَةِ الْکَفَّیْنِ.

(۲۶۹۱) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سجدہ ہتھیلیوں کے پرگوشت حصہ پر ہوتا ہے۔

(۲۶۹۲) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِیمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: أَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِ الْکَفَّیْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَیْنِ فِی السُّجُودِ.

(ترمذی ۲۷۲۔ ابو داؤد ۸۸۸)

(۲۶۹۲) حضرت عامر بن سعد فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ میں ہاتھوں کو زمین پر بچھانے اور پاؤں کو کھڑا رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(۲۶۹۳) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُغِیرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ، قَالَ: أَعْظَمُ السُّجُودِ عَلَی الرَّاحَتَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَصَدْرِ الْقَدَمَیْنِ.

(۲۶۹۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سب سے اعلیٰ سجدہ وہ ہے جو دونوں ہتھیلیوں، گھٹنوں اور پاؤں کے کناروں پر کیا جائے۔

(۲۶۹۴) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، عَنْ حُصَیْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِیبٍ؛ فِی قَوْلِهِ: ﴿وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّومِ﴾ قَالَ: السُّجُودُ عَلَی الْجَبْهَةِ، وَالرَّاحَتَیْنِ، وَالرُّکْبَتَیْنِ، وَالْقَدَمَیْنِ.

(۲۶۹۴) حضرت طلق بن حبیب قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں ﴿وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّومِ﴾ سجدہ پیشانی، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر ہوتا ہے۔

(۲۶۹۵) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، عَنْ یُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: وُجِّهَ ابْنُ آدَمَ لِلسُّجُودِ عَلَی سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ؛ الْجَبْهَةِ، وَالرَّاحَتَیْنِ، وَالرُّکْبَتَیْنِ، وَالْقَدَمَیْنِ.

(۲۶۹۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن آدم کے لئے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کو مقرر کیا گیا ہے۔ پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

(٢٦٩٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: السُّجُودُ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ؛ الْجَبْهَةِ ، وَالرَّاحَتَيْنِ ، وَالرُّكْبَتَيْنِ ، وَالْقَدَمَيْنِ.

(۲۶۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے۔ پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

(٢٦٩٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ ، لاَ أَكُفَّ شَعْرًا ، وَلاَ ثَوْبًا. (بخاری ۸۱۲۔ مسلم ۲۳۱)

(۲۶۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں۔ مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں نماز میں کپڑوں اور بالوں کو لپیٹنے اور سمیٹنے سے احتراز کروں۔

(٢٦٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ السُّجُودَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ ؛ عَلَى الْيَدَيْنِ ، وَالرُّكْبَتَيْنِ ، وَالْقَدَمَيْنِ ، وَالْجَبْهَةِ.

(۲۶۹۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اسلاف ان سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا پسند کرتے تھے: دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں اور پیشانی

(٢٦٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: يَسْجُدُ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ ؛ يَدَيْهِ ، وَرِجْلَيْهِ ، وَجَبْهَتِهِ ، وَرُكْبَتَيْهِ.

(۲۶۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سجدہ سات ہڈیوں پر کیا جاتا ہے: دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، پیشانی اور دونوں گھٹنے۔

(٢٧٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَسْجُدَ وَأَصَابِعُ رِجْلَيْهِ هَكَذَا ؛ وَوَصَفَ أَنَّهُ يُثْنِيهَا إِلَى بَطْنِ رِجْلِهِ ، وَقَالَ: ابْسُطْهَا.

(۲۷۰۰) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ سجدہ کرتے وقت اپنے پاؤں کی انگلیوں کو پاؤں کے نچلے حصے کے ساتھ ملا دے۔ وہ فرماتے تھے کہ انہیں کھلا رکھنا چاہئے۔

(٢٧٠١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ: إِذَا سَجَدْتَ فَانْصِبْ قَدَمَيْكَ.

(۲۷۰۱) حضرت ابو البختری فرماتے ہیں کہ جب تم سجدہ کرو اپنے پاؤں کو زمین پر رکھو۔

(۳۳) فی السجود عَلَى الْجَبْهَةِ وَالأَنفِ

پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنے کا بیان

(۲۷۰۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ.

(۲۷۰۲) حضرت وائل فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو پیشانی اور ناک پر سجدہ کرتے دیکھا۔

(۲۷۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْزَقْ أَنْفَهُ بِالْحَضِيضِ ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدِ ابْتَغَى ذَلِكَ مِنْكُمْ.

(۲۷۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنی ناک کو خوب اچھی طرح زمین سے لگا کر رکھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سے یہی چاہتے ہیں۔

(۲۷۰٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :السُّجُودُ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالأَنْفِ.

(۲۷۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سجدہ پیشانی اور ناک پر ہوتا ہے۔

(۲۷۰٥) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، قَالَ :مَرَّ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى وَأَنَا سَاجِدٌ ، فَقَالَ :يَا ابْنَ عِيسَى ، ضَعْ أَنْفَكَ لِلَّهِ.

(۲۷۰۵) حضرت عبداللہ بن عیسیٰ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ میرے پاس سے گذرے، میں سجدے کی حالت میں تھا، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابن عیسیٰ! اپنی ناک کو اللہ کے لئے رکھ دو۔

(۲۷۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ وِقَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :مَا تَمَّتْ صَلاَةُ رَجُلٍ حَتَّى يَلْزَقَ أَنْفَهُ كَمَا يَلْزَقُ جَبْهَتَهُ.

(۲۷۰۶) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ آدمی کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتی جب تک وہ اپنی پیشانی کی طرح ناک کو بھی زمین پر نہ لگادے۔

(۲۷۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :نُبِّئْتُ أَنَّ طَاوُوسًا سُئِلَ عَنِ السُّجُودِ عَلَى الأَنْفِ ؟ قَالَ :أَوَلَيْسَ أَكْرَمَ الْوَجْهِ.

(۲۷۰۷) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت طاوس سے پوچھا کہ کیا سجدہ ناک پر کرنا چاہئے؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا ناک چہرے کا سب سے معزز حصہ نہیں ہے۔

(۲۷۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ سِيرِينَ إِذَا سَجَدَ عَلَى مَكَانٍ لاَ يَمَسُّ أَنْفُهُ الأَرْضَ ،

تَحَوَّلَ إِلَى مَكَانٍ آخَرَ.

(۲۷۰۸) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ اگر حضرت ابن سیرین کسی ایسی جگہ سجدہ کرتے جہاں ان کی ناک زمین پر نہ لگتی تو وہ دوسری جگہ سجدہ کرتے تھے۔

(۲۷۰۹) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُمِسّ أَنْفَهُ الأَرْضَ.

(۲۷۰۹) حضرت ثابت بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع بن جبیر کو دیکھا کہ ان کی ناک زمین پر لگ رہی ہوتی تھی۔

(۲۷۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِنْسَانٍ سَاجِدٍ ، لاَ يَضَعُ أَنْفَهُ فِي الأَرْضِ ، فَقَالَ : مَنْ صَلَّى صَلاَةً لاَ يُصِيبُ الأَنْفُ مَا يُصِيبُ الْجَبِينُ لَمْ تُقْبَلْ صَلاَتُهُ. (دار قطنی ۳۴۸۔ بیہقی ۳)

(۲۷۱۰) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو سجدہ کرتے دیکھا اس کی ناک زمین سے نہیں لگ رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس آدمی کی ناک وہاں نہ لگے جہاں پیشانی لگ رہی ہے اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔

(۲۷۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ أَنْفَهُ مَعَ جَبْهَتِهِ.

(۲۷۱۱) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنی ناک کو پیشانی کے ساتھ رکھتے تھے۔

(٣٤) من رخص فِي تَرْكِ السُّجُودِ عَلَى الأَنْفِ

جن حضرات کے نزدیک سجود میں ناک زمین پر لگانا ضروری نہیں

(۲۷۱۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : قُلْتُ لِوَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ : يَا أَبَا نُعَيْمٍ ، مَا لَكَ لاَ تُمَكِّنُ جَبْهَتَكَ وَأَنْفَكَ مِنَ الأَرْضِ ؟ قَالَ : ذَلِكَ أَنِّي سَمِعْت جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ : رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي أَعْلَى جَبْهَتِهِ عَلَى قُصَاصِ الشَّعَرِ. (دار قطنی ۳۴۹۔ طبرانی ۴۳۵)

(۲۷۱۲) حضرت عبدالعزیز بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے وہب بن کیسان سے کہا کہ اے ابونعیم! کیا بات ہے، آپ اپنی پیشانی اور ناک کو زمین پر ٹکاتے کیوں نہیں؟ وہ کہنے لگے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے اپنی پیشانی کے اونچے حصے پر بالوں کے اگنے کی جگہ سجدہ فرمایا۔

(۲۷۱۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ شِئْتَ فَاسْجُدْ عَلَى أَنْفِكَ ، وَإِنْ شِئْتَ فَلاَ تَفْعَلْ.

(۲۷۱۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو اپنی ناک پر سجدہ کرلو اور اگر چاہو تو ایسا نہ کرو۔

(۲۷۱۴) حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَسْجُدَانِ عَلَى جِبَاهِهِمَا ، وَلاَ تَمَسُّ الأَرْضَ أُنُوفُهُمَا.

(۲۷۱۴) حضرت خالد بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم کو دیکھا کہ وہ اپنی پیشانیوں پر سجدہ کرتے تھے اوران کے ناک زمین پر نہ لگتے تھے۔

(۲۷۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ لَمْ يَسْجُدْ عَلَى أَنْفِهِ ، قَالَ : يُجْزِئُهُ.

(۲۷۱۵) حضرت عامر اس شخص کے بارے میں جس کی ناک دورانِ سجدہ زمین پر نہ لگے فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا بھی جائز ہے۔

(۲۷۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ يَضُرُّهُ.

(۲۷۱۶) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی نقصان نہیں۔

(۳۵) فِي الرجل إِذَا انْحَطَّ إِلَى السُّجُودِ ، أَيُّ شَيْءٍ يَقَعُ مِنْهُ قَبْلُ إِلَى الأَرْضِ ؟

سجدے میں جاتے ہوئے کون سا عضو زمین پر پہلے رکھنا چاہئے؟

(۲۷۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، يَرْفَعُهُ ، أَنَّهُ قَالَ : إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْتَدِءْ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ ، وَلاَ يَبْرُكْ بُرُوكَ الْفَحْلِ. (ابوداؤد ۸۳۴۔ طحاوی ۲۵۵۔ بیهقی ۱۰۰)

(۲۷۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھے اور اونٹ کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھے۔

(۲۷۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ.

(۲۷۱۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھا کرتے تھے۔

(۲۷۱۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقَعُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

(۲۷۱۹) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کو پہلے رکھا کرتے تھے۔

(۲۷۲۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ إِذَا سَجَدَ قَبْلَ يَدَيْهِ ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَفَعَ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

(۲۷۲۰) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سجدہ میں جاتے ہوئے ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو رکھا کرتے تھے، اور جب اٹھتے تھے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

(۲۷۲۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَجَدَ تَقَعُ رُكْبَتَاهُ ، ثُمَّ يَدَاهُ ، ثُمَّ رَأْسُهُ.

(۲۷۲۱) حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار اپنے والد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنوں کو رکھتے، پھر ہاتھوں کو اور پھر سر کو رکھتے تھے۔

(۲۷۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ ، وَقَالَ :هَلْ يَفْعَلُهُ إِلاَّ مَجْنُونٌ ؟!.

(۲۷۲۲) حضرت ابراہیم سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے پہلے رکھتا تھا؟ آپ نے اسے ناپسند فرمایا اور یہ بھی کہا کہ ایسا کام کوئی پاگل ہی کر سکتا ہے۔

(۲۷۲۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا قِلاَبَةَ إِذَا سَجَدَ بَدَأَ فَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ ، وَإِذَا قَامَ اعْتَمَدَ عَلَى يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ الْحَسَنَ يَخِرُّ فَيَبْدَأُ بِيَدَيْهِ ، وَيَعْتَمِدُ إِذَا قَامَ.

(۲۷۲۳) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ کو دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتے تو پہلے گھٹنوں کو رکھا کرتے تھے اور جب کھڑے ہوتے تو ہاتھوں سے سہارا لیا کرتے تھے۔ اور میں نے حضرت حسن کو دیکھا کہ وہ جھکتے اور پھر اٹھتے وقت ہاتھوں سے سہارا لے کر کھڑے ہوتے تھے۔

(۲۷۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ.

(۲۷۲۴) حضرت مہدی بن میمون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین کو دیکھا کہ وہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو رکھا کرتے تھے۔

(۲۷۲۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ :سُئِلَ قَتَادَةُ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا انْصَبَّ مِنَ الرُّكُوعِ يَبْدَأُ بِيَدَيْهِ ؟ فَقَالَ : يَصْنَعُ أَهْوَنَ ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۲۷۲۵) حضرت معمر فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی رکوع سے سجدے میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ زمین پر لگادے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو عمل اس سے زیادہ آسان ہے وہ کرنا چاہئے۔

(۲۷۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ إِذَا انْحَطُّوا لِلسُّجُودِ وَقَعَتْ رُكَبُهُمْ قَبْلَ أَيْدِيهِمْ.

(۲۷۲۶) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ کے شاگرد جب سجدے میں جاتے تھے تو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے۔

(۳٦) مَنْ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ فَلْيُوَجِّهْ يَدَيْهِ إِلَى الْقِبْلَةِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ سجدہ میں ہاتھوں کو قبلہ رخ رکھنا چاہئے

(۲۷۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَارِثَةَ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ وِجَاهَ الْقِبْلَةِ.

(۲۷۲۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو قبلہ رخ رکھتے۔

(۲۷۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيمان ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ بِيَدَيْهِ ، فَإِنَّهُمَا يَسْجُدَانِ مَعَ الْوَجْهِ.

(۲۷۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے ہاتھوں کو قبلہ رخ رکھے، کیونکہ ہاتھ بھی چہرے کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں۔

(۲۷۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَسْتَحِبَّانِ إِذَا سَجَدَا أَنْ يَسْتَقْبِلاَ بِأَكُفِّهِمَا إِلَى الْقِبْلَةِ.

(۲۷۲۹) حضرت حسن اور حضرت محمد اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ جب سجدہ کریں تو اپنی ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھیں۔

(۲۷۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتْ رَجُلاً مَائِلاً بِكَفَّيْهِ عَنِ الْقِبْلَةِ ، فَقَالَتِ :اعْدِلْهُمَا إِلَى الْقِبْلَةِ.

(۲۷۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک شخص کو دیکھا جس کی ہتھیلیوں کا رخ سجدے میں قبلے سے ہٹا ہوا تھا، انہوں نے فرمایا کہ انہیں قبلہ کی طرف پھیر لو۔

(۲۷۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلاَةِ أَنْ يَبْسُطَ كَفَّيْهِ ، وَيَضُمَّ أَصَابِعَهُ وَيُوَجِّهَهُمَا مَعَ وَجْهِهِ إِلَى الْقِبْلَةِ.

(۲۷۳۱) حضرت حفص بن عاصم فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ آدمی نماز میں اپنی ہتھیلیوں کو کھلا رکھے اور انگلیوں کو ملا کر رکھے اور ہتھیلیوں اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھے۔

(۲۷۳۲) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَالِمًا ، وَالْقَاسِمَ إِذَا سَجَدَا اسْتَقْبَلاَ بِأَكُفِّهِمَا إِلَى الْقِبْلَةِ.

(۲۷۳۲) حضرت خالد بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم اور حضرت قاسم کو دیکھا کہ وہ اپنی ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف رکھتے تھے۔

(۲۷۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَعْدِلَ بِكَفَّيْهِ عَنِ الْقِبْلَةِ.

(۲۷۳۳) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلے سے تبدیل ہو۔

(۲۷۳٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، مِثْلَ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۲۷۳۴) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۳۷) فی الرجل یَسْجُدُ عَلَی ظَهْرِ الرَّجُلِ

کیا ایک آدمی دوسرے آدمی کی کمر پر سجدہ کر سکتا ہے؟

(۲۷۳۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي لَعْوَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِذَا لَمْ يَقْدِرْ أَحَدُكُمْ عَلَى السُّجُودِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَلْيَسْجُدْ عَلَى ظَهْرِ أَخِيهِ.

(۲۷۳۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر جمعہ کے دن تمہیں سجدہ کرنے کی جگہ نہ ملے تو اپنے بھائی کی کمر پر سجدہ کرلو۔

(۲۷۳۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۲۷۳۶) حضرت ابراہیم بھی یونہی فرمایا کرتے تھے۔

(۲۷۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَمْثُلَ قَائِمًا حَتَّى يَرْفَعُوا رُؤُوسَهُمْ، ثُمَّ يَسْجُدَ.

(۲۷۳۷) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ آدمی سیدھا کھڑا رہے اور جب وہ اپنا سر اٹھالیں تو پھر سجدہ کرے۔

(۲۷۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى الأَرْضِ فَأَهْوَى بِرَأْسِهِ ، فَلْيَسْجُدْ عَلَى ظَهْرِ أَخِيهِ.

(۲۷۳۸) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جب جمعہ کے دن زمین پر سجدہ کرنے کی گنجائش نہ ہو تو اپنے سر کو جھکائے اور اپنے بھائی کی کمر پر سجدہ کرلے۔

(۲۷۳۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ :قَالَ :مُجَاهِدٌ :أَسْجُدُ عَلَى ظَهْرِ رَجُلٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۷۳۹) حضرت مجاہد سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی اپنے بھائی کی کمر پر سجدہ کرسکتا ہے؟ فرمایا ہاں۔

(۲۷۴۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَنْبَسَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ:إِذَا رَفَعَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ رَأْسَهُ سَجَدَ.

(۲۷۴۰) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب آگے کھڑا شخص اپنا سر اٹھائے تو پھر یہ سجدہ کرے۔

(۲۷۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الرَّجُلُ أَنْ يَسْجُدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَلْيَسْجُدْ عَلَى ظَهْرِ أَخِيهِ.

(۲۷۴۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر جمعہ کے دن تمہیں سجدہ کرنے کی جگہ نہ ملے تو اپنے بھائی کی کمر پر سجدہ کرلو۔

(۲۷۴۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ،

عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ.

(۲۷۴۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۸) فی الرجل یَسْجُدُ وَیَدَاہُ فِی ثَوْبِهِ

اس آدمی کا بیان جو سجدہ کرے اور اس کے ہاتھ اس کے کپڑے میں ہوں

(۲۷۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ : جَائَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ ، فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ إِذَا سَجَدَ.(ابن ماجه ۱۰۳۱۔ احمد ۴/ ۳۳۵)

(۲۷۴۳) حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے ہمیں بنو عبد الاشہل میں ہمیں نماز پڑھائی، میں نے دیکھا کہ آپ نے سجدہ میں اپنے ہاتھ اپنے کپڑے میں رکھے ہوئے تھے۔

(۲۷۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَوْ وَبَرَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَلْتَحِفُ بِالْمِلْحَفَةِ، ثُمَّ يَسْجُدُ فِيهَا.

(۲۷۴۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک چادر اوڑھتے اور پھر اسی میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

(۲۷۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : رَأَيْتُ شُرَيْحًا يَسْجُدُ فِي بُرْنُسِهِ.

(۲۷۴۵) حضرت ابو الضحیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح کو دیکھا کہ وہ اپنے سر پر لئے ہوئے کپڑے میں ہاتھوں کو ڈھک کر سجدہ کر رہے تھے۔

(۲۷۴۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مِسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي بُرْنُسٍ ، وَلاَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْهُ.

(۲۷۴۶) حضرت عبد الرحمن بن اسود فرماتے ہیں کہ وہ اپنے سر کے لمبے کپڑے میں سجدہ کرتے اور اپنے ہاتھوں کو اس سے باہر نہیں نکالا کرتے تھے۔

(۲۷۴۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ الأَسْوَدَ يُصَلِّي فِي بُرْنُسِ طَيَالِسِهِ ، يَسْجُدُ فِيهِ ، وَرَأَيْت عَبْدَ الرَّحْمَنِ ، يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ ، يُصَلِّي فِي بُرْنُسٍ شَامِيٍّ يَسْجُدُ فِيهِ.

(۲۷۴۷) حضرت حسن بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود کو دیکھا کہ وہ اپنے سر پر لئے ہوئے کپڑے میں سجدہ کر رہے تھے۔ اور میں نے عبد الرحمن بن یزید کو دیکھا کہ وہ ایک شامی چادر میں سجدہ کر رہے تھے۔

(۲۷۴۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي طَيْلَسَانِهِ.

(۲۷۴۸) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اپنی چادر میں سجدہ کررہے تھے۔

(۲۷۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : رَأَيْتُ يَحْيَى بْنَ وَثَّابٍ يُصَلِّي فِي مُسْتُقَةٍ بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ ، وَيَدَاهُ فِي جَوْفِهَا.

(۲۷۴۹) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت یحیٰ بن وثاب کو دیکھا کہ وہ دوستونوں کے درمیان بنی لمبی آستینوں والی قمیص پہنے نماز پڑھ رہے تھے، وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اوران کے ہاتھ اس چادر کے اندر تھے۔

(۲۷۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَلْبَسُ أَنْبِجَانِيًّا فِي الشِّتَاءِ ، يُصَلِّي فِيهِ ، وَلاَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْهُ.

(۲۷۵۰) حضرت حمید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو دیکھا کہ انہوں نے سردیوں میں مقام منبج کی بنی ہوئی چادر میں نماز پڑھی اوراپنے ہاتھ اس چادر سے باہر نہیں نکالے۔

(۲۷۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَافِعٍ ؛ رَأَيْت سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُصَلِّي فِي بُرْنُسٍ ، وَلاَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْهُ.

(۲۷۵۱) حضرت موسیٰ بن نافع کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ حضرت سعید بن جبیر نے چادر میں نماز پڑھی اوراپنے ہاتھ اس سے باہر نہیں نکالے۔

(۲۷۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ ، وَمَسْرُوقٌ يُصَلُّونَ فِي بَرَانِسِهِمْ وَمُسْتُقَاتِهِمْ ، وَلاَ يُخْرِجُونَ أَيْدِيَهُمْ.

(۲۷۵۲) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ اور حضرت مسروق اپنی چادروں اور جبوں میں نماز پڑھا کرتے تھے اوراپنے ہاتھ اس سے باہر نہیں نکالتے تھے۔

(۲۷۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحِلٍّ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ لاَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنَ الْمُسْتُقَةِ.

(۲۷۵۳) حضرت محل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا کہ انہوں نے نماز میں اپنے ہاتھ چادر سے باہر نہیں نکالے۔

(۲۷۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُونَ وَأَيْدِيهِمْ فِي ثِيَابِهِمْ ، وَيَسْجُدُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ عَلَى عِمَامَتِهِ.

(۲۷۵۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے صحابہ اس حال میں سجدہ کرتے تھے کہ ان کے ہاتھ ان کے کپڑوں میں ہوتے تھے، اوران میں سے بعض حضرات عمامے پر سجدہ کرلیا کرتے تھے۔

(۲۹) مَنْ كَانَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ إِذَا سَجَدَ

جوحضرات سجدہ کرتے ہوئے ہاتھ کپڑے سے باہر نکالتے تھے

(۲۷۵۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ؛ أَنَّ أَبَا قِلاَبَةَ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ ثَوْبِهِ.

(۲۷۵۵) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو چادر سے باہر نکالا کرتے تھے۔

(۲۷۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا إِذَا سَجَدَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ بُرْنُسِهِ ، حَتَّى يَضَعَهُمَا عَلَى الأَرْضِ.

(۲۷۵۶) حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم کو دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو چادر سے باہر نکال کر زمین پر رکھا کرتے تھے۔

(۲۷۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يُبَاشِرُ بِكَفَّيْهِ الأَرْضَ إِذَا سَجَدَ.

(۲۷۵۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کپڑے سے نکال کر زمین پر رکھا کرتے تھے۔

(۲۷۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي هِنْدٍ الشَّامِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيُبَاشِرْ بِكَفَّيْهِ الأَرْضَ ، لَعَلَّ اللَّهَ يَصْرِفُ عَنْهُ الْغَالَّ ، إِنْ غُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۲۷۵۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اپنے ہاتھوں کو چادر سے باہر نکال کر زمین پر رکھ دے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کی وجہ سے اسے قیامت کے دن کی ہتھکڑیوں سے نجات عطا کردے۔

(۲۷۵۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الطَّيْلَسَانِ.

(۲۷۵۹) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی ہذیل جب سجدہ کرنے لگتے تو اپنے ہاتھوں کو چادر سے باہر نکالا کرتے تھے۔

(۲۷۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ إِذَا سَجَدَ ، وَإِنَّهُمَا لَيَقْطُرَانِ دَمًا.

(۲۷۶۰) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کپڑے سے باہر نکالا کرتے تھے، اس وقت ان سے خون بھی بہہ رہا ہوتا تھا۔

(۲۷۶۱) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا قَتَادَةَ الْعَدَوِيَّ إِذَا سَجَدَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ ، يُمِسُّهُمَا الأَرْضَ.

(۲۷۶۱) حضرت اسحاق بن سوید کہتے ہیں کہ میں نے ابوقتادہ عدوی کو دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو چادر سے نکال کر زمین پر لگایا کرتے تھے۔

(۴۰) باب مَنْ كَانَ يَسْجُدُ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ ، وَلاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا

جن حضرات کے نزدیک عمامے کے پیچ پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں

(۲۷۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ.

(۲۷۶۲) حضرت عمارہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید عمامے کے پیچ پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

(۲۷۶۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ؛أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِالسُّجُودِ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ.

(۲۷۶۳) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن میسب اور حضرت حسن عمامے کے پیچ پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۷۶٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ.

(۲۷۶۴) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ حضرت حسن عمامے کے پیچ پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

(۲۷۶٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ وَهُوَ مُعْتَمٌّ.

(۲۷۶۵) حضرت حمید فرماتے ہیں کہ حضرت بکر عمامے کے پیچ پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

(۲۷٦٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ ، فَقُلْتُ لَهُ ؟ فَقَالَ :إِنِّي أَخَافُ عَلَى بَصَرِي مِنْ بَرْدِ الْحَصَى.

(۲۷۶۶) حضرت محمد بن راشد فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول عمامے کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے۔ میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے کنکریوں کی وجہ سے اپنی بصارت کے نقصان کا ڈر ہے اس لئے ایسا کرتا ہوں۔

(۲۷٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالسُّجُودِ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ.

(۲۷۶۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ عمامے کے پیچ پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۷٦۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي وَرْقَاءَ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَسْجُدُ عَلَى كَوْرِ عِمَامَتِهِ.

(۲۷۶۸) حضرت ابو ورقاء فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ کو عمامے کے پیچ پر سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

(۲۷٦۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يَسْجُدُ عَلَى عِمَامَتِهِ غَلِيظَةِ الأَكْوَارِ ، قَدْ حَالَتْ بَيْنَ جَبْهَتِهِ وَبَيْنَ الأَرْضِ.

(۲۷۶۹) حضرت مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کو دیکھا انہوں نے موٹے پیچوں والے عمامے پر سجدہ کیا جو

ان کی پیشانی اور زمین کے درمیان تھا۔

(۴۱) من کرہ السُّجُودَ عَلَی کَوْرِ الْعِمَامَۃِ

جن حضرات کے نزدیک عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا مکروہ ہے

(۲۷۷۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سَکَنِ بْنِ أَبِی کَرِیمَۃَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادَۃَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ رَبِیعٍ ، عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ ؛ أَنَّہُ کَانَ إِذَا قَامَ إِلَی الصَّلاَۃِ حَسِرَ الْعِمَامَۃَ عَنْ جَبْہَتِہِ.

(۲۷۷۰) حضرت محمود بن ربیع کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے عمامے کو اپنی پیشانی سے پیچھے کھسکا لیا کرتے تھے۔

(۲۷۷۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْرَائِیلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَی الثَّعْلَبِیِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَیْلَی ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ إِذَا صَلَّی أَحَدُکُمْ فَلْیَحْسِرِ الْعِمَامَۃَ عَنْ جَبْہَتِہِ.

(۲۷۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو اپنے عمامے کو پیشانی سے پیچھے کر لے۔

(۲۷۷۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : کَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ یَسْجُدُ عَلَی کَوْرِ الْعِمَامَۃِ.

(۲۷۷۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عمامے کے پیچ پر سجدہ نہیں کرتے تھے۔

(۲۷۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَصَابَتْنِی شَجَّۃٌ فَعَصَبْتُ عَلَیْہَا عِصَابَۃً ، فَسَأَلْتُ عَبِیْدَۃَ : أَسْجُدُ عَلَیْہَا ؟ قَالَ : لاَ . (عبدالرزاق ۱۵۶۹)

(۲۷۷۳) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے سر پر زخم ہوا، میں نے اس پر پٹی باندھ لی، میں نے حضرت عبیدہ سے پوچھا کہ کیا میں اس پر سجدہ کر سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا نہیں۔

(۲۷۷۴) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللہِ الْقُرَشِیِّ ؛ قَالَ : رَأَی النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلاً یَسْجُدُ عَلَی کَوْرِ الْعِمَامَۃِ ، فَأَوْمَأَ بِیَدِہِ أَنِ ارْفَعْ عِمَامَتَکَ فَأَوْمَأَ إِلَی جَبْہَتِہِ.

(۲۷۷۴) حضرت عیاض بن عبداللہ قرشی فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو عمامے کے پیچ پر سجدہ کر رہا تھا آپ نے اسے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا کہ اپنا عمامہ بلند کرلو۔

(۲۷۷۵) حَدَّثَنَا ہُشَیْمٌ ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ؛ أَنَّہُ کَانَ یُحِبُّ لِلْمُعْتَمِّ أَنْ یُنَحِّیَ کَوْرَ الْعِمَامَۃِ عَنْ جَبْہَتِہِ.

(۲۷۷۵) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ عمامہ باندھا ہوا شخص نماز کے لئے عمامے کو پیشانی سے پیچھے کر لے۔

(۲۷۷۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، قَالَ : أُبْرِزُ جَبِینِی أَحَبُّ إِلَیَّ.

(۲۷۷۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ پیشانی کو کھلا رکھنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

(۲۷۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ السُّجُودَ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ.

(۲۷۷۷) حضرت محمد اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ پیشانی کے بیچ پر سجدہ کیا جائے۔

(۲۷۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : أُبْرِزُ جَبِينِي أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۲۷۷۸) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ پیشانی کو کھلا رکھنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

(۲۷۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ السُّجُودَ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ.

(۲۷۷۹) حضرت ابن سیرین اس بات کو ناپسند خیال فرماتے تھے کہ عمامے کے بیچ پر سجدہ کیا جائے۔

(۲۷۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الْمُعْتَمِّ ، قَالَ : يُمَكِّنُ جَبْهَتَهُ مِنَ الأَرْضِ.

(۲۷۸۰) حضرت عروہ عمامہ باندھے ہوئے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ اپنی پیشانی زمین سے لگائے گا۔

(۲۷۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عُلاَثَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ ، قَالَ لِرَجُلٍ : لَعَلَّكَ فِيمَنْ يَسْجُدُ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ؟!

(۲۷۸۱) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک آدمی سے فرمایا کہ شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو عمامہ پر سجدہ کرتے ہیں!

(۲۷۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَسْجُدُ وَعَلَيْهِ مِغْفَرَةٌ وَعِمَامَةٌ ، قَدْ غَطَّى بِهِمَا وَجْهَهُ ، فَأَخَذَ بِمِغْفَرِهِ وَعِمَامَتِهِ فَأَلْقَاهُ مِنْ خَلْفِهِ.

(۲۷۸۲) حضرت ہلال بن یساف فرماتے ہیں کہ حضرت جعدہ بن ہبیرہ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے سر پر خود اور پگڑی تھی اور اس نے ان دونوں سے اپنے چہرے کو ڈھانپا ہوا تھا، حضرت جعدہ نے اس کے خود اور پگڑی کو پکڑ کر پیچھے پھینک دیا۔

(۴۲) فِي الرجل يَسْجُدُ عَلَى ثَوْبِهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

گرمی یا سردی کی بنا پر آدمی اپنے کپڑے پر سجدہ کر سکتا ہے

(۲۷۸۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : صَلَّى عُمَرُ ذَاتَ يَوْمٍ بِالنَّاسِ الْجُمُعَةَ ، فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ ، فَطَرَحَ طَرَفَ ثَوْبِهِ بِالأَرْضِ ، فَجَعَلَ يَسْجُدُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمَ الْحَرَّ فَلْيَسْجُدْ عَلَى طَرَفِ ثَوْبِهِ.

(۲۷۸۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن شدید گرمی کے دنوں میں لوگوں کو جمعہ کی نماز پڑھائی، آپ نے اپنا کپڑا آگے ڈالا اور اس پر سجدہ کیا۔ پھر فرمایا ''اے لوگو! اگر تم میں سے کسی کو گرمی محسوس ہو تو اپنے کپڑے کے کنارے پر سجدہ کر لے۔

(۲۷۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُكُمْ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى الأَرْضِ مِنَ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ ، فَلْيَسْجُدْ عَلَى ثَوْبِهِ.

(۲۷۸۴) حضرت عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص گرمی یا سردی کی وجہ سے زمین پر سجدہ نہ کرسکتا ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے کپڑے پر سجدہ کرلے۔

(۲۷۸٥) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ غَالِبٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ ، فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ.

(مسلم ۱۹۱۔ ابو داؤد ٦٦٠)

(۲۷۸۵) حضرت انس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شدید گرمی میں نماز پڑھی، ہم میں اگر کوئی اپنی پیشانی کو زمین پر نہ رکھ سکتا تو اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرلیتا تھا۔

(۲۷۸٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، يَتَّقِي بِفُضُولِهِ حَرَّ الأَرْضِ ، وَبَرْدَهَا. (احمد ۱/ ۳۵۴۔ عبدالرزاق ۱۳۶۹)

(۲۷۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے کپڑے میں نماز پڑھی جس کے کناروں سے آپ زمین کی گرمی اور سردی سے بچا کرتے تھے۔

(۲۷۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ حَرَّ الأَرْضِ ، فَلْيَضَعْ ثَوْبَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الأَرْضِ ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ عَلَيْهِ.

(۲۷۸۷) حضرت عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی زمین کی تپش سے پریشان ہو تو اپنا کپڑا رکھ کر اس پر سجدہ کرلے۔

(۲۷۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ قَالَ : إِذَا كَانَ حَرٌّ ، أَوْ بَرْدٌ فَلْيَسْجُدْ عَلَى ثَوْبِهِ.

(۲۷۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب زیادہ گرمی یا سردی ہو تو وہ اپنے کپڑے پر سجدہ کرلے۔

(۲۷۸۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُجَاهِدًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ ، بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ.

(۲۷۸۹) حضرت عبداللہ بن مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد کو ایک گرمی کے دن مسجد حرام میں نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے اپنا کپڑا پھیلایا اور اس پر سجدہ کیا۔

(۲۷۹۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ : أَسْجُدُ عَلَى ثَوْبِي ؟ قَالَ : ثِيَابِي مِنِّي.

(۲۷۹۰) حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن یسار سے عرض کیا کہ کیا میں اپنے کپڑے پر سجدہ کرسکتا ہوں؟

انہوں نے فرمایا کہ میرا کپڑا میرے جسم کا حصہ ہے۔

(۲۷۹۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ عَلَى الثَّوْبِ.

(۲۷۹۱) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے کپڑے پر سجدہ کرے۔

(۲۷۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : أَسْجُدُ عَلَى ثَوْبِي إِذَا آذَانِي الْحَرُّ ، فَأَمَّا عَلَى ظَهْرِ رَجُلٍ فَلاَ.

(۲۷۹۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب مجھے گرمی تنگ کرے تو میں تو اپنے کپڑے پر سجدہ کر لیتا ہوں، البتہ کسی آدمی کی کمر پر سجدہ کرنا مجھے پسند نہیں۔

(٤٣) المرأة كيف تكُونُ فِي سُجُودِهَا ؟

عورت سجدہ کیسے کرے؟

(۲۷۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَحْتَفِزْ ، وَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا.

(۲۷۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت سجدہ کرے تو اپنے جسم کو سکیڑ لے اور اپنی رانوں کو ملا کر رکھے۔

(۲۷۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِىءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَلاَةِ الْمَرْأَةِ ؟ فَقَالَ : تَجْتَمِعُ وَتَحْتَفِزُ.

(۲۷۹۴) حضرت بکیر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ عورت کیسے نماز پڑھے؟ فرمایا وہ جسم کو سکیڑ کر اور ملا کر رکھے۔

(۲۷۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا ، وَلْتَضَعْ بَطْنَهَا عَلَيْهِمَا.

(۲۷۹۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب عورت سجدہ کرے تو اپنی رانوں کو ملائے اور اپنے پیٹ کو ان پر رکھ دے۔

(۲۷۹٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ بَطْنَهُ عَلَى فَخِذَيْهِ إِذَا سَجَدَ كَمَا تَصْنَعُ الْمَرْأَةُ.

(۲۷۹۶) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ آدمی سجدہ کرتے وقت اپنے پیٹ کو اپنی رانوں پر رکھے جیسا کہ عورتیں کرتی ہیں۔

(۲۷۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْمَرْأَةُ تَضْطَمُّ فِي السُّجُودِ.

(۲۷۹۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عورت سجدوں میں اپنے جسم کو ملا کر رکھے گی۔

(۲۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَلْزَقْ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا ، وَلاَ تَرْفَعْ عَجِيزَتَهَا ، وَلاَ تُجَافِي كَمَا يُجَافِي الرَّجُلُ.

(۲۷۹۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملا کر رکھے، وہ اپنی سرین کو بلند نہ کرے اور مردوں کی طرف جسم کو کشادہ نہ کرے۔

(٤٤) فی المرأة كَيْفَ تَجْلِسُ فِي الصَّلاَةِ

عورت نماز میں کیسے بیٹھے گی؟

(۲۷۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلاَجِ ، قَالَ : كُنَّ النِّسَاءُ يُؤْمَرْنَ أَنْ يَتَرَبَّعْنَ إِذَا جَلَسْنَ فِي الصَّلاَةِ ، وَلاَ يَجْلِسْنَ جُلُوسَ الرِّجَالِ عَلَى أَوْرَاكِهِنَّ ، يُتَّقى ذَلِكَ عَلَى الْمَرْأَةِ ، مَخَافَةَ أَنْ يَكُونَ مِنْهَا الشَّيْءُ.

(۲۷۹۹) حضرت خالد بن لجلاج فرماتے ہیں کہ عورتوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں اس طرح بیٹھیں کہ اپنے دائیں یا بائیں پاؤں کو پنڈلی اور ران سے باہر نکالیں۔ وہ مردوں کی طرح اپنے کولہوں پر نہ بیٹھیں۔ عورتوں کے اس طرح بیٹھنے سے ان کے نقصان کا اندیشہ ہے۔

(۲۸۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ صَفِيَّةَ كَانَتْ تُصَلِّي وَهِيَ مُتَرَبِّعَةٌ.

(۲۸۰۰) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نماز میں اپنے دائیں یا بائیں پاؤں کو پنڈلی اور ران سے باہر نکال کر بیٹھتی تھیں۔

(۲۸۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ كَانَتْ تَجْلِسُ فِي الصَّلاَةِ كَجِلْسَةِ الرَّجُلِ.

(۲۸۰۱) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں۔

(۲۸۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : تَرَبَّعُ.

(۲۸۰۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ عورت اپنے دائیں یا بائیں پاؤں کو پنڈلی اور ران سے باہر نکال کر بیٹھے گی۔

(۲۸۰۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَلْمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : تَجْلِسُ كَمَا تَرَى أَنَّهُ أَيْسَرُ.

(۲۸۰۳) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جس طرح اس کے لئے بیٹھنا آسان ہو بیٹھ جائے۔

(۲۸۰٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تَقْعُدُ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلاَةِ كَمَا يَقْعُدُ الرَّجُلُ.

(۲۸۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ عورت نماز میں ایسے بیٹھے گی جس طرح مرد بیٹھتا ہے۔

(۲۸۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كُنَّ نِسَاءُ ابْنِ عُمَرَ يَتَرَبَّعْنَ فِي الصَّلَاةِ.

(۲۸۰۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی عورتیں اپنے دائیں یا بائیں پاؤں کو پنڈلی اور ران سے باہر نکال کر بیٹھتی تھیں۔

(۲۸۰۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنْ قُعُودِ الْمَرْأَةِ فِي الصَّلَاةِ ؟ قَالَ : تَقْعُدُ كَيْفَ شَاءَتْ.

(۲۸۰۶) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے نماز میں عورت کے بیٹھنے کا طریقہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جیسے چاہے بیٹھ جائے۔

(۲۸۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : أَتَجْلِسُ الْمَرْأَةُ فِي مَثْنَى عَلَى شِقِّهَا الأَيْسَرِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : هُوَ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنَ الأَيْمَنِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، تَجْتَمِعُ جَالِسَةً مَا اسْتَطَاعَتْ ، قُلْتُ : تَجْلِسُ جُلُوسَ الرَّجُلِ فِي مَثْنَى ، أَوْ تُخْرِجُ رِجْلَهَا الْيُسْرَى مِنْ تَحْتِ أَلْيَتِهَا ؟ قَالَ : لَا يَضُرُّهَا أَيُّ ذَلِكَ جَلَسَتْ إِذَا اجْتَمَعَتْ.

(۲۸۰۷) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے عرض کیا کہ کیا عورت تشہد میں اپنے بائیں پہلو پر بیٹھے گی؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کے نزدیک بائیں پہلو پر بیٹھنا دائیں پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔ انہوں نے کہا ہاں اور عورت سے جہاں تک ہو سکے اپنے جسم کو سمیٹ کر نماز پڑھے۔ میں نے کہا کہ اگر عورت تشہد میں مرد کی طرح بیٹھے یا اپنے بائیں پاؤں کو کولہوں کے نیچے سے نکال کر بیٹھے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے کہا کہ جب اس نے اپنے جسم کو سمیٹ لیا اب جس طرح مرضی چاہے بیٹھ جائے، کوئی نقصان کی بات نہیں۔

(۲۸۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تَجْلِسُ الْمَرْأَةُ مِنْ جَانِبٍ فِي الصَّلَاةِ.

(۲۸۰۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ عورت نماز میں ایک پہلو پر بیٹھے گی۔

(۲۸۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : تَجْلِسُ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ كَمَا تَيَسَّرَ.

(۲۸۰۹) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ نماز میں عورت کے لئے جیسے بیٹھنا ممکن ہو بیٹھ جائے۔

(۴۵) فی رفع الْيَدَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے درمیان رفعِ یدین کا حکم

(۲۸۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. (بخاری ۷۳۸۔ ابو داؤد ۷۲۱)

(۲۸۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ

فرماتے تھے۔

(۲۸۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

(۲۸۱۱) حضرت یحییٰ بن ابی اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت انس دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین فرماتے تھے۔

(۲۸۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الأُولَى.

(۲۸۱۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب پہلے سجدے سے سر اٹھاتے تو رفع یدین فرماتے تھے۔

(۲۸۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :رَأَيْتُ نَافِعًا وَطَاوُوسا يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

(۲۸۱۳) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع اور حضرت طاوس کو دیکھا کہ وہ دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین کیا کرتے تھے۔

(۲۸۱٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

(۲۸۱۴) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین دونوں سجدوں کے درمیان رفع یدین کرتے تھے۔

(۲۸۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ.

(۲۸۱۵) حضرت ابن علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ایوب کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

(٤٦) في المريض يَسْجُدُ عَلَى الْوِسَادَةِ وَالْمِرْفَقَةِ

مریض تکیے پر سجدہ کر سکتا ہے

(۲۸۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :يَسْجُدُ الْمَرِيضُ عَلَى الْمِرْفَقَةِ وَالثَّوْبِ الطَّيِّبِ.

(۲۸۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مریض تکیے اور پاک کپڑے پر سجدہ کر سکتا ہے۔

(۲۸۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي أُمُّ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهَا رَأَتْ أُمَّ سَلَمَةَ رَمِدَتْ عَيْنُهَا ، فَثُنِيَتْ لَهَا وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ ، فَجَعَلَتْ تَسْجُدُ عَلَيْهَا.

(۲۸۱۷) حضرت ام حسن فرماتی ہیں کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ کو دیکھا کہ آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے ان کے لئے چمڑے کا ایک تکیہ رکھا گیا جس پر وہ سجدہ کرتی تھیں۔

(۲۸۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، مِثْلَهُ.

(۲۸۱۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۸۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، مِثْلَهُ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : اشْتَكَتْ عَيْنَهَا.

(۲۸۱۹) ایک اور سند سے مختلف الفاظ کے ساتھ یہی حدیث منقول ہے۔

(۲۸۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى مِرْفَقَةٍ.

(۲۸۲۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت انس نے تکیہ پر سجدہ کیا۔

(۲۸۲۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الْعَالِيَةِ مَرِيضًا ، وَكَانَتِ الْمِرْفَقَةُ تُثْنَى لَهُ فَيَسْجُدُ عَلَيْهَا.

(۲۸۲۱) حضرت ابوخلدہ فرماتے ہیں کہ ابو العالیہ مریض تھے، ان کے لئے تکیہ کو گول کر کے رکھا جاتا تھا اور وہ اس پر سجدہ کرتے تھے۔

(۲۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ عَلَى الْمِرْفَقَةِ وَالْوِسَادَةِ فِي السَّفِينَةِ.

(۲۸۲۲) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی کشتی میں تکیہ پر سجدہ کرے۔

(٤٧) من كره لِلْمَرِيضِ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى الْوِسَادَةِ وَغَيْرِهَا

جن حضرات کے نزدیک مریض کے لئے تکیہ پر سجدہ کرنا مکروہ ہے

(۲۸۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ عَادَ ابْنُ عُمَرَ صَفْوَانَ ، فَوَجَدَهُ يَسْجُدُ عَلَى وِسَادَةٍ فَنَهَاهُ ، وَقَالَ : أَوْمِئْ إِيمَاءً.

(۲۸۲۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صفوان کی عیادت کی، دیکھا کہ وہ تکیہ پر سجدہ کر رہے ہیں، حضرت ابن عمر نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ صرف اشارہ کریں۔

(۲۸۲٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : السُّجُودُ عَلَى الْوِسَادَةِ مُحْدَثٌ.

(۲۸۲۴) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ تکیہ پر سجدہ کرنا بدعت ہے۔

(۲۸۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ، قَالَ : اشْتَكَى أَبُو الأَسْوَدِ الْفَالِجَ ، فَكَانَ لاَ يَسْجُدُ إِلاَّ مَا رَفَعْنَاهُ لَهُ ، مِرْفَقَةً يَسْجُدُ عَلَيْهَا ، فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ ، وَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ ،

فَقَالَ: إِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى الأَرْضِ ، وَإِلاَّ فَيُومِيءُ إِيمَاءً.

(۲۸۲۵) حضرت ابوحرب بن ابی الاسود کہتے ہیں کہ ابوالاسود کو فالج لاحق ہوگیا، وہ ایک تکیہ پر سجدہ کیا کرتے تھے جو ہم ان کی طرف بلند کرتے۔ اس بارے میں ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر آدمی زمین پر سجدہ کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو ٹھیک ہے ورنہ صرف اشارہ سے کام چلا لے۔

(۴۸) فی الصلاۃ عَلَى الْفِرَاشِ

بستر پر نماز پڑھنے کا حکم

(۲۸۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ كَانَ يُصَلِّي عَلَى فِرَاشِهِ.

(۲۸۲٦) حضرت حمید فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بستر پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۲۸۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي مَرِضَ عَلَيْهِ.

(۲۸۲۷) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس حالت مرض میں اپنے بستر پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۴۹) باب من قَالَ الْمَرِيضُ يُومِيءُ إِيمَاءً

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ مریض اشارے سے نماز پڑھے گا

(۲۸۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: رَأَيْتُ الأَسْوَدَ يُومِيءُ فِي مَرَضِهِ.

(۲۸۲۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود کو بیماری میں اشارے سے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۲۸۲۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ؛ أَنَّهُ رَأَى سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ إِذَا كَانَ مَرِيضًا لاَ يَسْتَطِيعُ الْجُلُوسَ أَوْمَأَ إِيمَاءً ، وَلَمْ يَرْفَعْ إِلَى رَأْسِهِ شَيْئًا.

(۲۸۲۹) حضرت عبدالرحمن بن حرملہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت سعید بن مسیب جب مریض ہوتے اور بیٹھنے کی طاقت نہ رکھتے تو اشارہ کرتے اور اپنے سر کی طرف کوئی چیز نہ اٹھایا کرتے تھے۔

(۲۸۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : يُصَلِّي الْمَرِيضُ عَلَى الْحَالَةِ الَّتِي هُوَ عَلَيْهَا.

(۲۸۳۰) حضرت یونس اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مریض اپنی حالت پر نماز پڑھے گا۔

(۲۸۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أبي إسحاق عن تَمِيمَةَ مَوْلاَةِ وَادِعَةَ ، قَالَتْ : دَخَلَ شُرَيْحٌ عَلَى أَبِي مَيْسَرَةَ يَعُودُهُ ، فَقَالَ لَهُ : كَيْفَ تُصَلِّي ؟ قَالَ : قَاعِدًا ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ شُرَيْحٌ : أَنْتَ أَعْلَمُ مِنَّا.

(۲۸۳۱) حضرت تمیمہ کہتی ہیں کہ حضرت شریح حضرت ابو میسرہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے، ان سے پوچھا کہ آپ نماز کیسے پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا بیٹھ کر۔ حضرت شریح نے ان سے کہا کہ آپ مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

(۲۸۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : الْمَرِيضُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ السُّجُودَ أَوْمَأَ إِيمَاءً.

(۲۸۳۲) حضرت محمد بن سیرین فرمایا کرتے تھے کہ جب مریض میں سجدہ کرنے کی طاقت نہ ہو تو وہ اشارے سے نماز پڑھے۔

(۲۸۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَامِرًا عَنْ صَلاَةِ الْمَرِيضِ ؟ فَقَالَ : إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَضَعَ جَبْهَتَهُ عَلَى الأَرْضِ فَلْيُومِءْ إِيمَاءً ، وَلْيَجْعَلِ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ.

(۲۸۳۳) حضرت حصین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے مریض کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب اس میں زمین پر پیشانی رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اشارے سے نماز پڑھے اور اپنے سجدے کو رکوع سے زیادہ جھکائے۔

(۲۸۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَلاَةِ الْمَرِيضِ عَلَى الْعُودِ؟ فَقَالَ: لاَ آمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللهِ أَوْثَانًا ، إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَ قَائِمًا ، وَإِلاَّ فَقَاعِدًا ، وَإِلاَّ فَمُضْطَجِعًا.

(۲۸۳۴) حضرت جبلہ بن سحیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا مریض لکڑی پر نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ تم اللہ کو چھوڑ کر کسی اور چیز کو معبود بنالو، اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھ لو اور اگر بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر پڑھ لو۔

(۲۸۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ مَرِيضٌ ، وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ يُومِءُ إِيمَاءً.

(۲۸۳۵) حضرت ابو الہیثم کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابراہیم کی بیماری کی حالت میں ان کے پاس حاضر ہوئے، وہ دائیں پہلو پر لیٹے ہوئے تھے اور اشارے سے نماز پڑھ رہے تھے۔

(۲۸۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ وَهُوَ مَرِيضٌ يُومِءُ.

(۲۸۳۶) حضرت ابو خلدہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو العالیہ کو دیکھا کہ وہ حالت مرض میں اشارے سے نماز پڑھ رہے تھے۔

(۲۸۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : يُصَلِّي قَاعِدًا ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُومِء ، وَلاَ يَمَسُّ عُودًا.

(۲۸۳۷) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ مریض بیٹھ کر نماز پڑھے گا، اگر بیٹھنے کی طاقت نہ ہو تو اشارے سے پڑھے اور لکڑی کا سہارا نہ لے۔

(۲۸۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ أَبِي مَعْرُوفٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمَرِيضِ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ ، قَالَ : يُومِءُ إِيمَاءً.

(۲۸۳۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر مریض میں نماز ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو اشارے سے نماز پڑھ لے۔

(۲۸۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : يُصَلِّي الْمَرِيضُ إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْجُلُوسِ مُسْتَلْقِيًا ، وَيَجْعَلُ رِجْلَيْهِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ ، وَيَسْتَقْبِلُ بِوَجْهِهِ الْقِبْلَةَ ، يُومِءُ إِيمَاءً بِرَأْسِهِ.

(۲۸۳۹) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ اگر مریض بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو تو سیدھا لیٹ کر پڑھ لے اور اپنے پاؤں قبلہ کی طرف رکھے، اور اپنے چہرے کو قبلے کی طرف رکھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔

(۲۸۴۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ صَلاَةِ الْمَرِيضِ ، كَيْفَ يُصَلِّي ؟ قَالَ : يُصَلِّي جَالِسًا ، وَيَسْجُدُ عَلَى الأَرْضِ.

(۲۸۴۰) حضرت مختار بن فلفل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے مریض کی نماز کا طریقہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور زمین پر سجدہ کرے۔

(۲۸۴۱) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ مَوْلَى عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : الْمَرِيضُ يُومِءُ ، وَلاَ يَرْفَعُ إِلَى وَجْهِهِ شَيْئًا.

(۲۸۴۱) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ مریض اشارے سے نماز پڑھے گا اور اپنے سر کی طرف کوئی چیز نہیں اٹھائے گا۔

(۵۰) فی صلاۃ المَرِیضِ

مریض کی نماز کا طریقہ

(۲۸۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خُشَيْنَةَ حَاجِبِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ الْحَكَمِ بْنِ الأَعْرَجِ عَلَى بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ وَهُوَ مَرِيضٌ ، فَقَالَ : أَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، فَقَامَ فَصَلَّى صَلاَةً فَأَخَفَّهَا لِمَرَضِهِ.

(۲۸۴۲) حضرت ابوخشینہ کہتے ہیں کہ میں حضرت حکم بن اعرج کے ساتھ بکر مزنی کی بیماری میں ان کے پاس گیا، انہوں نے ہم سے پوچھا کہ کیا تم نے عصر کی نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا جی ہاں، اس پر وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایسی نماز پڑھی جو ان کی بیماری کے لئے انتہائی آرام دہ تھی۔

(۲۸۴۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الشَّقَرِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ ، قَالَ : فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ : قُلْنَا لَهُ : الصَّلاَةُ يَا أَبَا سَعِيدٍ ، قَالَ : كَفَانِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :يُرِيدُ كَفَان ، يَعْنِي أَوْمَأَ.

(۲۸۴۳) حضرت رجاء بن عبیدہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے مرض الوفات میں ان کے پاس تھا کہ ان پر بے ہوشی طاری ہوگئی، جب انہیں افاقہ ہوا تو ہم نے ان سے کہا کہ اے ابو سعید! نماز کا وقت ہوگیا ہے! انہوں نے فرمایا کہ میرے لئے اشارہ کرنا کافی ہے۔

(٢٨٤٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ ، قَالَ :دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو وَائِلٍ وَأَنَا مَرِيضٌ ، فَقُلْتُ لَهُ :أُصَلِّي يَا أَبَا وَائِلٍ وَأَنَا دَنِفٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۸۴۴) حضرت عاصم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیمار تھا کہ حضرت ابو وائل میرے پاس تشریف لائے، میں نے کہا کہ اے ابو وائل! میں ایک مستقل مریض ہوں تو کیا میں نماز پڑھوں گا۔ انہوں نے کہا جی ہاں۔

(٥١) من كره الصَّلاَةَ عَلَى الْعُودِ

جو حضرات لکڑی پر نماز پڑھنے کو مکروہ خیال کرتے تھے

(٢٨٤٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ أَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ عَلَى الْعُودِ.

(۲۸۴۵) حضرت بکر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ آدمی لکڑی پر سجدہ کرے۔

(٢٨٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : دَخَلَ عَبْدُ اللهِ عَلَى أَخِيهِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ ، فَوَجَدَهُ عَلَى عُودٍ يُصَلِّي ، فَطَرَحَهُ وَقَالَ : إِنَّ هَذَا شَيْءٌ عَرَّضَ بِهِ الشَّيْطَانُ ، ضَعْ وَجْهَك عَلَى الأَرْضِ ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَوْمِيءْ إِيمَاءً.

(۲۸۴۶) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے بھائی عتبہ کی عیادت کے لئے گئے، دیکھا کہ وہ لکڑی کے سہارے نماز پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے لکڑی کو اٹھا کر پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ چیز شیطان کی طرف سے پیدا کی گئی ہے۔ تم اپنے چہرے کو زمین پر رکھو اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اشارے سے نماز پڑھ لو۔

(٢٨٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الْعُودِ فَكَرِهَهُ.

(۲۸۴۷) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ حضرت محمد سے پوچھا گیا کہ کیا لکڑی پر نماز پڑھنا جائز ہے؟ آپ نے اسے مکروہ خیال فرمایا۔

(٢٨٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :دَخَلَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى أَخِيهِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ ، وَهُوَ يَسْجُدُ عَلَى سِوَاكٍ ، فَرَمَى بِهِ وَقَالَ :أَوْمِيءْ إِيمَاءً.

(۲۸۴۸) حضرت شعبی کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے بھائی عتبہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، وہ ایک مسواک کی لکڑی پر سجدہ کرر ہے تھے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس لکڑی کو پھینک دیا اور فرمایا کہ اشارے سے نماز پڑھو۔

(۲۸٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيد بْنِ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلاَةَ عَلَى الْعُودِ.

(۲۸۴۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت حسن لکڑی پر نماز پڑھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٥٢) من رخص فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْعُودِ وَاللَّوْحِ

جن حضرات نے لکڑی اور تختی پر نماز پڑھنے کی رخصت دی ہے

(۲۸۵۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى حُذَيْفَةَ مَرِضَ ، فَكَانَ يُصَلِّي وَقَدْ جُعِلَ لَهُ وِسَادَةٌ ، وَجُعِلَ لَهُ لَوْحٌ يَسْجُدُ عَلَيْهِ.

(۲۸۵۰) حضرت مالک بن عمیر فرماتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جنہوں نے حضرت حذیفہ کو بیماری کی حالت میں دیکھا تھا کہ وہ نماز میں ایک تکیہ یا تختی پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

(۲۸۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ رَزِينٍ مَوْلَى آلِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَرْسَلَ إلَيَّ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، أَنْ أَرْسِلْ إلَيَّ بِلَوْحٍ مِنَ الْمَرْوَةِ ، أَسْجُدُ عَلَيْهِ.

(۲۸۵۱) حضرت رزین کہتے ہیں کہ حضرت علی بن عبداللہ بن عباس سے میری طرف یہ پیغام بھیجا کہ میں ان کے لئے پتھر کی ایک تختی بھیجوں جس پر وہ سجدہ کریں۔

(٥٣) فی المریض یُومِیءُ إیمَاءً حَیْثُ یَبْلُغ رَأْسَهُ

مریض وہاں تک سجدہ کرے گا جہاں تک اس کا سر پہنچے

(۲۸۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : دَخَلَ عَبْدُ اللهِ عَلَى أَخِيهِ ، فَرَآهُ يُصَلِّي عَلَى عُودٍ فَانْتَزَعَهُ وَرَمَى بِهِ ، وَقَالَ : أَوْمِیءُ إيمَاءً حَيْثُ مَا يَبْلُغُ رَأْسُك.

(۲۸۵۲) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے بھائی سے ملاقات کے لئے آئے تو دیکھا کہ وہ ایک لکڑی پر سجدہ کرر ہے ہیں۔ انہوں نے وہ لکڑی پھینک دی اور فرمایا کہ جہاں تک تمہارا سر پہنچے اشارہ سے نماز پڑھ لو۔

(۲۸۵۳) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ فِي الْمَرِيضِ إذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى السُّجُودِ ، قَالَ : يُومِیءُ حَيْثُ مَا يَبْلُغُ رَأْسُهُ.

(۲۸۵۳) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جب مریض کو سجدہ کرنے کی طاقت نہ ہو تو جہاں تک اس کا سر پہنچے اشارے سے نماز

پڑھ لے۔

(٥٤) فی الوقوف وَالسُّكُوتِ إذَا كَبَّرَ

تکبیر کہنے کے لئے خاموشی اور وقوف کا بیان

(٢٨٥٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثُ سَكَتَاتٍ: سَكْتَةٌ إذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ حَتَّى يَقْرَأَ الْحَمْدَ ، وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْحَمْدِ حَتَّى يَقْرَأَ السُّورَةَ ، وَإِذَا فَرَغَ مِنَ السُّورَةِ حَتَّى يَرْكَعَ. (ترمذی ۲۵۱۔ ابو داؤد ۷۷۶)

(۲۸۵۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نماز میں تین مرتبہ خاموشی اختیار فرماتے تھے ① تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھنے تک ② سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورت شروع کرنے سے پہلے ③ سورت ختم کرنے کے بعد رکوع کی تکبیر کہنے سے پہلے۔

(٢٨٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا كَبَّرَ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرَةِ وَالْقِرَاءَةِ. (بخاری ۷۴۴۔ ابو داؤد ۷۷۷)

(۲۸۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ تکبیر کہنے کے بعد تکبیر اور قراءت کے درمیان تھوڑی دیر خاموش رہتے تھے۔

(٢٨٥٦) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : كَانَتْ لَهُ وَقْفَتَانِ : وَقْفَةٌ إذَا كَبَّرَ ، وَوَقْفَةٌ إذَا فَرَغَ مِنْ أُمِّ الْكِتَابِ.

(۲۸۵۶) حضرت عمرو بن مہاجر کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نماز میں دو وقفے کرتے تھے ایک تکبیر کہنے کے بعد اور دوسرا سورۂ فاتحہ سے فارغ ہونے کے بعد۔

(٢٨٥٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْكُتُ سَكْتَتَيْنِ : إذَا دَخَلَ فِي الصَّلاَةِ ، وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ، فَكَتَبُوا إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ أَنْ صَدَقَ سَمُرَةُ. (ابو داؤد ۷۷۳۔ احمد ۵/ ۲۳)

(۲۸۵۷) حضرت سمرہ بن جندب فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ دو مرتبہ خاموشی اختیار فرماتے تھے ایک تو نماز شروع کر کے اور دوسری قراءت سے فارغ ہونے کے بعد۔ یہ روایت حضرت عمران بن حصین کو عجیب لگی، انہوں نے اس بارے میں خط کے ذریعے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی رائے دریافت کی تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت سمرہ سچ کہتے ہیں۔

(٢٨٥٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إذَا كَبَّرَ سَكَتَ هُنَيْهَةً ، وَإِذَا قَالَ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ سَكَتَ هُنَيْهَةً ، وَإِذَا نَهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ لَمْ يَسْكُتْ ، وَقَالَ : ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

(۲۸۵۸) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم جب تکبیر کہتے تو تھوڑی دیر خاموش رہتے اور پھر جب سورۂ فاتحہ ختم کرتے تو پھر بھی تھوڑی دیر خاموش رہتے۔ پھر جب دوسری رکعت کے لئے اٹھتے تو خاموش نہ رہتے اور سورۂ فاتحہ شروع کر دیتے۔

(۲۸۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سَكَتَ الإِمَامُ سَكْتَتَيْنِ : سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ ، وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنَ السُّورَةِ قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ.

(۲۸۵۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ امام دومرتبہ خاموشی اختیار کرے گا۔ ایک مرتبہ قراءت سے پہلے تکبیر کہنے کے بعد اور دوسری مرتبہ رکوع میں جانے سے پہلے سورت سے فارغ ہونے کے بعد۔

(۲۸۶۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجَ ، قَالَ : صَلَّيْت مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ ، فَلَمَّا كَبَّرَ سَكَتَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ : ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

(۲۸۶۰) حضرت عبد الرحمن اعرج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، جب وہ تکبیر کہتے تو تھوڑی دیر خاموش رہتے پھر سورۂ فاتحہ شروع کرتے۔

(۵۵) قدر كم يَسْتُرُ الْمُصَلِّي

سترے کی مقدار کتنی ہونی چاہئے

(۲۸۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ سَلاَّمُ بْنُ سُلَيْم ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُصَلِّيَ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ ، وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذَلِكَ. (ابو داؤد ۶۸۵۔ ابن ماجہ ۹۴۰)

(۲۸۶۱) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنا چاہے تو اپنے آگے کجاوے کی ٹیک کے برابر کوئی چیز رکھ لے پھر اگر اس کے آگے سے کوئی گذرے تو اس کی پرواہ نہ کرے۔

(۲۸۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي ، فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ.

(ابو داؤد ۷۰۲۔ احمد ۱۶۰۔ ابن خزیمۃ ۸۰۶)

(۲۸۶۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے تو اگر اس کے آگے کجاوے کی ٹیک کے برابر کوئی چیز ہو تو اس کا سترہ ہو جائے گا۔

(٢٨٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكُزُ الْحَرْبَةَ يَوْمَ الْعِيدِ يُصَلِّي إِلَيْهَا. (بخاری ۹۷۳۔ مسلم ۲۴۶)

(۲۸۶۳) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ عید کے دن اپنے آگے لوہے کا ایک جنگی آلہ گاڑ لیتے تھے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھاتے تھے۔

(٢٨٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى عَنَزَةٍ ، أَوْ شِبْهِهَا ، وَالطَّرِيقُ مِنْ وَرَائِهَا. (بخاری ۴۹۹۔ ابوداؤد ۶۸۸)

(۲۸۶۴) حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے چھوٹی لاٹھی یا اس جیسی کسی چیز کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جبکہ اس کے آگے راستہ تھا۔

(٢٨٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانَتِ الْحَرْبَةُ تُحْمَلُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ إِلَيْهَا.

(۲۸۶۵) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ ایک چھوٹا لوہے کا بنا جنگی ہتھیار نبی پاک ﷺ کے ساتھ لے جایا جاتا تھا تا کہ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں۔

(٢٨٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ رَكَزَ عَنَزَةً ، ثُمَّ صَلَّى إِلَيْهَا ، وَالظُّعُنُ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

(۲۸۶۶) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ ایک چھوٹی لاٹھی کو اپنے آگے گاڑ کر نماز پڑھتے اور گذرنے والے آپ کے آگے سے گذرتے رہتے تھے۔

(٢٨٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : يَسْتُرُ الْمُصَلِّي فِي صَلاَتِهِ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فِي جُلَّةِ السَّوْطِ.

(۲۸۶۷) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نمازی کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر اور کوڑے کی موٹائی میں کوئی چیز اپنے آگے رکھ لے تو اس کا سترہ ہو جائے گا۔

(٢٨٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَنْ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ ، فَقَدْ سَتَرَكَ.

(۲۸۶۸) ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارے اور تمہارے آگے سے گذرنے والوں کے درمیان کجاوے کی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو تو تمہارا سترہ ہو گیا۔

(۲۸۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فِي الْعِيدِ ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا.

(۲۸۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید کے دن آگے لوہے کا ایک جنگی آلہ گاڑ دیا جاتا تھا اور اس کی طرف منہ کر کے آپ نماز پڑھاتے تھے۔

(۲۸۷۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَدْ نَصَبَ عَصًا يُصَلِّي إِلَيْهَا.

(۲۸۷۰) حضرت ابو کثیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسجد حرام میں اپنے آگے ایک لاٹھی گاڑ کر نماز ادا کر رہے تھے۔

(۲۸۷۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ ، رَكَزَ رُمْحَهُ فِي دَارِهِ ، ثُمَّ صَلَّى إِلَيْهِ.

(۲۸۷۱) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم کا معمول یہ تھا کہ جب کبھی گرمی زیادہ ہو جاتی تو اپنے گھر میں ایک نیزہ گاڑ کر اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے۔

(۲۸۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : يَسْتُرُ الْمُصَلِّي مَا وَرَاءَ حَرْفِ الْعَلَمِ.

(۲۸۷۲) حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ نمازی جھنڈے کے ڈنڈے سے بڑی چیز سے سترہ کرے گا۔

(۲۸۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مَعْدَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِذَا صَلَّيْتَ فِي فَضَاءٍ مِنَ الأَرْضِ ، فَأَلْقِ بسَوْطِك حَتَّى تُصَلِّيَ إِلَيْهِ.

(۲۸۷۳) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب تم کھلی جگہ نماز پڑھو تو اپنا کوڑا سامنے رکھ کر نماز پڑھو۔

(۲۸۷٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ الغفاری أَبِي الْغُصْنِ ، قَالَ : رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُصَلِّي إِلَى السَّوْطِ فِي السَّفَرِ ، وَإِلَى الْعَصَا.

(۲۸۷۴) حضرت ثابت بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع بن جبیر کو دیکھا کہ وہ سفر میں کوڑے یا لاٹھی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

(۲۸۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ قَالَ : يَسْتُرُ الرَّجُلَ فِي صَلاَتِهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ.

(۲۸۷۵) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ نمازی نماز میں کجاوے کی لکڑی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے گا۔

(۲۸۷٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ سَلْمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ قَالاَ : تَسْتُرُهُ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ إِذَا كَانَ قُدَّامَ الْمُصَلِّي.

(۲۸۷۶) حضرت حسن اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اگر نمازی کے آگے کجاوے کی لکڑی جیسی کوئی چیز ہو تو سترہ ہو گیا۔

(۲۸۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : النَّهْرُ سُتْرَةٌ.

(۲۸۷۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ دریا سترہ ہے۔

(۲۸۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إذَا صَلَّوْا فِي فَضَاءٍ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ مَا يَسْتُرُهُمْ.

(۲۸۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب کچھ لوگ کھلی جگہ نماز پڑھیں تو اپنے آگے کوئی چیز سترے کے لئے رکھ لیں۔

(۲۸۷۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِيَسْتَتِرْ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ وَلَوْ بِسَهْمٍ.

(احمد ۳/ ۴۰۴۔ ابن خزیمۃ ۸۱۰)

(۲۸۷۹) ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے آگے سترہ کے لئے کوئی چیز رکھ لے خواہ کوئی تیر ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۸۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُه يَنْصِبُ أَحْجَارًا فِي الْبَرِّيَّةِ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ صَلَّى إلَيْهَا.

(۲۸۸۰) حضرت یزید بن ابی عبید کہتے ہیں کہ حضرت سلمہ نے ایک صحرا میں کچھ پتھر اوپر نیچے رکھے اور جب وہ نماز پڑھنا چاہتے تو ان کی طرف رخ کر کے نماز ادا فرماتے۔

(۲۸۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُلْقِي سَوْطَهُ ، ثُمَّ يُصَلِّي إلَيْهَا.

(۲۸۸۱) حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ کہتے ہیں کہ حضرت شعبی اپنا کوڑا ڈالتے پھر اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے۔

(۵۶) من رخص فِي الْفَضَاءِ أَنْ يُصَلِّي بِهَا

جن حضرات نے کھلی جگہ بغیر سترہ کے نماز پڑھنے کی رخصت دی ہے

(۲۸۸۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلَى أَتَانٍ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، فَمَرَرْنَا عَلَى بَعْضِ الصَّفِّ ، فَنَزَلْنَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ ، فَلَمْ يَقُلْ لَنَا شَيْئًا. (مسلم ۳۶۲۔ ابو داؤد ۷۱۵)

(۲۸۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت فضل ایک گدھی پر سوار تھے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، ہم ایک صف کے آگے سے گذرے اور ہم نے گدھی سے اتر کر اسے چرنے کے لئے چھوڑ دیا، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس بارے میں کوئی بات نہ فرمائی۔

(۲۸۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَضَاءٍ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۸۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھلی جگہ میں نماز ادا فرمائی جہاں آپ کے آگے کوئی چیز نہیں تھی۔

(۲۸۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الْفَضَاءِ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ شَيْءٌ؟ قَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ.

(۲۸۸۴) حضرت حجاج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو کھلی جگہ نماز پڑھے اور اس کے سامنے کوئی چیز نہ ہو تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۸۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابن مُغَفَّل يُصَلِّي وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَجْوَةٌ.

(۲۸۸۵) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مغفل کو دیکھا کہ وہ کھلی جگہ نماز پڑھ رہے تھے اور ان کے اور قبلے کے درمیان کچھ نہ تھا۔

(۲۸۸٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يُصَلِّيَانِ فِي السَّفَرِ فِي الصَّحْرَاءِ إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ.

(۲۸۸۶) حضرت خالد بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم کو دیکھا کہ وہ ایک سفر کے دوران صحراء میں بغیر سترہ کے نماز پڑھ رہے تھے۔

(۲۸۸۷) عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يُصَلِّي إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ.

(۲۸۸۷) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد بغیر سترہ کے نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۲۸۸۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ وَعَامِرًا يُصَلِّيَانِ إِلَى غَيْرِ أُسْطُوَانَةٍ.

(۲۸۸۸) حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر اور حضرت عامر کو دیکھا کہ وہ بغیر سترہ کے نماز پڑھ رہے تھے۔

(۲۸۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ يُصَلِّي فِي الْجَبَّانَةِ ، إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ.

(۲۸۸۹) حضرت مہدی بن میمون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو دیکھا کہ وہ کھلی جگہ بغیر سترہ کے نماز پڑھ رہے تھے۔

(۲۸۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ مِنًى وَالنَّاسُ

يُصَلُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَجَاءَ فَتًى مِنْ أَهْلِهِ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

(۲۸۹۰) حضرت عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے محمد ابن الحنفیہ کو دیکھا کہ وہ منی کی مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ ان کے آگے نماز پڑھ رہے تھے۔ ان کے گھر والوں میں سے کچھ نوجوان آئے اور ان کے آگے بیٹھ گئے۔

(۵۷) مَنْ كَانَ يَقُولُ إذَا صَلَّيت إلَى سُتْرَةٍ ، فَادْنُ مِنْهَا

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب تم سترہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو تو اس کے قریب رہو

(۲۸۹۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ، يَبْلُغُ بِهِ ، قَالَ :إذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا ، لاَ يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلاَتَهُ.

(۲۸۹۱) حضرت سہل بن ابی حثمہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سترہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے تو اس کے قریب رہے تاکہ شیطان اس کی نماز میں رخنہ نہ ڈال سکے۔

(۲۸۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إلَى سُتْرَةٍ وَلْيَدْنُ مِنْهَا ، وَلاَ يَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا ، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يَمُرُّ فَلْيُقَاتِلْهُ ، فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ.

(ابو داؤد ۶۹۸۔ ابن حبان ۲۳۷۵)

(۲۸۹۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سترہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے تو اس کے قریب رہے، تاکہ کوئی اس کے آگے سے نہ گذر سکے، اگر کوئی اس کے آگے سے گذرنے لگے تو اس سے جھگڑا کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

(۲۸۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لاَ تُصَلِّيَنَّ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَجْوَةٌ ، تَقَدَّمْ إلَى الْقِبْلَةِ ، أَوِ اسْتَتِرْ بِسَارِيَةٍ.

(۲۸۹۳) حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ تم اس حالت میں نماز نہ پڑھو کہ تمہارے اور قبلے کے درمیان بہت سی خالی جگہ ہو۔ یا تو قبلے کی طرف آگے بڑھ جاؤ یا کسی ستون کا سترہ بنالو۔

(۲۸۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إلَى سُتْرَةٍ ، وَلْيَدْنُ مِنْهَا ، كَيْ لاَ يَمُرَّ الشَّيْطَانُ أَمَامَهُ.

(۲۸۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے تو کسی چیز کو اپنا سترہ بنالے اور اس کے قریب رہے تاکہ شیطان اس کے آگے سے نہ گذر سکے۔

(۵۸) الرَّجُل يستر الرجل إذَا صَلَّى إلَيْهِ أَمْ لاَ ؟

کیا کوئی نمازی دوسرے آدمی کو سترہ بنا سکتا ہے؟

(۲۸۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إذَا لَمْ يَجِدْ سَبِيلاً إلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ ، قَالَ لِي :وَلِّنِي ظَهْرَك.

(۲۸۹۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جب سترہ کے لئے مسجد میں کوئی ستون نہ ملتا تو مجھے فرماتے کہ تم اپنی کمر میری طرف کر کے بیٹھ جاؤ۔

(۲۸۹۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ سَلْمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ يَسْتُرُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ إذَا كَانَ جَالِسًا وَهُوَ يُصَلِّي.

(۲۸۹۶) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی بیٹھا ہوا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھنے والا اس کا سترہ بنا سکتا ہے۔

(۲۸۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الرَّجُلُ يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَ فِي الصَّلاَةِ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ :لاَ يَسْتُرُ الرَّجُلُ الْمُصَلِّيَ.

(۲۸۹۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ آدمی نمازی کا سترہ بن سکتا ہے۔اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ آدمی نمازی کا سترہ نہیں بن سکتا۔

(۲۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُقْعِدُ رَجُلاً ، فَيُصَلِّي خَلْفَهُ وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْ ذَلِكَ الرَّجُلِ.

(۲۸۹۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کسی آدمی کو اپنے آگے بٹھاتے اور اس کے پیچھے نماز پڑھتے جبکہ لوگ اس آدمی کے آگے سے گذرتے رہتے تھے۔

(۲۸۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :سَأَلْتُ إبْرَاهِيمَ أَيَسْتُرُ النَّائِمُ ؟ قَالَ :لاَ ، قُلْتُ :فَالْقَاعِدُ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۸۹۹) حضرت حماد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ کیا سوئے ہوئے شخص کا سترہ بنایا جاسکتا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔میں نے کہا کہ کیا بیٹھے ہوئے شخص کو سترہ بنایا جاسکتا ہے۔انہوں نے کہا ہاں۔

(۵۹) مَنْ قَالَ لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ شَيْءٌ وَادْرَؤُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ

نمازی کے آگے سے کسی کے گذرنے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی لیکن جہاں تک ہو سکے اسے روکنا چاہئے

(۲۹۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ ، وَادْرَؤُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ. (ابو داؤد ۷۱۹۔ دار قطنی ۳۶۸)

(۲۹۰۰) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نمازی کے آگے سے کسی کے گذرنے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی لیکن جہاں تک ہو سکے اسے روکو، کیونکہ وہ شیطان ہے۔

(۲۹۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ووَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ قَالَا : لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ ، وَادْرَؤُوهُمْ عَنْكُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

(۲۹۰۱) حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نمازی کے آگے سے کسی کے گذرنے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی لیکن جہاں تک ہو سکے اسے روکو۔

(۲۹۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قِيلَ لَهُ :إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ يَقُولُ :يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ ، فَقَالَ :لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ.

(۲۹۰۲) حضرت سالم کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ کہتے ہیں کہ گدھے اور کتے کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسلمان کی نماز کوئی چیز نہیں توڑتی۔

(۲۹۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ قَالَ : لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ ، وَذُبُّوا عَنْ أَنْفُسِكُمْ.

(۲۹۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور اپنے نفسوں کو ہلکا رکھو۔

(۲۹۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلَى أَتَانٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ ، فَمَرَرْنَا عَلَى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْنَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ ، فَلَمْ يَقُلْ لَنَا شَيْئًا.

(۲۹۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت فضل ایک گدھی پر سوار تھے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، ہم ایک صف کے آگے سے گذرے اور ہم نے گدھی سے اتر کر اسے چرنے کے لئے چھوڑ دیا، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس بارے میں کوئی بات نہ فرمائی۔

(۲۹۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ، قَالَ:سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ؟ فَقَالَ:لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِلَّا الْحَدَثُ.

(۲۹۰۵) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نماز سوائے وضو ٹوٹنے کے کسی چیز سے نہیں ٹوٹتی۔

(۲۹۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ ، وَادْرَأْ مَا اسْتَطَعْتَ.

(۲۹۰۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کسی چیز سے نہیں ٹوٹتی، البتہ تم سے جہاں تک ہو سکے گذرنے والے کو روکو۔

(۲۹۰۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ شَيْءٌ إِلاَّ الْكَلْبُ الأَسْوَدُ.

(۲۹۰۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نماز سوائے کالے کتے کے کسی چیز کے گذرنے سے نہیں ٹوٹتی۔

(۲۹۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ شَيْءٌ إِلاَّ الْكُفْرُ.

(۲۹۰۸) حضرت عروہ فرمایا کرتے تھے کہ نماز سوائے کفر کے کسی چیز سے نہیں ٹوٹتی۔

(۲۹۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ شَيْءٌ ، اللَّهُ أَقْرَبُ كُلِّ شَيْءٍ.

(۲۹۰۹) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی، اللہ تعالیٰ ہر چیز سے زیادہ قریب ہے۔

(۲۹۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ، كَاعْتِرَاضِ الْجِنَازَةِ. (مسلم ۲۶۷۔ ابن ماجه ۹۵۶)

(۲۹۱۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے اور قبلے کے درمیان اس طرح لیٹی ہوتی تھی جس طرح جنازہ پڑا ہو۔

(۲۹۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : اعْزِلُوا صَلاَتَكُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ ، وَأَشَدُّ مَا يَتَّقِي عَلَيْهَا مَرَابِضُ الْكِلاَبِ.

(۲۹۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم سے جہاں تک ہو سکے اپنے آگے سے گذرنے والوں کو روکو، نماز میں سب سے زیادہ جن چیزوں کے گذرنے سے احتیاط لازم ہے ان میں کتے سرفہرست ہیں۔

(۲۹۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ شَيْءٌ وَلَكِنِ ادْرَؤُوا عَنْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ.

(۲۹۱۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نماز کسی چیز سے نہیں ٹوٹتی البتہ تم سے جہاں تک ہو سکے گذرنے والوں کو روکو۔

(۶۰) مَنْ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ کتے، عورت اور گدھے کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

(۲۹۱۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ آخِرَةِ الرَّحْلِ ، فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلاَتَهُ : الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الأَسْوَدُ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَبَا ذَرٍّ ، فَمَا بَالُ الْكَلْبِ الأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الأَصْفَرِ ؟ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ، إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي ، فَقَالَ :

الْكَلْبُ الأَسْوَدُ شَيْطَانٌ.

(۲۹۱۳) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی آدمی کے آگے کجاوے کی لکڑی کے برابر کوئی چیز نہ ہو تو عورت، گدھے اور کالے کتے کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ راوی حضرت عبداللہ بن صامت فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے ابوذر! کالے کتے، لال کتے اور پیلے کتے میں کیا فرق ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ کالا کتا شیطان ہے۔

(۲۹۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْكَلْبُ الأَسْوَدُ الْبَهِيمُ شَيْطَانٌ ، وَهُوَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ.

(۲۹۱۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ کالا کتا شیطان ہے وہ نماز کو توڑ دیتا ہے۔

(۲۹۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۹۱۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۲۹۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ : يَقْطَعُ الصَّلاَةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ.

(۲۹۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت، گدھے اور کتے کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(۲۹۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۹۱۷) حضرت ابوالاحوص سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۲۹۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : يَقْطَعُ صَلاَةَ الرَّجُلِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ.

(۲۹۱۸) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ مرد کی نماز عورت، گدھے اور کتے کے گذرنے سے ٹوٹ جاتی ہے۔

(۲۹۱۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَلْمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : يَقْطَعُ الصَّلاَةَ الْكَلْبُ الأَسْوَدُ ، وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ. (نسائی ۸۲۷)

(۲۹۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کالے کتے اور حائضہ کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(۲۹۲۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَلْمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَقْطَعُ الصَّلاَةَ الْكَلْبُ ، وَالْمَرْأَةُ ، وَالْحِمَارُ.

(۲۹۲۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ کتے، عورت اور گدھے کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(۲۹۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : يَقْطَعُ الصَّلاَةَ الْكَلْبُ ، وَالْمَرْأَةُ وَالْخِنْزِيرُ ، وَالْحِمَارُ ، وَالْيَهُودِيُّ ، وَالنَّصْرَانِيُّ ، وَالْمَجُوسِيُّ. (ابو داؤد ۷۰۴)

(۲۹۲۱) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ کتے، عورت، خنزیر، گدھے، یہودی، عیسائی اور مجوسی کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(۲۹۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : يَقْطَعُ الصَّلاَةَ الْكَلْبُ ، قِيلَ لَهُ : فَالْمَرْأَةُ؟ قَالَ : لاَ ، إِنَّمَا هُنَّ شَقَائِقُكُمْ ، أَخَوَاتُكُمْ وَأُمَّهَاتُكُمْ.

(۲۹۲۲) حضرت طاوس نے ایک مرتبہ فرمایا کہ کتے کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ کسی نے پوچھا کیا عورت کے گذرنے سے بھی ٹوٹتی ہے؟ فرمایا نہیں، وہ تو تمہاری جنس کا حصہ ہیں، وہ تمہاری بہنیں اور مائیں ہیں۔

(۲۹۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ بَكْرٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَعَادَ رَكْعَةً مِنْ جِرْوٍ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي الصَّلاَةِ.

(۲۹۲۳) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز کے دوران حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے آگے سے کتے کا پلاّ گذرا تو انہوں نے اس رکعت کو دوبارہ پڑھا۔

(۲۹۲٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ : لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ إِلاَّ الْكَلْبُ الأَسْوَدُ ، وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ.

(۲۹۲۴) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ کالے کتے اور حائضہ عورت کے علاوہ کسی چیز کے گذرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

(٦١) فِي الرجل يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ يَرُدُّهُ أَمْ لاَ؟

اگر نماز کے دوران کسی کے آگے سے کوئی آدمی گذرنے لگے تو اسے روکے گا یا نہیں؟

(۲۹۲٥) مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا مَرَّ أَحَدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الْتَزَمَهُ حَتَّى يَرُدَّهُ ، وَيَقُولُ : إِنَّهُ لَيَقْطَعُ نِصْفَ صَلاَةِ الْمَرْءِ مُرُورُ الْمَرْءِ بَيْنَ يَدَيْهِ.

(۲۹۲۵) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ اگر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے آگے سے نماز کے دوران کوئی گذرنے لگتا تو اسے روکنے کی پوری کوشش کرتے اور فرماتے کہ نمازی کے آگے سے کسی کا گذرنا اس آدمی کی نماز کو خراب کردیتا ہے۔

(۲۹۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْكَ فَلاَ تَرُدَّهُ.

(۲۹۲۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر تمہارے آگے سے کوئی گذرنے لگے تو اسے مت روکو۔

(٦٢) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي

جن حضرات نے نمازی کے آگے سے کسی کے گذرنے کو ناپسند کیا ہے

(۲۹۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَبِي

جُهَيْمٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِي الْمَمَرِّ بَيْنَ يَدَيْ أَخِيهِ وَهُوَ يُصَلِّي . يعني :مِنَ الإِثْمِ ، لَوَقَفَ أَرْبَعِينَ. (بخاری ۵۱۰۔ ابو داؤد ۷۰۱)

(۲۹۲۷) حضرت عبداللہ ابی جہیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا جان لے کہ اس عمل میں کتنا بڑا گناہ ہے تو چالیس (سال، مہینے یا دنوں) تک کھڑا رہے۔

(۲۹۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَامِلَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَمَرَّ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَجَبَذَهُ حَتَّى كَادَ يَخْرِقَ ثِيَابَهُ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي ، لأَحَبَّ أَنْ يَنْكَسِرَ فَخِذُهُ ، وَلاَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

(۲۹۲۸) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے گورنر عبدالحمید بن عبدالرحمٰن کے آگے سے ایک آدمی نماز کے دوران گذرنے لگا، تو انہوں نے اسے اس زور سے کھینچا کہ اس کے کپڑے پھٹنے کے قریب ہو گئے۔ جب انہوں نے نماز پوری کر لی تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا جان لے کہ اس میں کتنا گناہ ہے تو وہ اپنی ران کے ٹوٹنے کو ترجیح دے لیکن نمازی کے آگے سے نہ گذرے۔

(۲۹۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ :رَأَى أَبِي نَاسًا يَمُرُّ بَعْضُهُمْ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضٍ فِي الصَّلاَةِ ، فَقَالَ :تَرَى أَبْنَاءَ هَؤُلاَءِ إِذَا أَدْرَكُوا يَقُولُونَ :إِنَّا وَجَدْنَا آبَائَنَا كَذَلِكَ يَفْعَلُونَ.

(۲۹۲۹) حضرت عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز میں ایک دوسرے کے آگے سے گذر رہے تھے، انہوں نے فرمایا کہ ان بچوں کو دیکھو جب یہ بڑے ہو جائیں گے تو کہیں گے کہ ہم نے اپنے بڑوں کو یونہی کرتے دیکھا تھا۔

(۲۹۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَائِمًا يُصَلِّي ، فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فدفعهُ وَأَبَى إِلاَّ أَنْ يَمْضِيَ ، فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ فَطَرَحَهُ ، فَقِيلَ لَهُ:تَصْنَعُ هَذَا بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ ؟ فَقَالَ :وَاللَّهِ لَوْ أَبَى إِلاَّ أَنْ آخُذَهُ بِشَعْرِهِ ،لأَخَذْتُ.

(۲۹۳۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام ان کے آگے سے گذرنے لگے، حضرت ابو سعید نے انہیں روکا، لیکن انہوں نے گذرنے پر اصرار کیا تو حضرت ابو سعید نے انہیں زور سے پیچھے دھکیل دیا۔ حضرت ابو سعید سے کہا گیا کہ آپ عبدالرحمٰن کے ساتھ ایسا کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر مجھے ان کے بال پکڑ کر بھی روکنا پڑتا تو میں انہیں روکتا۔

(۲۹۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ

الْخُدْرِیِّ ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنْ جَاءَ أَحَدٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيُقَاتِلْهُ ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

(۲۹۳۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گذرنے لگے تو اس سے جھگڑا کر کے اسے روکے، کیونکہ یہ شیطان ہے۔

(۲۹۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لاَ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَفْعَلْ ، فَإِنَّ الْمَارَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي أَنْقَصُ مِنَ الْمُمَرِّ عَلَيْهِ.

(۲۹۳۲) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو تم میں سے اس بات کی طاقت رکھتا ہو کہ نماز کے دوران کسی کو اپنے آگے سے نہ گذرنے دے تو ایسا ضرور کرلے، کیونکہ گذرنے والا اس نمازی سے زیادہ اپنا نقصان کر رہا ہوتا ہے۔

(۲۹۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ :أَدَعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيَّ ؟ قَالَ :لاَ ، قُلْتُ: فَإِنْ أَبَى ، قَالَ :فَمَا تَصْنَعُ ؟ قُلْتُ :بَلَغَنِي أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لاَ يَدَعُ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ :إِنْ ذَهَبْتَ تَصْنَعُ صَنِيعَ ابْنِ عُمَرَ دُقَّ أَنْفُكَ.

(۲۹۳۳) حضرت ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا کہ اگر کوئی میرے آگے سے گذرے تو کیا میں اسے گذرنے دوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا اگر وہ گذرنے پر اصرار کرنے لگے۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ پھر تم کیا کرو گے؟ میں نے کہا کہ مجھے حضرت ابن عمر کا یہ قول پہنچا ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے آگے سے کسی کو نہ گذرنے دے۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ اگر تم حضرت ابن عمر کے عمل کو اپنانا چاہتے ہو تو اپنا ناک توڑ دو!

(۲۹۳٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فَجَعَلَ جَدْيٌ يُرِيدُ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ حَتَّى نَزَا الْجَدْيُ. (ابوداؤد ۷۰۹۔ احمد ۱/ ۲۹۱)

(۲۹۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے اور کوئی بکری کا بچہ بھی آپ کے آگے سے گذرنے لگتا تو آپ آگے بڑھ کر اس کو روک لیتے۔

(۲۹۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ عَبْدُ اللهِ ، أَوْ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، فَقَالَ :بِيَدِهِ ، فَرَجَعَ ، فَمَرَّتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ ، فَقَالَ :بِيَدِهِ هَكَذَا ، فَمَضَتْ ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : هُنَّ أَغْلَبُ. (احمد ٦/ ۲۹۴)

(۲۹۳۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کے آگے سے عبد اللہ بن ابی سلمہ یا عمر بن ابی

سلمہ گذرنے لگا۔ حضور ﷺ نے انہیں ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ رک گئے۔ پھر زینب بنت ابی سلمہ گذرنے لگیں، حضور ﷺ نے انہیں بھی ہاتھ سے اشارہ کیا لیکن وہ نہیں رکیں اور آگے سے گذر گئیں۔ جب حضور ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا کہ یہ لڑکیاں ہم پر غالب ہیں۔

(۲۹۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ سُلَيْمَانُ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : بَادَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِرٌّ ، أَوْ هِرَّةٍ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. (طبرانی ۴۹۶۵)

(۲۹۳۶) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے نماز میں ایک بلی کو اپنے آگے سے گذرنے سے روکا تھا۔

(۲۹۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ ، عَنْ مَوْلًى لِيَزِيدَ بْنِ نِمْرَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ نِمْرَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَجُلاً مُقْعَدًا ، فَقَالَ : مَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اقْطَعْ أَثَرَهُ ، فَمَا مَشَيْتُ عَلَيْهَا. (ابو داؤد ۷۰۶۔ احمد ۴/ ۳۷۷)

(۲۹۳۷) حضرت یزید بن نمران کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک اپاہج شخص نے بیان کیا میں ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ کے آگے سے گذرا آپ نماز پڑھ رہے تھے، میں گدھے پر سوار تھا۔ آپ ﷺ نے میرے حق میں بددعا کی کہ اے اللہ! یہ اپنے پاؤں پر نہ چل سکے۔ بس اس کے بعد سے میں اپنے قدموں پر چلنے کے قابل نہ رہا۔

(۲۹۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : مَرَرْت بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ ، فَارْتَفَعَ مِنْ قُعُودِهِ ، ثُمَّ دَفَعَ فِي صَدْرِي.

(۲۹۳۸) حضرت عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے آگے سے گذرا وہ نماز پڑھ رہے تھے، وہ اپنے قعود سے کھڑے ہوئے اور میرے سینے سے مجھے دھکا دیا۔

(۲۹۳۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، قَالَ : مَا رَأَيْت أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ أَنْ يُمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي صَلاَةٍ مِنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ.

(۲۹۳۹) حضرت وبرہ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز میں آگے سے گذرنے والوں کو روکنے کے معاملے میں حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت عبد الرحمن بن اسود سے زیادہ شدت کسی کو برتتے نہیں دیکھا۔

(٦٣) يفترش اليسرى وَيَنْصِبُ الْيُمْنَى

نماز میں بائیں پاؤں کو بچھایا جائے گا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھا جائے گا

(۲۹۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ، فَثَنَى الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى ، يَعْنِي فِي الصَّلاَةِ.

(۲۹۴۰) حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اس طرح بیٹھے کہ آپ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھایا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھا۔

(۲۹۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ بُدَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا ، وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى ، وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى.

(۲۹۴۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک دوسرے سجدے میں نہ جاتے جب تک پوری طرح بیٹھ نہ جاتے، آپ بیٹھتے ہوئے بائیں پاؤں کو نیچے بچھاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے تھے۔

(۲۹۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلاَةِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى حَتَّى اسْوَدَّ ظَهْرُ قَدَمِهِ. (ابو داؤد ۴۵۔ عبدالرزاق ۳۰۳۷)

(۲۹۴۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر رکھتے تھے، یہاں تک کہ اس عمل کی وجہ سے آپ کے پاؤں کا ظاہری حصہ سیاہ ہو گیا تھا۔

(۲۹۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَرِشُ الْيُسْرَى ، وَيَنْصِبُ الْيُمْنَى.

(۲۹۴۳) حضرت یزید بن عبد اللہ بن قسیط فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بائیں پاؤں کو بچھاتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے تھے۔

(۲۹۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلاَةِ أَنْ تَفْتَرِشَ الْيُسْرَى ، وَأَنْ تَنْصِبَ الْيُمْنَى. (بخاری ۸۲۷۔ ابو داؤد ۴۵)

(۲۹۴۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ بائیں پاؤں کو بچھایا جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھا جائے۔

(۲۹۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : إِذَا قَعَدْتَ فَافْتَرِشْ رِجْلَكَ الْيُسْرَى ، فَإِنَّهُ أَقْوَمُ لِصَلاَتِكَ وَلِصُلْبِكَ.

(۲۹۴۵) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب تم نماز میں بیٹھو تو اپنے بائیں پاؤں کو بچھاؤ، کیونکہ اس میں تمہاری نماز اور تمہاری کمر کے لئے زیادہ بہتری ہے۔

(۲۹۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْصِبُ الْيُمْنَى ، وَيَفْتَرِشُ الْيُسْرَى.

(۲۹۴۶) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے تھے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر رکھتے تھے۔

(۲۹۴۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ رُبَّمَا أَضْجَعَ رِجْلَيْهِ جَمِيعًا ، وَرُبَّمَا أَضْجَعَ الْيُمْنَى وَنَصَبَ الْيُسْرَى . وَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا جَلَسَ نَصَبَ الْيُمْنَى وَأَضْجَعَ الْيُسْرَى.

(۲۹۴۷) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بعض اوقات اپنے دونوں پاؤں بچھا لیتے تھے اور بعض اوقات دائیں پاؤں کو بچھاتے اور بائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے تھے۔ اور حضرت محمد جب نماز میں بیٹھتے تو دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور بائیں کو بچھا لیتے تھے۔

(۲۹۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحِلٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلُ قَوْلِ مُحَمَّدٍ.

(۲۹۴۸) ایک اور سند سے یہی بات منقول ہے۔

(٦٤) من كره الإِقْعَاءَ فِي الصَّلاَةِ

جن حضرات کے نزدیک نماز میں پنڈلی اور رانوں کو ملا کر کولہوں کے بل بیٹھنا مکروہ ہے

(۲۹۴۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : نَهَانِي خَلِيلِي أَنْ أُقْعِيَ كَإِقْعَاءِ الْقِرْدِ. (بخاری ۱۹۸۱۔ مسلم ۸۵)

(۲۹۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ میں بندر کے بیٹھنے کی طرح بیٹھوں۔

(۲۹۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الإِقْعَاءَ فِي الصَّلاَةِ ، وَقَالَ : عُقْبَةُ الشَّيْطَانِ.

(۲۹۵۰) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں پنڈلی اور رانوں کو ملا کر کولہوں کے بل بیٹھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے اور یہ کہتے کہ یہ شیطان کا انداز ہے۔

(۲۹۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الإِقْعَاءَ فِي الصَّلاَةِ.

(۲۹۵۱) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں پنڈلی اور رانوں کو ملا کر کولہوں کے بل بیٹھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۹۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، قَالَ : صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي هُرَيْرَةَ ، فَانْتَصَبْتُ عَلَى صُدُورِ قَدَمِي ، فَجَبَذَنِي حَتَّى اطْمَأْنَنْتُ.

(۲۹۵۲) حضرت سعید بن مقبری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، میں اپنے قدموں کے اگلے حصہ پر بیٹھا تو انہوں نے مجھے کھینچا یہاں تک کہ میں اطمینان سے بیٹھ گیا۔

(۲۹۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الإِقْعَاءَ ، وَالتَّوَرُّكَ.

(۲۹۵۳) حضرت ابراہیم نے نماز میں پنڈلی اور رانوں کو ملا کر کولہوں کے بل بیٹھنے اور اس طرح بیٹھنے کو مکروہ خیال فرمایا کہ نمازی اپنے دائیں کولہے کو دائیں پاؤں پر اس طرح رکھے کہ وہ کھڑا ہو اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو، نیز بائیں کولہے کو زمین پر ٹیکے اور بائیں پاؤں کو پھیلا کر دائیں طرف کو نکالے۔

(۲۹۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ؛ كَرِهَا الإِقْعَاءَ فِي الصَّلاَةِ.

(۲۹۵۴) حضرت حسن اور حضرت محمد نماز میں پنڈلی اور رانوں کو ملا کر کولہوں کے بل بیٹھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۲۹۵٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الإِقْعَاءَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

(۲۹۵۵) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عامر نے دونوں سجدوں کے درمیان پنڈلی اور رانوں کو ملا کر کولہوں کے بل بیٹھنے کو مکروہ بتایا ہے۔

(۲۹٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ بُدَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ.

(۲۹۵۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پنڈلی اور رانوں کو ملا کر کولہوں کے بل بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

(۲۹٥۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَضَعَ أَلْيَتَيْكَ عَلَى عَقِبَيْكَ فِي الصَّلاَةِ. (ترمذی ۲۸۳۔ ابوداؤد ۸۴۱)

(۲۹۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ تم اپنے کولہوں کو اپنے پیچھے کے حصہ والی زمین کی طرف رکھو۔

(٦٥) من رخص فِي الإقْعَاء

جن حضرات نے نماز میں پنڈلی اور رانوں کو ملا کر کولہوں کے بل بیٹھنے کی اجازت دی ہے

(۲۹٥۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، وَأَبِي سَعِيدٍ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يُقْعِيَانِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

(۲۹۵۸) حضرت عطا فرماتے ہیں کہ حضرت جابر اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما نماز میں پنڈلی اور رانوں کو ملا کر کولہوں کے بل بیٹھا کرتے تھے۔

(۲۹٥۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ يُقْعِي بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

(۲۹۵۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں پنڈلی اور رانوں کو ملا کر کولہوں کے بل بیٹھا کرتے تھے۔

(۲۹٦۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْعَبَادِلَةَ يُقْعُونَ فِي الصَّلاَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ، يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ.

(۲۹٦۰) حضرت عطیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس کو دیکھا وہ دونوں سجدوں کے درمیان پنڈلی اور رانوں کو ملا کر کولہوں کے بل بیٹھتے تھے۔

(۲۹٦۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَطِيَّةَ يُقْعِي بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ، فَقُلْتُ لَهُ ، فَقَالَ : رَأَيْت ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ ، يُقْعُونَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

(۲۹٦۱) حضرت اعمش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطیہ کو دیکھا کہ وہ دونوں سجدوں کے درمیان پنڈلی اور رانوں کو ملا کر کولہوں کے بل بیٹھے ہوئے تھے، میں نے اس بارے میں ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ دونوں سجدوں کے درمیان پنڈلی اور رانوں کو ملا کر کولہوں کے بل بیٹھتے تھے۔

(۲۹٦۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ سُقَيفِ بْنِ بِشْرٍ الْعِجْلِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ طَاوُوسًا يُقْعِي بَيْنَ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ حِينَ يَجْلِسُ.

(۲۹٦۲) حضرت سقیف بن بشر فرماتے ہیں کہ میں حضرت طاوس کو دیکھا کہ چار رکعات والی نماز کے درمیان پنڈلی اور رانوں کو ملا کر کولہوں کے بل بیٹھے دیکھا ہے۔

(۲۹٦۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُوسَى الطَّحَّانِ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُجَاهِدًا يُقْعِي بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

(۲۹٦۳) حضرت موسیٰ طحان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد کو دونوں سجدوں کے درمیان پنڈلی اور رانوں کو ملا کر کولہوں کے بل بیٹھے دیکھا۔

(۲۹٦٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَجْلِسُ عَلَى عَقِبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

(۲۹٦۴) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر دونوں سجدوں کے درمیان اپنے کولہوں کے بل بیٹھا کرتے تھے۔

(۲۹٦٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَلَسَ ثَنَى قَدَمَيْهِ.

(۲۹٦۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے قدموں کو موڑ لیتے تھے۔

(٦٦) في المرأة تَمُرُّ عَنْ يَمِينِ الرَّجُلِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَهُوَ يُصَلِّي

اگر عورت کسی نمازی کے دائیں یا بائیں جانب سے گذرے تو وہ کیا کرے؟

(۲۹٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَالْمَرْأَةُ تَمُرُّ بِهِ يَمِينًا وَشِمَالاً ، فَلاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا ، قَالَ : وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ إِذَا قَامَتْ بِحِذَائِهِ ، سَبَّحَ بِهَا.

(۲۹۶۶) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور ان کے آگے سے کوئی عورت گذر جاتی تو وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ اور حضرت ابن سیرین کی عادت تھی کہ اگر کوئی عورت ان کے برابر آکر کھڑی ہوجاتی تو اسے ہٹانے کے لئے تسبیح پڑھا کرتے تھے۔

(۲۹۶۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخبرنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ تَمُرَّ الْمَرْأَةُ ، عَلَى يَمِينِ الرَّجُلِ ، وَعَنْ يَسَارِهِ ، وَهُوَ يُصَلِّي.

(۲۹۶۷) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ نماز پڑھتے ہوئے آدمی کے دائیں یا بائیں جانب سے کوئی عورت گذر جائے۔

(۲۹۶۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْهُ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا ، قَالَ : وَحَدَّثَنِي مَنْ سَأَلَ إبْرَاهِيمَ ، فَكَرِهَهُ.

(۲۹۶۸) حضرت حجاج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہ ہونے کا فتوی دیا جبکہ حضرت ابراہیم سے سوال کرنے والے شخص نے بتایا کہ وہ اسے مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۹۶۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : حدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا بِحِذَائِهِ ، فَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إذَا سَجَدَ ، وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ.

(۲۹۶۹) حضرت میمونہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے برابر میں ہوتی تھی، اور بعض اوقات تو سجدے میں آپ کا کپڑا بھی میرے ساتھ لگ جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی چھال کی بنی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۲۹۷۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : حدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : كَانَ حِذَاءَ قِبْلَةِ سَعْدٍ تَابُوتٌ ، وَكَانَتِ الْخَادِمُ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ حَاجَتَهَا عَنْ يَمِينِهِ ، وَعَنْ شِمَالِهِ لاَ تَقْطَعُ صَلاَتَهُ.

(۲۹۷۰) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت سعد کے قبلے کی جانب ایک الماری تھی، خادمہ ان کے دائیں اور بائیں جانب سے اپنی ضرورت کی چیز لینے کے لئے آیا کرتی تھی لیکن وہ اپنی نماز نہ توڑتے تھے۔

(۲۹۷۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمُرُّ بِجَنْبِ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ إلاَّ أَنْ تَعِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

(۲۹۷۱) حضرت عثمان بن غیاث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی عورت اس کے پاس سے گذر جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر اس کے آگے سے نہ گذرے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۹۷۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْأَةُ بِحِذَاءِ الرَّجُلِ إِذَا

كَانَ يُصَلِّي.

(۲۹۷۲) حضرت ابن سیرین اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ کوئی عورت نماز میں آدمی کے ساتھ کھڑی ہو۔

(٦٧) في الرجل يَنْقُصُ صَلاَتَهُ، وَمَا ذُكِرَ فِيهِ، وَكَيْفَ يَصْنَعُ فِيهَا

آدمی کی نماز میں کمی کیسے آتی ہے اور اس سے بچنے کے لئے اسے کیا کرنا چاہئے؟

(٢٩٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تُجْزِىءُ صَلاَةٌ لاَ يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

(ابوداؤد ۵۸۱۔ احمد ۴/ ۱۲۲)

(۲۹۷۳) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس آدمی کی نماز درست نہیں ہوتی جس کی کمر رکوع اور سجدے میں سیدھی نہ ہو۔

(٢٩٧٤) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ ، وَكَانَ مِنَ الْوَفْدِ ، قَالَ : خَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ، فَلَمَحَ بِمُؤْخَرِ عَيْنِهِ إِلَى رَجُلٍ لاَ يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ ، قَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ ، لاَ صَلاَةَ لمن لاَ يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

(احمد ۴/ ۲۳۔ ابن حبان ۲۲۰۲)

(۲۹۷۴) حضرت علی بن شیبان کہتے ہیں کہ ہم ایک وفد کی صورت میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ دورانِ نماز آپ ﷺ نے کن اکھیوں سے ایک آدمی کو دیکھا جس کی کمر رکوع اور سجدے میں سیدھی نہیں تھی۔ جب آپ ﷺ نے نماز پوری کرلی تو فرمایا کہ اے مسلمانوں کی جماعت! اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کی کمر رکوع اور سجدے میں سیدھی نہ ہو۔

(٢٩٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلاَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمِّهِ ، وَكَانَ بَدْرِيًّا ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلاَةً خَفِيفَةً لاَ يُتِمُّ رُكُوعًا ، وَلاَ سُجُودًا ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَنَحْنُ لاَ نَشْعُرُ ، قَالَ : فَصَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ : أَعِدْ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ، قَالَ : فَفَعَلَ ذَلِكَ ، ثَلاَثًا ، كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ : أَعِدْ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ، فَلَمَّا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلِّمْنِي ، فَقَدْ وَاللَّهِ اجْتَهَدْتُ ، فَقَالَ : إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاَةِ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ كَبِّرْ ، ثُمَّ اقْرَأْ ، ثُمَّ ارْكَعْ ، حَتَّى تَطْمَئِنَّ

رَاكِعًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ قَائِمًا ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ اجْلِسْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ، ثُمَّ قُمْ ، فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلاَتُكَ ، وَمَا نَقَصْتَ مِنْ ذَلِكَ ، نَقَصْتَ مِنْ صَلاَتِكَ.

(ابو داؤد ۸۵۶۔ احمد ۴/ ۳۴۰)

(۲۹۷۵) حضرت علی بن یحییٰ بن خلاد اپنے والد سے اور وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے انتہائی پھرتی سے نماز پڑھی اور رکوع اور سجود بھی ٹھیک طرح نہ کیا۔ نبی پاک ﷺ اسے گھور کر دیکھ رہے تھے جبکہ ہمیں اس بات کا احساس نہیں ہوا۔ جب وہ نماز پڑھ کر حاضر خدمت ہوا اور اس نے حضور ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ دوبارہ نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس نے ایسا تین مرتبہ کیا لیکن ہر مرتبہ حضور ﷺ اسے یہی فرماتے کہ دوبارہ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی، جب وہ چوتھی مرتبہ حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے نماز سکھا دیجئے، خدا کی قسم! میں نے تو پوری کوشش کر کے دیکھ لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو قبلہ کی طرف رخ کرو۔ پھر تکبیر کہو، پھر قراءت کرو، پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو۔ پھر رکوع سے اٹھو تو اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو اور اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر بیٹھو تو اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور پھر کھڑے ہو جاؤ۔ اگر تم نے ایسا کر لیا تو تمہاری نماز مکمل ہوگئی اور اگر اس میں سے کسی عمل میں کمی کی تو سمجھو وہ کمی تمہاری نماز میں پائی جا رہی ہے۔

(۲۹۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ، فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، وَقَالَ لَهُ : وَعَلَيْكَ ، ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ بَعْدُ ، فَرَجَعَ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : ارْجِعْ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ بَعْدُ ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ فِي الثَّالِثَةِ : فَعَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاَةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ، أَوْ قَالَ : قَاعِدًا ، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلاَتِكَ كُلِّهَا. (بخاری ۶۲۶۷۔ مسلم ۲۹۸)

(۲۹۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی، نبی پاک ﷺ مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے۔ وہ آیا اور اس نے نبی پاک ﷺ کو سلام کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ جاؤ اور نماز پڑھو، تم نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی۔ وہ گیا اور آ کے دوبارہ اس نے سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ، تم نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی۔ پھر تیسری مرتبہ اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے نماز سکھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے اٹھو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلہ رخ ہو کر تکبیر کہو، پھر قرآن مجید کی جو تلاوت تمہارے لئے ممکن ہو وہ کرلو۔ پھر اطمینان سے رکوع کرلو، پھر پورے اعتدال سے کھڑے ہو جاؤ، پھر اطمینان سے سجدہ کرو، پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ یا فرمایا کہ پھر سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر یہ اعمال

اپنی پوری نماز میں کرو۔

(۲۹۷۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ أَسْوَأَ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ صَلاَتَهُ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ يَسْرِقُهَا ؟ قَالَ : لاَ يُتِمُّ رُكُوعَهَا ، وَلاَ سُجُودَهَا. (احمد ۳/ ۵۶۔ ابویعلی ۱۳۰۶)

(۲۹۷۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کیسے چوری کرسکتا ہے؟ فرمایا کہ اس کا رکوع سجدہ اچھی طرح نہ کرے۔

(۲۹۷۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : وَصَفَ لَنَا أَنَسٌ صَلاَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي ، فَرَكَعَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، فَاسْتَوَى قَائِمًا حَتَّى رَأَى بَعْضُنَا أَنَّهُ قَدْ نَسِيَ ، قَالَ : ثُمَّ سجد فَاسْتَوَى قَاعِداً حَتَّى رَأَى بَعْضُنَا أَنَّهُ قَدْ نَسِيَ.

(بخاری ۸۲۱۔ مسلم ۱۹۵)

(۲۹۷۸) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بیان کیا، پہلے وہ نماز کے لئے سیدھے کھڑے ہوئے، پھر انہوں نے رکوع کیا، پھر اپنا سر رکوع سے اٹھایا، پھر سیدھا کھڑے ہوگئے۔ اور اتنی دیر کھڑے رہے، ہم میں سے بعض لوگ سمجھے کہ آپ بھول گئے ہیں۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سجدہ کیا پھر سیدھے بیٹھ گئے اور اتنی دیر بیٹھے رہے کہ ہم میں سے کچھ لوگ سمجھے کہ آپ بھول گئے ہیں۔

(۲۹۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ ، قَالَ : أَتَيْنَا أَبَا مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيَّ فِي بَيْتِهِ فَقُلْنَا لَهُ : حَدِّثْنَا عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ يُصَلِّي بَيْنَ أَيْدِينَا ، فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ ، وَجَافَى بِمِرْفَقَيْهِ حَتَّى اسْتَوَى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، ثُمَّ قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقَامَ حَتَّى اسْتَوَى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ، ثُمَّ سَجَدَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، فَلَمَّا قَضَاها قَالَ : هَكَذَا رَأَيْنا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي.

(۲۹۷۹) حضرت سالم براد کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سکھا دیجئے۔ وہ ہمارے سامنے نماز کے لئے کھڑے ہوئے، پھر انہوں نے رکوع کیا اور اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر اور اپنی انگلیوں کو گھٹنوں سے نیچے رکھا۔ اپنی کہنیوں کو جسم سے اس طرح دور رکھا کہ جسم کا ہر عضو سیدھا ہوگیا۔ پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا۔ پھر اس طرح کھڑے ہوئے کہ جسم کے ہر عضو میں اعتدال آگیا پھر سجدہ کیا اور سجدے میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر آپ نے دو رکعات نماز پڑھیں۔ جب فارغ ہوگئے تو فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۲۹۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ

لَيُصَلِّي سِتِّينَ سَنَةً مَا تُقْبَلُ لَهُ صَلاَةٌ ، لَعَلَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ ، وَلاَ يُتِمُّ السُّجُودَ ، وَيُتِمُّ السُّجُودَ ، وَلاَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ.

(۲۹۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی ساٹھ سال نماز پڑھتا رہتا ہے لیکن اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، کیونکہ کبھی وہ رکوع ٹھیک طرح کرتا ہے لیکن سجدہ ٹھیک نہیں کرتا اور کبھی سجدہ ٹھیک طرح کرتا ہے لیکن رکوع ٹھیک نہیں کرتا۔

(۲۹۸۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ مَعَ عَشَرَةِ رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُم : أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالُوا : هَاتِ ، قَالَ : رَأَيْتُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مَكَثَ قَائِمًا حَتَّى يَقَعَ كُلُّ عَظْمٍ مَوْضِعَهُ ، ثُمَّ يَنْحَطُّ سَاجِدًا وَيُكَبِّرُ.

(۲۹۸۱) حضرت محمد بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحمید ساعدی کو دس صحابہ کرام کے ساتھ دیکھا۔ حضرت ابوحمید نے کہا کہ میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز نہ بیان کروں؟ انہوں نے کہا ضرور بیان کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر ٹھہرتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ آجاتی پھر سجدے میں جاتے ہوئے جھکتے اور پھر تکبیر کہتے۔

(۲۹۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ بُدَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ ، وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا ، وَإِذَا سَجَدَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا ، وَكَانَ يَقُولُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ.

(۲۹۸۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تو اپنے سر مبارک کو نہ کمر سے نیچا رکھتے اور نہ ہی اونچا بلکہ ان دونوں کی درمیانی کیفیت میں رکھتے۔ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک سجدے میں نہ جاتے جب تک اعتدال سے کھڑے نہ ہو جاتے۔ اور جب سجدہ کرنے کے بعد سر اٹھاتے تو اس وقت تک دوسرا سجدہ نہ کرتے جب تک اطمینان سے بیٹھ نہ جاتے۔ آپ ہر دو رکعات کے بعد التحیہ پڑھا کرتے تھے۔

(۲۹۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي نَاحِيَةً مِنْ أَبْوَابِ كِنْدَةَ ، فَجَعَلَ لاَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ : مُذْ كَمْ هَذِهِ صَلاَتُكَ ؟ قَالَ : مُذْ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : مَا صَلَّيْتَ مُذْ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، وَلَوْ مِتَّ وَهَذِهِ صَلاَتُكَ مِتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فُطِرَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ يُعَلِّمُهُ ، فَقَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ الصَّلاَةَ وَيُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ. (بخاری ۷۹۱۔ احمد ۵/ ۳۸۴)

(۲۹۸۳) حضرت زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ ابوابِ کندہ

کی طرف ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے لیکن رکوع سجدہ ٹھیک طرح نہیں کر رہا۔ جب اس نے نماز مکمل کرلی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ نے اس سے فرمایا کہ تم ایسی نماز کتنے عرصے سے پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا کہ چالیس سال سے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ نے فرمایا کہ تم نے چالیس سال سے نماز نہیں پڑھی، اگر ایسی نماز پڑھتے ہوئے تمہارا انتقال ہو جاتا تو تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے علاوہ کسی اور طریقے پر دنیا سے جاتے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ اسے نماز سکھانے لگے اور فرمایا کہ آدمی نماز میں تخفیف کر سکتا ہے لیکن رکوع اور سجدہ میں کمی نہ کرے۔

(۲۹۸٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أخبرنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَسْوَأَ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِى يَسْرِقُ صَلاَتَهُ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلاَتَهُ ؟ قَالَ :لاَ يُتِمُّ رُكُوعَهَا ، وَلاَ سُجُودَهَا.

(۲۹۸۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد نے فرمایا کہ بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! نماز میں کیسے چوری کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ اس کا رکوع سجدہ اچھی طرح نہ کرے۔

(۲۹۸٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِى النَّضْرِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ حَمْلَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :رَأَى عُبَادَةُ رَجُلاً لاَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ ، وَلاَ السُّجُودَ ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ ، فَفَزِعَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ عُبَادَةُ :لاَ تَشَبَّهُوا بِهَذَا ، وَلاَ بِأَمْثَالِهِ ، إِنَّهُ لاَ تُجْزِءُ صَلاَةٌ إِلاَّ بِأُمِّ الْكِتَابِ.

(۲۹۸۵) حضرت حملہ بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع اور سجود ٹھیک طرح نہیں کر رہا تھا۔ انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑا تو وہ آدمی ڈر گیا۔ حضرت عبادہ نے فرمایا کہ اس کی اور اس جیسوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ اور یاد رکھو کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۹۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِى عَرُوبَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِى جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً يَنْكُتُ بِرَأْسِهِ فِي سُجُودِهِ ، فَقَالَ :لَوْ مَاتَ هَذَا ، وَهَذِهِ صَلاَتُهُ ، مَاتَ عَلَى غَيْرِ دِينِي. (بخاری ٢٦٩٠۔ ابن خزيمة ٦٦٥)

(۲۹۸۶) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اس طرح سجدہ کر رہا تھا جیسے زمین پر اپنا سر مار رہا ہو، آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ اگر یہ شخص اس نماز پر مرا تو اس کا انتقال میرے دین پر نہیں ہوگا۔

(۲۹۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِى يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَأَى امْرَأَةً تُصَلِّى وَهِيَ تَنْقُرُ ، فَقَالَ :كَذَبْتِ.

(۲۹۸۷) حضرت ابو یحییٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ نے ایک عورت کو دیکھا جو یوں نماز پڑھ رہی تھی جیسے مرغی چونچ مار رہی ہو۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ تو جھوٹ بولتی ہے۔

(۲۹۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : رَأَى سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَجُلاً يُصَلِّي ، وَلاَ يُتِمُّ رُكُوعَهُ ، وَلاَ سُجُودَهُ ، فَحَصَبَهُ ، وَقَالَ : أَغْلَقْتَ صَلاَتَكَ.

(۲۹۸۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب نے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع وسجود پوری طرح نہیں کر رہا تھا، انہوں نے اسے ڈانٹا اور فرمایا کہ تو نے اپنی نماز کو تباہ کر دیا۔

(۲۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ الأَعْمَش يَقُولُ : رَأَيْت أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ بِمَكَّةَ قَائِمًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ ، فَمَا عَرَضْتُ لَهُ ، قَالَ : فَكَانَ قَائِمًا يُصَلِّي مُعْتَدِلاً فِي صَلاَتِهِ ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ انْتَصَبَ قَائِمًا ، حَتَّى تَسْتَوِيَ غُضُونُ بَطْنِهِ.

(۲۹۸۹) حضرت اعمش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو مکہ میں خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھتے دیکھا، میں ان کے سامنے نہ آیا۔ وہ انتہائی اطمینان کے ساتھ نماز ادا فرما رہے تھے، جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بالکل سیدھا کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ان کے پیٹ کی رگیں بھی سیدھی ہو جاتیں۔

(۲۹۹۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : دَخَلَ الْمَسْجِدَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلاَةً لاَ يُتِمُّ رُكُوعَهَا ، وَلاَ سُجُودَهَا ، قَالَ : فَذَكَرْت ذَلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، فَقَالَ : هِيَ عَلَى مَا فِيهَا خَيْرٌ مِنْ تَرْكِهَا.

(۲۹۹۰) حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ مسجد میں ایک آدمی داخل ہوا اور اس نے اس طرح نماز پڑھی کہ رکوع وسجود ٹھیک طرح نہ کیا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن یزید سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے بہتر تھا کہ وہ نماز ادا ہی نہ کرتا۔

(۲۹۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً لاَ يُتِمُّ رُكُوعَهُ ، وَلاَ سُجُودَهُ ، فَقَالَ لَهُ : أَعِدْ ، فَأَبَى ، فَلَمْ يَدَعْهُ حَتَّى أَعَادَ.

(۲۹۹۱) حضرت علی بن زید کہتے ہیں کہ حضرت مسور بن مخرمہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع وسجدہ ٹھیک طرح نہ کر رہا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ دوبارہ نماز پڑھو۔ اس نے دوبارہ نماز پڑھنے سے انکار کیا۔ لیکن انہوں نے اسے اس وقت تک نہ چھوڑا جب تک اس نے دوبارہ نماز نہ پڑھ لی۔

(۲۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يُصَلِّي وَطَاوُوس جَالِسٌ فَجَعَلَ لاَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ ، وَلاَ السُّجُودَ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : مَا لِهَذَا صَلاَةٌ ، فَقَالَ طَاوُوس : مَهْ ، يُكْتَبُ لَهُ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا أَدَّى.

(۲۹۹۲) حضرت موسیٰ بن مسلم کہتے ہیں کہ حضرت طاوس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور رکوع وسجود ٹھیک طرح نہیں کر رہا تھا۔ ایک آدمی نے کہا کہ اس کی نماز نہیں ہے۔ حضرت طاوس نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو، جتنی نماز اس نے ادا کی ہے اس کا

ثواب تو اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا گیا۔

(۲۹۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لاَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ ، وَلاَ السُّجُودَ ؟ فَقَالَ :هِيَ خَيْرٌ مِنْ لاَ شَيْءَ.

(۲۹۹۳) حضرت یحییٰ بن عبید کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن یزید سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو نماز میں رکوع وسجدہ ٹھیک طرح نہیں کرتا تو انہوں نے فرمایا کہ نہ پڑھنے سے تو بہتر ہے۔

(۲۹۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَمْرٍو الْمُلاَئِيِّ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يُصَلِّي ، فَأَبْصَرَهُ رَافِعًا رِجْلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ، فَقَالَ :مَا تَمَّتْ صَلاَةُ هَذَا.

(۲۹۹۴) حضرت ابوقیس کہتے ہیں کہ حضرت مسروق نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اور سجدے میں اس نے اپنے پاؤں اٹھائے ہوئے تھے۔ حضرت مسروق نے فرمایا کہ اس کی نماز مکمل نہیں ہوئی۔

(۲۹۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً سَاجِدًا قَدْ رَفَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ ، فَقَالَ : جَعَلَهَا اللَّهُ سِتًّا ، وَجَعَلْتَهَا خَمْسًا.

(۲۹۹۵) حضرت عمران کہتے ہیں کہ حضرت ابومجلز نے ایک آدمی کو دیکھا کہ سجدے کی حالت میں اس نے اپنا ایک پاؤں اٹھایا ہوا تھا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں چھ بنایا تھا اور تو نے انہیں پانچ کر دیا!

(۲۹۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ، قَالَ: الصَّلاَةُ مِكْيَالٌ ، فَمَنْ أَوْفَى أَوْفَى اللَّهُ لَهُ ، وَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا قَالَ اللَّهُ فِي الْكَيْلِ :﴿وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ﴾.

(۲۹۹۶) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز ایک پیمانہ ہے، جس نے اسے پورا کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے بھی پورا بدلہ عطا فرمائیں گے اور تم جانتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے پیمانے کے بارے میں فرمایا ہے ﴿وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ﴾ ہلاکت ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے۔

(۲۹۹۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ؛ أَنَّهُ مَرَّ بِرَجُلٍ لاَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ ، وَلاَ السُّجُودَ ، فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :شَيْءٌ خَيْرٌ مِنْ لاَ شَيْءَ.

(۲۹۹۷) ایک آدمی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو رکوع وسجود ٹھیک طرح نہیں کر رہا تھا۔ اس بارے میں حضرت ابوالدرداء سے کہا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نہ پڑھنے سے تو بہتر ہے۔

(۲۹۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مُهَلْهَلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ قَيْسٍ ؛ أَنَّ بِلاَلاً رَأَى رَجُلاً لاَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ ، وَلاَ السُّجُودَ ، فَقَالَ :لَوْ مَاتَ هَذَا مَاتَ عَلَى غَيْرِ مِلَّةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ.

(۲۹۹۸) حضرت قیس کہتے ہیں کہ حضرت بلال نے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع وسجود ٹھیک طرح نہیں کر رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ

اگر اس کا اس حالت پر انتقال ہو جائے تو یہ عیسیٰ ابن مریم کی ملت سے ہٹ کر مرے گا۔

(٦٨) التشهد فِي الصَّلاَةِ كَيْفَ هُوَ ؟

تشہد کے کلمات

(۲۹۹۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ ، قَالَ : أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي ، فَقَالَ : أَخَذَ عَبْدُ اللهِ بِيَدِي ، فَقَالَ : أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَعَلَّمَنِي التَّشَهُّدَ : التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ ، وَالصَّلَوَاتُ ، وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(احمد ا/ ۴۵۰۔ ابن حبان ۱۹۶۳)

(۲۹۹۹) حضرت قاسم بن مخیمرہ کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے ایک مرتبہ میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ حضرت عبداللہ نے میرا ہاتھ پکڑا تھا اور فرمایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے تشہد کے یہ کلمات سکھائے (ترجمہ) تمام زبانی عبادتیں، بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت و برکت آپ پر نازل ہو۔ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۳۰۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَش ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُولُ : السَّلاَمُ عَلَى اللهِ قَبْلَ عِبَادِهِ ، السَّلاَمُ عَلَى جِبْرِيلَ ، السَّلاَمُ عَلَى مِيكَائِيلَ ، السَّلاَمُ عَلَى فُلاَنٍ وَفُلاَنٍ ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلاَمُ ، فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَقُلِ : التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ. (بخاری ۶۲۳۰۔ مسلم ۳۰۲)

(۳۰۰۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) اللہ کے بندوں سے پہلے اللہ پر سلامتی ہو، جبریل پر سلامتی ہو، میکائیل پر سلامتی ہو، فلاں اور فلاں پر سلامتی ہو۔ جب نبی پاک ﷺ نے نماز کو مکمل کرلیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ سلام ہے، جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو یہ کہا کرے (ترجمہ) تمام زبانی عبادتیں، بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت و برکت آپ پر نازل ہو۔ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت

محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۳۰۰۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ. (احمد ۱/ ۴۱۳۔ طبرانی ۹۹۳۱)

(۳۰۰۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۳۰۰۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَمُغِيرَةُ ، وَالأَعْمَش ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا إذَا جَلَسْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلاَةِ نَقُولُ : السَّلاَمُ عَلَى اللهِ ، السَّلاَمُ عَلَى جبرِيلَ ، السَّلاَمُ عَلَى مِيكَائِيلَ ، السَّلاَمُ عَلَى فُلاَنٍ وَفُلاَنٍ ، قَالَ : فَالْتَفَتَ إلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلاَمُ ، فَقُولُوا : التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، فَإِنَّكُمْ إذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ ، فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ.

(بخاری ۶۳۸۱۔ مسلم ۳۰۲)

(۳۰۰۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز میں جب بیٹھا کرتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) اللہ پر سلامتی ہو، جبریل پر سلامتی ہو، میکائیل پر سلامتی ہو، فلاں اور فلاں پر سلامتی ہو۔ پھر نبی پاک ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ سلام ہے، جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو یہ کہا کرے (ترجمہ) تمام زبانی عبادتیں، بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت و برکت آپ پر نازل ہو۔ ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ جب تم نے ایسا کرلیا تو زمین وآسمان میں موجود ہر نیک بندے کو سلام کرلیا۔

(۳۰۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَخْبَرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ : عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ ، كَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ، كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ : التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا ، فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا : السَّلاَمُ عَلَى النَّبِيِّ. (بخاری ۶۲۶۵۔ مسلم ۵۹)

(۳۰۰۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد سکھائی، اس حال میں کہ میرا ہاتھ رسول للہ ﷺ کے ہاتھ میں تھا، آپ نے مجھے تشہد کے کلمات اس طرح سکھائے جس طرح آپ ہمیں قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ وہ کلمات یہ تھے (ترجمہ) تمام زبانی عبادتیں، بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور

اللہ کی رحمت و برکت آپ پر نازل ہو۔ ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یہ کلمات اس وقت تک تھے جب تک حضور ﷺ دنیا میں تھے جب آپ نے پردہ فرمالیا تو پھر ہم السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ کے بجائے السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ کہا کرتے تھے۔

(٣٠٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ : التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(احمد ۱/ ۳۷۶)

(۳۰۰۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تشہد کے یہ کلمات سکھائے (ترجمہ) تمام زبانی عبادتیں، بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت و برکت آپ پر نازل ہو۔ ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(٣٠٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي قَتَادَةُ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمْ : التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(۳۰۰۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی قعدہ میں بیٹھے تو یہ کہے (ترجمہ) تمام زبانی عبادتیں، بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت و برکت آپ پر نازل ہو۔ ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(٣٠٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرِ ، عَنْ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : بِسْمِ اللهِ ، وَبِاللَّهِ ، التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ ، وَالصَّلَوَاتُ لِلَّهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ. (احمد ۵/ ۳۶۳۔ ابن ماجہ ۹۰۲)

(۳۰۰۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے (ترجمہ) اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کے

ساتھ، تمام زبانی عبادتیں اور بدنی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت و برکت آپ پر نازل ہو۔ ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۳۰۰۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُعَلِّمُهُمُ التَّشَهُّدَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، كَمَا يُعَلِّمُ الصِّبْيَانَ فِي الْكُتَّابِ : التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. (طحاوی ۲۶۴)

(۳۰۰۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر تشہد کے کلمات اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے بچوں کو سکھایا جاتا ہے، وہ کلمات یہ تھے (ترجمہ) تمام زبانی عبادتیں، بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت و برکت آپ پر نازل ہو۔ ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۳۰۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، قَالَ : سَأَلْنَا أَبَا سَعِيدٍ ، عَنِ التَّشَهُّدِ ؟ فَقَالَ : التَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ : كُنَّا لاَ نَكْتُبُ شَيْئًا إِلاَّ الْقُرْآنَ وَالتَّشَهُّدَ. (ابوداؤد ۲۴۰)

(۳۰۰۸) حضرت ابو المتوکل کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے تشہد کا طریقہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا تشہد کے کلمات یہ ہیں (ترجمہ) تمام زبانی عبادتیں، بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت و برکت آپ پر نازل ہو۔ ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس کے بعد حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم سوائے قرآن اور تشہد کے کچھ نہیں لکھا کرتے تھے۔

(۳۰۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِي ، قَالَ : شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ عَلَى الْمِنْبَرِ : التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ ، الزَّاكِيَاتُ لِلَّهِ ، الطَّيِّبَاتُ ، الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. (مالك ۵۳)

(۳۰۰۹) حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر تشہد سکھاتے دیکھا ہے، اس کے کلمات یہ تھے: (ترجمہ) تمام زبانی عبادتیں، تمام پاکیزہ عبادتیں، بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت و برکت آپ پر نازل ہو۔ ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۳۰۱۰) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَائِشَةَ تَعُدُّ بِيَدِهَا تَقُولُ : التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ ، الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلَّهِ ، السَّلاَمُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللهِ ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ : ثُمَّ يَدْعُو لِنَفْسِهِ بِمَا بَدَا لَهُ.

(۳۰۱۰) حضرت قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے گنا کرتی تھیں (ترجمہ) تمام زبانی عبادتیں، بدنی عبادتیں، مالی عبادتیں اور تمام پاکیزہ عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت و برکت آپ پر نازل ہو۔ ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ آدمی نماز میں یہ کہنے کے بعد اپنے لئے جو چاہے دعا مانگے۔

(۳۰۱۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ التَّشَهُّدِ ؟ فَقَالَ : التَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَزِيدُ فِيهَا ، الْبَرَكَاتُ.

(۳۰۱۱) حضرت حبیب بن شہید کہتے ہیں کہ حضرت محمد سے تشہد کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تشہد کے کلمات یہ ہیں (ترجمہ) تمام زبانی عبادتیں، بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ان میں البرکات کا اضافہ کیا کرتے تھے۔

(۳۰۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ كَانَ عَلْقَمَةُ يُعَلِّمُ أَعْرَابِيًّا التَّشَهُّدَ ، فَيَقُولُ عَلْقَمَةُ : السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ ، فَيُعِيدُ الأَعْرَابِيُّ ، فَقَالَ عَلْقَمَةُ : هَكَذَا عُلِّمْنَا.

(۳۰۱۲) حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ ایک دیہاتی کو تشہد کے کلمات سکھاتے ہوئے کہہ رہے تھے (ترجمہ) اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت و برکت نازل ہو۔ اور دیہاتی کہہ رہا تھا کہ اے نبی! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو اور اللہ کی برکت ہو اور اللہ کی مغفرت ہو۔ اس پر حضرت علقمہ نے فرمایا کہ ہمیں اسی طرح سکھایا گیا ہے۔

(۳۰۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَمِعَ إِبْرَاهِيمُ يُعَلِّمُ التَّشَهُّدَ ، التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ ، السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ ،

أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(۳۰۱۳) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو تشہد کے یہ کلمات سکھاتے سنا ہے (ترجمہ) تمام زبانی عبادتیں، عبادتیں اور بدنی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت و برکت آپ پر نازل ہو۔ ہم پر بھی سلامتی اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۳۰۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقُولُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ: السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ ، السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

(۳۰۱۴) حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دو رکعات کے درمیان یہ کلمات نہیں کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے نبی آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت و برکت آپ پر نازل ہو۔ ہم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔

(۶۹) مَنْ كَانَ يُعَلِّمُ التَّشَهُّدَ وَيَأْمُرُ بِتَعْلِيمِهِ

جو حضرات تشہد سکھاتے تھے اور دوسروں کو بھی تشہد سکھانے کا حکم دیتے تھے

(۳۰۱۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُعْطِيتُ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ ، وَخَوَاتِمَهُ ، وَجَوَامِعَهُ ، قَالَ : فَقُلْنَا : عَلِّمْنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ ، قَالَ : فَعَلَّمَنَا التَّشَهُّدَ.

(۳۰۱۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے کشادہ، انتہائی اور جامع کلمات عطا کئے گئے ہیں۔ ہم نے عرض کیا کہ جو کچھ اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اس میں سے ہمیں بھی کچھ سکھا دیجئے۔ پھر آپ نے ہمیں تشہد کے کلمات سکھائے۔

(۳۰۱۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ فِي الصَّلاَةِ ، كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكَتِّبُ الْوِلْدَانَ. (ابویعلی ۵۶۰۵)

(۳۰۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز میں تشہد کے کلمات ایسے سکھایا کرتے تھے جیسے استاد بچوں کو سکھاتا ہے۔

(۳۰۱۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : كُنَّا نَتَعَلَّمُ التَّشَهُّدَ كَمَا نَتَعَلَّمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۰۱۷) حضرت ابو عبد الرحمن سلمی کہتے ہیں کہ ہم تشہد ایسے سیکھا کرتے تھے جیسے قرآن مجید کی سورت سیکھتے تھے۔

(۳۰۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلْقَمَةَ يَتَعَلَّمُ التَّشَهُّدَ مِنْ عَبْدِ اللهِ ، كَمَا يَتَعَلَّمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۰۱۸) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ ہم نے علقمہ کو دیکھا کہ وہ حضرت عبد اللہ سے ایسے تشہد سیکھتے تھے جیسے قرآن مجید کی سورت سیکھتے ہیں۔

(۳۰۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ ، كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.
(مسلم ۳۰۳۔ احمد ۱/ ۳۱۵)

(۳۰۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس طرح تشہد سکھاتے تھے جس طرح ہمیں قرآن مجید کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے۔

(۳۰۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَتَحَفَّظُونَ هَذَا التَّشَهُّدَ ، تَشَهُّدَ عَبْدِ اللهِ ، وَيَتَّبِعُونَ حُرُوفَهُ حَرْفًا حَرْفًا.

(۳۰۲۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں اسلاف اس تشہد کو یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تشہد کو بڑی محنت سے حفظ کیا کرتے تھے اور اس کے ایک ایک حرف پر محنت کرتے تھے۔

(۳۰۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ. (ابوداؤد ۹۶۱۔ احمد ۳۹۴)

(۳۰۲۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس طرح تشہد سکھاتے جس طرح قرآن مجید کی کوئی سورت سکھائی جاتی ہے۔

(۳۰۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ مَعَ أَبِي ، فَعَلَّمَنَا هَذَا التَّشَهُّدَ ، يَعْنِي تَشَهُّدَ عَبْدِ اللهِ.

(۳۰۲۲) حضرت عمیر بن سعید کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ہمیں یہ تشہد (یعنی تشہد عبد اللہ) سکھائی۔

(۳۰۲۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جُوَيْبِرٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : مَا كُنَّا نَكْتُبُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَحَادِيثِ إِلاَّ الاسْتِخَارَةَ وَالتَّشَهُّدَ.

(۳۰۲۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سوائے استخارہ اور تشہد کے کوئی چیز نہیں لکھا کرتے تھے۔

(۳.۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ فِي الصَّلاَةِ ، كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ، يَأْخُذُ عَلَيْنَا الأَلِفَ وَالْوَاوَ.

(۳۰۲۴) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز کی تشہد اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے ہمیں قرآن مجید کی سورت سکھاتے تھے۔ وہ اس میں الف اور واؤ تک کا خیال رکھواتے تھے۔

(۳.۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : سَمِعَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلاً يُصَلِّي ، فَلَمَّا قَعَدَ يَتَشَهَّدُ ، قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ ، قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَهُوَ يَنْتَهِرُهُ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، إِذَا قَعَدْت فَابْدَأْ بِالتَّشَهُّدِ ، بِـ : التَّحِيَّاتِ لِلَّهِ.

(۳۰۲۵) حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو نماز میں دورانِ تشہد یہ کہتے ہوئے سنا: الحمد للہ، التحیات للہ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا کہ الحمد للہ سے کیوں شروع کررہے ہو! جب تم بیٹھو تو التحیات للہ سے ابتداء کرو۔

(۳.۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَأْخُذُ عَلَيْنَا الْوَاوَ فِي التَّشَهُّدِ ، الصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ.

(۳۰۲۶) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تشہد میں ہم سے واؤ کا خیال بھی رکھوایا کرتے تھے اور یوں کہتے تھے الصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

(۳.۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَتَعَلَّمُونَ التَّشَهُّدَ ، كَمَا يَتَعَلَّمُونَ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۰۲۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف تشہد کو ایسے سکھا کرتے تھے جیسے قرآن مجید کی سورت سیکھتے تھے۔

(۷۰) مَنْ كَانَ يَقُولُ فِي التَّشَهُّدِ بِسْمِ اللهِ

جو حضرات تشہد میں بسم اللہ کہا کرتے تھے

(۳.۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي التَّشَهُّدِ : بِسْمِ اللهِ.

(۳۰۲۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں بسم اللہ کہا کرتے تھے۔

(۳.۲۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ : بِسْمِ اللهِ.

(۳۰۲۹) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تشہد میں بسم اللہ پڑھی۔

(۳.۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا تَشَهَّ
بِسْمِ اللهِ ، خَيْرُ الأَسْمَاءِ اسْمُ اللهِ.

(۳۰۳۰) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب تشہد پڑھتے تو بسم اللہ کہا کرتے تھے اور یہ کہتے کہ اللہ تعالیٰ کے نام میں سب سے بہتر نام اللہ ہے۔

(۳.۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : سَمِعَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَجُلاً يَقُولُ التَّشَهُّدِ : بِسْمِ اللهِ ، فَقَالَ : إِنَّمَا يُقَالُ هَذَا عَلَى الطَّعَامِ.

(۳۰۳۱) حضرت مسیب بن رافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو تشہد میں بسم اللہ کہتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ جملہ تو کھانے پر کہا جاتا ہے۔

(۳.۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي التَّشَهُّدِ : بِسْمِ اللهِ.

(۳۰۳۲) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر تشہد میں بسم اللہ کہا کرتے تھے۔

(۷۱) قَدْرَ كَمْ يَقْعُدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ

پہلی دو رکعتوں میں کتنی دیر بیٹھنا چاہئے؟

(۳.۳۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؛ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ ، قُلْتُ : حَ يَقُومَ ؟ قَالَ : حَتَّى يَقُومَ. (ابو داؤد ۹۸۷۔ احمد ۱/ ۳۸۶)

(۳۰۳۳) حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتو کے بعد اتنی تھوڑی دیر بیٹھتے تھے جیسے گرم پتھر پر بیٹھے ہوں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کھڑے ہونے سے پہلے؟ انہوں نے فرمایا ہاں کھڑے ہونے سے پہلے۔

(۳.۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَأَنَّهُ عَ الرَّضْفِ ، يَعْنِي حَتَّى يَقُومَ.

(۳۰۳۴) حضرت تمیم بن سلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ دو رکعتوں کے بعد اتنی دیر بیٹھا کرتے تھے جیسے گرم پتھر پر بیٹھے ہوں۔

(۳.۳٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ رَجُلٍ صَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ ؛ فَكَانَ فِ الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ ، كَأَنَّهُ عَلَى الْجَمْرِ حَتَّى يَقُومَ.

(۳۰۳۵) ایک تابعی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، پہلی دو رکعات کے بعد اٹھنے سے پ

وہ اتنی دیر بیٹھے جیسے انگارے پر بیٹھے ہوں۔

(٣٠٣٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أخبرنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَجْلِسُ فِي التَّشَهُّدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَدْرَ التَّشَهُّدِ مُتَرَسِّلاً ، ثُمَّ يَقُومُ.

(۳۰۳۶) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم دو رکعت پڑھنے کے بعد تشہد میں تیز تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھتے اور پھر کھڑے ہو جاتے۔

(٣٠٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : مَا جُعِلَتِ الرَّاحَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ إلاَّ لِلتَّشَهُّدِ.

(۳۰۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دو رکعات میں راحت صرف تشہد کے لئے رکھی گئی ہے۔

(٣٠٣٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ يَزِيدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ.

(۳۰۳۸) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ پہلی دو رکعات کے بعد تشہد پر کوئی اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

(٣٠٣٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ نُعَيْمٍ الْقَارِىءِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَنْ زَادَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ.

(۳۰۳۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جس شخص نے قعدۂ اولیٰ میں تشہد پر کسی چیز کا اضافہ کیا اس پر سجود سہو لازم ہے۔

(٣٠٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ بُدَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ : التَّحِيَّاتُ. (ابوداؤد ۷۷۲)

(۳۰۴۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات کے بعد التحیات پڑھا کرتے تھے۔

(٧٢) ما يقال بَعْدَ التَّشَهُّدِ مِمَّا رُخِّصَ فِيهِ

تشہد کے بعد کون کون سے کلمات کہے جاسکتے ہیں؟

(٣٠٤١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ إذَا تَشَهَّدَ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمَا بَيْنَهُنَّ ، وَمَا تَحْتَ الثَّرَى ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمَا بَيْنَهُنَّ ، وَمَا تَحْتَ الثَّرَى ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمَا بَيْنَهُنَّ ، وَمَا تَحْتَ الثَّرَى ، قَالَ شُعْبَةُ : لاَ أَدْرِي اللَّهُ أَكْبَرُ قَبْلُ ، أَوِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ ، لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ إنِّي أَسْأَلُك مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ.

(۳۰۴۱) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جب تشہد پڑھ لیتے تو یہ کلمات کہتے (ترجمہ) میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں زمین وآسمان بھرنے کے برابر اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ بھرنے کے برابر اور تحت الثری بھرنے کے برابر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں زمین وآسمان بھرنے کے برابر اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ بھرنے کے برابر اور تحت الثری بھرنے کے برابر، اللہ سب سے بڑا ہے زمین وآسمان بھرنے کے برابر اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ بھرنے کے برابر اور تحت الثری بھرنے کے برابر (حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ اللہ اکبر پہلے کہا یا الحمد للہ پہلے کہا) اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ایسی تعریفیں جو پاکیزہ ہوں اور بابرکت ہوں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے ساری خیروں کا سوال کرتا ہوں۔ یہ دعا مانگنے کے بعد وہ سلام پھیرتے۔

(۳۰۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ فِي الصَّلاَةِ، ثُمَّ يَقُولُ :إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَقُلِ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ، مَا عَلِمْت مِنْهُ ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ ، مَا عَلِمْت مِنْهُ ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَك مِنْهُ عِبَادُك الصَّالِحُونَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عِبَادُك الصَّالِحُونَ ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ، رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا ، وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا ، وَتَوَفَّنَا مَعَ الأَبْرَارِ ، رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتنَا عَلَى رُسُلِكَ ، وَلاَ تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، إِنَّك لاَ تُخْلِفُ الْمِيعَادَ.

(۳۰۴۲) حضرت عمیر بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں نماز میں تشہد سکھاتے پھر فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی تشہد سے فارغ ہو جائے تو یہ کلمات کہے (ترجمہ) اے اللہ! مجھے وہ خیریں بھی عطا فرما جو میں جانتا ہوں اور وہ خیریں بھی عطا فرما جو میں نہیں جانتا، میں ان شرور سے حفاظت چاہتا ہوں جو میں جانتا ہوں اور ان شرور سے بھی حفاظت چاہتا ہوں جو میں نہیں جانتا۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ تمام خیریں مانگتا ہوں جو تیرے نیک بندوں نے مانگی ہیں۔ اے اللہ! میں ان تمام شرور سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تیرے نیک بندوں نے پناہ مانگی ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے، تو ہمارے گناہوں کو معاف فرما، ہماری خطاؤں سے درگزر فرما اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ فرما۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ فرما، بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

(۳۰۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، وَأَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :يَتَشَهَّدُ الرَّجُلُ ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ يَدْعُو لِنَفْسِهِ.

(۳۰۴۳) حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ تشہد پڑھتے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے پھر اپنے لئے

دعا مانگتے۔

(۳.٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا فَرَغْت مِنَ التَّشَهُّدِ فَادْعُ لآخِرَتِكَ وَدُنْيَاك مَا بَدَا لَك.

(۳۰۴۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب تم تشہد سے فارغ ہو جاؤ تو اپنی دنیا و آخرت کے لئے جو چاہو دعا مانگو۔

(۳.٤٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا قَالاَ :اُدْعُ فِي صَلاَتِك بِمَا بَدَا لَك.

(۳۰۴۵) حضرت شیبانی اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نماز میں اپنے لئے جو چاہو دعا مانگو۔

(۳.٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ : أَدْعُو لِنَفْسِي فِي الْمَكْتُوبَةِ ؟ قَالَ :لاَ تَدْعُ لِنَفْسِكَ حَتَّى تَتَشَهَّدَ . قَالَ :وَسَأَلْت عَطَاءً ، فَقَالَ :تَحْتَاطُ بِالإِسْتِغْفَارِ.

(۳۰۴۶) حضرت عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے پوچھا کہ کیا میں فرض نماز میں اپنے لئے دعا مانگ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ تشہد پڑھنے تک اپنے لئے دعا مت مانگو۔ میں نے یہی سوال حضرت عطاء سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مغفرت طلب کرنے پر زور دو۔

(۳.٤٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ يَدْعُوَ الإِمَامُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ جَوَامِعَ :اللَّهُمَّ إنَّا نَسْأَلُك مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ ، وَمَا لَمْ نَعْلَمْ ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ ، وَمَا لَمْ نَعْلَمْ ، قَالَ :فَمَهْمَا عَجِلَ بِهِ الإِمَامُ فَلاَ يَعْجَلْ عَنْ هَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ.

(۳۰۴۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف کو یہ بات پسند تھی کہ امام تشہد پڑھنے کے بعد ان پانچ جامع کلمات سے دعا مانگے (ترجمہ) اے اللہ! ہم تجھ سے ان تمام خیروں کا سوال کرتے ہیں جو ہم جانتے ہیں اور جو ہم نہیں جانتے، اور ہم ان تمام برائیوں سے پناہ چاہتے ہیں جو ہم جانتے ہیں اور جو ہم نہیں جانتے۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام کو جتنی بھی جلدی ہو وہ ان کلمات کو نہ چھوڑے۔

(۳.٤٨) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :اُدْعُوا فِي صَلاَتِكُمْ بِأَهَمِّ حَوَائِجِكُمْ إِلَيْكُمْ.

(۳۰۴۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ نماز میں اپنی سب سے اہم ضروریات کا سوال کرو۔

(۳.٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ :اجْعَلُوا حَوَائِجَكُمُ الَّتِي تَهُمُّكُمْ فِي الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ، فَإِنَّ فَضْلَ الدُّعَاءِ فِيهَا كَفَضْلِ النَّافِلَةِ.

(۳۰۴۹) حضرت عون فرماتے ہیں کہ اپنی اہم ترین ضروریات کو نماز میں مانگو کیونکہ نماز میں دعا کی فضیلت نفل نماز کے برابر ہے۔

(۳۰۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو مُوسَى إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ، قَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي ، وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ، وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي.

(۳۰۵۰) حضرت ابو بردہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو یہ دعا کرتے (ترجمہ) اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما، میرے معاملے کو آسان فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

(۷۳) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَدْعُوَ فِي الْفَرِيضَةِ بِمَا فِي الْقُرْآنِ

جن حضرات کے نزدیک فرض نماز میں قرآنی دعائیں پڑھنا مستحب ہے

(۳۰۵۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَدْعُوَ فِي الْمَكْتُوبَةِ بِدُعَاءِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۵۱) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ فرض نماز میں قرآنی دعائیں مانگی جائیں۔

(۳۰۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ طَاوُوسًا يَقُولُ : ادْعُوا فِي الْفَرِيضَةِ بِمَا فِي الْقُرْآنِ.

(۳۰۵۲) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ فرض نماز میں قرآنی دعائیں مانگو۔

(۳۰۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، مِثْلَ حَدِيثِ طَاوُوس.

(۳۰۵۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۳۰۵٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : ادْعُوا فِي الْفَرِيضَةِ بِمَا فِي الْقُرْآنِ ، أَوْ قَالَ : فِي الْمَكْتُوبَةِ.

(۳۰۵۴) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ فرض نماز میں قرآنی دعائیں مانگو۔

(۳۰۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ، وَسُئِلَ عَنِ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ ؟ فَقَالَ : كَانَ أَحَبُّ دُعَائِهِمْ مَا وَافَقَ الْقُرْآنَ.

(۳۰۵۵) حضرت محمد رحمہ اللہ سے نماز میں دعا کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسلاف کو سب سے زیادہ پسند دعائیں وہ تھیں جو قرآن کے موافق ہوں۔

(۳۰۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَدْعُوَ فِي الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا.

(۳۰۵۶) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند خیال فرماتے تھے کہ نماز میں دنیاوی ضروریات کا سوال کیا جائے۔

(۳۰۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ فِي الْمَكْتُوبَةِ بِمَا فِي الْقُرْآنِ.

(۳۰۵۷) حضرت ابو معشر فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کو یہ بات پسند تھی کہ نماز میں قرآنی دعائیں پڑھی جائیں۔

(۷۴) مَنْ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلاَةِ تَسْلِيمَتَيْنِ

جو حضرات نماز میں دونوں جانب سلام پھیرا کرتے تھے

(۳۰۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ ، وَعَنْ يَسَارِهِ ، حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ. (مسلم ۱۱۹۔ احمد ۱/ ۱۷۳)

(۳۰۵۸) حضرت سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دائیں طرف سلام پھیرتے تھے اور بائیں طرف بھی سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

(۳۰۵۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْبُخْتَرِيِّ يُحَدِّثُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْيَحْصُبِيِّ ، عَنْ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ ؛ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَ يُكَبِّرُ إِذَا خَفَضَ ، وَإِذَا رَفَعَ ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ ، وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ.
قَالَ شُعْبَةُ : قَالَ لِي أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ : إِنَّ فِي الْحَدِيثِ : حَتَّى يَبْدُوَ وَضَحُ وَجْهِهِ ، فَقُلْتُ لِعَمْرٍو : فِي الْحَدِيثِ : حَتَّى يَبْدُوَ وَضَحُ وَجْهِهِ ، فَقَالَ : أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ. (احمد ۴/ ۳۱۶۔ طیالسی ۱۰۲۱)

(۳۰۵۹) حضرت وائل حضرمی کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ اوپر اٹھتے وقت اور نیچے جاتے وقت تکبیر کہتے تھے اور تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے اور دائیں جانب اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابان بن تغلب نے بیان کیا کہ حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ کے چہرہ مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔ میں نے عمرو سے کہا کہ حدیث میں یہ بھی ہے کہ یہاں تک کہ حضور ﷺ کے چہرہ مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی یا اس سے ملتا جلتا کوئی جملہ ہے۔

(۳۰۶۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهِ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ ذَلِكَ. (احمد ۱/ ۴۴۸۔ ابوداؤد ۹۸۸)

(۳۰۶۰) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دائیں طرف سلام پھیرتے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی

نظر آنے لگتی اور آپ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہتے اسی طرح بائیں طرف بھی سلام پھیرتے۔

(٣٠٦١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلاَةِ عَنْ يَمِينِهِ ، وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ وَجْهِهِ وَيَقُولُ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، مِنْ كِلاَ الْجَانِبَيْنِ.

(۳۰۶۱) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نماز میں دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے یہاں تک کہ آپ کے چہرے مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی اور آپ دونوں جانب السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہتے۔

(٣٠٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ. (طحاوی ۲۶۹۔ دار قطنی ۳۵۷)

(۳۰۶۲) حضرت براء کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے اور السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہتے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

(٣٠٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ. (نسائی ۱۲۴۲۔ طیالسی ۲۷۹)

(۳۰۶۳) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا کرتے تھے۔

(٣٠٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ؛ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ جَهَرَ بِآمِينَ ، قَالَ :وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ ، حَتَّى رَأَيْت بَيَاضَ خَدَّيْهِ.

(۳۰۶۴) حضرت وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، جب آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھی تو اونچی آواز سے آمین کہا اور نماز کے آخر میں دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آنے لگی۔

(٣٠٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :ذُكِرَ التَّسْلِيمُ عِنْدَ شَقِيقٍ ، فَقَالَ :قَدْ صَلَّيْت خَلْفَ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ فَكِلاَهُمَا يُسَلِّمُ يَقُولُ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(۳۰۶۵) حضرت حسن بن عمرو کہتے ہیں کہ حضرت شقیق کے پاس سلام پھیرنے کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ دونوں سلام پھیرتے وقت یوں کہا کرتے تھے: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(۳۰۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ عَمَّارٍ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(۳۰۶۶) حضرت حارثہ بن مضرب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا اور یوں کہا السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(۳۰۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَدِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ حِينَ سَلَّمَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ. (احمد ۴۶۵)

(۳۰۶۷) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ اس وقت بھی وہ منظر میرے سامنے ہے کہ میں سلام پھیرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے رخسار مبارک کو دیکھ رہا ہوں اور آپ زبان سے کہہ رہے تھے: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(۳۰۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ عَلِيٍّ ، فَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(۳۰۶۸) حضرت شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا اور کہا: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(۳۰۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا رَزِينٍ يَقُولُ : سَمِعْت عَلِيًّا يُسَلِّمُ فِي الصَّلاَةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ، وَالَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَخْفَضُ.

(۳۰۶۹) حضرت ابورزین کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز میں دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا اور بائیں جانب کا سلام ذرا ہلکی آواز سے تھا۔

(۳۰۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، وَعَنْ يَسَارِهِ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، قَالَ : وَكَانَ الأَسْوَدُ يَقُولُ عَنْ يَمِينِهِ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، وَعَنْ يَسَارِهِ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

(۳۰۷۰) حضرت ابراہیم بن سوید کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ دائیں جانب سلام پھیرتے اور السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہتے اور پھر بائیں جانب سلام پھیرتے اور السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہتے۔ اور حضرت اسود دائیں جانب سلام پھیرتے تو کہتے: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اور بائیں جانب سلام پھیرتے تو یہ کہتے: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

(۳۰۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، أَنَّهُ قَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(۳۰۷۱) حضرت خیثمہ نے سلام پھیرتے ہوئے کہا: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(٣.٧٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلاَةِ يَقُولُ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(۳۰۷۲) حضرت منصور کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے سلام پھیرتے ہوئے کہا: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(٣.٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، وَعَنْ يَسَارِهِ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(۳۰۷۳) حضرت عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے دائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے کہا: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے کہا: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(٣.٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ ، وَعَنْ يَسَارِهِ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، أَخْفَضَ مِنَ الأَوَّلِ.

(۳۰۷۴) حضرت یزید بن ابی زیاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے دائیں جانب سلام پھیرا تو السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہا اور بلند آواز سے کہا۔ پھر بائیں جانب سلام پھیرا تو السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہا اور پہلے سے آہستہ آواز سے کہا۔

(٣.٧٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ سَعِيدًا وَعَمَّارًا سَلَّمَا تَسْلِيمَتَيْنِ.

(۳۰۷۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت سعید اور حضرت عمار نے دونوں جانب سلام پھیرا۔

(٣.٧٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ إمَامَ مَسْجِدِ مَسْرُوقٍ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ ، فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ ؟ فَقَالَ : أَنَا أَمَرْتُهُ بِذَلِكَ.

(۳۰۷۶) حضرت محمد بن منتشر کہتے ہیں کہ حضرت مسروق کی مسجد کے امام دو مرتبہ سلام پھیرا کرتے تھے، ہم نے اس بارے میں حضرت مسروق سے عرض کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ہی اسے ایسا کرنے کو کہا ہے۔

(٣.٧٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(۳۰۷۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے اور السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ کرتے تھے۔

(٣.٧٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ : إنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : أَنَّى عَلِقَهَا ؟ ! (مسلم ۱۱۷)

(۳۰۷۸) حضرت ابو معمر کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ سے کسی نے کہا کہ مکہ کا ایک آدمی دومرتبہ سلام پھیرتا ہے۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا کہ یہ سنت اس نے کہاں سے حاصل کرلی؟!

(۳۰۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ.

(۳۰۷۹) حضرت ثابت بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون دومرتبہ سلام پھیرا کرتے تھے۔

(۳۰۸۰) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ.

(۳۰۸۰) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء دومرتبہ سلام پھیرا کرتے تھے۔

(۷۵) مَنْ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً

جو حضرات ایک مرتبہ سلام پھیرا کرتے تھے

(۳۰۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، كَانُوا يُسَلِّمُونَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً. (ابن ماجه ۹۲۰۔ بیهقی ۱۷۹)

(۳۰۸۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ سلام پھیرا کرتے تھے۔

(۳۰۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ أَنَسٌ يُسَلِّمُ وَاحِدَةً.

(۳۰۸۲) حضرت حمید کہتے ہیں کہ حضرت انس ایک مرتبہ سلام پھیرا کرتے تھے۔

(۳۰۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْزُبَانَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَسَلَّمَ وَاحِدَةً ، ثُمَّ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ فَسَلَّمَ وَاحِدَةً.

(۳۰۸۳) حضرت سعید بن مرزبان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی لیلیٰ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے ایک مرتبہ سلام پھیرا، پھر میں نے حضرت علی کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے بھی ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

(۳۰۸۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ؛ أَنَّ أَبَا وَائِلٍ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً.

(۳۰۸۴) حضرت زبرقان فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل ایک مرتبہ سلام پھیرا کرتے تھے۔

(۳۰۸۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً.

(۳۰۸۵) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن وثاب ایک مرتبہ سلام پھیرا کرتے تھے۔

(۳۰۸۶) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَسَلَّمَ وَاحِدَةً.

(۳۰۸۶) حضرت حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

(۳۰۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يُسَلِّمَانِ تَسْلِيمَةً عَنْ

أَيْمَانِهِمَا ، وَصَلَّيْتُ خَلْفَ الْقَاسِمِ فَلاَ أَعْلَمُهُ خَالَفَهُمَا.

(۳۰۸۷) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین صرف دائیں طرف ایک مرتبہ سلام پھیرا کرتے تھے۔ اور میں نے حضرت قاسم کے پیچھے نماز پڑھی اور میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ان دونوں حضرات کی مخالفت کی۔

(۳۰۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً.

(۳۰۸۸) حضرت انس بن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ سلام پھیرا کرتے تھے۔

(۳۰۸۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ تَسْلِيمَةً.

(۳۰۸۹) حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

(۳۰۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، بَلَغَنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً. (ابن خزيمة ۷۳۲- بيهقى ۱۷۹)

(۳۰۹۰) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ سلام پھیرا کرتی تھیں۔

(۳۰۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ دِرْهَمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا ، وَالْحَسَنَ ، وَأَبَا الْعَالِيَةِ ، وَأَبَا رَجَاءٍ يُسَلِّمُونَ تَسْلِيمَةً.

(۳۰۹۱) حضرت یزید بن درہم فرماتے ہیں کہ حضرت انس، حضرت حسن، حضرت ابو العالیہ اور حضرت ابو رجاء ایک مرتبہ سلام پھیرا کرتے تھے۔

(۳۰۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً.

(۳۰۹۲) حضرت سلیمان بن زید کہتے ہیں کہ حضرت ابن ابی اوفیٰ نے ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

(۳۰۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً.

(۳۰۹۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ سلام پھیرا کرتے تھے۔

(۳۰۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ وِقَاءٍ ؛ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً.

(۳۰۹۴) حضرت وقاء کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ایک مرتبہ سلام پھیرا کرتے تھے۔

(۳۰۹۵) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْد ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً.

(۳۰۹۵) حضرت عمران بن مسلم کہتے ہیں کہ حضرت سوید ایک مرتبہ سلام پھیرا کرتے تھے۔

(۳۰۹۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً.

(۳۰۹۶) حضرت اسماعیل کہتے ہیں کہ حضرت قیس ایک مرتبہ سلام پھیرا کرتے تھے۔

(٧٦) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ إذَا سَلَّمَ أَنْ يَقُومَ ، أَوْ يَنْحَرِفَ

جوحضرات اس بات کو مستحب سمجھتے ہیں کہ سلام پھیرنے کے بعد جلدی سے کھڑا ہو جائے یا قبلے سے رخ پھیر لے

(٣٠٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا قَضَى الصَّلاَةَ انْفَتَلَ سَرِيعًا ، فَإِمَّا أَنْ يَقُومَ ، وَإِمَّا أَنْ يَنْحَرِفَ.

(۳۰۹۷) حضرت ابو الاحوص فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ جب نماز مکمل کر لیتے تو جلدی سے ہیئت بدل لیتے، یا تو کھڑے ہو جاتے یا قبلے سے رخ پھیر لیتے۔

(٣٠٩٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَخَالِدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ الإِمَامُ إِذَا سَلَّمَ قَامَ ، وَقَالَ خَالِدٌ : انْحَرَفَ.

(۳۰۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب امام سلام پھیر لے تو کھڑا ہو جائے۔ حضرت خالد کی روایت میں ہے کہ قبلے سے رخ پھیر لے۔

(٣٠٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ عَلِيٍّ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ ، ثُمَّ وَثَبَ كَمَا هُوَ.

(۳۰۹۹) حضرت ابو رزین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا اور پھر جلدی سے اپنی معمول کی حالت پر آ گئے۔

(٣١٠٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : جُلُوسُ الإِمَامِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ بِدْعَةٌ.

(۳۱۰۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کا سلام کے بعد بیٹھنا بدعت ہے۔

(٣١٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ إِذَا سَلَّمَ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ ، حَتَّى يَقُومَ.

(۳۱۰۱) حضرت ابو حصین فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح جب سلام پھیر لیتے تو اس طرح جلدی سے اٹھتے جیسے گرم پتھر پر بیٹھے ہوں۔

(٣١٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلاَّ مِقْدَارَ مَا يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلاَمُ وَمِنْك السَّلاَمُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا

الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ. (مسلم ۱۳۶۔ ترمذی ۲۹۹)

(۳۱۰۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر میں یہ کلمات کہہ لیتے (ترجمہ) اے اللہ! تو سلام ہے، تجھی سے سلامتی ملتی ہے، تو بابرکت ہے اور جلال واکرام والا ہے۔

(۳۱۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَوْسَجَةَ بْنِ الرَّمَّاحِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَجْلِسْ إِلاَّ مِقْدَارَ مَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلاَمُ ، وَإِلَيْكَ السَّلاَمُ ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ. (ابن حبان ۲۰۰۲۔ ابن خزیمۃ ۷۳۶)

(۳۱۰۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھتے جتنی دیر میں یہ کلمات کہہ لیتے (ترجمہ) اے اللہ! تو سلام ہے، تجھی سے سلامتی ملتی ہے، تو بابرکت ہے اور جلال واکرام والا ہے۔

(۳۱۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَان ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ لَنَا إِمَامٌ ، ذكر مِنْ فَضْلِهِ ، إِذَا سَلَّمَ تَقَدَّمَ.

(۳۱۰۴) حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا کہ ہمارا ایک امام تھا (پھر اس کی فضیلت بیان کی اور فرمایا) جب وہ سلام پھیر لیتا تو آگے بڑھ جاتا۔

(۳۱۰۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ: كُلُّ صَلاَةٍ بَعْدَهَا تَطَوُّعٌ فَتَحَوَّلْ، إِلاَّ الْعَصْرَ وَالْفَجْرَ.

(۳۱۰۵) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ ہر وہ نماز جس کے بعد نفل ہوں تو اس کے فرض پڑھ کر فوراً قبلے سے رخ پھیر لو، البتہ فجر اور عصر میں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۳۱۰٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَمَّا الْمَغْرِبُ فَلاَ تَدَعْ أَنْ تَحَوَّلَ.

(۳۱۰۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مغرب کی نماز پڑھ کر فوراً قبلے سے رخ پھیر لو۔

(۳۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ انْحَرَفَ ، أَوْ قَامَ سَرِيعًا.

(۳۱۰۷) حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ حضرت حسن جب سلام پھیر لیتے تو جلدی سے منہ قبلے سے پھیر لیتے یا تیزی سے کھڑے ہو جاتے۔

(۳۱۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ فَذَهَبَ كَمَا هُوَ، وَلَمْ يَجْلِسْ.

(۳۱۰۸) حضرت ابن طاوس کہتے ہیں کہ حضرت طاوس جونہی سلام پھیرتے کھڑے ہو جاتے جیسے بیٹھے ہی نہیں تھے۔

(۳۱۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ انْحَرَفَ ، وَاسْتَقْبَلَ الْقَوْمَ.

(۳۱۰۹) حضرت اعمش کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم جونہی سلام پھیرتے منہ قبلے سے پھیر لیتے اور لوگوں کی طرف منہ کر لیتے۔

(۳۱۱۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الأَسْوَدِ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :

صَلَّيْت مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ ، فَلَمَّا سَلَّمَ انْحَرَفَ. (ترمذی ۲۱۹۔ احمد ۱۶۱)

(۳۱۱۰) حضرت یزید بن اسود عامری کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی، آپ نے سلام پھیرتے ہی قبلے سے رخ پھیر لیا۔

(۳۱۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَاصِمِ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا انْصَرَفَ اسْتَقْبَلَ الْقَوْمَ بِوَجْهِهِ.

(۳۱۱۱) حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرتے ہی لوگوں کی طرف منہ کرلیا۔

(۷۷) مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا انْصَرَفَ

آدمی سلام پھیرنے کے بعد کیا کہے؟

(۳۱۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي شَيْخٌ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلاَةِ :اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلاَمُ ، وَمِنْك السَّلاَمُ ، تَبَارَكْت يَا ذَا الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ . ثُمَّ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُهُنَّ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ :إِنِّي سَمِعْت ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مِثْلَ الَّذِي تَقُولُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ. (طبرانی ۶۵۰)

(۳۱۱۲) حضرت صلہ بن زفر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! تو سلام ہے، تجھی سے سلامتی ملتی ہے، تو بابرکت ہے اور جلال واکرام والا ہے۔ پھر میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے بھی یہی کلمات کہے۔ میں نے ان سے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر کو بھی یہی کلمات کہتے ہوئے سنا تھا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کو کہا کرتے تھے۔

(۳۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ :أَيُّ شَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ، إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلاَةِ ؟ قَالَ :فَأَمْلاَهَا عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، فَكَتَبَ بِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْت ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْت ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْك الْجَدُّ.

(مسلم ۴۱۵۔ ابوداؤد ۱۵۰۰)

(۳۱۱۳) حضرت وراد کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ نبی پاک ﷺ نماز کا سلام پھیرنے

کے بعد کون سے کلمات کہا کرتے تھے؟ حضرت مغیرہ نے مجھے وہ کلمات لکھوائے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھجوادیا۔ اس خط میں انہوں نے یہ لکھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمات کہا کرتے تھے۔ (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بادشاہت اسی کے لئے ہے اور سب تعریفیں بھی اسی کے لئے ہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو چیز تو عطا کرے اس سے کوئی روک نہیں سکتا اور جس چیز سے تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کرسکتا۔ کسی آدمی کا مال وسرمایہ اور اولاد تیرے مقابلے میں اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

(٣١١٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ يَقُولُ فِي آخِرِ صَلاَتِهِ عِنْدَ انْصِرَافِهِ :سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلاَمٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. (طيالسى ٢١٩٨۔ ابو يعلى ١١١٨)

(٣١١٤) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پھیرنے کے بعد کئی مرتبہ یہ کہتے سنا ہے (ترجمہ) تمہارا رب پاک ہے جو کہ عزت والا اور کافروں کے شرک سے پاک ہے اور تمام رسولوں پر سلامتی ہو اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

(٣١١٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ يَزِيدَ التَّغْلَبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلاَةِ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ ، وَأَسْأَلُكَ الْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ ، وَالسَّلاَمَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالْجَوَازَ مِنَ النَّارِ ، اللَّهُمَّ لاَ تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلاَّ غَفَرْتَهُ ، وَلاَ هَمًّا إِلاَّ فَرَّجْتَهُ ، وَلاَ حَاجَةً إِلاَّ قَضَيْتَهَا.

(٣١١٥) حضرت حصین بن یزید ثعلبی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! میں تجھ سے ان اعمال کا سوال کرتا ہوں جو تیری رحمت کو واجب کرنے والے ہیں، میں تجھ سے تیری مغفرت کے اسباب کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے ہر نیکی کی توفیق اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے جنت کی کامیابی اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے ہر گناہ کو دور کردے اور میری ہر پریشانی کو دور کرے اور میری ہر ضرورت کو پورا کردے۔

(٣١١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ السَّلاَمِ بْنِ شَدَّادٍ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ غَزْوَانَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ حِينَ سَلَّمَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَلاَ نَعْبُدُ إِلاَّ اللَّهَ.

(٣١١٦) حضرت جریر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سلام پھیرتے تو یہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔

(٣١١٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَوْسَجَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، وَعَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ

عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلاَمُ وَمِنْكَ السَّلاَمُ . إِلاَّ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ :وَإِلَيْكَ السَّلاَمُ ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ.

(۳۱۱۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ملتی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے (ترجمہ) تجھی سے سلامتی ملتی ہے اور اے جلال واکرام کے مالک تو بابرکت ہے۔

(۳۱۱۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَهُوَ يَقُولُ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ.

(۳۱۱۸) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم جب سلام پھیر لیتے تو ہماری طرف رخ پھیر کر یہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔

(۳۱۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ :مَرَرْتُ أَنَا وَعُبَيْدَةُ فِي الْمَسْجِدِ ، وَمُصْعَبٌ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، فَقَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ ، فَقَالَ عبيدَةُ :قَاتَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى ، نَعَّارٌ بِالْبِدَعِ.

(۳۱۱۹) حضرت ابوالبختری کہتے ہیں کہ میں اور حضرت عبیدہ مسجد میں سے گذرے تو حضرت مصعب لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے بلند آواز سے کہا (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سب سے بڑا ہے۔ یہ سن کر حضرت عبیدہ نے کہا کہ اللہ انہیں تباہ کرے یہ تو علی الاعلان بدعت پر عمل کرنے والے ہیں۔

(۳۱۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ :كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا انْصَرَفُوا مِنَ الصَّلاَةِ : اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلاَمُ وَمِنْكَ السَّلاَمُ ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ.

(۳۱۲۰) حضرت ابن ابی ہذیل کہتے ہیں کہ اسلاف جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! تو سلام ہے، تجھی سے سلامتی ملتی ہے، تو بابرکت ہے اور جلال واکرام والا ہے۔

(۳۱۲۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :ذَكَرْتُ لِلْقَاسِمِ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ذَكَرَ لِي :أَنَّ النَّاسَ كَانُوا إِذَا سَلَّمَ الإِمَامُ مِنْ صَلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرُوا ثَلاَثَ تَكْبِيرَاتٍ ، أَوْ تَهْلِيلاَتٍ ، فَقَالَ الْقَاسِمُ :وَاللَّهِ إِنْ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَيَصْنَعُ ذَلِكَ.

(۳۱۲۱) حضرت یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے ذکر کیا کہ یمن کے ایک آدمی نے مجھے بتایا ہے کہ جب امام سلام پھیر لیتا ہے تو لوگ تین مرتبہ اللہ اکبر یا لا الہ الا اللہ کہتے ہیں۔ اس پر حضرت قاسم نے فرمایا کہ خدا کی قسم! حضرت ابن زبیر بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

(۳۱۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :سُئِلَ إِبْرَاهِيمُ عَنِ الإِمَامِ إِذَا سَلَّمَ فَيَقُولُ :صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ؟ فَقَالَ :مَا كَانَ مَنْ قَبْلَهُمْ يَصْنَعُ هَكَذَا.

(۳۱۲۲) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم سے سوال کیا گیا کہ اگر امام سلام پھیرنے کے بعد صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ یا وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ کہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اسلاف تو یوں نہ کیا کرتے تھے۔

(۳۱۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ :هَذِهِ بِدْعَةٌ.

(۳۱۲۳) حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔

(۳۱۲۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ زِيَادٍ الأَشْجَعِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ :مِنْ تَمَامِ الصَّلاَةِ أَنْ تَقُولَ إِذَا فَرَغْتَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

(۳۱۲۴) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ نماز کا کمال یہ ہے کہ تم نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین مرتبہ یہ کلمات کہو (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت بھی اسی کے لئے ہے اور تعریف بھی اسی کے لئے ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۷۸) فِي الرَّجُلِ إِذَا سَلَّمَ ، يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ ، أَوْ عَنْ يَسَارِهِ

آدمی سلام پھیرنے کے بعد دائیں جانب مڑے یا بائیں جانب؟

(۳۱۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا ، لاَ يَرَى إِلاَّ أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَنْصَرِفَ إِلاَّ عَنْ يَمِينِهِ ، أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ. (بخاری ۸۵۲۔ ابوداؤد ۱۰۳۵)

(۳۱۲۵) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے جسم میں شیطان کے لئے کوئی حصہ نہ چھوڑے۔ اور اپنے اوپر یہ ضروری نہ سمجھے کہ اس نے دائیں طرف ہی مڑنا ہے۔ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بائیں طرف مڑتے دیکھا ہے۔

(۳۱۲۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقَّيْهِ. (احمد ۲۲۷۔ طیالسی ۱۰۸۷)

(۳۱۲۶) حضرت قبیصہ بن ھلب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد ایک جانب رخ پھیر لیا۔

(۳۱۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ

يَمِينِهِ. (مسلم ٦١۔ احمد ٢٨٠)

(٣١٢٧) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب رخ پھیرا کرتے تھے۔

(٣١٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا قُضِيَتِ الصَّلاَةُ وَأَنْتَ تُرِيدُ حَاجَةً ، فَكَانَتْ حَاجَتُكَ عَنْ يَمِينِكَ ، أَوْ عَنْ يَسَارِكَ فَخُذْ نَحْوَ حَاجَتِكَ.

(٣١٢٨) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم نماز پوری کرلو اور تمہیں کسی کام سے اٹھنا ہو تو یہ دیکھو کہ تمہاری حاجت دائیں جانب ہے یا بائیں جانب، سو جس طرف بھی حاجت ہو اسی طرف چلے جاؤ۔

(٣١٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ السَّلاَمِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ غَزْوَانَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِذَا سَلَّمَ لاَ يُبَالِي انْصَرَفَ عَلَى يَمِينِهِ ، أَوْ عَلَى شِمَالِهِ.

(٣١٢٩) حضرت جریر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سلام پھیر لیتے تو اس بات کی پرواہ نہ کرتے کہ دائیں جانب رخ کریں یا بائیں جانب۔

(٣١٣٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَدِيرَ الرَّجُلُ فِي صَلاَتِهِ ، كَمَا يَسْتَدِيرُ الْحِمَارُ.

(٣١٣٠) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ آدمی اپنی نماز میں گدھے کی طرح گھومے۔

(٣١٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ نَاجِيَةَ ؛ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ رَأَى رَجُلاً انْصَرَفَ عَنْ يَسَارِهِ ، فَقَالَ :أَمَّا هَذَا فَقَدْ أَصَابَ السُّنَّةَ.

(٣١٣١) حضرت ناجیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو نماز پڑھنے کے بعد بائیں جانب کو اٹھا تو آپ نے فرمایا کہ اس نے سنت پر عمل کیا ہے۔

(٣١٣٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَنْصَرِفَ الرَّجُلُ مِنْ صَلاَتِهِ عَنْ يَمِينِهِ.

(٣١٣٢) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ آدمی نماز پڑھنے کے بعد دائیں جانب کو اٹھے۔

(٣١٣٣) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ : كُنْتُ أُصَلِّي ، وَابْنُ عُمَرَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى جِدَارِ الْقِبْلَةِ ، فَانْصَرَفْتُ عَنْ يَسَارِي ، فَقَالَ :مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَنْصَرِفَ عَنْ يَمِينِكَ ؟ قُلْتُ :لاَ ، إِلاَّ أَنِّي رَأَيْتُكَ فَانْصَرَفْتُ إِلَيْكَ ، فَقَالَ :أَصَبْتَ ، إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ : تَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِكَ ، فَإِذَا كُنْتَ تُصَلِّي فَانْصَرِفْ إِنْ أَحْبَبْتَ عَنْ يَمِينِكَ ، أَوْ عَنْ يَسَارِكَ.

(۳۱۳۳) حضرت واسع بن حبان فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قبلہ کی دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے نماز پڑھنے کے بعد بائیں جانب کو رخ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے دائیں جانب کو رخ کیوں نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں میں نے آپ کو دیکھا تو آپ ہی کی طرف اٹھ کر چلا آیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تم دائیں جانب کو اٹھتے ہو (ضروری سمجھتے ہو) جب تم نماز پڑھ لو تو چاہو تو دائیں طرف اور چاہو تو بائیں طرف رخ کرلو۔

(۳۱۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : انْصَرِفْ عَلَى أَيِّ شِقَّيْكَ شِئْتَ.

(۳۱۳۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جس طرف بھی چاہو رخ کرلو۔

(۷۹) فی فضل التَّكْبِيرَةِ الأُولَى

تکبیرِ اولیٰ کی فضیلت

(۳۱۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْوَلِيدِ الْبَجَلِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : عَلَيْكُمْ بِحَدِّ الصَّلاَةِ ، التَّكْبِيرَةِ الأُولَى.

(۳۱۳۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ تم پر نماز کی حد یعنی تکبیر اولیٰ کا اہتمام ضروری ہے۔

(۳۱۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : بِكْرُ الصَّلاَةِ التَّكْبِيرَةُ الأُولَى.

(۳۱۳۶) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ نماز کی ابتداء تکبیرِ اولیٰ سے ہوتی ہے۔

(۳۱۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْحَاجِبُ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ يَقُولُ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أُنُفَةً ، وَإِنَّ أُنُفَةَ الصَّلاَةِ التَّكْبِيرَةُ الأُولَى ، فَحَافِظُوا عَلَيْهَا . قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ : فَحَدَّثْت بِهِ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ ، فَقَالَ : حَدَّثَتْنِيهِ أُمُّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ. (مسنده ۴۶)

(۳۱۳۷) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کی ایک ابتداء ہوتی ہے اور نماز کی ابتداء تکبیرِ اولیٰ ہے، سو تم اس کی پابندی کرو۔ ابوعبید کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث رجاء بن حیوہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ام الدرداء نے حضرت ابوالدرداء کے حوالے سے مجھ سے یونہی بیان کیا تھا۔

(۸۰) فی الرجل يُسْبَقُ بِبَعْضِ الصَّلاَةِ ، مَنْ قَالَ لاَ يَقْضِي حَتَّى يَنْحَرِفَ الإِمَامُ

اگر ایک آدمی کی جماعت سے کچھ نماز چھوٹ جائے تو وہ اس وقت تک اس کو ادا نہ کرے جب تک امام اپنا رخ نہ پھیر لے

(۳۱۳۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ الرَّيَّانِ الرَّاسِبِيِّ ، عَنْ أَشْيَاخِ بَنِي رَاسِبٍ ؛ أَنَّ طَلْحَةَ

وَالزُّبَيْرَ صَلَّيَا فِي بَعْضِ مَسَاجِدِهِمْ ، وَلَمْ يَكُنِ الإِمَامُ ثَمَّ ، فَقُلْنَا لَهُمَا : لِيَتَقَدَّمْ أَحَدُكُمَا ، فَإِنَّكُمَا مِنْ صَحَابَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَبَيَا وَقَالاَ : أَيْنَ الإِمَامُ ، أَيْنَ الإِمَامُ ؟ فَجَاءَ الإِمَامُ وَصَلَّى بِهِمْ ، قَالاَ : كُلُّ صَلاَتِكُمْ كَانَتْ مُقَارِبَةً إِلاَّ شَيْئًا رَأَيْتُهُ تَصْنَعُونَهُ ، لَيْسَ بِحَسَنٍ فِي صَلاَتِكُمْ ، فَقُلْنَا : مَا هُوَ ؟ قَالاَ : إِذَا سَلَّمَ الإِمَامُ فَلاَ يَقُومَنَّ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ حَتَّى يَنْفَتِلَ الإِمَامُ بِوَجْهِهِ ، أَوْ يَنْهَضَ مِنْ مَكَانِهِ.

(۳۱۳۸) بنوراسب کے کچھ بزرگ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر نے ہماری ایک مسجد میں نماز ادا کی، وہاں کوئی امام نہ تھا تو ہم نے ان سے کہا کہ آپ میں ایک آگے بڑھ کے نماز پڑھائے کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں۔ ان دونوں حضرات نے امامت سے انکار کیا اور فرمایا کہ امام کہاں ہے؟ امام کہاں ہے؟ اتنے میں امام آ گیا اور اس نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ تمہاری نماز کا ہر عمل ٹھیک ہے لیکن ایک چیز ایسی ہے جو اچھی نہیں۔ ہم نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جب امام سلام پھیر لے تو مقتدی اس وقت تک کھڑا نہ ہو جب تک امام اپنا رخ نہ بدل لے یا اپنی جگہ سے اٹھ نہ جائے۔

(۳۱۳۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُمَا قَالاَ : لاَ يَقْضِي حَتَّى يَنْحَرِفَ الإِمَامُ.

(۳۱۳۹) حضرت مغیرہ اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نمازی اپنی نماز اس وقت تک پوری نہ کرے جب تک امام اپنا رخ نہ پھیر لے۔

(۳۱۴۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، وَخَالِدٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : أُسْبَقُ بِبَعْضِ الصَّلاَةِ فَيُسَلِّمُ الإِمَامُ ، فَأَقُومُ فَأَقْضِي مَا سُبِقْتُ بِهِ ، أَوْ أَنْتَظِرُ أَنْ يَنْحَرِفَ ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : كَانَ الإِمَامُ إِذَا سَلَّمَ قَامَ ، وَقَالَ خَالِدٌ : كَانَ الإِمَامُ إِذَا سَلَّمَ انْكَفَأَ ، كَانَ الانْكِفَاءُ مَعَ التَّسْلِيمِ.

(۳۱۴۰) حضرت انس بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ بعض اوقات جماعت سے میری کچھ نماز رہ جاتی ہے، اس صورت میں جب امام سلام پھیر دے تو کیا میں کھڑے ہو کر چھوٹ جانے والی نماز پوری کرلوں یا امام کے رخ بدلنے کا انتظار کروں؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ جب امام سلام پھیر دے تو کھڑے ہو کر نماز پوری کرلو۔ حضرت خالد فرماتے ہیں کہ امام جونہی سلام پھیرتا فوراً رخ بھی بدل لیتا تھا۔ گویا سلام پھیرنا اور رخ بدلنا متصل ہوا کرتے تھے۔

(۳۱۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي رَجُلٍ سُبِقَ بِرَكْعَةٍ ، أَوْ رَكْعَتَيْنِ ؟ قَالَ : لاَ يَقُومُ إِذَا سَلَّمَ الإِمَامُ حَتَّى يَنْحَرِفَ ، أَوْ يَقُومَ.

(۳۱۴۱) حضرت مکحول سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس کی ایک یا دو رکعات رہ گئی ہوں تو آپ نے فرمایا کہ وہ اس وقت تک کھڑا نہ ہو جب تک امام سلام پھیرنے کے بعد رخ نہ پھیر لے یا کھڑا نہ ہو جائے۔

(۳۱٤۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الإِمَامِ إِذَا سَلَّمَ ، ثُمَّ لاَ يَنْحَرِفُ ؟ قَالَ : دَعْهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ بِدْعَتِهِ ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ فَيَقْضِيَ.

(۳۱۴۲) حضرت شعبی سے سوال کیا گیا کہ اگر امام سلام پھیرنے کے بعد رخ ہی نہ پھیرے تو کیا کیا جائے؟ فرمایا کہ اس کا انتظار کرو جب تک وہ بدعت سے فارغ ہو جائے۔ حضرت شعبی اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ امام کے رخ پھیرے بغیر آدمی اٹھ کر نماز ادا کرنے لگے۔

(۸۱) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَقْضِيَ قَبْلَ أَنْ يَنْحَرِفَ

جن حضرات کے نزدیک امام کے رخ پھیرنے سے پہلے نماز پوری کرنے کی اجازت ہے

(۳۱٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِذَا سَلَّمَ الإِمَامُ فَقُمْ وَاصْنَعْ مَا شِئْتَ يَقُولُ : لاَ تَنْتَظِرْ قِيَامَهُ ، وَلاَ تَحَوُّلَهُ مِنْ مَجْلِسِهِ.

(۳۱۴۳) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جب امام سلام پھیر دے تو اٹھ کر جو مرضی چاہے کرو۔ اس کے اٹھنے اور جگہ بدلنے کا انتظار نہ کرو۔

(۳۱٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْضِي ، وَلاَ يَنْتَظِرُ الإِمَامَ ، قَالَ : وَكَانَ الْقَاسِمُ ، وَسَالِمٌ ، وَنَافِعٌ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ.

(۳۱۴۴) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ باقی ماندہ نماز ادا کر لیتے تھے اور امام کے اٹھنے کا انتظار نہیں کیا کرتے تھے۔ حضرت قاسم اور حضرت سالم بھی یونہی کرتے تھے۔

(۳۱٤٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو هَارُونَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ بِالْمَدِينَةِ فَسُبِقْتُ بِبَعْضِ الصَّلاَةِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ الإِمَامُ قُمْتُ لأَقْضِيَ مَا سُبِقْتُ بِهِ ، فَجَبَذَنِي رَجُلٌ كَانَ إِلَى جَنْبِي ، ثُمَّ قَالَ : كَانَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ لاَ تَقُومَ حَتَّى يَنْحَرِفَ ، قَالَ : فَلَقِيتُ أَبَا سَعِيدٍ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ ، فَكَأَنَّهُ لَمْ يَكْرَهْ مَا صَنَعْتُ ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا.

(۳۱۴۵) حضرت ابو ہارون کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھی تو میری کچھ نماز جماعت سے رہ گئی۔ جب امام نے سلام پھیر لیا تو میں باقی ماندہ نماز کو ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اتنے میں میرے ساتھ کھڑے ایک آدمی نے مجھے زور سے کھینچا اور کہا کہ جب تک امام رخ نہ پھیرلے تمہیں کھڑا نہیں ہونا چاہئے۔ میں نے اس بات کا ذکر حضرت ابو سعید سے کیا تو انہوں نے میرے عمل کو بالکل مکروہ خیال نہ فرمایا۔

(۳۱٤٦) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : يَا بُنَيَّ ، إِذَا سَلَّمْتُ فَإِنِّي أَجْلِسُ فَأُسَبِّحُ وَأُكَبِّرُ ، فَمَنْ بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ صَلاَتِهِ ، فَلْيَقُمْ فَلْيَقْضِ.

(۳۱۴۶) حضرت عروہ نے اپنے بیٹے ہشام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ''اے میرے بیٹے! جب میں سلام پھیر لیتا ہوں تو بیٹھ کر تسبیح وتکبیر پڑھتا ہوں، جس کی نماز باقی رہ جائے وہ اسے اٹھ کر پورا کر لے''

(۳۱۴۷) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يَنْتَظِرُهُ قَلِيلاً ، فَإِنْ جَلَسَ فَقُمْ وَدَعْهُ.

(۳۱۴۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ امام کا تھوڑا سا انتظار کر لے، اگر وہ بیٹھا رہے تو اٹھ جائے اور اسے چھوڑ دے۔

(۸۲) مَنْ قَالَ إذَا سَلَّمَ الإِمَامُ فَرُدَّ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ امام کے سلام کا جواب دیا جائے

(۳۱۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ السَّلاَمَ عَلَى الإِمَامِ.

(۳۱۴۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ امام کے سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔

(۳۱۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا سَلَّمَ الإِمَامُ فَرُدَّ عَلَيْهِ.

(۳۱۴۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب امام سلام کہے تو اس کے سلام کا جواب دیا جائے گا۔

(۳۱۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : إِذَا سَلَّمَ الإِمَامُ فَرُدَّ عَلَيْهِ.

(۳۱۵۰) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ جب امام سلام کہے تو اس کے سلام کا جواب دیا جائے گا۔

(۳۱۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : إِنَّ ذَرًّا إِذَا سَلَّمَ الإِمَامُ رَدَّ عَلَيْهِ ، قَالَ : يُجْزِئه أَنْ يُسَلِّمَ عَنْ يَمِينِهِ ، وَعَنْ يَسَارِهِ.

(۳۱۵۱) حضرت حسن بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ حضرت ذر بن عبد اللہ کا معمول یہ ہے کہ جب امام سلام پھیرتا ہے تو وہ اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اس کے لئے اتنا کافی ہے کہ اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیر لے۔

(۳۱۵۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : إِذَا سَلَّمَ الإِمَامُ فَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ مَنْ خَلْفَهُ.

(۳۱۵۲) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ جب امام سلام پھیرے تو مقتدی اس کے سلام کا جواب دیں گے۔

(۳۱۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ ، وَعَنْ يَسَارِهِ ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الإِمَامِ.

(۳۱۵۳) حضرت ابو عقیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب کو دیکھا کہ انہوں نے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا اور پھر امام کے سلام کا جواب دیا۔

(۸۳) من کرہ أَنْ یُؤَثِّرَ السُّجُودُ فِی وَجْهِهِ

جو حضرات اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ سجدہ کرتے ہوئے چہرے کو بھی زمین سے لگائے

(۳۱۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِی الشَّعْثَاءِ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : کُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ ، فَرَأَى رَجُلاً قَدْ أَثَّرَ السُّجُودُ فِی وَجْهِهِ ، فَقَالَ : إِنَّ صُورَةَ الرَّجُلِ وَجْهُهُ ، فَلاَ یَشِینُ أَحَدُکُمْ صُورَتَهُ.

(۳۱۵۴) حضرت ابو الشعثاء کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا، انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے چہرے پر سجدوں کے نشان تھے۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ آدمی کی صورت اس کا چہرہ ہوتا ہے۔ پس تم میں سے کوئی اپنی صورت کو خراب نہ کرے۔

(۳۱۵۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ أَبِی عَوْنٍ الأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ ؛ أَنَّهُ رَأَى امْرَأَةً بَیْنَ عَیْنَیْهَا مِثْلُ ثَفِنَةِ الشَّاةِ ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّ هَذَا لَوْ لَمْ یَکُنْ بَیْنَ عَیْنَیْكِ کَانَ خَیْرًا لَكِ.

(۳۱۵۵) حضرت ابو عون اعور کہتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء نے ایک عورت کو دیکھا جس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بکری کے جسم پر بیٹھنے کی وجہ سے پڑنے والے نشان یعنی چنڈی کی طرح کا جو پاؤں پر زیادہ بیٹھنے کی وجہ سے بن جاتی ہے جیسا نشان تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تیسری کی آنکھوں کے درمیان ایسا نہ ہوتا تو اچھا تھا۔

(۳۱۵٦) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَیُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ الأَصَمِّ ، قَالَ : قلت لِمَیْمُونَةَ : أَلَمْ تَرَیْ إِلَى فُلاَنٍ یَنْقُرُ جَبْهَتَهُ بِالأَرْضِ یُرِیدُ أَنْ یُؤَثِّرَ بِهَا أَثَرَ السُّجُودِ ، فَقَالَتْ : دَعْهُ لَعَلَّهُ یَلِجُ.

(۳۱۵٦) حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت میمونہ سے کہا کہ کیا آپ نے فلاں شخص کو دیکھا جو چونچ کی طرح اپنی پیشانی زمین پر مارتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی پیشانی پر سجدوں کا نشان پڑ جائے! حضرت میمونہ نے از راہِ تمسخر فرمایا کہ اسے ایسا کرنے دو، شاید کہ چونچیں مار مار کر وہ زمین میں داخل ہو جائے!

(۳۱۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ حُرَیْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ؛ أَنَّهُ کَرِهَ الأَثَرَ فِی الْوَجْهِ.

(۳۱۵۷) حضرت حریث فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی چہرے پر سجدے کے نشان کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۳۱۵۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، عَنْ مُسَافِرٍ الْجَصَّاصِ ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ أَبِی ثَابِتٍ ، قَالَ : شَکَوْت إِلَى مُجَاهِدٍ الأَثَرَ بَیْنَ عَیْنَیَّ ، فَقَالَ لِی : إِذَا سَجَدْت فَتَجَافَ.

(۳۱۵۸) حضرت حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے اپنی آنکھوں کے درمیان موجود نشان کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو پیشانی کو ہلکے سے زمین پر رکھو۔

(٨٤) من يرخص فِيهِ ، وَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا

جن حضرات نے اس کی رخصت دی ہے اور اس میں کسی حرج کے قائل نہیں

(٣١٥٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَصْحَابَ عَلِيٍّ وَأَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ وَآثَارُ السُّجُودِ فِي جِبَاهِهِمْ وَأُنُوفِهِمْ.

(۳۱۵۹) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے شاگردوں کو دیکھا کہ ان کی پیشانیوں اور ناک پر سجدوں کے نشانات ہوتے تھے۔

(٣١٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : مَا رَأَيْت سَجْدَةً أَعْظَمَ مِنْهَا ، يَعْنِي سَجْدَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

(۳۱۶۰) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے زیادہ بڑا سجدہ (جس میں زیادہ سے زیادہ اعضاء زمین پر لگیں) کسی کا نہیں دیکھا۔

(٣١٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : رَأَيْتُ مَا يَلِي الأَرْضَ مِنْ عَامِرِ بَنِي عَبْدِ قَيْسٍ مِثْلَ ثَفِنِ الْبَعِيرِ.

(۳۱۶۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر بن عبد قیس سے زیادہ کسی کو سجدے میں زمین سے لگتے نہیں دیکھا وہ اونٹ کے بیٹھنے کی طرح زمین سے لگے ہوتے تھے۔

(٨٥) فِي زِينَةِ الْمَسَاجِدِ ، وَمَا جَاءَ فِيهَا

مساجد کی زیب و زینت کا بیان اور اس کے احکام

(٣١٦٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالُوا : لَمَّا بُنِيَ الْمَسْجِدُ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ نَبْنِيه ؟ قَالَ : عَرْشٌ كَعَرْشِ مُوسَى.

(۳۱۶۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب مسجد نبوی تعمیر کی جارہی تھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یارسول اللہ! ہم اسے کیسا بنائیں؟ آپ نے فرمایا کہ اسے موسیٰ علیہ السلام کے چھتے کی طرح بناؤ۔

(٣١٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : حدَّثَنِي رَجُلٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَبْنُونَ الْمَسَاجِدَ يَتَبَاهَوْنَ بِهَا ، وَلاَ يَعْمُرُونَهَا إِلاَّ قَلِيلاً. (ابوداؤد ۴۵۰۔ نسائی ۶۸۹)

(۳۱۶۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسجدیں بنائیں گے اور ان پر فخر کریں گے لیکن مسجدوں کی آبادی بہت تھوڑی ہوگی۔

(۳۱۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ. (عبدالرزاق ۵۱۲۷)

(۳۱۶۴) حضرت یزید بن اصم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے مسجدوں کی عمارتیں بلند و بالا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

(۳۱۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى.

(۳۱۶۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم مسجدوں کو اس طرح مزین کرو گے جس طرح یہود و نصاریٰ اپنی عبادت گاہوں کو سجاتے ہیں۔

(۳۱۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ أُبَي : إِذَا زَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ ، وَحَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ ، فَالدَّبَارُ عَلَيْكُمْ.

(۳۱۶۶) حضرت ابی فرماتے ہیں کہ جب تم اپنی مسجدوں کو سجانے لگو اور اپنے مصاحف پر زیور چڑھانے لگو تو ہلاکت تمہارا مقدر بن جائے گی۔

(۳۱۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبُطِينِ ، قَالَ : مَرَّ عَلَى مَسْجِدٍ قَدْ شُرِّفَ ، فَقَالَ : هَذِهِ بَيْعَةُ بَنِي فُلاَنٍ.

(۳۱۶۷) حضرت ابو فزارہ کہتے ہیں کہ حضرت مسلم بطین ایک مزین و آراستہ مسجد کے پاس سے گذرے تو فرمایا کہ کیا یہ فلاں لوگوں کا ''گرجا'' ہے؟!

(۳۱۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجَرِيرِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ : إِنَّمَا كَانَتِ الْمَسَاجِدُ جُمًّا ، وَإِنَّ مَا شَرَّفَ النَّاسُ حَدِيثٌ مِنَ الدَّهْرِ.

(۳۱۶۸) حضرت عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ مسجدیں تو روشن دانوں کے بغیر ہوا کرتی تھیں، اب یہ جو لوگوں نے روشن دان اور طاق بنا لئے ہیں نئے زمانے کی نئی چیزیں ہیں۔

(۳۱۶۹) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ مُوسَى ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أُمِرْنَا أَنْ نَبْنِيَ الْمَسَاجِدَ جُمًّا ، وَالْمَدَائِنَ شُرَفًا.

(۳۱۶۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ مسجدوں کو روشن دانوں اور طاقوں کے بغیر اور شہروں کو روشن دانوں اور طاقوں والا بنائیں۔

(۳۱۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَتُزَخْرِفُنَّ مَسَاجِدَكُمْ ، كَمَا

زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى مَسَاجِدَهُمْ.

(۳۱۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم اپنی مسجدوں کو اس طرح مزین کرو گے جس طرح یہود ونصاریٰ اپنی عبادت گاہوں کو سجاتے ہیں۔

(۳۱۷۱) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :حدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ابْنُوا الْمَسَاجِدَ وَاتَّخِذُوهَا جُمًّا.

(۳۱۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجدیں بناؤ اور انہیں روشن دانوں اور طاقوں سے پاک رکھو۔

(۳۱۷۲) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا لَيْثٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :نُهِينَا ، أَوْ نَهَانَا ، أَنْ نُصَلِّيَ فِي مَسْجِدٍ مُشَرَّفٍ. (طبرانی ۱۳۴۹۹۔ بیہقی ۴۳۹)

(۳۱۷۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں طاقوں والی مسجد بنانے سے منع کیا ہے۔

(۸۶) فِي ثَوَابِ مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا

اللہ کے لئے مسجد تعمیر کرنے کا ثواب

(۳۱۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا وَلَوْ مِثْلَ مَفْحَصِ قَطَاةٍ ، بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۱۷۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے، خواہ وہ پرندے کے گھونسلے کے برابر ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔

(۳۱۷٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا وَلَوْ مَفْحَصَ قَطَاةٍ ، بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. (ابن حبان ۱۶۱۱۔ طبرانی ۱۱۰۵)

(۳۱۷۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے، خواہ وہ پرندے کے گھونسلے کے برابر ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔

(۳۱۷٥) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيهِ اسْمُ اللهِ ، بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

(ابن ماجه ۷۵۸۔ ابن حبان ۱۶۰۸)

(۳۱۷۵) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایسی مسجد بنائے جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔

(۳۱۷۶) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ بَنَى مَسْجِدًا مَفْحَصَ قَطَاةٍ ، بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

(احمد ۲۴۱۔ طیالسی ۲۶۱۷)

(۳۱۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کوئی مسجد بنائے، خواہ وہ پرندے کے گھونسلے کے برابر ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔

(۳۱۷۷) قَالَ أَبو بَكر :وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي :عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ بَنَى مَسْجِدًا وَلَوْ مَفْحَصَ قَطَاةٍ ، بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

(۳۱۷۷) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کوئی مسجد بنائے، خواہ وہ پرندے کے گھونسلے کے برابر ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔

(۳۱۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَنَى مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا ، قِيلَ :وَهَذِهِ الْمَسَاجِدُ الَّتِي فِي طَرِيقِ مَكَّةَ ؟ قَالَتْ :وَهَذِهِ الْمَسَاجِدُ الَّتِي فِي طَرِيقِ مَكَّةَ.

(۳۱۷۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ کے لئے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ مکہ کے راستے میں بنی ہوئی ان مسجدوں کا بھی یہی اجر ہے؟ فرمایا کہ ہاں مکہ کے راستے میں بنی ان مسجدوں کا بھی یہی اجر ہے۔

(۸۷) فِي الصَّلاَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم

(۳۱۷۹) حَدَّثَنَا سُفيان بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّ أَحَدَنَا يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، فَقَالَ :أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لِلَّذِي سَأَلَهُ :أَتَعْرِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَإِنَّهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ. (ابن حبان ۲۲۹۶۔ احمد ۲/ ۲۳۹)

(۳۱۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا

کہ اگر ہم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھ لے تو کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سوال کرنے والے سے کہا کہ کیا تم ابو ہریرہ کو جانتے ہو؟ وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہے۔

(۳۱۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ. (مسلم ۲۸۵۔ احمد ۳/ ۱۰)

(۳۱۸۰) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھی کہ آپ نے کپڑے کو اپنے دائیں بغل کے نیچے سے نکالا اور بائیں کندھے کے اوپر ڈال لیا۔

(۳۱۸۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، يَتَّقِي بِفُضُولِهِ حَرَّ الأَرْضِ وَبَرْدَهَا.

(۳۱۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز ادا کی ہے۔ جب آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھتے تو اس کے زائد حصے سے زمین کی تپش اور ٹھنڈک سے بچا کرتے تھے۔

(۳۱۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلاَةِ فِي الثَّوْبِ ؟ فَقَالَ : أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ ؟. (بخاری ۳۶۵۔ مسلم ۳۶۸)

(۳۱۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟

(۳۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ إِزَارُكَ وَاسِعًا فَتَوَشَّحْ بِهِ ، وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ. (ابن سعد ۳۰)

(۳۱۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارے ازار کا کپڑا زیادہ ہو تو اسے دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر ڈال لو اور اگر تنگ ہو تو تہبند کے طور پر باندھ لو۔

(۳۱۸۴) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللهِ ، مَا تَرَى فِي الصَّلاَةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ؟ قَالَ : فَأَطْلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزَارَهُ فَطَارَقَ بِهِ رِدَائَهُ ، ثُمَّ اشْتَمَلَ بِهِمَا ثُمَّ صَلَّى بِنَا ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ ، قَالَ : أَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ ؟.

(۳۱۸۴) حضرت طلق بن علی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کو آپ کیسا سمجھتے ہیں؟ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ازار کی جگہ اپنی چادر سے ستر کیا، پھر ہمیں نماز پڑھائی۔ نماز پوری کرنے کے بعد فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے مل جاتے ہیں؟

(۳۱۸۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

(۳۱۸۵) حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز ادا فرمائی۔

(۳۱۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَجْلَح ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ. (نسائی ۸۶۰۔ احمد ۳/ ۲۴۳)

(۳۱۸۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے میں اس طرح نماز ادا فرمائی کہ اس کے دونوں کناروں کو الگ الگ رکھا۔

(۳۱۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

(۳۱۸۷) حضرت قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک کپڑے میں نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(۳۱۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، يُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

(۳۱۸۸) حضرت ابوالضحیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس سے سوال کیا گیا کہ کیا ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا جائز ہے؟ فرمایا ہاں اگر اس کے کناروں کو الگ الگ رکھے۔

(۳۱۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَائِشَةَ ، فَقَالَ : أُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، وَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

(۳۱۸۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا میں ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں، البتہ اس کے کناروں کو الگ الگ رکھو۔

(۳۱۹۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي الْوُفُودِ ، وَقَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ، وَخَلْفَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۱۹۰) حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید نے ہمیں وفود میں ایک کپڑے میں نماز پڑھائی، آپ نے کپڑے کے دونوں کناروں کو الگ الگ رکھا۔ اس وقت آپ کے پیچھے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ بھی تھے۔

(۳۱۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الصَّلاَةِ فِي الثَّوْبِ ؟ فَقَالَ : يَتَوَشَّحُ بِهِ.

(۳۱۹۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک کپڑے میں نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ جائز ہے، البتہ کپڑے کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر ڈال لے۔

(۳۱۹۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَلاَّمٍ ، عَنْ مَسْعُودٍ ، يَعْنِي ابْنَ حِرَاشٍ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا عُمَرُ فِي ثَوْبٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ ، قَالَ : وَأَمَّنَا مَسْعُودٌ ، يَعْنِي ابْنَ حِرَاشٍ ، فِي بَتٍّ.

(۳۱۹۲) حضرت مسعود بن حراش کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے ہمیں ایک کپڑے میں نماز پڑھائی۔ حضرت حلام کہتے ہیں کہ حضرت مسعود بن حراش نے ہمیں ایک کپڑے میں نماز پڑھائی۔

(۳۱۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

(۳۱۹۳) حضرت مجالد فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی نے ہمیں ایک کپڑے میں نماز پڑھائی اور اس کے کناروں کو الگ الگ رکھا۔

(۳۱۹٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ.

(۳۱۹۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھے۔

(۳۱۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَتْ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَ لَهُ مَاءٌ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ الْتَحَفَ وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ ، ثُمَّ صَلَّى الضُّحَى ، ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ.
قَالَ مُحَمَّدٌ : وَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُرَّةَ. (احمد ۶/ ۳۴۲۔ ابن حبان ۲۵۳۷)

(۳۱۹۵) حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ کے لئے پانی رکھا گیا آپ نے اس سے غسل کیا، پھر آپ نے اپنے جسم مبارک پر کپڑا اس طرح لپیٹا کہ اپنے کندھوں پر اس کے کناروں کو الگ الگ رکھا۔ پھر آپ نے چاشت کی آٹھ رکعات نماز ادا فرمائی۔

(۳۱۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : قَالَ أُبَيّ : الصَّلاَةُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ حَسَنٌ ، قَدْ فَعَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۱۹۶) حضرت ابی فرماتے ہیں کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا اچھا ہے اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا کیا ہے۔

(۳۱۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَأَلْته عَنِ الصَّلاَةِ فِي الثَّوْبِ ، أَوْ سُئِلَ ؟ فَقَالَ : يُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

(۳۱۹۷) حضرت داؤد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے ایک کپڑے میں نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ جائز ہے، البتہ دونوں کناروں کو الگ الگ رکھے گا۔

(۳۱۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الصَّلاَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ؟ فَقَالَ : إِنِّي لأُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَإِلَى جَنْبِي ثِيَابٌ ، لَوْ أَشَاءُ أَنْ آخُذَ مِنْهَا لأَخَذْتُ.

(۳۱۹۸) حضرت ابو مالک اشجعی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے ایک کپڑے میں نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس بہت سے کپڑے ہوتے ہیں میں پھر بھی ایک کپڑے میں نماز پڑھ لیتا ہوں، اگر میں ان کپڑوں میں سے لینا چاہوں تو لے سکتا ہوں۔

(۳۱۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، أَوْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

(۳۱۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۲۰۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، قَالَ :حَسَنٌ ، إِذَا خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

(۳۲۰۰) حضرت عطاء فرماتے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے والا شخص اگر اس کے کناروں کو الگ الگ کرلے تو یہ اچھا ہے۔

(۳۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ.(مسلم ۲۸۳۔ احمد ۳/ ۳۵۶)

(۳۲۰۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھی کہ آپ نے کپڑے کو اپنے دائیں بغل کے نیچے سے نکالا اور بائیں کندھے کے اوپر ڈال لیا۔

(۳۲۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ صَمْعَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ فِي الصَّلاَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ.

(۳۲۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۲۰۳) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يَتَّزِرُ بِبَعْضِهِ ، وَيَرْتَدِي بِبَعْضِهِ.

(۳۲۰۳) حضرت عکرمہ فرمایا کرتے تھے کہ آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے، کچھ حصہ کو بطور ازار کے استعمال کرے اور کچھ حصے کو بطور چادر کے۔

(۳۲۰۴) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، قَالَ :كَانَ سَلَمَةُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ.

(۳۲۰۴) حضرت یزید کہتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع ایک کپڑے میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۳۲۰۵) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ غَيْلاَنَ بْنَ جَامِعٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنٍ لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، قَالَ :قَالَ أَبِي :أَمَّنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ. (ابو يعلى ۱۶۳۵)

(۳۲۰۵) حضرت ابی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے میں اس طرح ہمیں نماز پڑھائی کہ آپ نے کپڑے کو اپنے دائیں بغل کے نیچے سے نکالا اور بائیں کندھے کے اوپر ڈال لیا۔

(۳۲۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ كَثِيرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُتَلَبِّباً بِهِ. (ابن ماجه ۱۰۵۱۔ احمد ۳/ ۴۱۷)

(۳۲۰۶) حضرت کیسان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر اور عصر کی نماز اس طرح پڑھائی کہ آپ نے ایک کپڑا لپیٹا ہوا تھا۔

(۳۲۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: اخْتَلَفَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ، وَابْنُ مَسْعُودٍ فِي الصَّلاَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ، فَقَالَ أُبَيٌّ :ثَوْبٌ ، وَقَالَ :ابْنُ مَسْعُودٍ: ثَوْبَانِ ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا عُمَرُ فَلاَمَهُمَا ، وَقَالَ :إِنَّهُ لَيَسُوؤُنِي أَنْ يَخْتَلِفَ اثْنَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّيْءِ الْوَاحِدِ ، فَعَنْ أَيِّ فُتْيَاكُمَا يَصْدُرُ النَّاسُ ؟ أَمَّا ابْنُ مَسْعُودٍ فَلَمْ يَأْلُ ، وَالْقَوْلُ مَا قَالَ أُبَيٌّ. (بيهقى ۲۳۸)

(۳۲۰۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب اور حضرت ابن مسعود کا ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں اختلاف ہو گیا، حضرت ابی فرماتے تھے کہ ایک کپڑا کافی ہے۔ حضرت ابن مسعود فرماتے تھے کہ دو کپڑے ضروری ہیں۔ حضرت عمر ان کے پاس تشریف لائے اور ان دونوں حضرات کو ڈانٹا اور فرمایا کہ مجھے یہ بات بہت گراں گذرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کسی ایک چیز کے بارے میں اختلاف کریں۔ اس صورت میں تم دونوں میں سے کس کے فتویٰ پر لوگ عمل کریں گے۔ باقی رہی بات تو ابن مسعود نماز میں کمی سے بچنا چاہتے ہیں اور اس کے کمال کو حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں البتہ میرے نزدیک حضرت ابی کی بات زیادہ راجح ہے۔

(۳۲۰۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُتَوَشِّحًا بِهِ ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :لاَ يَضُرُّهُ لَوِ الْتَحَفَ حَتَّى يُخْرِجَ إِحْدَى يَدَيْهِ.

(۳۲۰۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھی کہ آپ نے کپڑے کو اپنے دائیں بغل کے نیچے سے نکالا اور بائیں کندھے کے اوپر ڈال لیا۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کچھ حرج نہیں بشرطیکہ اسے جسم پر لپیٹ کر ایک ہاتھ باہر نکال لے۔

(۳۲۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى الأُمَوِيُّ ، قَالَ :دَخَلْتُ أَنَا وَعُزْرَةُ بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

(۳۲۰۹) حضرت یحییٰ اموی کہتے ہیں میں اور عزرہ بن ابی قیس حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی (جو کہ صحابی ہیں) کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے وضو کیا اور ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھی کہ اس کے دونوں کناروں کو الگ الگ رکھا۔

(۳۲۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي ثَوْبٍ ، وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ. (ترمذی ۳۳۹۔ ابوداؤد ۶۲۸)

(۳۲۱۰) حضرت عمر بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو حضرت ام سلمہ کے کمرے میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے، آپ نے کپڑے کے دونوں کناروں کو اپنے کندھوں پر رکھا ہوا تھا۔

(۳۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ يُصَلُّونَ فِي ثَوْبٍ ثَوْبٍ ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ رُكْبَتَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَا هُوَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ ، فَإِذَا رَكَعَ قَبَضَ عَلَيْهِ مَخَافَةَ أَنْ تَبْدُوَ عَوْرَتُهُ.

(۳۲۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ستر اہل صفہ کو دیکھا ہے کہ وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض کا کپڑا گھٹنوں تک اور بعض کا گھٹنوں سے نیچے ہوتا تھا۔ جب وہ رکوع کرتے تو کپڑے کو پکڑ لیتے تھے تاکہ ستر ظاہر نہ جائے۔

(۳۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُغِيرَةَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَتَوَشَّحْ بِهِ.

(۳۲۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو کپڑے کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر ڈال لے۔

(۳۲۱۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : أَمَّنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ.

(۳۲۱۳) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ نے ہمیں ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھائی کہ آپ نے کپڑے کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر ڈال لیا۔

(۳۲۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الأَسْلَمِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ تَقُولُ : رَأَيْت أَبِي يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، فَقُلْت : يَا أَبَةِ أَتُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَثِيَابُكَ مَوْضُوعَةٌ ؟ فَقَالَ : يَا بُنَيَّةُ ، إِنَّ آخِرَ صَلاَةٍ صَلاَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفِي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ. (ابویعلی ۵۱)

(۳۲۱۴) حضرت اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے والد کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تو عرض کیا ابا جان! آپ

ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہیں حالانکہ آپ کے بہت سے کپڑے پڑے ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ نے فرمایا کہ بیٹی! رسول اللہ ﷺ نے جو آخری نماز میرے پیچھے پڑھی تھی وہ بھی ایک کپڑے میں پڑھی تھی۔

(۸۸) مَنْ كَانَ يَقُولُ إِذَا كَانَ ثَوْباً وَاحِدٌ، فَلْيَتَزِرْ بِهِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک کپڑا ہو تو اسے بطورِ تہبند کے استعمال کرلے

۳۲۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى رَجُلاً يُصَلِّي مُلْتَحِفًا ، فَقَالَ :لاَ تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ ، مَنْ لَمْ يَجِدْ مِنْكُمْ إِلاَّ ثَوْبًا وَاحِدًا فَلْيَتَّزِرْ بِهِ.

(۳۲۱۵) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے پاس ایک کپڑا تھا اور وہ اسے جسم پر لپیٹ کر نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ جس کے پاس صرف ایک کپڑا ہو وہ اسے بطور ازار باندھ لے۔

۳۲۱۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ مُؤْتَزِرًا بِهِ.

(۳۲۱۶) حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر کو دیکھا کہ انہوں نے ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھی کہ اسے بطور ازار کے باندھا ہوا تھا۔

۳۲۱۷) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي نُعْمٍ يَقُولُ :إِنَّ أَبَا سَعِيدٍ سُئِلَ عَنِ الصَّلاَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ؟ فَقَالَ :يَتَّزِرُ بِهِ كَمَا يَتَّزِرُ لِلصِّرَاعِ.

(۳۲۱۷) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید سے ایک کپڑے میں نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے اس طرح تہبند کے طور پر باندھ لے جس طرح کشتی کے لئے تہبند باندھا جاتا ہے۔

۳۲۱۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ حَيَّانَ الْبَارِقِيَّ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :لَوْ لَمْ أَجِدْ إِلاَّ ثَوْبًا وَاحِدًا كُنْتُ أَتَّزِرُ بِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَوَشَّحَ بِهِ تَوَشُّحَ الْيَهُودِ.

(۳۲۱۸) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ اگر میرے پاس ایک کپڑا ہو تو میرے نزدیک اسے بطور ازار کے استعمال کرنا یہودیوں کی طرح بغل کے نیچے سے نکال کر کندھے پر ڈالنے سے زیادہ پسندیدہ ہوگا۔

۳۲۱۹) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُصَلِّيَ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ إِلاَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ اتَّزَرَ بِهِ.

(۳۲۱۹) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جب آدمی کے پاس نماز کے لئے ایک ہی کپڑا ہو تو اسے بطور ازار کے باندھ لے۔

۳۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :صَلَّى بِنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ.

(۳۲۲۰) حضرت نافع بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ نے ہمیں ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھائی کہ اسے اپنے سینے تک اٹھا رکھا تھا۔

(۳۲۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا نَافِعُ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْعَرَجِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ رَفَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ.

(۳۲۲۱) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام عرج میں ایک کپڑے میں نماز پڑھی جسے سینے تک اٹھا رکھا تھا۔

(۳۲۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ :صَلَّيْت إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأَنَا مُتَوَشِّحٌ فَأَمَرَنِي بِالإِزْرَةِ.

(۳۲۲۲) حضرت عبداللہ بن واقد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ ایک کپڑے میں نماز ادا کی، وہ کپڑا میں نے کندھوں پر ڈالا ہوا تھا انہوں نے فرمایا کہ اسے بطور تہبند کے باندھ لو۔

(۸۹) مَنْ كَرِهَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

جن حضرات کے نزدیک ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

(۳۲۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ تُصَلِّ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، إِلاَّ أَنْ لاَ تَجِدَ غَيْرَهُ.

(۳۲۲۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر تمہارے پاس ایک سے زیادہ کپڑے ہوں تو ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھو۔

(۳۲۲٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ :لاَ تُصَلِّيَنَّ فِي ثَوْبٍ ، وَإِنْ كَانَ أَوْسَعَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ.

(۳۲۲۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھو خواہ وہ زمین و آسمان کے برابر ہی کشادہ کیوں نہ ہو۔

(۹۰) يُصَلِّي وَهُوَ مُضْطَبِعٌ

جو حضرات احرام کی طرح چادر لے کر نماز پڑھتے ہیں

(۳۲۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا قِلاَبَةَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَمِلْحَفَةٌ غَسِيلَةٌ وَهُوَ يُصَلِّي مُضْطَبِعًا قَدْ أَخْرَجَ يَدَهُ الْيُمْنَى.

(۳۲۲۵) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو قلابہ کو دیکھا کہ ان پر ایک جبہ تھا اور ایک دھلا ہوا کپڑا تھا، انہوں نے چادر

کو احرام کی طرح لیا ہوا تھا اور دایاں ہاتھ اس سے باہر نکال رکھا تھا۔

(۳۲۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قِيلَ لِلْحَسَنِ :إِنَّهُمْ يَقُولُونَ يُكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَقَدْ أَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ نَحْرِهِ ، فَقَالَ الْحَسَنُ :لَوْ وَكَّلَ اللَّهُ دِينَهُ إِلَى هَؤُلاَءِ ، لَضَيَّقُوا عَلَى عِبَادِهِ.

(۳۲۲۶) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نمازی کے لئے مکروہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ کو گردن کے نیچے سے باہر نکالے۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ دین ان لوگوں کے حوالے کر دیتا تو وہ اس کے بندوں کے لئے تنگیاں پیدا کر دیتے!

(۳۲۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، فَرَأَى رَجُلاً يُصَلِّي قَدْ أَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ عِنْدِ نَحْرِهِ ، فَقَالَ : اذْهَبْ إِلَى صَاحِبِكَ فَقُلْ لَهُ : فَلْيَضَعْ يَدَهُ مِنْ مَكَانِ يَدِ الْمَغْلُولِ ، فَأَتَيْتُهُ ، فَقُلْتُ لَهُ :إِنَّ قَيْسًا يَقُولُ :ضَعْ يَدَكَ مِنْ مَكَانِ يَدِ الْمَغْلُولِ ، قَالَ :فَوَضَعَهَا.

(۳۲۲۷) حضرت حیان بن عمیر کہتے ہیں کہ میں قیس بن عباد کے ساتھ تھا۔ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو ہاتھ گردن کے نیچے سے نکال کر نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اپنے اس ساتھی کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ بیڑی لگے ہاتھ کی جگہ سے اپنا ہاتھ ہٹالو۔ میں اس کے پاس گیا اور میں نے اس سے کہا کہ حضرت قیس کہہ رہے ہیں کہ بیڑی کی جگہ سے اپنا ہاتھ ہٹالو۔ چنانچہ اس نے ہاتھ وہاں سے ہٹالیا۔

(۳۲۲۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي ضَابِعًا بِرِدَائِهِ مِنْ تَحْتِ عَضُدِهِ.

(۳۲۲۸) حضرت ابراہیم بن میسرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاوس کو دیکھا کہ وہ اس طرح نماز پڑھ رہے تھے کہ انہوں نے اپنی چادر کو اپنے شانے کے نیچے سے گذار رکھا تھا۔

(۹۱) مَنْ قَالَ أَفْضَلُ الصَّلاَةِ لِمِيقَاتِهَا

بہترین نماز وہ ہے جو وقت پر ادا کی جائے

(۳۲۲۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ :الصَّلاَةُ لِوَقْتِهَا.

(بخاری ۵۲۷۔ ترمذی ۱۸۹۸)

(۳۲۲۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ بہترین عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ نماز جو وقت پر ادا کی جائے۔

(۳۲۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؛ ﴿الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلاَتِهِمْ دَائِمُونَ﴾ قَالَ : عَلَى مَوَاقِيتِهَا.

(۳۲۳۰) حضرت عبداللہ بن مسعود قرآن مجید کی اس آیت ﴿الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلاَتِهِمْ دَائِمُونَ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وقت پر نماز ادا کرنا ہے۔

(۳۲۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا يُعَلِّمَانِ النَّاسَ : تَعْبُدُ اللَّهَ ، وَلاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ الَّتِي افْتَرَضَ اللَّهُ لِمَوَاقِيتِهَا ، فَإِنَّ فِي تَفْرِيطِهَا الْهَلَكَةَ.

(۳۲۳۱) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر لوگوں کو سکھایا کرتے تھے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، وہ نمازیں قائم کرو جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے وقت پر فرض فرمایا ہے۔ اس لئے کہ ان کے ضائع کرنے میں ہلاکت ہے۔

(۳۲۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : الْحِفَاظُ عَلَى الصَّلاَةِ ، الصَّلاَةُ لِوَقْتِهَا.

(۳۲۳۲) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ نماز کی محافظت کا معنی یہ ہے کہ اسے وقت پر ادا کیا جائے۔

(۳۲۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ : مَا كَانَ الأَسْوَدُ إِلاَّ رَاهِبًا ، يَتَخَلَّفُ يُرَى أَنَّهُ يُصَلِّي ، فَإِذَا جَاءَ وَقْتُ الصَّلاَةِ أَنَاخَ وَلَوْ عَلَى الْحِجَارَةِ.

(۳۲۳۳) حضرت عمارہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود تو ایک راہب ہی تھے۔ جب نماز کا وقت ہوتا تو وہ فوراً اس کی طرف لپک پڑتے خواہ پتھر پر بیٹھے ہوتے!

(۳۲۳٤) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ عُرَى الدِّينِ وَقِوَامَ الإِسْلاَمِ الإِيمَانُ بِاللَّهِ ، وَإِقَامُ الصَّلاَةِ ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ ، فَصَلِّ الصَّلاَةَ لِوَقْتِهَا ، وَحَافِظْ عَلَيْهَا.

(۳۲۳۴) حضرت جعفر بن برقان کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ہمیں ایک خط لکھا جس میں مکتوب تھا: اما بعد! دین کا کمال اور اسلام کی مضبوطی اللہ تعالیٰ پر ایمان، نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے میں ہے۔ پس نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرو اور ان پر پابندی اختیار کرو۔

(۳۲۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ ، أَنْ يُصَلِّيَ الصَّلاَةَ لِوَقْتِهَا.

(۳۲۳۵) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن کو یہ بات بہت پسند تھی کہ سفر میں بھی نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کریں۔

(۳۲۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَيُّ الصَّلاَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : فِي أَوَّلِ وَقْتٍ.

(۳۲۳۶) حضرت عمر بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر سے کہا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا جو شروع وقت میں پڑھی جائے۔

(۳۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ :السَّهْوُ : التَّرْكُ عَنِ الْوَقْتِ.

(۳۲۳۷) حضرت سعد فرماتے ہیں کہ وقت کو چھوڑ دینا بہت بڑی غلطی ہے۔

(۳۲۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْعُمَرِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ ، عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِهِ ، عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ ؛ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّ الْعَمَلِ ، أَوْ أَيُّ الصَّلَاةِ ، أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ :الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا.

(۳۲۳۸) حضرت ام فروہ نے نبی پاک ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا عمل یا کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا ''نماز کو اول وقت میں ادا کرنا''

(۹۲) فِي جَمِيعِ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

تمام نمازوں کے اوقات کا بیان

(۳۲۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَّنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ ، فَصَلَّى بِي الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ بِقَدْرِ الشِّرَاكِ ، وَصَلَّى بِي الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ، وَصَلَّى بِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ، وَصَلَّى بِي الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ، وَصَلَّى بِي الْفَجْرَ حِينَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ ، وَصَلَّى بِي الْغَدَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ، وَصَلَّى بِي الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ، وَصَلَّى بِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ، وَصَلَّى بِي الْعِشَاءَ ثُلُثَ اللَّيْلِ ، وَصَلَّى بِي الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ ، فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، هَذَا الْوَقْتُ وَقْتُ النَّبِيِّينَ قَبْلَك ، الْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ.

(ترمذی ۱۴۹۔ ابو داؤد ۳۹۶)

(۳۲۳۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرئیل نے بیت اللہ میں دو مرتبہ میری امامت کرائی۔ انہوں نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب سورج تسمے کے برابر زائل ہوگیا۔ پھر مجھے عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہوگیا۔ پھر مجھے مغرب کی نماز پڑھائی جس وقت روزہ دار افطار کرتا ہے۔ پھر مجھے عشاء کی نماز پڑھائی جب شفق غائب ہوگیا۔ پھر مجھے فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار کے لئے کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ پھر اگلے دن

مجھے اس وقت ظہر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہوگیا۔ پھر مجھے اس وقت عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہوگیا۔ پھر مجھے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار افطار کرتا ہے۔ پھر مجھے عشاء کی نماز تین تہائی رات گذر جانے کے بعد پڑھائی۔ پھر مجھے فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب روشنی ہوگئی۔ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ''اے محمد! یہ وقت تم سے پہلے نبیوں کی نمازوں کا تھا، تمہاری نماز کا وقت بھی ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔

(٣٢٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى سَمِعَهُ مِنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ سَائِلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلاَةِ فَلَمْ يَرُدَّ شَيْئًا ، قَالَ : ثُمَّ أَمَرَ بِلاَلاً فَأَقَامَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَصَلَّى ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الصَّلاَةَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ : قَدْ زَالَتِ الشَّمْسُ ، أَوْ لَمْ تَزُلْ ، وَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ وَالْقَائِلُ يَقُولُ : قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، أَوْ لَمْ تَطْلُعْ ، وَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ ، وَصَلَّى الظُّهْرَ قَرِيبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالأَمْسِ ، وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ : قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُلُثَ اللَّيْلِ الأَوَّلَ ، ثُمَّ قَالَ : أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْوَقْتِ ؟ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَقْتٌ. (مسلم ١٧٨۔ ابو داؤد ٣٩٨)

(٣٢٤٠) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے اسے تو کوئی جواب نہ دیا لیکن حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اس وقت اقامت کہی جب فجر طلوع ہوگئی تھی۔ آپ نے اس وقت نماز پڑھائی۔ پھر انہوں نے اس وقت اقامت کہی جب کہنے والا کہتا تھا کہ سورج زائل ہوا ہی ہے یا ہونے والا ہے حالانکہ وہ کہنے والا سب سے زیادہ اوقات کو جانتا ہے۔ پھر عصر کی نماز کے لئے اقامت کا اس وقت کہا جب کہ سورج ابھی بلند تھا۔ پھر مغرب کی نماز کے لئے اقامت کا اس وقت کہا جبکہ سورج غروب ہوگیا تھا۔ پھر عشاء کی نماز کے لئے اقامت کا اس وقت کہا جبکہ شفق غائب ہوگیا۔ پھر آپ نے اگلے دن فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب کہ کہنے والا کہتا تھا کہ سورج طلوع ہوگیا ہے یا نہیں ہوا۔ جبکہ وہ قائل سب سے زیادہ مواقیت کو جانتا تھا۔ پھر آپ نے ظہر کی نماز گذشتہ عصر کی نماز کے وقت کے قریب پڑھائی۔ اور عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب کہنے والا کہتا تھا کہ سورج سرخ ہوگیا ہے۔ پھر مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھائی اور عشاء کی نماز رات کے پہلے تہائی حصے کے گذرنے پر پڑھائی۔ پھر فرمایا نمازوں کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ جو وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے وہ نماز کا وقت ہے۔

(٣٢٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِلصَّلاَةِ أَوَّلاً وَآخِرًا ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَصْفَارُّ

الشَّمْسُ ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَغِيبُ الأُفُقُ ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ حِينَ يَغِيبُ الأُفُقُ ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ. (ترمذی ۱۵۱۔ احمد ۲/ ۲۳۲)

(۳۲۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نماز کا ایک اول وقت ہوتا ہے اور ایک آخر وقت ہوتا ہے۔ظہر کا اول وقت وہ ہے جب سورج زائل ہو جائے۔ظہر کا آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت داخل ہو جائے۔عصر کا اول وقت وہ ہے جب عصر کا وقت داخل ہو اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج زرد ہو جائے۔مغرب کا اول وقت وہ ہے جب سورج غروب ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب افق غائب ہو جائے،عشاء کا اول وقت وہ ہے جب افق غائب ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب آدھی رات گذر جائے۔فجر کا اول وقت وہ ہے جب فجر طلوع ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج طلوع ہو جائے۔

٣٢٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الأُولَى حِينَ تَدْحُضُ الشَّمْسُ ، وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ، ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ ، قَالَ : وَنَسِيت مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ ، قَالَ : وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ ، وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلاَةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ ، وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِئَةِ. (مسلم ۲۳۷۔ ابوداؤد ۴۰۱)

(۳۲۴۲) حضرت ابو برزہ کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج درمیانِ آسمان سے مغرب کی طرف زائل ہو جاتا تھا۔عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب ہم میں سے کوئی نماز پڑھنے کے بعد اپنی سواری پر مدینہ کے کنارے سے چکر لگا کر واپس آجاتا اور سورج ابھی روشنی برسا رہا ہوتا تھا۔راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے مغرب کا جو وقت بیان کیا وہ میں بھول گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ عشاء کی نماز کو قدرے تاخیر سے پڑھیں۔فجر کی نماز سے اس وقت فارغ ہوتے جب اتنی روشنی ہو جاتی کہ آدمی اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کو پہچاننے لگتا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر میں ساٹھ سے لے کر سو تک آیات کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

٣٢٤٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حسن، عَنْ جَابِرِ بْن عَبْدِاللهِ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ ،وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ ، وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا يُؤَخِّرُهَا وَأَحْيَانًا يُعَجِّلُ ، إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ ، وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَؤُوا أَخَّرَ ، وَالصُّبْحَ ، قَالَ : كَانُوا ، أَوْ قَالَ : وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ.

(بخاری ۵۶۰۔ مسلم ۲۳۳)

(۳۲۴۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کو دوپہر میں سورج کے زوال کے بعد، عصر کی نماز کو سورج کے واضح ہونے کے وقت، مغرب کو سورج کے غروب ہونے کے بعد پڑھتے تھے۔ عشاء کی نماز کو کبھی دیر سے اور کبھی جلدی پڑھتے تھے۔ جب آپ دیکھتے کہ لوگ آگئے ہیں تو جلدی پڑھ لیتے اور اگر لوگ آنے میں دیر کر دیتے تو دیر سے پڑھتے۔ اور صبح کی نماز کو اندھیرے میں پڑھا کرتے تھے۔

(٣٢٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَلاَةِ الْفَجْرِ ؟ فَأَمَرَ بِلاَلاً فَأَذَّنَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ، ثُمَّ مِنَ الْغَدِ حِينَ أَسْفَرَ ، ثُمَّ قَالَ :أَيْنَ السَّائِلُ ؟ مَا بَيْنَ ذَيْنِ وَقْتٌ.

(۳۲۴۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ وہ اس وقت اذان دیں جب فجر طلوع ہو جائے اور پھر اگلے دن اس وقت اذان دیں جب روشنی ہو جائے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ فجر کا وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔

(٣٢٤٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :دَخَلْت أَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، أَوْ رَجُلٌ مِنْ آلِ عَلِيٍّ ، عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَقُلْنَا لَهُ :حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَتِ الصَّلاَةُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَ الشِّرَاكِ ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْعَصْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَهُ وَمِثْلَ الشِّرَاكِ ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا مِنَ الْغَدِ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ قَدْرَ مَا يَسِيرُ الرَّاكِبُ إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَنَقِ ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ فَقُلْنَا لَهُ : كَيْفَ نُصَلِّي مَعَ الْحَجَّاجِ وَهُوَ يُؤَخِّرُ ؟ فَقَالَ :مَا صَلَّى لِلْوَقْتِ فَصَلُّوا مَعَهُ ، فَإِذَا أَخَّرَ فَصَلُّوهَا لِوَقْتِهَا ، وَاجْعَلُوهَا مَعَهُ نَافِلَةً ، وَحَدِيثِي هَذَا عِنْدَكُمْ أَمَانَةٌ فَإِذَا مِتُّ ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ الْحَجَّاجُ أَنْ يَنْبُشَنِي فَلْيَنْبُشْنِي. (نسائی ۵۲۴)

(۳۲۴۵) حضرت بشیر بن سلمان کہتے ہیں کہ میں اور محمد بن علی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز سکھا دیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ظہر کی نماز پڑھی جب ہر چیز کا سایہ تسمے کے برابر ہو گیا۔ پھر ہمیں عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہو گیا۔ پھر ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا۔ پھر ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی جب شفق غائب ہو گیا۔ پھر ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب فجر طلوع ہو گئی۔ پھر اگلے دن ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہو گیا۔ پھر ہمیں عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سا

اس کے دو مثل ہو گیا۔ یہ نماز آپ نے ہمیں اتنی دیر پہلے پڑھائی جس میں ایک سوار مغرب کی نماز تک تیز رفتار کے ساتھ مقام ذو الحلیفہ تک پہنچ جائے۔ پھر آپ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا۔ پھر ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی جب رات کا ایک تہائی حصہ گذر گیا۔ پھر ہمیں روشنی میں فجر کی نماز پڑھائی۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ ہم حجاج بن یوسف کے ساتھ کیسے نماز پڑھیں حالانکہ وہ تاخیر سے نماز پڑھتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جو نماز وہ وقت پر پڑھے اس کے ساتھ پڑھ لو اور جو نماز وہ دیر سے پڑھے، اسے تم وقت میں پڑھو اور اس کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جاؤ۔ اور میری یہ بات تمہارے پاس امانت ہے اگر میں مر بھی گیا اور حجاج کو اتنی قدرت ہوئی کہ وہ میری قبر کو اکھاڑے تو وہ ضرور اکھاڑے گا۔

(٣٢٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي ، حَتَّى عَدَّ خَمْسَ صَلَوَاتٍ. (بخاری ۵۲۱۔ مسلم ۴۲۵)

(۳۲۴۶) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے میری امامت کرائی۔ پھر انہوں نے پانچ نمازوں کا ذکر کیا۔

(٣٢٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ يُحَدِّثُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: وَقْتُ الظُّهْرِ مَا لَمْ يَحْضُرْ وَقْتُ الْعَصْرِ ، وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ ،وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ ، وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ ، وَوَقْتُ الصُّبْحِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ.

(۳۲۴۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ ظہر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک عصر کا وقت نہ ہو جائے۔ عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج زرد نہ ہو جائے۔ مغرب کا وقت اس وقت تک ہے جب تک شفق زائل نہ ہو جائے اور عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے۔ اور فجر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے۔

(٣٢٤٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ ، ثُمَّ رَفَعَهُ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ غُنْدَرٍ.

(مسلم ۴۲۷۔ احمد ۲/ ۲۱۳)

(۳۲۴۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٣٢٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ :أَنْ صَلُّوا الْفَجْرَ وَالنُّجُومُ مُشْتَبِكَةٌ نَيِّرَةٌ ، وَصَلُّوا الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ ، وَصَلُّوا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ، وَصَلُّوا الْمَغْرِبَ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ ، وَرَخَّصَ فِي الْعِشَاءِ.

(۳۲۴۹) حضرت علی بن عمرو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر کا خط آیا جس میں مکتوب تھا: فجر کی نماز کو اس وقت پڑھو جب ستارے روشن ہوں اور نظر آ رہے ہوں۔ ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج وسط آسمان سے زائل ہو جائے۔ عصر کی نماز اس

وقت پڑھو جب سورج سفید اور روشن ہو۔ مغرب کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج غروب ہو جائے اور آپ نے عشاء کی نماز میں رخصت دی۔

(۳۲۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : أَنْ صَلِّ الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ، وَصَلِّ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ حَيَّةٌ ، وَصَلِّ الْمَغْرِبَ إِذَا اخْتَلَطَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ ، وَصَلِّ الْعِشَاءَ أَيَّ اللَّيْلِ شِئْتَ ، وَصَلِّ الْفَجْرَ إِذَا نَوَّرَ النُّورُ.

(۳۲۵۰) حضرت نافع بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ابوموسیٰ کو خط لکھا جس میں مکتوب تھا: ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج زائل ہو جائے، عصر کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج سفید اور چمکدار ہو۔ مغرب کی نماز اس وقت پڑھو جب رات اور دن ایک دوسرے میں مل جائیں۔ عشاء کی نماز رات کو جب چاہو پڑھ لو اور فجر کی نماز اس وقت پڑھو جب روشنی پھیل جائے۔

(۳۲۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : الظُّهْرُ كَاسْمِهَا ، وَالْعَصْرُ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ حَيَّةٌ ، وَالْمَغْرِبُ كَاسْمِهَا ، كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ نَأْتِي مَنَازِلَنَا عَلَى قَدْرِ مِيلٍ فَنَرَى مَوَاقِعَ النَّبْلِ ، وَكَانَ يُعَجِّلُ بِالْعِشَاءِ ، وَيُؤَخِّرُ ، وَالْفَجْرُ كَاسْمِهَا ، وَكَانَ يُغَلِّسُ بِهَا. (احمد ۳/ ۳۰۳۔ عبدالرزاق ۲۰۹۱)

(۳۲۵۱) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ظہر اپنے نام کی طرح ہے۔ عصر کو اس وقت پڑھنا ہے جب سورج روشن اور چمکدار ہو، مغرب بھی اپنے نام کی طرح ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے پھر ہم ایک میل کے فاصلے پر اپنے گھروں میں آجاتے اور پھر بھی ہمیں ایک تیر پھینکنے کی دوری تک کی چیزیں نظر آتی تھیں۔ آپ عشاء کی نماز کبھی جلدی اور کبھی تاخیر سے پڑھا کرتے تھے۔ فجر اپنے نام کی طرح ہے اور حضور ﷺ اسے اندھیرے میں پڑھا کرتے تھے۔

(۹۳) مَنْ كَانَ يُغَلِّسُ بِالْفَجْرِ

جو حضرات فجر کو اندھیرے میں پڑھا کرتے تھے

(۳۲۵۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى أَهْلِهِنَّ فَلَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ.

(بخاری ۵۷۸۔ مسلم ۲۳۱)

(۳۲۵۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مسلمان عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز ادا کیا کرتی تھیں، پھر اپنے گھروں کو لوٹتیں تو اتنا اندھیرا ہوتا کہ انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔

(۳۲۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ

اللہِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَجْرَ ، ثُمَّ يَخْرُجْنَ نِسَاءُ الْمُؤْمِنِينَ مُتَلَفِّعَات فِي مُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ.

(۳۲۵۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھتے، پھر مسلمانوں کی بیویاں اپنی چادروں میں لپٹی مسجد سے باہر نکلتی تھیں تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔

(٣٢٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي الْمُهَاجِرُ ، قَالَ :قَرَأْتُ كِتَابَ عُمَرَ إِلَى أَبِي مُوسَى فِيهِ مَوَاقِيتُ الصَّلَاةِ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْفَجْرِ ، أَوْ قَالَ :إِلَى الْغَدَاةِ ، قَالَ :قُمْ فِيهَا بِسَوَادٍ ، أَوْ بِغَلَسٍ، وَأَطِلِ الْقِرَاءَةَ.

(۳۲۵۴) حضرت مہاجر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کا وہ خط دیکھا ہے جو انہوں نے حضرت ابو موسیٰ کو لکھا تھا اور اس میں نمازوں کے اوقات کا تذکرہ کیا تھا۔ جب فجر کی نماز کا موقع آیا تو اس میں لکھا تھا کہ اسے اندھیرے میں پڑھو اور قراءت کو لمبا کرو۔

(٣٢٥٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُون الأَوْدِيَّ يَقُولُ: إِنْ كُنْتُ لأُصَلِّي خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْفَجْرَ ، وَلَوْ أَنَّ ابْنِي مِنِّي ثَلاَثَةَ أَذْرُعٍ ، مَا عَرَفْتُهُ حَتَّى يَتَكَلَّمَ.

(۳۲۵۵) حضرت عمرو بن میمون اودی کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب کے پیچھے فجر کی نماز پڑھا کرتا تھا۔ اس وقت اتنا اندھیرا ہوتا تھا کہ اگر میرا بیٹا مجھ سے تین گز کے فاصلے پر بھی ہوتا تو میں اس کی آواز سنے بغیر اسے پہچان نہ سکتا تھا۔

(٣٢٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ :كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ :أَنْ غَلِّسْ بِالْفَجْرِ.

(۳۲۵۶) حضرت منصور بن حیان کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عبدالحمید کو خط لکھا کہ فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرو۔

(٣٢٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي سَلْمَانَ ، قَالَ :خَدَمْتُ الرَّكْبَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ ، فَكَانَ النَّاسُ يُغَلِّسُونَ بِالْفَجْرِ.

(۳۲۵۷) حضرت ابو سلمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کے زمانے میں ایک لشکر کی خدمت کی ہے، وہ فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرتے تھے۔

(٣٢٥٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى صَلَّى الْفَجْرَ بِسَوَادٍ.

(۳۲۵۸) حضرت شہاب کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرتے تھے۔

(٣٢٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ؛ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَكَانَ يُغَلِّسُ بِالْفَجْرِ ، فَيَنْصَرِفُ وَلَا يَعْرِفُ بَعْضُنَا بَعْضًا.

(۳۲۵۹) حضرت عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ نماز پڑھی ہے، وہ فجر کی نماز کو اتنے

اندھیرے میں پڑھا کرتے تھے کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہم ایک دوسرے کو پہچانتے نہیں تھے۔

(٣٢٦٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِی عَبْدُ اللهِ بْنُ إِيَاسٍ الْحَنَفِیُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّی مَعَ عُثْمَانَ الْفَجْرَ ، فَنَنْصَرِفُ ، وَمَا يَعْرِفُ بَعْضُنَا وُجُوهَ بَعْضٍ.

(۳۲۶۰) حضرت ایاس حنفی کہتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان کے ساتھ فجر کی نماز پڑھا کرتے تھے، جب ہم نماز سے فارغ ہوتے تو اتنا اندھیرا ہوتا کہ ہم ایک دوسرے کے چہرے کا پہچان نہیں سکتے تھے۔

(٩٤) مَنْ كَانَ يُنَوِّرُ بِهَا وَيُسْفِرُ ، لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا

جو حضرات فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے

(٣٢٦١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ ، فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلأَجْرِ.

(ابو داؤد ۴۲۷۔ احمد ۳/ ۱۴۰)

(۳۲۶۱) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی نماز کو روشنی میں پڑھا کرو، کیونکہ اس میں زیادہ اجر ہے۔

(٣٢٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِیِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّی الْفَجْرَ فَيَقْرَأُ إِمَامُنَا بِالسُّورَةِ مِنَ الْمِئِينَ وَعَلَيْنَا ثِيَابُنَا ، ثُمَّ نَأْتِی ابْنَ مَسْعُودٍ فَنَجِدُهُ فِی الصَّلاَةِ.

(۳۲۶۲) حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم فجر کی نماز پڑھتے تھے، ہمارا امام مئین میں سے کسی سورت کی تلاوت کرتا تھا، اس وقت ہم اپنے معمول کے کپڑوں میں ہوتے، پھر ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو وہ ابھی نماز پڑھ رہے ہوتے تھے۔

(٣٢٦٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ : يَا ابْنَ النَّبَّاحِ ، أَسْفِرْ بِالْفَجْرِ.

(۳۲۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اے ابن نباح! فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کرو۔

(٣٢٦٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ.

(۳۲۶۴) حضرت عبدالرحمٰن بن اسود کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا کرتے تھے۔

(٣٢٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِی رَوْقٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْمُقَطَّعِ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِیٍّ أَسْفَرَ بِالْفَجْرِ جِدًّا.

(۳۲۶۵) حضرت زیاد بن مقطع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی کو دیکھا کہ انہوں نے فجر کی نماز کو بہت زیادہ روشنی میں ادا کیا۔

(۳۲٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، قَالَ :صَلَّى بِنَا مُعَاوِيَةُ بِغَلَسٍ ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :أَسْفِرُوا بِهَذِهِ الصَّلاَةِ ، فَإِنَّهُ أَفْقَهُ لَكُمْ.

(۳۲٦٦) حضرت جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے ہمیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھائی تو حضرت ابوالدرداء نے فرمایا کہ اس نماز کو روشنی میں پڑھو کیونکہ یہ زیادہ سمجھداری والی بات ہے۔

(۳۲٦۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ رَضِيِّ بْنِ أَبِي عَقِيلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ رَبِيعُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقُولُ لَهُ ، وَكَانَ مُؤَذِّنَهُ :يَا أَبَا عَقِيلٍ ، نَوِّرْ ، نَوِّرْ.

(۳۲٦۷) حضرت ربیع بن عقیل اپنے مؤذن کو حکم دیا کرتے تھے ''اے ابو عقیل! روشنی ہونے دو، روشنی ہونے دو۔

(۳۲٦۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ.

(۳۲٦۸) حضرت عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا کرتے تھے۔

(۳۲٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يُسْفِرُ بِالْفَجْرِ.

(۳۲٦۹) حضرت عثمان بن ابی ہند فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا کرتے تھے۔

(۳۲۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يُسْفِرُونَ بِالْفَجْرِ.

(۳۲۷۰) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے اصحاب فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا کرتے تھے۔

(۳۲۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ.

(۳۲۷۱) حضرت عبید المکتب کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا کرتے تھے۔

(۳۲۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ ، فَإِنَّكُمْ كُلَّمَا أَسْفَرْتُمْ كَانَ أَعْظَمَ لِلأَجْرِ. (طحاوی ۱۷۹)

(۳۲۷۲) حضرت زید بن اسلم کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کرو، تم اسے جتنا زیادہ روشن کرو گے اس کا اجر اتنا ہی زیادہ ہوگا۔

(۳۲۷۳) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ يَنْصَرِفُوا مِنْ صَلاَةِ الصُّبْحِ ، وَأَحَدُهُمْ يَرَى مَوْضِعَ نَبْلِهِ.

(۳۲۷۳) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ جب وہ فجر کی نماز سے فارغ ہوں تو اتنی روشنی ہو کہ تیر پھینکنے کی مسافت جتنی جگہ سے چیز نظر آجائے۔

(۳۲۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :سَافَرْتُ مَعَ

عَلْقَمَةَ ، فَكَانَ يُنَوِّرُ بِالصُّبْحِ.

(۳۲۷۴) حضرت بشر بن عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ کے ساتھ سفر کیا وہ فجر کی نماز کو روشنی میں پڑھا کرتے تھے۔

(۳۲۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا أَجْمَعَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مَا أَجْمَعُوا عَلَى التَّنْوِيرِ بِالْفَجْرِ.

(۳۲۷۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کا کسی بات پر اتنا اتفاق نہیں تھا جتنا اتفاق فجر کی نماز کو روشنی میں پڑھنے کے بارے میں تھا۔

(۳۲۷۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ نَفَاعَةَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : كَانَ سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ يُسْفِرُ بِالْفَجْرِ.

(۳۲۷۶) حضرت نفاعہ بن مسلم کہتے ہیں کہ سوید بن غفلہ فجر کی نماز کو روشنی میں پڑھا کرتے تھے۔

(۳۲۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وِقَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ.

(۳۲۷۷) حضرت وقاء فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر فجر کی نماز کو روشنی میں پڑھا کرتے تھے۔

(۳۲۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ ؛ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ كَانُوا يُسْفِرُونَ بِصَلاَةِ الْفَجْرِ.

(۳۲۷۸) ایک آدمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے شاگرد فجر کی نماز کو روشنی میں پڑھا کرتے تھے۔

(۳۲۷۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ خَرَشَةَ ، قَالَ : صَلَّى عُمر بِالنَّاسِ الْفَجْر فَغَلَّسَ وَنَوَّرَ ، وَصَلَّى بِهِمْ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ.

(۳۲۷۹) حضرت خرشہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے لوگوں کو فجر کی نماز اندھیرے میں بھی پڑھائی اور روشنی میں بھی اور ان دونوں کے درمیانی وقت میں بھی پڑھائی۔

(۳۲۸۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : صَلَّى الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ الصُّبْحَ فَغَلَّسَ وَنَوَّرَ ، حَتَّى قُلْتُ : قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، أَوْ لَمْ تَطْلُعْ ، وَصَلَّى فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ ، وَكَانَ مُؤَذِّنُهُ ابْنَ النَّبَّاحِ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مُؤَذِّنٌ غَيْرُهُ.

(۳۲۸۰) حضرت عبد الملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے صبح کی نماز اندھیرے میں بھی پڑھائی اور روشنی میں بھی۔ یہاں تک کہ میں نے کہا کہ سورج طلوع ہوگیا ہے یا سورج طلوع نہیں ہوا! انہوں نے ان دونوں وقتوں کے درمیان بھی فجر کی نماز ادا کی ہے۔ ان کے مؤذن ابن النباح تھے، ان کے علاوہ ان کا کوئی مؤذن نہ تھا۔

(۳۲۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَدُوسٍ ، رَجُلٍ مِنَ الْحَيِّ ؛ أَنَّ الرَّبِيعَ ، قَالَ : نَوِّرْ ، نَوِّرْ.

(۳۲۸۱) حضرت ربیع فرمایا کرتے تھے کہ فجر کی نماز کے لئے روشنی ہونے دو، روشنی ہونے دو۔

(۳۲۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ الضَّبِّيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ تَمِيمَ بْنَ حَذْلَمَ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : نَوِّرْ ، نَوِّرْ بِالصَّلاَةِ.

(۳۲۸۲) حضرت تمیم بن حذلم جو کہ ایک صحابی ہیں فرمایا کرتے تھے کہ فجر کی نماز کے لئے روشنی ہونے دو، روشنی ہونے دو۔

(۹۵) مَنْ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَلاَ يُبْرِدُ بِهَا

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ سورج زائل ہوتے ہی ظہر کی نماز ادا کی جائے گی، اسے ٹھنڈا کرنے کی ضرورت نہیں

(۳۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ تَعْجِيلاً لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ أَبُو بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرَ.

(ترمذی ۱۵۵۔ احمد ۶/ ۱۳۵)

(۳۲۸۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ظہر کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی کرتے ہوئے کسی کو نہ دیکھا، نہ حضرت ابو بکر کو نہ حضرت عمر کو۔

(۳۲۸۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ.

(۳۲۸۴) حضرت ابو عثمان کہتے ہیں کہ حضرت عمر سورج کے زوال کے بعد ظہر کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۳۲۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ قَالَ : هَذَا ، وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ ، وَقْتُ هَذِهِ الصَّلاَةِ.

(۳۲۸۵) حضرت مسروق کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے ہمیں سورج کے زوال کے بعد ظہر کی نماز پڑھائی اور فرمایا کہ اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں یہ اس نماز کا وقت ہے۔

(۳۲۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : لَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ جَاءَ أَبُو مُوسَى ، فَقَالَ : أَيْنَ صَاحِبُكُمْ ؟ هَذَا وَقْتُ هَذِهِ الصَّلاَةِ ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عَبْدُ اللهِ مُسْرِعًا ، فَصَلَّى الظُّهْرَ.

(۳۲۸۶) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ جب سورج زائل ہو گیا تو حضرت ابو موسیٰ آئے اور فرمایا کہ تمہارا امام کہاں ہے؟ یہ اس نماز کا وقت ہے۔ اتنے میں جلدی سے حضرت عبد اللہ آئے اور ظہر کی نماز پڑھائی۔

(۳۲۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو الْمِنْهَالِ ، قَالَ : انْتَهَيْتُ مَعَ أَبِي إِلَى أَبِي بَرْزَةَ ، فَقَالَ : حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ؟ فَقَالَ : كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي

تَدْعُونَهَا الأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ.

(۳۲۸۷) حضرت ابومنہال کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابو برزہ کے پاس حاضر ہوا، میرے والد نے ان سے کہا کہ ہمیں بتائیے کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز کیسے ادا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ حضور ﷺ ظہر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا۔

(۳۲۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيلاً لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ ، وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَأْخِيرًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ.

(ترمذی ۱۶۳۔ احمد ۶/ ۳۱۰)

(۳۲۸۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر میں تم سے زیادہ تعجیل کرنے والے تھے، اور تم عصر میں حضور ﷺ سے زیادہ تاخیر کرنے والے ہو۔

(۳۲۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ وَقْتِ الظُّهْرِ ؟ فَقَالَ : إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ نِصْفِ النَّهَارِ ، وَكَانَ الظِّلُّ قِيسَ الشِّرَاكِ فَقَدْ قَامَتِ الظُّهْرُ.

(۳۲۸۹) حضرت حبیب بن شہاب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ظہر کے وقت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب نصف نہار کے وقت سورج زائل ہو جائے اور سایہ تسمے کے برابر ہو جائے تو ظہر کا وقت ہو گیا۔

(۳۲۹۰) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ ؛ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ الْحَجَّاجُ لاَ تَسْبِقْنَا بِصَلاَتِنَا ، فَقَالَ سُوَيْد : قَدْ صَلَّيْتُهَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ هَكَذَا ، وَالْمَوْتُ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهَا.

(۳۲۹۰) حضرت میمون بن مہران کہتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ سورج کے زائل ہوتے ہی ظہر کی نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔ حجاج نے انہیں پیغام بھجوا کر کہا کہ ہم سے پہلے نماز نہ پڑھا کریں۔ حضرت سوید نے جواب میں فرمایا کہ میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ یونہی نماز پڑھی ہے۔ مجھے اس عمل کو چھوڑنے سے موت زیادہ پسند ہے۔

(۳۲۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبُطِينِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : كَانَ عُمر يَنْصَرِفُ مِنَ الْهَجْرِ فِي الْحَرِّ ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ الْمُنْطَلِقُ إِلَى قُبَاءَ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ.

(۳۲۹۱) حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ گرمیوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز پڑھ کر قباء کی طرف جاتے تو وہاں لوگ ابھی نمازِ ظہر پڑھ رہے ہوتے تھے۔

(۳۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : كَانَ

بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ. (مسلم ۱۸۸۔ ابو داؤد ۴۰۶)

(۳۲۹۲) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال سورج کے زوال کے بعد اذان دیا کرتے تھے۔

(۳۲۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ خَبَّابٍ ، قَالَ : شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِي الرَّمْضَاءِ ، فَلَمْ يُشْكِنَا. (مسلم ۱۸۹۔ احمد ۵/ ۱۰۸)

(۳۲۹۳) حضرت خباب فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی پاک ﷺ سے شکایت کی کہ شدید گرمی میں نماز پڑھنا مشکل معلوم ہوتا ہے، لیکن حضور ﷺ نے ہماری اس شکایت کو قبول نہ فرمایا۔

(۳۲۹٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ ، فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصَى فَأَجْعَلُهَا فِي كَفِّي ، ثُمَّ أُحَوِّلُهَا إِلَى الْكَفِّ الأُخْرَى حَتَّى تَبْرُدَ ، ثُمَّ أَضَعُهَا لِجَبِينِي حِينَ أَسْجُدُ ، مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ.

(ابو داؤد ۴۰۲۔ احمد ۳/ ۳۲۷)

(۳۲۹۴) حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی ہے۔ میں شدید گرمی کی وجہ سے ایک مٹھی کنکریوں کی پکڑتا اور اسے پہلے ایک ہتھیلی میں اور پھر دوسری ہتھیلی میں رکھتا تا کہ وہ ٹھنڈی ہو جائیں، پھر میں انہیں سجدہ کرتے وقت اپنی پیشانی کی جگہ رکھتا تھا۔

(۳۲۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ الظُّهْرَ أَحْيَانًا نَجِدُ ظِلًّا نَجْلِسُ فِيهِ ، وَأَحْيَانًا لَا نَجِدُ ظِلًّا نَجْلِسُ فِيهِ.

(۳۲۹۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علقمہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے تھے، کبھی تو ہمیں سایہ مل جاتا جس میں ہم بیٹھتے اور کبھی ہمیں بیٹھنے کے لئے سایہ نہ ملتا۔

(۳۲۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا عَبْدُ اللهِ وَإِنَّ الْجَنَادِبَ لَتَنقُزُ مِنْ شِدَّةِ الرَّمْضَاءِ.

(۳۲۹۶) حضرت خشف بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، اس وقت شدید گرمی کی وجہ سے ٹڈیاں ادھر ادھر اچھل رہی تھیں۔

(۳۲۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبِي ، قُلْتُ : صَلَّيْتَ مَعَ عَلِيٍّ ، فَأَخْبِرْنِي كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ ؟ فَقَالَ : إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

(۳۲۹۷) حضرت ابو العنبس کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سوال کیا کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی ہے، مجھے بتائیے کہ وہ ظہر کی نماز کیسے پڑھتے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ وہ سورج کے زائل ہوتے ہی ظہر کی نماز پڑھ لیتے تھے۔

(۳۲۹۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ جَعْفَرًا عَنْ وَقْتِ الظُّهْرِ ؟ فَقَالَ : إذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ قَالَ : تَسْمَعُ ، لأَنْ يُؤَخِّرَهَا رَجُلٌ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُصَلِّيَهَا قَبْلَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ.

(۳۲۹۸) حضرت حسین بن علی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر سے ظہر کے وقت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب سورج زائل ہوجائے۔ پھر فرمایا کہ غور سے سن لو کہ آدمی ظہر کی نماز کو اتنا مؤخر کردے کہ عصر کی نماز کا وقت ہوجائے، اس سے بہتر ہے کہ سورج کے زوال سے پہلے ظہر کی نماز پڑھ لے۔

(۹۶) مَنْ كَانَ يُبَرِّدُ بِهَا وَيَقُولُ الْحَرُّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا جائے گا کیونکہ گرمی جہنم کی پھونک ہے

(۳۲۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَبْرِدُوا بِالصَّلاَةِ ، يَعْنِي الظُّهْرَ ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

(بخاری ۳۲۵۹۔ احمد ۳/ ۵۹)

(۳۲۹۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی پھونک ہے۔

(۳۳۰۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَبْرِدُوا بِالصَّلاَةِ ، فَإِنَّ حَرَّ الظَّهِيرَةِ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. (بخاری ۵۳۶۔ مسلم ۴۳۰)

(۳۳۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ دوپہر کی گرمی جہنم کی پھونک ہے۔

(۳۳۰۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُهَاجِرُ أَبُو الْحَسَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَأَرَادَ بِلاَلٌ أَنْ يُؤَذِّنَ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَبْرِدْ ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ ، فَقَالَ : أَبْرِدْ ، حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ ، ثُمَّ أَذَّنَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ قَالَ : إنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلاَةِ.

(بخاری ۵۳۵۔ مسلم ۴۳۱)

(۳۳۰۱) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، حضرت بلال نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ٹھنڈا ہونے دو۔ کچھ دیر بعد پھر انہوں نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا ذرا ٹھنڈا ہونے دو۔ یہاں تک کہ ہمیں ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگا۔ پھر انہوں نے اذان دی اور

آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی پھونک ہے، جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

(۳۳۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :أَبْرِدُوا بِالصَّلاَةِ.

(۳۳۰۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

(۳۳۰۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :أَذَّنَ أَبُو مَحْذُورَةَ بِصَلاَةِ الظُّهْرِ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :أَصَوْتُكَ يَا أَبَا مَحْذُورَةَ الَّذِي سَمِعْتُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، ذَخَرْتُهُ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لأُسْمِعَكَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ :يَا أَبَا مَحْذُورَةَ ، إِنَّكَ بِأَرْضٍ شَدِيدَةِ الْحَرِّ ، فَأَبْرِدْ بِالصَّلاَةِ ، ثُمَّ أَبْرَدَ بِهَا.

(۳۳۰۳) حضرت عبدالرحمٰن بن سابط فرماتے ہیں کہ حضرت ابومحذورہ نے مکہ میں ظہر کی اذان دی تو حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ اے ابومحذورہ! کیا میں نے ابھی تمہاری آواز سنی ہے۔ انہوں نے کہا جی ہاں، اے امیر المؤمنین! میں نے اپنی آواز اس لئے بلند کی تاکہ آپ سن لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابومحذورہ! تم ایک ایسی سرزمین میں ہو جہاں شدید گرمی پڑتی ہے، اس لئے ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر لیا کرو۔ اس کے بعد سے حضرت ابومحذورہ ظہر کو ٹھنڈا کیا کرتے تھے۔

(۳۳۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :الْحَرُّ ، أَوْ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ.

(۳۳۰۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گرمی کی شدت جہنم کی پھونک ہے، ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔

(۳۳۰٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ سَلْمَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَبْرِدُوا بِصَلاَةِ الظُّهْرِ ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

(بخاری ۲۹۲۳۔ احمد ۴/ ۲۶۲)

(۳۳۰۵) حضرت صفوان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی پھونک ہے۔

(۳۳۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :كَانَ يُقَالُ :أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ أَبْوَابَ جَهَنَّمَ تُفْتَحُ.

(۳۳۰۶) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ اس وقت جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

(۳۳۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

(۳۳۰۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی پھونک ہے۔

(۹۷) مَنْ قَالَ عَلَى كَمْ تُصَلَّى الظُّهْرُ قَدَمًا ؟ وَوَقَّتَ فِي ذَلِكَ

ظہر کی نماز کتنی دیر تک پڑھ جاسکتی ہے؟ یعنی اس کا وقت کیا ہے؟

(۳۳۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى قَدَمَيْك فَتَقِيسَ ثَلاَثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ ، وَإِنَّ أَوَّلَ الْوَقْتِ الآخِرِ خَمْسَةُ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ ، أَظُنُّهُ قَالَ :فِي الشِّتَاءِ.

(۳۳۰۸) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ظہر کا اول وقت یہ ہے کہ تم اپنے قدموں کی طرف دیکھو، اگر تین سے پانچ قدموں کا اندازہ ہو تو یہ اول وقت ہے اور اس کا آخری وقت یہ ہے کہ تم اپنے پاؤں کو دیکھو اور پانچ سے سات قدموں کا اندازہ ہو۔ حضرت اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ بات سردیوں کے بارے میں فرمائی۔

(۳۳۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ :كَانُوا يُصَلُّونَ الظُّهْرَ وَالظِّلُّ قَامَةٌ.

(۳۳۰۹) حضرت عمارہ فرماتے ہیں اسلاف ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جبکہ سایہ قائم ہوتا تھا۔

(۳۳۱۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُصَلَّى الظُّهْرُ إِذَا كَانَ الظِّلُّ ثَلاَثَةَ أَذْرُعٍ ، وَإِنْ عَجَّلَتْ بِرَجُلٍ حَاجَةٌ صَلَّى قَبْلَ ذَلِكَ ، وَإِنْ شَغَلَهُ شَيْءٌ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ ، قَالَ زَائِدَةُ :قُلْتُ لِمَنْصُورٍ :أَلَيْسَ إِنَّمَا يَعْنِي ذَلِكَ فِي الصَّيْفِ ؟ قَالَ :بَلَى.

(۳۳۱۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کسی چیز کا سایہ تین ذراع ہو تو اس وقت تک ظہر کی نماز ادا کرنی چاہئے۔ اگر کسی آدمی کو جلدی ہو تو اس سے پہلے ادا کرلے اور اگر کوئی مجبوری ہو تو اس کے بعد ادا کرلے۔ زائدہ کہتے ہیں کہ میں نے منصور سے پوچھا کہ یہ ان کی مراد گرمیوں کے موسم میں نہیں تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔

(۳۳۱۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ يُقَالُ :إِذَا كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ ثَلاَثَةَ أَذْرُعٍ فَهُوَ وَقْتُ صَلاَةِ الظُّهْرِ.

(۳۳۱۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب آدمی کا سایہ تین ذراع ہو جائے تو یہ ظہر کی نماز کا وقت ہے۔

(۳۳۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :صَلَّيْت مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَأَرَدْت أَنْ أَقِيسَ صَلاَتَهُ ، فَفَطِنْتُ لِظِلِّي فَقِسْتُهُ ، فَوَجَدْتُهُ ثَلاَثَةَ أَذْرُعٍ.

(۳۳۱۲) حضرت ابومجلز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی اور میں نے ارادہ کیا کہ میں ان کی نماز کا اندازہ لگاؤں۔ میں نے نماز کے بعد اپنے سائے کو ناپا تو وہ تین ذراع تھا۔

(۳۳۱۳) حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ عَنْ وَقْتِ

صَلَاةِ الظُّهْرِ ؟ فَقَالَ :إِذَا كَانَ ظِلُّهُ ثَلاثَةَ أَذْرُعٍ فَذَاكَ حِينَ تُصَلَّى الظُّهْرُ.

(۳۳۱۳) حضرت حریث بن سائب کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین سے ظہر کے وقت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا جب ہر چیز کا سایہ تین ذراع ہو جائے تو اس وقت ظہر کی نماز ادا کی جائے گی۔

(۳۳۱٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ وَقْتِ الظُّهْرِ ؟ فَقَالَ :إِذَا زَالَ الْفَيْءُ عَنْ طُولِ الشَّيْءِ فَذَاكَ حِينَ تُصَلَّى الظُّهْرُ.

(۳۳۱۴) حضرت حریث بن سائب کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین سے ظہر کے وقت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب کسی چیز کا سایہ اس کے طول سے زائل ہو جائے تو اس وقت ظہر کی نماز ادا کی جائے گی۔

(۳۳۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَمُعَاذٌ ، كِلاَهُمَا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :لَيْسَ الْوَقْتُ مَمْدُودًا كَالشِّرَاكِ ، مَنْ أَخْطَأَهُ هَلَكَ.

(۳۳۱۵) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت تسمے کی طرح لمبا نہیں ہوتا، جس نے اس میں غلطی کی وہ ہلاک ہو گیا۔

(۹۸) مَنْ كَانَ يُعَجِّلُ الْعَصْرَ

جو حضرات عصر کی نماز کو جلدی پڑھا کرتے تھے

(۳۳۱٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي ، لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ. (بخاری ۵۲۲۔ ابوداؤد ۴۱۰)

(۳۳۱۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کو اس وقت پڑھتے تھے جب کہ سورج میرے حجرے میں طلوع ہوتا تھا اور سائے ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے ہوتے تھے۔

(۳۳۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ أَبِي الأَبْيَضِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ ، ثُمَّ آتِي عَشِيرَتِي فِي جَانِبِ الْمَدِينَةِ لَمْ يُصَلُّوا فَأَقُولُ :مَا يُجْلِسُكُمْ ؟ صَلُّوا ، فَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(احمد ۳/ ۲۳۲۔ دار قطنی ۱۰)

(۳۳۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب کہ سورج سفید اور واضح ہوتا تھا۔ پھر میں مدینہ کے کنارے میں اپنے گھر والوں کے پاس آتا تھا لیکن انہوں نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی ہوتی تھی۔ میں ان سے کہتا کہ تمہیں کس چیز نے بٹھایا ہوا ہے؟ نماز پڑھو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز پڑھ لی ہے۔

(۳۳۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ أَسْأَلُهُ عَنْ

وَقْتِ الْعَصْرِ ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنْ صَلِّ الْعَصْرَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ بَيْنَ الشَّقَّيْنِ.

(۳۳۱۸) حضرت عبد الرحمٰن بن غنم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عصر کی نماز کا وقت دریافت کرنے کے لئے خط لکھا تو انہوں نے مجھے جواب میں کہا کہ جب سورج دونوں شقوں کے درمیان ہو تو عصر کی نماز ادا کرلو۔

(۳۳۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ، يُعَجِّلُهَا مَرَّةً ، وَيُؤَخِّرُهَا أُخْرَى.

(۳۳۱۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عصر کی نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے جب کہ سورج سفید اور واضح ہوتا تھا، وہ کبھی اسے جلدی ادا کرتے اور کبھی تاخیر سے ادا کرتے تھے۔

(۳۳۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : تُصَلَّى الْعَصْرُ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ حَيَّةٌ ، وَحَيَاتُهَا أَنْ تَجِدَ حَرَّهَا.

(۳۳۲۰) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ عصر کی نماز اس وقت ادا کی جائے گی جبکہ سورج سفید اور زندہ ہو اور سورج کی زندگی یہ ہے کہ تمہیں اس کی تپش محسوس ہو۔

(۳۳۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ نَنْحَرُ الْجَزُورَ ، فَنَقْسِمُ عَشَرَةَ أَجْزَاءٍ ، ثُمَّ نَطْبُخُ ، وَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ. (بخاری ۲۴۸۰۔ مسلم ۴۳۵)

(۳۳۲۱) حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز ادا کرتے ، پھر ہم مغرب کی نماز سے پہلے پہلے اونٹ ذبح کر کے اس کے دس حصے کرتے ، پھر اسے پکاتے اور اس کا گوشت پکا کر کھا لیتے تھے۔

(۳۳۲۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبِي ، قُلْتُ : صَلَّيْتَ مَعَ عَلِيٍّ ، فَأَخْبِرْنِي كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ؟ فَقَالَ : كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

(۳۳۲۲) حضرت ابو العنبس کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ نے حضرت علی کے ساتھ نماز پڑھی ہے، مجھے بتایئے کہ وہ عصر کی نماز کیسے پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب کہ سورج بلند ہوتا تھا۔

(۳۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَهُوَ عَلَى الْكُوفَةِ، فَرَآهُ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ، فَقَالَ لَهُ: لِمَ تُؤَخِّرُ الْعَصْرَ ؟ فَقَدْ كُنْتُ أُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

(۳۳۲۳) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت مغیرہ بن شعبہ کے پاس کوفہ میں آیا اور اس نے دیکھا کہ وہ عصر کی نماز تاخیر سے پڑھتے ہیں۔ اس آدمی نے پوچھا کہ آپ عصر کی نماز تاخیر سے کیوں پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ میں حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ کر بنوعمرو بن عوف میں اپنے گھر آجاتا تھا لیکن ابھی سورج بلند ہوتا تھا۔

(۳۳۲۴) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

(مسلم ۱۹۲۔ ابو داؤد ۴۰۷)

(۳۳۲۴) حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ عصر کی نماز پڑھتے تھے اور ابھی سورج بلند ہی ہوتا تھا۔ پھر کوئی جانے والا مدینہ کے کناروں میں پہنچ جاتا تھا اور سورج بلند ہی ہوتا تھا۔

(۳۳۲۵) - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ ، عَنْ أَبِي أَرْوَى ، قَالَ :كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، ثُمَّ آتِي الشَّجَرَةَ، يَعْنِي ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ.(طحاوی ۱۹۱)

(۳۳۲۵) حضرت ابن اروی فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھا کرتا تھا پھر سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ میں پہنچ جاتا تھا۔

(۹۹) مَنْ كَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ، وَيَرَى تَأْخِيرَهَا

جو حضرات عصر کی نماز کو تاخیر سے پڑھتے تھے اور اس کو تاخیر سے پڑھنے کے قائل تھے

(۳۳۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ أَخْرَجَ مَالاً يَقْسِمُهُ يُبَادِرُ بِهِ اللَّيْلَ.

(۳۳۲۶) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی، پھر وہ مال تقسیم کیا جو رات کو تقسیم کیا کرتے تھے۔

(۳۳۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ عَلَى الْحِيطَانِ.

(۳۳۲۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت علی عصر کی نماز کو اتنا مؤخر کیا کرتے تھے کہ سورج دیواروں پر بلند ہو جاتا تھا۔

(۳۳۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ سَوَّارِ بْنِ شَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ حَتَّى أَقُولَ :قَدِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ.

(۳۳۲۸) حضرت سوار بن شبیب کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عصر کی نماز کو اتنا مؤخر کرتے تھے یہاں تک کہ میں کہتا کہ سورج زرد ہو گیا ہے!

(٣٣٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، وَإِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ.

(۳۳۲۹) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ عصر کی نماز کو مؤخر کیا کرتے تھے۔

(٣٣٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ أَخِي الأَسْوَدِ مُؤَذِّنَهُمْ ، فَكَانَ يُعَجِّلُ الْعَصْرَ ، فَقَالَ لَهُ الأَسْوَدُ : لَتُطِيعُنَا فِي أَذَانِنَا ، أَوْ لَتَعْتَزِلَنَّ مُؤَذِّنِنَا.

(۳۳۳۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود کا ایک بھتیجا ان کا مؤذن تھا، وہ عصر کی اذان جلدی دیا کرتا تھا، حضرت اسود نے اس سے فرمایا یا تو اذان میں ہماری اطاعت کرو یا ہماری مؤذنی چھوڑ دو۔

(٣٣٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَشَدَّ تَأْخِيرًا لِلْعَصْرِ مِنْكُمْ.

(۳۳۳۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگ عصر کی نماز میں تم سے زیادہ تاخیر کرنے والے تھے۔

(٣٣٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ وَكِيعٍ ، قَالَ : قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ : لاَ تُقِمِ الْعَصْرَ حَتَّى لاَ تَسْمَعَ حَوْلَكَ مُؤَذِّنًا.

(۳۳۳۲) حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے مجھ سے فرمایا کہ تم اس وقت تک عصر کی نماز نہ پڑھو جب تک اپنے اردگرد مؤذن کی آواز نہ سن لو۔

(٣٣٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الأَسْوَدِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ ، فَقَالَ : غَلَبَنَا الْحَوَّاكُونَ عَلَى صَلاَتِنَا يُعَجِّلُونَهَا ، يَعْنِي الْعَصْرَ.

(۳۳۳۳) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن اسود کے پاس آیا وہ وضو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جولاہے ہماری نماز پر غالب آ گئے۔ یعنی وہ عصر کی نماز جلدی پڑھتے ہیں۔

(٣٣٣٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عن أبي سنان ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ: تُصَلَّى العصر قَدْرَ مَا تَسِيرُ الْعِيرُ فَرْسَخًا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ.

(۳۳۳۴) حضرت ابن ابی الہذیل فرماتے ہیں کہ عصر کی نماز اس وقت پڑھی جائے گی جس کے بعد غروب شمس تک اونٹ ایک فرسخ کی مسافت طے کر لے۔

(٣٣٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَرْدَانُبَةَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا عَنْ وَقْتِ الْعَصْرِ ؟ فَقَالَ : وَقْتُهَا أَنْ تَسِيرَ سِتَّةَ أَمْيَالٍ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(۳۳۳۵) حضرت ثابت بن عبید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس سے عصر کے وقت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا وقت یہ ہے کہ تم غروب شمس سے پہلے چھ میل سفر کر لو۔

(۳۳۳٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ حَرِيشٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تُصَلَّى الْعَصْرُ إذَا كَانَ الظِّلُّ وَاحِدًا وَعِشْرِينَ قَدَمًا فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ.

(۳۳۳٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ گرمی اور سردی میں عصر کی نماز اس وقت پڑھی جائے گی جب ہر چیز کا سایہ اکیس قدم کے برابر ہو جائے۔

(۳۳۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : إنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرَ لِتُعْتَصَرَ.

(۳۳۳۷) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ عصر کی نماز کو عصر اس لئے کہتے ہیں تا کہ یہ تاخیر سے پڑھی جائے۔

(۱۰۰) مَنْ كَانَ يَرَى أَنْ يُعَجِّلَ الْمَغْرِبَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ مغرب کی نماز جلدی ادا کی جائے گی

(۳۳۳۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عن حميد ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ نَأْتِي بَنِي سَلِمَةَ ، وَأَحَدُنَا يَرَى مَوْقِعَ نَبْلِهِ. (ابو داؤد ۴۱۹۔ ابن خزیمة ۳۳۸)

(۳۳۳۸) حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک ﷺ کی مسجد میں مغرب کی نماز ادا کیا کرتے تھے، پھر ہم بنو سلمہ میں آ جاتے اور ہم ایک تیر پھینکنے کی مسافت تک کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے۔

(۳۳۳۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا ، وَإِنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَى مَوَاقِعِ نَبْلِهِ. (بخاری ۵۵۹۔ مسلم ۴۴۱)

(۳۳۳۹) حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مغرب کی نماز پڑھ کر گھر واپس آتے تو اتنی روشنی ہوتی تھی کہ ایک تیر پھینکنے کے فاصلے تک کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے۔

(۳۳۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : صَلُّوا هَذِهِ الصَّلاَةَ وَالْفِجَاجُ مُسْفِرَةٌ ، يَعْنِي الْمَغْرِبَ.

(۳۳۴۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نماز کو اس وقت پڑھو جبکہ دونوں پہاڑوں کے درمیان کا کشادہ راستہ روشن ہو۔

(۳۳۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَكْتُبُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَمْصَارِ أَنْ لاَ تَنْتَظِرُوا بِصَلاَتِكُمَ اشْتِبَاكَ النُّجُومِ.

(۳۳۴۱) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے اپنے گورنروں کو خط لکھا کہ مغرب کی نماز کے لئے ستاروں کے روشن ہونے کا انتظار نہ کرو۔

(۳۳۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَيَقُولُ : هَذَا ، وَالَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، وَقْتُ هَذِهِ الصَّلاَةِ.

(۳۳۴۲) حضرت اسود کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز ادا کیا کرتے تھے اور فرماتے اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، یہ اس نماز کا وقت ہے۔

(۳۳۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ يَأْمُرُ مُؤَذِّنَهُ فَيُؤَذِّنُ الْمَغْرِبَ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ سَوَاءً.

(۳۳۴۳) حضرت محمد بن بشر فرماتے ہیں کہ ابن الحنفیہ اپنے مؤذن کو اس بات کا حکم دیتے تھے کہ وہ اس وقت مغرب کی اذان دے جب سورج غروب ہو جائے۔

(۳۳۴۴) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ.

(۳۳۴۴) حضرت زبیر بن عدی کہتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ اپنے مؤذن کو حکم دیتے تھے کہ سورج غروب ہوتے ہی مغرب کی اذان دے دے۔

(۳۳۴۵) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الدَّانَاجِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَاضَلُونَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

(۳۳۴۵) حضرت عبداللہ داناج کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب مغرب کی نماز کے بعد تیراندازی کیا کرتے تھے۔

(۳۳۴٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنْتُ أَسْمَعُ عَمِّي الْحَكَمَ بْنَ الأَعْرَجِ يَسْأَلُ دِرْهَمًا أَبَا هِنْدٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ ؟ فَيَقُولُ دِرْهَمٌ : كُنْتُ أُقْبِلُ مِنَ السُّوقِ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ مُنْصَرِفِينَ ، قَدْ صَلَّى بِهِمْ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ ، فَأَتَمَارَى غَرُبَتِ الشَّمْسُ ، أَوْ لَمْ تَغْرُبْ.

(۳۳۴۶) حضرت حاجب بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا حکم بن اعرج کو سنا کہ وہ درہم ابو ہند سے اس حدیث کے بارے میں سوال کر رہے تھے۔ درہم نے کہا کہ میں بازار سے آیا تو مجھے کچھ لوگ ملے جو حضرت معقل بن یسار کے پیچھے نماز پڑھ کے واپس جا رہے تھے۔ اس وقت اتنی روشنی تھی کہ مجھے شک ہوا کہ نہ جانے ابھی سورج غروب ہوا ہے یا نہیں ہوا۔

(۳۳۴۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبِي ، قُلْتُ : قَدْ صَلَّيْتَ مَعَ عَلِيٍّ ، فَأَخْبِرْنِي كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ؟ فَقَالَ : كَانَ يُصَلِّي إِذَا سَقَطَ الْقُرْصُ.

(۳۳۴۷) حضرت ابوالعنبس کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سوال کیا کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی ہے، آپ مجھے بتائیے کہ وہ مغرب کی نماز کس وقت پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج

کی ٹکیہ غائب ہو جاتی تھی۔

(٣٣٤٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ أَظُنُّهُ قَالَ :مِنْ أَبْنَاءِ النُّقَبَاءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ نَرْجِعُ إِلَى رِحَالِنَا وَأَحَدُنَا يُبْصِرُ مَوَاقِعَ النَّبْلِ ، قَالَ :قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ :وَكَمْ كَانَتْ مَنَازِلُهُمْ مِنَ الْمَدِينَةِ ، قَالَ :ثُلُثَيْ مِيلٍ. (طبرانی ۱۱۷)

(۳۳۴۸) ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ ہم مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے، پھر ہم اپنی سواریوں کی طرف واپس آجاتے اور ہم تیر پھینکنے کی مسافت کو دیکھ سکتے تھے۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت زہری سے پوچھا کہ ان کے مکانات مدینہ منورہ سے کتنے فاصلے پر تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ میل کے دو تہائی کے فاصلہ پر۔

(٣٣٤٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ :كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى السُّوقِ ، وَلَوْ رُمِيَ بِنَبْلٍ أَبْصَرْتُ مَوَاقِعَهَا.

(احمد ۴/ ۱۱۵۔ طبرانی ۵۲۶۰)

(۳۳۴۹) حضرت زید بن خالد فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد بازار جاتے تھے اور اتنی روشنی ہوتی تھی کہ اگر تیر پھینکا جائے تو اس کے گرنے کی جگہ ہمیں نظر آسکتی تھی۔

(٣٣٥٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :صَلَّيْت مَعَ عَبْدِ اللهِ الْمَغْرِبَ ، مِقْدَارَ مَا إِذَا رَمَى رَجُلٌ بِسَهْمٍ رَأَى مَوْضِعَهُ.

(۳۳۵۰) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ کے ساتھ مغرب کی نماز اس وقت ادا کی جبکہ اتنی روشنی تھی کہ اگر کوئی آدمی تیر پھینکے تو اس کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا۔

(٣٣٥١) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :صَلُّوا الْمَغْرِبَ حِينَ فِطْرِ الصَّائِمِ ، مُبَادَرَةَ طُلُوعِ النُّجُومِ. (طبرانی ۴۰۸۳)

(۳۳۵۱) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب روزہ دار افطار کرتا ہے تو اس وقت مغرب کی نماز پڑھو، جبکہ ستارے طلوع ہو رہے ہوتے ہیں۔

(١٠١) فِي الْعِشَاءِ الآخِرَةِ تُعَجَّلُ، أَوْ تُؤَخَّرُ ؟

عشاء کی نماز کو مؤخر کیا جائے گا یا جلدی پڑھا جائے گا؟

(٣٣٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الآخِرَةَ. (مسلم ۲۲۶۔ احمد ۵/ ۸۹)

(۳۳۵۲) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ عشاء کی نماز کو دیر سے پڑھا کرتے تھے۔

(۳۳۵۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : أَنَا مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ ، أَوْ كَأَعْلَمِ النَّاسِ بِوَقْتِ صَلاَةِ) رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ، كَانَ يُصَلِّيهَا بَعْدَ سُقُوطِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ. (ترمذی ۱۶۵۔ احمد ۴/ ۲۷۰)

(۳۳۵۳) حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی عشاء کی نماز کا سب سے زیادہ واقف ہوں، آپ عشاء کی نماز مہینے کے شروع میں دوسری رات کے چاند کے سقوط کے بعد عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۳۳۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَاءِ الَّتِي يَدْعُونَهَا النَّاسُ الْعَتَمَةَ.

(۳۳۵۴) حضرت ابو برزہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ عشاء کی نماز کو مؤخر کیا جائے۔

(۳۳۵٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَيُؤَخِّرُ.

(۳۳۵۵) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ عشاء کی نماز کو کبھی جلدی پڑھتے تھے اور کبھی تاخیر سے ادا کرتے تھے۔

(۳۳۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يُصَلِّي الْعِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الأُفُقُ ، وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ.

(ابوداؤد ۳۹۷۔ ابن خزیمۃ ۳۵۲)

(۳۳۵۶) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ عشاء کی نماز کو اس وقت ادا فرماتے تھے جبکہ افق سیاہ ہو جاتا اور بعض اوقات اس کو دیر سے پڑھتے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں۔

(۳۳۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ ابْنِ لَبِيبَةَ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ : صَلِّ الْعِشَاءَ إِذَا ذَهَبَ الشَّفَقُ وَادْلاَمَّ اللَّيْلُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ ، وَمَا عَجَّلْتَ بَعْدَ ذَهَابِ بَيَاضِ الأُفُقِ فَهُوَ أَفْضَلُ.

(۳۳۵۷) حضرت ابن لبیبہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ عشاء کی نماز اس وقت پڑھو جب شفق غائب ہو جائے اور آدھی رات سے پہلے رات کی تاریکی زیادہ ہو جائے۔ افق کے سفید ہونے کے بعد تم جتنی جلدی پڑھ لو اتنا ہی افضل ہے۔

(۳۳۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ صَلِّ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ، فَإِنْ أَخَّرْتَ فَإِلَى الشَّطْرِ ، وَلاَ تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ.

(۳۳۵۸) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ابوموسیٰ کو خط لکھا کہ عشاء کی نماز کو تہائی رات تک ادا کرلو یا زیادہ دیر کرنی ہوتو آدھی رات تک ادا کرلواور غافلین میں سے مت ہوجانا۔

(۳۳۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ.

(۳۳۵۹) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کو تاخیر سے پڑھا کرتے تھے۔

(۳۳۶۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : وَقْتُ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ رُبُعُ اللَّيْلِ.

(۳۳۶۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ عشاء کی نماز کا وقت چوتھائی رات ہے۔

(۳۳۶۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبِي ، قُلْتُ : صَلَّيْتَ مَعَ عَلِيٍّ ، فَأَخْبِرْنِي كَيْفَ كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ؟ قَالَ : إِذَا غَابَ الشَّفَقُ.

(۳۳۶۱) حضرت عمرو بن مروان کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی ہے، آپ مجھے یہ بتائیں کہ وہ عشاء کی نماز کس وقت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب شفق غائب ہوجاتا۔

(۳۳۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ، وَلاَ نَوْمَ ، وَلاَ غَفْلَةَ.

(۳۳۶۲) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ عشاء کا وقت ایک تہائی رات تک ہے، اس میں کسی قسم کی نیند یا غفلت نہیں ہے۔

(۳۳۶۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : انْتَظَرْنَا لَيْلَةً رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلاَةِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ ، حَتَّى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، أَوْ بَعْدُ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا ، فَلاَ أَدْرِي أَشَيْءٌ شَغَلَهُ أَوْ حَاجَةٌ كَانَتْ لَهُ فِي أَهْلِهِ ، فَقَالَ : مَا أَعْلَمُ أَهْلَ دِينٍ يَنْتَظِرُونَ هَذِهِ الصَّلاَةَ غَيْرَكُمْ ، وَلَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هَذِهِ الصَّلاَةَ هَذِهِ السَّاعَةَ. (بخاری ۵۷۰۔ ابوداؤد ۴۲۳)

(۳۳۶۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم نے عشاء کی نماز کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا۔ جب تہائی رات یا اس سے کچھ زیادہ وقت گذر گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں نہیں جانتا کہ آپ کو کسی کام نے روکا تھا یا آپ کو گھر والوں میں کوئی حاجت تھی۔ آپ نے فرمایا ''میں تمہارے علاوہ کسی ایسے دین کے پیروکاروں کو نہیں جانتا جو اس نماز کا انتظار کرتے ہوں۔ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں یہ نماز انہیں اس وقت میں پڑھنے کا حکم دیتا۔

(۳۳۶۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَخَّرْتُ صَلاَةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ، أَوْ

نِصْفِ اللَّيْلِ. (ابن ماجه ۶۹۱)

(۳۳۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات یا آدھی رات تک مؤخر کر دیتا۔

(۳۳۶۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَرِيزٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : بَقَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلاَةِ الْعِشَاءِ حَتَّى أَبْطَأَ ، حَتَّى قَالَ الْقَائِلُ : قَدْ صَلَّى وَلَمْ يَخْرُجْ ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ظَنَنَّا أَنَّك صَلَّيْت وَلَمْ تَخْرُجْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْتِمُوا بِهَذِهِ الصَّلاَةِ ، فَقَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الأُمَمِ ، وَلَمْ تُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ.

(ابو داؤد ۴۲۴۔ احمد ۵/ ۲۳۷)

(۳۳۶۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک روز عشاء کی نماز کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا بہت انتظار کیا، لیکن آپ نے اتنی دیر کر دی کہ ایک آدمی کہنے لگا کہ آپ تشریف نہیں لائیں گے۔ اتنے میں آپ تشریف لائے تو ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہمارا خیال یہ تھا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہیں اور اب تشریف نہیں لائیں گے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس رات کو اندھیرے میں پڑھا کرو، کیونکہ تمہیں ساری امتوں پر اس نماز کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے، تم سے پہلی امتیں یہ نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

(۳۳۶۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَخَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالَ : لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَجَعَلْتُ وَقْتَ هَذِهِ الصَّلاَةِ هَذَا الْحِينَ. (دارمی ۱۲۱۵۔ ابن حبان ۱۵۳۳)

(۳۳۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز کو مؤخر فرمایا، جب آپ تشریف لائے تو آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس نماز کے لئے اس وقت کو مقرر کر دیتا۔

(۳۳۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَمْرِو بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ ، قَالَ : قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى أُصَلِّي الْعِشَاءَ ؟ قَالَ : إِذَا مَلأَ اللَّيْلُ بَطْنَ كُلِّ وَادٍ. (احمد ۵/ ۳۶۵)

(۳۳۶۷) ایک جہینی شخص فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ میں عشاء کی نماز کب پڑھوں؟ آپ نے فرمایا کہ جب رات ہر وادی کے اندر تک پہنچ جائے تو اس وقت پڑھو۔

(۳۳۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النُّعْمَانِ ، يَعْنِي ابْنَ بَشِيرٍ ، الْمَغْرِبَ فَمَا يَخْرُجُ آخِرُنَا حَتَّى يَبْدَأَ بِالْعِشَاءِ.

(۳۳۶۸) حضرت عبد الرحمٰن بن عبید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت نعمان بن بشیر کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرتے، ہمارا آخری آدمی ابھی مسجد سے باہر نہیں نکلتا تھا کہ عشاء کا وقت ہو جاتا تھا۔

(۳۳۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ: عَجِّلُوا الْعِشَاءَ قَبْلَ أَنْ يَكْسَلَ الْعَامِلُ ، وَيَنَامَ الْمَرِيضُ.

(۳۳۶۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عشاء کی نماز جلدی پڑھو، قبل اس کے کہ کام کاج کرنے والا سستی کرنے لگے اور مریض سو جائے۔

(۱۰۲) فِي التَّخَلُّفِ فِي الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ ، وَفَضْلِ حُضُورِهِمَا

عشاء اور فجر کی نماز میں سستی سے اجتناب کا حکم اور ان میں حاضر ہونے کی فضیلت

(۳۳۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلاَةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلاَةُ الْعِشَاءِ وَصَلاَةُ الْفَجْرِ ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ، وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلاَةِ ، فَتُقَامَ ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً ، فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، ثُمَّ أَنْطَلِقَ مَعِي بِرِجَالٍ ، مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلَى قَوْمٍ لاَ يَشْهَدُونَ الصَّلاَةَ ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ.

(بخاری ۶۵۷۔ ابو داؤد ۵۴۹)

(۳۳۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منافقین پر سب سے بھاری نماز فجر اور عشاء کی نماز ہے۔ اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ عشاء اور فجر میں کیا ثواب ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آئیں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں نماز کھڑی کرنے کا حکم دوں پھر کسی سے کہوں کہ وہ نماز پڑھائے پھر میں کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں نہیں پہنچتے، پھر ان کے گھروں کو جلا دوں۔

(۳۳۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، قَالَ : قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ : صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ ، رَأَى مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ قِلَّةً ، قَالَ : شَاهِدٌ فُلاَنٌ ؟ قُلْنَا : نَعَمْ ، حَتَّى عَدَّ ثَلاَثَةَ نَفَرٍ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَلاَةٍ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنْ صَلاَةِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ ، وَمِنْ صَلاَةِ الْفَجْرِ ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا. (ابو داؤد ۵۵۵۔ احمد ۵/ ۱۴۰)

(۳۳۷۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ہمیں نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو

مسجد میں لوگوں کی کچھ کمی دیکھی۔اس پر آپ نے فرمایا کہ فلاں حاضر ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ یہاں تک کہ آپ نے تین آدمیوں کا نام لیا۔ پھر فرمایا کہ منافقوں پر عشاء اور فجر کی نماز سے زیادہ بوجھل نماز کوئی نہیں۔ اگر وہ اس کا ثواب جان لیں تو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر مسجد میں آئیں۔

(۳۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنق سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا إِذَا فَقَدْنَا الرَّجُلَ فِي صَلاَةِ الْعِشَاءِ وَصَلاَةِ الْفَجْرِ ، أَسَأْنَا بِهِ الظَّنَّ.

(۳۳۷۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جب ہم کسی آدمی کو عشاء یا فجر کی نماز میں نہ دیکھتے تو اس کے بارے میں برا گمان رکھا کرتے تھے۔

(۳۳۷۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمُومَتِي مِنَ الأَنْصَارِ قَالُوا : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا يَشْهَدُهُمَا مُنَافِقٌ ، يَعْنِي الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ.

(احمد ۵/ ۵۷۔ عبدالرزاق ۲۰۲۳)

(۳۳۷۳) حضرت ابوعمیر بن انس کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے انصاری چچانے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عشاء اور فجر کی نماز میں منافق نہیں آتے۔

(۳۳۷٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ : أَلاَ احْمِلُونِي ، قَالَ : فَحَمَلُوهُ فَأَخْرَجُوهُ ، فَقَالَ : اسْمَعُوا ، وَبَلِّغُوا مَنْ خَلْفَكُمْ : حَافِظُوا عَلَى هَاتَيْنِ الصَّلاَتَيْنِ ؛ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا) لأَتَيْتُمُوهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى مَرَافِقِكُمْ وَرُكَبِكُمْ.

(۳۳۷۴) حضرت ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء نے اپنے مرض الوفات میں فرمایا کہ کیا تم مجھے یہاں سے اٹھاتے نہیں ہو۔ چنانچہ لوگوں نے انہیں اٹھایا اور انہیں نکالا۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ غور سے سنو اور اپنے بعد میں آنے والوں کو بھی بتاؤ "ان دونوں نمازوں کا خیال رکھو: عشاء اور صبح، اگر تم جان لو کہ ان دونوں نمازوں میں کیا ہے تو گھٹنوں اور کہنیوں کے بل چل کر تم ان نمازوں کے لئے آؤ۔

(۳۳۷۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن يُحَنَّس ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا فِي فَضْلِ صَلاَةِ الْعِشَاءِ وَصَلاَةِ الصُّبْحِ لأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا. (احمد ۶/ ۸۰۔ نسائی ۳۸۶)

(۳۳۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل چل کر ان کے لئے مسجد میں حاضر ہوں۔

(۳۳۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : جِئْتُ وَعُثْمَانُ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ صَلاَةَ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ ، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ عُثْمَانُ : شُهُودُ صَلاَةِ الصُّبْحِ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ ، وَصَلاَةُ الْعِشَاءِ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ.

(۳۳۷۶) حضرت ابن ابی عمرہ انصاری کہتے ہیں کہ میں مسجد میں حاضر ہوا تو حضرت عثمان عشاء کی نماز کے وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی ان کے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ فجر کی نماز میں حاضر ہونا پوری رات عبادت کی طرح ہے اور عشاء کی نماز میں حاضر ہونا آدھی رات عبادت کی طرح ہے۔

(۳۳۷۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لأَنْ أُصَلِّيَهُمَا فِي جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْيِيَ مَا بَيْنَهُمَا.

(۳۳۷۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فجر اور عشاء کی نماز کو جماعت سے پڑھوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ ان دونوں کے درمیانی حصہ میں عبادت کرتا رہوں۔

(۳۳۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
(ح) وَشُعْبَةُ ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لأَنْ أَشْهَدَ الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْيِيَ مَا بَيْنَهُمَا.

(۳۳۷۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فجر اور عشاء کی نماز کو جماعت سے پڑھوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ ان دونوں کے درمیانی حصہ میں عبادت کرتا رہوں۔

(۳۳۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا هَبَطَ مِنَ السُّوقِ مَرَّ عَلَى الشِّفَاءِ ابْنَةِ عَبْدِ اللهِ ، فَمَرَّ عَلَيْهَا يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ ، فَقَالَ : أَيْنَ سُلَيْمَانُ ؟ ابْنُهَا ، قَالَتْ : نَائِمٌ ، قَالَ : وَمَا شَهِدَ صَلاَةَ الصُّبْحِ ؟ قَالَتْ : لاَ ، قَامَ بِالنَّاسِ اللَّيْلَةَ ، ثُمَّ جَاءَ فَضَرَبَ بِرَأْسِهِ ، فَقَالَ عُمَرُ : شُهُودُ صَلاَةِ الصُّبْحِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ حَتَّى الصُّبْحِ.

(۳۳۷۹) حضرت یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر جب بازار کی طرف جاتے آتے تو شفاء بنت عبد اللہ کے پاس سے گذرتے۔ ایک دن رمضان میں ان کے پاس سے گذرے تو ان سے پوچھا کہ سلیمان (ان کے بیٹے) کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ کیا انہوں نے فجر کی نماز پڑھی ہے۔ ان کی والدہ نے بتایا کہ نہیں، وہ ساری رات لوگوں کے ساتھ عبادت کرتے رہے، پھر آکر سو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبح کی نماز کو جماعت سے پڑھنا میرے نزدیک پوری رات عبادت کرنے سے بہتر ہے۔

(۳۳۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ عن هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لأَنْ أَشْهَدَ الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ

أُحْيِيَ مَا بَيْنَهُمَا.

(۳۳۸۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فجر اور عشاء کی نماز کو جماعت سے پڑھوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ ان دونوں کے درمیانی حصہ میں عبادت کرتا رہوں۔

(۱۰۳) الشفق ما هُوَ؟

شفق کیا ہے؟

(۳۳۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ.

(۳۳۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شفق سرخی کا نام ہے۔

(۳۳۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَشَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ يُصَلِّيَانِ الْعِشَاءَ الآخِرَةَ إِذَا غَابَتِ الْحُمْرَةُ.

(۳۳۸۲) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت شداد بن اوس عشاء کی نماز سرخی غائب ہونے کے بعد پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۳۳۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ :الشَّفَقُ ، قَالَ :لاَ تَقُلِ الشَّفَقُ ، إِنَّ الشَّفَقَ مِنَ الشَّمْسِ ، وَلَكِنْ قُلْ حُمْرَةَ الأُفُقِ.

(۳۳۸۳) حضرت عوام بن حوشب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد کے سامنے شفق کا نام لیا، انہوں نے فرمایا کہ شفق نہ کہو، شفق تو سورج کا ہوتا ہے، تم اسے افق کی سرخی کہو۔

(۳۳۸٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ جَابِرًا الْجُعْفِيَّ عَنْ هَذِهِ الآيَةِ: ﴿حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾؟ فَقَالَ :قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ :فَهُوَ حُمْرَةُ الأُفُقِ.

(۳۳۸۴) حضرت فضیل بن مرزوق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر جعفی سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ﴿حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت سعید بن جبیر فرماتے تھے کہ اس سے مراد افق کی سرخی ہے۔

(۱۰۴) مَنْ قَالَ لاَ تَفُوتُ صَلاَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ الأُخْرَى ، وَمَا بَيْنَهُمَا وَقْتٌ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ ایک نماز اس وقت تک قضاء نہیں ہوتی جب تک دوسری نماز کا وقت داخل نہ ہو جائے

(۳۳۸۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بَيْنَ كُلِّ صَلاَتَيْنِ وَقْتٌ.

(۳۳۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو نمازوں کے درمیان کسی نماز کا وقت ہوتا ہے۔

(۳۳۸۶) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : مَا بَيْنَ الصَّلاَةِ إِلَى الصَّلاَةِ وَقْتٌ.

(۳۳۸۶) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایک نماز سے دوسری نماز کے درمیان کسی نماز کا وقت ہوتا ہے۔

(۳۳۸۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُرَّةً أَبَا رَزِينٍ مَتَى تَفُوتُنِي صَلاَةٌ ؟ فَقَالَ : لاَ تَفُوتُكَ صَلاَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ الأُخْرَى ، وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ إِفْرَاطٌ وَإِضَاعَةٌ.

(۳۳۸۷) حضرت منذر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے ابورزین سے سوال کیا کہ میری نماز کب فوت ہوتی ہے؟ فرمایا کہ تمہاری نماز اس وقت تک فوت نہیں ہوتی جب تک دوسری نماز کا وقت داخل نہ ہو جائے، البتہ نماز میں تاخیر کرنا افراط اور نقصان دہ ہے۔

(۳۳۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي الأَصْبَغِ ، قَالَ : سَمِعْتُ كَثِيرَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : لاَ تَفُوتُ صَلاَةٌ حَتَّى يُنَادَى بِالأُخْرَى.

(۳۳۸۸) حضرت کثیر بن عباس فرماتے ہیں کہ ایک نماز اس وقت تک فوت نہیں ہوتی جب تک دوسری نماز کی اذان نہ ہو جائے۔

(۳۳۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُسْأَلُ مَا التَّفْرِيطُ فِي الصَّلاَةِ ؟ قَالَ : أَنْ تُؤَخِّرَهَا حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ الَّتِي بَعْدَهَا.

(۳۳۸۹) حضرت عثمان بن موہب کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ نماز میں تفریط کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ نماز کو اتنا مؤخر کرنا کہ دوسری نماز کا وقت شروع ہو جائے۔

(۱۰۵) في الرجل يُصَلِّي بَعْضَ صَلاَتِهِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ، مَنْ قَالَ يعيدها

جن حضرات کے نزدیک اگر کسی آدمی نے قبلہ سے رخ ہٹا کر نماز پڑھی تو لوٹائی جائے گی

(۳۳۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا حَتَّى نَزَلَتِ الآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ : ﴿وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ فَنَزَلَتْ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ ، فَمَرَّ بِنَاسٍ

مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يُصَلُّونَ ، فَحَدَّثَهُمْ بِالْحَدِيثِ فَوَلَّوْا وُجُوهَهُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ. (مسلم ۱۱- ترمذی ۲۹۶۲)

(۳۳۹۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سولہ مہینے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی ہے۔ یہاں تک کہ سورۂ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ یہ آیت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کے بعد نازل ہوئی۔ چنانچہ ایک آدمی کچھ انصاریوں کے پاس سے گذرا وہ نماز پڑھ رہے تھے، اس نے انہیں ساری بات بتائی تو انہوں نے اپنے چہروں کو قبلہ کی طرف پھیر لیا۔

(۳۳۹۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ ثُمَامَةَ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : جَاءَ مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى بَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ ، وَقَدْ صَلَّى الإِمَامُ رَكْعَتَيْنِ ، فَاسْتَدَارُوا ، فَصَلَّوُا الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ. (مسلم ۳۷۵)

(۳۳۹۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی آیا اور اس نے کہا کہ قبلہ مسجد حرام کی طرف پھیر دیا گیا ہے، اس وقت امام دو رکعات پڑھا چکا تھا، یہ سن کر سب لوگ گھوم گئے اور باقی دو رکعات کعبہ کی طرف رخ کر کے ادا کیں۔

(۳۳۹۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ، ثُمَّ جُعِلَتِ الْقِبْلَةُ بَعْدُ. (احمد ۱/ ۲۵۰)

(۳۳۹۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے سولہ مہینے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہے۔ پھر خانہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا گیا۔

(۳۳۹۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ إِذْ أَتَانَا آتٍ وَإِمَامُنَا رَاكِعٌ ، وَنَحْنُ رُكُوعٌ ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ قُرْآنٌ ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ أَلاَ فَاسْتَقْبِلُوهَا ، قَالَ : فَانْحَرَفَ إِمَامُنَا وَهُوَ رَاكِعٌ ، وَانْحَرَفَ الْقَوْمُ حَتَّى اسْتَقْبَلُوا الْكَعْبَةَ ، فَصَلَّيْنَا بَعْضَ تِلْكَ الصَّلاَةِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، وَبَعْضَهَا إِلَى الْكَعْبَةِ.

(ابو يعلى ۱۵۰۹- ابن سعد ۲۴۳)

(۳۳۹۳) حضرت عمارہ بن اوس کہتے ہیں کہ ہم بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے کہ ایک قاصد آیا جبکہ ہمارا امام بھی رکوع میں تھا اور ہم بھی حالت رکوع میں تھے۔ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ خانہ کعبہ کی طرف رخ کرلو اب تم بھی خانہ کعبہ کی طرف رخ کرلو۔ ہمارے امام نے حالت رکوع میں ہی خانہ کعبہ کی طرف رخ کرلیا اور سب لوگوں نے بھی خانہ کعبہ کی طرف رخ کرلیا۔ پس ہم نے اس نماز کا کچھ حصہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے ادا کیا اور کچھ حصہ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے۔

(۳۳۹٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْمٍ صَلَّوْا فِي يَوْمٍ

غَيْمٍ إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ ، ثُمَّ اسْتَبَانَتْ لَهُمَ الْقِبْلَةُ وَهُمْ فِي الصَّلاةِ ؟ فَقَالَ : يَسْتَقْبِلُونَ الْقِبْلَةَ ، وَيَعْتَدُّونَ مَا صَلَّوْا ، وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُمِرُوا أَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْكَعْبَةَ ، وَهُمْ فِي الصَّلاةِ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَاسْتَقْبَلُوا الْكَعْبَةَ ، فَصَلَّوْا بَعْضَ تِلْكَ الصَّلاةِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، وَبَعْضَهَا إِلَى الْكَعْبَةِ.

(۳۳۹۴) حضرت عقیل کہتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب سے سوال کیا گیا کہ اگر بارش کے دن لوگ قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز پڑھ لیں اور حالت نماز میں معلوم ہو جائے کہ قبلہ کسی دوسری طرف ہے تو وہ کیا کریں؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ قبلے کی طرف رخ کر لیں اور جو نماز وہ پڑھ چکے ہیں اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ جب نبی پاک ﷺ کے صحابہ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ خانہ کعبہ کو قبلہ بنالیں تو انہوں نے بھی یونہی کیا تھا۔ حالانکہ پہلے وہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے۔ اس حکم کے بعد انہوں نے کعبہ کی طرف رخ کر لیا تھا، گویا کہ انہوں نے کچھ نماز بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی اور کچھ نماز خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے ادا کی۔

(۳۳۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانُوا رُكُوعًا فِي صَلاةِ الصُّبْحِ ، فَانْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ.

(۳۳۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ فجر کی نماز میں حالت رکوع میں تھے اور رکوع کی حالت میں ہی کعبہ کی طرف مڑ گئے۔

(۳۳۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَرَبِيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ : ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ﴾ قَالَ : قِبْلَةُ اللهِ ، فَأَيْنَمَا كُنْتُمْ مِنْ شَرْقٍ أَوْ غَرْبٍ فَاسْتَقْبِلُوهَا.

(۳۳۹۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی اس آیت میں ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ﴾ وجہ اللہ سے مراد ہے قِبْلَةُ اللهِ، پس تم مشرق و مغرب میں جہاں کہیں بھی نماز پڑھو تم نے قبلے کی طرف رخ کرنا ہے۔

(۳۳۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ أَبُو سِنَانٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ مُزَاحِمٍ يَقُولُ : (وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا) يَقُولُ : لِكُلٍّ قِبْلَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا.

(۳۳۹۷) حضرت ضحاک بن مزاحم فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ہے ﴿وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا﴾ میں وجہۃ سے مراد قبلہ ہے۔

(۳۳۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : لاَ تَجْعَلْ شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ خَلْفًا ، وَائْتَمَّ بِهِ جَمِيعًا.

(۳۳۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ کو کوئی حصہ اپنے پیچھے نہ رکھو بلکہ اسے پوری طرح اپنے سامنے رکھو۔

(۳۳۹۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِی الْعَالِیَةِ، قَالَ: ﴿شَطْرَہُ﴾ :تِلْقَاءَہُ.

(۳۳۹۹) حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ آیت میں ﴿شَطْرَہُ﴾ سے مراد ہے اس کے سامنے۔

(۱۰۶) یُصَلِّی إِلَی غَیْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ یَعْلَمُ بَعْدُ

ایک آدمی قبلے کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے اور اسے بعد میں علم ہو تو وہ کیا کرے؟

(۳٤۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ، عَنْ حُصَیْنٍ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّی فِی یَوْمِ الْغَیْمِ لِغَیْرِ الْقِبْلَةِ، قَالَ:یُجْزِئُہُ.

(۳۴۰۰) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے بادلوں کے دن قبلے کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز پڑھ لی تو دہرانے کی ضرورت نہیں۔

(۳٤۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ حَجَّاجٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ صَلَّی فِی یَوْمِ غَیْمٍ فَإِذَا ہُوَ قَدْ صَلَّی إِلَی غَیْرِ الْقِبْلَةِ ؟ قَالَ:یُجْزِئُہُ، قَالَ وَحَدَّثَنِی مَنْ سَأَلَ إِبْرَاہِیمَ وَالشَّعْبِیَّ فَقَالاَ:یُجْزِئُہُ.

(۳۴۰۱) حضرت حجاج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو گھٹا کے دن قبلے کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے۔ حضرت عطاء نے فرمایا کہ اس کی نماز ہو جائے گی۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی سے سوال کرنے والے شخص نے مجھے بتایا ہے کہ وہ دونوں حضرات بھی یہی کہتے تھے کہ ان کی نماز ہو جائے گی۔

(۳٤۰۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ یَزِیدَ، قَالَ: صَلَّیْت وَأَنَا أَعْمَی لِغَیْرِ الْقِبْلَةِ، فَسَأَلْت إِبْرَاہِیمَ ؟ فَقَالَ:یُجْزِئُکَ.

(۳۴۰۲) حضرت قعقاع بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے اور ایک نابینا نے قبلے سے ہٹ کر کسی اور طرف نماز پڑھی، تو میں نے حضرت ابراہیم سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہاری نماز ہوگئی۔

(۳٤۰۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ یُصَلِّی لِغَیْرِ الْقِبْلَةِ ؟ فَقَالَ:یُجْزِئُہُ.

(۳۴۰۳) حضرت مسعر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو قبلے کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی نماز ہو جائے گی۔

(۳٤۰٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ؛ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّی إِلَی غَیْرِ الْقِبْلَةِ ، قَالَ یُجْزِئُہُ.

(۳۴۰۴) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں جو قبلے کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز پڑھے فرماتے ہیں کہ اس کی نماز ہو جائے گی۔

(٣٤٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: يُجْزِئُهُ.

(۳۴۰۵) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں جو قبلے کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز پڑھے فرماتے ہیں کہ اس کی نماز ہو جائے گی۔

(٣٤٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: لاَ إعَادَةَ عَلَيْهِ.

(۳۴۰۶) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اس پر نماز کا اعادہ لازم نہیں۔

(٣٤٠٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: إذَا صَلَّى الرَّجُل فِي يَوْمِ غَيْمٍ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ تَكَشَّفَ السَّحَابُ وَقَدْ صَلَّيْت بَعْضَ صَلاَتِكَ، فَاحْتَسِبْ بِمَا صَلَّيْت، ثُمَّ أَقْبِلْ بِوَجْهِكَ إلَى الْقِبْلَةِ.

(۳۴۰۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے بارش کے دن قبلے کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز پڑھ لی، جب بادل چھٹے تو وہ کچھ نماز پڑھ چکا، اب اسے چاہئے کہ جو نماز پڑھ چکا ہے اسے شمار کرے اور باقی نماز قبلے کی طرف رخ کر کے پڑھے۔

(٣٤٠٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي رَجُلٍ صَلَّى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، قَالَ: قَدْ مَضَتْ صَلاَتُهُ.

(۳۴۰۸) حضرت حماد اس شخص کے بارے میں جو قبلے کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے فرماتے ہیں کہ اس کی نماز ہو گئی۔

(١٠٧) مَنْ قَالَ يُعِيدُ الصَّلاَةَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں نماز لوٹائی جائے گی

(٣٤٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: صَلَّى حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي مَنْزِلِنَا، فَقُلْتُ لَهُ: إنَّ فِي قِبْلَتِنَا تَيَاسُرًا، فَأَعَادَ.

(۳۴۰۹) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت حمید بن عبد الرحمٰن نے ہمارے گھر میں نماز پڑھی، میں نے ان سے کہا کہ قبلہ تو ہماری بائیں طرف تھا، یہ سن کر انہوں نے دوبارہ نماز پڑھی۔

(٣٤١٠) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: يُعِيدُ.

(۳۴۱۰) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ وہ نماز کا اعادہ کرے گا۔

(٣٤١١) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: مَنْ صَلَّى إلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَاسْتَفَاقَ وَهُوَ فِي وَقْتٍ، فَعَلَيْهِ الإِعَادَةُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي وَقْتٍ فَلَيْسَ عَلَيْهِ إعَادَةٌ.

(۳۴۱۱) حضرت زہری فرماتے ہیں جس شخص نے قبلے کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز پڑھی، اب اگر اسے وقت میں اپنی

غلطی کا علم ہو جائے تو دوبارہ نماز پڑھے اور اگر وقت کے بعد معلوم ہو تو اعادہ ضروری نہیں۔

(٣٤١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: يُعِيدُ مَا دَامَ فِي وَقْتٍ.

(۳۴۱۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہو تو اعادہ کرے گا۔

(١٠٨) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ قَدْ حَانَتِ الصَّلاَةُ

جو حضرات اس جملے کو ناپسند فرماتے تھے ''قَدْ حَانَتِ الصَّلاَةُ''

☆ (حاشیہ) حانت کا لفظ ''الحَین'' سے نکلا ہے جس کا معنی ہے ہلاکت، مشقت اور اچھے کام سے محرومی۔ شاید اسی وجہ سے اسلاف نے اس جملے کو ناپسند فرمایا ہے۔ البتہ اس کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا۔

(٣٤١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولوا: قَدْ حَانَتِ الصَّلاَةُ.

(۳۴۱۳) حضرت مرثد فرماتے ہیں کہ حضرت ابوظبیان اس جملے کو ناپسند فرماتے تھے: قَدْ حَانَتِ الصَّلاَةُ.

(٣٤١٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَقُولُوا: قَدْ حَانَتِ الصَّلاَةُ، فَقَالَ: إِنَّ الصَّلاَةَ لاَ تَحِينُ، وَلْيَقُولُوا: قَدْ حَضَرَتِ الصَّلاَةُ.

(۳۴۱۴) حضرت ابراہیم فرماتے تھے کہ اسلاف اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی قَدْ حَانَتِ الصَّلاَةُ کہے۔ کیونکہ نماز تو ہلاک نہیں ہوتی اس لئے قَدْ حَضَرَتِ الصَّلاَةُ کہنا چاہئے۔

(١٠٩) مَنْ قَالَ انْتَظِرْ إِذَا رَكَعْتَ، أَوْ مَا سَمِعْتَ وَقْعَ نَعْلٍ، أَوْ حِسَّ أَحَدٍ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب تم حالتِ رکوع میں ہو اور کسی کی جوتی کی آواز یا کسی کے آنے کی آواز سنو تو انتظار کر لو

(٣٤١٥) حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْتَظِرُ مَا سَمِعَ وَقْعَ نَعْلٍ.

(۳۴۱۵) حضرت عبداللہ بن عیسیٰ فرماتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ جب کسی کی جوتی کی آواز سنتے تو اس کا انتظار کیا کرتے تھے۔

(٣٤١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: إِذَا كُنْتَ إِمَامًا فَدَخَلَ إِنْسَانٌ وَأَنْتَ رَاكِعٌ فَانْتَظِرْهُ.

(۳۴۱۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب تم امام ہو اور کوئی آدمی آجائے اور تم رکوع کی حالت میں ہو تو اس کا انتظار کر لو۔

(٣٤١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَالَ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالإِمَامُ رَاكِعٌ، فَلْيُسْرِعِ

الْمَشْیَ فَإِنَّا نَنْتَظِرُہُ.

(۳۴۱۷) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی آئے اور امام حالتِ رکوع میں ہو، تو وہ جلدی سے جماعت میں شریک ہو کیونکہ ہم اس کا انتظار کرتے ہیں۔

(۳۴۱۸) حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنْ أَبِی مِجْلَزٍ ؛ أَنَّہُ کَانَ یَنْتَظِرُ مَا سَمِعَ وَقْعَ النِّعَالِ.

(۳۴۱۸) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ جب امام کسی کے جوتوں کو آواز سنے تو اس کا انتظار کرلے۔

(۳۴۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا ہَمَّامٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَۃَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ أَبِی أَوْفَی ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَنْتَظِرُ مَا سَمِعَ وَقْعَ نَعْلٍ.

(۳۴۱۹) حضرت ابن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کی جوتیوں کی آواز سن لیتے تو اس کا انتظار کیا کرتے تھے۔

(۳۴۲۰) حَدَّثَنَا شَرِیکٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّہُ کَانَ یَنْتَظِرُ مَا سَمِعَ وَقْعَ نَعْلٍ.

(۳۴۲۰) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عامر جب کسی کی جوتیوں کی آواز سن لیتے تو اس کا انتظار کیا کرتے تھے۔

(۱۱۰) مَنْ کَرِہَ أَنْ یَتَوَکَّأَ الرَّجُلُ عَلَی الشَّیْءِ وَہُوَ یُصَلِّی

جو حضرات نماز پڑھتے ہوئے ٹیک لگانے کو مکروہ خیال فرماتے تھے

(۳۴۲۱) حَدَّثَنَا ہُشَیْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ، فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ، فَقَالَ: مَا ہَذَا ؟ قِیلَ: فُلاَنَۃُ تُصَلِّی یَا رَسُولَ اللہِ، فَإِذَا أَعْیَتْ اسْتَرَاحَتْ عَلَی ہَذَا الْحَبْلِ، قَالَ: فَلْتُصَلِّ مَا نَشِطَتْ، فَإِذَا أَعْیَتْ فَلْتَنَمْ. (احمد ۱۸۴۔ ابو یعلی ۳۷۸۲)

(۳۴۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ تشریف لائے تو ایک رسی بندھی ہوئی تھی۔ آپ نے پوچھا ''یہ کیا ہے؟'' آپ کو بتایا گیا کہ اے اللہ کے رسول! فلاں عورت نماز پڑھتی ہے، جب وہ تھک جاتی ہے تو اس رسی پر آرام کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک نشاط ہو تو نماز پڑھ لے اور جب تھک جائے تو سو جائے۔

(۳۴۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ حُصَیْنٍ ، عَنْ أَبِی حَازِمٍ، عَنْ مَوْلاَتِہِ، قَالَتْ: کُنْتُ فِی أَصْحَابِ الصُّفَّۃِ، کَانَ لَنَا حِبَالٌ نَتَعَلَّقُ بِہَا إِذَا فَتَرْنَا وَنَعَسْنَا فِی الصَّلاَۃِ، وَبُسُطٌ نَقُومُ عَلَیْہِمَا مِنْ غِلَظِ الأَرْضِ، قَالَتْ: فَأَتَی أَبُو بَکْرٍ، فَقَالَ: اقْطَعُوا ہَذِہِ الْحِبَالَ وَأَفْضُوا إِلَی الأَرْضِ.

(۳۴۲۲) حضرت ابو حازم کی ایک مولاۃ کہتی ہیں کہ میں اصحابِ صفہ میں سے تھی۔ ہمارے پاس رسیاں تھیں جب ہم نماز میں تھک جاتیں یا ہمیں نیند آجاتی تو ان رسیوں کو پکڑ لیتی تھیں اور ہمارے پاس چٹائیاں بھی ہوتیں تھیں جن پر ہم زمین کی سختی سے بچنے کے لئے کھڑی ہوتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا کہ ان رسیوں کو کاٹ دو اور زمین پر

نماز پڑھو۔

(۳۴۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ، يَحْسِبُهُ أَبُو بَكْرٍ: عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الْيَهُودُ، يَعْنِي بِالتَّعَلُّقِ مِنْ أَسْفَلَ هَكَذَا.

(۳۴۲۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس طرح تو یہود کیا کرتے تھے۔ یعنی نیچے سے خود کو اس طرح باندھنا۔

(۱۱۱) مَنْ كَانَ يَتَوَكَّأُ

جو حضرات ٹیک لگا کر نماز پڑھا کرتے تھے

(۳۴۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ بن عمار، عَنْ عَاصِمِ بْنِ شُمَيْخٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُصَلِّي مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا.

(۳۴۲۴) حضرت عاصم بن شمیخ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو لاٹھی پر ٹیک لگا کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۳۴۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى أَبَا ذَرٍّ يُصَلِّي مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا.

(۳۴۲۵) حضرت ابن ابی نجیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ اس نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو لاٹھی پر ٹیک لگا کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۳۴۲۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، وَيَزِيدُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَكَّؤُونَ عَلَى الْعصا فِي الصَّلاَةِ. زَادَ يَزِيدُ: إِذَا اسْتَوَوْا.

(۳۴۲۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں لاٹھی پر ٹیک لگایا کرتے تھے۔ یزید نے یہ اضافہ کیا ہے کہ جب وہ سیدھے کھڑے ہوتے تھے۔

(۳۴۲۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ أُوتِدَ لَهُ وَتَدٌ فِي حَائِطِ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ إِذَا سَئِمَ مِنَ الْقِيَامِ فِي الصَّلاَةِ، أَوْ شَقَّ عَلَيْهِ أَمْسَكَ بِالْوَتَدِ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ.

(۳۴۲۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون کے لئے مسجد میں ایک لکڑی لگائی جاتی تھی، جب انہیں نماز میں قیام مشکل لگتا یا انہیں تھکاوٹ محسوس ہوتی تو اس لکڑی پر سہارا لگایا کرتے تھے۔

(۳۴۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ مُرَّةَ، وَكَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ، وَرَأَيْت لَهُ عُودًا فِي الطَّاقِ يَتَوَكَّأُ عَلَيْهِ إِذَا نَهَضَ.

(۳۴۲۸) حضرت اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مرہ کو دیکھا، وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، میں نے دیکھا کہ طاق میں ان کے لئے ایک لکڑی لگائی گئی تھی جس پر اٹھتے وقت وہ سہارا لیا کرتے تھے۔

(۲۴۲۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ تُرْبَطُ لَهُمَ الْحِبَالُ يَتَمَسَّكُونَ بِهَا مِنْ طُولِ الْقِيَامِ.

(۳۴۲۹) حضرت عراک بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رمضان کے مہینے میں لوگوں کو دیکھا کہ ان کے لئے رسیاں باندھی جاتی تھیں وہ لمبے قیام کی وجہ سے انہیں پکڑا کرتا تھے۔

(۲۴۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبَانَ بن عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي مُوسَى يُصَلِّي مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا.

(۳۴۳۰) حضرت ابان بن عبداللہ بجلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ کو لاٹھی پر ٹیک لگا کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۱۱۲) مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَمَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ

آدمی مسجد میں داخل ہوتے ہوئے اور مسجد سے نکلتے ہوئے کیا کہے؟

(۲۴۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ: بِسْمِ اللهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ، قَالَ: بِسْمِ اللهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِك. (ترمذی ۳۱۴۔ احمد ۶/ ۲۸۳)

(۳۴۳۱) حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ الفاظ کہا کرتے تھے (ترجمہ) اللہ کے نام سے اور اللہ کے رسول ﷺ پر سلامتی ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ جب آپ مسجد سے باہر نکلتے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اللہ کے نام سے، اللہ کے رسول پر سلامتی ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

(۲۴۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو الْمَدِينِيِّ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، قَالَ: اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَيَسِّرْ لِي أَبْوَابَ رِزْقِك.

(۳۴۳۲) حضرت مطلب بن عبداللہ بن حطب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کلمات کہتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور میرے لئے اپنے رزق کے دروازوں کو کشادہ فرما۔

(۲۴۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِذَا دَخَلَ

الْمَسْجِدَ، قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ، قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ.

(۳۴۳۳) حضرت نعمان بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے باہر جاتے تو یہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

(٣٤٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ لِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ: إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْ: اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجْتَ فَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلِ: اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۳۴۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم مسجد میں داخل ہو تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجو پھر یہ کہو (ترجمہ) اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے باہر نکلو تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجو اور یہ کلمات کہو (ترجمہ) اے اللہ! شیطان سے میری حفاظت فرما۔

(٣٤٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَوَّذَ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۳۴۳۵) حضرت محمد بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتے اور یہ کہتے (ترجمہ) اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتے اور شیطان سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(٣٤٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي حُدَّانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، قَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَمَلاَئِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ.

(۳۴۳۶) حضرت سعید بن ذی حدان کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کہتے (ترجمہ) اے نبی! آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور برکت نازل ہو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔

(٣٤٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، قَالَ: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلاَمُ عَلَى رَسُولِ اللهِ، وَإِذَا دَخَلَ بَيْتًا لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ، قَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(۳۴۳۷) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کہتے (ترجمہ) اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اور جب گھر میں داخل ہوتے جس میں کوئی نہ ہوتا اور السَّلاَمُ عَلَيْكُم کہا کرتے تھے۔

(۱۱۳) مَنْ كَانَ يَقُولُ إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب تم مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات پڑھ لو

(٣٤٣٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ.

(بخاری ۴۴۴۔ مسلم ۴۹۵)

(۳۴۳۸) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات نماز پڑھ لو۔

(٣٤٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ الْبُرْجُمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كَانَ يقال: مِنَ اقْتِرَابِ، أَوْ مِنْ أَشْرَاطِ، السَّاعَةِ أَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا.

(۳۴۳۹) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ قیامت کی علامات میں سے ہے کہ مسجدوں کو راستہ بنالیا جائے گا۔

(٣٤٤٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَمَاسٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّضْرِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ؛ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَأَتَى سَارِيَةً فَصَلَّى عِنْدَهَا رَكْعَتَيْنِ.

(۳۴۴۰) حضرت مالک بن اوس کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور ایک ستون کے پاس دو رکعات نماز ادا فرمائی۔

(٣٤٤١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَعْطُوا الْمَسَاجِدَ حَقَّهَا قِيلَ: وَمَا حَقُّهَا ؟ قَالَ: رَكْعَتَانِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ.

(۳۴۴۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجدوں کو ان کا حق ادا کرو۔ کسی نے پوچھا ان کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھنے سے پہلے دو رکعات نماز پڑھنا۔

(٣٤٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْخَشْخَاشِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا ذَرٍّ، صَلَّيْتَ ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَقُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ. (احمد ۱۷۹۔ طیالسی ۴۷۸)

(۳۴۴۲) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تھے، آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوذر! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اٹھو اور دو رکعات نماز پڑھو۔

(٣٤٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ؛ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

(۳۴۴۳) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر مسجد میں داخل ہوئے اور دو ہلکی رکعتیں ادا کیں۔

(٣٤٤٤) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عن عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّمَا مَرَّ ؟ قَالَ: يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثم يَمُرُّ فِيهِ سَائِرَ يَوْمِهِ.

(۳۴۴۴) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی جب بھی مسجد میں سے گذرے دو رکعات نماز ادا کرے؟ آپ نے فرمایا نہیں، ایک مرتبہ دو رکعات پڑھ لے پھر اس کے بعد سارا دن گذرتا رہے۔

(٣٤٤٥) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عِكْرِمَةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: هَذَا حَقُّ الْمَسْجِدِ.

(۳۴۴۵) حضرت ابو خلدہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ کو دیکھا کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور انہوں نے دو رکعات نماز ادا کی۔ پھر فرمایا کہ یہ مسجد کا حق ہے۔

(٣٤٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: صَلِّ رَكْعَتَيْنِ. (بخاری ۴۴۳۔ مسلم ۴۹۵)

(۳۴۴۶) حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ دو رکعات نماز پڑھ لو۔

(١١٤) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَمُرَّ فِي الْمَسْجِدِ وَلاَ يُصَلِّي فِيهِ

جن حضرات نے اس بات کی رخصت دی ہے کہ آدمی بغیر نماز پڑھے بھی مسجد میں سے گذر سکتا ہے

(٣٤٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُونَ الْمَسْجِدَ، ثُمَّ يَخْرُجُونَ وَلاَ يُصَلُّونَ، قَالَ: وَرَأَيْت ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

(۳۴۴۷) حضرت زید بن اسلم کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے صحابہ مسجد میں داخل ہوتے پھر نکل جاتے تھے لیکن نماز نہیں پڑھتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بھی یونہی کرتے دیکھا ہے۔

(٣٤٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ، وَلاَ يُصَلِّي فِيهِ.

(۳۴۴۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مسجد سے گذر جاتے تھے اور نماز نہیں پڑھتے تھے۔

(٣٤٤٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: مَرَرْتُ مَعَ الشَّعْبِيِّ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: أَلاَ تُصَلِّي ؟ قَالَ: إذَنْ وَرَبِّي لاَ نَزَالُ نُصَلِّي.

(۳۴۴۹) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں حضرت شعبی کے ساتھ کوفہ کی مسجد سے گذرا، میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ نماز نہیں پڑھیں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے رب کی قسم! اس طرح تو ہم نماز ہی پڑھتے رہیں گے!

(٣٤٥٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ حَنَشٍ، قَالَ: رَأَيْتُ سُوَيْد بْنَ غَفَلَةَ يَمُرُّ فِي مَسْجِدِنَا، فَرُبَّمَا صَلَّى، وَرُبَّمَا لَمْ يُصَلِّ.

(۳۴۵۰) حضرت حنش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ کو دیکھا کہ وہ ہماری مسجد سے گذرتے تھے اور کبھی نماز پڑھتے تھے کبھی نہیں پڑھتے تھے۔

(٣٤٥١) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمًا يَدْخُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنَ الْخَوْخَةِ، فَلاَ يُصَلِّي فِيهِ.

(۳۴۵۱) حضرت خالد بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ میں نے سالم کو دیکھا کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور کھڑکی کی طرف سے نکل گئے لیکن انہوں نے مسجد میں نماز نہ پڑھی۔

(١١٥) من كره الضَّجَّةَ فِي الصَّلاَةِ خَلْفَ الإِمَامِ إذَا ذَكَرَ آيَةَ رَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ عَذَابٍ

جن حضرات کے نزدیک رحمت یا عذاب کی آیت سن کر نماز میں رونا مکروہ ہے

(٣٤٥٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَأَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُمْ كَرِهُوا الضَّجَّةَ فِي الصَّلاَةِ إذَا ذَكَرَ الإِمَامُ آيَةَ رَحْمَةٍ، أَوْ آيَةَ عَذَابٍ، أَوْ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۴۵۲) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اسلاف نے نماز میں رحمت، عذاب یا نبی پاک ﷺ کے تذکرے پر رونے کو مکروہ بتایا ہے۔

(١١٦) فِي الرجل يُصلي عَنْ يَمِينِ الإِمَامِ، أَوْ عَنْ يَسَارِهِ

امام کے دائیں جانب نماز پڑھنا افضل ہے یا بائیں جانب

(٣٤٥٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: خَيْرُ الْمَسْجِدِ الْمَقَامُ، ثُمَّ مَيَامِنُ الْمَسْجِدِ.

(۳۴۵۳) حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ مسجد میں سب سے افضل جگہ مقامِ ابراہیم یعنی مصلّیٰ کی جگہ ہے۔ پھر مسجد کے دائیں حصے۔

(٣٤٥٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: يُسْتَحَبُّ يَمِينُ الإِمَامِ.

(۳۴۵۴) حضرت ابراہیم امام کے دائیں جانب کھڑے ہونے کو مستحب قرار دیتے تھے۔

(٣٤٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَقُومَ عَنْ يَمِينِ الإِمَامِ.

(۳۴۵۵) حضرت ابراہیم کو یہ بات پسند تھی کہ امام کے دائیں جانب کھڑے ہوں۔

(٣٤٥٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي يَحْيَى، قَالَ: رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُصَلِّي فِي الشِّقِّ الأَيْمَنِ مِنَ الْمَسْجِدِ.

(۳۴۵۶) حضرت سلمہ بن ابی یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب کو دیکھا کہ وہ مسجد کے دائیں حصے میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٣٤٥٧) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي يَحْيَى، قَالَ: رَأَيْتُ أنس بن مالك يُصَلِّي فِي الشِّقِّ الأَيْسَرِ مِنَ الْمَسْجِدِ.

(۳۴۵۷) حضرت سلمہ بن ابی یحییٰ کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسجد کے بائیں حصے میں نماز پڑھتے تھے۔

(٣٤٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عِمْرَانَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يُصَلِّيَانِ عَنْ يَسَارِ الإِمَامِ.

(۳۴۵۸) حضرت عمران منقری فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین دونوں امام کے بائیں جانب نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٣٤٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا نُحِبُّ أَو نَسْتَحِبُّ أَنْ نَقُومَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۳۰۴۔ مسلم ۶۲)

(۳۴۵۹) حضرت براء فرماتے ہیں کہ ہم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے دائیں جانب کھڑے ہوں۔

(٣٤٦٠) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: مَيَامِنُ الصُّفُوفِ تَزِيدُ عَلَى سَائِرِ المسجد، خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

(۳۴۶۰) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ دائیں طرف کی صفیں باقی مسجد پر پچیس گنا زیادہ اجر رکھتی ہیں۔

(۱۱۷) فی التفریط فِی الصَّلاَةِ

نماز میں سستی کرنے کا وبال

(٣٤٦١) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَفَعَهُ، قَالَ: إِنَّ الَّذِي تَفُوتُهُ الْعَصْرُ، كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ. (مسلم ۴۳۶۔ احمد ۲/ ۱۳۴)

(۳۴۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی وہ ایسے ہے جیسے اس کے گھر کے لوگ اور مال واسباب سب چھین لیا گیا ہو۔

(٣٤٦٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ. (بخاری ۵۵۲۔ مسلم ۵/ ۴۳۹)

(۳۴۶۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے عصر کی نماز چھوڑ دی یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا وہ ایسے ہے جیسے اس کے گھر کے لوگ اور مال واسباب سب چھین لیا گیا ہو۔

(٣٤٦٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ من الصلوات صلاة من فاتته، فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ. قَالَ ابن عمر: سَمِعْتُ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: هِيَ صَلاَةُ الْعَصْرِ.

(بخاری ۳۶۰۲۔ احمد ۴۲۲)

(۳۴۶۳) حضرت نوفل بن معاویہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے کہ جس نے اس نماز کو فوت کردیا گویا کہ اس کے اہل وعیال اور مال ودولت سب چھین لیا گیا ہو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ عصر کی نماز ہے۔

(٣٤٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْمِنْقَرِيُّ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، وَالْحَسَنِ ؛أَنَّهُمَا كَانَا جَالِسَيْنِ، فَقَالَ أَبُو قِلاَبَةَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ حَتَّى تَفُوتَهُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ صَلاَةً مَكْتُوبَةً حَتَّى تَفُوتَهُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ.

(احمد ۶/ ۴۴۲)

(۳۴۶۴) حضرت عباد بن میسرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو قلابہ اور حضرت حسن بیٹھے تھے، حضرت ابو قلابہ نے کہا کہ حضرت ابو الدرداء فرماتے تھے کہ جس شخص نے بغیر عذر کے عصر کی نماز کو ضائع کردیا اس کے اعمال ضائع ہوگئے۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے بغیر عذر کے کسی فرض نماز کو چھوڑ دیا اس کے اعمال ضائع ہوگئے۔

(۳۴۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ، فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ.

(۳۴۶۵) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی وہ ایسے ہے جیسے اس کے اہل وعیال چھین لئے گئے ہوں۔

(۳۴۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُكَلَّمُ إِعْظَامًا لَهُ، فَلَقَدْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ، وَمَا اسْتَطَاعَ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ.

(۳۴۶۶) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد کی عظمت کی وجہ سے کوئی ان سے بات نہیں کرسکتا تھا۔ ایک مرتبہ ان کی عصر کی نماز فوت ہوگئی تو کسی کو ان سے بات کرنے کی طاقت نہ ہوئی۔

(۳۴۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ مَنْ أَخْطَأَتْهُ الْعَصْرُ، فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ.

(۳۴۶۷) حضرت اوس بن ضمعج فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی وہ ایسا ہے جیسے اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔

(۳۴۶۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، وَوَكِيعٌ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَاتَتْهُ صَلاَةُ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ. (ابن ماجه ۶۹۴۔ احمد ۵/ ۳۶۱)

(۳۴۶۸) حضرت بریدہ اسلمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی، اس کے اعمال ضائع ہوگئے۔

(۳۴۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عن هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ بُرَيْدَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ مِثْلَ حَدِيثِ عِيسَى وَوَكِيعٍ. (بخاری ۵۹۴۔ احمد ۵/ ۳۵۷)

(۳۴۶۹) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۱۸) مَنْ قَالَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جو قرآن مجید کا سب سے زیادہ قاری ہو وہ امامت کرائے

(۳۴۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً،

فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا، وَلاَ يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ، وَلاَ يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ.

(مسلم ۲۹۰۔ ابوداؤد ۳/ ۵۸۳)

(۳۴۷۰) حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ جو کتاب اللہ کا سب سے زیادہ قاری ہو وہ امامت کرائے، اگر قراءت میں سب برابر ہو جائیں تو جو سنت کا سب سے زیادہ عالم ہو وہ امامت کرائے، اگر سنت کے علم میں بھی سب برابر ہوں تو جو ہجرت کے اعتبار سے زیادہ پرانا ہے وہ امامت کرائے، اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو جو اسلام کے اعتبار سے زیادہ پرانا ہے وہ امامت کرائے، کوئی آدمی دوسرے آدمی کی سلطنت میں ہرگز امامت نہ کرائے اور کوئی آدمی کسی کے کمرے میں اس کے تکیے پر اس کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔

(۳٤۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانُوا ثَلاَثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ، وَأَحَقُّهُمْ بِالإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ.

(مسلم ۴۶۴۔ احمد ۳۶)

(۳۴۷۱) حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک امامت کرائے اور امامت کا سب سے زیادہ حقدار وہ ہے جو زیادہ قاری ہے۔

(۳٤۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَزَيْدِ بْنِ إِيَاسٍ قَالاَ: حَدَّثَنَا مُرَّةُ بْنُ شَرَاحِيلَ، قَالَ: كُنْتُ فِي بَيْتٍ فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَحُذَيْفَةُ، وَأَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ، فَقَالَ هَذَا لِهَذَا: تَقَدَّمْ، وَقَالَ هَذَا لِهَذَا: تَقَدَّمْ، وعبد الله بين أبي مُوسَى وَحُذَيْفَة، فَأَخَذَا بِنَاحِيَتَيْهِ فَقَدَّمَاهُ، قُلْتُ: مِمَّ ذَلِكَ ؟ قَالَ: إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا.

(۳۴۷۲) حضرت مرہ بن شراحیل کہتے ہیں کہ میں ایک کمرے میں تھا، جس میں حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا۔ ہر ایک نے دوسرے سے کہا آپ آگے ہو جائیں، حضرت عبداللہ، حضرت ابوموسیٰ اور حضرت حذیفہ کے درمیان تھے۔ ان دونوں نے انہیں پکڑ کر آگے کر دیا۔ میں نے پوچھا کہ ان کی وجہ تقدم کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ جنگ بدر میں شریک تھے۔

(۳٤۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ سَالِمٌ يَؤُمُّ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ.

(۳۴۷۳) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ قباء کی مسجد میں مہاجرین اور انصار کی امامت کرایا کرتے تھے۔

(۳٤۷٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ قَوْمِي مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَهُ: إِنَّهُ قَالَ لَنَا: لِيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قِرَاءَةً لِلْقُرْآنِ، قَالَ: فَدَعَوْنِي فَعَلَّمُونِي

الرکوع وَالسُّجُودَ، فَكُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ مَفْتُوقَةٌ، قَالَ: فَكَانُوا يَقُولُونَ لِأَبِي: أَلَا تُغَطِّي عَنَّا اسْتَ ابْنِكَ. (ابوداؤد ۵۸۷۔ احمد ۵/ ۷۱)

(۳۴۷۴) حضرت عمرو بن سلمہ کہتے ہیں جب ہماری قوم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس آئی تو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ تم میں قرآن کی سب سے زیادہ تلاوت کرنے والا تمہاری امامت کرائے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے بلایا اور مجھے رکوع سجدہ سکھایا۔ میں انہیں نماز پڑھاتا تھا اور میرے اوپر ایک پھٹی ہوئی چادر ہوتی تھی۔ وہ میرے والد سے کہا کرتے تھے کہ کیا تم اپنے بیٹے کی سرین ڈھک نہیں سکتے ؟!

(۳۴۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ، قَالَ: كُنَّا عَلَى حَاضِرٍ، فَكَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا رَاجِعِينَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَدْنُو مِنْهُمْ فَأَسْتَمِعُ حَتَّى حَفِظْتُ قُرْآنًا كَثِيرًا، وَكَانَ النَّاسُ يَنْتَظِرُونَ بِإِسْلَامِهِمْ فَتْحَ مَكَّةَ، فَلَمَّا فُتِحَتْ جَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِيهِ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَا وَافِدُ بَنِي فُلَانٍ، وَجِئْتُكَ بِإِسْلَامِهِمْ، فَانْطَلَقَ أَبِي بِإِسْلَامِ قَوْمِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدِّمُوا أَكْثَرَكُمْ قُرْآنًا، فَنَظَرُوا وَأَنَا عَلَى حِوَاءٍ عَظِيمٍ، فَمَا وَجَدُوا فِيهِمْ أَحَدًا أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي، فَقَدَّمُونِي وَأَنَا غُلَامٌ، فَصَلَّيْتُ بِهِمْ. (بخاری ۴۳۰۲۔ ابوداؤ ۵۸۶۹)

(۳۴۷۵) حضرت عمرو بن سلمہ فرماتے ہیں کہ ہم پانی کے ایک گھاٹ کے پاس رہتے تھے۔ جس کی وجہ سے قافلے ہمارے پاس رکا کرتے تھے، ان میں بعض قافلے ایسے بھی ہوتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس آرہے ہوتے تھے۔ میں ان کے پاس جاتا اور ان کی باتیں سنا کرتا تھا، یہاں تک کہ میں نے قرآن مجید کا بہت سا حصہ یاد کرلیا۔ لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے فتح مکہ کا انتظار کررہے تھے۔ جب مکہ فتح ہوگیا تو لوگ ایک ایک کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور کہتے ”یارسول اللہ! ہم فلاں قبیلے کی طرف سے نمائندے ہیں اور ان کے اسلام کی اطلاع دینے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں“ میری والد بھی اپنی قوم کے اسلام کی خبر دینے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب وہ واپس آنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنے میں سے نماز کے لئے اس کو آگے کرو جو قرآن زیادہ جانتا ہے۔ انہوں نے غور کیا، اس وقت میں پانی کے پاس بنے ایک بڑے کمرے میں تھا۔ انہوں نے مجھ سے زیادہ عمدہ قرآن پڑھنے والا کسی کو نہ پایا چنانچہ نماز کے لئے مجھے آگے کردیا۔ میں نوعمر لڑکا تھا اور انہیں نماز پڑھایا کرتا تھا۔

(۳۴۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ ثَوْرٍ الشَّامِيِّ، عَنْ مُهَاصِرِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ مُسْلِمِينَ فِي سَفَرٍ فَلْيَؤُمَّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ، وَإِنْ كَانَ أَصْغَرَهُمْ، فَإِذَا أَمَّهُمْ فَهُوَ أَمِيرُهُمْ، وَذَلِكَ أَمِيرٌ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(عبدالرزاق ۹۲۵۶)

(۳۴۷۶) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تین مسلمان کسی سفر میں ہوں تو ان کی امامت وہ کرائے گا جو ان میں قرآن مجید کا زیادہ قاری ہو خواہ وہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو۔ اور جب وہ ان کی امامت کرائے گا تو وہی ان کا امیر ہوگا۔ یہ وہ امیر تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے امیر قرار دیا ہے۔

(٣٤٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُمْ وَفَدُوا إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَرَادُوا أَنْ يَنْصَرِفُوا قَالُوا: قلنَا لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ يُصَلِّي بِنَا ؟ قَالَ: أَكْثَرُكُمْ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ، أَوْ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ، فَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ أَحَدٌ جَمَعَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا جَمَعْتُ، قَالَ: فَقَدَّمُونِي وَأَنَا غُلاَمٌ، فَكُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ، قَالَ: فَمَا شَهِدْتُ مَجْمَعًا مِنْ جَرْمٍ إلاَّ كُنْتُ إمَامَهُمْ، وَأُصَلِّي على جَنَائِزِهِمْ إلَى يَوْمِي هَذَا. (ابوداؤد ۵۸۸۔ احمد ۵/ ۲۹)

(۳۴۷۷) حضرت عمرو بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ وفد کی صورت میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب واپس جانے لگے تو ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہمیں نماز کون پڑھائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں وہ نماز پڑھائے جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔ حضرت عمرو بن سلمہ فرماتے ہیں کہ اس وقت ہمارے قبیلے میں مجھ سے زیادہ قرآن کا یاد کرنے والا کوئی نہ تھا۔ چنانچہ میرے نوعمر ہونے کے باوجود لوگوں نے مجھے آگے کر دیا۔ پس میں انہیں نماز پڑھایا کرتا تھا اور میرے اوپر ایک چادر ہوتی تھی۔ میں قبیلہ جرم کی جس مجلس میں بھی ہوتا میں ہی نماز پڑھاتا، اور میں اب تک ان کے جنازے پڑھا رہا ہوں۔

(٣٤٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: يَؤُمُّ الْقَوْمَ، أَقْرَؤُهُمْ.

(۳۴۷۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کو جاننے والا لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔

(٣٤٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: يَؤُمُّ الْقَوْمَ، أَفْقَهُهُمْ.

(۳۴۷۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ دین کی سمجھ رکھنے والا لوگوں کو نماز پڑھائے گا۔

(٣٤٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ الْمُهَاجِرِينَ حِينَ أَقْبَلُوا مِنْ مَكَّةَ نَزَلُوا إلَى جَنْبِ قُبَاءَ، فَأَمَّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، لأَنَّهُ كَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا، وَفِيهِمْ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الأَسَدِ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۴۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین جب مکہ سے واپس آئے تو قباء کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ اس موقع پر حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہ ان کی امامت کراتے، کیونکہ وہ ان میں سب سے زیادہ قرآن کو جاننے والے تھے۔ ان لوگوں میں حضرت ابو سلمہ بن عبدالاسد اور حضرت عمر بن خطاب بھی ہوتے تھے۔

(۱۱۹) من قَالَ إذَا سَمِعَ الْمُنَادِي فَلْيُجِبْ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب اذان سنے تو اذان کا جواب دے

(۳٤٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: فَقَدَ عُمَرُ رَجُلاً فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ فَأَرْسَلَ إلَيْهِ، فَجَاءَ فَقَالَ: أَيْنَ كُنْت؟ فَقَالَ: كُنْتُ مَرِيضًا وَلَوْلا أَنَّ رَسُولَكَ أَتَانِي مَا خَرَجْت، فَقَالَ عُمَرُ: فَإِنْ كُنْتَ خَارِجًا إلَى أَحَدٍ فَاخْرُجْ إلَى الصَّلاَةِ.

(۳۴۸۱) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز میں نظر نہ آئے، آپ نے انہیں پیغام دے کر بلایا۔ وہ آئے تو حضرت عمر نے پوچھا کہ تم کہاں تھے؟ انہوں نے کہا کہ میں بیمار تھا، اگر آپ کا قاصد مجھے بلانے نہ آتا تو میں نہ آتا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ جب تم کسی کی طرف جاسکتے ہو تو نماز کے لئے بھی جاؤ۔

(۳٤٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِي، ثُمَّ لَمْ يُجِبْهُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، فَلاَ صَلاَةَ لَهُ.

(۳۴۸۲) حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی مؤذن کی آواز سنے اور بغیر عذر کے اس کا جواب نہ دے تو اس کی نماز نہیں ہے۔

(۳٤٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِي، ثُمَّ لَمْ يُجِبْ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، فَلاَ صَلاَةَ لَهُ. (ابوداؤد ۵۵۲)

(۳۴۸۳) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جو شخص مؤذن کی آواز سنے اور بغیر عذر کے اس کا جواب نہ دے تو اس کی نماز نہیں ہے۔

(۳٤٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي نَجِيحٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لأَنْ يَمْتَلِئَ أُذُنُ ابْنِ آدَمَ رَصَاصًا مُذَابًا، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْمَعَ الْمُنَادِيَ، ثُمَّ لاَ يُجِيبُهُ.

(۳۴۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن آدم کا کان پگھلے ہوئے تانبے سے بھر جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ منادی کی آواز سن کر اس کا جواب نہ دے۔

(۳٤٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عن سفيان، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِي فَلَمْ يُجِبْهُ، لَمْ يُرِدْ خَيْرًا، وَلَمْ يُرَدْ بِهِ.

(۳۴۸۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص مؤذن کی آواز سنے اور اس کا جواب نہ دے، تو نہ اس نے خیر کا ارادہ کیا اور نہ اس کے ساتھ خیر کا ارادہ کیا گیا۔

(۳٤۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عن أبى مُوسَى الْهِلاَلِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِي، ثُمَّ لَمْ يُجِبْ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، فَلاَ صَلاَةَ لَهُ.

(۳۴۸۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مؤذن کی آواز سنے اور بغیر عذر کے اس کا جواب نہ دے تو اس کی نماز نہیں ہے۔

(۳٤۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: خَرَجَ عُثْمَانُ وَقَدْ غَسَلَ أحد شِقَّيْ رَأْسِهِ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُنَادِيَ جَاءَ فَأَعْجَلَنِي، فَكَرِهْتُ أَنْ أَحْبِسَهُ.

(۳۴۸۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ایک مرتبہ باہر تشریف لائے، انہوں نے اپنا آدھا سر دھو رکھا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ مؤذن آ گیا تھا، لہٰذا مجھے جلدی لگ گئی اور مجھے یہ بات ناپسند معلوم ہوئی کہ میں اسے روکوں۔

(۳٤۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لاَ صَلاَةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إِلاَّ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: قِيلَ له: وَمَنْ جَارُ الْمَسْجِدِ ؟ قَالَ: مَنْ أَسْمَعَهُ الْمُنَادِي.

(۳۴۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد کے پڑوسی کی نماز صرف مسجد میں ہوتی ہے۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ مسجد کا پڑوسی کون ہے؟ فرمایا جو مؤذن کی آواز سنتا ہے۔

(۳٤۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ، لَمْ تُجَاوِزْ صَلاَتُهُ رَأْسَهُ، إِلاَّ بِالْعُذْرِ.

(۳۴۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور بغیر عذر نماز کے لئے نہ آئے، تو اس کی نماز سر سے تجاوز نہیں کرتی۔

(۳٤۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: إِنْ كُنْتَ مُجِيبَ دَعْوَةٍ، فَأَجِبْ دَاعِيَ اللهِ.

(۳۴۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم نے کسی پکارنے والے کی پکار پر لبیک کہنا ہو تو اللہ کے داعی کی پکار پر لبیک کہو۔

(۳٤۹۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: اسْتَقَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْعِشَاءِ، يَعْنِي الْعَتَمَةَ، قَالَ: فَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلاَةِ فَيُنَادَى بِهَا، ثُمَّ آتِيَ قَوْمًا فِي بُيُوتِهِمْ فَأُحَرِّقَهَا عَلَيْهِمْ، لاَ يَشْهَدُونَ الصَّلاَةَ.

(۳۴۹۱) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ ایک رات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کو مختصر پڑھایا پھر فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں کسی کو نماز پڑھانے کا کہوں، پھر اذان دی جائے، اور میں ان لوگوں کے گھروں میں جا کر انہیں جلا دوں جو نماز کے لئے مسجد میں نہیں آتے۔

(٣٤٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: جَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ الْمَدِينَةَ أَرْضُ هَوَامٍّ وَسِبَاخٍ، فَهَلْ لِي رُخْصَةٌ أَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي بَيْتِي ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَسْمَعُ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَحَيَّهَلًا. (حاکم ۲۴۷)

(۳۴۹۲) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابن ام مکتوم نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مدینہ میں بہت سے حشرات اور دلدلی جگہیں ہیں، کیا میرے لئے رخصت ہے کہ میں عشاء اور فجر کی نماز اپنے گھر میں پڑھ لوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ سنتے ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر نماز کے لئے ضرور آؤ۔

(٣٤٩٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَزِينٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ ضَرِيرٌ شَاسِعُ الدَّارِ، وَلَيْسَ لِي قَائِدٌ يُلَازِمُنِي، فَلِي رُخْصَةٌ أَنْ لَا آتِيَ الْمَسْجِدَ ؟ أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: لَا. (ابو داؤد ۵۵۳۔ احمد ۳/ ۴۲۳)

(۳۴۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں ایک نابینا آدمی ہوں اور میرا گھر دور ہے۔ اور میرے پاس کوئی ایسا شخص بھی نہیں جو مجھے پکڑ کر مسجد میں لا سکے۔ کیا میرے لئے رخصت ہے کہ میں مسجد میں نہ آؤں؟ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں۔

(٣٤٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اخْتَلَفَ إِلَيْهِ رَجُلٌ شَهْرًا يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ، وَلَا يَشْهَدُ جُمُعَةً، وَلَا جَمَاعَةً، مَاتَ ؟ قَالَ: فِي النَّارِ.

(۳۴۹۴) حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس کے پاس ایک آدمی نے آکر سوال کیا کہ آدمی دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت کرتا ہے لیکن جمعہ اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتا، اگر وہ مرگیا تو کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا وہ جہنم میں جائے گا۔

(۱۲۰) مَنْ كَانَ يَقْعُدُ خَلْفَهُ رَجُلٌ يَحْفَظُ صَلَاتَهُ

جو حضرات نماز کی حفاظت کے لئے پیچھے کسی کو بٹھاتے تھے

(٣٤٩٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ جَهْمِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ ؛ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ يَقْعُدُ خَلْفَهُ رَجُلٌ يَحْفَظ عَليه صَلَاتَهُ.

(۳۴۹۵) حضرت جہم بن ابی سبرہ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر بن عوام اپنے پیچھے ایک آدمی کو بٹھاتے تھے جو ان کی نماز کا خیال رکھتا تھا۔

(٣٤٩٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثنا أَبُو هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخَافُ

النِّسْيَانَ، قَالَ: فَكَانَ إِذَا صَلَّى وَكَّلَ رَجُلاً فَيَلْحَظُ إِلَيْهِ، فَإِنْ رَآهُ قَامَ قَامَ، وَإِنْ رَآهُ قَعَدَ قَعَدَ.

(۳۴۹۶) حضرت محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھولنے کا خوف تھا، لہٰذا جب وہ نماز پڑھتے تو ایک آدمی کے ذمے لگا دیتے کہ وہ آپ کی نماز کا دھیان رکھتا، پس اگر اسے کھڑا دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے اور اگر اسے بیٹھا ہوا دیکھتے تو بیٹھ جاتے۔

(۳٤۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ الرُّكَيْنِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَسْمَاءَ وَهِيَ تُصَلِّي وَهِيَ عَجُوزٌ، وَامْرَأَةٌ تَقُولُ لَهَا: ارْكَعِي وَاسْجُدِي.

(۳۴۹۷) حضرت رکین فرماتے ہیں کہ میں حضرت اسماء کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ بوڑھی تھیں اور نماز پڑھ رہی تھیں، ایک عورت ان سے کہہ رہی تھی "رکوع کیجئے، سجدہ کیجئے"

(۱۳۱) فی الرجل يُصَلِّي مَحْلُولَةٌ أَزْرَارُهُ

اس شخص کا بیان جوازار باندھ کر نماز پڑھے

(۳٤۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَن سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنِّي أَتَصَيَّدُ فَأُصَلِّي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَزُرَّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ. (ابوداؤد ۶۳۲۔ ابن خزيمة ۷۷۸)

(۳۴۹۸) حضرت سلمہ بن اکوع نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں ایک شکاری آدمی ہوں، کیا میں ایک قمیص میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں، البتہ اسے باندھ لو خواہ ایک کانٹے سے ہی۔

(۳٤۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمًا وَهُوَ يُصَلِّي مُحَلَّلَةٌ أَزْرَارُهُ.

(۳۴۹۹) حضرت کثیر بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم کو ازار باندھ کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۱۳۲) متى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ

بچے کو نماز کا کب کہا جائے گا؟

(۳۵۰۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ سَبْعَ سِنِينَ فَأْمُرُوهُ بِالصَّلَاةِ، فَإِذَا بَلَغَ عَشْرًا فَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا. (ترمذی ۴۰۷۔ ابوداؤد ۴۹۵)

(۳۵۰۰) حضرت سبرہ بن معبد جہنی کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم

دو، اگر دس سال کا ہوکر بھی نماز چھوڑے تو اسے مارو۔

(۳۵۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوا سَبْعًا، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا إِذَا بَلَغُوا عَشْرًا، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ. (ابو داؤد ۴۹۷۔ احمد ۲/ ۱۸۰)

(۳۵۰۱) نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو، اگر وہ دس سال کے ہوکر بھی نماز نہ پڑھیں تو انہیں مارو اور ان کے بستر الگ الگ کردو۔

(۳۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ يُونُسَ خَادِمُ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَتْ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَيْقِظُوا الصَّبِيَّ يُصَلِّي وَلَوْ سَجْدَةً.

(۳۵۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ بچے کو نماز کے لئے جگاؤ، وہ نماز پڑھے خواہ ایک سجدہ ہی کیوں نہ کرے۔

(۳۵۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ، عَنْ جَدَّةٍ لَهَا ؛ أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ تُوقِظُ صَبِيًّا لَهَا يُصَلِّي وَهُوَ يَتَلَكَّأُ، فَقَالَ: دَعِيهِ فَلَيْسَتْ عَلَيْهِ حَتَّى يَعْقِلَهَا.

(۳۵۰۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایک عورت کے پاس سے گذرے وہ اپنے بچے کو نماز کے لئے جگا رہی تھی، اور وہ ضد کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو، بالغ ہونے تک اس پر نماز فرض نہیں ہے۔

(۳۵۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: يُعَلَّمُ الصَّبِيُّ الصَّلَاةَ إِذَا عَرَفَ يَمِينَهُ مِنْ شِمَالِهِ.

(۳۵۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بچے کو اس وقت نماز سکھائی جائے گی جب اسے دائیں اور بائیں کی تمیز ہو جائے۔

(۳۵۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَحَفْصٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُعَلَّمُ الصَّبِيُّ الصَّلَاةَ إِذَا اثَّغَرَ.

(۳۵۰۵) حضرت اعمش کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بچے کو اس وقت نماز سکھایا کرتے تھے جب اس کے دودھ کے دانت ایک مرتبہ ٹوٹ کر نکل آتے تھے۔

(۳۵۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يُعَلِّمُونَ الصِّبْيَانَ الصَّلَاةَ إِذَا اثَّغَرُوا.

(۳۵۰۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف بچوں کو نماز اس وقت سکھایا کرتے تھے جب ان کے دودھ کے دانت ایک مرتبہ ٹوٹ کر دوبارہ نکل آیا کرتے تھے۔

(۳۵۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيهِ الصَّلَاةَ إِذَا عَقَلُوا، وَالصَّوْمَ إِذَا أَطَاقُوا.

(۳۵۰۷) حضرت عروہ بچوں کو نماز اس وقت سکھاتے جب ان میں عقل آجاتی اور روزہ اس وقت رکھواتے تھے جب ان میں اس کی طاقت ہوتی۔

(۳۵۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْيَحْصُبِيِّ، قَالَ: يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلَاةِ إِذَا عَدَّ عِشْرِينَ.

(۳۵۰۸) حضرت عبدالرحمن یحصبی فرماتے ہیں کہ جب بچہ بیس تک گننے لگے تو اسے نماز کا حکم دیا جائے گا۔

(۳۵۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنِ امْرَأَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْيَحْصُبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْيَحْصُبِيِّ، بِمِثْلِهِ.

(۳۵۰۹) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۳۵۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِهَا إِذَا بَلَغَ السَّبْعَ، وَيُضْرَبُ عَلَيْهَا إِذَا بَلَغَ عَشْرًا

(۳۵۱۰) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ بچہ جب سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دیا جائے گا اور دس سال کا ہونے پر اسے نماز چھوڑنے کی وجہ سے مارا جائے گا۔

(۳۵۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: يُؤْمَرُ بِهَا إِذَا بَلَغَ حُلُمَهُ.

(۳۵۱۱) حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں کہ بچہ جب بالغ ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دیا جائے گا۔

(۳۵۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ يُعَلَّمُ الصَّبِيُّ الصَّلَاةَ مَا بَيْنَ سَبْعِ سِنِينَ إِلَى عَشْرِ سِنِينَ.

(۳۵۱۲) حضرت ابواسحاق بچے کو نماز اس وقت سکھایا کرتے تھے جب اس کی عمر سات سال سے دس سال کے درمیان ہوتی۔

(۳۵۱۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يَأْمُرُ الصِّبْيَانَ أَنْ يُصَلُّوا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فَيُقَالُ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ وَقْتِهَا فَيَقُولُ هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَنَامُوا عَنْهَا.

(۳۵۱۳) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین بچوں کو حکم دیتے تھے کہ ظہر اور عصر کی نماز کو اکٹھا پڑھیں اور مغرب وعشاء کی نماز اکٹھا پڑھ لیں۔ کسی نے ان سے کہا کہ اس طرح تو وہ بغیر وقت کے نماز پڑھیں گے۔ حضرت علی بن حسین نے فرمایا کہ یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ نماز پڑھے بغیر سو جائیں۔

(۳۵۱۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: يُعَلَّمُ الصَّبِيُّ الصَّلَاةَ إِذَا عَرَفَ يَمِينَهُ مِنْ شِمَالِهِ.

(۳۵۱۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ بچے کو نماز اس وقت سکھائی جائے گی جب وہ دائیں اور بائیں کی تمیز کرنے لگے۔

(۳۵۱۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

(۳۵۱۵) حضرت ابن عمر سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۳۵۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ حَافِظُوا عَلَى أَبْنَائِكُمْ عَلَى الصَّلاَةِ.

(۳۵۱۶) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ بچوں کو نماز کا عادی بناؤ۔

(۱۳۳) مَا يَسْتَحِبُّ أَنْ يُعَلَّمَهُ الصَّبِيُّ أَوَّلَ مَا يَتعَلَّمُ

سب سے پہلے بچے کو کیا چیز سکھائی جائے گی؟

(۳۵۱۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: كَانَ الْغُلاَمُ إِذَا أَفْصَحَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الآيَةَ سَبْعَ مَرَّاتٍ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ﴾. (عبدالرزاق ۷۹۷۶)

(۳۵۱۷) حضرت عمرو بن شعیب کہتے ہیں کہ بنوعبد المطلب میں جب کوئی بچہ بولنے لگتا تو حضور ﷺ اسے سات مرتبہ یہ آیت سکھاتے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی کوئی اولاد نہیں، اور بادشاہت میں اس کا کوئی شریک بھی نہیں ہے۔

(۳۵۱۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يُعَلِّمُ وَلَدَهُ يَقُولُ قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ.

(۳۵۱۸) حضرت علی بن حسین اپنے بچے کو یہ سکھایا کرتے تھے (ترجمہ) میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے شیطان کا انکار کیا۔

(۳۵۱۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْعَوَّامِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُلَقِّنُوا الصَّبِيَّ الصَّلاَةَ وَيُعْرِبُ أَوَّلَ مَا يَتَكَلَّمُ يَقُولُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَيَكُونُ ذَلِكَ أَوَّلَ شَيْءٍ يَتَكَلَّمُ بِهِ.

(۳۵۱۹) حضرت ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو پسند کرتے تھے کہ بچہ کو نماز کی تلقین کریں اور بچہ جب بولنے لگے تو اسے سب سے پہلے لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ سکھائیں۔ وہ چاہتے تھے کہ بچے کی زبان سے سب سے پہلے یہی کلمہ نکلنا چاہئے۔

(۱۳۴) فِي إِمَامَةِ الْغُلاَمِ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ

بالغ ہونے سے پہلے لڑکے کی امامت کا حکم

(۳۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ الأَشْعَثَ قَدَّمَ غُلاَمًا فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا قَدَّمْتُ الْقُرْآنَ.

(۳۵۲۰) حضرت ہمام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت اشعث نے ایک لڑکے کو نماز کے لئے آگے کر دیا۔ ان پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے قرآن کو آگے کیا ہے۔

(۳۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الأَشْعَثُ، قَدَّمَ غُلاَمًا فَعَابُوا ذَلِكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا قَدَّمْتُهُ،

وَلَکِنِّی قَدَّمْتُ الْقُرْآنَ.

(۳۵۲۱) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت اشعث تشریف لائے تو انہوں نے ایک لڑکے کو نماز کے لئے آگے کیا تو لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ اس پر حضرت اشعث نے فرمایا کہ میں نے اسے آگے نہیں کیا بلکہ میں نے تو قرآن کو آگے کیا ہے۔

(۳۵۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَؤُمَّ الْغُلاَمُ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ.

(۳۵۲۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ بچہ بالغ ہونے سے پہلے ماہِ رمضان میں امامت کرائے۔

(۳۵۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَؤُمَّ الْغُلاَمُ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ.

(۳۵۲۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ بچہ بالغ ہونے سے پہلے امامت کرائے۔

(۳۵۲٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالاَ: لاَ يَؤُمُّ الْغُلاَمُ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ فِي الْفَرِيضَةِ وَلاَ غَيْرِهَا.

(۳۵۲۴) حضرت عطاء اور حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ بچہ بالغ ہونے سے پہلے فرض اور نفل میں امامت نہیں کرا سکتا۔

(۳۵۲۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لاَ يَؤُمُّ الْغُلاَمُ حَتَّى يَحْتَلِمَ.

(۳۵۲۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بچہ بالغ ہونے تک امامت نہیں کرا سکتا۔

(۳۵۲٦) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ جَرَّاحٍ أَبُو عِصَامٍ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: لاَ يَؤُمُّ غُلاَمٌ حَتَّى يَحْتَلِمَ.

(۳۵۲۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ بچہ بالغ ہونے تک امامت نہیں کرا سکتا۔

(۱۲۵) مَنْ كَرِهَ التَّمَطِّيَ فِي الصَّلاَةِ

جو حضرات نماز میں انگڑائی لینے کو مکروہ خیال فرماتے ہیں

(۳۵۲۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ التَّمَطِّي عِنْدَ النِّسَاءِ، وَفِي الصَّلاَةِ.

(۳۵۲۷) حضرت ابراہیم عورتوں کے پاس اور نماز میں انگڑائی لینے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۳۵۲۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ لَيْثٍ، قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: التَّمَطِّي يَنْقُصُ الصَّلاَةَ.

(۳۵۲۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ انگڑائی نماز کو ناقص بنا دیتی ہے۔

(۱۳۶) فِي إِعْرَاءِ الْمَنَاكِبِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کندھے ننگے کرنے کا حکم

(۳۵۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأحمر ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

(۳۵۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کہ کندھوں پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

(۳۵۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَهُ.

(مسلم ۲۷۷۔ ابوداؤد ۶۳۶)

(۳۵۳۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۳۵۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدْ رِدَاءً يُصَلِّي فِيهِ، وَضَعَ عَلَى عَاتِقِهِ عِقَالاً ثُمَّ صَلَّى.

(۳۵۳۱) حضرت ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک جب نماز پڑھنے کے لئے انہیں کوئی چادر وغیرہ نہ ملتی تو اپنے کندھوں پر رسی ڈال کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۳۵۳۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ إِعْرَاءَ الْمَنَاكِبِ فِي الصَّلَاةِ.

(۳۵۳۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف نماز میں کندھوں کے ننگا کرنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۳۵۳۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ يَقُولُ: لاَ يُصَلِّي الرَّجُلُ، إِلاَّ وَهُوَ مُخَمِّرٌ عَاتِقَهُ.

(۳۵۳۳) حضرت محمد بن علی فرمایا کرتے تھے کہ آدمی کو کندھے ڈھانپ کر نماز پڑھنی چاہئے۔

(۱۳۷) فِي الإِمَامِ وَالأَمِيرِ يُؤْذِنُهُ بِالإِقَامَةِ

امام اور امیر کو نماز کے کھڑے ہونے کی خبر دینے کا حکم

(۳۵۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ مَكَّةَ أَتَاهُ أَبُو مَحْذُورَةَ وَقَدْ أَذَّنَ، فَقَالَ: الصَّلاَةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ، قَالَ: وَيْحَكَ، أَمَجْنُونٌ أَنْتَ ؟ أَمَا كَانَ فِي دُعَائِكَ الَّذِي دَعَوْتَنَا مَا نَأْتِيكَ حَتَّى تَأْتِيَنَا.

(۳۵۳۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے تو حضرت ابو محذورہ اذان دینے کے بعد ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! نماز کا وقت ہو گیا، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا کہ کیا تم پاگل ہو؟ کیا ہمارے مسجد میں حاضر ہونے کے واسطے وہ پکار کافی نہیں جو تم دے چکے ہو۔

(۳۵۲۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، قَالَ: كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا اسْتَبْطَأَ الْقَوْمَ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ.

(۳۵۳۵) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ نماز کے لئے آنے میں دیر کر دیتے تو مؤذن یہ کلمات کہا کرتے تھے: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ.

(۱۲۸) مَنْ قَالَ إِذَا كُنْتَ فِي سَفَرٍ فَقُلْتَ أَزَالَتِ الشَّمْسُ أَمْ لَا ؟

جب آپ سفر میں ہوں اور آپ کو شک ہو جائے کہ سورج زائل ہو گیا یا نہیں تو کیا کریں؟

(۳۵۲۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مِسْحَاجِ بْنِ مُوسَى الضَّبِّيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو: إِذَا كُنْتَ فِي سَفَرٍ، فَقُلْتُ: أَزَالَتِ الشَّمْسُ، أَوْ لَمْ تَزُلْ، أَوِ انْتَصَفَ النَّهَارُ، أَوْ لَمْ يَنْتَصِفْ، فَصَلِّ قَبْلَ أَنْ تَرْتَحِلَ.

(۳۵۳۶) حضرت انس بن مالک نے حضرت محمد بن عمرو سے فرمایا کہ جب آپ سفر میں ہوں اور آپ کو شک ہو جائے کہ سورج زائل ہو گیا یا نہیں، یا آدھا دن گذر گیا ہے یا نہیں گذرا تو کوچ کرنے سے پہلے ظہر کی نماز پڑھ لیں۔

(۳۵۲۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ: إِذَا كُنْتَ فِي سَفَرٍ ، فَقُلْتُ : زَالَتِ الشَّمْسُ ، أَوْ لَمْ تَزُلْ ، فَصَلِّ.

(۳۵۳۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جب آپ سفر میں ہوں اور آپ کو شک ہو جائے کہ سورج زائل ہو گیا یا نہیں تو نماز پڑھ لیں۔

(۳۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَمْزَةَ الضَّبِّيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلاً لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: وَإِنْ كَانَ نِصْفَ النَّهَارِ ؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ نِصْفَ النَّهَارِ. (ابوداؤد ۱۱۹۸۔ احمد ۳/ ۱۳۰)

(۳۵۳۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ قیام فرماتے تو وہاں اسے اس وقت تک کوچ نہیں کرتے تھے جب تک ظہر کی نماز نہ پڑھ لیں۔ یہ سن کر محمد بن عمرو نے عرض کیا خواہ ابھی آدھا دن گذرا ہوتا؟ فرمایا ہاں، خواہ آدھا دن

گذرا ہوتا۔

(۱۲۹) مَنْ كَانَ يَشْهَدُ الصَّلاَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ لاَ يَدَعُهَا

جو حضرات بیماری کی حالت میں بھی جماعت سے نماز پڑھا کرتے تھے

(۳۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ بِهِ مَرَضٌ، فَكَانَ تُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَى الصَّلاَةِ، فَيُقَالُ لَهُ: يَا أَبَا زَيْدٍ، إِنَّكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فِي عُذْرٍ، فَيَقُولُ: أَجَلْ، وَلَكِنِّي أَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ يَقُولُ: حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ، فَمَنْ سَمِعَهَا فَلْيَأْتِهَا وَلَوْ حَبْوًا، وَلَوْ زَحْفًا.

(۳۵۳۹) حضرت ابوحیان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کو کوئی بیماری تھی، وہ دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں آیا کرتے تھے۔ کسی نے ان سے کہا کہ اے ابو یزید! آپ معذور ہیں، اگر چاہیں تو نماز کے لئے نہ آئیں۔ فرمایا کہ ہاں تم ٹھیک کہتے ہو، لیکن میں مؤذن کی آواز سنتا ہوں جب وہ کہتا ہے نماز کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف آؤ تو جو یہ سنے اسے نماز کے لئے آنا چاہئے خواہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کر ہی کیوں نہ آئے۔

(۳۵۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُحْمَلُ وَهُوَ مَرِيضٌ إِلَى الْمَسْجِدِ.

(۳۵۴۰) حضرت سعد بن عبیدہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن کو حالت مرض میں اٹھا کر مسجد کی طرف لایا جاتا تھا۔

(۳۵۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَإِنَّهُ لَيُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى دَخَلَ فِي الصَّفِّ.

(بخاری ۷۱۳)

(۳۵۴۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو دیکھا کہ مرض الوفات میں آپ دو آدمیوں کے سہارے چل کر گئے اور صف میں جا کر کھڑے ہوگئے۔

(۳۵۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ شَيْخٍ يُكَنَّى أَبَا سَهْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: مَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مُنْذُ ثَلاَثِينَ سَنَةً، إِلاَّ وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ.

(۳۵۴۲) حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ تیس سال سے جب بھی مؤذن اذان دیتا ہے میں مسجد میں ہوتا ہوں۔

(۳۵۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: مَا كَانُوا يُرَخِّصُونَ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ، إِلاَّ لِخَائِفٍ، أَوْ مَرِيضٍ.

(۳۵۴۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف جماعت چھوڑنے کی اجازت صرف مریض کو اور اس شخص کو دیتے تھے جسے دشمن کا

خوف ہو۔

(۱۳۰) مَا قَالُوا فِي إِقَامَةِ الصَّفِّ

صف کی درستگی کے بارے میں احکامات

(۳۵۴۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْتَدِلُوا فِي صُفُوفِكُمْ وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي، قَالَ أَنَسٌ: لَقَدْ رَأَيْت أَحَدَنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ، وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ، وَلَوْ ذَهَبْتَ تَفْعَلَ ذَلِكَ لَتَرَى أَحَدَهُمْ كَأَنَّهُ بَغْلٌ شَمُوسٌ.

(بخاری ۷۲۵۔ احمد ۳/ ۱۰۳)

(۳۵۴۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صفوں کے درمیان اعتدال رکھو اور جڑ جڑ کر کھڑے ہو جاؤ، میں تمہیں اپنی کمر کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم اس طرح نماز میں کھڑے ہوتے تھے کہ ہمارا کندھا دوسرے کے کندھے سے اور ہمارا پاؤں دوسرے کے پاؤں سے جڑا ہوتا تھا، جب لوگوں نے اس احتیاط کو چھوڑ دیا تو وہ سرکش خچر کی طرح نظر آنے لگے۔

(۳۵۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَيُقَوِّمُ الصُّفُوفَ كَمَا تُقَوَّمُ الْقِدَاحُ، فَأَبْصَرَ يَوْمًا صَدْرَ رَجُلٍ خَارِجًا مِنَ الصَّفِّ، فَقَالَ: لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ. (مسلم ۳۲۵۔ ابو داؤد ۶۶۵)

(۳۵۴۵) حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس طرح صفوں کو سیدھا کر رہے تھے جس طرح تیر سیدھا کیا جاتا ہے۔ آپ نے ایک دن ایک آدمی کا سینہ صف سے آگے بڑھا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ تم اپنی صفوں کو سیدھا کر لو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے نفرت ڈال دے گا۔

(۳۵۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ لاَ يَتَخَلَّلُكُمْ كَأَوْلاَدِ الْحَذَفِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا أَوْلاَدُ الْحَذَفِ ؟ قَالَ: ضَأْنٌ سُودٌ جُرْدٌ تَكُونُ بِأَرْضِ الْيَمَنِ. (ابو داؤد ۶۶۴۔ احمد ۴/ ۲۹۷)

(۳۵۴۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی صفوں کو سیدھا رکھو اور حذف کے بچوں کی طرح آگے پیچھے نہ رہو۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! حذف کے بچے کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ حذف کالی اور بغیر بالوں کی بھیڑ ہے جو یمن میں ہوتی ہے۔

(۳۵٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلاَةِ وَيَقُولُ: اسْتَوُوا، وَلاَ تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، لِيَلِيَنِّي مِنْكُمْ أُولُوا الأَحْلاَمِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلاَفًا.

(مسلم ۱۲۲۔ ابو داؤد ٦٧٤)

(۳۵۴۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کندھوں کو ہاتھ لگا کر صفیں درست کرتے اور فرماتے کہ صفیں سیدھی رکھو، آگے پیچھے مت کھڑے ہو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دے گا۔ تم میں سے عقل اور دانش والے لوگ نماز میں میرے قریب کھڑے ہوں اور ان کے بعد وہ کھڑے ہوں جو سمجھ میں ان سے کم ہیں۔ حضرت ابو مسعود فرماتے ہیں کہ آج تمہارا اتنا زیادہ اختلاف صفیں سیدھی نہ کرنے کی وجہ سے ہے۔

(۳۵٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ مِنْ حُسْنِ الصَّلاَةِ إِقَامَةَ الصف. (بخاری ۷۲۳۔ مسلم ۱۲۴)

(۳۵۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صفیں سیدھی رکھو، کیونکہ صفیں سیدھی رکھنا نماز کا حسن ہے۔

(۳۵٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ، قَالَ: صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ، فَلَمَّا انْفَتَلَ قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا، فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلاَتَنَا، فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ.

(۳۵۴۹) حضرت حطان بن عبد اللہ رقاشی کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں ہمارے لئے دین کو بیان کیا اور ہمیں نماز کا طریقہ سکھایا۔ اس بیان میں آپ نے فرمایا "جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفیں سیدھی کرو"

(۳۵۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ يُقِيمُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُدَّامَهُ لإِقَامَةِ الصَّفِّ.

(۳۵۵۰) حضرت ابو عثمان کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفیں سیدھی کرنے کے لئے اپنے آگے کھڑا کیا کرتے تھے۔

(۳۵۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأَى فِي الصَّفِّ شَيْئًا، فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا، يَعْنِي وَكِيعٌ، فَعَدَّلَهُ.

(۳۵۵۱) حضرت عبد اللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے کسی آدمی کو صف میں آگے بڑھا ہوا دیکھا تو اسے ہاتھ کے اشارہ

سے پیچھے کیا۔

(۳۵۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ يَقُولُ: اسْتَوُوا وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ إِقَامَةَ الصَّفِّ، قَالَ: وَكَانَ لَا يُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَهُ رِجَالٌ قَدْ وَكَّلَهُمْ بِإِقَامَةِ الصُّفُوفِ.

(۳۵۵۲) حضرت مالک بن ابی عامر فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان فرمایا کرتے تھے کہ برابر کھڑے ہو اور کندھوں کو بھی برابر رکھو۔ اس لئے کہ نماز کا کمال صفوں کے سیدھا ہونے میں ہے۔ حضرت عثمان اس وقت تک تکبیر تحریمہ نہیں کہتے تھے جب تک وہ آدمی آکر انہیں اطلاع نہ دے دیتے جنہیں آپ نے صفیں سیدھی کرنے پر مقرر کیا ہوتا تھا۔

(۳۵۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، وَأَصْحَابِ عَلِيٍّ قَالُوا: كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ: اسْتَوُوا تَسْتَوِ قُلُوبُكُمْ، وَتَرَاصُّوا تَرَاحَمُوا.

(۳۵۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ صفیں سیدھی کرو تمہارے دل سیدھے ہو جائیں گے، ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہو اور ایک دوسرے پر رحم کرو۔

(۳۵۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنْ سُوَيْدٍ، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: كَانَ يُسَوِّي مَنَاكِبَنَا وَأَقْدَامَنَا فِي الصَّلَاةِ.

(۳۵۵۴) حضرت سوید کہتے ہیں کہ حضرت بلال نماز میں ہمارے کندھوں اور ہمارے قدموں کو برابر کیا کرتے تھے۔

(۳۵۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: سَوُّوا صُفُوفَكُمْ.

(۳۵۵۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ صفیں سیدھی رکھو۔

(۳۵۵٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: سَوُّوا الصُّفُوفَ وَتَرَاصُّوا، لَا تَتَخَلَّلُكُمُ الشَّيَاطِينُ، كَأَنَّهَا بَنَاتُ حَذَفٍ.

(۳۵۵٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف کہا کرتے تھے کہ صفیں سیدھی رکھو اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہو، کہیں شیطان بھیڑ کے بچوں کی صورت میں تمہارے درمیان نہ گھس جائے۔

(۳۵۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشَدَّ تَعَاهُدًا لِلصَّفِّ مِنْ عُمَرَ، إِنْ كَانَ لَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ حَتَّى إِذَا قُلْنَا قَدْ كَبَّرَ، الْتَفَتَ فَنَظَرَ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْأَقْدَامِ، وَإِنْ كَانَ يَبْعَثُ رِجَالًا يَطْرُدُونَ النَّاسَ حَتَّى يُلْحِقُوهُمْ بِالصُّفُوفِ.

(۳۵۵۷) حضرت ابوعثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو صفوں کو سیدھا کرنے میں احتیاط سے کام لیتے نہیں

دیکھا۔ بعض اوقات ایسا ہوتا کہ وہ قبلے کی طرف رخ کر کے تکبیر کہنے لگتے تو پیچھے مڑ کر ہمارے کندھوں اور قدموں کو دیکھتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے آدمی بھیجا کرتے تھے جو لوگوں کو صفوں میں کھڑا کرتے تھے۔

(۳۵۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى ثَلاَثَةٍ : الْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي الصَّلاَةِ ، وَإِلَى الرَّجُلِ يُقَاتِلُ وَرَاءَ أَصْحَابِهِ ، وَإِلَى الرَّجُلِ يَقُومُ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ.

(۳۵۵۸) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کو دیکھ کر مسکراتے ہیں، ایک وہ لوگ جو نماز کے لئے صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔ دوسرا وہ آدمی جو اپنے ساتھیوں کے آگے لڑائی کرتا ہے اور تیسرا وہ جو رات کی تاریکیوں میں قیام کرتا ہے۔

(۳۵۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلاَئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا ؟ قَالُوا : وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلاَئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا ؟ قَالَ : يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الأُولَى ، وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ. (مسلم ۱۱۹۔ ابوداؤد ۶۶۱)

(۳۵۵۹) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے پاس صفیں بناتے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ فرشتے اپنے رب کے پاس کیسے صفیں بناتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ پہلے اگلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صفوں میں مل مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

(۳۵۶۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَوُّوا صُفُوفَكُمْ ، وَأَحْسِنُوا رُكُوعَكُمْ وَسُجُودَكُمْ. (احمد ۲/ ۲۳۴)

(۳۵۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنی صفوں کو سیدھا کرو اور رکوع وسجود کو اچھے طریقے سے ادا کرو۔

(۱۳۱) مَا يُقْرَأُ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ

فجر کی نماز میں کہاں سے تلاوت کی جائے؟

(۳۵۶۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْفَجْرِ : ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾. (مسلم ۱۶۵۔ ترمذی ۳۰۶)

(۳۵۶۱) حضرت قطبہ بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں (سورۃ ق کی آیت نمبر ۱۰) ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾ سے تلاوت فرمائی۔

(٣٥٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْفَجْرِ: ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ﴾. (مسلم ۱۶۴۔ احمد ۴/ ۳۰۷)

(۳۵۶۲) حضرت عمرو بن حریث کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فجر کی نماز میں (سورۃ التکویر کی آیت نمبر ۱۷) ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ﴾ سے تلاوت فرمائی۔

(٣٥٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ عَنْ صَلاَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَأَنْبَأَنِي، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِـ: ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ وَنَحْوِهَا. (مسلم ۱۶۹۔ احمد ۵/ ۱۰۵)

(۳۵۶۳) حضرت سماک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی پاک ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی پاک ﷺ فجر کی نماز میں سورۃ ق کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(٣٥٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِئَةِ، يَعْنِي فِي الْفَجْرِ.

(۳۵۶۴) حضرت ابو برزہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ فجر کی نماز میں ساٹھ سے سوتک آیات پڑھا کرتے تھے۔

(٣٥٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَرَأَ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ بِالْبَقَرَةِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ حِينَ فَرَغَ: كَرَبَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَطْلُعَ، قَالَ: لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِينَ.

(۳۵۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ تو سورج طلوع کروانے لگے تھے! حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ اگر سورج طلوع ہو جاتا تو وہ ہمیں غافل ہونے والوں میں سے نہ پاتا۔

(٣٥٦٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ الأَحْنَفِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ الْغَدَاةَ، فَقَرَأَ بِيُونُسَ، وَهُودٍ، وَنَحْوِهِمَا.

(۳۵۶۶) حضرت احنف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی، وہ فجر کی نماز میں سورۃ یونس اور سورۃ ہود وغیرہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(٣٥٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ؛ أَنَّ عُمَرَ قَرَأَ فِي الْفَجْرِ، بِالْكَهْفِ.

(۳۵۶۷) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر میں سورۃ الکہف کی تلاوت فرمائی۔

(٣٥٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِسُورَةِ يُوسُفَ قِرَاءَةً بَطِيئَةً.

(۳۵۶۸) حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز میں سورۂ یوسف کی آہستہ رفتار سے تلاوت کرتے سنا ہے۔

(۳۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْفُرَافِصَةِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: تَعَلَّمْتُ سُورَةَ يُوسُفَ خَلْفَ عُمَرَ فِي الصُّبْحِ.

(۳۵۶۹) حضرت ابن الفراصفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سورۃ یوسف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز میں سیکھی ہے۔

(۳۵۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: صَلَّى بِنَا عَبْدُ اللهِ الْفَجْرَ فَقَرَأَ بِسُورَتَيْنِ، الآخِرَةُ مِنْهُمَا بَنُو إِسْرَائِيلَ.

(۳۵۷۰) حضرت ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، جس میں دو سورتوں کی تلاوت کی، دوسری سورت سورۃ بنی اسرائیل تھی۔

(۳۵۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِدْرِيسَ الأَوْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقْرَأُ فِي الآخِرَةِ مِنْهُمَا بـ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ﴾.

(۳۵۷۱) حضرت ادریس اودی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فجر کی دوسری رکعت میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۳۵۷۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّيْت خَلْفَهُ صَلاَةَ الْغَدَاةِ، فَقَرَأَ بِيُونُسَ وَهُودٍ.

(۳۵۷۲) حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی، انہوں نے فجر میں سورۃ یونس اور سورۃ ہود کی تلاوت کی۔

(۳۵۷۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ؛ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ صَلَّى الصُّبْحَ بِالْيَمَنِ فَقَرَأَ بِالنِّسَاءِ، فَلَمَّا أَتَى عَلَى هَذِهِ الآيَةِ: ﴿وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً﴾ قَالَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ: لَقَدْ قَرَّتْ عَيْنُ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ.

(۳۵۷۳) حضرت عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پیچھے یمن میں فجر کی نماز ادا کی، انہوں نے اس میں سورۃ النساء کی تلاوت کی۔ جب وہ اس آیت پر پہنچے ﴿وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾ تو پیچھے سے ایک آدمی نے کہا کہ ابراہیم کی والدہ کی آنکھ ٹھنڈی ہوگئی!

(۳۵۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِالسُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ

فِيهَا يُوسُفُ، وَالَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْكَهْفُ.

(۳۵۷۴) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر فجر کی نماز میں سورۃ یوسف اور سورۃ الکہف کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(٣٥٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد، قَالَ: كَانَ إِمَامُنَا يَقْرَأُ بِنَا فِي الْفَجْرِ بِالسُّورَةِ مِنَ الْمِئِينَ.

(۳۵۷۵) حضرت حارث بن سوید کہتے ہیں کہ ہمارے امام فجر میں ''مئین'' میں سے کسی سورت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(٣٥٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عبيدَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ ﴿الرَّحْمَنِ﴾ ، وَنَحْوَهَا.

(۳۵۷۶) حضرت نعمان بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ فجر کی نماز میں سورۃ الرحمٰن اور اس کی مثل سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(٣٥٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: صَلَّيْت خَلْفَ عَرْفَجَةَ فَرُبَّمَا قَرَأَ بِالْمَائِدَةِ فِي الْفَجْرِ.

(۳۵۷۷) حضرت عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عرفجہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے، وہ اکثر فجر میں سورۃ المائدۃ پڑھا کرتے تھے۔

(٣٥٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ جَدِّ ابْنِ إِدْرِيسَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ الصُّبْحَ، فَقَرَأَ بِـ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾.

(۳۵۷۸) حضرت ابن ادریس کے دادا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی، انہوں نے اس میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی۔

(٣٥٧٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَوَّارٍ الْقَاضِيَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ الصُّبْحَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ: ﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ﴾.

(۳۵۷۹) حضرت ابو سوار قاضی کہتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی اور انہیں یہ آیات پڑھتے ہوئے سنا ہے ﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ﴾

(٣٥٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ إِبْرَاهِيمَ، فَكَانَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِـ: (يس) وَأَشْبَاهِهَا، وَكَانَ سَرِيعَ الْقِرَاءَةِ.

(۳۵۸۰) حضرت ولید بن جمیع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی ہے، وہ فجر کی نماز میں سورۃ یٰس اور اس جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ وہ تیز قراءت کرنے والے تھے۔

(٣٥٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ: مَا رَأَيْت رَجُلاً أَقْرَأَ مِنْ عَلِيٍّ، إِنَّهُ قَرَأَ بِنَا فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ بِالأَنْبِيَاءِ، قَالَ: إِذَا بَلَغَ رَأْسَ سَبْعِينَ تَرَكَ مِنْهَا آيَةً فَقَرَأَ مَا بَعْدَهَا، ثُمَّ ذَكَرَ فَرَجَعَ

فَقَرَأَهَا، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ الَّذِي كَانَ قَرَأَ، لَمَّا يَتَتَعْتَعُ.

(۳۵۸۱) حضرت ابوعبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی سے زیادہ قرآن کا عالم کوئی نہیں دیکھا۔ انہوں نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۃ الانبیاء کی تلاوت کی۔ انہوں نے جب ستر آیات مکمل کیں تو ایک آیت چھوڑ دی اور اس کے بعد والی آیت پڑھ لی۔ پھر جب انہیں یاد آیا تو واپس گئے اور اسے پڑھا۔ پھر اس جگہ واپس ہو گئے جہاں سے پڑھ رہے تھے، جب انہیں اٹکن محسوس ہوئی۔

(۳۵۸۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَرَأَ فِي الْفَجْرِ بِسُورَتَيْنِ مِنْ طِوَالِ الْمُفَصَّلِ.

(۳۵۸۲) حضرت ضحاک بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو فجر کی نماز میں طوال مفصل میں سے دو سورتیں پڑھتے دیکھا ہے۔

(۳۵۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقْرَأُ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ بِمِئَةٍ مِنَ الْبَقَرَةِ، وَيُتْبِعُهَا بِسُورَةٍ مِنَ الْمَثَانِي، أَوْ مِنْ صُدُورِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ بِمِئَةٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ، وَيُتْبِعُهَا بِسُورَةٍ مِنَ الْمَثَانِي، أَوْ مِنْ صُدُورِ الْمُفَصَّلِ.

(۳۵۸۳) حضرت ابورافع کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں سورۂ بقرہ کی سو آیات پڑھتے اور ان کے ساتھ مثانی میں سے کوئی سورت ملاتے یا مفصل ❶ کے شروع سے کچھ پڑھتے۔ اور اگر سورۂ آل عمران کی سو آیات پڑھتے تو ان کے ساتھ بھی مثانی میں سے کوئی سورت ملاتے یا مفصل کے شروع سے کچھ پڑھتے۔

(۳۵۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ سَبْرَةَ، قَالَ: صَلَّيْت خَلْفَ عُمَرَ، فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى بِسُورَةِ يُوسُفَ، ثُمَّ قَرَأَ فِي الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ، فَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ: ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الأَرْض﴾ ثُمَّ رَكَعَ.

(۳۵۸۴) حضرت حصین بن سبرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ انہوں نے پہلی رکعت میں سورۃ یوسف کی تلاوت کی، دوسری مرتبہ میں سورۃ النجم کی تلاوت کی۔ پھر انہوں نے سجدہ کیا پھر جب کھڑے ہوئے تو سورۃ الزلزال کی تلاوت کی، پھر رکوع کیا۔

(۳۵۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَشِيجَ عُمَرَ

❶ سورۃ الحجرات سے لے کر آخر قرآن تک کی سورتوں کو ''مفصل'' کہا جاتا ہے۔ ''مفصل'' کی تین قسمیں ہیں: طوال، اوساط اور قصار۔ طوال مفصل سورۃ الحجرات سے لے کر سورۃ البروج تک، اوساط مفصل سورۃ الطارق سے سورۃ البینہ تک اور قصار مفصل سورۃ القدر سے لے کر سورۃ الناس تک ہیں۔ مذکورہ روایت میں ''مفصل کے شروع'' سے مراد طوال مفصل کی سورتیں۔ ہیں۔

وَأَنَا فِي آخِرِ الصُّفُوفِ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ﴾.

(۳۵۸۵) حضرت عبداللہ بن شداد کہتے ہیں کہ فجر کی نماز میں، میں آخری صفوں میں تھا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی، وہ اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے ﴿إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ﴾

(۳۵۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ ؛ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۳۵۸۶) حضرت علقمہ بن وقاص سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۳۵۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الأَعْوَرِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ يَوْمَ جُمُعَةٍ الْفَجْرَ، فَقَرَأَ بِـ: (كهيعص).

(۳۵۸۷) حضرت ابوحمزہ اعور کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ہمیں جمعہ کے دن فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں کھیعص کی تلاوت کی۔

(۱۳۲) في القراءة فِي الظُّهْرِ قَدْرَ كَمْ ؟

ظہر کی نماز میں کتنی تلاوت کی جائے؟

(۳۵۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ بِقَدْرِ ثَلاَثِينَ آيَةً، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ. (ابو داؤد ۸۰۰۔ احمد ۳/ ۲)

(۳۵۸۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ظہر اور عصر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے وقت کا اندازہ لگایا کرتے تھے۔ ظہر کی پہلی دو رکعات میں آپ تیس آیات کے قریب تلاوت فرماتے اور دوسری دو رکعتوں میں اس سے آدھا قیام فرماتے۔ اسی طرح عصر کی پہلی دو رکعات میں آپ ظہر کی آخری دو رکعات کے برابر قیام فرماتے اور عصر کی دوسری دو رکعات میں پہلی دو رکعات سے آدھا قیام فرماتے۔

(۳۵۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِـ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذَلِكَ.

(مسلم ۳۳۸۔ احمد ۵/ ۸۶)

(۳۵۸۹) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ظہر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور فجر کی نماز میں اس سے بھی لمبی سورت کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(۳۵۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرب، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِـ: ﴿السَّمَاءِ وَالطَّارِقِ﴾ ، وَ ﴿وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ﴾.

(طيالسی ۷۷۴۔ ابن حبان ۱۸۲۷)

(۳۵۹۰) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں سورۃ الطارق اور سورۃ البروج کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(۳۵۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، يُطِيلُ فِي الأُولَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ، يُطِيلُ فِي الأُولَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ، وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ. (بخاری ۷۵۹۔ مسلم ۳۳۳)

(۳۵۹۱) حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ہمیں ظہر کی پہلی دو رکعتیں اس طرح پڑھاتے کہ پہلی رکعت میں زیادہ قراءت فرماتے اور دوسری میں کم، فجر کی نماز بھی اس طرح پڑھاتے کہ پہلی رکعت میں زیادہ قراءت فرماتے اور دوسری میں کم۔ اور عصر کی پہلی دو رکعات بھی اسی طرح پڑھایا کرتے تھے۔

(۳۵۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: حزَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَتَهُ فِي الظُّهْرِ نَحْوًا مِنْ (أَلم تنزيلُ).

(۳۵۹۲) حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی ظہر کی نماز میں قراءت کا اندازہ لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ آپ الم تنزیل جیسی کسی سورت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(۳۵۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ نَغْمَةً مِنْ (ق) فِي صَلاَةِ الظُّهْرِ.

(۳۵۹۳) حضرت ابو عثمان نہدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز میں آہستگی سے سورۃ ق کی تلاوت کرتے سنا ہے۔

(۳۵۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي ؛ أَنَّ عُمَرَ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ بِـ: ﴿ق﴾، ﴿وَالذَّارِيَاتِ﴾.

(۳۵۹۴) حضرت ابو متوکل ناجی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز میں سورۃ ق اور سورۃ الذاریات کی تلاوت کی۔

(۳۵۹۵) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: صَلَّيْت خَلْفَ أَنَسٍ الظُّهْرَ، فَقَرَأَ بِـ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَجَعَلَ يُسْمِعُنَا الآيَةَ.

(۳۵۹۵) حضرت حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی، انہوں نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی اور ہمیں ایک آیت سنائی۔

(۳۵۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، قَالَ: صَلَّيْت خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ الظُّهْرَ، فَقَرَأَ بِسُورَةِ مَرْيَمَ.

(۳۵۹۶) حضرت مورق عجلی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی، انہوں نے اس میں سورۃ مریم کی تلاوت فرمائی۔

(۳۵۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَيْفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِـ: ﴿كهيعص﴾

(۳۵۹۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو ظہر کی نماز میں سورۃ کھیعص کی تلاوت کرتے سنا ہے۔

(۳۵۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِنِّي لأَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِـ: ﴿الصَّافَّاتِ﴾.

(۳۵۹۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں ظہر میں سورۃ الصافات کی تلاوت کرتا ہوں۔

(۳۵۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: الْقِرَاءَةُ فِي الظُّهْرِ وَالْفَجْرِ سَوَاءٌ.

(۳۵۹۹) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ظہر اور فجر کی قراءت برابر ہے۔

(۳٦۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: تَعْدِلُ الظُّهْرُ بِالْفَجْرِ.

(۳۶۰۰) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ظہر فجر کے برابر ہے۔

(۳٦۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ نَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَهْمِسُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.

(۳۶۰۱) حضرت عقبہ بن نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ظہر اور عصر میں برابر قراءت کرتے تھے۔

(۳٦۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: هَلْ قَرَأَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِـ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا. (مسلم ۲۹۹۔ ابو داؤد ۸۲۵)

(۳۶۰۲) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز کا سلام پھیرا تو فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی ہے؟ ایک آدمی نے کہا جی ہاں! میں نے کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے محسوس ہو گیا تھا کہ کوئی آدمی مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔

(۱۳۳) فِي الْعَصْرِ قَدْرَ كَمْ يُقَامُ فِيهِ ؟

عصر کی نماز میں کتنا قیام کیا جائے؟

(۳٦٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: الْعَصْرُ وَالْمَغْرِبُ سَوَاءٌ.

(۳۶۰۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مغرب اور عصر کی نمازیں برابر ہیں۔

(۳٦٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ شِبَاكٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: تُضَاعَفُ الظُّهْرُ عَلَى الْعَصْرِ أَرْبَعَ مِرَارٍ.

(۳۶۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ظہر کی نماز عصر سے چار گنا لمبی ہے۔

(۳٦٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَعْدِلُونَ الظُّهْرَ بِالْعِشَاءِ ، وَالْعَصْرَ بِالْمَغْرِبِ.

(۳۶۰۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف ظہر اور عشاء اور مغرب وعصر کو برابر رکھتے تھے۔

(۳٦٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِـ : ﴿السَّمَاءِ وَالطَّارِقِ﴾ ، ﴿وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ﴾.

(۳۶۰۶) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ظہر اور عصر میں سورۃ الطارق اور سورۃ البروج کی تلاوت فرماتے تھے۔

(۳٦٠٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسَوِّي بَيْنَ رَكَعَاتِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.

(۳۶۰۷) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ظہر اور عصر کی رکعات کو برابر رکھتے تھے۔

(۳٦٠٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: الْعَصْرُ عَلَى النِّصْفِ مِنَ الظُّهْرِ.

(۳۶۰۸) حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ عصر کی نماز ظہر سے آدھی ہے۔

(١٣٤) ما يقرأ بِهِ فِي الْمَغْرِبِ

مغرب میں کتنی قراءت کی جائے؟

(۳٦٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِـ : ﴿الطُّورِ﴾. (بخاری ۸۶۵۔ مسلم ۱۷۴)

(۳۶۰۹) حضرت جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب میں سورۃ الطور کی تلاوت کرتے سنا ہے۔

(٣٦١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُمِّهِ ؛ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ : ﴿وَالْمُرْسَلاَتِ﴾. (بخاری ٧٦٣۔ مسلم ٣٣٨)

(٣٦١٠) حضرت ابن عباس اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب میں سورۃ المرسلات کی تلاوت کرتے سنا ہے۔

(٣٦١١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْدٍ ، أَوْ أَبِي أَيُّوبَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالأَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيعًا. (بخاری ٧٦٤۔ احمد ٥/ ١٨٥)

(٣٦١١) حضرت زید یا حضرت ابو ایوب فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے مغرب کی دونوں رکعتوں میں سورۃ الأعراف کی تلاوت فرمائی۔

(٣٦١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بـ : ﴿التِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾. (طحاوی ٢١٤)

(٣٦١٢) حضرت عبداللہ بن یزید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مغرب میں سورۃ التین کی تلاوت فرمائی۔

(٣٦١٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا عُمَرُ صَلاَةَ الْمَغْرِبِ ، فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى بـ : ﴿التِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾ ، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ : ﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ﴾، وَ ﴿لإِيلاَفِ قُرَيْشٍ﴾.

(٣٦١٣) حضرت عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی، انہوں نے پہلی رکعت میں سورۃ التین اور دوسری میں سورۃ الفیل اور سورۃ القریش کی تلاوت فرمائی۔

(٣٦١٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، قَالَ : أَقْرَأَنِي أَبُو مُوسَى كِتَابَ عُمَرَ : أَنِ اقْرَأْ بِالنَّاسِ فِي الْمَغْرِبِ بِآخِرِ الْمُفَصَّلِ.

(٣٦١٤) حضرت زرارہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ نے مجھے حضرت عمر کا خط پڑھایا جس میں لکھا تھا کہ مغرب کی نماز میں آخری مفصل سے تلاوت کرو۔

(٣٦١٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ : (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) فَوَدِدْت أَنَّهُ كَانَ قَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ ، مِنْ حُسْنِ صَوْتِهِ.

(٣٦١٥) حضرت ابو عثمان نہدی کہتے ہیں کہ حضرت ابو مسعود نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت کی۔ ان کی خوبصورت آواز سن کر میرا دل چاہتا تھا کہ وہ سورۃ البقرۃ کی تلاوت کریں۔

(۳۶۱۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَارِثِ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ الدُّخَانَ فِی الْمَغْرِبِ.

(۳۶۱۶) حضرت عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے مغرب میں سورۃ الدخان کی تلاوت فرمائی۔

(۳۶۱۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِی نَوْفَلِ بْنِ أَبِی عَقْرَبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: سَمِعْتُهُ یَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾.

(۳۶۱۷) حضرت ابونوفل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس کو مغرب میں سورۃ النصر کی تلاوت کرتے سنا ہے۔

(۳۶۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقْرَأُ بِـ :(قٓ) فِی الْمَغْرِبِ.

(۳۶۱۸) حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر کو مغرب میں سورۃ ق کی تلاوت کرتے سنا ہے۔

(۳۶۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَرَأَ مَرَّةً فِی الْمَغْرِبِ بِـ :(یٰسٓ).

(۳۶۱۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے مغرب میں سورۃ یس کی تلاوت کی۔

(۳۶۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَرَأَ فِی الْمَغْرِبِ بِـ:(یٰسٓ)، وَ(عَمَّ یَتَسَائَلُونَ).

(۳۶۲۰) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے مغرب میں سورۃ یس اور سورۃ النبأ کی تلاوت فرمائی۔

(۳۶۲۱) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : کَانَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ یَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الأَرْضُ﴾ وَ(الْعَادِیَاتِ).

(۳۶۲۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین مغرب میں سورۃ الزلزال اور سورۃ العادیات کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(۳۶۲۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِیدَ بْنَ جُبَیْرٍ یَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ مَرَّةً ﴿تُنَبِّیءُ أَخْبَارَهَا﴾ وَمَرَّةً ﴿تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾.

(۳۶۲۲) حضرت اسماعیل بن عبدالملک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو مغرب میں (سورۃ الزلزال کی تلاوت کرتے ہوئے) ایک مرتبہ ﴿تُنَبِّیءُ أَخْبَارَهَا﴾ اور ایک مرتبہ ﴿تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ کہتے سنا ہے۔

(۳۶۲۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مُحِلٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِیمَ یَقْرَأُ فِی الرَّکْعَةِ الأُولَی مِنَ الْمَغْرِبِ ﴿لإِیلاَفِ قُرَیْشٍ﴾.

(۳۶۲۳) حضرت محل کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ القریش کی تلاوت کرتے تھے۔

(۳۶۲۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ رَبِیعٍ ، قَالَ : کَانَ الْحَسَنُ یَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ :(إِذَا زُلْزِلَت) (وَالْعَادِیَاتِ) لاَ یَدَعُهُمَا.

(۳۶۲۴) حضرت ربیع کہتے ہیں کہ حضرت حسن مغرب میں ہمیشہ سورۃ الزلزال اور سورۃ العادیات کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(۳۶۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَمَّ

مُعَاذٌ قَوْمًا فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ، فَمَرَّ بِهِ غُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعْمَلُ عَلَى بَعِيرٍ لَهُ ، فَأَطَالَ بِهِمْ مُعَاذٌ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الْغُلَامُ تَرَكَ الصَّلَاةَ وَانْطَلَقَ فِي طَلَبِ بَعِيرِهِ ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَامُعَاذُ؟ أَلَّا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَغْرِبِ بِـ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿الشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾.

(بخاری ۷۰۵۔ مسلم ۱۷۸)

(۳۶۲۵) حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ نے کچھ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھائی، اتنے میں انصار کا ایک غلام جو اپنے اونٹ کا کچھ کام کررہا تھا وہاں سے گذرا اور جماعت میں شریک ہوگیا۔ حضرت معاذ نے قراءت بہت لمبی کردی، جس کی وجہ سے وہ غلام نماز توڑ کر اپنے اونٹ کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ جب یہ بات نبی پاک ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا ''اے معاذ! کیا تم لوگوں کو دین سے دور کرنا چاہتے ہو! تم میں سے کوئی مغرب میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الشمس نہ پڑھے''

(۳۶۲۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ :﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۳۶۲۶) حضرت نسیر بن ذعلوق فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم مغرب میں قصار مفصل میں سے سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص پڑھا کرتے تھے۔

(۳۶۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ.

(۳۶۲۷) حضرت ضحاک بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو مغرب میں قصار مفصل سے تلاوت کرتے سنا ہے۔

(۱۳۵) مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي الْعِشَاءِ الآخِرَةِ

عشاء کی نماز میں کتنی قراءت کی جائے؟

(۳۶۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ :﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾. (بخاری ۷۶۷۔ مسلم ۱۷۵)

(۳۶۲۸) حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو عشاء کی نماز میں سورۃ التین کی تلاوت کی ہے۔

(۳۶۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :أَمَّنَا عَبْدُ اللهِ فِي الْعِشَاءِ الآخِرَةِ ، فَافْتَتَحَ الأَنْفَالَ حَتَّى بَلَغَ :﴿فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ﴾ رَكَعَ ، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِي الثَّانِيَةِ بِسُورَةٍ.

(۳۶۲۹) حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی، جس میں انہوں نے سورۃ

الانفال کی تلاوت کی، جب آپ ﴿فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ﴾ پر پہنچے تو انہوں نے رکوع کیا، پھر اٹھے اور دوسری رکعت میں کسی اور سورت کی تلاوت فرمائی۔

(٣٦٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ مِثْلَهُ.

(۳۶۳۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٣٦٣١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، قَالَ : أَقْرَأَنِي أَبُو مُوسَى كِتَابَ عُمَرَ إِلَيْهِ : أَنِ اقْرَأْ بِالنَّاسِ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ.

(۳۶۳۱) حضرت زرارہ بن اوفی کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ نے مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھایا جس میں لکھا تھا کہ لوگوں کو عشاء کی نماز میں وسط مفصل میں سے پڑھایا کرو۔

(٣٦٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الأَجْدَعِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ ، يَعْنِي الْعَتَمَةَ بِـ : (النَّجْمِ) ، ثُمَّ سَجَدَ ، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ بِـ : (التِّينِ وَالزَّيْتُونِ).

(۳۶۳۲) حضرت مسروق بن اجدع فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان نے عشاء کی نماز میں سورۃ النجم پڑھی، پھر سجدہ کیا اور اگلی رکعت میں سورۃ التین کی تلاوت کی۔

(٣٦٣٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي هِلاَلٌ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ ﴿وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا﴾ فِي الْعِشَاءِ.

(۳۶۳۳) حضرت ہلال فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ نے عشاء کی نماز میں سورۃ العادیات کی تلاوت کی۔

(٣٦٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِـ : ﴿الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ وَ (الْفَتْحِ).

(۳۶۳۴) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ عشاء کی نماز میں میں سورۃ محمد اور سورۃ الفتح کی تلاوت فرماتے تھے۔

(٣٦٣٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِـ : (تَنْزِيلِ) السَّجْدَةِ ، فَيَرْكَعُ بِهَا.

(۳۶۳۵) حضرت طاوس عشاء کی نماز میں سورۃ تنزیل السجدۃ کی تلاوت کیا کرتے تھے، پھر رکوع کرتے۔

(٣٦٣٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ الْعِشَاءَ فَقَرَأَ : ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾.

(۳۶۳۶) حضرت ابورافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، انہوں نے اس میں سورۃ الانشقاق کی تلاوت کی۔

(۳۶۳۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ.

(۳۶۳۷) حضرت ضحاک بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو عشاء کی نماز میں وسط مفصل کی تلاوت کرتے سنا ہے۔

(۱۳۶) مَنْ قَالَ لاَ صَلاَةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، وَمَنْ قَالَ شَيْءٌ مَعَهَا

جو حضرات فرماتے ہیں کہ سورۃ الفاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور جو حضرات فرماتے ہیں کہ سورۃ الفاتحہ کے ساتھ کسی اور جگہ سے پڑھنا بھی ضروری ہے

(۳۶۳۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ صَلاَةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. (بخاری ۷۵۶۔ ابوداؤد ۸۱۸)

(۳۶۳۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

(۳۶۳۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ ؛ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى صَلاَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ ، هِيَ خِدَاجٌ ، هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ. (مسلم ۲۹۶۔ ابوداؤد ۸۱۷)

(۳۶۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے۔

(۳۶۴۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُلُّ صَلاَةٍ لاَ يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ.

(۳۶۴۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر وہ نماز جس میں سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

(۳۶۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ : قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : مَنْ لَمْ يَقْرَأْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ ، إِلاَّ خَلْفَ الإِمَامِ.

(۳۶۴۱) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی اس نے گویا نماز ہی نہیں پڑھی۔

البتہ امام کے پیچھے پڑھنا ضروری نہیں۔

(٣٦٤٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ صَلاَةٌ لاَ يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآيَتَيْنِ فَصَاعِدًا.

(۳۶۴۲) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ وہ نماز جائز نہیں جس میں سورۃ الفاتحہ اوراس سے زیادہ دوآیات نہ پڑھی جائیں۔

(٣٦٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ فِي كُلِّ صَلاَةٍ قِرَاءَةُ قُرْآنٍ ، أُمُّ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ.

(۳۶۴۳) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ ہرنماز میں قرآن مجید کی تلاوت ہے،اوروہ سورۃ الفاتحہ یا اس سے کچھ زائد ہے۔

(٣٦٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ تُجْزِىءُ صَلاَةٌ لاَ يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآيَتَيْنِ فَصَاعِدًا.

(۳۶۴۴) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ وہ نماز جائز نہیں جس میں سورۃ الفاتحہ اوراس زیادہ دوآیات نہ پڑھی جائیں۔

(٣٦٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَنْصَارِ ، فَذَكَرُوا الصَّلاَةَ وَقَالُوا : لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِقِرَائَةٍ وَلَوْ بِأُمِّ الْكِتَابِ ، قَالَ خَالِدٌ : فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ : هَلْ تُسَمِّي مِنْهُمْ أَحَدًا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ.

(۳۶۴۵) حضرت عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ میں کچھ انصاری صحابہ کے ساتھ بیٹھا تھا۔انہوں نے نماز کا ذکر کیااور کہا کہ قراءت کے بغیر نماز نہیں ہوتی خواہ آدمی سورۃ الفاتحہ کی ہی تلاوت کرلے لیکن کرنی ہوگی۔راوی حضرت خالد کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن حارث سے کہا کہ کیا آپ ان میں سے کسی کا نام بتاسکتے ہیں؟انہوں نے فرمایاہاں،خوات بن جبیر۔

(٣٦٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، فَإِنَّهُ يُعِيدُ تِلْكَ الرَّكْعَةَ.

(۳۶۴۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جس رکعت میں سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی گئی اس رکعت کولوٹایا جائے گا۔

(٣٦٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ أَبَا وَائِلٍ قَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآيَةٍ ، ثُمَّ رَكَعَ.

(۳۶۴۷) حضرت محمد بن حکم فرماتے ہیں کہ حضرت ابووائل نے سورۃ الفاتحہ اورایک آیت کی تلاوت کی ، پھر رکوع کیا۔

(٣٦٤٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : تُجْزِىءُ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ ، قَالَ : فَلَقِيتُهُ بَعْدُ ، فَقُلْتُ : فِي الْفَرِيضَةِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ.

(۳۶۴۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سورۃ الفاتحہ کافی ہے۔میں بعد میں ان سے ملااور میں نے

پوچھا کیا فرض میں؟ انہوں نے کہا ہاں۔

(۳۶۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تُجْزِءُ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ فِي الْفَرِيضَةِ وَغَيْرِهَا.

(۳۶۴۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ فرض اور غیر فرض دونوں میں سورۃ الفاتحہ کافی ہے۔

(۳۶۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ : أَفِي كُلِّ رَكْعَةٍ أَقْرَأُ ؟ فَقَالَ : إنِّي لأَسْتَحِيي مِنْ رَبِّ هَذَا الْبَيْتِ أَنْ لاَ أَقْرَأَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، وَمَا تَيَسَّرَ . وَسَأَلْت ابْنَ عَبَّاسٍ ؟ فَقَالَ : هُوَ إمَامُك ، فَإِنْ شِئْتَ فَأَقِلَّ مِنْهُ ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَكْثِرْ.

(۳۶۵۰) حضرت ابوالعالیہ براء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا میں ہر رکعت میں قراءت کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس گھر کے رب سے شرم آتی ہے کہ میں ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور اس کے بعد جو آسان لگے اس کی تلاوت نہ کروں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تمہاری مرضی ہے، چاہو تو اس سے کم تلاوت کرو اور چاہو تو اس سے زیادہ کرلو۔

(۳۶۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ قَرَأَ : ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾ ، ثُمَّ رَكَعَ.

(۳۶۵۱) حضرت ولید بن یحییٰ کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید نے ﴿مُدْهَامَّتَان﴾ کہا اور رکوع کرلیا۔

(۳۶۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ السَّعْدِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ صَلاَةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِـ : (الْحَمْدُ لِلَّهِ) وَسُورَةٍ فِي الْفَرِيضَةِ وَغَيْرِهَا.

(ترمذی ۲۳۸۔ ابن ماجہ ۸۳۹)

(۳۶۵۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوئی جس نے فرض اور غیر فرض میں سورۃ الفاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی دوسری سورت نہ پڑھی۔

(۳۶۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ ، أَنَّهُ لاَ صَلاَةَ إلاَّ بِقِرَائَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ.

(۳۶۵۳) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم یہ بیان کیا کرتے تھے کہ جو شخص سورۃ الفاتحہ اور اس سے کچھ زیادہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(۳۶۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : تُجْزِءُ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ فِي التَّطَوُّعِ.

(۳۶۵۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نفل نماز میں سورۃ الفاتحہ کا پڑھنا کافی ہے۔

(۱۳۷) مَا تُعْرَفُ بِهِ الْقِرَائَةُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کا کیسے پتہ چلتا ہے؟

(۳۶۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، قَالَ : قُلْنَا لِخَبَّابٍ : بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ قِرَائَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ؟ قَالَ : بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ ، وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ : لَحْيَيْهِ. (بخاری ۷۷۷۔ ابوداؤد ۷۹۷)

(۳۶۵۵) حضرت ابو معمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خباب سے پوچھا کہ آپ کو ظہر اور عصر میں حضور ﷺ کی قراءت کا کیسے پتہ چلتا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ داڑھی مبارک کے ہلنے کی وجہ سے۔

(۳۶۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كَانُوا يَعْرِفُونَ قِرَائَتَهُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ. (احمد ۵/ ۳۷۱)

(۳۶۵۶) حضرت ابوالاحوص کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظہر اور عصر میں داڑھی مبارک کے ہلنے سے حضور ﷺ کی قراءت کا اندازہ لگاتے تھے۔

(۳۶۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَا أَدْرِي ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ؟ وَلَكِنَّا نَقْرَأُ. (ابوداؤد ۸۰۵۔ احمد ۱/ ۲۴۹)

(۳۶۵۷) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر میں قراءت کرتے تھے یا نہیں، البتہ ہم قراءت کیا کرتے تھے۔

(۳۶۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : فِي كُلِّ صَلاَةٍ أَقْرَأُ ، فَمَا أَعْلَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَنَّا ، وَمَا أَخْفَى أَخْفَيْنَا. (بخاری ۷۷۲۔ مسلم ۴۴)

(۳۶۵۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ہر نماز میں قراءت کرتا ہوں، جس نماز میں حضور ﷺ نے آہستہ قراءت کی میں اس میں آہستہ قراءت کرتا ہوں اور جس میں حضور ﷺ نے بلند آواز سے قراءت کی میں بھی اس میں بلند آواز سے قراءت کرتا ہوں۔

(۱۳۸) مَنْ كَانَ يَجْهَرُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِبَعْضِ الْقِرَائَةِ

جو حضرات ظہر اور عصر میں کچھ قراءت اونچی آواز سے کیا کرتے تھے

(۳۶۵۹) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، قَالَ : كَانَ خَبَّابُ بْنُ الأَرَتِّ يَجْهَرُ بِالْقِرَائَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.

(۳۶۵۹) حضرت یحییٰ بن عباد فرماتے ہیں کہ حضرت خباب بن ارت ظہر اور عصر میں اونچی آواز سے قراءت کیا کرتے تھے۔

(۳۶۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ كِلاَبِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: تَعَلَّمْتُ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الأَرض﴾ خَلْفَ خَبَّابٍ فِي الْعَصْرِ.

(۳۶۶۰) حضرت کلاب بن عمرو اپنے چچا کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے سورۃ الزلزال حضرت خباب کے پیچھے عصر کی نماز میں سیکھی ہے۔

(۳۶۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ صَلَّى بِالنَّاسِ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ، فَجَهَرَ بِالْقِرَائَةِ فَسَبَّحَ الْقَوْمُ، فَمَضَى فِي قِرَائَتِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: فِي كُلِّ صَلاَةٍ قِرَائَةٌ، وَإِنَّ صَلاَةَ النَّهَارِ تخرس، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَسْكُتَ، فَلاَ تَرَوْنَ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ بِدْعَةً.

(۳۶۶۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن عاص نے لوگوں کو ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور اس میں اونچی آواز سے قراءت کی، لوگوں نے پیچھے سے تسبیح کہنی شروع کردی۔ حضرت سعید نے اپنی قراءت کو جاری رکھا اور جب فارغ ہوئے تو منبر پر چڑھے اور فرمایا ''ہر نماز میں قراءت ہوتی ہے، اوردن کی نمازیں گونگی ہوتی ہیں یعنی ان میں قراءت آہستہ آواز سے ہوتی ہے۔ مجھے خاموش رہنا ناپسند ہے۔ پس تم یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے کوئی بدعت کا عمل کیا ہے۔

(۳۶۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُزَاحِمٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَكَانَ الصَّفُّ الأَوَّلُ يَفْقَهُونَ قِرَائَتَهُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.

(۳۶۶۲) حضرت محمد بن مزاحم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کے پیچھے نماز پڑھی ہے، ظہر اور عصر میں پہلی صف کے لوگ ان کی قراءت سمجھا کرتے تھے۔

(۳۶۶۳) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ أَنَسٍ الظُّهْرَ، فَقَرَأَ بِـ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ وَجَعَلَ يُسْمِعُنَا الآيَةَ.

(۳۶۶۳) حضرت حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی، اس میں نے انہوں نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت فرمائی۔ وہ ہمیں ایک آیت سنایا کرتے تھے۔

(۳۶۶٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ نَغْمَةً مِنْ (ق) فِي الظُّهْرِ.

(۳۶۶۴) حضرت ابوعثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کے پیچھے ظہر کی نماز میں آہستہ آواز میں سورۃ ق کی تلاوت سنی ہے۔

(۳۶۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ؛ أَنَّ الأَسْوَدَ وَعَلْقَمَةَ كَانَا يَجْهَرَانِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَلاَ يَسْجُدَانِ.

(۳۶۶۵) حضرت عبد الرحمٰن بن اسود فرماتے ہیں کہ حضرت اسود اور حضرت علقمہ ظہر اور عصر میں اونچی آواز سے قراءت کرتے تو سجدہ سہو نہیں کرتے تھے۔

(۳۶۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ، وَالْحَكَمَ، وَسَالِمًا وَالْقَاسِمَ، وَمُجَاهِدًا، وَعَطَاءً؛ عَنِ الرَّجُلِ يَجْهَرُ فِي الظُّهْرِ أَوَ الْعَصْرِ؟ قَالُوا: لَيْسَ عَلَيْهِ سَهْوٌ.

(۳۶۶۶) حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے شعبی، حکم، سالم، قاسم، مجاہد اور عطاء سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو ظہر اور عصر میں بلند آواز سے قراءت کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔

(۳۶۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ؛ أَنَّ أَنَسًا جَهَرَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَلَمْ يَسْجُدْ.

(۳۶۶۷) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس نے ظہر اور عصر میں بلند آواز سے تلاوت کی پھر سجدہ سہو بھی نہیں کیا۔

(۱۳۹) مَنْ قَالَ إِذَا جَهَرَ فِيمَا يُخَافَتُ فِيهِ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ سری نمازوں میں جہر کرنے کی صورت میں سجدہ سہو کرنا ہوگا

(۳۶۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَجْهَرُ فِيمَا لاَ يُجْهَرُ فِيهِ؟ قَالَ: يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

(۳۶۶۸) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ حضرت حسن سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو سری نمازوں میں جہر کرے تو اس کو کیا کرنا چاہئے؟ فرمایا وہ سجدہ سہو کرے گا۔

(۳۶۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا جَهَرَ فِيمَا يُخَافَتُ فِيهِ، أَوْ خَافَتَ فِيمَا يُجْهَرُ فِيهِ، فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ.

(۳۶۶۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب سری نمازوں میں جہر کیا اور جہری نمازوں میں آہستہ قراءت کی تو سجدہ سہو کرنا ہوگا۔

(۱۴۰) فِي الرَّجُلِ تَفُوتُهُ بَعْضُ الصَّلاَةِ مِمَّا يَجْهَرُ فِيهِ الإِمَامُ فَيَقُومُ

جہری نماز میں اگر کوئی رکعت رہ جائے تو کیا کرے؟

(۳۶۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: مَنْ فَاتَهُ شَيْءٌ مِنْ صَلاَةِ الإِمَامِ، فَإِنْ شَاءَ جَهَرَ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَجْهَرْ.

(۳۶۷۰) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اگر جہری نماز میں آدمی کی امام کے ساتھ کوئی رکعت رہ گئی تو اس کو ادا کرتے وقت وہ چاہے تو جہر کرے اور چاہے تو نہ کرے۔

(۳٦٧١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : اصْنَعُوا مِثْلَ مَا صَنَعَ الإِمَامُ.

(۳٦٧١) حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ بقیہ نماز کو اسی طرح ادا کرو جس طرح امام ادا کرتا ہے۔

(۳٦٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ نَحْوَهُ.

(۳٦٧٢) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۳٦٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ : فَاتَتْ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ رَكْعَةٌ مِنَ الْمَغْرِبِ ، فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ : ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾.

(۳٦٧٣) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ عبید بن عمیر کی مغرب میں ایک رکعت رہ گئی، میں نے انہیں سنا کہ وہ اس رکعت میں سورۃ اللیل کی تلاوت کر رہے تھے۔

(۳٦٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مُهَلْهِلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ لِمَنْ سُبِقَ بِبَعْضِ الصَّلاَةِ فِي الْفَجْرِ أَوِ الْمَغْرِبِ أَوِ الْعِشَاءِ إِذَا قَامَ يَقْضِي ، أَنْ يَجْهَرَ بِالْقِرَائَةِ ، كَيْ يَعْلَمَ مَنْ لاَ يَعْلَمُ أَنَّ الْقِرَائَةَ فِيمَا يُقْضَى.

(۳٦٧٤) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ جس شخص کی فجر، مغرب یا عشاء میں کچھ نماز رہ جائے تو ان کی ادا کرتے ہوئے بلند آواز سے قراءت کرے، تا کہ ناواقف کو علم ہو جائے کہ باقی ماندہ نماز میں قراءت کی جاتی ہے۔

(۳٦٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَحْدَهُ ، قَالَ : يُسْمِعُ قِرَاءَتَهُ أُذُنَيْهِ.

(۳٦٧٥) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جو اکیلے مغرب کی نماز پڑھے فرماتے ہیں کہ وہ اپنے کانوں کو اپنی قراءت سنائے گا۔

(۳٦٧٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نَجِيحٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، فَقُمْنَا إِلَى الْمَغْرِبِ وَقَدْ سُبِقْنَا بِرَكْعَةٍ ، فَلَمَّا قَامَ سَعِيدٌ يَقْضِي قَرَأَ بِـ : ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾.

(۳٦٧٦) حضرت ایوب بن نجیح کہتے ہیں کہ میں سعید بن جبیر کے ساتھ تھا۔ ہم مغرب کی نماز کے لئے گئے تو ہماری ایک رکعت چھوٹ گئی۔ جب حضرت سعید اس رکعت کو ادا کرنے کھڑے ہوئے تو انہوں نے سورۃ التکاثر کی تلاوت فرمائی۔

(۱٤۱) فِي قِرَاءَةِ النَّهَارِ كَيْفَ هِيَ فِي الصَّلاَةِ

دن کی نمازوں میں کیسے قراءت کی جائے گی؟

(۳٦٧٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ؛ فِي الْقِرَائَةِ فِي صَلاَةِ النَّهَارِ ، أَسْمِعْ

نَفْسَكَ.

(۳۶۷۷) حضرت عبیدہ دن کی نمازوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو سناؤ۔

(۳۶۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيْدَةَ (ح) وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالاَ : أَدْنَى مَا يَقْرَأُ الْقُرْآنُ أَنْ تُسْمِعَ أُذُنَيْكَ.

(۳۶۷۸) حضرت لیث اور حضرت ابن سابط فرماتے ہیں کہ قراءت قرآن کی ادنیٰ مقدار یہ ہے کہ تم اپنے کانوں کو سناؤ۔

(۳۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : صَلَّيْت إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بِالنَّهَارِ ، فَلَمْ أَدْرِ أَيَّ شَيْءٍ قَرَأَ ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَوْلِهِ : ﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ فَظَنَنْت أَنَّهُ يَقْرَأُ فِي طه.

(۳۶۷۹) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ کے ساتھ دن کی ایک نماز پڑھی، مجھے معلوم نہ ہوا کہ وہ کہاں سے تلاوت کررہے ہیں۔ البتہ جب انہوں نے ﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ کہا تو مجھے پتہ چلا کہ وہ سورۃ طہ پڑھ رہے ہیں۔

(۳۶۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ صَلَّى خَلْفَ ابْنِ مَسْعُودٍ ، فَذَكَرَ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۳۶۸۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۳۶۸۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَجْهَرُ بِالْقِرَائَةِ نَهَارًا ، فَدَعَاهُ فَقَالَ : إِنَّ صَلاَةَ النَّهَارِ لاَ يُجْهَرُ فِيهَا ، فَأَسِرَّ قِرَائَتَك.

(۳۶۸۱) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے ایک آدمی کو دیکھا جو دن کی نماز میں اونچی آواز سے قراءت کررہا تھا۔ آپ نے اسے بلایا اور فرمایا کہ دن کی نمازوں میں اونچی آواز سے قراءت نہیں کی جاتی۔ آہستہ آواز سے قراءت کرو۔

(۳۶۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَتَطَوَّعُ فَكُنَّا نَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ ، فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ خَفِيَ عَلَيْنَا مَا يَقْرَأُ.

(۳۶۸۲) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین نفلوں میں اتنی آواز سے قراءت کرتے تھے کہ ہمیں ان کی آواز سنائی دیتی تھی۔ لیکن جب فرض نماز پڑھتے تو ہمیں ان کی قراءت کی آواز نہیں آتی تھی۔

(۳۶۸۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَتَطَوَّعُ بِالنَّهَارِ فَيُسْمِعُ.

(۳۶۸۳) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد دن کو نفل پڑھتے تو ان کی آواز ہمیں سنائی دیتی تھی۔

(۳۶۸۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : صَلاَةُ النَّهَارِ عَجْمَاءُ ، وَصَلاَةُ اللَّيْلِ تُسْمِعُ أُذُنَيْك.

(۳۶۸۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ دن کی نماز گونگی ہے اور رات کی نماز تمہارے کانوں کو سنائی دینی چاہیے۔

(۳۶۸۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ : صَلَّى رَجُلٌ إِلَى جَنْبِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ ، فَقَالَ لَهُ : إِنَّ

صَلاَةُ النَّهَارِ عَجْمَاءُ ، وَصَلاَةُ اللَّيْلِ تُسْمِعُ أُذُنَيْك.

(۳٦۸۵) حضرت عبدالکریم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابوعبیدہ کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے بلند آواز سے قراءت کی تو انہوں نے اس سے فرمایا کہ دن کی نماز گونگی ہے اور رات کی نماز تمہارے کانوں کو سنائی دینی چاہئے۔

(۳٦۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَجْهَرَ بِالنَّهَارِ فِي التَّطَوُّعِ إِذَا كَانَ لاَ يُؤْذِي أَحَدًا.

(۳٦۸٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی کی تکلیف کا اندیشہ نہ ہو تو دن کے وقت نفلوں میں بلند آواز سے تلاوت کی جاسکتی ہے۔

(۳٦۸۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قُمْتُ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ ، فَمَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يَقْرَأُ حَتَّى سَمِعْتُه يَقُولُ: ﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ طه.

(۳٦۸۷) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے، میں ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ مجھے معلوم نہ ہوسکا کہ وہ تلاوت کررہے ہیں، لیکن جب انہوں نے ﴿رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا﴾ کہا تو مجھے پتہ چل گیا کہ وہ سورۃ طٰہ پڑھ رہے ہیں۔

(۳٦۸۸) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ صَلَّى فَرَفَعَ صَوْتَهُ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ سَعِيدٌ ، أَفَتَّانٌ أَنْتَ أَيُّهَا الرَّجُلُ.

(۳٦۸۸) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دن کی نماز میں اونچی آواز سے قراءت کی تو حضرت سعید بن مسیب نے انہیں پیغام بھیجا کہ کیا آپ لوگوں کو شک میں ڈالنا چاہتے ہیں؟!

(۳٦۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ هَاهُنَا قومًا يَجْهَرُونَ بِالْقِرَائَةِ بِالنَّهَارِ ؟ فَقَالَ : ارْمُوهُمْ بِالْبَعْرِ. (طبرانی ۳۸۹۲)

(۳٦۸۹) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے نبی پاک ﷺ کو بتایا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو دن کی نماز میں اونچی آواز سے قراءت کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں مینگنی مارو۔

(۳٦۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أبي عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : إِذَا قَرَأْتَ فَأَسْمِعْ أُذُنَيْك ، فَإِنَّ الْقَلْبَ عَدْلٌ بَيْنَ اللِّسَانِ وَالأُذُنِ.

(۳٦۹۰) حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ جب تم قراءت کرو تو اپنے کانوں کو سناؤ، کیونکہ دل کان اور زبان کے درمیان واسطہ ہے۔

(۳٦۹۱) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عِقَالٍ ؛ أَنَّهُ نَهَى عَنْ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقِرَائَةِ فِي النَّهَارِ ، وَقَالَ : يَرْفَعُ بِاللَّيْلِ إِنْ شَاءَ.

(۳۶۹۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت حکیم بن عقال نے دن کی نماز میں اونچی آواز سے قراءت کرنے سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ رات کی نماز میں چاہے تو بلند آواز سے قراءت کرلے۔

(۱۴۲) مَا قَالُوا فِي قِرَائَةِ اللَّيْلِ كَيْفَ هِيَ ؟

رات کی نماز میں قراءت کیسے ہونی چاہئے؟

(۳۶۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَة ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَائَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي. (ترمذی ۳۱۸۔ احمد ۶/ ۳۴۱)

(۳۶۹۲) حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قراءت کو سنا کرتی تھی، حالانکہ میں اپنی چھت پر ہوتی تھی۔

(۳۶۹۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَالُوا لَهُ : كَيْفَ كَانَتْ قِرَائَةُ عَبْدِ اللهِ بِاللَّيْلِ ؟ فَقَالَ : كَانَ يُسْمِعُ أَحْيَانًا آلَ عُتْبَةَ ، قَالَ : وَكَانُوا فِي حُجْرَةٍ بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَكَانَ عَلْقَمَةُ مِمَّنْ يَبَاتُهُ.

(۳۶۹۳) حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علقمہ سے پوچھا کہ رات کی نماز میں حضرت عبداللہ کی قراءت کیسی ہوتی تھی؟ آپ نے فرمایا کہ وہ بعض اوقات آل عتبہ کو بھی قراءت سنایا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ ان کے سامنے والے حجرہ میں ہوتے تھے اور حضرت علقمہ حضرت عبداللہ کے ان شاگردوں میں سے تھے جو رات ان کے ساتھ گذارا کرتے تھے۔

(۳۶۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : بِتُّ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَقَالُوا لَهُ : كَيْفَ كَانَتْ قِرَائَتُهُ ؟ قَالَ : كَانَ يُسْمِعُ أَهْلَ الدَّارِ.

(۳۶۹۴) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں حضرت عبداللہ کے ساتھ تھا۔ لوگوں نے حضرت علقمہ سے پوچھا کہ ان کی قراءت کیسی ہوتی تھی؟ حضرت علقمہ نے فرمایا کہ وہ گھر والوں کو بھی سنایا کرتے تھے۔

(۳۶۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ إِذَا قَرَأَ جَهَرَ بِقِرَائَتِهِ ، فَفَقَدَهُ مُعَاذٌ ، فَقَالَ : أَيْنَ الَّذِي كَانَ يُوقِظُ الْوَسْنَانَ ؟ وَيَزْجُرُ ، أَوْ يَطْرُدُ ، الشَّيْطَانَ.

(۳۶۹۵) حضرت محمد بن یحیٰی بن حبان کہتے ہیں کہ ایک آدمی تہجد کی نماز میں اونچی آواز سے قراءت کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ نظر نہ آیا تو حضرت معاذ نے فرمایا کہ وہ کہاں گیا جو غافلوں کو جگایا کرتا تھا اور شیطان کو بھگایا کرتا تھا؟

(۳۶۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : بَاتَتْ بِنَا عَمْرَةُ لَيْلَةً ، فَقُمْتُ أُصَلِّي فَأَخْفَيْتُ صَوْتِي ، فَقَالَتْ : أَلَا تَجْهَرُ بِقِرَائَتِكَ ؟ فَمَا كَانَ يُوقِظُنَا إِلَّا صَوْتُ مُعَاذٍ الْقَارِئِ ، وَأَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ.

(۳۶۹۶) حضرت ابوبکر بن عمرو کہتے ہیں کہ ایک دن رات میں حضرت عمرہ ہماری مہمان تھیں، میں رات کو نماز پڑھنے کے لئے کھڑا

ہوا اور میں نے آہستہ آواز سے قراءت کی تو انہوں نے فرمایا کہ تم اونچی آواز سے قراءت کیوں نہیں کرتے؟ ہمیں معاذ القاری اور افلح مولی ابی ایوب کی قراءت بیدار کیا کرتی تھی۔

(۳۶۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ، فَيُسْمِعُ أَهْلَ دَارِهِ.

(۳۶۹۷) حضرت ابوحرہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن تہجد کی نماز پڑھتے ہوئے اتنی بلند آواز سے قراءت کرتے تھے کہ اپنے گھر والوں کو سناتے تھے۔

(۳۶۹۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : صَلَاةُ اللَّيْلِ ، تُسْمِعُ أُذُنَيْك.

(۳۶۹۸) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ رات کی نماز میں تمہارے کانوں تک تمہاری قراءت پہنچنی چاہیے۔

(۳۶۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ لَيْلَةً كُلَّهَا ، فَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ ، يَقْرَأُ قِرَائَةً يُسْمِعُ أَهْلَ الْمَسْجِدِ ، يُرَتِّلُ وَلَا يُرَجِّعُ.

(۳۶۹۹) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک پوری رات حضرت عبداللہ کے ساتھ نماز پڑھی، وہ اتنی بلند آواز سے قراءت کرتے کہ مسجد والے سنا کرتے تھے۔ وہ ترتیل کے ساتھ قرآن پڑھتے تھے اور بار بار پیچھے سے نہیں پڑھتے تھے۔

(۳۷۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، وَالْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ أَسْمَعَ أُذُنَيْهِ فَلَمْ يُخَافِتْ.

(۳۷۰۰) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جس نے اپنے کانوں کو اپنی تلاوت سنا دی اس نے آہستہ آواز سے قراءت نہیں کی۔

(۳۷۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَخْفِضُ طَوْرًا ، وَيَرْفَعُ طَوْرًا.

(ابو داؤد ۱۳۲۲۔ ابن حبان ۲۶۰۳)

(۳۷۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کی نماز کے لئے اٹھتے تو کبھی آہستہ آواز سے قراءت فرماتے اور کبھی اونچی آواز سے۔

(۱۴۳) مَنْ كَانَ يُخَفِّفُ الْقِرَائَةَ فِي السَّفَرِ

جو حضرات سفر میں مختصر قراءت کیا کرتے تھے

(۳۷۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ عُمَرَ حُجَّاجًا ، فَصَلَّى بِنَا الْفَجْرَ فَقَرَأَ بِـ : (أَلَمْ تَرَ) ، وَ(لِإِيلَافِ).

(۳۷۰۲) حضرت معرور بن سوید فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کے ارادے سے نکلے۔ انہوں نے ہمیں فجر کی نماز

پڑھائی جس کی پہلی رکعت میں سورۃ الفیل اور دوسری رکعت میں سورۃ القریش کی تلاوت کی۔

(۳۷۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ غِيلاَنَ بْنِ جَامِعِ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا عُمَرُ الْفَجْرَ فِي السَّفَرِ ، فَقَرَأَ بِـ : ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۳۷۰۳) حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کی۔

(۳۷۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُونَ فِي السَّفَرِ بِالسُّوَرِ الْقِصَارِ.

(۳۷۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سفر میں چھوٹی سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(۳۷۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ أَنَسٍ ، فَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الْفَجْرِ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ وَأَشْبَاهِهَا.

(۳۷۰۵) حضرت داود فرماتے ہیں کہ میں حضرت انس کے ساتھ ایک سفر پر تھا۔ وہ ہمیں فجر میں سورۃ الاعلیٰ اور اس جیسی سورتوں کے ساتھ نماز پڑھاتے تھے۔

(۳۷۰٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا ابْنُ مَسْعُودٍ الْفَجْرَ فِي السَّفَرِ ، فَقَرَأَ بِآخِرِ بَنِي إِسْرَائِيلَ : ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا﴾ ثُمَّ رَكَعَ.

(۳۷۰۶) حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں سفر میں فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۃ بنی اسرائیل کے آخر سے یہ آیت پڑھی ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا﴾ پھر رکوع کیا۔

(۳۷۰۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى بِنَا الْفَجْرَ ، فَقَرَأَ بِنَا : ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾.

(۳۷۰۷) حضرت عمران بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھا، انہوں نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۃ التکویر کی تلاوت فرمائی۔

(۳۷۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ أَذَّنَ وَأَقَامَ ، ثُمَّ أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ، ثُمَّ قَرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ : كَيْفَ رَأَيْتَ ؟ قُلْتُ : قَدْ رَأَيْت يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَاقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَكُلَّمَا قُمْتَ. (ابو داؤد ۱۴۵۷۔ احمد ۴/ ۱۴۴)

(۳۷۰۸) حضرت عقبہ بن عامر جہنی کہتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، جب فجر طلوع ہوئی تو آپ نے

اذان دی اور اقامت کہی، پھر مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کیا، پھر معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) کی تلاوت فرمائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوگئے تو آپ نے فرمایا کہ تم کیا رائے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں ٹھیک رائے رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم جب سونے لگو تو ان سورتوں کو پڑھو اور جب سو کر اٹھو تو تب بھی ان سورتوں کو پڑھو۔

(١٤٤) فِي الرَّجُلِ يَقْرِنُ السُّوَرَ فِي الرَّكْعَةِ ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

جن حضرات نے اس بات کی رخصت دی ہے کہ آدمی ایک رکعت میں دو سورتوں کو ملا سکتا ہے

(٣٧٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ ، بِعَشْرِ سُوَرٍ وَأَكْثَرَ وَأَقَلَّ.

(٣٧٠٩) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں دس یا کم و بیش سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(٣٧١٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَتْ نَائِلَةُ ابْنَةُ الْفَرَافِصَةِ الْكَلْبِيَّةُ حَيْثُ دَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ فَقَتَلُوهُ ، فَقَالَتْ :إِنْ تَقْتُلُوهُ ، أَوْ تَدَعُوهُ فَقَدْ كَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ بِرَكْعَةٍ يَجْمَعُ فِيهَا الْقُرْآنَ.

(٣٧١٠) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب باغی حضرت عثمان بن عفان کو شہید کرنے کے لئے کاشانہ خلافت کے اندر داخل ہوئے تو حضرت نائلہ بنت فرافصہ کلبیہ نے فرمایا تھا کہ انہیں شہید کرو یا چھوڑ دو یہ وہ ہستی ہیں جو ایک رکعت میں پورے قرآن کی تلاوت سے رات کو قیام کرتے ہیں۔

(٣٧١١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ.

(٣٧١١) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم داری ایک رکعت میں پورے قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(٣٧١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِنِّي لأَقْرَأُ السُّوَرَ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِي رَكْعَةٍ.

(٣٧١٢) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں مفصل میں سے کئی سورتوں کی تلاوت ایک رکعت میں کرتا ہوں۔

(٣٧١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مَاعِزٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ؛ يَقْرَأُ بِالسُّورَتَيْنِ وَالثَّلاَثِ فِي الرَّكْعَةِ.

(٣٧١٣) حضرت بکر بن ماعز فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم ایک رکعت میں دو یا تین سورتوں کی تلاوت بھی کرتے تھے۔

(٣٧١٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرُنُ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ مِنَ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ.

(٣٧١٤) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرض نماز کی ایک رکعت میں دو سورتوں کو ملایا کرتے تھے۔

(٣٧١٥) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ؛ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ

فَيَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ ، أَوْ بِسُورَةٍ فِي رَكْعَتَيْنِ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۳۷۱۵) حضرت عطاء اس شخص کے بارے میں جو فرض نماز کی ایک رکعت میں دوسورتیں یا دو رکعتوں میں ایک سورت پڑھے فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٣٧١٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ ؟ قَالَ : أَمَّا مَا كَانَ مِنَ الْمِئِينَ فَارْكَعْ بِكُلِّ سُورَةٍ ، وَأَمَّا مَا كَانَ مِنَ الْمَثَانِي وَالْمُفَصَّلِ فَاقْرُنْ إِنْ شِئْتَ.

(۳۷۱۶) حضرت سعید بن جبیر اس شخص کے بارے میں جو ایک رکعت میں دوسورتیں پڑھے فرماتے ہیں کہ اگر وہ سورت مئین میں سے ہو تو ہر سورت کے بعد رکوع کرے اور اگر وہ سورت مثانی یا مفصل میں سے ہو تو دو سورتوں کو ملا سکتا ہے۔

(٣٧١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرِنُ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ.

(۳۷۱۷) حضرت ابراہیم بن عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ ایک رکعت میں دوسورتوں کو ملایا کرتے تھے۔

(٣٧١٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ وَسَالِمٍ ، قَالاَ : اقْرُنْ كَمْ شِئْتَ.

(۳۷۱۸) حضرت قاسم اور حضرت سالم فرماتے ہیں کہ جتنی سورتوں کو تم چاہو ملا لو۔

(٣٧١٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّبْعِ الطِّوَالِ فِي رَكْعَةٍ ، إِلاَّ أَنَّ وَكِيعًا ، قَالَ : قَرَأَ.

(۳۷۱۹) حضرت معبد بن خالد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں سبع طوال کی تلاوت فرمائی۔

(٣٧٢٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : قُمْتُ خَلْفَ الْمَقَامِ أُصَلِّي ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ لاَ يَغْلِبَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ ، قَالَ : فَإِذَا رَجُلٌ يَغْمِزُنِي مِنْ خَلْفِي ، فَلَمْ أَلْتَفِتْ ، ثُمَّ غَمَزَنِي فَالْتَفَتُّ ، فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، فَتَنَحَّيْتُ وَتَقَدَّمَ ، فَقَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

(۳۷۲۰) حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان کہتے ہیں کہ میں مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا، میں نے یہ چاہتا تھا کہ اس رات اس جگہ میرے سوا کوئی اور کھڑا نہ ہو۔ اتنے میں ایک آدمی نے مجھے پیچھے سے متوجہ کیا۔ میں متوجہ نہ ہوا اس نے مجھے پھر متوجہ کیا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں پیچھے ہٹ گیا اور وہ وہاں کھڑے ہوگئے اور انہوں نے ایک رکعت میں پورا قرآن مجید پڑھنے کے بعد نماز مکمل فرمائی۔

(٣٧٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وِقَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَجْمَعُ بَيْنَ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فِي الْفَرِيضَةِ.

(۳۷۲۱) حضرت وقاء فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر فرض نماز کی ایک رکعت میں دوسورتوں کو ملایا کرتے تھے۔

(۳۷۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا كَهْمَسٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَائِشَةَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ ؟ قَالَتْ :نَعَمْ ،الْمُفَصَّلَ.

(ابو داؤد ۱۲۸۶۔ احمد ۶/ ۲۱۸)

(۳۷۲۲) حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں دوسورتوں کو ملا کر پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، مفصل کی سورتوں کو۔

(۳۷۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَن عَلْقَمَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى بـ:(حم) الدُّخَانِ، وَ (الطُّورِ)، وَالجن، وَيَقْرَأُ فِي الثَّانِيَةِ بِآخِرِ الْبَقَرَةِ وَآخِرِ آلِ عِمْرَانَ، وَبِالسُّورَةِ الْقَصِيرَةِ.

(۳۷۲۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ فجر کی پہلی رکعت میں سورۃ حم الدخان، سورۃ الطور اور سورۃ الجن کی تلاوت کرتے اور دوسری رکعت میں سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران کے آخر اور چھوٹی سورتوں کی تلاوت فرماتے۔

(۳۷۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الأَحْنَفِ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :صَلَّيْت مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ ،فَقُلْت :يَخْتِمُهَا فَيَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ ، فَقُلْتُ :يَخْتِمُهَا فَيَرْكَعُ بِهَا ، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ ، فَقُلْتُ :يَرْكَعُ بِهَا ، فَقَرَأَ حَتَّى خَتَمَهَا.

(۳۷۲۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے سورۃ البقرۃ شروع کی تو میں نے دل میں سوچا کہ آپ اسے مکمل کر کے رکوع فرمائیں گے۔ سورۃ البقرۃ مکمل کر کے آپ نے سورۃ آل عمران شروع کر دی۔ میں نے سوچا کہ آپ اسے مکمل کر کے رکوع فرمائیں گے۔ پھر آپ نے سورۃ النساء شروع کر دی۔ میں نے سوچا کہ آپ اسے پڑھ کر رکوع فرمائیں گے۔ پس آپ نے اس سورت کو ختم فرمایا۔

(١٤٥) مَنْ كَانَ لاَ يَجْمَعُ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

جو حضرات ایک رکعت میں دوسورتوں کو جمع نہیں کرتے تھے

(۳۷۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :لاَ يَقْرُنُ بَيْنَ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ.

(۳۷۲۵) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ ہر رکعت میں دوسورتوں کو مت ملاؤ۔

(۳۷۲٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ :كَانَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ لاَ يَجْمَعُ بَيْنَ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ ، وَلاَ يُجَاوِزُ سُورَةً إذَا خَتَمَهَا حَتَّى يَرْكَعَ.

(۳۷۲۶) حضرت عکرمہ بن خالد فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث ایک رکعت میں دوسورتوں کو جمع نہیں فرماتے تھے۔ جب وہ کسی سورت کو ختم کرتے تو فوراً رکوع کرلیا کرتے تھے۔

(٣٧٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْرُنُ بَيْنَ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ.

(۳۷۲۷) حضرت عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن ایک رکعت میں دوسورتوں کو نہیں ملاتے تھے۔

(٣٧٢٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ :مَا أُحِبُّ أَنِّي قَرَنْتُ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ وَلَوْ أَنَّ لِي حُمْرَ النَّعَمِ.

(۳۷۲۸) حضرت زید بن خالد جہنی فرماتے ہیں کہ مجھے ایک رکعت میں دوسورتیں ملا پسند نہیں خواہ اس کے بدلے مجھے سرخ اونٹ ہی کیوں نہ ملیں۔

(٣٧٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۳۷۲۹) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٣٧٣٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَعْطِ كُلَّ سُورَةٍ حَظَّهَا مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ. (بيهقى ١٠ـ احمد ٥/ ٥٩)

(۳۷۳۰) حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر سورت کو رکوع وسجدہ کا حق دو۔

(٣٧٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِي إسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :أَعْطِ كُلَّ سُورَةٍ حَقَّهَا مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

(۳۷۳۱) حضرت ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر سورت کو رکوع اور سجدے کا حق دو۔

(١٤٦) فِي السُّورَةِ تُقْسَمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

دورکعتوں میں ایک سورت پڑھنے کا حکم

(٣٧٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، أَوْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالأَعْرَافِ فِي رَكْعَتَيْنِ.

(۳۷۳۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے مغرب کی دورکعتوں میں سورۃ الاعراف پڑھی۔

(٣٧٣٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالأَعْرَافِ فِي رَكْعَتَيْنِ

(۳۷۳۳) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مغرب کی دو رکعتوں میں سورۃ الاعراف کی تلاوت فرمائی۔

(۳۷۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَرَأَ بِالْبَقَرَةِ فِي الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ.

(۳۷۳۴) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے نمازِ فجر کی دو رکعتوں میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت فرمائی۔

(۳۷۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَرَأَ بِآلِ عِمْرَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ قَطَّعَهَا ، يَعْنِي فِيهِمَا.

(۳۷۳۵) حضرت یحییٰ بن عبد الرحمٰن بن حاطب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ آل عمران کی تلاوت فرمائی۔

(۳۷۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ.

(۳۷۳۶) حضرت عمر بن یعلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر نے فجر کی دونوں رکعتوں میں سورۃ بنی اسرائیل کی تلاوت فرمائی۔

(۳۷۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ الْفَجْرَ ، فَقَرَأَ بِـ : (حم) الْمُؤْمِنِ ، فَلَمَّا بَلَغَ (بِالْعَشِيِّ وَالإِبْكَارِ) رَكَعَ ، ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَأَ بِبَقِيَّةِ السُّورَةِ ، ثُمَّ رَكَعَ ، وَلَمْ يَقْنُتْ.

(۳۷۳۷) حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی۔ انہوں نے پہلی رکعت میں سورۃ حم المؤمن کی تلاوت شروع کی۔ جب وہ ﴿بِالْعَشِيِّ وَالإِبْكَارِ﴾ پر پہنچے تو انہوں نے رکوع کیا، پھر دوسری رکعت میں باقی سورت کی تلاوت کی، پھر رکوع کیا اور فجر میں دعائے قنوت نہ پڑھی۔

(۳۷۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : كَانَ يَقْسِمُ السُّورَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْفَجْرِ.

(۳۷۳۸) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ ایک سورت کو فجر کی دونوں رکعتوں میں تقسیم کیا کرتے تھے۔

(۳۷۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْسِمُ السُّورَةَ فِي رَكْعَتَيْنِ.

(۳۷۳۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ایک سورت کو دو رکعتوں میں تقسیم کیا کرتے تھے۔

(۳۷٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَقْسِمَ السُّورَةَ فِي رَكْعَتَيْنِ.

(۳۷۴۰) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ ایک سورت کو دو رکعتوں میں تقسیم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۷٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : يَقْسِمُ سُورَةً فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۳۷۴۱) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ ایک سورت کو فجر کی دونوں رکعتوں میں تقسیم کیا کرتے تھے۔

(۳۷٤۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تُقْسَمَ السُّورَةُ فِي رَكْعَتَيْنِ.

(۳۷۴۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک سورت کو دو رکعتوں میں تقسیم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۴۷) مَنْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ

جو حضرات پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ سورت ملاتے تھے اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھتے تھے

(۳۷۴۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، وَمَا تَيَسَّرَ ، وَفِي الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۳۷۴۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھتے تھے اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرتے تھے۔

(۳۷۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى شُرَيْحٍ ، يَقْرَأُ فِي الأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ ، وَفِي الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۳۷۴۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت شریح کو خط لکھا کہ پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی دوسری سورت اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کریں۔

(۳۷۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ : اقْرَؤُوا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ ، وَفِي الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، وَاقْرَؤُوا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ ، وَفِي الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، وَفِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ بِأُمِّ الْكِتَابِ ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ بِأُمِّ الْكِتَابِ.

(۳۷۴۵) حضرت محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے ہشام بن اسماعیل کو منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابوالدرداء فرمایا کرتے تھے کہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھو اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھو۔ عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھو اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھو۔ مغرب کی آخری رکعت اور عشاء کی آخری دونوں رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھو۔

(۳۷۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : حُدِّثْتُ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَقُولُ : اقْرَؤُوا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ ، وَفِي

الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، وَفِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِنْ صَلاَةِ الْمَغْرِبِ ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ بِأُمِّ الْكِتَابِ.

(۳۷۴۶) حضرت ابوالدرداء فرمایا کرتے تھے کہ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھو اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھو۔ مغرب کی آخری رکعت اور عشاء کی آخری دونوں رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھو۔

(۳۷۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : يَقْرَأُ الإِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ ، وَفِي الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۳۷۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ امام اور مقتدی ظہر اور عصر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھیں اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھیں۔

(۳۷۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الْمَغْرِبَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى مَسَّتْ ثِيَابِي ثِيَابَهُ ، أَوْ يَدِي ثِيَابَهُ ، شَكَّ ابْنُ مُبَارَكٍ ، فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، وَقَالَ : ﴿رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا﴾.

(۳۷۴۸) حضرت صنابحی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، میں ان کے اتنا قریب تھا کہ میرے کپڑے ان کے کپڑوں سے لگ رہے تھے۔ انہوں نے تیسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھی اور پھر کہا ﴿رَبَّنَا لاَ تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا﴾۔

(۳۷۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ ، وَفِي الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِقِرَائَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ.

(۳۷۴۹) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھی جائے گی اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھی جائے گی۔ ہم آپس میں یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ سورۃ الفاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ ملائے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۳۷۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي كُلِّهِنَّ. (طبرانی ۳۴۳۷)

(۳۷۵۰) حضرت ابو مالک فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی تمام رکعات میں قراءت فرماتے تھے۔

(۳۷۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْرَأُ فِي الأَرْبَعِ ، يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ.

(۳۷۵۱) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تمام رکعات میں قراءت فرماتے تھے اور تمام رکعات کو برابر رکھتے تھے۔

(۳۷۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي سُحَيْمٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ

مُغَفَّلٍ يَأْمُرُ بِالصَّلاَةِ الَّتِي لاَ يَجْهَرُ فِيهَا الإِمَامُ أَنْ يَقْرَأَ فِي الصَّلاَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ ، وَفِي الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۳۷۵۲) حضرت عمر بن ابی حکیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مغفل سری نمازوں کے بارے میں امام کو حکم دیتے تھے کہ پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھے اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھے۔

(۳۷۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : اقْرَأْ فِي الأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ ، وَفِي الآخِرَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۳۷۵۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اسلاف فرمایا کرتے تھے کہ پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھو اور آخری رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھو۔

(۳۷۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : اقْرَأْ فِي الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۳۷۵۴) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ آخری دونوں رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھو۔

(۳۷۵۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ وَالشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَحَجَّاجٌ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَمَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُمْ قَالُوا : اقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ ، يَعْنِي الأُخْرَيَيْنِ ، مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

(۳۷۵۵) حضرت عطاء، حضرت منصور اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ظہر اور عصر کی آخری دونوں رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ پڑھو۔

(۳۷۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، فَإِنَّهُ يَقْضِي تِلْكَ الرَّكْعَةَ.

(۳۷۵۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جس رکعت میں سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی گئی اس رکعت کی قضاء کی جائے گی۔

(۳۷۵۷) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَقْرَأُ فِي صَلاَةِ النَّهَارِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ ، وَفِي الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۳۷۵۷) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دن کی نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت جبکہ آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھتی تھیں۔

(۳۷۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : اقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ ، وَفِي الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۳۷۵۸) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھو اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھو۔

(۳۷۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي الأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۳۷۵۹) حضرت حمید بن سلمان فرماتے ہیں کہ میں حضرت مجاہد کو ظہر اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہوئے سنا۔

(۳۷٦۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ مِثْلَهُ.

(۳۷۶۰) حضرت ضحاک سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۳۷٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : اقْرَأْ فِي جَمِيعِهِنَّ.

(۳۷۶۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ تمام رکعتوں میں قراءت کرو۔

(۳۷٦۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، وَأَبَانُ الْعَطَّارُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ ، وَفِي الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. (بخاری ۷۷٦۔ ابو داؤد ۷۹۵)

(۳۷۶۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرتے تھے۔

(۱٤۸) مَنْ كَانَ يَقُولُ سَبِّحْ فِي الأُخْرَيَيْنِ وَلاَ يَقْرَأُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ آخری دو رکعات میں صرف تسبیح پڑھ لو، قراءت کی ضرورت نہیں

(۳۷٦۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : اقْرَأْ فِي الأُولَيَيْنِ ، وَسَبِّحْ فِي الأُخْرَيَيْنِ.

(۳۷۶۳) حضرت علی اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرو اور آخری دو رکعتوں میں تسبیح پڑھ لو۔

(۳۷٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : يَقْرَأُ فِي الأُولَيَيْنِ ، وَيُسَبِّحُ فِي الأُخْرَيَيْنِ.

(۳۷۶۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلی دو رکعتوں میں قراءت کی جائے اور آخری دو رکعتوں میں تسبیح پڑھ لی جائے۔

(۳۷٦٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : مَا يُفْعَلُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُخْرَيَيْنِ مِنَ الصَّلاَةِ ؟ قَالَ : سَبِّحْ ، وَاحْمَدِ اللَّهَ ، وَكَبِّرْ.

(۳۷۶۵) حضرت منصور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ نماز کی آخری دو رکعتوں میں کیا کیا جائے؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی تسبیح بیان کرو، اس کی حمد بیان کرو اور اللہ اکبر کہو۔

(۳۷٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَبِّحْ فِي الأُخْرَيَيْنِ وَكَبِّرْ.

(۳۷۶۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آخری دو رکعتوں میں تسبیح و تکبیر کہو۔

(۳۷٦٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ ، وَفِي الأُخْرَيَيْنِ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ.

(۳۷۶۷) حضرت ابن الاسود فرماتے ہیں کہ پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھے اور آخری دو رکعتوں میں تسبیح و تکبیر کہے۔

(۳۷٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ فِي الأُخْرَيَيْنِ تَسْبِيحَتَيْنِ.

(۳۷۶۸) حضرت علی فرماتے ہیں کہ آخری دو رکعتوں میں دو مرتبہ تسبیح و تکبیر کہے۔

(١٤٩) مَنْ رَخَّصَ فِي الْقِرَائَةِ خَلْفَ الإِمَامِ

جو حضرات امام کے پیچھے قراءت کی اجازت دیتے ہیں

(۳۷٦٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ ، عَنْ جَوَّابِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ التَّيْمِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ شَرِيكٍ التَّيْمِيُّ أَبُو إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْقِرَائَةِ خَلْفَ الإِمَامِ ؟ فَقَالَ لِي :اقْرَأْ ، قُلْتُ :وَإِنْ كُنْتُ خَلْفَكَ ؟ قَالَ :وَإِنْ كُنْتَ خَلْفِي ، قُلْت :وَإِنْ قَرَأْتَ ؟ قَالَ :وَإِنْ قَرَأْتُ.

(۳۷۶۹) حضرت یزید بن شریک تیمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب سے امام کے پیچھے قراءت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام کے پیچھے قراءت کرو۔ میں نے عرض کیا اگر آپ کے پیچھے نماز پڑھوں پھر بھی؟ انہوں نے فرمایا میرے پیچھے نماز پڑھو پھر بھی۔ میں نے کہا اگر آپ قراءت کریں پھر بھی؟ انہوں نے فرمایا ہاں، پھر بھی۔

(۳۷۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقْرَأُ خَلْفَ الإِمَامِ فِي صَلاَةِ الظُّهْرِ مِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ.

(۳۷۷۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کو ظہر کی نماز میں امام کے پیچھے سورۃ مریم کی تلاوت کرتے سنا ہے۔

(۳۷۷۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، قَالَ :صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :

فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ خَلْفَ الإِمَامِ ، قَالَ :فَلَقِيت مُجَاهِدًا فَذَكَرْت لَهُ ذَلِكَ ، قَالَ :فَقَالَ مُجَاهِدٌ :سَمِعْت عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَأُ خَلْفَ الإِمَامِ.

(۳۷۷۱) حضرت حصین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے انہیں امام کے پیچھے قراءت کرتے ہوئے سنا۔ اس کے بعد میری ملاقات حضرت مجاہد سے ہوئی اور میں نے ان سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو امام کے پیچھے قراءت کرتے سنا ہے۔

(۳۷۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ ، عَنْ هُذَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْعَصْرِ خَلْفَ الإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ.

(۳۷۷۲) حضرت ھذیل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز میں امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کی۔

(۳۷۷۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْم ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الأَسَدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :صَلَّيْت إِلَى جَنْبِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ خَلْفَ بَعْضِ الأُمَرَاءِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.

(۳۷۷۳) حضرت ابو مریم اسدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے سنا کہ وہ ایک امیر کے پیچھے ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کر رہے تھے۔

(۳۷۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ :اقْرَأْ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الإِمَامِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ.

(۳۷۷۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کرو۔

(۳۷۷٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَأْمُرُ بِالْقِرَائَةِ خَلْفَ الإِمَامِ.

(۳۷۷۵) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءت کا حکم دیا کرتے تھے۔

(۳۷۷٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ تَدَعْ أَنْ تَقْرَأَ خَلْفَ الإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ جَهَرَ ، أَوْ لَمْ يَجْهَرْ.

(۳۷۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ کی تلاوت ضرور کرو خواہ وہ اونچی آواز سے قراءت کر رہا ہو یا آہستہ آواز سے۔

(۳۷۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ :صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الْعِشَاءِ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَائَةُ ، فَلَمَّا

انْصَرَفَ قَالَ :لَعَلَّكُمْ تَقْرَؤُونَ خَلْفَ إمَامِكُمْ ؟ قَالَ :قُلْنَا :أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ إنَّا لَنَفْعَلُ ، قَالَ :فَلاَ تَفْعَلُوا إلاَّ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ، فَإِنَّهُ لاَ صَلاَةَ إلاَّ بِهَا.

(۳۷۷۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی، نماز میں آپ کو قراءت بوجھل محسوس ہورہی تھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ شاید تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کررہے تھے؟ ہم نے کہا جی ہاں، یارسول اللہ! ہم ایسا ہی کررہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم امام کے پیچھے صرف سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۳۷۷۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لأَصْحَابِهِ :هَلْ تَقْرَؤُونَ خَلْفَ إمَامِكُمْ ؟ فَقَالَ بَعْضٌ :نَعَمْ ، وَقَالَ بَعْضٌ :لاَ ، فَقَالَ :إنْ كُنْتُمْ لاَ بُدَّ فَاعِلِينَ ، فَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ.

(۳۷۷۸) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ کیا تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ بعض نے کہا جی ہاں اور بعض نے انکار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم نے قراءت کرنی ہی ہو تو اپنے دل میں صرف سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرلیا کرو۔

(۳۷۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ هُشَيْمٍ.

(احمد ۴/ ۲۳۶۔ عبدالرزاق ۲۷۶۶)

(۳۷۷۹) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۳۷۸۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا شَيْبَةَ الْمَهْرِيَّ يُحَدِّثُ ، عَنْ مُعَاذٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي خَلْفَ الإِمَامِ :إذَا كَانَ يَسْمَعُ قِرَائَتَهُ قَرَأَ :﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ، وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ، وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ قَالَ شُعْبَةُ :أَوْ نَحْوَهَا ، وَإِذَا كَانَ لاَ يَسْمَعُ الْقِرَائَةَ فَلْيَقْرَأْ ، وَلاَ يُؤْذِ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ ، وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ.

(۳۷۸۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو، اب اگر وہ امام کی قراءت سن رہا ہے تو سورۃ الاخلاص، سورۃ الناس اور سورۃ الفلق کی تلاوت کرلے۔ اور اگر امام کی قراءت نہیں سن رہا تو خود قراءت کرلے، لیکن اپنے دائیں بائیں کھڑے لوگوں کو تکلیف نہ دے۔

(۳۷۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَنْتَ بِالْخِيَارِ ، إنْ شِئْتَ فَاقْرَأْ ، وَإِنْ شِئْتَ فَاعْتَدَّ.

(۳۷۸۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اس بارے میں تمہیں اختیار ہے، چاہو تو قراءت کرلو اور چاہو تو امام کی قراءت سے کام

چلالو۔

(۳۷۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إذَا لَمْ تَسْمَعْ قِرَائَةَ الإِمَامِ ، فَاقْرَأْ فِي نَفْسِكَ إِنْ شِئْتَ.

(۳۷۸۲) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اگر تم امام کی قراءت نہیں سن رہے تو اگر چاہو تو اپنے دل میں قراءت کرلو۔

(۳۷۸۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ وَيُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اقْرَأْ خَلْفَ الإِمَامِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِكَ.

(۳۷۸۳) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ امام کے پیچھے ہر رکعت میں اپنے دل میں سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرو۔

(۳۷۸٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اقْرَأْ خَلْفَ الإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ ، وَفِي الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۳۷۸۴) حضرت شعبی فرمایا کرتے تھے کہ امام کے پیچھے ظہر اور عصر میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی ایک سورۃ پڑھو اور آخری دونوں رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھو۔

(۳۷۸٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الْقِرَائَةُ خَلْفَ الإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ نُورٌ لِلصَّلاَةِ.

(۳۷۸۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے قراءت کرنا نماز کا نور ہے۔

(۳۷۸٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : يَقْرَأُ الإِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۳۷۸۶) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ امام اور مقتدی ظہر اور عصر میں سورۃ الفاتحہ کی قراءت کریں گے۔

(۳۷۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : اقْرَأْ خَلْفَ الإِمَامِ فِيمَا لَمْ يَجْهَرْ ، فِي الأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ ، وَفِي الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۳۷۸۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ سری نمازوں میں امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی ایک سورت اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرو۔

(۳۷۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : اُسْكُتُوا فِيمَا يَجْهَرُ ، وَاقْرَؤُوا فِيمَا لاَ يَجْهَرُ.

(۳۷۸۸) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جہری نمازوں میں خاموش رہو اور سری نمازوں میں قراءت کرو۔

(۳۷۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ وَالْحَكَمُ بْنُ أَيُّوبَ إِمَامُنَا ، وَأَبُو مَلِيحٍ إِلَى جَنْبِ ابْنِ أُسَامَةَ ، فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ الإِمَامُ قُلْتُ لأَبِي مَلِيحٍ : تَقْرَأُ خَلْفَ

الإِمَامِ وَهُوَ يَقْرَأُ ؟ ، قَالَ :سَمِعْتَ شَيْئًا ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :نَعَمْ.

(۳۷۸۹) حضرت یحییٰ بن ابی اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے مغرب کی نماز حکم بن ایوب کے پیچھے پڑھی۔ ابن اسامہ کے پہلو میں ابوملیح کھڑے تھے۔ میں نے ابوملیح کو سنا کہ سورۃ الفاتحہ پڑھ رہے تھے۔ جب امام نے سلام پھیرا تو میں نے ابوملیح سے پوچھا کہ تم امام کے پیچھے قراءت کرر ہے تھے، حالانکہ امام بھی قراءت کرر ہے تھے؟ انہوں نے کہا کہ تم نے کچھ سنا؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں میں قراءت کرر ہا تھا۔

(۳۷۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْقِرَائَةِ خَلْفَ الإِمَامِ التَّسْبِيحُ.

(۳۷۹۰) حضرت انس قراءت خلف الامام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ تسبیح ہے۔

(۳۷۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ ، قَالَ :صَلَّيْت صَلاَةً وَإِلَى جَنْبِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ، قَالَ :فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ :يَا أَبَا الْوَلِيدِ ، أَلَمْ أَسْمَعْك تَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ؟ قَالَ :أَجَلْ ، إِنَّهُ لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِهَا.

(۳۷۹۱) حضرت محمود بن ربیع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبادہ بن صامت کے ساتھ نماز پڑھی۔ انہوں نے نماز میں سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کی۔ نماز کے بعد میں نے عرض کیا کہ اے ابوالولید! میں نے آپ کو سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۳۷۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :إِنْ قَرَأْتَ خَلْفَ الإِمَامِ فَحَسَنٌ ، وَإِنْ لَمْ تَقْرَأْ أَجْزَأَكَ قِرَائَةُ الإِمَامِ.

(۳۷۹۲) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ اگر تم امام کے پیچھے قراءت کرو تو اچھی بات ہے اور اگر نہ کرو تو تمہارے لئے امام کی قراءت کافی ہے۔

(۳۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :اقْرَأْ خَلْفَ الإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۳۷۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرو۔

(۳۷۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَسِّنُ الْقِرَائَةَ خَلْفَ الإِمَامِ.

(۳۷۹۴) حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں کہ شعبی امام کے پیچھے خوبصورت قراءت کیا کرتے تھے۔

(۳۷۹٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِنِّي لأُحِبُّ أَنْ أَشْغَلَ نَفْسِي فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الإِمَامِ.

(۳۷۹۵) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ ظہر اور عصر میں اپنے آپ کو مشغول رکھوں۔

(۳۷۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ ، أَنَّ أَبَا السَّائِبِ أَخْبَرَهُ، قَالَ: قُلْتُ لأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنِّي أَكُونُ وَرَاءَ الإِمَامِ؟ فَغَمَزَ ذِرَاعِي، فَقَالَ: يَا فَارِسِيٌّ، اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ، يَعْنِي بِأُمِّ الْقُرْآنِ.

(۳۷۹۶) حضرت ابو السائب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں امام کے پیچھے کیا کروں؟ انہوں نے میرا بازو کھینچا اور کہا اے فارسی! اپنے دل میں سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرو۔

(۱۵۰) مَنْ كَرِهَ الْقِرَائَةَ خَلْفَ الإِمَامِ

جو حضرات امام کے پیچھے قراءت کو مکروہ خیال فرماتے ہیں

(۳۷۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً ، نَظُنُّ أَنَّهَا الصُّبْحُ ، فَلَمَّا قَضَاهَا ، قَالَ : هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ أَحَدٌ ؟ قَالَ رَجُلٌ : أَنَا ، قَالَ: إِنِّي أَقُولُ : مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ. (ترمذی ۳۱۲۔ احمد ۲/ ۲۸۴)

(۳۷۹۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی۔ غالباً وہ فجر کی نماز تھی۔ جب آپ نے نماز مکمل کرلی تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے قراءت کی ہے؟ ایک آدمی نے کہا کہ میں نے قراءت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں بھی سوچ رہا تھا کہ قرآن میں مجھ سے کون جھگڑ رہا ہے؟!

(۳۷۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ : هَلْ قَرَأَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى) ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : أَنَا ، فَقَالَ : قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا.

(۳۷۹۸) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا کسی نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی ہے۔ ایک آدمی نے کہا کہ میں نے کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ کوئی مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔

(۳۷۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا نَقْرَأُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ.

(احمد ۱/ ۴۵۱۔ ابو یعلی ۴۹۸۵)

(۳۷۹۹) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قراءت کرتے تھے تو آپ نے ہمیں یہ کہہ کر منع فرمادیا کہ تم میرے اوپر قرآن کو خلط ملط کر دیتے ہو۔

(٣٨٠٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، وَجَرِيرٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ ، فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ.

(۳۸۰۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا امام ہوتو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے۔

(٣٨٠١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : أَقْرَأُ خَلْفَ الإِمَامِ ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ فِي الصَّلاَةِ شُغْلاً ، وَسَيَكْفِيكَ ذَاكَ الإِمَامُ.

(۳۸۰۱) حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ کیا میں امام کے پیچھے قراءت کر سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ نماز میں ایک مصروفیت ہے اور اس کا مصروفیت کا ذمہ امام نے لے رکھا ہے۔

(٣٨٠٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الأَصْبَهَانِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بن الأصبهاني ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ.

(۳۸۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے امام کے پیچھے قراءت کی اس نے فطرت سے بغاوت کی۔

(٣٨٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي بِجَادٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : وَدِدْت أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الإِمَامِ فِي فِيهِ جَمْرَةٌ.

(۳۸۰۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ امام کے پیچھے قراءت کرنے والے کے منہ میں انگارا ہو۔

(٣٨٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : لاَ قِرَاءَةَ خَلْفَ الإِمَامِ.

(۳۸۰۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے قراءت نہیں ہوتی۔

(٣٨٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، وَأَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : قَالَ ابن عُمَرُ : يَكْفِيكَ قِرَاءَةَ الإِمَامِ.

(۳۸۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کی قراءت تمہارے لئے کافی ہے۔

(٣٨٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، وَابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ الأَسْوَدُ : لأَنْ أَعَضَّ عَلَى جَمْرَةٍ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ إِمَامٍ أَعْلَمُ أَنَّهُ يَقْرَأُ.

(۳۸۰۶) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ جس امام کے بارے میں مجھے علم ہے کہ وہ قراءت کر رہا ہے اس کے پیچھے قراءت کرنے سے زیادہ بہتر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اپنے منہ میں انگارا رکھ لوں۔

(٣٨٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ تَقْرَأْ خَلْفَ الإِمَامِ.

(۳۸۰۷) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے قراءت نہ کرو۔

(۳۸۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : لاَ تَقْرَأْ خَلْفَ الإِمَامِ إِنْ جَهَرَ ، وَلاَ إِنْ خَافَتَ.

(۳۸۰۸) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ امام خواہ اونچی آواز سے قراءت کررہا ہو یا آہستہ آواز سے، اس کے پیچھے قراءت نہ کرو۔

(۳۸۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الإِمَامِ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ.

(۳۸۰۹) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ جس نے امام کے پیچھے قراءت کی اس کی نماز نہ ہوئی۔

(۳۸۱۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّهُ قَالَ : وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الإِمَامِ مُلِئَ فُوهُ تُرَابًا.

(۳۸۱۰) حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرے میرا دل چاہتا ہے کہ اس کا منہ مٹی سے بھر جائے۔

(۳۸۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، مِثْلَهُ.

(۳۸۱۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۳۸۱۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ ، عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ ؟ فَقَالَ : يَكْفِيكَ ذَاكَ الإِمَامُ.

(۳۸۱۲) حضرت ابو ہارون کہتے ہیں کہ میں نے ابو سعید سے امام کے پیچھے قراءت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارے لئے امام کی قراءت کافی ہے۔

(۳۸۱۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلْته عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ ؟ قَالَ : لَيْسَ وَرَاءَ الإِمَامِ قِرَاءَةٌ.

(۳۸۱۳) حضرت ابو بشر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے امام کے پیچھے قراءت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ امام کے پیچھے قراءت نہیں ہوتی۔

(۳۸۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : أَنْصِتْ لِلإِمَامِ.

(۳۸۱۴) حضرت ابن مسیب فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے خاموش رہو۔

(۳۸۱۵) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ محمّدٍ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الإِمَامِ مِنَ السُّنَّةِ.

(۳۸۱۵) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں امام کے پیچھے قراءت کرنا سنت نہیں۔

(۳۸۱۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الإِمَامِ ، وَكَانَ يَقُولُ : تَكْفِيك

قِرَاءَةُ الإِمَامِ.

(۳۸۱۶) حضرت ابراہیم امام کے پیچھے قراءت کرنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے لئے امام کی قراءت کافی ہے۔

(۳۸۱۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ : أَقْرَأُ خَلْفَ الإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ؟ فَقَالَ : لاَ.

(۳۸۱۷) حضرت ولید بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ سے سوال کیا کہ کیا میں ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے قراءت کروں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۳۸۱۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ أَبِي رِكْبَان ، قَالَ : كَانَ الضَّحَّاكُ يَنْهَى عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الإِمَامِ.

(۳۸۱۸) حضرت ضحاک امام کے پیچھے قراءت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

(۳۸۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَارَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ، لاَ أَدْرِي ، كَمْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ كُلُّهُمْ يَقُولُ : لاَ يُقْرَأُ خَلْفَ إِمَامٍ ، مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ مَيْمُون.

(۳۸۱۹) حضرت مالک بن عمارہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت عبد اللہ کے کتنے ہی شاگرد کہا کرتے تھے کہ امام کے پیچھے قراءت نہیں ہوگی۔ ان میں سے ایک عمرو بن میمون بھی ہیں۔

(۳۸۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا.

(ابو داؤد ۶۰۴۔ احمد ۲/ ۳۷۶)

(۳۸۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امام اس لئے بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

(۳۸۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أُكَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الإِمَامِ مُشَاقٌّ.

(۳۸۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے وہ مخالفت کرنے والا ہے۔

(۳۸۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: يَكْفِيكَ قِرَائَةُ الإِمَامِ.

(۳۸۲۲) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے امام کی قراءت کافی ہے۔

(۳۸۲۳) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُلُّ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ ، فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ.

(۳۸۲۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کا کوئی امام ہو امام کی قراءت اس کے لئے کافی ہے۔

(۱۵۱) فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ

اگلی صف کی فضیلت کا بیان

(۳۸۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الأَوَّلِ.

(ابو داؤد ٦٦٤۔ احمد ۴/ ٦٨۴)

(۳۸۲۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(۳۸۲٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الأُوَلِ.

(احمد ۴/ ۲۹۹۔ ابن خزیمۃ ۱۵۵۲)

(۳۸۲۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اگلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(۳۸۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ.

(۳۸۲۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(۳۸۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ :خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ مُقَدَّمُهَا ، وَشَرُّ صُفُوفِ النِّسَاءِ مُقَدَّمُهَا.

(۳۸۲۷) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ آدمیوں کی بہترین صفیں اگلی صفیں ہیں اور عورتوں کی بدترین صفیں اگلی صفیں ہیں۔

(۳۸۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ ضِرَارٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ :لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ، مَا قَدَرُوا عَلَيْهِ إِلاَّ بِقُرْعَةٍ.

(۳۸۲۸) حضرت زاذان فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اگلی صف میں کیا ہے تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی کرنے لگیں۔

(۳۸۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يُصَلُّونَ فِي الصُّفُوفِ الأُوَلِ.

(۳۸۲۹) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں جو اگلی صفوں میں نماز پڑھتے ہیں۔

(۳۸۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : حُدِّثْت أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَعْمَلُهُ ، قَالَ : كُنْ إِمَامَ قَوْمِكَ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ ؟ قَالَ : كُنْ مُؤَذِّنَهُمْ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ ؟ قَالَ : فَكُنْ فِي الصَّفِّ الأَوَّلِ. (بخاری ۵۹)

(۳۸۳۰) حضرت داود بن ابی ہند فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جسے میں کیا کروں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنی قوم کا امام بن جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں اس کی طاقت نہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا کہ پھر تم ان کے مؤذن بن جاؤ۔ اس نے کہا کہ اگر میں اس کی بھی طاقت نہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا کہ پھر پہلی صف میں کھڑے ہو جاؤ۔

(۳۸۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، فَأَقَمْتُ الصَّلاَةَ ، قَالَ : فَجَعَلَ يَقُولُ : تَقَدَّمُوا تَقَدَّمُوا ، فَإِنَّهُ كَانَ يُقَالُ : إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يُصَلُّونَ فِي الصُّفُوفِ الْمُقَدَّمَةِ. (عبدالرزاق ۲۴۵۴)

(۳۸۳۱) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن شداد کے ساتھ تھا، میں نے نماز کے لئے اقامت کہی۔ وہ کہنے لگے آگے ہو جاؤ، آگے ہو جاؤ۔ کیونکہ کہا جاتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اگلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(۳۸۳۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ الْقُرَشِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الصَّفِّ الأَوَّلِ مَا صَفُّوا فِيهِ إِلاَّ بِقُرْعَةٍ.

(بخاری ۶۱۵۔ مسلم ۱۱۹)

(۳۸۳۲) حضرت عامر بن مسعود قرشی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کیا ہے تو قرعہ اندازی کر کے اس میں جگہ بنائیں۔

(۳۸۳۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ حَدَّثَهُ ، وَكَانَ الْعِرْبَاضُ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلاَثًا ، وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَةً.

(احمد ۴/ ۱۲۶۔ ابن حبان ۲۱۵۸)

(۳۸۳۳) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ (جو کہ اصحاب صفہ میں سے ہیں) فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اگلی صف پر تین مرتبہ رحمت بھیجتے تھے اور دوسری صف پر ایک مرتبہ۔

(٣٨٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ مُقَدَّمُهَا ، وَشَرُّهَا مُؤَخَّرُهَا ، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا ، وَشَرُّهَا مُقَدَّمُهَا .(ابن ماجه ١٠٠١۔ احمد ٣/ ٣٨٧)

(۳۸۳۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کی بہترین صفیں وہ ہیں جو آگے والی ہیں اور کہترین صفیں وہ ہیں جو پیچھے والی ہیں۔ عورتوں کی بہترین صفیں وہ ہیں جو پیچھے والی ہیں اور کہترین صفیں وہ ہیں آگے والی ہیں۔

(٣٨٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ يَقُولُ : تَقَدَّمُوا ، تَقَدَّمُوا.

(۳۸۳۵) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب نماز کھڑی ہوئی تو عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آگے ہو جاؤ، آگے ہو جاؤ۔

(٣٨٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، قَالَ : قَالَ أُبَيّ بْنُ كَعْب : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الصَّفَّ الأَوَّلَ لَعَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلاَئِكَةِ ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ لاَبْتَدَرْتُمُوهُ.

(۳۸۳۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پہلی صف فرشتوں کی صف جیسی ہے۔ اگر تمہیں اس کی حقیقت معلوم ہو جائے تو اس کی طرف لپکنے لگو۔

(٣٨٣٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زُهَيْرُ بن محمد ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُ يَقُولُ : خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ الْمُقَدَّمُ ، وَشَرُّهَا الْمُؤَخَّرُ ، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرُ ، وَشَرُّهَا الْمُقَدَّمُ.

(۳۸۳۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کی بہترین صف اگلی اور کہترین صف آخری ہے۔ عورتوں کی بہترین صف پچھلی اور کہترین صف پہلی ہے۔

(٣٨٣٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ رِقَّةً ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الأُوَلِ ، فَازْدَحَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ.

(۳۸۳۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی صف میں خالی جگہ دیکھی تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ یہ سن لوگوں نے اس خالی جگہ کو بھرنے کے لئے رش لگا دیا۔

(۱۵۲) فِی سَدِّ الْفُرَجِ فِی الصَّفِّ

صف کی خالی جگہوں کو پر کرنے کا حکم

(۳۸۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاَةِ فَاعْدِلُوا صُفُوفَكُمْ ، وَسُدُّوا الْفُرَجَ ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي.

(۳۸۳۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنی صفوں کو برابر رکھو اور خالی جگہوں کو پر کرلو۔ کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(۳۸۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :مَا تَغَيَّرَتِ الأَقْدَامُ فِي شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ رَقْعِ صَفٍّ.

(۳۸۴۰) حضرت عبد الرحمن بن سابط فرماتے ہیں کہ صف کو بھرنے کے لئے آگے بڑھنے والے قدموں سے زیادہ کوئی قدم اللہ کو زیادہ محبوب نہیں۔

(۳۸۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :رَأَى ابْنُ عُمَرَ رَجُلاً يُصَلِّي وَأَمَامَهُ فُرْجَةٌ فِي الصَّفِّ ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهَا.

(۳۸۴۱) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے ایک آدمی کو دیکھا جو نماز پڑھ رہا تھا اور اس کے آگے صف میں جگہ خالی تھی۔ حضرت عمر نے اسے آگے بھیج دیا۔

(۳۸۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ ، فَرَأَى فِي الصَّفِّ فُرْجَةً فَأَوْمَأَ إِلَيَّ ، فَلَمْ أَتَقَدَّمْ ، قَالَ :فَتَقَدَّمَ هُوَ فَسَدَّهَا.

(۳۸۴۲) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ انہوں نے صف میں خالی جگہ دیکھی تو مجھے آگے ہونے کا اشارہ کیا۔ میں آگے نہ ہوا تو انہوں نے خود آگے بڑھ کر اس خلا کو پر کر دیا۔

(۳۸۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِيَّاكَ وَالْفُرَجَ ، يَعْنِي فِي الصَّفِّ.

(۳۸۴۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صفوں میں خالی جگہ چھوڑنے سے اجتناب کرو۔

(۳۸۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَدَّ فُرْجَةً فِي صَفٍّ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً ، أَوْ بَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

(۳۸۴۴) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صف کی خالی جگہ کو پر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرمائیں گے۔ یا اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔

(۳۸٤۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ ذَلِكَ.

(۳۸۴۵) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ یونہی کہا جاتا تھا۔

(۳۸٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لأَنْ تَسْقُطَ ثَنِيَّتَايَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَرَى فِي الصَّفِّ خَلَلاً لاَ أَسُدُّهُ.

(۳۸۴۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دانت ٹوٹ جائیں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں صف میں کوئی خالی جگہ دیکھوں اور اسے پر نہ کروں۔

(۱۵۳) مَنْ كَانَ لاَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ

جو حضرات سفر میں نفل نماز نہ پڑھتے تھے

(۳۸٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : فَصَلَّيْنَا الْفَرِيضَةَ ، فَرَأَى بَعْضَ وَلَدِهِ يَتَطَوَّعُ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ فَلاَ صَلاَةَ قَبْلَهَا ، وَلاَ بَعْدَهَا فِي السَّفَرِ ، وَلَوْ تَطَوَّعْتُ لأَتْمَمْتُ.(بخاری ۱۱۰۲۔ مسلم ۴۷۹)

(۳۸۴۷) حضرت حفص فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے۔ ہم نے فرض نماز ادا کی، انہوں نے اپنے ایک بچے کو نفل نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ہے وہ سفر میں نہ فرضوں سے پہلے کوئی نماز پڑھتے تھے نہ فرضوں کے بعد۔ اگر میں نفل پڑھتا تو پوری طرح پڑھتا۔

(۳۸٤۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَأَلْنَاهُ : أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ : لاَ ، فَقُلْتُ : فَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ ؟ قَالَ : مَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ تَيْنِكَ فِي سَفَرٍ ، وَلاَ حَضَرٍ.

(۳۸۴۸) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت مجاہد سے سوال کیا کہ کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سفر میں نوافل پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا وہ فجر کی دو سنتیں پڑھتے تھے؟ فرمایا کہ میں نے انہیں سفر یا حضر میں کبھی یہ دو سنتیں چھوڑتے نہیں دیکھا۔

(۳۸٤۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلاَةِ ، وَلاَ بَعْدَهَا ، وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ.

(۳۸۴۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سفر میں نہ نماز سے پہلے نفل پڑھتے اور نہ نماز کے بعد، البتہ تہجد کی نماز

پڑھا کرتے تھے۔

(۳۸۵۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ مَوْلَى الأَنْصَارِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلاَةِ ، وَلاَ بَعْدَهَا.

(۳۸۵۰) حضرت ابو جعفر محمد بن علی فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین سفر میں نماز سے پہلے اور نماز کے بعد نفل نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۱۵٤) مَنْ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ

جو حضرات سفر میں نفل پڑھا کرتے تھے

(۳۸۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي الْيَمَانِ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَنَسًا يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ.

(۳۸۵۱) حضرت ابوالیمان کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سفر میں نفل پڑھا کرتے تھے۔

(۳۸۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ ، وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ.

(۳۸۵۲) حضرت عبد الرحمن بن اسود فرماتے ہیں کہ میرے والد سفر میں نفل پڑھا کرتے تھے۔ اور حضرت عبد اللہ بھی سفر میں نفل پڑھا کرتے تھے۔

(۳۸۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ.

(۳۸۵۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سفر میں نفل پڑھا کرتے تھے۔

(۳۸۵٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ :مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ.

(۳۸۵۴) حضرت محمد بن قیس کہتے ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ سے میری ملاقات ہوئی جبکہ وہ سفر میں نفل پڑھ رہے تھے۔

(۳۸۵۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ لاَ يَرَى بِالتَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ بَأْسًا.

(۳۸۵۵) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سفر کے دوران نفل پڑھنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۳۸۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ.

(۳۸۵۶) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سفر میں نفل پڑھا کرتے تھے۔

(۳۸۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ تَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ.

(۳۸۵۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ام المومنین (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سفر میں نفل پڑھا کرتی تھیں۔

(۳۸۵۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمَا لَمْ يَكُونَا يَرَيَانِ بَأْسًا

بِالتَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ قَبْلَ الصَّلاَةِ ، وَلاَ بَعْدَهَا.

(۳۸۵۸) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم سفر میں نماز سے پہلے اور نماز کے بعد نوافل پڑھنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۳۸۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْقَاسِمَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ.

(۳۸۵۹) حضرت افلح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم کو سفر میں نفل پڑھتے دیکھا ہے۔

(۳۸٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ.

(۳۸۶۰) حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی کو سفر میں نفل پڑھتے دیکھا ہے۔

(۳۸٦۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ وَعُمَرَ كَانَا يَتَطَوَّعَانِ فِي السَّفَرِ.

(۳۸۶۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر اور حضرت عمر سفر میں نفل پڑھا کرتے تھے۔

(۳۸٦۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَتَطَوَّعُونَ فِي السَّفَرِ.

(۳۸۶۲) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے شاگرد سفر میں نفل پڑھا کرتے تھے۔

(۳۸٦۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ ، كَانَ أَبِي يُصَلِّي عَلَى إِثْرِ الْمَكْتُوبَةِ فِي السَّفَرِ.

(۳۸۶۳) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ میرے والد سفر میں فرضوں کے بعد نفل پڑھا کرتے تھے۔

(۳۸٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ ؛ وَافَقْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْفَرِيضَةِ وَبَعْدَهَا ، يَعْنِي فِي السَّفَرِ.

(۳۸۶۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہمارا وقت گذرا وہ سفر میں فرضوں سے پہلے اور فرضوں کے بعد نفل پڑھا کرتے تھے۔

(۳۸٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَكَانَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا عَلَى دَابَّتِهِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ ، فَإِذَا كَانَتِ الْفَرِيضَةُ نَزَلَ فَصَلَّى.

(۳۸۶۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر کے ساتھ مدینہ سے مکہ کا سفر کیا، وہ اپنی سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے، سواری کا رخ جس طرف بھی مڑ جاتا نفل پڑھتے رہتے، البتہ جب فرض پڑھنے ہوتے تو سواری سے نیچے اتر کر پڑھتے۔

(۳۸٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ :صَحِبْتُ أَبِي وَالأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَعَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ وَأَبَا وَائِلٍ ، فَكَانُوا يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يُصَلُّونَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ.

(۳۸۶۶) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ میرے والد، حضرت اسود بن یزید، حضرت عمرو بن میمون اور حضرت ابو وائل دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ان کے بعد پھر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۳۸٦۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، وَأَشْعَثُ ، وَحَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي السَّفَرِ.

(۳۸۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نفل پڑھا کرتے تھے۔

(۳۸۶۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرَ كَانَا يَتَطَوَّعَانِ فِي السَّفَرِ.

(۳۸۶۸) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سفر میں نفل پڑھا کرتے تھے۔

(۱۵۵) إِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ فِي صَلاَةِ الْمُقِيمِ

جب مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا کرے؟

(۳۸۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ فِي صَلاَةِ الْمُقِيمِينَ صَلَّى بِصَلاَتِهِمْ.

(۳۸۶۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسافر مقیمین کی نماز میں داخل ہو جائے تو وہ ان کی نماز جیسی نماز پڑھے۔

(۳۸۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عبيدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :يُصَلِّي بِصَلاَتِهِمْ.

(۳۸۷۰) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ وہ ان کی نماز جیسی نماز پڑھے گا۔

(۳۸۷۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي مُسَافِرٍ أَدْرَكَ مِنْ صَلاَةِ الْمُقِيمِينَ رَكْعَةً، قَالَ :يُصَلِّي مَعَهُمْ ، وَيَقْضِي مَا سُبِقَ بِهِ.

(۳۸۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس مسافر کے بارے میں جسے مقیمین کی نماز میں ایک رکعت ملے فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھ نماز پڑھے گا اور جو رہ جائے اسے پورا کرے گا۔

(۳۸۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالاَ :إِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ فِي صَلاَةِ الْمُقِيمِينَ صَلَّى بِصَلاَتِهِمْ.

(۳۸۷۲) حضرت عطاء اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب مسافر مقیمین کی نماز میں داخل ہو تو ان کی نماز جیسی نماز پڑھے گا۔

(۳۸۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَقَامَ بِوَاسِطَ سَنَتَيْنِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، إِلاَّ أَنْ يُصَلِّيَ مَعَ قَوْمٍ فَيُصَلِّيَ بِصَلاَتِهِم.

(۳۸۷۳) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی نے واسط میں دو سال قیام فرمایا، وہ دو رکعات نماز پڑھا کرتے تھے، البتہ اگر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تو ان کی نماز جیسی نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۳۸۷۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَيُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالاَ :يُصَلِّي بِصَلاَتِهِمْ.

(۳۸۷۴) حضرت ابراہیم اور حضرت یونس فرماتے ہیں کہ ان کی نماز جیسی نماز پڑھے گا۔

(۲۸۷۵) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي الْمُسَافِرِ يُدْرِكُ مِنْ صَلاَةِ الْمُقِيمِينَ رَكْعَةً ، أَوْ ثِنْتَيْنِ ؛ فَلْيُصَلِّ بِصَلاَتِهِمْ.

(۲۸۷۵) حضرت مکحول اس مسافر کے بارے میں جسے مقیمین کی نماز میں سے ایک یا دو رکعتیں ملیں فرماتے ہیں کہ وہ ان کی نماز جیسی نماز پڑھے گا۔

(۲۸۷٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قَدِمْت الْمَدِينَةَ فَأَدْرَكْت رَكْعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ، فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي كَيْفَ أَصْنَعُ ؟ فَذَكَرْت ذَلِكَ لِلْقَاسِمِ ، فَقَالَ : كُنْت تَرْهَبُ لَوْ صَلَّيْت أَرْبَعًا أَنْ يُعَذِّبَك اللَّهُ؟

(۲۸۷٦) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور مجھے عشاء کی ایک رکعت ملی۔ میں اپنے دل میں سوچنے لگا کہ اب میں کیا کروں؟ میں نے بعد میں حضرت قاسم سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہیں یہ خوف تھا کہ اگر تم چار رکعات پڑھ لیتے تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دیتے؟!

(۲۸۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ أَبِي مَعْرُوفٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ ، إذَا أَدْرَكْت مِنْ صَلاَةِ الْمُقِيمِينَ رَكْعَةً فَصَلِّ بِصَلاَتِهِمْ.

(۲۸۷۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں مقیمین کی نماز میں سے ایک رکعت بھی مل جائے تو ان کی نماز جیسی نماز ادا کرو۔

(۲۸۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلاَمِ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ فِي الْمُسَافِرِ فِي صَلاَةِ الْمُقِيمِينَ، قَالَ : يُصَلِّي بِصَلاَتِهِمْ.

(۲۸۷۸) حضرت ابن عمر اس مسافر کے بارے میں جو مقیمین کی نماز میں شریک ہو جائے فرماتے ہیں کہ ان کی نماز جیسی نماز پڑھے گا۔

(۲۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ عَمْرٍو الأَزْدِيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الصَّلاَةِ فِي السَّفَرِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إذَا صَلَّيْت وَحْدَك فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ، وَإِذَا صَلَّيْت فِي جَمَاعَةٍ فَصَلِّ بِصَلاَتِهِمْ.

(۲۸۷۹) حضرت مختار بن عمرو ازدی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے سفر کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تم اکیلے نماز پڑھو تو دو رکعات پڑھو اور جب کسی جماعت کے ساتھ پڑھو تو ان کی نماز کے مطابق پڑھو۔

(١٥٦) الْمُقِيمُ يَدْخُلُ فِي صَلاَةِ الْمُسَافِرِ

اگر کوئی مقیم مسافروں کی جماعت میں داخل ہو جائے تو وہ کیا کرے؟

(۲۸۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : أَقَمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ ، فَأَقَامَ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لاَ يُصَلِّي إلاَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَقُولُ لأَهْلِ الْبَلَدِ:

صَلُّوا أَرْبَعًا ، فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ. (ترمذی ۵۴۵۔ ابوداؤد ۱۲۲۲)

(۳۸۸۰) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ والے سال مکہ میں قیام پذیر رہا، آپ نے اٹھارہ راتیں وہاں قیام فرمایا۔ اس دوران آپ دو رکعات نماز پڑھاتے اور پھر سلام پھیر کر مکہ والوں سے کہتے تھے کہ اپنی چار رکعات پوری کرلو ہم مسافر لوگ ہیں۔

(۳۸۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ (ح) وَعَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ صَلَّى بِمَكَّةَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ ، فَأَتِمُّوا الصَّلاَةَ.

(۳۸۸۱) حضرت اسلم اور حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے مکہ میں دو رکعتیں پڑھائیں پھر فرمایا کہ ہم مسافر لوگ ہیں تم اپنی نماز پوری کرلو۔

(۳۸۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ، بِمِثْلِهِ.

(۳۸۸۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۳۸۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ عُمَرَ ، بِمِثْلِهِ.

(۳۸۸۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۳۸۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : صَلَّيْت مَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ بِمَكَّةَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَهْلَ مَكَّةَ ، إِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ ، فَأَتِمُّوا الصَّلاَةَ.

(۳۸۸۴) حضرت عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ نماز کے بعد انہوں نے فرمایا کہ اے مکہ والو! ہم مسافر ہیں تم اپنی نماز پوری کرلو۔

(۳۸۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَر (ح) وَعَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، مِثْلَهُ.

(۳۸۸۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۵۷) يُصَلِّي إلَى بَعِيرِهِ

اونٹ کی طرف رخ کر کے (اسے سترہ بنا کر) نماز ادا کرنا

(۳۸۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إلَى بَعِيرِهِ. (بخاری ۴۳۰۔ ابوداؤد ۶۹۲)

(۳۸۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے۔

(۳۸۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ زِيَادٍ الْمُصَفِّرِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الْمِقْدَامِ الرَّهَاوِيِّ ، قَالَ : جَلَسَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ، وَأَبُو الدَّرْدَاءِ ، وَالْحَارِثُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : أَيُّكُمْ يَذْكُرُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلَّى إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ ، قَالَ عُبَادَةُ : أَنَا ، قَالَ : فَحَدِّثْ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ. (ابن ماجه ۲۸۵۰)

(۳۸۸۷) حضرت مقدام رہاوی کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت، حضرت ابوالدرداء اور حضرت حارث بن معاویہ بیٹھے تھے۔ حضرت ابوالدرداء نے کہا کہ تم میں سے کون وہ حدیث سنائے گا جس میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کے اونٹ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی تھی؟ حضرت عبادہ نے کہا میں سناتا ہوں۔ حضرت ابوالدرداء نے کہا سناؤ۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کے اونٹ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی تھی۔

(۳۸۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيُّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى صَفْحَةِ بَعِيرٍ.

(۳۸۸۸) حضرت ابوادریس خولانی فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی طرف رخ کر کے نماز ادا فرمائی۔

(۳۸۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى الْبَعِيرِ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ رَحْلٌ.

(۳۸۸۹) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ جب اونٹ پر کجاوہ ہوتا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا فرماتے تھے۔

(۳۸۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ وَيُصَلِّي إِلَيْهَا.

(۳۸۹۰) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر اپنی سواری کو چوڑائی کے رخ پر بٹھا کر اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا فرماتے تھے۔

(۳۸۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا يُصَلِّي وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ بَعِيرٌ عَلَيْهِ مَحْمَلٌ.

(۳۸۹۱) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس کو دیکھا کہ کجاوے کے اونٹ کی طرف رخ کر کے نماز ادا فرما رہے تھے جوان کے اور قبلے کے درمیان تھا۔

(۳۸۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : رَأَيْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ يُنِيخُ رَاحِلَتَهُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا.

(۳۸۹۲) حضرت ابراہیم بن عبد الاعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے سوید بن غفلہ کو دیکھا کہ وہ مکہ کے راستہ میں اپنے اونٹ کو بٹھاتے اور اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا فرماتے تھے۔

(۳۸۹۳) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ وَهِيَ

أَمَامَهُ مُنَاخَةٌ.

(۳۸۹۳) حضرت عمارہ کہتے ہیں کہ حضرت اسود اپنی سواری کی طرف رخ کر کے نماز ادا فرماتے تھے اور وہ سواری ان کے سامنے بیٹھی ہوتی تھی۔

(۳۸۹٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يُصَلِّيَانِ إِلَى بَعِيرَيْهِمَا.

(۳۸۹۴) حضرت عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم کو اونٹ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے دیکھا ہے۔

(۳۸۹٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يَسْتَتِرُ بِالْبَعِيرِ.

(۳۸۹۵) حضرت حجاج کہتے ہیں کہ حضرت عطاء اونٹ کے ذریعہ سترہ کیا کرتے تھے۔

(۳۸۹٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَتِرَ بِالْبَعِيرِ.

(۳۸۹۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اونٹ سے سترہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۸) اَلصَّلاَةُ فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ

اونٹوں کے باندھنے کی جگہ یعنی باڑہ میں نماز ادا کرنے کا حکم

(۳۸۹۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ، وَلاَ تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ ، فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيَاطِينِ.

(ابن ماجه ٧٦٩۔ ابن حبان ١٧٠٢)

(۳۸۹۷) حضرت عبد اللہ بن مغفل مزنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باندھنے کی جگہ میں نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان سے پیدا کیے گئے ہیں۔

(۳۸۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلاَةِ فِي مَبَارِكِ الإِبِلِ ؟ فَقَالَ : لاَ تُصَلُّوا فِيهَا ، وَسُئِلَ عَنِ الصَّلاَةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ؟ فَقَالَ : صَلُّوا فِيهَا ، فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ.

(۳۸۹۸) حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹوں کے باندھنے کی جگہ نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں نماز نہ پڑھو۔ پھر آپ سے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں نماز پڑھ لو کیونکہ ان میں برکت ہے۔

(۳۸۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْبَرَاءِ ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهُ ، وَلَمْ يَذْكُرْ :فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ.

(۳۸۹۹) یہ حدیث ایک اور سند سے منقول ہے لیکن اس میں فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ کا ذکر نہیں۔

(۳۹۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا لَمْ تَجِدُوا إِلاَّ مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنَ الإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ، وَلاَ تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ. (ترمذی ۳۴۸۔ ابن حبان ۱۳۸۴)

(۳۹۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے پاس نماز پڑھنے کے لئے سوائے بکریوں کے باڑے اور اونٹوں کے باندھنے کی جگہ کے اور کوئی جگہ نہ ہو تو تم اونٹوں کے باندھنے کی جگہ نماز نہ پڑھو۔

(۳۹۰۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ يُصَلَّى فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ وَيُصَلَّى فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ .

(احمد ۳/ ۴۰۴۔ دار قطنی ۲۷۶)

(۳۹۰۱) حضرت سبرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اونٹوں کے باندھنے کی جگہ نماز نہیں پڑھی جائے گی البتہ بکریوں کے باندھنے کی جگہ نماز پڑھی جائے گی۔

(۳۹۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :يُصَلَّى فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ، وَلاَ يُصَلَّى فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ.

(۳۹۰۲) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی جائے گی لیکن اونٹ باندھنے کی جگہ نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

(۳۹۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ مَاعِزِ بْنِ نَضْلَةَ ، قَالَ :أَتَانَا أَبُو ذَرٍّ ، فَدَخَلَ زَرْبَ غَنَمٍ لَنَا ، فَصَلَّى فِيهِ.

(۳۹۰۳) حضرت ماعز بن نضلہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر ہمارے یہاں تشریف لائے اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھی۔

(۳۹۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الصَّلاَةِ فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ ؟ قَالَ :فَنَهَاهُ ، وَقَالَ :صَلِّ فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ.

(۳۹۰۴) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے اونٹوں کے باندھنے کی جگہ نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس منع کیا اور فرمایا کہ بکریوں کی جگہ نماز پڑھ سکتے ہو۔

(۳۹۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ. (بخاری ۴۲۹۔ مسلم ۳۷۴)

(۳۹۰۵) حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ مسجد کی تعمیر سے پہلے بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کیا کرتے تھے۔

(۳۹۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّ عُمَرَ صَلَّى فِي مَكَانٍ فِيهِ دِمَنٌ.

(۳۹۰۶) حضرت اسماعیل بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسی جگہ نماز ادا کی جہاں بکریوں اور اونٹوں کے ٹھہرنے کے آثار تھے۔

(۳۹۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، قَالَ : خَرَجَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ ، فَصَلَّى بِنَا فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ ، وَهُوَ يَجِدُ أَمْكِنَةً سِوَاهَا ، لَوْ شَاءَ لَصَلَّى فِيهِمَا ، وَمَا رَأَيْتُه فَعَلَ ذَلِكَ إِلاَّ لِيُرِيَنَا.

(۳۹۰۷) حضرت عاصم بن منذر کہتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ حج کے مہینوں کے علاوہ کسی اور زمانے میں مزدلفہ گئے، وہاں انہوں نے ہمیں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھائی حالانکہ اور جگہیں بھی تھیں جہاں وہ ہمیں نماز پڑھا سکتے تھے، لیکن میرا خیال یہ ہے کہ وہ ہمیں بتانا چاہتے تھے کہ اس جگہ نماز ادا کرنا جائز ہے۔

(۳۹۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ : كَانُوا إِذَا لَمْ يَجِدُوا إِلاَّ أَنْ يُصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَمَرَابِضِ الإِبِلِ ، صَلَّوْا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ.

(۳۹۰۸) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اسلاف کو جب بکریوں کے باڑے اور اونٹوں کے باندھنے کی جگہ کے علاوہ کوئی اور جگہ نہ ملتی تو وہ بکریوں کے باڑے کو ترجیح دیا کرتے تھے۔

(۳۹۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : صَلِّ فِي دِمَنِ الْغَنَمِ.

(۳۹۰۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بکریوں کے ٹھہرنے کی جگہ نماز پڑھ لو۔

(۳۹۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَه الصَّلاَةَ فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ ، وَلاَ يَرَى بِهَا بَأْسًا فِي أَعْطَانِ الْغَنَمِ.

(۳۹۱۰) حضرت عباد بن راشد کہتے ہیں کہ حضرت حسن اونٹوں کے باندھنے کی جگہ نماز پڑھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے اور بکریوں کے باڑے میں نماز کی ادائیگی میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۳۹۱۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ : إِنَّ لِي لَعَنَاقًا تَنَامُ مَعِي فِي مَسْجِدِي ، وَتَبْعَرُ فِيهِ.

(۳۹۱۱) حضرت عبید بن عمیر فرماتے تھے کہ میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جو میری نماز پڑھنے کی جگہ سو جاتا ہے اور وہاں مینگنیاں بھی کر دیتا ہے۔

(۳۹۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَامِرٍ السُّلَمِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ وَمَرَابِضِ الْغَنَمِ.

(۳۹۱۲) حضرت عامر کہتے ہیں کہ حضرت جندب بن عامر سلمی بکریوں اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۳۹۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ : كُنَّا نُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ، وَلاَ نُصَلِّي فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ.

(۳۹۱۳) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ ہم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے لیکن اونٹوں کے باندھنے کی جگہ نماز نہ پڑھتے تھے۔

(۳۹۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ، وَلاَ تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ.

(۳۹۱۴) حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹ کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔

(۳۹۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِي دِمْنَةِ الْغَنَمِ.

(۳۹۱۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بکریوں کے باندھنے کی جگہ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۹۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ؛ فِي رَجُلٍ صَلَّى فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ يُجْزِئُهُ ، وَلاَ يَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ.

(۳۹۱۶) حضرت وکیع اونٹوں کے احاطے میں نماز پڑھنے کو جائز قرار دیتے تھے اور اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹنے کے قائل بھی نہ تھے۔

(۳۹۱۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُصَلِّيَ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ، وَلاَ نُصَلِّيَ فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ.

(۳۹۱۷) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھیں اور اونٹوں کے احاطے میں نماز نہ پڑھیں۔

(۱٥۹) فِي الرَّجُلِ يصَلِّي وَقَدْ أَصَابَ خُفَّهُ قَطْرَةٌ مِنْ بَوْلٍ

اگر کسی آدمی کے موزے پر پیشاب کا ایک قطرہ لگ جائے تو وہ کیا کرے؟

(۳۹۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ قَطْرَةِ بَوْلٍ أَصَابَتْ خُفًّا ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا : يُعِيدُ ، وَقَالَ الآخَرُ : لاَ يُعِيدُ.

(۳۹۱۸) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر موزے پر پیشاب کا قطرہ لگا ہوا ہو تو کیا کرے؟ ایک نے کہا کہ ایسی صورت میں نماز لوٹائے اور دوسرے نے کہا کہ نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

(۳۹۱۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ وَقَدْ ذَكَرَ عِدَّةً مِنْهُمْ أَبُو جَعْفَرٍ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا لاَ يُعِيدُونَ الصَّلاَةَ مِنْ نَضْحِ الْبَوْلِ وَالدَّمِ.

(۳۹۱۹) حضرت عامر نے کچھ لوگوں کا ذکر کیا جو پیشاب یا خون کا قطرہ لگ جانے کی صورت میں نماز کا اعادہ نہیں کرتے تھے ان میں ایک ابو جعفر بھی تھے۔

(۳۹۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فَوَجَدَ بَعْدَ مَا صَلَّى فِي ثَوْبِهِ ، أَوْ جِلْدِهِ قَطْرَةً ، أَوْ بَوْلاً غَسَلَهُ وَأَعَادَ الصَّلاَةَ ، وَإِذَا وَجَدَ فِي جِلْدِهِ مَنِيًّا ، أَوْ دَمًا ، غَسَلَهُ وَلَمْ يُعِدِ الصَّلاَةَ.

(۳۹۲۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز پڑھنے کے بعد اپنے کپڑوں پر یا اپنے جسم پر پاخانے یا پیشاب کا نشان دیکھے تو اسے دھولے اور دوبارہ نماز پڑھے۔ اور اگر اپنے جسم پر منی یا خون کا نشان دیکھے تو اسے دھولے لیکن نماز دھرانے کی ضرورت نہیں۔

(۱٦٠) فِي التَّبَسُّمِ فِي الصَّلاَةِ

نماز کے اندر تبسم کا حکم

(۳۹۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : التَّبَسُّمُ فِي الصَّلاَةِ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۳۹۲۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کے اندر تبسم میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۹۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : التَّبَسُّمُ لاَ يَقْطَعُ ، وَلَكِنْ تَقْطَعُ الْقَرْقَرَةُ.

(۳۹۲۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تبسم نماز کو نہیں توڑتا بلکہ قہقہہ نماز کو توڑتا ہے۔

(۳۹۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : التَّبَسُّمُ فِي الصَّلاَةِ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۳۹۲۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نماز کے اندر تبسم میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۹۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : التَّبَسُّمُ فِي الصَّلاَةِ لَيْسَ بِشَيْءٍ حَتَّى يُقَرْقِرَ.

(۳۹۲۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تبسم نماز کو نہیں توڑتا بلکہ قہقہہ نماز کو توڑتا ہے۔

(۳۹۲۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَهِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بِالتَّبَسُّمِ فِي الصَّلاَةِ شَيْئًا.

(۳۹۲۵) حضرت عطاء اور حضرت ہشام نماز کے دوران تبسم میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۳۹۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّبَسُّمِ فِي الصَّلاَةِ ؟ فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِنْ قَوْلِهَا﴾ لاَ أَعْلَمُ التَّبَسُّمَ إِلاَّ ضَحِكًا.

(۳۹۲۶) حضرت حکم بن عطیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین سے نماز میں تبسم کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے یہ آیت پڑھی ﴿فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِنْ قَوْلِهَا﴾ اور فرمایا کہ میں تبسم کو محض ایک ہنسی سمجھتا ہوں۔

(۳۹۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ إِذَا رَآنِي تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي ، وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

(۳۹۲۷) حضرت حمید فرماتے ہیں کہ حسن بن مسلم جب مجھے دیکھتے تو مسکراتے خواہ وہ نماز میں ہی ہوتے۔

(۳۹۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالتَّبَسُّمِ

(۳۹۲۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ تبسم میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۱) مَنْ كَانَ يُعِيدُ الصَّلاَةَ مِنَ الضَّحِكِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ہنسنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے

(۳۹۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : إِذَا ضَحِكَ الرَّجُلُ فِي الصَّلاَةِ ، أَعَادَ الصَّلاَةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوءَ.

(۳۹۲۹) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص نماز میں ہنسا تو وہ نماز کو لوٹائے گا لیکن وضو کو نہیں لوٹائے گا۔

(۳۹۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : ضَحِكْتُ خَلْفَ أَبِي وَأَنَا فِي الصَّلاَةِ ، فَأَمَرَنِي أَنْ أُعِيدَ الصَّلاَةَ.

(۳۹۳۰) حضرت عبد الرحمن بن قاسم فرماتے ہیں کہ میں نماز میں اپنے والد کے پیچھے ہنسا تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں دوبارہ نماز پڑھوں۔

(۳۹۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : ضَحِكْتُ وَأَنَا أُصَلِّي مَعَ أَبِي ، فَأَمَرَنِي أَنْ أُعِيدَ الصَّلاَةَ.

(۳۹۳۱) حضرت عبد الرحمن بن قاسم فرماتے ہیں کہ میں نماز میں اپنے والد کے پیچھے ہنسا تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں دوبارہ نماز پڑھوں۔

(۳۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُعِيدُ الصَّلاَةَ ، وَلاَ يُعِيدُ الْوُضُوءَ.

(۳۹۳۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ وہ نماز کو لوٹائے گا لیکن وضو دوبارہ نہیں کرے گا۔

(۳۹۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : ضَحِكَ أَخِي فِي الصَّلاَةِ ، فَأَمَرَهُ عُرْوَةُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلاَةَ ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ.

(۳۹۳۳) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرا بھائی نماز میں ہنسا تو حضرت عروہ نے اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا لیکن دوبارہ وضو کا نہ کہا۔

(۳۹۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَضْحَكُ فِي الصَّلاَةِ ، فَقَالَ : إِنْ تَبَسَّمَ فَلاَ يَنْصَرِفُ ، وَإِنْ قَهْقَهَ اسْتَقْبَلَ الصَّلاَةَ ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوءٌ.

(۳۹۳۴) حضرت عبد الملک کہتے ہیں کہ حضرت عطاء سے نماز میں ہنسنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر مسکرایا ہے تو کوئی حرج نہیں اور اگر قہقہہ لگایا ہے تو دوبارہ نماز پڑھے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۳۹۳٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : كَانُوا فِي سَفَرٍ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو مُوسَى ، فَسَقَطَ رَجُلٌ أَعْوَرُ فِي بِئْرٍ ، أَوْ شَيْءٍ فَضَحِكَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ غَيْرُ أَبِي مُوسَى وَالأَحْنَفِ ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُعِيدُوا الصَّلاَةَ.

(۳۹۳۵) حضرت حمید بن ہلال فرماتے ہیں کہ ہم لوگ سفر میں تھے، حضرت ابو موسیٰ نے ہمیں نماز پڑھائی، ایک کانا آدمی کسی گڑھے وغیرہ میں گر گیا تو حضرت ابو موسیٰ اور حضرت احنف کے سوا سب لوگ ہنس پڑے، حضرت ابو موسیٰ نے ان سب کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

(۳۹۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَأْمُرُونَنَا وَنَحْنُ صِبْيَانٌ إِذَا ضَحِكْنَا فِي الصَّلاَةِ أَنْ نُعِيدَ الصَّلاَةَ.

(۳۹۳۶) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب ہم بچپن میں نماز میں ہنستے تھے اور اسلاف ہمیں دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

(۳۹۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَضْحَكُ فِي الصَّلاَةِ ، قَالَ : يُكَبِّرُ وَيُعِيدُ الصَّلاَةَ.

(۳۹۳۷) حضرت شعبی اس شخص کے بارے میں جو نماز میں ہنسے فرماتے ہیں کہ وہ تکبیر کہے اور دوبارہ نماز پڑھے۔

(۱٦۲) مَنْ كَانَ يُعِيدُ الْوُضُوءَ وَالصَّلاَةَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ نماز میں ہنسنے والا وضو بھی دوبارہ کرے گا اور نماز بھی دوبارہ پڑھے گا

(۳۹۳۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

بِأَصْحَابِهِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ ، فَوَقَعَ فِي بِئْرٍ فِي الْمَسْجِدِ ، فَضَحِكَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَمَرَ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلاَةَ. (دارقطنی ۴۲۔ عبدالرزاق ۳۷۶۳)

(۳۹۳۸) حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا آدمی آیا اور مسجد کے کنویں میں گر گیا۔ اس پر کچھ لوگ ہنسنے لگے، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ وضو بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

(۳۹۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :هِيَ فِتْنَةٌ ، يُعِيدُ الْوُضُوءَ وَالصَّلاَةَ.

(۳۹۳۹) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ یہ فتنہ ہے، وضو اور نماز کا اعادہ کیا جائے گا۔

(۳۹۴۰) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا ضَحِكَ الرَّجُلُ فِي الصَّلاَةِ أَعَادَ الْوُضُوءَ وَالصَّلاَةَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :يُعِيدُ الصَّلاَةَ ، وَلاَ يُعِيدُ الْوُضُوءَ.

(۳۹۴۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب آدمی نماز میں ہنسا تو وہ وضو اور نماز دونوں کا اعادہ کرے گا۔ حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ نماز کا اعادہ کرے گا لیکن وضو کا نہیں۔

(۱۶۳) فِي الرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ جَالِسًا

بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کیا کرے

(۳۹۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ صَلَّى وَهُوَ قَاعِدٌ ، أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۳۹۴۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھے اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ کھڑے ہو کر دو رکعت ادا کرے۔

(۳۹۴۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: كَانَ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ صَلَّى وَهُوَ قَاعِدٌ، أَنْ يُنْشِئَهَا وَهُوَ قَائِمٌ.

(۳۹۴۲) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھے اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ کھڑے ہو کر بھی انہیں ادا کرے۔

(۱۶۴) مَنْ قَالَ إِذَا صَلَّى وَهُوَ جَالِسٌ يَقُومُ إِذَا رَكَعَ

جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھے وہ رکوع کرنے کے لئے کھڑا ہو جائے

(۳۹۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ :رُبَّمَا صَلَّيْت وَأَنَا قَاعِدٌ ، فَإِذَا أَرَدْت أَنْ أَرْكَعَ ، قُمْت فَقَرَأْت ، ثُمَّ رَكَعْت.

(۳۹۴۳) حضرت ہلال بن یساف فرماتے ہیں کہ بعض اوقات میں بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں، جب میں رکوع کرنے لگتا ہوں تو اٹھ کر تھوڑی سی قراءت کرتا ہوں اور پھر رکوع کرتا ہوں۔

(٣٩٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلاَةَ اللَّيْلِ قَائِمًا ، فَلَمَّا دَخَلَ فِي السِّنِّ جَعَلَ يُصَلِّي جَالِسًا ، فَإِذَا بَقِيَتْ عَلَيْهِ ثَلاَثُونَ ، أَوْ أَرْبَعُونَ قَامَ فَقَرَأَهَا ، ثُمَّ سَجَدَ. (بخاری ۱۱۴۸۔ ابوداؤد ۹۵۰)

(۳۹۴۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تہجد کی نماز کھڑے ہو کر پڑھا کرتے تھے۔ جب آپ کی عمر مبارک زیادہ ہوگئی تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے، جب تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں تو انہیں کھڑے ہو کر پڑھتے اور پھر سجدہ کرتے۔

(٣٩٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ ، فَإِذَا بَقِيَ مِنَ السُّورَةِ ثَلاَثُونَ آيَةً ، أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ. (مسلم ۵۰۵)

(۳۹۴۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے، جب کسی سورت کی تیس یا چالیس آیات رہ جاتیں تو کھڑے ہو کر انہیں پڑھتے پھر رکوع فرماتے۔

(٣٩٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ ، فَإِنَّهُ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَهُوَ قَاعِدٌ ، وَمَنْ قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ، فَإِنَّهُ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَهُوَ قَائِمٌ . وَقَالَ الْحَسَنُ : هُوَ بِالْخِيَارِ ، أَيَّ ذَلِكَ شَاءَ فَعَلَ.

(۳۹۴۶) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جس نے بیٹھ کر قراءت کی وہ رکوع سجدہ بھی بیٹھ کر کرے گا اور جس نے کھڑے ہو کر قراءت کی وہ رکوع اور سجدہ بھی کھڑا ہو کر کرے گا۔ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اسے اختیار ہے جس طرح چاہے کر لے۔

(١٦٥) الرَّجُلُ يُصَلِّي رَكْعَةً قَائِمًا وَرَكْعَةً جَالِسًا

کیا آدمی ایک رکعت بیٹھ کر اور ایک کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہے؟

(٣٩٤٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ رَكْعَةً قَائِمًا ، وَرَكْعَةً قَاعِدًا.

(۳۹۴۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی ایک رکعت کھڑے ہو کر اور ایک رکعت بیٹھ کر پڑھ لے۔

(٣٩٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ قَالاَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ رَكْعَةً قَائِمًا ، وَرَكْعَةً قَاعِدًا. ثُمَّ قَالَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِآخِرَةٍ : عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَلَمْ يَذْكُرْ حَمَّادًا.

(۳۹۴۸) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی ایک رکعت کھڑے ہو کر اور ایک رکعت بیٹھ کر پڑھ لے۔

(۱٦٦) رَكْعَتَا الْفَجْرِ تُصَلَّيَانِ فِي السَّفَرِ ؟

کیا فجر کی دو سنتیں سفر میں ادا کی جائیں گی؟

(۳۹٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ لاَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ.

(۳۹۴۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فجر کی دو سنتیں سفر میں ادا نہیں کرتے تھے۔

(۳۹۵۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَمَّا مَا لَمْ يَدَعْ صَحِيحًا ، وَلاَ مَرِيضًا فِي سَفَرٍ ، وَلاَ حَضَرٍ غَائِبًا ، وَلاَ شَاهِدًا ، تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(۳۹۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو سنتیں صحت ومرض، سفر وحضر، اپنے وطن میں یا اپنے وطن سے باہر کبھی نہیں چھوڑیں۔

(۳۹۵۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ الأَوْدِيَّ يَقُولُ : كَانُوا لاَ يَتْرُكُونَ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ عَلَى حَالٍ.

(۳۹۵۱) حضرت میمون اودی فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں کو اور فجر سے پہلے کی دو سنتوں کو کسی حال میں نہیں چھوڑا کرتے تھے۔

(۳۹۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ جُرَيٍّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَدَعُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فِي حَضَرٍ ، وَلاَ سَفَرٍ.

(۳۹۵۲) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی بعد کی دو سنتیں اور فجر سے پہلے کی دو سنتیں سفر وحضر میں نہ چھوڑا کرتے تھے۔

(۳۹۵۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ؟ قَالَ : مَا رَأَيْتُهُ يَتْرُكُ شَيْئًا فِي سَفَرٍ ، وَلاَ حَضَرٍ.

(۳۹۵۳) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے سوال کیا کہ کیا حضرت ابن عمر فجر کی دو سنتیں چھوڑا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ سنتیں میں نے انہیں کبھی سفر وحضر میں چھوڑتے نہیں دیکھا۔

(۱٦۷) وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا

(۳۹٥٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ سَيْفٍ الْعَنْسِيُّ ، عَنِ

الْحَارِثِ بْنِ غُطَيْفٍ ، أَوْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الْكِنْدِيِّ ، شَكَّ مُعَاوِيَةُ ، قَالَ : مَهْمَا رَأَيْتُ نَسِيتُ لَمْ أَنْسَ أَنِّي رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ، يَعْنِي فِي الصَّلاَةِ.

(احمد ۴/ ۱۰۵۔ طبرانی ۳۳۹۹)

(۳۹۵۴) حضرت حضرت حارث بن غطیف یا غطیف بن حارث فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ بھی دیکھا میں بھول گیا البتہ ایک بات مجھے یاد ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۳۹۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلاَةِ. (ترمذی ۲۵۲۔ احمد ۴/ ۲۲۶)

(۳۹۵۵) حضرت ہلب فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۳۹۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَبَّرَ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ. (ابن ماجه ۸۱۰)

(۳۹۵۶) حضرت وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب آپ نے رکوع فرمایا تو اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیا۔

(۳۹۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مِنْ أَخْلاَقِ النَّبِيِّينَ وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلاَةِ. (ابن حبان ۱۷۷۰۔ طبرانی ۱۱۴۸۵)

(۳۹۵۷) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیوں کی عادات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا جائے۔

(۳۹۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَحْبَارِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَاضِعِي أَيْمَانِهِمْ عَلَى شَمَائِلِهِمْ فِي الصَّلاَةِ.

(۳۹۵۸) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ گویا کہ میں بنی اسرائیل کے علماء کو دیکھ رہا ہوں کہ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھوں پر رکھے ہوئے ہیں۔

(۳۹۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلاَةِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

(۳۹۵۹) حضرت وائل بن حجر سے روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۳۹۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَضَعُ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلاَةِ تَحْتَ

السُّرَّةِ.

(۳۹۶۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آدمی نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے گا۔

(٣٩٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ شَدَّادٍ الْجُرَيرِي أَبُو طَالُوتَ ، عَنْ غَزْوَانَ بْنِ جَرِيرٍ الضَّبِّيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا قَامَ فِي الصَّلاَةِ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى رُسْغِهِ ، فَلاَ يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَرْكَعَ مَتَى مَا رَكَعَ ، إِلاَّ أَنْ يُصْلِحَ ثَوْبَهُ ، أَوْ يَحُكَّ جَسَدَهُ.

(۳۹۶۱) حضرت جریر ضبی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی کلائی پر رکھتے اور رکوع تک اسی حالت میں رہتے۔ البتہ اگر کپڑا ٹھیک کرنا ہوتا یا جسم پر خارش کرنا ہوتی تو ہاتھ اٹھاتے۔

(٣٩٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بن أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَاصِمٍ الْجَحْدَرِيِّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ ظُهَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ :فِي قَوْلِهِ ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ قَالَ :وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلاَةِ.

(۳۹۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنا ہے۔

(٣٩٦٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ ، أَوْ سَأَلْتُهُ ، قَالَ : قُلْتُ :كَيْفَ أَصْنَعُ ؟ قَالَ :يَضَعُ بَاطِنَ كَفِّ يَمِينِهِ عَلَى ظَاهِرِ كَفِّ شِمَالِهِ ، وَيَجْعَلُهَا أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ.

(۳۹۶۳) حضرت حجاج بن حسان کہتے ہیں کہ میں نے ابو مجلز سے سوال کیا کہ میں نماز میں کس طرح ہاتھ باندھوں؟ انہوں نے فرمایا کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کے پچھلے حصے پر رکھو اور دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھو۔

(٣٩٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ شِمَالَهُ عَلَى يَمِينِهِ ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ فَوَضَعَهَا عَلَى شِمَالِهِ.

(۳۹۶۴) حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے، انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا، آپ نے ان کا دایاں ہاتھ پکڑ کر بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

(٣٩٦٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ تَضَعَ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلاَةِ.

(۳۹۶۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے۔

(٣٩٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ السُّوَائِيِّ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مِنْ سُنَّةِ الصَّلاَةِ وَضْعُ الأَيْدِي عَلَى الأَيْدِي تَحْتَ السُّرَرِ. (ابوداؤد ۷۵۶۔ دار قطنی ۲۸۶)

(۳۹۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ ہاتھ ہاتھوں پر ناف کے نیچے باندھے جائیں۔

(۳۹۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى آلِ دَرَّاجٍ قَالَ :مَا رَأَيْتُ فَنَسِيتُ فَإِنِّي لَمْ أَنْسَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلاَةِ ، قَالَ :هَكَذَا فَوَضَعَ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى.

(۳۹۶۷) حضرت ابوزیاد فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ بھی دیکھا میں بھول گیا البتہ ایک بات مجھے یاد ہے کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۳۹۶۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَضَعَ الْيُمْنَى عَلَى الشِّمَالِ ، فَيَقُولُ عَلَى كَفِّهِ، أَوْ عَلَى الرُّسْغِ ، وَيَقُولُ فَوْقَ ذَلِكَ ، وَيَقُولُ أَهْلُ الْكِتَابِ يَفْعَلُونَهُ.

(۳۹۶۸) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا جائے، وہ فرماتے تھے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے پیچھے یا کلائی پر یا اس سے آگے باندھنا چاہئے۔ کیونکہ ہاتھ پر ہاتھ رکھنا اہل کتاب کا طریقہ تھا۔

(۳۹۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ أَصْحَابَهُ أَنْ يَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ، وَهُوَ يُصَلِّي.

(۳۹۶۹) حضرت ابوالجوزاء اپنے شاگردوں کو اس بات کا حکم دیتے تھے کہ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیں۔

(۱۶۸) مَنْ كَانَ يُرْسِلُ يَدَيْهِ فِي الصَّلاَةِ

جو حضرات نماز میں ہاتھ کھلے چھوڑتے تھے

(۳۹۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) ، وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يُرْسِلاَنِ أَيْدِيَهُمَا فِي الصَّلاَةِ.

(۳۹۷۰) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم نماز میں ہاتھ کھلے چھوڑا کرتے تھے۔

(۳۹۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِذَا صَلَّى يُرْسِلُ يَدَيْهِ.

(۳۹۷۱) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نماز میں ہاتھ کھلے چھوڑا کرتے تھے۔

(۳۹۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُمْسِكُ يَمِينَهُ بِشِمَالِهِ ؟قَالَ : إِنَّمَا فُعِلَ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ الدَّمِ.

(۳۹۷۲) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی نماز میں دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو

تھائے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ عمل خون سے بچنے کے لئے کیا گیا تھا۔

(۳۹۷۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :مَا رَأَيْت ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَابِضًا يَمِينَهُ فِي الصَّلاَةِ ، كَانَ يُرْسِلُهَا.

(۳۹۷۳) حضرت عبداللہ بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن میّب کو کبھی نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھے ہوئے نہیں دیکھا وہ نماز میں ہاتھ کھلے چھوڑا کرتے تھے۔

(۳۹۷٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، قَالَ : كُنْتُ أَطُوفُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، فَرَأَى رَجُلاً يُصَلِّي وَاضِعًا إحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى ، هَذِهِ عَلَى هَذِهِ ، وَهَذِهِ عَلَى هَذِهِ ، فَذَهَبَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ جَاءَ.

(۳۹۷۴) حضرت عبداللہ بن عیزار فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر کے ساتھ طواف کر رہا تھا۔ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا ہوا تھا، حضرت سعید بن جبیر اس کے پاس گئے اور اس کے ہاتھ کھلوا کر واپس آئے۔

(۱٦۹) فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَفِي ثَوْبِهِ ، أَوْ جَسَدِهِ دَمٌ

دورانِ نماز آدمی کے جسم یا کپڑوں پر خون کا نشان لگا رہ جائے تو وہ کیا کرے؟

(۳۹۷٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا خَالِدٌ وَمَنْصُورٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ صَلَّى وَعَلَى بَطْنِهِ فَرْثٌ وَدَمٌ ، قَالَ :فَلَمْ يُعِدِ الصَّلاَةَ.

(۳۹۷۵) حضرت یحییٰ بن جزار کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور ان کے پیٹ پر لید اور خون کا نشان تھا لیکن انہوں نے نماز کا اعادہ نہیں کیا۔

(۳۹۷٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ أَمْسَكَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ بَعْدُ ، وَلَمْ يُعْجِبْهُ.

(۳۹۷۶) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ نے یہ حدیث بعد میں روایت کرنا چھوڑ دی اور اس کو روایت کرنے کو اچھا (مناسب) نہ سمجھا۔

(۳۹۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ:أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:مَا فِي نَضَخَاتٍ مِنْ دَمٍ مَا يُفْسِدُ عَلَى رَجُلٍ صَلاَتَهُ.

(۳۹۷۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ خون کے چند چھینٹے اتنی طاقت نہیں رکھتے کہ آدمی کی نماز فاسد کردیں۔

(۳۹۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ قَارِظٍ أَخِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَنْصَرِفُ مِنَ الدَّمِ حَتَّى يَكُونَ مِقْدَارَ الدِّرْهَمِ.

(۳۹۷۸) حضرت سعید بن میّب صرف اس خون کو ناپاک سمجھتے تھے جو ایک درہم کی مقدار کے برابر ہو۔

(۳۹۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ؟ فَقَالَ الْحَكَمُ :إذَا كَانَ مِقْدَارَ الدِّرْهَمِ ، وَقَالَ

حَمَّادٌ :إذَا كَانَ مِقْدَارَ الْمِثْقَالِ ، ثُمَّ قَالَ :أَوِ الدِّرْهَمِ.

(۳۹۷۹) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے خون کی ناپاک مقدار کے بارے میں حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا۔ حضرت حکم نے فرمایا کہ جب وہ ایک درہم کے برابر ہو۔ حضرت حماد نے پہلے فرمایا کہ جب ایک مثقال کے برابر ہو، پھر فرمایا کہ جب ایک درہم کے برابر ہو۔

(۳۹۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ ، قَالَ :رَأَيْتُ مُجَاهِدًا فِي ثَوْبِهِ دَمٌ يُصَلِّي فِيهِ أَيَّامًا.

(۳۹۸۰) حضرت ابو الربیع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد کو ایسے کپڑے میں جن میں خون لگا ہوا تھا دیکھا ہے جس میں انہوں نے کچھ دن نماز پڑھی تھی۔

(۳۹۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ صَلَّى وَفِي ثَوْبِهِ دَمٌ ، قَالَ :لاَ يُعِيدُ.

(۳۹۸۱) حضرت شعبی اس شخص کے بارے میں جس نے خون آلود کپڑوں میں نماز پڑھ لی فرماتے ہیں کہ وہ اس نماز کا اعادہ نہیں کرے گا۔

(۳۹۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا وَائِلٍ يُصَلِّي وَفِي ثَوْبِهِ قَطَرَاتٌ مِنْ دَمٍ.

(۳۹۸۲) حضرت عاصم کہتے ہیں کہ میں نے ابو وائل کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ ان کے کپڑوں پر خون کے قطرے تھے۔

(۳۹۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَاسِينَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إذَا كَانَ قَدْرَ الدِّرْهَمِ أَعَادَ.

(۳۹۸۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جب خون کا نشان درہم کے برابر ہو تو نماز کا اعادہ کرے گا۔

(۳۹۸۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الدَّمِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ قَدْرَ الدِّينَارِ ، أَوِ الدِّرْهَمِ ، قَالَ :فَلْيُعِدْ.

(۳۹۸۴) حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ اگر کپڑوں پر دینار یا درہم کے برابر خون کا نشان ہو تو نماز دوبارہ پڑھی جائے گی۔

(۳۹۸۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلْته عَنِ الرَّجُلِ يَرَى فِي ثَوْبِهِ الدَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ ؟ قَالَ :إنْ كَانَ كَثِيرًا فَلْيُلْقِ الثَّوْبَ عَنْهُ ، وَإِنْ كَانَ قَلِيلاً فَلْيَمْضِ فِي صَلاَتِهِ.

(۳۹۸۵) حضرت حصین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی نماز میں اپنے کپڑوں پر خون کا نشان دیکھے تو وہ کیا کرے؟ فرمایا کہ اگر خون زیادہ ہو تو اپنا کپڑا اتار دے اور اگر کم ہو تو نماز پڑھتا رہے۔

(۳۹۸۶) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الدَّمِ أَرَاهُ فِي ثَوْبِي بَعْدَ مَا أُصَلِّي؟ قَالَ :اغْسِلْهُ وَأَعِدِ الصَّلاَةَ.

(۳۹۸۶) حضرت عاصم کہتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ سے سوال کیا کہ اگر میں نماز پڑھنے کے بعد اپنے کپڑوں پر خون کا نشان

دیکھوں تو کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے دھولو اور دوبارہ نماز پڑھو۔

(۳۹۸۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ صَلَّى وَفِي ثَوْبِهِ دَمٌ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُ ، قَالَ :لاَ يُعِيدُ.

(۳۹۸۷) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں جو نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے کپڑوں پر خون کا نشان دیکھے فرماتے ہیں کہ وہ نماز کا اعادہ نہیں کرے گا۔

(۳۹۸۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا صَلَّيْتَ فَرَأَيْتَ فِي ثَوْبِكَ دَمًا فَلاَ تُعِدْ ، قَدْ مَضَتْ صَلاَتُكَ.

(۳۹۸۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب تم نماز پڑھنے کے بعد اپنے کپڑوں پر خون کا نشان دیکھو تو نماز کا اعادہ نہ کرو، تمہاری نماز ہوگئی۔

(۳۹۸۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى فِي الدَّمِ وَالْمَنِيِّ فِي الثَّوْبِ أَنْ تُعَادَ مِنْهُ الصَّلاَةُ.

(۳۹۸۹) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء کی یہ رائے نہیں تھی کہ کپڑے پر منی یا خون کا نشان دیکھنے پر نماز کا اعادہ کیا جائے۔

(۳۹۹۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ صَلَّى وَفِي ثَوْبِهِ دَمٌ ، قَالَ :إِنْ كَانَ كَثِيرًا يُعِيدُ مِنْهُ الصَّلاَةَ ، وَإِنْ كَانَ قَلِيلاً لَمْ يُعِدْ.

(۳۹۹۰) حضرت حکم اس شخص کے بارے میں جو نماز پڑھے اور اس کے کپڑے پر خون کا نشان ہو فرماتے ہیں کہ اگر زیادہ ہو تو نماز کا اعادہ کرے گا اور اگر کم ہو تو اعادہ نہیں کرے گا۔

(۳۹۹۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ :رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَفِي ثَوْبِهِ كَفٌّ مِنْ دَمٍ.

(۳۹۹۱) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو نماز پڑھتے دیکھا حالانکہ ان کے کپڑوں پر ہتھیلی کے برابر خون لگا ہوا تھا۔

(۱۷۰) الرَّجُلُ يُصَلِّي وَفِي ثَوْبِهِ الْجَنَابَةُ

اگر کپڑوں پر جنابت کا داغ ہو تو اس حال میں نماز پڑھنے کا حکم

(۳۹۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ) ؛ أَنَّ عُمَرَ غَسَلَ مَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ ، وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَ ، وَأَعَادَ بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ الضُّحَى مُتَمَكِّنًا.

(۳۹۹۲) حضرت زبید بن صلت کہتے ہیں کہ حضرت عمر اپنے کپڑوں پر اگر منی کا کوئی نشان دیکھتے تو اسے دھو دیتے اور اگر نشان نظر نہ آتا تو اس پر پانی چھڑک دیتے اور چاشت کے وقت نماز کا اعادہ کرتے۔

(۳۹۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ صَلَّى صَلاَةَ الْغَدَاةِ ، ثُمَّ غَدَا إلَى أَرْضٍ لَهُ بِالْجُرُفِ ، فَوَجَدَ فِي ثَوْبِهِ احْتِلاَمًا ، قَالَ : فَغَسَلَ الاحْتِلاَمَ وَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ أَعَادَ صَلاَةَ الصُّبْحِ.

(۳۹۹۳) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے فجر کی نماز پڑھی، پھر مقام جرف میں اپنی ایک زمین کی طرف گئے، وہاں انہوں نے اپنے کپڑوں پر احتلام کا نشان دیکھا تو غسل کیا اور فجر کی نماز کا اعادہ کیا۔

(۳۹۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَفْلَحَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّيْت وَفِي ثَوْبِي جَنَابَةٌ ، فَأَمَرَنِي ابْنُ عُمَرَ فَأَعَدْت.

(۳۹۹۴) حضرت افلح فرماتے ہیں کہ میں نے اس حال میں نماز پڑھ لی تھی کہ میرے کپڑوں پر جنابت کا داغ تھا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

(۳۹۹٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَفِي ثَوْبِهِ جَنَابَةٌ ، قَالَ : مَضَتْ صَلاَتُهُ ، وَلاَ إعَادَةَ عَلَيْهِ.

(۳۹۹۵) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں جو اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کے کپڑوں پر جنابت کا داغ ہو فرماتے ہیں کہ اس کی نماز ہوگئی اسے اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۳۹۹٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : يُعِيدُ مَا كَانَ فِي وَقْتٍ.

(۳۹۹۶) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اگر نماز کے وقت میں تنبہ ہو جائے تو اعادہ کرے۔

(۳۹۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ صَلَّى وَفِي ثَوْبِهِ جَنَابَةٌ ، فَلاَ إعَادَةَ عَلَيْهِ.

(۳۹۹۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جس شخص نے نشانِ جنابت کے ساتھ نماز پڑھ لی اس پر اعادہ لازم نہیں۔

(۳۹۹۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا وَجَدَ فِي ثَوْبِهِ دَمًا ، أَوْ مَنِيًّا غَسَلَهُ ، وَلَمْ يُعِدِ الصَّلاَةَ.

(۳۹۹۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے کپڑوں پر خون یا منی کے نشانات دیکھے تو انہیں دھو لے نماز کا اعادہ نہ کرے۔

(۱۷۱) مَنْ كَانَ يَنْهَضُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ

جو حضرات اپنے پاؤں کے کناروں پر زور ڈال کر اٹھا کرتے تھے

(۳۹۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَنْهَضُ

فِي الصَّلاَةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ.

(۳۹۹۹) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے پاؤں کے کناروں پر زور ڈال کر اٹھا کرتے تھے۔

(٤٠٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَنْهَضُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ.

(۴۰۰۰) حضرت عبید بن ابی جعد کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے پاؤں کے کناروں پر زور ڈال کر اٹھا کرتے تھے۔

(٤٠٠١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَنْهَضُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ.

(۴۰۰۱) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نماز میں اپنے پاؤں کے کناروں پر زور ڈال کر اٹھا کرتے تھے۔

(٤٠٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : رَأَيْتُهُ يَنْهَضُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ.

(۴۰۰۲) حضرت خیثمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے پاؤں کے کناروں پر زور ڈال کر اٹھتے دیکھا ہے۔

(٤٠٠٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَنْهَضُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ.

(۴۰۰۳) حضرت محمد بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ اپنے پاؤں کے کناروں پر زور ڈال کر اٹھا کرتے تھے۔

(٤٠٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ وَعَلِيًّا وَأَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَنْهَضُونَ فِي الصَّلاَةِ عَلَى صُدُورِ أَقْدَامِهِمْ.

(۴۰۰۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر، حضرت علی اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے پاؤں کے کناروں پر زور ڈال کر اٹھا کرتے تھے۔

(٤٠٠٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ قَامَ كَمَا هُوَ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ.

(۴۰۰۵) حضرت وہب بن کیسان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر کو دیکھا انہوں نے دوسرا سجدہ کیا پھر اس کے بعد اس طرح اٹھے جس طرح اپنے پاؤں کے کناروں پر کھڑے ہوں۔

(٤٠٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ بِنَحْوِهِ.

(۴۰۰۶) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٤٠٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ، وَالْعُمَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَضُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ.

(۴۰۰۷) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں اپنے پاؤں کے کناروں پر زور ڈال کر اٹھا کرتے تھے۔

(۱۷۲) مَنْ كَانَ يَقُولُ إذَا رَفَعْت رَأْسَك مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ

جو حضرات یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھاؤ تو قعدہ مت کرو

(٤٠٠٨) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي الْمُعَلَّى ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى وَالثَّالِثَةِ لاَ يَقْعُدُ حِينَ يُرِيدُ أَنْ يَقُومَ حَتَّى يَقُومَ.

(۴۰۰۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پہلی اور تیسری رکعت کے بعد جب اٹھنے لگتے تو درمیان میں بیٹھتے نہیں تھے۔

(٤٠٠٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ أَشْيَاخُنَا لاَ يُمَايِلُونَ ، يَعْنِي إذَا رَفَعَ أَحَدُهُمْ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى وَالثَّالِثَةِ يَنْهَضُ كَمَا هُوَ ، وَلَمْ يَجْلِسْ.

(۴۰۰۹) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ہمارے شیوخ جب پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے درمیان میں بیٹھتے نہیں تھے۔

(٤٠١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسْرِعُ فِي الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ.

(۴۰۱۰) حضرت زبیر بن عدی کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے اٹھ کر فوراً کھڑے ہو جاتے تھے۔

(٤٠١١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، قَالَ : أَدْرَكْت غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَ إذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَالثَّالِثَةِ ، قَامَ كَمَا هُوَ وَلَمْ يَجْلِسْ.

(۴۰۱۱) حضرت نعمان بن ابی عیاش کہتے ہیں کہ میں نے بہت سے صحابہ کرام کی زیارت کی ہے۔ جب وہ پہلی اور تیسری رکعت کے سجدے سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے درمیان میں بیٹھتے نہیں تھے۔

(۱۷۳) فِي الرَّجُلِ يَعْتَمِدُ عَلَى يَدَيْهِ فِي الصَّلاَةِ

کیا آدمی نماز سے اٹھتے وقت اپنے ہاتھوں کا سہارا لے سکتا ہے؟

(٤٠١٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا قِلاَبَةَ وَالْحَسَنَ يَعْتَمِدَانِ عَلَى أَيْدِيهِمَا فِي الصَّلاَةِ.

(۴۰۱۲) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ اور حضرت حسن کو نماز میں اپنے ہاتھوں کا سہارا لیتے دیکھا ہے۔

(٤٠١٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۰۱۳) حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ آدمی نماز میں اٹھتے وقت اپنے ہاتھوں سے سہارا لے۔

(٤٠١٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۴۰۱۴) حضرت ابراہیم اسے مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٤٠١٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذَلِكَ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ شَيْخًا كَبِيرًا ، أَوْ مَرِيضًا.

(۴۰۱۵) حضرت ابراہیم اسے مکروہ خیال فرماتے تھے البتہ بوڑھے یا مریض کے لئے اس کی اجازت دیتے تھے۔

(٤٠١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى الأَسْوَدَ وَشُرَيْحًا وَمَسْرُوقًا يَعْتَمِدُونَ عَلَى أَيْدِيهِمْ إِذَا نَهَضُوا.

(۴۰۱۶) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت اسود، حضرت شریح اور حضرت مسروق نماز سے اٹھتے وقت اپنے ہاتھوں سے سہارا لیا کرتے تھے۔

(٤٠١٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَيْتُ قَيْسًا يَعْتَمِدُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ.

(۴۰۱۷) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قیس کو نماز میں اٹھتے وقت ہاتھوں سے سہارا لیتے دیکھا ہے۔

(٤٠١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَنْهَضُ فِي الصَّلاَةِ وَيَعْتَمِدُ عَلَى يَدَيْهِ.

(۴۰۱۸) حضرت ازرق بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر کو نماز میں اٹھتے وقت ہاتھوں سے سہارا لیتے دیکھا ہے۔

(٤٠١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَعْتَمِدُ عَلَى يَدَيْهِ.

(۴۰۱۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں اٹھتے وقت ہاتھوں سے سہارا لیا کرتے تھے۔

(٤٠٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ السُّوَائِيِّ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ إِذَا نَهَضَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ أَنْ لاَ يَعْتَمِدَ بِيَدَيْهِ عَلَى الأَرْضِ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ شَيْخًا كَبِيرًا لاَ يَسْتَطِيعُ. (بيهقی ١٣٦)

(۴۰۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرض نماز میں سنت یہ ہے کہ آدمی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اٹھتے وقت ہاتھوں سے زمین کا سہارا نہ لے، البتہ کوئی بوڑھا آدمی ہو اور بغیر سہارا لئے اٹھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کے لئے اجازت ہے۔

(٤٠٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَعْتَمِدَ ، وَكَانَ الْحَسَنُ يَعْتَمِدُ.

(۴۰۲۱) حضرت مہدی بن میمون فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ہاتھوں سے سہارا لینے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔ اور حضرت حسن ہاتھوں سے سہارا لیا کرتے تھے۔

(٤٠٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنِ الْهُذَيْلِ بْنِ بِلاَلٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَطَاءً يَعْتَمِدُ إِذَا نَهَضَ.

(۴۰۲۲) حضرت ہذیل بن بلال فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو نماز میں ہاتھوں سے سہارا لیتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٤٠٢٣) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا فَيَقُولُ :أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيُصَلِّي فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلاَةٍ ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ اسْتَوَى قَاعِدًا ، ثُمَّ قَامَ وَاعْتَمَدَ. (بخاری ۸۲۳۔ ابو داؤد ۸۴۰)

(۴۰۲۳) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ مالک بن حویرث ہمارے پاس آئے اور انہوں نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ بتاؤں۔ پس مالک بن حویرث نے وقت کے بغیر نماز پڑھی، جب انہوں نے پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھایا تو پوری طرح بیٹھ گئے، پھر کھڑے ہوئے اور ہاتھوں سے سہارا لیا۔

(١٧٤) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا نَسِيَ أَنْ يَقْرَأَ بِالْحَمْدُ

جو شخص سورۃ الفاتحہ پڑھنا بھول جائے وہ کیا کرے؟

(٤٠٢٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ؟ قَالَ :إِنْ كَانَ قَرَأَ غَيْرَهَا أَجْزَأَ عَنْهُ.

(۴۰۲۴) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ حضرت حسن سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو نماز میں سورۃ الفاتحہ نہ پڑھے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ سورۃ الفاتحہ کے علاوہ کچھ پڑھ لے تو جائز ہے۔

(٤٠٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الرَّجُلِ يَنْسَى فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ، فَيَقْرَأُ سُورَةً ، أَوْ يَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ، وَلاَ يَقْرَأُ مَعَهَا شَيْئًا ؟ قَالَ :يُجْزِئه.

(۴۰۲۵) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو نماز میں سورۃ الفاتحہ پڑھنا بھول جائے لیکن کوئی اور سورت پڑھ لے۔ یا سورۃ الفاتحہ پڑھے لیکن اس کے ساتھ کوئی دوسری سورت نہ پڑھے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟ حضرت حماد نے فرمایا کہ اس کی نماز جائز ہوگی۔

(٤٠٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَالْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ نَسِيَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ، قَالَ الشَّعْبِيُّ :يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ، وَقَالَ الْحَكَمُ :يَقْرَؤُهَا إِذَا ذَكَرَ.

(۴۰۲۶) حضرت جابر کہتے ہیں کہ حضرت عامر اور حضرت حکم سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو نماز میں سورۃ الفاتحہ

پڑھنا بھول جائے۔ حضرت شعبی نے فرمایا کہ وہ سجدہ سہو کرے اور حضرت حکم نے کہا کہ جب یاد آئے اس وقت سورۃ الفاتحہ پڑھ لے۔

(٤٠٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَرَأَ ، ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ، وَنَسِيَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ، قَالَ :تُجْزِئُه.

(۴۰۲۷) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جو سورۃ الفاتحہ بھول جائے لیکن سورۃ الاخلاص پڑھ لے فرماتے ہیں کہ اس کی نماز ہو جائے گی۔

(١٧٥) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا نَسِيَ أَنْ يَقْرَأَ حَتَّى صَلَّى ، مَنْ قَالَ يُجْزِئُهُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر بغیر قراءت کے نماز پڑھ لی تو اس کی نماز ہو جائے گی

(٤٠٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :صَلَّى عُمَرُ الْمَغْرِبَ فَلَمْ يَقْرَأْ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ لَهُ النَّاسُ :إِنَّك لَمْ تَقْرَأْ ، قَالَ :فَكَيْفَ كَانَ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ تَامٌّ هُوَ ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، فَقَالَ :لاَ بَأْسَ ، إِنِّي حَدَّثْت نَفْسِي بِعِيرٍ جَهَّزْتهَا بِأَقْتَابِهَا وَحَقَائِبِهَا.

(۴۰۲۸) حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے مغرب کی نماز پڑھی لیکن اس میں قراءت نہ کی۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ نے قراءت نہیں کی ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ رکوع اور سجدے کیسے تھے؟ کیا وہ پورے تھے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ پھر کوئی حرج نہیں۔ میں اپنے دل میں ایک لشکر کی تیاری کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

(٤٠٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فَنَسِيَ أَنْ يَقْرَأَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلاَتِهِ ، قَالَ :تُجْزِئُه مَا كُلُّ النَّاسِ تَقْرَأُ.

(۴۰۲۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی نماز میں قراءت کرنا بھول جائے اور نماز سے فارغ ہو جائے تو اس کی نماز ہو جائے گی، تمام لوگ قراءت نہیں کرتے۔

(٤٠٣٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ نَسِيَ الْقِرَائَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلاَتِهِ ، قَالاَ :أَجْزَأَتْ عَنْهُ إِذَا أَتَمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

(۴۰۳۰) حضرت قتادہ اس شخص کے بارے میں جو ظہر اور عصر میں قراءت کرنا بھول جائے اور نماز سے فارغ ہو جائے فرماتے ہیں کہ اگر اس نے رکوع اور سجدہ ٹھیک طرح کئے ہیں تو اس کی نماز ہو جائے گی۔

(٤٠٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ :إِنِّي

صَلَّيْت وَنَسِيت أَنْ أَقْرَأَ ؟ فَقَالَ لَهُ :أَتْمَمْتَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :يُجْزِئُكَ.

(۴۰۳۱) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے لیکن میں قراءت کرنا بھول گیا تھا، اب میں کیا کروں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے رکوع اور سجدہ پوری طرح کیا تھا؟ اس نے کہا جی ہاں۔ حضرت علی نے فرمایا کہ تمہاری نماز ہوگئی۔

(۱۷۶) مَنْ كَانَ يَقُولُ إذَا نَسِيَ الْقِرَاءَةَ أَعَادَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر قراءت کرنا بھول گیا تو دوبارہ نماز پڑھے گا

(٤٠٣٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إذَا نَسِيَ الْقِرَاءَةَ ، فَإِنَّهُ لاَ يَعْتَدُّ بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ.

(۴۰۳۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی قراءت کرنا بھول جائے تو وہ اس رکعت کو شمار نہیں کرے گا۔

(٤٠٣٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِقِرَائَةٍ.

(۴۰۳۳) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ قراءت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(٤٠٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن هَمَّامٍ ، قَالَ :صَلَّى عُمَرُ الْمَغْرِبَ فَلَمْ يَقْرَأْ فِيهَا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالُوا لَهُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إنَّك لَمْ تَقْرَأْ ، فَقَالَ :إنِّي حَدَّثْت نَفْسِي وَأَنَا فِي الصَّلاَةِ بِعِيرٍ وَجَّهْتهَا مِنَ الْمَدِينَةِ ، فَلَمْ أَزَلْ أُجَهِّزُهَا حَتَّى دَخَلَتِ الشَّامَ ، قَالَ :ثُمَّ أَعَادَ الصَّلاَةَ وَالْقِرَائَةَ.

(۴۰۳۴) حضرت ہمام فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر نے مغرب کی نماز پڑھائی اور اس میں قراءت نہ کی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپ سے کہا اے امیر المؤمنین! آپ نے قراءت نہیں کی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں دورانِ نماز اپنے دل میں ایک لشکر کے بارے میں سوچ رہا تھا جسے میں نے مدینہ سے روانہ کیا ہے، میں اس کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ وہ شام میں کب داخل ہوگا۔ پھر آپ نے نماز اور قراءت کا اعادہ فرمایا۔

(۱۷۷) إذا نسي أَنْ يَقْرَأَ حَتَّى رَكَعَ ، ثُمَّ ذَكَرَ وَهُوَ رَاكِعٌ

جو آدمی قراءت کرنا بھول گیا اور رکوع کر لیا، پھر رکوع میں اسے یاد آیا تو وہ کیا کرے؟

(٤٠٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ :كَانَ إذَا كَبَّرَ سَكَتَ سَاعَةً لاَ يَقْرَأُ ، فَكَبَّرَ ، فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ ، وَأَوْمَأَ أَنْ لاَ تَرْكَعُوا ، وَافْتَتَحَ الْقِرَائَةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

(۴۰۳۵) حضرت حمید کہتے ہیں کہ حضرت بکر جب تکبیر تحریمہ کہتے تھے تو تھوڑی دیر خاموش رہتے تھے۔ایک مرتبہ انہوں نے تکبیر کہی اورقراءت کئے بغیر رکوع کردیا۔ پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور قراءت کی اور اشارہ کیا کہ تم رکوع نہ کرو۔ پھر ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ﴾ سے قراءت شروع کی۔

(٤٠٣٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إذَا رَكَعْتَ فَرَفَعْتَ رَأْسَك ، فَاقْرَأْ إنْ شِئْتَ بَعْدَ مَا تَرْفَعُ رَأْسَك ، ثُمَّ ارْكَعْ ، وَإِنْ شِئْت فَاسْجُدْ كَمَا أَنْتَ.

(۴۰۳۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب تم رکوع کرلو اور اپنے سر کو اٹھاؤ تو اگر چاہو تو سر اٹھانے کے بعد قراءت کرلو اور پھر رکوع کرو اور اگر چاہو تو سجدہ کرلو جیسا کہ تم کرنے والے تھے۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۲

حدیث نمبر ۴۰۳۷ تا حدیث نمبر ۸۱۹۹

مترجم

مولانا محمد اویس سرور

مکتبہ رحمانیہ

اردو بازار لاہور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۲

حدیث نمبر ۴۰۳۷ تا حدیث نمبر ۸۱۹۶

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ء

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب ÷ مصنف ابن ابی شیبہ (جلد نمبر ۲)

مترجم ÷ مولانا محمد اویس سرور

ناشر ÷ مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع ÷ خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اِقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

اجمالی فہرست

جلد نمبر ۱

حدیث نمبر ۱ ابتدا تا حدیث نمبر ۴۰۳۶ باب: إذا نسی أن یقرأ حتی رکع ثم ذکر وھو راکع

جلد نمبر ۲

حدیث نمبر ۴۰۳۷ باب: فِي كَنْسِ الْمَسَاجِدِ تا حدیث نمبر ۸۱۹۶ باب: فِي الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

جلد نمبر ۳

حدیث نمبر ۸۱۹۷ باب: فِي مَسِيرَةِ كَمْ تُقصر الصَّلَاة

تا

حدیث نمبر ۱۲۲۷۱ باب: مَنْ كَرِهَ أَنْ يُسْتَقَى مِنَ الآبَارِ الَّتِي بَيْنَ الْقُبُورِ

جلد نمبر ۴

حدیث نمبر ۱۲۲۷۲ كِتَابُ الأَيْمَانِ وَالنُّذُور

تا

حدیث نمبر ۱۶۱۵۱ كِتَابُ الْمَنَاسِكِ، باب: فِي الْمُحْرِمِ يَجْلِسُ عَلَى الْفِرَاشِ الْمَصْبُوغِ

جلد نمبر ۵

حدیث نمبر ۱۶۱۵۲ كِتَابُ النِّكَاح تا حدیث نمبر ۱۹۶۴۸ كِتَابُ الطَّلَاقِ باب: مَا قَالُوا فِي الْحَيْضِ؟

جلد نمبر ۶

حدیث نمبر ۱۹۶۴۹ كِتَابُ الْجِهَادِ

تا

حدیث نمبر ۲۳۸۷۹ كِتَابُ الْبُيُوعِ باب: الرّجل يقول لِغُلَامِهِ مَا أَنْتَ إِلَّا حُرٌّ

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْايْمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَسْتَشْهِد يغسّل أم لا ؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغَسّلُ الشَّهِيد

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهد باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ الجُمُعَةِ

(۱۷۸) فِی کَنْسِ الْمَسَاجِدِ

مسجدوں کی صفائی کا بیان

(۴۰۳۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَیْسٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : کَانَ الْمَسْجِدُ یُرَشُّ وَیُقَمُّ عَلَی عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبِی بَکْرٍ . (بخاری ۴۵۸۔ ابو داؤد ۳۱۹۵)

(۴۰۳۷) حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں مسجد میں پانی چھڑکا جاتا اور جھاڑو پھیری جاتی تھی۔

(۴۰۳۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا کَثِیرُ بْنُ زَیْدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَی مَسْجِدَ قُبَاءَ عَلَی فَرَسٍ لَهُ فَصَلَّی فِیهِ ، ثُمَّ قَالَ : یَا یَرْفَأُ ، ائتنی بِجَرِیدَةٍ ، قَالَ : فَأَتَاهُ بِجَرِیدَةٍ ، فَاحْتَجَزَ عُمَرُ بِثَوْبِهِ ، ثُمَّ کَنَسَهُ.

(۴۰۳۸) حضرت عبد المطلب بن عبد اللہ بن حطب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر مسجد قباء آئے اور اس میں نماز پڑھی۔ پھر اپنے غلام سے فرمایا اے یرفأ! جھاڑو لاؤ۔ وہ جھاڑو لے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر مسجد میں جھاڑو دی۔

(۴۰۳۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الثَّقَفِیُّ ، قَالَ : کُنْتُ مَعَ الشَّعْبِیِّ فِی الْمَسْجِدِ ، فَجَعَلَ یَتَطَأْطَأُ ، فَقُلْتُ : مَا تَصْنَعُ یَا أَبَا عَمْرٍو ؟ قَالَ : أَلْتَقِطُ الْقَصَبَةَ وَالْخَشَاشَةَ وَالشَّیْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ ، قَالَ : وَکَانَ أَبُو عَاصِمٍ مَکْفُوفًا.

(۴۰۳۹) حضرت ابو عاصم ثقفی کہتے ہیں کہ میں حضرت شعبی کے ساتھ مسجد میں تھا، وہ سر جھکا کر کچھ کرنے لگے۔ میں نے پوچھا اے ابو عمرو! آپ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں لکڑی کے ٹکڑے، حشرات اور دوسری چیزیں اٹھا رہا ہوں اور ابو عاصم نابینا تھے۔

(۴۰۴۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ عِکْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ : رَأَیْتُ سَالِمًا کَنَسَ مَکَانًا ، ثُمَّ صَلَّی فِیهِ.

(۴۰۴۰) حضرت عکرمہ بن عمار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم کو دیکھا کہ انہوں نے ایک جگہ جھاڑو دی پھر نماز پڑھی۔

(۴۰۴۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مُوسَی بْنِ عُبَیْدَةَ ، عَنْ یَعْقُوبَ بْنِ زَیْدٍ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَتَبَّعُ غُبَارَ الْمَسْجِدِ بِجَرِیدَةٍ.

(۴۰۴۱) حضرت یعقوب بن زید فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ایک جھاڑو سے مسجد کا غبار جھاڑ دیا کرتے تھے۔

(۱۷۹) فِي الصَّلاةِ عَلَى الْحُصُرِ

چٹائیوں پر نماز پڑھنے کا بیان

(٤٠٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَةٍ. (ترمذی ۳۳۱۔ احمد ۱/ ۳۵۸)

(۴۰۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٤٠٤٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. (بخاری ۳۳۳۔ ابوداؤد ۶۵۶)

(۴۰۴۳) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٤٠٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى حَصِيرٍ. (مسلم ۲۷۱۔ احمد ۳/ ۱۰)

(۴۰۴۴) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی پر نماز ادا فرمائی۔

(٤٠٤٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهَا عَلَى الْخُمْرَةِ. (نسائی ۸۱۶۔ احمد ۶/ ۳۷۷)

(۴۰۴۵) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر چٹائی پر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

(٤٠٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. (احمد ۶/ ۳۰۲۔ ابو یعلی ۶۸۸۴)

(۴۰۴۶) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٤٠٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ ذَكْوَانَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. (احمد ۶/ ۲۰۹۔ طیالسی ۱۵۴۴)

(۴۰۴۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٤٠٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْجَارُودِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : صَنَعَ بَعْضُ عُمُومَتِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا ، فَقَالَ : إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تَأْكُلَ فِي بَيْتِي وَتُصَلِّيَ فِيهِ ، قَالَ : فَأَتَاهُ وَفِي الْبَيْتِ فَحْلٌ مِنْ تِلْكَ الْفُحُولِ ، فَأَمَرَ بِجَانِبٍ مِنْهُ فَكُنِسَ وَرُشَّ ، فَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ. (احمد ۳/ ۱۱۲۔ ابو یعلی ۴۲۲۷)

(۴۰۴۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ایک پھوپھی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا۔ اور کہا کہ میری خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور کھانا کھائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ وہاں ایک چٹائی پڑی ہے۔ آپ نے اس چٹائی پر جھاڑو پھیرنے اور پانی چھڑکنے کا حکم دیا، جب وہ صاف ہوگئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس پر نماز پڑھی اور ہم نے بھی اس پر نماز پڑھی۔

(٤٠٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ.

(۴۰۴۹) حضرت عبد اللہ بن دینار کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٤٠٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ ، قَالَ :رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ مِنْ بَرْدِيٍّ.

(۴۰۵۰) حضرت یزید الفقیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو بانس کی بنی چٹائی پر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٤٠٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى حَصِيرٍ. (بخاری ۳۸۰۔ ابو داؤد ۶۱۲)

(۴۰۵۱) حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی پر نماز ادا فرمائی۔

(٤٠٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :رَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى الْحَصِيرِ ، وَيَسْجُدُ عَلَيْهِ.

(۴۰۵۲) حضرت ہشام کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول کو چٹائی پر نماز پڑھتے دیکھا ہے اور آپ نے اسی پر سجدہ بھی کیا۔

(٤٠٥٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ.

(۴۰۵۳) حضرت ابو مروان کہتے ہیں کہ حضرت ابو ذر چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٤٠٥٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ.

(۴۰۵۴) حضرت ثابت بن عبید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت کو دیکھا کہ وہ چٹائی پر نماز پڑھتے تھے اور اسی پر سجدہ کرتے تھے۔

(٤٠٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ.

(۴۰۵۵) حضرت عدی بن ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت چٹائی پر نماز پڑھتے تھے اور اسی پر سجدہ کرتے تھے۔

(٤٠٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ.

(۴۰۵۶) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٤٠٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :الصَّلاَةُ عَلَى الْخُمْرَةِ سُنَّةٌ.

(۴۰۵۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ چٹائی پر نماز پڑھنا سنت ہے۔

(١٨٠) فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمُسُوحِ

بالوں کی بنی چادر پر نماز پڑھنے کا حکم

(٤٠٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :صَلَّيْت مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ عَلَى مِسْحٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ.

(۴۰۵۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر میں بالوں کی بنی ایک چادر پر نماز پڑھی، جس پر وہ سجدہ کر رہے تھے۔

(٤٠٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ سِنَانٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُصَلِّي عَلَى مِسْحٍ.

(۴۰۵۹) حضرت عیسیٰ بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو بالوں کی بنی چادر پر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٤٠٦٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى مِسْحٍ.

(۴۰۶۰) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت جابر نے بالوں کی بنی چادر پر نماز پڑھی۔

(٤٠٦١) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا يُصَلِّي عَلَى مُصَلًّى مِنْ مُسُوحٍ ، يَرْكَعُ عَلَيْهِ وَيَسْجُدُ.

(۴۰۶۱) حضرت بکر بن وائل کے ایک آدمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بالوں کی بنی چادر پر نماز پڑھتے دیکھا ہے، وہ اسی پر رکوع کرتے اور اسی پر سجدہ کرتے تھے۔

(٤٠٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ؛ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يُصَلِّي عَلَى مِسْحٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ.

(۴۰۶۲) حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء بالوں کی بنی ایک چادر پر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی پر سجدہ کرتے تھے۔

(٤٠٦٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ وَأَصْحَابِهِ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُصَلُّوا عَلَى الطَّنَافِسِ وَالْفِرَاءِ وَالْمُسُوحِ.

(۴۰۶۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود اور ان کے شاگرد قالین، پوستین اور بالوں کی بنی چادر پر نماز پڑھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٤٠٦٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ :صَلَّيْت مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ

عَلَى مِسْحٍ ، فَكَانَ يَسْجُدُ عَلَيْهِ.

(۴۰۶۴) حضرت شقیق بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک بالوں کی بنی چادر پر نماز پڑھی ہے وہ اسی پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

(۱۸۱) فِي الصَّلاَةِ عَلَى الطَّنَافِسِ وَالْبُسُطِ

قالین اور دریوں پر نماز پڑھنے کا حکم

(٤٠٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا ، فَيَقُولُ لِأَخٍ لِي : يَا أَبَا عُمَيْرٍ ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ ، قَالَ : وَنَضَحَ بِسَاطًا لَنَا فَصَلَّى عَلَيْهِ. (بخاری ۶۱۲۹۔ مسلم ۱۶۹۲)

(۴۰۶۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ دل لگی کی باتیں کیا کرتے تھے، ایک دن آپ نے میرے بھائی سے فرمایا ''اے ابوعمیر! تمہارے نغیر (پرندہ) کا کیا ہوا؟'' پھر آپ نے ایک دری بچھائی اور اس پر نماز پڑھی۔

(٤٠٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، وَسَلَمَةَ بْنِ وَهْرَام ، قَالَ أَحَدُهُمَا : عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى بِسَاطٍ. (احمد ۲۳۲۔ حاکم ۲۵۹)

(۴۰۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دری پر نماز پڑھی۔

(٤٠٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ ، عَنْ حُلَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مَا أُبَالِي لَوْ صَلَّيْت عَلَى سِتِّ طَنَافِسَ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ.

(۴۰۶۷) حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات میں کوئی حرج نظر نہیں آتا کہ میں اوپر نیچے بچھے چھ قالینوں پر نماز پڑھوں۔

(٤٠٦٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الأَعْمَش ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى طُنْفُسَةٍ قَدْ طَبَقَتِ الْبَيْتَ صَلاَةَ الْمَغْرِبِ.

(۴۰۶۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں ایک ایسے قالین پر مغرب کی نماز پڑھائی جو پورے کمرے میں بچھا ہوا تھا۔

(٤٠٦٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، قَالَ : شَهِدْت مُحِلاًّ يَقُولُ لِإِبْرَاهِيمَ : إِنِّي رَأَيْت أَبَا وَائِلٍ يُصَلِّي عَلَى طُنْفُسَةٍ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : كَانَ أَبُو وَائِلٍ خَيْرًا مِنِّي.

(۴۰۶۹) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت محل حضرت ابراہیم سے کہہ رہے تھے کہ میں نے ابووائل کو ایک قالین پر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ابووائل مجھ سے بہتر تھے۔

(٤٠٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَى عَبْقَرِيٍّ.

(۴۰۷۰) حضرت عبداللہ بن عمار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو ایک اعلیٰ درجے کے قالین پر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٤٠٧١) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَطَاءً يُصَلِّي عَلَى بِسَاطٍ أَبْيَضَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَافِ أَحَدٌ.

(۴۰۷۱) حضرت اوزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو مسجد حرام میں ایک سفید دری پر نماز پڑھتے دیکھا ہے اس وقت ان کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی نہ تھا۔

(٤٠٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ عَلَى الطُّنْفُسَةِ.

(۴۰۷۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ قالین پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٠٧٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبِي سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُصَلِّي عَلَى بِسَاطٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ.

(۴۰۷۳) حضرت عبدالملک بن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت سعید بن جبیر کو ایک دری پر نماز پڑھتے دیکھا ہے وہ اسی پر سجدہ بھی کرتے تھے۔

(٤٠٧٤) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى عَلَى شَيْءٍ سَجَدَ عَلَيْهِ.

(۴۰۷۴) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب کسی چیز پر نماز پڑھتے تو سجدہ بھی اسی پر کیا کرتے تھے۔

(٤٠٧٥) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيَّ يَقُولُ : إِنَّ قَيْسَ بْنَ عُبَادٍ الْقَيْسِيَّ صَلَّى عَلَى لِبْدِ دَابَّتِهِ.

(۴۰۷۵) حضرت بکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد قیسی نے اپنی سواری پر بچھائے جانے والے گدے پر نماز پڑھی۔

(٤٠٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ ، رَأَيْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ يُصَلِّي عَلَى لِبْدٍ.

(۴۰۷۶) حضرت اسماعیل بن ابی خالد فرماتے ہیں کہ میں نے مرہ ہمدانی کو سواری پر بچھائے جانے والے گدے پر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٤٠٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى طُنْفُسَةٍ قَدَمَاهُ وَرُكْبَتَاهُ عَلَيْهَا ، وَيَدَاهُ وَوَجْهُهُ عَلَى الأَرْضِ ، أَوْ عَلَى بُورِيٍّ.

(۴۰۷۷) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ایک قالین پر اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ ان کے پاؤں اوران کے گھٹنے قالین پر اوران کے ہاتھ اور چہرہ زمین پر یا کسی چٹائی پر ہوتے تھے۔

(٤٠٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَنْ رَأَى إبْرَاهِيمَ وَالْحَسَنَ يُصَلِّيَانِ عَلَى بِسَاطٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ.

(۴۰۷۸) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت حسن ایسی دری پر نماز پڑھا کرتے تھے جس میں یعنی اندر کی جانب میں تصویریں ہوا کرتی تھیں۔

(١٨٢) مَنْ كَرِهَ الصَّلاَةَ عَلَى الطَّنَافِسِ ، وَعَلَى شَيْءٍ دُونَ الأَرْضِ

جن حضرات نے قالین اور زمین کے علاوہ کسی چیز پر نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے

(٤٠٧٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :الصَّلاَةُ عَلَى الطُّنْفُسَةِ مُحْدَثٌ.

(۴۰۷۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ قالین پر نماز پڑھنا بدعت ہے۔

(٤٠٨٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :الصَّلاَةُ عَلَى الطُّنْفُسَةِ مُحْدَثٌ.

(۴۰۸۰) حضرت سعید بن میتب فرماتے ہیں کہ قالین پر نماز پڑھنا بدعت ہے۔

(٤٠٨١) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ صَالِحٍ الدَّهَّانِ ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَكْرَهُ الصَّلاَةَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الْحَيَوَانِ ، وَيَسْتَحِبُّ الصَّلاَةَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مِنْ نَبَاتِ الأَرْضِ.

(۴۰۸۱) حضرت جابر بن زید حیوانات کے بالوں وغیرہ سے بنی ہر چیز پر نماز پڑھنے کو مکروہ خیال فرماتے اور پودوں وغیرہ سے بنی ہر چیز پر نماز کو مستحب قرار دیتے تھے۔

(٤٠٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يُصَلِّي ، وَلاَ يَسْجُدُ إِلاَّ عَلَى الأَرْضِ.

(۴۰۸۲) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ صرف زمین پر نماز پڑھتے اور صرف زمین پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٠٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ عَلَى الأَرْضِ وَعَلَى مَا أَنْبَتَتْ.

(۴۰۸۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ زمین پر اور زمین سے بنی چیزوں پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٠٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ ، قَالَ سُفْيَانُ :أَوْ أَحَدُهُمَا ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ مَوْلاَتِهِ عَزَّةَ ، قَالَتْ :سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَنْهَى عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الْبَرَادِعِ.

(۴۰۸۴) حضرت ابوبکر سواری کے کجاوے کے نیچے رکھے جانے والے گدے پر نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۴۰۸۵) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى شَيْءٍ دُونَ الأَرْضِ.

(۴۰۸۵) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد زمین کے علاوہ کسی اور جگہ نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۸۳) مَنْ قَالَ مَنِ انْتَظَرَ الصَّلاَةَ فَهُوَ فِي صَلاَةٍ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ نماز کا انتظار کرنے والا نماز کا ثواب حاصل کرتا رہتا ہے

(۴۰۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَأَصْحَابُهُ يَنْتَظِرُونَهُ لِصَلاَةِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ ، فَقَالَ : نَامَ النَّاسُ وَرَقَدُوا ، وَأَنْتُمْ تَنْتَظِرُونَ الصَّلاَةَ ، أَمَا إِنَّكُمْ فِي صَلاَةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا ، وَلَوْلاَ ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَكِبَرُ الْكَبِيرِ ، لأَخَّرْتُ هَذِهِ الصَّلاَةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ. (ابو یعلی ۱۹۳۵۔ ابن حبان ۱۵۲۹)

(۴۰۸۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات تشریف لائے اور آپ کے صحابہ عشاء کی نماز کے ادا کرنے کا انتظار کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ لوگوں نے نماز پڑھ لی اور سو گئے اور تم نماز کا انتظار کر رہے ہو۔ جب سے تم نماز کے ادا کرنے کا انتظار کر رہے ہو تم نماز میں ہو۔ اگر کمزور کی کمزوری اور بوڑھے کے بڑھاپے کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر کر دیتا۔

(۴۰۸۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ عَلَى طُهُورٍ ، لَمْ يَزَلْ عَاكِفًا فِيهِ مَا دَامَ فِيهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ ، أَوْ يُحْدِثَ.

(۴۰۸۷) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ جو شخص وضو کی حالت میں مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک حالتِ اعتکاف میں رہتا ہے یہاں تک کہ مسجد سے چلا جائے یا اس کا وضو ٹوٹ جائے۔

(۴۰۸۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ ، إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ ثُمَّ جَلَسَ فِي مُصَلاَّهُ فَهُوَ فِي صَلاَةٍ ، وَالْمَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ ، وَإِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ فَهُوَ فِي صَلاَةٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ ، وَمَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ.

(۴۰۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جب تک آدمی نماز پڑھ کر اپنی جگہ بیٹھا رہتا ہے وہ نماز کی حالت میں رہتا ہے، فرشتے اس پر اس وقت تک درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے۔ اور جب تک وہ مسجد میں بیٹھا رہتا ہے وہ حالت نماز میں رہتا ہے جب تک بے وضو نہ ہو اور جب تک کسی کو تکلیف نہ دے۔

(۴۰۸۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : مَا مِنْ رَجُلٍ صَلَّى صَلاَةً وَيَنْتَظِرُ أُخْرَى ، إِلاَّ قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ : عَبْدُكَ فُلاَنٌ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ حَتَّى يُصَلِّيَهَا.

(۴۰۸۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی کسی نماز کو پڑھنے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کر رہا ہوتا ہے تو اس نماز کے ادا کرنے تک فرشتے اس کے لئے یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے اللہ! اپنے فلاں بندے پر رحم فرما۔

(۴۰۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :إِذَا كَانَ الرَّجُلُ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلاَةَ ، فَهُوَ مُعْتَكِفٌ.

(۴۰۹۰) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ جب تک آدمی مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے وہ اعتکاف کی حالت میں رہتا ہے۔

(۴۰۹۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عَيَّاشٍ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ قَاضِي مِصْرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنِ انْتَظَرَ الصَّلاَةَ ، فَهُوَ فِي صَلاَةٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ. (احمد ۵/ ۳۳۱۔ ابو یعلی ۷۵۴۶)

(۴۰۹۱) حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے وہ حالت نماز میں رہتا ہے جب تک بے وضو نہ ہو جائے۔

(۴۰۹۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :جَهَّزَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ ، أَوْ بَلَغَ ذَلِكَ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ :صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوا وَأَنْتُمْ تَنْتَظِرُونَ الصَّلاَةَ ، أَمَا إِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلاَةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا.

(احمد ۳/ ۳۶۷۔ ابو یعلی ۱۹۳۶)

(۴۰۹۲) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ایک لشکر کو روانہ فرمایا، جب آدھی رات گذر گئی تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ لوگوں نے نماز پڑھ لی اور سو گئے، جبکہ تم ابھی تک نماز کا انتظار کر رہے ہو، جب سے تم نماز کا انتظار کر رہے ہو حالتِ نماز میں ہو۔

(۴۰۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلاَةٍ مَا كَانَتِ الصَّلاَةُ تَحْبِسُهُ ، وَالْمَلاَئِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ ، يَقُولُونَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ ، اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ. (بخاری ۴۷۷۔ ابو داؤد ۵۶۰)

(۴۰۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتو وہ اس وقت تک نماز کی حالت میں ہوتا ہے جب تک نماز اسے روکے رکھے۔ فرشتے اس وقت تک تم پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں جب تک تم اس جگہ بیٹھے رہو جہاں نماز پڑھی ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما اور اسے معاف فرما۔ یہ

دعا اس وقت تک کرتے رہتے ہیں جب تک وہ کسی کو تکلیف نہ دے اور جب تک بے وضو نہ ہو۔

(٤٠٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَقَضَى صَلَاتَهُ ، ثُمَّ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ يَذْكُرُ اللَّهَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ ، يَقُولُونَ : اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ وَاغْفِرْ لَهُ ، وَإِنْ هُوَ دَخَلَ مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ كَانَ مِثْلَ ذَلِكَ. (ابن سعد ١٧٤)

(۴۰۹۴) ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں کوئی شخص نماز پڑھنے کے بعد اگر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہے تو وہ حالتِ نماز میں رہتا ہے اور فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں اے اللہ! اس پر رحم فرما اور اس کی مغفرت فرما۔ جب وہ نماز کی جگہ بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے تو اس وقت بھی اسے یہی دعا ملتی رہتی ہے۔

(٤٠٩٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : احْتَبَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ ، حَتَّى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، فَأَتَاهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَائِمٌ ، وَبَعْضُهُمْ قَاعِدٌ ، وَبَعْضُهُمْ مُضْطَجِعٌ ، فَقَالَ : مَا زِلْتُمْ فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوهَا ، قَائِمُكُمْ وَقَاعِدُكُمْ وَمُضْطَجِعُكُمْ.

(۴۰۹۵) حضرت ابوعثمان کہتے ہیں کہ ایک رات نبی پاک ﷺ اپنے صحابہ کو عشاء کی نماز پڑھانے کے لئے تشریف نہ لا سکے یہاں تک کہ جب ایک تہائی رات باقی رہ گئی تو آپ تشریف لائے، دیکھا کہ بعض لوگ کھڑے ہیں، بعض بیٹھے ہیں اور بعض لیٹے ہوئے۔ آپ نے ان سے فرمایا جب سے تم نماز کا انتظار کر رہے ہو حالت نماز میں ہو۔ تم میں سے کھڑے بھی، بیٹھے بھی اور لیٹے بھی۔

(٤٠٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ.

(۴۰۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک نماز تمہیں روکے رکھے تم حالت نماز میں ہو۔

(٤٠٩٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَخَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الصَّلَاةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّونَ وَيَنْكَفِئُونَ ، فَخَرَجَ وَقَدْ بَقِيَتْ عِصَابَةٌ فَصَلَّى بِهِمْ ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْهِم بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ : إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوا ، وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ ، قَالَ : فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ فِي يَدِهِ. (بخاری ٨٤٧۔ مسلم ٢٢٢)

(۴۰۹۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز کو آدھی رات تک مؤخر فرمایا۔ بعض لوگوں نے نماز پڑھ کر اپنے گھروں کو جانا شروع کر دیا۔ جب نبی پاک ﷺ تشریف لائے تو کچھ لوگ مسجد میں موجود تھے، آپ نے انہیں نماز پڑھائی اور جب آپ نے سلام پھیرا تو اپنا رخ مبارک ان کی طرف پھیر کر فرمایا "لوگوں نے نماز پڑھ لی اور وہ سو گئے، تم

جب سے نماز کا انتظار کر رہے ہو نماز کی حالت میں ہو' حضرت انس فرماتے ہیں کہ یہ منظر اس وقت بھی اس طرح میرے سامنے ہے کہ میں آپ کی انگوٹھی مبارک کی چمک ابھی بھی دیکھ رہا ہوں۔

(۱۸٤) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ صَلاَةَ الْهَجِيرِ

جو حضرات زوالِ شمس کے بعد دوپہر کو نماز پڑھنے کو مستحب قرار دیتے تھے

(٤٠٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانُوا يُشَبِّهُونَ صَلاَةَ الْهَجِيرِ بِصَلاَةٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ.

(۴۰۹۸) حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ اسلاف زوالِ شمس کے بعد پڑھی جانے والی نماز کو تہجد کی نماز سے تشبیہ دیتے تھے۔

(٤٠٩٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : صَلُّوا صَلاَةَ الْهَجِيرِ ، فَإِنَّا كُنَّا نَسْتَحِبُّهَا.

(۴۰۹۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زوالِ شمس کے بعد پڑھی جانے والی نماز کی پابندی کرو، ہم اسے مستحب خیال کیا کرتے تھے۔

(٤١٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : صَلُّوا صَلاَةَ الأَصَالِ حِينَ يَفِيءَ الْفَيءُ عِنْدَ النِّدَاءِ بِالظُّهْرِ ، مَنْ صَلاَّهَا فَكَأَنَّمَا تَهَجَّدَ بِاللَّيْلِ.

(۴۱۰۰) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ ظہر کی اذان کے وقت جب سورج ڈھل جائے تو زوال کی نماز پڑھو، جس شخص نے یہ نماز پڑھی اس نے گویا تہجد کی نماز پڑھی۔

(٤١٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَصَبْتُ أَنَا وَعَلْقَمَةُ صَحِيفَةً ، فَانْطَلَقْنَا بِهَا إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَجَلَسْنَا بِالْبَابِ وَقَدْ زَالَتِ الشَّمْسُ ، أَوْ كَادَتْ تَزُولُ ، فَاسْتَيْقَظَ وَأَرْسَلَ الْجَارِيَةَ ، فَقَالَ : انْظُرِي مَنْ بِالْبَابِ ، فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ ، فَقَالَتْ : عَلْقَمَةُ وَالأَسْوَدُ ، فَقَالاَ : ائْذَنِي لَهُمَا ، فَدَخَلْنَا ، فَقَالَ : كَأَنَّكُمَا قَدْ أَطَلْتُمَا الْجُلُوسَ بِالْبَابِ ؟ قَالاَ : أَجَلْ ، قَالَ : فَمَا مَنَعَكُمَا أَنْ تَسْتَأْذِنَا ؟ قَالاَ : خَشِينَا أَنْ تَكُونَ نَائِمًا ، قَالَ : مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ تَظُنُّوا بِي هَذَا ، إِنَّ هَذِهِ سَاعَةٌ كُنَّا نُشَبِّهُهَا بِصَلاَةِ اللَّيْلِ.

(۴۱۰۱) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ مجھے اور حضرت علقمہ کو ایک صحیفہ ملا، ہم اسے لے کر حضرت عبد اللہ کے پاس آئے اور ان کے دروازے پر بیٹھ گئے۔ جب سورج زائل ہو گیا یا زائل ہونے کے قریب تھا تو وہ اٹھے اور اپنی باندی کو بھیجا کہ دیکھو دروازے پر کون ہے؟ وہ واپس گئی اور اس نے بتایا کہ علقمہ اور اسود ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ انہیں میرے پاس آنے کی اجازت دے دو۔ ہم حاضر

ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ شاید تم کافی دیر سے دروازے پر بیٹھے ہو۔ ہم نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا تو تم نے اندر آنے کے لئے اجازت کیوں نہیں مانگی۔ ہم نے عرض کیا کہ ہمارا خیال تھا کہ کہیں آپ سو نہ رہے ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم میرے بارے میں یہ گمان نہ کرو! یہ وہ گھڑی ہے جس وقت کی نماز کو ہم تہجد کی نماز سے تشبیہ دیتے تھے۔

(٤١٠٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :صَلاَةُ الأَوَّابِينَ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

(۴۱۰۲) حضرت جعفر کے والد فرماتے ہیں کہ اوابین کی نماز وہ ہے جو سورج کے زائل ہونے کے بعد پڑھی جائے۔

(١٨٥) فی الصلاۃ عَلَى الْفِرَاءِ

کھال پر نماز پڑھنے کا حکم

(٤١٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى فَرْوَةٍ مَدْبُوغَةٍ.

(۴۱۰۳) حضرت ابوعون کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے دباغت دیئے ہوئے چمڑے پر نماز ادا فرمائی۔

(٤١٠٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَدْبُغُ جِلْدَ أُضْحِيَّتِهِ ، فَيَتَّخِذُهُ مُصَلًّى يُصَلِّي عَلَيْهِ.

(۴۱۰۴) حضرت شعبی کہتے ہیں کہ حضرت مسروق جانور کی کھال کو دباغت دیتے، اس سے جائے نماز بناتے اور اس پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٤١٠٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَدْبُغُ جِلْدَ أُضْحِيَّتِهِ ، فَيَتَّخِذُهُ مُصَلًّى يُصَلِّي عَلَيْهِ.

(۴۱۰۵) حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ جانور کی کھال کو دباغت دیتے، اس سے جائے نماز بناتے اور اس پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٤١٠٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ وَأَصْحَابِهِ ؛ أَنَّهُمَا كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُصَلُّوا عَلَى الْفِرَاءِ.

(۴۱۰۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود اور ان کے شاگرد کھال پر نماز پڑھنے کو ناپسند خیال کرتے تھے۔

(٤١٠٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ خَبَّابٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ بِالْمَدَائِنِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ عَلَى جِلْدِ فَرْوِ ضَأْنٍ ، الصُّوفُ ظَاهِرٌ يَلِي قَدَمَيْهِ.

(۴۱۰۷) حضرت ہلال بن خباب فرماتے ہیں کہ میری مدائن میں حضرت عبد الرحمن بن اسود سے ملاقات ہوئی، وہ اپنے کمرے میں

ایک بھیڑ کی کھال پر نماز پڑھ رہے تھے، اس کی اون ان کے قدموں سے لگ رہی تھی۔

(١٨٦) فِي الْإِمَامِ مَتَى يُكَبِّرُ، إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ؟

جب مؤذن قد قامت الصلاۃ کہے تو امام تکبیر کہہ دے

(٤١٠٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: كَانَ سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ يُكَبِّرُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ.

(۴۱۰۸) حضرت عمران بن مسلم فرماتے ہیں کہ جب مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہتا تو حضرت سوید بن غفلہ اس وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔

(٤١٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، يَعْنِي فِي الْأُولَى.

(۴۱۰۹) حضرت اسماعیل بن ابی خالد فرماتے ہیں کہ جب مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہتا تو حضرت قیس اس وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔

(٤١١٠) حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنْ كُنْت لَأَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ يُصَوِّتُ بَعْدَ مَا يُكَبِّرُ إِبْرَاهِيمُ لِلصَّلَاةِ.

(۴۱۱۰) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے تکبیر کہنے کے بعد بھی میں مؤذن کی آواز سن سکتا تھا۔

(٤١١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ كَبَّرَ إِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، وَإِنْ شَاءَ انْتَظَرَ حَتَّى يَفْرُغَ.

(۴۱۱۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام چاہے تو مؤذن کے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہنے پر تکبیر کہہ لے اور اگر چاہے تو اقامت مکمل ہونے کے بعد تکبیر کہے۔

(٤١١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحِلٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُكَبِّرُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فِي الثَّانِيَةِ.

(۴۱۱۲) حضرت محل فرماتے ہیں کہ جب امام دوسری مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہتا تو حضرت ابراہیم اس وقت تکبیر تحریمہ کہتے تھے۔

(٤١١٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ كَرِهَ أَنْ يَقُومَ الإِمَامُ حَتَّى يَقُولَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، وَكَرِهَ أَنْ يُكَبِّرَ حَتَّى يَفْرُغَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ إِقَامَتِهِ.

(۴۱۱۳) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ امام مؤذن کے قد قامت الصلاۃ کہنے سے پہلے کھڑا ہو اور اس بات کو بھی مکروہ خیال فرماتے تھے کہ وہ اقامت مکمل ہونے سے پہلے تکبیر تحریمہ کہے۔

(٤١١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

قامَ ، فَإِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ كَبَّرَ.

(۴۱۱۴) حضرت ابو معشر فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کا معمول یہ تھا کہ جب مؤذن حی علی الصلاۃ کہتا تو وہ کھڑے ہوتے اور جب وہ اقامت مکمل کر لیتا تو وہ تکبیر تحریمہ کہتے۔

(٤١١٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، قَالَ : كَانَ يَسْكُتُ حَتَّى يَفْرُغَ الْمُؤَذِّنُ ، ثُمَّ يُكَبِّرَ . وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ إِذَا قَامَتِ الصَّلاَةُ كَبَّرَ.

(۴۱۱۵) حضرت اعمش کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن وثاب کا معمول یہ تھا کہ جب تک مؤذن اقامت کہتا اس وقت تک خاموش رہتے اور جب وہ فارغ ہو جاتا تو تکبیر تحریمہ کہتے۔ جبکہ حضرت ابراہیم اس وقت تکبیر کہہ لیتے تھے جب مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ کہتا تھا۔

(۱۸۷) فِي الْقَوْمِ يَقُومُونَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ الإِمَامُ

کیا لوگ اقامت ہونے پر کھڑے امام کو دیکھنے سے پہلے کھڑے ہو سکتے ہیں؟

(٤١١٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَلاَ تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي.

(بخاری ۶۳۷۔ مسلم ۱۵۶)

(۴۱۱۶) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(٤١١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ ، قَالَ : خَرَجَ عَلِيٌّ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ وَهُمْ قِيَامٌ يَنْتَظِرُونَهُ ، فَقَالَ : مَالِي أَرَاكُمْ سَامِدِينَ ؟.

(۴۱۱۷) حضرت ابو خالد والبی کہتے ہیں کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، اس وقت لوگ کھڑے ہو کر ان کا انتظار کر رہے تھے۔ حضرت علی نے ان سے فرمایا کہ تم غافلوں کی طرح منہ اٹھائے کیوں کھڑے ہو؟!

(٤١١٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ ، وَلَيْسَ عِنْدَهُمُ الإِمَامُ ، وَكَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا الإِمَامَ قِيَامًا ، وَكَانَ يُقَالُ : هُوَ السُّمُودُ.

(۴۱۱۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات مکروہ سمجھتے تھے کہ جب مؤذن قد قامت الصلاۃ کہے تو لوگ امام کی عدم موجودگی میں کھڑے ہو جائیں اور کھڑے ہو کر امام کا انتظار کریں۔ اور کہا جاتا تھا کہ اس طرح کھڑا ہونا غفلت کا کھڑا ہونا ہے۔

(٤١١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : الْقَوْمُ يَنْتَظِرُونَ الإِمَامَ

قِيَامًا ، أَوْ قُعُودًا ؟ قَالَ : لاَ ، بَلْ قُعُودًا.

(۴۱۱۹) حضرت زبیر بن عدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ لوگ کھڑے ہو کر امام کا انتظار کریں گے یا بیٹھ کر؟ انہوں نے فرمایا بیٹھ کر۔

(٤١٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْقَوْمِ يَنْتَظِرُونَ الإِمَامَ قِيَامًا ، قَالَ : ذَلِكَ السُّمُودُ.

(۴۱۲۰) حضرت ابراہیم ان لوگوں کے بارے میں جو کھڑے ہو کر امام کا انتظار کریں فرماتے ہیں کہ یہ غفلت کا کھڑا ہونا ہے۔

(١٨٨) مَنْ قَالَ إذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ فَلْيَقُمْ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب مؤذن قد قامت الصلاۃ کہے تو لوگوں کو کھڑا ہو جانا چاہئے

(٤١٢١) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : سَمِعْت عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِخُنَاصِرَةَ يَقُولُ حِينَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ : قُومُوا ، قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ.

(۴۱۲۱) حضرت ابوعبید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو مقام خناصرہ میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جب مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ کہے تو تم کھڑے ہو جاؤ کیونکہ اس وقت نماز کھڑی ہو جاتی ہے۔

(٤١٢٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُومَ الإِمَامُ حَتَّى يَقُولَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ.

(۴۱۲۲) حضرت حسن اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ امام مؤذن کے قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ کہنے سے پہلے کھڑا ہو جائے۔

(١٨٩) فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ الصَّلاَةَ ، يَقُومُ ، أَوْ يَقْعُدُ ؟

ایک آدمی دورانِ اقامت مسجد میں داخل ہو رہا ہے، وہ کھڑا رہے یا بیٹھ جائے؟

(٤١٢٣) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : رَأَى عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ فِي حَوْضِ زَمْزَمَ ، وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ، فَشَجر بَيْنَ الإِمَامِ وَبَعْضِ النَّاسِ شَيْءٌ ، وَنَادَى الْمُنَادِي : قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ لَهُ : اجْلِسْ ، فَيَقُولُ : قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ .

(۴۱۲۳) حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن ابی یزید نے حضرت حسین بن علی کو زمزم کے حوض میں دیکھا، اتنے میں نماز کے لئے اقامت ہوگئی۔ جس پر امام اور کچھ لوگوں میں کچھ بات ہوگئی۔ اعلان کرنے والا کہتا تھا کہ نماز کھڑی ہوگئی ہے اور لوگ اسے بیٹھنے کا حکم دیتے تھے۔ وہ پھر کہتا کہ نماز کھڑی ہوگئی ہے۔

(٤١٢٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سُوَيْد بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : إِذَا

دَخَلَ الرَّجُلُ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ الصَّلاَةَ ، قَالَ :لِيَقُمْ كَمَا هُوَ إِنْ شَاءَ ، فَإِنَّ ذَلِكَ يُرْفِقُ بِالرَّجُلِ الْكَبِيرِ ، وَقَالَ عَامِرٌ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۴۱۲۴) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی دورانِ اقامت مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ اگر چاہے تو کھڑا رہے کیونکہ بوڑھے آدمی کے لئے اس میں زیادہ سہولت ہے۔ اور حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٤١٢٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ إِبْرَاهِيمَ انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدْ أَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الإِقَامَةِ ، فَوَضَعَ رِجْلَهُ بَيْنَ الظُّلَّةِ وَالصَّحْنِ حَتَّى فَرَغَ مِنَ الإِقَامَةِ.

(۴۱۲۵) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ایک مرتبہ مسجد میں پہنچے تو مؤذن نے اقامت شروع کردی تھی، حضرت ابراہیم نے مؤذن کے اقامت سے فارغ ہونے تک اپنا پاؤں سائبان اور صحن کے درمیان رکھ دیا۔

(١٩٠) الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ مَعَ إِمَامَتِهِ

ایک ہی آدمی اذان اور امامت انجام دے سکتا ہے؟

(٤١٢٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :قَالَ سُوَيْد :لَوِ اسْتَطَعْتُ لَكُنْت أُؤَذِّنُ لَهُمْ وَأَؤُمُّهُمْ ، قَالَ :فَذَكَرْت ذَلِكَ لِمُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، فَقَالَ :أَمَا إِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَكُونَ مُؤَذِّنًا وَإِمَامًا.

(۴۱۲۶) حضرت عمران بن مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت سوید نے ارشاد فرمایا کہ اگر میرے میں طاقت ہوتی کہ میں ہی اذان دوں اور میں ہی امامت کراؤں تو میں ایسا کرلیتا۔ حضرت عمران کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا ذکر حضرت مصعب بن سعد سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بات سنت نہیں کہ ایک ہی آدمی اذان بھی دے اور امامت بھی کرائے۔

(٤١٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ أَصْبَغَ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَذِّنُ لَنَا وَيَؤُمُّنَا فِي السَّفَرِ.

(۴۱۲۷) حضرت اصبغ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر سفر میں اذان بھی دیتے تھے اور امامت بھی کراتے تھے۔

(٤١٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ الْعَنَزِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ : لَوْلاَ أَنْ يَكُونَ سُنَّةً لأَذَّنْتُ.

(۴۱۲۸) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اگر اذان اور امامت الگ الگ آدمیوں کا انجام دینا سنت نہ ہوتا تو میں اذان بھی دیتا۔

(١٩١) فِي الإِمَامِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

اگر لوگ کسی کی امامت سے خوش نہ ہوں تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(٤١٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ :قِيلَ لِلأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ :تَقَدَّمْ ، فَقَالَ :

أَرَاضُونَ أَنْتُمْ ؟

(۴۱۲۹) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت اسود بن ہلال سے کہا گیا کہ آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم میری امامت سے راضی ہو؟

(۴۱۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ الْحَضْرَمِيُّ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ جَرْوَلٍ ؛ أَنَّ قَوْمًا شَكَوْا إِمَامًا لَهُمْ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :إِنَّكَ لَخَرُوطٌ ، تَؤُمُّ قَوْمًا وَهُمْ كَارِهُونَ.

(۴۱۳۰) حضرت عیزار بن جرول کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اپنے امام کی شکایت کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تم بہت بے وقوف آدمی ہو، تم لوگوں کو نماز پڑھاتے ہو اور وہ تم سے خوش نہیں۔

(۴۱۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ النَّاجِي ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ ، لَمْ تَجُزْ صَلاَتُهُ تَرْقُوَتَهُ.

(۴۱۳۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کچھ لوگوں کو نماز پڑھائے اور وہ اس کی امامت پر راضی نہ ہوں تو اس کی نماز اس کے سر کے اوپر نہیں جاتی۔

(۴۱۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :ثَلاَثَةٌ لاَ تُجَاوِزُ صَلاَةُ أَحَدِهِمْ رَأْسَهُ ؛ إِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ ، وَامْرَأَةٌ تَعْصِي زَوْجَهَا ، وَعَبْدٌ أَبَقَ مِنْ سَيِّدِهِ.

(۴۱۳۲) حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ تین آدمی ایسے ہیں جن کی نماز ان کے سر کے اوپر بھی نہیں جاتی۔ ایک وہ امام جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور وہ اس کی امامت سے خوش نہ ہوں۔ دوسری وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمانی کرے۔ تیسرا وہ غلام جو اپنے مالک سے بھاگا ہو۔

(۴۱۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ، قَالَ :كَانَ يُقَالُ :أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا؛ امْرَأَةٌ تَعْصِي زَوْجَهَا، وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ.(ترمذی ۳۵۹)

(۴۱۳۳) حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا: وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمانی کرے اور وہ امام جس سے لوگ خوش نہ ہوں۔

(۴۱۳۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :ثَلاَثَةٌ لاَ تُقْبَلُ لَهُمْ صَلاَةٌ ؛ رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ ، وَالْعَبْدُ إِذَا أَبَقَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوْلاَهُ ، وَامْرَأَةٌ إِذَا بَاتَتْ مُهَاجِرَةً لِزَوْجِهَا ، عَاصِيَةً لَهُ. (ابن ماجه ۹۷۱)

(۴۱۳۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی: ایک وہ آدمی جو لوگوں کو نماز پڑھائے لیکن وہ اس کی امامت سے خوش نہ ہوں۔ دوسرا وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگا ہو یہاں تک کہ وہ

واپس آجائے۔ وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمانی کرے اور ناراض ہو کر اس سے الگ رہے۔

(۴۱۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ يَذْكُرُ ؛ أَنَّ سَلْمَانَ قَدَّمَهُ قَوْمٌ يُصَلِّي بِهِمْ ، فَأَبَى حَتَّى دَفَعُوهُ ، فَلَمَّا صَلَّى بِهِمْ قَالَ : كُلُّكُمْ رَاضٍ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ثَلاَثَةٌ لاَ تُقْبَلُ صَلاَتُهُمْ ؛ الْمَرْأَةُ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا بِغَيْرِ إِذْنِهِ ، وَالْعَبْدُ الآبِقُ ، وَالرَّجُلُ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ.

(۴۱۳۵) حضرت قاسم بن مخیمرہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو کچھ لوگوں نے نماز کے لئے آگے کیا، انہوں نے نماز پڑھانے سے انکار کیا لیکن لوگوں کے اصرار پر انہیں نماز پڑھادی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا تم سب میرے نماز پڑھانے پر راضی ہو؟ انہوں نے کہا ہم راضی ہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی: ایک وہ عورت جو اپنے گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر باہر جائے، دوسرا وہ غلام جو اپنے مالک سے بھاگا ہو اور تیسرا وہ شخص جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور وہ اس سے راضی نہ ہوں۔

(۴۱۳۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلاَثَةٌ لاَ تُجَاوِزُ صَلاَتُهُمْ رُؤُوسَهُمْ حَتَّى يَرْجِعُوا ؛ الْعَبْدُ الآبِقُ ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ ، وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ. (ترمذی ۳۶۰۔ طبرانی ۸۰۹۸)

(۴۱۳۶) حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ تین آدمیوں کی نماز ان کے سر سے اوپر نہیں جاتی: ایک وہ غلام جو اپنے مالک سے بھاگا ہو، دوسری وہ عورت جو اس حال میں رات گذارے کے اس کا خاوند اس سے ناراض ہو اور تیسرا وہ امام جو لوگوں کو نماز پڑھائے لیکن لوگ اس سے راضی نہ ہو۔

(۱۹۲) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَؤُمَّ

جن حضرات کو امامت کرانا پسند نہ تھا

(۴۱۳۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : خَرَجَ فِي سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ فَأَمَّهُمْ ، ثُمَّ قَالَ : لَتَلْتَمِسُنَّ إِمَامًا غَيْرِي ، أَوْ لَتُصَلُّنَّ وُحْدَانًا.

(۴۱۳۷) حضرت ابوظبیان فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ایک سفر میں تھے، انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور نماز کے بعد فرمایا کہ یا تو تم کوئی دوسرا امام ڈھونڈ لو یا الگ الگ نماز پڑھ لیا کرو۔

(۴۱۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَشْيَاخِ مُحَارِبٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : لَتَبْتَغُنَّ إِمَامًا غَيْرِي ، أَوْ لَتُصَلُّنَّ وُحْدَانًا.

(۴۱۳۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا تو تم کوئی دوسرا امام ڈھونڈ لو یا الگ الگ نماز پڑھ لیا کرو۔

(٤١٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ابْتَدِرُوا الأَذَانَ ، وَلاَ تَبْتَدِرُوا الإِمَامَةَ.

(۴۱۳۹) حضرت یحیٰی بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان کے لئے آگے بڑھ کر کوشش کیا کرو لیکن امامت کے لئے آگے مت بڑھو۔

(٤١٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عُقْبَةَ أَبِي كِبْرَانَ ، أَنَّهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ الضَّحَّاكِ فَقَالَ : إِنْ كَانَ مِنْكُمْ مَنْ يَتَقَدَّمُ فَلْيُؤَذِّنْ وَلْيُصَلِّ ، قَالَ : فَأَبَوْا ، فَصَلَّيْنَا وُحْدَانًا.

(۴۱۴۰) حضرت حسن بن عقبہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ضحاک کے ساتھ تھے انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جو آگے بڑھ کر اذان دے اور نماز پڑھائے۔ سب لوگوں نے انکار کیا تو ہم نے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ لی۔

(٤١٤١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : أَمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ قَوْمًا مَرَّةً ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : مَا زَالَ عَلَيَّ الشَّيْطَانُ آنِفًا حَتَّى رَأَيْت أَنَّ الْفَضْلَ لِي عَلَى مَنْ خَلْفِي ، لاَ أَؤُمُّ أَبَدًا.

(۴۱۴۱) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ نے ایک مرتبہ کچھ لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ شیطان مسلسل میرے دل میں یہ بات ڈالتا رہا کہ میں اپنے پیچھے کھڑے ہوئے لوگوں سے افضل ہوں۔ لہٰذا اب میں کبھی نماز نہیں پڑھاؤں گا۔

(٤١٤٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ حُذَيْفَةُ يَتَخَلَّفُ عَنِ الإِمَامَةِ ، قَالَ : فَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ذَاتَ يَوْمٍ ، قَالَ : فَتَخَلَّفَ عَبْدُ اللهِ ، قَالَ : فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ ، قَالَ لَهُم : لَتَبْتَغُنَّ ، أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا ، إِمَامًا غَيْرِي ، أَوْ لَتُصَلُّنَّ فُرَادَى . قَالَ : فَقَالَ مُجَاهِدٌ : قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ : أَوْ لَتُصَلُّنَّ وُحْدَانًا ، قَالَ : فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : أَوْ قَالَ : لَتُصَلُّنَّ وُحْدَانًا.

(۴۱۴۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ امامت سے پیچھے رہنے کی کوشش کرتے تھے۔ ایک دن نماز کھڑی ہوئی تو حضرت عبد اللہ پیچھے ہو گئے اور حضرت حذیفہ کو نماز کے لئے آگے ہونا پڑا۔ جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا کہ یا تو تم کسی اور کو امام بنا لو یا اکیلے نماز پڑھ لیا کرو۔

(٤١٤٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي الْهُذَيْلِ، قَالَ: كَانَ شَيْخٌ مِنْ تِلْكَ الشُّيُوخِ يَؤُمُّ قَوْمَهُ ثُمَّ تَرَكَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَلَقِيَهُ بَعْضُ إِخْوَانِهِ ، فَقَالَ لَهُ : لِمَ تَرَكْت إِمَامَةَ قَوْمِكَ ؟ قَالَ : كَرِهْتُ أَنْ يَمُرَّ الْمَارُّ فَيَرَانِي أُصَلِّي فَيَقُولُ : مَا قَدَّمَ هَؤُلاَءِ هَذَا الرَّجُلَ إِلاَّ وَهُوَ خَيْرُهُمْ ، وَاللَّهِ لاَ أَؤُمُّهُمْ أَبَدًا.

(۴۱۴۳) حضرت عبد اللہ بن ابی ہذیل فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھے صاحب لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے پھر انہوں نے نماز

پڑھانی چھوڑ دی۔ ان کے ایک دوست نے ان سے پوچھا کہ آپ نے نماز پڑھانی کیوں چھوڑ دی؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ کوئی شخص مجھے نماز پڑھاتے ہوئے دیکھے اور کہے کہ اس آدمی کو اس لئے آگے کیا گیا ہے کہ یہ سب سے افضل ہے۔ خدا کی قسم! میں آئندہ نماز نہیں پڑھاؤں گا۔

(٤١٤٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ ابْنِ سِيرِينَ فِي جِنَازَةٍ ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا حضَرَتِ الصَّلاَةُ ، قَالَ : فَلَمَّا أُقِيمَتْ قِيلَ لاِبْنِ سِيرِينَ :تَقَدَّمْ ، قَالَ :فَقَالَ :لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ ، وَلاَ يَتَقَدَّمْ إِلاَّ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ، قَالَ ، ثُمَّ قَالَ لِي :تَقَدَّمْ ، فَتَقَدَّمْتُ فَصَلَّيْتُ بِهِمْ ، فَلَمَّا فَرَغْت قُلْتُ فِي نَفْسِي :مَاذَا صَنَعْت ؟ شَيْئًا كَرِهَهُ ابْنُ سِيرِينَ لِنَفْسِهِ تَقَدَّمْت عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ :يَرْحَمُكَ اللَّهُ ، أَمَرْتَنِي بِشَيْءٍ كَرِهْتَهُ لِنَفْسِكَ ؟ فَقَالَ :إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ يَمُرَّ الْمَارُّ فَيَقُولَ :هَذَا ابْنُ سِيرِينَ يَؤُمّ النَّاسَ.

(۴۱۴۴) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں ایک جنازے میں حضرت ابن سیرین کے ساتھ تھا۔ جب ہم جنازے سے فارغ ہوئے تو نماز کا وقت ہوگیا۔ جب نماز کی اقامت کہی گئی تو حضرت ابن سیرین سے کہا گیا کہ آگے ہو جائیں! انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آگے ہو جائے، اور آگے وہی ہو جس نے قرآن مجید پڑھا ہو۔ پس میں آگے ہوگیا اور میں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب میں نماز پڑھا کر فارغ ہوا تو میں نے اپنے دل میں کہا میں نے یہ کیا کیا؟ جس کام کو ابن سیرین نے اپنے لئے ناپسند کیا میں وہ کر بیٹھا اور آگے بڑھ گیا! چنانچہ میں نے حضرت ابن سیرین سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ نے مجھے ایک ایسے کام کا حکم دیا ہے جسے اپنے لئے ناپسند فرمایا؟ وہ کہنے لگے کہ میں اس بات کو ناپسند سمجھتا ہوں کہ کوئی گذرنے والا گذرے اور کہے یہ ابن سیرین ہیں جو نماز پڑھا رہے ہیں!

(۱۹۳) مَنْ كَانَ يَقُولُ إذَا نَسِيَ الْقِرَائَةَ فِي الأُولَيَيْنِ قَرَأَ فِي الأُخْرَيَيْنِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ اگر پہلی دو رکعتوں میں قراءت بھول جائے تو دوسری دو رکعتوں میں کرے گا

(٤١٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ الْهِفَّانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّاهِبِ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَنَسِيَ أَنْ يَقْرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى ، فَلَمَّا قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مَرَّتَيْنِ وَسُورَتَيْنِ ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۱۴۵) حضرت عبداللہ بن حنظلہ راہب کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے ہمیں نماز پڑھائی، وہ پہلی رکعت میں قراءت کرنا بھول گئے، جب وہ دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے تو انہوں نے سورۃ الفاتحہ اور سورت کو دو مرتبہ پڑھا۔ جب انہوں نے اپنی نماز مکمل کرلی تو دو سجدے کئے۔

(٤١٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُ نَسِيَ أَنْ يَقْرَأَ فِي الأُولَيَيْنِ ، فَقَرَأَ فِي الأُخْرَيَيْنِ.

(۴۱۴۶) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ اگر پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرنا بھول جائے تو دوسری دو رکعتوں میں کرے گا۔

(٤١٤٧) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا نَسِيَ أَنْ يَقْرَأَ فِي الأُولَيَيْنِ ، قَرَأَ فِي الأُخْرَيَيْنِ.

(۴۱۴۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرنا بھول جائے تو دوسری دو رکعتوں میں کرے گا۔

(١٩٤) فِي الإِمَامِ تُقَامُ الصَّلاَةُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِلاَّ رَجُلٌ

اگر امام کے ساتھ ایک ہی آدمی ہو تو نماز کیسے پڑھیں؟

(٤١٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، وَالْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُنْتُ أَقُومُ خَلْفَ الأَسْوَدِ حَتَّى يَنْزِلَ الْمُؤَذِّنُ.

(۴۱۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں حضرت اسود کے پیچھے کھڑا ہوتا تھا یہاں تک کہ مؤذن اذان دے کر نیچے اتر آئے۔

(٤١٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَقُومُ خَلْفَ الإِمَامِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّكْعَةِ ، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ ، وَإِلاَّ قَامَ عَنْ يَمِينِهِ.

(۴۱۴۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ رکوع تک امام کے پیچھے کھڑا رہے، اگر کوئی آجائے تو ٹھیک، بصورتِ دیگر امام کے دائیں جانب کھڑا ہو جائے۔

(٤١٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَقُومُ خَلْفَ عَلْقَمَةَ حَتَّى يَدْخُلَ دَاخِلٌ ، أَوْ يَنْزِلَ مُؤَذِّنٌ.

(۴۱۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں حضرت علقمہ کے پیچھے کھڑا رہتا یہاں تک کہ کوئی مسجد میں داخل ہو جاتا یا موذن اتر آتا۔

(١٩٥) مَنْ كَانَ لاَ يَجْهَرُ بِـ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)

جو حضرات بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اونچی آواز سے نہ پڑھا کرتے تھے

(٤١٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ ، وَلَمْ أَرَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَشَدَّ عَلَيْهِ حَدَثٌ فِي الإِسْلاَمِ مِنْهُ ، قَالَ : سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقْرَأُ : ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ قَالَ : يَا بُنَيَّ ، إِيَّاكَ وَالْحَدَثَ ، فَإِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ، إِذَا

قَرَأْتَ فَقُلِ : ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾. (ترمذی ۲۴۴۔ احمد ۵۵)

(۴۱۵۱) حضرت قیس بن عبایہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن عبداللہ بن مغفل نے اپنے والد کے بارے میں بیان کیا (وہ بدعات کے معاملے میں تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے زیادہ سختی کرنے والے تھے) کہ ایک مرتبہ انہوں نے مجھے نماز میں ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ کہتے سنا تو مجھ سے فرمایا اے میرے بیٹے! بدعت سے بچو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور ان میں سے کسی کو بھی ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ کہتے نہیں سنا۔ جب تم قراءت کرو تو ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ کہو۔

(٤١٥٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ . قَالَ حُمَيْدٌ :وَأَحْسَبُهُ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(عبدالرزاق ۲۵۹۲۔ ابو یعلی ۳۵۰۹)

(۴۱۵۲) حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم قراءت کو ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے شروع کیا کرتے تھے۔ راوی حمید کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی کیا۔

(٤١٥٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَائَةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

(بخاری ۷۴۳۔ مسلم ۲۹۹)

(۴۱۵۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم قراءت کو ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے شروع کیا کرتے تھے۔

(٤١٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ بُدَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْتَتِحُ الصَّلاَةَ بِالتَّكْبِيرِ ، وَالْقِرَائَةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

(۴۱۵۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تکبیر سے اور قراءت کو ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے شروع کیا کرتے تھے۔

(٤١٥٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَفْتَتِحُ الْقِرَائَةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

(۴۱۵۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ قراءت کو الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے شروع کیا کرتے تھے۔

(٤١٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ الْقِرَائَةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

(۴۱۵۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ قراءت کو ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے شروع کیا کرتے تھے۔

(٤١٥٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخْفِي ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾.

(۴۱۵۷) حضرت ابن سیرین آہستہ آواز سے ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

(٤١٥٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ يَفْتَتِحُ الْقِرَائَةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

(۴۱۵۸) حضرت حسن قراءت کو ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے شروع کیا کرتے تھے۔

(٤١٥٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُخْفِي الإِمَامُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالاسْتِعَاذَةَ ، وَآمِينَ ، وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(۴۱۵۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ، آمِينَ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کو آہستہ آواز سے کہا کرتے تھے۔

(٤١٦٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخْفِي ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ وَالاسْتِعَاذَةَ ، وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(۴۱۶۰) حضرت عبداللہ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، آمِينَ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کو آہستہ آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

(٤١٦١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :جَهْرُ الإِمَامِ بِـ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ بِدْعَةٌ.

(۴۱۶۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام کا اونچی آواز سے ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ پڑھنا بدعت ہے۔

(٤١٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَجْهَرَانِ.

(۴۱۶۲) حضرت عروہ اور حضرت ابن زبیر اونچی آواز سے بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھا کرتے تھے۔

(٤١٦٣) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَفْتَتِحُ الْقِرَائَةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

(۴۱۶۳) حضرت ابوبکر قراءت کو ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے شروع کیا کرتے تھے۔

(٤١٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ ، سَمِعْت أَبَا وَائِلٍ يَسْتَفْتِحُ الْقِرَائَةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

(۴۱۶۴) حضرت ابووائل قراءت کو ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے شروع کیا کرتے تھے۔

(٤١٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا وَأَبَا إِسْحَاقَ عَنِ الْجَهْرِ ؟ قالوا :اقْرَأْ :(بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فِي نَفْسِك.

(۴۱۶۵) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حکم، حضرت حماد اور حضرت ابواسحاق سے بِسْمِ اللّٰہ کو بلند یا آہستہ آواز سے

پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو اپنے دل میں پڑھو۔

(۴۱۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْجَهْرُ بِـ (بسم اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) قِرَائَةُ الأَعْرَابِ.

(۴۱۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ دیہاتیوں کی قراءت ہے۔

(۴۱۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :صَلَّيْت خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ فَلَمْ يَجْهَرُوا بِـ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ). (بخاری ۷۴۳۔ مسلم ۲۹۹)

(۴۱۶۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی وہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو اونچی آواز سے نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۴۱۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ كَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الصَّلاَةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

(۴۱۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نماز کو ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے شروع کیا کرتے تھے۔

(۴۱۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ لاَ يَجْهَرُ بِـ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ).

(۴۱۶۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو اونچی آواز سے نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۴۱۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :لاَ يُجْهَرُ بِـ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ).

(۴۱۷۰) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو اونچی آواز سے نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۴۱۷۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ عُمَرَ سَبْعِينَ صَلاَةً ، فَلَمْ يَجْهَرْ فِيهَا بِـ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ).

(۴۱۷۱) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کے پیچھے ستر نمازیں پڑھی ہیں وہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو اونچی آواز سے نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۴۱۷۲) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا وَعَمَّارًا كَانَا لاَ يَجْهَرَانِ بِـ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ).

(۴۱۷۲) حضرت علی اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما بِسْمِ اللّٰهِ کو اونچی آواز سے نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۴۱۷۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :صَلَّى بِنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَافْتَتَحَ الصَّلاَةَ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

(۴۱۷۳) حضرت مالک بن زیاد فرماتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے ہمیں نماز پڑھائی، انہوں نے نماز کو ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ سے شروع کیا۔

(۱۹۶) مَنْ كَانَ يَجْهَرُ بِهَا

جو حضرات بسم اللہ کو اونچی آواز سے پڑھا کرتے تھے

(۴۱۷۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَجْهَرُ بِـ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ).

(۴۱۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بِسْمِ اللّٰهِ کو اونچی آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

(۴۱۷۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ وِقَاءٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَجْهَرُ بِـ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ).

(۴۱۷۵) حضرت سعید بن جبیر بِسْمِ اللّٰهِ کو اونچی آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

(۴۱۷۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَجْهَرُونَ بِـ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ).

(۴۱۷۶) حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد بِسْمِ اللّٰهِ کو اونچی آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

(۴۱۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَرَأَ :(بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) ، ثُمَّ قَرَأَ :(الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) ثُمَّ قَرَأَ :(بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ).

(۴۱۷۷) حضرت ازرق بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر کو سنا کہ انہوں نے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ پڑھی، پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھی پھر بِسْمِ اللّٰهِ پڑھی۔

(۴۱۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ قَرَأَ :(بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْحَمْدِ قَرَأَ :(بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ).

(۴۱۷۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قراءت کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے شروع کیا کرتے تھے، جب سورۃ الفاتحہ سے فارغ ہوتے تو پھر بِسْمِ اللّٰهِ پڑھتے تھے۔

(۴۱۷۹) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، وَمُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَجْهَرُ بِـ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) وَيَقُولُ :مَا يَمْنَعُهُمْ مِنْهَا إِلاَّ الْكِبْرُ.

(۴۱۷۹) حضرت ابن زبیر نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ کو اونچی آواز سے پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ لوگوں کو اس سے تکبر نے روک رکھا ہے۔

(٤١٨٠) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ جَهَرَ بِـ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ).

(۴۱۸۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بسم اللہ کو اونچی آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

(١٩٧) الرَّجُلُ يقرأ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نماز میں بسم اللہ پڑھنے کا بیان

(٤١٨١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إذَا قَرَأَ الرَّجُلُ فِي صَلاَتِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) أَجْزَأَهُ ذَلِكَ.

(۴۱۸۱) حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ جب آدمی نماز میں ایک مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ لے تو یہ اس کے لئے کافی ہے۔

(٤١٨٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :إذَا تَعَوَّذَ مَرَّةً ، وَقَرَأَ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) أَجْزَأَهُ لِبَقِيَّةِ صَلاَتِهِ.

(۴۱۸۲) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے نماز میں ایک مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ لی تو یہ اس کی باقی نماز کے لئے کافی ہے۔

(٤١٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ : (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) فِي كُلِّ رَكْعَةٍ.

(۴۱۸۳) حضرت سعید بن جبیر ہر رکعت میں بِسْمِ اللّٰهِ پڑھا کرتے تھے۔

(٤١٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ، وَأَبَا إِسْحَاقَ فَقَالُوا :اقْرَأْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِـ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) .

(۴۱۸۴) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم، حضرت حماد اور حضرت ابو اسحاق سے اس بارے میں سوال کیا تو ان سب نے فرمایا کہ ہر رکعت میں بِسْمِ اللّٰهِ پڑھا کرو۔

(٤١٨٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، وَأَبِي إِسْحَاقَ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ بِالسُّورَتَيْنِ، كُلَّمَا قَرَأَ سُورَةً اسْتَفْتَحَ بِـ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ).

(۴۱۸۵) حضرت حکم، حضرت حماد اور حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھے تو ہر سورت کو بِسْمِ اللّٰهِ سے شروع کرے۔

(٤١٨٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ ، فَكَانَ كُلَّمَا خَتَمَ سُورَةً قَرَأَ :(بِسْمِ

اللہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیمِ).

(۴۱۸۶) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے جب بھی کوئی سورت ختم کرتے تو بِسْمِ اللہِ پڑھا کرتے تھے۔

(۱۹۸) فِيمَا يُكْتَبُ لِلرَّجُلِ مِنَ التَّضْعِيفِ إِذَا أَرَادَ الصَّلاَةَ

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں دوگنا اجر کب لکھا جاتا ہے

(٤١٨٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا انْتَهَى الرَّجُلُ إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ قُعُودٌ فِي آخِرِ الصَّلاَةِ ، فَقَدْ دَخَلَ فِي التَّضْعِيفِ ، وَإِذَا انْتَهَى إِلَيْهِمْ وَقَدْ سَلَّمَ الإِمَامُ ، وَلَمْ يَتَفَرَّقُوا ، فَقَدْ دَخَلَ فِي التَّضْعِيفِ.

وَقَالَ عَطَاءٌ : كَانَ يُقَالُ : إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ يَنْوِيهِمْ فَأَدْرَكَهُمْ ، أَوْ لَمْ يُدْرِكْهُمْ ، فَقَدْ دَخَلَ فِي التَّضْعِيفِ.

(۴۱۸۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی جماعت کے اس حال میں شریک ہوا کہ لوگ نماز کے آخر میں بیٹھے تھے تو اسے دوگنا اجر حاصل ہوگیا۔ اگر وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد جماعت کے ساتھ شریک ہوا لیکن ابھی لوگ متفرق نہیں ہوئے تھے تو پھر بھی اسے دوگنا اجر حاصل ہوگیا۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جب کوئی شخص گھر سے اس ارادے سے نکلے کہ جماعت کے ساتھ شریک ہوگا تو اسے دوگنا اجر حاصل ہوگیا خواہ وہ جماعت تک نہ پہنچ سکے۔

(٤١٨٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ أَدْرَكَ التَّشَهُّدَ ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلاَةَ.

(۴۱۸۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص تشہد تک پہنچ گیا اسے دوگنا اجر حاصل ہوگیا۔

(٤١٨٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ الإِمَامُ ، فَقَدْ أَدْرَكَ.

(۴۱۸۹) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ جو شخص امام کے سلام پھیرنے سے پہلے گھر سے نکل جائے اسے دوگنا اجر حاصل ہوگیا۔

(۱۹۹) إِخْرَاجُ الصِّبْيَانِ مِنَ الصَّفِّ

بچوں کو صفوں سے نکالنے کا حکم

(٤١٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ ابْنِ صُهَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ زِرٌّ ، وَأَبُو وَائِلٍ إِذَا رَأَوْنَا فِي الصَّفِّ ، وَنَحْنُ صِبْيَانٌ أَخْرَجُونَا.

(۴۱۹۰) حضرت ابن صہیب کہتے ہیں کہ بچپن میں حضرت زر اور حضرت ابو وائل اگر ہمیں صفوں میں کھڑا دیکھتے تو ہمیں صفوں سے باہر نکال دیتے تھے۔

(۴۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى صَبِيًّا فِي الصَّفِّ أَخْرَجَهُ.

(۴۱۹۱) حضرت عبداللہ بن عکیم اگر کسی بچے کو صف میں کھڑا دیکھتے تو اسے باہر نکال دیتے تھے۔

(۴۱۹۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ أَبَانَ الْعَطَّارِ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ إِذَا رَأَى غُلاَمًا فِي الصَّفِّ أَخْرَجَهُ.

(۴۱۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اگر کسی بچے کو صف میں کھڑا دیکھتے تو اسے باہر نکال دیتے تھے۔

(۴۱۹۳) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ ؛ أَنَّ حُذَيْفَةَ كَانَ يُفَرِّقُ بَيْنَ الصِّبْيَانِ فِي الصَّفِّ ، أَوْ قَالَ :فِي الصَّلاَةِ.

(۴۱۹۳) حضرت حذیفہ اگر کسی بچے کو صف میں کھڑا دیکھتے تو اسے باہر نکال دیتے تھے۔

(۲۰۰) الإِمَامُ يُنْتَظَرُ بِالصَّلاَةِ

نماز کے لئے امام کا انتظار کیا جائے گا

(۴۱۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَوْ هِلاَلٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :الْمُؤَذِّنُ أَمْلَكُ بِالأَذَانِ ، وَالإِمَامُ أَمْلَكُ بِالإِقَامَةِ.

(۴۱۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اذان کے لئے مؤذن کا اور اقامت کے لئے امام کا انتظار کیا جائے گا۔

(۴۱۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: كَانُوا يَنْتَظِرُونَ الأَسْوَدَ، وَكَانَ إِمَامَهُمْ.

(۴۱۹۵) حضرت حسن بن عبید فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت اسود کا انتظار کیا کرتے تھے، وہ ان کے امام تھے۔

(۴۱۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَنْتَظِرُونَ الإِمَامَ حَتَّى يَنْزِلَ الْمُؤَذِّنُ.

(۴۱۹۶) حضرت اسماعیل بن ابی خالد فرماتے ہیں کہ لوگ امام کا انتظار کیا کرتے تھے یہاں تک کہ مؤذن منارے سے اتر آتا۔

(۲۰۱) فِي الصَّلاَةِ تُقَامُ فَيَعْرِضُ لِلإِمَامِ مَا يَشْغَلُهُ

اگر اقامت کے بعد امام کو کوئی کام پیش آجائے تو کیا کیا جائے؟

(۴۱۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ

الْخَطَّابِ انْتُظِرَ بَعْدَ مَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ.

(۴۱۹۷) حضرت معقل بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ نماز کی اقامت کہے جانے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتظار کیا جاتا تھا۔

(٤١٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيٌّ لِرَجُلٍ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ، فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ.

(بخاری ۶۴۲۔ مسلم ۲۸۴)

(۴۱۹۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جماعت کھڑی ہوگئی تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کونے میں کھڑے ایک آدمی سے اتنی دیر سرگوشی فرماتے رہے کہ لوگ سونے لگے۔

(٤١٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : إِنْ كَانَ عُمَرُ لَيُقَاوِمُ الرَّجُلَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلَاةُ.

(۴۱۹۹) حضرت ابو عثمان کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اقامت کے بعد بھی بعض اوقات کسی آدمی کے ساتھ کھڑے ہو کر کوئی ضروری بات کر لیا کرتے تھے۔

(٤٢٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَصُفَّتِ الصُّفُوفُ فَانْدَرَأَ رَجُلٌ لِعُمَرَ فَكَلَّمَهُ ، فَأَطَالاَ الْقِيَامَ حَتَّى أَلْقَيَا إِلَى الأَرْضِ وَالْقَوْمُ صُفُوفٌ.

(۴۲۰۰) حضرت ابو مجلز کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اقامت کہہ دی گئی تھی اور صفیں بنالی گئی تھیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے گفتگو شروع کر دی، وہ دونوں کافی دیر تک گفتگو کرتے رہے اور پھر زمین پر بیٹھ گئے، جبکہ لوگ صفوں میں کھڑے تھے۔

(٣٠٢) التَّسْلِيمُ فِي السَّجْدَةِ إِذَا قَرَأَهَا الرَّجُلُ

جو حضرات آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرنے کے بعد سلام پھیرتے تھے

(٤٢٠١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا إِذَا قَرَآ السَّجْدَةَ سَلَّمَا.

(۴۲۰۱) حضرت ابو قلابہ اور حضرت ابن سیرین آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرنے کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

(٤٢٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ يَقُولُ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، إِذَا قَرَأَ السَّجْدَةَ.

(۴۲۰۲) حضرت ابو عبد الرحمن جب آیتِ سجدہ پڑھتے تو سجدہ کرنے کے بعد السلام علیکم کہہ کر سلام پھیرتے تھے۔

(٤٢٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا الأَحْوَصِ وَقَرَأَ السَّجْدَةَ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ تَسْلِيمَةً.

(۴۲۰۳) حضرت حکم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت احوص کو دیکھا کہ انہوں نے آیتِ سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنے کے بعد دائیں طرف ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

(۲۰۳) من کان لا یسلم فِی السَّجْدَةِ

جو حضرات آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرنے کے بعد سلام نہ پھیرتے تھے

(٤٢٠٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ ، وَأَبُو صَالِحٍ ، وَيَحْيَى بْنُ وَثَّابٍ لاَ يُسَلِّمُونَ فِي السَّجْدَةِ.

(۴۲۰۴) حضرت ابراہیم، حضرت ابوصالح اور حضرت یحیٰی بن وثاب آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرنے کے بعد سلام نہ پھیرتے تھے۔

(٤٢٠٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَرَأَ السَّجْدَةَ لَمْ يُسَلِّمْ فِيهَا.

(۴۲۰۵) حضرت عطاء جب آیتِ سجدہ پڑھتے تو سجدہ کرنے کے بعد سلام نہ پھیرتے تھے۔

(٤٢٠٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ بِنَا سُجُودَ الْقُرْآنِ وَلاَ يُسَلِّمُ.

(۴۲۰۶) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اگر آیتِ سجدہ پڑھتے تو سجدہ کرنے کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(٤٢٠٧) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ وِقَاءِ بْنِ إِيَاسٍ الأَسَدِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ ، فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ ، وَلاَ يُسَلِّمُ.

(۴۲۰۷) حضرت سعید بن جبیر جب آیتِ سجدہ پڑھتے تو سجدہ کرنے کے بعد اپنا سر اٹھاتے تو سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(۲۰٤) من قَالَ إذا قُرِئَت السَّجْدَةُ فَكَبِّرْ وَاسْجُدْ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب آیتِ سجدہ پڑھی جائے تو تکبیر کہہ کر سجدہ کرو

(٤٢٠٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَأَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا قَرَأَ الرَّجُلُ السَّجْدَةَ ، فَلْيُكَبِّرْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ ، وَإِذَا سَجَدَ.

(۴۲۰۸) حضرت ابراہیم اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب آدمی آیتِ سجدہ پڑھے تو سر اٹھاتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے اللّٰہُ أَكْبَرُ کہے۔

(٤٢٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا قَرَأَ الرَّجُلُ السَّجْدَةَ فِي غَيْرِ صَلاَةٍ قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ.

(۴۲۰۹) حضرت ابوقلابہ اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب آدمی نماز کے باہر آیتِ سجدہ پڑھے تو اللّٰہُ أَكْبَرُ کہے۔

(٤٢١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي إِذَا قَرَأَ السَّجْدَةَ ، قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ سَجَدَ.

(۴۲۱۰) حضرت عبداللہ بن مسلم فرماتے ہیں کہ میرے والد جب آیتِ سجدہ پڑھتے تو اَللّٰہُ أَکْبَرُ کہہ کر سجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٢١١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَهُوَ يَمْشِي ، فَيُكَبِّرُ وَيُومِيءُ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ ، وَيُكَبِّرُ إِذَا رَفَعَ.

(۴۲۱۱) حضرت عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن جب چلتے ہوئے آیت سجدہ پڑھتے تو تکبیر کہہ کر اس طرف جھک جاتے جس طرف ان کا منہ ہوتا اور پھر سر اٹھاتے ہوئے بھی تکبیر کہتے۔

(٤٢١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :إِذَا قَرَأْتَ السَّجْدَةَ فَكَبِّرْ.

(۴۲۱۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جب تم آیتِ سجدہ پڑھو تو تکبیر کہو۔

(٢٠٥) إذا قرأ الرَّجُلُ السَّجْدَةَ وَهُوَ يَمْشِي ، مَا يَصْنَعُ ؟

اگر کوئی آدمی چلتے ہوئے آیتِ سجدہ پڑھے تو کیا کرے؟

(٤٢١٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: كُنَّا نَقْرَأُ عَلَى أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَنَحْنُ نَمْشِي ، فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَأَوْمَأَ وَسَلَّمَ ، وَزَعَمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

(۴۲۱۳) حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی فرماتے ہیں کہ ہم چلتے ہوئے حضرت ابوعبدالرحمٰن سے پڑھا کرتے تھے۔ جب وہ کوئی آیتِ سجدہ پڑھتے تو اللہ اکبر کہہ کر اشارے کے ساتھ جھکتے اور سلام پھیرتے تھے۔

(٤٢١٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ أَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ كَانُوا يَقْرَؤُونَ السَّجْدَةَ وَهُمْ يَمْشُونَ ، فَيُومِئُونَ إِيمَاءً.

(۴۲۱۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے شاگرد اگر چلتے ہوئے آیتِ سجدہ پڑھتے تو اشارے سے جھک جایا کرتے تھے۔

(٤٢١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَؤُهَا وَهُوَ يَمْشِي ، فَيُومِيءُ إِيمَاءً.

(۴۲۱۵) حضرت اسود اگر چلتے ہوئے آیتِ سجدہ پڑھتے تو اشارے سے جھک جایا کرتے تھے۔

(٤٢١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُومِيءُ.

(۴۲۱۶) حضرت علقمہ اگر چلتے ہوئے آیتِ سجدہ پڑھتے تو اشارے سے جھک جایا کرتے تھے۔

(٤٢١٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ :سَأَلْتُ كُرْدُوسًا عَنِ السَّجْدَةِ يَقْرَؤُهَا الرَّجُلُ وَهُوَ يَمْشِي؟

قَالَ :يُومِیءُ.

(۴۲۱۷) حضرت اشعث کہتے ہیں کہ میں نے کردوس سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی چلتے ہوئے آیت سجدہ پڑھے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اشارے سے جھک جائے۔

(٤٢١٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ؛ أَنَّهُ ذَكَرَ الإِيمَاءَ ، وَذَكَرْتُ لَهُ :أَنَّ إِبْرَاهِيمَ قَرَأَهَا فِي مَسِيرٍ لَهُ فَأَوْمَأَ.

(۴۲۱۸) حضرت عمارہ بن قعقاع فرماتے ہیں کہ ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے آیت سجدہ پڑھنے پر جھکنے کا ذکر کیا تو میں نے انہیں بتایا کہ حضرت ابراہیم نے ایک مرتبہ چلتے ہوئے آیت سجدہ پڑھی تو اشارے سے جھک گئے تھے۔

(٤٢١٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ أَعْرِضُ عَلَى أَبِي وَيَعْرِضُ عَلَيَّ فِي الطَّرِيقِ ، فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ ، فَقُلْتُ لَهُ :أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۴۲۱۹) حضرت ابراہیم تیمی کہتے ہیں کہ بعض اوقات کسی راستے میں میں اور میرے والد اکٹھے ہوتے، اگر کبھی وہ آیت سجدہ پڑھتے تو سجدہ کرتے۔ میں ان سے پوچھتا کیا آپ راستے میں سجدہ کرتے ہیں؟ وہ فرماتے ہاں۔

(٤٢٢٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ :قُلْتُ لأَبِي الْعَالِيَةِ :إِنِّي آخُذُ فِي سِكَّةٍ ضَيِّقَةٍ ، فَأَسْمَعُ الْقَارِیءَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ ، فَأَسْجُدُ عَلَى الطَّرِيقِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، اُسْجُدْ عَلَى الطَّرِيقِ.

(۴۲۲۰) حضرت ربیع بن انس کہتے ہیں کہ میں نے ابوعالیہ سے پوچھا کہ میں بعض اوقات کسی تنگ گلی سے گذروں اور کسی قرآن پڑھنے والے کو آیت سجدہ کی تلاوت کرتے سنوں تو کیا میں راستے میں سجدہ کرلوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں، راستہ میں سجدہ کرلو۔

(٤٢٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقْرَأُ وَهُوَ يَمْشِي ، فَتَأْتِي السَّجْدَةَ فَيَتَنَحَّى فَيَسْجُدُ.

(۴۲۲۱) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اگر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ چلتے ہوئی کبھی تلاوت کررہے ہوتے اور آیتِ سجدہ آجاتی تو ایک طرف ہوکر سجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٢٢٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ :إِذَا قَرَأْتَ السَّجْدَةَ وَأَنْتَ تَمْشِي ، فَضَعْ جَبْهَتَكَ عَلَى أَوَّلِ حَائِطٍ تَلْقَى.

(۴۲۲۲) حضرت سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں کہ جب تم چلتے ہوئے آیت سجدہ کی تلاوت کروتو جو پہلی دیوار آئے اس پر اپنی پیشانی لگالو۔

(۳۰٦) الرجل يقرأ السَّجْدَةَ ، ثُمَّ يُعِيدُ قِرَاءَتَهَا كَيْفَ يَصْنَعُ ؟

اگر کوئی شخص ایک مرتبہ کسی آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے، پھر دوبارہ اسی آیت کو پڑھے تو کیا کرے؟

(٤٢٢٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَأَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ ، ثُمَّ يُعِيدُ قِرَائَتَهَا ، قَالاَ : تُجْزِئُهُ السَّجْدَةُ الأُولَى.

(۴۲۲۳) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک مرتبہ آیت سجدہ کی تلاوت کرنے کے بعد دوبارہ اسی کی تلاوت کرے تو اس کے لئے ایک سجدہ کافی ہے۔

(٤٢٢٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا قَرَأْتَ السَّجْدَةَ أَجْزَأَكَ أَنْ تَسْجُدَ بِهَا مَرَّةً.

(۴۲۲۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب تم آیتِ سجدہ کو زیادہ مرتبہ پڑھو تو تمہارے لئے ایک سجدہ کافی ہے۔

(٤٢٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ فَيَسْجُدُ ، ثُمَّ يُعِيدُهَا فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ مِرَارًا ، لاَ يَسْجُدُ.

(۴۲۲۵) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبد الرحمن جب آیت سجدہ پڑھتے تو سجدہ کیا کرتے تھے، اور اگر ایک مجلس میں ایک آیت ایک سے زائد بار پڑھتے تو ایک مرتبہ ہی سجدہ کیا کرتے تھے۔

(۳۰۷) في اختصار السُّجُودِ

سجدہ سے بچنے کے لئے آیت سجدہ کو چھوڑنے کا حکم

(٤٢٢٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ اخْتِصَارَ السُّجُودِ.

(۴۲۲۶) حضرت ابوعالیہ فرماتے ہیں کہ اسلاف سجدہ سے بچنے کے لئے آیت سجدہ کو چھوڑنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٤٢٢٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ اخْتِصَارَ السُّجُودِ ، وَكَانُوا يَكْرَهُونَ إِذَا أَتَوْا عَلَى السَّجْدَةِ أَنْ يُجَاوِزُوهَا حَتَّى يَسْجُدُوا.

(۴۲۲۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اسلاف سجدہ سے بچنے کے لئے آیت سجدہ کو چھوڑنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔ اور وہ اس بات کو بھی مکروہ خیال فرماتے تھے کہ کسی آیت سجدہ کو پڑھ کر بغیر سجدہ کئے گذر جائیں۔

(٤٢٢٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : ثَلاَثٌ مِمَّا أَحْدَثَ النَّاسُ : اخْتِصَارُ السُّجُودِ ، وَرَفْعُ الأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ ، قَالَ هُشَيْمٌ : وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ.

(۴۲۲۸) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ لوگوں میں تین بدعتیں پیدا ہوگئی ہیں: سجدہ سے بچنے کے لئے آیت سجدہ کو چھوڑنا، دعا میں ہاتھ کو اٹھانا۔ راوی ہشیم کہتے ہیں کہ تیسری بات میں بھول گیا۔

(٤٢٢٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قُرَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ اخْتِصَارِ السُّجُودِ ؟ فَكَرِهَهُ وَعَبَسَ وَجْهُهُ ، وَقَالَ : لاَ أَدْرِي مَا هَذَا.

(۴۲۲۹) حضرت عبد العزیز بن قریر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین سے سجدہ سے بچنے کے لئے آیت سجدہ کو چھوڑنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اسے مکروہ خیال کیا اور اپنے چہرے پر تیوری چڑھائی اور فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کیا حرکت ہے؟!

(٤٢٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : هُوَ مِمَّا أَحْدَثَ النَّاسُ.

(۴۲۳۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ سجدہ سے بچنے کے لئے آیت سجدہ کو چھوڑنا لوگوں کا ایجاد کردہ طریقہ ہے۔

(٤٢٣١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ تُخْتَصَرَ السَّجْدَةُ.

(۴۲۳۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ سجدہ سے بچنے کے لئے آیت سجدہ کو چھوڑا جائے۔

(٤٢٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُخْتَصَرَ سُجُودُ الْقُرْآنِ.

(۴۲۳۲) حضرت حسن اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ سجدہ سے بچنے کے لئے آیت سجدہ کو چھوڑا جائے۔

(٤٢٣٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ : هُوَ مِمَّا أَحْدَثَ النَّاسُ.

(۴۲۳۳) حضرت شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ سجدہ سے بچنے کے لئے آیت سجدہ کو چھوڑنا لوگوں کا ایجاد کردہ طریقہ ہے۔

(٣٠٨) في الرجل يَقْرَأُ السَّجْدَةَ عَلَى الدَّابَّةِ

اگر کوئی آدمی سواری پر آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے تو وہ کیا کرے؟

(٤٢٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَأَنَا مُقْبِلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَهُوَ عَلَى الدَّابَّةِ ؟ قَالَ : يُومِئُ.

(۴۲۳۴) حضرت وبرہ کہتے ہیں کہ مدینہ سے آتے ہوئے میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی سواری پر آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اشارے سے جھک جائے۔

(٤٢٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَهُوَ عَلَى دَابَّةٍ ، قَالَ : يُومِئُ بِرَأْسِهِ إِيمَاءً حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ.

(۴۲۳۵) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں جو سواری پر آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے فرماتے ہیں کہ جس طرف بھی اس کا منہ ہو وہ سر کو جھکا کر اشارہ کرلے۔

(٤٢٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ أَبِي عُبَيْدَةَ بَيْنَ الْكُوفَةِ وَالْحِيرَةِ ، فَقَرَأَ السَّجْدَةَ ، فَذَهَبْتُ أَنْزِلُ لأَسْجُدَ ، فَقَالَ : يُجْزِيك أَنْ تُومِيءَ بِرَأْسِكَ ، قَالَ : وَأَوْمَأَ بِرَأْسِهِ.

(۴۲۳۶) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں ابو عبیدہ کے ساتھ کوفہ اور حیرہ کے درمیان چل رہا تھا۔ انہوں نے آیت سجدہ کی تلاوت کی تو میں اپنی سواری سے اتر کر سجدہ کرنے لگا۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارے لئے سر سے اشارہ کرنا ہی کافی ہے۔ خود بھی انہوں نے سر سے جھکنے کا اشارہ کیا۔

(٤٢٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَيُومِيءُ.

(۴۲۳۷) حضرت ثویر کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سواری پر آیت سجدہ کی تلاوت کرتے تو سر سے جھکنے کا اشارہ کیا کرتے تھے۔

(٤٢٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَيُومِيءُ.

(۴۲۳۸) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ جب سواری پر آیت سجدہ کی تلاوت کرتے تو سر سے جھکنے کا اشارہ کیا کرتے تھے۔

(٤٢٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَيُومِيءُ.

(۴۲۳۹) حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب سواری پر آیت سجدہ کی تلاوت کرتے تو سر سے جھکنے کا اشارہ کیا کرتے تھے۔

(٤٢٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَهُوَ عَلَى دَابَّتِهِ ، قَالَ: يُومِيءُ.

(۴۲۴۰) حضرت عطاء اس شخص کے بارے میں جو سواری پر آیت سجدہ کی تلاوت کرے فرماتے ہیں کہ وہ سر سے جھکنے کا اشارہ کرے۔

(٤٢٤١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالَ : إِذَا قَرَأَ السَّجْدَةَ وَهُوَ عَلَى دَابَّتِهِ أَوْمَأَ بِرَأْسِهِ إِيمَاءً.

(۴۲۴۱) حضرت ابراہیم جب سواری پر آیت سجدہ کی تلاوت کرتے تو سر سے جھکنے کا اشارہ کیا کرتے تھے۔

(٤٢٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ؛ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ سَأَلَ عَلْقَمَةَ : أَيَنْزِلُ عَنْ دَابَّتِهِ لِسَجْدَةٍ ؟ فَأَمَرَهُ أَنْ لاَ يَنْزِلَ.

(۴۲۴۲) حضرت ابراہیم نے حضرت علقمہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص سواری پر آیت سجدہ پڑھے تو کیا سجدہ کرنے کے لئے نیچے اترے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اترے بغیر سر سے اشارہ کرے گا۔

(۳۰۹) من قَالَ السَّجْدَةُ عَلَى مَنْ جَلَسَ لَهَا وَمَنْ سَمِعَهَا

ہر سننے والے اور تلاوت کرنے والے کے پاس سننے کے لئے بیٹھنے والے پر بھی سجدہ لازم ہے

(۴۲۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنْ جَلَسَ لَهَا.

(۴۲۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تلاوت کرنے والے کے پاس سننے کے لئے بیٹھنے والے پر بھی سجدہ لازم ہے۔

(۴۲۴۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّمَا السَّجْدَةُ فِي الْمَسْجِدِ ، وَعِنْدَ الذِّكْرِ.

(۴۲۴۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سجدہ تلاوت مسجد میں اور ذکر کے وقت لازم ہے۔

(۴۲۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنْ جَلَسَ لَهَا.

(۴۲۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تلاوت کرنے والے کے پاس سننے کے لئے بیٹھنے والے پر بھی سجدہ لازم ہے۔

(۴۲۴۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّمَا السُّجُودُ عَلَى مَنْ جَلَسَ لَهُ ، وَأَنْصَتَ.

(۴۲۴۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سجدہ ہر اس شخص پر لازم ہے جو تلاوت کرنے والے کے پاس سننے کے لئے بیٹھے اور اس کے لئے خاموش ہو۔

(۴۲۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُثْمَانَ، قَالَ: إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنْ جَلَسَ لَهَا.

(۴۲۴۷) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تلاوت کرنے والے کے پاس سننے کے لئے بیٹھنے والے پر بھی سجدہ لازم ہے۔

(۴۲۴۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ قَاصًّا كَانَ يَجْلِسُ قَرِيبًا مِنْ مَجْلِسِهِ ، فَيَقْرَأُ السَّجْدَةَ ، فَلاَ يَسْجُدُ سَعِيدٌ وَقَدْ سَمِعَهَا ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : فَمَا يَمْنَعُكَ مِنَ السُّجُودِ ؟ قَالَ : لَيْسَ إِلَيْهِ جَلَسْتُ.

(۴۲۴۸) حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سعید بن میسب کے بیٹھنے کی جگہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ وہ اگر آیت سجدہ کی تلاوت کرتا تو حضرت سعید اس آیت کو سننے کے باوجود سجدہ نہیں کرتے تھے۔ کسی نے اس بارے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس کی تلاوت سننے کے لئے تو یہاں نہیں بیٹھا ہوا۔

(۴۲۴۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، وَنَافِعٍ ، وَسَعِيد بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالُوا : مَنْ سَمِعَ السَّجْدَةَ ، فَعَلَيْهِ أَنْ يَسْجُدَ.

(۴۲۴۹) حضرت حماد، حضرت ابراہیم، حضرت نافع اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جس نے آیت سجدہ سنی اس پر سجدہ لازم ہے۔

(۴۲۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : دَخَلَ سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ الْمَسْجِدَ وَفِيهِ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ ، فَقَرَؤُوا السَّجْدَةَ فَسَجَدُوا ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، لَوْلاَ أَتَيْنَا هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ ، فَقَالَ : مَا لِهَذَا غَدَوْنَا.

(۴۲۵۰) حضرت ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سلمان مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ قرآن پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے آیت سجدہ کی تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ ایک شخص نے حضرت سلمان سے کہا کہ اے ابوعبداللہ! ہم بھی ان لوگوں کی طرح سجدہ نہ کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم یہاں اس لئے تو نہیں آئے۔

(۴۲۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِیِّ ، عَنْ أَبِی الْعَلاَءِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَمَارَى فِی السَّجْدَةِ ، أَسَمِعَهَا أَمْ لَمْ يَسْمَعْهَا ؟ قَالَ : وَسَمِعَهَا ، فَمَاذَا ؟ ثُمَّ قَالَ مُطَرِّفٌ : سَأَلْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَنِ الرَّجُلِ لاَ يَدْرِی أَسَمِعَ السَّجْدَةَ ، أَمْ لاَ ؟ قَالَ : وَسَمِعَهَا ، فَمَاذَا ؟.

(۴۲۵۱) حضرت ابوالعلاء فرماتے ہیں کہ حضرت مطرف سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جسے آیتِ سجدہ کے بارے میں شک ہوگیا کہ اس نے سنی ہے یا نہیں سنی، تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ اسے سنتا تو کیا کرتا؟ پھر حضرت مطرف نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا تھا جسے یہ شک ہوجائے کہ اس نے آیتِ سجدہ سنی ہے یا نہیں تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا تھا کہ اگر وہ اسے سنتا تو کیا کرتا۔

(۴۲۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنْ سَمِعَهَا.

(۴۲۵۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سجدہ اس پر لازم ہے جو آیتِ سجدہ کو سنے۔

(۲۱۰) من قَالَ لَيْسَ فِی الْمُفَصَّلِ سُجُودٌ ، وَلَمْ يَسْجُدْ فِيهِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ مفصل ❶ میں سجدے نہیں ہیں اور وہ اس میں سجدہ نہیں کرتے تھے

(۴۲۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِی قِلاَبَةَ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : قَالَ عُمَرُ : لَيْسَ فِی الْمُفَصَّلِ سُجُودٌ.

❶ سورۃ الحجرات سے لے کر آخر قرآن تک کی سورتوں کو "مفصل" کہا جاتا ہے۔ "مفصل" کی تین قسمیں ہیں: طوال، اوساط اور قصار۔ طوال مفصل سورۃ الحجرات سے لے کر سورۃ البروج تک، اوساط مفصل سورۃ الطارق سے سورۃ البینۃ تک اور قصار مفصل سورۃ القدر سے لے کر سورۃ الناس تک ہیں۔

(۴۲۵۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مفصل میں سجودِ تلاوت نہیں ہیں۔

(٤٢٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنِ أَبِي الْعُرْيَانِ الْمُجَاشِعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سُجُود.

(۴۲۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مفصل میں سجودِ تلاوت نہیں ہیں۔

(٤٢٥٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سُجُود.

(۴۲۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ مفصل میں سجودِ تلاوت نہیں ہیں۔

(٤٢٥٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سُجُود.

(۴۲۵۶) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مفصل میں سجودِ تلاوت نہیں ہیں۔

(٤٢٥٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، كَانَ يَقُولُ : لَيْسَ فِي الْعَرَبِيِّ سُجُودٌ ، يَعْنِي الْمُفَصَّلَ.

(۴۲۵۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مفصل میں سجودِ تلاوت نہیں ہیں۔

(٤٢٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعِكْرِمَةَ ، وَالْحَسَنِ ، قَالُوا : لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سُجُودٌ.

(۴۲۵۸) حضرت ابن المسیب، حضرت عکرمہ اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مفصل میں سجودِ تلاوت نہیں ہیں۔

(٤٢٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ طَاوُوسًا يَقُولُ : لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سُجُودُ.

(۴۲۵۹) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ مفصل میں سجودِ تلاوت نہیں ہیں۔

(٤٢٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ ، فَلَمْ يَسْجُدْ.

(بخاری ۱۰۷۳۔ ابو داؤد ۱۳۹۹)

(۴۲۶۰) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۃ النجم کی تلاوت کی، آپ نے سجدہ نہیں فرمایا۔

(٤٢٦١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ : فِي الْمُفَصَّلِ سُجُودٌ ؟ قَالَ : لاَ.

(۴۲۶۱) حضرت عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب سے سوال کیا کہ کیا مفصل میں سجدے ہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(٤٢٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سُجُودٌ.

(۴۲۶۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مفصل میں سجودِ تلاوت نہیں ہیں۔

(٤٢٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سُجُودٌ.

(۴۲۶۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مفصل میں سجودِ تلاوت نہیں ہیں۔

(٢١١) من كان يَسْجُدُ فِي الْمُفَصَّلِ

جوحضرات مفصل میں سجدہ کیا کرتے تھے

(٤٢٦٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَجَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ ، وَ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾.

(مسلم ۱۰۸۔ احمد ۲/ ۴۶۱)

(۴۲۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۃ الانشقاق اور سورۃ العلق میں سجدہ کیا ہے۔

(٤٢٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي : ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ . (ابن ماجه ۱۰۵۹۔ احمد ۲/ ۲۴۷)

(۴۲۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الانشقاق میں سجدہ فرمایا۔

(٤٢٦٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ بِالْمَدِينَةِ الْعِشَاءَ الآخِرَةَ ، قَالَ : فَقَرَأَ فِيهَا ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ فِيهَا ، فَقُلْتُ لَهُ : تَسْجُدُ فِيهَا ؟ فَقَالَ : رَأَيْت خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا ، فَلاَ أَدَعُ ذَلِكَ. (طحاوی ۳۵۷)

(۴۲۶۶) حضرت ابو رافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ میں عشاء کی نماز پڑھی۔ انہوں نے اس میں سورۃ الانشقاق کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ اس سورت میں سجدہ کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا تھا اس کے بعد سے میں بھی یونہی کرتا ہوں۔

(٤٢٦٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْمِ ، فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلاَّ سَجَدَ مَعَهُ ، إِلاَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ ، فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ ، قَالَ : فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ قُتِلَ كَافِرًا. (بخاری ۳۹۷۲۔ ابو داؤد ۱۴۰۱)

(۴۲۶۷) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم میں سجدہ کیا تو سب لوگوں نے سجدہ کیا۔ البتہ ایک بوڑھے

نے مٹی کی ایک مٹھی لے کر اسے اپنی پیشانی تک بلند کرلیا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ وہ کفر حالت میں مرا۔

(٤٢٦٨) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ الصَّائِغُ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا عُمَرُ صَلاَةَ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ ، فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ : ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ ، وَسَجَدْنَا مَعَهُ.

(۴۲۶۸) حضرت ابورافع صائغ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ انہوں نے پہلی دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں سورۃ الانشقاق کی تلاوت کی اور اس میں انہوں نے سجدہ کیا۔ ہم نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا۔

(٤٢٦٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ ، وَعَبْدَ اللهِ يَسْجُدَانِ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ ، أَوْ أَحَدَهُمَا.

(۴۲۶۹) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما دونوں کو یا دونوں میں سے ایک کو دیکھا کہ انہوں نے سورۃ الانشقاق میں سجدہ کیا۔

(٤٢٧٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾.

(۴۲۷۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سورۃ الانشقاق میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٢٧١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي النَّجْمِ ، وَالْمُسْلِمُونَ.

(۴۲۷۱) حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ سورۃ النجم کی تلاوت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے سجدہ کیا۔

(٤٢٧٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي الأَعْرَافِ ، وَبَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَالنَّجْمِ وَ : ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾.

(۴۲۷۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سورۃ الاعراف، سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ النجم اور سورۃ العلق میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٢٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ سَجَدَ فِي النَّجْمِ وَ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾.

(۴۲۷۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سورۃ النجم اور سورۃ العلق میں سجدہ فرمایا۔

(٤٢٧٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : عَزَائِمُ السُّجُودِ ؛ (الم تَنْزِيلُ) وَ(حم تَنْزِيلُ) وَ(النَّجْمُ) وَ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾.

(۴۲۷۴) حضرت زر فرماتے ہیں کہ اعلیٰ سجدے سورۃ الم تنزیل، سورۃ حم تنزیل، سورۃ النجم اور سورۃ العلق کے ہیں۔

(٤٢٧٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ (وَالنَّجْمِ) فَسَجَدَ فِيهَا الْمُسْلِمُونَ ، وَالْمُشْرِكُونَ ، وَالْجِنُّ ، وَالإِنْسُ.

(۴۲۷۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی اور مسلمانوں، مشرکین، جنات اور انسانوں نے سجدہ کیا۔

(٤٢٧٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ يَسْجُدُ فِي النَّجْمِ ، وَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾.

(۴۲۷۶) حضرت قسامہ بن زہیر سورۃ النجم اور سورۃ الانشقاق میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٢٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : سَجَدْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾.

(۴۲۷۷) حضرت سلیمان بن حبیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے ساتھ سورۃ الانشقاق میں سجدہ کیا ہے۔

(٤٢٧٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يَسْجُدُ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾.

(۴۲۷۸) حضرت حسن بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو سورۃ الانشقاق میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

(٤٢٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ يَسْجُدُ فِي النَّجْمِ ، وَفِي ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ إِلاَّ أَنْ يَقْرَأَ بِهِمَا فِي صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ ، فَإِنَّهُ كَانَ لاَ يَسْجُدُ بِهِمَا وَيَرْكَعُ.

(۴۲۷۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سورۃ النجم اور سورۃ العلق میں سجدہ کیا کرتے تھے۔ البتہ اگر انہیں فرض نماز میں پڑھتے تو ان میں سجدہ نہیں کرتے تھے اور رکوع کر لیتے تھے۔

(٤٢٨٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قَرَأَ مُحَمَّدٌ : ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ وَأَنَا جَالِسٌ فَسَجَدَ فِيهَا.

(۴۲۸۰) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ حضرت محمد نے سورۃ الانشقاق کی تلاوت کی اور پھر اس میں سجدہ کیا۔ حالانکہ میں بیٹھا تھا۔

(٤٢٨١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : قَرَأَ عَمَّارٌ عَلَى الْمِنْبَرِ : ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ ، ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْقَرَارِ ، فَسَجَدَ بِهَا.

(۴۲۸۱) حضرت زر کہتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے منبر پر سورۃ الانشقاق پڑھی۔ پھر زمین پر اتر کر سجدہ کیا۔

(٤٢٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الأَجْدَعِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قَرَأَ فِي الْعِشَاءِ بِالنَّجْمِ ، فَسَجَدَ.

(۴۲۸۲) حضرت مسروق بن اجدع کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز میں سورۃ النجم پڑھی اور سجدہ کیا۔

(٤٢٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ فِي (النَّجْمِ) إِلاَّ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ أَرَادَا بِذَلِكَ الشُّهْرَةَ. (احمد ۲/ ۳۰۴)

(۴۲۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے سورۃ النجم کی تلاوت پر سجدہ کیا۔ البتہ قریش کے دو آدمیوں نے شہرت کی غرض سے سجدہ نہ کیا۔

(٤٢٨٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ يَسْجُدُ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾.

(۴۲۸۴) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سورۃ الانشقاق میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

(٢١٢) من قَالَ فِي (ص) سَجْدَةٌ ، وَسَجَدَ فِيهَا

جو حضرات فرماتے ہیں کہ سورۃ ص میں سجدہ ہے اور وہ اس میں سجدہ کرتے تھے

(٤٢٨٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :فِي (ص) سَجْدَةٌ ، وَتَلاَ: (أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهِ).

(۴۲۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سورۃ ص میں سجدہ ہے۔ پھر انہوں نے اس آیت کی تلاوت کی ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهِ﴾.

(٤٢٨٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدَةَ ، وَصَدَقَةَ ، سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :فِي (ص) سَجْدَةٌ.

(۴۲۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سورۃ ص میں سجدہ ہے۔

(٤٢٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :كُنْتُ لاَ أَسْجُدُ فِي (ص) حَتَّى حَدَّثَنِي السَّائِبُ أَنَّ عُثْمَانَ سَجَدَ فِيهَا.

(۴۲۸۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ میں سورۃ ص میں سجدہ نہیں کیا کرتا تھا، پھر مجھے حضرت عطاء بن سائب نے بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس سورت میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٢٨٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَسْجُدُ فِي (ص).

(۴۲۸۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سورۃ ص میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٢٨٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، وَالْعَوَّامُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي (ص) وَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ :﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهِ﴾. (بخاری ۳۴۲۲۔ ابو داؤد ۱۴۰۴)

(۴۲۸۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سورۃ ص میں سجدہ کیا کرتے تھے اور اس آیت کی تلاوت کرتے ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهِ﴾.

(٤٢٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي (ص).

(۴۲۹۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ ص میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٢٩١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُورَةَ (ص) وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ ، فَلَمَّا أَتَى عَلَى السَّجْدَةِ قَرَأَهَا ، ثُمَّ نَزَلَ فَسَجَدَ.

(۴۲۹۱) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر سورۃ ص کی تلاوت کی، جب آیتِ سجدہ پر پہنچے تو منبر سے نیچے اتر کر سجدہ کیا۔

(٤٢٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : هِيَ مُوجَبَةٌ، سَجْدَةُ (ص).

(۴۲۹۲) حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ سورۃ ص کا سجدہ واجب ہے۔

(٤٢٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : ذُكِرت عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهِ﴾.

(۴۲۹۳) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے یہاں سورۃ ص کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهِ﴾.

(٤٢٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : كَانَ طَاوُس يَسْجُدُ فِي (ص).

(۴۲۹۴) حضرت طاؤس سورۃ ص میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٢٩٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ الْحَسَنَ وَقَرَأَ السَّجْدَةَ الَّتِي فِي (ص) فَسَجَدَ.

(۴۲۹۵) حضرت سفیان بن حسین فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن کے پاس تھا انہوں نے سورۃ ص کی آیتِ سجدہ کی تلاوت کی اور پھر سجدہ کیا۔

(٤٢٩٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي (ص).

(۴۲۹۶) حضرت مسروق سورۃ ص میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٢٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَسْجُدُ

فِي (ص).

(۴۲۹۷) حضرت ابوعبدالرحمٰن سورۃ ص میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٢٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ يَسْجُدُ فِي (ص) ، قَالَ : فَذَكَرْتُهُ لابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : إِنَّهُ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَسْجُدُ فِيهَا.

(۴۲۹۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک بن قیس کو سورۃ ص میں سجدہ کرتے دیکھا تو اس کا ذکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سورۃ ص میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

(٤٢٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : فِيهَا سَجْدَةٌ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهِ﴾.

(۴۲۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سورۃ ص میں سجدہ ہے۔ پھر انہوں نے اس آیت کی تلاوت کی ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهِ﴾

(٣١٣) من كان لاَ يَسْجُدُ فِي (ص) وَلاَ يَرَى فِيهَا سَجْدَةً

جو حضرات سورۃ ص میں سجدہ نہ کیا کرتے تھے اور اس میں سجدہ کے قائل نہ تھے

(٤٣٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَسْجُدُ فِي (ص) وَيَقُولُ : تَوْبَةُ نَبِيٍّ.

(۴۳۰۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سورۃ ص میں سجدہ نہ کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ایک نبی کی توبہ ہے۔

(٤٣٠١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : ذُكِرَتْ (ص) عِنْدَ عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : تَوْبَةُ نَبِيٍّ.

(۴۳۰۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے سورۃ ص کے سجدے کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ایک نبی کی توبہ ہے۔

(٤٣٠٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَأَخْبَرَنَا دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَسْجُدُ فِي (ص) وَيَقُولُ : تَوْبَةُ نَبِيٍّ.

(۴۳۰۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سورۃ ص میں سجدہ نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ایک نبی کی توبہ ہے۔

(٤٣٠٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي مَعْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : كَانَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي (ص) ، وَبَعْضُهُمْ لاَ يَسْجُدُ ، فَأَيَّ ذَلِكَ شِئْتَ فَافْعَلْ.

(۴۳۰۳) حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سورۃ ص میں سجدہ کرتے تھے اور بعض نہیں کرتے تھے۔ تم ان میں سے

جس کی چاہو پیروی کرلو۔

(۴۳۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الْمَلِيحِ لاَ يَسْجُدُ فِي (ص).

(۴۳۰۴) حضرت ابوملیح سورۃ ص میں سجدہ نہیں کرتے تھے۔

(۴۳۰۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ ؛ أَنَّهُ خَطَبَ فَقَرَأَ : (ص) فَسَجَدَ فِيهَا ، وَعَلْقَمَةُ وَأَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ وَرَائَهُ ، فَلَمْ يَسْجُدُوا.

(۴۳۰۵) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک بن قیس نے خطبہ میں سورۃ ص کی تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ حضرت علقمہ اور حضرت عبداللہ کے دوسرے شاگردان کے پیچھے کھڑے تھے انہوں نے سجدہ نہ کیا۔

(۴۳۰۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ؛ أَنَّ أَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ كَانُوا لاَ يَسْجُدُونَ فِي (ص).

(۴۳۰۶) حضرت ابوالضحیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد سورۃ ص میں سجدہ نہ کیا کرتے تھے۔

(۲۱۴) من كان يَقُولُ السُّجُودُ فِي الآيَةِ الآخِرَةِ فِي سُورَةِ (حم)

جو حضرات سورۃ حم السجدۃ کی آیاتِ سجدہ میں دوسری آیت پر سجدہ کیا کرتے تھے ❶

(۴۳۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي آخِرِ الآيَتَيْنِ مِنْ (حم) السَّجْدَةِ.

(۴۳۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سورۃ حم السجدۃ کی آیاتِ سجدہ میں دوسری آیت پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

(۴۳۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي الآخِرَةِ.

(۴۳۰۸) حضرت ابووائل سورۃ حم السجدۃ کی آیاتِ سجدہ میں دوسری آیت پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

(۴۳۰۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي الآخِرَةِ.

(۴۳۰۹) حضرت ابن سیرین سورۃ حم السجدۃ کی آیاتِ سجدہ میں دوسری آیت پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

(۴۳۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي الآخِرَةِ.

(۴۳۱۰) حضرت ابراہیم سورۃ حم السجدۃ کی آیاتِ سجدہ میں دوسری آیت پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

(۴۳۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْجُدُ بِالآخِرَةِ.

(۴۳۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سورۃ حم السجدۃ کی آیاتِ سجدہ میں دوسری آیت پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

---

❶ سورۃ حم السجدۃ کو سورۃ فصلت بھی کہتے ہیں۔ اس کی آیاتِ سجدہ آیت نمبر ۳۷ اور ۳۸ ہیں۔

(۲۱۵) من کان یَسْجُدُ بالأُولَی

جوحضرات سورۃ حٰم کی آیاتِ سجدہ میں پہلی آیت پرسجدہ کیا کرتے تھے

(٤٣١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي (حم) بِالآيَةِ الأُولَى.

(۴۳۱۲) بنوسلیم کے ایک آدمی کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ سورۃ حٰم السجدۃ کی آیاتِ سجدہ میں پہلی آیت پرسجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٣١٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ بِالأُولَى.

(۴۳۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سورۃ حٰم السجدۃ کی آیاتِ سجدہ میں پہلی آیت پرسجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٣١٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِاللهِ يَسْجُدُونَ بِالأُولَى.

(۴۳۱۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد سورۃ حٰم السجدۃ کی آیاتِ سجدہ میں پہلی آیت پرسجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٣١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ بِالآيَةِ الأُولَى مِنْ (حم).

(۴۳۱۵) حضرت ابوعبدالرحمٰن سورۃ حٰم السجدۃ کی آیاتِ سجدہ میں پہلی آیت پرسجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٣١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :أَدْرَكْتُ إِبْرَاهِيمَ ، وَأَبَا صَالِحٍ ، وَطَلْحَةَ ، وَيَحْيَى ، وَزُبَيْدًا الْيَامِيَّ ؛ يَسْجُدُونَ بِالآيَةِ الأُولَى مِنْ (حم) السَّجْدَةِ.

(۴۳۱۶) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم، حضرت ابوصالح، حضرت طلحہ، حضرت یحیٰ اور حضرت زبید یامی سورۃ حٰم السجدۃ کی آیاتِ سجدہ میں پہلی آیت پرسجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٣١٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَسْجُدَانِ بِالآيَةِ الأُولَى مِنْ (حم) السَّجْدَةِ.

(۴۳۱۷) حضرت حسن اور حضرت محمد سورۃ حٰم السجدۃ کی آیاتِ سجدہ میں پہلی آیت پرسجدہ کیا کرتے تھے۔

(۲۱۶) من قَالَ فِي الْحَجِ سَجْدَتَانِ ، وَكَانَ يَسْجُدُ فِيهَا مَرَّتَيْنِ

جوحضرات فرماتے ہیں کہ سورۃ الحج میں دوسجدے ہیں اور وہ اس میں دومرتبہ سجدہ کیا کرتے تھے

(٤٣١٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ سَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ هَذِهِ السُّورَةَ فُضِّلَتْ عَلَى سَائِرِ السُّوَرِ بِسَجْدَتَيْنِ.

(۴۳۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورۃ الحج میں دومرتبہ سجدہ فرمایا اور ارشادفرمایا کہ اس سورت کو دو

سجدوں کی وجہ سے باقی سورتوں پر فوقیت حاصل ہے۔

(٤٣١٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعد بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَصْعَرِ ؛ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَرَأَ بِالْحَجِّ فَسَجَدَ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ.

(۴۳۱۹) حضرت عبداللہ بن اصعر فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضرت عمر نے سورۃ الحج کی تلاوت کی اور اس میں دومرتبہ سجدہ فرمایا۔

(٤٣٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ سَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۳۲۰) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے سورۃ الحج میں دومرتبہ سجدہ فرمایا۔

(٤٣٢١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :فِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ.

(۴۳۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سورۃ الحج میں دوسجدے ہیں۔

(٤٣٢٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ سَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۳۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ الحج میں دوسجدے ہیں۔

(٤٣٢٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۳۲۳) حضرت ابوعبدالرحمن سورۃ الحج میں دوسجدے کیا کرتے تھے۔

(٤٣٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ؛ أَنَّهُ سَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۳۲۴) حضرت عبداللہ بن عمرو نے سورۃ الحج میں دوسجدے کئے۔

(٤٣٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ :فِي الْحَجِّ سَجْدَتَانِ مُبَارَكَتَانِ طَيِّبَتَانِ.

(۴۳۲۵) حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ سورۃ الحج میں دومبارک اور پاکیزہ سجدے ہیں۔

(٤٣٢٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَدْرَكْتُ النَّاسَ مُنْذُ سَبْعِينَ سَنَةً يَسْجُدُونَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۳۲۶) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ میں ستر سال سے لوگوں کو سورۃ الحج میں دوسجدے کرتے دیکھ رہا ہوں۔

(٤٣٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛

أَنَّهُمَا كَانَا يَسْجُدَانِ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۳۲۷) حضرت زر اور حضرت ابوعبد الرحمٰن سورۃ الحج میں دوسجدے کیا کرتے تھے۔

(۲۱۷) من قَالَ هِيَ وَاحِدَةٌ، وَهِيَ الأُولَى

جو حضرات فرماتے ہیں کہ سورۃ الحج میں ایک سجدہ ہے

(٤٣٢٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْعُرْيَانِ الْمُجَاشِعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فِي الْحَجِّ سَجْدَةٌ وَاحِدَةٌ.

(۴۳۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سورۃ الحج میں ایک سجدہ ہے۔

(٤٣٢٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: فِي الْحَجِّ سَجْدَةٌ وَاحِدَةٌ.

(۴۳۲۹) حضرت سعید بن جبیر فرمایا کرتے تھے کہ سورۃ الحج میں ایک سجدہ ہے۔

(٤٣٣٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: فِي الْحَجِّ سَجْدَةٌ وَاحِدَةٌ.

(۴۳۳۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سورۃ الحج میں ایک سجدہ ہے۔

(٤٣٣١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْعَوَّامِ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي السَّجْدَةِ: هِيَ السَّجْدَةُ الأُولَى مِنْ سُورَةِ الْحَجِّ.

(۴۳۳۱) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ کہ سورۃ الحج کا پہلا سجدہ واجب ہے۔

(٤٣٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَالْحَسَنِ، قَالاَ: فِي الْحَجِّ سَجْدَةٌ وَاحِدَةٌ، الأُولَى مِنْهُمَا.

(۴۳۳۲) حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سورۂ حج میں ایک سجدہ ہے، پہلے والا۔

(٤٣٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِي الْحَجِّ إِلاَّ سَجْدَةٌ وَاحِدَةٌ، وَهِيَ الأُولَى.

(۴۳۳۲) حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ سورۃ الحج میں ایک ہی سجدہ ہے اور وہ پہلا ہے۔

(٤٣٣٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي مَعْنٍ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ: رَجُلٌ سَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ؟ قَالَ: لاَ يَسْجُدُ إِلاَّ وَاحِدَةً.

(۴۳۳۳) حضرت ابومعن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے سوال کیا کہ کیا آدمی سورۃ الحج میں دوسجدے کرے گا؟ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ ایک سجدہ کرے گا۔

(٢١٨) يسمعُ السجدة تقرأ، مَنْ قَالَ لاَ يَسْجُدُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ دوران نماز آیتِ سجدہ سنے تو سجدہ نہیں کرے گا

(٤٣٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَحَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ ، قَالَ :لاَ يَسْجُدُ.

(۴۳۳۴) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دوران نماز آیتِ سجدہ سنے تو سجدہ نہیں کرے گا۔

(٤٣٣٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يَسْجُدُ.

(۴۳۳۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دوران نماز آیتِ سجدہ سنے تو سجدہ نہیں کرے گا۔

(٤٣٣٦) حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَهُوَ يُصَلِّي ، قَالَ :لاَ يَسْجُدُ.

(۴۳۳۶) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دوران نماز آیتِ سجدہ سنے تو سجدہ نہیں کرے گا۔

(٤٣٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :لاَ تُدْخِلْ فِي صَلاَتِكَ صَلاَةَ غَيْرِكَ.

(۴۳۳۷) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اپنی نماز میں کسی دوسرے کی نماز داخل مت کرو۔

(٤٣٣٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :يَسْجُدُ إِذَا انْصَرَفَ.

(۴۳۳۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر دورانِ نماز آیت سجدہ سنے تو نماز سے فارغ ہو کر سجدہ کرے گا۔

(٤٣٣٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ قَائِمٍ يُصَلِّي ، وَرَجُلٌ يُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ ، فَقَرَأَ السَّجْدَةَ ، أَيَسْجُدُ إِذَا سَمِعَهَا ؟ قَالَ :لاَ.

(۴۳۳۹) حضرت عمرو بن ہرم کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی آدمی نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے قریب کوئی دوسرا آدمی نماز میں کوئی آیتِ سجدہ تلاوت کرے تو یہ سننے والا سجدہ کرے گا یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ سجدہ نہیں کرے گا۔

(٢١٩) من قَالَ إِذَا سَمِعَهَا وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَسْجُدْ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ دورانِ نماز آیتِ سجدہ کو سننے والا سجدہ کرے گا

(٤٣٤٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا سَمِعَ الرَّجُلُ السَّجْدَةَ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَسْجُدْ.

(۴۳۴۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دورانِ نماز آیتِ سجدہ کو سننے والا سجدہ کرے گا۔

(٤٣٤١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَسْجُدُ.

(۴۳۴۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دورانِ نماز آیتِ سجدہ کو سننے والا سجدہ کرے گا۔

(٤٣٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ إِذَا سَمِعُوا السَّجْدَةَ سَجَدُوا ، فِي صَلاَةٍ كَانُوا ، أَوْ غَيْرِهَا.

(۴۳۴۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد جب آیت سجدہ سنتے تو سجدہ کیا کرتے تھے خواہ نماز میں ہوتے یا نماز سے باہر۔

(٤٣٤٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فَسَمِعَ السَّجْدَةَ ؟ قَالَ :يَسْجُدُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۴۳۴۳) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی دوران نماز آیت سجدہ سنے تو کیا وہ سجدہ کرے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، وہ سجدہ کرے گا۔ حضرت حکم بھی یونہی فرماتے تھے۔

(٤٣٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا سَمِعَ الرَّجُلُ السَّجْدَةَ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَلْيَخِرَّ سَاجِدًا.

(۴۳۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی دورانِ نماز آیت سجدہ سنے تو سجدے میں گر جائے۔

(٢٢٠) الجنبُ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ، مَا يَصْنَعُ ؟

اگر جنبی آیتِ سجدہ سنے تو وہ کیا کرے؟

(٤٣٤٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْجُنُبِ إِذَا سَمِعَ السَّجْدَةَ :يَغْتَسِلُ ثُمَّ يَقْرَؤُهَا فَيَسْجُدُ بِهَا ، وَإِنْ كَانَ لاَ يُحْسِنُهَا قَرَأَ غَيْرَهَا ، ثُمَّ سَجَدَ.

(۴۳۴۵) حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ اگر جنبی آیت سجدہ سنے تو غسل کرے اور اس آیت کو پڑھ کر سجدہ کرے۔ اور اگر خود ٹھیک طرح سے نہ پڑھ سکتا ہو تو کوئی دوسری آیت پڑھے اور سجدہ کرے۔

(٤٣٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ :إِذَا سَمِعَ الْجُنُبُ السَّجْدَةَ اغْتَسَلَ ، ثُمَّ سَجَدَ.

(۴۳۴۶) حضرت ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اگر جنبی آیتِ سجدہ کو سنے تو غسل کر کے سجدہ کرے گا۔

(۲۲۱) الحائض تسمع السَّجْدَةَ

اگر حائضہ آیتِ سجدہ کو سنے تو کیا کرے؟

(٤٣٤٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ ، قَالَ :لاَ تَسْجُدُ ، هِيَ تَدَعُ مَا هُوَ أَعْظَمُ مِنَ السَّجْدَةِ ، الصَّلاَةَ الْمَكْتُوبَةَ.

(۴۳۴۷) حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ اگر حائضہ آیت سجدہ کو سنے تو وہ سجدہ نہیں کرے گی، کیونکہ وہ سجدے سے زیادہ اہم چیز فرض نماز کو چھوڑ رہی ہے۔

(٤٣٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ ؟ فَقَالاَ :لَيْسَ عَلَيْهَا سُجُودٌ ، الصَّلاَةُ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ.

(۴۳۴۸) حضرت حماد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر اور حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ حائضہ اگر آیت سجدہ سنے تو سجدہ کرے گی یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اس پر سجدۂ تلاوت لازم نہیں۔ نماز جو اسے معاف ہے ان سجدوں سے زیادہ اہم ہے۔

(٤٣٤٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :أَرَأَيْتَ إِنْ مَرَّتْ حَائِضٌ بِقَوْمٍ يَقْرَؤُونَ الْمُصْحَفَ فَسَجَدُوا ، تَسْجُد مَعَهُمْ ؟ قَالَ :لاَ ، قَدْ مُنِعَتْ خَيْرًا مِنْ ذَلِكَ ،الصَّلاَةَ.

(۴۳۴۹) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے عرض کیا کہ اگر کوئی حائضہ عورت کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گذرے جو قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہیں، اگر وہ لوگ سجدۂ تلاوت کریں تو کیا یہ ان کے ساتھ سجدہ کرے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، اسے ان سجدوں سے زیادہ بہتر چیز فرض نماز سے بھی روک دیا گیا ہے۔

(٤٣٥٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى (ح) وَعَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :إذَا سَمِعَتِ الْحَائِضُ السَّجْدَةَ فَلاَ تَسْجُدُ ، هِيَ تَدَعُ أَوْجَبَ مِنْ ذَلِكَ.

(۴۳۵۰) حضرت ابوضحیٰ اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب حائضہ عورت سجدۂ تلاوت والی آیت سنے تو سجدہ نہیں کرے گی، وہ اس سے زیادہ ضروری چیز کو چھوڑ رہی ہے۔

(٤٣٥١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ يَسْمَعَانِ السَّجْدَةَ، فَقَال: لاَ يَسْجُدَانِ.

(۴۳۵۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر جنبی یا حائضہ آیتِ سجدہ سنیں تو سجدہ نہیں کریں گے۔

(٤٣٥٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَبَانَ الْعَطَّارِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : تُومِيءُ بِرَأْسِهَا إيمَاءً.

(۴۳۵۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حائضہ آیتِ سجدہ سنے تو سر کو تھوڑا سا جھکا کر اشارہ کرلے۔

(٤٣٥٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : تُومِيءُ بِرَأْسِهَا وَتَقُولُ: اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ.

(۴۳۵۳) حضرت ابن مسیب فرماتے ہیں کہ حائضہ عورت سر کو تھوڑا سا جھکا کر اشارہ کرلے اور کہے ''اے اللہ! میں تیرے لئے سجدہ کرتی ہوں''

(٢٢٣) في الرجل يسمع السَّجْدَةَ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

اگر کوئی آدمی بے وضو ہونے کی حالت میں آیتِ سجدہ سنے تو وہ کیا کرے؟

(٤٣٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ ، عَنْ رَجُلٍ ، زَعَمَ أَنَّهُ كَنَفْسِهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَنْزِلُ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَيُهْرِيقُ الْمَاءَ ، ثُمَّ يَرْكَبُ فَيَقْرَأُ السَّجْدَةَ فَيَسْجُدُ ، وَمَا تَوَضَّأَ.

(۴۳۵۴) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے اترتے، استنجا کرتے اور پھر سوار ہو کر بغیر وضو کئے آیتِ سجدہ پڑھا کرتے تھے۔

(٤٣٥٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ، فَلاَ سُجُودَ عَلَيْهِ.

(۴۳۵۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بغیر وضو کے آیتِ سجدہ سنے تو اس پر سجدہ لازم نہیں۔

(٤٣٥٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سَمِعَهُ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ فَلْيَتَوَضَّأْ ، ثُمَّ لِيَقْرَأْهَا فَيَسْجُدْ ، فَإِنْ كَانَ لاَ يُحْسِنُهَا قَرَأَ غَيْرُهَا ، ثُمَّ سَجَدَ.

(۴۳۵۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے بغیر وضو ہونے کی حالت میں آیتِ سجدہ سنی تو وضو کرے۔ پھر آیت سجدہ پڑھے اور پھر سجدہ کرے۔ اگر وہ خود ٹھیک طرح سے نہ پڑھ سکتا ہو تو کوئی دوسرا پڑھے اور پھر یہ سجدہ کرے۔

(٤٣٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ، قَالَ : يَسْجُدُ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ.

(۴۳۵۷) حضرت شعبی اس شخص کے بارے میں جو بے وضو ہونے کی حالت میں آیتِ سجدہ پڑھے فرماتے ہیں کہ جہاں اس کا چہرہ ہو وہیں سجدہ کرلے۔

(٤٣٥٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَيْسَ عَلَى وُضُوءٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَ عِنْدَهُ مَاءٌ تَوَضَّأَ وَسَجَدَ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَاءٌ تَيَمَّمَ وَسَجَدَ.

(۴۳۵۸) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں جو آیت سجدہ سنے لیکن اس کا وضو نہ ہو فرماتے ہیں کہ اگر اس کے پاس پانی ہو تو وضو کر کے سجدہ کرے اور اگر اس کے پاس پانی نہ ہو تو تیمم کر کے سجدہ کرے۔

(۲۲۳) الرجل يقرأ السَّجْدَةَ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ

اگر کوئی آدمی قبلے سے رخ ہٹا کر آیت سجدہ کی تلاوت کر رہا ہو

(٤٣٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُرَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ أَيَسْجُدُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۴۳۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص کے بارے میں جو قبلے سے رخ ہٹا کر آیت سجدہ کی تلاوت کرے فرماتے ہیں کہ وہ سجدہ کرے گا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٣٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :كَانَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَهُوَ يَمْشِي ، فَيُومِيءُ بِرَأْسِهِ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ.

(۴۳۶۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن چلتے ہوئے قبلے کے علاوہ کسی طرف رخ کر کے آیتِ سجدہ پڑھتے تھے اور پھر سر سے اشارہ کر کے سلام پھیر لیتے تھے۔

(٤٣٦١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَقَرَأَ السَّجْدَةَ الَّتِي فِي (ص) فَسَجَدَ عَلَى حَرْفِ أُسْطُوَانَةٍ ، ثُمَّ قَالَ لِلْقَوْمِ :تَوَجَّهُوا.

(۴۳۶۱) حضرت سفیان بن حسین کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے ایک ستون کے پاس کھڑے ہو کر سورۃ ص کی آیتِ سجدہ پڑھی پھر لوگوں سے فرمایا کہ قبلے کی طرف رخ کر لو۔

(٤٣٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِهَا وَهُوَ جَالِسٌ ، فَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَيَسْجُدُ.

(۴۳۶۲) حضرت ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بیٹھ کر آیت سجدہ پڑھے تو اسے چاہئے کہ قبلہ رخ ہو کر سجدہ کرے۔

(٢٢٤) الرجل يقرأ السَّجْدَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

اگر کوئی آدمی عصر اور فجر کے بعد آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے تو کیا وہ سجدہ کرے گا؟

(٤٣٦٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا قَرَأَ الرَّجُلُ السَّجْدَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ ، فَلْيَسْجُدْ.

(۴۳۶۳) حضرت شعبی فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی آدمی فجر اور عصر کے بعد آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے تو سجدہ کرے گا۔

(٤٣٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : اقْرَأْ وَاسْجُدْ مَا كُنْتَ فِي وَقْتٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ، وَبَعْدَ الْفَجْرِ.

(۴۳۶۴) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب تم آیتِ سجدہ پڑھو تو کوئی بھی وقت ہو سجدہ کرلو خواہ عصر کے بعد یا فجر کے بعد۔

(٤٣٦٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ ؟ فَقَالَ الْحَكَمُ : قَدِمَ عَلَيْنَا رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ زَمَانَ بَشْرِ بْنِ مَرْوَانَ ، وَكَانَ قَاصَّ الْعَامَّةِ ، فَكَانَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ فَيَسْجُدُ ، قَالَ شُعْبَةُ : وَسَأَلْت حَمَّادًا ، فَقَالَ : إذَا كَانَ فِي وَقْتِ صَلاَةٍ فَلاَ بَأْسَ.

(۴۳۶۵) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو عصر کے بعد آیتِ سجدۃ کی تلاوت کرے۔ حضرت حکم نے فرمایا کہ بشر بن مروان کے زمانے میں حضرت رجاء بن حیوۃ ہمارے ہاں تشریف لائے ، انہوں نے عمامہ باندھ رکھا تھا۔ وہ عصر کے بعد آیتِ سجدہ کی تلاوت کرتے تو سجدہ کیا کرتے تھے۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر کسی نماز کا وقت ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(٤٣٦٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، وَالْقَاسِمِ ، وَعَطَاءٍ ، وَعَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ ، وَقَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَيَسْجُدُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ.

(۴۳۶۶) حضرت سالم ، حضرت قاسم ، حضرت عطاء اور حضرت عامر اس شخص کے بارے میں جو عصر کے بعد اور سورج طلوع ہونے سے پہلے آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے فرماتے ہیں کہ وہ سجدہ کرے گا۔

(٤٣٦٧) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : إذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَأَتَيْت عَلَى السَّجْدَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْغَدَاةِ فَاسْجُدْ.

(۴۳۶۷) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جب تم عصر یا فجر کے بعد آیتِ سجدہ کی تلاوت کرو تو سجدہ کرو۔

(٤٣٦٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : إنَّمَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ ذَلِكَ الْكَسَلُ.

(۴۳۶۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اس سجدے سے انہیں سستی ہی روکتی ہے۔

(٢٢٥) مَنْ كَانَ يَقُولُ لاَ يَسْجُدُهَا ، وَيَكْرَهُ أَنْ يَقْرَأَهَا فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ وہ سجدہ نہ کرے اور وہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے ہیں کہ آدمی اس وقت میں آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے

(٤٣٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ ؛ أَنَّ قَاصًّا كَانَ يَقْرَأُ

السَّجْدَةَ بَعْدَ الْفَجْرِ فَيَسْجُدُ ، فَنَهَاهُ ابْنُ عُمَرَ فَأَبَى أَنْ يَنْتَهِيَ ، فَحَصَبَهُ ، وَقَالَ :إِنَّهُمْ لاَ يَعْقِلُونَ.

(۴۳۶۹) حضرت عبداللہ بن مقسم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی فجر کے بعد آیتِ سجدہ کی تلاوت کرتا اور سجدہ کیا کرتا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ایسے کرنے سے منع کیا لیکن وہ باز نہ آیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے جھڑکا اور کہا کہ یہ لوگ عقل نہیں رکھتے۔

(۴۳۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ أَقْرَأُ السَّجْدَةَ بَعْدَ الْفَجْرِ فَأَسْجُدُ ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ ابْنُ عُمَرَ فَنَهَانِي.

(۴۳۷۰) حضرت ابوتمیمہ ہجیمی فرماتے ہیں کہ میں فجر کے بعد آیتِ سجدہ کی تلاوت کر کے سجدہ کیا کرتا تھا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیج کر مجھے منع کر دیا۔

(۴۳۷۱) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ يَقْرَأُ بَعْدَ الْغَدَاةِ ، فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيُجَاوِزُهَا ، فَإِذَا حَلَّتِ الصَّلاَةُ قَرَأَهَا وَسَجَدَ.

(۴۳۷۱) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن ابی الحسن فجر کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرتے، جب کوئی آیتِ سجدہ آتی تو اس سے گذر جاتے۔ جب نماز پڑھ لیتے تو اس آیت کو پڑھ کر سجدہ کیا کرتے تھے۔

(۴۳۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَسَنَ قَرَأَ سَجْدَةً بَعْدَ الْعَصْرِ ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَرَأَهَا ، ثُمَّ سَجَدَ.

(۴۳۷۲) حضرت مبارک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو دیکھا کہ انہوں نے عصر کے بعد آیت سجدہ پڑھی اور جب سورج غروب ہو گیا تو اسے پڑھ کر سجدہ کیا۔

(۴۳۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ ؛ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ يُحَدِّثُ ، فَإِذَا بَزَغَتِ الشَّمْسُ قَرَأَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ.

(۴۳۷۳) حضرت عبداللہ بن ابی عتبہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب بیان تلاوت کیا کرتے تھے، جب سورج غروب ہو جاتا تو آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتے تھے۔

(۴۳۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ؛ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ كَانَ يَكْرَهُ الصَّلاَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، وَبَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَكَانَ أَهْلُ الشَّامِ يَقْرَؤُونَ السَّجْدَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ ، فَكَانَ أَبُو أُمَامَةَ إِذَا رَأَى أَنَّهُمْ يَقْرَؤُونَ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ بَعْدَ الْعَصْرِ ، لَمْ يَجْلِسْ مَعَهُمْ.

(۴۳۷۴) حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک اور فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔ اہلِ شام عصر کے بعد آیتِ سجدہ پڑھتے۔ ابوامامہ اگر ان میں سے کسی کو عصر کے بعد کوئی ایسی سورت پڑھتے ہوئے دیکھتے جس میں سجدہ تلاوت ہوتا تو ان کے ساتھ نہیں بیٹھتے تھے۔

(٤٣٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ قَاصًّا يَقْرَأُ السَّجْدَةَ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ الصَّلاَةُ ، فَسَجَدَ الْقَاصُّ وَمَنْ مَعَهُ ، فَأَخَذَ ابْنُ عُمَرَ بِيَدَيَّ ، فَلَمَّا أَضْحَى ، قَالَ لِي : يَا نَافِعُ ، اُسْجُدْ بِنَا السَّجْدَةَ الَّتِي سَجَدَهَا الْقَوْمُ فِي غَيْرِ حِينِهَا.

(۴۳۷۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو نماز کے حلال ہونے سے پہلے آیتِ سجدہ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ اس پر اس نے بھی سجدہ کیا اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا، جب چاشت کا وقت ہوا تو انہوں نے فرمایا اے نافع! آؤ وہ سجدہ کریں جو ان لوگوں نے بے وقت کیا تھا۔

(٣٢٦) جميعُ سجود القُرآنِ ، وَاخْتِلاَفُهُمْ فِي ذَلِكَ

قرآن مجید کے تمام سجدے اور اس بارے میں اہلِ علم کا اختلاف

(٤٣٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ ، الَّتِي يَسْجُدُونَ فِيهَا ، لَمْ يَذْكُرْ فِيهَا : ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾.

(۴۳۷۶) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں بارہ مقامات پر اسلاف سجدہ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے اس میں سورۃ الانشقاق کا ذکر نہ کیا۔

(٤٣٧٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ : عَدَّ عَلَيَّ مَسْرُوقٌ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ ، لَمْ يَذْكُرِ الَّتِي فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾.

(۴۳۷۷) حضرت مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق نے میرے سامنے قرآن مجید کے بارہ سجدوں کو گنوایا اور اس میں سورۃ الانشقاق کا ذکر نہ کیا۔

(٤٣٧٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنْ أَبِي الْعُرْيَانِ الْمُجَاشِعِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَذَكَرُوا سُجُودَ الْقُرْآنِ ، فَقَالَ : الأَعْرَافُ ، وَالرَّعْدُ ، وَالنَّحْلُ ، وَبَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَمَرْيَمُ ، وَالْحَجُّ سَجْدَةٌ وَاحِدَةٌ ، وَالنَّمْلُ ، وَالْفُرْقَانُ ، وَ(الم تَنْزِيلُ) ، وَ(حم تَنْزِيل) ، وَ(ص) ، وَقَالَ : وَلَيْسَ فِي الْمُفَصَّلِ سُجُودٌ.

(۴۳۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے قرآن مجید کے سجدوں کا ذکر کیا اور ان سورتوں کا نام لیا: سورۃ الاعراف، سورۃ الرعد، سورۃ النحل، سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ مریم، سورۃ الحج کا ایک سجدہ، سورۃ النمل، سورۃ الفرقان، سورۃ الم تنزیل، سورۃ حم تنزیل، سورۃ ص۔ اور فرمایا کہ مفصل میں سجدے نہیں ہیں۔

(٤٣٧٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي الأَعْرَافِ ، وَبَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَالنَّجْمِ ، وَ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ ، وَ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾.

(۴۳۷۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سورۃ الاعراف، سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ النجم، سورۃ العلق اور سورۃ الانشقاق میں سجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٣٨٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ يُوسُفَ الْمَكِّيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : عَزَائِمُ السُّجُودِ : (ألم تَنْزِيلُ) ، وَ(حم تَنْزِيلُ) ، وَالأَعْرَافُ ، وَبَنِي إِسْرَائِيلَ.

(۴۳۸۰) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ اہم سجدے یہ ہیں: سورۃ الم تنزیل، سورۃ حم تنزیل، سورۃ الاعراف اور سورۃ بنی اسرائیل

(٤٣٨١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : عَزَائِمُ سُجُود الْقُرْآن : (ألم تَنْزِيلُ) السَّجْدَةَ ، وَ(حم تَنْزِيلُ) السَّجْدَةَ ، وَالنَّجْمُ ، وَ(اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِى خَلَقَ).

(۴۳۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے اہم سجدے یہ ہیں: سورۃ الم تنزیل السجدۃ، حم تنزیل السجدۃ، سورۃ والنجم، سورۃ العلق۔

(٤٣٨٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، يَعْنِي ابْنَ إِيَاسٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، قَالَ : عَزَائِمُ السُّجُودِ : (الم تَنْزِيلُ) ، وَالنَّجْمُ ، وَ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِى خَلَقَ﴾.

(۴۳۸۲) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے اہم سجدے یہ ہیں: سورۃ الم تنزیل، سورۃ والنجم اور سورۃ العلق۔

(٤٣٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ ؛ أَنَّ أَشْيَاخًا مِنْ بَنِي الْهُجَيْمِ بَعَثُوا رَاكِبًا لَهُمْ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِلَى مَكَّةَ ، لِيَسْأَلَ لَهُمْ عَنْ سُجُودِ الْقُرْآنِ ، فَرَجَعَ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ أَجْمَعُوا عَلَى عَشْرِ سَجَدَاتٍ.

(۴۳۸۳) حضرت ابو تمیمہ ہجیمی فرماتے ہیں کہ بنو ہجیم کے کچھ لوگوں نے اپنے ایک سوار کو مکہ اور مدینہ کی طرف روانہ کیا تا کہ وہاں کے لوگوں سے قرآن مجید کے سجدوں کے بارے میں سوال کرے، جب وہ واپس آیا تو اس نے بتایا کہ ان کا دس سجدوں پر اتفاق ہے۔

(٢٢٧) من كره إِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ أَنْ يُجَاوِزَهَا حَتَّى يَسْجُدَ

جن حضرات نے اس بات کو مکروہ خیال کیا ہے کہ آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے اور سجدہ کئے بغیر گذر جائے

(٤٣٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِشَيْخَيْنِ يَقْرَأُ أَحَدُهُمَا عَلَى

صَاحِبِهِ الْقُرْآنَ ، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمَا ، فَإِذَا أَحَدُهُمَا قَيْسُ بْنُ السَّكَنِ الأَسَدِيُّ ، وَإِذَا الآخَرُ يَقْرَأُ سُورَةَ مَرْيَمَ ، فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ قَالَ لَهُ قَيْسُ بْنُ سَكَنٍ : دَعْهَا ، فَإِنَّا نَكْرَهُ أَنْ يَرَانَا أَهْلُ الْمَسْجِدِ ، فَتَرَكَهَا وَقَرَأَ مَا بَعْدَهَا ، قَالَ قَيْسٌ : وَاللَّهِ مَا صَرَفَنَا عَنْهَا إِلاَّ شَيْطَانٌ ، اقْرَأْهَا ، فَقَرَأَهَا فَسَجَدْنَا.

(۴۳۸۴) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوا تو دو بوڑھے آدمی بیٹھے تھے، جن میں سے ایک دوسرے کو قرآن مجید پڑھا رہا تھا۔ میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔ ان میں سے ایک حضرت قیس بن سکن اسدی تھے، دوسرے آدمی ان سے سورۃ مریم پڑھ رہے تھے۔ جب وہ آیت سجدہ پر پہنچے تو قیس بن سکن نے کہا کہ اسے چھوڑ دو، ہم اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ مسجد والے ہمیں دیکھیں۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور اس کے بعد والا حصہ پڑھا۔ پھر حضرت قیس نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اس آیت کے چھوڑنے پر ہمیں شیطان نے ابھارا تھا۔ اسے پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے پڑھا اور پڑھ کر سجدہ کیا۔

(٤٣٨٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ إِذَا أَتَوْا عَلَى السَّجْدَةِ أَنْ يُجَاوِزُوهَا حَتَّى يَسْجُدُوا.

(۴۳۸۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آیتِ سجدہ سے بغیر سجدہ کئے گذر جائیں۔

(٤٣٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فِي الصَّلاَةِ ، فَقَالَ : لاَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَمُرَّ بِهَا فَيَتْرُكَهَا.

(۴۳۸۶) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جو نماز میں آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے فرماتے ہیں کہ اس کے لئے اس کو چھوڑ کر گذرنا مناسب نہیں۔

(٤٣٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَنْبَغِي لَهُ إِذَا مَرَّ بِهَا أَنْ يَتْرُكَهَا ، وَلَكِنْ يَسْجُدُ بِهَا ، وَإِنْ شَاءَ رَكَعَ بِهَا.

(۴۳۸۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آیتِ سجدہ کو چھوڑ کر گذرنا درست نہیں۔ البتہ اگر چاہے تو اسے پڑھ کر سجدہ کرے اور اگر چاہے تو رکوع کرے۔

(٢٢٨) السجدة تقرأ عَلَى الْمِنْبَرِ ، مَا يَصْنَعُ صَاحِبُهَا ؟

اگر منبر پر آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے تو کیا کرے؟

(٤٣٨٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيّ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ ، قَالَ : بَيْنَا الأَشْعَرِيُّ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَرَأَ السَّجْدَةَ الآخِرَةَ مِنْ سُورَةِ الْحَجِّ ، قَالَ : فَنَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ ، فَسَجَدَ ثُمَّ عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ.

(۴۳۸۸) حضرت صفوان بن محرز فرماتے ہیں کہ حضرت اشعری ہمیں جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے انہوں نے اس میں سورۃ الحج کی دوسری آیتِ سجدہ پڑھی تو منبر سے نیچے اتر کر سجدہ کیا اور پھر اپنی جگہ واپس آ گئے۔

(٤٣٨٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سَجْدَةَ سُورَةِ (ص) عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَلَمَّا أَتَى عَلَى السَّجْدَةِ قَرَأَهَا ، ثُمَّ نَزَلَ فَسَجَدَ.

(۴۳۸۹) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے منبر پر سورۃ ص کی آیتِ سجدہ پڑھی اور نیچے اتر کر سجدہ فرمایا۔

(٤٣٩٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْكُوفِي ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ؛ أَنَّهُ قَرَأَ سَجْدَةَ (ص) وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَنَزَلَ فَسَجَدَ ، ثُمَّ عَادَ إِلَى مَجْلِسِهِ.

(۴۳۹۰) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر سورۃ ص کی آیت سجدہ پڑھی اور نیچے اتر کر سجدہ فرمایا۔ پھر اپنی جگہ واپس تشریف لے گئے۔

(٤٣٩١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : قَرَأَ عَمَّارٌ عَلَى الْمِنْبَرِ : (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) ، ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْقَرَارِ ، فَسَجَدَ بِهَا.

(۴۳۹۱) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت زر نے منبر پر سورۃ الانشقاق کی تلاوت کی اور پھر زمین پر اتر کر سجدہ کیا۔

(٤٣٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَرَأَهَا وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، ثُمَّ نَزَلَ فَسَجَدَ.

(۴۳۹۲) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر آیتِ سجدہ کی تلاوت کی اور پھر نیچے اتر کر سجدہ کیا۔

(٤٣٩٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرَيْحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي وَاهِبٌ الْمَعَافِرِيُّ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ بِشْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَرَأَ عَلَى الْمِنْبَرِ السَّجْدَةَ ، فَنَزَلَ فَسَجَدَ.

(۴۳۹۳) حضرت اوس بن بشر کہتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر نے منبر پر آیتِ سجدہ کی تلاوت کی اور پھر نیچے اتر کر سجدہ کیا۔

(٣٢٩) المرأة تقرأ السَّجْدَةَ وَمَعَهَا رَجُلٌ ، مَا يَصْنَعُ ؟

اگر کوئی عورت آیتِ سجدہ پڑھے اور اس کے ساتھ کوئی مرد ہو تو سجدے کا کیا حکم ہے؟

(٤٣٩٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَمَعَهَا رِجَالٌ ، أَوْ رَجُلٌ ، قَالَ : يَسْجُدُونَ قَبْلَهَا ، وَلاَ يَأْتَمُّونَ بِهَا.

(۴۳۹۴) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت آیتِ سجدہ پڑھے اور اس کے پاس ایک یا زیادہ مرد ہوں تو وہ اس سے پہلے سجدہ کر لیں اس کی اتباع نہ کریں۔

(٤٣٩٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَقْرَأُ السَّجْدَةَ ؟ فَقَالَ : هِيَ

إمَامُك.

(۴۳۹۵) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ اگر کوئی عورت آیت سجدہ کی تلاوت کرے تو ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تمہاری امام ہے۔ یعنی تم بھی سجدہ کرو گے۔

(۳۳۰) السجدة يقرؤها الرَّجُلُ وَمَعَهُ قَوْمٌ ، لاَ يَسْجُدُونَ حَتَّى يَسْجُدَ

اگر کوئی آدمی آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے اور لوگ اس کے پاس موجود ہوں تو وہ اس وقت تک سجدہ نہیں کریں گے جب تک وہ خود سجدہ نہیں کر لیتا

(٤٣٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ؛ أَنَّ غُلاَمًا قَرَأَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَةَ ، فَانْتَظَرَ الْغُلاَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ ، فَلَمَّا لَمْ يَسْجُدْ ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَيْسَ فِي هَذِهِ السُّورَةِ سَجْدَةٌ ؟ قَالَ :بَلَى ، وَلَكِنَّك كُنْت إمَامَنَا فِيهَا ، فَلَوْ سَجَدْتَ لَسَجَدْنَا.

(بیهقی ۳۲۴)

(۴۳۹۶) حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ ایک لڑکے نے نبی پاک ﷺ کے پاس آیتِ سجدہ کی تلاوت کی۔ اس نے انتظار کیا کہ نبی پاک ﷺ سجدہ فرمائیں۔ جب آپ نے سجدہ نہ کیا تو وہ کہنے لگا یارسول اللہ! کیا اس سورت میں سجدہ نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا اس سورت میں سجدہ تو ہے۔ البتہ تم اس بارے میں ہمارے امام تھے۔ اگر تم سجدہ کرتے تو ہم بھی سجدہ کرتے۔

(٤٣٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سُلَيْمٍ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، قَالَ :قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ سُورَةَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، فَلَمَّا بَلَغْتُ السَّجْدَةَ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ :اقْرَأْهَا ، فَإِنَّك إمَامُنَا فِيهَا.

(۴۳۹۷) حضرت سلیم بن حنظلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سورۃ بنی اسرائیل پڑھی۔ جب میں آیتِ سجدہ پر پہنچا تو حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ اسے پڑھو، تم اس میں ہمارے امام ہو۔

(۳۳۱) في السجدة تَكُونُ آخِرَ السُّورَةِ

اگر سجدہ سورت کے آخر میں ہو تو کیا حکم ہے؟

(٤٣٩٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَدَ ، وَمَسْرُوقًا ، وَعَمْرَو بْنَ شُرَحبِيلَ ؛ كَانُوا يَقُولُونَ :إذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ آخِرَ السُّورَةِ ، أَجْزَاك أَنْ تَرْكَعَ بِهَا.

(۴۳۹۸) حضرت علقمہ، حضرت اسود، حضرت مسروق اور حضرت عمرو بن شرحبیل فرمایا کرتے تھے کہ اگر سجدہ سورت کے آخر میں ہو تو رکوع کرنا کافی ہے۔

(۴۳۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا كَانَ فِي آخِرِ السُّورَةِ سَجْدَةٌ ، أَجْزَأَكَ أَنْ تَرْكَعَ بِهَا.

(۴۳۹۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب سجدہ سورت کے آخر میں ہو تو تمہارے لئے رکوع کرنا کافی ہے۔

(۴۴۰۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ الآخِرَةِ :(تَنْزِيلَ) السَّجْدَةَ فَيَرْكَعُ بِالسَّجْدَةِ.

(۴۴۰۰) حضرت ابن طاوس فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس عشاء کی نماز میں سورۃ تنزیل السجدہ پڑھتے اور سجدے کی جگہ رکوع کیا کرتے تھے۔

(۴۴۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ:سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ بِالسَّجْدَةِ فَتَكُونُ فِي آخِرِ السُّورَةِ ؟ فَقَالَ :إِنْ هُوَ سَجَدَ بِهَا قَامَ فَقَرَأَ بَعْدَهَا ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرْكَعَ بِهَا رَكَعَ بِهَا.

(۴۴۰۱) حضرت شعبی سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص ایسی سورت پڑھے جس کے آخر میں سجدۂ تلاوت ہو تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر چاہے تو سجدہ کرے اور کھڑا ہو کر اس کے بعد کی قراءت کرے اور اگر چاہے تو رکوع کرلے۔

(۴۴۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَمَا بَعْدَهَا ، ثُمَّ يَرْكَعُ.

(۴۴۰۲) حضرت قیس کہتے ہیں کہ حضرت مجاہد سورۃ بنی اسرائیل کی آیت سجدہ اور اس کے بعد کا کچھ حصہ پڑھا کرتے تھے اور پھر رکوع کرتے تھے۔

(۴۴۰۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ ، قَالَ:أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُون ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، قَالَ :إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ آخِرَ السُّورَةِ ، فَإِنْ شِئْتَ فَارْكَعْ ، وَإِنْ شِئْتَ فَاسْجُدْ ، فَإِنَّ الرَّكْعَةَ مَعَ السَّجْدَةِ.

(۴۴۰۳) حضرت ربیع بن خثیم فرماتے ہیں کہ اگر سجدہ سورت کے آخر میں ہو تو اگر تم چاہو تو رکوع کرلو اور اگر چاہو تو سجدہ کرلو۔ کیونکہ رکوع سجدے کے ساتھ ہے۔

(۴۴۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَوَكِيعٌ ، قَالاَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :سَأَلْنَا عَبْدَ اللهِ عَنِ السُّورَةِ تَكُونُ فِي آخِرِهَا سَجْدَةٌ ، أَيَرْكَعُ ، أَوْ يَسْجُدُ ؟ قَالَ :إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ السَّجْدَةِ إِلاَّ الرُّكُوعُ فَهُوَ قَرِيبٌ.

(۴۴۰۴) حضرت عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی آیتِ سجدہ سورت کے آخر میں ہو تو وہ رکوع کرے گا یا سجدہ؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر تمہارے اور سجدے کے درمیان صرف رکوع ہے تو رکوع زیادہ بہتر ہے۔

(۲۳۲) فی سجود الْقُرْآنِ، وَمَا يُقْرَأُ فِيهِ

قرآن مجید کے سجدوں میں کیا پڑھا جائے گا؟

(٤٤٠٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ :سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ ، بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ.

(ترمذی ۵۸۰۔ احمد ۳۰)

(۴۴۰۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ قرآن مجید کے سجدوں میں یہ پڑھا کرتے تھے (ترجمہ) میرے چہرے نے اس ذات کے لئے سجدہ کیا جس نے اپنی طاقت اورقوت کے ذریعہ اسے پیدا کیا، اسے صورت بخشی اوراسے سماعت وبصارت سے سرفراز فرمایا۔

(٤٤٠٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ : اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدَ سَوَادِي ، وَبِكَ آمَنَ فُؤَادِي ، اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي عِلْمًا يَنْفَعُنِي ، وَعَمَلاً يَرْفَعُنِي.

(۴۴۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سجود تلاوت میں یہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! میرے چہرے نے تیرے لئے سجدہ کیا، میرا دل تجھ پر ایمان لایا، اے اللہ! مجھے ایسا علم عطا فرما جو فائدہ دینے والا ہو اور مجھے ایسا عمل عطا فرما جو میرے درجات کو بلند کرنے والا ہو۔

(٤٤٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ فِي السَّجْدَةِ مِرَارًا :سَجَدَ وَجْهِي لِمَنْ خَلَقَهُ ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ ، بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ. (ابو داؤد ۱۴۰۹۔ احمد ۲۱۷)

(۴۴۰۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ قرآن مجید کے سجدوں میں یہ پڑھا کرتے تھے (ترجمہ) میرے چہرے نے اس ذات کے لئے سجدہ کیا جس نے اپنی طاقت اور قوت کے ذریعے اسے پیدا کیا اور اسے سماعت وبصارت سے سرفراز فرمایا۔

(٤٤٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إذَا قَرَأَ السَّجْدَةَ ﴿سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولاً﴾ ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، ثَلاَثًا.

(۴۴۰۸) حضرت سعید بن ابی عروبہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ جب یہ آیت پڑھتے ﴿سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولاً﴾ تو سجدہ کرتے اور اس سجدے میں تین مرتبہ یہ کلمات کہتے (ترجمہ) پاک ہے اللہ اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔

(۴۴۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِشَيْخَيْنِ يَقْرَأُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ الْقُرْآنَ ، فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمَا فَإِذَا أَحَدُهُمَا قَيْسُ بْنُ سَكَنٍ الأَسَدِيُّ ، وَالآخَرُ يَقْرَأُ عَلَيْهِ سُورَةَ مَرْيَمَ ، فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ ، قَالَ لَهُ قَيْسٌ : دَعْهَا ، فَإِنَّا نَكْرَهُ أَنْ يَرَانَا أَهْلُ الْمَسْجِدِ ، فَتَرَكَهَا وَقَرَأَ مَا بَعْدَهَا ، ثُمَّ قَالَ قَيْسٌ : وَاللَّهِ مَا صَرَفَنَا عَنْهَا إِلاَّ الشَّيْطَانُ ، اقْرَأْهَا ، فَقَرَأَهَا فَسَجَدْنَا ، فَلَمَّا رَفَعْنَا رُؤُوسَنَا ، قَالَ لَهُ قَيْسٌ : تَدْرِي مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، كَانَ يَقُولُ : سَجَدَ وَجْهِي لِمَنْ خَلَقَهُ ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ ، قَالَ : صَدَقْت ، وَبَلَغَنِي أَنَّ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ يَقُولُ : سَجَدَ وَجْهِي مُتَعَفِّرًا فِي التُّرَابِ لِخَالِقِي وَحُقَّ لَهُ ، ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ ! مَا أَشْبَهَ كَلاَمَ الأَنْبِيَاءِ بَعْضَهُم بِبَعض.

(۴۴۰۹) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوا تو دو بوڑھے آدمی بیٹھے تھے، جن میں سے ایک دوسرے کو قرآن مجید پڑھا رہا تھا۔ میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔ ان میں سے ایک حضرت قیس بن سکن اسدی تھے، دوسرے آدمی ان سے سورۃ مریم پڑھ رہے تھے۔ جب وہ آیت سجدہ پر پہنچے تو قیس بن سکن نے کہا کہ اسے چھوڑ دو، ہم اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ مسجد والے ہمیں دیکھیں۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا اور اس کے بعد والا حصہ پڑھا۔ پھر حضرت قیس نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اس آیت کے چھوڑنے پر ہمیں شیطان نے ابھارا تھا۔ اسے پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے پڑھا اور ہم نے سجدہ کیا۔ جب ہم نے اپنے سر اٹھائے تو حضرت قیس نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ تلاوت کرتے تھے تو کیا کہتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں، رسول اللہ ﷺ یہ کہتے تھے (ترجمہ) میرے چہرے نے اس ذات کے لئے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اسے ساعت وبصارت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت قیس نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے سجدوں میں یہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) میرے چہرے نے مٹی میں لپٹتے ہوئے میرے خالق کو سجدہ کیا اور اس کا حق کے لئے وہ اس ذات کو سجدہ کرے۔ پھر فرمایا کہ سبحان اللہ! انبیاء کا کلام ایک دوسرے کے کتنا مشابہ ہے۔

(۴۴۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَرَأَ عَبْدُ اللهِ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ : فَحَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَهُ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ : لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْك.

(۴۴۱۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے سجدوں میں یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں سعادت سمجھ کر حاضر ہوں اور ساری بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں۔

(۴۴۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ؛ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ لَبَّى وَهُوَ سَاجِدٌ.

(۴۴۱۱) حضرت زبیر بن عدی کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم سجدۂ تلاوت میں لبیک کہا کرتے تھے۔

(۲۳۳) فِي الرجل يقرأ السَّجْدَةَ فَيَسْهو ، فَيَضُمَّ إِلَيْهَا أُخْرَى

جوحضرات فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے ایک سجدۂ تلاوت کرنے کے بجائے دو کر لئے تو وہ سجودِ سہو کرے گا

(٤٤١٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ : قَرَأْتُ سَجْدَةً فَسَجَدْت بِهَا ، فَأَضَفْتُ إِلَيْهَا سَجْدَةً أُخْرَى نَاسِيًا ؟ قَالَ : اُسْجُدْ سَجْدَتَي السَّهْوِ.

(۴۴۱۲) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ میں آیت سجدہ پڑھوں اور سجدہ کرتے ہوئے بھول کر اس کے ساتھ ایک اور سجدہ ملالوں تو میرے لئے کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اب سہو کے بھی دو سجدے کرو۔

(٤٤١٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَهُوَ فِي صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، قَالَ : يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ إِذَا فَرَغَ.

(۴۴۱۳) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جو فرض نماز کے دوران آیتِ سجدہ پڑھے، پھر دو سجدے کرلے فرماتے ہیں کہ وہ فارغ ہونے کے بعد دو سجدے سہو کے بھی کرے گا۔

(٤٤١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : قَرَأْتُ السَّجْدَةَ وَأَنَا سَاجِدٌ ، أَسْجُدُ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلِمَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ سَاجِدٌ ؟.

(۴۴۱۴) حضرت عبید اللہ بن ابی زیاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا کہ میں اگر حالت سجود میں آیتِ سجدہ پڑھوں تو کیا میں سجدہ کروں گا؟ انہوں نے فرمایا نہیں، لیکن تم سجدے کی حالت میں آیتِ سجدہ کیوں پڑھتے ہو؟

(۲۳٤) الرجل يقرأ السَّجْدَةَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ

اگر کوئی شخص خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے آیتِ سجدہ پڑھے تو سجدہ کیسے کرے؟

(٤٤١٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ : قَرَأْتُ السَّجْدَةَ وَأَنَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَكَيْفَ تَرَى ؟ قَالَ : آمُرُك أَنْ تَسْجُدَ ، قُلْتُ : إِذًا تَرَكَنِي النَّاسُ وَهُمْ يَطُوفُونَ ، فَيَقُولُونَ : مَجْنُونٌ ، أَفَأَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْجُدَ وَهُمْ يَطُوفُونَ ؟ فَقَالَ : وَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ لَقَدْ قَرَأَ ابْنُ الزُّبَيْرِ السَّجْدَةَ فَلَمْ يَسْجُدْ ، فَقَامَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ فَقَرَأَ السَّجْدَةَ ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ قُبَيْلُ حَيْثُ قَرَأْتَ السَّجْدَةَ ؟ فَقَالَ : لأَيِّ شَيْءٍ أَسْجُدُ ؟ إِنِّي لَوْ كُنْت فِي صَلاَةٍ سَجَدْت ، فَأَمَّا إِذَا لَمْ أَكُنْ فِي صَلاَةٍ فَإِنِّي لاَ أَسْجُدُ ، قَالَ : وَسَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : اسْتَقْبِلِ الْبَيْتَ

وَأَوْمِءْ بِرَأْسِكَ.

(۴۴۱۵) حضرت حاتم بن ابی صغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے سوال کیا کہ اگر میں دورانِ طواف آیتِ سجدہ پڑھوں تو سجدہ کروں یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں سجدہ کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ میں نے کہا کہ اگر لوگ دورانِ طواف مجھے سجدہ کرتے دیکھیں گے تو مجھے پاگل کہیں گے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ طواف کر رہے ہوں اور میں سجدہ کروں؟! انہوں نے کہا اگر یہ بات ہے تو سن لو کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہیں کیا۔ پھر حضرت حارث بن ابی ربیعہ نے آیت سجدہ پڑھی اور آ کر کہنے لگے اے امیر المؤمنین! ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ نے آیتِ سجدہ پڑھی تھی، لیکن آپ نے سجدہ کیوں نہیں کیا؟ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کیوں سجدہ کروں؟ جب میں نماز میں ہوتا ہوں تو سجدہ کرتا ہوں اور اگر میں نماز کے باہر آیتِ سجدہ کی تلاوت کروں تو سجدہ نہیں کرتا۔ حاتم بن ابی صغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت عطاء سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے سر کو اشارے سے جھکا لو۔

(٤٤١٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، قَالَ :يُومِيءُ ، أَوْ قَالَ :يَسْجُدُ.

(۴۴۱۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دورانِ طواف آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے تو سر کے اشارے سے سجدہ کر لے۔

(٢٣٥) السجدة تُقرأ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی نماز میں آیتِ سجدہ پڑھنے کا بیان

(٤٤١٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ سَجْدَةً ، ثُمَّ سَجَدَ.

(۴۴۱۷) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی پھر سجدہ کیا۔

(٤٤١٨) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :بَلَغَنِي عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ سَجْدَةَ فَسَجَدَ ، فَرَأَوْا أَنَّهُ قَرَأَ :(الم تَنْزِيلُ) السَّجْدَةَ.

(۴۴۱۸) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی، پھر سجدہ کیا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ نے الم تنزیل السجدۃ پڑھی تھی۔

(٤٤١٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِمِثْلِهِ ، قَالَ :وَلَمْ يَسْمَعْهُ التَّيْمِيُّ مِنْ أَبِي مِجْلَزٍ.

(۴۴۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٤٤٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ ، عَنْ أَبِي حَكِيمَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ الظُّهْرَ ، فَسَجَدَ فِيهَا.

(۴۴۲۰) حضرت ابوحکیمہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو ظہر کی نماز پڑھائی اور اس میں سجدہ تلاوت کیا۔

(٤٤٢١) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ مَكَّةَ ، قَالَ : فَصَلَّى الْعَصْرَ ، أَوِ الظُّهْرَ ، قَالَ . فَسَجَدَ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : إِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ ، فَقَالَ : إِنِّي قَرَأْتُ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ.

(۴۴۲۱) حضرت بکر کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو مکہ میں دیکھا کہ انہوں نے عصر یا ظہر کی نماز پڑھی اور اس میں سجدہ کیا۔ نماز کے بعد کسی آدمی نے ان سے کہا کہ آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں میں نے ایک سورت پڑھی تھی جس میں سجدۂ تلاوت تھا۔

(٤٤٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ : (أَلم تَنْزِيلُ) السَّجْدَةَ ، وَفِي الأُخْرَى بِسُورَةٍ مِنَ الْمَثَانِي.

(۴۴۲۲) حضرت انس بن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ظہر کی پہلی رکعت میں الم تنزیل السجدۃ دوسری رکعت میں مثانی میں سے کوئی سورت پڑھی۔

(٤٤٢٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : لاَ تَقْرَأُ السَّجْدَةَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ إِلاَّ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ ، وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَسْتَحِبُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْ يَقْرَأَ بِسُورَةٍ فِيهَا سَجْدَةٌ.

(۴۴۲۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ سوائے فجر کے کسی فرض نماز میں آیتِ سجدہ نہ پڑھو۔ حضرت ابراہیم جمعہ کے دن اس بات کو مستحب خیال فرماتے تھے کہ کوئی ایسی سورت پڑھی جائے جس میں سجدۂ تلاوت ہو۔

(٤٤٢٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عِمْرَانَ بن حُدير ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَسْجُدُ فِي صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ ، وَيَقُولُ : أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ.

(۴۴۲۴) حضرت ابومجلز فرض میں سجدہ تلاوت نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں فرض نماز میں کوئی اضافہ کروں۔

(٢٣٦) من رخص أَنْ تُقْرَأَ السَّجْدَةُ فِيمَا يُجْهَرُ بِهِ مِنَ الصَّلاَةِ

جن حضرات نے اس بات کی رخصت دی ہے کہ جہری نمازوں میں آیتِ سجدہ کی تلاوت کی جائے

(٤٤٢٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ :

إنَّ فُلاَنًا صَلَّى بِنَا الْفَجْرَ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ سَجَدَ فِيهَا ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :أَوَقَدْ فَعَلَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَصَلَّى عُمَرُ مِنَ الْغَدِ ، فَقَرَأَ بِالنَّحْلِ وَبَنِي إِسْرَائِيلَ ، فَسَجَدَ فِيهِمَا جَمِيعًا.

(۴۴۲۵) حضرت بکر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ فلاں شخص نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں ایسی سورت پڑھی جس میں سجدہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا اس نے واقعی ایسا کیا ہے؟ خبر دینے والے نے کہا ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اگلے دن فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۃ النحل اور سورۃ بنی اسرائیل کی تلاوت کی اور دونوں میں سجدہ کیا۔

(٤٤٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الأَجْدَعِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ عُثْمَانَ الْعِشَاءَ الآخِرَةَ ، فَقَرَأَ بِالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيهَا ، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ :وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ.

(۴۴۲۶) حضرت مسروق بن اجدع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، اس میں انہوں نے سورۃ النجم کی تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ دوسری رکعت میں سورۃ التین کی تلاوت فرمائی۔

(٤٤٢٧) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْد بْنِ مَنْجُوفٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ ، قَالَ :صَلَّى بِنَا عُمَرُ الْعِشَاءَ الآخِرَةَ ، فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ :﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ ، وَسَجَدْنَا مَعَهُ.

(۴۴۲۷) حضرت ابو رافع کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی اور اس کی ایک رکعت میں سورۃ الانشقاق کی تلاوت کی، اس میں انہوں نے بھی سجدہ کیا اور ہم نے بھی۔

(٢٣٧) الإمام يقرأ بِسُورَةٍ فِيهَا سَجْدَةٌ فَلاَ يَسْجُدُ

اگر امام ایسی سورت پڑھے جس میں آیتِ سجدہ ہے اور وہ سجدہ نہ کرے تو مقتدی کو کیا کرنا چاہئے

(٤٤٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لأَبِي الْعَالِيَةِ :صَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِ بَنِي فُلاَنٍ ، فَقَرَأَ إِمَامُهُمُ السَّجْدَةَ فَلَمْ يَسْجُدْ ، قَالَ :أَفَلاَ سَجَدْتَ ؟.

(۴۴۲۸) حضرت ابوخلدہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو العالیہ کو بتایا کہ میں نے فلاں لوگوں کی مسجد میں نماز پڑھی ہے، ان کے امام نے آیتِ سجدہ کی تلاوت کی لیکن سجدہ نہیں کیا۔ حضرت ابو العالیہ نے فرمایا کہ تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا؟

(٤٤٢٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجَ يَقُولُ :كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فِي ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَإِذَا قُرِئَتْ وَكَانَ خَلْفَ الإِمَامِ فَلَمْ يَسْجُدِ الإِمَامُ ، قَالَ : فَيُومِءُ بِرَأْسِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ.

(۴۴۲۹) حضرت عبدالرحمن اعرج کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سورۃ الانشقاق میں سجدہ کیا کرتے تھے۔ اگر وہ کسی کے پیچھے

نماز پڑھتے اور امام سورۃ الانشقاق کی تلاوت کرتے ہوئے سجدہ نہ کرتا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سر کو جھکا کر اشارہ کرلیا کرتے تھے۔

(۴۴۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ؛ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ ، قَالَ : إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ ابْنِ عُمَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ، وَطَارِقٌ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَرَأَ (النَّجْمَ) ، فَلَمَّا فَرَغَ وَقَعَ ابْنُ عُمَرَ سَاجِدًا ، وَسَجَدْنَا مَعَهُ ، وَمَا يَتَحَرَّكُ الآخَرُ.

(۴۴۳۰) حضرت ابو عمر مولی المطلب فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے ساتھ مسجد میں بیٹھا تھا۔ حضرت طارق لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ انہوں نے سورۃ النجم کی تلاوت کی۔ اسے سن کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی سجدہ کیا اور ہم نے بھی سجدہ کیا۔ اور اس بدنصیب (طارق خطیب) نے کوئی حرکت نہ کی۔

(۲۳۸) الرَّجُلُ يَنْسَى السَّجْدَةَ مِنَ الصَّلاَةِ ، فَيَذْكُرُهَا وَهُوَ يُصَلِّي

ایک آدمی نماز کا سجدہ تلاوت کرنا بھول جائے اور اسے دوسری نماز میں یاد آئے تو کیا کرے؟

(۴۴۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ نَسِيَ سَجْدَةً مِنْ أول صَلاَتِهِ فَلَمْ يَذْكُرْهَا حَتَّى كَانَ فِي آخِرِ رَكْعَةٍ مِنْ صَلاَتِهِ ، قَالَ : يَسْجُدُ فِيهَا ثَلاَثَ سَجَدَاتٍ ، فَإِنْ لَمْ يَذْكُرْهَا حَتَّى يَقْضِيَ صَلاَتَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يُسَلِّمْ بَعْدُ ، قَالَ : يَسْجُدُ سَجْدَةً وَاحِدَةً مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ ، فَإِنْ تَكَلَّمَ اسْتَأْنَفَ الصَّلاَةَ.

(۴۴۳۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نماز کے شروع میں سجدہ تلاوت کرنا بھول جائے اور اسے نماز کی دوسری رکعت میں یاد آئے تو اس رکعت میں وہ تین سجدے کرے۔ اگر نماز پوری کرنے کے بعد یاد آئے تو گفتگو کرنے سے پہلے ایک سجدہ کرلے اور اگر گفتگو کرنے کے بعد یاد آئے تو نئے سرے سے نماز ادا کرے۔

(۴۴۳۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا نَسِيَ الرَّجُلُ سَجْدَةً مِنَ الصَّلاَةِ ، فَلْيَسْجُدْهَا مَتَى مَا ذَكَرَهَا فِي صَلاَتِهِ.

(۴۴۳۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کو نماز میں سجدہ کرنا بھول جائے تو نماز میں جب بھی یاد آئے سجدہ کرلے۔

(۴۴۳۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشُكُّ فِي سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ لاَ يَدْرِي سَجَدَهَا أَمْ لاَ ، قَالَ مُجَاهِدٌ : إِنْ شِئْتَ فَاسْجُدْهَا ، فَإِذَا قَضَيْتَ صَلاَتَكَ ، فَاسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ ، وَإِنْ شِئْتَ فَلاَ تَسْجُدْهَا ، وَاسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ فِي آخِرِ صَلاَتِك.

(۴۴۳۳) حضرت مجاہد سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی کو اس بارے میں شک ہو جاتا ہے کہ اس نے سجدہ کیا یا نہیں، اب وہ بیٹھا ہوا ہے تو کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو سجدہ کرلو پھر جب نماز مکمل کر چکو تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے سہو کے کرلو۔ اور اگر تم چاہو تو سجدہ نہ کرو اور نماز کے آخر میں بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرلو۔

(۲۳۹) فی الرجل یَسْمَعُ السَّجْدَۃَ وَھُوَ سَاجِدٌ، أَوْ رَاکِعٌ، مَنْ قَالَ یُجْزِئُہ

اگر کوئی شخص رکوع یا سجدے کی حالت میں آیتِ سجدہ سنے تو کیا کرے؟

(۴۴۳۴) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاھِیمَ ، قَالَ :إذَا سَمِعَ السَّجْدَۃَ وَھُوَ رَاکِعٌ ، أَوْ سَاجِدٌ ، أَجْزَأَہُ رُکُوعُہُ وَسُجُودُہُ مِنَ السُّجُودِ بِھَا.

(۴۴۳۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے رکوع یا سجدے کی حالت میں آیتِ سجدہ سنی تو اس کے لئے یہی رکوع یا سجدہ کافی ہے۔

(۲۴۰) فی الرجل یُصَلِّی فَلاَ یَدْرِی زَادَ، أَوْ نَقَصَ

کسی آدمی نے نماز پڑھی لیکن اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھ لی، اب وہ کیا کرے؟

(۴۴۳۵) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاھِیمَ، عَن عَلْقَمَۃَ، عَنْ عَبْدِاللهِ، قَالَ:صَلَّی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلاَۃً فَزَادَ ، أَوْ نَقَصَ ، فَلَمَّا سَلَّمَ وَأَقْبَلَ عَلَی الْقَوْمِ بِوَجْھِہِ ، قَالُوا :یَا رَسُولَ اللهِ ، حَدَثَ فِی الصَّلاَۃ شَیْءٌ؟ قَالَ :وَمَا ذَاکَ ؟ قَالُوا :صَلَّیْتَ کَذَا وَکَذَا ، فَثَنَی رِجْلَہُ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ وَأَقْبَلَ عَلَی الْقَوْمِ بِوَجْھِہِ ، فَقَالَ :إنَّہُ لَوْ حَدَثَ فِی الصَّلاَۃ شَیْءٌ أَنْبَأْتُکُمْ بِہِ ، وَلَکِنِّی بَشَرٌ أَنْسَی کَمَا تَنْسَوْنَ ، فَإِذَا نَسِیتُ فَذَکِّرُونِی ، فَإِذَا سَھَا أَحَدُکُمْ فِی صَلاَتِہِ فَلْیَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْیُتِمَّ عَلَیْہِ ، فَإِذَا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ.

(بخاری ۴۰۱۔ ابوداؤد ۱۰۱۲)

(۴۴۳۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نماز پڑھائی، اس میں اضافہ کردیا یا کمی فرمادی۔ جب آپ سلام پھیر کو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو لوگوں نے کہا یارسول اللہ! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپ نے پوچھا کیوں، کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے آج ایسی ایسی نماز پڑھائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت اپنے قدموں کو موڑا اور دو سجدے فرمائے۔ پھر سلام پھیرا اور لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ پھر فرمایا کہ اگر نماز کے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہوتا تو میں تمہیں ضرور بتاتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ میں بھی تمہاری طرح کا انسان ہوں، جیسے تم بھولتے ہو ایسے میں بھی بھول سکتا ہوں۔ جب میں نماز میں بھول جاؤں تو تم مجھے یاد کرادیا کرو۔ جب تم میں سے کسی کو نماز میں کوئی بھول چوک ہوجائے تو غور وفکر کرکے جو بات درست لگے اس پر عمل کرلے۔ پھر جب سلام پھیرے تو دو سجدے کرلے۔

(۴۴۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَن عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :إذَا شَکَّ أَحَدُکُمْ فِی صَلاَتِہِ فَلْیُلْغِ الشَّکَّ ،

وَيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ ، فَإِذَا اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ رَكَعَ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، فَإِنْ كَانَتْ صَلاَتُهُ تَامَّةً ، كَانَتِ الرَّكْعَةُ وَالسَّجْدَتَانِ نَافِلَةً ، وَإِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامَ صَلاَتِهِ ، وَالسَّجْدَتَانِ يُرْغِمَانِ الشَّيْطَانَ. (ابو داؤد ۱۰۱۲۔ احمد ۳/ ۸۴)

(۴۴۳۶) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو شک کو زائل کردے اور یقین پر عمل کرے۔ اگر اس کو نماز کے مکمل ہونے کا یقین ہو تو ایک رکعت پڑھے اور سہو کے دو سجدے کرے۔ اگر اس کی نماز مکمل ہوگئی تھی تو یہ رکعت اور دو سجدے نفل بن جائیں گے۔ اگر اس کی نماز نامکمل تھی تو اس رکعت کی وجہ سے مکمل ہو جائے گی اور دو سجدے شیطان کو ذلیل کردیں گے۔

(٤٤٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ فِي بَيْتِهِ ، وَقَالَ :إِذَا أَوْهَمْتَ فَكُنْ فِي زِيَادَةٍ ، وَلاَ تَكُنْ فِي نُقْصَانٍ.

(۴۴۳۷) حضرت عون بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے کمرے میں ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں پڑھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جب تمہیں نماز کے بارے میں شک ہو تو زیادہ پڑھو کم نہ پڑھو۔

(٤٤٣٨) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :إذَا شَكَّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُعَذِّبُ عَلَى زِيَادَةٍ فِي صَلاَة ، فَإِنْ كَانَتْ تَمَامًا كَانَتْ لَهُ ، وَإِنْ كَانَتْ زِيَادَةً كَانَتْ لَهُ.

(۴۴۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں نماز میں کمی یا زیادتی کے بارے میں شک ہو تو ایک رکعت پڑھ لو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ نماز پر عذاب نہیں دے گا۔ اگر نماز پوری نہ تھی تو اس رکعت کی وجہ سے پوری ہو جائے گی اور اگر یہ رکعت زیادہ ہوگئی تو اس کا اجر ہے۔

(٤٤٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إذَا شَكَكْتَ فَلَمْ تَدْرِ، أَتْمَمْتَ، أَوْ لَمْ تُتِمَّ ، فَأَتْمِمْ مَا شَكَكْتَ ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُعَذِّبُ عَلَى الزِّيَادَةِ.

(۴۴۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں شک ہو جائے کہ نماز پوری کی ہے یا نہیں تو جو شک ہے اسے پورا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ پڑھنے پر عذاب نہیں دے گا۔

(٤٤٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ ، فَلْيَتَحَرَّ أَكْثَرَ ظَنِّهِ ، فَلْيَبْنِ عَلَيْهِ ، فَإِنْ كَانَ أَكْثَرُ ظَنِّهِ أَنَّهُ صَلَّى ثَلاَثًا ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَةً ، وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ، وَإِنْ كَانَ ظَنُّهُ أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۴۴۰) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کسی کو نماز کی مقدار کے بارے میں شک ہو جائے تو غور و فکر کے بعد جو

غالب گمان ہو اس پر عمل کرلے۔ اس کا غالب گمان یہ ہے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں تو ایک رکعت پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے چار رکعتیں پڑھ لی ہیں تو آخر میں صرف سجودِ سہو کرلے۔

(٤٤٤١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : يَتَحَرَّى وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۴۴۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ غور و فکر کرے گا اور سجودِ سہو کرے گا۔

(٤٤٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: يَتَوَخَّى الَّذِي يُرَى أَنَّهُ نَقَصَ فَيُتِمَّهُ.

(۴۴۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کمی کا خیال بھی آ رہا ہے تو اسے پورا کرے گا۔

(٤٤٤٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : إِذَا شَكَّ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلاَثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا ، فَلْيَرْمِ بِالشَّكِّ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلْقَاسِمِ ، فَقَالَ : وَأَنَا كَذَاكَ أَقُولُ ، وَأَنَا كَذَاكَ أَقُولُ.

(۴۴۴۳) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو شک ہو گیا کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو وہ شک سے نجات حاصل کرلے اور سجودِ سہو کرے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے اس قول کا ذکر حضرت قاسم سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی یہی کہتا ہوں، میں بھی یہی کہتا ہوں۔

(٤٤٤٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ عَفِيفِ بْنِ عَمْرٍو السَّهْمِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، وَكَعْبًا عَنِ الَّذِي يَشُكُّ فِي صَلاَتِهِ ، صَلَّى ثَلاَثًا ، أَوْ أَرْبَعًا ؟ فَكِلاَهُمَا قَالَ : لِيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ، إِذَا صَلَّى وَهُوَ جَالِسٌ.

(۴۴۴۴) حضرت عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر ایک آدمی کو اس بارے میں شک ہو جائے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو وہ کیا کرے؟ دونوں حضرات نے فرمایا کہ وہ ایک رکعت پڑھے پھر آخر میں بیٹھ کر سجدہ سہو کرے۔

(٤٤٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَتَحَرَّى وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۴۴۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ غور و فکر کرے گا اور سجودِ سہو کرے گا۔

(٤٤٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: يَبْنِي عَلَى مَا يَسْتَيْقِنُ، قِيلَ لَهُ: وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

(۴۴۴۶) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ جس چیز کا اسے یقین ہو اس پر بنا کرے گا۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ سجودِ سہو کرے گا؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(٤٤٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ فَلَمْ يَدْرِ زَادَ ، أَوْ نَقَصَ ، فَإِنْ كَانَ شَكَّ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ ، فَلْيَجْعَلْهَا

وَاحِدَةً حَتَّى يَكُونَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ . قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ لِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ :هَلْ أَسْنَدَ لَكَ مَكْحُولٌ الْحَدِيثَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ :ما سَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ ، قَالَ :فَإِنَّهُ ذَكَرَهُ عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ عُمَرَ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ تَذَاكَرَا فِيهِ ، فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ ، فَقَالَ :أَنَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ.(ترمذی ۳۹۸۔ احمد ۱/ ۱۹۰)

(۴۴۴۷) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے کہ کتنی پڑھی ہے۔ تو اگر اس کو ایک یا دو رکعتوں کے بارے میں شک ہوا ہے تو ایک رکعت اور پڑھ لے تا کہ وہم زیادتی میں تبدیل ہو جائے۔ پھر تشہد کی حالت میں بیٹھ کر سلام پھیرنے سے پہلے سجودِ سہو کرے، اس کے بعد سلام پھیرے۔ حضرت کریب کہتے ہیں کہ اس حدیث کے بارے میں حضرت عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اختلاف ہو گیا تو حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آکر بتایا کہ میں نے حضور ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

(٤٤٤٨) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ فُرَاتٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَأَبِي عُبَيْدَةَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا إِذَا وَهِمَا فِي صَلاَتِهِمَا ، فَلَمْ يَدْرِيَا ثَلاَثًا صَلَّيَا ، أَمْ أَرْبَعًا ، سَجَدَا سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَا.

(۴۴۴۸) حضرت عبد الکریم کہتے ہیں کہ اگر حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابو عبیدہ کو نماز کی مقدار کے بارے میں وہم ہو جاتا اور یہ اندازہ نہ ہوتا کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو وہ دونوں سلام پھیرنے سے پہلے سجودِ سہو کیا کرتے تھے۔

(٤٤٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ :صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ ، فَسَلَّمَ مِنْ ثَلاَثِ رَكَعَاتٍ ، ثُمَّ دَخَلَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ، يُقَالُ لَهُ : الْخِرْبَاقُ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، فَذَكَرَ لَهُ الَّذِي صَنَعَ ، فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجُرُّ رِدَائَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ ، فَقَالَ :صَدَقَ هَذَا ؟ فَقَالُوا :نَعَمْ ، فَصَلَّى تِلْكَ الرَّكْعَةَ ، ثُمَّ سَلَّمَ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ.

(مسلم ۱۰۱۔ ابو داؤد ۱۰۱۰)

(۴۴۴۹) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ پھر آپ اپنے حجرے میں تشریف لے گئے۔ ایک آدمی جنہیں خرباق کہا جاتا تھا وہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے آج یوں کیا ہے۔ اس پر نبی پاک ﷺ غصے سے چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور لوگوں کے پاس پہنچ کر فرمایا کہ کیا یہ ٹھیک کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ اس پر آپ نے وہ رکعت پڑھائی پھر سلام پھیر کر دو سجدے کئے اور پھر سلام پھیرا۔

(٤٤٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ :يَنْتَهِي إِلَى آخِرِ وَهْمِهِ ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۴۵۰) حضرت انس اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ اپنے آخری وہم پر عمل کرے گا اور سجودِ سہو کرے گا۔

(٤٤٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :أَحْصِ مَا اسْتَطَعْتَ ، وَلاَ تُعِدْ.

(۴۴۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے شمار کرو اور نماز کا اعادہ نہ کرو۔

(٤٤٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ ، فَسَبَّحُوا بِهِ، فَقَامَ فَأَتَمَّهُنَّ أَرْبَعًا ، فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ :إِذَا وَهَمْتُمْ فَاصْنَعُوا هَكَذَا.

(۴۴۵۲) حضرت عبد العزیز بن صہیب کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے تیسری رکعت میں قعدہ کر دیا تو لوگوں نے پیچھے سے تسبیح کہی۔ وہ کھڑے ہوئے اور چوتھی رکعت مکمل فرمائی۔ جب سلام پھیرا تو سہو کے دو سجدے کئے۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب تمہیں وہم ہو جائے تو یوں کرو۔

(٤٤٥٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا لَمْ يَدْرِ أَزَادَ ، أَمْ نَقَصَ ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

(۴۴۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہیں نماز کی مقدار بھول جائے تو تشہد کی حالت میں بیٹھ کر سہو کے دو سجدے کرو۔

(٢٤١) من قَالَ إِذَا شَكَّ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى أَعَادَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر نماز میں شک ہو جائے اور پتہ نہ چلے کہ کتنی نماز پڑھی ہے تو نماز کا اعادہ ہوگا

(٤٤٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَمَّا أَنَا فَإِذَا لَمْ أَدْرِ كَمْ صَلَّيْتُ فَإِنِّي أُعِيدُ.

(۴۴۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے معلوم نہ ہو سکے کہ میں نے کتنی نماز پڑھ لی ہے تو میں دوبارہ نماز پڑھوں گا۔

(٤٤٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الَّذِي لاَ يَدْرِي ثَلاَثًا صَلَّى ، أَوْ أَرْبَعًا ، قَالَ :يُعِيدُ حَتَّى يَحْفَظَ.

(۴۴۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں جسے یہ یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار فرماتے ہیں کہ وہ دوبارہ نماز پڑھے گا تاکہ اسے یاد رہ سکے۔

(٤٤٥٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالاَ :إِذَا صَلَّى

فَانْصَرَفَ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى شَفْعًا ، أَوْ وِتْرًا ، فَلْيُعِدْ.

(۴۴۵۶) حضرت شعبی اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز سے فارغ ہوا اور اسے معلوم نہ ہو سکے کہ اس نے طاق عدد میں نماز پڑھی ہے یا جفت میں تو وہ نماز کا اعادہ کرے گا۔

(٤٤٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ بِنَحْوِهِ.

(۴۴۵۷) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٤٤٥٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الشَّكِّ فِي الصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ :أَمَّا أَنَا فَإِذَا كَانَ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَإِنِّي أُعِيدُ.

(۴۴۵۸) حضرت منصور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جسے نماز میں شک ہو جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ فرض نماز میں ایسا ہو تو میں دوبارہ نماز پڑھوں گا۔

(٤٤٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ رَمَيْتُ الْجِمَار فَلَمْ أَدْرِ بِكَمْ رَمَيْتُ ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَلَمْ يُجِبْنِي ، فَمَرَّ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ :يُعِيدُ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ عِنْدَنَا مِنَ الصَّلاَةِ ، فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُنَا أَعَادَ ، قَالَ :فَذَكَرْت لاِبْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ ، فَقَالَ :إِنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتٍ مُفَهَّمُونَ.

(۴۴۵۹) حضرت ابو مجلز کہتے ہیں کہ رمی جمار کرتے ہوئے مجھے یاد نہ رہا کہ میں نے کتنی کنکریاں ماری ہیں۔ چنانچہ میں نے اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا لیکن انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ اتنے میں حضرت ابن الحنفیہ گذرے میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اے اللہ کے بندے! تم دوبارہ رمی کرو، ہمارے نزدیک نماز سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں، جب ہم میں سے کوئی نماز میں بھولتا ہے تو اس کا اعادہ کرتا ہے۔ میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ اہل بیت ہیں اور زیادہ سمجھنے والے ہیں۔

(٤٤٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :يُعِيدُ ، فَذَكَرْتُهُ لأَبِي الضُّحَى ، فَقَالَ :كَانَ شُرَيْحٌ يَقُولُ :يُعِيدُ.

(۴۴۶۰) حضرت اسماعیل بن ابی خالد فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ وہ نماز کا اعادہ کرے گا۔ میں نے اس بات کا ذکر حضرت ابوالضحیٰ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت شریح بھی نماز کا اعادہ کرنے کے قائل تھے۔

(٤٤٦١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ :إِذَا صَلَّيْتَ فَلَمْ تَدْرِ كَمْ صَلَّيْتَ فَأَعِدْهَا مَرَّةً ، فَإِنِ التبستْ عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَى ، فَلاَ تُعِدْهَا.

(۴۴۶۱) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جب نماز پڑھتے ہوئے معلوم نہ ہو سکے کہ تم نے کتنی نماز پڑھ لی ہے تو اسے ایک مرتبہ دہرا لو۔ اگر دوبارہ یہی معاملہ ہو تو دوبارہ دہرانے کی ضرورت نہیں۔

(٤٤٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَوَكِيعٍ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُعِيدُ.

(۴۴۶۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وہ نماز کو دہرائے گا۔

(٤٤٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُعِيدُ مَرَّةً.

(۴۴۶۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دہرائے گا۔

(٤٤٦٤) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ فُرَاتٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَمَيْمُونٍ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا وَهَمُوا فِي الصَّلاَةِ أَعَادُوا.

(۴۴۶۴) حضرت عبدالکریم، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت میمون کو جب نماز میں وہم ہوتا تو نماز دہرایا کرتے تھے۔

(٢٤٣) الرجل يسهو فِي التَّطَوُّعِ مَا يَصْنَعُ ؟

اگر کسی کو نفلی نماز میں سہو ہو جائے تو وہ کیا کرے؟

(٤٤٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالاَ : فِي التَّطَوُّعِ سَهْوٌ.

(۴۴۶۵) حضرت شعبی اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ نفل میں سجودِ سہو ہوتے ہیں۔

(٤٤٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْوَهْمَ فِي التَّطَوُّعِ.

(۴۴۶۶) حضرت حسن نفل میں سجودِ سہو کے قائل تھے۔

(٤٤٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : سَجْدَتَا السَّهْوِ فِي النَّوَافِلِ ، كَسَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِي الْمَكْتُوبَةِ.

(۴۴۶۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جس طرح فرض میں سجودِ سہو ہوتے ہیں اسی طرح نفل میں بھی ہوتے ہیں۔

(٤٤٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْوَهْمِ فِي التَّطَوُّعِ ؟ فَقَالَ : لاَ أَدْرِي أَيْنَ مَوْضِعُهُ ، فَقُلْتُ : أَسْجُدُ بَعْدَهُ سَجْدَتَيْنِ ؟ قَالَ : أَتُشَبِّهُهَا بِالْمَكْتُوبَةِ ؟ أَمَّا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أَفْعَلْ.

(۴۴۶۸) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد سے سوال کیا کہ کیا نفل نماز میں وہم کا اعتبار ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ اس کا مقام کون سا ہے۔ میں نے کہا کہ نفل میں وہم کی صورت میں سہو کے دو سجدے کئے جائیں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم نفل کو فرضوں کے مشابہ مانتے ہو؟ اگر میرے ساتھ ایسا معاملہ ہو تو میں سجدۂ سہو نہیں کروں گا۔

(٤٤٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الْوَهْمَ فِي التَّطَوُّعِ.

(۴۴۶۹) حضرت قتادہ نفل نماز میں وہم کا اعتبار نہ کرتے تھے۔

(۲۴۳) فی السلام فِی سَجْدَتَیِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلاَمِ، أَوْ بَعْدَهُ

سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد ہوں گے یا پہلے؟

(٤٤٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلاَمِ.

(۴۴۷۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کئے۔

(٤٤٧١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ؛ أَنَّهُ سَجَدَهُمَا بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

(۴۴۷۱) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کئے۔

(٤٤٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: سَجْدَتَا السَّهْوِ بَعْدَ السَّلاَمِ وَقَبْلَ الْكَلاَمِ.

(۴۴۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سہو کے سجدے سلام کے بعد اور کلام سے پہلے ہیں۔

(٤٤٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَتَكَلَّمَ. (بخاری ۱۲۲۹۔ مسلم ۹۷)

(۴۴۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام اور کلام کے بعد سہو کے سجدے فرمائے۔

(٤٤٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهَا فَصَلَّى رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

(۴۴۷۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں سہو ہو گیا تو آپ نے ایک رکعت پڑھی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

(٤٤٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلاَمِ، وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ. (بخاری ۴۰۱۔ ترمذی ۳۹۲)

(۴۴۷۵) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کئے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یونہی کیا تھا۔

(٤٤٧٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّ سَعْدًا، وَعَمَّارًا سَجَدَاهُمَا بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

(۴۴۷۶) حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کئے۔

(٤٤٧٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ؛

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ ، وَالسَّائِبَ الْقَارِيَّ كَانَا يَقُولاَنِ :السَّجْدَتَانِ قَبْلَ الْكَلاَمِ وَبَعْدَ التَّسْلِيمِ.

(۴۴۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سائب القاری فرمایا کرتے تھے کہ سہو کے دو سجدے کلام سے پہلے اور سلام کے بعد ہیں۔

(٤٤٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَأَنَسٍ ؛ أَنَّهُمَا سَجَدَا سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلاَمِ ، ثُمَّ قَامَا وَلَمْ يُسَلِّمَا.

(۴۴۷۸) حضرت حسن اور حضرت انس رضی اللہ عنہما نے سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کئے۔ پھر کھڑے ہوئے اور سلام نہیں پھیرا۔

(٤٤٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّهُ سَهَا فَسَلَّمَ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ.

(۴۴۷۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ کو سہو ہوا، انہوں نے سلام پھیرا پھر سہو کے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

(٤٤٨٠) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ سَهَا فِي الصَّلاَةِ بِالشَّامِ ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

(۴۴۸۰) حضرت عبد العزیز بن عمر اپنے والد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ انہیں ملکِ شام میں نماز میں سہو ہوا تو انہوں نے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کئے۔

(٤٤٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُقْبَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ سَجَدَهُمَا بَعْدَ مَا سَلَّمَ.

(۴۴۸۱) حضرت ابراہیم نے سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کئے۔

(٢٤٤) من كان يَقُولُ اُسْجُدْهُمَا قَبْلَ أَنْ تُسَلِّمَ

جو حضرات فرمایا کرتے تھے کہ سلام پھیرنے سے پہلے سجودِ سہو کرو

(٤٤٨٢) حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلاَةً نَظُنُّ أَنَّهَا الْعَصْرُ ، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَامَ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ ، فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

(بخاری ۸۲۹۔ ابوداؤد ۱۰۲۷)

(۴۴۸۲) حضرت ابن بحینہ کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی، ہمارے خیال میں وہ عصر کی نماز تھی۔ تیسری رکعت میں بیٹھنے سے پہلے آپ کھڑے ہوگئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے فرمائے۔

(٤٤٨٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَالزُّهْرِيِّ ، قَالاَ :سَجْدَتَانِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ.

(۴۴۸۳) حضرت مکحول اور حضرت زہری فرماتے ہیں کہ سہو کے دو سجدے سلام سے پہلے ہوں گے۔

(۲٤٥) التسليم في سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

سجودِ سہو کے درمیان سلام پھیرنے کا بیان

(٤٤٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، وَحَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

(۴۴۸۴) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے سجودِ سہو کے درمیان سلام پھیرا۔

(٤٤٨٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ سَلَّمَ فِيهِمَا.

(۴۴۸۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سجودِ سہو کے درمیان سلام پھیرا۔

(٤٤٨٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : فِيهِمَا تَسْلِيمٌ.

(۴۴۸۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سجودِ سہو کے درمیان سلام ہے۔

(٤٤٨٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سَعْدٍ ، وَعَمَّارٍ ؛ أَنَّهُمَا صَلَّيَا ثَلاَثًا ، ثُمَّ سَلَّمَا ، فَقِيلَ لَهُمَا : فَقَضَيَا الَّتِي بَقِيَتْ عَلَيْهِمَا ، ثُمَّ كَبَّرَا ، ثُمَّ سَجَدَا ، ثُمَّ سَلَّمَا تَسْلِيمَتَيْنِ.

(۴۴۸۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت سعد اور حضرت عمار نے تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا، جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے باقی نماز کو پورا کیا، پھر تکبیر کہی پھر دو سجدے کئے پھر دو مرتبہ سلام پھیرا۔

(٤٤٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّهُ سَجَدَهُمَا ثُمَّ سَلَّمَ.

(۴۴۸۸) حضرت ابن ابی لیلیٰ نے سہو کے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

(٤٤٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ سَلَّمَ فِيهِمَا.

(۴۴۸۹) حضرت ابراہیم نے سجودِ سہو کے درمیان سلام پھیرا۔

(٤٤٩٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تَسْلِيمُ السَّهْوِ وَالْجَنَازَةِ وَاحِدٌ.

(۴۴۹۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سہو اور جنازے کا سلام ایک ہے۔

(٤٤٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيهِمَا سَلاَمٌ.

(۴۴۹۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سجودِ سہو کے درمیان سلام ہے۔

(۲٤٦) مَا قَالُوا فِيهِمَا تَشَهُّدٌ أَمْ لاَ ؟ وَمَنْ قَالَ لاَ يُسَلِّمُ فِيهِمَا

جو حضرات فرماتے ہیں کہ سجودِ سہو میں تشہد ہے

(٤٤٩٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : يَتَشَهَّدُ فِيهِمَا.

(۴۴۹۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سجودِ سہو میں تشہد ہے۔

(٤٤٩٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : فِيهِمَا تَشَهُّدٌ.

(۴۴۹۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سجودِ سہو میں تشہد ہے۔

(٤٤٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فَتَشَهَّدَ فِيهِمَا ثُمَّ سَلَّمَ.

(۴۴۹۴) حضرت ابراہیم نے سہو کے دو سجدے کئے، ان کے درمیان تشہد پڑھی پھر سلام پھیرا۔

(٤٤٩٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ سَجْدَتَيِ الْوَهْمِ ، فِيهِمَا تَشَهُّدٌ ؟ قَالَ : أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَتَشَهَّدَ فِيهِمَا.

(۴۴۹۵) حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین سے وہم کے دو سجدوں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ان میں تشہد ہے یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ان میں تشہد پڑھنا مجھے پسند ہے۔

(٤٤٩٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ تَشَهُّدٌ ، وَلاَ تَسْلِيمٌ.

(۴۴۹۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ سجودِ سہو میں تشہد اور سلام نہیں ہیں۔

(٤٤٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِيهِمَا تَشَهُّدٌ ، وَلاَ تَسْلِيمٌ.

(۴۴۹۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ سجودِ سہو میں تشہد اور سلام نہیں ہیں۔

(٤٤٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَأَنَسٍ ؛ أَنَّهُمَا سَجَدَاهُمَا ، ثُمَّ قَامَا وَلَمْ يُسَلِّمَا.

(۴۴۹۸) حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت انس نے سجودِ سہو کئے اور پھر کھڑے ہو گئے اور سلام نہیں پھیرا۔

(٤٤٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَتَشَهَّدُ الإِمَامُ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

(۴۴۹۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام سجودِ سہو میں سلام پھیرے گا۔

(٤٥٠٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : يَتَشَهَّدُ فِي السَّهْوِ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ.

(۴۵۰۰) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ سہو میں تشہد پڑھے گا پھر سلام پھیرے گا۔

(٢٤٧) في سجدتي السَّهْوِ يُكَبِّرُ أَمْ لاَ ؟

سجودِ سہو میں تکبیر کہے گا یا نہیں؟

(٤٥٠١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَكَبَّرَ ، فَسَجَدَ وَكَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ ، ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ ، ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ ، ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ.

(۴۵۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے اور تکبیر کہنے کے بعد کئے۔ آپ نے سجدہ کیا اور پھر تکبیر کہی۔ پھر سر اٹھایا پھر تکبیر کہی۔ پھر سجدہ کیا پھر تکبیر کہی۔ پھر سر اٹھایا اور پھر تکبیر کہی۔

(٤٥٠٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ سَعْدٍ، وَعَمَّارٍ؛ أَنَّهُمَا صَلَّيَا ثَلاَثًا، فَقِيلَ لَهُمَا: فَقَضَيَا الَّتِي بَقِيَتْ عَلَيْهِمَا ثُمَّ سَلَّمَا، ثُمَّ كَبَّرَا، ثُمَّ سَجَدَا، ثُمَّ كَبَّرَا، ثُمَّ رَفَعَا، ثُمَّ كَبَّرَا وَسَجَدَا، ثُمَّ كَبَّرَا وَرَفَعَا.

(۴۵۰۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت سعد اور حضرت عمار رضی اللہ عنہما نے تین رکعت نماز پڑھ لی، جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے باقی نماز ادا کر کے سلام پھیرا، پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا، پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا، پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا، پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا۔

(٤٥٠٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بن أبي العَيزار ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ سَجَدَهُمَا بِتَكْبِيرَةٍ.

(۴۵۰۳) حضرت ابراہیم نے تکبیر کہہ کر سجودِ سہو کو ادا کیا۔

(٢٤٨) في السهو فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

کیا سجودِ سہو میں سہو ہوتا ہے؟

(٤٥٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ سَهْوٌ.

(۴۵۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سجودِ سہو میں سہو نہیں ہوتا۔

(٤٥٠٥) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالاَ :لَيْسَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ سَهْوٌ.

(۴۵۰۵) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ سجودِ سہو میں سہو نہیں ہوتا۔

(٤٥٠٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُغِيرَةَ ، وَابْنَ أَبِي لَيْلَى ، والبَتِّيَّ ، عَنْ رَجُلٍ سَهَا فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ؟ فَقَالُوا :لَيْسَ عَلَيْهِ سَهْوٌ.

(۴۵۰۶) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ، حضرت ابن ابی لیلیٰ اور حضرت بتی سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جسے سجودِ سہو میں سہو ہو جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس پر سہو نہیں ہے۔

(٤٥٠٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ سَهْوٌ.

(۴۵۰۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سجودِ سہو میں سہو نہیں ہوتا۔

(٢٤٩) في سجدتي السَّهْوِ تُسْجَدَانِ بَعْدَ الْكَلاَمِ ؟

کیا بات کرنے کے بعد سجودِ سہو ہو سکتے ہیں

(٤٥٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلاَمِ. (مسلم ۴۰۲۔ ترمذی ۳۹۳)

(۴۵۰۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بات کرنے کے بعد سجودِ سہو فرمائے۔

(٤٥٠٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي رَجُلٍ نَسِيَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ؟ قَالَ : لاَ يُعِيدُ ، وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ :يُعِيدُ الصَّلاَةَ.

(۴۵۰۹) حضرت حماد اس شخص کے بارے میں جو سجدۂ سہو کرنا بھول جائے اور مسجد سے باہر نکل جائے فرماتے ہیں کہ وہ نماز کو نہیں لوٹائے گا۔ جبکہ حضرت ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ وہ نماز کو لوٹائے گا۔

(٤٥١٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ لَقِيَ ذَلِكَ فَأَعَادَ الصَّلاَةَ.

(۴۵۱۰) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم کو یہ صورت پیش آئی تو انہوں نے نماز لوٹائی تھی۔

(٤٥١١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ وَضَّاحٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ قَتَادَةَ ، فَقَالَ :يُعِيدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

(۴۵۱۱) حضرت وضاح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ سجودِ سہو کو لوٹائے گا۔

(٤٥١٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ :إِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ عَنِ الْقِبْلَةِ لَمْ يَبْنِ ، وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

(۴۵۱۲) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب اس نے اپنے چہرے کو قبلے سے پھیر لیا تو سجودِ سہو نہ کرے۔

(٤٥١٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلضَّحَّاكِ :إِنِّي سَهَوْتُ، وَلَمْ أَسْجُدْ؟ قَالَ :هَاهُنَا فَاسْجُدْ.

(۴۵۱۳) حضرت سلمہ بن نبیط کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک سے سوال کیا کہ مجھے سہو ہو گیا اور میں نے سجدہ نہ کیا اب کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اب یہاں سجدہ کر لو۔

(٤٥١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :هُمَا عَلَيْهِ حَتَّى يَخْرُجَ، أَوْ يَتَكَلَّمَ.

(۴۵۱۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سجودِ سہو اس وقت تک واجب رہتے ہیں جب تک مسجد سے نکل نہ جائے یا بات چیت نہ کرلے۔

(٤٥١٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، قَالاَ : صَلَّى بِنَا عَلْقَمَةُ فَصَلَّى بِنَا خَمْسًا ، فَلَمَّا سَلَّمَ ، قَالُوا لَهُ : صَلَّيْتَ خَمْسًا ، فَالْتَفَتَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ ، فَقَالَ : كَذلكَ يَا أَعْوَرُ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۵۱۵) حضرت ابراہیم اور حضرت علی بن مدرک فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے ہمیں نماز میں بھول کر پانچ رکعات پڑھادیں۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو لوگوں نے انہیں بتایا کہ آپ نے پانچ رکعات پڑھادی ہیں۔ وہ لوگوں میں سے ایک کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے فرمایا کہ اے کانے! کیا واقعی ایسا ہوا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ پھر حضرت علقمہ نے سہو کے دو سجدے کئے۔

(٤٥٠) من كان يَقُولُ فِي كُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ہر سہو میں دو سجدے واجب ہیں

(٤٥١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : فِي كُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ.

(۴۵۱۶) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ہر سہو میں دو سجدے واجب ہیں۔

(٤٥١٧) حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ الْحِمْصِيِّ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ.

(۴۵۱۷) حضرت ثوبان کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر سہو میں دو سجدے واجب ہیں۔

(٤٥١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى ، فَلَمَّا جَلَسَ تَحَرَّكَ لِلْقِيَامِ ، سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

(۴۵۱۸) حضرت ابوفروہ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے ہمیں نماز پڑھائی، جب وہ بیٹھے تو (غلطی سے) انہوں نے قیام کے لئے حرکت کی اور سہو کے دو سجدے کئے۔

(٤٥١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : أَمَّنَا أَنَسٌ فِي سَفَرٍ ، فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ، فَلَمَّا جَلَسَ فِي الثَّانِيَةِ نَسِيَ أَنْ يُسَلِّمَ ، فَذَهَبَ لِيَقُومَ فَسَبَّحْنَا بِهِ ، فَلَمَّا جَلَسَ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

(۴۵۱۹) حضرت یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت انس نے ہمیں ایک سفر میں عصر کی دو رکعتیں پڑھائیں، جب وہ دوسری رکعت میں بیٹھے تو سلام پھیرنا بھول گئے اور کھڑے ہونے لگے۔ جس پر لوگوں نے تسبیح کہی۔ جب وہ بیٹھ گئے تو انہوں نے سلام پھیرا اور سہو کے دو سجدے کئے۔

(٤٥٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ؛ أَنَّ أَنَسًا قَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ فَسَبَّحُوا ، فَقَامَ فَأَتَمَّهَا

أَرْبَعًا ، فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ ، فَقَالَ : إِذَا وَهِمْتُمْ فَاصْنَعُوا هَكَذَا.

(۴۵۲۰) حضرت عبد العزیز بن صہیب کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے تیسری رکعت میں قعدہ کر دیا تو لوگوں نے پیچھے سے تسبیح کہی۔ وہ کھڑے ہوئے اور چوتھی رکعت مکمل فرمائی۔ جب سلام پھیرا تو سہو کے دو سجدے کیے۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب تمہیں وہم ہو جائے تو یوں کرو۔

(٤٥٢١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : إِنَّمَا السَّهْوُ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ.

(۴۵۲۱) حضرت ابو جعفر اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ سہو زیادتی اور نقصان میں ہوتا ہے۔

(٢٥١) من كان يَقُولُ إذَا لَمْ يَسْتَتِمْ قَائِمًا فَلَيْسَ عَلَيْهِ سَهْوٌ

جو شخص پوری طرح کھڑا نہ ہو اس پر سجدۂ سہو لازم نہیں

(٤٥٢٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ الدَّالاَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَرْفَعَانِ رُؤُوسَهُمَا مِنَ السُّجُودِ حَتَّى تَرْتَفِعَ أَلْيَتَاهُمَا ، فَيَجْلِسَانِ وَلاَ يَسْجُدَانِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

(۴۵۲۲) حضرت اسود اور حضرت علقمہ بعض اوقات سجدے سے کھڑے ہوتے ہوئے (تشہد میں بیٹھنے کے بجائے) غلطی سے اتنا اٹھ جاتے کہ ان کے کولہے بلند ہو جاتے لیکن پھر وہ بیٹھ جاتے اور سجودِ سہو نہیں کرتے تھے۔

(٤٥٢٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : صَلَّى فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا ، فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ ، فَجَلَسَ فَلَمْ يَسْجُدْ لِذَلِكَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

(۴۵۲۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے (دو رکعت والی) نماز پڑھائی، وہ دو رکعتوں کے بعد اٹھنے لگے لیکن پوری طرح کھڑے نہ ہوئے تھے کہ لوگوں نے سبحان اللہ کہا اور وہ بیٹھ گئے۔ اور اس سہو پر انہوں نے سہو کے دو سجدے نہیں کیے۔

(٤٥٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ فِي الَّذِي يَقُومُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ ، قَالَ : إِنْ ذَكَرَ وَهُوَ مُتَحَادِبٌ جَلَسَ.

(۴۵۲۴) حضرت ضحاک اس شخص کے بارے میں جو دو رکعت کی نماز میں دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہونے لگے فرماتے ہیں کہ اگر وہ بیٹھنے کے قریب ہے تو بیٹھ جائے۔

(٤٥٢٥) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَسْهُو فِي الصَّلاَةِ ، إِنِ اسْتَوَى قَائِمًا فَعَلَيْهِ السَّجْدَتَانِ ، وَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَعْتَدِلَ قَائِمًا فَلاَ سَهْوَ عَلَيْهِ.

(۴۵۲۵) حضرت زہری اس شخص کے بارے میں جسے نماز میں سہو ہو جائے فرماتے ہیں کہ اگر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا تو اس پر دو سجدے

لازم ہیں اور اگر پوری طرح کھڑے ہونے سے پہلے اسے یاد آ گیا تو اس پر سجدۂ سہو لازم نہیں۔

(٢٥٢) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا نَسِيَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ ، مَا يَصْنَعُ ؟

اگر کوئی شخص دو رکعتیں پڑھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو جائے تو وہ کیا کرے؟

(٤٥٢٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَقَامَ فِي الثَّانِيَةِ ، فَسَبَّحَ النَّاسُ بِهِ فَلَمْ يَجْلِسْ ، فَلَمَّا سَلَّمَ وَانْفَتَلَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ، ثُمَّ قَالَ : هَكَذَا رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ. (ابوداؤد ١٠٢٩۔ احمد ۴/ ۲۵۳)

(۴۵۲۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، وہ دوسری رکعت میں کھڑے ہونے لگے تو لوگوں نے تسبیح کہی لیکن وہ نہیں بیٹھے۔ جب انہوں نے سلام پھیرا اور بیٹھ کر سہو کے دو سجدے کئے۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یونہی کرتے دیکھا تھا۔

(٤٥٢٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : صَلَّى سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ بِأَصْحَابِهِ ، فَقَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثانية فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ ، فَلَمْ يَجْلِسْ وَسَبَّحَ هُوَ وَأَشَارَ إِلَيْهِمْ ، أَنْ قُومُوا فَصَلَّى وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۵۲۷) حضرت قیس کہتے ہیں کہ سعد بن مالک نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی۔ وہ دوسری رکعت میں کھڑے ہونے لگے تو لوگوں نے تسبیح کہی، لیکن وہ نہیں بیٹھے اور لوگوں کو اشارہ کر کے کہا کہ کھڑے ہو جائیں، پھر انہوں نے نماز پڑھائی اور سہو کے دو سجدے کئے۔

(٤٥٢٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ ؛ أَنَّ ابْنَ بُحَيْنَةَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ ، نَسِيَ الْجُلُوسَ ، حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلاَتِهِ إِلاَّ أَنْ يُسَلِّمَ ، سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ. (ابن ماجه ١٢٠٧)

(۴۵۲۸) حضرت ابن بحینہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعتیں پڑھنے کے بعد بجائے بیٹھنے کے کھڑے ہو گئے۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہونے لگے سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔

(٤٥٢٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُ قَامَ فِي رَكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ الْقَوْمُ ، حَتَّى إِذَا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ وَهَمَ فَمَضَى فِي صَلاَتِهِ.

(۴۵۲۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہونے لگے تو لوگوں نے تسبیح کہی۔ یہاں تک کہ انہوں نے جان لیا کہ انہیں وہم ہو گیا ہے پھر بھی وہ نماز پڑھتے رہے۔

(٤٥٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ صَلَّى فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

فَسَبَّحُوا بِهِ فَمَضَى ، فَلَمَّا فَرَغَ سَجَدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ.

(۴۵۳۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر نے نماز پڑھائی، وہ دو رکعتیں پڑھ کر اٹھنے لگے تو لوگوں نے تسبیح کہی لیکن وہ نماز پڑھتے رہے۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے بیٹھ کر سہو کے دو سجدے کئے۔

(٤٥٣١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ :صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَجْلِسَ قُمْتُ ، قَالَ :لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمَضَيْتُ.

(۴۵۳۱) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے کہا کہ میں نے دو رکعت نماز پڑھی، جب مجھے بیٹھنا چاہئے تھا تو میں کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں ہوتا تو میں نماز پڑھتا رہتا۔

(٤٥٣٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شِمَاسَةَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَامَ فِي صَلاَةٍ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ ، فَقَالَ النَّاسُ :سُبْحَانَ اللهِ ، فَعَرَفَ الَّذِي يُرِيدُونَ ، فَلَمَّا أَنْ صَلَّى سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ، فَقَالَ :إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ ، وَهَذِهِ سُنَّةٌ.

(۴۵۳۲) حضرت عبد الرحمن بن شماسہ فرماتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر نماز میں بیٹھنے کی جگہ کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے سبحان اللہ کہا تو وہ ان کا مقصد سمجھ گئے۔ جب انہوں نے نماز پڑھ لی تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کئے۔ اور فرمایا کہ میں نے تمہاری بات سن لی تھی اور یہ سنت ہے۔

(٤٥٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ ، ثُمَّ يَقُومُ ، قَالَ :إِنِ استتم قَائِمًا مَضَى فِي صَلاَتِهِ ، فَإِذَا هُوَ أَكْمَلَ صَلاَتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ.

(۴۵۳۳) حضرت عطاء اس شخص کے بارے میں جو فرض نماز کی دو رکعتیں پڑھ کر کھڑا ہو جائے فرماتے ہیں اگر وہ پوری طرح کھڑا ہو جائے تو اپنی نماز کو جاری رکھے۔ اور جب نماز مکمل کر لے تو سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے۔

(٤٥٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَنَسِيَ أَنْ يَتَشَهَّدَ حَتَّى نَهَضَ ، قَالَ :إِذَا اسْتَوَى قَائِمًا مَضَى فِي صَلاَتِهِ ، وَسَجَدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ.

(۴۵۳۴) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جو فرض کی دو رکعتیں پڑھ رہا ہو اور تشہد پڑھنا بھول جائے اور کھڑا ہونے لگے فرماتے ہیں کہ اگر وہ پوری طرح کھڑا ہو گیا ہے تو نماز جاری رکھے اور سہو کے دو سجدے کرے۔

(٤٥٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ :صَلَّيْت خَلْفَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَلَمْ يَجْلِسْ ، فَلَمَّا فَرَغَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۵۳۵) حضرت ثابت بن عبید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، وہ دو رکعتیں پڑھنے کے بعد

بیٹھنے کے بجائے کھڑے ہوگئے اور فارغ ہوئے تو انہوں نے سہو کے دو سجدے کیے۔

(٤٥٣٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي الْمَسْجِدِ فَنَهَضَ فِي رَكْعَتَيْنِ ، أَوْ قَعَدَ فِي ثَلاَثٍ ، وَأَكْثَرُ ظَنِّ هِشَامٍ أَنَّهُ قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ ، فَلَمَّا أَتَمَّ الصَّلاَةَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

(۴۵۳۶) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے ہمیں مسجد میں نماز پڑھائی، وہ دو رکعتیں پڑھ کر کھڑے ہوگئے یا تین رکعتیں پڑھ کر بیٹھ گئے۔ ہشام کا غالب گمان یہ ہے کہ وہ دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھ گئے تھے۔ جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو سہو کے دو سجدے فرمائے۔

(٤٥٣٧) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : صَلَّى الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ بِالنَّاسِ الظُّهْرَ ، فَلَمْ يَجْلِسْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

(۴۵۳۷) حضرت شعبی کہتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعتوں کے بعد نہیں بیٹھے۔ جب سلام پھیرا تو بیٹھ کر سہو کے دو سجدے کیے۔

(٢٥٣) إذا سلم مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُتِمَّ

اگر کوئی شخص دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے اور پھر یاد آئے کہ نماز پوری نہیں ہوئی تو وہ کیا کرے؟

(٤٥٣٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : صَلَّى ابْنُ الزُّبَيْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ، فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ ، فَرَجَعَ فَأَتَمَّ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، قَالَ : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لاِبْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : لِلَّهِ أَبُوهُ ، مَا أَمَاطَ عَنْ سُنَّةِ نَبِيِّهِ. (احمد ۱/ ۳۵۱۔ ابو یعلی ۲۵۹۷)

(۴۵۳۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ پھر حجر اسود کے پاس جا کر اس کا استلام کیا۔ لوگوں نے تسبیح کہی تو وہ واپس آگئے اور دو سجدے کیے۔ عطاء کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا ذکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن زبیر کے کیا کہنے! وہ اپنے نبی کی سنت سے دور نہیں ہوئے۔

(٤٥٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ سَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ، فَقَامَ فَأَتَمَّ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۵۳۹) حضرت ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا، پھر کھڑے ہو کر نماز مکمل کی اور دو سجدے کیے۔

(٤٥٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ سَهَا فِي صَلاَتِهِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ؟ قَالَ : ثُمَّ

ذَکَرَ ، قَالَ :یَمْضِی فِی صَلاَتِہِ ، وَیَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ.

(۴۵۴۰) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں جسے نماز میں سہو ہو جائے اور وہ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے فرماتے ہیں کہ وہ نماز جاری رکھے اور سہو کے دو سجدے کرے۔

(٤٥٤١) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ شَرِیکٍ ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَہَانِیِّ ، قَالَ :صَلَّی بِنَا ابْنُ أَبِی لَیْلَی فَسَلَّمَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ فَسَبَّحْنَا بِہِ ، فَقَامَ فَأَتَمَّ الصَّلاَۃَ ، فَلَمَّا فَرَغَ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ، قَالَ :فَذَکَرْتُ ذَلِکَ لِعِکْرِمَۃَ ، فَقَالَ :أَحْسَنَ.

(۴۵۴۱) حضرت ابن اصبہانی کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابن ابی لیلیٰ نے نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ ہم نے تسبیح کہی تو وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے نماز کو مکمل فرمایا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے دو سجدے کئے۔ ابن اصبہانی کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا ذکر حضرت عکرمہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بہت اچھا طریقہ ہے۔

(٤٥٤٢) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الرَّبِیعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا سَلَّمَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ أَتَمَّ وَسَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّہْوِ.

(۴۵۴۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب دو رکعتیں پڑھ کر کوئی سلام پھیر دے تو نماز مکمل کرے اور سہو کے دو سجدے کرے۔

(٢٥٤) مَا قَالُوا فِیہِ إذَا انْصَرَفَ وَقَدْ نَقَصَ مِنْ صَلاَتِہِ وَتَکَلَّمَ

اگر کوئی شخص نامکمل نماز پڑھ کر سلام پھیر دے اور کسی سے گفتگو بھی کر لے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(٤٥٤٣) حَدَّثَنَا شَبَابَۃُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَیْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ أَبِی حَبِیبٍ ؛ أَنَّ سُوَیْدَ بْنَ قَیْسٍ أَخْبَرَہُ ، عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ حُدَیجٍ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی یَوْمًا فَسَلَّمَ وَانْصَرَفَ وَقَدْ بَقِیَ عَلَیْہِ مِنَ الصَّلاَۃِ رَکْعَۃٌ ، فَأَدْرَکَہُ رَجُلٌ ، فَقَالَ :نَسِیتَ مِنَ الصَّلاَۃِ رَکْعَۃً ، فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَمَرَ بِلاَلاً فَأَقَامَ الصَّلاَۃَ فَصَلَّی بِالنَّاسِ رَکْعَۃً ، فَأَخْبَرْتُ بِذَلِکَ النَّاسَ فَقَالُوا :أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ ؟ فَقُلْتُ : لاَ ، إلاَّ أَنْ أَرَاہُ ، فَمَرَّ بِی ، فَقُلْتُ :ہُوَ ہَذَا ، فَقَالُوا :ہَذَا طَلْحَۃُ بْنُ عُبَیْدِ اللہِ. (ابوداؤد ۱۰۱۵۔ احمد ۴۰۱)

(۴۵۴۳) حضرت معاویہ بن حدیج کہتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک دن نماز پڑھائی اور سلام پھیر کر چل دیئے حالانکہ ابھی ایک رکعت باقی رہتی تھی۔ ایک آدمی حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پیچھے گئے اور جا کر عرض کیا کہ آپ نماز کی ایک رکعت بھول گئے ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واپس تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہو کر حضرت بلال رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو حکم دیا کہ اقامت کہیں۔ انہوں نے اقامت کہی اور نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی۔ میں نے لوگوں کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو وہ آدمی کون تھا؟ میں نے کہا کہ ویسے تو میں نہیں جانتا لیکن اگر دیکھوں گا تو پہچان لوں گا۔ پھر میں نے ایک آدمی کو دیکھ کر کہا کہ یہی وہ آدمی ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔

(٤٥٤٤) حَدَّثَنَا شَبَابَۃُ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ یَزِیدَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِی أَنَسٍ ، عَنْ أَبِی سَلَمَۃَ ، عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ ؛ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَدْرَكَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنَقَصَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ ؟ قَالَ : لَمْ تَنْقُصِ الصَّلَاةُ ، وَلَمْ أَنْسَ ، فَقَالَ : بَلَى ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ ؟ قَالُوا : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ. (بخاری ۷۲۵۔ ابوداؤد ۱۰۰۱)

(۴۵۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر غلطی سے سلام پھیر دیا۔ جب آپ چل پڑے تو ذوشمالین نے جا کر عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ میں نے نماز کو کم کیا ہے اور نہ میں بھولا ہوں! ذوشمالین نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! ایسا کچھ ہوگیا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا ذوالیدین (انہی کو ذوالشمالین بھی کہا جاتا تھا) سچ کہتا ہے؟ انہوں نے تصدیق کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں۔

(۴۵۴۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ ، فَقِيلَ لَهُ : أَنَقَصَ مِنَ الصَّلَاةِ ؟ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَاوَيْنِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. (بخاری ۱۲۲۷۔ ابوداؤد ۱۰۰۶)

(۴۵۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ظہر کی نماز میں دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا نماز میں کمی ہوگئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر دوسری دو رکعتیں پڑھائیں اور سلام پھیرا، پھر سہو کے دو سجدے فرمائے۔

(۴۵۴۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ : حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ ؟ قَالَ : وَمَا ذَاكَ ؟ قَالُوا : لَمْ تُصَلِّ إِلَّا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ، فَقَالَ : أَكَذَلِكَ يَا ذَا الْيَدَيْنِ ؟ وَكَانَ يُسَمَّى ذا الشِّمَالَيْنِ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَصَلَّى رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۵۴۶) حضرت عکرمہ کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو تین رکعات نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا تو ایک آدمی نے کہا کہ کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کیوں کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا کہ آپ نے صرف تین ہی رکعتیں پڑھائی ہیں۔ آپ نے پوچھا اے ذوالیدین! (انہی کو ذوالشمالین بھی کہا جاتا تھا) کیا واقعی ایسا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت نماز پڑھائی اور پھر دو سجدے کئے۔

(۴۵۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنِ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ ، ثُمَّ دَخَلَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ، يُقَالُ لَهُ:

الْخِرْبَاقُ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، فَذَكَّرَ لَه الَّذِى صَنَعَ ، فَخَرَجَ مُغْضَبًا يَجُرُّ رِدَائَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ ، فَقَالَ :صَدَقَ هٰذَا ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :فَصَلَّى تِلْكَ الرَّكْعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ.

(۴۵۴۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ پھر حجرۂ مبارکہ میں تشریف لے گئے۔ خرباق نامی ایک آدمی کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آج ایسا واقعہ پیش آیا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم غصے سے اپنی چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے اور لوگوں سے پوچھا کہ کیا یہ سچ کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیرا اور سہو کے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

(٤٥٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ فَسَهَا فَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ، يُقَالُ لَهُ ذُو الْيُدَيْنِ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ ، وَهِشَامٍ ، وَحَدِيثُهُمَا أَنَّهُ قَالَ :نَقَصَتِ الصَّلاَةُ ؟ فَقَالَ :لاَ ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَاوَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ.

(۴۵۴۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اور غلطی سے سلام پھیر دیا۔ ذو الیدین نامی ایک آدمی نے کہا کہ کیا نماز میں کمی ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر آپ نے دوسری دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے، پھر سلام پھیرا۔

(٤٥٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ؛ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ صَلَّى فَتَكَلَّمَ، فَبَنَى عَلَى صَلاَتِهِ.

(۴۵۴۹) حضرت مسیب بن رافع فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر بن عوام نے نماز پڑھی، پھر بات کی پھر اسی نماز کو مکمل فرمایا۔

(٤٥٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :فَاتَ ابْنَ الزُّبَيْرِ بَعْضُ الصَّلاَةِ ، فَقَالَ لِي بِيَدِهِ :كَمْ فَاتَنِي ؟ قَالَ :قُلْتُ :لاَ أَدْرِي مَا تَقُولُ ؟ قَالَ :كَمْ صَلَّيْتُم ؟ قُلْتُ :كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :فَصَلَّى وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۵۵۰) حضرت محمد بن یوسف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی کچھ نماز فوت ہوگئی۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کتنی نماز فوت ہوئی ہے؟ میں نے کہا کہ میں نہیں سمجھ رہا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ تم نے کتنی نماز پڑھ لی ہے؟ میں نے کہا کہ اتنی نماز پڑھ لی ہے۔ پھر انہوں نے نماز پڑھی اور سہو کے دو سجدے کئے۔

(٤٥٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ صَلَّى بِهِمْ فِي سَقِيفَةٍ بِالشَّامِ وَهُمْ خَارِجُونَ ، قَالَ :فَمُطِرُوا مَطَرًا بَلَغَ مِنْهُمْ ، فَلَمَّا صَلَّى أَوْ سَلَّمَ ، قَالَ :أَمَا كَانَ فِي الْقَوْمِ فَقِيهٌ يَقُولُ :يَا

هَذَا ، خَفِّفْ ، فَإِنَّا قَدْ مُطِرْنَا.

(۴۵۵۱) حضرت مکحول کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو شام میں نماز پڑھائی، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ایک چھت کے نیچے تھے اور لوگ باہر تھے۔ اتنے میں بارش ہوگئی اور لوگ بھیگ گئے۔ جب حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں سے فرمایا کہ کیا لوگوں میں کوئی سمجھدار آدمی نہیں تھا جو یہ کہہ دیتا کہ ''اے امام! نماز کو مختصر کردے ہم پر بارش ہو رہی ہے''

(٤٥٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ وَدَخَلَ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، يُقَالُ لَهُ : ذُو الشِّمَالَيْنِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَصُرَتِ الصَّلاَةُ ؟ قَالَ : مَاذَا ؟ قَالَ : صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ ، فَخَرَجَ ، فَقَالَ : مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ ؟ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، نَعَمْ ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۵۵۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز میں دو رکعتیں پڑھا دیں۔ پھر سلام پھیر کر گھر تشریف لے گئے۔ آپ کے صحابہ میں سے ذوالیدین نامی ایک صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا نماز میں کمی کردی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا کیوں کیا ہوا! انہوں نے کہا کہ آپ نے آج دو رکعتیں پڑھائی ہیں۔ آپ باہر تشریف لائے اور لوگوں سے پوچھا ذوالیدین کیا کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ! وہ ٹھیک کہتے ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور سہو کے دو سجدے کئے۔

(٤٥٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَحْدَثْت فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ تَكَلَّمْت.

(۴۵۵۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب تمہیں سہو لاحق ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لو خواہ تم نے بات چیت کی ہو۔

(٤٥٥٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُ صَلَّى مَرَّةً الْمَغْرِبَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ فَكَلَّمَ قَائِدَهُ ، فَقَالَ لَهُ قَائِدُهُ : إِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ ، فَصَلَّى رَكْعَةً ، ثُمَّ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ هَذَا.

(۴۵۵۴) حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر نے مغرب کی نماز میں دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا اور پھر آگے بیٹھے ہوئے شخص سے کوئی بات کی۔ اس نے کہا کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھائی ہیں۔ حضرت عروہ نے ایک رکعت پڑھائی، سلام پھیرا اور سہو کے دو سجدے کئے۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یونہی کیا تھا۔

(٢٥٥) الإمام يسهو فَلاَ يَسْجُدُ ، مَا يَصْنَعُ الْقَوْمُ ؟

اگر امام کو نماز میں سہو ہو جائے اور وہ سجدۂ سہو نہ کرے تو لوگ کیا کریں؟

(٤٥٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : أَوْهَمَ إِمَامٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ ، فَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَي السَّهْوِ ،

فَسَجَدَ بَعْضُ الْقَوْمِ ، وَلَمْ يَسْجُدْ بَعْضُهُمْ ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلْحَسَنِ ، فَلَمْ يَرَ عَلَيْهِمْ سُجُودًا ، وَذُكِرَ ذَلِكَ لابْنِ سِيرِينَ ، فَاخْتَارَ صَنِيعَ الَّذِينَ سَجَدُوا.

(۴۵۵۵) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جامع مسجد کے ایک امام کو نماز میں سہو ہو گیا، اس نے سجدۂ سہو نہ کیا۔ کچھ لوگوں نے سجدہ سہو کرلیا اور کچھ نے نہ کیا۔ یہ مسئلہ حضرت حسن کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ لوگوں پر اس صورت میں سجدہ کرنا واجب نہیں۔ حضرت ابن سیرین سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے ان لوگوں کے عمل کو راجح قرار دیا جنہوں نے سجدہ کیا تھا۔

(٤٥٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالاَ : إِذَا لَمْ يَسْجُدِ الإِمَامُ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِمْ سَهْوٌ.

(۴۵۵۶) حضرت ابراہیم اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب امام سجدۂ سہو نہ کرے تو لوگوں پر بھی واجب نہیں۔

(٤٥٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ عَجْلاَنَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ ، وَسَالِمًا صَلَّيَا خَلْفَ إِمَامٍ فَسَهَا فَلَمْ يَسْجُدْ ، فَلَمْ يَسْجُدَا.

(۴۵۵۷) حضرت وہیب بن عجلان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم کو دیکھا کہ انہوں نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی، امام کو سہو ہوا لیکن اس نے سجدہ نہیں کیا تو ان دونوں حضرات نے بھی سجدہ نہیں کیا۔

(٤٥٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : قَالَ حَمَّادٌ : إِذَا أَوْهَمَ الإِمَامُ فَلَمْ يَسْجُدْ ، فَلاَ يَسْجُدُوا.

(۴۵۵۸) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر امام کو وہم ہو جائے اور وہ سجدہ نہ کرے تو لوگ بھی سجدہ نہ کریں۔

(٤٥٥٩) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مِسْعَرٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَنْهُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ، فَقَالَ الْحَكَمُ : يَسْجُدُونَ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : لَيْسَ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ.

(۴۵۵۹) حضرت مسعر کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا تو حضرت حکم نے فرمایا کہ لوگ سجدہ کریں گے اور حضرت حماد نے فرمایا کہ ان پر سجدہ واجب نہیں۔

(٢٥٦) فِيمَنْ خَلْفَ الإِمَامِ يَسْهُو ، وَلَمْ يَسْهُ الإِمَامُ

اگر کسی مقتدی کو سہو ہو جائے تو وہ سجدۂ سہو نہیں کرے گا

(٤٥٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ مَعَ الإِمَامِ فَيَسْهُو ، قَالَ : تُجْزِئُه صَلاَةُ الإِمَامِ ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ سَهْوٌ.

(۴۵۶۰) حضرت عطاء اس شخص کے بارے میں جسے امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے سہو ہو جائے فرماتے ہیں کہ امام کی نماز اس

کے لئے کافی ہے، اس پر سجدۂ سہو لازم نہیں۔

(٤٥٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى مَنْ خَلْفَ الإِمَامِ سَهْوٌ.

(۴۵۶۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے سہو ہونے پر سجدۂ سہو لازم نہیں۔

(٤٥٦٢) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ بَكَّارٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى مَنْ خَلْفَ الإِمَامِ سَهْوٌ.

(۴۵۶۲) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے سہو ہونے پر سجدۂ سہو لازم نہیں۔

(٢٥٧) من كان يَسْجُدُ لِلسَّهْوِ وَلَمْ يَسْهُ

اگر کسی آدمی کو سہو نہ ہوا اور وہ سجدۂ سہو کرلے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(٤٥٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ، وَلاَ نَعْلَمُهُ نَقَصَ ، فَنَقُولُ : إنَّك لَمْ تَنْقُصْ شَيْئًا ؟ فَيَقُولُ : إنِّي حَدَّثْتُ نَفْسِي بِشَيْءٍ.

(۴۵۶۳) حضرت حسن بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے سہو کے دو سجدے کئے لیکن ہمیں معلوم نہ تھا کہ انہوں نے کیا کمی کی ہے۔ ہم نے ان سے عرض کیا کہ آپ نے کچھ کمی تو کی نہیں پھر سجدے کیوں کئے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے نفس میں کچھ محسوس کیا تھا۔

(٤٥٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَغْرِبَ ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، وَلَمْ نَرَهُ سَهَا ، فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا لَهُ ، قَالَ : إنِّي سَهَوْت.

(۴۵۶۴) حضرت ابو مریم ثقفی کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت حسن بن علی نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ جب انہوں نے نماز مکمل کرلی تو سہو کے دو سجدے کئے حالانکہ ہمیں نہیں معلوم کہ ان سے کیا سہو ہوا تھا۔ جب انہوں نے سلام پھیر لیا تو اس بارے میں ہم نے ان سے عرض کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے سہو ہوا تھا۔

(٢٥٨) من كره الالْتِفَاتَ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں دائیں بائیں متوجہ ہونا مکروہ ہے

(٤٥٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الالْتِفَاتِ فِي الصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ : اخْتِلاَسَةٌ يَخْتَلِسُهَا الشَّيْطَانُ مِنْ صَلاَةِ الْعَبْدِ. (بخاری ۷۵۱۔ ابوداؤد ۹۰۷)

(۴۵۶۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے کے بارے میں سوال کیا

تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شیطان کی طرف سے بندے کی نماز میں چوری کا ایک طریقہ ہے۔

(٤٥٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ لاَ يَلْتَفِتُ إِذَا صَلَّى.

(۴۵۶۶) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے ہوئے ادھر ادھر متوجہ نہ ہوتے تھے۔

(٤٥٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّالاَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى رَجُلاً صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الصَّلاَةِ ، فَجَعَلَ يَلْتَفِتُ فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ حِينَ قَضَى الصَّلاَةَ ، وَقَالَ : لاَ تَلْتَفِتْ ، ولم يَعِبِ الرَّكْعَتَيْنِ.

(۴۵۶۷) حضرت زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا اس نے سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں ادا کیں اور ان میں ادھر ادھر متوجہ ہوتا رہا۔ جب اس نے نماز مکمل کر لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنا کوڑا مارا اور فرمایا کہ نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہ ہوا کرو۔ آپ نے ان دو رکعتوں پر اسے کچھ نہ کہا۔

(٤٥٦٨) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لاَ يَزَالُ مُقْبِلاً عَلَى الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلاَتِهِ ، مَا لَمْ يُحْدِثْ ، أَوْ يَلْتَفِتْ.

(۴۵۶۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی نماز کی طرف متوجہ رہتے ہیں جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے اور جب تک وہ ادھر ادھر متوجہ نہ ہو۔

(٤٥٦٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بن حَيَّانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ السَّهْمِيُّ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِيَّاكُمْ وَالالْتِفَاتَ فِي الصَّلاَةِ ، فَإِنَّهُ لاَ صَلاَةَ لِلْمُلْتَفِتِ ، وَإِنْ غُلِبْتُمْ عَلَى تَطَوُّعٍ فَلاَ تُغْلَبُوا عَلَى الْمَكْتُوبَةِ.

(۴۵۶۹) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے سے بچو، اس لئے کہ ادھر ادھر متوجہ ہونے سے نماز نہیں ہوتی، اگر نفل نماز میں تمہارا دھیان بٹ بھی جائے تو فرض میں اپنے خیالات کو منتشر نہ ہونے دو۔

(٤٥٧٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الالْتِفَاتَ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۵۷۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٤٥٧١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : الالْتِفَاتُ فِي الصَّلاَةِ خِلْسَةٌ يَخْتَلِسُهَا الشَّيْطَانُ.

(۴۵۷۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونا شیطان کا نماز میں سے چوری کا ایک طریقہ ہے۔

(٤٥٧٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : إِذَا صَلَّيْتَ فَإِنَّ رَبَّكَ أَمَامَكَ

وَأَنْتَ مُنَاجِيهِ فَلاَ تَلْتَفِتْ ، قَالَ عَطَاءٌ : وَبَلَغَنِي أَنَّ الرَّبَّ يَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ ، إِلَى مَنْ تَلْتَفِت ؟ أَنَا خَيْرٌ لَكَ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ إِلَيْهِ.

(۴۵۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم نماز پڑھتے ہو تو تمہارا رب تمہارے سامنے ہوتا ہے اور تم اس سے سرگوشی اور باتیں کرتے ہو اس لئے ادھر ادھر متوجہ مت ہوا کرو۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تو کس طرف متوجہ ہوتا ہے؟ میں ہر اس چیز سے بہتر ہوں جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔

(٤٥٧٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَا يُؤْمَنُ هَذَا الَّذِي يَلْتَفِتُ فِي الصَّلاَةِ أَنْ يُقَلِّبَ اللَّهُ وَجْهَهُ ؟ اللَّهُ مُقْبِلٌ عَلَيْهِ وَهُوَ مُلْتَفِتٌ عَنْهُ.

(۴۵۷۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہوتا ہے اس کے بارے میں ڈر ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو پھیر نہ دے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہے اور وہ کسی اور طرف لگا ہوا ہے!

(٤٥٧٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُنْقِذ ، قَالَ : إِذَا قَامَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلاَةِ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ ، فَإِذَا الْتَفَتَ أَعْرَضَ عَنْهُ.

(۴۵۷۴) حضرت عبداللہ بن منقذ فرماتے ہیں کہ جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، جب بندہ ادھر ادھر متوجہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اعراض فرما لیتے ہیں۔

(٤٥٧٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : هُوَ يَنْقُصُ الصَّلاَةَ.

(۴۵۷۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ادھر ادھر متوجہ ہونا نماز کو ناقص کر دیتا ہے۔

(٤٥٧٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا ، وَالْقَاسِمَ لاَ يَلْتَفِتَانِ فِي صَلاَتِهِمَا.

(۴۵۷۶) حضرت خالد بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ حضرت سالم اور حضرت قاسم نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوتے تھے۔

(٤٥٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : إِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الصَّلاَةِ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ.

(۴۵۷۷) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب آدمی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف اس وقت تک توجہ فرماتے ہیں جب تک وہ ادھر ادھر متوجہ نہ ہو۔

(٤٥٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ النَّاجِي ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي مَرَضِهِ : أَقْعِدُونِي ، فَإِنَّ عِنْدِي وَدِيعَةً أَوْدَعَنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يَلْتَفِتُ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ ، فَإِنْ كَانَ لاَ بُدَّ فَاعِلاً فَفِي غَيْرِ مَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ. (ترمذی ۵۸۹)

(۴۵۷۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الوفات میں فرمایا کہ مجھے بٹھا دو، میرے پاس رسول

اللہ ﷺ کی ایک امانت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ نماز میں ادھر ادھر متوجہ مت ہونا، اگر کسی وجہ سے تمہیں ایسا کرنا ہی پڑے تو فرض نماز کے دوران ہر حال میں اس سے بچنا۔

(٤٥٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا خَطَّابٌ الْعُصْفُرِيُّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :إِنَّ مِنْ تَمَامِ الصَّلاَةِ أَنْ لاَ تَعْرِفَ مَنْ عَنْ يَمِينِكَ ، وَلاَ مَنْ عَنْ شِمَالِكَ.

(۴۵۷۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ نماز کا کمال یہ ہے کہ تمہیں یہ معلوم نہ ہو کہ تمہارے دائیں کون ہے اور تمہارے بائیں کون۔

(٤٥٨٠) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ :﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلاَتِهِمْ دَائِمُونَ﴾ قَالَ :الَّذِي لاَ يَلْتَفِتُ فِي صَلاَتِهِ.

(۴۵۸۰) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلاَتِهِمْ دَائِمُونَ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہ ہوں۔

(٤٥٨١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْت أَبَا وَائِلٍ مُلْتَفِتًا فِي صَلاَتِهِ قَطُّ.

(۴۵۸۱) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو وائل کو کبھی نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہوتے نہیں دیکھا۔

(٢٥٩) من كان يُرَخِّصُ أَنْ يَلْحَظَ وَيَلْتَفِتَ

جو حضرات اس بات کی رخصت دیتے ہیں کہ نماز میں نظر گھما کر دیکھنے کی اجازت ہے

(٤٥٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلاَةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُثْنِيَ عُنُقَهُ. (ابوداؤد ۲۵۔ احمد ۱/ ۲۷۵)

(۴۵۸۲) حضرت عکرمہ کے ایک شاگرد بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نماز میں گردن مبارک کو موڑے بغیر آنکھیں گھما کر دیکھا کرتے تھے۔

(٤٥٨٣) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُهُ.

(۴۵۸۳) حضرت تیمی کہتے ہیں کہ حضرت عکرمہ بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

(٤٥٨٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَخْبَرَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْحَظُ فِي الصَّلاَةِ ، وَلاَ يَلْتَفِتُ.

(۴۵۸۴) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نماز میں آنکھیں گما کر دیکھتے تھے لیکن چہرہ مبارک نہ پھیرتے تھے۔

(٤٥٨٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ يَقُولُ :إِذَا دَخَلَ عَلَى الإِمَامِ السَّهْوُ فَلَمْ يَدْرِ مَا هُوَ،

فَلْيَلْمَحْ إِلَى مَنْ خَلْفَهُ.

(۴۵۸۵) حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ اگر امام کو نماز میں سہو ہو جائے اور اسے اس کے بارے میں علم نہ ہو تو پیچھے مڑ کر اپنے پیچھے کھڑے شخص کو معلوم کر لے۔

(٤٥٨٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَتَشَرَّفُ إِلَى الشَّيْءِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۵۸۶) حضرت انس بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو نماز میں کسی چیز کو دیکھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٤٥٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : قِيلَ لابْنِ عُمَرَ : إِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ لَمْ يَلْتَفِتْ ، وَلَمْ يَتَحَرَّكْ ، قَالَ : لَكِنَّا نَلْتَفِتُ وَنَتَحَرَّكُ.

(۴۵۸۷) حضرت معاویہ بن قرہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو نہ ادھر ادھر دیکھتے ہیں اور نہ حرکت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لیکن ہم تو ادھر ادھر دیکھتے بھی ہیں اور حرکت بھی کرتے ہیں۔

(٤٥٨٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سَهَا الإِمَامُ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى نَظَرَ مَا يَصْنَعُ مَنْ خَلْفَهُ.

(۴۵۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر امام کو سہو ہو جائے اور اسے معلوم نہ ہو سکے کہ کتنی نماز پڑھ چکا ہے تو اپنے پیچھے کھڑے شخص کو دیکھ لے کہ وہ کیا کرتا ہے۔

(٤٥٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يَلْحَظُ يَمِينًا وَشِمَالاً.

(۴۵۸۹) حضرت ولید بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو نماز میں آنکھیں گھما کر دائیں بائیں دیکھتے دیکھا ہے۔

(٤٥٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ مُغَفَّلٍ ، يَفْعَلُهُ.

(۴۵۹۰) حضرت فطر کہتے ہیں کہ حضرت ابن معقل بھی یوں کیا کرتے تھے۔

(٢٦٠) في الرجل يَسْهُو مِرَارًا

اگر ایک آدمی کو نماز میں ایک سے زیادہ سہو ہوں تو وہ کیا کرے؟

(٤٥٩١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَسْهُو مِرَارًا فِي صَلاَتِهِ ، قَالَ : تُجْزِئُهُ سَجْدَتَانِ لِجَمِيعِ سَهْوِهِ.

(۴۵۹۱) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں جسے نماز میں کئی مرتبہ سہو ہو فرماتے ہیں کہ دو سجدے ایک سے زیادہ سہو کے لئے کافی ہو جائیں گے۔

(٣٦١) في الرجل يُسْبَقُ بِالرَّكْعَةِ مِنَ الصَّلاَةِ وَعَلَى الإِمَامِ سَهْوٌ

اگر کسی آدمی کی کوئی رکعت جماعت سے چھوٹ جائے اور امام پر سجدۂ سہو لازم ہو تو وہ کیا کرے؟

(٤٥٩٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا انْتَهَى إِلَى الإِمَامِ وَقَدْ سَهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، فَلْيَسْجُدْ مَعَ الإِمَامِ ، ثُمَّ لِيَقْضِ مَا سَبَقَ بِهِ.

(۴۵۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جماعت میں شریک ہو اور امام کو اس سے پہلے سہو ہو چکا ہے تو وہ امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے پھر اپنی نماز کو پورا کرے۔

(٤٥٩٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ كَمَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ.

(۴۵۹۳) حضرت حسن بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(٤٥٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا سُبِقَ بِبَعْضِ الصَّلاَةِ وَقَدْ سَهَا الإِمَامُ ، قَالَ: يَسْجُدُ مَعَ الإِمَامِ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْضِي.

(۴۵۹۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جماعت میں شریک ہو اور امام کو اس سے پہلے سہو ہو چکا ہے تو وہ امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے پھر اپنی نماز کو پورا کرے۔

(٤٥٩٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ مِثْلَهُ.

(۴۵۹۵) حضرت ضحاک بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(٤٥٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، وَالْحَسَنِ ، قَالَ ابْنُ سِيرِينَ : يَقْضِي ، ثُمَّ يَسْجُدُ ، وَقَالَ الْحَسَنُ : يَسْجُدُ مَعَ الإِمَامِ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْضِي.

(۴۵۹۶) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ پہلے اپنی نماز پوری کرے پھر سجدۂ سہو کرے۔ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ پہلے سجدۂ سہو کرے پھر نماز پوری کرے۔

(٤٥٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَسْجُدُ مَعَ الإِمَامِ ، فَإِذَا انْصَرَفَ قَامَ فَقَضَى مَا سَبَقَهُ بِهِ.

(۴۵۹۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ امام کے ساتھ سجدہ کرے، جب امام فارغ ہو جائے تو پھر کھڑا ہو کر باقی نماز پوری کرے۔

(٣٦٢) الرَّجُلُ يَفُوتُهُ شَيْءٌ مِنْ صَلاَةِ الإِمَامِ ، مَنْ قَالَ إِذَا قَامَ يَقْضِي صَنَعَ مِثْلَ صَنِيعِهِ

اگر امام کی نماز کا کچھ حصہ مقتدی سے چھوٹ جائے تو وہ اس کو امام کی طرز پر قضاء کرے

(٤٥٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، وَابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ فِي الرَّجُلِ

يَدْخُلُ مَعَ الإِمَامِ وَقَدْ فَاتَهُ بَعْضُ الصَّلاَة ، قَالُوا :يَصْنَعُ كَمَا يَصْنَعُ الإِمَام ، فَإِذَا قَضَى الإِمَام صَلاَتَهُ قَامَ فَقَضَى ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۵۹۸) حضرت ابوسعید، حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہم اس شخص کے بارے میں جو امام کے ساتھ نماز شروع کرے لیکن نماز کا کچھ حصہ اس سے چھوٹ جائے فرماتے ہیں کہ وہ اسی طرح کرے جس طرح امام کرتا ہے۔ جب امام اپنی نماز کو پورا کرے تو یہ اپنی نماز کے چھوٹے ہوئے حصے کو ادا کرے اور سہو کے دو سجدے کرے۔

(٤٥٩٩) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :إِذَا فَاتَكَ التَّشَهُّدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ ، فَلاَ تَجْلِسْ فِي رَكْعَتِكَ تَشَهَّدُ ، اقْتَدِ بِالإِمَام.

(۴۵۹۹) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ جب دو رکعتوں کے بعد کی تشہد تم سے رہ جائے تو اب اپنی رکعت میں تشہد پڑھنے نہ بیٹھ جاؤ بلکہ امام کی اقتداء کرو۔

(٤٦٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي الصَّلاَة وَقَدْ سُبِقَ بِرَكْعَةٍ ، فَإِنَّهُ يَصْنَعُ كَمَا يَصْنَعُ الإِمَام ، فَإِذَا سَلَّمَ قَامَ وَقَضَى.

(۴۶۰۰) حضرت زہری اس شخص کے بارے میں جو جماعت میں شروع سے شریک ہوا لیکن اس کی ایک رکعت رہ گئی فرماتے ہیں کہ وہ امام کی اقتداء کرتا رہے اور جب امام نماز سے فارغ ہو تو یہ کھڑا ہو کر اسے قضاء کرلے۔

(٤٦٠١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي الْعَيْزَارِ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الرَّجُلِ يَدْخُلُ مَعَ الإِمَامِ وَقَدْ سَبَقَهُ الإِمَام بِرَكْعَةٍ وَقَدْ سَهَا الإِمَام ، فَكَيْفَ يَصْنَعُ ؟ قَالَ :إِذَا دَخَلْتَ مَعَ الإِمَامِ فَاصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ.

(۴۶۰۱) حضرت عقبہ بن ابی عیزار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو، لیکن اس کی ایک رکعت چھوٹ جائے، اور امام کو سہو ہو تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب امام کے ساتھ نماز میں شامل ہوا ہے تو وہی کرے جو امام کرتا ہے۔

(٢٦٣) الرجل يصلي بِالْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

اگر کوئی شخص بغیر وضو کے لوگوں کو نماز پڑھادے تو نماز کا کیا حکم ہے؟

(٤٦٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ أَبِي جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ ، فَأَعَادَ وَأَعَادُوا. (بیهقی ۴۰۰)

(۴۶۰۲) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو حالت جنابت میں نماز پڑھادی، اس پر آپ نے بھی دوبارہ نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی دوبارہ نماز پڑھی۔

(٤٦٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمُ الْغَدَاةَ ، ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّى بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَأَعَادَ ، وَلَمْ يُعِيدُوا.

(۴۶۰۳) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز پڑھائی، پھر انہیں یاد آیا کہ انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھا دی ہے، چنانچہ انہوں نے دوبارہ نماز پڑھی لیکن لوگوں نے نماز کا اعادہ نہیں کیا۔

(٤٦٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ عُمَرَ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَعَادَ ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ لاَ يُعِيدُوا.

(۴۶۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حالت جنابت میں نماز پڑھا دی، پھر انہوں نے نماز کا اعادہ کیا لیکن لوگوں کو حکم دیا کہ نماز کا اعادہ نہ کریں۔

(٤٦٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يُعِيدُ وَيُعِيدُونَ.

(۴۶۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام بھی دوبارہ نماز پڑھے گا اور مقتدی بھی۔

(٤٦٠٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَمَّ قَوْمًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ، فَصَلَّى بِهِمْ صَلاَةَ الْعِشَاءِ ، وَصَلاَةَ رَمَضَانَ وَالْوِتْرَ ؟ فَقَالَ : يُعِيدُ ، وَلاَ يُعِيدُ مَنْ خَلْفَهُ.

(۴۶۰۶) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص رمضان میں بغیر وضو کے لوگوں کو عشاء، تراویح اور وتر پڑھا دے تو اس نماز کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تو دوبارہ نماز پڑھے گا لیکن لوگ نماز کو نہیں دہرائیں گے۔

(٤٦٠٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : أَعِدِ الصَّلاَةَ وَأَخْبِرْ أَصْحَابَكَ أَنَّكَ صَلَّيْتَ بِهِمْ وَأَنْتَ غَيْرُ طَاهِرٍ.

(۴۶۰۷) حضرت یونس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم نماز کو دہراؤ اور اپنے مقتدیوں کو بتا دو کہ تم نے انہیں بے وضو ہونے کی حالت میں نماز پڑھائی ہے۔

(٤٦٠٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُعِيدُ ، وَلاَ يُعِيدُ مَنْ خَلْفَهُ.

(۴۶۰۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام نماز کا اعادہ کرے گا لیکن مقتدی نہیں کریں گے۔

(٤٦٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إذا صَلَّى الْجُنُبُ بِالْقَوْمِ فَأَتَمَّ بِهِمُ الصَّلاَةَ ، آمُرُه أَنْ يَغْتَسِلَ وَيُعِيدَ ، وَلَمْ آمُرْهُمْ أَنْ يُعِيدُوا.

(۴۶۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے حالت جنابت میں لوگوں کو نماز پڑھا دی تو میں اسے حکم دوں گا کہ وہ غسل کرے اور دوبارہ نماز پڑھے، جبکہ میں لوگوں کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم نہیں دوں گا۔

(٤٦١٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ جُنُبٌ ، قَالَ : أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ

يُعِيدُوا.

(۴۶۱۰) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص لوگوں کو بے وضو ہونے کی حالت میں نماز پڑھادے تو میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ سب دوبارہ نماز پڑھیں۔

(٤٦١١) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِذَا صَلَّى بِهِمْ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ أَعَادَ ، وَلَمْ يُعِيدُوا ، قَالَ سُفْيَانُ :وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُعِيدَ وَيُعِيدُوا.

(۴۶۱۱) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اگر امام نے لوگوں کو بے وضو ہونے کی حالت میں نماز پڑھادی تو وہ نماز دوبارہ پڑھے گا لیکن لوگ دوبارہ نہیں پڑھیں گے۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ امام بھی دوبارہ نماز پڑھے اور مقتدی بھی۔

(٢٦٤) المصحف أو الشَّيءُ يُوضَعُ فِي الْقِبْلَةِ

مسجد میں قبلہ کی جانب قرآن مجید یا کوئی اور چیز رکھنا کیسا ہے؟

(٤٦١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا ، فَرَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ مُصْحَفًا ، أَوْ شِبْهَهُ أَخَذَهُ فَرَمَى بِهِ ، وَإِنْ كَانَ عَنْ يَمِينِهِ ، أَوْ شِمَالِهِ تَرَكَهُ.

(۴۶۱۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کمرے میں داخل ہوتے اور قبلہ کی جانب قرآن مجید یا اس جیسی کوئی چیز دیکھتے تو اسے وہاں سے ہٹادیتے۔ اگر ان کے دائیں یا بائیں جانب قرآن مجید ہوتا تو اسے رکھا رہنے دیتے۔

(٤٦١٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَفِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ مُصْحَفٌ ، أَوْ غَيْرُهُ.

(۴۶۱۳) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ آدمی اس طرح نماز پڑھے کہ قبلہ کی جانب قرآن مجید یا کوئی ایسی چیز رکھی ہے۔

(٤٦١٤) حَدَّثَنَا حَرَمِيّ بن عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ الْمُصْحَفُ ؟ فَكَرِهَاهُ.

(۴۶۱۴) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اس طرح نماز پڑھے کہ قبلہ کی طرف قرآن مجید رکھا ہو یہ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ مکروہ ہے۔

(٤٦١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ حَتَّى الْمُصْحَفِ.

(۴۶۱۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ نمازیوں اور قبلے کے درمیان کوئی چیز ہو حتیٰ کہ قرآن مجید کے رکھنے کو بھی مکروہ فرماتے تھے۔

(٢٦٥) الصلاة فی الْبُیُوتِ فِیهِ تَمَاثِیلُ

ایسے کمرے میں نماز پڑھنا جس میں تصاویر ہوں

(٤٦١٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لاَ تُصَلِّ فِي بَيْتٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ.

(۴۶۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسے کمرے میں نماز نہ پڑھو جس میں تصاویر ہوں۔

(٤٦١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، قَالَ :لَمَّا بُنِيَ الْمَسْجِدُ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ جَعَلُوا فِي سَقْفِهِ أُتْرُجَّة ، فَكَانَ الدَّاخِلُ إِذَا دَخَلَ يَسْمُو بَصَرُهُ إِلَيْهَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ فَأَمَرَ بِهَا فَنُزِعَتْ.

(۴۶۱۷) حضرت عطاء خراسانی کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسجد کی تعمیر کی گئی تو لوگوں نے مسجد کی چھت میں نارنگیاں رکھ دیں۔ اب مسجد میں آنے والے کی نظر سب سے پہلے ان پر پڑتی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں اتارنے کا حکم دیا چنانچہ وہ اتار دی گئیں۔

(٤٦١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ ، عَنْ خَالَةِ مُسَافِعٍ ، عَنْ أُخْتِهِ صَفِيَّةَ أُمِّ مَنْصُورٍ ، قَالَتْ : أَخْبَرَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ ، قَالَتْ :قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ :لِمَ دَعَاكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ ؟ قَالَ :قَالَ :إِنِّي رَأَيْتُ قَرْنَيِ الْكَبْشِ فَنَسِيتُ أَنْ آمُرَكَ أَنْ تُخَمِّرَهُمَا ، وَإِنَّهُ لاَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغَلُ الْمُصَلِّيَ. (ابوداؤد ٢٠٢٣۔ عبدالرزاق ٩٠٨٣)

(۴۶۱۸) بنوسلیم کی ایک خاتون کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کمرے سے نکلتے ہوئے آپ کو کیا کہا تھا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں نے مینڈھے کے دو سینگ دیکھے ہیں، میں تمہیں یہ حکم دینا بھول گیا کہ تم ان پر کپڑا ڈال دو۔ کمرے میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو نمازی کو اپنی طرف متوجہ کرے۔

(٤٦١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى بْنِ حُمَيْدٍ ، قَالَ :سَأَلَ عُقْبَةُ الْحَسَنَ ، قَالَ :إِنَّ فِي مَسْجِدِنَا سَاجَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ ، قَالَ :انْخَرُوهَا.

(۴۶۱۹) حضرت عقبہ نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ ہماری مسجد ساج کی بنی ہوئی ہے اور اس میں تصویریں ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ان تصویروں کو ختم کر دو۔

(٤٦٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِي لُبَابَةُ ، عَنْ أُمِّهَا ، وَكَانَتْ تَخْدِمُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى تَابُوتٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ ، فَأَمَرَ بِهِ فَحُكَّ.

(۴۶۲۰) حضرت لبابہ اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک الماری کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے جس پر تصویریں تھیں۔ آپ نے حکم دیا کہ ان تصویروں کو کھرچ دیا جائے چنانچہ انہیں اس پر سے کھرچ دیا گیا۔

(٢٦٦) الكتاب فی الْمَسْجِدِ مِنَ الْقُرْآنِ ، أَوْ غَيْرِهِ

کیا مسجد میں قبلہ کی طرف قرآن مجید کی آیت یا کوئی دوسری چیز لکھی جا سکتی ہے؟

(٤٦٢١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْجِدِ يُكْتَبُ فِي قِبْلَتِهِ مِنَ الْقُرْآنِ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۴۶۲۱) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ مسجد میں قبلے کی طرف قرآن مجید کی آیت یا کوئی دوسری چیز لکھی جا سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٦٢٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۴۶۲۲) حضرت ابراہیم نے اس کو مکروہ قرار دیا۔

(٤٦٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَأَى ابْنًا لَهُ كَتَبَ فِي الْحَائِطِ ، بِسْمِ اللهِ ، فَضَرَبَهُ.

(۴۶۲۳) حضرت محمد بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے ایک بیٹے نے دیوار پر "بسم اللہ" لکھا تو انہوں نے اسے مارا۔

(٢٦٧) الرجل يضعُ يَدَهُ عَلَى خَاصِرَتِهِ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنا کیسا ہے؟

(٤٦٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ :صَلَّيْت إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى خَاصِرَتِي ، فَلَمَّا صَلَّى ، قَالَ :هَذَا الصَّلْبُ فِي الصَّلاَةِ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُ. (ابوداؤد ۸۹۹۔ احمد ۲/ ۳۰)

(۴۶۲۴) حضرت زیاد بن صبیح حنفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی اور میں نے اپنے کولہے پر ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ نماز میں کمی کے مترادف ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرمایا کرتے تھے۔

(٤٦٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَرِهَتْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى خَاصِرَتِهِ فِي الصَّلاَةِ ، وَقَالَتْ :تَفْعَلُهُ الْيَهُودُ.

(۴۶۲۵) حضرت عائشہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا نے نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنے کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ یہود اس طرح کیا کرتے تھے۔

(٤٦٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ثَوْرٌ الشَّامِيُّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا رَأَتْ رَجُلاً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى خَاصِرَتِهِ ، فَقَالَتْ :هَكَذَا أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ.

(۴۶۲۶) حضرت عائشہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے اپنے ہاتھ کو کولہے پر رکھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جہنم والے جہنم میں ایسے کریں گے۔

(٤٦٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ فِي الصَّلاَةِ ، وَقَالَ :إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ ذَلِكَ.

(۴۶۲۷) حضرت ابن عباس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا نے نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنے کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ اس طرح کرنے سے شیطان حاضر ہو جاتا ہے۔

(٤٦٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى خَاصِرَتِهِ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۶۲۸) حضرت ابراہیم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ آدمی نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھے۔

(٤٦٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عُوَيْمِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :وَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الْحَقْوِ اسْتِرَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ.

(۴۶۲۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ کولہے پر ہاتھ رکھنا جہنمیوں کا آرام ہے۔

(٤٦٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى خَاصِرَتِهِ فِي الصَّلاَةِ ، فَضَرَبَ يَدَهُ.

(۴۶۳۰) حضرت ابو مجلز نے ایک آدمی کو نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھے دیکھا تو اس کے ہاتھ پر مارا۔

(٤٦٣١) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ؛ أَنَّهُ إِنَّمَا كُرِهَ التَّخَصُّرُ فِي الصَّلاَةِ ، أَنَّ إِبْلِيسَ أُهْبِطَ مُتَخَصِّرًا.

(۴۶۳۱) حضرت حمید بن بلال فرماتے ہیں کہ نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے، شیطان جب زمین پر اتارا گیا تو اس نے کولہے پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

(٤٦٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نُهِيَ عَنِ الاخْتِصَارِ فِي الصَّلاَةِ ، قَالَ مُحَمَّدٌ :وَهُوَ أَنْ يَضَعَ يَدَه عَلَى خَاصِرَتِهِ وَهُوَ يُصَلِّي. (بخاری ۱۲۲۰۔ ابو داؤد ۹۴۴)

(۴۶۳۲) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

(٤٦٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :إِنِّي كُنْتُ مَعَ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، فَرَأَى رَجُلاً يُصَلِّي مُتَخَصِّرًا ، فَقَالَ :اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ فَقُلْ لَهُ :يَضَعُ يَدَهُ مِنْ مَكَانِ يَدِ الراجز.

(۴۶۳۳) حضرت حیان بن عمیر فرماتے ہیں کہ میں حضرت قیس بن عباد کے ساتھ تھا، انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے کولہے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اس کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ افسوس کرنے والے کی طرح ہاتھ نہ رکھے۔

(٤٦٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَرِهَتِ الاخْتِصَارَ فِي الصَّلاَةِ ، وَقَالَتْ :لاَ تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ.

(۴۶۳۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنے کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

(٤٦٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُتَخَصِّرًا.

(۴۶۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٦٨) فِي الرخصة فِي الصَّلاَة جَالِسًا

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی رخصت

(٤٦٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ :وَالَّذِي ذَهَبَ بِنَفْسِهِ ، مَا مَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلاَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ. (احمد ۳۲۲۔ طبرانی ۵۱۶)

(۴۶۳۶) حضرت ام سلمہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ ذات جو اس دنیا سے چلی گئی (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ با برکات) وفات سے پہلے ان کی اکثر نمازیں بیٹھ کر ہوتی تھیں۔

(٤٦٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ ، أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا ؟ قَالَتْ :بَعْدَ مَا حَطَّمَتْهُ السِّنُّ. (مسلم ۵۰۶۔ ابوداؤد ۹۵۳)

(۴۶۳۷) حضرت عبد اللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں جب آپ کی عمر مبارک زیادہ ہوگئی تھی۔

(٤٦٣٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :مَا مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَلَّى قَاعِدًا. (مسلم ۱۱۹۔ بیہقی ۴۹۰)

(۴۶۳۸) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے پہلے بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۲۶۹) من كان يكره أن يصلي قاعدا إلا من عذر

جن حضرات کے نزدیک بلا عذر بیٹھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

(٤٦٣٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: مَا رَأَيْت ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي جَالِسًا إِلاَّ مِنْ مَرَضٍ.

(۴۶۳۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو سوائے بیماری کے کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

(٤٦٤٠) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ مُبَارَكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: إِنِّي لأَكْرَهُ أَنْ يَرَانِي اللَّهُ أُصَلِّي لَهُ قَاعِدًا مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ.

(۴۶۴۰) حضرت مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس حال میں دیکھیں کہ میں بغیر بیماری کے اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھوں۔

(٤٦٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ سُئِلَ، مَا حَدُّ الْمَرِيضِ أَنْ يُصَلِّيَ جَالِسًا؟ فَقَالَ: حَدُّهُ لَوْ كَانَتْ دُنْيَا تُعْرَضُ لَهُ لَمْ يَقُمْ إِلَيْهَا.

(۴۶۴۱) حضرت میمون بن مہران سے سوال کیا گیا کہ مرض کی وہ کون سی حالت ہے جس میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی گنجائش ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مریض اس حال کو پہنچ جائے کہ اگر ساری دنیا بھی اسے پیش کی جائے تو وہ اسے حاصل کرنے کے لئے کھڑا نہ ہو سکے۔

(۲۷۰) الصلاة في المقصورة

مقصورہ (امام اور خطیب کے لئے مخصوص کمرے) میں نماز کے جواز کا حکم

(٤٦٤٢) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّي فِي الْمَقْصُورَةِ الْمَكْتُوبَةَ مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثُمَّ يَخرج عَلَيْنَا مِنْهَا.

(۴۶۴۲) حضرت عبد اللہ بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے ساتھ مقصورہ میں نماز پڑھتے پھر ہمارے پاس تشریف لے آتے۔

(٤٦٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ؛ أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يُصَلِّي فِي الْمَقْصُورَةِ.

(۴۶۴۳) حضرت حسن مقصورہ میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٤٦٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، وأبى والْقَاسِمُ يُصَلُّونَ فِي الْمَقْصُورَةِ.

(۴۶۴۴) حضرت جعفر کہتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین، میرے والد اور حضرت قاسم مقصورہ میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٤٦٤٥) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ.

(۴۶۴۵) حضرت عبید اللہ بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید کو مقصورہ میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٤٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، وَكَانَ ثِقَةً ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَسَنَ يُصَلِّي فِي الْمَقْصُورَةِ.

(۴۶۴۶) حضرت قیس بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو مقصورہ میں نماز پڑھتے دیکھا ہے

(٤٦٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَنَسًا صَلَّى عِنْدَ الْحُجَرِ.

(۴۶۴۷) حضرت سلمہ بن وردان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حجروں کے پاس نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٤٦٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الصَّلاَةِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجَرِ ؟ فَقَالَ :إِنَّهُمْ يَخَافُونَ أَنْ يَقْتُلُوهُمْ.

(۴۶۴۸) حضرت عامر بن ذویب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حجروں کے پاس نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ انہیں یہ خوف ہے لوگ انہیں قتل کر دیں گے!

(٤٦٤٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَالِمًا ، وَالْقَاسِمَ ، وَنَافِعًا يُصَلُّونَ فِي الْمَقْصُورَةِ.

(۴۶۴۹) حضرت عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم، حضرت قاسم اور حضرت نافع کو مقصورہ میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٢٧١) من كره ذَلِكَ

جن حضرات نے مقصورہ (امام اور خطیب کے لئے مخصوص کمرے) میں نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے

(٤٦٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلاَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ.

(۴۶۵۰) حضرت احنف بن قیس نے مقصورہ میں نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٤٦٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى الْخَيَّاطِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ الْمَقْصُورَةُ مِنَ الْمَسْجِدِ.

(۴۶۵۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مقصورہ مسجد کا حصہ نہیں۔

(٤٦٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلاَةَ فِيهَا.

(۴۶۵۲) حضرت ابن محیریز نے مقصورہ میں نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٤٦٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إذَا حَضَرَتْهُ الصَّلاَة وَهُوَ فِي الْمَقْصُورَةِ خَرَجَ إلَى الْمَسْجِدِ.

(۴۶۵۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اگر مقصورہ میں نماز کا وقت ہو جاتا تو باہر مسجد میں تشریف لے آتے۔

(۲۷۳) الرجل يرفع رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ مَنْ قَالَ يَعُودُ فَيَسْجُدُ

اگر کوئی شخص امام سے پہلے سر اٹھالے تو اس کو کیا کرنا چاہئے؟

(٤٦٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ الأَشْجَعِيِّ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ عبد الله : لاَ تُبَادِرُوا أَئِمَّتَكُمْ بِالرُّكُوعِ ، وَلاَ بِالسُّجُودِ ، وَإِذَا رَفَعَ أَحَدُكُمْ رَأْسَهُ وَالإِمَام سَاجِدٌ فَلْيَسْجُدْ ، ثُمَّ لِيَمْكُثْ قَدْرَ مَا سَبَقَ بِهِ الإِمَام.

(۴۶۵۴) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رکوع اور سجدے میں اپنے امام سے آگے نہ بڑھو، جب تم میں سے کوئی اپنا سر اٹھائے اور امام سجدے کی حالت میں ہو تو دوبارہ سجدہ میں پڑ جائے اور پھر اتنی دیر ٹھہرا رہے جتنی دیر اس نے امام کے ساتھ سجدہ میں شراکت نہیں کی۔

(٤٦٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، قَالَ : قَالَ عبد الله : فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۴۶۵۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٤٦٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بن الأَشَجِّ ، عَنْ بُسر بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمَخْلَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ فَلْيَعُدْ ، وَلْيَمْكُثْ حَتَّى يَرَى أَنَّهُ أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ.

(۴۶۵۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے امام سے پہلے سر اٹھایا وہ واپس سجدے میں چلا جائے اور اتنی دیر سجدے میں رہے کہ اسے احساس ہو جائے کہ اس نے سجدے کے فوت شدہ حصے کو پالیا ہے۔

(٤٦٥٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْبَصْرِيُّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كِنْدِيرٍ ، قَالَ : صَلَّيْت إلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَرَفَعْت رَأْسِي قَبْلَ الإِمَامِ ، فَأَخَذَهُ فَأَعَادَهُ.

(۴۶۵۷) حضرت سلیمان بن کندیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، میں نے امام سے پہلے اپنا سر اٹھایا، انہوں نے مجھے پکڑ کر دوبارہ سجدے میں ڈال دیا۔

(٤٦٥٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ وَالإِمَامُ سَاجِدٌ فَلْيَعُدْ ، فَلْيَسْجُدْ.

(۴۶۵۸) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص امام سے پہلے سر اٹھالے اور امام سجدے کی حالت میں ہو تو وہ واپس سجدے میں چلا جائے۔

(٤٦٥٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۴۶۵۹) حضرت ابراہیم بھی یونہی فرمایا کرتے تھے۔

(٤٦٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يَعُودُ فَيَسْجُدُ.

(۴۶۶۰) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ واپس سجدے میں چلا جائے۔

(٤٦٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إذَا رَفَعْتَ رَأْسَك قَبْلَ الإِمَامِ فَعُدْ إلَى أَنْ تَرَى ، أَنَّ الإِمَامَ قَدْ رَفَعَ قَبْلَك.

(۴۶۶۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر تم امام سے پہلے سر اٹھالو تو واپس ہو جاؤ، یہاں تک کہ تم دیکھ لو کہ امام نے تم سے پہلے سر اٹھا لیا ہے۔

(٤٦٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إسْحَاقَ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، قَالَ : مَرَرْتُ بِأَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَأَنَا حَاجٌّ ، فَدَخَلْت عَلَيْهِ مَنْزِلَهُ ، فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي يُخَفِّفُ الْقِيَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ (إنَّا أَعْطَيْنَاك الْكَوْثَرَ) ، وَ(إذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ) وَيُكْثِرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ ، قُلْتُ : يَا أَبَا ذَرٍّ ، رَأَيْتُك تُخَفِّفُ الْقِيَامَ وَتُكْثِرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ؟ فَقَالَ : إنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً ، أَوْ يَرْكَعُ لَهُ رَكْعَةً ، إلاَّ حَطَّ اللَّهُ بِهَا عَنه خَطِيئَة ، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَة. (احمد ۵/ ۱۴۷۔ بزار ۳۹۰۳)

(۴۶۶۲) حضرت مخارق فرماتے ہیں کہ میں مقام ربذہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرا، میں حج کے ارادے سے تھا۔ میں ان کے گھر داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور اتنا مختصر قیام فرماتے جتنی دیر میں سورۃ الکوثر اور سورۃ النصر پڑھی جاسکے۔ وہ رکوع اور سجدے کثرت سے کرتے تھے۔ جب انہوں نے اپنی نماز مکمل کرلی تو میں نے کہا اے ابوذر! میں نے آپ کو دیکھا آپ قیام کو مختصر کررہے ہیں اور زیادہ رکوع وسجود کررہے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے جب بھی کوئی بندہ اللہ کے لیے سجدہ کرتا ہے اور اس کے لئے رکوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک گناہ کو معاف کرتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند کردیتا ہے۔

(٤٦٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : ذَكَرُوا سُجُودَ الْقُرْآنِ عِنْدَ عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ : هُوَ فَرِيضَةٌ أَدَّيْتَهَا ، أَوْ تَطَوُّعٌ تَطَوَّعْتَهُ ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَسْجُدُ سَجْدَةً إلاَّ رَفَعَ اللَّهُ لَه بِهَا دَرَجَةً ، وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً.

(۴۶۶۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس قرآن مجید کے سجدوں کا ذکر کیا تو انہوں

نے فرمایا کہ تم اسے فرض سمجھ کر ادا کرو یا نفل سمجھ کر لیکن اتنا یاد رکھو کہ جب بھی کوئی مسلمان سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور اس کے ایک گناہ کو معاف فرماتے ہیں۔

(٤٦٦٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : أَتَيْتُ الشَّامَ فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ يُصَلِّي ، يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ وَلاَ يَفْصِلُ ، فَقُلْتُ : لَوْ قَعَدْتُ حَتَّى أَرْشُدَ هَذَا الشَّيْخَ ، قَالَ : فَجَلَسْتُ ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ قُلْتُ لَهُ : يَا عَبْدَ اللهِ ، أَعَلَى شَفْعٍ انْصَرَفْتَ أَمْ عَلَى وِتْرٍ ؟ قَالَ : قَدْ كُفِيتُ ذَلِكَ ، قُلْتُ : وَمَنْ يَكْفِيك ؟ قَالَ : الْكِرَامُ الْكَاتِبُونَ مَا سَجَدْتُ سَجْدَةً إِلاَّ رَفَعَنِي اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً ، وَحَطَّ عَنِّي بِهَا خَطِيئَةً ، قُلْتُ : مَنْ أَنْتَ يَا عَبْدَ اللهِ ؟ قَالَ : أَبُو ذَرٍّ ، قُلْتُ : ثَكِلَتْ مُطَرِّفًا أُمُّهُ يُعَلِّمُ أَبَا ذَرٍّ السُّنَّةَ ، فَلَمَّا أَتَيْتُ مَنْزِلَ كَعْبٍ قِيلَ لِي : قَدْ سَأَلَ عَنْك ، فَلَمَّا لَقِيتُهُ ذَكَرْتُ لَهُ أَمْرَ أَبِي ذَرٍّ ، وَمَا قَالَ لِي ، قَالَ : فَقَالَ لِي مِثْلَ قَوْلِهِ.

(۴۶۶۴) حضرت مطرف بن عبد اللہ بن شخیر فرماتے ہیں کہ میں ملک شام حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور بغیر فصل کے رکوع وسجود کررہا تھا۔ میں نے سوچا کہ مجھے بیٹھ کر ان بزرگ کا کھوج لگانا چاہئے کہ یہ کون ہیں؟ چنانچہ میں بیٹھ گیا۔ جب انہوں نے نماز مکمل کرلی تو میں نے کہا اے اللہ کے بندے! آپ نے طاق رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا ہے یا جفت؟ انہوں نے کہا میں اس سے بے نیاز ہوں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کو کس نے بے نیاز کیا ہے؟ انہوں نے کہا اعمال لکھنے والے معزز فرشتوں نے۔ کیونکہ میں نے جب بھی سجدہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا ایک درجہ بلند کیا اور مجھ سے ایک گناہ کو ختم کردیا۔ میں نے کہا کہ اے اللہ کے بندے! آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا میں ابوذر ہوں۔ میں فوراً بولا مطرف کی ماں اسے کھودے، وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو سنت سکھاتا ہے! جب میں حضرت کعب کے مکان پر حاضر ہوا تو مجھ سے کہا گیا کہ وہ تمہارے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ جب میں ان سے ملا تو میں نے ان سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی بات کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ ٹھیک کہتے ہیں۔

(٤٦٦٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : قِيلَ لِثَوْبَانَ : حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَكْذِبُونَ عَلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلاَّ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً ، أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً. (مسلم ۲۲۵۔ ترمذی ۳۸۹)

(۴۶۶۵) حضرت سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ حضرت ثوبان سے کہا گیا کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ لوگ میرے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی بندہ اللہ کے لئے سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک درجے کو بلند کرتے ہیں اور ایک گناہ کو معاف فرماتے ہیں۔

(٢٧٣) صلاة القاعد عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلاَةِ الْقَائِمِ

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نصف ہے

(٤٦٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلاَةِ قَاعِدًا ؟ فَقَالَ : صَلِّ قَائِمًا ، فَإِنَّهُ أَفْضَلُ ، ثُمَّ قَالَ : صَلاَةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلاَةِ الْقَائِمِ ، وَصَلاَةُ النَّائِمِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلاَةِ الْقَاعِدِ. (بخاری ۱۱۱۷۔ ابوداؤد ۹۴۸)

(۴۶۶۶) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھو کیونکہ یہ افضل ہے۔ پھر فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نصف ہے اور لیٹ کر نماز پڑھنے کا ثواب بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نصف ہے۔

(٤٦٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ شَيْخٍ يُكَنَّى أَبَا مُوسَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : صَلاَةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلاَةِ الْقَائِمِ.

(ابن ماجہ ۱۲۲۹۔ احمد ۲/ ۱۹۲)

(۴۶۶۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نصف ہے۔

(٤٦٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَأَصَابَنَا وَبَاءٌ حَتَّى سَبَّحْنَا قُعُودًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلاَةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلاَةِ الْقَائِمِ.

(۴۶۶۸) حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ آئے تو وہاں ہمیں بیماری لاحق ہوگئی جس کی وجہ سے ہم بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے لگے۔ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نصف ہے۔

(٤٦٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : صَلاَةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلاَةِ الْقَائِمِ.

(۴۶۶۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نصف ہے۔

(٤٦٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ السَّائِبَ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلاَةِ الْقَاعِدِ ؟ فَقَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلاَةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلاَةِ الْقَائِمِ. (نسائی ۱۹۴۱۔ احمد ۶/ ۲۲۷)

(۴۶۷۰) حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت سائب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو

انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نصف ہے۔

(٤٦٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : صَلاَةُ الْقَاعِدِ غَيْرُ مُتَرَبِّعٍ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلاَةِ الْقَائِمِ.

(۴۶۷۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ چار زانوں کے علاوہ کسی اور طرح بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نصف ہے۔

(٤٦٧٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ الْكَاهِلِيِّ ، قَالَ : صَلاَةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلاَةِ الْقَائِمِ إِلاَّ مِنْ عُذْرٍ.

(۴۶۷۲) حضرت مسیب بن رافع فرماتے ہیں کہ بلا عذر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نصف ہے۔

(٤٦٧٣) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، وَخَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلاَةُ الْقَاعِدِ عَلَى مِثْلِ نِصْفِ صَلاَةِ الْقَائِمِ. (نسائی ۱۳۶۴۔ احمد ۳/ ۲۱۴)

(۴۶۷۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نصف ہے۔

(٢٧٤) الرجل يصلي وَهُوَ مُحْتَبٍ

حبوہ ❶ بنا کر نماز پڑھنے کا حکم

(٤٦٧٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُحْتَبٍ، وَابْنُ سِيرِينَ كَانَ يَكْرَهُهُ.

(۴۶۷۴) حضرت حسن حبوہ بنا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے اور حضرت ابن سیرین اسے مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٤٦٧٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مُحْتَبِيًا.

(۴۶۷۵) حضرت ابراہیم حبوہ بنا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٤٦٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي مُحْتَبِيًا.

(۴۶۷۶) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ حبوہ بنا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

---

❶ حبوہ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی سرین کے بل بیٹھ کر گھٹنے کھڑے کر کے ان کے گرد سہارا لینے کے لئے دونوں ہاتھ باندھ لے یا کمر اور گھٹنوں کے گرد کپڑا باندھ لے۔ اہل عرب اکثر اس طرح بیٹھا کرتے تھے۔

(٤٦٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُصَلِّي مُحْتَبِيًا.

(۴۶۷۷) حضرت طلحہ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو حبوہ بنا کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٤٦٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : رَأَيْتُ عِيسَى بْنَ طَلْحَةَ يُصَلِّي مُحْتَبِيًا.

(۴۶۷۸) حضرت طلحہ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے عیسیٰ بن طلحہ کو حبوہ بنا کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٤٦٧٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُصَلِّي مُحْتَبِيًا خَلْفَ الْمَقَامِ تَطَوُّعًا.

(۴۶۷۹) حضرت عباد بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو مقامِ ابراہیم کے پیچھے حبوہ بنا کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٤٦٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُصَلِّي مُحْتَبِيًا ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ حَلَّ حَبْوَتَهُ ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ.

(۴۶۸۰) حضرت حسن بن عمرو کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو حبوہ بنا کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ جب وہ رکوع میں جانے لگتے تو حبوہ کھول لیتے پھر کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔

(٤٦٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مُحْتَبِيًا.

(۴۶۸۱) حضرت سعید بن مسیب حبوہ بنا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٤٦٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُصَلِّي مُحْتَبِيًا.

(۴۶۸۲) حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید بن عمیر کو حبوہ بنا کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٤٦٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صُبَيْحٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَطَاءً يُصَلِّي مُحْتَبِيًا ، يَعْنِي التَّطَوُّعَ.

(۴۶۸۳) حضرت ربیع بن صبیح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو حبوہ بنا کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٢٧٥) من كره لِلنِّسَاءِ إِذَا صَلَّيْنَ مَعَ الرِّجَالِ أَنْ يَرْفَعْنَ رُؤُوسَهُنَّ قبلهم

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ اگر عورتیں مردوں کے ساتھ نماز پڑھیں تو مردوں سے پہلے سر اٹھانا ان کے لئے مکروہ ہے

(٤٦٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْت الرِّجَالَ

عَاقِدِی أُزُرَهُمْ فِی أَعْنَاقِهِمْ ، مِثْلَ الصِّبْیَانِ ، مِنْ ضِیقِ الأُزُرِ ، خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ قَائِلٌ :یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ، لاَ تَرْفَعْنَ رُؤُوسَکُنَّ حَتَّى یَرْفَعَ الرِّجَالُ. (بخاری ۳۶۲۔ ابوداؤد ۶۳۰)

(۴۶۸۴) حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں کہ میں نے مردوں کو دیکھا کہ وہ تہبندوں کی کمی کی وجہ سے اپنے تہبندوں کو بچوں کی طرح گردنوں سے باندھا کرتے تھے اور نبی پاک ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ تو ایک کہنے والے نے کہا کہ اے عورتوں کی جماعت! مردوں سے پہلے اپنے سر نہ اٹھاؤ۔

(٤٦٨٥) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ، إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ فَاغْضُضْنَ أَبْصَارَکُنَّ ، لاَ تَرَیْنَ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ مِنْ ضِیقِ الأُزُرِ. (احمد ۳۸۷)

(۴۶۸۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو تم اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھو، تہبندوں کی تنگی کی وجہ سے تم مردوں کا ستر نہ دیکھنے پاؤ۔

(٤٦٨٦) حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ أَبِی بُکَیْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیلٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ، إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ فَاغْضُضْنَ أَبْصَارَکُنَّ ، لاَ تَرَیْنَ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ مِنْ ضِیقِ الأُزُرِ. (احمد ۳/ ۳۔ بیہقی ۱۶)

(۴۶۸۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو تم اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھو، تہبندوں کی تنگی کی وجہ سے تم مردوں کا ستر نہ دیکھنے پاؤ۔

(٢٧٦) التخفیف فی الصَّلاَة ، مَنْ کَانَ یُخَفِّفُهَا

نماز کو مختصر کرنے کا بیان، جو حضرات نماز کو مختصر کیا کرتے تھے

(٤٦٨٧) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَیَّانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِی سُلَیْمَانُ بْنُ بشر الْخُزَاعِیُّ ، عَنْ خَالِهِ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :غَزَوْت مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُصَلِّ خَلْفَ إِمَامٍ کَانَ أَخَفَّ صَلاَةً فِی الْمَکْتُوبَةِ مِنْهُ. (احمد ۵/ ۲۲۵۔ طبرانی ۶۵۲)

(۴۶۸۷) حضرت مالک بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کی۔ میں نے کسی فرض نماز کو حضور ﷺ سے زیادہ مختصر پڑھانے والا امام نہیں دیکھا۔

(٤٦٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ بْنِ صُهَیْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوجِزُ الصَّلاَةَ وَیُکْمِلُهَا. (بخاری ۷۰۶۔ مسلم ۳۴۲)

(۴۶۸۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو مختصر اور مکمل پڑھتے تھے۔

(٤٦٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : كَانَتْ صَلاَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدًا ، وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا. (مسلم ۴۱۔ احمد ۵/ ۹۱)

(۴۶۸۹) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ درمیانہ ہوا کرتے تھے۔

(٤٦٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَجَوَّزُوا الصَّلاَةَ ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ. (بخاری ۷۰۳۔ ابوداؤد ۷۹۱)

(۴۶۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کو مختصر رکھو، کیونکہ لوگوں میں کمزور، بوڑھے اور کسی کام کی جلدی میں مبتلا آدمی بھی ہوتے ہیں۔

(٤٦٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عن قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي لأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلاَةِ الْغَدَاةِ مِمَّا يُطِيلُ فُلاَنٌ فِيهَا ، قَالَ : فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُهُ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ مِنْهُ غَضَبًا يَوْمَئِذٍ ، فَقَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ فِيكُمْ مُنَفِّرِينَ ، فَأَيُّكُمْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَجَوَّزْ ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ. (بخاری ۹۰۔ ابن ماجہ ۹۸۴)

(۴۶۹۱) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں فجر کی نماز سے اس لئے رہ جاتا ہوں کہ فلاں شخص بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے! اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وعظ کے لئے کھڑے ہوئے اور میں نے آپ کو کسی وعظ کے دوران اتنے غصے میں نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا۔ آپ نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ''اے لوگو! تم میں سے کچھ دین سے لوگوں کو متنفر کرنے والے ہیں، تم میں سے جو کوئی نماز پڑھائے تو مختصر نماز پڑھائے، کیونکہ لوگوں میں کمزور، بوڑھے اور کسی کام کی جلدی میں مبتلا آدمی بھی ہوتے ہیں''

(٤٦٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ مُعَاذًا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَفَتَّانًا ؟ أَفَتَّانًا ؟ (بخاری ۷۰۵۔ احمد ۳/ ۲۹۹)

(۴۶۹۲) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی اور اس میں سورۃ البقرہ کی تلاوت کی۔ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنا چاہتے ہو، کیا فتنہ میں ڈالنا چاہتے ہو؟!

(٤٦٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهُ :أُمَّ قَوْمَكَ ، وَمَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ ، فَإِذَا صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ فَصَلِّ كَيْفَ شِئْتَ. (مسلم ۱۸۶۔ احمد ۴/ ۲۱۸)

(۴۶۹۳) حضرت عثمان بن ابی العاص فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اپنی قوم کی امامت کرو، اور جو کوئی کسی قوم کی امامت کرے اسے چاہئے کہ مختصر نماز پڑھائے، کیونکہ لوگوں میں کمزور، بوڑھے اور کسی کام کی جلدی میں مبتلا آدمی بھی ہوتے ہیں۔ البتہ جب تم اکیلے نماز پڑھو تو جتنی مرضی چاہو لمبی کرلو۔

(٤٦٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلاَةً فِي تَمَامٍ. (بخاری ۷۱۰۔ مسلم ۳۴۲)

(۴۶۹۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ مختصر اور مکمل نماز پڑھنے والے تھے۔

(٤٦٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنَ الأَئِمَّةِ طَرَّادِينَ. (دار قطنی ۸۵)

(۴۶۹۵) حضرت عباس جشمی کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بعض امام لوگوں کو جماعت سے بھگانے والے ہیں۔

(٤٦٩٦) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْم ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ ، أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُ الصَّلاَةَ عِنْدَهُ ، فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَفَّ النَّاسِ عَلَى النَّاسِ ، وَأَدْوَمَهُ عَلَى نَفْسِهِ. (ابویعلی ۱۴۴۳۔ طبرانی ۳۳۱۴)

(۴۶۹۶) حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کے پاس نماز کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ لوگوں کو سب سے زیادہ مختصر نماز پڑھانے والے اور اپنے نفس پر سب سے زیادہ قابو رکھنے والے تھے۔

(٤٦٩٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُسَيَّرِ الطَّائِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُحِلٌّ الطَّائِيُّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : إِنَّ مَنْ أَمَّنَا فَلْيُتِمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ، فَإِنَّ فِينَا الضَّعِيفَ ، وَالْكَبِيرَ ، وَالْمَرِيضَ ، وَالْعَابِرَ سَبِيلٍ ، وَذَا الْحَاجَةِ ، هَكَذَا كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (طبرانی ۲۲۲)

(۴۶۹۷) حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ جو ہماری امامت کرائے وہ رکوع اور سجود کو پوری طرح کرے، کیونکہ ہم میں کمزور، بوڑھے، کسی کام کی جلدی میں مبتلا، مریض اور مسافر لوگ ہوتے ہیں۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھی ایسی ہی نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٤٦٩٨) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : صَلَّيْت مَعَ أَنَسٍ الْعَتَمَةَ فَتَجَوَّزَ مَا شَاءَ اللَّهُ.

(۴۶۹۸) حضرت ثابت کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی اور انہوں نے اسے اتنا مختصر کیا جتنا اللہ نے چاہا۔

(٤٦٩٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُوسَى الْحَنَفِيِّ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّهُ حَدَّثَ ، قَالَ : كَانَ أَبِي إِذَا صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ خَفَّفَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَجَوَّزَ ، وَإِذَا صَلَّى فِي بَيْتِهِ أَطَالَ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

وَالصَّلاَة ، فَقُلْتُ لَهُ ، فَقَالَ :إِنَّا أَئِمَّةٌ يُقْتَدَى بِنَا.

(۴۶۹۹) حضرت مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ میرے والد جب مسجد میں نماز پڑھتے تو رکوع اور سجدہ کو مختصر رکھتے اور ہلکی نماز پڑھتے اور جب گھر میں نماز پڑھتے تو نماز اور رکوع وسجود کو لمبا کرتے۔ میں نے اس بارے میں ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم وہ امام ہیں جن کی اقتداء کی جاتی ہے۔

(٤٧٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ صَلَّى صَلاَةً خَفِيفَةً ، فَقُلْتُ :أَنْتُمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَفُّ النَّاسِ صَلاَةً ، قَالَ :إِنَّا نُبَادِرُ هَذَا الْوَسْوَاسَ.

(۴۷۰۰) حضرت ابو رجاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زبیر بن عوام کو دیکھا کہ انہوں نے انتہائی مختصر نماز پڑھائی۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ہو کر اتنی مختصر نماز پڑھتے ہیں؟! حضرت زبیر نے فرمایا کہ ہم ان وسوسوں کو دور کرنا چاہتے ہیں۔

(٤٧٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ نُسَير ، عَنْ خُلَيْد الثَّوْرِيِّ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ :احْذِفُوا هَذِهِ الصَّلاَة قَبْلَ وَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ. (عبدالرزاق ۳۷۲۸)

(۴۷۰۱) حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نماز (فرض) کو شیطانی وساوس کے آنے سے پہلے پورا کرلو۔

(٤٧٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّهُ عَلَّمَ رَجُلاً ، فَقَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ الصَّلاَة ، وَيُتِمّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

(۴۷۰۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آدمی نماز کو مختصر رکھے گا اور رکوع وسجود کو پوری طرح ادا کرے گا۔

(٤٧٠٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ يُصَلِّي خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : وَكَانَتْ صَلاَتُهُ نَحْوًا مِنْ صَلاَةِ قَيْسٍ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَيُجَوِّزُ ، قَالَ :فَقِيلَ لأَبِي هُرَيْرَةَ :هَكَذَا كَانَتْ صَلاَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَأَجْوَزُ. (ابویعلی ۶۴۲۲۔ حمیدی ۹۸۷)

(۴۷۰۳) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ ان کے والد (ابو خالد) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نماز حضرت قیس کی نماز کی طرح تھی، وہ رکوع وسجود تو پوری طرح کرتے تھے لیکن نماز کو مختصر رکھتے تھے۔ اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کی نماز ایسی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ ایسی تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ مختصر تھی۔

(٤٧٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ صَلَّى صَلاَةً تَجَوَّزَ فِيهَا ، فَقُلْتُ لَهُ :هَكَذَا كَانَتْ صَلاَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَأَجْوَزُ.

(۴۷۰۴) حضرت ابو خالد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو انتہائی مختصر نماز پڑھتے دیکھا، میں نے ان سے عرض کیا کہ کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی ہوا کرتی تھی؟ انہوں نے فرمایا ہاں، اس سے بھی زیادہ مختصر ہوتی تھی۔

(٤٧٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ وَمَاجَ النَّاسُ ، تَقَدَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَرَأَ بِأَقْصَرِ سُورَتَيْنِ فِي الْقُرْآنِ :﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ وَ ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾.

(۴۷۰۵) حضرت عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مار دیا گیا اور لوگ بکھر گئے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی، انہوں نے اس نماز میں قرآن مجید کی دو چھوٹی سورتوں سورۃ الکوثر اور سورۃ النصر کی تلاوت فرمائی۔

(٤٧٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلاَةَ ، وَيُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

(۴۷۰۶) حضرت ابراہیم نماز کو مختصر کرتے تھے لیکن رکوع وسجود پوری طرح کیا کرتے تھے۔

(٤٧٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :كَانُوا يُتِمُّونَ وَيُوجِزُونَ ، وَيُبَادِرُونَ الْوَسْوَسَةَ.

(۴۷۰۷) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ اسلاف نماز کو پوری طرح پڑھتے تھے لیکن مختصر رکھتے تھے اور اسے شیطانی وساوس سے بچاتے تھے۔

(٤٧٠٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَخَفِّ النَّاسِ صَلاَةً وَأَوْجَزَ.

(۴۷۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تمام لوگوں سے زیادہ مختصر اور خفیف تھی۔

(٤٧٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مُهَاجِرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْت الصَّلاَةَ فِي مَوْضِعٍ أَخَفَّ مِنْهَا فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَائِطَيْنِ ، يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ الأَعْظَمَ.

(۴۷۰۹) حضرت عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں جتنی مختصر نماز ان دونوں دیواروں کے درمیان یعنی کوفہ کی جامع مسجد میں دیکھی ہے اور کہیں نہیں دیکھی۔

(٤٧١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :كُنَّ النِّسَاءُ إِذَا مَرَرْنَ عَلَى عبيدَةَ وَهُوَ يُصَلِّي ، قُلْنَ :خَفِّفُوا ، فَإِنَّهَا صَلاَةُ عبيدَةَ ، يَعْنِي مِنْ خِفَّتِهَا.

(۴۷۱۰) حضرت نعمان بن قیس کہتے ہیں کہ عورتیں جب حضرت عبیدہ کے پاس سے گذرتیں اور وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تو ایک دوسری سے کہتیں کہ مختصر نماز پڑھا کرو کیونکہ دیکھو حضرت عبیدہ کی نماز کتنی مختصر ہے۔

(۲۷۷) من كان يُخَفِّفُ الصَّلاَةَ لِبُكَاءِ الصَّبِيِّ يَسْمَعُهُ

جو حضرات بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز کو مختصر کر دیا کرتے تھے

(٤٧١١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي لأَكُونُ فِي الصَّلاَةِ فَأَسْمَعُ صَوْتَ الصَّبِيِّ يَبْكِي، فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلاَتِي مَخَافَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ.

(ترمذی ۳۷۶۔ احمد ۲۵۷)

(۴۷۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بعض اوقات میں نماز میں ہوتا ہوں اور مجھے کسی بچے کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہے تو میں اس کی ماں کی مشقت کے خوف سے نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

(٤٧١٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنِّي لأَكُونُ فِي الصَّلاَةِ فَأُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي الصَّلاَةِ، كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ. (بخاری ۷۰۷۔ ابوداؤد ۷۸۵۔ احمد ۳۰۵)

(۴۷۱۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات میں نماز میں ہوتا ہوں اور نماز کو لمبا کرنا چاہتا ہوں، پھر میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، کیونکہ مجھے اس کی ماں کی مشقت پسند نہیں۔

(٤٧١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حسين، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ خَلْفِي فَأُخَفِّفُ، شَفَقَةَ أَنْ أَفْتِنَ أُمَّهُ. (عبدالرزاق ۳۷۲۳)

(۴۷۱۳) حضرت علی بن حسین فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں بعض اوقات نماز میں اپنے پیچھے سے کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، کیونکہ مجھے اس کی ماں کی پریشانی کا ڈر ہوتا ہے۔

(٤٧١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ النَّهْدِيِّ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى بِسُورَةٍ نَحْوًا مِنْ سِتِّينَ آيَةً، فَسَمِعَ بُكَاءَ صَبِيٍّ، قَالَ: فَقَرَأَ فِي الثَّانِيَةِ بِثَلاَثِ آيَاتٍ. (ابوداؤد ۳۹۔ عبدالرزاق ۳۷۲۴)

(۴۷۱۴) حضرت ابن سابط فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز کی پہلی رکعت میں ساٹھ آیات کی تلاوت فرمائی، پھر آپ نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی تو دوسری رکعت میں صرف تین آیات کی تلاوت فرمائی۔

(٤٧١٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي هَارُونَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، فِيمَا نَعْلَمُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَنِّي لأَكُونُ فِي الصَّلاَةِ، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ، أَوَ قَالَ: أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ.

(عبدالرزاق ۳۷۲۱)

(۴۷۱۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بعض اوقات میں نماز میں ہوتا ہوں اور مجھے کسی بچے کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہے تو میں اس کی ماں کی مشقت کے خوف سے نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔

(۲۷۸) الرجل يفوتهُ وِترٌ مِنْ صَلاَةِ الإِمَام

اگر کسی آدمی کی امام کے ساتھ ایک رکعت چھوٹ جائے تو کیا وہ سجدہ سہو کرے گا؟

(٤٧١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ مَعَ الإِمَامِ وِتْرًا مِنْ صَلاَتِهِ ، قَالَ :يُصَلِّي مَا أَدْرَكَ ، وَلاَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۷۱۶) حضرت سعید بن میسب اس شخص کے بارے میں جس کی امام کے ساتھ ایک رکعت چھوٹ جائے فرماتے ہیں کہ وہ جتنی نماز ملے اسے ادا کرلے اور دو سجدے نہ کرے۔

(٤٧١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ :سُئِلَ يُونُسُ عَنِ الرَّجُلِ يُدْرِكُ مِنْ صَلاَةِ الْقَوْمِ رَكْعَةً ، أَوْ تَفُوتُهُ رَكْعَةٌ ؟ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ وَمُحَمَّدٌ لاَ يَرَيَانِ عَلَيْهِ سُجُودًا.

(۴۷۱۷) حضرت ابن علیہ کہتے ہیں کہ حضرت یونس سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس کی جماعت سے ایک رکعت چھوٹ جائے یا اسے ایک رکعت ملے، تو کیا وہ سجدۂ سہو کرے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن اور حضرت محمد ایسے شخص پر دو سجدوں کے وجوب کے قائل نہ تھے۔

(٤٧١٨) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ وَأَبَا سَعِيدٍ ، وَابْنَ عُمَرَ ؛ كَانُوا إِذَا فَاتَهُمْ وِتْرٌ مِنْ صَلاَةِ الإِمَامِ ، سَجَدُوا سَجْدَتَيْنِ.

(۴۷۱۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر، حضرت ابو سعید اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کی اگر جماعت سے ایک رکعت چھوٹ جاتی تو وہ دو سجدے کیا کرتے تھے۔

(٤٧١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، وَابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ قَالُوا :إِذَا فَاتَهُ بَعْضُ الصَّلاَةِ قَامَ فَقَضَى ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۷۱۹) حضرت ابو سعید، حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کی جماعت سے کچھ نماز رہ جائے تو وہ اسے پورا کرے اور دو سجدے کرے۔

(٤٧٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :إِذَا أَدْرَكَ الرَّجُلُ سَجْدَةً مِنْ صَلاَةِ الإِمَامِ سجدَ إِلَيْهَا أُخْرَى ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْ صَلاَتِهِ ، وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَتَيْنِ ، سَجَدَ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْ صَلاَتِهِ.

(۴۷۲۰) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو امام کے ساتھ ایک سجدہ ملے تو وہ اس کے ساتھ ایک اور سجدہ کرے۔ پھر امام کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو سجدے کرے۔ اگر وہ امام کے ساتھ دو سجدوں کو پالے تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو سجدے کرے۔

(٤٧٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ مِثْلَهُ.

(۴۷۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٤٧٢٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، وَمُجَاهِدٍ ؛ قَالُوا : إِذَا فَاتَكَ وِتْرٌ مِنْ صَلاَةِ الإِمَامِ ، فَاقْضِ مَا فَاتَكَ ، وَاسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ.

(۴۷۲۲) حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر جماعت سے تمہاری ایک رکعت فوت ہو جائے تو اس کی قضاء کرو اور بیٹھ کر دو سجدے کرو۔

(٤٧٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَسْجُدُ مَعَهُمْ ، وَلاَ يَسْجُدُ إِلَيْهَا أُخْرَى.

(۴۷۲۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ سجدہ کرے گا اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا سجدہ نہیں کرے گا۔

(٢٧٩) الرجل تفوتهُ الركعة مع الإمام

اگر کسی آدمی کی امام کے ساتھ سے کوئی رکعت فوت ہو جائے اور وہ اسے یاد نہ رہے، بعد میں یاد آئے تو کیا کرے؟

(٤٧٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ فَقَامَ فَتَطَوَّعَ ، ثُمَّ ذَكَرَ فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي فَاتَتْهُ ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۷۲۴) حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی امام کے ساتھ سے ایک رکعت چھوٹ گئی، انہوں نے کھڑے ہو کر نفل پڑھے، پھر انہیں وہ رکعت یاد آ گئی تو انہوں نے اسے ادا کیا اور دو سجدے کئے۔

(٤٧٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : يَقْطَعُ وَيُصَلِّي الرَّكْعَةَ ، قَالَ : وَأَظُنُّهُ ، قَالَ : وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ.

(۴۷۲۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کی امام کے ساتھ کوئی رکعت رہ گئی اور وہ اسے بھول کر نفلوں میں مشغول ہو گیا، جب اسے یاد آئے تو نفلوں کو توڑ کر اس رکعت کو ادا کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ بھی فرمایا کہ وہ دو سجدے کرے۔

(۴۷۲۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي رَجُلٍ فَاتَتْهُ مَعَ الإِمَامِ رَكْعَةٌ ، فَلَمَّا سَلَّمَ الإِمَامِ ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَدْرَكَ مَعَهُ أَوَّلَ الصَّلاَةِ فَقَامَ يَتَطَوَّعُ ، فَقَالَ الْحَسَنُ :إِذَا أَدْخَلَ تَطَوُّعًا فِي فَرِيضَةٍ فَسَدَتْ عَلَيْهِ صَلاَتُهُ.

(۴۷۲۶) حضرت حسن سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس کی امام کے ساتھ سے ایک رکعت فوت ہو جائے، جب امام سلام پھیرے تو وہ یہ خیال کرے کہ وہ شروع سے امام کے ساتھ شریک ہوا تھا، لہٰذا وہ سلام پھیر کر نفل پڑھنے لگے۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ جب اس نے نفل نماز کو فرض میں داخل کیا تو اس کی نماز ٹوٹ گئی۔

(۲۸۰) الصلاۃ فی الطَّاقِ

ذبح خانے میں نماز پڑھنے کا حکم ❶

(۴۷۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلاَةَ فِي الطَّاقِ.

(۴۷۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح خانے میں نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۴۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يَتَنَكَّبُ الطَّاقَ.

(۴۷۲۸) حضرت موسیٰ بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم دیکھا کہ کو ذبح خانے سے بچ کر چلا کرتے تھے۔

(۴۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَاد ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ كَعْبٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ المذبح فِي الْمَسْجِدِ.

(۴۷۲۹) حضرت کعب نے اس بات کو مکروہ خیال فرمایا کہ مسجدوں میں ذبح خانے بنائے جائیں۔

(۴۷۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ:حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ :لاَ تَتَّخِذُوا المذابح فِي الْمَسَاجِدِ.

(۴۷۳۰) حضرت سالم بن ابی جعد فرماتے ہیں کہ مسجدوں میں ذبح خانے مت بناؤ۔

(۴۷۳۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الصَّلاَةَ فِي الطَّاقِ.

(۴۷۳۱) حضرت ابراہیم نے ذبح خانے میں نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۴۷۳۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ بَدْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الصَّلاَةَ فِي الطَّاقِ.

(۴۷۳۲) حضرت حسن نے ذبح خانے میں نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

---

❶ اس موضوع کی تحقیق کے لئے امام سیوطی کا رسالہ ''اعلام الأریب بحدوث بدعۃ المحاریب'' ملاحظہ فرمائیے۔

(۴۷۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عُبيدَةُ ، عَنْ عُبيد بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ :إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُتَّخَذَ المذابح فِي الْمَسَاجِدِ ، يَعْنِي الطَّاقَاتِ.

(۴۷۳۳) حضرت عبید بن ابی جعد کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ ذبح خانے مسجدوں میں بنالئے جائیں گے۔

(۴۷۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَزَالُ هَذِهِ الأُمَّةُ ، أَوْ قَالَ :أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَتَّخِذُوا فِي مَسَاجِدِهِمْ مَذَابِحَ كَمَذَابِحِ النَّصَارَى.

(۴۷۳۴) حضرت موسیٰ جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت اس وقت تک بھلائی پر رہے گی جب تک اپنی مسجدوں میں عیسائیوں کی عبادت گاہوں جیسے ذبح خانے نہیں بناتی۔

(۴۷۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :اتَّقُوا هَذِهِ الْمَحَارِيبَ ، وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ لاَ يَقُومُ فِيهَا.

(۴۷۳۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ ان ذبح خانوں سے بچو۔ حضرت ابراہیم ذبح خانوں میں کھڑے نہ ہوتے تھے۔

(۴۷۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُتَّخَذَ الْمَذَابِحُ فِي الْمَسَاجِدِ.

(۴۷۳۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ ذبح خانے مسجدوں میں بنالئے جائیں گے۔

(۴۷۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا خَالِدٍ الْوَالِبِيَّ لاَ يَقُومُ فِي الطَّاقِ ، وَيَقُومُ قِبَلَ الطَّاقِ.

(۴۷۳۷) حضرت اسماعیل بن عبدالملک فرماتے ہیں کہ حضرت ابو خالد والبی ذبح خانے میں کھڑے نہ ہوتے تھے، بلکہ اس سے پہلے کھڑے ہوتے تھے۔

(۴۷۳۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ مَسْجِدَ أَبِي ذَرٍّ فَلَمْ أَرَ فِيهِ طَاقًا.

(۴۷۳۸) حضرت موسیٰ بن عبیدہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر کی مسجد دیکھی لیکن اس میں ذبح خانہ نہ تھا۔

(۲۸۱) من رخص الصَّلاَةَ فِي الطَّاقِ

جن حضرات نے ذبح خانوں میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے

(۴۷۳۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ:أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: كَانَ يُصَلِّي بِنَا فِي الطَّاقِ.

(۴۷۳۹) حضرت اسماعیل بن ابی خالد فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن ابی حازم ہمیں ذبح خانے میں نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(٤٧٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُصَلِّي فِي الطَّاقِ.

(۴۷۴۰) حضرت موسیٰ بن نافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو ذبح خانے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٤٧٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا نِفَاعَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سُوَيْد بْنَ غَفَلَةَ يُصَلِّي فِي الطَّاقِ.

(۴۷۴۱) حضرت نفاعہ بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ کو ذبح خانے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٤٧٤٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ أُمِّ عَمْرٍو الْمُرَادِيَّةِ ، قَالَتْ :رَأَيْت الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُصَلِّي فِي الطَّاقِ.

(۴۷۴۲) حضرت ام عمرو مرادیہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو ذبح خانے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٤٧٤٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ وِقَاءَ بْنِ إِيَاسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُصَلِّي فِي الطَّاقِ.

(۴۷۴۳) حضرت وقاء بن ایاس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو ذبح خانے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٤٧٤٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ قطن ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا رَجَاءٍ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ.

(۴۷۴۴) حضرت قطن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو رجاء کو ذبح خانے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٢٨٢) الرجل يمسح جَبْهَتَهُ فِي الصَّلاَة

جن حضرات کے نزدیک نماز میں پیشانی پر ہاتھ پھیرنا منع ہے

(٤٧٤٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلاَة ، فَلاَ تَمْسَحْ جَبْهَتَكَ ، وَلاَ تَنْفُخْ ، وَلاَ تُحَرِّكِ الْحَصْبَاءَ.

(۴۷۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو اپنی پیشانی پر ہاتھ نہ پھیرو، پھونک نہ مارو اور کنکریوں کو نہ ہلاؤ۔

(٤٧٤٦) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :هُوَ مِنَ الْجَفَاءِ.

(۴۷۴۶) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا بے دینی کی علامت ہے۔

(٤٧٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ :كَانَ يُقَالُ ، أَرْبَعٌ مِنَ الْجَفَاءِ :أَنْ يَمْسَحَ جَبْهَتَه قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ، أَوْ يَبُولَ قَائِمًا ، أَوْ يَسْمَعَ الْمُنَادِيَ ، ثُمَّ لاَ يُجِيبُهُ ، أَوْ يَنْفُخَ فِي سُجُودِهِ.

(۴۷۴۷) حضرت ابن بریدہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ چار چیزیں بے دینی کی علامت ہیں: نماز پوری کرنے سے پہلے پیشانی پر ہاتھ پھیرنا، کھڑے ہو کر پیشاب کرنا، اذان کی آواز سن کر اس کا جواب نہ دینا اور سجدے میں زمین پر پھونک مارنا۔

(٤٧٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ جَبْهَتَهُ فِي الصَّلاَةِ ، وَيَقُولُ :هُوَ مِنَ الْجَفَاءِ.

(۴۷۴۸) حضرت مکحول نماز میں پیشانی پر ہاتھ پھیرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ بے دینی کی علامت ہے۔

(٤٧٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمْسَحَ جَبْهَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ.

(۴۷۴۹) حضرت حسن نماز کا سلام پھیرنے سے پہلے پیشانی پر ہاتھ پھیرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٤٧٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَمْسَحُ جَبْهَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ، قَالَ :هُوَ جَفَاءٌ ، وَقَالَ الْحَكَمُ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۴۷۵۰) حضرت شعبی نماز پوری کرنے سے پہلے پیشانی پر ہاتھ پھیرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں اور حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٧٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :أَرْبَعٌ مِنَ الْجَفَاءِ :أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ ، وَأَنْ يَمْسَحَ جَبْهَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ، أَوْ يَبُولَ قَائِمًا ، أَوْ يَسْمَعَ الْمُنَادِيَ ، ثُمَّ لاَ يُجِيبُهُ.

(۴۷۵۱) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں بے دینی کی علامت ہیں: بغیر سترہ کے نماز پڑھنا، نماز پوری کرنے سے پہلے پیشانی پر ہاتھ پھیرنا، کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اور اذان کی آواز سن کر اس کا جواب نہ دینا۔

(٢٨٣) من رَخَّصَ أَنْ يَمْسَحَ جَبْهَتَهُ

جن حضرات نے دورانِ نماز پیشانی پر ہاتھ پھیرنے کی اجازت دی ہے

(٤٧٥٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ ، يَعْنِي يَمْسَحُ جَبْهَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ.

(۴۷۵۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ نماز پوری کرنے سے پہلے پیشانی پر ہاتھ پھیرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٧٥٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي الْخنذقِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمًا عَنِ الرَّجُلِ يَمْسَحُ جَبْهَتَهُ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۴۷۵۳) حضرت مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے نماز پوری کرنے سے پہلے پیشانی پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٧٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۴۷۵۴) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ نماز پوری کرنے سے پہلے پیشانی پر ہاتھ پھیرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٧٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۴۷۵۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٤٧٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : رَأَيْتُه قَالَ بِثَوْبِهِ هَكَذَا ، فَمَسَحَ بِهِ جَبْهَتَهُ ، وَأَمَرَّ وَكِيعٌ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ.

(۴۷۵۶) حضرت یزید بن ابراہیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن سیرین کو نماز میں کپڑے سے اپنی پیشانی صاف کرتے دیکھا ہے اور حضرت وکیع نے اپنے ہاتھ کو اپنی پیشانی پر پھیرا۔

(٤٧٥٧) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ وَكِيعٍ ، أَوْ مِثْلِهِ.

(۴۷۵۷) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٨٤) في الرجل ينام خلف الإمام يَسْبِقُهُ الإمَام

ایک آدمی امام کے پیچھے سو جائے اور اس کی کچھ نماز رہ جائے تو وہ کیا کرے؟

(٤٧٥٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ خَلْفَ الإِمَامِ حَتَّى يَرْكَعَ الإِمَامُ وَيَسْجُدَ ، ثُمَّ يَنْتَبِهَ النَّائِمُ ، قَالاَ : يَتْبَعُ الإِمَامَ فَيصلي مَا سَبَقَهُ بِهِ.

(۴۷۵۸) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں جو امام کے پیچھے سو جائے اور امام رکوع اور سجدہ کرلے پھر یہ بیدار ہو فرماتے ہیں کہ وہ امام کے پیچھے جائے اور چھوٹی ہوئی نماز کو ادا کرے۔

(٢٨٥) في الرجل يَنْسَى الصَّلَوَاتِ جَمِيعًا

(۲۸۵) اگر کوئی شخص ساری نمازیں پڑھنا بھول جائے تو کیا کرے؟

(٤٧٥٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلَوَاتِ ، قَالَ : يَبْدَأُ بِالأُولَى فَالأُولَى.

(۴۷۵۹) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں جو ساری نمازیں پڑھنا بھول جائے فرماتے ہیں کہ وہ پہلی نمازیں پہلے ادا کرے۔

(٤٧٦٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا نَسِيَ الصَّلَوَاتِ فَلْيَبْدَأْ بِالأَوَّلِ فَالأَوَّلِ ، فَإِنْ خَافَ الْفَوْتَ يَبْدَأُ بِالَّتِي يَخَافُ فَوْتَهَا.

(۴۷۶۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نمازیں پڑھنی بھول جائے تو جو نماز پہلے ہے اسے پہلے ادا کرے۔ البتہ اگر کسی نماز کے قضاء ہونے کا اندیشہ ہو تو اسے پہلے ادا کرلے۔

(٤٧٦١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ :نِمْتُ عَنِ الظُّهْرِ ، وَالْعَصْرِ ، وَالْمَغْرِبِ ، وَالْعِشَاءِ ، فَأَتَيْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :ابْدَأْ بِالظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(۴۷۶۱) حضرت ابوراشد کہتے ہیں کہ میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں سویا رہا، پھر میں حضرت عبید بن عمیر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ پہلے ظہر پڑھو، پھر عصر، پھر مغرب، پھر عشاء۔

(٤٧٦٢) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي رَجُلٍ نَسِيَ صَلاَةً فَذَكَرَهَا عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى تِلْكَ الصَّلاَة ، قَالَ :إِنْ خَشِيَ أَنْ يُصَلِّيَ هَذِهِ الَّتِي كَانَ نَسِيَ فَيَذْهَبَ وَقْتُ تِلْكَ ، فَلْيَبْدَأْ بِالَّتِي يَخَافُ فَوْتَهَا.

(۴۷۶۲) حضرت سعید بن مسیب اس شخص کے بارے میں جو کوئی نماز بھی پڑھنا بھول گیا اور اسے غروب شمس کے وقت نماز یاد آئی اور اس نے اس وقت کی نماز بھی نہ پڑھی تھی، فرماتے ہیں کہ اگر اسے اندیشہ ہو کہ اگر وہ بھولی ہوئی نماز میں مصروف ہو گیا تو یہ وقت والی نماز نکل جائے گی تو پہلے اس کو ادا کرلے۔

(٤٧٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يَقْضِي الأَولَ فَالأَولَ.

(۴۷۶۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جو نماز پہلے ہے اسے پہلے قضاء کرے گا۔

(٤٧٦٤) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ فَرْوَةَ ، قَالَ :أَهْرَقْتُ الْمَاءَ فَنَسِيتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ ، فَصَلَّيْتُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ ، فَذَكَرْت أَنِّي صَلَّيْتُهَا عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ سَأَلْتُ عَطَاءً وَمُجَاهِدًا ، قَالَ جَعْفَرٌ :وَأَحْسِبُهُ ، قَالَ :وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، فَكُلُّهُمْ قَال لَهُ :تَوَضَّأْ وَأَعِدْ صَلاَتَكَ الآنَ، تَبْدَأُ بِالأَولِ فَالأَولِ.

(۴۷۶۴) حضرت حماد بن فروہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے استنجا کیا اور میں وضو کرنا بھول گیا۔ پھر میں نے ظہر، عصر اور مغرب کی نماز ادا کی۔ پھر مجھے یاد آیا کہ یہ نمازیں تو میں نے بغیر وضو کے پڑھی ہیں۔ میں نے اس بارے میں حضرت عطاء، حضرت مجاہد اور حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا تو سب نے فرمایا کہ وضو کرو اور ان سب نمازوں کو دوبارہ پڑھو اور جو نماز پہلے ہے اسے پہلے ادا کرو۔

(٤٧٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ مَوْلًى لأَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :دَخَلَ أَبُو بَكْرَةَ بُسْتَانًا ، فَطَافَ فِيهِ وَنَظَرَ إِلَيْهِ وَنَسِيَ صَلاَةَ الْعَصْرِ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ، فَلَمَّا ذَكَرَهَا تَوَضَّأَ وَجَلَسَ ، فَلَمَّا وَجَبَتْ قَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ.

(۴۷۶۵) حضرت ابو بکرہ کے ایک مولیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرہ ایک باغ میں داخل ہوئے، اس میں چکر لگایا اور اسے دیکھنے لگے۔ اس مصروفیت میں وہ عصر کی نماز بھول گئے، یہاں تک کہ جب سورج غروب ہونے لگا تو انہیں نماز یاد آئی، انہوں نے وضو کیا

اور بیٹھ گئے۔ جب سورج غروب ہوگیا تو انہوں نے پہلے عصر کی نماز پڑھی پھر مغرب کی۔

(٤٧٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ : سَعْدٌ ، قَالَ : صَلَّيْت فِي رَمَضَانَ مَعَ النَّاسِ ، ثُمَّ أَتَيْتُ بَيْتًا لأَهْلِي فَدَخَلْت فِيهِ فَنِمْت لَيْلَتِي وَيَوْمِي وَلَيْلَتِي حَتَّى الْغَدِ ، فَأَتَيْت ابْنَ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ ؟ قَالَ : فَصَنَعْتَ مَاذَا ؟ قَالَ : صَلَّيْت الظُّهْرَ ، قَالَ : أَحْسَنْت ، قَالَ : ثم مَاذَا ؟ قَالَ : صَلَّيْتُ الْعَصْرَ ، قَالَ : أَحْسَنْت ، قَالَ ، ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : صَلَّيْت الْمَغْرِبَ ، قَالَ أَحْسَنْت قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : صَلَّيْت الْعِشَاءَ ، قَالَ : أَحْسَنْت ، قَالَ ، ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : أَوْتَرْت ، قَالَ : مَا كُنْت تَصْنَعُ بِالْوِتْرِ ؟ قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : صَلَّيْت الصُّبْحَ ، قَالَ : أَحْسَنْت.

(۴۷۶۶) سعد نامی ایک آدمی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ماہِ رمضان میں میں نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر میں اپنے گھر والوں کے پاس آگیا۔ اور رات کو سویا، پھر اگلے دن بھی سویا رہا اور پھر اگلی رات بھی سویا رہا۔ پھر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے ساری بات عرض کی اور مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے ظہر کی نماز پڑھی۔ انہوں نے کہا تم نے اچھا کیا، پھر کیا کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے عصر کی نماز پڑھی۔ انہوں نے کہا کہ اچھا کیا، پھر کیا کیا؟ میں نے کہا میں نے مغرب کی نماز پڑھی۔ انہوں نے کہا تم نے اچھا کیا، پھر کیا کیا؟ میں نے کہا میں نے عشاء کی نماز پڑھی۔ انہوں نے کہا تم نے اچھا کیا، پھر کیا کیا؟ میں نے کہا پھر میں نے وتر پڑھے۔ انہوں نے کہا کہ تمہیں وتر نہیں پڑھنے چاہئے تھے۔ پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا پھر میں نے صبح کی نماز پڑھی۔ انہوں نے کہا کہ تم نے اچھا کیا۔

(٢٨٦) مَا قَالُوا إِذَا نَامَ عَنْ صَلاَةِ الْعِشَاءِ فَيَسْتَيْقِظُ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

ایک آدمی عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سو جائے اور پھر طلوعِ فجر کے بعد اس کی آنکھ کھلے تو وہ پہلے کون سی نماز پڑھے

(٤٧٦٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، وَمَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : مَنْ نَامَ عَنْ صَلاَةِ الْعِشَاءِ فَاسْتَيْقَظَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ، قَالَ : يُصَلِّي الْفَجْرَ ، ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ.

(۴۷۶۷) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی آدمی عشاء کی نماز سے پہلے سو گیا اور پھر سورج طلوع ہونے کے بعد اس کی آنکھ کھلے تو وہ پہلے فجر کی نماز پڑھے اور پھر عشاء کی۔

(٤٧٦٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : يَبْدَأُ بِالْعِشَاءِ الَّتِي نَامَ عَنْهَا.

(۴۷۶۸) حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ وہ پہلے عشاء کی نماز پڑھے، جسے پڑھے بغیر وہ سو گیا تھا۔

(٤٧٦٩) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الْعَتَمَةَ ، أَوْ يَرْقُدُ عَنْهَا حَتَّى

يَكُونَ الصُّبْحُ ، فَقِيلَ لَهُ : فَإِنْ بَدَأَ بِالْعَتَمَةِ فَاتَتْهُ الصُّبْحُ ؟ قَالَ : فَلْيَبْدَأْ بِالْعَتَمَةِ وَإِنْ فَاتَتْهُ الصُّبْحُ.

(۴۷۶۹) حضرت عطاء اس شخص کے بارے میں جو عشاء کی نماز پڑھنا بھول گیا یا وہ صبح تک سویا رہا فرماتے ہیں کہ وہ پہلے عشاء کی نماز پڑھے گا۔ کسی نے پوچھا کہ اگر عشاء کی نماز پڑھنے کی صورت میں صبح کی نماز قضا ہو رہی ہو تو پھر کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ پھر بھی عشاء کی نماز پڑھے، خواہ اس کی فجر کی نماز قضاء ہو جائے۔

(۲۸۷) الرجل ينسى الصَّلاَة ، أَوْ يَنَامُ عَنهَا

اگر کوئی آدمی نماز پڑھنا بھول جائے یا نماز پڑھے بغیر سو جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۴۷۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ نَسِيَ صَلاَةً ، أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا. (بخاری ۵۹۷۔ مسلم ۳۱۴)

(۴۷۷۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا نماز پڑھے بغیر سو جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب اسے یاد آئے اس وقت پڑھ لے۔

(۴۷۷۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَلْقَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ ، فَذَكَرُوا أَنَّهُمْ نَزَلُوا دَهَاسًا مِنَ الأَرْضِ ، يَعْنِي بِالدَّهَاسِ : الرَّمْلَ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَكْلَؤُنَا ؟ فَقَالَ بِلاَلٌ : أَنَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذًا تَنَامُ ، قَالَ : فَنَامُوا حَتَّى طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ ، قَالَ : فَاسْتَيْقَظَ نَاسٌ فِيهِمْ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَفِيهِمْ عُمَرُ ، فَقُلْنَا : اهْضِبُوا ، يَعْنِي تَكَلَّمُوا ، قَالَ : فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : افْعَلُوا كَمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ ، قَالَ : فَفَعَلْنَا ، قَالَ : كَذَلِكَ لِمَنْ نَامَ ، أَوْ نَسِيَ. (ابو داؤد ۴۴۸۔ احمد ۱/ ۳۸۶)

(۴۷۷۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ سے واپس آ رہے تھے تو ہم نے ایک ریتلی زمین پر پڑاؤ ڈالا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیں کون جگائے گا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں جگاؤں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر ہم سو جاتے ہیں۔ چنانچہ سب لوگ سو گئے اور سوئے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ پھر کچھ لوگ اٹھے جن میں فلاں فلاں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ہم نے کہا کہ چلو بات کرو۔ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیدار ہوئے اور فرمایا کہ جس طرح تم کر رہے تھے کرتے رہو۔ چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کے وقت سو جائے یا بھول جائے اس کے لئے یہی حکم ہے۔

(۴۷۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : عَرَّسْنَا مَعَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى آذَتْنَا الشَّمْسُ ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ مِنكُمْ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ ، ثُمَّ لِيَتَنَحَّ عَنْ هَذَا الْمَنْزِلِ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى. (مسلم ۳۱۰۔ احمد ۲/ ۴۲۹)

(۴۷۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات کے آخری حصہ میں ہم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑاؤ ڈالا، صبح ہم میں سے کوئی بیدار نہ ہوا یہاں تک کہ سورج طلوع ہوگیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ ہر شخص اپنی سواری کو پکڑ کر اس جگہ سے نکل جائے۔ پھر آپ نے پانی منگوا کر وضو فرمایا اور دو سجدے کئے۔ پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی اور آپ نے نماز پڑھائی۔

(٤٧٧٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بن عَبَّاسٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرِهِ الَّذِي نَامُوا فِيهِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكُمْ كُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْكُمْ أَرْوَاحَكُمْ ، فَمَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ ، أَوْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ.

(ابو يعلى ٨٩٥۔ طبرانی ٢٦٨)

(۴۷۷۳) حضرت ابو جحیفہ کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سفر میں جس میں سب سوئے رہ گئے اور سورج طلوع ہوگیا تھا، فرمایا ''تم مردہ حالت میں تھے، اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر تمہاری روحوں کو واپس لوٹایا۔ جو نماز کے وقت سو جائے یا اسے نماز پڑھنا بھول جائے تو جب جاگے اور جب اسے یاد آئے اس وقت پڑھ لے۔

(٤٧٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا نَامَ الرَّجُلُ عَنْ صَلَاةٍ ، أَوْ نَسِيَ فَلْيُصَلِّ إِذَا اسْتَيْقَظَ ، أَوْ ذَكَرَ.

(۴۷۷۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نماز پڑھنا بھول جائے یا سو جائے تو جب یاد آئے اور جب بیدار ہو اس وقت پڑھ لے۔

(٤٧٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَسَمُرَةَ بْنَ جُنْدُب اخْتَلَفَا فِي الَّذِي يَنْسَى صَلَاتَهُ ، فَقَالَ عِمْرَانُ : يُصَلِّيهَا إِذَا ذَكَرَهَا ، وَقَالَ سَمُرَةُ : يُصَلِّيهَا إِذَا ذَكَرَ وَفِي وَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ.

(۴۷۷۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہوگیا جو نماز پڑھنا بھول جائے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب اسے یاد آئے اس وقت پڑھ لے اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب اسے یاد آئے اس وقت پڑھ لے یا اگلے دن اس کے وقت میں پڑھ لے۔

(٤٧٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ سَبْرَةَ بْنِ نَخَفٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : يُصَلِّي إِذَا ذَكَرَ.

(۴۷۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب اسے یاد آ جائے اس وقت پڑھ لے۔

(٤٧٧٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ :

يُصَلِّيهَا إِذَا ذَكَرَهَا ، وَيُصَلِّي مِثْلَهَا مِنَ الْغَدِ.

(۴۷۷۷) حضرت سعد فرماتے ہیں کہ جب اسے یاد آجائے اس وقت پڑھ لے اور اگلے دن اس کے وقت اسی جیسی نماز پڑھے۔

(٤٧٧٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَنْ نَامَ عَنْ صَلاَةٍ ، أَوْ نَسِيَهَا ، قَالَ : يُصَلِّي مَتَى ذَكَرَهَا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ، أَوْعِنْدَ غُرُوبِهَا ، ثُمَّ قَرَأَ : (أَقِمِ الصَّلاَةَ لِذِكْرِي) قَالَ : إذَا ذَكَرْتَهَا فَصَلِّهَا فِي أَيِّ سَاعَةٍ كُنْتَ.

(۴۷۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا نماز کے وقت سو یا رہ جائے تو طلوع شمس یا غروب شمس کے وقت اسے جب بھی یاد آجائے اس وقت پڑھ لے۔ پھر انہوں نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ لِذِكْرِي﴾ پھر فرمایا کہ جب تمہیں یاد آجائے اس وقت پڑھ لو خواہ وہ کوئی بھی وقت ہو۔

(٤٧٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ) ، عَنْ أَبِي مَلِيحٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ؛ فِي الصَّلاَةِ تُنْسَى ؟ قَالاَ : يُصَلِّيهَا إذَا ذَكَرَهَا.

(۴۷۷۹) حضرت ابو ذر اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما اس شخص کے بارے میں جو نماز پڑھنا بھول جائے فرماتے ہیں کہ جب اسے یاد آجائے اس وقت پڑھ لے۔

(٤٧٨٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ جَرَادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : مَا كَانَ لَكَ أَحَدٌ يُهِبُّكَ ؟ صَلِّهَا لِذِكْرِي.

(۴۷۸۰) حضرت ابو عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ تمہیں جگانے والا کوئی نہ تھا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری یاد کے لئے نماز پڑھو۔

(٤٧٨١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ لِذِكْرِي﴾ أَيْ : صَلِّهَا إذَا ذَكَرْتَهَا وَقَدْ نَسِيتَهَا.

(۴۷۸۱) حضرت شعبی اور حضرت ابراہیم اس آیت ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ لِذِكْرِي﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم نماز پڑھنا بھول جاؤ تو جب یاد آجائے اس وقت پڑھ لو۔

(٤٧٨٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ نَافِعًا عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ صَلاَةَ الْعَصْرِ حَتَّى اصْفَارَّتِ الشَّمْسُ ؟ قَالَ : يُصَلِّيهَا لَيْسَتْ كَشَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ.

(۴۷۸۲) حضرت صخر بن جویریہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو عصر کی نماز پڑھنا بھول جائے اور سورج زرد پڑ جائے تو اب وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اسے ادا کرلے، نماز جیسی کوئی چیز نہیں۔

(٤٧٨٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، قَالَ : يُصَلِّيهَا إذَا ذَكَرَهَا.

(۴۷۸۳) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جب یاد آئے اس وقت پڑھ لے۔

(٤٧٨٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنْ صَلاَةِ الْعِشَاءِ حَتَّى تَبْزُغَ الشَّمْسُ ، قَالَ : يُصَلِّي.

(۴۷۸۴) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں جو عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو جائے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے فرماتے ہیں کہ وہ اسے اس وقت ادا کرلے۔

(٤٧٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَنْ صَلاَةِ الْفَجْرِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ : تَزَحْزَحُوا عَنِ الْمَكَانِ الَّذِي أَصَابَتْكُمْ فِيهِ الْغَفْلَةُ ، فَصَلَّى ثُمَّ قَالَ : ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ لِذِكْرِي﴾.

(۴۷۸۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ فجر کی نماز کے وقت سو گئے ، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ اس جگہ کو چھوڑ دو جس میں تم پر غفلت طاری ہوئی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی: ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ لِذِكْرِي﴾

(٢٨٨) مَنْ كَانَ يَقُولُ لاَ يُصَلِّيهَا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ بھولی ہوئی نماز کو اس وقت تک قضا نہ کرے جب تک سورج غروب یا طلوع نہ ہو جائے

(٤٧٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ بَعْضِ بَنِي أَبِي بَكْرَةَ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ نَامَ فِي دَالِيَةٍ لَهُمْ وَظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ، فَاسْتَيْقَظَ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ ، قَالَ : فَانْتَظَرَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ صَلَّى.

(۴۷۸۶) بنو ابی بکرہ کے ایک آدمی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرہ ہمارے ایک کمرے میں سو گئے۔ ہم سمجھے کہ انہوں نے عصر کی نماز پڑھ لی ہوگی ، وہ سورج کے غروب کے وقت بیدار ہوئے تو انہوں نے سورج کے غروب ہونے کا انتظار کیا پھر نماز پڑھی۔

(٤٧٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سَعْدِ بن إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : نِمْتُ عَنِ الْفَجْرِ حَتَّى طَلَعَ قَرْنُ الشَّمْسِ ، وَنَحْنُ خَارِفُونَ فِي مَالٍ لَنَا ، فَمِلْتُ إِلَى شَرَبَةٍ مِنَ النَّخْلِ أَتَوَضَّأُ ، قَالَ : فَبَصُرَ بِي أَبِي فَقَالَ : مَا شَأْنُكَ ؟ قُلْتُ : أُصَلِّي قَدْ تَوَضَّأْتُ ، فَدَعَانِي فَأَجْلَسَنِي إِلَى جَنْبِهِ ، فَلَمَّا أَنْ تَعَلَّتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ وَأَتَيْتُ الْمَسْجِدَ ، ضَرَبَنِي قَبْلَ أَنْ أَقُومَ إِلَى الصَّلاَةِ ، وَقَالَ : تَنْسَى ؟ صَلِّ الآنَ.

(۴۷۸۷) حضرت عبد الملک بن کعب فرماتے ہیں کہ میں فجر کی نماز کے وقت سو گیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ اس وقت ہم پھل چننے کے لئے اپنی ایک زمین میں تھے۔ میں کھجور کے ایک درخت کے پاس وضو کرنے کے لئے گیا تو میرے والد نے مجھے

دیکھ لیا اور فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ میں وضو کر کے نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے مجھے اپنے پاس بلا کر مجھے اپنے ساتھ بٹھالیا۔ جب سورج بلند ہو گیا اور سفید ہو گیا۔ تو انہوں نے میرے نماز شروع کرنے سے پہلے مجھے مارا اور فرمایا کیا تو بھول گیا تھا؟ اب نماز پڑھ۔

(٤٧٨٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ إِذَا نَسِيَ أَنْ يُصَلِّيَ صَلَاةً حَتَّى تَصْفَرَّ الشَّمْسُ ، قَالَ: يُصَلِّيهَا إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ ، وَقَالَ قَتَادَةُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۴۷۸۸) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی عصر کی نماز پڑھنا بھول جائے یہاں تک کہ سورج زرد پڑ جائے تو اسے سورج غروب ہونے کے بعد ادا کرے۔ حضرت قتادہ بھی یونہی فرمایا کرتے تھے۔

(٤٧٨٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ :سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، قَالَ :قُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا ، فَقَالَ :إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ ، فَمَنْ يُوقِظُنَا لِلصَّلَاةِ ؟ قَالَ :فَقَالَ بِلَالٌ :أَنَا ، يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :فَعَرَّسَ بِالْقَوْمِ وَاضْطَجَعُوا ، وَاسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ ، وَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ، فَقَالَ :يَا بِلَالُ ، أَيْنَ مَا قُلْتَ لَنَا ؟ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا ، قَالَ :فَقَالَ :إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ ، وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ ، قَالَ :ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَانْتَشَرُوا لِحَاجَتِهِمْ ، وَتَوَضَّؤُوا وَارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ ، فَصَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ. (بخاری ۵۹۵۔ ابوداؤد ۴۴۱)

(۴۷۸۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ رات کو ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر اس وقت ہم پڑاؤ ڈال لیں تو اچھا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے تم نماز کے وقت میں سوئے رہو گے۔ ہمیں نماز کے لئے کون جگائے گا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں جگاؤں گا۔ چنانچہ لوگوں نے پڑاؤ ڈالا اور سو گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری سے ٹیک لگائی اور ان پر نیند غالب آ گئی۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو سورج طلوع ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال! جو بات تم نے کہی تھی وہ کیا ہوئی؟ انہوں نے عرض کیا کہ جیسی نیند مجھے آج آئی اج سے پہلے کبھی نہیں آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری روحوں کو جب چاہتا ہے قبض کر لیتا ہے اور جب چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اپنی ضروریات کے لئے منتشر ہونے کا حکم دیا اور انہوں نے وضو کیا۔ جب سورج بلند ہو گیا تو آپ نے انہیں فجر کی نماز پڑھائی۔

(٤٧٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَيَقُولُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ

تَغِيبَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَأَنَا وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُ بَعْدُ ، فَنَزَلَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَ مَا صَلَّى الْعَصْرَ. (بخاری ۹۴۵۔ مسلم ۶۳۸)

(۴۷۹۰) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ غزوۂ خندق میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ قریشی سرداروں کو برا بھلا کہتے ہوئے آئے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ کے رسول! میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم! میں نے بھی ابھی تک نماز نہیں پڑھی۔ اس کے بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھی اور عصر کے بعد مغرب کی نماز ادا فرمائی۔

(۴۷۹۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، وَإِنَّا سَرَيْنَا اللَّيْلَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ ، وَلاَ وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ أَحْلَى مِنْهَا ، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلاَّ حَرُّ الشَّمْسِ ، فَجَعَلَ عُمَرُ يُكَبِّرُ ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَا النَّاسُ إِلَيْهِ مَا أَصَابَهُمْ ، فَقَالَ : لاَ ضَيْرَ ، قَالَ : فَارْتَحِلُوا فَسَارُوا غَيْرَ بَعِيدٍ ، ثُمَّ نَزَلَ فَنُودِيَ بِالصَّلاَةِ ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ.

(بخاری ۳۴۴۔ مسلم ۴۷۶)

(۴۷۹۱) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم نے رات کو سفر کیا، رات کے آخری حصہ میں ہم نے پڑاؤ ڈالا اور اس پڑاؤ سے زیادہ محبوب کوئی پڑاؤ مسافر کے لئے نہیں ہوتا۔ پھر ہم ایسا سوئے کہ سورج کی گرمی نے ہمیں بیدار کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس موقع پر تکبیر کہنے لگے۔ جب لوگ بیدار ہوئے تو انہوں نے اس واقعہ کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی پریشانی کی بات نہیں۔ یہاں سے چل پڑو۔ ابھی تھوڑا دور ہی گئے تھے کہ پھر قیام ہوا اور اذان دی گئی، اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(۲۸۹) الرجل يذكر صَلاَةً عَلَيْهِ وَهُوَ فِي أُخْرَى

اگر کوئی آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور دورانِ نماز اسے کوئی دوسری نماز یاد آجائے

(۴۷۹۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : إِذَا كُنْتَ فِي صَلاَةِ الْعَصْرِ ، فَذَكَرْتَ أَنَّكَ لَمْ تُصَلِّ الظُّهْرَ ، فَانْصَرِفْ فَصَلِّ الظُّهْرَ ، ثُمَّ صَلِّ الْعَصْرَ.

(۴۷۹۲) حضرت عامر اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب تم عصر کی نماز پڑھ رہے ہو اور تمہیں یاد آجائے کہ ابھی تم نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی تو نماز توڑ دو اور پہلے ظہر کی نماز پڑھو پھر عصر کی۔

(۴۷۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ نَسِيَ الظُّهْرَ ، ثُمَّ ذَكَرَهَا وَهُوَ فِي الْعَصْرِ ، قَالَ : يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ ، ثُمَّ يُصَلِّي الْعَصْرَ.

(۴۷۹۳) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں جو ظہر کی نماز پڑھنا بھول جائے اور اسے عصر کے وقت میں ظہر کی نماز یاد آئے تو وہ عصر کی نماز توڑ دے اور پہلے ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی۔

(٤٧٩٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ فِي حَدِيثِهِ :وَإِنْ ذَكَرَهَا بَعْدَ مَا صَلَّى الْعَصْرَ فَقَدْ مَضَتْ ، وَيُصَلِّي الظُّهْرَ.

(۴۷۹۴) حضرت مغیرہ اپنی روایت میں فرماتے ہیں کہ اگر اسے عصر کی نماز پڑھنے کے بعد یاد آیا تو عصر کی نماز ہوگئی اب وہ ظہر کی نماز پڑھ لے۔

(٤٧٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِنْ ذَكَرَ وَهُوَ فِي الصَّلاَة ، انْصَرَفَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ.

(۴۷۹۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو عصر کی نماز میں یاد آئے کہ اس نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی تو اس نماز کو توڑ دے اور پہلے ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی۔

(٤٧٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ ذَكَرَ صَلاَةً وَهُوَ فِي صَلاَةٍ ؟ قَالاَ :إِنْ ذَكَرَهَا قَبْلَ أَنْ يَتَشَهَّدَ ، أَوْ يَجْلِسَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ تَرَكَ هَذِهِ وَعَادَ إِلَى تِلْكَ ، وَإِنْ ذَكَرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ اعْتَدَّ بِهَذِهِ ، وَعَادَ إِلَى تِلْكَ.

(۴۷۹۶) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو ایک نماز پڑھ رہا ہو اور اسے دوسری نماز یاد آجائے۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ اگر اسے تشہد پڑھنے سے پہلے یا تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے یاد آئے تو وہ اس نماز کو چھوڑ دے اور پہلے اس نماز کو ادا کرے اور اگر تشہد کے بعد یاد آئے تو اس نماز کو شمار کرے اور دوسری نماز کی طرف لوٹ آئے۔

(٢٩٠) مَنْ قَالَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ (اگر ظہر کی نماز چھوٹ گئی ہو تو) پہلے عصر کی نماز پڑھے پھر ظہر کی

(٤٧٩٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُصَلِّي الْعَصْرَ ، فَإِذَا فَرَغَ صَلَّى الظُّهْرَ.

(۴۷۹۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ (اگر ظہر کی نماز چھوٹ گئی ہو تو) پہلے عصر کی نماز پڑھے پھر ظہر کی۔

(٤٧٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :إِذَا ذَكَرَ وَهُوَ فِي الْعَصْرِ أَنَّهُ لَمْ يُصَلِّ الظُّهْرَ ، فَإِنَّهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ ، ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ بَعْدُ.

(۴۷۹۸) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کو عصر کی نماز کے دوران یاد آئے کہ اس نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی تو پہلے عصر کی

نماز پڑھ لے پھر ظہر کی۔

(٤٧٩٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا ذَكَرْتَ وَأَنْتَ تُصَلِّي الْعَصْرَ أَنَّكَ لَمْ تُصَلِّ الظُّهْرَ ، مَضَيْتَ فِيهَا ، ثُمَّ صَلَّيْتَ الظُّهْرَ ، فَإِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ وَذَكَرْتَ أَنَّكَ لَمْ تُصَلِّ الظُّهْرَ فَصَلَّيْتَ أَجْزَأَتْكَ.

(۴۷۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تمہیں عصر کی نماز کے دوران یاد آئے کہ تم نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی تو عصر کی نماز پڑھتے رہو، اس کے بعد ظہر کی نماز پڑھو۔ جب تمہیں عصر کی نماز پڑھنے کے بعد یاد آئے کہ تم نے ظہر کی نماز نہیں پڑھی تو تمہاری عصر کی نماز ہوگئی۔

(٤٨٠٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، مِثْلَهُ.

(۴۸۰۰) حضرت حسن سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٢٩١) في الرجل يُصَلِّي بِالْقَوْمِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ

اگر امام کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور مقتدی کوئی دوسری نماز پڑھ رہے ہوں تو مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی

(٤٨٠١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ صَلَّى بِقَوْمٍ الظُّهْرَ وَهِيَ لَهُ الْعَصْرُ ، قَالَ : تَمَّتْ صَلاَتُهُ ، وَيُعِيدُ مَنْ خَلْفَهُ.

(۴۸۰۱) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں جو لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائے لیکن وہ اس کی عصر کی نماز ہو فرماتے ہیں کہ اس کی نماز ہو جائے گی لیکن مقتدی اپنی نماز کا اعادہ کریں گے۔

(٤٨٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : لاَ تُجْزِءُ صَلاَةٌ وَاحِدَةٌ عَنْ قَوْمَيْنِ شَتَّى.

(۴۸۰۲) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت دو مختلف نمازوں سے نہیں ہو سکتی۔

(٤٨٠٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَأَنَا أَرَى أَنَّهُمْ لَمْ يُصَلُّوا الظُّهْرَ ، فَقُمْتُ أَتَطَوَّعُ حَتَّى أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ، فَلَمَّا صَلَّوْا إِذَا هِيَ الْعَصْرُ ، فَقُمْتُ فَصَلَّيْتُ بِهِمُ الظُّهْرَ ، ثُمَّ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ ، ثُمَّ أَتَيْتُ الْحَسَنَ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَمَرَنِي بِمِثْلِ الَّذِي صَنَعْتُ.

(۴۸۰۳) حضرت عباد بن منصور کہتے ہیں کہ میں جامع مسجد حاضر ہوا، میں نے دیکھا کہ لوگوں نے ابھی ظہر کی نماز نہیں پڑھی ہے۔ میں ظہر کے انتظار میں نفل پڑھنے لگا اتنے میں جماعت کھڑی ہوگئی۔ جب انہوں نے نماز پڑھ لی تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ عصر کی نماز تھی۔ چنانچہ میں نے پھر اپنی ظہر کی نماز ادا کی۔ پھر عصر کی نماز پڑھی۔ پھر میں حضرت حسن کے پاس آیا اور ان سے اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مجھے اسی کا حکم دیا جو میں نے کیا تھا۔

(٤٨٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ ، قَالَ : انْتَهَيْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَلَمْ أُصَلِّ الْمَغْرِبَ ، فَأُقِيمَتِ الصَّلاَة فَصَلَّيْت مَعَهُمْ وَأَنَا أَرَى أَنَّهَا الْمَغْرِبُ ، فَإِذَا هِيَ الْعِشَاءُ ، فَقُمْت فَصَلَّيْت الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ صَلَّيْت الْعِشَاءَ ، ثُمَّ سَأَلْتُ ، فَأَمَرُونِي بِالَّذِي صَنَعْت.

(۴۸۰۴) حضرت کثیر بن افلح کہتے ہیں کہ میں مسجد پہنچا، میں نے ابھی تک مغرب کی نماز نہیں پڑھی تھی۔ اتنے میں جماعت کھڑی ہوگئی، میں نے مغرب کی نماز تصور کرتے ہوئے ان کے ساتھ نماز پڑھی لیکن مجھے پتہ چلا کہ وہ تو عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ میں نے پہلے مغرب کی نماز پڑھی اور پھر عشاء کی۔ پھر میں نے بزرگوں سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے مجھے اسی کا حکم دیا جو میں نے کیا تھا۔

(٤٨٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ دَخَلَ مَعَ قَوْمٍ فِي الظُّهْرِ ، وَهِيَ لَهُمُ الْعَصْرُ ؟ قَالَ : يَبْدَأُ بِالَّذِي بَدَأَ اللَّهُ بِهِ يُصَلِّي الظُّهْرَ ، ثُمَّ يُصَلِّي الْعَصْرَ.

(۴۸۰۵) حضرت زہری اس شخص کے بارے میں جو ظہر کی نماز سمجھ کر کسی جماعت میں شریک ہو لیکن وہ لوگ عصر کی نماز پڑھ رہے ہوں، فرماتے ہیں کہ وہ پہلے وہ نماز پڑھے گا جسے اللہ نے پہلے رکھا ہے یعنی ظہر کی پھر عصر کی نماز پڑھے گا۔

(٤٨٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ طَاوُوسٍ ، وَعَطَاءٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : يُجْزِئُهُ.

(۴۸۰۶) حضرت طاوس اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اس طرح بھی اس کی نماز ہو جائے گی۔

(٤٨٠٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ وَسَالِمًا ، وَالْقَاسِمَ ، وَعَطَاءً عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ مَعَ قَوْمٍ فِي الْعَصْرِ وَهُوَ يَرَى أَنَّهَا الظُّهْرُ ؟ قَالُوا : يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ ، وَيُجْزِءُ عَنْهُ الْعَصْرُ ، قَالَ : وَسَأَلْت عَامِرًا ، وَمُسْلِمَ بْنَ صُبَيْحٍ ، فَقَالاَ : يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ ، ثُمَّ يُصَلِّي الْعَصْرَ ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَهَا عِنْدَهُ قَبْلَ الْعَصْرِ ، فَلاَ تَكُونُ لَهُ الظُّهْرُ . وَقَالَ جَابِرٌ : عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(۴۸۰۷) حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر، حضرت سالم، حضرت قاسم اور حضرت عطاء سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو ظہر کی نماز سمجھتے ہوئے کسی جماعت میں داخل ہو لیکن وہ لوگ عصر کی نماز پڑھ رہے ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد ظہر کی نماز پڑھے گا البتہ اس کی عصر کی نماز ہو جائے گی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت عامر، حضرت مسلم بن صبیح سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ فارغ ہو کر پہلے ظہر کی نماز پڑھے گا پھر عصر کی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ظہر کو عصر سے پہلے فرض کیا ہے۔ لہٰذا ظہر کی نماز عصر کے بعد نہیں ہو سکتی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت حماد اور حضرت ابراہیم کی بھی یہی رائے ہے۔

(٤٨٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : فِي رَجُلٍ دَخَلَ مَعَ

قَوْمٍ فِي صَلاَةِ الْعَصْرِ ، وَهُوَ يَحْسَبُهُمْ فِي صَلاَةِ الظُّهْرِ ، فَإِذَا هُمْ فِي الْعَصْرِ ، قَالَ : يَسْتَقْبِلُ الصَّلاَتَيْنِ جَمِيعًا.

(۴۸۰۸) حضرت سعید بن میسب اور حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جو ظہر کی نماز سمجھتے ہوئے کسی جماعت میں شریک ہو اور لوگ عصر کی نماز پڑھ رہے ہوں، فرماتے ہیں کہ وہ دونوں نمازوں کو دوبارہ پڑھے گا۔

(۲۹۲) الرَّجلُ يَنْسى الصَّلوات فِي الْحَضَرِ ، فَيَذْكُرُهَا فِي السَّفَرِ

ایک آدمی حضر میں کچھ نمازیں پڑھنا بھول جائے اور اسے وہ سفر میں یاد آئیں تو وہ انہیں کیسے ادا کرے؟

(٤٨٠٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمُسَافِرِ إِذَا نَسِيَ صَلاَةً فَذَكَرَهَا فِي الْحَضَرِ : صَلَّى صَلاَةَ السَّفَرِ ، وَإِذَا نَسِيَ صَلاَةً فِي الْحَضَرِ فَذَكَرَهَا فِي السَّفَرِ ، فَلْيُصَلِّ صَلاَةَ الْحَضَرِ.

(۴۸۰۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی مسافر کو سفر میں کوئی نماز بھول گئی اور وہ اسے حضر میں یاد آئی تو وہ سفر کی نماز پڑھے گا اور اگر حضر میں کوئی نماز بھول گئی اور سفر میں یاد آئی تو وہ حضر کی نماز پڑھے گا۔

(٤٨١٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، وَعُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۴۸۱۰) حضرت ابراہیم بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(٤٨١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ أَبِي الْفَضْلِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا نَسِيَ صَلاَةً فِي الْحَضَرِ ، فَذَكَرَهَا فِي السَّفَرِ صَلَّى صَلاَةَ الْحَضَرِ ، وَإِذَا نَسِيَ صَلاَةً فِي السَّفَرِ فَذَكَرَهَا فِي الْحَضَرِ ، صَلَّى صَلاَةَ السَّفَرِ.

(۴۸۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو حضر میں کوئی نماز بھول گئی اور سفر میں یاد آئی تو وہ حضر کی نماز پڑھے گا۔ اور اگر سفر میں کوئی نماز بھول گئی اور وہ اسے حضر میں یاد آئی تو وہ سفر کی نماز پڑھے گا۔

(٤٨١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : يُصَلِّي الصَّلاَةَ الَّتِي نَسِيَهَا.

(۴۸۱۲) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ وہ وہی نماز پڑھے گا جو اسے بھولی تھی۔

(٤٨١٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : إِذَا نَسِيَ صَلاَةً فِي الْحَضَرِ فَذَكَرَهَا فِي السَّفَرِ صَلَّى أَرْبَعًا ، وَإِذَا نَسِيَ صَلاَةً فِي السَّفَرِ فَذَكَرَهَا فِي الْحَضَرِ ، صَلَّى صَلاَةَ سَفَرٍ.

(۴۸۱۳) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حضر میں کوئی نماز پڑھنا بھول گیا اور اسے سفر میں یاد آیا تو وہ چار رکعات پڑھے گا۔ اور اگر سفر میں کوئی نماز پڑھنا بھول گیا اور اسے حضر میں یاد آیا تو سفر کی نماز پڑھے گا۔

(۲۹۳) الرجل يَتَشَاغَلُ فِي الْحَرْبِ ، أَوْ نَحْوَهُ ، كَيْفَ يُصَلِّي ؟

اگر کوئی آدمی جنگ وغیرہ میں مشغولیت کی وجہ سے کوئی نماز نہ پڑھ سکا تو بعد میں اسے کیسے پڑھے گا؟

(٤٨١٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ ، حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ ، قَالَ : فَأَمَرَ بِلاَلاً فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ، فَصَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ. (ترمذی ۱۷۹۔ احمد ۱/ ۳۷۵)

(۴۸۱۴) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین نے غزوہ بدر میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں میں مصروف رکھا۔ جب رات کا کافی حصہ گذر گیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی پھر آپ نے پہلے ظہر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی پھر عصر کی نماز پڑھی، پھر اقامت کہی پھر مغرب کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی۔

(٤٨١٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ، حَتَّى كُفِينَا ذَلِكَ ، وَذَلِكَ قوله تعالى : ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِلاَلاً ، فَأَقَامَ الصَّلاَةَ ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ الْعَصْرَ ، فَصَلَّى الْعَصْرَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ الْمَغْرِبَ ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلاَّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ : ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً أَوْ رُكْبَانًا﴾.

(احمد ۳/ ۶۸۔ دارمی ۱۵۲۴)

(۴۸۱۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق میں ہم ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز نہ پڑھ سکے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے نماز کے لئے اقامت کہی، پھر ظہر کی نماز پڑھی جس طرح پہلے نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر عصر کے لئے اقامت کہی اور عصر کی نماز پڑھی جس طرح پہلے پڑھا کرتے تھے۔ پھر مغرب کی نماز پڑھی جس طرح پہلے پڑھا کرتے تھے۔ پھر عشاء کی نماز کے لئے اقامت کہی اور عشاء کی نماز اس طرح پڑھی جس طرح پہلے پڑھا کرتے تھے۔ یہ عمل اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾۔

(۲۹۴) الرجل ینام عَنْ حِزْبِہِ، أَیَّ سَاعَۃٍ یُسْتَحَبُّ أَنْ یَقْضِیَہُ ؟

اگر آدمی کا تلاوت قرآن کا وظیفہ چھوٹ جائے تو اسے کب ادا کرے؟

(۴۸۱۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عن سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِیمَ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَنْ فَاتَہُ شَیْءٌ مِنْ قِرَائَتِہِ بِاللَّیْلِ، فَصَلَّی مَا بَیْنَہُ وَبَیْنَ الظُّھْرِ، فَکَأَنَّمَا صَلَّی بِاللَّیْلِ.

(۴۸۱۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کا رات کو تلاوت کرنے کا معمول ہو اور نہ کر سکے تو ظہر سے پہلے پہلے کر لے، اس طرح گویا کہ اس نے رات کو یہ عمل کر لیا۔

(۴۸۱۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنِ الأَوْزَاعِیِّ، عَنْ عَبْدَۃَ، عَنْ أَبِی بَکْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ؛ أَنَّ رَجُلاً اسْتَأْذَنَ عَلَی عُمَرَ بِالْھَاجِرَۃِ، فَحَجَبَہُ طَوِیلاً، ثُمَّ أَذِنَ لَہُ، فَقَالَ: إِنِّی کُنْتُ نِمْتُ عَنْ حِزْبِی، فَکُنْتُ أَقْضِیہِ.

(۴۸۱۷) حضرت ابو بکر بن عمرو فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوپہر کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حاضری کی اجازت مانگی۔ انہوں نے کافی دیر تک اسے اجازت نہ دی۔ پھر اسے اجازت مل گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ میں رات کو قرآن مجید کا کچھ حصہ پڑھا کرتا تھا وہ آج رات نہ پڑھ سکا تو اسے اس وقت پڑھ رہا تھا۔

(۴۸۱۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ إِسْرَائِیلَ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِیِّ، عَنْ أَبِی عُبَیْدِ اللهِ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ: مَنْ فَاتَہُ شَیْءٌ مِنْ حِزْبِہِ، فَصَلاَۃُ ارْتِفَاعَ النَّھَارِ، فَکَأَنَّمَا صَلاَۃُ بِاللَّیْلِ.

(۴۸۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کا رات کی تلاوت کا کوئی وظیفہ چھوٹ جائے تو دن نکلنے کے بعد اسے پڑھنا ایسا ہی ہے جیسے رات کو پڑھنا۔

(۴۸۱۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ أَفْلَحَ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: کُنَّا نَأْتِی عَائِشَۃَ قَبْلَ صَلاَۃِ الْفَجْرِ فَأَتَیْنَاھَا ذَاتَ یَوْمٍ فَإِذَا ھِیَ تُصَلِّی، فَقَالَتْ: نِمْت عَنْ حِزْبِی فِی ھَذِہِ اللَّیْلَۃِ فَلَمْ أَکُنْ لأَدَعَہُ.

(۴۸۱۹) حضرت قاسم کہتے ہیں کہ ہم فجر (غالباً ظہر ہونا چاہئے) کی نماز سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے ایک دن ہم حاضر ہوئے تو وہ نماز پڑھ رہی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں آج رات اپنے وظیفے کی نماز نہ پڑھ سکی تو میں نے اسے چھوڑنا مناسب نہ سمجھا اس لئے اس وقت پڑھ رہی ہوں۔

(۴۸۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِی سَلَمَۃَ، قَالَ: مَنْ فَاتَہُ جُزْؤُہُ مِنَ اللَّیْلِ فَقَضَاہُ قَبْلَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَکَ.

(۴۸۲۰) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کا رات کو کوئی عمل فوت ہو جائے اور وہ سورج کے زوال سے پہلے اس کی قضا کر لے تو گویا اس نے اپنے عمل کو پا لیا۔

(۲۹۵) من کرہ الْفَتْحَ عَلَى الإِمَام

جن حضرات کے نزدیک امام کو لقمہ دینا مکروہ ہے

(۴۸۲۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :هُوَ كَلاَمٌ ، يَعْنِي الْفَتْحَ عَلَى الإِمَامِ.

(۴۸۲۱) حضرت علی اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام کو لقمہ دینا کلام ہے۔

(۴۸۲۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كان يَكْرَهُ أَنْ يَفْتَحَ عَلَى الإِمَامِ.

(۴۸۲۲) حضرت ابراہیم امام کو لقمہ دینے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۴۸۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؛ فِي تَلْقِينِ الإِمَامِ :إِنَّمَا هُوَ كَلاَمٌ يُلْقِيهِ إِلَيْهِ ، قَالَ :وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ :مَا أُبَالِي لَقَّنتهُ ، أَوْ قُلْتُ :يَا كَبِيرة.

(۴۸۲۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ امام کو لقمہ دینے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ کلام ہے۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک امام کو لقمہ دینا اور اپنی خادمہ کو یا کبیرہ کہہ کر بلانا برابر ہے۔

(۴۸۲۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ سَلَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً فَتَحَ عَلَى إِمَامِ شُرَيْحٍ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ لَهُ :اقْضِ صَلاَتَكَ.

(۴۸۲۴) حضرت سلم بن عطیہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے امام شریح کو دورانِ نماز لقمہ دیا، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی نماز دوبارہ پڑھو۔

(۴۸۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُلَقَّنَ الْقَارِئُ.

(۴۸۲۵) حضرت حمید بن عبد الرحمن اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ قاری کو لقمہ دیا جائے۔

(۴۸۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :مَنْ فَتَحَ عَلَى الإِمَامِ فَقَدْ تَكَلَّمَ.

(۴۸۲۶) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جس نے امام کو لقمہ دیا اس نے بات کرلی۔

(۴۸۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْفَتْحَ عَلَى الإِمَامِ.

(۴۸۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ امام کو لقمہ دینے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۲۹۶) من رخص فِي الْفَتْحِ عَلَى الإِمَام

جن حضرات کے نزدیک امام کو لقمہ دینے کی اجازت ہے

(۴۸۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ :أَتَيْتُ

الْمَقَامَ فَإِذَا رَجُلٌ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ يُصَلِّي فَقَرَأَ ، وَرَجُلٌ إِلَى جَنْبِهِ يَفْتَحُ عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ :مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا :عُثْمَانُ.

(۴۸۲۸) حضرت عبیدہ بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں مقامِ ابراہیم کے پاس آیا تو وہاں خوبصورت کپڑوں والے اور عمدہ خوشبو والے ایک صاحب کھڑے تھے اور نماز میں قرآن مجید کی تلاوت کررہے تھے۔ ان کے پاس کھڑا ایک آدمی انہیں لقمہ دے رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے یہ بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٤٨٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ :إِذَا اسْتَطْعَمَكَ الإِمَام فَأَطْعِمْهُ.

(۴۸۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر امام تم سے لقمہ طلب کرے تو اسے لقمہ دو۔

(٤٨٣٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ مَرْوَانُ يُلَقَّنُ فِي الصَّلاَة وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ.

(۴۸۳۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ مروان کو نماز میں لقمہ دیا جاتا تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی نماز میں لقمہ دیا جاتا تھا۔

(٤٨٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِتَلْقِينِ الإِمَام.

(۴۸۳۱) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین امام کو لقمہ دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٤٨٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عن هشام ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ :لُقِّنَ الإِمَام.

(۴۸۳۲) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ امام کو لقمہ دیا جائے گا۔

(٤٨٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ ابْنَ مُغَفَّلٍ أَمَرَ رَجُلاً يُلَقِّنُهُ إِذَا تَعَايَى.

(۴۸۳۳) حضرت محمد کہتے ہیں کہ حضرت ابن مغفل نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب وہ بھولیں تو انہیں لقمہ دے۔

(٤٨٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُسَاوِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي هِلاَلُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ ، قَالَ :كُنْتُ أَفْتَحُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ إِذَا تَعَايَى فِي الصَّلاَة ، فَقَالَ لِي يَوْمًا :أَمَا صَلَّيْتَ مَعَنَا ؟ قَالَ :فَقُلْتُ :لاَ ،قَالَ :قَدِ اسْتَنْكَرْتُ ذَلِكَ ، تَرَدَّدْت الْبَارِحَةَ فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَفْتَحُ عَلَيَّ ؟.

(۴۸۳۴) حضرت ہلال بن ابی حمید فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عکیم جب نماز میں بھولتے تو میں ان کو لقمہ دیا کرتا تھا۔ ایک دن انہوں نے مجھ سے کہا کہ کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تبھی تو رات کو مجھے بہت تکلیف ہوئی، مجھے ایک مقام پر شک ہوا لیکن مجھے لقمہ دینے والا کوئی نہ تھا؟!

(٤٨٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِتَلْقِينِ الإِمَام.

(۴۸۳۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ امام کو لقمہ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٨٣٦) حَدَّثَنَا معن بْنُ عِيسَى ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنَ رُومَانَ ، قَالَ : كُنْتُ أُصَلِّي إِلَى جَنْبِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، فَيَغْمِزُنِي فَأَفْتَحُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي.

(۴۸۳۶) حضرت یزید بن رومان فرماتے ہیں کہ میں حضرت نافع بن جبیر بن مطعم کے ساتھ پڑھا کرتا تھا، وہ کسی مقام پر بھولتے تو میں نماز میں انہیں لقمہ دیا کرتا تھا۔

(٤٨٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا ابْنُ عُمَرَ ، قَالَ : فَتَرَدَّدَ ، قَالَ : فَفَتَحْتُ عَلَيْهِ فَأَخَذَ عَنِّي.

(۴۸۳۷) حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی، ایک مقام پر انہیں تردد ہوا تو میں نے انہیں لقمہ دیا اور انہوں نے میرا لقمہ قبول فرمایا۔

(٢٩٧) الرجل يسلم عَلَيْهِ فِي الصَّلاَة

اگر کسی آدمی کو نماز میں سلام کیا جائے تو کیا حکم ہے؟

(٤٨٣٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عن أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَيَرُدُّ عَلَيْنَا ، قَبْلَ أَنْ نَأْتِيَ أَرْضَ الْحَبَشَةِ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ ، فَأَخَذَنِي مَا قَرُبَ ، وَمَا بَعُدَ ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا شَاءَ ، وَقَدْ أَحْدَثَ أَنْ لاَ تَكَلَّمُوا فِي الصَّلاَة. (ابو داؤد ۹۲۱۔ احمد ۱/ ۳۷۷)

(۴۸۳۸) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے ہم دورانِ نماز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے اور آپ ہمیں سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔ جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو میں نے دورانِ نماز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا لیکن آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے احکامات کو جب چاہتے ہیں لاگو فرماتے ہیں، اب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ تم نماز میں بات چیت نہ کرو۔

(٤٨٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عن جابر ، قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ ، فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَسَلَّمْت عَلَيْهِ ، فَلاَ يَرُدُّ عَلَيَّ السَّلاَمَ.

(ابو داؤد ۹۲۳۔ احمد ۳/ ۳۷۹)

(۴۸۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام سے بھیجا، جب میں واپس آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے سلام کیا لیکن آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔

(٤٨٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : السَّلاَمُ عَلَى الْمُصَلِّي عَجْز.

(۴۸۴۰) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ نمازی کو سلام کرنا بے وقوفی ہے۔

(٤٨٤١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، قَالَ :قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ :أَدْخُلُ عَلَى قَوْمٍ وَهُمْ يُصَلُّونَ فُرَادَى ، أَأُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ ؟ قَالَ :لاَ.

(۴۸۴۱) حضرت زکریا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے پوچھا کہ اگر میں کچھ لوگوں سے ملاقات کروں اور وہ اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں تو کیا میں انہیں سلام کروں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(٤٨٤٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَرُدُّ عَلَيْهِ فِي نَفْسِهِ.

(۴۸۴۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر نمازی کو کوئی سلام کرے تو وہ اپنے دل میں جواب دے۔

(٤٨٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ ، قَالَ :قُمْتُ إلَى جَنْبِ أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَسَلَّمْت عَلَيْهِ ، فَمَا رَدَّ عَلَيَّ.

(۴۸۴۳) بنو عامر کے ایک آدمی کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر کھڑا ہوا، وہ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔

(٤٨٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بن عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ بُسر بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَأَشَارَ إلَيْهِ بِيَدِهِ ، كَأَنَّهُ يَنْهَاهُ.

(۴۸۴۴) حضرت بسر بن سعید روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے آپ کو سلام کیا، آپ نے اسے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا جیسے اسے منع کر رہے ہوں۔

(٤٨٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلاَة قَبْلَ أَنْ نَخْرُجَ إلَى النَّجَاشِيِّ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا ، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْت عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ ، وَقَالَ :إنَّ فِي الصَّلاَة شُغْلاً. (بخاری ۱۱۹۹۔ ابو داؤد ۹۲۰)

(۴۸۴۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجاشی کے پاس جانے سے پہلے ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے تھے اور آپ ہمیں سلام کا جواب دیتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا لیکن آپ نے سلام کا جواب نہ دیا اور نماز مکمل کرنے کے بعد فرمایا کہ نماز کی اپنی ایک مصروفیت ہوتی ہے۔

(٢٩٨) مَنْ كَانَ يَرُدُّ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ وَبِرَأْسِهِ

جو حضرات ہاتھ یا سر سے سلام کا جواب دیا کرتے تھے

(٤٨٤٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سَأَلْتُ صُهَيْبًا ، كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ حَيْثُ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ. (ابو داؤد ۹۲۲۔ ترمذی ۳۶۷)

(۴۸۴۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص دورانِ نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا تو آپ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ ہاتھ سے اشارہ کیا کرتے تھے۔

(٤٨٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَلَّمْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ يُصَلِّي فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ ، فَأَخَذَ بِيَدِي.

(۴۸۴۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سلام کیا، اس وقت وہ خانہ کعبہ کے سامنے کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے جواب میں میرا ہاتھ پکڑ لیا۔

(٤٨٤٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَلَّمْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ ، وَبَسَطَ يَدَهُ إِلَيَّ وَصَافَحَنِي.

(۴۸۴۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سلام کیا، وہ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا اور اپنا ہاتھ میری طرف بڑھا کر مجھ سے مصافحہ فرمایا۔

(٤٨٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا سُلِّمَ عَلَيْك وَأَنْتَ فِي الصَّلاَةِ ، فَرُدَّ.

(۴۸۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں کوئی سلام کرے اور تم نماز پڑھ رہے ہو تو اس کے سلام کا جواب دو۔

(٤٨٥٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : مَا كُنْتُ لأُسَلِّمُ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي ، زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ : وَلَوْ سَلَّمَ عَلَيَّ لَرَدَدْت عَلَيْهِ.

(۴۸۵۰) حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں کسی نمازی کو سلام نہیں کروں گا۔ ابو معاویہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اگر کوئی مجھے نماز میں سلام کرے تو میں اس کے سلام کا جواب دوں گا۔

(٤٨٥١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا سُلِّمَ على أَحَدِكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ فَلْيُشِرْ بِيَدِهِ.

(۴۸۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر نماز میں تم میں سے کسی کو سلام کیا جائے تو ہاتھ سے اشارہ کرے۔

(٤٨٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ فِي الصَّلاَةِ ؟ قَالَ : يَرُدُّ بِشِقِّ رَأْسِهِ الأَيْمَنِ.

(۴۸۵۲) حضرت ابو مجلز سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کو نماز میں سلام کیا جائے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ سر کو دائیں طرف جھکا کر جواب دے۔

(٤٨٥٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي الصَّلاَةِ ، قَالَ :يَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلاَمَ إذَا انْصَرَفَ ، فَإِذَا ذَهَبَ اتَّبَعَهُ بِالسَّلاَمِ.

(۴۸۵۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو نماز میں سلام کیا جائے تو وہ فارغ ہونے کے بعد اس کے سلام کا جواب دے۔ اگر وہ جا چکا ہوتو اسے سلام کر بھجوائے۔

(٤٨٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ اللهِ مِنَ الْحَبَشَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَأَوْمَأَ ، وَأَشَارَ بِرَأْسِهِ.

(۴۸۵۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب حبشہ سے واپس آئے تو انہوں نے نماز کے دوران نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے سر کے اشارے سے انہیں سلام کا جواب دیا۔

(٤٨٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَصَافَحَهُ ، وَغَمَزَ يَدَهُ.

(۴۸۵۵) حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نماز میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سلام کیا تو انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کیا اور اس کا ہاتھ دبایا۔

(٤٨٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ :لاَ يَرُدُّ السَّلاَمَ حَتَّى يُصَلِّيَ ، فَإِنْ كَانَ قَرِيبًا رَدَّ عَلَيْهِ ، وَإِنْ كَانَ بَعِيدًا تَبِعَهُ بِالسَّلاَمِ.

(۴۸۵۶) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ نماز میں سلام کا جواب نہ دیا جائے گا بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اگر قریب ہوتو اس کے سلام کا جواب دے دے اور اگر دور ہوتو اسے سلام کرے۔

(٤٨٥٧) حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَاصِمٌ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ ؟ قَالَ :إذَا قَضَى الصَّلاَةَ أَتْبَعَهُ بِالسَّلاَمِ.

(۴۸۵۷) حضرت ابوالعالیہ سے پوچھا گیا کہ اگر کسی آدمی کو دورانِ نماز سلام کیا جائے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ نماز پوری کرنے کے بعد اسے سلام کرے۔

(٤٨٥٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ :أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْت عَلَيْهِ ، قَالَ :فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلاَمَ.

(احمد ۴/ ۲۶۳۔ ابو یعلی ۱۶۳۴)

(۴۸۵۸) حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے میرے سلام کا جواب دیا۔

(۳۹۹) من کرہ أَنْ یُشَبِّکَ الأَصَابِعَ فِی الصَّلاَۃِ فِی الْمَسْجِدِ

نماز میں اور مسجد میں انگلیوں کو چٹخانا مکروہ ہے

(٤٨٥٩) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنْ مَوْلًی لأَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ ؛ أَنَّہُ کَانَ مَعَ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ ، قَالَ : فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَرَأَی رَجُلاً جَالِسًا وَسَطَ الْمَسْجِدِ مُشَبِّکًا أَصَابِعَہُ یُحَدِّثُ نَفْسَہُ ، قَالَ : فَأَوْمَأَ إِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَفْطِنْ ، فَالْتَفَتَ إِلَی أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ ، فَقَالَ : إِذَا صَلَّی أَحَدُکُمْ فَلاَ یُشَبِّکَنَّ بَیْنَ أَصَابِعِهِ ، فَإِنَّ التَّشْبِیکَ مِنَ الشَّیْطَانِ ، وَإِنَّ أَحَدَکُمْ لاَ یَزَالُ فِی صَلاَۃٍ مَا دَامَ فِی الْمَسْجِدِ حَتَّی یَخْرُجَ مِنْہُ. (احمد ۳/ ۵۴)

(۴۸۵۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی کو دیکھا جو مسجد کے درمیان بیٹھا ہوا انگلیوں کو چٹخا رہا تھا اور اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا۔ آپ نے اشارے سے اسے منع کیا لیکن وہ نہ سمجھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنی انگلیوں کو نہ چٹخائے۔ کیونکہ انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا شیطان کی طرف سے ہے۔ تم اس وقت تک نماز میں ہوتے ہو جب تک مسجد میں ہوتے ہو۔

(٤٨٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ خُصَیْفَۃَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : إِذَا کَانَ أَحَدُکُمْ فِی الْمَسْجِدِ ، فَلاَ یُشَبِّکَنَّ أَصَابِعَہُ.

(۴۸۶۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہو تو اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل نہ کرے۔

(٤٨٦١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی سعید ، عن أبی ثُمَامَۃَ الْقَمَّاحِ ، قَالَ : لَقِیت کَعْبًا وَأَنَا بِالْبَلاَطِ قَدْ أَدْخَلْت بَعْضَ أَصَابِعِی فِی بَعْضٍ ، فَضَرَبَ یَدِی ضَرْبًا شَدِیدًا ، وَقَالَ : نُهِینَا أَنْ نُشَبِّکَ بَیْنَ أَصَابِعِنَا فِی الصَّلاَۃ ، قَالَ : قُلْتُ لَہُ : یَرْحَمُکَ اللَّہُ تَرَانِی فِی صَلاَۃٍ ؟ فَقَالَ : مَنْ تَوَضَّأَ فَعَمَدَ إِلَی الْمَسْجِدِ ، فَهُوَ فِی صَلاَۃٍ. (ابو داؤد ۵۶۳۔ احمد ۴/ ۲۴۱)

(۴۸۶۱) حضرت ابو ثمامہ قماح کہتے ہیں کہ مقام بلاط میں، میں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ملا، میں نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل کیا تو انہوں نے میرے ہاتھ پر زور سے مارا اور فرمایا کہ ہمیں نماز میں انگلیاں چٹخانے سے منع کیا گیا ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! آپ کیا مجھے نماز میں دیکھ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جو شخص وضو کر کے نماز کے ارادے سے

نکلتا ہے وہ نماز میں ہوتا ہے۔

(٤٨٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ ، قَالَ : كَانُوا يَنْهَوْنَ عَنْ تَشْبِيكِ الأَصَابِعِ ، يَعْنِي فِي الصَّلاَةِ.

(۴۸۶۲) حضرت نعمان بن ابی عیاش فرماتے ہیں کہ اسلاف نماز میں انگلیاں چٹخانے سے منع کرتے تھے۔

(٤٨٦٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُحِلٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُشَبِّكَ أَصَابِعَهُ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۸۶۳) حضرت ابراہیم نے نماز میں انگلیاں چٹخانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٣٠٠) من رخص فِي ذَلِكَ

جن حضرات نے نماز میں انگلیاں چٹخانے کی رخصت دی ہے

(٤٨٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُشَبِّكُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۸۶۴) حضرت نافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو نماز میں انگلیاں چٹخاتے دیکھا ہے۔

(٤٨٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَصْحَابُنَا ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُشَبِّكُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فِي الْمَسْجِدِ.

(۴۸۶۵) حضرت حسن نماز میں انگلیاں چٹخایا کرتے تھے۔

(٤٨٦٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُشَبِّكُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۸۶۶) حضرت اسماعیل بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ کو نماز میں انگلیاں چٹخاتے دیکھا ہے۔

(٣١٠) الرجل يريد أَنْ يَقُولَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَيَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اگر کوئی آدمی نماز میں سمع اللہ لمن حمدہ کے بجائے اللہ اکبر کہہ دے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(٤٨٦٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُولَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، قَالَ : يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

(۴۸۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی نماز میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بجائے اللّٰهُ أَكْبَرُ کہہ دے تو وہ اللہ سے مغفرت طلب کرے۔

(٤٨٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُولَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ،

فَقَالَ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، فَلاَ سَهْوَ عَلَيْهِ.

(۴۸۶۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی نماز میں سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بجائے اللَّهُ أَكْبَرُ کہہ دے تو اس پر سہو نہیں ہے۔

(۴۸۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَغَيْرِهِ ؛ فِي رَجُلٍ أَرَادَ أَنْ يَقُولَ :سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقَالَ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، قَالُوا :لَيْسَ عَلَيْهِ سَهْوٌ.

(۴۸۶۹) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی نماز میں سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بجائے اللَّهُ أَكْبَرُ کہہ دے تو اس پر سہو نہیں ہے۔

(۴۸۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، وَعَامِرٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالُوا :فِي رَجُلٍ أَرَادَ أَنْ يَقُولَ :سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقَالَ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، قَالُوا :لَيْسَ عَلَيْهِ سَهْوٌ.

(۴۸۷۰) حضرت محمد بن علی، حضرت عامر اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی نماز میں سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بجائے اللَّهُ أَكْبَرُ کہہ دے تو اس پر سہو نہیں ہے۔

(۴۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ تَكْبِيرَةً ؟ قَالَ :يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

(۴۸۷۱) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو ایک تکبیر بھول جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ سہو کے دو سجدے کرے گا۔

(۳۰۲) مَا قَالُوا إذَا صَلَّى الْمَغْرِبَ أَرْبَعًا

اگر کوئی آدمی مغرب کی چار رکعتیں پڑھ لے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۴۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَرْبَعًا ، قَالَ :يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

(۴۸۷۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی مغرب کی چار رکعتیں پڑھ لے تو وہ سہو کے دو سجدے کرے گا۔

(۴۸۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يُعِيدُ.

(۴۸۷۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ وہ دوبارہ نماز پڑھے گا۔

(۴۸۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :إذَا لَمْ يَجْلِسْ فِي الثَّالِثَةِ أَعَادَ.

(۴۸۷۴) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر وہ تیسری رکعت میں بیٹھا نہیں تھا تو دوبارہ نماز پڑھے گا۔

(۳۰۲) فی الصلاة إذَا أَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِی الإِقَامَةِ

جب مؤذن اقامت شروع کردے تو نفل نماز کا کیا حکم ہے؟

(٤٨٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : إذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَة فَلاَ صَلاَةَ إلاَّ الْمَكْتُوبَةُ. (مسلم ۴۹۳۔ ابو داؤد ۱۲۶۰)

(۴۸۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو صرف فرض نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

(٤٨٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَة فَلاَ صَلاَةَ إلاَّ الْمَكْتُوبَةُ. (مسلم ۴۹۳۔ ابو داؤد ۱۲۶۰)

(۴۸۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو صرف فرض نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

(٤٨٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يُصَلِّی عِنْدَ إقَامَةِ الْعَصْرِ ، قَالَ : يَسُرُّكَ أَنْ يُقَالَ : صَلَّى ابْنُ فُلاَنَةَ سِتًّا ، قَالَ : فَذَكَرْت ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ : كَانَتْ تُكْرَهُ الصَّلاَة مَعَ الإِقَامَةِ.

(۴۸۷۷) حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ عصر کی اقامت کے وقت نماز پڑھ رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تمہیں یہ سن کر خوشی ہوگی کہ فلانی کے بیٹے نے چھ رکعتیں پڑھی ہیں؟ حضرت فضیل کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا حضرت ابراہیم سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اقامت کے وقت نماز کو مکروہ خیال کیا جاتا تھا۔

(٤٨٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ الصَّلاَة إذَا أَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِی الإِقَامَةِ.

(۴۸۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف مؤذن کے اقامت شروع کر دینے کے بعد نماز کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٤٨٧٩) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : إذَا كَبَّرَ الْمُؤَذِّنُ بِالإِقَامَةِ فَلاَ تُصَلِّيَنَّ شَيْئًا حَتَّى تُصَلِّیَ الْمَكْتُوبَةَ.

(۴۸۷۹) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ جب مؤذن اقامت کے لئے اللہ اکبر کہہ دے تو فرض نماز کی ادائیگی تک کوئی نماز نہ پڑھو۔

(٤٨٨٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی فَرْوَةَ ، عَنْ أَبِی بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأَى رَجُلاً يُصَلِّی رَكْعَتَيْنِ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ فَانْتَهَرَهُ ، وَقَالَ : لاَ صَلاَةَ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ إلاَّ الصَّلاَة الَّتِی تُقَامُ لَهَا الصَّلاَة.

(۴۸۸۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا وہ مؤذن کی اقامت کے دوران دو رکعتیں

پڑھ رہا تھا۔ انہوں نے اسے ڈانٹا اور فرمایا کہ جب مؤذن اقامت کہے تو اس وقت سوائے اس نماز کے کوئی نماز نہیں ہوتی جس کے لئے اقامت کہی جارہی ہے۔

(٤٨٨١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إذَا كُنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَلاَ تَرْكَعْ.

(۴۸۸۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب تم مسجد میں ہو اور نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو رکوع نہ کرو۔

(٣٠٤) الرجل يدخل الْمَسْجِدَ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُمْ قَدْ صَلَّوُا الْفَرِيضَةَ ، فَيُصَلِّي

اگر کوئی آدمی مسجد میں آکر اپنی نماز پڑھ لے اور پھر اسی نماز کے لئے جماعت کھڑی ہو جائے تو وہ کیا کرے؟

(٤٨٨٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْفَرِيضَةِ وَحْدَهُ ، ثُمَّ تُقَامُ الصَّلاَةُ ، قَالَ :يُصَلِّي مَعَهُمْ وَلاَ يَعْتَدُّ بِهَا.

(۴۸۸۲) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی مسجد میں آکر اپنی فرض نماز اکیلے پڑھ لے اور پھر جماعت کھڑی ہو جائے تو وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اور اپنی نماز کو شمار نہ کرے۔

(٤٨٨٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ ، وَالْمُغِيرَةُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَأَخْبَرَنَا يُونُسُ ، وَمَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَحَجَّاجٌ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَشُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالُوا :يُسَلِّمُ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الإِمَامِ فِي صَلاَتِهِ.

(۴۸۸۳) حضرت شعبی، حضرت حسن، حضرت شعبہ اور حضرت حکم فرماتے ہیں کہ وہ اپنی نماز کا سلام پھیر دے اور امام کے ساتھ اس کی نماز میں داخل ہو جائے۔

(٤٨٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ :أَظُنُّهُ ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :يَقْطَعُهَا ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَهُمْ.

(۴۸۸۴) حضرت عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ اپنی نماز توڑ کر ان کی جماعت میں داخل ہو جائے۔

(٤٨٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُولُ :أَحَبُّ إلَيَّ أَنْ يَتَكَلَّمَ وَيَدْخُلَ مَعَهُمْ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۸۸۵) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ کلام کرے اور پھر ان کی جماعت میں داخل ہو جائے۔

(٤٨٨٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :إذَا دَخَلَ الرَّجُلُ فِي الْفَرِيضَةِ ، ثُمَّ فَجِئَتْهُ الإِقَامَةُ قَطَعَهَا ، وَكَانَتْ لَهُ نَافِلَةً وَدَخَلَ فِي الْفَرِيضَةِ.

(۴۸۸۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی فرض نماز شروع کرے اور اسی نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو وہ اپنی نماز توڑ دے، وہ اس کے لئے نفل بن جائے گی اور وہ ان کے ساتھ فرض نماز میں داخل ہو جائے۔

(۳۰۵) مَنْ قَالَ يُتِمُّ مَعَ الإِمَامِ مَا بَقِيَ ، وَيَجْعَلُ الْبَاقِيَ تَطَوُّعًا

جو حضرات اس صورت میں فرماتے ہیں کہ وہ باقی نماز کو امام کے ساتھ پورا کرے اور اس باقی نماز کو نفل بنالے

(٤٨٨٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيَرَى أَنَّهُمْ صَلَّوْا ، فَافْتَرَضَ الصَّلاَةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ فَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ، قَالَ : يَدْخُلُ مَعَ الإِمَامِ فِي صَلاَتِهِ ، فَإِذَا صَلَّى مَعَ الإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ ، ثُمَّ يَجْعَلُ الرَّكْعَتَيْنِ الأُخْرَيَيْنِ مَعَ الإِمَامِ تَطَوُّعًا.

(۴۸۸۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی مسجد میں آئے، وہ یہ سمجھے کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں، لہٰذا وہ فرض نماز پڑھنے کے لئے نیت باندھ لے، ابھی اس نے دو رکعتیں ہی مکمل کی تھیں کہ نماز کے لئے اقامت ہوگئی۔ اب وہ امام کے ساتھ اس کی نماز میں داخل ہو جائے، جب امام دو رکعتیں پڑھ لے (تو اس کی چار مکمل ہوگئیں) اب یہ سلام پھیر کر باقی نماز میں امام کے ساتھ شریک رہے اور امام کے ساتھ آخری دو رکعتوں کو نفل بنالے۔

(٤٨٨٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، أَنَّهُ قَالَ : كَمَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ.

(۴۸۸۸) حضرت حماد بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(۳۰۶) الرجل يكون قَائِمًا يُصَلِّي ، فَيَسْمَعُ الإِقَامَةَ وَقْتَ صَلَّى

اگر کوئی آدمی نفل نماز پڑھ رہا ہو اور دورانِ نماز اقامت کی آواز سن لے تو کیا کرے؟

(٤٨٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ قَائِمًا يُصَلِّي فَسَمِعَ الإِقَامَةَ فَلْيَقْطَعْ . وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : يُضِيفُ إِلَيْهَا أُخْرَى وَلاَ يَقْطَعُ.

(۴۸۸۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نفل نماز پڑھ رہا ہو اور دورانِ نماز اقامت کی آواز سن لے تو اپنی نماز توڑ دے۔
حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک رکعت کے ساتھ ایک اور ملائے اور اسے نہ توڑے۔

(٤٨٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : إِنْ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْ صَلاَتِكَ شَيْءٌ فَأَتِمَّهُ . وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقُولُ : اقْطَعْهَا.

(۴۸۹۰) حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم پر تمہاری نماز میں سے کچھ باقی رہ جائے تو اسے پورا کرلو۔ حضرت سعید بن جبیر

فرماتے ہیں کہ اپنی نماز کو توڑ دے۔

(۴۸۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا افْتَتَحْتَ الصَّلاَةَ تَطَوُّعًا وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَأَتِمَّ.

(۴۸۹۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی نفل نماز شروع کرے اور نماز کے لئے اقامت ہو جائے تو نفل نماز پوری کر لے۔

(۴۸۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، قَالَ :كُنْتُ إلَى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ معقل ، وَهُوَ يُصَلِّي وَيَقْرَأُ فِي سُورَةِ النُّورِ ، فَأَقَامَ الْمُؤَذِّنُ فَرَكَعَ وَسَجَدَ ، وَجَلَسَ فَتَشَهَّدَ ، ثُمَّ قَامَ مَعَ الإِمَامِ فَأَخَذَ مِنْ حَيْثُ انْتَهَى.

(۴۸۹۲) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن معقل کے ساتھ کھڑا تھا۔ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور نماز میں سورۃ النور کی تلاوت کر رہے تھے۔ اتنے میں مؤذن نے اقامت کہہ دی، انہوں نے رکوع کیا اور سجدہ کیا، پھر بیٹھ گئے اور تشہد پڑھی۔ پھر امام کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور وہاں سے شروع کیا جہاں تک پہنچے تھے۔

(۴۸۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ آدَمَ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ بَيَانَ ، قَالَ :كَانَ قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ يَؤُمُّنَا ، فَأَقَامَ الْمُؤَذِّنُ الصَّلاَةَ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَةً ، قَالَ :فَتَرَكَهَا ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِنَا.

(۴۸۹۳) حضرت بیان فرماتے ہیں کہ قیس بن ابی حازم ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دن انہوں نے ابھی ایک رکعت پڑھی تھی کہ مؤذن نے نماز کے لئے اقامت کہہ دی، انہوں نے اپنی نماز کو چھوڑ دیا اور آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔

(۴۸۹۴) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :إنْ كَبَّرْتَ بِالصَّلاَةِ تَطَوُّعًا قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ بِالإِقَامَةِ، فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

(۴۸۹۴) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ اگر تم اقامت سے پہلے نفل نماز کی تکبیر کہہ لو تو دو رکعتیں مکمل کر لو۔

(۴۸۹۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إذَا كُنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَلاَ تَرْكَعْ ، إلاَّ أَنْ تَكُونَ عَلَى وِتْرٍ فَتَشْفَعَ.

(۴۸۹۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب تم مسجد میں ہو اور نماز کے لئے اقامت ہو جائے تو رکوع نہ کرو۔ البتہ اگر تم نے طاق عدد میں رکعت پڑھی ہو تو اس کے ساتھ ایک اور ملا لو۔

(۳۰۷) الصلاة فی الْكَنَائِسِ وَالْبِيَعِ

عیسائیوں اور یہودیوں کی عبادت گاہوں میں نماز پڑھنے کا حکم

(۴۸۹۶) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ :كَتَبْتُ إلَى عُمَرَ مِنْ نَجْرَانَ :لَمْ يَجِدُوا مَكَانًا

أَنْظَفَ ، وَلاَ أَجْوَدَ مِنْ بِيْعَةٍ ؟ فَكَتَبَ : انْضَحُوهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَصَلُّوا فِيهَا.

(۴۸۹۶) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نجران سے خط لکھا گیا کہ وہاں لوگوں کے پاس نماز پڑھنے کے لئے گرجا گھر سے بہتر اور صاف جگہ کوئی نہیں۔ کیا وہاں نماز پڑھ لیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ اس جگہ کو پانی اور بیری سے صاف کر کے نماز پڑھ لو۔

(٤٨٩٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُمْ قَالُوا : لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِي الْبِيَعِ.

(۴۸۹۷) حضرت ابراہیم، حضرت حسن اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ گرجا گھروں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٨٩٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الصَّلاَةِ فِي الْكَنَائِسِ وَالْبِيَعِ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا.

(۴۸۹۸) حضرت حجاج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے گرجا گھر اور کلیسا میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٨٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَن جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِي الْكَنِيسَةِ وَالْبِيعَةِ.

(۴۸۹۹) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ عیسائیوں اور یہودیوں کی عبادت گاہوں میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

(٤٩٠٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِي الْكَنِيسَةِ.

(۴۹۰۰) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ یہودیوں کی عبادت گاہ میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

(٤٩٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۴۹۰۱) حضرت حسن نے غیر مسلموں کی عبادت گاہوں میں نماز پڑھنے کو مکروہ اور حضرت محمد نے جائز بتایا ہے۔

(٤٩٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلاَةَ فِي الْكَنِيسَةِ إِذَا كَانَ فِيهَا تَصَاوِيرُ.

(۴۹۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر گرجا میں تصاویر ہوں تو وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(٤٩٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَؤُمُّ النَّاسَ فَوْقَ كَنِيسَةٍ ، وَالنَّاسُ أَسْفَلَ مِنْهُ.

(۴۹۰۳) حضرت عثمان بن ابی ہند کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو ایک کلیسا پر کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھاتے دیکھا جبکہ لوگ آپ کے نیچے کھڑے تھے۔

(٤٩٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَؤُمُّ النَّاسَ فِي كَنِيسَةٍ بِالشَّامِ.

(۴۹۰۴) حضرت اسماعیل بن رافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو ملک شام میں ایک کلیسا میں نماز پڑھاتے دیکھا ہے۔

(٤٩٠٥) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ ، عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : خَرَجْنَا وَفْدًا إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بِأَرْضِنَا بِيعَةً لَنَا ، فَاسْتَوْهَبْنَاهُ فَضْلَ طَهُورِهِ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ تَمَضْمَضَ ، ثُمَّ جَعَلَهُ لَنَا فِي إدَاوَةٍ ، فَقَالَ : اخْرُجُوا بِهِ مَعَكُمْ ، فَإِذَا قَدِمْتُمْ بَلَدَكُمْ فَاكْسِرُوا بِيعَتَكُمْ ، وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِالْمَاءِ ، وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا. (احمد ۴/ ۲۳۔ ابن حبان ۱۶۰۲)

(۴۹۰۵) حضرت طلق بن علی کہتے ہیں کہ ہم ایک وفد کی صورت میں نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا کہ ہماری سرزمین میں ایک گرجا ہے۔ ہم نے اسے پاک کرنے کے لئے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی مانگا۔ آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا اور پھر کلی کی اور بچا ہوا پانی ہمارے ایک برتن میں رکھ کر فرمایا کہ اسے اپنے ساتھ لے جاؤ، جب تم اپنے علاقے میں پہنچو تو اپنے گرجے کو گرا دو اور اس جگہ یہ والا پانی چھڑ کو اور اس جگہ کو مسجد بنالو۔

(٤٩٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو فَضَالَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَزْهَرُ الْحَرَازِى ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى صَلَّى فِي كَنِيسَةٍ بِدِمَشْقَ ، يُقَالُ لَهَا : كَنِيسَةُ يُحَنَّا.

(۴۹۰۶) حضرت ازہر حرازی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ نے دمشق کے ایک گرجا میں نماز پڑھی، اسے یوحنا کا گرجا کہا جاتا تھا۔

(٣٠٨) فِي الرَّجُلِ يعتمد عَلَى الْحَائِطِ وَهُوَ يُصَلِّي

کیا آدمی نماز پڑھتے ہوئے دیوار سے سہارا لے سکتا ہے؟

(٤٩٠٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى الْحَائِطِ فِي صَلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ ، إلاَّ مِنْ عِلَّةٍ ، وَلَمْ يَرَ بِهِ فِي التَّطَوُّعِ بَأْسًا.

(۴۹۰۷) حضرت حسن اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ آدمی فرض نماز کے دوران بلا عذر دیوار سے سہارا لے۔ البتہ نفل میں ایسے کرنا جائز قرار دیتے تھے۔

(٤٩٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَسَانَدَ الرَّجُلُ عَلَى الْحَائِطِ فِي الصَّلاَةِ ، وَكَانَ يَكْرَهُ رَفْعَ رِجْلَيْهِ إلاَّ مِنْ عِلَّةٍ.

(۴۹۰۸) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ آدمی دیوار سے نماز میں سہارا لے، وہ بغیر عذر کے دونوں پاؤں کو اٹھانا بھی مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٤٩٠٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَرْفَعَ إحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى فِي الصَّلاَةِ ، وَيُسند إلَى جِدَارٍ إِلاَّ مِنْ عِلَّةٍ.

(۴۹۰۹) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ آدمی نماز میں ایک پاؤں اٹھائے اور اس بات کو بھی مکروہ خیال فرماتے تھے کہ بغیر عذر کے دیوار سے سہارا لے۔

(٤٩١٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ بِقَدْرِ ذَلِكَ.

(۴۹۱۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جتنا سہارا لے گا اس کے اجر میں اتنی ہی کمی ہوگی۔

(٤٩١١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فَيَتَوَكَّأُ عَلَى الْحَائِطِ ، قَالَ : يَنْقُصُ مِنْ صَلاَتِهِ بِقَدْرِ ذَلِكَ.

(۴۹۱۱) حضرت مجاہد اس شخص کے بارے میں جو نماز کے دوران کسی دیوار وغیرہ سے سہارا لے فرماتے ہیں کہ جتنا سہارا لے گا اس کی نماز میں اتنی ہی کمی ہوجائے گی۔

(٤٩١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَعْتَمِدَ عَلَى الْحَائِطِ.

(۴۹۱۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ نماز میں دیوار کا سہارا لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٩١٣) حَدَّثَنَا إسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى شَيْءٍ فِي الْفَرِيضَةِ إِلاَّ مِنْ عِلَّةٍ ، وَكَانَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا فِي التَّطَوُّعِ . وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَكْرَهُهُ فِي الْفَرِيضَةِ وَالتَّطَوُّعِ.

(۴۹۱۳) حضرت حسن اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ آدمی فرض نماز میں بلا عذر کسی چیز کا سہارا لے۔ البتہ فرض نماز میں وہ اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت ابن سیرین فرض اور نفل دونوں میں اسے مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٣٠٩) الرجل يريد السَّفَرَ ، مَنْ كَانَ يُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ قَبْلَ خُرُوجِهِ

سفر پر نکلنے سے پہلے نماز پڑھنا مستحب ہے

(٤٩١٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الْمُطْعِمِ بْنِ الْمِقْدَامِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا خَلَفَ عَبْدٌ عَلَى أَهْلِهِ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يَرْكَعُهُمَا عِنْدَهُمْ حِينَ يُرِيدُ سَفَرًا.

(۴۹۱۴) حضرت مطعم بن مقدام فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی اپنے گھر والوں کے پاس ان دو رکعات سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا جو وہ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے پڑھتا ہے۔

(٤٩١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ:إذَا خَرَجْت فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

(۴۹۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم سفر پر نکلنے لگو تو دو رکعت پڑھ لو۔

(٤٩١٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى.

(۴۹۱۶) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی سفر پر نکلنے کا ارادہ کرتے تو مسجد میں جا کر نماز پڑھتے۔

(٤٩١٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَارِثَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ صَلَّى حِينَ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى بَاجُمَيْرَا فِي الْحُجْرَةِ ضُحًى رَكْعَتَيْنِ ، وَصَلَّى مَعَهُ نَفَرٌ مِنْهُمَ الأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ.

(۴۹۱۷) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حارث بن ابی ربیعہ کو دیکھا کہ جب وہ باجمیرا کی طرف جانے لگے تو انہوں نے اپنے حجرے میں چاشت کے وقت دو رکعتیں پڑھیں۔ اور ان کے ساتھ ایک جماعت نے نماز پڑھی جن میں حضرت اسود بن یزید بھی تھے۔

(٣١٠) مَنْ قَالَ إِذَا قَدِمْتَ مِنْ سَفَرٍ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ

سفر سے واپس آ کر بھی نماز پڑھنی چاہئے

(٤٩١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خبيب ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِي : يَا جَابِرُ ، هَلْ صَلَّيْت ؟ قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

(۴۹۱۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر سے واپس آئے تو آپ نے مجھ سے پوچھا کہ اے جابر! کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر دو رکعتیں پڑھ لو۔

(٤٩١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

(۴۹۱۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب سفر سے واپس آتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٤٩٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا قَدِمْت فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

(۴۹۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم سفر سے واپس آؤ تو دو رکعت نماز پڑھ لو۔

(٤٩٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ بَشِيرٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ : مُوسَى ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ، فَصَلَّى فِي بَيْتِهِ رَكْعَتَيْنِ عَلَى طِنْفِسَةٍ.

(۴۹۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ سفر سے واپس آئے اور انہوں نے ایک دری کے اوپر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

(٤٩٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلاَّ نَهَارًا فِي الضُّحَى ، فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. (بخاری ۳۰۸۸۔ مسلم ۴۹۶)

(۴۹۲۲) حضرت کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دن کو چاشت کے وقت سفر سے واپس تشریف لایا کرتے تھے اور جب آپ واپس آتے تو سب سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۳۱۱) فی القوم ینسون الصَّلاَة، أَوْ يَنَامُونَ عَنْهَا

اگر کچھ لوگ سفر میں نماز پڑھنا بھول جائیں یا نماز کے وقت سوئے رہ جائیں تو وہ کیا کریں؟

(۴۹۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ عليه الصَّلاَة والسلام فِي سَفَرٍ ، فَعَرَّسَ بِأَصْحَابِهِ ، فَلَمْ يُوقِظْهُمْ مَعَ تَعْرِيسِهِمْ إِلاَّ الشَّمْسُ ، فَقَامَ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ ، فأذن وَأَقَامَ ، ثُمَّ صَلَّى ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ : مَا أُحِبُّ أَنَّ لَنَا الدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا بِصَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

(۴۹۲۳) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایک سفر میں تھے۔ آپ نے رات کے آخری حصہ میں پڑاؤ ڈالا اور نیند کے غلبے کی وجہ سے ایسی آنکھ لگی کہ سورج کی کرنوں نے آ کر جگایا۔ آپ نے مؤذن کو اذان کا حکم دیا، اس نے اذان دی، پھر اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔ حضرت مسروق کہتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طلوع شمس کی نماز ہمیں محبوب تھی کہ دنیا کی ساری چیزیں اس کے سامنے ہیچ نظر آتی تھیں۔

(۴۹۲۴) حَدَّثَنَا عبيدة بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَهُ. (احمد ۱/ ۲۵۹۔ ابو یعلی ۲۳۷۵)

(۴۹۲۴) حضرت ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۴۹۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ مَا جَازَ الْوَادِيَ ، ثُمَّ أَمَرَ بِلاَلاً فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ، ثُمَّ صَلَّى الْفَرِيضَةَ.

(۴۹۲۵) حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس وادی کو عبور کرنے کے بعد فجر کی دو سنتیں ادا فرمائیں۔ پھر حضرت بلال کو حکم دیا انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی پھر آپ نے فرض نماز ادا فرمائی۔

(۴۹۲۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُجْزِءُ الرَّجُلَ أَنْ يَقْضِيَ الصَّلواتِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ.

(۴۹۲۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ آدمی کئی نمازوں کو ایک اقامت کے ساتھ ادا کر سکتا ہے۔

(۴۹۲۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سَرَيْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوْ أمسستنا

الْأَرْضَ فَنِمْنَا وَرَعَتْ رِكَابُنَا ؟ قَالَ :فَمَنْ يَحْرُسُنَا ؟ قَالَ :قُلْتُ :أَنَا ، قَالَ :فَغَلَبَتْنِي عَيْنِي ، فَلَمْ يُوقِظْنَا إِلاَّ وَقْتَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، وَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ بِكَلاَمِنَا ، قَالَ :فَأَمَرَ بِلاَلاً فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ، فَصَلَّى بِنَا. (احمد ۱/ ۴۵۰۔ طبرانی ۱۰۳۴۹)

(۴۹۲۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا۔ ایک جگہ پہنچ کر ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر ہم کچھ دیر کے لیے پڑاؤ ڈال لیں تو ہم کچھ دیر سو جائیں گے اور ہماری سواریاں چر لیں گے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا پہرہ کون دے گا؟ میں نے کہا میں پہرہ دوں گا۔ لیکن مجھے نیند آ گئی اور ہم اس وقت سو کر اٹھے جب سورج طلوع ہو چکا تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہماری باتوں کی وجہ سے بیدار ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم دیا انہوں نے اذان اور اقامت کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔

(۳۱۲) فی عدد الآیِ فِی الصَّلاَۃ ، مَنْ لَمْ یَرَ بِہِ بَأْسًا

جن حضرات کے نزدیک نماز میں آیتیں گننا جائز ہے

(۴۹۲۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِعَدَدِ الآيِ فِي الصَّلاَةِ بَأْسًا.

(۴۹۲۸) حضرت ابراہیم نماز کے اندر آیتیں گننے کو جائز کہتے ہیں۔

(۴۹۲۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ مِثْلَهُ.

(۴۹۲۹) حضرت حسن بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(۴۹۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِعَدَدِ الآيِ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۹۳۰) حضرت یسیر بن عمرو نماز کے اندر آیتیں گننے کو جائز کہتے ہیں۔

(۴۹۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَعُدُّ الآيَ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۹۳۱) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ نماز کے اندر آیتیں گنا کرتے تھے۔

(۴۹۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :كَانَ يَحْيَى بْنُ وَثَّابٍ يَعُدُّ الآيَ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۹۳۲) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن وثاب نماز کے اندر آیتیں گنا کرتے تھے۔

(۴۹۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :رَأَيْتُ طَاوُوسًا وَنَافِعًا يَعُدَّانِ الآيَ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۹۳۳) حضرت طاوس اور حضرت نافع نماز کے اندر آیتیں گنا کرتے تھے۔

(۴۹۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَعُدُّ الآيَ بِشِمَالِهِ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۹۳۴) حضرت ابن سیرین نماز کے اندر بائیں ہاتھ سے آیتیں گنا کرتے تھے۔

(٤٩٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِعَدِّ الآيِ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۹۳۵) حضرت ابراہیم نماز کے اندر آیتیں گننے کو جائز کہتے ہیں۔

(٤٩٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَعُدُّ الآيَ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۹۳۶) حضرت سعید بن جبیر نماز کے اندر آیتیں گنا کرتے تھے۔

(٤٩٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعُدُّ الآيَ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۹۳۷) حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نماز کے اندر آیتیں گنا کرتے تھے۔

(٤٩٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَعُدُّ الآيَ فِي الصَّلاَةِ ، فَقُلْتُ لَهُ ؟ فَقَالَ : إِنَّهُ أَحْفَظُ.

(۴۹۳۸) حضرت اسماعیل بن عبدالملک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی ملیکہ کو نماز میں آیتیں گنتے دیکھا تو اس بارے میں ان سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ عمل زیادہ یاد رکھوانے والا ہے۔

(٤٩٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ طَاوُوسًا وَالْمُغِيرَةَ بْنَ حَكِيمٍ الصَّنْعَانِيَّ يَعُدَّانِ الآيَ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۹۳۹) حضرت طاوس اور حضرت مغیرہ بن حکیم نماز کے اندر آیتیں گنا کرتے تھے۔

(٤٩٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْقُرَيْعِيُّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُدَيْرٍ يَعُدُّ الآيَ فِي الصَّلاَةِ ، وَذَكَرَ أَنَّ أَبَا مِجْلَزٍ كَانَ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۴۹۴۰) حضرت عمران بن حدیر نماز کے اندر آیتیں گنا کرتے تھے۔ حضرت ابومجلز بھی اس کو جائز بتاتے تھے۔

(٤٩٤١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَعُدَّ الآيَ فِي الصَّلاَةِ إِذَا خَافَ النِّسْيَانَ.

(۴۹۴۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر بھول جانے کا اندیشہ ہو تو نماز کے اندر آیتیں گننا جائز ہے۔

(٤٩٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَعُدُّ الآيَ فِي الْعَصْرِ.

(۴۹۴۲) حضرت ربیع کہتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین عصر کی نماز کے اندر آیتیں گنا کرتے تھے۔

(٤٩٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِعَدِّ الآيِ فِي الْفَرِيضَةِ.

(۴۹۴۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ فرض نماز کے اندر آیتیں گننا جائز ہے۔

(٤٩٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشِيرٍ الْجَزَرِيُّ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِعَدِّ الآيِ فِي الصَّلاَةِ.

(۴۹۴۴) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نماز کے اندر آیتیں گننا جائز ہے۔

(٤٩٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَعُدُّ الآيَ فِي الصَّلاَةِ ، قَالَ : وَقَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ : هُوَ رَأْسُ الْعِبَادَةِ.

(۴۹۴۵) حضرت نافع بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی ملیکہ کو نماز میں آیتیں گنتے دیکھا ہے۔ حضرت یحییٰ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ یہ عبادت کی جان ہے۔

(٣١٣) من كرهه

جن حضرات کے نزدیک نماز میں آیتیں گننا مکروہ ہے

(٤٩٤٦) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : سَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، تَعُدُّ الآيَ فِي الصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ : مَا أَفْعَلُ ، قَالَ : وَأَنَا أَيْضًا مَا أَفْعَلُ.

(۴۹۴۶) حضرت عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز سے سوال کیا کہ کیا آپ نماز میں آیات گنتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو ایسا نہیں کرتا۔ حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ میں بھی ایسا نہیں کرتا۔

(٣١٤) في النوم فِي الْمَسْجِدِ

مسجد کے اندر سونے کا حکم

(٤٩٤٧) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ الْحَارِثِ بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ ؟ فَقَالَ : كَيْفَ تَسْأَلُونَ عَنْ هَذَا ، وَقَدْ كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ يَنَامُونَ فِيهِ وَيُصَلُّونَ فِيهِ.

(۴۹۴۷) حضرت حارث بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے سلیمان بن یسار سے مسجد میں سونے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم یہ سوال کیسے کرتے ہو حالانکہ اصحاب صفہ مسجد میں سویا کرتے تھے اور مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٤٩٤٨) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ.

(۴۹۴۸) حضرت یونس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین کو مسجد میں سوتے دیکھا ہے۔

(٤٩٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لَهُ مَسْجِدٌ يُصَلِّي فِيهِ ، وَيَنَامُ فِيهِ.

(۴۹۴۹) حضرت حسن کی ایک مسجد تھی جس میں سوتے بھی تھے اور نماز بھی پڑھتے تھے۔

(٤٩٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا وَنَحْنُ شَبَابٌ نَبِيتُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَقِيلُ. (ترمذی ۳۲۱۔ احمد ۲/ ۱۲)

(۴۹۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نوجوان تھے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں رات بھی گذارتے تھے اور دن کو بھی

سوتے تھے۔

(٤٩٥١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : إِنِّي نِمْتُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَاحْتَلَمْت ، فَقَالَ : أَمَّا أَنْ تَتَّخِذَهُ مَبِيتًا ، أَوْ مَقِيلاً فَلاَ ، وَأَمَّا أَنْ تَنَامَ تَسْتَرِيحَ ، أَوْ تَنْتَظِرَ حَاجَةً فَلاَ بَأْسَ.

(۴۹۵۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں بعض اوقات مسجد میں سوجاتا ہوں اور مجھے احتلام ہوجاتا ہے تو کیا مسجد میں سونا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مسجد کو رات گذارنے اور قیلولہ کرنے کی جگہ بنانا تو جائز نہیں۔ البتہ کچھ دیر کے لیے آرام کرنا یا کسی کام کا انتظار کرنا جائز ہے۔

(٤٩٥٢) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمْ كَرِهُوا النَّوْمَ فِي الْمَسْجِدِ.

(۴۹۵۲) حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد نے مسجد میں سونے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٤٩٥٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : أَتَكْرَهُ النَّوْمَ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ : بَلْ أُحِبُّهُ.

(۴۹۵۳) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا آپ مسجد میں سونے کو مکروہ قرار دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو اسے پسند کرتا ہوں۔

(٤٩٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ : نَهَانِي مُجَاهِدٌ عَنِ النَّوْمِ فِي الْمَسَاجِدِ.

(۴۹۵۴) حضرت ابوہیثم کہتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے مجھے مسجد میں سونے سے منع فرمایا۔

(٤٩٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ ، قَالَ : رَآنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَنَا نَائِمٌ فِي الْحِجْرِ فَأَيْقَظَنِي ، وَقَالَ : مِثْلُكَ يَنَامُ هَاهُنَا ؟.

(۴۹۵۵) حضرت ایمن بن نابل کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر نے مجھے مسجد میں سویا دیکھا تو جگادیا اور فرمایا کہ تجھ جیسا آدمی بھی یہاں پڑا سو رہا ہے؟

(٤٩٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَعُسُّ فِي الْمَسْجِدِ لَيْلاً ، فَلاَ يَدَعُ سَوَادًا إِلاَّ أَخْرَجَهُ ، إِلاَّ رَجُلاً يُصَلِّي.

(۴۹۵۶) حضرت ابوعمرو شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ایک رات دیکھا کہ وہ مسجد میں پہرہ دے رہے تھے۔ وہ جہاں کہیں کسی انسان کا سایہ دیکھتے اسے جاکر نکال دیتے البتہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا آپ نے اسے نہیں نکالا۔

(٤٩٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، فَأَحْتَلِمُ فِي اللَّيْلَةِ مِرَارًا ، فَسَأَلْت عَطَاءً ؟ فَقَالَ : نَمْ وَإِنِ احْتَلَمْتَ عَشْرَ مَرَّاتٍ.

(۴۹۵۷) حضرت مغیرہ بن زیاد کہتے ہیں کہ میں مسجد حرام میں سوجایا کرتا تھا اور وہاں مجھے ایک رات میں کئی مرتبہ احتلام

ہو جاتا تھا۔ میں نے اس بارے میں حضرت عطاء سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم مسجد میں سو جایا کرو خواہ تمہیں دس مرتبہ احتلام ہو جائے۔

(٤٩٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أمية ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ ؟ فَقَالَ : أَيْنَ كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ ؟ يَعْنِي يَنَامُونَ فِيهِ.

(۴۹۵۸) حضرت سعید بن مسیب سے مسجد میں سونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اہل صفہ کہاں رہتے تھے؟ یعنی وہ مسجد میں ہی سویا کرتے تھے۔

(٤٩٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ نِمْتُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَاحْتَلَمْتُ فِيهِ، فَسَأَلْت سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ؟ فَقَالَ : اذْهَبْ وَاغْتَسِلْ ، يَعْنِي ، وَلَمْ يَنْهَهُ.

(۴۹۵۹) حضرت ابن ابی نجیح کہتے ہیں کہ میں مسجد حرام میں سویا اور مجھے احتلام ہوگیا۔ میں نے اس بارے میں حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جا کر غسل کرلو۔ یعنی انہوں نے مجھے مسجد میں سونے سے منع نہیں کیا۔

(٣١٥) في الرجل يُصَلِّي مَعَ الرَّجُلِ يُقِيمُهُ عَنْ يَمِينِهِ

اگر ایک امام اور ایک مقتدی ہو تو امام مقتدی کو اپنے دائیں جانب کھڑا کرے

(٤٩٦٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ بِتُّ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِذُؤَابَةٍ كَانَتْ لِي ، أَوْ بِرَأْسِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ. (بخاری ۱۱۷۔ احمد ۱/ ۲۱۵)

(۴۹۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے یہاں تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ آپ نے مجھے میرے بالوں یا میرے سر سے پکڑ کر مجھے دائیں طرف کھڑا کر دیا۔

(٤٩٦١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ. (مسلم ۲۶۹۔ احمد ۳/ ۱۹۴)

(۴۹۶۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپ نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کیا۔

(٤٩٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : صَلَّيْت مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ. (ابن ماجه ۹۷۳۔ احمد ۳/ ۳۲۶)

(۴۹۶۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کیا۔

(٤٩٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَتَيْتُ عُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهِ ، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

(۴۹۶۳) حضرت عبید اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں ان کے بائیں طرف کھڑا ہوا تو انہوں نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا۔

(٤٩٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :صَلَّيْتُ مَعَهُ فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

(۴۹۶۴) حضرت ثابت کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی انہوں نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کیا۔

(٤٩٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَر ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَامَ رَجُلٌ يُصَلِّي عَنْ يَسَارِهِ ، فَحَوَّلَهُ عن يَمِينِهِ.

(۴۹۶۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا تھا، انہوں نے اسے اپنے دائیں طرف لا کھڑا کیا۔

(٤٩٦٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إذَا صَلَّى مَعَهُ رَجُلٌ ، أَقَامَهُ عَنْ يَمِينِهِ.

(۴۹۶۶) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھتا تو وہ اسے اپنے دائیں طرف کھڑا کرتے۔

(٤٩٦٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ ، دَخَلْتُ مَعَ مَكْحُولٍ مَسْجِدَ دِمَشْقَ وَقَدْ صَلَّى أَهْلُهُ ، فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّيْتُ بِصَلاَتِهِ.

(۴۹۶۷) حضرت عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ میں حضرت مکحول کے ساتھ دمشق کی مسجد میں داخل ہوا۔ وہاں کے لوگ نماز پڑھ چکے تھے، انہوں نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر کے نماز پڑھائی۔

(٤٩٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُقِيمُهُ عَنْ يَمِينِهِ.

(۴۹۶۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام اپنے ایک مقتدی کو اپنے دائیں طرف کھڑا کرے گا۔

(٤٩٦٩) حَدَّثَنا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ إذَا قَامَ مَعَهُ رَجُلٌ ، أَقَامَهُ عَنْ يَمِينِهِ.

(۴۹۶۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب اس کے ساتھ ایک آدمی ہو تو اسے اپنے دائیں جانب کھڑا کرے گا۔

(٤٩٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : جِئْتُ إلَى عُرْوَةَ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

(۴۹۷۰) حضرت ہشام کہتے ہیں کہ میں حضرت عروہ کے پاس آیا وہ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کیا۔

(٤٩٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَنْهُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ : يُقِيمُهُ عَنْ يَسَارِهِ.

(۴۹۷۱) حضرت حماد کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ اسے اپنے بائیں طرف کھڑا کرے گا۔

(٣١٦) مَا قَالُوا إذَا كَانُوا ثَلاَثَةً يَتَقَدَّمُ الإِمَامُ

جب مقتدی تین ہوں تو امام آگے بڑھ جائے

(٤٩٧٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ عَلْقَمَةُ وَالأَسْوَدُ عَلَى عَبْدِ اللهِ فَأَذِنَ لَهُمَا ، وَقَالَ : إنَّهُ سَيَكُونُ أُمَرَاءُ يَشْغَلُونَ عَنْ وَقْتِ الصَّلاَةِ ، فَصَلُّوهَا لِوَقْتِهَا ، ثُمَّ قَامَ فصلى بَيْنِي وَبَيْنَهُ ، وَقَالَ : هَكَذَا رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ.

(۴۹۷۲) حضرت عبدالرحمٰن بن اسود کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ اور حضرت اسود نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری کی اجازت مانگی۔ انہیں اجازت مل گئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو نمازوں کو ان کے وقت سے مؤخر کیا کریں گے، ایسے وقت میں تم نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنا۔ پھر وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے ہم دونوں کے درمیان نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی کرتے دیکھا ہے۔

(٤٩٧٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ رَفَعَهُ ، مِثْلَهُ.

(۴۹۷۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٤٩٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ : إذَا كَانُوا ثَلاَثَةً تَقَدَّمَهُمْ أَحَدُهُمْ وَتَأَخَّرَ اثْنَانِ.

(۴۹۷۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تین آدمی ہوں تو ایک آگے بڑھ جائے اور دو پیچھے کھڑے ہوں۔

(٤٩٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إذَا صَلَّى ثَالِثُ ثَلاَثَةٍ جَعَلَ اثْنَيْنِ خَلْفَهُ.

(۴۹۷۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب اپنے ساتھ دو آدمیوں کو جماعت کراتے تو انہیں اپنے پیچھا کھڑا کرتے۔

(٤٩٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى مَعَهُ الرَّجُلاَنِ خَلَفَهُمَا خَلْفَهُ.

(۴۹۷۶) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ جب اپنے ساتھ دو آدمیوں کو نماز پڑھاتے تو انہیں اپنے پیچھے کھڑا کرتے۔

(٤٩٧٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا كَانُوا ثَلاَثَةً تَقَدَّمَهُمْ أَحَدُهُمْ.

(۴۹۷۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک آگے بڑھ جائے۔

(٤٩٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :إِذَا كَانَ الْقَوْمُ ثَلاَثَةً سِوَى الإِمَام ، تَقَدَّمَهُمْ أَحَدُهُمْ.

(۴۹۷۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جب لوگ امام کے علاوہ تین ہوں تو ان میں سے ایک آگے بڑھ جائے۔

(٤٩٧٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :صَلَّيْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مَعَ مُجَاهِدٍ ، فَأَقَامَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ ، وَالآخَر عَنْ يَسَارِهِ ، وَقَالَ :هَكَذَا يَصْنَعُ الثَّلاَثَةُ.

(۴۹۷۹) حضرت عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے اور ایک اور آدمی نے حضرت مجاہد کے ساتھ نماز پڑھی۔ انہوں نے ہم میں سے ایک کو اپنے دائیں اور دوسرے کو اپنے بائیں طرف کھڑا کیا اور فرمایا کہ تین آدمیوں کو اس طرح نماز پڑھنی چاہئے۔

(٤٩٨٠) حَدَّثَنَا ابن عُيَيْنَةُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَتَيْتُ عُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّي بِالْهَاجِرَةِ ، فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ، فَجَاءَ يَرْفَأ فَتَأَخَّرْنَا فصرنا اثْنَيْنِ خَلْفَهُ.

(۴۹۸۰) حضرت عبید اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ میں ان کے بائیں طرف کھڑا ہوا تو انہوں نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کردیا۔ اتنی دیر میں یرفأ بھی ہماری نماز میں شامل ہوگئے تو ہم پیچھے ہوگئے اور ہم دونوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔

(٤٩٨١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ (ح) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، قَالُوا :إِذَا كَانُوا ثَلاَثَةً تَقَدَّمَهُمْ أَحَدُهُمْ وَصَلَّى اثْنَانِ خَلْفَهُ.

(۴۹۸۱) حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک آگے بڑھ جائے اور دو اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔

(٤٩٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :جِئْت إِلَى عُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ ، فَجَاءَ يَرْفَأُ فَجَعَلَنَا خَلْفَهُ.

(۴۹۸۲) حضرت عبید اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ (میں ان کے

بائیں طرف کھڑا ہوا تو) انہوں نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ اتنی دیر میں یرفأ بھی ہماری نماز میں شامل ہو گئے تو ہم پیچھے ہو گئے۔

(۴۹۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ خُوَارٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: إِذَا كَانُوا ثَلاَثَةً تَقَدَّمَهم أَحَدُهُمْ.

(۴۹۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک آگے بڑھ جائے۔

(۳۱۷) إذَا كَانَ الإِمَامِ وَرَجُلٌ وَامْرَأَةٌ، كَيْفَ يَصْنَعُونَ ؟

اگر ایک امام، ایک مرد اور ایک عورت ہو تو وہ کیسے نماز پڑھیں؟

(۴۹۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ وَامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ ، فَجَعَلَ أَنَسًا عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْأَةَ خَلْفَهُ.

(۴۹۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور ہمارے گھر کی ایک عورت کو نماز اس طرح پڑھائی کہ میں آپ کے دائیں طرف کھڑا ہوا اور عورت آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی۔

(۴۹۸۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسٍ فَقُمْتُ عَنْ يَمِينِهِ ، وَقَامَتْ أُمُّ وَلَدِهِ خَلْفَنَا.

(۴۹۸۵) حضرت ثابت کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، میں ان کے دائیں طرف کھڑا ہوا اور ان کی ایک ام ولد باندی ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی۔

(۴۹۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : جِئْتُ إِلَى عُرْوَةَ وَهُوَ يُصَلِّي وَخَلْفَهُ امْرَأَةٌ ، فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْأَةُ خَلْفَهُ.

(۴۹۸۶) حضرت ہشام کہتے ہیں کہ میں حضرت عروہ کے پاس آیا وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ان کے پیچھے ایک عورت تھی۔ انہوں نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کیا اور عورت ان کے پیچھے تھی۔

(۴۹۸۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا كَانَ الإِمَامِ مَعَهُ رَجُلٌ وَاحِدٌ وَامْرَأَةٌ ، فَلْيَقُومُوا مُتَوَاتِرِينَ.

(۴۹۸۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہو تو وہ آگے پیچھے کھڑے ہوں گے۔ یعنی عورت اس مقتدی مرد کے پیچھے ہوگی۔

(۳۱۸) المرأۃ تؤم النِّسَاءَ

جن حضرات کے نزدیک عورت عورتوں کی امامت کرسکتی ہے

(٤٩٨٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قَوْمِهِ اسْمُهَا حُجَيْرَةُ ، قَالَتْ أَمَّتْنَا أُمُّ سَلَمَةَ قَائِمَةً وَسَطَ النِّسَاءِ.

(۴۹۸۸) حضرت حجیرہ کہتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے درمیان کھڑی ہوکر ہماری امامت کرائی۔

(٤٩٨٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهَا رَأَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَؤُمُّ النِّسَاءَ ، تَقُومُ مَعَهُنَّ فِي صَفِّهِنَّ.

(۴۹۸۹) حضرت ام حسن کہتی ہیں کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو عورتوں کی امامت کرتے دیکھا ہے۔ وہ عورتوں کے ساتھ ان کی صف میں کھڑی ہوتی تھیں۔

(٤٩٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَؤُمُّ النِّسَاءَ فِي الْفَرِيضَةِ.

(۴۹۹۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرض نمازوں میں عورتوں کی امامت کرایا کرتی تھیں۔

(٤٩٩١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَؤُمُّ النِّسَاءَ ، تقوم مَعَهُنَّ فِي الصَّفِّ.

(۴۹۹۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرض نمازوں میں عورتوں کی امامت کرایا کرتی تھیں۔ اور صف میں ان کے درمیان کھڑی ہوتی تھیں۔

(٤٩٩٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَحُصَيْنٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : تَؤُمُّ الْمَرْأَةُ النِّسَاءَ فِي صَلاَةِ رَمَضَانَ ، تَقُومُ مَعَهُنَّ فِي صَفِّهِنَّ.

(۴۹۹۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ عورت رمضان میں عورتوں کی امامت کراسکتی ہے اور ان کے ساتھ ان کی صف میں کھڑی ہوگی۔

(٤٩٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَؤُمَّ الْمَرْأَةُ النِّسَاءَ ، تَقُومُ مَعَهُنَّ فِي الصَّفِّ.

(۴۹۹۳) حضرت حمید بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ عورت کا امامت کرانا جائز ہے اور وہ ان کے ساتھ صف میں کھڑی ہوگی۔

(۳۱۹) من کرہ أَنْ تَؤُمَّ الْمَرْأَةُ النِّسَاءَ

جن حضرات کے نزدیک عورت کا نماز پڑھانا مکروہ ہے

(٤٩٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مَوْلًى لِبَنِي هَاشِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ تَؤُمُّ الْمَرْأَةُ.

(۴۹۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت امامت نہیں کرائے گی۔

(٤٩٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ ، أَتَؤُمُّ الْمَرْأَةُ النِّسَاءَ ؟ فَقَالَ: لاَ أَعْلَمُ الْمَرْأَةَ تَؤُمُّ النِّسَاءَ.

(۴۹۹۵) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع کے نام ایک خط لکھا جس میں ان سے عورتوں کی امامت کا مسئلہ دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے علم کے مطابق عورت عورتوں کی امامت نہیں کرائے گی۔

(۳۲۰) مَنْ كَانَ يَقُولُ إِذَا كُنْتَ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَأَوْمِءْ إِيمَاءً

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر تم کیچڑ میں نماز پڑھ رہے ہو تو اشارے سے سجدہ کرلو

(٤٩٩٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عمرو ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُومِءُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ.

(۴۹۹۶) حضرت جابر بن زید کیچڑ میں نماز پڑھتے ہوئے اشارے سے سجدہ کیا کرتے تھے۔

(٤٩٩٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَ فِي مَاءٍ وَطِينٍ أَوْمَأَ إِيمَاءً.

(۴۹۹۷) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر تم کیچڑ میں نماز پڑھ رہے ہو تو اشارے سے سجدہ کرلو۔

(٤٩٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : الَّذِي فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ يُومِءُ إِيمَاءً.

(۴۹۹۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جو شخص کیچڑ میں نماز پڑھ رہا ہو وہ سجدہ اشارے سے کرے۔

(٤٩٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا كُنْتَ فِي مَاءٍ ، أَوْ سَبْخَةٍ ، فَأَوْمِءْ إِيمَاءً.

(۴۹۹۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر تم کیچڑ میں یا سیم زدہ زمین میں نماز پڑھ رہے ہو تو اشارے سے سجدہ کرلو۔

(٥٠٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ تُدْرِكُهُ الصَّلاَةُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ ، قَالَ : يُومِءُ إِيمَاءً ، وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ.

(۵۰۰۰) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کیچڑ میں نماز پڑھ رہا ہو تو اشارے سے سجدہ کرلے اور سجود کو رکوع سے زیادہ جھکا ہوا بنائے۔

(۵۰۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ. (بخاری ۶۶۹۔ مسلم ۸۲۶)

(۵۰۰۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کیچڑ میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

(۵۰۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَقْبَلْت مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مِنَ الْكُوفَةِ ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَطِطٍ وَقَدْ أَخَذَتْنَا السَّمَاءُ قَبْلَ ذَلِكَ ، وَالأَرْضُ ضَحْضَاحٌ ، فَصَلَّى أَنَسٌ وَهُوَ عَلَى حِمَارٍ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، وَأَوْمَأَ إِيمَاءً ، وَجَعَلَ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ.

(۵۰۰۲) حضرت انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک کے ساتھ کوفہ میں تھا۔ جب ہم مقام اُطط میں تھے تو ہمارے وہاں آنے سے پہلے بارش ہوگئی اور زمین پر کیچڑ ہوگیا۔ حضرت انس نے اپنی سواری پر سوار ہو کر قبلہ رخ نماز پڑھی اور سجدہ اشارے سے کیا۔ اور سجود کو رکوع سے زیادہ جھکا ہوا بنایا

(۵۰۰۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سَالِمٍ ، وَعَامِرٍ ، قَالاَ : إِذَا كُنْتَ فِي مَاءٍ وَطِينٍ لاَ تَجِدُ مَكَانًا تَسْجُدُ عَلَيْهِ ، فَأَوْمِئْ بِرَأْسِكَ إِيمَاءً.

(۵۰۰۳) حضرت سالم اور حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جب تم کسی کیچڑ والی جگہ ہو اور تمہیں سجدہ کرنے کی جگہ نہ ملے تو اشارے سے سجدہ کرلو۔

(۵۰۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ حُدَّان ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ وَقَعَ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَجَعَلَ يَرْكَعُ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ أَوْمَأَ ، فَقُلْتُ لَهُ ؟ فَقَالَ : يَا أَحْمَقُ ، أَتُرِيدُ أَنْ أُفْسِدَ ثِيَابِي؟

(۵۰۰۴) حدان کے ایک آدمی کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید کیچڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، وہ رکوع کرتے اور جب سجدہ کرنے لگتے تو سر سے اشارہ کرلیتے۔ میں نے اس پر سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اے بے وقوف! کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں اپنے کپڑے خراب کرلوں؟

(۲۳۱) فِي قَتْلِ الْعَقْرَبِ فِي الصَّلاَةِ

دورانِ نماز بچھو مارنے کا حکم

(۵۰۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ ضَمْضَمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلاَةِ ، الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ. (ابن ماجہ ۱۲۴۵۔ احمد ۲/ ۲۴۸)

(۵۰۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دو کالی چیزوں سانپ اور بچھو کو مارا۔

(٥٠٠٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : رَأَى نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يُصَلِّي جَالِسًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِمَ تُصَلِّي جَالِسًا ؟ فَقَالَ : إِنَّ عَقْرَبًا لَسَعَتْنِي ، قَالَ : فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ عَقْرَبًا ، وَإِنْ كَانَ فِي الصَّلاَةِ ، فَلْيَأْخُذْ نَعْلَهُ الْيُسْرَى ، فَلْيَقْتُلْهَا بِهَا.

(۵۰۰۶) حضرت سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو بیٹھ کر نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تم بیٹھ کر کیوں نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا کہ مجھے بچھو نے ڈس لیا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہیں نماز میں بچھو نظر آئے تو اپنی بائیں جوتی پکڑ کر اسے مار دو۔

(٥٠٠٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهَا وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

(۵۰۰۷) حضرت ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز میں بچھو کو مارا۔

(٥٠٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ؛ رَأَى ابْنُ عُمَرَ رِيشَةً وَهُوَ يُصَلِّي ، فَحَسِبَ أَنَّهَا عَقْرَبٌ ، فَضَرَبَهَا بِنَعْلِهِ.

(۵۰۰۸) حضرت عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نماز میں کوئی چیز چلتی ہوئی دیکھی اور اسے بچھو خیال کرتے ہوئے اسے جوتی سے مار ڈالا۔

(٥٠٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شعبة ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ؛ أَنَّهُ قَتَلَهَا وَهُوَ يُصَلِّي.

(۵۰۰۹) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو عالیہ نے دورانِ نماز بچھو کو مار ڈالا۔

(٥٠١٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِقَتْلِهَا وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

(۵۰۱۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ دورانِ نماز بچھو کو مارنا جائز ہے۔

(٥٠١١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ سَلْمِ بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَقْتُلُهَا وَهُوَ يُصَلِّي ، قَالَ : وَقَالَ قَتَادَةُ : إِذَا لَمْ تَعْرِضْ لَكَ فَلاَ تَقْتُلْهَا.

(۵۰۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ دورانِ نماز بچھو کو مارنا جائز ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ تمہاری طرف نہ آئے تو اسے مت مارو۔

(٥٠١٢) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : اقْتُلْهَا وَأَنْتَ فِي الصَّلاَةِ.

(۵۰۱۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نماز میں بچھو کو مار سکتے ہو۔

(٥٠١٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْعَقْرَبِ يَرَاهَا الرَّجُلُ فِي

الصَّلاَة ، قَالَ : اصْرِفْهَا عَنْك ، قُلْتُ : فَإِنْ أَبَتْ ؟ قَالَ : اصْرِفْهَا عَنْك ، قُلْتُ : فَإِنْ أَبَتْ ؟ قَالَ : فَاقْتُلْهَا ، وَاغْسِلْ مَكَانَهَا الَّذِي قَتَلْتَهَا فِيهِ.

(۵۰۱۳) حضرت فضیل کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص نماز میں بچھو کو دیکھے تو اسے دور ہٹادے۔ میں نے کہا کہ اگر وہ پھر اس کی طرف بڑھے؟ انہوں نے کہا اسے پھر پیچھے ہٹادے۔ میں نے کہا اگر وہ پھر اس کی طرف بڑھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے ماردے اور اس کی جگہ کو دھولے۔

(۵۰۱۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ مُوَرِّقًا قَتَلَهَا وَهُوَ يُصَلِّي.

(۵۰۱۴) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت مورق نے دورانِ نماز بچھو کو مارا۔

(۵۰۱۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَتْلِ الْعَقْرَبِ فِي الصَّلاَة ؟ فَقَالَ : إِنَّ فِي الصَّلاَة لَشُغْلاً.

(۵۰۱۵) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم سے دورانِ نماز بچھو کو مارنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نماز کی اپنی مصروفیت ہے۔

(۳۲۲) فی الرجل يُوَطِّنُ الْمَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ ، مَنْ كَرِهَهُ

جن حضرات کے نزدیک نماز کے لئے باقاعدہ طور پر ایک ہی جگہ بنالینا درست نہیں

(۵۰۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ.

(۵۰۱۶) حضرت عبد الرحمن بن شبل کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے باقاعدہ طور پر ایک جگہ متعین کرنے سے منع کیا ہے جس طرح اونٹ اپنے لئے ایک جگہ کو متعین کر لیتا ہے۔

(۵۰۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَتَّخِذُ فِي بَيْتِهِ مَكَانًا يُصَلِّي فِيهِ.

(۵۰۱۷) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کے لئے کوئی مخصوص جگہ نہ بنائی تھی۔

(۳۲۳) من رخص أَنْ يُصَلِّيَ فِي مَوْضِعٍ وَاحِدٍ

جن حضرات کے نزدیک ایک ہی جگہ مستقل طور پر نماز پڑھنے کی اجازت ہے

(۵۰۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَبِيهٍ ، عَنْ جُمْهَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعْدًا جَاءَ مِرَارًا وَالنَّاسُ فِي

الصَّلاَة ، فَمَشَى بَيْنَ الصَّفِّ وَالْجِدَارِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مُصَلاَّهُ ، وَكَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الاسْطُوَانَةِ الْخَامِسَةِ.

(۵۰۱۸) حضرت جمہان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد کو کئی مرتبہ دیکھا کہ وہ مسجد میں آئے اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ صف اور دیوار کے درمیان چلتے ہوئے اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر پہنچ گئے۔ وہ پانچویں ستون کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۵۰۱۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلاَةُ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الثَّانِي ، أَوِ الأَوَّلِ.

(۵۰۱۹) حضرت عبید اللہ بن ابی یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مسور بن مخرمہ کو دیکھا کہ جماعت کھڑی ہونے کے بعد صفوں کے درمیان سے گذرتے ہوئے پہلی یا دوسری صف میں پہنچ گئے۔

(۵۰۲۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ التَّمَّارِ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَلْزَمُ مُصَلًّى وَاحِدًا فِي الْمَسْجِدِ يُصَلِّي فِيهِ ، وَلاَ يُصَلِّي فِي غَيْرِهِ ، وَرَأَيْت سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

(۵۰۲۰) حضرت محمد بن صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد کو دیکھا کہ وہ مسجد میں ایک مخصوص جگہ نماز پڑھا کرتے تھے وہ اس جگہ کے علاوہ کہیں اور نماز نہ پڑھتے تھے۔ میں نے حضرت سعید بن مسیب کو بھی ایسا کرتے دیکھا ہے۔

(۳۲۴) فِي الْقَوْمِ يَكُونُونَ عُرَاةً وَتَحْضُرُ الصَّلاَةُ

اگر لوگوں کے پاس کپڑے نہ ہوں اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ کیا کریں؟

(۵۰۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ سُئِلَ عَنْ قَوْمٍ انْكَسَرَتْ بِهِمْ سَفِينَتُهُمْ ، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلاَةُ وَهُمْ فِي الْمَاءِ ؟ قَالَ : يُومِئُونَ إِيمَاءً ، فَإِنْ خَرَجُوا عُرَاةً ؟ قَالَ : يُصَلُّونَ قُعُودًا.

(۵۰۲۱) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء سے ان لوگوں کے بارے میں سوال کیا گیا جن کی کشتی ٹوٹ جائے اور پانی میں انہیں نماز کا وقت ہو جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ اشارے سے نماز پڑھیں گے۔ اگر وہ ننگے نکل آئیں تو بیٹھ کر نماز پڑھیں گے۔

(۵۰۲۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ سَأَلَهُ عَنْ قَوْمٍ انْكَسَرَتْ بِهِمْ سَفِينَتُهُمْ ، فَخَرَجُوا ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ ؟ فَقَالَ : يَكُونُ إِمَامُهُمْ مَيْسَرَتَهُمْ ، وَيَصُفُّونَ صَفًّا وَاحِدًا ، وَيَسْتَتِرُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى فَرْجِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمَسَّ الْفَرْجَ.

(۵۰۲۲) حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن عبد العزیز سے ان لوگوں کے بارے میں سوال کیا جن کی کشتی ٹوٹ جائے اور وہ باہر نکلیں تو نماز کا وقت ہو جائے (اور ان کے بدن پر کپڑے نہ ہوں) تو وہ کیا کریں گے؟ فرمایا ان کا امام ان کے

بائیں طرف ہوگا۔ وہ سب ایک صف بنائیں گے۔ ہر آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ کا ستر کرے گا لیکن شرم گاہ کو چھوئے گا نہیں۔

(٥٠٢٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْقَوْمِ تَنْكَسِرُ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَيَخْرُجُونَ عُرَاةً ، كَيْفَ يُصَلُّونَ ؟ قَالَ : جُلُوسًا ، وَإِمَامُهُمْ وَسَطُهُمْ ، وَيَسْجُدُونَ وَيَغُضُّونَ أَبْصَارَهُمْ.

(۵۰۲۳) حضرت حسن ان لوگوں کے بارے میں جن کی کشتی ٹوٹ جائے اور وہ اس میں سے ننگے نکلیں فرماتے ہیں کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں گے، ان کا امام ان کے درمیان ہوگا اور وہ سجدہ کرتے ہوئے اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھیں گے۔

(٥٠٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْعُرَاةِ ، قَالَ : يُصَلُّونَ قُعُودًا ، يُومِئُونَ إِيمَاءً ، يَقُومُ إِمَامُهُمْ وَسَطَهُمْ.

(۵۰۲۴) حضرت عطاء کپڑوں سے محروم لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھیں گے اور ان کا امام ان کے درمیان ہوگا۔

(٥٠٢٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْغَرِيقُ يَسْجُدُ عَلَى مَتْنِ الْمَاءِ.

(۵۰۲۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ پانی میں ڈوبا ہوا شخص پانی کی سطح پر سجدہ کرے گا۔

کِتَابُ الْجُمُعَةِ

(۳۲۵) فِي غُسْلِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنے کا بیان

(۵۰۲۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ.

(بخاری ۲۶۶۵۔ ابن ماجہ ۱۰۸۹)

(۵۰۲۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر بالغ پر جمعہ کے دن کا غسل واجب ہے۔

(۵۰۲۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ؛ أَنْ يَغْتَسِلَ أَحَدُهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَأَنْ يَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ طِيبٌ ، فَالْمَاءُ لَهُ طِيبٌ. (ترمذی ۵۲۸۔ احمد ۴/ ۲۸۲)

(۵۰۲۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں، اگر ان کے پاس خوشبو ہو تو خوشبو لگائیں اور اگر خوشبو نہ ہو تو پانی ان کے لئے خوشبو ہے۔

(۵۰۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْعَثِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَوْسُ بْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ، وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ ، وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ ، فَدَنَا مِنَ الإِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ

خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ ، أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا. (ترمذی ۴۹۶۔ ابو داؤد ۳۴۹)

(۵۰۲۸) حضرت اوس بن اوس ثقفی کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا، جلدی نماز کے لئے گیا، چل کر گیا سوار نہ ہوا، امام کے قریب ہوا، امام کا خطبہ سنا اور خطبے کے دوران کوئی فضول کام نہ کیا تو اسے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں اور نمازوں کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

(٥٠٢٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، وَأَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ. (نسائی ۱۶۸۰)

(۵۰۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو جمعہ کے لیے آئے اسے چاہئے کہ غسل کرے۔

(٥٠٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِمِثْلِهِ.
(بخاری ۸۷۷۔ مسلم ۵۷۹)

(۵۰۳۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٥٠٣١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِى الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعٍ غُسْلُ يَوْمٍ ، وَذَلِكَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ. (نسائی ۱۶۶۹۔ احمد ۳/ ۳۰۴)

(۵۰۳۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن غسل کرنا واجب ہے اور وہ دن جمعہ کا دن ہے۔

(٥٠٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِى زَائِدَةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ طَلْقٍ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْغُسْلُ مِنْ أَرْبَعٍ ؛ مِنَ الْجَنَابَةِ ، وَالْحِجَامَةِ ، وَغُسْلِ الْمَيِّتِ ، وَغُسْلِ الْجُمُعَةِ.

(۵۰۳۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غسل چار مواقع پر ہے: جنابت سے، پچھنے لگوانے کے بعد، میت کو غسل دے کر اور جمعہ کا غسل۔

(٥٠٣٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَوْصَانِى خَلِيلِى بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. (ابو یعلی ۶۱۹۸)

(۵۰۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل نے جمعہ کے دن غسل کرنے کی نصیحت فرمائی۔

(٥٠٣٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيَى ، عن أَبِى سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ عُمَرُ : لِمَ تَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ : مَا هُوَ إِلاَّ أَنْ

سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَتَوَضَّأْتُ ، فَقَالَ : وَالْوُضُوءُ أَيْضًا ، أَوَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ. (بخاری ۸۸۲۔ مسلم ۵۸۰)

(۵۰۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ تمہیں نماز سے کیا چیز روک کر رکھتی ہے؟ اس آدمی نے کہا کہ جونہی میں نے اذان کی آواز سنی میں نے وضو کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وضو کیا؟ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک نہیں سنا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لئے جائے تو غسل کرے۔

(۵۰۳۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : ثَلاَثٌ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ؛ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَالسِّوَاكُ ، وَيَمَسُّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ. (بخاری ۸۸۰۔ احمد ۴/ ۳۴)

(۵۰۳۵) ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزیں ہر مسلمان کے لئے ضروری ہیں، ایک جمعہ کے دن غسل کرنا، دوسرا مسواک کرنا اور تیسرا خوشبو لگانا اگر اس کے پاس ہو۔

(۵۰۳۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عبد اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ ابْنِ سَعْدٍ فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ : هَلِ اغْتَسَلْتَ ؟ قَالَ : لاَ ، تَوَضَّأْتُ ، ثُمَّ جِئْتُ ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : مَا كُنْتُ أَحْسَبُ أَنَّ أَحَدًا يَدَعُ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۰۳۶) حضرت عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں کہ میں حضرت سعد کے ساتھ تھا کہ ان کا ایک بیٹا آیا، انہوں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے غسل کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں میں وضو کر کے آیا ہوں۔ حضرت سعد نے اس سے فرمایا کہ میں کسی کے بارے میں یہ خیال نہیں رکھتا کہ وہ جمعہ کا غسل چھوڑ سکتا ہے۔

(۵۰۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : هَلِ اغْتَسَلْتَ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّا أُمِرْنَا بِغَيْرِ ذَلِكَ ، قَالَ الرَّجُلُ : بِمَ أُمِرْتُمْ ؟ قَالَ : بِالْغُسْلِ، قَالَ : أَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ ، أَمُ النَّاسِ ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي. (عبدالرزاق ۵۲۹۳)

(۵۰۳۷) حضرت ابن سیرین کہتے ہیں کہ مہاجرین میں سے ایک آدمی جمعہ کے دن نماز کے لئے آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے غسل کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ جمعہ کے دن ہمیں کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ تمہیں کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غسل کا۔ پھر فرمایا کہ تم مہاجرین لوگوں کے لئے مقتدی ہو۔ اس آدمی نے کہا کہ میں نہیں جانتا تھا۔

(۵۰۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۵۰۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اس واقعہ کو نقل کیا ہے۔

(۵۰۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ ، قَاوَلَ عَمَّارٌ رَجُلاً فَاسْتَطَالَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : أَنَا إِذَن أَنْتَنُ مِنَ الَّذِي لاَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۰۳۹) حضرت ابو بختری فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا ایک آدمی سے کسی معاملے پر جھگڑا اور بحث ہوگئی۔ جب یہ جھگڑا زیادہ ہوا تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایسی بات نہ ہوتو میں اس شخص سے زیادہ بدبودار ہوں جو جمعہ کے دن غسل نہیں کرتا۔

(۵۰۴۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ عَنْ غُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَالَ : الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَفِي الْعِيدَيْنِ ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ.

(۵۰۴۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جمعہ کے دن، عیدین کے دن اور عرفہ کے دن غسل کرو۔

(۵۰۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْوَلِيدِ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : مَا شَعَرْتُ أَنْ أَحَدًا يَرَى أَنَّ لَهُ طَهُورًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ غَيْرَ الْغُسْلِ.

(۵۰۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص جمعہ کے دن غسل کے علاوہ کسی اور چیز کو پاکی کا ذریعہ سمجھتا ہے۔

(۵۰۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ زِيَادٍ النُّمَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لأَغْتَسِلَنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَوْ كَأْسٌ بِدِينَارٍ.

(۵۰۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے پانی کا ایک پیالہ ایک دینار کے بدلے خریدنا پڑے تو میں پھر بھی جمعہ کے دن غسل کروں گا۔

(۵۰۴۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : يَفْزَعُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كُلُّ شَيْءٍ إِلاَّ الثَّقَلَيْنِ ، وَعَلَى كُلِّ حَالِمٍ فِيهِ الْغُسْلُ.

(۵۰۴۳) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن انسانوں اور جنات کے علاوہ ہر چیز اللہ کے عذاب سے گھبراتی ہے۔ اور اس دن ہر بالغ پر غسل لازم ہے۔

(۵۰۴۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَحْيَى بن سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّاسُ يَخْدُمُونَ أَنْفُسَهُمْ ، فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَرُوحُ بِهَيْئَتِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ ، فَقِيلَ لَهُمْ : لَوِ اغْتَسَلْتُمْ.

ا بخاری ۹۰۳۔ مسلم ۲

(۵۰۴۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ اپنے لئے کام کاج کیا کرتے تھے اور اسی طرح جمعہ کی نماز کے لئے آجاتے، لہٰذا انہیں حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن غسل کیا کریں۔

(٥٠٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ غُسْلُ يَوْمٍ بَيْنَ سَبْعَةِ أَيَّامٍ ، وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ.

(۵۰۴۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سات دنوں میں ایک دن غسل کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے اور وہ دن جمعہ کا دن ہے۔

(٥٠٤٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ فِي شَيْءٍ : لأَنْتَ أَشَرُّ مِمَّنْ لاَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۰۴۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک چیز کے بارے میں فرمایا کہ تو اس شخص سے بھی زیادہ شر والی ہے جو جمعہ کے دن غسل نہ کرے۔

(٥٠٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

(۵۰۴۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف جمعہ کے دن غسل کرنے کو مستحب قرار دیتے تھے۔

(٥٠٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا حَلَفَ ، قَالَ : أَنَا إِذَن شَرٌّ مِنَ الَّذِي لاَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۰۴۸) حضرت عبداللہ بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اگر کسی بات پر قسم اٹھانی ہوتی تو یوں کہتے "اس صورت میں میں اس شخص سے زیادہ برا ہوں گا جو جمعہ کے دن غسل نہ کرے"

(٥٠٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ) عَنْ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ، سُنَّةٌ ؟ فَقَالَ : كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَغْتَسِلُونَ ، فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَزِدْنِي عَلَى أَنْ قَالَ : كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَغْتَسِلُونَ ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ شَيْءٌ اسْتَحَبَّهُ الْمُسْلِمُونَ ، وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ.

(۵۰۴۹) حضرت ابو اسامہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یحییٰ بن میسرہ سے جمعہ کے دن کے غسل کے بارے میں سوال کیا کہ کیا جمعہ کے دن غسل کرنا سنت (ضروری) ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مسلمان جمعہ کے دن غسل کیا کرتے تھے۔ میں نے یہی سوال دوبارہ کیا تو انہوں نے مجھے یہی جواب دیا کہ مسلمان جمعہ کے دن غسل کیا کرتے تھے۔ میں سمجھ گیا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا مستحب ہے۔ ضروری نہیں ہے۔

(٥٠٥٠) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَيَوْمَ الأَضْحَى ، وَيَوْمَ الْفِطْرِ ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ ، وَيَوْمَ دُخُولِ مَكَّةَ.

(۵۰۵۰) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن، عیدالاضحیٰ کے دن، عیدالفطر کے دن، عرفہ کے دن اور مکہ میں داخل ہونے کے دن غسل کیا جائے گا۔

(٥٠٥١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ إِذَا شَهِدُوا الأَمْصَارَ أَنْ لاَ يَدَعُوا

الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۰۵۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب شہروں میں ہوں تو جمعہ کے دن کا غسل نہ چھوڑیں۔

(۵۰۵۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ. (احمد ۲/ ۵۵۔ طبرانی ۱۳۳۹۲)

(۵۰۵۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے لئے جانا چاہے اسے چاہئے کہ غسل کرے۔

(۵۰۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مَغْرَاءَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ وَهُوَ فِي الْحَدِيدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۰۵۳) حضرت مغراء فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر قید کے دنوں میں بھی جمعہ کے دن غسل کیا کرتے تھے۔

(۵۰۵۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ سَبَّاقٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ : إِنَّ هَذَا يَوْمُ عِيدٍ فَاغْتَسِلُوا ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طِيبٌ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ يَمَسَّ مِنْهُ ، وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ.

(۵۰۵۴) حضرت ابن سباق سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ یہ عید کا دن ہے، اس دن غسل کرو۔ جس کے پاس خوشبو ہو تو اسے اس بات میں کوئی نقصان نہیں کہ وہ خوشبو لگائے۔ تم پر مسواک کرنا لازم ہے۔

(۵۰۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ : لَهَا غُسْلٌ وَطِيبٌ إِنْ كَانَ.

(۵۰۵۵) حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کے لئے غسل ہے اور خوشبو ہے اگر موجود ہو۔

(۵۰۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ : هَلْ مِنْ غُسْلٍ غَيْرَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، يَوْمَ الأَضْحَى ، وَيَوْمَ الْفِطْرِ ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ.

(۵۰۵۶) حضرت یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمن سے پوچھا کہ کیا جمعہ کے دن کے علاوہ بھی کسی دن غسل کرنا دین حصہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، عید الاضحیٰ، عید الفطر اور یوم عرفہ کو۔

(۵۰۵۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْغُسْلَ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ.

(۵۰۵۷) حضرت ابراہیم تیمی روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد عیدین اور جمعہ کے دن غسل کرنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

(۵۰۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَابْنُ فُضَيْلٍ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. (عبدالرزاق ۵۳۱۶۔ طیالسی ۳۹۱)

(۵۰۵۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا سنت ہے۔

(۵۰۵۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ : مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ.

(۵۰۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے لئے آئے وہ غسل کرے۔

(۳۲۶) مَنْ قَالَ الْوُضُوءُ يُجْزِىءُ مِنَ الْغُسْلِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ غسل کے بجائے وضو بھی کافی ہے

(۵۰۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ حَيَّانَ الأَعْرَجِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : رُبَّمَا وَجَدْتُ الْبَرْدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلاَ أَغْتَسِلُ. (نسائی ۱۴۰۵)

(۵۰۶۰) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ بعض اوقات جمعہ کے دن مجھے سردی محسوس ہوتی ہے تو میں غسل نہیں کرتا۔

(۵۰۶۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَأَخْبَرَنَا عُبَيْدَةُ ، وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح وَعَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا : مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَحَسَنٌ ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ.

(۵۰۶۱) حضرت شعبی، حضرت ابراہیم اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جو جمعہ کے دن وضو کرے تو یہ اچھا ہے اور جو غسل کرے تو بہت ہی اچھا ہے۔

(۵۰۶۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُبَيْدَةُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : ذَكَرُوا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَهُ ، فَقَالَ أَ وَائِلٍ : إِنَّهُ لَيْسَ بِوَاجِبٍ ، رُبَّ شَيْخٍ كَبِيرٍ لَوِ اغْتَسَلَ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَمَاتَ.

(۵۰۶۲) حضرت عبیدہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو وائل کے سامنے جمعہ کے دن کے غسل کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا واجب نہیں ہے۔ بہت سے بوڑھے ایسے ہیں کہ اگر وہ سخت سردی میں غسل کریں گے تو فوت ہو جائیں گے۔

(۵۰۶۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى غُسْلاً وَاجِبًا ، إِ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ.

(۵۰۶۳) حضرت شعبی سوائے غسلِ جنابت کے کسی غسل کو واجب نہ سمجھتے تھے۔

(۵۰۶۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّ

قَالَ :مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعِمَتْ ، وَمَنَ اغْتَسَلَ فَذَلِكَ أَفْضَلُ. (ابو داؤد ۳۵۸۔ احمد ۵/ ۱۲)

(۵۰۶۴) حضرت سمرہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا تو ٹھیک ہے اور اگر کسی نے غسل کیا تو یہ افضل بات ہے۔

(٥.٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ ، فَدَنَا وَأَنْصَتَ وَاسْتَمَعَ ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرَى ، وَزِيَادَةُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا. (مسلم ۲۷۔ ابو داؤد ۱۰۴۳)

(۵۰۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر جمعہ کے لئے آئے، امام کے قریب ہو کر خاموش رہے اور غور سے خطبہ سنے، اس کے اس جمعہ سے لے کر پچھلے جمعہ کے گناہ اور تین اضافی دنوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جس شخص نے خطبہ کے دوران کنکریوں کو ہاتھ لگایا اس نے لغو کام کیا۔

(٥.٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ غُسْلِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ :لَيْسَ غُسْلٌ وَاجِبٌ إِلاَّ مِنَ الْجَنَابَةِ.

(۵۰۶۶) حضرت حجاج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر سے جمعہ کے دن کے غسل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سوائے جنابت کے کوئی غسل واجب نہیں ہے۔

(٥.٦٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ تَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ الطُّهُورَ ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ ، فَلَمْ يَلْهُ وَلَمْ يَجْهَلْ ، كَانَ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرَى ، وَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ ، وَفِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلاَّ أَعْطَاهُ. (عبد بن حمید ۹۰۱)

(۵۰۶۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اچھی طرح غسل کیا، پھر جمعہ کی نماز کے لئے آیا اور کوئی فضول اور جہالت والا کام نہ کیا تو یہ جمعہ پچھلے جمعہ تک کے تمام گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔ پانچوں نمازوں میں سے ہر نماز اپنے سے پہلی نماز تک کے لئے کفارہ ہے۔ جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگتا ہے اسے عطا کیا جاتا ہے۔

(٣٢٧) مَنْ كَانَ لاَ يَغْتَسِلُ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جو حضرات جمعہ کے دن سفر میں غسل نہ کیا کرتے تھے

(٥.٦٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الأَعْمَش، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ

(۵۰۶۸) حضرت علقمہ جمعہ کے دن سفر میں غسل نہ کیا کرتے تھے۔

(٥.٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَر (ح) وَعَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ.

(۵۰۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن سفر میں غسل نہ کیا کرتے تھے۔

(٥.٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ.

(۵۰۷۰) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے بیٹے جمعہ کے دن سفر میں غسل نہ کیا کرتے تھے۔

(٥.٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ؛ أَنَّ مُجَاهِدًا ، وَطَاوُوسا كَانَا لاَ يَغْتَسِلاَنِ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَغْتَسِلُ حِينَ جِيءَ بِهِ أَسِيرًا.

(۵۰۷۱) حضرت مجاہد اور حضرت طاوس جمعہ کے دن سفر میں غسل نہ کیا کرتے تھے۔ حضرت سعید بن جبیر نے اس وقت بھی جمعہ کے دن غسل کیا جب انہیں قیدی بنا کر لایا گیا تھا۔

(٥.٧٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يَغْتَسِلُ ، وَأَنَا أَرَى لَكَ أَنْ لاَ تَغْتَسِلَ.

(۵۰۷۲) حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے جمعہ کے دن کے غسل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن سفر میں غسل نہ کیا کرتے تھے۔ میں بھی تمہارے لئے یہی سمجھتا ہوں کہ تم سفر میں غسل نہ کرو۔

(٥.٧٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ الأَسْوَدَ ، وَعَلْقَمَةَ كَانَا لاَ يَغْتَسِلاَنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ.

(۵۰۷۳) حضرت اسود اور حضرت علقمہ جمعہ کے دن سفر میں غسل نہ کیا کرتے تھے۔

(٥.٧٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : إِنَّمَا الْغُسْلُ عَلَى مَنْ حَضَرَ الْجُمُعَةَ.

(۵۰۷۴) حضرت ایاس بن معاویہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کا غسل اس پر واجب ہے جو جمعہ کی نماز پڑھے۔

(٣٢٨) مَنْ كَانَ يَغْتَسِلُ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جو حضرات جمعہ کے دن سفر میں بھی غسل کیا کرتے تھے؟

(٥.٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي جَسْرَة ، قَالَ : سَأَلْتُ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ

الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ.

(۵۰۷۵) حضرت عقبہ بن ابی جسرہ کہتے ہیں کہ میں نے اسحاق بن عبداللہ بن حارث سے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن حارث سفر وحضر میں جمعہ کے دن غسل کیا کرتے تھے۔

(٥٠٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَبِيبًا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ : مَا تَقُولُ فِي غُسْلِ الْجُمُعَةِ ، أَوَاجِبٌ هُوَ ؟ فَقَالَ : قَدْ رَأَيْتُ طَلْقًا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْحَجَّاجِ أَسِيرًا ، فَمَا تَرَكَ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۰۷۶) حضرت عبداللہ بن معدان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حبیب سے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں سوال کیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت طلق کو دیکھا کہ مکہ سے قیدی بنا کر حجاج کے پاس لائے گئے، انہوں نے اس حالت میں بھی جمعہ کا غسل نہیں چھوڑا۔

(٥٠٧٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ فِي السَّفَرِ كُلَّ جُمُعَةٍ.

(۵۰۷۷) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر سفر میں جمعہ کا غسل کیا کرتے تھے۔

(٥٠٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : سَتَرْتُ طَلْحَةَ فِي سَفَرٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَاغْتَسَلَ.

(۵۰۷۸) حضرت زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے لئے جمعہ کے دن پردہ کیا اور انہوں نے غسل کیا۔

(٣٢٩) مَنْ قَالَ إِذَا اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْفَجْرِ أَجْزَأَهُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے جمعہ کے دن طلوعِ فجر کے بعد غسل کر لیا تو یہ بھی کافی ہے

(٥٠٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنَ الْجَنَابَةِ ، أَجْزَأَهُ مِنْ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

(۵۰۷۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے جمعہ کے دن طلوع فجر کے بعد جنابت کا غسل کر لیا تو اس کا جمعہ کا غسل بھی ہو جائے گا۔

(٥٠٨٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا : إِذَا اغْتَسَلَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَجْزَأَهُ مِنْ غُسْلِ الْجُمُعَةِ.

(۵۰۸۰) حضرت حسن، حضرت ابراہیم اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے جمعہ کے طلوع فجر کے بعد غسل کر لیا تو اس کا جمعہ کا غسل بھی ہو جائے گا۔

(٥٠٨١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۵۰۸۱) حضرت مجاہد سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٥٠٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ:إِذَا اغْتَسَلَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَجْزَأَهُ مِنْ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

(۵۰۸۲) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے جمعہ کے طلوع فجر کے بعد غسل کرلیا تو اس کا جمعہ کا غسل بھی ہوجائے گا۔

(٥٠٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَجْزَأَهُ مِنْ غُسْلِ الْجُمُعَةِ.

(۵۰۸۳) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے جمعہ کے طلوع فجر کے بعد غسل کرلیا تو اس کا جمعہ کا غسل بھی ہوجائے گا۔

(٥٠٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ بشير ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسَحَرٍ ؟ قَالَ :يُجْزِئُهُ.

(۵۰۸۴) حضرت شعبی سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی نے جمعہ کے دن سحری کے وقت غسل کرلیا تو کیا اس کا جمعہ کا غسل ہوجائے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں ہوجائے گا۔

(٣٣٠) فِي الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، ثُمَّ يُحْدِثُ ، أَيُجْزِئُهُ الْغُسْلُ ؟

اگر کسی شخص کو جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد پھر حدث لاحق ہوجائے تو کیا اس کا وہی غسل کافی ہے؟

(٥٠٨٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ لِمَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْ لاَ يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ حَدَثٌ ، قَالَ :وَكَانُوا يَقُولُونَ :إِذَا أَحْدَثَ بَعْدَ الْغُسْلِ ، عَادَ إِلَى حَالِهِ الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ.

(۵۰۸۵) حضرت ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جمعہ کے غسل اور جمعہ کی نماز کے درمیان کوئی حدث نہ ہو۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی شخص کو جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد پھر حدث لاحق ہوجائے تو وہ اس حالت پر لوٹ آتا ہے جس پر وہ غسل سے پہلے تھا۔

(٥٠٨٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، ثُمَّ يُحْدِثُ ، قَالَ :يُعِيدُ الْغُسْلَ.

(۵۰۸۶) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد پھر حدث لاحق ہوجائے تو وہ دوبارہ غسل

کرے گا۔

(۵۰۸۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، ثُمَّ يُحْدِثُ بَعْدَ الْغُسْلِ ، ثُمَّ لاَ يُعِيدُ غُسْلاً.

(۵۰۸۷) حضرت سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے والد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ جمعہ کے دن غسل کیا کرتے تھے اگر غسل کے بعد ان کا وضو ٹوٹ جاتا تو دوبارہ غسل نہیں کرتے تھے۔

(۵۰۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَسْتَحِبُّ أَنْ لاَ يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ حَدَثٌ . وَقَالَ الْحَسَنُ : إِذَا أَحْدَثَ تَوَضَّأَ.

(۵۰۸۸) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت محمد اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ جمعہ کے غسل اور جمعہ کے دوران حدث نہ ہو۔ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب اسے حدث لاحق ہو جائے تو وضو کرے۔

(۵۰۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، ثُمَّ أَحْدَثَ أَجْزَأَهُ الْوُضُوءُ.

(۵۰۸۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد حدث لاحق ہو جائے تو اس کے لئے وضو کافی ہے۔

(۳۳۱) فِي النِّسَاءِ يَغْتَسِلْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

عورتیں بھی جمعہ کے دن غسل کریں گی

(۵۰۹۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ عُبَيْدَةَ ابْنَةِ نَابِلٍ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَةَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، يَقُولاَنِ لِلنِّسَاءِ : مَنْ جَاءَ مِنْكُنَّ الْجُمُعَةَ فَلْتَغْتَسِلْ.

(۵۰۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی بیٹی فرماتی ہیں کہ تم عورتوں میں سے جو جمعہ کی نماز کے لئے آئے وہ غسل کرے۔

(۵۰۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ نِسَائَهُ يَغْتَسِلْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۰۹۱) حضرت طاؤس جمعہ کے دن عورتوں کو غسل کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

(۵۰۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ بِمِثْلِهِ.

(۵۰۹۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۵۰۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ غُسْلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۰۹۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن عورتوں پر غسل کرنا واجب نہیں۔

(٥٠٩٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ زُفَرَ بْنِ مُهَاجِرِ الْغَاضِرِيِّ ، قَالَ : كَانَ شَقِيقٌ يَأْمُرُ أَهْلَهُ ، الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ ، بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۰۹۴) حضرت شقیق اپنے گھر کی عورتوں اور مردوں کو جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

(٣٣٢) الرَّجُلُ يَغْتَسِلُ لِلْجَنَابَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اگر کوئی آدمی جمعہ کے دن غسلِ جنابت کرے تو یہی کافی ہے

(٥٠٩٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ لِلْجَنَابَةِ وَالْجُمُعَةِ غُسْلاً وَاحِدًا.

(۵۰۹۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ اور جنابت کے لئے ایک ہی غسل فرمایا کرتے تھے۔

(٥٠٩٦) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، قَالَ : كَانَ بَنُو أَخِي عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَغْتَسِلُونَ فِي الْحَمَّامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَيَقُولُ عُرْوَةُ : يَا بَنِي أَخِي ، إِنَّمَا اغْتَسَلْتُمْ فِي الْحَمَّامِ مِنَ الْوَسَخِ ، فَاغْتَسِلُوا لِلْجُمُعَةِ.

(۵۰۹۶) حضرت عمر بن ابی مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر کے بھتیجے جمعہ کے دن حمام میں غسل کیا کرتے تھے۔ حضرت عروہ نے ان سے فرمایا کہ اے میرے بھتیجو! تم نے حمام میں میل کچیل دور کرنے کے لئے غسل کیا ہے۔ اب جمعہ کے لئے بھی غسل کرو۔

(٥٠٩٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي أُمِّي ، أَنَّ أَبَاهَا حَدَّثَهَا ، أَنَّ بَعْضَ وَلَدِ أَبِي قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مُغْتَسِلاً ، فَقَالَ : لِلْجُمُعَةِ اغْتَسَلْتَ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ مِنْ جَنَابَةٍ ، قَالَ : فَأَعِدْ غُسْلاً لِلْجُمُعَةِ.

(۵۰۹۷) حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن ابی قتادہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میری والدہ نے بیان کیا کہ ان کے والد فرماتے تھے کہ ابو قتادہ کے ایک صاحبزادے جمعہ کے دن غسل کر کے بالوں کو جھاڑتے ہوئے آئے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا تم نے جمعہ کے لئے غسل کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں یہ جنابت کا غسل تھا۔ حضرت ابو قتادہ نے فرمایا کہ پھر جمعہ کے لئے بھی غسل کرو۔

(٣٣٣) مَنْ قَالَ لاَ جُمُعَةَ ، وَلاَ تَشْرِيقَ إِلاَّ فِي مِصْرٍ جَامِعٍ

جمعہ اور عید کی نمازیں صرف مصر جامع میں ہوسکتی ہیں

(٥٠٩٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ :

لاَ جُمُعَةَ ، وَلاَ تَشْرِيقَ إِلاَّ فِي مِصْرٍ جَامِعٍ.

(۵۰۹۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ اور عید کی نمازیں صرف مصر جامع میں ہوسکتی ہیں۔

(٥٠٩٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لاَ جُمُعَةَ ، وَلاَ تَشْرِيقَ ، وَلاَ صَلاَةَ فِطْرٍ ، وَلاَ أَضْحَى ، إِلاَّ فِي مِصْرٍ جَامِعٍ ، أَوْ مَدِينَةٍ عَظِيمَةٍ.

قَالَ حَجَّاجٌ :وَسَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۵۰۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ، عید الفطر اور عید الاضحی کی نمازیں صرف مصر جامع اور بڑے شہر میں ہوسکتی ہیں۔ حجاج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو بھی یونہی فرماتے سنا ہے۔

(٥١٠٠) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى جُمُعَةٌ ، إِنَّمَا الْجُمُعَةُ عَلَى أَهْلِ الأَمْصَارِ ، مِثْلِ الْمَدَائِنِ.

(۵۱۰۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیہات میں رہنے والوں پر جمعہ واجب نہیں۔ جمعہ تو شہر والوں پر واجب ہے۔

(٥١٠١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ :الْجُمُعَةُ فِي الأَمْصَارِ.

(۵۱۰۱) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جمعہ صرف شہروں میں ہوتا ہے۔

(٥١٠٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ :عَلَى أَهْلِ الأُبُلَّة جُمُعَةٌ ؟ قَالَ :لاَ.

(۵۱۰۲) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ کیا اُبُلّہ [1] والوں پر جمعہ لازم ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔

(٥١٠٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ ذِي الْحُلَيْفَةِ: أَنْ لاَ تُجَمِّعُوا بِهَا ، وَأَنْ تَدْخُلُوا إِلَى الْمَسْجِدِ ، مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۵۱۰۳) حضرت ابوبکر بن محمد نے ذوالحلیفہ والوں کو یہ پیغام بھیجا کہ وہاں جمعہ نہ پڑھو اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آکر جمعہ پڑھا کرو۔

(٥١٠٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا لاَ يُجَمِّعُونَ فِي الْعَسَاكِرِ.

(۵۱۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف لشکر گاہوں میں جمعہ نہ پڑھا کرتے تھے۔

(٥١٠٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عن شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ جُمُعَةَ ، وَلاَ تَشْرِيقَ إِلاَّ فِي مِصْرٍ جَامِعٍ.

(۵۱۰۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جمعہ اور عید کی نمازیں صرف مصر جامع میں ہوتی ہیں۔

(٥١٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: لاَ تَشْرِيقَ ، وَلاَ جُمُعَةَ إِلاَّ فِي مِصْرٍ جَامِعٍ.

(۵۱۰۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ اور عید کی نمازیں صرف مصر جامع میں ہوتی ہیں۔

---

[1] اُبُلّہ بصرہ کے کنارے واقع ایک گاؤں کا نام تھا۔

(۵۱۰۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الرَّيُّ مِصْرٌ.

(۵۱۰۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رَیّ (طہران) شہر ہے۔

(۳۲٤) مَنْ كَانَ يَرَى الْجُمُعَةَ فِي الْقُرَى وَغَيْرِهَا

جو حضرات دیہاتوں میں بھی جمعہ کے جواز کے قائل ہیں

(۵۱۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُمْ كَتَبُوا إِلَى عُمَرَ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْجُمُعَةِ ؟ فَكَتَبَ : جَمِّعُوا حَيْثُمَا كُنْتُمْ.

(۵۱۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر جمعہ کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ تم جہاں کہیں بھی ہو جمعہ پڑھ لو۔

(۵۱۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ ، أَيُّمَا أَهْلِ قَرْيَةٍ لَيْسُوا بِأَهْلِ عَمُودٍ يَنْتَقِلُونَ ، فَأَمِّرْ عَلَيْهِمْ أَمِيرًا يُجَمِّعُ بِهِمْ.

(۵۱۰۹) حضرت عمر بن عبد العزیز نے عدی بن عدی کو خط لکھا کہ کسی بستی کے لوگ اگر خانہ بدوش نہ ہوں اور ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں منتقل ہونا چاہیں تو وہ اپنے اوپر ایک امیر مقرر کرلیں جو انہیں جمعہ پڑھائے۔

(۵۱۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَتْ قَرْيَةٌ لاَزِقَةٌ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ ، جَمَّعُوا.

(۵۱۱۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر ایک بستی دوسری کے ساتھ ملی ہوئی ہو تو وہ جمعہ پڑھائیں گے۔

(۵۱۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْمِيَاهِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ يُجَمِّعُونَ.

(۵۱۱۱) حضرت مالک فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکہ اور مدینہ کے درمیان چشموں میں بھی جمعہ پڑھایا کرتے تھے۔

(۳۳۵) مِنْ كَمْ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ ؟

کتنی مسافت عبور کر کے جمعہ کے لئے آنا ضروری ہے؟

(۵۱۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : أَرْسَلْتُ إِلَى عَائِشَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ ، أَسْأَلُهَا عَنِ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَالَتْ : كَانَ سَعْدٌ عَلَى رَأْسِ سَبْعَةِ أَمْيَالٍ ، أَوْ ثَمَانِيَةٍ ، فَكَانَ أَحْيَانًا يَأْتِيهَا ، وَأَحْيَانًا لاَ يَأْتِيهَا.

(۵۱۱۲) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ بنت سعد کو پیغام بھجوا کر پوچھا کہ کتنی مسافت طے کر کے جمعہ کے لئے آنا ضروری ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو سات یا آٹھ میل چل کر جمعہ کے لئے جانا ہوتا تھا۔ وہ کبھی جاتے

ے اور کبھی نہیں جاتے تھے۔

(۵۱۱۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْمُزَنِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ نَافِعًا ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ الْمَرَاحُ.

(۵۱۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر اس شخص پر جمعہ واجب ہے جو اس کے لئے آسکتا ہے۔

(۵۱۱۴) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تُؤْتَى الْجُمُعَةُ مِنْ فَرْسَخَيْنِ.

(۵۱۱۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جمعہ کے لئے دو فرسخ سے آیا جائے گا۔

(۵۱۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ :عَلَى مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ ؟ فَقَالَ :عَلَى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ.

(۵۱۱۵) حضرت عبداللہ بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا کہ جمعہ کس پر واجب ہے؟ انہوں نے رمایا کہ جو جمعہ کی اذان سنے۔

(۵۱۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ :رَأَيْتُ أَنَسًا شَهِدَ الْجُمُعَةَ مِنَ الزَّاوِيَةِ، وَهِيَ فَرْسَخَانِ مِنَ الْبَصْرَةِ.

(۵۱۱۶) حضرت ابو بختری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو مقام زاویہ سے جمعہ کے لئے تشریف لاتے دیکھا، یہ جگہ بصرہ ے دو فرسخ کے فاصلے پر ہے۔

(۵۱۱۷) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو الْمَلِيحِ عَامِلاً عَلَى الأُبُلَّة، فَكَانَتْ إِذَا أَتَتِ الْجُمُعَةُ جَمَّعَ مِنْهَا.

(۵۱۱۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ ابو ملیح ابلہ کے عامل تھے۔ جب جمعہ کا دن آتا تو وہ جمعہ پڑھاتے تھے۔

(۵۱۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :تُؤْتَى الْجُمُعَةُ مِنْ أَرْبَعَةِ فَرَاسِخَ.

(۵۱۱۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے لئے چار فرسخ کے فاصلے سے آیا جائے گا۔

(۵۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ: كُنَّا نَأْتِيهَا مِنْ فَرْسَخَيْنِ.

(۵۱۱۹) حضرت ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ ہم دو فرسخ کے فاصلے سے نماز کے لئے آیا کرتے تھے۔

(۵۱۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْجُمُعَةُ عَلَى كُلِّ مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ.

(۵۱۲۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جمعہ کے لئے ہر وہ شخص آئے گا جو واپس رات کو اپنے گھر والوں کے پاس پہنچ سکتا ہو۔

(۵۱۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِي ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :إِنَّمَا الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ.

(۵۱۲۱) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ جمعہ کے لئے ہر وہ شخص آئے گا جو واپس رات کو اپنے گھر والوں کے پاس پہنچ

سکتا ہو۔

(۵۱۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَكُونُ بِبِئْرِ عُرْوَةَ ثَلاثَةَ أَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ فَلاَ يَشْهَدُ جُمُعَةً ، وَلاَ جَمَاعَةً.

(۵۱۲۲) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ''بئر عروہ'' میں رہتے تھے جو مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر تھا، وہ جمعہ اور جماعت کے لئے حاضر نہ ہوتے تھے۔

(۵۱۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ ، عَنْ أَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ سَلاَمٍ يَأْتِينَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَيُعَلِّقُ مَعَهُ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ ، وَيُجَمِّعُ مِنَ الْعَوَالِي.

(۵۱۲۳) حضرت افلح مولی ابی ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سلام رضی اللہ عنہ شہر کے مضافاتی علاقوں سے ہمارے پاس جمعہ کے دن آتے تھے، وہ اپنے ساتھ پانی کا ایک برتن لاتے اور جمعہ پڑھا کرتے تھے۔

(۵۱۲۴) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَتِ الْعُصْبَةُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ يُجَمِّعُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَمَا يَأْتُونَ رِحَالَهُمْ إِلاَّ مِنَ الْغَدِ. (ابو داؤد ۵۲)

(۵۱۲۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کی ایک جماعت جمعہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتی تھی اور ان کی سواریاں اگلے دن تک نہیں آتی تھیں۔

(۵۱۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ.

(۵۱۲۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو واپس جا کر اپنے گھر والوں میں رات گذار سکے۔

(۵۱۲۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ كَانَ يَأْتِي الْجُمُعَةَ مَاشِيًا فَقُلْتُ لِعَبْدِ الْحَمِيدِ : كَمْ كَانَ بَيْنَ مَنْزِلِهِ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ ؟ قَالَ : مِيلَيْنِ.

(۵۱۲۶) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پیدل جمعہ کے لئے آیا کرتے تھے۔ حضرت ہشیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالحمید سے پوچھا کہ ان کے گھر اور جمعہ کی جگہ میں کتنا فاصلہ تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ دو میل۔

(۵۱۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْهَدُونَ الْجُمُعَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ. (عبدالرزاق ۵۱۵۱)

(۵۱۲۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ لوگ مقام ذوالحلیفہ سے آ کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھا کرتے تھے۔

(۵۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَوْشَبُ بْنُ عَقِيلٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً : مِنْ كَمْ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ ؟ قَالَ : مِنْ سَبْعَةِ أَمْيَالٍ.

(۵۱۲۸) حضرت حوشب بن عقیل کہتے ہیں کہ کتنی مسافت سے آ کر جمعہ پڑھنا ضروری ہے؟ انہوں نے فرمایا سات میل سے۔

(۵۱۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ : عَلَى مَنْ تَجِبُ الْجُمُعَةُ مِمَّنْ كَانَ هُوَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ ؟ قَالَ : كَانَ أَهْلُ ذِي الْحُلَيْفَةِ يَشْهَدُونَ الْجُمُعَةَ.

(۵۱۲۹) حضرت جعفر بن برقان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے پوچھا کہ کوئی شخص شہر سے کتنی مسافت پر ہو اس پر جمعہ واجب ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ذوالحلیفہ کے رہنے والے جمعہ کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے۔

(۵۱۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يُسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ ، يُجَمِّعُ مِنْ هَذِهِ الْمَزَالِفِ ؟ فَيَقُولُ : قَدْ كَانَتِ الأَنْصَارُ يُجَمِّعُونَ مِنَ الْمَزَالِفِ حَوْلَ الْمَدِينَةِ.

(۵۱۳۰) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ حضرت محمد سے سوال کیا گیا کہ کیا مضافاتی دیہاتوں والے جمعہ کے لئے حاضر ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ انصار مدینہ کے اردگرد کی بستیوں سے جمعہ کے لئے حاضر ہوتے تھے۔

(۵۱۳۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يُجَمِّعُ مِنْ فَرْسَخَيْنِ ؟ فَقَالَ : لاَ . وَسَأَلْتُ الْحَكَمَ ؟ فَقَالَ : إِذَا كَانَ يَجِيءُ وَيَذْهَبُ فِي يَوْمٍ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ.

(۵۱۳۱) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے سوال کیا کہ کیا آدمی دو فرسخ کے فاصلے سے جمعہ کے لئے حاضر ہوگا؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے حضرت حکم سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ ایک دن میں آجا سکتا ہو تو اس پر جمعہ واجب ہے۔

(۵۱۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : تُؤْتَى الْجُمُعَةُ مِنْ فَرْسَخَيْنِ.

(۵۱۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے لئے دو فرسخ سے آیا جائے گا۔

(۵۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى مَنْ عَلَى رَأْسِ مِيلٍ جُمُعَةٌ.

(۵۱۳۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک میل کی مسافت پر ہو اس پر جمعہ واجب نہیں۔

(۵۱۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ فِي الطَّائِفِ وَهُوَ فِي قَرْيَةٍ ، يُقَالُ لَهَا : الْوَهْطُ ، عَلَى رَأْسِ ثَلاَثَةِ أَمْيَالٍ.

(۵۱۳۴) حضرت سائب فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو طائف سے تین میل دور ''وہط'' نامی بستی میں رہتے تھے اور طائف جمعہ پڑھنے کے لئے آتے تھے۔

(۵۱۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ ، قِيلَ لَهُ : يَا أَبَا إِبْرَاهِيمَ ، عَلَى مَنْ يَجِبُ الْجُمُعَةُ ؟ قَالَ : عَلَى مَنْ سَمِعَ الصَّوْتَ.

(۵۱۳۵) حضرت عمرو بن شعیب سے پوچھا گیا کہ اے ابوابراہیم! آپ کس پر جمعہ کو واجب قرار دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا جو مؤذن کی آواز سنے۔

(٣٣٦) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ

جن حضرات کے نزدیک مسافر پر جمعہ واجب نہیں

(٥١٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ.

(۵۱۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسافر پر جمعہ واجب نہیں۔

(٥١٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجَمِّعُ فِي السَّفَرِ.

(۵۱۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سفر میں جمعہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(٥١٣٨) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ أَضْحَى ، وَلاَ فِطْرٌ ، وَلاَ جُمُعَةٌ.

(۵۱۳۸) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ مسافر پر عید الاضحیٰ، عید الفطر اور جمعہ واجب نہیں۔

(٥١٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ :خَرَجَ مَسْرُوقٌ ، وَعُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، وَنَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ، فَحَضَرَتِ الْجُمُعَةُ فَلَمْ يُجَمِّعُوا ، وَحَضَرَ الْفِطْرُ فَلَمْ يُفْطِرُوا.

(۵۱۳۹) حضرت علی بن اقمر فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق، حضرت عروہ بن مغیرہ اور حضرت عبداللہ کے کچھ شاگرد ایک سفر پر نکلے تو راستہ میں جمعہ کا وقت ہو گیا، انہوں نے جمعہ ادا نہیں کیا۔ پھر عید الفطر کا وقت ہوا تو انہوں نے عید کی نماز بھی نہیں پڑھی۔

(٥١٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ سَمُرَةَ شَتَا بِكَابُلَ شَتْوَةً ، أَوْ شَتْوَتَيْنِ لاَ يُجَمِّعُ ، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(۵۱۴۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ کابل میں ایک یا دو گرمیاں ٹھہرے، وہاں انہوں نے جمعہ نہیں پڑھا وہ دو رکعات نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٥١٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَقَامَ بِنَيْسَابُورَ سَنَةً ، أَوْ سَنَتَيْنِ ، فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ ، وَلاَ يُجَمِّعُ.

(۵۱۴۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نیشاپور میں ایک یا دو سال رہے، وہاں وہ دو رکعات نماز پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے، پھر دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دیتے اور جمعہ نہیں پڑھتے تھے۔

(٥١٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُنَا يَغْزُونَ ، فَيُقِيمُونَ السَّنَةَ ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ، يَقْصُرُونَ الصَّلاَةَ ، وَلاَ يُجَمِّعُونَ.

(۵۱۴۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہمارے حضرات بعض اوقات جنگ کے لئے ایک ایک سال تک سفر میں رہتے، اس دوران وہ نماز میں قصر کیا کرتے تھے اور جمعہ نہیں پڑھتے تھے۔

(۵۱۴۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، قَالَ : خَرَجَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ يُرِيدُ الصَّلاَةَ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ ، فَضَرَبَ حُجْرَتَهُ عَلَى فَاثُورِ إبْرَاهِيمَ ، فَلَقِيتُهُ وَمَعِي الْجُنْدُ ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : يَا عُبَادَةُ ، إنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ لَيْسَتْ عَلَيْنَا جُمُعَةٌ ، فَجَمِّعْ بِأَصْحَابِكَ.

(۵۱۴۳) حضرت عبادہ بن نسی فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الملک بن مروان بیت المقدس میں نماز کے ارادے سے نکلے۔ انہوں نے خوانِ ابراہیم کے پاس پڑاؤ ڈالا، میں اپنے لشکر کے ساتھ ان سے ملا۔ جب میرا ان سے آمنا سامنا ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم مسافر ہیں، ہم پر جمعہ واجب نہیں، تم اپنے ساتھیوں کو جمعہ پڑھا دو۔

(۵۱۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بن يَزِيدَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جُمُعَةٌ فِي سَفَرِهِمْ ، وَلاَ يَوْمَ نَفْرِهِمْ.

(۵۱۴۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں پر سفر میں اور کوچ کرنے کے دن جمعہ واجب نہیں۔

(۵۱۴۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ.

(۵۱۴۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مسافر پر جمعہ واجب نہیں۔

(۵۱۴۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : خَرَجَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ دَابَقَ ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ، فَمَرَّ بِحَلَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ لأَمِيرِهَا : جَمِّعْ فَإِنَّا سَفْرٌ.

(۵۱۴۶) حضرت ابو عبید مولی سلیمان بن عبد الملک فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز اپنے دورِ خلافت میں دابق سے نکلے اور جمعہ کے دن مقام حلب سے گذرے۔ انہوں نے حلب کے امیر سے کہا کہ تم جمعہ پڑھاؤ ہم مسافر ہیں۔

(۳۳۷) مَنْ رَخَّصَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جن حضرات نے جمعہ کے دن سفر کرنے کی رخصت دی ہے

(۵۱۴۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : الْجُمُعَةُ لاَ تَمْنَعُ مِنْ سَفَرٍ

(۵۱۴۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ سفر سے نہیں روکتا۔

(۵۱۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ؛ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ خَرَجَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ ، وَلَمْ يَنْتَظِرِ الْجُمُعَةَ.

(۵۱۴۸) حضرت صالح بن کیسان فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ جمعہ کے دن اپنے ایک سفر پر نکلے اور جمعہ کی نماز کا انتظار نہیں کیا۔

(۵۱۴۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ نُفَيْلٍ كَانَ بِأَرْضٍ لَهُ بِالْعَقِيقِ ، عَلَى رَأْسِ أَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ ، فَلَقِيَ ابْنَ عُمَرَ غَدَاةَ الْجُمُعَةِ فَأَخْبَرَهُ بِشَكْوَاهُ ، فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ.

(۵۱۴۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید کے ایک صاحبزادے عقیق میں اپنی زمین پر رہتے تھے۔ جو مدینہ سے کئی میل کے فاصلے پر تھی ایک دن وہ جمعہ کی صبح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ملے اور اپنی ایک شکایت کا ذکر کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ چل پڑے اور جمعہ کی نماز چھوڑ دی۔

(۵۱۵۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالسَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، مَا لَمْ يَحْضُرْ وَقْتُ الصَّلاَةِ.

(۵۱۵۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن جمعہ کے وقت سے پہلے پہلے سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۵۱۵۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۵۱۵۱) حضرت ابن سیرین بھی یونہی فرماتے تھے۔

(۵۱۵۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالسَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۱۵۲) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۵۱۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُوَيْبٍ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ الزُّبَيْرِ مَخْرَجًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَصَلَّى الْجُمُعَةَ أَرْبَعًا.

(۵۱۵۳) حضرت عبدالرحمن بن ابی ذویب فرماتے ہیں کہ میں حضرت زبیر کے ساتھ جمعہ کے دن ایک سفر پر نکلا، انہوں نے جمعہ کی چار رکعت نماز ادا فرمائی۔

(۵۱۵۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ شِهَابٍ يُرِيدُ أَنْ يُسَافِرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ضَحْوَةً ، فَقُلْتُ لَهُ :تُسَافِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَافَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(ابوداؤد ۳۱۰۔ عبدالرزاق ۵۵۴۰)

(۵۱۵۴) حضرت ابن ابی ذئب کہتے ہیں کہ میں نے ابن شہاب کو دیکھا کہ انہوں نے جمعہ کے دن دوپہر کے وقت سفر کرنے کا ارادہ کیا، میں نے ان سے کہا کہ آپ جمعہ کے دن سفر کریں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن سفر فرمایا تھا۔

(۳۳۸) مَنْ كَرِهَ إِذَا حَضَرَتِ الْجُمُعَةُ أَنْ يَخْرُجَ حَتَّى يُصَلِّيَ

جن حضرات کے نزدیک جمعہ کی نماز کا وقت ہو جانے کے بعد سفر پر جانا مکروہ ہے

(۵۱۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِذَا أَدْرَكَتْكَ الْجُمُعَةُ ، فَلاَ تَخْرُجْ حَتَّى تُصَلِّيَ الْجُمُعَةَ.

(۵۱۵۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب جمعہ کی نماز کا وقت ہو جائے تو نماز پڑھے بغیر کسی سفر پر مت نکلو۔

(۵۱۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ، فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَمْ يُسَافِرْ.

(۵۱۵۶) حضرت عبد الرحمن بن قاسم فرماتے ہیں کہ میرے والد جمعہ کی رات کو سفر کر لیا کرتے تھے لیکن جب فجر طلوع ہو جاتی تو سفر نہیں کرتے تھے۔

(۵۱۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إِذَا حَضَرَتِ الْجُمُعَةُ أَنْ لاَ يَخْرُجُوا حَتَّى يُجَمِّعُوا.

(۵۱۵۷) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ جب جمعہ کی نماز کا وقت ہو جائے تو جمعہ پڑھنے تک سفر پر نہ نکلیں۔

(۵۱۵۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : إِذَا سَافَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دُعِيَ عَلَيْهِ ؛ أَنْ لاَ يُصَاحَبَ ، وَلاَ يُعَانَ عَلَى سَفَرِهِ. (عبدالرزاق ۵۵۴۲)

(۵۱۵۸) حضرت حسان بن عطیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص جمعہ کے دن سفر کرے تو اس کے لئے یہ بددعا کی جائے گی کہ کوئی اس کے ساتھ نہ جائے اور کوئی اس کے سفر میں اس کی مدد نہ کرے۔

(۵۱۵۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَمَّنْ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : السَّفَرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الصَّلاَةِ.

(۵۱۵۹) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد سفر کیا جائے گا۔

(۵۱۶۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : خَرَجَ قَوْمٌ وَقَدْ حَضَرَتِ الْجُمُعَةُ ، فَاضْطَرَمَ عَلَيْهِمْ خِبَاؤُهُمْ نَارًا مِنْ غَيْرِ نَارٍ يَرَوْنَهَا.

(۵۱۶۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جو لوگ جمعہ کی نماز کا وقت ہو جانے کے بعد سفر کے لئے نکلیں تو ان پر ایک آگ اس آگ کے علاوہ جل جاتی ہے جو وہ دیکھ رہے ہیں۔

(٥١٦١) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ؛ أَنَّ عُرْوَةَ كَانَ يُسَافِرُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ، وَ[illegible] يَنْتَظِرُ الْجُمُعَةَ.

(۵۱۶۱) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ جمعہ کی رات کو سفر کیا کرتے تھے اور جمعہ کا انتظار نہیں کرتے تھے۔

(٣٢٩) مَنْ كَانَ يَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ ، وَيَقُولُ هِيَ أَوَّلُ النَّهَارِ

جو حضرات جمعہ کی نماز کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جمعہ کا وقت دن کا ابتدائی حصہ ہے

(٥١٦٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : كَانَ سَعْدٌ يَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

(۵۱۶۲) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت سعد جمعہ کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے۔

(٥١٦٣) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : كُنَّا نَتَغَدَّى وَنَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

(بخاری ۹۳۹۔ مسلم ۸.

(۵۱۶۳) حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ کیا کرتے تھے۔

(٥١٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّ[انَ] ، ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَقِيلُ.

(۵۱۶۴) حضرت سعد انصاری کہتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ پڑھتے اور واپس آ کر قیلولہ کرتے تھے۔

(٥١٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنَّا نُجَمِّعُ فَنَرْجِعُ فَنَقِيلُ. (بخاری ۹۴۰)

(۵۱۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ پڑھ کر قیلولہ کیا کرتے تھے۔

(٥١٦٦) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : [illegible] نُجَمِّعُ ، ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَقِيلُ.

(۵۱۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ پڑھ کر قیلولہ کیا کرتے تھے۔

(٥١٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ امْرَأَةٍ ، قَالَتْ : جَاوَرْتُ مَعَ عُمَرَ سَن[ـة] فَكَانَتِ الْقَائِلَةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

(۵۱۶۷) حضرت بدیل بن میسرہ ایک عورت سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مشاہدہ کیا، وہ جمعہ کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے۔

(۵۱۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ : كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ أَبِي وَائِلٍ ، ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَقِيلُ.

(۵۱۶۸) حضرت زبرقان فرماتے ہیں کہ ہم ابووائل کے ساتھ جمعہ پڑھنے کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے۔

(۵۱۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي الْجُمُعَةَ ، ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَقِيلُ.

(۵۱۶۹) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ پڑھ کر قیلولہ کیا کرتے تھے۔

(۵۱۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي مَعَ عَبْدِ اللهِ الْجُمُعَةَ ، ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَقِيلُ.

(۵۱۷۰) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ پڑھ کر قیلولہ کیا کرتے تھے۔

(۵۱۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَشْيَاخُنَا مِنْهُمْ : أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ : كُنَّا نَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

(۵۱۷۱) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے۔

(۵۱۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الأَجْلَحِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ يَقُولُ : كُنَّا نُصَلِّي الْجُمُعَةَ ، ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَقِيلُ.

(۵۱۷۲) حضرت ابن ابی ہذیل فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ پڑھنے کے بعد قیلولہ کیا کرتے تھے۔

(۵۱۷۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَا كَانَ لِلنَّاسِ عِيدٌ إِلاَّ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ.

(۵۱۷۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ عید صرف دن کے اول حصے میں ہوتی ہے۔

(۵۱۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْكِلاَبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِيدَانَ السُّلَمِيِّ، قَالَ : شَهِدْتُ الْجُمُعَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ، فَكَانَتْ خُطْبَتُهُ وَصَلاَتُهُ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ ، ثُمَّ شَهِدْنَا مَعَ عُمَرَ ، فَكَانَتْ خُطْبَتُهُ وَصَلاَتُهُ إِلَى أَنْ أَقُولَ : انْتَصَفَ النَّهَارُ ، ثُمَّ شَهِدْنَا مَعَ عُثْمَانَ ، فَكَانَتْ صَلاَتُهُ وَخُطْبَتُهُ إِلَى أَنْ أَقُولَ : زَالَ النَّهَارُ ، فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا عَابَ ذَلِكَ ، وَلاَ أَنْكَرَهُ.

(۵۱۷۴) حضرت عبداللہ بن سیدان سلمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی، ان کی نماز اور خطبہ نصفِ نہار سے پہلے ہوا کرتے تھے۔ پھر ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی، ان کی نماز اور خطبہ اس وقت ہوتا تھا جب میں کہہ سکتا تھا کہ آدھا دن گذر گیا۔ پھر ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی، ان کی نماز اور خطبہ اس وقت

ہوتے تھے جب میں کہہ سکتا تھا کہ دن زائل ہوگیا۔ میں نے کسی کو اس عمل پر عیب نکالتے یا تنقید کرتے نہیں دیکھا۔

(۵۱۷۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُصَلُّونَ الْجُمُعَةَ ، وَإِنَّ ظِلَّ الْكَعْبَةِ كَمَا هُوَ.

(۵۱۷۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگ اس وقت جمعہ کی نماز پڑھتے تھے جبکہ کعبہ کا سایہ اس کے مثل ہوجاتا تھا۔

(۵۱۷۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا عَبْدُ اللهِ الْجُمُعَةَ ضُحًى ، وَقَالَ : خَشِيتُ عَلَيْكُمُ الْحَرَّ.

(۵۱۷۶) حضرت عبداللہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے ہمیں چاشت کے وقت جمعہ کی نماز پڑھائی اور فرمایا کہ میں تمہیں گرمی سے بچانا چاہتا ہوں۔

(۵۱۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ : صَلَّى بِنَا مُعَاوِيَةُ الْجُمُعَةَ ضُحًى.

(۵۱۷۷) حضرت سعید بن سوید فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کی نماز چاشت کے وقت پڑھائی۔

(۳۴۰) مَنْ كَانَ يَقُولُ وَقْتُهَا زَوَالُ الشَّمْسِ ، وَقْتُ الظُّهْرِ

جو حضرات فرمایا کرتے تھے کہ ظہر کا وقت زوالِ شمس کا وقت ہے جو کہ ظہر کا وقت ہے

(۵۱۷۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ : كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ إِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ.

(بخاری ۹۰۴۔ ابو داؤد ۱۰۷۷)

(۵۱۷۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز اس وقت پڑھا کرتے تھے جب سورج زائل ہوجاتا ہے۔

(۵۱۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ، ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا.

قَالَ حَسَنٌ : فَقُلْتُ لِجَعْفَرٍ : وَأَيُّ سَاعَةٍ تِيكَ ؟ قَالَ : زَوَالُ الشَّمْسِ. (مسلم ۲۹)

(۵۱۷۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد واپس آکر اپنے اونٹوں کو آرام دیا کرتے تھے۔ حضرت حسن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر سے پوچھا کہ یہ کون سا وقت ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ زوالِ شمس کا وقت۔

(۵۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَّبِعُ الْفَيْءَ. (بخاری ۴۱۶۸۔ مسلم ۳۲)

(۵۱۸۰) حضرت سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج زائل ہو جاتا۔ پھر ہم اپنے سائے کے پیچھے چلتے ہوئے واپس جاتے تھے۔

(۵۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ عَلِيٍّ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

(۵۱۸۱) حضرت عمرو بن مروان کے والد فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سورج کے زوال کے بعد جمعہ پڑھا کرتے تھے۔

(۵۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ بِلاَلٍ الْعَبْسِيِّ ؛ أَنَّ عَمَّارًا صَلَّى بِالنَّاسِ الْجُمُعَةَ ، وَالنَّاسُ فَرِيقَانِ : بَعْضُهُمْ يَقُولُ : زَالَتِ الشَّمْسُ ، وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ : لَمْ تَزَلْ.

(۵۱۸۲) حضرت بلال عبسی فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمعہ کی نماز پڑھائی تو لوگوں کی دو مختلف آراء تھیں، بعض کہتے تھے کہ سورج زائل ہو گیا اور بعض کا خیال تھا کہ سورج زائل نہیں ہوا۔

(۵۱۸۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، قَالَ : قَدِمَ مُعَاذٌ مَكَّةَ وَهُمْ يُجَمِّعُونَ فِي الْحِجْرِ ، فَقَالَ : لاَ تُجَمِّعُوا حَتَّى تَفِيءَ الْكَعْبَةُ مِنْ وَجْهِهَا.

(۵۱۸۳) حضرت یوسف بن ماہک کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے تو لوگ حطیم میں جمعہ پڑھتے تھے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اس وقت تک جمعہ کی نماز نہ پڑھو جب تک کعبے کا سایہ اس کے چہرے کی جانب سے لوٹ نہ جائے۔

(۵۱۸۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانُوا يُصَلُّونَ الْجُمُعَةَ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْفَيْءُ هُنَيْهَةٌ.

(۵۱۸۴) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں اس وقت جمعہ کی نماز پڑھا کرتے تھے جب کہ چیزوں کا سایہ تھوڑا سا بڑھا ہوا ہوتا تھا۔

(۵۱۸۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : وَقْتُ الْجُمُعَةِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

(۵۱۸۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جمعہ کا وقت زوالِ شمس کے وقت ہے۔

(۵۱۸۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي مَعَ عَلِيٍّ الْجُمُعَةَ ، فَأَحْيَانًا نَجِدُ فَيْئًا ، وَأَحْيَانًا لاَ نَجِدُهُ.

(۵۱۸۶) حضرت ابو رزین کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے، کبھی تو ہمیں سایہ نظر آتا اور کبھی سایہ نظر نہ آتا۔

(۵۱۸۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : كَانَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ يُصَلِّي بِنَا

الْجُمُعَةَ بَعْدَ مَا تَزُولُ الشَّمْسُ.

(۵۱۸۷) حضرت سماک فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر زوالِ شمس کے بعد ہمیں جمعہ کی نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(۵۱۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ إِمَامًا كَانَ أَحْسَنَ صَلاَةً لِلْجُمُعَةِ مِنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، كَانَ يُصَلِّيهَا إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

(۵۱۸۸) حضرت ولید بن عیزار فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن حریث سے بڑھ کر جمعہ کی نماز کے لئے کوئی بہتر امام نہیں دیکھا، و سورج کے زائل ہونے کے بعد جمعہ کی نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(۵۱۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :وَقْتُ الْجُمُعَةِ ، وَقْتُ الظُّهْرِ.

(۵۱۸۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جمعہ کی نماز کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔

(۳۴۱) فِيمَن لاَ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

جن لوگوں پر جمعہ واجب نہیں

(۵۱۹۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عن مَوْلًى لآلِ الزُّبَيْرِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ حَالِمٍ ، إِلاَّ أَرْبَعَةً :الصَّبِيُّ ، وَالْعَبْدُ وَالْمَرْأَةُ ، وَالْمَرِيضُ. (بیہقی ۱۸۴)

(۵۱۹۰) آل زبیر کے ایک مولیٰ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر بالغ پر جمعہ واجب ہے سوائے چار لوگوں کے: (۱) بچہ (۲) غلام (۳) عورت (۴) مریض۔

(۵۱۹۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ، فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، إِلاَّ عَلَى امْرَأَةٍ ، أَوْ صَبِيٍّ ، أَوْ مَمْلُوكٍ ، أَوْ مَرِيضٍ.

(۵۱۹۱) حضرت محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ واجب ہے سوائے ان کے: (۱) عورت (۲) بچہ (۳) غلام (۴) مریض۔

(۵۱۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ جُمُعَةٌ.

(۵۱۹۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عورتوں پر جمعہ واجب نہیں۔

(۵۱۹۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :الْجُمُعَة حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ ، إِلاَّ ثَلاَثَةٌ :عَبْدٌ مَمْلُوكٌ ، أَوْ مَرِيضٌ ، أَوْ امْرَأَةٌ.

(۵۱۹۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ہر مومن پر جمعہ واجب ہے سوائے تین لوگوں کے: غلام، مریض اور عورت۔

(٥١٩٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْوَصَّافِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ : اُنْظُرْ مَنْ قِبَلَكَ مِنَ النِّسَاءِ ، فَلَا يَحْضُرْنَ جَمَاعَةً ، وَلَا جِنَازَةً ، فَإِنَّهُ لَا حَقَّ لَهُنَّ فِي جُمُعَةٍ ، وَلَا جِنَازَةٍ.

(۵۱۹۴) حضرت وصافی کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ تھا، انہوں نے حضرت عبدالحمید کو خط لکھا کہ عورتوں کے بارے میں یہ خیال رکھو کہ وہ جماعت اور جنازہ میں شریک نہ ہوں۔ ان پر جمعہ اور جنازہ واجب نہیں ہیں۔

(٥١٩٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ جُمُعَةٌ.

(۵۱۹۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ غلام پر جمعہ کی نماز لازم نہیں۔

(٥١٩٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ جُمُعَةٌ.

(۵۱۹۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ غلام پر جمعہ کی نماز لازم نہیں۔

(٣٤٢) الْمَرْأَةُ تَشْهَدُ الْجُمُعَةَ ، أَتُجْزِئُهَا صَلَاةُ الإِمَامِ ؟

اگر کوئی عورت جمعہ کی نماز کے لئے آئے تو اس کے لئے امام کی نماز کافی ہے یا نہیں؟

(٥١٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَجِيحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : قَالَ لَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ : إِذَا صَلَّيْتُنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ الإِمَامِ ، فَصَلِّينَ بِصَلَاتِهِ ، وَإِذَا صَلَّيْتُنَّ فِي بُيُوتِكُنَّ فَصَلِّينَ أَرْبَعًا.

(۵۱۹۷) حضرت عبداللہ بن معدان کی دادی کہتی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہم عورتوں سے فرمایا تھا کہ اگر تم جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے آؤ تو امام کے ساتھ اسی کی نماز پڑھو اور اگر گھر میں نماز پڑھو تو چار رکعتیں پڑھو۔

(٥١٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي امْرَأَةٍ تَحْضُرُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، أَنَّهَا تُصَلِّي بِصَلَاةِ الإِمَامِ وَيُجْزِئُهَا ذَلِكَ.

(۵۱۹۸) حضرت حسن اس عورت کے بارے میں جو جمعہ کے دن مسجد میں نماز پڑھنے آئے فرماتے ہیں کہ وہ امام کے ساتھ اس کی نماز جیسی نماز پڑھے گی اور یہی اس کے لئے کافی ہے۔

(٥١٩٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ جَمَّعْنَ مَعَ الإِمَامِ ، أَجْزَأَهُنَّ مِنْ صَلَاةِ الإِمَامِ.

(۵۱۹۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر عورتیں امام کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھیں تو ان کے لئے امام کی نماز کافی ہے۔

(٥٢٠٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كُنَّ النِّسَاءُ يُجَمِّعْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ يُقَالُ : لَا تَخْرُجْنَ إِلَّا تَفِلَاتٍ ، لَا يُوجَدُ مِنْكُنَّ رِيحُ طِيبٍ.

(۵۲۰۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عورتیں نبی پاک ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھا کرتی تھیں۔ ان سے یہ کہا جاتا تھا کہ وہ بغیر خوشبو لگائے جمعہ کے لئے حاضر ہوں۔

(٥٢٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَأْتِي الْجُمُعَةَ ، قَالَ : تُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يُجْزِءُ عَنْهَا ، وَلَكِنَّهُ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْتِيَ الْجُمُعَةَ.

(۵۲۰۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت جمعہ کے لئے آئے تو وہ دو رکعتیں پڑھے گی، البتہ جمعہ میں شریک ہونا اس پر لازم نہیں۔

(٥٢٠٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كُنَّ نِسَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يُصَلِّينَ الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ يَحْتَسِبْنَ بِهَا مِنَ الظُّهْرِ.

(۵۲۰۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مہاجرین عورتیں نبی پاک ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھا کرتی تھیں اور اسے ظہر کی نماز کے بدلے میں کافی سمجھتیں تھیں۔

(٥٢٠٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : إِنْ صَلَّتْ مَعَ الإِمَامِ أَجْزَأَهَا.

(۵۲۰۳) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت امام کے ساتھ نماز پڑھے تو امام کی نماز اس کے لئے کافی ہے۔

(٣٤٣) فِي الرَّجُلِ يَجِيءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ ، يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے حاضر ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو رکعتیں پڑھے

(٥٢٠٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ : صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا. (بخاری ۱۱۶۶۔ ترمذی ۵۱۰)

(۵۲۰۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت سلیک غطفانی حاضر ہوئے، نبی پاک ﷺ نے ان سے فرمایا کہ دو مختصر رکعتیں پڑھ لو۔

(٥٢٠٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، وَأَبُو حُرَّةَ ، وَيُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا.

(۵۲۰۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ سلیک غطفانی حاضر ہوئے، انہوں نے دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں۔ نبی پاک ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ دو مختصر رکعتیں پڑھ لو۔

(٥٢٠٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ

أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ، أَمْسَكَ عَنِ الْخُطْبَةِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ ، ثُمَّ عَادَ إِلَى خُطْبَتِهِ. (دار قطنی ۱۳)

(۵۲۰۶) حضرت محمد بن قیس فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے جب انہیں دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا تو خطبہ روک دیا۔ جب وہ دو رکعتوں سے فارغ ہوئے تو آپ نے پھر خطبہ شروع فرمایا۔

(۵۲۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ.

(۵۲۰۷) حضرت حماد بن ابی الدرداء فرماتے ہیں کہ جب امام خطبہ دے رہا ہوتا تھا تو حضرت حسن دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۵۲۰۸) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَجِيءُ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(۵۲۰۸) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ اگر حضرت حسن امام کے خطبہ کے دوران مسجد میں آتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۵۲۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : إِذَا جِئْتَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَإِنْ شِئْتَ رَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ ، وَإِنْ شِئْتَ جَلَسْتَ.

(۵۲۰۹) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تم مسجد میں آؤ تو چاہو تو دو رکعتیں پڑھ لو اور اگر چاہو تو بیٹھ جاؤ۔

(۳۴۴) مَنْ كَانَ يَقُولُ إِذَا خَطَبَ الإِمَامُ فَلاَ يُصَلَّى

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر امام خطبہ دے رہا ہو تو نماز نہیں پڑھی جائے گی

(۵۲۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمْ كَرِهُوا الصَّلاَةَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۲۱۰) حضرت مجاہد، حضرت علی اور حضرت عطاء اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ جمعہ کے خطبہ کے دوران نماز پڑھی جائے۔

(۵۲۱۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا خَرَجَ الإِمَامُ فَلاَ يُصَلِّ أَحَدٌ حَتَّى يَفْرُغَ الإِمَامُ.

(۵۲۱۱) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب امام خطبہ کے لئے آجائے تو اس کے فارغ ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے۔

(۵۲۱۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ شُرَيْحًا دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ أَبْوَابِ كِنْدَةَ فَجَلَسَ ، وَلَمْ يُصَلِّ.

(۵۲۱۲) حضرت اسماعیل بن ابی خالد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح کو ایک مرتبہ دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن کندہ کے دروازوں سے مسجد میں داخل ہوئے اور بیٹھ گئے، انہوں نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔

(۵۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِذَا قَعَدَ الإِمَامُ عَلَى

الْمِنبَرِ فَلاَ صَلاَةَ.

(۵۲۱۳) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو کوئی نماز نہیں ہے۔

(٥٢١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجِيءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ يَجْلِسُ ، وَلاَ يُصَلِّي.

(۵۲۱۴) حضرت زہری اس شخص کے بارے میں جو جمعہ کے دن آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو فرماتے ہیں کہ وہ بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے۔

(٥٢١٥) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَجْلِسُ ، وَلاَ يُصَلِّي.

(۵۲۱۵) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ امام کے خطبہ کے دوران حضرت ابن سیرین آکر بیٹھ جاتے اور نماز نہیں پڑھتے تھے۔

(٥٢١٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِيِّ ، قَالَ : أَدْرَكْتُ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ ، فَكَانَ الإِمَامُ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَرَكْنَا الصَّلاَةَ.

(۵۲۱۶) حضرت ثعلبہ بن ابی مالک قرظی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا، ہمارا دستور ان کے زمانے میں یہ تھا کہ جب امام جمعہ کے لئے آجاتا تو ہم نماز چھوڑ دیتے تھے۔

(٥٢١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : خُرُوجُ الإِمَامِ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ.

(۵۲۱۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ امام کا آنا نماز کو قطع کردیتا ہے۔

(٥٢١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الصَّلاَةَ وَالْكَلاَمَ بَعْدَ خُرُوجِ الإِمَامِ.

(۵۲۱۸) حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے نکلنے کے بعد نماز اور کلام کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٥٢١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ تَوْبَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ إِذَا أَتَى الْجُمُعَةَ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ خَرَجَ الإِمَامُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ جَلَسَ وَاحْتَبَى ، وَاسْتَقْبَلَ الإِمَام ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ يَمِيناً ، وَلاَ شِمَالاً.

(۵۲۱۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت شریح جمعہ کے دن تشریف لاتے، اگر امام ابھی نہ آیا ہوتا تو دو رکعتیں پڑھتے اور اگر امام آگیا ہوتا تو بیٹھ جاتے، ہاتھوں کو گھٹنوں کے گرد باندھ لیتے اور امام کی طرف اس طرح رخ کر کے بیٹھتے کہ دائیں بائیں بالکل متوجہ نہ ہوتے۔

(۳۴۵) مَنْ کَانَ یَخْطُبُ قَائِمًا

جو حضرات کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے

(۵۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : کَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ یَجْلِسُ بَیْنَهُمَا ، یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَیُذَکِّرُ النَّاسَ. (مسلم ۳۵۔ ابوداؤد ۱۰۸۷)

(۵۲۲۰) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے، ان دونوں کے درمیان آپ بیٹھتے تھے۔ ان خطبوں میں آپ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور لوگوں کو وعظ و نصیحت فرمایا کرتے تھے۔

(۵۲۲۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ قَائِمًا ، ثُمَّ یَجْلِسُ ، ثُمَّ یَقُومُ ، یَخْطُبُ خُطْبَتَیْنِ. (بیہقی ۱۹۸)

(۵۲۲۱) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے، پھر بیٹھتے، پھر کھڑے ہوتے۔ آپ دو خطبے دیا کرتے تھے۔

(۵۲۲۲) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لَمْ یَکُنْ أَبُو بَکْرٍ ، وَلاَ عُمَرُ یَقْعُدَانِ عَلَی الْمِنْبَرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَأَوَّلُ مَنْ قَعَدَ مُعَاوِیَةُ.

(۵۲۲۲) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کے دن منبر پر بیٹھا نہیں کرتے تھے۔ سب سے پہلے بیٹھ کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا۔

(۵۲۲۳) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ، وَأَبُو بَکْرٍ قَائِمًا ، وَعُثْمَانُ قَائِمًا ، وَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ مُعَاوِیَةُ بْنُ أَبِی سُفْیَانَ.

(۵۲۲۳) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا، سب سے پہلے جنہوں نے بیٹھ کر خطبہ دیا وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۵۲۲۴) حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلِیًّا یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ ، فَلَمْ یَجْلِسْ حَتَّی فَرَغَ.

(۵۲۲۴) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو منبر پر خطبہ دیتے دیکھا وہ خطبے سے فارغ ہونے تک نہیں بیٹھے۔

(۵۲۲۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِی عُبَیْدَةَ ، عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، قَالَ : دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أُمِّ الْحَکَمِ یَخْطُبُ قَاعِدًا ، فَقَالَ : انْظُرُوا إِلَی هَذَا الْحَدَثِ یَخْطُبُ قَاعِدًا ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَی : (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً ، أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَیْهَا وَتَرَکُوكَ قَائِمًا).

(۵۲۲۵) حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہ مسجد میں داخل ہوئے تو عبدالرحمٰن بن ام الحکم بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے۔ حضرت کعب بن عجرہ نے فرمایا کہ اس بدعتی کو دیکھو کہ یہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) جب وہ تجارت کو یا کسی غیر اہم کام کو بھی دیکھتے ہیں تو اس کی طرف چل پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑے کا کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔

(٥٢٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :سَأَلَهُ رَجُلٌ ، أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ، أَوْ قَاعِدًا ؟ قَالَ :أَلَسْتَ تَقْرَأُ :﴿وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾.

(۵۲۲۶) حضرت علقمہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بیٹھ کر خطبہ دیا کرتے تھے یا کھڑے ہوکر؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم نے قرآن مجید کی یہ آیت نہیں پڑھی ﴿وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ یعنی وہ آپ کو کھڑے کا کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔

(٥٢٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :أَقْبَلَتْ عِيرٌ بِتِجَارَةٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَانْصَرَفَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ ، وَبَقِيَ رَسُولُ اللهِ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلاً فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ :﴿ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً ، أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا ، وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ﴾.

(بخاری ۴۸۹۹۔ مسلم ۸

(۵۲۲۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ تجارت کے کچھ اونٹ آئے۔ لوگ جا کر انہیں دیکھنے لگے اور نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) جب وہ تجارت کو یا کسی غیر اہم کام کو بھی دیکھتے ہیں تو اس کی طرف چل پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑے کا کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔

(٥٢٢٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :الْجُلُوسُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِدْعَةٌ.

(۵۲۲۸) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن منبر پر بیٹھنا بدعت ہے۔

(٥٢٢٩) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ الْمُغِيرَةُ يَخْطُبُ فِي الْجُمُعَةِ قَائِمًا ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ إِلاَّ مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ.

(۵۲۲۹) حضرت عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کھڑے ہوکر خطبہ دیا کرتے تھے اور ان کا ایک ہی مؤذن تھا۔

(٥٢٣٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا.

(۵۲۳۰) حضرت سماک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان کو کھڑے ہوکر خطبہ دیتے دیکھا ہے۔

(٥٢٣١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ صَالِحٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، وَكَانَ مَرْوَ

اسْتَخْلَفَهُ عَلَى الْمَدِينَةِ ، فَكَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ ، وَيَجْلِسُ جِلْسَتَيْنِ.

(۵۲۳۱) حضرت صالح فرماتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا گورنر بنایا تھا۔ وہ دو خطبے دیا کرتے تھے اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔

(۵۲۳۲) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ، ثُمَّ يَقْعُدُ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ. (احمد ۱/ ۲۵۷۔ بزار ۶۴۰)

(۵۲۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیتے، پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ دیتے۔

(۵۲۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سُئِلَ عَبْدُ اللهِ عَنِ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَرَأَ : ﴿وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾.

(۵۲۳۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے خطبہ کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ﴿وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ یعنی وہ آپ کو کھڑے کا کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔

(۵۲۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ عَنِ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَرَأَ : ﴿وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾.

(۵۲۳۴) حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبیدہ سے جمعہ کے خطبہ کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ﴿وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ یعنی وہ آپ کو کھڑے کا کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔

(۵۲۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ سُئِلَ عَنْ خُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَرَأَ : ﴿وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾.

(۵۲۳۵) حضرت یزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین سے جمعہ کے خطبہ کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ﴿وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ یعنی وہ آپ کو کھڑے کا کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔

(۵۲۳۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِنَّمَا خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَاعِدًا ، حِينَ كَثُرَ شَحْمُ بَطْنِهِ وَلَحْمُهُ.

(۵۲۳۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت بیٹھ کر خطبہ دیا تب جب ان کے جسم میں گوشت اور چربی بڑھ گئی تھی۔

(۵۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ ، يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا. (بخاری ۹۲۸۔ مسلم ۵۸۹)

(۵۲۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیتے تھے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔

(٣٤٦) الإِمَامُ إِذَا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ يُسَلِّمُ

جب امام منبر پر بیٹھے تو سلام کرے

(٥٢٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَعِدَ الْمِنبَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، وَيَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ سُورَةً، ثُمَّ يَجْلِسُ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ ، ثُمَّ يَنْزِلُ . وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ يَفْعَلاَنِهِ. (عبدالرزاق ٥٢٨١)

(۵۲۳۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جب جمعہ کے دن منبر پر جلوہ افروز ہوتے تو لوگوں کی طرف رخ کر کے السلام علیکم کہتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرماتے، اور کسی سورت کی تلاوت کرتے۔ پھر بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرماتے۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

(٥٢٣٩) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ :كَانَ عُثْمَانُ قَدْ كَبُرَ ، فَإِذَا صَعِدَ الْمِنبَرَ ، سَلَّمَ فَأَطَالَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أُمَّ الْكِتَابِ.

(۵۲۳۹) حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھ کر سلام کیا کرتے تھے۔ آپ اتنی دیر خطبہ دیتے جتنی دیر میں آدمی سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرلے۔

(٥٢٤٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْمِنبَرِ سَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ، وَرَدُّوا عَلَيْهِ.

(۵۲۴۰) حضرت عمرو بن مہاجر کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز منبر پر چڑھ کر لوگوں کو سلام کیا کرتے تھے اور لوگ ان کے سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔

(٣٤٧) الْخُطْبَةُ تُطَوَّلُ ، أَوْ تُقَصَّرُ

خطبہ کو لمبا کیا جائے گا یا مختصر؟

(٥٢٤١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدًا ، وَصَلاَتُهُ قَصْدًا.

(۵۲۴۱) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی نماز اور آپ کا خطبہ درمیانے ہوا کرتے تھے۔

(٥٢٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ :قَالَ :عَبْدُ اللهِ :إِنَّ قِصَرَ الْخُطْبَةِ وَطُولَ الصَّلاَةِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ. (بزار ٦٣٨)

(۵۲۴۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خطبہ کا مختصر ہونا اور نماز کا لمبا ہونا آدمی کے فقیہ ہونے کی علامت ہے۔

(۵۲٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ :عَبْدُ اللهِ :أَحْسِنُوا هَذِهِ الصَّلَاةَ ، وَاقْصِرُوا هَذِهِ الْخُطْبَةَ.

(۵۲۴۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کو خوب اچھا کر کے پڑھو اور خطبے کو مختصر رکھو۔

(۵۲٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو رَاشِدٍ ، قَالَ :خَطَبَنَا عَمَّارٌ ، فَتَجَوَّزَ فِي الْخُطْبَةِ ، فَقَالَ رَجُلٌ :قَدْ قُلْتَ قَوْلاً شِفَاءً لَوْ أَنَّكَ أَطَلْتَ ، فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ نُطِيلَ الْخُطْبَةَ. (ابو داؤد ۱۰۹۹۔ حاکم ۲۸۹)

(۵۲۴۴) حضرت ابو راشد فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور مختصر خطبہ دیا۔ ایک آدمی نے ان سے عرض کی کہ آپ بہت مؤثر گفتگو فرما رہے تھے اگر اسے لمبا کرتے تو اچھا ہوتا! انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے کو لمبا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۳٤۸) الْخُطْبَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، يُقْرَأُ فِيهَا ، أَمْ لاَ ؟

جمعہ کے خطبہ میں قرآن مجید کی تلاوت کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

(۵۲٤۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ أُمِّ هِشَامٍ ابْنَةِ جَارِيَةَ ، أَوْ حَارِثَةَ ، قَالَتْ :مَا أَخَذْتُ (ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ) إِلاَّ عَلَى لِسَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقْرَؤُهَا عَلَى النَّاسِ فِي كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ إِذَا خَطَبَهُمْ. (مسلم ۵۱۔ ابو داؤد ۱۰۹۳)

(۵۲۴۵) حضرت ام ہشام فرماتی ہیں کہ میں نے سورۃ ق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے سیکھی ہے۔ آپ ہر جمعہ لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(۵۲٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ يُعْجِبُهُ أَنْ يَقْرَأَ بِسُورَةِ آلِ عِمْرَانَ فِي الْجُمُعَةِ إِذَا خَطَبَ.

(۵۲۴۶) حضرت کلیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات پسند تھی کہ جمعہ کے ہر خطبہ میں سورۃ آل عمران کی تلاوت کریں۔

(۵۲٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَرَأَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ :﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۵۲۴۷) حضرت عنترہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت فرمائی۔

(٥٢٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : نَزَلْنَا الْمَدَائِنَ ، فَكُنَّا مِنْهَا عَلَى رَأْسِ فَرْسَخٍ ، فَجَائَتِ الْجُمُعَةُ ، فَحَضَرَ أَبِي وَحَضَرْتُ مَعَهُ ، فَخَطَبَنَا حُذَيْفَةُ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾.

(۵۲۴۸) حضرت ابوعبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ ہم مدائن سے ایک فرسخ کے فاصلے پر رہائش پذیر ہوئے۔ جمعہ کا دن آیا تو میں اور میرے والد جمعہ کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور اس میں ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا''

(٥٢٤٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ ، قَالَ : بَيْنَا الأَشْعَرِيُّ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، إِذْ قَرَأَ السَّجْدَةَ الآخِرَةَ فِي سُورَةِ الْحَجِّ.

(۵۲۴۹) حضرت صفوان بن محرز کہتے ہیں کہ حضرت اشعری رضی اللہ عنہ ہمیں جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے اس میں انہوں نے سورۃ الحج کے دوسرے سجدے کی تلاوت فرمائی۔

(٥٢٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ : ﴿وَأَنِيبُوا إِلَى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ﴾ ، وَفِي يَدِهِ عَصًا.

(۵۲۵۰) حضرت طلحہ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو منبر پر یہ آیت پڑھتے سنا ہے (ترجمہ) اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور خود کو اس کے حوالے کردو۔ خطبے کے دوران ان کے ہاتھ میں عصا تھا۔

(٣٤٩) فِي الرَّجُلِ يَخْطُبُ يُشِيرُ بِيَدِهِ

امام خطبے کے دوران ہاتھ سے اشارہ کرسکتا ہے

(٥٢٥١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَيْفَ كَانَ يَخْطُبُ النُّعْمَانُ ؟ قَالَ : كَانَ يَلْمَعُ بِيَدَيْهِ . قَالَ : وَكَانَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِذَا خَطَبَ ضَمَّ يَدَهُ عَلَى فِيهِ.

(۵۲۵۱) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سماک بن حرب سے پوچھا کہ حضرت نعمان خطبہ کیسے دیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کرتے تھے۔ حضرت ضحاک بن قیس جب خطبہ دیتے تو اپنے ہاتھ کو اپنے منہ پر رکھا کرتے تھے۔

(٥٢٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ ؛ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ : قَبَّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيْنِ ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بِيَدِهِ هَكَذَا ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ. (ترمذی ۵۱۵۔ ابوداؤد ۱۰۹۷)

(۵۲۵۲) حضرت عمارہ بن رویبہ نے بشر بن مروان کو دیکھا کہ وہ منبر پر کھڑا اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کررہا ہے۔ انہوں نے اسے

لے کر فرمایا کہ اللہ ان دونوں ہاتھوں کو تباہ کرے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ خطبہ میں صرف اتنا اشارہ کیا کرتے تھے۔ یہ کہہ کر انہوں نے انگشت شہادت سے اشارہ کر کے دکھایا۔

(۵۲۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِذْنُ الإِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْ يُشِيرَ بِيَدِهِ.

(۵۲۵۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ خطبہ کے دوران امام کی طرف سے اجازت دینے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ جمعہ کے خطبہ میں اپنے ایک ہاتھ سے اشارہ کردے۔

(۵۲۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَأْذِنُونَ الإِمَامَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَلَمَّا كَانَ زِيَادٌ وَكَثُرَ ذَلِكَ ، قَالَ :مَنْ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى أَنْفِهِ فَهُوَ إِذْنُهُ.

(۵۲۵۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ لوگ جب منبر پر امام سے اجازت طلب کیا کرتے تھے۔ زیاد کے دور حکومت میں یہ زیادہ ہوگیا۔ حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جو اپنے ناک پر ہاتھ رکھے یہ اس کی طرف سے اجازت ہے۔

(۳۵۰) الْخُطْبَةُ يُتَكَلَّمُ فِيهَا

خطبہ کے دوران کلام کیا جا سکتا ہے

(۵۲۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ لَهُ :صَلَّيْتَ ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ، تَجَوَّزْ فِيهِمَا.

(۵۲۵۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت سلیک غطفانی حاضر ہوئے، نبی پاک ﷺ نے ان سے فرمایا کہ دو مختصر رکعتیں پڑھ لو۔

(۵۲۵۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَقَالَ لِلنَّاسِ :اجْلِسُوا ، فَسَمِعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَجَلَسَ ، فَقَالَ لَهُ :يَا عَبْدَ اللهِ ، اُدْخُلْ.

(عبدالرزاق ۵۳۶۸۔ بیہقی ۲۱۸)

(۵۲۵۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دروازے پر تھے انہوں نے یہ بات سنی تو وہیں بیٹھ گئے۔ نبی پاک ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اے عبداللہ! اندر آجاؤ۔

(۵۲۵۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :جَاءَ أَبِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي الشَّمْسِ ، فَأَمَرَ بِهِ ، فَحُوِّلَ إِلَى الظِّلِّ.

(احمد ۳/ ۴۲۶۔ حاکم ۱۷۱)

(۵۲۵۷) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میرے والد مسجد میں حاضر ہوئے اس وقت نبی پاک ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ وہ

حضور ﷺ کے سامنے دھوپ میں کھڑے ہوگئے۔ نبی پاک ﷺ نے انہیں سائے میں جانے کا حکم دیا تو آپ سائے میں ہوگئے۔

(۵۲۵۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنْ كَانُوا لَيُسَلِّمُونَ عَلَى الإِمَامِ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ فَيَرُدُّ.

(۵۲۵۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اسلاف کا معمول یہ تھا کہ امام کو منبر پر سلام کیا کرتے تھے اور امام ان کے سلام کا جواب دیا کرتا تھا۔

(۳۵۱) فِي الرَّجُلِ يَسْمَعُ الرَّجُلَ يَتَكَلَّمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اگر امام کے خطبہ کے دوران آپ کسی کو بات کرتا دیکھیں تو کیا کریں؟

(۵۲۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، قَالَ : إِذَا سَمِعْتُ الرَّجُلَ وَالإِمَامِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَتَكَلَّمُ ، فَإِنْ كَانَ قَرِيبًا مِنْك فَاغْمِزْهُ ، وَإِنْ كَانَ بَعِيدًا فَأَشِرْ إِلَيْهِ ، وَلاَ تَرْمِهِ بِالْحَصَى.

(۵۲۵۹) حضرت زید بن صوحان کہتے ہیں کہ جب جمعہ کے دن دورانِ خطبہ کسی کو گفتگو کرتا دیکھیں تو اگر وہ آپ کے قریب ہو تو اسے آنکھ سے اشارہ کردیں۔ اگر دور ہو تو اسے اشارے سے منع کردیں۔ البتہ کنکری مارنا درست نہیں۔

(۵۲۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى وَأَشَارَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ وَتَكَلَّمَ : أَنِ اسْكُتْ.

(۵۲۶۰) حضرت ابو فروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی لیلیٰ کو دیکھا انہوں نے محمد بن سعد کو اشارے سے کہا کہ خاموش ہوجاؤ۔ وہ دورانِ خطبہ بات کررہے تھے۔

(۵۲۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَتَكَلَّمُ وَالإِمَامِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَرَمَاهُ بِحَصًى ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِيهِ.

(۵۲۶۱) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن دورانِ خطبہ گفتگو کررہا تھا۔ آپ نے اسے کنکری ماری جب اس نے ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ کر اسے چپ ہونے کا اشارہ کیا۔

(۵۲۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ وَالإِمَامِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ : يَضَعُ يَدَهُ عَلَى فِيهِ ، وَلاَ يَرْمِيهِ بِالْحَصَى.

(۵۲۶۲) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جمعہ کے دن دورانِ خطبہ کسی کو بات کرتے دیکھے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اور اسے کنکری نہ مارے۔

٥٢٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَضَعُ يَدَهُ عَلَى فِيهِ.

۵۲۶۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے گا۔

٥٢٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُشِيرُ إِلَى الرَّجُلِ الَّذِي يَتَكَلَّمُ أَنْ يَسْكُتَ.

۵۲۶۴) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت محمد خطبہ میں گفتگو کرنے والے کو ہاتھ سے اشارہ کر کے چپ ہونے کا کہا کرتے تھے۔

٥٢٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا بَعْضُ أَشْيَاخِنَا ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ رَأَى إِنْسَانًا يَتَكَلَّمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ ، فَرَمَاهُ بِالْحَصَى.

۵۲۶۵) حضرت حسن نے ایک آدمی کو دیکھا جو جمعہ کے دن دورانِ خطبہ بات کر رہا تھا انہوں نے اسے کنکری ماری۔

٥٢٦٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لاَ تُشِرْ إِلَى أَحَدٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَلاَ تَنْهَهُ عَنْ شَيْءٍ ، وَلاَ تَدْعُ إِلاَّ أَنْ يَدْعُوَ الإِمَامُ.

۵۲۶۶) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جمعہ کے خطبہ میں کسی کو اشارہ نہ کرو، کسی کو کسی بات سے منع نہ کرو اور اسے نہ بلاؤ یہاں تک امام خود اسے متوجہ کر کے خاموش کرائے۔

٥٢٦٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَتَكَلَّمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنِ اسْكُتْ.

۵۲۶۷) حضرت مجزاۃ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت زاہر نے ایک آدمی کو دیکھا جو جمعہ کے دن گفتگو کر رہا تھا انہوں نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

٥٢٦٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ ، فَمَسِسْتُ الْحَصَى ، فَضَرَبَ يَدِي.

۵۲۶۸) حضرت سعید بن عبداللہ بن یسار فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن حضرت سعید بن جبیر کے ساتھ تھا اور امام خطبہ دے رہا تھا۔ میں نے زمین پر پڑی کنکریوں کو ہاتھ لگایا تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا۔

(٣٥٢) مَنْ كَانَ يَسْتَقْبِلُ الإِمَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جو حضرات جمعہ کے دن امام کی طرف رخ کیا کرتے تھے

٥٢٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اسْتَقْبَلَهُ أَصْحَابُهُ بِوُجُوهِهِمْ. (ابن ماجه ١١٣٦)

(۵۲۶۹) حضرت عدی بن ثابت فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک صَلَّافِیْ اَلَیْہِ خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کے صحابہ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمْ آپ کی طرف چہروں کو متوجہ کر کے بیٹھا کرتے تھے۔

(٥٢٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَقْبِلُ الإِمَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا خَطَبَ ، وَلاَ يَقُولُ هَكَذَا ، وَلاَ هَكَذَا.

(۵۲۷۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت شریح جمعہ کے دن دورانِ خطبہ امام کی طرف رخ کرتے تھے اور ادھر ادھر کی باتیں نہ کرتے تھے۔

(٥٢٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ عَمَّنْ رَأَى صَعْصَعَةَ يَسْتَقْبِلُ الإِمَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۲۷۱) حضرت صعصعہ جمعہ کے دن خطبہ میں امام کی طرف رخ کر کے بیٹھا کرتے تھے۔

(٥٢٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الإِمَام يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۲۷۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ جمعہ کے دن خطبہ میں امام کی طرف رخ کر کے بیٹھا جائے۔

(٥٢٧٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ يَسْتَقْبِلُ الإِمَامَ.

(۵۲۷۳) حضرت حمید فرماتے ہیں کہ حضرت نضر بن انس جمعہ کے دن خطبہ میں امام کی طرف رخ کر کے بیٹھا کرتے تھے۔

(٥٢٧٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دَخَلَ مِمَّا يَلِي أَبْوَابَ كِنْدَةَ ، فَجَلَسَ وَجَعَلَ وَجْهَهُ قِبَلَ الْمِنْبَرِ.

(۵۲۷۴) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن کندہ کے دروازوں سے داخل ہوئے اور بیٹھ گئے۔ اور انہوں نے اپنے چہرے کو منبر کی طرف رکھا۔

(٥٢٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ السَّائِبِ الرَّقَاشِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَطَاءً ، وَطَاوُوسًا ، وَمُجَاهِدًا يَسْتَقْبِلُونَ الإِمَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۲۷۵) حضرت سائب رقاشی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد کو دیکھا وہ سب جمعہ کے دن خطبہ میں امام کی طرف رخ کر کے بیٹھا کرتے تھے۔

(٥٢٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَنَسًا عِنْدَ الْبَابِ الأَوَّلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، قَدِ اسْتَقْبَلَ الْمِنْبَرَ.

(۵۲۷۶) حضرت مستمر بن ریان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن بابِ اول کے پاس منبر کی طرف رخ کئے بیٹھے تھے۔

(٥٢٧٧) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ سَالِمٍ، وَالْقَاسِمِ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَسْتَقْبِلاَنِ الإِمَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۲۷۷) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت سالم اور حضرت قاسم جمعہ کے دن خطبہ میں امام کی طرف رخ کر کے بیٹھا کرتے تھے۔

(۵۲۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ ، عَنْ زَاذَانَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَقْبِلُ الإِمَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۲۷۸) حضرت حکیم بن دیلم فرماتے ہیں کہ حضرت زاذان جمعہ کے دن خطبہ میں امام کی طرف رخ کر کے بیٹھا کرتے تھے۔

(۵۲۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ الأَنْصَارِيُّ ، بِإِسْنَادٍ لاَ أَحْفَظُهُ ، قَالَ :كَانُوا يَجِيئُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَجْلِسُونَ حَوْلَ الْمِنبَرِ ، ثُمَّ يُقْبِلُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُجُوهِهِمْ.

(۵۲۷۹) حضرت عبدالحمید بن جعفر انصاری فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ جمعہ کے دن آتے اور منبر کے اردگرد بیٹھ جاتے ، اور اپنے چہروں کا رخ نبی پاک ﷺ کی طرف کرلیا کرتے تھے۔

(۵۲۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : الْوَاعِظُ قِبْلَةٌ ، يَعْنِي الإِمَامَ.

(۵۲۸۰) حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ واعظ (امام) قبلہ ہے۔یعنی رخ اس کی طرف ہونا چاہئے۔

(۳۵۳) فِي الاِحْتِبَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

خطبہ میں حبوہ ❶ بنا کر بیٹھنے کا بیان

(۵۲۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَبِي وَالإِمَامُ يَخْطُبُ.

(۵۲۸۱) حضرت ابن عمر ؓ امام کے خطبہ کے دوران حبوہ بنا کر بیٹھا کرتے تھے۔

(۵۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ مُحْتَبِيًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ.

(۵۲۸۲) حضرت سعید بن مسیب جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران حبوہ بنا کر بیٹھا کرتے تھے۔

(۵۲۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَالِمًا ، وَالْقَاسِمَ يَحْتَبِيَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ.

(۵۲۸۳) حضرت عبیداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم اور حضرت قاسم کو دیکھا کہ جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران حبوہ بنا کر بیٹھے تھے۔

---

❶ حبوہ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی سرین کے بل بیٹھ کر گھٹنے کھڑے کر کے ان کے گرد سہارا لینے کے لئے دونوں ہاتھ باندھ لے یا کمر اور گھٹنوں کے گرد کپڑا باندھ لے۔ اہل عرب اکثر اس طرح بیٹھا کرتے تھے۔

(٥٢٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَطَاءً مُحْتَبِيًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۲۸۴) حضرت فطر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو دیکھا کہ امام کے خطبہ کے دوران حبوہ بنا کر بیٹھے تھے۔

(٥٢٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَحْتَبِي وَالإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۲۸۵) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران حبوہ بنا کر بیٹھے دیکھا ہے۔

(٥٢٨٦) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سَالِمٍ الْخَيَّاطِ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَسَنَ ، وَمُحَمَّدًا ، وَعِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيَّ ، وَعَمْرَو بْنَ دِينَارٍ ، وَأَبَا الزُّبَيْرِ ، وَعَطَاءً يَحْتَبُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ.

(۵۲۸۶) حضرت سالم خیاط کہتے ہیں کہ حضرت حسن، حضرت محمد، حضرت عکرمہ بن خالد، حضرت عمرو بن دینار، حضرت ابو الزبیر اور حضرت عطاء جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران حبوہ بنا کر بیٹھا کرتے تھے۔

(٥٢٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَبِي وَالإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۲۸۷) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران حبوہ بنا کر بیٹھا کرتے تھے۔

(٥٢٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَبِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ.

(۵۲۸۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران حبوہ بنا کر بیٹھا کرتے تھے۔

(٣٥٤) مَنْ كَرِهَهُ

جن حضرات کے نزدیک دورانِ خطبہ حبوہ بنا کر بیٹھنا مکروہ ہے

(٥٢٨٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَالْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَحْتَبُوا وَالإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۲۸۹) حضرت اوزاعی فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول، حضرت عطاء اور حضرت حسن اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ جمعہ کے دن خطبہ کے دوران حبوہ بنا کر بیٹھا جائے۔

(٣٥٥) النَّوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ

جمعہ کے دن دورانِ خطبہ سونے کا حکم

(٥٢٩٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَجُلاً يَخْطُبُ ، يَقُولُ ، قَالَ مُحَمَّدٌ :إِنَّ النَّوْمَ فِي الْجُمَعِ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَحَوَّلْ.

(۵۲۹۰) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جمعہ میں نیند کا آنا شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں سے کسی کو دورانِ خطبہ اونگھ آئے تو پہلو بدل لے۔

(۵۲۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إِذَا نَعَسْتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ فَتَحَوَّلْ.

(۵۲۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو دورانِ خطبہ نیند آئے تو پہلو بدل لے۔

(۵۲۹۲) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :كَانَ مُحَمَّدٌ يُوقِظُ النَّائِمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَالإِمَامُ يَخْطُبُ.

(۵۲۹۲) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت محمد دورانِ خطبہ سونے والے کو جگا دیا کرتے تھے۔

(۵۲۹۳) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَشِيَ أَنْ يَنْعَسَ فِي الْجُمُعَةِ تَحَوَّلَ.

(۵۲۹۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو جمعہ میں نیند کا خوف ہو تو جگہ بدل لے۔

(۵۲۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ؛ فِي الَّذِي يَنْعُسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا :يَتَزَحْزَحُ عَنْ مَكَانِهِ ، وَقَالَ الآخَرُ :يَتَنَحَّى عَنْ مَكَانِهِ.

(۵۲۹۴) حضرت عطاء اور حضرت طاوس میں سے ایک جمعہ کے دن سونے والے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جگہ بدل لے اور دوسرے فرماتے ہیں کہ اپنی جگہ سے پیچھے ہٹ جائے۔

(۵۲۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :النَّوْمُ ، أَوِ النُّعَاسُ فِي الْجُمُعَةِ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَحَوَّلْ.

(۵۲۹۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ میں نیند کا آنا شیطان کی طرف سے ہے، اگر تم میں سے کسی کو نیند آئے تو وہ جگہ بدل لے۔

(۵۲۹٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ إِلَى غَيْرِهِ.

(ترمذی ۵۲۶۔ ابو داؤد ۱۱۲)

(۵۲۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کو جمعہ کے دن نیند آئے تو وہ اپنی جگہ بدل لے۔

(۵۲۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَحْوَص بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :لأَنْ تَخْتَلِفَ السِّيَاطُ عَلَى ظَهْرِي ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَنَامَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۲۹۷) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ میری کمر پر کوڑے پڑیں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں جمعہ کے دن دورانِ خطبہ سوؤں۔

(۳۵٦) مَنْ رَخَّصَ فِي النَّوْمِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جن حضرات کے نزدیک جمعہ میں سونے کی رعایت ہے

(۵۲۹۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ؛ أَنَّ أَبَا الْعَلاَءِ كَانَ يَنَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ قَاعِدٌ.

(۵۲۹۸) حضرت جریری فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالعلاء جمعہ میں بیٹھ کر سوجایا کرتے تھے۔

(۵۲۹۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الْعَالِيَةِ ، وَخِلاَسُ بْنُ عَمْرٍو يَنَامَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ نَوْمًا طَوِيلاً ، ثُمَّ يَقُومَانِ فَيُصَلِّيَانِ.

(۵۲۹۹) حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالعالیہ اور حضرت خلاس بن عمرو جمعہ میں لمبی نیند سوتے پھر کھڑے ہوکر نماز ادا فرماتے۔

(۵۳۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُرَّةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَبِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ ، فَإِنْ طَالَ وَضَعَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِي.

(۵۳۰۰) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ میں امام کے خطبہ کے دوران حبوہ بنا کر بیٹھتے، اگر خطبہ لمبا ہوجاتا تو اپنا سر میری گود میں رکھ دیتے۔

(۳۵۷) الرَّجُلِ يُسَلِّمُ إِذَا جَاءَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ

اگر کوئی آدمی دورانِ خطبہ مسجد میں داخل ہو تو کیا وہ سلام کرسکتا ہے؟

(۵۳۰۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ إِذَا جَاءَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ ، وَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ السَّلاَمَ.

(۵۳۰۱) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسن دوران خطبہ مسجد میں حاضر ہوتے تو سلام کیا کرتے تھے اور لوگ ان کے سلام کا جواب بھی دیا کرتے تھے۔

(۵۳۰۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، وَالأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَرُدُّونَ السَّلاَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ ، وَيُشَمِّتُونَ الْعَاطِسَ.

(۵۳۰۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف جمعہ کے دن دورانِ خطبہ سلام کا جواب دیتے تھے اور چھینکنے والے کو یرحمک اللہ بھی کہتے تھے۔

(۵۳۰۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ

الإِمَام ، قَالاَ : يُسَلِّمُ وَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ ، وَإِذَا عَطَسَ شَمَّتُوهُ وَرَدُّوا عَلَيْهِ.

(۵۳۰۳) حضرت حکم اور حضرت حماد اس شخص کے بارے میں جو جمعہ کے دن امام کے آجانے کے بعد مسجد میں داخل ہو فرماتے ہیں کہ وہ سلام کرے گا اور لوگ اس کے سلام کا جواب دیں گے۔ جب وہ چھینکے گا تو وہ اسے یرحمک اللہ کہیں گے۔

(٥٣٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَسَالِمٍ ، قَالاَ : يَرُدُّ السَّلاَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيُسْمِعُ.

(۵۳۰۴) حضرت عامر اور حضرت سالم فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن سلام کا جواب دیا جائے گا اور سلام کو سنایا جائے گا۔

(۳۵۸) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَرُدَّ السَّلاَمَ ، وَيُشَمِّتَ الْعَاطِسَ

جن حضرات کے نزدیک دورانِ خطبہ سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا مکروہ ہے

(٥٣٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَرُدَّ السَّلاَمَ وَيُشَمِّتَ الْعَاطِسَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ.

(۵۳۰۵) حضرت طاوس اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ دورانِ خطبہ سلام کا جواب دیا جائے یا چھینکنے والے کو یرحمك اللہ کہا جائے۔

(٥٣٠٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ سَأَلَهُمَا عَنْ رَدِّ السَّلاَمِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ ؟ فَقَالاَ : كَانَ يُقَالُ : مَنْ قَالَ انْصِتْ فَقَدْ لَغَا.

(۵۳۰۶) حضرت ابراہیم اور حضرت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ جمعہ کے دن دورانِ خطبہ سلام کا جواب دیا جائے گا یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ جس نے کسی سے کہا خاموش ہو جاؤ اس نے بھی فضول کام کیا۔

(٥٣٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : السُّكُوتَ.

(۵۳۰۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سکوت لازم ہے۔

(٥٣٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ : إِذَا سُلِّمَ عَلَيْك يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَام يَخْطُبُ ، فَأَوْمِىءْ إِلَيْهِ.

(۵۳۰۸) حضرت محمد فرمایا کرتے تھے کہ اگر جمعہ کے دن دورانِ خطبہ تمہیں سلام کیا جائے تو سر سے اشارہ کر کے جواب دے دو۔

(٥٣٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ شَمَّتَ رَجُلاً وَالإِمَام يَخْطُبُ ، أَلَغَا ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ لاَ يَعُودُ.

(۵۳۰۹) حضرت سعید بن مسیب سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی نے دوران خطبہ کسی چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہا تو کیا اس نے لغو کام کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں البتہ وہ دوبارہ ایسا نہ کرے۔

(۵۳۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، وَالْقَاسِمُ : يَرُدُّ فِي نَفْسِهِ.

(۵۳۱۰) حضرت محمد بن علی اور حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ اپنے دل میں سلام کا جواب دے۔

(۵۳۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ : سَلَّمْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ ، وَقَالَ حِينَ صَلَّى : إِنَّ الْكَلاَمَ يُكْرَهُ.

(۵۳۱۱) حضرت ابو الہیثم کہتے ہیں کہ میں نے جمعہ کے دن دورانِ خطبہ حضرت ابراہیم کو سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ اس موقع پر کلام مکروہ ہے۔

(۴۵۹) الإِمَامُ إِذَا لَمْ يَخْطُبْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، كَمْ يُصَلِّي ؟

اگر امام جمعہ کے دن خطبہ نہ دے تو وہ کتنی رکعت نماز پڑھے؟

(۵۳۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ أَمِيرًا بِالْبَحْرَيْنِ اشْتَكَى ، فَأَمَرَ رَجُلاً فَصَلَّى بِالنَّاسِ ، فَلَمْ يَخْطُبْ فَصَلَّى أَرْبَعًا ، قَالَ مُحَمَّدٌ : فَأَصَابَ السُّنَّةَ.

(۵۳۱۲) حضرت ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بحرین کے امیر ایک مرتبہ بیمار ہوگئے انہوں نے ایک آدمی کو حکم دیا اور اس نے لوگوں کو جمعہ کی نماز پڑھائی، اس نے خطبہ نہ دیا اور چار رکعت نماز پڑھائی۔ یہ بات حضرت محمد رحمہ اللہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اس نے سنت پر عمل کیا۔

(۵۳۱۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ مِثْلَهُ.

(۵۳۱۳) حضرت ابن سیرین سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۵۳۱۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا لَمْ يَخْطُبِ الإِمَامُ صَلَّى أَرْبَعًا.

(۵۳۱۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر امام جمعہ کے دن خطبہ نہ دے تو چار رکعت نماز پڑھائے۔

(۵۳۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الإِمَامُ إِذَا لَمْ يَخْطُبْ صَلَّى أَرْبَعًا.

(۵۳۱۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر امام جمعہ کے دن خطبہ نہ دے تو چار رکعت نماز پڑھائے۔

(۵۳۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ طَاوُوس يَذْكُرُ ذَلِكَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَنْ خَطَبَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ، وَمَنْ لَمْ يَخْطُبْ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا.

(۵۳۱۶) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر امام جمعہ کے دن خطبہ دے تو دو رکعت پڑھائے اور اگر خطبہ نہ دے تو چار رکعت نماز پڑھائے۔

(۵۳۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا.

(۵۳۱۷) حضرت زہری خطبہ نہ دینے کی صورت میں چار رکعات پڑھایا کرتے تھے۔

(۵۳۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :يُصَلِّي أَرْبَعًا.

(۵۳۱۸) حضرت ضحاک خطبہ نہ دینے کی صورت میں چار رکعات پڑھایا کرتے تھے۔

(۵۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ انْطَلَقَ حَاجًّا ، فَقَدِمَ تَبُوكَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ ، فَصَلَّى إِمَامُهُمْ رَكْعَتَيْنِ ، وَلَمْ يَخْطُبْ ، فَقَالَ مَكْحُولٌ :قَاتَلَ اللَّهُ هَذَا الَّذِي نَقَصَ صَلاَةَ الْقَوْمِ ، وَلَمْ يَخْطُبْ ، وَإِنَّمَا قُصِّرَتْ صَلاَةُ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ الْخُطْبَةِ.

(۵۳۱۹) حضرت برد کہتے ہیں کہ حضرت مکحول حج کے ارادے سے نکلے، جب مقام تبوک پہنچے تو جمعہ کا دن آگیا۔ ان کے امام نے دو رکعت نماز پڑھی اور خطبہ نہ دیا۔ حضرت مکحول نے فرمایا کہ اللہ اسے مارے اس نے لوگوں کی نماز بھی کم کردی اور خطبہ بھی نہیں دیا۔ جمعہ کی نماز تو خطبہ کی وجہ سے کم کی گئی ہے۔

(۳٦٠) مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسَبِّحُ وَيَذْكُرُ اللَّهَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ

کیا خطبہ کے دوران تسبیح یا اللہ کا ذکر کیا جا سکتا ہے؟

(۵۳۲۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَطَبَ الإِمَامُ ، لَمْ يُسَبِّحْ وَلَمْ يَدْعُ.

(۵۳۲۰) حضرت مسلم بن یسار کا معمول یہ تھا کہ دورانِ خطبہ نہ تسبیح کہتے تھے اور نہ دعا مانگتے تھے۔

(۵۳۲۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مَيْمُونٍ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْكَلاَمَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَالَ:يَذْكُرُ اللَّهَ.

(۵۳۲۱) حضرت میمون نے اس بات کو مکروہ خیال دیا ہے کہ جمعہ کے دن دورانِ خطبہ گفتگو کی جائے، وہ فرماتے ہیں کہ آدمی اللہ کا ذکر کرے گا۔

(۵۳۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَلاَ كَلاَمَ إِلاَّ أَنْ يَقْرَأَ قُرْآنًا.

(۵۳۲۲) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جب امام جمعہ کے دن بات شروع کردے تو پھر کوئی اور بات نہیں کرسکتا، البتہ قرآن کی تلاوت کرسکتا ہے۔

(۵۳۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَلْقَمَةَ :أَقْرَأُ فِي نَفْسِي ؟ قَالَ :لَعَلَّ ذَلِكَ أَنْ لاَ يَكُونَ بِهِ بَأْسٌ.

(۵۳۲۳) حضرت ابراہیم نے حرت علقمہ سے کہا کہ میں دورانِ خطبہ اپنے دل میں قرآن پڑھتا ہوں، اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے نزدیک تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۵۳۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا فِي الرَّجُلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ فِي نَفْسِهِ وَالإِمَام يَخْطُبُ.

(۵۳۲۴) حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی جمعہ کے دن دورانِ خطبہ اپنے دل میں اللہ کا ذکر کرے۔

(۵۳۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعِيدًا مِنَ الإِمَامِ ، لاَ يَسْمَعُ صَوْتَهُ، يَقْرَأُ فِي أُذُنِ صَاحِبِهِ؟ قَالَ : لاَ أَعْلَمُ عَلَى الرَّجُلِ بَأْسًا أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ فِي نَفْسِهِ.

(۵۳۲۵) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص امام سے اتنا دور ہو کہ امام کی آواز نہ سن سکے تو کیا وہ اپنے ساتھ بیٹھے آدمی کے کان میں تلاوت کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ انسان اس دوران اللہ کا ذکر کرے۔

(٣٦١) فِي الْكَلاَمِ وَالصُّحُفِ تُقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن جب سرکاری خطوط پڑھے جارہے ہوں تو اس وقت گفتگو جائز ہے یا نہیں؟

(۵۳۲٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَقْرَأَ وَيَذْكُرَ اللَّهَ ، إِذَا قَرَؤُوا الصُّحُفَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۳۲۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن جب سرکاری خطوط پڑھے جارہے ہوں تو اس وقت تلاوت اور ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۵۳۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْكَلاَمِ وَالصُّحُفِ تُقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۳۲۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن جب سرکاری خطوط پڑھے جارہے ہوں تو اس وقت تلاوت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۵۳۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، أَنَّ أَبَا بُرْدَةَ كَانَ يَتَكَلَّمُ فِي الْجُمُعَةِ وَالصُّحُفُ تُقْرَأُ ، وَكَانَ الشَّعْبِيُّ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۵۳۲۸) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بردہ جمعہ کے دن سرکاری خطوط پڑھے جانے کے دوران گفتگو کیا کرتے تھے اور حضرت شعبی بھی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۵۳۲۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْكَلاَمِ إِذَا قُرِئَتِ الصُّحُفُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، حَتَّى يَأْخُذَ الإِمَامُ فِي الْمَوْعِظَةِ.

(۵۳۲۹) حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن جب سرکاری خطوط پڑھے جارہے ہوں تو اس وقت گفتگو کرنے میں کوئی

رج نہیں، البتہ امام جب موعظت میں مصروف ہوجائے تو اس وقت بات نہیں کی جاسکتی۔

(۵۳۳۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُ مَنَعَ الصُّحُفَ أَنْ تُقْرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الْخُطْبَةِ.

(۵۳۳۰) حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن خطبہ سے فارغ ہونے سے پہلے صحیفے پڑھے جائیں۔

(۵۳۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : إِنَّ الْكُتُبَ تَجِيءُ مِنْ قِبَلِ قُتَيْبَةَ فِيهَا الْبَاطِلُ وَالْكَذِبُ ، فَإِذَا أَرَدْتُ أُكَلِّمُ صَاحِبِي ، أَوْ أُنْصِتُ ؟ قَالَ : لاَ ، بَلْ أَنْصِتْ ، يَعْنِي فِي الْجُمُعَةِ.

(۵۳۳۱) حضرت حماد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ جمعہ کی نماز میں قتیبہ کی طرف سے مختلف خطوط آتے ہیں جن میں سچ بھی ہوتا ہے اور جھوٹ بھی۔ جب وہ خطوط پڑھے جارہے ہوں اور میں اپنے ساتھی سے بات کرنا چاہوں تو بات کرلوں یا خاموش رہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ خاموش رہو۔

(۵۳۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : لَقِيَنِي حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَالْمُؤَذِّنُونَ يُؤَذِّنُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَقَدْ خَرَجَ الإِمَامُ ، فَكَلَّمَنِي فَلَمْ أُكَلِّمْهُ . ثُمَّ اجْتَمَعْنَا فِي جُمُعَةٍ أُخْرَى ، فَكَلَّمَنِي وَالصُّحُفُ تُقْرَأُ ، فَجَعَلَ يُكَلِّمُنِي ، وَلاَ أُكَلِّمُهُ ، فَقَالَ : يَابْنَ أَخِي ، إِنَّمَا كَانَ السُّكُوتُ قَبْلَ الْيَوْمِ إِذَا وَعَظُوا بِكِتَابِ اللهِ ، وَقَالُوا فِيهِ ، فَنَسْكُتُ لِصُحُفِهِمْ هَذِهِ ؟ .

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : فَذَكَرْتُهُ لإِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَهُمَ ، اللهُمَّ ، أَوْ نَفْسَهُ ، إِنَّمَا كَانَ السُّكُوتُ قَبْلُ إِذَا وَعَظُوا بِكِتَابِ اللهِ ، وَقَالُوا فِيهِ.

(۵۳۳۲) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ جب مؤذن جمعہ کے لئے اذان دے رہے تھے اور امام نماز کے لئے نکل چکا تھا تو میری حضرت حماد بن ابی سلیمان سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے بات کی لیکن میں نے ان سے کوئی بات نہ کی۔ پھر اگلے جمعہ کو ہم دوبارہ ملے تو جب خطوط پڑھے جارہے تھے اس وقت انہوں نے مجھ سے بات کی، وہ مجھ سے بات کرتے رہے لیکن میں خاموش رہا۔ اس پر انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اے میرے بھتیجے! اس دن خاموشی اس وقت لازم ہوتی ہے جب ائمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے وعظ کریں۔ ہم ان خطوط کے لئے کیوں خاموش رہیں؟! حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا ذکر حضرت ابراہیم سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اسے یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ جمعہ کے دن خاموشی صرف اسی وقت ہے جب ائمہ کتاب سے وعظ کررہے ہوں۔

(۵۳۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ الْكَلاَمُ وَالصُّحُفُ تُقْرَأُ ، وَقَالَ الْحَسَنُ : كَانَتِ الصُّحُفُ تُقْرَأُ قَبْلَ الصَّلاَةِ.

(۵۳۳۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جس وقت سرکاری خطوط پڑھے جارہے ہوں اس وقت بات کرنا مکروہ ہے۔ حضرت ؟ فرماتے ہیں کہ سرکاری خطوط نماز سے پہلے پڑھے جاتے تھے۔

(٥٣٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عِيسَى ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدَ الْعَزِ يُحَدِّثُ الْوَلِيدَ بْنَ هِشَامٍ ، وَسُلَيْمَانُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، وَصُحُفٌ تُقْرَأُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

(۵۳۳۴) حضرت خالد بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو ولید بن ہشام سے گفتگو کرتے دیکھا ہے۔ حالا اس وقت سلیمان امیر المؤمنین ہونے کی حیثیت سے منبر پر بیٹھے تھے اور جمعہ کے دن سرکاری خطوط پڑھے جارہے تھے۔

(٣٦٢) فِي الْكَلاَمِ إِذَا صَعِدَ الإِمَامُ الْمِنْبَرَ وَخَطَبَ

امام کے منبر پر چڑھ جانے اور خطبہ دینے کے دوران گفتگو کا حکم

(٥٣٣٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَفَى لَغْوًا إِذَا صَعِدَ الإِ الْمِنْبَرَ أَنْ تَقُولَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ.

(۵۳۳۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کے منبر پر چڑھ جانے کے بعد یہ بھی لغو بات ہے کہ تم اپنے ساتھ بیٹھے شخص کو کہ خاموش ہوجا۔

(٥٣٣٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَلْقَمَةَ : مَتَى يُكْرَهُ الْكَلاَمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؟ قَالَ : صَعِدَ الإِمَامُ الْمِنْبَرَ ، وَإِذَا خَطَبَ الإِمَامُ ، وَإِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ.

(۵۳۳۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ سے پوچھا کہ جمعہ کے دن کلام کرنا کب مکروہ ہوتا ہے؟ انہوں فرمایا کہ جب امام منبر پر چڑھ جائے، جب امام خطبہ دے اور جب امام بات کرے۔

(٥٣٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ ، وَالإِمَامُ يَخْطُبُ ، فَقَدْ لَغَا. (عبدالرزاق ۵۴۱۷)

(۵۳۳۷) حضرت عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن جس شخص نے خطبہ دوران اپنے ساتھ بیٹھے شخص کو خاموش رہنے کا کہا اس نے لغو کام کیا۔

(٥٣٣٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا قُلْتَ لِصَاحِ أَنْصِتْ ، فَقَدْ لَغَوْتَ.

(۵۳۳۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم نے اپنے ساتھ بیٹھے شخص کو کہا کہ خاموش ہوجا تو تم نے لغو کام کیا۔

(٥٣٣٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِ

قَالَ: أَدْرَكْتُ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ ، فَكَانَ الإِمَامُ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَرَكْنَا الصَّلاَةَ، فَإِذَا تَكَلَّمَ تَرَكْنَا الْكَلاَمَ.

(۵۳۳۰) حضرت ثعلبہ بن ابی مالک قرظی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا، جب جمعہ کے دن امام آجاتے تو ہم نماز کو چھوڑ دیتے اور جب وہ بات کرتے تو ہم بات کرنا چھوڑ دیتے۔

(۵۳۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الصَّلاَةَ وَالْكَلاَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ خُرُوجِ الإِمَامِ.

(۵۳۳۱) حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کے دن امام کے نکلنے کے بعد کلام کرنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۵۳۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ ،فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ لَمْ يُصَلِّ.

(۵۳۳۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے لیکن جب امام جمعہ کے لئے آجاتا تو نماز نہیں پڑھتے تھے۔

(۵۳۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ: خُرُوجُ الإِمَامِ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ، وَكَلاَمُهُ يَقْطَعُ الْكَلاَمَ.

(۵۳۳۳) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ امام کا نکلنا نماز کو اور اس کا بات کرنا گفتگو کو منقطع کر دیتا ہے۔

(۵۳۳۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْكَلاَمَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ.

(۵۳۳۴) حضرت میمون بن مہران نے دورانِ خطبہ بات کرنے کو مکروہ خیال فرمایا ہے۔

(۵۳۳۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : خُرُوجُ الإِمَامِ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ ، وَكَلاَمُهُ يَقْطَعُ الْكَلاَمَ.

(۵۳۳۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ امام کا نکلنا نماز کو اور اس کا بات کرنا گفتگو کو منقطع کر دیتا ہے۔

(۵۳۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن نَافِعٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :إِذَا قَالَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ ، فَقَدْ لَغَا.

(۵۳۳۶) حضرت حمید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دورانِ خطبہ اگر کسی نے اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش ہو جاؤ تو اس نے لغو کام کیا۔

(۵۳۳۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَأَمَرْتُ أَصْحَابِي أَنْ يَرْتَحِلُوا ، ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ ، فَجَلَسْتُ قَرِيبًا مِنِ ابْنِ عُمَرَ ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُنِي وَالإِمَامُ يَخْطُبُ ، فَعَلْنَا كَذَا وَكَذَا ، فَلَمَّا أَكْثَرَ قُلْتُ لَهُ : اُسْكُتْ ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلاَةَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لاِبْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ :أَمَّا أَنْتَ فَلاَ جُمُعَةَ لَكَ ، وَأَمَّا صَاحِبُكَ

فَحِمَارٌ.

(۵۳۴۶) حضرت علقمہ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ کے دن مدینہ آئے۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کوچ کر جائیں اور میں مسجد میں آ کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھ گیا۔ اتنے میں میرے ساتھیوں میں سے ایک آدمی آیا اور دورانِ خطبہ مجھ سے بات کرنے لگا کہ ہم نے ایسے ایسے کیا۔ جب اس نے زیادہ بات کی تو میں نے اس سے کہا کہ خاموش ہو جاؤ۔ جب ہم نے نماز پوری کر لی تو میں نے اس بات کا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا جمعہ نہیں ہوا اور تمہارا وہ ساتھی گدھا ہے۔

(۵۳٤۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ ، أَوِ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ ، سَمِعَ أَحَدُهُمَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً يَقْرَؤُهَا وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، قَالَ :فَقَالَ لِصَاحِبِهِ: مَتَى أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ؟ قَالَ :فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ ، قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :لاَ جُمُعَةَ لَكَ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، قَالَ :فَقَالَ :صَدَقَ عُمَرُ.

(۵۳۴۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ذر یا حضرت زبیر بن عوام میں سے ایک نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن منبر پر ایک آیت کی تلاوت کرتے سنا تو اپنے ساتھی سے سوال کیا کہ یہ آیت کب نازل ہوئی تھی؟ جب انہوں نے جمعہ کی نماز ادا کر لی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تمہارا جمعہ نہیں ہوا۔ پھر وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر سچ کہتے ہیں۔

(۵۳٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَالْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ، وَالَّذِي يَقُولُ لَهُ أَنْصِتْ لَيْسَتْ لَهُ جُمُعَةٌ. (احمد ۱/ ۲۳۰)

(۵۳۴۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن دورانِ خطبہ بات کی وہ اس گدھے کی طرح ہے جس نے کتابیں اٹھا رکھی ہوں اور جو کہتا ہے کہ خاموش ہو جاؤ اس کا جمعہ نہیں ہوا۔

(۵۳٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ سَعْدٌ لِرَجُلٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ :لاَ صَلاَةَ لَكَ، قَالَ :فَذَكَرَ ذَلِكَ الرَّجُلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ سَعْدًا قَالَ :لاَ صَلاَةَ لَكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِمَ يَا سَعْدُ ؟ قَالَ :إِنَّهُ تَكَلَّمَ وَأَنْتَ تَخْطُبُ ، فَقَالَ :صَدَقَ سَعْدٌ.

(بزار ۶۴۲۔ ابو یعلی ۲۰۸)

(۵۳۴۹) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سعد نے ایک آدمی سے کہا کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ اس آدمی نے اس بات کا ذکر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور کہا کہ سعد نے مجھے کہا ہے کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد سے پوچھا

کہ تم نے ایسا کیوں کہا؟ انہوں نے عرض کیا کہ جب آپ خطبہ دے رہے تھے تو اس نے بات کی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سعد ٹھیک کہتے ہیں۔

(٥٣٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : ثَلاَثَةٌ مَنْ سَلِمَ مِنْهُنَّ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرَى ؛ مِنْ أَنْ يُحْدِثَ حَدَثًا لاَ يَعْنِي أَذًى مِنْ بَطْنِهِ ، أَوْ أَنْ يَتَكَلَّمَ ، أَوْ يَقُولَ : صَهْ.

(۵۳۵۰) حضرت ابن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ جو جمعہ کی نماز کے دوران تین کاموں سے محفوظ رہا اس کے اس جمعہ سے گذشتہ جمعے تک کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں: ایک حدث لاحق ہونے سے، دوسرا بات کرنے سے اور تیسرا کسی کو خاموش کرانے سے۔

(٥٣٥١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ : صَهٍ ، فَقَدْ لَغَا.

(۵۳۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے جمعہ کے دن دورانِ خطبہ کسی کو خاموش رہنے کا کہا تو اس نے لغو کام کیا۔

(٣٦٣) مَنْ رَخَّصَ فِي الْكَلاَمِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ

جن حضرات کے نزدیک دورانِ خطبہ کلام کرنے کی رخصت ہے

(٥٣٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يُكَلِّمُ رَجُلاً وَالإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۳۵۲) حضرت ابو خالد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو جمعہ کے دن دورانِ خطبہ ایک آدمی سے بات کرتے دیکھا ہے۔

(٥٣٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْكَلاَمِ إِذَا لَمْ يَسْمَعِ الْخُطْبَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۳۵۳) حضرت عروہ بن زبیر اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ جو شخص جمعہ کے دن خطبہ نہ سن سکے وہ کلام کر لے۔ یعنی جس تک آواز نہ پہنچ رہی ہو۔

(٥٣٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَتَكَلَّمَانِ وَالْحَجَّاجُ يَخْطُبُ.

(۵۳۵۴) حضرت اسماعیل بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر حجاج بن یوسف کے خطبے کے دوران گفتگو کر رہے تھے۔

(٣٦٤) فِي الْكَلاَمِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن جب امام منبر سے اتر آئے تو نماز سے پہلے کلام کرنے کا حکم

(٥٣٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا كُلِّمَ فِي الْحَاجَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ نُزُولِهِ مِنْ مِنْبَرِهِ إِلَى مُصَلاَّهُ. (ابوداؤد ۶۳)

(۵۳۵۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ بعض اوقات جمعہ کی نماز کے دوران منبر سے اترنے کے بعد نماز شروع کرنے سے پہلے کسی ضرورت کی بات کر لیا کرتے تھے۔

(٥٣٥٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : أَدْرَكْتُ أَبِي وَمَنْ مَضَى مِمَّنْ يُرْضَاهُ وَنَأْخُذُ عَنْهُمْ ، لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِالْكَلاَمِ حِينَ يَنْزِلُ الإِمَامُ مِنَ الْمِنْبَرِ إِلَى أَنْ يَدْخُلَ فِي الصَّلاَةِ.

(۵۳۵۶) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد اور دوسرے ایسے حضرات جن سے ہم راضی ہیں اور ان سے روایت لیتے ہیں، انہیں دیکھا کہ وہ امام کے منبر سے اترنے کے بعد نماز شروع کرنے سے پہلے کلام میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٥٣٥٧) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : كَلَّمَنِي طَاوُوسٌ بَعْدَ مَا نَزَلَ سُلَيْمَانُ مِنَ الْمِنْبَرِ.

(۵۳۵۷) حضرت ابراہیم بن میسرہ کہتے ہیں کہ حضرت طاوس نے سلیمان بن عبد الملک کے منبر سے اترنے کے بعد مجھ سے کلام کیا۔

(٥٣٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يَتَكَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ نُزُولِهِ إِلَى أَنْ يُكَبِّرَ.

(۵۳۵۸) حضرت حسن اور حضرت محمد اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ امام کے منبر سے اترنے کے بعد تکبیر کہنے سے پہلے کلام کیا جائے۔

(٥٣٥٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْكَلاَمِ حَتَّى يَخْطُبَ ، وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْخُطْبَةِ حَتَّى يَدْخُلَ فِي الصَّلاَةِ.

(۵۳۵۹) حضرت عطاء خطبہ شروع ہونے سے پہلے اور خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد نماز شروع ہونے سے پہلے کلام میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٥٣٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الْكَلاَمِ إِذَا خَرَجَ الإِمَام حَتَّى يَتَكَلَّمَ ، وَإِذَا نَزَلَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ ؟ فَكَرِهَهُ الْحَكَمُ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۵۳۶۰) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ جب امام نکل آئے اور اس کے بات کرنے

سے پہلے اور خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد نماز شروع کرنے سے پہلے کلام کرنا کیسا ہے؟ حضرت حکم نے اسے مکروہ بتایا اور حضرت حماد نے جائز۔

(٥٣٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :يَتَكَلَّمُ مَا لَمْ يَجْلِسْ.

(۵۳۶۱) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جب تک امام بیٹھ نہ جائے اس وقت تک بات کر سکتے ہیں۔

(٥٣٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنَ الْمِنبَرِ ، فَيَقُومُ مَعَهُ الرَّجُلُ فَيُكَلِّمُهُ فِي الْحَاجَةِ ، ثُمَّ يَنْتَهِي إِلَى مُصَلاَّهُ فَيُصَلِّي.

(ترمذی ۵۱۷۔ ابو داؤد ۱۱۱۳)

(۵۳۶۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دینے کے بعد منبر سے اترتے تو بعض اوقات کوئی آدمی کھڑا ہو کر آپ سے ضرورت کی بات کر لیا کرتا تھا پھر آپ نماز کی جگہ جا کر نماز پڑھاتے۔

(٥٣٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنَ مُهَاجِرٍ يَتَكَلَّمَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ ، فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُهَاجِرٍ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :إِنَّا كُنَّا صَلَّيْنَا . وَكَانَ الإِمَامُ الْحَجَّاجَ.

(۵۳۶۳) حضرت حسن بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم بن مہاجر کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن دورانِ خطبہ گفتگو کر رہے تھے۔ نماز کے بعد میں حضرت ابراہیم بن مہاجر سے ملا اور میں نے ان سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نماز پڑھ لی تھی۔ اس وقت امام حجاج بن یوسف تھا۔

(٣٦٥) لاَ كَلاَمَ بَعْدَ نُزُولِ الإِمَامِ مِنَ الْمِنبَرِ

جن حضرات کے نزدیک امام کے منبر سے اترنے کے بعد بھی کلام جائز نہیں جب تک وہ نماز نہ پڑھا لے

(٥٣٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: لاَ كَلاَمَ بَعْدَ أَنْ يَنْزِلَ الإِمَامِ مِنَ الْمِنبَرِ حَتَّى يَقْضِيَ الصَّلاَةَ.

(۵۳۶۴) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ امام کے منبر سے اترنے کے بعد بھی کلام جائز نہیں جب تک وہ نماز نہ پڑھا لے۔

(٥٣٦٥) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :نُبِّئْتُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۵۳۶۵) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے بھی اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(٣٦٦) الرَّجُلِ إِذَا تَكَلَّمَ وَالإِمَامِ يَخْطُبُ

جس شخص نے دورانِ خطبہ بات کرلی اب وہ کیا کرے؟

(٥٣٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُبَارَكٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَعَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنِ ابْنِ عُلاَثَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الَّذِي يَتَكَلَّمُ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، قَالُوا :يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(٥٣٦٦) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جس شخص نے جمعہ کے دن دورانِ خطبہ بات کرلی اب وہ دو رکعت نماز پڑھے گا۔

(٣٦٧) الرَّجُلُ تَفُوتُهُ الْخُطْبَةُ

جو شخص جمعہ کا خطبہ نہ سن سکے وہ کیا کرے؟

(٥٣٦٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :حُدِّثْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ :إِنَّمَا جُعِلَتِ الْخُطْبَةُ مَكَانَ الرَّكْعَتَيْنِ ، فَإِنْ لَمْ يُدْرِكِ الْخُطْبَةَ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا.

(٥٣٦٧) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کا خطبہ دو رکعتوں کے بدلے میں رکھا گیا ہے اس لئے جسے خطبہ نہ ملے وہ چار رکعتیں پڑھے۔

(٥٣٦٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا لَمْ يُدْرِكِ الْخُطْبَةَ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا.

(٥٣٦٨) حضرت عطاء فرمایا کرتے تھے کہ جسے جمعہ کا خطبہ نہ ملے وہ چار رکعتیں پڑھے۔

(٥٣٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ قَالُوا :إِذَا فَاتَتْهُ الْخُطْبَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّى أَرْبَعًا.

(٥٣٦٩) حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جسے جمعہ کا خطبہ نہ ملے وہ چار رکعتیں پڑھے۔

(٥٣٧٠) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُوسٍ ، قَالاَ :مَنْ فَاتَهُ الْقَصَصُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا.

(٥٣٧٠) حضرت عطاء اور حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جسے جمعہ کا خطبہ نہ ملے وہ چار رکعتیں پڑھے۔

(٥٣٧١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :إِذَا فَاتَتْهُ الْخُطْبَةُ صَلَّى أَرْبَعًا.

(٥٣٧١) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جسے جمعہ کا خطبہ نہ ملے وہ چار رکعتیں پڑھے۔

(٥٣٧٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الرَّمْلِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ ، قَالَ

إِذَا فَاتَتْهُ الْخُطْبَةُ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا.

(۵۳۷۲) حضرت عطاء بن یزید لیثی فرماتے ہیں کہ جسے جمعہ کا خطبہ نہ ملے وہ چار رکعتیں پڑھے۔

(٥٣٧٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : ذُكِرَ لِمُحَمَّدٍ قَوْلُ أَهْلِ مَكَّةَ ، إِذَا لَمْ يُدْرِكِ الْخُطْبَةَ صَلَّى أَرْبَعًا ، فَقَالَ : لَيْسَ هَذَا بِشَيْءٍ.

(۵۳۷۳) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد کے سامنے اہل مکہ کے اس قول کا ذکر کیا گیا کہ جس شخص کو جمعہ کا خطبہ نہ ملے وہ چار رکعت نماز پڑھ لے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی بات نہیں۔

(٥٣٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : كَانَتِ الْجُمُعَةُ أَرْبَعًا ، فَجُعِلَتْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ أَجْلِ الْخُطْبَةِ ، فَمَنْ فَاتَتْهُ الْخُطْبَةُ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا.

(۵۳۷۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کی چار رکعتیں تھیں، پھر دو رکعتیں خطبے کی وجہ سے کم کر دی گئیں۔ پس جس کا خطبہ رہ جائے وہ چار رکعتیں پڑھے۔

(٥٣٦٨) مَنْ قَالَ إِذَا أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ صَلَّى إِلَيْهَا أُخْرَى

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جسے جمعہ کی ایک رکعت ملے وہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملائے

(٥٣٧٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى ، وَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرُّكُوعَ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا.

(۵۳۷۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جسے جمعہ کی ایک رکعت ملے وہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملائے۔ اور جسے رکوع نہ ملے وہ چار رکعت پڑھے۔

(٥٣٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ أَدْرَكَ الْجُمُعَةَ فَهِيَ رَكْعَتَانِ ، وَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا.

(۵۳۷۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جسے جمعے کی نماز مل جائے تو وہ دو رکعتیں پڑھے اور جسے نہ ملے وہ چار رکعتیں پڑھے۔

(٥٣٧٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

(۵۳۷۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جسے جمعہ کی ایک رکعت مل جائے وہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملا لے۔

(٥٣٧٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ : شَيْءٌ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ سَأَلْتُ

عَنْهُ الأَسْوَدَ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :وَمَا هُوَ ؟ فَلَعَلَّكَ قَدْ كُفِيتَهُ ، قَالَ :الرَّجُلُ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً ؟ قَالَ : قَالَ الأَسْوَدُ :مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً أُخْرَى ، وَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرُّكُوعَ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا.

(۵۳۷۸) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت معمر نے ایک مرتبہ فرمایا کہ ایک چیز ایسی تھی جس کے بارے میں میں حضرت اسود سے سوال کرنا چاہتا تھا۔ حضرت ابراہیم نے پوچھا کہ وہ کیا چیز ہے؟ شاید میں آپ کی یہ ضرورت پوری کرسکوں۔ حضرت معمر نے فرمایا کہ وہ آدمی جسے جمعہ کی ایک رکعت ملے وہ کیا کرے؟ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ حضرت اسود فرماتے ہیں کہ جسے جمعہ کی ایک رکعت ملے وہ اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملائے اور جسے ایک رکوع بھی نہ ملے وہ چار رکعات پڑھ لے۔

(۵۳۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالُوا :مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى ، وَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرُّكُوعَ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا.

(۵۳۷۹) حضرت حسن، حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جسے جمعہ کی ایک رکعت ملے وہ اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملائے اور جسے ایک رکوع بھی نہ ملے وہ چار رکعات پڑھ لے۔

(۵۳۸۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :مَنْ أَدْرَكَ الْخُطْبَةَ فَهِيَ الْجُمُعَةُ ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ فَهِيَ الْجُمُعَةُ ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الْجُمُعَةَ ، فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً أُخْرَى ، وَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرُّكُوعَ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا.

(۵۳۸۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جسے خطبہ مل جائے اسے جمعہ مل گیا اور جسے دو رکعتیں مل جائیں اسے بھی جمعہ مل گیا اور جسے ایک رکعت مل جائے اسے بھی جمعہ مل گیا اور وہ ساتھ ایک رکعت ملا لے۔ اور جسے ایک رکوع بھی نہ ملے وہ چار رکعت نماز ادا کرے۔

(۵۳۸۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرُّكُوعَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا.

(۵۳۸۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جسے جمعہ کے دن ایک رکوع بھی نہ ملے وہ چار رکعت نماز ادا کرے۔

(۵۳۸۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ :مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى.

(۵۳۸۲) حضرت انس اور حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جسے جمعہ کی ایک رکعت مل جائے وہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملا لے۔

(۵۳۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ :إِذَا أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ أَضَافَ إِلَيْهَا أُخْرَى.

(۵۳۸۳) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جسے جمعہ کی ایک رکعت مل جائے وہ اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملائے۔

(٥٣٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، وَعَلْقَمَةَ ، قَالاَ :إِذَا أَدْرَكْتَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَأَضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

(۵۳۸۴) حضرت اسود اور حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں جمعہ کی ایک رکعت مل جائے تو اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملالو۔

(٥٣٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا رَكْعَةً أُخْرَى.

(۵۳۸۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جسے جمعہ کی ایک رکعت مل جائے وہ اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملائے۔

(٥٣٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :إِذَا أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ صَلَّى إِلَيْهَا أُخْرَى.

(۵۳۸۶) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جسے جمعہ کی ایک رکعت مل جائے وہ اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملائے۔

(٥٣٨٧) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِمَيْمُونٍ :أَدْرَكْتُ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَالَ :أَمَّا أَنَا فَكُنْتُ بَانِيًا عَلَى مَا بَقِيَ.

(۵۳۸۷) حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت میمون سے کہا کہ اگر مجھے جمعہ کی ایک رکعت ملے تو میں کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ایسا ہوتا تو میں اسی نماز کو مکمل کرتا۔

(٥٣٨٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ :مَنْ فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ مِنَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا رَكْعَةً أُخْرَى ، وَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا.

(۵۳۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف کہا کرتے تھے کہ جسے جمعہ کی ایک رکعت مل جائے وہ اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملائے۔ اور جسے ایک رکوع بھی نہ ملے وہ چار رکعت نماز پڑھے۔

(٥٣٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :إِذَا أَدْرَكْتَ رَكْعَةً فَأَضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى.

(۵۳۸۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ جب تمہیں جمعہ کی ایک رکعت مل جائے تو اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملالو۔

(٥٣٩٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :إِذَا أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً أَضَافَ إِلَيْهَا أُخْرَى.

(۵۳۹۰) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ جسے جمعہ کی ایک رکعت مل جائے وہ اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملائے۔

(٥٣٩١) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الرَّازِيّ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ سَالِمًا قَالَ :لَوْ لَمْ أُدْرِكْ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلاَّ رَكْعَةً ، لأَضَفْتُ إِلَيْهَا رَكْعَةً أُخْرَى.

(۵۳۹۱) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ اگر مجھے جمعہ کی صرف ایک رکعت ملے تو میں اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملاؤں گا۔

(٣٦٩) مَنْ قَالَ يُصَلِّي أَرْبَعًا إِذَا أَدْرَكَهُمْ جُلُوسًا

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو جمعہ کی نماز میں قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا ہوا پایا تو چار رکعتیں پڑھے

(٥٣٩٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَأَنَسٍ ، وَالْحَسَنِ ، قَالُوا : إِذَا أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً أَضَافَ إِلَيْهَا أُخْرَى ، فَإِذَا أَدْرَكَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى أَرْبَعًا.

(۵۳۹۲) حضرت سعید بن مسیّب، حضرت انس اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جسے جمعہ کی ایک رکعت مل جائے وہ اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملائے اور اگر لوگوں کو جمعہ کی نماز میں قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا ہوا پایا تو چار رکعتیں پڑھے

(٥٣٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَدِ ، قَالاَ : إِذَا أَدْرَكَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى أَرْبَعًا.

(۵۳۹۳) حضرت علقمہ اور حضرت اسود فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو جمعہ کی نماز میں قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا ہوا پایا تو چار رکعتیں پڑھے۔

(٥٣٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا جَاءَ وَالإِمَامُ جَالِسٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؟ قَالَ : يُصَلِّي أَرْبَعًا.

(۵۳۹۴) حضرت شعبی سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز میں لوگوں کو قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا ہوا پائے تو کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ چار رکعت ادا کرے۔

(٥٣٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُصَلِّي أَرْبَعًا.

(۵۳۹۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو جمعہ کی نماز میں قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا ہوا پایا تو چار رکعتیں پڑھے۔

(٥٣٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : إِذَا أَدْرَكَهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جُلُوسًا صَلَّى أَرْبَعًا.

(۵۳۹۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو جمعہ کی نماز میں قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا ہوا پایا تو چار رکعتیں پڑھے۔

(٥٣٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَخِلاَسٍ ، وَالْحَسَنِ (ح) وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۵۳۹۷) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۳۷۰) مَنْ قَالَ إِذَا أَدْرَكَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى اثْنَتَيْنِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو جمعہ کی نماز میں قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا ہوا پایا تو دو رکعتیں پڑھے

(۵۳۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَجِيءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ الإِمَامُ ؟ قَالاَ : يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(۵۳۹۸) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو جمعہ کے دن امام کے سلام پھیرنے سے ذرا پہلے نماز میں شریک ہو تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ دو رکعت نماز ادا کرے۔

(۵۳۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جُوَيْبِرٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : إِذَا أَدْرَكَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جُلُوسًا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

(۵۳۹۹) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو جمعہ کی نماز میں قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا ہوا پایا تو دو رکعتیں پڑھے۔

(۵۴۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(۵۴۰۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو جمعہ کی نماز میں قعدۂ اخیرہ میں بیٹھا ہوا پایا تو دو رکعتیں پڑھے۔

(۵۴۰۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ أَدْرَكَ التَّشَهُّدَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلاَةَ.

(۵۴۰۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے تشہد کو پالیا اس نے نماز کو پالیا۔

(۳۷۱) الصَّلاَةُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ

جمعہ سے پہلے نماز کا بیان

(۵۴۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا.

(۵۴۰۲) حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۵۴۰۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُهَجِّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَيُطِيلُ الصَّلاَةَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ الإِمَامُ.

(۵۴۰۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن جلدی مسجد چلے جاتے تھے اور امام کے آنے سے پہلے لمبی نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۵۴۰۴) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : صَلِّ قَبْلَ الْجُمُعَةِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ.

(۵۴۰۴) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ جمعہ سے پہلے دس رکعات پڑھو۔

(٥٤٠٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَهَا أَرْبَعًا. (ترمذی ۴۷۸۔ احمد ۳/ ۴۱۱)

(۵۴۰۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٥٤٠٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ رَكْعَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۴۰۶) حضرت ابو مجلز جمعہ کے دن اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٥٤٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَأْتِي الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ رَكْعَتَيْنِ.

(۵۴۰۷) حضرت طاوس جمعہ کے دن اس وقت تک مسجد نہ جاتے جب تک اپنے گھر میں دو رکعتیں نہ پڑھ لیتے۔

(٣٧٢) مَنْ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ

جو حضرات جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے

(٥٤٠٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ. (بخاری ۱۱۶۵۔ ترمذی ۵۲۱)

(۵۴۰۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٥٤٠٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ، فَقِيلَ لَهُ : يَا أَبَا نُجَيْدٍ ، مَا يَقُولُ النَّاسُ ؟ قَالَ : وَمَا يَقُولُونَ؟ قَالَ : يَقُولُونَ : إِنَّكَ تُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَتَكُونُ أَرْبَعًا .

قَالَ : فَقَالَ عِمْرَانُ : لأَنْ تَخْتَلِفَ النَّيَازِكُ بَيْنَ أَضْلاَعِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ . فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْمُقْبِلَةُ صَلَّى الْجُمُعَةَ ، ثُمَّ احْتَبَى فَلَمْ يُصَلِّ شَيْئًا حَتَّى أُقِيمَتْ صَلاَةُ الْعَصْرِ.

(۵۴۰۹) حضرت حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ان سے کسی نے کہا اے ابو نجید! آپ نے کچھ سنا کہ لوگ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے پوچھا لوگ کیا کہتے ہیں؟ بتانے والے نے بتایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عمران رضی اللہ عنہ اس لئے دو رکعتیں پڑھتے ہیں تاکہ چار رکعتیں پوری ہو جائیں! حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے سینے میں پے در پے نیزوں کے وار ہوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں وہ کام کروں جو لوگ میرے بارے میں کہہ رہے ہیں۔ اس کے بعد اگلے جمعے انہوں نے جمعہ کی نماز پڑھی، پھر حبوہ بنا کر بیٹھ گئے اور عصر کی نماز تک انہوں نے کوئی نماز نہ پڑھی۔

(۵٤١٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَدِمَ عَلَيْنَا ابْنُ مَسْعُودٍ ، فَكَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُصَلِّيَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ أَمَرَنَا أَنْ نُصَلِّيَ سِتًّا ،فَأَخَذْنَا بِقَوْلِ عَلِيٍّ ، وَتَرَكْنَا قَوْلَ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَرْبَعًا.

(۵۴۱۰) حضرت ابوعبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے ، وہ ہمیں اس بات کا حکم دیا کرتے تھے کہ ہم جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھیں ۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے تو وہ ہمیں جمعہ کے بعد چھ رکعتیں پڑھنے کا حکم دیتے ۔ پس ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو لے لیا اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول کو چھوڑ دیا ۔ وہ پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر چار ۔

(٥٤١١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي أَرْبَعًا ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ صَلَّى سِتًّا ، رَكْعَتَيْنِ ، وَأَرْبَعًا.

(۵۴۱۱) حضرت عبد اللہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے تھے ۔ پہلے دو پھر چار ۔

(٥٤١٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ ، صَلَّى بَعْدَهَا سِتَّ رَكَعَاتٍ ، رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَرْبَعًا.

(۵۴۱۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے تھے پہلے دو اور پھر چار ۔

(٥٤١٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ؛ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ سِتَّ رَكَعَاتٍ.

(۵۴۱۳) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد چھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے ۔

(٥٤١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ سِتًّا ، رَكْعَتَيْنِ ، وَأَرْبَعًا.

(۵۴۱۴) حضرت مسروق جمعہ کے بعد چھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے ، پہلے دو پھر چار ۔

(٥٤١٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :صَلِّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ صَلِّ بَعْدَهُمَا مَا شِئْتَ.

(۵۴۱۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جمعہ کے بعد پہلے دو رکعتیں پڑھ لو پھر اس کے بعد جتنی مرضی چاہو پڑھو ۔

(۳۷۳) مَنْ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا

جو حضرات جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے

(٥٤١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ ، فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا. (ترمذی ۵۲۳۔ ابوداؤد ۱۱۲۴)

(۵۴۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جمعہ کے بعد کوئی نماز پڑھنی ہو وہ چار رکعتیں پڑھ لے۔

(٥٤١٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُاللهِ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا

(۵۴۱۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٥٤١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا.

(۵۴۱۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٥٤١٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ عَبْدُاللهِ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا.

(۵۴۱۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٥٤٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَن عَلْقَمَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ لاَ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ.

(۵۴۲۰) حضرت علقمہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور ان چاروں کے درمیان فصل نہیں کرتے تھے۔

(٥٤٢١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ صَلَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا.

(۵۴۲۱) حضرت ابو حصین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود بن یزید کو جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھتے دیکھا ہے۔

(٥٤٢٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُصَلُّونَ بَعْدَهَا أَرْبَعًا.

(۵۴۲۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٥٤٢٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : إِذَا سَلَّمَ الإِمَامُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

(۵۴۲۳) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ جب امام جمعہ کے دن سلام پھیرے تو دو رکعتیں پڑھے اور جب واپس چلا جائے تو دو رکعتیں پڑھے۔

(٥٤٢٤) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بن عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : كَانَ يُسْتَحَبُّ فِي الأَرْبَعِ الَّتِي بَعْدَ الْجُمُعَةِ

أَنْ لاَ يُسَلِّمَ بَيْنَهُنَّ.

(۵۴۲۴) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جمعہ کے بعد کی چار رکعات میں مستحب یہ ہے کہ آدمی ان کے درمیان سلام نہ پھیرے۔

(٥٤٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا.

(۵۴۲۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٣٧٤) السَّاعَةُ الَّتِي يُكْرَهُ فِيهَا الشِّرَاءُ وَالْبَيْعُ

جمعہ کے دن وہ کون سا وقت ہے جس میں خرید وفروخت ممنوع ہے؟

(٥٤٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ ، قَالَ :قَالَ لِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ :إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّهَارَ قَدِ انْتَصَفَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلاَ تَبْتَاعَنَّ شَيْئًا.

(۵۴۲۶) حضرت کلثوم بن جبر فرماتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار نے مجھ سے فرمایا کہ جمعہ کے دن جب تم دیکھو کہ دن آدھا ہو گیا ہے تو کوئی چیز نہ بیچو۔

(٥٤٢٧) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يَمْنَعُ النَّاسَ الْبَيْعَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلاَةِ.

(۵۴۲۷) حضرت ابن ابی ذئب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز جمعہ کی اذان کے بعد لوگوں کو خرید وفروخت سے منع کرتے تھے۔

(٥٤٢٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جُوَيْبِرٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ، فَقَدْ حَرُمَ الْبَيْعُ وَالشِّرَاءُ ، حَتَّى تُقْضَى الصَّلاَةُ.

(۵۴۲۸) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن جب سورج زائل ہو جائے تو خرید وفروخت حرام ہو جاتی ہے جب تک نماز ادا نہ کر لی جائے۔

(٥٤٢٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَعَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ ذَلِكَ.

(۵۴۲۹) حضرت عطاء اور حضرت حسن بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(٥٤٣٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو الْمِقْدَامِ مَوْلَى لِقُرَيْشٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ شَيْئًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَلَقِيَهُ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَ :تَارِكْنِي الْبَيْعَ ، فَإِنِّي أَحْسَبُنِي اشْتَرَيْتُ مِنْكَ مَا اشْتَرَيْتُ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

(۵۴۳۰) حضرت ابو مقدام مولیٰ قریش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت قاسم بن محمد نے جمعہ کے دن ایک آدمی سے کوئی چیز خریدی۔ پھر بعد میں اس سے ملاقات ہوئی تو اسے فرمایا کہ میری اس بیع کو ختم کردو کیونکہ میں نے انجانے میں وہ چیز زوالِ شمس کے بعد خریدی تھی۔

(٥٤٣١) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، قَالَ : مَنْ بَاعَ شَيْئًا بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَإِنَّ بَيْعَهُ مَرْدُودٌ ، لأَنَّ اللَّهَ نَهَى عَنِ الْبَيْعِ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلاَةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ . شَكَّ سُفْيَانُ.

(۵۴۳۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جس شخص نے جمعہ کے دن زوالِ شمس کے بعد بیع کی اس کی بیع مردود ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی اذان کے بعد بیع سے منع کیا ہے۔

(٥٤٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ بُرْدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ : مَتَى يَحْرُمُ الْبَيْعُ وَالشِّرَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَالَ : كَانَ الأَذَانُ عِنْدَ خُرُوجِ الإِمَامِ ، فَأَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ التَّأْذِينَةَ الثَّالِثَةَ ، فَأَذَّنَ عَلَى الزَّوْرَاءِ لِيَجْتَمِعَ النَّاسُ ، فَأَرَى أَنْ يُتْرَكَ الْبَيْعُ وَالشِّرَاءُ عِنْدَ التَّأْذِينَةِ.

(۵۴۳۲) حضرت برد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے عرض کیا کہ جمعہ کے دن خرید وفروخت کب ممنوع ہوتی ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ پہلے اذان امام کے نکلنے کے وقت ہوتی تھی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک تیسری اذان کا اضافہ کیا، جس کے بعد لوگوں کو جمع کرنے کے لئے منارہ پر اذان دی جانے لگی تا کہ لوگ جمع ہوجائیں۔ میرے خیال کے مطابق اس وقت خرید وفروخت کو ترک کردینا چاہئے۔

(٥٤٣٣) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانَ بِالْمَدِينَةِ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُنَادُونَ فِي الأَسْوَاقِ : حَرُمَ الْبَيْعُ ، حَرُمَ الْبَيْعُ.

(۵۴۳۳) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ اہلِ مدینہ کا معمول یہ تھا کہ جب جمعہ کے دن مؤذن اذان دے دیتا تو لوگ بازاروں میں اعلان کیا کرتے تھے کہ بیع حرام ہوگئی، بیع حرام ہوگئی۔

(٥٤٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِي الْجُمُعَةِ ، قَالَ : فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَحْرُمَ الْبَيْعُ إِلَى أَنْ يَحِلَّ.

(۵۴۳۴) حضرت شعبی جمعہ کی ساعتِ قبولیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ بیع کے حرام ہونے سے حلال ہونے کا درمیانی وقت ہے۔

(۳۷۵) الرَّجُلُ يَرُوحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَيَسْتَقْبِلُهُ النَّاسُ مُنْصَرِفِينَ

اگر کوئی شخص جمعہ کے لئے چلے لیکن لوگوں کو جمعہ پڑھ کر واپس آتے دیکھے تو جاتا رہے یا واپس مڑ جائے؟

(٥٤٣٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ ، فَإِذَا النَّاسُ قَدِ اسْتَقْبَلُوهُ وَقَدْ صَلَّوْا ، قَالَ : فَمَالَ إِلَى مَسْجِدٍ ، أَوْ إِلَى دَارٍ فَصَلَّى ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّهُ مَنْ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ النَّاسِ ، لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ اللهِ.

(۵۴۳۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ جمعہ کے لئے چلے، لیکن آگے دیکھا کہ لوگ واپس آرہے ہیں تو وہ کسی مسجد یا کسی گھر کی طرف مڑ گئے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی اس بات پر کسی نے اشکال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو لوگوں سے حیا نہیں کرتا وہ اللہ سے بھی حیا نہیں کرتا۔

(٥٤٣٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، وَحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا اسْتَقْبَلَكَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ صَلَّوْا ، فَامْضِ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَإِنْ عَلِمْتَ مَا قَرَأَ بِهِ الإِمَامُ ، فَاقْرَأْ بِهِ وَصَلِّ.

(۵۴۳۶) حضرت ابن سیرین فرمایا کرتے تھے کہ جب لوگ تمہیں جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس جاتے ہوئے ملیں تو تم پھر بھی مسجد کی طرف چلے جاؤ۔ پھر اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ امام نے کون سی سورتوں کی قراءت کی تھی تو تم بھی انہی سورتوں کی تلاوت کرو۔

(٥٤٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَقِيَ النَّاسَ رَاجِعِينَ مِنَ الْجُمُعَةِ ، فَمَالَ إِلَى دَارٍ ، فَقِيلَ لَهُ ؟ فَقَالَ : مَنْ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ النَّاسِ ، لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ اللهِ .
قَالَ : وَقَالَ الْحَسَنُ ، وَابْنُ سِيرِينَ : يَمْضِي.

(۵۴۳۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ جمعہ کے لئے چلے، لیکن آگے دیکھا کہ لوگ واپس آرہے ہیں تو وہ کسی گھر کی طرف مڑ گئے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی اس بات پر کسی نے اشکال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو لوگوں سے حیا نہیں کرتا وہ اللہ سے بھی حیا نہیں کرتا۔ حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ وہ نماز کے لئے چلتا جائے۔

(۳۷۶) فِي الْقَوْمِ يُجَمِّعُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، إِذَا لَمْ يَشْهَدُوهَا ؟

اگر کچھ لوگوں کو جمعہ کی نماز نہ مل سکی تو اب وہ جمعہ پڑھیں گے یا ظہر کی نماز؟

(٥٤٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ ، وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ ، وَزِرًّا ، وَسَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ ، فَذَكَرَ زِرٌّ ، وَالتَّيْمِيُّ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ ، ثُمَّ صَلَّوْا الْجُمُعَةَ أَرْبَعًا فِي مَكَانِهِمْ ، وَكَانُوا

خَائِفِينَ.

(۵۴۳۸) حضرت موسیٰ بن مسلم کہتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن حضرت ابراہیم تیمی، حضرت ابراہیم نخعی، حضرت زر اور حضرت سلمہ بن کہیل کے ساتھ تھا۔ حضرت زر اور حضرت تیمی نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا تو انہوں نے جمعہ کی چار رکعتیں اسی جگہ پڑھ لیں وہ (ظالم حجاج بن یوسف) کے خوف سے چھپے ہوئے تھے۔

(۵۴۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ وَنَحْنُ بِالرَّوْحَاءِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ ، فَجِئْنَا وَقَدْ صَلَّوْا ، فَصَلَّى الْقَاسِمُ وَلَمْ يُجَمِّعْ.

(۵۴۳۹) حضرت افلح فرماتے ہیں کہ ہم مقام روحاء میں تھے کہ مؤذن نے اذان دی۔ جب ہم پہنچے تو لوگ نماز پڑھ چکے تھے۔ حضرت قاسم نے اپنی نماز پڑھی اور جمعہ نہیں پڑھا۔

(۵۴۴۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْمٍ فَاتَتْهُمُ الْجُمُعَةُ ، قَالَ : يُصَلُّونَ شَتَّى.

(۵۴۴۰) حضرت حسن ان لوگوں کے بارے میں جن کی جمعہ کی نماز فوت ہو جائے فرماتے ہیں کہ وہ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھیں گے۔

(۵۴۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لاَ جَمَاعَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِلاَّ مَعَ الإِمَامِ.

(۵۴۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جمعہ کی نماز کی جماعت امام کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔

(۵۴۴۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَاضِي الْبَصْرَةِ ، جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَفَاتَتْهُ ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ.

(۵۴۴۲) حضرت جمیل بن عبید کہتے ہیں کہ حضرت ایاس بن معاویہ جن دنوں بصرہ کے قاضی تھے، وہ جمعہ کے لئے آئے تو دیکھا کہ نماز ہو چکی ہے۔ انہوں نے ہمیں ظہر کی چار رکعات پڑھائیں۔

(۵۴۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ أَنَا وَزِرٌّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَوَجَدْنَاهُمْ قَدْ صَلَّوْا ، فَصَلَّيْنَا جَمِيعًا.

(۵۴۴۳) حضرت حسن بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت زر جمعہ کے دن مسجد آئے تو ہم نے دیکھا کہ لوگ جمعہ کی نماز پڑھ چکے ہیں۔ چنانچہ ہم نے اکٹھے نماز پڑھ لی۔

(۳۷۷) مَنْ كَانَ يَحُثُّ عَلَى إِتْيَانِ الْجُمُعَةِ ، وَلاَ يُرَخِّصُ فِي تَرْكِهَا

جو حضرات جمعہ کی حاضری کی بھرپور ترغیب دیتے ہیں اور اس میں رخصت کے قائل نہیں

(۵۴۴۴) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُخْتَارٍ أَبِي غَسَّانَ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ الْجَنْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : تُؤْتَى الْجُمُعَةُ وَلَوْ حَبْوًا.

(۵۴۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے لیے آنا ہوگا خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔

(٥٤٤٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، قَالَ : أَرَدْتُ الْجُمُعَةَ فِي زَمَنِ الْحَجَّاجِ ، فَتَهَيَّأْتُ لِلذَّهَابِ ، ثُمَّ قُلْتُ : أَيْنَ أَذْهَبُ ، أُصَلِّي خَلْفَ هَذَا ؟ قَالَ : فَقُلْتُ مَرَّةً : أَذْهَبُ ، وَمَرَّةً : لاَ أَذْهَبُ ، قَالَ : فَاجْتَمَعَ رَأْيِي عَلَى الذَّهَابِ ، قَالَ : فَنَادَانِي مُنَادٍ مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ : ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلاَةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ، فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ﴾ .

قَالَ : وَجَلَسْتُ مَرَّةً أَكْتُبُ كِتَابًا ، فَعَرَضَ لِي شَيْءٌ ، إِنْ أَنَا كَتَبْتُهُ فِي كِتَابِي زَيَّنَ كِتَابِي ، وَكُنْتُ قَدْ كَذَبْتُ ، وَإِنْ أَنَا تَرَكْتُهُ كَانَ فِي كِتَابِي بَعْضُ الْقُبْحِ ، وَكُنْتُ قَدْ صَدَقْتُ ، فَقُلْتُ مَرَّةً : أَكْتُبُهُ ، وَقُلْتُ مَرَّةً : لاَ أَكْتُبُهُ ، قَالَ : فَاجْتَمَعَ رَأْيِي عَلَى تَرْكِهِ ، فَتَرَكْتُهُ ، قَالَ : فَنَادَانِي مُنَادٍ مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ : ﴿ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ ﴾ .

(۵۴۴۵) حضرت میمون بن ابی شبیب کہتے ہیں کہ حجاج بن یوسف کے زمانے میں میں نے جمعہ کے لئے جانے کا ارادہ کیا اور تیاری بھی کر لی۔ پھر میرے دل میں خیال آیا کہ اس کے پیچھے کیا نماز پڑھوں؟! پھر کبھی مجھے خیال آتا کہ چلا جاؤں اور کبھی خیال آتا کہ نہ جاؤں۔ چنانچہ میری آخری رائے یہ ٹھہری کہ نماز کے لئے چلا جاتا ہوں۔ اتنے میں مجھے بیت اللہ کی جانب سے کسی پکارنے والے کی یہ آواز آئی (ترجمہ) اے ایمان والو! جب تم جمعہ کے دن نماز کی پکار سنو تو اللہ کے ذکر کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید وفروخت کو چھوڑ دو۔ اسی طرح ایک مرتبہ میں ایک خط لکھنے بیٹھا تو ایک بات ذہن میں آئی جو خلاف حقیقت تھی لیکن اس کے لکھنے سے میرا خط مزین ہو جاتا۔ چنانچہ کبھی تو دل میں آتا کہ جھوٹ لکھ کر خط کو مزین کر دوں اور کبھی دل میں آتا کہ اس کو چھوڑ دوں اور خط کو سچ پر مشتمل رکھوں۔ بہر حال میری رائے اس کو چھوڑ دینے پر ٹھہری۔ اس پر مجھے بیت اللہ کی جانب سے کسی پکارنے والے کی یہ پکار سنائی دی (ترجمہ) اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو دنیا میں اور آخرت میں پختہ قول کے ذریعہ ثابت قدم رکھتا ہے۔

(٥٤٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : تَذَاكَرُوا الْجُمُعَةَ زَمَانَ الْمُخْتَارِ ، فَقَالَ : ائْتُوهَا وَإِنْ بَلَغَ الْمَاءُ الْحَصَى.

(۵۴۴۶) حضرت ابو سنان کہتے ہیں کہ مختار کے زمانے میں جمعہ کی نماز کا ذکر آیا تو حضرت عبد اللہ بن ابی ہذیل نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز کے لئے آؤ خواہ پانی کنکریوں تک پہنچ جائے۔

(٣٧٨) مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ مَاشِيًا

جن حضرات کے نزدیک پیدل چل کر جمعہ کے لئے آنا مستحب ہے

(٥٤٤٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَأْتِي الْجُمُعَةَ مَاشِيًا ، فَإِذَا رَجَعَ رَجَعَ كَيْفَ شَاءَ ، إِنْ شَاءَ مَاشِيًا ، وَإِنْ شَاءَ رَاكِبًا.

(۵۴۴۷) حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے لئے پیدل آتے تھے اور جب واپس جانا ہوتا تو اپنی مرضی سے پیدل یا سوار ہو کر واپس جاتے۔

(۵٤٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : حدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَأْتِي الْجُمُعَةَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ مَاشِيًا.

(۵۴۴۸) حضرت ولید بن ابی الولید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ذوالحلیفہ سے جمعہ کے لئے پیدل آیا کرتے تھے۔

(٥٤٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ الرُّكُوبَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ.

(۵۴۴۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف نے جمعہ اور عید کے لئے آتے ہوئے سوار ہونے کو مکروہ بتایا ہے۔

(٢٧٩) الْحَدِيثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلاَةِ

جمعہ کے دن جمعہ کی نماز سے پہلے گپ شپ کا حکم

(٥٤٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحَلُّقِ لِلْحَدِيثِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلاَةِ.

(۵۴۵۰) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن جمعہ کی نماز سے پہلے گفتگو کے حلقے لگانے سے منع فرمایا ہے۔

(٥٤٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَلَّقُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلاَةِ.

(۵۴۵۱) حضرت سائب فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ کے دن نماز سے پہلے گفتگو کے لئے حلقہ لگایا کرتے تھے۔

(٥٤٥٢) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنِي حَتَّى خَرَجَ الإِمَامُ.

(۵۴۵۲) حضرت ابوالزاہریہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ جمعہ کے دن حضرت عبداللہ بن بسر کے ساتھ تھا، وہ امام کے نکلنے تک مجھ سے گفتگو کرتے رہے۔

(٥٤٥٣) حَدَّثَنَا جَدِّي أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَخْرُجَ الإِمَامُ.

(۵۴۵۳) حضرت ہلال فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن امام کے نکلنے تک ہم سے گفتگو کرتے رہے۔

(٥٤٥٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ

يَتَرَبَّعُ وَيَسْتَوِى فِي مَجْلِسِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ الإِمَامُ.

(۵۴۵۴) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن امام کے نکلنے سے پہلے چار زانو اور سیدھے بیٹھ کر گفتگو کیا کرتے تھے۔

(۳۸۰) فِي الْقُنُوتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(۳۸۰) جمعہ کے دن دعائے قنوت پڑھنے کا حکم

(۵۴۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : الْقُنُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِدْعَةٌ.

(۵۴۵۵) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے۔

(۵۴۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْقُنُوتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۴۵۶) حضرت مکحول جمعہ کے دن دعائے قنوت پڑھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۵۴۵۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عبد اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْقُنُوتُ فِي الْجُمُعَةِ بِدْعَةٌ.

(۵۴۵۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن دعائے قنوت پڑھنا بدعت ہے۔

(۵۴۵۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَقْنُتَا ، وَخَلْفَ عَلِيٍّ . فَقُلْتُ : أَقَنَتَ بِكُمْ ؟ قَالَ : لاَ.

(۵۴۵۸) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ اور حضرت نعمان بن بشیر کے پیچھے جمعہ کی نماز پڑھی، انہوں نے اس میں دعائے قنوت نہیں پڑھی۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے بھی جمعہ کی نماز پڑھی ہے۔ حضرت شریک کہتے ہیں میں نے حضرت ابو اسحاق سے پوچھا کہ کیا انہوں نے دعائے قنوت پڑھی؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۵۴۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : أَدْرَكْتُ النَّاسَ قَبْلَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقْنُتُونَ فِي الْجُمُعَةِ ، فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ تُرِكَ الْقُنُوتُ فِي الْجُمُعَةِ.

(۵۴۵۹) حضرت ابو بکیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانے سے پہلے لوگ جمعہ کے دن دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے، حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں اسے چھوڑ دیا۔

(۵۴۶۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَالْجُمُعَةِ.

(۵۴۶۰) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ اور فجر میں دعائے قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۳۸۱) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ لِلإِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا سَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَ

جوحضرات امام کے لئے اس بات کو مستحب قرار دیتے ہیں کہ وہ جمعہ کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد اپنے حجرے میں چلا جائے

(٥٤٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسْتَحَبُّ لِلإِمَامِ إِذَا صَلَّى أَنْ يَدْخُلَ.

(۵۴۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ امام کے لئے اس بات کو مستحب قرار دیتے ہیں کہ وہ جمعہ کی نماز پڑھانے کے بعد اپنے حجرے میں چلا جائے۔

(٥٤٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ فَسَلَّمَ ، دَخَلَ.

(۵۴۶۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جمعہ کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد اپنے حجرے میں تشریف لے جاتے۔

(٥٤٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي بَيْتِهِ.

(۵۴۶۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی بعد کی دورکعتیں گھر میں ادا فرماتے تھے۔

(۳۸۲) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ أَنْ يَتَحَوَّلَ مِنْ مَكَانِهِ

جوحضرات اس بات کو مستحب قرار دیتے ہیں کہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد جگہ بدل لی جائے

(٥٤٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ ، فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلاَتِي أَخَذَ بِيَدِي ، فَقَامَ فِي مَقَامِي ، وَأَقَامَنِي فِي مُقَامِهِ.

(۵۴۶۴) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو قلابہ کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کی، جب میں نے نماز پوری کرلی تو انہوں نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کردیا اور خود میری جگہ کھڑے ہوگئے۔

(٥٤٦٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ ، وَحَسَّانَ بْنَ بِلاَلٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا قَضَى الإِمَامُ صَلاَتَهُ تَحَوَّلاَ مِنْ مَقَامِهِمَا.

(۵۴۶۵) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عبد الغافر اور حسان بن بلال کو دیکھا کہ انہوں نے جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی جگہوں کو بدل لیا۔

(٥٤٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي دِعَامَةُ بْنُ يَزِيدَ الْعَنْبَرِيُّ ؛ أَنَّهُ صَلَّى إِلَى جَنْبِ أَبِي مِجْلَزٍ فِي الْجُمُعَةِ ، فَلَمَّا قُضِيَتِ الصَّلاَةُ أَخَذَ بِيَدِي ، فَأَقَامَنِي فِي مُقَامِهِ الَّذِي كَانَ فِيهِ ، وَقَامَ فِي مَقَامِي.

(۵۴۶۶) حضرت دعامہ بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو مجلز کے ساتھ نماز ادا کی، جب میں نے نماز پوری کر لی تو انہوں نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کر دیا اور خود میری جگہ کھڑے ہو گئے۔

(٥٤٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ :صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْجُمُعَةَ ، فَحَوَّلَنِي إِلَى مَكَانِهِ ، وَتَحَوَّلَ فِي مَكَانِي.

(۵۴۶۷) حضرت حبیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صفوان بن محرز کے ساتھ نماز ادا کی، نماز کے بعد انہوں نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کر دیا اور خود میری جگہ کھڑے ہو گئے۔

(٥٤٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَطَاءٌ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى الْجُمُعَةَ ، ثُمَّ تَنَحَّى عَنْ مَكَانِهِ ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِيهِمَا خِفَّةٌ ، ثُمَّ تَنَحَّى عَنْ مَقَامِهِ ذَلِكَ فَصَلَّى أَرْبَعًا ، هِيَ أَطْوَلُ مِنْ تَيْنِكَ.

(۵۴۶۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی نماز ادا کی اور پھر اپنی جگہ سے ہٹ گئے۔ پھر دو مختصر رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر اس جگہ سے ہٹے اور دو رکعات سے ذرا طویل چار رکعات ادا فرمائیں۔

(٥٤٦٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ ؛ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ ، يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلاَةِ ، فَقَالَ :نَعَمْ ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ الإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ ، وَقَالَ : لاَ تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلاَ تَصِلْهَا بِصَلاَةٍ حَتَّى تَكَلَّمَ ، أَوْ تَخْرُجَ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذَلِكَ :أَنْ لاَ نُوصِلَ صَلاَةً حَتَّى نَتَكَلَّمَ ، أَوْ نَخْرُجَ. (مسلم ۷۳۔ ابو داؤد ۱۲۲)

(۵۴۶۹) حضرت عمر بن عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت نافع بن جبیر نے مجھے حضرت سائب بن اخت نمر کے پاس بھیجا کہ میں ان سے اس چیز کے بارے میں سوال کروں جو انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نماز میں دیکھی ہو۔ میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے ان کے ساتھ مسجد سے ملحقہ کمرے میں جمعہ کی نماز ادا کی۔ جب امام نے سلام پھیرا تو میں نے اپنی جگہ کھڑے کھڑے نماز ادا کی۔ جب وہ اندر آئے تو مجھے پیغام بھیج کر بلایا اور فرمایا کہ جو عمل تم نے آج کیا ہے وہ دوبارہ نہ کرنا۔ جب تم جمعہ کی نماز پڑھ لو تو اسی جگہ کوئی نماز اس وقت تک نہ پڑھو جب تک کلام نہ کر لو یا باہر نہ نکل جاؤ کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہم کسی نماز کو دوسری نماز کے ساتھ بغیر کلام اور بغیر جگہ چھوڑے نہ ملائیں۔

(۳۸۳) مَنْ رَخَّصَ فِي الصَّلاَةِ نِصْفَ النَّهَارِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جن حضرات کے نزدیک نصفِ نہار کے وقت جمعہ کی نماز ادا کرنے کی اجازت ہے

(۵٤۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ الصَّلاَةَ نِصْفَ النَّهَارِ ، إِلاَّ يَوْمَ جُمُعَةٍ.

(۵۴۷۰) حضرت عمرو بن عاص سوائے جمعہ کے باقی نمازوں کو نصف نہار کے وقت پڑھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۵٤۷۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : يَوْمُ الْجُمُعَةِ صَلاَةٌ كُلُّهُ.

(۵۴۷۱) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جمعہ کا دن سارا نماز کے لئے ہے۔

(۵٤۷۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : تُكْرَهُ الصَّلاَةُ نِصْفَ النَّهَارِ إِلاَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۴۷۲) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ نصفِ نہار کے وقت نماز مکروہ ہے، البتہ جمعہ کی نماز ہو جاتی ہے۔

(۵٤۷۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ عَنِ الصَّلاَةِ قَبْلَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا.

(۵۴۷۳) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن قرہ سے جمعہ کے دن زوالِ شمس سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۵٤۷٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تُكْرَهُ الصَّلاَةُ نِصْفَ النَّهَارِ ، إِلاَّ يَوْمَ جُمُعَةٍ.

(۵۴۷۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نصفِ نہار کے وقت نماز مکروہ ہے، البتہ جمعہ کی نماز ہو جاتی ہے۔

(۵٤۷۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : يَوْمُ الْجُمُعَةِ صَلاَةٌ كُلُّهُ.

(۵۴۷۵) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جمعہ کا دن سارا نماز کے لئے ہے۔

(۵٤۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ نِصْفَ النَّهَارِ.

(۵۴۷۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن نصفِ نہار کے وقت نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۸٤) الأَذَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن اذان دینے کا بیان

(۵٤۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ : النِّدَاءُ الأَوَّلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؛ الَّذِي يَكُونُ عِنْدَ خُرُوجِ الإِمَامِ ، وَالَّذِي قَبْلَ ذَلِكَ مُحْدَثٌ.

(۵۴۷۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جمعہ کی اذان وہ ہے جو امام کے نکلنے کے وقت دی جائے، اگر کوئی اذان اس سے پہلے ہو تو وہ بدعت ہے۔

(٥٤٧٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَيْخٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ : الأَذَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؛ الَّذِي يَكُونُ عِنْدَ خُرُوجِ الإِمَامِ ، وَالَّذِي قَبْلَ ذَلِكَ مُحْدَثٌ.

(۵۴۷۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کی اذان وہ ہے جو امام کے نکلنے کے وقت دی جائے، اگر کوئی اذان اس سے پہلے ہو تو وہ بدعت ہے۔

(٥٤٧٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ:حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:الأَذَانُ الأَوَّلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِدْعَةٌ.

(۵۴۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن پہلی اذان بدعت ہے۔

(٥٤٨٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ:أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الأَذَانَ الأَوَّلَ عُثْمَانُ، لِيُؤْذِنَ أَهْلَ الأَسْوَاقِ.

(۵۴۸۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن پہلی اذان کا آغاز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بازار والوں کو اطلاع دینے کے لئے کیا۔

(٥٤٨١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ :أَنَّ الأَذَانَ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ ، فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْخُطْبَةِ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ. (بخاری ۹۱۲)

(۵۴۸۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اذان اس وقت ہوتی تھی جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے لئے تشریف لاتے، جب آپ خطبہ سے فارغ ہوتے تو اقامت کہی جاتی تھی۔

(٥٤٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ الأَذَانُ عِنْدَ خُرُوجِ الإِمَامِ ، فَأَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ التَّأْذِينَةَ الثَّالِثَةَ عَلَى الزَّوْرَاءِ ، لِيَجْتَمِعَ النَّاسُ.

(۵۴۸۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جمعہ کی اذان امام کے نکلنے کے وقت دی جاتی تھی۔ پھر حضرت عثمان امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے منارے پر ایک تیسری اذان کا آغاز کیا تاکہ لوگ جمع ہو جائیں۔

(٥٤٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ ، قَالَ :سَأَلْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنِ الأَذَانِ الأَوَّلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ :بِدْعَةٌ.

(۵۴۸۳) حضرت ہشام بن غاز کہتے ہیں کہ میں نے نافع مولی ابن عمر سے جمعہ کی اذان اول کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ یہ بدعت ہے۔

(۳۸۵) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسُورَةٍ فِيهَا سَجْدَةٌ

جن حضرات کے نزدیک جمعہ کے دن فجر کی نماز میں ایسی سورت پڑھنا مستحب ہے جس میں سجدہ ہو

(٥٤٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَص ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلاَةِ الْغَدَاةِ ، يَوْمَ الْجُمُعَةِ : (الم تَنْزِيلُ) السَّجْدَةِ ، وَسُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ.

(۵۴۸۴) حضرت ابوالاحوص فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّالِلْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم تنزیل السجدۃ اور مفصل میں سے کسی سورت کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(٥٤٨٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقْرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسُورَةٍ فِيهَا سَجْدَةٌ.

(۵۴۸۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات کو مستحب خیال کیا جاتا تھا کہ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں ایسی سورت پڑھی جائے جس میں سجدہ ہو۔

(٥٤٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَا شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلاَّ بـ : (الم تَنْزِيلُ) ، وَ(هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ) .

(۵۴۸۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی انہوں نے اس میں سورۃ الم تنزیل السجدۃ اور سورۃ الدھر کی تلاوت فرمائی۔

(٥٤٨٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : مَا صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْغَدَاةَ ، إِلاَّ قَرَأَ سُورَةً فِيهَا سَجْدَةٌ.

(۵۴۸۷) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی انہوں نے اس میں ایسی سورت تلاوت فرمائی جس میں سجدہ تھا۔

(٥٤٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْحَشْرِ ، وَسُورَةِ الْجُمُعَةِ.

(۵۴۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الحشر اور سورۃ الجمعہ کی تلاوت فرمائی۔

(٥٤٨٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانُوا يَقْرَؤُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسُورَةٍ فِيهَا سَجْدَةٌ ، فَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا ، فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۵۴۸۹) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ لوگ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں ایسی سورت کی تلاوت کرتے تھے جس میں سجدہ ہو، میں نے اس بارے میں حضرت محمد سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۵٤۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُخَوَّلٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبُطِينِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِـ : (الم تَنْزِيلُ) ، وَ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ﴾. (ترمذی ۵۲۰۔ ابو داؤد ۱۰۶۷)

(۵۴۹۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الم تنزیل اور سورۃ الدھر کی تلاوت فرمائی۔

(۵٤۹۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَمَّنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ ، فَصَلَّيْتُ وَرَائَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلاَةَ الْغَدَاةِ ، فَقَرَأَ :(الم تَنْزِيلُ) وَ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ﴾.

(۵۴۹۱) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف نے مدینہ میں ہماری امامت کرائی۔ انہوں نے جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الم تنزیل اور سورۃ دہر کی تلاوت فرمائی۔

(۵٤۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِـ : (الم تَنْزِيلُ) ، وَ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ﴾. (بخاری ۱۰۶۸۔ مسلم ۶۶)

(۵۴۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۃ الم تنزیل اور سورۃ الدھر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(۵٤۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الأَعْوَرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْفَجْرَ ، فَقَرَأَ بِهِمْ بِـ :(كهيعص).

(۵۴۹۳) حضرت ابوحمزہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۃ کھیعص کی تلاوت فرمائی۔

(۳۸٦) مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي صَلاَةِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز میں کہاں سے تلاوت کی جائے؟

(۵٤۹٤) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بن الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ فِي يَوْمٍ ، قَرَأَ بِهِمَا فِيهِمَا.

(مسلم ۶۲۔ ابو داؤد ۱۱۱۵)

(۵۴۹۴) حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اگر عید جمعہ کے دن آجاتی تو آپ دونوں نمازوں میں انہی دونوں سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے۔

(۵۴۹۵) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : اسْتَخْلَفَ مَرْوَا أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ ، وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ ، فَصَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ ، فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِ السَّجْدَةِ الأُولَى ، وَفِي الآخِرَةِ : ﴿إِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ .

فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ : فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ ، فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَأُ بِهِم بِالْكُوفَةِ ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا.

(مسلم ۶۱۔ ابو داؤد ۱۱۷

(۵۴۹۵) حضرت عبید اللہ بن ابی رافع فرماتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا اور خود مکہ چ گیا۔ حضرت ابو ہریرہ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورۃ الجمعہ اور دوسری رکعت میں سورۃ المنافقین کی تلاو فرمائی۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھنے کے بعد حضرت ابو ہریرہ سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ آپ نے ان دو سورتو کی تلاوت کی ہے جنہیں حضرت علی کوفہ میں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے نبی پاک ﷺ بھی انہی سورتوں کی تلاوت کرتے سنا ہے۔

(۵۴۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُخَوَّلٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ ، وَ﴿إِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾.

(ابو داؤد ۱۰۶۸۔ نسائی ۷۳۶

(۵۴۹۶) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقین کی تلاوت فر کرتے تھے۔

(۵۴۹۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

(ابو داؤد ۱۱۸۔ نسائی ۷۳۹

(۵۴۹۷) حضرت سمرہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(۵۴۹۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، أُرَى فِيهِمْ جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ ، فَأَمَّا سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَيُبَشِّرُ بِهَا الْمُؤْمِ وَيُحَرِّضُهُمْ ، وَأَمَّا سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ فَيُؤَيِّسُ بِهَا الْمُنَافِقِينَ وَيُوَبِّخُهُمْ بِهَا.

(۵۴۹۸) حضرت حکم مدینہ کے کچھ لوگوں جن میں حضرت ابوجعفر بھی شامل ہیں سے روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن سورۃ الجمعۃ اور سورۃ المنافقین کی تلاوت کی جاتی تھی۔ سورۃ الجمعہ میں اہلِ ایمان کو خوشخبری دی جاتی اور انہیں حوصلہ دیا جاتا اور سورۂ منافقین میں منافقوں کو ڈرایا جاتا اور ان کی حوصلہ شکنی کی جاتی تھی۔

(٥٤٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي مُوسَى الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ بِـ :﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ .

(۵۴۹۹) حضرت عمیر بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ کے پیچھے جمعہ کی نماز پڑھی، انہوں نے اس میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقین کی تلاوت کی۔

(٥٥٠٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، قَالَ :صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو الْجُمُعَةَ ، فَقَرَآ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ ، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِـ :﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾.

(۵۵۰۰) حضرت محمد بن عجلان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز اور حضرت ابوبکر بن عمرو کے پیچھے جمعہ کی نماز پڑھی۔ ان دونوں نے پہلی رکعت میں سورۃ الجمعہ اور دوسری رکعت میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت فرمائی۔

(٥٥٠١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْقِرَائَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، قَالَ :يَقْرَأُ الإِمَامُ بِمَا شَاءَ.

(۵۵۰۱) حضرت حسن جمعہ کی نماز کی قراءت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ امام جہاں سے چاہے پڑھ لے۔

(٣٨٧) السَّاعَةُ الَّتِي تُرْجَى يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کی ساعتِ قبولیت

(٥٥٠٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ حَصِيرَةَ ؛ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِي الْجُمُعَةِ :مَا بَيْنَ خُرُوجِ الإِمَامِ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلاَةُ.

(۵۵۰۲) حضرت عوف بن حصیرہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کی ساعتِ قبولیت امام کے نکلنے سے لے کر نماز ادا کرنے تک ہے۔

(٥٥٠٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ :مَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(۵۵۰۳) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کی ساعتِ قبولیت عصر سے مغرب تک ہے۔

(٥٥٠٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالاَ :السَّاعَةُ الَّتِي تُذْكَرُ فِي الْجُمُعَةِ :مَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(۵۵۰۴) حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کی ساعتِ قبولیت عصر سے مغرب تک ہے۔

(٥٥٠٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، مِثْلَهُ.

(۵۵۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یونہی منقول ہے۔

(٥٥٠٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَسُئِلَ عَنِ السَّاعَةِ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ هِيَ السَّاعَةُ الَّتِي اخْتَارَ اللَّهُ لَهَا ، أَوْ فِيهَا الصَّلاَةَ ، قَالَ :فَمَسَحَ رَأْسِي ، وَبَرَّكَ عَلَيَّ ، وَأَعْجَبَهُ مَا قُلْتُ.

(۵۵۰۶) حضرت ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ کسی نے ان سے جمعہ کے دن کی ساعتِ قبولیت کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے کہا کہ یہ وہی وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے نماز کو اختیار فرمایا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، مجھے برکت کی دعا دی اور میری بات کو پسند فرمایا۔

(٥٥٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :هِيَ عِنْدَ خُرُوجِ الإِمَامِ.

(۵۵۰۷) حضرت ابو بردہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کی ساعتِ قبولیت امام کے نکلنے کا وقت ہے۔

(٥٥٠٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَوْهَبٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَمْلُوكِيُّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :إِنِّي لأَرْجُو أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ إِحْدَى هَذِهِ السَّاعَاتِ:إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ ، أَوْ الإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ ، أَوْعِنْدَ الإِقَامَةِ.

(۵۵۰۸) حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کی ساعتِ قبولیت ان اوقات میں سے اس وقت ہے جب مؤذن اذان دیتا ہے، جب امام منبر پر بیٹھتا ہے، جب اقامت ہوتی ہے۔

(٥٥٠٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ:أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ هِيَ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ، فِي وَقْتِ الصَّلاَةِ.

(۵۵۰۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کی ساعتِ قبولیت نماز کے وقت میں زوالِ شمس کے بعد ہے۔

(٥٥١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَحْرُمَ الْبَيْعُ إِلَى أَنْ يَحِلَّ.

(۵۵۱۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کی ساعتِ قبولیت بیع کے حرام ہونے سے حلال ہونے کے درمیان ہے۔

(٥٥١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ.

(۵۵۱۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کی ساعتِ قبولیت عصر کے بعد کا وقت ہے۔

(٥٥١٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ ، عَنْ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ نُبَلَ ، عَنْ سَلاَمَةَ بِنْتِ أَفْعَى ، قَالَتْ : كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ فِي نِسْوَةٍ ، فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ :إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِثْلُ يَوْمِ عَرَفَةَ ، وَإِنَّ فِيهِ لَسَاعَةً تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ ، فَقُلْنَا :أَيُّ سَاعَةٍ ؟ فَقَالَتْ :حِينَ يُنَادِي الْمُنَادِي بِالصَّلاَةِ.

(۵۵۱۲) حضرت سلامہ بنت افعی کہتی ہیں کہ میں کچھ عورتوں کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھی، وہ فرما رہی تھیں کہ جمعہ کا دن یوم عرفہ کی طرح ہے، اس میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ہم نے سوال کیا کہ وہ کون سی گھڑی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب مؤذن اذان دیتا ہے۔

(٥٥١٣) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ نُبَلَ بِنْتِ بَدْرٍ ، عَنْ سَلاَمَةَ بِنْتِ أَفْعَى ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِثْلُ يَوْمِ عَرَفَةَ ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لاَ يَسْأَلُ اللَّهَ الْعَبْدُ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ، قِيلَ :وَأَيَّةُ سَاعَةٍ ؟ قَالَتْ :إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلاَةِ الْغَدَاةِ.

(۵۵۱۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جمعہ کا دن یوم عرفہ کی طرح ہے، اس میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرتا ہے وہ اسے عطا کردی جاتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ وہ کون سی گھڑی ہے؟ انہوں نے فرمایا جب مؤذن فجر کی اذان دیتا ہے۔

(٥٥١٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِنَّ السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى فِي الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

(۵۵۱۴) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کی ساعتِ قبولیت عصر کے بعد کا وقت ہے۔

(٣٨٨) فِي تَخَطِّي الرِّقَابِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

گردنیں پھلانگ کر آنے کا حکم

(٥٥١٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، وَمَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، حَتَّى جَلَسَ قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا فُلاَنُ ، أَمَا جَمَّعْتَ ؟ قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَمَا رَأَيْتَنِي ؟ قَالَ :قَدْ رَأَيْتُكَ آنَيْتَ وَآذَيْتَ. (ابوداؤد ١١١١- ابن خزيمة ١٨١١)

(۵۵۱۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سن رہے تھے کہ ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور آکر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھ گیا۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری فرمائی تو اس سے فرمایا کہ تم نے جمعہ کی نماز کیوں نہیں پڑھی؟ اس نے کہا کہ کیا آپ نے مجھے نہیں دیکھا؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں دیکھا تھا کہ پہلے تم نے تاخیر کی اور پھر لوگوں کو تکلیف پہنچائی۔

(٥٥١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ ، قَالَ :مَثَلُ

الَّذِی یَتَخَطَّی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالإِمَامُ یَخْطُبُ ، کَالرَّافِعِ قَدَمَیْہِ فِی النَّارِ ، وَوَاضِعِہِمَا فِی النَّارِ.

(۵۵۱۶) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ اس شخص کی مثال جو جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آئے اس شخص کی سی ہے جو آگ میں ایک قدم رکھ رہا ہو اور ایک قدم اٹھا رہا ہو۔

(۵۵۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ الْوَلِیدِ ، قَالَ : حدَّثَنِی عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللہِ بْنِ مَوْہَبٍ ، قَالَ : قَالَ سَعِیدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ : لأَنْ أُصَلِّیَ الْجُمُعَۃَ بِالْحَرَّۃِ ، أَحَبُّ إِلَیَّ مِنَ التَّخَطِّی.

(۵۵۱۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ میں مقام حرہ میں نماز پڑھ لوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں لوگوں کی گردنیں پھلانگوں۔

(۵۵۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ الْوَلِیدِ ، عَنْ عُبَیْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : رَأَیْتُ عُرْوَۃَ بْنَ الْمُغِیرَۃِ جَائَ إِلَی الْجُمُعَۃِ ، فَلَمَّا انْتَہَی قَامَ ، یَعْنِی وَلَمْ یَتَخَطَّ.

(۵۵۱۸) حضرت عبید بن حسن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ بن مغیرہ کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے لئے آئے، جب وہ صفوں تک پہنچے تو کھڑے ہو گئے اور گردنیں نہیں پھلانگیں۔

(۵۵۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قَالَ مُحَمَّدٌ : إِنَّہُمْ یَقُولُونَ : إِنَّ مُحَمَّدًا یَتَخَطَّی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ، وَلَسْتُ أَتَخَطَّی ، إِنَّمَا أَجِیئُ فَأَقُومُ فَیَعْرِفُنِی الرَّجُلُ ، فَیُوَسِّعُ لِی.

(۵۵۱۹) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ محمد جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے۔ حالانکہ میں گردنیں نہیں پھلانگتا بلکہ لوگ مجھے دیکھ کر خود جگہ دے دیتے ہیں۔

(۵۵۲۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، عَنْ حُمَیْدٍ الأَصَمِّ ، عَنْ أَبِی قَیْسٍ ، قَالَ : دَخَلَ عَبْدُ اللہِ بْنُ مَسْعُودٍ الْمَسْجِدَ یَوْمَ جُمُعَۃٍ ، وَعَلَیْہِ ثِیَابٌ بِیضٌ حِسَانٌ ، فَرَأَی مَکَانًا فِیہِ سَعَۃً فَجَلَسَ وَلَمْ یَتَخَطَّ.

(۵۵۲۰) حضرت ابو قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے، آپ نے سفید رنگ کے خوبصورت کپڑے زیب تن فرما رکھے تھے۔ آپ ایک کھلی جگہ دیکھ کر وہیں بیٹھ گئے اور لوگوں کی گردنوں کو نہیں پھلانگا۔

(۵۵۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ یَتَخَطَّی رِقَابَ النَّاسِ إِذَا کَانَ فِی الْمَسْجِدِ سَعَۃٌ.

(۵۵۲۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر صفوں کے اگلے حصے میں گنجائش موجود ہو تو گردنوں کو پھلانگنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۵۵۲۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ أَبِی خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَیْتُ شُرَیْحًا جَائَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالإِمَامُ یَخْطُبُ فَجَلَسَ ، یَعْنِی وَلَمْ یَتَخَطَّ.

(۵۵۲۲) حضرت اسماعیل بن ابی خالد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن دورانِ خطبہ تشریف لائے

اورآ کر بیٹھ گئے۔گردنوں کو پھلانگ کرآگے نہیں بڑھے۔

(۵۵۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إِيَّاكَ وَتَخَطِّيَ رِقَابِ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَاجْلِسْ حَيْثُ تَبْلُغُكَ الْجُمُعَةُ.

(۵۵۲۳) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن گردنوں کو پھلانگ کر آگے بڑھنے سے اجتناب کرو، جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جاؤ۔

(۵۵۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَالْفَضْلُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : لأَنْ أُصَلِّيَ بِالْحَرَّةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۵۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقام حرہ میں نماز پڑھ لوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں لوگوں کی گردنیں پھلانگوں۔

(۵۵۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بْنِ أَسْمَاءَ ، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لأَنْ أَدَعَ الْجُمُعَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ.

(۵۵۲۵) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز چھوڑ دوں، یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں لوگوں کی گردنیں پھلانگوں۔

(۳۸۹) الْجُمُعَةُ يُؤَخِّرُهَا الإِمَامُ حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا

اگر امام جمعہ کو اتنا مؤخر کردے کہ وقت جانے لگے تو کیا کیا جائے؟

(۵۵۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَطَالَ بَعْضُ الأُمَرَاءِ الْخُطْبَةَ ، فَأَنْكَيْتُ يَدَيَّ حَتَّى أَدْمَيْتُهَا ، ثُمَّ قُمْتُ وَأَخَذَتْنِي السِّيَاطُ ، فَمَضَيْتُ فَخَرَجْتُ.

(۵۵۲۶) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ ایک امیر نے ایک مرتبہ خطبہ بہت لمبا کردیا تو میں نے اپنے ہاتھ کا پھوڑا پھاڑ دیا جس سے خون نکلنے لگا۔ میں اس بہانے سے اٹھا (تاکہ جا کر اپنی نماز پڑھ لوں) اتنے میں اس کے دربانوں نے مجھے پکڑ لیا۔ لیکن میں بھی پھر چلتا رہا اور باہر نکل گیا۔

(۵۵۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَوَّارٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ سَبْرَةَ ؛ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا الأَمِيرُ ، جَائَتِ الْجُمُعَةُ ، فَجَمَّعَ بِنَا ، فَمَا زَالَ يَخْطُبُ وَيَقْرَأُ الْكُتُبَ حَتَّى مَضَى وَقْتُ الْجُمُعَةِ ، وَلَمْ يَنْزِلْ يُصَلِّي . فَقَالَ لَهُ الْقَاسِمُ : فَمَا قُمْتَ فَصَلَّيْتَ ؟ قَالَ : لاَ وَاللَّهِ ، خَشِيتُ أَنْ يُقَالَ : رَجُلٌ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ : فَمَا صَلَّيْتَ قَاعِدًا ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَمَا أَوْمَأْتَ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : ثُمَّ مَا زَالَ يَخْطُبُ وَيَقْرَأُ حَتَّى

مَضَى وَقْتُ الْعَصْرِ وَلَمْ يَنْزِلْ يُصَلِّي ، فَقَالَ لَهُ الْقَاسِمُ : فَمَا قُمْتَ صَلَّيْتَ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَمَا صَلَّيْتَ قَاعِدًا ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَمَا أَوْمَأْتَ ؟ قَالَ : لاَ.

(۵۵۲۷) حضرت عبدالواحد بن سبرہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم نے ایک مرتبہ حضرت قاسم بن محمد کو بتایا کہ جب ہمارا امیر ہمارے پاس آیا اور اس نے ہمیں جمعہ پڑھایا تو وہ اتنی دیر تقریر کرتا رہا اور خطوط پڑھتا رہا کہ جمعہ کا وقت نکل گیا لیکن اس نے نیچے اتر کر نماز نہیں پڑھائی۔ یہ سن کر حضرت قاسم نے ان سے کہا کہ پھر آپ نے کھڑے ہو کر اپنی نماز نہیں پڑھی؟ سالم نے کہا نہیں، خدا کی قسم! مجھے یہ ڈر تھا کہ لوگ کہیں گے کہ عمر کی اولاد میں سے ایک آدمی نے یوں کیا ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ آپ نے بیٹھ کر نماز نہیں پڑھی؟ سالم نے کہا نہیں۔ حضرت قاسم نے پوچھا کہ آپ نے اشارے سے بھی نماز نہیں پڑھی؟ انہوں نے کہا نہیں۔ پھر حضرت سالم نے بتایا کہ وہ تقریر کرتا رہا اور خط پڑھتا رہا یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت بھی گذر گیا لیکن اس نے اتر کر نماز نہیں پڑھائی۔ حضرت قاسم نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے اٹھ کر نماز نہیں پڑھی؟ انہوں نے کہا نہیں۔ قاسم نے پوچھا کہ آپ نے بیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھی؟ انہوں نے کہا نہیں۔ قاسم نے پوچھا کہ کیا آپ نے اشارے سے بھی نماز نہیں پڑھی؟ انہوں نے کہا نہیں۔

(۵۵۲۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَخَّرَ الْحَجَّاجُ الْجُمُعَةَ ، فَلَمَّا صَلَّى صَلاَّهَا مَعَهُ أَبُو جُحَيْفَةَ ، ثُمَّ قَامَ فَوَصَلَهَا بِرَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، أُشْهِدُكَ أَنَّهَا الْعَصْرُ.

(۵۵۲۸) حضرت ابوبکر بن عمرو بن عتبہ زہری فرماتے ہیں کہ حجاج نے جمعہ کو مؤخر کیا، جب اس نے نماز پڑھائی تو حضرت ابوجحیفہ نے اس کے ساتھ بھی نماز پڑھی اور پھر بعد میں دو رکعتیں بھی پڑھیں۔ پھر فرمایا اے ابوبکر! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ یہ عصر کی نماز ہے۔

(۵۵۲۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ : كَانَ الْحَجَّاجُ يُؤَخِّرُ الْجُمُعَةَ ، فَكُنْتُ أَنَا أُصَلِّي ، وَإِبْرَاهِيمُ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ نُصَلِّي الظُّهْرَ ، ثُمَّ نَتَحَدَّثُ وَهُوَ يَخْطُبُ ، ثُمَّ نُصَلِّي مَعَهُمْ ، ثُمَّ نَجْعَلُهَا نَافِلَةً.

(۵۵۲۹) حضرت ابراہیم بن مہاجر فرماتے ہیں کہ حجاج جمعہ کی نماز کو بہت مؤخر کیا کرتا تھا، اس وجہ سے میں، حضرت ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر ظہر کی نماز پڑھ لیتے تھے اور اس کے خطبے کے دوران باتیں کرتے تھے۔ پھر ہم لوگوں کے ساتھ نفل کی نیت سے نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۵۵۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَجْلِسُ مَعَ مَسْرُوقٍ ، وَأَبِي عُبَيْدَةَ زَمَنَ زِيَادٍ ، فَإِذَا دَخَلَ وَقْتُ الصَّلاَةِ قَامَا فَصَلَّيَا ، ثُمَّ يَجْلِسَانِ حَتَّى إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَخَرَجَ الإِمَامُ ، قَامَا فَصَلَّيَا مَعَهُ ، وَيَفْعَلاَنِهِ فِي الْعَصْرِ.

(۵۵۳۰) حضرت مسلم فرماتے ہیں کہ میں زیاد کے زمانے میں حضرت مسروق اور حضرت ابوعبیدہ کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا۔ جب نماز کا وقت آتا تو وہ دونوں کھڑے ہوکر نماز پڑھتے پھر بیٹھ جاتے۔ پھر جب مؤذن اذان دیتا تو امام نکلتا تو وہ کھڑے ہوکر اس کے ساتھ بھی نماز پڑھتے تھے اور ایسا وہ عصر کے وقت کیا کرتے تھے۔

(۵۵۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ؛ أَنَّ الْحَجَّاجَ أَخَّرَ الصَّلاَةَ ، فَأَوْمَأَ أَبُو وَائِلٍ وَهُوَ جَالِسٌ.

(۵۵۳۱) حضرت ابوہاشم فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حجاج نے نماز کو مؤخر کیا تو حضرت ابووائل نے بیٹھے بیٹھے اشارے سے نماز پڑھ لی۔

(۵۵۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ أَخَّرَ الصَّلاَةَ بِالْكُوفَةِ وَأَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ فَثَوَّبَ بِالصَّلاَةِ ، فَصَلَّى لِلنَّاسِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ :مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ ؟ أَجَائَكَ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَمْرٌ فِيمَا قِبَلَنَا ، فَسَمْعٌ وَطَاعَةٌ ، أَمِ ابْتَدَعْتَ مَا صَنَعْتَ الْيَوْمَ ؟ قَالَ :لَمْ يَأْتِنِي مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَمْرٌ ، وَمَعَاذَ اللهِ أَنْ أَكُونَ ابْتَدَعْتُ ، أَبَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَنْ نَنْتَظِرَكَ بِصَلاَتِنَا وَأَنْتَ فِي حَوَائِجِكَ.

(۵۵۳۲) حضرت قاسم بن عبدالرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ولید بن عقبہ نے کوفہ میں نماز میں تاخیر کردی۔ میں مسجد میں اپنے والد کے ساتھ بیٹھا تھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور نماز کا اعلان کرکے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ ولید بن عقبہ نے پیغام بھیج کرانہیں بلوایا اوران سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ اگرامیر المؤمنین کی طرف سے آپ کے پاس کوئی حکم آیا ہے تو ہم اسے سنتے ہیں اوراس پرعمل کرتے ہیں اوراگرایسا نہیں تو پھرآپ نے آج بدعت کا ارتکاب کیا ہے؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میرے پاس امیر المؤمنین کی طرف سے کوئی حکم نہیں آیا اور میں بدعت کے ارتکاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اس بات کا انکار ہے کہ ہم نماز کے لئے تمہارا انتظار کرتے رہیں اور تم اپنے کاموں میں مشغول رہو۔

(۵۵۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ :قُلْتُ لِشَقِيقٍ :إِنَّ الْحَجَّاجَ يُمِيتُ الْجُمُعَةَ ، قَالَ :تَكْتُمُ عَلَيَّ ؟ قَالَ :قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :صَلِّهَا فِي بَيْتِكَ لِوَقْتِهَا ، وَلاَ تَدَعِ الْجَمَاعَةَ.

(۵۵۳۳) حضرت زبرقان فرماتے ہیں کہ میں نے شقیق سے کہا کہ حجاج ہمارا جمعہ ضائع کرادیتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگرتم راز رکھو تو تمہیں ایک بات کہوں؟ میں نے کہا ہاں راز رکھوں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ نماز کو اس کے وقت میں گھر میں پڑھ لیا کرو اور اسے جماعت کے لئے نہ چھوڑو۔

(۳۹۰) فِي رَفْعِ الأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا

(۵۵۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :رَفْعُ الأَيْدِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُحْدَثٌ.

(۵۵۳۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا بدعت ہے۔

(۵۵۳۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الْجُمُعِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ.

(۵۵۳۵) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جمعہ کے دن دعا کے لئے ہاتھ عبید اللہ بن عبد اللہ بن معمر نے اٹھائے۔

(۵۵۳٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ دُعَائَهُمُ الَّذِي يَدْعُونَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَكَانَ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ.

(۵۵۳٦) حضرت طاوس جمعہ کے دن لوگوں کے انداز دعا کو ناپسند فرماتے تھے اور اپنے ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

(۵۵۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : رَفَعَ الإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَدَيْهِ عَلَى الْمِنبَرِ ، فَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ : مَا لَهُمْ ، قَطَعَ اللَّهُ أَيْدِيَهُمْ.

(۵۵۳۷) حضرت عبد اللہ بن مرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام نے جمعہ کے دن منبر پر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو لوگوں نے بھی ہاتھ اٹھالئے۔ حضرت مسروق نے فرمایا کہ انہیں کیا ہوا! اللہ ان کے ہاتھوں کو کاٹے۔

(۵۵۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ ؛ أَنَّهُ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ، حَتَّى كَادَ يَسْتَلْقِي خَلْفَهُ.

(۵۵۳۸) حضرت عمارہ بن رویبہ کہتے ہیں کہ انہوں نے بشر بن مروان کو دعا میں اتنے زیادہ ہاتھ اٹھاتے دیکھا کہ عین ممکن تھا کہ وہ پیچھے گر جاتا۔

(۵۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ ، قَالَ : رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَافِعًا يَدَيْهِ عَلَى الْمِنبَرِ ، فَقَالَ : قَبَّحَ اللَّهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيْنِ ، لَقَدْ رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ بِيَدَيْهِ هَكَذَا ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ.

(۵۵۳۹) حضرت عمارہ بن رویبہ نے بشر بن مروان کو دیکھا کہ وہ منبر پر کھڑا اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کر رہا ہے۔ انہوں نے اسے دیکھ کر فرمایا کہ اللہ ان دونوں ہاتھوں کو تباہ کرے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ خطبہ میں صرف اتنا اشارہ کیا کرتے تھے۔ یہ کہہ کر انہوں نے انگشت شہادت سے اشارہ کر کے دکھایا۔

(۳۹۱) الْجُمُعَةُ مع الرَّجُلِ يَغْلِبُ عَلَى الْمِصْرِ

جمعہ کسی بھی امام کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے

(۵۵٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يُصَلُّونَ مَعَ

الْمُخْتَارِ الْجُمُعَةَ ، وَيَحْتَسِبُونَ بِهَا.

(۵۵۴۰) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے ساتھی مختار ثقفی کے ساتھ جمعہ پڑھا کرتے تھے اور اس کو جمعہ شمار کرتے تھے۔

(۵۵۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُقْبَةَ الأَسَدِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ؛ أَنَّ أَبَا وَائِلٍ جَمَّعَ مَعَ الْمُخْتَارِ.

(۵۵۴۱) حضرت یزید بن ابی سلیمان کہتے ہیں کہ ابو وائل نے مختار ثقفی کے ساتھ جمعہ ادا کیا۔

(۳۹۲) الإِمَامُ يَكُونُ مُسَافِرًا فَيَمُرُّ بِالْمَوْضِعِ

امام اگر سفر کی حالت میں کہیں سے گذرے تو وہ خود جمعہ پڑھائے گا یا نہیں؟

(۵۵۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى السُّوَيْدَاءِ مُتَبَدِّيًا ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْجُمُعَةُ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ ، فَجَمَعُوا لَهُ حَصْبَاءَ ، قَالَ : فَقَامَ فَخَطَبَ ، ثُمَّ صَلَّى الْجُمُعَةَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : الإِمَامُ يُجَمِّعُ حَيْثُ مَا كَانَ.

(۵۵۴۲) حضرت صالح بن سعید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے ساتھ مقام سویداء کی طرف گیا۔ جب جمعہ کا وقت آیا تو مؤذن نے اذان دی، لوگوں نے ان کے لئے کنکریوں اور سنگریزوں کو جمع کیا۔ انہوں نے خطبہ دیا اور پھر جمعہ کی دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر فرمایا کہ امام جہاں کہیں بھی ہو جمعہ پڑھائے گا۔

(۵۵۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ : صَلَّى بِنَا مُعَاوِيَةُ الْجُمُعَةَ بِالنُّخَيْلَةِ فِي الضُّحَى ، ثُمَّ خَطَبَنَا.

(۵۵۴۳) حضرت سعید بن سوید فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے مقام نخیلہ میں چاشت کے وقت ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی اور پھر خطبہ دیا۔

(۳۹۳) الصَّلاَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السُّدَّةِ وَالرَّحْبَةِ

مسجد کے برآمدے اور صحن میں جمعہ کی نماز پڑھانے کا حکم

(۵۵۴۴) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ (ح) وَعَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : مَنْ لَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ.

(۵۵۴۴) حضرت حسن اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے جمعہ کی نماز مسجد میں نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

(۵۵۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي السُّدَّةِ.

(۵۵۴۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جمعہ کی نماز برآمدہ میں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٥٥٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الرَّحَبَةِ وَإِنْ كَانَ يَقْدِرُ أَنْ يَدْخُلَ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ.

(۵۵۴۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جمعہ کی نماز صحن میں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر اندر داخل ہونے میں کوئی مانع نہ ہو نماز نہیں ہوگی۔

(٥٥٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ صَلَّى فِي السُّدَّةِ.

(۵۵۴۷) حضرت شیبانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ بن مغیرہ بن شعبہ کو دیکھا کہ انہوں نے برآمدے میں نماز پڑھائی۔

(٥٥٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَ أَتَى عَلَى رِجَالٍ جُلُوسٍ فِي الرَّحْبَةِ ، فَقَالَ : اُدْخُلُوا الْمَسْجِدَ ، فَإِنَّهُ لاَ جُمُعَةَ إِلاَّ فِي الْمَسْجِدِ.

(۵۵۴۸) حضرت زرارہ بن اوفی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ مسجد کے برآمدے میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ مسجد میں چلے جاؤ کیونکہ جمعہ صرف مسجد میں ہی ہوتا ہے۔

(٥٥٤٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ جُمُعَةَ لِمَنْ صَلَّى فِي الرَّحْبَةِ ، إِلاَّ أَنْ لاَ يَقْدِرَ عَلَى الدُّخُولِ.

(۵۵۴۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اندر جانے پر قادر ہو اور اندر نہ جائے اور برآمدے میں نماز پڑھ لے تو اس کی نماز نہیں ہوئی۔

(٣٩٤) مَنْ رَخَّصَ فِي الْقِرَائَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا لَمْ يَسْمَعِ الْخُطْبَةَ

اگر کوئی شخص خطبہ نہ سن رہا ہو تو اس کے لئے قراءتِ قرآن کی اجازت ہے

(٥٥٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الصَّلْتِ الرَّبْعِي ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِذَا لَمْ تَسْمَعْ قِرَائَةَ الإِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاقْرَأْ.

(۵۵۵۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب تم امام کی قراءت نہ سنو تو خود قراءت کرلو۔

(٣٩٥) فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِهَا

جمعہ کے دن کی فضیلت کا بیان

(٥٥٥١) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنِ ابن الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :سَيِّدُ الأَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ. (ابن خزيمة ۱۷۲۸۔ بیهقی ۲۹۷۱)

(۵۵۵۱) حضرت ابن مسیب فرماتے ہیں کہ دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے۔

(۵۵۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِنَّ سَيِّدَ الأَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، وَسَيِّدَ الشُّهُورِ رَمَضَانُ.

(۵۵۵۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے اور مہینوں کا سردار رمضان کا مہینہ ہے۔

(۵۵۵۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بن أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً ، مَا دَعَا اللَّهَ فِيهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ بِشَيْءٍ إِلاَّ اسْتُجَابَ لَهُ.

(بخاری ۶۴۰۰۔ مسلم ۵۸۴)

(۵۵۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ مسلمان بندہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جو دعا بھی مانگتا ہے اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

(۵۵۵٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فِيهِ خُلِقَ آدَم ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ. (ابوداؤد ۱۵۲۶۔ احمد ۴/ ۸)

(۵۵۵۴) حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن وہ خوفناک آواز آئے گی جو انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دے گی۔

(۵۵۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ بِيَوْمٍ هُوَ أَعْظَمُ مِنَ الْجُمُعَةِ ، إِنَّهَا إِذَا طَلَعَتْ فَزِعَ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلاَّ الثَّقَلَيْنِ ، اللَّذَيْنِ عَلَيْهِمَا الْحِسَابُ وَالْعَذَابُ.

(۵۵۵۵) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن سے اہم کسی دن میں سورج طلوع نہیں ہوا۔ جب جمعہ کا سورج طلوع ہوتا ہے تو جن وانس کے علاوہ ہر چیز ڈر جاتی ہے کیونکہ حساب وکتاب انہی کا ہوگا۔

(۵۵۵٦) حَدَّثَنَا أبو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :الصَّدَقَةُ تُضَاعَفُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۵۵۶) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن صدقے کا ثواب دوگنا ہو جاتا ہے۔

(۵۵۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ كَعْبٍ ؛ أَنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَيَفْزَعُ لَهُ الْخَلاَئِقُ

وَالْجِنُّ وَالإِنْسُ ، وَإِنَّهُ لَتُضَاعَفُ فِيهِ الْحَسَنَةُ وَالسَّيِّئَةُ ، وَإِنَّهُ لَيَوْمُ الْقِيَامَةِ.

(۵۵۵۷) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن ساری مخلوق اور جن وانس ڈر جاتے ہیں، اس دن نیکی اور گناہ کا بدلہ دوگنا کر دیا جاتا ہے اور یہی قیامت کا دن ہوگا۔

(۵۵۵۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ مِنَ النَّهَارِ ، لاَ يَسْأَلُ فِيهَا الْعَبْدُ شَيْئًا إِلاَّ أُعْطِيَ سُؤْلَهُ ، قِيلَ : أَيُّ سَاعَةٍ هِيَ ؟ قَالَ : حَيْثُ تُقَامُ الصَّلاَةُ إِلَى الانْصِرَافِ مِنْهَا. (ترمذی ۴۹۰۔ ابن ماجہ ۱۱۳۸)

(۵۵۵۸) حضرت عبداللہ مزنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرتا ہے وہ اسے دے دی جاتی ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ وہ کون سی گھڑی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز کھڑی ہونے سے لے کر نماز سے فارغ ہونے کا وقت۔

(۵۵۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الأَيَّامِ ، وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ ، وَأَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ الأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ ، فِيهِ خَمْسُ خِلاَلٍ : خَلَقَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ ، وَأَهْبَطَ اللَّهُ فِيهِ آدَمَ ، وَفِيهِ تَوَفَّى اللَّهُ آدَمَ ، وَفِيهِ سَاعَةٌ لاَ يَسْأَلُ اللَّهَ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ ، مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا ، وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ ، مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ ، وَلاَ أَرْضٍ ، وَلاَ سَمَاءٍ ، وَلاَ رِيَاحٍ ، وَلاَ جِبَالٍ ، وَلاَ بَحْرٍ إِلاَّ هُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. (ابن ماجہ ۱۰۸۴۔ احمد ۳/ ۴۳۰)

(۵۵۵۹) حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کا دن دنوں کا سردار اور اللہ کے نزدیک سب سے افضل دن ہے۔ یہ دن اللہ کے نزدیک عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ سے بھی زیادہ اہم ہے۔ اس دن میں پانچ خوبیاں ہیں: ① اس میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا ② اس میں آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا ③ اس میں آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی ④ جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ جس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرتا ہے وہ اسے دے دی جاتی ہے، اگر حرام کا سوال نہ کرے ⑤ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ زمین وآسمان، ہواؤں، پہاڑوں اور سمندروں میں کوئی ایسا مقرب فرشتہ نہیں جو جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔

(۵۵٦۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَانِي جِبْرِيلُ ، وَفِي يَدِهِ كَالْمِرْآةِ الْبَيْضَاءِ ، فِيهَا كَالنُّكْتَةِ السَّوْدَاءِ ، فَقُلْتُ : يَا جِبْرِيلُ! مَا هَذِهِ ؟ قَالَ : هَذِهِ الْجُمُعَةَ .

قَالَ : قُلْتُ : وَمَا الْجُمُعَةُ ؟ قَالَ : لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ . قَالَ : قُلْتُ : وَمَا لَنَا فِيهَا ؟ قَالَ : تَكُونُ عِيدًا لَكَ وَلِقَوْمِكَ

مِنْ بَعْدِكَ ، وَيَكُونُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى تَبَعًا لَكَ .

قَالَ :قُلْتُ :وَمَا لَنَا فِيهَا ؟ قَالَ :لَكُمْ فِيهَا سَاعَةٌ ، لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، هُوَ لَهُ قَسَمٌ إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ ، أَوْ لَيْسَ لَهُ بِقَسَمٍ إِلاَّ ذُخِرَ لَهُ عِنْدَهُ مَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْهُ ، أَوْ يَتَعَوَّذُ بِهِ مِنْ شَرٍّ ، هُوَ عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ إِلاَّ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ الْبَلاَءِ مَا هُوَ أَعْظَمُ مِنْهُ .

قَالَ :قُلْتُ لَهُ :وَمَا هَذِهِ النُّكْتَةُ فِيهَا ؟ قَالَ :هِيَ السَّاعَةُ ، وَهِيَ تَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَهُوَ عِنْدَنَا سَيِّدُ الأَيَّامِ ، وَنَحْنُ نَدْعُوهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَوْمَ الْمَزِيدِ .

قَالَ :قُلْتُ :مِمَّ ذَاكَ ؟ قَالَ :لأَنَّ رَبَّكَ ، تَبَارَكَ وَتَعَالَى اتَّخَذَ فِي الْجَنَّةِ وَادِيًا مِنْ مِسْكٍ أَبْيَضَ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ هَبَطَ مِنْ عِلِّيِّينَ عَلَى كُرْسِيِّهِ ، تَبَارَكَ وَتَعَالَى ، ثُمَّ حَفَّ الْكُرْسِيَّ بِمَنَابِرَ مِنْ ذَهَبٍ مُكَلَّلَةٍ بِالْجَوَاهِرِ ، ثُمَّ يَجِيءُ النَّبِيُّونَ حَتَّى يَجْلِسُوا عَلَيْهَا ، وَيَنْزِلُ أَهْلُ الْغُرَفِ حَتَّى يَجْلِسُوا عَلَى ذَلِكَ الْكَثِيبِ ، ثُمَّ يَتَجَلَّى لَهُمْ رَبُّهُم ، تَبَارَكَ وَتَعَالَى ، ثُمَّ يَقُولُ :سَلُونِي أُعْطِكُمْ ، قَالَ :فَيَسْأَلُونَهُ الرِّضَى ، فَيَقُولُ :رِضَائِي أَحَلَّكُمْ دَارِي ، وَأَنَالَكُمْ كَرَامَتِي ، فَسَلُونِي أُعْطِكُمْ ، قَالَ :فَيَسْأَلُونَهُ الرِّضَى ، قَالَ :فَيُشْهِدُهُمْ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنْهُمْ ، قَالَ :فَيَفْتَحُ لَهُمْ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ ، وَلَمْ يَخْطِرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ، قَالَ :وَذَلِكُمْ مِقْدَارُ انْصِرَافِكُمْ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ .

قال ثُمَّ يَرْتَفِعُ ، وَيَرْتَفِعُ مَعَهُ النَّبِيُّونَ ، وَالصِّدِّيقُونَ ، وَالشُّهَدَاءُ ، وَيَرْجِعُ أَهْلُ الْغُرَفِ إِلَى غُرَفِهِمْ ، وَهِيَ دُرَّةٌ بَيْضَاءُ ، لَيْسَ فِيهَا قَصْمٌ ، وَلاَ فَصْمٌ ، أَوْ دُرَّةٌ حَمْرَاءُ ، أَوْ زَبَرْجَدَةٌ خَضْرَاءُ فِيهَا غُرَفُهَا وَأَبْوَابُهَا مَطْرُورَةٌ ، وَفِيهَا أَنْهَارُهَا وَثِمَارُهَا مُتَدَلِّيَةٌ ، قَالَ :فَلَيْسُوا إِلَى شَيْءٍ أَحْوَجَ مِنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِيَزْدَادُوا إِلَى رَبِّهِمْ نَظَرًا ، وَلِيَزْدَادُوا مِنْهُ كَرَامَةً. (طبرانی ۶۷۱۳۔ بزار ۳۵۱۹)

(۵۵۶۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے، ان کے پاس سفید آئینے جیسی کوئی چیز تھی جس میں ایک سیاہ نکتہ تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ جمعہ ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ جمعہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تمہارے لئے اس میں خیر ہے۔ میں نے پوچھا کہ اس میں ہمارے لئے کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کے لئے اور آپ کے بعد آپ کی امت کے لئے عید کا دن ہے۔ یہودی اور عیسائی اس میں تمہارے تابع ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اس میں ہمارے لئے کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں تمہارے لئے ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں آدمی اللہ سے دنیا وآخرت کی جو بھی چیز مانگتا ہے اسے عطا کی جاتی ہے۔ اگر وہ چیز اس کے نصیب میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے افضل چیز اس کے نصیب میں لکھ دیتے ہیں۔ اسی طرح اگر وہ کسی چیز سے پناہ مانگتا ہے اور وہ اس کے نصیب میں لکھا جا چکا ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے بڑے شر سے اس کو نجات عطا فرما دیتے ہیں۔ میں نے

حضرت جبریل سے پوچھا کہ اس آئینے میں یہ نکتہ کیسا ہے؟ حضرت جبریل نے بتایا کہ یہ وہی ساعتِ قبولیت ہے جو جمعہ کے دن قائم ہوتی ہے۔ ہم جمعہ کے دن کو قیامت کے دن ''یوم المزید'' کہیں گے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اسے یوم المزید کس وجہ سے کہا جائے گا؟ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ جنت میں سفید مشک کی ایک وادی بنائیں گے، پھر جمعہ کے دن علیین سے اتر کر اپنی کرسی پر تشریف رکھیں گے، پھر کرسی کے اردگرد سونے کے ایسے منبر ہوں گے جنہیں جواہر سے مزین کیا گیا ہوگا۔ پھر انبیاء کرام علیہم السلام آئیں گے اور ان منبروں پر بیٹھیں گے۔ پھر جنت کے کمروں والے لوگ نکلیں گے اور خوشبو کے ٹیلوں پر بیٹھے گے پھر اللہ تعالیٰ ان پر تجلی فرمائے گا اور کہے گا کہ تم مجھ سے جو چاہو گے تمہیں عطا کیا جائے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا طلب کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تمہارے لئے میری رضا کی علامت یہ ہے کہ میں نے تمہیں اپنے گھر میں مقیم کر دیا اور اپنی مہمان نوازی عطا کر دی۔ تم مجھ سے کچھ اور مانگو، میں تمہیں عطا کروں گا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا مانگیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں گواہ بنائیں گے کہ وہ ان سے راضی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے لئے ایسی نعمتوں کو کھولیں گے جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں اور کسی دل پر ان کا خیال تک نہیں گذرا۔ اور اس کا دورانیہ تمہاری جمعہ کے دن سے واپسی کی مقدار ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ تشریف لے جائیں گے اور ان کے ساتھ انبیاء، صدیقین اور شہداء بھی چلے جائیں گے۔ کمروں میں رہنے والے لوگ بھی اپنے کمروں میں چلے جائیں گے، وہ کمرے ایسے سفید موتی کے بنے ہوں گے جس میں نہ کوئی جوڑ ہوگا اور نہ کوئی شگاف۔ یا وہ سرخ موتی کے ہوں گے۔ یا سبز زبرجد کے۔ اس میں اس کے اپنے کمرے بھی ہوں گے۔ اس کے دروازے کھلے ہوں گے اور ان میں نہریں جاری ہوں گے، اس کے پھلوں کے خوشے لٹکے ہوں گے۔ اہل جنت جنت کی کسی چیز کے اس سے زیادہ خواہشمند نہیں ہوں گے کہ وہ اپنے رب کو زیادہ سے زیادہ دیکھیں اور اس کے اکرام سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔

(٥٥٦١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : جَائَنِي جِبْرِيلُ بِمِرْآةٍ بَيْضَاءَ فِيهَا نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ ، قَالَ : فَقُلْتُ : مَا هَذِهِ ؟ قَالَ : هَذِهِ الْجُمُعَةُ وَفِيهَا السَّاعَةُ. (ابو یعلی ۴۰۸۹)

(۵۵۶۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک سفید آئینہ لے کر آئے جس میں ایک سیاہ نکتہ تھا۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ جمعہ ہے اور یہ اس میں ایک ساعتِ قبولیت ہے۔

(٣٦٦) فِي التَّعْجِيلِ إِلَى الْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز میں جلدی کرنے کا بیان

(٥٥٦٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الأَغَرِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْمُتَعَجِّلُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً ، ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً ، ثُمَّ كَالْمُهْدِي شَاةً،

ثُمَّ کَالْمُهْدِی طَائِرًا. (بخاری ۹۲۹۔ مسلم ۲۴)

(۵۵۶۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جمعہ کے لئے سب سے پہلے آنے والا ایسے ہے جیسے اللہ کے راستے میں اونٹ ہدیہ کرنے والا، اس کے بعد آنے والا ایسے ہے جیسے گائے قربان کرنے والا، پھر آنے والا ایسے ہے جیسے بکری قربان کرنے والا اور پھر ایسے ہے جیسے پرندہ اللہ کے راستے میں دینے والا۔

(٥٥٦٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِیِّ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَدِیعَةَ ، عَنْ سَلْمَانَ الْخَیْرِ ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ یَغْتَسِلُ الرَّجُلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَیَتَطَهَّرُ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهُورِهِ ، وَیَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ ، أَوْ یَمَسُّ طِیبًا مِنْ بَیْتِهِ ، ثُمَّ رَاحَ ، فَلَمْ یُفَرِّقْ بَیْنَ اثْنَیْنِ ، ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ، ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ ، إِلاَّ غُفِرَ لَهُ مَا بَیْنَهُ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرَى. (بخاری ۸۸۳۔ احمد ۵/ ۴۴۰)

(۵۵۶۳) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کیا اور غسل میں خوب صفائی حاصل کرنے کی کوشش کی، پھر تیل لگایا، پھر اپنے گھر سے خوشبو لگائی، پھر جمعہ کے لئے اس طرح گیا کہ دو آدمیوں کے درمیان انہیں چیر کر نہ بیٹھا، پھر فرض نماز ادا کی، پھر امام کے خطبے کے دوران خاموش رہا تو اس کے پچھلے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(٥٥٦٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الْمَلاَئِكَةَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ یَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ :جَاءَ فُلاَنٌ مِنْ سَاعَةِ كَذَا وَكَذَا ، جَاءَ فُلاَنٌ مِنْ سَاعَةِ كَذَا ، جَاءَ فُلاَنٌ وَالإِمَامُ یَخْطُبُ ، جَاءَ فُلاَنٌ فَأَدْرَكَ الصَّلاَةَ وَلَمْ یُدْرِكِ الْخُطْبَةَ. (احمد ۲/ ۳۴۳۔ طیالسی ۲۵۶۵)

(۵۵۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے مسجد کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو ان کے درجات کے اعتبار سے لکھتے رہتے ہیں۔ کہ فلاں فلاں اس وقت میں آیا اور فلاں فلاں اس وقت میں آیا۔ فلاں اس وقت آیا جب امام خطبہ دے رہا تھا اور فلاں نے صرف نماز پڑھی اور خطبہ میں شریک نہیں ہوا۔

(۲۹۷) مَنْ كَانَ إِذَا مَطَرَتْ لَمْ یَشْهَدْهَا

جو حضرات بارش کے دن جمعہ میں شریک نہیں ہوا کرتے تھے

(٥٥٦٥) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :نُبِّئْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا اشْتَدَّ الْمَطَرُ یَوْمَ جُمُعَةٍ فَلَمْ یُجَمِّعْ.

(۵۵۶۵) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ جب کبھی جمعہ کے دن شدید بارش ہوتی تو حضرت محمد جمعہ نہیں پڑھتے تھے۔

(٥٥٦٦) حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ سَعِیدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ كَثِیرٍ مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :مَرَرْتُ بِعَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَهُوَ عَلَى بَابِهِ جَالِسٌ ، فَقَالَ :مَا خَطَبُ أَمِيرُكُمْ ؟ قُلْتُ :أَمَا جَمَّعْتَ ؟ قَالَ :مَنَعَنَا مِنْهُ هَذَا الرَّدْغُ.

(۵۵۶۶) حضرت کثیر مولی ابن سمرہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ کے پاس سے گذرا وہ اپنے دروازے پر بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے امیر نے کیا خطبہ دیا؟ میں نے کہا کہ کیا آپ نے جمعہ نہیں پڑھا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کیچڑ نے ہمیں نماز سے روک دیا۔

(۵۵۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَمَرَ مُنَادِيَهُ فَنَادَى فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ :الصَّلاَةُ فِي الرِّحَالِ ، الصَّلاَةُ فِي الرِّحَالِ.

(۵۵۶۷) حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے منادی کو حکم دیا کہ وہ جمعہ کے دن یہ اعلان کردے کہ نماز کجاووں میں ہوگی، نماز کجاووں میں ہوگی۔

(۳۹۸) مَنْ رُخِّصَ لَهُ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ

جن لوگوں کو جمعہ میں شریک نہ ہونے کی اجازت ہے

(۵۵۶۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ نُفَيْلٍ كَانَ بِأَرْضٍ لَهُ بِالْعَقِيقِ ، عَلَى رَأْسِ أَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ ، فَأَتَى ابْنَ عُمَرَ غَدَاةَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ، فَذَكَرَ لَهُ شَكْوَاهُ ، فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ وَتَرَكَ الْجُمُعَةَ.

(۵۵۶۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید کے ایک صاحبزادے عقیق میں اپنی زمین پر رہتے تھے۔ جو مدینہ سے کئی میل کے فاصلے پر تھی ایک دن وہ جمعہ کی صبح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ملے اور اپنی ایک شکایت کا ذکر کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ چل پڑے اور جمعہ کی نماز چھوڑ دی۔

(۵۵۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، قَالَ :سَأَلْتُ يُونُسَ عَنِ الرَّجُلِ تُحْتَضَرُ وَالِدَتُهُ ، أَوْ وَالِدُهُ ، أَوْ نَسِيبُهُ ، أَلَهُ عُذْرٌ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَالَ :كَانَ الْحَسَنُ يُرَخِّصُ فِيهَا لِصَاحِبِ الْجِنَازَةِ ، يَخَافُ عَلَيْهَا ، أَوِ الرَّجُلُ يَكُونُ خَائِفًا.

(۵۵۶۹) حضرت عبدالوہاب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یونس سے پوچھا کہ اگر کسی آدمی کی والدہ، والد یا کسی رشتہ دار کی حالت نزع ہو تو کیا وہ جمعہ چھوڑ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن اس جنازے والے کو بھی جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی رخصت دیا کرتے تھے جسے جنازے کے فوت ہوجانے کا خوف ہو، اسی طرح وہ شخص جسے کوئی خوف ہو اس کے لئے بھی حاضر نہ ہونے کی اجازت ہے۔

(۵۵۷۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا اسْتُصْرِخَ عَلَى ابْنِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ ،

فَقُمْ إِلَيْهِ ، وَاتْرُكِ الْجُمُعَةَ.

(۵۵۷۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر جمعہ کے دن تمہارا بچہ تم سے مدد مانگے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو بچے کے پاس چلے جاؤ اور جمعہ کو چھوڑ دو۔

(۵۵۷۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لأَبِي مِجْلَزٍ : أَوْ قُلْتُ لَهُ : آتِي الْجُمُعَةَ وَأَنَا أَشْتَكِي بَطْنِي ؟ قَالَ : عَجْزٌ.

(۵۵۷۱) حضرت عمران بن حدیر کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابومجلز سے کہا کہ اگر میرے پیٹ میں درد ہو تو کیا میں جمعہ کے لئے آؤں؟ انہوں نے کہا کہ یہ عذر ہے۔

(۵۵۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، نَحْوَهُ.

(۵۵۷۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۵۵۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْخَائِفِ ، وَلاَ عَلَى الْعَبْدِ الَّذِي يَخْدِمُ أَهْلَهُ ، وَلاَ عَلَى وَلِيِّ الْجِنَازَةِ ، وَلاَ عَلَى الأَعْمَى إِذَا لَمْ يَجِدْ قَائِدًا جُمُعَةٌ.

(۵۵۷۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ کسی خوف کے شکار شخص پر، کسی ایسے غلام پر جو اپنے اہل کی خدمت میں مصروف ہو، کسی جنازہ کے ولی پر اور کسی ایسے نابینا پر جسے لانے والا کوئی نہ ہو جمعہ واجب نہیں۔

(۵۵۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسُئِلَ عَنِ الْخَائِفِ ، عَلَيْهِ جُمُعَةٌ ؟ فَقَالَ : وَمَا خَوْفُهُ؟ قَالَ : مِنَ السُّلْطَانِ ، قَالَ : إِنَّ لَهُ عُذْرًا.

(۵۵۷۴) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ کیا کسی خوف کے شکار شخص پر جمعہ واجب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے کس چیز کا خوف ہے؟ بتایا گیا کہ بادشاہ کا۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ یہ عذر ہے۔

(۳۹۹) الأَعْمَى إِذَا كَانَ لَهُ قَائِدٌ ، أَتَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ ؟

اگر نابینا کو لانے والا کوئی شخص ہو تو اس پر جمعہ واجب ہے یا نہیں؟

(۵۵۷۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تَجِبُ الْجُمُعَةُ عَلَى الأَعْمَى إِذَا وَجَدَ قَائِدًا ، وَعَلَى الْعَبْدِ إِذَا كَانَ يُؤَدِّي الضَّرِيبَةَ . قَالَ : وَكَانَ يُرَخِّصُ لِلْخَائِفِ فِي الْجُمُعَةِ.

(۵۵۷۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر نابینا کو کوئی قائد مل جائے تو اس پر جمعہ واجب ہے، غلام اگر اپنی ذمہ داری پوری کرلے تو اس پر جمعہ واجب ہے اور حضرت حسن خوف کے شکار کو جمعہ کی رخصت دیا کرتے تھے۔

(۴۰۰) فِی تَفْرِیطِ الْجُمُعَةِ وَتَرْكِهَا

جمعہ میں سستی کرنے اور اسے چھوڑنے کی مذمت

(۵۵۷۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، قَالُوا : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْجَعْدِ الضَّمْرِيَّ ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا ، طُبِعَ عَلَى قَلْبِهِ. (ترمذی ۵۰۰۔ ابوداؤد ۱۰۴۵)

(۵۵۷۶) حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے تین جمعے بلا عذر چھوڑ دیئے اس کے دل پر مہر لگادی جاتی ہے۔

(۵۵۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاءَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ، وَهُوَ عَلَى أَعْوَادِ الْمِنْبَرِ : لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدَعِهِمُ الْجُمُعَاتِ ، أَوْ لَيَطْبَعَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ ، وَلَيُكْتَبُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ. (مسلم ۴۰۔ نسائی ۱۶۵۸)

(۵۵۷۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا کہ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر لگادے گا اور انہیں غافلوں میں سے لکھ دے گا۔

(۵۵۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ الْعُجَيْفِيِّ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ. (ابوداؤد ۱۰۴۶۔ ابن حبان ۲۷۸۸)

(۵۵۷۸) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے بغیر عذر کے جمعہ چھوڑا وہ ایک دینار صدقہ کرے، اگر ایک دینار نہ ملے تو آدھا دینار صدقہ کردے۔

(۵۵۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلاَثًا مُتَوَالِيَاتٍ ، طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ.

(۵۵۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس شخص نے مسلسل تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

(۵۵۸۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ ، قَالَ : قَالَ : أَبُو هُرَيْرَةَ : مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي حُمْرَ النَّعَمِ ، وَلاَ أَنَّ الْجُمُعَةَ تَفُوتُنِي إِلاَّ مِنْ عُذْرٍ.

(۵۵۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے کئی سرخ اونٹ مل جائیں تو یہ مجھے اس کے مقابلے میں پسند نہیں کہ میں بلا

عذر جمعہ کی نماز چھوڑ دوں۔

(٥٥٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَسَى أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَّخِذَ الصَّبَّةَ مِنَ الْغَنَمِ عَلَى رَأْسِ الْمِيلَيْنِ ، أَوِ الثَّلاَثَةِ ، فَتَكُونُ الْجُمُعَةُ فَلاَ يَشْهَدُهَا ، ثُمَّ تَكُونُ فَلاَ يَشْهَدُهَا ، ثُمَّ تَكُونُ فَلاَ يَشْهَدُهَا ، فَيَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ.

(احمد ٣/ ٣٣٢۔ ابو یعلی ٢١٩٨)

(۵۵۸۱) حضرت محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہوسکتا ہے تم میں سے کوئی دو یا تین میل کے فاصلے پر بکریوں کا ریوڑ رکھے اور پھر جمعہ کے لئے نہ آئے، پھر جمعہ آئے اور وہ جمعہ کی نماز کے لئے نہ آئے، پھر جمعہ آئے اور وہ جمعہ کی نماز کے لئے نہ آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے۔

(٥٥٨٢) حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، سَمِعَهُ مِنْهُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ :لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلاً يُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ.

(۵۵۸۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ ایک آدمی کو نماز پڑھانے کا کہوں اور میں ان لوگوں کے گھروں کو جا کر جلا دوں جو جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے۔

(٥٥٨٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :اخْتَلَفَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ شَهْرًا ، يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ يَقُومُ اللَّيْلَ وَيَصُومُ النَّهَارَ ، وَلاَ يَشْهَدُ جَمَاعَةً ، وَلاَ جُمُعَةً ، قَالَ :فِي النَّارِ.

(۵۵۸۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ایک مہینے تک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کرتا رہا کہ ایک آدمی ساری رات قیام کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے لیکن وہ جمعہ اور جماعت میں شریک نہیں ہوتا تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ جہنمی ہے۔

(٤٠١) مَنْ كَانَ يَأْمُرُ بِالطِّيبِ

جو حضرات جمعہ کے دن خوشبو لگانے کا حکم دیا کرتے تھے

(٥٥٨٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلَ أَحَدُهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَأَنْ يَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ طِيبٌ فَإِنَّ الْمَاءَ لَهُ طِيبٌ.

(۵۵۸۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ جمعہ کے

دن غسل کریں، اگران کے پاس خوشبو ہوتو خوشبو لگائیں اور اگر خوشبو نہ ہوتو پانی ان کے لئے خوشبو ہے۔

(٥٥٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: إِنَّ مِ الْحَقِّ عَلَى الْمُسْلِمِ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، السِّوَاكَ، وَأَنْ يَلْبَسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، وَأَنْ يَتَطَيَّبَ بِطِيبٍ إِنْ كَانَ.

(۵۵۸۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن مسلمان پر لازم ہے کہ وہ مسواک کرے، اپنے سب سے اچھے کپڑے پہنے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہوتو خوشبو لگائے۔

(٥٥٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ اغْتَسَلَ وَتَطَيَّبَ بِأَطْيَبِ طِيبٍ عِنْدَهُ.

(۵۵۸۶) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب جمعہ کے لئے جاتے تو خوشبو لگاتے اور اپنے پاس موجود سب سے اچھی خوشبو لگاتے۔

(٥٥٨٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:أَقُولُ بِرَأْيِي، وَيَمَسُّ طِيبًا إِنْ كَانَ عِنْدَهُ.

(۵۵۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اپنی رائے سے کہتا ہوں کہ اگر کسی کے پاس خوشبو ہوتو وہ جمعہ کے لئے جانے سے پہلے اسے لگائے۔

(٥٥٨٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ :لَهَا غُسْلٌ وَطِيبٌ إِنْ كَانَ.

(۵۵۸۸) حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعے کے لئے غسل اور خوشبو لازم ہے اگر اس کے پاس ہو۔

(٥٥٨٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الْبَسْ أَفْضَلَ ثِيَابِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَتَطَيَّبْ بِأَطْيَبِ مَا تَجِدُ.

(۵۵۸۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن اپنے سب سے اچھے کپڑے پہنو اور اپنی سب سے اچھی خوشبو لگاؤ۔

(٥٥٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ :أَدْرَكْتُ ثَلاَثِينَ مِنْ مُزَيْنَةَ كُلُّهُمْ قَدْ طَعَنَ ، أَوْ طُعِنَ ، أَوْ ضَرَبَ ، أَوْ ضُرِبَ ، إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اغْتَسَلُوا ، وَلَبِسُوا مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِمْ وَتَطَيَّبُوا ، ثُمَّ رَاحُوا وَصَلَّوْا رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ جَلَسُوا ، فَبَثُّوا عِلْمًا.

(۵۵۹۰) حضرت معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ میں قبیلہ مزینہ کے تیس آدمیوں سے ملا، ان میں سے ہر ایک نے نیزہ چلایا تھا نیزے کے زخم کھائے تھے، ہر ایک نے تلوار چلائی تھی یا تلوار کے زخم کھائے تھے۔ وہ سب جمعہ کے دن غسل کرتے، اپنے سب سے اچھے کپڑے پہنتے اور خوشبو لگا کر جمعہ کے لئے جاتے۔ جمعے کی دو رکعتیں پڑھتے اور پھر بیٹھ کر علم سکھایا کرتے تھے۔

(٥٥٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُجَمِّرُ ثِيَابَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ.

(۵۵۹۱) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہر جمعے اپنے کپڑوں کو خوشبو کی دھونی دیا کرتے تھے۔

(٤٠٢) فِي الثِّيَابِ النِّظَافِ، وَالزِّينَةِ لَهَا

جمعے کی نماز کے لئے صاف کپڑے پہننے اور زینت اختیار کرنے کا بیان

(۵۵۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ بُرْدَهُ الأَحْمَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَيَعْتَمُّ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ. (ابن سعد ۴۵۱)

(۵۵۹۲) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اپنی سرخ چادر اوڑھتے اور عیدین کے دن عمامہ باندھا کرتے تھے۔

(۵۵۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَغْتَسِلُ لِلْجُمُعَةِ كَاغْتِسَالِهِ مِنَ الْجَنَابَةِ ، وَيَلْبَسُ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ ، ثُمَّ يَخْرُجُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى.

(۵۵۹۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کو جنابت کے غسل جیسا غسل کیا کرتے تھے، اپنے سب سے اچھے کپڑے پہنتے پھر نماز کے لئے جاتے تھے۔

(۵۵۹۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :أَدْرَكْتُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ وَأَصْحَابِ الشَّجَرَةِ ، إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ لَبِسُوا أَحْسَنَ ثِيَابِهِمْ ، وَإِنْ كَانَ عِنْدَهُمْ طِيبٌ مَسُّوا مِنْهُ ، ثُمَّ رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ.

(۵۵۹۴) حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اصحاب بدر اور اصحاب شجرہ کی صحبت پائی، وہ حضرات جمعہ کے دن اپنے سب سے اچھے کپڑے پہنتے، خوشبو لگاتے اور پھر جمعے کے لئے جاتے تھے۔

(۵۵۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ:نَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَاذَّةٌ هَيْئَتُهُمْ ، فَقَالَ :مَا ضَرَّ رَجُلاً لَوِ اتَّخَذَ لِهَذَا الْيَوْمِ ثَوْبَيْنِ؟. (ابن ماجه ۱۰۹۵۔ ابن خزيمة ۱۷۶۵)

(۵۵۹۵) حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن لوگوں کو پراگندہ حالت میں دیکھا تو فرمایا کہ اگر اس دن کے لئے یہ دو کپڑے بنالیں تو انہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

(۵۵۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ ، وَزَادَ فِيهِ :ثَوْبَيْنِ يَرُوحُ فِيهِمَا.

(۵۵۹۶) ایک اور سند سے کچھ اضافے کے ساتھ یہی مضمون منقول ہے۔

(۴۰۳) السَّعْيُ إِلَى الصَّلاَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، مَنْ فَعَلَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْهُ

جمعہ کے دن نماز کے لئے سعی کرنے سے کیا مراد ہے؟

(۵۵۹۷) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ، يَقُولُ: كُنْت مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَلَمَّا أَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلاَةِ، قَالَ: قُمْ نَسْعَى.

(۵۵۹۷) حضرت ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، جب انہوں نے اذان کی آواز سنی تو فرمایا کہ چلو نماز کی طرف سعی کریں۔

(۵۵۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: ﴿فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ﴾ قَالَ: بِقَلْبِهِ.

(۵۵۹۸) حضرت حسن قرآن مجید کی آیت ﴿فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دل سے سعی کرنا ہے۔

(۵۵۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: السَّعْيُ الْعَمَلُ.

(۵۵۹۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ سعی سے مراد عمل ہے۔

(۵۶۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ؛ ﴿فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ﴾ قَالَ: الْوَقْتُ.

(۵۶۰۰) حضرت مسروق قرآن مجید کی آیت ﴿فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وقت ہے۔

(۵۶۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: مَوْعِظَةُ الإِمَامِ.

(۵۶۰۱) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اس سے مراد امام کی موعظت ہے۔

(۵۶۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: السَّعْيُ الْعَمَلُ.

(۵۶۰۲) حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ سعی سے مراد عمل ہے۔

(۵۶۰۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي قَوْلِهِ: (فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ) قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ مَا هُوَ بِالسَّعْيِ عَلَى الأَقْدَامِ، وَقَدْ نُهُوا أَنْ يَأْتُوا الصَّلاَةَ إِلاَّ وَعَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ، وَلَكِنْ بِالْقُلُوبِ وَالنِّيَاتِ، وَالْخُشُوعِ. (بخاری ۶۳۵۔ مسلم ۱۵۵)

(۵۶۰۳) حضرت حسن قرآن مجید کی آیت ﴿فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد پاؤں سے چلنا ہے۔ لوگوں کو اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ وہ نماز کے لئے آتے ایسی کیفیت رکھیں کہ ان پر سکینت اور وقار طاری ہو۔ نیز اس سے مراد دلوں، نیتوں اور خشوع کو درست رکھنا ہے۔

(۵۶۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَؤُهَا: (فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ الل

وَيَقُولُ :لَوْ قَرَأْتُهَا :(فَاسْعَوْا) لَسَعَيْتُ حَتَّى يَسْقُطَ رِدَائِي.

(۵۶۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید میں ﴿فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ﴾ کے بجائے ﴿فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔اور فرماتے تھے کہ اگر میں اسے ﴿فَاسْعَوْا﴾ پڑھوں تو ایسی سعی کروں کہ میری چادر گر جائے۔

(٥٦٠٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَرَشَةَ ، قَالَ :قَرَأَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :﴿فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ﴾.

(۵۶۰۵) حضرت خرشہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید میں ﴿فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللهِ﴾ کے بجائے ﴿فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ﴾ پڑھا۔

(٤٠٤) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلاَةُ ﴾

قرآن مجید کی آیت ﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلاَةُ ﴾ کا معنی

(٥٦٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، فِي قَوْلِهِ :﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلاَةُ فَانْتَشِرُوا فِي الأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ﴾ قَالَ :هُوَ إِذْنٌ مِنَ اللهِ ، فَإِذَا فَرَغَ فَإِنْ شَاءَ خَرَجَ ، وَإِنْ شَاءَ قَعَدَ فِي الْمَسْجِدِ.

(۵۶۰۶) حضرت ضحاک اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلاَةُ فَانْتَشِرُوا فِي الأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ﴾ (جب نماز پوری ہو جائے تو زمین پر پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے اجازت ہے۔اگر کوئی آدمی چاہے تو چلا جائے اور اگر کوئی چاہے تو مسجد میں بیٹھا رہے۔

(٥٦٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَعَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ (فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلاَةُ فَانْتَشِرُوا فِي الأَرْضِ) قَالاَ :إِنْ شَاءَ فَعَلَ ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَفْعَلْ.

(۵۶۰۷) حضرت مجاہد اور حضرت عطاء اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلاَةُ فَانْتَشِرُوا فِي الأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ﴾ (جب نماز پوری ہو جائے تو زمین پر پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو فضل تلاش کرے اور اگر چاہے تو نہ کرے۔

(٤٠٥) الْعَصَا يَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا إِذَا خَطَبَ

خطبے کے دوران عصا سے ٹیک لگانے کا بیان

(٥٦٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ يَوْمَ عِيدٍ . وَفِي يَدِهِ قَوْسٌ ، أَوْ عَصًا. (عبدالرزاق ۵۶۵۸۔ احمد ۲۸۲)

(۵۶۰۸) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن لوگوں کو خطبہ دیا اس وقت آپ کے ہاتھ میں عصا یا کمان تھی۔

(۵٦۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ . عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَخْطُبُ وَبِيَدِهِ قَضِيبٌ.

(۵۶۰۹) حضرت طلحہ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو خطبہ دیتے دیکھا اس وقت ان کے ہاتھ میں بانس کا ایک ڈنڈا تھا۔

(۵٦۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ؛ أَنَّ كَعْبًا رَأَى جَرِيرًا وَفِي يَدِهِ قَضِيبٌ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا لاَ يَصْلُحُ إِلاَّ لِرَاعٍ ، أَوْ وَالٍ.

(۵۶۱۰) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت کعب نے حضرت جریر کو دیکھا کہ خطبہ کے دوران ان کے ہاتھ میں ایک ڈنڈا ہے تو ان سے فرمایا کہ یہ چیز صرف چرواہے یا والی کے شایانِ شان ہے۔

(٤٠٦) فِي الرَّجُلِ يُزْحَمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَلاَ يَقْدِرُ عَلَى الصَّلاَةِ

اگر کوئی شخص رش کی وجہ سے جمعہ کے دن نماز نہ پڑھ سکے تو وہ کیا کرے؟

(۵٦۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي رَجُلٍ افْتَتَحَ مَعَ الإِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى رُكُوعٍ ، وَلاَ سُجُودٍ حَتَّى صَلَّى الإِمَامُ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ يَقُولاَنِ : يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ . يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۶۱۱) حضرت قتادہ اس شخص کے بارے میں جو جمعہ کے دن امام کے ساتھ نماز شروع کرے، لیکن (رش کی وجہ سے) رکوع وسجدہ نہ کر سکے اتنے میں امام سلام پھیر لے، فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ وہ جمعہ کے دن دو رکعتیں پڑھے گا۔

(۵٦۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى السُّجُودِ حَتَّى سَلَّمَ الإِمَامُ ؟ فَقَالَ : نُبِّئْتُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ : يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْضِي الرَّكْعَةَ الأُولَى.

(۵۶۱۲) حضرت ابن علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت یونس سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص جمعہ کے دن دو رکوع تو کر لے لیکن امام کے سلام پھیرنے تک سجدے نہ کر سکے تو وہ کیا کرے؟ حضرت یونس نے فرمایا کہ مجھے حضرت حسن کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ وہ دو سجدے کرے، پھر کھڑا ہو جائے اور پہلی رکعت کی قضا کرے۔

(۵٦۱۳) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِنَافِعٍ : زُحِمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَى الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ، فَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لأَوْمَأْتُ.

(۵۶۱۳) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت نافع سے کہا کہ میں اگر رش کی وجہ سے جمعہ کے دن رکوع وسجود نہ کرسکوں تو کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ گر میرے ساتھ یوں ہوتو میں اشارے سے نماز پڑھوں گا۔

(٥٦١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مِعْقَلٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا ازْدَحَمَ النَّاسُ فِي الْجُمُعَةِ فَلَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَسْجُدَ ، فَانْتَظِرْ حَتَّى إِذَا قَامُوا فَاسْجُدْ.

(۵۶۱۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جب تم جمعہ کے دن رش میں پھنس جاؤ اور سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھو تو انتظار کرو جب لوگ کھڑے ہو جائیں اس وقت سجدہ کرلو۔

(٤٠٧) فِي تَنْقِيَةِ الأَظْفَارِ وَغَيْرِهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن ناخن وغیرہ تراشنے اور صاف کرنے کا حکم

(٥٦١٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُنَقِّي الرَّجُلُ أَظْفَارَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ.

(۵۶۱۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آدمی ہر جمعے ناخن صاف کرے گا۔

(٥٦١٦) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ ابْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِيمَنْ قَلَّمَ أَظْفَارَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ :أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا الدَّاءَ ، وَأَدْخَلَ فِيهَا الشِّفَاءَ.

(۵۶۱۶) حضرت حمید بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعے کے دن ناخن تراشے گا اللہ تعالیٰ ان میں سے بیماری نکال لے گا اور ان میں شفاء ڈال دے گا۔

(٥٦١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِالْقَلَمَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، يَعْنِي الْمِقَصَّيْنِ.

(۵۶۱۷) حضرت مسلم بن یسار جمعہ کے دن ناخن کاٹنے کا اوزار منگوایا کرتے تھے۔

(٥٦١٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يُنَقِّي أَظْفَارَهُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ.

(۵۶۱۸) حضرت عمران بن ابی عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے ابن الحنفیہ کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن ناخن صاف کیا کرتے تھے۔

(٥٦١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُنَقِّي أَظْفَارَهُ فِي الصَّلاَةِ.

(۵۶۱۹) حضرت ابوہیثم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنے ناخن صاف کیا کرتے تھے۔

(٤٠٨) فِي الشُّرْبِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ

خطبے کے دوران کچھ پینے کا بیان

(٥٦٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالشُّرْبِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ.

(۵۶۲۰) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ امام کے خطبے کے دوران کچھ پینے میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٠٩) مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَقْرَأَ الإِنْسَانُ فِي مَجْلِسِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعے کے دن کے مستحب اعمال

(٥٦٢١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَوْنٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، قَالَتْ : مَنْ قَرَأَ : ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فِي مَجْلِسِهِ ، حُفِظَ إِلَى مِثْلِهَا.

(۵۶۲۱) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس شخص نے جمعہ کے دن ایک مجلس میں سات مرتبہ سورۃ الاخلاص اور معوذتین پڑھیں اس کی ان کے برابر حفاظت کی جاتی ہے۔

(٥٦٢٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يُحَصِّبُ الْمَسَاكِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ ، يَقُولُ لَهُمْ : اُقْعُدُوا . قَالَ : وَكَانَ عِكْرِمَةُ لاَ يَرَى لَهُمْ جُمُعَةً.

(۵۶۲۲) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ حضرت حسن جمعہ کے دن دوران خطبہ مساکین کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے اور ان سے فرماتے کہ بیٹھے رہو۔ حضرت عکرمہ مساکین پر جمعہ کو لازم نہ سمجھتے تھے۔

(٥٦٢٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ سنان بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : فَاتَتْنِي الْجُمُعَةُ ؟ قَالَ : أَكْثِرْ مِنَ السُّجُودِ.

(۵۶۲۳) حضرت سنان بن حبیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ میرا جمعہ رہ گیا اب میں کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ کثرت سے سجدے کرو۔

(٤١٠) فِي أَهْلِ السُّجُونِ

کیا قیدی جمعہ کی نماز ادا کریں گے

(٥٦٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ فِي أَهْلِ السُّجُونِ ، قَالَ : تَجَمَّعُوا لِلصَّلاَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۵۶۲۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ قیدی جمعہ کی نماز ادا کریں گے۔

(٥٦٢٥) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى أَهْلِ السُّجُونِ جُمُعَةٌ.

(۵۶۲۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قیدیوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں۔

(٤١١) الرَّجُلُ يُحْدِثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اگر ایک آدمی کا جمعہ کی نماز کے وقت وضو ٹوٹ جائے تو وہ کیا کرے؟

(٥٦٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ؛ سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ رَجُلٍ أَحْدَثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَذَهَبَ لِيَتَوَضَّأَ ، فَجَاءَ وَقَدْ صَلَّى الإِمَام ؟ قَالَ : يُصَلِّي أَرْبَعًا.

(۵۶۲۶) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کا جمعہ کی نماز کے وقت وضو ٹوٹ جائے، جب وہ وضو کر کے واپس آئے تو امام نماز پڑھا چکا ہو، اب وہ کیا کرے؟ حضرت حسن نے فرمایا کہ وہ چار رکعت نماز پڑھے۔

(٥٦٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْ رَجُلٍ افْتَتَحَ مَعَ الإِمَامِ الصَّلاَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَذَهَبَ لِيَتَوَضَّأَ ، فَجَاءَ وَقَدْ صَلَّى الإِمَامُ ؟ قَالَ : يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ.

(۵۶۲۷) حضرت وکیع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی نے امام کے ساتھ جمعہ کی نماز شروع کی، لیکن وضو ٹوٹنے پر وہ وضو کرنے چلا گیا جب واپس آیا تو امام نماز پڑھا چکا تھا، اب یہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر اس نے کسی سے بات نہ کی ہو تو دو رکعتیں پڑھ لے۔

(٤١٢) فِي الطَّعَامِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلَّى

عید الفطر کے دن عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھا لینا مسنون ہے

(٥٦٢٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْفِطْرِ عَلَى تَمَرَاتٍ ، ثُمَّ يَغْدُو.

(ترمذی ۵۴۳۔ ابن ماجہ ۱۷۵۴)

(۵۶۲۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے کچھ کھجوریں کھا لیتے پھر روانہ ہوتے۔

(٥٦٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : اِطْعَمْ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلَّى.

(۵۶۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے کچھ کھا لو۔

(۵٦۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ ، وَلَا تَخْرُجُ حَتَّى تَطْعَمَ. (طبرانی ۱۱۲۹٦۔ بزار ٦۵۱)

(۵٦۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عید الفطر کی سنت یہ ہے کہ تم نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرو اور عید کے لئے جا نے سے پہلے کچھ کھالو۔

(۵٦۳۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، قَالَ :غَدَوْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ يَوْمَ فِطْرٍ ، فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا سُوَيْد ، هَلْ طَعِمْتَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَغْدُوَ ؟ قَالَ :لَعِقْتُ لَعْقَةً مِنْ عَسَلٍ.

(۵٦۳۱) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ میں عید الفطر کے دن معاویہ بن سوید سے ملا۔ میں نے ان سے کہا اے ابو سوید! آپ نے کچھ کھایا ہے؟ فرمایا ہاں میں نے تھوڑا سا شہد کھایا ہے۔

(۵٦۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ؛ أَنَّهُ لَعِقَ لَعْقَةً مِنْ عَسَلٍ ، ثُمَّ خَرَجَ.

(۵٦۳۲) حضرت عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ حضرت ابن معقل عید الفطر کے دن تھوڑا سا شہد کھاتے پھر عید کے لئے نکلتے۔

(۵٦۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :اِطْعَمْ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ.

(۵٦۳۳) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عید الفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ کھالو۔

(۵٦۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ مُحْرِزٍ يَوْمَ فِطْرٍ ، فَقَعَدْتُ بِبَابِهِ حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ ، فَقَالَ لِي كَالْمُعْتَذِرِ :إِنَّهُ كَانَ يُؤْمَرُ فِي هَذَا الْيَوْمِ أَنْ يُصِيبَ الرَّجُلُ مِنْ غِذَائِهِ قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ ، وَإِنِّي أَصَبْتُ شَيْئًا ، فَذَاكَ الَّذِي حَبَسَنِي ، وَأَمَّا الأَخَرُ فَإِنَّهُ يُؤَخِّرُ غِذَائَهُ حَتَّى يَرْجِعَ.

(۵٦۳٤) یحییٰ بن ابی اسحاق کہتے ہیں کہ میں عید الفطر کے دن صفوان بن محرز کے پاس آیا اور میں ان کے دروازے پر بیٹھ گیا، اتنے میں تشریف لائے اور اعتذار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ اس دن کے بارے میں حکم دیا جاتا تھا کہ آدمی عید کے لئے جانے سے پہلے کچھ کھالے، میں نے اتنی چیز کھالی ہے جو میرے لئے کافی ہے۔ البتہ عید الاضحیٰ کا ناشتہ عید کی نماز کے بعد کیا جائے گا۔

(۵٦۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يُؤْتَى فِي الْعِيدَيْنِ بِفَالُوذَجٍ ، فَكَانَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ . وَقَالَ :ابْنُ عَوْنٍ أَنَّهُ يُمْسِكُ الْبَوْلَ.

(۵٦۳۵) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین کے پاس عیدین کے دنوں میں فالودہ لایا جاتا تھا وہ عید کے لئے جانے سے پہلے اس میں سے کھاتے تھے۔ ابن عون فرماتے تھے کہ یہ عمل پیشاب کو روکتا ہے۔

(۵٦۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ؛ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى بَقَّالٍ يَوْمَ عِيدٍ ، فَأَخَذَ مِنْهُ قَسْبَةً فَأَكَلَهَا.

(۵٦۳٦) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن شداد عید کے دن ایک دکاندار کے پاس سے گذرے اور اس سے ایک کھجور

لے کر کھائی۔

٥٦٣٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَطْعَمَ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْدُوَ ، وَتُؤَخِّرَ الطَّعَامَ يَوْمَ النَّحْرِ حَتَّى تَرْجِعَ.

(٥٦٣٧) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ عید الفطر کے دن عید کے لئے جانے سے پہلے کچھ کھا لو اور عید الاضحیٰ کے دن واپس آ کر کھاؤ۔

٥٦٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : كَانَ الأَسْوَدُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَطْعَمَ قَبْلَ أَنْ نَغْدُوَ يَوْمَ الْفِطْرِ.

(٥٦٣٨) حضرت محمد بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت اسود ہمیں حکم دیتے تھے کہ عید الفطر کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے ہم کچھ کھا لیں۔

٥٦٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَسَرَّةَ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، قَالَتْ : كُلْ قَبْلَ أَنْ تَغْدُوَ يَوْمَ الْفِطْرِ ، وَلَوْ تَمْرَةً.

(٥٦٣٩) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عید الفطر کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے کچھ کھا لو خواہ ایک کھجور ہی کیوں نہ ہو۔

٥٦٤٠) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ يُوسُفَ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : مَضَتِ السُّنَّةُ أَنْ تَأْكُلَ قَبْلَ أَنْ تَغْدُوَ يَوْمَ الْفِطْرِ.

(٥٦٤٠) حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ تم عید الفطر کے دن عید کے لئے جانے سے پہلے کچھ کھا لو۔

٥٦٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا خَرَجْتَ يَوْمَ الْعِيدِ ، يَعْنِي الْفِطْرَ ، فَكُلْ وَلَوْ تَمْرَةً.

(٥٦٤١) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم عید الفطر کے لئے جانے لگو تو کچھ کھا لو، خواہ ایک کھجور ہی کیوں نہ ہو۔

٥٦٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رُهَيْمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَوْمَ الْفِطْرِ يَخْطُبُ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا يَوْمٌ قَدْ كَانَ يُبْتَغَى فِيهِ بَعْضُ الطَّعَامِ وَبَعْضُ الشَّرَابِ ، فَبَعْضُ الطَّعَامِ وَبَعْضُ الشَّرَابِ.

(٥٦٤٢) حضرت عمر بن عبد العزیز نے عید الفطر کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں کچھ کھانا اور کچھ پینا حاصل کیا جاتا ہے، لہٰذا تم کچھ کھا لو اور کچھ پی لو۔

٥٦٤٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ قَالَ : اِطْعَمْ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ.

(۵۶۴۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ عید الفطر کی نماز کے لئے آنے سے پہلے کچھ کھالو۔

(٥٦٤٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :بَلَغَهُ أَنْ تَمِيمَ بْنَ سَلَمَةَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ ، فَقَالَ لِصَاحِبِهِ :هَلْ طَعِمْتَ شَيْئًا ؟ قَالَ :لاَ ، فَمَشَى تَمِيمٌ إِلَى بَقَّالٍ فَسَأَلَهُ تَمْرَةً أَنْ يُعْطِيَهُ ، أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ فَفَعَلَ ، فَأَعْطَاهُ صَاحِبَهُ فَأَكَلَهُ .

فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ :مَمْشَاهُ إِلَى رَجُلٍ يَسْأَلُهُ ، أَشَدُّ عَلَيْهِ مِنْ تَرْكِهِ الطَّعَامَ لَوْ تَرَكَهُ.

(۵۶۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تمیم بن سلمہ عید الفطر کی نماز کے لئے نکلے، ان کے ساتھ ان کے ایک ساتھی بھی تھے، انہوں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کیا تم نے کچھ کھایا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ اس پر حضرت تمیم ایک دکاندار کے پاس گئے اور اس سے ایک کھجور یا کوئی اور چیز مانگ کر اپنے ساتھی کو دی جو اس نے کھالی۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا ان کے لیے سوال کرنے سے زیادہ برا تھا۔

(٥٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :أَصَبْتَ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ تَغْدُوَ ؟.

(۵۶۴۵) حضرت ابومجلز نے فرمایا کہ کیا تم نے عید کے لئے جانے سے پہلے کچھ کھالیا؟

(٥٦٤٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِالأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمُصَلَّى.

(۵۶۴۶) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ ایک صحابی عید الفطر کے دن عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھانے کا حکم دیتے تھے۔

(٥٦٤٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَالِكٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :كَانُوا يُؤْمَرُونَ أَنْ يَأْكُلُوا قَبْلَ أَنْ يَغْدُوا يَوْمَ الْفِطْرِ.

(۵۶۴۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کا حکم دیتے تھے کہ آدمی عید الفطر کے دن روانہ ہونے سے پہلے کچھ کھالے۔

(٥٦٤٨) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلَّى. (احمد ۳/ ۲۸۔ عبدالرزاق ۵۷۳۵)

(۵۶۴۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن عید گاہ کی طرف روانہ ہونے سے پہلے کچھ کھا لیتے تھے۔

(٤١٣) مَنْ رَخَّصَ أَنْ لاَ يَأْكُلَ أَحَدٌ شَيْئًا ، وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ

جو حضرات اس بات کی رخصت دیتے ہیں کہ آدمی عید سے پہلے کچھ نہ کھائے

(٥٦٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ إِلَى الْمُصَلَّى ، وَلاَ يَطْعَمُ شَيْئًا.

(۵۶۴۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عید کے لئے عیدگاہ جانے سے پہلے کچھ نہ کھاتے تھے۔

(٥٦٥٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنْ طَعِمَ فَحَسَنٌ ، وَإِنْ لَمْ يَطْعَمْ فَلاَ بَأْسَ.

(۵۶۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کھالے تو اچھا ہے اور اگر نہ کھائے تو کوئی حرج نہیں۔

(٤١٤) فِي الرُّكُوبِ إِلَى الْعِيدَيْنِ وَالْمَشْيِ

عیدین کے لئے سوار ہو کر اور پیدل چل کر جانا

(٥٦٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الْعِيدَ مَاشِيًا فَلْيَفْعَلْ.

(۵۶۵۱) حضرت جعفر بن برقان کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ہمیں خط لکھا کہ اگر کوئی شخص چل کر عیدگاہ میں آنے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ چل کر آئے۔

(٥٦٥٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَأْتِيَ الْعِيدَ مَاشِيًا.

(ترمذی ۵۳۰۔ ابن ماجہ ۱۲۹۶)

(۵۶۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ تم چل کر عیدگاہ کی طرف آؤ۔

(٥٦٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي يَوْمِ فِطْرٍ ، أَوْ فِي يَوْمِ أَضْحَى ، خَرَجَ فِي ثَوْبِ قُطْنٍ مُتَلَبِّبًا بِهِ ، يَمْشِي.

(۵۶۵۳) حضرت زر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن ایک روئی کی چادر اوڑھے چلتے ہوئے تشریف لائے۔

(٥٦٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الرُّكُوبَ إِلَى الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ.

(۵۶۵۴) حضرت ابراہیم عیدین اور جمعہ کے لئے سوار ہو کر آنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٥٦٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَأْتِي الْعِيدَ رَاكِبًا.

(۵۶۵۵) حضرت محمد بن ابی حفصہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو دیکھا کہ وہ عید کی نماز کے لئے سوار ہو کر آتے تھے۔

(٤١٥) السَّاعَةُ الَّتِي يَتَوَجَّهُ فِيهَا إِلَى الْعِيدِ ، أَيُّ سَاعَةٍ هِيَ ؟

عیدگاہ کی طرف کس وقت جانا چاہئے؟

(٥٦٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ يَغْدُو كَمَا هُوَ إِلَى الْمُصَلَّى.

(۵۶۵۶) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز مسجد نبوی میں ادا کرتے، پھر اسی حالت میں عیدگاہ کی طرف روانہ ہو جاتے۔

(٥٦٥٧) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْصَرِفُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِنَ الصُّبْحِ حِينَ يُسَلِّمُ الإِمَامُ فِي يَوْمِ عِيدٍ ، حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ ، فَيَجْلِسُ عِنْدَ الْمِصْرَاعَيْنِ.

(۵۶۵۷) حضرت حاتم بن اسماعیل کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن حرملہ عید کے دن صبح کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد حضرت سعید بن میسب کے ساتھ عیدگاہ کی طرف روانہ ہو جاتے جو کثیر بن الصلت کے گھر کے پاس تھی، اور وہاں دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان بیٹھ جاتے۔

(٥٦٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ الْفَجْرَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فِي يَوْمِ فِطْرٍ ، فَإِذَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْقِلٍ ، فَلَمَّا قَضَيَا الصَّلاَةَ خَرَجَا ، وَخَرَجْتُ مَعَهُمَا إِلَى الْجَبَّانَةِ.

(۵۶۵۸) عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ میں نے عید الفطر کے دن فجر کی نماز اس مسجد میں ادا کی ہے۔ ابوعبدالرحمن اور عبداللہ بن معقل جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو عیدگاہ کی طرف روانہ ہو جاتے۔ میں بھی ان کے ساتھ چل پڑتا۔

(٥٦٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكَتِّبِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُصَلُّونَ الْفَجْرَ وَعَلَيْهِمْ ثِيَابُهُمْ ، يَعْنِي يَوْمَ الْعِيدِ.

(۵۶۵۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف فجر کی نماز عید کے کپڑے پہن کر پڑھتے تھے۔

(٥٦٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : لِيَكُنْ غُدُوُّكَ يَوْمَ الْفِطْرِ مِنْ مَسْجِدِكَ إِلَى مُصَلاَّكَ.

(۵۶۶۰) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ عید الفطر کے دن فجر کی نماز کے بعد تمہیں عیدگاہ کی طرف چلے جانا چاہئے۔

(٥٦٦١) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ عُرْوَةُ لاَ يَأْتِي الْعِيدَ حَتَّى تَسْتَقِلَّ الشَّمْسُ.

(۵۶۶۱) حضرت عروہ اس وقت تک عید کی نماز کے لئے نہیں جاتے تھے جب تک سورج بلند نہ ہو جائے۔

٥٦٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، وَعَامِرٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالُوا : لاَ تَخْرُجْ يَوْمَ الْعِيدِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۵۶۶۲) حضرت محمد بن علی، عامر اور عطاء فرماتے ہیں کہ عید کی نماز کے لئے اس وقت تک نہ نکلو جب تک سورج بلند نہ ہو جائے۔

٥٦٦٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى جَدَّهُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَبَنِيهِ يَجْلِسُونَ فِي الْمَسْجِدِ ، حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ صَلَّوْا رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى الْمُصَلَّى ، وَذَلِكَ فِي الْفِطْرِ وَالأَضْحَى.

(۵۶۶۳) حضرت عیسیٰ بن سہل کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹوں کو دیکھا کہ مسجد میں بیٹھے رہتے، جب سورج طلوع ہو جاتا تو دو رکعتیں پڑھ کر عید گاہ کی طرف روانہ ہو جاتے، وہ ایسا عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں عیدوں میں کیا کرتے تھے۔

٥٦٦٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : غَدَوْتُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ يَوْمَ عِيدٍ ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ صَلَّى وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ.

(۵۶۶۴) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ میں عید کے دن صبح کی نماز کے وقت حضرت ابراہیم کے پاس گیا، وہ نماز پڑھ چکے تھے اور ان پر عید کے کپڑے تھے۔

(٤١٦) فِي التَّكْبِيرِ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيدِ

عید کی نماز کے لئے نکلتے ہوئے تکبیرات کہنے کا حکم

(٥٦٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْدُو يَوْمَ الْعِيدِ، وَيُكَبِّرُ ، وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الإِمَامُ.

(۵۶۶۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ صبح سویرے عید گاہ کی طرف روانہ ہوتے، بلند آواز سے تکبیر کہتے ہوئے امام کے پاس پہنچ جاتے۔

(٥٦٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : أُرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْعِيدِ وَيَذْكُرُ اللَّهَ.

(۵۶۶۶) حضرت محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہ عید کے دن تکبیر کہا کرتے تھے اور اللہ کا ذکر کرتے تھے۔

(٥٦٦٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ فَيُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى ، وَحَتَّى يَقْضِيَ الصَّلاَةَ ، فَإِذَا قَضَى الصَّلاَةَ قَطَعَ التَّكْبِيرَ.

(دار قطنی ٦ـ بیہقی ٢٧٩)

(۵۶۶۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ عید الفطر کے دن جب عید کے لئے نکلتے تو تکبیر کہتے تھے یہاں تک کہ عید گاہ میں پہنچ جائیں اور نماز مکمل کرلیں، نماز پڑھنے کے بعد تکبیر نہ کہتے تھے۔

(٥٦٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :خَرَجْتُ مَعَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَابْنِ مَعْقِلٍ ، فَكَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُكَبِّرُ ، يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ ، وَكَانَ ابْنُ مَعْقِلٍ يَقُولُ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

(۵۶۶۸) حضرت عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ میں ابوعبد الرحمن اور ابن معقل کے ساتھ عید کے لئے گیا۔ ابوعبد الرحمن بلند آواز سے تکبیر کہتے تھے اور ابن معقل یہ کلمات کہتے تھے (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اور تعریف اسی کی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(٥٦٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ :خَرَجْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فَلَمْ يَزَالاَ يُكَبِّرَانِ ، وَيَأْمُرَانِ مَنْ مَرَّا بِهِ بِالتَّكْبِيرِ.

(۵۶۶۹) یزید بن ابی زیاد کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے ساتھ گیا، وہ دونوں حضرات مسلسل تکبیر کہا کرتے تھے اور اپنے پاس سے گذرنے والوں کو بھی تکبیر کا حکم دیتے تھے۔

(٥٦٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ أَصْحَابِنَا ؛ إِبْرَاهِيمَ وَخَيْثَمَةَ ، وَأَبِي صَالِحٍ يَوْمَ الْعِيدِ فَلاَ يُكَبِّرُونَ.

(۵۶۷۰) حضرت اعمش کہتے ہیں کہ میں اپنے اساتذہ ابراہیم، خیثمہ اور ابو صالح کے ساتھ عید کی نماز کے لئے جاتا تھا، وہ تکبیر نہیں کہتے تھے۔

(٥٦٧١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، عَنْ حَنَشٍ أَبِي الْمُعْتَمِرِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا يَوْمَ أَضْحَى كَبَّرَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْعِيدِ.

(۵۶۷۱) حنش ابو معتمر فرماتے ہیں کہ حضرت علی ڈٹاٹنو نے یوم الاضحیٰ کو عید گاہ تک پہنچنے تک تکبیرات کہی ہیں۔

(٥٦٧٢) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُكَبِّرَ يَوْمَ الْعِيدِ.

(۵۶۷۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ یہ سنت ہے کہ آدمی عید کے دن تکبیرات کہے۔

(٥٦٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لِلْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ :أُكَبِّرُ إِذَا خَرَجْتُ إِلَى الْعِيدِ ؟ قَالاَ :نَعَمْ.

(۵۶۷۳) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد اور حضرت حکم سے سوال کیا کہ کیا میں عید کے لئے نکلتے ہوئے تکبیر کہوں؟ دونوں نے فرمایا ہاں۔

(٥٦٧٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْعِيدِ.

(۵۶۷۴) حضرت عروہ عید کے دن تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(٥٦٧٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ النَّاسُ يُكَبِّرُونَ فِي الْعِيدِ ، حِينَ يَخْرُجُونَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ حَتَّى يَأْتُوا الْمُصَلَّى ، وَحَتَّى يَخْرُجَ الإِمَامُ ، فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ سَكَتُوا ، فَإِذَا كَبَّرَ كَبَّرُوا.

(۵۶۷۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ لوگ عید کے دن اپنے گھروں سے نکل کر عید گاہ تک پہنچنے اور امام کے نکلنے تک تکبیر کہا کرتے تھے۔ جب امام آجاتا تو وہ خاموش ہوجاتے۔ جب امام تکبیر کہتا تو وہ بھی تکبیر کہتے۔

(٥٦٧٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَقُودُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْعِيدِ ، فَسَمِعَ النَّاسَ يُكَبِّرُونَ ، فَقَالَ :مَا شَأْنُ النَّاسِ ؟ قُلْتُ :يُكَبِّرُونَ ، قَالَ :يُكَبِّرُونَ ؟ قَالَ :يُكَبِّرُ الإِمَامُ ؟ قُلْتُ :لاَ ، قَالَ : أَمَجَانِينُ النَّاسُ ؟.

(۵۶۷۶) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو عید کے دن لے کر جا رہا تھا انہوں نے لوگوں کو تکبیر کہتے ہوئے سنا تو فرمایا لوگوں کو کیا ہوا؟ میں نے کہا تکبیر کہہ رہے ہیں۔ فرمانے لگے کیوں تکبیر کہہ رہے ہیں؟ کیا امام نے تکبیر کہہ لی؟ میں نے کہا نہیں فرمایا یہ پاگل لوگ ہیں کیا؟

(٤١٧) التَّكْبِيرُ مِنْ أَيِّ يَوْمٍ هُوَ ، وَإِلَى أَيِّ سَاعَةٍ ؟

تکبیرات تشریق کا وقت

(٥٦٧٧) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ بَعْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى صَلاَةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، وَيُكَبِّرُ بَعْدَ الْعَصْرِ.

(۵۶۷۷) حضرت ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوم عرفہ کو فجر کی نماز کے بعد سے آخری یوم تشریق کی نماز تک تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(٥٦٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جُنَابٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ صَلاَةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى صَلاَةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

(۵۶۷۸) حضرت عمیر بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوم عرفہ کو فجر کی نماز سے لے کر آخری یوم تشریق کی عصر کی نماز تک تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(٥٦٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُكَبِّرُ مِنْ صَلاَةِ الْفَجْرِ يَوْمَ

عَرَفَةَ إِلَى صَلاَةِ الْعَصْرِ مِنْ يوم النَّحْرِ ، يَقُولُ : اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.

(۵۶۷۹) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یوم عرفہ کی نماز فجر سے یوم نحر کی نماز عصر تک تکبیرات کہا کرتے تھے۔ جن کے کلمات یہ تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.

(۵۶۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَامِعٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ صَلاَةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى صَلاَةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ.

(۵۶۸۰) ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ یوم عرفہ کی نماز فجر سے یوم نحر کی نماز عصر تک تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(۵۶۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ صَلاَةِ الْغَدَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى صَلاَةِ الظُّهْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

(۵۶۸۱) حضرت عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یوم عرفہ کی نماز فجر سے آخری یوم تشریق کی نماز ظہر تک تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(۵۶۸۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أبی رِبَاحٍ الشَّامِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ، يُكَبِّرُ فِي الْعَصْرِ.

(۵۶۸۲) ایک شامی آدمی کہتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یوم نحر کی نماز ظہر سے آخری یوم تشریق کی نماز عصر تک تکبیر کہا کرتے تھے۔

(۵۶۸۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ إِلَى صَلاَةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

(۵۶۸۳) ایک شامی آدمی کہتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یوم نحر کی نماز ظہر سے آخری یوم تشریق کی نماز عصر تک تکبیر کہا کرتے تھے۔

(۵۶۸۴) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُكَبِّرُ تَكْبِيرَ الْعِيدِ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

(۵۶۸۴) حضرت حمید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز یوم نحر کی نماز ظہر سے آخری یوم تشریق تک عید کی تکبیرات کہتے تھے۔

(۵۶۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى صَلاَةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

(۵۶۸۵) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یوم نحر کی نماز ظہر سے آخری یوم تشریق کی نماز عصر تک تکبیرات کہتے تھے۔

(٥٦٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى صَلاَةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ النَّفْرِ ، يَعْنِي الأَوَّلَ.

(۵۶۸۶) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یوم نحر کی نماز ظہر سے یوم نفر کی عصر تک تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(٥٦٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يُكَبِّرُ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

(۵۶۸۷) حضرت عبد الکریم فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر یوم نحر کی نماز فجر سے آخری یوم تشریق تک تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(٥٦٨٨) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا طَارِقٌ ؛ أَنَّهُ حَفِظَ مِنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ تَكْبِيرَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ ، يُكَبِّرُ بَعْدَهَا.

(۵۶۸۸) حضرت طارق فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات محفوظ کی ہے کہ حضرت قیس بن ابی حازم عصر کی نماز کے بعد تک تکبیرات تشریق کہا کرتے تھے۔

(٥٦٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ؛ أَنَّ أَبَا وَائِلٍ كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ مِنْ صَلاَةِ الصُّبْحِ إِلَى صَلاَةِ الظُّهْرِ ، يَعْنِي مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ.

(۵۶۸۹) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل یوم عرفہ کی نماز فجر سے یوم نحر کی نماز ظہر تک تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(٥٦٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ، فِي صَلاَةِ الظُّهْرِ يَوْمِ عَرَفَةَ إِلَى صَلاَةِ الْفَجْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

(۵۶۹۰) حضرت برد فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ایام تشریق میں یوم عرفہ کی نماز ظہر سے آخری یوم تشریق کی نماز فجر تک تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(٥٦٩١) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ صَلاَةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى صَلاَةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

(۵۶۹۱) حضرت ضحاک یوم عرفہ کی نماز فجر سے آخری یوم تشریق کی نماز عصر تک تکبیر کہا کرتے تھے۔

(٥٦٩٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ أَبِي بَكَّارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ صَلاَةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ، لاَ يُكَبِّرُ فِي الْمَغْرِبِ : اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، اللَّهُ أَكْبَرُ

وَأَجَلُّ ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.

(۵۶۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یوم عرفہ کی نماز فجر سے آخری یوم تشریق تک تکبیرات کہتے تھے۔

(٥٦٩٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى صَلاَةِ الظُّهْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

(۵۶۹۳) حضرت زہری کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفہ کی نماز ظہر سے آخری یوم تشریق کی نماز ظہر تک تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(٥٦٩٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى صَلاَةِ الظُّهْرِ مِنَ النَّفْرِ الأَوَّلِ.

(۵۶۹۴) حضرت حسن یوم نحر کی نماز ظہر سے نفر اول کی نماز ظہر تک تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(٥٦٩٥) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ . وَقَالَ غَيْرُهُ : عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ عَرَفَةَ صَلاَةَ الْفَجْرِ حَتَّى صَلاَةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ.

(۵۶۹۵) حضرت علقمہ یوم عرفہ کی نماز فجر سے یوم نحر کی نماز عصر تک تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(٤١٨) كَيْفَ يُكَبِّرُ يَوْمَ عَرَفَةَ ؟

یوم عرفہ کو کیسے تکبیر کہی جائے گی؟

(٥٦٩٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُكَبِّرُونَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَحَدُهُمْ مُسْتَقْبِلٌ الْقِبْلَةَ فِي دُبُرِ الصَّلاَةِ : اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.

(۵۶۹۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف یوم عرفہ کو نماز کے بعد خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے یہ تکبیرات کہتے تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.

(٥٦٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ : اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.

(۵۶۹۷) حضرت ابو الاحوص فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایام تشریق میں یہ تکبیرات کہا کرتے تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ۔

(٥٦٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ مِنْ صَلاَةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى صَلاَةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۵۶۹۸) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یوم عرفہ کی نماز فجر سے یوم نحر کی نماز عصر تک تکبیرات کہا کرتے تھے۔ آگے حضرت وکیع کی حدیث جیسے الفاظ ذکر کیے۔

(۵۶۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي إِسْحَاقَ : كَيْفَ كَانَ تَكْبِيرُ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ؟ فَقَالَ : كَانَا يَقُولاَنِ : اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.

(۵۶۹۹) حضرت شریک کہتے ہیں کہ میں نے ابواسحاق سے کہا کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کیسے تکبیرات کہا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ان کی تکبیرات کے الفاظ یہ تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ۔

(۵۷۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يُكَبِّرُ : اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

(۵۷۰۰) حضرت حسن تین مرتبہ اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔

(۵۷۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكَّارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللَّهُ ، أَكْبَرُ كَبِيرًا اللَّهُ ، أَكْبَرُ وَأَجَلُّ ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.

(۵۷۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی تکبیرات کے الفاظ یہ تھے: اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا اللَّهُ ، أَكْبَرُ كَبِيرًا اللَّهُ ، أَكْبَرُ وَأَجَلُّ ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.

(۴۱۹) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي الْعِيدَيْنِ أَذَانٌ ، وَلاَ إِقَامَةٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ عیدین کی نمازوں میں اذان اور اقامت نہیں ہیں

(۵۷۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ ، وَلاَ مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ ، وَلاَ إِقَامَةٍ. (مسلم ۶۰۴۔ ابوداؤد ۱۱۴۱)

(۵۷۰۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی مرتبہ عیدین کی نمازیں بغیر اذان اور بغیر اقامت کے پڑھی ہیں۔

(۵۷۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِيدَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ ، وَلاَ إِقَامَةٍ. (بخاری ۹۶۰۔ مسلم ۵)

(۵۷۰۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغیر اذان اور بغیر اقامت کے عیدین کی نمازوں میں شریک ہوا ہوں۔

(۵۷۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ بِغَيْرِ أَذَانٍ ، وَلاَ إِقَامَةٍ.

(۵۷۰۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز بغیر اذان اور بغیر اقامت کے پڑھائی۔

(٥٧٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ يَوْمَ الْعِيدِ عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ ، فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا ، وَلاَ إِقَامَةً.

(بخاری ۸۶۳۔ احمد ۱/ ۶۸۔

(۵۷۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کثیر بن الصلت کے گھر کے پاس عید کی نماز پڑھائی جس میں خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اذان اور اقامت کا ذکر نہ کیا۔

(٥٧٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ ، وَالضَّحَّاكَ ، وَزِيَادًا يُصَلُّو يَوْمَ الْفِطْرِ وَالأَضْحَى بِلاَ أَذَانٍ ، وَلاَ إِقَامَةٍ.

(۵۷۰۶) حضرت سماک کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ، ضحاک اور زیاد کو دیکھا کہ وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازیں بغیر اذا اور بغیر اقامت کے پڑھاتے تھے۔

(٥٧٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ؛ أَنَّهُ صَلَّى يَوْمَ عِيدٍ بِغَيْرِ أَذَانٍ، وَلاَ إِقَامَةٍ

(۵۷۰۷) حضرت سماک کہتے ہیں کہ حضرت مغیرہ نے عید کی نماز بغیر اذان اور بغیر اقامت کے پڑھائی۔

(٥٧٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :لَيْسَ فِي الْعِيدَيْنِ أَذَانٌ ، وَلاَ إِقَامَةٌ.

(۵۷۰۸) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ عیدین میں اذان اور اقامت نہیں ہیں۔

(٥٧٠٩) حَدَّثَنَا خَالِد بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَر بْنِ بُرْقَان ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَال :لَيْسَ فِيهِ أَذَانٌ ، وَلاَ إِقَامَةٌ.

(۵۷۰۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ عیدین میں اذان اور اقامت نہیں ہیں۔

(٥٧١٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ ؟ قَالَ :وَكَانَ الَّذِي بَيْنَهُمَا حَسَنٌ ، فَقَالَ :لاَ تُؤَذِّنْ ، وَلاَ تُقِمْ ، فَلَمَّا سَاءَ الَّذِي بَيْنَهُمَا أَذَّنَ وَأَقَامَ.

(۵۷۱۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عیدین کی نماز میں اذان و اقامت کے بارے میں پوچھا (اس وقت دونوں حضرات کے تعلقات ٹھیک تھے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عیدین میں نہ اذان دو نہ اقامت کہو۔ جب دونوں حضرات کا باہمی تعلق خراب ہو گیا تو حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ عیدین میں اذان اور اقامت کہ کرتے تھے۔

(٥٧١١) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :الأَذَانُ فِي الْعِيدِ مُحْدَثٌ.

(۵۷۱۱) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ عید کی نماز میں اذان کہنا بدعت ہے۔

(٥٧١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الأَذَانَ فِي الْعِي

مُعَاوِيَةُ.

(۵۷۱۲) حضرت سعید بن مسیّب کہتے ہیں کہ عید کی نماز میں اذان سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے شروع کی۔

(۵۷۱۳) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ أَبو الأَحْوَص ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ أَذَانَ ، وَلاَ إِقَامَةَ فِي الْعِيدَيْنِ ، وَلاَ قِرَاءَةَ خَلْفَ الإِمَامِ.

(۵۷۱۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ عیدین کی نمازوں میں نہ تو اذان واقامت ہیں اور نہ ہی امام کے پیچھے قراءت۔

(۵۷۱۴) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي وَائِلٍ : كَانُوا يُؤَذِّنُونَ فِي الأَضْحَى وَالْفِطْرِ ؟ قَالَ : لاَ.

(۵۷۱۴) حضرت عیسیٰ بن مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابووائل سے سوال کیا کہ کیا اسلاف عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں اذان دیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں۔

(۵۷۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَالْحَكَمِ ، قَالاَ : الأَذَانُ يَوْمَ الأَضْحَى وَالْفِطْرِ بِدْعَةٌ.

(۵۷۱۵) حضرت عامر اور حضرت حکم فرماتے ہیں کہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں اذان دینا بدعت ہے۔

(۵۷۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ فِي الْعِيدِ زِيَادٌ.

(۵۷۱۶) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ عید کی نماز میں سب سے پہلے زیاد نے اذان دی۔

(۵۷۱۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ بِغَيْرِ أَذَانٍ ، وَلاَ إِقَامَةٍ.

(۵۷۱۷) حضرت براء فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر اذان اور بغیر اقامت کے عید کی نماز پڑھائی۔

(۵۷۱۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ صَلَّى يَوْمَ عِيدٍ بِغَيْرِ أَذَانٍ ، وَلاَ إِقَامَةٍ.

(۵۷۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بغیر اذان اور بغیر اقامت کے عید کی نماز پڑھائی۔

(۴۲۰) مَنْ قَالَ الصَّلاَةُ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ عید کا خطبہ نماز کے بعد ہوگا

(۵۷۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَيُّوبُ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ : أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، ثُمَّ خَطَبَ. (بخاری ۱۴۴۹۔ ابوداؤد ۱۱۳۷)

(۵۷۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا۔

(٥٧٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ بَدَأَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

(۵۷۲۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ہے۔ آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔

(٥٧٢١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. (بخاری ۹۵۷۔ ترمذی ۵۳۱)

(۵۷۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نمازیں خطبے سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

(٥٧٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ يَوْمَ عِيدٍ عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ ، فَصَلَّى بِهِمْ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

(۵۷۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کثیر بن صلت کے گھر کے پاس عید کی نماز پڑھائی اور نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔

(٥٧٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلاَةِ. (بخاری ۹۵۵۔ ترمذی ۱۵۰۸)

(۵۷۲۳) حضرت براء فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم نحر کو نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔

(٥٧٢٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ :صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ، ثُمَّ خَطَبَ. (بخاری ۹۸۵۔ مسلم ۱۵۵۲)

(۵۷۲۴) حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یوم نحر کو نماز پڑھی نماز کے بعد آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

(٥٧٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ فَبَدَؤُوا بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. (بخاری ۹۶۲۔ مسلم ۶۰۲)

(۵۷۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ عید کی نماز پڑھی ہے، وہ سب حضرات خطبہ سے پہلے نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(٥٧٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ ، قَالَ : شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ

الْخَطَّابِ فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، قَالَ :ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُثْمَانَ فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، قَالَ : وَشَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيٍّ فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

(۵۷۲۶) حضرت ابوعبید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز پڑھی، انہوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھائی، میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز پڑھی انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی، میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی عید کی نماز پڑھی انہوں نے بھی خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔

(۵۷۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي جَمِيلَةَ ، قَالَ :شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيٍّ ، فَلَمَّا صَلَّى خَطَبَ . قَالَ :وَكَانَ عُثْمَانُ يَفْعَلُهُ.

(۵۷۲۷) حضرت میسرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز پڑھی انہوں نے نماز پڑھانے کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

(۵۷۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، قَالَ :كَيْفَ أَصْنَعُ فِي هَذَا الْيَوْمِ ، يَوْمِ عِيدٍ ؟ وَكَانَ الَّذِي بَيْنَهُمَا حَسَنٌ ، فَقَالَ :لاَ تُؤَذِّنْ ، وَلاَ تُقِمْ ، وَصَلِّ قَبْلَ الْخُطْبَةِ . فَلَمَّا سَاءَ الَّذِي بَيْنَهُمَا ، أَذَّنَ وَأَقَامَ ، وَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلاَةِ.

(۵۷۲۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میں عید کے دن کس طرح نماز پڑھایا کروں؟ (اس وقت ان کے باہمی تعلقات ٹھیک تھے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ اذان دیں اور نہ اقامت کہیں اور خطبہ سے پہلے نماز پڑھائیں۔ جب ان کے باہمی تعلقات خراب ہو گئے تو وہ اذان واقامت کے ساتھ نماز پڑھاتے اور نماز سے پہلے خطبہ دیا کرتے تھے۔

(۵۷۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :كَانَتِ الصَّلاَةُ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

(۵۷۲۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیدین کی نمازیں خطبے سے پہلے ہوتی تھیں۔

(۵۷۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ الإِمَامُ يَوْمَ الْعِيدِ يَبْدَأُ فَيُصَلِّي ، ثُمَّ يَرْكَبُ بَعِيرَهُ فَيَخْطُبُ قَدْرَ مَا يَرْجِعُ النِّسَاءُ.

(۵۷۳۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام عید کے دن پہلے نماز پڑھائے گا، پھر اپنے اونٹ پر سوار ہو کر اتنی دیر خطبہ دے گا کہ عورتیں واپس چلی جائیں۔

(۵۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ يَوْمَ عِيدٍ ، وَسَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ : الصَّلاَةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، فَقَالَ :السُّنَّةَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

(۵۷۳۱) ابوالبختری نے عید کے دن ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ نماز خطبے سے پہلے ہے تو فرمایا کہ کعبہ کے رب کی قسم! سنت

یہی ہے۔

(۵۷۳۲) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَوْلَى يَزِيدَ بْنِ الْمُهَلَّبِ ؛ أَنَّ مَطَرَ بْنَ نَاجِيَةَ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الصَّلاَةِ يَوْمَ الأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ ؟ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، فَاسْتَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ ، فَقَالَ سَعِيدٌ :هِيَ وَاللَّهِ مَعْرُوفَةٌ ، هِيَ وَاللَّهِ مَعْرُوفَةٌ.

(۵۷۳۲) مطر بن ناجیہ نے حضرت سعید بن جبیر سے عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز کا طریقہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ خطبے سے پہلے نماز پڑھائیں۔ اس بات کو لوگوں نے ناگوار محسوس کیا تو حضرت سعید نے فرمایا کہ خدا کی قسم! یہی نیکی ہے، خدا کی قسم! یہی نیکی ہے۔

(۵۷۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :صَلَّى بِنَا عَلِيٌّ الْعِيدَ ، ثُمَّ خَطَبَ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

(۵۷۳۳) ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی پھر اپنی سواری پر سوار ہو کر ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا۔

(٤٢١) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يُخْطَبَ قَبْلَ الصَّلاَةِ

جن حضرات کے نزدیک نماز سے پہلے خطبہ دینے کی رخصت ہے

(۵۷۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ :كَانَ النَّاسُ يَبْدَؤُونَ بِالصَّلاَةِ ، ثُمَّ يُثَنُّونَ بِالْخُطْبَةِ ، حَتَّى إِذَا كَانَ عُمَرُ وَكَثُرَ النَّاسُ فِي زَمَانِهِ ، فَكَانَ إِذَا ذَهَبَ لِيَخْطُبَ ذَهَبَ جُفَاةُ النَّاسِ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عُمَرُ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ حَتَّى خَتَمَ بِالصَّلاَةِ.

(۵۷۳۴) حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں کہ لوگ پہلے عید کی نماز پڑھتے پھر خطبہ دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے۔ جب وہ خطبہ دینے لگتے تو ادھر ادھر کے لوگ کھسک جاتے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ صورتحال دیکھی تو پہلے خطبہ دیتے پھر نماز پڑھاتے۔

(۵۷۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ ، وَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلاَةِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ :يَا مَرْوَانُ ، خَالَفْتَ السُّنَّةَ ، أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ، وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلاَةِ ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ :مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا :فُلاَنٌ ، فَقَالَ :أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ. (مسلم ۷۹۔ ابو داؤد ۱۱۴۳)

(۵۷۳۵) حضرت رجاء فرماتے ہیں کہ مروان نے منبر نکلوایا اور اس نے نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا اے مروان! تو نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے، تو نے منبر کو نکلوایا حالانکہ منبر کو کبھی نکلوایا نہیں گیا اور تو نے نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ اس موقع پر ابو سعید نے کہا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ فلاں ہے۔ فرمایا کہ اس نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔

(٥٧٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلاَةِ مَرْوَانُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : الصَّلاَةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، فَقَالَ : تُرِكَ مَا هُنَالِكَ ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ : أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ. (مسلم ۷۸۔ ابو داؤد ۱۱۴۳)

(۵۷۳۶) طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ عید کے نماز سے پہلے خطبہ سب سے پہلے مروان نے دیا، اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ نماز خطبے سے پہلے ہے۔ مروان نے کہا کہ اسے یہاں چھوڑ ا گیا۔ اس پر حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ اس آدمی نے اپنی ذمہ داری پوری کردی۔

(٤٣٢) فِي الْكَلاَمِ يَوْمَ الْعِيدِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ
عید کی نماز میں دوران خطبہ بات چیت کرنے کا حکم

(٥٧٣٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْكَلاَمَ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ.

(۵۷۳۷) حضرت حسن عیدین کی نماز میں دوران خطبہ بات چیت کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٥٧٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۵۷۳۸) حضرت عطاء عیدین کی نماز میں دوران خطبہ بات چیت کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٥٧٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۵۷۳۹) حضرت ابراہیم عیدین کی نماز میں دوران خطبہ بات چیت کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٥٧٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَهُ يَوْمَ عِيدٍ ، فَلَمَّا خَطَبَ الإِمَامُ سَكَتَ.

(۵۷۴۰) حضرت ابو الہیثم کہتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم کے ساتھ عید کی نماز پڑھنے گیا، جب امام نے خطبہ شروع کیا تو وہ خاموش ہوگئے۔

(٥٧٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : يُكْرَهُ الْكَلاَمُ فِي الْعِيدِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۵۷۴۱) حضرت سفیان کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسحاق سے پوچھا کہ کیا عید کے خطبہ کے دوران بات چیت کرنا مکروہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(٥٧٤٢) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : كَلَّمَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ فِي يَوْمِ عِيدٍ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ.

(۵۷۴۲) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ حکم بن عتیبہ نے عید کے خطبے میں مجھ سے بات کی ہے۔

(٤٢٣) فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ وَاخْتِلاَفِهِمْ فِيهِ

عیدین کی تکبیرات اوران کے بارے میں اختلاف

(٥٧٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى الطَّائِفِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي عِيدٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً ، سَبْعًا فِي الأُولَى ، وَخَمْسًا فِي الآخِرَةِ. (ابو داؤد ۱۱۴۴۔ احمد ۲/ ۱۸۰)

(۵۷۴۳) نبی کریم ﷺ نے عید کی نماز میں بارہ تکبیرات کہیں، سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں۔

(٥٧٤٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو عَائِشَةَ ، وَكَانَ جَلِيسًا لأَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :شَهِدْتُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَدَعَا أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ ، فَسَأَلَهُمَا عَنِ التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ ؟ فَقَالَ أَبُو مُوسَى :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ أَرْبَعًا كَمَا يُكَبِّرُ عَلَى الْجِنَازَةِ ، قَالَ :وَصَدَّقَهُ حُذَيْفَةُ ، قَالَ :فَقَالَ أَبُو مُوسَى :وَكَذَلِكَ كُنْتُ أُصَلِّي بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ وَأَنَا عَلَيْهَا ، قَالَ أَبُو عَائِشَةَ :وَأَنَا حَاضِرٌ ذَلِكَ ، فَمَا نَسِيتُ قَوْلَهُ أَرْبَعًا كَالتَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ. (ابو داؤد ۱۱۴۶۔ بیہقی ۲۹۰)

(۵۷۴۴)ابو عائشہ (جو کہ حضرت ابو ہریرہ کے ہم مجلس تھے) فرماتے ہیں کہ میں سعید بن عاص کے پاس تھا۔انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما کو بلایا اوران سے عیدین کی تکبیرات کے بارے میں سوال کیا۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ عیدین میں جنازے کی طرح چار تکبیرات کہا کرتے تھے۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کی تصدیق کی۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میں بصرہ کا گورنر تھا تو وہاں بھی اسی طرح نماز عید پڑھاتا تھا۔ابو عائشہ فرماتے ہیں کہ میں اس مجلس میں موجود تھا اور مجھے حضرت ابوموسیٰ کا یہ جملہ اچھی طرح یاد ہے: جنازے کی طرح چار تکبیرات۔

(٥٧٤٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَرْسَلَ إِلَى أَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَسَأَلَهُمْ عَنِ التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدِ ؟ فَقَالُوا :ثَمَانُ تَكْبِيرَاتٍ ، قَالَ :فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لابْنِ سِيرِينَ ، فَقَالَ :صَدَقَ ، وَلَكِنَّهُ أَغْفَلَ تَكْبِيرَةَ فَاتِحَةِ الصَّلاَةِ.

(۵۷۴۵)حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ سعید بن عاص کو دیکھنے والے ایک صاحب نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ سعید بن عاص نے ان صحابہ کرام میں سے چار کو بلایا جنہوں نے درخت کے نیچے حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔سعید بن عاص نے ان سے عید کی تکبیرات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آٹھ تکبیریں ہیں۔راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا ذکر ابن سیرین سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے ٹھیک کہا البتہ وہ تکبیر تحریمہ کو چھوڑ گئے۔

(۵۷۴۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُعَلِّمُنَا التَّكْبِيرَ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ ؛ خَمْسٌ فِي الأُولَى ، وَأَرْبَعٌ فِي الآخِرَةِ ، وَيُوَالِي بَيْنَ الْقِرَائَتَيْنِ.

(۵۷۴۶) حضرت مسروق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمیں عیدین کی نمازوں کے لئے نو تکبیرات سکھاتے تھے، پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں۔ وہ دونوں کی قراءتوں کو ایک دوسرے سے ملایا کرتے تھے۔

(۵۷۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحِلٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالأَضْحَى تِسْعًا تِسْعًا ؛ خَمْسًا فِي الأُولَى ، وَأَرْبَعًا فِي الآخِرَةِ ، وَيُوَالِي بَيْنَ الْقِرَائَتَيْنِ.

(۵۷۴۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لئے نو نو تکبیرات کہتے تھے، پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری میں اور دونوں کی قراءتوں کو ملایا کرتے تھے۔

(۵۷۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُوسَى (ح) وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ أَمِيرًا مِنْ أُمَرَاءِ الْكُوفَةِ ، قَالَ سُفْيَانُ : أَحَدُهُمَا سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ ، وَقَالَ : الآخَرُ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ ، بَعَثَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا الْعِيدَ قَدْ حَضَرَ ، فَمَا تَرَوْنَ ؟ فَأَسْنَدُوا أَمْرَهُمْ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : تُكَبِّرُ تِسْعًا ؛ تَكْبِيرَةً تَفْتَتِحُ بِهَا الصَّلاَةَ ، ثُمَّ تُكَبِّرُ ثَلاَثًا ، ثُمَّ تَقْرَأُ سُورَةً ، ثُمَّ تُكَبِّرُ ، ثُمَّ تَرْكَعُ ، ثُمَّ تَقُومُ فَتَقْرَأُ سُورَةً ، ثُمَّ تُكَبِّرُ أَرْبَعًا ، تَرْكَعُ بِإِحْدَاهُنَّ.

(۵۷۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کوفہ کے ایک گورنر نے (سفیان کے نزدیک یہ گورنر سعید بن عاص اور دوسروں کے نزدیک ولید بن عقبہ ہیں) نے عبداللہ بن مسعود، حذیفہ بن یمان اور عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ عید آ رہی ہے اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ سب حضرات نے اپنا معاملہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نو مرتبہ تکبیر کہو، ایک مرتبہ نماز شروع کرنے کے لئے، پھر تین تکبیریں کہو، پھر سورت پڑھو، پھر تکبیر کہو، پھر رکوع میں جاؤ، پھر کھڑے ہو کر کوئی سورت پڑھو، پھر چار تکبیریں کہو، اور چوتھی تکبیر میں رکوع کر لو۔

(۵۷۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ ؛ سِتًّا فِي الأُولَى ، وَخَمْسًا فِي الآخِرَةِ ، يَبْدَأُ بِالْقِرَائَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ ، وَخَمْسًا فِي الأَضْحَى ؛ ثَلاَثًا فِي الأُولَى ، وَثِنْتَيْنِ فِي الآخِرَةِ ، يَبْدَأُ بِالْقِرَائَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ.

(۵۷۴۹) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عید الفطر کی نماز میں گیارہ تکبیریں کہتے تھے۔ چھ پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں۔ دونوں رکعتوں کو قراءت سے شروع فرماتے۔ آپ عید الاضحیٰ میں پانچ تکبیرات کہا کرتے تھے، تین پہلی رکعت میں اور دو آخری رکعت میں۔ دونوں رکعتوں کو قراءت سے شروع کیا کرتے تھے۔

(۵۷۵۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، وَعَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ ثَلاَثَ عَشْرَةَ

تَكْبِيرَةً.

(۵۷۵۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تیرہ مرتبہ تکبیر کہا کرتے تھے۔

(٥٧٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَبَّرَ فِي عِيدٍ ثَلاَثَ عَشْرَةَ ؛ سَبْعًا فِي الأُولَى وَسِتًّا فِي الآخِرَةِ.

(۵۷۵۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز میں تیرہ مرتبہ تکبیرات کہیں، سات مرتبہ پہلی رکعت میں اور چھ مرتبہ دوسری رکعت میں۔

(٥٧٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ يُكَبِّرُ فِي الأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ ، وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا ، كُلُّهُنَّ قَبْلَ الْقِرَائَةِ.

(۵۷۵۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات کہیں سب کی سب قراءت سے پہلے تھیں۔

(٥٧٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدِ ، فِي الأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ بِتَكْبِيرَةِ الافْتِتَاحِ ، وَفِي الآخِرَةِ سِتًّا بِتَكْبِيرَةِ الرَّكْعَةِ ، كُلُّهُنَّ قَبْلَ الْقِرَائَةِ.

(۵۷۵۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز کی پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ سمیت سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر سمیت چھ تکبیرات کہیں، یہ سب زائد تکبیرات قراءت سے پہلے تھیں۔

(٥٧٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ كُرْدُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْعِيدِ أَرْسَلَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ ، وَأَبِي مَسْعُودٍ ، وَحُذَيْفَةَ ، وَأَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ ، فَقَالَ لَهُم : إِنَّ الْعِيدَ غَدًا فَكَيْفَ التَّكْبِيرُ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : تَقُومُ فَتُكَبِّرُ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ، وَتَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ لَيْسَ مِنْ طِوَالِهَا ، وَلاَ مِنْ قِصَارِهَا ، ثُمَّ تَرْكَعُ ، ثُمَّ تَقُومُ فَتَقْرَأُ ، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَائَةِ كَبَّرْتَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ، ثُمَّ تَرْكَعُ بِالرَّابِعَةِ.

(۵۷۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ولید بن عقبہ نے عید کی رات حضرت ابن مسعود، حضرت ابو مسعود، حضرت حذیفہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ان سے کہا کہ کل عید ہے، تکبیرات کیسے کہنی ہیں؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم قیام میں چار تکبیرات کہو، پھر سورت فاتحہ پڑھو اور مفصل میں سے کوئی سورت پڑھو جو نہ بہت لمبی ہو نہ بہت مختصر، پھر رکوع کرو، پھر قیام میں قراءت کرو، جب قراءت سے فارغ ہو جاؤ تو چار تکبیریں کہو، چوتھی تکبیر پر رکوع کرو۔

(٥٧٥٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ كُرْدُوسٍ ، قَالَ : قَدِمَ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ فِي ذِي الْحِجَّةِ ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، وَحُذَيْفَةَ ، وَأَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ ، وَأَبِي مُوسَى

الأَشْعَرِيِّ فَسَأَلَهُمْ عَنِ التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدِ ؟ فَأَسْنَدُوا أَمْرَهُمْ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :يَقُومُ فَيُكَبِّرُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَقْرَأُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ ، وَيَقُومُ فَيَقْرَأُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ الرَّابِعَةَ ، ثُمَّ يَرْكَعُ.

(۵۷۵۵) کردوس فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن عاص نے ماہ ذوالحجہ کے شروع میں حضرت عبداللہ، حضرت حذیفہ، حضرت ابومسعود انصاری اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم کو بلایا اوران سے عید کی تکبیرات کے بارے میں سوال کیا، سب نے یہ معاملہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کردیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم حالت قیام میں تکبیر کہو، پھر تکبیر کہو، پھر تکبیر کہو، پھر تکبیر کہہ کر قراءت کرو، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرو، پھر اگلی رکعت میں اٹھ کر قراءت کرو، پھر تکبیر کہو، پھر تکبیر کہو، پھر تکبیر کہو، پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ۔

(۵۷۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالاَ :تِسْعُ تَكْبِيرَاتٍ ، وَيُوَالِي بَيْنَ الْقِرَائَتَيْنِ.

(۵۷۵۶) حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ کل نو تکبیرات ہیں۔ نیز دونوں رکعتوں کی قراءت کو ملا کر نماز ادا ہوگی۔

(۵۷۵۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :صَلَّى بِنَا ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ عِيدٍ ، فَكَبَّرَ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ ؛ خَمْسًا فِي الأُولَى ، وَأَرْبَعًا فِي الآخِرَةِ ، وَوَالَى بَيْنَ الْقِرَائَتَيْنِ.

(۵۷۵۷) حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ہمیں عید کی نماز نو تکبیرات کے ساتھ پڑھائی، پانچ تکبیریں پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں، نیز دونوں قراءتوں کو ملایا۔

(۵۷۵۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَرْسَلَ زِيَادٌ إِلَى مَسْرُوقٍ :إِنَّا تَشْغَلُنَا أَشْغَالٌ ، فَكَيْفَ التَّكْبِيرُ فِي الْعِيدَيْنِ ؟ قَالَ :تِسْعُ تَكْبِيرَاتٍ ، قَالَ :خَمْسًا فِي الأُولَى ، وَأَرْبَعًا فِي الآخِرَةِ ، وَوَالِ بَيْنَ الْقِرَائَتَيْنِ.

(۵۷۵۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ زیاد نے مسروق کو پیغام دے کر بلوایا اور کہا کہ ہمارے بہت سے کام رہتے ہیں، ذرا عید کی تکبیرات کے بارے میں بتا دیجئے۔ فرمایا کہ عید میں نو تکبیرات ہیں، پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں۔ دونوں کی قراءتوں کو ملاؤ یعنی دونوں قراءتوں کے درمیان کوئی زائد تکبیر نہ ہو۔

(۵۷۵۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، وَمَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يُكَبِّرَانِ فِي الْعِيدِ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ.

(۵۷۵۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود اور حضرت مسروق عید کی نماز میں نو تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(۵۷۶۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدِ تِسْعًا .

فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ.

(۵۷۶۰) حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ عید میں نو تکبیرات کہا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے حضرت عبد اللہ جیسی حدیث نقل کی۔

(٥٧٦١) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ أَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ كَانُوا يُكَبِّرُونَ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ.

(۵۷۶۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد عیدین کی نمازوں میں نو تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(٥٧٦٢) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :التَّكْبِيرُ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعٌ تِسْعٌ.

(۵۷۶۲) حضرت ابو قلابہ عیدین کی تکبیرات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ نو نو ہیں۔

(٥٧٦٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِقَوْلِ عَبْدِ اللهِ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ.

(۵۷۶۳) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر عیدین کی تکبیرات کے بارے میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔

(٥٧٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ :التَّكْبِيرُ فِي الأَضْحَى وَالْفِطْرِ سَبْعٌ وَخَمْسٌ فِي الْعِيدَيْنِ ، كِلاَهُمَا قَبْلَ الْقِرَائَةِ ، لاَ يُوَالِي بَيْنَ الْقِرَائَتَيْنِ.

(۵۷۶۴) حضرت مکحول عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی تکبیرات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سات اور پانچ تکبیرات ہیں اور سب قراءت سے پہلے ہیں، قراءتوں کے درمیان تکبیر نہ ہوگی۔

(٥٧٦٥) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يُكَبِّرَانِ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ.

(۵۷۶۵) حضرت حسن اور حضرت محمد عید میں نو تکبیرات کے قائل تھے۔

(٥٧٦٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ،عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ؛ فِي الْعِيدَيْنِ ، فِي إِحْدَاهُمَا تِسْعُ تَكْبِيرَاتٍ ، وَفِي الآخِرَةِ إِحْدَى عَشْرَةَ.

(۵۷۶۶) حضرت یحییٰ بن یعمر ایک عید میں نو تکبیرات اور دوسری میں گیارہ تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(٥٧٦٧) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ ؛ سَبْعًا فِي الأُولَى ، وَخَمْسًا فِي الآخِرَةِ.

(۵۷۶۷) حضرت عبد الرحمن بن رافع کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عیدین کی نمازوں میں بارہ تکبیرات کہا کرتے تھے، سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں۔

(٥٧٦٨) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدِ سَبْعًا وَخَمْسًا ؛

سَبْعًا فِي الأُولَى ، وَخَمْسًا فِي الآخِرَةِ.

(۵۷۶۸) حضرت عبدالعزیز بن عمر اپنے والد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ عید کی نماز میں سات اور پانچ تکبیرات کہا کرتے تھے، سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں۔

(۵۷۶۹) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَد ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : التَّكْبِيرُ فِي الْعِيدَيْنِ سَبْعٌ وَخَمْسٌ ؛ سَبْعٌ فِي الأُولَى قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ، وَخَمْسٌ فِي الآخِرَةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

(۵۷۶۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیدین میں پانچ اور سات تکبیرات ہیں، سات پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے اور پانچ دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے۔

(۵۷۷۰) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَد ، قَالَ : حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ أَبِي نُعَيْمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ : التَّكْبِيرُ فِي الْعِيدَيْنِ سَبْعٌ وَخَمْسٌ.

(۵۷۷۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیدین میں سات اور پانچ تکبیرات ہیں۔

(۵۷۷۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَد ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلاَلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَأْمُرَانِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الضَّحَّاكِ يَوْمَ الْفِطْرِ ، وَكَانَ عَلَى الْمَدِينَةِ : أَنْ يُكَبِّرَ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ سَبْعًا ، ثُمَّ يَقْرَأَ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ وَفِي الآخِرَةِ خَمْسًا ، ثُمَّ يَقْرَأَ : ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾.

(۵۷۷۱) حضرت محمد بن ہلال فرماتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبداللہ اور عبیداللہ بن عبداللہ کو مدینہ کے گورنر عبدالرحمٰن بن ضحاک کو عیدالفطر کے دن حکم دیتے ہوئے سنا کہ پہلی رکعت میں سات تکبیرات کہیں اور پھر سورۃ الاعلیٰ پڑھیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات کہیں اور سورۃ العلق پڑھیں۔

(۵۷۷۲) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَد ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْفِطْرَ ، فَكَبَّرَ فِي الأُولَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ، وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

(۵۷۷۲) ثابت بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے عیدالفطر کی نماز پڑھی پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیرات کہتے تھے۔

(۵۷۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَبَّرَ فِي عِيدٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً ؛ سَبْعًا فِي الأُولَى ، وَخَمْسًا فِي الآخِرَةِ.

(۵۷۷۳) حضرت عمار بن ابی عمار فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز میں بارہ تکبیرات کہیں، سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں۔

(٥٧٧٤) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو كُدَيْنَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْمُسَيَّبِ ، قَالَا : الصَّلَاةُ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ تِسْعُ تَكْبِيرَاتٍ ؛ خَمْسٌ فِي الأُولَى ، وَأَرْبَعٌ فِي الآخِرَةِ ، لَيْسَ بَيْنَ الْقِرَائَتَيْنِ تَكْبِيرَةٌ.

(۵۷۷۴) حضرت شعبی اور حضرت مسیب فرماتے ہیں کہ عیدین کی نمازوں میں نو تکبیرات کہا کرتے تھے۔ پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں۔ دونوں قراءتوں کے درمیان تکبیر نہیں ہے۔

(٤٢٤) مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي الْعِيدِ

عید کی نمازوں میں کہاں سے قراءت کرے؟

(٥٧٧٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ يَقُولُ : خَرَجَ عُمَرُ يَوْمَ عِيدٍ ، فَسَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ : بِأَيِّ شَيْءٍ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْيَوْمِ ؟ قَالَ : بـ : (ق) ، وَ(اقْتَرَبَتْ). (ترمذی ۵۳۵۔ ابن ماجہ ۱۲۸۲)

(۵۷۷۵) عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عید کے دن تشریف لائے اور انہوں نے ابو واقد لیثی سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن میں کون سی سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ سورۃ ق اور سورۃ القمر کی۔

(٥٧٧٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ : ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ ، وَ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ فِي يَوْمٍ قَرَأَ بِهِمَا فِيهِمَا.

(۵۷۷۶) حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں سورۃ الغاشیہ اور سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ جب کسی دن جمعہ اور عید دونوں ہوتے تو دونوں میں یہی سورتیں پڑھتے تھے۔

(٥٧٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ بـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾. (احمد ۵/ ۱۴۔ طبرانی ۶۷۷۳)

(۵۷۷۷) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نمازوں میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ پڑھا کرتے تھے۔

(٥٧٧٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ زَيدِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ. (طبرانی ۶۷۷۸)

(۵۷۷۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۵۷۷۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابن طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ (ح) وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْعِيدِ . قَالَ أَحَدُهُمَا :بِـ :(اقْتَرَبَتْ) ، وَقَالَ الآخَرُ :بِـ :(ق).

(۵۷۷۹) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی پہلی رکعت میں سورۃ القمر اور دوسری میں سورۃ ق کی تلاوت فرمائی۔

(۵۷۸۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَرَأَ فِي يَوْمِ عِيدٍ بِالْبَقَرَةِ ، حَتَّى رَأَيْتُ الشَّيْخَ يَمِيدُ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ.

(۵۷۸۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عید الفطر کے دن سورۃ البقرۃ کی تلاوت فرمائی، یہاں تک کہ میں نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ لمبے قیام کی وجہ سے وہ جھکنے لگا تھا۔

(۵۷۸۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :حُدِّثْتُ عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدِ بِـ :﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

(۵۷۸۱) عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عید کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(۵۷۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدِ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾. (ابن ماجه ۱۲۸۳۔ عبدالرزاق ۵۷۰۵)

(۵۷۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(۵۷۸۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ كُرْدُوسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ :تَقْرَأُ بِأُمِّ الْكِتَابِ ، وَسُورَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ.

زَادَ فِيهِ هُشَيْمٌ :لَيْسَ مِنْ قِصَارِهَا ، وَلاَ مِنْ طِوَالِهَا.

(۵۷۸۳) کردوس فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ولید بن عقبہ نے بلایا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ولید سے کہا کہ سورۃ الفاتحہ اور مفصل کی ایسی سورت کی تلاوت کرو جو نہ بہت چھوٹی ہو نہ بہت لمبی۔

(۵۷۸٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ الصَّيْدَلاَنِيُّ ، عَنْ مَوْلًى لأَنَسٍ قَدْ سَمَّاهُ ، قَالَ :انْتَهَيْتُ مَعَ أَنَسٍ يَوْمَ الْعِيدِ ، حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الزَّاوِيَةِ ، فَإِذَا مَوْلًى لَهُ يَقْرَأُ فِي الْعِيدِ بِـ :﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ ، فَقَالَ أَنَسٌ :إِنَّهُمَا لَلسُّورَتَانِ اللَّتَانِ قَرَأَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ابوداؤد ۲۰۴۶)

(۵۷۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ایک مولی کہتے ہیں کہ میں عید کے دن حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز کے لئے گیا، ہم نے ایک کونے میں دیکھا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ایک مولی سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کر رہا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہی وہ سورتیں ہیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم عید میں پڑھا کرتے تھے۔

(٤٢٥) مَنْ كَانَ لاَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ ، وَلاَ بَعْدَهُ

جو حضرات عید سے پہلے اور عید کے بعد نفل نماز نہیں پڑھتے تھے

(٥٧٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ ، فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا ، وَلاَ بَعْدَهَا.

(بخاری ۹۸۹۔ ابو داؤد ۱۵۲

(۵۷۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عید کی نماز پڑھائی، آپ نے نہ تو عید سے پہلے کوئی نماز پڑھی نہ عید کے بعد۔

(٥٧٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا ، وَلاَ بَعْدَهَا ، وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ. (ترمذی ۵۳۸)

(۵۷۸۶) حضرت ابوبکر بن حفص کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نہ عید سے پہلے کوئی نماز پڑھی نہ عید کے بعد اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک ہے۔

(٥٧٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، وَابْنُ عَبَّادٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى ، وَابْنَ عُمَرَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، وَشُرَيْحًا ، وَابْنَ مَعْقِلٍ ، لاَ يُصَلُّونَ قَبْلَ الْعِيدِ ، وَلاَ بَعْدَهُ.

(۵۷۸۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفی، ابن عمر، جابر بن عبد اللہ، شریح اور ابن معقل رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ سب نہ عید سے پہلے کوئی نماز پڑھتے تھے نہ عید کے بعد۔

(٥٧٨٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَهُ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ يَوْمَ الْفِطْرِ ، فَقَامَ عَطَاءٌ يُصَلِّي قَبْلَ خُرُوجِ الإِمَامِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ سَعِيدٌ : أَنِ اجْلِسْ ، فَجَلَسَ عَطَاءٌ . قَالَ : فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ : عَمَّنْ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ؟ فَقَالَ : عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَصْحَابِهِ.

(۵۷۸۸) ابو بشر کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر کے ساتھ عید الفطر کے دن مسجد حرام میں بیٹھا تھا۔ حضرت عطاء امام کے آنے سے پہلے نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت سعید نے انہیں بیٹھ جانے کو کہا، چنانچہ وہ بیٹھ گئے۔ میں نے حضرت سعید سے کہا کہ یہ کس سے منقول ہے، اے ابو عبد اللہ! انہوں نے فرمایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں سے۔

(۵۷۸۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيَّ كَانَ إِذَا كَانَ يَوْمَ أَضْحَى ، أَوْ يَوْمَ فِطْرٍ طَافَ فِي الصُّفُوفِ ، فَقَالَ : لاَ صَلاَةَ إِلاَّ مَعَ الإِمَامِ.

(۵۷۸۹) علی بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ ابو مسعود انصاری عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن صفوں میں چکر لگاتے اور فرماتے کہ اس دن نماز صرف امام کے ساتھ ہے۔

(۵۷۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْحَنْظَلِيِّ ؛ أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيَّ قَامَ فِي يَوْمِ عِيدٍ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لاَ صَلاَةَ فِي هَذَا الْيَوْمِ حَتَّى يَخْرُجَ الإِمَامُ.

(۵۷۹۰) ثعلبہ بن زہدم کہتے ہیں کہ حضرت ابو مسعود عید کے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اس دن اس وقت تک نماز نہیں جب تک امام نہ آجائے۔

(۵۷۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ ، وَلاَ بَعْدَهُ.

(۵۷۹۱) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نہ عید سے پہلے نماز پڑھتے تھے نہ عید کے بعد۔

(۵۷۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ بَيْنَ مَسْرُوقٍ وَشُرَيْحٍ فِي يَوْمِ عِيدٍ ، فَلَمْ يُصَلِّيَا قَبْلَهَا ، وَلاَ بَعْدَهَا.

(۵۷۹۲) حضرت شعبی کہتے ہیں کہ میں عید کے دن حضرت مسروق اور حضرت شریح کے درمیان تھا، دونوں نے نہ عید سے پہلے نماز پڑھی نہ عید کے بعد۔

(۵۷۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ لاَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدِ ، وَلاَ بَعْدَهُ.

(۵۷۹۳) حضرت ہشام کہتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین نہ عید سے پہلے نماز پڑھتے تھے نہ عید کے بعد۔

(۵۷۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَى الشَّعْبِيُّ إِنْسَانًا يُصَلِّي بَعْدَ مَا انْصَرَفَ الإِمَامُ ، فَجَبَذَهُ.

(۵۷۹۴) حضرت اسماعیل کہتے ہیں کہ حضرت شعبی نے عید کے دن ایک آدمی کو دیکھا جو امام کے جانے کے بعد نماز پڑھنے لگا تھا انہوں نے اسے پیچھے سے کھینچ کر منع کر دیا۔

(۵۷۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ صَلاَةَ قَبْلَهَا ، وَلاَ بَعْدَهَا.

(۵۷۹۵) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ نماز عید سے پہلے کوئی نماز ہے نہ بعد میں۔

(۵۷۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُصَلِّي قَبْلَهَا ، وَلاَ بَعْدَهَا.

(۵۷۹۶) حضرت شعبی نہ نماز عید سے پہلے نماز پڑھتے تھے نہ بعد میں۔

(۵۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : لاَ صَلاةَ قَبْلَهَا ، وَلاَ بَعْدَهَا.

(۵۷۹۷) حضرت ابن الحنفیہ فرماتے ہیں کہ نماز عید سے پہلے کوئی نماز ہے نہ بعد میں۔

(۵۷۹۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَصَمِّ ؛ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ مَسْرُوقٍ فِي يَوْمِ عِيدٍ ، فَقُمْتُ أُصَلِّي ، فَأَخَذَ بِثِيَابِي فَأَجْلَسَنِي ، ثُمَّ قَالَ : لاَ صَلاَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ الإِمَامُ.

(۵۷۹۸) عمرو بن عبداللہ اصم فرماتے ہیں کہ میں عید کے دن حضرت مسروق کے ساتھ گیا، وہاں میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو انہوں نے مجھے پکڑ کر بٹھا دیا۔ پھر فرمایا کہ جب تک امام نماز پڑھا دے اس وقت تک کوئی نماز نہیں۔

(۴۳۶) فِيمَنْ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعِيدِ أَرْبَعًا

جو حضرات عید کے بعد چار رکعات پڑھا کرتے تھے

(۵۷۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، وَإِبْرَاهِيمُ ، وَعَلْقَمَةُ يُصَلُّونَ بَعْدَ الْعِيدِ أَرْبَعًا.

(۵۷۹۹) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ سعید بن جبیر، ابراہیم اور علقمہ عید کے بعد چار رکعات پڑھا کرتے تھے۔

(۵۸۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، وَمُجَاهِدًا ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، يُصَلُّونَ بَعْدَهَا أَرْبَعًا.

(۵۸۰۰) یزید بن ابی زیاد فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم، سعید بن جبیر، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو عید کے بعد چار رکعات پڑھتے دیکھا ہے۔

(۵۸۰۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ يَجِيءُ يَوْمَ الْعِيدِ ، فَيَجْلِسُ فِي الْمُصَلَّى ، وَلاَ يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ الإِمَامُ ، فَإِذَا صَلَّى الإِمَامُ ، قَامَ فَصَلَّى أَرْبَعًا.

(۵۸۰۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ عید کے دن جب عید گاہ تشریف لاتے تو بیٹھ جاتے اور امام کے نماز پڑھانے تک کوئی نماز نہ پڑھتے۔ جب امام نماز پڑھا لیتا تو چار رکعات ادا فرماتے۔

(۵۸۰۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيدِ ، صَلَّى فِي أَهْلِهِ أَرْبَعًا.

(۵۸۰۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب عید کی نماز پڑھ کر گھر آتے تو چار رکعت ادا فرماتے۔

(۵۸۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ ، فَلَمَّا صَلَّى الإِمَامُ ، قَامَ فَصَلَّى بَعْدَهَا أَرْبَعًا.

(۵۸۰۳) حضرت اسود بن ہلال فرماتے ہیں کہ میں عید کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ گیا، جب امام نے نماز پڑھا لی تو انہوں

نے چار رکعات ادا فرمائیں۔

(٥٨٠٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، وَأَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ بَعْدَ الْعِيدِ أَرْبَعًا.

(۵۸۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد عید کے بعد چار رکعات پڑھا کرتے تھے۔

(٥٨٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُصَلُّونَ بَعْدَ الْعِيدِ أَرْبَعًا ، وَلاَ يُصَلُّونَ قَبْلَهَا شَيْئًا.

(۵۸۰۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف عید کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے اور عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ پڑھتے تھے۔

(٥٨٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ ، وَابْنَ سِيرِينَ يُصَلِّيَانِ بَعْدَ الْعِيدِ ، وَيُطِيلاَنِ الْقِيَامَ.

(۵۸۰۶) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین عید کے بعد لمبے قیام والی نماز ادا فرماتے تھے۔

(٥٨٠٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلاَةِ أَرْبَعًا ، وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا.

(۵۸۰۷) حضرت عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد عید کی نماز سے پہلے اور بعد میں چار رکعات نماز ادا کیا کرتے تھے۔

(٥٨٠٨) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ الأَسْوَدُ يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيدَيْنِ . قَالَ : وَكَانَ عَلْقَمَةُ لاَ يُصَلِّي قَبْلَهَا ، وَيُصَلِّي بَعْدَهَا أَرْبَعًا.

(۵۸۰۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود عید سے پہلے نماز پڑھتے تھے اور حضرت علقمہ عید سے پہلے تو نہیں البتہ بعد میں پڑھتے تھے۔

(٥٨٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَفَاكَ بِقَوْلِ عَبْدِ اللهِ ، يَعْنِي فِي الصَّلاَةِ بَعْدَ الْعِيدِ.

(۵۸۰۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا فرمان کافی ہے کہ نماز عید کے بعد ہے۔

(٤٢٧) مَنْ رَخَّصَ فِي الصَّلاَةِ قَبْلَ خُرُوجِ الإِمَامِ

جن حضرات نے امام کی آمد سے پہلے نماز کی اجازت دی ہے

(٥٨١٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَالْحَسَنَ يُصَلِّيَانِ قَبْلَ خُرُوجِ الإِمَامِ. يَعْنِي يَوْمَ الْعِيدِ.

(۵۸۱۰) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک اور حضرت حسن عید کے دن امام کی آمد سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

(۵۸۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدِ قَبْلَ الإِمَامِ.

(۵۸۱۱) حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو برزہ عید کے دن امام کے آنے سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

(۵۸۱۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ؛ أَنَّهُ رَأَى أَنَسًا ، وَالْحَسَنَ ، وَسَعِيدَ بْنَ أَبِي الْحَسَنِ ، وَجَابِرَ بْنَ زَيْدٍ ، يُصَلُّونَ قَبْلَ الإِمَامِ فِي الْعِيدَيْنِ.

(۵۸۱۲) حضرت تیمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس، حسن، سعید بن ابی الحسن اور جابر بن زید کو عیدین کے دنوں میں امام کی آمد سے پہلے عید کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۵۸۱۳) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الدَّانَاجِ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَفْعَلُهُ.

(۵۸۱۳) عبداللہ داناج کہتے ہیں کہ میں نے ابو برزہ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

(۵۸۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ قَبْلَ خُرُوجِ الإِمَامِ.

(۵۸۱۴) حضرت برد کہتے ہیں کہ حضرت مکحول عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں امام کے آنے سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

(۵۸۱۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ خُرُوجِ الإِمَامِ.

(۵۸۱۵) حضرت اسود امام کے آنے سے پہلے عید کے دن نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۵۸۱٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ رِجَالاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاؤُوا يَوْمَ عِيدٍ ، فَصَلَّوْا قَبْلَ الإِمَامِ.

(۵۸۱۶) ایک آدمی کہتے ہیں کہ عید کے دن میں نے کچھ صحابہ کو دیکھا جنھوں نے امام کے آنے سے پہلے نماز ادا کی۔

(۵۸۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الأَحْدَبِ، عَنْ عَمِّهِ صَفْوَانَ بْنَ مُحْرِزٍ، قَالَ: كَانَتْ صَلاَةُ صَفْوَانَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ خُرُوجِ الإِمَامِ ، وَرَكْعَتَيْنِ مَعَ الإِمَامِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الإِمَامِ.

(۵۸۱۷) حضرت صفوان عید کے دن امام کے آنے سے پہلے دس رکعات، امام کے ساتھ دو رکعات اور جماعت کے بعد دو رکعات ادا فرماتے تھے۔

(۵۸۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا ، وَالْحَسَنَ ، وَسَعِيدَ بْنَ أَبِي الْحَسَنِ ، يُصَلُّونَ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الإِمَامِ.

(۵۸۱۸) حضرت تیمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس، حضرت حسن اور حضرت سعید بن ابی الحسن کو عید کے دن امام سے پہلے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٤٢٨) فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقِرَائَةِ فِي الْعِيدَيْنِ

عید کے دن اونچی آواز سے قراءت کرنے کا بیان

(٥٨١٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ إِذَا قَرَأَ فِي الْعِيدَيْنِ أَسْمَعَ مَنْ يَلِيهِ ، وَلاَ يَجْهَرُ ذَلِكَ الْجَهْرَ.

(۵۸۱۹) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عیدین کی نماز میں اتنی آواز سے قراءت کرتے کہ قریب کھڑے لوگ سن لیتے، آواز کو بہت زیادہ بلند نہیں کیا کرتے تھے۔

(٥٨٢٠) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُرْفَعُ الصَّوْتُ بِالْقِرَائَةِ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ.

(۵۸۲۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جمعہ اور عیدین میں بلند آواز سے قراءت کی جائے گی۔

(٤٢٩) فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ

عیدین کے دن غسل کرنے کا بیان

(٥٨٢١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : الْغُسْلُ يَوْمَ الأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ.

(۵۸۲۱) حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل کرنے کا دن ہے۔

(٥٨٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ زَاذَانَ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عَلِيًّا عَنِ الْغُسْلِ ؟ فَقَالَ : الْغُسْلُ يَوْمَ الأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ.

(۵۸۲۲) ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کا غسل دین کا حصہ ہے۔

(٥٨٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ لِلْعِيدَيْنِ.

(۵۸۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عیدین کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔

(٥٨٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : اغْتَسَلَ فِي الْعِيدَيْنِ.

(۵۸۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عیدین کے دن غسل کیا۔

(٥٨٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ . عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ فِي الْعِيدَيْنِ.

(۵۸۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عیدین کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔

(٥٨٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ.

(۵۸۲۶) حضرت حسن عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔

(٥٨٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَغْتَسِلاَنِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ.

(۵۸۲۷) حضرت حسن اور حضرت محمد عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔

(٥٨٢٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ الأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ.

(۵۸۲۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ عید کے لئے جانے سے پہلے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل کرنا حق ہے۔

(٥٨٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : الاغْتِسَالُ يَوْمَ الأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ حَقٌّ.

(۵۸۲۹) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ عید کے لئے جانے سے پہلے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل کرنا حق ہے۔

(٥٨٣٠) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَغْتَسِلُ لِلْعِيدِ.

(۵۸۳۰) سالم بن عبد اللہ عید کے لئے غسل کیا کرتے تھے۔

(٥٨٣١) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ لِلْعِيدَيْنِ.

(۵۸۳۱) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ عیدین کے لئے غسل کا حکم دیتے ہیں۔

(٥٨٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْغُسْلَ لِلْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ.

(۵۸۳۲) حضرت ابراہیم کے والد جمعہ اور عیدین کے لئے غسل کو مستحب قرار دیتے تھے۔

(٥٨٣٣) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ.

(۵۸۳۳) حضرت محمد عید کے لئے جانے سے پہلے غسل فرماتے تھے۔

(٤٣٠) مَنْ رَخَّصَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْعِيدَيْنِ

جن حضرات نے عورتوں کو عیدین کے لئے جانے کی اجازت دی ہے

(٥٨٣٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ بَنَاتِهِ وَنِسَائَهُ إِلَى الْعِيدَيْنِ. (ابن ماجہ ۱۳۰۹۔ احمد ۱/ ۳۵۴)

(۵۸۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادیوں اور ازواج کو عید کے لئے بھیجتے تھے۔

(٥٨٣٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : حَقٌّ عَلَى كُلِّ ذَاتِ

نِطَاقٍ الْخُرُوجُ إِلَى الْعِيدَيْنِ.

(۵۸۳۵) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر بالغ پر عید کے لئے نکلنا ضروری ہے۔

(۵۸۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : حَقٌّ عَلَى كُلِّ ذَاتِ نِطَاقٍ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْعِيدَيْنِ ، وَلَمْ يَكُنْ يُرَخِّصُ لَهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنَ الْخُرُوجِ إِلاَّ إِلَى الْعِيدَيْنِ.

(۵۸۳٦) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر بالغ پر عید کے لئے نکلنا ضروری ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ عورتوں کو صرف عیدین کی نماز کے لیے نکلنے کی اجازت دیتے تھے۔

(۵۸۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يُخْرِجُ إِلَى الْعِيدَيْنِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْ أَهْلِهِ.

(۵۸۳۷) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں میں سے جس کو عید کے لئے بھیج سکتے تھے، بھیج دیتے تھے۔

(۵۸۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : قَدْ كَانَتِ الْكِعَابُ تَخْرُجُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خِدْرِهَا فِي الْفِطْرِ وَالأَضْحَى. (احمد ٦/ ١٨٤- ابن راهويه ١٣٥٨)

(۵۸۳۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نوجوان لڑکیاں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھنے کے لئے اپنے پردے سے نکل آتی تھیں۔

(۵۸۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عن ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ :(كَوَاعِبُ) قَالَ : نَوَاهِدُ.

(۵۸۳۹) حضرت مجاہد لفظ ''کواعب'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لڑکیاں ہیں جن کی چھاتی میں ابھار ہو۔

(۵۸٤۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَدَ كَانَا يُخْرِجَانِ نِسَائَهُمَا فِي الْعِيدَيْنِ ، وَيَمْنَعُونَهُنَّ مِنَ الْجُمُعَةِ.

(۵۸۴۰) حضرت عبد الرحمن بن اسود فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ اور حضرت اسود عیدین کے لئے عورتوں کو بھیجا کرتے تھے اور جمعہ سے انہیں منع کرتے تھے۔

(۵۸٤۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : إِنْ كَانَتِ امْرَأَةُ أَبِي مَيْسَرَةَ لَتَخْرُجَ إِلَى الْعِيدِ.

(۵۸۴۱) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ابو میسرہ کی اہلیہ عید کی نماز کے لئے جایا کرتی تھیں۔

(۵۸٤۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ لِعَلْقَمَةَ امْرَأَةٌ قَدْ خَلَتْ فِي السِّنِّ تَخْرُجُ إِلَى الْعِيدَيْنِ.

(۵۸۴۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ کی ایک ادھیڑ عمر اہلیہ عید کی نماز کے لئے جاتی تھیں۔

(۵۸٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ ، قَالَتْ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ ، قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ : فَقُلْنَا : أَرَأَيْتَ إِحْدَاهُنَّ لاَ يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ ؟ قَالَ : فَتُلْبِسُهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا. (بخاری ۳۲۴۔ ابو داؤد ۱۱۳۱)

(۵۸۴۳) حضرت ام عطیہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز کے لئے جایا کریں۔ حضرت ام عطیہ فرماتی ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ اگر کسی عورت کے پاس بڑی چادر نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کی بہن اسے اپنی چادر اوڑھا دے۔

(٤٣١) مَنْ كَرِهَ خُرُوجَ النِّسَاءِ إِلَى الْعِيدَيْنِ

جو حضرات عیدین کی نمازوں میں عورتوں کی حاضری کو مکروہ خیال فرماتے ہیں

(٥٨٤٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُكْرَهُ خُرُوجُ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ.

(۵۸۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ عیدین میں عورتوں کی حاضری کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

(٥٨٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُخْرِجُ نِسَائَهُ فِي الْعِيدَيْنِ.

(۵۸۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عیدین کے لئے اپنی عورتوں کو نہ بھیجتے تھے۔

(٥٨٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَدَعُ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِهِ تَخْرُجُ إِلَى فِطْرٍ ، وَلاَ إِلَى أَضْحَى.

(۵۸۴۶) حضرت عروہ رحمہ اللہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے لیے اپنی عورتوں کو نہ جانے دیتے تھے۔

(٥٨٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ قُرَّةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَ الْقَاسِمُ أَشَدَّ شَيْءٍ عَلَى الْعَوَاتِقِ ، لاَ يَدَعُهُنَّ يَخْرُجْنَ فِي الْفِطْرِ وَالأَضْحَى.

(۵۸۴۷) حضرت قاسم کنواری لڑکیوں کے بارے میں بہت سختی کرتے تھے اور انہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لئے نہ جانے دیتے تھے۔

(٥٨٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كُرِهَ لِلشَّابَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْعِيدَيْنِ.

(۵۸۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نوجوان عورت کے لئے عیدین کے لئے جانا مکروہ ہے۔

(٤٣٢) الرَّجُلُ تَفُوتُهُ الصَّلاَةَ فِي الْعِيدَيْنِ ، كَمْ يُصَلِّي ؟

جس شخص کی نماز عید فوت ہو جائے وہ کتنی رکعات پڑھے؟

(٥٨٤٩) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : يُصَلِّي أَرْبَعًا.

(۵۸۴۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ چار رکعات پڑھے۔

(٥٨٥٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَحَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ فَاتَهُ الْعِيدُ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا.

(۵۸۵۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کی نماز عید فوت ہو جائے وہ چار رکعات پڑھے۔

(٥٨٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُصَلِّي أَرْبَعًا.

(۵۸۵۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ وہ چار رکعات پڑھے۔

(٥٨٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُكَبِّرُ.

(۵۸۵۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وہ دو رکعات پڑھے اور تکبیر کہے۔

(٥٨٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي بَعْضُ آلِ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَنَسًا كَانَ رُبَّمَا جَمَعَ أَهْلَهُ وَحَشَمَهُ يَوْمَ الْعِيدِ ، فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ رَكْعَتَيْنِ.

(۵۸۵۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ عید کے دن اپنے گھر کی عورتوں اور خادمہ خواتین کو جمع کرتے اور عبداللہ بن ابی عتبہ انہیں عید کی نماز پڑھاتے۔

(٥٨٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو عِيَاضٍ مُسْتَخْفِيًا ، قَالَ : فَجَائَهُ مُجَاهِدٌ يَوْمَ عِيدٍ ، فَصَلَّى بِهِ رَكْعَتَيْنِ ، وَدَعَا.

(۵۸۵۴) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ ابوعیاض چھپے ہوئے تھے، عید کے دن حضرت مجاہد ان کے پاس آئے اور انہیں دو رکعات نماز پڑھائی پھر دعا کی۔

(٥٨٥٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : مَنْ كَانَ لَهُ عُذْرٌ يُعْذَرُ بِهِ فِي يَوْمِ فِطْرٍ ، أَوْ جُمُعَةٍ ، أَوْ أَضْحَى ، فَصَلاَتُهُ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ.

(۵۸۵۵) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی عذر کی وجہ سے عید الفطر، عید الاضحیٰ یا جمعہ کی نماز نہ پڑھ سکے تو وہ چار رکعات پڑھ لے۔

(٥٨٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(۵۸۵۶) حضرت ابن الحنفیہ کہتے ہیں کہ وہ دو رکعات پڑھے گا۔

(٥٨٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُصَلِّي مِثْلَ صَلاَةِ الإِمَامِ.

(۵۸۵۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ امام کی نماز جیسی نماز پڑھے گا۔

(٥٨٥٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا فَاتَتْكَ الصَّلاَةُ مَعَ الإِمَامِ فَصَلِّ مِثْلَ

صَلَاتِهِ . وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ :وَإِذَا اسْتَقْبَلَ النَّاسَ رَاجِعِينَ فَلْيَدْخُلْ أَدْنَى مَسْجِدٍ ، ثُمَّ لِيُصَلِّ صَلَاةَ الإِمَامِ ، وَمَنْ لاَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ ، فَلْيُصَلِّ مِثْلَ صَلاَةِ الإِمَامِ.

(۵۸۵۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جس کی نماز عید فوت ہو جائے وہ امام کی نماز جیسی نماز پڑھے۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب لوگ نماز پڑھ کر واپس آ رہے ہوں تو تم مسجد میں آ کر امام کی نماز ادا کرو اور جو شخص عید کی نماز کے لئے نہ جا سکے وہ بھی امام کی نماز جیسی نماز ادا کرے۔

(۵۸۵۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِيمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الصَّلاَةَ يَوْمَ الْعِيدِ ، قَالَ :يُصَلِّي مِثْلَ صَلاَتِهِ ، وَيُكَبِّرُ مِثْلَ تَكْبِيرِهِ.

(۵۸۵۹) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جو شخص عید کے دن امام کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکے وہ امام کی طرح نماز پڑھے اور اس کی تکبیرات کی طرح تکبیرات کہے۔

(۵۸٦۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا إِسْحَاقَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِيءُ يَوْمَ الْعِيدِ وَقَدْ فَرَغَ الإِمَامُ ؟ قَالَ :يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(۵۸۶۰) حضرت شریک فرماتے ہیں کہ میں نے ابو اسحاق سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو عید کے دن امام کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد آئے تو فرمایا کہ وہ دو رکعات پڑھے۔

(۵۸٦۱) حَدَّثَنَا حسن بن عَبْدُ الرَّحْمَان الْحَارِثِيُّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ فِي الَّذِي يَفُوتُهُ الْعِيدُ ، قَالَ :كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُصَلِّيَ مِثْلَ صَلاَةِ الإِمَامِ ، وَإِنْ عَلِمَ مَا قَرَأَ بِهِ الإِمَامُ قَرَأَ بِهِ.

(۵۸۶۱) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جس شخص کی نماز عید فوت ہو جائے اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ امام کی نماز جیسی نماز پڑھے اور جو قراءت امام نے کی ہے وہی قراءت کرے، اگر اسے امام کی قراءت کا علم ہو جائے۔

(٤٣٣) فِي الرَّجُلِ إِذَا فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ ، مَا يَصْنَعُ ؟

اگر کسی آدمی کی عید میں ایک رکعت فوت ہو جائے تو وہ کیا کرے؟

(۵۸٦۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :إِذَا فَاتَتْكَ مِنْ صَلاَةِ الْعِيدِ رَكْعَةٌ فَاقْضِهَا، وَاصْنَعْ فِيهَا مِثْلَ مَا يَصْنَعُ الإِمَامُ فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى.

(۵۸۶۲) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جس شخص کی ایک رکعت فوت ہو جائے وہ اس کی قضا کرے اور اس میں وہی اعمال کرے جو امام پہلی رکعت میں کرتا ہے۔

(۵۸٦۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُكَبِّرُ مَعَهُ فِي هَذِهِ مَا أَدْرَكَ مِنْهَا ، وَيَقْضِي الَّتِي

فَاتَتْهُ وَيُكَبِّرُ فِيهَا مِثْلَ تَكْبِيرِ الإِمَامِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ.

(۵۸۶۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عید کی نماز میں سے جو رکعت مل جائے اس میں تکبیرات کہے اور جو فوت ہو جائے اس کی قضا اس طرح کرے کہ دوسری رکعت میں امام کی تکبیرات کی طرح تکبیرات کہے۔

(٤٣٤) الْقَوْمُ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ ، كَمْ يُصَلُّونَ ؟

جو حضرات عیدگاہ میں جانے کے بجائے مسجد میں نماز پڑھنا چاہیں وہ کتنی رکعات پڑھیں گے؟

(٥٨٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَنَشٍ ، قَالَ : قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ : إِنَّ ضَعَفَةً مِنْ ضَعَفَةِ النَّاسِ لاَ يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ إِلَى الْجَبَّانَةِ ، فَأَمَرَ رَجُلاً يُصَلِّي بِالنَّاسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ؛ رَكْعَتَيْنِ لِلْعِيدِ ، وَرَكْعَتَيْنِ لِمَكَانِ خُرُوجِهِمْ إِلَى الْجَبَّانَةِ.

(۵۸۶۴) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کچھ کمزور لوگ عیدگاہ میں جا کر نماز نہیں پڑھ سکتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ ان لوگوں کو چار رکعات پڑھائیں، دو رکعات نماز عید کے لئے اور دو رکعات عیدگاہ میں نہ جانے کے بدلے میں۔

(٥٨٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ رَجُلاً يُصَلِّي بِضَعَفَةِ النَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ رَكْعَتَيْنِ.

(۵۸۶۵) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ مسجد میں کمزور لوگوں کو دو رکعات پڑھائیں۔

(٥٨٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، قَالَ : أَظُنُّهُ ، عَنْ هُزَيْلٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ رَجُلاً يُصَلِّي بِضَعَفَةِ النَّاسِ يَوْمَ الْعِيدِ أَرْبَعًا ، كَصَلاَةِ الْهَجِيرِ.

(۵۸۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ عید کے دن کمزور لوگوں کو ظہر کی طرح چار رکعات پڑھائے۔

(٥٨٦٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : صَلَّى بِالنَّاسِ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ رَكْعَتَيْنِ ، فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

(۵۸۶۷) حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں کہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کی امارت میں کوفہ کی مسجد میں لوگوں کو دو رکعات نماز پڑھائی۔

(٥٨٦٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ رَجُلاً يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ رَكْعَتَيْنِ . قَالَ : وَقَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى : يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ رَجُلٌ لاِبْنِ أَبِي لَيْلَى : يُصَلِّي بِغَيْرِ خُطْبَةٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۵۸۶۸) ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی مسجد میں لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی۔ ایک آدمی نے ابن ابی لیلیٰ

سے سوال کیا کہ کیا انہوں نے بغیر خطبہ کے نماز پڑھائی تھی؟ فرمایا ہاں۔

(٥٨٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَذْكُورٍ الْخَارِقِيِّ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَوْمَ عِيدٍ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ رَكْعَتَيْنِ ، وَخَطَبَ.

(۵۸۶۹) حضرت مسلم بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن نے عید کے دن جامع مسجد میں دو رکعات نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔

(٥٨٧٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُرَيْفِ بْنِ دِرْهَمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي هُذَيْلٍ يَأْتِي الْمَسْجِدَ الأَعْظَمَ يَوْمَ الْعِيدِ.

(۵۸۷۰) حضرت عریف فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ہذیل کو عید کے دن بڑی مسجد میں آتے دیکھا ہے۔

(٤٣٥) فِي الرَّجُلِ تَفُوتُهُ الرَّكْعَةُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ ، كَيْفَ يَصْنَعُ ؟

جس آدمی کی ایام تشریق میں کوئی رکعت فوت ہو جائے تو وہ کیا کرے؟

(٥٨٧١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : يُكَبِّرُ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْضِي ، ثُمَّ يُكَبِّرُ.

(۵۸۷۱) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ وہ تکبیر کہہ کر کھڑا ہو تو رکعت کی قضا کرے اور پھر تکبیرات کہے۔

(٥٨٧٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَقْضِي ، ثُمَّ يُكَبِّرُ.

(۵۸۷۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ وہ رکعت پڑھنے کے بعد تکبیرات کہے۔

(٥٨٧٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ غَيْرَ مَرَّةٍ ، إِذَا فَاتَهُ شَيْءٌ مِنَ الصَّلاَةِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ قَامَ فَقَضَى ، ثُمَّ كَبَّرَ.

(۵۸۷۳) حضرت محمد بن فضیل کہتے ہیں کہ میں نے کئی بار ابن شبرمہ کو دیکھا کہ ایام تشریق میں اگر کوئی رکعت فوت ہو جاتی تو وہ رکعت پڑھ کر تکبیرات کہتے۔

(٥٨٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : يُكَبِّرُ مَعَهُ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْضِي.

(۵۸۷۴) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ وہ امام کے ساتھ تکبیرات کہے پھر کھڑا ہو کر اس رکعت کی قضا کرے۔

(٥٨٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ فِي الرَّجُلِ تَفُوتُهُ الرَّكْعَةُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ ، قَالَ ابْنُ سِيرِينَ : يَقْضِي ، ثُمَّ يُكَبِّرُ ، وَقَالَ الْحَسَنُ : يُكَبِّرُ ، ثُمَّ يَقْضِي .

(۵۸۷۵) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا تو ابن سیرین نے فرمایا کہ وہ قضا کرے پھر تکبیرات کہے۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ وہ تکبیرات کہے پھر رکعت کی قضا کرے۔

(٥٨٧٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:إِذَا فَاتَتْكَ رَكْعَةٌ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَلَا تُكَبِّرْ حَتَّى تَقْضِيَهَا.

(٥٨٧٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب ایام تشریق میں تمہاری کوئی رکعت فوت ہوجائے تو رکعت پڑھنے تک تکبیرات نہ کہو۔

(٥٨٧٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُكَبِّرُ مَعَ الإِمَامِ ، ثُمَّ يَقْضِي مَا سُبِقَ بِهِ.

(٥٨٧٧) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ امام کے ساتھ تکبیرات کہے پھر باقی ماندہ نماز کی قضاء کرے۔

(٥٨٧٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :يَقْضِي مَا فَاتَهُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ.

(٥٨٧٨) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ فوت شدہ رکعت پڑھے پھر تکبیر کہے۔

(٥٨٧٩) حَدَّثَنَا حَكَّامٌ الرَّازِيُّ ، عَنْ عَنْبَسَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :يُكَبِّرُ مَعَ الإِمَامِ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ إِذَا قَضَى.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَبَلَغَنِي أَنَّ هَكَذَا قَوْلُ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.

(٥٨٧٩) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ امام کے ساتھ تکبیر کہے پھر رکعت پڑھنے کے بعد بھی تکبیر کہے۔ حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ ابن ابی لیلیٰ کا بھی یہی قول ہے۔

(٤٣٦) فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهُ، يُكَبِّرُ، أَمْ لاَ ؟

جو آدمی ایام تشریق میں اکیلا نماز پڑھے وہ تکبیرات کہے گا یا نہیں؟

(٥٨٨٠) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:إِذَا صَلَّى وَحْدَهُ، أَوْ فِي جَمَاعَةٍ، أَوْ تَطَوَّعَ، كَبَّرَ.

(٥٨٨٠) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جو شخص اکیلا نماز پڑھے، یا جماعت سے پڑھے یا نفل نماز پڑھے وہ تکبیرات کہے۔

(٥٨٨١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَا يُكَبِّرُ إِلاَّ أَنْ يُصَلِّيَ فِي جَمَاعَةٍ.

(٥٨٨١) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صرف جماعت کی نماز کے بعد تکبیرات کہے گا۔

(٥٨٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ قَتَادَةَ صَلَّى وَحْدَهُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ ، فَكَبَّرَ.

(٥٨٨٢) حضرت ہمام فرماتے ہیں کہ جو شخص ایام تشریق میں اکیلا نماز پڑھے وہ بھی تکبیرات کہے۔

(٥٨٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :كَبِّرْ فِي التَّطَوُّعِ وَإِنْ صَلَّيْتَ وَحْدَكَ.

(٥٨٨٣) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نفلی نماز میں بھی تکبیر کہو خواہ اکیلے نماز پڑھ رہے ہو۔

(٥٨٨٤) حَدَّثَنَا حَكَّامٌ الرَّازِيُّ ، عَنْ عَنْبَسَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :التَّكْبِيرُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فِي كُلِّ نَافِلَةٍ وَفَرِيضَةٍ.

(۵۸۸۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ایام تشریق میں ہر فرض اور نفل کے بعد تکبیرات کہے گا۔

(٥٨٨٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانُوا يُكَبِّرُونَ فِي دُبُرِ الرَّكْعَتَيْنِ يَوْمَ النَّحْرِ.

(۵۸۸۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ یوم نحر میں اسلاف ہر دو رکعات کے بعد تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(٤٣٧) فِي الْعِيدَيْنِ يَجْتَمِعَانِ، يُجْزِءُ أَحَدُهُمَا مِنَ الآخِرِ ؟

اگر جمعہ اور عید ایک ہی دن آ جائیں تو کیا حکم ہے؟

(٥٨٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ : اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَأَخَّرَ الْخُرُوجَ ، ثُمَّ خَرَجَ فَخَطَبَ فَأَطَالَ الْخُطْبَةَ ، ثُمَّ صَلَّى ، وَلَمْ يَخْرُجْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَعَابَ ذَلِكَ أُنَاسٌ عَلَيْهِ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : أَصَابَ السُّنَّةَ . فَبَلَغَ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ. (ابوداؤد ۱۰۶۴۔ نسائی ۱۷۹۴)

(۵۸۸۶) حضرت وہب بن کیسان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن زبیر کے زمانے میں ایک دن عید جمعہ کے دن آ گئی۔ حضرت ابن زبیر نے نکلنے میں تاخیر کی، جب باہر تشریف لائے تو خطبہ دیا اور لمبا خطبہ دیا، پھر نماز پڑھائی اور جمعہ کے لئے تشریف نہ لائے۔ لوگوں کو ان کے اس عمل پر اعتراض ہوا۔ جب یہ بات حضرت ابن عباس تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے سنت کی پیروی کی ہے۔ حضرت ابن زبیر تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز پڑھی تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا جس طرح میں نے کیا ہے۔

(٥٨٨٧) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ ، قَالَ : شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُثْمَانَ وَوَافَقَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا يَوْمٌ اجْتَمَعَ فِيهِ عِيدَانِ لِلْمُسْلِمِينَ ، فَمَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَقَدْ أَذِنَّا لَهُ أَنْ يَنْصَرِفَ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْكُثَ فَلْيَمْكُثْ.

(۵۸۸۷) حضرت ابوعبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز پڑھی۔ اس دن جمعہ کا دن تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں مسلمانوں کے لئے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں۔ جو لوگ مضافات سے آئے ہیں ہم انہیں اجازت دیتے ہیں کہ وہ واپس چلے جائیں۔ اور جو ٹھہرنا چاہیں وہ ٹھہر جائیں۔

(٥٨٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ عَلِيٍّ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ، ثُمَّ خَطَبَ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الْعِيدَ فَقَدْ قَضَى جُمُعَتَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

(۵۸۸۸) حضرت ابوعبدالرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جمعہ اور عید ایک ہی دن آ گئے۔ انہوں نے لوگوں کو

عید کی نماز پڑھائی، پھر اپنی سواری پر خطبہ دیا اور اس میں فرمایا کہ جو لوگ عید کی نماز میں شریک ہوئے تو اگر اللہ نے چاہا تو اس کا جمعہ بھی ادا ہو گیا۔

(۵۸۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ عَلِيٍّ فَشَهِدَ بِهِمُ الْعِيدَ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّا مُجَمِّعُونَ ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَشْهَدَ فَلْيَشْهَدْ.

(۵۸۸۹) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جمعہ اور عید ایک ہی دن آ گئے۔ انہوں نے لوگوں کو عید کی نماز پڑھائی اور فرمایا کہ ہم جمعہ کی نماز پڑھیں گے جس نے آنا ہو آ جائے۔

(۵۸۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ بِـ :﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ ، وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ فِي يَوْمٍ قَرَأَ بِهِمَا فِيهِمَا.

(۵۸۹۰) حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نمازوں میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اور جب عید کے دن جمعہ آتا تو پھر دونوں نمازوں میں انہی سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(۵۸۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ :اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمٍ ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَصَلَّى الْعِيدَ بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ ، ثُمَّ دَخَلَ ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ . قَالَ هِشَامٌ :فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِنَافِعٍ ، أَوْ ذُكِرَ لَهُ ، فَقَالَ :ذُكِرَ ذَلِكَ لابْنِ عُمَرَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ.

(۵۸۹۱) حضرت وہب بن کیسان فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جمعہ اور عید ایک ہی دن آ گئے، حضرت ابن الزبیر نے دن اچھی طرح بلند ہونے کے بعد عید کی نماز پڑھائی۔ پھر واپس چلے گئے اور عصر کے وقت تشریف لائے۔ حضرت ہشام کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت نافع سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس بات کا ذکر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو انہوں نے اس پر نکیر نہ فرمائی تھی۔

(۵۸۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَصَلَّى بِهِمُ الْعِيدَ ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ الْجُمُعَةَ صَلاَةَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا.

(۵۸۹۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عید اور جمعہ ایک ہی دن آ گئے۔ انہوں نے لوگوں کو عید کی نماز پڑھائی، پھر جمعہ کے بدلے میں انہیں ظہر کی چار رکعت نماز پڑھائی۔

(۵۸۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ الْحَجَّاجِ ، فَصَلَّى أَحَدَهُمَا ، فَقَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ :قَاتَلَهُ اللَّهُ أَنَّى عَلِقَ هَذَا ؟.

(۵۸۹۳) حضرت عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ حجاج کے زمانے میں ایک مرتبہ عید اور جمعہ ایک ہی دن آ گئے اس نے دونوں میں

سے ایک نماز پڑھائی۔ یہ بات ابوالبختری کو معلوم ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ اسے ہلاک کرے، اسے اس بات کا علم کہاں سے ہوگیا؟

(٥٨٩٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تُجْزِئُهُ الأُولَى مِنْهُمَا.

(۵۸۹۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دونوں میں سے پہلی نماز کافی ہے۔

(٥٨٩٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمٍ ، فَأَيَّهُمَا أَتَيْتَ أَجْزَأَكَ.

(۵۸۹۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جمعہ اور عید ایک ہی دن آ جائیں تو دونوں میں ایک کو ادا کرنا بھی تمہارے لئے کافی ہے۔

(٥٨٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَمْلَةَ الشَّامِيِّ ، قَالَ :شَهِدْتُ مُعَاوِيَةَ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ :هَلْ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ:فَكَيْفَ صَنَعَ ؟ قَالَ :صَلَّى الْعِيدَ ، ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ ، قَالَ :مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ.

(ابو داؤد ۱۰۶۳۔ احمد ۴/ ۳۷۲)

(۵۸۹۶) حضرت ابن ابی رملہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت زید بن ارقم سے سوال کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا دن گذارا جس میں جمعہ اور عید ایک ہی دن آئے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا عمل تھا۔ حضرت زید نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھائی اور جمعہ کے بارے میں رخصت دے دی اور فرمایا کہ جس کا دل چاہے پڑھ لے۔

(٥٨٩٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ فِي يَوْمٍ ، فَقَامَ الْحَجَّاجُ فِي الْعِيدِ الأَوَّلِ ، فَقَالَ :مَنْ شَاءَ أَنْ يُجَمِّعَ مَعَنَا فَلْيُجَمِّعْ ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَنْصَرِفَ فَلْيَنْصَرِفْ ، وَلاَ حَرَجَ ، فَقَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ ، وَمَيْسَرَةُ :مَا لَهُ ، قَاتَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَيْنَ سَقَطَ عَلَى هَذَا ؟.

(۵۸۹۷) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حجاج کے زمانے میں جمعہ اور عید ایک ہی دن آ گئے۔ حجاج نے عید کی نماز پڑھائی اور کہا جو شخص ہمارے ساتھ جمعہ پڑھنا چاہے پڑھے اور جو جانا چاہے چلا جائے۔ چلے جانے میں کوئی حرج نہیں۔ اس پر حضرت ابوالبختری اور حضرت میسرہ نے کہا کہ اللہ اسے مارے یہ بات اسے کہاں سے پتا چل گئی۔

(٥٨٩٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَلِيٍّ) (ح) وَعَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْعِيدَيْنِ إِذَا اجْتَمَعَا ؟ قَالاَ :يُجْزِءُ أَحَدُهُمَا.

(۵۸۹۸)

(٥٨٩٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ:أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ:يُجْزِءُ أَحَدُهُمَا.

(۵۸۹۹) حضرت زبیر فرماتے ہیں کہ دونوں میں سے ایک نماز کافی ہے۔

(۵۹۰۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بن هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ جُمُعَةٍ وَعِيدٍ ، أَجْزَأَ أَحَدُهُمَا مِنَ الآخَرِ.

(۵۹۰۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب عید اور جمعہ کا دن ایک ہو تو ایک نماز کافی ہے۔

(۴۳۸) الصَّلاَةُ يَوْمَ الْعِيدِ ، مَنْ قَالَ رَكْعَتَيْنِ

عید کی نماز میں دو رکعتیں ہیں

(۵۹۰۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : صَلاَةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ ، وَالْجُمُعَةُ رَكْعَتَانِ ، وَالْعِيدَانِ رَكْعَتَانِ ، تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ ، عَلَى لِسَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ابن ماجہ ۱۰۶۳۔ نسائی ۱۷۳۳)

(۵۹۰۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں، جمعہ کی نماز میں دو رکعتیں ہیں اور عید کی نماز میں دو رکعتیں ہیں۔ یہ قصہ نہیں بلکہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پوری نماز ہے۔

(۵۹۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدِ فِطْرٍ ، أَوْ أَضْحَى فَصَلَّى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ، وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا ، وَلاَ بَعْدَهَا.

(۵۹۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن لوگوں کو دو رکعات نماز پڑھائی، پھر واپس تشریف لے گئے۔ آپ نے نہ اس سے پہلے نماز پڑھی نہ اس کے بعد۔

(۵۹۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ يَوْمَ الْفِطْرِ ، فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ. (مسلم ۶۰۵۔ نسائی ۱۷۸۵)

(۵۹۰۳) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن لوگوں کو دو رکعات نماز پڑھا کر سلام پھیرتے تھے۔

(۴۳۹) الْخُطْبَةُ يَوْمَ الْعِيدِ عَلَى الْبَعِيرِ

عید کے دن اونٹ پر خطبہ دینا

(۵۹۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عِيَاضٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ عِيدٍ عَلَى رَاحِلَتِهِ. (ابو یعلی ۱۱۷۷۔ ابن حبان ۲۸۲۵)

(۵۹۰۴) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے عید کے دن اپنی سواری پر خطبہ دیا۔

(٥٩.٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي جَمِيلَةَ ، قَالَ :شَهِدْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْعِيدَ ، فَلَمَّا صَلَّى خَطَبَ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، قَالَ :وَكَانَ عُثْمَانُ يَفْعَلُهُ.

(۵۹۰۵) حضرت میسرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عید کے دن نماز پڑھانے کے بعد اپنی سواری پر خطبہ دیا۔ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

(٥٩.٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :صَلَّى بِنَا عَلِيٌّ الْعِيدَ ، ثُمَّ خَطَبَ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

(۵۹۰۶) حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی پھر اپنی سواری پر خطبہ دیا۔

(٥٩.٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَخْطُبُ عَلَى بُخْتِيَّةٍ.

(۵۹۰۷) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو دیکھا کہ انہوں نے اونٹنی پر خطبہ دیا۔

(٥٩.٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ أَبِي كَاهِلٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ خَرْمَاءَ ، وَحَبَشِيٌّ مُمْسِكٌ بِخِطَامِهَا. (ابن ماجه ۱۲۸۴۔ احمد ۴/ ۳۰۶)

(۵۹۰۸) حضرت ابو کاہل فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ایک اونٹنی پر خطبہ دیا۔ ایک حبشی اس اونٹنی کی لگام پکڑے ہوئے تھا۔

(٥٩.٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ . قَالَ وَإِنَّ رَاحِلَتَهُ لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا ، وَإِنَّ لُعَابَهَا لَيَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ. (ترمذی ۲۱۲۱۔ احمد ۴/ ۱۸۷)

(۵۹۰۹) حضرت عمرو بن خارجہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اپنی سواری پر خطبہ دیا۔ اس وقت آپ کی اونٹنی جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب اس کے کندھوں کے درمیان سے بہہ رہا تھا۔

(٥٩١٠) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْهِرْمَاسُ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :كُنْتُ رِدْفَ أَبِي يَوْمَ الأَضْحَى ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ بِمِنًى. (بخاری ۲۸۸۳۔ ابوداؤد ۱۹۴۹)

(۵۹۱۰) حضرت ہرماس بن زیاد فرماتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ کے دن اپنے والد کے پیچھے سوار تھا اور حضور ﷺ منیٰ میں اونٹنی پر خطبہ دے رہے تھے۔

(٥٩١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ :خَطَبَنَا عَلِيٌّ يَوْمَ عِيدٍ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

(۵۹۱۱) حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں عید کے دن اپنی سواری پر خطبہ دیا۔

(٥٩١٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ الإِمَامُ يَوْمَ الْعِيدِ يَبْدَأُ فَيُصَلِّي ، ثُمَّ

يَرْكَبُ فَيَخْطُبُ.

(۵۹۱۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام عید کے دن پہلے نماز پڑھائے پھر سوار ہو کر خطبہ دے۔

(٥٩١٣) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَذْكُرُهُ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْعِيدِ ، عَلَى بَعِيرٍ.

(۵۹۱۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ نے عید کے دن لوگوں کو اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔

(٤٤٠) فِي النِّسَاءِ ، عَلَيْهِنَّ تَكْبِيرٌ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ ؟

خواتین پر تکبیرات تشریق واجب ہیں یا نہیں؟

(٥٩١٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُحِبُّ لِلنِّسَاءِ أَنْ يُكَبِّرْنَ دُبُرَ الصَّلاَةِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ.

(۵۹۱۴) حضرت ابراہیم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ عورتیں بھی ایام تشریق میں ہر نماز کے بعد تکبیرات کہیں۔

(٥٩١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى التَّكْبِيرَ عَلَى النِّسَاءِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ.

(۵۹۱۵) حضرت حسن ایام تشریق میں عورتوں پر تکبیرات کو واجب نہ قرار دیتے تھے۔

(٤٤١) فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْمِنْبَرِ

امام کا منبر پر تکبیرات کہنا

(٥٩١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُكَبِّرَ الإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْعِيدَيْنِ تِسْعًا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، وَسَبْعًا بَعْدَهَا. (عبدالرزاق ۵۶۷۲)

(۵۹۱۶) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ یہ بھی سنت ہے کہ امام عیدین کے دن منبر پر نو مرتبہ خطبے سے پہلے اور سات مرتبہ خطبے کے بعد تکبیرات کہے۔

(٥٩١٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسْنَاءِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُكَبِّرُ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً.

(۵۹۱۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ امام عیدین کے دن چودہ تکبیرات کہے گا۔

(٤٤٢) يُحْدِثُ يَوْمَ الْعِيدِ ، مَا يَصْنَعُ ؟

جس شخص کا عید کی نماز کے وقت وضو ٹوٹ جائے وہ کیا کرے؟

(٥٩١٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَتَيَمَّمُ لِلْعِيدَيْنِ وَالْجَنَازَةِ.

(۵۹۱۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ عیدین اور جنازے کے لئے تیمم کرسکتا ہے۔

(۵۹۱۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ فِي الْعِيدِ وَيَخَافُ الْفَوْتَ ، قَالَ : يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي إِذَا خَافَ.

(۵۹۱۹) حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم ایسے شخص کے بارے میں جس کا وضو عید کی نماز سے پہلے ٹوٹ جائے اور وضو کرنے کی صورت میں نماز چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو فرماتے ہیں کہ جب نماز کے چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرلے۔

(۵۹۲۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ يَوْمَ الْعِيدِ ، قَالَ : يَطْلُبُ الْمَاءَ فَيَتَوَضَّأُ ، وَلاَ يَتَيَمَّمُ.

(۵۹۲۰) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جس کا عید کی نماز کے وقت وضو ٹوٹ جائے فرماتے ہیں کہ پانی تلاش کر کے وضو کرے گا، تیمم نہیں کرے گا۔

(٤٤٣) الصَّلاَةُ الَّتِي أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحَرِّقَ عَلَى مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا

وہ نماز کون سی ہے جس کے بارے میں حضور ﷺ کا یہ ارادہ تھا کہ اس سے پیچھے رہنے والوں کو جلا دیں؟

(۵۹۲۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كَانَتِ الصَّلاَةُ الَّتِي أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحَرِّقَ عَلَى مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا صَلاَةَ الْعِشَاءِ.

(۵۹۲۱) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ وہ نماز جس کے بارے میں حضور ﷺ کا ارادہ تھا کہ اس سے پیچھے رہنے والوں کو جلا دیں، عشاء کی نماز تھی۔

(۵۹۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، وَغَيْرِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَتِ الصَّلاَةُ الَّتِي أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحَرِّقَ عَلَى مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا الْجُمُعَةَ.

(۵۹۲۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ نماز جس کے بارے میں حضور ﷺ کا ارادہ تھا کہ اس سے پیچھے رہنے والوں کو جلا دیں وہ جمعہ کی نماز تھی۔

(۵۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، فِي حَدِيثٍ ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : هِيَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ. (بخاری ۶۴۴۔ نسائی ۹۲۱)

(۵۹۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں۔

(۵۹۲٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : سَمِعَهُ مِنْهُ ، عَنْ عَبْدِ

اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :هِيَ الْجُمُعَةُ.

(۵۹۲۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ جمعہ کی نماز ہے۔

(٤٤٤) فِي الْقَوْمِ يَكُونُونَ فِي السَّوَادِ، فَتَحْضُرُ الْجُمُعَةُ، أَوِ الْعِيدُ

گاؤں کے لوگوں کے لئے جمعہ یا عید کا کیا حکم ہے؟

(٥٩٢٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْقَوْمِ يَكُونُونَ فِي الرُّسْتَاقِ وَيَحْضُرُهُمُ الْعِيدُ ، هَلْ يَجْتَمِعُونَ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَجُلٌ ؟ وَعَنِ الْجُمُعَةِ ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ : أَمَّا الْعِيدُ فَإِنَّهُمْ يَجْتَمِعُونَ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَجُلٌ ، وَأَمَّا الْجُمُعَةُ فَلاَ عِلْمَ لِي بِهَا.

(۵۹۲۵) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع کو خط لکھا اور ان سے پوچھا کہ کیا وہ عید کی نماز اور جمعہ کی نماز کے لئے جمع ہوں گے اور کیا کوئی آدمی انہیں یہ نمازیں پڑھائے گا؟ انہوں نے جواب میں مجھے لکھا کہ عید کی نماز کے لئے تو وہ جمع ہوں گے اور ایک آدمی انہیں عید کی نماز پڑھائے گا اور جمعہ کی نماز کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں۔

(٥٩٢٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْقَوْمِ يَكُونُونَ فِي السَّوَادِ فِي السَّفَرِ فِي يَوْمِ عِيدِ فِطْرٍ ، أَوْ أَضْحَى ، قَالَ :يَجْتَمِعُونَ فَيُصَلُّونَ ، وَيَؤُمُّهُمْ أَحَدُهُمْ.

(۵۹۲۶) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن اگر سفر میں ہوں یا دیہات میں ہوں تو وہ جمع ہو کر نماز پڑھیں گے اور ایک آدمی انہیں نماز پڑھائے گا۔

(٥٩٢٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي أَهْلِ الْقُرَى وَأَهْلِ السَّوَادِ يَحْضُرُهُمُ الْعِيدُ ، قَالَ :كَانَ لاَ يَرَى أَنْ يَخْرُجُوا فَيُصَلِّي بِهِمْ رَجُلٌ.

(۵۹۲۷) حضرت حسن بستی والوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ عید کی نماز کے لئے نہیں نکلیں گے اور نہ ہی کوئی انہیں عید کی نماز پڑھائے گا۔

(٥٩٢٨) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، قَالَ:حدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ؟ قَالَ :إِذَا كَانَتْ قَرْيَةٌ جَامِعَةٌ فَلْيُصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ .

قَالَ يَحْيَى :وَسُئِلَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ ؟ فَقَالَ :لاَ جُمُعَةَ إِلاَّ مَعَ الإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ .

قَالَ يَحْيَى ، وَقَالَ قَتَادَةُ :لاَ أَعْلَمُ الْجُمُعَةَ إِلاَّ مَعَ السُّلْطَانِ فِي أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ .

قَالَ يَحْيَى :يُقَالُ :لاَ جُمُعَةَ ، وَلاَ أَضْحَى ، وَلاَ فِطْرَ إِلاَّ لِمَنْ حَضَرَ مَعَ الإِمَامِ.

(۵۹۲۸) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ اس بارے میں حضرت عطاء بن ابی رباح سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ

جب گاؤں جامعہ ہو تو وہ جمعہ کی طرح دو رکعات پڑھیں۔ حضرت حکم بن عتیبہ فرماتے ہیں کہ جمعہ امام کے ساتھ جامع مسجد میں ہی ہوتا ہے حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق جمعہ خلیفہ وقت کے ساتھ مسلمانوں کے شہروں میں ہوتا ہے۔ حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جمعہ، عید الفطر اور عید الاضحیٰ صرف اس کے لئے ہیں جو امام کے ساتھ حاضر ہو۔

(۵۹۲۹) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْقُرَى يَأْمُرُهُمْ أَنْ يُصَلُّوا الْفِطْرَ وَالأَضْحَى ، وَأَنْ يُجَمِّعُوا.

(۵۹۲۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے دیہات والوں کو خط لکھا کہ وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز پڑھیں اور جمعہ بھی ادا کریں۔

(۵۹۳۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَتِ الْقَرْيَةُ لَهَا أَمِيرٌ فَعَلَيْهِمُ الْجُمُعَةُ.

(۵۹۳۰) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جب گاؤں کا کوئی امیر ہو تو ان پر جمعہ لازم ہے۔

(۵۹۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ : خَرَجَ مَسْرُوقٌ ، وَعُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ إِلَى بَدْوٍ لَهُمْ ، قَالَ : فَحَضَرَتِ الْجُمُعَةُ ، فَلَمْ يُجَمِّعُوا ، وَحَضَرَ الْفِطْرُ فَلَمْ يُفْطِرُوا.

(۵۹۳۱) حضرت علی بن اقمر فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق، حضرت عروہ اور حضرت مغیرہ ان کے گاؤں میں تشریف لائے۔ جب جمعہ کی نماز کا وقت آیا تو انہوں نے جمعہ نہ پڑھا اور جب عید آئی تو انہوں نے عید کی نماز نہ پڑھی۔

(٤٤٥) فِي الرَّجُلِ تَفُوتُهُ الصَّلاَةُ مَعَ الإِمَامِ ، عَلَيْهِ تَكْبِيرٌ

جو شخص امام کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکے اس پر تکبیر لازم ہے یا نہیں؟

(۵۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ عَطَاءً ، وَمُجَاهِدًا ، قَالاَ : يُقْضَى التَّكْبِيرُ فِي الْعِيدَيْنِ ، كَمَا تُقْضَى الصَّلاَةُ.

(۵۹۳۲) حضرت عطاء اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ عیدین کی تکبیرات کی اسی طرح قضا کی جائے گی جس طرح نماز کی قضا کی جاتی ہے۔

(۵۹۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُكَبِّرُ.

(۵۹۳۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وہ دو رکعتیں پڑھے گا اور تکبیر کہے گا۔

(۵۹۳٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : يُصَلِّي مِثْلَ صَلاَتِهِ ، وَيُكَبِّرُ مِثْلَ تَكْبِيرِهِ.

(۵۹۳۴) حضرت حماد فرماتے ہیں وہ امام کی نماز کی طرح نماز پڑھے گا اور اس کی تکبیر کی طرح تکبیر کہے گا۔

(٤٤٦) فِي الرَّجُلِ يَشُكُّ فِي الْمَغْرِبِ

جس شخص کو مغرب کی نماز میں شک ہو جائے وہ کیا کرے؟

(٥٩٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : إِذَا شَكَّ الرَّجُلُ فِي صَلاَةِ الْمَغْرِبِ فَأَرَادَ أَنْ يُعِيدَ ، صَلَّى رَكْعَةً فَشَفَعَهَا ، ثُمَّ صَلَّى ثَلاثَةً.

(۵۹۳۵) حضرت انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ اسلاف کہا کرتے تھے کہ جب آدمی کو مغرب کی نماز میں شک ہو جائے تو وہ ایک رکعت کو ملا کر دو پوری کرے اور پھر تین رکعت نماز پڑھے۔

(٥٩٣٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، مِثْلَهُ.

(۵۹۳۶) حضرت قاسم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٤٤٧) فِي الَّذِي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ

جو آدمی صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھ رہا ہو اس کا کیا حکم ہے؟

(٥٩٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : أَخَذَ بِيَدِي زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فَأَوْقَفَنِي عَلَى شَيْخٍ بِالرَّقَّةِ ، يُقَالُ لَهُ : وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ ، فَقَالَ : صَلَّى رَجُلٌ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ. (ترمذی ۲۳۰۔ احمد ۴/ ۲۲۸)

(۵۹۳۷) حضرت ہلال بن یساف کہتے ہیں کہ زیاد بن ابی جعد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رقہ میں ایک بوڑھے صاحب کے پاس لا کھڑا کیا جن کا نام وابصہ بن معبد تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو حضور ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

(٥٩٣٨) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ ، وَكَانَ مِنَ الْوَفْدِ ، قَالَ : خَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ ، فَرَأَى رَجُلاً يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْصَرَفَ ، فَقَالَ : اسْتَقْبِلْ صَلاَتَكَ ، فَلاَ صَلاَةَ لِلَّذِي خَلْفَ الصَّفِّ.

(۵۹۳۸) حضرت علی بن شیبان فرماتے ہیں کہ ہم وفد کی صورت میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو اس کے پاس کھڑے ہو گئے، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ دوبارہ نماز پڑھو، کیونکہ جس شخص نے صف کے پیچھے نماز پڑھی

اس کی نماز نہیں ہوئی۔

(٥٩٣٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُعِيدُ.

(۵۹۳۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ دوبارہ نماز پڑھے گا۔

(٥٩٤٠) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَقُمْ وَحْدَهُ.

(۵۹۴۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اکیلے مت کھڑے ہو۔

(٥٩٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرة : عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً صَلَّى خَلْفَ الصُّفُوفِ وَحْدَهُ ، فَأَمَرَهُ رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلاَةَ. (ابوداؤد ٦٨٢۔ احمد ٤/ ٢٢٨)

(۵۹۴۱) حضرت وابصہ بن معبد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے صفوں کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو حضور ﷺ نے اسے نماز دھرانے کا حکم دیا۔

(٤٤٨) مَنْ قَالَ يُجْزِئُهُ

جن حضرات کے نزدیک ایسے شخص کی نماز ہو جاتی ہے

(٥٩٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى خَلْفَ الصُّفُوفِ وَحْدَهُ ؟ قَالَ : لاَ يُعِيدُ.

(۵۹۴۲) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو صفوں کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے۔ آپ نے فرمایا وہ نماز کا اعادہ نہیں کرے گا۔

(٥٩٤٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، وَعَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُجْزِئُهُ.

(۵۹۴۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس کی نماز ہو جائے گی۔

(٥٩٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَلاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ ، قَالَ : كَانَ يَرَى ذَلِكَ يُجْزِئُهُ إِنْ صَلَّى خَلْفَهُ.

(۵۹۴۴) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جو مسجد میں داخل ہو لیکن صف میں داخل ہونے کی طاقت نہ رکھے فرماتے ہیں کہ اگر اس نے پیچھے نماز پڑھی تو اس کی نماز ہو جائے گی۔

(٤٤٩) سُبِقَ بِرَكْعَةٍ ، فَقَدَّمَهُ الإِمَامُ

ایک آدمی کی ایک رکعت چھوٹ گئی ہو لیکن امام اسے نماز میں اپنا نائب بنا دے تو وہ کیا کرے؟

(٥٩٤٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَلمِ بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُسْبَقُ بِرَكْعَةٍ فَيُحْدِثُ الإِمَام، فَيَأْخُذُ بِيَدِ الَّذِي سُبِقَ فَيُقَدِّمُهُ، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: يُصَلِّي رَكْعَةً وَيَجْلِسُ، ثُمَّ يَبْنِي عَلَى صَلاَةِ الْقَوْمِ، فَإِذَا أَتَمَّ بِهِمْ أَرْبَعًا جَلَسَ فَتَشَهَّدَ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ فَصَلَّى رَكْعَتَهُ الَّتِي سُبِقَ بِهَا.

(۵۹۴۵) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی کی ایک رکعت چھوٹ گئی، وہ نماز میں شامل ہوا، امام کا وضو ٹوٹ گیا تو اس نے اس مقتدی کا ہاتھ پکڑ کر اسے آگے کر دیا، اب وہ کیا کرے؟ حضرت حسن نے فرمایا کہ وہ ایک رکعت پڑھ کر بیٹھ جائے، پھر لوگوں کی نماز پر بنا کرے۔ جب انہیں چار رکعات پڑھا دے تو بیٹھ کر تشہد پڑھے، پھر ایک آدمی کا ہاتھ پکڑ کر اسے آگے کر دے، جب وہ سلام پھیرے تو یہ کھڑے ہو کر اپنی چھوٹی ہوئی رکعت پڑھ لے۔

(٥٩٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الشَّقَرِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ صَلَّى رَكْعَةً فَأَحْدَثَ ، فَأَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهُ ، وَقَدْ فَاتَتْهُ تِلْكَ الرَّكْعَةُ ، قَالَ : يُصَلِّي بِهِمْ بَقِيَّةَ صَلاَتِهِمْ ، فَإِذَا أَتَمَّ أَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ تِلْكَ الرَّكْعَةَ ، فَقَدَّمَهُ فَسَلَّمَ بِهِمْ ، ثُمَّ قَامَ فَقَضَى تِلْكَ الرَّكْعَةَ.

(۵۹۴۶) حضرت ابراہیم سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جسے ایک رکعت گذرنے کے بعد امام نے نائب بنایا ہو لیکن اس کی وہ رکعت چھوٹ گئی ہو تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ لوگوں کو باقی نماز پڑھائے، جب نماز پوری کرلے تو ایک ایسے آدمی کو پکڑ کر آگے کر دے جس نے وہ رکعت پڑھی ہو جب وہ سلام پھیرے تو یہ اٹھ کر اپنی نماز مکمل کرلے۔

(٤٥٠) فِي الرَّجُلِ إِذَا قَدَّمَ الرَّجُلَ ، يَبْتَدِءُ بِالْقِرَائَةِ

جب ایک آدمی دوسرے آدمی کو امامت کا نائب بنائے تو وہ نئے سرے سے قراءت کرے یا وہیں سے شروع کرے جہاں سے اس نے چھوڑا تھا

(٥٩٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ فِي مَرَضِهِ ، أَخَذَ مِنَ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ أَبُو بَكْرٍ. (احمد ۱/ ۳۵۵)

(۵۹۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مرض الوفاۃ میں دوران نماز حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو آپ نے وہاں سے قراءت کی جہاں تک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پہنچے تھے۔

(۵۹٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ أَحْدَثَ فِي الصَّلاَةِ ، فَأَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهُ ، قَالَ : تُجْزِئُهِ قِرَاءَتُهُ إِنْ كَانَ قَرَأَ ، وَتَكْبِيرُهُ إِنْ كَانَ كَبَّرَ.

(۵۹۴۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے اور وہ امامت کے لئے کسی دوسرے کو آگے کر دے تو اس کی قراءت اور تکبیر اس کے لئے کافی ہے۔

(۵۹٤۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ فِي الَّذِي يُقَدِّمُهُ الإِمَامُ : إِنْ شَاءَ قَرَأَ مِنْ حَيْثُ انْتَهَى الإِمَامُ ، وَإِنْ شَاءَ اخْتَصَّ بَعْضَ السُّوَرِ.

(۵۹۴۹) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جسے امام آگے کرے فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو وہیں سے قراءت کرے جہاں امام پہنچا تھا اور اگر چاہے تو کسی اور سورت سے پڑھ لے۔

(٤٥١) فِي الَّذِي يَقِيءُ ، أَوْ يَرْعَفُ فِي الصَّلاَةِ

ایک آدمی کو نماز میں قے آجائے یا اس کی نکسیر پھوٹ جائے تو وہ کیا کرے؟

(۵۹۵۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ حَجَّاجٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ فِي الرَّجُلِ إِذَا رَعَفَ فِي الصَّلاَةِ ، قَالَ : يَنْفَتِلُ فَيَتَوَضَّأُ ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي ، وَيَعْتَدُّ بِمَا مَضَى.

(۵۹۵۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کی نماز میں نکسیر پھوٹ جائے تو وہ وضو کرنے کے لئے چلا جائے اور واپس آکر نماز پڑھے، جو نماز اس نے پہلے پڑھ لی تھی اس سے آگے پڑھے۔

(۵۹۵۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حَجَّاجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، بِمِثْلِ قَوْلِ عُمَرَ.

(۵۹۵۱) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول جیسی بات منقول ہے۔

(۵۹۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلاَسٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِذَا رَعَفَ الرَّجُلُ فِي صَلاَتِهِ، أَوْ قَاءَ فَلْيَتَوَضَّأْ ، وَلاَ يَتَكَلَّمْ ، وَلْيَبْنِ عَلَى صَلاَتِهِ.

(۵۹۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کی نماز میں نکسیر پھوٹ جائے یا اسے قے آجائے تو وہ وضو کرے اور کسی سے بات نہ کرے اور نماز پر بنا کرے۔

(۵۹۵۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ رَعَفَ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ، فَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ بَنَى عَلَى صَلاَتِهِ ، وَإِنْ تَكَلَّمَ اسْتَأْنَفَ الصَّلاَةَ.

(۵۹۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کی نماز میں نکسیر پھوٹ جائے تو وہ وضو کرے، اگر کسی سے بات نہ کی ہو تو بنا کرے اور اگر بات کی ہو تو نئے سرے سے نماز پڑھے۔

(٥٩٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ ، عَنْ أَبِي تِحْيَى حُكَيْمِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَنْصَرِفْ غَيْرَ وَاعٍ لِصُنْعِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ ، ثُمَّ لِيَعُدْ فِي آيَتِهِ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ.

(۵۹۵۴) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ جب تم میں کسی کا نماز میں وضوٹوٹ جائے تو اپنے عمل کو بگاڑے بغیر جا کر وضو کرے اور آ کر وہی آیت دوبارہ پڑھے جو پڑھ رہا تھا۔

(٥٩٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ رِزًّا ، أَوْ قَيْئًا ، أَوْ رُعَافًا فَلْيَنْصَرِفْ ، فَلْيَتَوَضَّأْ ، ثُمَّ لِيَبْنِ عَلَى صَلاَتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ.

(۵۹۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر نماز میں کسی آدمی کو اپنے پیٹ میں ہوا، قے یا نکسیر محسوس ہوتو جا کر وضو کر لے اور اگر گفتگو نہ کی ہو تو وہیں سے آگے نماز پڑھے۔

(٥٩٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ عَلْقَمَةَ رَعَفَ فِي الصَّلاَةِ ، فَأَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهُ ، ثُمَّ ذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ جَاءَ فَبَنَى عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ صَلاَتِهِ.

(۵۹۵۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز پڑھاتے ہوئے حضرت علقمہ کی نکسیر پھوٹ گئی، انہوں نے ایک آدمی کا ہاتھ پکڑ کر اسے آگے کیا، پھر جا کر وضو کیا اور پھر باقی نماز کو ادا کیا۔

(٥٩٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :إِذَا رَعَفَ الرَّجُلُ فِي صَلاَتِهِ انْصَرَفَ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ بَنَى عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ صَلاَتِهِ.

(۵۹۵۷) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کی نماز میں نکسیر پھوٹ جائے تو وہ جا کر وضو کرے اور واپس آ کر باقی نماز ادا کرے۔

(٥٩٥٨) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَبْصَرْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ صَلَّى صَلاَةَ الْغَدَاةِ رَكْعَةً ، ثُمَّ رَعَفَ ، فَخَرَجَ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ جَاءَ فَبَنَى عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ صَلاَتِهِ.

(۵۹۵۸) حضرت عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت سالم بن عبد اللہ نے فجر کی ایک رکعت پڑھی تھی کہ ان کی نکسیر پھوٹ گئی، انہوں نے جا کر وضو کیا پھر باقی نماز ادا فرمائی۔

(٥٩٥٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَالشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُمَا قَالاَ فِي الْحَدَثِ وَالرُّعَافِ :يَنْصَرِفُ فَيَتَوَضَّأُ ، فَإِنْ تَكَلَّمَ اسْتَأْنَفَ الصَّلاَةَ ، وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ بَنَى عَلَى صَلاَتِهِ.

(۵۹۵۹) حضرت سعید بن جبیر اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نکسیر پھوٹ جانے یا وضوٹوٹ جانے کی صورت میں آدمی جا کر وضو کرے، اگر اس دوران اس نے بات کی تو نئے سرے سے نماز پڑھے اور اگر بات نہ کی تو وہی نماز پوری کر لے۔

(۵۹۶۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِيمَنْ رَعَفَ فِي صَلاَتِهِ ، قَالَ : يَنْصَرِفُ فَيَتَوَضَّأُ ، ثُمَّ يَبْنِي عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ صَلاَتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ ، فَإِنْ تَكَلَّمَ اسْتَأْنَفَ الصَّلاَةَ.

(۵۹۶۰) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں فرمایا کرتے تھے جس کی نماز میں نکسیر پھوٹ جائے کہ وہ جا کر وضو کرے پھر جب تک بات نہ کی ہو اسی نماز کو پورا کرے اور اگر بات کی ہو تو دوبارہ نماز پڑھے۔

(۵۹۶۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۵۹۶۱) حضرت عطاء بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(۵۹۶۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي صَاحِبِ الْقَيْءِ ، وَالرُّعَافِ ، وَالْقُبْلَةِ :يَنْصَرِفُ فَيَتَوَضَّأُ ، فَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ بَنَى عَلَى مَا بَقِيَ ، وَإِنْ تَكَلَّمَ اسْتَأْنَفَ . وَكَانَ يَقُولُ فِي صَاحِبِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ : يَنْصَرِفُ فَيَتَوَضَّأُ ، وَيَسْتَقْبِلُ الصَّلاَةَ.

(۵۹۶۲) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں جسے نماز میں قے آجائے یا اس کی نکسیر پھوٹ جائے فرماتے ہیں کہ وہ جا کر وضو کرے۔ اس دوران اگر اس نے بات نہ کی تو وہی نماز پوری کرے اور اگر بات کی تو نئے سرے سے نماز پڑھے۔ حضرت ابراہیم پیشاب اور پاخانہ کے لئے جانے والے شخص کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ وہ جا کر وضو کرے اور نئے سرے سے نماز پڑھے۔

(۵۹۶۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُشَدِّدُونَ فِي الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ، وَيَرَوْنَ أَنَّهُ أَشَدُّ مِنَ الْمَنِيِّ وَالدَّمِ.

(۵۹۶۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف پیشاب اور پاخانہ کے بارے میں بہت سختی کیا کرتے تھے اور اسے منی اور خون سے زیادہ سخت سمجھتے تھے۔

(۵۹۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:إِنَّهُ إِذَا رَعَفَ الرَّجُلُ فِي صَلاَتِهِ، فَإِنَّهُ يَنْصَرِفُ فَيَتَوَضَّأُ ، ثُمَّ يَجِيءُ فَيَبْنِي عَلَى مَا مَضَى ، مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ إِنْ شَاءَ ، فَإِنْ أَحْدَثَ أَعَادَ الْوُضُوءَ وَأَعَادَ الصَّلاَةَ.

(۵۹۶۴) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کی نماز میں نکسیر پھوٹ گئی تو وہ جا کر وضو کرے اور باقی ماندہ نماز کو پورا کرے اگر کسی سے بات نہ کی ہو۔ اگر اس کا وضو ٹوٹ جائے تو وضو بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوبارہ پڑھے۔

(۵۹۶۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ الْمَدَنِيُّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ رَعَفَ وَهُوَ فِي صَلاَتِهِ ، فَأَتَى دَارَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ، وَبَنَى عَلَى صَلاَتِهِ.

(۵۹۶۵) یزید بن عبد اللہ بن قسیط کہتے ہیں کہ نماز میں حضرت سعید بن مسیب کی نکسیر پھوٹ گئی، وہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لائے۔ اور وضو کیا، اس دوران انہوں نے کسی سے بات نہ کی اور واپس جا کر اسی نماز کو مکمل فرمایا۔

(٥٩٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :إِذَا أَحْدَثْتَ فِي الصَّلاَةِ ، فَصَلِّ مَا بَقِيَ وَإِنْ تَكَلَّمْتَ.

(۵۹۶۶) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر نماز میں تمہارا وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے باقی ماندہ نماز پڑھ لو خواہ تم نے بات چیت بھی کی ہو۔

(٥٩٦٧) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ علی ؛ فِي رَجُلٍ يُصِيبُهُ الْقَيْءُ وَالرُّعَافُ فِي الصَّلاَةِ ، قَالَ :يَنْفَتِلُ فَيَتَوَضَّأُ ، ثُمَّ يَبْنِي عَلَى صَلاَتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ.

(۵۹۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں جو نماز میں قے یا نکسیر کا شکار ہو جائے فرماتے ہیں کہ وہ جا کر وضو کرے اور اپنی نماز کو مکمل کرے، جب تک اس نے بات نہ کی ہو۔

(٥٩٦٨) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي معشرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ ، بِمِثْلِهِ ، إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْقَيْءَ.

(۵۹۶۸) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے، البتہ اس میں قے کا ذکر نہیں۔

(٤٥٢) مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَسْتَقْبِلَ

جو حضرات اس صورت میں نئے سرے سے نماز پڑھنے کو پسند فرماتے تھے

(٥٩٦٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :أَجْمَعُوا عَلَى أَنَّهُ إِذَا تَكَلَّمَ اسْتَأْنَفَ ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ يَتَكَلَّمَ وَيَسْتَأْنِفَ الصَّلاَةَ.

(۵۹۶۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اسلاف کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب اس نے بات کی ہو تو نئے سرے سے نماز پڑھے، اور مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ بات چیت کر کے نئے سرے سے نماز پڑھے۔

(٥٩٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا رَبِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا اسْتَدْبَرَ الرَّجُلُ الْقِبْلَةَ اسْتَقْبَلَ ، وَإِنِ الْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ ، أَوْ عَنْ شِمَالِهِ مَضَى فِي صَلاَتِهِ.

(۵۹۷۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر وضو کے لئے جاتے ہوئے آدمی کی پیٹھ قبلے کی طرف ہو جائے تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے اور اگر وہ دائیں یا بائیں مڑا ہے تو اسی نماز کو مکمل کرے۔

(٥٩٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أَحَبُّ إِلَيَّ فِي الرُّعَافِ إِذَا اسْتَدْبَرَ الْقِبْلَةَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ.

(۵۹۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نکسیر آنے کی صورت میں وضو کے لئے جاتے ہوئے اگر اس کی کمر قبلے کی طرف ہو جائے تو

مجھے یہ پسند ہے کہ وہ نئے سرے سے نماز پڑھے۔

(٤٥٣) فِي الصَّلاَةِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھنے کی فضیلت

(٥٩٧٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : سَاعَةٌ مَا أَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فِيهَا إِلاَّ وَجَدْتُهُ يُصَلِّي ؛ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ، وَكَانَ يَقُولُ : هِيَ سَاعَةُ غَفْلَةٍ.

(۵۹۷۲) حضرت عبد الرحمن بن اسود کے چچا فرماتے ہیں کہ میں مغرب اور عشاء کے درمیان جب بھی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہیں نماز پڑھتے دیکھا اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ غفلت کا وقت ہے۔

(٥٩٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : صَلاَةُ الأَوَّابِينَ مَا بَيْنَ أَنْ يَنْكَفِتَ أَهْلُ الْمَغْرِبِ إِلَى أَنْ يَثُوبَ إِلَى الْعِشَاءِ.

(۵۹۷۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ اوابین کی نماز مغرب سے فارغ ہونے کے بعد عشاء کی تیاری سے پہلے ہوتی ہے۔

(٥٩٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : عَلَيْكُمْ بِالصَّلاَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ ، فَإِنَّهُ يُخَفِّفُ عَنْ أَحَدِكُمْ مِنْ حِزْبِهِ ، وَيُذْهِبُ عَنْهُ مَلْغَاهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ، فَإِنَّ مَلْغَاهُ أَوَّلَ اللَّيْلِ مَهْدَنَةٌ ، أَوْ مَذْهَبَةٌ لآخِرِهِ.

(۵۹۷۴) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھا کرو کیونکہ یہ نماز تمہارے وظیفوں کی جگہ لے لے گی اور رات کے پہلے حصے کی لغویات او فضولیات کو مٹا دے گی اس لئے کہ رات کے ابتدائی حصے کی لغویات رات کے آخری حصہ کو ضائع کر دیتی ہیں۔

(٥٩٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ وِقَاءِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ، وَيَقُولُ : هِيَ نَاشِئَةُ اللَّيْلِ.

(۵۹۷۵) حضرت وقاء بن ایاس فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ رات کی بیداری ہے۔

(٥٩٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(۵۹۷۶) حضرت شریح مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۵۹۷۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ، وَيَقُولُ :هِيَ نَاشِئَةُ اللَّيْلِ.

(۵۹۷۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ رات کی بیداری ہے۔

(۵۹۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ :كَانَ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ، قَالَ :وَزَعَمَ الْحَسَنُ أَنَّ طَاوُوسًا لَمْ يَكُنْ يَرَاهُ شَيْئًا.

(۵۹۷۸) حضرت حسن بن مسلم مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ رات کی بیداری ہے۔ حضرت حسن کا خیال ہے کہ حضرت طاؤس اسے رات کی بیداری نہ سمجھتے تھے۔

(۵۹۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ يَعُدُّهَا مِنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ.

(۵۹۷۹) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اسے رات کی بیداری نہ سمجھتے۔

(۵۹۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيهَا إِلاَّ فِي رَمَضَانَ ، يَعْنِي مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(۵۹۸۰) حضرت مجاہد اور حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ صرف رمضان میں مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۵۹۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ فِي قَوْلِهِ :﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ قَالَ :كَانُوا يَتَطَوَّعُونَ فِيمَا بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ ؛ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ، فَيُصَلُّونَ.

(۵۹۸۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ مغرب اور عشاء کے درمیان نفل نماز پڑھتے ہیں۔

(۵۹۸۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي حَتَّى صَلاَةِ الْعِشَاءِ. (ترمذی ۳۷۸۱۔ احمد ۵/ ۴۰۴)

(۵۹۸۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، مغرب سے فارغ ہونے کے بعد عشاء تک آپ نماز پڑھتے رہے۔

(۵۹۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :ذُكِرَ لَهُ أَنَّ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ صَلاَةُ الْغَفْلَةِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :فِي الْغَفْلَةِ وَقَعْتُمْ.

(۵۹۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ مغرب اور عشاء کے درمیان کی نماز غفلت کی نماز ہے تو انہوں نے فرمایا کہ تم غفلت میں پڑ گئے۔

(٥٩٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا بَعْدَ الْمَغْرِبِ كَانَ كَالْمُعَقِّبِ غَزْوَةً بَعْدَ غَزْوَةٍ.

(۵۹۸۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے مغرب کے بعد چار رکعتیں پڑھیں وہ اس شخص کی طرح ہے جو ایک غزوہ سے واپس آتے ہی دوسرے غزوے میں شریک ہو جائے۔

(٥٩٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، ثُمَّ قُمْتُ أُصَلِّي فَنَهَرَنِي ، وَقَالَ : إِنَّمَا هُمَا رَكْعَتَانِ.

(۵۹۸۵) حضرت عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی کے پہلو میں مغرب کی نماز پڑھی پھر میں نے مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، میں پھر کھڑا ہونے لگا تو انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ مغرب کے بعد دو رکعتیں ہوتی ہیں۔

(٤٥٤) فِي ثَوَابِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

مغرب کے بعد کی دو رکعتوں کا ثواب

(٥٩٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَكْحُولاً ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، يَعْنِي قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ ، رُفِعَتْ صَلاَتُهُ فِي عِلِّيِّينَ.

(۵۹۸۶) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مغرب کے بعد (کسی سے بات کرنے سے پہلے) دو رکعتیں پڑھے اس کی نماز علیین میں اٹھائی جاتی ہے۔

(٥٩٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ الأَسَدِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ لَقَدْ تَرَكْتُ ، أَوْ لَوْ تَرَكْتُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَخَشِيتُ أَنْ لاَ يُغْفَرَ لِي.

(۵۹۸۷) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اگر میں مغرب کے بعد کی دو رکعتیں چھوڑ دوں تو مجھے ڈر ہے کہ میری مغفرت نہیں ہوگی۔

(٤٥٥) فِي الصَّلاَةِ فِيمَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کے درمیان نماز پڑھنے کا حکم

(٥٩٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُحْيِي مَا بَيْنَ الظُّهْرِ

وَالْعَصْرِ.

(۵۹۸۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر کے درمیانی حصے کو نماز سے آباد کیا کرتے تھے۔

(۵۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُشَبِّهُونَ صَلاَةَ الْعِشَاءِ ، وَمَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِصَلاَةِ اللَّيْلِ.

(۵۹۸۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں اسلاف عشاء کی نماز کو اور ظہر و عصر کے درمیان پڑھی جانے والی نماز کو تہجد سے تشبیہ دیتے تھے۔

(۵۹۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.

(۵۹۹۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر کے درمیان نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٤٥٦) فِي الأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ ، مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّهَا

جو حضرات ظہر سے پہلے کی چار رکعات کو مستحب خیال فرماتے تھے

(۵۹۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ يُعْدَلْنَ بِصَلاَةِ السَّحَرِ.

(۵۹۹۱) حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں تہجد کے برابر ہیں۔

(۵۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو أَيُّوبَ الأَنْصَارِيُّ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ تُوَاظِبُ عَلَيْهِنَّ قَبْلَ الظُّهْرِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ ، فَلاَ تُرْتَجُ حَتَّى تُقَامَ الصَّلاَةُ ، فَأُحِبُّ أَنْ أُقَدِّمَ.

(ابو داؤد ۱۲۶۴۔ احمد ۵/ ۴۱۶)

(۵۹۹۲) حضرت مسیب بن رافع کہتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ظہر سے پہلے جن چار رکعتوں کو آپ باقاعدگی سے ادا فرماتے ہیں وہ کیا ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زوال شمس کے وقت جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں ہوتے جب تک نماز نہ پڑھ لی جائے، میری خواہش یہ ہے کہ سب سے پہلے میری نماز پیش ہو۔

(۵۹۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوِهِ. (بخاری ۲۴۰۳۔ احمد ۵/ ۴۱۸)

(۵۹۹۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۵۹۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ فِي بَيْتِهِ.

(۵۹۹۴) حضرت عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے کمرے میں ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھی ہیں۔

(٥٩٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْرُكُونَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ عَلَى حَالٍ.

(۵۹۹۵) حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں اور فجر سے پہلے کی دو رکعتیں کسی حال میں نہ چھوڑتے تھے۔

(٥٩٩٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لاَ يُسَلِّمُ بَيْنَهُنَّ إِلاَّ أَنْ يَتَشَهَّدَ.

(۵۹۹۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ظہر کی چار رکعتوں کے درمیان میں سلام نہیں پھیرے گا البتہ تشہد پڑھے گا۔

(٥٩٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ:رَأَيْتُ عُمَرَ يُصَلِّي أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ.

(۵۹۹۷) حضرت عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے دیکھا ہے۔

(٥٩٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَمِرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا قَبْلَهَا.

(۵۹۹۸) حضرت ابن ابی نمر فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ظہر سے پہلے چار رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

(٥٩٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَشِيرٍ ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ كُنَّ لَهُ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ. (طبرانی ۹۶۵)

(۵۹۹۹) ایک انصاری شیخ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ظہر سے پہلے چار رکعتوں کا ثواب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

(٦٠٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا.

(۶۰۰۰) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٦٠٠١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ الأَصْبَغِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَهَا أَرْبَعًا.

(۶۰۰۱) حضرت سعید بن جبیر ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٦٠٠٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ. (بخاری ۱۱۸۲۔ ابو داؤد ۱۲۴۷)

(۶۰۰۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٤٥٧) الأَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ ، يُطَوَّلْنَ ، أَوْ يُخَفَّفْنَ

ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں کو لمبا پڑھا جائے گا یا مختصر؟

(٦٠٠٣) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَرْسَلَ أَبِي إِلَى عَائِشَةَ : أَيُّ صَلاَةٍ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوَاظِبَ عَلَيْهَا ؟ قَالَتْ : كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، يُطِيلُ فِيهِنَّ الْقِيَامَ ، وَيُحْسِنُ فِيهِنَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ.

(۶۰۰۳) ایک صاحب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام سوال بھیجا کہ کس نماز پر ہمیشگی اختیار کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ پسند تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں کو باقاعدگی سے اسی طرح ادا فرماتے کہ ان میں قیام کو لمبا فرماتے اور خوب اچھے طریقے سے رکوع وسجدہ فرماتے۔

(٦٠٠٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، يُطِيلُهُنَّ.

(۶۰۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں کو لمبا کیا کرتے تھے۔

(٦٠٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، مِثْلَهُ.

(۶۰۰۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٦٠٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، يُطِيلُ فِيهِنَّ .

قَالَ أَبُو عَوْنٍ : إِنْ كَانَ خَفِيفَ الْقِرَاءَةِ فَمِنَ الطِّوَالِ ، وَإِنْ كَانَ بَطِيءَ الْقِرَاءَةِ فَمِنَ الْمِئِينَ.

(۶۰۰۶) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں کو لمبا کر کے پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ اگر وہ تیز قراءت کرتے تھے تو طوال سے پڑھتے تھے اور اگر آہستہ قراءت کرتے تھے تو مئین سے پڑھتے تھے۔

(٦٠٠٧) حَدَّثَنَا ابن أَبِي غَنِيَّة ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى أَرْبَعًا طِوَالاً.

(۶۰۰۷) حضرت حذیفہ بن اسید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے سورج کے زائل ہونے کے بعد چار لمبی رکعات ادا فرمائیں۔

(٦٠٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُدَيْلٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبْطَنُ النَّاسِ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ : أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ، يُطِيلُ فِيهِنَّ ، فَإِذَا تَجَاوَبَ الْمُؤَذِّنُونَ خَرَجَ ، فَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُقَامَ الصَّلاَةُ.

(۶۰۰۸) عبدالرحمٰن بن بدیل فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ کے احوال کے سب سے زیادہ واقف شخص نے بتایا ہے کہ وہ زوال شمس کے بعد اپنے گھر میں چار لمبی رکعات ادا فرماتے تھے، پھر جب مؤذن اذان دیتے تو وہ باہر تشریف لے آتے اور مسجد میں نماز کے کھڑے ہونے تک بیٹھے رہتے۔

(۶۰۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ رَجُلٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَرَأَ فِي الأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ بِـ :(ق).

(۶۰۰۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں میں سورۃ ق کی تلاوت فرمائی۔

(۴۵۸) مَنْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ

جو حضرات ظہر سے پہلے آٹھ رکعات پڑھا کرتے تھے

(۶۰۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ؛ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ.

(۶۰۱۰) حضرت ابوایوب ظہر سے پہلے آٹھ رکعات پڑھا کرتے تھے۔

(۶۰۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ.

(۶۰۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے آٹھ رکعات پڑھا کرتے تھے۔

(۴۵۹) مَنْ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا

جو حضرات ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے

(۶۰۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا.

(۶۰۱۲) حضرت حسن ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۶۰۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بعدها أَرْبَعًا.

(۶۰۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۶۰۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَهَا أَرْبَعًا ، لاَ يُطِيلُ فِيهِنَّ.

(۶۰۱۴) حضرت سعید بن مسیب ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ لیکن انہیں لمبا نہ کرتے تھے۔

(۶۰۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الأَصْبَغِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَا

يُصَلِّى بَعْدَهَا أَرْبَعًا.

(۶۰۱۵) حضرت سعید بن جبیر ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٦٠١٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الأَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ ، قَالَ : صَلِّ بَعْدَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ، فَإِنْ نَسِيتَ الْعَصْرَ كَانَتْ بِهَا.

(۶۰۱۶) حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ تم ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھو۔ کہ اگر عصر پڑھنا بھول جاؤ تو یہ اس کے بدلے میں ہو جائیں گی۔

(٦٠١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّى بَعْدَهَا أَرْبَعًا.

(۶۰۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٤٦٠) فِيمَا يُحَبُّ مِنَ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ

دن کے وقت پڑھے جانے والے نوافل کا بیان

(٦٠١٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ لِعَلِيٍّ : أَلاَ تُحَدِّثُنَا بِصَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ التَّطَوُّعِ ؟ قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّكُمْ لَنْ تُطِيقُوهَا. قَالَ : فَقَالُوا : أَخْبِرْنَا بِهَا نَأْخُذْ مِنْهَا مَا أَطَقْنَا . قَالَ : فَقَالَ : كَانَ إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَشْرِقِهَا ، فَكَانَتْ كَهَيْئَتِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ مِنْ صَلاَةِ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، فَإِذَا كَانَتْ مِنَ الْمَشْرِقِ كَهَيْئَتِهَا مِنَ الظُّهْرِ مِنَ الْمَغْرِبِ ، صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ، وَصَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ، وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ ، وَصَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ، يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ عَلَى الْمَلاَئِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ. (ترمذی ۴۲۴۔ احمد ۱۴۳)

(۶۰۱۸) حضرت عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کچھ شاگردوں نے حضرت علی سے کہا کہ آپ ہمیں بتائیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دن میں کیسے نوافل پڑھا کرتے تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم میں ان کی ادائیگی کی طاقت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہمیں بتا دیجئے، جتنی ہم میں طاقت ہوگی اس کے مطابق ہم عمل کرلیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سورج مشرق کی طرف سے اتنا بلند ہو جاتا جتنا عصر کے وقت مغرب کی طرف سے بلند ہوتا ہے تو آپ دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر جب مشرق کی طرف سے اتنا بلند ہو جاتا جتنا ظہر کے وقت مغرب کی طرف سے بلند ہوتا ہے تو چار رکعتیں پڑھتے۔ پھر ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے۔ اور عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے جن کی ہر دو رکعتوں میں مقرب فرشتوں، انبیاء اور ان کی اتباع کرنے والے مسلمانوں اور مومنین کے لئے سلامتی کی دعا کرتے تھے۔

(٦٠١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ؛ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ. (ترمذی ۴۳۲۔ ابوداؤد ۱۲۴۶)

(۶۰۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آٹھ رکعتیں یاد رکھی ہیں دوظہر سے پہلے، دوظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد۔ حضرت حفصہ نے مجھ سے فجر سے پہلے کی دو رکعتوں کا بھی ذکر کیا ہے۔

(۶۰۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : حفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ جَعْفَرَ ، إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ. (بخاری ۱۱۸۰۔ عبدالرزاق ۴۸۱۱)

(۶۰۲۰) یہ حدیث کچھ تغیر کے ساتھ ایک اور سند سے بھی منقول ہے۔

(۶۰۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، وَزَاذَانَ ، قَالاَ : كَانَ عَلِيٌّ يُصَلِّي مِنَ التَّطَوُّعِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَأَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَاءِ ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(۶۰۲۱) حضرت میسرہ اور حضرت زاذان فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار، ظہر کے بعد دو، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد چار اور فجر سے پہلے دو رکعتیں نفل پڑھا کرتے تھے۔

(۶۰۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : كَانَتْ صَلاَةُ عَبْدِ اللهِ الَّتِي لاَ يَدَعُ مِنَ التَّطَوُّعِ ؛ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(۶۰۲۲) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ درج ذیل نوافل کبھی نہ چھوڑتے تھے: ظہر سے پہلے چار، ظہر کے بعد دو، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو اور فجر سے پہلے دو۔

(۶۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُما قَالاَ : التَّطوعُ عَشَرَ رَكَعَاتٍ ؛ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(۶۰۲۳) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ نفل کی دس رکعتیں ہیں: ظہر سے پہلے دو، ظہر کے بعد دو، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو اور فجر سے پہلے دو۔

(۶۰۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَعُدُّونَ مِنَ السُّنَّةِ ؛ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

قَالَ إِبْرَاهِيمُ : وَكَانُوا يَسْتَحِبُّونَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ ، إِلاَّ أَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعُدُّونَهَا مِنَ السُّنَّةِ.

(۶۰۲۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف ان رکعتوں کو سنت میں شمار کرتے تھے: ظہر سے پہلے چار، ظہر کے بعد دو، مغرب

کے بعد دو، عشاء کے بعد دو اور فجر سے پہلے دو۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ عصر سے پہلے دو رکعتوں کو مستحب خیال کرتے تھے لیکن انہیں سنت نہ سمجھتے تھے۔

(۶۰۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : كَانَتْ صَلاَةُ عَبْدِ اللهِ الَّتِي لاَ يَدَعُ ؛ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(۶۰۲۵) حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ درج ذیل نوافل کبھی نہ چھوڑتے تھے: ظہر سے پہلے چار، ظہر کے بعد دو، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو اور فجر سے پہلے دو۔

(۴۶۱) مَنْ قَالَ إِذَا فَاتَتْكَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ فَصَلِّهَا بَعْدَهَا

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر ظہر کے فرضوں سے پہلے کی چار رکعتیں چھوٹ جائیں تو انہیں بعد میں ادا کرو

(۶۰۲۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ هِلاَلِ الْوَزَّانِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَاتَتْهُ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلاَّهَا بَعْدَهَا. (ترمذی ۴۲۶۔ ابن ماجہ ۱۱۵۸)

(۶۰۲۶) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اگر ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں رہ جاتیں تو آپ انہیں بعد میں پڑھا کرتے تھے۔

(۶۰۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَوْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : مَنْ فَاتَتْهُ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلاَّهَا بَعْدَهَا.

(۶۰۲۷) حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ جس شخص کی ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں فوت ہو جائیں وہ بعد میں ان کی قضا کرے۔

(۴۶۲) فِي ثَوَابِ مَنْ ثَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ التَّطَوُّعِ

نوافل کی بارہ رکعات کی پابندی کرنے کا ثواب

(۶۰۲۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ ثَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ؛ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(ترمذی ۴۱۴۔ ابو یعلی ۴۵۰۸)

(۶۰۲۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سنت کی ان بارہ رکعتوں کی پابندی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے: چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔

(٦٠٢٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ ، بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ. (ترمذی ۴۱۵۔ احمد ۶/ ۳۲۶)

(۶۰۲۹) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے فرضوں کے علاوہ ایک دن میں بارہ سنت رکعتیں ادا کیں اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔

(٦٠٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سفْيَانَ ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ ، وَلَمْ تَرْفَعْهُ ، قَالَتْ : مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ ، بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.

(۶۰۳۰) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس شخص نے ایک دن میں فرضوں کے علاوہ بارہ سنت رکعات ادا کیں اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جاتا ہے۔

(٦٠٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : ثِنْتَا عَشْرَةَ رَكْعَةً ، مَنْ صَلاَّهَا فِي يَوْمٍ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، أَوْ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ؛ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْغَدَاةِ ، وَرَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحَى ، وَأَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَهَا ، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

(۶۰۳۱) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جس شخص نے فرضوں کے علاوہ ایک دن میں یہ بارہ رکعتیں ادا کیں وہ جنت میں داخل ہوگا یا اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا: دو رکعتیں فجر سے پہلے، دو چاشت کے وقت، چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد اور دو مغرب کے بعد۔

(٦٠٣٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي فِي يَوْمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، إِلاَّ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

(۶۰۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو مسلم ایک دن میں بارہ رکعتیں ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔

(٦٠٣٣) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ

ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ سَجْدَۃً تَطَوُّعًا ، بُنِیَ لَہُ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ. (مسلم ۵۰۳۔ ابو داؤد ۱۲۴۴)

(۶۰۳۳) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک دن میں بارہ رکعات نفل پڑھے گا اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

(۶۰۳۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ مَیْسَرَۃَ ، عَنْ عَائِشَۃَ ، قَالَتْ :مَنْ صَلَّی أَوَّلَ النَّہَارِ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً ، بُنِیَ لَہُ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ.

(۶۰۳۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس شخص نے دن کے شروع میں بارہ رکعات ادا کیں اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

(۶۰۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الأَصْبَہَانِیُّ ، عَنْ سُہَیْلٍ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَلَّی فِی یَوْمٍ اثْنَتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً ، بُنِیَ لَہُ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ ؛ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّہْرِ ، وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّہْرِ ، وَرَکْعَتَیْنِ ، أَظُنُّہُ قَالَ :قَبْلَ الْعَصْرِ ، وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَأَظُنُّہُ قَالَ :وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ. (ابو داؤد ۱۲۶۳۔ نسائی ۱۴۸۱)

(۶۰۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے یہ بارہ رکعات ادا کیں اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا: دو فجر سے پہلے، دو ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو عصر سے پہلے، دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد۔

(۶۰۳۶) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ ہَارُونَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ الشُّعَیْثِیُّ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ عَنْبَسَۃَ بْنِ أَبِی سُفْیَانَ ، عَنْ أُمِّ حَبِیبَۃَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ صَلَّی أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّہْرِ ، وَأَرْبَعًا بَعْدَہَا حَرَّمَہُ اللَّہُ عَلَی النَّارِ.

(۶۰۳۶) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار چار رکعات پڑھے اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام فرما دیتے ہیں۔

(۶۰۳۷) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ ہَارُونَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْمَسْعُودِیُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :لَمَّا حُضِرَ مُعَاذٌ ، قَالَ :لَیْسَ أَحَدٌ یُصَلِّی أَرْبَعَ رَکَعَاتٍ تَطَوُّعًا بَعْدَ صَلاَۃٍ مَکْتُوبَۃٍ ، فَیَلْحَقُہُ یَوْمَئِذٍ ذَنْبٌ إِلاَّ الشِّرْکَ بِاللَّہِ ، حَتَّی تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(۶۰۳۷) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاذ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد چار رکعتیں نفل پڑھے تو اس دن سوائے شرک کے سورج غروب ہونے سے پہلے اس کا ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

(٤٦٣) فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ

عصر سے پہلے کی دو رکعتوں کا حکم

(٦٠٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ؛ أَنَّ أَبَا الأَحْوَصِ كَانَ لاَ يَرْكَعُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ.

(۶۰۳۸) حضرت ابوزعراء فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالاحوص عصر سے پہلے دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے۔

(٦٠٣٩) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ الْعَصْرَ ، فَلاَ يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ.

(۶۰۳۹) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ جب موذن عصر کی اذان دے دیتا تو حضرت حسن صرف عصر کے فرض پڑھا کرتے تھے۔

(٦٠٤٠) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ قَيْسٍ الظُّهْرَ ، ثُمَّ جَلَسَ فَلَمْ يُصَلِّ شَيْئًا حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ.

(۶۰۴۰) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قیس کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، نماز کے بعد وہ بیٹھ گئے اور عصر تک کوئی اور نماز نہ پڑھی۔

(٦٠٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ ؟ فَقَالَ : إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّكَ تُصَلِّيهَا قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ فَصَلِّ.

(۶۰۴۱) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ حضرت عامر سے عصر سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ جماعت کھڑی ہونے سے پہلے انہیں مکمل کر سکتے ہو تو کر لو۔

(٦٠٤٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ.

(۶۰۴۲) حضرت سعید بن جبیر عصر سے پہلے کوئی نماز نہ پڑھتے تھے۔

(٤٦٤) الرَّجُل تَفُوتُهُ الصَّلاَةُ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ

اگر ایک آدمی کی جماعت چھوٹ جائے تو وہ کیا کرے؟

(٦٠٤٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ حُذَيْفَةُ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلاَةُ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ ، يُعَلِّقُ نَعْلَيْهِ وَيَتَّبِعُ الْمَسَاجِدَ ، حَتَّى يُصَلِّيَهَا فِي جَمَاعَةٍ.

(۶۰۴۳) معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اپنی مسجد کی جماعت فوت ہو جاتی تو جوتیاں لٹکا کر مختلف مسجدوں کا چکر لگاتے اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے۔

(٦٠٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ ، ذَهَبَ إِلَى مَسْجِدٍ غَيْرِهِ.

(۶۰۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود سے جب اپنی مسجد کی جماعت چھوٹ جاتی تو دوسری مسجد میں تشریف لے جاتے۔

(٦٠٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ : جَائَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَنَحْنُ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ ، فَسَمِعَ مُؤَذِّنًا فَأَتَاهُ.

(۶۰۴۵) حضرت ربیع کہتے ہیں کہ ہم نماز کے آخری حصہ میں تھے کہ حضرت سعید بن جبیر تشریف لائے ، اتنے میں انہوں نے ایک اور موذن کی آواز سنی تو وہاں چلے گئے۔

(٤٦٥) مَنْ قَالَ يُصَلِّى فِي مَسْجِدِهِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اپنی مسجد میں نماز پڑھ لے

(٦٠٤٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا فَاتَتْكَ الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِكَ ، فَلَا تَتَّبِعِ الْمَسَاجِدَ ، صَلِّ فِي مَسْجِدِكَ.

(۶۰۴۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب تمہاری مسجد میں جماعت کی نماز تم سے رہ جائے تو دوسری مسجدیں تلاش نہ کرو بلکہ اپنی مسجد میں نماز پڑھ لو۔

(٦٠٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا فَاتَتِ الرَّجُلُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ لَمْ يَتَّبِعِ الْمَسَاجِدَ.

(۶۰۴۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کی نماز اس کی اپنی مسجد سے رہ جائے تو دوسری مسجدوں کو تلاش نہ کرے۔

(٦٠٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : كَانَ تَفُوتُهُ الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ ، فَيَجِيءُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَدْخُلُهُ ، فَيُصَلِّي فِيهِ وَهُوَ يَسْمَعُ الأَذَانَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَا يَأْتِيهِمْ.

(۶۰۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب حضرت علقمہ کی جماعت اپنی مسجد سے رہ جاتی تو پھر بھی مسجد میں آکر نماز ادا کرتے۔ حالانکہ دوسری مسجد سے موذن کی آواز سن رہے ہوتے لیکن وہاں نہیں جاتے تھے۔

(٦٠٤٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ تَفُوتُهُ الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ ، فَيَأْتِي مَسْجِدًا آخَرَ ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ : مَا رَأَيْنَا الْمُهَاجِرِينَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ.

(۶۰۴۹) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی اپنی قوم کی مسجد میں نماز نہ پڑھ سکے تو کیا وہ دوسری مسجد میں جائے گا؟ فرمایا کہ ہم نے مہاجرین صحابہ کو یوں کرتے نہیں دیکھا۔

(٤٦٦) مَنْ كَرِهَ أَنْ يُصَلَّى بَعْدَ الصَّلاَةِ مِثْلُهَا

ایک فرض نماز کی جگہ اس جیسی دوسری نماز جن حضرات کے نزدیک مکروہ ہے

(٦٠٥٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ يُصَلَّى بَعْدَ الصَّلاَةِ مِثْلُهَا.

(۶۰۵۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نماز کے بعد اس کی جگہ اس جیسی دوسری نماز مکروہ ہے۔

(٦٠٥١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ ، عَنْ خَرَشَةَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلَّى خَلْفَ صَلاَةٍ مِثْلُهَا.

(۶۰۵۱) حضرت خرشہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ ایک نماز کے بعد اسی جگہ اس جیسی دوسری نماز پڑھی جائے۔

(٦٠٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ يُصَلَّى عَلَى إثْرِ صَلاَةٍ مِثْلُهَا.

(۶۰۵۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نماز کی جگہ اس جیسی دوسری نماز ادا نہ کی جائے گی۔

(٦٠٥٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلَّى بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ مِثْلُهَا.

(۶۰۵۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ خیال کرتے تھے کہ ایک فرض نماز کی جگہ اس کے بعد اس جیسی نماز ادا کی جائے۔

(٦٠٥٤) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلَّى بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ مِثْلُهَا.

(۶۰۵۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ خیال کرتے تھے کہ ایک فرض نماز کی جگہ اس کے بعد اس جیسی نماز ادا کی جائے۔

(٦٠٥٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُصَلُّوا بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ مِثْلَهَا.

(۶۰۵۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ فرض نماز کے بعد اس جگہ اس جیسی نماز ادا کی جائے۔

(٦٠٥٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُصَلُّوا بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ مِثْلَهَا.

(۶۰۵۶) حضرت مسیب بن رافع فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ فرض نماز کے بعد اس جگہ اس جیسی نماز ادا کی جائے۔

(٦٠٥٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُصَلَّى بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ مِثْلُهَا.

(۶۰۵۷) حضرت خرشہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ ایک نماز کے بعد اسی جگہ اس جیسی دوسری نماز پڑھی جائے۔

(٤٦٧) الْقُرْبُ مِنَ الْمَسْجِدِ أَفْضَلُ ، أَمِ الْبُعْدُ ؟

مسجد سے قریب ہونا زیادہ افضل ہے یا دور ہونا؟

(٦٠٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الأَبْعَدُ فَالأَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ ، أَعْظَمُ أَجْرًا.

(ابو داؤد ۵۵۷۔ احمد ۲/ ۳۵۱)

(۶۰۵۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مسجد سے جتنا دور ہوگا اس کا اجر اتنا ہی زیادہ ہوگا۔

(٦٠٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ الْعَلاَءِ بْنِ جَارِيَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِنْ حِينِ يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسْجِدِهِ إِلَى بَيْتِهِ ، فَرِجْلٌ تَكْتُبُ لَهُ حَسَنَةً ، وَالأُخْرَى تَحُطُّ عَنْهُ سَيِّئَةً. (احمد ۲/ ۴۷۸۔ ابن حبان ۱۶۲۲)

(۶۰۵۹) حضرت اسود بن علاء کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلتا ہے تو ہر قدم پر اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ صاف ہوتا ہے۔

(٦٠٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَتْ مَنَازِلُنَا قَاصِيَةً ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَتَقَرَّبَ مِنْ مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : لاَ تَفْعَلُوهَا ، ائْتُوهَا كَمَا كُنْتُمْ ، مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الْمَسْجِدِ ، إِلاَّ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً ، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً.

(۶۰۶۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر مسجد سے دور تھے، ہم نے ارادہ کیا کہ ہم مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو جائیں۔ جب ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ فرمایا کہ ایسا نہ کرو، تم جہاں رہتے ہو وہیں سے آؤ، جب بھی کوئی مومن شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد کے ارادے سے نکلے تو ہر قدم پر اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔

(٦٠٦١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ ، فَيَبْنُوا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ ، فَقَالَ :يَا بَنِي سَلِمَةَ ، أَلاَ تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ ؟ قَالُوا :بَلَى ، فَثَبَتُوا. (بخاری ٦٥٥- احمد ٣/ ١٠٦)

(٦٠٦١) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنوسلمہ نے ارادہ کیا کہ اپنے علاقے کو چھوڑ کر مسجد کے قریب گھر بنالیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند کیا کہ مدینہ گنجان ہو جائے اور فرمایا کہ اے بنوسلمہ! کیا تم اپنے قدموں پر ثواب کا یقین نہیں رکھتے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ پھر انہوں نے اپنی جگہ ہی رہنے کا فیصلہ کرلیا۔

(٦٠٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ بَنِي سَلِمَةَ كَانَتْ دُورُهُمْ قَاصِيَةً عَنِ الْمَسْجِدِ ، فَهَمُّوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَيَشْهَدُونَ الصَّلاَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلاَ تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ يَا بَنِي سَلِمَةَ ؟ فَثَبَتُوا فِي دِيَارِهِمْ.

(٦٠٦٢) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بنوسلمہ کے گھر مسجد سے دور تھے، انہوں نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا فیصلہ کیا تا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ سکیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے بنوسلمہ! کیا تم اپنے نشانات قدم پر ثواب نہیں لینا چاہتے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں؟ پھر وہ اپنے انہی گھروں میں ٹھہر گئے۔

(٦٠٦٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ ، مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِمَّنْ يُصَلِّي الْقِبْلَةَ أَبْعَدَ مَنْزِلاً مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ ، فَكَانَ يَشْهَدُ الصَّلاَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ :لو ابْتَغَيْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالظُّلْمَةِ ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَنْزِلِي بِلَزْقِ الْمَسْجِدِ ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْمَا يُكْتَبُ خُطَايَ وَإِقْبَالِي ، وَإِدْبَارِي ، وَرُجُوعِي إِلَى أَهْلِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْطَاكَ اللَّهُ ذَلِكَ ، وَأَعْطَاكَ مَا احْتَسَبْتَ أَجْمَعَ ، أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(مسلم ٤٦٠- ابو داؤد ٥٥٨)

(٦٠٦٣) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ایک آدمی تھا اور میرے خیال میں قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے والوں میں مسجد سے سب سے زیادہ دور گھر اسی کا تھا۔ کسی نے اس سے کہا کہ تم گدھا لے لو تا کہ بارش اور اندھیرے وغیرہ میں اس پر سوار ہو کر مسجد آجایا کرو۔ اس پر اس نے کہا کہ مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں ہے کہ میرا گھر مسجد کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ اس بات کا تذکرہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا اور اس نے بھی حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ کیا مسجد کی طرف میرے آنے جانے والوں قدموں کو بھی میرے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے تمہیں یہ بھی عطا کر دیا اور اس کے علاوہ جس عمل میں تم نے ثواب کی امید رکھی اللہ نے تمہیں وہ بھی عطا کر دیا۔

(٦٠٦٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ، فَقُلْتُ : بَنُو سَلِمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ ؟ فَذُكِرَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَإِنَّ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةً. (مسلم ٤٦١)

(٦٠٦٤) ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ جب بنو سلمہ نے اپنے مکانات مسجد کے قریب کرنے کا ارادہ کیا تو حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

(٥٦٨) فِي الرَّجُلِ يَقْضِي صَلاَتَهُ ، يَتَطَوَّعُ فِي مَكَانه

آدمی جس جگہ فرض پڑھے کیا وہیں نفل پڑھ سکتا ہے؟

(٦٠٦٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن لَيْثٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَيَعْجَزُ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى أَنْ يَتَقَدَّمَ ، أَوْ يَتَأَخَّرَ ، أَوْ عَنْ يَمِينِهِ ، أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ، يَعْنِي السُّبْحَةَ. (ابو داؤد ٩٩٨۔ احمد ٢/ ٤٢٥)

(٦٠٦٥) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس بات کی طاقت نہیں رکھتے کہ نماز کے پڑھنے کے بعد آگے، پیچھے یا دائیں بائیں ہو کر نفل پڑھو۔

(٦٠٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : يَتَقَدَّمُ ، أَوْ يَتَأَخَّرُ.

(٦٠٦٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نفل پڑھنے کے لئے آگے یا پیچھے ہو جائے۔

(٦٠٦٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ وَأَبَا سَعِيدٍ ، وَابْنَ عُمَرَ ، كَانُوا يَقُولُونَ : لاَ يَتَطَوَّعُ حَتَّى يَتَحَوَّلَ مِنْ مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْفَرِيضَةَ.

(٦٠٦٧) حضرت ابن عباس، ابن زبیر، ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ آدمی اس وقت تک نفل نہ پڑھے جب تک اس جگہ سے ہٹ نہ جائے جہاں اس نے فرض نماز پڑھی ہے۔

(٦٠٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ يَتَطَوَّعُ حَتَّى يَنْهَزَ خُطْوَةً ، أَوْ خُطْوَتَيْنِ.

(٦٠٦٨) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ آدمی اس وقت تک نفل نہ پڑھے جب تک ایک یا دو قدم آگے پیچھے نہ ہو جائے۔

(٦٠٦٩) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي إِذَا صَلَّى الْمَكْتُوبَةَ نَكَّبَ عَنْ مَكَانِهِ فَسَبَّحَ.

(٦٠٦٩) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد جب کوئی فرض نماز پڑھتے تو اس جگہ سے الگ ہو جاتے اور تسبیح پڑھتے۔

(٤٦٩) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَتَطَوَّعَ فِي مَكَانِهِ

جن حضرات نے اس بات کی رخصت دی ہے کہ فرضوں کی جگہ نفل پڑھ سکتا ہے

(٦٠٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي بَحْرٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْفَرِيضَةَ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۶۰۷۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آدمی نے جس جگہ فرض ادا کئے ہوں کیا اسی جگہ نفل نماز پڑھ سکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٠٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي سُبْحَتَهُ مَكَانَهُ.

(۶۰۷۱) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرضوں کی جگہ پر ہی نفل ادا کرلیا کرتے تھے۔

(٦٠٧٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ ، وَسَالِمًا يُصَلِّيَانِ الْفَرِيضَةَ ، ثُمَّ يَتَطَوَّعَانِ فِي مَكَانِهِمَا. قَالَ : وَأَنْبَأَنِي نَافِعٌ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۶۰۷۲) حضرت عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم کو دیکھا کہ وہ فرض نماز پڑھنے کے بعد اسی جگہ نفل ادا فرما لیتے تھے۔ مجھے نافع نے بتایا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٦٠٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَوَّعُ فِي مَكَانِهِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۶۰۷۳) حضرت مسعر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اسی جگہ نماز پڑھ لے تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٠٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يُصَلِّيَانِ التَّطَوُّعَ فِي مَكَانِهِمَا الَّذِي يُصَلِّيَانِ فِيهِ الْفَرِيضَةَ.

(۶۰۷۴) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت حسن و حضرت محمد اسی جگہ نفل پڑھتے تھے جہاں انہوں نے فرض نماز ادا کی تھی۔

(٦٠٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : غَيْرُ الإِمَامِ إِنْ شَاءَ لَمْ يَتَحَوَّلْ.

(۶۰۷۵) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ امام کے علاوہ دوسرے لوگ اگر چاہیں تو اپنی جگہ نہ بدلیں۔

(٤٧٠) مَنْ كَرِهَ لِلإِمَامِ أَنْ يَتَطَوَّعَ فِي مَكَانِهِ

جن حضرات نے امام کے لئے اس بات کو مکروہ خیال کیا ہے کہ وہ فرضوں کی جگہ نفل پڑھے

(٦٠٧٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا سَلَّمَ الإِمَامُ لَمْ

يَتَطَوَّعَ حَتَّى يَتَحَوَّلَ مِنْ مَكَانِهِ ، أَوْ يَفْصِلَ بَيْنَهُمَا بِكَلَامٍ.

(۶۰۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب امام سلام پھیرے تو اس وقت تک نفل نہ پڑھے جب تک اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے یا فرضوں اور نفلوں کے درمیان کوئی بات نہ کرے۔

(۶۰۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ إِذَا صَلَّى الإِمَامُ أَنْ يَتَطَوَّعَ فِي مَكَانِهِ ، وَلَمْ يَرَ بِهِ لِغَيْرِ الإِمَامِ بَأْسًا.

(۶۰۷۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ امام فرضوں کی جگہ نفل پڑھے البتہ غیر امام کے لئے اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۶۰۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ؛ أَنَّهُ كَرِهَ لِلإِمَامِ أَنْ يُصَلِّيَ فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْفَرِيضَةَ.

(۶۰۷۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ امام کے لئے اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ اسی جگہ نفل پڑھے جہاں اس نے فرض نماز پڑھی ہے۔

(۶۰۷۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ لِلإِمَامِ إِذَا صَلَّى أَنْ لاَ يَتَطَوَّعَ فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ . أَوْ قَالَ : كَانَ يَكْرَهُهُ.

(۶۰۷۹) حضرت ابن ابی لیلیٰ اس بات کو مستحب خیال فرماتے تھے کہ امام نے جس جگہ فرض نماز پڑھی ہے اس جگہ نفل نہ پڑھے۔

(۶۰۸۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يُعْجِبُهُمَا إِذَا سَلَّمَ الإِمَامُ أَنْ يَتَقَدَّمَ.

(۶۰۸۰) حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ جب امام سلام پھیرے تو آگے ہو جائے۔

(۶۰۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكْرَهُ لِلإِمَامِ أَنْ يَتَطَوَّعَ فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْفَرِيضَةَ.

(۶۰۸۱) حضرت ابراہیم امام کے لئے اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ وہ اسی جگہ نفل ادا کرے جہاں اس نے فرض نماز پڑھی ہے۔

(۶۰۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ يَتَطَوَّعُ الإِمَامُ فِي الْمَكَانِ الَّذِي أَمَّ فِيهِ الْقَوْمَ حَتَّى يَتَحَوَّلَ ، أَوْ يَفْصِلَ بِكَلَامٍ.

(۶۰۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام اس جگہ نفل نماز نہیں پڑھ سکتا جہاں اس نے لوگوں کو نماز پڑھائی ہے، یہاں تک کہ وہ جگہ بدل لے یا کلام کے ذریعے فصل کر لے۔

(٦٠٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :الإِمَامُ يَتَحَوَّلُ.

(۶۰۸۳) حضرت سعید بن میسب فرماتے ہیں کہ امام جگہ بدلے گا۔

(٦٠٨٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا صَلَّى الإِمَامُ الْمَكْتُوبَةَ ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ التَّطَوُّعَ ، تَنَحَّى مِنْ مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْفَرِيضَةَ.

(۶۰۸۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب امام فرض نماز پڑھ لے اور نفل پڑھنا چاہے تو اس جگہ سے ہٹ جائے جہاں اس نے فرض نماز ادا کی ہے۔

(٤٧١) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَتَقَدَّمَ ، وَلاَ يَتَأَخَّرَ فِي الصَّلاَةِ

جو حضرات اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ نمازی نماز میں آگے بڑھے لیکن پیچھے نہ ہٹے

(٦٠٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَتَقَدَّمُوا فِي الصَّلاَةِ، وَلاَ يَتَأَخَّرُوا.

(۶۰۸۵) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو مستحب خیال فرماتے تھے کہ نماز میں آگے بڑھ جائیں پیچھے نہ ہٹیں۔

(٦٠٨٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ :الرَّجُلُ يَتَقَدَّمُ إِلَى الصَّفِّ فِي الصَّلاَةِ؟ قَالَ: لاَ أَعْلَمُ بَأْسًا أَنْ يَتَقَدَّمَ خُطْوَةً ، أَوْ خُطْوَتَيْنِ . وَقَالَ فِي الَّذِي يَصِلُ الصَّفَّ مُعْتَرِضًا :لاَ أَدْرِي مَا هُوَ ؟.

(۶۰۸۶) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے محمد ؒ سے عرض کیا کہ کیا آدمی دوران نماز صف میں ملنے کے لئے آگے بڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال میں ایک دو قدم آگے بڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ یہ جو عرض کی جہت میں صف سے جاکر ملتے ہیں میں نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے؟۔

(٦٠٨٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ مَعَهُ الشَّيْءُ فَيَضَعُهُ فَيُصَلِّي ، ثُمَّ يَبْدُو لَهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَهُ ، ثُمَّ يَتَقَدَّمَ.

(۶۰۸۷) حضرت عطاء (اس شخص کے بارے میں جس کے پاس کوئی چیز ہو اور وہ اس کو رکھ کر نماز پڑھے، پھر اس کو خیال آئے کہ وہ آگے بڑھ جائے) فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اس چیز کو پکڑ کر آگے بڑھ جائے۔

(٦٠٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، وَسُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَن عُرْوَةَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: تَقَدَّمُوا، تَقَدَّمُوا.

(۶۰۸۸) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا "آگے ہو جاؤ، آگے بڑھ جاؤ"

(٦٠٨٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ كَانَ يُصَلِّي وَبَيْنَ يَدَيْهِ قَوْمٌ يُصَلُّونَ ، فَانْصَرَفُوا ؟ قَالَ :يَتَقَدَّمُ إِلَى الْحَائِطِ بَيْنَ يَدَيْهِ . قَالَ :قُلْتُ :أَفَيَقْرَأُ وَهُوَ يَمْشِي ؟ قَالَ :لاَ ، حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي يَقُومُ فِيهِ.

(۶۰۸۹) اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کے آگے کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں پھر وہ چلے جائیں، اب وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنی آگے والی دیوار کی طرف بڑھ جائے۔ میں نے پوچھا کہ کیا وہ چلتے ہوئے قراءت کرے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں جب وہ اس جگہ پہنچ جائے جہاں اس نے کھڑا ہونا ہے پھر قراءت کرے۔

(٤٧٢) فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي ، فَيَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ ، أَوْ آيَةِ عَذَابٍ

جو آدمی قراءت کرتے ہوئے عذاب یا رحمت کی آیت پڑھے

(٦.٩٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عن أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ تَطَوُّعًا ، فَمَرَّ بِآيَةٍ ، فَقَالَ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ ، وَوَيْلٌ لأَهْلِ النَّارِ. (ابوداؤد ۸۷۷۔ احمد ۴/ ۳۴۷)

(۶۰۹۰) حضرت ابو لیلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ رات کو نفل نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے ایک آیت پڑھی تو اس کے بعد فرمایا ''میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور جہنم والوں کے لئے ہلاکت ہے''

(٦.٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا مَرَّتْ بِهَذِهِ الآيَةِ : ﴿فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ﴾ فَقَالَتْ : اللَّهُمَّ مُنَّ عَلَيْنَا وَقِنَا عَذَابَ السَّمُومِ ، إِنَّك أَنْتَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ. فَقِيلَ لِلأَعْمَشِ : فِي الصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ : فِي الصَّلاَةِ.

(۶۰۹۱) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت پڑھی ﴿فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ﴾ اس کے بعد فرمایا ''اے اللہ! ہم پر احسان فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما، بے شک تو بھلائی کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے'' حضرت اعمش سے پوچھا گیا کہ کیا انہوں نے یہ دعا نماز میں کی تھی، انہوں نے فرمایا ہاں نماز میں کی تھی۔

(٦.٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَسْمَاءَ وَهِيَ تَقْرَأُ : ﴿فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ﴾ قَالَ : فَوَقَفَتْ عَلَيْهَا ، فَجَعَلَتْ تَسْتَعِيذُ وَتَدْعُو . قَالَ عَبَّادٌ : فَذَهَبْتُ إِلَى السُّوقِ ، فَقَضَيْتُ حَاجَتِي . ثُمَّ رَجَعْتُ ، وَهِيَ فِيهَا بَعْدُ تَسْتَعِيذُ وَتَدْعُو .

(۶۰۹۲) حضرت عباد بن حمزہ کہتے ہیں کہ میں حضرت اسماء کے پاس حاضر ہوا، وہ اس آیت کی تلاوت کر رہی تھیں ﴿فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ﴾ اس آیت پر وہ ٹھہر گئیں اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنے لگیں اور دعا کرنے لگیں۔ حضرت عباد کہتے ہیں کہ میں بازار چلا گیا، میں اپنی ضرورت پوری کر کے واپس آیا تو وہ پھر بھی پناہ مانگ رہی تھیں اور دعا کر رہی تھیں۔

(٦.٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلاَة بِذِكْرِ النَّارِ ،

فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ ، وَإِذَا مَرَّ بِذِكْرِ الْجَنَّةِ ، فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ الْجَنَّةَ.

(۶۰۹۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی نماز میں جہنم کے ذکر سے گذرے تو جہنم سے پناہ مانگے اور جب جنت کے ذکر سے گذرے تو اللہ سے جنت کا سوال کرے۔

(۶۰۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ أَنْ يَسْأَلَ ، وَأَنَّ ابْنَ سِيرِينَ كَرِهَهُ.

(۶۰۹۴) حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی جب کسی آیت پر سے گذرے تو اس کے مطابق سوال کرے۔ حضرت ابن سیرین اسے مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۶۰۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الأَحْنَفِ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ.

(۶۰۹۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ کسی آیت تسبیح کو پڑھتے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے، جب کسی دعا کی آیت کو پڑھتے تو دعا مانگتے اور جب پناہ مانگنے کی آیت پڑھتے تو اللہ سے پناہ مانگتے۔

(۳۷٤) فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي ، فَيَمُرُّ بِالصَّلاَةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا آدمی نماز میں حضور ﷺ پر درود بھیج سکتا ہے؟

(۶۰۹٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : أَسْمَعُ الرَّجُلَ وَأَنَا أُصَلِّي يَقُولُ : ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ﴾ ، أَأُصَلِّي عَلَيْهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِنْ شِئْتَ.

(۶۰۹۶) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ اگر میں دوران نماز کسی آدمی کو ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ﴾ کی تلاوت کرتے سنوں تو کیا میں درود پڑھوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں، اگر تم چاہو تو پڑھ سکتے ہو۔

(۶۰۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ فِي الصَّلاَةِ : ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ ، فَلْيُصَلِّ عَلَيْهِ.

قَالَ : وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : كَانُوا إِذَا قَرَؤُوا الْقُرْآنَ لَمْ يَخْلِطُوا بِهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ ، وَيَمْضُونَ كَمَا هُمْ.

(۶۰۹۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب آدمی نماز میں ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ پڑھے تو حضور ﷺ پر درود بھیجے۔ حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی قراءت کے دوران کسی اور کلام کو بیچ میں نہ لائیں گے بلکہ قرآن کی تلاوت من وعن جاری رکھیں گے۔

(۶۰۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الرَّجُلُ يَمُرُّ بِهَذِهِ الآيَةِ فِي الصَّلاَةِ: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ﴾، أَيُصَلِّي عَلَيْهِ؟ قَالَ: يَمُرُّ.

(۶۰۹۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے پوچھا کہ اگر کوئی آدمی نماز میں ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ﴾ کی تلاوت کرے تو درود پڑھے یا گذر جائے؟ انہوں نے فرمایا گذر جائے۔

(۴۷۴) فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ، أَتُصَلِّي، أَمْ لاَ؟

حاملہ عورت کو اگر خون محسوس ہو تو وہ نماز پڑھے گی یا نہیں؟

(۶۰۹۹) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ، لاَ يَمْنَعُهَا ذَلِكَ مِنَ الصَّلاَةِ.

(۶۰۹۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر حاملہ کو خون نظر آئے تو وہ نماز نہیں چھوڑے گی۔

(۶۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ عَطَاءٍ؛ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ، قَالَ: تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي.

(۶۱۰۰) حضرت عطاء اس عورت کے بارے میں جسے حالت حمل میں خون نظر آئے فرماتے ہیں کہ وہ وضو کرے گی اور نماز پڑھے گی۔

(۶۱۰۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ: سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ فِي غَيْرِ حَيْضٍ، وَلاَ نِفَاسٍ؟ فَقَالَ: تَغْتَسِلُ، وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ، وَتُصَلِّي.

(۶۱۰۱) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع کو خط لکھا اور ان سے اس حاملہ کے بارے میں سوال کیا جسے خون نظر آئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت سلیمان بن یسار سے سوال کیا کہ اگر اسے حالت حیض اور حالت نفاس کے علاوہ کوئی خون نظر آئے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ غسل کرے، کسی کپڑے سے خون روکے اور نماز پڑھے۔

(۶۱۰۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعَطَاءٍ؛ فِي الْحُبْلَى تَرَى الدَّمَ عَبِيطًا، تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

(۶۱۰۲) حضرت شعبی اور حضرت عطاء اس حاملہ کے بارے میں جو خالص خون دیکھے فرماتے ہیں کہ وہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔

(۶۱۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ، قَالَ: تَصْنَعُ كَمَا تَصْنَعُ الْمُسْتَحَاضَةُ.

(۶۱۰۳) حضرت حسن اس حاملہ کے بارے میں جو خون دیکھے فرماتے ہیں کہ یہ وہی کچھ کرے گی جو مستحاضہ کرتی ہے۔

(۶۱۰۴) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ، قَالَ: إِنْ كَانَتْ تَرَاهُ كَمَا كَانَتْ تَرَاهُ قَبْلَ ذَلِكَ فِي أَقْرَائِهَا؛ تَرَكَتِ الصَّلاَةَ، وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْيَوْمِ وَالْيَوْمَيْنِ، لَمْ تَدَعِ الصَّلاَةَ.

(۶۱۰۴) حضرت حسن اس حاملہ کے بارے میں جو خون دیکھے فرماتے ہیں کہ اگر اسے وہی صورت محسوس ہو جو حیض کی حالت میں

معلوم ہوتی تھی تو نماز کو چھوڑ دے اور اگر یہ ایک یا دو دن رہے تو وہ نماز نہ چھوڑے۔

(٦١٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا رَأَتْهُ وَهِيَ حُبْلَى فَلْتَوَضَّأْ وَلْتُصَلِّ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(٦١٠٥) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر عورت حالت حمل میں خون دیکھے تو وضو کرے اور نماز پڑھے، کیونکہ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(٦١٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ. وَقَالَ حَمَّادٌ : هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ.

(٦١٠٦) حضرت حکم اس حاملہ کے بارے میں جو خون دیکھے فرماتے ہیں کہ کہ یہ کچھ نہیں، حضرت حماد فرماتے ہیں کہ یہ مستحاضہ کے درجے میں ہے۔

(٦١٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ ، أَيَمْنَعُهَا ذَلِكَ مِنَ الصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا يَمْنَعُ مِنَ الصَّلاَةِ وَالصَّوْمِ ؛ الْحَيْضُ ، وَهَذَا الْغَيْضُ.

(٦١٠٧) حضرت عمرو بن ھرم فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ اگر عورت حالت حمل میں خون دیکھے تو کیا نماز چھوڑ دے؟ انہوں نے فرمایا کہ نماز اور روزے سے صرف حیض روکتا ہے یہ تو غیض (کمی ونقصان) ہے۔

(٦١٠٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ ؟ قَالَ : تَكُفُّ عَنِ الصَّلاَةِ.

(٦١٠٨) حضرت مالک بن انس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے اس حاملہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ نماز چھوڑ دے گی۔

(٦١٠٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالُوا : لاَ يَجْتَمِعُ حَبَلٌ وَحَيْضٌ ، فَإِذَا رَأَتِ الْحَامِلُ الدَّمَ فَلْتُصَلِّ.

(٦١٠٩) حضرت عکرمہ، حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ حمل اور حیض جمع نہیں ہو سکتے، جب حاملہ خون دیکھے تو نماز پڑھے۔

(٤٧٥) مَا فِيهِ إِذَا رَأَتْهُ وَهِيَ تُطْلَقُ

جب دردزہ میں خون نظر آئے تو کیا حکم ہے؟

(٦١١٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا رَأَتِ الدَّمَ عَلَى الْوَلَدِ ، أَمْسَكَتْ عَنِ الصَّلاَةِ.

(٦١١٠) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ جب عورت کو بچے پر خون نظر آئے تو نماز سے رک جائے۔

(٦١١١) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ وَهِيَ تُطْلَقُ ، قَالَ : تَصْنَعُ مَا تَصْنَعُ

الْمُسْتَحَاضَةُ.

(۶۱۱۱) حضرت عطاء اس عورت کے بارے میں جسے دردزہ میں خون نظر آئے فرماتے ہیں کہ وہ وہی کرے گی جو مستحاضہ کرتی ہے۔

(۶۱۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ وَهِيَ تَمْخُضُ، قَالَ :هُوَ حَيْضٌ لاَ تُصَلِّي.

(۶۱۱۲) حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں جسے دردزہ میں خون نظر آئے فرماتے ہیں کہ یہ حیض ہے۔لہٰذا نماز نہ پڑھے۔

(۶۱۱۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا رَأَتِ الدَّمَ عَلَى رَأْسِ الْوَلَدِ ، أَمْسَكَتْ عَنِ الصَّلاَةِ.

(۶۱۱۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب عورت کو بچے کی پیدائش سے پہلے خون نظر آئے تو وہ نماز سے رک جائے۔

(۴۷۶) فِي إِمَامَةِ الأَعْمَى ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

جن حضرات نے نابینا کی امامت کی اجازت دی ہے

(۶۱۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ ، فَاسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى الْمَدِينَةِ ، فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ وَهُوَ أَعْمَى.

(۶۱۱۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بدر کی طرف تشریف لے گئے تو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب بنا گئے۔ وہ نابینا ہونے کے باوجود نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(۶۱۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ ، فَكَانَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ أَعْمَى. (ابوداؤد ۵۹۵۔ احمد ۳/ ۱۹۲)

(۶۱۱۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب بنایا تو وہ نابینا ہونے کے باوجود لوگوں کی امامت کرایا کرتے تھے۔

(۶۱۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَؤُمُّونَ وَهُمْ عُمْيَانٌ مِنْهُمْ ؛ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ ، وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ.

(۶۱۱۶) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ نابینا ہونے کے باوجود لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ان میں حضرت عتبان بن مالک، حضرت معاذ بن عفراء اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

(۶۱۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :كَانَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ يَؤُمُّونَ فِي مَسَاجِدِهِمْ ، بَعْدَ مَا ذَهَبَتْ أَبْصَارُهُمْ

(۶۱۱۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ کچھ بدری صحابہ ٹینائی زائل ہو جانے کے باوجود اپنی مسجدوں میں نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(۶۱۱۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ أَعْمَى ، فَجَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ ، فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا ، كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا ، وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ ، فَصَلَّى بِنَا. (مسلم ۱۴۷)

(۶۱۱۸) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بینائی زائل ہونے کے بعد ان کی خدمت میں حاضر تھے۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا تو وہ ایک کپڑا اوڑھے ہوئے کھڑے ہوئے۔ جب وہ اسے اپنے کندھے پر رکھتے تھے تو چھوٹا ہونے کی وجہ سے اس کے کنارے زمین پر گر جاتے تھے۔ ان کی چادران کے پاس کپڑے لگانے کی کھونٹی پر لٹکی تھی۔ اس حال میں انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی۔

(۶۱۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ الْحَسَنَ ، أَؤُمُّ قَوْمِي وَأَنَا أَعْمَى ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۶۱۱۹) حضرت ابو عامر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ کیا میں نابینا ہونے کے باوجود اپنی قوم کو نماز پڑھا سکتا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں۔

(۶۱۲۰) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ سُئِلَ عَنِ الأَعْمَى يَؤُمُّ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِذَا كَانَ أَفْقَهَهُمْ.

(۶۱۲۰) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ کیا نابینا امامت کرا سکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اگر سب سے زیادہ علم رکھتا ہو۔

(۶۱۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَؤُمَّ الأَعْمَى.

(۶۱۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نابینا کی امامت میں کوئی حرج نہیں۔

(۶۱۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُهَاجِرٍ ، قَالَ : كَانَ الْبَرَاءُ يُصَلِّي بِنَا وَهُوَ أَعْمَى.

(۶۱۲۲) حضرت مہاجر فرماتے ہیں کہ حضرت براء نابینا ہونے کے باوجود ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(۶۱۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : أَمَّنَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَعْمَى.

(۶۱۲۳) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نابینا ہونے کی حالت میں ہمیں نماز پڑھائی۔

(۶۱۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنِ ابْنِ لِعُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَعْمَى كَانَ يَؤُمُّ بَنِي خَطْمَةَ فِي زَمَنِ عُمَرَ.

(۶۱۲۴) حضرت ابن عمیر کے والد فرماتے ہیں کہ ایک نابینا آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بنی خطمہ کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔

(۶۱۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى.

(۶۱۲۵) حضرت عتبان بن مالک نابینا ہونے کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(٦١٢٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى. (بخاری ٦٦٧۔ نسائی ٨٦٣)

(۶۱۲۶) حضرت عتبان بن مالک نابینا ہونے کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(٦١٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ إِمَامُ بَنِي خَطْمَةَ أَعْمَى.

(۶۱۲۷) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ بنوخطمہ کا امام نابینا تھا۔

(٦١٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: أَمَّنَا جَابِرٌ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ.

(۶۱۲۸) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بینائی زائل ہونے کے بعد نماز پڑھائی۔

(٦١٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَأَلَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ الْقَاسِمَ عَنِ الأَعْمَى يَؤُمُّ ، وَتَجُوزُ شَهَادَتُهُ ؟ فَقَالَ : مَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَؤُمَّ وَتَجُوزُ شَهَادَتُهُ.

(۶۱۲۹) حکم بن عتیبہ نے حضرت قاسم سے نابینا کی امامت اور گواہی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ امامت اور گواہی سے اسے کیا چیز روک سکتی ہے۔

(٦١٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيّ ، عَنْ عُمَر بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : أَمَّنَا الْمُسَيَّبُ وَهُوَ أَعْمَى.

(۶۱۳۰) حضرت عمر بن عطیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیب نے نابینا حالت میں ہمیں نماز پڑھائی۔

(٦١٣١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ شَيْخٍ يُكَنَّى أَبَا عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ ابْنَ أَبِي أَوْفَى أَمَّهُمْ وَهُوَ أَعْمَى.

(۶۱۳۱) ایک بزرگ ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن ابی اوفی نے نابینا حالت میں ہمیں نماز پڑھائی۔

(٤٧٧) مَنْ كَرِهَ إِمَامَةَ الأَعْمَى

جن حضرات نے نابینا کی امامت کو مکروہ بتلایا ہے

(٦١٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَيْفَ أَؤُمُّهُمْ وَهُمْ يَعْدِلُونِي إِلَى الْقِبْلَةِ.

(۶۱۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں انہیں کیسے نماز پڑھاؤں حالانکہ وہ قبلے سے میرا رخ پھیر دیتے ہیں۔

(٦١٣٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسْنَاءِ ، عَنْ زِيَادٍ النُّمَيْرِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا عَنِ الأَعْمَى ، يَؤُمُّ ؟ فَقَالَ : مَا أَفْقَرَكُمْ إِلَى ذَلِكَ ؟.

(۶۱۳۳) زیاد نمیری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نابینا کی امامت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی تمہیں کیا ضرورت ہے۔

(٦١٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ بُرْمَةَ الأَسَدِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مُؤَذِّنِيكُمْ عُمْيَانُكُمْ . قَالَ :أَحْسِبُهُ ، قَالَ :وَلاَ قُرَّائَكُمْ.

(۶۱۳۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ تمہارے موذن نابینا ہوں۔ ایک راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں قاریوں کے بارے میں بھی فرمایا۔

(٦١٣٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَرْزُوقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ قَالَ :الأَعْمَى لاَ يَؤُمُّ.

(۶۱۳۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ نابینا امامت نہ کرائے۔

(٤٧٨) فِي إِمَامَةِ الأَعْرَابِيِّ

دیہاتی کی امامت کا بیان

(٦١٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ طَيءٍ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ حَجَّ ، فَصَلَّى خَلْفَ أَعْرَابِيٍّ.

(۶۱۳۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دوران حج ایک دیہاتی کے پیچھے نماز پڑھی۔

(٦١٣٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ الْجُرَيْرِيِّ ؛ أَنَّ أَبَا مِجْلَزٍ كَرِهَ إِمَامَةَ الأَعْرَابِيِّ ، وَأَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَرَ بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۶۱۳۷) حضرت عباس جریری فرماتے ہیں کہ ابو مجلز دیہاتی کی امامت کو ناپسند فرماتے تھے اور حضرت حسن اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٦١٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ دَارِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمًا :أَيَؤُمُّ الأَعْرَابِيُّ الْمُهَاجِرَ ؟ قَالَ :وَمَا عَلَيْك إِذَا كَانَ رَجُلاً صَالِحًا.

(۶۱۳۸) حضرت دارم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے سوال کیا کیا اعرابی مہاجر کی امامت کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ نیک آدمی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٦١٣٩) حَدَّثَنَا هُشَيْم ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالأَعْرَابِيِّ ؟ فَقَالَ :الْعَبْدُ إِذَا فَقُهَ أَحَبُّهُمَا إِلَيَّ.

(۶۱۳۹) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم سے سوال کیا گیا کہ کیا غلام اور دیہاتی کی امامت جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ

غلام اگر فقیر ہو تو وہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

(٦١٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَؤُمَّ الأَعْرَابِيُّ.

(٦١٤٠) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دیہاتی کی امامت میں کوئی حرج نہیں۔

(٦١٤١) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ صَلَّى خَلْفَ أَعْرَابِيٍّ.

(٦١٤١) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دیہاتی کے پیچھے نماز پڑھی۔

(٤٧٩) مَنْ رَخَّصَ فِي إِمَامَةِ وَلَدِ الزِّنَا

جن حضرات نے ولد الزنا کی امامت کو جائز قرار دیا ہے

(٦١٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بُرْدٍ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :كَانَ أَئِمَّةٌ مِنْ ذَلِكَ الْعَمَلِ ، يَعْنِي أَوْلاَدَ الزِّنَا.

(٦١٤٢) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ولد الزنا امام ہوا کرتے تھے۔

(٦١٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَؤُمَّ وَلَدُ الزِّنَا.

(٦١٤٣) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ولد الزنا کی امامت میں کوئی حرج نہیں۔

(٦١٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ الْعَبْسِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ ، يَقُولُ : تَجُوزُ شَهَادَتُهُ ، وَيَؤُمُّ.

(٦١٤٤) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ولد الزنا کی گواہی اور امامت جائز نہیں۔

(٦١٤٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ إِمَامَةِ وَلَدِ الزِّنَا؟ فَقَالَ:إِنَّ لَنَا إِمَامًا مَا يُعْرَفُ لَهُ أَبٌ.

(٦١٤٥) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مجھ سے ولد الزنا کی امامت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارا ایک امام ہے جس کے باپ کا علم نہیں۔

(٦١٤٦) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَؤُمَّ وَلَدُ الزِّنَا.

(٦١٤٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ولد الزنا کی امامت میں کوئی حرج نہیں۔

(٦١٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطاءً عَنْ وَلَدِ الزِّنَا ، يَؤُمُّ الْقَوْمَ ؟ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ، أَلَيْسَ مِنْهُمْ مَنْ هُوَ أَكْثَرُ صَوْمًا وَصَلاَةً مِنَّا.

(٦١٤٧) ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے ولد الزنا کی امامت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں، کیا ان میں کوئی ایسا شخص نہیں ہو سکتا جو ہم سے زیادہ نمازی اور ہم سے زیادہ روزے رکھنے والا ہو۔

(٦١٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَؤُمَّ وَلَدُ الزِّنَا.

(۶۱۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ولد الزنا کی امامت میں کوئی حرج نہیں۔

(٦١٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : وَلَدُ الزِّنَا وَغَيْرُهُ سَوَاءٌ.

(۶۱۴۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ولد الزنا دوسروں کے برابر ہیں۔

(٦١٥٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الْمُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَارِثَ الْعُكْلِيَّ عَنْ وَلَدِ الزِّنَا يَؤُمُّ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۶۱۵۰) حضرت ربیع بن منذر فرماتے ہیں کہ میں نے حارث عکلی سے ولد الزنا کی امامت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جائز ہے۔

(٦١٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا سُئِلَتْ عَنْ وَلَدِ الزِّنَا؟ قَالَتْ : لَيْسَ عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةِ أَبَوَيْهِ شَيْءٌ ، لاَ تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى.

(۶۱۵۱) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ولد الزنا کی امامت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے والدین کے گناہ کا وبال اس پر نہیں ہوگا۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کے حصہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

(٤٨٠) مَنْ كَرِهَ ذَلِكَ

جن حضرات نے ولد الزنا کی امامت کو مکروہ قرار دیا ہے

(٦١٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ لِرَجُلٍ ، كَانَ يَؤُمُّ قَوْمًا بِالْعَقِيقِ ، لاَ يُعْرَفُ مَنْ وَلَدُهُ ، فَنَهَاهُ أَنْ يَؤُمَّهُمْ.

(۶۱۵۲) حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مقام عقیق میں نماز پڑھایا کرتا تھا، اس کے والد کا علم نہ تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اسے نماز پڑھانے سے روک دیا۔

(٦١٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَؤُمَّ وَلَدُ زِنًى ، وَصَاحِبُ نَمِيمَةٍ.

(۶۱۵۳) حضرت مجاہد اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ ولد الزنا اور چغل خور امامت کروائیں۔

(٤٨١) فِي الْمَحْدُودِ يَؤُمُّ

محدود فی القذف کی امامت کا بیان

(٦١٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ ؛ أَنَّ رَجُ

حُدَّ فِي فِرْيَةٍ ، فَكَانَ يَؤُمُّ أَصْحَابَهُ ، فَسَأَلُوا عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ : كَيْفَ رَأَيْتُمُوهُ ؟ فَقَالُوا : قَدْ كَانَ مِنْهُ مَا كَانَ ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ خَيْرًا ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَؤُمَّهُمْ.

(۶۱۵۴) حضرت عمرو بن یحییٰ کہتے ہیں ایک آدمی کو غلط الزام لگانے کے جرم میں حد جاری ہوئی تھی وہ اپنے لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ لوگوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ تم اسے کیسا پاتے ہو؟ لوگوں نے کہا اس کا جرم اب نہیں رہا۔ لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس کی امامت کو جاری رکھنے کا حکم دیا۔

(٤٨٢) فِي إِمَامَةِ الْعَبْدِ

غلام کی امامت کا بیان

(٦١٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ؛ أَنَّهُ قَدِمَ وَعَلَى الرَّبَذَةِ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ ، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ ، فَقَالَ : تَقَدَّمْ.

(۶۱۵۵) حضرت عبداللہ بن صامت فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ربذہ تشریف لائے تو وہاں کا گورنر ایک حبشی غلام تھا، جب نماز کا وقت ہوا تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسے نماز کے لئے آگے بڑھنے کا حکم فرمایا۔

(٦١٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَدَّمَ مَمْلُوكًا.

(۶۱۵۶) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کو نماز کے لئے آگے کیا۔

(٦١٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ؛ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ عَبْدٍ حَبَشِيٍّ.

(۶۱۵۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایک حبشی غلام کے پیچھے نماز پڑھی۔

(٦١٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَ يَؤُمُّهَا مُدَبَّرٌ لَهَا.

(۶۱۵۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے ایک مدبر غلام کی امامت میں نماز پڑھا کرتی تھیں۔

(٦١٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَان ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بن مُحَمَّد ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ صَلَّتْ خَلْفَ مَمْلُوكٍ لَهَا.

(۶۱۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک غلام کی امامت میں نماز پڑھی۔

(٦١٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أَسِيْد ، قَالَ : تَزَوَّجْتُ وَأَنَا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ ، فَدَعَوْتُ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ ؛ أَبُو ذَرٍّ ، وَابْنُ مَسْعُودٍ ، وَحُذَيْفَةُ ، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ ، فَتَقَدَّمَ أَبُو ذَرٍّ ، فَقَالَ : وَرَائَك ، فَالْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ ، فَقَالَ :

كَذَلِكَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَقَدَّمُونِي ، فَصَلَّيْتُ بِهِمْ وَأَنَا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ.

(۶۱۶۰) حضرت ابو سعید مولی ابی اسید کہتے ہیں کہ میں ایک غلام تھا، جب میری شادی ہوئی تو میں نے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت کی جن میں حضرت ابو ذر، حضرت ابن مسعود اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ آگے ہوئے تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ پیچھے تشریف لے آیئے۔ انہوں نے کہا کیا واقعی؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ پھر انہوں نے مجھے آگے کیا اور میں نے غلام ہونے کے باوجود انہیں نماز پڑھائی۔

(٦١٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ وَهُوَ مُكَاتَبٌ ، وَفِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، وَسَلَمَةُ بْنُ سَلاَمَةَ ، فَأَرَادُوا تَأْخِيرَهُ ، فَلَمَّا سَمِعَا قِرَائَتَهُ ، قَالاَ :أَمِثْلُ هَذَا يُؤَخَّرُ ؟.

(۶۱۶۱) حضرت داود بن حصین کہتے ہیں کہ حضرت ابو سفیان ایک مکاتب غلام تھے اور بنو عبد الاشہل کی امامت کیا کرتے تھے۔ ان میں کچھ صحابہ کرام بھی تھے جیسے محمد بن مسلمہ اور سلمہ بن سلامہ۔ ایک مرتبہ لوگوں نے انہیں امامت سے ہٹانا چاہا تو ان دونوں حضرات نے ان کی قراءت سن کر فرمایا کہ کیا ان جیسے لوگوں کو امامت سے ہٹایا جا سکتا ہے۔

(٦١٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَؤُمَّ الْعَبْدُ.

(۶۱۶۲) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ غلام کی امامت میں کوئی حرج نہیں۔

(٦١٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَؤُمَّ الْعَبْدُ.

(۶۱۶۳) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ غلام کی امامت میں کوئی حرج نہیں۔

(٦١٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَؤُمَّ الْعَبْدُ.

(۶۱۶۴) حضرت سفیان اور حضرت عامر فرماتے ہیں کہ غلام کی امامت میں کوئی حرج نہیں۔

(٦١٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَؤُمَّ الْعَبْدُ إذَا كَانَ أَفْقَهَهُمْ.

(۶۱۶۵) حضرت لیث اور حضرت شہر فرماتے ہیں کہ غلام کی امامت میں کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ وہ علم میں سب سے بڑھ کر ہو۔

(٦١٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى أُمِّ الْحَسَنِ ، قَالَ :صَلَّى خَلْفِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، وَأَنَا عَبْدٌ.

(۶۱۶۶) زیاد مولی ام الحسن کہتے ہیں کہ میں غلام تھا لیکن سالم بن عبد اللہ نے میرے پیچھے نماز پڑھی۔

(٦١٦٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ الْجُرَيْرِيِّ ؛ أَنَّ أَبَا مِجْلَزٍ كَرِهَ إمَامَةَ الْعَبْدِ ، وَأَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۶۱۶۷) حضرت ابو مجلز نے غلام کی امامت کو مکروہ قرار دیا ہے اور حضرت حسن اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

(٦١٦٨) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا

يَأْتُونَ عَائِشَةَ ، أَبُوهُ ، وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ ، وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ ، وَأُنَاسٌ كَثِيرٌ فَيَؤُمُّهُمْ أَبُو عَمْرٍو مَوْلَى لِعَائِشَةَ ، وَأَبُو عَمْرٍو حِينَئِذٍ غُلاَمٌ لَمْ يُعْتَقْ.

(۶۱۶۸) حضرت عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میرے والد، حضرت عبید بن عمیر، حضرت مسور بن مخرمہ اور دوسرے بہت سے لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک مولیٰ ابو عمرو انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ابو عمرو اس وقت تک غلام تھے ابھی تک آزاد نہیں ہوئے تھے۔

(۶۱۶۹) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ يَؤُمُّنَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا عَبْدٌ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، مَسْجِدٍ كَانَ يُصَلِّي فِيهِ شُرَيْحٌ.

(۶۱۶۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ ہمیں اس مسجد میں ایک غلام چالیس سال تک نماز پڑھاتا رہا ہے، اس مسجد میں حضرت شریح بھی نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۶۱۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ كِدَامٍ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ مَمْلُوكٍ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِهِ ، وَنَاسٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ.

(۶۱۷۰) حضرت عمرو بن میسرہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کے پیچھے اپنے گھر والوں کے ساتھ ایک کمرے میں نماز پڑھی۔

(۶۱۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ سَلْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ بِسْطَامٍ التَّمِيمِيِّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ يَؤُمُّ الْمَمْلُوكُ وَفِيهِمْ حُرٌّ ، وَلاَ يَؤُمُّ مَنْ لَمْ يَحُجَّ ، وَفِيهِمْ مَنْ قَدْ حَجَّ.

(۶۱۷۱) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ اگر نمازیوں میں کوئی آزاد ہو تو غلام امامت نہ کرائے اور اگر ان میں کوئی حاجی ہو تو غیر حاجی نماز نہ پڑھائے۔

(۶۱۷۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، وَحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، وَابْنِ أَبِي أَحْمَدَ إِلَى يَنْبُعَ ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، فَقَدَّمُونِي ، فَصَلَّيْت بِهِمْ.

(۶۱۷۲) حضرت ابو سفیان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن جعفر، حضرت حسین بن علی اور حضرت ابن ابی احمد کے ساتھ مقام ینبع کی طرف گیا، جب نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے مجھے آگے کیا اور میں نے انہیں نماز پڑھائی۔

(۴۸۳) فِي الرَّجُلِ يَؤُمُّ أَبَاهُ

کیا آدمی اپنے والد کو نماز پڑھا سکتا ہے؟

(۶۱۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْمُنْذِرُ بْنُ أَبِي أُسَيْدٍ

الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يُصَلِّي خَلْفِي ، فَرُبَّمَا قَالَ لِي : يَا بُنَيَّ طَوَّلْتَ بِنَا الْيَوْمَ.

(۶۱۷۳) منذر بن ابی اسید انصاری کہتے ہیں کہ میرے والد میرے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ وہ بعض اوقات مجھ سے فرماتے "بیٹا! آج تو تم نے بہت لمبی نماز پڑھائی"۔

(۶۱۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَؤُمُّ الرَّجُلُ أَبَاهُ.

(۶۱۷۴) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے والد کو نماز نہیں پڑھائے گا۔

(٤٨٤) مَنْ قَالَ إِذَا زَارَ الْقَوْمَ فَلاَ يَؤُمُّهُمْ

اگر کوئی شخص کسی کے یہاں مہمان ہو تو وہ امامت نہ کرائے

(٦١٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِنْهُمْ ، قَالَ : كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا فِي مُصَلاَّنَا هَذَا نَتَحَدَّثُ ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، فَقُلْنَا لَهُ : تَقَدَّمْ فَقَالَ : لاَ ، لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتَّى أُحَدِّثَكُمْ لِمَ لاَ أَتَقَدَّمُ ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلاَ يَؤُمُّهُمْ ، وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ. (ابو داؤد ۵۹۶۔ احمد ۳/ ۴۳۶)

(۶۱۷۵) حضرت ابوعطیہ کہتے ہیں کہ حضرت مالک بن حویرث ہماری نماز کی جگہ تشریف لاتے تھے۔ جب نماز کا وقت ہو جاتا تو ہم ان سے کہتے کہ آپ نماز پڑھائیں۔ وہ فرماتے کہ تم میں سے کوئی نماز پڑھائے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں امامت کیوں نہیں کر رہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی سے ملاقات کے لئے جائے تو ان کو امامت نہ کرائے بلکہ اسی قوم کا کوئی آدمی امامت کرائے۔

(٤٨٥) مَنْ رَخَّصَ فِي التَّرَبُّعِ فِي الصَّلاَةِ

جن حضرات نے نماز میں چار زانو بیٹھنے کی اجازت دی ہے

(٦١٧٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، وَهُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّبِّيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ وَهُمَا مُتَرَبِّعَانِ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۱۷۶) سماک بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نماز میں چار زانو بیٹھے دیکھا ہے۔

(٦١٧٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُقْبَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا.

(۶۱۷۷) حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نماز میں چار زانو بیٹھے دیکھا ہے۔

(٦١٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ أَخِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا.

(۶۱۷۸) حضرت سعید بن عبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نماز میں چارزانو بیٹھے دیکھا ہے۔

(٦١٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُمَرَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَنَسًا يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا عَلَى طِنْفِسَةٍ.

(۶۱۷۹) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو قالین پر چارزانو بیٹھے دیکھا ہے۔

(٦١٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَالِمًا يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا.

(۶۱۸۰) حضرت محمد بن جحادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم کو چارزانو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٦١٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رَجَاءٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا.

(۶۱۸۱) حضرت مجاہد چارزانو بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٦١٨٢) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا وَمُتَّكِئًا.

(۶۱۸۲) حضرت حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر کو چارزانو بیٹھ کر ٹیک لگا کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٦١٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَطَاءً يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا.

(۶۱۸۳) اسماعیل بن عبدالملک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو چارزانو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٦١٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا.

(۶۱۸۴) جریر بن حازم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین کو چارزانو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٦١٨٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَجْلِسُ فِي الصَّلاَةِ مُتَرَبِّعًا.

(۶۱۸۵) حضرت ابوجعفر چارزانو بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٦١٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي التَّطَوُّعِ مُتَرَبِّعًا.

(۶۱۸۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ چارزانو بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٨٦) مَنْ كَرِهَ ذَلِكَ

جن حضرات کے نزدیک چارزانو بیٹھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

(٦١٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً مِنْ قَوْمِهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَاعِدًا مُتَرَبِّعًا فَنَهَاهُ ، فَأَبَى أَنْ يُطِيعَهُ ، فَقَالَ الْهَيْثَمِ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، يَقُولُ :لأَنْ أَقْعُدَ عَلَى رَضْفَتَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْعُدَ مُتَرَبِّعًا فِي الصَّلاَةِ.

(۶۱۸۷) حضرت ہیثم بن شہاب نے ایک آدمی کو دیکھا جو چارزانو بیٹھ کر نماز پڑھ رہا تھا۔ انہوں نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا لیکن اس نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرت ہیثم نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے

سنا ہے کہ آگ پر گرم کئے ہوئے پتھروں پر بیٹھوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چار زانو بیٹھ کر نماز پڑھوں۔

(٦١٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ التَّرَبُّعِ فِي الصَّلاَةِ ؟ فَكَأَنَّهُ كَرِهَهُ . قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ : كَرِهَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(۶۱۸۸) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے چار زانو بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اسے مکروہ سمجھتے تھے۔

(٦١٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُصَلِّيَ مُتَرَبِّعًا ، وَقَالَ : اجْلِسْ غَيْرَ جِلْسَتِكَ لِلْحَدِيثِ.

(۶۱۸۹) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے نماز میں چار زانو بیٹھنے کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ نماز میں ایسے نہ بیٹھو جیسے بات چیت کرنے کے لئے بیٹھتے ہو۔

(٦١٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَجْلِسَ فِي الصَّلاَةِ جِلْسَةَ الرَّجُلِ يُحَدِّثُ أَصْحَابَهُ.

(۶۱۹۰) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی نماز میں اس طرح بیٹھے جیسے لوگوں سے بات چیت کرنے کے لئے بیٹھتا ہے۔

(٦١٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ الصَّنْعَانِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ مُتَرَبِّعًا فِي آخِرِ صَلاَتِهِ ، حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الآخِرَةِ ، فَلَمَّا صَلَّى ، قُلْتُ لَهُ ؟ فَقَالَ : إِنِّي أَشْتَكِي رِجْلِي.

(۶۱۹۱) حضرت مغیرہ بن حکیم صنعانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ نماز کے آخر میں آخری سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد چار زانو بیٹھے۔ جب انہوں نے نماز پڑھ لی تو میں نے اس بارے میں ان سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے پاؤں میں تکلیف ہے۔

(٦١٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى مُتَرَبِّعًا مِنْ وَجَعٍ.

(۶۱۹۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے درد کی وجہ سے چار زانو بیٹھ کر نماز ادا کی۔

(٦١٩٣) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَتَرَبَّعَ الرَّجُلُ فِي صَلاَتِهِ حَتَّى يَتَشَهَّدَ.

(۶۱۹۳) حضرت محمد اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ آدمی تشہد پڑھنے سے پہلے نماز میں چار زانو ہو کر بیٹھے۔

(٦١٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ نُبِّئْتُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى مُتَرَبِّعًا ، وَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا أَفْعَلُهُ مِنْ وَجَعٍ.

(۶۱۹۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے چار زانو بیٹھ کر نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ سنت نہیں ہے۔ میں

نے درد کی وجہ سے یوں نماز پڑھی ہے۔

(۶۱۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ التَّرَبُّعَ ، وَقَالَ : جِلْسَةُ مَمْلَكَةٍ.

(۶۱۹۵) حضرت طاوس نے چار زانو بیٹھ کر نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ بادشاہوں کا بیٹھنا ہے۔

(٤٨٧) مَنْ قَالَ إِذَا صَلَّى وَهُوَ جَالِسٌ جَعَلَ قِيَامَهُ مُتَرَبِّعًا

جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھے وہ اپنے قیام کو چار زانو بنالے

(۶۱۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا صَلَّى قَاعِدًا جَعَلَ قِيَامَهُ مُتَرَبِّعًا.

(۶۱۹۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھے وہ اپنے قیام کو چار زانو بنالے۔

(۶۱۹۷) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَزِيعٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى سَالِمٍ وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا ، فَإِذَا كَانَ الْجُلُوسُ جَثَا لِرُكْبَتَيْهِ ، وَإِذَا كَانَ الْقِيَامُ تَرَبَّعَ.

(۶۱۹۷) سلیمان بن بزیع فرماتے ہیں کہ میں حضرت سالم کے پاس حاضر ہوا وہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ جب ان کو بیٹھنا ہوتا تو گھٹنوں کو زمین پر رکھ دیتے اور جب قیام کرنا ہوتا تو چار زانو بیٹھ جاتے۔

(۶۱۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : قَالَ سُفْيَانُ : إِذَا صَلَّى جَالِسًا جَعَلَ قِيَامَهُ مُتَرَبِّعًا ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَكَعَ وَهُوَ مُتَرَبِّعٌ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ ثَنَى رِجْلَهُ.

(۶۱۹۸) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہے تو قیام کو چار زانو بنائے۔ جب رکوع کرنا چاہے تو چار زانو رکوع کرے اور جب سجدہ کرنا چاہے تو ٹانگ کو موڑے گا۔

(٤٨٨) مَنْ قَالَ إِذَا صَلَّى مُتَرَبِّعًا فَلْيَثْنِ رِجْلَهُ

جو آدمی چار زانو بیٹھ کر نماز پڑھے تو وہ سجدے اور رکوع میں اپنی ٹانگ کو موڑے گا

(۶۱۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِذَا صَلَّى مُتَرَبِّعًا ، قَالَ مِسْعَرٌ : أَوْ كَمَا قَالَ ، يَجْلِسُ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ ، أَوْ يَسْجُدَ ثَنَى رِجْلَهُ.

(۶۱۹۹) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص چار زانو بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو تو وہ رکوع اور سجدے میں ٹانگ کو موڑے گا۔

(۶۲۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ ثَنَى رِجْلَهُ.

(۶۲۰۰) حضرت ہشام کہتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین نے چار زانو بیٹھ کر نماز پڑھی جب وہ رکوع کرنے لگتے تو ٹانگ کو موڑ

لیتے تھے۔

(٦٢٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنْ أَبِي حَفْصٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَنَسًا يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ ثَنَى رِجْلَهُ.

(۶۲۰۱) ابوحفص کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے بیٹھ کر نماز پڑھی، جب وہ رکوع کرنے لگتے تو ٹانگ کو موڑ لیتے تھے۔

(٤٨٩) إذَا جَاءَ وَقَدْ تَمَّ الصَّفُّ

جب کوئی آدمی نماز کے لئے آئے اور صف مکمل ہو چکی ہو تو وہ کیا کرے؟

(٦٢٠٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ تَمَّ الصَّفُّ ، قَالَ إِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ دَخَلَ ، وَإِلاَّ أَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَأَقَامَهُ مَعَهُ ، وَلَمْ يَقُمْ وَحْدَهُ.

(۶۲۰۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی نماز کے لئے مسجد میں آئے اور صف پوری ہو چکی ہو تو اگر وہ صف میں داخل ہونے کی طاقت رکھتا ہو تو صف میں داخل ہو جائے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایک آدمی کو پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑا کرے۔ اکیلا کھڑا نہ ہو۔

(٦٢٠٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :أَجِيءُ إِلَى الصَّفِّ وَقَدِ امْتَلأَ ؟ قَالَ :مُرْ رَجُلاً ، فَأَقِمْهُ مَعَك ، فَإِنْ صَلَّيْتَ وَحْدَك فَأَعِدْ.

(۶۲۰۳) حضرت عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ اگر میں نماز کے لئے آؤں اور صف مکمل ہو چکی ہو تو میں کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی کو اپنے ساتھ کھڑا کرو۔ اگر اکیلے نماز پڑھو تو نماز کا اعادہ کرو۔

(٤٩٠) فِي الرَّجُلِ يَؤُمُّ النِّسَاءَ

کیا آدمی صرف عورتوں کی امامت کرا سکتا ہے

(٦٢٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ نِسَائَهُ فِي الْمَكْتُوبَةِ ، لَيْسَ مَعَهُنَّ رَجُلٌ.

(۶۲۰۴) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت عروہ عورتوں کو فرض نماز کی امامت کرایا کرتے تھے اور ان کے ساتھ کوئی مرد نہ ہوتا تھا۔

(٦٢٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :جَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّاسِ قَارِئِينَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ أُبَيٌّ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، وَابْنُ أَبِي حَثْمَةَ يُصَلِّي بِالنِّسَاءِ.

(۶۲۰۵) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کے لئے قاریوں کو مقرر فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابی لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے اور حضرت ابن ابی حثمہ عورتوں کو۔

(٦٢٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ غَالِبِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْحَيِّ فِي زَمَنِ الْحَجَّاجِ ، وَمَا خَلْفِي إِلاَّ امْرَأَةٌ.

(۶۲۰۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں حجاج کے زمانے میں اپنے محلے میں نماز پڑھاتا تھا اور میرے پیچھے صرف ایک عورت ہوتی تھی۔

(٦٢٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ، وَعَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ يَؤُمُّ النِّسَاءَ ، لَيْسَ مَعَهُنَّ رَجُلٌ ؟ فَقَالاَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۶۲۰۷) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی اور حضرت عطاء سے سوال کیا کہ کیا آدمی عورتوں کو نماز پڑھا سکتا ہے جن کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو؟ دونوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٢٠٨) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَرْفَجَةُ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَأْمُرُ النَّاسَ بِقِيَامِ رَمَضَانَ ، وَكَانَ يَجْعَلُ لِلرِّجَالِ إِمَامًا ، وَلِلنِّسَاءِ إِمَامًا . قَالَ عَرْفَجَةُ : فَأَمَرَنِي عَلِيٌّ ، فَكُنْتُ إِمَامَ النِّسَاءِ.

(۶۲۰۸) حضرت عرفجہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو رمضان کے قیام کا حکم دیا کرتے تھے۔ وہ مردوں کے لئے الگ اور عورتوں کے لئے الگ امام مقرر کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے عورتوں کا امام مقرر کیا تھا۔

(٦٢٠٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَؤُمُّ النِّسْوَةَ فِي رَمَضَانَ ؟ قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا إِذَا كَانَ الرَّجُلُ لاَ بَأْسَ بِهِ ، قَالَ : ، وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَخْرُجُ فَتَفُوتُهُ الصَّلاَةُ فِي جَمَاعَةٍ ، فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ ، فَيَجْمَعُهُمْ فَيُصَلِّي بِهِمْ.

(۶۲۰۹) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ آدمی رمضان میں کیا صرف عورتوں کو نماز پڑھا سکتا ہے؟ حضرت حسن نے فرمایا کہ اگر اس آدمی میں کوئی خرابی نہ ہو تو اس عمل میں کوئی خرابی نہیں۔ وہ فرماتے تھے کہ اگر کسی آدمی کی جماعت کی نماز چھوٹ جائے تو وہ گھر آ کر گھر کی خواتین کو نماز پڑھا سکتا ہے۔

(٦٢١٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُطَهَّرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا مِجْلَزٍ وَلَهُ مَسْجِدٌ فِي دَارِهِ ، فَرُبَّمَا جَمَعَ بِأَهْلِهِ وَغِلْمَانِهِ.

(۶۲۱۰) حضرت مطہر بن جویریہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابومجلز کے گھر میں ایک مسجد تھی وہ اس میں اپنے گھر والوں اور غلاموں کو جمع کرتے تھے۔

(۴۹۱) فِی الرَّجُلِ وَالْمَرْأَۃِ یُصَلِّی ، وَبَیْنَہُ وَبَیْنَ الإِمَامِ حَائِطٌ

اگر آدمی کے پیچھے کوئی عورت نماز پڑھ رہی ہو لیکن امام کے اور اس کے درمیان دیوار ہو تو کیا حکم ہے؟

(۶۲۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ نُعَیْمٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا کَانَ بَیْنَہُ وَبَیْنَ الإِمَامِ طَرِیقٌ ، أَوْ نَہْرٌ ، أَوْ حَائِطٌ فَلَیْسَ مَعَہُ.

(۶۲۱۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر امام اور مقتدی کے درمیان راستہ، دریا یا دیوار ہو تو وہ اس کے ساتھ نہیں۔

(۶۲۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَہْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ؛ أَنَّہُ کَانَ یَکْرَہُ أَنْ یُصَلِّیَ بِصَلاَۃِ الإِمَامِ إِذَا کَانَ بَیْنَہُمَا طَرِیقٌ ، أَوْ نِسَاءٌ.

(۶۲۱۲) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ خیال فرماتے ہیں کہ کوئی شخص امام کے پیچھے اس طرح نماز پڑھے کہ دونوں کے درمیان راستہ یا عورتیں ہوں۔

(۶۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَہْدِیٍّ ، عَنْ إِسْرَائِیلَ ، عَنْ عِیسَی بْنِ أَبِی عَزَّۃَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : سَأَلْتُہُ عَنِ الْمَرْأَۃِ تَأْتَمُّ بِالإِمَامِ ، وَبَیْنَہُمَا طَرِیقٌ ؟ فَقَالَ : لَیْسَ ذَلِکَ لَہَا.

(۶۲۱۳) حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے پوچھا کہ کیا عورت ایسے امام کی اقتداء کرسکتی ہے جس کے اور اس عورت کے درمیان راستہ ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ درست نہیں۔

(۴۹۲) مَنْ کَانَ یُرَخِّصُ فِی ذَلِکَ

جن حضرات نے اس کی رخصت دی ہے

(۶۲۱۴) حَدَّثَنَا ہُشَیْمٌ ، عَنْ حُمَیْدٍ ، قَالَ : کَانَ أَنَسٌ یُجَمِّعُ مَعَ الإِمَامِ ، وَہُوَ فِی دَارِ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ ، بَیْتٌ مُشْرِفٌ عَلَی الْمَسْجِدِ ، لَہُ بَابٌ إِلَی الْمَسْجِدِ ، فَکَانَ یُجَمِّعُ فِیہِ وَیَأْتَمُّ بِالإِمَامِ.

(۶۲۱۴) حضرت حمید فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ امام کے ساتھ نافع بن عبد الحارث کے مکان میں جمعہ پڑھا کرتے تھے۔ وہ گھر مسجد سے تھوڑا بلند تھا اور اس کا ایک دروازہ مسجد میں کھلتا تھا۔ وہ اس گھر میں جمعہ پڑھتے اور امام کی اقتداء کیا کرتے تھے۔

(۶۲۱۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَی التَّوْأَمَۃِ ، قَالَ : صَلَّیْتُ مَعَ أَبِی ہُرَیْرَۃَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ بِصَلاَۃِ الإِمَامِ ، وَہُوَ أَسْفَلُ.

(۶۲۱۵) حضرت صالح مولی التوأمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کے اوپر امام کی اقتداء میں نماز پڑھی، حالانکہ امام نیچے تھا۔

(٦٢١٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تُصَلِّي وَبَيْنَهَا وَبَيْنَ الإِمَامِ حَائِطٌ ، قَالَ :إِذَا كَانَتْ تَسْمَعُ التَّكْبِيرَ أَجْزَأَهَا ذَلِكَ.

(۶۲۱۶) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ اگر عورت امام کے پیچھے اس طرح نماز پڑھے کہ دونوں کے درمیان دیوار ہو تو اگر وہ اس کی تکبیرات سن رہی ہو تو یہ اقتداء جائز ہے۔

(٦٢١٧) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُصَلِّي فَوْقَ ظَهْرِ الْمَسْجِدِ صَلاَةَ الْمَغْرِبِ ، وَمَعَهُ رَجُلٌ آخَرَ ، يَعْنِي وَيَأْتَمُّ بِالإِمَامِ.

(۶۲۱۷) حضرت سعید بن مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو دیکھا انہوں نے مسجد کے اوپر مغرب کی نماز پڑھی۔ ان کے ساتھ ایک آدمی اور بھی تھا اور وہ امام کی اقتداء کر رہے تھے۔

(٦٢١٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : كَانَ إِلَى جَنْبِ مَسْجِدِنَا سَطْحٌ ، عَنْ يَمِينِ الْمَسْجِدِ ، أَسْفَلُ مِنَ الإِمَامِ ، فَكَانَ قَوْمٌ هَارِبِينَ فِي إِمَارَةِ الْحَجَّاجِ ، وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ حَائِطٌ طَوِيلٌ ، يُصَلُّونَ عَلَى ذَلِكَ السَّطْحِ ، وَيَأْتَمُّونَ بِالإِمَامِ ، فَذَكَرْتُهُ لإِبْرَاهِيمَ ، فَرَآهُ حَسَنًا.

(۶۲۱۸) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ ہماری مسجد کے دائیں طرف امام سے نیچے ایک چھت تھی۔ حجاج کی امارت کے دنوں میں کچھ روپوش لوگ اس چھت پر نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور امام کی اقتداء کرتے تھے، حالانکہ ان کے اور امام کے درمیان دیوار تھی۔ میں نے اس بات کا حضرت ابراہیم سے ذکر کیا تو انہوں نے اسے اچھا خیال فرمایا۔

(٦٢١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ ، يُصَلِّي بِصَلاَةِ الإِمَامِ فِي رَمَضَانَ ؟ فَقَالَ :لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيِ الإِمَامِ.

(۶۲۱۹) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی رمضان میں کمرے کی چھت پر کھڑے ہو کر امام کی اقتداء کرے تو اس میں کوئی حرج تو نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، البتہ اسے امام سے آگے نہیں بڑھنا چاہئے۔

(٦٢٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ؛ أَنَّ عُرْوَةَ كَانَ يُصَلِّي بِصَلاَةِ الإِمَامِ ، وَهُوَ فِي دَارِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ، وَبَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ طَرِيقٌ.

(۶۲۲۰) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ حمید بن عبدالرحمن بن حارث کے گھر میں امام کی اقتداء کرتے ہوئے نماز پڑھا کرتے تھے، حالانکہ ان کے اور مسجد کے درمیان راستہ تھا۔

(٤٩٣) فِي الْمُؤَذِّنِ يُصَلِّي فِي الْمِئْذَنَةِ

کیا موذن اذان کے منارے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟

(٦٢٢١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْمُؤَذِّنِ يُقِيمُ فِي الْمِئْذَنَةِ ، وَيُصَلِّي بِصَلاَةِ الإِمَامِ ؟ قَالَ : يُجْزِئُهُ.

(۶۲۲۱) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ کیا موذن مئذنہ میں اقامت کہہ کر وہیں امام کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا جائز ہے۔

(٦٢٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ صَلاَةِ الْمُؤَذِّنِينَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصَلاَةِ الإِمَامِ وَهُوَ أَسْفَلُ ؟ قَالَ : يُجْزِئُهُمْ.

(۶۲۲۲) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ موذنین جمعہ کے دن مسجد کے اوپر امام کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ جائز ہے۔

(٦٢٢٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْمُؤَذِّنِ يُصَلِّي فِي صَوْمَعَتِهِ ، وَيَأْتَمُّ بِالإِمَامِ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۶۲۲۳) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ کیا موذن اذان کے منارہ میں نماز پڑھتے ہوئے امام کی اقتداء کرسکتا ہے؟ انہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا۔

(٤٩٤) الْمَرْأَةُ فِي كَمْ ثَوْبٍ تُصَلِّي

عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے گی؟

(٦٢٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ.

(۶۲۲۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت تین کپڑوں میں نماز پڑھے گی۔

(٦٢٢٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : سُئِلَتْ عَائِشَةُ : فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ ؟ فَقَالَتْ : ائْتِ عَلِيًّا فَاسْأَلْهُ ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيَّ ، فَأَتَى عَلِيًّا فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : فِي دِرْعٍ سَابِغٍ وَخِمَارٍ ، فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَأَخْبَرَهَا ، فَقَالَتْ : صَدَقَ.

(۶۲۲۵) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے گی؟ انہوں نے

فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے سوال کرو پھر میرے پاس آؤ۔ وہ سائل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ مکمل ڈھانپنے والی قمیص اور ایک دوپٹے میں نماز پڑھے گی۔ سائل نے جا کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ٹھیک کہتے ہیں۔

(٦٢٢٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ عُبَيدِ اللهِ الْخَوْلاَنِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصَلِّي فِي دِرْعٍ وَاحِدٍ فَضْلاً ، وَقَدْ وَضَعَتْ بَعْضَ كُمِّهَا عَلَى رَأْسِهَا . قَالَ : وَكَانَ عُبَيْدُ اللهِ يَتِيمًا فِي حِجْرِهَا.

(۶۲۲۶) حضرت عبید اللہ خولانی فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو ایک ایسی بڑی قمیص میں نماز پڑھتے دیکھا جو ساری کی ساری ان پر لپٹی ہوئی تھی اور انہوں نے آستین کے کچھ حصے کو اپنے سر پر رکھا ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبید اللہ خولانی ایک یتیم بچے کی حیثیت سے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی کفالت میں تھے۔

(٦٢٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلاَنِيِّ ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهَا صَلَّتْ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ.

(۶۲۲۷) حضرت عبید اللہ خولانی فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک بڑی قمیص اور ایک چادر میں نماز ادا فرمائی۔

(٦٢٢٨) أَخْبَرَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَتْنِي أُمِّي ؛ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِي أَيِّ شَيْءٍ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ ؟ فَقَالَتْ : تُصَلِّي فِي دِرْعٍ سَابِغٍ ، يُغَطِّي قَدَمَيْهَا وَالْخِمَارِ.

(۶۲۲۸) حضرت محمد بن زید کہتے ہیں کہ میری والدہ نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ عورت کس چیز میں نماز پڑھے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مکمل ڈھانپنے والی چادر میں جو اس کے پاؤں کو بھی ڈھانپ دے اور ایک دوپٹے میں۔

(٦٢٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بن مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي الدِّرْعِ السَّابِغِ وَالْخِمَارِ.

(۶۲۲۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عورت ایک مکمل ڈھانپنے والی چادر اور ایک اوڑھنی میں نماز پڑھے گی۔

(٦٢٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أُمِّ ثَوْرٍ ، عَنْ زَوْجِهَا بِشْرٍ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ : فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ ؟ فَقَالَ : فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ.

(۶۲۳۰) حضرت بشر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک قمیص اور ایک چادر میں۔

(٦٢٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ ، فَلْتُصَلِّ فِي ثِيَابِهَا كُلِّهَا ؛ الدِّرْعُ ، وَالْخِمَارُ ، وَالْمِلْحَفَةُ.

(۶۲۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے پورے کپڑوں میں نماز پڑھے گی یعنی قمیص، چادر اور اوڑھنی۔

(٦٢٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي الدِّرْعِ وَالْخِمَارِ وَالْحَقْوِ. قَالَ أَشْعَثُ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، مِثْلَهُ ، فَقُلْتُ لَهُ : مَا هَذِهِ الْخُمُرُ ؟ فَقَالَ : الْخِمَارُ مَا خَمَّرَ ، وَكَانَتِ الأَنْصَارُ تُسَمِّي الإِزَارَ الْحَقْوَ.

(۶۲۳۲) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ نے فرمایا کہ عورت قمیص، چادر اور "حقو" میں نماز پڑھے گی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اشعث سے پوچھا کہ یہ چادریں کیا ہیں؟ انہوں نے فرمایا جو جسم کو ڈھانپ دے وہ چادر ہے۔ میں نے پوچھا یہ "حقو" کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ انصار ازار کو حقو کہا کرتے تھے۔

(٦٢٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ.

(۶۲۳۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ عورت تین کپڑوں میں نماز پڑھے گی۔

(٦٢٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْأَةُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ ؛ فِي الدِّرْعِ ، وَالْخِمَارِ ، وَالْحَقْوِ.

(۶۲۳۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ عورت کے لئے تین کپڑوں میں نماز پڑھنا مستحب ہے ① قمیص ② چادر ③ ازار

(٦٢٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُرَخِّصُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الدِّرْعِ وَالْجِلْبَابِ.

(۶۲۳۵) حضرت ابراہیم عورت کو اس بات کی رعایت دیتے تھے کہ وہ قمیص اور چادر میں نماز پڑھ لے۔

(٦٢٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : قَالَتِ امْرَأَةٌ لأَبِي : إِنِّي امْرَأَةٌ حُبْلَى ، وَإِنَّهُ يَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمِنْطَقِ ، أَفَأُصَلِّي فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۶۲۳۶) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے میرے والد سے کہا کہ میں حاملہ عورت ہوں۔ میرے لئے نطاق (کمر پر باندھا جانے والا ایک بیلٹ) میں نماز پڑھنا مشکل ہے، تو کیا میں قمیص اور چادر میں نماز پڑھ سکتی ہوں؟ انہوں نے کہا ہاں، پڑھ سکتی ہو۔

(٦٢٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ حَصِيفٍ.

(۶۲۳۷) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ عورت ایک قمیص دوپٹے اور بنی ہوئی چادر میں نماز پڑھے گی۔

(٦٢٣٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ صَفِيقٍ ، وَخِمَارٍ صَفِيقٍ.

(۶۲۳۸) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ عورت ایک موٹی قمیص اور موٹی چادر میں نماز پڑھے گی۔

(٦٢٣٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ.

(۶۲۳۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ عورت ایک قمیص اور ایک چادر میں نماز پڑھے گی۔

(۶۲٤۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، فَقَالَ : فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ ، وَسَأَلْتُ حَمَّادًا ، فَقَالَ : تُصَلِّي فِي دِرْعٍ ، وَمِلْحَفَةٍ تُغَطِّي رَأْسَهَا.

(۶۲۴۰) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت حکم سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک قمیص اور ایک چادر میں نماز پڑھے گی۔ حضرت حماد سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک قمیص اور ایک اوڑھنی میں جس سے سر کو ڈھانپ لے نماز پڑھے گی۔

(۶۲٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعَةِ أَثْوَابٍ.

(۶۲۴۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ عورت چار کپڑوں سے کم میں نماز نہیں پڑھے گی۔

(۶۲٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُعَاذَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا قَامَتْ تُصَلِّي فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ ، فَأَتَتْهَا الأَمَةُ ، فَأَلْقَتْ عَلَيْهَا ثَوْبًا.

(۶۲۴۲) حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک قمیص اور ایک چادر میں نماز پڑھ رہی تھیں کہ ان کی باندی نے آکر ان پر ایک اور کپڑا ڈال دیا۔

(٤۹۵) فِي الْمَرْأَةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا إِلاَّ ثَوْبٌ

اگر عورت کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو وہ کیا کرے؟

(۶۲٤۳) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابن عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : تَتَّزِرُ بِهِ.

(۶۲۴۳) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ وہ اسے بطور ازار کے استعمال کرے۔

(۶۲٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُجَاهِدًا ، وَعَطَاءً عَنِ الْمَرْأَةِ تَحْضُرُهَا الصَّلاَة ، وَلَيْسَ لَهَا إِلاَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ ؟ قَالاَ : تَتَّزِرُ بِهِ.

(۶۲۴۴) حضرت عمر بن ذر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد اور حضرت عطاء سے سوال کیا کہ اگر نماز کا وقت آجائے اور عورت کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو وہ کیا کرے؟ دونوں نے فرمایا کہ وہ اسے بطور ازار کے استعمال کرے۔

(۶۲٤۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْمَرْأَةِ لاَ يَكُونُ لَهَا إِلاَّ الثَّوْبُ الْوَاحِدُ؟ قَالَ : تَتَّزِرُ بِهِ .

قَالَ وَكِيعٌ : يَعْنِي إِذَا كَانَ صَغِيرًا.

(۶۲۴۵) حضرت عمرو بن ذر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ اگر عورت کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو وہ کیسے نماز پڑھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے بطور ازار کے استعمال کرے۔ حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ کپڑا چھوٹا ہو۔

(٤٩٦) فِي الصَّلاَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم

(٦٢٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّهُ أَمَّهُمْ فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ.

(۶۲۴۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت جابر نے انہیں ایک کپڑے میں نماز پڑھائی۔

(٦٢٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ صَمْعَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ ، إِذَا كَانَ صَفِيقًا.

(۶۲۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر قمیص کھلی اور مکمل ہو تو ایک قمیص میں نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٢٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ صَلَّى فِي قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ غَيْرُهُ.

(۶۲۴۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قمیص میں نماز پڑھائی، اس وقت ان پر اس کے سوا کچھ نہ تھا۔

(٦٢٤٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : وَسَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ وَسُئِلَ عَنِ الصَّلاَةِ فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ . وَفِي الرَّيْطَةِ ؟ إِذَا تَوَشَّحْتَ بِهَا فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۶۲۴۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے ایک قمیص میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ پھر ان سے ریطہ (نرم اور باریک کپڑا) میں نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر کپڑے کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر ڈال لے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

(٦٢٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّلاَةِ فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ ؟ فَقَالَ : رُبَّ رَجُلٍ لَيْسَ لَهُ إِلاَّ قَمِيصٌ.

(۶۲۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک قمیص میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ بہت سے لوگوں کے پاس ایک ہی قمیص ہوتی ہے۔

(٦٢٥١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ إِذَا كَانَ صَفِيقًا.

(۶۲۵۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر قمیص کھلی ہو تو اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

(٦٢٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَمَّنَا مُعَاوِيَةُ فِي قَمِيصٍ.

(۶۲۵۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک قمیص میں نماز پڑھائی۔

(٦٢٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ صَلَّى فِي قَمِيصٍ.

(۶۲۵۳) حضرت سعد بن عبیدہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمن نے ایک قمیص میں نماز پڑھی۔

(۶۲۵٤) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، قَالَ: بَعَثْتُ غُلاَمًا لِي كَاتِبًا حَاسِبًا إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، يَسْأَلُهُ عَنِ الصَّلاَةِ فِي قَمِيصٍ لَيْسَ تَحْتَهُ إِزَارٌ؟ قَالَ: لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ إِذَا لَمْ يَشِفَّ عَنْهُ.

(۶۲۵۴) حضرت سعید بن ابی ہند فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا ایک مکاتب غلام حضرت سعید بن میّب کے پاس بھیجا تا کہ ان سے سوال کرے کہ بغیر ازار کے قمیص میں نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر جسم جھلک نہ رہا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۶۲۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالصَّلاَةِ فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ حَصِيفًا.

(۶۲۵۵) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اگر قمیص موٹی ہو تو قمیص میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

(۶۲۵٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ الْهُذَيْلِ بْنِ بِلاَلٍ الْفَزَارِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عُثْمَانَ الأَحْمَرِيُّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلْقَمَةَ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ صَفِيقٍ قَصِيرٍ.

(۶۲۵۶) حضرت زیاد بن عثمان احمری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ کو ایک موٹی اور قصیر قمیص میں نماز پڑھتے دیکھا۔

(۶۲۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ إِذَا كَانَ صَفِيقًا.

(۶۲۵۷) حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ اگر قمیص موٹی ہو تو صرف قمیص میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

(۶۲۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ إِذَا كَانَ صَفِيقًا.

(۶۲۵۸) حضرت فضیل بن عمرو فرماتے ہیں کہ اگر قمیص موٹی ہو تو صرف قمیص میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

(۶۲۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : أَمَّنَا الْحَكَمُ فِي قَمِيصٍ غَلِيظٍ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ إِذَا كَانَ صَفِيقًا.

(۶۲۵۹) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم نے ہمیں صرف قمیص میں نماز پڑھائی اور فرمایا کہ اگر قمیص موٹی ہو تو صرف قمیص میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

(۶۲٦۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ ، لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ.

(۶۲۶۰) حضرت محمد بن عبدالرحمن بن نوفل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ بن زبیر کو صرف قمیص میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۶۲۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي جُبَّةٍ وَحْدَهَا ، أَوْ قَمِيصٍ صَفِيقٍ ، يُوَارِي عَوْرَتَهُ ، لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۶۲۶۱) حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ کیا صرف جبے یا صرف ایسی موٹی قمیص جو ستر کو ڈھانپ دے، ان میں نماز پڑھنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۶۲۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي مُلَيْكَةُ بِنْتُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّ أَبَاهَا كَانَ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ تَطَوُّعًا بِاللَّيْلِ.

(۶۲۶۲) حضرت ملیکہ بنت ابی عبد الرحمن فرماتی ہیں کہ ان کے والد صرف قمیص میں رات کے وقت نفل پڑھا کرتے تھے۔

(۴۹۷) الصَّلاَةُ فِي الْجُبَّةِ وَالْمُسْتُقَةِ

چوغے اور لمبی آستینوں والے جبے میں نماز کا حکم

(۶۲۶۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ سَعْدًا صَلَّى بِالنَّاسِ فِي مُسْتُقَةٍ.

(۶۲۶۳) حضرت سعد نے لوگوں کو لمبی آستینوں والے جبے میں نماز پڑھائی۔

(۶۲۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ صَمْعَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِي الْجُبَّةِ الْوَاحِدَةِ.

(۶۲۶۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صرف جبے میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

(۶۲۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الصَّلاَةِ فِي الْجُبَّةِ ؟ قَالَ : وَفِي الْقَمِيصِ إِذَا كَانَ صَفِيقًا.

(۶۲۶۵) حضرت علی بن زید بن جدعان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے جبے میں نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں بھی اور موٹی قمیص میں بھی نماز جائز ہے۔

(۶۲۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُصَلِّي فِي جُبَّةٍ طَيَالِسَةٍ ، لَيْسَ عَلَيْهِ إِزَارٌ.

(۶۲۶۶) حضرت عمر بن عبد العزیز نے ایک جبے میں نماز ادا فرمائی اس وقت ان پر اس کے سوا کچھ نہ تھا۔

(۶۲۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحِلٍّ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يُصَلِّي فِي مُسْتُقَةٍ ، لاَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْهَا.

(۶۲۶۷) حضرت محل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو لمبی آستینوں والے چوغے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے وہ اپنے ہاتھ اس سے باہر نہیں نکالتے تھے۔

(٤٩٨) الْمَرْأَةُ تُصَلِّي وَلاَ تُغَطِّي شَعْرَهَا

اگر عورت بالوں کو نہ ڈھانپے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

(٦٢٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَيُّمَا امْرَأَةٍ صَلَّتْ وَلَمْ تُغَطِّ شَعْرَهَا ، لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلاَةٌ.

(۶۲۶۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت نے نماز پڑھتے ہوئے بال نہ ڈھانپے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

(٦٢٦٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : إِذَا حَاضَتِ الْجَارِيَةُ ، لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلاَةٌ إِلاَّ بِخِمَارٍ. (ترمذی ۳۷۷۔ ابوداؤد ۶۴۱)

(۶۲۶۹) حضرت حسن سے روایت ہے کہ نبی پاک صَلَّالِلْمُعَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جب لڑکی بالغ ہو جائے تو بغیر دوپٹے کے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(٦٢٧٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ أَرْسَلَ امْرَأَةً إِلَى عَائِشَةَ ، فَرَأَتْ جَارِيَةً لَهَا جُمَّةٌ ، فَقَالَتْ : لَوِ اسْتَتَرَتْ هَذِهِ كَانَ أَخْيَرَ ، فَقَالَتْ : إِنَّهَا لَمْ تَحِضْ ، وَلاَ بَدَا بَعْدُ الْحَيْضُ.

(۶۲۷۰) حضرت قابوس کے والد فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک عورت کو حضرت عائشہ ؓ کے پاس بھیجا، اس نے حضرت عائشہ ؓ کے یہاں ایک لڑکی دیکھی جس کے بال نظر آرہے تھے۔ اس عورت نے اس لڑکی کے بارے میں کہا کہ یہ اگر بالوں کو چھپالیتی تو اچھا ہوتا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ یہ ابھی تک بالغ نہیں ہوئی اور ابھی تک اس کا حیض ظاہر نہیں ہوا۔

(٦٢٧١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي فَتَاةٌ ، فَأَلْقَى إِلَيَّ حِقْوَهُ ، فَقَالَ : شُقِّيهِ بَيْنَ هَذِهِ الْفَتَاةِ وَبَيْنَ الَّتِي عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ ، فَإِنِّي لاَ أُرَاهُمَا إِلاَّ قَدْ حَاضَتَا. (ابوداؤد ۶۴۲۔ احمد ۶/ ۲۳۸)

(۶۲۷۱) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صَلَّالِلْمُعَلَيْهِ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف لائے تو میرے پاس ایک لڑکی بیٹھی تھی۔ آپ نے ایک کپڑا مجھے دیا کہ اسے پھاڑ کر اس لڑکی کو اور ام سلمہ ؓ کے پاس موجود لڑکی کو دے دوں، میرے خیال میں یہ دونوں بالغ ہو چکی ہیں۔

(٦٢٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا ، فَاخْتَبَأَتْ مَوْلاَةٌ لَهُمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ ؟ فَقَالُوا : نَعَمْ ، فَشَقَّ لَهَا مِنْ عِمَامَتِهِ ، فَقَالَ : اخْتَمِرِي بِهَذَا. (ابن ماجه ۶۵۴)

(۶۲۷۲) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صَلَّالِلْمُعَلَيْهِ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف لائے تو ایک لڑکی بھاگ کر چھپ گئی،

حضور ﷺ نے استفسار فرمایا کہ کیا یہ بالغ ہوگئی ہے۔آپ کو بتایا گیا جی ہاں یہ بالغ ہوگئی ہے،آپ نے اپنے عمامے سے کپڑا پھاڑ کر اسے دیا کہ اس سے پردہ کرلو۔

(٦٢٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ مَاهَانَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :إِذَا حَاضَتِ الْجَارِيَةُ وَجَبَ عَلَيْهَا مَا وَجَبَ عَلَى أُمِّهَا مِنَ التَّسَتُّرِ.

(۶۲۷۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب لڑکی بالغ ہوجائے تو اس پر اتنا ہی پردہ ضروری ہے جتنا کہ اس کی ماں پر ضروری ہے۔

(٦٢٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مَرْزُوقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ :مَتَى تُكْتَبُ عَلَى الْجَارِيَةِ الصَّلاَةُ ؟ فَقَالَ :إِذَا حَاضَتْ.

(۶۲۷۴) مرزوق بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا کہ لڑکی پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب اسے حیض آجائے۔

(٦٢٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا حَاضَتِ الْجَارِيَةُ وَجَبَ عَلَيْهَا مَا وَجَبَ عَلَى أُمِّهَا مِنَ التَّسَتُّرِ.

(۶۲۷۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب لڑکی کو حیض آجائے تو اس پر پردہ اتنا ہی واجب ہے جتنا کہ اس کی ماں پر۔

(٦٢٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا رَبِيعٌ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:إِذَا حَاضَتِ الْجَارِيَةُ لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلاَةٌ إِلاَّ بِخِمَارٍ.

(۶۲۷۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب لڑکی بالغ ہوجائے تو بغیر دوپٹے کے اس کی نماز نہیں ہوگی۔

(٦٢٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِذَا حَاضَتِ الْجَارِيَةُ لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلاَةٌ إِلاَّ بِخِمَارٍ.

(۶۲۷۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب لڑکی بالغ ہوجائے تو بغیر دوپٹے کے اس کی نماز نہیں ہوگی۔

(٦٢٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مَاهَانَ أَبِي سَالِمٍ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :إِذَا احْتَلَمَتِ الْجَارِيَةُ وَجَبَ عَلَيْهَا مَا وَجَبَ عَلَى أُمِّهَا . يَعْنِي مِنَ التَّسَتُّرِ.

(۶۲۷۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب لڑکی بالغ ہوجائے تو اس پر پردہ اتنا ہی واجب ہے جتنا کہ اس کی ماں پر۔

(٦٢٧٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ صَفِيَّةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ يَقْبَلُ اللَّهُ صَلاَةَ حَائِضٍ إِلاَّ بِخِمَارٍ.

(۶۲۷۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بالغ لڑکی کی نماز بغیر دوپٹے کے قبول نہیں ہوتی۔

(٦٢٨٠) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا بَلَغَتِ الْمَرْأَةُ الْحَيْضَ ، وَلَمْ تُغَطِّ أُذُنَيْهَا وَرَأْسَهَا ،

تُقْبَلُ لَهَا صَلاَةٌ.

(۶۲۸۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر لڑکی بالغ ہونے کے بعد اپنے کانوں اور سر کو نہ ڈھکے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(۴۹۹) فِي الأَمَةِ تُصَلِّي بِغَيْرِ خِمَارٍ

کیا باندی بغیر دوپٹے کے نماز پڑھ سکتی ہے؟

(۶۲۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :تُصَلِّي كَمَا تَخْرُجُ.

(۶۲۸۱) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ باندی اسی طرح نماز پڑھے گی جس طرح باہر نکلتی ہے۔

(۶۲۸۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ عَلِيًّا ، وَشُرَيْحًا كَانَا يَقُولاَنِ :تُصَلِّي الأَمَةُ كَمَا تَخْرُجُ.

(۶۲۸۲) حضرت علی اور حضرت شریح رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ باندی اسی طرح نماز پڑھے گی جس طرح باہر نکلتی ہے۔

(۶۲۸۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:تُصَلِّي أُمُّ الْوَلَدِ بِغَيْرِ خِمَارٍ، وَإِنْ كَانَتْ قَدْ بَلَغَتْ سِتِّينَ سَنَةً.

(۶۲۸۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی بغیر دوپٹے کے نماز پڑھ سکتی ہے خواہ اس کی عمر تیس سال سے زائد ہو۔

(۶۲۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الأَمَةِ خِمَارٌ ، وَإِنْ كَانَتْ عَجُوزًا.

(۶۲۸۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ باندی پر دوپٹہ لازم نہیں خواہ وہ بوڑھی ہو۔

(۶۲۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الأَمَةِ خِمَارٌ.

(۶۲۸۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ باندی پر دوپٹہ لازم نہیں۔

(۶۲۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :تُصَلِّي الأَمَةُ كَمَا تَخْرُجُ.

(۶۲۸۶) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ باندی اسی طرح نماز پڑھے گی جس طرح باہر نکلتی ہے۔

(۶۲۸۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :تُصَلِّي الأَمَةُ كَمَا تَخْرُجُ.

(۶۲۸۷) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ باندی اسی طرح نماز پڑھے گی جس طرح باہر نکلتی ہے۔

(۶۲۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :تُصَلِّي الأَمَةُ كَمَا تَخْرُجُ.

(۶۲۸۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ باندی اسی طرح نماز پڑھے گی جس طرح باہر نکلتی ہے۔

(۶۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الأَمَةِ خِمَارٌ ، وَإِنْ وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا.

(۶۲۸۹) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ باندی پر دوپٹہ لازم نہیں خواہ وہ اپنے آقا سے پیدا ہوئی ہو۔

(۶۲۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الأَمَةَ قَدْ أَلْقَتْ فَرْوَةَ رَأْسِهَا.

(۶۲۹۰) حضرت عطاء سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ باندی نے اپنے سر کی کھال کو اتار دیا ہے۔ یعنی اس پر حجاب واجب نہیں۔

(۶۲۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :رَأَى عُمَرُ أَمَةً لَنَا مُتَقَنِّعَةً ، فَضَرَبَهَا ، وَقَالَ :لاَ تَتَشَبَّهِينَ بِالْحَرَائِرِ.

(۶۲۹۱) حضرت عمر رضی اللہ نے ایک باندی کو پردہ کرتے ہوئے دیکھا تو اسے مارا اور فرمایا کہ آزاد عورتوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

(۶۲۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِنَّ الأَمَةَ قَدْ أَلْقَتْ فَرْوَةَ رَأْسِهَا مِنْ وَرَاءِ الْجِدَارِ.

(۶۲۹۲) حضرت عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ باندی نے اپنے سر کی کھال کو دیوار سے پیچھے اتار دیا ہے۔

(۶۲۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ.

(۶۲۹۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۶۲۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :رَأَى عُمَرُ جَارِيَةً مُتَقَنِّعَةً فَضَرَبَهَا ، وَقَالَ :لاَ تَشَبَّهِينَ بِالْحَرَائِرِ.

(۶۲۹۴) حضرت عمر رضی اللہ نے ایک باندی کو پردہ کرتے ہوئے دیکھا تو اسے مارا اور فرمایا کہ آزاد عورتوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

(۶۲۹۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :دَخَلَتْ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمَةٌ ، قَدْ كَانَ يَعْرِفُهَا لِبَعْضِ الْمُهَاجِرِينَ ، أَوِ الأَنْصَارِ وَعَلَيْهَا جِلْبَابٌ ، مُتَقَنِّعَةٌ بِهِ ، فَسَأَلَهَا : عَتَقْتِ ؟ قَالَتْ :لاَ ، قَالَ :فَمَا بَالُ الْجِلْبَابِ ؟ ضَعِيهِ عَنْ رَأْسِكِ ، إِنَّمَا الْجِلْبَابُ عَلَى الْحَرَائِرِ مِنْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَتَلَكَّأَتْ فَقَامَ إِلَيْهَا بِالدِّرَّةِ ، فَضَرَبَ بِهَا رَأْسَهَا حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْ رَأْسِهَا.

(۶۲۹۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ کے پاس ایک باندی آئی، وہ اسے کسی مہاجر یا انصاری کی وجہ سے جانتے تھے۔ اس پر ایک بڑی چادر تھی جس سے اس نے نقاب کر رکھا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ نے اس سے سوال کیا کہ تم آزاد ہوگئی ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ پھر یہ چادر کیوں اوڑھ رکھی ہے؟ اسے اپنے سر سے اتار دو، چادر تو آزاد مومن عورتوں کے سر پر ہوتی ہے۔ اس پر وہ باندی بہانے بنانے لگی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ نے اپنا درہ اس کے سر پر مارا اور اس کی

چادر اتار دی۔

(۶۲۹۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَأَلَهُ أَبُو هُبَيْرَةَ : كَيْفَ تُصَلِّي الأَمَةُ ؟ قَالَ :تُصَلِّي كَمَا تَخْرُجُ.

(۶۲۹۶) حضرت ابو ہبیرہ نے حضرت شعبی سے سوال کیا کہ باندی کیسے نماز پڑھے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ جس طرح وہ نکلتی ہے اسی طرح نماز پڑھے گی۔

(۶۲۹۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لاَ يَدَعُ فِي خِلاَفَتِهِ أَمَةً تَقَنَّعُ . قَالَ :وَقَالَ عُمَرُ :إِنَّمَا الْقِنَاعُ لِلْحَرَائِرِ ، لِكَيْ لاَ يُؤْذَيْنَ.

(۶۲۹۷) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں کسی باندی کو دوپٹہ نہ لینے دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ دوپٹے آزاد عورتوں کے لئے ہیں۔ تاکہ انہیں تکلیف نہ دی جائے۔

(۵۰۰) فِي الْمَسْجِدِ الْمُحْدَثِ وَالْعَتِيقِ

نئی اور پرانی مسجد کا بیان

(۶۲۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، قَالَ :قَدِمَ عَامِلٌ لِمُعَاوِيَةَ ، وَكَانَ بَعَثَهُ عَلَى الصَّدَقَاتِ ، فَنَزَلَ مَنْزِلاً ، فَإِذَا هُوَ بِمَسْجِدَيْنِ ، قَالَ :أَيُّهُمَا أَقْدَمُ ؟ فَأُخْبِرَ بِهِ ، فَأَتَى الَّذِي هُوَ أَقْدَمُهُمَا.

(۶۲۹۸) حضرت عوف فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ایک عامل جنہیں انہوں نے زکوٰۃ کی وصول یابی کے لئے مقرر فرمایا تھا آئے انہوں نے دو مسجدوں کو دیکھا اور فرمایا کہ ان میں پرانی مسجد کون سی ہے؟ انہیں بتایا گیا تو انہوں نے زیادہ پرانی مسجد میں نماز ادا کی۔

(۶۲۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ لَيْثٍ ؛ أَنَّ أَبَا وَائِلٍ فَاتَتْهُ الصَّلاَةُ فِي مَسْجِدِ كَذَا وَكَذَا ، فَصَلَّى فِي مَسْجِدِ كَذَا وَكَذَا ، وَبَيْنَهُمَا مَسَاجِدُ كَثِيرَةٌ مُحْدَثَةٌ ، لَمْ يُصَلِّ فِيهَا.

(۶۲۹۹) حضرت لیث کہتے ہیں کہ فلاں مسجد میں حضرت ابو وائل کی نماز فوت ہوگئی تو انہوں نے فلاں مسجد میں ادا کی، حالانکہ ان دونوں مسجدوں کے درمیان کئی مسجدیں ایسی تھی جو نئی بنائی گئی تھیں، انہوں نے ان مسجدوں میں نماز نہیں پڑھی۔

(۶۳۰۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُمَارَةَ الصَّيْدَلاَنِيِّ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ أَكُونُ مَعَ أَنَسٍ ، فَيَأْتِي عَلَى الْمَسْجِدِ فَيَسْمَعُ الأَذَانَ ، فَيَقُولُ :مُحْدَثٌ هَذَا ؟ فَإِذَا قَالُوا :نَعَمْ ، تَجَاوَزَهُ إِلَى غَيْرِهِ.

(۶۳۰۰) حضرت ثابت بنانی کہتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ کبھی کسی مسجد کے پاس آتا وہ اس کی اذان سنتے اور پوچھتے کہ کیا یہ نئی مسجد ہے؟ لوگ کہتے جی ہاں۔ اس پر وہ اس مسجد سے آگے کسی اور مسجد کی تلاش میں چلے جاتے۔

(۶۳۰۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتَجَاوَزُ الْمَسَاجِدَ الْمُحْدَثَةَ إِلَى الْقَدِيمَةِ.

(۶۳۰۱) حضرت مجاہد نئی مسجدوں کو چھوڑ کر پرانی مسجدوں میں جایا کرتے تھے۔

(۶۳۰۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقٌ مِنَ الْمَدِينَةِ ، لَيَالِي مُعَاوِيَةَ ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى مَاءٍ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ ، قَالَ : وَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، وَعَلَى الْمَاءِ مَسْجِدَانِ مِنْ مَسَاجِدِ أَهْلِ الْبَادِيَةِ ، قَالَ : أَيُّهُمَا بُنِيَ أَوَّلاً ؟ فَقِيلَ : هَذَا ، فَقَصَدَ نَحْوَهُ.

(۶۳۰۲) حضرت عوف فرماتے ہیں کہ مجھے ایک دیہاتی شخص نے بتایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ان کا نمائندہ ہمارے پاس آیا۔ ایک دن وہ ہمارے چشمے پر بیٹھا تھا کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ اس وقت اس چشمے پر دیہات والوں کی بہت سی مساجد تھیں۔ اس نے پوچھا کہ ان میں سے کون سی مسجد سب سے پہلے بنی ہے؟ اسے بتایا گیا تو وہ اسی مسجد میں چلا گیا۔

(۶۳۰۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَدَعُ مَسْجِدَ قَوْمِهِ وَيَأْتِي غَيْرَهُ؟ قَالَ : فَقَالَ الْحَسَنُ : كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ يُكَثِّرَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ بِنَفْسِهِ.

(۶۳۰۳) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی اپنی قوم کی مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسلاف اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آدمی اپنی قوم کو اپنے وجود سے زیدہ کرے۔

(۵۰۱) الرَّجُلُ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ ، فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَةً

کیا آدمی مسجد میں ایک رکعت پڑھ سکتا ہے؟

(۶۳۰۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَةً ، فَقَالُوا لَهُ ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا هُوَ تَطَوُّعٌ ، فَمَنْ شَاءَ زَادَ ، وَمَنْ شَاءَ نَقَصَ.

(۶۳۰۴) حضرت قابوس کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مسجد میں داخل ہوئے اور اس میں ایک رکعت پڑھی، لوگوں نے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ نفل ہے، جو چاہے کم پڑھے اور جو چاہے زیادہ۔

(۶۳۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ فَرَكَعَ رَكْعَةً ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّمَا رَكَعْتَ رَكْعَةً ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا هُوَ تَطَوُّعٌ ، وَكَرِهْتُ أَنْ أَتَّخِذَهُ طَرِيقًا.

(۶۳۰۵) حضرت قابوس کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مسجد سے گذرے تو انہوں نے ایک رکعت پڑھی، ان سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ نفل ہے، مجھے یہ بات پسند نہ تھی کہ میں مسجد کو راستہ بنالوں۔

(۶۳۰۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ فَرَكَعَ رَكْعَةً ،

ثُمَّ خَرَجَ.

(۶۳۰۶) حضرت طلحہ بن عبید اللہ ایک مسجد سے گزرے، انہوں نے اس میں ایک رکعت پڑھی اور پھر چلے گئے۔

(۶۳۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْ رَأَى طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ ، فَسَجَدَ سَجْدَةً.

(۶۳۰۷) حضرت طلحہ بن عبید اللہ مسجد سے گذرے اور انہوں نے اس میں ایک رکعت پڑھی۔

(۶۳۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ خَرَجَ مِنَ الْقَصْرِ ، فَمَرَّ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ رَكْعَةً ، أَوْ سَجَدَ سَجْدَةً.

(۶۳۰۸) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ایک محل سے نکلے اور مسجد سے گذرے اور اس میں ایک رکعت پڑھی۔

(۵۰۲) فِي الصَّلاَةِ فِي الْقَوْسِ وَالسَّيْفِ

کمان یا تلوار لے کر نماز پڑھنے کا حکم

(۶۳۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّونَ وَعَلَيْهِمْ قِسِيُّهُمْ.

(۶۳۰۹) حضرت راشد بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اپنی کمانیں لے کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۶۳۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : السُّيُوفُ أَرْدِيَةُ الْغُزَاةِ.

(۶۳۱۰) حضرت عروہ بن زبیر سے منقول ہے کہ تلواریں مجاہدوں کی چادریں ہیں۔

(۶۳۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ السُّيُوفَ بِمَنْزِلَةِ الرِّدَاءِ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۳۱۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف تلواروں کو چادروں کی طرح سمجھتے تھے۔

(۶۳۱۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : السَّيف بِمَنْزِلَةِ الرِّدَاءِ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۳۱۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نماز میں تلوار چادر کی طرح ہے۔

(۶۳۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يُصَلِّي وَلَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِلاَّ سَيْفُهُ.

(۶۳۱۳) حضرت سعید بن مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم تیمی کو نماز پڑھتے دیکھا ان پر چادر کے بجائے صرف

تلوار تھی۔

(٦٣١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّونَ فِي السُّيُوفِ ، عَلَيْهَا الْكِيمُخْتُ مِنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ.

(۶۳۱۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس حال میں نماز پڑھتے تھے کہ ان پر ان کی تلواریں ہوتی تھیں جن پر مردار کی کھال کی نیام ہوا کرتی تھی۔

(٦٣١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :السُّيُوفُ أَرْدِيَةُ الْغُزَاةِ.

(۶۳۱۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ تلواریں مجاہدین کی چادریں ہیں۔

(٦٣١٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :الْقَوْسُ لاَ يُجْزِءُ مَكَانَ الرِّدَاءِ.

(۶۳۱۶) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ کمان چادر کی جگہ نہیں آسکتی۔

(٦٣١٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عُبَيْدَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْقَوْسُ بِمَنْزِلَةِ الرِّدَاءِ.

(۶۳۱۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کمان چادر کے درجہ میں ہے۔

(٦٣١٨) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلاَةِ فِي الْقَوْسِ وَالْقَرْنِ ؟ فَقَالَ :صَلِّ فِي الْقَوْسِ ، وَاطْرَحِ الْقَرْنَ. (ابویعلی ۷۹ ۳)

(۶۳۱۸) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا کمان اور تیروں کا تھیلا لے کر نماز پڑھنا ٹھیک ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کمان میں نماز پڑھ، البتہ تیروں کا تھیلا اتار دو۔

(٥٠٢) مَا رُخِّصَ فِيهِ مِنْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

جن حالات میں جماعت کی نماز چھوڑنے کی اجازت ہے

(٦٣١٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ إِذَا كَانَ لَيْلَةٌ مَطِيرَةٌ ، أَوْ شَدِيدُ الرِّيحِ ، أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَنَادَى :أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ. (بخاری ٦٦٦۔ مسلم ۴۸۴)

(۶۳۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کبھی بارش یا آندھی ہوتی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیتے کہ وہ اعلان کرے ''اپنے کجاووں میں نماز پڑھو''۔

(٦٣٢٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ ، أَوْ حُنَيْنٍ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ لَمْ يَبُلَّ أَسَافِلَ نِعَالِنَا ، فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ. (ابو داؤد ۱۰۵۰۔ احمد ۵/ ۷۵)

(۶۳۲۰) حضرت ابوملیح کے والد فرماتے ہیں کہ حدیبیہ یا حنین والے سال میں نبی پاک ﷺ کے ساتھ تھا۔ اس دوران ایک دن اتنی بارش ہوئی کہ ہمارے جوتوں کے تلوے گیلے نہیں ہوئے۔ آپ نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا اس نے اعلان کیا کہ اپنے کجاووں میں نماز پڑھ لو۔

(٦٣٢١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَوْفٌ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ :أَصَابَنَا مَطَرٌ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى :أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

(۶۳۲۱) حضرت ابورجاء فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جمعہ کے دن بارش ہوئی، انہوں نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا کہ وہ یہ اعلان کرے نماز اپنے کجاووں میں پڑھ لو۔

(٦٣٢٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، قَالَ :خَرَجْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَلَمَّا رَجَعْتُ اسْتَفْتَحْتُ ، فَقَالَ أَبِي :مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا :أَبُو الْمَلِيحِ ، قَالَ :لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ، وَأَصَابَتْنَا سَمَاءٌ لَمْ تَبُلَّ أَسَافِلَ نِعَالِنَا ، فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

(۶۳۲۲) حضرت ابوملیح فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بارانی رات میں میں نماز کے لئے مسجد میں گیا، واپس آ کر میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو والد صاحب نے پوچھا کون ہے؟ گھر والوں نے بتایا کہ ابوملیح ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ غزوہ حدیبیہ کے موقع پر حضور ﷺ کے ساتھ تھا۔ اتنے میں بارش ہوئی جو اتنی تھی کہ ہمارے جوتوں کے تلوے گیلے نہیں ہوئے۔ لیکن حضور ﷺ کے ایک منادی نے اعلان کیا کہ اپنے کجاووں میں نماز پڑھ لو۔

(٦٣٢٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ:حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ؛ أَنَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ كَانَ يَوْمًا مَطِيرًا، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيَهُ :إِنَّ الصَّلاَةَ فِي الرِّحَالِ. (بخاری ۶۱۵۔ احمد ۵/ ۷۴)

(۶۳۲۳) حضرت سمرہ فرماتے ہیں کہ حنین کے دن بارش ہوئی تو حضور ﷺ نے اپنے منادی کو حکم دیا کہ کجاووں میں نماز پڑھے جانے کا اعلان کر دے۔

(٥٠٤) فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ

بارانی رات میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا حکم

(٦٣٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :كَانَ أُمَرَاؤُنَا إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ مَطِيرَةٌ أَبْطَؤُوا بِالْمَغْرِبِ ، وَعَجَّلُوا الْعِشَاءَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي مَعَهُمْ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا .

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ :وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يُصَلِّيَانِ مَعَهُمْ فِي مِثْلِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ.

(۶۳۲۴) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ بارانی راتوں میں ہمارے امراء مغرب کو تاخیر سے اور عشاء کو جلدی شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ یونہی نماز پڑھ لیتے تھے اور اس میں کوئی حرج خیال نہ فرماتے تھے۔ حضرت عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم کو بھی ان کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا۔

(٦٣٢٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُصَلِّي مَعَ الأَئِمَّةِ حِينَ يَجْمَعُونَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ.

(۶۳۲۵) حضرت عبد الرحمن بن حرملہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب کو دیکھا کہ وہ ائمہ کے ساتھ اس وقت بھی نماز پڑھ لیتے تھے جب وہ بارانی رات میں مغرب اور عشاء کو جمع کرتے تھے۔

(٦٣٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ ؛ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ، فَيُصَلِّيهِمَا معه عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، لاَ يُنْكِرُونَهُ.

(۶۳۲۶) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابان بن عثمان بارانی رات میں مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کرتے تھے اور میں نے ان کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، ابو بکر بن عبد الرحمن اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ یہ سب حضرات اس عمل پر نکیر نہ فرماتے تھے۔

(٦٣٢٧) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ :صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ، فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ.

(۶۳۲۷) حضرت ابو مودود عبد العزیز بن ابی سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے ابو بکر بن محمد کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی، انہوں نے بارانی رات میں دونوں نمازوں کو جمع فرمایا۔

(٦٣٢٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي مَعَ مَرْوَانَ ، وَكَانَ مَرْوَانُ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ مَطِيرَةٌ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيهِمَا مَعَهُ.

(۶۳۲۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مروان کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، مروان کسی بارانی رات میں مغرب وعشاء کو جمع کرتا تو بھی وہ اس کے ساتھ نماز پڑھ لیتے تھے۔

(٥٠٥) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ﴾

فرمانِ باری تعالیٰ ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ﴾ (سورج کے غروب کی طرف مائل ہونے کے وقت نماز ادا کرو) کی تفسیر

(٦٣٢٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : ﴿لِدُلُوكِ الشَّمْسِ﴾ قَالَ : إِذَا فَاءَ الْفَيْءُ. ﴿وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ﴾ قَالَ : وَمَا جَمَعَ.

(٦٣٢٩) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فرمانِ باری تعالیٰ ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ﴾ میں دلوکِ شمس سے مراد سائے کا جھکنا ہے اور فرمانِ باری تعالیٰ ﴿وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ﴾ میں وما وسق سے مراد وما جمع ہے۔

(٦٣٣٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ﴿دُلُوكُ الشَّمْسِ﴾ مَيْلُهَا بَعْدَ نِصْفِ النَّهَارِ.

(٦٣٣٠) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دلوکِ شمس سے مراد نصفِ نہار کے بعد سورج کا مغرب کی طرف میلان ہے۔

(٦٣٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ﴾ قَالَ : دُلُوكُهَا غُرُوبُهَا.

(٦٣٣١) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فرمانِ باری تعالیٰ ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ﴾ میں دلوکِ شمس سے مراد اس کا غروب ہونا ہے۔

(٦٣٣٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ : ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ﴾ قَالَ : دُلُوكُهَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ.

(٦٣٣٢) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ فرمانِ باری تعالیٰ ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ﴾ میں دلوکِ شمس سے مراد مغرب سے پہلے اس کا جھکنا ہے۔

(٦٣٣٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ خَبَّابٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَقُودُ مَوْلاَيَ السَّائِبَ ، وَهُوَ أَعْمَى ، فَيَقُولُ لِي : يَا مُجَاهِدُ ، أَدَلَكَتِ الشَّمْسُ ؟ فَإِذَا قُلْتُ نَعَمْ ، قَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ.

(٦٣٣٣) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں اپنے مولی حضرت سائب کو لے کر چلتا تھا، وہ نابینا تھے۔ ایک دن انہوں نے مجھ سے پوچھا "أَدَلَكَتِ الشَّمْسُ؟" کیا سورج مائل ہوگیا؟ میں نے بتایا جی ہاں۔ اس پر انہوں نے ظہر کی نماز ادا کی۔

(٦٣٣٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ فِي بَيْتِهِ ، فَوَجَبَتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ﴾ ثُمَّ قَالَ : هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ، وَبَلَغَ وَقْتُ هَذِهِ الصَّلاَةِ.

(۶۳۳۴) حضرت اسود کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر بیٹھا تھا۔ اتنے میں سورج غروب ہوگیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ﴿أَقِمِ الصَّلاَةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ﴾ پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس سے مراد وہ وقت ہے جس میں روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور اس نماز کا وقت ہوجاتا ہے۔

(٦٣٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : دُلُوكُهَا مَيْلُهَا.

(۶۳۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دلوکِ شمس سے مراد سورج کا مغرب کی طرف میلان ہے۔

(٦٣٣٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ الْقُمِّيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : دُلُوكُهَا زَوَالُهَا.

(۶۳۳۶) حضرت جعفر بن ابو مغیرہ فرماتے ہیں کہ دلوکِ شمس سے مراد سورج کا زوال ہے۔

(٦٣٣٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي كُدَيْنَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : دُلُوكُهَا زَوَالُهَا.

(۶۳۳۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ دلوکِ شمس سے مراد سورج کا زوال ہے۔

(٦٣٣٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : دُلُوكُ الشَّمْسِ حَتَّى تَزِيغَ ، وَغَسَقُ اللَّيْلِ غُرُوبُ الشَّمْسِ.

(۶۳۳۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ دلوکِ شمس سے مراد سورج کا زوال ہے اور غسق اللیل سے مراد سورج کا غروب ہے۔

(٦٣٣٩) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبو الْعُمَيْس ، قَالَ : حَدَّثَنِي وَبَرَة ، عَنْ سَعِيدِ بن جُبَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالاَ : دُلُوكُهَا حِينَ تَغْرُبُ.

(۶۳۳۹) حضرت عبداللہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دلوکِ شمس سے مراد سورج کا غروب کے وقت جھکنا ہے۔

(٦٣٤٠) حدَّثَنَا إِسْحَاقُ بن سُلَيْمَان ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : دُلُوكُهَا غُرُوبُهَا.

(۶۳۴۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دلوکِ شمس سے مراد سورج کا غروب ہے۔

(٥٠٦) فِي الرَّجُلِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ ، فَيُوصَفُ لَهُ أَنْ يَسْتَلْقِيَ

اگر کسی آدمی کی آنکھوں میں تکلیف ہو اور اسے سیدھا لیٹ کر نماز پڑھنے کو کہا جائے......

(٦٣٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ قَالَ : ذَهَبَ بَصَرُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ فَأَتَى الطَّبِيبُ ، فَقَالَ : أُدَاوِيكَ عَلَى أَنْ تَسْتَلْقِيَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ ، وَلاَ تُصَلِّي إِلاَّ مُضْطَجِعًا ، فَأَبَى وَكَرِهَهُ.

(۶۳۴۱) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت عبید اللہ بن عتبہ کی بینائی ختم ہوگئی تو ایک طبیب آیا اور اس نے کہا کہ میں آپ کا علاج کروں گا لیکن آپ کو سات دن تک سیدھا لیٹنا ہوگا اور آپ نماز بھی لیٹ کر ادا کریں گے۔ انہوں نے اس سے انکار کر دیا اور اس عمل پر ناگواری کا اظہار فرمایا۔

(۶۳۴۲) حَدَّثَنَا ابن مَهْدِيّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ؛ أَنَّهُ وَقَع فِي عَيْنَيْهِ الْمَاءُ، فَقِيلَ لَهُ: تَسْتَلْقِي سَبْعًا ، فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۶۳۴۲) حضرت عاصم کہتے ہیں کہ حضرت ابو وائل کی آنکھوں میں پانی آگیا ان سے کہا گیا کہ آپ کو بطورِ علاج کے سات دن تک لیٹنا پڑے گا۔ انہوں نے اس پر ناگواری کا اظہار فرمایا۔

(۶۳۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا كُفَّ بَصَرُهُ أَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ لَهُ : إِنْ صَبَرْتَ لِي سَبْعًا لاَ تُصَلِّي إِلاَّ مُسْتَلْقِيًا دَاوَيْتُك ، وَرَجَوْتُ أَنْ تَبْرَأَ عَيْنُك .
قَالَ: فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى عَائِشَةَ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكُلُّهُمْ يَقُولُونَ: أَرَأَيْتَ إِنْ مِتَّ فِي هَذِهِ السَّبْعِ، كَيْفَ تَصْنَعُ بِالصَّلاَةِ؟ قَالَ: فَتَرَكَ عَيْنَيْهِ، فَلَمْ يُدَاوِهَا.

(۶۳۴۳) حضرت مسیب بن رافع فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بینائی ختم ہوگئی تو ایک آدمی ان کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ اگر آپ سات دن تک لیٹ کر نماز پڑھنے پر صبر کر لیں تو میں آپ کا علاج کر سکتا ہوں، مجھے امید ہے کہ آپ کی آنکھیں ٹھیک ہو جائیں گی۔ اس پر حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آدمی بھیج کر ان سے مشورہ کیا۔ سب نے یہی فرمایا کہ اگر ان سات دنوں میں آپ کا انتقال ہوگیا تو آپ کی نمازوں کا کیا ہوگا؟ اس پر انہوں نے اپنی آنکھوں کا علاج نہ کروایا۔

(۶۳۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أُوقِعَ فِي عَيْنَيْهِ الْمَاءُ ، فَقِيلَ لَهُ : أَتَسْتَلْقِي سَبْعًا ، وَلاَ تُصَلِّي إِلاَّ مُسْتَلْقِيًا ؟ فَبَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ ، وَأُمِّ سَلَمَةَ ، فَسَأَلَهُمَا ، فَنَهَتَاهُ.

(۶۳۴۴) حضرت ابو الضحیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی آنکھوں میں پانی اتر آیا، ان سے کہا گیا کہ آپ کو سات دن تک لیٹ کر نماز پڑھنی ہوگی۔ انہوں نے اس بارے میں ام المؤمنین حضرت عائشہ اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے استفسار فرمایا تو ان دونوں نے انہیں منع کر دیا۔

(۵۰۷) مَنْ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ غَيْمٍ ، فَعَجِّلُوا الظُّهْرَ وَأَخِّرُوا الْعَصْرَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جس دن بادل ہوں اس دن ظہر جلدی اور عصر تاخیر سے پڑھو

(۶۳۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا

كَانَ يَوْمُ الْغَيْمِ ، فَعَجِّلُوا الْعَصْرَ وَأَخِّرُوا الظُّهْرَ.

(۶۳۴۵) حضرت عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جس دن بادل ہوں اس دن ظہر جلدی اور عصر تاخیر سے پڑھو۔

(٦٣٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَجِّلُوا صَلاَةَ النَّهَارِ فِي يَوْمِ الْغَيْمِ ، وَأَخِّرُوا الْمَغْرِبَ.

(۶۳۴۶) حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس دن بادل ہوں اس دن، دن نمازیں جلدی اور مغرب کی نماز تاخیر سے پڑھو۔

(٦٣٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ حِزَامِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُود يَقُولُ :إِذَا كَانَ يَوْمُ الْغَيْمِ فَعَجِّلُوا الظُّهْرَ ، وَأَخِّرُوا الْعَصْرَ ، وَأَخِّرُوا الْمَغْرِبَ.

(۶۳۴۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جس دن بادل ہوں اس دن ظہر جلدی اور عصر تاخیر سے پڑھو، اس دن مغرب بھی تاخیر سے پڑھو۔

(٦٣٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ ، عَنْ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ ، قَالَ :كُنَّا مَعَهُ فِي غَزَاةٍ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :بَكِّرُوا بِالصَّلاَةِ فِي الْيَوْمِ الْغَيْمِ ، فَإِنَّهُ مَنْ فَاتَتْهُ صَلاَةُ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ. (ابن ماجہ ۶۹۴۔ احمد ۳۶۱)

(۶۳۴۸) حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جس دن بادل چھائی ہو اس دن نماز جلدی پڑھو کیونکہ جس کی عصر کی نماز فوت ہوگئی اس کے اعمال ضائع ہوگئے۔

(٦٣٤٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَ... عَنْ بُرَيْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوٍ مِنْهُ. (بخاری ۵۹۴۔ احمد ۵/ ۳۴۹)

(۶۳۴۹) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٦٣٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، أَنَّهُ ... لِمُؤَذِّنِهِ :إِذَا كَانَ يَوْمُ الْغَيْمِ فَاغْسِقْ بِالْمَغْرِبِ.

(۶۳۵۰) حضرت ربیع بن خثیم نے اپنے مؤذن سے فرمایا کہ جس دن بادل ہو اس دن مغرب کی نماز کو تاخیر سے پڑھو۔

(٦٣٥١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ يُعْجِبُهُ فِي يَوْمِ الْغَيْمِ أَنْ يُؤَخِّرَ الظُّهْرَ ، وَيُعَ... الْعَصْرَ.

(۶۳۵۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بادلوں والے دن ظہر کو تاخیر سے اور مغرب کو جلدی پڑھنا اچھا ہے۔

(٦٣٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :يُعَجَّلُ الْعَصْرُ يَوْمَ الْغَيْمِ ، وَيُؤَخَّ...

الْمَغْرِبُ.

(۶۳۵۲) حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ جس دن بادل ہوں اس دن عصر کی نماز کو جلدی اور مغرب کی نماز کو تاخیر سے پڑھا جائے گا۔

(٦٣٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ.

(۶۳۵۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جس دن بادل ہوں اس دن عصر کی نماز کو جلدی اور مغرب کی نماز کو تاخیر سے پڑھا جائے گا۔

(٦٣٥٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، بِمِثْلِهِ.

(۶۳۵۴) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٥٠٨) فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾

فرمانِ باری تعالیٰ ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ (رات کے تھوڑے سے حصوں میں سوتے ہیں) کی تفسیر

(٦٣٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ؛ (كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ) قَالَ : لاَ يَنَامُونَ عَنِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ.

(۶۳۵۵) حضرت ابو العالیہ فرمانِ باری تعالیٰ ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ (رات کے تھوڑے سے حصوں میں سوتے ہیں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ عشاء کی نماز سے پہلے نہیں سوتے۔

(٦٣٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ، وَبِالأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ قَالَ :صَلَّوْا ، فَلَمَّا كَانَ السَّحَرُ اسْتَغْفَرُوا.

(۶۳۵۶) حضرت حسن فرمانِ باری تعالیٰ ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ، وَبِالأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ (رات کے تھوڑے سے حصوں میں سوتے ہیں، اور سحری کے وقت گناہوں کی معافی مانگتے ہیں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ نماز پڑھتے ہیں اور سحری کے وقت اٹھ کر استغفار کرتے ہیں۔

(٦٣٥٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ؛ ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ قَالَ :هَجَعُوا قَلِيلاً ، ثُمَّ مَدُّوهَا إِلَى السَّحَرِ.

(۶۳۵۷) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ فرمانِ باری تعالیٰ ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ (رات کے تھوڑے سے

حصوں میں سوتے ہیں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ تھوڑی دیر سوتے ہیں پھر سحری تک عبادت کرتے ہیں۔

(٦٣٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ ، قَالَ : ذَلِكَ إِذْ أُمِرُوا بِقِيَامِ اللَّيْلِ ، فَكَانَ أَبُو ذَرٍّ يَحْتَجِزُ احْتِجَازَهُ ، وَيَأْخُذُ الْعَصَا فَيَعْتَمِدُ عَلَيْهَا ، فَكَانُوا كَذَلِكَ حَتَّى نَزَلَتِ الرُّخْصَةُ: ﴿فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾.

(٦٣٥٨) حضرت عطاء فرمانِ باری تعالیٰ ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ (رات کے تھوڑے سے حصوں میں سوتے ہیں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت میں صحابہ کرام کو رات کے اکثر حصہ میں عبادت کا حکم دیا گیا تھا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اس آیت کے نزول کے بعد بستر کے قریب بھی نہ جاتے اور لاٹھی کے سہارے سے ساری رات عبادت کرتے۔ پھر اس آیت میں رات کی عبادت کے بارے میں رخصت نازل ہوئی ﴿فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾ قرآن میں سے جو تمہارے لئے ممکن ہو اس کی تلاوت کرلو۔

(٦٣٥٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ أَبِي السُّمَيْطِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ؛ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ ، يَقُولُ : قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَنَامُونَ . وَكَانَ مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، يَقُولُ : كَانُوا قَلَّ لَيْلَةٍ إِلاَّ يُصِيبُونَ مِنْهَا .

وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، يَقُولُ : لاَ يَنَامُونَ حَتَّى يُصَلُّوا الْعَتَمَةَ.

(٦٣٥٩) حضرت حسن فرمانِ باری تعالیٰ ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ (رات کے تھوڑے سے حصوں میں سوتے ہیں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ رات کو بہت تھوڑا سوتے ہیں۔

حضرت مطرف بن عبداللہ فرمایا کرتے تھے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ بہت کم راتیں ایسی ہیں جن میں وہ اللہ کی عبادت کرتے ہوں۔

حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں کہ وہ عشاء کی نماز سے پہلے نہیں سویا کرتے تھے۔

(٦٣٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : قَلَّ لَيْلَةٍ أَتَتْ عَلَيْهِمْ هَجَعُوهَا كُلَّهَا.

(٦٣٦٠) حضرت عبداللہ بن شخیر فرمانِ باری تعالیٰ ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ (رات کے تھوڑے سے حصوں میں سوتے ہیں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بہت کم راتیں ایسی ہیں جن میں وہ پوری رات جاگتے ہوں۔

(٦٣٦١) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي بِسْطَامٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : ﴿الْمُتَّقِينَ﴾ هُمُ الْقَلِيلُ .

(٦٣٦١) حضرت ضحاک ﴿الْمُتَّقِينَ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ تھوڑے ہیں۔

(٦٣٦٢) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿كَانُوا قَلِيلاً

اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ قَالَ : هَجَعُوا قَلِيلاً ، ثُمَّ مَدُّوهَا إِلَى السَّحَرِ.

(۶۳۶۲) حضرت حسن فرمانِ باری تعالیٰ ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ (رات کے تھوڑے سے حصوں میں سوتے ہیں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ رات کو تھوڑی دیر سوتے ہیں پھر سحری تک عبادت کرتے ہیں۔

(۶۳۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، قَالَ : قَلَّ لَيْلَةٌ أَتَتْ عَلَيْهِمْ هَجَعُوهَا.

(۶۳۶۳) حضرت سعید بن ابی الحسن فرماتے ہیں کہ بہت کم راتیں ایسی ہیں جن میں وہ پوری رات جاگتے ہوں۔

(۶۳۶۴) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَنَامُونَ كُلَّ اللَّيْلِ.

(۶۳۶۴) حضرت مجاہد فرمانِ باری تعالیٰ ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ (رات کے تھوڑے سے حصوں میں سوتے ہیں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ پوری رات نہیں سوتے۔

(۶۳۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ قَالَ : قَلَّ لَيْلَةٌ تَمُرُّ بِهِمْ إِلاَّ صَلَّوْا فِيهَا.

(۶۳۶۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانِ باری تعالیٰ ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ (رات کے تھوڑے سے حصوں میں سوتے ہیں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بہت کم راتیں ایسی ہیں جن میں نماز نہ پڑھتے ہوں۔

(۶۳۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : ﴿كَانُوا﴾ مِنَ النَّاسِ قَلِيلٌ.

(۶۳۶۶) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ ﴿كَانُوا﴾ کا معنی ہے: من الناس قلیل

(۶۳۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ قَالَ : مَا يَنَامُونَ.

(۶۳۶۷) حضرت ابراہیم فرمانِ باری تعالیٰ ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ (رات کے تھوڑے سے حصوں میں سوتے ہیں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ما یھجعون کا معنی ہے ما ینامون یعنی وہ نہیں سوتے۔

(۶۳۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ؛ قَالَ : ﴿كَانُوا قَلِيلاً مَا يَنَامُونَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ﴾.

(۶۳۶۸) حضرت ابن ابی نجیح فرمانِ باری تعالیٰ ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ (رات کے تھوڑے سے حصوں میں سوتے ہیں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بہت کم راتیں ایسی ہیں جن میں وہ صبح تک سوئے رہتے ہوں۔

(۵۰۹) فِي الثَّوْبِ يَخْرُجُ مِنَ النَّسَّاجِ ، يُصَلَّى فِيهِ ؟

وہ کپڑا جس کی بنائی اکھڑ رہی ہو اس میں نماز پڑھنے کا بیان

(۶۳۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ ، وَسُئِلَ عَنِ الثَّوْبِ يَخْرُجُ

مِنَ النَّسَّاجِ ، يُصَلَّى فِيهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ . قَالَ :وَسَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَكْرَهُهُ.

(۶۳۶۹) حضرت حکم بن عطیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن سے اس کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا جس کی بنائی ادھڑ رہی ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ حضرت ابن سیرین نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(٦٣٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا رَبِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالصَّلاَةِ فِي رِدَاءِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ.

(۶۳۷۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی کی چادر میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٣٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ أَبِي مُحَمَّدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ قَمِيصًا مِنْ هَذِهِ الْكَرَابِيسِ ، غَيْرَ غَسِيلٍ.

(۶۳۷۱) حضرت ابو محمد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سفید روئی کی بنی ہوئی ایک ان دھلی قمیص میں دیکھا ہے۔

(٦٣٧٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ صَلَّى فِي ثَوْبٍ نَسِيجٍ.

(۶۳۷۲) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک بنے ہوئے کپڑے میں نماز پڑھی۔

(٦٣٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرَ عَنِ الثَّوْبِ يَحُوكُهُ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ ، يُصَلَّى فِيهِ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۶۳۷۳) حضرت عطاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر سے سوال کیا کہ آدمی کسی ایسے کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے جسے کسی یہودی یا نصرانی نے بنایا ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٥١٠) فِي الرَّجُلِ يرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا

(٦٣٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلاَةِ ، أَوْ لاَ تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ. (مسلم ۱۱۷۔ احمد ۵/ ۱۰۸)

(۶۳۷۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو چاہئے کہ نماز میں آسمان کی طرف نظریں اٹھانے سے باز آجائیں ورنہ ہوسکتا ہے کہ ان کی نگاہ واپس نہ آئے۔

(٦٣٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلاَتِهِمْ ، فَاشْتَدَّ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ :لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ ، أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ. (بخاری ۷۵۰۔ ابوداؤد ۹۱۰)

(۶۲۷۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ نماز میں آنکھیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ آپ نے اس بارے میں شدید نکیر فرمائی، یہاں تک کہ فرمایا کہ وہ ایسا کرنے سے باز آجائیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی بینائی سب کرلی جائے۔

(۶۲۷۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ الْعَبْسِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ يَسَارٍ ، يَقُولُ :قَالَ حُذَيْفَةُ :أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ لاَ يَرْجِعَ إِلَيْهِ بَصَرُهُ . يَعْنِي وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۲۷۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانے والے کے بارے میں مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس کی بینائی سلب نہ کرلی جائے۔

(۶۲۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، وَسُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلاَة ، أَوْ لاَ تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ.

(۶۲۷۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانے والے ایسا کرنے سے باز آجائیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی بینائی سلب کرلی جائے۔

(۶۲۷۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً رَافِعًا بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا يَدْرِي هَذَا ؟ لَعَلَّ بَصَرَهُ سَيُلْتَمِعُ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ.

(۶۲۷۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے نماز میں نگاہ آسمان کی طرف اٹھا رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا یہ جانتا ہے کہ اس کی بینائی واپس آنے سے پہلے ختم کی جاسکتی ہے؟

(۶۲۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً قَدْ رَفَعَ يَدَهُ وَبَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَقَالَ :اُكْفُفْ يَدَكَ ، وَاخْفِضْ مِنْ بَصَرِكَ ، فَإِنَّكَ لَنْ تَرَاهُ ، وَلَنْ تَنَالَهُ.

(۶۲۷۹) حضرت شریح نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے نماز میں اپنی نظر اور ہاتھ کو آسمان کی طرف اٹھا رکھا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ کو نیچے کرلو اور اپنی نگاہ کو جھکالو کیونکہ تم نہ اسے دیکھ سکتے ہو اور نہ اسے پکڑ سکتے ہو۔

(۶۲۸۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَنْظُرُ إِلَى الشَّيْءِ فِي الصَّلاَة ، فَيَرْفَعُ بَصَرَهُ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةٌ ، إِنْ لَمْ تَكُنْ هَذِهِ فَلاَ أَدْرِي مَا هِيَ :﴿الَّذِينَ هُمْ فِي صَلاَتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾ ، قَالَ :فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ. (ابوداؤد ۴۵۔ عبدالرزاق ۳۲۶۲)

(۶۲۸۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں نگاہ اٹھا کے کسی چیز کو دیکھ لیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿الَّذِينَ هُمْ فِي صَلاَتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾ وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں۔ اس کے نزول کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کو جھکالیا۔

(٥١١) فِي رَكْعَتَي الْفَجْرِ

فجر کی دوسنتوں کا بیان

(٦٣٨١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :مَا رَأَيْ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْرِعُ إِلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ ، مِثْلَ إِسْرَاعِهِ إِلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، وَلَا
غَنِيمَةٍ. (بخاری ۱۱۶۹۔ ابوداؤد ۱۲۴۸)

(۶۳۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نوافل کی کسی نماز کے لئے اتنی جلدی کرتے نہیں د
جتنی جلدی آپ فجر کی دوسنتوں کے لئے فرمایا کرتے تھے۔

(٦٣٨٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :لَا تَدَ
رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، وَلَوْ طَرَقَتْكَ الْخَيْلُ.

(۶۳۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فجر کی دوسنتیں نہ چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

(٦٣٨٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ :يَا حُمْرَانُ
تَدَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، فَإِنَّ فِيهِمَا الرَّغَائِبُ.

(۶۳۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے حمران! فجر سے پہلے کی دوسنتوں کو نہ چھوڑنا کیونکہ یہ ان اعمال میں سے ہیں
کا بہت زیادہ ثواب ہے۔

(٦٣٨٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ :
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ.

(۶۳۸۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فجر سے پہلے کی دوسنتیں مجھے بہترین خوبصورت اونٹوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

(٦٣٨٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ ، يَقُولُ : كَانُوا لَا يَتْرُكُونَ
قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ عَلَى حَالٍ.

(۶۳۸۵) حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ اسلاف ظہر سے پہلے کی چار اور فجر سے پہلے کی دو رکعتیں کسی حال میں
چھوڑتے تھے۔

(٦٣٨٦) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ : حَافِظُوا
رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، فَإِنَّ فِيهِمَا الْخَيْرُ وَالرَّغَائِبُ.

(۶۳۸۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فجر سے پہلے کی دورکعتوں کی پابندی کرو کیونکہ ان میں خیراور ثواب ہے۔

(٦٣٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا صَلاَّهُمَا ، أَوْ أَحَدَهُمَا ثُمَّ مَاتَ ، أَجْزَأَهُ مِنْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۶۳۸۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص فجر کی دو سنتیں یا ان میں سے ایک پڑھ کر انتقال کر جائے تو اس کی فجر کی نماز ہوگئی۔

(٦٣٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ مَاتَ ، فَكَأَنَّمَا صَلَّى الْفَجْرَ.

(۶۳۸۸) حضرت ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ جس شخص نے فجر کی دو سنتیں پڑھیں پھر وہ مر گیا تو اس کی فجر کی نماز ہوگئی۔

(٦٣٨٩) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَرَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاجِبَتَيْنِ.

(۶۳۸۹) حضرت حسن فجر سے پہلے کی دو سنتوں کو واجب قرار دیتے تھے۔

(٦٣٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (مسلم ۵۰۱۔ ترمذی ۴۱۶)

(۶۳۹۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی دو سنتیں دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہیں۔

(٥١٣) فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، أَيُّ سَاعَةٍ تُصَلَّيَانِ ؟

فجر کی دو سنتیں کس وقت پڑھی جائیں گی؟

(٦٣٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الإِقَامَةِ ، بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ. (بخاری ۶۱۹۔ مسلم ۵۰۱)

(۶۳۹۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو سنتیں اذان اور اقامت کے درمیان اقامت سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

(٦٣٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، وَشَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الأَذَانِ. قَالَ أَحَدُهُمَا : وَيُوتِرُ عِنْدَ الإِقَامَةِ. (ابن ماجہ ۱۱۴۷۔ احمد ۱/ ۷۷)

(۶۳۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو سنتوں کو اذان کے وقت پڑھتے تھے، ایک راوی کے مطابق آپ نے انہیں ایک دن اقامت کے وقت بھی ادا فرمایا۔

(٦٣٩٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، وَكَأَنَّ الأَذَانَ عِنْدَ أُذُنَيْهِ. (بخاری ۹۹۵۔ ترمذی ۴۶۱)

(۶۳۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فجر کی دو سنتوں کو اس وقت پڑھتے تھے کہ گویا اذان آپ کے کانوں میں ہو رہی ہو۔ یعنی اذان کے فوراً بعد سنتیں پڑھ لیتے تھے۔

(۵۱۳) مَا يُقْرَأُ بِهِ فِيهِمَا

فجر کی سنتوں میں کہاں سے تلاوت کی جائے؟

(٦٣٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَكْثَرَ مِنْ عِشْرِينَ مَرَّةً ، يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ : ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾. (عبدالرزاق ۴۷۹۰۔ نسائی ۱۰۶۴)

(۶۳۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بیس سے زائد مرتبہ فجر سے پہلے اور مغرب کے بعد کی دو سنتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرتے سنا ہے۔

(٦٣٩٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ : ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ يُسِرُّ فِيهِمَا الْقِرَائَةَ.

(احمد ۶/ ۱۸۴۔ عبدالرزاق ۴۷۸۸)

(۶۳۹۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ آپ انہیں آہستہ آواز سے پڑھتے تھے۔

(٦٣٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، فِي الأُولَى : ﴿قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا﴾ الآيَةَ ، وَفِي الثَّانِيَةِ : ﴿تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾. (مسلم ۱۰۰۔ ابوداؤد ۱۲۵۳)

(۶۳۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں ﴿قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا﴾ اور دوسری رکعت میں ﴿تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ کی تلاوت فرمائی۔

(٦٣٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ . أَوْ قَالَ : قَبْلَ الْغَدَاةِ بِـ : ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ . زَادَ غُنْدَرٌ : وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

(۶۳۹۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی سنتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ غندر کے

مطابق وہ مغرب کی سنتوں میں انہی سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔

(٦٣٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نُنَابِذَ الشَّيْطَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ ، أَوْ قَبْلَ الْغَدَاةِ بِـ :﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۶۳۹۸) حضرت غنیم بن قیس کہتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم فجر کی سنتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کے ذریعے شیطان کو دور کریں۔

(٦٣٩٩) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ :بِـ :﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۶۳۹۹) حضرت سعید بن جبیر فجر کی سنتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(٦٤٠٠) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ؛ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ :﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۶۴۰۰) حضرت ابن سیرین فجر کی سنتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(٦٤٠١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَقْرَؤُونَ فِيهِمَا بِـ : ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۶۴۰۱) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اسلاف فجر کی سنتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(٦٤٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَقْرَؤُونَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ :﴿قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۶۴۰۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد فجر کی دوسنتوں اور مغرب کی دوسنتوں میں ﴿قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا﴾ اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(٦٤٠٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَكِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِـ :﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۶۴۰۳) سوید بن غفلہ فجر کی دوسنتوں اور مغرب کے بعد کی دوسنتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(٦٤٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ :﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ وَ﴿الْعَادِيَاتِ﴾ ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ :﴿آمَنَ الرَّسُولُ...﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۶۴۰۴) طاوس فجر کی سنتوں میں سورۃ الزلزال اور سورۃ العادیات اور عشاء کی دوسنتوں میں ﴿ آمَنَ الرَّسُولُ...﴾ اور سورۃ

الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(٦٤٠٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ : ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۶۴۰۵) حضرت عبدالرحمن بن یزید فجر کی دوسنتوں اور مغرب کے بعد کی دوسنتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(٥١٤) مَنْ قَالَ تُخَفَّفَانِ

جن حضرات کے نزدیک فجر کی سنتوں کو مختصر رکھا جائے گا

(٦٤٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. (بخاری ٦٢٦۔ مسلم ٥٠٠)

(۶۴۰۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دوسنتوں کو مختصر پڑھا کرتے تھے۔

(٦٤٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

(۶۴۰۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فجر طلوع ہونے کے بعد دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

(٦٤٠٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : كَانَ قِيَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ ، قَدْرَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ. (احمد ٢١٧)

(۶۴۰۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فجر کی سنتوں میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام سورۃ الفاتحہ کے برابر ہوتا تھا۔

(٦٤٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صِلَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ فِي دَارِهِ، ثُمَّ أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ.

(۶۴۰۹) حضرت صلہ کہتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے گھر حاضر ہوا، پھر ہم مسجد گئے تو انہوں نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں، پھر جماعت کھڑی ہوئی۔

(٦٤١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَزِيدَانِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ عَلَى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

(۶۴۱۰) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت محمد فجر طلوع ہونے کے بعد صرف دو مختصر رکعتیں پڑھتے تھے۔

(٦٤١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كَانَتَا تُخَفَّفَانِ

الرَّکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(۶۴۱۱) حضرت عبداللہ بن ابی لبید اور حضرت سعید بن مسیب فجر کے پہلے کی دوسنتوں کو مختصر رکھا کرتے تھے۔

(٦٤١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ حَفْصَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. (حمیدی ۲۸۸)

(۶۴۱۲) ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ فجر طلوع ہونے کے بعد دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

(٦٤١٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهِمَا سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ، إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ. (بخاری ۱۱۷۳۔ مسلم ۸۹)

(۶۴۱۳) ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ فجر طلوع ہونے کے بعد دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

(٦٤١٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ :إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، فَيُخَفِّفُهُمَا حَتَّى إِنْ كُنْتُ لأَقُولُ :أَقَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْكِتَابِ ؟.(بخاری ۱۱۷۱۔ احمد ۶/ ۲۳۵)

(۶۴۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز سے پہلے دو اتنی مختصر رکعتیں ادا فرماتے تھے کہ مجھے محسوس ہوتا کہ آپ نے ان میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھی ہے۔

(٦٤١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو حُمَيْدٍ ، سَمِعَهُ مِنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ أَبِي يُصَلِّيهِمَا قَطُّ ، إِلاَّ وَكَأَنَّهُ يُبَادِرُ حَاجَةً.

(۶۴۱۵) حضرت جعفر بن محمد فرماتے ہیں کہ میرے والد فجر کی دوسنتوں کو اس طرح جلدی جلدی ادا فرماتے تھے جیسے انہیں کوئی ضروری کام ہو۔

(٥١٥) مَنْ قَالَ لاَ بَأْسَ أَنْ تُطَوَّلاَ

جن حضرات کے نزدیک فجر کی سنتوں کو لمبا کرنے میں کوئی حرج نہیں

(٦٤١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالَ مِسْعَرٌ :أُرَاهُ عُثْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا أَطَالَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۶۴۱۶) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ بعض اوقات فجر کی دوسنتوں کو لمبا کر کے ادا فرماتے تھے۔

(٦٤١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيث أَبِي الْمُشْرِفِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُطِيلَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، يَقْرَأُ فِيهِمَا مِنْ حِزْبِهِ إِذَا فَاتَهُ.

(۶۴۱۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ فجر کی دوسنتوں کو لمبا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ آدمی ان میں اپنی تلاوت کے معمول کو پورا کرسکتا ہے، اگر وہ رہ گیا ہو۔

(٦٤١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يُطِيلَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۶۴۱۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ فجر کی دوسنتوں کو لمبا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٥١٦) فِي الرَّجُلِ يَفْتَتِحُ الصَّلاَةَ مِنَ اللَّيْلِ ، فَيُدْرِكُهُ الْفَجْرُ

ایک آدمی طلوعِ فجر سے پہلے نماز شروع کرے اور اس دوران فجر طلوع ہو جائے تو وہ کیا کرے؟

(٦٤١٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الرَّجُلِ يُوتِرُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ ، وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ؟ فَلْيَسْتَفْتِحْ فَلْيَقْرَأْ ، فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ رَكَعَ رَكْعَةً ، ثُمَّ يَضُمُّ إِلَيْهَا أُخْرَى ، فَتَكُونُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. قَالَ : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، فَقَالَ : مَا أَدْرِي مَا هَذَا ؟.

(۶۴۱۹) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص رات کے بالکل آخری حصہ میں وتر کی نماز شروع کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تکبیر تحریمہ کہہ کر قراءت کرے، جب فجر طلوع ہو جائے تو وہ ایک رکعت پڑھے، پھر اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملائے، یہ دو رکعتیں فجر کی دو سنتیں ہو جائیں گی۔ میں نے اس بات کا ذکر حضرت محمد بن سیرین سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے؟

(٦٤٢٠) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرَ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِمَيْمُونٍ : أَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ بِسُورَةٍ طَوِيلَةٍ ، فَيُدْرِكُنِي الصُّبْحُ حَتَّى أُسْفِرَ جِدًّا ، فَأُضِيفُ إِلَيْهَا أُخْرَى ، فَأَجْعَلُهَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۶۴۲۰) حضرت جعفر بن برقان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت میمون سے کہا کہ میں رات کی نماز میں لمبی سورت پڑھوں اور اس دوران صبح ہو جائے، پھر روشنی ہونے لگے تو کیا میں اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملا کر اس نماز کو فجر کی سنتیں بنا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں، بنا سکتے ہو۔

(٦٤٢١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ الرَّجُلُ افْتَتَحَ رَكْعَةً مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ يُطَوِّلُ فِيهَا ، حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ رَكَعَ ، ثُمَّ ضَمَّ إِلَيْهَا أُخْرَى ، ثُمَّ اعْتَدَّ بِهِمَا مِنْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۶۴۲۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر آدمی چاہے تو رات کے آخر میں نماز شروع کرے اور اس کی رکعت کو لمبا کرے، یہاں تک کہ جب صبح ہو جائے تو رکوع کرے، پھر اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملائے، پھر ان دونوں رکعتوں کو فجر کی دو سنتیں شمار کرے۔

(٥١٧) مَنْ كَانَ لاَ يَتَطَوَّعُ فِي الْمَسْجِدِ

جو حضرات مسجد میں نفل نماز نہیں پڑھا کرتے تھے

(٦٤٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَفْضَلُ الصَّلاَةِ صَلاَةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلاَّ الْمَكْتُوبَةَ.

(بخاری ۶۱۱۳۔ ابوداؤد ۱۴۴۲)

(۶۴۲۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرضوں کے علاوہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو گھر میں ادا کی جائے۔

(٦٤٢٣) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ ، ثُمَّ يَخْرُجُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ شَيْئًا . يَعْنِي لاَ يَتَطَوَّعُ.

(۶۴۲۳) حضرت عبد اللہ بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید کو مسجد میں فرض نماز پڑھنے کے بعد کوئی نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکلتے دیکھا ہے۔ یعنی انہوں نے نوافل مسجد میں ادا نہیں کئے۔

(٦٤٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سُئِلَ حُذَيْفَةُ عَنِ التَّطَوُّعِ فِي الْمَسْجِدِ ؟ يَعْنِي بَعْدَ الْفَرِيضَةِ ، فَقَالَ :إِنِّي لأَكْرَهُهُ ، بَيْنَمَا هُمْ جَمِيعًا فِي الصَّلاَةِ إِذَا اخْتَلَفُوا.

(۶۴۲۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فرض کے بعد مسجد میں نوافل پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔ اس لئے کہ وہاں سب لوگ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اس طرح ان کی نمازوں میں اختلاف ہو جائے گا!

(٦٤٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ مُتَطَوِّعًا فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ.

(۶۴۲۵) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو مسجد میں نوافل پڑھتے نہیں دیکھا۔

(٦٤٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ الرَّبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ مُتَطَوِّعًا فِي مَسْجِدِ الْحَيِّ قَطُّ.

(۶۴۲۶) حضرت نسیر بن ذعلوق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بن خثیم کو مسجد میں نوافل پڑھتے نہیں دیکھا۔

(٦٤٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، قَالَ :إِذَا صُلِّيَتِ الْمَكْتُوبَةُ فَبَيْتُكَ.

(۶۴۲۷) حضرت ابو معمر فرماتے ہیں کہ جب تم فرض نماز پڑھ چکو تو اپنے گھر چلے جاؤ۔

(٦٤٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ عَبِيدَةَ مُتَطَوِّعًا فِي مَسْجِدِ الْحَيِّ إِلاَّ مَرَّةً.

(۶۴۲۸) حضرت نعمان بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ کو سوائے ایک مرتبہ کے مسجد میں نوافل پڑھتے نہیں دیکھا۔

(٦٤٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :كَانَ سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ لاَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا بَعْدَ صَلاَةٍ ، حَتَّى يَنْفَتِلَ حِينَ يُسَلِّمُ إِلَى بَيْتِهِ.

(۶۴۲۹) حضرت عمران بن مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ نماز پڑھنے کے بعد نفل نماز نہیں پڑھتے تھے، بلکہ سلام پھیرتے ہی اپنے گھر چلے جاتے تھے۔

(٦٤٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبِيدَةَ، قَالَ: كَانَ لاَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِهِ شَيْئًا بَعْدَ الْفَرِيضَةِ.

(۶۴۳۰) حضرت نعمان بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ فرض پڑھنے کے بعد اپنی مسجد میں کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔

(٥١٨) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ

جو حضرات اس بات کو مستحب قرار دیتے ہیں کہ مغرب کے بعد دو رکعتیں گھر میں پڑھی جائیں

(٦٤٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، وَالْعُمَرِيُّ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ. (بخاری ۱۱۸۰۔ ترمذی ۴۳۲)

(۶۴۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے بعد دو رکعتیں گھر میں ادا فرمائیں۔

(٦٤٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ.

(۶۴۳۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف مغرب کی دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھا کرتے تھے۔

(٦٤٣٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ بَنِي عبد الأَشْهَلِ ، فَصَلَّى بِهِمُ الْمَغْرِبَ ، فَلَمَّا سَلَّمَ ، قَالَ : ارْكَعُوا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِي بُيُوتِكُمْ ، قَالَ :فَلَقَدْ رَأَيْتُ مَحْمُودًا ، وَكَانَ إِمَامَ قَوْمِهِ يُصَلِّي بِهِمُ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَجْلِسُ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ ، حَتَّى يَقُومَ قَبْلَ الْعَتَمَةِ ، فَيَدْخُلَ بَيْتَهُ فَيُصَلِّيهِمَا.

(ابن ماجہ ۱۱۶۵۔ احمد ۵/ ۴۲۷)

(۶۴۳۳) حضرت محمود بن لبید کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بنو عبد الاشہل کی مسجد میں تشریف لائے اور آپ نے انہیں مغرب کی

نماز پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ ان دو رکعتوں کو اپنے گھر میں پڑھو۔ راوی عمر بن قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت محمود بن لبید اپنی قوم کے امام تھے، وہ مغرب کی نماز پڑھانے کے بعد مسجد کے صحن میں بیٹھ جاتے اور عشاء کا وقت داخل ہونے سے پہلے اپنے گھر جا کر مغرب کی دو سنتیں ادا کیا کرتے تھے۔

(٦٤٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ ، قَالَ : لَقَدْ أَدْرَكْتُ زَمَانَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، وَإِنَّهُ لَيُسَلِّمُ مِنَ الْمَغْرِبِ ، فَمَا أَرَى رَجُلاً وَاحِدًا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ ، يَبْتَدِرُونَ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَخْرُجُوا ، فَيُصَلُّونَهَا فِي بُيُوتِهِمْ.

(۶۴۳۴) حضرت عباس بن سہل ساعدی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا زمانہ دیکھنا نصیب ہوا، جب وہ مسجد میں مغرب کا سلام پھیرتے تو مسجد میں ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا تھا، وہ سب مسجد کے دروازوں کی طرف لپکتے اور دو سنتیں گھر جا کر ادا کیا کرتے تھے۔

(٦٤٣٥) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بُيُوتِهِمْ.

(۶۴۳۵) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ اسلاف مغرب کے بعد کی دو رکعتیں اپنے گھروں میں پڑھا کرتے تھے۔

(٥١٩) مَنْ قَالَ يُؤَخِّرُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ مغرب کے بعد کی دو رکعتوں کو مؤخر کیا جائے گا

(٦٤٣٦) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : صَلَّى حُذَيْفَةُ الْمَغْرِبَ فِي جَمَاعَةٍ ، فَلَمَّا سَلَّمَ الإِمَامُ قَامَ رَجُلٌ إِلَى جَنْبِهِ ، فَأَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ ، فَجَذَبَهُ حُذَيْفَةُ ، فَقَالَ : اجْلِسْ ، لاَ عَلَيْكَ أَنْ تُؤَخِّرَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ ، انْتَظِرْ قَلِيلاً.

(۶۴۳۶) حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ جب امام نے سلام پھیرا تو ان کے ساتھ نماز پڑھنے والا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے دو سنتیں پڑھنے کا ارادہ کیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے کھینچا اور بیٹھنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اگر تم ان دو رکعتوں کو تھوڑا تاخیر سے پڑھ لو تو کوئی حرج نہیں، ذرا انتظار کرلو۔

(٦٤٣٧) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ تَأْخِيرَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتَّى تَشْتَبِكَ النُّجُومُ.

(۶۴۳۷) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ اسلاف مغرب کے بعد کی دو رکعتوں کو اتنا مؤخر کرنا کہ ستارے نظر آنے لگیں، مستحب سمجھتے تھے۔

(۶۴۳۸) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ إِذَا صَلَّى الْمَغْرِبَ) ، لَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا حَتَّى يَغِيبَ الشَّفَقُ.

(۶۴۳۸) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ حضرت رجاء بن حیوہ مغرب کی دوسنتیں پڑھنے کے بعد شفق کے غائب ہونے کے بعد کوئی نماز نہ پڑھتے تھے۔

(۵۲۰) الاِضْطِجَاعُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دوسنتوں کے بعد پہلو کے بل لیٹنے کا بیان

(۶۴۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى السَّجْدَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ. (بخاری ۶۳۱۰۔ ابوداؤد ۱۳۳۱)

(۶۴۳۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دوسنتیں ادا کرنے کے بعد پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔

(۶۴۴۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ ، وَرَافِعَ بْنِ خَدِيجٍ ، وَأَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَانُوا يَضْطَجِعُونَ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۶۴۴۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت رافع بن خدیج اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم فجر کی دوسنتیں ادا کرنے کے بعد پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔

(۶۴۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى ، وَرَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ ، وَأَنَسًا كَانُوا يَفْعَلُونَهُ.

(۶۴۴۱) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما فجر کی دوسنتیں ادا کرنے کے بعد پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔

(۶۴۴۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا غَيْلاَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ.

(۶۴۴۲) حضرت غیلان بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی دوسنتیں پڑھیں پھر آپ پہلو کے بل لیٹ گئے۔

(۶۴۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ مَرْوَانَ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الإِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ؟ فَقَالَ : لاَ ، حَتَّى تَضْطَجِعَ.

(۶۴۴۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فجر کی دوسنتیں ادا کرنے کے بعد پہلو کے بل لیٹنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک لیٹ نہ جاؤ اس وقت تک فرض نہ پڑھو۔

(۶۴۴۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الحارِثِيُّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ.

(۶۴۴۴) حضرت محمد فجر کی دوسنتیں ادا کرنے کے بعد پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے۔

(٦٤٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ؛ أَنَّ عُرْوَةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلاَةِ ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَمَسَّ جَنْبَهُ الأَرْضَ ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ مَعَ النَّاسِ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۴۴۵) حضرت عبدالکریم فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ مسجد میں داخل ہوئے، لوگ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے دوسنتیں پڑھیں، پھرانہوں نے اپنی کمر کوزمین سے لگایا پھرلوگوں کے ساتھ داخل ہوکر فجر کی نماز جماعت سے پڑھی۔

(٥٢٦) مَنْ كَرِهَهُ

جن حضرات نے فجر کی دوسنتیں پڑھنے کے بعد لیٹنے کومکروہ قرار دیا ہے

(٦٤٤٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ ، فَمَا رَأَيْتُهُ اضْطَجَعَ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۶۴۴۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں سفروحضر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا، میں نے انہیں کبھی فجر کی دوسنتیں پڑھنے کے بعد لیٹتے نہیں دیکھا۔

(٦٤٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَكْرَهُ الضِّجْعَةَ بَعْدَ مَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(۶۴۴۷) حضرت حسن بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فجر کی دوسنتوں کے بعد لیٹنے کومکروہ قرار دیتے ہیں۔

(٦٤٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : رَأَى عُمَرُ رَجُلاً اضْطَجَعَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ : احْصِبُوهُ ، أَوْ أَلاَ حَصَبْتُمُوهُ ؟.

(۶۴۴۸) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو فجر کی دوسنتوں کے بعد لیٹے دیکھا تو فرمایا کہ تم اسے روکو۔

(٦٤٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا بَالُ الرَّجُلِ إِذَا صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ يَتَمَعَّكُ كَمَا تَتَمَعَّكُ الدَّابَّةُ وَالْحِمَارُ ؟ إِذَا سَلَّمَ فَقَدْ فَصَلَ.

(۶۴۴۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس آدمی کو کیا ہوا جو فجر کی دوسنتیں پڑھنے کے بعد جانور یا گدھے کی طرح زمین پر لوٹ جاتا ہے؟ جب اس نے سلام پھیرلیا تو نفلوں کا فرضوں سے انفصال ہوگیا۔

(٦٤٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ضِجْعَةِ الرَّجُلِ عَلَى يَمِينِهِ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الْفَجْرِ ؟ فَقَالَ : يَتَلَعَّبُ بِكُمُ الشَّيْطَانُ.

(۶۴۵۰) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فجر کی دو سنتیں پڑھنے کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ شیطان تمہارے ساتھ چھیڑ چھاڑ کر کے تم سے یہ عمل کراتا ہے۔

(٦٤٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :لاَ تَضْطَجِعْ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، وَاضْطَجِعْ بَعْدَ الْوِتْرِ.

(۶۴۵۱) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ فجر کی دو سنتیں پڑھنے کے بعد نہ لیٹو بلکہ وتر پڑھنے کے بعد لیٹو۔

(٦٤٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِيسَى الْخَبَّاطُ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، يَقُولُ :مَا بَالُ أَحَدِكُمْ إِذَا صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ يَتَمَرَّغُ ؟ يَكْفِيهِ التَّسْلِيمُ.

(۶۴۵۲) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ تم فجر کی دو سنتیں پڑھنے کے بعد زمین پر کیوں پڑ جاتے ہو؟ سلام پھیرنا کافی ہے۔

(٦٤٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْد الله ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :هِيَ ضَجْعَةُ الشَّيْطَانِ.

(۶۴۵۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ یہ لیٹنا شیطان کی طرف سے ہے۔

(٦٤٥٤) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَضْطَجِعَ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۶۴۵۴) حضرت حسن کو فجر کی دو سنتیں پڑھنے کے بعد لیٹنا پسند نہ تھا۔

(٦٤٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، قَالَ :رَأَى ابْنُ عُمَرَ قَوْمًا اضْطَجَعُوا بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَنَهَاهُمْ ، فَقَالُوا :نُرِيدُ بِذَلِكَ السُّنَّةَ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهَا بِدْعَةٌ.

(۶۴۵۵) حضرت ابو الصدیق ناجی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو فجر کی دو سنتیں پڑھنے کے بعد لیٹ گئے۔ آپ نے آدمی بھیج کر انہیں اس سے منع کیا تو انہوں نے کہا ہم تو سنت پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بدعت ہے۔

(٦٤٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ احْتَبَى.

(۶۴۵۶) حضرت اسود بن یزید فجر کی دو سنتیں پڑھنے کے بعد حبوہ بنا کر بیٹھ جاتے تھے۔

(٦٤٥٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا هَذَا التَّمَرُّغُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ كَتَمَرُّغِ الْحِمَارِ.

(۶۴۵۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فجر کی دو سنتیں پڑھنے کے بعد گدھے کی طرح زمین پر پڑنا نہ جانے کہاں سے آ گیا

(٥٢٢) الْكَلاَمُ بَيْنَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، وَبَيْنَ الْفَجْرِ

فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان گفتگو کرنے کا بیان

(٦٤٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، فَإِنْ كُنْت مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي ، وَإِلاَّ اضْطَجَعَ. (بخاری ۱۱۶۱۔ مسلم ۵۱۱)

(۶۴۵۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دوسنتوں سے فارغ ہونے کے بعد دیکھتے اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے بات چیت فرماتے اور اگر میں سو رہی ہوتی تو لیٹ جاتے۔

(٦٤٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : رُبَّمَا تَكَلَّمَ ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۶۴۵۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بعض اوقات فجر کی سنتوں کے بعد کلام فرمایا کرتے تھے۔

(٦٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُسَلِّمَ وَيَتَكَلَّمَ بِالْحَاجَةِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۶۴۶۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ فجر کی سنتوں کے بعد ضرورت کی بات کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٤٦١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِالْكَلاَمِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۶۴۶۱) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فجر کی سنتوں کے بعد کلام کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٥٢٣) مَنْ كَانَ لاَ يُرَخِّصُ فِي الْكَلاَمِ بَيْنَهُمَا

جن حضرات کے نزدیک فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان گفتگو کرنا مکروہ ہے

(٦٤٦٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِر بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : رَأَى ابْنُ مَسْعُودَ رَجُلاً يُكَلِّمُ آخَرَ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، فَقَالَ : إِمَّا أَنْ تَذْكُرَ اللَّهَ وَإِمَّا أَنْ تَسْكُتَ.

(۶۴۶۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فجر کی سنتوں کے بعد ایک آدمی کو دوسرے سے باتیں کرتے دیکھا تو فرمایا کہ یا تو اللہ کا ذکر کرو یا خاموش رہو۔

(٦٤٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ أَكْرَهُ إِلَيْهِ الْكَلاَمَ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتَّى يُصَلِّيَ الْغَدَاةَ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

(۶۴۶۳) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ فجر کی سنتوں کے بعد گفتگو کی ناپسندیدگی میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی نہ تھا۔

(٦٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَعِزُّ عَلَيْهِ أَنْ يُسْمَعَ مُتَكَلِّمٌ بَعْدَ الْفَجْرِ ، يَعْنِي بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ ، إِلاَّ بِالْقُرْآنِ ، أَوْ بِذِكْرِ اللهِ ، حَتَّى يُصَلِّيَ.

(۶۴۶۴) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو فجر کی دوسنتوں کے بعد سے لے کر فرضوں تک تلاوت اور ذکراللہ کے علاوہ کوئی بات کرنا انتہائی ناپسند تھا۔

(٦٤٦٥) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْكَلاَمَ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، إِلاَّ أَنْ يُذْكَرَ اللَّهُ.

(۶۴۶۵) حضرت سعید بن جبیر فجر کی سنتوں کے بعد ذکراللہ کے علاوہ کسی کلام کو ناپسند فرماتے تھے۔

(٦٤٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ آيَةٍ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ؟ فَلَمْ يُجِبْنِي ، فَلَمَّا صَلَّى ، قَالَ :إِنَّ الْكَلاَمَ يُكْرَهُ بَعْدَهُمَا.

(۶۴۶۶) حضرت خصیف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے فجر کی دوسنتوں کے بعد ایک آیت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ جب انہوں نے فجر کی نماز پڑھ لی تو فرمایا کہ ان دوسنتوں کے بعد کلام کرنا مکروہ ہے۔

(٦٤٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ تَكَلَّمْ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالْفَجْرِ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ لَكَ حَاجَةٌ.

(۶۴۶۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ فجر کی دوسنتوں کے بعد صرف ضرورت کا کلام کرو۔

(٦٤٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ الْكَلاَمَ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :قَوْلُ الرَّجُلِ لأَهْلِهِ :الصَّلاَةَ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ.

(۶۴۶۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف فجر کی سنتوں کے بعد کلام کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔ حضرت منصور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ آدمی کا اپنے گھر والوں کو نماز کا کہنا بھی کلام ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٤٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمْ كَرِهُوا الْكَلاَمَ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۶۴۶۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف نے فجر کی سنتوں کے بعد کلام کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٦٤٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَرَظَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ احْتَبَى ، فَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى صَلَّى الْغَدَاةَ.

(۶۴۷۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے فجر کی دوسنتیں پڑھیں اور پھر حبوہ بنا کر بیٹھ گئے ، پھر انہوں نے فرضوں کی ادائیگی تک کسی سے بات نہیں کی۔

(۶۴۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ : هَلْ يُفَرِّقُ بَيْنَ صَلاَةِ الْفَجْرِ وَبَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَهُمَا بِكَلاَمٍ ؟ قَالَ : لاَ ، إِلاَّ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِحَاجَةٍ إِنْ شَاءَ.

(۶۴۷۱) حضرت عمرو کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ کیا فجر کے فرضوں اور سنتوں کے درمیان کلام کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ صرف اور صرف ضرورت کی بات کی جاسکتی ہے۔

(۵۲۴) فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فِي الْفَجْرِ

ایک آدمی فجر کی جماعت کے دوران مسجد میں داخل ہو تو وہ سنتیں پڑھے یا جماعت میں شامل ہو جائے

(۶۴۷۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حُصَيْنٌ ، وَابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ فِي صَلاَةِ الْغَدَاةِ ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ، فَصَلاَّهُمَا فِي نَاحِيَةٍ ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلاَتِهِمْ.

(۶۴۷۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق فجر کی جماعت کے دوران مسجد میں داخل ہوئے، انہوں نے سنتیں نہیں پڑھی تھیں، پس انہوں نے پہلے ایک کونے میں سنتیں ادا کیں، پھر جماعت میں شامل ہوئے۔

(۶۴۷۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : يُصَلِّيهِمَا فِي نَاحِيَةٍ ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلاَتِهِمْ.

(۶۴۷۳) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ آدمی پہلے فجر کی سنتیں ادا کرے پھر جماعت میں شامل ہو۔

(۶۴۷۴) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالإِمَامُ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ ، فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَلِجَ الْمَسْجِدَ ، عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ.

(۶۴۷۴) حضرت قاسم بن ابی ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر مسجد آئے تو امام فجر کی نماز پڑھا رہا تھا، انہوں نے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے مسجد کے دروازے پر فجر کی سنتیں ادا کیں۔

(۶۴۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ ، قَالَ : قَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجِيءُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ ، فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلاَتِهِمْ.

(۶۴۷۵) حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے، ایک آدمی آیا، اس نے مسجد کے کونے میں فجر کی سنتیں ادا کیں، پھر جماعت میں شامل ہوا۔

(۶۴۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ وَأَبَا مُوسَى خَرَجَا مِنْ عِنْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ، فَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ، فَرَكَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلاَةِ ، وَأَمَّا أَبُو مُوسَى فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ.

(۶۴۷۶) حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما سعید بن عاص کے پاس سے اٹھے، اتنے میں نماز کھڑی ہوگئی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر جماعت میں شامل ہوگئے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ پہلے ہی صف میں داخل ہوگئے۔

(۶۴۷۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قُلْتُ لِطَاوُوسٍ : أَرْكَعُ الرَّكْعَتَيْنِ وَالْمُقِيمُ يُقِيمُ ؟ قَالَ : هَلْ تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ ؟.

(۶۴۷۷) حضرت داود بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاوس سے کہا کہ میں اقامت کے دوران دو رکعتیں پڑھ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم اس کی طاقت رکھتے ہو؟

(۶۴۷۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : اقْرَأْ ، وَلاَ تَقْرَأْ ، وَإِنْ قَرَأْتَ فَخَفِّفْ ، صَلِّهِمَا وَلَوْ بِالطَّرِيقِ ، يَعْنِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۶۴۷۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ فجر کی سنتوں میں قراءت کرو یا نہ کرو، اگر قراءت کرو تو مختصر کرو لیکن ان دو رکعتوں کو ضرور ادا کرو، خواہ انہیں راستے میں ہی کیوں نہ پڑھو۔

(۶۴۷۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ ، وَلَمْ تَرْكَعْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَارْكَعْهُمَا ، وَإِنْ ظَنَنْتَ أَنَّ الرَّكْعَةَ الأُولَى تَفُوتُكَ.

(۶۴۷۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر تم دورانِ جماعت مسجد میں داخل ہوا اور تم نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں تو پہلے یہ سنتیں پڑھ لو، خواہ تمہیں پہلی رکعت کے رہ جانے کا اندیشہ ہو۔

(۶۴۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ، وَحَدَّثَنِي مَنْ رَآهُ فَعَلَهُ مَرَّتَيْنِ ؛ جَاءَ مَرَّةً وَهُمْ فِي الصَّلاَةِ ، فَصَلاَّهُمَا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ، ثُمَّ دَخَلَ مَرَّةً أُخْرَى فَصَلَّى مَعَهُمْ وَلَمْ يُصَلِّهِمَا.

(۶۴۸۰) حضرت وبرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بھی یونہی کرتے دیکھا۔ مجھے کسی نے بتایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ یوں کیا کہ ایک مرتبہ دوران جماعت وہ آئے تو انہوں نے مسجد کے ایک کونے میں فجر کی سنتیں ادا فرمائیں۔ پھر دوسری مرتبہ آئے تو جماعت میں شریک ہوگئے حالانکہ انہوں نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی تھیں۔

(۶۴۸۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ إِذَا جَاءَ وَالإِمَامُ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا فِي الْمَسْجِدِ ، وَقَالَ : يُصَلِّيهِمَا عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ، أَوْ فِي نَاحِيَتِهِ.

(۶۴۸۱) حضرت ابراہیم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ دوران جماعت مسجد میں فجر کی سنتیں ادا کی جائیں، وہ فرماتے ہیں کہ ان سنتوں کو جماعت کے دوران مسجد کے کونے یا دروازے پر ادا کرے۔

(٦٤٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : إِنِّي لأَجِيءُ إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ ، فَأُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَنْضَمُّ إِلَيْهِمْ.

(٦٤٨٢) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بعض اوقات فجر کی نماز میں دورانِ جماعت مسجد میں آتا ہوں، میں دو سنتیں پڑھ کر پھر جماعت کے ساتھ شریک ہوتا ہوں۔

(٥٢٥) مَنْ قَالَ صَلِّهِمَا قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ الْمَسْجِدَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ مسجد میں داخل ہونے سے پہلے ان دو سنتوں کو ادا کرلو

(٦٤٨٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، وَالْقَوْمُ يُصَلُّونَ الْغَدَاةَ ، قَالَ : يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلاَتِهِمْ ، وَلاَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ ، فَإِنَّ مَا يَفُوتُهُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ أَعْظَمُ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ.

(٦٤٨٣) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص فجر کی جماعت کے دوران مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ جماعت میں شامل ہو جائے اور دو سنتیں نہ پڑھے۔ کیونکہ فرض کی نماز جو اس سے چھوٹ جائے گی سنتوں سے زیادہ مرتبے والی ہے۔

(٦٤٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : ذَكَرْتُهُ لإِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ : الْمَكْتُوبَةُ تُقْضَى ، وَمُرَّ فِي التَّطَوُّعِ.

(٦٤٨٤) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ فرض کی قضا کی جاتی ہے جب کہ نوافل کی قضا نہیں کی جاتی۔

(٦٤٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : مَا يَفُوتُهُ مِنْ صَلاَةِ الإِمَامِ أَفْضَلُ مِمَّا يَطْلُبُ فِي تَيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ.

(٦٤٨٥) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ امام کے ساتھ جو نماز چھوٹ جائے گی وہ ان دو رکعتوں سے افضل ہے۔

(٦٤٨٦) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : لاَ تَدْخُلِ الْمَسْجِدَ حَتَّى تُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، وَلَوْ عَلَى كُنَاسَةٍ.

(٦٤٨٦) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ فجر کی دو سنتیں ادا کئے بغیر مسجد میں داخل نہ ہو، خواہ کوڑے کے ڈھیر پر ادا کرنی پڑیں۔

(٦٤٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فِي السُّدَّةِ.

(٦٤٨٧) حضرت عبید بن حسن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن معقل کو گھر کے دروازے پر فجر کی سنتیں ادا کرتے دیکھا ہے۔

(٦٤٨٨) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ فَرُّوخَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ،

قَالَ :مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ، فَلْيُؤَخِّرِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ حَتَّى يُصَلِّيَهُمَا ضُحًى.

(۶۴۸۸) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ جو شخص فجر کی نماز کے دوران مسجد میں آئے تو وہ فجر کی سنتوں کو فجر کی نماز سے پہ نہ پڑھے بلکہ انہیں چاشت کے وقت ادا کرے۔

(۶٤۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :إِنْ كَانَ فِي مَكَانٍ صَلاَّهُمَا ، وَ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ لَمْ يُصَلِّهِمَا.

(۶۴۸۹) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اگر مسجد کے علاوہ کوئی جگہ ہو تو اس میں ان سنتوں کو پڑھے، مسجد میں نہ پڑھے۔

(۶٤۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِنْ خَشِيَ فَوْتَ رَكْعَةٍ دَخَلَ مَعَهُمْ ، وَ يُصَلِّهِمَا.

(۶۴۹۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کو فرضوں کی ایک رکعت کے رہ جانے کا اندیشہ ہو تو ان سنتوں کو چھوڑ دے ا جماعت میں شامل ہو جائے۔

(۶٤۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَأَخَذَ بِلاَلٌ فِ الإِقَامَةِ ، فَقَامَ ابْنُ بُحَينَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَهُ ، وَقَالَ :يَا ابْ الْقِشْبِ ، تُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا. (بیہقی ۴۸۲)

(۶۴۹۱) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ فجر کی نماز کے لئے نبی پاک ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو حضر بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت شروع کر دی۔ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر فجر کی دو سنتیں پڑھنا چاہیں تو حضور ﷺ نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اے ابن قشب! کیا تم فجر کی چار رکعتیں پڑھو گے؟

(۶٤۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ حَفْصٍ ، عَنِ ابْنُ بُحَينَةَ ، قَالَ :أُقِيمَ صَلاَةُ الصُّبْحِ ، فَقَامَ رَجُلٌ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ ، فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَثَ النَّاسُ حَوْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ :أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا ؟.

(بخاری ۶۶۳۔ مسلم ۶۹۳)

(۶۴۹۲) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ صبح کی نماز کی اقامت ہوگئی تو ایک آدمی دو سنتیں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا۔ جب نبی پاک ﷺ نے نماز پڑھالی تو لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ آپ نے دو سنتیں پڑھنے والے شخص سے فرمایا کہ کیا تم فجر کی چار رکعتیں پڑھتے ہو؟

(۶٤۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْمُزَنِيُّ صَالِحُ بْنُ رُسْتُمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ ابْ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أُقِيمَتْ صَلاَةُ الصُّبْحِ ، فَقَامَ رَجُلٌ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ ، فَجَذَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَ

وَسَلَّمَ بِثَوْبِهِ ، وَقَالَ :أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا ؟. (احمد ۱/ ۳۵۵۔ ابویعلی ۲۵۶۸)

(۶۴۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب فجر کی اقامت ہوئی ایک آدمی دو سنتیں پڑھنے لگا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کپڑوں سے اسے کھینچا اور فرمایا کہ کیا تم فجر کی چار رکعتیں پڑھتے ہو؟

(٦٤٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :لأَنْ أُدْرِكَ مَا فَاتَنِي مِنَ الْمَكْتُوبَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَهُمَا.

(۶۴۹۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ فرض نماز جو ان سنتوں کو پڑھنے کی وجہ سے چھوٹ جائے وہ میرے نزدیک ان کے پڑھنے سے زیادہ محبوب ہے۔

(٥٢٦) فِي التَّسَانُدِ إِلَى الْقِبْلَةِ ، وَالاحْتِبَاءِ

فجر کی سنتوں کے بعد قبلے کی طرف ٹیک لگا کر بیٹھنے کی ممانعت

(٦٤٩٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ:أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّسَانُدَ إِلَى الْقِبْلَةِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۶۴۹۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف فجر کی سنتوں کے بعد قبلے کی طرف ٹیک لگا کر بیٹھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٦٤٩٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى أُنَاسًا قَدْ تَسَانَدُوا إِلَى الْقِبْلَةِ . قَالَ :فَقَالَ لَهُم عَبْدُ اللهِ :هَكَذَا ، عَنْ وُجُوهِ الْمَلاَئِكَةِ ؟.

(۶۴۹۶) حضرت قاسم بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد تشریف لائے تو کچھ لوگوں کو قبلے کی جہت سے ٹیک لگائے دیکھ کر فرمایا تم فرشتوں کے چہروں کی طرف رخ کر کے کیوں بیٹھے ہو؟

(٦٤٩٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَحْتَبِي وَنَحْنُ حَوْلَهُ ، فَإِنْ رَأَى أَحَدًا مِنَّا نَعَسَ حَرَّكَهُ ، قَالَ:وَكَانَ يَنْعَسُ وَهُوَ مُحْتَبٍ ، ثُمَّ تُقَامُ الصَّلاَةُ فَيَنْهَضُ وَيُصَلِّي.

(۶۴۹۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فجر طلوع ہونے کے بعد فجر کی سنتیں پڑھ کر حبوہ بنا کر بیٹھ جاتے، ہم آپ کے ارد گرد بیٹھ جاتے۔ جب وہ ہم میں سے کسی کو اونگھتا ہوا دیکھتے تو اسے ہلاتے، وہ حبوہ کی حالت میں خود بھی اونگھ رہے ہوتے تھے۔ پھر نماز کھڑی ہو جاتی تو وہ اٹھ کر جماعت میں شامل ہو جاتے۔

(٦٤٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :دَخَلَ عَبْدُ اللهِ الْمَسْجِدَ لِصَلاَةِ الْفَجْرِ ، فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ أَسْنَدُوا ظُهُورَهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ ، فَقَالَ :تَنَحَّوْا عَنِ الْقِبْلَةِ ، لاَ تَحُولُوا بَيْنَ الْمَلاَئِكَةِ وَبَيْنَ صَلاَتِهَا، وَإِنَّ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ صَلاَةُ الْمَلاَئِكَةِ.

(۶۴۹۸) حضرت قاسم کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد تشریف لائے تو کچھ لوگوں کو قبلے کی جہت سے ٹیک لگائے دیکھ کر فرمایا قبلے سے پرے ہو کر بیٹھو، فرشتوں اور ان کی نماز کے درمیان حائل مت ہو، یہ دو رکعتیں فرشتوں کی بھی نماز ہے۔

(۵۲۷) فِي ثَوَابِ صَلاَةِ الْعَتَمَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ

انتہائی تاریک رات میں عشاء کی نماز کا ثواب

(۶٤۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ مَشَى فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ ، لَقِيَ اللَّهَ بِنُورٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(دارمی ۱۴۲۲۔ ابن حبان ۲۰۴۶)

(۶۴۹۹) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رات کی تاریکی میں مسجد کی طرف جانے والا قیامت کے دن اللہ سے پورے پورے نور کے ساتھ ملے گا۔

(٦٥٠٠) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَرَوْنَ الْمَشْيَ فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ مُوجِبَةً.

(۶۵۰۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف کا خیال یہ تھا کہ تاریک رات میں مسجد کی طرف جانا مغفرت کا سبب ہے۔

(۵۲۸) فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا فَاتَتْهُ

فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں تو کیا کیا جائے؟

(٦٥٠١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يُصَلِّي بَعْدَ صَلاَةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَصَلاَةُ الصُّبْحِ مَرَّتَيْنِ ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ : إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ، فَصَلَّيْتُهُمَا الآنَ ، فَسَكَتَ. (ترمذی ۴۲۲۔ ابوداؤد ۱۲۶۱)

(۶۵۰۱) حضرت قیس بن عمرو فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ کیا فجر کی نماز دو مرتبہ ہوتی ہے؟! اس آدمی نے کہا کہ میں نے فجر کے فرضوں سے پہلے سنتیں نہیں پڑھی تھیں، اس لئے انہیں اب ادا کر رہا ہوں۔ اس کی یہ بات سن کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمالی۔

(٦٥٠٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلاَةَ الصُّبْحِ ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ ، قَامَ الرَّجُلُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، جِئْتُ وَأَنْتَ فِي الصَّلاَةِ ، وَلَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُصَلِّيَهُمَا وَأَنْتَ تُصَلِّي ، فَلَمَّا قَضَيْتَ الصَّلاَةَ ، قُمْتُ فَصَلَّيْتُ الصَّلاَةَ ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يَأْمُرْهُ ، وَلَمْ يَنْهَهُ. (طبرانی ۹۳۹)

(۶۵۰۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی تو نماز کے بعد ایک آدمی نے کھڑے ہوکر دو رکعتیں ادا کیں۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ یہ کیسی رکعتیں تھیں؟ اس نے کہا کہ جب میں مسجد آیا تو آپ نماز پڑھا رہے تھے۔ میں نے فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں، میں نے آپ کی نماز کے دوران انہیں پڑھنا پسند نہ کیا۔ جب آپ نے نماز مکمل فرمائی تو پھر میں نے انہیں ادا کیا۔ اس پر نبی پاک ﷺ مسکرا دیے اور انہیں نہ کسی بات سے منع کیا اور نہ کسی بات کا حکم دیا۔

(٦٥٠٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْخٌ ، يُقَالُ لَهُ : مِسْمَعُ بْنُ ثَابِتٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَطَاءً فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۶۵۰۳) حضرت مسمع بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو بھی یونہی کرتے دیکھا ہے۔

(٦٥٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ صَلاَّهُمَا بَعْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ.

(۶۵۰۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب فجر سے پہلے کی دو سنتیں چھوٹ جائیں تو انہیں نماز کے بعد پڑھ لے۔

(٦٥٠٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ، يَقُولُ : لَوْ لَمْ أُصَلِّهِمَا حَتَّى أُصَلِّيَ الْفَجْرَ ، صَلَّيْتُهُمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

(۶۵۰۵) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ اگر میں ان سنتوں کو فجر کے فرضوں سے پہلے نہ پڑھوں تو انہیں طلوع شمس کے بعد پڑھوں گا۔

(٦٥٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلاَةِ ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَدَخَلَ مَعَهُمْ ، ثُمَّ جَلَسَ فِي مُصَلاَّهُ ، فَلَمَّا أَضْحَى قَامَ فَقَضَاهُمَا.

(۶۵۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ فجر کی نماز کے وقت آئے تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے ابھی تک فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ آپ جماعت کے ساتھ شامل ہوگئے، پھر نماز کی جگہ بیٹھے رہے اور چاشت کے وقت ان رکعتوں کی قضا کی۔

(٦٥٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، وَرَبِيعٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ صَلاَّهُمَا بَعْدَ مَا أَضْحَى.

(۶۵۰۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے چاشت کے بعد فجر کی سنتوں کی قضا کی۔

(٦٥٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ تُقْضَى رَكْعَتَا الْفَجْرِ.

(۶۵۰۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ فجر کی سنتوں کی قضا نہیں کی جائے گی۔

(٦٥٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ قَضَاهُمَا حِينَ سَلَّمَ الإِمَامُ.

(۶۵۰۹) حضرت عطیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد سنتیں ادا کرتے دیکھا ہے۔

(۵۲۹) مَنْ أَمَرَ بِالصَّلاَةِ فِي الْبُيُوتِ

جو حضرات گھروں میں نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں

(٦٥١٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ ، وَلاَ تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا. (عبد بن حميد ٢٧٥- بزار ٧٠٦)

(۶۵۱۰) حضرت زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔

(٦٥١١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَضَى أَحَدُكُمُ الصَّلاَةَ فِي مَسْجِدِهِ ، فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلاَتِهِ ، فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلاَتِهِ خَيْرًا. (مسلم ٥٣٩- احمد ٣/ ٣١٦)

(۶۵۱۱) حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں نماز ادا کرلے تو اپنی نماز کا کچھ حصہ گھر کے لئے بھی رکھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہاری نماز کی وجہ سے تمہارے گھروں میں خیر ڈال دیتا ہے۔

(٦٥١٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ. (احمد ٣/ ٥٩- عبدالرزاق ٤٨٣٧)

(۶۵۱۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٦٥١٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ ، وَلاَ تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا. (بخاری ١١٨٧- مسلم ٥٣٨)

(۶۵۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔

(٦٥١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفْضَلُ الصَّلاَةِ صَلاَةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ ، إِلاَّ الْمَكْتُوبَةَ.

(۶۵۱۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرضوں کے علاوہ آدمی کی افضل ترین نماز وہ ہے جو اپنے گھر میں پڑھے۔

(٦٥١٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَتْ أَفْضَلُ صَلاَةِ عَبْدِ اللهِ فِي بَيْتِهِ.

(۶۵۱۵) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی نفل نماز گھر میں ہوا کرتی تھی۔

(۶۵۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : تَطَوُّعُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ يَزِيدُ عَلَى تَطَوُّعِهِ عِنْدَ النَّاسِ ، كَفَضْلِ صَلاَةِ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلاَتِهِ وَحْدَهُ.

(۶۵۱۶) ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گھر میں نفل نماز کا ثواب لوگوں کے سامنے نفل پڑھنے سے اتنا زیادہ ہے جتنا جماعت کی نماز کا ثواب اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

(۶۵۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ ، وَمَسْرُوقٌ كِلاَهُمَا لَهُ بَيْتٌ يُطِيلُ فِيهِ الصَّلاَةَ.

(۶۵۱۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت شریح اور حضرت مسروق دونوں کے پاس کمرہ تھا جس میں لمبی نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۶۵۱۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، قَالَ: صَلاَةُ الرَّجُلِ عِنْدَ أَهْلِهِ مِنَ السِّرِّ.

(۶۵۱۸) حضرت حسان بن عطیہ فرماتے ہیں کہ آدمی کا اپنے گھر والوں کے پاس نماز پڑھنا بھی ایک راز ہے۔

(۶۵۱۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ. (مسلم ۵۳۹۔ ترمذی ۲۸۷۷)

(۶۵۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔

(۶۵۲۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَبَّابٍ ، قَالَ : كُنْتُ لاَ أُصَلِّي إِلاَّ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ : صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِهِ فِي الْمَسْجِدِ إِلاَّ الْمَكْتُوبَةَ ، وَصَلاَةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ نُورٌ.

(۶۵۲۰) حضرت سائب بن خباب فرماتے ہیں کہ میں صرف مسجد میں نماز پڑھا کرتا تھا۔ حضرت زید بن ثابت نے مجھ سے فرمایا کہ فرضوں کے علاوہ باقی نمازیں گھر میں پڑھنا مسجد میں پڑھنے سے بہتر ہے۔ گھر میں آدمی کی نماز نور ہے۔

(۶۵۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو ؛ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَدِمُوا عَلَى عُمَرَ ، فَسَأَلُوهُ عَنْ صَلاَةِ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ ؟ فَقَالَ عُمَرُ : مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُذْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا ، فَقَالَ : صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ نُورٌ ، فَنَوِّرُوا بُيُوتَكُمْ.

(۶۵۲۱) حضرت عاصم بن عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس عراق کے کچھ لوگ آئے۔ انہوں نے گھر میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سے میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا ہے اس کے بعد سے کسی نے مجھ سے اس بارے میں نہیں پوچھا، آپ نے فرمایا تھا کہ آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا اس کے لئے نور ہے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) اپنے گھروں کو منور کرو۔

(۵۳۰) فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ

اگلی صف کا بیان

(٦٥٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَقُولُونَ : الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ الَّذِي يَلِي الْمَقْصُورَةَ.

(۶۵۲۲) حضرت یحییٰ بن جزار فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد کہا کرتے تھے کہ اگلی صف وہ ہے جو مقصورہ (مسجد میں امام یا خطیب کے لئے بنایا ہوا کمرہ) کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔

(٦٥٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يَقُولُ : الصَّفُّ الأَوَّلُ الَّذِي يَلِي الْمَقْصُورَةَ.

(۶۵۲۳) حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ اگلی صف وہ ہے جو مقصورہ (مسجد میں امام یا خطیب کے لئے بنایا ہوا کمرہ) کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔

(٦٥٢٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَزِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ ، وَعَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يُصَلُّونَ عَنْ يَمِينِ الْمَقْصُورَةِ ، وَقَالَ حَفْصٌ مَرَّةً : مَا بَيْنَ الأُسْطُوَانَةِ إِلَى الْحَائِطِ.

(۶۵۲۴) حضرت شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبدالرحمٰن، حضرت زر بن حبیش اور حضرت عمرو بن میمون کو مقصورہ کے دائیں طرف نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ حضرت حفص کی ایک روایت میں وہ ستون اور دیوار کے درمیان نماز پڑھتے تھے۔

(٦٥٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : إِنَّهُمْ يَقُولُونَ : الصَّفُّ الأَوَّلُ الَّذِي يَلِي الْمَقْصُورَةَ ، فَقَالَ : هُوَ الَّذِي يَلِي الْحَائِطَ.

(۶۵۲۵) حضرت عبدالواحد بن زیاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے پوچھا کہ اسلاف کہا کرتے تھے کہ اگلی صف وہ ہے جو مقصورہ (مسجد میں امام یا خطیب کے لئے بنایا ہوا کمرہ) کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔ آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ پہلی صف وہ ہے جو دیوار کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔

(٦٥٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا يُصَلِّي عِنْدَ الْحَجَرِ.

(۶۵۲۶) حضرت سلمہ بن وردان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حطیم کے پاس نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۵۳۱) فِي الصَّلاَةِ بَيْنَ النِّيَامِ وَالْمُتَحَدِّثِينَ

سوئے ہوئے اور باتیں کرنے والوں کے درمیان نماز پڑھنے کا حکم

(٦٥٢٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، يَرْفَعُهُ ، قَالَ : لاَ تَأْتَمَّ بِنَائِمٍ ، وَلاَ مُتَحَدِّثٍ.

(۶۵۲۷) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سوئے ہوئے اور باتیں کرنے والے کے پیچھے نماز مت پڑھو۔

(۶۵۲۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثنا سُفْیَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْکَرِیمِ أَبِی أُمَیَّۃَ ، عَنْ مُجَاہِدٍ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہَی أَنْ یُصَلِّیَ خَلْفَ النُّوَّامِ وَالْمُتَحَدِّثِینَ. (طبرانی ۵۲۴۲)

(۶۵۲۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے سوئے ہوئے لوگوں اور باتیں کرنے والوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۶۵۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : حدَّثنا یُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللہِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : کُنْتُ جَالِسًا إِلَی جَنْبِ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَالْتَفَتَ ، فَإِذَا رَجُلٌ یُصَلِّی خَلْفَہُ ، فَقَالَ لَہُ : إِمَّا أَنْ تَحَوَّلَ عَنِّی ، وَإِمَّا أَنْ أَقُومَ عَنْک.

(۶۵۲۹) حضرت یوسف بن عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ میں حضرت حمید بن عبدالرحمن کے ساتھ بیٹھا تھا۔ وہ پیچھے مڑے تو ایک آدمی ان کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ یا تو تم اپنی جگہ بدل لو یا میں یہاں سے اٹھ جاتا ہوں۔

(۶۵۳۰) حَدَّثَنَا الثَّقَفِیُّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِیدِ بْنِ وَہْبٍ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّہُ کَرِہَ أَنْ یَأْتَمَّ بِقَوْمٍ یَتَحَدَّثُونَ.

(۶۵۳۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ باتیں کرنے والوں کے پیچھے نماز پڑھی جائے۔

(۶۵۳۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ مَعْدِی کَرِبَ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ ، قَالَ : لاَ تَأْتَمَّ بِقَوْمٍ یَمْتَرُونَ ، أَوْ یَلْغُونَ.

(۶۵۳۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو جو گفتگو کر رہے ہوں یا فضول باتیں کر رہے ہوں۔

(۶۵۳۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَیُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَیْمُونٍ ، قَالَ : کَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ یُصَلِّی خَلْفَ رَجُلٍ لاَ یُصَلِّی ، إِلاَّ یَوْمَ جُمُعَۃٍ . قَالَ : فَذَکَرْتُ ذَلِکَ لِعَبْدِ الْکَرِیمِ ، فَقَالَ : کَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ یُصَلِّی خَلْفَ رَجُلٍ یَتَکَلَّمُ إِلاَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ.

(۶۵۳۲) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سوائے جمعہ کے کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے جو نماز نہ پڑھ رہا ہو۔ میں نے اس بات کا ذکر حضرت عبدالکریم سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سوائے جمعہ کے کسی باتیں کرنے والے شخص کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھتے تھے جو نماز نہ پڑھ رہا ہو۔

(۶۵۳۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثنا سُفْیَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِی الشَّعْثَاءِ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، قَالَ : إِذَا کَانُوا یَتَحَدَّثُونَ بِذِکْرِ اللہِ فَلاَ بَأْسَ أَنْ یَأْتَمَّ بِہِمْ.

(۶۵۳۳) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب لوگ اللہ کے ذکر کی بات چیت میں مصروف ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٥٣٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أُصَلِّي وَرَاءَ قَاعِدٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ وَرَاءَ نَائِمٍ.

(۶۵۳۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ بیٹھے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا میرے نزدیک سوئے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔

(٦٥٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَأْتَمَّ بِنَائِمٍ.

(۶۵۳۵) حضرت طاوس نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ کسی سوئے ہوئے شخص کے پیچھے نماز پڑھی جائے۔

(٥٢٢) فِي الصَّلاَةِ فِي جُلُودِ الثَّعَالِبِ

لومڑیوں کی کھالوں میں نماز پڑھنے کا حکم

(٦٥٣٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى رَجُلاً يُصَلِّي وَعَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ ، بِطَانَتُهَا مِنْ جُلُودِ الثَّعَالِبِ ، قَالَ : فَأَلْقَاهَا عَنْ رَأْسِهِ ، وَقَالَ : مَا يُدْرِيك لَعَلَّهُ لَيْسَ بِذَكِيٍّ ؟.

(۶۵۳۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو لومڑی کی کھال سے بنی ٹوپی میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے اس ٹوپی کو اس کے سر سے اتار دیا اور فرمایا کہ کیا معلوم اسے ذبح نہ کیا گیا ہو؟

(٦٥٣٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الصَّلاَةَ فِي جُلُودِ الثَّعَالِبِ.

(۶۵۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لومڑی کی کھال میں نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٦٥٣٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (ح) وَعَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : الْبَسْ جُلُودَ الثَّعَالِبِ ، وَلاَ تُصَلِّ فِيهَا.

(۶۵۳۸) حضرت سعید بن جبیر اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ لومڑی کی کھال کے بنے لباس پہن لو لیکن ان میں نماز نہ پڑھو۔

(٦٥٣٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا إِذَا دُبِغَتْ.

(۶۵۳۹) حضرت حسن لومڑی کی کھال کے بنے لباس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے بشرطیکہ اسے دباغت دی گئی ہو۔

(٦٥٤٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِيهِ ، وَعَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ بِطَانَتُهَا جُلُودُ ثَعَالِبَ ، فَأَخَذَهَا مِنْ رَأْسِهِ وَوَضَعَهَا فِي كُمِّهِ ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ ، قَالَ :

قُلْتُ لَهُ :رَأَيْتُك أَخَذْتَ قَلَنْسُوَتَكَ مِنْ رَأْسِكَ فَوَضَعْتَهَا فِي كُمِّكَ ؟ فَقَالَ :إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهَا ، وَكَرِهْتُ أَنْ أَضَعَهَا فَتُسْرَقَ ، فَلِذَلِكَ جَعَلْتُهَا فِي كُمِّ قَمِيصِي.

(۶۵۴۰) حضرت عمرو بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت ابوعالیہ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے، ان کے سر پر لومڑی کی کھال کی بنی ٹوپی تھی۔ جب وہ نماز پڑھنے لگے تو اس ٹوپی کو اتار کر اپنی آستین میں رکھ لیا۔ جب انہوں نے نماز مکمل فرمالی تو میں نے کہا آپ نے اپنی ٹوپی کو اتار کر اپنی آستین میں کیوں رکھ لیا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس میں نماز پڑھنا بھی پسند نہ کیا اور اس کو رکھنا بھی مجھے گوارا نہ ہوا کہ کہیں چوری نہ ہو جائے۔ لہٰذا میں نے اسے اپنی آستین میں ڈال لیا۔

(٦٥٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَدِيرٍ الصَّيْرَفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ سَبَنْجُونَ ثَعَالِبَ يَلْبَسُهُ ، فَإِذَا صَلَّى نَزَعَهُ.

(۶۵۴۱) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین کے پاس لومڑی کی کھال کا بنا ایک آسمانی رنگ کا لباس تھا۔ جب وہ نماز پڑھنے لگتے تو اسے اتار دیتے تھے۔

(٥٣٣) مَنْ كَرِهَ السَّدْلَ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں سدل ① کرنا مکروہ ہے

(٦٥٤٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ وَقَدْ سَدَلُوا ، فَقَالَ : كَأَنَّهُمُ الْيَهُودُ خَرَجُوا مِنْ فُهْرِهِمْ.

(۶۵۴۲) حضرت سعید بن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ کپڑے لٹکا کر نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ اس طرح لگ رہے ہیں جیسے یہودی اپنی عید منا کر آ رہے ہوں۔

(٦٥٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَسْدُلَ الرَّجُلُ ثَوْبَهُ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۵۴۳) حضرت ابراہیم نے نماز میں سدل کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٦٥٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُرِهَ السَّدْلُ.

(۶۵۴۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نماز میں سدل کرنا مکروہ ہے۔

---

① ابن الاثیر النہایہ (۲/۳۵۵) میں فرماتے ہیں کہ سدل سے مراد یہ ہے کہ کپڑے کو اس طرح اوڑھے کہ اپنے ہاتھ اس کے اندرونی حصے میں داخل کر دے اور اسی طرح رکوع و سجود کرے۔ ایک قول کے مطابق سدل سے مراد یہ ہے کہ ازار کے درمیانی حصے کو سر پر رکھے اور اس کے کناروں کو کندھوں پر رکھنے کے بجائے دائیں بائیں لٹکا دے۔

(٦٥٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ السَّدْلَ فِي الصَّلاَة ، مُخَالَفَةً لِلْيَهُودِ ، وَقَالَ :إِنَّهُمْ يَسْدُلُونَ.

(۶۵۴۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نماز میں یہودیوں کی مخالفت کی وجہ سے سدل کو مکروہ قرار دیا ہے اور فرمایا کہ یہودی کپڑوں کو عبادت کے دوران لٹکاتے ہیں۔

(٦٥٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، وَهُشَيْمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ السَّدْلَ فِي الصَّلاَة.

(۶۵۴۶) حضرت مجاہد نے نماز میں سدل کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٦٥٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا السَّدْلَ فِي الصَّلاَة .

قَالَ وَكِيعٌ :وَنَحْنُ نَكْرَهُهُ.

(۶۵۴۷) حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد نے نماز میں سدل کو مکروہ قرار دیا ہے۔ حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ ہم بھی اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔

(٦٥٤٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلاَة. (ترمذی ۳۷۸۔ احمد ۲/ ۲۹۵)

(۶۵۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل سے منع کیا ہے۔

(٥٣٤) مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

جن حضرات نے نماز میں سدل کی اجازت دی ہے

(٦٥٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِالسَّدْلِ بَأْسًا.

(۶۵۴۹) حضرت عطاء نماز میں سدل کو ممنوع قرار نہ دیتے تھے۔

(٦٥٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ عَطَاءً يَسْدُلُ.

(۶۵۵۰) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو اکثر نماز میں سدل کرتے دیکھا ہے۔

(٦٥٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا ، إِذَا كَانَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ.

(۶۵۵۱) حضرت ابراہیم کے نزدیک اگر آدمی نے قمیص پہنی ہو تو سدل میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٥٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْدُلُ

فِي الصَّلاَةِ.

(۶۵۵۲) حضرت محارب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کونماز میں سدل کرتے دیکھا ہے۔

(٦٥٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ مُوسَى بْنُ ثَابِتٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَسْدُلُ فِي التَّطَوُّعِ، وَعَلَيْهِ مُسْتَقَةٌ مُكَفَّفَةٌ.

(۶۵۵۳) حضرت موسیٰ بن ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو کھلی آستینوں والی قمیص پہنے کپڑا لٹکا کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٦٥٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْدُلُ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۵۵۴) ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن اسود نماز میں سدل کیا کرتے تھے۔

(٦٥٥٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ مَا لاَ أُحْصِي فِي الصَّلاَةِ يَسْدُلُ، وَأَنَا أَرَى ظَهْرَهُ.

(۶۵۵۵) حضرت حمید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو بے شمار مرتبہ کپڑا لٹکا کر نماز پڑھتے دیکھا ہے، اور میں ان کی کمر دیکھا کرتا تھا۔

(٦٥٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالسَّدْلِ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۵۵۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نماز میں سدل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٥٥٧) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي وَقَدْ سَدَلَ ثَوْبَهُ ، فَلاَ أَدْرِي عَلَى الإِزَارِ كَانَ ، أَوْ عَلَى الْقَمِيصِ.

(۶۵۵۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد کونماز میں سدل کرتے دیکھا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ازار پر سدل کیا یا قمیص پر۔

(٦٥٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَسْدُلُ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۵۵۸) حضرت ابن ابی عروبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین کونماز میں سدل کرتے دیکھا ہے۔

(٦٥٥٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ: رَأَيْتُ مَكْحُولاً يَسْدُلُ طَيْلَسَانَةً عَلَيْهِ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۵۵۹) حضرت اوزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول کونماز میں اپنی چادر سے سدل کرتے دیکھا ہے۔

(٦٥٦٠) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا.

(۶۵۶۰) حضرت حکم سدل میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٦٥٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَسْدُلُ عَلَى الْقَبَاءِ.

(۶۵۶۱) حضرت مہدی بن میمون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو قمیص کے اوپر پہنے کپڑے پر سدل کرتے دیکھا ہے۔

(٥٣٥) مَنْ كَانَ يُحِبُّ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَكُونَ بَصَرُهُ حِذَاءَ مَوْضِعِ سُجُودِهِ

جو حضرات اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ آدمی کی نگاہ سجدے کی جگہ ہو

(٦٥٦٢) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ : أَيْنَ مُنْتَهَى الْبَصَرِ فِي الصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ : إِنْ حَيْثُ تَسْجُدُ فَحَسَنٌ.

(۶۵۶۲) حضرت ابو قلابہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مسلم بن یسار سے سوال کیا کہ نماز میں آدمی کی نگاہ کہاں ہونی چاہئے؟ انہوں نے فرمایا کہ جہاں تم سجدہ کرتے ہو وہاں نگاہ رکھنا اچھا ہے۔

(٦٥٦٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ لِلْمُصَلِّي أَنْ لاَ يُجَاوِزَ بَصَرُهُ مَوْضِعَ سُجُودِهِ.

(۶۵۶۳) حضرت ابراہیم نخعی نماز کے لئے اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ اس کی نگاہ سجدے کی جگہ سے آگے نہ ہو۔

(٦٥٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ بَصَرَهُ حِذَاءَ مَوْضِعِ سُجُودِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَلْيُغْمِضْ عَيْنَيْهِ.

(۶۵۶۴) حضرت ابن سیرین اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ آدمی اپنی نگاہوں کو سجدے کی جگہ رکھے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اسے چاہئے کہ اپنی آنکھیں بند رکھے۔

(٥٣٦) فِي تَغْمِيضِ الْعَيْنِ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں آنکھیں بند کرنے کا بیان

(٦٥٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُغْمِضُ الْعَيْنِ.

(۶۵۶۵) حضرت مجاہد نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی آنکھیں بند کر کے نماز پڑھے۔

(٦٥٦٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ : أُغْمِضُ عَيْنِي إِذَا سَجَدْتُ ؟ فَقَالَ : إِنْ شِئْتَ.

(۶۵۶۶) حضرت جمیل بن عبید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ کیا میں سجدہ کرتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا کہ اگر تم چاہو تو ایسا کر سکتے ہو۔

(٦٥٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ جَمِيلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ ، وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُغْمِضُ عَيْنَيْهِ وَهُوَ

سَاجِدٌ فِي الصَّلاَةِ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۶۵۶۷) حضرت جمیل کہتے ہیں کہ حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی نماز پڑھتے ہوئے سجدے میں اپنی آنکھیں بند کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۵۳۷) فِي شَدِّ الْحِقْوِ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں ازار کو اچھی طرح باندھنے کا حکم

(٦٥٦٨) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ بُرْدِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : شُدَّ حَقْوَكَ فِي الصَّلاَةِ ، وَلَوْ بِعِقَالٍ.

(۶۵۶۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں اپنے ازار کی جگہ کو اچھی طرح باندھو خواہ رسی سے باندھ لو۔

(٦٥٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُصَلِّي إِلاَّ وَهُوَ مُؤْتَزِرٌ.

(۶۵۶۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ازار پہن کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٦٥٧٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللهِ يُصَلِّي وَهُوَ مُؤْتَزِرٌ فَوْقَ قَمِيصِهِ، أَوْ قَالَ: جُبَّتِهِ.

(۶۵۷۰) حضرت ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو قمیص کے اوپر ازار باندھتے دیکھا ہے۔

(٦٥٧١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشُدُّ حِقْوَهُ فِي الصَّلاَةِ بِخَيْطٍ، أَوْ بِشَيْءٍ.

(۶۵۷۱) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک نماز میں دھاگے یا کسی اور چیز سے ازار کو باندھا کرتے تھے۔

(٦٥٧٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ : قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ : أُصَلِّي بِاللَّيْلِ فِي الْقَمِيصِ وَالْقَبَاءِ ؟ قَالَ : شُدَّ حِقْوَكَ بِالإِزَارِ.

(۶۵۷۲) حضرت ابو ہیثم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ کیا میں قمیص یا قباء میں تہجد کی نماز پڑھ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ اپنے کولہوں کو ازار کی جگہ سے باندھ لو۔

(٦٥٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : شُدَّ حِقْوَكَ وَلَوْ بِعِقَالٍ.

(۶۵۷۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نماز میں اپنی ازار کی جگہ کو اچھی طرح باندھو خواہ رسی استعمال کرنی پڑے۔

(٦٥٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَطَاءٍ الْبَكَّائِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : شُدَّ حِقْوَكَ وَلَوْ بِعِقَالٍ.

(۶۵۷۴) حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ نماز میں اپنی ازار کی جگہ کو اچھی طرح باندھو خواہ رسی استعمال کرنی پڑے۔

(٦٥٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ وَضَّاحٍ ؛ أَنَّهُمْ سَافَرُوا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ

مُؤْتَزِرًا فَوْقَ الْقَمِيصِ.

(۶۵۷۵) حضرت وضاح فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن زید کے ساتھ سفر کیا وہ قمیص کے اوپر ازار کی جگہ کو باندھ کر نماز پڑھا یا کرتے تھے۔

(٦٥٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لِلرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يُصَلِّيَانِ بِغَيْرِ إِزَارٍ.

(۶۵۷۶) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد مرد اور عورت کے لئے اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ وہ بغیر ازار کے نماز پڑھیں۔

(٦٥٧٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ جُهَيْرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي مُؤْتَزِرًا فَوْقَ الْقَمِيصِ ؟ فَقَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ.

(۶۵۷۷) جہیر بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین سے سوال کیا کہ کیا آدمی قمیص کے اوپر ازار باندھ کر نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٥٧٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَشْجَعِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : شُدَّ حِقْوَكَ ، وَلَوْ بِعِقَالٍ.

(۶۵۷۸) حضرت ابن معقل فرماتے ہیں کہ نماز میں اپنی ازار کی جگہ کو اچھی طرح باندھو خواہ رسی استعمال کرنی پڑے۔

(٦٥٧٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : شُدَّ حِقْوَكَ بِشَيْءٍ.

(۶۵۷۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نماز میں اپنی ازار کی جگہ کو اچھی طرح باندھو خواہ کوئی چیز استعمال کرنی پڑے۔

(٦٥٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ ثَقِيفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : شُدَّ حِقْوَكَ ، وَلَوْ بِعِقَالٍ.

(۶۵۸۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نماز میں اپنی ازار کی جگہ کو اچھی طرح باندھو خواہ رسی استعمال کرنی پڑے۔

(٥٣٨) مَنْ رَخَّصَ أَنْ تُصَلِّي بِغَيْرِ إِزَارٍ ، وَلاَ تَشُدَّ حِقْوَكَ

جن حضرات نے اس بات کی رخصت دی ہے کہ بغیر ازار کے اور بغیر ازار کی جگہ باندھے نماز پڑھی جاسکتی ہے

(٦٥٨١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ ، وَإِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَؤُمَّانِ بِغَيْرِ إِزَارٍ.

(۶۵۸۱) حضرت ابوحصین کہتے ہیں کہ حضرت ابوالاسود اور حضرت ابراہیم بغیر ازار کے نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(٦٥٨٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ؛ أَنَّ أَبَا هُبَيْرَةَ الأَنْصَارِيَّ سَأَلَ الشَّعْبِيَّ ، فَقَالَ : أَشُدُّ حِقْوِي إِذَا قُمْتُ أُصَلِّي ؟ فَقَالَ لَهُ الشَّعْبِيُّ : إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الْمَجُوسُ.

(۶۵۸۲) حضرت مجالد کہتے ہیں کہ ابوہبیرہ انصاری نے حضرت شعبی سے سوال کیا کہ کیا میں نماز پڑھتے ہوئے اپنی کمر کو باندھوں؟

انہوں نے فرمایا کہ اس طرح مجوس کیا کرتے ہیں۔

(٥٣٩) الصَّلاَةُ فِي الْقَبَاءِ

جبے یا قباء میں نماز پڑھنے کا حکم

(٦٥٨٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ :إِذَا ضَمَمْتَ عَلَيْكَ الْقَبَاءَ ، أَجْزَأَ مَجْزَأَ الإِزَارِ.

(۶۵۸۳) حضرت ابو مالک فرماتے ہیں کہ جب تم نے جبہ پہن لیا تو یہ ازار کے قائم مقام ہوسکتا ہے۔

(٦٥٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ حَسَّانٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا الْبُخْتَرِيِّ يُصَلِّي فِي قَبَاءٍ.

(۶۵۸۴) حضرت ربیع بن حسان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبختری کو ایک جبے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٦٥٨٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ :قَدِمَ الأَسْوَدُ مِن سَفَرٍ ، فَصَلَّى وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ.

(۶۵۸۵) حضرت ابراہیم بن سوید کہتے ہیں کہ حضرت اسود ایک سفر پر تھے، انہوں نے قباء پہن کر نماز پڑھائی۔

(٥٤٠) فِي الإِمَامِ يَرْتَفِعُ عَلَى أَصْحَابِهِ

کیا امام مقتدیوں سے بلند ہوسکتا ہے؟

(٦٥٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن هَمَّامٍ ، قَالَ :صَلَّى حُذَيْفَةُ عَلَى دُكَّانٍ وَهُمْ أَسْفَلُ مِنْهُ ، قَالَ :فَجَذَبَهُ سَلْمَانُ حَتَّى أَنْزَلَهُ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ لَهُ :أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ أَصْحَابَكَ كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُصَلِّيَ الإِمَامُ عَلَى الشَّيْءِ ، وَهُمْ أَسْفَلُ مِنْهُ ؟ قَالَ :فَقَالَ حُذَيْفَةُ :بَلَى ، قَدْ ذَكَرْتُ حِينَ مَدَدْتَنِي.

(۶۵۸۶) حضرت ہمام فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک اونچی جگہ پر نماز پڑھانا شروع کی، جبکہ باقی لوگ نیچے کھڑے تھے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کھینچ کر نیچے اتار دیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے اصحاب اس بات کو مکروہ خیال کرتے تھے کہ امام کسی چیز پر اوپر کھڑا ہو اور لوگ نیچے ہوں؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات بالکل ٹھیک ہے، جب آپ نے مجھے کھینچا تو یہ بات مجھے یاد آگئی۔

(٦٥٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : صَلَّى حُذَيْفَةُ عَلَى دُكَّانٍ بِالْمَدَائِنِ ، أَرْفَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَمَدَّهُ أَبُو مَسْعُودٍ ، فَقَالَ لَهُ :أَمَا عَلِمْتَ أَنْ هَذَا يُكْرَهُ ؟ قَالَ :أَلَمْ تَرَ أَنَّكَ لَمَّا ذَكَّرْتَنِي ذَكَرْتُ.

(۶۵۸۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں ایک اونچی جگہ کھڑے ہو کر اپنے مقتدیوں سے بلند نماز

پڑھانا چاہی تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں کھینچا اور فرمایا کہ کیا آپ نہیں جانتے کہ ایسا کرنا مکروہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب آپ نے مجھے یاد کرایا تو مجھے یاد آ گیا!

(٦٥٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَرْتَفِعَ الإِمَامُ عَلَى أَصْحَابِهِ.

(٦٥٨٨) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ امام اپنے مقتدیوں سے بلند کھڑا ہو۔

(٦٥٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَ شَاذَرْوَانُ الْقَصْرِ يَقُومُ عَلَيْهِ الإِمَامُ . قَالَ : فَكَرِهَهُ عَبْدُ اللهِ ، وَأَمَرَ بِهِ فَكُسِرَ.

(٦٥٨٩) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ امام کے لئے ایک اونچی جگہ تھی جہاں کھڑے ہو کر وہ نماز پڑھاتا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے ناپسند فرمایا کہ اسے توڑ دیا جائے۔

(٦٥٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ مَكَانُ الإِمَامِ أَرْفَعَ مِنْ مَكَانِ الْقَوْمِ ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ فِي مُصَلاَّهُ شَيْئًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ.

(٦٥٩٠) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ امام کی جگہ لوگوں کی جگہ سے بلند ہو۔ وہ اس بات کو بھی ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی نماز کی جگہ کسی چیز کو اونچا رکھ کر اس پر سجدہ کرے۔

(٦٥٩١) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ هِلاَلٍ الْعَبْسِيِّ ، قَالَ : رَأَى عَمَّارٌ رَجُلاً يُصَلِّي عَلَى رَابِيَةٍ ، فَأَخَذَ بِقَفَاهُ ، فَحَطَّهُ إِلَى الأَرْضِ ، فَقَالَ : صَلِّ هَاهُنَا.

(٦٥٩١) حضرت بلال عبسی کہتے ہیں کہ حضرت عمار نے ایک آدمی کو ایک بلند جگہ نماز پڑھتے دیکھا تو اسے اس کی گردن سے پکڑ کر نیچے اتار دیا اور فرمایا کہ یہاں نماز پڑھو۔

(٦٥٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُصَلِّي فَوْقَ كَنِيسَةٍ بِالشَّامِ ، وَالنَّاسُ أَسْفَلَ مِنْهُ.

(٦٥٩٢) حضرت عثمان بن ابی ہند فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا کہ وہ شام میں ایک بلند جگہ کھڑے نماز پڑھا رہے تھے جبکہ لوگ نیچے تھے۔

(٦٥٩٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ الإِمَامُ عَلَى مَكَان أَرْفَعَ مِنْ أَصْحَابِهِ.

(٦٥٩٣) حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ امام مقتدیوں سے اونچی جگہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔

(۵۴۱) فِي الإِمَامِ يَخُصُّ نَفْسَهُ بِدُعَاءٍ

کیا امام اپنی ذات کے لئے دعا مانگ سکتا ہے؟

(۶۵۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِمَامُ الْقَوْمِ ضَامِنٌ ، فَلاَ يَخُصُّ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ دُونَهُمْ.

(۶۵۹۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ امام لوگوں کا ضامن ہے، لہٰذا وہ لوگوں کو چھوڑ کر اپنی ذات کے لئے دعا نہ مانگے۔

(۶۵۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ :تَدْرِي لِمَ كُرِهَتِ الإِمَامَةُ ؟ قَالَ :لاَ ، وَلَكِنَّهَا كُرِهَتْ أَنَّهُ لَيْسَ لِإِمَامٍ أَنْ يَخُصَّ نَفْسَهُ بِدُعَاءٍ مِنْ دُونِ مَنْ وَرَائَهُ.

(۶۵۹۵) حضرت ابو قلابہ نے ایک مرتبہ خالد حذاء سے پوچھا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ امامت کو کیوں ناپسند کیا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ امام کے لئے یہ بات مکروہ ہے کہ امام لوگوں کو چھوڑ کر اپنے لئے کوئی خاص دعا کرے۔

(۶۵۹۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُكْرَهُ أَنْ يَخُصَّ الإِمَام نَفْسَهُ بِشَيْءٍ مِنْ دُونِ أَصْحَابِهِ.

(۶۵۹۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام کے لئے مکروہ ہے کہ وہ مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعا کرے۔

(۶۵۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قُلْتُ لاِبْنِ سِيرِينَ :لِلإِمَامِ أَنْ يَخُصَّ بِشَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ ؟ قَالَ :لاَ ، فَلْيَدْعُ لَهُمْ كَمَا يَدْعُو لِنَفْسِهِ.

(۶۵۹۷) حضرت ہارون بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین سے کہا کہ کیا امام صرف اپنی ذات کے لئے دعا کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں، ان کے لئے بھی وہی دعا کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔

(۶۵۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، ومُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ يَنْبَغِي لِلإِمَامِ أَنْ يَخُصَّ نَفْسَهُ بِدُعَاءٍ مِنْ دُونِ الْقَوْمِ.

(۶۵۹۸) حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ امام کے لئے مناسب نہیں کہ امام لوگوں کو چھوڑ کر اپنی ذات کے لئے کوئی دعا کرے۔

(۶۵۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ كُرْدُوسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ إِذَا كَانَ الرَّجُلَ فِي الْقَوْمِ أَنْ يَخُصَّ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ دُونَهُمْ.

(۶۵۹۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کے لئے مکروہ ہے کہ وہ مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعا کرے۔

(٥٤٢) فِي النَّفْخِ فِي الصَّلاَةِ

نماز کے اندر پھونک کے ذریعے کوئی چیز نکالنے کا بیان

(٦٦٠٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : مَا أُبَالِي نَفَخْتُ ، أَوْ تَكَلَّمْتُ . وَقَالَ : النَّفْخُ فِي الصَّلاَةِ كَلاَمٌ.

(۶۶۰۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک نماز میں پھونک کے ذریعے کوئی چیز نکالنا اور بات کرنا برابر ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نماز میں پھونک کے ذریعے کوئی چیز نکالنا بات کرنے کے مترادف ہے۔

(٦٦٠١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ النَّفْخَ فِي الصَّلاَةِ ، وَقَالَ : نَحِّهِ بِثَوْبِكَ ، أَوْ بِكُمِّ قَمِيصِكَ . وَكَرِهَ النَّفْخَ.

(۶۶۰۱) حضرت ابراہیم نماز میں پھونک کے ذریعے کوئی چیز نکالنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ وہ فرماتے تھے کہ اپنے کپڑے یا آستین سے صاف کرلو لیکن پھونک کے ذریعے کوئی چیز منہ سے نکالنا مکروہ ہے۔

(٦٦٠٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : لأَنْ أَسْجُدَ عَلَى الرَّضْفِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَنْفُخَ فِي صَلاَتِي.

(۶۶۰۲) حضرت ابن ابی ہذیل فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک گرم پتھروں پر سجدہ کرنا نماز میں پھونک کے ذریعے کوئی چیز نکالنے سے زیادہ بہتر ہے۔

(٦٦٠٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : لأَنْ أَضَعَ جَبْهَتِي عَلَى جَمْرَةٍ حَتَّى تَطْفَأَ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَنْفُخَ فِي صَلاَتِي ، ثُمَّ أَسْجُدَ.

(۶۶۰۳) حضرت عبداللہ بن ابی ہذیل فرماتے ہیں کہ میں اپنی پیشانی کو کسی انگارے پر رکھوں اور اسے ٹھنڈا کردوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں نماز میں پھونک مار کر سجدہ کروں۔

(٦٦٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : النَّفْخُ فِي الصَّلاَةِ كَلاَمٌ.

(۶۶۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز میں پھونک کے ذریعے کوئی چیز منہ سے نکالنا کلام کرنے کے مترادف ہے۔

(٦٦٠٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : النَّفْخُ فِي الصَّلاَةِ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ.

(۶۶۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز میں پھونک کے ذریعے کوئی چیز منہ سے نکالنا نماز کو توڑ دیتا ہے۔

(٦٦٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ النَّفْخَ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۶۰۶) حضرت عطاء نے نماز میں پھونک کے ذریعے کوئی چیز نکالنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٦٦٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ النَّفْخَ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۶۰۷) حضرت مکحول نماز میں پھونک کے ذریعے کوئی چیز نکالنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٦٦٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ؛ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَرِهَ النَّفْخَ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۶۰۸) حضرت ابوعبدالرحمٰن نے نماز میں پھونک کے ذریعے کوئی چیز نکالنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٦٦٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : مِنَ الْجَفَاءِ أَنْ يَنْفُخَ الرَّجُلُ فِي صَلاَتِهِ.

(۶۶۰۹) حضرت ابن بریدہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ آدمی کا نماز میں پھونک کے ذریعے کوئی چیز نکالنا بے دینی کا حصہ ہے۔

(٦٦١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ الْعُصْفُرِيِّ ، قَالَ : صَلَّيْتُ فِي حُجْرَةِ الشَّعْبِيِّ فَنَفَخْتُ ، فَنَهَانِي ، وَقَالَ : إِنْ رَأَيْتَ أَذًى فَامْسَحْهُ بِيَدِك.

(۶۶۱۰) حضرت سفیان عصفری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی کے کمرے میں نماز پڑھی، میں نے پھونک کر منہ سے کوئی چیز نکالی تو انہوں نے مجھے منع کیا اور فرمایا کہ اگر تمہیں کوئی ایسی چیز محسوس ہو تو اسے ہاتھ سے صاف کرلو۔

(٦٦١١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ؛ أَنَّ قَرِيبًا لأُمِّ سَلَمَةَ صَلَّى فَنَفَخَ ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : لاَ تَفْعَلْ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِغُلاَمٍ لَنَا أَسْوَدَ ، يُقَالُ لَهُ : رَبَاحٌ : تَرِّبْ يَا رَبَاحُ وَجْهَك. (ترمذی ۳۸۲۔ احمد ۶/ ۳۲۳)

(۶۶۱۱) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کسی رشتہ دار نے دورانِ نماز پھونک کر منہ سے کوئی چیز نکالی تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک کالے غلام سے جس کا نام رباح تھا، فرمایا تھا کہ اے رباح! اس مٹی کو اپنے چہرے پر مل لو۔

(٦٦١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ النَّفْخَ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۶۱۲) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر نے نماز میں پھونک کے ذریعے کسی چیز کے نکالنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٥٤٣) مَنْ رَخَّصَ فِي التَّرْوِيحِ فِي الصَّلاَةِ

جن حضرات نے نماز میں پنکھے کی ہوا لینے کی اجازت دی ہے

(٦٦١٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى مُجَاهِدًا يَتَرَوَّحُ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۶۱۳) حضرت لیث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد کو نماز میں پنکھے کی ہوا لیتے دیکھا ہے۔

(٦٦١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : أَدْرَكْنَا أَشْيَاخَ الْحَيِّ وَالشَّبَابَ

يُرَوِّحُونَهُمْ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۶۱۴) حضرت ابو السفر فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے علاقے کے کچھ بزرگوں کو دیکھا کہ نوجوان دورانِ نماز انہیں پنکھوں سے ہوا دیا کرتے تھے۔

(٦٦١٥) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ عُبَيْدَةَ ابْنَةِ نَابِلٍ ، مَوْلاَةِ عَائِشَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ ، قَالَتْ : رَأَيْتُ عَائِشَةَ ابْنَةَ سَعْدٍ تَنْفُضُ دِرْعَهَا فِي الصَّلاَةِ . أَيْ تَرَوَّحُ بِهِ.

(۶۶۱۵) حضرت عبیدہ بنت نابل کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ بنت سعد کو دوران نماز دوپٹے سے ہوا لیتے دیکھا ہے۔

(٦٦١٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالتَّرَوُّحِ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۶۱۶) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ دورانِ نماز پنکھا جھلنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٦١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ عَبَثًا ، وَلَمْ يَرَ بِهِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ بَأْسًا.

(۶۶۱۷) حضرت حسن اس عمل کو ایک غیر ضروری امر قرار دیتے تھے البتہ شدید گرمی میں اس کے جواز کے قائل تھے۔

(٥٤٤) مَنْ كَرِهَ ذَلِكَ

جن حضرات کے نزدیک نماز میں پنکھا جھلنا مکروہ ہے

(٦٦١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُبَارَكٍ، وَوَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَرِهَ التَّرَوُّحَ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۶۱۸) حضرت مسلم بن یسار نے نماز میں پنکھا جھلنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٦٦١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ ، عَنْ عُمَيْرٍ ، قَالَ : تَرَوَّحْتُ بَيْنَ أَبِي الْعَالِيَةِ وَمُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، فَنَهَيَانِي.

(۶۶۱۹) حضرت عمیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو العالیہ اور حضرت مسلم بن یسار کو نماز میں پنکھے سے ہوا دی تو انہوں نے مجھے منع کر دیا۔

(٦٦٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ التَّرَوُّحَ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۶۲۰) حضرت ابراہیم نے نماز میں پنکھا جھلنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٦٦٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، وَسُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ؛ أَنَّهُ كَرِهَ التَّرَوُّحَ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۶۲۱) حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی نے نماز میں پنکھا جھلنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٥٤٥) مَنْ قَالَ صَلِّ فِي السَّفِينَةِ جَالِسًا

جوحضرات فرماتے ہیں کہ کشتی میں بیٹھ کر نماز پڑھو

(٦٦٢٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُنَّا نَغْزُو مَعَ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الْبَحْرَ ، فَكُنَّا نُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ قُعُودًا.

(۶۶۲۲) حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت جنادہ بن امیہ کے ساتھ سمندری جہاد میں شرکت کی، ہم کشتی میں بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٦٦٢٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، أَنَّ ابْنَ سِيرِينَ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ أَنَسٍ إِلَى بَنِي سِيرِينَ فِي سَفِينَةٍ عَظِيمَةٍ. قَالَ : فَأَمَّنَا ، فَصَلَّى بِنَا فِيهَا جُلُوسًا رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ أُخْرَاوَيْنِ.

(۶۶۲۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ میں بنوسیرین کی طرف حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک بڑی کشتی میں سوار ہو کر گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیٹھ کر دو رکعت نماز پڑھائی۔ پھر ہمیں دو اور رکعتیں پڑھائیں۔

(٦٦٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالصَّلاَةِ فِي السَّفِينَةِ جَالِسًا.

(۶۶۲۴) حضرت ابوقلابہ کشتی میں بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٦٦٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ ، عن طَاوُوسٍ ، قَالَ : صَلِّ فِيهَا قَاعِدًا.

(۶۶۲۵) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ کشتی میں بیٹھ کر نماز پڑھ لو۔

(٥٤٦) مَنْ قَالَ صَلِّ فِيهَا قَائِمًا

جوحضرات فرماتے ہیں کہ کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھو

(٦٦٢٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الصَّلاَةِ فِي السَّفِينَةِ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسٍ ، وَهُوَ مَعَنَا جَالِسٌ : سَافَرْتُ مَعَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ حُمَيْدٌ : وَأُنَاسٍ قَدْ سَمَّاهُمْ ، فَكَانَ إِمَامُنَا يُصَلِّي بِنَا فِي السَّفِينَةِ قَائِمًا ، وَنُصَلِّي خَلْفَهُ قِيَامًا ، وَلَوْ شِئْنَا لأَرْفَأْنَا وَخَرَجْنَا.

(۶۶۲۶) حضرت حمید فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک سے کشتی میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرت انس کے مولی عبد اللہ بن ابی عتبہ جو کہ ہمارے ساتھ بیٹھے تھے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابوالدرداء اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ سفر کیا ہے (حضرت حمید کہتے ہیں کہ انہوں نے کچھ دوسرے لوگوں کا بھی ذکر کیا) ہمارا امام

ہمیں کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھاتا تھا اور ہم اس کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے، بعض اوقات اگر کشتی ساحل کے قریب ہوتی تو ہم ساحل پر اتر کر نماز پڑھ لیتے۔

(٦٦٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَنْصِبُ عَلَمًا فِي السَّفِينَةِ ، يُصَلِّي قَائِمًا ، وَإِنَّهَا لَمَرْفُوعَةٌ شِرَاعُهَا تَجْرِي.

(٦٦٢٧) حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ ان کے والد کشتی میں ایک جھنڈا لگاتے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے، کشتی اپنے بادبان سے چلتی رہتی تھی۔

(٦٦٢٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالُوا : صَلِّ فِي السَّفِينَةِ قَائِمًا . وَقَالَ الْحَسَنُ : لاَ تَشُقَّ عَلَى أَصْحَابِك.

(٦٦٢٨) حضرت شعبی، حضرت ابن سیرین اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ لو۔ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اپنے ساتھیوں کے لئے تکلیف کا سامان مت کرو۔

(٦٦٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الصَّلاَةِ فِي السَّفِينَةِ : إِنْ شِئْتَ قَائِمًا ، وَإِنْ شِئْتَ قَاعِدًا ، وَالْقِيَامُ أَفْضَلُ.

(٦٦٢٩) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ کشتی میں اگر چاہو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھ لو اور چاہو تو بیٹھ کر، البتہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔

(٦٦٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ قَالَ : يُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ قَائِمًا ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا ، وَاسْجُدْ عَلَى قَرَارٍ مِنْهَا.

(٦٦٣٠) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھ لو اور کشتی کے تختے پر سجدہ کرو۔

(٦٦٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : صَلِّ فِيهَا قَائِمًا.

(٦٦٣١) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

(٦٦٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : صَلِّ فِي السَّفِينَةِ قَائِمًا.

(٦٦٣٢) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔

(٦٦٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الصَّلاَةِ فِي السَّفِينَةِ ؟ فَقَالَ : إِن اسْتَطَاعَ أَنْ يَخْرُجَ فَلْيَخْرُجْ ، وَإِلاَّ فَلْيُصَلِّ قَائِمًا ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ ، وَإِلاَّ فَلْيُصَلِّ قَاعِدًا وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ كُلَّمَا تَحَرَّفَتْ.

(٦٦٣٣) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے کشتی میں نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر کشتی

سے باہر نماز پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو تو باہر نماز پڑھے، وگرنہ کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ اگر کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لے۔ البتہ جب بھی کشتی کا رخ قبلے سے تبدیل ہو تو یہ اپنے رخ کو بھی پھیر لے۔

(٦٦٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : يُصَلِّي فِيهَا قَائِمًا ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا ، وَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْجُدِّ فَلْيَخْرُجْ.

(۶۶۳۴) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھے، اگر کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لے۔ اگر کنارے پر جا کر نماز پڑھنے کی طاقت ہو تو باہر جا کر نماز پڑھے۔

(٦٦٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يَنْصِبُ عَلَمًا فِي السَّفِينَةِ ثُمَّ يَتْبَعُهُ.

(۶۶۳۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ وہ کشتی میں ایک جھنڈا کھڑا کر کے اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے۔

(٦٦٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ قَيْسٍ الْكَاهِلِيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الصَّلاَةِ فِي السَّفِينَةِ ؟ فَقَالَ : لاَ تُصَلُّوا فِيهَا مَا وَجَدْتُمْ جُدًّا.

(۶۶۳۶) حضرت قیس کاہلی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے کشتی میں نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک تمہیں ساحل نہ ملے نماز نہ پڑھو۔

(٥٤٧) مَنْ قَالَ يَدُورُونَ مَعَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ دَارَتْ

کشتی میں نماز کے دوران کشتی کے مڑنے پر قبلے کی طرف رخ کرتے جائیں

(٦٦٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ كُلَّمَا تَحَرَّفَتْ.

(۶۶۳۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کشتی میں نماز کے دوران کشتی کے مڑنے پر قبلے کی طرف رخ کیا جائے گا۔

(٦٦٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَدُورُونَ مَعَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ دَارَتِ السَّفِينَةُ.

(۶۶۳۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کشتی میں نماز کے دوران کشتی کے مڑنے پر قبلے کی طرف رخ کرتے جائیں۔

(٦٦٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : يَتَيَمَّمِ الْقِبْلَةَ حَيْثُ دَارَتِ السَّفِينَةُ.

(۶۶۳۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ کشتی میں نماز کے دوران کشتی کے مڑنے پر قبلے کی طرف رخ کرتا جائے۔

(٦٦٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : يُصَلُّونَ فِيهَا قِيَامًا جَمَاعَةً ، وَيَدُورُونَ مَعَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ دَارَتْ.

(۶۶۴۰) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ کشتی میں نماز کے دوران کشتی کے مڑنے پر قبلے کی طرف رخ کرتے جائیں۔

(٥٤٨) فِي الْمَلاَّحِينَ يُصَلُّونَ

ملاحوں کی نماز کا بیان

(٦٦٤١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً ، وَسُئِلَ عَنْ مَلاَّحٍ يَكُونُ فِي سَفِينَةٍ ، وَمَعَهُ فِيهَا أَهْلُهُ ، وَهِيَ مَنْزِلُهُ ، يُسَافِرُ فِيهَا ؟ قَالَ : يُصَلِّي فِيهَا أَرْبَعًا.

(۶۶۴۱) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی ملاح کشتی میں ہو اور اس کے ساتھ اس کے بیوی بچے بھی ہوں اور وہ کشتی ہی اس کا گھر ہو تو وہ کتنی رکعتیں پڑھے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ چار رکعتیں پڑھے گا۔

(٦٦٤٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنِ الْمَلاَّحِينَ يَكُونُونَ فِي السَّفِينَةِ فِي أَهَالِيهِمْ ، يُتِمُّونَ الصَّلاَةَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، هِيَ مَنَازِلُهُمْ.

(۶۶۴۲) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر کچھ لوگ اپنے اہل وعیال کے ساتھ کشتیوں میں رہتے ہوں تو کیا وہ پوری نماز پڑھیں گے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، یہ کشتیاں ہی ان کے گھر ہیں۔

(٦٦٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ دَغْفَلٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الصَّلاَةِ فِي السَّفِينَةِ ؟ فَقَالَ : هُمْ مُطْمَئِنُّونَ.

(۶۶۴۳) حضرت ایاس بن دغفل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے کشتی والوں کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ اطمینان سے رہتے ہیں اس لئے پوری نماز پڑھیں گے۔

(٥٤٩) الْمَلاَّحُ يَكُونُ مَجُوسِيًّا ، فَيُصَلِّي الْقَوْمُ وَهُوَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

اگر کوئی ملاح مجوسی ہو اور لوگوں کے نماز پڑھنے کے دوران ان کے سامنے کھڑا ہو تو وہ کیا کریں؟

(٦٦٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَوْشَبِ بْنِ عَقِيلٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنِ الْمَلاَّحِ الْمَجُوسِيِّ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ فِي السَّفِينَةِ وَهُمْ يُصَلُّونَ ، وَهُوَ قَائِمٌ ؟ قَالَ : يُصَلِّي خَلْفَهُ ، وَإِنْ كَانَ قَائِمًا.

(۶۶۴۴) حضرت عقیل عبدی کہتے ہیں کہ حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی ملاح مجوسی ہو اور لوگوں کے نماز پڑھنے کے دوران ان کے سامنے کھڑا ہو تو وہ کیا کریں؟ فرمایا کہ وہ اس کے پیچھے نماز پڑھ لیں خواہ وہ کھڑا ہو۔

(٦٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمَلاَّحِينَ الْمَجُوسِيِّينَ يَكُونُونَ بَيْنَ

يَدَيِ الْقَوْمِ فِي السَّفِينَةِ وَهُمْ يُصَلُّونَ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۶۶۴۵) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی ملاح مجوسی ہو اور لوگوں کے نماز پڑھنے کے دوران ان کے سامنے کھڑا ہو تو وہ کیا کریں؟ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۵۵۰) مَا يُعِيدُ الْمُغْمَى عَلَيْهِ مِنَ الصَّلاَةِ

جو آدمی نماز کے وقت میں بے ہوش رہے، کیا وہ قضا کرے گا؟

(٦٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، يُقَالُ لَهُ : يَزِيدُ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ؛ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ الظُّهْرَ ، وَالْعَصْرَ ، وَالْمَغْرِبَ ، وَالْعِشَاءَ ، فَأَفَاقَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ فَقَضَاهُنَّ.

(۶۶۴۶) حضرت یزید کہتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں بے ہوش رہے، جب رات کو انہیں ہوش آیا تو انہوں نے ان نمازوں کی قضا کی۔

(٦٦٤٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : قِيلَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ : إِنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَقُولُ فِي الْمُغْمَى عَلَيْهِ : يَقْضِي مَعَ كُلِّ صَلاَةٍ مِثْلَهَا ، فَقَالَ عِمْرَانُ : لَيْسَ كَمَا قَالَ ، يَقْضِيهِنَّ جَمِيعًا.

(۶۶۴۷) حضرت ابو مجلز کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ حضرت سمرہ بن جندب کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نمازوں کے وقت میں بے ہوش رہے تو وہ ہر نماز کے ساتھ اس کی ایک قضا نماز پڑھے گا۔ حضرت عمران بن حصین نے کہا کہ وہ تمام نمازوں کو اکٹھی قضا کرے گا۔

(٦٦٤٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، وَأَشْعَثَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ أَيَّامًا ، فَأَعَادَ صَلاَةَ يَوْمِهِ الَّذِي أَفَاقَ فِيهِ ، وَلَمْ يُعِدْ شَيْئًا مِمَّا مَضَى.

(۶۶۴۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کچھ دن بے ہوش رہے۔ جب انہیں ہوش آیا تو انہوں نے صرف اس دن کی نمازیں قضا کیں جس دن انہیں ہوش آیا تھا، باقی دنوں کی قضا نہیں کی۔

(٦٦٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ، قَالَ وَكِيعٌ : أُرَاهُ قَالَ : شَهْرًا ، فَصَلَّى صَلاَةَ يَوْمِهِ.

(۶۶۴۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کچھ دن بے ہوش رہے (حضرت وکیع کے مطابق ایک مہینہ بے ہوش رہے) ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے صرف اس دن کی نمازیں قضا کیں جس دن انہیں ہوش آیا۔

(٦٦٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، أَنَّهُمْ قَالُوا فِي الْمُغْمَى عَلَيْهِ : يَقْضِي صَلاَتَهُ كَمَا يَقْضِي رَمَضَانَ.

(۶۶۵۰) حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ بے ہوشی کا شکار ہونے والا شخص نمازوں کی اس طرح قضا کرے گا جس طرح رمضان کے روزوں کی قضا کرتا ہے۔

(۶۶۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَقْضِي صَلاَةَ يَوْمِهِ الَّذِي أَفَاقَ فِيهِ.

(۶۶۵۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بے ہوشی کا شکار ہونے والا شخص صرف اس دن کی نمازیں قضا کرے گا جس دن اسے ہوش آیا۔

(۶۶۵۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْمُغْمَى عَلَيْهِ إِذَا أَفَاقَ ؟ قَالَ : يَقْضِي صَلاَةَ يَوْمِهِ الَّذِي أَفَاقَ فِيهِ.

(۶۶۵۲) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے بے ہوشی کا شکار ہونے والے شخص کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ صرف اس دن کی نمازیں قضا کرے گا جس دن اسے ہوش آیا۔

(۶۶۵۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا أُغْمِيَ عَلَى الرَّجُلِ صَلاَتَيْنِ لَمْ يُعِدْ ، وَإِذَا أُغْمِيَ عَلَيْهِ صَلاَةٌ وَاحِدَةٌ أَعَادَهَا.

(۶۶۵۳) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ جب آدمی دو نمازوں کے وقت میں بے ہوش رہا تو وہ قضا نہیں کرے گا۔ اگر ایک نماز کے وقت میں بے ہوش رہا تو قضا کرے گا۔

(۶۶۵۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي الْمُغْمَى عَلَيْهِ : إِذَا أُغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ أَعَادَ ، وَإِذَا كَانَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ لَمْ يُعِدْ.

(۶۶۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بے ہوشی کا شکار ہونے والا شخص اگر ایک دن اور ایک رات بے ہوش رہا تو نمازوں کی قضا کرے گا اگر اس سے زیادہ بے ہوش رہا تو قضا نہیں کرے گا۔

(۶۶۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا أُغْمِيَ عَلَى الرَّجُلِ أَيَّامًا ثُمَّ أَفَاقَ ، قَضَى صَلاَةَ يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ.

(۶۶۵۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو کئی دن بے ہوش رہنے کے بعد ہوش آیا تو وہ صرف ایک دن کی نمازیں قضا کرے گا۔

(۶۶۵۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِجْشَرٍ ؛ أَنَّ مَيْمُونًا كَانَ يَرَى أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلُ الْمُغْمَى عَلَيْهِ الصَّلاَةَ كَمَا يَقْضِي الصَّوْمَ.

(۶۶۵۶) حضرت میمون کی رائے یہ تھی کہ بے ہوشی کا شکار ہونے والا شخص نمازوں کی قضا اسی طرح کرے گا جس طرح روزوں کی قضا کرے گا۔

(۵۵۱) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِعَادَةٌ

جن حضرات کے نزدیک بے ہوشی کا شکار ہونے والا شخص نمازوں کی قضا نہیں کرے گا

(٦٦٥٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :أُغْمِيَ عَلَيْهِ أَيَّامًا فَلَمْ يُعِدْ شَيْئًا.

(٦٦٥٧) حضرت یونس بن عبید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین کچھ دن بے ہوش رہے، ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے نمازوں کی قضا نہیں کی۔

(٦٦٥٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جُوَيْبِرٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :أُغْمِيَ عَلَيْهِ صَلَوَاتٌ ، فَقِيلَ لَهُ :إِنَّهُ قَدْ ذَهَبَ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا صَلاَةٌ ، قَالَ :فَقَالَ :لَمْ يَذْهَبْ مِنِّي شَيْءٌ ، وَلَمْ يُعِدْ.

(٦٦٥٨) حضرت جو یبر فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک کچھ نمازوں کے وقت میں بے ہوش رہے۔ جب انہیں ہوش آیا تو ان سے کہا گیا کہ آپ کی اتنی نمازیں فوت ہوگئی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میری کوئی نماز فوت نہیں ہوئی۔ اور آپ نے نمازوں کی قضا بھی نہیں کی۔

(٦٦٥٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْمُغْمَى عَلَيْهِ يَقْضِي الصِّيَامَ ، وَلاَ يَقْضِي الصَّلاَةَ ، كَمَا أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلاَ تَقْضِي الصَّلاَةَ.

(٦٦٥٩) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بے ہوشی کا شکار ہونے والا شخص روزوں کی قضا کرے گا لیکن نمازوں کی قضا نہیں کرے گا، جیسے حائضہ روزوں کی قضا کرتی ہے لیکن نمازوں کی قضا نہیں کرتی۔

(٦٦٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الْمُغْمَى عَلَيْهِ لاَ يَقْضِي ، اسْتَنَّ بِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ ، لَمْ يَكُنْ يَقْضِينَ فِي حَيْضَتِهِنَّ.

(٦٦٦٠) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ بے ہوشی کا شکار ہونے والا شخص نمازوں کی قضا نہیں کرے گا۔ کیونکہ امہات المؤمنین ہواری کے دنوں کی قضا نہیں کیا کرتی تھیں۔

(٦٦٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْمُغْمَى عَلَيْهِ لاَ يَقْضِي . قَالَ : وَأُغْمِيَ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ أَيَّامًا فَلَمْ يَقْضِ.

(٦٦٦١) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بے ہوشی کا شکار ہونے والا شخص نمازوں کی قضا نہیں کرے گا۔ حضرت ابن سیرین کچھ دن بے ہوش رہے لیکن ان دنوں کی قضا نہیں کی۔

(٦٦٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمَيْنِ فَلَمْ يَقْضِ.

(٦٦٦٢) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دو دن بے ہوش رہے، لیکن آپ نے ان دنوں کی قضا نہیں کی۔

(٦٦٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الْمُغْمَى عَلَيْهِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ إِعَادَةٌ.

(۶۶۶۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ بے ہوشی کا شکار ہونے والا شخص نمازوں کی قضا نہیں کرے گا۔

(٦٦٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَالَّذِي يَأْخُذُ بِهِ النَّاسُ : الَّذِي يُغْمَى عَلَيْهِ أَيَّامًا ، لاَ يَقْضِي إِلاَّ صَلاَةَ يَوْمِهِ الَّذِي أَفَاقَ فِيهِ مِثْلُ الْحَائِضِ ، وَالَّذِي يُغْمَى عَلَيْهِ يَوْمًا وَاحِدًا يَقْضِي صَلاَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

(۶۶۶۴) حضرت وکیع فرماتے ہیں کچھ دن بے ہوشی کا شکار ہونے والا شخص حائضہ کی طرح صرف اس دن کی قضا کرے گا جس دن اسے ہوش آیا۔ اگر اسے ایک دن سے کم بے ہوشی رہی تو وہ اس دن کی نمازیں قضا کرے گا۔

(٥٥٢) مَنْ كَانَ يَحْمِلُ فِي السَّفِينَةِ شَيْئًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ

جو حضرات کشتی میں سجدے کے لئے کوئی چیز ہمراہ لے جاتے تھے

(٦٦٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ مَسْرُوقًا كَانَ يَحْمِلُ مَعَهُ لَبِنَةً فِي السَّفِينَةِ ، يَعْنِي يَسْجُدُ عَلَيْهَا.

(۶۶۶۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق کشتی میں ایک اینٹ لے جاتے تھے جس پر سجدہ کرتے تھے۔

(٦٦٦٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ مَسْرُوقًا كَانَ إِذَا سَافَرَ حَمَلَ مَعَهُ فِي السَّفِينَةِ لَبِنَةً يَسْجُدُ عَلَيْهَا.

(۶۶۶۶) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق کشتی میں ایک اینٹ لے جاتے تھے جس پر سجدہ کرتے تھے۔

(٦٦٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى الْخَشَبَتَيْنِ الْمَقْرُونَتَيْنِ فِي السَّفِينَةِ.

(۶۶۶۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ کشتی میں دو لکڑیوں کو ملا کر سجدہ کیا جائے۔

(٥٥٣) مَنْ كَانَ يَأْمُرُ بِقِيَامِ اللَّيْلِ

جو حضرات تہجد کا حکم دیا کرتے تھے

(٦٦٦٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْمُزَنِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلُّوا مِنَ اللَّيْلِ أَرْبَعًا ، صَلُّوا وَلَوْ رَكْعَتَيْنِ ، مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يُعْرَفُ لَهُمْ صَلاَةٌ مِنَ اللَّيْلِ إِلاَّ نَادَاهُ مُنَادٍ : يَا أَهْلَ الْبَيْتِ : قُومُوا لِصَلاَتِكُمْ.

(۶۶۶۸) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات کو چار رکعت نماز پڑھو، یہ نماز پڑھو خواہ دو

رکعتیں پڑھو۔ جس گھر کے لوگ تہجد کی نماز کو اپنا معمول بنا لیتے ہیں ان کے لئے ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے: اے گھر والو! اپنی نماز کے لئے اٹھو۔

(٦٦٦٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَحِمَ اللَّهُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى ، ثُمَّ أَيْقَظَ أَهْلَهُ فَصَلَّوْا ، رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ، ثُمَّ أَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى. (ابوداؤد ۱۴۴۵۔ احمد ۲/ ۲۵۰)

(٦٦٦٩) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو تہجد کی نماز پڑھے پھر اپنی بیوی کو جگائے اور وہ تہجد کی نماز پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو تہجد کی نماز پڑھے اور پھر اپنے خاوند کو جگائے اور وہ تہجد کی نماز پڑھے۔

(٦٦٧٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : صَلُّوا مِنَ اللَّيْلِ وَلَوْ قَدْرَ حَلْبِ شَاةٍ.

(٦٦٧٠) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ تہجد کی نماز پڑھو خواہ بکری کا دودھ دوہنے کی مقدار کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔

(٦٦٧١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ لاَ يَتْرُكَ الرَّجُلُ قِيَامَ اللَّيْلِ ، وَلَوْ قَدْرَ حَلْبِ شَاةٍ.

(٦٦٧١) حضرت محمد اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ آدمی تہجد کی نماز نہ چھوڑے خواہ بکری کا دودھ دوہنے کی مقدار کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔

(٦٦٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُرَّةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : فَضْلُ صَلاَةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلاَةِ النَّهَارِ ، كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلاَنِيَةِ.

(٦٦٧٢) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات کی نماز کا ثواب دن کی نماز سے اتنا زیادہ ہے جتنا خفیہ صدقہ کرنے کا ثواب اعلانیہ صدقہ کرنے سے زیادہ ہے۔

(٦٦٧٣) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بن خَالِدٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رُهَيْمَةَ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : كَانَ عُثْمَانُ يَصُومُ الدَّهْرَ ، وَيَقُومُ اللَّيْلَ إِلاَّ هَجْعَةً مِنْ أَوَّلِهِ.

(٦٦٧٣) حضرت زبیر بن عبداللہ بن رہیمہ کی دادی فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور رات کو قیام کرتے تھے۔ البتہ رات کے ابتدائی حصے میں تھوڑا سا لیٹ جاتے تھے۔

(٦٦٧٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ فُلاَنًا نَامَ اللَّيْلَ حَتَّى أَصْبَحَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ ، أَوْ أُذُنَيْهِ. (بخاری ۱۱۴۴۔ مسلم ۵۳۷)

(۶۶۷۴) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ وہ رات کو ایسا سویا کہ صبح تک سویا رہا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے اس کے کانوں میں پیشاب کر دیا۔

(٦٦٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنِ الأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَأَبِي سَعِيدٍ قَالاَ : إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا ، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ.

(۶۶۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی رات کو اپنی بیوی کو جگائے اور دونوں تہجد پڑھیں وہ دونوں بہت زیادہ ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیئے جاتے ہیں۔

(٥٥٤) أَيُّ سَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ يُقَامُ فِيهَا ؟

رات کو کس وقت تہجد کی نماز پڑھی جائے؟

(٦٦٧٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ : أَيُّ اللَّيْلِ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ : جَوْفُ اللَّيْلِ الأَوْسَطُ.

(۶۶۷۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ تہجد کی نماز کے لئے رات کا افضل وقت کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا رات کا درمیانہ حصہ۔

(٦٦٧٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ أَبَا ذَرٍّ : أَيُّ اللَّيْلِ أَسْمَعُ ؟ قَالَ : جَوْفُ اللَّيْلِ الأَوْسَطُ ، قَالَ : وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ ؟ قَالَ : مَنْ خَافَ أَدْلَجَ.

(۶۶۷۷) حضرت حسن کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رات کے کس حصہ میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رات کے درمیانے حصے میں۔ اس نے کہا کہ اس وقت میں کون اٹھ سکتا ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جسے یہ ڈر ہو کہ وہ نہ اٹھ پائے گا وہ رات کے ابتدائی حصہ میں نماز پڑھ لے۔

(٦٦٧٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ لأَبِي مُوسَى : كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ؟ قَالَ : أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا . فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى : فَكَيْفَ تَقْرَؤُهُ أَنْتَ ، يَا مُعَاذُ ؟ قَالَ : أَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ، أَتَقَوَّى بِهِ عَلَى آخِرِهِ ، وَإِنِّي لأَرْجُو الأَجْرَ فِي رَقْدَتِي كَمَا أَرْجُوهُ فِي يَقَظَتِي.

(بخاری ۴۳۴۱۔ مسلم ۱۵)

(۶۶۷۸) حضرت ابو بردہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ قرآن کیسے پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں وقفے وقفے سے اس کی تلاوت کرتا ہوں، سارا معمول ایک ہی وقت میں پورا نہیں کر لیتا۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ قرآن کیسے پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں رات کے ابتدائی حصہ میں س

جاتا ہوں تاکہ رات کے آخری حصہ میں اٹھنے کی طاقت حاصل کرسکوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس سونے میں بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا کہ جاگنے میں۔

(٦٦٧٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا هَدَأَتِ الْعُيُونُ قَامَ ، فَسَمِعْتُ لَهُ دَوِيًّا كَدَوِيِّ النَّحْلِ ، حَتَّى يُصْبِحَ.

(٦٦٧٩) حضرت عبید اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ لوگوں کے سونے کے بعد جاگ جاتے اور صبح تک ان (کی گریہ وزاری کی وجہ) سے ایسی آوازیں رہتیں جیسے مکھیوں کے بھنبھنانے کی آواز ہوتی ہے۔

(٦٦٨٠) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ إِسْحَاقَ بِنْتِ طَلْحَةَ ، قَالَتْ : كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَأْخُذُ نَصِيبَهُ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ، وَكَانَ الْحُسَيْنُ يَأْخُذُ نَصِيبَهُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

(٦٦٨٠) حضرت ام اسحاق بنت طلحہ فرماتی ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ رات کے ابتدائی حصہ میں اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصے میں اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔

(٦٦٨١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ كُلَّمَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ صَلَّى.

(٦٦٨١) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رات کو جب بھی بیدار ہوتے نماز پڑھتے۔

(٥٥٥) مَنْ قَالَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ بِرَكْعَتَيْنِ

آدمی جب رات کو بیدار ہو تو دو رکعتیں پڑھے

(٦٦٨٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حُرَّةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي ، افْتَتَحَ صَلاَتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

(مسلم ١٩٧۔ احمد ٦/ ٣٠)

(٦٦٨٢) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو نماز پڑھتے۔ آپ اپنی نماز کو دو مختصر رکعتوں سے شروع فرمایا کرتے تھے۔

(٦٦٨٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلْيَفْتَتِحْ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

(٦٦٨٣) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی رات کو بیدار ہو تو سب سے پہلے دو مختصر رکعتیں پڑھے۔

(٦٦٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ افْتَتَحَ صَلاَةَ تَطَوُّعٍ إِلاَّ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

(۶۶۸۴) حضرت ہشام کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد کو نفلی نماز دو مختصر رکعتوں سے شروع کرتے دیکھا ہے۔

(٦٦٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْتَتِحُ صَلاَتَهُ مِنَ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. (مسلم ۱۹۸۔ ابو داؤد ۱۳۱۷)

(۶۶۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز تہجد کو دو مختصر رکعتوں سے شروع فرمایا کرتے تھے۔

(٥٥٦) مَنْ قَالَ صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى

جو حضرات فرماتے ہیں کہ تہجد کی نماز کی دو دو رکعتیں ہیں

(٦٦٨٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى. (بخاری ۱۱۳۷۔ مسلم ۱۴۶)

(۶۶۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تہجد کی نماز میں دو دو رکعتیں ہیں۔

(٦٦٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى. (بخاری ۹۹۰۔ ابو داؤد ۱۳۲۰)

(۶۶۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تہجد کی نماز میں دو دو رکعتیں ہیں۔

(٦٦٨٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى. (مسلم ۱۴۸۔ احمد ۲/ ۵۸)

(۶۶۸۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تہجد کی نماز میں دو دو رکعتیں ہیں۔

(٦٦٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ.

(۶۶۸۹) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز میں ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

(٦٦٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَصْلٌ.

(۶۶۹۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ہر دو رکعتوں کے بعد فصل ہے۔

(٦٦٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الشَّنِّيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ تَسْلِيمَةٌ.

(۶۶۹۱) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ہر دو رکعتوں کے بعد سلام ہے۔

(٦٦٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّهُ قَالَ: صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى.

(۶۶۹۲) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ تہجد کی نماز میں دو دو رکعتیں ہیں۔

(۶۶۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّد بن أَبِی عَدِی ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى.

(۶۶۹۳) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ تہجد کی نماز میں دو دو رکعتیں ہیں۔

(۶۶۹۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى.

(۶۶۹۴) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ تہجد کی نماز میں دو دو رکعتیں ہیں۔

(۶۶۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، عَنْ رَجَاءٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْب ، قَالَ :مَرَّ عَلَيَّ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَا أُصَلِّي ، فَقَالَ :اِفْصِلْ ، فَلَمْ أَدْرِ مَا قَالَ ، فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قُلْتُ :مَا أَفْصِلُ ؟ قَالَ :اِفْصِلْ بَيْنَ صَلاَةِ اللَّيْلِ وَصَلاَةِ النَّهَارِ.

(۶۶۹۵) حضرت قبیصہ بن ذؤیب کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اس دوران حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گذرے، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ فصل کرو۔ مجھے معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ جب میں نے نماز پڑھ لی عرض کیا کہ میں کس چیز میں فصل کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ دن کی نماز اور رات کی نماز میں فصل کرو۔

(۶۶۹۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ ؟ فَقَالَ :يَكْفِيكَ التَّشَهُّدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ لَكَ حَاجَةٌ.

(۶۶۹۶) حضرت منصور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے نمازِ تہجد کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارے لئے ہر دو رکعتوں کے بعد تشہد پڑھ لینا بھی کافی ہے۔ البتہ کوئی کام ہو تو سلام پھیر سکتے ہو۔

(۵۵۷) فِي صَلاَةِ النَّهَارِ ، كَمْ هِيَ ؟

چاشت کی نماز میں کتنی رکعتیں پڑھنی چاہئیں؟

(۶۶۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَلِيٍّ الأَزْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :صَلاَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ . إِلاَّ أَنَّ غُنْدَرًا قَالَ :مَثْنَى مَثْنَى.

(نسائی ۴۷۲ ۔ احمد ۲۶)

(۶۶۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تہجد کی نماز اور چاشت کی نماز میں دو دو رکعتیں ہیں۔

(۶۶۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّهَارِ أَرْبَعًا أَرْبَعًا.

(۶۶۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ چاشت کی نماز میں چار چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٦٦٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى ، أَنَّهُ قَالَ : أَرْبَعٌ أَرْبَعٌ.

(۶۶۹۹) حضرت یحییٰ کہتے ہیں کہ چاشت کی نماز میں چار چار رکعتیں ہیں۔

(٦٧٠٠) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : صَلاَةُ النَّهَارِ أَرْبَعٌ أَرْبَعٌ . هَذَا فِي التَّطَوُّعِ.

(۶۷۰۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ چاشت کی نماز میں چار چار رکعتیں ہیں۔

(٦٧٠١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ نَافِعًا عَنِ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي أَرْبَعًا . فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدٍ ، فَقَالَ : أَلَيْسَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ؟ اِحْفَظْ.

(۶۷۰۱) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے دن کے نوافل کے بارے میں سوال کیا کہ انہیں کتنی رکعتوں میں پڑھنا چاہئے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو چار پڑھتا ہوں۔ میں نے اس بات کا ذکر حضرت محمد سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا وہ دو رکعتیں نہیں پڑھتے ؟! یاد رکھو۔

(٦٧٠٢) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : صَلاَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى.

(۶۷۰۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ تہجد کی نماز اور چاشت کی نماز میں دو دو رکعتیں ہیں۔

(٦٧٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنْ صَلاَةِ النَّهَارِ ؟ فَقَالَ : رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ.

(۶۷۰۳) حضرت حنظلہ بن عبد الکریم کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت حماد سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ چاشت کی نماز میں دو دو رکعتیں ہیں۔

(٦٧٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، قَالَ : كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى.

(۶۷۰۴) حضرت حبیب بن ابی عمرہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رات اور دن کو دو دو رکعات نفل پڑھا کرتے تھے۔

(٥٥٨) يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ ثُمَّ يُدْرِكُ جَمَاعَةً

اگر کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ لے پھر اسے جماعت کی نماز مل جائے تو وہ کیا کرے؟

(٦٧٠٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الأَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ ، قَالَ : فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْغَدَاةَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ وَانْحَرَفَ ، إِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ ، قَالَ : فَقَالَ : عَلَيَّ بِهِمَا ، فَأُتِيَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا ، فَقَالَ : مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا ؟ فَقَالاَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا ،

قَالَ :فَلاَ تَفْعَلاَ ، إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ ، فَإِنَّهُمَا لَكُمَا نَافِلَةٌ.

(۶۷۰۵) حضرت یزید بن اسود عامری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے حج کے موقع پر موجود تھا۔ میں نے مسجدِ خیف میں آپ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔ جب آپ نے نماز مکمل فرمالی اور قبلے سے رخ پھیرا تو لوگوں کے آخر میں دو آدمی ایسے تھے جنہوں نے آپ کے ساتھ نماز نہ پڑھی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کو میرے پاس لے آؤ۔ جب انہیں حاضرِ خدمت کیا گیا تو وہ دونوں کانپ رہے تھے۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ ان دونوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم نے اپنے کجاووں میں نماز پڑھ لی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو، جب تم اپنے کجاووں میں نماز پڑھ لو اور پھر کسی ایسی مسجد میں آؤ جہاں نماز ہو رہی ہو تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھو۔ وہ نماز تمہارے لئے نفل بن جائے گی۔

(٦٧٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ ، وَأَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :صَلاَتُهُ الأُولَى.

(۶۷۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کی وہ نماز ہوگی جو اس نے پہلے پڑھی۔

(٦٧٠٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :صَلاَتُهُ الأُولَى ، هِيَ الْفَرِيضَةُ ، وَهَذِهِ نَافِلَةٌ.

(۶۷۰۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو نماز اس نے پہلے پڑھی وہ فرض ہوگی اور یہ نفل ہوگی۔

(٦٧٠٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا.

(۶۷۰۸) حضرت شعبی بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(٦٧٠٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الأَعْرَجِ ، قَالَ :أَتَيْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ ، وَالنَّاسُ فِي صَلاَةِ الظُّهْرِ ، فَظَنَنْتُهُ عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ ، فَقُلْتُ لَهُ :يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، آتِيكَ بِطُهْرٍ ؟ قَالَ :إِنِّي عَلَى طَهَارَةٍ وَقَدْ صَلَّيْت ، فَبِأَيِّهِمَا أَحْتَسِبُ ؟. قَالَ يُونُسُ :فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلْحَسَنِ ، فَقَالَ :يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَجَعَلَ الأُولَى الْمَكْتُوبَةَ وَهَذِهِ نَافِلَةٌ.

(۶۷۰۹) حضرت حکم بن اعرج کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اس وقت لوگ ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ میں سمجھا کہ ان کا وضو نہیں ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! میں آپ کے لئے وضو کا پانی لے آؤں؟ انہوں نے کہا کہ میرا وضو ہے اور میں نماز پڑھ چکا تھا، میں ان دونوں میں سے کس کو شمار کروں؟ یونس کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا ذکر حضرت حسن سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن پر رحم فرمائے! انہوں نے پہلی ادا کی گئی نماز کو فرض اور اس کو نفل بنا دیا۔

(٦٧١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَحْدَهُ ، ثُمَّ صَلَّى فِي جَمَاعَةٍ ، فَالْفَرِيضَةُ هِيَ الأُولَى.

(۶۷۱۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب آدمی اکیلے نماز پڑھ لے اور پھر جماعت کے ساتھ نماز پڑھے تو فرض نماز وہ ہے جو اس

نے پہلے ادا کی۔

(۵۵۹) مَنْ قَالَ صَلاَتُهُ الَّتِي صَلَّى فِي الْجَمَاعَةِ

جوحضرات فرماتے ہیں کہ اس صورت میں فرض نماز وہ ہوگی جواس نے جماعت کے ساتھ ادا کی

(۶۷۱۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لَوْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي ، ثُمَّ أَتَيْتُ مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ ، ثُمَّ أَدْرَكْتُ مَعَهُ رَكْعَةً وَاحِدَةً ، كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ صَلاَتِي الَّتِي صَلَّيْتُ وَحْدِي.

(۶۷۱۱) حضرت سعید بن میسب فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنے گھر میں نماز پڑھ لوں، پھر میں ایسی مسجد میں آؤں جہاں جماعت ہورہی ہو اور مجھے اس جماعت کے ساتھ ایک رکعت مل جائے، وہ رکعت میرے نزدیک اکیلے پوری نماز سے زیادہ پسند ہوگی۔

(۶۷۱۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :صَلاَتُهُ الَّتِي صَلَّى فِي الْجَمَاعَةِ.

(۶۷۱۲) حضرت سعید بن میسب فرماتے ہیں کہ اس کی فرض نماز وہ ہوگی جو اس نے جماعت کے ساتھ ادا کی۔

(۶۷۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ أَبِي مَعْرُوفٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا صَلَّى فِي جَمَاعَةٍ وَقَدْ كَانَ صَلَّى وَحْدَهُ، فَصَلاَتُهُ الآخِرَةُ.

(۶۷۱۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے جماعت سے نماز پڑھی، جبکہ وہ اکیلا بھی نماز پڑھ چکا تھا تو اس کی فرض نماز دوسری ہوگی۔

(۶۷۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :الْفَرِيضَةُ هِيَ الْجَمَاعَةُ فِي الْمَسْأَلَةِ الأُولَى.

(۶۷۱۴) حضرت سعید بن میسب فرماتے ہیں کہ فرض نماز وہ ہے جو جماعت کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۶۷۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ:صَلاَتُهُ الأُولَى.

(۶۷۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کی فرض نماز پہلی نماز ہے۔

(۵۶۰) مَنْ قَالَ إِذَا أَعَدْتَ الْمَغْرِبَ، فَاشْفَعْ بِرَكْعَةٍ

جوحضرات فرماتے ہیں کہ جب مغرب کی نماز کو دوسری مرتبہ پڑھے تو ساتھ ایک رکعت ملائے

(۶۷۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ سَعِدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ، قَالَ :أَعَدْتُ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا مَعَ حُذَيْفَةَ ، وَشَفَعَ فِي الْمَغْرِبِ بِرَكْعَةٍ.

(۶۷۱۶) حضرت صلہ بن زفر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تمام نمازیں دوسری مرتبہ پڑھی ہیں۔ وہ مغرب

کی نماز میں ایک رکعت ملایا کرتے تھے۔

(٦٧١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ النَّهْدِيِّ ، قَالَ : صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ ثُمَّ صَلَّيْتُهَا فِي جَمَاعَةٍ ، فَلَمَّا سَلَّمَ الإِمَامُ قُمْتُ فَشَفَعْتُ بِرَكْعَةٍ ، فَسَأَلْتُ عَطَاءً ؟ فَقَالَ : أَكْيَسْتَ.

(٦٧١٧) حضرت ابوسوداء نہدی کہتے ہیں کہ میں نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر میں نے جماعت کے ساتھ بھی وہ نماز پڑھی۔ جب امام نے سلام پھیرا تو میں نے اٹھ کر ایک رکعت ساتھ ملائی۔ پھر اس بارے میں، میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے عقل مندی کا کام کیا۔

(٦٧١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا صَلَّى الْمَغْرِبَ وَحْدَهُ ، ثُمَّ صَلَّى فِي جَمَاعَةٍ شَفَعَ بِرَكْعَةٍ.

(٦٧١٨) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اکیلے مغرب کی نماز پڑھ لے پھر اسے جماعت کے ساتھ بھی پڑھے تو اس کے ساتھ ایک رکعت ملائے۔

(٦٧١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَمْرو بْنُ حَسَّانَ الْمُسْلِيُّ ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ أَنَا ، وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ جِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَهُمْ فِي صَلاَةِ الْمَغْرِبِ ، فَدَخَلْنَا مَعَهُمْ فَصَلَّيْنَا ، فَلَمَّا سَلَّمَ الإِمَامُ اِرتبكت أَنَا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ ، وَقَامَ إِبْرَاهِيمُ فَشَفَعَ بِرَكْعَةٍ.

(٦٧١٩) حضرت وبرہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے اور حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت عبد الرحمن بن اسود نے مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر ہم مسجد کی طرف آئے تو لوگ ابھی مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم بھی ان کے ساتھ جماعت میں داخل ہو گئے۔ جب امام نے سلام پھیرا تو میں اور عبد الرحمن بن اسود مبتلائے شک ہوئے کہ اب کیا کریں؟ جبکہ حضرت ابراہیم نے ایک رکعت ساتھ ملالی۔

(٦٧٢٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نُعَيْمٍ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ مَرَّتَيْنِ ، وَالْعَصْرَ مَرَّتَيْنِ ، وَالْمَغْرِبَ مَرَّتَيْنِ ، وَشَفَعَ فِي الْمَغْرِبِ بِرَكْعَةٍ.

(٦٧٢٠) حضرت صلہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ظہر، عصر اور مغرب کی نمازیں دو دو مرتبہ پڑھیں اور مغرب کی نماز میں ایک رکعت کو ساتھ ملایا۔

(٦٧٢١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَحْدَهُ ، ثُمَّ أَعَادَهَا فِي جَمَاعَةٍ ؟ قَالَ : يُضِيفُ إِلَيْهَا رَكْعَةً.

(٦٧٢١) حضرت مسروق سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی مغرب کی نماز کو اکیلے پڑھنے کے بعد جماعت میں دوبارہ پڑھے تو اسے

کیسے ادا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ایک رکعت ملائے۔

(٦٧٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يَشْفَعُ بِرَكْعَةٍ ، يَعْنِي إِذَا أَعَادَ الْمَغْرِبَ.

(٦٧٢٢) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مغرب کی نماز کو دوسری مرتبہ پڑھے تو اس کے ساتھ ایک رکعت ملائے۔

(٥٦١) فِي إِعَادَةِ الصَّلاَةِ

نماز کے اعادے کا بیان

(٦٧٢٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا خَصِيبُ بْنُ زَيْدٍ التَّمِيمِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ؛ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَلاَ رَجُلٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا فَيُصَلِّي مَعَهُ ؟ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى مَعَهُ ، وَقَدْ كَانَ صَلَّى تِلْكَ الصَّلاَةَ.

(٦٧٢٣) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس وقت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی آدمی ایسا ہے جو اس کے ساتھ نماز پڑھے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس کے ساتھ وہی نماز ادا کی حالانکہ آپ پہلے نماز پڑھ چکے تھے۔

(٦٧٢٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَلَى جُنْدِ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، وَأَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ عَلَى جُنْدِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، وَكُنْتُ بَيْنَهُمَا ، فَاتَّعَدَا أَنْ يَلْتَقِيَا عِنْدِي غَدْوَةً . فَصَلَّى أَحَدُهُمَا صَلاَةَ الْغَدَاةِ بِأَصْحَابِهِ ، ثُمَّ جَاءَ وَأَنَا أُصَلِّي فَصَلَّى مَعِي.

(٦٧٢٤) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نعمان بن مقرن اہل کوفہ کے لشکر کے امیر تھے اور ابو موسیٰ اشعری اہل بصرہ کے لشکر کے امیر تھے۔ میں ان دونوں کے درمیان تھا۔ ان دونوں نے مجھ سے وقت مقرر کیا صبح کے وقت دونوں میرے پاس جمع ہو گئے۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھائی اور جب میرے پاس آئے تو میں نماز پڑھا رہا تھا۔ انہوں نے آ کر میرے ساتھ بھی نماز پڑھی۔

(٦٧٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَغَلَ بِبِنَاءٍ لَهُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي عَوْفٍ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَصَلَّى مَعَهُمْ.

(٦٧٢٥) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی ایک تعمیر میں مصروف تھے، اس لئے انہوں نے ظہر کی نماز وہیں پڑھ لی۔ جب وہ بنو عوف کی ایک مسجد کے پاس سے گذرے تو وہ ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے ان کے ساتھ بھی ظہر کی نماز پڑھی۔

(٦٧٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ ، ثُمَّ أَدْرَكَ جَمَاعَةً صَلَّى مَعَهُمْ ، إِلاَّ الْمَغْرِبَ وَالْفَجْرَ.

(٦٧٢٦) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھ لے اور پھر اسے جماعت کی نماز مل جائے تو فجر اور مغرب کے علاوہ باقی نمازوں میں اس جماعت کے ساتھ شریک ہو جائے۔

(٦٧٢٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ثَلاَثَةٍ صَلُّوا الْعَصْرَ ، ثُمَّ مَرُّوا بِمَسْجِدٍ ، فَدَخَلَ أَحَدُهُمْ فَصَلَّى ، وَمَضَى وَاحِدٌ ، وَجَلَسَ وَاحِدٌ عَلَى الْبَابِ ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَمَّا الَّذِي صَلَّى فَزَادَ خَيْرًا إِلَى خَيْرٍ ، وَأَمَّا الَّذِي مَضَى فَمَضَى لِحَاجَتِهِ ، وَأَمَّا الَّذِي جَلَسَ عَلَى الْبَابِ فَأَخَسُّهُمْ.

(٦٧٢٧) حضرت بکر بن عبد اللہ مزنی کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے تین آدمیوں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ انہوں نے عصر کی نماز پڑھی، پھر مسجد کے پاس سے گذرے تو ایک آدمی نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، دوسرا آگے چلا گیا اور تیسرا مسجد کے دروازے کے پاس بیٹھ گیا، ان تینوں کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس نے ان کے ساتھ نماز پڑھی اس نے خیر بالائے خیر حاصل کی، جو آگے چلا گیا وہ اپنی ضرورت کے لئے چلا گیا اور جو مسجد کے دروازے پر بیٹھ گیا اس نے بے حیثیت اور معمولی کام کیا۔

(٦٧٢٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ سِيرِينَ ، وَقَدْ صَلَّى الْجُمُعَةَ وَالْعَصْرَ ، فَمَرَّ بِمَسْجِدٍ يُصَلَّى فِيهِ الْعَصْرُ ، فَدَخَلَ فَصَلَّى فِيهِ مَعَهُمْ.

(٦٧٢٨) حضرت عاصم کہتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ایک مرتبہ جمعہ اور عصر کی نماز پڑھنے کے بعد باہر نکلے، میں ان کے ساتھ تھا۔ جب وہ ایک ایسی مسجد کے پاس سے گذرے جس میں عصر کی نماز ہو رہی تھی تو وہ مسجد میں داخل ہوئے اور جماعت کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔

(٦٧٢٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : يُعِيدُ الصَّلاَةَ كُلَّهَا إِلاَّ الْمَغْرِبَ ، فَإِنْ خَافَ سُلْطَانًا فَلْيُصَلِّ مَعَهُ ، فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَشْفَعْ بِرَكْعَةٍ.

(٦٧٢٩) حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ مغرب کے علاوہ باقی سب نمازیں دہرائی جاسکتی ہیں۔ اگر سلطان کا خوف ہو تو مغرب کی نماز بھی اس کے ساتھ پڑھ لے، جب وہ فارغ ہو جائے تو ایک رکعت ساتھ ملا لے۔

(٦٧٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ الْعَصْرَ فِي أَهْلِي ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ الأَسْوَدِ ، فَمَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ يُصَلَّى فِيهِ ، فَقَالَ : اُدْخُلْ بِنَا نُصَلِّ . فَقَالَ : إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ ، قَالَ : وَإِنْ كُنْتَ.

(٦٧٣٠) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے اپنے گھر والوں کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ پھر میں حضرت ابن اسود کے ساتھ نکلا، ہم ایک مسجد کے آگے سے گذرے جہاں نماز ہو رہی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ چلو اس مسجد میں جا کر نماز پڑھیں۔ میں نے کہا کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ خواہ نماز پڑھ چکے ہو پھر بھی پڑھو۔

(٦٧٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي الظُّهْرَ ، أَوِ الْعَصْرَ ؛ يُدْرِكُهُمَا فِي جَمَاعَةٍ ، قَالَ :مَا أُحِبُّ أَنْ يَتَعَرَّضَ لَهَا ، وَإِنْ أُقِيمَتْ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيُصَلِّ.

(۶۷۳۱) حضرت ابوقلابہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص ظہر یا عصر کی نماز پڑھے، پھر اسے ان نمازوں کی جماعت بھی مل جائے وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کے لئے جماعت کی تگ ودو کرنا تو لازم نہیں البتہ اگر وہ مسجد میں ہو اور جماعت کھڑی ہو جا تو پڑھ لے۔

(٦٧٣٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِي الظُّهْرَ ، ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَسْ وَهُمْ يُصَلُّونَ ، فَسَأَلْتُ سَالِمًا ؟ فَقَالَ :صَلِّ مَعَهُمْ.

(۶۷۳۲) حضرت عبید اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے گھر میں ظہر کی نماز پڑھ لی پھر میں مسجد آیا تو لوگ نماز پڑھ رہے۔ میں نے اس بارے میں حضرت سالم سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کے ساتھ نماز پڑھ لو۔

(٦٧٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :تُعَادُ الصَّلاَةُ كُلُّهَا إِلاَّ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهَا وِتْرٌ ، فَلاَ تَجْعَلُوهَا شَفْعًا.

(۶۷۳۳) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ مغرب کے علاوہ باقی سب نمازوں کو دوبارہ پڑھا جا سکتا ہے۔ مغرب کی نماز طاق ہے ا جفت نہ بناؤ۔

(٦٧٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكْرَهْ أَنْ تُعَادَ الْعَصْرُ.

(۶۷۳۴) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے عصر کی نماز کے اعادے کو مکروہ قرار نہیں دیا۔

(٦٧٣٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ، يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ يُصَلُّونَ تِلْكَ الصَّلاَةَ ؟ قَالَ :يُصَلِّي مَعَهُمْ مَا خَلاَ هَاتَيْنِ الصَّلاَتَيْنِ ؛ الْفَجْرِ وَالْعَصْ

(۶۷۳۵) حضرت ابن ابی عروبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو فرض نماز پڑ کے بعد مسجد آئے اور اس وقت لوگ وہ نماز پڑھ رہے ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ فجر اور عصر کے علاوہ باقی نمازیں ان کے س پڑھ لے۔

(٦٧٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يُعِيدُ الصَّلاَةَ كُلَّهَا.

(۶۷۳۶) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ تمام نمازوں کا اعادہ کرے گا۔

(٦٧٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِإِعَادَةِ الصَّلاَةِ كُلِّهَا إِذَا لَمْ يُصَ فِي جَمَاعَةٍ ، إِلاَّ صَلاَةَ الْفَجْرِ ، فَإِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ إِعَادَةَ صَلاَةِ الْفَجْرِ.

(۶۷۳۷) حضرت حکم فجر کے علاوہ باقی تمام نمازوں کے اعادے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے، فجر کی نماز کے اعادے کو مکروہ

فرماتے تھے۔

(۵۶۲) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ إِعَادَةَ الصَّلاَة

جو حضرات نمازوں کے اعادے کو مکروہ قرار دیتے تھے

(٦٧٣٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُكْتِبِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْبَلاَطِ . قَالَ : وَنَاسٌ يُصَلُّونَ ، فَقُلْنَا : يَا أَبَا عَبْدَ الرَّحْمَن ، أَلاَ تُصَلِّي؟ فَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : لاَ تُصَلَّى صَلاَةٌ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ.

(ابو داؤد ۵۸۰۔ احمد ۱۹)

(۶۷۳۸) حضرت سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ مسجد اور بازار کے درمیان ایک جگہ بیٹھے تھے اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے ان سے کہا کہ اے ابوعبد الرحمن! آپ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک نماز ایک دن میں دو مرتبہ نہیں پڑھی جائے گی۔

(٦٧٣٩) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ دَارِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ ، حَتَّى إِذَا نَظَرْنَا إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، إِذْ النَّاسُ فِي صَلاَةِ الْعَصْرِ ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى صَلَّى النَّاسُ، وَقَالَ: إِنِّي صَلَّيْتُ فِي الْبَيْتِ.

(۶۷۳۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن خالد کے گھر سے نکلا۔ جب ہم مسجد کے دروازے پر پہنچے تو لوگ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ لوگوں کے نماز پڑھنے تک وہیں کھڑے رہے اور پھر فرمایا کہ میں نے گھر میں نماز پڑھ لی تھی۔

(٦٧٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، وَمِسْعَرٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ :قَالَ:قَالَ عُمَرُ: لاَ تُعَادُ الصَّلاَة.

(۶۷۴۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کا اعادہ نہیں کیا جائے گا۔

(۵۶۳) مَنْ كَرِهَ السَّمَرَ بَعْدَ الْعَتَمَةِ

جن حضرات نے عشاء کے بعد گفتگو اور گپ شپ کو مکروہ قرار دیا ہے

(٦٧٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : جَدَبَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَرَ بَعْدَ صَلاَةِ الْعَتَمَةِ. (احمد ۱/ ۴۱۰۔ ابن حبان ۲۰۳۱)

(۶۷۴۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کے بعد قصہ گوئی اور گپ شپ کو ناپسندیدہ عمل قرار دیا۔

(٦٧٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، يَعْنِي ابْنَ رَبِيعَةَ ، قَالَ : قَالَ لِي عُمَرُ : يَا سَلْمَانُ ، إِنِّي أَذُمُّ لَكَ الْحَدِيثَ بَعْدَ صَلاَةِ الْعَتَمَةِ.

(۶۷۴۲) حضرت سلمان بن ربیعہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے سلمان! میں عشاء کے بعد کی قصہ گوئی کو تمہارے لئے قابلِ مذمت عمل سمجھتا ہوں۔

(٦٧٤٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَجْدُبُ لَنَا السَّمَرَ بَعْدَ صَلاَةِ النَّوْمِ.

(۶۷۴۳) حضرت سلمان بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کے بعد کی قصہ گوئی کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٦٧٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلَى الْحَدِيثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، وَيَقُولُ : أَسَمَرٌ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَنَوْمٌ آخِرَهُ ؟.

(۶۷۴۴) حضرت خرشہ بن حر کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عشاء کے بعد گپ شپ لگانے پر لوگوں کو مارا کرتے تھے اور فرماتے ای کہ جو رات کے شروع میں قصہ گوئی کرے گا وہ رات کے آخری حصے میں سوئے گا۔

(٦٧٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ بَدْرٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ سَلْمَانَ ، يَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَسَمَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ ، فَإِنَّهُ مَهْدَنَةٌ ، أَوْ مُذْهِبَةٌ لآخِرِهِ ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ، قَبْلَ أَنْ يَأْوِيَ إِلَى فِرَاشِهِ.

(۶۷۴۵) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ رات کے ابتدائی حصہ میں گپ شپ سے اجتناب کرو کیونکہ یہ عمل رات کے آخری حصہ کی برکات سے محروم کرنے والا ہے۔ جس نے ایسا کیا تو وہ اپنے بستر پر جانے سے پہلے دو رکعات پڑھ لے۔

(٦٧٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ؛ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إِذَا أَوْتَرَ الرَّجُلُ أَنْ يَنَامَ.

(۶۷۴۶) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ آدمی وتر پڑھنے کے بعد سو جائے۔

(٦٧٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : كُنْتُ أَكُونُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَأُصَلِّي بَعْدَ الْعِشَاءِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ، فَأُكَلِّمُهُ فَلاَ يُكَلِّمُنِي حَتَّى يَنَامَ.

(۶۷۴۷) حضرت قاسم بن ابی ایوب فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر کے ساتھ ہوتا اور عشاء کے بعد کی چار رکعتیں پڑھ کر ان سے بات کرنا چاہتا تو وہ مجھ سے بات نہ کیا کرتے تھے اور سو جاتے تھے۔

(٦٧٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْكَلاَمَ بَعْدَ الْعِشَاءِ.

(۶۷۴۸) حضرت ابراہیم عشاء کے بعد گفتگو کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٦٧٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى حُذَيْفَةَ ، فَدَقَّ الْبَابَ

فَخَرَجَ إِلَيْهِ حُذَيْفَةُ ، فَقَالَ :مَا جَاءَ بِكَ ؟ فَقَالَ :جِئْتُ لِلْحَدِيثِ ، فَسَفَقَ حُذَيْفَةُ الْبَابَ دُونَهُ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ عُمَرَ جَدَبَ لَنَا السَّمَرَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ.

(۶۷۴۹) حضرت ابو وائل اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے ان کا دروازہ کھٹکھٹایا، وہ باہر آئے اور اس سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو؟ اس نے کہا کہ میں آپ سے گفتگو کرنے آیا ہوں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند کر دیا اور فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد گفتگو کو ہمارے لئے ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔

(٦٧٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا ، وَعَنِ الْحَدِيثِ بَعْدَهَا. (بخاری ۷۷۱۔ ابوداؤد ۴۱۰)

(۶۷۵۰) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد باتیں کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٦٧٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا ، وَعَنِ الْحَدِيثِ بَعْدَهَا. (احمد ۲۵۔ ابویعلی ۴۰۳۹۔ عبدالرزاق ۲۱۳۷)

(۶۷۵۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد باتیں کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٥٦٤) مَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ

جن حضرات نے عشاء کے بعد گفتگو کی رخصت دی ہے

(٦٧٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ اللَّيْلَةَ كَذَاكَ فِي الأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ وَأَنَا مَعَهُ ، وَإِنَّهُ سَمَرَ عِنْدَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَأَنَا مَعَهُ.

(۶۷۵۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو کیا کرتے تھے اور میں آپ کے ساتھ ہوتا تھا۔ ایک رات آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو فرمائی اور میں آپ کے ساتھ تھا۔

(٦٧٥٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، وَالْحَكَمِ ، وَعِيسَى ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ أَبَا لَيْلَى سَمَرَ عِنْدَ عَلِيٍّ.

(۶۷۵۳) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابو لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عشاء کے بعد گفتگو کی ہے۔

(٦٧٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ زِيَادٍ أَبِي يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ وَالْمِسْوَرُ بْنُ

مَخْرَمَةَ سَمَرَا.

(۶۷۵۴) حضرت زیاد ابو یحییٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما نے عشاء کے بعد گفتگو کی ہے۔

(۶۷۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّلْحِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ طَلْحَةَ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ سَمَرَ هُوَ وَرَجُلٌ.

(۶۷۵۵) حضرت عائشہ بنت طلحہ کہتی ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے ساتھ عشاء کے بعد گفتگو کی ہے۔

(۶۷۵۶) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : مَا جَاءَ بِكَ ؟ قَالَ : جِئْتُ أَتَحَدَّثُ إِلَيْكَ ، قَالَ : هَذِهِ السَّاعَةَ ؟ قَالَ : إِنَّهُ فِقْهٌ ، فَجَلَسَ عُمَرُ ، فَتَحَدَّثَا لَيْلاً طَوِيلاً ، حَسِبْتُهُ قَالَ : ثُمَّ إِنَّ أَبَا مُوسَى ، قَالَ : الصَّلاَةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : إِنَّا فِي صَلاَةٍ.

(۶۷۵۶) حضرت ابو بکر بن ابی موسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ عشاء کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ کیوں آئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے کچھ باتیں کرنے آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس وقت؟ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دین کا مسئلہ ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ بیٹھ گئے اور دونوں نے پوری رات باتیں کیں۔ پھر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! نماز کا وقت ہوگیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نماز میں ہی تھے۔

(۶۷۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ حُذَيْفَةَ ، وَابْنَ مَسْعُودٍ سَمَرَا عِنْدَ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ.

(۶۷۵۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے ولید بن عقبہ کے پاس عشاء کے بعد گفتگو کی ہے۔

(۶۷۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْمُرُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتَّى تَقُولَ عَائِشَةُ : قَدْ أَصْبَحْتُمْ.

(۶۷۵۸) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ عشاء کے بعد گفتگو کیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتیں کہ صبح ہوگئی ہے!

(۶۷۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : سَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ حَتَّى ذَهَبَ هَزِيعٌ مِنَ اللَّيْلِ.

(۶۷۵۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کے ایک لمبے حصے تک گفتگو کی ہے۔

(۶۷۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ؛ أَنَّ قَوْمًا مِنْ قُرَيْشٍ كَانُوا يَسْمُرُونَ ، فَتُرْسِلُ إِلَيْهِمْ

عَائِشَةُ :انْقَلِبُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ ، فَإِنَّ لَهُمْ فِيكُمْ نَصِيبًا.

(۶۷۶۰) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ قریش کے کچھ لوگ عشاء کے بعد باتیں کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کسی کو بھیج کر انہیں حکم دیا کہ اپنے گھر والوں کے پاس چلے جاؤ کیونکہ ان کا بھی تمہارے اوقات میں حصہ ہے۔

(٦٧٦١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتَحَدَّثُ بَعْدَ الْعِشَاءِ.

(۶۷۶۱) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین عشاء کے بعد گفتگو کیا کرتے تھے۔

(٦٧٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالسَّمَرِ فِي الْفِقْهِ.

(۶۷۶۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ عشاء کے بعد دینی مسائل کی گفتگو میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٧٦٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ لَهُ سُمَّارٌ.

(۶۷۶۳) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس رات کی قصہ گوئی کرنے والا ایک شخص تھا۔

(٦٧٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: كَانَ الْقَاسِمُ وَأَصْحَابُهُ يَجْلِسُونَ بَعْدَ الْعِشَاءِ يَتَحَدَّثُونَ.

(۶۷۶۴) حضرت یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت قاسم اور ان کے ساتھی عشاء کے بعد گفتگو کیا کرتے تھے۔

(٥٦٥) مَنْ قَالَ يَجْعَلُ الرَّجُلُ آخِرَ صَلاَتِهِ بِاللَّيْلِ وِتْرًا

جو حضرات فرماتے ہیں کہ آدمی وتر کو رات کی آخری نماز بنائے

(٦٧٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اجْعَلُوا آخِرَ صَلاَتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا. (بخاری ۹۹۸۔ مسلم ۵۱۷)

(۶۷۶۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رات کی آخری نماز وتر کو بناؤ۔

(٦٧٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :النَّوْمُ عَلَى وِتْرٍ خَيْرٌ.

(۶۷۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وتر پڑھ کر سونا بہتر ہے۔

(٦٧٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنْ لاَ أَنَامَ إِلاَّ عَلَى وِتْرٍ. (مسلم ۸۲۔ ابوداؤد ۱۴۳۸)

(۶۷۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ میں وتر پڑھ کر سوؤں۔

(٦٧٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:أَوْصَانِي خَلِيلِي أَنْ لاَ أَنَامَ إِلاَّ عَلَى وِتْرٍ

(احمد ۴۹۷)

(۶۷۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ میں وتر پڑھ کر سوؤں۔

(۶۷۶۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُوتِرُ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ.

(۶۷۶۹) حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھتا ہوں۔

(۶۷۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، وَكَانَ عُمَرُ يُوتِرُ آخِرَ اللَّيْلِ.

(۶۷۷۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رات کے ابتدائی حصہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھا کرتے تھے۔

(۶۷۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَحَفْصٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَافَ أَنْ لاَ يَقُومَ آخِرَ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَه، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ صَلاَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ. وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: مَحْضُورَةٌ، وَذَلِكَ أَفْضَلُ. (مسلم ۱۶۲۔ احمد ۳/ ۳۰۰)

(۶۷۷۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں بیدار نہیں ہو سکے گا۔ اسے چاہئے کہ وہ رات کے ابتدائی حصے میں وتر پڑھ لے۔ جسے یقین ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں جاگ جائے گا وہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے۔ کیونکہ یہ وقت حضوری کی نماز کا ہے۔

(۶۷۷۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَبِي بَكْرٍ: مَتَى تُوتِرُ؟ قَالَ: مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ، قَبْلَ أَنْ أَنَامَ، وَقَالَ لِعُمَرَ: مَتَى تُوتِرُ؟ قَالَ: مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، قَالَ لأَبِي بَكْرٍ: أَخَذْتَ بِالْحَزْمِ، وَقَالَ لِعُمَرَ: أَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ.

(احمد ۳/ ۳۳۰۔ ابو یعلی ۱۸۱۵)

(۶۷۷۲) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ وتر کب پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ عشاء کے بعد سونے سے پہلے رات کے ابتدائی حصے میں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ وتر کب پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ رات کے آخری حصے میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ حزم پر عمل کرتے ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ قوت پر عمل کرتے ہو۔

(۵۶۶) مَنْ قَالَ وِتْرُ النَّهَارِ الْمَغْرِبُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ دن کے وتر مغرب کی نماز ہے

(۶۷۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

قَالَ :صَلاَةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ النَّهَارِ. (نسائی ۱۳۸۲۔ احمد ۲/ ۸۳)

(۶۷۷۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دن کے وتر مغرب کی نماز ہے۔

(٦٧٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلاَة رَكْعَتَيْنِ ، إلاَّ الْمَغْرِبَ فَإِنَّهَا وِتْرُ النَّهَارِ. (احمد ۶/ ۲۴۱)

(۶۷۷۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سب نمازوں کی پہلے دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں، سوائے مغرب کہ کیونکہ مغرب کی نماز دن کے وتر ہیں۔

(٦٧٧٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : صَلاَةُ اللَّيْلِ عَلَيْهَا وِتْرٌ ، وَصَلاَةُ النَّهَارِ عَلَيْهَا وِتْرٌ . يَعْنِي الْمَغْرِبَ آخِرَ الصَّلَوَاتِ.

(۶۷۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات کی نماز کے آخر میں بھی وتر ہیں اور دن کی نماز کے آخر میں بھی وتر ہیں۔ دن کی نماز کے آخر کے وتر مغرب کی نماز ہے۔

(٦٧٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُهُمْ يَخْتَلِفُونَ أَنَّ الْمَغْرِبَ وِتْرُ صَلاَةِ النَّهَارِ.

(۶۷۷۶) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ میں نے اسلاف میں سے کسی کو اس بارے میں اختلاف کرتے نہیں جانا کہ دن کی نماز کے وتر مغرب کی نماز ہے۔

(٦٧٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْمَغْرِبُ وِتْرُ النَّهَارِ.

(۶۷۷۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مغرب کی نماز دن کی نمازوں کا وتر ہے۔

(٦٧٧٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ خَالِدٍ النِّيلِيِّ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلاَةُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ صَلاَةِ النَّهَارِ ، فَأَوْتِرُوا صَلاَةَ اللَّيْلِ.

(۶۷۷۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مغرب کی نماز دن کے وتروں کی مانند ہے۔ پس تم رات کے وتر بھی پڑھو۔

(٦٧٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الْوِتْرُ ثَلاَثٌ ، كَصَلاَةِ الْمَغْرِبِ وِتْرِ النَّهَارِ.

(۶۷۷۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر تین ہیں، جیسے دن کے وتر مغرب کی نماز کی تین رکعتیں ہیں۔

(٥٦٧) فِي الصَّلاَةِ بَعْدَ الْوِتْرِ

وتر کے بعد نماز کا حکم

(٦٧٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ ، إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ.

(٦٧٨٠) حضرت ابومجلز وتر کے بعد صرف دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٦٧٨١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ ؟ فَحَلَفَ بِاللَّهِ إِنَّهُمَا لَبِدْعَةٌ.

(٦٧٨١) حضرت قاسم سے وتر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے قسم کھا کر فرمایا کہ یہ بدعت ہے۔

(٦٧٨٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ عَنْهُمَا عَطَاءً ؟ فَقَالَ: أَنْتُمْ تَفْعَلُونَهُمَا ؟.

(٦٧٨٢) ایک یمنی شخص نے حضرت عطاء سے وتر کے بعد کی دو رکعتوں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم ایسا کرتے ہو؟

(٦٧٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لاَ تُصَلِّيَ صَلاَةً إِلاَّ سَجَدْتَ بَعْدَهَا سَجْدَتَيْنِ ، فَافْعَلْ.

(٦٧٨٣) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر تم کوئی بھی فرض نماز پڑھنے کے بعد دو سجدے کر سکو تو ضرور کرلو۔

(٦٧٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: رَأَيْتُهُ يَسْجُدُ بَعْدَ وِتْرِهِ سَجْدَتَيْنِ.

(٦٧٨٤) حضرت ابو العالیہ براء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو وتر کے بعد دو سجدے کرتے دیکھا ہے۔

(٦٧٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ صَالِحٍ الْبَارِقِيُّ ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلاَةَ بَعْدَ الْوِتْرِ.

(٦٧٨٥) حضرت عطیہ عوفی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے وتر کے بعد نماز کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٦٧٨٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ: لأَنْ أَقْعُدَ بَعْدَ الْوِتْرِ فَأَقْرَأَ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ صَلاَةٍ بَعْدَ الْوِتْرِ.

(٦٧٨٦) حضرت قیس بن عباد کہتے ہیں کہ وتر کے بعد بیٹھ کر نماز پڑھنا میرے نزدیک وتر کے بعد نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

(٦٧٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ: إِذَا أَوْتَرْتَ ثُمَّ قُمْتَ ، فَاقْرَأْ وَأَنْتَ جَالِسٌ.

(۶۷۸۷) حضرت قیس بن عباد فرماتے ہیں کہ جب تم رات کو سونے سے پہلے وتر پڑھ لو، پھر اگر دوبارہ رات کو اٹھو تو بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کر لو۔

(٦٧٨٨) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ ؟ فَقَالَ :هَذَا شَيْءٌ قَدْ تُرِكَ.

(۶۷۸۸) حضرت مجاہد سے وتر کے بعد دو سجدوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ چیز چھوڑ دی گئی ہے۔

(٥٦٨) فِي الرَّجُلِ يُوتِرُ ، ثُمَّ يَقُومُ بَعْدَ ذَلِكَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص وتر پڑھ کر سوئے اور پھر رات کو بیدار ہو تو ایک رکعت ملا کر وتروں کو جفت بنا لے، پھر باقی نماز دو دو رکعتوں کے ساتھ پڑھے

(٦٧٨٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا أَوْتَرَ الرَّجُلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَامَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ ، فَلْيَشْفَعْ وَتْرَهُ بِرَكْعَةٍ ، ثُمَّ لِيُصَلِّ ، ثُمَّ لِيُوتِرْ آخِرَ صَلاَتِهِ.

(۶۷۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب آدمی رات کے شروع میں وتر پڑھ لے پھر رات کے آخری حصہ میں بیدار ہو تو وتر کے ساتھ ایک رکعت ملائے، پھر نماز پڑھے اور پھر نماز کے آخر میں وتر پڑھے۔

(٦٧٩٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

(۶۷۹۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایسا کیا کرتے تھے۔

(٦٧٩١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ أَيْضًا.

(۶۷۹۱) حضرت عمرو بن میمون بھی یونہی فرمایا کرتے تھے۔

(٦٧٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ ، قَالاَ : إِذَا أَوْتَرْتَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ قُمْتَ تُصَلِّي ، فَصَلِّ مَا بَدَا لَكَ وَاشْفَعْ ، ثُمَّ أَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ.

(۶۷۹۲) حضرت اسامہ بن زید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب تم رات کے ابتدائی حصہ میں اٹھ کر نماز پڑھو تو جتنی چاہو نماز پڑھو اور جفت تعداد میں پڑھو۔ پھر تم ایک رکعت وتر کی ملاؤ۔

(٦٧٩٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ، فَإِذَا قَامَ شَفَعَ.

(۶۷۹۳) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رات کے ابتدائی حصہ میں وتر پڑھا کرتے تھے پھر جب وہ رات کو اٹھتے تو جفت رکعات پڑھتے۔

(٦٧٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَشُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عُثْمَانَ؛

أَنَّہُ کَانَ یَشْفَعُ بِرَکْعَۃٍ ، وَیَقُولُ :مَا أُشَبِّہُہَا إِلاَّ بِالْغَرِیبَۃِ مِنَ الإِبِلِ.

(۶۷۹۴) حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک رکعت کے ساتھ ایک رکعت ملاتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں انہیں عجیب اونٹوں کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں۔

(۶۷۹۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ أَبِی قَیْسٍ الأَوْدِیِّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ مَیْمُونٍ عَنِ الرَّجُلِ یُوتِرُ ،ثُمَّ یَسْتَیْقِظُ ؟ قَالَ :یَشْفَعُ بِرَکْعَۃٍ.

(۶۷۹۵) حضرت ابو قیس اودی عبد الرحمن بن ثروان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن میمون سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو رات کو وتر پڑھے اور پھر بیدار ہو تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک رکعت ساتھ ملائے۔

(۶۷۹۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ ، قَالَ :إِذَا أَوْتَرَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّی ، صَلَّی شَفْعًا شَفْعًا.

(۶۷۹۶) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی وتر پڑھنے کے بعد نماز پڑھے تو وہ دو دو رکعتیں پڑھے۔

(۵۶۹) مَنْ قَالَ یُصَلِّی شَفْعًا ، وَلاَ یَشْفَعُ وِتْرَہُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص وتر پڑھ کر سوئے اور پھر رات کو بیدار ہو تو ایک رکعت ملا کر وتروں کو جفت نہ بنائے ، بلکہ آگے دو دو رکعتیں پڑھتا رہے

(۶۷۹۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ بْنِ الْمُہَاجِرِ ، عَنْ کُلَیْبٍ الْجَرْمِیِّ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ :أَمَّا أَنَا فَإِذَا أَوْتَرْتُ ثُمَّ قُمْتُ ، صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ.

(۶۷۹۷) حضرت سعد فرماتے ہیں کہ اگر میں وتر پڑھ کر سو جاؤں اور پھر اٹھ کر نماز پڑھوں تو میں دو دو رکعتیں پڑھوں گا۔

(۶۷۹۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَۃُ ، عَنْ قَتَادَۃَ ، عَنْ خِلاَسِ بْنِ عَمْرٍو الْہَجَرِیِّ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ :أَمَّا أَنَا فَأُوتِرُ ، فَإِذَا قُمْتُ صَلَّیْتُ مَثْنَی مَثْنَی ، وَتَرَکْتُ وِتْرِی الأَوَّلَ کَمَا ہُوَ.

(۶۷۹۸) حضرت عمار فرماتے ہیں کہ اگر میں وتر پڑھ کر سو جاؤں اور پھر اٹھ کر نماز پڑھوں تو میں دو دو رکعتیں پڑھوں گا اور پہلے پڑھے گئے وتروں کو اسی حال پر چھوڑ دوں گا۔

(۶۷۹۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ أَبِی جَمْرَۃَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَعَائِذِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالاَ :إِذَا أَوْتَرْتَ أَوَّلَ اللَّیْلِ ، فَلاَ تُوتِرْ آخِرَہُ ، وَإِذَا أَوْتَرْتَ آخِرَہُ ، فَلاَ تُوتِرْ أَوَّلَہُ.

(۶۷۹۹) حضرت ابن عباس اور حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم رات کے ابتدائی حصہ میں وتر پڑھ لو تو آخری حصے میں نہ پڑھو۔ جب رات کے آخری حصے میں وتر پڑھو تو رات کے ابتدائی حصہ میں نہ پڑھو۔

(۶۸۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ ، عَنْ أَبِی بَکْرٍ ؛ أَنَّہُ کَانَ یُوتِرُ أَوَّلَ اللَّیْلِ ، وَکَانَ إِذَا قَامَ یُصَلِّی

صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ . وَكَانَ سَعِيدٌ يَفْعَلُهُ.

(۶۸۰۰) حضرت یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کے ابتدائی حصہ میں وتر پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب رات کو اٹھتے تو دودو رکعتیں پڑھتے۔ حضرت سعید بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

(۶۸۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ حَرْبٍ أَبِي عَمْرٍو ، قَالَ :سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ ، قَالَ :أَمَّا أَنَا فَأُوتِرُ ، فَإِذَا قُمْتُ صَلَّيْتُ مَثْنَى مَثْنَى ، وَتَرَكْتُ وِتْرِي.

(۶۸۰۱) حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ اگر میں وتر پڑھ کر سو جاؤں اور پھر اٹھ کر نماز پڑھوں تو میں دودو رکعتیں پڑھوں گا اور پہلے پڑھے گئے وتروں کو اسی حال پر چھوڑ دوں گا۔

(۶۸۰۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَنْ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَامَ ، فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ.

(۶۸۰۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو شخص رات کے ابتدائی حصہ میں وتر پڑھ لے اور پھر رات کو اٹھے تو دودو رکعتیں پڑھے۔

(۶۸۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ مِثْلَهُ.

(۶۸۰۳) حضرت شعبی سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۶۸۰۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۶۸۰۴) حضرت مجاہد سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۶۸۰۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ؛ أَنَّهُ سَأَلَهُ؟ فَقَالَ:يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ.

(۶۸۰۵) حضرت علقمہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ دودو رکعتیں پڑھے۔

(۶۸۰۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ وِقَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :يُصَلِّي مَثْنَى مَثْنَى.

(۶۸۰۶) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ وہ دودو رکعتیں پڑھے۔

(۶۸۰۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، قَالَ :لَقِيتُ عَلْقَمَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : صَلِّ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ.

(۶۸۰۷) حضرت ابوقیس کہتے ہیں کہ میں حضرت علقمہ سے ملا اور میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم دودو رکعتیں پڑھ لو۔

(۶۸۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ ؟ فَقَالَ :إِذَا أَوْتَرْتَ ثُمَّ قُمْتَ، فَاشْفَعْ بِرَكْعَةٍ حَتَّى تُصْبِحَ.

(۶۸۰۸) حضرت ابو قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب وتر پڑھ کر سو جاؤ اور پھر اٹھو تو صبح تک ایک رکعت کے ساتھ ایک ملاؤ۔

(۶۸۰۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الَّذِي يَنْقُضُ وَتْرَهُ ؟ فَقَالَتْ :هَذَا يَلْعَبُ بِوِتْرِهِ.

(۶۸۰۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی اپنے وتروں کو توڑ دیتا ہے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ اپنے وتروں کے ساتھ کھیلتا ہے۔

(۶۸۱۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُدُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الَّذِي يَنْقُضُ وِتْرَهُ ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالإِبْرَامِ ، وَلَمْ نُؤْمَرْ بِالنَّقْضِ.

(۶۸۱۰) حضرت داود کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنے وتروں کو توڑ دے تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں جوڑنے کا حکم دیا گیا ہے توڑنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

(۶۸۱۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا أَوْتَرَ ثُمَّ قَامَ وَعَلَيْهِ لَيْلٌ ؟ قَالَ :يُصَلِّي شَفْعًا شَفْعًا.

(۶۸۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی نے وتر پڑھ لئے، پھر وہ اٹھا اور رات کا کچھ حصہ باقی تھا، اب وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ دو دو رکعتیں پڑھے گا۔

(۶۸۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :إِذَا أَوْتَرَ الرَّجُلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ ، ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ ، فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يُصْبِحَ.

(۶۸۱۲) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی رات کے ابتدائی حصہ میں وتر پڑھ لے، پھر اسے رات کے آخری حصہ میں نماز پڑھنے کا موقع ملے تو وہ صبح تک دو دو رکعتیں پڑھے۔

(۶۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُوتِرُ ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ ؟ قَالَ :يُصَلِّي مَثْنَى مَثْنَى ، وَكَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ صَلاَتِهِمْ وِتْرًا.

(۶۸۱۳) حضرت زبیر بن عدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو وتر پڑھ کر سو جائے پھر رات کو نماز کے لئے اٹھے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ دو دو رکعتیں پڑھے۔ اور اسلاف اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ لوگوں کی آخری نماز وتر ہونی چاہئے۔

(۶۸۱۴) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :لاَ وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ. (ترمذی ۴۷۰۔ ابو داؤد ۱۴۳۴)

(۶۸۱۴) حضرت طلق سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں پڑھے جاتے۔

(۵۷۰) فِيمَنْ كَانَ يُؤَخِّرُ وِتْرَهُ

جو حضرات وتروں کو مؤخر کیا کرتے تھے

(٦٨١٥ و ٦٨١٦) حَدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَحَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ عِنْدَ الأَذَانِ ، وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ مَعَ الإِقَامَةِ . زَادَ سَلاَّمٌ : الأَذَانَ الأَوَّلَ ، قَالَ سَلاَّمٌ : وَسَمِعْت أَبَا إِسْحَاقَ مَرَّةً ، قَالَ : يُوتِرُ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ.

(٦٨١٥) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اذان کے وقت وتر پڑھتے تھے۔ اور اقامت کے وقت دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(٦٨١٦) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اذان کے وقت وتر پڑھتے تھے۔ اور اقامت کے وقت دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ حضرت سلام کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پہلی اذان کے وقت وتر پڑھتے تھے۔ حضرت سلام کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو اسحاق کو کہتے سنا ہے کہ آپ طلوع فجر کے وقت وتر پڑھتے تھے۔

(٦٨١٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : رُبَّمَا أَوْتَرْتُ وَإِنَّ الإِمَامَ لَصَافٌ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ.

(٦٨١٧) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات میں وتر پڑھتا ہوں اور امام صبح کی نماز کے لئے صف بنا رہا ہوتا ہے۔

(٦٨١٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : أُوتِرُ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَأَوْتِرْ.

(٦٨١٨) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ کیا میں مؤذن کی اقامت کے وقت وتر پڑھ سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں تم اس وقت وتر پڑھ سکتے ہو۔

(٦٨١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُوتِرُ عِنْدَ الإِقَامَةِ.

(٦٨١٩) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اقامت کے وقت وتر پڑھا کرتے تھے۔

(٦٨٢٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَخْرُجُ إِلَيْنَا وَنَحْنُ نَنْظُرُ إِلَى تَبَاشِيرَ الصُّبْحِ ، فَيَقُولُ : الصَّلاَةُ الصَّلاَةُ ، نِعْمَ سَاعَةُ الْوِتْرِ هَذِهِ ، فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَصَلَّى.

(٦٨٢٠) حضرت ابو ظبیان کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آتے تھے اور ہم صبح کی کرنیں دیکھ رہے ہوتے تھے۔ وہ کہتے

نماز، نماز، یہ نماز کا کتنا اچھا وقت ہے۔ جب فجر طلوع ہو جاتی تو وہ دو رکعتیں پڑھتے، پھر نماز کھڑی ہو جاتی اور وہ نماز پڑھتے۔

(٦٨٢١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَتْ : كُلَّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَوَّلَهُ ، وَأَوْسَطَهُ ، فَانْتَهَى وِتْرُهُ حِينَ مَاتَ فِي السَّحَرِ . (ترمذی ۴۵۶۔ احمد ۶/ ۱۲۹)

(۶۸۲۱) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر کی نماز پڑھی ہے۔ ابتدائی حصہ میں بھی اور درمیانی حصہ میں بھی۔ آپ نے وصال سے پہلے سحری کے وقت وتر کی نماز پڑھی ہے۔

(٦٨٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَهُ . (بخاری ۹۹۶۔ ابو داؤد ۱۴۳۰)

(۶۸۲۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٦٨٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ لَيْلَةً كُلَّهَا ، فَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ يَقْرَأُ قِرَائَةً يُسْمِعُ أَهْلَ الْمَسْجِدِ ، يُرَتِّلُ ، وَلاَ يَرْجِعُ حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ بِمِقْدَارِ مَا بَيْنَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ إِلَى الانْصِرَافِ مِنْهَا أَوْتَرَ .

(۶۸۲۳) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کے ہر حصے میں وتر کی نماز پڑھی ہے۔ آپ اپنی آواز کو قراءت میں اتنا بلند کرتے کہ مسجد میں موجود سب لوگ سن سکتے تھے۔ آپ ترتیل سے پڑھتے تھے اور قراءت کو دہرا دہرا کر نہیں پڑھتے تھے۔ آپ فجر کے طلوع ہونے سے پہلے مغرب کی اذان سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک کے وقت کے برابر وتر کی نماز پڑھتے تھے۔

(٦٨٢٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْوِتْرُ مَا بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ .

(۶۸۲۴) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر دو نمازوں کے درمیان ہے۔

(٦٨٢٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ : أَيُّ سَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُوتِرَ ؟ قَالَ : إِذَا نَعَبَ الْمُؤَذِّنُونَ .

(۶۸۲۵) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے پوچھا کہ وتر پڑھنے کا سب سے بہتر وقت کون سا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جب اذان دینے والے اذان کے دوران گردن کو لمبا کریں اور سر کو حرکت دیں۔

(٦٨٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبِيدَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَيْقِظُ

عِنْدَ الإِقَامَةِ ؟ قَالَ :يُوتِرُ.

(۶۸۲۶) حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اقامت کے وقت بیدار ہو، کیا وہ وتر پڑھ لے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں وہ اس وقت وتر پڑھ لے۔

(۶۸۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانَ ، عَنْ وَبَرَةَ ، قَالَ :جَاءَ ابْنُ عُمَرَ مَعَ الْفَجْرِ ، فَأَوْتَرَ.

(۶۸۲۷) حضرت وبرہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فجر کے وقت تشریف لائے اور انہوں نے وتر ادا کئے۔

(۶۸۲۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِنْ أَوَّلِهِ ، وَأَوْسَطِهِ ، وَآخِرِهِ ، وَلَكِنْ ثَبَتَ الْوِتْرُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ. (احمد ۷۸)

(۶۸۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں، ابتداء میں، درمیان اور اختتام کے موقع پر وتر ادا کئے ہیں۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ وتر رات کے آخری حصہ میں ادا فرمائے ہیں۔

(۶۸۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ إِذَا بَقِيَ مِنَ اللَّيْلِ مِثْلُ مَا ذَهَبَ مِنْهُ إِلَى صَلاَةِ الْمَغْرِبِ.

(۶۸۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رات کو اس وقت وتر پڑھتے جب رات کا اتنا حصہ باقی رہ جاتا جتنا حصہ مغرب کی نماز سے اب تک گذرا ہوتا۔

(۶۸۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ: سُئِلَ عَبْدُ اللهِ عَنِ الْوِتْرِ بَعْدَ الأَذَانِ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، وَبَعْدَ الإِقَامَةِ.

(۶۸۳۰) حضرت عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اذان کے بعد وتر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں اذان کے بعد اور اقامت کے بعد بھی وتر پڑھے جا سکتے ہیں۔

(۶۸۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ؛ أَنَّ أَبَا مَيْسَرَةَ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ ، فَأَبْطَأَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ : إِنِّي كُنْتُ أُوتِرُ.

(۶۸۳۱) حضرت حکیم بن جابر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو میسرہ اپنی قوم کی امامت کرتے تھے، ایک مرتبہ انہیں دیر ہوگئی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں وتر پڑھ رہا تھا۔

(۶۸۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ:مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِنْ أَوَّلِهِ ، وَوَسَطِهِ ، وَآخِرِهِ ، فَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ. (احمد ۵/ ۲۷۲۔ طبرانی ۶۸۱)

(۶۸۳۲) حضرت ابو مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر کی نماز پڑھی ہے۔ ابتدائی حصہ میں بھی، درمیانی حصہ میں بھی اور آخری حصہ میں بھی۔ آپ نے وصال سے پہلے سحری کے وقت وتر کی نماز پڑھی ہے۔

(۵۷۱) مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوتِرَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ

جو حضرات صبح سے پہلے وتر پڑھنے کو مستحب قرار دیتے تھے

(۶۸۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا. (مسلم ۵۱۹۔ احمد ۳/ ۳۷)

(۶۸۳۳) حضرت ابو سعید رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لو۔

(۶۸۳٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ يُوتِرُوا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

(۶۸۳۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھنے کو پسند فرماتے تھے۔

(۶۸۳۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْوِتْرُ بِلَيْلٍ ، وَالسُّحُورُ بِلَيْلٍ.

(۶۸۳۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وتر بھی رات کو پڑھے جائیں گے اور سحری بھی رات کو کھائی جائے گی۔

(۶۸۳٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْوِتْرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ حَسَنٌ ، وَأَفْضَلُهُ آخِرُهُ.

(۶۸۳۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ رات کے ابتدائی حصہ میں وتر پڑھنا اچھا ہے اور افضل وقت آخری وقت ہے۔

(۶۸۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالُوا : الْوِتْرُ بِاللَّيْلِ.

(۶۸۳۷) حضرت حسن، حضرت ابراہیم اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وتر رات کے وقت پڑھے جائیں گے۔

(۶۸۳۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : لأَنْ أُوتِرَ بِلَيْلٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْيِيَ لَيْلَتِي ، ثُمَّ أُوتِرُ بَعْدَ مَا أُصْبِحُ.

(۶۸۳۸) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں رات کو وتر پڑھوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ساری رات عبادت کروں اور طلوع فجر کے بعد وتر پڑھوں۔

(۶۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي حَبِيبٍ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : أَيُّ سَاعَةٍ ، قَالَ عَلِيٌّ : نِعْمَ سَاعَةِ الْوِتْرِ هَذِهِ ، قَالَ : بِغَلَسٍ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(۶۸۳۹) حضرت ابو حبیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ حضرت علی رضی اللہ نے کس وقت کے بارے میں فرمایا کہ وتروں کا بہترین وقت یہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ فجر سے پہلے کی تاریکی کے بارے میں انہوں نے یہ بات فرمائی ہے۔

(۵۷۲) مَا فِيهِ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ، وَلَمْ يُوتِرْ

اگر کوئی شخص وتر ادا نہ کرے اور فجر کی نماز پڑھ لے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(٦٨٤٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْ لاَ وِتْرَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ.

(۶۸۴۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ فجر طلوع ہونے کے بعد وتر نہیں ہیں۔

(٦٨٤١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوِهِ.

(۶۸۴۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٦٨٤٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَمَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ الْغَدَاةَ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَدْ ذَهَبَ الْوِتْرُ.

(۶۸۴۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب تم نے فجر کی نماز پڑھ لی اور سورج طلوع ہو گیا تو وتروں کا وقت جا تا رہا۔

(٦٨٤٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا صَلَّيْتَ الْغَدَاةَ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلاَ وِتْرَ.

(۶۸۴۳) حضرت ابراہیم اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب تم نے فجر کی نماز پڑھ لی اور سورج طلوع ہو گیا تو اس کے وتر نہیں ہیں۔

(٦٨٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ وِتْرَ بَعْدَ الْغَدَاةِ.

(۶۸۴۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ فجر کی نماز کے بعد وتر نہیں ہیں۔

(٦٨٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ وَلَمْ يُوتِرْ ، فَلاَ وِتْرَ عَلَيْهِ.

(۶۸۴۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جس نے صبح کی نماز پڑھ لی اور وتر نہ پڑھے تو اس پر وتر لازم نہیں۔

(٦٨٤٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : مَنْ أَصْبَحَ وَلَمْ يُوتِرْ ، فَلاَ وِتْرَ عَلَيْهِ.

(۶۸۴۶) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جس شخص نے صبح کی نماز پڑھ لی لیکن وتر نہ پڑھے تو اس پر وتر لازم نہیں۔

(٦٨٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلاَ تُوتِرْ ، كَيْفَ تَجْعَلُ صَلاَةَ اللَّيْلِ فِي صَلاَةِ النَّهَارِ ؟.

(۶۸۴۷) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب فجر طلوع ہو گئی اور تم نے وتر نہ پڑھے تو تم رات کی نماز کو دن کی نماز میں کیسے

پڑھو گے؟

(۵۷۳) فِي مَسِّ اللِّحْيَةِ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں داڑھی کو ہاتھ لگانے کا بیان

(٦٨٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : رُبَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ هَكَذَا ؛ وَمَسَحَ لِحْيَتَهُ بِيَدِهِ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۸۴۸) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نماز میں بعض اوقات داڑھی مبارک کو ہاتھ لگایا کرتے تھے۔

(٦٨٤٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : لِيَمَسَّ الرَّجُلُ لِحْيَتَهُ مَرَّةً فِي الصَّلاَةِ ، أَوْ لِيَدَعْ.

(۶۸۴۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ آدمی نماز میں داڑھی کو ایک مرتبہ ہاتھ لگائے یا ایک مرتبہ بھی نہ لگائے۔

(٦٨٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَمَسُّ لِحْيَتَهُ وَهُوَ يُصَلِّي.

(۶۸۵۰) حضرت یونس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو نماز میں داڑھی کو ہاتھ لگاتے دیکھا ہے۔

(٦٨٥١) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَوْمًا وَهُوَ يُصَلِّي ، قَبَضَ عَلَى لِحْيَتِهِ.

(۶۸۵۱) حضرت مختار بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد کو ایک دن دیکھا کہ وہ نماز میں اپنی داڑھی کو پکڑے ہوئے تھے۔

(٦٨٥٢) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : رَأَيْتَ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَمَسُّ لِحْيَتَهُ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ ؟ قَالَ : مَا أَكْثَرَ مَا رَأَيْتُهُ يَمَسُّ لِحْيَتَهُ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۸۵۲) حضرت ازہر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عون سے پوچھا کہ کیا آپ نے محمد بن سیرین کو نماز میں داڑھی کو ہاتھ لگاتے دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے انہیں اکثر نماز میں داڑھی کو ہاتھ لگاتے دیکھا ہے۔

(٦٨٥٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُوَيْرِثٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رُبَّمَا مَسَّ لِحْيَتَهُ وَهُوَ يُصَلِّي. (ابوداؤد ۴۸۔ عبدالرزاق ۳۳۱۷)

(۶۸۵۳) حضرت عمرو بن حویرث فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نماز میں داڑھی مبارک کو ہاتھ لگایا کرتے تھے۔

(٦٨٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : رَأَى سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ رَجُلاً وَهُوَ يَعْبَثُ بِلِحْيَتِهِ فِي الصَّلاَةِ ، فَقَالَ : لَوْ خَشَعَ قَلْبُ هَذَا لَخَشَعَتْ جَوَارِحُهُ.

(۶۸۵۴) ایک مرتبہ حضرت سعید بن مسیب نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نماز میں بلاوجہ داڑھی کو ہاتھ لگا رہا تھا۔ آپ نے اس سے

فرمایا کہ اگر اس کا دل سخت ہوگیا تو اس کے اعضاء بھی سخت ہو جائیں گے۔

(۵۷٤) فِي الرَّجُلِ يَئِنُّ فِي صَلاَتِهِ ، أَوْ يَزْفِرُ

نماز میں زور سے سانس لینے اور سانس کی آواز نکالنے کا بیان

(٦٨٥٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ : مَنْ أَنَّ فِي صَلاَتِهِ ، فَقَدْ فَسَدَتْ عَلَيْهِ صَلاَتُهُ.

(۶۸۵۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جس شخص نے نماز میں زور سے سانس کی آواز نکالی اس کی نماز ٹوٹ گئی۔

(٦٨٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ التَّأَوُّهَ فِي الصَّلاَةِ.

(۶۸۵۶) حضرت ابراہیم نے نماز میں آواز کے ساتھ سانس لینے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٦٨٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الزَّفِرَ فِي الصَّلاَةِ ، وَقَالَ : يُشْبِهُ بِالْكَلاَمِ.

(۶۸۵۷) حضرت شعبی نماز میں آواز کے ساتھ سانس لینے کو مکروہ قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ کلام کے مشابہ ہے۔

(۵۷۵) مَنْ قَالَ يُوتِرُ وَإِنْ أَصْبَحَ ، وَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ وتروں کی قضاء لازم ہے

(٦٨٥٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ تَدَعْ وِتْرَكَ وَلَوْ بِنِصْفِ النَّهَارِ.

(۶۸۵۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ تم اپنے وتر نہ چھوڑو خواہ آدھا دن گذر جائے۔

(٦٨٥٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَعَطَاءٍ ، وَالْحَسَنِ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالُوا : لاَ تَدَعِ الْوِتْرَ ، وَإِنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

(۶۸۵۹) حضرت شعبی، حضرت عطاء، حضرت حسن، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ وتر نہ چھوڑو خواہ سورج طلوع ہو جائے۔

(٦٨٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : مَنْ لَمْ يُوتِرْ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُوتِرْ.

(۶۸۶۰) حضرت عطاء اور حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جس شخص نے وتر نہ پڑھے اور سورج طلوع ہوگیا تو وہ پھر بھی وتر پڑھے۔

(٦٨٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ أَصْبَحَ ، وَلَمْ يُوتِرْ ؟ قَالَ : أَرَأَيْتَ لَوْ نِمْتَ عَنِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، أَلَيْسَ كُنْتَ تُصَلِّي ؟ . كَأَنَّهُ يَقُولُ : يُوتِرُ.

(۶۸۶۱) حضرت وبرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی نے صبح تک وتر نہ پڑھے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر تم طلوع شمس تک فجر کی نماز نہ پڑھو تو کیا تم اسے قضاء نہیں کرو گے؟ گویا کہ حضرت ابن عمرؓ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ وہ وتر پڑھے گا۔

(٦٨٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ حَتَّى أَصْبَحَ ؟ فَقَالَ :يُوتِرُ مِنَ الْقَابِلَةِ وِتْرَيْنِ.

(۶۸۶۲) حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص صبح تک وتر نہ پڑھ سکے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگلے دن دو وتر پڑھے گا۔

(٦٨٦٣) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :أَوْتَرَ أَبِي وَقَدْ طَلَعَ الْفَجْرُ.

(۶۸۶۳) حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فجر طلوع ہونے کے بعد وتر ادا کئے۔

(٦٨٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :الرَّجُلُ يَنَامُ فَيُصْبِحُ ، يُوتِرُ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ بِرَكْعَةٍ ؟ قَالَ :لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۶۸۶۴) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی سو جائے اور صبح کا وقت ہو جائے، کیا وہ صبح ہونے کے بعد ایک رکعت وتر پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(٦٨٦٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُوتِرْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ؟ فَقَالَ :أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُوتِرَ. وَسَأَلْتُ الْحَكَمَ ؟ فَقَالَ :إِنْ شَاءَ لَمْ يُوتِرْ.

(۶۸۶۵) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے طلوع شمس تک وتر ادا نہ کئے ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ وہ وتر پڑھے۔ میں نے یہی سوال حضرت حکم سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو وتر نہ پڑھے۔

(٦٨٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي أَصْبَحْتُ وَلَمْ أُوتِرْ ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا الْوِتْرُ بِاللَّيْلِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي أَصْبَحْتُ وَلَمْ أُوتِرْ ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا الْوِتْرُ بِاللَّيْلِ ، ثُمَّ قَالَ :إِنِّي أَصْبَحْتَ وَلَمْ أُوتِرْ ؟ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ ، أَوِ الرَّابِعَةِ :فَأَوْتِرْ. (عبدالرزاق ۴۶۰۷)

(۶۸۶۶) حضرت معاویہ بن قرہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی پاک ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! میں نے صبح کر لی اور میں نے وتر نہیں پڑھے۔ آپ نے فرمایا کہ وتر تو رات کو ہوتے ہیں۔ اس نے پھر کہا کہ میں نے صبح کر دی اور وتر ادا نہیں کئے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ وتر تو رات کو ہوتے ہیں۔ اس نے تیسری مرتبہ کہا کہ میں نے صبح کر دی لیکن وتر نہیں پڑھے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ وتر

تورات کو ہوتے ہیں۔ جب اس نے چوتھی مرتبہ وہی بات کی تو آپ نے فرمایا کہ پھر وتر پڑھ لو۔

(٦٨٦٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُمْ قَالُوا : إِنْ لَمْ تَفْعَلْ وَطَلَعَ الْفَجْرُ ، فَأَوْتِرْ ، مَا لَمْ تُصَلِّ الْغَدَاةَ.

(٦٨٦٧) حضرت حسن، حضرت ابراہیم اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر رات کو وتر نہ پڑھے ہوں اور فجر طلوع ہو جائے تو فجر کی نماز سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔

(٦٨٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : يُوتِرُ وَإِنْ أَدْرَكَتْهُ صَلاَةُ الصُّبْحِ.

(٦٨٦٨) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ اگر صبح کی نماز بھی ہو جائے تو پھر بھی وہ وتر پڑھے۔

(٦٨٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : إِنِّي نِمْتُ وَنَسِيتُ الْوِتْرَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ؟ فَقَالَ : إِذَا اسْتَيْقَظْتَ وَذَكَرْتَ ، فَصَلِّ.

(٦٨٦٩) حضرت ابو مریم کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں سو گیا تھا اور میں نے وتر نہیں پڑھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسی صورت میں جب تم بیدار ہو جاؤ اور تمہیں یاد آئے تو اس وقت پڑھ لو۔

(٥٧٦) مَنْ كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ

جو حضرات ایک رکعت وتر پڑھا کرتے تھے

(٦٨٧٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ.

(٦٨٧٠) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتوں میں ہے، جب تمہیں فجر کے طلوع ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو۔

(٦٨٧١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ، وَكَانَ يَتَكَلَّمُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالرَّكْعَةِ .

(ابوداؤد ١٣٣٠۔ احمد ٦/ ٧٤)

(٦٨٧١) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اور دو رکعتوں اور ایک رکعت کے درمیان گفتگو فرماتے تھے۔

(٦٨٧٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، وَالْوِتْرُ وَاحِدَةٌ ، وَسَجْدَتَانِ قَبْلَ صَلاَةِ الصُّبْحِ.

(۶۸۷۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رات کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ وتر کی ایک رکعت ہے۔ اور فجر کی نماز سے پہلے دو سجدے ہیں۔

(٦٨٧٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، وَابْنُ عَوْنٍ ، وَغَيْرُهُمَا ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ ؟ قَالَ : مَثْنَى مَثْنَى ، فَإِذَا خَسِيتَ الصُّبْحَ ، أَوْ خَشِيتَ الصُّبْحَ ، فَصَلِّ لَكَ رَكْعَةً ، تُوتِرُ لَكَ صَلاَتَكَ. (بخاری ۹۹۰۔ مسلم ۱۴۵)

(۶۸۷۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے تہجد کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تمہیں فجر طلوع ہونے کا اندیشہ ہو تو وتر کی ایک رکعت پڑھ لو۔

(٦٨٧٤) حَدَّثَنَا هُشَيْم ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : أَدْخِلُوا إِلَيَّ نَاقَتِي فُلاَنَةً ، ثُمَّ قَامَ فَأَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ.

(۶۸۷۴) حضرت بکر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر دیا، پھر فرمایا کہ میری فلاں اونٹنی کو یہاں لے آؤ، اس کے بعد کھڑے ہو کر ایک رکعت وتر ادا کی۔

(٦٨٧٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنِ ابْنِ شَقِيقٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، وَالْوِتْرُ وَاحِدَةٌ.

(۶۸۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اور وتر کی ایک رکعت ہے۔

(٦٨٧٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا اسْتَقْصَرْتُهَا.

(۶۸۷۶) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ ان کے والد ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ ان سے کسی نے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس کو مختصر کیا ہے۔

(٦٨٧٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ ، فَأُنْكِرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ، فَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ ؟ فَقَالَ : أَصَابَ السُّنَّةَ.

(۶۸۷۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت وتر پڑھے تو لوگوں نے ان کے اس عمل کو ناپسند کیا۔ اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے سنت پر عمل کیا۔

(٦٨٧٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَمَرَ ابْنُ مَسْعُودٍ ، وَحُذَيْفَةُ عِ

الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ ، ثُمَّ خَرَجَا فَتَقَاوَمَا ، فَلَمَّا أَصْبَحَا رَكَعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رَكْعَةً.

(۶۸۷۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما نے ولید بن عقبہ کے پاس رات کو گفتگو کی، پھر وہ آپس میں باتیں کرتے ہوئے باہر آئے، جب صبح ہوگئی تو ان میں سے ہر ایک نے ایک رکعت ادا کی۔

(۶۸۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً ، أُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، إِنْ شِئْتَ.

(۶۸۷۹) حضرت جریر بن حازم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ کیا میں ایک رکعت وتر پڑھ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہو۔

(۶۸۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :كَانَ آلُ سَعْدٍ ، وَآلُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يُسَلِّمُونَ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ ، وَيُوتِرُونَ بِرَكْعَةٍ.

(۶۸۸۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت سعد اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی آل کے لوگ وتر کی دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیتے تھے اور ایک رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

(۶۸۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ الْحَسَنُ يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

(۶۸۸۱) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت حسن وتر کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے۔

(۶۸۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَنَافِعٍ ، قَالَ :رَأَيْنَا مُعَاذًا الْقَارِئَ يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

(۶۸۸۲) حضرت سعید اور حضرت نافع کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ القاری کو وتر کی دو رکعتوں میں سلام پھیرتے دیکھا ہے۔

(۶۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ.

(۶۸۸۳) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک رکعت وتر ادا کی۔

(۶۸۸۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :قَالَتْ نَائِلَةُ ابْنَةُ فُرَافِصَةَ الْكَلْبِيَّةُ :إِنْ تَقْتُلُوهُ، أَوْ تَدَعُوهُ فَقَدْ كَانَ يُحْيِي اللَّيْلَ بِرَكْعَةٍ يَجْمَعُ فِيهَا الْقُرْآنَ ، تَعْنِي يُوتِرُ بِهَا ، تَعْنِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

(۶۸۸۴) حضرت ابن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت نائلہ بنت فرافصہ کلبیہ نے فرمایا کہ باغی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیتے یا چھوڑ دیتے وہ پوری رات جاگتے اور ایک رکعت میں پورا قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔ حضرت نائلہ بنت فرافصہ کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ یہ وتر کی ایک رکعت تھی۔

(۵۷۷) مَنْ كَانَ يُوتِرُ بِثَلاَثٍ ، أَوْ أَكْثَرَ

جو حضرات تین یا تین سے زیادہ وتر پڑھا کرتے تھے

(٦٨٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَت : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِتِسْعٍ ، فَلَمَّا أَسَنَّ وَثَقُلَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ.

(ابو داؤد ۱۳۴۳۔ احمد ۶/ ۳۲)

(٦٨٨٥) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات وتر پڑھا کرتے تھے جب آپ کی عمر مبارک زیادہ ہوگئی اور آپ کمزور ہوگئے تو آپ سات رکعات وتر پڑھا کرتے تھے۔

(٦٨٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلاَثَ عَشْرَةَ ، فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ ، أَوْتَرَ بِسَبْعٍ.

(ترمذی ۴۵۷۔ احمد ۳۲۲)

(٦٨٨٦) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات وتر پڑھا کرتے تھے، جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی اور آپ کمزور ہوگئے تو سات رکعات پڑھا کرتے تھے۔

(٦٨٨٧ و ٦٨٨٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (ح) قَالَ هُشَيْمٌ : وَأَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ ، فَلَمَّا أَسَنَّ وَبَدُنَ ، أَوْتَرَ بِسَبْعٍ ، وَرَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

(٦٨٨٧) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات وتر پڑھا کرتے تھے، جب آپ کی عمر مبارک زیادہ ہوگئی اور جسم بھاری ہوگیا تو آپ سات رکعات وتر ادا فرماتے اور بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے۔

(٦٨٨٨) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات وتر پڑھا کرتے تھے، جب آپ کی عمر مبارک زیادہ ہوگئی اور جسم بھاری ہوگیا تو آپ سات رکعات وتر ادا فرماتے اور بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے۔

(٦٨٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الْوِتْرُ ثَلاَثُ رَكَعَاتٍ كَصَلاَةِ الْمَغْرِبِ.

(٦٨٨٩) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مغرب کی نماز کی طرح وتر کی دو رکعتیں ہیں۔

(٦٨٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ذَكَرْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَوْلَ عَبْدِ اللهِ ، الْوِتْرُ بِسَبْعٍ ، أَوْ بِخَمْسٍ ، وَلاَ أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثٍ ، فَقَالَ سَعِيدٌ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنِّي لأَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ ثَلاَثًا بُتْرًا ،

وَلَكِنْ سَبْعًا ، أَوْ خَمْسًا.

(۶۸۹۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کے سامنے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کا ذکر کیا ''وتر سات یا پانچ ہیں یا پھر یہ تین سے کم نہیں'' اس پر حضرت سعید نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں اس بات کو مکروہ سمجھتا ہوں کہ نامکمل تین رکعتیں پڑھی جائیں۔ بلکہ وتر سات یا پانچ رکعت ہونے چاہئیں۔

(۶۸۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ ؛ أَنَّ عُمَرَ دَفَنَ أَبَا بَكْرٍ لَيْلاً ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَأَوْتَرَ بِثَلاَثٍ.

(۶۸۹۱) حضرت ابن سباق فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دفن کیا اور پھر مسجد میں داخل ہو کر تین رکعات وتر پڑھی۔

(۶۸۹۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يُوتِرُ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ ، لاَ يَنْصَرِفُ فِيهَا.

(۶۸۹۲) حضرت اسماعیل بن زید فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پانچ رکعات وتر پڑھتے تھے اور ان کے درمیان سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(۶۸۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلاَثِ رَكَعَاتٍ.

(۶۸۹۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔

(۶۸۹۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُوتِرُ بِثَلاَثٍ.

(۶۸۹۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔

(۶۸۹۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

(۶۸۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔

۶۸۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ :كَانَ أَبُو أُمَامَةَ يُوتِرُ بِثَلاَثِ رَكَعَاتٍ.

(۶۸۹۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔

۶۸۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سُلَيمَان ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ ، لاَ يَنْصَرِفُ فِيهَا.

(۶۸۹۷) حضرت عروہ پانچ رکعات وتر پڑھتے تھے اور ان کے درمیان سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(٦٨٩٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لاَ تُوتَرُ بِثَلاَثٍ بُتْرٍ ، صَلِّ قَبْلَهَا رَكْعَتَيْنِ ، أَوْ أَرْبَعًا.

(٦٨٩٨) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تین نامکمل وتر نہ پڑھو بلکہ ان سے پہلے دو یا چار رکعتیں پڑھو۔

(٦٨٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ ، يَقُولُ : الْوِتْرُ ثَلاَثٌ.

(٦٨٩٩) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر تین رکعات پر مشتمل ہیں۔

(٦٩٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : الْوِتْرُ ثَلاَثٌ.

(٦٩٠٠) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ وتر تین رکعات پر مشتمل ہیں۔

(٦٩٠١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّهُ أَوْتَرَ بِثَلاَثِ رَكَعَاتٍ ، لَمْ يَفْصِلْ بَيْنَهُنَّ بِسَلاَمٍ.

(٦٩٠١) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تین رکعات وتر پڑھے اور ان کے درمیان سلام نہیں پھیرا۔

(٦٩٠٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ : حُدِّثْنَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُشَبِّهُوا الْوِتْرَ بِالْمَغْرِبِ.

(٦٩٠٢) حضرت ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ اسلاف وتر کی نماز کو مغرب سے تشبیہ دینے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٦٩٠٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُوتِرُونَ بِإِحْدَى عَشْرَةَ ، وَبِتِسْعٍ ، وَبِسَبْعٍ ، وَبِخَمْسٍ ، وَكَانَ يُقَالُ : لاَ وِتْرَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلاَثٍ.

(٦٩٠٣) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف گیارہ، نو، سات یا پانچ رکعات پڑھتے اور کہا جاتا تھا کہ تین رکعات سے کم وتر نہیں ہیں۔

(٦٩٠٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَنَّ الْوِتْرَ ثَلاَثٌ ، لاَ يُسَلِّمُ إِلاَّ فِي آخِرِهِنَّ.

(٦٩٠٤) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اہل اسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ وتر تین ہیں، اور ان کے آخر میں ہی سلام پھیرا جائے گا۔

(٦٩٠٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلاَثٍ ، وَيَقْنُتُ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ.

(٦٩٠٥) حضرت سعید بن جبیر نے تین رکعات وتر پڑھے اور وتر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

(٦٩٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلاَثٍ ، لاَ يُسَلِّمُ إِلاَّ فِي آخِرِهِنَّ.

(٦٩٠٦) حضرت مکحول تین رکعات وتر پڑھتے تھے اور آخر میں ہی سلام پھیرتے تھے۔

(٦٩.٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ.

(۶۹۰۷) حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ وتر میں دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرا جائے گا۔

(٦٩.٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : نَهَانِي إِبْرَاهِيمُ أَنْ أُسَلِّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ.

(۶۹۰۸) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے مجھے وتر کی دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنے سے منع کیا ہے۔

(٦٩.٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ ، وَخِلاَسًا عَنِ الْوِتْرِ ؟ فَقَالاَ : اَصْنَعْ فِيهِ كَمَا تَصْنَعُ فِي الْمَغْرِبِ.

(۶۹۰۹) حضرت زیاد بن ابی مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عالیہ اور حضرت خلاس سے وتر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وتروں میں اس طرح کرو جس طرح مغرب میں کرتے ہو۔

(٦٩١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ أَوْتَرَ بِثَلاَثٍ ، لَمْ يُسَلِّمْ إِلاَّ فِي آخِرِهِنَّ.

(۶۹۱۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تین رکعات وتر پڑھے اور ان کے آخر میں سلام پھیرا۔

(٦٩١١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَلِيٍّ ، وَأَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ لاَ يُسَلِّمُونَ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

(۶۹۱۱) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے شاگرد وتر کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرا کرتے تھے۔

(٦٩١٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

(۶۹۱۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرا کرتے تھے۔

(٦٩١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلاَثٍ.

(۶۹۱۳) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے۔

(٦٩١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زَاذَانَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُوتِرُ بِثَلاَثٍ.

(۶۹۱۴) حضرت زاذان فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے۔

(٦٩١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، وَشُعْبَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّه كَانَ يُوتِرُ بِثَلاَثٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ ، قَاعِدًا.

(۶۹۱۵) حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصہ میں بیٹھ کر تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے۔

٦٩١٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْتِرْ بِخَمْسٍ ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَوْمِءْ إِيمَاءً. (احمد ۴۱۸- دارمی ۱۵۸۲)

(۶۹۱۶) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پانچ رکعت وتر پڑھو، اگر پانچ رکعت پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو تین رکعات پڑھ لو اور اگر تین کی بھی طاقت نہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لو اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اشارے سے نماز پڑھ لو۔

٦٩١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ؛ نَحْوَهُ ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

(نسائی ۱۴۰۲- طحاوی ۲۹۱)

(۶۹۱۷) ایک اور سند سے بھی یونہی منقول ہے لیکن وہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے۔

(٥٧٨) مَنْ قَالَ الْوِتْرُ سُنَّةٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ وتر سنت ہیں

٦٩١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَكِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ كَمَا سَنَّ الْفِطْرَ وَالأَضْحَى.

(۶۹۱۸) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازوں کی طرح سنت قرار دیا ہے۔

٦٩١٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَالصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ.

(۶۹۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر فرض نماز کی طرح لازمی نہیں ہیں۔

(٦٩٢٠) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْوِتْرُ سُنَّةٌ.

(۶۹۲۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ وتر سنت ہیں۔

(٦٩٢١) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ مَوْلًى لِعَبْدِ الْقَيْسِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لاِبْنِ عُمَرَ : أَرَأَيْتَ الْوِتْرَ ، سُنَّةٌ هُوَ ؟ قَالَ : فَقَالَ : مَا سُنَّةٌ ؟ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ : لاَ ، أَسُنَّةٌ هُوَ ؟ قَالَ : مَهْ ، أَتَعْقِلُ ، أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُونَ.

(۶۹۲۱) حضرت مسلم مولیٰ عبد القیس کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ کے خیال میں وتر سنت ہیں یا

کچھ اور؟ انہوں نے فرمایا کہ سنت کیا ہوتی ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ اور مسلمانوں نے وتر پڑھے ہیں! اس آدمی نے کہا کہ نہیں، یہ سنت ہیں یا نہیں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رک جاؤ، کیا تم سمجھتے نہیں؟ رسول اللہ ﷺ اور اہلِ اسلام نے وتر پڑھے ہیں۔

(٦٩٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قِيلَ لَهُ : الْوِتْرُ ، فَرِيضَةٌ هِيَ ؟ فَقَالَ : قَدْ أَوْتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَثَبَتَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ. (احمد ۱/ ۱۲۰)

(۶۹۲۲) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا وتر پڑھنا فرض ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ نے وتر پڑھے ہیں اور مسلمانوں نے بھی وتر پڑھے ہیں۔

(٦٩٢٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ الْقُرَشِيِّ ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، عَنِ الْمُخْدَجِيِّ ، رَجُلٍ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ كَانَ بِالشَّامِ ، يُكَنَّى : أَبَا مُحَمَّدٍ ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ ، وَكَانَ يَقُولُ : الْوِتْرُ وَاجِبٌ ، فَذَكَرَ الْمُخْدَجِيُّ أَنَّهُ رَاحَ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ عُبَادَةُ : كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ : خَمْسُ صَلَوَاتٍ ، كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ ، مَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا ، جَاءَ وَلَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ ، وَمَنِ انْتَقَصَ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا ، جَاءَ وَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ. (ابوداؤد ۱۴۱۵۔ ابن حبان ۱۷۳۲)

(۶۹۲۳) بنو کنانہ کے ایک شخص جن کا نام مخدجی ہے، بیان فرماتے ہیں کہ شام میں موجود ایک انصاری صحابی ابو محمد رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ وتر واجب ہیں۔ مخدجی فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو محمد جھوٹ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پانچ نمازیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض فرمایا ہے۔ جس شخص نے ان نمازوں کو اس طرح ادا کیا کہ ان کے حق میں کمی نہ کی تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے۔ جس نے ان نمازوں کے حق میں کمی کی اللہ تعالیٰ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو جنت میں داخل کر دے۔

(٦٩٢٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يَنْسَى الْوِتْرَ ؟ قَالَ : لاَ يَضُرُّهُ ، كَأَنَّمَا هُوَ فَرِيضَةٌ.

(۶۹۲۴) حضرت مطرف فرماتے ہیں کہ حضرت عامر سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو وتر پڑھنا بھول جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ انہیں بھول جانے کا نقصان فرض نماز کو بھولنے کی طرح نہیں۔

(٦٩٢٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الْوِتْرَ فَرِيضَةً.

(۶۹۲۵) حضرت حسن وتروں کو فرض نہیں سمجھتے تھے۔

(۶۹۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالاَ :الأَضْحَى وَالْوَتْرُ سُنَّةٌ.

(۶۹۲۶) حضرت عطاء اور حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں کہ عید الاضحیٰ اور وتر سنت ہیں۔

(۶۹۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ ، وَلَكِنَّهُ سَنَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (نسائی ۱۳۸۵۔ احمد ۱/ ۸۶)

(۶۹۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر فرض نہیں ہیں۔ بلکہ یہ سنت ہیں جنہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت قرار دیا ہے۔

(۵۷۹) مَنْ قَالَ الْوِتْرُ وَاجِبٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ وتر واجب ہیں

(۶۹۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ :خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الْغَدَاةِ ، فَقَالَ :لَقَدْ أَمَدَّكُمُ اللَّهُ اللَّيْلَةَ بِصَلاَةٍ ، هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ . قَالَ :قُلْنَا :وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :الْوِتْرُ ، فِيمَا بَيْنَ صَلاَةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ.

(ترمذی ۴۵۲۔ ابوداؤد ۱۴۱۳)

(۶۹۲۸) حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے لئے تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رات کے وقت میں ایک ایسی نماز کو فرض قرار دیا ہے جو سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ ہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! وہ کون سی نماز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ وتر ہیں جو عشاء اور طلوع فجر کے درمیان پڑھے جاتے ہیں۔

(۶۹۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ زَادَكُمْ صَلاَةً إِلَى صَلاَتِكُمْ ، وَهِيَ الْوِتْرُ. (احمد ۲/ ۲۰۶۔ دار قطنی ۳)

(۶۹۲۹) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری نمازوں میں ایک نماز یعنی وتر نماز کا اضافہ فرمایا ہے۔

(۶۹۳۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ :الْوِتْرُ حَقٌّ ، أَوْ وَاجِبٌ.

(۶۹۳۰) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر واجب ہیں۔

(۶۹۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :هُوَ وَاجِبٌ ، وَلَمْ يُكْتَبْ.

(۶۹۳۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ وتر واجب ہیں لیکن یہ فرض نہیں۔

(۶۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا. (احمد ۲/ ۴۴۳۔ راہویہ ۹۷)

(۶۹۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

(٦٩٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَا أُحِبُّ أَنِّي تَرَكْتُ الْوِتْرَ ، وَلَوْ أَنَّ لِي حُمْرَ النَّعَمِ. (عبدالرزاق ۴۵۷۸)

(۶۹۳۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجھے سرخ اونٹ مل جائیں اور میں ان کی وجہ سے وتروں کو چھوڑ دوں۔

(٦٩٣٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الْمُنِيبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْوِتْرُ حَقٌّ ، فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا. (ابو داؤد ۱۴۱۴۔ احمد ۵/ ۳۵۷)

(۶۹۳۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وتر حق ہیں اور جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

(٦٩٣٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ ، يُحِبُّ الْوِتْرَ. (بخاری ۶۴۱۰۔ مسلم ۲۰۶۲)

(۶۹۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔

(٥٨٠) مَنْ قَالَ الْوِتْرُ عَلَى أَهْلِ الْقُرْآنِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اہل قرآن پر وتر واجب ہیں

(٦٩٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَيْسَ عَلَيْك ، قُلْتُ :لِمَنْ ؟ قَالَ :إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ. (ترمذی ۴۵۳۔ ابو داؤد ۱۴۱۱)

(۶۹۳۶) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا فرمائے ہیں اور تم پر واجب نہیں۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ کس پر واجب ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے قرآن والو! وتر پڑھو۔

(٦٩٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سِنَان سَعِيدُ بْنُ سِنَان ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ ، فَإِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ . فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ :مَا يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :إِنَّهَا لَيْسَتْ لَكَ ، وَلاَ لأَصْحَابِك. (عبدالرزاق ۴۵۷۱)

(۶۹۳۷) حضرت ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے قرآن والو! وتر پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ

وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ ایک دیہاتی نے پوچھا کہ اللہ کے رسول ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ وتر تجھ پر اور تجھ جیسے لوگوں پر فرض نہیں۔

(٦٩٣٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جُوَيْبِرٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ ، يُحِبُّ الْوِتْرَ ، فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ.

(۶۹۳۸) حضرت ضحاک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ اے اہل قرآن! وتر پڑھو۔

(٦٩٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّمَا الْوِتْرُ عَلَى أَهْلِ الْقُرْآنِ.

(۶۹۳۹) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل قرآن پر وتر لازم ہیں۔

(٦٩٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :إِنَّمَا الْوِتْرُ عَلَى أَهْلِ الْقُرْآنِ.

(۶۹۴۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہلِ قرآن پر وتر لازم ہیں۔

(٦٩٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ:إِنَّمَا الْوِتْرُ عَلَى أَهْلِ الْقُرْآنِ.

(۶۹۴۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ اہلِ قرآن پر وتر لازم ہیں۔

(٦٩٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا الْوِتْرُ عَلَى أَهْلِ الْقُرْآنِ.

(۶۹۴۲) حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اہلِ قرآن پر وتر لازم ہیں۔

(٥٨١) فِي الْوِتْرِ ، مَا يُقْرَأُ فِيهِ

وتروں میں کہاں سے قراءت کی جائے؟

(٦٩٤٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي وِتْرِهِ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ فَإِذَا سَلَّمَ ، قَالَ :سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

(نسائی ۱۰۵۸۰۔ احمد ۳/ ۴۰۷)

(۶۹۴۳) حضرت عبد الرحمٰن بن ابزی فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ وتروں میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی

تلاوت فرماتے تھے اور سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ یہ کلمات کہتے "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ"

(٦٩٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَيَقُولُ فِي آخِرِ صَلاَتِهِ إِذَا جَلَسَ : سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ، ثَلاَثًا ، يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ فِي الآخِرَةِ. (نسائی ۱۴۳۰۔ احمد ۳/ ۴۰۷)

(۶۹۴۴) حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ وتروں میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت فرماتے تھے اور سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ یہ کلمات کہتے "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" تیسری مرتبہ کہتے ہوئے آواز کو کھینچا کرتے تھے۔

(٦٩٤٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾. (نسائی ۱۷۴۳)

(۶۹۴۵) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتروں میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(٦٩٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُمَرَ؛ كَانَ يَقْرَأُ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ.

(۶۹۴۶) حضرت انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وتروں میں معوذتین کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(٦٩٤٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُوتِرُ بِثَلاَثٍ ، يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْهُنَّ بِثَلاَثِ سُوَرٍ ، مِنْ آخِرِ الْمُفَصَّلِ ، مِنْ تَأْلِيفِ عَبْدِ اللهِ.

(۶۹۴۷) حضرت عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے اور ہر رکعت میں مفصل کے آخر سے کوئی سی تین سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے۔

(٦٩٤٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زَاذَانَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَيْضًا.

(۶۹۴۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

(٦٩٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِثَلاَثٍ.

(۶۹۴۹) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما وتر میں تین سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(٦٩٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلاَثٍ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۶۹۵۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے۔ ان میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ

الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت فرماتے تھے۔

(٦٩٥١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلاَثٍ ، يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾. (ترمذی ۴۶۲۔ احمد ۲۹۹)

(۶۹۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر پڑھتے تھے اور ان میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت فرماتے تھے۔

(٦٩٥٢) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُخَوَّلٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبُطِينِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوِهِ.

(۶۹۵۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٦٩٥٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ عُثْمَانُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ ، يُوتِرُ بِهِ.

(۶۹۵۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وتروں میں پورا قرآن مجید پڑھا کرتے تھے۔

(٦٩٥٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ، مَا يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ ؟ قَالَ : لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ مَهْجُورًا ، فَاقْرَأْ بِمَا شِئْتَ.

(۶۹۵۴) حضرت حجاج بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر سے سوال کیا کہ وتر کی دو رکعتوں میں کہاں سے قراءت کی جائے؟ انہوں نے فرمایا کہ قرآن مجید کا کوئی حصہ چھوڑا نہیں جاسکتا۔ تم جہاں سے چاہو قراءت کرلو۔

(٦٩٥٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي وِتْرِهِ مِنْ آخِرِ حِزْبِهِ.

(۶۹۵۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے سپارے کے آخری حصے کو وتر میں پڑھتے تھے۔

(٦٩٥٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : أَقْرَأُ فِي وَتْرِي مِنْ آخِرِ حِزْبِي ﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ﴾ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِنْ شِئْتَ.

(۶۹۵۶) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ میں اپنے وتروں میں اپنے سپارے کے آخر سے یعنی ﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ﴾ سے لے کر آخر تک تلاوت کرتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٩٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : اقْرَأْ فِي الْوِتْرِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

(۶۹۵۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وتر میں معوذتین کی قراءت کرو۔

(٦٩٥٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : وَدِدْتُ أَنِّي أَقْدِرُ أَنْ أُوتِرَ بِالْبَقَرَةِ.

(۶۹۵۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ مجھے وتروں میں سورۃ البقرۃ پڑھنے کی توفیق ہو جائے۔

(٦٩٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحِلٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : اِقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ بِسُورَتَيْنِ ، وَفِي الآخِرَةِ : ﴿آمَنَ الرَّسُولُ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۶۹۵۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وتر کی پہلی دو رکعتوں میں کوئی سی دو سورتیں پڑھو، اور آخری رکعت میں ﴿آمَنَ الرَّسُولُ﴾ اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرو۔

(٦٩٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ، وَيَقُولُ فِي آخِرِ صَلاَتِهِ : سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ، ثَلاَثًا. (ابوداؤد ۱۴۱۸۔ ابن حبان ۲۴۳۶)

(۶۹۶۰) حضرت عبدالرحمن بن ابزی فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ وتروں میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت فرماتے اور نماز کے آخر میں تین مرتبہ یہ کلمات کہتے "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ"

(٥٨٢) فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ مِنَ الدُّعَاءِ

وتروں میں دعائے قنوت پڑھنے کا بیان

(٦٩٦١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : عَلَّمَنِي جَدِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ : اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلاَ يُقْضَى عَلَيْكَ ، إِنَّهُ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ. (ابن ماجه ۱۱۷۸۔ ابو يعلى ۶۷۶۵)

(۶۹۶۱) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے نانا ﷺ نے وتروں میں پڑھنے کے لئے یہ دعا سکھائی (ترجمہ) اے اللہ! مجھے من جملہ ان لوگوں کے عطا فرما جنہیں تو نے ہدایت سے نوازا، اور من جملہ ان لوگوں کے عافیت عطا فرما جنہیں تو نے عافیت عطا فرمائی۔ جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما، جس بات کا تو نے فیصلہ کر دیا ہے اس کے شر سے مجھے بچا، کیونکہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے تیرے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ جس نے تجھ سے دوستی کی وہ ذلیل نہیں ہو سکتا۔ اے ہمارے رب! تو بابرکت ہے اور بلند ہے۔

(٦٩٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ : لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ ، وَمِلْءَ الأَرَضِينَ السَّبْعِ ، وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ

بَعْدُ ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ ، حَقَّ مَا قَالَ الْعَبْدُ ، كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ ، لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

(۶۹۶۲) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وتر کی قنوت میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! تیرے لئے ساتوں زمینیں اور ساتوں آسمان بھر کر اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے وہ سب بھر کر تعریف ہے۔ تعریف اور بزرگی کے حامل لوگوں کی تعریف ہم بھی تیرے لئے بیان کرتے ہیں۔ سب سے سچی بات وہ ہے جو تیرے بندے نے کہی اور ہم سب تیرے بندے ہے: جو کچھ تو دینا چاہے اس سے کوئی روک نہیں سکتا، جس سے تو منع کردے وہ کوئی عطا نہیں کر سکتا، کسی مال والے کا مال تیرے مقابلے میں اس کے کسی کام نہیں آسکتا۔

(۶۹۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، يُكَنَّى :أَبَا مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ يَقُولُ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ :اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَرَى وَلاَ تُرَى ، وَأَنْتَ بِالْمَنْظَرِ الأَعْلَى ، وَإِنَّ إِلَيْكَ الرُّجْعَى ، وَإِنَّ لَكَ الآخِرَةَ وَالأُولَى ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَذِلَّ وَنَخْزَى.

(۶۹۶۳) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ وتر کی قنوت میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! تو دیکھتا ہے اور تجھے دیکھا نہیں جا سکتا، تو اعلیٰ منظر میں ہے، تیری طرف ہی سب کو لوٹ کر جانا ہے، ابتداء اور انتہاء تیرے ہی لئے ہے۔ اے اللہ! ہم اس بات سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہم ذلیل ورسوا ہوں۔

(۶۹۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قُلْ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ :اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ.

(۶۹۶۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وتر کے قنوت میں یہ الفاظ کہو (ترجمہ) اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں۔

(۶۹۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :عَلَّمَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنْ نَقْرَأَ فِي الْقُنُوتِ :اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ ، وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ ، وَلاَ نَكْفُرُكَ ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ ، إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

(۶۹۶۵) حضرت ابو عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں دعائے قنوت کے لئے یہ کلمات سکھائے (ترجمہ) اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں، تجھ سے مغفرت مانگتے ہیں، تیری خیر کی تعریف کرتے ہیں، تیری ناشکری نہیں کرتے، جو تیری نافرمانی کرے اسے چھوڑتے ہیں اور اس سے دور ہوتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں، تیرے آگے سجدہ کرتے ہیں۔ تیری طرف چلتے ہیں، تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں، تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور

بے شک تیرا عذاب کافروں تک پہنچنے والا ہے۔

(٦٩٦٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ ، إِنَّمَا هُوَ دُعَاءٌ وَاسْتِغْفَارٌ.

(٦٩٦٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وتروں کی دعائے قنوت میں کوئی طے شدہ الفاظ نہیں بلکہ یہ دعاء واستغفار کا نام ہے۔

(٥٨٣) فِي الْمُسَافِرِ ، يَكُونُ عَلَيْهِ وِتْرٌ

کیا مسافر پر وتر لازم ہیں؟

(٦٩٦٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ وِتْرٌ.

(٦٩٦٧) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ مسافر پر وتر لازم نہیں۔

(٦٩٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ ؟ فَقَالَ :أَرَأَيْتَ إِنْ سَافَرْتُ ؟ قَالَ :رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

(٦٩٦٨) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وتروں کے بارے میں سوال کیا کہ اگر میں سفر کی حالت میں ہوں تو کیا میں وتر پڑھوں گا؟ انہوں نے فرمایا کہ رات کے آخر میں ایک رکعت پڑھ لو۔

(٦٩٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ :صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فِي سَفَرٍ ، فَلاَ أَحْفَظُ أَنَّهُ أَوْتَرَ.

(٦٩٦٩) حضرت خالد بن دینار ایک شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک سفر میں تھا، جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے وتر نہیں پڑھے۔

(٦٩٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ أَوْتَرَ فِي السَّفَرِ.

(٦٩٧٠) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سفر میں وتر پڑھے ہیں۔

(٦٩٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:الْوِتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ.

(٦٩٧١) حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سفر میں وتر پڑھنا سنت ہے۔

(٥٨٤) فِي الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ ، أَوْ بَعْدَهُ

وتروں میں دعائے قنوت رکوع سے پہلے ہوگی یا رکوع کے بعد؟

(٦٩٧٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ.

(۶۹۷۲) حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

(٦٩٧٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْنُتُ فِي الْوِتْرِ بَعْدَ الرُّكُوعِ.

(۶۹۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ وتروں میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(٦٩٧٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْنُتُ فِي الْوِتْرِ بَعْدَ الرُّكُوعِ.

(۶۹۷۴) حضرت ابو عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وتروں میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(٦٩٧٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ يُوتِرُ ، فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ.

(۶۹۷۵) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

(٦٩٧٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا لَيْثٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لاَ يَقْنُتُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ ، إِلاَّ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ.

(۶۹۷۶) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نمازوں میں سوائے وتر میں رکوع سے پہلے کے علاوہ کسی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

(٦٩٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، رَفَعَهُ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ.

(۶۹۷۷) حضرت عمر بن ذر کے والد کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(٦٩٧٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :مَرَّضْتُهُ فَأَوْتَرَ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ حَنِيتُهُ لِيَرْكَعَ ، فَلَمْ يَفْعَلْ حَتَّى قَنَتَ ، ثُمَّ رَكَعَ.

(۶۹۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں حضرت اسود کی تیمارداری کے لئے حاضر ہوا، وتروں کے دوران جب وہ قراءت سے فارغ ہوئے تو میرا خیال تھا کہ آپ رکوع میں جائیں گے، لیکن انہوں نے رکوع نہ کیا بلکہ دعائے قنوت پڑھ کر رکوع کیا۔

(٦٩٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ.

(۶۹۷۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(٦٩٨٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يَقُولُونَ :الْقُنُوتُ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنَ الْقِرَائَةِ.

(۶۹۸۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف فرمایا کرتے تھے کہ دعائے قنوت قراءت سے فارغ ہونے کے بعد پڑھی جائے گی۔

(۶۹۸۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ : قَبْلَ الرُّكُوعِ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ.

(۶۹۸۱) حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ وتروں میں دعائے قنوت رکوع سے فارغ ہونے سے پہلے پڑھی جائے گی۔

(۶۹۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ.

(۶۹۸۲) حضرت اسماعیل بن عبد الملک فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے ہیں۔

(۶۹۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ ، وَأَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقْنُتُونَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ.

(۶۹۸۳) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(۶۹۸۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ .
قَالَ : ثُمَّ أَرْسَلْتُ أُمِّي أُمَّ عَبْدٍ ، فَبَاتَتْ عِنْدَ نِسَائِهِ ، فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّهُ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ.

(دار قطنی ۳۲۔ بیہقی ۴۱)

(۶۹۸۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ ام عبد کو بھیجا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس رات گذاری پھر انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی ہے۔

(۶۹۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ فِي الْوِتْرِ . (دار قطنی ۵۔ بیہقی ۴۱)

(۶۹۸۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

(۵۸۵) مَنْ كَرِهَ الْوِتْرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ

جن حضرات کے نزدیک سواری پر وتر پڑھنا مکروہ ہے

(۶۹۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ رَجُلٍ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ ؟ فَقَالَ : زَعَمُوا أَنَّ عُمَرَ كَانَ يُوتِرُ بِالأَرْضِ.

(۶۹۸۶) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو سواری پر وتر پڑھے۔ انہوں نے فرمایا کہ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ زمین پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

(٦٩٨٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ يُوتِرُ بِالأَرْضِ.

(۶۹۸۷) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ زمین پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

(٦٩٨٨) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ ، نَزَلَ فَأَوْتَرَ بِالأَرْضِ.

(۶۹۸۸) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب وتر پڑھنے لگتے تو زمین پر اتر کر وتر پڑھتے۔

(٦٩٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يُصَلُّونَ عَلَى رَوَاحِلِهِمْ وَدَوَابِّهِمْ ، حَيْثُ مَا كَانَتْ وُجُوهُهُمْ ، إِلاَّ الْمَكْتُوبَةَ وَالْوِتْرَ ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَهُمَا عَلَى الأَرْضِ.

(۶۹۸۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف نفلی نمازیں اپنی سواریوں اور اپنے کجاووں پر پڑھا کرتے تھے، خواہ ان کا رخ جس طرف بھی ہوتا۔ البتہ فرض نمازیں اور وتر زمین پر اتر کر پڑھا کرتے تھے۔

(٦٩٩٠) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ نَزَلَ.

(۶۹۹۰) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ اپنی سواری پر نماز پڑھا کرتے تھے خواہ اس کا رخ جس طرف بھی پھر جاتا۔ پھر جب وہ وتر پڑھنے لگتے تو زمین پر اتر کر نماز پڑھتے۔

(٦٩٩١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الْهَزْهَازِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ ، نَزَلَ فَأَوْتَرَ.

(۶۹۹۱) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ جو شخص وتر پڑھنے لگے تو اسے چاہئے کہ زمین پر اتر جائے۔

(٦٩٩٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ ، قُلْتُ :أُصَلِّي عَلَى دَابَّتِي؟ فَقَالَ: صَلِّ عَلَيْهَا ، قُلْتُ :أُوتِرُ عَلَى دَابَّتِي ؟ قَالَ :لاَ. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ :أَوْتِرْ بِالأَرْضِ.

(۶۹۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ کیا میں اپنی سواری پر نماز پڑھ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں سواری پر نماز پڑھ لو۔ میں نے کہا کہ کیا میں اپنی سواری پر وتر پڑھ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ زمین پر وتر پڑھو۔

(٥٨٦) مَنْ رَخَّصَ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

جن حضرات کے نزدیک سواری پر نماز پڑھنے کی اجازت ہے

(٦٩٩٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى رَاحِلَتِهِ ، فَأَوْتَرَ

عَلَيْهَا ، وَقَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ. (بخاری ۱۰۹۵۔ احمد ۲/ ۱۳)

(۶۹۹۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری پر نماز پڑھتے ہوئے اس پر وتر ادا فرمائے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

(٦٩٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

(۶۹۹۴) حضرت ثویر کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

(٦٩٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ أَوْتَرَ ، وَقَالَ : الْوِتْرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ.

(۶۹۹۵) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وتر پڑھے اور فرمایا کہ سواری پر وتر جائز ہیں۔

(٦٩٩٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ.

(۶۹۹۶) حضرت عمر بن نافع فرماتے ہیں کہ ان کے والد اونٹ پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

(٦٩٩٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُوتِرَ الرَّجُلُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

(۶۹۹۷) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اپنی سواری پر وتر پڑھے۔

(٦٩٩٨) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ : صَحِبْتُ سَالِمًا ، فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ بِالطَّرِيقِ ، فَقَالَ : مَا خَلَّفَكَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : أَوْتَرْتُ ، قَالَ : فَهَلاَّ أَوْتَرْتَ عَلَى رَاحِلَتِكَ ؟.

(۶۹۹۸) حضرت موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت سالم کے ساتھ تھا۔ میں راستے میں پیچھے رہ گیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم پیچھے کیوں رہ گئے تھے؟ میں نے کہا کہ میں وتر پڑھ رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے اپنی سواری پر کیوں وتر نہیں پڑھ لئے؟

(٥٨٧) فِي الرَّجُلِ يُوتِرُ ، ثُمَّ يُصَلِّي كَمَا هُوَ عَلَى إِثْرِ وِتْرِهِ

کیا آدمی وتر پڑھنے کے بعد فوراً کوئی دوسری نماز پڑھ سکتا ہے؟

(٦٩٩٩) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يُوتِرُ ، ثُمَّ يُصَلِّي ؟ فَقَالَ : يَنَامُ ، ثُمَّ يُصَلِّي.

(۶۹۹۹) حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا وہ وتر پڑھنے کے بعد کوئی نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ سو جائے پھر نماز پڑھے۔

(٧٠٠٠) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُوتِرَ ، ثُمَّ يُصَلِّيَ

عَلَى إِثْرِ وِتْرِهِ.

(۷۰۰۰) حضرت ابراہیم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی وتر پڑھنے کے بعد فوراً کوئی دوسری نماز پڑھ لے۔

(۷۰۰۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ سَلاَّمٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ بَدْرٍ ؛ أَنَّ سَعْدًا كَانَ يُوتِرُ ، ثُمَّ يُصَلِّي.

(۷۰۰۱) حضرت علاء بن بدر فرماتے ہیں کہ حضرت سعد وتر پڑھنے کے بعد نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰۰۲) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ الضَّجْعَةَ بَيْنَ الْوِتْرِ وَبَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ.

(۷۰۰۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ وتر اور دو رکعتوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھا جائے۔

(۵۸۸) فِي الَّذِي يَشُكُّ فِي وِتْرِهِ

اس شخص کا بیان جسے وتروں کے بارے میں شک ہو جائے

(۷۰۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، وَجَهْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الَّذِي يَشُكُّ فِي وِتْرِهِ ، قَالَ : يَشْفَعُ بِرَكْعَةٍ ، وَيَسْتَقْبِلُ الْوِتْرَ.

(۷۰۰۳) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں جسے وتروں کے بارے میں شک ہو جائے فرماتے ہیں کہ وہ ایک رکعت ساتھ ملائے اور دوبارہ وتر پڑھے۔

(۷۰۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشُكُّ فِي الرَّكْعَةِ مِنَ الْوِتْرِ ، أَيَسْتَقْبِلُ أَمْ لاَ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ يَقْضِي الرَّكْعَةَ ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ.

(۷۰۰۴) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جسے وتر کی ایک رکعت میں شک ہو جائے تو وہ دوبارہ وتر پڑھے گا یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ دوبارہ تو نہیں پڑھے گا البتہ ایک رکعت کی قضا کرے گا اور دو سجدے کرے گا۔

(۵۸۹) مَنْ قَالَ الْقُنُوتُ فِي النِّصْفِ مِنْ رَمَضَانَ

نصف رمضان کے بعد دعائے قنوت پڑھنے کا بیان

(۷۰۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْنُتُ إِلاَّ فِي النِّصْفِ. يَعْنِي مِنْ رَمَضَانَ.

(۷۰۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ صرف نصف رمضان کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰۰۶) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ بِنَحْوِهِ.

(۷۰۰۶) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۷۰۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ مِنْ رَمَضَانَ.

(۷۰۰۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ نصف رمضان کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ أُبَيًّا أَمَّ النَّاسَ فِي خِلاَفَةِ عُمَرَ ، فَصَلَّى بِهِمُ النِّصْفَ مِنْ رَمَضَانَ لاَ يَقْنُتُ ، فَلَمَّا مَضَى النِّصْفُ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ ، فَلَمَّا دَخَلَتِ الْعَشْرُ أَبَقَ وَخَلاَ عَنْهُمْ ، فَصَلَّى بِهِمُ الْعَشْرَ مُعَاذٌ الْقَارِءُ فِي خِلاَفَةِ عُمَرَ.

(۷۰۰۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ انہوں نے نصف رمضان تک نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی، جب نصف رمضان گذر گیا تو انہوں نے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی۔ جب آخری عشرہ داخل ہوا تو وہ چلے گئے اور لوگوں سے علیحدگی اختیار فرمالی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں حضرت معاذ القاری رضی اللہ عنہ آخری عشرے میں انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(۷۰۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الْقُنُوتُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ؟ قَالَ : عُمَرُ أَوَّلُ مَنْ قَنَتَ ، قُلْتُ : النِّصْفُ الآخَرُ أَجْمَعُ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۷۰۰۹) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے رمضان میں قنوت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نصف رمضان کے بعد سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قنوت پڑھی تھی۔ میں نے کہا کہ رمضان کے نصف آخر میں اس کا زیادہ اہتمام ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(۷۰۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ مِنْ رَمَضَانَ.

(۷۰۱۰) حضرت عباد بن راشد فرماتے ہیں کہ حضرت حسن نصف رمضان کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي الْحَسَنِ عَنِ الْقُنُوتِ ؟ فَقَالَ : فِي النِّصْفِ مِنْ رَمَضَانَ ، كَذَلِكَ عُلِّمْنَا.

(۷۰۱۱) حضرت مہلب بن ابی حبیبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن ابی الحسن سے قنوت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا رمضان کے نصف کے بعد دعائے قنوت پڑھی جائے گی اور ہمیں یہی بات سکھائی گئی ہے۔

(۷۰۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : كَانَ يُصَلِّي وَلاَ يَقْنُتُ فِي الْوِتْرِ حَتَّى النِّصْفِ. يَعْنِي مِنْ رَمَضَانَ.

(۷۰۱۲) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ وتروں میں نصف رمضان کے بعد دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰۱۳) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : الْقُنُوتُ فِي السَّنَةِ كُلِّهَا . قَالَ : وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ لاَ يَرَاهُ إِلاَّ فِي النِّصْفِ مِنْ رَمَضَانَ.

(۷۰۱۳) حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ وتروں میں پورا سال قنوت پڑھنا سنت ہے۔ حضرت ابن سیرین صرف نصف رمضان کے بعد وتروں میں دعائے قنوت پڑھنے کے قائل تھے۔

(۷۰۱٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّ عُمَرَ حَيْثُ أَمَرَ أُبَيًّا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْنُتَ بِهِمْ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي لَيْلَةَ سِتَّ عَشْرَةَ .

قَالَ :وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ :إِذَا كَانَ إِمَامًا قَنَتَ فِي النِّصْفِ ، وَإِذَا لَمْ يَكُنْ إِمَامًا قَنَتَ الشَّهْرَ كُلَّهُ.

(۷۰۱۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی کو رمضان میں لوگوں کو تراویح پڑھانے کا حکم دیا تو ان سے فرمایا کہ نصف رمضان کے بعد سولہویں رمضان کی رات سے لوگوں کو دعائے قنوت بھی پڑھائیں۔ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اگر امام ہو تو نصف رمضان کے بعد دعائے قنوت پڑھے۔ اگر امام نہ ہو تو پورا رمضان دعائے قنوت پڑھے۔

(۷۰۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْفَجْرِ ، وَيَقْنُتُ فِي الْوِتْرِ كُلَّ لَيْلَةٍ قَبْلَ الرُّكُوعِ .

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :هَذَا الْقَوْلُ عِنْدَنَا.

(۷۰۱۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فجر میں پورا سال دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے اور وتروں میں پورا سال رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔ ابوبکر فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک بھی یونہی ہے۔

(۵۹۰) مَا يَقُولُ الرَّجُلُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ

آدمی وتروں کے آخر میں کیا کہے؟

(۷۰۱٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ ، لاَ أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ. (ترمذی ۳۵۶۶۔ ابوداؤد ۱۴۲۲)

(۷۰۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے آخر میں یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! میں تیری رضا کے بدلے تیرے ناراضگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری طرف سے ملنے والی معافی کے بجائے تیری طرف سے اترنے والے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تجھ سے تجھے مانگتا ہوں، میں تیری تعریف کا شمار نہیں کرسکتا، بس تیری اتنی تعریف

کرتا ہوں جتنی تعریف تو نے اپنی کی ہے۔

(۵۹۱) مَنْ كَانَ لاَ يَقْنُتُ فِي الْوِتْرِ

جو حضرات وتروں میں دعائے قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے

(۷۰۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نَزَلْتُ عَلَيْهِ عَشْرَ سِنِينَ ، فَمَا رَأَيْتُهُ قَنَتَ فِي وِتْرِهِ.

(۷۰۱۷) حضرت ابومہزم فرماتے ہیں کہ میں بیس سال تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوتا رہا میں نے انہیں کبھی وتروں میں دعائے قنوت پڑھتے نہیں دیکھا۔

(۷۰۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ ، وَلاَ فِي الْوِتْرِ ، وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الْقُنُوتِ ، قَالَ :مَا نَعْلَمُ الْقُنُوتَ إِلاَّ طُولَ الْقِيَامِ ، وَقِرَائَةَ الْقُرْآنِ.

(۷۰۱۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فجر میں اور وتروں میں دعائے قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔ جب ان سے قنوت کے بارے میں سوال کیا جاتا تو فرماتے کہ ہم قنوت کو قیام اور قراءت کا لمبا کرنا سمجھتے ہیں۔

(۷۰۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا الْوِتْرُ عَلَى أَهْلِ الْقُرْآنِ.

(۷۰۱۹) حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وتر قرآن والوں پر لازم ہیں۔

(۵۹۲) فِي السَّهْوِ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ

قنوتِ وتر میں سہو کا بیان

(۷۰۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :إِذَا سَهَا قَبْلَ أَنْ يَقْنُتَ ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ . يَعْنِي فِي الْوِتْرِ.

(۷۰۲۰) حضرت حماد سے روایت ہے کہ اگر کسی آدمی کو وتروں میں قنوت سے پہلے سہو ہو جائے تو سہو کے دو سجدے کرے۔

(۵۹۳) فِي التَّكْبِيرِ لِلْقُنُوتِ

قنوت میں تکبیر کہنے کا بیان

(۷۰۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ

مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ ، فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقُنُوتِ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ.

(۷۰۲۱) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب قراءت سے فارغ ہوتے تو تکبیر کہتے، پھر دعائے قنوت پڑھتے، جب قنوت سے فارغ ہو جاتے تو تکبیر کہہ کر رکوع کرتے۔

(٧٠٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَقْنُتَ ، فَكَبِّرْ لِلْقُنُوتِ ، وَكَبِّرْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَرْكَعَ.

(۷۰۲۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب تم دعائے قنوت پڑھنے کا ارادہ کرو تو قنوت کے لئے تکبیر کہو، اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرو تو پھر بھی تکبیر کہو۔

(٧٠٢٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ إِذَا قَنَتَ ، وَيُكَبِّرُ إِذَا فَرَغَ.

(۷۰۲۳) حضرت ابراہیم جب قنوت کہتے تو تکبیر کہا کرتے تھے اور جب فارغ ہو جاتے تو پھر تکبیر کہا کرتے تھے۔

(٧٠٢٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَائَةِ فَكَبِّرْ ، ثُمَّ إِذَا فَرَغْتَ فَكَبِّرْ وَارْكَعْ.

(۷۰۲۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب تم قراءت سے فارغ ہو جاؤ تو تکبیر کہو اور جب قنوت سے فارغ ہو جاؤ تو پھر تکبیر کہو اور رکوع کرو۔

(٧٠٢٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ، وَأَبَا إِسْحَاقَ ، يَقُولُونَ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ : إِذَا فَرَغَ كَبَّرَ ، ثُمَّ قَنَتَ.

(۷۰۲۵) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم، حضرت حماد اور حضرت ابو اسحاق کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وتروں کی قنوت میں جب تم قراءت سے فارغ ہو جاؤ تو تکبیر کہو اور پھر دعائے قنوت پڑھو۔

(٥٩٤) فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ

وتروں کی قنوت میں ہاتھ اٹھانے کا حکم

(٧٠٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ارْفَعْ يَدَيْكَ لِلْقُنُوتِ.

(۷۰۲۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وتروں کی قنوت کے لئے ہاتھ اٹھاؤ۔

(٧٠٢٧) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ.

(۷۰۲۷) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ وتروں کی قنوت میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

(٧٠٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ

كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا قَنَتَ فِي الْوِتْرِ.

(۷۰۲۸) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب وتروں میں قنوت پڑھتے تو ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

(۵۹۵) الْوِتْرُ يُطَالُ فِيهِ الْقِيَامُ

وتروں میں قیام کو لمبا کیا جائے گا

(۷۰۲۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى الأَسْوَدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ مَرِيضٌ ، فَصَلَّى الْوِتْرَ وَرَجُلٌ مُسْنِدٌ إِلَيْهِ . قَالَ : فَقَنَتَ فَأَطَالَ الْقُنُوتَ ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ زَادَ عَلَى مَا كَانَ يَصْنَعُ.

(۷۰۲۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک رات میں حضرت اسود کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ بیمار تھے۔ انہوں نے وتر پڑھے اس حال میں ایک آدمی کے ساتھ انہوں نے ٹیک لگا رکھی تھی۔ دعائے قنوت پڑھتے ہوئے انہوں نے اسے اپنے معمول کی مقدار سے زیادہ پڑھا۔

(۷۰۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُومُ بِنَا فِي الْوِتْرِ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ مِئَةَ آيَةٍ.

(۷۰۳۰) حضرت اسماعیل بن عبدالملک فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ہمیں وتر پڑھاتے ہوئے سو آیات کی مقدار تک قیام کیا کرتے تھے۔

(۷۰۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُقَامُ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ قَدْرَ : ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾.

(۷۰۳۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وتر میں سورۃ الانشقاق کے برابر قیام کیا جائے گا۔

(۷۰۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قُنُوتِ عُمَرَ فِي الْفَجْرِ ؟ فَقَالَ : كَانَ يَقْنُتُ بِقَدْرِ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ مِئَةَ آيَةٍ.

(۷۰۳۲) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عثمان سے سوال کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کے قنوت میں کتنی دیر صرف کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ جتنی دیر میں آدمی سو آیات پڑھ لے۔

(۵۹۶) مَنْ قَالَ لاَ وِتْرَ إِلَّا بِقُنُوتٍ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ بغیر قنوت کے وتر نہیں ہوتے

(۷۰۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ وِتْرَ إِلاَّ بِقُنُوتٍ.

(۷۰۳۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بغیر قنوت کے وتر نہیں ہوتے۔

(۵۹۷) مَنْ كَانَ لاَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ

جو حضرات فجر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے

(۷۰۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي : يَا أَبَتِ ، صَلَّيْتَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ ، فَهَلْ رَأَيْتَ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْنُتُ ؟ فَقَالَ : يَا بُنَيَّ ، هِيَ مُحْدَثَةٌ. (ترمذی ۴۰۳۔ احمد ۳/ ۴۷۲)

(۷۰۳۴) حضرت ابو مالک اشجعی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ اے ابا جان! آپ نے نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی، کیا آپ نے ان میں سے کسی کو نماز میں قنوت پڑھتے دیکھا؟ انہوں نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! یہ ایک نئی چیز ہے۔

(۷۰۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ غَسَّانَ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمْ يَقْنُتْ فِي الْفَجْرِ.

(۷۰۳۵) حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر میں قنوت نہیں پڑھی۔

(۷۰۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ ، أَفَكَانُوا يَقْنُتُونَ ؟ فَقَالَ : لاَ يَا بُنَيَّ ، هِيَ مُحْدَثَةٌ.

(ابن ماجہ ۱۲۴۱۔ طبرانی ۸۱۷۹)

(۷۰۳۶) حضرت ابو مالک اشجعی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ اے ابا جان! آپ نے نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی، کیا وہ قنوت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! یہ ایک نئی چیز ہے۔

(۷۰۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ الأَسْوَدَ ، وَعَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ صَلَّيَا خَلْفَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ.

(۷۰۳۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود اور حضرت عمرو بن میمون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر میں قنوت نہیں پڑھی۔

(۷۰۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ؛ أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ.

(۷۰۳۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود بن یزید اور حضرت عمرو بن میمون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر میں قنوت نہیں پڑھی۔

(۷۰۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عَرْفَجَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لاَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ.

(۷۰۳۹) حضرت عرفجہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ.

(۷۰۴۰) حضرت علقمہ بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰۴۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَقْنُتُ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ.

(۷۰۴۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن سُلَيْمٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ ، فَقَالَ :فَأَيُّ شَيْءٍ الْقُنُوتُ قُلْتُ يَقُومُ الرَّجُلُ سَاعَةً بَعْدَ الْقِرَائَةِ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :مَا شَعَرْتُ.

(۷۰۴۲) حضرت سلیم ابو الشعثاء محاربی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فجر کی نماز میں دعائے قنوت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ قنوت کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کیا کہ قنوت یہ ہے کہ آدمی قراءت کے بعد کچھ دیر ٹھہر کر دعا کرے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اسے کچھ نہیں سمجھتا۔

(۷۰۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ وَاقِدٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ خُلَيْدَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَقْنُتَانِ فِي الْفَجْرِ.

(۷۰۴۳) حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰۴۴) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ.

(۷۰۴۴) حضرت عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں دعائے قنوت نہیں پڑھی۔

(۷۰۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ عُمَرَ كَانَ لاَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ.

(۷۰۴۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر میں قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ لاَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ.

(۷۰۴۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر میں قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ طَلْحَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يَقْنُتْ فِي الْفَجْرِ.

(۷۰۴۷) حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فجر میں قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ ، قَالَ صَلَّيْت خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ.

(۷۰۴۸) حضرت یزید الفقیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی انہوں نے اس میں دعائے قنوت نہیں پڑھی۔

(۷۰٤۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ صَلَّيْت مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي دَارِهِ صَلاَةَ الصُّبْحِ فَلَمْ يَقْنُتْ قَبْلَ الرُّكُوعِ ، وَلاَ بَعْدَهُ.

(۷۰۴۹) حضرت عمران بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ان کے گھر میں فجر کی نماز پڑھی، انہوں نے نہ تو رکوع سے پہلے قنوت پڑھی اور نہ ہی بعد میں۔

(۷۰۵۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي قُنُوتِ الصُّبْحِ مَا شَهِدْت ، وَلاَ عَلِمْت.

(۷۰۵۰) حضرت اسود بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت کے بارے میں یہ کلمات کہے کہ میں نے نہ کسی کو ایسا کرتے دیکھا اور نہ میں اس بارے میں کچھ جانتا ہوں۔

(۷۰۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ لَمْ يَعْرِفِ الْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ.

(۷۰۵۱) حضرت اسود بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فجر کی قنوت کے بارے میں کوئی علم نہ رکھتے تھے۔

(۷۰۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :إنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ. (بخاری ۴۰۸۹۔ مسلم ۳۰۴)

(۷۰۵۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک فجر کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی ہے۔

(۷۰۵۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :إنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ. (بخاری ۴۰۹۴۔ احمد ۳/ ۱۱۶)

(۷۰۵۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک فجر کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت

پڑھی۔آپ رعل اور ذکوان کے لئے اس میں بددعا کیا کرتے تھے۔

(۷۰۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أُنَاسٍ قَتَلُوا أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ ، يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ. (بخاری ۱۰۰۲۔ مسلم ۴۶۹)

(۷۰۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک فجر کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی، اس میں آپ قراء صحابہ کو شہید کرنے والوں کے لئے بددعا کیا کرتے تھے۔

(۷۰۵٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ الْهَمْدَانِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ ، قَالَ لَمَّا قَنَتَ عَلِيٌّ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ أَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنَّمَا اسْتَنْصَرْنَا عَلَى عَدُوِّنَا.

(۷۰۵۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی تو لوگوں نے اس عمل کو اچھا نہ سمجھا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ ہم نے اپنے دشمن کے خلاف اللہ سے مدد طلب کی ہے۔

(۷۰۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ لاَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ ، وَقَالَ عَامِرٌ مَا كَانَ الْقُنُوتُ حَتَّى جَاءَ أَهْلُ الشَّامِ.

(۷۰۵۶) حضرت عامر جہنی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر میں قنوت نہ پڑھا کرتے تھے اور اہلِ شام کے آنے سے پہلے قنوت کا کوئی تصور نہ تھا۔

(۷۰۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ لَوْ أَنَّ النَّاسَ سَلَكُوا وَادِيًا وَشِعْبًا وَسَلَكَ عُمَرُ وَادِيًا وَشِعْبًا سَلَكْتُ وَادِيَ عُمَرَ وَشِعْبَهُ وَلَوْ قَنَتَ عُمَرُ قَنَتَ عَبْدُ اللهِ.

(۷۰۵۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر سب لوگ ایک وادی میں چلیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوسری وادی میں چلیں تو میں اس وادی میں چلوں گا جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلتے ہیں۔اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ دعائے قنوت پڑھتے تو عبداللہ بھی قنوت پڑھتا۔

(۷۰۵۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْنُتُ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ.

(۷۰۵۸) حضرت سعید بن جبیر فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامًا. (طحاوی ۲۴۴)

(۷۰۵۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چند دن فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے۔

(۷۰٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ : قَدْ عَلِمُوا ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَنَتَ شَهْرًا. (طحاوی ۲۴۳۔ طبرانی ۹۴۸۳)

(۷۰۶۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ جانتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ دعائے قنوت پڑھی ہے۔

(۷۰۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ صَلَّيْت خَلْفَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَلَمْ يَقْنُتْ.

(۷۰۶۱) حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کے پیچھے نماز ادا کی، انہوں نے اس میں دعائے قنوت نہیں پڑھی۔

(۷۰۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ صَلَّيْت خَلْفَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ.

(۷۰۶۲) حضرت نافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کے پیچھے نماز ادا کی، انہوں نے اس میں دعائے قنوت نہیں پڑھی۔

(۷۰۶۳) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ شَيْخٍ ، أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْنُتْ.

(۷۰۶۳) حضرت سلیمان تیمی ایک بزرگ سے نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی، انہوں نے اس میں دعائے قنوت نہیں پڑھی۔

(۷۰۶۴) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ صَلَّيْت خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ قَبْلَ الرُّكُوعِ ، وَلاَ بَعْدَهُ.

(۷۰۶۴) حضرت ابو مجلز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی، انہوں نے اس میں رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دعائے قنوت نہیں پڑھی۔

(۷۰۶۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ : إِذَا قَرَأْت فَارْكَعْ.

(۷۰۶۵) حضرت محمد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے قنوت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرما کہ جب تم قراءت کر چکو تو رکوع کرلو۔

(۷۰۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ ذَاكَرْت أَبَا جَعْفَرٍ الْقُنُوتَ ، فَقَالَ : خَرَجَ عَلِيٌّ مِنْ عِنْدِنَا ، وَمَا يَقْنُتُ وَإِنَّمَا قَنَتَ بَعْدَ مَا أَتَاكُمْ.

(۷۰۶۶) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر سے قنوت کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں تھے انہوں نے دعائے قنوت نہیں پڑھی، پھر جب وہ تمہارے پاس آئے تو انہوں نے قنوت شروع کردی۔

(۷۰۶۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَسُلَيْمَانَ ، قَالاَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ لاَ يَقْنُتُ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ وَهُوَ إِمَامٌ.

(۷۰۶۷) حضرت حسن بن عبید اللہ اور حضرت سلیمان فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم امامت کراتے ہوئے فجر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰۶۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، أَنَّ ا

عَبَّاسٍ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ.

(۷۰۶۸) حضرت مجاہد اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(٧٠٦٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ.

(۷۰۶۹) حضرت سعید بن جبیر فجر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(٧٠٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ لَمْ يَقْنُتْ أَبُو بَكْرٍ، وَلَا عُمَرُ فِي الْفَجْرِ.

(۷۰۷۰) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی۔

(٧٠٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَفْعَلُهُ، يَعْنِي الْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ.

(۷۰۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(٥٩٨) مَنْ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَيَرَاهُ

جو حضرات فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے اور اس کے قائل تھے

(٧٠٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ. (مسلم ٣٠٦۔ احمد ٤/ ٢٩٩)

(۷۰۷۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے۔

(٧٠٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ.

(احمد ٣/ ١٦٢۔ بیہقی ٢٠١)

(۷۰۷۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے۔

(٧٠٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ شَيْخٍ لَمْ يُسَمِّهِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ.

(۷۰۷۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے۔

(٧٠٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ الرحمن بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، وَأَبُو مُوسَى.

(۷۰۷۵) حضرت عبد الرحمن بن معقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابہ حضرت علی اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے۔

(۷۰۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ.

(۷۰۷٦) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی ہے۔

(۷۰۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَمُدُّ بِضَبْعَيْهِ فِي قُنُوتِ صَلاَةِ الْغَدَاةِ إِذْ كَانَ بِالْبَصْرَةِ.

(۷۰۷۷) حضرت ابو رجاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بصرہ کے قیام کے دوران فجر میں دعائے قنوت پڑھتے ہوئے ہاتھوں کو بہت زیادہ بلند کیا کرتے تھے۔

(۷۰۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ جَعْفَرُ بْنُ حَيَّانَ وَقُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ سَمِعَاهُ مِنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيّ، قَالَ : صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ الْفَجْرَ بِالْبَصْرَةِ فَقَنَتَ.

(۷۰۷۸) حضرت ابو رجاء عطاردی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں فجر کی نماز پڑھائی اور اس میں دعائے قنوت پڑھی۔

(۷۰۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ الزَّرَّاد ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : رُبَّمَا قَنَتَ عُمَرُ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ.

(۷۰۷۹) حضرت زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعض اوقات فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰۸۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ الْقُنُوتُ سُنَّةٌ مَاضِيَةٌ.

(۷۰۸۰) حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا ایک جاری سنت ہے۔

(۷۰۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ اليامى ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ ، فَقَالَ : سُنَّةٌ مَاضِيَةٌ.

(۷۰۸۱) حضرت زبید بن حارث یامی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی لیلیٰ سے فجر کی نماز میں قنوت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ایک جاری سنت ہے۔

(۷۰۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيم ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ قَالَ : الْقُنُوتُ فِي الْفَجْرِ هُنَيْهَةٌ ، أَوْ سَاعَةٌ ، أَوْ كَلِمَةٌ تُشْبِهُهَا.

(۷۰۸۲) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ فجر کی نماز میں دعائے قنوت کچھ عرصے کے لئے ہے۔

(۷۰۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْبَرَاءِ، عَنِ الْبَرَاءِ، أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ.

(۷۰۸۳) حضرت عبیدہ بن براء فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰۸٤) سَمِعْت وَكِيعًا يَقُولُ سَمِعْت سُفْيَانَ يَقُولُ مَنْ قَنَتَ فَحَسَنٌ وَمَنْ لَمْ يَقْنُتْ فَحَسَنٌ وَمَنْ قَنَتَ فَإِنَّمَا الْقُنُوتُ عَلَى الإِمَامِ وَلَيْسَ عَلَى مَنْ وَرَائَهُ قُنُوتٌ.

(۷۰۸۴) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ جس نے فجر میں دعائے قنوت پڑھی اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ پڑھی اس نے بھی اچھا کیا۔ اگر کسی نے قنوت پڑھنی ہی ہے تو قنوت پڑھنا امام کا کام ہے مقتدیوں کا نہیں۔

(۵۹۹) فی قنوت الْفَجْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ، أَوْ بَعْدَهُ

فجر کی قنوت رکوع سے پہلے ہوگی یا بعد میں؟

(۷۰۸۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عُثْمَانَ ، عَنِ الْقُنُوتِ ، فَقَالَ : بَعْدَ الرُّكُوعِ ، فَقُلْت : عَمَّنْ ؟ فَقَالَ : عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمر وَعُثْمَانَ.

(۷۰۸۵) حضرت عوام بن حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عثمان سے سوال کیا کہ قنوت رکوع سے پہلے ہوگی یا بعد میں؟ انہوں نے فرمایا آپ کے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم یونہی کیا کرتے تھے۔

(۷۰۸٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ صَلَّيْت مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ صَلاَةَ الْغَدَاةِ فَقَنَتَ بِنَا قَبْلَ الرُّكُوعِ.

(۷۰۸۶) حضرت ابو رجاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس کے ساتھ بصرہ کی مسجد میں فجر کی نماز پڑھی، انہوں نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

(۷۰۸۷) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ ذَكَرْت ذَلِكَ لأَبِي الْمِنْهَالِ فَحَدَّثَنِي ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ.

(۷۰۸۷) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۷۰۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ بَعْدَ الرُّكُوعِ.

(۷۰۸۸) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن تک صبح کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی۔

(۷۰۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنِ ابْنِ معقلٍ ، أَنَّ عُمَرَ وَعَلِيًّا وَأَبَا مُوسَى قَنَتُوا فِي الْفَجْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ.

(۷۰۸۹) حضرت ابن معقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم نے فجر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

(۷۰۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ.

(۷۰۹۰) حضرت ابوجہم فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰۹۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَنَتَ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ قَبْلَ الرُّكُوعِ.

(۷۰۹۱) حضرت زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

(۷۰۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ ، قَالَ صَلَّيْت خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلاَةَ الصُّبْحِ فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ.

(۷۰۹۲) حضرت ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی انہوں نے رکوع سے پہلے اس میں دعائے قنوت پڑھی۔

(۷۰۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ قَبْلَ الرُّكُوعِ.

(۷۰۹۳) حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰۹٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ صَلَّيْت خَلْفَ عُمَرَ الْغَدَاةَ ، قَالَ فَقَنَتَ فِيهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ.

(۷۰۹۴) حضرت عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی۔ انہوں نے رکوع سے پہلے اس میں دعائے قنوت پڑھی۔

(۷۰۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بِمِثْلِهِ.

(۷۰۹۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۷۰۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ ، قَالَ صَلَّيْت خَلْفَ رَبِيعِ بْنِ خُثَيم فَقَنَتَ قَبْلَ الرَّكْعَةِ.

(۷۰۹۶) حضرت نسیر بن ذعلوق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بن خثیم کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے رکوع سے پہلے اس میں دعائے قنوت پڑھی۔

(۷۰۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ صَلَّيْت خَلْفَ عَبِيدَةَ الْفَجْرَ فَقَنَتَ قَ

الرَّكْعَةِ.

(۷۰۹۷) حضرت نعمان بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی انہوں نے رکوع سے پہلے اس میں دعائے قنوت پڑھی۔

(۷۰۹۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، قَالَ: كان ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ.

(۷۰۹۸) حضرت ابن ابی لیلیٰ فجر میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(۷۰۹۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ يَدْعُو بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ قَبْلَ الرُّكُوعِ.

(۷۰۹۹) حضرت طاوس فجر کی نماز میں رکوع سے پہلے بہت سی دعائیں کیا کرتے تھے۔

(٦٠٠) ما يدعو بِهِ فِي قُنُوتِ الْفَجْرِ

دعائے قنوت کے کلمات

(۷۱۰۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ صَلَّيْت خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْغَدَاةَ ، فَقَالَ : فِي قُنُوتِهِ : اللَّهُمَّ إنَّا نَسْتَعِينُك وَنَسْتَغْفِرُك وَنُثْنِي عَلَيْك الْخَيْرَ ، وَلاَ نَكْفُرُك وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اللَّهُمَّ إيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَك نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْك نَسْعَى وَنَحْفِدُ، نَرْجُو رَحْمَتَك وَنَخْشَى عَذَابَك إنَّ عَذَابَك بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

(۷۱۰۰) حضرت عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی، انہوں نے دعائے قنوت میں یہ کلمات کہے (ترجمہ) اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں، تجھ سے مغفرت مانگتے ہیں، تیری خیر کی تعریف کرتے ہیں، تیری ناشکری نہیں کرتے، جو تیری نافرمانی کرے اسے چھوڑتے ہیں اور اس سے دور ہوتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں، تیرے آگے سجدہ کرتے ہیں۔ تیری طرف چلتے ہیں، تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں، تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور بے شک تیرا عذاب کافروں تک پہنچنے والا ہے۔

(۷۱۰۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ عُمَرَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۷۱۰۱) ایک اور سند سے یہی کلمات منقول ہیں۔

(۷۱۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سُوَيْد الْكَاهِلِيِّ ، أَنَّ عَلِيًّا قَنَتَ فِي الْفَجْرِ بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ : اللَّهُمَّ إنَّا نَسْتَعِينُك وَنَسْتَغْفِرُك وَنُثْنِي عَلَيْك وَلاَ نَكْفُرُك ، وَنَخْلَعُ

وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ ، وَنَخْشَى عَذَابَكَ ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ. (بیهقی ۲۰۴۔ ابن سعد ۲۴۱)

(۷۱۰۲) حضرت عبد الملک بن سوید کاہلی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے ہوئے یہ دو اجزاء کہے (ترجمہ) اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں، تجھ سے مغفرت مانگتے ہیں، تیری خیر کی تعریف کرتے ہیں، تیری ناشکری نہیں کرتے، جو تیری نافرمانی کرے اسے چھوڑتے ہیں اور اس سے دور ہوتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں، تیرے آگے سجدہ کرتے ہیں۔ تیری طرف چلتے ہیں، تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں، تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور بے شک تیرا عذاب کافروں تک پہنچنے والا ہے۔

(۷۱۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ فِي قِرَائَةِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ :اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ ، وَلاَ نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

(۷۱۰۳) حضرت میمون بن مہران کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی قنوت میں یہ کلمات تھے (ترجمہ) اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں، تجھ سے مغفرت مانگتے ہیں، تیری خیر کی تعریف کرتے ہیں، تیری ناشکری نہیں کرتے، جو تیری نافرمانی کرے اسے چھوڑتے ہیں اور اس سے دور ہوتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں، تیرے آگے سجدہ کرتے ہیں۔ تیری طرف چلتے ہیں، تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں، تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور بے شک تیرا عذاب کافروں تک پہنچنے والا ہے۔

(۷۱۰۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ يَقُولُ :بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ ، وَلاَ نَكْفُرُكَ.
ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكَافِرِينَ مُلْحِقٌ اللَّهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ.

(۷۱۰۴) حضرت عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے سنا۔ انہوں نے پہلے یہ کہا (ترجمہ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں، تجھ پر ایمان لاتے ہیں، تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں، تیری خیر کی تعریف کرتے ہیں، تیری ناشکری نہیں کرتے۔ پھر انہوں نے یہ پڑھا (ترجمہ) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں، تیرے آگے سجدہ کرتے ہیں۔ تیری طرف چلتے ہیں، تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں،

تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور بے شک تیرا عذاب کافروں تک پہنچنے والا ہے۔ اے اللہ! ان اہل کتاب کافروں کو عذاب میں مبتلا فرما جو تیرے راستے سے روکتے ہیں۔

(۷۱۰۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، قَالَ : صَلَّيْتُ الْغَدَاةَ ذَاتَ يَوْمٍ وَصَلَّى خَلْفِي عُثْمَانُ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : فَقَنَتُّ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ ، قَالَ : فَلَمَّا قَضَيْتُ صَلاَتِي ، قَالَ لِي مَا قُلْتَ فِي قُنُوتِكَ ، قَالَ : فَقُلْتُ ذَكَرْتُ هَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إنَّا نَسْتَعِينُك وَنَسْتَغْفِرُك وَنُثْنِي عَلَيْك الْخَيْرَ ، وَلاَ نَكْفُرُك وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اللَّهُمَّ إيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَك نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْك نَسْعَى وَنَحْفِدُ نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَك الْجِدَّ إنَّ عَذَابَك بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

فَقَالَ عُثْمَانُ كَذَا كَانَ يَصْنَعُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.

(۷۱۰۵) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن فجر کی نماز پڑھائی، میرے پیچھے عثمان بن زیاد نے بھی نماز پڑھی۔ میں نے نماز میں قنوت کے کلمات کہے، جب میں نے نماز پوری کر لی تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے قنوت میں کیا کہا تھا۔ میں نے کہا کہ میں نے یہ کلمات کہے تھے (ترجمہ) اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں، تجھ سے مغفرت مانگتے ہیں، تیری خیر کی تعریف کرتے ہیں، تیری ناشکری نہیں کرتے، جو تیری نافرمانی کرے اسے چھوڑتے ہیں اور اس سے دور ہوتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں، تیرے آگے سجدہ کرتے ہیں۔ تیری طرف چلتے ہیں، تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں، تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں اور بے شک تیرا عذاب کافروں تک پہنچنے والا ہے۔ حضرت عثمان بن زیاد نے فرمایا کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما قنوت میں یہی کلمات کہا کرتے تھے۔

(۶۰۱۶) فِي التكبير فِي قُنُوتِ الْفَجْرِ مِنْ فِعْلِهِ

جو حضرات قنوت کے لئے تکبیر کہا کرتے تھے

(۷۱۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْفَجْرَ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ كَبَّرَ ، ثُمَّ قَنَتَ ، ثُمَّ كَبَّرَ ، ثُمَّ رَكَعَ.

(۷۱۰۶) حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی، جب وہ قراءت سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے تکبیر کہی اور پھر دعائے قنوت پڑھی، پھر تکبیر کہی پھر رکوع کیا۔

(۷۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ، أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ حِينَ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ وَكَبَّرَ حِينَ رَكَعَ.

(۷۱۰۷) حضرت ابو عبد الرحمن سلمی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فجر میں قنوت پڑھنے کے لئے تکبیر کہی، پھر رکوع کرنے کے

لئے تکبیر کہی۔

(۷۱۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ ، قَالَ : كَانَ الْبَرَاءُ يُكَبِّرُ قَبْلَ أَنْ يَقْنُتَ.

(۷۱۰۸) حضرت ابوجہم فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ قنوت سے پہلے تکبیر کہا کرتے تھے۔

(۷۱۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّهُ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ فَكَبَّرَ حِينَ فَرَغَ مِنَ الْقِرَائَةِ وَكَبَّرَ حِينَ رَكَعَ.

(۷۱۰۹) حضرت ابوجہم فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فجر میں قنوت پڑھی اس کے لئے انہوں نے قراءت سے فارغ ہونے کے بعد تکبیر کہی اور رکوع کے لئے بھی تکبیر کہی۔

(۷۱۱۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ مَاهَانَ ، قَالَ : كَانَ يُكَبِّرُ قَبْلَ أَنْ يَقْنُتَ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ.

(۷۱۱۰) حضرت ابوسنان فرماتے ہیں کہ حضرت ماہان فجر کی نماز میں قنوت سے پہلے تکبیر کہا کرتے تھے۔

(۷۱۱۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ قَبْلَ أَنْ يَقْنُتَ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ وَحِينَ يُرِيدُ أَنْ يَرْكَعَ.

(۷۱۱۱) حضرت عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن فجر کی نماز میں قنوت سے پہلے تکبیر کہا کرتے تھے اور رکوع سے پہلے بھی تکبیر کہتے تھے۔

(۷۱۱۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ زُهَيْرٍ ، قَالَ قُلْتُ لأَبِي إِسْحَاقَ تُكَبِّرُ أَنْتَ قَبْلَ أَنْ تَقْنُتَ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ ، قَالَ نَعَمْ.

(۷۱۱۲) حضرت زہیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابواسحاق سے کہا کہ کیا آپ فجر کی نماز میں قنوت سے پہلے تکبیر کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔

(۷۱۱۳) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ كَانَ يَفْتَتِحُ الْقُنُوتَ بِالتَّكْبِيرِ.

(۷۱۱۳) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قنوت کو تکبیر سے شروع کیا کرتے تھے۔

(۶۰۲) مَنْ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي قُنُوتِ الْفَجْرِ

جو حضرات فجر کی قنوت میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے

(۷۱۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَقْنُتُ بِنَا بَعْدَ الرُّكُوعِ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ ضَبْعَاهُ وَيُسْمَعُ صَوْتُهُ مِنْ وَرَاءِ الْمَسْجِدِ.

(۷۱۱۴) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رکوع کے بعد ہمیں قنوت پڑھایا کرتے تھے اور ہاتھوں کو بلند کرتے اور آواز کو اتنا بلند کرتے کہ مسجد کے باہر موجود لوگ بھی ان کی آواز سنا کرتے تھے۔

(۷۱۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ صَاحِبِ الأَنْمَاطِ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، أَنَّ عُمَرَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي قُنُوتِ الْفَجْرِ.

(۷۱۱۵) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی قنوت میں ہاتھوں کو بلند کیا۔

(۷۱۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ خَلاَّسِ بْنِ عَمْرٍو الْهَجَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ صَلَّى فَقَنَتَ بِهِمْ فِي الْفَجْرِ بِالْبَصْرَةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى مَدَّ ضَبْعَيْهِ.

(۷۱۱۶) حضرت خلاس بن عمرو ہجری کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں لوگوں کو فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھائی اور ہاتھوں کو بہت بلند کیا۔

(۷۱۱۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَمُدُّ بِضَبْعَيْهِ فِي قُنُوتِ صَلاَةِ الْغَدَاةِ.

(۷۱۱۷) حضرت ابورجاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے ہوئے ہاتھوں کو بلند کیا۔

(۷۱۱۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَدْعُو بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ يَقُولُ فِي قُنُوتِ الْفَجْرِ.

(۷۱۱۸) حضرت ابوفروہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ فجر کی قنوت میں ایک انگلی سے اشارہ کیا کرتے تھے۔

(۶۰۳) في تسمية الرِّجَال فِي القُنُوتِ

قنوت میں لوگوں کے نام لینے کا بیان

(۷۱۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنْ صَلاَةِ الصُّبْحِ ، قَالَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ.

(بخاری ۶۲۰۰۔ مسلم ۲۹۴)

(۷۱۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ہاتھ اٹھائے تو یہ دعا کی (ترجمہ) اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ کے کمزور لوگوں کو آزادی عطا فرما۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت کو سخت فرما اور ان کے سالوں کو یوسف علیہ السلام کی قوم کے سالوں جیسا بنا دے۔

(۷۱۲۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَن يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ يُحَنَّسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ الْعَنْ رِعْلاً وَذَكْوَانَ وَعَضَلاً ، وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

(۷۱۲۰) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا فرمائی (ترجمہ) اے اللہ! رعل، زکوان، عضل اور عصیہ پر لعنت فرما جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

(۷۱۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيَّ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ يَدْعُو عَلَى قُطْرِى.

(۷۱۲۱) حضرت عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی نے فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے ہوئے قطری کے لئے بددعا کی۔

(۷۱۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَمَّنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لاَ يُسَمَّى الرِّجَالُ فِي الصَّلاَةِ.

(۷۱۲۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نماز میں لوگوں کے نام نہیں لئے جائیں گے۔

(۷۱۲۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْقِلٍ ، قَالَ :صَلَّيْت مَعَ عَلِيٍّ صَلاَةَ الْغَدَاةِ ، قَالَ :فَقَنَتَ ، فَقَالَ فِي قُنُوتِهِ :اللَّهُمَّ عَلَيْك بِمُعَاوِيَةَ وَأَشْيَاعِهِ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَأَشْيَاعِهِ ، وَأَبِى الأعور السُّلَمِيِّ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ وَأَشْيَاعِهِ.

(۷۱۲۳) حضرت عبدالرحمٰن بن معقل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی، انہوں نے اس میں دعائے قنوت پڑھی اور اس میں یہ کلمات کہے (ترجمہ) اے اللہ! معاویہ اور اس کے گروہ کو سنبھال لے، اے اللہ! عمرو بن عاص اور اس کے گروہ کو سنبھال لے، اے اللہ! ابو اعور اور اس کے گروہ کو سنبھال لے، اے اللہ! عبداللہ بن قیس اور اس کے گروہ کو سنبھال لے۔

(۷۱۲٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَقْنُتُ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَكَانَ يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ :اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِى رَبِيعَةَ وَالْعَاصَ بْنَ هِشَامٍ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَكَّةَ الَّذِينَ لاَ يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً ، وَلاَ يَهْتَدُونَ سَبِيلاً.

(۷۱۲۴) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم چالیس دن تک فجر کی نماز میں رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھتے رہے، آپ دعائے قنوت میں یہ کلمات کہتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ کے کمزور لوگوں کو آزادی عطا فرما جو کوئی ذریعہ نہیں رکھتے اور ان کے پاس نجات کا کوئی راستہ نہیں۔

(۷۱۲۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِى أَنَسٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءِ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ :صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْفَجْرَ ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ ، قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ لِحْيَانًا وَرِعْلاً وَذَكْوَانًا وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ ، غِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا ، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي أَنَا لَسْتُ قُلْتُ هَذَا وَلَكِنَّ اللَّهَ ، قَالَهُ. (مسلم ۳۰۷۔ احمد ۵۷)

(۷۱۲۵) حضرت خفاف بن ایماء بن رحضہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، جب آپ نے دوسری رکعت سے سر اٹھایا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ پر لعنت فرمائی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ اللہ تعالیٰ قبیلہ اسلم کو سلامتی عطا فرمائے اور قبیلہ غفار کی مغفرت فرمائے۔ پھر سجدے میں گر گئے، جب آپ نے نماز مکمل کرلی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے لوگو! یہ بات میں نے نہیں کی تھی بلکہ اللہ نے فرمائی ہے۔

(٦٠٤) فی السهو فِي قُنُوتِ الْفَجْرِ

اگر کوئی شخص فجر کی قنوت بھول جائے تو وہ کیا کرے؟

(٧١٢٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ.

(۷۱۲۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص فجر کی نماز میں دعائے قنوت بھول جائے تو اس پر سہو کے دو سجدے لازم ہیں۔

(٧١٢٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ سَهَا فَقَنَتَ ، فَقَالَ : هَذَا سَهَا فَأَصَابَ.

(۷۱۲۷) حضرت ابن ابی لیلیٰ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص کو سہو ہوا پھر اس نے دعائے قنوت پڑھی تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے سہو ہوا تھا اب اس نے درست کرلیا۔

(٧١٢٨) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ مَنْ رَأَى الْقُنُوتَ فَلَمْ يَقْنُتْ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ.

(۷۱۲۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جس کی قنوت کی رائے تھی اور اس نے قنوت نہ پڑھی اس پر سہو کے دو سجدے لازم ہیں۔

(٦٠٥) فی القنوت فِي الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کا حکم

(٧١٢٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ووَكِيعٌ وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

قَالَ : فَقَالَ : إِبْرَاهِيمُ أَهُوَ كَأَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ إِنَّمَا هُوَ كَانَ صَاحِبَ أُمَرَاءَ ، وَلَمْ يَذْكُرْ وَكِيعٌ قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ.

(ترمذی ۴۰۱۔ ابوداؤد ۱۴۳۶)

(۷۱۲۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر اور مغرب کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی۔ یہ روایت سن کر حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ کیا وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب کی طرح ہیں؟ وہ تو امراء کے ساتھی ہیں۔

(۷۱۳۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ الْمَغْرِبَ ، فَقَنَتَ.

(۷۱۳۰) حضرت عبدالرحمن بن معقل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے مغرب کی نماز ادا کی، انہوں نے اس میں دعائے قنوت پڑھی۔

(۷۱۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ صَلاَتَانِ كَانَ يُقْنَتُ فِيهِمَا الْمَغْرِبُ وَالْفَجْرُ.

(۷۱۳۱) حضرت انس فرماتے ہیں کہ دو نمازیں ایسی ہیں جن میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی: مغرب اور فجر۔

(۷۱۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ قَنَتَ عَلِيٌّ فِي الْمَغْرِبِ.

(۷۱۳۲) حضرت ابن معقل فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی۔

(۷۱۳۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ ثَابِتٍ الثُّمَالِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ، عَنِ الْقُنُوتِ ، فَقَالَ : كُلُّ صَلاَةٍ يُجْهَرُ فِيهَا فَفِيهَا الْقُنُوتُ.

(۷۱۳۳) حضرت ثابت ثمالی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر سے قنوت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہر وہ نماز جس میں جہری قراءت ہوتی ہے اس میں قنوت بھی ہے۔

(٦٠٦) مَنْ كَانَ يُرَاوِحُ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فِي الصَّلاَةِ

جو حضرات نماز میں دونوں قدموں کے درمیان مراوحہ ❶ کیا کرتے تھے

(۷۱۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ رَأَى عَبْدُ اللهِ رَجُلاً يُصَلِّي صَافًّا بَيْنَ قَدَمَيْهِ ، فَقَالَ : لَوْ رَاوَحَ هَذَا بَيْنَ قَدَمَيْهِ كَانَ أَفْضَلَ.

(۷۱۳۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ دونوں قدموں کو کھلا رکھے نماز میں کھڑے تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر یہ دونوں قدموں کے درمیان مراوحہ کرلے تو زیادہ بہتر ہے۔

(۷۱۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : خَرَجَ عَبْدُ اللهِ مِنْ دَارِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَإِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي صَافًّا بَيْنَ قَدَمَيْهِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَمَّا هَذَا فَقَدْ أَخْطَأَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ. (نسائی ۹٦۷)

---

❶ دونوں قدموں کے درمیان ''مراوحہ'' کا مطلب یہ ہے کہ آدمی دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے اور بائیں پاؤں پر وزن ڈالے۔ پھر بائیں پاؤں کو کھڑا رکھے اور دائیں پاؤں پر وزن ڈالے۔ اور باری باری ایسا کرتا رہے۔

(۷۱۳۵) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے مسجد کی طرف گئے تو ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں پاؤں کو کھولے نماز پڑھ رہا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے سنت کی مخالفت کی، اگر یہ دونوں قدموں کے درمیان مراوحہ کر لیتا تو زیادہ بہتر تھا۔

(۷۱۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَى رَجُلاً صَافًّا بَيْنَ قَدَمَيْهِ ، فَقَالَ : أَلْزِقْ إِحْدَاهُمَا بِالأُخْرَى لَقَدْ رَأَيْت فِي هَذَا الْمَسْجِدِ ، ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْت أَحَدًا مِنْهُمْ فَعَلَ هَذَا قَطُّ.

(۷۱۳۶) حضرت عیینہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ مسجد میں تھا۔ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے نماز میں اپنے دونوں پاؤں کھول رکھے تھے۔ میرے والد نے ان سے فرمایا کہ ایک پاؤں کو دوسرے سے ملالو! میں نے اسی مسجد میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اٹھارہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھتے دیکھا ان میں سے کسی نے ایسا نہیں کیا۔

(۷۱۳۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يُرَاوِحُ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فِي الصَّلَاة.

(۷۱۳۷) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن میمون کو نماز میں دونوں قدموں کے درمیان مراوحہ کرتے دیکھا ہے۔

(۷۱۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بن أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يُرَاوِحُ بَيْنَ قَدَمَيْهِ يَضَعُ هَذِهِ عَلَى هَذِهِ وَهَذِهِ عَلَى هَذِهِ.

(۷۱۳۸) حضرت اسماعیل بن ابی خالد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن میمون کو نماز میں دونوں قدموں کے درمیان مراوحہ کرتے دیکھا وہ کبھی اس پاؤں کو دوسرے پر رکھتے اور کبھی دوسرے کو اس پر۔

(۷۱۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يُصَلِّي وَهُوَ هَكَذَا ، يَعْنِي يُقَدِّمُ رِجْلاً وَيُؤَخِّرُ أُخْرَى.

(۷۱۳۹) حضرت یوسف بن عبدہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین کو نماز پڑھتے دیکھا کہ وہ ایک پاؤں کو آگے کرتے اور دوسرے کو پیچھے۔

(۷۱۴۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يُرَاوِحُ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فِي الصَّلَاة.

(۷۱۴۰) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین نماز میں دونوں قدموں کے درمیان مراوحہ کیا کرتے تھے۔

(۷۱۴۱) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَاشِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ مَكْحُولاً يَتَّكِئُ عَلَى قَدَمَيْهِ عَلَى هَذِهِ مَرَّةً وَعَلَى هَذِهِ مَرَّةً فِي الصَّلَاة.

(۷۱۴۱) حضرت عبداللہ بن راشد فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول نماز میں پاؤں کو ایک دوسرے پر سہارا دیا کرتے تھے۔

(۷۱۴۲) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا لاَ يَصُفُّ قَدَمَيْهِ فِي الصَّلَاة وَيُحَرِّكُهَا

وَهُوَ يُصَلِّي.

(۷۱۴۲) حضرت خالد بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم کو دیکھا کہ وہ نماز میں نہ تو پاؤں کو سیدھا رکھتے تھے اور نہ ہی حرکت دیتے تھے۔

(۶۰۷) مَنْ كَانَ يَصُفُّ قَدَمَيْهِ

جو حضرات نماز میں پاؤں کو سیدھا رکھا کرتے تھے

(۷۱٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَصُفُّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فِي الصَّلاَةِ.

(۷۱۴۳) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے بتایا کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نماز میں دونوں قدموں کو سیدھا رکھا کرتے تھے۔

(۷۱٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى ابْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ وَأَلْزَقَ إِحْدَاهُمَا بِالأُخْرَى.

(۷۱۴۴) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے بتایا کہ اس نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو نماز میں دونوں قدموں کو سیدھا رکھے ہوئے دیکھا ہے اور وہ پاؤں کو ایک دوسرے کے ساتھ چمٹایا کرتے تھے۔

(۷۱٤٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ يُصَلِّي صَافًّا بَيْنَ قَدَمَيْهِ.

(۷۱۴۵) حضرت حصین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن معقل کو نماز میں دونوں قدموں کو سیدھا رکھے ہوئے دیکھا ہے۔

(۷۱٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ يُصَلِّي كَأَنَّهُ وِدٌّ لاَ يَتَرَوَّحُ عَلَى رِجْلٍ مَرَّةً وَعَلَى رِجْلٍ مَرَّةً.

(۷۱۴۶) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مسلم بن یسار کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا وہ ایک کیل کی طرح محسوس ہوتے تھے، وہ پاؤں کو ایک دوسرے پر رکھ کر انہیں آرام نہ دیا کرتے تھے۔

(۷۱٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي صَافًّا بَيْنَ قَدَمَيْهِ فِيمَ نَعْلَمُ.

(۷۱۴۷) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہمارے علم کے مطابق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں دونوں قدموں کو سیدھا رکھا کرتے تھے۔

(۷۱٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عِكْرِمَةَ يُصَلِّي صَافًّا بَيْنَ

قَدَمَيْهِ.

(۷۱۴۸) حضرت مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ کو نماز میں پاؤں کو سیدھا رکھ کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٧١٤٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ قُرَيْشِ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ يُصَلِّي صَافًّا بَيْنَ قَدَمَيْهِ.

(۷۱۴۹) حضرت قریش بن حیان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو دیکھا کہ وہ پاؤں کو سیدھا رکھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔

(٧١٥٠) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَصُفُّ رِجْلَيْهِ فِي الصَّلاَةِ ، وَلاَ يُرَاوِحُ بَيْنَهُمَا.

(۷۱۵۰) حضرت مختار بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد کو دیکھا کہ وہ پاؤں کو سیدھا رکھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔

(٦٠٨) الرجل يدخل الْمَسْجِدَ وَقَدْ سُبِقَ بِالصَّلاَةِ

اگر کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو اور اس کی جماعت رہ جائے تو وہ کیا کرے؟

(٧١٥١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ سُبِقَ بِالصَّلاَةِ ، قَالَ يَبْدَأُ بِالْمَكْتُوبَةِ.

(۷۱۵۱) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جو آدمی مسجد میں داخل ہو اور جماعت ہو چکی ہو تو وہ پہلے فرض نماز پڑھے۔

(٧١٥٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ. وَحَفص ، عن الأعمَش ، عَن إبْرَاهِيم قَالَ : يَبْدَأُ بِالْمَكْتُوبَةِ.

(۷۱۵۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ پہلے فرض نماز پڑھے۔

(٧١٥٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ يَبْدَأُ بِالْمَكْتُوبَةِ.

(۷۱۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ پہلے فرض نماز پڑھے۔

(٧١٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ووَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ ابْدَأْ بِالَّذِي جِئْتَ لَهُ.

(۷۱۵۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جس نماز کے لئے گیا ہے وہ پہلے پڑھے۔

(٧١٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : ابْدَأْ بِالْمَكْتُوبَةِ.

(۷۱۵۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ تم پہلے فرض نماز پڑھو۔

(٧١٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ ابْدَأْ بِالْمَكْتُوبَةِ.

(۷۱۵۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ پہلے فرض نماز پڑھو۔

(٧١٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ جِئْتُ أَنَا وَالْقَاسِمُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَصَلَّى لِنَفْسِهِ ، يَعْنِي بَدَأَ بِالْمَكْتُوبَةِ.

(۷۱۵۷) حضرت افلح فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت قاسم مسجد آئے تو لوگ پہلے ہی نماز پڑھ چکے تھے۔ انہوں نے پہلے فرض نماز ادا کی۔

(۷۱۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانُوا يَبْدَؤُونَ بِالْمَكْتُوبَةِ.

(۷۱۵۸) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اسلاف پہلے فرض نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۷۱۵۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : قَالَ الْحَكَمُ : كَانُوا يَبْدَؤُونَ بِالْفَرِيضَةِ.

وَقَالَ أبو إِسْحَاقَ : كَانُوا يَبْدَؤُونَ بِالْفَرِيضَةِ.

(۷۱۵۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اسلاف پہلے فرض نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ اسلاف پہلے فرض نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۷۱٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صُلِّيَ فِيهِ فَيَتَطَوَّعُ مَثَلُ الَّذِي يَعْتَمِرُ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ.

(۷۱۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس شخص کی مثال جو مسجد میں آئے اور جماعت ہو چکی ہو اور وہ نفلوں میں مشغول ہو جائے اس شخص کی سی ہے جو حج کرنے سے پہلے عمرہ کرنے میں لگ جائے۔

(۷۱٦۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ ابْدَأْ بِالَّذِي جِئْتَ لَهُ.

(۷۱۶۱) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ پہلے وہ نماز پڑھو جس کے لئے آئے ہو۔

(۷۱٦۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَجُلٍ دَخَلَ مَسْجِدًا وَقَدْ صَلَّى أَهْلُهُ أَيَتَطَوَّعُ ، قَالَ هُوَ كَرَجُلٍ يَتَطَوَّعُ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ.

(۷۱۶۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص مسجد میں آئے اور جماعت ہو چکی ہو تو کیا وہ پہلے نفل پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ اس شخص کی طرح ہوگا جو حج کرنے سے پہلے عمرہ کرنے لگے۔

(٦۰۹) مَنْ قَالَ لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَطَوَّعَ قَبْلَ الْمَكْتُوبَةِ

جن حضرات کے نزدیک فرض سے پہلے نفل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

(۷۱٦۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَيُونُس ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَتَطَوَّعَ.

(۷۱۶۳) حضرت حسن فرض سے پہلے نفل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۷۱٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ يَتَطَوَّعُ إِنْ شَاءَ.

(۷۱۶۴) حضرت ذر فرماتے ہیں کہ وہ اگر چاہے تو نفل پڑھ لے۔

(۷۱۶۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، أَنَّهُ كَانَ يَتَطَوَّعُ إِذَا سُبِقَ بِالْمَكْتُوبَةِ.

(۷۱۶۵) حضرت عبداللہ بن ابی ہذیل فرض نماز چھوٹ جانے کی صورت میں بھی پہلے نفل پڑھا کرتے تھے۔

(۷۱۶۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ ، عَنِ الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى أَهْلُهُ ، قَالَ : فَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أُصَلِّي كَمَا كُنْتُ أُصَلِّي قَبْلَ ذَلِكَ.

(۷۱۶۶) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ایسا ہو تو میں اسی طرح نماز پڑھوں گا جس طرح معمول کے مطابق پڑھتا ہوں۔

(۷۱۶۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ فِي وَقْتِ صَلاَةٍ.

(۷۱۶۷) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر نماز کا وقت ہو تو نفل پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(۷۱۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : قَالَ حَمَّادٌ : يَتَطَوَّعُ إِنْ شَاءَ.

(۷۱۶۸) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو نفل پڑھ لے۔

(۶۱۰) فِي الْقَوْمِ يَجِيئُونَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدْ صُلِّيَ فِيهِ مَنْ قَالَ لاَ بَأْسَ أَنْ يُجَمِّعُوا

جن حضرات کے نزدیک اگر کچھ لوگ جماعت ہونے کے بعد مسجد میں آئیں تو وہ اپنی جماعت کرا سکتے ہیں

(۷۱۶۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ الْيَشْكُرِيُّ ، قَالَ : مَرَّ بِنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَقَدْ صَلَّيْنَا صَلاَةَ الْغَدَاةِ وَمَعَهُ رَهْطٌ فَأَمَرَ رَجُلاً مِنْهُمْ فَأَذَّنَ ، ثُمَّ صَلَّوْا رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ . قَالَ ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ.

(۷۱۶۹) حضرت ابو عثمان یشکری فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے، اس وقت ہم فجر کی نماز پڑھ چکے تھے۔ ان کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے، انہوں نے ایک آدمی کو اذان دینے کا حکم دیا، پھر انہوں نے فجر سے پہلے کی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر انہوں نے ایک آدمی کو اقامت کہنے کا حکم دیا اور خود آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔

(۷۱۷۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَنَسٍ بِمِثْلِهِ.

(۷۱۷۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۷۱۷۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، قَالَ دَخَلْتُ أَنَا ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ حُمَيْدٍ مَسْجِدًا وَقَدْ صُلِّيَ فِيهِ ، فَقَالَ

:أَلَا تَجِیءُ حَتَّی نُصَلِّیَ فِی جَمَاعَةٍ قُلْتُ :إِنَّ بَعْضَهُمْ قَدْ كَرِهَ ذَلِكَ ، قَالَ :كَانَ أَبِی لَا یَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۷۱۷۱) حضرت ابوحرہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عبداللہ بن حمید مسجد میں داخل ہوئے وہاں نماز ہو چکی تھی۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ آؤ جماعت کرا لیتے ہیں۔ میں نے کہا کہ کچھ لوگ اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ وہ فرمانے لگے کہ میرے والد تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۷۱۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی عَرُوبَةَ ، عَنْ سُلَیْمَانَ النَّاجِی ، عَنْ أَبِی الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَیُّكُمْ یَتَّجِرُ عَلَى هَذَا ، قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَصَلَّى مَعَهُ. (ترمذی ۲۲۰۔ احمد ۳/ ۶۴)

(۷۱۷۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا چکے تھے کہ ایک آدمی آیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون اس کے ساتھ ثواب کی تجارت کرے گا؟ اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے آنے والے کے ساتھ جماعت کی نماز پڑھی۔

(۷۱۷۳) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ ، عَنْ أَبِی عُثْمَانَ ، قَالَ :دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَلا رَجُلٌ یَتَصَدَّقُ عَلَى هَذَا فَیَقُومُ فَیُصَلِّی مَعَهُ.

(۷۱۷۳) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھ لینے کے بعد ایک آدمی آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون شخص اس پر صدقہ کرے گا اور اس کے ساتھ نماز پڑھے گا۔

(۷۱۷٤) حَدَّثَنَا شَرِیكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ یَزِیدَ ، قَالَ دَخَلْت مَعَ إِبْرَاهِیمَ مَسْجِدَ مُحَارِبٍ وَقَدْ صَلَّوْا فَأَمَّنِی.

(۷۱۷۴) حضرت عبداللہ بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم کے ساتھ محارب کی مسجد میں داخل ہوا، لوگ نماز پڑھ چکے تھے، انہوں نے میری امامت کرائی۔

(۷۱۷٥) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، عَنْ زِیَادٍ مَوْلَى قُرَیْشٍ ، قَالَ دَخَلْت مَعَ الْحَسَنِ مَسْجِدَ الْبُصْرَةِ فَوَجَدْنَاهُمْ قَدْ صَلَّوْا فَصَلَّى بِی.

(۷۱۷۵) حضرت زیاد مولیٰ قریش فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن کے ساتھ بصرہ کی مسجد میں داخل ہوا، لوگ نماز پڑھ چکے تھے، انہوں نے میری امامت کرائی۔

(۷۱۷٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لَا یَرَى بَأْسًا أَنْ تُصَلَّى الْجَمَاعَةُ بَعْدَ الْجَمَاعَةِ فِی مَسْجِدِ الْكَلاَّءِ بِالْبُصْرَةِ.

(۷۱۷۶) حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ بصرہ کی مسجد الکلاّ میں ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت کرائی جائے۔

(۷۱۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: إِنَّمَا كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَجْمَعُوا مَخَافَةَ السُّلْطَانِ.

(۷۱۷۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اسلاف دوسری جماعت کو سلطان کے خوف سے ناپسندیدہ سمجھتے تھے۔

(۷۱۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُسَافِرٍ الْجَصَّاصِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ وَأَصْحَابًا لَهُ رَجَعُوا مِنْ جِنَازَةٍ فَدَخَلُوا مَسْجِدًا قَدْ صُلِّيَ فِيهِ فَجَمَعُوا فَكَرِهَ ذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ.

(۷۱۷۸) حضرت فضیل بن عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت عدی بن ثابت اور ان کے کچھ ساتھیوں نے ایک جنازے سے واپسی پر ایک ایسی مسجد میں جا کر جماعت کرائی جہاں جماعت ہو چکی تھی۔ اس عمل کو حضرت ابراہیم نے ناپسند فرمایا۔

(۷۱۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الحيُّ ، قَالَ جَائَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَقَدْ صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ فَأَقَامَ الصَّلاَةَ ، ثُمَّ صَلَّى بِهِم فَقَامَ وَسَطَهُمْ.

(۷۱۷۹) حضرت حی فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں ہمارے پاس آئے ، ہم نماز پڑھ چکے تھے، انہوں نے جماعت کھڑی کی اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر انہیں نماز پڑھائی۔

(۷۱۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ صَلَّى هُوَ وَسَلْم بْنُ عَطِيَّةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي جَمَاعَةٍ بَعْدَ مَا صَلَّى أَهْلُهُ.

(۷۱۸۰) حضرت عمرو بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء اور حضرت سلم بن عطیہ نے مسجد حرام میں جماعت ہونے کے بعد جماعت سے نماز ادا کی۔

(۷۱۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّهُ قَالَ : يُصَلُّونَ جَمِيعًا فِي صَفٍّ وَاحِدٍ إِمَامُهُمْ وَسَطُهُمْ.

(۷۱۸۱) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ دوسری جماعت کرانے والے سب ایک صف میں کھڑے ہوں گے اور ان کا امام ان کے درمیان ہوگا۔

(۷۱۸۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّوْا فَجَمَّعَ بِعَلْقَمَةَ وَمَسْرُوقٍ وَالأَسْوَدِ.

(۷۱۸۲) حضرت سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ نماز پڑھ چکے تھے۔ انہوں نے علقمہ، مسروق اور اسود کو نماز پڑھائی۔

(۶۱۱) مَنْ قَالَ يُصَلُّونَ فُرَادَى وَلاَ يَجْمَعُونَ

جن حضرات کے نزدیک وہ اکیلے نماز پڑھیں گے اور جماعت نہیں کرائیں گے

(۷۱۸۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : يُصَلُّونَ فُرَادَى.

(۷۱۸۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ اکیلے نماز پڑھیں گے۔

(۷۱۸٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخبرَنا خالِد ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :يُصَلُّونَ فُرَادَى.

(۷۱۸۴) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ وہ اکیلے نماز پڑھیں گے۔

(۷۱۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :يُصَلُّونَ فُرَادَى.

(۷۱۸۵) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ وہ اکیلے نماز پڑھیں گے۔

(۷۱۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُصَلُّونَ شَتَّى.

(۷۱۸۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ اکیلے نماز پڑھیں گے۔

(۷۱۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَام الدَّستوائي ، عَنْ حَمَّاد ، عَنْ إِبْرَاهِيم قَالَ :يُصَلُّونَ فُرَادَى.

(۷۱۸۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ اکیلے نماز پڑھیں گے۔

(۷۱۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ كَثِيرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلُوا الْمَسْجِدَ وَقَدْ صُلِّيَ فِيهِ صَلَّوْا فُرَادَى.

(۷۱۸۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب کسی مسجد میں داخل ہوتے جہاں نماز ہو چکی ہوتی تو وہ اکیلے نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۷۱۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ :دَخَلْنَا مَعَ الْقَاسِمِ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صُلِّيَ فِيهِ ، قَالَ :فَصَلَّى الْقَاسِمُ وَحْدَهُ.

(۷۱۸۹) حضرت افلح کہتے ہیں کہ ہم حضرت قاسم کے ساتھ ایک مسجد میں داخل ہوئے جہاں نماز ہو چکی تھی تو انہوں نے اکیلے نماز ادا کی۔

(٦١٢) الرجل تفوتُهُ بَعْضُ الصَّلاَةِ مَعَ الإِمَامِ

جس شخص کی امام کے ساتھ کچھ نماز رہ جائے تو وہ کیا کرے؟

(۷۱۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :مَنْ أَدْرَكَ مَعَ الإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ ، قَالَ :يَقْرَأُ فِيمَا أَدْرَكَ.

(۷۱۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جسے امام کے ساتھ دو رکعتیں مل جائیں تو وہ ان میں قراءت کرے گا جو اس کو مل گئیں۔

(۷۱۹۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَأَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَا يَقُولاَنِ :مَا أَدْرَكْت مِنْ صَلاَةِ الإِمَامِ فَاجْعَلْهُ أَوَّلَ صَلاَتِك.

(۷۱۹۱) حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جو نماز تمہیں امام کے ساتھ مل جائے اسے اپنی نماز

کا پہلا حصہ بنالو۔

(۷۱۹۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ : اجْعَلْهُ أَوَّلَ صَلاَتِك.

(۷۱۹۲) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ اسے اپنی نماز کا پہلا حصہ بنالو۔

(۷۱۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : مَا أَدْرَكْت مَعَ الإِمَامِ فَهُوَ أَوَّلُ صَلاَتِك.

(۷۱۹۳) حضرت سعید اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جو نماز تمہیں امام کے ساتھ مل جائے اسے اپنی نماز کا پہلا حصہ بنالو۔

(۷۱۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ.

(۷۱۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۷۱۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقُولُ : يَقْرَأُ فِيمَا أَدْرَكَ لأَنَّهُ كَانَ يُسِرُّ الْقِرَائَةَ خَلْفَ الإِمَام.

(۷۱۹۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اسے جو نماز مل جائے اس میں قراءت کرے۔ کیونکہ حضرت سعید بن جبیر امام کے پیچھے آہستہ آواز سے قراءت کرنے کے قائل تھے۔

(۷۱۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الرَّجُلِ تَفُوتُهُ مَعَ الإِمَامِ الرَّكْعَةُ ، أَوِ الرَّكْعَتَانِ ، قَالَ : يَقْرَأُ فِي سَكْتَةِ الإِمَام.
وَقَالَ الْحَسَنُ مِثْلَهُ.

(۷۱۹۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں جس کی امام سے ایک یا دو رکعتیں چھوٹ جائیں فرماتے ہیں کہ وہ امام کے سکتہ میں قراءت کرے۔ حضرت حسن بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(٦١٣) مَنْ قَالَ مَا أَدْرَكْت مَعَ الإِمَامِ فَاجْعَلْهُ آخِرَ صَلاَتِك

جو حضرات فرماتے ہیں کہ امام کے ساتھ ملنے والی نماز کو نماز کا آخری حصہ بناؤ

(۷۱۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَا أَدْرَكْت مَعَ الإِمَامِ فَهُوَ آخِرُ صَلاَتِك.

(۷۱۹۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کے ساتھ ملنے والی نماز کو نماز کا آخری حصہ بناؤ۔

(۷۱۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : اجْعَلْ آخِرَ صَلاَتِكَ أَوَّلُ صَلاَتك.

(۷۱۹۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کے ساتھ ملنے والی نماز کو نماز کا آخری حصہ بناؤ۔

(۷۱۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ مَا أَدْرَكَ مَعَ الإِمَامِ آخِرَ صَلاَتِهِ.

(۷۱۹۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ امام کے ساتھ ملنے والی نماز کو نماز کا آخری حصہ بنایا کرتے تھے۔

(۷۲۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَدْرَكَ مَعَ الإِمَامِ لَمْ يَقْرَأْ فَإِذَا قَامَ يَقْضِي قَرَأَ.

(۷۲۰۰) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جو نماز امام کے ساتھ پاتے اس میں قراءت نہ کرتے اور جو کھڑے ہو کر قضا کرتے اس میں قراءت کیا کرتے تھے۔

(۷۲۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ :اقْرَأْ فِيمَا تَقْضِي.

(۷۲۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قضا کرتے ہوئے قراءت کرو۔

(۷۲۰۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَقْرَأُ فِيمَا يَقْضِي.

(۷۲۰۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قضا کرتے ہوئے قراءت کرو۔

(۷۲۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُجَاهِدًا ، عَنْ رَجُلٍ فَاتَتْهُ رَكْعَتَانِ مَعَ الإِمَامِ فَقَرَأَ فِيهِمَا قَالَ : اجْعَلْ آخِرَ صَلاَتِكَ أَوَّلَ صَلاَتِك.

(۷۲۰۳) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کی امام سے دو رکعتیں چھوٹ جائیں تو وہ کیا کرے؟ فرمایا کہ اپنی ابتدائی نماز کو اپنی نماز کا آخری حصہ بنا لو۔

(۷۲۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ فِي رَجُلٍ تَفُوتُهُ بَعْضُ الصَّلاَةِ فَيَقُومُ يَقْضِي ، قَالَ : يَجْعَلُ مَا بَقِيَ أَوَّلَ صَلاَتِهِ وَإِنْ عَلِمْت مَا الَّذِي قَرَأَهُ الإِمَام فَاقْرَأْهُ.

(۷۲۰۴) حضرت ابو قلابہ اس شخص کے بارے میں جس کی نماز کا کچھ حصہ فوت ہو جائے اور وہ کھڑے ہو کر قضا کرے، فرماتے ہیں کہ وہ باقی ماندہ نماز کو اپنی ابتدائی نماز بنائے اور اگر اسے معلوم ہو جائے کہ امام نے کیا قراءت کی ہے تو وہی قراءت کرے۔

(۷۲۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ :اقْضِ مَا فَاتَكَ كَمَا فَاتَك.

(۷۲۰۵) حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ جو نماز رہ گئی اسے اسی طرح قضا کرو جس طرح وہ چھوٹی ہے۔

(۷۲۰٦) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُمَا قَالاَ :فِيمَنْ سَبَقَهُ الإِمَام إِذَا قَضَيْت بَعْدَهُ فَاقْضِ قِرَائَتَك.

(۷۲۰۶) حضرت شعبی اور حضرت ابن سیرین اس شخص کے بارے میں جس کی امام کے ساتھ کچھ نماز رہ جائے اور وہ بعد میں قضا کر رہا ہو فرماتے ہیں کہ اپنی قراءت کی بھی قضا کرو۔

(۷۲۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: فَاتَتْ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ رَكْعَةٌ مِنَ الْمَغْرِبِ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى.

(۷۲۰۷) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر کی مغرب کی نماز میں ایک رکعت رہ گئی۔ میں نے سنا کہ وہ اس میں سورۃ اللیل کی تلاوت کررہے تھے۔

(۷۲۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِي يَقْرَأُ فِيمَا يَقْضِي.

(۷۲۰۸) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی امام سے چھوٹ جانے والی رکعت میں قراءت کیا کرتے تھے۔

(٦١٤) الرجل يصلي فَيَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى

کیا آدمی نماز پڑھتے ہوئے ایک پاؤں دوسرے پر رکھ سکتا ہے؟

(۷۲۰۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُكْرَهُ أَنْ يَرْفَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى فِي الصَّلاَة ، أَوْ يَسْتَنِدُ إِلَى جِدَارٍ إِلاَّ مِنْ عِلَّةٍ.

(۷۲۰۹) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ خیال فرماتے کہ آدمی نماز میں ایک پاؤں دوسرے پر رکھے، یا دیوار سے سہارا لے، البتہ کسی عذر کی وجہ سے گنجائش ہے۔

(۷۲۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ قَائِمًا يُصَلِّي وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۷۲۱۰) حضرت یحیٰ بن ھانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن میمون کو دیکھا وہ ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھے نماز پڑھ رہے تھے۔

(٦١٥) في الإمام يُصَلِّي جَالِسًا

اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی کیا کریں؟

(۷۲۱۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا ، قَالَ : سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلاَة فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا وَرَائَهُ قُعُودًا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَة ، قَالَ : إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ.

(بخاری ۱۱۱۴۔ مسلم ۷۷)

(۷۲۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گرے اور آپ کا دایاں پہلو زخمی ہوگیا، ہم آپ کی عیادت

کے لئے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت ہوگیا۔ آپ صَلَّالِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ جب آپ صَلَّالِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا کہ امام اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔ جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(۷۲۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتِ : اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُونَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَصَلَّوْا بِصَلاَتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَجَلَسُوا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ : إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا. (بخاری ۶۸۸۔ ابو داؤد ۶۰۵)

(۷۲۱۲) حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صَلَّالِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کچھ بیمار ہوگئے تو آپ کے کچھ صحابہ آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔ اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا تو آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو آپ صَلَّالِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے انہیں اشارے سے کہا کہ بیٹھ کر نماز پڑھیں۔ چنانچہ وہ بیٹھ گئے۔ جب آپ صَلَّالِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا امام اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی رکوع سے سر اٹھاؤ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(۷۲۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : صُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ فَوَقَعَ عَلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ جَالِسًا فَصَلَّيْنَا بِصَلاَتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا فَصَلَّيْنَا بِصَلاَتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ فَأَوْمَأَ إِلَيْنَا أَنِ اجْلِسُوا ، فَلَمَّا صَلَّى ، قَالَ : إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا ، وَلاَ تَقُومُوا وَهُوَ جَالِسٌ كَمَا تَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسٍ بِعُظَمَائِهِمْ.

(ابو داؤد ۶۰۲۔ احمد ۳/ ۳۳۴)

(۷۲۱۳) حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّالِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ایک مرتبہ گھوڑے سے نیچے گرے اور کھجور کے ایک تنے پر لگے جس سے آپ کے پاؤں میں چوٹ آگئی۔ ہم آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ صَلَّالِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے ایک کمرے میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے کھڑے کھڑے آپ کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ پھر ہم دوسری مرتبہ آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتداء شروع کر دی تو آپ نے ہمیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا کہ امام اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ جب وہ بیٹھا ہو تو تم کھڑے

مت ہو جیسا کہ اہل فارس اپنے قابل تعظیم لوگوں کے ساتھ کرتے ہیں۔

(۷۲۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا ، وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ، وَلاَ الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِين ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا.

(۷۲۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام اس لئے بنایا جاتا ہے تا کہ تم اس کی اقتداء کرو، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو، جب وہ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ، وَلاَ الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ جب وہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(۷۲۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّ جَابِرًا اشْتَكَى عِنْدَهُمْ بِمَكَّةَ ، فَلَمَّا أَنْ تَمَاثَلَ خَرَجَ وَإِنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَهُ يَتْبَعُونَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغُوا بَعْضَ الطَّرِيقِ حَضَرَتْ صَلاَةٌ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا وَصَلَّوْا مَعَهُ جُلُوسًا.

(۷۲۱۵) حضرت ابو زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مکہ میں بیمار ہو گئے۔ جب ان کی حالت قدرے بہتر ہوئی تو وہ نکلے اور لوگ بھی ان کے ساتھ نکلے۔ جب وہ راستے کی ایک منزل پر پہنچے تو نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی اور لوگوں نے بھی ان کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔

(۷۲۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: الإِمَامُ أَمِيرٌ ، فَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا.

(۷۲۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام امیر ہے۔ اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(۷۲۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ ، قَالَ اشْتَكَى إِمَامُنَا فَصَلَّى قَاعِدًا أَيَّامًا فَصَلَّيْنَا بِصَلاَتِهِ ، فَقَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ الإِمَامُ أَمِيرٌ ، فَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا.

(۷۲۱۷) حضرت قیس بن قہد فرماتے ہیں کہ ہمارے امام ایک مرتبہ بیمار ہو گئے، ہم نے ان کی نماز کے مطابق نماز پڑھی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امام امیر ہے، اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(۷۲۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ ، أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ كَانَ يَؤُمُّ

قَوْمَهُ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ وَأَنَّهُ اشْتَكَى فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ بَعْدَ شَكْوَاهُ ، فَقَالُوا لَهُ تَقَدَّمْ ، قَالَ : لاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أُصَلِّيَ، قَالُوا : لاَ يَؤُمَّنَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مَا دُمْتَ ، فَقَالَ : اجْلِسُوا فَصَلَّى بِهِمْ جُلُوسًا.

(۷۲۱۸) حضرت عبید اللہ بن ہبیرہ کہتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر اپنی قوم بنو عبد الاشہل کی امامت کرایا کرتے تھے۔ وہ ایک مرتبہ بیمار ہوگئے اور اپنی بیماری کے بعد جب آئے تو لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نماز پڑھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لوگوں نے کہا کہ جب تک آپ ہیں ہمیں آپ کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھائے گا۔ حضرت اسید نے ان سے کہا کہ پھر تم سب بیٹھ جاؤ اور انہوں نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔

(۷۲۱۹) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ ، قَالَ مُعَاوِيَةُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا صَلَّى الإِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا ، قَالَ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ صِدْقِ مُعَاوِيَةَ.

(۷۲۱۹) حضرت قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ لوگوں کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اس بات پر تعجب ہوا۔

(۷۲۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ ، قَالَ : كَانَ لَنَا إِمَامٌ فَمَرِضَ فَصَلَّيْنَا بِصَلاَتِهِ قُعُودًا.

(۷۲۲۰) حضرت قیس بن قہد فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک امام بیمار ہوگئے تو ہم نے بیٹھ کر ان کی اقتداء میں نماز پڑھی۔

(۶۱۶) مَنْ قَالَ ائْتَمَّ بِالإِمَامِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ امام کی اقتداء کرو

(۷۲۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا ، فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ وَأَوَّلُ مَنْ يَضَعُ.

(۷۲۲۱) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام اس لئے بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی اتباع کی جائے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ پہلے سر اسی نے اٹھانا ہے اور پہلے سر اسی نے رکھنا ہے۔

(۷۲۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ وَوَضَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ فَنَاصِيَتُهُ بِيَدِ الشَّيْطَانِ يَرْفَعُهَا وَيَضَعُهَا.

(۷۲۲۲) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے یا امام سے پہلے سر رکھتا ہے، اس کی پیشانی شیطا

کے ہاتھ میں ہے وہی اسے اٹھاتا ہے اور وہی اسے رکھتا ہے۔

(٧٢٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مَلِيحِ بْنِ عَبْدِ اللهِ السَّعْدِيِّ ، قَالَ :قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :إِنَّ الَّذِي يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ فَإِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ شَيْطَانٍ.

(۷۲۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص امام سے پہلے سر اٹھائے یا امام سے پہلے سر رکھے تو اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

(٧٢٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَا يَخَافُ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ.

(بخاری ۶۹۱۔ ابو داؤد ۶۲۳)

(۷۲۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے وہ اس بات سے کیوں نہیں ڈرتا کہ کہیں اس کا چہرہ گدھے کی طرح کا نہ بنا دیا جائے؟

(٧٢٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :أَمَا يَخَافُ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ كَلْبٍ.

(۷۲۲۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام سے پہلے سر اٹھانے والا اس بات سے کیوں نہیں ڈرتا کہ اس کا سر کہیں کتے کی طرح نہ بنا دیا جائے؟

(٧٢٢٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْنَا رُؤُوسَنَا مِنَ الرُّكُوعِ قُمْنَا صُفُوفًا حَتَّى يَسْجُدَ فَإِذَا سَجَدَ تَبِعْنَاهُ. (احمد ۴/ ۲۹۲۔ ابو یعلی ۱۶۷۳)

(۷۲۲۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے، ہم رکوع سے اٹھ کر صفوں میں کھڑے رہتے تھے، یہاں تک کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو ہم بھی آپ کی اتباع میں سجدہ کرتے۔

(٧٢٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي قَدْ بَدَنْتُ فَلاَ تُبَادِرُونِي بِالرُّكُوعِ ، وَلاَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي مَهْمَا أَسْبِقُكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْت فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْت وَمَهْمَا أَسْبِقُكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْت فَإِنَّكُمْ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا وَضَعْت.

(۷۲۲۷) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری عمر کے زیادہ ہو جانے کی وجہ سے میرے جسم پر گوشت بڑھ گیا ہے۔ تم رکوع و سجود میں مجھ سے آگے نہ بڑھو۔ میں رکوع میں جاتے ہوئے تو تم سے آگے بڑھ سکتا ہوں لیکن رکوع سے اٹھتے ہوئے تم مجھے پالو گے۔ میں سجدہ میں جاتے ہوئے تو تم سے آگے بڑھ جاؤں گا لیکن سجدے سے اٹھتے

ہوئے تم مجھے پالو گے۔

(۷۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، عَنْ مُعَاوِيَه ، رَفَعَه مِثْلَهُ. (ابو داؤد ۶۱۹۔ احمد ۹۸)

(۷۲۲۸) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۷۲۲۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ تُبَادِرُوا أَئِمَّتَكُمْ بِالرُّكُوعِ ، وَلاَ بِالسُّجُودِ.

(۷۲۲۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رکوع اور سجود میں اپنے امام سے آگے نہ بڑھو۔

(۷۲۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :مَنْ كَانَ مَعَ الإِمَامِ فَرَكَعَ قَبْلَ رُكُوعِهِ وَسَجَدَ قَبْلَ سُجُودِهِ فَلَيْسَ مَعَهُ.

(۷۲۳۰) حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے اس سے پہلے رکوع کرے اور اس سے پہلے سجدہ کرے وہ امام کے ساتھ نہیں ہے۔

(۷۲۳۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ كَهْمَسٍ، قَالَ: صَلَّيْت إلَى جَنْبِ أَبِي قِلاَبَةَ، فَكَانَ لاَ يَصْنَعُ شَيْئًا حَتَّى يَصْنَعَهُ الإِمَام.

(۷۲۳۱) حضرت کہمس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو قلابہ کے ساتھ نماز پڑھی وہ کوئی عمل اس وقت تک نہیں کرتے تھے جب تک اسے امام نہ کرلے۔

(۷۲۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَسْجُدَ فَإِذَا سَجَدَ تَبِعْنَاهُ. (بخاری ۷۴۷۔ ابو داؤد ۶۲۰)

(۷۲۳۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ہم میں سے کوئی اس وقت تک اپنی کمر کو نہیں جھکاتا تھا جب تک آپ سجدہ نہ کرلیں، جب آپ سجدہ کرلیتے تو ہم بھی آپ کی اتباع کرتے۔

(۷۲۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلاَ تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ، وَلاَ بِالسُّجُودِ ، وَلاَ بِالْقِيَامِ ، وَلاَ بِالإِنْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي.

(مسلم ۱۱۲۔ ابو داؤد ۶۲۴)

(۷۲۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو رخ مبارک ہماری طرف پھیر کر ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں، تم رکوع اور سجدوں، قیام اور سلام میں مجھ سے آگے نہ

بڑھو، میں تمہیں اپنے آگے اور اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(۷۲۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يُسْبَقَ الإِمَامُ بِشَيْءٍ مِنَ التَّكْبِيرِ.

(۷۲۳۴) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ حضرت محمد اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ کوئی شخص امام سے پہلے کوئی تکبیر کہے۔

(۷۲۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى ، فَلَمَّا انْفَتَلَ ، قَالَ : إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلاَتَنَا ، فَقَالَ : إِذَا كَبَّرَ الإِمَامُ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا فَإِنَّ الإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ. (مسلم ۳۰۳۔ ابو داؤد ۹۶۵)

(۷۲۳۵) حضرت حطان بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور اس میں ہمارے لئے دین کو بیان فرمایا اور ہمیں نماز سکھائی، آپ نے اس میں فرمایا کہ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے۔

(۷۲۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، أَنَّ مُعَاذًا لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ كَانَ يُعَلِّمُ النَّخَعَ ، فَقَالَ لَهُم : إِذَا رَأَيْتُمُونِي صَنَعْت شَيْئًا فِي الصَّلاَة فَاصْنَعُوا مِثْلَهُ ، فَلَمَّا سَجَدَ أَضَرَّ بِعَيْنَيْهِ غُصْنُ شَجَرَةٍ فَكَسَرَهُ فِي الصَّلاَة فَعَمَدَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ إِلَى غُصْنٍ فِي الصَّلاَة فَكَسَرَهُ ، فَلَمَّا صَلَّى ، قَالَ إِنِّي إِنَّمَا كَسَرْتُهُ لأَنَّهُ أَضَرَّ بِعَيْنَيَّ حِينَ سَجَدْت وَقَدْ أَحْسَنْتُمْ فِيمَا أَطَعْتُمْ.

(۷۲۳۶) حضرت علی بن مدرک فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب یمن آئے تو وہاں کے لوگوں کو علم سکھاتے ہوئے فرمایا کہ میں جس طرح نماز پڑھوں گا تم نے بھی اسی طرح نماز پڑھنی ہے۔ چنانچہ جب وہ سجدے میں جانے لگے تو درخت کی ایک ٹہنی ان کی آنکھ میں لگی، انہوں نے اس ٹہنی کو توڑ دیا تو وہ سب لوگ درخت کی طرف لپکے اور اس کی ٹہنیوں کو توڑنے لگے۔ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا کہ میں نے تو ٹہنی اس لئے توڑی تھی کیونکہ اس نے سجدے میں جاتے ہوئے میری آنکھ میں تکلیف پہنچائی تھی۔ البتہ تم نے جس اطاعت سے کام لیا ہے وہ قابلِ تعریف ہے۔

(۷۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي امْرُؤٌ قَدْ بَدَنْتُ فَلاَ تُبَادِرُونِي بِالْقِيَامِ ، وَلاَ بِالسُّجُودِ.

(ابن سعد ۴۲۰۔ طبرانی ۱۵۷۹)

(۷۲۳۷) حضرت نافع بن جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر بڑھنے کی وجہ سے میرے جسم کا گوشت بڑھ گیا ہے، لہٰذا تم قیام اور سجود میں مجھ سے آگے مت بڑھو۔

(٦١٧) فی فعل النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضور ﷺ کا اپنے صحابہ کی امامت میں نماز پڑھنا

(۷۲۳۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَۃَ ، قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَضَہُ الَّذِی مَاتَ فِیہِ جَائَ بِلاَلٌ یُؤْذِنُہُ بِالصَّلاَۃِ ، فَقَالَ :مُرُوا أَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ قُلْنَا یَا رَسُولَ اللہِ إنَّ أَبَا بَکْرٍ رَجُلٌ رَقِیقٌ أَسِیفٌ وَمَتَی یَقُومُ مَقَامَک یَبْکِی فَلاَ یَسْتَطِیعُ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ ، فَقَالَ :مُرُوا أَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّکُنَّ صَوَاحِبَاتُ یُوسُفَ فَأَرْسَلَ إلَی أَبِی بَکْرٍ فَصَلَّی بِالنَّاسِ فَوَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِہِ خِفَّۃً فَخَرَجَ إلَی الصَّلاَۃِ یُہَادَی بَیْنَ رَجُلَیْنِ وَرِجْلاَہُ تَخُطَّانِ فِی الأَرْضِ ، فَلَمَّا أَحَسَّ بِہِ أَبُو بَکْرٍ ذَہَبَ یَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْ مَکَانَک ، قَالَتْ : فَجَائَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ إلَی جَنْبِ أَبِی بَکْرٍ ، فَکَانَ أَبُو بَکْرٍ یَأْتَمُّ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ یَأْتَمُّونَ بِأَبِی بَکْرٍ. (مسلم ۹۵۔ ابن ماجہ ۱۲۳۲)

(۷۲۳۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے مرض الوفات میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کی اطلاع دینے حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! ابو بکر تو ایک نرم دل اور رقیق القلب آدمی ہیں، وہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان سے برداشت نہ ہوگا اور وہ رونے لگیں گے۔ بہتر ہے کہ آپ حضرت عمر کو نماز کا حکم دے دیں۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر کو ہی کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ تم تو حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس موجود عورتوں کی طرح ہو۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پیغام دیا گیا اور انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ کچھ دیر بعد نبی پاک ﷺ نے بدن مبارک میں کچھ خفت محسوس کی تو آپ دو آدمیوں کے سہارے نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ اس وقت آپ کے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی آمد کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی پاک ﷺ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھ گئے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی اقتداء کرتے تھے اور لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرتے تھے۔

(۷۲۳۹) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ ہَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ بْنُ حُسَیْنٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی مَرَضِہِ الَّذِی مَاتَ فِیہِ أَتَاہُ بِلاَلٌ فَآذَنَہُ بِالصَّلاَۃِ ، فَقَالَ :یَا بِلاَلُ قَدْ بَلَّغْت فَمَنْ شَائَ فَلْیُصَلِّ وَمَنْ شَائَ فَلْیَدَعْ ، فَقَالَ :یَا رَسُولَ اللہِ فَمَنْ یُصَلِّی بِالنَّاسِ؟ قَالَ :مُرُوا أَبَا بَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَلَمَّا تَقَدَّمَ أَبُو بَکْرٍ رُفِعَتِ السُّتُورُ ، عَنْ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْنَا إلَیْہِ کَأَنَّہُ وَرَقَۃٌ بَیْضَائُ عَلَیْہِ خَمِیصَۃٌ فَظَنَّ أَبُو بَکْرٍ ، أَنَّہُ یُرِیدُ الْخُرُوجَ فَتَأَخَّرَ وَأَشَارَ إلَیْہِ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ صَلِّ مَكَانَكَ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ وَمَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ. (بخاری ۶۸۰۔ مسلم ۹۸)

(۷۲۳۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی اطلاع دینے حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال! تم نے پیغام پہنچا دیا اب جو چاہے نماز پڑھ لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! تو پھر لوگوں کو نماز کون پڑھائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرۂ مبارک کے خیمے اٹھائے گئے اور آپ وہاں سے یوں تشریف لائے کہ آپ کا چہرہ مبارک چاندی کے ٹکڑے کی طرح محسوس ہو رہا تھا۔ آپ پر سیاہ رنگ کی ایک چادر تھی۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو سمجھے کہ شاید آپ تشریف لانا چاہتے ہیں لہٰذا وہ مصلے سے پیچھے ہٹ گئے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز پڑھاتے رہیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اس کے بعد ہم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا اور اسی دن آپ کا وصال ہو گیا۔

(۷۲٤۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ ، فَقَالَ : مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ فَلاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ : مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ ، قَالَ : فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ حَيَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۶۷۸۔ مسلم ۱۰۱)

(۷۲۴۰) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات میں جب آپ کا مرض شدت پکڑ گیا تو آپ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ ایک نرم دل آدمی ہیں، جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر کو ہی نماز کا کہو، تم تو صواحب یوسف کی طرح ہو۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(۷۲٤۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّهُمْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فَيُكَبِّرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُكَبِّرُ أَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ.

(مسلم ۸۵۔ ابوداؤد ۶۰۶)

(۷۲۴۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بلند آواز سے تکبیر کہہ کر لوگوں تک تکبیر کی آواز پہنچاتے۔

(۷۲٤۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتِ الأَنْصَارُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَأَتَاهُمْ عُمَرُ ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَأَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ. (نسائی ۸۵۳۔ احمد ۱/ ۳۹۶)

(۷۲۴۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو انصار نے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک تم میں سے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان سے کہا اے انصار کی جماعت! کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا؟ انہوں نے کہا جی ہاں، بالکل ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر تم میں سے کس کا دل کرے گا کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھے؟

(۷۲۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَى ، فَقَالَ : مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَكَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ إلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْتَمُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّونَ بِأَبِي بَكْرٍ.

(۷۲۴۳) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مرض الوفات کا شکار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ کچھ دیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم مبارک میں خفت محسوس کی تو آپ باہر تشریف لے آئے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو تشریف لاتے دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے انہیں اپنی جگہ کھڑے رہنے کا حکم فرمایا۔ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم آ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔

(۷۲۴۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أُغْمِيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ : أَصَلَّى النَّاسُ ؟ قَالَتْ : فَقُلْنَا : لاَ ، قَالَ : مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، قَالَتْ : فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ إنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ ، قَالَ : عَاصِمٌ الأَسِيفُ الرَّقِيقُ الرَّحِيمُ ، وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، قَالَتْ : ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ : مِثْلَ ذَلِكَ ، فَرَدَّتْ عَلَيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَقَالَ : إنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَقَالَتْ : فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ بَرِيرَةَ وَنَوْبَةَ ، تَخُطُّ نَعْلاَهُ إنِّي لأَرَى بَيَاضَ بُطُونِ قَدَمَيْهِ ، وَأَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إلَيْهِ أَنْ لاَ يَتَأَخَّرَ ، قَالَتْ : فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ بِجَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، والنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَاعِدٌ ، يُصَلِّى أَبُو بَكْرٍ بِصَلاَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلاَةِ أَبِي بَكْرٍ. (ابن حبان ۲۱۱۸)

(۷۲۴۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مرض الوفات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوئی، جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ہم نے کہا یارسول اللہ! وہ انتہائی نرم دل اور مہربان آدمی ہیں، جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوئی، جب افاقہ ہوا تو آپ نے پھر وہی بات فرمائی، میں نے آپ کو تین مرتبہ جواب دیا تو آپ نے فرمایا کہ تم یوسف علیہ السلام کے پاس موجود عورتوں کی طرح ہوں، ابو بکر کو کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کچھ دیر بعد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم مبارک میں کچھ خفت محسوس کی، آپ بریرہ اور نوبہ رضی اللہ عنہما کے سہارے سے باہر تشریف لے گئے، جسم مبارک میں کمزوری کی وجہ سے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے اور میں آپ کے تلووں کی سفیدی کو دیکھ رہی تھی۔ اس وقت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ تو پیچھے ہٹنے لگے۔ لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے انہیں وہیں کھڑے رہنے کا حکم دیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کر رہے تھے۔

(۷۲۴۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا.

(ترمذی ۳۶۲۔ احمد ۲/ ۱۵۹)

(۷۲۴۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفات میں حضرت ابو بکر کے پیچھے نماز ادا کی ہے۔

(۷۲۴۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ : إِلاَّ تُحَدِّثِينِي ، عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : بَلَى. ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَصَلَّى النَّاسُ ؟ فَقُلْتُ لاَ هُمْ يَنْتَظِرُونَك يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ ، قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ : أَصَلَّى النَّاسُ ؟ فَقُلْنَا لاَ هُمْ يَنْتَظِرُونَك ، فَقَالَ : ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ ، قَالَتْ : فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ : أَصَلَّى النَّاسُ ؟ فَقُلْنَا هُمْ يَنْتَظِرُونَك يَا رَسُولَ اللهِ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلاَةِ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ.

قَالَتْ : فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُك أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ : أَبُو بَكْرٍ ، وَكَانَ رَجُلاً رَقِيقًا ، يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ لَهُ : عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الأَيَّامَ.

قَالَتْ ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ لِصَلاَةِ الظُّهْرِ ، وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، قَالَتْ ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لاَ يَتَأَخَّرَ ، وَقَالَ لَهُمَا : اجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلاَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلاَةِ أَبِي بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ.
قَالَ عُبَيْدُ اللهِ : فَدَخَلْت عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، فَقُلْت : أَلاَ أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي بِهِ عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : هَاتِ فَعَرَضْت عَلَيْهِ حَدِيثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا.

(بخاری ۲۶۵۔ مسلم ۳۱۱)

(۷۲۴۶) حضرت عبید اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان سے عرض کیا کہ کیا آپ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات کے بارے میں بتائیں گی؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مبارکہ بہت بوجھل ہوگئی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ میں نے کہا نہیں، ابھی نہیں پڑھی۔ اے اللہ کے رسول! وہ آپ کا انتظار کررہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے لئے برتن میں پانی رکھو۔ چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے غسل فرمایا، پھر آپ مشکل سے اٹھے، لیکن آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی پھر کچھ دیر بعد افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے کہا نہیں وہ آپ کا انتظار کررہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے لئے برتن میں پانی رکھو۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے غسل فرمایا، پھر آپ مشکل سے اٹھے، لیکن آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی پھر کچھ دیر بعد افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے کہا نہیں، اے اللہ کے رسول! وہ آپ کا انتظار کررہے ہیں۔ لوگ مسجد میں رکے ہوئے عشاء کی نماز پڑھنے کے لئے آپ کے منتظر تھے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد حضرت ابوبکر کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو نماز پڑھنے کا حکم دے رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی تھے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نماز پڑھائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ چنانچہ ان دنوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر آپ کی طبیعت مبارکہ میں کچھ بہتری آئی تو آپ ظہر کی نماز کے لئے دو آدمیوں کے درمیان ان کے سہارے سے چلتے ہوئے مسجد تشریف لے گئے۔ اس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکر نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے اشارے سے انہیں پیچھے ہٹنے سے منع کیا اور ان دونوں آدمیوں سے کہا کہ مجھے ان کے ساتھ بٹھا دو۔ ان دونوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ بٹھا دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کررہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتداء کررہے تھے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ

کر نماز پڑھ رہے تھے۔

حضرت عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات کا وہ واقعہ سناؤں جو مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں بیان کرو۔ میں نے بیان کیا تو انہوں نے اس واقعہ میں سے ایک بات کا بھی انکار نہیں کیا۔

(۷۲٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بِنِ شُعْبَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى خَلْفَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ. (مسلم ۸۱۔ احمد ۲۴۸)

(۷۲۴۷) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔

(۷۲٤۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : كَانَ كَوْنٌ فِي الأَنْصَارِ فَأَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ ، قَالَ : فَجَاءَ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، قَالَ : فَصَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ.

(بخاری ۱۲۰۱۔ ابو داؤد ۹۳۸)

(۷۲۴۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کے درمیان کوئی جھگڑا تھا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔

(٦١٨) في الرجل يَضَعُ رِدَائَهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ فِي الصَّلاَةِ

دورانِ نماز کندھے سے چادر اتارنے کا حکم

(۷۲٤۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ رِدَائَهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

(۷۲۴۹) حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی دورانِ نماز کندھے سے چادر اتارے۔

(۷۲۵۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۷۲۵۰) حضرت ابن سیرین اسے مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۷۲۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلاَةِ أَنْ يَضَعَ رِدَائَهُ عَنْ عَاتِقِهِ.

(۷۲۵۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دورانِ نماز کندھے سے چادر اتارنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۶۱۹) من كره النَّوْمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

مغرب اور عشاء کے درمیان سونے کی کراہت کا بیان

(۷۲۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا ، يَعْنِي الْعِشَاءَ.

(۷۲۵۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء سے پہلے سونے سے منع فرمایا ہے۔

(۷۲۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ.

(۷۲۵۳) حضرت ابو برزہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

(۷۲۵۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَمُجَاهِدٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكَادُ أَنْ يَسُبَّ الَّذِي يَنَامُ، عَنِ الْعِشَاءِ.

(۷۲۵۴) حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عشاء سے پہلے سونے والے کی اتنی مذمت کرتے کہ قریب تھا کہ اسے گالی دے دیتے۔

(۷۲۵۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنَّا نَجْتَنِبُ الْفُرُشَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ.

(۷۲۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عشاء سے پہلے بستروں سے دور رہا کرتے تھے۔

(۷۲۵۶) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ وَلَا يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَهَا فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ.

(۷۲۵۶) حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خط میں لکھا کہ کوئی عشاء سے پہلے نہ سوئے، اگر کوئی لیٹے بھی تو اس کی آنکھوں کو نیند کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔

(۷۲۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ ، عَنْ عُمَرَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ.

(۷۲۵۷) ایک اور سند سے یہی منقول ہے۔

(۷۲۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : جَائَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ: إِنَّ مِنَّا الْمُحَارِجَ وَالْمُضَارِبَ فَهَلْ عَلَيْنَا حَرَجٌ أَنْ نَنَامَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَحَرَجٌ وَحَرَجَانِ وَثَلَاثَةُ أَحْرَاجٍ.

(۷۲۵۸) حضرت سعید بن یسار فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا ہم جنگجو اور فوجی لوگ ہیں، اگر ہم عشاء سے پہلے سو جائیں تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں حرج ہے، دو حرج ہیں بلکہ تین حرج ہیں!

(۷۲۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ الْهَيْثَمِ الْمُرَادِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ ، عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ : صَلِّ ، ثُمَّ نَمْ ، قَالَ ثُمَّ قَالَ لَهُ ذَلِكَ ثَلاَثًا ، فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ :صَلِّ ثُمَّ نَمْ فَلاَ نَامَتْ عَيْنُكَ.

(۷۲۵۹) حضرت ہیثم مرادی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے عشاء سے پہلے سونے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھ کر سونا چاہئے۔ اس نے تین مرتبہ یہی سوال کیا انہوں نے تینوں مرتبہ یہی جواب دیا۔ تیسری مرتبہ اس سے یہ فرمایا کہ نماز پڑھ کر سونا چاہئے البتہ اگر لیٹو تو تمہاری آنکھ نہیں لگنی چاہئے۔

(۷۲٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ نَامَ عَنْهَا فَلاَ نَامَتْ عَيْنُهُ ، يَعْنِي الْعِشَاءَ.

(۷۲٦۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی عشاء سے پہلے لیٹ بھی جائے تو اسے سونا نہیں چاہئے۔

(۷۲٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَا أُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا ، وَلاَ الْحَدِيثَ بَعْدَهَا.

(۷۲٦۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے عشاء سے پہلے سونا اور عشاء کے بعد گفتگو کرنا بالکل پسند نہیں۔

(۷۲٦۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، وَمُجَاهِدٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْرَهُونَ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا.

(۷۲٦۲) حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد گفتگو کرنے کو ناپسند خیال فرماتے تھے۔

(۷۲٦۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ يَزِيدَ الْفَقِيرَ أَسَمِعْت ابْنَ عُمَرَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا، قَالَ نَعَمْ.

(۷۲٦۳) حضرت مسعر فرماتے ہیں کہ میں نے یزید الفقیر سے سوال کیا کہ کیا آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۷۲٦٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا.

(۷۲٦۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف عشاء سے پہلے سونے اور عشاء کے بعد گفتگو کرنے کو ناپسند خیال فرماتے تھے۔

(۷۲٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي قوله تعالى :(تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) قَالَ:عَنِ الْعَتَمَةِ.

(۷۲٦۵) حضرت عطاء اللہ تعالیٰ کے فرمان (ترجمہ) ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں۔ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ عشاء کی نماز سے پہلے۔

(۷۲٦٦) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَهْلٍ الْقُرَشِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ :لأَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ فِي هَذِهِ

السَّاعَةِ وَذَلِكَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَنَامَ عَنْهَا ، ثُمَّ أَقُومَ فَأُصَلِّيَهَا.

(۷۲۶۶) حضرت سعید بن مسیّب فرماتے ہیں کہ میں اس وقت (مغرب کے بعد) نماز پڑھوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس وقت میں سو جاؤں اور پھر اٹھ کر نماز پڑھوں۔

(۷۲۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: لأَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَنَامَ عَنْهَا، ثُمَّ أُصَلِّيَهَا بَعْدَ مَا يَغِيبُ الشَّفَقُ فِي جَمَاعَةٍ.

(۷۲۶۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں شفق غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں سو جاؤں اور پھر شفق غروب ہونے کے بعد اٹھ کر جماعت سے نماز پڑھوں۔

(۶۲۰) من رخص فِي النَّوْمِ قَبْلَهَا

جن حضرات نے عشاء سے پہلے سونے کی اجازت دی ہے

(۷۲۶۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَابْنُ فُضَيْلٍ ووَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بن عَبْدِ اللهِ الرَّازِيِّ ، عَنْ جَدَّتِهِ وَكَانَتْ سُرِّيَّةً لِعَلِيٍّ ، أَنَّ عَلِيًّا رُبَّمَا غَفَا قَبْلَ الْعِشَاءِ.

(۷۲۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ بعض اوقات عشاء سے پہلے سو جایا کرتے تھے۔

(۷۲۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، أَنَّ خَبَّابًا نَامَ ، عَنِ الْعِشَاءِ.

(۷۲۶۹) حضرت ابن حصین فرماتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ عشاء سے پہلے سو جایا کرتے تھے۔

(۷۲۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، أَنَّ أَبَا وَائِلٍ وَأَصْحَابَ عَبْدِاللهِ كَانُوا يَنَامُونَ قَبْلَ الْعِشَاءِ.

(۷۲۷۰) حضرت ابو حصین فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد عشاء سے پہلے سو جایا کرتے تھے۔

(۷۲۷۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ الأَسْوَدُ لاَ يُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يُصَلِّيَ ، فَكَانَ يَنَامُ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(۷۲۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رمضان میں نماز پڑھنے کے بعد افطار کرتے تھے اور مغرب اور عشاء کے درمیان سویا کرتے تھے۔

(۷۲۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَنَامُ عَنْهَا ، يَعْنِي الْعِشَاءَ ، قَالَ : قَدْ كَانَ يَنَامُ وَيُوَكِّلُ مَنْ يُوقِظُهُ.

(۷۲۷۲) حضرت ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز سے پہلے سو جاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ سو جاتے تھے لیکن کسی کو مقرر کرتے تھے کہ انہیں جگا دے۔

(۷۲۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ قَبْلَهَا.

(۷۲۷۳) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ عشاء سے پہلے سو جایا کرتے تھے۔

(۷۲۷٤) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ الأَزْدِيِّ ، قَالَ : كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ كُلَّ لَيْلَةٍ وَكَانَ يَنَامُ مَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(۷۲۷۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت علی ازدی رمضان کی ہر رات میں ایک قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے اور مغرب اور عشاء کے درمیان سویا کرتے تھے۔

(۷۲۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانُوا يَنَامُونَ نَوْمَةً قَبْلَ الصَّلاَةِ.

(۷۲۷۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اسلاف عشاء کی نماز سے پہلے کچھ دیر سو جایا کرتے تھے۔

(۷۲۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وِقَاءٍ ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الْعِشَاءَ ، ثُمَّ يَقُومُ فِي رَمَضَانَ.

(۷۲۷۶) حضرت وقاء فرماتے ہیں کہ رمضان میں حضرت سعید بن جبیر عشاء کی نماز سے پہلے سو جاتے پھر اٹھتے تھے۔

(۷۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ قَبْلَ الْعِشَاءِ.

(۷۲۷۷) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت محمد عشاء کی نماز سے پہلے سویا کرتے تھے۔

(٦٣١) في الرجل يُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَسْتَبِينُ لَهُ أَنَّهُ صَلَّى بِلَيْلٍ

اگر کوئی آدمی فجر کی نماز پڑھ کر فارغ ہو اور پھر اسے معلوم ہو کہ ابھی فجر طلوع نہیں ہوئی تو وہ کیا کرے؟

(۷۲۷۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ أَعَادَ صَلاَةَ الصُّبْحِ فِي يَوْمٍ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ صَلَّى ، ثُمَّ قَعَدَ ، حَتَّى تَبَيَّنَ لَهُ ، أَنَّهُ صَلَّى بِلَيْلٍ ، ثُمَّ أَعَادَهَا ، ثُمَّ صَلَّى وَقَعَدَ حَتَّى تَبَيَّنَ ، أَنَّهُ صَلَّى بِلَيْلٍ ، ثُمَّ أَعَادَهَا الثَّالِثَةَ.

(۷۲۷۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک دن میں فجر کی نماز تین مرتبہ دہرائی۔ وہ نماز پڑھ کر بیٹھے تو معلوم ہوا کہ انہوں نے طلوع فجر سے پہلے نماز پڑھ لی ہے۔ لہٰذا نماز کا اعادہ کیا۔ پھر نماز پڑھ کر بیٹھے تو معلوم ہوا کہ ابھی بھی فجر طلوع نہیں ہوئی تھی، چنانچہ انہوں نے تیسری مرتبہ نماز پڑھی۔

(۷۲۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَعَادَ صَلاَةَ الصُّبْحِ يجمع فِي يَوْمٍ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ صَلَّى فَإِذَا هُوَ قَدْ صَلَّى بِلَيْلٍ ، ثُمَّ أَعَادَهَا فَإِذَا هُوَ قَدْ صَلَّى بِلَيْلٍ ، ثُمَّ أَعَادَهَا الثَّالِثَةَ.

(۷۲۷۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن میں فجر کی نماز تین مرتبہ دہرائی۔ وہ نماز سے فارغ ہوئے

تو معلوم ہوا کہ انہوں نے طلوعِ فجر سے پہلے نماز پڑھ لی ہے۔ لہٰذا نماز کا اعادہ کیا۔ پھر نماز پڑھی اور فارغ ہوئے تو معلوم ہوا کہ ابھی بھی فجر طلوع نہیں ہوئی تھی، چنانچہ انہوں نے تیسری مرتبہ نماز پڑھی۔

(۷۲۸۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :شَكُّوا فِي طُلُوعِ الْفَجْرِ فِي عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :فَأَمَرَ مُؤَذِّنَهُ فَأَقَامَ الصَّلاَةَ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ وَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ، ثُمَّ رَكَعَ ، ثُمَّ سَجَدَ ، ثُمَّ قَامَ فَاسْتَفْتَحَ آلَ عِمْرَانَ حَتَّى خَتَمَهَا ، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ، قَالَ وَأَضَاءَ لَهُمُ الصُّبْحُ.

(۷۲۸۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانے میں لوگوں کو طلوعِ فجر کے بارے میں شک ہوا۔ انہوں نے اپنے مؤذن کو حکم دیا اس نے دوبارہ اقامت کہی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ انہوں نے پوری سورۃ البقرۃ پڑھی، پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے اور پوری سورۃ آلِ عمران پڑھی۔ پھر رکوع کیا اور پھر سجدہ کیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو روشنی ہو چکی تھی۔

(۷۲۸۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَتْ بِي سَعْلَةٌ فَخَرَجْت لِصَلاَةِ الصُّبْحِ فَسَمِعَ الْمُؤَذِّنُ سَعْلَتِي فَظَنَّ أَنْ قَدْ أَصْبَحْنَا فَأَقَامَ الصَّلاَةَ فَصَلَّيْنَا ، ثُمَّ نَظَرْنَا فَإِذَا الْفَجْرُ لَمْ يَطْلُعْ فَأَعَدْنَا الصَّلاَةَ.

(۷۲۸۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے کھانسی لاحق تھی کہ میں فجر کی نماز کے لئے نکلا، مؤذن نے میری کھانسی کی آواز سنی اور خیال کیا کہ صبح ہو چکی ہے۔ اس نے اقامت کہہ دی اور ہم نے فجر کی نماز پڑھ لی۔ پھر ہم نے دیکھا کہ ابھی تو فجر طلوع نہیں ہوئی، لہٰذا ہم نے طلوعِ فجر کے بعد دوبارہ نماز پڑھی۔

(۶۲۲) فی الحائض تَطْهُرُ آخِرَ النَّهَارِ

اگر کوئی حائضہ دن کے آخری حصہ میں حیض سے پاک ہو تو وہ کیا کرے؟

(۷۲۸۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ الْمَخْزُومِيِّ ، قَالَ :أَخْبَرَتْنِي جَدَّتِي ، عَنْ مَوْلًى لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :إذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ، وَإِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

(۷۲۸۲) حضرت عبدالرحمن بن عوف فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حائضہ غروبِ شمس سے پہلے پاک ہو تو وہ ظہر اور عصر کی نماز پڑھے گی اور اگر طلوعِ فجر سے پہلے پاک ہو تو وہ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے گی۔

(۷۲۸۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ وَعُبَيْدَةَ أَخْبَرَاهُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَالشَّعْبِيِّ ، وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْحَائِضِ إذَا طَهُرَتْ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ، وَإِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

(۷۲۸۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حائضہ غروبِ شمس سے پہلے پاک ہو تو وہ ظہر اور عصر کی نماز پڑھے گی اور اگر طلوع فجر سے پہلے پاک ہو تو وہ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے گی۔

(۷۲۸٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

(۷۲۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۷۲۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالُوا :إذَا طَهُرَتْ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ، وَإِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ صَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

(۷۲۸۵) حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حائضہ غروبِ شمس سے پہلے پاک ہو تو وہ ظہر اور عصر کی نماز پڑھے گی اور اگر طلوع فجر سے پہلے پاک ہو تو وہ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے گی۔

(۷۲۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، أَنَّهُمَا قَالاَ :إذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ، وَإِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ الْفَجْرِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

(۷۲۸۶) حضرت عطاء اور حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حائضہ غروبِ شمس سے پہلے پاک ہو تو غسل کرے گی اور ظہر اور عصر کی نماز پڑھے گی اور اگر طلوع فجر سے پہلے پاک ہو تو غسل کرے گی اور مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے گی۔

(۷۲۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ، وَإِذَا طَهُرَتْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ صَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

(۷۲۸۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حائضہ دن کے آخری حصہ میں پاک ہوئی تو ظہر اور عصر کی نماز پڑھے گی اور اگر رات کے آخری حصہ میں پاک ہوئی تو مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے گی۔

(۷۲۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إذَا طَهُرَتْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْتُصَلِّ صَلاَةَ لَيْلَتِهَا ، وَإِذَا طَهُرَتْ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَلْتُصَلِّ صَلاَةَ يَوْمِهَا.

(۷۲۸۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حائضہ رات کے آخری حصہ میں پاک ہو تو اس رات کی نمازیں پڑھے گی اور اگر دن کے آخری حصہ میں پاک ہوئی تو اس دن کی نمازیں پڑھے گی۔

(۷۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :إذَا رَأَتِ الطُّهورَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ، وَإِذَا رَأَتْهُ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

(۷۲۸۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حائضہ غروبِ شمس سے پہلے پاکی دیکھے تو وہ ظہر اور عصر کی نماز پڑھے گی اور اگر طلوع فجر سے پہلے پاکی دیکھے تو وہ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے گی۔

(۷۲۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :تُصَلِّي الصَّلاَةَ الَّتِي طَهُرَتْ فِي وَقْتِهَا.

(۷۲۹۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حائضہ وہی نماز پڑھے گی جس کے وقت میں وہ پاک ہوئی۔

(۷۲۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِن رَأَتِ الطُّهْرَ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ فَلَمْ تَغْتَسِلْ حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ صَلَّتِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ.

(۷۲۹۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی حائضہ نے ظہر کے وقت میں طہر دیکھا اور غسل نہ کیا یہاں تک کہ عصر کا وقت داخل ہوگیا تو وہ ظہر اور عصر دونوں نمازیں پڑھے گی۔

(۶۲۳) فِي الرجل يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَهُوَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ

جن حضرات کے نزدیک امامت کراتے ہوئے آدمی قرآن مجید سے دیکھ سکتا ہے

(۷۲۹۲) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ.

(۷۲۹۲) حضرت محمد اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی امامت کراتے ہوئے مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرے۔

(۷۲۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ كَانَ يَؤُمُّ عَائِشَةَ عَبْدٌ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ.

(۷۲۹۳) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک غلام امامت کراتے ہوئے مصحف سے دیکھ کر تلاوت کیا کرتا تھا۔

(۷۲۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، أَنَّ عَائِشَةَ أَعْتَقَتْ غُلاَمًا لَهَا عَنْ دُبُرٍ ، فَكَانَ يَؤُمُّهَا فِي رَمَضَانَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۷۲۹۴) حضرت ابوبکر بن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ایک مدبر بنایا جو امامت کراتے ہوئے مصحف سے دیکھ کر تلاوت کیا کرتا تھا۔

(۷۲۹٥) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ طَلْحَةَ ، أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ غُلاَمًا ، أَوْ إِنْسَانًا يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ يَؤُمُّهَا فِي رَمَضَانَ.

(۷۲۹۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ بنت طلحہ کسی غلام یا کسی اور کو حکم دیتی تھیں کہ رمضان میں مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرتے ہوئے ان کی امامت کرائے۔

(۷۲۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَؤُمُّ فِي رَمَضَانَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ رَخَّصَ فِيهِ.

(۷۲۹۶) حضرت حکم سے سوال کیا گیا کہ کوئی آدمی رمضان میں مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرتے ہوئے ان کی امامت کرا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۷۲۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۷۲۹۷) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۷۲۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ أَبِی مَعْرُوفٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۷۲۹۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۷۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَؤُمَّ فِي الْمُصْحَفِ إِذَا لَمْ يَجِدْ ، يَعْنِي مَنْ يَقْرَأُ ظَاهِرًا.

(۷۲۹۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر زبانی پڑھنے والا نہ ملے تو مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرنے والے کی امامت کرائی جا سکتی ہے۔

(۷۳۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، قَالَ : كَانَ أَنَسٌ يُصَلِّي وَغُلاَمُهُ يُمْسِكُ الْمُصْحَفَ خَلْفَهُ فَإِذَا تَعَايَا فِي آيَةٍ فَتَحَ عَلَيْهِ.

(۷۳۰۰) حضرت ثابت بنانی کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے تھے اور ان کا ایک غلام ان کے پیچھے مصحف اٹھائے کھڑا ہوتا تھا، جب کسی جگہ وہ بھولتے تو وہ انہیں لقمہ دیتا تھا۔

(٦٢٤) من كرهه

جن حضرات کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ ہے

(۷۳۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ عَيَّاشِ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ الْبَكْرِيِّ ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَؤُمُّ قَوْمًا فِي الْمُصْحَفِ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ.

(۷۳۰۱) حضرت سلیمان بن حنظلہ بکری ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرتے ہوئے امامت کرا رہا تھا۔ انہوں نے اسے ٹھوکر ماری۔

(۷۳۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَانِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَؤُمَّ فِي الْمُصْحَفِ.

(۷۳۰۲) حضرت ابو عبد الرحمن نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرتے ہوئے امامت کرائی جائے۔

(۷۳۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ فِي الْمُصْحَفِ كَرَاهَةَ أَنْ يَتَشَبَّهُوا بِأَهْلِ الْكِتَابِ.

(۷۳۰۳) حضرت ابراہیم نے مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرتے ہوئے امامت کرانے کو اس لئے مکروہ قرار دیا ہے کہ اس میں اہل کتاب سے مشابہت ہے۔

(۷۳۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ.

(۷۳۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف نے مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرتے ہوئے امامت کرانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۷۳۰۵) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَؤُمَّ الرَّجُلُ فِي الْمُصْحَفِ.

(۷۳۰۵) حضرت مجاہد مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرتے ہوئے امامت کرانے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۷۳۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِذَا كَانَ مَعَهُ مَنْ يَقْرَأُ رَدَّدُوهُ ، وَلَمْ يَؤُمَّ فِي الْمُصْحَفِ.

(۷۳۰۶) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جب اس کے ساتھ کوئی زبانی تلاوت کرنے والا ہو تو اسے موقع دے اور مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرتے ہوئے امامت نہ کرائے۔

(۷۳۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ كَرِهَهُ، وَقَالَ: هَكَذَا تَفْعَلُ النَّصَارَى.

(۷۳۰۷) حضرت حسن نے مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرتے ہوئے امامت کرانے کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ عیسائی ایسا کرتے ہیں۔

(۷۳۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ يَؤُمُّ الْقَوْمَ فِي رَمَضَانَ فِي الْمُصْحَفِ فَكَرِهَاهُ.

(۷۳۰۸) حضرت حماد اور حضرت قتادہ سے سوال کیا گیا کہ کوئی آدمی رمضان میں مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرتے ہوئے امامت کرائے تو یہ کیسا ہے؟ انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۷۳۰۹) حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ يَؤُمُّ فِي الْمُصْحَفِ.

(۷۳۰۹) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرتے ہوئے امامت نہیں کرائی جاسکتی۔

(٦٢٥) في المرأة يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَقْتُ صَلاَةٍ فَلاَ تُصَلِّيهَا حَتَّى تَحِيضَ

اگر ایک عورت کو کسی نماز کے وقت میں حیض آئے اور اس نے وہ نماز نہ پڑھی ہو تو پاک ہونے کے بعد اس کی قضا کرے گی یا نہیں؟

(۷۳۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا دَخَلَ وَقْتُ صَلاَةٍ عَلَى الْمَرْأَةِ فَلَمْ تُصَلِّ حَتَّى حَاضَتْ وَهِيَ فِي وَقْتِ صَلاَةٍ قَضَتْهَا إِذَا طَهُرَتْ.

(۷۳۱۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت کو کسی نماز کے وقت میں حیض آئے اور اس نے وہ نماز نہ پڑھی ہو تو پاک ہونے کے بعد اس کی قضا کرے گی۔

(۷۳۱۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا دَخَلَ وَقْتُ الصَّلاَة فَحَاضَتِ الْمَرْأَةُ قَبْلَ أَنْ تُصَلِّيَ فَلْتُصَلِّهَا حِينَ تَطْهُرَ.

(۷۳۱۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت کو کسی نماز کے وقت میں حیض آئے اور اس نے وہ نماز نہ پڑھی ہو تو پاک ہونے کے بعد اس کی قضا کرے گی۔

(۷۳۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ ، عَنِ امْرَأَةٍ دَخَلَتْ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ فَأَخَّرَتْهَا حَتَّى حَاضَتْ ، قَالَ :تَبْدَأُ بِهَا إِذَا طَهُرَتْ.

(۷۳۱۲) حضرت عبدالملک بن ایاس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ اگر کسی عورت کو نماز کا وقت ملا لیکن اس نے نماز میں تاخیر کردی، اب پاک ہونے کے بعد وہ اس کی قضا کرے گی یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ پاک ہونے کے بعد سب سے پہلے وہی نماز پڑھے۔

(۷۳۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ :إِذَا حَاضَتْ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ فَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءُ تِلْكَ الصَّلَاة إِلاَّ أَنْ يَكُونَ الْوَقْتُ قَدْ ذَهَبَ.

(۷۳۱۳) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت کو نماز کے وقت میں حیض آئے تو اس پر اس وقت تک اس نماز کی قضا نہیں جب تک اس کا وقت گذر نہ جائے۔

(۷۳۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ لَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاؤُهَا لأَنَّهَا فِي وَقْتٍ.

(۷۳۱۴) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اس پر اس نماز کی قضا واجب نہیں۔ اس لئے کہ وہ نماز کے وقت میں تھی۔

(۶۲۶) فی الحائض تَقْضِی الصَّلَاة

کیا حائضہ عورت حالتِ حیض کی نمازوں کی قضا کرے گی؟

(۷۳۱۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ الْمَرْأَةَ سَأَلَتْهَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاة ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ :أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيضُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ نَطْهُرُ فَلاَ يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاة. (بخاری ۳۲۱۔ ابو داؤد ۲۶۶)

(۷۳۱۵) حضرت معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کیا عورت حالتِ حیض کی نمازوں کی قضا کرے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ تو تو بالکل حروریہ ہے! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم حیض میں مبتلا ہوتی تھیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حیض کے دنوں کی نمازوں کی قضا کا حکم نہ دیتے تھے۔

(۷۳۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، قَالَتْ :سُئِلَتْ عَائِشَةَ أَتَجْزِى الْحَائِضَ الصَّلَاة ، قَالَتْ :قَدْ كُنَّ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِضْنَ أَفَكُنَّ يَجْزِينَ ، تَعْنِي لاَ يَقْضِينَ.

(مسلم ۲۶۵۔ احمد ۲/ ۱۸۵)

(۷۳۱۶) حضرت معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ کیا عورت حالتِ حیض کی نمازوں کی قضا کرے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج حیض میں مبتلا ہوتی تھیں اور ان دنوں کی نمازوں کی قضا نہیں

کرتی تھیں۔

(۷۳۱۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُنَّ بَنَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجُهُ يَحِضْنَ فَيَأْمُرُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَضَاءِ الصِّيَامِ ، وَلاَ يَأْمُرُهُنَّ بِقَضَاءِ الصَّلاَةِ. (عبدالرزاق ۱۲۷۹)

(۷۳۱۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی صاحبزادیاں اور آپ کی ازواج مطہرات حیض میں مبتلا ہوتی تھیں، آپ انہیں روزوں کی قضا کا حکم دیتے تھے لیکن نمازوں کی قضا کا حکم نہیں فرماتے تھے۔

(۷۳۱۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : لاَ تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلاَةَ.

(۷۳۱۸) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حائضہ نماز کی قضا نہیں کرے گی۔

(۷۳۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلاَةَ.

(۷۳۱۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حائضہ نماز کی قضا نہیں کرے گی۔

(۷۳۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ كَثِيرٍ النَّوَّاءِ ، قَالَ : سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَلِيٍّ أَتَقْضِينَ الصَّلاَةَ فِي أَيَّامِ حَيْضَتِكَ ، قَالَتْ لاَ.

(۷۳۲۰) حضرت کثیر نواء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ بنت علی سے پوچھا کہ کیا آپ حالتِ حیض کی نمازوں کی قضا کرتی ہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۷۳۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ ، قَالَ : لاَ تَقْضِي لأَنَّهَا لاَ تَقْضِي الصَّلاَةَ.

(۷۳۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حائضہ آیت سجدہ سنے تو پاک ہونے کے بعد بھی اس پر سجدہ لازم نہیں کیونکہ وہ نماز کی قضا بھی تو نہیں کرتی۔

(٦٢٧) مَنْ كَانَ يَقُولُ فِي الصَّلاَةِ لاَ يَتَحَرَّكُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ نماز میں حرکت کی گنجائش نہیں

(۷۳۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إذَا قَامَ فِي الصَّلاَةِ كَأَنَّهُ عُودٌ مِنَ الْخُشُوعِ ، قَالَ مُجَاهِدٌ : وَحُدِّثْت ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ كَذَلِكَ.

(۷۳۲۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو خشوع کی وجہ سے یوں محسوس ہوتا تھا

جیسے لکڑی کھڑی ہو۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی یونہی نماز پڑھتے تھے۔

(۷۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :قَارُّوا الصَّلاَةَ ، يَعْنِي اُسْكُنُوا فِيهَا.

(۷۳۲۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں سکون اختیار کرو۔

(۷۳۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ حَسَنٌ ، أَوْ سُفْيَانُ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ زَاذَانَ يُصَلِّي كَأَنَّهُ خَشَبَةٌ.

(۷۳۲۴) حضرت زبید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زاذان کو دیکھا کہ وہ یوں نماز پڑھتے تھے جیسے لکڑی ہو!

(۷۳۲٥) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ يُصَلِّي كَأَنَّهُ وَدٌّ.

(۷۳۲۵) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مسلم بن یسار کو دیکھا کہ وہ یوں نماز پڑھتے تھے جیسے لکڑی ہو!

(۷۳۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ كَأَنَّهُ ثَوْبٌ مُلْقًى.

(۷۳۲۶) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کپڑا ڈالا گیا ہو۔

(۷۳۲۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :قَارُّوا الصَّلاَةَ.

(۷۳۲۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں سکون اختیار کرو۔

(۷۳۲۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَارُّوا الصَّلاَةَ.

قَالَ زَائِدَةُ :فَقُلْتُ لِمَنْصُورٍ :مَا يَعْنِي بِذَلِكَ ؟ قَالَ :فَقَالَ :التَّمَكُّنُ فِيهَا.

(۷۳۲۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں سکون اختیار کرو۔ حضرت زائدہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت منصور سے پوچھا کہ نماز میں سکون اختیار کرنے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نماز میں کسی بھی طرح کی حرکت نہ کرنا۔

(٦٢٨) من كره أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لَمْ يُصَلِّ

یہ نہیں کہنا چاہئے ''میں نے نماز نہیں پڑھی''

(۷۳۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لَمْ أُصَلِّ وَيَقُولُ نُصَلِّي.

(۷۳۲۹) حضرت ابراہیم اس بات کو ناپسند خیال فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی یہ کہے ''میں نے نماز نہیں پڑھی'' بلکہ وہ یہ کہتے تھے ''ہم نے نماز پڑھنی ہے''

(٦٢٩) مَنْ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

اگر امام بھول جائے تو مرد تسبیح کہیں گے اور عورتیں تالی بجائیں گی

(٧٣٣٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ. (بخاری ۱۲۰۳۔ ابوداؤد ۹۳۶)

(۷۳۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرد تسبیح کہیں گے اور عورتیں تالی بجائیں گی۔

(٧٣٣١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَلَمَّا قَامَ لِيُكَبِّرَ ، قَالَ : إِنْ أَنْسَانِي الشَّيْطَانُ شَيْئًا مِنْ صَلاَتِي فَالتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ. (ترمذی ۲۷۸۷۔ نسائی ۹۴۰۹)

(۷۳۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، جب آپ تکبیر کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر شیطان مجھے میری نماز بھلا دے تو مرد تسبیح کہیں گے اور عورتیں تالی بجائیں گی۔

(٧٣٣٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْمَدَنِيِّ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

(۷۳۳۲) حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد تسبیح کہیں گے اور عورتیں تالی بجائیں گی۔

(٧٣٣٣) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ:التَّسْبِيحُ فِي الصَّلاَةِ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

(۷۳۳۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں مرد تسبیح کہیں گے اور عورتیں تالی بجائیں گی۔

(٧٣٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ :اسْتَأْذَنْت عَلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَهُوَ يُصَلِّي فَسَبَّحَ بِالْغُلاَمِ فَفَتَحَ لِي.

(۷۳۳۴) حضرت یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی لیلیٰ سے حاضری کی اجازت مانگی، انہوں نے تسبیح کے ذریعے اپنے غلام کو حکم دیا اور اس نے میرے لئے دروازہ کھول دیا۔

(٧٣٣٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَسَبَّحَ فَدَخَلَ فَجَلَسَ حَتَّى انْصَرَفَ.

(۷۳۳۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حاضری کی اجازت مانگی (وہ نماز پڑھ رہے تھے) انہوں نے تسبیح کہی، چنانچہ وہ اندر آ گیا اور ان کے نماز پورا کرنے تک بیٹھا رہا۔

(٧٣٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُصَلِّي فِي

الْمَسْجِدِ فَمَرَّ بِهِ إِنْسَانٌ فَسَبَّحَ بِهِ.

(۷۳۳۶) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس سے گذرا انہوں نے اسے دیکھ کر تسبیح پڑھی۔

(۷۳۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذْنُ الرَّجُلِ إِذَا كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ التَّسْبِيحُ وَإِذْنُ الْمَرْأَةِ التَّصْفِيقُ.

(۷۳۳۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر مرد کمرے میں نماز پڑھ رہا ہو تو اس کی اجازت تسبیح ہے اور عورت کی اجازت تالی بجانا ہے۔

(۷۳۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ رُبَّمَا كَانَ الإِنْسَانُ يَجِيءُ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ فَيَرَى ظِلَّهُ فَيُشِيرُ مُحَمَّدٌ بِيَدِهِ سُبْحَانَ اللهِ.

(۷۳۳۸) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ دوران نماز حضرت محمد اگر کسی انسان کو آتا ہوا محسوس کرتے تو تسبیح کہا کرتے تھے۔

(۷۳۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : دَخَلْت عَلَى سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ : إِنَّ التَّسْبِيحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقَ لِلنِّسَاءِ.

(۷۳۳۹) حضرت یزید بن ابی زیاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت سالم بن ابی جعد سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا، وہ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے سبحان اللہ کہا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ مرد تسبیح کہیں گے اور عورتیں تالی بجائیں گی۔

(۷۳۴۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

(۷۳۴۰) حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مرد تسبیح کہیں گے اور عورتیں تالی بجائیں گی۔

(۷۳۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كُنْتُ إِذَا دَخَلْت عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي تَنَحْنَحَ لِي. (ابن ماجه ۳۷۰۸۔ احمد ۱/ ۸۵)

(۷۳۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کبھی میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری چاہتا اور آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ گلا کھنکھار دیتے تھے۔

(۷۳۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : مَرَرْت بِابْنِ عُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّي فَانْتَهَرَنِي بِتَسْبِيحِهِ.

(۷۳۴۲) حضرت عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرا وہ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے تسبیح کہہ کر مجھے ڈانٹا۔

(٦٣٠) الحائض هل تُسَبِّحُ

کیا حائضہ کونماز کے وقت میں ذکر کرنا چاہئے؟

(٧٣٤٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :فِي الْحَائِضِ تُنَظِّفُ وَتَتَّخِذُ مَكَانًا فِي مَوَاقِيتِ الصَّلاَةِ تَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ.

(۷۳۴۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حائضہ عورت نماز کے اوقات میں صاف ہوگی اور ایک جگہ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے گی۔

(٧٣٤٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قِيلَ لأَبِي قِلاَبَةَ :الْحَائِضُ تَسْمَعُ الأَذَانَ فَتَوَضَّأُ وَتُكَبِّرُ وَتُسَبِّحُ ، قَالَ : قَدْ سَأَلْنَا ، عَنْ ذَلِكَ فَمَا وَجَدْنَا لَهُ أَصْلاً.

(۷۳۴۴) حضرت معتمر کہتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت ابوقلابہ سے سوال کیا گیا کہ کیا حائضہ اذان کی آواز سن کر وضو کرے گی اور تسبیح پڑھے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اس بارے میں سوال کیا تھا لیکن ہمیں اس عمل کی کوئی اصل نہیں ملی۔

(٧٣٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سفيان ، عَنْ سليمان التيمي ، عن أبي قلابة ، قَالَ :لم نجد له أصلاً.

(۷۳۴۵) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس عمل کی کوئی اصل نہیں ملی۔

(٧٣٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ بِدْعَة.

(۷۳۴۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔

(٧٣٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْهُ فَكَرِهَاهُ.

(۷۳۴۷) حضرت حکم اور حضرت حماد نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٦٣١) مَنْ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ

جو حضرات اس بات کا حکم دیا کرتے تھے

(٧٣٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الصَّدَفِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ الْمَرْأَةَ الْحَائِضَ فِي وَقْتِ الصَّلاَةِ أَنْ تَوَضَّأَ وَتَجْلِس بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَتَذْكُرَ اللَّهَ وَتُهَلِّلَ وَتُسَبِّحَ.

(۷۳۴۸) حضرت یزید صدفی فرماتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر حائضہ عورت کو اس بات کا حکم دیا کرتے تھے کہ وہ نماز کے وقت میں وضو کرے اور مسجد کے صحن میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرے، لا الہ الا اللہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے۔

(۷۳٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : إِنَّا لَنَأْمُرُ نِسَائَنَا فِي الْحَيْضِ أَنْ يَتَوَضَّأْنَ فِي وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ ، ثُمَّ يَجْلِسْنَ وَيُسَبِّحْنَ وَيَذْكُرْنَ اللَّهَ.

(۷۳۴۹) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ ہم حائضہ عورتوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ نماز کے وقت میں وضو کریں، پھر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں اور اس کا ذکر کریں۔

(۷۳۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي الْحَائِضِ تَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتَذْكُرُ اللَّهَ.

(۷۳۵۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حائضہ ہر نماز کے وقت وضو کرے گی اور اللہ کا ذکر کرے گی۔

(٦٣٢) فی أربع رکعاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ

عشاء کے بعد کی چار رکعات کا ثواب

(۷۳۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَاءِ كُنَّ كَقَدْرِهِنَّ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.

(۷۳۵۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عشاء کے بعد چار رکعتیں پڑھنے کا ثواب لیلۃ القدر میں چار رکعات پڑھنے کے برابر ہے۔

(۷۳۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَرْبَعَةٌ بَعْدَ الْعِشَاءِ يَعْدِلْنَ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.

(۷۳۵۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عشاء کے بعد چار رکعتیں پڑھنے کا ثواب لیلۃ القدر میں چار رکعات پڑھنے کے برابر ہے۔

(۷۳۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَاءِ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ عُدِلْنَ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.

(۷۳۵۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے عشاء کے بعد ایک سلام سے چار رکعتیں پڑھیں ان کا ثواب لیلۃ القدر میں چار رکعات پڑھنے کے برابر ہے۔

(۷۳۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ تُبَيْعٍ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَاتِعٍ ، قَالَ : مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا بَعْدَ الْعِشَاءِ يُحْسِنُ فِيهِنَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ عُدِلْنَ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.

(۷۳۵۴) حضرت کعب بن ماتع کہتے ہیں کہ جس شخص نے عشاء کے بعد چار رکعات پڑھیں، ان میں رکوع وسجود اچھی طرح کیا تو

ان کا ثواب لیلۃ القدر میں چار رکعات پڑھنے کے برابر ہے۔

(۷۳۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَيْمَنَ ، عَنْ تُبَيْعٍ ، عَنْ كَعْبٍ نَحْوَهُ.

(۷۳۵۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۷۳۵٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ يَكُنَّ بِمَنْزِلَتِهِنَّ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.

(۷۳۵٦) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ عشاء کے بعد چار رکعات پڑھنے کا ثواب لیلۃ القدر میں چار رکعات پڑھنے کے برابر ہے۔

(۷۳۵۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ عُدِلْنَ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.

(۷۳۵۷) حضرت عبد الرحمن بن اسود فرماتے ہیں کہ عشاء کے بعد چار رکعت پڑھنے کا ثواب لیلۃ القدر میں چار رکعات پڑھنے کے برابر ہے۔

(٦٣٣) تفرقع اليد فِي الصَّلاَة

نماز کے اندر انگلیاں چٹخانے کی کراہت

(۷۳۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : صَلَّيْت إِلَى جَنْبِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَفَقَعْتُ أَصَابِعِي ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلاَةَ ، قَالَ : لاَ أُمَّ لَكَ أَتَفْقَعُ أَصَابِعَكَ وَأَنْتَ فِي الصَّلاَةِ.

(۷۳۵۸) حضرت شعبہ مولیٰ ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی، نماز میں میں نے اپنی انگلیوں کو چٹخایا، جب میں نے نماز مکمل کر لی تو انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ تم نماز میں اپنی انگلیوں کو چٹخاتے ہو۔

(۷۳۵۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُنْقِضَ الرَّجُلُ أَصَابِعَهُ ، يَعْنِي وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

(۷۳۵۹) حضرت ابراہیم نماز میں انگلیاں چٹخانے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۷۳٦٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُنْقِضَ أَصَابِعَهُ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

(۷۳٦٠) حضرت عطاء نماز میں انگلیاں چٹخانے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۷۳٦١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : خَمْسٌ تُنْقِصُ الصَّلاَةَ : التَّمَطِّي وَالأَلْتِفَاتُ وَتَقْلِيبُ الْحَصَى وَالْوَسْوَسَةُ وَتَفْقِيعُ الأَصَابِعِ.

(۷۳٦١) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں نماز کو ناقص بنا دیتی ہیں: انگڑائی لینا، ادھر ادھر دیکھنا، کنکریوں کو الٹ

پلٹ کرنا، وساوس کا آنا اور انگلیوں کو چٹخانا۔

(۷۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُفَرْقِعَ الرَّجُلُ أَصَابِعَهُ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

(۷۳۶۲) حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد نماز میں انگلیاں چٹخانے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٦٣٤) في الرجل يَرَى الدَّمَ فِي ثَوْبِهِ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ

اگر کوئی آدمی نماز میں خون دیکھے تو کیا کرے؟

(۷۳٦۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الرَّجُلِ يَرَى فِي ثَوْبِهِ دَمًا وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ ، قَالَ : إنْ كَانَ كَثِيرًا فَلْيُلْقِ الثَّوْبَ عَنْهُ ، وَإِنْ كَانَ قَلِيلاً فَلْيَمْضِ فِي صَلاَتِهِ.

(۷۳٦۳) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی نماز میں اپنے کپڑوں پر خون دیکھے تو کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر زیادہ ہو تو کپڑے کو اتار دے اور اگر تھوڑا ہو تو نماز پڑھتا رہے۔

(۷۳٦٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إذَا كَانَ فِي الصَّلاَةِ فَرَأَى فِي ثَوْبِهِ دَمًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَضَعَهُ وَضَعَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَضَعَهُ خَرَجَ فَغَسَلَهُ ، ثُمَّ جَاءَ فَبَنَى عَلَى مَا كَانَ صَلَّى.

(۷۳٦٤) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے کپڑوں پر نماز میں خون لگا دیکھے، اب اگر وہ اس کپڑے کو اتارنے کی طاقت رکھتا ہو تو اتار لے، اگر اتارنے کی طاقت نہ ہو تو جا کر اسے دھو لے، پھر جو نماز پڑھ چکا ہے اس سے آگے مکمل کرے۔

(۷۳٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَنْصَرِفُ مِنَ الدَّمِ قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ.

(۷۳٦٥) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا طریقہ یہ تھا کہ اگر کپڑوں پر خون لگا دیکھتے تھوڑا ہو یا زیادہ، وہ جا کر اسے دھو لیتے۔

(۷۳٦٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إذَا رَأَيْتَهُ وَقَدْ صَلَّيْت بَعْضَ صَلاَتِكَ فَضَعِ الثَّوْبَ عَنْكَ وَامْضِ فِي صَلاَتِكَ.

(۷۳٦٦) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب تم کپڑوں پر خون لگا دیکھو، جبکہ تم کچھ نماز پڑھ چکے ہو، تو کپڑے کو اتار دو اور نماز پڑھتے رہو۔

(۷۳٦۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا ، عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فَيَرَى فِي ثَوْبِهِ الدَّمَ ، قَالَ : يُلْقِي الثَّوْبَ عَنْهُ قُلْتُ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إلاَّ ثَوْبَيْنِ ، قَالَ : يُلْقِي أَحَدَهُمَا وَيَتَوَشَّحُ بِالآخَرِ.

وَسَأَلْتُ الْحَكَمَ ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۷۳۶۷) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص نماز میں اپنے کپڑوں پر خون لگا دیکھے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ کپڑے کو اتار دے۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر اس کے پاس دو ہی کپڑے ہوں تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک کپڑے کو اتار دے اور دوسرے کو بائیں بغل کے نیچے سے نکال کر دائیں کندھے کے اوپر ڈال دے۔ میں نے حضرت حکم سے بھی اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔

(۷۳۶۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فَرَأَى فِي ثَوْبِهِ دَمًا فَوَضَعَهُ.

(۷۳۶۸) حضرت افلح فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم اگر اپنے کپڑے پر خون لگا دیکھتے تو اسے اتار دیتے۔

(۷۳۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ فِي الدَّمِ يَكُونُ فِي الثَّوْبِ ، قَالَ : إِذَا كَبَّرْت وَدَخَلْت فِي الصَّلاَة ، وَلَمْ تَرَ شَيْئًا ، ثُمَّ رَأَيْتَهُ بَعْدُ فَأَتِمَّ الصَّلاَة.

(۷۳۶۹) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی تکبیر کہہ کر نماز شروع کر دے اور اسے کچھ دکھائی نہ دے، پھر اسے نماز شروع کرنے کے بعد خون نظر آئے تو وہ نماز مکمل کرلے۔

(۷۳۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: إِذَا رَأَيْت فِي ثَوْبِكَ دَمًا فَامْضِ فِي صَلاَتِك.

(۷۳۷۰) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ اگر تم نماز میں اپنے کپڑوں پر خون دیکھو تو نماز پڑھتا رہو۔

(۷۳۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنِ الْهُجَيْمِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ : أَرَى الدَّمَ فِي ثَوْبِي وَأَنَا فِي الصَّلاَة ، قَالَ : امْضِ فِي صَلاَتِكَ فَإِذَا انْصَرَفْت فَاغْسِلْهُ.

(۷۳۷۱) حضرت ہجیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن رباح سے پوچھا کہ اگر میں کپڑوں پر خون لگا دیکھوں تو کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھتے رہو، جب نماز پوری کرلو تو اسے دھولو۔

(۶۳۵) فِي الرجل يَنْهَضُ فِي صَلاَتِهِ فَيُقَدِّمُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ

آدمی نماز میں اٹھتے ہوئے اپنا ایک پاؤں آگے کرسکتا ہے یا نہیں؟

(۷۳۷۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ خُصَيْفٍ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: رُخِّصَ لِلشَّيْخِ إِذَا أَرَادَ الْقِيَامَ لِلصَّلاَةِ أَنْ يُقَدِّمَ رِجْلَهُ.

(۷۳۷۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ بوڑھے آدمی کے لئے رخصت ہے کہ وہ نماز میں اٹھتے ہوئے اپنا ایک پاؤں آگے کر دے۔

(۷۳۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ السُّلَمِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَنْهَضُ فِي الصَّلاَة فَيُقَدِّمُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ : هَذِهِ خُطْوَةٌ مَلْعُونَةٌ. (ابوداؤد ۶۴۳۔ ابن خزیمة ۶۷۲)

(۷۳۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی نماز میں اٹھتے ہوئے اپنا ایک پاؤں آگے کردے تو یہ کیسا ہے؟ انہوں نے اسے مکروہ خیال فرمایا اور فرمایا کہ یہ ایک ملعون قدم ہے۔

(٦٣٦) في تغطية الْفَمِ فِي الصَّلاَة

نماز میں منہ ڈھانپنے کا بیان

(٧٣٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخَمَّرَ الْفَمُ فِي الصَّلاَة.

(۷۳۷۴) حضرت نبی پاک صَلَّالْفَيْدَيَّةِ نے نماز میں منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔

(٧٣٧٥) حَدَّثَنِي الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوب ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ وَهُوَ فِي الصَّلاَة.

(۷۳۷۵) حضرت محمد نماز میں منہ ڈھانپنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٧٣٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُغَطِّيَ فَمَه وَهُوَ فِي صَلاَةٍ.

(۷۳۷۶) حضرت ابراہیم نماز میں منہ ڈھانپنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٧٣٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يُصَلِّي وَعَلَيْهِ مِغْفَرٌ وَعِمَامَةٌ قَدْ غَطَّى بِهِمَا وَجْهَهُ فَأَخَذَ بِمِغْفَرِهِ وَعِمَامَتِهِ فَأَلْقَاهُمَا مِنْ خَلْفِهِ.

(۷۳۷۷) حضرت جعدہ بن ہبیرہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اس کے سر پر ایک خود اور ایک عمامہ تھا جس سے انہوں نے اپنے چہرے کو ڈھانپ رکھا تھا۔ انہوں نے اس کا خود اور عمامہ پیچھے سے اتار لیا۔

(٧٣٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ ، عَنْ تَغْطِيَةِ الْفَمِ فِي الصَّلاَة وَالطَّوَافِ فَكَرِهَهُ فِي الصَّلاَة وَرَخَّصَ فِيهِ فِي الطَّوَافِ.

(۷۳۷۸) حضرت حجاج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ نماز اور طواف میں منہ ڈھانپنا کیسا ہے؟ انہوں نے نماز میں اسے مکروہ قرار دیا اور طواف میں اس کی اجازت عطا فرمائی۔

(٧٣٧٩) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُجَبِّرِ ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَانَ إِذَا رَأَى الرَّجُلَ يُغَطِّي فَاهُ وَهُوَ فِي الصَّلاَة جَبَذَ الثَّوْبَ جَبْذًا شَدِيدًا حَتَّى يَنْزِعَهُ عَنْ فِيهِ.

(۷۳۷۹) حضرت عبدالرحمن بن مجبر فرماتے ہیں کہ حضرت سالم بن عبداللہ جب کسی آدمی کو نماز میں منہ ڈھانپے ہوئے دیکھتے تو اس کپڑے کو اتنے زور سے کھینچتے کہ اس کے منہ سے ہٹادیتے۔

(٧٣٨٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَمَه فِي الصَّلاَة.

(۷۳۸۰) حضرت عطاء نماز میں منہ ڈھانپنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۷۳۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ مِثْلَهُ.

(۷۳۸۱) حضرت ابن ابی لیلیٰ بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(۷۳۸۲) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ بُدَيْلٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ هَكَذَا وَوَضَعَ أَزْهَرُ ثَوْبَهُ عَلَى شَفَتِهِ.

(۷۳۸۲) حضرت ازہر، حضرت ابن عون کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ حضرت مسلم بن بدیل اس طرح نماز پڑھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔ یہ کہہ کر انہوں نے اپنا کپڑا اپنے ہونٹوں پر رکھا۔

(۷۳۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بُكَيْر بْن عَامِرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ فِي الصَّلاَةِ.

(۷۳۸۳) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی نماز میں منہ ڈھانپنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٦٣٧) في التلثم فِي الصَّلاَةِ

نماز میں جبڑا باندھنے کا حکم

(۷۳۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَلَثَّمَ الرَّجُلُ فِي الصَّلاَةِ.

(۷۳۸۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں جبڑا باندھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۷۳۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعِكْرِمَةَ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَتَلَثَّمَ الرَّجُلُ فِي الصَّلاَةِ.

(۷۳۸۵) حضرت سعید بن مسیب اور حضرت عکرمہ نماز میں جبڑا باندھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۷۳۸٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُتَلَثِّمًا.

(۷۳۸۶) حضرت طاؤس جبڑا باندھ کر نماز پڑھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۷۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَلَثَّمَ الرَّجُلُ فِي الصَّلاَةِ.

(۷۳۸۷) حضرت ابراہیم نماز میں جبڑا باندھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۷۳۸۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُصَلِّيَ مُتَلَثِّمًا.

(۷۳۸۸) حضرت حسن جبڑا باندھ کر نماز پڑھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۷۳۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :كَانَ يُكْرَهُ التَّلَثُّمُ فِي ثَلاَثٍ فِي الْقِتَالِ ، وَفِي

الْجَنَائِزِ ، وَفِي الصَّلاَة.

(۷۳۸۹) حضرت عطاء بن سائب تین چیزوں میں جبڑا باندھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے: قتال میں، جنازہ میں اور نماز میں۔

(۷۳۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَرِهَ الالْتِثَامَ فِي الصَّلاَة عَلَى الأَنْفِ وَالْفَمِ.

(۷۳۹۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز میں ناک اور منہ باندھنے کو مکروہ خیال فرمایا ہے۔

(٦٣٨) في تغطية الأَنْفِ وَحْدَهُ

نماز میں صرف ناک ڈھانپنے کا بیان

(۷۳۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هَمَّام ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُغَطِّي أَنْفَهُ فِي الصَّلاَة ، فَقَالَ : حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَرِهَ الأَنْفَ.

قَالَ قَتَادَةُ : وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالنَّخَعِيُّ وَعَطَاءٌ يَكْرَهُونَهُ وَكَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

قَالَ قَتَادَةُ : فَأَمَّا الْفَمُ فَلاَ أَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۷۳۹۱) حضرت قتادہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی نماز میں صرف اپنا ناک ڈھانپے تو یہ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عکرمہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اسے مکروہ خیال فرماتے تھے۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب، حضرت نخعی اور حضرت عطاء اسے مکروہ خیال فرماتے ہیں۔ حضرت حسن اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ منہ کو ڈھانپنے میں، میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۷۳۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُغَطِّيَ أَنْفَهُ فِي الصَّلاَة.

(۷۳۹۲) حضرت ابو العالیہ نے نماز میں ناک ڈھانپنے کو مکروہ خیال فرمایا ہے۔

(۷۳۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا فَكَرِهَهُ.

(۷۳۹۳) حضرت حماد نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(۷۳۹٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُغَطِّيَ أَنْفَهُ وَفَمَه جَمِيعًا ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُغَطِّيَ فَمَه دُونَ أَنْفِهِ.

(۷۳۹۴) حضرت حسن اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ نماز میں ناک اور منہ دونوں کو ڈھانپا جائے۔ البتہ ناک کو چھوڑ کر صرف منہ کو ڈھانپنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۶۳۹) المرأة تصلي وَهِيَ مُتنقبةٌ

عورت کا نقاب پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۷۳۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْأَةُ وَهِيَ مُتَنَقِّبَةٌ ، أَوْ تَطُوفَ وَهِيَ مُتَنَقِّبَةٌ.

(۷۳۹۵) حضرت جابر بن زید نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ عورت نقاب پہن کر نماز پڑھے یا طواف کرے۔

(۷۳۹۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْأَةُ مُتَنَقِّبَةً.

(۷۳۹۶) حضرت طاوس نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ عورت نقاب پہن کر نماز پڑھے۔

(۷۳۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْأَةُ مُتَنَقِّبَةً.

(۷۳۹۷) حضرت حسن نے اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ عورت نقاب پہن کر نماز پڑھے۔

(٦٤٠) مَنْ قَالَ لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الْفَجْرِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ فجر کے بعد نماز نہیں ہوتی

(۷۳۹۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ ، سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ صَلاَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى الْغُرُوبِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى الطُّلُوعِ. (بخاری ۱۱۹۷۔ مسلم ۵۶۷)

(۷۳۹۸) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے عصر کے بعد مغرب تک اور فجر کے بعد طلوع شمس تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۷۳۹۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَدِّهِ مُعَاذٍ الْقُرَشِيِّ ، أَنَّهُ طَافَ بِالْبَيْتِ مَعَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ بَعْدَ الْعَصْرِ ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ فَلَمْ يُصَلِّ فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ صَلاَةَ بَعْدَ صَلاَتَيْنِ بَعْدَ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. (طبرانی ۳۷۸۔ احمد ۴/ ۲۱۹)

(۷۳۹۹) حضرت معاذ قرشی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذ بن عفراء کے ساتھ عصر کے بعد اور فجر کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا۔ لیکن نماز نہیں پڑھی۔ میں نے اس بارے میں ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ دو نمازوں کے بعد نماز نہیں: فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک۔

(۷٤۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ

عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ صَلاَتَيْنِ ، عَنِ الصَّلاَةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. (بخاری ۵۸۴۔ احمد ۲/ ۴۹۶)

(۷۴۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دونمازوں سے منع فرمایا ہے، ایک فجر کے بعد طلوع شمس تک اور دوسری عصر کے بعد غروب شمس تک۔

(۷۴۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ صَلاَتَيْنِ ، عَنْ صَلاَةٍ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَرْتَفِعَ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وتَغِيبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ ، وَعَنْ صَلاَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ.

(طحاوی ۳۰۳)

(۷۴۰۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دونمازوں سے منع فرمایا ہے، ایک تو فجر کے بعد اس وقت تک جب تک سورج طلوع ہوکر اچھی طرح بلند نہ ہوجائے۔ کیونکہ سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے اور انہی کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہوجائے۔

(۷۴۰۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ الأَجْدَعِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً.

(ابو داؤد ۱۲۶۸۔ احمد ۱/ ۸۱)

(۷۴۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عصر کے بعد جب تک سورج سفید اور واضح نہ ہوجائے نماز پڑھنا درست نہیں۔

(۷۴۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ بْنَ أَبِي صُفْرَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ تُصَلُّوا ، أَوْ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلَّى بَعْدَ صَلاَةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ عَلَى قَرْنٍ ، أَوْ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ.

(طحاوی ۱۵۲۔ احمد ۵/ ۱۵)

(۷۴۰۳) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر کے بعد طلوع شمس تک نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔

(۷۴۰۴) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ يُحَدِّثُ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى أُنَاسٍ يُصَلُّونَ بَعْدَ الْعَصْرِ ، فَقَالَ : إِنَّكُمْ تُصَلُّونَ صَلاَةً قَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا وَقَدْ نَهَى عَنْهَا. (احمد ۴/ ۹۹)

(۷۴۰۴) حضرت حمران بن ابان فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو عصر کے بعد نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں لیکن ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ آپ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(۷۴۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَلاَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، وَعَنْ صَلاَةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۷۴۰۵) حضرت عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد غروبِ شمس تک اور فجر کے بعد طلوعِ شمس تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۷۴۰۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَلاَتَيْنِ ، عَنْ صَلاَةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَعَنْ صَلاَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. (بخاری ۵۸۵۔ مسلم ۲۸۹)

(۷۴۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد غروبِ شمس تک اور فجر کے بعد طلوعِ شمس تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۷۴۰۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ فِيهِمْ عُمَرُ وَأَرْضَاهُمْ ، عِنْدِي عُمَرُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. (بخاری ۵۸۱۔ ابوداؤد ۱۲۷۰)

(۷۴۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر کے بعد طلوعِ شمس تک اور عصر کے بعد غروبِ شمس تک نماز نہیں ہوتی۔

(۷۴۰۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : لاَ تَصلُح الصَّلاَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، قَالَ وَكَانَ عُمَرَ يَضْرِبُ عَلَى ذَلِكَ.

(۷۴۰۸) حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ فجر کے بعد طلوعِ شمس تک اور عصر کے بعد غروبِ شمس تک نماز نہیں ہوتی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پر مارا کرتے تھے۔

(۷۴۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الأَشْتَرِ ، قَالَ : كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلَى الصَّلاَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ.

(۷۴۰۹) حضرت اشتر فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نماز پڑھنے پر لوگوں کو مارا کرتے تھے۔

(۷۴۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ووَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ عُمَرَ كَرِهَ الصَّلاَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنِّي أَكْرَهُ مَا كَرِهَ عُمَرُ.

(۷۴۱۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا ہے، اور وہ فرماتے تھے کہ میں اس چیز کو مکروہ سمجھتا ہوں جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے۔

(۷۴۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ أَبْصَرَ رَجُلاً يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ فَضَرَبَهُ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ.

(۷۴۱۱) حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا تو اسے اتنا مارا کہ اس کی چادر گر گئی۔

(۷۴۱۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَارَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا ، عَنِ الصَّلاَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ ، فَقَالَ : مَا أُحِبُّ أَنْ أَبْتَدِءُ بِصَلاَةٍ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(۷۴۱۲) حضرت محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے عصر کے بعد نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نماز شروع کرنے کو درست نہیں سمجھتا جب تک سورج غروب نہ ہو جائے۔

(۷۴۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ الصَّلاَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(۷۴۱۳) حضرت ابن سیرین عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۷۴۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ يَضْرِبُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

(۷۴۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے پر مارا کرتے تھے۔

(۷۴۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَآنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا وَأَنَا أُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ فَانْتَظَرَنِي حَتَّى صَلَّيْت ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ الصَّلاَةُ؟ فَقُلْت : سَبَقَتْنِي بِشَيْءٍ مِنَ الصَّلاَةِ، فَقَالَ عُمَرُ : لَوْ عَلِمْت أَنَّك تُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ لَفَعَلْت وَفَعَلْت.

(۷۴۱۵) حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا تو میرے نماز مکمل کرنے کا انتظار کیا۔ جب میں نے نماز مکمل کر لی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کون سی نماز پڑھ رہے تھے؟ میں نے کہا کہ آپ کے پیچھے میری کچھ نماز چھوٹ گئی تھی اسے مکمل کر رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تم عصر کے بعد کوئی نماز پڑھ رہے تھے تو میں تمہارے ساتھ اچھا نہ کرتا۔

(۷٤١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتُ بن عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :صَلَّيْت مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(ابو داؤد ۱۲۱۰۔ احمد ۲/ ۱۰۶)

(۷۴۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی، ان سب کا فرمان تھا کہ فجر کے بعد طلوع شمس تک نماز نہیں ہوتی۔

(۷٤١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى إِثْرِ كُلِّ صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ رَكْعَتَيْنِ إِلاَّ الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ.

(ابو داؤد ۱۲۶۹۔ احمد ۱/ ۱۲۴)

(۷۴۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے، سوائے فجر اور عصر کے۔

(۷٤١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ الْمُنْكَدِرَ عَلَى السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ، يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ.

(۷۴۱۸) حضرت سائب کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منکدر کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے پر مارا۔

(۷٤١٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ سُوَيْد ، وَعَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالاَ :كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

(۷۴۱۹) حضرت سوید اور حضرت قبیصہ بن جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے پر مارا کرتے تھے۔

(٧٤٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، عَنِ الصَّلاَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ ، فَقَالَ : كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الأَيْدِي عَلَى الصَّلاَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

(۷۴۲۰) حضرت مختار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نماز پڑھنے پر ہاتھوں پر مارا کرتے تھے۔

(٧٤٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنِ ابن بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ تَمْرَتَانِ بِزُبْدٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ صَلاَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ.

(۷۴۲۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو کھجوریں مکھن کے ساتھ یہ مجھے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔

(٧٤٢٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْقٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبُ إِلَى اللهِ مِنْ سَاعَةٍ ، فَقَالَ :نَعَمْ جَوْفُ اللَّيْلِ فَصَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ، ثُمَّ انْتَهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَمَا دَامَتْ : كَأَنَّهَا حجفَةٌ حَتَّى

تَنْتَشِرَ ، ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَکَ حَتَّی یَقُومَ الْعَمُودُ عَلَی ظِلِّهِ ، ثُمَّ أَنْهِهْ حَتَّی تَزُولَ الشَّمْسُ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تُسجَرُ نِصْفَ النَّهَارِ ، ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَکَ حَتَّی تُصَلِّیَ الْعَصْرَ ، ثُمَّ أَنْهِهْ حَتَّی تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ وَتَغْرُبُ بَیْنَ قَرْنَیْ شَیْطَانٍ. (نسائی ۱۵۶۰۔ احمد ۴/ ۱۱۳)

(۷۴۲۲) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب گھڑی کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ رات کا آخری حصہ۔ تم اس وقت سے فجر کی نماز تک جتنی چاہو نماز پڑھو۔ پھر سورج طلوع ہونے کے بعد اس وقت تک نماز سے رکے رہو جب تک سورج چھوٹی کمان کی طرح ہو۔ جب وہ پورا ہو جائے تو نماز پڑھ لو۔ پھر اس وقت تک نماز پڑھ سکتے ہو جب تک سورج کا سایہ بالکل سیدھا نہ ہو جائے۔ اس وقت سے زوالِ شمس تک نماز سے رکے رہو۔ اس لئے کہ نصف نہار کے وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔ پھر عصر کی نماز تک جو چاہو نماز پڑھتے رہو، عصر پڑھنے کے بعد مغرب تک نماز سے رکے رہو کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے اور انہی کے درمیان غروب ہوتا ہے۔

(۶٤۱) من رخص فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

جن حضرات نے عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے کی اجازت دی ہے

(۷٤۲۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :مَا تَرَکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فِی بَیْتِی قَطُّ. (بخاری ۵۹۱۔ مسلم ۲۹۹)

(۷۴۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حجرے میں عصر کے بعد کی دو رکعتوں کو کبھی نہیں چھوڑا۔

(۷٤۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ یَزِیدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :دَخَلْت مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَی مُعَاوِیَةَ فَأَجْلَسَهُ مُعَاوِیَةُ عَلَی السَّرِیرِ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ :مَا رَکْعَتَانِ یُصَلِّیهِمَا النَّاسُ بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ نَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلاَّهُمَا وَلاَ أَمَرَ بِهِمَا قَالَ : ذَلِکَ مَا یُفْتِی بِهِ النَّاسَ ابْنُ الزُّبَیْرِ ، فَأَرْسَلَ إِلَی ابْنِ الزُّبَیْرِ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ:أَخْبَرَتْنِی ذَلِکَ عَائِشَةُ ، فَأَرْسَلَ إِلَی عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ :أَخْبَرَتْنِی ذَلِکَ أُمُّ سَلَمَةَ ، فَأَرْسَلَ إِلَی أُمِّ سَلَمَةَ فَانْطَلَقْتُ مَعَ الرَّسُولِ فَسَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ ، فَقَالَتْ یَرْحَمُهَا اللَّهُ مَا أَرَادَتْ إِلَی هَذَا فَقَدْ أَخْبَرْتُهَا ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنْهُمَا.

إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا هُوَ فِی بَیْتِی یَتَوَضَّأُ لِلظُّهْرِ وَکَانَ قَدْ بَعَثَ سَاعِیًا وَکَثُرَ عِنْدَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَکَانَ قَدْ أَهَمَّهُ شَأْنُهُمْ إِذْ ضَرَبَ الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَیْهِ فَصَلَّی الظُّهْرَ ، ثُمَّ جَلَسَ یُقَسِّمُ مَا جَاءَ بِهِ فَلَمْ یَزَلْ کَذَلِکَ حَتَّی صَلَّی الْعَصْرَ ، فَلَمَّا فَرَغَ رَآهُ بِلاَلٌ فَأَقَامَ الصَّلاَةَ فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلِی فَصَلَّی رَکْعَتَیْنِ ، فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ :مَا رَکْعَتَانِ رَأَیْتُک تُصَلِّیهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ لَمْ أَرَکَ تُصَلِّیهِمَا ، فَقَالَ :

شَغَلَنِي أَمْرُ السَّاعِي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُهُمَا.

فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ :قَدْ صَلَّاهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا أُصَلِّيهِمَا. (ابو داؤد ۲۱۶۷۔ احمد ۶/ ۳۱۱)

(۷۴۲۴) حضرت عبد اللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو تخت پر بٹھایا، پھر ان سے فرمایا کہ یہ دو رکعتیں جو لوگ عصر کے بعد پڑھتے ہیں، ان کی کیا حقیقت ہے، ہم نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا اور نہ ہی اس کا حکم دیا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ لوگوں کو اس نماز کا حکم دیتے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن زبیر کو بلا کر اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے بارے میں بتایا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھجوایا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس بارے میں بتایا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آدمی بھیجا تو میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ اس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے، انہوں نے یہ مراد کیسے لے لی؟ میں نے انہیں بتایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو رکعتوں سے منع فرمایا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے اور آپ نے ظہر کے لئے وضو فرمایا۔ آپ نے ایک آدمی کو زکوٰۃ جمع کرنے کے لیے بھیجا ہوا تھا وہ واپس آیا اور اس کے پاس بہت سے مہاجرین جمع ہو گئے۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا، آپ باہر تشریف لے گئے اور ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ پھر بیٹھ کر اس مال کو لوگوں میں تقسیم فرمانے لگے یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھ کر عصر کی اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔

پھر آپ میرے حجرے میں تشریف لائے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو میں نے عرض کیا کہ یہ دو رکعتیں جو آپ نے ابھی ادا کی ہیں یہ کون سی ہیں؟ میں نے تو پہلے آپ کو یہ نماز ادا کرتے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے کی مشغولیت نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتیں ادا کرنے سے روکے رکھا، میں نے انہیں اب ادا کیا ہے۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ادا کیا ہے تو میں انہیں ضرور پڑھوں گا۔

(۷۴۲۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ.

(۷۴۲۵) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا ہے۔

(۷۴۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ خَرَجْت مَعَ أَبِي وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ وَالأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، وَأَبِي وَائِلٍ فَكَانُوا يُصَلُّونَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ.

(۷۴۲۶) حضرت اشعث بن ابی الشعثاء فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد، حضرت عمرو بن میمون، حضرت اسود بن یزید اور حضرت ابو وائل کے ساتھ نکلا پس یہ لوگ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۷۴۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ :لَوْ لَمْ أُصَلِّهِمَا إِلاَّ أَنِّي رَأَيْت مَسْرُوقًا يُصَلِّيهِمَا لَكَانَ ثِقَةً وَلَكِنِّي سَأَلْت عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَدَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

(۷۴۲۷) حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر فرماتے ہیں کہ ان کے والد عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ان سے اس پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں یہ دو رکعتیں نہ پڑھتا تو اچھا ہوتا لیکن میں نے حضرت مسروق کو یہ دو رکعتیں پڑھتے دیکھا۔ پھر میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے اور عصر کے بعد کی دو رکعتیں کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

(۷۴۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ مولى شُرَيْحٍ ، قَالَ :كَانَ شُرَيْحٌ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ أَخَذَهُمَا عَنْ مَسْرُوقٍ.

(۷۴۲۸) حضرت ابو طلحہ مولی شریح فرماتے ہیں کہ حضرت شریح عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور انہوں نے یہ عمل حضرت مسروق سے لیا تھا۔

(۷۴۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ الزُّبَيْرَ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَا يُصَلِّيَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ.

(۷۴۲۹) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۷۴۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ صَلَّى بِفُسْطَاطِهِ بِصِفِّينَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

(۷۴۳۰) حضرت عاصم بن ضمرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے خیمے میں عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۷۴۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ :سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :شُغِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلاَّهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ.

(احمد ۶/ ۳۰۶۔ طبرانی ۵۸۳)

(۷۴۳۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد ایک مصروفیت کی وجہ سے ظہر کے بعد کی دو سنتیں نہ ادا کر سکے تو آپ نے انہیں عصر کے بعد ادا فرمایا۔

(۷۴۳۲) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي الصِّدِّيقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيقِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَخَلَ عَلَيْهَا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلاَّ صَلَّى

رَكْعَتَيْنِ.

(۷۴۳۲) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ مجھ سے صدیقہ بنت صدیق (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے بیان فرمایا کہ نبی پاک ﷺ جب بھی ان کے گھر عصر کے بعد تشریف لائے آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۷۴۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ عَنْهُمَا فَقَالَ : إِنْ لَمْ تَنْفَعَاكَ لَمْ تَضُرَّاكَ.

(۷۴۳۳) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جحیفہ سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر یہ تمہیں کوئی فائدہ نہ دیں گی تو کوئی نقصان بھی نہ پہنچائیں گی۔

(٦٤٢) مَنْ كَانَ يَنْهَى عَنِ الصَّلاَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

جو حضرات طلوعِ شمس اور غروبِ شمس کے وقت نماز سے منع کیا کرتے تھے

(۷۴۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ تَتَحَيَّنَنَّ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ، وَلاَ غُرُوبِهَا بِالصَّلاَةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ. (نسائی ۱۵۴۶)

(۷۴۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلوعِ شمس اور غروبِ شمس کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس سے منع فرمایا کرتے تھے۔

(۷۴۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ ثَلاَثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهَا أَوْ أَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغِيبَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ.

(ترمذی ۱۰۳۰۔ ابو داؤد ۳۱۸۵)

(۷۴۳۵) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین اوقات میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفنانے سے نبی پاک ﷺ نے منع فرمایا ہے، طلوعِ شمس کے وقت یہاں تک کہ سورج اچھی طرح بلند ہو جائے۔ سورج کے غروب ہوتے وقت یہاں تک کہ وہ بالکل غروب ہو جائے اور دوپہر کو سورج کے استواء کے وقت یہاں تک کہ وہ زائل ہو جائے۔

(۷۴۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ ، قَالَ : فَكُنَّا نُنْهَى ، عَنِ الصَّلاَةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ، وَعِنْدَ غُرُوبِهَا.

(ابو یعلی ۴۹۷۷۔ بزار ۱۸۲۳)

(۷۴۳۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے، ہمیں طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت نماز سے منع کیا جاتا تھا۔

(۷٤۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ بِلاَلٍ ، قَالَ : لَمْ يُنْهَ عَنِ الصَّلاَةِ إلاَّ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ لأَنَّهَا تَغْرُبُ فِي قَرْنِ الشَّيْطَانِ.

(۷۴۳۷) حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سوائے غروب شمس کے کسی وقت نماز سے منع نہیں کیا گیا، کیونکہ وہ شیطان کے سینگ میں غروب ہوتا ہے۔

(۷٤۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ أُنَاسًا طَافُوا بِالْبَيْتِ بَعْدَ الْفَجْرِ ، ثُمَّ قَعَدُوا عِنْدَ الْمُذَكِّرِ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ قَامُوا يُصَلُّونَ ، قَالَتْ عَائِشَةُ: قَعَدُوا حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي يُكْرَهُ فِيهِ الصَّلاَةُ قَامُوا يُصَلُّونَ.

(۷۴۳۸) حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے فجر کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا، پھر رکن اسود یا حجر اسود کے پاس بیٹھ گئے۔ جب سورج طلوع ہونے لگا تو انہوں نے اٹھ کر نماز ادا کی۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پہلے تو وہ بیٹھے رہے پھر جب وہ وقت شروع ہوا جس میں نماز مکروہ ہے تو انہوں نے نماز شروع کر دی۔

(۷٤۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ يُصَلَّ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ، وَلاَ حِينَ تَغْرُبُ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ وَتَغْرُبُ فِي قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَلَكِنْ إِذَا صَفَتْ وَعَلَتْ.

(۷۴۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ طلوعِ شمس اور غروبِ شمس کے وقت نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ کیونکہ سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ البتہ جب سورج غروب کے بعد بالکل چھپ جائے اور طلوع کے بعد بالکل بلند ہو جائے تو اس وقت نماز جائز ہے۔

(۷٤٤۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بن الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : رَأَى أَبُو مَسْعُودٍ رَجُلاً يُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ، أَوْ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلاَةُ فَأَمَرَ رَجُلاً فَنَهَاهُ.

(۷۴۴۰) حضرت ابن معقل فرماتے ہیں کہ میں نے طلوع شمس کے وقت یا کسی مکروہ وقت میں ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا تو ایک آدمی کو بھیج کر اسے منع کرا دیا۔

(۷٤٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ شُرَيْحًا رَأَى رَجُلاً يُصَلِّي حِينَ اصْفَارَّتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ : انْهَوْا هَذَا أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنَّ هَذِهِ سَاعَةٌ لاَ تَحِلُّ فِيهَا الصَّلاَةُ.

(۷۴۴۱) حضرت شریح نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ سورج زرد ہونے کے بعد نماز پڑھ رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اسے نماز پڑھنے سے منع کرو کیونکہ اس وقت نماز پڑھنا جائز نہیں۔

(٧٤٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَحَرَّوْا بِصَلاَتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ ، وَلاَ غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنِ الشَّيْطَانِ.

(بخاری ۵۸۲۔ نسائی ۱۵۵۱)

(۷۴۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طلوعِ شمس اور غروبِ شمس کے وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ سورج شیطان کے سینگ میں طلوع ہوتا ہے۔

(٧٤٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلاَةَ حَتَّى تَبْرُزَ ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلاَةَ حَتَّى تَغِيبَ. (بخاری ۳۲۷۲)

(۷۴۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب سورج کی نوک ظاہر ہوجائے تو نماز کو اس وقت تک مؤخر کرو جب تک وہ پورا ظاہر نہ ہوجائے اور جب سورج کی نوک غروب ہوجائے تو نماز کو اس وقت تک مؤخر کرو جب تک وہ غائب نہ ہوجاؤ۔

(٧٤٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حُمَيْدٍ الرَّاسِبِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : كَانُوا يَكْرَهُونَ الصَّلاَةَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ حَتَّى تَرْتَفِعَ ، وَعِنْدَ غُرُوبِهَا حَتَّى تَغِيبَ.

(۷۴۴۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اسلاف طلوعِ شمس کے وقت سورج بلند ہونے تک اور غروبِ شمس کے وقت سورج غائب ہونے تک نماز کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٧٤٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِصَلاَةِ الرَّجُلِ حِينَ تَصْفَارُّ الشَّمْسُ فَلْسَيْنِ.

(۷۴۴۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک سورج زرد ہوجانے کے بعد نماز پڑھنے سے دو سکے بہتر ہیں۔

(٦٤٣) من كره إذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَنْ يُصَلِّيَ أَكْثَرَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ

جو حضرات اس بات کو مکروہ خیال فرماتے ہیں کہ فجر طلوع ہونے کے بعد دو رکعات سے زیادہ کوئی نماز پڑھی جائے

(٧٤٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ صَلاَةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الْفَجْرِ.

(دار قطنی ۲۔ عبدالرزاق ۴۷۵۷)

(۷۴۴۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر طلوع ہونے کے بعد فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہے۔

(۷٤٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيِّ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالاَ :لاَ صَلاَةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلاَّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۷۴۴۷) حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فجر طلوع ہونے کے بعد فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہے۔

(۷٤٤۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ :لاَ صَلاَةَ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتَّى تُصَلِّيَ الْفَجْرَ.

(۷۴۴۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلوعِ فجر کے بعد فجر کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہے۔

(۷٤٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :رَآنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَنَا أُصَلِّي بَعْضَ مَا فَاتَنِي مِنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ بَعْدَ مَا طَلَعَ الْفَجْرُ ، فَقَالَ :أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصَّلاَةَ تُكْرَهُ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الْفَجْرِ.

(۷۴۴۹) حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب نے مجھے دیکھا کہ میں تہجد کی کچھ چھوٹی ہوئی نماز کو طلوع فجر کے بعد ادا کر رہا ہوں، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ اس وقت میں فجر سے پہلے کی دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا درست نہیں؟

(۷٤٥۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَنْ يُصَلُّوا إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ.

(۷۴۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف طلوع فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۷٤٥۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ الصَّلاَةَ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتَّى يُصَلُّوا الْمَكْتُوبَةَ.

(۷۴۵۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف فجر کی دو سنتوں کے بعد فجر کی فرض نماز تک کسی اور نماز کے پڑھنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(٦٤٤) من رخص فِي الصَّلاَةِ بَعْدَ الْفَجْرِ

جن حضرات نے طلوعِ فجر کے بعد نماز پڑھنے کی رخصت دی ہے

(۷٤٥۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

فَلْيَفْعَلْ.

(۷۴۵۲) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جو شخص فجر کے بعد کوئی نماز پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔

(۷٤٥٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِنَّ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ لَجُزْئًا حَسَنًا ، وَكَانَ يَقْرَأُ بَعْدَ الْفَجْرِ بِالْبَقَرَةِ.

(۷۴۵۳) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ طلوع فجر کے بعد اچھا وقت ہوتا ہے۔ حضرت عروہ طلوع فجر کے بعد سورۃ البقرۃ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(۷٤٥٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الأَشَلِّ الْغُدَانِيِّ ، قَالَ : سَأَلَ أَبُو حَصِينٍ الشَّعْبِيَّ وَأَنَا أَسْمَعُ ، عَنْ رَجُلٍ بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ وِرْدِهِ شَيْءٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ طَلَعَ الْفَجْرُ ، فَقَالَ : يَقْرَأُ بَقِيَّةَ وِرْدِهِ.

(۷۴۵۴) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ ابو حصین شعبی نے حضرت منصور بن اشل سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کا رات کے وظیفے میں سے کچھ چھوٹ جائے تو کیا وہ طلوع فجر کے بعد ادا کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اس وقت میں اپنا وظیفہ پورا کر سکتا ہے۔

(۷٤٥٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا إِسْحَاقَ وَالْحَكَمَ يُصَلِّيَانِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ.

(۷۴۵۵) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو اسحاق اور حضرت حکم کو طلوع فجر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٦٤٥) مَنْ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

جو حضرات مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے

(۷٤٥٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِلْمَغْرِبِ قَامَا فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ.

(۷۴۵۶) حضرت زر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ مغرب کی اذان کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۷٤٥٧) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ ، فَقَالَ : رَأَيْتُهُمْ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَصَلَّوْا.

(۷۴۵۷) حضرت حمید کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مغرب سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ مغرب کی اذان کے بعد جلدی سے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۷٤٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا ، عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ

الْمَغْرِبِ ، فَقَالَ : كُنَّا نَبْتَدِرُهُمَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۶۲۵۔ ابوداؤد ۱۲۷۶)

(۷۴۵۸) حضرت ابوفزارہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مغرب سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم مغرب کی اذان کے بعد جلدی سے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٧٤٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ.

(۷۴۵۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ کو مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کرتے دیکھا ہے۔

(٧٤٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : أَدْرَكْت أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّونَ عِنْدَ كُلِّ تَأْذِينٍ.

(۷۴۶۰) حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو دیکھا وہ ہر اذان کے وقت نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٧٤٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلاَةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلاَةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلاَةٌ لِمَنْ شَاءَ.

(بخاری ۶۲۷۔ مسلم ۳۰۴)

(۷۴۶۱) حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، جو چاہے اس کے لئے۔

(٧٤٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۶۲۴۔ ابوداؤد ۱۲۷۷)

(۷۴۶۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٧٤٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ تَمِيمُ بْنُ سَلاَّمٍ ، أَوْ سَلاَّمُ بْنُ تَمِيمٍ لِلْحَسَنِ :مَا تَقُولُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ ، فَقَالَ :حَسَنَتَانِ جَمِيلَتَانِ لِمَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِمَا.

(۷۴۶۳) حضرت تمیم بن سلام یا سلام بن تمیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ آپ مغرب سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ بہت اچھی اور خوبصورت رکعتیں ہیں اس کے لئے جس کے لئے اللہ چاہے۔

(٧٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :مَا رَأَيْت فَقِيهًا يُصَلِّي قَبْلَ الْمَغْرِبِ إِلاَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ.

(۷۴۶۴) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی فقیہ کو مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

(۷٤٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ شَيْخًا بِوَاسِطٍ يَقُولُ :سَمِعْت طَاوُوسًا يقول :سَأَلْت ابْنَ عُمَرَ، عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَلَمْ يَنْهَ عَنْهُمَا.

(۷۴۶۵) حضرت طاوس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مغرب سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ان سے منع نہیں فرمایا۔

(٦٤٦) من كره أَنْ يَسْتَقْبِلَ بِوَجْهِهِ وَجْهَ الْمُصَلِّي

جن حضرات کے نزدیک نمازی کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے

(٧٤٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ: لاَ تَسْتَقْبِلُ الصُّورَةُ الصُّورَةَ.

(۷۴۶۶) حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی صورت کسی صورت کی طرف رخ نہ کرے۔

(٧٤٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ إِبْرَاهِيمُ جَالِسًا مُوَلِّيًا ظَهْرَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ وَإِنْسَانٌ قَائِمٌ يُصَلِّي مُسْتَقْبِلَهُ فَأَخَذَ إِبْرَاهِيمُ يَتَّقِيهِ بِيَدِهِ مِنْ هَذَا الْجَانِبِ وَمِنْ هَذَا الْجَانِبِ.

(۷۴۶۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کعبہ کی طرف پیٹھ کئے بیٹھے تھے اور ایک آدمی قبلہ کی طرف منہ کئے نماز پڑھ رہا تھا۔ حضرت ابراہیم اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو اس کے سامنے آنے سے بچا رہے تھے۔

(٧٤٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَنْظَلَةُ الْجُمَحِيُّ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّ رَجُلاً نَذَرَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، ثُمَّ أَقَامَ الرَّجُلَ خَلْفَهُ ، وَقَالَ هَكَذَا بِجَبْهَتِهِ فَسَجَدَ عَلَيْهَا.

(۷۴۶۸) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نذر مانی کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کرے گا۔ چنانچہ وہ آیا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھ گئے، وہ آپ کے پیچھے کھڑا ہوا اور اس نے آپ کی پیشانی مبارک پر سجدہ کیا۔

(٧٤٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْدَانَ أَبُو مَعْدَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ طَاوُوسًا يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَدْ وَفَيْتَ بِنَذْرِكَ. (نسائی ۷۶۳۰۔ احمد ۲۱۴)

(۷۴۶۹) ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری نذر پوری ہوگئی۔

(٦٤٧) مَنْ كَانَ يُسْرِعُ إلَى الصَّلاَةِ

جو حضرات نماز کی طرف جانے میں جلدی جلدی چلا کرتے تھے

(٧٤٧٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، أَنَّهُ كَانَ يُهَرْوِلُ إلَى الصَّلاَةِ.

(۷۴۷۰) حضرت اسود نماز کی طرف جانے میں جلدی کرتے تھے۔

(٧٤٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ يَزِيدَ مُسَارِعًا إلَى الصَّلاَةِ.

(۷۴۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمٰن بن یزید کو نماز کی طرف جاتے ہوئے جلدی جلدی چلتے دیکھا ہے۔

(٧٤٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يُهَرْوِلُ إلَى الصَّلاَةِ.

(۷۴۷۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز کی طرف جانے میں جلدی کرتے تھے۔

(٧٤٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ الإِقَامَةَ بِالْبَقِيعِ فَأَسْرَعَ الْمَشْيَ.

(۷۴۷۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جنۃ البقیع میں اقامت کی آواز سنی تو جلدی سے چل کر نماز کے لئے گئے۔

(٧٤٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ:رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُهَرْوِلُ إلَى الصَّلاَةِ.

(۷۴۷۴) حضرت عمران بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو تیز تیز چلتے ہوئے نماز کی طرف جاتے دیکھا ہے۔

(٧٤٧٥) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُهَرْوِلُ إلَى الصَّلاَةِ.

(۷۴۷۵) حضرت عمران بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو تیز تیز چلتے ہوئے نماز کی طرف جاتے دیکھا ہے۔

(٧٤٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلاَئِيِّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :أَحَقُّ مَا سَعَيْنَا إلَيْهِ الصَّلاَةُ.

(۷۴۷۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ حق نماز کا ہے کہ ہم اس کی طرف لپک کر جائیں۔

(٧٤٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، قَالَ:رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُهَرْوِلُ إلَى الْمَسْجِدِ فِي كُسُوفٍ وَمَعَهُ نَعْلاَهُ.

(۷۴۷۷) حضرت عاصم بن عبید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو تیز تیز چلتے ہوئے نماز کسوف کے لئے جاتے دیکھا ہے اور ان کے ساتھ ان کے دو جوتے بھی تھے۔

(٦٤٨) من كرهه

جن حضرات نے نماز کے لئے جاتے ہوئے جلدی جلدی چلنے کو مکروہ قرار دیا ہے

(٧٤٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً ، قَالَ : إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلاَةَ فَلاَ تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوا.

(بخاری ٦٣٦۔ ابو داؤد ٥٧٣)

(۷۴۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ، بلکہ سکون اور وقار کے ساتھ آؤ، جو نماز مل جائے اسے ادا کرلو اور جو رہ جائے اسے قضا کرلو۔

(٧٤٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلاَةَ فَأْتُوهَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا. (بخاری ٦٣٦۔ ترمذی ٣٢٧)

(۷۴۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے آؤ تو سکون اور وقار کے ساتھ آؤ، جو نماز مل جائے اسے ادا کرلو اور جو رہ جائے اسے قضا کرلو۔

(٧٤٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَامْشِ إِلَيْهَا كَمَا كُنْتَ تَمْشِي فَصَلِّ مَا أَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ.

(۷۴۸۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نماز کے لئے آؤ تو اپنی معمول کی چال کے مطابق آؤ، جو نماز مل جائے اسے ادا کرلو اور جو رہ جائے اسے قضا کرلو۔

(٧٤٨١) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلاَةِ فَامْشُوا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ فَصَلُّوا مَا أَدْرَكْتُمْ وَاقْضُوا مَا سَبَقَكُمْ. (مسلم ١٥٤)

(۷۴۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو سکون اور وقار سے چلتے ہوئے آؤ، جو نماز مل جائے اسے ادا کرلو اور جو رہ جائے اسے قضا کرلو۔

(٧٤٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : امْشُوا إِلَى الصَّلاَةِ وَقَارِبُوا بَيْنَ الْخُطَا وَاذْكُرُوا اللَّهَ.

(۷۴۸۲) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کے لئے چل کر آؤ، قدموں کو قریب قریب رکھو اور اللہ کا ذکر کرو۔

(٧٤٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ:

لَقَدْ رَأَيْتنَا وَإِنَّا لَنُقَارِبُ بَيْنَ الْخُطا إِلَى الصَّلاَة.

(۷۴۸۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز کے لئے آتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم رکھا کرتے تھے۔

(۷۴۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ حَيَّانَ أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ فَحَبَسَنِي.

(۷۴۸۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف جاتے ہوئے تیز تیز چلنے لگا تو انہوں نے مجھے منع فرمایا۔

(۷۴۸۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيجَ ، قَالَ :حدَّثَنِي مَوْلاَيَ سُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَنْطَلِقُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَسْتَعْجِلُ ، قَالَ :فَلَحِقَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ ، فَقَالَ :اقْصِدْ فِي مَشْيِكَ فَإِنَّك فِي صَلاَةٍ لَنْ تَخْطُوَ خُطْوَةً إِلاَّ رَفَعَ اللَّهُ لَكَ بِهَا دَرَجَةً ، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً.

(۷۴۸۵) حضرت سفیان بن زیاد فرماتے ہیں کہ میں مسجد کی طرف تیزی سے چل کر جارہا تھا کہ حضرت زبیر بن عوام نے مجھے دیکھ لیا اور فرمایا کہ درمیانی چال چلو، کیونکہ تم اس وقت نماز کی حالت میں ہو، جب بھی تم کوئی قدم رکھتے ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمہارا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور تمہارے ایک گناہ کو معاف فرماتا ہے۔

(۷۴۸۶) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ بُهَيَّةَ حَاضِنَةِ بَنِي عَبْدِ اللهِ ، قَالَتْ :سَمِعْتُ الإِقَامَةَ فَأَسْرَعْت فَمَرَرْتُ بِعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَأَنَا مُسْرِعَةٌ فَجَذَبَ ثَوْبِي ، وَقَالَ :امْشِي عَلَى رِسْلِك.

(۷۴۸۶) حضرت بہیہ کہتی ہیں کہ میں نے اقامت کی آواز سنی تو تیز تیز چل کر جانے لگی۔ میں حضرت علی بن حسین کے پاس سے گذری تو انہوں نے میرا کپڑا کھینچ کر فرمایا کہ اپنی معمول کی چال چل کر نماز کے لئے جاؤ۔

(۷۴۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : عُدْنَا مُجَاهِدًا أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَحَضَرَتِ الصَّلاَة، فَقَالَ :انْطَلِقُوا فَصَلُّوا وَامْشُوا عَلَى هَيْئَتِكُمْ فَمَا أَدْرَكْتُمْ مَعَ الإِمَامِ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا.

(۷۴۸۷) حضرت یحییٰ بن یعلی کہتے ہیں کہ میں اور میرے ایک ساتھی جہاد سے واپس آئے تو نماز کا وقت ہوگیا۔ اس پر حضرت عثمان بن اسود نے فرمایا کہ چلو اور نماز پڑھو، اپنی معمول کی چال چل کر آؤ، جو نماز امام کے ساتھ مل جائے اسے ادا کرلو اور جو رہ جائے اسے قضا کرلو۔

(۷۴۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَان ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خُلَيْدَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى الصَّلاَة فَلَوْ مَشَتْ مَعَهُ نَمْلَةٌ لَرَأَيْتُ أَنْ لاَ يَسْبِقَهَا.

(۷۴۸۸) حضرت محمد بن زید بن خلیدہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز کے لئے جارہا تھا وہ اتنا آہستہ چل رہے تھے کہ میرے خیال میں اگر کوئی چیونٹی بھی ان کے ساتھ چلتی تو ان سے آگے نکل جاتی۔

(۷٤۸۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ :أَخَذَ بِيَدِي أَنَسٌ فَجَعَلَ يَمْشِي رُوَيْدًا إِلَى الصَّلاَةِ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ ، فَقَالَ :هَكَذَا كَانَ يَصْنَعُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لِتَكْثُرَ خُطَاهُ.

(۷۴۸۹) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آہستہ آہستہ نماز کے لئے جانے لگے۔ اور پھر فرمایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی یونہی کیا کرتے تھے تاکہ قدموں کی تعداد زیادہ ہو۔

(٦٤٩) فِي الحائض تُنَاوِلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

کیا حائضہ مسجد سے کوئی چیز لے سکتی ہے؟

(۷٤۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ :إِنِّي حَائِضٌ ، فَقَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ. (مسلم ۲۴۴۔ ترمذی ۱۳۴)

(۷۴۹۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مسجد سے مجھے سجدہ کرنے والا رومال دے دو۔ میں نے عرض کیا کہ میں حالتِ حیض میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

(۷٤۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ ، عَنِ الْحَائِضِ تُنَاوِلُ الرَّجُلَ الطَّهُورَ ، أَوِ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ :إِنَّ حَيْضَتَهَا لَيْسَتْ فِي يَدِهَا.

(۷۴۹۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا عورت مسجد سے اپنے خاوند کو وضو کا پانی یا کوئی اور چیز دے سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کا حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

(۷٤۹۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ تَضَعَ الْحَائِضُ فِي الْمَسْجِدِ الشَّيْءَ وَتَأْخُذَهُ مِنْهُ ، وَلاَ تَدْخُلُهُ.

(۷۴۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ حائضہ مسجد میں داخل ہوئے بغیر کوئی چیز اس میں رکھے یا اٹھائے۔

(۷٤۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ تَضَعَ الْحَائِضُ فِي الْمَسْجِدِ مَا شَائَتْ وَتَأْخُذَهُ مِنْهُ.

(۷۴۹۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ حائضہ مسجد میں کوئی چیز رکھے یا اٹھائے۔

(۷٤۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :الْحَائِضُ تَأْخُذُ مِنَ الْمَسْجِدِ ، وَلاَ تَضَعُ فِيهِ.

(۷۴۹۴) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حائضہ مسجد سے کوئی چیز لے سکتی ہے لیکن رکھ نہیں سکتی۔

(٧٤٩٥) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ جَدَّتِهِ الرَّبَابِ ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ ، قَالَ :يَا جَارِيَةُ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ ، قَالَتْ :لَسْتُ أُصَلِّي ، قَالَ :إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ.

(۷۴۹۵) حضرت عثمان بن حنیف نے اپنی باندی سے کہا اے لڑکی! مجھے یہ سجدہ کرنے والا رومال دو۔ اس نے کہا میں ان دنوں نماز نہیں پڑھ رہی۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

(٧٤٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِجَارِيَتِهِ :نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَتَقُولُ :إِنِّي حَائِضٌ ، فَيَقُولُ :إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ بِيَدِكِ.

(۷۴۹۶) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی باندی سے کہا مجھے یہ سجدہ کرنے والا رومال دو۔ اس نے کہا میں ان دنوں نماز نہیں پڑھ رہی۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

(٧٤٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تَأْخُذُ الْحَائِضُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَتَضَعُ فِيهِ.

(۷۴۹۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حائضہ مسجد میں کوئی چیز رکھ بھی سکتی ہے اور اٹھا بھی سکتی ہے۔

(٧٤٩٨) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي الْحَائِضِ تُنَاوِلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الشَّيْءَ ، قَالَ : نَعَمْ إِلاَّ الْمُصْحَفَ.

(۷۴۹۸) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ حائضہ مسجد سے کوئی چیز اٹھا سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، البتہ مصحف کو ہاتھ نہیں لگا سکتی۔

(٧٤٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ تَأْخُذَ الْحَائِضُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَتَضَعَهُ فِيهِ.

(۷۴۹۹) حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ حائضہ مسجد میں کوئی چیز رکھے یا اٹھائے۔

(٦٥٠) فِي الرجل عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ وَالْحَائِضُ يَمَسَّانِ الْمُصْحَفَ

کیا حائضہ اور بے وضو آدمی قرآن مجید کو چھو سکتے ہیں؟

(٧٥٠٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو وَائِلٍ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلَى أَبِي رَزِينٍ فَتَأْتِيهِ بِالْمُصْحَفِ مِنْ عِنْدِهِ فَتُمْسِكُ بِعِلاَقَتِهِ.

(۷۵۰۰) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل اپنی خادمہ کو حضرت ابو رزین کے پاس بھیجتے، وہ ان کے پاس سے مصحف اٹھا کر لاتی اور اسے اس کے غلاف سے پکڑا کرتی تھی۔

(۷۵۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَنَاوَلَ الرَّجُلُ الْمُصْحَفَ إِذَا كَانَ فِي وِعَائِهِ ، أَوْ بِعِلاَقَتِهِ.

(۷۵۰۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی قرآن مجید کو اس کے تھیلے یا غلاف کے ساتھ پکڑے۔

(۷۵۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالاَنِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، يَعْنِي الأَعْرَجَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَرَأَ فِي الْمُصْحَفِ ، ثُمَّ نَاوَلَ غُلاَمًا لَهُ مَجُوسِيًّا بِعِلاَقَتِهِ.

(۷۵۰۲) حضرت قاسم اعرج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا کہ مصحف سے پڑھ رہے تھے، پھر انہوں نے اس غلاف کے ساتھ اپنے ایک مجوسی غلام کو تھما دیا۔

(۷۵۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَ الْحَائِضُ بِعِلاَقَةِ الْمُصْحَفِ.

(۷۵۰۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حائضہ مصحف کو اس کے غلاف کے ساتھ پکڑ سکتی ہے۔

(۷۵۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُحَوِّلَ الرَّجُلُ الْمُصْحَفَ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ.

(۷۵۰۴) حضرت محمد اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی بے وضو ہونے کی حالت میں قرآن مجید کو ہاتھ لگائے۔

(۷۵۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ غَالِبٍ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : أَمَرَنِي أَبُو رَزِينٍ أَنْ أَفْتَحَ الْمُصْحَفَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَسَأَلْت إِبْرَاهِيمَ فَكَرِهَهُ.

(۷۵۰۵) حضرت غالب ابی ہذیل فرماتے ہیں کہ مجھے ابورزین نے بے وضو ہونے کی حالت میں قرآن مجید کھولنے کا حکم دیا۔ میں نے اس بارے میں حضرت ابراہیم سے سوال کیا تو انہوں نے اسے ناپسند فرمایا۔

(۷۵۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَمَسُّ الْمُصْحَفَ إِلاَّ وَهُوَ طَاهِرٌ.

(۷۵۰۶) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن مجید کو بغیر وضو کے ہاتھ نہ لگاتے تھے۔

(۷۵۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۷۵۰۷) حضرت حسن قرآن مجید کو بغیر وضو چھونے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۷۵۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَامِرًا عَنْ مَسِّ الْمُصْحَفِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ، فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

وَكَرِهَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ وَالْقَاسِمُ وَسَالِمٌ وَطَاوُوس.

(۷۵۰۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے بغیر وضو قرآن مجید کو ہاتھ لگانے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ محمد بن علی، عبد الرحمن بن اسود، قاسم، سالم اور طاوس سے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(٦٥١) مَنْ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے

(٧٥٠٩) أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

(۷۵۰۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

(٧٥١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ مَا اسْتُقْبِلَتِ الْقِبْلَةُ.

(۷۵۱۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے، اگر قبلہ کی طرف رخ کیا جائے۔

(٧٥١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

(۷۵۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔

(٧٥١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا جَعَلْتَ الْمَغْرِبَ عَنْ يَمِينِكَ وَالْمَشْرِقَ عَنْ يَسَارِكَ فَمَا بَيْنَهُمَا قِبْلَةٌ لأَهْلِ الشَّمَالِ.

(۷۵۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مغرب تمہارے دائیں طرف اور مشرق تمہارے بائیں طرف ہو تو ان کے درمیان کا سارا حصہ مشرق والوں کے لئے قبلہ ہے۔

(٧٥١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى بن عَامِرٍ التَّغْلَبِي ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

(۷۵۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرق ومغرب کے درمیان کا سارا حصہ قبلہ ہے۔

(٧٥١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

(۷۵۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مشرق ومغرب کے درمیان کا سارا حصہ قبلہ ہے۔

(٧٥١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيم. وسُفْيان ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَا :مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

(۷۵۱۵) حضرت ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مشرق ومغرب کے درمیان کا سارا حصہ قبلہ ہے۔

(۷۵۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ . عَنْ سُفْيَان ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

(۷۵۱۶) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مشرق ومغرب کے درمیان کا سارا حصہ قبلہ ہے۔

(۷۵۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ.

(۷۵۱۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرق ومغرب کے درمیان کا سارا حصہ قبلہ ہے۔

(۷۵۱۸) حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الأَخْنَسِيِّ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ. (حاکم ۲۰۵)

(۷۵۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مشرق ومغرب کے درمیان کا سارا حصہ قبلہ ہے۔

(۶۵۲) فی تخلیق الْمَسَاجِدِ

مسجدوں میں زعفران سے بنی خوشبو لگانے کا بیان

(۷۵۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْهَاشِمِيِّ ، قَالَ:أَوَّلُ مَا خُلِّقَتِ الْمَسَاجِدُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا ، ثُمَّ أَمَرَ بِخَلُوقٍ فَلُطِخَ مَكَانَهَا. قَالَ: فَخَلَّقَ النَّاسُ الْمَسَاجِدَ. (ابوداؤد ۴۸۲)

(۷۵۱۹) حضرت عباس بن عبد الرحمن ہاشمی فرماتے ہیں کہ مسجدوں میں زعفران سے بنی خوشبو لگانے کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تھوک گری ہوئی دیکھی، آپ نے اسے صاف کرنے کا حکم دیا اور پھر فرمایا کہ اس پر زعفران سے بنی خوشبو لگا دی جائے۔ بس اس کے بعد سے لوگوں نے مسجدوں میں زعفران سے بنی خوشبو لگانا شروع کر دی۔

(۷۵۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَقَامَ إِلَيْهَا فَحَكَّهَا بِيَدِهِ ، ثُمَّ دَعَا بِخَلُوقٍ ، فَقَالَ :عَامِرٌ هُوَ سُنَّةٌ.

(۷۵۲۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی جانب تھوک گری ہوئی دیکھی تو اسے اپنے ہاتھ سے کھرچ دیا اور زعفران میں ملی ہوئی خوشبو منگوا کر لگائی۔ حضرت عامر فرماتے ہیں کہ مسجدوں میں زعفران سے بنی خوشبو لگانا سنت ہے۔

(۷۵۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، أَنَّ ابْنَ زُبَيْرٍ لَمَّا بَنَى الْكَعْبَةَ طَلَى حِيطَانَهَا بِالْمِسْكِ.

(۷۵۲۱) حضرت ابونجیح فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے جب کعبہ کی تعمیر کی اس کی دیواروں پر مشک کا پانی چڑھایا۔

(۷۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَمَرَ أَنْ تُطَهَّرَ وَتُطَيَّبَ ، يَعْنِي الْقَبَائِلَ. (ابو داؤد ۴۵۶۔ ابن ماجه ۷۵۹)

(۷۵۲۲) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں مسجدیں بنانے اور انہیں پاک وصاف رکھنے وخوشبودار رکھنے کا حکم دیا۔

(۷۵۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُجَمِّرُ الْمَسْجِدَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ.

(۷۵۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر جمعہ کو مسجد میں عود کی دھونی دلوایا کرتے تھے۔

(۷۵۲٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يَرَى الْمَسْجِدَ يُخَلَّقُ فَلاَ يَعِيبُ ذَلِكَ.

(۷۵۲۴) حضرت سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو مسجد میں زعفران سے ملی خوشبو لگاتے دیکھا ہے، وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۷۵۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَّ بُزَاقًا فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ. (بخاری ۴۰۷۔ مسلم ۵۴۹)

(۷۵۲۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلے کی جانب لگی تھوک کو کھرچ دیا تھا۔

(۷۵۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ نُبِّئْتُ ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ رَأَى بُزَاقًا فِي عَرْضِ جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهُ.

(۷۵۲۶) حضرت یحییٰ بن کثیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے مسجد کی دیوار پر تھوک لگی دیکھی تو اسے کھرچ دیا۔

(٦٥٣) من كره أَنْ يُبْزَقَ تُجَاهَ الْمَسْجِدِ

جن حضرات کے نزدیک مسجد میں بلغم ڈالنا یا تھوکنا مکروہ ہے

(۷۵۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَبِيَدِهِ عُرْجُونٌ وَكَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِينَ فَرَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي اسْتَقْبَلَهُ اللَّهُ ، وَعَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ أَفَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَسْتَقْبِلَهُ الرَّجُلُ فَيَبْزُقَ فِي وَجْهِهِ فَلاَ يَبْزُقْ أَحَدُكُمْ فِي الْقِبْلَةِ ،

وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْزُقْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى ، أَوْ عَنْ يَسَارِهِ ، فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُل هَكَذَا ، يَعْنِي فِي ثَوْبِهِ. (ابو داؤد ۴۸۱۔ احمد ۳/ ۲۴)

(۷۵۲۷) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک شاخ تھی، آپ کھجور کی شاخوں کو پسند فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے قبلہ کی جانب تھوک دیکھی تو اسے کھرچ دیا۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کرتا ہے۔ اور اس کے دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کسی آدمی کی طرف منہ کر کے اس پر تھوکے؟ پس تم نہ تو قبلہ کی طرف تھوکو اور نہ ہی اپنے دائیں طرف تھوکو۔ اگر کسی کو تھوکنا ہی ہے تو اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے یا پھر بائیں جانب تھوکے۔ اگر جلدی ہو تو اپنے کپڑے میں تھوک لے۔

(۷۵۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ : مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَه رَبَّهُ فَيَتَنَخَّعُ أَمَامَهُ أيحب أَحَدُكُم أن يُستقبل فَيَتَنَخَّعَ فِي وَجْهِهِ ؟ إِذَا انتَخَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَنَخَّعْ ، عَنْ يَسَارِهِ ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَقُلْ هَكَذَا فِي ثَوْبِهِ ، ثُمَّ أَرَانَا إِسْمَاعِيلُ أَنَّهُ يَبْزُقُ فِي ثَوْبِهِ ، ثُمَّ يَدْلُكُهُ.

(مسلم ۳۸۹۔ نسائی ۲۹۸)

(۷۵۲۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی جانب تھوک دیکھی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ان لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے رب کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے ہیں اور پھر اس کے سامنے تھوکتے ہیں؟! کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کی جانب منہ کر کے تھوکے؟ اگر کسی کو تھوکنا ہی ہے تو اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے یا اپنی بائیں جانب تھوکے۔ اگر جلدی ہو تو اپنے کپڑے میں تھوک لے۔ یہ فرما کر راوی اسماعیل نے اپنے کپڑے میں تھوک کر اسے مل کر دکھایا۔

(۷۵۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ نُخَامَةً فِي الْمَسْجِدِ فَمَسَحَهَا ، ثُمَّ قَالَ : إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقْ فِي الْقِبْلَةِ ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ لِيَبْزُقْ ، عَنْ يَسَارِهِ ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، أَوْ لِيَصْنَعْ، أَوْ لِيَقُلْ هَكَذَا، ثُمَّ بَزَقَ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ ، ثُمَّ رَدَّهُ عَلَيْهِ. (بخاری ۴۱۷۔ دارمی ۱۳۹۶)

(۷۵۲۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے مسجد میں تھوک پڑی دیکھی تو اسے صاف کر دیا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کسی نے تھوکنا ہو تو قبلے کی طرف اور دائیں جانب نہ تھوکے۔ بلکہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے یا اپنی بائیں جانب تھوکے۔ اگر جلدی ہو تو یوں کر لے۔ یہ فرما کر آپ نے اپنے کپڑے میں تھوکا اور اسے مل دیا۔

(۷۵۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ، وَقَالَ : إِذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَلاَ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْزُقْ ، عَنْ يَسَارِهِ. (بخاری ۴۱۴۔ مسلم ۵۲)

(۷۵۳۰) حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی جانب تھوک پڑی دیکھی تو اسے پتھر سے صاف کر دیا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کسی نے تھوکنا ہو تو سامنے اور دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب تھوکے۔

(۷۵۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُحَارِبِيِّ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا صَلَّيْتَ فَلاَ تَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْكَ ، وَلاَ عَنْ يَمِينِكَ وَلَكِنَ ابْزُقْ ، عَنْ يَسَارِكَ ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ. (ترمذی ۵۷۱۔ ابو داؤد ۴۷۹)

(۷۵۳۱) حضرت طارق بن عبد اللہ محاربی فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو اپنے سامنے یا دائیں طرف مت تھوکو بلکہ اپنے بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکو۔

(۷۵۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْصَرِفُ ، أَوْ يُحْدِثُ حَدَثَ سُوءٍ فَلاَ يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَلاَ عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ كَاتِبَ الْحَسَنَاتِ وَلَكِنْ يَبْزُقْ ، عَنْ شِمَالِهِ ، أَوْ خَلْفَ ظَهْرِهِ.

(۷۵۳۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مسلمان بندہ اچھی طرح وضو کرتا ہے اور نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ جب تک وہ نماز سے فارغ نہ ہو جائے یا جب تک اسے حدث نہ لاحق ہو جائے۔ لہٰذا اسے اپنے سامنے اور اپنے بائیں طرف نہیں تھوکنا چاہئے کیونکہ دائیں طرف نیکیاں لکھنے والا فرشتہ ہے۔ بلکہ اسے چاہئے کہ بائیں طرف تھوکے یا اپنے پیچھے تھوکے۔

(۷۵۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَفَعَهُ بِنَحْوِهِ. (ابن ماجہ ۱۰۲۳)

(۷۵۳۳) ایک سند کے مطابق حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو نبی پاک ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے۔

(۷۵۳٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَنْ صَلَّى فَبَزَقَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَائَتْ بَزْقَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وَجْهِهِ. (بزار ۴۱۱)

(۷۵۳۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے نماز پڑھتے ہوئے قبلہ کی جانب تھوکا قیامت کے دن اس کی تھوک اس کے منہ پر مَلی جائے گی۔

(۷۵۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ سُوقَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا بَزَقَ فِي الْقِبْلَةِ جَائَتْ أَحْمَى مَا تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى تَقَعَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ. (طبرانی ۷۹۶۰)

(۷۵۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے قبلے کی طرف رخ کر کے تھوک پھینکی تو اس کی تھوک قیامت کے دن گرم کر کے اس کی آنکھوں کے درمیان ملی جائے گی۔

(۷٥۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي الصَّلاَةِ ، أَوْ عَنْ يَمِينِهِ ، وَقَالَ :ابْزُقْ ، عَنْ شِمَالِكَ ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ.

(۷۵۳۶) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی نماز پڑھتے ہوئے اپنے دائیں جانب یا سامنے کی جانب تھوکے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اپنے بائیں جانب تھوکو یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکو۔

(۷٥۳۷) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ ، وَعَنْ يَمِينِهِ.

(۷۵۳۷) حضرت محمد اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ آدمی قبلہ کی جانب یا دائیں جانب تھوکے۔

(۷٥۳۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَبْزُقَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ ، قَالَ : وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَكْرَهُ الْقِبْلَتَيْنِ جَمِيعًا.

(۷۵۳۸) حضرت حسن نے قبلے کی جانب تھوکنے کو مکروہ قرار دیا ہے اور حضرت ابن سیرین نے دونوں قبلوں (کعبہ اور بیت المقدس) کی طرف تھوکنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۷٥۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَتَّهَا ، ثُمَّ قَالَ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَةٍ فَلاَ يَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ قِبَلَ وَجْهِ أَحَدِكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلاَةِ. (بخاری ۴۰۶۔ مسلم ۵۰)

(۷۵۳۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی جانب تھوک لگی دیکھی تو فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب نماز پڑھتا ہے تو اسے چاہئے کہ اپنے چہرے کی طرف نہ تھوکے کیونکہ نماز میں اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کی طرف ہوتے ہیں۔

(۷٥٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ. (بخاری ۱۲۱۳۔ مسلم ۳۸۸)

(۷۵۴۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٦٥٤) مَنْ قَالَ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے

(۷٥٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

التَفْلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهُ أَنْ تُوَارِيَهُ. (بخاری ۱۲۱۴۔ مسلم ۵۵)

(۷۵۴۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے دبا دیا جائے۔

(۷۵٤۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَدَفْنُهُ حَسَنَةٌ. (احمد ۵/ ۲۶۰۔ طبرانی ۸۰۹۱)

(۷۵۴۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اسے مٹی میں دبانا نیکی ہے۔

(۷۵٤۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ أَتَى مَنْزِلَهُ وَقَدْ بَزَقَ فِي الْمَسْجِدِ وَسَهَا أَنْ يَدْفِنَهَا حَتَّى أَتَى مَنْزِلَهُ فَذَكَر فَجَاءَ بِمِصْبَاحٍ حَتَّى وَارَاهَا.

(۷۵۴۳) حضرت عبید اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبیدہ گھر تشریف لائے، انہوں نے مسجد میں تھوکا تھا لیکن وہ اسے مٹی میں دبانا بھول گئے، جب گھر پہنچ کر یاد آیا تو چراغ لے کر اسے دبانے کے لئے گئے۔

(۷۵٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ تَنَخَّعَ ، أَوْ بَسَقَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَسِيَ أَنْ يُوَارِيَهَا حَتَّى أَتَى مَنْزِلَهُ فَذَكَرَ بَعْدَ انْصِرَافِهِ فَرَجَعَ بِسِرَاجٍ فَالْتَمَسَهَا فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى وَارَاهَا ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ بَزَقَ فِي الْمَسْجِدِ فَهِيَ خَطِيئَةٌ وَتَوْبَتُهُ أَنْ يُوَارِيَهَا.

(۷۵۴۴) حضرت مکحول کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں تھوکا تھا لیکن وہ اسے مٹی میں دبانا بھول گئے، جب گھر پہنچ کر یاد آیا تو چراغ لے کر اسے دبانے کے لئے گئے۔ اسے تلاش کر کے دبایا اور پھر فرمایا کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کی توبہ یہ ہے اسے دبا دیا جائے۔

(۷۵٤۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، وَعَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي الأَزْهَرِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُوَارِيَهُ.

(۷۵۴۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے دبا دیا جائے۔

(۷۵٤٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ ، قَالَ . فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّخَعِيِّ ، فَقَالَ : كَانَ يُقَالُ ، كَفَّارَتُهُ دَفْنُهُ.

(۷۵۴۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔ حضرت نخعی سے اس قول کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا کفارہ تھوک کو دفن کرنا ہے۔

(۷۵٤۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ الْعَوَّامِ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ، قَالَ: الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتها دَفْنُهَا.

(۷۵۴۷) حضرت ابن ابی ہذیل فرماتے ہیں کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے دبا دیا جائے۔

(٧٥٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ بَزَقَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْمَسْجِدِ لَيْلاً فَلَمْ يَدْرِ أَيْنَ مَوْضِعُهُ فَخَرَجَ فَجَاءَ بِالْمِصْبَاحِ فَطَلَبَهُ حَتَّى وَارَاهُ.

(۷۵۴۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے ایک مرتبہ رات کے وقت مسجد میں تھوکا، لیکن انہیں اس کی جگہ نظر نہ آئی، چنانچہ وہ گھر گئے اور ایک چراغ لا کر اسے ڈھونڈا اور پھر اسے مٹی میں دبا دیا۔

(٧٥٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مِلْقط ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :إِنَّ الْمَسْجِدَ لَيَنْزَوِي مِنَ الْمُخَاطِ ، أَوِ النُّخَامَةِ كَمَا تَنْزَوِي الْجِلْدَةُ فِي النَّارِ.

(۷۵۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد کو تھوک اور بلغم سے ایسے بچایا جائے جس طرح کھال کو آگ سے بچایا جاتا ہے۔

(٧٥٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الْوَسْمِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، يُقَالَ لَهُ زِيَادٌ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :إِنَّ الْمَسْجِدَ لَيَنْزَوِي مِنَ النُّخَامَةِ كَمَا تَنْزَوِي الْبَضْعَةُ ، أَوِ الْجِلْدَةُ مِنَ النَّارِ.

(۷۵۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد کو تھوک سے ایسے بچایا جائے جس طرح کھال اور اعضاء کو آگ سے بچایا جاتا ہے۔

(٧٥٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْت طَاوُوسًا بَزَقَ فِي الْمَسْجِدِ قَطُّ ، وَلاَ مَسَّ الْحَصَى ، وَلاَ اتَّكَأَ فِيهِ.

(۷۵۵۱) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاوس کو کبھی مسجد میں تھوکتے، کنکریوں کو ہاتھ لگاتے یا ٹیک لگاتے نہیں دیکھا۔

(٧٥٥٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى النَّفْثَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ كَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا.

(۷۵۵۲) حضرت رکین کے والد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسماء بن حکم سے ہر چیز حتی کے مسجد میں تھوکنے کے بارے میں بھی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے دبا دیا جائے۔

(٦٥٥) مَنْ قَالَ احْفِرْ لِبَزْقَتِك

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اپنی تھوک کے لیے گڑھا کھودو

(٧٥٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فِي

الْمَسْجِدِ فَلْيُغَيِّبْهَا ، ولاَ تُصِبْ جِلْدَ مُؤْمِنٍ ، أَوْ ثَوْبَهُ فَتُؤْذِيَهُ. (احمد ۱/ ۱۷۹۔ ابن خزیمۃ ۱۳۱۱)

(۷۵۵۳) حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں تھوکے تو اسے غائب کر دے تاکہ وہ کسی مومن کے جسم یا کپڑوں کو خراب نہ کرے۔

(۷۵۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا بَزَقَ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِي ، أَوَ قَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَحْفِرْ فَلْيُمْعِنْ ، أَوْ لِيَبْزُقْ فِي ثَوْبٍ حَتَّى يَخْرُجَهُ. (ابوداؤد ۴۷۸۔ احمد ۲/ ۳۲۴)

(۷۵۵۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی میری مسجد میں یا کسی مسجد میں تھوکے تو کوئی گڑھا سا بنا کر اس میں تھوکے یا اپنے کپڑے پر تھوکے بعد میں صاف کر لے۔

(٦٥٦) الرجل يأخذ الْقُمْلَةَ فِي الصَّلاَة

نماز میں جوں وغیرہ مارنے کا بیان

(۷۵۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَأْخُذُ الْبُرْغُوثَ فِي الصَّلاَة فَيَفْرُكُهُ بِيَدِهِ حَتَّى يَقْتُلَهُ ، ثُمَّ يَبْزُقُ عَلَيْهِ.

(۷۵۵۵) حضرت حسان بن عطیہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نماز میں بعض اوقات اگر کوئی پسو پکڑتے تو اسے اپنے ہاتھ سے مسل کر مار ڈالتے اور پھر اس پر تھوک ڈال دیتے۔

(۷۵۵٦) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عُن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقْتُلُ الْقَمْلَةَ فِي الصَّلاَة حَتَّى يَظْهَرَ دَمُهَا عَلَى يَدِهِ.

(۷۵۵٦) حضرت عبد الرحمن بن اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز میں جوں کو مار دیتے تھے یہاں تک کہ اس کا خون ان کے ہاتھ پر لگ جاتا تھا۔

(۷۵۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ ، عُن مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ الْقَمْلَةَ فِي صَلاَتِهِ ، قَالَ :يَحْذُرُهَا وَيَطْرَحُهَا.

(۷۵۵۷) حضرت سعید بن مسیب سے دورانِ نماز جوں کے نظر آنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اسے جھاڑ کر دور کر دے۔

(۷۵۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْقَمْلَةَ فِي الصَّلاَة ، قَالَ :يَدْفِنُهَا.

(۷۵۵۸) حضرت ابراہیم سے دورانِ نماز جوں کے نظر آنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے دفن کردے۔

(۷۵۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إنْ قَتَلَهَا فِي الصَّلاَة فَلاَ شَيْءَ.

(۷۵۵۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نماز میں جوں کو مارنا کوئی چیز نہیں۔

(۷۵٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ثَوْرٌ الشَّامِيُّ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ ، قَالَ ثَوْرٌ مَرَّةً رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ ، أَوْ غَيْرُهُ ، قَالَ :رَأَيْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقْتُلُ الْقَمْلَ وَالْبَرَاغِيثَ فِي الصَّلاَة.

(۷۵٦۰) حضرت مالک بن یخامر فرماتے ہیں کہ میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نماز میں جوئیں اور پسو مارتے دیکھا ہے۔

(۷۵٦۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :آخُذُ الْقَمْلَةَ وَأَنَا فِي الصَّلاَة ؟ قَالَ :ادْفِنْهَا فِي الْحَصَى إنَّمَا جُعِلَتِ الأَرْضُ كِفَاتًا أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا.

(۷۵٦۱) حضرت ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ اگر مجھے نماز میں کوئی جوں محسوس ہو تو میں کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کو کنکروں میں دفن کردو، کیونکہ زمین کو زندہ و مردہ دونوں کے لئے کافی رہنے والی بنایا گیا ہے۔

(۷۵٦۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الْقَمْلَةَ فِي الصَّلاَة، قَالَ: لاَ بَأْسَ به.

(۷۵٦۲) حضرت ضحاک سے دورانِ نماز جوں کو مارنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۷۵٦۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ ثُوَيْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْقَمْلَةَ فِي الصَّلاَة ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُحَوِّلَهَا.

(۷۵٦۳) حضرت مجاہد سے دورانِ نماز جوں کے نظر آنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے دور کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۷۵٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ:حَدَّثَنَا إسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ؛ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْقَمْلَةَ فِي الصَّلاَة، قَالَ:يَدَعُهَا.

(۷۵٦٤) حضرت عامر سے دورانِ نماز جوں کے نظر آنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے دور کردے۔

(۷۵٦٥) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ صَدَقَةَ أَبِي تَوْبَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْقَمْلَ فِي الصَّلاَة.

(۷۵٦۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ نماز میں جوں کو مار ڈالتے تھے۔

(٦٥٧) الرجل يجد الْقَمْلَةَ فِي الْمَسْجِدِ

اگر کوئی آدمی مسجد میں جوں دیکھے تو کیا کرے؟

(۷۵٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لاَحِقٍ ، عَنْ

رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمُ الْقَمْلَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَصُرَّهَا فِي ثَوْبِهِ حَتَّى يُخْرِجَهَا. (احمد ۴۱۰- بیہقی ۲۹۴)

(۷۵۶۶) ایک انصاری سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی مسجد میں جوں دیکھے تو اسے اپنے کپڑے میں ڈال کر باہر نکال دے۔

(۷۵۶۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْقَمْلَةَ وهو فِي الْمَسْجِدِ ، قَالَ: يَدْفِنُهَا فِي الْحَصْبَاءِ ، قَالَ وَرَأَيْت أَبَا ظَبْيَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

(۷۵۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی مسجد میں جوں دیکھے تو کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے کنکریوں میں دفن کردے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابوظبیان کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔

(۷۵۶۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلاَئِيِّ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ دَفَنَ قَمْلَةً فِي الْمَسْجِدِ ، ثُمَّ قَرَأَ :﴿أَلَمْ نَجْعَلِ الأَرْضَ كِفَاتًا﴾.

(۷۵۶۸) حضرت ربیع بن خثیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جوں کو مسجد میں دفن کیا اور پھر یہ آیت پڑھی (ترجمہ) کیا ہم نے زمین کو زندہ اور مردہ کے لئے کفایت کرنے والی نہیں بنایا۔

(۷۵۶۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَتَفَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ويدفنه فيه.

(۷۵۶۹) حضرت مسیب بن رافع ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں ایک جوں ماری اور اسے وہیں دفن کردیا۔

(۷۵۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أبان بن عبد الله البجلي عن أبي مسلم الثعلبي قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَتَفَلَّى فِي مَسْجِدِهِ وَهُوَ يَدْفِنُ الْقَمْلَ فِي الْحَصَى.

(۷۵۷۰) حضرت ابو مسلم ثعلبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ کو دیکھا کہ وہ مسجد میں جوں کو پکڑ کر زمین میں دفن کر رہے تھے۔

(۷۵۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَدْفِنُ الْقَمْلَ فِي الْمَسْجِدِ وَقَرَأَ :﴿أَلَمْ نَجْعَلِ الأَرْضَ كِفَاتًا﴾.

(۷۵۷۱) حضرت ابوخلدہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابوالعالیہ نے جوں کو مسجد میں دفن کیا اور پھر یہ آیت پڑھی (ترجمہ) کیا ہم نے زمین کو زندہ اور مردہ کے لئے کفایت کرنے والی نہیں بنایا۔

(۷۵۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ ادْفِنْهَا فِي الْمَسْجِدِ قَدْ يُدْفَنُ مَا هُوَ شَرٌّ مِنْهَا :النُّخَامَةُ.

(۷۵۷۲) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جوں کو مسجد میں دفن کردو کیونکہ اس سے زیادہ بری چیز تھوک کو بھی تو مسجد میں دفن کیا جاتا ہے۔

(۷۵۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ يَتَفَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَتْ جَدَّتِي أُمَّ وَلَدٍ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، فَكَانَ يَعْزِلُ عَنْهَا.

(۷۵۷۳) حضرت حسن بن علی فرماتے ہیں کہ میں نے ابن معقل کو مسجد میں جوئیں دفناتے دیکھا ہے۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ میری دادی حضرت حسن بن علی کی ام ولد تھیں اور وہ ان سے دور رہتے تھے۔

(۷۵۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : أَخَذْتُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ دَابَّةً وَهُوَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَأَلْقَيْتُهَا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَعِبْ ذَلِكَ عَلَيَّ.

(۷۵۷۴) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے اور ان پر کوئی کیڑا وغیرہ تھا۔ میں نے اسے پکڑ کر مسجد کے ایک کونے میں ڈال دیا تو انہوں نے میرے اس عمل پر میری کوئی برائی نہیں کی۔

(۷۵۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَخَذْتَ الْقَمْلَةَ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَادْفِنْهَا فِي الْحَصْبَاءِ.

(۷۵۷۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب تم مسجد میں جوں پکڑو تو اسے مسجد میں ہی دفن کردو۔

(۷۵۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَيْرٍ أَخَذَ مِنْ ثَوْبِ ابْنِ عُمَرَ قَمْلَةً فَدَفَنَهَا فِي الْمَسْجِدِ.

(۷۵۷۶) حضرت یوسف بن ماہک کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ابن عمیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے کپڑوں سے ایک جوں کو پکڑ کر مسجد میں دفن کردیا۔

(۷۵۷۷) حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَأْخُذُ الْقَمْلَ وَيُلْقِيهِ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ يَا أَبَا أُمَامَةَ تَأْخُذُ الْقَمْلَ وَتُلْقِيهِ فِي الْمَسْجِدِ ، قَالَ : ﴿أَلَمْ نَجْعَلِ الأَرْضَ كِفَاتًا * أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا﴾.

(۷۵۷۷) حضرت ابو غالب کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ جوئیں پکڑ کر انہیں مسجد میں ڈال رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا اے ابوامامہ! آپ جوئیں مسجد میں کیوں ڈال رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) کیا ہم نے زمین کو زندہ و مردہ کے لئے کفایت کرنے والا نہیں بنایا۔

(٦٥٨) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ الصَّلاَةَ بَيْنَ السَّوَارِي

جو حضرات دو ستونوں کے درمیان نماز کو مکروہ خیال فرماتے ہیں

(۷۵۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئِ بْنِ عُرْوَةَ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ

مَحْمُودٍ ، قَالَ: صَلَّيْنَا خَلْفَ أَمِيرٍ مِنَ الأُمَرَاءِ فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ حَتَّى صَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ، فَلَمَّا صَلَّيْنَا، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ابو داؤد ۶۷۳۔ احمد ۳/ ۱۳۱)

(۷۵۷۸) حضرت عبدالحمید بن محمود فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی، رش کی وجہ سے ہمیں دوستونوں کے درمیان نماز پڑھنا پڑی، جب ہم نماز پڑھ چکے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم اس سے بچا کرتے تھے۔

(۷۵۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ نُهِينَا أَنْ نُصَلِّيَ بَيْنَ الأَسَاطِينِ.

(۷۵۷۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں دوستونوں کے درمیان نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔

(۷۵۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مَعْدِي كَرِبَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُود ، قَالَ : لاَ تَصُفُّوا بَيْنَ الأَسَاطِينِ ، وَلاَ تَأْتَمُّوا بِقَوْمٍ يَمْتَرُونَ وَيَلْغُونَ. (عبدالرزاق ۲۴۸۷۔ طبرانی ۹۲۹۵)

(۷۵۸۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوستونوں کے درمیان نماز نہ پڑھو اور ایسے لوگوں کی امامت نہ کراؤ جو شک کا شکار ہوں اور فضول کام کرتے ہوں۔

(۷۵۸۱) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلاَةَ بَيْنَ الأَسَاطِينِ.

(۷۵۸۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دوستونوں کے درمیان نماز کو ناپسندیدہ قرار دیا۔

(۷۵۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَآنِي عُمَرُ وَأَنَا أُصَلِّي بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ فَأَخَذَ بِقَفَايَ فَأَدْنَانِي إِلَى سُتْرَةٍ ، فَقَالَ :صَلِّ إِلَيْهَا.

(۷۵۸۲) حضرت قرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دوستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا تو میری گردن سے پکڑ کر مجھے سترہ کے قریب کر دیا اور فرمایا کہ یہاں نماز پڑھو۔

(۷۵۸۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلاَةَ بَيْنَ الأَسَاطِينِ، وَقَالَ: أَتِمُّوا الصُّفُوفَ.

(۷۵۸۳) حضرت ابراہیم نے دوستونوں کے درمیان نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ صفوں کو پورا کرو۔

(۷۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بن مهاجر، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لاَ تُصَلُّوا بَيْنَ الأَسَاطِينِ.

(۷۵۸۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دوستونوں کے درمیان نماز نہ پڑھو۔

(٦٥٩) من رخص فِيهِ

جن حضرات نے دوستونوں کے درمیان نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے

(۷۵۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا فِي الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي.

(۷۵۸۵) حضرت حسن دوستونوں کے درمیان نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۷۵۸۶) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِالصَّلاَةِ بَيْنَ السَّوَارِي بَأْسًا.

(۷۵۸۶) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق دوستونوں کے درمیان نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۷۵۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ وِقَاءٍ ، قَالَ : كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَؤُمُّنَا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ.

(۷۵۸۷) حضرت وقاء فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر دوستونوں کے درمیان کھڑے ہو کر ہماری امامت کرایا کرتے تھے۔

(۷۵۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يَؤُمُّ قَوْمَهُ بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ.

(۷۵۸۸) حضرت یزید بن ابی زیاد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم تیمی کو دوستونوں کے درمیان اپنی قوم کو نماز کی امامت کراتے دیکھا ہے۔

(۷۵۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سعيد بن جبير يَؤُمُّنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ.

(۷۵۸۹) حضرت موسیٰ بن نافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو دوستونوں کے درمیان نماز پڑھاتے دیکھا ہے۔

(۷۵۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ طُعْمَةَ الثَّوْرِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ الرَّبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ صَلَّى فِي مَرَضِهِ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ يَعْتَمِدُ عَلَى إِحْدَاهُمَا.

(۷۵۹۰) حضرت بشر بن طعمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بن خثیم کو بیماری میں دوستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا ہے وہ ایک سے سہارا لیا کرتے تھے۔

(۷۵۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : كَانَ سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ يَؤُمُّنَا بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ.

(۷۵۹۱) حضرت عبد الاعلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ دوستونوں کے درمیان نماز کی امامت کرایا کرتے تھے۔

(۷۵۹۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ يَحْيَى بْنُ وَثَّابٍ يَؤُمُّنَا بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ.

(۷۵۹۲) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن وثاب دوستونوں کے درمیان ہمیں نماز کی امامت کرایا کرتے تھے۔

(۷۵۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ الصَّنْعَانِيُّ ، عَنْ رَجُلٍ ، يُقَالُ لَهُ هَمْدَانُ وَكَانَ بَرِيدَ أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : الْمُصَلُّونَ أَحَقُّ بِالسَّوَارِي مِنَ الْمُتَحَدِّثِينَ إِلَيْهَا.

(۷۵۹۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ستونوں کے پاس نماز پڑھنے والے ان کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے والوں سے زیادہ کس چیز کے حق دار ہیں۔

(٦٦٠) فِی الصلاۃ فِی مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مسجد نبوی ﷺ میں نماز کی فضیلت

(۷۵۹٤) حَدَّثَنَا ہُشَیْمُ بْنُ بَشِیر ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَیْنٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَۃَ بْنِ رُکَانَۃَ الْمُطَّلِبِیِّ ، عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : إِنَّ صَلاَۃً فِی مَسْجِدِی ہَذَا خَیْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاَۃٍ فِیمَا سِوَاہُ إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. (طیالسی ۹۵۰۔ احمد ۴/ ۸۰)

(۷۵۹۴) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مسجدوں میں نماز سے ایک ہزار گنا افضل ہے۔

(۷۵۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : صَلاَۃٌ فِی مَسْجِدِی ہَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَۃٍ فِی غَیْرِہِ إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

(مسلم ۱۰۱۳۔ احمد ۶/ ۵۳)

(۷۵۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مسجدوں میں نماز سے ایک ہزار گنا افضل ہے۔

(۷۵۹٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاہِیمَ ، أَنَّہُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَۃَ یُحَدِّثُ الأَغَرَّ ، أَنَّہُ سَمِعَ أَبَا ہُرَیْرَۃَ یُحَدِّثُ ، أَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : صَلاَۃٌ فِی مَسْجِدِی ہَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَۃٍ فِیمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلاَّ الْکَعْبَۃَ. (بخاری ۱۱۹۰۔ ترمذی ۳۲۵)

(۷۵۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز کعبہ کے علاوہ باقی مسجدوں میں نماز سے ایک ہزار گنا افضل ہے۔

(۷۵۹۷) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللہِ بْنُ مُوسَی أَخْبَرَنَا مُوسَی بْنُ عُبَیْدَۃَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ مُدْرِکٍ ، عَنْ عُرْوَۃَ ، عَنْ عَائِشَۃَ ، قَالَتْ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : صَلاَۃٌ فِی مَسْجِدِی أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَۃٍ فِیمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. (بزار ۱۱۹۳)

(۷۵۹۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مسجدوں میں نماز سے ایک ہزار گنا افضل ہے۔

(۷۵۹۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ صَخْرٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِیِّ ، عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ : مَنْ جَاءَ مَسْجِدِی ہَذَا لَمْ یَأْتِہِ إِلاَّ لِخَیْرٍ یُعَلِّمُہُ ، أَوْ یَتَعَلَّمُہُ فَہُوَ بِمَنْزِلَۃِ

الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَنْ جَانَهُ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعِ غَيْرِهِ.

(احمد ۲/ ۴۱۸۔ ابن حبان ۸۷)

(۷۵۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں کسی خیر کے لئے آئے کچھ سیکھنے یا سکھانے کے لئے آئے، اس کی مثال اس مجاہد کی سی ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہا ہو، اور جو اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے آئے وہ اس شخص کی طرح ہے جو دوسروں کے سامان کو دیکھ رہا ہو۔

(۷۵۹۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : صَلَاةٌ فِيهِ ، يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ، أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا مَسْجِدَ مَكَّةَ. (مسلم ۵۱۰)

(۷۵۹۹) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس (مدینہ کی) مسجد میں نماز مکہ کی مسجد کے علاوہ باقی مسجدوں میں نماز سے ایک ہزار گنا افضل ہے۔

(۷۶۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عُثْمَانَ سَمِعَ ابن الزُّبَيْرِ يَقُولُ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ : صَلَاةٌ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ أَفْضَلُ مِنْ مِئَةِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ.

(۷۶۰۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز دوسری مساجد کی نمازوں سے ایک سو گنا افضل ہے۔

(۶۶۱) في المسجد الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى

اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے

(۷۶۰۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : امْتَرَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى ، فَقَالَ الْخُدْرِيُّ : هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ الْعَوْفِي : هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ فَأَتَيَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ : هُوَ هَذَا هُوَ هَذَا ، يَعْنِي مَسْجِدَهُ وَفِي ذَلِكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ.

(ترمذی ۳۲۳۔ احمد ۳/ ۲۳)

(۷۶۰۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو خدرہ اور بنو عمرو بن عوف کے دو آدمیوں کا اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ خدری کہتا تھا کہ اس سے مراد مسجد نبوی ہے اور عوفی کہتا تھا کہ اس سے مراد مسجد قباء ہے۔ وہ دونوں فیصلے کے لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ وہ میری مسجد ہے، وہ میری مسجد ہے۔ اس میں بہت خیر ہے۔

(٧٦٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى هُوَ مَسْجِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۷۶۰۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس سے مراد مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(٧٦٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : اخْتَلَفَ رَجُلاَنِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى ، فَقَالَ : أَحَدُهُمَا هُوَ مَسْجِدُ الْمَدِينَةِ ، وَقَالَ الآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ فَأَتَيَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : هُوَ مَسْجِدِي هَذَا.

(احمد ۵/ ۳۳۱۔ ابن حبان ۱۶۰۵)

(۷۶۰۳) حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ دو آدمیوں کا اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہوگیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے، ایک کہتا تھا کہ اس سے مراد مسجد نبوی ہے اور دوسرا کہتا تھا کہ اس سے مراد مسجد قبا ہے۔ وہ دونوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد میری مسجد ہے۔

(٧٦٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى هُوَ مَسْجِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۷۶۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس سے مراد مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(٧٦٠٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ مَسْجِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (طبرانی ۴۸۵۴)

(۷۶۰۵) حضرت خارجہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس سے مراد مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(٧٦٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مَسْجِدُ الْمَدِينَةِ الأَعْظَمُ.

(۷۶۰۶) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس سے مراد مدینہ کی عظیم مسجد ہے۔

(٧٦٠٧) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : دَخَلْت عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ ، عَنِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْحَصَى ، ثُمَّ ضَرَبَ بِهَا الأَرْضَ ، فَقَالَ : هَذَا هُوَ ، يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ. (مسلم ۱۰۱۵۔ احمد ۳/ ۲۴)

(۷۶۰۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس سے مراد کون سی مسجد ہے؟ آپ نے کنکریوں کی ایک مٹھی اٹھائی اور انہیں زمین پر پھینک کر فرمایا کہ اس سے مراد مدینہ کی مسجد ہے۔

(۷۶۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابن حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: هُوَ مَسْجِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۷۶۰۸) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس سے مراد مسجد نبوی ﷺ ہے۔

(۷۶۰۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى هُوَ مَسْجِدِي.

(احمد ۵/ ۱۱۲۔ حاکم ۳۳۴)

(۷۶۰۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس سے مراد میری مسجد ہے۔

(۶۶۲) فی الصلاۃ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ

مسجد قباء میں نماز کی فضیلت

(۷۶۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَبْرَدِ مَوْلَى بَنِي خَطْمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ. (بخاری ۱۶۴۱۔ ابن ماجہ ۱۴۱۱)

(۷۶۱۰) حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسجد قباء میں نماز کا ثواب عمرے کے برابر ہے۔

(۷۶۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ، ثُمَّ جَاءَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَرَكَعَ فِيهِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ كَانَ ذَلِكَ عَدْلَ عُمْرَةٍ. (بخاری ۳۳۸۹۔ احمد ۳/ ۴۸۷)

(۷۶۱۱) حضرت سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا، پھر مسجد قباء آیا اور چار رکعات ادا کیں، اسے عمرے کے برابر ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

(۷۶۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا. (بخاری ۱۱۹۴۔ ابوداؤد ۲۰۳۳)

(۷۶۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ مسجد قباء کی طرف پیدل بھی تشریف لاتے تھے اور سوار ہو کر بھی۔

(۷۶۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَلِيطِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ يُرِيدُ قُبَاءً لاَ يُرِيدُ غَيْرَهُ فَصَلَّى فِيهِ كَانَتْ كَعُمْرَةٍ.

(۷۶۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صرف مسجد قباء کی طرف نکلے اور اس کے علاوہ اس کا کوئی مقصد نہ ہو اور وہ اس میں نماز پڑھے تو اسے عمرے کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔

(۷۶۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ ، قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ لأَنْ أُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

(۷۶۱۴) حضرت عائشہ بنت سعد فرماتی ہیں کہ میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ مجھے مسجد قباء میں نماز پڑھنا بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔

(٦٦٣) في الصلاة فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَمَسْجِدِ الْكُوفَةِ

بیت المقدس اور کوفہ کی مسجد میں نماز کے بارے میں

(۷٦١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَخِيهِ طَلِيقِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو ذَرٍّ :لأَنْ أُصَلِّيَ عَلَى رَمْلَةٍ حَمْرَاءَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

(۷۶۱۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کسی سرخ ٹیلے پر نماز پڑھ لوں یہ مجھے بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔

(۷٦١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لَوْ سِرْتُ حَتَّى لاَ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ إِلاَّ فَرْسَخٌ ، أَوْ فَرْسَخَانِ مَا أَتَيْتُهُ ، أَوْ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ آتِيَهُ.

(۷۶۱۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں سفر کروں اور میرے اور بیت المقدس کے درمیان ایک یا دو فرسخ کا فاصلہ ہو تو مجھے وہاں جانا پسند نہ ہوگا۔

(۷٦١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ حَبَّةَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ :إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَعِيرًا وَتَجَهَّزْتُ وَأُرِيدُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَقَالَ :بِعْ بَعِيرَك وَصَلِّ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ ، يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ فَمَا مِنْ مَسْجِدٍ بَعْدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ وَلَقَدْ نَقَصَ مِمَّا أُسِّسَ خَمْسَمِئَةِ ذِرَاعٍ، يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ.

(۷۶۱۷) حضرت حبہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے ایک اونٹ خریدا ہے اور میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس جانا چاہتا ہوں، کیا یہ ٹھیک ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اپنے اونٹ کو بیچ دو اور کوفہ کی مسجد میں نماز ادا کرو۔ مجھے مسجد حرام اور مسجد نبوی کے بعد کوئی مسجد اس سے زیادہ محبوب نہیں۔ یہ مسجد اپنی تاسیسی مقدار سے پانچ سو گز کم ہے۔

(۷٦١٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :

لَقِيَنِي كَعْبٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَقَالَ :مِنْ أَيْنَ ؟ فَقُلْتُ :مِنْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ ، فَقَالَ :لأَنْ أَكُونَ جِئْتُ مِنْ حَيْثُ جِئْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِأَلْفِ دِينَارٍ أَضَعُ كُلَّ دِينَارٍ مِنْهَا فِي يَدِ مِسْكِينٍ ، ثُمَّ حَلَفَ أَنَّهُ أَوْسَطُ الأَرْضِ كَقَعْرِ الطَّسْتِ.

(۷۶۱۸) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت کعب مجھے بیت المقدس میں ملے، انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ کہاں سے آئے؟ میں نے کہا کوفہ کی مسجد سے۔ انہوں نے فرمایا کہ جہاں سے تم آئے میرے لئے وہاں ہونا ایک ہزار دینار جن میں سے ہر دینار کو میں ایک مسکین کے ہاتھ پر رکھوں، صدقہ کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر انہوں نے قسم کھا کر فرمایا کہ وہ جگہ طشت کے مرکز کی طرح زمین کے درمیان ہے۔

(۷۶۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ قَزَعَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ :مسجد الحرام ، ومسجد المدينة ، ومسجد بَيْتِ الْمَقْدِسِ. (بخاری ۱۱۹۷۔ مسلم ۴۱۶)

(۷۶۱۹) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین مسجدوں کے علاوہ کسی مسجد کی طرف رختِ سفر نہیں باندھا جائے گا: ایک مسجد حرام، دوسری مسجد مدینہ اور تیسری مسجد بیت المقدس

(۷۶۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ :الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الأَقْصَى.

(بخاری ۱۱۸۹۔ احمد ۲/ ۲۳۴)

(۷۶۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین مسجدوں کے علاوہ کسی مسجد کی طرف رختِ سفر نہیں باندھا جائے گا: ایک مسجد حرام، دوسری میری مسجد اور تیسری مسجد اقصیٰ۔

(۷۶۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَلْقٍ ، عَنْ قَزَعَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابن عُمَرَ آتِي الطُّورَ ، قَالَ :دَعِ الطُّورَ وَلاَ تَأْتِهَا ، وَقَالَ :لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ.

(۷۶۲۱) حضرت قزعہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں طور پہاڑ جانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ طور کو چھوڑ و اور اس کی طرف نہ جاؤ۔ تین مسجدوں کے علاوہ کسی مسجد کی طرف رختِ سفر نہیں باندھا جائے گا۔

(۷۶۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ . لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ.

(۷۶۲۲) حضرت عبداللہ بن ابی ہذیل فرماتے ہیں کہ بیت عتیق یعنی خانہ کعبہ کے علاوہ کسی طرف رختِ سفر نہیں باندھا جائے گا۔

(۷۶۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ

(۷۶۲۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تین مسجدوں کے علاوہ کسی مسجد کی طرف رخت سفر نہیں باندھا جائے گا۔

(٦٦٤) فِي الصلاة عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِتْيَانِهِ

نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے روضہ مبارک کے پاس آنے اور یہاں درود پڑھنے کا بیان

(٧٦٢٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّاب ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ إبْرَاهِيمَ مِنْ وَلَدِ ذِي الْجَنَاحَيْنِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَجِيءُ إلَى فُرْجَةٍ كَانَتْ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيَدْعُو فَدَعَاهُ ، فَقَالَ :أَلاَ أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي ، عَنْ جَدِّي ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ تَتَّخِذُوا قَبْرِي عِيدًا ، وَلاَ بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلاَتَكُمْ وَتَسْلِيمَكُم يَبْلُغُنِي حَيْثُ مَا كُنْتُم.(بخاری ١٨٦۔ ابو یعلی ٦٧٢٨)

(۷۶۲۴) حضرت علی بن حسین نے ایک آدمی کو دیکھا جو نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے روضہ مبارک میں داخل ہوتا اور دعا مانگتا تھا۔ انہوں نے اسے بلا کر فرمایا کہ میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں جو میرے باپ نے میرے دادا سے نقل کی ہے کہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ میری قبر کو خوشی سے جمع ہونے کی جگہ نہ بناؤ اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، تم میرے اوپر درود بھیجو، کیونکہ تم جہاں کہیں سے بھی مجھ پر درود وسلام بھیجتے ہو وہ مجھے پہنچ جاتا ہے۔

(٧٦٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ حَسَنٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَتَّخِذُوا قَبْرِي عِيدًا ، وَلاَ بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَصَلُّوا عَلَيَّ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَإِنَّ صَلاَتَكُمْ تَبْلُغُنِي. (عبدالرزاق ٦٧٢٦)

(۷۶۲۵) حضرت حسن بن حسن سے روایت ہے کہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ میری قبر کو خوشی سے جمع ہونے کی جگہ نہ بناؤ اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، تم میرے اوپر درود بھیجو، کیونکہ تم جہاں کہیں سے بھی مجھ پر درود بھیجتے ہو وہ مجھے پہنچ جاتا ہے۔

(٧٦٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُصَلَّى لَهُ ، اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.

(امام مالك ٨٥)

(۷۶۲۶) حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنا جس کی عبادت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا غصہ ان لوگوں پر بہت سخت ہوا جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔

(٧٦٢٧) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، أَنَّ نَاسًا يَأْتُونَ الشَّجَرَةَ الَّتِي بُويِعَ تَحْتَهَا ، قَالَ فَأَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ.

(۷۶۲۷) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ لوگ اس درخت کے پاس آتے ہیں جس کے نیچے آپ نے صحابہ سے بیعت لی تھی تو آپ نے اس درخت کو کٹوانے کا حکم دے دیا۔

(٧٦٢٨) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ النَّجْرَانِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جُنْدَب ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِخَمْسٍ وَهُوَ يَقُولُ : أَلا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ أَلا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي ، أَنْهَاكُمْ ، عَنْ ذَلِكَ. (مسلم ۲۳۔ طبرانی ۱۶۸۶)

(۷۶۲۸) حضرت جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے پانچ دن پہلے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا تھا، تم قبروں کو سجدہ گاہیں نہ بناؤ میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔

(٧٦٢٩) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ : لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.
وَلَوْلَا ذَلِكَ لأُبْرِزَ قَبْرُهُ ، إِلَّا إِنَّهُ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا. (بخاری ۱۳۹۰۔ مسلم ۱۹)

(۷۶۲۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوفات میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہود ونصاریٰ پر لعنت فرمائی کیونکہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو سجدہ گاہ بنائے جانے کا خوف نہ ہوتا تو آپ کی قبر مبارک کو خوب بڑا اور واضح بنایا جاتا۔

(٧٦٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَذَكَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ، أَوْ أُمُّ حَبِيبَةَ كَنِيسَةً رَأَتْهَا فِي أَرْضِ الْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُولَئِكَ كَانُوا إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوهُ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ. (بخاری ۴۳۴۔ مسلم ۱۶)

(۷۶۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات میں گفتگو کررہے تھے، اس میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا یا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ انہوں نے حبشہ میں ایک کنیسہ دیکھا جس میں تصویریں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ ان لوگوں کا معمول یہ تھا کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی گذرتا تو اس کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیتے اور اس کی تصویریں بناتے، یہ لوگ مخلوق میں سب سے بدترین ہیں۔

(٧٦٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ الأَوْدِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ بَعْدَ مَا كَبِرَ يُحَدِّثُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذَاتِ عَلَيْهَا

الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ. (ترمذی ۳۲۰۔ ابوداؤد ۳۲۲۸)

(۷۶۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور ان پر چراغ رکھنے والی اور انہیں سجدہ گاہ بنانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(٧٦٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ عُمَرَ فِي حَجَّةٍ حَجَّهَا فَقَرَأَ بِنَا فِي الْفَجْرِ : (أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ) ، وَ(لإِيلاَفِ قُرَيْشٍ) فَلَمَّا قَضَى حَجَّهُ وَرَجَعَ وَالنَّاسُ يَبْتَدِرُونَ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ فَقَالُوا : مَسْجِدٌ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : هَكَذَا هَلَكَ أَهْلُ الْكِتَابِ اتَّخَذُوا آثَارَ أَنْبِيَائِهِمْ بِيَعًا مَنْ عَرَضَتْ لَهُ مِنْكُمْ فِيهِ الصَّلاَةُ فَلْيُصَلِّ وَمَنْ لَمْ تَعْرِضْ لَهُ مِنْكُمْ فِيهِ الصَّلاَةُ فَلاَ يُصَلِّ.

(۷۶۳۲) حضرت سوید فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک حج کے لئے گئے۔ انہوں نے فجر کی نماز میں سورۃ الفیل اور سورۃ القریش کی تلاوت فرمائی۔ جب آپ نے حج پورا کرلیا اور واپس آرہے تھے تو کسی جگہ جا کر لوگ تیزی سے بھاگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہاں کیا ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اہل کتاب اسی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے، انہوں نے اپنے انبیاء کے آثار کو مسجدیں بنالیا تھا۔ ہونا یہ چاہئے کہ اگر تمہیں یہاں نماز کا وقت ہوجائے تو نماز پڑھ لو اور وقت نہ ہو تو نماز نہ پڑھو۔

(٧٦٣٣) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُغَيِّرُوا آثَارَ الأَنْبِيَاءِ.

(۷۶۳۳) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ انبیاء کے آثار میں کوئی تبدیلی کی جائے۔

(٧٦٣٤) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ أَقْوَامًا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ. (بخاری ۴۳۷۔ مسلم ۲۰)

(۷۶۳۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قوموں پر لعنت فرمائی جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنالیا تھا۔

(٧٦٣٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُبْنَى عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدٌ.

(۷۶۳۵) حضرت ابراہیم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ کسی قبر پر مسجد بنائی جائے۔

(٦٦٥) في المرأة يُجْزِيهَا أَنْ تُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهَا

کیا عورت مردوں کی صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھ سکتی ہے؟

(٧٦٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ قُدَامَةَ ، عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دِجَاجَةَ ، قَالَتْ : صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي ذَرٍّ وَحْدِ:

مَا مَعِی امْرَأَۃٌ.

(۷۶۳۶) حضرت جسرہ بنت دجاجہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی، میرے ساتھ کوئی عورت نہ تھی۔

(۷۶۳۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الْمَرْأَۃُ صَفٌّ.

(۷۶۳۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ عورت ایک صف ہے۔

(٦٦٦) فی الصلاۃ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِی قَدْ خُسِفَ بِہِ

اس جگہ نماز پڑھنے کا بیان جسے عذاب سے دھنسا دیا گیا ہو

(۷۶۳۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ حَدَّثَنَا الْمُغِیرَۃُ بْنُ أَبِی الْحُرِّ الْکِنْدِیُّ ، عَنْ حُجْرِ بْنِ ، عَنْبَسٍ الْحَضْرَمِیِّ ، قَالَ :خَرَجْنَا مَعَ عَلِیٍّ إِلَی النَّہْرَوَانِ حَتَّی إِذَا کُنَّا بِبَابِلَ حَضَرَتْ صَلاَۃُ الْعَصْرِ قُلْنَا :الصَّلاَۃَ فَسَکَتَ ، ثُمَّ قُلْنَا الصَّلاَۃَ فَسَکَتَ ، فَلَمَّا خَرَجَ مِنْہَا صَلَّی ، ثُمَّ قَالَ :مَا کُنْتُ أُصَلِّی بِأَرْضٍ خُسِفَ بِہَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

(۷۶۳۸) حضرت حجر بن عنبس حضرمی کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہروان کی طرف نکلے جب ہم بابل پہنچے تو عصر کی نماز کا وقت ہوگیا۔ ہم نے کہا نماز کا وقت ہوگیا۔ وہ خاموش رہے۔ پھر ہم نے کہا نماز کا وقت ہوگیا۔ وہ خاموش رہے۔ جب وہ بابل سے نکل گئے تو اس وقت انہوں نے نماز پڑھی۔ پھر تین مرتبہ فرمایا کہ میں اس جگہ نماز نہیں پڑھنا چاہتا تھا جس زمین میں دھنسایا گیا ہے۔

(۷۶۳۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ شَرِیکٍ الْعَامِرِیِّ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ أَبِی الْمُحِلِّ ، عَنْ عَلِیٍّ ، أَنَّہُ کَرِہَ الصَّلاَۃَ فِی الْخُسُوفِ.

(۷۶۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دھنسائی گئی جگہ پر نماز پڑھنے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔

(۷۶۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ، عَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ شَرِیکٍ، عَنِ ابْنِ أَبِی الْمُحِلِّ، أَنَّ عَلِیًّا مَرَّ بِجَانِبٍ مِنْ بَابِلَ فَلَمْ یُصَلِّ بِہَا.

(۷۶۴۰) حضرت ابن ابی محل کہتے ہیں کہ حضرت علی بابل کے کنارے سے گذرے اور وہاں نماز نہیں پڑھی۔

(٦٦٧) فی الصلاۃ خَلْفَ الأُمَرَاءِ

امراء کے پیچھے نماز پڑھنے کا بیان

(۷۶۴۱) حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِیِّ ، عَنْ عُمَیْرِ بْنِ ہَانِیءٍ ، قَالَ :شَہِدْتُ ابْنَ عُمَرَ وَالْحَجَّاجُ مُحَاصِرٌ ابْنَ الزُّبَیْرِ ، فَکَانَ مَنْزِلُ ابْنِ عُمَرَ بَیْنَہُمَا ، فَکَانَ رُبَّمَا حَضَرَ الصَّلاَۃَ مَعَ ہَؤُلاَءِ وَرُبَّمَا حَضَرَ

الصَّلاَةَ مَعَ هَؤُلاَءِ.

(۷۶۴۱) حضرت عمیر بن ھانی ءفرماتے ہیں کہ جب حجاج بن یوسف نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا گھر حجاج اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے درمیان تھا۔ وہ کبھی حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھتے اور کبھی حجاج کے ساتھ۔

(٧٦٤٢) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يُصَلِّيَانِ خَلْفَ مَرْوَانَ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : أَمَا كَانَ أَبُوكَ يُصَلِّي إِذَا رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ ، قَالَ : فَيَقُولُ لاَ وَاللَّهِ مَا كَانُوا يَزِيدُونَ عَلَى صَلاَةِ الأَئِمَّةِ.

(۷۶۴۲) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت حسین مروان کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ ان سے کسی نے کہا کہ کیا آپ کے والد گھر واپس جا کر نماز نہیں پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں خدا کی قسم! وہ ائمہ کی نماز پر کوئی اضافہ نہ کرتے تھے۔

(٧٦٤٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ الأُمَرَاءِ مَا كَانُوا.

(۷۶۴۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں اسلاف ائمہ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے خواہ وہ جو کوئی بھی ہوں۔

(٧٦٤٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يَضُرُّ الْمُؤْمِنَ صَلاَتُهُ خَلْفَ الْمُنَافِقِ ، وَلاَ يَنْفَعُ الْمُنَافِقَ صَلاَةُ الْمُؤْمِنِ خَلْفَهُ.

(۷۶۴۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مؤمن کو منافق کے پیچھے نماز پڑھنے سے کوئی نقصان نہیں اور منافق کو مومن کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی فائدہ نہیں۔

(٧٦٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ جُرَيّ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ، عَنِ الصَّلاَةِ خَلْفَ الأُمَرَاءِ ، فَقَالَ : صَلِّ مَعَهُمْ.

(۷۶۴۵) حضرت حبیب بن جری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر سے امراء کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کے ساتھ نماز پڑھ لو۔

(٧٦٤٦) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مَيْمُونًا عَنِ الصَّلاَةِ خَلْفَ الأُمَرَاءِ ، فَقَالَ : صَلِّ مَعَهُمْ.

(۷۶۴۶) حضرت جعفر بن برقان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت میمون سے امراء کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کے ساتھ نماز پڑھ لو۔

(٧٦٤٧) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مَيْمُونًا ، عَنْ رَجُلٍ فَذَكَرَ ، أَنَّهُ مِنَ الْخَوَارِجِ ،

فَقَالَ :أَنْتَ لاَ تُصَلِّي لَهُ إِنَّمَا تُصَلِّي لِلَّهِ قَدْ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ الْحَجَّاجِ وَكَانَ حَرُورِيًّا أَزْرَقِيًّا.

(۷۶۴۷) حضرت جعفر بن برقان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت میمون سے سوال کیا کہ کیا کسی خوارجی کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم اس کے لئے نماز نہیں پڑھ رہے تم تو اللہ کے لئے نماز پڑھ رہے ہو، ہم حجاج کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ وہ ازرقی حروری تھا۔

(۷٦٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي مَعَهُمْ إِذَا أَخَّرُوا عَنِ الْوَقْتِ قَلِيلاً وَيَرَى أَنَّ مَأْثَمَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ.

(۷۶۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ائمہ نماز کے وقت سے کچھ تاخیر بھی کرتے پھر بھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور فرماتے کہ اس کا گناہ انہی کے سر ہے۔

(۷٦٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ الْحَجَّاجِ عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ وَخَرَجَ عَلَيْهِ.

(۷۶۴۹) حضرت سعید بن جبیر ابواب کندہ کے پاس کھڑے ہو کر حجاج کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور وہیں سے نکل جاتے تھے۔

(۷٦٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَسَّام ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ، عَنِ الصَّلاَة مَعَ الأُمَرَاءِ ، فَقَالَ :صَلِّ مَعَهُمْ فَإِنَّا نُصَلِّي مَعَهُمْ قَدْ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَبْتَدِرَانِ الصَّلاَة خَلْفَ مَرْوَانَ ، قَالَ :قُلْتُ :إِنَّ النَّاس يَزْعُمُونَ أَنَّ ذَلِكَ تَقِيَّةٌ ، قَالَ :وَكَيْفَ إِنْ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ لَيَسُبُّ مَرْوَانَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتَّى يُوَلِّي.

(۷۶۵۰) حضرت بسام کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر سے سوال کیا کہ ائمہ کے پیچھے نماز پڑھی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ ان کے ساتھ نماز پڑھ لو، کیونکہ ہم بھی ان کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما مروان کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ "تقیہ" تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ مروان کو منبر پر اس کے سامنے برا بھلا کہا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ والی بن گیا۔

(۷٦٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ :إِنَّ أَبَا حَمْزَةَ الثُّمَالِيَّ ، وَكَانَ فِيهِ غُلُوٌّ ، يَقُولُ :لاَ نُصَلِّي خَلْفَ الأَئِمَّةِ ، وَلاَ نُنَاكِحُ إِلاَّ مَنْ يَرَى مِثْلَ رَأْيِنَا ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ :بَلْ نُصَلِّي خَلْفَهُمْ وَنُنَاكِحُهُمْ بِالسُّنَّةِ.

(۷۶۵۱) حضرت ابراہیم بن ابی حفصہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن حسین سے کہا کہ ابو حمزہ ثمالی ایک غالی شخص ہے اور وہ کہتا ہے کہ ہم ائمہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے اور ہم اس سے نکاح کا معاملہ نہیں کریں گے جس رائے ہماری رائے کے مطابق نہیں ہوگی۔ حضرت علی بن حسین نے فرمایا کہ ہم ان کے پیچھے نماز بھی پڑھتے ہیں اور ان کے ساتھ سنت طریقے سے نکاح بھی کریں گے۔

(٧٦٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ الأُمَرَاءِ وَيَحْتَسِبُونَ بِهَا.

(۷۶۵۲) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ اسلاف امراء کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے اور اس نماز کو درست شمار کرتے تھے۔

(٧٦٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُقْبَةَ الأَسَدِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، أَنَّ أَبَا وَائِلٍ كَانَ يُجَمِّعُ مَعَ الْمُخْتَارِ.

(۷۶۵۳) حضرت ابووائل مختار کے ساتھ جمعہ پڑھا کرتے تھے۔

(٧٦٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي لَيْلَى وَأَشَارَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ وَالْحَجَّاجُ يَخْطُبُ أَنِ اسْكُتْ.

(۷۶۵۴) حضرت مسلم ابوفروہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو دیکھا کہ انہوں نے حجاج کے خطبے کے دوران محمد بن سعد کو اشارہ کیا کہ خاموش رہو۔

(٧٦٥٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي خَلْفَ الْحَجَّاجِ.

(۷۶۵۵) حضرت قاسم بن مخیمرہ حجاج کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔

(٦٦٨) ما تكره الصَّلاَةَ إِلَيْهِ وَفِيهِ

جن جگہوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

(٧٦٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ الْمَازِنِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلاَّ الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ. (ترمذی ۳۱۷۔ ابوداؤد ۹۲)

(۷۶۵۶) حضرت یحییٰ بن عمارہ مازنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ساری زمین نماز پڑھنے کے لائق ہے، البتہ قبرستان اور حمام میں نماز نہ پڑھی جائے۔

(٧٦٥٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَآنِي عُمَرُ وَأَنَا أُصَلِّي إِلَى قَبْرٍ فَجَعَلَ يَقُولُ يَا أَنَسُ الْقَبْرَ ، فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ رَأْسِي أَنْظُرُ إِلَى الْقَمَرِ ، فَقَالُوا : إِنَّمَا هُوَ يَقُولُ الْقَبْرَ.

(۷۶۵۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ میں ایک قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہا تھا۔ انہوں نے کہنا شروع کر دیا اے انس! قبر ہے۔ میں سر اٹھا کر قمر (چاند) کو دیکھنے لگا تو لوگوں نے کہا کہ وہ قبر کا کہہ رہے تھے۔

(٧٦٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَآنِي عُمَرُ وَأَنَا أُصَلِّي ، فَقَالَ : الْقَبْرُ أَمَامَكَ فَنَهَانِي.

(۷۶۵۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ تمہارے

آگے قبر ہے اور مجھے قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

(۷٦٥٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : لاَ تُصَلِّ إِلَى الْحُشِّ ، وَلاَ إِلَى حَمَّامٍ ، وَلاَ إِلَى مَقْبَرَةٍ.

(۷۶۵۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیت الخلاء، حمام اور قبر کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھو۔

(۷٦٦٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، قَالَ : الأَرْضُ كُلُّهَا مَسَاجِدُ إِلاَّ الْحُشَّ وَالْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ.

(۷۶۶۰) حضرت حسن عرنی فرماتے ہیں کہ بیت الخلاء، حمام اور مقبرہ کے علاوہ ہر جگہ نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

(۷٦٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ وَخَيْثَمَةَ ، قَالاَ : لاَ يُصَلَّى إِلَى حَائِطِ حَمَّامٍ ، وَلاَ وَسَطَ مَقْبَرَةٍ.

(۷۶۶۱) حضرت مسیب اور حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ حمام کی دیوار کی طرف منہ کر کے اور مقبرہ کے درمیان میں نماز ادا نہیں کی جائے گی۔

(۷٦٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُبْنَى مَسْجِدٌ بَيْنَ الْقُبُورِ.

(۷۶۶۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ قبروں کے درمیان مسجد بنائی جائے۔

(۷٦٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا خَرَجُوا مَعَ جِنَازَةٍ فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ تَنَحَّوْا ، عَنِ الْقُبُورِ.

(۷۶۶۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف جب کسی جنازے کے ساتھ جاتے اور نماز کا وقت ہو جاتا تو قبروں سے ہٹ کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔

(۷٦٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ ثَلاَثَ أَبْيَاتٍ لِلْقِبْلَةِ الْحُشَّ وَالْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ.

(۷۶۶۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف بطور قبلہ کے تین کمروں کو ناپسند فرماتے تھے: بیت الخلاء، مقبرہ اور حمام

(۷٦٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلاَةَ إِلَى التَّنور ، وَقَالَ : بَيْتُ نَارٍ.

(۷۶۶۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ تنور کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ آگ کا گھر ہے۔

(۷٦٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلاَةَ بَيْنَ الْقُبُورِ.

(۷۶۶۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے قبروں کے درمیان نماز کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۷۶۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ تُدْرِكُهُ الصَّلاَةُ فِي الْمَقَابِرِ ، قَالَ :يُصَلِّي ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ :يَرْجِعُ.

(۷۶۶۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو قبرستان میں نماز کا وقت ہو جائے تو وہ نماز پڑھ لے اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ وہ واپس چلا جائے۔

(۷۶۶۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الصَّلاَةَ فِي الْمَقَابِرِ.

(۷۶۶۸) حضرت مکحول قبرستان میں نماز کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۷۶۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَقْبَرَةِ.

(۷۶۶۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے ہیں کہ قبرستان میں نماز جنازہ پڑھی جائے۔

(۷۶۷۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ ، قَالَ :رَأَيْتُ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ يُصَلِّي الْعَصْرَ فِي قَبْرِ أَخِيهِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَقَدْ ضُرِحَ لَهُ وَسَطَ الْقَبْرِ.

(۷۶۷۰) حضرت اسود بن شیبان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت موسیٰ بن انس کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے بھائی نضر بن انس کی قبر میں عصر کی نماز پڑھی، اس وقت وہ قبر آدھی کھودی گئی تھی۔

(۷۶۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :لاَ تُصَلِّ تُجَاهَ حُشٍّ ، وَلاَ حَمَّامٍ ، وَلاَ مَقْبَرَةٍ.

(۷۶۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیت الخلاء، حمام اور مقبرہ کی طرف رخ کر کے نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

(۶۶۹) فِي الأَمِيرِ يُؤَخِّرُ الصَّلاَةَ عَنِ الْوَقْتِ

اگر کوئی امیر نماز کو وقت سے مؤخر کرے تو کیا حکم ہے؟

(۷۶۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْحِمْصِيِّ ، عَنْ أَبِي أُبَيِّ ابْنِ امْرَأَةِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ فَتَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ الصَّلاَةِ حَتَّى يُؤَخِّرُوهَا عَنْ وَقْتِهَا فَصَلُّوهَا لِوَقْتِهَا ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَدْرَكْتُهَا مَعَهُمْ أُصَلِّي مَعَهُمْ ؟ قَالَ :نَعَمْ إِنْ شِئْتَ. (ابوداؤد ۴۳۴۔ احمد ۵/ ۳۱۵)

(۷۶۷۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب تمہارے ایسے امراء ہوں گے جو اپنی مصروفیات کی وجہ سے نمازوں کو ان کے وقت سے مؤخر کیا کریں گے، تم نمازوں کو ان کے وقت میں پڑھنا۔ ایک آدمی

نے کہا کہ یارسول اللہ! اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو کیا میں ان کے ساتھ نماز پڑھوں؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر تم چاہو تو پڑھ لو۔

(۷۶۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ ، قَالاَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُونَ الصَّلاَةَ عَنْ وَقْتِهَا وَيَخْنُقُونَهَا إلَى شَرَقِ الْمَوْتَى فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ قَدْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَصَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ ، ثُمَّ اجْعَلُوا صَلاَتَكُمْ سُبْحَةً.

(۷۶۷۳) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ عنقریب تمہارے ایسے امراء ہوں گے جو نمازوں کو ان کے وقت سے مؤخر کیا کریں گے اور انہیں مردوں کی طرح گھونٹا کریں گے۔ جب تم انہیں ایسا کرتا دیکھو تو اپنے گھروں میں نماز ادا کرو اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے نماز پڑھو۔

(۷۶۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَلُّوا الصَّلاَةَ لِوَقْتِهَا. (احمد ۵/ ۱۵۷۔ طیالسی ۴۴۹)

(۷۶۷۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کو اس کے وقت پر پڑھو۔

(۷۶۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :رَأَيْتُ إبْرَاهِيمَ وَخَيْثَمَةَ يُصَلِّيَانِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِي بُيُوتِهِمَا ثُمَّ يَأْتِيَانِ الْحَجَّاجَ فَيُصَلِّيَانِ مَعَهُ.

(۷۶۷۵) حضرت اعمش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم اور حضرت خیثمہ کو دیکھا کہ وہ ظہر اور عصر کی نماز اپنے گھر میں پڑھتے تھے اور پھر حجاج کے ساتھ آکر بھی نماز پڑھتے تھے۔

(۷۶۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ :كُنْتُ أَجْلِسُ مَعَ مَسْرُوقٍ ، وَأَبِي عُبَيْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَنِ زِيَادٍ فَإِذَا دَخَلَ وَقْتُ الظُّهْرِ قَامَا فَصَلَّيَا ، ثُمَّ يَجْلِسَانِ حَتَّى إذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَخَرَجَ الإِمَامُ قَامَا فَصَلَّيَا وَيَفْعَلاَنِهِ فِي الْعَصْرِ.

(۷۶۷۶) حضرت مسلم فرماتے ہیں کہ میں زیاد کے زمانے میں حضرت مسروق اور حضرت ابوعبیدہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ جب ظہر کا وقت داخل ہوا تو ان دونوں نے ظہر کی نماز پڑھی، پھر بیٹھ گئے اور جب مؤذن نے اذان دی تو انہوں نے امام کے ساتھ بھی نماز پڑھی اور وہ دونوں عصر کی نماز میں بھی یونہی کرتے تھے۔

(۷۶۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، أَنَّ الْحَجَّاجَ أَخَّرَ الصَّلاَةَ فَأَوْمَأَ أَبُو وَائِلٍ وَهُوَ جَالِسٌ.

(۷۶۷۷) حضرت ابو ہاشم فرماتے ہیں کہ حجاج نے ایک مرتبہ نماز میں تاخیر کی تو حضرت ابووائل نے بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھ لی۔

(۷۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَلِيٍّ الأَزْدِيِّ ، قَالَ :أَخَّرَ الْحَجَّاجُ الصَّلاَةَ بِعَرَفَةَ فَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ فِي رَحْلِهِ وَثَمَّ نَاسٌ وُقُفٌ ، قَالَ :فَأَمَرَ بِهِ الْحَجَّاجُ فَنُخِسَ بِهِ.

(۷۶۷۸) حضرت علی ازدی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عرفہ میں حجاج نے نماز میں تاخیر کردی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری پر نماز پڑھ لی اور لوگ وہیں کھڑے ہوئے تھے۔ حجاج نے انہیں سزا دینے کا حکم دیا۔

(۷۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يَنْتَظِرُ الْمَغْرِبَ فَإِذَا أَبْطَؤُوا بِهَا حَلَّ حَبْوَتَهُ وَخَرَجَ.

(۷۶۷۹) حضرت عبد الملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ مغرب کا انتظار کیا کرتے تھے، جب امراء نماز میں تاخیر کرتے تو وہ اپنا حبوہ کھول کر باہر چلے جایا کرتے تھے۔

(۷٦۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَانَ الْحَجَّاجُ يُؤَخِّرُ الصَّلاَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَكَانَ أَبُو وَائِلٍ يَأْمُرُنَا أَنْ نُصَلِّيَ فِي بُيُوتِنَا ، ثُمَّ نَأْتِيَ الْمَسْجِدَ.

(۷٦۸۰) حضرت عامر بن شقیق فرماتے ہیں کہ حجاج جمعہ کی نماز میں تاخیر کیا کرتا تھا۔ اس پر ابو وائل ہمیں حکم دیتے کہ ہم اپنے گھروں میں نماز پڑھ کر مسجد آئیں۔

(۷٦۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : إِنَّ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي أَنْ أُصَلِّيَ الصَّلاَةَ لِوَقْتِهَا ، فَإِنْ أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ قَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلاَتَكَ وَإِلاَّ كَانَتْ نَافِلَةً. (مسلم ۴۴۸)

(۷٦۸۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں نمازوں کو ان کے وقت پر پڑھوں۔ پھر تمہارے نماز پڑھ لینے کے بعد جب تم دیکھو کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں تو تمہاری نماز محفوظ ہوگئی اور اگر انہوں نے نماز نہ پڑھی ہو تو ان کے ساتھ شریک ہوجاؤ تمہاری نماز نفل بن جائے گی۔

(۷٦۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَطَاءً وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَخَّرَ الْوَلِيدُ الصَّلاَةَ فَأَوْمَآ فِي وَقْتِ الصَّلاَةِ ، ثُمَّ قَعَدَا حَتَّى صَلَّيَا مَعَهُ تِلْكَ الصَّلاَةَ رَأَيْتُهُمَا فَعَلاَ ذَلِكَ مِرَارًا.

(۷٦۸۲) حضرت محمد بن ابی اسماعیل فرماتے ہیں کہ جب ولید نے نماز میں تاخیر کی تو حضرت عطاء اور حضرت سعید بن جبیر نے نماز کے وقت میں اشارے سے نماز پڑھ لی، پھر وہ دونوں بیٹھے رہے اور انہوں نے ولید کے ساتھ نماز پڑھی۔ انہیں میں نے کئی مرتبہ ایسے کرتے دیکھا ہے۔

(٦٧٠) فِي الصلاةِ فِي ثِيَابِ النِّسَاءِ

عورتوں کے کپڑوں میں نماز پڑھنے کا حکم

(۷٦۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ الصَّلَاةَ فِي مَشَاعِرِهِنَّ. (ابوداؤد ۳۷۱۔ ترمذی ۶۰۰)

(۷۶۸۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے کپڑوں میں نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(٧٦٨٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لَا تُصَلُّوا فِي شُعُرِ النِّسَاءِ.
قَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَعْنِي ثِيَابَهُنَّ.

(۷۶۸۴) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ عورتوں کے کپڑوں میں نماز نہ پڑھو۔

(٧٦٨٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي مَلَاحِفِ النِّسَاءِ.

(۷۶۸۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے عورتوں کے کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

(٧٦٨٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبِ الْمَرْأَةِ.

(۷۶۸۶) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے عورتوں کے کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

(٦٧١) من كره أَنْ يَقُولَ انْصَرَفْنَا

جو حضرات اس جملہ کو مکروہ خیال فرماتے ہیں ''ہم نماز سے پھر گئے''

(٧٦٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ يَرِيمَ أَبِي هِلَالٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الْعَبَّاسِ يَقُولُ : لَا يَقُولُ انْصَرَفْنَا مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنَّ قَوْمًا انْصَرَفُوا فَصَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَلَكِنْ قُولُوا : قَدْ قُضِيَتِ الصَّلَاةُ.

(۷۶۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ نہیں کہنا چاہئے کہ ہم نماز سے پھر گئے، کیونکہ جو لوگ نماز سے پھرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ تمہیں یوں کہنا چاہئے کہ نماز ادا کر لی گئی۔

(٧٦٨٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۷۶۸۸) حضرت ابراہیم اس جملہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٧٦٨٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : لَا يُقَالُ : انْصَرَفْنَا مِنَ الصَّلَاةِ وَلَكِنْ قَدْ قُضِيَتِ الصَّلَاةُ.

(۷۶۸۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یوں نہیں کہنا چاہئے کہ ہم نماز سے پھر گئے، بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ نماز ادا کر لی گئی۔

(٦٧٢) من رخص لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ

جن حضرات نے مسجد کی طرف جانے کی رخصت دی ہے

(٧٦٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ

صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي جَمَاعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لَهَا : لِمَ تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذَلِكَ وَيَغَارُ ؟ قَالَتْ : فَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي ، قَالُوا : يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَمْنَعُوا إمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ. (بخاری ۹۰۰۔ احمد ۲/ ۷)

(۷۶۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی فجر اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھا کرتی تھی۔ کسی نے اس سے کہا کہ تم نماز کے لئے کیوں جاتی ہو حالانکہ تم جانتی ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند خیال فرماتے ہیں اور اس پر غصہ کھاتے ہیں؟ اس خاتون نے کہا کہ پھر وہ مجھے منع کیوں نہیں کرتے؟ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول انہیں تمہیں منع کرنے سے روکتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی بندیوں کو مسجدوں میں آنے سے نہ روکو۔

(۷۶۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَمْنَعُوا إمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ وَلْيَخْرُجْنَ إذَا خَرَجْنَ تَفِلَاتٍ.

(ابو داؤد ۵۶۶۔ احمد ۴۳۸)

(۷۶۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی بندیوں کو مسجدوں میں آنے سے نہ روکو۔ البتہ جب وہ آئیں تو خوشبو لگا کر نہ آئیں۔

(۷۶۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَوْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ مَا أَحْدَثْنَ النِّسَاءُ الْيَوْم لَمَنَعَهُنَّ الْمَسَاجِدَ كَمَا مُنِعَتْهُ نِسَاءُ بَنِي إسْرَائِيلَ ، قَالَتْ : قُلْتُ : وَمُنِعْنَهُ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ. (مسلم ۱۴۴۔ مؤطا ۱۵)

(۷۶۹۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں کو دیکھ لیتے جو آج عورتوں میں پیدا ہوگئی ہیں تو انہیں مسجد میں جانے سے روک دیتے جیسے بنو اسرائیل کی عورتوں کو روکا گیا تھا۔ کسی نے پوچھا کہ کیا انہیں روک دیا گیا تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاں۔

(۷۶۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَمْنَعُوا إمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ. (بخاری ۹۰۰۔ ابو داؤد ۵۶۷)

(۷۶۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی بندیوں کو مسجدوں میں آنے سے نہ روکو۔

(۷۶۹۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شبَاكٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَتِ امْرَأَةُ أَبِي مَسْعُودٍ تُصَلِّي الْعِشَاءَ الآخِرَةَ فِي مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ.

(۷۶۹۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مسعود کی بیوی عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھا کرتی تھیں۔

(٧٦٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ الْجُمَحِيُّ ، عَنْ سَالِمِ بنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ إِلَى الْمَسَاجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ. (بخاری ٨٦٥۔ مسلم ١٣٧)

(٧٦٩٥) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتیں تم سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دو۔

(٦٧٣) من كره ذلك

جن حضرات نے مسجد میں عورتوں کی حاضری کو مکروہ قرار دیا ہے

(٧٦٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا صَلَّتِ امْرَأَةٌ صَلاَةً قَطُّ أَفْضَلَ مِنْ صَلاَةٍ تُصَلِّيهَا فِي بَيْتِهَا إِلاَّ أَنْ تُصَلِّيَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، إِلاَّ عَجُوزٌ فِي مَنْقَلَيْهَا ، يَعْنِي خُفَّيْهَا.

(٧٦٩٦) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی عورت نے اپنے کمرے سے بہتر کسی جگہ نماز نہیں پڑھی، البتہ وہ عورت جو مسجد حرام میں نماز پڑھے۔ البتہ کوئی بوڑھی عورت پھٹے ہوئے موزوں کے ساتھ آئے تو اس کے لئے جائز ہے۔

(٧٦٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهُ عَنِ الصَّلاَةِ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَالَ :صَلاَتُكِ فِي مَخْدَعِكِ أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِكِ فِي بَيْتِكِ ، وَصَلاَتُكِ فِي بَيْتِكِ أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِكِ فِي حُجْرَتِكِ ، وَصَلاَتُكِ فِي حُجْرَتِكِ أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِكَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكَ.

(٧٦٩٧) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جمعہ کی نماز مسجد میں ادا کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارے لئے اپنے پردے میں نماز پڑھنا اپنے کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اپنے کمرے میں نماز پڑھنا اپنے گھر میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اپنے گھر میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

(٧٦٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَص ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنْ رَبِّهَا إِذَا كَانَتْ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ.

(٧٦٩٨) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت چھپانے کی چیز ہے، وہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے اور جب وہ باہر آتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے۔

(٧٦٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ

مَسْعُودٍ يَحْصِبُ النِّسَاءَ يُخْرِجُهُنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۷۶۹۹) حضرت ابو عمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکالنے کے لیے کنکریاں مارتے تھے۔

(۷۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ دَغْفَلٍ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنِ امْرَأَةٍ جَعَلَتْ عَلَيْهَا إِنْ أُخْرِجَ زَوْجُهَا مِنَ السِّجْنِ أَنْ تُصَلِّيَ فِي كُلِّ مَسْجِدٍ تُجَمَّعُ فِيهِ الصَّلاَة بِالْبَصْرَةِ رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ الْحَسَنُ : تُصَلِّي فِي مَسْجِدِ قَوْمِهَا فَإِنَّهَا لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ لَوْ أَدْرَكَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لأَوْجَعَ رَأْسَهَا.

(۷۷۰۰) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ ایک عورت نے نذر مانی کہ اگر اس کا خاوند جیل سے آزاد ہو گیا تو وہ بصرہ کی ہر اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھے گی جس میں جماعت ہوتی ہے۔ اس نذر کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا وہ اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھے، کیونکہ وہ اپنی اس نذر کو پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے دیکھتے تو اس کے سر پر مارتے۔

(۷۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَبَّ هَذِهِ الدَّارِ ، يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ حَلَفَ فَبَالَغَ فِي الْيَمِينِ مَا صَلَّتِ امْرَأَةٌ صَلاَةً أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْ صَلاَةٍ فِي بَيْتِهَا إِلاَّ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ ، إِلاَّ امْرَأَةٌ قَدْ أَيِسَتْ مِنَ الْبُعُولَةِ.

(۷۷۰۱) حضرت ابو عمرو شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے اس گھر کے مالک یعنی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، انہوں نے بھرپور قسم کھا کر فرمایا کہ عورت کی کوئی نماز اللہ کو اس نماز سے زیادہ محبوب نہیں جسے وہ اپنے کمرے میں پڑھے۔ البتہ حج وعمرہ کی نماز اس سے مستثنیٰ ہے اور ایسی عورت جو خاوند کے قابل نہ رہی ہو وہ بھی اس سے مستثنیٰ ہے۔

(۷۷۰۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ الْمُنْذِرِ السَّاعِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ حُمَيْدٍ ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَعُنَا أَزْوَاجُنَا أَنْ نُصَلِّيَ مَعَكَ وَنُحِبُّ الصَّلاَةَ مَعَكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلاَتُكُنَّ فِي بُيُوتِكُنَّ أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِكُنَّ فِي حُجَرِكُنَّ ، وَصَلاَتُكُنَّ فِي حُجَرِكُنَّ أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِكُنَّ فِي الْجَمَاعَةِ. (طبرانی ۳۵۶۔ احمد ۶/ ۳۷۱)

(۷۷۰۲) حضرت ام حمید فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے خاوند اس بات سے منع کرتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھیں، حالانکہ ہمیں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے لئے اپنے کمروں میں نماز پڑھنا گھر میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور گھروں میں نماز پڑھنا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

(۷۷۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ لإِبْرَاهِيمَ ثَلاَثُ نِسْوَةٍ فَلَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ يَخْرُجْنَ إِلَى جُمُعَةٍ ، وَلاَ جَمَاعَةٍ.

(۷۷۰۳) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی تین بیویاں تھیں وہ انہیں جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہونے

دیتے تھے۔

(٦٧٤) مَنْ قَالَ خَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا

عورتوں کی بہترین صفیں آخری صفیں ہیں

(٧٧٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا مُقَدَّمُهَا.

(۷۷۰۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کی بہترین صفیں آخری صفیں ہیں اور ان کی بدترین صفیں اگلی صفیں ہیں۔

(٧٧٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ : خَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرُ.

(۷۷۰۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی صفیں ہیں۔

(٧٧٠٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : خَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا.

(۷۷۰۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کی بہترین صفیں آخری صفیں ہیں اوران کی بدترین صفیں اگلی صفیں ہیں۔

(٧٧٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : خَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ مُؤَخَّرُهَا وَشَرُّهَا مُقَدَّمُهَا.

(۷۷۰۷) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کی بہترین صفیں آخری صفیں ہیں اوران کی بدترین صفیں اگلی صفیں ہیں۔

(٧٧٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِهِ.

(۷۷۰۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٧٧٠٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، قَالَ : حُدِّثْتُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُقَدِّمُ الْعَجَائِزَ فِي الصَّفِّ الأَوَّلِ مِنْ صُفُوفِ النِّسَاءِ ، وَيُؤَخِّرُ الشَّوَابَّ إِلَى الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ.

(۷۷۰۹) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عورتوں کی صفوں میں بوڑھی عورتوں کو اگلی صفوں میں رکھتے تھے اور جوان عورتوں کو پچھلی صفوں میں کھڑا کرتے تھے۔

(٧٧١٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : خَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرُ وَشَرُّهَا الْمُقَدَّمُ.

(۷۷۱۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ عورتوں کی بہترین صفیں آخری صفیں ہیں اور ان کی بدترین صفیں اگلی صفیں ہیں۔

(۷۷۱۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ مُقَدَّمُهَا وَشَرُّهَا مُؤَخَّرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا مُقَدَّمُهَا.

(ترمذی ۲۲۴۔ ابوداؤد ۶۷۸)

(۷۷۱۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کی بہترین صفیں اگلی صفیں اور بدترین صفیں پچھلی صفیں ہیں اور عورتوں کی بہترین صفیں آخری صفیں ہیں اور ان کی بدترین صفیں اگلی صفیں ہیں۔

(۷۷۱۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا ، وَشَرُّ صُفُوفِ الرِّجَالِ آخِرُهَا ، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا ، وَشَرُّ صُفُوفِ النِّسَاءِ أَوَّلُهَا. (حمیدی ۱۰۰۱۔ احمد ۲/ ۳۴۰)

(۷۷۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کی بہترین صفیں اگلی صفیں اور بدترین صفیں پچھلی صفیں ہیں اور عورتوں کی بہترین صفیں آخری صفیں ہیں اور ان کی بدترین صفیں اگلی صفیں ہیں۔

(۶۷۵) فی فضل الصَّلاَۃ

نماز کی فضیلت کا بیان

(۷۷۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتُ بْنُ أَسْلَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا صِلَةُ بْنُ أَشْيَمَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

(۷۷۱۳) حضرت صلہ بن اشیم سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے دو رکعتیں اس طرح ادا کیں کہ اس کے دل میں دنیا کا خیال نہ آیا، وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائیں گے۔

(۷۷۱٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أُوتِيَ عَبْدٌ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فِي رَكْعَتَيْنِ فَيُصَلِّيَهُمَا. (ترمذی ۲۹۱۱۔ احمد ۵/ ۲۶۸)

(۷۷۱۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بندے کو اس دنیا میں اس سے بہتر کوئی خیر نہیں عطا کی گئی کہ اسے دو رکعتوں کو موقع مل جائے اور وہ انہیں ادا کرے۔

(۷۷۱۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : مَرَرْت مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى قَبْرٍ دُفِنَ حَدِيثًا ، فَقَالَ : لَرَكْعَتَانِ خَفِيفَتَانِ مِمَّا تَحْتَقِرُونَ زَادَهُمَا هَذَا : أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ بَقِيَّةِ دُنْيَاكُمْ.

(۷۷۱۵) حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک قبر کے پاس سے گذرے جس میں مردے کو ابھی دفن کیا گیا تھا انہوں نے فرمایا کہ دو ہلکی رکعتیں جنہیں تم معمولی سمجھتے ہو وہ اس کے نزدیک ساری دنیا سے بہتر ہیں۔

(۷۷۱۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : اشْتَرَى رَجُلٌ حَائِطًا مِنَ الْمَدِينَةِ فَرَبِحَ فِيهِ مِئَةَ نَخْلَةٍ كَامِلَةٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِلاَّ أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ هَذَا ؟ رَجُلٌ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي غَارٍ ، أَوْ سَفْحِ جَبَلٍ أَفْضَلُ رِبْحًا مِنْ هَذَا.

(۷۷۱۶) حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے مدینہ میں ایک باغ خریدا اور اس میں اسے ایک کھجور کے درخت کے برابر فائدہ ہوا۔ اس پر نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس سے افضل چیز کے بارے میں بتاتا ہوں، ایک ایسا آدمی جو اچھی طرح وضو کرے، پھر کسی غار یا پہاڑ کی چوٹی پر دو رکعتیں ادا کرے تو اس کا فائدہ اس شخص سے زیادہ ہے۔

(۷۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ ، عَنْ كَعْبٍ : إِنَّ فِي هَذَا لَبَلاَغًا لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ، قَالَ : الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ.

(۷۷۱۷) حضرت کعب اللہ تعالیٰ کے فرمان (ترجمہ) اس میں عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے ایک پیغام ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد پانچ نمازیں ہیں۔

(۷۷۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ وَمِسْعَرٌ وَالْبَخْتَرِيُّ بْنُ الْمُخْتَارِ ، سَمِعُوهُ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَنْ يَلِجَ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ : أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي. (مسلم ۲۱۳۔ احمد ۴/ ۲۶۱)

(۷۷۱۸) حضرت ابو بکر بن عمارہ بن رویبہ ثقفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے کے بعد دو رکعتیں پڑھیں وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ یہ فرمان آپ نے خود حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے سنا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود اسے حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے سنا ہے، اسے میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے محفوظ کیا۔

(۷۷۱۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : كُنَّا نَعْرِضُ الْمَصَاحِفَ عَلَى عَبْدِ اللهِ ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : الصَّلاَة ، وَمَنْ لَمْ يُصَلِّ فَلاَ دِينَ لَهُ.

(۷۷۱۹) حضرت زر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں قرآن مجید پیش کیا کرتے تھے۔ ان سے ثقیف کے ایک آدمی نے سوال کیا کہ اے ابو عبدالرحمن! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا نماز، جو نماز نہ پڑھے اس کا دین نہیں ہے۔

(۷۷۲۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :مَا مِنْ حَالٍ أَحْرَى أَنْ يُسْتَجَابَ لِلْعَبْدِ فِيهِ إلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ عَافِرًا وَجْهَهُ سَاجِدًا.

(۷۷۲۰) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے کے علاوہ انسان کی دعا کی قبولیت کا سب سے زیادہ امکان اس وقت ہے جب سجدے کی حالت میں اس کا چہرہ گرد آلود ہو رہا ہو۔

(۷۷۲۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ مَسْرُوقًا كَانَ يَقُولُ :مَنْ حَافَظَ عَلَى هَؤُلاَءِ الصَّلَوَاتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ فَإِنَّ فِي إِفْرَاطِهِنَّ الْهَلَكَةَ.

(۷۷۲۱) حضرت مسروق فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص نے ان نمازوں کی پابندی کی وہ غافلوں میں شمار نہیں ہوگا اور ان نمازوں کے ضائع کرنے میں ہلاکت ہے۔

(۷۷۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَعْقِلٍ الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :مَنْ لَمْ يُصَلِّ فَقَدْ كَفَرَ.

(۷۷۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے نماز نہیں پڑھی اس نے کفر کیا۔

(۷۷۲۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :قُرْبَانُ الْمُتَّقِينَ الصَّلاَةُ.

(۷۷۲۳) حضرت علی بن ثابت فرماتے ہیں کہ متقین کی قربانی نماز ہے۔

(٦٧٦) فيما تُكَفَّر بِهِ الذُّنُوبُ

نماز سے گناہ معاف ہوتے ہیں

(۷۷۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَان ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ ، عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ فَإِذَا حَدَّثَنِي عَنْهُ غَيْرِي اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ ، أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ، قَالَ سُفْيَانُ :ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، قَالَ مِسْعَرٌ :ثُمَّ يُصَلِّي فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلاَّ غَفَرَ لَهُ. (ترمذی ۳۰۰۶۔ ابو داؤد ۱۵۱۶)

(۷۷۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی اللہ نے مجھے اس سے کوئی نہ کوئی

فائدہ ہی پہنچایا اور اگر مجھ سے کسی اور نے بیان کیا تو میں نے اس سے اس کی صداقت پر قسم لی۔ اگر اس نے قسم کھالی تو میں نے اس کی تصدیق کی۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے سچ ہی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بھی کوئی بندہ گناہ کرے، پھر اس کے بعد اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعتیں پڑھے یا کوئی نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔

(۷۷۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَش ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شِبْلٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْمَقْتَل.

(۷۷۲۵) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کبیرہ گناہ سے اجتناب کرے تو پانچوں نمازیں اپنے درمیانی اوقات کے لئے کفارہ بن جاتی ہیں۔

(۷۷۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ووَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الصَّلَوَاتُ الْحَقَائِقُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ. (طبرانی ۸۷۴۰)

(۷۷۲۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرض نمازیں اپنے درمیان ہونے والے گناہوں کے لئے کفارہ بن جاتی ہیں، بشرطیکہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

(۷۷۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ، ثُمَّ يُصَلِّي إِلاَّ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلاَةِ الأُخْرَى. (مسلم ۲۰۶)

(۷۷۲۷) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی اچھی طرح وضو کر کے نماز پڑھے، اس کے اس نماز سے پچھلی نماز تک کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۷۷۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا عَوْفٌ وَالْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ مَثَلُ نَهْرٍ جَارٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ، فَمَاذَا يُبْقِينَ بَعْدُ عَلَيْهِ مِنْ دَرَنِهِ.

(۷۷۲۸) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچوں نمازوں کی مثال اس نہر کی سی ہے جو کسی کے دروازے پر جاری ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ مرتبہ غسل کرے، کیا اس کے بدن پر کوئی میل باقی رہے گا؟

(۷۷۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ يُحَنَّسَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ مَثَلُ رَجُلٍ عَلَى بَابِهِ نَهْرٌ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَمَاذَا يُبْقِي ذَلِكَ مِنْ دَرَنِهِ.

(۷۷۲۹) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچوں نمازوں کی مثال اس نہر کی سی ہے جو کسی کے دروازے پر جاری ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ مرتبہ غسل کرے، کیا اس کے بدن پر کوئی میل باقی رہے گا؟

(۷۷۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ يَقُولُ : كُنْتُ أَضَعُ لِعُثْمَانَ طَهُورَهُ فَمَا أَتَى عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلاَّ وَهُوَ يُفِيضُ مِنْهُ عَلَيْهِ نُطْفَةً مِنْ مَاءٍ ، فَقَالَ عُثْمَانُ : حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ انْصِرَافِنَا مِنْ صَلاَتِنَا هَذِهِ ، فَقَالَ مِسْعَرٌ : أُرَاهُ قَالَ : الْعَصْرَ ، فَقَالَ : مَا أَدْرِي أُحَدِّثُكُمْ ، أَوْ أَسْكُتُ ، قَالَ : قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ خَيْرًا فَحَدِّثْنَا ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ فَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ، ثُمَّ يُصَلِّي إِلاَّ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلاَةِ الأُخْرَى.

(۷۷۳۰) حضرت حمران بن ابان مولی عثمان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے غسل کا پانی رکھا کرتا تھا۔ وہ ہر روز اس سے غسل کرتے خواہ تھوڑا سا پانی استعمال کرتے۔ ایک دن انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس نماز (عصر) کے بعد فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ ایک بات میں تمہیں بتاؤں یا خاموش رہوں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر اس میں خیر ہے تو بتادیں، اگر وہ خیر سے ہٹی ہوئی ہے تو اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھی کوئی انسان اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے تو اس کے پچھلی نماز تک کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۷۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: تَكْفِيرُ كُلِّ لِحَاءٍ رَكْعَتَانِ.

(۷۷۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو رکعتیں ہر جھگڑے کا کفارہ ہیں۔

(۷۷۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، قَالَ : فَقَالَ الْحَسَنُ : فَمَا يُبْقِي ذَلِكَ مِنَ الدَّرَنِ ؟. (مسلم ۲۸۴۔ بیہقی ۶۳)

(۷۷۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ نمازوں کی مثال ایسے ہے جیسے کسی کے دروازے پر ایک گہری نہر جاری ہو اور وہ اس میں روزانہ غسل کرے۔ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت حسن نے فرمایا کہ کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گا؟

(۷۷۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ، فَمَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ؟. (احمد ۲/ ۴۴۱)

(۷۷۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ نمازوں کی مثال ایسے ہے جیسے کسی

کے دروازے پر ایک گہری نہر جاری ہو اور وہ اس میں روزانہ غسل کرے۔ کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گا؟

(۷۷۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، وَشُعْبَةُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : مَا صَلَّيْتُ صَلاَةً إِلاَّ وَأَنَا أَرْجُو أَنْ تَكُونَ كَفَّارَةً لِمَا أَمَامَهَا.

(۷۷۳۴) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں جب بھی کوئی نماز پڑھتا ہوں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلی نماز تک کے تمام اعمال کا کفارہ بن گئی۔

(۷۷۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : يَحْتَرِقُونَ فَإِذَا صَلَّوُا الظُّهْرَ غَسَلَتْ ، ثُمَّ يَحْتَرِقُونَ فَإِذَا صَلَّوُا الْعَصْرَ غَسَلَتْ ، ثُمَّ يَحْتَرِقُونَ فَإِذَا صَلَّوُا الْمَغْرِبَ غَسَلَتْ حَتَّى ذَكَرَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهُنَّ.

(۷۷۳۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ گناہ کرتے ہیں پھر ظہر کی نماز پڑھتے ہیں تو ان کے گناہ دھل جاتے ہیں۔ پھر گناہ کرتے ہیں پھر عصر کی نماز پڑھتے ہیں تو ان کے گناہ دھل جاتے ہیں۔ پھر گناہ کرتے ہیں پھر مغرب کی نماز پڑھتے ہیں تو ان کے گناہ دھل جاتے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے پانچوں نمازوں کا ذکر کیا۔

(۷۷۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ لَقِيطِ بْنِ قَبِيصَةَ الْجَعْفَرِيِّ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

(۷۷۳۶) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۷۷۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَش ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، فَمَاذَا يُبْقِينَ مِنَ الدَّرَنِ؟.

(۷۷۳۷) حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ نمازوں کی مثال ایسے ہے جیسے کسی کے دروازے پر ایک گہری نہر جاری ہو اور وہ اس میں روزانہ غسل کرے۔ کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گا؟

(٦٧٧) في عقد التَّسْبِيحِ وَعَدَدِ الْحَصَى

تسبیحات کو انگلیوں کے پوروں سے شمار کرنے کا بیان

(۷۷۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا هَانِيءُ بْنُ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهِ حُمَيْضَةَ ابْنَةِ يَاسِرٍ، عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ، وَكَانَتْ إِحْدَى الْمُهَاجِرَاتِ ، قَالَتْ : قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلَيْكُنَّ بِالتَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَاعْقِدْنَ بِالأَنَامِلِ ، فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَسْئُولاَتٍ مُسْتَنْطَقَاتٍ ، وَلاَ تَغْفُلْنَ

فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ. (ترمذی ۳۵۸۳۔ احمد ۶/ ۳۷۰)

(۷۷۳۸) حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا جو کہ ایک مہاجرہ صحابیہ ہیں، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا کہ تم لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ اور اللہ اکبر کثرت سے کہا کرو، اور انہیں انگلیوں کے پوروں پر گنا کرو، کیونکہ قیامت کے ان سے سوال کیا جائے گا اور یہ بولیں گے۔ تم غافل نہ ہونا ورنہ رحمت سے محروم ہو جاؤ گی۔

(۷۷۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي كُلَيْبٍ ، قَالَتْ :رَأَتْنِي عَائِشَةُ أُسَبِّحُ بِتَسَابِيحَ مَعِي ، فَقَالَتْ :أَيْنَ الشَّوَاهِدُ ؟ تَعْنِي الأَصَابِعَ.

(۷۷۳۹) بنو کلب کی ایک عورت کہتی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے دیکھا کہ میں اپنے پاس موجود تسبیحوں سے تسبیحات کو شمار کر رہی تھی۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ قیامت کے دن کے گواہ یعنی انگلیاں کہاں ہیں؟

(۷۷٤٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ ، عَنْ مَوْلاَةٍ لِسَعْدٍ :أَنَّ سَعْدًا كَانَ يُسَبِّحُ بِالْحَصَى وَالنَّوَى.

(۷۷۴۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کنکریوں اور گٹھلیوں کے ذریعے تسبیحات کو شمار کیا کرتے تھے۔

(۷۷٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ ، عَنْ مَوْلاَةٍ لِسَعْدٍ :أَنَّ سَعْدًا كَانَ يُسَبِّحُ بِالْحَصَى وَالنَّوَى.

(۷۷۴۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کنکریوں اور گٹھلیوں کے ذریعے تسبیحات کو شمار کیا کرتے تھے۔

(۷۷٤٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الأَخْنَسِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَوْلًى لأَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ ثَلاَثَ حَصَيَاتٍ فَيَضَعُهُنَّ عَلَى فَخِذِهِ فَيُسَبِّحُ وَيَضَعُ وَاحِدَةً ، ثُمَّ يُسَبِّحُ وَيَضَعُ أُخْرَى ، ثُمَّ يُسَبِّحُ وَيَضَعُ أُخْرَى ، ثُمَّ يَرْفَعُهُنَّ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ ، وَقَالَ :لاَ تُسَبِّحُوا بِالتَّسْبِيحِ صَفِيرًا.

(۷۷۴۲) حضرت ابو سعید کا معمول یہ تھا کہ وہ تین کنکریاں لیتے اور انہیں اپنی ایک ران پر رکھتے۔ پھر ایک مرتبہ تسبیح کہتے اور ایک کنکری اٹھاتے، پھر تسبیح کہتے اور ایک کنکری اٹھاتے، پھر تسبیح کہتے اور تیسری کنکری بھی اٹھا لیتے۔ پھر سب کنکریوں کو واپس رکھ کر یہی عمل دہرایا کرتے تھے۔ اور فرماتے کہ اس طرح تسبیح نہ کہو کہ سیٹی کی آواز آنے لگے۔

(۷۷٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الطُّفَاوَةِ ، قَالَ :نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَمَعَهُ كِيسٌ فِيهِ حَصًى ، أَوْ نَوًى فَيَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي الْكِيسِ أَلْقَاهُ إِلَى جَارِيَةٍ سَوْدَاءَ فَجَمَعَتْهُ ، ثُمَّ دَفَعَتْهُ إِلَيْهِ.

(۷۷۴۳) طفاوہ کے ایک آدمی کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھا، ان کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں کنکریاں یا گٹھلیاں تھیں۔ وہ ان پر سبحان اللہ، سبحان اللہ پڑھتے تھے۔ جب وہ تھیلی خالی ہو جاتی تو اسے ایک سیاہ باندی کو دے

دیتے وہ پھر انہیں جمع کر کے اس میں ڈال دیتی۔

(٧٧٤٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ حَسَنٍ عن مُوسَى الْقَارِئ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ زَاذَانَ، قَالَ: أَخَذْتُ مِنْ أُمِّ يَعْفُورَ تَسَابِيحَ لَهَا ، فَلَمَّا أَتَيْتُ عَلِيًّا عَلَّمَنِي ، قَالَ: يَا أَبَا عُمَرَ ارْدُدْ عَلَى أُمِّ يَعْفُورَ تَسَابِيحَهَا.

(۷۷۴۴) حضرت زاذان فرماتے ہیں کہ میں نے ام یعفور سے ان کی تسبیح کرنے کی گٹھلیاں لیں اور جب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کی گٹھلیاں انہیں واپس کر دو۔

(٧٧٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهُ بِيَدِهِ ، يَعْنِي التَّسْبِيحَ. (ترمذی ۳۴۱۱۔ ابو داؤد ۱۴۲۷)

(۷۷۴۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھوں سے تسبیحات گنتے دیکھا ہے۔

(٧٧٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُسَبِّحَ الرَّجُلُ وَيَعْقِدَ تَسْبِيحَهُ.

(۷۷۴۶) حضرت محمد اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ آدمی تسبیح کہے اور تسبیحات کو شمار بھی کرے۔

(٧٧٤٧) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يُسَبِّحُ فِي النَّافِلَةِ وَيَعْقِدُ بِيَدِهِ.

(۷۷۴۷) حضرت مختار بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن علی کو نفل نماز میں تسبیحات کو ہاتھوں پر شمار کرتے دیکھا ہے۔

(٧٧٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُؤَذِّنِ بَنِي حَنِيفَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ مَاهَانَ الْحَنَفِيَّ وَأَمَرَ بِهِ الْحَجَّاجُ أَنْ يُصْلَبَ عَلَى بَابِهِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ وَإِنَّهُ عَلَى الْخَشَبَةِ وَإِنَّهُ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ وَيَحْمَدُ اللَّهَ حَتَّى بَلَغَ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَعْقِدُ بِيَدِهِ ، فَطُعِنَ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ شَهْرٍ مَعْقُودًا تِسْعًا وَعِشْرِينَ بِيَدِهِ وَكَانَ يُرَى عِنْدَهُ ضَوْءٌ بِاللَّيْلِ.

(۷۷۴۸) بنوحنیفہ کے مؤذن حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب حجاج نے ماہان حنفی کو سولی دینے کا حکم دیا اور انہیں لکڑی پر لٹکایا گیا تو میں انہیں دیکھ رہا تھا۔ وہ سبحان اللہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ پڑھ رہے تھے۔ وہ ان کلمات کو انگلیوں پر شمار بھی کر رہے تھے، جب وہ انتیس کے عدد تک پہنچے تو انہیں اسی حال میں نیزہ مار دیا گیا۔ میں نے انہیں ایک مہینہ بعد دیکھا تو اس وقت بھی ان کے ہاتھ انتیس تک گننے کو ظاہر کر رہے تھے۔ رات کو ان کے پاس ایک روشنی دکھائی دیتی تھی۔

(٦٧٨) من كره عَقْدَ التَّسْبِيحِ

جن حضرات کے نزدیک تسبیحات کو گننا مکروہ ہے

(٧٧٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَكْرَهُ الْعَدَدَ وَيَقُولُ : أَيُمَنُّ عَلَى

اللهِ حَسَنَاتِهِ؟.

(۷۷۴۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تسبیحات کے گننے کو مکروہ خیال فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ کیا وہ اللہ پر احسان کرنا چاہتا ہے؟

(۷۷۵۰) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُقْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللَّهَ وَيَعْقِدُ ؟ فَقَالَ :يُحَاسِبُونَ اللَّهَ؟.

(۷۷۵۰) حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو ذکر کرے اور ذکر کو شمار کرے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا یہ لوگ اللہ سے حساب کرنا چاہتے ہیں؟

(۷۷۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ وِقَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلاً يُسَبِّحُ بِتَسَابِيحَ مَعَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ :إِنَّمَا يُجْزِئه مِنْ ذَلِكَ أَنْ يَقُولَ :سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، وَيَقُولَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، وَيَقُولَ :اللَّهُ أَكْبَرُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

(۷۷۵۱) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو تسبیح گننے کے اسباب لئے تسبیحات پڑھ رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کے لئے اتنا کہنا ہی کافی ہے (ترجمہ) اللہ کی پاکی ہے، زمین وآسمان کو بھر کر اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کو بھر کر۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، زمین وآسمان کو بھر کر اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کو بھر کر۔ اللہ کے لئے بڑائی ہے، زمین وآسمان کو بھر کر اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس کو بھر کر۔

(۷۷۵۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى ابْنَتَهُ أَنْ تُعِينَ النِّسَاءَ عَلَى فَتْلِ خُيُوطِ التَّسْبِيحِ الَّتِي يُسَبَّحُ بِهَا.

(۷۷۵۲) حضرت مہاجر فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اپنی بیٹی کو اس بات سے منع کرتے تھے کہ وہ تسبیح کے دھاگے بنانے میں عورتوں کی مدد کرے۔

(٦٧٩) فی صلاة رَمَضَانَ

رمضان کی نماز کا بیان

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ :حدَّثَنَا بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ رحمه الله قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ :

(۷۷۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ ، أَنَّ السَّائِبَ أَخْبَرَهُ :أَنَّ عُمَرَ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُبَيٍّ وَتَمِيمٍ فَكَانَا يُصَلِّيَانِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ، يَقْرَآنِ بِالْمِئِينَ ، يَعْنِي فِي رَمَضَانَ.

(۷۷۵۳) حضرت سائب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کو حضرت ابی اور حضرت تمیم کے پاس جمع فرماتے اور وہ دونوں حضرات گیارہ رکعت میں مئین سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۷۷٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : دَعَا عُمَرُ الْقُرَّاءَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَ أَسْرَعَهُمْ قِرَائَةً أَنْ يَقْرَأَ ثَلاَثِينَ آيَةً وَالْوَسَطَ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ آيَةً وَالْبَطِيءَ عِشْرِينَ آيَةً.

(۷۷۵۴) حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قراء کو جمع کیا اور ان میں سب سے تیز پڑھنے والے کو کہا کہ وہ تیس آیات کی، درمیانی رفتار سے پڑھنے والے کو کہا کہ پچیس آیات کی اور آہستہ پڑھنے والے کو کہا کہ بیس آیات کی تلاوت کرے۔

(۷۷٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَان ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ : أَنَّ مَسْرُوقًا قَرَأَ فِي رَكْعَةٍ مِنَ الْقِيَامِ بِالْعَنْكَبُوتِ.

(۷۷۵۵) حضرت علی بن اقمر کہتے ہیں کہ حضرت مسروق نے تراویح کی ایک رکعت میں سورۃ العنکبوت کی تلاوت کی۔

(۷۷٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ : كُنْتُ أَقُومُ بِالنَّاسِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَأَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ : ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ﴾ وَنَحْوَهَا وَمَا يَبْلُغُنِي ، أَنَّ أَحَدًا يَسْتَقِلُّ ذَلِكَ.

(۷۷۵۶) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کو رمضان میں تراویح پڑھایا کرتا تھا۔ میں ایک رکعت میں سورۃ الفاطر اور اس جیسی کوئی سورت پڑھتا تھا۔ مجھے کسی کے بارے میں یہ خبر نہیں پہنچی کسی نے اسے مستقل کیا ہو۔

(۷۷٥٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ وِقَاءٍ ، قَالَ : كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ آيَةً.

(۷۷۵۷) حضرت وقاء فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر تراویح کی ہر رکعت میں پچیس آیات کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(۷۷٥٨) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَأْمُرُ الَّذِينَ يَقْرَؤُونَ فِي رَمَضَانَ ، يَقْرَؤُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِعَشْرِ آيَاتٍ عَشْرِ آيَاتٍ.

(۷۷۵۸) حضرت عمر بن عبد العزیز رمضان میں قاریوں کو حکم دیتے تھے کہ ہر رکعت میں دس آیات کی تلاوت کریں۔

(۷۷٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ : كَانَ أَبُو مِجْلَزٍ يَقُومُ بِالْحَيِّ فِي رَمَضَانَ يَخْتِمُ فِي كُلِّ سَبْعٍ.

(۷۷۵۹) حضرت عمران بن حدیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز رمضان میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتے تھے اور ہر سات دن میں قرآن مجید ختم فرماتے تھے۔

(۷۷٦٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ أَدْرَكْتُ النَّاسَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ تُرْبَطُ لَهُمُ الْحِبَالُ يَتَمَسَّكُونَ بِهَا مِنْ طُولِ الْقِيَامِ.

(۷۷۶۰) حضرت عراک بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رمضان میں ایسے لوگوں کو بھی دیکھا جن کے لئے رسیاں باندھی جاتی

تھیں اور وہ لمبے قیام کی وجہ سے تھک کر ان سے سہارا لیا کرتے تھے۔

(۷۷۶۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : مَنْ أَمَّ النَّاسَ فِي رَمَضَانَ فَلْيَأْخُذْ بِهِمُ الْيُسْرَ ، فَإِنْ كَانَ بَطِيءَ الْقِرَائَةِ فَلْيَخْتِمِ الْقُرْآنَ خَتْمَةً ، وَإِنْ كَانَ قِرَائَةً بَيْنَ ذَلِكَ فَخَتْمَةً وَنِصْفً ، فَإِنْ كَانَ سَرِيعَ الْقِرَائَةِ فَمَرَّتَيْنِ.

(۷۷۶۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھائے وہ ان کے لئے آسانی کا خیال رکھے، اگر وہ سست روی سے پڑھنے والا ہو تو ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرے، اگر درمیانہ پڑھنے والا ہے تو ڈیڑھ قرآن مجید پڑھے اور اگر تیز پڑھنے والا ہے تو دو مرتبہ قرآن مجید ختم کرے۔

(۶۸۰) كم يصلي فِي رَمَضَانَ مِنْ رَكْعَةٍ

تراویح کی رکعات کا بیان

(۷۷۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ : أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ.

(۷۷۶۲) حضرت عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں کہ شُتیر بن شکل رمضان میں بیس رکعات تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

(۷۷۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسْنَاءِ : أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ رَجُلاً يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً.

(۷۷۶۳) حضرت ابوالحسناء فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو رمضان میں بیس رکعات تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔

(۷۷۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَمَرَ رَجُلاً يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً.

(۷۷۶۴) حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو رمضان میں بیس رکعات تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔

(۷۷۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِنَا فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَيَقْرَأُ بِحَمْدِ الْمَلاَئِكَةِ فِي رَكْعَةٍ.

(۷۷۶۵) حضرت نافع بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی ملیکہ رمضان میں ہمیں بیس رکعات پڑھایا کرتے تھے۔ اور ایک رکعت میں وہ ''حمد الملائکہ'' پڑھتے تھے۔

(۷۷۶۶) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِالْمَدِينَةِ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَيُوتِرُ بِثَلاَثٍ.

(۷۷۶۶) حضرت عبدالعزیز بن رافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ رمضان میں مدینہ میں ہمیں بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر پڑھایا کرتے تھے۔

(۷۷۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ : أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ النَّاسَ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً وَيُوتِرُ بِثَلاَثٍ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ.

(۷۷۶۷) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت حارث رمضان میں لوگوں کو بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر پڑھایا کرتے تھے اور وہ رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھتے تھے۔

(۷۷۶۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خَلَفٍ ، عَنْ رَبِيعٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ : أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ فِي رَمَضَانَ وَيُوتِرُ بِثَلاَثٍ.

(۷۷۶۸) حضرت ابوالبختری رمضان میں پانچ ترویحات اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔

(۷۷۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ يُصَلِّي بِنَا فِي رَمَضَانَ أَرْبَعِينَ رَكْعَةً وَيُوتِرُ بِسَبْعٍ.

(۷۷۶۹) حضرت حسن بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن اسود ہمیں رمضان میں چالیس رکعات تراویح اور سات وتر پڑھایا کرتے تھے۔

(۷۷۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّونَ ثَلاَثًا وَعِشْرِينَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ.

(۷۷۷۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو رمضان میں وتر کے ساتھ تیئس رکعات پڑھا کرتے تھے۔

(۷۷۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : أَدْرَكْتُ النَّاسَ بِالْمَدِينَةِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يُصَلُّونَ سِتَّةً وَثَلاَثِينَ رَكْعَةً وَيُوتِرُونَ بِثَلاَثٍ.

(۷۷۷۱) حضرت داود بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز اور ابان بن عثمان کے زمانے میں چھتیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھا کرتے تھے۔

(۷۷۷۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ : أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيعَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيحَاتٍ وَيُوتِرُ بِثَلاَثٍ.

(۷۷۷۲) حضرت سعید بن عبید کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ربیعہ لوگوں کو رمضان میں پانچ ترویحات اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔

(۷۷۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ وِقَاءٍ ، قَالَ : كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَؤُمُّنَا فِي رَمَضَانَ فَيُصَلِّي بِنَا عِشْرِينَ لَيْلَةً سِتَّ تَرْوِيحَاتٍ ، فَإِذَا كَانَ الْعَشْرُ الأَخَرُ اعْتَكَفَ فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى بِنَا سَبْعَ تَرْوِيحَاتٍ.

(۷۷۷۳) حضرت وقاء فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رمضان میں ہماری امامت کراتے تھے اور ہمیں بیس رات تک چھ

ترویحات پڑھاتے تھے۔ پھر آخری عشرے میں اعتکاف میں بیٹھ جاتے تو ہمیں سات ترویحات پڑھایا کرتے تھے۔

(۷۷۷۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ. (عبد بن حمید ۶۵۳)

(۷۷۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

(۶۸۰) مَنْ كَانَ يَرَى الْقِيَامَ فِي رَمَضَانَ

تراویح کا ثبوت

(۷۷۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ يَؤُمُّنَا فِي رَمَضَانَ.

(۷۷۷۵) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تراویح میں ہماری امامت کرایا کرتے تھے۔

(۷۷۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً هَلْ كَانَ عَلِيٌّ يُصَلِّي بِهِمْ فِي رَمَضَانَ ؟ قَالَ :كَانَ خِيَارُ أَصْحَابِ عَلِيٍّ زَاذَانُ ، وَأَبُو الْبَخْتَرِيِّ وَغَيْرُهُمْ يَدْعُونَ أَهْلِيهِمْ وَيَؤُمُّونَ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ.

(۷۷۷۶) حضرت ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ تراویح میں ان کی امامت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اجل شاگردوں میں سے حضرت زاذان، حضرت ابوالبختری اور دوسرے حضرات رمضان میں اپنے متعلق لوگوں کو بلا کر مسجد میں انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(۷۷۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ ، فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ ، ثُمَّ قَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ ، فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُمْتَ بِنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ ، فَقَالَ :إنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ.

قَالَ :ثُمَّ صَلَّى بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثَلاَثٌ مِنَ الشَّهْرِ ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا وَجَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَائَهُ ، قَالَ :فَقَامَ حَتَّى تَخَوَّفْنَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلاَحُ ، قَالَ :قُلْتُ :وَمَا الْفَلاَحُ ؟ قَالَ :السَّحُورُ. (ابوداؤد ۱۳۷۰۔ احمد ۵/ ۱۶۳)

(۷۷۷۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان میں ہم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔ آپ نے تیئیس رمضان تک ہمیں تراویح کی نماز نہ پڑھائی، پھر جب رمضان کے سات دن باقی رہ گئے تو آپ نے ہمیں ایک تہائی رات تک نماز پڑھائی، پھر اگلی رات آپ نے تراویح نہ پڑھائی، پھر اگلی رات آپ نے ہمیں آدھی رات تک نماز پڑھائی۔ پھر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ ہمیں باقی راتوں میں نماز پڑھا دیں تو اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص امام کے نماز پڑھتے رہنے تک اس

کے ساتھ کھڑا رہا اس کے لئے پوری رات نماز پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

آپ نے پھر ہمیں نماز پڑھائی اور جب مہینے کی تین راتیں باقی رہ گئیں تو آپ نے ہمیں تراویح کی نماز پڑھائی اور آپ نے اپنے اہل وعیال اور خواتین کو جمع فرمایا۔ اور اتنی دیر نماز پڑھائی کہ ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں فلاح فوت نہ ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا یہ فلاح کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا سحری۔

(۷۷۷۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ أَبُو طَلْحَةَ الأَنْمَارِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَلَى مِنْبَرِ حِمْصَ يَقُولُ : قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الأَوَّلِ ، وَقُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ ، وَقُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَابِعَةٍ وَعِشْرِينَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَفُوتُنَا الْفَلاَحُ وَكُنَّا نَعُدُّهُ السُّحُورَ. (احمد ۴/ ۲۷۲۔ ابن خزیمة ۲۲۰۴)

(۷۷۷۸) حضرت نعیم بن زیاد ابو طلحہ انماری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر کو حمص کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی پاک ﷺ کے ساتھ رمضان کی تیئسویں رات کو رات کے پہلے تہائی حصے تک نماز پڑھتے رہے، پھر ہم آپ کے ساتھ پچیسویں رات کو آدھی رات تک نماز پڑھتے رہے اور ستائیسویں رات کو ہم اتنی دیر نماز پڑھتے رہے کہ ہمیں ڈر ہوا کہ کہیں فلاح فوت نہ ہو جائے، ہم سحری کو فلاح کہا کرتے تھے۔

(۷۷۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : قَامَ بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فِي حُجْرَةٍ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ ، ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ.

(۷۷۷۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے رمضان کی ایک رات میں کھجوروں کے پتوں سے بنے ایک کمرے میں ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر آپ نے پانی کا ایک ڈول بہایا اور فرمایا (ترجمہ) اللہ سب سے بڑا ہے، وہ بادشاہت، جبروت، کبریائی اور عظمت والا ہے۔

(۷۷۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَزِيمَةٍ. (ترمذی ۸۰۸۔ ابوداؤد ۱۳۶۶)

(۷۷۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ رمضان کی تراویح کی ترغیب دیا کرتے تھے لیکن اس کو فرض قرار نہیں دیتے تھے۔

(۷۷۸۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي رَمَضَانَ فِي بَعْضِ حُجَرِهِ يُصَلِّي فَائْتَمُّوا بِصَوْتِهِ ، فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ خَفَضَ صَوْتَهُ.

(۷۷۸۱) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ایک رات رمضان میں اپنے ایک حجرے میں نماز ادا فرما رہے تھے، لوگوں

نے آپ کی آواز سن کر آپ کی اقتداء کرنا شروع کردی۔ جب آپ کو لوگوں کی اقتداء کا علم ہوا تو آپ نے اپنی آواز کو آہستہ فرمالیا۔

(۷۷۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَؤُمُّنَا فِي رَمَضَانَ وَيَنْصَرِفُ وَعَلَيْهِ لَيْلٌ.

(۷۷۸۲) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تراویح میں ہماری امامت کرایا کرتے تھے، اور رات ہی میں واپس چلے جایا کرتے تھے۔

(۷۷۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ قَامَ بِهِمْ فِي رَمَضَانَ.

(۷۷۸۳) حضرت ابو عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں تراویح کی نماز پڑھائی۔

(۷۷۸٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ يَؤُمُّنَا فَيَقُومُ بِنَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ وَمِئَةِ سَنَةٍ.

(۷۷۸۴) حضرت ولید بن علی کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ ہماری امامت کراتے تھے اور رمضان میں وہ ایک سو بیس سال کی عمر میں ہمیں تراویح پڑھایا کرتے تھے۔

(۷۷۸٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ ، قَالَ : خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قِطَعًا ، فَقَالَ : لَوْ جَمَعْنَا هَؤُلاَءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ خَيْرًا فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

(۷۷۸۵) حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رمضان میں لوگوں کو الگ الگ نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ اگر یہ ایک قاری کے پیچھے نماز پڑھ لیں تو اچھا ہو۔ پھر آپ نے انہیں حضرت ابی بن کعب کے پیچھے جمع کردیا۔

(۷۷۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ.

(۷۷۸۶) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی تراویح کی ترغیب دیا کرتے تھے لیکن اس کو فرض قرار نہیں دیتے تھے۔

(۷۷۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ نَضْرِ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. (احمد ۱/ ۱۹۴۔ طیالسی ۲۲۴)

(۷۷۸۷) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ

تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے کو فرض فرمایا اور اس کے قیام کو سنت قرار دیا، جس نے ایمان اور اللہ سے ثواب کی امید کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو گئے۔

(٧٧٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَمَرَ أُبَيًّا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ.

(٧٧٨٨) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ رمضان میں لوگوں کو تراویح پڑھائیں۔

(٦٨٢) في قيام رَمَضَانَ

رمضان کی تہجد کی فضیلت

(٧٧٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :دَعَانِي عُمَرُ لأَتَغَدَّى عِنْدَهُ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَعْنِي السَّحُورَ فِي رَمَضَانَ فَسَمِعَ هَيْعَةَ النَّاسِ حِينَ خَرَجُوا مِنَ الْمَسْجِدِ ، قَالَ :مَا هِيَ ؟ قَالَ :هَيْعَةُ النَّاسِ حَيْثُ خَرَجُوا مِنَ الْمَسْجِدِ ، قَالَ :مَا بَقِيَ مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِمَّا ذَهَبَ مِنْهُ.

(٧٧٨٩) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے سحری کی دعوت دی، اس دوران انہوں نے مسجد سے نکلتے ہوئے لوگوں کے شور کی آواز سنی تو فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ لوگ مسجد سے نکل رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رات کا جو حصہ باقی ہے وہ گذرے ہوئے حصے سے زیادہ بہتر ہے۔

(٧٧٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ :قَالَ عُمَرُ :فِي السَّاعَةِ الَّتِي يَنَامُونَ فِيهَا أَعْجَبُ إلَيَّ مِنَ السَّاعَةِ الَّتِي يَقُومُونَ فِيهَا.

(٧٧٩٠) حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت کے بارے میں فرمایا جس میں لوگ سو جاتے ہیں: وہ وقت جس میں لوگ سو جاتے ہیں مجھے اس وقت سے زیادہ پسند ہے جس میں نماز پڑھتے ہیں۔

(٧٧٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ :مَا يَتْرُكُونَ مِنْهُ أَفْضَلُ مِمَّا يَقُومُونَ فِيهِ.

(٧٧٩١) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رمضان کی راتوں کے قیام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جس وقت میں وہ سو جاتے ہیں وہ اس وقت سے افضل ہے جس میں قیام کرتے ہیں۔

(٧٧٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ أَيَّ سَاعَةٍ أَقُومُ بِهِمْ؟ قَالَ :انْظُرْ أَرْفَقَ ذَلِكَ بِالْقَوْمِ.

(٧٧٩٢) حضرت ابو المعتمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ کس وقت میں تراویح پڑھنا زیادہ افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا جس وقت لوگوں کے لئے سہولت ہو۔

(۷۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :كَانُوا يَنَامُونَ نَوْمَةً قَبْلَ الْقِيَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ.

(۷۷۹۳) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اسلاف رمضان کی تراویح سے پہلے تھوڑی دیر سو جایا کرتے تھے۔

(۷۷۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الأَعْرَجِ ، عَنِ السَّائِبِ قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِنَّكُمْ تَدَعُونَ أَفْضَلَ اللَّيْلِ آخِرَهُ.

(۷۷۹۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم رات کے سب سے افضل حصے یعنی آخری حصے کو چھوڑ دیتے ہو۔

(۷۷۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ حَبِيبٍ قَالَ :قَالَ رَجُلٌ :ذَهَبَ اللَّيْلُ ، فَقَالَ :عُمَرُ مَا بَقِيَ مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِمَّا ذَهَبَ.

(۷۷۹۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے کہا کہ رات کا کافی حصہ گذر گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا جو گذر گیا ہے وہ باقی ماندہ حصے سے بہتر ہے۔

(۶۸۳) مَنْ كَانَ لاَ يَقُومُ مَعَ النَّاسِ فِي رَمَضَانَ

جو حضرات رمضان میں لوگوں کے ساتھ تراویح نہیں پڑھا کرتے تھے

(۷۷۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقُومُ مَعَ النَّاسِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، قَالَ :وَكَانَ سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ لاَ يَقُومَانَ مَعَ النَّاسِ.

(۷۷۹۶) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تراویح لوگوں کے ساتھ نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت سالم اور حضرت قاسم بھی تراویح لوگوں کے ساتھ نہیں پڑھتے تھے۔

(۷۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ أَقُومُ خَلْفَ الإِمَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَقَالَ :تُنْصِتُ كَأَنَّكَ حِمَارٌ.

(۷۷۹۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میں رمضان میں امام کے پیچھے تراویح پڑھتا ہوں یہ ٹھیک ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم گدھے کی طرح منہ اٹھا کر کھڑے رہتے ہو۔

(۷۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعِي إِلاَّ سُورَةٌ أَوْ سُورَتَانِ لأَنْ أُرَدِّدَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ خَلْفَ الإِمَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ.

(۷۷۹۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر مجھے ایک یا دو سورتیں آتی ہوں اور میں انہیں دہراتا رہوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں کسی امام کے پیچھے تراویح پڑھوں۔

(۷۷۹۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَؤُمُّهُمْ فِي الْمَكْتُوبَةِ ، وَلاَ يَؤُمُّهُمْ فِي صَلاَةِ

رَمَضَانَ وَعَلْقَمَةُ وَالأَسْوَدُ.

(۷۷۹۹) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ اور حضرت اسود لوگوں کو فرض نماز پڑھاتے تھے، لیکن تراویح کی امامت نہیں کراتے تھے۔

(۷۸۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :كَانَ إِبْرَاهِيمُ وَعَلْقَمَةُ لاَ يَقُومَانِ مَعَ النَّاسِ فِي رَمَضَانَ.

(۷۸۰۰) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت علقمہ تراویح کی امامت نہیں کرایا کرتے تھے۔

(۷۸۰۱) حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو مُرِّيٍّ ، عَنْ نَصْرٍ الْمُعَلِّمِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ فَقُلْت :يَا أَبَا سَعِيدٍ يَجِيءُ رَمَضَانُ ، أَوْ يَحْضُرُ رَمَضَانُ ، فَيَقُومُ النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ ، فَمَا تَرَى أَقُومُ مَعَ النَّاسِ أَوْ أُصَلِّي أَنَا لِنَفْسِي ؟ قَالَ :تَكُونُ أَنْتَ تَفُوهُ الْقُرْآنَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يُفَاهَ عَلَيْك بِهِ.

(۷۸۰۱) حضرت عمر بن عثمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ اے ابوسعید! رمضان میں لوگ تراویح پڑھتے ہیں، آپ کا کیا خیال ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ پڑھوں یا اکیلے پڑھوں؟ انہوں نے فرمایا کہ تم خود قرآن پڑھو یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ تمہیں کوئی اور قرآن پڑھ کر سنائے۔

(٦٨٤) مَنْ كَانَ يُصَلِّي خَلْفَ الإِمَامِ فِي رَمَضَانَ

جو حضرات رمضان میں امام کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے

(۷۸۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :كُنْتُ أُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ فَبَيْنَا أَنَا أُصَلِّي إِذْ سَمِعْت تَكْبِيرَ عُمَرَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ فَصَلَّى خَلْفِي.

(۷۸۰۲) حضرت عبداللہ بن سائب فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کو تراویح پڑھایا کرتا تھا، اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے پر میری تکبیر کی آواز سنی، وہ عمرے سے واپس آرہے تھے۔ وہ مسجد میں آئے اور انہوں نے میرے پیچھے نماز پڑھی۔

(۷۸۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ :أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ يُصَلِّي لِنَفْسِهِ وَيَرْكَعُ وَيَسْجُدُ مَعَهُمْ.

(۷۸۰۳) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس تراویح میں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، وہ نماز خود پڑھتے لیکن رکوع اور سجود ان کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

(۷۸۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ:أَنَّهُ كَانَ يَخْتَارُ الْقِيَامَ مَعَ النَّاسِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ.

(۷۸۰۴) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد تراویح میں لوگوں کے ساتھ کھڑے ہونے کو ترجیح دیتے تھے۔

(٦٨٥) فی القوم يُصَلُّونَ تَطَوُّعًا فِي نَاحِيَةٍ

جو حضرات نفل نماز مسجد کے ایک کونے میں پڑھا کرتے تھے

(٧٨٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ الْمُتَهَجِّدُونَ يُصَلُّونَ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ وَالإِمَامُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ.

(۷۸۰۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ درویش لوگ مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھا کرتے تھے، جبکہ امام لوگوں کو تراویح پڑھا رہا ہوتا تھا۔

(٧٨٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ خَلْفَ الْمَقَامِ بِمَنْ صَلَّى خَلْفَهُ وَالنَّاسُ بَعْدُ فِي سَائِرِ الْمَسْجِدِ مِنْ بَيْنِ طَائِفٍ بِالْبَيْتِ وَمُصَلٍّ.

(۷۸۰۶) حضرت ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی ملیکہ کو دیکھا کہ وہ مقام ابراہیم کے پیچھے لوگوں کو تراویح کی نماز پڑھا رہے تھے جبکہ لوگ پوری مسجد میں کوئی طواف کر رہا تھا اور کوئی نماز پڑھ رہا تھا۔

(٧٨٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَكَّةَ فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي رَمَضَانَ وَالإِمَامُ يُصَلِّي بِقَوْمٍ عَلَى حِدَةٍ ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ فِي نَوَاحِي الْمَسْجِدِ.

(۷۸۰۷) حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دیکھا کہ امام لوگوں کو تراویح پڑھا رہا ہوتا تھا اور لوگ مسجد کے گوشوں میں اپنی نماز پڑھ رہے ہوتے تھے۔

(٧٨٠٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ شَبَثَ بْنَ رِبْعِيٍّ وَنَاسٌ مَعَهُ يُصَلُّونَ وُحْدَانًا فِي رَمَضَانَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلاَةِ ، وَرَأَيْت شَبَثًا يُصَلِّي فِي سُتْرَةٍ وَحْدَهُ.

(۷۸۰۸) حضرت عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ میں نے شبث بن ربعی اور ان کے ساتھ کچھ لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھا، جبکہ باقی لوگ الگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے حضرت شبث کو دیکھا کہ وہ ایک سترے کی طرف رخ کئے نماز پڑھ رہے تھے۔

(٧٨٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ الإِمَامُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْمُتَهَجِّدُونَ يُصَلُّونَ فِي نَوَاحِي الْمَسْجِدِ لأَنْفُسِهِمْ.

(۷۸۰۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام لوگوں کو تراویح پڑھا رہا ہوتا تھا اور درویش لوگ مسجد کے گوشوں میں اپنی نماز پڑھ رہے ہوتے تھے۔

(٦٨٦) فی الصلاة بَيْنَ التَّرَاوِيحِ

تراویح کے درمیان نماز پڑھنے کا بیان

(٧٨١٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ وَالْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُومُ بَيْنَ التَّرْوِيحَتَيْنِ يَقْرَأُ

حَتَّى يَنْهَضَ الإِمَامُ فَيَدْخُلُ مَعَهُ ، قَالَ شُعْبَةُ : كَرِهَهُ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يَكْرَهْهُ الآخَرُ.
وَقَالَ هِشَامٌ :هُوَ يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ.

(۷۸۱۰) حضرت یونس بن جبیر اور حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جو دو تراویح کے بعد نماز کے لئے کھڑا ہو فرماتے ہیں کہ وہ اس وقت تک پڑھ سکتا ہے جب تک امام کھڑا نہ ہو جائے، جب امام کھڑا ہو جائے تو اسے اس کے ساتھ شریک ہو جانا چاہئے۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں حضرات میں سے ایک نے اسے پسند فرمایا اور ایک نے ناپسند۔

(۷۸۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ :أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ أَرْبَعِينَ رَكْعَةً وَيُوتِرُ بِهِمْ وَيُصَلِّي بَيْنَ التَّرْوِيحَتَيْنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، وَيَقُولُ بَيْنَ التَّرْوِيحَتَيْنِ :الصلاة.

(۷۸۱۱) حضرت ابو مریم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن اسود لوگوں کو تراویح کی چالیس رکعات اور وتر پڑھایا کرتے تھے۔ وہ ہر دو ترویحات کے درمیان بارہ رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہر دو ترویحات کے درمیان نماز ہے۔

(۷۸۱۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الشَّامِ حَدَّثَهُ يُقَالُ لَهُ أَبُو سُفْيَانَ: أَنَّ بَجِيرَ بْنَ رَيْسَانَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ شَهِدَ ذَلِكَ، زَجَرَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا إِذَا تَرَوَّحَ الإِمَامُ فِي رَمَضَانَ فَجَعَلَ يَزْجُرُهُمْ وَهُمْ لاَ يُبَالُونَ ، وَلاَ يَنْتَهُونَ فَضَرَبَهُمْ فَرَأَيْتُهُ يَضْرِبُهُمْ عَلَى ذَلِكَ.

(۷۸۱۲) حضرت بجیر بن ریسان فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت کو دیکھا کہ انہوں نے لوگوں کو امام کے ترویحہ کے دوران نماز پڑھتے دیکھا تو انہیں ڈانٹا۔ انہوں نے ان کے ڈانٹنے کی کوئی پرواہ نہ کی اور اس عمل سے باز بھی نہ آئے، پھر حضرت عبادہ نے ان لوگوں کو مارا۔ اور میں نے خود انہیں اس عمل پر لوگوں کو مارتے دیکھا ہے۔

(۷۸۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ أَبُو تُمَيْلَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بن أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ بَيْنَ التَّرْوِيحَتَيْنِ الصَّلاَةَ.

(۷۸۱۳) حضرت سعید بن جبیر اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ یوں کہا جائے: ہر دو ترویحات کے بعد نماز ہے۔

(٦٨٧) التعقيب في رَمَضَانَ

رمضان میں تعقیب ❶ کا بیان

(۷۸۱٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ والحسن :أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ التَّعْقِيبَ فِي رَمَضَانَ.

(۷۸۱۴) حضرت قتادہ اور حضرت حسن اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ لوگ مسجد سے واپس گھر جانے کے بعد فوراً ہی مسجد کی طرف لوٹ آئیں۔

❶ رمضان میں تعقیب کا مطلب یہ ہے کہ لوگ مسجد سے واپس گھر جانے کے بعد فوراً ہی مسجد کی طرف لوٹ آئیں۔

(۷۸۱۵) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يَرْجِعُونَ إِلَى خَيْرٍ يَرْجُونَهُ وَيَبْرَؤُونَ مِنْ شَرٍّ يَخَافُونَهُ.

(۷۸۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ لوگ مسجد سے واپس گھر جانے کے بعد فوراً ہی مسجد کی طرف لوٹ آئیں۔ کیونکہ وہ اس خیر کی طرف لوٹتے ہیں جس کی امید رکھتے ہیں اور اس برائی سے بچتے ہیں جس کا انہیں ڈر ہے۔

(۷۸۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ التَّعْقِيبَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، وَقَالَ الْحَسَنُ لاَ تُمِلُّوا النَّاسَ.

(۷۸۱۶) حضرت حسن نے رمضان میں تعقیب کو مکروہ خیال فرمایا ہے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں کو تنگی میں نہ ڈالو۔

(۶۸۸) في كم يُسَلِّمُ الإِمَامُ

امام کتنے سلاموں کے ساتھ تراویح پڑھائے گا؟

(۷۸۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو ، أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي رَمَضَانَ ، وَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ.

(۷۸۱۷) حضرت ابو عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تراویح پڑھی، وہ دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرتے تھے، پھر اٹھتے اور ایک رکعت وتر کی پڑھتے تھے۔

(۷۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْقِيَامِ وَكَانَ لاَ يُسَلِّمُ إِلاَّ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ.

(۷۸۱۸) حضرت اعمش کہتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن وثاب تراویح میں لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے اور چار رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

(۶۸۹) مَنْ كَانَ يَقُومُ لَيْلَةَ الْفِطْرِ

جو حضرات عید کی رات میں بھی تراویح پڑھا کرتے تھے

(۷۸۱۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ يَقُومُ بِنَا لَيْلَةَ الْفِطْرِ.

(۷۸۱۹) حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن اسود ہمیں عید کی رات کو بھی نماز پڑھاتے تھے۔

(۶۹۰) فی الرجل یَقُومُ بِالنَّاسِ فِی رَمَضَانَ فَیُعْطَی

تراویح کے بدلے ملنے والی اجرت یا ہدیہ کا بیان

(۷۸۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِی عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِی أَبُو إِيَاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ ، قَالَ : كُنْتُ نَازِلاً عَلَى عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، فَلَمَّا حَضَرَ رَمَضَانُ جَائَهُ رَجُلٌ بِأَلْفَیْ دِرْهَمٍ مِنْ قِبَلِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ : إِنَّ الأَمِيرَ يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ وَيَقُولُ : إِنَّا لَمْ نَدَعْ قَارِئًا شَرِيفًا إِلاَّ قَدْ وَصَلَ إِلَيْهِ مِنَّا مَعْرُوفٌ فَاسْتَعِنْ بِهَذَيْنِ عَلَى نَفَقَةِ شَهْرِكَ هَذَا ، فَقَالَ عَمْرٌو : اقْرَأْ عَلَى الأَمِيرِ السَّلاَمَ وَقُلْ وَاللَّهِ مَا قَرَأْنَا الْقُرْآنَ نُرِيدُ بِهِ الدُّنْيَا وَرَدَّهُ عَلَيْهِ.

(۷۸۲۰) حضرت ابوایاس معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ میں عمرو بن نعمان بن مقرن کے یہاں مہمان تھا، جب رمضان کا مہینہ آیا تو ایک آدمی ان کے پاس مصعب بن زبیر کی طرف سے دو ہزار درہم لے کر آیا اور اس نے کہا کہ امیر آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر قابلِ احترام قاری کو اپنی طرف سے یہ ہدیہ دیا ہے، آپ اس مہینے میں اپنی ضروریات ان پیسوں سے پوری کیجئے۔ حضرت عمرو نے اس سے فرمایا کہ اپنے امیر کو ہماری طرف سے سلام کہنا اور ان سے یہ بھی کہنا کہ بخدا! ہم نے قرآن کو دنیا حاصل کرنے کے لئے نہیں پڑھا ہے۔ یہ کہہ کر وہ رقم اسے واپس کردی۔

(۷۸۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنِی أَبِی ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ : أَنَّهُ صَلَّى بِالنَّاسِ فِی شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ بَعَثَ إِلَيْهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ بِحُلَّةٍ وَبِخَمْسِمِئَةِ دِرْهَمٍ فَرَدَّهَا وَقَالَ : إِنَّا لاَ نَأْخُذُ عَلَى الْقُرْآنِ أَجْرًا.

(۷۸۲۱) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن معقل نے لوگوں کو رمضان میں تراویح پڑھائی، عیدالفطر کے دن عبید اللہ بن زیاد نے ان کی طرف ایک جوڑا اور پانچ سو درہم بھیجے۔ انہوں نے یہ چیزیں واپس کردیں اور فرمایا کہ ہم قرآن پر اجرت نہیں لیتے۔

(۷۸۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِیُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: لاَ يُؤْخَذُ عَلَى الْقُرْآنِ أَجْرٌ.

(۷۸۲۲) حضرت قاسم بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ قرآن پڑھنے پر اجرت نہیں لی جائے گی۔

(۷۸۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ رَجُلٍ : أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَامَ بِالنَّاسِ فِی رَمَضَانَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ الْحَجَّاجُ بِبُرْنُسٍ فَقَبِلَهُ.

(۷۸۲۳) حضرت جریر ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر نے لوگوں کو تراویح پڑھائی تو حجاج بن یوسف نے انہیں ایک ٹوپی یا کپڑے بھجوائے جو انہوں نے قبول کرلی۔

(۷۸۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ وَاقِدٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَأْكُلُ بِهِ

جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ.

(۷۸۲۴) حضرت زاذان فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن پڑھ کر کھائے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر صرف ہڈی ہوگی، گوشت نہیں ہوگا۔

(٧٨٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شِبْلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ ، وَلاَ تَأْكُلُوا بِهِ ، وَلاَ تَسْتَكْثِرُوا بِهِ ، وَلاَ تَجْفُوا عَنْهُ ، وَلاَ تَغْلُوا فِيهِ. (احمد ۳/ ۴۴۴۔ ابویعلی ۱۵۱۵)

(۷۸۲۵) حضرت عبداللہ بن شبل فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کو روزی کا ذریعہ نہ بناؤ، قرآن مجید سے تعلق کو کبھی زیادہ نہ سمجھو، قرآن مجید کی لفظی اور معنوی حدود سے تجاوز نہ کرو اور قرآن مجید سے روگردانی نہ کرو۔

(٧٨٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحَطِيمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ عُمَرُ : اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَسَلُوا اللَّهَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَهُ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ النَّاسَ بِهِ.

(۷۸۲۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن پڑھو اور اللہ سے قرآن کے ذریعہ سوال کرو، کیونکہ ایک ایسی قوم آنے والی ہے جو لوگوں سے قرآن کے واسطے سے مانگا کریں گے۔

(٦٩١) الصلاة في الطَّرِيقِ

راستے میں نماز پڑھنے کا بیان

(٧٨٢٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ : أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الطَّرِيقِ.

(۷۸۲۷) حضرت سوید بن غفلہ راستے میں نماز پڑھنے سے منع کرتے تھے۔

(٧٨٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَعْرُورٍ قَالَ : رَأَى عُمَرُ قَوْمًا يُصَلُّونَ عَلَى الطَّرِيقِ ، فَقَالَ : صَلُّوا فِي الْمَسْجِدِ.

(۷۸۲۸) حضرت سیار بن معرور فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو راستے میں نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ مسجد میں نماز پڑھو۔

(٧٨٢٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تُصَلُّوا عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ ، وَلاَ تَنْزِلُوا عَلَيْهَا فَإِنَّهَا مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ.

(احمد ۳/ ۳۸۲۔ عبدالرزاق ۹۲۴۷)

(۷۸۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھلے راستوں میں نہ تو نماز پڑھو اور نہ ہی پڑاؤ ڈالو، کیونکہ یہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہوتے ہیں۔

(٦٩٢) من رخص فِي ذَلِكَ وَفَعَلَهُ

جن حضرات نے راستوں میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے

(٧٨٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّونَ فِي سِكَكِ الأَهْوَازِ ، وَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يُصَلِّي فِي مَمَرِّ خَدَمِهِ.

(۷۸۳۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہواز کی گلیوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے خادموں کی گذرگاہ میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

(٦٩٣) مَنْ قَالَ الأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ زمین ساری کی ساری مسجد ہے

(٧٨٣١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :جُعِلَتْ لَنَا الأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا.

(۷۸۳۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے لئے ساری زمین کو مسجد بنا دیا گیا ہے۔

(٧٨٣٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :جُعِلَتْ لِي الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ فَلْيُصَلِّ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ. (بخاری ۳۳۵۔ مسلم ۲)

(۷۸۳۲) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے لئے ساری زمین کو پاکی کا ذریعہ اور نماز پڑھنے کی جگہ بنا دیا گیا ہے۔ میرے امت کے کسی فرد کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لے۔

(٧٨٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَمِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :جُعِلَتْ لِي الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا. (بخاری ۲۱۵۲۔ احمد ۱/ ۳۰۱)

(۷۸۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے لئے ساری زمین کو پاکی کا ذریعہ اور نماز پڑھنے کی جگہ بنا دیا گیا ہے۔

(۷۸۳٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : جُعِلَتْ لِي الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا. (احمد ۴/ ۴۱۶)

(۷۸۳۴) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے والد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے لئے ساری زمین کو پاکی کا ذریعہ اور نماز پڑھنے کی جگہ بنادیا گیا ہے۔

(۷۸۳٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلاَةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ. (بخاری ۳۳۶۶۔ مسلم ۳۷۰۔ احمد ۵/ ۱۶۰)

(۷۸۳۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں جہاں نماز کا وقت ہوجائے وہیں نماز پڑھ لو، وہ جگہ ہی تمہارے لئے مسجد ہے۔

(۷۸۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُمَر بْن ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : جُعِلَتْ لِي الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا. (طیالسی ۴۷۲۔ احمد ۵/ ۱۶۱)

(۷۸۳۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے لئے ساری زمین کو پاکی کا ذریعہ اور نماز پڑھنے کی جگہ بنادیا گیا ہے۔

(۷۸۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى فِي دَارِ الْبَرِيدِ فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَصَلَّى بِنَا عَلَى رَوْثٍ وَتِبْنٍ ، فَقُلْنَا تُصَلِّي بِنَا هُنَا وَالْبَرِّيَّةُ إِلَى جَنْبِكَ ؟ فَقَالَ : الْبَرِّيَّةُ وَهَا هُنَا سَوَاءٌ.

(۷۸۳۷) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ ہم دار البرید میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا تو انہوں نے لید اور بھوسے پر ہمیں نماز پڑھائی۔ ہم نے کہا کہ آپ نے ہمیں یہاں نماز پڑھادی حالانکہ گاؤں آپ کے قریب ہے؟ انہوں نے فرمایا گاؤں اور یہاں نماز پڑھنا ایک جیسا ہے۔

(۷۸۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا كَنَسَ مَكَانًا ، ثُمَّ صَلَّى فِيهِ.

(۷۸۳۸) حضرت عکرمہ بن عمار فرماتے ہیں کہ حضرت سالم نے ایک جگہ جھاڑو پھیری اور وہاں نماز ادا فرمائی۔

(۷۸۳۹) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : جُعِلَتْ لِي الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا. (ابوداؤد ۴۹۰)

(۷۸۳۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے لئے ساری زمین کو پاکی کا ذریعہ اور نماز پڑھنے کی جگہ بنادیا گیا ہے۔

(٦٩٤) في القراءة فِي رَمَضَانَ هَلْ يَقْرَأُ أَحَدُهُمْ مِنْ حَيْثُ يَبْلُغُ

تراویح میں قرآن پڑھنے میں مختلف قاریوں کی اپنی ترتیب کا لحاظ

(٧٨٤٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : كَانَ النَّاسُ يَقْرَؤُونَ مُتَوَاتِرِينَ فِي رَمَضَانَ كُلُّ قَارِئٍ فِي أَثَرِ صَاحِبِهِ حَتَّى وَلِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ : لِيَقْرَأْ كُلُّ قَارِئٍ مِنْ حَيْثُ أَحَبَّ.

(۷۸۴۰) حضرت اوزاعی فرماتے ہیں کہ تراویح کے اندر تلاوت کرنے والے قاریوں کا معمول یہ تھا کہ وہ قرآن مجید کو تسلسل سے پڑھا کرتے تھے، ہر بعد میں آنے والے قاری پہلے قاری کے مقام سے آگے پڑھتا تھا۔ پھر جب حضرت عمر بن عبدالعزیز کا دور آیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہر قاری جہاں سے مرضی چاہے پڑھ سکتا ہے۔

(٦٩٥) مَنْ كَانَ يُطِيلُ فِي الأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ صَلاَةٍ

جو حضرات نماز کی پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتے تھے

(٧٨٤١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ : أَنَّ أُنَاسًا شَكَوْا سَعْدًا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ وَشَكَوْهُ فِي الصَّلاَةِ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَقَدِمَ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَذَكَرَ الَّذِي شَكَوْهُ فِيهِ وَذَكَرَ أَنَّهُمْ شَكَوْهُ فِي الصَّلاَةِ ، فَقَالَ سَعْدٌ : إِنِّي لأُصَلِّي بِهِمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنِّي لأَرْكُدُ بِهِمْ فِي الأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ بِهِم فِي الأُخْرَيَيْنِ ، قَالَ : ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ.

(بخاری ۷۷۰۔ مسلم ۱۵۹)

(۷۸۴۱) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور ان کے طریقہ نماز پر اعتراض کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھ کر بلوایا جب وہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں لوگوں کی شکایت اور طریقہ نماز پر اعتراض سے آگاہ کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازِ نماز کے مطابق نماز پڑھاتا ہوں، میں پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اور دوسری دو رکعتوں کو مختصر رکھتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابو اسحاق! میرا تمہارے بارے میں یہی گمان تھا۔

(٧٨٤٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ الْهُجَيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ قَدْرَ ثَلاَثِينَ آيَةً ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُخْرَيَيْنِ مِنَ

الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ.

(۷۸۴۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ظہر اور عصر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے وقت کا اندازہ لگایا کرتے تھے۔ ظہر کی پہلی دو رکعات میں آپ تیس آیات کے قریب تلاوت فرماتے اور دوسری دو رکعتوں میں اس سے آدھا قیام فرماتے۔ اسی طرح عصر کی پہلی دو رکعات میں آپ ظہر کی آخری دو رکعات کے برابر قیام فرماتے اور عصر کی دوسری دو رکعات میں پہلی دو رکعات سے آدھا قیام فرماتے۔

(۷۸٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الآيَةَ أَحْيَانًا وَيُطِيلُ الأُولَى ، وَيَقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ يُطِيلُ فِي الأُولَى وَيَقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ ، وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ.

(۷۸۴۳) حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر کی پہلی دو رکعتیں اس طرح پڑھاتے کہ پہلی رکعت میں زیادہ قراءت فرماتے اور دوسری میں کم، فجر کی نماز بھی اس طرح پڑھاتے کہ پہلی رکعت میں زیادہ قراءت فرماتے اور دوسری میں کم۔ اور عصر کی پہلی دو رکعات بھی اسی طرح پڑھایا کرتے تھے۔

(۷۸٤٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ : أَنَّ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَيُطِيلُ أَوَّلَ رَكْعَةٍ.

(۷۸۴۴) حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ زوالِ شمس کے وقت نماز پڑھتے تھے اور پہلی رکعت کو لمبا کرتے تھے۔

(۷۸٤٥) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ الْقَاسِمِ، فَكَانَ يُطِيلُ الأُولَيَيْنِ أَطْوَلَ مِنَ الأُخْرَيَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ وَالأُولَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ وَالأُولَيَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ.

(۷۸۴۵) حضرت خالد بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم کے پیچھے نماز پڑھی، وہ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں کو دوسری رکعتوں سے لمبا کیا کرتے تھے۔

(۷۸٤٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ سَالِمٍ ، فَكَانَ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

(۷۸۴۶) حضرت خالد بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم کے پیچھے نماز پڑھی وہ بھی یونہی کیا کرتے تھے اور حضرت عمر بن عبد العزیز بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

(۷۸٤۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ فَيُطِيلُ فِي الأُولَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ فِي الْعَصْرِ.

(۷۸۴۷) حضرت ضحاک بن عثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، انہوں نے پہلی دو رکعتوں کو لمبا کیا اور دوسری دو رکعتوں کو مختصر، اور عصر کی نماز کو بھی مختصر کیا۔

(۷۸٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ :أَنَّهُ كَانَ يُطَوِّلُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ.

(۷۸۴۸) حضرت مکحول پہلی رکعت کو لمبا کیا کرتے تھے۔

(۷۸٤۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ.

(۷۸۴۹) حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو لمبا کیا کرتے تھے اور ان میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت فرماتے تھے۔

(٦٩٦) مَنْ كَانَ إِذَا صَلَّى جَلَسَ فِي مُصَلاَّهُ

جو حضرات نماز پڑھ کر مصلیٰ پر بیٹھا کرتے تھے

(۷۸۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. (مسلم ۴۶۴۔ ابوداؤد ۱۲۸۸)

(۷۸۵۰) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھانے کے بعد طلوع شمس تک اپنی جگہ بیٹھے رہتے تھے۔

(۷۸۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ :كَانَ طَلْحَةُ يَثْبُتُ فِي مُصَلاَّهُ حَيْثُ صَلَّى فَلاَ يَبْرَحُ حَتَّى تَحْضُرَ السُّبْحَةُ فَيُسَبِّحُ.

(۷۸۵۱) حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ کر اپنی نماز کی جگہ بیٹھے رہتے اور اس وقت تک وہیں بیٹھے رہتے جب تک نفل نماز کا پڑھنا جائز نہ ہو جاتا پھر وہ نفل نماز پڑھتے۔

(۷۸۵۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :بَلَغَنِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ قَاعِدٌ فِي مُصَلاَّهُ ، وَقَالَ :مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّي الصُّبْحَ ، ثُمَّ يَقْعُدُ فِي مُصَلاَّهُ إِلاَّ كَانَ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ.

(۷۸۵۲) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ بنو تمیم کے ایک آدمی حضرت حسن کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت وہ اپنی جائے نماز پر بیٹھے تھے۔ حضرت حسن نے ان سے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے تو یہ عمل اس کے لئے جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے۔

(۷۸۵۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :إِذَا صَلَّيْتُمُ الْغَدَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَنَامُوا فَإِنَّ النَّائِمَ سَالِمٌ.

(۷۸۵۳) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم صبح کی نماز پڑھو تو طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کرو، اگر ایسا نہ کرنا ہو تو سو جاؤ کیونکہ سونے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔

(۶۹۷) مَنْ قَالَ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلاَةُ

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا

(۷۸۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَقِيَ رَجُلاً ، فَقَالَ :كَأَنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ ؟ قَالَ :أَجَلْ ، قَالَ :أَلاَ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكَ أَنْ تَنْتَفِعَ بِهِ؟ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلاَةُ ، فَإِنْ كَانَ أَتَمَّهَا وَإِلاَّ قِيلَ لِلْمَلاَئِكَةِ أَكْمِلُوا صَلاَتَهُ مِنْ تَطَوُّعِهِ ، قَالَ الْحَسَنُ :وَسَائِرُ الأَعْمَالِ عَلَى ذَلِكَ.

(بخاری ۱۵۹۳۔ ابویعلی ۶۱۹۷)

(۷۸۵۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک آدمی کو ملے اور اس سے فرمایا کہ تم اس شہر کے نہیں لگتے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حدیث نہ سناؤں جو تمہیں فائدہ دے؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا، اگر وہ مکمل نکل آئی تو ٹھیک ورنہ فرشتوں سے کہا جائے گا اس کی نماز کی کمی کو نفلوں سے پورا کر دیا جائے۔ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس کے باقی اعمال کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا۔

(۷۸۵۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ ، قَالَ :إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلاَةُ ، فَإِنْ أَتَمَّهَا وَإِلاَّ قِيلَ :انْظُرُوا لَهُ تَطَوُّعٌ ، فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ فَأَكْمِلُوا الْمَكْتُوبَةَ مِنَ التَّطَوُّعِ. (احمد ۱۰۳۔ دارمی ۱۳۵۵)

(۷۸۵۵) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر نماز پوری نکل آئی تو ٹھیک ورنہ فرشتوں سے کہا جائے گا کہ اس کے نفلوں کو دیکھو، اگر نفل ہیں تو اس کے فرضوں کی کمی کو نفلوں سے پورا کر دو۔

(۷۸۵٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ يُسْئَلُ عَنْ صَلاَتِهِ ، فَإِنْ تُقُبِّلَتْ مِنْهُ تُقُبِّلَ مِنْهُ سَائِرُ عَمَلِهِ وَإِنْ رُدَّتْ عَلَيْهِ رُدَّ عَلَيْهِ سَائِرُ عَمَلِهِ.

(۷۸۵٦) حضرت تمیم بن سلمہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر نماز قبول ہوگئی تو باقی

اعمال بھی قبول ہو جائیں گے اور اگر نماز میں کمی نکل آئی تو باقی اعمال بھی مردود ہو جائیں گے۔

(۶۹۸) مَنْ كَانَ لاَ يُصَلِّي الضُّحَى

جو حضرات چاشت کی نماز نہ پڑھا کرتے تھے

(۷۸۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ : أَتُصَلِّي الضُّحَى ؟ قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : صَلاَّهَا عُمَرُ ؟ قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : صَلاَّهَا أَبُو بَكْرٍ ؟ قَالَ : لاَ ، قُلْتُ صَلاَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : لاَ أَخَالُ. (بخاری ۱۱۷۵۔ احمد ۲/ ۲۳)

(۷۸۵۷) حضرت مورق عجلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا آپ چاشت کی نماز پڑھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاشت کی نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میرا خیال یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس نماز کو ادا نہیں فرمایا۔

(۷۸۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : مَا صَلَّيْتُ الضُّحَى مُذْ أَسْلَمْتُ إِلاَّ أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

(۷۸۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام کے بعد میں نے سوائے خانہ کعبہ کے طواف کے بعد کبھی چاشت کی نماز نہیں پڑھی۔

(۷۸۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الأَعْرَجِ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ صَلاَةِ الضُّحَى وَهُوَ مُسْتَنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : بِدْعَةٌ وَنِعْمَتِ الْبِدْعَةُ.

(بخاری ۱۷۷۵۔ مسلم ۲۲۰)

(۷۸۵۹) حضرت حکم بن اعرج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے چاشت کی نماز کی حقیقت دریافت کی، اس وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرۂ مبارک سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ بدعت ہے اور بڑی اچھی بدعت ہے۔

(۷۸۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : لَمْ يُخْبِرْنِي أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ مَسْعُودٍ يُصَلِّي الضُّحَى.

(۷۸۶۰) حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ جن حضرات نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے ان میں سے مجھے کسی نے نہیں بتایا کہ انہوں نے چاشت کی نماز ادا کی ہو۔

(۷۸۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كُنَّا نَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ

فَيَثْبُتُ النَّاسُ فِي الْقِرَائَةِ بَعْدَ قِيَامِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، ثُمَّ نَقُومُ فَنُصَلِّي الضُّحَى ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : عِبَادَ اللهِ لِمَ تُحَمِّلُوا عِبَادَ اللهِ مَا لَمْ يُحَمِّلْهُمُ اللَّهُ إِنْ كُنْتُمْ لاَ بُدَّ فَاعِلِينَ فَفِي بُيُوتِكُمْ.

(۷۸۶۱) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں قرآن پڑھا کرتے تھے، بعض اوقات لوگ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مجلس سے اٹھ جانے کے بعد بھی ان کی قرآن کیا کرتے تھے۔ پھر اٹھ کر ہم چاشت کی نماز ادا کرتے۔ جب اس بات کا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اے اللہ کے بندو! تم اللہ کے بندوں کو ان باتوں کا ذمہ دار کیوں بناتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے ان پر لازم نہیں کیں۔ اگر تم نے یہ نماز پڑھنی بھی ہے تو اپنے کمروں میں اسے ادا کرو۔

(۷۸٦۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ التَّمِيمِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَلاَةِ الضُّحَى فَقَالَ : وَلِلضُّحَى صَلاَةٌ؟.

(۷۸۶۲) حضرت تمیمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے چاشت کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا چاشت کی بھی کوئی نماز ہوتی ہے؟

(۷۸٦۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ سُبْحَةَ الضُّحَى ، قَالَتْ : وَكَانَ يَتْرُكُ أَشْيَاءَ كَرَاهَةَ أَنْ يُسْتَنَّ بِهِ فِيهَا. (احمد ۱۷۰)

(۷۸۶۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز نہ پڑھا کرتے تھے اور آپ بہت سے اعمال کو صرف اس لئے چھوڑ دیتے تھے کہ کہیں انہیں دین کا ضروری حصہ نہ بنالیا جائے۔

(۷۸٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُصَلِّي سُبْحَةَ الضُّحَى وَإِنِّي لأُسَبِّحُهَا. (بخاری ۱۱۷۷۔ ابو داؤد ۱۲۸۷)

(۷۸۶۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز نہ پڑھا کرتے تھے جبکہ میں چاشت کی نماز پڑھتی ہوں۔

(۷۸٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: كَانَ لاَ يُصَلِّي الضُّحَى.

(۷۸۶۵) حضرت علقمہ چاشت کی نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۷۸٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الأَعْرَجِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَلاَةِ الضُّحَى ؟ فَقَالَ : بِدْعَةٌ.

(۷۸۶۶) حضرت حکم بن اعرج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے چاشت کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بدعت ہے۔

(۷۸٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبَّاسٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِنِّي لأَدَعُ صَلاَةَ الضُّحَى

وَإِنِّی أَشْتَهِیهَا.

(۷۸۶۷) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں چاشت کی نماز چھوڑ دیتا ہوں حالانکہ مجھے یہ نماز بہت پسند ہے۔

(۶۹۹) مَنْ کَانَ یصلّیها

جو حضرات چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے

(۷۸۶۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ أَبُو الْخَطَّابِ ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِی عَمَّارٍ الشَّامِیِّ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (احمد ۴۹۷)

(۷۸۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے چاشت کی نماز پڑھی اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(۷۸۶۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّیْبَانِیِّ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ قُبَاءٍ وَهُمْ یُصَلُّونَ صَلاَةَ الضُّحَى ، فَقَالَ : صَلاَةُ الأَوَّابِینَ إِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ مِنَ الضُّحَى. (مسلم ۱۴۴۔ احمد ۴/ ۳۶۷)

(۷۸۶۹) حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اہلِ قبا کے پاس تشریف لائے تو وہ چاشت کے وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ چاشت کے وقت جب اونٹنی کا بچہ ریت پر بیٹھ جاتا ہے تو اس وقت اوابین (اللہ کی طرف رجوع کرنے والے) نماز پڑھتے ہیں۔

(۷۸۷۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا کَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِیقٍ الْعُقَیْلِیِّ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : أَکَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحَى ؟ قَالَتْ : لاَ ، إِلاَّ أَنْ یَجِیءَ مِنْ مَغِیبِهِ.

(مسلم ۷۶۔ احمد ۶/ ۱۷۱)

(۷۸۷۰) حضرت عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں، البتہ اگر سفر سے واپس تشریف لاتے تو پھر اس نماز کو ادا کیا کرتے تھے۔

(۷۸۷۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَال : مَا رَأَیْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحَى إِلاَّ مَرَّةً. (احمد ۲/ ۴۴۶۔ نسائی ۴۷۷)

(۷۸۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ایک مرتبہ چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۷۸۷۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعدِ بْنِ إِبْرَاهِیمَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ : أَنَّ عَائِشَةَ کَانَتْ تُصَلِّی

الضُّحَی صَلاَةً طَوِیلَةً.

(۷۸۷۲) حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چاشت کی نماز کو بہت لمبا کر کے پڑھتی تھیں۔

(۷۸۷۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو الْمِنْهَالِ الطَّائِیُّ نَصْرُ بْنُ أَوْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَیْدٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ : قَالَ لِی : عَلَیْكَ بِسَجْدَتَیِ الضُّحَی هُمَا خَیْرٌ لَكَ مِنْ نَاقَتَیْنِ دَهْمَاوَیْنِ مِنْ نَتَاجِ بَنِی بُحتر.

(۷۸۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چاشت کے سجدوں کو اپنے اوپر لازم کرلو، یہ تمہارے لئے کالے رنگ کی دو بختری کے حمل سے بہتر ہے۔

(۷۸۷٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مُوسَی بْنِ عُبَیْدَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِی الرَّبَابِ : أَنَّ أَبَا ذَرٍّ صَلَّی الضُّحَی فَأَطَالَ.

(۷۸۷۴) حضرت ابو رباب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے چاشت کی نماز ادا کی اور اسے لمبا فرمایا۔

(۷۸۷۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ الشَّهِیدِ ، قَالَ : سُئِلَ عِکْرِمَةُ ، عَنْ صَلاَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ الضُّحَی ؟ قَالَ : کَانَ یُصَلِّیهَا الْیَوْمَ وَیَدَعُهَا الْعَشْرَ.

(۷۸۷۵) حضرت عکرمہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی چاشت کی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ اسے ایک دن پڑھتے تھے اور دس دن چھوڑتے تھے۔

(۷۸۷٦) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : کَانَ سَعِیدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ یُصَلِّی الضُّحَی.

(۷۸۷۶) حضرت سعید بن مسیب چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۷۸۷۷) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : کَانُوا یُصَلُّونَ الضُّحَی وَیَدَعُونَ.

(۷۸۷۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے۔

(۷۸۷۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ أَوْ غَیْرِهِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : کَانُوا یَکْرَهُونَ أَنْ یُدِیمُوا صَلاَةَ الضُّحَی مِثْلَ الْمَکْتُوبَةِ.

(۷۸۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ چاشت کی نماز کو فرض نمازوں کی طرح پابندی سے پڑھا جائے۔

(۷۸۷۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِیمَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا کَانَتْ تُغْلِقُ عَلَیْهَا بَابَهَا ، ثُمَّ تُصَلِّی الضُّحَی.

(۷۸۷۹) حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دروازہ بند کر کے چاشت کی نماز پڑھا کرتی تھیں۔

(۷۸۸۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَرِیكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی مُلَیْکَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَلاَةِ

الضُّحَى ، فَقَالَ :إِنَّهَا لَفِي كِتَابِ اللهِ ، وَلَا يَغُوصُ عَلَيهَا إلا غَوَّاصٌ ، ثُمَّ قَرَأَ :(فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ) .

(۷۸۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے چاشت کی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا ذکر تو قرآن مجید میں بھی ہے۔لیکن اس تک وہی پہنچ سکتا ہے جو غور وفکر کرنے والا ہو۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) ان گھروں میں جن کی تعظیم کرنے اور ان میں اس کا نام یاد کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان میں صبح شام اللہ کی تسبیح پڑھتے ہیں۔

(۷۸۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَالِمٍ الأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ:أَنَّهُ صَلَّى الضُّحَى فِي الْكَعْبَةِ.

(۷۸۸۱) حضرت سالم افطس فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر نے کعبہ میں چاشت کی نماز ادا فرمائی۔

(۷۸۸۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُطَهَّرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ الضَّحَّاكَ يُصَلِّي الضُّحَى ، وَرَأَيْتُ أَبَا مِجْلَزٍ يُصَلِّي فِي مَنْزِلِهِ الضُّحَى.

(۷۸۸۲) حضرت مطہر بن جویریہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔اور میں نے حضرت ابومجلز کو ان کے گھر میں چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۷۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ الْهَمْدَانِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ، قَالَ :أَتْبَعَنِي أَبِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ لأَتَعَلَّمَ مِنْهُ فَمَا رَأَيْتُهُ يُصَلِّي السُّبْحَةَ ، وَكَانَ إِذَا رَآهُمْ يُصَلُّونَهَا قَالَ :مِنْ أَحْسَنِ مَا أَحْدَثُوا سُبْحَتُهُمْ هَذِهِ.

(۷۸۸۳) حضرت سعید بن عمرو قرشی کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چھوڑ دیا تا کہ میں ان سے علم حاصل کروں۔میں نے انہیں کبھی چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔اگر لوگ چاشت کی نماز پڑھتے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ نفل نماز کتنی اچھی نئی بات محسوس ہوتی ہے۔

(۷۸۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُصَلِّيَ الضُّحَى فَإِنَّهَا صَلاَةُ الأَوَّابِينَ.

(۷۸۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل نے وصیت کی کہ میں چاشت کی نماز پڑھوں کیونکہ یہ اوابین (اللہ کی طرف رجوع کرنے والے نیک بندوں) کی نماز ہے۔

(۷۰۰) أي ساعة تُصلّى الضُّحى

چاشت کی نماز کس وقت ادا کی جائے گی؟

(۷۸۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَمِّهِ سَلَمَةَ بْنِ سِمَاكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ :أَضْحُوا

عِبَادَ اللهِ بِصَلاَةِ الضُّحَى.

(۷۸۸۵) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے اللہ کے بندو! چاشت کی نماز کو چاشت کے وقت ادا کرو۔

(۷۸۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي رَمْلَةَ الأَزْدِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّهُ رَآهُمْ يُصَلُّونَ الضُّحَى عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ، فَقَالَ :هَلاَّ تَرَكُوهَا حَتَّى إذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيدُ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ ، صَلَّوْهَا فَذَلِكَ صَلاَةُ الأَوَّابِينَ.

(۷۸۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو طلوع شمس کے وقت چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے اس نماز کو اس وقت کے لئے کیوں نہیں چھوڑا جب سورج ایک یا دو نیزے بلند ہو جائے۔ کیونکہ یہ اوابین (اللہ کی طرف رجوع کرنے والے نیک بندوں) کی نماز ہے۔

(۷۸۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي زَيْدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ لِي :سَقَطَ الْفَيْءُ ؟ فَإِذَا قُلْتُ نَعَمْ قَامَ فَسَبَّحَ.

(۷۸۸۷) حضرت شعبہ مولی ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مجھ سے پوچھتے کہ کیا سایہ گر گیا؟ میں کہتا ہاں تو وہ اٹھ کر چاشت کی نماز ادا کرتے۔

(۷۸۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : كَانَ أَبُو سَلَمَةَ لاَ يُصَلِّي الضُّحَى حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ ، قَالَ :وَكَانَ عُرْوَةُ يَجِيءُ فَيُصَلِّي ، ثُمَّ يَجْلِسُ.

(۷۸۸۸) حضرت محمد بن عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سلمہ اس وقت تک چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے جب تک سورج مائل نہ ہو جائے اور حضرت عروہ آتے اور نماز پڑھ کر بیٹھتے تھے۔

(۷۸۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ دِثَارٍ الْقَطَّانِ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ نَافِذٍ :أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ فَرَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ الضُّحَى عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ، فَقَالَ :مَا لَهُمْ نَحَرُوهَا نَحَرَهُمُ اللَّهُ فَهَلاَّ تَرَكُوهَا حَتَّى إذَا كَانَتْ بِالْجَبِينِ صَلَّوْا فَتِلْكَ صَلاَةُ الأَوَّابِينَ.

(۷۸۸۹) حضرت نعمان بن نافذ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو طلوع شمس کے وقت چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے اس نماز کو جلدی پڑھ لیا اللہ تعالیٰ انہیں خیر بھی جلدی عطا فرمائے، اگر یہ سورج کے بلند ہونے کے بعد اسے ادا کرتے تو اچھا ہوتا کیونکہ اس وقت کی نماز اوابین (اللہ کی طرف رجوع کرنے والے نیک بندوں) کی نماز ہے۔

(۷۰۱) کم تصلی من رکعة

چاشت میں کتنی رکعات پڑھی جائیں گی؟

(۷۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَوَضَعْتُ لَهُ مَاءً فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ صَلَاةَ الضُّحَى لَمْ يُصَلِّهِنَّ قَبْلَ يَوْمِهِ ، وَلَا بَعْدَهُ. (طبرانی ۱۰۰۳۔ احمد ۶/ ۳۴۲)

(۷۸۹۰) حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے، میں نے آپ کے لئے پانی رکھا، آپ نے غسل فرمایا پھر چاشت کی آٹھ رکعات ادا فرمائیں۔ میں نے اس دن سے پہلے اور بعد میں کبھی آپ کو وہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

(۷۸۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : لَمْ يُخْبِرْنَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحَى إِلَّا أُمَّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا قَالَتْ : دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ يُخَفِّفُ فِيهِنَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ، لَمْ أَرَهُ صَلَّاهُنَّ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ وَلَا بَعْدَهُ. (بخاری ۱۱۰۳۔ ابو داؤد ۱۲۸۵)

(۷۸۹۱) حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے علاوہ ہمیں کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چاشت کی نماز کے بارے میں نہیں بتایا، وہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے، آپ نے غسل فرمایا پھر چاشت کی آٹھ رکعات ادا فرمائیں، ان رکعات میں آپ نے رکوع وسجود کو مختصر فرمایا۔ میں نے اس دن سے پہلے اور بعد میں کبھی آپ کو وہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

(۷۸۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ مُتَوَافِرُونَ ، أَوْ مُتَوَافُونَ فَلَمْ يُخْبِرْنِي أَحَدٌ أَنَّهُ صَلَّى الضُّحَى إِلَّا أُمَّ هَانِئٍ ، فَإِنَّهَا أَخْبَرَتْنِي أَنَّهُ صَلَّاهَا ثَمَانَ رَكَعَاتٍ.

(۷۸۹۲) حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کی زیارت کی ہے جو دین کے معاملات کا پورا پورا علم رکھتے تھے۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی نے مجھے چاشت کی نماز کے بارے میں نہیں بتایا، انہوں نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی آٹھ رکعات ادا کی ہیں۔

(۷۸۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الضُّحَى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ.

(ترمذی ۱۵۷۹۔ احمد ۶/ ۳۴۳)

(۷۸۹۳) حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی آٹھ رکعات ادا فرمائی ہیں۔

(۷۸۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنِ ابن رُمَيْثَةَ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ :دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي مِنَ الضُّحَى فَصَلَّتْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ.

(۷۸۹۴) حضرت ابن رمیثہ کی دادی فرماتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ چاشت کی نماز پڑھ رہی تھیں، انہوں نے آٹھ رکعات ادا فرمائیں۔

(۷۸۹٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ ، قَالَ :جَلَسْتُ وَرَاءَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يُسَبِّحُ الضُّحَى فَرَكَعَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ أَعُدُّهُنَّ لاَ يَقْعُدُ فِيهِنَّ حَتَّى قَعَدَ فِي آخِرِهِنَّ ، فَتَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ وَانْطَلَقَ.

(۷۸۹۵) حضرت سعید بن مرجانہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا تھا وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے گنا انہوں نے آٹھ رکعات ادا کیں۔ وہ صرف آخری رکعت میں بیٹھے اور اس میں انہوں نے تشہد پڑھ کر سلام پھیرا اور نماز کو مکمل کیا۔

(۷۸۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ تَمِيمَةَ ابنة دُهَيْمٍ :أَنَّهَا رَأَتْ عَائِشَةَ صَلَّتْ مِنَ الضُّحَى سِتَّ رَكَعَاتٍ.

(۷۸۹۶) حضرت تمیمہ بنت دہیم کہتی ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو چاشت کی چھ رکعات پڑھتے دیکھا ہے۔

(۷۸۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ جَدَّتِهِ رُمَيْثَةَ ، قَالَتْ :دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ بَيْتًا كَانَتْ تَخْلُو فِيهِ ، فَرَأَيْتُهَا صَلَّتْ مِنَ الضُّحَى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ.

(۷۸۹۷) حضرت رمیثہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک کمرے میں حاضر ہوئی جس میں وہ اکیلی تھی۔ میں نے دیکھا کہ انہوں نے چاشت کی آٹھ رکعات ادا فرمائیں۔

(۷۸۹۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ :أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحَى ، ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَهِيَ قَاعِدَةٌ ، فَقِيلَ لَهَا :إِنَّ عَائِشَةَ تُصَلِّي أَرْبَعًا ، فَقَالَتْ :إِنَّ عَائِشَةَ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ.

(۷۸۹۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھ کر چاشت کی آٹھ رکعات ادا کیا کرتی تھیں۔ ان سے کسی نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو چار رکعات پڑھتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا تو ایک جوان عورت ہے۔

(۷۸۹۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ :أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَضَرَ الْمِصْرَ صَلَّى الضُّحَى أَرْبَعًا.

(۷۸۹۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ جب شہر آتے تو چاشت کی چار رکعات پڑھا کرتے تھے۔

(۷۹۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ

حُذَيْفَةَ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَرَّةِ بَنِي مُعَاوِيَةَ فَصَلَّى الضُّحَى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ طَوَّلَ فِيهِنَّ.

(۷۹۰۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنو معاویہ کے علاقے میں آیا۔ آپ نے وہاں چاشت کی آٹھ رکعات ادا فرمائیں اور انہیں لمبا کر کے پڑھا۔

(۷۹۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى.

(۷۹۰۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

(۷۰۲) ما يقرأ به في صلاة الضّحى

چاشت کی نماز میں کہاں سے تلاوت کی جائے؟

(۷۹۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ فِي سُبْحَةِ الضُّحَى بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.

(۷۹۰۲) حضرت محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں کہ جس نے چاشت کی نماز میں دس مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھی اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔

(۷۰۳) في مسح الحصى وَتَسْوِيَتُهُ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کنکریوں کو ہاتھ لگانے اور انہیں برابر کرنے کا بیان

(۷۹۰۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قِيلَ لِسُفْيَانَ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى.

(ابو داؤد ۹۴۲۔ احمد ۵/ ۱۵۰)

(۷۹۰۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہو تو کنکریوں کو نہ چھیڑے۔

(۷۹۰۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ مَسْحَ الْحَصَى.

(۷۹۰۴) حضرت ابو زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نماز میں کنکریوں کو ہاتھ لگانے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۷۹۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ أَبِي سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مَا أُحِبُّ أَنَّ

لِي حُمْرَ النَّعَمِ وَأَنِّي مَسَحْتُ مَكَانَ جَبِينِي مِنَ الْحَصَى ، إِلاَّ أَنْ يَغْلِبَنِي فَأَمْسَحَ مَسْحَةً.

(۷۹۰۵) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو اس بات کے بدلے سرخ اونٹ پسند نہیں کہ میں نماز میں اپنی پیشانی کی جگہ سے کنکریوں کو ہٹاؤں، البتہ اگر زیادہ تکلیف ہو تو ایک مرتبہ ہٹا دوں گا۔

(۷۹۰٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ :أَنَّهُ صَلَّى إِلَى جَنْبِ عُمَرَ فَمَسَحَ الْحَصَى فَأَمْسَكَ بِيَدِهِ.

(۷۹۰٦) حضرت عبدالرحمن بن زید بن خطاب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، انہوں نے کنکریوں کو ہاتھ لگایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔

(۷۹۰۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :إِذَا سَجَدْتَ فَلاَ تَمْسَحِ الْحَصَى فَإِنَّ كُلَّ حَصَاةٍ تُحِبُّ أَنْ يُسْجَدَ عَلَيْهَا.

(۷۹۰۷) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ جب تم سجدہ کرو تو کنکریوں کو ہاتھ نہ لگاؤ کیونکہ ہر کنکری یہ چاہتی ہے کہ اس پر سجدہ کیا جائے۔

(۷۰٤) من رخص في ذلك

جن حضرات نے نماز میں کنکریوں کو ہٹانے کی اجازت دی ہے

(۷۹۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ :سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ حَتَّى سَأَلْتُهُ عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فَقَالَ :مَرَّةً وَاحِدَةً وَإِلاَّ فَدَعْ. (عبدالرزاق ۲۴۰۶۔ طیالسی ۴۷۰)

(۷۹۰۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی چیزوں کے بارے میں سوال کیا ہے۔ ایک مرتبہ میں نے آپ سے پوچھا کہ نماز میں کنکریوں کو ہٹا سکتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ انہیں درست کرلو، اگر نہ کرنا ہو تو ایک مرتبہ بھی نہ کرو۔

(۷۹۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ هِلاَلٌ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فَقَالَ :وَاحِدَةً ، أَوْ دَعْ. (احمد ۳۸۵)

(۷۹۰۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر چیز کے بارے میں سوال کیا ہے۔ ایک مرتبہ میں نے کنکریوں کو درست کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ انہیں درست کرلو، اگر نہ کرنا ہو تو ایک مرتبہ بھی نہ کرو۔

(۷۹۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُعَيْقِيبٍ ، قَالَ :ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْحُ الْحَصَى فَقَالَ :إِنْ كُنْتَ لاَ بُدَّ فَاعِلاً فَوَاحِدَةً.

(بخاری ۱۲۰۷۔ ابو داؤد ۹۴۳)

(۷۹۱۰) حضرت معیقیب فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ایک مرتبہ کنکریوں کو چھیڑنے کے بارے میں فرمایا کہ اگر تم نے انہیں درست کرنا بھی ہو تو ایک مرتبہ کرلو۔

(۷۹۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ أَبِي سَعْدٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلاَةِ فَقَالَ :وَاحِدَةٌ وَلأَنْ تُمْسِكَ عَنْهَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ مِئَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا سُودُ الْحَدَقَةِ. (احمد ۳/ ۳۰۰۔ احمد ۳۲۸)

(۷۹۱۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ سے نماز میں کنکریوں کو ہٹانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ انہیں چھیڑنے کی اجازت ہے اور اگر ایسا نہ کرو تو یہ تمہارے لئے سو اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ جن میں سے ہر ایک کالے رنگ کی ہو۔

(۷۹۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ، قَالَ :مَرَّ بِي أَبُو ذَرٍّ وَأَنَا أُصَلِّي قَالَ :إِنَّ الأَرْضَ لاَ تُمْسَحُ إِلاَّ وَاحِدَةً.

(۷۹۱۲) حضرت عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گذرے، انہوں نے فرمایا کہ زمین پر صرف ایک مرتبہ ہاتھ پھیرا جائے گا۔

(۷۹۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ يُرَخِّصُ فِي مَسْحَةٍ وَاحِدَةٍ لِلْحَصَى.

(۷۹۱۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کنکریوں کو ہٹانے کے لئے صرف ایک مرتبہ زمین پر ہاتھ پھیرنے کی اجازت دیتے تھے۔

(۷۹۱۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يُسَوِّي الْحَصَى بِيَدِهِ وَهُوَ يُصَلِّي خَبَطَهُ بِيَدِهِ ، ثُمَّ سَجَدَ.

(۷۹۱۴) حضرت عبدالرحمن بن اسود کے چچا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنے ہاتھ سے کنکریوں کو برابر کررہے تھے، پھر آپ نے انہیں اپنے ہاتھ سے دبایا اور پھر ان پر سجدہ کیا۔

(۷۹۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ خَبَطَ الْحَصَى بِيَدِهِ ، ثُمَّ سَجَدَ.

(۷۹۱۵) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کنکریوں کو اپنے ہاتھ سے دبایا اور پھر ان پر سجدہ کیا۔

(۷۹۱۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :أَنَّهُ كَانَ يُرَخِّصُ أن تُسَوِّى الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً ، قَالَ :وَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۷۹۱۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز میں کنکریوں کو ایک مرتبہ درست کرنے کی اجازت دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر ایک مرتبہ بھی انہیں نہ چھیڑے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

(۷۹۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّا يُسَوِّى الْحَصَى بِرِجْلِهِ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ.

(۷۹۱۷) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں کھڑے ہو کر پاؤں سے کنکریوں کو برابر کیا کرتے تھے۔

(۷۹۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْقَارِئُ مَوْلَى ابْنِ عَيَّاشٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْسَحُ الْحَصَى مَسْحًا خَفِيفًا فِي الصَّلَاةِ.

(۷۹۱۸) حضرت مولیٰ ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز میں کنکریوں کو ہلکا سا ہاتھ پھیر کر برابر کیا کرتے تھے۔

(۷۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُسَوِّى الْحَصَى بِرِجْلِهِ فِي الصَّلَاةِ.

(۷۹۱۹) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نماز میں کھڑے ہو کر پاؤں سے کنکریوں کو برابر کیا۔

(۷۹۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :هَكَذَا وَاحِدَةً ، أَوْ دَعْ ، وَمَسَحَ بِيَدِهِ الأَرْضَ. قَالَ أَبُو أُسَامَةَ :يَعْنِي تَسْوِيَةَ الْحَصَى ، أَوْ شَيْءٌ فِي مَوْضِعِ سُجُودِهِ.

(۷۹۲۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کنکریوں کو ایک مرتبہ ہاتھ زمین پر پھیر کر سجدے کے لئے برابر کر سکتے ہو اور اگر ایک مرتبہ بھی نہ کرو تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

(۷۹۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :كَانَ يُرَخِّصُ فِي مَسْحَةٍ وَاحِدَةٍ لِلْحَصَى.

(۷۹۲۱) حضرت ابوصالح ایک مرتبہ کنکریوں کو ہاتھ پھیر کر برابر کرنے کی رخصت دیا کرتے تھے۔

(۷۹۲۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا بِتَسْوِيَةِ الْحَصَى مَرَّةً وَاحِدَةً.

(۷۹۲۲) حضرت ابراہیم کنکریوں کو ایک مرتبہ برابر کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۷۹۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ الأَغَرِّ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَسَنَ يُوضَعُ الْحَصَى مَوْضِعَ

سُجُودِهِ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

(۷۹۲۳) حضرت اغر بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو دیکھا کہ انہوں نے نماز میں سجدے کی جگہ سے کنکریوں کو ہٹایا۔

(۷۰۵) من كره إِخْرَاجَ الْحَصَى مِنَ الْمَسْجِدِ

جن حضرات نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ کنکریوں کو مسجد سے نکالا جائے

(۷۹۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ ، عَنْ نُفَيْعٍ أَبِي دَاوُد ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَخَلَعْتُ خُفَّيَّ فَسَمِعَ وَقْعَ حَصَاةٍ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : رُدَّهَا وَإِلاَّ خَاصَمَتْك يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۷۹۲۴) حضرت نفیع ابی داود کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ مسجد سے نکلا، میں نے اپنے موزے اتارے تو انہوں نے کنکری باہر گرنے کی آواز سنی، اس پر انہوں نے فرمایا کہ اس کنکری کو واپس رکھ دو ورنہ یہ قیامت کے دن تم سے جھگڑا کرے گی۔

(۷۹۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَوْ عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : إِنَّ الْحَصَاةَ إِذَا أُخْرِجَتْ مِنَ الْمَسْجِدِ تُنَاشِدُ صَاحِبَهَا. (ابوداؤد ۴۶۰)

(۷۹۲۵) حضرت کعب یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کنکری کو مسجد سے نکالا جائے تو نکالنے والے سے جھگڑا کرے گی۔

(۷۹۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : حَدِيث لَيْسَ بِمُحْدَثٍ : إِذَا أُخْرِجَت الْحَصَى مِنَ الْمَسْجِدِ صَاحَتْ ، أَوْ سَبَّحَتْ.

(۷۹۲۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک حدیث ہے اور وہ نئی نہیں ہے کہ اگر کسی کنکری کو مسجد سے نکالا جائے تو چیختی ہے یا تسبیح پڑھتی ہے۔

(۷۹۲۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الْحَصَى يُخْرَجُ بِهِنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ ؟ قَالَ : انْبِذْ بِهِنَّ. وَسَأَلْت الْحَكَمَ ، فَقَالَ : صُرَّهُنَّ حَتَّى تَرُدَّهُنَّ ، فَإِنِّي بَلَغَنِي أَنَّ لَهُنَّ صِيَاحًا.

(۷۹۲۷) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر کسی کنکری کو مسجد سے نکالا جائے تو یہ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے واپس ڈال دو۔ میں نے حضرت حکم سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک انہیں واپس نہ ڈالا جائے وہ چیختی ہیں، میں نے سنا ہے کہ ان کی چیخ کی آواز ہوتی ہے۔

(۷۹۲۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ دَاوُدَ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ لِغُلاَمٍ لَهُ ، أَوْ لِخَادِمِهِ :

إِنْ وَجَدْتَ فِي خُفَّيَّ حَصَاةً فَرُدَّهَا إِلَى الْمَسْجِدِ.

(۷۹۲۸) حضرت ابن سیرین اپنے غلام یا خادمہ سے کہا کرتے تھے کہ اگر تمہیں میرے موزے میں کوئی کنکر ملے تو اسے مسجد میں واپس ڈال دو۔

(۷۹۲۹) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :الْحَصَاةُ تَسُبُّ وَتَلْعَنُ مَنْ يُخْرِجُهَا مِنَ الْمَسْجِدِ.

(۷۹۲۹) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ کنکری اس شخص کو برا بھلا کہتی ہے اور اس پر لعنت کرتی ہے جو اسے مسجد سے نکالتا ہے۔

(۷۹۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : الْحَصَاةُ إِذَا أُخْرِجَتْ مِنَ الْمَسْجِدِ تَصِيحُ حَتَّى تُرَدَّ إِلَى مَوْضِعِهَا.

(۷۹۳۰) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ کسی کنکری کو جب مسجد سے نکالا جاتا ہے تو وہ اس تک چلاتی رہتی ہے جب تک اسے واپس نہ رکھ دیا جائے۔

(۷۹۳۱) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الْحَصَاةُ تَصِيحُ إِذَا أُخْرِجَتْ مِنَ الْمَسْجِدِ.

(۷۹۳۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ کنکری کو جب مسجد سے نکالا جاتا ہے تو وہ چیختی ہے۔

(۷۰۶) فی تحریک الحصی

نماز میں کنکریوں کو حرکت دینے کا بیان

(۷۹۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا كُنْتَ فِي صَلاَةٍ فَلاَ تُحَرِّكِ الْحَصَى.

(۷۹۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز میں کنکریوں کو حرکت مت دو۔

(۷۹۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :رَأَى ابْنُ عُمَرَ رَجُلاً يُقَلِّبُ الْحَصَى فِي الصَّلاَةِ ، فَقَالَ :لاَ تُقَلِّبِ الْحَصَاةَ فِي الصَّلاَةِ ، فَإِنَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۷۹۳۳) حضرت مسلم بن ابی مریم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو نماز میں کنکریوں کو حرکت دیتے دیکھا تو فرمایا کہ نماز میں کنکریوں کو حرکت مت دو، کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔

(۷۹۳٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، قَالَ تَقْلِيبُ الْحَصَى أَذًى لِلْمَلَكِ.

(۷۹۳۴) حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ نماز میں کنکریوں کو حرکت دینا فرشتوں کو تکلیف دیتا ہے۔

(۷۹۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ :صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ مَسْرُوقٍ فَمَسِسْتُ الْحَصَى

فَضَرَبَ بِيَدَيَّ.

(۷۹۳۵) حضرت علی بن اقمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مسروق کے ساتھ نماز پڑھی اور نماز میں کنکریوں کو ہلایا تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا۔

(۷۹۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، قَالَ :صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي عِيَاضٍ فَمَسِسْتُ الْحَصَى فَضَرَبَ يَدِي ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ :إِنَّهُ يُقَالُ فِي هَذَا قَوْلًا شَدِيدًا.

(۷۹۳۶) حضرت زیاد بن فیاض کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعیاض کے ساتھ نماز پڑھی اور نماز میں کنکریوں کو ہلایا تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا۔ جب انہوں نے نماز پوری کر لی تو فرمایا کہ اس بارے میں بہت سخت بات کہی جاتی تھی۔

(۷۹۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:إِذَا صَلَّيْتَ فَلَا تَعْبَثْ بِالْحَصَى.

(۷۹۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دورانِ نماز کنکریوں کو بلاوجہ ہاتھ مت لگاؤ۔

(۷۹۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُدَيْرٍ ، عَنْ دِينَارٍ مَوْلَى عَطِيَّةَ ، قَالَ :صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ فَأَخَذْتُ عُودًا فَرَفَعْتُهُ إِلَى فَمِي فَضَرَبَ ذَقَنِي ، فَلَمَّا صَلَّى قُلْتُ لَهُ مَا حَمَلَكَ ؟ وَقَدْ أَعْجَبَنِي ، فَقَالَ :كَانَ يُقَالُ:مَنْ عَبِثَ بِشَيْءٍ فِي صَلَاتِهِ كَانَ حَظَّهُ مِنْ صَلَاتِهِ.

(۷۹۳۸) حضرت دینار مولی عطیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قیس بن عباد کے ساتھ نماز پڑھی، میں نے نماز میں ایک لکڑی کو پکڑ کر اپنے منہ سے لگایا تو انہوں نے میری ٹھوڑی پر مارا۔ جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو میں نے ان سے کہا کہ آپ نے ایسے فعل کا ارتکاب کیوں کیا جس نے مجھے تعجب میں ڈال دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کہا جاتا تھا کہ جس شخص نے اپنی نماز میں کوئی فضول کام کیا تو اس کے بقدر اس کی نماز میں سے کمی کر لی جاتی ہے۔

(۷۹۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَعْبَثَ الرَّجُلُ بِشَيْءٍ فِي صَلَاتِهِ.

(۷۹۳۹) حضرت حسن اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ آدمی نماز میں کوئی فضول کام کرے۔

(۷۹۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ :صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ، فَمَسِسْتُ الْحَصَى ، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَا يَسْأَلَنَّ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ وَفِي يَدِهِ الْحَجَرُ.

(۷۹۴۰) حضرت معمر بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ کے شاگردوں میں سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھی اور نماز میں کنکریوں کو ہاتھ لگایا۔ نماز پوری کرنے کے بعد انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پتھر ہو تو اپنے رب سے کسی خیر کا سوال نہ کرے۔

(۷۹۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ كَرِهَ الْعَبَثَ فِي الصَّلَاةِ.

(۷۹۴۱) حضرت ابراہیم نے نماز میں فضول کام کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۷۰۷) من رخص فِي الصَّلاَةِ فِي النَّعْلَيْنِ

جن حضرات کے نزدیک جوتیوں میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے

(۷۹٤۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ زِيَادٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَهُمَا عَلَيْهِ وَخَرَجَ وَهُمَا عَلَيْهِ ، يَعْنِي نَعْلَيْهِ.

(۷۹۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ نے اپنی جوتیوں میں نماز پڑھی اور جب باہر تشریف لائے تو آپ نے جوتیاں پہن رکھی تھیں۔

(۷۹٤۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُكْتِبِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلاً. (ابو داؤد ۶۵۳۔ احمد ۲/ ۱۷۴)

(۷۹۴۳) حضرت عمرو بن شعیب کے دادا فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ننگے پاؤں بھی نماز پڑھی اور جوتیاں پہن کر بھی۔

(۷۹٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْسٍ ، عَنْ جَدِّهِ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي نَعْلَيْهِ. (طیلسی ۱۱۱۱۔ احمد ۴/ ۸)

(۷۹۴۴) حضرت ابن ابی اوس کے دادا فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے جوتوں میں نماز ادا فرمائی۔

(۷۹٤۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْسٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (ابن ماجه ۱۰۳۷)

(۷۹۴۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۷۹٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ السُّدِّيِّ عَمَّنْ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي نَعْلَيْهِ. (نسائی ۹۸۰۵۔ احمد ۴/ ۳۰۷)

(۷۹۴۶) حضرت عمرو بن حریث فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے جوتوں میں نماز ادا فرمائی۔

(۷۹٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ الْعَدَوِيِّ ، عَمَّنْ سَمِعَ الأَعْرَابِيَّ يَقُولُ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْنِ مِنْ بَقَرٍ. (احمد ۶)

(۷۹۴۷) ایک اعرابی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو گائے کے چمڑے میں بنے جوتوں میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۷۹٤۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً أَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي نَعْلَيْهِ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، قَدْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلَيْهِ.

(۷۹۴۸) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ کیا آدمی اپنی جوتیوں میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، رسول اللہ ﷺ نے اپنی جوتیوں میں نماز ادا فرمائی ہے۔

(۷۹٤۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي نَعْلَيْهِ.

(۷۹۴۹) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اپنی جوتیوں میں نماز ادا فرمائی۔

(۷۹۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلَيْهِ فَصَلَّى النَّاسُ فِي نِعَالِهِمْ ، فَخَلَعَ فَخَلَعُوا ، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ : مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي نَعْلَيْهِ فَلْيُصَلِّ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَخْلَعَ فَلْيَخْلَعْ.

(۷۹۵۰) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اپنی جوتیوں میں نماز ادا فرمائی تو لوگ بھی جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے لگے۔ آپ نے اپنے جوتے اتارے تو لوگوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے فرمایا کہ جو اپنے جوتوں میں نماز پڑھنا چاہے جوتوں میں پڑھ لے اور جو جوتے اتار کر نماز پڑھنا چاہے وہ اپنے جوتے اتار کر نماز پڑھ لے۔

(۷۹۵۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بن سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا أَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي نَعْلَيْهِ ؟ فَقَالَ : قَدْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلَيْهِ. (بخاری ۳۸۶۔ مسلم ۶۰)

(۷۹۵۱) حضرت ابو مسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا آدمی اپنے جوتے پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جوتے پہن کر نماز ادا فرمائی ہے۔

(۷۹۵۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : خَلَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ ، فَخَلَعَ النَّاسُ نِعَالَهُمْ ، ثُمَّ لَبِسَهُمَا فَلَمْ يُرَ نَازِعَهُمَا بَعْدُ.

(۷۹۵۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے نماز میں اپنے جوتے اتارے تو لوگوں نے بھی اپنے جوتے اتار لئے، پھر آپ نے انہیں پہن لیا، پھر اس کے بعد انہیں اتارتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

(۷۹۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ.

(۷۹۵۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جوتے پہن کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔

(۷۹۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، وَأَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ يُصَلِّيَانِ فِي نِعَالِهِمَا.

(۷۹۵۴) حضرت عثمان بن حکیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر اور حضرت علی بن حسین جوتے پہن کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔

(۷۹۵۵) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِشُرَيْحٍ أُصَلِّي فِي نَعْلِي ؟ فَلَمْ يَكْرَهْهُ.

(۷۹۵۵) حضرت محمد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح سے سوال کیا کہ کیا میں اپنے جوتوں میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۷۹۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الأَسْوَدَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ ، وَرَأَيْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَضْرِبُ النَّاسَ إِذَا خَلَعُوا نِعَالَهُمْ فِي الصَّلاَةِ.

(۷۹۵٦) حضرت ابن ابی خالد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود کو جوتے پہن کر نماز پڑھتے دیکھا ہے اور حضرت ابوعمرو شیبانی نماز میں جوتے اتارنے پر لوگوں کو مارا کرتے تھے۔

(۷۹۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي نَعْلٍ مَخْصُوفَةٍ.

(۷۹۵۷) نبی پاک ﷺ نے چمڑے کے ایک جوتے میں نماز ادا فرمائی۔

(۷۹۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يَؤُمُّ قَوْمَهُ عَلَيْهِ نَعْلاَهُ.

(۷۹۵۸) حضرت یزید بن ابی زیاد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا کہ وہ جوتے پہن کر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔

(۷۹۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ.

(۷۹۵۹) حضرت عروہ جوتے پہن کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔

(۷۹٦۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ يَشْتَدُّ عَلَى النَّاسِ فِي خَلْعِ نِعَالِهِمْ فِي الصَّلاَةِ.

(۷۹٦۰) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز میں جوتے اتارنے کے معاملے میں لوگوں پر سختی فرمایا کرتے تھے۔

(۷۹٦۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَلَمَةَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ.

(۷۹٦۱) حضرت یزید مولی سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ کو جوتے پہن کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۷۹٦۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ.

(۷۹٦۲) حضرت ابراہیم جوتے پہن کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۷۹٦۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ.

(۷۹٦۳) حضرت ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو جوتے پہن کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۷۹٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَكْرَهُ خَلْعَ النِّعَالِ فِي الصَّلاَةِ وَيَقُولُ: وَدِدْت أَنَّ إِنْسَانًا مُحْتَاجًا أَتَى الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ نِعَالَهُمْ.

(۷۹٦۴) حضرت حسن بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نماز میں جوتے اتارنے کو مکروہ خیال کرتے تھے اور فرماتے تھے

کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں کوئی محتاج انسان مسجد آئے اور ان کے جوتے لے جائے۔

(۷۹٦٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ.

(۷۹٦۵) حضرت ابوجعفر جوتے پہن کر نماز پڑھتے تھے۔

(۷۹٦٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِيَاسٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُثْمَانَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ.

(۷۹٦٦) حضرت ایاس حنفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کو جوتے پہن کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۷۹٦۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يُصَلِّيَانِ فِي نِعَالِهِمَا.

(۷۹٦۷) حضرت عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم کو جوتے پہن کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۷۹٦۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ وَسَالِمًا وَالْقَاسِمَ يُصَلُّونَ فِي نِعَالِهِمْ.

(۷۹٦۸) حضرت ابو مقدام فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب، حضرت عطاء بن یسار، حضرت سالم اور حضرت قاسم کو جوتے پہن کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۷۹٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خُضَيْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ مُجَاهِدًا وَعَطَاءً وَطَاوُوسا يُصَلُّونَ فِي نِعَالِهِمْ.

(۷۹٦۹) حضرت عبد الرحمٰن بن خضیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد کو جوتے پہن کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۷۹۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ خَالِعٌ نَعْلَيْهِ ، فَلَمَّا أَقَامَ الْمُؤَذِّنُ لَبِسَهُمَا.

(۷۹۷۰) حضرت عقبہ بن ابی صالح کہتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم کے پاس تھا، انہوں نے جوتے اتارے اور جب مؤذن نے اذان دی تو پہن لئے۔

(۷۹۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ صَلَّى فِي نَعْلَيْهِ عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ.

(۷۹۷۱) حضرت یعقوب بن مجمع فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جوتوں میں عویم بن ساعدہ نے نماز پڑھی۔

(۷۹۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ.

(۷۹۷۲) حضرت ابو مجلز اپنے جوتے پہن کر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۷۹۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ :أَنَّهُ كَانَ يَخْلَعُ نَعْلَيْهِ ، فَلَمَّا قَامَ إِلَى

الصَّلاَةَ لَبِسَهُمَا.

(۷۹۷۳) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوجعفر جوتے اتارتے اور جب نماز پڑھنے لگتے تو پہن لیتے۔

(۷۹۷٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَخَلَعَ النَّاسُ نِعَالَهُمْ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ :لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ ؟ قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا ، فَقَالَ : إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا خَبَثًا فَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَقْلِبْ نَعْلَيْهِ وَلْيَنْظُرْ فِيهِمَا فَإِنْ رَأَى فِيهِمَا خَبَثًا فَلْيَمْسَحْهُ بِالأَرْضِ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا. (احمد ۳/ ۲۰۔ دارمی ۱۳۷۸)

(۷۹۷۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں جوتے اتارے تو لوگوں نے بھی اپنے جوتے اتار لئے۔ جب آپ نے نماز مکمل کر لی تو لوگوں سے پوچھا کہ تم نے جوتے کیوں اتارے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو جوتے اتارتے دیکھا تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔ آپ نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ میرے جوتوں میں گندگی لگی ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے آئے تو اپنے جوتوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ لے، اگر ان میں گندگی لگی تو اسے زمین سے مل کر صاف کر لے اور انہی میں نماز پڑھ لے۔

(۷۹۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَعَاهَدُوا نِعَالَكُمْ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ فِيهِمَا أَذًى فَلْيُمِطْهُ وَإِلا فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا.

(۷۹۷۵) حضرت حسن سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے جوتوں کو دیکھو اگر ان میں گندگی لگی ہو تو اسے صاف کر لو اور اگر نہ ہو تو انہی میں نماز پڑھ لو۔

(۷۹۷٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ ، وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي نَعْلَيْهِ. (طیالسی ۳۹۵۔ احمد ۱/ ۴۶۱)

(۷۹۷۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتوں میں نماز ادا فرمائی۔

(۷۰۸) مَنْ كَانَ لاَ يُصَلِّي فِيهِمَا

جو حضرات جوتوں میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے

(۷۹۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَنْتَعِلُ هَذِهِ السِّبْتِيَّةَ فَإِذَا صَلَّى خَلَعَهُمَا.

(۷۹۷۷) حضرت غیلان بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ چمڑے کی جوتی پہنتے تھے اور نماز کے وقت اسے اتار

دیتے تھے۔

(۷۹۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ أَتَى أَبَا مُوسَى فِي دَارِهِ فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللهِ : تَقَدَّمْ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : أَنْتَ أَحَقُّ ، فَتَقَدَّمَ أَبُو مُوسَى فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ : عَبْدُ اللهِ أَبِالْوَادِي الْمُقَدَّسِ أَنْتَ؟. (عبدالرزاق ۱۵۰۷)

(۷۹۷۸) حضرت ابو الاحوص کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، جب نماز کا وقت ہوا تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نماز کے لئے آگے بڑھے اور اپنے جوتے اتار دیئے۔ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا آپ مقدس وادی میں ہیں؟

(۷۰۹) في الرجل إِذَا قَامَ يُصَلِّي أَيْنَ يَضَعُ نَعْلَيْهِ

جب آدمی نماز پڑھے تو جوتے کہاں رکھے

(۷۹۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَجَعَلَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ.

(ابو داؤد ۶۴۸۔ احمد ۳/ ۴۱۱)

(۷۹۷۹) حضرت عبداللہ بن سائب فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر نماز پڑھی تو اپنے جوتوں کو اپنے بائیں طرف رکھا۔

(۷۹۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي هُرَيْرَةَ : كَيْفَ أَصْنَعُ بِنَعْلِي إِذَا صَلَّيْتُ ؟ قَالَ : اجْعَلْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْكَ ، وَلاَ تُؤْذِ بِهِمَا مُسْلِمًا.

(۷۹۸۰) حضرت سعید مقبری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب میں نماز پڑھوں تو اپنے جوتے کہاں رکھوں؟ انہوں نے فرمایا کہ انہیں اپنی ٹانگوں کے درمیان رکھو اور کسی مسلمان کو ان کی وجہ سے تکلیف نہ دو۔

(۷۹۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ : وَضْعُ الرَّجُلِ نَعْلَهُ مِنْ قدمهِ فِي الصَّلاَةِ بِدْعَةٌ.

(۷۹۸۱) حضرت نافع بن جبیر فرماتے ہیں کہ آدمی کا نماز میں جوتے اتارنا بدعت ہے۔

(۷۹۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَكِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَجَعَلَهُمَا خَلْفَهُ.

(۷۹۸۲) حضرت عبد العزیز بن حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے جوتے اتار کر اپنے پیچھے رکھ لئے۔

(۷۹۸۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ نَعْلَيْهِ بَيْنَ رِجْلَيْهِ. (ابو داؤد ۱۶۵۵۔ ابن حبان ۲۱۸۲)

(۷۹۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتوں کو اپنے پیچھے رکھے۔

(۷۹۸٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ.

(ابو داؤد ۶۵۰۔ احمد ۳/ ۹۲)

(۷۹۸۴) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے نماز کے دوران اپنے جوتوں کو اتار کر اپنے بائیں طرف رکھا۔

(۷۱۰) في رفع الصَّوْتِ فِي الْمَسَاجِدِ

مساجد کے اندر آوازیں بلند کرنے کا بیان

(۷۹۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَجُلٌ :مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الأَحْمَرِ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ وَجَدْتَ إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ. (مسلم ۸۱۔ احمد ۵/ ۳۶۱)

(۷۹۸۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک آدمی نے کہا کسی نے میرا سرخ اونٹ دیکھا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اونٹ تمہیں نہ ملے، کیا مسجدیں اس مقصد کے لئے بنائی جاتی ہیں۔

(۷۹۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلاً رَافِعًا صَوْتَهُ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ :أَتَدْرِي أَيْنَ أَنْتَ.

(۷۹۸۶) حضرت سعد بن ابراہیم کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو مسجد میں آواز بلند کرتے دیکھا کہ تو فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تم کہاں ہو؟

(۷۹۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّ عُمَرَ نَهَى عَنِ اللَّغَطِ فِي الْمَسْجِدِ ، وَقَالَ :إِنَّ مَسْجِدَنَا هَذَا لاَ تُرْفَعُ فِيهِ الأَصْوَاتُ.

(۷۹۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں شور کرنے سے منع کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہماری اس مسجد میں آواز بلند نہیں کی جائے گی۔

(۷۹۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلاً يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ :لاَ وَجَدْتَ.

(۷۹۸۸) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں اپنی کوئی گمی ہوئی چیز تلاش کرنے کے لئے آواز لگا رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے تیری چیز نہ ملے۔

(۷۹۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، أَوْ عَاصِمٍ قَالَ :وَلاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَمِعَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَجُلاً يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ فَنَالَ مِنْهُ.

(۷۹۸۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو مسجد میں اپنی کوئی گمشدہ چیز ڈھونڈتے ہوئے دیکھا تو اس کی بے عزتی کی۔

(۷۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ ، وَعَنْ إِنْشَادِ الضَّوَالِّ.

(ترمذی ۳۲۲۔ احمد ۲/ ۱۷۹)

(۷۹۹۰) حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید وفروخت اور گمی ہوئی چیزوں کا اعلان کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۷۹۹۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ ، فَسَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ ، فَقَالَ :لاَ وَجَدْتَ.

(۷۹۹۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اپنی گمی ہوئی چیز کا اعلان کرنے مسجد میں داخل ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آواز سنی تو فرمایا کہ تیری چیز تجھے نہ ملے۔

(۷۹۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ :أَنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ نَادَى فِي الْمَسْجِدِ ، قَالَ :إِيَّاكُمْ وَاللَّغَطَ.

(۷۹۹۲) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز کے لئے جاتے تو مسجد میں جا کر اعلان کرتے کہ مسجد میں شور کرنے سے بچو۔

(۷۹۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ :أَيُّهَا النَّاشِدُ غَيْرُكَ الْوَاجِدُ.

(۷۹۹۳) حضرت ابن منکدر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّیْ اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ایک آدمی کو مسجد میں اپنی کوئی چیز تلاش کرتے سنا تو فرمایا کہ اے اعلان کرنے والے تجھے تیری چیز نہیں ملی۔

(٧٩٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قولُوا لاَ وَجَدْتَ.

(۷۹۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم مسجد میں کسی کو اپنی چیز ڈھونڈتے دیکھو تو اسے کہو کہ تجھے تیری چیز نہ ملے۔

(٧١١) الصلاة والعَشاء يَحْضُرَانِ بِأَيِّهِمَا يُبْدَأُ

اگر نماز اور کھانا ایک ہی وقت میں آجائیں تو کس سے ابتداء کرے؟

(٧٩٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا حَضَرَتِ الصَّلاَة وَوُضِعَ الْعَشَاءُ فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ. (بخاری ۶۷۱۔ مسلم ۶۵)

(۷۹۹۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّیْ اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کا وقت ہو جائے اور دوسری طرف کھانا رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھالو۔

(٧٩٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَة فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ. (بخاری ۶۷۲۔ ترمذی ۳۵۳)

(۷۹۹۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّیْ اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جب کھانا آجائے اور دوسری طرف نماز کا وقت ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔

(٧٩٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَافِعٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَت :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ.

(احمد ۶/ ۲۹۱۔ ابویعلی ۶۹۵۷)

(۷۹۹۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّیْ اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ جب کھانا آجائے اور دوسری طرف نماز کا وقت ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔

(٧٩٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَة فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ وَلاَ يَعْجَلَنَّ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ.

قَالَ نَافِعٌ :وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ فَتُقَامُ الصَّلاَة فَلاَ يَأْتِيهَا حَتَّى يَفْرُغَ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَائَةَ الإِمَامِ.

(بخاری ۶۷۳۔ ابوداؤد ۳۷۵۱)

(۷۹۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے لئے کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو اور کھانے سے فارغ ہونے میں جلدی نہ کرو۔

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لئے کھانا رکھ دیا جاتا اور دوسری طرف نماز کھڑی ہو جاتی تو کھانے سے فارغ ہونے تک نماز کے لئے نہیں جاتے تھے۔ اگرچہ اس دوران وہ امام کی قراءت سن رہے ہوتے تھے۔

(۷۹۹۹) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَالْعَشَاءُ فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ. (احمد ۴/ ۴۹۔ طبرانی ۶۲۵۰)

(۷۹۹۹) حضرت ایاس بن سلمہ کے والد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کا وقت ہو جائے اور دوسری طرف کھانا رکھ دیا جائے تو پہلے کھانا کھالو۔

(۸۰۰۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا حَضَرَتِ الْعَشَاءُ وَالصَّلَاةُ فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ. (احمد ۳/ ۲۳۸)

(۸۰۰۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کھانا آجائے اور دوسری طرف نماز کا وقت ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔

(۸۰۰۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مِثْلَ ذَلِكَ ، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۸۰۰۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے لیکن اس میں یہ قول نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں۔

(۸۰۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ.

(۸۰۰۲) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کھانا آجائے اور دوسری طرف نماز کا وقت ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔

(۸۰۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كُنَّا عَلَى طَعَامٍ لَنَا وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَحَبَسَنِي أَبُو طَلْحَةَ.

(۸۰۰۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ کھانا کھا رہے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کھانے کے لئے روکے رکھا۔

(۸۰۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنِ ابْنٍ لِأَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَقَدْ خَرَجَ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَتَلَقَّى بِقَصْعَةٍ فِيهَا ثَرِيدٌ وَلَحْمٌ ، فَقَالَ : اجْلِسُوا فَكُلُوا فَإِنَّمَا صُنِعَ الطَّعَامُ لِيُؤْكَلَ ، فَأَكَلَ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ وَمَضْمَضَ وَصَلَّى.

(۸۰۰۴) حضرت ابو ملیح فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، وہ مغرب کی نماز کے لئے نکلنے لگے اور مؤذن اذان دے چکا تھا۔ اتنے میں ثرید اور گوشت کا ایک پیالہ لایا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ بیٹھ کر اسے کھالو کیونکہ کھانا اسی لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اسے کھایا جائے۔ انہوں نے بھی اس میں سے کھایا اور پھر پانی منگوا کر اپنے ہاتھوں کو اس سے دھویا اور پھر کلی کر کے نماز پڑھی۔

(۸۰۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :دَعَانَا يَسَارُ بْنُ نُمَيْرٍ إِلَى طَعَامٍ عِنْدَ الْمَغْرِبِ ، فَقَالَ :إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُولُ :ابْدَؤُوا بِطَعَامِكُمْ ، ثُمَّ افْرُغُوا لِصَلاَتِكُمْ.

(۸۰۰۵) حضرت علی بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یسار بن نمیر نے ہمیں مغرب کے وقت کھانے پر بلایا اور فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ پہلے کھانا کھالو پھر نماز کے لئے فارغ ہو جاؤ۔

(۸۰۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ.

(۸۰۰٦) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کا وقت ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔

(۸۰۰۷) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ قَنَانِ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّهْمِيِّ ، عَنْ أَشْيَاخٍ لَهُمْ ، قَالُوا :كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ وَحَضَرَ الْفِطْرُ فِي رَمَضَانَ ، فَقَالَ لَنَا عَلِيٌّ :أَفْطِرُوا ، فَإِنَّهُ أَحْسَنُ لِصَلاَتِكُمْ.

(۸۰۰۷) حضرت قنان بن عبد اللہ نہمی اپنے بزرگوں سے نقل کرتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ رمضان میں افطاری کا وقت ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ پہلے افطاری کرلو کیونکہ یہ تمہاری نماز کے لئے اچھا ہے۔

(۸۰۰۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ:أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ يَقُولُ الْعَشَاءُ قَبْلَ الصَّلاَةِ يُذْهِبُ النَّفْسَ اللَّوَّامَةَ.

(۸۰۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کھانے سے پہلے نماز پڑھ لینا نفس لوامہ کو بھگا دیتا ہے۔

(۸۰۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَشِوَاءٌ لَهُ فِي التَّنُّورِ وَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَقُلْنَا لَهُ ، فَقَالَ :لاَ حَتَّى نَأْكُلَ لاَ يَعْرِضُ لَنَا فِي صَلاَتِنَا.

(۸۰۰۹) حضرت زیاد کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے اور ان کے تنور میں کوئی چیز بھونی جا رہی تھی۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا اور ہم نے انہیں نماز کے لئے چلنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں، ہم کھانا کھا کر جائیں گے تاکہ یہ کھانا نماز میں ہمیں تنگ نہ کرے۔

(۸۰۱۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :إِذَا جِيءَ بِعَشَائِكَ وَنُودِيَ بِالصَّلاَةِ فَابْدَأْ بِالْعَشَاءِ ، ثُمَّ الصَّلاَةِ.

(۸۰۱۰) حضرت عبد اللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ جب تمہارا کھانا آجائے اور نماز کے لیے اذان کہہ دی جائے تو پہلے کھانا کھاؤ پھر نماز پڑھو۔

(۸۰۱۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَدِمْتُ مِنَ الْعِرَاقِ فَقُرِّبَ عَشَاءُ أَبِي طَلْحَةَ وَمَعَهُ مَنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لِي : هَلُمَّ فَكُلْ فَقُلْتُ : حَتَّى أُصَلِّيَ ، فَقَالَ : قَدْ أَخَذْتَ بِأَخْلاَقِ أَهْلِ الْعِرَاقِ هَلُمَّ فَكُلْ.

(۸۰۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عراق سے واپس آیا تو حضرت ابوطلحہ اوران کے ساتھ موجود کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس کھانا رکھا گیا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ آؤ کھانا کھاؤ۔ میں نے کہا کہ میں نماز پڑھ کر کھاؤں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے عراق والوں کی عادتیں اپنالی ہیں آؤ کھانا کھاؤ۔

(۷۱۲) فی مدافعة الغائط والبول فی الصّلاة

نماز میں بول وبراز (پیشاب وپاخانہ) کوروکنے کا بیان

(۸۰۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو : مَا أُبَالِي كَانَا مَصْرُورَيْنِ فِي نَاحِيَةِ ثَوْبِي ، أَوْ نَازَعَانِي فِي صَلاَتِي.

(۸۰۱۲) حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا کہ بول وبراز میرے کپڑوں پر لگے ہوں یا نماز میں مجھے تنگ کرر ہے ہوں۔

(۸۰۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لاَ تُعَالِجُوا الأَخْبَثَيْنِ فِي الصَّلاَةِ الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ.

(۸۰۱۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں دوگندی چیزوں پیشاب وپاخانہ کا مقابلہ نہ کرو۔

(۸۰۱۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُمَرَ ، بِنَحْوِ ذَلِكَ.

(۸۰۱۴) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۸۰۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُدَافِعُ الطَّوْفَ الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ.

(۸۰۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی اس حال میں نماز نہ پڑھے کہ وہ بول وبراز سے مقابلہ کررہا ہو۔

(۸۰۱۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ كَثِيرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : مَا أُبَالِي دَافَعْتُهُ ، أَوْ صَلَّيْتُ وَهُوَ فِي جَانِبِ ثَوْبِي.

(۸۰۱۶) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میرے لئے نماز میں پیشاب کوروکنا اور اس کا میرے کپڑوں پر لگا ہوا ہونا برابر ہے۔

(۸۰۱۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي السَّفْرُ بْنُ نُسَيْرٍ الأَسَدِيُّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَأْتِي أَحَدُكُمْ

الصَّلَاۃَ وَھُوَ حَاقِنٌ حَتَّی یَتَخَفَّفَ. (احمد ۵/ ۲۵۰۔ طبرانی ۷۵۰۷)

(۸۰۱۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس حال میں نماز پڑھنے کے لئے نہ آئے کہ وہ پیشاب و پاخانہ کو روک رہا ہو یہاں تک کہ وہ ہلکا ہو جائے۔

(۸۰۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، عَنْ إِدْرِیسَ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ یَقُومُ أَحَدُکُمْ إِلَی الصَّلاَۃِ وَبِہِ أَذًی. (احمد ۲/ ۴۴۲۔ ابن حبان ۲۰۷۲)

(۸۰۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس حال میں نماز کے لئے کھڑا نہ ہو کہ اسے پیشاب و پاخانہ کی حاجت ہو۔

(۸۰۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ زَمْعَۃَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الزُّبَیْرِ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ جَعْدَۃَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لاَ یَقْرَبُ الصَّلاَۃَ الزَّنِیءُ قِیلَ : یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا الزَّنِیءُ ؟ قَالَ : الَّذِی یَجِدُ الرِّزَّ فِی بَطْنِہِ.

(۸۰۱۹) حضرت یحییٰ بن جعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پیشاب کو روکنے والا نماز کے قریب نہ جائے۔

(۸۰۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی صَدَقَۃَ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ عَتِیقٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، قَالَ : یُکْرَہُ حَبْسُ الأَذَی مَا لَمْ یَخَفْ فَوْتَ الصَّلاَۃِ.

(۸۰۲۰) حضرت ابن سیرین نماز کے فوت ہونے کا خوف نہ ہونے کی صورت میں پیشاب کے روکنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۸۰۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ الأَرْقَمِ ، قَالَ : خَرَجَ مُعْتَمِرًا مَعَ أَصْحَابِہِ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ، وَقَالَ لِبَعْضِ أَصْحَابِہِ : تَقَدَّمْ إِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ : إِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَۃُ وَأَحَدُکُمْ یُرِیدُ الْخَلاَئَ فَابْدَأْ بِالْخَلاَئِ. (ترمذی ۱۴۲۔ ابوداؤد ۸۹)

(۸۰۲۱) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ارقم اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمرے کے ارادے سے نکلے، انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی تو انہوں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ آگے بڑھ کر نماز پڑھاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نماز کا وقت ہو جائے اور تم میں سے کسی کو رفع حاجت کی ضرورت ہو تو پہلے رفع حاجت سے فارغ ہو جاؤ۔

(۸۰۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ نَافِعٌ عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ النَّفْخَۃَ فِی بَطْنِہِ ؟ قَالَ : لاَ یُصَلِّی وَھُوَ یَجِدُ النَّفْخَۃَ.

(۸۰۲۲) حضرت نافع سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی پیٹ میں ہوا محسوس کر رہا ہو تو کیا وہ نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ پیٹ میں ہوا محسوس کرتے ہوئے نماز نہیں پڑھے گا۔

(۸۰۲۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي حَزْرَةَ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ : دَخَلَ بَعْضُ بَنِي أَخِي عَائِشَةَ إِلَيْهَا فَقَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَقَالَتْ لَهُ : اجْلِسْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لاَ يُصَلِّي أَحَدُكُمْ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ ، وَلاَ هُوَ يُدَافِعُ الأَخْبَثَيْنِ.

(مسلم ۳۹۳۔ ابن حبان ۲۰۷۳)

(۸۰۲۳) حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک بھتیجا ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ مسجد جانے لگا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ، میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے کوئی کھانے کی موجودگی اور پیشاب و پاخانہ کے مقابلہ کی حالت میں نماز نہ پڑھے۔

(۸۰۲٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لأَنْ أَصُرَّهُ فِي عِمَامَتِي ، ثُمَّ أَقُومَ إِلَى الصَّلاَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُدَافِعَهُ وَأَنَا أُصَلِّي ، يَعْنِي الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ.

(۸۰۲۴) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے عمامہ میں رفع حاجت کرلوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں ان کا مقابلہ کرتے ہوئے نماز پڑھوں۔

(۸۰۲٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : لأَنْ أُهْرِيقَ الْمَاءَ وَأَتَيَمَّمَ وَأُصَلِّيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ وَأَنَا أُدَافِعُ غَائِطًا ، أَوْ بَوْلاً.

(۸۰۲۵) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ میں پیشاب کر کے استنجاء کروں اور نماز پڑھوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں نماز میں پیشاب و پاخانہ کا مقابلہ کروں۔

(۷۱۴) من رخص فِي مُدَافَعَتِهِ

جو حضرات پیشاب کی حاجت کے وقت نماز کی اجازت دیا کرتے تھے

(۸۰۲٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَوْلَ أَوِ النَّفْخَةَ ، قَالَ : يُصَلِّي مَا لَمْ يُعَجِّلْهُ عَنْ صَلاَتِهِ.

(۸۰۲۶) حضرت ابراہیم سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو پیشاب کی حاجت یا اپنے پیٹ میں ہوا محسوس کرے تو کیا وہ نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اس وقت تک نماز پڑھ سکتا ہے جب تک یہ چیزیں اسے اس کی نماز میں جلدی نہ ڈال دیں۔

(۸۰۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : إِنَّا لَنَصُرُّهُ صَرًّا.

(۸۰۲۷) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ ہم جہاں تک ہو سکے، پیشاب کو روکیں گے۔

(۸۰۲۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابن عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : ذَكَرُوا عِنْدَهُ الرَّجُلَ يَجِدُ الْبَوْلَ ، قَالَ

هُشَيْمٌ :وَيَجِدُ النَّفْخَةَ أَيَتَوَضَّأُ ؟ فَقَالَ :إِذَنْ وَاللَّهِ لاَ نَزَالُ نَتَوَضَّأُ.

(۸۰۲۸) حضرت ابراہیم کے سامنے اس شخص کا ذکر کیا گیا جو پیشاب کی حاجت یا اپنے پیٹ میں ہوا محسوس کرے تو کیا وہ وضو کرے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ واللہ! اس صورت میں ہم تو وضو ہی کرتے رہیں گے۔

(۸۰۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُحَمَّدٍ ، فَقَالَ :كَانُوا يَرَوْنَهُ مَا وَجَدَ بُدًّا.

(۸۰۲۹) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت محمد سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسلاف جب تک ممکن ہوتا اس حالت میں نماز کی اجازت دیتے تھے۔

(۸۰۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :أَجِدُ الْعَصْرَ مِنَ الْبَوْلِ فَتَحْضُرُ الصَّلاَةُ فَأُصَلِّي وَأَنَا أَجِدُهُ ، قَالَ :نَعَمْ إِنْ كُنْتَ تَرَى أَنَّكَ تَحْبِسُهُ حَتَّى تُصَلِّيَ.

(۸۰۳۰) حضرت واصل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ اگر میں پیشاب کی حاجت پاؤں اور نماز کا وقت ہو جائے تو کیا اس حال میں، میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، اگر تمہیں امید ہو کہ نماز پڑھنے تک اسے روک سکو گے تو اس حال میں نماز پڑھ سکتے ہو۔

(۸۰۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَامِرٍ وَعَطَاءٍ، قَالُوا:لاَ بَأْسَ أَنْ يَحْقِنَ الرَّجُلُ.

(۸۰۳۱) حضرت محمد بن علی، حضرت عامر اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی نماز میں اپنے پیشاب کو روکے۔

(۸۰۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَحْقِنَ الرَّجُلُ الْبَوْلَ مَا لَمْ يُعْجِلْهُ عَنِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

(۸۰۳۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی نماز میں اپنے پیشاب کو روکے۔ بشرطیکہ اس سے رکوع اور سجدے میں جلدی نہ آئے۔

(۷۱٤) فی حدیث النَّفْسِ فِی الصَّلاَۃ

نماز کے اندر اپنے آپ سے باتیں کرنے کا بیان

(۸۰۳۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:إِنِّي لأَحْسُبُ جِزْيَةَ الْبَحْرَيْنِ وَأَنَا فِي الصَّلاَةِ.

(۸۰۳۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز میں بحرین کے جزیہ کا حساب کر رہا تھا۔

(۸۰۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:إِنِّي لأُجَهِّزُ جُيُوشِي وَأَنَا فِي الصَّلاَةِ.

(۸۰۳۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز میں اپنے لشکروں کو ترتیب دیتا ہوں۔

(۷۱۵) فی الإمام یَقُومُ فِی نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ

کیا امام مسجد کے ایک گوشے میں کھڑا ہوسکتا ہے؟

(۸۰۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ الإِمَامِ یُصَلی بِالقَوم یَقُومُ فِی زَاوِیَةٍ وَلاَ یَقُومُ وَسَطًا ؟ فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۸۰۳۵) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد سے سوال کیا کہ اگر کوئی امام مسجد کے ایک کونے میں کھڑے ہوکر لوگوں کو نماز پڑھائے تو یہ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۸۰۳۶) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ قُرَّةَ ، قَالَ : کَانَ أَبُو الْعَلاَءِ یَسْتَعْرِضُ بِنَا الظِّلَّ فَیُصَلِّی بِنَا أَیَّ نَوَاحِی الْمَسْجِدِ کَانَ.

(۸۰۳۶) حضرت قرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العلاء سائے میں کھڑے ہونے کی غرض سے مسجد کے ایک کونے میں کھڑے ہوکر ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(۸۰۳۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُغِیرَةُ بْنُ زِیَادٍ الْمَوْصِلِیُّ ، قَالَ : رَأَیْتُ عَطَاءً یُصَلِّی فِی السَّقِیفَةِ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِی النَّفَرِ وَهُمْ مُتَفَرِّقُونَ عَنِ الصُّفُوفِ فَقُلْتُ لَهُ ، أَوْ قِیلَ لَهُ ، فَقَالَ : إِنِّی شَیْخٌ کَبِیرٌ وَمَکَّةُ دَوِیَّةٌ ، قَدْ کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی سَفَرٍ فَأَصَابَهُ مَطَرٌ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَهُمْ فِی رِحَالِهِمْ وَبِلاَلٌ یُسْمِعُ النَّاسَ التَّکْبِیرَ.

(۸۰۳۷) حضرت مغیرہ بن زیاد موصلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو دیکھا کہ وہ مسجد حرام کے ایک سائبان میں کھڑے نماز پڑھا رہے تھے اور لوگ ادھر ادھر کھڑے تھے۔ انہوں نے لوگوں سے فرمایا کہ میں ایک بوڑھا آدمی ہوں اور مکہ ایک خشک اور گرم جگہ ہے۔ نبی پاک ﷺ ایک سفر میں تھے کہ بارش ہوگئی، آپ نے لوگوں کو اس حال میں نماز پڑھائی کہ لوگ اپنی سواریوں پر سوار تھے اور حضرت بلال انہیں تکبیر کی آواز پہنچا رہے تھے۔

(۸۰۳۸) حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدَ ، عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْخِرِّیتِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِیقٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ : رُبَّمَا أَمَّنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِی زَاوِیَةِ الْمَسْجِدِ ، وَلاَ یَتَوَسَّطُهُ.

(۸۰۳۸) حضرت عبد اللہ بن شقیق فرماتے ہیں کہ بعض اوقات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہمیں مسجد کے ایک گوشے میں نماز پڑھاتے تھے اور لوگوں کے درمیان میں نہیں کھڑے ہوتے تھے۔

(۸۰۳۹) حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ أَبِی عَرُوبَةَ قَالَ: رَأَیْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِیَّ یَؤُمُّهُمْ فِی زَاوِیَةٍ.

(۸۰۳۹) حضرت ابو عروبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو ایک کونے میں نماز پڑھاتے دیکھا ہے۔

(۷۱٦) ما ذكروا فِي آمِينْ وَمَنْ كَانَ يَقُولُهَا

جوحضرات سورۃ الفاتحہ کی آمین کہا کرتے تھے

(٨٠٤٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : قَالَ بِلاَلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ لاَ تَسْبِقْنِي بِآمِينَ.

(ابو داؤد ۹۳۴۔ احمد ٦/ ۱۵)

(۸۰۴۰) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ ہم سے پہلے آمین نہ فرمائیں۔

(٨٠٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رفعه ، قَالَ : إِذَا أَمَّنَ الْقَارِءُ فَأَمِّنُوا فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. (بخاری ٦۴۰۲۔ مسلم ۷۲)

(۸۰۴۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قاری آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے تو اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(٨٠٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ قَالَ : آمِينَ.

(عبدالرزاق ۲٦۳۳۔ احمد ۴/ ۳۱۸)

(۸۰۴۲) حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، جب آپ نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ کہا تو آمین بھی کہا۔

(٨٠٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ : ﴿وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ فَقَالَ : آمِينَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ.

(ترمذی ۲۴۹۔ ابو داؤد ۹۳۰)

(۸۰۴۳) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ پڑھا تو آمین کہا اور یہ کہتے ہوئے آواز کو لمبا فرمایا۔

(٨٠٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ : أَنَّ جِبْرِيل عليه السلام أَقْرَأَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ، فَلَمَّا قَالَ : ﴿وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ قَالَ : قُلْ آمِينَ ، فَقَالَ : آمِينَ.

(۸۰۴۴) حضرت ابومیسرہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ الفاتحہ پڑھائی اور جب انہوں نے ﴿وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ آمین کہیں۔ چنانچہ آپ نے آمین کہا۔

(۸۰۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّهُ كَانَ مُؤَذِّنًا بِالْبَحْرَيْنِ . فَقَالَ لِلإِمَامِ : لاَ تَسْبِقْنِي بِآمِينَ.

(۸۰۴۵) حضرت ولید بن رباح فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بحرین میں مؤذن تھے، انہوں نے وہاں امام سے فرمایا کہ مجھ سے پہلے آمین نہ کہا کرو۔

(۸۰۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ : أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَلَهُمْ رَجَّةٌ فِي مَسَاجِدِهِمْ بِآمِينَ إِذَا قَالَ الإِمَامُ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾.

(۸۰۴۶) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ جب وہ امام کے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ کہنے پر آمین کہتے تو ایک گونج ہوا کرتی تھی۔

(۸۰۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا قَالَ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا : آمِينَ. (ابن ماجه ۸۴۶۔ مالك ۴۵)

(۸۰۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ امام اس لئے بنایا جاتا ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے، لہٰذا جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو۔

(۸۰۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيد ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (مسلم ۶۳۔ ابو داؤد ۹۷۴)

(۸۰۴۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۸۰۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْم إِذَا قَالَ الإِمَامُ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي آمِينَ.

(۸۰۴۹) حضرت ابو یعلیٰ فرماتے ہیں کہ جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ کہتا تو حضرت ربیع بن خثیم کہتے (ترجمہ) اے اللہ! مجھے معاف فرما دے، آمین۔

(۸۰۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْم ، قَالَ : إِذَا قَالَ الإِمَامُ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ فَاسْتَعِنْ مِنَ الدُّعَاءِ بِمَا شِئْتَ.

(۸۰۵۰) حضرت ربیع بن خثیم فرماتے ہیں کہ جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ کہے تو جیسی دعا چاہو اس کے ذریعے اللہ سے مدد مانگو۔

(۸۰۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُسْتَحَبُّ إِذَا قَالَ الإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ أَنْ يُقَالَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي آمِينَ.

(۸۰۵۱) حضرت ابراہیم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو یہ کہا جائے (ترجمہ) اے اللہ مجھے معاف فرما، آمین۔

(۸۰۵۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، فَلَمَّا قَالَ :﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ قَالَ :كَفَى بِاللَّهِ هَادِيًا وَنَصِيرًا.

(۸۰۵۲) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ جدلی کے پیچھے نماز پڑھی، جب انہوں نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہا تو پھر یہ کہا (ترجمہ) اللہ تعالیٰ ہدایت دینے اور مدد کرنے کے لئے کافی ہے۔

(۸۰۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِذَا قَالَ الإِمَام :﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُلْ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ.

(۸۰۵۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو اس وقت یہ کہو (ترجمہ) اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۸۰۵٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ :آمِينَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ.

(۸۰۵۴) حضرت ہلال بن یساف فرماتے ہیں کہ آمین اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

(۸۰۵٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ مِثْلَهُ.

(۸۰۵۵) ایک اور سند سے یہی منقول ہے۔

(۸۰٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :آمِينَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ.

(۸۰۵۶) حضرت حکیم بن جابر فرماتے ہیں کہ آمین اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

(۸۰٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :آمِينَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ.

(۸۰۵۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ آمین اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

(۸۰٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لَقَدْ كَانَ لَنَا دَوِيٌّ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا بِآمِينَ إِذَا قَالَ الإِمَام :﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾.

(۸۰۵۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہتا تو ہمارے آمین کہنے کی آواز مسجد میں گونجا کرتی تھی۔

(۸۰٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُعَاذٍ :أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَتَمَ الْبَقَرَةَ قَالَ :آمِينَ.

(۸۰۵۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب سورۃ البقرۃ ختم کرتے تو آمین کہا کرتے تھے۔

(۸۰۶۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَوْلَى الْمُهَلَّبِ : أَنَّهُ صَلَّى إِلَى جَنْبِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، فَلَمَّا قَالَ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ قَالَ : آمِينَ ، أَوْ شَيْئًا هَذَا مَعْنَاهُ.

(۸۰۶۰) حضرت جعفر بن برقان کہتے ہیں کہ ابوحمزہ مولی مہلب نے حضرت سعید بن جبیر کے پیچھے نماز پڑھی، جب انہوں نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ کہا تو انہوں نے آمین یا اس جیسا کوئی لفظ کہا۔

(۸۰۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ مُؤَذِّنًا بِالْبَحْرَيْنِ، فَقَالَ لِلإِمَامِ: لاَ تَسْبِقْنِي بِآمِينَ.

(۸۰۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بحرین میں مؤذن تھے انہوں نے امام سے فرمایا کہ مجھ سے پہلے آمین نہ کہا کرو۔

(۸۰۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ ، أَنَّ مُعَاذًا كَانَ إِذَا قَرَأَ آخِرَ الْبَقَرَةِ ﴿فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ قَالَ : آمِينَ.

(۸۰۶۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے سورۃ البقرۃ ختم کرتے ہوئے جب ﴿فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾ کہا تو آمین کہا۔

(۸۰۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : لَعَلَّهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : كَانَ لِلْمَسْجِدِ رَجَّةٌ ، أَوْ قَالَ لُجَّةٌ إِذَا قَالَ الإِمَامُ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾.

(۸۰۶۳) حضرت زبیر فرماتے ہیں کہ جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ کہتا تو مسجد میں آمین کہنے کی ایک آواز گونجا کرتی تھی۔

(۷۱۷) فِي التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں جمائی لینے کا بیان

(۸۰۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا تَثَائَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ.

(مسلم ۵۸۔ ابوداؤد ۴۹۸۷)

(۸۰۶۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اسے روکنے کی کوشش کرے کیونکہ اس سے شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

(۸۰۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، قَالَ : مَا تَثَائَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلاَةٍ قَطُّ.

(۸۰۶۵) حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نماز میں جمائی نہیں لی۔

(۸.٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: إِذَا تَثَائَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلاَة فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ.

(۸۰٦٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے۔

(۸.٦٧) ..... ، عن قتادة بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ.

(۸۰٦۷) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۸.٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلاَة مِنَ الشَّيْطَانِ وَشِدَّةُ الْعُطَاسِ وَالنُّعَاسُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ.

(۸۰٦۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں جمائی آنا اور موعظت کے وقت زیادہ چھینکیں اور نیند آنا شیطان کی طرف سے ہے۔

(۸.٦٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلاَة وَالْعُطَاسُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْهُ.

(۸۰٦۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں جمائی اور چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے، اس سے اللہ کی پناہ مانگو۔

(۸.۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إنِّي لأَدْفَعُ التَّثَاؤُبَ فِي الصَّلاَة بِالتَّنَحْنُحِ.

(۸۰۷۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نماز میں گلا صاف کر کے جمائی کو روکتا ہوں۔

(۸.۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا تَثَائَبَ فِي الصَّلاَة ضَمَّ شَفَتَيْهِ ، وَمَسَحَ أَنْفَهُ.

(۸۰۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کسی کو نماز میں جمائی آئے تو وہ اپنے ہونٹوں کو ملائے اور اپنے ناک کو ہاتھ لگائے۔

(۸.۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ لِلشَّيْطَانِ قَارُورَةً يُشِمُّهَا الْقَوْمَ فِي الصَّلاَة كَيْ يَتَثَائَبُوا.

(۸۰۷۲) حضرت عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ شیطان کے پاس ایک شیشی ہے جسے وہ جمائی لانے کے لئے لوگوں کو سونگھاتا ہے۔

(۸.۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَرُدُّ الرَّجُلُ التَّثَاؤُبَ فِي الصَّلاَة مَا اسْتَطَاعَ ، فَإِنْ غَلَبَهُ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى فِيهِ.

(۸۰۷۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے آدمی نماز میں جمائی کو روکے، اگر اس کا روکنا ممکن نہ ہو تو ہاتھ کو منہ پر رکھے۔

(۸.۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلاَة مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۸۰۷۴) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ نماز میں جمائی کا آنا شیطان کی طرف سے ہے۔

(۸۰۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : إِنَّ لِلشَّيْطَانِ قَارُورَةً فِيهَا نَفُوخٌ فَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلاَةِ أَنْشَقُوهَا فَأُمِرُوا عِنْدَ ذَلِكَ بِالاِسْتِنْثَارِ.

(۸۰۷۵) حضرت عبد الرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ شیطان کے پاس ایک شیشی ہے، جب لوگ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں وہ انہیں سونگھاتا ہے۔ اسی لئے یہ حکم دیا گیا کہ نماز سے پہلے ناک کو صاف کیا جائے۔

(۸۰۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ وَيُحِبُّ الْعُطَاسَ فِي الصَّلاَةِ.

(۸۰۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نماز میں جمائی کو ناپسند اور چھینک کو پسند فرماتے ہیں۔

(۸۰۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا تَثَاءَبَ فِي الصَّلاَةِ فَلْيُمْسِكْ ، عَنِ الْقِرَائَةِ.

(۸۰۷۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے تو وہ قراءت سے رک جائے۔

(۸۰۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَلَيْسَ بِالأَحْمَرِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يَقْرَأُ فَلْيُمْسِكْ عَنِ الْقِرَائَةِ.

(۸۰۷۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو قراءت کرتے ہوئے جمائی آئے تو وہ قراءت سے رک جائے۔

(۷۱۸) الرجل يرى إِنَّهُ أَحْدَثَ فِي الصَّلاَةِ

اگر کسی آدمی کو نماز میں یہ محسوس ہو کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے تو وہ کیا کرے؟

(۸۰۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَمِّهِ : شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلاَةِ يَتَشَبَّهُ عَلَيْهِ ، قَالَ : إِنَّهُ لاَ يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ حَتَّى يَجِدَ رِيحَهُ ، وَيَسْمَعَ صَوْتَهُ. (بخاری ۱۳۷۔ ابو داؤد ۱۷۸)

(۸۰۷۹) حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا کہ بعض اوقات آدمی کو نماز میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا، اس حال میں وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ آدمی پر اس وقت تک وضو واجب نہیں جب تک اسے ہوا محسوس نہ ہو اور جب تک اسے آواز نہ آئے۔

(۸۰۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلاَتِهِ فَقَالَ لَهُ :

إِنَّكَ قَدْ أَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ : كَذَبْتَ مَا لَمْ يَجِدْ رِيحَهُ بِأَنْفِهِ ، أَوْ يَسْمَعْ صَوْتَهُ بِأُذُنِهِ.(ابو داؤد ۱۰۲۱۔ احمد ۳/ ۵۱)

(۸۰۸۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شیطان تم میں سے کسی کی نماز میں آ کر یہ کہے کہ تیرا وضوٹوٹ گیا ہے تو اس وقت تک اس کی تکذیب کرو جب تک ناک سے بو محسوس نہ ہو یا جب تک آواز نہ آئے۔

(۸۰۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ وُضُوءَ إِلاَّ مِنْ رِيحٍ ، أَوْ صَوْتٍ. (ترمذی ۷۵۔ ابو داؤد ۱۷۹)

(۸۰۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وضو اس وقت تک نہیں ٹوٹتا جب تک ہوا خارج نہ ہو اور جب تک آواز نہ آئے۔

(۸۰۸۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ خَبَّابٍ يَشُمُّ ثَوْبَهُ فَقُلْتُ لَهُ :مِمَّ ذَلِكَ رَحِمَكَ اللَّهُ ؟ فَقَالَ :إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لاَ وُضُوءَ إِلاَّ مِنْ رِيحٍ ، أَوْ سَمَاعٍ. (احمد ۳/ ۴۲۶۔ طبرانی ۶۶۲۲)

(۸۰۸۲) حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن خباب کو دیکھا کہ وہ اپنا کپڑا سونگھ رہے تھے، میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے وضو اس وقت تک نہیں ٹوٹتا جب تک بو نہ آئے یا جب تک آواز نہ آئے۔

(۸۰۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ فَيَبُلُّ إِحْلِيلَهُ حَتَّى يَرَى أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ ، وَأَنَّهُ يَأْتِيهِ فَيَضْرِبُ دُبُرَهُ ، فَيُرِيهِ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ ، فَلاَ تَنْصَرِفُوا حَتَّى تَجِدُوا رِيحًا ، أَوْ تَجِدُوا بَلَلاً.

(۸۰۸۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان تم میں سے کسی کی نماز میں آ کر اس کے آلۂ تناسل کے سوراخ کو گیلا کر دیتا ہے اور اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کا وضوٹوٹ گیا۔ پھر وہ اس کی سرین پر مارتا ہے اور اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کا وضوٹوٹ گیا، تم اس وقت تک نماز نہ توڑو جب تک بو محسوس نہ ہو اور جب تک تری کا یقین نہ ہو جائے۔

(۸۰۸٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ وَهُوَ فِي صَلاَتِهِ فَيَنْقُرُ دُبُرَهُ لِيُرِيَهُ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَلاَ يَنْصَرِفَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا ، أَوْ يَجِدَ رِيحًا.

(۸۰۸۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات شیطان تم میں سے کسی کی نماز میں آ کر اس کی سرین کو چونچ مارتا ہے اور اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کا وضوٹوٹ گیا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو ایسا محسوس ہو تو اس وقت تک نماز نہ چھوڑے جب تک کوئی آواز نہ سنے یا بو نہ محسوس ہو۔

(۸۰۸۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِينِي وَأَنَا فِي الصَّلاَةِ فَيُوَسْوِسُ إِلَيَّ حَتَّى يَقُولَ : إِنَّكَ قَدْ أَحْدَثْتَ ، فَقَالَ : لاَ يَنْصَرِفُ حَتَّى يَجِدَ لَهَا رِيحًا ، أَوْ يَسْمَعَ لَهَا طَنِينًا.

(۸۰۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ بعض اوقات شیطان نماز میں میرے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ میرا وضو ٹوٹ گیا، اس حالت میں مجھے کیا کرنا چاہئے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس وقت نماز نہ چھوڑو جب تک تمہیں یہ بو محسوس نہ ہو یا جب تک تم کوئی آواز نہ سنو۔

(۸۰۸۶) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ ، ثُمَّ يَنبِضُ عِنْدَ عِجَانِهِ فَيُخْرِجُهُ ، فَلاَ يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَسْمَعَ حِسًّا ، أَوْ يَجِدَ رِيحًا.

(۸۰۸۶) حضرت سعید بن میسّب فرماتے ہیں کہ شیطان انسان کے جسم کے خون کے چلنے کی جگہ چلتا ہے۔ پھر اس کی سرین کے پاس ہاتھ لگاتا ہے تاکہ وہ نماز توڑ دے۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک نماز نہ توڑے جب تک کوئی آواز نہ سنے یا جب تک بو محسوس نہ ہو۔

(۸۰۸۷) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لاَ يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا، أَوْ يَجِدَ رِيحًا.

(۸۰۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی اس وقت تک نماز نہ چھوڑے جب تک آواز نہ سنے یا جب تک بو محسوس نہ ہو۔

(۸۰۸۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَأْتِي أَحَدَكُمْ فَيُدْخِلُ خَطْمه فِي دُبُرِهِ فَيُحَرِّكُهُ وَيُحَرِّكُ إِحْلِيلَهُ لِيَبْشِرَ ، فَلاَ يَنْصَرِفَنَّ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا ، أَوْ يَجِدَ رِيحًا.

(۸۰۸۸) حضرت شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اس کی سرین میں اپنا ناک داخل کرتا ہے، پھر اسے حرکت دیتا ہے اور اس کے آلۂ تناسل کو بھی حرکت دیتا ہے تاکہ وہ تر ہو جائے۔ پس تم میں سے کوئی اس وقت تک نماز کو نہ توڑے جب تک کوئی آواز نہ سنے اور جب تک بو محسوس نہ ہو۔

(۸۰۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي فِي الإِحْلِيلِ فَيَنبِضُ عِنْدَ الدُّبُرِ فَيَرَى الرَّجُلُ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ ، فَلاَ يَنْصَرِفَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا ، أَوْ يَجِدَ رِيحًا ، أَوْ يَرَى بَلَلاً.

(۸۰۸۹) حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات شیطان آدمی کے آلۂ تناسل کے سوراخ سے داخل ہو کر دبر کے پاس حرکت دیتا ہے اور آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک نماز کو نہ توڑے جب تک آواز نہ سنے، بو

محسوس نہ کرے یا اسے تری محسوس نہ ہو۔

(۸۰۹۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا ، أَوْ يَجِدَ رِيحًا.

(۸۰۹۰) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ تم اس وقت تک نماز نہ توڑو جب تک آواز نہ سنو یا جب تک ہوا محسوس نہ ہو۔

(۸۰۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يَطِيفُ بِالْعَبْدِ لِيَقْطَعَ عَلَيْهِ صَلاَتَهُ فَإِذَا أَعْيَاهُ نَفَخَ فِي دُبُرِهِ فَلاَ يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا ، أَوْ يَجِدَ رِيحًا ، وَيَأْتِيهِ فَيَعْصِرُ ذَكَرَهُ فَيُرِيهِ أَنَّهُ أُخْرِجَ مِنْهُ شَيْءٌ فَلاَ يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ.

(۸۰۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شیطان بعض اوقات نماز میں آدمی کو وسوسہ ڈالتا ہے تاکہ اس کی نماز کو توڑ دے، بندہ جب تنگ ہو جاتا ہے تو وہ اس کی سرین پر پھونک مارتا ہے۔ پس جب تک کوئی آواز نہ سنائی دے یا کوئی بو محسوس نہ ہو اس وقت تک نماز نہ توڑو۔ اسی طرح وہ آکر اس کے ذکر کو ہاتھ لگاتا ہے اور آدمی سمجھتا ہے کہ اس سے کوئی چیز خارج ہوئی ہے، پس یہ اس وقت تک نماز کو نہ توڑے جب تک اسے یقین نہ ہو جائے۔

(۷۱۹) الرجل يجد الْبِلَّةَ وَهُوَ يُصَلِّي

اگر آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے تری محسوس ہو تو وہ کیا کرے؟

(۸۰۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الْبِلَّةِ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَضَعْ يَدَيهِ عَلَى الْحَصَى فَلْيَمْسَحْ إِحْدَاهُمَا بِالأُخْرَى وَلْيَمْضِ فِي صَلاَتِهِ.

(۸۰۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں تری کا شک ہو تو وہ اپنے ہاتھوں کو کنکریوں پر رکھے اور پھر ایک دوسرے پر مل لے، پھر نماز پڑھتا رہے۔

(۸۰۹۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ : أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَحُذَيْفَةَ وَالْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ وَعَطَاءً لَمْ يَرَوْا بَأْسًا بِالْبِلَّةِ يَجِدُهَا الرَّجُلُ وَهُوَ يُصَلِّي ، إِلاَّ أَنَّ عَطَاءً قَالَ : إِلاَّ أَنْ تَقْطُرَ ، قَالَ : وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : وَإِنْ قَطَرَ عَلَى رِجْلِكَ فَلاَ يَرَاها ، ولا عَلَيْهِ إِعَادَةٌ وَلاَ طُهُور.

(۸۰۹۳) حضرت معتمر کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت، حضرت حذیفہ، حضرت حسن بصری اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہم اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ آدمی نماز میں اپنے آلہ تناسل پر تری محسوس کرے۔ البتہ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر قطرہ نکل آئے تو وضو ٹوٹ گیا۔ حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اگر پیشاب کا قطرہ تمہارے پاؤں پر گرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، نہ اس پر اعادہ لازم ہے اور نہ ہی وضو کرنا لازم ہے۔

(۸۰۹٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حدَّثَنِي شَيْخٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ : أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ ذَلِكَ ، فَرَخَّصَ فِيهِ.

(۸۰۹۴) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں رخصت ہے۔

(۸۰۹٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : سُئِلَ حُذَيْفَةُ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبِلَّةَ بَعْدَ الْوُضُوءِ ، فَقَالَ : مَا كُنْت أُبَالِي إِذَا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ الْوُضُوءِ ذَاكَ كَانَ أَوْ هَذَا ، وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ.

(۸۰۹۵) حضرت حمید بن ہلال فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو وضو کے بعد اپنے آلہ تناسل پر تری محسوس کرے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس بات میں کوئی حرج محسوس نہیں ہوتا کہ وضو کے بعد یہ ہو یا وہ ہو۔ یہ فرما کر نہوں نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

(۸۰۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْهُ الْمَذْيُ فَكُلُّهُمْ قَالَ: أَنْزِلْهُ بِمَنْزِلَةِ الْقُرْحَةِ، مَا عَلِمْتَ مِنْهُ فَاغْسِلْهُ وَمَا غَلَبَكَ مِنْهُ فَدَعْهُ.

(۸۰۹۶) حضرت محمد بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب، حضرت عروہ بن زبیر، حضرت سلیمان بن یسار اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس سے مذی خارج ہو۔ ان سب نے فرمایا کہ اسے پھنسی کی طرح سمجھو، جو نظر آجائے اسے دھولو اور جو تم پر غالب آجائے اسے چھوڑ دو۔

(۷۲۰) في الرجل يَدْعُوهُ وَالِدُهُ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ

اگر کسی آدمی کو نماز میں اس کا والد بلائے تو وہ کیا کرے؟

(۸۰۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا دَعَتْكَ أُمُّكَ فِي الصَّلاَةِ فَأَجِبْهَا ، وَإِذَا دَعَاكَ أَبُوكَ فَلاَ تُجِبْهُ.

(۸۰۹۷) حضرت محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہاری ماں تمہیں نماز میں بلائے تو اسے جواب دو اور اگر تمہارا باپ بلائے تو اسے جواب نہ دو۔

(۸۰۹۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : إِذَا دَعَتْكَ وَالِدَتُكَ وَأَنْتَ فِي الصَّلاَةِ فَأَجِبْهَا ، وَإِذَا دَعَاكَ أَبُوكَ فَلاَ تُجِبْهُ حَتَّى تَفْرُغَ.

(۸۰۹۸) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جب تمہاری ماں تمہیں نماز میں بلائے تو اسے جواب دو اور اگر تمہارا باپ بلائے تو اسے

جواب نہ دو، یہاں تک کہ تم نماز سے فارغ ہو جاؤ۔

(۸۰۹۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُجَاهِدًا ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :تُقَامُ الصَّلاَة وَتَدْعُونِي وَالِدَتِي ؟ قَالَ: أَجِبْ وَالِدَتَكَ.

(۸۰۹۹) حضرت عوام فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے سوال کیا کہ اگر نماز کھڑی ہو جائے اور میری والدہ مجھے بلائے تو میں کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ اپنی والدہ کو جواب دو۔

(۸۱۰۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ ، عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَرِهَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُصَلِّيَ وَفِي رِجْلَيْهِ قَيْدٌ.

(۸۱۰۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ نماز پڑھتے ہوئے آدمی کے پاؤں میں بیڑی ہو۔

(۷۲۱) الرجل يعطس فِي الصَّلاَة مَا يَقُولُ

اگر ایک آدمی کو نماز میں چھینک آئے تو وہ کیا کہے؟

(۸۱۰۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي صَدَقَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لِابْنِ سِيرِينَ :إِذَا عَطَسْت فِي الصَّلاَة مَا أَقُولُ ؟ قَالَ :قُلِ :الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

(۸۱۰۱) حضرت سعید بن ابی صدقہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی کو نماز میں چھینک آئے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہے۔

(۸۱۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلاَة قَالَ :يَحْمَدُ اللَّهَ.

(۸۱۰۲) حضرت ابراہیم نماز میں چھینکنے والے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ الحمد للہ کہے۔

(۸۱۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنِ الْحَسَنِ:فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلاَة؟ قَالَ:يَحْمَدُ اللَّهَ فِي الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا.

(۸۱۰۳) حضرت حسن فرض اور غیر فرض نماز میں چھینکنے والے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ الحمد للہ کہے گا۔

(۸۱۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ:بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ ، فَقُلْتُ :يَرْحَمُك اللَّهُ ، فَرَمَى الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ ، فَقُلْتُ :وَاثُكْلَ أُمَّاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ ؟ قَالَ :فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي سَكَتُّ ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَلاَ بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ ، وَاللَّهِ مَا كَهَرَنِي ، وَلاَ شَتَمَنِي ، وَلاَ ضَرَبَنِي ، قَالَ :إِنَّ هَذِهِ الصَّلاَة لاَ يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلاَمِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ

وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَائَةُ الْقُرْآنِ ، أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۳۸۱۔ ابوداؤد ۹۲۷)

(۸۱۰۴) حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک آدمی نے نماز میں چھینک ماری، میں نے اسے یرحمک اللہ کہا۔ لوگوں نے گھور کر مجھے دیکھنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا میری ماں مجھے گم کرے! تم میری طرف کیوں دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر مارنا شروع کر دیا۔ جب میں نے محسوس کیا کہ لوگ مجھے خاموش کرا رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمالی، میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں نے آپ سے بہتر تعلیم دینے والا نہ کوئی پہلے دیکھا اور نہ بعد میں، آپ نے نہ مجھے ڈانٹا، نہ مجھے برا بھلا کہا، نہ مجھے مارا۔ پھر فرمایا کہ یہ نمازیں لوگوں کے کلام کی صلاحیت نہیں رکھتیں، نماز تو نام ہے تسبیح وتکبیر اور تلاوت کا۔

(۷۳۲) الرجل يُشَمِّت الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّي مَا عَلَيْهِ

اگر کوئی آدمی نماز میں کسی آدمی کو یرحمک اللہ کہے تو اس پر کیا واجب ہے؟

(۸۱۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ غَالِبٍ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : سُئِلَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ رَجُلٍ عَطَسَ فِي الصَّلَاةِ ، فَقَالَ لَهُ آخَرُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : إِنَّمَا قَالَ مَعْرُوفًا وَلَيْسَ عَلَيْهِ إِعَادَةٌ.

(۸۱۰۵) حضرت غالب ابو ہذیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص نماز میں چھینکے اور کوئی دوسرا اسے یرحمک اللہ کہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اس نے خیر کی بات کی ہے اس پر اعادہ لازم نہیں۔

(۸۱۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي رَجُلٍ عَطَسَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَشَمَّتَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : يَسْتَأْنِفُ.

(۸۱۰٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی نماز میں چھینکے اور کوئی دوسرا اسے یرحمک اللہ کہے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے گا۔

(۷۳۳) في الرجل يَتَيَمَّمُ ثُمَّ يَجِدُ الْمَاءَ فِي وَقْتٍ مَنْ قَالَ يُعِيدُ الصَّلَاةَ

اگر کوئی آدمی تیمّم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر نماز کے وقت میں اسے پانی مل جائے تو جن حضرات کے نزدیک وہ نماز کا اعادہ کرے گا

(۸۱۰۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الرَّجُلِ يَتَيَمَّمُ ثُمَّ يَجِدُ الْمَاءَ فِي وَقْتٍ ؟ قَالَ : يُعِيدُ.

(۸۱۰۷) حضرت عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر نماز کے وقت میں اسے پانی مل جائے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ دوبارہ نماز پڑھے۔

(٨١٠٨) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ :إذَا تَيَمَّمَ ، ثُمَّ وَجَدَ الْمَاءَ فِي وَقْتِ الصَّلاَةِ ، أَعَادَ الصَّلاَةَ.

(٨١٠٨) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر نماز کے وقت میں اسے پانی مل جائے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔

(٨١٠٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَيَمَّمُ فَيُصَلِّي ، ثُمَّ يَجِدُ الْمَاءَ فِي وَقْتٍ ، قَالَ :يُعِيدُ.

(٨١٠٩) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر نماز کے وقت میں اسے پانی مل جائے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔

(٨١١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَيَمَّمُ ثُمَّ يَجِدُ الْمَاءَ ، قَالَ :يُعِيدُ.

(٨١١٠) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر نماز کے وقت میں اسے پانی مل جائے تو دوبارہ نماز پڑھے۔

(٨١١١) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :يُعِيدُ.

(٨١١١) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر نماز کے وقت میں اسے پانی مل جائے تو دوبارہ نماز پڑھے۔

(٨١١٢) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :يُعِيدُ.

(٨١١٢) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر نماز کے وقت میں اسے پانی مل جائے تو دوبارہ نماز پڑھے۔

(٨١١٣) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بن أبی عثمان ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :يُعِيدُ.

(٨١١٣) حضرت محمد بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر نماز کے وقت میں اسے پانی مل جائے تو دوبارہ نماز پڑھے۔

(٨١١٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا أَصَابَ الْمَاءَ فِي وَقْتٍ أَعَادَ الصَّلاَةَ.

(٨١١٤) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر نماز کے وقت میں اسے پانی مل جائے تو دوبارہ نماز پڑھے۔

(٨١١٥) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يُعِيدُ الصَّلاَةَ.

(۸۱۱۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر نماز کے وقت میں اسے پانی مل جائے تو دوبارہ نماز پڑھے۔

(٧٢٤) مَنْ قَالَ لاَ يُعِيدُ وتُجْزِئُهُ صَلاَتُهُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اسے دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں اس کی نماز ہو جائے گی

(٨١١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ :أَنَّ رَجُلَيْنِ أَصَابَتْهُمَا جَنَابَةٌ فَتَيَمَّمَا فَصَلَّيَا ، ثُمَّ أَدْرَكَا الْمَاءَ فِي وَقْتٍ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يُعِدِ الآخَرُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَمَّا الَّذِي أَعَادَ فَلَهُ أَجْرُهَا مَرَّتَيْنِ ، وَأَمَّا الآخَرُ فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنْهُ صَلاَتُهُ.

(ابو داؤد ۳۴۲۔ دار قطنی ۲)

(۸۱۱۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کو جنابت لاحق ہوگئی ان دونوں نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر دونوں کو وقت میں پانی مل گیا تو ایک نے دوبارہ نماز پڑھی اور دوسرے نے اسی نماز پر اکتفاء کرلیا۔ ان کا نبی پاک ﷺ سے تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جس نے دوبارہ نماز پڑھی اسے دہرا اجر ملے گا اور دوسرے کی نماز بھی ہوگئی۔

(٨١١٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :يَتَلَوَّمُ الْجُنُبُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخِرِ الْوَقْتِ ، فَإِنْ وَجَدَ الْمَاءَ تَوَضَّأَ ، وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ تَيَمَّمَ وَصَلَّى ، فَإِنْ وَجَدَ الْمَاءَ بَعْدُ اغْتَسَلَ ، وَلَمْ يُعِدِ الصَّلاَةَ.

(۸۱۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنبی نماز کے آخرِ وقت کا انتظار کرے گا، اگر اسے پانی مل جائے تو وضو کرلے اور اگر پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔ اگر اسے نماز پڑھنے کے بعد پانی مل جائے تو غسل کرے لیکن نماز کا اعادہ نہ کرے۔

(٨١١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :لاَ يُعِيدُ.

(۸۱۱۸) حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ وہ نماز کا اعادہ نہیں کرے گا۔

(٨١١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّهُ تَيَمَّمَ وَصَلَّى ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فِي وَقْتٍ فَلَمْ يُعِدْ.

(۸۱۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے تیمم کیا پھر نماز پڑھی اور پھر نماز کے وقت میں شہر میں داخل ہو گیا تو وہ نماز کا اعادہ نہیں کرے گا۔

(٨١٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا تَيَمَّمَ الرَّجُلُ فَصَلَّى ، ثُمَّ أَتَى الْمَاءَ وَهُوَ فِي وَقْتٍ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْ صَلاَتِهِ فَقَدْ فَرَغَ مِنْ صَلاَتِهِ.

(۸۱۲۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی نے تیمم کر کے نماز پڑھی پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد اسے پانی مل بھی گیا تو وہ اپنی نماز سے فارغ ہو چکا ہے۔

(۸۱۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: لاَ يُعِيدُ، قَدْ مَضَتْ صَلاَتُهُ.

(۸۱۲۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ وہ نماز کو نہیں دہرائے گا اس کی نماز ہوگئی۔

(۸۱۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : إِذَا صَلَّى لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ أَوْ تَيَمَّمَ ، أَوْ صَلَّى وَفِي ثَوْبِهِ دَمٌ أَوْ جَنَابَةٌ ثُمَّ أَصَابَ الْمَاءَ فِي وَقْتٍ أَوْ غَيْرِ وَقْتٍ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ إِعَادَةٌ.

(۸۱۲۲) حضرت سعید بن مسیب اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز پڑھ لی، یا تیمم کر کے نماز پڑھی، یا اس حال میں نماز پڑھی کہ اس کے کپڑوں پر خون لگا تھا یا جنابت میں نماز پڑھی، پھر اس وقت میں یا وقت کے بعد پانی ملا تو اس پر نماز کا اعادہ واجب نہیں۔

(۸۱۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا وَجَدَ الْمَاءَ اغْتَسَلَ ، فَإِنْ شَاءَ أَعَادَ ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُعِدْ.

(۸۱۲۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو پانی ملے تو وہ غسل کرے اور اگر چاہے تو نماز کا اعادہ کرے اور چاہے تو نہ کرے۔

(۸۱۲٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا فِي رُفْقَةٍ ، وعِكْرِمَةُ فِي رُفْقَةٍ ، فَلَمْ يَكُنْ مَعَ عِكْرِمَةَ وَأَصْحَابِهِ مَاءٌ فَتَيَمَّمُوا وَصَلَّوْا فَأَتَوْا عَلَى الْمَاءِ ، فَقَالَ لَهُم عِكْرِمَةُ : تَرَوْنَ الشَّمْسَ عَلَى رَأْسِ الْجَبَلِ ؟ فَقَالُوا : لاَ ، قَالَ : لَوْ رَأَيْتُمُوهَا لَمْ نُعِدْ إِذًا كَفَانَا التَّيَمُّمُ ، فَقَالَ : فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ الْجَنَد فَلَقِيتُ عَمْرَو بْنَ مُسْلِمٍ صَاحِبَ طَاوُوس ، فَحَدَّثْتُهُ بِمَا قَالَ عِكْرِمَةُ ، فَانْطَلَقَ إِلَى طَاوُوس فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ : ذَكَرْتُ لِطَاوُوس مَا قَالَ عِكْرِمَةُ فَقَالَ : صَدَقَ.

(۸۱۲۴) حضرت حکم بن ابان فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ایک جماعت میں تھے اور میں ایک دوسری جماعت میں تھا، حضرت عکرمہ کی جماعت کے پاس پانی نہیں تھا، وہ تیمم کر کے نماز پڑھتے تھے۔ پھر جب وہ پانی کے پاس پہنچے تو حضرت عکرمہ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم پہاڑوں کے اوپر سورج کو دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ حضرت عکرمہ نے فرمایا کہ اگر تم سورج کو دیکھتے پھر بھی ہم نماز کا اعادہ نہ کرتے کیونکہ ہمارے لئے تیمم کافی ہے۔ پھر جب میں مقام جند پہنچا تو میری حضرت طاوس کے شاگرد عمرو بن مسلم سے ملاقات ہوئی، میں نے ان سے حضرت عکرمہ کی اس بات کا ذکر کیا تو وہ حضرت طاوس کے پاس گئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ پھر میرے پاس واپس آئے اور مجھے بتایا کہ میں نے حضرت طاوس سے عکرمہ کی بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ سچ کہتے ہیں۔

(۸۱۲۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ نَبَاتَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ : خَرَجْتُ فِي سَفَرِ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ ،

فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ ، فَتَيَمَّمْت وَصَلَّيْت ، فَلَمَّا ارْتَفَعَ الضُّحَى قَالَ رَجُلٌ :يَا أَبَا بَكْرٍ أَعَدْتَ صَلاَتَكَ ؟ قَالَ :وَلَوْ لَمْ أجِد الْمَاءَ عِشْرِينَ سَنَةً أَكُنْتُ أُعِيدُ صَلاَتِي.

(۸۱۲۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ میں حج یا عمرہ کے ایک سفر پر تھا، جب رات کا آخری حصہ ہوا تو مجھے جنابت لاحق ہوگئی۔ ہمارے پاس پانی نہ تھا، میں نے تیمم کر کے نماز پڑھی، جب چاشت کا وقت ہوگیا تو ایک آدمی نے کہا کہ اے ابوبکر! آپ نے اپنی نماز دہرالی؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر مجھے بیس سال تک بھی پانی نہ ملے تو کیا میں نماز کا اعادہ کروں گا؟

(۷۳۵) الرجل يصلي وَشَعْرُهُ مَعْقُوصٌ

بالوں کی چوٹیاں بنا کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

(۸۱۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمُخَوَّلِ ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ :مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا سَاجِدٌ قَدْ عَقَصْتُ شَعْرِي فَحَلَّهُ ، أَوْ قَالَ :فَنَهَانِي عَنْهُ. (ابو داؤد ۶۴۶۔ عبدالرزاق ۲۹۹۰)

(۸۱۲۶) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بالوں کی چوٹیاں بنا کر نماز پڑھ رہا تھا، میں حالتِ سجدہ میں تھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے، آپ نے میرے بالوں کو کھول دیا۔ یا مجھے اس سے منع فرمایا۔

(۸۱۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَحُذَيْفَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ عَاقِصٌ شَعْرَهُ ، فَذَكَرَا حَدِيثًا غَيْرَ أَنَّ مَعْنَاهُ أَنَّهُمَا كَرِهَاهُ.

(۸۱۲۷) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ آدمی بالوں کی چوٹیاں باندھ کر نماز پڑھے۔

(۸۱۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَن أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ :رَأَى عُثْمَانُ رَجُلاً يُصَلِّي وَقَدْ عَقَدَ شَعْرَهُ ، فَقَالَ :يَا ابْنَ أَخِي مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَقَدْ عَقَصَ شَعْرَهُ مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ.

(۸۱۲۸) حضرت ابان بن عثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو بالوں کی چوٹیاں باندھ کر نماز پڑھ رہا تھا۔ انہوں نے اس سے فرمایا کہ اس شخص کی مثال جو بالوں کو گوندھ کر نماز پڑھے اس شخص کی سی ہے جو ہاتھوں کو باندھ کر نماز ادا کرے۔

(۸۱۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا صَلَّى وَقَعَ شَعْرُهُ الأَرْضَ.

(۸۱۲۹) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز پڑھتے تو ان کے بال زمین پر لگتے تھے۔

(۸۱۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ :أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا فِيهِ رَجُلٌ

يُصَلِّي عَاقِصًا شَعْرَهُ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا صَلَّيْت فَلاَ تَعْقِصْ شَعْرَكَ ، فَإِنَّ شَعْرَكَ يَسْجُدُ مَعَكَ وَلَكَ بِكُلِّ شَعَرَةٍ أَجْرٌ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتْرَبَ ، فَقَالَ : تَتْرِيبُهُ خَيْرٌ لَك.

(۸۱۳۰) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک آدمی بالوں کو باندھ کر نماز پڑھ رہا ہے، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنے بالوں کی چوٹیاں نہ باندھو، کیونکہ تمہارے بال بھی تمہارے ساتھ سجدہ کرتے ہیں، اور تمہیں ہر بال کے سجدے کا ثواب ملتا ہے۔ ایک آدمی نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے بال تتر بتر نہ ہو جائیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان کا بکھرنا ان کے باندھنے سے بہتر ہے۔

(۸۱۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى يَضفِرُ شَعْرَهُ فَإِذَا صَلَّى نَشَرَهُ.

(۸۱۳۱) حضرت ابو فروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بالوں کی مینڈیاں بنایا کرتے تھے لیکن جب نماز پڑھتے تو انہیں کھول دیتے تھے۔

(۸۱۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ عَقْدَ الرَّجُلِ شَعْرَهُ فِي الصَّلاَة.

(۸۱۳۲) حضرت ابراہیم نماز میں بالوں کی چوٹیاں بنانے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۸۱۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ يُصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ عَاقِصٌ شَعْرَهُ.

(۸۱۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بالوں کی چوٹیاں بنا کر نماز نہ پڑھو۔

(۸۱۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ ، وَلاَ أَكُفَّ شَعْرًا ، وَلاَ ثَوْبًا.

(۸۱۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور میں بالوں کو اور کپڑوں کو نہ لپیٹوں۔

(۸۱۳۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَأُمِرَ أَنْ لاَ يَكُفَّ شَعْرًا وَلاَ ثَوْبًا. (بخاری ۸۱۵۔ ابوداؤد ۸۸۶)

(۸۱۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کیا جائے اور انہوں نے حکم دیا ہے کہ بالوں اور کپڑوں کو نہ باندھا جائے۔

(۸۱۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا لاَ نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِإٍ ، وَلاَ نَكُفُّ شَعْرًا وَلاَ ثَوْبًا فِي الصَّلاَة.

(۸۱۳۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ہم پاؤں رکھنے کی جگہ سے وضو نہیں کیا کرتے تھے اور نماز میں بالوں اور کپڑوں کو نہیں لپیٹتے تھے۔

(۷۳۶) فی سل السَّیْفِ فِی الْمَسْجِدِ

مسجد میں تلوار سونتنے کا بیان

(۸۱۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِی حَیَّانَ التَّیْمِیِّ ، عَنْ مُجَمِّعٍ ، قَالَ : کَانَ الْحَسَنُ بْنُ یَزِیدَ یبصرُ السُّیُوفَ فَکَانَ إِذَا أُتِیَ بِالسَّیْفِ لِیَنْظُرَ إِلَیْهِ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ خَرَجَ بِهِ فَنظَرَ إِلَیْهِ.

(۸۱۳۷) حضرت مجمع فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن یزید تلواروں کا شوق رکھتے تھے، جب ان کے پاس کوئی تلوار معائنہ کے لئے لائی جاتی تو وہ مسجد سے باہر جاکر اسے نکالتے اور دیکھتے تھے۔

(۸۱۳۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُعاذ ، عَنْ أَسْلَمَ الْمِنْقَرِیِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَی الْخُزَاعِیِّ ، قَالَ : لاَ یُسَلُّ السَّیْفُ فِی الْمَسْجِدِ.

(۸۱۳۸) حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن خزاعی فرماتے ہیں مسجد میں تلوار نہیں سونتی جائے گی۔

(۸۱۳۹) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : نَهَی أَوْ نُهِیَ عَنْ سَلِّ السَّیْفِ فِی الْمَسْجِدِ.

(۸۱۳۹) حضرت عطاء نے مسجد میں تلوار کے سونتنے سے منع کیا ہے۔

(۷۳۷) فی الرجل یَمُرُّ فِی الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ

اگر کوئی آدمی مسجد میں سے تیر لے کر گذرنا چاہے تو کیسے گذرے؟

(۸۱٤۰) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، سَمِعَ جَابِرًا یَقُولُ : مَرَّ رَجُلٌ فِی الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا. (بخاری ۷۰۷۴۔ مسلم ۱۲۱)

(۸۱۴۰) حضرت جابر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد سے تیر لے کر گذرا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ ان کے نوکیلے حصوں کو سنبھال کے رکھو۔

(۸۱٤۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِی بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِی مُوسَی ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا مَرَّ أَحَدُکُمْ بِالنَّبْلِ فِی الْمَسْجِدِ فَلْیُمْسِكْ عَلَی نُصُولِهَا. (بخاری ۴۵۲۔ ابوداؤد ۲۵۸۰)

(۸۱۴۱) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی تیر لے کر مسجد سے گذرے تو ان کے نوکیلے حصوں کو سنبھال کر چلے۔

(۸۱۴۲) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا مَرَرْتَ بِنَبْلٍ فَأَمْسِكْ بِنِصَالِهَا.

(۸۱۴۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی تیر لے کر مسجد سے گذرے تو ان کے نوکیلے حصوں کو سنبھال کر چلے۔

(۷۲۸) فِی الْقِرَاءَةِ فِی الرُّکُوعِ وَالسُّجُودِ مَنْ کَرِهَهُ

جن حضرات نے رکوع اور سجدوں میں قراءت کو مکروہ قرار دیا ہے

(۸۱۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ سُحَیْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : کَشَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِی بَکْرٍ ، وَقَالَ : یَا أَیُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ لَمْ یَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلاَّ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَی لَهُ أَلاَ وَإِنِّی نُهِیتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاکِعًا ، أَوْ سَاجِدًا.

(۸۱۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفات میں پردہ اٹھایا تو دیکھا کہ لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنائے کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا ''اے لوگو! نبوت کی مبشرات میں سے صرف سچے خواب باقی بچے ہیں جنہیں مسلمان دیکھے گا یا اسے دکھائے جائیں گے۔ غور سے سنو! مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ میں رکوع یا سجدے میں قرآن کی تلاوت کروں''

(۸۱۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنِی إِبْرَاهِیمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَیْنٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِیًّا بِرَحْبَةِ الْکُوفَةِ یَقُولُ : نَهَانِی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاکِعٌ. (مسلم ۲۱۳۔ احمد ۱/ ۸۱)

(۸۱۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں تلاوت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۸۱۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : لاَ تَقْرَأْ الْقُرْآنَ وَأَنْتَ رَاکِعٌ ، وَلاَ سَاجِدٌ.

(۸۱۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رکوع اور سجدے کی حالت میں تلاوت نہ کرو۔

(۸۱۴۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، وَعُبَیْدُ اللهِ بْنُ مُوسَی ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ أَبِی زِیَادٍ ، قَالَ : قَرَأْتُ السَّجْدَةَ وَأَنَا سَاجِدٌ فَسَأَلْتُ سَعِیدَ بْنَ جُبَیْرٍ فَقَالَ : یُجْزِئُكَ وَلِمَ تَقْرَأُ وَأَنْتَ سَاجِدٌ.

(۸۱۴۶) حضرت عبید اللہ بن ابی زیاد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا کہ اگر میں حالتِ سجود میں آیتِ سجدہ پڑھوں تو سجدۂ تلاوت کیسے کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ تمہارے لئے وہی سجدہ کافی ہے، لیکن تم حالتِ سجود میں تلاوت کیوں کرتے ہو؟

(۸۱۴۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ قِرَائَةَ فِي الرُّكُوعِ وَلاَ فِي السُّجُودِ ، إِنَّمَا جُعِلاَ لِذِكْرِ اللهِ تَعَالَى.

(۸۱۴۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رکوع اور سجود میں قراءت نہیں ہے، یہ دونوں ارکان اللہ کے ذکر کے لئے بنائے گئے ہیں۔

(۷۲۹) من رخص فِي الْقِرَائَةِ في الركوع وَالسُّجُودِ

جن حضرات نے رکوع وسجود میں تلاوت کی اجازت دی ہے

(۸۱۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ : أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَهُوَ رَاكِعٌ ، أَوْ سَاجِدٌ لله الْوَاحِدِ الصَّمَدِ.

(۸۱۴۸) حضرت ربیع بن خثیم فرماتے ہیں کہ کیا تم میں سے کسی میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ رکوع یا سجدے میں یکتا اور صمد اللہ کے لئے ایک تہائی قرآن کی تلاوت کرے۔

(۸۱۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ ، عَنْ شَيْخٍ كَانَ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَهُوَ رَاكِعٌ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ آلَ عِمْرَانَ ، ثُمَّ سَجَدَ فَقَرَأَ النِّسَاءَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ الْمَائِدَةَ.

(۸۱۴۹) حضرت ابان بن صمعہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حالتِ رکوع میں سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی، پھر سر اٹھایا اور سورۃ آل عمران کی تلاوت کی، پھر سجدے میں گئے تو سورۃ النساء کی تلاوت کی، پھر سر اٹھایا تو سورۃ المائدہ کی تلاوت کی۔

(۸۱۵۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كَانَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ يَقْرَأُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

(۸۱۵۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر رکوع وسجود میں تلاوت کیا کرتے تھے۔

(۸۱۵۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا إِذَا عَجَّلَ الرَّجُلُ فَرَكَعَ وَبَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ آيَةٌ أَوْ آيَتَانِ أَنْ يَقْرَأَهُمَا وَهُوَ رَاكِعٌ.

(۸۱۵۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ جب آدمی کو رکوع کی جلدی ہو تو وہ کسی سورت کی باقی ماندہ ایک یا دو آیتیں رکوع میں پڑھ لے۔

(۷۳۰) في المسجد يُنْسَبُ إِلَى قَوْمٍ فيقال مَسْجِدُ بَنِي فُلاَنٍ

کیا مسجد کا کسی قوم کی طرف منسوب کرنا جائز ہے؟

(۸۱۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ يَذْكُرُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ

الدُّنْيَا إِلاَّ أَنِّي سَمِعْتُهُ مَرَّةً يَقُولُ : كَمْ لِلتَّيْمِ مَسْجِدًا.

(۸۱۵۲) حضرت ابو حیان کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بن خثیم کو کبھی کسی دنیاوی بات کا تذکرہ کرتے نہیں سنا سوائے اس بات کے کہ انہوں نے ایک مرتبہ فرمایا کہ بنو تیم کی کتنی مسجدیں ہیں؟

(٨١٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ زِرًّا وَأَبَا وَائِلٍ يَقُولاَنِ : مَسْجِدُ بَنِي فُلاَنٍ.

(۸۱۵۳) حضرت عاصم کہتے ہیں کہ حضرت زر اور حضرت ابو وائل کہا کرتے تھے کہ بنو فلاں کی مسجد۔

(٨١٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ : مَسْجِدُ بَنِي فُلاَنٍ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَقُولَ : مُصَلَّى بَنِي فُلاَنٍ.

(۸۱۵۴) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ یہ کہا جائے بنو فلاں کی مسجد البتہ بنو فلاں کی جائے نماز کہنے کو جائز قرار دیتے تھے۔

(٨١٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّهُ قَالَ : فَأَنَا مَسْجِدَ مُعَاذٍ.

(۸۱۵۵) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ یہ نہ کہو "معاذ کی مسجد"

(٧٣١) من رخص لِلْمُسْتَحَاضَةِ أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ

جن حضرات نے مستحاضہ کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ دو نمازوں کو جمع کرلے

(٨١٥٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابن عَبَّاسٍ ، قَالَ : تؤَخِّرُ الْمُسْتَحَاضَةُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ ، وَتَقْرِنُ بَيْنَهُمَا ، وَتَغْتَسِلُ مَرَّةً وَاحِدَةً ، وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ ، وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ ، وَتَغْتَسِلُ مَرَّةً وَاحِدَةً ، وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ.

(۸۱۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مستحاضہ ظہر کی نماز کو مؤخر کرکے اور عصر کی نماز کو جلدی پڑھے گی اور ان دونوں کو ایک دوسرے سے ملائے گی اور دونوں کے لئے ایک مرتبہ غسل کرے گی۔ وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کرے گی اور عشاء کی نماز کو جلدی پڑھے گی اور دونوں کے لئے ایک مرتبہ غسل کرے گی اور پھر فجر کی نماز کے لئے غسل کرے گی۔

(٨١٥٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : فِي الْمُسْتَحَاضَةِ ، قَالَ : تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ.

(۸۱۵۷) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ دو نمازوں کو جمع کرے گی۔

(٨١٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ : إِنْ شَائَتْ فَلْتَجْمَعْ بَيْنَهُمَا.

(۸۱۵۸) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ مستحاضہ اگر چاہے تو دونوں نمازوں کو جمع کرلے۔

(۷۳۲) من کرہ أَنْ يَقُولَ الْعَتَمَةُ

جو حضرات عشاء کی نماز کو "العتمۃ" کہنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں

(۸۱۵۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَغْلِبَنَّكُمُ الأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلاَتِكُمْ فَإِنَّمَا هِيَ الْعِشَاءُ وَإِنَّمَا تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةُ لإِعْتَامِ الإِبِلِ.

(۸۱۵۹) حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اعراب کو نمازوں کے ناموں میں تم پر غالب نہیں ہونا چاہئے، یہ نماز عشاء کی نماز ہے اور تم اسے "العتمۃ" کہتے ہو، یہ لفظ تو "اعتام الابل" (اونٹوں کا شام کے وقت میں داخل ہونا) سے ماخوذ ہے۔

(۸۱۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَغْلِبَنَّكُمُ الأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلاَتِكُمُ الْعِشَاءِ ، فَإِنَّمَا هِيَ فِي كِتَابِ اللهِ الْعِشَاءُ ، وَإِنَّمَا يُعْتِمُ بِحِلاَبِ الإِبِلِ. (مسلم ۲۲۹۔ احمد ۲/ ۱۰)

(۸۱۶۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اعراب کو نمازوں کے ناموں میں تم پر غالب نہیں ہونا چاہئے، اس نماز کا نام اللہ کی کتاب میں عشاء ہے، اسے عتمہ اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اس وقت (شفق کے غائب ہونے کے بعد) دیہاتی اپنے اونٹوں کا دودھ دھوتے ہیں۔

(۸۱۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَغْلِبَنَّكُمُ الأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلاَتِكُمُ الْعِشَاءِ ، فَإِنَّمَا هِيَ فِي كِتَابِ اللهِ الْعِشَاءُ ، وَإِنَّمَا يُعْتِمُ بِحِلاَبِ الإِبِلِ. (ابویعلی ۸۶۵۔ بیہقی ۳۷۲)

(۸۱۶۱) حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اعراب کو نمازوں کے ناموں میں تم پر غالب نہیں ہونا چاہئے، اس نماز کا نام اللہ کی کتاب میں عشاء ہے، اسے عتمہ اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اس وقت (شفق کے غائب ہونے کے بعد) دیہاتی اپنے اونٹوں کا دودھ دھوتے ہیں۔

(۸۱۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَمِعَهُمْ يَقُولُونَ الْعَتَمَةُ غَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا ، أَوْ نَهَى نَهْيًا شَدِيدًا.

(۸۱۶۲) حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو عشاء کی نماز کو عتمہ کہتے ہوئے سنتے تھے تو بہت غصے ہوتے اور اس سے منع فرماتے۔

(۸۱۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ طَهْمَانَ أَبُو الْمُعْتَمِرِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ الْعَتَمَةُ.

(۸۱۶۳) حضرت ابن سیرین عشاء کی نماز کو عتمہ کہنا مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۸۱٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ : مَنْ أَوَّلُ مَنْ سَمَّاهَا الْعَتَمَةَ ؟ قَالَ : الشَّيْطَانُ.

(۸۱۶۴) حضرت میمون بن مہران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عشاء کی نماز کو سب سے پہلے عتمہ کس نے کہا؟ انہوں نے فرمایا شیطان نے۔

(۸۱٦٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِنَحْوِهِ.

(۸۱۶۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۸۱٦٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُحَمدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَارَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَالِمًا وَهُوَ يَقُولُ : لاَ تَقُلِ الْعَتَمَةَ إِنَّمَا هِيَ الْعِشَاءُ الآخِرَةُ مَرَّتَيْنِ.

(۸۱۶۶) حضرت عبداللہ بن ابی سارہ فرماتے ہیں کہ حضرت سالم نے دو مرتبہ فرمایا کہ اس نماز کو عتمہ نہ کہو یہ عشاء آخرہ ہے۔

(۷۳۳) من سماها الْعَتَمَةَ

جن حضرات نے عشاء کی نماز کو ''العتمة'' کہا ہے

(۸۱٦٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : بَقَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلاَةِ الْعِشَاءِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ : أَعْتِمُوا بِهَذِهِ الصَّلاَةِ ، فَقَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الأُمَمِ ، وَلَمْ تُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ.

(۸۱۶۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک روز عشاء کی نماز کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا بہت انتظار کیا، لیکن آپ نے اتنی دیر کردی کہ ایک آدمی کہنے لگا کہ آپ تشریف نہیں لائیں گے۔ اتنے میں آپ تشریف لائے تو ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہمارا خیال یہ تھا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہیں اور اب تشریف نہیں لائیں گے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس رات کو اندھیرے میں پڑھا کرو، کیونکہ تمہیں ساری امتوں پر اس نماز کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے، تم سے پہلی امتیں یہ نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

(۸۱٦٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَبِي بَكْرٍ : مَتَى تُوتِرُ ؟ قَالَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ.

(۸۱۶۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ وتر کب پڑھتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ رات کے شروع حصے میں، عتمہ کے بعد، سونے سے پہلے۔

(۸۱۶۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا كَانَ سَفَرُكَ يَوْمًا إِلَى الْعَتَمَةِ فَلاَ تَقْصُرِ الصَّلاَةَ ، فَإِنْ جَاوَزْتَ ذَلِكَ فَقَصِّرِ.

(۸۱۶۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تمہیں کسی دن عتمہ کی نماز تک سفر کرنا ہوتو نماز میں قصر نہ کرو، اگر عتمہ کی نماز سے زیادہ سفر کرنا ہوتو قصر کرو۔

(۷۳٤) قَوْلُهُ تعالى (وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِك)

ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ﴾ ''اپنی دعا میں آواز کو اونچا مت کرو'' کی تفسیر

(۸۱۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ :﴿وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا﴾ قَالَتْ :فِي الدُّعَاءِ.

(۸۱۷۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا﴾ کے بارے میں فرماتی ہیں کہ اس سے مراد دعا ہے۔

(۸۱۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ . وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالاَ :الدُّعَاءُ.

(۸۱۷۱) حضرت ابراہیم اور حضرت عطاء اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دعا ہے۔

(۸۱۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :قِرَائَةُ الْقُرْآنِ.

(۸۱۷۲) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اس سے مراد قرآن کی تلاوت ہے۔

(۸۱۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ ، عَنِ أَبِي عِيَاضٍ قَالَ :الدُّعَاءُ.

(۸۱۷۳) حضرت ابوعیاض اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دعا ہے۔

(۸۱۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ يُعْجِبُ ذَلِكَ الْمُسْلِمِينَ وَيَسُوءُ الْكُفَّارَ ، قَالَ فَنَزَلَتْ :﴿وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا﴾. (بخاری ۴۷۲۲۔ ترمذی ۳۱۴۶)

(۸۱۷۴) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک ﷺ قراءت فرماتے تو آواز کو اونچا کرتے، اس سے مسلمان خوش ہوتے اور کفار کو برا لگتا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾

(۸۱۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَمْ يُخَافِتْ مَنْ أَسْمَعَ أُذُنَيْهِ.

(۸۱۷۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کے کانوں کو وہ سنا رہا ہے اس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔

(۸۱۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبِيدَةَ عَنِ الْقِرَائَةِ ؟ فَقَالَ :أَسْمِعْ نَفْسَكَ.

(۸۱۷۶) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبیدہ سے قراءت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے دل کو سناؤ۔

(۸۱۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي قِرَائَةِ النَّهَارِ :أَسْمِعْ نَفْسَكَ.

(۸۱۷۷) حضرت حسن دن کی نمازوں کی قراءت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اپنے دل کو سناؤ۔

(۸۱۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى عِنْدَ الْبَيْتِ جَهَرَ بِقِرَائَتِهِ ، فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يُؤْذُونَهُ فَنَزَلَتْ :(وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا) الآيَةَ.

(۸۱۷۸) حضرت ابوعیاض فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جب بیت اللہ کے پاس نماز پڑھتے تو اپنی آواز کو بلند فرماتے، جس پر مشرکین ان کو تکلیف دیا کرتے تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾

(۸۱۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهُ :(وَلاَ تَجْهَرْ بِصَلاَتِكَ وَلاَ تُخَافِتْ بِهَا) قَالَ :الدُّعَاءُ.

(۸۱۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دعا ہے۔

(۸۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الدُّعَاء .

(۸۱۸۰) حضرت مجاہد اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دعا ہے۔

(۸۱۸۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : كَانَ أَعْرَابٌ لِبَنِي تَمِيمٍ إِذَا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا :اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مَالاً وَوَلَدًا ، فَنَزَلَتْ (وَلاَ تَجْهَرْ

بِصَلَاتِكَ).

(۸۱۸۱) حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنوتمیم کے دیہاتیوں کا معمول یہ تھا کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تو وہ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! ہمیں مال واولاد عطا فرما۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾

(۸۱۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ بِنَحْوِهِ.

(۸۱۸۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۸۱۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ قَالَ : تُحْسِنُ عَلَانِيَةً وَتَجَوَّزُ سِرًّا ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾ قَالَ : تُجْعَلُها سَوَاءً فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ.

(۸۱۸۳) حضرت ابن سیرین اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اسے علانیہ طور پر خوبصورت اور پوشیدہ طور پر عمدہ ہونا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا معنی ہے کہ تم اسے ظاہری اور باطنی طور پر برابر رکھو۔

(۸۱۸٤) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَالِمٌ ، عَنْ سَعِيدٍ : ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَكَانَ مُسَيْلِمَةُ قَدْ تَسَمَّى الرَّحْمَانِ ، فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا : قَدْ ذَكَرَ مُسَيْلِمَةَ إِلَهَ الْيَمَامَةِ ، ثُمَّ عَارَضُوهُ بِالْمُكَاءِ وَالتَّصْدِيَةِ وَالصَّفِيرِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾. (طبری ۱۸۲)

(۸۱۸۴) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اونچی آواز سے پڑھتے تھے۔ اور مسیلمہ اپنے آپ کو رحمٰن کہتا تھا۔ مشرکین نے جب آپ سے بسم اللہ میں الرحمٰن کا لفظ سنا تو کہنے لگے کہ انہوں نے یمامہ کے معبود مسیلمہ کا ذکر کیا ہے، پھر نوبت مناظرے، چیلنج اور شوروغل تک پہنچ گئی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾

(۷۳۵) فی تسمیة الرِّجَال فِي الدُّعَاءِ

دعا میں لوگوں کا نام لینے کا بیان

(۸۱۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ : أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَدْعُو لِلزُّبَيْرِ فِي صَلَاتِهِ وَيُسَمِّيهِ.

(۸۱۸۵) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت عروہ اپنی نماز میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا نام لیتے اور ان کے لئے دعا کرتے تھے۔

(۸۱۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: إِنِّي لَأَدْعُو لِسَبْعِينَ مِنْ إِخْوَانِي وَأَنَا سَاجِدٌ.

(۸۱۸۶) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سجدے کی حالت میں اپنے ستر بھائیوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔

(۸۱۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُسَمِّي الرِّجَالَ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

(۸۱۸۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کے بعد کی دعا میں لوگوں کا نام لیا کرتے تھے۔

(۸۱۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلزُّبَيْرِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ.

(۸۱۸۸) حضرت فضل بن عطیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے عروہ بن زبیر کو دیکھا ہے کہ وہ نماز میں کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! زبیر کی مغفرت فرما، اے اللہ! اسماء بنت ابی بکر کی مغفرت فرما۔

(۸۱۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ . وَعَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : اُدْعُ فِي صَلاَتِكَ بِمَا بَدَا لَكَ.

(۸۱۸۹) حضرت حسن اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اپنی نماز میں جس کے لئے تمہیں اچھا لگے دعا کرو۔

(۸۱۹۰) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ أَنْ لاَ يُسَمِّي أَحَدٌ فِي الدُّعَاءِ.

(۸۱۹۰) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے خط لکھا کہ دعا میں کسی کا نام نہ لیا جائے۔

(۸۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنِ الْفُرَافِصَةِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ وَهُوَ سَاجِدٌ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلزُّبَيْرِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ.

(۸۱۹۱) حضرت فرافصہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو سجدے کی حالت میں یہ کہتے سنا (ترجمہ) اے اللہ! زبیر کی مغفرت فرما، اے اللہ! اسماء بنت ابی بکر کی مغفرت فرما۔

(۸۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَقُولَ فِي الصَّلاَةِ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي غُلاَمًا ، وَلاَ يُسَمِّي.

(۸۱۹۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نماز میں یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ اے اللہ! مجھے لڑکا عطا فرما۔ البتہ نام نہ لے۔

(۷۳۶) في الكلام في الصَّلاَة

نماز میں کلام کرنے کا ذکر

(۸۱۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ ، قَالَ : قَالَ عُثْمَانُ : لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ شَيْءٌ إِلاَّ الْكَلاَمُ وَالْحَدَثُ.

(۸۱۹۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کو سوائے کلام اور بے وضو ہونے کے کوئی چیز نہیں توڑتی۔

(٨١٩٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَتَكَلَّمُ فِي الصَّلاَةِ فَقَالاَ :إذَا تَكَلَّمَ وَقَدْ فَرَغَ مِنْ صَلاَتِهِ فَزَادَ فَقَدْ مَضَتْ ، وَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ ، وَإِنْ تَكَلَّمَ وَلَمْ يُتِمَّ صَلاَتَهُ فَإِنَّهُ يُعِيدُ.

(۸۱۹۴) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی نماز میں کلام کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ نماز پوری کرنے کے بعد کچھ اضافہ کر رہا تھا اس وقت کلام کیا تو اس کی نماز ہوگئی اور وہ سجدہ سہو کرے اور اگر نماز پوری کرنے سے پہلے کلام کیا تو وہ دوبارہ نماز پڑھے گا۔

(٨١٩٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَسْتَأْنِفُ.

(۸۱۹۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ دوبارہ نماز پڑھے گا۔

(٨١٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا تَكَلَّمَ فِي الصَّلاَةِ أَعَادَ الصَّلاَةَ ، وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوءَ.

(۸۱۹۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے نماز میں کلام کیا تو وہ نماز تو دوبارہ پڑھے گا البتہ دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ○

مُصنف ابن ابی شیبہ مترجم

مؤلف

الامام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۳

حدیث نمبر ۸۱۹۷ تا حدیث نمبر ۱۲۲۷۱

مترجم

مولانا محمد اویس سرور صاحب

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اردو بازار لاہور

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ○ سورہ نجم 4,3:27

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۳

حدیث نمبر ۸۱۹۷ تا حدیث نمبر ۱۲۲۷۱

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MAKTABA E REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب ÷ مصنف ابن ابی شیبہ مترجم (جلد نمبر ۳)

مترجم ÷ مولانا محمد اویس سرور ظلہ

ناشر ÷ مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع ÷ خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

اجمالی فہرست

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ كِتَابُ الطِّبِّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ كِتَابُ الأَدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ كِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ كِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ كِتَابُ الْايْمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ كتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجلِ يَسْتَشْهِد يغسّل أم لا؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغسّل الشّهيد

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ كِتَابُ الزُّهد باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ كِتَابُ الأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ كِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ الصَّوْمِ

كِتَابُ الزَّكَاةِ

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

(۷۳۷) فی مسیرۃ کَمْ تُقصر الصَّلاَۃ

کتنی مسافت پر نماز میں قصر کیا جائے گا

(۸۱۹۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَرْسَخًا قَصَرَ الصَّلاَةَ. (عبد بن حميد ۹۳۷)

(۸۱۹۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک فرسخ سفر کرتے تو نماز میں قصر کیا کرتے تھے۔

(۸۱۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جُوَيْبِرٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ النَّزَّالِ :أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ إِلَى النُّخَيلَةِ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَجَعَ مِنْ يَوْمِهِ فَقَالَ :أَرَدْتُ أَنْ أُعَلِّمَكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۸۱۹۸) حضرت نزال فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مقام نخیلہ گئے اور وہاں انہوں نے ظہر اور عصر کی دو رکعتیں ادا کیں۔ پھر اسی دن واپس آ گئے اور فرمایا کہ میں چاہتا تھا کہ تمہیں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سکھاؤں۔

(۸۱۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ :صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ، يَعْنِي الْعَصْرَ.

(۸۱۹۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز میں دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۸۲۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ محمد بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، سَمِعَا أَنَسًا يَقُولُ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ.

(ترمذی ۵۴۶۔ ابو داؤد ۱۱۹۵)

(۸۲۰۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعتیں پڑھیں اور ذو الحلیفہ میں عصر کی نماز میں دو رکعتیں ادا کیں۔

(۸۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا قَصَرَ الصَّلاَةَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

(۸۲۰۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے ارادے سے نکلتے تو ذوالحلیفہ سے نماز میں قصر کیا کرتے تھے۔

(۸۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّ حُذَيْفَةَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِيمَا بَيْنَ الْكُوفَةِ وَالْمَدَائِنِ.

(۸۲۰۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کوفہ اور مدائن کے درمیان دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۸۲۰۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تُقْصَرُ الصَّلاَةُ فِي مَسِيرَةِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.

(۸۲۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن کی مسافت پر نماز میں قصر کیا جائے گا۔

(۸۲۰۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خُلَيْدَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : تُقْصَرُ الصَّلاَةُ فِي مَسِيرَةِ ثَلاَثَةِ أَمْيَالٍ.

(۸۲۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین میل کی مسافت پر نماز میں قصر کیا جائے گا۔

(۸۲۰۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّ مَسْرُوقًا كَانَ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ إِلَى وَاسِطٍ.

(۸۲۰۵) حضرت مسروق واسط جانے کے لئے نماز میں قصر کیا کرتے تھے۔

(۸۲۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ مَسْرُوقٍ إِلَى السِّلْسِلَةِ فَقَصَرَ الصَّلاَةَ وَأَقَامَ بِهَا سَنَتَيْنِ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ وَقَصَرَ حِينَ رَجَعَ حَتَّى دَخَلَ.

(۸۲۰۶) حضرت ابووائل کہتے ہیں کہ میں حضرت مسروق کے ساتھ مقام سلسلہ کی طرف روانہ ہوا انہوں نے راستے میں نماز کا قصر کیا، وہ وہاں دو سال رہائش پذیر رہے اور وہاں بھی قصر کرتے رہے اور واپسی پر راستے میں بھی قصر کرتے رہے یہاں تک کہ واپس پہنچ کر انہوں نے پوری نماز پڑھنا شروع کی۔

(۸۲۰۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلاَةِ ، فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلاَثَةِ أَمْيَالٍ ، أَوْ ثَلاَثَةِ فَرَاسِخَ ، شُعْبَةُ الشَّاكُّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. (مسلم ۱۲۔ ابو داؤد ۱۱۹۴)

(۸۲۰۷) حضرت یحییٰ بن یزید ھنائی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز کے قصر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کے فاصلے کا سفر کرتے تھے تو قصر فرماتے تھے۔

(۸۲۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تُقْصَرُ الصَّلاَةُ فِي مَسِيرَةِ اللَّيْلَتَيْنِ.

(۸۲۰۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ تین راتوں کی مسافت پر نماز میں قصر کیا جائے گا۔

(۸۲۰۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ لَهُ الْحَارِثُ : أَتَقْصُرُ الصَّلاَةَ إِلَى الْمَدَائِنِ؟ قَالَ : إِنَّ الْمَدَائِنَ لَقَرِيبٌ وَلَكِنْ إِلَى الأَهْوَازِ وَنَحْوِهَا.

(۸۲۰۹) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ کیا آپ مدائن کے سفر کے لئے قصر فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ مدائن تو قریب ہے البتہ اہواز اور اس جیسے شہروں کے لئے میں قصر کرتا ہوں۔

(۸۲۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ لاَ يَقْصُرُونَ

إِلَى وَاسِطٍ وَالْمَدَائِنِ وَأَشْبَاهِهِمَا.

(۸۲۱۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے شاگرد واسط، مدائن اور ان جیسے فاصلوں پر مشتمل شہروں کے لئے قصر نہیں کیا کرتے تھے۔

(۸۲۱۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ زَكَرِيَّا، أَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: لَوْ سَافَرْتُ إِلَى دَيْرِ الثَّعَالِبِ لَقَصَرْتُ.

(۸۲۱۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر میں دیر الثعالب کی طرف سفر کروں تو میں قصر کروں گا۔

(۸۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ مِثْلَهُ، إِلاَّ أَنَّ وَكِيعًا قَالَ: لَوْ خَرَجْتُ.

(۸۲۱۲) ایک اور سند سے معمولی لفظی فرق کے ساتھ یونہی منقول ہے۔

(۸۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: تُقْصَرُ فِي مَسِيرَةِ سِتَّةِ أَمْيَالٍ.

(۸۲۱۳) حضرت ابوالشعثاء فرماتے ہیں کہ چھ میل کی مسافت پر نماز میں قصر کیا جائے گا۔

(۸۲۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ وَإِسْرَائِيلُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: تُقْصَرُ الصَّلاَةُ فِي مَسِيرَةِ ثَلاَثٍ.

(۸۲۱۴) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ تین دن کی مسافت پر نماز میں قصر کیا جائے گا۔

(۸۲۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّهُ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ إِلَى وَاسِطٍ.

(۸۲۱۵) حضرت شعبی واسط کے سفر میں نماز میں قصر کیا کرتے تھے۔

(۸۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ، قَالَ: رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ إِلَى وَاسِطٍ.

(۸۲۱۶) حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی کو واسط کے سفر میں نماز میں قصر کرتے دیکھا ہے۔

(۸۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ شُبَيْلٌ، عَنْ أَبِي جِمْرَةَ، قَالَ: قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ: أَقْصُرُ إِلَى الأُبُلَّةِ؟ فَقَالَ: تَذْهَبُ وَتَجِيءُ فِي يَوْمٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لاَ إِلاَّ فِي يَوْمٍ مَتَاحٍ.

(۸۲۱۷) حضرت ابوحمرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا میں ابلہ کی طرف سفر کرتے ہوئے نماز میں قصر کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا وہاں آنا جانا ایک دن میں ہو جاتا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم قصر نہیں کر سکتے البتہ اگر (گرمیوں کا) لمبا دن ہو تو پھر ایک دن کی مسافت پر قصر کر سکتے ہو۔

(۸۲۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ إِلاَّ فِي الْيَوْمِ التَّامِّ.

قَالَ هِشَامٌ :وَسَمِعْتُ مَكْحُولاً يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۸۲۱۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سوائے پورے دن کی مسافت کے قصر نہیں کیا کرتے تھے۔ حضرت مکحول بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(۸۲۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا كَانَ سَفَرُك يَوْمًا إِلَى الْعَتَمَةِ فَلاَ تُقَصِّرِ الصَّلاَة ، فَإِنْ جَاوَزْتَ ذَلِكَ فَقَصِّرِ الصَّلاَة.

(۸۲۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر تمہارا سفر ایک پورے دن کو عشاء کی نماز تک محیط ہو تو نماز میں قصر نہ کرو اور اگر اس سے زیادہ ہو تو قصر کرو۔

(۸۲۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَالِمٍ :أَنَّ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ لَهُ بِذَاتِ النُّصُبِ فَقَصَرَ وَهِيَ سِتَّةَ عَشَرَ فَرْسَخًا.

(۸۲۲۰) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مقام ذات النصب میں موجود اپنی ایک زمین پر گئے اور وہاں انہوں نے قصر کیا، یہ زمین سولہ فرسخ کے فاصلے پر تھی۔

(۸۲۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ ، عَنِ اللَّجْلاَجِ ، قَالَ :كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَيَسِيرُ ثَلاَثَةَ أَمْيَالٍ فَيَتَجَوَّزُ فِي الصَّلاَة وَيُفْطِرُ.

(۸۲۲۱) حضرت لجلاج فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے، وہ تین میل کی مسافت کے بعد نماز کو مختصر کرتے اور روزہ چھوڑ دیا کرتے تھے۔

(۸۲۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، قَالَ :قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ :أَقْصُرُ إِلَى عَرَفَةَ ؟ فَقَالَ :لاَ ، قُلْتُ :أَقْصُرُ إِلَى مَرٍّ ؟ قَالَ :لاَ ، قُلْتُ أَقْصُرُ إِلَى الطَّائِفِ وَإِلَى عُسْفَانَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ مِيلاً وَعَقَدَ بِيَدِهِ.

(۸۲۲۲) حضرت عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا میں عرفہ میں قصر کروں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کہ مرّ کے سفر میں قصر کروں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا کہ طائف اور عسفان کے سفر میں قصر کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، یہ اڑتالیس میل ہے۔ اور اپنے ہاتھ سے گنا۔

(۸۲۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :إِنِّي لأُسَافِرُ السَّاعَةَ مِنَ النَّهَارِ فَأَقْصُرُ.

(۸۲۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں دن کے کچھ حصے میں بھی سفر کروں تو قصر کروں گا۔

(۸۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ تَقْصُرْ إِلَى عَرَفَةَ وَبَطْنِ

نَخْلَةٍ ، وَاقْصُرْ إِلَى عُسْفَانَ وَالطَّائِفِ وَجُدَّةَ فَإِذَا قَدِمْتَ عَلَى أَهْلٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَأَتِمَّ.

(۸۲۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم عرفہ اور بطن نخلہ کی طرف سفر کرو تو قصر نہ کرو اور جب عسفان، طائف اور جدہ کی طرف سفر کرو تو قصر کرو، پھر جب تم اپنے گھر والوں کے پاس یا اپنے جانوروں کے پاس آ جاؤ تو پوری نماز پڑھو۔

(۸۲۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ لِي جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ :اُقْصُرْ بِعَرَفَةَ.

(۸۲۲۵) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ عرفہ میں قصر کرو۔

(۸۲۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَقْصُرُ بِعَرَفَةَ ؟ قَالَ :لاَ.

(۸۲۲۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ کیا میں عرفہ میں قصر کروں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۸۲۲۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ السِّمْطِ قَالَ :شَهِدْتُ عُمَرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ كَأَنَّهُ يُرِيدُ مَكَّةَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَفْعَلُ هَذَا ؟ قَالَ :إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ.

(مسلم ۴۸۱۔ احمد ۱/ ۳۰)

(۸۲۲۷) حضرت ابن سمط کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ سے ذوالحلیفہ کا سفر کیا، وہاں پہنچ کر انہوں نے قصر نماز پڑھی تو میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یونہی کرتے دیکھا تھا۔

(۸۲۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :خَرَجَ الْحَارِثُ بْنُ قَيْسٍ الْجُعْفِيُّ ، فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْبُيُوتِ قَصَرَ الصَّلاَةَ ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ :تَقْصُرُ الصَّلاَةَ ، قَالَ أُتِمُّ الْيَوْمَ وَأَقْصُرُ غَدًا.

(۸۲۲۸) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ حارث بن قیس جعفی ایک سفر پر نکلے، جب وہ آبادی سے آگے بڑھے تو قصر نماز پڑھنا شروع کردی، ان سے کسی نے کہا کہ آپ نے ابھی سے قصر کرنا شروع کردیا؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا میں آج پوری اور کل قصر نماز پڑھوں؟

(۸۲۲۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْفَائِشِيِّ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ إِلَى صِفِّينَ فَصَلَّى بَيْنَ الْجِسْرِ وَالْقَنْطَرَةِ رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۲۹) حضرت عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین کی طرف نکلے انہوں نے جسر اور قنطرہ کے درمیان دو رکعتیں ادا کیں۔

(۸۲۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ إِذَا خَرَجَ حَاجًّا أَحْرَمَ مِنَ النَّجَفِ وَقَصَرَ.

(۸۲۳۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ جب حج کے لئے جاتے تو نجف سے احرام باندھتے اور قصر کرتے۔

(۸۲۳۱) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :تُقْصَرُ الصَّلاَةُ فِي الْيَوْمِ التَّامِّ ، وَلاَ تُقْصَرُ فِيمَا دُونَ ذَلِكَ.

(۸۲۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک پورے دن کی مسافت پر قصر کیا جائے گا اس سے کم میں قصر نہیں کیا جائے گا۔

(۸۲۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ إلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ بِقَنْطَرَةِ الْحِيرَةِ.

(۸۲۳۲) حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوا انہوں نے حیرہ کے پل پر دو رکعتیں ادا کیں۔

(۷۳۸) مَنْ قَالَ لاَ تُقْصَرُ الصَّلاَةُ إلَّا فِي السَّفَرِ الْبَعِيدِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ صرف لمبے سفر میں قصر کیا جائے گا

(۸۲۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ تُقْصَرُ الصَّلاَةُ إلاَّ فِي حَجٍّ أَوْ جِهَادٍ.

(۸۲۳۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صرف حج اور جہاد کے سفر میں قصر نماز پڑھی جائے گی۔

(۸۲۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :قَالَ لِي ابْنُ مَسْعُودٍ :لاَ يَغُرَّنَّكُمْ سَوَادُكُمْ مِنْ صَلاَتِكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ مِنْ كُوفَتِكُمْ.

(۸۲۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارا اپنے مویشیوں کو لے کر شہر کے کناروں میں جانا تمہیں تمہاری نماز کے بارے میں دھوکے میں نہ ڈال دے کیونکہ یہ جگہیں تمہارے شہر کوفہ کا حصہ ہیں۔

(۸۲۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :حدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ قُرَّاءِ كِتَابِ عُثْمَانَ أَوْ قُرِءَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالاً مِنْكُمْ يَخْرُجُونَ إلَى سَوَادِهِمْ ، إمَّا فِي جشْرٍ وَإِمَّا فِي جِبَايَةٍ وَإِمَّا فِي تِجَارَةٍ فَيَقْصُرُونَ الصَّلاَةَ أَوْ لاَ يُتِمُّونَ الصَّلاَةَ ، فَلاَ تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا يَقْصُرُ الصَّلاَةَ مَنْ كَانَ شَاخِصًا أَوْ بِحَضْرَةِ عَدُوٍّ.

(۸۲۳۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خط میں لکھا: امابعد! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے یا انہیں پانی پلانے کے لئے یا تجارت کے لئے شہر کے کناروں میں جاتے ہیں اور قصر نماز پڑھتے ہیں۔ وہ ایسا نہ کریں کیونکہ قصر نماز صرف وہی پڑھے گا جس نے دور کا سفر کرنا ہو یا دشمن سے مقابلہ کرنا ہو۔

(۸۲۳٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ :كَانَ إبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ لاَ يَرَى الْقَصْرَ إلاَّ فِي حَجٍّ ، أَوْ جِهَادٍ ، أَوْ عُمْرَةٍ.

(۸۲۳۶) حضرت عوام فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم صرف حج، جہاد یا عمرہ کے سفر میں قصر نماز کے قائل تھے۔

(۸۲۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : السَّفَرُ الَّذِي تُقْصَرُ فِيهِ الصَّلاَةُ الَّذِي يُحْمَلُ فِيهِ الزَّادُ وَالْمَزَادُ.

(۸۲۳۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اسلاف کہا کرتے تھے کہ صرف اس سفر میں قصر کیا جائے گا جس میں زادِراہ اور زادِراہ کے اٹھانے والے ساتھ ہوں۔

(۸۲۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : لاَ يَغُرَّنَّكُمْ سَوَادُكُمْ هَذَا مِنْ صَلاَتِكُمْ فَإِنَّمَا هُوَ مِنْ مِصْرِكُمْ.

(۸۲۳۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارا (کسی ضرورت کے لئے) شہر کے کناروں میں جانا تمہیں تمہاری نماز کے بارے میں دھوکے میں نہ ڈال دے کیونکہ یہ جگہیں تمہارے شہر کوفہ کا حصہ ہیں۔

(۸۲۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ مُعَاذًا وَعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ ، وَابْنَ مَسْعُودٍ قَالُوا : لاَ يَغُرَّنَّكُمْ مَوَاشِيكُمْ يَطَأُ أَحَدُكُمْ بِمَاشِيَتِهِ أَحْدَابَ الْجِبَالِ ، أَوْ بُطُونَ الأَوْدِيَةِ وَتَزْعُمُونَ بِأَنَّكُمْ سَفْرٌ لاَ وَلاَ كَرَامَةَ ، إِنَّمَا التَّقْصِيرُ فِي السَّفَرِ الْبَاتِّ مِنَ الأُفُقِ إِلَى الأُفُقِ.

(۸۲۳۹) حضرت معاذ، حضرت عقبہ بن عامر اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ تمہیں اپنے مویشیوں کو لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں یا وادیوں میں جانا نماز کے بارے میں دھوکے میں نہ ڈال دے کہ تم اسے سفر سمجھنے لگو۔ اس میں کوئی کرامت نہیں۔ قصر نماز کی اجازت تو ایسے طویل سفر میں ہے جو ایک افق سے دوسرے افق تک کیا جائے۔

(۷۳۹) مَنْ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ

جو حضرات سفر میں قصر نماز پڑھا کرتے تھے

(۸۲۴۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : صَلاَةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلَى لِسَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۸۲۴۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق سفر کی دو رکعتیں پوری پوری ہیں ان میں کمی نہیں۔

(۸۲۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ شُفَيٍّ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّا قَوْمٌ كُنَّا إِذَا سَافَرْنَا كَانَ مَعَنَا مَنْ يَكْفِينَا الْخِدْمَةَ مِنْ غِلْمَانِنَا فَكَيْفَ نُصَلِّي ؟ فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ ، قَالَ : ثُمَّ عُدْتُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ عُدْت فَقَالَ لِي بَعْضُ الْقَوْمِ : أَمَا تَعْقِلُ أَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ لَكَ. (احمد ۱/ ۲۴۱۔ طبرانی ۱۲۷۷۴)

(۸۲۴۱) حضرت سعید بن شفی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ ہم لوگ جب سفر کرتے ہیں تو ہمارے ساتھ اتنے خادم وغیرہ ہوتے ہیں جو ہماری ضروریات کا انتظام کر دیتے ہیں، سو ہم کیسے نماز پڑھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر تشریف لے جاتے تو واپس آنے تک دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ میں نے پھر یہی سوال کیا انہوں نے وہی جواب دیا۔ میں نے پھر سوال کیا تو ایک آدمی نے مجھے کہا کہ تمہیں ان کی بات سمجھ نہیں آ رہی؟ تم نہیں سنتے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

(۸۲٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي حَنْظَلَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الصَّلاَةِ فِي السَّفَرِ ، فَقَالَ : رَكْعَتَانِ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۲/ ۱۳۵)

(۸۲۴۲) حضرت ابوحنظلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سفر کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سفر میں دو رکعتیں پڑھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

(۸۲٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاه ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ: سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلاَةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ وَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ ، فَقَالَ : عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ : صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ. (مسلم ۴۔ ابوداؤد ۱۱۹۲)

(۸۲۴۳) حضرت یعلی بن امیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) جب تمہیں اس بات کا خوف ہو کہ کافر تمہیں تکلیف پہنچائیں گے تو یہ بات حرج سے خالی ہے کہ تم نماز میں قصر کرلو۔ میں نے کہا کہ اب تو امن کا زمانہ ہے، لہٰذا قصر کیا جائے گا یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس بات پر تمہیں اشکال ہوا ہے مجھے بھی اسی بات پر اشکال ہوا تھا، اس پر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا، آپ نے فرمایا تھا کہ یہ اللہ کی طرف سے تم پر صدقہ ہے، اس صدقے کو قبول کرو۔

(۸۲٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : خَرَجَ سَلْمَانُ فِي ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُزَاةً وَسَلْمَانُ أَسَنُّهُمْ ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ قَالُوا لَهُ : تَقَدَّمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : مَا أَنَا بِالَّذِي أَتَقَدَّمُ وَأَنْتُمُ الْعَرَبُ مِنْكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ ، فَتَقَدَّمَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَصَلَّى بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلاَةَ قَالَ سَلْمَانُ : وَمَا لِلْمُرَبَّعَةِ ، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِينَا رَكْعَتَانِ نِصْفُ الْمُرَبَّعَةِ.

(۸۲۴۴) حضرت ابولیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک جنگ کے لئے نکلے، وہ عمر میں ان سب سے زیادہ تھے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو سب نے کہا کہ اے ابوعبداللہ! آپ امامت کرائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں امامت

کا استحقاق نہیں رکھتا، تم عرب ہو اور نبی پاک صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تمہی میں سے ہیں۔ لہٰذا تم میں سے کوئی آگے بڑھ کر امامت کرائے۔ اس پر ایک صاحب آگے بڑھے اور انہوں نے چار رکعات پڑھائیں۔ جب ہم نے نماز مکمل کر لی تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم چار رکعات کیوں پڑھیں؟ ہمارے لئے چار کا نصف دو رکعتیں ہی کافی ہیں۔

(٨٢٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِي ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ نَضْلَةَ ، قَالَ :خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ وَنَحْنُ اثْنَا عَشَرَ ، أَوْ ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَاكِبًا كُلُّهُمْ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي ، قَالَ :فَحَضَرَتِ الصَّلاَة فَتَدَافَعَ الْقَوْمُ فَتَقَدَّمَ شَابٌّ مِنْهُمْ فَصَلَّى بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ سَلْمَانُ :مَا لَنَا وَلِلْمَرْبُوعَةِ يَكْفِينَا نِصْفُ الْمَرْبُوعَةِ ، نَحْنُ إلَى التَّخْفِيفِ أَفْقَرُ فَقَالُوا :تَقَدَّمْ أَنْتَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ فَصَلِّ بِنَا ، فَقَالَ :أَنْتُمْ بَنُو إِسْمَاعِيلَ الأَئِمَّةُ وَنَحْنُ الْوُزَرَاءُ.

(٨٢٤٥) حضرت ربیع بن نضلہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں بارہ یا تیرہ آدمی روانہ ہوئے، میرے علاوہ باقی سب رسول اللہ صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے صحبت یافتہ افراد رضی اللہ عنہم تھے۔ جب نماز کا وقت آیا تو وہ سب ایک دوسرے کو امامت کے لئے آگے کرنے لگے۔ ان میں سے ایک نوجوان آگے بڑھے اور انہوں نے چار رکعات پڑھائیں۔ جب نماز پڑھا چکے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم چار رکعات کیوں پڑھیں؟ ہمارے لئے چار کا نصف دو رکعتیں ہی کافی ہیں۔ ہم تخفیف کے زیادہ محتاج ہیں۔ اس پر سب نے کہا کہ اے ابوعبداللہ! آپ ہی نماز پڑھایا کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم بنو اسماعیل ائمہ ہو اور ہم وزراء ہیں۔

(٨٢٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إنِّي رَجُلٌ تَاجِرٌ أَخْتَلِفُ إلَى الْبَحْرَيْنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

(٨٢٤٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی پاک صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں ایک تاجر آدمی ہوں اور میرا بحرین آنا جانا لگا رہتا ہے۔ میں کیسے نماز پڑھوں؟ آپ نے اسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا۔

(٨٢٤٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَلَمَةَ بْنَ صُهَيْبٍ وَنَحْنُ بِسِجِسْتَانَ ، عَنِ الصَّلاَة ، فَقَالَ :رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى تَرْجِعَ إلَى أَهْلِكَ ، هَكَذَا كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ.

(٨٢٤٧) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ ہم سجستان میں تھے، میں نے حضرت سلمہ بن صہیب سے نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس وقت تک دو دو رکعتیں پڑھو جب تک اپنے گھر والوں کے پاس واپس نہ چلے جاؤ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی یونہی فرمایا کرتے تھے۔

(٨٢٤٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَنَحْنُ آمِنُونَ لاَ نَخَافُ شَيْئًا رَكْعَتَيْنِ.

(ترمذی ۵۴۷۔ احمد ۱/ ۲۲۶)

(۸۲۴۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ امن کی حالت میں بغیر کسی خوف کے دو رکعتیں ادا کی ہیں۔

(۸۲٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ. (احمد ۴/ ۳۰۹۔ طبرانی ۲۵۱)

(۸۲۴۹) حضرت ابو جحیفہ سوائی فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منی میں ظہر کی دو رکعتیں ادا کی ہیں۔ پھر آپ مدینہ واپس آنے تک دو رکعتیں ہی پڑھتے رہے۔

(۸۲۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلاَة رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ زِيدَ فِيهَا فَجُعِلَ لِلْمُقِيمِ أَرْبَعًا. (بخاری ۳۵۰۔ مسلم ۴۷۸)

(۸۲۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دراصل نماز کی دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں، پھر ان میں اضافہ کیا گیا اور مقیم کے لیے چار رکعات کر دی گئیں۔

(۸۲۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :الرَّكْعَتَانِ فِي السَّفَرِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ.

(۸۲۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر میں دو رکعتیں پوری پوری ہیں ان میں کمی نہیں۔

(۸۲۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ وِقَاءِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ :أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ فِي السَّفَرِ ، فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ.

(۸۲۵۲) حضرت علی بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک سفر میں نکلے وہ واپس آنے تک دو دو رکعتیں ادا کرتے رہے۔

(۸۲۵۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ :أَنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنَ الْبَصْرَةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ أَرْبَعًا ، ثُمَّ قَالَ :أَمَا إِنَّا إِذَا جَاوَزْنَا هَذَا الْخُصَّ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۵۳) حضرت ابو حرب بن ابی اسود فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ سے نکلے اور انہوں نے چار رکعتیں ادا فرمائیں اور پھر ارشاد فرمایا کہ جب ہم اس جھونپڑے کو عبور کرلیں گے تو دو رکعتیں پڑھیں گے۔

(۸۲۵٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يَسْأَلُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أُتِمُّ الصَّلاَةَ وَأَصُومُ فِي السَّفَرِ ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :فَإِنِّي أَقْوَى عَلَى ذَلِكَ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَى مِنْكَ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خِيَارُكُمْ مَنْ قَصَرَ الصَّلاَةَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ. (عبدالرزاق ۴۴۸۰۔ طبرانی ۶۵۵۴)

(۸۲۵۴) حضرت عبد الرحمٰن بن حرملہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا کہ کیا میں سفر میں پوری نماز پڑھ سکتا ہوں اور روزہ رکھ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ اس نے کہا کہ میں اس کی طاقت رکھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ تم سے زیادہ قوی تھے۔ آپ دورانِ سفر نماز میں قصر فرماتے اور روزہ نہیں رکھا کرتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو دوران سفر نماز میں قصر کرے اور روزہ نہ رکھے۔

(۸۲۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ بِالْمَدَائِنِ فَقُلْتُ :إِنِّي إِمَامُ قَوْمِي وَإِنِّي أُرِيدُ الرُّجُوعَ إِلَى أَهْلِي فَكَمْ أُصَلِّي ؟ قَالَ :أَرْبَعًا ، ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدُ بِالرَّيِّ فَقُلْتُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي فَكَمْ تَأْمُرُنِي أَنْ أُصَلِّيَ ؟ قَالَ رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۵۵) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں مدائن میں حضرت عبد اللہ بن معقل سے ملا اور میں نے ان سے عرض کیا کہ میں اپنی قوم کا امام ہوں اور میں اپنے گھر واپس جانا چاہتا ہوں، میں کتنی رکعات پڑھاؤں؟ انہوں نے فرمایا چار۔ پھر میں بعد میں انہیں رَی میں ملا اور میں نے کہا کہ میں اپنی قوم کا امام ہوں اور اپنے گھر واپس جانا چاہتا ہوں، آپ مجھے کتنی رکعتیں پڑھنے کا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا دو۔

(۸۲۵۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، قَالَ :كَانَ أَبِي يَقْصُرُ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ.

(۸۲۵۶) حضرت ابن طاوس فرماتے ہیں کہ میرے والد گھر سے نکلنے سے لے کر واپس آنے تک قصر نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۸۲۵۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ زَاذَوَيْ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ :إِنِّي وَصَاحِبٌ لِي كُنَّا فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ أُتِمُّ وَكَانَ صَاحِبِي يَقْصُرُ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ :بَلْ أَنْتَ الَّذِي كُنْتَ تَقْصُرُ وَصَاحِبُكَ الَّذِي كَانَ يُتِمُّ.

(۸۲۵۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں اور میرا ایک دوست ہم دونوں سفر میں تھے، میں پوری نماز پڑھتا تھا اور وہ قصر کرتا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم قصر کرتے تھے اور تمہارا دوست پوری نماز پڑھتا تھا۔

(۸۲۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ :مَرَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي مَجْلِسِنَا ، فَقَامَ إِلَيْهِ فَتًى مِنَ الْقَوْمِ فَسَأَلَهُ عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْغَزْوِ وَالْعُمْرَةِ ، فَجَاءَ فَوَقَفَ عَلَيْنَا فَقَالَ :إِنَّ هَذَا سَأَلَنِي عَنْ أَمْرٍ فَأَرَدْتُ أَنْ تَسْمَعُوهُ ، أَوْ كَمَا قَالَ :غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَلَمْ يُصَلِّ إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لاَ يُصَلِّي إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ ، يَقُولُ لأَهْلِ

الْبَلَدِ : صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفْرٌ ، وَاعْتَمَرْتُ مَعَهُ ثَلاَثَ عُمَرٍ لاَ يُصَلِّي إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ ، وَحَجَجْت مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَغَزَوْت فَلَمْ يُصَلِّ إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَحَجَجْت مَعَ عُمَرَ حَجَّاتٍ فَلَمْ يُصَلِّ إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَحَجَجْت مَعَ عُثْمَانَ سَبْعَ سِنِينَ مِنْ إِمَارَتِهِ لاَ يُصَلِّي إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ صَلاَّهَا بِمِنًى أَرْبَعًا.

(۸۲۵۸) حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہماری مجلس کے پاس سے گذرے تو ایک نوجوان نے کھڑے ہو کر ان سے کہا کہ آپ ہمیں یہ بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج، جہاد اور عمرے میں کیسی نماز ادا فرماتے تھے؟ وہ آئے اور ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اس نے مجھ سے ایسی بات کے بارے میں سوال کیا ہے جو میں تمہیں بھی سنانا چاہتا ہوں۔ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا ہے۔ آپ مدینہ واپس آنے تک دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ میں نے آپ کے ساتھ حج کیا ہے آپ مدینہ آنے تک دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ والے سال مکہ میں قیام پذیر تھا، آپ نے اٹھارہ راتیں وہاں قیام فرمایا۔ اس دوران آپ دو رکعات نماز پڑھاتے اور پھر سلام پھیر کر مکہ والوں سے کہتے تھے کہ اپنی چار رکعات پوری کر لو ہم مسافر لوگ ہیں۔

میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج اور جہاد کیا وہ مدینہ آنے تک دو رکعتیں ہی پڑھتے تھے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کئی حج کئے وہ مدینہ آنے تک دو رکعتیں ہی پڑھتے تھے۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امارت میں سات سال حج کیا وہ بھی دو رکعتیں ہی پڑھتے تھے۔ پھر انہوں نے منیٰ میں چار رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۸۲۵۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ صَلاَةَ الْمُسَافِرِ.

(۸۲۵۹) حضرت ابوجحیفہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں ظہر کی دو رکعتیں مسافر کی نماز کے مطابق ادا فرمائیں۔

(۸۲۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : صَلَّى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ ، وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ ، وَلَوَدِدْت أَنَّ لِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ مُتَقَبَّلَتَيْنِ.

(بخاری ۱۶۵۷۔ مسلم ۱۹)

(۸۲۶۰) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں ادا فرمائیں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ اب تمہارے راستے مختلف ہو گئے ہیں۔ میری خواہش یہ ہے کہ چار میں سے میری دو رکعتیں قبول ہو جائیں۔

(٨٢٦١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى آمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَكْثَرَه رَكْعَتَيْنِ. (بخاری ۱۰۸۳۔ مسلم ۲۱)

(۸۲۶۱) حضرت حارثہ بن وہب خزاعی کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کے ساتھ منیٰ میں لوگوں کے انتہائی امن میں ہونے کے باوجود دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

(٨٢٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الصَّلاَةِ بِمِنًى فَقَالَ : هَلْ سَمِعْتَ بِمُحَمَّدٍ وَ آمَنْتَ بِهِ ، فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ.

(احمد ۲/ ۲۴)

(۸۲۶۲) حضرت داؤد بن ابی عاصم ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منیٰ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم نے محمد ﷺ کے بارے میں سنا اور ان پر ایمان لائے ہو؟ وہ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(٨٢٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ صَلَّوْا بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۶۳) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی امارت کے ابتدائی دنوں میں منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(٨٢٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ: سَأَلْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا وَطَاوُوسا عَنِ الصَّلاَةِ بِمِنًى، فَقَالُوا: قَصر .

(۸۲۶۴) حضرت حنظلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم، حضرت سالم اور حضرت طاوس سے منیٰ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہاں قصر کیا جائے گا۔

(٨٢٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُصَلِّي الْمُسَافِرُ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلاَّ أَنْ يَأْتِيَ مِصْرًا مِنَ الأَمْصَارِ فَيُصَلِّيَ بِصَلاَتِهِمْ.

(۸۲۶۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مسافر گھر واپس آنے تک دو رکعتیں پڑھے گا البتہ اگر وہ کسی شہر میں جائے تو اس شہر والوں کی نماز جیسی نماز پڑھے گا۔

(٨٢٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ : إِنَّ الصَّلاَةَ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَزِيدَتْ فِي صَلاَةِ الْحَضَرِ وَأُقِرَّتْ صَلاَةُ السَّفَرِ ، فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ : مَا بَالُ عَائِشَةَ كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلاَةَ فِي السَّفَرِ وَهِيَ تَقُولُ هَذَا ؟ قَالَ : تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ فَلَمْ أَسْأَلْهُ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ. (مسلم ۶۷۸)

(۸۲۶۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پہلے دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ پھر حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا اور سفر کی نماز کو جوں کا توں باقی رکھا گیا۔ حضرت زہری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ سے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ بات بھی فرماتی ہیں اور

سفر میں پوری نماز بھی پڑھتی ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ وہی تاویل کرتی ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کی ہے، میں نے ان سے نہیں پوچھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی کیا تاویل کی ہے۔

(٧٤٠) فی أهل مَكَّةَ يَقْصُرُونَ إِلَى مِنًى

کیا اہلِ مکہ منیٰ میں قصر کریں گے؟

(٨٢٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ عَنِ الْقَاسِمِ وَسَالِمٍ أَنَّهُمَا كَانَ يَقُولاَنِ : أَهْلُ مَكَّةَ إِذَا خَرَجُوا إِلَى مِنًى قَصَرُوا.
قَالَ : وَكَانَ عَطَاءٌ وَالزُّهْرِيُّ يَقُولاَنِ : يُتِمُّونَ.

(٨٢٦٧) حضرت سالم اور حضرت قاسم فرمایا کرتے تھے کہ اہل مکہ جب منیٰ کے لئے نکلیں گے تو قصر کریں گے۔ حضرت عطاء اور حضرت زہری فرمایا کرتے تھے کہ وہ پوری نماز پڑھیں گے۔

(٨٢٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ بِمَكَّةَ فَإِذَا خَرَجَ إِلَى مِنًى قَصَرَ.

(٨٢٦٨) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مکہ میں قیام پذیر تھے، جب وہ منیٰ کے لئے جاتے تو قصر کرتے تھے۔

(٨٢٦٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ الصَّلاَةِ مَعَ الإِمَامِ بِعَرَفَةَ؟ قَالَ : صَلِّ بِصَلاَتِهِ.
قَالَ : وَسَأَلْت سَالِمًا وَطَاوُوسا فَقَالاَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(٨٢٦٩) حضرت حنظلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے عرفہ میں امام کے ساتھ نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی نماز کے مطابق نماز پڑھو۔ میں نے اس بارے میں حضرت سالم اور حضرت طاوس سے سوال کیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔

(٨٢٧٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بنُ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَصْرُ صَلاَةٍ فِي حَجٍّ.

(٨٢٧٠) حضرت مجاہد اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اہل مکہ پر حج کے دوران کوئی قصر نماز نہیں۔

(٧٤١) فی المسافر إِنْ شَاءَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، وَإِنْ شَاءَ أَرْبَعًا

جن حضرات کے نزدیک مسافر اگر چاہے تو دو رکعتیں پڑھ لے اور اگر چاہے تو چار

(٨٢٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُتِمُّ الصَّلاَةَ فِي السَّفَرِ وَيَقْصُرُ وَيَصُومُ وَيُفْطِرُ وَيُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ

الْعِشَاءَ. (دار قطنی ۴۵۔ طحاوی ۱۶۴)

(۸۲۷۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ سفر میں کبھی قصر نماز پڑھتے تھے اور کبھی پوری، کبھی روزہ رکھتے تھے اور کبھی روزہ نہ رکھتے تھے، ظہر کو تاخیر سے پڑھتے تھے اور عصر کو جلدی، مغرب کو تاخیر سے پڑھتے تھے اور عشاء کو جلدی۔

(۸۲۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : إِنْ صَلَّيْتَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ فَالسُّنَّةُ ، وَإِنْ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا فَالسُّنَّةُ.

(۸۲۷۲) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ اگر تم سفر میں دو رکعتیں پڑھو تو یہ بھی سنت ہے اور اگر چار پڑھو تو یہ بھی سنت ہے۔

(۸۲۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّهَا كَانَتْ تُتِمُّ الصَّلاَةَ فِي السَّفَرِ.

(۸۲۷۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر میں پوری نماز پڑھا کرتی تھیں۔

(۸۲۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُضَيْرٍ ، عَنْ أَبِي نَجِيحٍ الْمَكِّيِّ ، قَالَ : اصْطَحَبَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّيْرِ ، فَكَانَ بَعْضُهُمْ يُتِمُّ وَبَعْضُهُمْ يَقْصُرُ وَبَعْضُهُمْ يَصُومُ وَبَعْضُهُمْ يُفْطِرُ، فَلاَ يَعِيبُ هَؤُلاَءِ عَلَى هَؤُلاَءِ ، وَلاَ هَؤُلاَءِ عَلَى هَؤُلاَءِ.

(۸۲۷۴) حضرت ابو نجیح مکی کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سفر میں اکٹھے جاتے تھے، بعض پوری نماز پڑھتے تھے اور بعض قصر کرتے تھے، بعض روزے رکھتے تھے اور بعض روزے نہیں رکھتے تھے۔ اس کے باوجود کوئی کسی کو برا نہیں کہتا تھا۔

(۸۲۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ قَصْرِ الصَّلاَةِ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ: إِنْ قَصَرْتَ فَرُخْصَةٌ وَإِنْ شِئْتَ أَتْمَمْتَ.

(۸۲۷۵) حضرت بسطام بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سفر میں قصر کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم قصر کرو تو یہ رخصت ہے اور اگر چاہو تو پوری پڑھ لو۔

(۸۲۷٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الصَّلاَةِ فِي السَّفَرِ ، فَقَالَ : إِنْ شِئْتَ رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ شِئْتَ فَأَرْبَع.

(۸۲۷۶) حضرت میمون بن مہران نے حضرت سعید بن مسیب سے سفر میں نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر چاہو تو دو رکعتیں پڑھ لو اور اگر چاہو تو چار رکعتیں پڑھ لو۔

(۷٤۲) فی الرجل يَبْدُو أَيَقْصُرُ الصَّلاَةَ أَمْ لاَ

جو آدمی کسی گاؤں، جنگل یا صحرا کی طرف جائے تو کیا وہ نماز میں قصر کرے گا یا نہیں؟

(۸۲۷۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُمَا : الرَّجُلُ يَبْدُو عَشَرَةَ أَيَّامٍ أَيَقْصُرُ

الصَّلاَة ؟ قَالَ :فَقَالاَ :لاَ.

(۸۲۷۷) حضرت اشعث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن اور حضرت محمد سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی دس دن کے لئے کسی گاؤں میں جائے تو کیا وہاں قصر کرے گا؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۸۲۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيب ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِم ، قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْقَوْمِ يَبْدُونَ مِنْ مِصْرِهِمْ إلَى الْبَرِّيَّةِ أَيُصَلُّونَ ثِنْتَيْنِ مَا دَامُوا بُدَاةً حَتَّى يَرْجِعُوا إلَى مِصْرِهِمْ ؟ قَالَ :لاَ لِيُتِمُّوا الصَّلاَة فِي الْقُرْبِ والبُعد مَا دَامُوا بُدَاةً.

(۸۲۷۸) حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ اگر کچھ لوگ اپنے شہر سے گاؤں کی طرف جائیں تو کیا وہ واپس آنے تک دو رکعتیں پڑھیں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، جب تک وہ دیہات کے رہنے والے ہیں وہ قریب اور دور جا کر بھی پوری نماز پڑھیں گے۔

(۷٤٤) في المسافر يُطِيلُ الْمُقَامَ فِي الْمِصْرِ

اگر کسی مسافر کا شہر میں قیام طویل ہو جائے

(۸۲۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ :شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَتْحَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لاَ يُصَلِّي إلاَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَقُولُ لأَهْلِ الْبَلَدِ : صَلُّوا أَرْبَعًا فَإِنَّا سَفْرٌ.

(۸۲۷۹) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فتح مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ نے مکہ میں اٹھارہ دن قیام فرمایا اور آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں سے کہتے کہ ہم مسافر لوگ ہیں تم اپنی نماز پوری کرلو۔

(۸۲۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقَامَ حَيْثُ فَتَحَ مَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلاَة حَتَّى سَارَ إلَى حُنَيْنٍ.

(ابو داؤد ۱۲۳۴۔ نسائی ۵۱۱)

(۸۲۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد پندرہ دن قیام فرمایا، آپ نماز میں قصر کیا کرتے تھے پھر آپ حنین کی طرف تشریف لے گئے۔

(۸۲۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ :خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَرَ الصَّلاَة حَتَّى أَتَيْنَا مَكَّةَ وَأَقَامَ بِهَا عَشْرًا يَقْصُرُ الصَّلاَة حَتَّى رَجَعَ إلَى الْمَدِينَةِ. (بخاری ۱۰۸۱۔ مسلم ۱۵)

(۸۲۸۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر نکلے، آپ نے مکہ پہنچنے تک نماز میں قصر کیا، پھر دس دن یہاں قیام کیا اور نماز میں قصر کرتے رہے، یہاں تک کہ مدینہ واپس پہنچ کر آپ نے قصر کو ترک کر دیا۔

(۸۲۸۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ بِمَكَّةَ سَبْعَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ.

(۸۲۸۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں سترہ دن قیام فرمایا آپ نماز میں قصر کیا کرتے تھے۔

(۸۲۸۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنْ أَقَمْتَ فِي بَلَدٍ خَمْسَةَ أَشْهُرٍ فَاقْصُرِ الصَّلاَةَ.

(۸۲۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر تم نے کسی شہر میں پندرہ دن رہنا ہو تو تم قصر نماز پڑھو۔

(۸۲۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِسْوَرٍ ، قَالَ : أَقَمْنَا مَعَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ شَهْرَيْنِ ، قَالَ سُفْيَانُ : بِعُمَّانَ ، وَقَالَ مِسْعَرٌ : بِعُمَّانَ ، أَوْ عَمَّان يَقْصُرُ الصَّلاَةَ وَنَحْنُ نُتِمُّ ، فَقُلْنَا لَهُ فَقَالَ : نَحْنُ أَعْلَمُ.

(۸۲۸۴) حضرت عبد الرحمن بن مسور فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سعد بن مالک کے ساتھ عمان میں دو مہینے ٹھہرے۔ وہ نماز میں قصر کیا کرتے تھے اور ہم پوری نماز پڑھا کرتے تھے، ہم نے اس بارے میں ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم زیادہ جانتے ہیں۔

(۸۲۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ يُكَنَّى أَبَا الْمِنْهَالِ ، قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ : إِنِّي أُقِيمُ بِالْمَدِينَةِ حَوْلاً لاَ أَشُدُّ عَلَى سَيْرٍ ، قَالَ : صَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۸۵) حضرت ابو المنہال کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ میں مدینہ میں ایک سال تک قیام کرتا ہوں اور سفر کے لئے سامان نہیں باندھتا تو میں کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ نماز میں قصر کرو۔

(۸۲۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ نَصْرِ بْنِ عِمْرَانَ ، قَالَ : قلت لِابْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّا نُطِيلُ الْقِيَامَ بِالْغَزْوِ بِخُرَاسَانَ فَكَيْفَ تَرَى ؟ فَقَالَ : صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ أَقَمْتَ عِشْرِينَ سَنَةً.

(۸۲۸۶) حضرت ابو جمرہ نصر بن عمران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ہمیں خراسان میں جہاد کے لئے زیادہ عرصہ گذارنا پڑتا ہے، ہم نماز کیسے پڑھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو خواہ تمہیں بیس سال قیام کرنا پڑے۔

(۸۲۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ شَتَى بِكَابُلَ شَتْوَةً ، أَوْ شَتْوَتَيْنِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۸۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کابل میں ایک یا دو گرمیاں ٹھہرے، وہاں انہوں نے جمعہ نہیں پڑھا وہ دو رکعات نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۸۲۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَقَامَ بِسَابُورَ سَنَةً ، أَوْ سَنَتَيْنِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۸۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نیشاپور میں ایک یا دو سال قیام فرمایا وہ دو رکعتیں پڑھتے تھے، پھر سلام پھیرتے پھر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۸۲۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مَالِكٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ : أُقِيمُ بِكَسْكَرٍ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَأَنَا شِبْهُ الأَهْلِ ، فَقَالَ : صَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۸۹) حضرت مالک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے سوال کیا کہ میں کسکر میں ایک یا دو سال تک رہائش پذیر رہتا ہوں اور وہاں رہنے والوں کی طرح ہو جاتا ہوں، اب میں کتنی رکعات پڑھوں؟ انہوں نے فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو۔

(۸۲۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أَقَمْتُ مَعَهُ سَنَتَيْنِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بِالسِّلْسِلَةِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا حَمَلَكَ عَلَى هَذَا يَا أَبَا عَائِشَةَ ؟ فَقَالَ : الْتِمَاسُ السُّنَّةِ.

(۸۲۹۰) حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ میں حضرت مسروق کے ساتھ سلسلہ میں دو سال تک دو رکعتیں پڑھتا رہا، پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ اے ابو عائشہ! آپ کو ایسا کرنے پر کس چیز نے ابھارا؟ انہوں نے فرمایا کہ سنت پر عمل کرنے کے شوق نے۔

(۸۲۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ بِنَحْوِ ذَلِكَ.

(۸۲۹۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۸۲۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ بِخَوَارِزْمَ سَنَتَيْنِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(۸۲۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں حضرت علقمہ کے ساتھ خوارزم میں دو سال قیام پذیر رہا وہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۸۲۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، قَالَ : أَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوكَ عِشْرِينَ لَيْلَةً يُصَلِّي صَلاَةَ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ.

(بیہقی ۱۵۲۔ عبدالرزاق ۴۳۳۵)

(۸۲۹۳) حضرت محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تبوک میں بیس راتیں قیام فرمایا اور آپ مسافر کی نماز کی دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۸۲۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ : أَقَامَ عَلْقَمَةُ بِمَرْوَ سَنَتَيْنِ فِي الْغَزْوِ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ.

(۸۲۹۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ مرو میں دو سال تک جہاد کے لئے رہے اور یہاں نماز میں قصر کیا کرتے تھے۔

(۸۲۹۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ ، قَالَ : وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَنْ أَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَصَرَ الصَّلاَةَ وَمَنْ أَقَامَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ

أَتَمَّ. (بخاری ۱۰۸۰۔ ابو داؤد ۱۲۳۳)

(۸۲۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سترہ دن قیام فرمایا اور آپ نماز میں قصر کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے سترہ دن قیام کیا وہ نماز میں قصر کرے اور جس نے اس سے زیادہ قیام کرنا ہو وہ پوری نماز پڑھے۔

(۷٤٤) مَنْ قَالَ إذَا أُجْمِعَ عَلَى إقَامَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ أَتَمَّ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب اکھٹے پندرہ دن رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے گا

(۸۲۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إذَا أَجْمَعَ الرَّجُلُ عَلَى إقَامَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ أَتَمَّ الصَّلاَةَ.

(۸۲۹۶) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ مسافر کا جب اکٹھے پندرہ دن رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے گا۔

(۸۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إذَا أَقَمْت عَشْرًا فَأَتِمَّ.

(۸۲۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دس دن رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھو۔

(۸۲۹۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ بِنَحْوِهِ.

(۸۲۹۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۸۲۹۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ ابى جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَنْ أَقَامَ عَشْرًا أَتَمَّ.

(۸۲۹۹) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ جب دس دن رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز پڑھے۔

(۸۳۰۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ فِي عَشْرٍ.

(۸۳۰۰) حضرت ابو جعفر دس دن رہنے کے ارادے پر پوری نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۸۳۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إذَا أَجْمَعَ عَلَى إقَامَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَرَّحَ ظَهْرَهُ وَصَلَّى أَرْبَعًا.

(۸۳۰۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پندرہ دن رہنے کا ارادہ ہوتا تو اپنی سواری کو چرنے کے لئے چھوڑ دیتے اور چار رکعات پڑھتے۔

(۸۳۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إذَا أَقَمْتَ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَتِمَّ الصَّلاَةَ.

(۸۳۰۲) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب تم نے پندرہ دن سے زیادہ قیام کرنا ہو تو پوری نماز پڑھو۔

(۸۳۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :إذَا أَقَمْتَ أَرْبَعًا فَصَلِّ أَرْبَعًا.

(۸۳۰۳) حضرت سعید بن میںب فرماتے ہیں کہ جب چار دن رہنا ہو تو چار رکعتیں پڑھو۔

(۸۳۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي حُكَيْمَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ :إذَا أَقَمْتَ ثَلاَثًا فَأَتِمَّ الصَّلاَةَ.

(۸۳۰۴) حضرت ابو حکیمہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت سعید بن میںب سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تین دن رہنا ہو تو پوری نماز پڑھو۔

(۸۳۰٥) قَالَ وَكِيعٌ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ :إذَا أَجْمَعَ عَلَى مُقَامِ خَمْسَ عَشْرَةَ أَتَمَّ الصَّلاَةَ حِينَ يَدْخُلُ ، وَإِذَا لَمْ يَدْرِ مَتَى يَخْرُجُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ أَقَامَ حَوْلاً وَهُوَ الْقَوْلُ عِنْدَهُ.

(۸۳۰۵) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ جب کسی نے کسی جگہ پندرہ دن قیام کرنا ہو وہاں داخل ہونے کے بعد سے پوری نماز پڑھے۔ اور جب خروج کے وقت کا فیصلہ نہ کیا ہو تو دو رکعتیں پڑھتا رہے خواہ ایک سال گذر جائے۔

(۷٤٥) مَنْ قَالَ إذَا وَضَعَ رَحْلَهُ وَنَزَلَ أَتَمَّ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص منزل پر پہنچ جائے تو پوری نماز پڑھے

(۸۳۰٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :إذَا وَضَعْتَ الزَّادَ وَالْمَزَادَ فَصَلِّ أَرْبَعًا وَكَانَ طَاوُوس إذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلَّى أَرْبَعًا.

(۸۳۰۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تم زادِراہ اور سواری کو چھوڑ دو تو پوری نماز پڑھو۔ حضرت طاوس مکہ آ کر چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۸۳۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا اطْمَأَنَّ صَلَّى أَرْبَعًا ، يَعْنِي إذَا نَزَلَ.

(۸۳۰۷) حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ وہ دو رکعتیں پڑھے گا اور جب اسے اطمینان حاصل ہو جائے تو چار پڑھے گا۔

(۸۳۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:إذَا انْتَهَيْتَ إلَى مَاشِيَتِكَ فَأَتِمَّ.

(۸۳۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنی منزل پر پہنچ جاؤ تو پوری نماز پڑھو۔

(۸۳۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

(۸۳۰۹) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۸۳۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا قَدِمَ مُسَافِرٌ مِصْرًا مِنَ الأَمْصَارِ صَلَّى أَرْبَعًا.

(۸۳۱۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب مسافر کسی شہر میں پہنچ جائے تو چار رکعتیں پڑھے۔

(٧٤٦) مَنْ قَالَ يَجْمَعُ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ مسافر دو نمازوں کو جمع کر سکتا ہے

(٨٣١١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ. (بخاری ۱۱۰۶۔ مسلم ۴۵)

(۸۳۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے راستے میں چل رہے ہوتے تو مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھتے تھے۔

(٨٣١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا ، قَالَ :قُلْتُ :يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ ، قَالَ :وَأَنَا أَظُنُّ ذَلِكَ. (بخاری ۵۴۳۔ ابو داؤد ۱۲۰۷)

(۸۳۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ رکعتیں ایک ساتھ اور سات رکعتیں ایک ساتھ پڑھی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابو الشعثاء! میرا خیال ہے کہ آپ نے ظہر کی نماز کو تاخیر سے اور عصر کی نماز کو جلدی پڑھا، اور مغرب کو تاخیر سے اور عشاء کو جلدی پڑھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔

(٨٣١٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(۸۳۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نماز کو جمع کیا۔

(٨٣١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ.

(مسلم ۵۲۔ ابو داؤد ۱۱۹۹)

(۸۳۱۴) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے سفر میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نماز کو جمع کیا۔

(٨٣١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي الْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلاَ مَطَرٍ ، قَالَ:فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ :لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ ؟ قَالَ :أَرَادَ التَّوْسِعَةَ عَلَى أُمَّتِهِ. (احمد ۱/ ۳۴۶۔ ابو یعلی ۲۶۷۰)

(۸۳۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں بغیر کسی خوف اور بارش کے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نماز کو جمع کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ امت کی آسانی کے لئے۔

(۸۳۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ : الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : الصَّلَاةَ فَسَكَتَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : الصَّلَاةَ ثَلَاثًا ، فَقَالَ : لَا أُمَّ لَكَ أَنْتَ تُعَلِّمُنَا بِالصَّلَاةِ ، قَدْ كُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَعْنِي فِي السَّفَرِ.

(مسلم ۵۸۔ احمد ۳۵۱)

(۸۳۱۶) حضرت عبداللہ بن شقیق عقیلی کہتے ہیں ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نماز کا وقت ہوگیا۔ وہ خاموش رہے، اس نے پھر کہا نماز کا وقت ہوگیا۔ وہ خاموش رہے، اس نے جب تیسری مرتبہ کہا کہ نماز کا وقت ہوگیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تیرا برا ہو، تو ہمیں نماز سکھاتا ہے، ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا کرتے تھے۔

(۸۳۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَكَانَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ فِي مَنْزِلٍ ، لَمْ يَرْكَبْ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ ، فَإِذَا رَاحَ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ صَلَّى الْعَصْرَ ، فَإِنْ سَارَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَبْلَ أَنْ تَزُولَ ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ قُلْنَا لَهُ : الصَّلَاةَ ، فَيَقُولُ : سِيرُوا ، حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، ثُمَّ يَقُولُ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذَا وَصَلَ ضَحْوَتَهُ بِرَوْحَتِهِ صَنَعَ هَكَذَا. (عبدالرزاق ۴۳۹۵)

(۸۳۱۷) حضرت حفص بن عبید اللہ بن انس کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے، جب سورج زائل ہوجاتا اور وہ کسی منزل پر ہوتے تو عصر پڑھنے سے پہلے سوار نہ ہوتے تھے اور جب کوچ کر جاتے اور عصر کا وقت ہوجاتا تو عصر کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

اگر زوالِ شمس سے پہلے وہ کسی منزل سے کوچ کرتے تو ہم ان سے کہتے کہ نماز کا وقت ہونے والا ہے۔ وہ فرماتے کہ چلتے رہو۔ پھر جب دونوں نمازوں کا درمیانی وقت آتا تو اترتے اور ظہر اور عصر کی نماز کو ادا فرماتے۔ پھر فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یونہی کرتے دیکھا ہے۔

(۸۳۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : أَقْبَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ الطَّائِفِ فَأَخَّرَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الْعِشَاءِ وَالْمَغْرِبِ.

(۸۳۱۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما طائف سے واپس آرہے تھے، آپ نے مغرب کی نماز کو مؤخر کیا پھر قیام کیا اور عشاء اور مغرب کی نماز کو جمع کر کے پڑھا۔

(۸۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : خَرَجْتُ أَنَا وَسَعْدٌ إِلَى مَكَّةَ ، فَكَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ يُؤَخِّرُ مِنْ هَذِهِ وَيُعَجِّلُ مِنْ هَذِهِ وَيُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ الْعِشَاءَ ، ثُمَّ يُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ.

(۸۳۱۹) حضرت ابوعثمان کہتے ہیں کہ میں اور حضرت سعد مکہ کی طرف گئے، وہ ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔ ایک کو تاخیر سے اور دوسری کو جلدی پڑھتے۔ ان دونوں کو اکٹھا پڑھا کرتے تھے۔ وہ مغرب کو مؤخر کرتے اور عشاء کو جلدی پڑھتے، پھر ان دونوں کو اکٹھے پڑھا کرتے تھے، وہ مکہ پہنچنے تک یونہی کرتے رہے۔

(۸۳۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : صَحِبْتُهُ فِي سَفَرٍ ، فَكَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(۸۳۲۰) حضرت شہاب کہتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، وہ ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

(۸۳۲۱) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : سَافَرْتُ مَعَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَكَانَا يَجْمَعَانِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(۸۳۲۱) حضرت ابوعثمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سعید بن زید کے ساتھ سفر کیا، وہ ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

(۸۳۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : سَافَرْتُ مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، فَكَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ.

(۸۳۲۲) حضرت عبدالجلیل بن عطیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید کے ساتھ سفر کیا، وہ دو نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

(۸۳۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ الْعِشَاءَ فِي السَّفَرِ.

(۸۳۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کو جلدی پڑھتے، مغرب کو مؤخر کرتے اور عشاء کو جلدی پڑھا کرتے تھے۔

(۸۳۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ الأَوْدِيِّ ، قَالَ : جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ. (طیالسی ۳۷٦)

(۸۳۲۴) حضرت ہذیل بن شرحبیل اودی فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نماز کو جمع فرمایا۔

(۸۳۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ

عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلاَةً إِلاَّ لِوَقْتِهَا إِلاَّ الْعِشَاءَ وَالْمَغْرِبَ فَإِنَّهُ جَمَعَهُمَا يَوْمَئِذٍ بِجَمْعٍ ، وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا. (بخاری ۱۶۸۲۔ ابوداؤد ۱۹۲۹)

(۸۳۲۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نماز اس کے وقت کے بغیر پڑھتے نہیں دیکھا، البتہ آپ نے مزدلفہ میں عشاء اور مغرب کی نماز کو اکٹھے پڑھا اور اس دن فجر کی نماز کو اس کے وقت سے پہلے ادا فرمایا۔

(۸۳۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ.

(۸۳۲۶) حضرت ابوعثمان کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید کو جب سفر کی جلدی ہوتی تو وہ دو نمازوں کو جمع کیا کرتے تھے۔

(۸۳۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ تَأْخِيرِ الظُّهْرِ وَالْمَغْرِبِ فِي السَّفَرِ ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۸۳۲۷) حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے ظہر اور مغرب کی تاخیر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

(۸۳۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي أُسَامَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ تَأْخِيرِ الْمَغْرِبِ وَتَعْجِيلِ الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۸۳۲۸) حضرت زید ابواسامہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے مغرب کی تاخیر اور عشاء کی تعجیل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ درست ہے۔

(۸۳۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ. (احمد ۱۷۹)

(۸۳۲۹) حضرت عمرو بن شعیب کے دادا فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنی المصطلق میں دو نمازوں کو جمع فرمایا۔

(۸۳۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ :أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فِي السَّفَرِ ، ثُمَّ يَتَعَشَّى ، ثُمَّ يُصَلِّي الْعِشَاءَ عَلَى إِثْرِهَا ، ثُمَّ يَقُولُ :هَكَذَا رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ. (ابوداؤد ۱۲۲۷۔ نسائی ۱۵۷۱)

(۸۳۳۰) حضرت عمر بن علی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سفر میں مغرب کی نماز پڑھتے پھر شام کا کھانا کھاتے پھر فوراً عشاء کی نماز پڑھ لیتے۔ پھر فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی کرتے دیکھا ہے۔

(۸۳۳۱) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ فِي السَّفَرِ.

(طبرانی ۹۸۸۱۔ ابو یعلی ۵۴۱۳)

(۸۳۳۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں دو نمازوں کو جمع فرمایا۔

(۷۴۷) من کرہ الْجَمْعَ بَیْنَ الصَّلاَتَیْنِ

جن حضرات نے دو نمازوں کے جمع کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے

(۸۳۳۲) حَدَّثَنَا جَرِیرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ : کَانَ الأَسْوَدُ وَأَصْحَابُهُ یَنْزِلُونَ عِنْدَ وَقْتِ کُلِّ صَلاَةٍ فِی السَّفَرِ فَیُصَلُّونَ الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهَا، ثُمَّ یَتَعَشَّوْنَ، ثُمَّ یَمْکُثُونَ سَاعَةً، ثُمَّ یُصَلُّونَ الْعِشَاءَ.

(۸۳۳۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود اور ان کے ساتھی سفر میں ہر نماز کے لئے الگ پڑاؤ ڈالتے تھے اور مغرب کو اس کے وقت پر پڑھتے، پھر شام کا کھانا کھاتے، پھر کچھ دیر ٹھہرتے پھر عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔

(۸۳۳۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنْ أُبَیِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :جَائَنَا کِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ :أَنْ لاَ تَجْمَعُوا بَیْنَ الصَّلاَتَیْنِ إلاَّ مِنْ عُذْرٍ.

(۸۳۳۳) حضرت ابی بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن عبدالعزیز کا خط آیا انہوں نے اس میں لکھا کہ دو نمازوں کو بغیر عذر کے جمع نہ کرو۔

(۸۳۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی بْنُ عَبْدِ الأَعْلَی ، عَنْ یُونُسَ ، قَالَ :سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ جَمْعِ الصَّلاَتَیْنِ فِی السَّفَرِ ، فَکَانَ لاَ یُعْجِبُهُ ذَلِکَ إلاَّ مِنْ عُذْرٍ.

(۸۳۳۴) حضرت یونس کہتے ہیں کہ حضرت حسن سے دو نمازوں کو جمع کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ سوائے عذر کے ایسا کرنا درست نہیں۔

(۸۳۳۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ :أَنَّ الأَسْوَدَ کَانَ یَنْزِلُ لِوَقْتِ الصَّلاَةِ فِی السَّفَرِ وَلَوْ عَلَی حَجَرٍ.

(۸۳۳۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود ہر نماز کے لئے الگ پڑاؤ ڈالتے تھے خواہ پتھر پر نماز پڑھنی پڑے۔

(۸۳۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، عَن عُمَارَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :مَا کَانَ إلاَّ رَاهِبًا إذَا جَاءَ وَقْتُ الصَّلاَةِ نَزَلَ وَلَوْ عَلَی حَجَرٍ.

(۸۳۳۶) حضرت عمارہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود تو ایک راہب ہی تھے، جب بھی نماز کا وقت آتا وہ پڑاؤ ڈالتے خواہ پتھر پر نماز پڑھنی پڑے۔

(۸۳۳۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوسِیِّ ، عَنْ أَبِی مُوسَی ، قَالَ :الْجَمْعُ بَیْنَ الصَّلاَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ مِنَ الْکَبَائِرِ.

(۸۳۳۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بغیر عذر کے دونمازوں کو جمع کر کے پڑھنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(۸۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ مِنَ الْكَبَائِرِ.

(۸۳۳۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بغیر عذر کے دونمازوں کو جمع کر کے پڑھنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(۸۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ :أَتَيْتُ سَالِمًا فَقُلْتُ يَا أَبَا عُمَرَ تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ :لاَ إِلاَّ أَنْ يَعْجَلَنِي سَيْرٌ.

(۸۳۳۹) حضرت عبدالرحمٰن بن موہب کہتے ہیں کہ میں حضرت سالم کے پاس آیا اور میں نے ان سے پوچھا کہ اے ابوعمر! کیا آپ سفر میں دونمازوں کو جمع کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں، البتہ اگر مجھے چلنے کی جلدی ہوتو پھر کرتا ہوں۔

(۸۳۴۰) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : ذُكِرَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ ، فَقَالَ :مَا أَرَى أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ إِلاَّ مِنْ أَمْرٍ.

(۸۳۴۰) حضرت محمد بن سیرین کے سامنے ذکر کیا گیا کہ حضرت جابر بن زید دونمازوں کو جمع کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ کسی وجہ سے ہی دونمازوں کو جمع کرتے ہوں گے۔

(۸۳۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : مَا نَعْلَمُ مِنَ السُّنَّةِ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ فِي حَضَرٍ وَلاَ سَفَرٍ إِلاَّ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ.

(۸۳۴۱) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ ہمارے خیال میں سفر وحضر میں دونمازوں کو جمع کرنا دین کا حصہ نہیں۔ البتہ عرفات میں ظہر وعصر اور مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نماز کو جمع کیا جائے گا۔

(۷۴۸) فی الراعی یَجْمَعُ بَیْنَ الصَّلاَتَیْنِ

کیا چرواہا دونمازوں کو جمع کرسکتا ہے؟

(۸۳۴۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ :أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ: إِنِّي رَاعِي إِبِلٍ أَطْلُبُهَا حَتَّى إِذَا أَمْسَيْتُ صَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ طَرَحْتُ نَفْسِي فَرَقَدْتُ عَنِ الْعَتَمَةِ ، فَقَالَ :لاَ تَنَمْ حَتَّى تُصَلِّيَهَا ، فَإِنْ خِفْتَ أَنْ تَرْقُدَ فَاجْمَعْ بَيْنَهُمَا.

(۸۳۴۲) حضرت عبدالرحمٰن بن حرملہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعید بن مسیب کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں اونٹوں کا چرواہا ہوں۔ میں انہیں تلاش کرتا ہوں اور جب شام ہوتی ہے میں مغرب کی نماز پڑھتا ہوں۔ پھر میں اپنے نفس کو آرام دیتا ہوں پھر میں عشاء کی نماز سے پہلے سو جاتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے نہ سوؤ اگر تمہیں نیند کا خوف ہوتو دونوں

نمازوں کو جمع کرلو۔

(۸۳٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي الْمَرِيضِ يُصَلِّي ، قَالَا :إِنْ شَاءَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ.

(۸۳۴۳) حضرت عطاء اور حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ مریض اگر چاہے تو دونمازوں کو جمع کرسکتا ہے۔

(۸۳٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّاعِي يَقْصُرُ ، قَالَ :إِنَّمَا يَقْصُرُ الْمُسَافِرُ.

(۸۳۴۴) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ چرواہا سفر کی نماز پڑھے گا۔

(۷٤۹) في الصلاة عِنْدَ الْمُسَايَفَةِ

جب تلواریں چل رہی ہوں تو نماز کیسے پڑھنی چاہئے؟

(۸۳٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَأَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ :أَظُنُّ فِيهِ وَأَصْحَابِهِمْ قَالُوا :إِذَا الْتَقَى الزَّحْفَانِ وَضَرَبَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقُلْ :سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَتِلْكَ صَلَاتُكَ ، ثُمَّ لَا تُعِدْ.

(۸۳۴۵) حضرت سعید بن جبیر اور حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ جب تلواریں چل رہی ہوں اور لوگ ایک دوسرے کو مار رہے ہوں اور نماز کا وقت ہوجائے تو تم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہہ لو، یہی تمہاری نماز ہے، پھر نماز کا اعادہ نہ کرو۔

(۸۳٤٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَالْحَكَمِ ، قَالَا :إِذَا كَانَ عِنْدَ الطِّرَادِ وَعِنْدَ سَلِّ السُّيُوفِ أَجْزَأَ الرَّجُلَ أَنْ تَكُونَ صَلَاتُهُ تَكْبِيرًا ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا تَكْبِيرَةٌ وَاحِدَةٌ أَجْزَأَتْهُ أَيْنَمَا كَانَ وَجْهُهُ.

(۸۳۴۶) حضرت مجاہد اور حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جب گھڑ سوار ایک دوسرے میں گھسے ہوں اور تلواریں چل رہی ہوں تو آدمی کے لئے نماز کے وقت میں تکبیر کہنا ہی کافی ہے۔ اگر وہ کسی بھی طرف منہ کرکے ایک تکبیر بھی کہہ لے تو یہ اس کے لئے کافی ہے۔

(۸۳٤۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي قوله تعالى :﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا ، أَوْ رُكْبَانًا﴾ قَالَ :إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فِي الْمُطَارَدَةِ فَأَوْمِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ وَاجْعَلِ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ.

(۸۳۴۷) حضرت ابراہیم فرمان باری تعالیٰ (ترجمہ) اگر تمہیں خوف ہو تو سوار ہوکر یا پیدل۔ کے بارے میں فرماتے ہیں، جب جنگ کے دوران نماز کا وقت ہوجائے تو جس طرف چاہو رخ کرکے اشارے سے نماز پڑھ لو۔ اور اپنے سجود کو رکوع سے زیادہ جھکا ہوا رکھو۔

(۸۳٤۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ غُرَابٍ وَكَانَ سَيِّدَ النَّمِرِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ هَرِمِ بْنِ حَيَّانَ فِي جَيْشٍ نُقَاتِلُ الْعَدُوَّ ، فَقَالَ هَرِمٌ :لِيَسْجُدْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ سَجْدَةً تَحْتَ جُنَّتِهِ.

(۸۳۴۸) حضرت جابر بن غراب فرماتے ہیں کہ ہم ایک لشکر میں ھرم بن حیان کے ساتھ جنگ کر رہے تھے کہ ھرم نے کہا کہ ہر شخص اپنی ڈھال کے نیچے سجدہ کرلے۔

(۸۳٤۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا حَضَرَتِ الْمُسَايَفَةُ كَيْفَ يُصَلِّي ؟ فَقَالَ :يُصَلِّي رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ.

(۸۳۴۹) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر دوران قتال نماز کا وقت ہو جائے تو کیسے نماز پڑھی جائے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس طرف رخ ہو اسی طرف ایک رکعت پڑھے اور دو سجدے کرے۔

(۸۳٥۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ صَلاَةِ الْمُسَايَفَةِ ، فَقَالاَ :رَكْعَةً حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يُومِيءُ إِيمَاءً.

(۸۳۵۰) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے دورانِ قتال نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اشارے سے جس طرف بھی منہ ہو اسی طرف ایک رکعت پڑھو۔

(۸۳٥۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :الصَّلاَةُ عِنْدَ الْمُسَايَفَةِ رَكْعَةً يُومِيءُ إِيمَاءً حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ.

(۸۳۵۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب تلواریں چل رہی ہوں تو جس طرف منہ ہو اسی طرف رخ کر کے ایک رکعت پڑھ لو۔

(۸۳٥۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :تُجْزِئه تَكْبِيرَةٌ عِنْدَ السَّلَّةِ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ.

(۸۳۵۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب قتال کے دوران زیادہ نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو ایک تکبیر ہی کافی ہے۔

(۸۳٥۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي صَلاَةِ الْمُسَايَفَةِ :يُومِءُ إِيمَاءً حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ.

(۸۳۵۳) حضرت ابن سیرین فرمایا کرتے تھے کہ جب تلواریں چل رہی ہوں تو جس طرف بھی رخ ہو اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے۔

(۸۳٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :تَكْبِيرَتَيْنِ عِنْدَ الْمُسَايَفَةِ.

(۸۳۵۴) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ قتال کے وقت دو تکبیریں ہیں۔

(۸۳٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الصَّلاَةُ عِنْدَ الْمُسَايَفَةِ رَكْعَةٌ.

(۸۳۵۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ قتال کے وقت کی نماز ایک رکعت ہے۔

(۸۳٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ :كَانَ ثَابِتُ بْنُ السِّمْطِ ، أَوِ

السَّمْطُ بْنُ ثَابِتٍ فِي مَسِيرٍ فِي خَوْفٍ فَحَضَرَتِ الصَّلاَة فَصَلَّوْا رُكْبَانًا فَنَزَلَ الأَشْتَرُ ، فَقَالَ :مَا لَهُ ؟ قَالُوا : نَزَلَ فَصَلَّى ، قَالَ :مَا لَهُ خَالَفَ خُولِفَ بِهِ.

(۸۳۵۶) حضرت رجاء بن حیوہ کہتے ہیں کہ ثابت بن سمط یاسمط بن ثابت ایک جنگ میں تھے کہ نماز کا وقت ہوگیا، لوگوں نے سوار ہونے کی حالت میں نماز پڑھ لی۔ حضرت اشتر اترے اور انہوں نے نماز پڑھ لی۔ حضرت اشتر اترے اورانہوں نے کہا کہ انہوں نے کیا کیا؟ آپ کو بتایا گیا کہ انہوں نے اتر کر نماز پڑھی ہے، اشتر نے کہا کہ انہوں نے مخالفت کیوں کی جس پر ان کی مخالفت کی گئی؟

(۷۵۰) في صلاة الْخَوْفِ كَمْ هِيَ

نمازِ خوف کا طریقہ

(۸۳۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بن صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الْخَوْفِ بِذِي قَرَدٍ أَرْضٍ مِنْ أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ ، فَصَفَّ النَّاسُ خَلفَهُ صَفَّيْنِ ، صَفٌّ خَلْفَهُ ، وَصَفٌّ مُوَازَ الْعَدُوِّ ، فَصَلَّى بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ رَكْعَةً ، ثُمَّ نَكَصَ هَؤُلاَءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلاَءِ وَهَؤُلاَءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلاَءِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً.

(احمد ۱/ ۲۳۲۔ عبدالرزاق ۴۲۵۷)

(۸۳۵۷) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلیم کی زمین ذی قرد میں نماز خوف پڑھائی، لوگوں نے آپ کے پیچھے دو صفیں باندھیں، ایک صف آپ کے پیچھے تھی اور دوسری دشمن کے سامنے، آپ نے اپنے پیچھے موجود صف کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ دوسروں کی جگہ چلے گئے اور دوسرے ان کی جگہ آ گئے۔ پھر آپ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی۔

(۸۳۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الرُّكَيْنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلاَةَ الْخَوْفِ.

قَالَ سُفْيَانُ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ. (نسائی ۱۹۱۹۔ ابن خزیمہ ۱۳۴۵)

(۸۳۵۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۸۳۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ بن أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْحَنْظَلِيِّ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ ، فَقَالَ سَعِيدٌ :أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الْخَوْفِ ؟ فَقَالَ :حُذَيْفَةُ :أَنَا ، قَالَ :فَقَامَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ.

قَالَ سُفْيَانُ :فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. (ابوداؤد ۱۲۴۰۔ احمد ۵/ ۳۹۹)

(۸۳۵۹) حضرت ثعلبہ بن زہدم کہتے ہیں کہ ہم طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی

ہمارے ساتھ تھے۔ حضرت سعید رضی اللہ نے کہا کہ تم میں سے کس نے حضور ﷺ کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ نے کہا میں نے۔ پھر انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(۸۳۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ: أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِي كَانَ بِالدَّارِ مِنْ أَصْبَهَانَ وَمَا بِهِمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرُ خَوْفٍ وَلَكِنْ أَحَبَّ أَنْ يُعَلِّمَهُمْ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ فَجَعَلَهُمْ صَفَّيْنِ ، طَائِفَةٌ مَعَهَا السِّلاَحُ مُقْبِلَةٌ عَلَى عَدُوِّهَا وَطَائِفَةٌ وَرَائَهَا ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَه رَكْعَةً ، ثُمَّ نَكَصُوا عَلَى أَدْبَارِهِمْ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ الأَخَرِينَ يَتَخَلَّلُونَهُمْ حَتَّى قَامُوا وَرَائَهُ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ، ثُمَّ سَلَّمَ ، فَقَامَ الَّذِينَ يَلُونَ وَالأَخَرُونَ فَصَلَّوْا رَكْعَةً رَكْعَةً فَسَلَّمَ بِهِمْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَتَمَّتْ لِلإِمَامِ رَكْعَتَانِ فِي جَمَاعَةٍ وَلِلنَّاسِ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ. (طبرانی ۱۹۷۔ بیہقی ۲۵۳)

(۸۳۶۰) حضرت ابو عالیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ اصبہان کے ایک علاقے میں تھے، انہیں دشمن کا بہت زیادہ خوف نہ تھا، لیکن وہ لوگوں کو دین اور نبی ﷺ کی سنت کی تعلیم دینا چاہتے تھے۔ پس انہوں نے لوگوں کی دو جماعتیں بنائیں، ایک جماعت کو اسلحہ کے ساتھ دشمن کے سامنے کھڑا کر دیا اور دوسری جماعت کو اپنے پیچھے رکھا، انہوں نے اپنے پیچھے موجود جماعت کو ایک رکعت پڑھائی، پھر وہ الٹے پاؤں دوسری جماعت کی جگہ دشمن کے سامنے چلے گئے، پھر وہ جماعت آ کر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ کے پیچھے کھڑی ہوگئی انہوں نے اس جماعت کو دوسری رکعت پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا، پھر وہ لوگ جو پہلی رکعت پڑھ کر دشمن کے سامنے چلے گئے تھے وہ آئے اور انہوں نے ایک رکعت ادا کی، اور دوسروں نے بھی ایک رکعت پڑھی۔ پھر انہوں نے ایک دوسرے کو سلام کیا، اس طرح امام کی دو رکعتیں پوری ہوگئیں اور دونوں جماعتوں کی امام کے پیچھے ایک ایک رکعت ہوگئی۔

(۸۳۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبد الله ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الْخَوْفِ فَقَامُوا صَفَّيْنِ صَفٌّ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفٌّ مُسْتَقْبِلُ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَجَاءَ الأَخَرُونَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ وَاسْتَقْبَلَ هَؤُلاَءِ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ هَؤُلاَءِ فَصَلَّوْا لأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَلَّمُوا ، ثُمَّ ذَهَبُوا فَقَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ مُسْتَقْبِلَ الْعَدُوِّ وَرَجَعَ أُولَئِكَ إِلَى مَقَامِهِمْ فَصَلَّوْا لأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمُوا. (ابو داؤد ۱۲۴۳۔ احمد ۳۷۵)

(۸۳۶۱) حضرت عبد اللہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں نبی پاک ﷺ نے خوف کی نماز پڑھائی، لوگ دو صفوں میں کھڑے ہوئے، ایک صف نبی پاک ﷺ کے پیچھے بنائی گئی اور دوسری صف دشمن کی طرف منہ کر کے بنائی گئی۔ نبی پاک ﷺ نے اپنے پیچھے موجود لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر دوسری جماعت آئی اور ان کی جگہ کھڑی ہوگئی۔ یہ پہلی رکعت پڑھانے والی جماعت دشمن کی طرف چلی گئی۔ نبی پاک ﷺ نے اس جماعت کو ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ ان لوگوں نے اپنی ایک رکعت خود پڑھی، پھر

سلام پھیر دیا۔ پھر دشمن کی طرف چلے گئے اور وہاں موجود جماعت آگئی انہوں نے اپنی ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا۔

(٨٣٦٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفٌّ خَلْفَهُ فَصَلَّى بِهِمْ وَجَاءَ أُولَئِكَ حَتَّى قَامُوا مَقَامَ هَؤُلَاءِ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ. (نسائی ۱۹۳۳۔ احمد ۳/ ۲۹۸)

(۸۳۶۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خوف کی نماز اس طرح پڑھائی کہ ایک صف آپ کے سامنے کھڑی ہوئی اور ایک صف آپ کے پیچھے۔ آپ نے اپنے پیچھے موجود جماعت کو ایک رکعت پڑھائی، پھر دشمن کے سامنے والی جماعت آئی اور ان لوگوں کی جگہ کھڑی ہوگئی، پھر آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوگئیں اور دونوں جماعتوں کی ایک ایک۔

(٨٣٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ،

قَالَ : حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ سَمِعَهُ مِنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ بِعُسْفَانَ وَالْمُشْرِكُونَ بِضَجنَانَ ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَآهُ الْمُشْرِكُونَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ فَائْتَمَرُوا أَنْ يُغِيرُوا عَلَيْهِ ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ صَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا جَمِيعًا وَرَكَعَ وَرَكَعُوا جَمِيعًا وَسَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِي الَّذِينَ بِسِلَاحِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ بِوُجُوهِهِمْ ، فَلَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي ، فَلَمَّا رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ رَكَعَ وَرَكَعُوا جَمِيعًا وَسَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِي بِسِلَاحِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ بِوُجُوهِهِمْ ، فَلَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي.

قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ، فَكَانَ تَكْبِيرُهُمْ وَرُكُوعُهُمْ وَتَسْلِيمُهُ عَلَيْهِمْ سَوَاءً وَتَنَاصَفُوا فِي السُّجُودِ. قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ فَلَمْ يُصَلِّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَبْلَ يَوْمِهِ، وَلَا بَعْدَهُ. (عبدالرزاق ۴۲۳۵)

(۸۳۶۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عسفان میں تھے اور مشرکین ضجنان میں، جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو مشرکین نے آپ کو رکوع اور سجدہ کرتے دیکھا تو ارادہ کیا کہ ان پر حملہ کر دیں۔ پھر جب عصر کا وقت ہوا تو آپ نے لوگوں کی اپنے پیچھے دو صفیں بنائیں، جب آپ نے تکبیر کہی تو سب نے تکبیر کہی، جب رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا، جب سجدہ کیا تو آپ کے پیچھے موجود صف نے سجدہ کیا اور دوسری صف کے لوگ دشمن کی طرف منہ کر کے ہتھیار لئے کھڑے رہے۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا تو دوسری صف نے سجدہ کیا۔ جب انہوں نے سجدے سے سر اٹھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور سب لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے پیچھے موجود صف نے سجدہ کیا، اور دوسری صف کے لوگ دشمن کی

طرف ہتھیار لئے کھڑے رہے، جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا تو دوسری صف کے لوگوں نے سجدہ کیا۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ لوگ تکبیر، رکوع اور سلام میں اکھٹے اور سجدوں میں آگے پیچھے تھے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے خوف کی نماز نہ اس سے پہلے کبھی پڑھی اور نہ اس کے بعد۔

(٨٣٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ. (ابوداؤد ١٢٢٩۔ ابن حبان ٢٨٧٦)

(۸۳۶۴) ایک اور سند سے یہی منقول ہے۔

(٨٣٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ ، وَزَادَ فِيهِ كَمَا يَفْعَلُ حَرَسُكُمْ هَؤُلَاءِ بِأُمَرَائِهِمْ. (مسلم ٣٠٨۔ احمد ٣/ ٣٧٤)

(۸۳۶۵) ایک اور سند سے کچھ مختلف الفاظ کے ساتھ یہی منقول ہے۔

(٨٣٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ.

(۸۳۶۶) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خوف کی نماز میں دو رکعتیں پڑھائیں، وہ اس طرح پر کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور لوگوں نے ایک ایک۔

(٨٣٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ وَمِسْعَرٌ ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : صَلَاةُ الْخَوْفِ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ.

(۸۳۶۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خوف کی نماز کی ایک ایک رکعت ہے۔

(٨٣٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : فَرَضَ اللَّهُ تَعَالَى صَلَاةَ الْحَضَرِ أَرْبَعَةً وَالسَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَالْخَوْفِ رَكْعَةً عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(مسلم ٤٧٩۔ ابوداؤد ١٢٤١)

(۸۳۶۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تمہارے نبی ﷺ کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضر کی نماز میں چار اور سفر کی نماز میں دو رکعتیں فرض فرمائی ہیں اور خوف کی ایک رکعت فرض کی ہے۔

(٨٣٦٩) حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : فَرَضَ اللَّهُ صَلَاةَ الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَصَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَالْخَوْفِ رَكْعَةً عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ، أَوْ قَالَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ٤٧٩۔ احمد ١/ ٢٤٣)

(۸۳۶۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تمہارے نبی ﷺ کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضر کی نماز میں چار اور سفر

کی نماز میں دو رکعتیں فرض فرمائی ہیں اور خوف کی ایک رکعت فرض کی ہے۔

(۸۳۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ ، فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ، ثُمَّ ذَهَبُوا وَجَاءَ الآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ، ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً. قَالَ : وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا كَانَ خَوْفٌ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَصَلِّ رَاكِبًا ، أَوْ قَائِمًا تُومِئُ إِيمَاءً.

(بخاری ۹۴۳۔ مسلم ۳۰۶)

(۸۳۷۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خوف کی نماز پڑھائی، ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے، آپ کے ساتھ موجود جماعت نے ایک رکعت پڑھی پھر وہ دشمن کی طرف چلی گئی، پھر دوسری جماعت آئی اور آپ نے اسے ایک رکعت پڑھائی، پھر دونوں جماعتوں نے بعد میں ایک ایک رکعت کی قضا کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دشمن کا خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو اشارے سے کھڑے ہو کر یا سوار ہو کر نماز پڑھ لو۔

(۸۳۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : صَلَّيْت صَلاَةَ الْخَوْفِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ إِلاَّ الْمَغْرِبَ ، فَإِنَّهُ صَلاَّهَا ثَلاَثًا.

(۸۳۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی دو دو رکعتیں پڑھی ہیں، البتہ مغرب میں آپ نے تین رکعتیں پڑھائیں۔

(۸۳۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ سُئِلَ عَنْ صَلاَةِ الْخَوْفِ ، فَقَالَ : نُبِّئْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قَامُوا مَقَامَ الآخَرِينَ فَجَاءَ الآخَرُونَ فَصَلَّوْا فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ.

(نسائی ۱۹۴۲۔ بیہقی ۲۵۹)

(۸۳۷۲) حضرت حسن سے نمازِ خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو خوف کی نماز اس طرح پڑھائی کہ ایک جماعت کو آپ نے نماز پڑھائی اور ایک جماعت دشمن کی طرف رخ کئے کھڑی رہی، آپ نے اپنے پیچھے موجود جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر یہ جماعت دشمن کی طرف چلی گئی اس جماعت نے آکر آپ کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

(۸۳۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : أَبَانُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ نُودِيَ

بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ ، قَالَ :فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ. (مسلم ۳۱۱۔ ابن حبان ۲۸۸۴)

(۸۳۷۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہے تھے، جب ہم مقام ذات الرقاع میں پہنچے تو نماز کے لئے اذان ہوگئی۔ آپ نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر وہ جماعت پیچھے ہٹ گئی اور آپ نے دوسری جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ اس طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی چار اور دونوں جماعتوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔

(۸۳۷٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :صَلَاةُ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ ، فَإِنْ أَعْجَلَكَ الْعَدُوُّ فَقَدْ حَلَّ لَكَ الْقِتَالُ وَالْكَلَامُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ.

(۸۳۷۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خوف کی نماز کی دو رکعتیں اور چار سجدے ہیں۔ اگر دشمن جنگ کے لئے جلدی کر رہا ہو تو تمہارے لئے دو رکعتوں کے درمیان گفتگو اور قتال کرنا حلال ہے۔

(۸۳۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدٍ السَّلُولِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : إِنْ هَاجَ بِكَ هَيْجٌ فَقَد حَلَّ لَكَ الْقِتَالُ وَالْكَلَامُ ، يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ.

(۸۳۷۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم پر حملہ ہو رہا ہو تو نماز میں کلام اور قتال کرنا حلال ہے۔

(۸۳۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّ أَبَا مُوسَى صَلَّى بِأَصْحَابِهِ بِأَصْبَهَانَ فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ، ثُمَّ نَكَصُوا وَأَقْبَلَ الآخَرُونَ يَتَخَلَّلُونَهُمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَتَانِ فَصَلَّتَا رَكْعَةً رَكْعَةً.

(۸۳۷۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اصبہان میں اپنے ساتھیوں کو خوف کی نماز اس طرح پڑھائی کہ ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی رہی اور دوسری دشمن کی طرف رخ کر کے کھڑی ہوئی، آپ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور وہ جماعت دشمن کی طرف چلی گئی۔ پھر دوسری جماعت آ گئی اور آپ نے انہیں ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ پھر دونوں جماعتوں نے اپنے طور پر ایک ایک رکعت پڑھی۔

(۸۳۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ :سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ ؟ فَقَالَ : كَمَا يَصْنَعُ أُمَرَاؤُكُمْ هَؤُلَاءِ.

(۸۳۷۷) حضرت ابو الزبیر کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خوف کی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جس طرح آج تمہارے یہ امراء کرتے ہیں۔

(۸۳۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُصَافَّ الْعَدُوِّ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، فَصَلَّى بِهِمْ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ ، ثُمَّ قَالَ الْمُشْرِكُونَ : إِنَّ لَهُمْ صَلاَةً بَعْدَ هَذِهِ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ ، قَالَ : فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَّهُمْ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ ، قَالَ : فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا ، فَلَمَّا رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الآخَرُونَ ، فَلَمَّا رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ مِنَ السُّجُودِ سَجَدَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ لِرُكُوعِهِمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ لِرُكُوعِهِمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي مَقَامِ صَاحِبِهِ ، ثُمَّ رَكَعَ وَقَامَ الآخَرُونَ ، فَلَمَّا فَرَغُوا مِنْ سُجُودِهِمْ سَجَدَ الآخَرُونَ ، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

(نسائی ۱۹۳۷۔ احمد ۴/ ۶۰)

(۸۳۷۸) حضرت ابوعیاش زرقی فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ عسفان میں دشمن کے سامنے برسرِپیکار تھے، مشرکین کی قیادت اس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس تھی۔ آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو ظہر کی نماز پڑھائی تو مشرکین نے کہا کہ اس کے بعد ان کی ایک اور نماز ہے جو انہیں ان کے اموال واولاد سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ کو ان کے اس ارادے کی اطلاع ہوئی تو آپ نے لوگوں کو اپنے پیچھے دو صفوں میں تقسیم فرمایا۔ چنانچہ جب آپ نے رکوع کیا تو آپ کے ساتھ سب لوگوں نے رکوع کیا۔ جب لوگوں نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپ کے ساتھ والی صف نے سجدہ کیا اور دوسری صف کے لوگ کھڑے رہے، جب پہلی صف نے سجدہ سے سر اٹھایا تو نبی پاک ﷺ کے ساتھ رکوع کر لینے کی وجہ سے اب سجدہ کیا۔ پھر اگلی صف پیچھے چلی گئی اور پچھلی صف آگے آ گئی تاکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رکوع کریں۔ پھر پچھلی صف مؤخر ہوگئی اور اگلی صف مقدم، پھر دونوں میں سے ہر ایک دوسری کی جگہ پر کھڑی ہوئی۔ جب وہ سجدے سے فارغ ہو گئے تو دوسری جماعت نے سجدہ کی۔ پھر نبی پاک ﷺ نے سب کو سلام کہا۔

(۸۳۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ فِي صَلاَةِ الْخَوْفِ ، قَالَ : يَقُومُ الإِمَامُ إِلَى الْقِبْلَةِ وَمَعَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَيُصَلِّي بِمَنْ مَعَهُ رَكْعَةً فَإِذَا قَامَ وَقَفَ قَائِمًا وَصَلَّى الَّذِينَ وَرَائَهُ لأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدُوا وَسَلَّمُوا ، ثُمَّ ذَهَبُوا حَتَّى يَقُومُوا مَقَامَ إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ وَرَجَعَ الآخَرُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ فَوَقَفُوا خَلْفَ الإِمَامِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ، ثُمَّ سَلَّمَ وَقَامَ الَّذِينَ وَرَائَهُمْ فَرَكَعُوا لأَنْفُسِهِمْ وَسَجَدُوا وَسَلَّمُوا.

(بخاری ۴۱۳۱۔ ابو داؤد ۱۲۳۲)

(۸۳۷۹) حضرت سہل بن ابی حثمہ نمازِ خوف کے بارے میں فرماتے ہیں کہ امام قبلے کی طرف رخ کر کے کھڑا ہوگا اور اس کے ساتھ ایک جماعت نماز پڑھے گی اور دوسری جماعت دشمن کی طرف رخ کر کے کھڑی ہوگی۔ وہ اس جماعت کو ایک رکعت پڑھائے گا۔ جب وہ دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو کھڑا رہے یہاں تک کہ اس کے پیچھے موجود جماعت اپنی ایک رکعت پڑھیں۔

گے اور سجدہ کر کے سلام پھیر دیں گے۔ پھر یہ لوگ دشمن کی طرف چلے جائیں گے اور دشمن کے ساتھ پہلے سے موجود جماعت امام کے پیچھے آ کر کھڑی ہو جائے، امام انہیں ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیر دے۔ پھر ان کے پیچھے لوگ خود رکوع کریں، سجدہ کریں اور سلام پھیر دیں۔

(۸۳۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : رَكْعَةٌ كَيْفَ تَكُونُ مَقْصُورَةً وَهُمَا رَكْعَتَانِ.

(۸۳۸۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ خوف کی نماز میں ایک رکعت پر قصر کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ دو رکعتیں ہیں!

(۸۳۸۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ قَالَ : صَلاَةُ الْخَوْفِ يَقُومُ الإِمَام وَيَصُفُّونَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ ، ثُمَّ يَرْكَعُ الإِمَام فَيَرْكَعُ الَّذِينَ يَلُونَهُ ، ثُمَّ يَسْجُدُ بِالَّذِين يَلُونَهُ فَإِذَا قَامَ تَأَخَّرَ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَجَاءَ الآخَرُونَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ فَرَكَعَ بِهِمْ وَسَجَدَ بِهِمْ وَالآخَرُونَ قِيَامٌ ، ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَقْضُونَ رَكْعَةً رَكْعَةً فَيَكُونُ لِلإِمَامِ رَكْعَتَانِ فِي جَمَاعَةٍ وَيَكُونُ لِلْقَوْمِ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ فِي جَمَاعَةٍ وَيَقْضُونَ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ.

(۸۳۸۱) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ خوف کی نماز میں امام کھڑا ہو گا اور لوگ اس کے پیچھے دو صفیں بنائیں گے۔ پھر امام رکوع کرے گا اور اس کے پیچھے موجود صف کے لوگ بھی رکوع کریں گے۔ پھر امام سجدہ کرے گا اور اس کے ساتھ موجود صف کے لوگ بھی سجدہ کریں گے۔ پھر جب امام دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گا تو اس صف کے لوگ پیچھے ہو جائیں گے اور دوسری جماعت کے لوگ آ کر ان کی جگہ کھڑے ہو جائیں گے۔ امام ان کے ساتھ رکوع کرے گا اور سجدہ کرے گا۔ دوسرے لوگ کھڑے رہیں گے، پھر یہ کھڑے ہو کر ایک ایک رکعت کی قضا کریں گے، اس طرح جماعت میں امام کی دو رکعتیں اور لوگوں کی ایک ایک رکعت ہو گی، پھر وہ دوسری رکعت کی قضا کریں گے۔

(۸۳۸۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۸۳۸۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۷۵۱) صلاة الكسوف كم هيَ

سورج گرہن کی نماز کا طریقہ

(۸۳۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّاسُ : إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا. (بخاری ۱۰۴۱۔ مسلم ۲۳)

(۸۳۸۳) حضرت ابو مسعود انصاری عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوگیا۔ لوگوں نے کہا کہ سورج کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی وفات کی وجہ سے گرہن ہوا ہے۔ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند اور سورج کو کسی کی زندگی اور کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں، جب تم انہیں گرہن لگا ہوا دیکھو تو نماز پڑھو۔

(۸۳۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِی قِلاَبَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِی كُسُوفٍ نَحْوًا مِنْ صَلاَتِكُمْ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ. (ابو داؤد ۱۱۸۶۔ احمد ۴/ ۲۶۷)

(۸۳۸۴) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کی نماز تمہاری نماز جیسی پڑھی، اس میں رکوع اور سجدہ بھی فرمایا۔

(۸۳۸٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ ، ثُمَّ قَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ إنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا انْكَسَفَتْ إِحْدَاهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الْمَسَاجِدِ. (نسائی ۱۸۶۷)

(۸۳۸۵) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگ گیا، آپ اور ہم کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، جب ان میں سے کسی کو گرہن لگے تو مسجدوں کی طرف چل پڑو۔

(۸۳۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی كُسُوفِ الشَّمْسِ ، ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِی أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

(مسلم ۱۸۔ ابو داؤد ۱۱۷۶)

(۸۳۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گرہن کی نماز آٹھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھائی۔

(۸۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِی ثَابِتٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

(۸۳۸۷) حضرت طاوس کا اپنا قول بھی یہی منقول ہے۔

(۸۳۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :خُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَفَرَغَ مِنْ صَلاَتِهِ حِينَ تَجَلَّى عَنِ الشَّمْسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :إنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا

رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا. (بخاری ۱۰۴۴۔ مسلم ۶۱۸)

(۸۳۸۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوگیا۔ آپ جلدی سے نماز میں مصروف ہوگئے اور اس وقت تک نماز پڑھتے رہے جب تک سورج روشن نہ ہوگیا۔ جب سورج روشن ہوگیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا ''سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں، جب تم انہیں گرہن لگا ہوا دیکھو تو نماز پڑھو اور صدقہ دو۔

(۸۳۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، إِلاَّ أَنَّ ابْنَ نُمَيْرٍ قَالَ :فَكَبِّرُوا وَادْعُوا. (مسلم ۶۱۸)

(۸۳۸۹) ایک اور سند سے مختلف الفاظ کے ساتھ یونہی منقول ہے۔

(۸۳۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّاسُ :إِنَّمَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ، بَدَأَ فَكَبَّرَ ، ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَائَةَ ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَرَأَ قِرَائَةً دُونَ الْقِرَائَةِ الأُولَى ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، فَقَرَأَ قِرَائَةً دُونَ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ أَيْضًا ثَلاَثَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ مِنْهَا رَكْعَةٌ إِلاَّ الَّتِي قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِي بَعْدَهَا وَرُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ ، ثُمَّ تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوفُ خَلْفَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى النِّسَاءِ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى قَامَ فِي مَقَامِهِ فَانْصَرَفَ حِينَ انْصَرَفَ وَقَدْ أَضَائَتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ. (مسلم ۹۔ ابو داؤد ۱۱۷۲)

(۸۳۹۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو سورج کو گرہن لگ گیا، لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے سورج کو گرہن لگ گیا ہے۔ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو چھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔ آپ نے سب سے پہلے تکبیر کہی پھر قراءت کی اور لمبی قراءت کی، پھر قیام کے برابر رکوع فرمایا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا، پھر پہلی قراءت سے کم قراءت کی، پھر قیام کے برابر رکوع فرمایا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دوسری قراءت سے کم قراءت کی، پھر اس قیام کے برابر رکوع فرمایا۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر سجدوں کے لئے جھک گئے اور دو سجدے کئے، پھر کھڑے ہو کر تین رکوع فرمائے، ہر رکوع سے پہلے رکوع اس سے زیادہ لمبا ہوتا تھا۔ اور آپ کے رکوع آپ کے سجدوں کے برابر ہوتے تھے۔ پھر آپ پیچھے آئے اور آپ کے پیچھے صفوں میں کھڑے لوگ بھی پیچھے آئے، یہاں

تک کہ خواتین تک پہنچ گئیں۔ پھر آپ آگے ہوئے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی آگے ہوئے یہاں تک کہ آپ اپنی جگہ آ کھڑے ہوئے۔ پھر جب سورج روشن ہوگیا تو آپ نے نماز کو مکمل فرمالیا اور پھر ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، جب تم ان کو گرہن لگا ہوا دیکھو تو ان کے روشن ہونے تک نماز پڑھو۔

(۸۳۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ رَكْعَتَيْنِ.

(۸۳۹۱) حضرت سائب بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے سورج گرہن کے موقع پر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۸۳۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ عَلِيًّا صَلَّى فِي الْكُسُوفِ عَشْرَ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

(۸۳۹۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گرہن کی نماز دس رکوعات اور چار سجدوں کے ساتھ ادا فرمائی۔

(۸۳۹۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُوس: أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَصَلَّى عَلَى صُفَّةِ زَمْزَمَ رَكْعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ أَرْبَعُ سَجَدَاتٍ.

(۸۳۹۳) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانے میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوگیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے زمزم کے پاس دو رکعتیں پڑھائیں اور ہر رکعت میں چار سجدے کئے۔

(۸۳۹٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ أَوِ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ. (بخاری ۱۰۴۰۔ نسائی ۱۸۴۷)

(۸۳۹۴) حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے زمانے میں سورج یا چاند کو گرہن لگا تو آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، جب تم ان کو گرہن لگا ہوا دیکھو تو ان کے روشن ہونے تک نماز پڑھو۔

(۸۳۹٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوا كَصَلاَتِكُمْ حَتَّى تَنْجَلِيَ.

(۸۳۹۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف کہا کرتے تھے کہ جب سورج گرہن ہو تو اس کے روشن ہونے تک نماز پڑھو۔

(۸۳۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، قَالَتْ : خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَجَلاَّنِي الْغَشْيُ ، قَالَ : قَالَتْ : فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتْ. (بخاری ۸۶۔ مسلم ۶۲۴)

(۸۳۹۶) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے اتنی لمبی نماز پڑھی کہ میں بے ہوش ہوگئی۔ آپ نے سورج کے روشن ہونے کے بعد نماز کو مکمل فرمایا۔

(۸۳۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : حَدَّثَنِي فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، أَنَّ رَسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ كُسُوفَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلاَةِ. (بزار ۱۳۷۱۔ طبرانی ۱۰۹۴)

(۸۳۹۷) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چاند اور سورج کو گرہن لگنا اللہ کی ایک نشانی ہے، جب ایسا ہو تو نماز پڑھو۔

(۸۳۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كُنْتُ أَرْتَمِي بِأَسْهُمٍ بِالْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا ، فَقُلْتُ : وَاللَّهِ لأَنْظُرَنَّ إِلَى مَا حَدَثَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلاَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ ، قَالَ : فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ وَيَدْعُو حَتَّى حُسِرَ عَنْهَا ، قَالَ : فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَالَ قَرَأَ سُورَتَيْنِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

(مسلم ۲۷۔ ابوداؤد ۱۱۸۸)

(۸۳۹۸) حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے زمانے میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا، اس وقت میں تیراندازی کر رہا تھا، میں نے ان تیروں کو پھینکا اور بھاگا تاکہ دیکھ سکوں کہ رسول اللہ ﷺ سورج گرہن کے موقع پر کیا حکم فرماتے ہیں۔ میں حاضر ہوا تو آپ نماز میں اپنے ہاتھوں کو بلند کئے کھڑے تھے۔ آپ نے اس میں اللہ کی تسبیح، تحمید، تکبیر اور تہلیل بیان کی پھر دعا کی۔ یہاں تک کہ سورج روشن ہوگیا۔ جب سورج روشن ہوا تو آپ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں پڑھیں۔

(۸۳۹۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عِبَادٍ الْعَبْدِيُّ : أَنَّهُ شَهِدَ يَوْمًا خُطْبَةً لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَالَ سَمُرَةُ : بَيْنَا أَنَا يَوْمًا وَغُلاَمٌ مِنَ الأَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضًا لَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيدَ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلاَثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الأُفُقِ اسْوَدَّتْ حَتَّى آضَتْ كَأَنَّهَا تَنُّومَةٌ ، فَقَالَ أَحَدُنَا لصاحبه : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللَّهِ لَتُحْدِثَنَّ هَذِهِ الشَّمْسُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ حَدَثًا ، فَقَالَ : فَدَفَعْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ مُحْتَفِلٌ ، قَالَ : وَوَافَقْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلَّى بِنَا كَأَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلاَةٍ قَطُّ لاَ نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ، ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلاَةٍ قَطُّ لاَ نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ، قَالَ : ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَسَلَّمَ.

(ابوداؤد ۱۱۷۷۔ نسائی ۱۸۶۹)

(۸۳۹۹) حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے خطبے میں حاضر تھا، انہوں نے ذکر کیا کہ میں اور ایک انصاری لڑکا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شکار کو نشانہ بنا رہے تھے کہ سورج افق سے دیکھنے والے کی آنکھ کے لئے دو یا تین نیزوں کے برابر رہ گیا۔ وہ تنومہ نامی کالی بوٹی کی طرح کالا ہوگیا۔ ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چلو مسجد چلتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں اپنی امت سے ضرور کوئی بات فرمائیں گے۔ ہم فوراً مسجد کی طرف گئے تو دیکھا کہ مسجد میں لوگوں کا رش ہے اور لوگ جمع ہیں۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مسجد جانے کے لئے تشریف لائے تو ہمیں آپ کے ساتھ جانا نصیب ہوگیا۔ آپ آگے بڑھے اور آپ نے لوگوں کو اتنی لمبی نماز پڑھائی کہ اتنی لمبی نماز کبھی نہ پڑھائی تھی۔ ہم نے اس میں آپ کی آواز نہیں سنی۔ پھر آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ اتنا لمبا سجدہ آپ نے کبھی نہ کیا تھا۔ ہم نے آپ کی آواز نہیں سنی۔ آپ نے دوسری رکعت میں بھی یوں ہی کیا۔ جب آپ دوسری رکعت کے قعدہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو سورج روشن ہوگیا۔ پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔

(٨٤٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : صَلاَةُ الآيَاتِ سِتُّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

(۸۴۰۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سورج اور چاند گرہن میں چھ رکوع اور چار سجدے ہیں۔

(٨٤٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُهَرْوِلُ إِلَى الْمَسْجِدِ فِي كُسُوفٍ وَمَعَهُ نَعْلاَهُ.

(۸۴۰۱) حضرت عاصم بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سورج گرہن کے وقت مسجد کی طرف بھاگ کر جا رہے تھے، آپ کے ساتھ آپ کی جوتیاں بھی تھیں۔

(٨٤٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْكُسُوفِ.

(۸۴۰۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ گرہن کی نماز میں دو دو رکعتیں پڑھی جائیں گی۔

(٨٤٠٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ بْنِ تَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ ، قَالَ : كَانَتْ بِالْكُوفَةِ ظُلْمَةٌ فَجَاءَ هُنَيُّ بْنُ نُوَيْرَةَ مَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ حَتَّى دَخَلاَ عَلَى تَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ، فَوَجَدَاهُ يُصَلِّي ، قَالَ : فَقَالَ لَهُمَا : ارْجِعَا إِلَى بُيُوتِكُمَا وَصَلِّيَا حَتَّى يَنْجَلِيَ مَا تَرَوْنَ ، فَإِنَّهُ كَانَ يُؤْمَرُ بِذَلِكَ.

(۸۴۰۳) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کوفہ میں اندھیرا ہوگیا، اس پر حضرت ھنی بن نویرہ آئے ان کے ساتھ ان کے ایک ساتھی بھی تھے۔ وہ دونوں حضرات حضرت تمیم بن حذلم کے پاس گئے۔ حضرت تمیم بن حذلم حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ ان دونوں حضرات نے تمیم بن حذلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو ان سے فرمایا کہ اپنے گھر چلے جاؤ اور اس وقت تک نماز پڑھو جب تک سورج روشن نہ ہو جائے۔ کیونکہ اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔

(٨٤٠٤) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : إِذَا فَزِعْتُمْ مِنْ أُفُقٍ مِنْ

آفَاقِ السَّمَاءِ فَافْزَعُوا إلَى الصَّلاَةِ.

(۸۴۰۴) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ جب آسمان کے افق میں کچھ تبدیلی نظر آئے تو فوراً نماز پڑھو۔

(٨٤٠٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ : فَزِعَ النَّاسُ فِي انْكِسَافِ شَمْسٍ ، أَوْ قَمَرٍ ، أَوْ شَيْءٍ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : عَلَيْكُمْ بِالْمَسْجِدِ ، فَإِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ.

(۸۴۰۵) حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ کہتے ہیں کہ لوگ سورج گرہن، چاند گرہن یا ایسی کسی صورت میں گھبرا گئے تو حضرت شعبی نے فرمایا کہ مسجد میں جاؤ کیونکہ اس موقع پر مسجد میں جانا سنت ہے۔

(٨٤٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي الْكُسُوفِ.

(۸۴۰۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہم گرہن میں دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔

(٨٤٠٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ زِيَادٍ : فِي صَلاَةِ الْكُسُوف ، قَالَ : يَقُومُ فَيَقْرَأُ وَيَرْكَعُ ، فَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ ، فَإِنْ كَانَ لَمْ يَنجَلِ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، فَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ ، فَإِنْ كَانَ لَمْ يَنجَلِ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، فَإِذَا قَالَ . سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ ، فَإِنْ كَانَ انْجَلَى سَجَدَ ، ثُمَّ قَامَ فَشَفَعَهَا بِرَكْعَةٍ ، وَإِنْ لَمْ يَنْجَلِ لَمْ يَسْجُدْ أَبَدًا حَتَّى تَنْجَلِي مَتَى مَا تجَلَّى ، ثُمَّ إِنْ كَانَ كُسُوفٌ بَعْدُ لَمْ يُصَلِّ هَذِهِ الصَّلاَةَ.

(۸۴۰۷) حضرت علاء بن زیاد چاند گرہن کی نماز کے بارے میں فرماتے ہیں کہ امام قیامت میں قراءت کرے گا اور رکوع کرے گا۔ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو چاند کی طرف دیکھے۔ اگر چاند روشن نہ ہوا تو قراءت کرے پھر رکوع کرے پھر سر اٹھائے۔ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو چاند کی طرف دیکھے، اگر روشن نہ ہوا ہو تو قراءت کرے پھر رکوع کرے پھر سر اٹھائے، جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو چاند کی طرف دیکھے۔ اگر وہ روشن ہو گیا ہو تو سجدہ کرے، پھر کھڑا ہو کر اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملائے۔ اگر چاند روشن نہ ہوا ہو تو اس وقت تک سجدہ نہ کرے جب تک چاند کا کچھ حصہ روشن نہ ہو جائے۔ پھر اگر اس کے بعد دوبارہ گرہن ہو جائے تو یہ نماز نہ پڑھے۔

(٨٤٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عُثْمَانَ الْكِلاَبِيُّ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْهَجَرِيِّ قَالَ : انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْبَصْرَةِ ، وَابْنُ عَبَّاسٍ أَمِيرٌ عَلَيْهَا فَقَامَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ، فَقَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَائَةَ ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ : هَكَذَا صَلاَةُ الآيَاتِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : بِأَيِّ شَيْءٍ قَرَأَ فِيهِمَا ؟ قَالَ : بِالْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ.

(۸۴۰۸) حضرت ابو ایوب ہجری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں سورج گرہن ہو گیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وہاں کے امیر تھے۔ انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں طویل قراءت فرمائی۔ پھر لمبا رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت

میں بھی یونہی کیا، جب فارغ ہوئے تو فرمایا کہ گرہن کے موقع پر رسول اللہ ﷺ یونہی نماز پڑھا کرتے تھے۔ میں نے کہا ان رکعتوں میں آپ ﷺ نے کون سی سورتوں کی قراءت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران کی۔

(٨٤٠٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ :أَنَّهُ لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً، فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ، ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :مَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ وَلَا رَكَعْتُ رُكُوعًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ. (بخاری ۱۰۴۵۔ مسلم ۲۰)

(۸۴۰۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوگیا تو اعلان ہوا کہ نماز کھڑی ہوگئی ہے۔ اس نماز میں آپ نے ایک سجدے کے ساتھ دو رکوع کئے، پھر کھڑے ہوئے اور ایک سجدے کے ساتھ دو رکوع کئے۔ پھر سورج روشن ہوگیا۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اس سے لمبے سجدے اور اس سے لمبے رکوع کبھی نہیں کئے۔

(٨٤١٠) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ ، قَالَ :قَالَ زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ :سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ :انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ، فَقَالَ النَّاسُ : انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ ، لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى تَنْكَشِفَ.

(بخاری ۶۱۹۹۔ احمد ۴/ ۲۴۹)

(۸۴۱۰) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ جس دن حضور ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا تو لوگوں نے کہا کہ سورج کو حضرت ابراہیم کے وصال کی وجہ سے گرہن لگا ہے۔ اس پر نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ چاند اور سورج اللہ کی نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی زندگی اور موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم ان کو گرہن لگا دیکھو تو اس وقت تک دعا اور نماز میں مصروف رہو جب تک یہ روشن نہ ہو جائیں۔

(٧٥٢) ما يقرأ بِهِ فِي الْكُسُوفِ

سورج گرہن کی نماز میں کہاں سے تلاوت کی جائے؟

(٨٤١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كُسُوفٍ رَكْعَتَيْنِ فَقَرَأَ فِي إِحْدَاهُمَا بِالنَّجْمِ.

(۸۴۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے سورج گرہن کی نماز میں دو رکعتیں پڑھائیں اور ایک میں سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی۔

(۸۴۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنِ الْمَاجِشُونِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ قَرَأَ فِي كُسُوفٍ :﴿سَأَلَ سَائِلٌ﴾.

(۸۴۱۲) حضرت ماجشون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابان بن عثمان کو سنا انہوں نے سورج گرہن کی نماز میں سورۃ المعارج کی تلاوت کی۔

(۸۴۱۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، قَالَ :صَلَّى بِنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى حِينَ انكَسَفَ الْقَمَرُ مِثْلَ صَلاَتِنَا هَذِهِ فِي رَمَضَانَ ، قَالَ وَقَرَأَ أَوَّلَ شَيْءٍ قَرَأَ ﴿يس وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ﴾ .

(۸۴۱۳) حضرت عبداللہ بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے چاند گرہن کی نماز ہمیں رمضان کی نماز کی طرح پڑھائی اور سورۃ یٰس سے تلاوت شروع کی۔

(۸۴۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي زَلْزَلَةٍ كَانَتْ بِالشَّامِ ، أَنِ اخْرُجُوا يَوْمَ الإِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ كَذَا وَكَذَا وَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُخْرِجَ صَدَقَةً فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ : ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى﴾.

(۸۴۱۴) حضرت جعفر بن برقان کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ہمیں شام کے زلزلے کے بارے میں خط لکھا کہ فلاں مہینے دوسری تاریخ کو باہر نکلو اور جو تم میں سے صدقہ کرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ صدقہ کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے پاکی حاصل کی اور اپنے رب کا نام لیا اور نماز پڑھی۔

(۷۵۳) في الجهر بِالْقِرَائَةِ فِي صَلاَةِ الْكُسُوفِ

سورج گرہن کی نماز میں اونچی آواز سے قراءت کی جائے گی یا آہستہ آواز سے؟

(۸۴۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ :صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفٍ ، وَلاَ نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا.

(ترمذی ۵۶۲۔ نسائی ۱۸۸۲)

(۸۴۱۵) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ہمیں گرہن کی نماز پڑھائی اور ہمیں آپ کی آواز نہیں سنائی دی۔

(۸۴۱۶) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنِ الشَّیْبَانِیِّ ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ حَنَشٍ الْکِنَانِیِّ :أَنَّ عَلِیًّا جَهَرَ بِالْقِرَائَةِ فِی الْکُسُوفِ.

(۸۴۱۶) حضرت حنش کنانی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سورج گرہن کی نماز میں اونچی آواز سے قراءت کی۔

(۷۵۴) فی الصلاۃ إِذَا انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ بَعْدَ الْعَصْرِ

اگر عصر کے بعد سورج گرہن ہو تو نماز پڑھی جائے گی یا نہیں؟

(۸۴۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِیدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا کَانَ الْکُسُوفُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَامُوا فَذَکَرُوا رَبَّهُمْ ، وَلاَ یُصَلُّونَ.

(۸۴۱۷) حضرت عطاء فرماتے ہی کہ اگر عصر یا فجر کے بعد سورج گرہن ہو تو لوگ کھڑے ہو کر اللہ کا ذکر کریں گے، نماز نہیں پڑھیں گے۔

(۸۴۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فِی وَقْتٍ لاَ تَحِلُّ فِیهِ الصَّلاَة ، قَالَ :یَدْعُونَ.

(۸۴۱۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر ایسے وقت میں سورج گرہن ہو جس میں نماز حلال نہیں، تو وہ دعا مانگیں گے۔

(۷۵۵) فی الصلاۃ فِی الزَّلْزَلَةِ

زلزلے کی نماز کا بیان

(۸۴۱۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِیُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلَّى بِهِمْ فِی زَلْزَلَةٍ کَانَتْ أَرْبَعَ سَجَدَاتٍ رَکَعَ فِیهَا سِتًّا.

(۸۴۱۹) حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو زلزلہ کی نماز پڑھائی جس میں انہوں نے چار سجدے کئے اور چھ رکوع کئے۔

(۸۴۲۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، قَالَ :زُلْزِلَتِ الْمَدِینَةُ فِی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّکُمْ یَسْتَعْتِبُکُمْ فَأَعْتِبُوهُ.

(۸۴۲۰) حضرت شہر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینے میں ایک مرتبہ زلزلہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا رب تمہیں خیر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے لہٰذا تم خیر کی طرف لگ جاؤ۔

(۸۴۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِیَّةَ ابْنَةِ أَبِی عُبَیْدٍ ، قَالَت :زُلْزِلَتِ الأَرْضُ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ حَتَّى اصْطَفَقَتِ السُّرُرُ فَوَافَقَ ذَلِکَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ یُصَلِّی فَلَمْ یَدْرِ ، قَالَت :فَخَطَبَ عُمَرُ

لِلنَّاسِ فَقَالَ :أَحدَثتُم لَقَدْ عَجِلتُمْ ، قَالَت :وَلاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ قَالَ :لَئِنْ عَادَتْ لأَخْرُجَنَّ مِنْ بَيْنِ ظَهْرَانِيكُمْ.

(۸۴۲۱) حضرت صفیہ بنت ابی عبید فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک مرتبہ اتنا زلزلہ آیا کہ چار پائیاں ملنے لگیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے انہیں اس زلزلہ کا بالکل احساس نہیں ہوا۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ تم نے دین میں نئی نئی باتیں پیدا کی ہیں اور تم نے بہت جلدی کی ہے۔ حضرت صفیہ فرماتی ہیں کہ میرے علم کے مطابق انہوں نے اس کے بعد صرف اتنا فرمایا کہ اگر دوبارہ زلزلہ آیا تو میں تمہارے درمیان سے نکل جاؤں گا۔

(۷۵٦) مَنْ كَانَ يُصَلِّي صَلاَةَ الاِسْتِسْقَاءِ

جو حضرات نمازِ استسقاء (بارش طلب کرنے کی نماز) پڑھا کرتے تھے

(۸٤۲۲) وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الاِسْتِسْقَاءِ ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي؟ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلاً مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا مُتَرَسِّلاً ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ ، وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ. (ترمذی ۵۵۸۔ ابوداؤد ۱۱٦۰)

(۸۴۲۲) حضرت اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک امیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا کہ میں ان سے نماز استسقاء کے بارے میں سوال کروں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس نے خود مجھ سے اس بارے میں سوال کیوں نہیں کیا۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تواضع کے ساتھ، بغیر زینت اختیار فرمائے، خشوع وتضرع کے ساتھ، آہستہ آہستہ چلتے ہوئے تشریف لائے اور آپ نے اس طرح نماز پڑھائی جس طرح آپ عید کی نماز پڑھایا کرتے تھے، لیکن اس میں خطبہ نہ دیا۔

(۸٤۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ أَبِي مُوسَى نَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بغَيْرِ أَذَانٍ وَلاَ إِقَامَةٍ.

(۸۴۲۳) حضرت حارثہ بن مضرب عبدی کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ بارش کی دعا کرنے نکلے، انہوں نے ہمیں بغیر اذان اور بغیر اقامت کے دو رکعتیں پڑھائیں۔

(۸٤۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ نَسْتَسْقِي ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَخَلْفَهُ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ.

(۸۴۲۴) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن یزید انصاری کے ساتھ بارش کی دعا کرنے نکلے، انہوں نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بھی ان کے پیچھے تھے۔

(۸٤۲۵) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلاَلٍ :أَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الاِسْتِسْقَاءِ بَدَأَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، قَالَ :وَرَأَيْتُهُ اسْتَسْقَى فَحَوَّلَ رِدَائَهُ.

(۸۴۲۵) حضرت محمد بن ہلال کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ بارش کی دعا میں شرکت کی، انہوں نے خطبے سے پہلے نماز پڑھی اور چادر کو پلٹ کر بارش کے لئے دعا مانگی۔

(۸٤۲٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ :شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، وَوَلَّى ظَهْرَهُ النَّاس ، وَحَوَّلَ رِدَائَهُ ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، وَجَهَرَ بِالْقِرَائَةِ. (بخاری ۱۰۲۵۔ ابو داؤد ۱۱۵۵)

(۸۴۲۶) حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ بارش کی دعا کے لئے گیا۔ آپ نے قبلے کی طرف رخ کیا اور اپنی پشت کو لوگوں کی طرف کیا، اپنی چادر کو پلٹا اور دو رکعت نماز پڑھائی جس میں اونچی آواز سے قراءت فرمائی۔

(۸٤۲۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي ، فَلَمَّا دَعَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَائَهُ. (بخاری ۱۰۲۸۔ مسلم ۶۱۱)

(۸۴۲۷) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ بارش کی دعا کے لئے عیدگاہ کی طرف گیا، جب آپ نے دعا کی قبلہ کی طرف رخ کیا اور اپنی چادر کو پلٹ لیا۔

(۷۵۷) مَنْ قَالَ لاَ يُصَلَّى فِي الاِسْتِسْقَاءِ

جو حضرات استسقاء کی نماز نہ پڑھا کرتے تھے

(۸٤۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَسْتَسْقِي فَمَا زَادَ عَلَى الاِسْتِغْفار.

(۸۴۲۸) حضرت ابو مروان اسلمی کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بارش کی دعا کرنے نکلے، انہوں نے صرف استغفار کی دعا کی۔

(۸٤۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ يَسْتَسْقِي فَصَعِدَ الْمِنبَرَ فَقَالَ : ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا﴾ ، ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا﴾ ، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا :يَا

أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوِ اسْتَسْقَيْتَ ، فَقَالَ :لَقَدْ طَلَبْتُهُ بِمَجَادِيحِ السَّمَاءِ الَّتِي يُسْتَنْزَلُ بِهَا الْقَطْرُ.

(۸۴۲۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بارش کی دعا کے لئے نکلے اور آپ نے منبر پر چڑھ کر یہ آیات پڑھیں (ترجمہ) اپنے رب سے استغفار کرو، سورۃ نوح ۱۰ سے ۱۲ پھر منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ لوگوں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین اگر آپ بارش کے لئے دعا کرتے تو اچھا ہوتا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسے اس جگہ سے طلب کیا جہاں سے بارش برستی ہے۔

(۸٤۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ ، قَالَ :خَرَجَ أناسٌ مَرَّةً يَسْتَسْقُونَ وَخَرَجَ إِبْرَاهِيمُ مَعَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغُوا قَامُوا يُصَلُّونَ فَرَجَعَ إِبْرَاهِيمُ ، وَلَمْ يُصَلِّ مَعَهُمْ.

(۸۴۳۰) حضرت اسلم عجلی فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک مرتبہ بارش کی دعا کرنے نکلے، حضرت ابراہیم بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو نماز پڑھنے لگے۔ حضرت ابراہیم نے ان کے ساتھ نماز نہیں پڑھی بلکہ واپس آ گئے۔

(۸٤۳۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ يَسْتَسْقِي ، قَالَ : فَصَلَّى الْمُغِيرَةُ فَرَجَعَ إِبْرَاهِيمُ حَيْثُ رَآهُ صَلَّى.

(۸۴۳۱) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم، حضرت مغیرہ بن عبداللہ ثقفی کے ساتھ بارش کی دعا کرنے نکلے۔ حضرت مغیرہ نماز پڑھنے لگے تو حضرت ابراہیم انہیں نماز پڑھتا دیکھ کر واپس آ گئے۔

(۷۵۸) الركوع والسجود أَفْضَلُ أَوِ الْقِيَامُ

رکوع وسجود افضل ہیں یا قیام؟

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ :

(۸٤۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ :طُولُ الْقُنُوتِ. (مسلم ۵۲۰۔ ابن ماجہ ۱۴۲۱)

(۸۴۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا لمبے قیام والی۔

(۸٤۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ :أَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا.

(۸۴۳۳) ایک صحابی فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اتنی دیر قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک ورم آلود ہو جاتے، آپ سے کسی نے اس بارے میں کمی کرنے کو کہا تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں؟

(۸٤٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، وَسُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (بخاری ۴۸۳۶۔ مسلم ۷۹)

(۸۴۳۴) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۸٤٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : طُولُ الْقِيَامِ أَحَبُّ إلَيَّ مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

(۸۴۳۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ لمبا قیام مجھے رکوع وسجود کی کثرت سے زیادہ پسند ہے۔

(۸٤٣٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ ، قَالَ : سَمِعت أَبَا مِجْلَزٍ ، أَو سَأَلْتُ أَبَا مِجْلَزٍ عَنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ أَطُولُ الْقِرَائَةِ أَحَبُّ إلَيْك ، أَوْ كَثْرَةُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَلْ طُولُ الْقِرَائَةِ.

(۸۴۳۶) حضرت حجاج بن حسان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو مجلز سے تہجد کی نماز کے بارے میں سوال کیا کہ لمبی قراءت آپ کو زیادہ پسند ہے یا زیادہ رکوع وسجود؟ انہوں نے فرمایا لمبی قراءت مجھے زیادہ پسند ہے۔

(۸٤٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : لاَ تُطِيلُ الْقِرَائَةَ فِي الصَّلاَةِ فَيَعْرِضُ لَكَ الشَّيْطَانُ فَيَفْتِنُكَ.

(۸۴۳۷) حضرت یحییٰ بن رافع فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ نماز میں لمبی قراءت نہ کرو ورنہ شیطان تمہیں فتنے میں ڈال دے گا۔

(۸٤٣٨) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَنَّ رَجُلاً أَتَى إلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَقَالَ : أَيْنَ أَبُو ذَرٍّ ؟ فَقَالُوا : هُوَ فِي سَفْحِ ذَلِكَ الْجَبَلِ فِي غُنَيمَةٍ لَهُ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ يُصَلِّي وَإِذَا هُوَ يُقِلُّ الْقِيَامَ وَيُكْثِرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ، قَالَ : فَلَمَّا صَلَّى قُلْتُ : يَا أَبَا ذَرٍّ رَأَيْتُك تُصَلِّي تُقِلُّ الْقِيَامَ وَتُكْثِرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ، فَقَالَ : إنِّي حُدِّثْتُ أَنَّهُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إلاَّ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً.

(۸۴۳۸) حضرت سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا کہ ابوذر کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر اپنے چھوٹے سے ریوڑ کے ساتھ ہیں۔ میں ان کے پاس آیا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ قیام کو مختصر رکھتے اور رکوع وسجود زیادہ کر رہے تھے۔ جب انہوں نے نماز پڑھ لی تو میں نے عرض کیا اے ابوذر! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نماز میں قیام کو مختصر رکھتے اور رکوع وسجود زیادہ کرتے تھے، اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب بھی کوئی مسلمان اللہ کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے ایک درجہ کو بڑھا دیتے ہیں اور اس سے ایک گناہ کو کم کر دیتے ہیں۔

(۸٤٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ الأَسْلَمِيِّ ؛ أَنَّ غُلاَمًا مِنْ أَسْلَمَ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَفَّ لَهُ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ا ... ى أَنْ يُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ ، أَوْ يَجْعَلَنِي فِي شَفَاعَتِكَ ، قَالَ: نَعَمْ، وَأَعِنِّي بِكَثْرَةِ السُّجُودِ. (مسلم ۲۲۶. ۱۳۱۴)

(۸۴۳۹) حضرت ابومصعب اسلمی کہتے ہیں کہ اسلم ... ی پاک ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے جنت میں داخل کردے یا مجھے آپ کی شفاعت نصیب کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے، تم زیادہ سجدوں کے ذریعے میری مدد کرو۔

(۸٤٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ :أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي حَتَّى تَجْلِسَ امْرَأَتُهُ تَبْكِي خَلْفَهُ.

(۸۴۴۰) حضرت انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق اتنی لمبی نماز پڑھتے تھے کہ ان کے پیچھے ان کی اہلیہ بیٹھ کر رونے لگتی تھیں۔

(۸٤٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، وَسُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُرَّةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّكَ مَا دُمْتَ فِي صَلاَةٍ تَقْرَعُ بَابَ الْمَلِكِ وَمَنْ يُكْثِرْ قَرْعَ بَابِ الْمَلِكِ يُوشِكُ أَنْ يُفْتَحَ لَهُ.

(۸۴۴۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک تم نماز میں ہوتے ہو تو تم بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہوتے ہو اور جو زیادہ دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اس کے لئے کھول ہی دیا جاتا ہے۔

(۸٤٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :طُولُ الْقِيَامِ فِي الصَّلاَةِ أَفْضَلُ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

(۸۴۴۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ لمبا قیام رکوع وسجود سے افضل ہے۔

(۸٤٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :إِذَا هَمَمْتَ بِخَيْرٍ فَعَجِّلْهُ ، وَإِذَا أَتَاكَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ :إِنَّكَ تُرَائِي فَزِدْهَا طُولاً.

(۸۴۴۳) حضرت حارث بن قیس فرماتے ہیں کہ جب تم کسی بھلائی کا ارادہ کرلو تو اسے جلدی سے کر گذرو، جب تمہارے پاس شیطان آئے اور کہے کہ تو تو ریاکار ہے۔ اس صورت میں تم قیام کو اور لمبا کردو۔

(۷۵۹) الرجل يأكل ويشرب في الصَّلاَة

اگر ایک آدمی نے نماز میں کچھ کھالیا یا پی لیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۸٤٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فِي الصَّلاَةِ اسْتَقْبَلَ الصَّلاَةَ.

(۸۴۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے نماز میں کچھ کھالیا یا پی لیا تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔

(۸٤٤۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبَانَ الْعَطَّارِ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ رَاشِدٍ ، قَالَ :سُئِلَ طَاوُس عَنِ الشُّرْبِ فِي

الصَّلاَۃ ؟ قَالَ :لاَ .

(۸۴۴۵) حضرت طاوس سے نماز میں پینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ جائز نہیں۔

(۸۴۴٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَۃَ ، عَنْ عَطَائٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، وَإِبْرَاہِیمَ :أَنَّہُمَا کَرِہَا الشُّرْبَ فِی الصَّلاَۃِ.

(۸۴۴٦) حضرت حجاج اور حضرت ابراہیم نے نماز میں پینے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۸۴۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، قَالَ :لاَ یَحِلُّ الأَکْلُ فِی الصَّلاَۃِ.

(۸۴۴۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ نماز میں کھانا جائز نہیں۔

(۸۴۴۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ:لاَ بَأْسَ بِالشُّرْبِ وَالإِمَامُ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ.

(۸۴۴۸) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن امام کے خطبے کے دوران پینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۷٦۰) الرجل یصلی وَہُوَ یَمْشِی

کیا آدمی چلتے ہوئے نماز پڑھ سکتا ہے؟

(۸۴۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِیسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَیْرِ:أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُنَیْسٍ إِلَی خَالِدِ بْنِ سُفْیَانَ ، قَالَ :فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْہُ وَذَلِکَ فِی وَقْتِ الْعَصْرِ خِفْتُ أَنْ یَکُونَ دُونَہُ مُحَاوَلَۃٌ أَوْ مُزَاوَلَۃٌ ، فَصَلَّیْتُ وَأَنَا أَمْشِی. (ابوداؤد ۱۲۴۳۔ احمد ۳/ ۴۹٦)

(۸۴۴۹) حضرت محمد بن جعفر بن زبیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن اُنیس کو خالد بن سفیان کی طرف بھیجا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب میں اس کے پاس پہنچا تو یہ عصر کا وقت تھا، مجھے خوف تھا کہ مجھے اس تک پہنچنے کے لئے کچھ کوشش کرنی پڑے گی، لہٰذا میں نے چلتے ہوئے نماز پڑھ لی۔

(۸۴۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّیَالِسِیُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِی جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِی الصَّہْبَائِ ، قَالَ :رَأَیْتُ مُجَاہِدًا أَقْبَلَ مِنَ الْبُطْحَائِ ، فَلَمَّا انْتَہَی إِلَی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَرَأَ سَجْدَۃً فَسَجَدَ فَذَکَرْتُ ذَلِکَ لِعَطَائٍ ، قَالَ :وَمَا تَعْجَبُ مِنْ ذَا ؟ کَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلُّونَ وَہُمْ یَمْشُونَ.

(۸۴۵۰) حضرت ابو الصہباء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد کو دیکھا وہ بطحاء سے آرہے تھے، جب وہ مسجد حرام پہنچے تو انہوں نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے اس بات کا حضرت عطاء سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب چلتے ہوئے نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۸۴۵۱) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ یَزِیدَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ ، عَنْ مَکْحُولٍ ، قَالَ :سَأَلْتُہُ عَنِ الرَّجُلِ یُصَلِّی وَہُوَ

يَمْشِي ؟ قَالَ :لَا بَأْسَ يُومِيءُ إِيمَاءً.

(۸۴۵۱) حضرت سعید بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول سے سوال کیا کہ کوئی شخص چلتے ہوئے نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اشارے سے نماز پڑھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٨٤٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيُصَلِّي وَهُوَ يَسْعَى ، يَعْنِي فِي الْحَرْبِ.

(۸۴۵۲) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جنگ میں ہم چلتے ہوئے نماز پڑھ لیتے تھے۔

(٨٤٥٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ :أَنَّهُ صَلَّى وَهُوَ مُمْسِكٌ بِعَنَانِ دَابَّتِهِ وَهُوَ يَمْشِي.

(۸۴۵۳) حضرت ازرق بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابو برزہ نے اپنی سواری کی لگام تھامے ہوئے چلتے ہوئے نماز پڑھی ہے۔

(٧٦١) الرجل يردد الآيَةَ فِي الصَّلاَةِ

کیا آدمی نماز میں ایک آیت کو بار بار دہرا سکتا ہے؟

(٨٤٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا قُدَامَةُ الْعَامِرِيُّ ، عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّدَ هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى أَصْبَحَ ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ ، فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾. (نسائی ۱۰۸۳۔ احمد ۵/ ۱۷۰)

(۸۴۵۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو دہراتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی (ترجمہ) اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں، اگر تو انہیں معاف کر دے تو تو غالب، حکمت والا ہے۔

(٨٤٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ يُرَدِّدُ هَذِهِ الآيَةَ ﴿فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ إِذِ الأَغْلاَلُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلاَسِلُ يُسْحَبُونَ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ﴾.

(۸۴۵۵) حضرت سعید بن عبید طائی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ماہِ رمضان میں حضرت سعید بن جبیر نماز پڑھتے ہوئے اس آیت کو دہرا رہے تھے (ترجمہ) وہ عنقریب معلوم کرلیں گے جب کہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی اور گھسیٹے جائیں گے یعنی کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔

(۸٤٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ رَدَّدَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ﴾.

(۸۴۵۶) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم داری نے اس آیت کو بار بار دہرایا ﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ﴾ (ترجمہ) وہ لوگ جو برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ان کی زندگی اور موت یکساں ہوں گے؟

(۸٤٥۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نُسَيْرٍ أَبِي طُعْمَةَ مَوْلَى الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ يُصَلِّي فَمَرَّ بِهَذِهِ الآيَةِ : ﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ﴾ حَتَّى خَتَمَهَا يُرَدِّدُهَا حَتَّى أَصْبَحَ.

(۸۴۵۷) حضرت نسیر بن ابی طعمہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم نماز پڑھتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچے (ترجمہ) وہ لوگ جو برے کام کرتے ہیں کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور ان کی زندگی اور موت یکساں ہوں گے؟ تو صبح تک اسے ہی دہراتے رہے۔

(۸٤٥۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ : قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فِي عَامِ الْفَتْحِ سُورَةَ الْفَتْحِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَرَجَّعَ فِي قِرَائَتِهِ ، قَالَ مُعَاوِيَةُ : وَلَوْلاَ أَنِّي أَخَافُ أَنْ يَجْتَمِعَ عَلَيَّ النَّاسُ لَحَكَيْتُ لَكُمْ قِرَائَتَهُ. (بخاری ۴۲۸۱۔ مسلم ۲۳۹)

(۸۴۵۸) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے سال اپنی سواری پر بار بار سورۃ الفتح کی تلاوت فرماتے رہے۔ حضرت معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے لوگوں کے جمع ہو جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہیں قراءت کا انداز بتاتا۔

(۸٤٥۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ يُرَجِّعُوا بِالآيَةِ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

(۸۴۵۹) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ اسلاف کو یہ بات پسند تھی کہ رات کے آخری حصہ میں ایک ہی آیت کو بار بار پڑھیں۔

(۸٤٦۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : أُرَاهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَقِفَ الرَّجُلُ عِنْدَ الآيَةِ فَيُرَدِّدُهَا.

(۸۴۶۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی ایک آیت پر ٹھہر جائے اور اسے بار بار پڑھے۔

(۷۶۲) فی قوله تعالى (وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا)

ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) کی تفسیر

(٨٤٦١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قوله تعالى : ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ قَالَ : فِي الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ.

(۸۴۶۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) کا تعلق فرض نماز سے ہے۔

(٨٤٦٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، أُخْبِرنَا عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : فِي خُطْبَةِ الإِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۸۴۶۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) کا تعلق جمعہ کے دن امام کے خطبہ سے ہے۔

(٨٤٦٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جُوَيْبِرٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : فِي الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ ، وَعِنْدَ الذِّكْرِ.

(۸۴۶۳) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) کا تعلق فرض نماز اور ذکر سے ہے۔

(٨٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُرَيْث ، عَنِ الشَّعْبِيِّ . وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ . وَعَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ : فِي قوله تعالى : ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ قَالُوا : فِي الصَّلاَةِ.

(۸۴۶۴) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) کا تعلق فرض نماز سے ہے۔

(٨٤٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ : عِنْدَ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ ، وَعِنْدَ الذِّكْرِ.

(۸۴۶۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) کا تعلق فرض نماز اور ذکر سے ہے۔

(٨٤٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلاَةِ فَنَزَلَتْ : ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ ، قَالُوا : هَذَا فِي الصَّلاَةِ.

(۸۴۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ نماز میں باتیں کیا کرتے تھے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَإِذَا قُرِئَ

الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) اس پر کہا گیا کہ یہ نماز کے بارے میں ہے۔

(٨٤٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ فَنَزَلَ : ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾.

(۸۴۶۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نماز میں قراءت فرما رہے تھے کہ ایک آدمی بھی قراءت کرنے لگا اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو)

(٨٤٦٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ إبْرَاهِيمَ بْنَ أَبِي حُرَّةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ مُجَاهِدًا قَالَ فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ قَالَ : فِي الصَّلاَةِ وَالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۸۴۶۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) کا تعلق جمعہ کے دن امام کے خطبہ سے ہے۔

(٨٤٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ قَالَ : فِي الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ.

(۸۴۶۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو) کا تعلق فرض نماز سے ہے۔

(٧٦٣) في الرعاف إذا لم يسكن

اگر نکسیر نہ رکے تو کیا کیا جائے؟

(٨٤٧٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا لَمْ يَسْكُنِ الرُّعَافُ شَدَّهُ ، ثُمَّ بَادَرَ فَصَلَّى.

(۸۴۷۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر نکسیر نہ رکے تو ناک باندھ کر نماز پڑھ لے۔

(٨٤٧١) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إذَا لَمْ يَنْقَطِعِ الرُّعَافُ أَوْمَأَ صَاحِبُهُ إيمَاءً.

(۸۴۷۱) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اگر نکسیر نہ رکے تو آدمی اشارے سے نماز پڑھ لے۔

(٨٤٧٢) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : فِي رَجُلٍ رَعَفَ فَلَمْ يَرْقَأْ عَنْهُ حَتَّى يَخْشَى فَوْتَ الصَّلاَةِ ، قَالَ : يَشُدُّ مَنْخِرَيْهِ بِخِرْقَةٍ وَيُبَادِرُ فَيُصَلِّي ، قُلْتُ : إذًا يَقَعُ فِي جَوْفِهِ ، قَالَ : وَلَوْ.

(۸۴۷۲) حضرت عطاء اس شخص کے بارے میں جس کی نکسیر نہ رک رہی ہو اور اسے نماز کے قضا ہونے کا اندیشہ ہو فرماتے ہیں کہ وہ اپنے ناک کو کسی کپڑے سے باندھ کر نماز پڑھ لے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا اس طرح تو وہ اس کے پیٹ میں جائے گی۔ انہوں نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(٨٤٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُدَارِى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنْ يَخَافَ فَوْتَ الْوَقْتِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ بَادَرَ فَصَلَّى ، يَعْنِي الرُّعَافَ.

(۸۴۷۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ اس وقت تک نکسیر کا مقابلہ کرے گا جب تک اسے نماز کے قضا ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ اگر اس کا اندیشہ ہو تو اسی حال میں نماز پڑھ لے۔

(٨٤٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى وَإِنَّ جُرْحَهُ لَيَثْعَبُ دَمًا.

(۸۴۷۴) حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حال میں نماز پڑھی کہ آپ کے زخم سے خون رس رہا تھا۔

(٧٦٤) ما جاء فِي فَضْلِ صَلاَةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى غَيْرِهَا

جماعت سے نماز پڑھنے کی فضیلت

(٨٤٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَص ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :فَضْلُ صَلاَةِ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ عَلَى صَلاَتِهِ وَحْدَهُ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً.

(احمد ۱/ ۳۷۶۔ بزار ۴۵۸)

(۸۴۷۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے بیس اور کچھ درجہ زیادہ ہوتی ہے۔

(٨٤٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ مَيْمُون ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلاَتِهِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً ، وَإِنْ صَلاَّهَا بِأَرْضِ فَلاَةٍ فَأَتَمَّ وُضُوءَهَا وَرُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا بَلَغَتْ صَلاَتُهُ خَمْسِينَ دَرَجَةً.

(ابو داؤد ۵۶۱۔ ابن ماجہ ۷۸۸)

(۸۴۷۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔ اگر کوئی آدمی کسی جنگل میں نماز پڑھے، اچھی طرح وضو کرے، پھر پوری طرح رکوع وسجود کرے تو اس کی نماز پچاس درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔

(۸٤۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : تَفْضُلُ الصَّلاَةُ فِي الْجَمِيعِ عَلَى صَلاَةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً. (بخاری ۶۴۸۔ مسلم ۴۴۵)

(۸۴۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

(۸٤۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَفْضُلُ عَلَى صَلاَتِهِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.
(مسلم ۴۵۱۔ ابن ماجہ ۷۸۹)

(۸۴۷۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

(۸٤۷۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الصَّلاَةُ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلاَةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.
(بخاری ۶۴۸۔ مسلم ۴۵۰)

(۸۴۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

(۸٤۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : فَضْلُ صَلاَةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلاَةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً.

(۸۴۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے چوبیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

(۸٤۸۱) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : تُضَاعَفُ صَلاَةُ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلاَةِ الْوَحْدَةِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

(۸۴۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

(۸٤۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ أَفْضَلُ مِنْ صَلاَتِهِ فِي سُوقِهِ أَوْ وَحْدَهُ بِبِضْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً ، قَالَ : وَكَانَ يُؤْمَرُ أَنْ يُقَارِبَ بَيْنَ الْخُطَى.

(۸۴۸۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کو جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب بازار میں یا اکیلے نماز پڑھنے سے بیس اور

کچھ گنا زیادہ بڑھا دیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں یہ حکم دیا جاتا تھا کہ مسجد کی طرف آنے کے لئے چھوٹے چھوٹے قدم رکھے جائیں۔

(٨٤٨٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ ثَابِتِ بنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ ، وَقَالَ :فَضْلُ صَلاَةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلاَةِ الْوَحْدَةِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً.

(۸۴۸۳) حضرت ثابت بن عبید فرماتے ہیں کہ ہم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ ایک چٹائی پر نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

(٨٤٨٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :الصَّلاَةُ مَعَ الإِمَامِ تَفْضُلُ عَلَى صَلاَتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

(۸۴۸۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کے ساتھ نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

(٨٤٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :فَضْلُ صَلاَةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلاَةِ الْوَحْدَةِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَةً ، فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ فَعَلَى عَدَدِ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ رَجُلٌ :وَإِنْ كَانُوا عَشْرَةَ الآفٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ وَإِنْ كَانُوا أَرْبَعِينَ أَلْفًا.

(۸۴۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔ اگر لوگ زیادہ ہوں تو مسجد میں موجود لوگوں کی تعداد کے برابر ثواب ہوتا ہے۔ ایک آدمی نے سوال کیا کہ اگر دس ہزار آدمی ہوں تو پھر کتنا ثواب ہے؟ انہوں نے کہا کہ چالیس ہزار ہوں تو چالیس ہزار کا ثواب ملے گا۔

(٨٤٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :عَلَى عَدَدِ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ.

(۸۴۸۶) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں مسجد میں موجود لوگوں کی تعداد کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(٨٤٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ ، قَالَ : كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي دَارِ أَبِي يُوسُفَ فِي حِسَابٍ لَنَا نَحْسِبُهُ وَمَعَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، فَقَالَ :صَلاَةُ الرَّجُلِ مَعَ الإِمَامِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلاَتِهِ وَحْدَهُ بِضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

(۸۴۸۷) حضرت کثیر بن افلح فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ میں حضرت ابو یوسف کے مکان میں ایک حساب کے سلسلے میں موجود تھے۔ ہمارے ساتھ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ امام کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے بیس سے زیادہ گنا افضل ہے۔

(٨٤٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :تَزِيدُ صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ عَلَى صَلاَتِهِ وَحْدَهُ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً ، أَوْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

(۸۴۸۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے چوبیس درجے یا پچیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔

(۷٦٥) الرجل يحسن صَلاَتَهُ حَيْثُ يَرَاهُ النَّاسُ

اگر کوئی آدمی لوگوں کو دکھا کر اچھی نماز پڑھے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(٨٤٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ وَشِرْكَ السَّرَائِرِ ، قَالُوا : وَمَا شِرْكُ السَّرَائِرِ؟ قَالَ: أَنْ يَقُومَ أَحَدُكُمْ يُزَيِّنُ صَلاَتَهُ جَاهِدًا لِيَنْظُرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ، فَذَلِكَ شِرْكُ السَّرَائِرِ. (بيهقى ٢٩٠ـ احمد ٥/ ٤٢٩)

(۸۴۸۹) حضرت محمود بن لبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھپے ہوئے شرک سے بچو، چھپے ہوئے شرک سے بچو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ چھپا ہوا شرک کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کوئی آدمی نماز کو اس وجہ سے مزین کرے تا کہ لوگ اسے دیکھیں تو یہ چھپا ہوا شرک ہے۔

(٨٤٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ صَلَّى صَلاَةً وَالنَّاسُ يَرَوْنَهُ فَلْيُصَلِّ إِذَا خَلاَ مِثْلَهَا وَإِلاَّ فَإِنَّمَا هِيَ اسْتِهَانَةٌ يَسْتَهِينُ بِهَا رَبَّهُ.

(۸۴۹۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے لوگوں کے دیکھنے کی صورت میں نماز پڑھی تو اسے چاہئے کہ وہ اکیلے میں بھی ایسی نماز پڑھے، وگرنہ اس نے اپنے رب کی توہین کی۔

(٨٤٩١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ مِثْلَهُ.

(۸۴۹۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٧٦٦) الرجل يصلي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ

کیا آدمی ان کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے جن میں جماع کیا ہو؟

(٨٤٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ. (احمد ٢١٧)

(۸۴۹۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان کپڑوں میں نماز پڑھا کرتے تھے جن میں جماع کیا ہوتا۔

(٨٤٩٣) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ أُصَلِّي فِي الثَّوْبِ وَأُجَامِعُ فِيهِ ؟ قَالَ : إِنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ فَاغْسِلْهُ ، وَإِن لَم يُصِبه شَيْءٌ فَلاَ بَأْسَ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ.

(۸۴۹۳) حضرت عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا میں ان کپڑوں میں

نماز پڑھ سکتا ہوں جن میں جماع کیا ہو؟ فرمایا کہ اگر کپڑوں پر کچھ لگ جائے تو اسے دھولے اور اگر کچھ نہ لگا ہو تو ان کپڑوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٨٤٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ هَذِهِ لَتَعْلَمُ أَنَّا نُجَامِعُ فِيهِ وَنُصَلِّي فِيهِ.

(۸۴۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ جانتی ہے کہ جن کپڑوں میں ہم جماع کرتے ہیں انہی میں نماز پڑھتے ہیں۔

(٨٤٩٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : سُئِلَ عَنِ الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ أَيُصَلِّي فِيهِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَأَنْضَحُهُ بِالْمَاءِ ؟ قَالَ : لاَ يَزِيدُهُ إِلاَّ نَتْنًا.

(۸۴۹۵) حضرت شعبی سے سوال کیا گیا کہ آدمی نے جن کپڑوں میں جماع کیا ہو ان میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا اس پر پانی چھڑک لیا جائے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس سے بدبو ہی پیدا ہوگی۔

(٨٤٩٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ عَلَيَّ وَعَلَيْهِ كَانَ فِيهِ مَا كَانَ. (بخاری ۲۸۸۔ احمد ۶/ ۳۲۵)

(۸۴۹۶) حضرت محمد بن ابی سفیان کہتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا جو مجھ پر اور آپ پر تھا اور اس میں جو ہوا تھا سو ہوا تھا۔

(٨٤٩٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ : أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيبَةَ ابْنَةَ أَبِي سُفْيَانَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي كَانَ يُجَامِعُهَا فِيهِ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى. (ابوداؤد ۳۶۹۔ احمد ۶/ ۴۲۷)

(۸۴۹۷) حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کپڑوں میں نماز پڑھا کرتے تھے جن میں آپ نے جماع کیا ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں، اگر اس میں گندگی نہ لگی ہو تو آپ ان کپڑوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

(٧٦٧) في سجدة الشُّكْرِ

سجدۂ شکر کا بیان

(٨٤٩٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً قَصِيرًا يُقَالُ لَهُ : زُنَيْمٌ فَسَجَدَ ، وَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْنِي مِثْلَ هَذَا. (ابوداؤد ۲۷۶۸۔ ترمذی ۱۵۷۸)

(۸۴۹۸) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پستہ قد آدمی کو دیکھا جسے "زنیم" (ناقص الخلقت) کہا جاتا تھا۔

آپ نے اسے دیکھ کر سجدہ کیا اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس جیسا نہیں بنایا۔

(٨٤٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا فَتَحَ الْيَمَامَةَ سَجَدَ.

(۸۴۹۹) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب یمامہ کو فتح کیا تو سجدہ کیا۔

(٨٥٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ بِهِ زَمَانَةٌ فَسَجَدَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ.

(۸۵۰۰) حضرت یحیٰی بن جزار فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے اسے ایک پرانا مرض تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے اسے دیکھ کر سجدۂ شکر کیا۔

(٨٥٠١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عُمَرَ أَتَاهُ فَتْحٌ مِنْ قِبَلِ الْيَمَامَةِ فَسَجَدَ.

(۸۵۰۱) حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یمامہ کی فتح کا پیغام آیا تو انہوں نے سجدۂ شکر کیا۔

(٨٥٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ يُكَنَّى أَبَا مُوسَى قَالَ : شَهِدْتُ عَلِيًّا لَمَّا أُتِيَ بِالْمُخْدَجِ سَجَدَ.

(۸۵۰۲) ایک بزرگ حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نامکمل جسمانی ساخت والا شخص آیا تو آپ نے سجدۂ شکر کیا۔

(٨٥٠٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى : أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا أُتِيَ بِالْمُخْدَجِ سَجَدَ.

(۸۵۰۳) حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نامکمل جسمانی ساخت والا شخص لایا گیا تو آپ نے سجدۂ شکر کیا۔

(٨٥٠٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَرِهَ سَجْدَةَ الشُّكْرِ ، قَالَ مَنْصُورٌ : وَبَلَغَنِي أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ سَجَدَا سَجْدَةَ الشُّكْرِ.

(۸۵۰۴) حضرت ابراہیم نے سجدۂ شکر کو مکروہ قرار دیا اور حضرت منصور فرماتے ہیں کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے سجدۂ شکر کیا ہے۔

(٨٥٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنُغَاشِيٍّ فَسَجَدَ وَقَالَ : اسْأَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ.

(۸۵۰۵) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے آدمی کے پاس سے گذرے جو بہت چھوٹے قد کا، کمزور اور

ناقص خلقت کا مالک تھا۔ آپ نے اسے دیکھ کر سجدۂ شکر کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔

(۸۵۰۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْكَلْبِيُّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَمَّا نَزَلَ نِكَاحُ زَيْنَبَ انْطَلَقَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى اسْتَأْذَنَ عَلَى زَيْنَبَ ، قَالَ : فَقَالَتْ زَيْنَبُ : مَا لِي وَلِزَيْدٍ ، قَالَ : فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَالَ : إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكِ ، قَالَ : فَأَذِنَتْ لَهُ ، فَبَشَّرَهَا أَنَّ اللَّهَ قَدْ زَوَّجَهَا مِنْ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَخَرَّتْ سَاجِدَةً لِلَّهِ شُكْرًا. (ابن سعد ۱۰۲)

(۸۵۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح کی آیت نازل ہوئی تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ ان کی آواز سن کر حضرت زینت رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرا اور زید کا کیا واسطہ؟ انہوں نے پیغام بھیجا اور کہا کہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں اور آپ کے پاس ایک پیغام لے کر آیا ہوں۔ انہوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دے دی تو حضرت زید نے حضرت زینب کو یہ خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح اپنے نبی سے کر دیا ہے۔ یہ سن کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لے سجدہ میں پڑ گئیں۔

(۸۵۰۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ سَجْدَةَ الْفَرَحِ ، وَيَقُولُ : لَيْسَ فِيهَا رُكُوعٌ وَلاَ سُجُودٌ.

(۸۵۰۷) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے خوشی کے سجدہ کو مکروہ قرار دیا ہے اور وہ فرماتے تھے کہ خوشی کے رکوع اور سجدے نہیں ہوتے۔

(۸۵۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُوَيْد بْنُ عُبَيْدٍ الْعِجْلِيّ ، عَنْ أَبِي مُؤْمِنٍ الْوَائِلِيِّ قَالَ : شَهِدْتُ عَلِيًّا لَمَّا أُتِيَ بِالْمُخْدَجِ سَجَدَ.

(۸۵۰۸) حضرت ابو مؤمن واصلی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ناقص الخلقت شخص لایا گیا تو انہوں نے اسے دیکھ کر سجدۂ شکر کیا۔

(۸۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَجْدَةُ الشُّكْرِ بِدْعَةٌ.

(۸۵۰۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سجدۂ شکر بدعت ہے۔

(۸۵۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَرْبِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَبَّانُ بْنُ صَبِرَةَ الْحَنَفِيُّ : أَنَّهُ شَهِدَ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ ، قَالَ : وَكُنْتُ فِيمَنِ اسْتَخْرَجَ ذَا الثُّدَيَّةِ فَبَشَّرَ بِهِ عَلِيًّا قَبْلَ أَنْ يَنْتَهِيَ إِلَيْهِ ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرِحًا بِهِ.

(۸۵۱۰) حضرت ربان بن صبرہ حنفی کہتے ہیں کہ وہ یوم نہروان میں موجود تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے ذو الثدیہ کو نکالا۔ ہمارے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچنے سے پہلے انہیں اس کی اطلاع ہوگئی تھی، جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ خوشی کی وجہ سے سجدے میں پڑے ہوئے تھے۔

(٨٥١١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ :انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ساجِدٌ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ :أَطَلْتَ السُّجُودَ ، قَالَ :إِنِّي سَجَدْتُ شُكْرًا لِرَبِّي فِيمَا أَبْلاَنِي فِي أُمَّتِي. (احمد ۱/ ۱۹۱۔ ابو یعلی ۸۴۳)

(۸۵۱۱) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سجدے میں تھے، جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے سجدے کو لمبا فرمایا! آپ نے فرمایا کہ میں نے اس بات پر سجدہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کے بارے میں احسان فرمایا ہے۔

(٧٦٨) في الدعاء فِي الصَّلاَةِ بِإِصْبَعٍ مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

جن حضرات نے نماز میں ایک انگلی سے دعا کرنے کی رخصت دی ہے

(٨٥١٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَهُوَ يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ :يَا سَعد أَحِّد أَحِّد. (ترمذی ۳۵۵۷۔ ابو داؤد ۱۴۹۴)

(۸۵۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو نماز میں دو انگلیوں سے دعا مانگتے دیکھا تو فرمایا کہ اے سعد! ایک انگلی سے دعا مانگو، ایک انگلی سے دعا مانگو۔

(٨٥١٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ كِلْتَيْهِمَا فَنَهَاهُ ، وَقَالَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ بِالْيُمْنَى.

(۸۵۱۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو شہادت کی دونوں انگلیوں سے دعا مانگتے دیکھا تو فرمایا کہ ایک انگلی سے اور داہنی انگلی سے دعا مانگو۔

(٨٥١٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رَاشِدٍ أَبِي سَعْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلاَةِ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الدُّعَاءِ.

(مسلم ۳۰۸۔ ابو داؤد ۹۷۹)

(۸۵۱۴) حضرت سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھ کو اپنی ران پر رکھتے

اور دعا میں انگلی سے اشارہ فرماتے۔

(۸۵۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ التَّمِيمِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : هُوَ الإِخْلاَصُ ، يَعْنِي الدُّعَاءَ بِالأُصْبُعِ.

(۸۵۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انگلی سے دعا مانگنا یا اخلاص ہے۔

(۸۵۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، يَعْنِي الإِشَارَةَ بِالأُصْبُعِ فِي الدُّعَاءِ.

(۸۵۱۶) حضرت سلیمان بن ابی یحییٰ کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ دعا میں انگلی سے اشارہ کیا کرتے تھے۔

(۸۵۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ قَالَ : الدُّعَاءُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ مِقْمَعَةُ الشَّيْطَانِ.

(۸۵۱۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ دعا میں انگلی سے اشارہ کرنا شیطان کو کوڑا مارنے کے مترادف ہے۔

(۸۵۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُدْعَا هَكَذَا وَأَشَارَتْ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ.

(۸۵۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ دعا میں یوں کیا جائے۔ یہ فرما کر انہوں نے ایک انگلی سے اشارہ فرمایا۔

(۸۵۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ ، فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ الْقَعْدَةِ قُلْتُ هَكَذَا وَأَشَارَ ابْنُ عُلَيَّةَ بِإِصْبَعَيْهِ ، فَقَبَضَ ابْنُ عُمَرَ هَذِهِ ، يَعْنِي الْيُسْرَى.

(۸۵۱۹) حضرت کثیر ابن افلح کہتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھی اور قعدۂ اخیرہ میں شہادت کی دونوں انگلیوں کو اٹھایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے میری بائیں انگلی کو پکڑ لیا۔

(۸۵۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الصَّلاَةِ.

(۸۵۲۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں اپنی انگلی سے دعا کا اشارہ کیا کرتے تھے۔

(۸۵۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طلحة ، عَنْ خَيْثَمَةَ : أَنَّهُ كَانَ يَعْقِدُ ثَلاَثًا وَخَمْسِينَ ، وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ.

(۸۵۲۱) حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت خیثمہ انگلی سے ترپن تک گنتے تھے اور انگلی سے نماز میں دعا کا اشارہ کیا کرتے تھے۔

(۸۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا رَأَوْا إِنْسَانًا يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ ضَرَبُوا إِحْدَاهُمَا وَقَالُوا : إِنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ.

(۸۵۲۲) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اسلاف جب کسی کو نماز میں دو انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھتے تو ایک انگلی پر

مارتے تھے اور فرماتے کہ معبود تو ایک ہے۔

(٨٥٢٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَشَارَ الرَّجُلُ بِإِصْبَعِهِ فِي الصَّلاَةِ فَهُوَ حَسَنٌ وَهُوَ التَّوْحِيدُ ، وَلَكِنْ لاَ يُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ ، فَإِنَّهُ يُكْرَهُ.

(۸۵۲۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر آدمی اپنی نماز میں ایک انگلی سے اشارہ کرے تو یہ اچھا ہے اور توحید کا اظہار ہے۔ البتہ دو انگلیوں سے اشارہ نہ کرے یہ مکروہ ہے۔

(٨٥٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ : أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الدُّعَاءِ ، وَلاَ يُحَرِّكُهَا.

(۸۵۲۴) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد دعا میں انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اسے حرکت نہیں دیتے تھے۔

(٨٥٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ لاَ يُزَادُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

(۸۵۲۵) حضرت معبد بن خالد فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد اس سے زیادہ نہیں کیا کرتے تھے۔ یہ کہہ کر انہوں نے ایک انگلی سے اشارہ کیا۔

(٨٥٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الصَّلاَةِ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ.

(ابو داؤد ۹۸۳۔ ابن حبان ۱۹۴۶)

(۸۵۲۶) حضرت نمیر خزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو نماز میں بیٹھے ہوئے دیکھا، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی ران پر رکھا ہوا تھا اور انگلی سے اشارہ فرمارہے تھے۔

(٨٥٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى سَعْدًا يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ، فَقَالَ : أَحِّدْ ، أَحِّدْ.

(۸۵۲۷) حضرت ابو صالح سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو نماز میں دو انگلیوں سے دعا مانگتے دیکھا تو فرمایا کہ اے سعد! ایک انگلی سے دعا مانگو، ایک انگلی سے دعا مانگو۔

(٨٥٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ،قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذَا قَعَدَ يَدْعُو ، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى ، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ.

(مسلم ۱۱۳۔ ابو داؤد ۹۸۰)

(۸۵۲۸) حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ جب قعدہ میں بیٹھتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی دائیں ران پر رکھ کر دعا مانگتے اور بائیں ہاتھ کو اپنی بائیں ران پر رکھتے۔ آپ اپنی انگشتِ شہادت سے اشارہ فرماتے اور اپنے انگوٹھے کو اپنی

درمیانی انگلی پر رکھتے اور اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنے گھٹنے پر بچھا رہنے دیتے۔

(٨٥٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا حَدَّ مِرْفَقِهِ الأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ، وَحَلَّقَ بِالإِبْهَامِ وَالْوُسْطَى ، وَرَفَعَ الَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ يَدْعُو بِهَا. (ابوداؤد ٧٢٦- احمد ٤/ ٣١٩)

(٨٥٢٩) حضرت وائل بن حجر کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اپنی دائیں کہنی کے کنارے کو اپنی دائیں ران پر رکھا، پھر انگوٹھے اور درمیانی انگلی سے حلقہ بنایا اور پھر انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اٹھا کر دعا کی۔

(٨٥٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَى رَجُلَيْنِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ. (ابویعلی ٧٤٤٠)

(٨٥٣٠) حضرت ابو برزہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے دو آدمیوں پر بددعا کرتے ہوئے ہاتھوں کو بلند فرمایا۔

(٨٥٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، يَعْنِي فِي الدُّعَاءِ.

(٨٥٣١) حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے دعا میں ہاتھوں کو بلند فرمایا۔

(٧٦٩) من كره رَفْعَ الْيَدِ فِي الدُّعَاءِ

جن حضرات نے دعا میں ہاتھوں کے اٹھانے کو مکروہ قرار دیا ہے

(٨٥٣٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ عَلَى مِنْبَرٍ وَلاَ غَيْرِهِ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُو. (ابوداؤد ١٠٩٨- احمد ٥/ ٣٣٧)

(٨٥٣٢) حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو اپنے ہاتھ سر مبارک سے اوپر کرتے نہیں دیکھا، نہ منبر پر اور نہ بغیر منبر کے۔ البتہ آپ اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر بلند فرمایا کرتے تھے۔

(٨٥٣٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلاَّ فِي الاسْتِسْقَاءِ. (بخاری ١٠٣١- ابوداؤد ١١٦٣)

(٨٥٣٣) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ سوائے دعاء استسقاء کے کسی موقع پر ہاتھوں کو دعا میں بلند نہیں فرماتے تھے۔

(٨٥٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ،

قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ ، اُسْكُنُوا فِي الصَّلاَةِ. (مسلم ۱۱۹۔ ابو داؤد ۹۰۹)

(۸۵۳۴) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہارے ہاتھوں کو نماز میں سرکش اور بے قابو گھوڑے کی دم کی طرح اٹھا ہوا کیوں دیکھ رہا ہوں؟ نماز میں سکون اختیار کرو۔

(۸۵۳۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : سُئِلَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ شَكَا إِلَيْهِ النَّاسُ ذَاتَ جُمُعَةٍ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَأَجْدَبَتِ الأَرْضُ وَهَلَكَ الْمَالُ ، قَالَ : فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَا حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبِطَيْهِ. (بخاری ۶۱۲۔ مسلم ۶۱۲)

(۸۵۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں کو بلند فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں، ایک مرتبہ جمعہ کے دن لوگ آپ کے پاس قحط سالی کی شکایت لے کر آئے اور کہا اے اللہ کے رسول! بارشیں نہیں ہو رہیں، زمین بنجر ہوگئی ہے، مال ہلاک ہوگیا ہے۔ آپ نے اپنے ہاتھوں کو بلند فرمایا اور دعا کی۔ اس موقع پر مجھے آپ کی بغلوں کی سفیدی بھی نظر آرہی تھی۔

(۷۷۰) فی الرجل یُصَلِّی ثُمَّ یَقُومُ یَدْعُو

کیا کوئی آدمی نماز پڑھنے کے بعد کھڑے ہو کر دعا کر سکتا ہے؟

(۸۵۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ تَقُومُوا تَدْعُونَ كَمَا تَصْنَعُ الْيَهُودُ فِي كَنَائِسِهَا.

(۸۵۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کھڑے ہو کر دعا نہ کرو جس طرح یہود اپنے کنیسوں میں کرتے ہیں۔

(۸۵۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ : أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَدْعُو قَائِمًا بَعْدَ مَا انْصَرَفَ فَسَبَّهُ ، أَوْ شَتَمَهُ.

(۸۵۳۷) حضرت ابو عبد الرحمن نے ایک آدمی کو نماز پڑھنے کے بعد کھڑے ہو کر دعا کرتے دیکھا تو اسے برا بھلا کہا۔

(۸۵۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۸۵۳۸) حضرت عبد الرحمن بن یزید نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(۸۵۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : ثِنْتَانِ هُمَا بِدْعَةٌ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْ صَلاَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُو وَأَنْ يَسْجُدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يُلْزِقَ أَلْيَتَيْهِ بِالأَرْضِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ.

(۸۵۳۹) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو چیزیں بدعت ہیں: ایک یہ کہ آدمی نماز سے فارغ ہونے کے بعد قبلہ کی طرف کھڑا

ہوکر دعا مانگے اور دوسری یہ کہ وہ دوسرے سجدے سے اٹھتے ہوئے اپنے کولہوں کو زمین سے لگانا ضروری سمجھے۔

(۸۵۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْقِيَامَ بَعْدَهَا يَتَشَبَّهُ بِالْيَهُودِ.

(۸۵۴۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نماز کے بعد قیام کرنا مکروہ ہے اور اس میں یہودیوں کے ساتھ مشابہت ہے۔

(۸۵۴۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ . قَالَ : قُلْتُ لِلْمُغِيرَةِ : أَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَكْرَهُ إِذَا انْصَرَفَ أَنْ يَقُومَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۸۵۴۱) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ سے عرض کیا کہ کیا حضرت ابراہیم نماز سے فارغ ہونے کے بعد قبلے کی طرف رخ کر کے ہاتھ بلند کرنے کو مکروہ خیال فرماتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

(۸۵۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا فَأَتَاهُمْ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ النَّكْرَاء ؟ قَالُوا : سَمِعْنَا اللَّهَ يَقُولُ : ﴿فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِكُمْ﴾ ، فَقَالَ : هَذَا إِنَّمَا إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الرَّجُلُ أَنْ يُصَلِّيَ قَائِمًا صَلَّى قَاعِدًا.

(۸۵۴۲) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ کچھ لوگ کھڑے ہوکر اللہ کا ذکر کرتے ہیں، وہ ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ کیسا عجیب کام ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے (ترجمہ) اللہ کا ذکر کرو کھڑے ہونے کی حالت میں، بیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں اور اپنے پہلو کے بل لیٹے ہوئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حکم تو اس وقت ہے جب آدمی کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی طاقت نہ رکھے تو بیٹھ کر نماز پڑھ لے۔

(۸۵۴۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ تَحَوَّلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ ، ثُمَّ خَرَجْتُ وَتَرَكْتُهُ قَائِمًا يَدْعُو وَيُكَبِّرُ.

(۸۵۴۳) حضرت جمیل بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر جگہ بدلی اور رکن کے قریب جا کر دو رکعتیں پڑھیں، پھر میں انہیں چھوڑ کر چلا گیا اور وہ کھڑے ہوکر دعا مانگ رہے تھے اور تکبیر کہہ رہے تھے۔

(۸۵۴۴) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاة يَدْعُو وَهُوَ قَائِمٌ

(۸۵۴۴) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن نماز میں کھڑے ہوکر آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر دعا مانگتے تھے۔

(۷۷۱) فی رفع الصَّوْتِ بِالدُّعَاءِ

دعا میں آواز بلند کرنے کا بیان

(۸۵۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالدُّعَاءِ ، فَرَمَاهُ

بِالْحَصَى.

(۸۵۴۵) حضرت مجاہد نے ایک آدمی کو دعا میں آواز بلند کرتے سنا تو اس کو ایک کنکر مارا۔

(۸۵۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا ، يَعْنِي فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالدُّعَاءِ.

(۸۵۴۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دعا میں آواز اونچی کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ تم کسی بہرے یا دور والے کو نہیں پکار رہے۔

(۸۵۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَنَسٍ . وَعَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُسْمِعَ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ شَيْئًا مِنَ الدُّعَاءِ.

(۸۵۴۷) حضرت انس اور حضرت حسن نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی کی دعا اس کے ساتھ بیٹھا ہوا شخص سن سکے۔

(۸۵۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانُوا يَجْتَهِدُونَ فِي الدُّعَاءِ ، وَلاَ تَسْمَعُ إِلاَّ هَمْسًا.

(۸۵۴۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اسلاف خوب دعا کیا کرتے تھے لیکن ان کی آواز کی صرف بھنبھناہٹ سنائی دیتی تھی۔

(۸۵۴۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ صَدَقَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ فَلْيَعْلَمْ أَحَدُكُمْ بِمَا يُنَاجِيهِ ، وَلاَ يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

(احمد ۲/ ۶۷۔ بزار ۷۲۶)

(۸۵۴۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، پس تم میں سے ہر ایک کو جان لینا چاہئے کہ وہ کس سے مناجات کر رہا ہے، لہٰذا نماز میں آپس کی باہمی گفتگو کی طرح آواز اونچی نہ کرو۔

(۸۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكم لَيْسَ تَدْعُونَ أَصَمَّ ، وَلاَ غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ.

(بخاری ۲۹۹۲۔ ابوداؤد ۱۵۲۳)

(۸۵۵۰) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، لوگ اونچی آواز سے تکبیر کہنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے لوگو! اپنی جانوں کے ساتھ نرمی کرو، تم کسی بہرے یا دور والے کو نہیں بلکہ سننے والے اور قریب والے کو پکار رہے ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔

(۸۵۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُسَيْبٍ قَالَ : صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الْمَغْرِبَ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ رَفَعْتُ صَوْتِي بِالدُّعَاءِ فَانْتَهَرَنِي ، فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قُلْتُ لَهُ : مَا كَرِهْتَ مِنِّي؟

قَالَ : ظَنَنْتَ أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِقَرِيبٍ مِنْكَ؟.

(۸۵۵۱) حضرت عبداللہ بن نسیب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، جب میں دوسری رکعت میں بیٹھا تو میں نے دعا میں آواز کو بلند کیا، انہوں نے مجھے اس پر جھڑکا۔ جب میں نے نماز مکمل کر لی تو میں نے ان سے کہا کہ میرا کون سا عمل آپ کو ناپسند ہوا؟ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا خیال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قریب نہیں ہے؟

(۷۷۲) أي السَّاعَاتِ يُسْتَجَابُ الدُّعَاء

کس وقت میں دعا ضرور قبول ہوتی ہے؟

(۸۵۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الدُّعَاءُ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ لَا يُرَدُّ. (ترمذی ۲۱۲۔ احمد ۳/ ۱۱۹)

(۸۵۵۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔

(۸۵۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِي مُرَارَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَفْضَلُ السَّاعَاتِ مَوَاقِيتُ الصَّلَوَاتِ فَادْعُوا فِيهَا.

(۸۵۵۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ سب سے افضل ساعات نمازوں کے اوقات ہیں ان میں اللہ سے دعا کرو۔

(۸۵٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ يُسْتَحَبُّ الدُّعَاءُ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ ، وَقَالَ : إِنَّهَا سَاعَةٌ يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ.

(۸۵۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مغرب کی اذان کے وقت دعا کو مستحب قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

(۷۷۳) في الإمام يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يُحْدِثُ قَبْلَ أَنْ يَتَشَهَّدَ

اگر کسی آدمی کا قعدۂ اخیرہ میں وضو ٹوٹ جائے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

(۸۵٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا جَلَسَ الإِمَامُ ثُمَّ أَحْدَثَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَمَنْ كَانَ خَلْفَهُ مِمَّنْ أَدْرَكَ مَعَهُ الصَّلَاةَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ. (ترمذی ۴۰۸۔ ابوداؤد ۶۱۷)

(۸۵۵۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب امام قعدہ اخیرہ میں بیٹھے اور اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز مکمل ہوگئی اور ان لوگوں کی نماز بھی ہوگئی جنہوں نے اس کے ساتھ نماز پڑھی۔

(۸۵۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا جَلَسَ الإِمَامُ فِي الرَّابِعَةِ ، ثُمَّ أَحْدَثَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ فَلْيَقُمْ حَيْثُ شَاءَ.

(۸۵۵۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب امام قعدۂ اخیرہ میں بیٹھے اور اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز ہوگئی اور وہ جب چاہے کھڑا ہو جائے۔

(۸۵۵۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْكُوفِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا رَعَفَ فِي صَلاَتِهِ بَعْدَ السَّجْدَةِ الآخِرَةِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ.

(۸۵۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کی نکسیر قعدۂ اخیرہ میں پھوٹ جائے تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔

(۸۵۵۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ ، ثُمَّ أَحْدَثَ فَقَدْ أَجْزَأَتْهُ صَلاَتُهُ.

(۸۵۵۸) حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر آخری سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد کسی کا وضو ٹوٹ گیا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔

(۸۵۵۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ فَقَدْ مَضَتْ صَلاَتُهُ.

(۸۵۵۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے آخری سجدے سے سر اٹھایا اور اس کا وضو ٹوٹ گیا تو اس کی نماز ہوگئی۔

(۸۵٦۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : إِذَا جَلَسَ بَعْدَ تَمَامِ الصَّلاَةِ فَأَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ يَتَشَهَّدَ أَوْ بَعْدَ التَّشَهُّدِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ الإِمَامُ ، فَقَدْ جَازَتْ وَلْيَنْصَرِفْ.

(۸۵٦۰) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ جب نماز پوری کرنے کے بعد کسی آدمی کا وضو ٹوٹ گیا، خواہ تشہد پڑھنے سے پہلے یا بعد میں ہو یا امام کے سلام پھیرنے سے بھی پہلے ہو تو اس کی نماز ہوگئی اب وہ چاہے تو نماز سے نکل جائے۔

(۸۵٦۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَتَمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ، ثُمَّ أَحْدَثَ فَقَدِ انْقَضَتْ صَلاَتُهُ وَإِنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ.

(۸۵٦۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے رکوع وسجود کو پورا کر لیا، پھر اس کا وضو ٹوٹ گیا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی، خواہ اس نے تشہد نہ پڑھی ہو۔

(۷۷٤) مَنْ قَالَ لاَ يُجْزِيهِ حَتَّى يَتَشَهَّدَ أَوْ يَجْلِسَ

جن حضرات کے نزدیک تشہد یا قعدۂ اخیرہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی

(۸۵٦۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا رَعَفَ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنَ السَّجْدَةِ الآخِرَةِ فَلْيَنْصَرِفْ

فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَرْجِعْ فَلْيَتَشَهَّدْ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ ، فَإِنْ تَكَلَّمَ اسْتَأْنَفَ الصَّلَاةَ.

(۸۵۶۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر آخری سجدہ کرنے کے بعد کسی کی نکسیر پھوٹ گئی تو وہ جائے اور وضو کر کے آئے، پھر آ کر اگر اس نے کسی سے بات نہ کی ہو تو تشہد پڑھے اور اگر کسی سے بات کر لی تو دوبارہ نماز پڑھے۔

(٨٥٦٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۸۵۶۳) حضرت عطاء بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(٨٥٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :حَتَّى يُسَلِّمَ.

(۸۵۶۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر سلام پھیرنے سے پہلے وضو ٹوٹ گیا تو نماز مکمل نہیں ہوئی۔

(٨٥٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ ، قَالَ :إِذَا قَالَ :السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَجْزَأَهُ.

(۸۵۶۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر تشہد میں "السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ" کہنے کے بعد وضو ٹوٹا تو اس کی نماز ہوگئی۔

(٨٥٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالَا :حَتَّى يَتَشَهَّدَ ، أَوْ يَقْعُدَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ.

(۸۵۶۶) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جب تک آدمی تشہد نہ پڑھ لے یا تشہد کی مقدار بیٹھ نہ جائے اس وقت تک نماز مکمل نہیں ہوتی۔

(٨٥٦٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَشَهَّدُ ثُمَّ يُحْدِثُ ، قَالَ :هَذَا قَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ.

(۸۵۶۷) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جس شخص کو تشہد پڑھنے کے بعد حدث لاحق ہوگا اس کی نماز مکمل ہوگی۔

(٧٧٥) فيمن أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْمَغْرِبِ

جس شخص کو مغرب کی ایک رکعت ملے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(٨٥٦٨) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :هَلْ تَعْلَمُونَ صَلَاةً يُقْعَدُ فِيهَا كُلِّهَا ؟ فَقَالَ :ذَلِكَ رَجُلٌ أَدْرَكَ مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَةً فَيَقْعُدُ فِيهِنَّ جَمِيعًا.

(۸۵۶۸) حضرت ابن مسیب فرماتے ہیں کہ کیا تم جانتے ہو ایسی کون سی نماز ہے جس کی ہر رکعت کے بعد بیٹھا جائے گا؟ یہ اس شخص کی نماز ہے جسے مغرب کی ایک رکعت ملے، وہ ہر رکعت کے بعد قعدہ کرے گا۔

(٨٥٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أَدْرَكَ مَسْرُوقٌ وَجُنْدُبٌ رَكْعَةً مِنَ الْمَغْرِبِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ الإِمَامُ قَامَ مَسْرُوقٌ فَأَضَافَ إِلَيْهَا رَكْعَةً ، ثُمَّ جَلَسَ وَقَامَ جُنْدُبٌ فِيهِما جَمِيعًا ، ثُمَّ جَلَسَ فِي

آخِرِهَا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ :كِلاَهُمَا قَدْ أَحْسَنَ وَأَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ مَسْرُوقٌ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۸۵۶۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق اور حضرت جندب کو مغرب کی ایک رکعت ملی، جب امام نے سلام پھیرا تو حضرت مسروق کھڑے ہوئے، ایک رکعت پڑھی اور بیٹھ گئے، جندب نے دو رکعتیں پڑھیں پھر قعدہ کیا۔ اس بات کا ذکر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں نے اچھا کیا البتہ مسروق کا عمل مجھے زیادہ پسند ہے اور میں بھی یہی کروں گا۔

(۸۵۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّ جُنْدُبًا وَمَسْرُوقًا خَرَجَا يُرِيدَانِ صَلاَةَ الْمَغْرِبِ فَأَدْرَكَا مَعَ الإِمَامِ رَكْعَةً ، فَلَمَّا سَلَّمَ الإِمَام جَلَسَ مَسْرُوقٌ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ ، وَلَمْ يَجْلِسْ جُنْدُبٌ ، قَالَ وَقَرَأَ جُنْدُبٌ فِي الرَّكْعَةِ الَّتِي أَدْرَكَ وَلَمْ يَقْرَأْ مَسْرُوقٌ ، فَأَتَيَا ابْنَ مَسْعُودٍ فَذَكَرَا لَهُ مَا صَنَعَا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :كِلاَكُمَا قَدْ أَحْسَنَ وَأَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ مَسْرُوقٌ.

(۸۵۷۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت جندب اور حضرت مسروق ایک مرتبہ مغرب کی نماز کے ارادے سے نکلے، ان دونوں حضرات کو امام کے ساتھ مغرب کی ایک رکعت ملی، جب امام نے سلام پھیرا تو اپنی باقی نماز کی ادائیگی کے دوران حضرت مسروق دوسری رکعت کے بعد بیٹھ گئے، جبکہ حضرت جندب نہ بیٹھے۔ جو رکعت امام کے ساتھ ملی تھی اس میں حضرت جندب نے قراءت کی لیکن حضرت مسروق نے قراءت نہ کی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے ان دونوں حضرات کے عمل کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں نے اچھا کیا لیکن میں وہ کروں گا جو مسروق نے کیا ہے۔

(۸۵۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبو الْمُثَنَّى الْجُهَنِيُّ ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ :إِذَا أَدْرَكَ مَعَ الإِمَامِ رَكْعَةً مِنَ الأَرْبَعِ فَلاَ يَقْعُدُ إِلاَّ فِي آخِرِهِنَّ ، فَإِنَّه لاَ يُقْعَدُ مِنَ الصَّلاَةِ إِلاَّ فِي قَعْدَتَيْنِ.

(۸۵۷۱) حضرت سعد فرماتے ہیں کہ جس شخص کو امام کے ساتھ چار رکعتوں میں سے ایک رکعت ملے وہ صرف آخری رکعت کے بعد قعدہ کرے کیونکہ نماز میں صرف دو قعدے ہوتے ہیں۔

(۸۵۷۲) حَدَّثَنَا يُوسُفُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ رَكْعَةً مِنَ الْمَغْرِبِ ، قَالَ :يَقْعُدُ فِي كُلِّهِنَّ.

(۸۵۷۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جس شخص کو مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ ایک رکعت ملے وہ ہر رکعت کے بعد بیٹھے گا۔

(۷۷۶) فی فضل صَلاَةِ اللَّيْلِ

تہجد کی نماز کی رکعات

(۸۵۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابن أَبِي لَبِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قُلْتُ :أَخْبِرِينِي عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَتْ :كَانَتْ صَلاَتُهُ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ. (ترمذی ۴۳۹۔ ابوداؤد ۱۳۳۵)

(۸۵۷۳) حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی نمازِ تہجد کے بارے میں آگاہ کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں رات کو تیرہ رکعت نماز پڑھتے تھے جن میں فجر کی دو سنت رکعتیں بھی شامل ہیں۔

(۸۵۷٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. (بخاری ۱۱۳۸۔ مسلم ۱۹۴)

(۸۵۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

(۸۵۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتَّى إذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ قَالَ مُعَاذٌ : مَنْ يُسْقِينَا فِي أَسْقِيَتِنَا ، قَالَ : فَخَرَجْتُ فِي فِتْيَانٍ مَعِي حَتَّى أَتَيْنَا الأُثَايَةَ فَأَسْقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ عَتَمَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فَإِذَا رَجُلٌ يُنَازِعُهُ بَعِيرُهُ الْمَاءَ ، قَالَ : فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخَذْتُ رَاحِلَتَهُ فَأَنَخْتُهَا فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَأَنَا عَنْ يَمِينِهِ ، ثُمَّ صَلَّى ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. (احمد ۳/ ۳۸۰۔ ابویعلی ۲۲۱۳)

(۸۵۷۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک ﷺ کے ساتھ حدیبیہ سے واپس آرہے تھے، جب ہم مقام صہباء پر پہنچے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں پانی کون پلائے گا؟ اس پر میں کچھ نوجوانوں کے ساتھ نکلا اور ہم نے اثایہ سے پانی خود بھی پیا اور برتنوں میں بھی بھرا۔ جب رات کا اندھیرا ہوگیا تو ایک آدمی پانی پر اپنے اونٹ سے الجھ رہا تھا۔ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ میں نے آپ کی سواری کو پکڑ کر بٹھا دیا۔ آپ آگے بڑھے اور آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی، میں آپ کے دائیں طرف تھا۔ پھر آپ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں۔

(۸۵۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي رِشْدِينَ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بِتّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ وَبَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَرَأَيْتُهُ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَوْمَةً فَصَلَّى إِمَّا إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَإِمَّا ثَلاَثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. (بخاری ۶۳۱۶۔ مسلم ۱۸۱)

(۸۵۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رات کو اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ اس رات رسول اللہ ﷺ بھی ان کے یہاں تھے۔ رات کو میں نے دیکھا کہ آپ اٹھے اور آپ نے گیارہ یا تیرہ رکعتیں پڑھیں۔

(۸۵۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ. (ترمذی ۴۴۳۔ احمد ۶/ ۲۵۳)

(۸۵۷۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ رات کو نو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۷۷۷) فی الایماء فِی الصَّلاَة

نماز میں اشارہ کرنے کا بیان

(۸۵۷۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :صَلَّى عُمَرُ صَلاَةً عِنْدَ الْبَيْتِ فَقَرَأَ ﴿لإِيلاَفِ قُرَيْشٍ﴾ فَجَعَلَ يُومِىءُ إِلَى الْبَيْتِ وَيَقُولُ: ﴿فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ الَّذِى أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ﴾.

(۸۵۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کے پاس نماز پڑھی، جب آپ نے (قریش کو پناہ دینے کے بہ سبب) پڑھا تو آپ نے بیت اللہ کی طرف اشارہ کیا۔ پھر یہ پڑھا (ترجمہ) انہیں چاہئے کہ وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں، جس نے انہیں بھوک میں کھانا کھلایا اور خوف میں امن بخشا۔

(۸۵۷۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِى أَوْسٍ، قَالَ: كَانَ جَدِّى أَوْسٌ أَحْيَانًا يُصَلِّى فَيُشِيرُ إِلَىَّ وَهُوَ فِى الصَّلاَة فَأُعْطِيهِ نَعْلَيْهِ.

(۸۵۷۹) حضرت ابن ابی اوس کہتے ہیں کہ میرے دادا حضرت اوس بعض اوقات نماز میں میری طرف اشارہ کرتے اور میں انہیں ان کے جوتے دیا کرتا تھا۔

(۸۵۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :كَانَ أَبِى يُومِىءُ فِى الصَّلاَة ، قَالَ :وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَفْعَلُهُ.

(۸۵۸۰) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد نماز میں اشارہ کرتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ایسا کرتی تھیں۔

(۸۵۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بالإِيمَاءِ فِى الصَّلاَة.

(۸۵۸۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نماز میں اشارہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۸۵۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ :أَصَابَنِى رُعَافٌ وَأَنَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَمَرَرْتُ بِطَاوُس وَهُوَ يُصَلِّى فَأَشَارَ إِلَىَّ أَنِ اغْسِلْهُ بِالْمَاءِ ، ثُمَّ عُدْ.

(۸۵۸۲) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے میری نکسیر پھوٹ گئی، میں حضرت طاوس کے پاس سے گذرا وہ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے میری طرف اشارہ کیا میں اسے پانی سے دھو کر دوبارہ وضو کروں۔

(۸۵۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِى عَدِىٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ مُحَمَّدٌ رُبَّمَا أَشَارَ بِيَدِهِ وَهُوَ فِى الصَّلاَة.

(۸۵۸۳) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بعض اوقات نماز میں اشارہ کیا کرتے تھے۔

(۸۵۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :الرَّجُلُ يُشِيرُ إِلَى الشَّىْءِ فِى الصَّلاَة ؟ قَالَ :إِنَّ فِى الصَّلاَة لَشُغْلاً.

(۸۵۸۴) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ کیا آدمی نماز میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نماز کی اپنی ایک مصروفیت ہے۔

(۸۵۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُومِيءَ الرَّجُلُ فِي الصَّلاَةِ.

(۸۵۸۵) حضرت زہری اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی نماز میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرے۔

(۸۵۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ قُلْت لَهُ :تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ وَأَنَا فِي الصَّلاَةِ فَأُومِيءُ إلَى الْجَارِيَةِ بِيَدَيَّ ، قَالَ :إنَّا لَنَفْعَلُ ذَلِكَ.

(۸۵۸۶) حضرت اجلح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے عرض کیا کہ بعض اوقات نماز میں مجھے کوئی ضرورت ہوتی ہے تو میں اپنی باندی کی طرف ہاتھ سے اشارہ کردیتا ہوں، کیا ایسا کرنا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایسا تو ہم بھی کرتے ہیں۔

(۸۵۸۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ:رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَوْمَأَ إِلَى رَجُلٍ بِيَدِهِ.

(۸۵۸۷) حضرت ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن میمون کو نماز میں اشارہ کرتے دیکھا ہے۔

(۸۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :صُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ فَوَقَعَ عَلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ جَالِسًا فَصَلَّيْنَا بِصَلاَتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا فَصَلَّيْنَا بِصَلاَتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ فَأَوْمَأَ إِلَيْنَا أَنِ اجْلِسُوا.

(۸۵۸۸) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ایک مرتبہ گھوڑے سے نیچے گرے اور کھجور کے ایک تنے پر گئے جس سے آپ کے پاؤں میں چوٹ آگئی۔ ہم آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک کمرے میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے کھڑے کھڑے آپ کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کردی۔ پھر ہم دوسری مرتبہ آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتداء شروع کردی تو آپ نے ہمیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

(۸۵۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتِ :اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُونَهُ ، فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَصَلَّوْا بِصَلاَتِهِ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا فَجَلَسُوا.

(۸۵۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ کچھ بیمار ہوگئے تو آپ کے کچھ صحابہ آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔ اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا تو آپ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو آپ نے انہیں اشارے سے کہا کہ بیٹھ کر نماز پڑھیں۔ چنانچہ وہ بیٹھ گئے۔

(۸۵۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الإِيمَاءِ فِي الصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ فِي الصَّلاَةِ لَشُغْلاً.

(۸۵۹۰) حضرت زبیر بن عدی کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم سے نماز میں اشارہ کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نماز کی اپنی مصروفیت ہے۔

(۷۷۸) مَنْ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ

جو حضرات اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے، خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو

(۸۵۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ.

(بخاری ۴۱۴۰۔ احمد ۳/ ۳۰۰)

(۸۵۹۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ انمار میں اپنی سواری پر نماز پڑھتے دیکھا اس وقت آپ کا رخ مشرق کی طرف تھا۔

(۸۵۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ . وَعَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِئُ إِيمَاءً ، السُّجُودُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ. (مسلم ۳۲)

(۸۵۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو اور آپ رکوع سجدہ اشارے سے اس طرح فرماتے کہ سجدہ رکوع سے زیادہ جھکا ہوا ہوتا تھا۔

(۸۵۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ الْمَازِنِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْبَرَ.

(مسلم ۴۸۷۔ ابوداؤد ۱۲۱۹)

(۸۵۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ خیبر کی طرف جاتے ہوئے آپ اپنے حمار پر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا رخ مشرق کی جانب تھا۔

(۸۵۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ ، قَالَ : فَجِئْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُودُ أَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ.

(ترمذی ۳۵۱۔ ابوداؤد ۱۲۲۰)

(۸۵۹۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام سے بھیجا، جب میں آیا تو آپ اپنی سواری پر مشرق کی طرف رخ کئے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا سجدہ آپ کے رکوع سے زیادہ جھکا ہوا تھا۔

(۸۵۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ. (مالك ۲۶)

(۸۵۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو۔

(۸۵۹۶) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ ، وَيَجْعَلُ السُّجُودَ دُونَ الرُّكُوعِ.

(۸۵۹۶) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو۔ وہ سجود کو رکوع سے زیادہ جھکا ہوا بناتے تھے۔

(۸۵۹۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ : أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَهُوَ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَهُوَ يَخْفِقُ بِرَأْسِهِ فَقِيلَ لَهُ : كُنْتَ نَائِمًا ؟ قَالَ : لاَ وَلَكِنْ كُنْتُ أُصَلِّي.

(۸۵۹۷) حضرت ابو عثمان کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سر کو جھکا کر مشرق کی طرف رخ کر کے اپنی سواری پر نماز پڑھ رہے تھے۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ سو رہے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں میں نماز پڑھ رہا تھا۔

(۸۵۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. (بخاری ۱۰۹۹۔ مسلم ۳۸۳)

(۸۵۹۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر مشرق کی طرف رخ کر کے نفل نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور جب آپ نے فرض نماز ادا فرمانی ہوتی تو سواری سے نیچے اتر کر قبلہ کی طرف رخ فرمایا کرتے تھے۔

(۸۵۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ التَّمِيمِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ لِلصَّلاَةِ ، ثُمَّ صَلَّى عَلَى رَاحِلَتِهِ فَصَلَّى حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ. (ابو داؤد ۱۲۱۸۔ دار قطنی ۳۹۵)

(۸۵۹۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سواری پر نفل نماز پڑھنا چاہتے تو قبلے کی طرف منہ کر کے نماز کے لئے تکبیر کہتے۔ پھر اپنی سواری پر نماز پڑھتے رہتے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو جاتا۔

(۸۶۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ. (مسلم ۴۸۶۔ ترمذی ۲۹۵۸)

(۸۶۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نماز پڑھتے رہتے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو جاتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی یونہی کیا کرتے تھے۔

(۸۶۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْحَارِثِ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ فِي السَّفَرِ.

(۸۶۰۱) حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سفر میں جس طرف بھی سواری کا رخ مڑ جاتا اسی طرف نماز پڑھتے رہتے تھے۔

(۸۶۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَتِيقٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى : أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ.

(۸۶۰۲) حضرت ابو بردہ بن ابی موسیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سفر میں جس طرف بھی سواری کا رخ مڑ جاتا اسی طرف نماز پڑھتے رہتے تھے۔

(۸۶۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ يُومِئُ بِغَيْرِ الْقِبْلَةِ.

(۸۶۰۳) حضرت یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے حمار پر قبلے کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے۔

(۸۶۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ قَارِظٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْبَهِيِّ مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : صَحِبْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَكَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ.

(۸۶۰۴) حضرت عبداللہ بہی مولی آل زبیر کہتے ہیں کہ میں مکہ سے لے کر مدینہ تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا، وہ اپنی سواری پر قبلے کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

(۸۶۰۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَكَانَ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ ، فَإِذَا كَانَتِ الْفَرِيضَةُ نَزَلَ فَصَلَّى.

(۸۶۰۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ سے مدینہ تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا وہ اپنی سواری پر نفل نماز پڑھتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہوتا۔ البتہ جب انہوں نے فرض نماز پڑھنی ہوتی تو نیچے اتر کر پڑھتے تھے۔

(۸۶۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ.

(۸۶۰۶) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب اپنی سواری پر سوار ہوکر نماز پڑھا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف مڑ جاتا۔

(۸۶۰۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَوْ غَيْرِهِ الشَّكُّ مِنِّي :أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُصَلُّونَ فِي أَسْفَارِهِمْ عَلَى دَوَابِّهِمْ حَيْثُمَا كَانَتْ وُجُوهُهُمْ.

(۸۶۰۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے سفروں میں اپنی سواریوں پر نماز پڑھا کرتے تھے خواہ ان کا رخ کسی بھی طرف ہو جاتا۔

(۸۶۰۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُصَلُّونَ عَلَى رَوَاحِلِهِمْ وَدَوَابِّهِمْ حَيْثُمَا كَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلاَّ الْمَكْتُوبَةَ وَالْوِتْرَ ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَهُمَا بِالأَرْضِ.

(۸۶۰۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی سواریوں پر نماز پڑھا کرتے تھے خواہ ان کا رخ کسی بھی طرف ہوتا، البتہ فرض نماز اور وتروں کو زمین پر اتر کر پڑھا کرتے تھے۔

(۸۶۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ:سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُصَلِّي الرَّجُلُ عَلَى رَاحِلَتِهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قُلْتُ :يُصَلِّي حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قُلْتُ :يَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۸۶۰۹) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد سے سوال کیا کہ کیا آدمی اپنی سواری پر نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، پڑھ سکتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اس کا رخ کسی بھی طرف ہو۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ سواری پر نماز پڑھتے ہوئے اپنے سجود کو رکوع سے زیادہ جھکائے گا؟ انہوں نے فرمایا ہاں، ایسا ہی کرے گا۔

(۸۶۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ يُصَلِّي الرَّجُلُ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ ، فَإِذَا كَانَتِ الْفَرِيضَةُ نَزَلَ.

(۸۶۱۰) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی سواری پر نماز پڑھ سکتا ہے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو، البتہ فرض پڑھنے کے لئے نیچے اترے گا۔

(۸۶۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ :أَنَّ أَبَاهُ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ.

(۸۶۱۱) حضرت ابوجعفر محمد بن علی کہتے ہیں کہ میرے والد حضرت علی بن حسین اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو۔

(۸۶۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ.

(۸۶۱۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو۔

(۸۶۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الْهَزْهَازِ :سَأَلْتُ الضَّحَّاكَ عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الدَّابَّةِ ؟ فَقَالَ :حَيْثُ كَانَ وَجْهُهُ يَجْعَلُ السُّجُودَ أَسْفَلَ مِنَ الرُّكُوعِ.

(۸۶۱۳) حضرت ابو ہزہاز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک سے سوال کیا کہ کیا آدمی اپنی سواری پر نماز پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں جس طرف بھی اس کا رخ ہو، نماز پڑھ سکتا ہے۔ البتہ اپنے سجود کو رکوع سے زیادہ جھکائے۔

(۸۶۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي عَلَى دَوَابِّنَا فِي الْغَزْوِ حَيْثُمَا تَوَجَّهْنا.

(۸۶۱۴) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوات میں اپنی سواریوں پر نماز پڑھا کرتے تھے خواہ ان کا رخ کسی بھی طرف ہوتا۔

(۸۶۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، أَوْ حُدِّثْتُ عَنْهُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ.(بخاری ۱۰۹۷۔ مسلم ۴۰)

(۸۶۱۵) حضرت عامر بن ربیعہ کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی طرف ہو۔

(۷۷۹) الصلاة في الْحِجْرِ وَمَا جَاءَ فِيهِ

کیا آدمی حطیم کے اندر نماز پڑھ سکتا ہے؟

(۸۶۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :مَا أُبَالِي صَلَّيْتُ فِي الْحِجْرِ أَوْ فِي الْكَعْبَةِ.

(۸۶۱۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے لئے حطیم میں نماز پڑھنا اور کعبہ کے اندر نماز پڑھنا برابر ہے۔

(۸۶۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :مَا أُبَالِي صَلَّيْتُ فِي الْحِجْرِ أَوْ فِي الْبَيْتِ.

(۸۶۱۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے لئے حطیم میں نماز پڑھنا اور کعبہ کے اندر نماز پڑھنا برابر ہے۔

(۸۶۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ إذَا قَضَى طَوَافَهُ دَخَلَ الْحِجْرَ فَصَلَّى فِيهِ، وَرَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

(۸۶۱۸) حضرت عبدالملک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا کہ انہوں نے طواف پورا کرنے کے بعد حطیم کے

اندر نماز پڑھی۔ میں نے حضرت علی بن حسین کو بھی یونہی کرتے دیکھا ہے۔

(۸۶۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :الْحِجْرُ مِنَ الْكَعْبَةِ.

(۸۶۱۹) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حطیم کعبہ کا حصہ ہے۔

(۸۶۲۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ قِمطَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ :أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الآيَةِ (فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا) قَالَ :قِبْلَةُ إِبْرَاهِيمَ تَحْتَ الْمِيزَابِ ، يَعْنِي فِي الْحِجْرِ.

(۸۶۲۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان (ترجمہ) ہم ضرور بضرور آپ کو ایسے قبلے کی طرف پھیریں گے جس کو آپ پسند کرتے ہیں۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ میزاب کے نیچے یعنی حطیم میں تھا۔

(۸۶۲۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَائِشَةَ :سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ، فَقَالَ :هُوَ مِنَ الْبَيْتِ.(بخاری ۱۵۸۴۔ مسلم ۴۰۵)

(۸۶۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ حطیم کعبہ کا حصہ ہے۔

(۷۸۰) فی الرجل يُدْرِكُ الإِمَامَ وَهُوَ جَالِسٌ

اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں امام کے ساتھ ملے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

(۸۶۲۲) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَنْتَهِي إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ جُلُوسٌ فَيُكَبِّرُ ثُمَّ يَجْلِسُ ؟ فَقَالاَ :إِذَا قَامَ اعْتَدَّ بِتِلْكَ التَّكْبِيرَةِ.

(۸۶۲۲) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی جماعت کے ساتھ اس حال میں شریک ہو کہ وہ قعدہ میں بیٹھے ہوں تو کیا وہ تکبیر کہہ کر بیٹھ جائے؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ جب وہ کھڑا ہو تو وہ اس تکبیر کو شمار کرے گا۔

(۷۸۱) فی التعشیر فِي الْمُصْحَفِ

قرآن مجید کی تعشیر ❶ کا بیان

(۸۶۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ مَسْعُودٍ :أَنَّهُ

❶ قرآن مجید کی تعشیر کا معنی یہ ہے کہ قرآن مجید کے اجزاء، سپارے اور ربع، نصف، ثلث وغیرہ بنائے جائیں۔ اسلاف اس عمل کو ناپسند فرماتے تھے کیونکہ حواشی کی وجہ سے ان چیزوں کے بارے میں خطرہ تھا کہ قرآن کا حصہ بن جائیں گی جو درحقیقت قرآن مجید کا حصہ نہیں۔ البتہ جب یہ خوف ختم ہو گیا تو کراہیت بھی زائل ہو گئی۔ اب کئی سالوں سے مسلمانوں کا عمل تعشیر پر ہے۔

كَرِهَ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۸۶۲۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مصحف کی تعشیر کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٨٦٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ ، وَأَنْ يُكْتَبَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِهِ.

(۸۶۲۴) حضرت عطاء مصحف کی تعشیر کو مکروہ قرار دیتے تھے اور اس بات کو بھی کہ مصحف میں قرآن کے علاوہ کوئی اور بات لکھی جائے۔

(٨٦٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۸۶۲۵) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٨٦٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ فِي الْمُصْحَفِ تَعْشِيرٌ أَوْ تَفْصِيل ، وَيَقُولَ : سُورَةُ الْبَقَرَةِ ، وَيَقُولُ : السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ.

(۸۶۲۶) حضرت مجاہد اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ مصحف میں تعشیر یا تفصیل کی کتابت کی جائے۔ یا یہ کہا جائے یہ سورۃ البقرۃ ہے یا یہ کہا جائے کہ یہ وہ سورت ہے جس میں گائے کا ذکر ہے۔

(٨٦٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ ، أَوْ يُكْتَبَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِهِ.

(۸۶۲۷) حضرت عطاء مصحف کی تعشیر کو مکروہ قرار دیتے تھے اور اس بات کو بھی کہ مصحف میں قرآن کے علاوہ کوئی اور بات لکھی جائے۔

(٨٦٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي رَزِينٍ : إِنَّ عِنْدِي مُصْحَفًا أُرِيدُ أَنْ أَخْتِمَهُ بِالذَّهَبِ وَأَكْتُبَ عِنْدَ أَوَّلِ كُل سُورَةٍ آيَةُ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ أَبُو رَزِينٍ : لاَ تَزِيدن فِيهِ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ.

(۸۶۲۸) حضرت زبرقان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابورزین سے کہا کہ میرے پاس ایک مصحف ہے میں اسے سونے کا پانی چڑھانا چاہتا ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ میں ہر سورت کے شروع میں لکھوں کہ یہ اتنی اتنی آیت ہے۔ ابورزین نے فرمایا کہ قرآن مجید میں دنیا کی کسی تھوڑی یا زیادہ چیز کا اضافہ مت کرو۔

(٨٦٢٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْفَوَاتِحَ وَالْعَوَاشِرَ الَّتِي فِيهَا قَافٌ وَكَافٌ.

(۸۶۲۹) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ان فواتح اور عواشر کو مکروہ قرار دیتے تھے جن میں قاف اور کاف ہو۔

(٨٦٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ رَأَى خَطًّا فِي مُصْحَفٍ فَحَكَّهُ وَقَالَ : لاَ تَخْلِطُوا بِهِ غَيْرَهُ.

(۸۶۳۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مصحف میں ایک مرتبہ ایک خط کھینچا ہوا دیکھا تو اسے مٹا دیا اور فرمایا کہ قرآن میں غیر قرآن کو نہ ملاؤ۔

(۸۶۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ كَرِهَ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۸۶۳۱) حضرت ابراہیم نے مصحف میں تعشیر کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۸۶۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :أَنَّهُ كَرِهَ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۸۶۳۲) حضرت عطاء نے مصحف میں تعشیر کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۸۶۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ:أَنَّهُ كَرِهَ النَّقْطَ وَخَاتِمَةَ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا.

(۸۶۳۳) حضرت ابراہیم نے قرآن میں نقطوں اور سورتوں کے خاتمے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۸۶۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : جَرِّدُوا الْقُرْآنَ ، وَلاَ تَلْبِسُوا بِهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ.

(۸۶۳۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو اور اس میں وہ چیز نہ ملاؤ جو اس کا حصہ نہیں۔

(۸۶۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۸۶۳۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(۸۶۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :كَانَ يُقَال :جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۸۶۳۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(۸۶۳۷) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۸۶۳۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(۸۶۳۸) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ :مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكُونَ سَأَلْتَ كَمَا سَأَلَ إِبْرَاهِيم ؟ فَقَالَ :كَانَ يُقَالُ :جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۸۶۳۸) حضرت حسن بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن اسود سے کہا کہ آپ کو کس چیز نے اس بات سے روکا کہ آپ بھی اس طرح سوال کرتے جس طرح حضرت ابراہیم نے سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ کہا جاتا تھا کہ قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(۸۶۳۹) حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَعَفَّانُ ، قَالاَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ :أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ كَانَ يَكْرَهُ الْجُمَلَ الَّتِي تُكْتَبُ فِي الْمَصَاحِفِ فَاتِحَةً وَخَاتِمَةً ، وَقَالَ :جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۸۶۳۹) حضرت ابو العالیہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ مصاحف کے شروع اور اختتام پر کچھ جملے لکھے جائیں۔ وہ فرماتے تھے کہ قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(۷۸۲) من كره أَنْ يُكْتَبَ الْقُرْآنُ فِي الشَّيْءِ الصَّغِيرِ

جن حضرات کے نزدیک چھوٹی چیز پر قرآن کو لکھنا مکروہ ہے

(۸٦٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُكْتَبَ الْقُرْآنُ فِي الْمَصَاحِفِ الصِّغَارِ.

(۸٦٤٠) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ قرآن کو چھوٹے مصاحف میں لکھا جائے۔

(۸٦٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : عَظِّمُوا الْقُرْآنَ ، يَعْنِي كَبِّرُوا الْمَصَاحِفَ.

(۸٦٤١) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مصاحف کو بڑا رکھو۔

(۸٦٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِي حُكَيْمَةَ الْعَبْدِيِّ قَالَ : كُنَّا نَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ بِالْكُوفَةِ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا عَلِيٌّ فَيَقُومُ فَيَنْظُرُ فَيُعْجِبُهُ خَطُّنَا وَيَقُولُ : هَكَذَا نَوِّرُوا مَا نَوَّرَ اللَّهُ.

(۸٦٤٢) حضرت ابو حکیمہ عبدی فرماتے ہیں کہ ہم کوفہ میں مصاحف لکھا کرتے تھے، ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گذرے اور ہمیں دیکھنے لگے، انہیں ہمارا خط اچھا محسوس ہوا، انہوں نے فرمایا کہ اس طرح اس چیز کو منور کرو جس طرح اللہ نے اسے روشنی بخشی ہے۔

(۸٦٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شَدَّادٍ الأَزْدِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي حُكَيْمَةَ الْعَبْدِيِّ قَالَ : كُنَّا نَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ بِالْكُوفَةِ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَنَحْنُ نَكْتُبُ فَيَقُولُ : أَجِلَّ قَلَمَكَ ، قَالَ : فَقَطَطْتُ مِنْهُ ثُمَّ كَتَبْتُ ، فَقَالَ : هَكَذَا نَوِّرُوا مَا نَوَّرَ اللَّهُ تَعَالَى.

(۸٦٤٣) حضرت ابو حکیمہ عبدی فرماتے ہیں کہ ہم کوفہ میں مصاحف لکھا کرتے تھے، ایک مرتبہ ہم لکھ رہے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گذرے اور انہوں نے فرمایا کہ اپنے قلم کی نوک موٹی رکھو۔ چنانچہ میں نے اپنے قلم کو کاٹ کر موٹا کیا پھر لکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس طرح اس چیز کو منور کرو جس طرح اللہ نے اسے روشنی بخشی ہے۔

(۸٦٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُكْتَبَ الْقُرْآنُ فِي الْمُصْحَفِ الصَّغِيرِ.

(۸٦٤٤) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ قرآن کو چھوٹے مصاحف میں لکھا جائے۔

(۸٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ مُصَيْحِفٌ.

(۸٦٤٥) حضرت مجاہد اس بات کو مکروہ خیال فرماتے ہیں کہ کسی مصحف کو "مصیحف" چھوٹا مصحف کہا جائے۔

(۷۸۳) فی إدامة النَّظرِ فِی الْمُصْحَفِ

مصحف کو مسلسل اور بار بار دیکھنے کا بیان

(٨٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: أَدِيمُوا النَّظَرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۸۶۴۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کو ہمیشہ دیکھتے رہا کرو۔

(٨٦٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ ، فَقَالَ: هَذَا حِزْبِي الَّذِي أُرِيدُ أَنْ أَقُومَ بِهِ اللَّيْلَةَ.

(۸۶۴۷) حضرت خیثمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ مصحف میں سے تلاوت کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ میرا روزانہ کا وظیفہ ہے جسے میں رات کو انجام دیتا ہوں۔

(٨٦٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ فَقَالَ: هَذَا حِزْبِي الَّذِي أُرِيدُ أَنْ أَقُومَ بِهِ اللَّيْلَةَ.

(۸۶۴۸) حضرت خیثمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ مصحف میں سے تلاوت کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ میرا روزانہ کا وظیفہ ہے جسے میں رات کو انجام دیتا ہوں۔

(٨٦٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ: كَانَ خُلُقَ الأَوَّلِينَ النَّظَرُ فِي الْمَصَاحِفِ ، قَالَ: وَكَانَ الأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ إِذَا خَلَى نَظَرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۸۶۴۹) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ اسلاف کا طریقہ مصحف میں دیکھنے کا تھا۔ حضرت احنف بن قیس جب اکیلے ہوتے تو مصحف میں دیکھا کرتے تھے۔

(٨٦٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ شُمَيْسَةَ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ تَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِذَا مَرَّتْ بِالسَّجْدَةِ قَامَتْ فَسَجَدَتْ.

(۸۶۵۰) حضرت شمیسہ ام سلمہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مصحف میں سے تلاوت کیا کرتی تھیں، جب وہ کسی آیت سجدہ سے گذرتی تو سجدہ کیا کرتی تھیں۔

(٨٦٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي سُرِّيَّةُ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَتْ: إِنْ كَانَ الرَّبِيعُ لَيَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ إِنْسَانٌ غَطَّاهُ.

(۸۶۵۱) حضرت ربیع مصحف سے دیکھ کر پڑھا کرتے تھے جب ان کے پاس کوئی آتا تو اسے ڈھانپ دیتے۔

(٨٦٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ ، فَاسْتَأْذَنَ

عَلَيْهِ رَجُلٌ فَغَطَّاهُ ، وَقَالَ : لَا يَرَى هَذَا أَنِّي أَقْرَأُ فِيهِ كُلَّ سَاعَةٍ.

(۸۶۵۲) حضرت اعمش کہتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم کے پاس آیا وہ مصحف سے دیکھ کر تلاوت کر رہے تھے۔ ایک آدمی نے حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو انہوں نے اسے ڈھانپ دیا اور فرمایا کہ یہ نہ دیکھ لے کہ میں ہر وقت اس کی تلاوت کرتا ہوں۔

(۸۶۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : دَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ وَالْمُصْحَفُ فِي حِجْرِهِ.

(۸۶۵۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور قرآن مجید ان کی گود میں تھا۔

(۸۶۵٤) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْعُقَيْلِيُّ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الْعَلَاءِ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ حَتَّى يُغْشَى عَلَيْهِ.

(۸۶۵۴) حضرت ابوصالح عقیلی کہتے ہیں کہ حضرت ابوالعلاء یزید بن عبداللہ بن شخیر مصحف سے دیکھ کر پڑھتے یہاں تک کہ بے ہوش ہو جاتے۔

(۸۶۵۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ طَلْحَةَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ.

(۸۶۵۵) حضرت لیث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کو مصحف سے دیکھ کر پڑھتے دیکھا ہے۔

(۷۸٤) ما أمر بِهِ مِنْ تَعَاهُدِ الْقُرْآنِ

قرآنِ مجید کو حرزِ جان اور وظیفۂ حیات بنانے کا حکم

(۸۶۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : تَعَاهَدُوا هَذِهِ الْمَصَاحِفَ ، فَلَهِيَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ ، فَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَلْ هُوَ نُسِّيَ. (مسلم ۲۲۹۔ نسائی ۱۰۵۶۱)

(۸۶۵۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان مصاحف کو حرزِ جان بنا کر رکھو کیونکہ یہ لوگوں کے سینوں سے اونٹوں کے رسیوں سے بھاگنے سے زیادہ نکلنے والا ہے۔ تم میں سے یہ کوئی نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قرآن مجید بھلا دیا جاتا ہے۔

(۸۶۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيّ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ قُلُوبِ الرِّجَالِ مِنَ الإِبِلِ مِنْ عُقُلِهَا. (بخاری ۵۰۳۳۔ مسلم ۵۴۵)

(۸۶۵۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان مصاحف کو حرزِ جان بنا کر رکھو کیونکہ یہ لوگوں کے سینوں سے اونٹوں کے رسیوں سے بھاگنے سے زیادہ نکلنے والا ہے۔

(٨٦٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الْقُرْآنِ مَثَلُ الإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ.

(مسلم ۲۲۷۔ احمد ۲/ ۳۶)

(۸۶۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید کی مثال ان اونٹوں کی سی ہے جنہیں رسی سے باندھا گیا ہو۔ اگر ان کا مالک انہیں باندھے رکھے گا تو روک سکے گا اور اگر انہیں کھول دیا تو وہ بھاگ جائیں گے۔

(٨٦٥٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِنِّي لأَقْرَأُ حِزْبِي ، أَوْ عَامَّةَ حِزْبِي وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى فِرَاشِي.

(۸۶۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے بستر پر لیٹ کر بھی اپنی روزانہ کی تلاوت کے معمول کو پورا کرتی ہوں۔

(٨٦٦٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ قُلُوبِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا. (احمد ۴/ ۱۴۶۔ طبرانی ۸۰۲)

(۸۶۶۰) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید کو سیکھو اور اس کی تلاوت کرو، کیونکہ یہ لوگوں کے سینوں سے اونٹوں کے رسیوں سے بھاگنے سے زیادہ نکلنے والا ہے۔

(٧٨٥) في القرآن فِي كَمْ يُخْتَمُ

قرآن مجید کو کتنے دنوں میں ختم کرنا چاہئے

(٨٦٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثٍ لَمْ يَفْقَهْهُ.

(ترمذی ۲۹۴۹۔ ابو داؤد ۱۳۸۹)

(۸۶۶۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے قرآن مجید کو تین دن سے کم میں ختم کیا اس نے اسے نہیں سمجھا۔

(٨٦٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثٍ فَهُوَ رَاجِزٌ.

(۸۶۶۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے قرآن مجید کو تین دن سے کم میں ختم کیا وہ رجز پڑھنے والا ہے۔

(٨٦٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :

كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ ثَلاَثٍ وَقَلَّمَا يَسْتَعِينُ بِالنَّهَارِ.

(۸۶۶۳) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تین دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے، وہ دن میں بہت کم تلاوت کرتے تھے۔

(٨٦٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أُبَيٍّ :أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي ثَمَانٍ.

(۸۶۶۴) حضرت ابی رضی اللہ عنہ آٹھ دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

(٨٦٦٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ :أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي ثَمَانٍ ، وَأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي سَبْعٍ.

(۸۶۶۵) حضرت تمیم داری سات دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

(٨٦٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :كَانَ مُعَاذٌ يَكْرَهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثٍ.

(۸۶۶۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تین دن سے کم میں قرآن مجید ختم کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٨٦٦٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ الأَسْوَدُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي لَيْلَتَيْنِ وَيَخْتِمُهُ فِي سِوَى رَمَضَانَ فِي سِتٍّ ، وَكَانَ عَلْقَمَةُ يَخْتِمُهُ فِي خَمْسٍ.

(۸۶۶۷) حضرت اسود رمضان میں دو راتوں میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے اور رمضان کے علاوہ چھ دنوں میں۔ حضرت علقمہ پانچ دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

(٨٦٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ :أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي خَمْسٍ، وَكَانَ الأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ يَقْرَؤُهُ فِي سِتٍّ.

(۸۶۶۸) حضرت علقمہ پانچ دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔ حضرت اسود بن یزید چھ دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

(٨٦٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَبْعٍ ، وَكَانَ عَلْقَمَةُ وَالأَسْوَدُ يَقْرَؤُهُ أَحَدُهُمَا فِي خَمْسٍ وَالآخَرُ فِي سِتٍّ ، وَكَانَ إبْرَاهِيمُ يَقْرَؤُهُ فِي سَبْعٍ.

(۸۶۶۹) حضرت عبد الرحمن بن یزید سات دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔ حضرت علقمہ اور حضرت اسود میں سے ایک پانچ دن میں اور دوسرے چھ دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم سات دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

(٨٦٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :كَانَ عُرْوَةُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَبْعٍ.

(۸۶۷۰) حضرت عروہ سات دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

(٨٦٧١) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :كَانَ يَوْمُ الْحَيِّ فِي رَمَضَانَ وَكَانَ يَخْتِمُ

فِي سَبْعٍ.

(۸۶۷۱) حضرت ابو مجلز رمضان میں اپنے علاقے والوں کو تراویح پڑھاتے تھے اور سات دن میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

(۸۶۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى الطَّائِفِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ جَدِّهِ أَوْسِ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ ثَقِيفٍ ، قَالَ : فَأَنْزَلَنَا فِي قُبَّةٍ لَهُ وَنَزَلَ إِخْوَانُنَا الأَحْلاَفُ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا بَعْدَ الْعِشَاءِ فَيُحَدِّثُنَا وَكَانَ أَكْثَرُ حَدِيثِهِ تَشَكِّيه قُرَيْشًا وَيَقُولُ : وَلاَ سَوَاءَ كُنَّا بِمَكَّةَ مُسْتَضْعَفِينَ مُسْتَذَلِّينَ ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ كَانَتِ الْحَرْبُ سِجَالاً عَلَيْنَا وَلَنَا.

قَالَ : فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَطْوَلَ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ أَبْطَأْتَ عَلَيْنَا ، قَالَ : إِنَّهُ طَرَأَ عَلَيَّ حِزْبٌ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَخْرُجَ حَتَّى أَقْضِيَهُ ، فَسَأَلْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه يُحَزِّبُ الْقُرْآنَ ؟ فَقَالَ : كَانَ يُحَزِّبُهُ ثَلاَثًا وَخَمْسًا وَسَبْعًا وَتِسْعًا وَإِحْدَى عَشْرَةَ وَثَلاَثَ عَشْرَةَ وَحِزْبَ الْمُفَصَّلِ. (احمد ۴/ ۳۴۳۔ ابن ماجہ ۱۳۴۵)

(۸۶۷۲) حضرت اوس بن حذیفہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک ﷺ کے پاس ثقیف کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے۔ آپ نے ہمیں ایک قبہ میں ٹھہرایا۔ ہمارے کچھ حلیف بھائی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہرے۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس عشاء کے بعد تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ کی اکثر گفتگو قریش کی شکایات پر مشتمل ہوتی تھی۔ آپ فرماتے کہ دونوں جگہ پریشانی ہے، مکہ میں کمزور اور لاچار تھے، مدینہ آئے تو لڑائیوں نے ہمیں گھیر لیا ہے، کچھ ہمارے خلاف جاتی ہیں اور کچھ ہمارے حق میں۔

ایک رات آپ نے تشریف لانے میں دیر کردی، جب آپ تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج آپ نے تشریف لانے میں دیر کردی! آپ نے فرمایا کہ میرے روز کی تلاوت کے معمول میں کچھ کمی رہ گئی تھی اور مجھے یہ بات پسند نہ تھی کہ میں اسے پورا کیے بغیر جاؤں۔ ہم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ روزانہ کتنا قرآن پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ آپ قرآن مجید کو تین، پانچ، سات، نو، گیارہ، تیرہ اور حزب المفصل میں تقسیم فرماتے تھے۔

(۸۶۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : لأَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَهُ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ ، وَلأَنْ أَقْرَأَهُ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَهُ فِي عَشْرٍ ، وَلأَنْ أَقْرَأَهُ فِي عَشْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَهُ فِي سَبْعٍ اقف وَأَدْعُو.

(۸۶۷۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مہینے میں قرآن پڑھوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں پندرہ دن میں پڑھوں۔ میں اسے پندرہ دن میں پڑھوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسے دس دنوں میں پڑھوں۔ میں اسے دس دن میں مکمل کروں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسے سات دن میں پڑھوں۔ میں رکتا ہوں اور دعا

کرتا ہوں۔

(٨٦٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي سَبْعٍ وَلاَ تَقْرَأْهُ فِي ثَلاَثٍ.

(۸۶۷۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کو سات دنوں میں پڑھو تین دنوں میں نہ پڑھو۔

(٨٦٧٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ ثَلاَثٍ ، ثُمَّ يُصْبِحُ الْيَوْمَ الَّذِي يَخْتِمُ فِيهِ صَائِمًا.

(۸۶۷۵) حضرت مسیب بن رافع قرآن مجید کو تین دن میں ختم فرماتے تھے، پھر جس رات قرآن ختم ہوتا اگلے دن روزہ رکھتے تھے۔

(٨٦٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى مَسْرُوقٍ فَقَالَ :مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي جُمُعَةٍ ؟ فَقَالَ مَسْرُوقٌ :حَسَنٌ لَوْ أَخَذْتَ مُصْحَفًا كُلَّ جُمُعَةٍ فَأَدْخَلْتَهُ بَيْتًا لأَوْشَكَ أَنْ تَمْلأَهُ.

(۸۶۷۶) حضرت مسلم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت مسروق کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آپ اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو جمعہ کو قرآن کی تلاوت کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اچھا ہے، اگر تم ہر جمعہ کو مصحف پکڑو اور اسے کسی کمرے میں داخل کرو تو امید ہے کہ یہ اسے بھر دے گا۔

(٧٨٦) من رخص أَنْ يُقْرَأَ الْقُرْآنُ فِي لَيْلَةٍ وَقِرَائَتُهُ فِي رَكْعَةٍ

جن حضرات کے نزدیک اس بات کی اجازت ہے کہ ایک رات میں اور ایک رکعت میں ختم کر لیا جائے

(٨٦٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ.

(۸۶۷۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم داری نے پورا قرآن مجید ایک رکعت میں ختم فرمایا۔

(٨٦٧٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : قُمْتُ خَلْفَ الْمَقَامِ أُصَلِّي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ لاَ يَغْلِبَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ ، فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي يَغْمِزُنِي فَلَمْ أَلْتَفِتْ إِلَيْهِ ، ثُمَّ غَمَزَنِي فَالْتَفَتُّ ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَتَنَحَّيْتُ وَتَقَدَّمَ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي رَكْعَةٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

(۸۶۷۸) حضرت عبدالرحمن بن عثمان کہتے ہیں کہ میں مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا، میں یہ چاہتا تھا کہ اس رات اس جگہ میرے سوا کوئی اور کھڑا نہ ہوا۔ اتنے میں ایک آدمی نے مجھے پیچھے سے متوجہ کیا۔ میں متوجہ نہ ہوا اس نے مجھے پھر متوجہ

کیا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں پیچھے ہٹ گیا اور وہ وہاں کھڑے ہوگئے اور انہوں نے ایک رکعت میں پورا قرآن مجید پڑھنے کے بعد نماز مکمل فرمائی۔

(۸۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ : قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فِي الْكَعْبَةِ فِي رَكْعَةٍ.

(۸۶۷۹) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں نے کعبہ میں ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کیا ہے۔

(۸۶۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عُثْمَانَ :أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ فِي لَيْلَةٍ.

(۸۶۸۰) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک رات میں ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم فرمایا۔

(۸۶۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ :أَنَّهُ قَرَأَهُ فِي لَيْلَةٍ بِمَكَّةَ.

(۸۶۸۱) حضرت علقمہ نے مکہ میں ایک رات میں قرآن مجید ختم فرمایا۔

(۸۶۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ نَحْوَهُ.

(۸۶۸۲) ایک اور سند سے یہی منقول ہے۔

(۸۶۸۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ:قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فِي الْكَعْبَةِ فِي رَكْعَتَيْنِ.

(۸۶۸۳) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں نے کعبہ میں دو رکعت میں قرآن مجید ختم کیا ہے۔

(۸۶۸۴) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ الأَزْدِيُّ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي رَمَضَانَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ.

(۸۶۸۴) حضرت علی ازدی رمضان کی ہر رات میں قرآن مجید ختم فرمایا کرتے تھے۔

(۷۸۷) فی قوله تعالی (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الْوُسْطَى)

فرمانِ باری تعالیٰ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الْوُسْطَى﴾ (نمازوں کی پابندی کرو اور خاص طور پر درمیانی نماز کی) کی تفسیر

(۸۶۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الأَحْزَابِ :شَغَلُونَا عَنِ الصَّلاَةِ الْوُسْطَى صَلاَةِ الْعَصْرِ مَلأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا، ثُمَّ صَلاَّهَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ. (مسلم ۲۰۵۔ احمد ۱/ ۸۱)

(۸۶۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احزاب کے دن فرمایا کہ انہوں نے ہمیں درمیانی نماز یعنی عصر کی نماز کے وقت میں مصروف رکھا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ پھر آپ نے عصر کی نماز کو مغرب اور

عشاء کے درمیانی وقت میں ادا فرمایا۔

(۸۶۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى فُرْضَةٍ مِنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ ، فَقَالَ : شَغَلُونَا عَنِ الصَّلاَةِ الْوُسْطَى صَلاَةِ الْعَصْرِ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ وَبُطُونَهُمْ وَأَجْوَافَهُمْ نَارًا. (مسلم ۲۰۳۔ احمد ۱/ ۱۵۲)

(۸۶۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی گہرائی میں تھے، آپ نے اس موقع پر فرمایا کہ ان کافروں نے ہمیں درمیانی نماز یعنی عصر کی نماز سے دور رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ اللہ ان کے گھروں، ان کی قبروں، ان کے پیٹوں اور ان کے سینوں کو آگ سے بھر دے۔

(۸۶۸۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الصَّلاَةُ الْوُسْطَى صَلاَةُ الْعَصْرِ.

(۸۶۸۷) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔

(۸۶۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي رَجُلٌ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ : الصَّلاَةُ الْوُسْطَى صَلاَةُ الْعَصْرِ ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ .

(۸۶۸۸) حضرت حفصہ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔ اور اللہ کے لئے خشوع و خضوع کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔

(۸۶۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : أَنَّهَا اسْتَكْتَبَتْ مُصْحَفًا ، فَلَمَّا بَلَغَتْ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الْوُسْطَى﴾ ، قَالَتِ : اُكْتُبِ الْعَصْرَ.

(۸۶۸۹) حضرت عبداللہ بن رافع فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا مصحف کی کتابت کرا رہی تھیں، جب وہ اس آیت پر پہنچیں ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الْوُسْطَى﴾ (نمازوں کی پابندی کرو اور خاص طور پر درمیانی نماز کی) تو انہوں نے فرمایا کہ لکھو اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔

(۸۶۹۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ يَزِيدَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا أُمَامَةَ عَنِ الصَّلاَةِ الْوُسْطَى ، فَقَالَ : لاَ أَحْسَبُهَا إِلاَّ الصُّبْحَ.

(۸۶۹۰) حضرت موسیٰ بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ فجر کی نماز ہے۔

(۸۶۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، عَنْ زُهْرَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسُئِلَ عَنِ صَلاَةِ الْوُسْطَى فَقَالَ : هِيَ الظُّهْرُ ، فَمَرَّ أُسَامَةُ فَسُئِلَ فَقَالَ : هِيَ

الظُّهْرُ ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِالْهَجِيرِ. (نسائی ۳۵۶۔ احمد ۵/ ۲۰۶)

(۸۶۹۱) حضرت زہرہ فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے، ان سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ گذرے ان سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اسے دو پہر کے وقت پڑھا کرتے تھے۔

(۸۶۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَوْفٌ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :هِيَ صَلَاةُ الْفَجْرِ.

(۸۶۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد فجر کی نماز ہے۔

(۸۶۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مَنْظُورِ بْنِ أَبِي ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :هِيَ الظُّهْرُ.

(۸۶۹۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے۔

(۸۶۹۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنِ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۸۶۹۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے۔

(۸۶۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتِ :الصَّلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ.

(۸۶۹۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

(۸۶۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :هِيَ الْعَصْرُ.

(۸۶۹۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔

(۸۶۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ :أَنَّ عَبِيدَةَ سَأَلَ عَلِيًّا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى ؟ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ. (بخاری ۲۹۳۱۔ ابو داؤد ۴۱۲)

(۸۶۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اس حدیث جیسی حدیث نقل کی۔

(۸۶۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الصَّلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ.

(۸۶۹۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

(۸۶۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ صَلَاةِ الْعَصْرِ.

(۸۶۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانِ باری تعالیٰ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ (نمازوں کی پابندی

کرو اور خاص طور پر درمیانی نماز کی) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔

(۸۷۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَص ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :هِيَ الَّتِي فَرَّطَ فِيهَا ابْنُ دَاوُد وَهِيَ الْعَصْرُ.

(۸۷۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ وہ نماز ہے جس میں حضرت ابن داود (سلیمان) علیہ السلام سے سستی ہوئی اور وہ عصر کی نماز ہے۔

(۸۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الصَّلاَةُ الْوُسْطَى الَّتِي فَرَّطَ فِيهَا سُلَيْمَانُ صَلاَةُ الْعَصْرِ.

(۸۷۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ درمیانی نماز وہ ہے جس میں حضرت سلیمان علیہ السلام سے سستی ہوئی اور وہ عصر کی نماز ہے۔

(۸۷۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :سُئِلَ شُرَيْحٌ عَنِ الصَّلاَةِ الْوُسْطَى فَقَالَ :حَافِظُوا عَلَيْهَا تُصِيبُوهَا.

(۸۷۰۲) حضرت شریح سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان سب نمازوں کی حفاظت کرو اسے خود پالو گے۔

(۸۷۰۳) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْن ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَن أَبِيه ، عَن رَبِيع بن خُثَيم :سُئِلَ عَنِ الصَّلاَةِ الْوُسْطَى ، فَقَالَ :هِيَ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ فَحَافِظُوا عَلَيْهَا.

(۸۷۰۳) حضرت ربیع بن خثیم سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ پانچ نمازوں میں سے ایک ہے ان سب کی پابندی کرو۔

(۸۷۰۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :هِيَ الْعَصْرُ.

(۸۷۰۴) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

(۸۷۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الْوُسْطَى﴾ صَلاَةِ الْعَصْرِ.

قَالَ :وَكَانَ عَطَاءٌ يَرَى أَنَّ الصَّلاَةَ الْوُسْطَى صَلاَةُ الْغَدَاةِ.

(۸۷۰۵) حضرت عبید بن عمر فرمانِ باری تعالیٰ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الْوُسْطَى﴾ (نمازوں کی پابندی کرو اور خاص طور پر درمیانی نماز کی) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔ حضرت عطاء کے مطابق یہ فجر کی نماز ہے۔

(۸۷۰۶) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَيَّانُ الأَزْدِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسُئِلَ عَنِ

الصَّلاَة الْوُسْطَى وَقِيلَ لَهُ :إنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :هِيَ الْعَصْرُ ، فَقَالَ :إنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ ، ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ : هِيَ الصُّبْحُ.

(۸۷۰۶) حضرت حیان ازدی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مطابق اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔ یہ سن کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تو بہت زیادہ باتیں کرتے ہیں اس سے مراد فجر کی نماز ہے۔

(۸۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ حَفْصٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ . وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :الصَّلاَةُ الْوُسْطَى صَلاَةُ الظُّهْرِ.

(۸۷۰۷) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ درمیانی نماز سے مراد ظہر کی نماز ہے۔

(۸۷۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَيَّاطِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ :هِيَ الظُّهْرُ قَبْلَهَا صَلاَتَانِ وَبَعْدَهَا صَلاَتَانِ.

(۸۷۰۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے، اس سے پہلے بھی دو نمازیں ہیں اور اس کے بعد بھی دو۔

(۸۷۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :هِيَ الصُّبْحُ.

(۸۷۰۹) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ اس سے مراد فجر کی نماز ہے۔

(۸۷۱۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :الصَّلاَةُ الْوُسْطَى صَلاَةُ الْعَصْرِ.

(۸۷۱۰) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔

(۸۷۱۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَة الْوُسْطَى﴾ الصُّبْح.

(۸۷۱۱) حضرت مجاہد فرمانِ باری تعالیٰ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَة الْوُسْطَى﴾ (نمازوں کی پابندی کرو اور خاص طور پر درمیانی نماز کی) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد صبح کی نماز ہے۔

(۸۷۱۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الصَّلاَةُ الْوُسْطَى صَلاَةُ الْعَصْرِ. (ترمذی ۱۸۲۔ احمد ۵/ ۱۲)

(۸۷۱۲) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ درمیانی نماز صبح کی نماز ہے۔

(۸۷۱۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :الصَّلاَةُ الْوُسْطَى صَلاَةُ الْعَصْرِ.

(۸۷۱۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ درمیانی نماز فجر کی نماز ہے۔

(٨٧١٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ.

(٨٧١٤) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔

(٨٧١٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتِ : صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ.

(٨٧١٥) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔

(٨٧١٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : هِيَ الْعَصْرُ. (مسلم ٢٠٦ـ احمد ١/ ٣٩٢)

(٨٧١٦) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد عصر کی نماز ہے۔

(٨٧١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ ، فَقَالَ : هَذِهِ الصَّلَاةُ الْوُسْطَى.

(٨٧١٧) حضرت ابو رجاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ کی مسجد میں فجر کی نماز پڑھی۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ درمیانی نماز ہے۔

(٨٧١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ : الْوُسْطَى صَلَاةُ الصُّبْحِ.

(٨٧١٨) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ درمیانی نماز صبح کی نماز ہے۔

(٧٨٨) باب مسألة فِي الصَّلَاة

نماز کے بارے میں سوال کرنے کا بیان

(٨٧١٩) سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ : قَالَ سُفْيَانُ فِي رَجُلٍ زَالَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ فِي الْحَضَرِ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى السَّفَرِ كَيْفَ يُصَلِّي ، قَالَ : إِنْ كَانَ فِي وَقْتِ الظُّهْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

وَقَالَ حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ : إِذَا زَالَتْ له الشَّمْسُ هَاهُنَا صَلَّى فِي السَّفَرِ أَرْبَعًا.

قَالَ : وَقَالَ سُفْيَانُ فِي مُسَافِرٍ دَخَلَ مَعَ مُقِيمٍ فَصَلَّى مَعَهُ رَكْعَةً ، ثُمَّ رَأَى شَيْئًا فَتَكَلَّمَ فَصَلَّى الإِمَام فَقَالَ : يُعِيدُ الْمُسَافِرُ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى الأَصْلِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ : يُصَلِّي أَرْبَعًا لأَنَّهُ قَدْ أَوْجَبَهَا عَلَى نَفْسِهِ.

(٨٧١٩) حضرت سفیان سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی سورج کے زائل ہونے کے وقت حضر میں تھا، پھر سفر پر روانہ ہوگیا، وہ کیسے

نماز پڑھے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر ظہر کے وقت میں پڑھے تو دو رکعتیں پڑھے گا۔ حضرت حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ جب یہاں سورج زائل ہو جائے تو سفر میں چار رکعتیں پڑھے گا۔ حضرت سفیان اس مسافر کے بارے میں جو کسی مقیم کے ساتھ نماز میں داخل ہو اور اس کے ساتھ ایک رکعت پڑھے، پھر کچھ دیکھے اور بات کرے، اتنے میں امام نماز پڑھ لے، فرماتے ہیں کہ مسافر دو رکعتوں کا اعادہ کرے گا پھر اس اصل کی طرف لوٹ آئے گا۔ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ چار رکعتیں پڑھے گا کیونکہ اس نے اپنے اوپر چار رکعتیں فرض کر لی ہیں۔

(۸۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ فِي رَجُلٍ دَخَلَ مَعَ الإِمَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَعَفَ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ وَقَدْ صَلَّى الإِمَامُ ، وَلَمْ يَتَكَلَّمِ الرَّجُلُ ، قَالَ سُفْيَانُ : يُصَلِّي صَلاَةَ الإِمَامِ رَكْعَتَيْنِ.
وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ : يُصَلِّي أَرْبَعًا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ قَدْ صَلَّى مَعَهُ رَكْعَةً.

(۸۷۲۰) حضرت سفیان سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی جمعہ کے دن امام کے ساتھ جماعت میں داخل ہوا، پھر اس کی نکسیر جاری ہو گئی، جب وہ وضو کر کے آیا تو امام نماز پڑھ چکا تھا، لیکن اس نے کسی سے بات نہیں کی، اب وہ کیا کرے؟ حضرت سفیان نے فرمایا کہ وہ امام کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھے۔ حضرت حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ وہ چار رکعتیں پڑھے البتہ اگر اس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی ہو تو پھر دو رکعتیں پڑھے۔

(۷۸۹) الصلاة على النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ هِيَ

نبی پاک ﷺ پر درود پڑھنے کے الفاظ اور طریقہ

(۸۷۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ السَّلاَمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ الصَّلاَةُ عَلَيْكَ ؟ قَالَ : قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (بخاری ۶۳۵۷۔ مسلم ۶۶)

(۸۷۲۱) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم نے یہ تو سیکھ لیا کہ آپ پر سلام کیسے پڑھا جائے اور آپ پر درود کیسے بھیجا جائے، یہ ہمیں سکھا دیجئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ الفاظ کہو (ترجمہ) اے اللہ حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور عظمت والا ہے۔ اے اللہ حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور عظمت والا ہے۔

(۸۷۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، عَنِ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ. (احمد ۴/ ۲۴۴)

(۸۷۲۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۸۷۲۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا السَّلاَمُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلاَةُ ؟ قَالَ : قُولُوا : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ. (بخاری ۶۳۵۸۔ ابن ماجہ ۹۰۳)

(۸۷۲۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ پر سلام پڑھنا تو سیکھ لیا اب آپ ہمیں درود پڑھنا بھی سکھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم یہ کہو (ترجمہ) اے اللہ! اپنے بندے اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر برکت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی۔

(۸۷۲٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَلِمْنَا السَّلاَمَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ الصَّلاَةُ ؟ قَالَ : قُولُوا : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (نسائی ۱۲۱۳۔ احمد ۱/ ۱۶۲)

(۸۷۲۴) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو سیکھ لیا آپ ہمیں درود کا طریقہ بھی سکھا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہ الفاظ کہو (ترجمہ) اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور عظمت والا ہے۔ اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور عظمت والا ہے۔

(۸۷۲٥) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَمَّا السَّلاَمُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَلِمْنَاهُ.
وَأَمَّا الصَّلاَةُ فَأَخْبِرْنَا بِهَا كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ ؟ قَالَ : فَصَمَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَدِدْنَا أَنَّ الرَّجُلَ الَّذِي سَأَلَهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُولُوا : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (مسلم ۶۵۔ ابوداؤد ۹۷۳)

(۸۷۲۵) حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے بیٹھ کر اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام بھیجنا تو ہم نے سیکھ لیا آپ ہمیں درود کے بارے میں بتا دیجئے کہ ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ کچھ دیر خاموش رہے، یہاں تک کہ ہمارے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش یہ اس بارے میں سوال نہ کرتا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جب تم درود پڑھو تو یہ کہو (ترجمہ) اے اللہ نبی امی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور عظمت والا ہے۔ اے اللہ نبی امی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو قابل تعریف اور عظمت والا ہے۔

(۸۷۲۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَنْصُورٌ وَعَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ : قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَلِمْنَا السَّلاَمَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ الصَّلاَةُ عَلَيْكَ ؟ قَالَ : قُولُوا اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

(۸۷۲۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم نے آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو سیکھ لیا آپ ہمیں درود کا طریقہ بھی سکھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ تم یوں کہو (ترجمہ) اے اللہ! اپنی رحمتوں اور برکتوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لئے بنا دے جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے بنایا، تو قابل تعریف اور عظمت والا ہے۔

(۷۹۰) مَنْ كَانَ إِذَا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ بِوَجْهِهِ

جو حضرات سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف رخ پھیر لیا کرتے تھے

(۸۷۲۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَهُوَ يُهَلِّلُ يَقُولُ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ.

(۸۷۲۷) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم سلام پھیرنے کے بعد لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ کہتے ہوئے ہماری طرف رخ کر لیا کرتے تھے۔

(۸۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا عَلِيٌّ الْعَصْرَ ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ.

(۸۷۲۸) حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر رخ ہماری طرف کر لیا۔

(۷۹۱) مَنْ كَانَ إِذَا قَرَأَ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى) قَالَ سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى

جوحضرات قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلندرب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى (میرا بلندرب پاک ہے) کہا کرتے تھے

(۸۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى قَرَأَ فِي الْجُمُعَةِ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ فَقَالَ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى.

(۸۷۲۹) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جمعہ میں قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلندرب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى (میرا بلندرب پاک ہے) کہا۔

(۸۷۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى الْجُمُعَةَ فَقَرَأَ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ فَقَالَ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

(۸۷۳۰) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی نماز میں قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلندرب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى (میرا بلندرب پاک ہے) کہا۔

(۸۷۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ : أَنَّ عَلِيًّا قَرَأَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ فَقَالَ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى ، قَالَ عَبْدَةُ : وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

(۸۷۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز میں قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلندرب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى (میرا بلندرب پاک ہے) کہا۔

(۸۷۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقْرَأُ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ فَقَالَ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

(۸۷۳۲) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے نماز میں قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلندرب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى (میرا بلندرب پاک ہے) کہا۔

(۸۷۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقْرَأُ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ فَقَالَ : سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى.

(۸۷۳۳) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلندرب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى (میرا بلندرب پاک ہے) کہا۔

(٨٧٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّهُ قَرَأَ :﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ فَقَالَ :سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى.

(۸۷۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلندرب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (میرا بلندرب پاک ہے) کہا۔

(٨٧٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ.

(۸۷۳۵) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٨٧٣٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ إِذَا أَمَّ النَّاسَ هَاهُنَا فَقَرَأَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، قَالَ :سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى.

(۸۷۳۶) حضرت عبید بن حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن مغیرہ نے اس جگہ لوگوں کو نماز پڑھائی، انہوں نے قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلندرب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (میرا بلندرب پاک ہے) کہا۔

(٨٧٣٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الأَصْبَغِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ :أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَرَأَ :﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، قَالَ :سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى.

(۸۷۳۷) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلندرب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (میرا بلندرب پاک ہے) کہتے۔

(٨٧٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَرَأَ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، قَالَ سُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى.

(۸۷۳۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ (اپنے بلندرب کے نام کی تسبیح کہو) پڑھنے کے بعد سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (میرا بلندرب پاک ہے) کہتے۔

(٧٩٢) فی الرجل يُدْرِكُ مَعَ الإِمَامِ رَكْعَةً

اگر کسی آدمی کو امام کے ساتھ ایک رکعت ملے تو وہ کیا کرے؟

(٨٧٣٩) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا كَانَ لَكَ وِتْرٌ وَلِلإِمَامِ شَفْعٌ فَلاَ تَشَهَّدَ.

(۸۷۳۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب تمہاری ایک رکعت ہوئی ہو اور امام کی دو ہوگئی ہوں تو تم تشہد نہ پڑھو۔

(۸۷٤۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: تَتَشَهَّدُ.

(۸۷۴۰) حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں وہ تشہد پڑھے گا۔

(۸۷٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ: فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ رَكْعَةً مَعَ الإِمَامِ، قَالَ: يَتَشَهَّدُ.

(۸۷۴۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو امام کے ساتھ ایک رکعت ملے تو وہ تشہد پڑھے گا۔

(۸۷٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ: فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ مَعَ الإِمَامِ وِتْرًا مِنَ الصَّلاَةِ، قَالَ: لاَ يَتَشَهَّدُ.
وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: وأَنَا أَرَى ذَلِكَ.

(۸۷۴۲) حضرت عطاء اس شخص کے بارے میں جسے امام کے ساتھ ایک رکعت ملے فرماتے ہیں کہ وہ تشہد نہیں پڑھے گا۔ حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔

(۸۷٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: سَأَلْتُ نَافِعًا وَابْنَ شِهَابٍ عَنِ الرَّجُلِ يُسْبَقُ بِرَكْعَةٍ فَيَجْلِسُ مَعَ الإِمَامِ؟ قَالاَ: يَتَشَهَّدُ.

(۸۷۴۳) حضرت مالک بن انس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع اور حضرت ابن شہاب سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جسے ایک رکعت ملے، تو کیا وہ امام کے ساتھ قعدہ کرے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تشہد پڑھے گا۔

(۷۹۳) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ إِذَا أَكَلَ بَصَلاً أَوْ ثُومًا أَنْ يَحْضُرَ الْمَسْجِدَ

جن حضرات کے نزدیک پیاز یا تھوم کھا کر مسجد میں آنا مکروہ ہے

(۸۷٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فَلاَ يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، أَوِ الْمَسْجِدَ.

(۸۷۴۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ بری سبزی کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔

(۸۷٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ هَذِهِ الْبَقْلَةَ فَلاَ يَقْرَبَنَّ الْمَسْجِدَ حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا، يَعْنِي الثُّومَ.

(بخاری ۴۲۱۵۔ مسلم ۶۹)

(۸۷۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ سبزی یعنی تھوم کھائے وہ اس وقت

تک مسجد میں نہ آئے جب تک اس کی بدبو ختم نہ ہو جائے۔

(٨٧٤٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي الرَّبَابِ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلاَ يَقْرَبَنَّ مُصَلاَّنَا ، يَعْنِي الثُّومَ. (بخاری ۴۶۴۔ احمد ۵/ ۲۶)

(۸۷۴۶) حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تھوم کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔

(٨٧٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ الْعَدَوِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ :أَكَلْتُ ثُومًا ، ثُمَّ أَتَيْتُ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِرَكْعَةٍ ، فَلَمَّا قُمْتُ أَقْضِي وَجَدَ رِيحَ الثُّومِ ، فَقَالَ :مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ فَلاَ يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا ، وقَالَ مُغِيرَةُ ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلاَةَ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ إنَّ لِي عُذْرًا فَنَاوِلْنِي يَدَكَ ، قَالَ :فَوَجَدْتُهُ وَاللَّهِ سَهْلاً ، فَنَاوَلَنِي يَدَهُ فَأَدْخَلْتُهَا فِي كُمِّي إلَى صَدْرِي فَوَجَدَهُ مَعْصُوبًا فَقَالَ :إنَّ لَكَ عُذْرًا. (ابوداؤد ۳۸۲۲۔ ابن حبان ۲۰۹۵)

(۸۷۴۷) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے تھوم کھایا اور پھر میں نبی پاک ﷺ کی مسجد میں آگیا۔ جب میں مسجد میں پہنچا تو آپ ﷺ ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ جب میں اپنی رکعت پوری کرنے کے لئے کھڑا ہوا تو آپ ﷺ کو تھوم کی بدبو محسوس ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ جو یہ سبزی کھائے وہ اس وقت تک مسجد میں نہ آئے جب تک اس کی بدبو ختم نہ ہو جائے۔ حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ جب میں نے نماز پوری کر لی تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرا ایک عذر ہے، آپ اپنا ہاتھ مجھے دیجئے۔ خدا کی قسم! میں نے آپ ﷺ کو بہت نرم مزاج پایا۔ آپ نے اپنا ہاتھ مجھے دیا تو میں نے آپ کے دست مبارک کو اپنے سینے پر پھیرا۔ آپ نے اسے بندھا ہوا پایا تو فرمایا کہ تمہیں واقعی عذر ہے۔

(٨٧٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يُونُسُ بنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ قُمَيمٍ التَّغْلِبِيِّ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ حَنْبَلٍ الْعَبْسِيِّ ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبُقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فَلاَ يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، يَعْنِي الثُّومَ.

(۸۷۴۸) حضرت شریک بن حنبل عبسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ بری سبزی یعنی تھوم کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔

(٨٧٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ يَوْمَ جُمُعَةٍ خَطِيبًا ، أَوْ خَطَبَنَا يَوْمَ جُمُعَةٍ ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا

النَّاس إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لاَ أُرَاهُمَا إِلاَّ خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الثُّومَ وَهَذَا الْبَصَلَ ، لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ ، فَمَنْ كَانَ آكِلَهُمَا لاَبُدَّ فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا. (مسلم ۳۹۷۔ احمد ۱/ ۲۷)

(۸۷۴۹) حضرت معدان بن ابی طلحہ یعمری کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تم دو سبزیاں ایسی کھاتے ہو جو میرے خیال میں بری ہیں۔ ایک تھوم اور دوسری پیاز۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اگر کوئی ان سبزیوں کو کھاتا اور اس کے منہ سے ان کی بدبو محسوس ہوتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت البقیع کی طرف لے جایا جاتا تھا۔ اگر کسی نے انہیں کھانا بھی ہو تو انہیں پکا کر ان کی بو کو مار دے۔

(۸۷۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ ، قَالَتْ : صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ الْبُقُولِ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ ، وَقَالَ : إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي.

(ترمذی ۱۸۱۰۔ احمد ۴۳۳)

(۸۷۵۰) حضرت ام ایوب فرماتی ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مرتبہ کھانا تیار کیا جس میں کچھ سبزیاں بھی تھیں۔ آپ نے ان سبزیوں کو نہیں کھایا اور فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں اپنے ساتھ والوں کو تکلیف دوں۔

(۷۹٤) في ليلة القَدْرِ ، أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ ؟

شبِ قدر کا بیان، شبِ قدر کون سی رات ہے؟

(۸۷۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ. (بخاری ۲۰۲۰۔ ترمذی ۷۹۲)

(۸۷۵۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

(۸۷۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ؛ لِتِسْعٍ بَقَيْنَ ، أَوْ لِسَبْعٍ ، أَوْ لِخَمْسٍ ، أَوْ لِثَلاَثٍ ، أَوْ لآخِرِ لَيْلَةٍ. (ترمذی ۷۹۴۔ احمد ۵/ ۳۶)

(۸۷۵۲) حضرت ابو بکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔ اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا آخری رات میں تلاش کرو۔

(۸۷۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ. (مسلم ۲۰۶۔ ابو داؤ ۱۳۸۰۹)

(۸۷۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شبِ قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

(۸۷۵٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَبَلَةَ ، وَمُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَحَيَّنُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ. (مسلم ۸۱۴۔ احمد ۲/ ۸۱)

(۸۷۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شبِ قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

(۸۷٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ أَبِي ذَرٍّ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطَى ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ :كَانَ أَسْأَلَ النَّاسِ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، لَيْلَةُ الْقَدْرِ كَانَتْ تَكُونُ عَلَى عَهْدِ الْأَنْبِيَاءِ ، فَإِذَا ذَهَبُوا رُفِعَتْ ؟ قَالَ: لَا ، وَلَكِنْ تَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، فَأَخْبِرْنَا بِهَا ، قَالَ :لَوْ أُذِنَ لِي فِيهَا لَأَخْبَرْتُكُمْ ، وَلَكِنِ الْتَمِسُوهَا فِي أَحَدِ السَّبْعَيْنِ ، ثُمَّ لَا تَسْأَلْنِي عَنْهَا بَعْدَ مَقَامِي ، أَوْ مَقَامِكَ هَذَا ، ثُمَّ أَخَذَ فِي حَدِيثٍ ، فَلَمَّا انْبَسَطَ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا حَدَّثْتَنِي بِهَا ، قَالَ أَبُو ذَرٍّ .فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضْبَةً لَمْ يَغْضَبْ عَلَيَّ قَبْلَهَا ، وَلَا بَعْدَهَا مِثْلَهَا. (نسائی ۳۴۲۷۔ ابن خزیمۃ ۲۱۷۰)

(۸۷۵۵) حضرت ابو مرثد فرماتے ہیں کہ میں جمرہ وسطی کے پاس حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ میں نے ان سے شبِ قدر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شبِ قدر کے بارے میں سب سے زیادہ سوال میں کیا کرتا تھا۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! شبِ قدر انبیاء کے زمانوں میں ہوتی ہے، جب انبیاء دنیا سے تشریف لے جاتے تو یہ رات بھی اٹھالی جاتی تھی، کیا ایسا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ شبِ قدر قیامت تک باقی رہے گی۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر مجھے اس کے بارے میں بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے اس کے بتانے کی اجازت ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتا دیتا۔ البتہ میں اتنا کہوں گا کہ تم اسے رمضان کی آخری سات راتوں میں سے ایک میں تلاش کرو۔ اب تم مجھ سے اس بارے میں سوال مت کرنا۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری باتوں میں مشغول ہو گئے۔ جب آپ کی طبیعت مبارکہ میں مجھے انبساط محسوس ہوا تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں آپ کو قسم دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ مجھے اس رات کے بارے میں بتا دیجئے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ پر اتنا غصہ آیا کہ اس سے پہلے اور اس کے بعد میں نے آپ کو اتنے غصے میں نہیں دیکھا۔

(۸۷٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي الصَّلْتِ ، عَنْ أَبِي عَقْرَبٍ الْأَسَدِيِّ ، قَالَ :أَتَيْنَا ابْنَ

مَسْعُودٍ فِي دَارِهِ فَوَجَدْنَاهُ فَوْقَ الْبَيْتِ فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ : صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، فَقُلْنَا لَهُ : سَمِعْنَاكَ تَقُولُ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ : صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، فَقَالَ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ مِنَ النِّصْفِ الآخِرِ ، وَذَلِكَ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ بَيْضَاءَ لاَ شُعَاعَ لَهَا ، فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ فَرَأَيْتُهَا كَمَا حُدِّثْتُ فَكَبَّرْتُ.

(احمد ۱/ ۴۰۶۔ طیالسی ۳۹۴)

(۸۷۵۶) حضرت ابوعقرب اسدی کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے انہیں کمرے کی چھت پر موجود پایا، ہم نے سنا کہ وہ نیچے اترنے سے پہلے کہہ رہے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم نے آپ کو سنا کہ آپ نے نیچے اترنے سے پہلے کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شبِ قدر رمضان کے دوسرے نصف کے سات دنوں میں ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ اس رات میں سورج جب طلوع ہوتا ہے تو سفید ہوتا ہے اور کرنوں کے بغیر ہوتا ہے۔ جب میں نے سورج کو دیکھا تو اسے اسی حالت میں پایا جس حالت میں مجھے بتایا گیا تھا، چنانچہ میں نے خوشی سے اللہ کی کبریائی بیان کی۔

(۸۷۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أُتِيتُ وَأَنَا نَائِمٌ فِي رَمَضَانَ فَقِيلَ لِي : إِنَّ اللَّيْلَةَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، قَالَ : فَقُمْتُ وَأَنَا نَاعِسٌ فَتَعَلَّقْتُ بِبَعْضِ أَطْنَابِ فُسْطَاطِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَنَظَرْتُ فِي اللَّيْلَةِ فَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ ، قَالَ : وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يَطْلُعُ مَعَ الشَّمْسِ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلاَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، وَذَلِكَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ بَيْضَاءَ لاَ شُعَاعَ لَهَا. (احمد ۱/ ۲۵۵۔ طبرانی ۱۱۷۷۷)

(۸۷۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رمضان میں سویا ہوا تھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آج شبِ قدر ہے۔ میں نیند کی حالت میں بیدار ہوا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خیمہ کی رسی کو پکڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے رات کا اندازہ لگایا تو وہ رمضان کی تیئسویں رات تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شیطان شبِ قدر کے علاوہ ہر رات سورج کے ساتھ برآمد ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے شبِ قدر کے دن سورج سفید حالت میں بغیر کرنوں کے طلوع ہوتا ہے۔

(۸۷۵۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ قَنَانِ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّهْمِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ زِرًّا عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ : كَانَ عُمَرُ وَحُذَيْفَةُ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَشُكُّونَ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ، تَبْقَى ثَلاَثٌ ، قَالَ زِرٌّ : فَوَاصِلْهَا.

(۸۷۵۸) حضرت قنان بن عبداللہ نہمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زر سے شبِ قدر کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر، حضرت حذیفہ اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ شبِ قدر رمضان کی ستائیسویں

رات ہے۔ جب رمضان کے تین دن باقی رہ جائیں۔

(۸۷۵۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ :لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ.

(۸۷۵۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔

(۸۷۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ بِلاَلاً عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، قَالَ :لَيْلَةُ الْقَدْرِ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ.

(۸۷۶۰) حضرت صنابحی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے شبِ قدر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تیئیس رمضان کی رات ہے۔

(۸۷۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :لَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ :اُطْلُبُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ وِتْرًا.

(احمد ۱/ ۴۳۔ ابویعلی ۱۶۵)

(۸۷۶۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(۸۷۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ لِسَبْعٍ تَبْقَى ، تَحَرَّوْهَا لِتِسْعٍ تَبْقَى ، تَحَرَّوْهَا لإِحْدَى عَشْرَةَ تَبْقَى صَبِيحَةَ بَدْرٍ ، فَإِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ كُلَّ يَوْمٍ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ إِلاَّ صَبِيحَةَ بَدْرٍ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْضَاءَ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ.

(۸۷۶۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ قدر کو رمضان کی تیئسویں، اکیسویں اور انیسویں راتوں میں تلاش کرو۔ اور شبِ قدر کو چودھویں رات کی صبح میں تلاش کرو۔ کیونکہ سورج ہر روز شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے، سوائے چودھویں کی صبح کے، کیونکہ اس میں سورج صاف ہوتا ہے اور اس میں کرنیں نہیں ہوتیں۔

(۸۷۶۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اُطْلُبُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. (طبرانی ۱۹۴۱)

(۸۷۶۳) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شبِ قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

(۸۷۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الأَوَاخِرُ أَيْقَظَ أَهْلَهُ ، وَرَفَعَ الْمِئْزَرَ . قِيلَ لأَبِي بَكْرٍ :مَا رَفْعُ الْمِئْزَرِ ؟ قَالَ :

اعْتِزَالُ النِّسَاءِ. (ترمذی ۷۹۵۔ احمد ۱/ ۹۸)

(۸۷۶۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کو جگاتے اور ازار کو بلند رکھتے۔ حضرت ابوبکر بن عیاش سے سوال کیا گیا کہ ازار کو بلند رکھنے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ خواتین سے کنارہ کشی اختیار کرنا۔

(۸۷٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابن عُمَر قَالَ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ.

(۸۷٦۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب قدر رمضان کی ہر رات میں ہوسکتی ہے۔

(۸۷٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. (ترمذی ۷۹۵۔ ابو یعلی ۳۷۲)

(۸۷٦٦) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اپنی ازواج کو جگایا کرتے تھے۔

(۸۷٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُدْرِكْهَا ، قَالَ : وَقَالَ أُبَيٌّ : لَقَدْ عَلِمَ عَبْدُ اللهِ أَنَّهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ. (مسلم ۲۲۰۔ ابو داؤد ۱۳۷۳)

(۸۷٦۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص پورا سال رات کو قیام کرے گا وہ شب قدر کو پالے گا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔

(۸۷٦۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ الأَسَدِيَّ يَقُولُ : سَمِعْتُ أُبَيًّا يَقُولُ : هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ.

(۸۷٦۸) حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔

(۸۷٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ الْعَامِرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ : إِذَا كَانَتْ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَاغْتَسِلُوا ، وَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُؤَخِّرَ فِطْرَهُ إِلَى السَّحَرِ فَلْيَفْعَلْ ، وَلْيُفْطِرْ عَلَى ضَيَاحِ لَبَنٍ.

(۸۷٦۹) حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں کہ جب رمضان کی ستائیسویں رات ہو تو غسل کرو۔ اس رات میں اگر تم میں سے کوئی اپنی افطاری کو سحر تک مؤخر کر سکے تو کر لے، نیز اسے چاہئے کہ اس دن لسی سے افطار کرے۔

(۸۷۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةٌ بَلْجَةٌ سَمْحَةٌ ، تَطْلُعُ شَمْسُهَا لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ.

(۸۷۷۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ شب قدر ایک روشن اور چمکدار رات ہے، اس میں سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔

(۸۷۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ قَارِظٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يَقُولُ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ ، لَيْلَةَ جُمُعَةٍ.

(۸۷۷۱) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام فرماتے ہیں کہ شب قدر سترہویں رات ہے، جو کہ جمعہ کی رات ہے۔

(۸۷۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ وَأَبُوهُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حُجَيْرٍ التَّغْلِبِيِّ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ ، فَإِنَّهَا صَبِيحَةُ بَدْرٍ ، يَوْمَ الْفُرْقَانِ ، يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ.

(۸۷۷۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب قدر کو سترہویں رات میں تلاش کرو، کیونکہ یہ چودھویں کے چاند کی صبح ہے، یہ فیصلہ کا دن ہے جب دو فریق ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار ہوئے تھے۔

(۸۷۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كُلْثُومٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ.

(۸۷۷۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ شب قدر پورے رمضان میں ہوسکتی ہے۔

(۸۷۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَهُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَتَلاَحَى رَجُلاَنِ ، فَقَالَ : إِنِّي خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلاَحَى فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، وَلَعَلَّ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا ، الْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ. (بخاری ۴۹۔ احمد ۵/ ۳۱۳)

(۸۷۷۴) حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد ﷺ لوگوں کو شب قدر کے بارے میں بتانے کے لئے باہر تشریف لائے تو دو آدمی لڑ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں شب قدر کی اطلاع دینے کے لئے آیا تھا، لیکن فلاں اور فلاں دونوں لڑ رہے تھے، شاید اسی میں خیر ہوگی، تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

(۸۷۷٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الْتَمِسُوهَا اللَّيْلَةَ ، وَتِلْكَ اللَّيْلَةَ لَيْلَةَ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ.

(ابو داؤد ۱۳۷۴۔ احمد ۳/ ۴۹۵)

(۸۷۷۵) حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے آج کی رات میں تلاش کرو۔ وہ تیئسویں رات تھی۔

(۸۷۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَالِهِ الْفَلَتَانِ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأُنْسِيتُهَا ، فَاطْلُبُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ وِتْرًا. (طبرانی ۸۵۹)

(۸۷۷۶) حضرت فلتان بن عاصم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے شب قدر دیکھی تھی پھر مجھے

بھلادی گئی۔ تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(۸۷۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ: هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ، هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَخْبَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْضَاءَ تَرَقْرَقُ. (مسلم ۱۷۹۔ ابوداؤد ۱۳۷۳)

(۸۷۷۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ شبِ قدر ستائیسویں رات ہے، یہ وہی رات ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس رات سورج سفید اور روشن طلوع ہوتا ہے۔

(۸۷۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ، وَيُشَمِّرُ فِيهِنَّ.

(۸۷۷۸) حضرت عبد الرحمن بن سابط فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اپنی خواتین کو جگاتے تھے اور انہیں عبادت کی ترغیب دوسرے لوگوں سے زیادہ دیا کرتے تھے۔

(۸۷۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تُوقِظُ أَهْلَهَا لَيْلَةَ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ.

(۸۷۷۹) حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تیئسویں رات کو اپنے گھر والوں کو جگاتی تھیں۔

(۸۷۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَرُشُّ عَلَى أَهْلِهِ الْمَاءَ لَيْلَةَ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ.

(۸۷۸۰) حضرت عبید اللہ بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تیئسویں رات کو اپنے گھر کے لوگوں پر پانی چھڑکا کرتے تھے۔

(۸۷۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ.

(۸۷۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں کو آخری عشرے میں جگایا کرتے تھے۔

(۸۷۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرَةَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ كَصَلاَتِهِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ ، فَإِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الأَوَاخِرُ اجْتَهَدَ.

(۸۷۸۲) حضرت عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرہ رمضان میں اسی طرح معمول کی عبادت کرتے تھے جیسے باقی دنوں میں، البتہ جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو بہت کوشش فرمایا کرتے تھے۔

(۸۷۸۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ اجْتِهَادًا ، لاَ يَجْتَهِدُ

فِي غَيْرِهِ. (مسلم ۸۔ ترمذی ۷۹۶)

(۸۷۸۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کی جتنی کوشش فرماتے تھے اتنی اور کسی وقت میں نہ فرماتے۔

(۸۷۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ ، قَالَ : لَيْلَةُ الْحُكْمِ ، ﴿وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ﴾ ، قَالَ : لَيْلَةُ الْحُكْمِ.

(۸۷۸۴) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ فیصلے کی رات ہے اور ﴿وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ﴾ کے بارے میں بھی فرماتے ہیں کہ یہ فیصلے کی رات ہے۔

(۸۷۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يَوْمُهَا كَلَيْلَتِهَا ، وَلَيْلَتُهَا كَيَوْمِهَا.

(۸۷۸۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ شب قدر کا دن اس کی رات کی طرح اور اس کی رات اس کے دن کی طرح ہے۔

(۸۷۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَدْ أَخَذَ بِنَصِيبِهِ مِنْهَا.

(۸۷۸۶) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جس شخص نے شب قدر میں مغرب اور عشاء کی نماز جماعت سے ادا کرلی اس نے شب قدر میں سے اپنا حصہ لے لیا۔

(۷۹٥) في ثواب الصَّلاَة عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر درود بھیجنے کے فضائل

(۸۷۸۷) أَخْبَرَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ زَمَانَ الْحَجَّاجِ ، فَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ يُرَى فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا لَنَرَى الْبِشْرَ فِي وَجْهِكَ ، فَقَالَ : أَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ : أَمَا يُرْضِيكَ أَنْ لاَ يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلاَّ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ، وَلاَ يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلاَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ؟ قَالَ : بَلَى. (احمد ۴/ ۲۹۔ دارمی ۲۷۷۳)

(۸۷۸۷) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت آپ کے چہرہ مبارک سے خوشی کے آثار نمایاں تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج ہم آپ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں، کیا کوئی خاص بات پیش آئی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ آیا تھا۔ اس نے کہا اے محمد! آپ کا رب کہتا ہے کہ کیا آپ اس بات پر راضی ہیں کہ اگر آپ کی امت کا کوئی شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں گا۔ اور جو کوئی

آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں اس پر راضی کیوں نہ ہوں۔

(۸۷۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ لَمْ تَزَلِ الْمَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ يُصَلِّي عَلَيَّ ، فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذَلِكَ ، أَوْ لِيُكْثِرْ. (احمد ۳/ ۴۴۶۔ طیالسی ۱۱۴۲)

(۸۷۸۸) حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس وقت تک اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ درود بھیجتا رہتا ہے۔ پس بندے کی اپنی مرضی ہے کہ فرشتوں کی زیادہ دعائیں لیتا ہے یا کم دعائیں لیتا ہے۔

(۸۷۸۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بن يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فِيهِ خُلِقَ آدَم ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلاَةِ فِيهِ ، فَإِنَّ صَلاَتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ تُعْرَضُ صَلاَتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ ؟ يَعْنِي بَلِيتَ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الأَنْبِيَاءِ.

(۸۷۸۹) حضرت اوس بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن صور پھونکا جائے گا، اسی دن چیخ آئے گی، اس دن تم مجھ پر کثرت سے درود بھیجو، تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا رہے گا۔ ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جاتا رہے گا، جبکہ آپ وصال مبارک کے بعد زمین کا حصہ بن جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر اس بات کو حرام قرار دے دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسم کو کھائے۔

(۸۷۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ : حدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ، وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.

(۸۷۹۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے نبی پاک ﷺ پر درود بھیجا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اس کے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

(۸۷۹۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ؛ أَنَّ مَلَكًا مُوَكَّلٌ بِمَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ يُبَلِّغَ عَنْهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فُلاَنًا مِنْ أُمَّتِكَ صَلَّى عَلَيْكَ.

(۸۷۹۱) حضرت یزید رقاشی فرماتے ہیں کہ ایک فرشتے کی یہ ذمہ داری ہے کہ جہاں کہیں بھی کوئی شخص نبی پاک ﷺ پر درود بھیجے وہ اس کا درود حضور ﷺ تک پہنچادے کہ آپ کے فلاں امتی نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

(۸۷۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْثِرُوا الصَّلاَةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَإِنَّهَا مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ.

(۸۷۹۲) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ یہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(۸۷۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَفَى بِهِ شُحًّا أَنْ أُذْكَرَ عِنْدَهُ ، ثُمَّ لاَ يُصَلِّي عَلَيَّ.

(۸۷۹۳) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کے بخل کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(۸۷۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ.

(۸۷۹۴) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتے ہیں۔

(۸۷۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاة وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ. (بخاری ۶۴۳۔ احمد ۳/ ۲۶۱)

(۸۷۹۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتے ہیں اور اس کے دس گناہ معاف فرماتے ہیں۔

(۸۷۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوا عَلَيَّ ، فَإِنَّ صَلاَةً عَلَيَّ زَكَاةٌ لَكُمْ. (ترمذی ۳۶۱۲۔ احمد ۲/ ۳۶۵)

(۸۷۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا میرے اوپر درود بھیجنا تمہارے لئے پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔

(۸۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ لِلَّهِ مَلاَئِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الأَرْضِ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلاَمَ.

(احمد ۱/ ۳۸۷۔ دارمی ۲۷۷۴)

(۸۷۹۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین پر

پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

(۸۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرَأَيْتَ إِنْ جَعَلْتُ صَلاَتِي كُلَّهَا صَلاَةً عَلَيْكَ ؟ قَالَ : إِذًا يَكْفِيكَ اللَّهُ مَا أَهَمَّكَ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ. (ترمذی ۲۴۵۷۔ احمد ۵/ ۱۳۶)

(۸۷۹۸) حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر میں اپنی نماز کو آپ پر درود بنالوں تو کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ عمل تمہارے دنیا اور آخرت کے تمام کاموں کے لئے کافی ہے۔

(۸۷۹۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : سَجَدْتُ شُكْرًا لِرَبِّي فِيمَا أَبْلاَنِي فِي أُمَّتِي ، مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ، وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ.

(۸۷۹۹) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میرے رب نے مجھے میری امت کے بارے میں ایک خوشخبری دی تو میں نے سجدہ کیا۔ وہ خوشخبری یہ تھی کہ اگر میری امت کا کوئی شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیں گے اور اس کے دس گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔

(۷۹۶) في الرجل يَنْسَى التَّشَهُّدَ

اگر کوئی آدمی تشہد پڑھنا بھول جائے تو وہ کیا کرے؟

(۸۸۰۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى التَّشَهُّدَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ صَلاَتِهِ ، فَقَالَ : إِنْ كَانَ خَرَجَ مِنْهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ ، وَإِنْ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهَا تَشَهَّدَ ، قَالَ : كَأَنَّ الْخُرُوجَ عِنْدَهُ أَنْ يَتَكَلَّمَ ، أَوْ يَدْخُلَ فِي صَلاَةٍ أُخْرَى ، أَوْ يُوَلِّي ظَهْرَهُ الْقِبْلَةَ.

(۸۸۰۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تشہد پڑھنا بھول گیا اور نماز سے خارج ہوگیا تو اس کی نماز ہوگئی اور اگر نماز سے خارج نہیں ہوا تو تشہد پڑھے۔ حضرت حسن کے نزدیک نماز سے خارج ہونا یہ ہے کہ آدمی بات کرلے، یا کسی دوسری نماز کو شروع کردے یا اپنے رخ کو قبلے سے پھیر لے۔

(۸۸۰۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ نَسِيَ التَّشَهُّدَ فِي صَلاَتِهِ ، فَقَالَ : لاَ شَيْءَ عَلَيْهِ ، صَلاَتُهُ جَائِزَةٌ.

(۸۸۰۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز میں تشہد پڑھنا بھول جائے تو اس پر کچھ لازم نہیں، اس کی نماز جائز ہے۔

(۸۸۰۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَنْسَى التَّشَهُّدَ ؟ فَقَالاَ : أَكُلُّ النَّاسِ يُحْسِنُ يَتَشَهَّد ؟ جَازَتْ صَلاَتُهُ.

(۸۸۰۲) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو تشہد پڑھنا بھول جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا سب لوگ اچھی طرح تشہد پڑھ سکتے ہیں؟ اس کی نماز جائز ہے۔

(۸۸۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَمْ يَجْلِسْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ ، فَتَشَهَّدَ فِي آخِرِ صَلاَتِهِ مَرَّتَيْنِ.

(۸۸۰۳) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دو رکعتوں کے بعد نہ بیٹھے تو انہوں نے اپنی نماز کے آخر میں دو مرتبہ تشہد پڑھی۔

(۸۸۰۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ غَالِبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا جَلَسَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ ، ثُمَّ أَحْدَثَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلاَتُهُ ، لأَنَّ لَيْسَ كُلُّ أَحَدٍ يُحْسِنُ أَنْ يَتَشَهَّدَ.

(۸۸۰۴) حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں کہ جو شخص تشہد کی مقدار بیٹھا پھر اس کا وضو ٹوٹ گیا تو اس کی نماز ہوگئی کیونکہ ہر شخص تو اچھی طرح تشہد نہیں پڑھ سکتا۔

(۸۸۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، أَوْ غَيْرُهُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِتَشَهُّدٍ.

(۸۸۰۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تشہد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۸۸۰۶) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : لَيْسَ مِنْ صَلاَةٍ إِلاَّ وَفِيهَا قِرَائَةٌ ، وَجُلُوسٌ فِي الرَّكْعَتَيْنِ ، وَتَشَهُّدٌ وَتَسْلِيمٌ ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ ذَلِكَ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا تُسَلِّمُ ، وَأَنْتَ جَالِسٌ.

(۸۸۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر نماز میں قراءت، دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا، تشہد اور سلام پھیرنا ہے، اگر تم نے ایسا نہ کیا تو سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر دو سجدے کرو۔

(۸۸۰۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَلَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ : قَالَ عُمَرُ : لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِتَشَهُّدٍ.

(۸۸۰۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تشہد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۷۹۷) فی الصلاۃ عَلَی غَیْرِ الأَنْبِیَاءِ

انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کسی پر درود پڑھنے کا بیان

(۸۸۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَا أَعْلَمُ الصَّلاَةَ تَنْبَغِي مِنْ أَحَدٍ عَلَى أَحَدٍ إِلاَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۸۸۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی پر درود پڑھنا جائز نہیں۔

(۸۸۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَعِينُهُ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي ، قَالَ : انْصَرِفْ أَنَا آتِيكُمْ ، فَأَتَانَا وَقَدْ قُلْتُ لِلْمَرْأَةِ لاَ تُكَلِّمِينَ رَسُولَ اللهِ ، وَلاَ تُؤْذِينَهُ ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قَالَتِ الْمَرْأَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، صَلِّ عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكِ وَعَلَى زَوْجِكِ ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، تَأْتِينَا وَلاَ تَدْعُو لَنَا ؟

(احمد ۳/ ۳۰۳۔ دارمی ۴۵)

(۸۸۰۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ایک قرضے کے سلسلے میں مدد حاصل کرنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم چلے جاؤ، میں خود تمہارے گھر آتا ہوں۔ میں نے گھر آکر اپنی بیوی سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نہ کرنا اور آپ کو تکلیف نہ دینا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میرے لئے اور میرے خاوند کے لئے رحمت کی دعا کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تجھ پر اور تیرے خاوند پر رحمت نازل فرمائے۔ اس عورت نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ہمیں کیوں نہیں بلا لیا۔

(۸۸۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ أَبِي فَقَبِلَهَا ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى. (بخاری ۱۴۹۷۔ مسلم ۱۷۶)

(۸۸۱۰) حضرت ابن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے والد کی زکوۃ لے کر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! ابو اوفی کی آل پر رحمت نازل فرما۔

(۷۹۸) فِي الرَّجُلِ یسترخي إِزَارُہُ فِي الصَّلاَۃ

نماز میں ازار ڈھیلا کرنے کا بیان

(۸۸۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سُلَيْمَان ، عَنْ سَعِيد ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَسْتَرْخِي إِزَارُهُ وَهُوَ فِي الصَّلاَة ، قَالَ : لاَ يَحِلُّهُ ، وَلاَ يُفَرِّجُهُ وَلَكِنَّهُ يُدْرِجُهُ وَيَرْفَعُهُ.

(۸۸۱۱) حضرت ابراہیم سے نماز میں ازار کو ڈھیلا کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نہ اسے کھولے گا نہ کشادہ کرے گا بلکہ اسے لپیٹے گا اور اسے اوپر کرے گا۔

(۸۸۱۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَتَّزِرَ وَعَلَيْكَ إزَارٌ وَرِدَاءٌ وَأَنْتَ فِي الصَّلاَةِ ، فَأَرْخِ رِدَائَكَ وَاتَّزِرْ . قَالَ :فَذَكَرْتُهُ لِطَاوُوس ، فَقَالَ :هُوَ خَيْرٌ ، أَوْ ذَاكَ خَيْرٌ.

(۸۸۱۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب نماز میں تم پر ازار اور چادر ہو اور تم ازار باندھنا چاہو تو اپنی چادر کو ڈھیلا کر کے ازار باندھ لو۔ ابراہیم بن میسرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاوس سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ زیادہ بہتر ہے۔

(۸۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ صُبَيْحٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُحْدِثَ الرَّجُلُ فِي الصَّلاَةِ شَيْئًا حَتَّى زَرَّ الْقَمِيصِ . قَالَ :وَكَانَ إبْرَاهِيمُ لاَ يَرَى بَأْسًا إِذَا اسْتَرْخَى إزَارُهُ فِي الصَّلاَةِ أَنْ يَرْفَعَهُ.

(۸۸۱۳) حضرت ابراہیم نے نماز میں کسی بھی عمل کے کرنے یہاں تک کہ قمیص کے بٹن لگانے کو بھی مکروہ قرار دیا ہے۔ حضرت ابراہیم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ نماز میں ازار کو ڈھیلا کرنے کے لئے اسے اوپر کرے۔

(۸۸۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ شَدَّادٍ أَبُو طَالُوتِ الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ غَزْوَانَ بْنِ جَرِيرٍ الضَّبِّيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ إذَا قَامَ فِي الصَّلاَةِ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى رُسْغِهِ ، فَلاَ يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَرْكَعَ مِثْلَ مَا رَكَعَ، إلاَّ أَنْ يُصْلِحَ ثَوْبَهُ ، أَوْ يَحُكَّ جَسَدَهُ.

(۸۸۱۴) حضرت جریر ضبی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی کلائی پر رکھتے اور رکوع کرنے تک اسی حالت میں رہتے۔ البتہ کپڑا درست کرنے یا خارش کرنے کے لیے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

(۸۸۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَوَشَّحَ ، أَوْ يَرْتَدِيَ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ.

(۸۸۱۴) حضرت جریر ضبی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی کلائی پر رکھتے اور رکوع کرنے تک اسی حالت میں رہتے۔ البتہ کپڑا درست کرنے یا خارش کرنے کے لیے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

(۷۹۹) في قراءة القُرْآنِ

قرآن مجید کی قراءت کا بیان

(۸۸۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ :رَتِّلْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ، فَإِنَّهُ زَيْنُ الْقُرْآنِ.

(۸۸۱۶) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کی تو انہوں نے فرمایا کہ میرے

ماں باپ تم پر قربان ہوں، ترتیل سے پڑھو کیونکہ یہ قرآن کی زینت ہے۔

(۸۸۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ (وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً) ، قَالَ : بَيِّنْهُ تَبْيِينًا.

(۸۸۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ کا معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ قرآن کو خوب واضح کر کے پڑھو۔

(۸۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ (وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً) ، قَالَ : بَعْضُهُ عَلَى إِثْرِ بَعْضٍ.

(۸۸۱۸) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ کا معنی یہ بیان فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کو ترتیب سے پڑھو۔

(۸۸۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ ، يُقَالُ لَهُ : نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، كَيْفَ تَقْرَأُ هَذَا الْحَرْفَ ، أَيَاءً تَجِدُهُ ، أَمْ أَلِفًا ؟ ﴿مِنْ مَاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ﴾ ، أَوْ ﴿مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ﴾ ؟ قَالَ : فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ : وَكُلَّ الْقُرْآنِ أَحْصَيْتَ غَيْرَ هَذَا ؟ قَالَ : فَقَالَ لَهُ : إِنِّي لأَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ ، قَالَ : هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ ، إِنَّ قَوْمًا يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يَتَجَاوَزُ تَرَاقِيَهُمْ ، وَلَكِنَّ الْقُرْآنَ إِذَا وَقَعَ فِي الْقَلْبِ فَرَسَخَ نَفَعَ ، إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلاَةِ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ ، قَالَ : وَقَالَ عَبْدُاللهِ : إِنِّي لأَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۷۷۵۔ مسلم ۲۷۶)

(۸۸۱۹) حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ بنو بجیلہ کا ایک آدمی جس کا نام نہیک بن سنان تھا وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! آپ اس لفظ کو کیسے پڑھیں گے یاء کے ساتھ یا الف کے ساتھ یعنی ﴿مِنْ مَاءٍ غَيْرِ يَاسِنٍ﴾ پڑھیں گے یا ﴿مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ﴾ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ کیا تم نے اس مقام کے علاوہ باقی سارا قرآن مجید یاد کرلیا اور سمجھ لیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں ایک رکعت میں مفصل کی تلاوت کرتا ہوں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اشعار کی طرح قرآن کو بھی بغیر سوچے سمجھے پڑھتے ہو! بعض لوگ ایسے ہیں جو قرآن کی تلاوت تو کرتے ہیں لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا، قرآن نفع تب دے گا جب دل میں اتر کر راسخ ہو جائے۔ افضل نماز وہ ہے جس میں رکوع اور سجدے زیادہ ہوں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ میں ان سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(۸۸۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الأَزْدِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ ، عَنْ قِرَائَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : كَانَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ مَدًّا. (بخاری ۵۰۴۵۔ احمد ۳/ ۱۱۹)

(۸۸۲۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم الفاظ کی آواز کو بہت لمبا کر کے پڑھتے تھے۔

(۸۸۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، تَعْنِي حَرْفًا حَرْفًا.

(ترمذی ۲۹۲۷۔ ابوداؤد ۳۹۹۷)

(۸۸۲۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کو ایک ایک حرف کر کے پڑھتے تھے۔

(۸۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا قَرَأَ مَضَى فِي قِرَائَتِهِ.

(۸۸۲۲) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت محمد جب قراءت کرتے تو قراءت کرتے جاتے۔

(۸۸۲۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ وَمُجَاهِدٌ يَهُذَّانِ الْقُرْآنَ هَذًّا.

(۸۸۲۳) حضرت عطاء اور حضرت مجاہد قرآن کو تیز تیز پڑھا کرتے تھے۔

(۸۸۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ : لأَنْ أَقْرَأَ : ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الأَرْضُ﴾ ، ﴿وَالْقَارِعَةُ﴾ لَيْلَةً أُرَدِّدُهُمَا ، وَأَتَفَكَّرُ فِيهِمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَبِيتَ أَهُذُّ الْقُرْآنَ.

(۸۸۲۴) حضرت محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں کہ میں ساری رات سورۃ الزلزال اور سورۃ القارعۃ کی بار بار تلاوت کرتا رہوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایک رات میں پورا قرآن تیزی سے پڑھ لوں۔

(۸۸۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِيسَى الْحَنَّاطُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ تَهُذُّوا الْقُرْآنَ كَهَذِّ الشِّعْرِ ، وَلاَ تَنْثُرُوهُ نَثْرَ الدَّقَلِ ، وَقِفُوا عِنْدَ عَجَائِبِهِ ، وَحَرِّكُوا بِهِ الْقُلُوبَ.

(۸۸۲۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کو اشعار کی طرح تیزی سے اور بلا سوچے سمجھے نہ پڑھو، اسے خراب کھجوروں کی طرح ادھر ادھر مت کرو، اس کے عجائب پر ٹھہر کر غور کرو اور اس کی تلاوت کے دوران دلوں کو حرکت دو۔

(۸۸۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ قِرَائَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَتْ : إِنَّكُمْ لاَ تَسْتَطِيعُونَهَا ، فَقِيلَ لَهَا : أَخْبِرِينَا بِهَا ، فَقَرَأَتْ قِرَائَةً تَرَسَّلَتْ فِيهَا.

(۸۸۲۶) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ سے آپ ﷺ کی تلاوت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ ان سے عرض کیا گیا کہ آپ بتا دیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ بہت آہستہ آہستہ تلاوت کیا کرتے تھے۔

(۸۸۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ ، قَالَ : سُئِلَ مُجَاهِدٌ عَنْ رَجُلَيْنِ قَرَأَ أَحَدُهُمَا

الْبَقَرَةَ ، وَقَرَأَ الآخَرُ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ ، فَكَانَ رُكُوعُهُمَا وَسُجُودُهُمَا وَجُلُوسُهُمَا سَوَاءً ، أَيُّهُمَا أَفْضَلُ ؟ قَالَ :الَّذِي قَرَأَ الْبَقَرَةَ ، ثُمَّ قَرَأَ مُجَاهِدٌ : ﴿وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلاً﴾.

(۸۸۲۷) حضرت مجاہد سے دو آدمیوں کے بارے میں سوال کیا گیا جن میں سے ایک نے سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی اور دوسرے نے سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران کی تلاوت کی۔ ان دونوں کے رکوع، سجود اور جلوس برابر تھے، ان میں سے کس نے افضل عمل کیا؟ حضرت مجاہد نے فرمایا کہ جس نے سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی۔ پھر حضرت مجاہد نے یہ آیت پڑھی ﴿وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا﴾ [الاسراء:۱۰۶]

(۸۸۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :حدَّثَنَا بَيَانٌ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :إِنَّ مِنْ أَقْرَأِ النَّاسِ مُنَافِقًا لاَ يَتْرُكُ وَاوًا ، وَلاَ أَلِفًا يَلْفِتُهُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَلْفِتُ الْبَقَرَةُ الْخَلاَ بِلِسَانِهَا ، لاَ يُجَاوِزُ تَرْقُوَتَهُ.

(۸۸۲۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات قرآن کا سب سے زیادہ تلاوت کرنے والا وہ منافق ہوتا ہے جو نہ کوئی الف چھوڑتا ہے اور نہ کوئی واؤ، اس کی زبان ایسے چلتی ہے جیسے گائے کی زبان جگالی میں چلتی ہے لیکن قرآن اس کے حلق سے آگے نہیں بڑھتا۔

(۸۰۰) فی حسن الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

قرآن مجید کو خوبصورت آواز سے پڑھنے کا حکم

(۸۸۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ.

(ابو داؤد ۱۴۶۳۔ نسائی ۱۰۸۸)

(۸۸۲۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید کو اپنی آوازوں سے خوبصورت بناؤ۔

(۸۸۳۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ . يَسْتَغْنِي بِهِ.

(ابو داؤد ۱۴۶۵۔ احمد ۱/ ۱۷۹)

(۸۸۳۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے (قرآن سے استغناء برتتے ہوئے) اسے خوبصورت آواز سے نہیں پڑھا۔

(۸۸۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ الْمَخْزُومِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي

نَهِيكٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ . يَعْنِي يَسْتَغْنِي بِهِ.

(۸۸۳۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے (قرآن سے استغناء برتتے ہوئے) اسے خوبصورت آواز سے نہیں پڑھا۔

(۸۸۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ كَإِذْنِهِ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ ، يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ. (عبدالرزاق ۴۱۶۹)

(۸۸۳۲) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کی آواز کو اتنے دھیان سے نہیں سنتے جتنا کہ اس نبی کی آواز کو جو قرآن مجید خوبصورت اور بلند آواز سے پڑھتا ہے۔

(۸۸۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوِ حَدِيثِ وَكِيعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ. (بخاری ۵۰۲۳۔ مسلم ۵۴۵)

(۸۸۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۸۸۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ قِرَاءَةً ؟ قَالَ : الَّذِي إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ رَأَيْتَ أَنَّهُ يَخْشَى اللَّهَ.

(بزار ۲۳۳۶۔ عبدالرزاق ۴۱۸۵)

(۸۸۳۴) حضرت طاوس کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ سب سے اچھا قرآن پڑھنے والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جسے تم قرآن پڑھتے ہوئے دیکھو تو تمہیں محسوس ہو جائے کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔

(۸۸۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ إِبْرَاهِيمَ فَمَا سَمِعْتُهُ يُمَدِّدُ ، وَلاَ يُرَجِّعُ ، وَلاَ يُحَسِّنُ صَوْتَهُ.

(۸۸۳۵) حضرت اعمش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی میں نے انہیں آواز کو کھینچتے ہوئے، دہراتے ہوئے اور بتکلف خوبصورت بناتے نہیں دیکھا۔

(۸۰۱) التشهد يجهر بِهِ، أَوْ يُخفَى

تشہد کو اونچی آواز سے پڑھا جائے گا یا آہستہ آواز سے؟

(۸۸۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : كَانُوا يُخْفُونَ التَّشَهُّدَ ، وَلاَ

يَجْهَرُونَ بِهِ.

(۸۸۳۶) حضرت اسحاق فرماتے ہیں کہ اسلاف تشہد کو آہستہ آواز سے پڑھتے تھے اونچی آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

(۸۸۳۷) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :مَنْ جَهَرَ بِالتَّشَهُّدِ كَانَ كَمَنْ جَهَرَ بِالْقِرَائَةِ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهَا.

(۸۸۳۷) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اونچی آواز سے تشہد پڑھی وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے آہستہ قراءت کرنے کی جگہ میں اونچی آواز سے قراءت کی۔

(۸۰۲) في الرجل يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ

اُس شخص کے بیان میں جو دورانِ سفر مغرب کی دو رکعتیں پڑھے

(۸۸۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يرجعَ ، قَالَ :يُعِيدُ كُلَّ صَلاَةٍ صَلاَّهَا.

(۸۸۳۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی دورانِ سفر مغرب کی نماز میں دو رکعتیں پڑھتا رہا تو وہ ساری نمازیں دوبارہ پڑھے گا۔

(۸۰۳) في أَدْبَارَ السُّجُودِ ، وَإِدْبَارَ النُّجُومِ

اَدبار السجود اور ادبار النجوم کی نمازوں سے کیا مراد ہے؟

(۸۸۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُلْوَانَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَدْبَارَ السُّجُودِ رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، ﴿وَإِدْبَارَ النُّجُومِ﴾ رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلاَةِ الْفَجْرِ.

(۸۸۳۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اَدبار السجود سے مراد مغرب کے بعد کی دو رکعتیں اور ادبار النجوم سے مراد فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہیں۔

(۸۸۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۸۸۴۰) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۸۸۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :﴿أَدْبَارَ السُّجُودِ﴾ رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

(۸۸۴۱) حضرت حسن بن علی فرماتے ہیں کہ اَدبار السجود سے مراد مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔

(٨٨٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : ﴿إِدْبَارَ النُّجُومِ﴾ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، ﴿وَأَدْبَارَ السُّجُودِ﴾ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

(۸۸۴۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ادبار النجوم سے مراد فجر سے پہلے کی دو رکعتیں اور ادبار السجود سے مراد مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔

(٨٨٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، قَالَ : سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُولُ ، مِثْلَهُ.

(۸۸۴۳) حضرت زاذان سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٨٨٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلَهُ.

(۸۸۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٨٨٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : ﴿أَدْبَارَ السُّجُودِ﴾ رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، ﴿وَإِدْبَارَ النُّجُومِ﴾ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(۸۸۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اَدبار السجود سے مراد مغرب کے بعد کی دو رکعتیں اور ادبار النجوم سے مراد فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہیں۔

(٨٨٤٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : ﴿إِدْبَارَ النُّجُومِ﴾ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، ﴿وَأَدْبَارَ السُّجُودِ﴾ رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

(۸۸۴۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ادبار النجوم سے مراد فجر سے پہلے کی دو رکعتیں اور ادبار السجود سے مراد مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔

(٨٨٤٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : ﴿إِدْبَارَ النُّجُومِ﴾ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، ﴿وَأَدْبَارَ السُّجُودِ﴾ رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.

(۸۸۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ادبار النجوم سے مراد فجر سے پہلے کی دو رکعتیں اور ادبار السجود سے مراد مغرب کے بعد کی دو رکعتیں ہیں۔

(٨٠٤) مَنْ قَالَ لاَ تَقْطَعُ الْمَرْأَةُ الصَّلاَةَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ عورت نماز کو قطع نہیں کرتی

(٨٨٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ صَلاَتَهُ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَوْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ.

(مسلم ۲۶۶)

(۸۸۴۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھا کرتے تھے میں آپ کے اور قبلے کے درمیان لیٹی ہوتی تھی، جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو مجھے جگا دیتے اور میں وتر ادا کرتی۔

(۸۸۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْجُمَحِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : صَلَّى بنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ ، فَمَرَّتْ بَيْنَ أَيْدِينَا امْرَأَةٌ بَعْدَ مَا قَدْ صَلَّيْنَا رَكْعَةً ، أَوْ رَكْعَتَيْنِ فَلَمْ يُبَالِ بِهَا.

(۸۸۴۹) حضرت سالم بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ہمیں نماز پڑھائی، ایک یا دو رکعتیں پڑھنے کے بعد ایک عورت ہمارے آگے سے گذری تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔

(۸۸۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ، وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ ، وَعَلَيَّ مِرْطٌ لِي وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ. (مسلم ۲۷۴۔ احمد ۶/ ۶۷)

(۸۸۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں رات کے وقت لیٹی ہوتی تھی اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، میری چادر کا کچھ حصہ آپ پر ہوتا تھا اور کچھ مجھ پر۔

(۸۸۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي ؟ قَالَ : لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ شَيْءٌ.

(۸۸۵۱) حضرت ابو جعفر فراء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی عورت اس کے سامنے سے گذر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔

(۸۸۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : ذُكِرَ لَهُ أَنَّ الْمَرْأَةَ وَالْحِمَارَ وَالْكَلْبَ يَقْطَعُونَ الصَّلاَةَ ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : (إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ) لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ شَيْءٌ ، وَلَكِنَّهُ يُكْرَهُ.

(۸۸۵۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کیا عورت، گدھے اور کتے کے گذرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ انہوں نے جواب میں اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ یعنی پاکیزہ کلمے اللہ کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل بھی اسی کی طرف بلند ہوتا ہے۔ پھر فرمایا نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی البتہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(۸۰۵) مَنْ قَالَ الإِمَامِ يَؤُمُّ الصَّفَّ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ امام صف کی امامت کرتا ہے

(۸۸۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: الإِمَامُ يَؤُمُّ الصَّفَّ، وَالصُّفُوفُ يَؤُمُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

(۸۸۵۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ امام سب صفوں کی امامت کرتا ہے اور صفیں ایک دوسرے کی امامت کرتی ہیں۔

(۸۸۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ : النَّاسُ أَئِمَّةٌ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ فِي الصُّفُوفِ.

(۸۸۵۴) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ لوگ صفوں میں ایک دوسرے کے امام ہیں۔

(۸۰٦) الرجل يركع ركعات ليس بينهن سجود

اگر کوئی آدمی بہت سے رکوع بغیر سجدوں کے کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۸۸۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا رَكَعَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ بَيْنَهُنَّ سُجُودٌ ، فَهِيَ رَكْعَةٌ وَاحِدَةٌ.

(۸۸۵۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی بہت سے رکوع بغیر سجدوں کے کرے تو اس کی ایک ہی رکعت ہوگی۔

(۸۰۷) من صلى المغرب أربعًا

اگر کوئی آدمی مغرب کی چار رکعات پڑھ لے تو کیا کرے؟

(۸۸۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَرْبَعًا، قَالَ: يُعِيدُ الصَّلاَةَ.

(۸۸۵۶) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی مغرب کی چار رکعات پڑھے تو وہ دوبارہ نماز پڑھے۔

(۸۸۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ أَرْبَعًا ، قَالَ : يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

(۸۸۵۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی مغرب کی چار رکعات پڑھے تو وہ سجدۂ سہو کرے گا۔

(۸۰۸) في الرجل لاَ يُحسِنُ إِلاَّ سُورَةً، يَؤُمُّ الْقَوْمَ ؟

اگر کوئی آدمی صرف ایک سورت ٹھیک طرح پڑھ سکتا ہو تو کیا وہ لوگوں کی امامت کرا سکتا ہے؟

(۸۸۵۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ الْحَسَنَ عَنْ رَجُلٍ لاَ يُحْسِنُ

إِلاَّ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ أَيَؤُمُّ قَوْمَهُ وَيُعِيدُهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۸۸۵۸) حضرت سلیمان بن مغیرہ کہتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو صرف سورۃ الاخلاص ٹھیک طرح آتی ہو اور وہ لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسی سورت کو بار بار پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(۸۸۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَ الرَّجُلِ مِنَ الْقُرْآنِ إِلاَّ سُورَةٌ وَاحِدَةٌ ، قَرَأَ بِهَا فِي صَلاَتِهِ وَرَدَّدَهَا.

(۸۸۵۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو صرف ایک ہی سورت ٹھیک طرح آتی ہو تو وہ اسے نماز میں بار بار پڑھے۔

(۸۸۶۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُغِيرَةَ ، أَنَّ أَبَا النَّضْرِ سَأَلَ الْحَسَنَ ، فَقَالَ :أَؤُمُّ قَوْمِي وَلَسْتُ أَقْرَأُ إِلاَّ : ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ أُرَدِّدُهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۸۸۶۰) حضرت ابونضر نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ مجھے صرف سورۃ الاخلاص آتی ہے تو کیا میں اسے نماز میں بار بار پڑھ سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا ہاں۔

(۸۰۹) الصلاة في السَّطْحِ

چھت پر نماز پڑھنے کا بیان

(۸۸۶۱) حَدَّثَنَا هَارُونُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :السَّطْحُ بِمَنْزِلَةِ الصَّحْرَاءِ ، إِذَا لَمْ يَكُنْ حِجَابٌ.

(۸۸۶۱) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اگر چھت کی چار دیواری نہ ہو تو اس کا حکم صحراء میں نماز پڑھنے کا ہے۔

(۸۱۰) مَنْ كَانَ يُحِبُّ إِذَا قَدِمَ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ

جو حضرات اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ جب کسی جگہ آئیں تو قرآن کی تلاوت کریں

(۸۸۶۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ إِذَا دَخَلُوا مَكَّةَ أَنْ لاَ يَخْرُجُوا حَتَّى يَخْتِمُوا بِهَا الْقُرْآنَ.

(۸۸۶۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب مکہ آئیں تو قرآن مکمل کئے بغیر وہاں سے نہ جائیں۔

(۸۸۶۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَرَأَ عَلْقَمَةُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ بِمَكَّةَ ، طَافَ بِالْبَيْتِ سُبوعا ، ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَصَلَّى عِنْدَهُ ، فَقَرَأَ بِالْمِئِينَ ، ثُمَّ طَافَ سُبوعًا ، ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَصَلَّى عِنْدَهُ ، فَقَرَأَ بِالْمَثَانِي ، ثُمَّ طَافَ سبوعًا ، ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَصَلَّى عِنْدَهُ ، فَقَرَأَ بَقِيَّةَ الْقُرْآنِ.

(۸۸۶۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے مکہ میں ایک رات میں قرآن مجید اس طرح ختم فرمایا کہ بیت اللہ کے سات چکر لگائے۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس آئے اور وہاں مئین کی تلاوت کی۔ پھر طواف کے سات چکر لگائے۔ پھر مقامِ ابراہیم کے پاس آئے اور اس کے پاس نماز پڑھی پھر مثانی کی تلاوت کی، پھر بیت اللہ کے سات چکر لگائے۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس آ کر نماز پڑھی اور اس کے پاس باقی قرآن مجید کی تلاوت کی۔

(٨٨٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُمْ إِذَا قَدِمُوا لِلْحَجِّ ، أَوْ الْعُمْرَةِ أَنْ لاَ يَخْرُجُوا حَتَّى يَقْرَؤُوا مَا مَعَهُمْ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۸۸۶۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب حج یا عمرہ کے لئے آئیں تو جتنا قرآن انہیں یاد ہے اس کی تلاوت کئے بغیر وہاں سے نہ جائیں۔

(٨٨٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : كَانَ يُحِبُّ ، أَوْ يَسْتَحِبُّ إِذَا قَدِمَ شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ أَنْ لاَ يَخْرُجَ حَتَّى يَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، أَوْ مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ ، أَوْ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

(۸۸۶۵) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ اس بات کو مستحب قرار دیا جاتا تھا کہ جب ان مسجدوں میں آئیں تو قرآن مجید کی مکمل تلاوت کئے بغیر یہاں سے نہ جائیں: مسجد حرام، مسجد مدینہ اور مسجد بیت المقدس

(٨١١) فِي الكفار يَدْخُلُونَ الْمَسْجِدَ

کیا کفار مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں؟

(٨٨٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ ثَقِيفٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلُوا قُبَّةً كَانَتْ فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلاَة ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : يَا رَسُولَ اللهِ ، حَضَرَتِ الصَّلاَة وَهَؤُلاَءِ قَوْمٌ كُفَّارٌ وَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إنَّ الأَرْضَ لاَ تَنْجُسُ ، أَوْ نَحْوَ هَذَا. (ابوداؤد ١٧)

(۸۸۶۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب بنو ثقیف وفد کی صورت میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہیں مسجد کے پچھلے حصہ میں ٹھہرایا گیا۔ جب نماز کا وقت ہوا تو ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے اور یہ کافر مسجد میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمین کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

(٨٨٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ، فِي قُبَّةٍ لَهُ فَقِيلَ لَهُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ ، فَقَالَ : إنَّ الأَرْضَ

لَا يُنَجِّسُهَا شَيْءٌ.

(۸۸۶۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بنوثقیف وفد کی صورت میں حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ اس وقت مسجد میں تھے۔ آپ سے کسی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ تو مشرک ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ زمین کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

(۸۸۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْعَسْقَلَانِيِّ ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ مَنْ رَأَى ابْنَ مُحَيْرِيزٍ صَافَحَ نَصْرَانِيًّا فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ.

(۸۸۶۸) حضرت ابوعبداللہ عسقلانی فرماتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے بتایا کہ اس نے ابن محیریز کو دمشق کی مسجد میں ایک عیسائی سے مصافحہ کرتے دیکھا۔

(۸۸۶۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَجْلِسَ أَهْلُ الْكِتَابِ فِي الْمَسْجِدِ.

(۸۸۶۹) حضرت مجاہد اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اہل کتاب مسجد میں بیٹھیں۔

(۸۸۷۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : لَا تُجلسْ قَاضِيًا فِي مَسْجِدٍ ، يَدْخُلُ عَلَيْهِ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ فِيهِ.

(۸۸۷۰) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے گورنروں کو خط لکھا کہ تم قاضی کو مسجد میں نہ بٹھاؤ جہاں یہودی اور عیسائی ان کے پاس آئیں۔

(۸۸۷۱) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : لَيْسَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ إِلَّا خَائِفِينَ.

(۸۸۷۱) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ مشرکین صرف خوف کی حالت میں مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں۔

(۸۱۲) الرجل يصلي وَهُوَ جَالِسٌ

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

(۸۸۷۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ : كَانَ الشَّعْبِيُّ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ ، وَيَقْعُدُ كَمَا تَقْعُدُونَ أَنْتُمْ فِي الصَّلَاةِ.

(۸۸۷۲) حضرت ابوعزہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے، اور اس طرح بیٹھتے تھے جس طرح تم نماز میں بیٹھتے ہو۔

(۸۸۷۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ فِي صَلَاةِ الْقَاعِدِ : يَقْعُدُ كَيْفَ شَاءَ.

(۸۸۷۳) حضرت عطاء بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ جیسے چاہے بیٹھ کر نماز پڑھ لے۔

(٨٨٧٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، مِثْلَ صَنِيعِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَفْعله.

(۸۸۷۴) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ طاوس بھی حضرت شعبی کی طرح بیٹھا کرتے تھے۔

(٨١٣) من كره أَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ

کسی آدمی کے لئے سجدہ کرنے کی ممانعت

(٨٨٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُمَر بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ : قَدِمَ عَظِيمٌ مِنْ عُظَمَاءِ الأَعَاجِمِ عَلَى عُمَرَ فَسَأَلَ عَنْ عُمَرَ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّهُ خَارِجٌ عَنِ الْمَدِينَةِ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ ، قَالَ : فَلَقِيَهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ ، فَأَهْوَى الدِّهْقَانُ فَسَجَدَ ، أَوْ لِيَسْجُدَ ، شَكَّ عَبْدُ اللهِ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : ارْفَعْ رَأْسَكَ لِلْوَاحِدِ الْقَهَّارِ.

(۸۸۷۵) حضرت عمر بن عمر بن محمد بن حاطب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ عجم کا ایک بڑا سردار حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا، اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا۔ اسے بتایا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ سے باہر ہیں۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے چلا تو وہ اسے واپس آتے ہوئے مل گئے۔ اس سردار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سجدہ کرنا چاہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے سر کو واحد قہار کے لئے بلند کرلو۔

(٨٨٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ : مُثَنَّى ، قَالَ : جَاءَ قَسٌّ إِلَى عَلِيٍّ فَسَجَدَ لَهُ ، فَنَهَاهُ ، وَقَالَ : اُسْجُدْ لِلَّهِ.

(۸۸۷۶) حضرت مثنی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عیسائی پادری حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سجدہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ اللہ کو سجدہ کرو۔

(٨٨٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْت آمِرًا أَحَدًا يَسْجُدُ لأَحَدٍ ، لأَمَرْت النِّسَاءَ يَسْجُدْنَ لأَزْوَاجِهِنَّ.

(احمد ۵/ ۲۲۷۔ طبرانی ۳۷۳)

(۸۸۷۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو اجازت دیتا کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

(٨٨٧٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ؛ أَنَّ الْعَجَمَ كَانُوا إِذَا سَجَدُوا لِسَلْمَانَ طَأْطَأَ رَأْسَهُ ، وَقَالَ : خَشَعْت لِلَّهِ.

(۸۸۷۸) حضرت میسرہ کہتے ہیں کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو سجدہ کرتے تو وہ اپنا سر جھکاتے اور فرماتے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

(۸۸۷۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا يَسْجُدُ لأَحَدٍ ، لَكَانَ النِّسَاءُ لأَزْوَاجِهِنَّ. (ابوداؤد ۲)

(۸۸۷۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو اجازت دیتا کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

(۸۸۸۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا يَسْجُدُ لأَحَدٍ ، لأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لأَزْوَاجِهِنَّ. (احمد ۶/ ۷۶۔ نسائی ۹۱۴۷)

(۸۸۸۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو اجازت دیتا کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

(۸۱٤) الرجل يجلس إِلَى الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي

اگر کوئی کسی سے ملاقات کے لئے جائے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو کیا کیا جائے؟

(۸۸۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ السَّدُوسِيُّ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :أَوْجِزْ.

(۸۸۸۱) حضرت بکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ان کے گھر ملاقات کے لئے گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ مختصر نماز پڑھو۔

(۸۸۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إِذَا جَلَسَ إِلَى أَحَدِكُمْ رَجُلٌ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنْصَرِفْ.

(۸۸۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دورانِ نماز کوئی آدمی تمہارے انتظار میں بیٹھا ہو تو سلام پھیر دو۔

(۸۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَيَّةَ الْكَلْبِيُّ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ، قَالَ:جَلَسْنَا خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ يُصَلِّي خَلْفَ الْمَقَامِ، وَعَلَيْهِ قَطِيفَةٌ لَهُ، قَالَ:فَتَكَلَّمْنَا، فَلَمَّا سَمِعَ أَصْوَاتَنَا انْصَرَفَ.

(۸۸۸۳) حضرت ابو جویریہ جرمی فرماتے ہیں مقام ابراہیم کے پیچھے ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے بیٹھے تھے، وہ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے اپنی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ اتنے میں ہم نے گفتگو شروع کی تو انہوں نے ہماری آواز سن کر سلام پھیر دیا۔

(۸۱۵) فی القراءۃ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی قراءت کا بیان

(۸۸۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَب ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقِرَائَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ؟ فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيلُ الْقِيَامَ وَيُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ. (احمد ۵/ ۱۸۲۔ طبرانی ۴۸۸۶)

(۸۸۸۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ظہر اور عصر کی قراءت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں لمبا قیام فرماتے تھے اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔

(۸۸۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، قَالَ :قُلْنَا لِخَبَّاب :بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ قِرَائَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ؟ قَالَ :بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ.

(۸۸۸۵) حضرت ابو معمر کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ظہر اور عصر میں آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کا اندازہ کیسے ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ کی داڑھی مبارک کے ہلنے سے۔

(۸۸۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ. (ابوداؤد ۸۰۵۔ احمد ۱/ ۲۴۴)

(۸۸۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر میں قراءت فرمایا کرتے تھے۔

(۸۸۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيَاضٍ الثُّمَالِيِّ ، قَالَ :مَا صَلَّيْتُ صَلاَةً إِلاَّ قَرَأْتُ فِيهَا.

(۸۸۸۷) حضرت سعید بن عیاض ثمالی فرماتے ہیں کہ میں ہر نماز میں قراءت کرتا ہوں۔

(۸۱۶) فی المصحف يُحَلَّى

مصحف پر زیور چڑھانے کا بیان

(۸۸۸۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُحَلَّى الْمُصْحَفُ.

(۸۸۸۸) حضرت ابراہیم مصحف پر زیور چڑھانے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۸۸۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَتَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي لَيْلَى بِتِبْرٍ ، فَقَالَ: هَلْ عَسَيْتَ أَنِّي أُحَلِّيَ بِهِ مُصْحَفًا

(۸۸۸۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن ابی لیلیٰ کے پاس سونے یا چاندی کی ایک ڈلی لے کر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم امید کرتے ہو کہ میں اسے قرآن مجید پر چڑھاؤں گا؟

(۸۸۹۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تُحَلَّى الْمَصَاحِفُ.

(۸۸۹۰) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ مصاحف پر زیور چڑھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۸۸۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أُبَيٍّ ، قَالَ : إِذَا حَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ وَزَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ ، فَالدَّبَارُ عَلَيْكُمْ.

(۸۸۹۱) حضرت ابی فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے مصاحف پر زیور چڑھانے لگو گے اور اپنی مسجدوں کو سجانے لگو گے تو تباہی تمہیں آ لے گی۔

(۸۸۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُحَلَّى الْمَصَاحِفُ.

(۸۸۹۲) حضرت ابوامامہ نے مصاحف پر زیور چڑھانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۸۱۷) فِي السَّكْرَانِ يَؤُمُّ

کیا نشے میں مدہوش آدمی امامت کرواسکتا ہے؟

(۸۸۹۳) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي السَّكْرَانِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ ، قَالَ : إِذَا أَتَمَّ بِهِمُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُ وَعَنْهُمْ . وَقَالَ مُحَمَّدٌ : يُعِيدُونَ جَمِيعًا وَالإِمَامُ.

(۸۸۹۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر نشے کے شکار آدمی نے لوگوں کی امامت کراتے ہوئے رکوع وسجدہ ٹھیک طرح سے کیا تو اس کی نماز بھی ہو جائے گی اور سب لوگوں کی نماز بھی ہو جائے گی۔ حضرت محمد فرماتے ہیں کہ وہ بھی دوبارہ نماز پڑھے گا اور لوگ بھی۔

(۸۱۸) في الصلاة عِنْدَ الْقَتْلِ

قتل ہونے سے پہلے نماز کا بیان

(۸۸۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بَرْصَاءَ ، قَالَ : أُتِيَ بِخُبَيْبٍ فَبِيعَ بِمَكَّةَ ، فَأَخْرَجُوهُ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ ، فَقَالَ : دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، فَتَرَكُوهُ ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : لَوْلاَ أَنْ تَظُنُّوا بِي جَزَعًا لَزِدْتُ.

(۸۸۹۴) حضرت حارث بن برصاء کہتے ہیں کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو لایا گیا اور مکہ میں بیچ دیا گیا۔ مشرکین نے انہیں قتل کرنے کے لئے حرم سے نکالا تو انہوں نے کہا کہ مجھے دو رکعتیں پڑھنے دو۔ مشرکین نے انہیں اس کی اجازت دے دی تو انہوں نے دو

رکعتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا کہ اگر مجھے تمہارے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم کہو گے کہ میں نے موت کے خوف سے لمبی نماز پڑھی ہے تو میں اور لمبی نماز پڑھتا۔

(۸۸۹۵) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لَمَّا أُنْطُلِقَ بِحُجْرٍ إلَى مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : لأَقْتُلَنَّكَ ، قَالَ : ثُمَّ أَمَرَ بِهِ لِيُقْتَلَ ، قَالَ : دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا ، فَقَالَ : لاَ تَرَوْنَ أَنِّي خَفَّفْتُهُمَا جَزَعًا ، وَلَكِنِّي كَرِهْت أَنْ أُطَوِّلَ عَلَيْكُمْ ، ثُمَّ قُتِلَ.

(۸۸۹۵) حضرت محمد کہتے ہیں کہ جب حجر بن عدی کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! آپ پر سلامتی ہو! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں امیر المؤمنین ہوں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پھر بھی تجھے قتل کروں گا۔ پھر آپ نے حجر بن عدی کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ حجر نے کہا کہ مجھے دو رکعت پڑھنے کی اجازت دیجئے۔ اجازت ملنے پر انہوں نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں پھر فرمایا کہ تم میرے بارے میں یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے کسی خوف کی وجہ سے مختصر نماز پڑھی بلکہ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں تمہارے سامنے لمبی نماز پڑھوں۔ پھر انہیں قتل کر دیا گیا۔

(۸۱۹) مَنْ قَالَ الشَّفَقُ هُوَ الْبَيَاضُ

کیا شفق ''سفیدی'' کا نام ہے؟

(۸۸۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الشَّفَقُ النَّهَارُ.

(۸۸۹۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ شفق دن کے باقی ماندہ حصے کا نام ہے۔

(۸۸۹۷) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : صَلُّوا الْمَغْرِبَ حِينَ فِطْرِ الصَّائِمِ ، ثُمَّ ذَكَرَ لِي : أَنَّ أُنَاسًا يُعَجِّلُونَ صَلاَةَ الْعِشَاءِ قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ بَيَاضُ الأُفُقِ مِنَ الْمَغْرِبِ ، فَلاَ تُصَلِّيهَا حَتَّى يَذْهَبَ بَيَاضُ الأُفُقِ مِنَ الْمَغْرِبِ ، وَتَغْشَى ظُلْمَةُ اللَّيْلِ ، وَمَا عَجَّلْت بَعْدَ ذَهَابِ بَيَاضِ الأُفُقِ مِنَ الْمَغْرِبِ ، فَإِنَّهُ أَحْسَنُ وَأَصْوَبُ ، وَاعْلَمْ أَنَّ مِنْ تَمَامِهَا وَإِصَابَةِ وَقْتِهَا مَا ذَكَرْتُ لَكَ فِي كِتَابِي هَذَا مِنْ ذَهَابِ بَيَاضِ الأُفُقِ ، فَإِنَّهُ بَقِيَّةٌ مِنْ بَقِيَّةِ النَّهَارِ.

(۸۸۹۷) حضرت جعفر بن برقان کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ہماری طرف خط لکھا کہ مغرب کی نماز اس وقت ادا کرو جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ میرے پاس بعض لوگ ایسے ہیں جو عشاء کی نماز کو افق کی سفیدی ختم ہونے سے پہلے پڑھ لیتے ہیں تم عشاء کی نماز اس وقت تک ادا نہ کرو جب تک مغرب کی جانب سے افق کی سفیدی ختم نہ ہو جائے اور جب تک رات کی تاریکی چھا نہ جائے۔ تم مغرب کی جانب سے افق کی سفیدی ختم ہونے کے بعد جتنی دیر کرو اتنا ہی اچھا ہے۔ جان لو کہ نماز کا

بہترین اور اصل وقت وہی ہے جو میں نے اپنے خط میں ذکر کیا یعنی افق کی سفیدی ختم ہونے کے بعد کا وقت، کیونکہ دن کے ختم ہونے کا اصل وقت یہی ہے۔

(۸۸۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ لبيبَةَ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ : صَلِّ الْعِشَاءَ إِذَا ذَهَبَ الشَّفَقُ ، وَادْلَامَ اللَّيْلِ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ ، وَمَا عَجَّلْت بَعْدَ ذَهَابِ بَيَاضِ الأُفُقِ فَهُوَ أَفْضَلُ.

(۸۸۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شفق غائب ہو جائے اور رات چھا جائے تو اس کے بعد سے ایک تہائی رات سے پہلے پہلے عشاء کی نماز ادا کرو۔ تم افق سے سفیدی کے ختم ہونے کے بعد جتنی تاخیر کرو اتنا ہی اچھا ہے۔

(۸۸۹۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، قَالَ : كَانَ طَاوُوس يُصَلِّي الْعِشَاءَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الْبَيَاضُ.

(۸۸۹۹) حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس شفق کی سفیدی غائب ہونے سے پہلے عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۸۹۰۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : الشَّفَقُ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ.

(۸۹۰۰) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ شفق دن کے باقی ماندہ حصے کا نام ہے۔

(۸۲۰) فِي الرجل يَتَطَوَّعُ، يَؤُمُّ ؟

نفلوں میں امامت کرانے کا حکم

(۸۹۰۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَبِيعَةَ كَانَ يَؤُمُّ أَصْحَابَهُ فِي التَّطَوُّعِ ، فِي سِوَى رَمَضَانَ.

(۸۹۰۱) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ربیعہ رمضان کے علاوہ باقی دنوں میں اپنے ساتھیوں کو نفلوں کی امامت کرایا کرتے تھے۔

(۸۹۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ السُّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي ، فَأُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَ فَتُصَلِّيَ فِي مَكَانٍ مِنْ بَيْتِي أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَنَفْعَلُ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَا عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَتْبَعَهُ ، فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَيْنَ تُرِيدُ ؟ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ. (بخاری ۴۲۴۔ مسلم ۴۵۵)

(۸۹۰۲) حضرت عتبان بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! بعض اوقات سیلاب مجھے اپنی قوم کی مسجد

میں جانے نہیں دیتا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کسی دن میرے گھر تشریف لائیں اور کسی جگہ نماز پڑھیں میں اس جگہ کو مسجد بنالوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم ایسا کریں گے۔ چنانچہ اگلے دن نبی پاک ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر میرے گھر تشریف لائے۔ آپ نے پوچھا تم کس جگہ کو مسجد بنانا چاہتے ہو میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا تو آپ اس جگہ کھڑے ہوئے۔ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔

(۸۲۱) فی الجماعۃ کَمْ ہِیَ ؟

جماعت کتنے آدمیوں سے مل کر بنتی ہے؟

(۸۹۰۳) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ ہَارُونَ ، عَنِ الرَّبِیعِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ جَدِّہِ ، عَنْ أَبِی مُوسَی ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الاثْنَانِ فَمَا فَوْقَہُمَا جَمَاعَۃٌ. (ابن ماجہ ۹۷۲۔ ابو یعلی ۷۱۸۸)

(۸۹۰۳) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو یا دو سے زیادہ آدمی جماعت ہیں۔

(۸۹۰۴) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ ہَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ہِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، قَالَ :إذَا صَلَّی الرَّجُلُ مَعَ الرَّجُلِ فَہُمَا جَمَاعَۃٌ ، لَہُمَا التَّضْعِیفُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ دَرَجَۃً.

(۸۹۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر دو آدمی مل کر نماز پڑھیں تو یہ جماعت ہے اور انہیں پچیس گنا زیادہ ثواب ملے گا۔

(۸۹۰۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الثَّلاَثَۃُ جَمَاعَۃٌ.

(۸۹۰۵) حضرت حسن فرماتے ہیں جماعت تین آدمیوں سے مل کر بنتی ہے۔

(۸۲۲) فی رفع الْیَدِ مِنَ الرَّکْعَۃِ

رکوع میں ہاتھ بلند کرنے کا حکم

(۸۹۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ الْعَلاَئِ بْنِ عَبْدِ الْکَرِیمِ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، قَالَ :إذَا حَکَکْت شَیْئًا مِنْ جَسَدِکَ وَأَنْتَ رَاکِعٌ ، فَلاَ تَرْفَعْ رَأْسَک حَتَّی تُعِیدَ یَدَکَ إلَی مَوْضِعِہَا.

(۸۹۰۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر تم نے نماز میں دوران رکوع خارش کرنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو اپنے سر کو اس وقت تک نہ اٹھاؤ جب تک ہاتھ کو اس کی جگہ واپس نہ رکھ دو۔

(۸۲۳) مَنْ قَالَ ہَاہْ فِی الصَّلاَۃ

اگر کسی آدمی نے نماز میں اظہارِ درد کے لئے ''ہاہ'' کہا تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۸۹۰۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ؛ فِی رَجُلٍ قَالَ :ہَاہْ فِی الصَّلاَۃ ، قَالَ :یُعِیدُ.

(۸۹۰۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے نماز میں اظہارِ درد کے لئے ''ہاہ'' کہا تو وہ دوبارہ نماز پڑھے گا۔

(۸۹۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ التَّأَوُّهَ فِي الصَّلاَة.

(۸۹۰۸) حضرت ابراہیم نے نماز میں اظہارِ درد کے لئے آواز نکالنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۸۹۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الزَّفْرَ فِي الصَّلاَة ، قَالَ : يُشَبَّهُ بِالْكَلاَمِ.

(۸۹۰۹) حضرت شعبی نے نماز میں زور سے سانس لینے کو مکروہ قرار دیا اور اسے کلام کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

(٨٢٤) الرَّجُلُ يقرأُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ

کیا آدمی نماز میں کبھی ایک سورت سے اور کبھی دوسری سورت سے پڑھ سکتا ہے؟

(۸۹۱۰) حَدَّثَنَا حَاتِم بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بِلاَلٍ وَهُوَ يَقْرَأُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، فَقَالَ : مَرَرْت بِكَ يَا بِلاَلُ وَأَنْتَ تَقْرَأُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، فَقَالَ : بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ ، إنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَخْلِطَ الطَّيِّبَ بِالطَّيِّبِ ، قَالَ : اقْرَإِ السُّورَةَ عَلَى نَحْوِهَا. (ابو داؤد ۱۳۲۴۔ عبدالرزاق ۴۲۱۰)

(۸۹۱۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے وہ کبھی ایک سورت سے پڑھتے اور کبھی دوسری سورت سے۔ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ بلال! میں تمہارے پاس سے گذرا تھا تم کبھی ایک سورت سے پڑھتے تھے اور کبھی دوسری سورت سے! انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے باپ آپ پر قربان ہوں، میں چاہتا تھا کہ خوشبو کو خوشبو کے ساتھ ملاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک ہی سورت کو پوری طرح پڑھو۔

(۸۹۱۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ عَمَّارٌ يَخْلِطُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ فَقِيلَ لَهُ ؟ فَقَالَ : أَتَرَوْنِي أَخْلِطُ فِيهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ ؟

(۸۹۱۱) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ دورانِ تلاوت مختلف سورتوں سے پڑھا کرتے تھے۔ ان کے اس عمل پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ میں سورت میں ان الفاظ کو داخل کردوں گا جو اس کا حصہ نہیں؟

(۸۹۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ الَّذِي يَقْرَأُ مِنْ هَاهُنَا ، وَمِنْ هَاهُنَا ؟ فَقَالَ : لِيَتقي ، لاَ يَأْثم إثْمًا عَظِيمًا وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ.

(۸۹۱۲) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ حضرت محمد سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی دوران قراءت مختلف حصوں سے پڑھے تو یہ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے اس سے اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ کہیں بے دھیانی میں وہ کسی بڑے گناہ کا ارتکاب نہ کر بیٹھے!

(۸۹۱۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ أَثِقُ بِهِ ؛ أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ

بِالْحِيرَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَرَأَ مِنْ سُوَرٍ شَتَّى ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا حِينَ انْصَرَفَ ، فَقَالَ : شَغَلَنِي الْجِهَادُ عَنْ تَعَلُّمِ الْقُرْآنِ.

(۸۹۱۳) حضرت ولید بن جمیع ایک ثقہ راوی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حیرہ میں لوگوں کی امامت کرائی، انہوں نے مختلف سورتوں سے پڑھا، پھر سلام پھیرنے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا کہ جہاد نے مجھے قرآن سیکھنے نہ دیا۔

(۸۹۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقْرَأَ مِنْ سُورَتَيْنِ حَتَّى يَخْتِمَ وَاحِدَةً ، ثُمَّ يَأْخُذَ فِي أُخْرَى.

(۸۹۱۴) حضرت حسن دو سورتوں سے تلاوت کو مکروہ قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایک سورت کو مکمل کرنے کے بعد دوسری کو شروع کیا جائے۔

(۸۲۵) فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي بِغَيْرِ قِرَائَةٍ

بغیر قراءت کے پڑھی گئی نماز کا حکم

(۸۹۱٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ فِي الَّذِي يُصَلِّي بِغَيْرِ قِرَاءَةٍ قَوْلاً شَدِيدًا ، أَهَابُ أَنْ أَقُولَهُ.

(۸۹۱۵) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اسلاف بغیر قراءت کے نماز پڑھنے والے کے بارے میں ایک سخت بات کہا کرتے تھے جسے میں زبان پر نہیں لاسکتا۔

(۸۹۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: إِذَا لَمْ يَقْرَإِ الإِمَامُ، وَلاَ مَنْ خَلْفَهُ أَعَادُوا الصَّلاَةَ كُلُّهُمْ.

(۸۹۱۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر امام نے اور اس کے مقتدیوں نے قراءت نہ کی تو وہ دوبارہ نماز پڑھیں گے۔

(۸۹۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَوْ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَجُلٍ لاَ أَعْلَمُ أَنَّهُ يَقْرَأُ أَعَدْتُ صَلاَتِي.

(۸۹۱۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر میں کسی آدمی کے پیچھے نماز پڑھوں اور مجھے اس کی قراءت کا علم نہ ہو تو میں دوبارہ نماز پڑھوں گا۔

(۸۲٦) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ فَاتَتْنَا الصَّلاَةُ

جو حضرات اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں ''ہماری جماعت فوت ہوگئی''

(۸۹۱۸) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ : فَاتَتْنَا الصَّلاَةُ ، وَيَقُولُ : لَمْ أُدْرِكْ مَعَ بَنِي فُلاَنٍ.

(۸۹۱۸) حضرت محمد اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ کوئی شخص یہ کہے ''ہماری جماعت فوت ہوگئی'' وہ فرماتے تھے کہ اسے یہ کہنا

چاہئے ''میں فلاں لوگوں کے ساتھ شریک نہیں ہوسکا''

(۸۲۷) مَنْ كَانَ يُجَافِي مِرْفَقَيْهِ فِي الرُّكُوعِ

جو حضرات رکوع میں کہنیوں کو رانوں سے دور رکھتے تھے

(۸۹۱۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ طَاوُوس يُخَوِّي إذَا سَجَدَ ، وَيُجَافِي مِرْفَقَيْهِ عَنْ فَخِذَيْهِ إذَا رَكَعَ.

(۸۹۱۹) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس سجدے میں پیٹ کو رانوں سے اور رکوع میں کہنیوں کو رانوں سے دور رکھتے تھے۔

(۸۹۲۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ نَافِعٌ يُجَافِي مِرْفَقَيْهِ عَنْ فَخِذَيْهِ.

(۸۹۲۰) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت نافع نماز میں کہنیوں کو رانوں سے دور رکھتے تھے۔

(۸۹۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُجَاهِدًا يُجَافِي مِرْفَقَيْهِ عَنْ عَارِضِ فَخِذَيْهِ ، وَهُوَ سَاجِدٌ فِي الصَّلاَة ، وَرَأَيْتُ عَطَاءً يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۸۹۲۱) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد کو میں نے دیکھا کہ دوران سجدہ انہوں نے اپنی کہنیوں کو اپنی رانوں سے دور رکھا۔ حضرت عطاء کو بھی میں نے یونہی کرتے دیکھا ہے۔

(۸۲۸) فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَفِي حُجْزَتِهِ الأَلْوَاحُ

اگر کسی آدمی کے کپڑوں میں تختیاں وغیرہ ہوں تو کیا وہ اس حال میں نماز پڑھ سکتا ہے

(۸۹۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَعَطَاءٍ، وَطَاوُوس، وَالْقَاسِمِ، وَمُجَاهِدٍ، قَالُوا: لاَ بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ الْمَكْتُوبَةَ وَغَيْرَهَا وَفِي كُمِّهِ الأَلْوَاحُ ، وَالصَّحِيفَةُ فِيهَا الشِّعْرُ وَأَشْبَاهُهُ.

(۸۹۲۲) حضرت عامر، حضرت محمد بن علی، حضرت عطاء، حضرت طاوس، حضرت قاسم اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کی آستین میں لکھی یا ان لکھی تختیاں ہوں یا ایسے صحیفے ہوں جن پر اشعار وغیرہ لکھے ہوں تو اس حال میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

(۸۹۲۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَفِي حُجْزَتِهِ الأَلْوَاحُ وَالصَّحِيفَةُ.

(۸۹۲۳) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کے کپڑوں میں تختیاں اور صحیفے موجود ہوں۔

(۸۹۲٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ وَفِي حُجْزَتِهِ الدَّرَاهِمُ.

(۸۹۲۴) حضرت قاسم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کے کپڑوں میں دراہم موجود ہوں۔

(۸۲۹) مَنْ كَانَ يَحُطُّ إذَا سَجَدَ فِي صَلاَتِهِ

سجدہ کرتے ہوئے اوپر سے نیچے گرنے کا بیان

(۸۹۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيرِ بْنِ عَمْرٍو ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَحُطُّ إذَا سَجَدَ.

(۸۹۲۵) حضرت شیبانی فرماتے ہیں کہ حضرت یسیر بن عمرو سجدہ کرتے ہوئے اوپر سے نیچے گرتے ہوئے نہیں جاتے تھے۔

(۸۳۰) فِي تَحْصِيبِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں کنکریاں بچھانے کا بیان

(۸۹۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ أَرَادَ أَنْ لاَ يُحَصِّبَ الْمَسْجِدَ ، فَأَشَارَ عَلَيْهِ سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ ، قَالَ :بَلَى ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنَّهُ أَغْفَرُ لِلنُّخَامَةِ وَأَوْطَأُ لِلْمَجْلِسِ ، فَقَالَ عُمَرُ :احْصِبُوهُ.

(۸۹۲۶) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ مسجد میں کنکریاں نہ بچھائی جائیں۔ حضرت سفیان بن عبداللہ نے انہیں مشورہ دیا کہ اے امیر المؤمنین! کنکریاں تھوک کو چھپا دیتی ہیں اور بیٹھنے میں آرام دہ ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کنکریاں بچھانے کا حکم صادر فرمایا۔

(۸۳۱) فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الْمَكَانِ الَّذِي لَيْسَ بِنَظِيفٍ

ایسی جگہ نماز پڑھنے کا حکم جو صاف نہ ہو

(۸۹۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، قَالَ :كَانَ أَبِي فِي مَكَانٍ لَيْسَ بِنَظِيفٍ ، وَحَضَرَتْهُ ، فَأَمَرَ بِبِسَاطٍ فَبُسِطَ ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ.

(۸۹۲۷) حضرت ابن طاوس فرماتے ہیں کہ اگر میرے والد کسی ایسی جگہ ہوتے جو صاف نہ ہوتی، اتنے میں نماز کا وقت ہو جاتا تو وہ ایک چٹائی منگوا کر بچھاتے اور اس پر نماز پڑھ لیتے تھے۔

(۸۹۲۸) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :رَآنِي مُجَاهِدٌ وَأَنَا أَنْضَحُ مَكَانًا مِنْ سَطْحٍ لَنَا نُصَلِّي فِيهِ ، فَقَالَ :لاَ تَنْضَحْ ، إنَّ النَّضْحَ لاَ يَزِيدُهُ إلاَّ شَرًّا ، وَلَكِنِ انْظُرْ إلَى الْمَكَانِ الَّذِي تُرِيدُهُ تَسْجُدُ فِيهِ فَانْفُخْهُ.

(۸۹۲۸) حضرت عثمان بن اسود فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مجاہد نے مجھے دیکھا کہ میں چھت پر نماز پڑھنے کی جگہ پر پانی

چھڑک رہا تھا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ یہاں پانی نہ چھڑکو کیونکہ اس سے گندگی میں اور اضافہ ہوگا۔ البتہ جس جگہ تم نے سجدہ کرنا ہے اسے پھونک مار کر صاف کرلو۔

(۸۳۲) مَا يَقُولُ الرَّجُلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دو سجدوں کے درمیان کیا کہا جائے؟

(۸۹۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْفَعْنِي.

(۸۹۲۹) حضرت حارث کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں سجدوں کے درمیان یہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے میرے رب! میرے گناہوں کو معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے مضبوطی عطا فرما اور مجھے رفعت عطا فرما۔

(۸۹۳۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْزُقْنِي. (ترمذی ۲۸۴۔ احمد ۳۱۵)

(۸۹۳۰) حضرت مکحول دونوں سجدوں کے درمیان یہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے میرے رب! میرے گناہوں کو معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے مضبوطی عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔

(۸۹۳۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ ، أَوِ السَّجْدَتَيْنِ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِ السَّبِيلَ الأَقْوَمَ.

(۸۹۳۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا دونوں سجدوں یا دو رکعتوں کے درمیان یہ کہا کرتی تھیں (ترجمہ) اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما۔

(۸۹۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَقْرَأُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قُرْآنًا كَثِيرًا.

(۸۹۳۲) حضرت ابن طاوس فرماتے ہیں کہ میرے والد دونوں سجدوں کے درمیان بہت تلاوت کیا کرتے تھے۔

(۸۹۳۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ :أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ. (ابو داؤد ۸۷۰۔ نسائی ۶۵۶)

(۸۹۳۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان استغفر اللہ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں) استغفر اللہ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں) کہا کرتے تھے۔

(۸۹۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ.

(۸۹۳۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دونوں سجدوں کے درمیان پڑھنے کے لئے کوئی وظیفہ مخصوص نہیں۔

(٨٩٣٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ :أَقْرَأُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ شَيْئًا ؟ قَالَ :لاَ.

(۸۹۳۵) حضرت منصور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ کیا میں دونوں سجدوں کے درمیان کچھ پڑھوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(٨٣٣) مَنْ قَالَ يُجْزِيه أَنْ يَخُطَّ بَيْنَ يَدَيْهِ إذَا صَلَّى

نماز پڑھنے سے پہلے اپنے سامنے ایک لکیر کھینچنے کا بیان

(٨٩٣٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :إذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي أَرْضِ فَلاَةٍ فَلْيَنْصِبْ عَصًا ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ عَصًا فَلْيَخُطَّ خَطًّا بِالأَرْضِ ، وَلاَ يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ :يَعْنِي رِوَايَةً. (ابوداؤد ٦٩٠۔ ابن ماجہ ٩٤٣)

(۸۹۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کوئی کسی صحراء وغیرہ میں نماز پڑھے تو اسے چاہئے کہ اپنے سامنے اپنی لاٹھی کھڑی کرلے۔ اگر لاٹھی نہ ہو تو زمین پر ایک لکیر کھینچ لے، اس سے اس کے سامنے سے گذرنے والی کوئی چیز اس کی نماز کو نقصان نہ پہنچائے گی۔

(٨٩٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : أَرَادَ إنْسَانٌ أَنْ يَنْصِبَ بَيْنَ يَدَيْ طَاوُوس شَيْئًا وَهُوَ يَؤُمُّنَا ، فَمَنَعَهُ.

(۸۹۳۷) حضرت ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت طاوس نماز پڑھا رہے ہوتے اور کوئی ان کے سامنے کوئی چیز رکھنا چاہتا تو اسے منع کردیتے۔

(٨٣٤) فِي الَّذِي يَسْجُدُ بِغَيْرِ رُكُوعٍ

بغیر رکوع کے سجدہ کرنے کا بیان

(٨٩٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ دَخَلَ عَلَى أُخْتِهِ وَهِيَ تَسْجُدُ مِنْ غَيْرِ رُكُوعٍ ، فَلَمْ يَعِبْ ذَلِكَ عَلَيْهَا.

(۸۹۳۸) حضرت ابو بردہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اپنی بہن کے پاس تشریف لائے وہ بغیر رکوع کے سجدہ کررہی تھیں، حضرت ابو موسیٰ نے انہیں ایسا کرنے سے منع نہ کیا۔

(٨٩٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يُصَلِّي فِي رَكْعَةٍ ثَلاَثَ سَجَدَاتٍ ، فَقَالَ :إنَّ اللَّهَ رَضِيَ لِكُلِّ رَكْعَةٍ بِسَجْدَتَيْنِ.

(۸۹۳۹) حضرت مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق نے ایک آدمی کو دیکھا وہ ہر رکعت میں تین سجدے کر رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ہر رکعت میں دو سجدے پسند ہیں۔

(۸۳۵) مَا يستحب أَنْ يُخْفِيَهُ الإِمَام

امام کن کن چیزوں کو آہستہ پڑھے گا؟

(۸۹٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَرْبَعٌ لاَ يَجْهَرُ بِهِنَّ الإِمَام : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، وَالاسْتِعَاذَةُ ، وَآمِينَ ، وَاللَّهُم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(۸۹۴۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ چار چیزوں میں امام جہر نہیں کرے گا: بِسْمِ اللهِ ، اسْتِعَاذَہ، آمِينَ اور اللَّهُم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

(۸۹٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : خَمْسٌ يُخْفِيهِنَّ الإِمَام : الاسْتِعَاذَةُ ، وَسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، وَبِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، وَآمِينَ ، وَاللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(۸۹۴۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ پانچوں چیزوں کو امام آہستہ آواز سے کہے گا: استعاذہ، ثناء، بسم اللہ، آمین اور اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

(۸۹٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يُخْفِيَانِ الاسْتِعَاذَةَ.

(۸۹۴۲) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین استعاذہ کو آہستہ آواز سے کہتے تھے۔

(۸۹٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ : إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ ، وَلاَ إِلَهَ غَيْرُكَ ، قَالَ الأَسْوَدُ : يُسْمِعُنَاهَا.

(۸۹۴۳) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو یہ کلمات کہتے (ترجمہ) اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عمر یہ کلمات ہمیں سنایا کرتے تھے۔

(۸۹٤٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُخْفِي الإِمَام بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، وَالاسْتِعَاذَةَ ، وَآمِينَ ، وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(۸۹۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام ان چیزوں کو آہستہ کہے گا: بِسْمِ اللهِ ، اسْتِعَاذَہ، آمِينَ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

(۸۹٤٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَرْزُبَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخْفِي بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، وَالاسْتِعَاذَةَ ، وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

(۸۹۴۵) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بِسْمِ اللهِ ، اسْتِعَاذَه اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کو آہستہ آواز سے کہتے تھے۔

(٨٣٦) الرَّجُل يَجْرِي عَلَى لِسَانِهِ شَيْءٌ مِنَ الْكَلاَمِ

اگر نماز میں آدمی کی زبان پر کوئی کلام جاری ہو جائے تو اس کا حکم

(٨٩٤٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَعْفَرٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :مَا جَرَى عَلَى لِسَانِ الإِنْسَانِ فِي الصَّلاَةِ مِمَّا لَهُ أَصْلٌ فِي الْقُرْآنِ ، فَلَيْسَ بِكَلاَمٍ.

(۸۹۴۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر نماز میں آدمی کی زبان پر کوئی کلام جاری ہو جائے اور اس کی اصل قرآن مجید میں موجود ہو تو یہ کلام نہیں۔

(٨٣٧) الرَّجُل يُصَلِّي وَهُوَ مُضْطَبِعٌ

چادر کو اس طرح اوڑھ کر نماز پڑھنا کہ چادر کا ایک کنارہ بائیں کندھے پر ہو اور دایاں کندھا ننگا ہو

(٨٩٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا قِلاَبَةَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَمِلْحَفَةٌ غَسِيلَةٌ ، وَهُوَ يُصَلِّي مُضْطَبِعًا ، قَدْ أَخْرَجَ يَدَهُ الْيُمْنَى.

(۸۹۴۷) حضرت خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقلابہ کو دیکھا کہ وہ اس طرح نماز پڑھ رہے تھے کہ ان پر ایک جبہ اور ایک دھلی ہوئی چادر تھی، انہوں نے بائیں کندھے کو ڈھانپا ہوا تھا اور دایاں کندھا ننگا تھا۔ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کو باہر نکالا ہوا تھا۔

(٨٩٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قِيلَ لِلْحَسَنِ :إِنَّهُمْ يَقُولُونَ :يُكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَقَدْ أَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ عِنْدِ نَحْرِهِ ، قَالَ الْحَسَنُ :لَوْ وَكَّلَ اللَّهُ دِينَهُ إِلَى هَؤُلاَءِ لَضَيَّقُوا عَلَى عِبَادِهِ.

(۸۹۴۸) حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آدمی کا اس حال میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کہ وہ اپنا ہاتھ گردن کے پاس سے نکالے! حضرت حسن نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنا دین ان لوگوں کے حوالے کر دیتا تو وہ اسے بندوں کے لئے مشکل بنا دیتے۔

(٨٩٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، فَرَأَى رَجُلاً يُصَلِّي قَدْ أَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ عِنْدِ نَحْرِهِ ، فَقَالَ :اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ فَقُلْ لَهُ :يَضَعُ يَدَهُ مِنْ مَكَانِ يَدِ الْمَغْلُولِ ، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ :إِنَّ قَيْسًا يَقُولُ :ضَعْ يَدَكَ مِنْ مَكَانِ يَدِ الْمَغْلُولِ ، فَوَضَعَهَا.

(۸۹۴۹) حضرت حیان بن عمیر کہتے ہیں کہ میں حضرت قیس بن عباد کے ساتھ تھا، انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو ہاتھ کو گردن کے

پاس سے نکال کر نماز پڑھ رہا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ ہتھکڑیاں لگے شخص کی طرح ہاتھ نہ رکھو۔ میں اس کے پاس گیا اور میں نے اس سے کہا کہ حضرت قیس کہہ رہے ہیں کہ ہتھکڑیاں لگے شخص کی طرح نماز نہ پڑھو۔ اس پر اس نے اپنا ہاتھ نیچے کر لیا۔

(٨٩٥٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي ضَابِعًا بُرْدَهُ مِنْ تَحْتِ عَضُدِهِ.

(٨٩٥٠) حضرت ابراہیم بن میسرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاوس کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ انہوں نے اپنی چادر کو اپنے کندھے کے نیچے سے نکال رکھا تھا۔

(٨٩٥١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِي ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ : لاَ يَضُرُّهُ لَوِ الْتَحَفَ بِهِ حَتَّى يُخْرِجَ إِحْدَى يَدَيْهِ.

(٨٩٥١) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی چادر اوڑھ کر ایک ہاتھ اس کے نیچے سے نکال لے تو کوئی حرج کی بات نہیں۔

(٨٣٨) إذَا كَانَ عَلَى الرَّجُلِ قَمِيصٌ وَمِلْحَفَةٌ، كَيْفَ يَصْنَع ؟

اگر ایک آدمی پر قمیص اور چادر ہو تو وہ کیا کرے؟

(٨٩٥٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِنْ كَانَ عَلَيْك قَمِيصٌ وَمِلْحَفَةٌ فَتَوَشَّحْ بِالْمِلْحَفَةِ ، وَإِنْ كَانَ تُبَّانٌ وَمِلْحَفَةٌ فَالْتَفِعْ بِالْمِلْحَفَةِ.

(٨٩٥٢) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے پاس قمیص اور چادر ہو تو وہ چادر کو بائیں کندھے پر ڈالے اور دائیں کندھے کو ظاہر رکھے۔ اگر اس کے پاس چھوٹا پاجامہ اور چادر ہو تو چادر کو اوپر سے نیچے تک ڈال لے۔

(٨٩٥٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا كَانَ عَلَيْك قَمِيصٌ دَقِيقٌ وَمِلْحَفَةٌ فَتَوَشَّحْ بِالْمِلْحَفَةِ ، وَإِنْ كَانَ قَمِيصٌ ضَيِّقٌ وَمِلْحَفَةٌ فَالْتَفِعْ بِالْمِلْحَفَةِ.

(٨٩٥٣) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر تمہارے اوپر پتلی قمیص اور چادر ہو چادر کو احرام کی طرح ڈال لو اور اگر تنگ قمیص اور چادر ہو تو چادر کو اوپر سے نیچے تک ڈال لو۔

(٨٣٩) فِي مُبْتَدَأ الصَّفِّ، مِنْ أَيْنَ هُوَ ؟

صف کی ابتداء کہاں سے ہوگی؟

(٨٩٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مُبْتَدَأُ الصَّفِّ قَصْدُ الإِمَام ،

فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَ الإِمَامِ إِلاَّ وَاحِدٌ أَقَامَهُ خَلْفَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنْ يَرْكَعَ ، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُصَلِّي بِهِ ، وَإِنْ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ حَتَّى يَرْكَعَ لَحِقَ الإِمَامَ فَقَامَ عَنْ يَمِينِهِ ، وَإِنْ جَاءَ وَالصَّفُّ تَامٌّ فَلْيَقُمْ قَصْدَ الإِمَامِ ، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُصَلِّي بِهِ ، وَإِنْ لَمْ يَجِيءْ أَحَدٌ فَلْيَدْخُلْ فِي الصَّفِّ ، ثُمَّ كَذَاكَ وَكَذَاكَ.

(۸۹۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صف کی ابتداء امام کی جانب سے ہوگی۔ اگر امام کے ساتھ صرف ایک آدمی ہو تو وہ اسے اپنے پیچھے اتنے فاصلے پر کھڑا کرے گا کہ وہ رکوع کر سکے۔ اگر ایک اور آجائے تو امام اسے بھی نماز پڑھائے گا۔ اگر امام کے رکوع کرنے تک کوئی نہ آئے تو پیچھے کھڑا شخص امام کے ساتھ مل جائے اور اس کے دائیں جانب کھڑا ہو۔ اگر کوئی آدمی نماز پڑھنے آئے اور صف مکمل ہو تو وہ امام کی جہت میں کھڑا ہو جائے، اگر ایک اور آئے تو وہ اس کے ساتھ نماز پڑھے۔ اگر کوئی اور شخص نہ آئے تو یہ صف میں داخل ہو جائے۔ پھر اسی طرح سارا سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔

(۸۹۵۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا جَاءَ وَقَدْ تَمَّ الصَّفُّ فَلْيَقُمْ بِحِذَاءِ الإِمَامِ.

(۸۹۵۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص آئے اور صف مکمل ہو چکی ہو تو وہ امام کی سیدھ میں کھڑا ہو جائے۔

(۸۴۰) الْمَرْأَةُ تَكُونُ حَيْضَتُهَا أَيَّامًا مَعْلُومَةً

اگر کسی عورت کا حیض مخصوص دن رہتا ہو لیکن کبھی زیادہ ہو جائے تو وہ کیا کرے؟

(۸۹۵۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَكُونُ حَيْضَتُهَا أَيَّامًا مَعْلُومَةً ، فَتَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ ؟ قَالَ : النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ.

قَالَ : وَسَأَلْتُ قَتَادَةَ ، قُلْتُ : الْمَرْأَةُ تَحِيضُ الأَيَّامَ الْمَعْلُومَةَ ، فَتَزِيدُ عَلَى خَمْسَةِ أَيَّامٍ ؟ قَالَ : تُصَلِّي ، قُلْتُ : فَأَرْبَعَةُ أَيَّامٍ ؟ قَالَ : تُصَلِّي ، قُلْتُ : فَثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ؟ قَالَ : تُصَلِّي ، قُلْتُ : فَيَوْمَيْنِ ؟ قَالَ : ذَاكَ مِنْ حَيْضِهَا ، فَرَأَيْتُهُ قَالَ بِرَأْيِهِ.

(۸۹۵۶) حضرت سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین سے سوال کیا کہ اگر کسی عورت کا حیض مخصوص دن رہتا ہو لیکن کبھی زیادہ ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورتیں اس معاملے کو زیادہ جانتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ سے اس بارے میں سوال کیا اور کہا کہ اگر عورت کا حیض مخصوص دنوں تک رہتا ہو اور اس سے پانچ دن زیادہ ہو جائیں تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ نماز پڑھے گی۔ میں نے کہا اگر چار دن زیادہ ہو جائیں؟ انہوں نے کہا وہ نماز پڑھے گی۔ میں نے کہا اگر تین دن زیادہ ہو جائیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ نماز پڑھے گی۔ میں نے کہا اگر دو دن زیادہ ہو جائیں؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ حیض کے دن ہیں۔ میرے خیال میں یہ بات انہوں نے اپنی رائے سے کہی۔

(۸۹۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ

طَاوُوسٍ ، قَالَ : إِذَا زَادَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى حَيْضِهَا فَلْتَغْتَسِلْ . وَقَالَ حَمَّادٌ فِي الْمَرْأَةِ تُجَاوِزُ أَيَّامَ حَيْضَتِهَا ، قَالَ : لاَ تَغْتَسِلُ ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ رُبَّمَا فَعَلَتْ ذَلِكَ.

(۸۹۵۷) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر عورت کا حیض اس کی مقررہ مدت سے زیادہ ہو جائے تو وہ غسل کر کے نماز پڑھے۔ حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر عورت کا حیض مقررہ مدت سے زیادہ بھی ہو جائے تب بھی وہ پاکی کا غسل نہ کرے کیونکہ عورتوں کے ساتھ ایسا ہوتا رہتا ہے۔

(۸۹۵۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ، قَالَ : إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ الصُّفْرَةَ فِي أَيَّامِ غَيْرِ حَيْضَتِهَا ، قَالَ : إِذَا زَادَتْ عَلَى أَيَّامِ حَيْضَتِهَا يَوْمًا ، أَوْ يَوْمَيْنِ ، عَدَّتْهُ مِنْ حَيْضَتِهَا ، فَإِنْ زَادَتْ عَلَى يَوْمَيْنِ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ، إِذَا كَانَتْ تَحِيضُ سِتَّةَ أَيَّامٍ فَرَأَتِ الدَّمَ ثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ عَدَّتْهُ مِنْ حَيْضَتِهَا ، فَإِنْ رَأَتْهُ أَكْثَرَ مِنْ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.

(۸۹۵۸) حضرت عثمان بن ابی العاص فرماتے ہیں کہ اگر عورت نے حیض کے دنوں کے علاوہ میں زرد پانی دیکھا تو اگر یہ اس کے حیض کے دنوں سے ایک یا دو دن زیادہ ہے تو وہ اسے اپنے حیض میں شمار کرے۔ اگر دو دن سے زیادہ ہو جائے تو استحاضہ شمار کرے۔ اگر چھ دن کا حیض ہوا اور وہ آٹھ دن تک خون دیکھے تو اسے حیض شمار کرے اور اگر آٹھ دن سے زیادہ تک خون دیکھے تو اسے استحاضہ شمار کرے۔

کِتَابُ الصَّوْمِ

یہ کتاب احکام روزہ کے بیان میں ہے

(۱) مَا ذُکِرَ فِی فَضْلِ رَمَضَانَ وَثَوَابِہِ

رمضان کی فضیلت اور اس کے ثواب کا بیان

(۸۹۵۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَیُّوبَ یُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِی قِلاَبَۃَ ، عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ ، قَالَ : قَالَ نَبِیُّ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ یُبَشِّرُ أَصْحَابَہُ : قَدْ جَائَکُمْ رَمَضَانُ شَہْرٌ مُبَارَکٌ ، افْتُرِضَ عَلَیْکُمْ صِیَامُہُ ، تُفْتَحُ فِیہِ أَبْوَابُ الْجَنَّۃِ ، وَتُغْلَقُ فِیہِ أَبْوَابُ الْجَحِیمِ ، وَتُغَلُّ فِیہِ الشَّیَاطِینُ ، فِیہِ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِنْ أَلْفِ شَہْرٍ ، مَنْ حُرِمَ خَیْرَہَا فَقَدْ حُرِمَ. (مسلم ۷۵۸۔ احمد ۲/ ۲۳۰)

(۸۹۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو رمضان کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے اوپر رمضان کا مہینہ آگیا ہے، جو کہ ایک برکت والا مہینہ ہے۔ اس کے روزے کو تم پر فرض کیا گیا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ اس میں شیطانوں کو ہتھکڑیاں لگادی جاتی ہیں، اس مہینے میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ حقیقی محروم ہے۔

(۸۹۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ عَطَائِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَرْفَجَۃَ ، قَالَ : کُنْتُ عِنْدَ عُتْبَۃَ بْنِ فَرْقَدٍ وَہُوَ یُحَدِّثُنَا عَنْ فَضْلِ رَمَضَانَ ، فَدَخَلَ عَلَیْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَسَکَتَ عُتْبَۃُ وَکَأَنَّہُ ہَابَہُ ، فَلَمَّا جَلَسَ ، قَالَ لَہُ عُتْبَۃُ : یَا أَبَا فُلاَنٍ ، حَدِّثْنَا بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی رَمَضَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ : تُفْتَحُ فِیہِ أَبْوَابُ الْجَنَّۃِ ، وَتُغْلَقُ فِیہِ أَبْوَابُ النَّارِ ، وَتُصَفَّدُ فِیہِ الشَّیَاطِینُ ، وَیُنَادِی مُنَادٍ فِی کُلِّ لَیْلَۃٍ : یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ ہَلُمَّ ، وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ

أَقْصِرْ. (احمد ۵/ ۴۱۱)

(۸۹۶۰) حضرت عرفجہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عتبہ بن فرقد کے پاس تھا، وہ رمضان کی فضیلت بیان کررہے تھے، اتنے میں ایک صحابی تشریف لائے تو وہ خاموش ہوگئے۔ ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے وہ ان کے رعب کی وجہ سے خاموش ہوئے ہیں۔ جب وہ بیٹھ گئے تو حضرت عتبہ نے ان سے کہا کہ اے ابوفلاں! آپ ہمیں وہ حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، اس میں شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے اور رمضان کی ہر رات ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے اے خیر کو تلاش کرنے والے آگے بڑھ، اے شر کو تلاش کرنے والے بس کردے۔

(۸۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَزِيمَةٍ ، وَقَالَ :إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ. (بخاری ۱۸۹۸۔ مسلم ۵۲۳)

(۸۹۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ رمضان میں قیام کی خصوصی ترغیب دیا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کردیا جاتا ہے۔

(۸۹۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَضْرِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ نَضْرِ بْنِ شَيْبَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

(۸۹۶۲) حضرت سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے گذشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

(۸۹۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْفَضْلِ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:هَذَا رَمَضَانُ قَدْ جَاءَ تُفَتَّحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجِنَانِ، وَتُغَلَّقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ ، وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ ، بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فِيهِ ، إِذَا لَمْ يُغْفَرْ لَهُ فِيهِ فَمَتَى ؟

(طبرانی ۷۶۲۳)

(۸۹۶۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کا مہینہ آگیا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، اس میں شیطانوں کو قید کردیا جاتا ہے، اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی، اگر رمضان میں بھی وہ اپنی مغفرت نہ کرواسکا تو کب کرائے گا؟

(٨٩٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ إِذَا حَضَرَ رَمَضَانُ يَقُولُ : هَذَا الشَّهْرُ الْمُبَارَكُ الَّذِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ ، وَلَمْ يَفْتَرِضْ عَلَيْكُمْ قِيَامَهُ.

(۸۹۶۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خطبہ دیتے اور اس میں ارشاد فرماتے: یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے روزے کو فرض فرمایا ہے، اس کے قیام کو فرض نہیں فرمایا۔

(٨٩٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۸۹۶۵) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یونہی فرمایا کرتے تھے۔

(٨٩٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْعَلاءِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا يُصِيبُ صَاحِبُ رَمَضَانَ الَّذِي يُحْسِنُ قِيَامَهُ وَصِيَامَهُ ، أَنْ يَفْرُغَ مِنْهُ وَهُوَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الذُّنُوبِ.

(۸۹۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان کے قیام اور صیام کی پابندی کرے اسے سب سے پہلے جو انعام ملے وہ یہ ہے کہ اس کے گناہ اس طرح معاف ہو جاتے ہیں جیسے وہ آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

(٨٩٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. (بخاری ۲۰۱۴۔ مسلم ۱۷۵)

(۸۹۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(٨٩٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَظَلَّكُمْ شَهْرُكُمْ هَذَا بِمَحْلُوفِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَخَلَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ شَهْرٌ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْهُ ، وَلاَ دَخَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ شَهْرٌ شَرٌّ لَهُمْ مِنْهُ بِمَحْلُوفِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّ اللَّهَ يَكْتُبُ أَجْرَهُ وَنَوَافِلَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُوجِبَهُ ، وَيَكْتُبُ وِزْرَهُ وَشَقَاءَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُ ، وَذَلِكَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يُعِدُّ لَهُ مِنَ النَّفَقَةِ فِي الْقُوَّةِ وَالْعِبَادَةِ ، وَيُعِدُّ لَهُ الْمُنَافِقُ اتِّبَاعَ غَفَلاَتِ الْمُسْلِمِينَ ، وَاتِّبَاعَ عَوْرَاتِهِمْ ، فَهُوَ غُنْمٌ لِلْمُؤْمِنِ ، وَنِقْمَةٌ لِلْفَاجِرِ ، أَوْ قَالَ :يَغْتَنِمُهُ الْفَاجِرُ. (احمد ۵۲۴۔ ابن خزیمة ۱۸۸۴)

(۸۹۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم پر یہ مہینہ آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کے ساتھ سن لو کہ مسلمانوں پر اس سے بہتر کوئی مہینہ نہیں آیا اور منافقین پر اس سے بدتر مہینہ کوئی نہیں آیا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس مہینے کے اجر اور نوافل کو اس کے آنے سے پہلے لکھ دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اور عذاب

کو اس کے آنے سے پہلے لکھ لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے مومن کے لئے عبادات اور نیکیوں کی توفیق اور قوت بڑھا دی جاتی ہے اور منافقین کے لئے مسلمانوں کے عیبوں کو تلاش کرنا اور انہیں پھیلانا آسان کر دیا جاتا ہے۔ یہ مہینہ مومن کے لئے غنیمت اور فاجر کے لئے مصیبت ہے۔

(۸۹۶۹) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا ، غُفِرَ لَهُ مَا مَضَى مِنْ عَمَلِهِ. (نسائی ۲۵۰۲)

(۸۹۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(۲) مَا يُؤْمَرُ بِهِ الصَّائِمُ مِنْ قِلَّةِ الْكَلاَمِ وَتَوَقِّي الْكَذِبِ

روزے دار کے لئے بات چیت کی کمی اور جھوٹ چھوڑنے کا حکم

(۸۹۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَخِيهِ طَلِيقِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ : إِذَا صُمْتَ فَتَحَفَّظْ مَا اسْتَطَعْتَ ، فَكَانَ طَلِيقٌ إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِهِ دَخَلَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلاَّ لِصَلاَةٍ.

(۸۹۷۰) حضرت طلیق بن قیس کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم روزہ رکھو تو جہاں تک ہو سکے روزے کی حفاظت کرو۔ ابو صالح حنفی کہتے ہیں کہ جب حضرت طلیق روزہ رکھتے تو اپنے گھر چلے جاتے اور صرف نماز کے لئے باہر نکلا کرتے تھے۔

(۸۹۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ ، وَلاَ يَجْهَلْ ، فَإِنْ جَهِلَ عَلَيْهِ أَحَدٌ فَلْيَقُلْ : إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ.

(۸۹۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو وہ نہ کوئی بے حیائی کی بات کرے نہ جہالت کی، اگر کوئی اس سے جہالت کی بات کرے تو اسے کہے کہ میں روزے سے ہوں۔

(۸۹۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ ، وَلاَ يَجْهَلْ ، فَإِنْ جَهِلَ عَلَيْهِ أَحَدٌ فَلْيَقُلْ : إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ.

(بخاری ۱۹۰۴۔ مسلم ۸۵۷)

(۸۹۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس دن تم میں سے کسی کا روزہ ہو وہ نہ کوئی بے حیائی کی بات کرے نہ جہالت کی، اگر کوئی اس سے جہالت کی بات کرے تو اسے کہے کہ میں روزے سے ہوں۔

(۸۹۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : قَالَ جَابِرٌ : إذَا صُمْتَ فَلْيَصُمْ سَمْعُكَ وَبَصَرُكَ وَلِسَانُكَ عَنِ الْكَذِبِ وَالْمَآثِمِ ، وَدَعْ أَذَى الْخَادِمِ ، وَلْيَكُنْ عَلَيْكَ وَقَارٌ وَسَكِينَةٌ يَوْمَ صِيَامِكَ، وَلاَ تَجْعَلْ يَوْمَ فِطْرِكَ وَيَوْمَ صِيَامِكَ سَوَاءً.

(۸۹۷۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اس کے کانوں اور زبان کا جھوٹ اور گناہ سے بھی روزہ ہونا چاہئے۔ وہ خادم کو تکلیف دینے سے بچے۔ اور روزے کے دن اس پر وقار اور سکینت غالب رہے۔ وہ روزے کے دن اور روزے سے خالی دن کو ایک جیسا نہ بنائے۔

(۸۹۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا إذَا صَامُوا جَلَسُوا فِي الْمَسْجِدِ.

(۸۹۷۴) حضرت ابو متوکل فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ اور ان کے ساتھی جب روزہ رکھتے تھے تو مسجد میں بیٹھتے تھے۔

(۸۹۷٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَحْدَهُ ، وَلَكِنَّهُ مِنَ الْكَذِبِ وَالْبَاطِلِ وَاللَّغْوِ وَالْحَلِفِ.

(۸۹۷۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روزہ صرف کھانے اور پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ روزہ تو جھوٹ، باطل اور جھوٹی قسم سے بھی بچنے کا نام ہے۔

(۸۹۷٦) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، قَالَ : سَمِعْتُ مَيْمُونًا يَقُولُ : إنَّ أَهْوَنَ الصَّوْمِ تَرْكُ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ.

(۸۹۷٦) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ سب سے آسان روزہ کھانے اور پینے کو چھوڑنا ہے۔

(۸۹۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إنَّ الصِّيَامَ لَيْسَ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، وَلَكِنْ مِنَ الْكَذِبِ وَالْبَاطِلِ وَاللَّغْوِ.

(۸۹۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روزہ صرف کھانے اور پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ روزہ تو جھوٹ، باطل اور لغویات سے بھی بچنے کا نام ہے۔

(۸۹۷۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۸۹۷۸) حضرت مسروق نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یونہی نقل کیا ہے۔

(۸۹۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ؛ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَصُومُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لِسَانِهَا ، فَقَالَ : مَا صَامَتْ فَتَحَفَّظَتْ ، فَقَالَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَدْ كَادَتْ ، ثُمَّ تَحَفَّظَتْ ، فَقَالَ :الآنَ.

(۸۹۷۹) حضرت ابوبختری فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت روزہ رکھا کرتی تھی لیکن وہ اپنی زبان کی حفاظت نہ کرتی تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا روزہ نہیں ہوا۔ اس نے زبان کی حفاظت کرنا شروع کی تو آپ نے فرمایا کہ اب عنقریب اس کا روزہ درست ہو جائے گا۔ اس نے مزید حفاظت کی تو آپ نے فرمایا کہ اب اس کا روزہ ہو گیا۔

(۸۹۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ :خَصْلَتَانِ مَنْ حَفِظَهُمَا سَلِمَ لَهُ صَوْمُهُ؛ الْغِيبَةُ وَالْكَذِبُ.

(۸۹۸۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اس کا روزہ سلامت ہوگا جو ان دو خصلتوں سے اجتناب کرے ایک غیبت اور دوسری جھوٹ۔

(۸۹۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ :الْكَذِبُ يُفَطِّرُ الصَّائِمَ.

(۸۹۸۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف فرمایا کرتے تھے کہ جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۸۹۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ :الصَّائِمُ فِي عِبَادَةٍ مَا لَمْ يَغْتَبْ.

(۸۹۸۲) حضرت ابوعالیہ فرماتے ہیں کہ روزہ دار عبادت میں ہوتا ہے جب تک غیبت نہ کرے۔

(۸۹۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا صَامَ مَنْ ظَلَّ يَأْكُلُ لُحُومَ النَّاسِ.

(۸۹۸۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کا گوشت کھاتا رہے اس کا روزہ نہیں ہوا۔

(۲) مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الصِّيَامِ وَثَوَابِهِ

روزے کی فضیلت اور ثواب کا بیان

(۸۹۸٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ :أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ فَدَعَا لِي بِلَبَنِ لَقْحَةٍ ، فَقُلْتُ :إِنِّي صَائِمٌ ، فَقَالَ : أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ ، كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ ، وَصِيَامٌ حَسَنٌ صِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. (نسائی ۲۵۳۹۔ احمد ۴/ ۲۱)

(۸۹۸۴) حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت عثمان ابن ابی العاص کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے میرے لئے حاملہ اونٹنی کا دودھ منگوایا۔ میں نے کہا کہ میں روزے سے ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روزہ جہنم کے مقابلے میں اس طرح ڈھال ہے جیسے تم دشمن کے مقابلے کے لئے ڈھال لیتے ہو۔ بہترین روزہ رکھنے کی صورت یہ ہے کہ ہر مہینے تین روزے رکھے جائیں۔

(۸۹۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ الرَّجُلِ إِذَا حَمَلَ مِنَ السِّلاَحِ مَا أَطَاقَ.

(۸۹۸۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روزہ جہنم کے مقابلے میں ایسے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص دشمن کے مقابلے میں ہتھیار کے طور پر اپنی بساط کے مطابق ڈھال استعمال کرتا ہے۔

(۸۹۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَأَبِي سَعِيدٍ قَالاَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ ، إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ ؛ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ ، وَإِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَرِحَ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

(مسلم ۸۰۷۔ احمد ۳/ ۵)

(۸۹۸۶) حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دیتا ہوں۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت وہ خوش ہوتا ہے اور دوسری اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملے گا اور خوش ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بد بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۸۹۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِئَةِ ضِعْفٍ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :إِلاَّ الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ ، يَدَعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ ؛ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ ، وَلَخُلُوفُ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ، الصَّوْمُ جُنَّةٌ ، الصَّوْمُ جُنَّةٌ.

(مسلم ۱۶۴۔ احمد ۲/ ۴۴۳)

(۸۹۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابن آدم کا ہر عمل کئی گنا بڑھایا جاتا ہے۔ ایک نیکی کا اجر دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سوائے روزے کے کیونکہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ روزہ دار میرے لئے اپنے کھانے اور اپنی شہوت کو چھوڑتا ہے، روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک وہ خوشی جو اسے افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری وہ خوشی جو اسے اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ روزہ ڈھال ہے روزہ ڈھال ہے۔

(۸۹۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مُرْنِي بِعَمَلٍ أَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ، فَقَالَ :عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لاَ مِثْلَ لَهُ ، قَالَ :فَكَانَ أَبُو أُمَامَةَ لاَ يُرَى فِي بَيْتِهِ الدُّخَانُ نَهَارًا إِلاَّ إِذَا نَزَلَ بِهِ ضَيْفٌ.

(نسائی ۲۵۳۰۔ احمد ۵/ ۲۴۹)

(۸۹۸۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ نے فرمایا کہ تم روزے رکھا کرو کیونکہ اس کے مثل کوئی چیز نہیں۔ اس کے بعد حضرت ابوامامہ کا یہ حال تھا کہ ان کے گھر سے اس وقت دھواں نظر آتا تھا جب ان کے گھر میں کوئی مہمان ہوتا۔

(۸۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ :لِلْجَنَّةِ بَابٌ يُدْعَى الرَّيَّانُ يَدْخُلُ فِيهِ الصَّائِمُونَ ، قَالَ :فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ. (طبرانی ۶۔ ابن حبان ۳۴۲۱)

(۸۹۸۹) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ''ریان'' کہا جاتا ہے، اس میں سے روزہ دار داخل ہوں گے۔ جب آخری روزہ دار جنت میں داخل ہوگا تو اسے بند کر دیا جائے گا۔

(۸۹۹۰) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. (بخاری ۱۸۹۶۔ مسلم ۱۶۶)

(۸۹۹۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۸۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ ، فَقَالَ :الصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ تَخْرِقه.

(۸۹۹۱) حضرت عیاض بن غطیف فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے جب تک آدمی اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔

(۸۹۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَال :حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنِ أَبِي سَيْف ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فِي مَرَضِهِ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا. (احمد ۱/ ۱۹۶۔ بیہقی ۱۷۱)

(۸۹۹۲) حضرت عیاض بن غطیف فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے مرض الوفات میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روزہ ڈھال ہے جب تک آدمی اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔

(۸۹۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، قَالَ :خَرَجْنَا وَفْدًا إِلَى مُعَاوِيَةَ ، فَمَرَرْنَا بِرَاهِبٍ يَجِيءُ بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ الْقَوْمُ ، وَلَمْ آكُلْ ، فَقَالَ لِي :مَا لَكَ لاَ تَأْكُلُ ؟ فَقُلْتُ : إِنِّي صَائِمٌ ، قَالَ :أَلاَ أُلْسِمُكَ عَلَى صَوْمِكَ ، تُوضَعُ الْمَوَائِدُ فَأَوَّلُ مَنْ يَأْكُلُ مِنْهَا الصَّائِمُونَ.

(۸۹۹۳) حضرت عبداللہ بن رباح فرماتے ہیں کہ ہم ایک وفد کی صورت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک راہب سے ہماری ملاقات ہوئی۔ ہم اس کے پاس تھے کہ کھانا لایا گیا۔ لوگوں نے کھانا کھایا لیکن میں نے کھانا نہیں کھایا۔ اس راہب نے مجھ سے پوچھا کہ تم کھانا کیوں نہیں کھاتے؟ میں نے کہا کہ میرا روزہ ہے۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں روزے رکھنے کی

تلقین کرتا ہوں کیونکہ ایک وقت دستر خوان بچھائے جائیں گے اور ان سے سب سے پہلے کھانے والے روزہ دار ہوں گے۔

(٨٩٩٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي لَقِيطٌ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :كُنَّا فِي الْبَحْرِ فَبَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ وَقَدْ رَفَعْنَا الشِّرَاعَ ، وَلاَ نَرَى جَزِيرَةً ، وَلاَ شَيْئًا إِذْ سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي :يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ ، قِفُوا أُخْبِرُكُمْ فَقُمْنَا نَنْظُرُ فَلَمْ نَرَ شَيْئًا، فَنَادَى سَبْعًا ، فَلَمَّا كَانَتِ السَّابِعَةُ قُمْتُ فَقُلْتُ :يَا هَذَا ، أَخْبِرْنَا مَا تُرِيدُ أَنْ تُخْبِرَنَا بِهِ فَإِنَّك تَرَى حَالَنَا ، وَلاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَقِفَ عَلَيْكَ ، قَالَ :أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِقَضَاءٍ قَضَاهُ اللَّهُ عَلَى نَفْسِهِ ؟ أَيُّمَا عَبْدٍ أَظْمَأَ نَفْسَهُ فِي اللهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَرْوَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . زَادَ أَبُو أُسَامَةَ :فَكُنْتَ لاَ تَشَاءُ أَنْ تَرَى أَبَا مُوسَى صَائِمًا فِي يَوْمٍ بَعِيدٍ مَا بَيْنَ الطَّرَفَيْنِ إِلاَّ رَأَيْتَهُ.

(٨٩٩٤) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم سمندر میں سفر کر رہے تھے، ہم نے اپنے بادبان بلند کر رکھے تھے۔ ہمیں کوئی جزیرہ دکھائی نہ دے رہا تھا اور نہ کوئی دوسری چیز ہمیں نظر آ رہی تھی۔ اتنے میں ہمیں آواز آئی اے کشتی والو! ٹھہر جاؤ میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں۔ ہم کھڑے ہو کر دیکھنے لگے لیکن ہم کو کچھ نظر نہ آیا۔ اس پکارنے والے نے سات مرتبہ آواز دی۔ ساتویں مرتبہ میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا کہ تو جو کوئی بھی ہے ہمیں وہ بات بتادے جو بتانا چاہتا ہے، تو ہماری حالت کو دیکھ رہا ہے اور جانتا ہے کہ ہم تیرے پاس کھڑے نہیں ہو سکتے۔ اس نے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے ایک فیصلے سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں جو اس نے اپنے اوپر لازم کیا ہے! وہ یہ ہے کہ جو بندہ اللہ کے لئے خود کو ایک گرم دن میں پیاسا رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سیراب فرمائیں گے۔ ابو اسامہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد آپ کبھی حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ کو بغیر روزے کے نہ دیکھ سکتے تھے۔

(٨٩٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعْدَانَ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ سَعْدٍ أَبِي مُجَاهِدٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ أَبِي مُدِلَّةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الصَّائِمُ لاَ تُرَدُّ دَعْوَتُهُ. (ابن ماجه ١٧٥٢۔ احمد ٢/ ٤٤٥)

(٨٩٩٥) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کی دعا رد نہیں ہوتی۔

(٨٩٩٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِكُلِّ أَهْلِ عَمَلٍ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُدْعَوْنَ مِنْهُ بِذَلِكَ الْعَمَلِ ، وَلأَهْلِ الصِّيَامِ بَابٌ يُقَالُ لَهُ :الرَّيَّانُ. (بخاری ١٨٩٧۔ مسلم ٨٥)

(٨٩٩٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ہر عمل کے لئے ایک مخصوص دروازہ ہے، اس عمل والوں کو اس دروازے سے پکارا جائے گا۔ روزہ داروں کے دروازے کا نام ''ریان'' ہے۔

(۴) مَنْ كَانَ يُكْثِرُ الصَّوْمَ وَيَأْمُرُ بِذَلِكَ

جوحضرات کثرت سے روزے رکھتے تھے اور اس کا حکم دیتے تھے

(۸۹۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ يُكْثِرُ الصَّوْمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ لاَ يُفْطِرُ بَعْدَهُ إِلاَّ مِنْ وَجَعٍ.

(۸۹۹۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بدوں کسی بیماری کے روزہ نہیں چھوڑتے تھے۔

(۸۹۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَكَادُ يُفْطِرُ فِي الْحَضَرِ إِلاَّ أَنْ يَمْرَضَ

(۸۹۹۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضر میں صرف بیماری کی حالت میں روزہ چھوڑا کرتے تھے۔

(۸۹۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ مِمَّنْ يُكْثِرُ الصَّوْمَ : ابْنُ عُمَرَ ، وَعَائِشَةُ ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ.

(۸۹۹۹) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر، حضرت عائشہ اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔

(۹۰۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ سَرَدَ الصَّوْمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَتَيْنِ.

(۹۰۰۰) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے پہلے دو سال تک مسلسل روزے رکھے ہیں۔

(۹۰۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ جُمْهَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ ، وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ. (ابن ماجه ۱۷۴۵)

(۹۰۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز کی ایک پاکیزگی ہوا کرتی ہے اور جسم کی پاکیزگی روزہ میں ہے۔

(۵) مَنْ كَانَ يُقِلُّ الصَّوْمَ

جوحضرات کم روزے رکھا کرتے تھے

(۹۰۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : قِيلَ لِعَبْدِ اللهِ : إِنَّكَ تُقِلُّ الصَّوْمَ ، فَقَالَ : إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمْنَعَنِي مِنْ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ ، وَقِرَائَةُ الْقُرْآنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الصَّوْمِ.

(۹۰۰۲) حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آپ کم روزے کیوں رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اس لئے کہ روزہ مجھے تلاوت سے روک لے گا اور تلاوت کرنا مجھے روزہ رکھنے سے زیادہ پسند ہے۔

(۹۰۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُهَاجِرٍ ، قَالَ : كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الصَّوْمَ أَقَلُّ الأَنْوَاعِ أَجْرًا.

(۹۰۰۳) حضرت سفیان بن مہاجر فرماتے ہیں کہ اسلاف کا خیال یہ تھا کہ روزہ اجر کے اعتبار سے کم محسوس ہونے والے اعمال میں سے ہے۔

(۹۰۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لأَبِي ذَرٍّ : الصِّيَامُ ، لاَ أَسْمَعُكَ ذَكَرْته ؟ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ : قُرْبَةٌ ، وَلَيْسَ هُنَالِكَ.

(۹۰۰۴) حضرت میمون کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے آپ کو روزہ کا ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ روزہ یقیناً ثواب کی چیز ہے لیکن یہاں نہیں۔ یعنی بعض مقامات پر روزہ کے مقابلے میں دوسرے اعمال کا ثواب زیادہ ہوتا ہے جیسے جہاد وغیرہ۔ اسی طرح سفر میں روزہ نہ رکھنا بھی بعض اوقات افضل ہو جاتا ہے۔

(۹۰۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ مِنْ أَقَلِّ أَعْمَالِهِمَ الصَّوْمُ.

(۹۰۰۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اسلاف کے کم کئے جانے والے اعمال میں سے ایک روزہ تھا۔

(٦) فی السحور مَنْ أَمَرَ بِهِ

جن حضرات نے سحری کھانے کا حکم دیا ہے

(۹۰۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَسَحَّرُوا ، فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً. (مسلم ۷۷۰۔ بخاری ۱۹۲۳)

(۹۰۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

(۹۰۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَسَحَّرُوا ، فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً. (احمد ۲/ ۴۷۷۔ ابو یعلی ۶۳۶۶)

(۹۰۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

(۹۰۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِكُمْ وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أُكْلَةُ السَّحَرِ. (مسلم ۷۷۱۔ احمد ۴/ ۱۹۷)

(۹۰۰۸) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اور اہل کتاب کے روزوں

میں فضیلت کے اعتبار سے سحری کھانے کا فرق ہے۔

(۹۰۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَتَسَحَّرْ ، وَلَوْ بِشَيْءٍ. (ابویعلی ۱۹۲۶۔ احمد ۳/ ۳۶۷)

(۹۰۰۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو روزہ رکھنا چاہے اسے سحری بھی کھانی چاہئے خواہ تھوڑی سی کھائے۔

(۹۰۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : تَسَحَّرُوا وَلَوْ حَسْوَةً مِنْ مَاءٍ. (ابن حبان ۳۴۷۶۔ ابو یعلی ۳۳۴۰)

(۹۰۱۰) ایک صحابی فرماتے ہیں کہ سحری کھاؤ خواہ پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ پیو۔

(۹۰۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : كَانَتْ تُرْجَى بَرَكَةُ السُّحُورِ.

(۹۰۱۱) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ سحری کی برکت کی امید کی جاتی تھی۔

(۹۰۱۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، قَالَتْ : تَسَحَّرُوا وَلَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ ، فَإِنَّهَا قَدْ ذُكِرَتْ فِيهِ دَعْوَةٌ.

(۹۰۱۲) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سحری کھاؤ خواہ پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اس میں دعوت کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۹۰۱۳) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَسَحَّرُوا ، فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً. (احمد ۳/ ۳۲)

(۹۰۱۳) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

(۹۰۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مِنْ أَخْلاَقِ النَّبِيِّينَ الإِبْلاَغُ فِي السُّحُورِ.

(۹۰۱۴) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی سنتوں میں سے ایک سحری کھانے میں مبالغہ کرنا بھی ہے۔

(۹۰۱۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ سَيْفٍ الْعَنْسِيُّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ السَّمَاعِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ عِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ يَقُولُ : دَعَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى السَّحُورِ ، فَقَالَ : هَلُمُّوا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ.

(ابو داؤد ۲۳۳۷۔ احمد ۴/ ۱۲۶)

(۹۰۱۵) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سحری کے لئے بلایا اور فرمایا کہ آؤ بابرکت کھانا کھالو۔

(۷) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ تَأْخِيرَ السُّحُورِ

جو حضرات سحری میں تاخیر کو پسند فرماتے تھے

(۹۰۱۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ بِلاَلاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ. (بخاری ۶۱۷۔ ترمذی ۲۰۳)

(۹۰۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلال رات کو اذان دے دیتے ہیں تم ان کی اذان کے بعد کھاتے پیتے رہا کرو۔ جب ابن ام مکتوم اذان دیں تو اس وقت کھانا پینا بند کرو۔

(۹۰۱۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلاَلٍ مِنْ سَحُورِهِ ، فَإِنَّهُ يُنَادِي ، أَوْ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ ، فَيَنْتَبِهُ نَائِمُكُمْ ، وَيَرْجِعُ قَائِمُكُمْ. (بخاری ۶۲۱۔ ابو داؤد ۲۳۳۹)

(۹۰۱۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روک دے۔ کیونکہ وہ تو رات ہی میں اذان دے دیتے ہیں تا کہ سویا ہوا جاگ جائے اور رات کا قیام کرنے والا واپس چلا جائے۔

(۹۰۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ (ح) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ بِلاَلاً كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ. (بخاری ۱۹۱۹۔ مسلم ۷۶۸)

(۹۰۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دے دیا کرتے تھے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دے دیں اس وقت تک کھاتے پیتے رہو۔

(۹۰۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يمنعُكم أَذَانُ بِلاَلٍ مِنْ سُحُورِكُمْ ، فَإِنَّ فِي بَصَرِهِ شَيْئًا. (احمد ۳/ ۱۴۰۔ ابویعلی ۲۹۱۰)

(۹۰۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلال کی اذان تمہیں سحری سے نہ روک دے کیونکہ ان کی بینائی کمزور ہے۔

(۹۰۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ الْهِلاَلِيُّ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَمْنَعَنَّكُمْ مِنَ السُّحُورِ أَذَانُ بِلاَلٍ ، وَلاَ الصُّبْحُ الْمُسْتَطِيلُ ، وَلَكِنِ الصُّبْحُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الأُفُقِ. (ترمذی ۷۰۶۔ احمد ۵/ ۱۳)

(۹۰۲۰) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بلال کی اذان اور طول کی صورت میں

پھیلنے والی صبح تمہیں سحری سے نہ روکے، البتہ جب صبح افق سے چوڑائی میں ظاہر ہو تو کھانا پینا چھوڑ دو۔

(۹.۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلاَةِ ، قُلْنَا :كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا ؟ قَالَ :قِرَائَةُ خَمْسِينَ آيَةً.

(مسلم ۱۷۷۔ ترمذی ۷۰۴)

(۹۰۲۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم نماز کے لئے اٹھے۔ ان سے پوچھا گیا سحری اور نماز کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ تقریباً پچاس آیات پڑھنے کے برابر۔

(۹.۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ :قُمْ فَاسْتُرْنِي مِنَ الْفَجْرِ ، ثُمَّ أَكَلَ.

(۹۰۲۲) حضرت سالم بن عبید اشجعی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ صبح کا خیال رکھنا۔ پھر انہوں نے سحری کا کھانا تناول فرمایا۔

(۹.۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ ، قَالَ :تَسَحَّرْتُ مَعَ عَلِيٍّ ، ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ أَنْ يُقِيمَ.

(۹۰۲۳) حضرت ابو عقیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کھائی، سحری کھانے کے بعد انہوں نے اپنے موذن کو اذان کا حکم دیا۔

(۹.۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَطَرٍ ، قَالَ :أَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ فِي دَارِهِ فَأَخْرَجَ لَنَا فَضْلَ سُحُورِهِ فَتَسَحَّرْنَا مَعَهُ ، فَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ، فَخَرَجْنَا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ.

(۹۰۲۴) حضرت عامر بن مطر کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے گھر آیا، انہوں نے ہمارے لئے اپنی سحری کا بچا ہوا کھانا رکھا۔ ہم نے ان کے ساتھ سحری کی، پھر نماز کھڑی ہوگئی اور ہم نے جا کر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

(۹.۲٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرٍو ، يَعْنِي ابْنَ حُرَيْثٍ ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْجَلَ النَّاسِ إِفْطَارًا ، وَأَبْطَأَهُمْ سُحُورًا.

(۹۰۲۵) حضرت عمرو بن حریث کہتے ہیں کہ صحابہ کرام افطاری میں جلدی کرنے والے اور سحری میں تاخیر کرنے والے تھے۔

(۹.۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ: كَانُوا يَتَسَحَّرُونَ حِينَ.

(۹۰۲۶) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ اسلاف آخری وقت میں سحری کیا کرتے تھے۔

(۹.۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ أَبِي الْعَنْبَسِ، قَالَ:سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ:مِنَ السُّنَّةِ تَأْخِيرُ السُّحُورِ.

(۹۰۲۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سحری کو موخر کرنا سنت ہے۔

(۹۰۲۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ ؛ أَنَّهُ تَسَحَّرَ فِي أَهْلِهِ فِي الْجَبَّانَةِ ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى حُذَيْفَةَ وَهُوَ فِي دَارِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ فَوَجَدَهُ ، فَحَلَبَ لَهُ نَاقَةً فَنَاوَلَهُ ، فَقَالَ : إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ ، فَقَالَ : وَأَنَا أُرِيدُ الصَّوْمَ ، فَشَرِبَ حُذَيْفَةُ ، وَأَخَذَ بِيَدِهِ فَدَفَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ حِينَ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ.

(۹۰۲۸) حضرت ابوطفیل فرماتے ہیں کہ میں نے حبانہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سحری کی، پھر میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ حارث بن ابی ربیعہ کے گھر تھے۔ اس وقت حارث بن ابی ربیعہ نے اپنی اونٹنی کا دودھ دوہا اور اسے پی لیا اور کہا کہ میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ پس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بھی دودھ پیا۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حارث کا ہاتھ پکڑا اور انہیں مسجد لے گئے جہاں نماز کھڑی ہوئی تھی۔

(۹۰۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : يَكُونُ بَيْنَ سُحُورِ الرَّجُلِ وَبَيْنَ إِقَامَةِ الْمُؤَذِّنِ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ سُورَةَ يُوسُفَ.

(۹۰۲۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ آدمی کی سحری اور موذن کی اقامت کے درمیان اتنا فاصلہ ہونا چاہئے جتنی دیر میں سورۃ یوسف کی تلاوت کی جا سکے۔

(۹۰۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ حُذَيْفَةَ إِلَى الْمَدَائِنِ فِي رَمَضَانَ ، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ ، قَالَ : هَلْ كَانَ أَحَدٌ مِنْكُمْ آكِلاً ، أَوْ شَارِبًا ؟ قُلْنَا : أَما رَجُلٌ يُرِيدُ الصَّوْ فَلاَ ، ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى اسْتَبْطَأْنَاهُ فِي الصَّلاَةِ ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى.

(۹۰۳۰) حضرت ابراہیم تیمی کے والد کہتے ہیں کہ میں رمضان میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر پر نکلا، جب فجر طلوع ہوئی تو انہوں نے کہا کہ کیا تم میں سے کسی نے کچھ کھایا یا پیا ہے؟ ہم نے کہا کہ جو لوگ روزہ کا ارادہ رکھتے ہیں انہوں نے کچھ نہیں کھایا پیا۔ پھر ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں نماز کا کہا اور وہ سواری سے اترے اور نماز پڑھی۔

(۹۰۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مِنْ أَخْلاَقِ الأَنْبِيَاءِ تَأْخِيرُ السُّحُورِ.

(۹۰۳۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ سحری کو موخر کرنا انبیاء کے اخلاق میں سے ہے۔

(۹۰۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ حُذَيْفَةُ يُعَجِّلُ بَعْضَ سُحُورِهِ لِيُدْرِ الصَّلاَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَ يُرْسِلُ إِلَ فَيَأْكُلُ مَعَهُ حَتَّى يَخْرُجَا إِلَى الصَّلاَةِ جَمِيعًا.

(۹۰۳۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت کی نماز میں شریک ہونے کے لئے جلدی سحری کھا لیتے تھے۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ کسی کو بھیج کر انہیں بلا لیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ سحری کھاتے تھے، پھر دونوں حضرات اکٹھے جماعت کے لئے جاتے تھے۔

(٩.٣٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمَّتِي تَقُولُ ، وَكَانَتْ حَجَّتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ يُنَادِي بِلَيْلٍ ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ بِلَالٌ ، وَإِنَّ بِلَالاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ، قَالَتْ : وَكَانَ يَصْعَدُ هَذَا وَيَنْزِلُ هَذَا ، فَكُنَّا نَتَعَلَّقُ بِهِ فَنَقُولُ : كَمَا أَنْتَ حَتَّى نَتَسَحَّرَ.

(طیالسی ۱۶۶۱۔ طبرانی ۴۸۱)

(۹۰۳۳) حضرت خبیب بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی ایک پھوپھی جنہوں نے حضور ﷺ کے ساتھ حج کیا تھا سے فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابن ام مکتوم رات کو اذان دے تو تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ بلال اذان دے دے۔ اگر بلال رات کو اذان دے دے تو تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے دے۔ وہ فرماتی ہیں کہ ان دونوں موذنین میں سے ایک منارے پر چڑھتا تھا اور دوسرا اترتا تھا۔ ہم ان سے کہتے تھے کہ تم جو بھی کرو ہم سحری کھائیں گے۔

(٨) تعجيل الإِفْطَارِ ، وَمَا ذُكِرَ فِيهِ

افطار میں جلدی کرنے کا بیان

(٩.٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا ، وَذَهَبَ النَّهَارُ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ. (ابوداؤد ۲۳۴۳۔ احمد ۱/ ۲۸)

(۹۰۳۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رات اس طرف سے آجائے اور دن اس طرف کو چلا جائے تو روزہ دار افطار کرلے۔

(٩.٣٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ ، قَالَ : يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا ، قَالَ : انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا ، قَالَهَا ثَلَاثًا ، فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : إِذَا رَأَيْتُمَ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ.

قُلْت : وَأَنْتَ مَعَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ. (بخاری ۱۹۴۱۔ مسلم ۷۷۳)

(۹۰۳۵) حضرت ابن ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ ایک سفر میں تھے اور آپ کا روزہ تھا۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ اے فلاں! نیچے اترو اور ستو بناؤ۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول! ابھی دن کا کچھ حصہ باقی ہے۔ آپ نے فرمایا نیچے اترو

اور ستو بناؤ۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی تو وہ نیچے اترا اور اس نے ستو بنایا۔ آپ نے ستو کا شربت پیا اور فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ اس طرف سے رات آگئی ہے تو روزہ دار افطار کرلے۔ شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی سے پوچھا کہ اس موقع پر آپ حضور ﷺ کے ساتھ تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(۹۰۳۶) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ ، وَكَانَ ثِقَةً ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُفْطِرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَمَضَانَ ، فَكَانَ إِذَا أَمْسَى بَعَثَ رَبِيبَةً لَهُ تَصْعَدُ ظَهْرَ الدَّارِ ، فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ أَذَّنَ ، فَيَأْكُلُ وَنَأْكُلُ ، فَإِذَا فَرَغَ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَيَقُومُ يُصَلِّي وَنُصَلِّي مَعَهُ.

(۹۰۳۶) حضرت ابو جمرہ ضبعی کہتے ہیں کہ میں نے رمضان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ افطاری کی ہے۔ جب شام ہونے لگتی تو وہ ایک بچی کو چھت پر بھیج دیتے۔ جب سورج غروب ہوتا تو وہ اعلان کردیتی، اس پر وہ کھانا کھاتے اور ہم بھی کھانا کھاتے۔ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو نماز کھڑی ہوجاتی وہ نماز پڑھاتے اور ہم ان کے ساتھ نماز پڑھتے۔

(۹۰۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ ، إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ.

(ابو داؤد ۲۳۴۵۔ احمد ۲/ ۴۵۰)

(۹۰۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دین اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کریں گے۔ یہود و نصاریٰ افطار میں تاخیر کیا کرتے ہیں۔

(۹۰۳۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا إِفْطَارَهُمْ ، وَلَمْ يُؤَخِّرُوهُ تَأْخِيرَ أَهْلِ الْمَشْرِقِ. (بخاری ۱۹۵۷۔ ترمذی ۶۹۹)

(۹۰۳۸) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ اس وقت تک خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے اور اہلِ مشرق کی طرح اس میں تاخیر نہیں کریں گے۔

(۹۰۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَكْتُبُ إِلَى أُمَرَائِهِ أَنْ لاَ تَكُونُوا مِنَ الْمُسَوِّفِينَ لِفِطْرِكُمْ ، وَلاَ تَنْتَظِرُوا بِصَلاَتِكُمُ اشْتِبَاكَ النُّجُومِ.

(۹۰۳۹) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گورنروں کو یہ خط لکھا کرتے تھے کہ افطار میں تاخیر نہ کرو اور نماز پڑھنے کے لئے ستاروں کے ظاہر ہونے کا انتظار نہ کرو۔

(۹۰۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ ثَرْوَانَ بْنِ مِلْحَانَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ : إِنَّ أَبَا مُوسَى قَالَ : لاَ تُفْطِرُوا حِينَ تَبْدُو الْكَوَاكِبُ ، فَإِنَّ ذَلِكَ فِعْلُ الْيَهُودِ.

(۹۰۴۰) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ستارے ظاہر ہونے پر افطاری نہ کرو کیونکہ اس طرح تو یہود کرتے ہیں۔

(۹.٤١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِجَفْنَةٍ ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ : اُدْنُوا فَكُلُوا ، فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ : مَا لَكَ ؟ قَالَ : إنِّي صَائِمٌ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : هَذَا وَالَّذِي لاَ إلَهَ غَيْرُهُ حِينَ حَلَّ الطَّعَامُ لآكِلٍ.

(۹۰۴۱) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھانے کا ایک برتن لایا گیا۔ انہوں نے لوگوں سے کہا کہ آؤ اور کھاؤ۔ سب لوگ آ گئے ایک آدمی پیچھے رہا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا میرا روزہ ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ وہ وقت ہے جس میں روزہ دار کے لئے کھانا حلال ہو جاتا ہے۔

(۹.٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : دَخَلْت عَلَيْهِ فَأَفْطَرَ عَلَى عِرْقٍ ، وَأَنَا أَرَى الشَّمْسَ لَمْ تَغْرُبْ.

(۹۰۴۲) حضرت ایمن فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب انہوں نے افطار کیا تو مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ ابھی تک سورج غروب نہیں ہوا۔

(۹.٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إنِّي كُنْت لآتِيَ ابْنَ عُمَرَ بِفِطْرِهِ ، فَأُغَطِّيهِ اسْتِحْيَاءً مِنَ النَّاسِ أَنْ يَرَوْهُ.

(۹۰۴۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے افطار کے وقت آیا کرتا تھا۔ میں ان پر اس حیاء کی وجہ سے پردہ کر دیتا تھا کہ کہیں لوگ انہیں دیکھ نہ لیں۔

(۹.٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَوَادَةَ ، قَالَ : انْطَلَقْت إلَى حُذَيْفَةَ ، فَنَزَلْت مَعَهُ ، فَكَانَ إذَا غَابَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ حُذَيْفَةُ وَأَصْحَابُهُ ، لَمْ يَلْبَثْ إلاَّ قَلِيلاً حَتَّى يُفْطِرَ.

(۹۰۴۴) بنو سوادہ کے ایک آدمی فرماتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہرا، جب سورج غروب ہو گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی سورج غروب ہونے کے فوراً بعد افطار کر لیا کرتے تھے۔

(۹.٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ لاِبْنِ النَّبَّاحِ : غَرَبَتِ الشَّمْسُ ؟ فَيَقُولُ : لاَ تَعْجَلْ ، فَيَقُولُ : غَرَبَتِ الشَّمْسُ ؟ فَيَقُولُ : لاَ تَعْجَلْ ، فَيَقُولُ : غَرَبَتِ الشَّمْسُ ؟ فَإِذَا قَالَ : نَعَمْ ، أَفْطَرَ ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى.

(۹۰۴۵) حضرت یزید کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ابن نباح سے فرمایا کرتے تھے کہ کیا سورج غروب ہو گیا؟ وہ عرض کرتے جلدی نہ کیجئے۔ وہ پھر پوچھتے کہ کیا سورج غروب ہو گیا؟ اور وہ کہتے جلدی نہ کیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر پوچھتے کہ کیا سورج

غروب ہوگیا؟ جب ابن نباح نے کہا کہ سورج غروب ہوگیا تو انہوں نے روزہ افطار کیا پھر اتر کر نماز پڑھی۔

(٩.٤٦) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَزَالُ هَذِهِ الأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الإِفْطَارَ. (مسلم ۷۷۱۔ ترمذی ۶۹۹)

(۹۰۴۶) حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ امت اس وقت تک خیر پر رہے گی جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

(٩.٤٧) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :إِذَا رَأَيْت أَنَّ الْعَصْرَ قَدْ فَاتَتْك فَاشْرَبْ.

(۹۰۴۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جب تم دیکھو کہ عصر کی نماز کا وقت نکل گیا تو روزہ افطار کرلو۔

(٩.٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ :إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ تَعْجِيلَ الإِفْطَارِ.

(۹۰۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ افطار میں جلدی کرنا سنت ہے۔

(٩.٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَنَسًا كَانَ يُصْعِدُ الْجَارِيَةَ فَوْقَ الْبَيْتِ فَيَقُولُ : إِذَا اسْتَوَى الأُفُقُ فَآذِنِينِي.

(۹۰۴۹) حضرت موسیٰ بن انس فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک باندی کو گھر کے اوپر چڑھاتے اور اس سے فرماتے کہ جب افق برابر ہوجائے تو مجھے بتا دینا۔

(٩.٥.) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :ثَلاَثٌ مِنْ أَخْلاَقِ النَّبِيِّينَ ؛ التَّبْكِيرُ فِي الإِفْطَارِ ، وَالإِبْلاَغُ فِي السُّحُورِ ، وَوَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلاَةِ.

(۹۰۵۰) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں نبیوں کی عادات میں سے ہیں: افطار میں جلدی کرنا، سحری میں تاخیر کرنا، نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

(٩.٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :نَاوَلَ عُمَرُ رَجُلاً إِنَاءً إِلَى جَنْبِهِ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ لَهُ :اشْرَبْ ، ثُمَّ قَالَ :لَعَلَّكَ مِنَ الْمُسَوِّفِينَ بِفِطْرِهِ ؛ سَوف سَوف.

(۹۰۵۱) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے پاس پانی رکھا اور جب سورج غروب ہوگیا تو فرمایا کہ اسے پی لو۔ پھر فرمایا کہ اس طرح تم افطار میں جلدی کرنے والے بن جاؤ گے۔

(۹) من کرہ صِیَامَ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ

جن حضرات کے نزدیک دورانِ سفر رمضان کا روزہ رکھنا مکروہ ہے

(۹۰۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللہِ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ کَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ. (ابن ماجہ ۱۶۶۴۔ احمد ۴۳۴)

(۹۰۵۲) حضرت کعب بن عاصم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

(۹۰۵۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ ، قَالَ : کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی سَفَرٍ ، فَرَأَی رَجُلاً قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَیْہِ ، وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَیْہِ ، فَقَالَ :مَا لَہُ ؟ قَالُوا :رَجُلٌ صَائِمٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِی السَّفَرِ. (بخاری ۱۹۴۶۔ مسلم ۹۲)

(۹۰۵۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے، اس سفر میں ایک آدمی کو دیکھا جس پر لوگ جمع تھے آپ ﷺ نے فرمایا اس کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں کے نے بتایا کہ یہ روزہ دار ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

(۹۰۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَۃَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی سَفَرٍ ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ ، فَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَضَرَبُوا الأَبْنِیَۃَ وَسَقَوا الرِّکَابَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :ذَہَبَ الْمُفْطِرُونَ الْیَوْمَ بِالأَجْرِ. (مسلم ۸۸۔ بیہقی ۲۴۳)

(۹۰۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے، کچھ لوگوں کا روزہ تھا اور کچھ لوگوں کا روزہ نہ تھا۔ جن لوگوں کا روزہ نہیں تھا انہوں نے خیمے لگائے اور مشکیزے بھرے۔ اس پر نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ آج روزہ نہ رکھنے والے اجر کے اعتبار سے آگے بڑھ گئے۔

(۹۰۵۵) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، عَنْ أَبِی سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِیہِ ، قَالَ :الصَّائِمُ فِی السَّفَرِ کَالْمُفْطِرِ فِی الْحَضَرِ.

(۹۰۵۵) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنے والا حضر میں روزہ نہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

(۹۰۵۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ أَبِی جَمْرَۃَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ ؟ فَقَالَ :عُسْرٌ وَیُسْرٌ ، خُذْ بِیُسْرِ اللہِ عَلَیْکَ.

(۹۰۵۶) حضرت ابو جمرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سفر میں روزہ کے بارے میں سوال کیا کہ ایک مشکل چیز ہوتی ہے اور ایک آسان۔ اگر اللہ تمہیں کسی معاملے میں آسانی دیں تو اسے قبول کرو۔

(۹.۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَصُومُ فِي السَّفَرِ.

(۹۰۵۷) حضرت زکریا فرماتے ہیں کہ حضرت عامر سفر میں روزہ نہیں رکھا کرتے تھے۔

(۹.۵۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يَقُولُ : الإِفْطَارُ فِي السَّفَرِ ، وَالْحَضَرُ رُخْصَةٌ.

(۹۰۵۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

(۹.۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ : الإِفْطَارُ فِي السَّفَرِ عَزِيمَةٌ.

(۹۰۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا عزیمت کی بات ہے۔

(۹.۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الإِفْطَارُ فِي السَّفَرِ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَى عِبَادِهِ.

(۹۰۶۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا ایک صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کیا ہے۔

(۹.۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ عَامَ الْفَتْحِ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ، ثُمَّ أَفْطَرَ ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالآخِرِ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(بخاری ۲۹۵۳۔ احمد ۲۱۹)

(۹۰۶۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے سال روزہ رکھا اور جب آپ مقام کدید پر پہنچے تو آپ نے روزہ کھول دیا۔ قاعدہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر عمل کو لیا جائے گا۔

(۹.۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْدٍ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ : لَا تَصُومَنَّ.

(۹۰۶۲) حضرت ابو عمیس کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعد سے سفر میں روزے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہرگز روزہ نہ رکھو۔

(۹.۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ ذَكْوَانَ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَقَامَ بِالشَّامِ رَمَضَانَيْنِ فَأَفْطَرَ.

(۹۰۶۳) حضرت عبد اللہ بن ذکوان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دو رمضان شام میں قیام فرمایا لیکن روزے نہیں رکھے۔

(۹.۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ : مَنْ صَحِبَنِي فِي سَفَرٍ فَلَا يَصُومَنَّ.

(۹۰۶۴) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جو سفر میں میرے ساتھ رہے وہ ہرگز روزہ نہ رکھے۔

(٩.٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُضَرِّسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : إِنِّي أُقِيمُ بِالرَّيِّ ، قَالَ : صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ، قُلْتُ : فَالصَّوْمُ ؟ قَالَ : لاَ تَصُمْ ، أَفْطِرْ وَإِنْ أَقَمْتَ عَشْرَ سِنِينَ.

(۹۰۶۵) حضرت مضرس بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے کہا میں رَیّ میں رہتا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو۔ میں نے کہا روزے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ روزہ بھی نہ رکھو خواہ تم دس سال تک قیام کرو۔

(٩.٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ ، فَقَالَ لَهُمَا : ادْنُوَا فَكُلاَ ، فَقَالاَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا صَائِمَانِ ، فَقَالَ : ارْحَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ ، اعْمَلُوا لِصَاحِبَيْكُم ، ادْنُوَا فَكُلاَ. (نسائی ۲۵۷۲۔ احمد ۲/ ۳۳۶)

(۹۰۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ کے پاس کھانا لایا گیا تو آپ نے ان دونوں حضرات سے فرمایا کہ آؤ اور کھالو۔ ان دونوں حضرات نے کہا کہ ہمارا روزہ ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے لئے کجاوہ تیار کرو، اپنے دونوں ساتھیوں کے لئے کام کرو، دونوں قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ۔

(١٠) مَنْ كَانَ يَصُومُ فِي السَّفَرِ ، يَقُولُ هُوَ أَفْضَلُ

جو حضرات سفر میں روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے

(٩.٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ : مَنْ أَفْطَرَ فَرُخْصَةٌ ، وَمَنْ صَامَ فَالصَّوْمُ أَفْضَلُ.

(۹۰۶۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دورانِ سفر روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو روزہ نہ رکھے اس کے لئے رخصت ہے اور اگر کوئی روزہ رکھے تو یہ افضل ہے۔

(٩.٦٨) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : صَحِبْتُ عَائِشَةَ فِي السَّفَرِ ، فَمَا أَفْطَرَتْ حَتَّى دَخَلَتْ مَكَّةَ.

(۹۰۶۸) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھا۔ انہوں نے مدینہ پہنچنے تک روزے نہیں رکھے۔

(٩.٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْقَيْسِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ.

(۹۰۶۹) حضرت نضر بن عبداللہ قیسی فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد سفر میں روزہ رکھتے تھے اور کبھی نہ بھی رکھتے تھے۔

(٩.٧٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُوسَى مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَنَسًا عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى فِي السَّفَرِ فَصَامَ وَصُمْنَا.

(۹۰۷۰) حضرت موسیٰ مولی ابی عامر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سفر میں روزے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے روزہ رکھا تو ہم نے بھی روزہ رکھا۔

(٩.٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَصُومُ فِي السَّفَرِ.

(۹۰۷۱) حضرت ابن اسود فرماتے ہیں کہ ان کے والد سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے۔

(٩.٧٢) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَصُومُ فِي السَّفَرِ.

(۹۰۷۲) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے۔

(٩.٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ قَدْ رَأَيْت عَائِشَةَ تَصُومُ فِي السَّفَرِ حَتَّى أَذْلَقَهَا السَّمُومُ.

(۹۰۷۳) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر میں روزہ رکھا کرتی تھیں جس کی وجہ سے کمزور ہوگئی تھیں۔

(٩.٧٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ يَقُولُ فِي ذَلِكَ مِثْلَ قَوْلِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

(۹۰۷۴) حضرت عثمان بن ابی العاص بھی حضرت انس بن مالک کی طرح فرماتے ہیں۔

(٩.٧٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْغَابَةِ فَلاَ يُفْطِرُ ، وَلاَ يَقْصُرُ.

(۹۰۷۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کبھی صحراء کی طرف نکلتے تو روزہ نہ چھوڑتے تھے اور نماز بھی پوری پڑھتے تھے۔

(٩.٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ ، قَالَ :الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ أَفْضَلُ ، وَالْفِطْرُ رُخْصَةٌ.

(۹۰۷۶) حضرت عثمان بن ابی العاص فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے اور روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔

(٩.٧٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، قَالَ :سُئِلَ سَالِمٌ ، أَوْ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ :إِنْ صُمْتُمْ فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْكُمْ ، وَإِنْ أَفْطَرْتُمْ فَقَدْ رُخِّصَ لَكُمْ.

(۹۰۷۷) حضرت کہمس کہتے ہیں کہ حضرت سالم سے سفر میں روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر روزہ رکھ لو تو تمہارے لئے اچھا ہے اور اگر روزہ نہ رکھو تو اس کی بھی رخصت موجود ہے۔

(۹۰۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ حَمْزَةَ الأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ : صُمْ إِنْ شِئْتَ ، وَأَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ. (بخاری ۱۹۴۳۔ مسلم ۱۰۳)

(۹۰۷۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حمزہ اسلمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دورانِ سفر روزے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو روزہ رکھو اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔

(۹۰۷۹) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ : أَيُّ ذَلِكَ أَعْجَبُ إِلَيْك ؟ قَالَ : إِذَا كُنْتَ تُطِيقُ الصَّوْمَ فَالصَّوْمُ أَعْجَبُ إِلَيَّ.

(۹۰۷۹) حضرت عوام فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے پوچھا کہ سفر میں روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے یا روزہ چھوڑنا؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر تم میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو میرے خیال میں روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

(۹۰۸۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : صَحِبْتُ أَبِي ، وَعَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ ، وَالأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ ، وَأَبَا وَائِلٍ فَكَانُوا يَصُومُونَ رَمَضَانَ وَغَيْرَهُ فِي السَّفَرِ.

(۹۰۸۰) حضرت اشعث بن ابی شعثاء فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد حضرت ابوشعثاء اور حضرت عمرو بن میمون، اسود بن یزید اور ابووائل کے ساتھ رہا ہوں۔ یہ سب حضرات دوران سفر رمضان کے اور دوسرے روزے رکھا کرتے تھے۔

(۹۰۸۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : اسْتَأْذَنْتُ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ ، فَقَالَ لِي حُذَيْفَةُ بشرط عَلَى أَنْ لاَ تَقْصُرَ ، وَلاَ تُفْطِرَ.

(۹۰۸۱) حضرت ابراہیم تیمی کے والد فرماتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدائن میں تھا۔ میں نے ان سے واپس اپنے گھر والوں کے پاس جانے کی اجازت مانگی تو انہوں نے فرمایا کہ اس شرط کے ساتھ اجازت ہے کہ تم نہ نماز میں قصر کرو گے اور نہ ہی روزہ چھوڑو گے۔

(۱۱) مَنْ قَالَ مُسَافِرُونَ ، فَيَصُومُ بَعْضٌ وَيُفْطِرُ بَعْضٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ کچھ مسافر روزہ رکھ لیں اور کچھ چھوڑ دیں

(۹۰۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِن مَكَّةَ إِلَى حُنَيْنٍ ، فِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ بَقِيَتْ مِنْ رَمَضَانَ ، فَصَامَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَفْطَرَ آخَرُونَ ، فَلَمْ يَعِبْ ذَلِكَ. (مسلم ۹۳۔ احمد ۳/ ۹۲)

(۹۰۸۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابھی رمضان ختم ہونے میں بارہ دن باقی تھے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر روانہ ہوئے۔ آپ کے کچھ ساتھیوں نے روزہ رکھا اور کچھ نے نہ رکھا۔ آپ نے کسی کو کچھ نہ کہا۔

(۹۰۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ ، فَلاَ يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ ، وَلاَ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

(۹۰۸۳) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے شانہ بشانہ جہاد کیا کرتے تھے۔ ہم میں سے کچھ لوگ روزہ رکھتے تھے اور کچھ روزہ نہ رکھتے تھے۔ کوئی روزہ دار روزہ نہ رکھنے والے اور روزہ نہ رکھنے والا روزہ رکھنے والے کو کچھ نہ کہتا تھا۔

(۹۰۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ :خَرَجْت فَصُمْت ، فَقَالُوا لِي :أَعِدْ ، قَالَ :فَقُلْتُ :إِنَّ أَنَسًا أَخْبَرَنِي أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يُسَافِرُونَ ، فَلاَ يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ ، وَلاَ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ ، فَلَقِيتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عَائِشَةَ ، بِمِثْلِهِ.

(۹۰۸۴) حضرت حمید فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر پر تھا، میں نے روزہ رکھا تو لوگوں نے مجھے کہا کہ تمہیں اس روزے کا اعادہ کرنا ہوگا۔ میں نے کہا کہ مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سفر کرتے تھے اور کوئی روزہ دار روزہ نہ رکھنے والے اور روزہ نہ رکھنے والا روزہ رکھنے والے کو کچھ نہ کہتا تھا۔ اس کے بعد میں حضرت ابن ابی ملیکہ سے ملا تو انہوں نے مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہی بات بتائی۔

(۹۰۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالُوا .كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَافِرُونَ فَيَصُومُ الصَّائِمُ ، وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ ، فَلاَ يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ ، وَلاَ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

(۹۰۸۵) حضرت شعبی، حضرت حسن اور حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب سفر پر ہوتے تو بعض لوگ روزہ رکھتے اور بعض نہ رکھتے، لیکن روزہ دار روزہ نہ رکھنے والے اور روزہ نہ رکھنے والا روزہ رکھنے والے کو کچھ نہ کہتا تھا۔

(۹۰۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ ، فَلَمْ يَكُنْ يَعِيبُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ.

(۹۰۸۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک ﷺ کے ساتھ سفر کرتے، ہم میں سے کچھ لوگ روزہ رکھتے اور کچھ روزہ نہ رکھتے لیکن روزہ دار روزہ نہ رکھنے والے اور روزہ نہ رکھنے والا روزہ رکھنے والے کو کچھ نہ کہتا تھا۔

(۹۰۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَش ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ فِي سَفَرٍ ، فَصَامَ بَعْضُهُمْ وَأَفْطَرَ بَعْضُهُمْ.

(۹۰۸۷) حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ ہم کچھ صحابہ کرام کے ساتھ تھے ان میں سے کچھ نے روزہ رکھا اور کچھ نے روزہ نہ رکھا۔

(۱۲) مَنْ قَالَ إِذَا صَامَ فِي السَّفَرِ لَمْ يُجْزِهِ

جن حضرات کے نزدیک سفر میں رکھا جانے والا روزہ قابلِ قبول نہیں

(۹۰۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ صَامَ رَمَضَانَ فِي سَفَرٍ ؟ فَقَالَ : لاَ يُجْزِيهِ.

(۹۰۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کیا سفر میں رکھا جانے والا روزہ کافی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۹۰۸۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : صُمْتُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ ، فَأَمَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْ أُعِيدَ الصِّيَامَ فِي أَهْلِي.

(۹۰۸۹) حضرت محرر بن ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے دورانِ سفر رمضان کا روزہ رکھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے علاقے میں پہنچ کر یہ روزہ دوبارہ رکھو۔

(۹۰۹۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ ، قَالَ : كُنَّا فِي غَزْوَةٍ فَكَانَ عَلَيْنَا أَمِيرٌ ، فَقَالَ : لاَ تَصُومَنَّ ، فَمَنْ صَامَ فَلْيُفْطِرْ ، قَالَ أَبُو الْفَيْضِ : فَلَقِيتُ أَبَا قِرْصَافَةَ ، رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : لَوْ صُمْتُ ثُمَّ صُمْتُ مَا قَضَيْتُ.

(۹۰۹۰) حضرت ابوفیض فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں تھے اور ایک صاحب ہمارے امیر تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔ ابوفیض کہتے ہیں کہ میں ایک صحابی حضرت ابوقرصافہ کو ملا اور میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں روزہ رکھوں اور پھر روزہ رکھوں تو میں نے قضا نہیں کی۔

(۹۰۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً صَامَ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ ، فَأَمَرَهُ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنْ يُعِيدَ.

(۹۰۹۱) ایک شخص روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے دورانِ سفر رمضان کا روزہ رکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روزے کا اعادہ کرنے کا حکم دیا۔

(۱۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُهُ رَمَضَانُ ، فَيَصُومُ ثُمَّ يُسَافِرُ

اگر ایک آدمی رمضان کا روزہ رکھے اور پھر اسے سفر پیش آجائے تو وہ کیا کرے؟

(۹۰۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ ؟ قَالَ : مَنْ شَهِدَ أَوَّلَهُ فَلْيَصُمْ آخِرَهُ ، أَلاَ تَرَى إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿فَمَنْ

شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾.

(۹۰۹۲) حضرت ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے قرآن مجید کی اس آیت ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جس نے اس مہینے کے شروع میں روزے رکھے وہ اس کے آخر میں بھی روزے رکھے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾

(۹۰۹۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَلاَ يَخْرُجُ ، فَإِنْ أَبَى إِلاَّ أَنْ يَخْرُجَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ.

(۹۰۹۳) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہو جائے تو آدمی سفر پر نہ نکلے، اگر نکلنا ضروری ہی ہو تو روزے پورے رکھے۔

(۹۰۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ رحمه الله تعالى ، قَالَ : إِذَا أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ وَهُوَ مُقِيمٌ ثُمَّ سَافَرَ فَلْيَصُمْ.

(۹۰۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص رمضان شروع ہونے کے بعد سفر اختیار کرے تو اسے روزے رکھنے ہوں گے۔

(۹۰۹٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ يُحَدِّثُ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَصُومُ مِنْ رَمَضَانَ أَيَّامًا ، ثُمَّ يَخْرُجُ ، قَالَ : يَصُومُ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنْ شَاءَ صَامَ : وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

(۹۰۹۵) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص رمضان کے کچھ روزے حالت حضر میں رکھتا رہا پھر اسے سفر پیش آ گیا تو وہ روزے رکھے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو روزے رکھے اور اگر چاہے تو نہ رکھے۔

(۹۰۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ فَأَفْطَرَ

(۹۰۹۶) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رمضان میں ایک سفر پر نکلے اور انہوں نے روزے رکھے۔

(۹۰۹٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ قَالَ: لاَ بَأْسَ فِي السَّفَرِ فِي رَمَضَانَ، وَيُفْطِرُ إِنْ شَاءَ.

(۹۰۹۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رمضان میں سفر کا آغاز کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اور وہ چاہے تو روزہ چھوڑ بھی سکتا ہے۔

(۹۰۹٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ عَامَ الْفَتْحِ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ، ثُمَّ أَفْطَرَ.

(۹۰۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے سال روزے رکھے اور مقام کدید پہنچنے کے بعد آپ نے روزے نہیں رکھے۔

(۹۰۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبِيدَةَ : أُسَافِرُ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: لاَ.

(۹۰۹۹) حضرت ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے سوال کیا کہ کیا میں رمضان میں روزے رکھوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۹۱۰۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْمٍ سَافَرُوا فِي رَمَضَانَ ؟ قَالَ يَصُومُونَ.

(۹۱۰۰) حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کچھ لوگ رمضان میں سفر شروع کریں تو کیا وہ روزے رکھیں گے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، وہ روزے رکھیں گے۔

(۹۱۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، فِي قوله تعالى : ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ قَالَ : نَسَخَتْهَا ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾.

(۹۱۰۱) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ کو دوسری آیت ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمَ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ نے منسوخ کردیا ہے۔

(۹۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِنَّهَا قَدْ نَسَخَتْ هَذِهِ الآيَةَ ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ الآيَةَ الَّتِي بَعْدَهَا.

(۹۱۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ نے اپنے بعد والی آیت کو منسوخ کردیا ہے۔

(۹۱۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أُمِّ ذَرَّةَ قَالَتْ : أَتَيْتُ عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ : مِنْ أَيْنَ جِئْتِ؟ فَقُلْتُ : مِنْ عِنْدِ أَخِي ، فَقَالَتْ : مَا شَأْنُهُ ؟ قُلْتُ : وَدَّعْتُهُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَحِلَ . قَالَتْ : فَأَقْرِئِيهِ مِنِّي السَّلاَمَ، وَمُرِيهِ فَلْيُقِمْ ، فَلَوْ أَدْرَكَنِي وَأَنَا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ لأَقَمْتُ ، يَعْنِي رَمَضَانَ

(۹۱۰۳) حضرت ام ذرہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئی انہوں نے کہا کہ تم کہاں سے آرہی ہو؟ میں نے کہا میں اپنے بھائی کے پاس سے آرہی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اس کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا میں اسے رخصت کر کے آئی ہوں وہ سفر پر جانا چاہتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اسے میری طرف سے سلام کہنا اور اس کو حکم دینا کہ ابھی مقیم رہے جب تک رمضان ہے۔ اگر وہ مجھے کہیں مل گیا تو میں اسے روکوں گی۔

(۹۱۰۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : خَرَجَ أَبُو مَيْسَرَةَ فِي رَمَضَانَ مُسَافِرًا ، فَمَرَّ بِالْفُرَاتِ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَخَذَ مِنْهُ حَسْوَةً ، فَشَرِبَهُ وَأَفْطَرَ.

(۹۱۰۴) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو میسرہ رمضان میں سفر کی غرض سے نکلے۔ وہ روزے کی حالت میں دریائے فرات کے پاس سے گذرے اور افطاری کے لئے اس میں سے ایک چلو پانی لے کر پانی پیا۔

(۹۱۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ : يُفْطِرُ إِنْ شَاءَ.

(۹۱۰۵) حضرت سعید بن میبّب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص رمضان میں سفر شروع کرے تو اگر وہ چاہے تو روزہ نہ رکھے۔

(۱۴) مَا قَالُوا فِي الْمُسَافِرِ ، فِي مَسِيرَةِ كَمْ يُفْطِرُ ؟

مسافر کتنی مسافت کے بعد رمضان کا روزہ چھوڑ سکتا ہے؟

(۹۱۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ ، عَنِ اللَّجْلاَجِ ، قَالَ : كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ عُمَرَ رضى اللَّهُ عَنْهُ ثَلاَثَةَ أَمْيَالٍ ، فَيَتَجَوَّزُ فِي الصَّلاَةِ وَيُفْطِرُ.

(۹۱۰۶) حضرت لجلاج فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کرتے تو وہ تین میل کی مسافت کے بعد نماز کو مختصر کرتے اور روزہ چھوڑ دیتے تھے۔

(۹۱۰۷) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ : أَقْصِرُ الصَّلاَةَ وَأُفْطِرُ إِلَى رِيمٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَهُوَ بَرِيدان مِنَ الْمَدِينَةِ.

(۹۱۰۷) حضرت عبد الرحمن بن حرملہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن میبّب سے سوال کیا کہ کیا میں مقامِ ریم میں نماز میں قصر کروں اور روزہ چھوڑ دوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ یہ جگہ مدینہ سے دو برید کے فاصلے پر ہے۔

(۹۱۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ مِثْلُ الصَّلاَةِ ، تَقْصُرُ إِذَا أَفْطَرْت ، وَتَصُومُ إِذَا وَفَّيْتَ الصَّلاَةَ.

(۹۱۰۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ نماز کی طرح ہے۔ جب تم نماز میں قصر کرو گے تو روزہ بھی چھوڑ سکتے ہو۔

(۹۱۰۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ : فِي كَمْ تُقْصَرُ الصَّلاَةُ ؟ قَالَ : فِي السَّفَرِ الْمُسْغِنِ . قَالَ : قُلْتُ : وَمَا الإِمْعَانُ فِي نَفْسِكَ ؟ قَالَ : يَوْمَيْنِ.

(۹۱۰۹) حضرت جعفر بن برقان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے سوال کیا کہ کتنے سفر پر نماز میں قصر کیا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تھکا دینے والے سفر پر۔ میں نے کہا کہ تھکا دینے والا سفر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا دو دن کا سفر۔

(۹۱۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ ، قَالَ : فَاسْتَأْذَنْتُهُ بِالرُّجُوعِ إِلَى أَهْلِي ، فَقَالَ : لاَ آذَنُ لَكَ إِلاَّ عَلَى أَنْ تَعْزِمَ أَلاَّ تُفْطِرَ حَتَّى تَدْخُلَ ، قَالَ : وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ ، قُلْتُ : وَأَنَا أَعْزِمُ عَلَى نَفْسِي أَنْ لاَ أُفْطِرَ ، وَلاَ أَقْصُرَ حَتَّى آتِيَ أَهْلِي.

(۹۱۱۰) حضرت ابراہیم تیمی کے والد فرماتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدائن میں تھا میں نے ان سے اپنے گھر واپس جانے کی اجازت مانگی تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس شرط پر اجازت دیتا ہوں کہ تم گھر پہنچنے تک رمضان کا روزہ نہیں چھوڑو گے۔ میں نے کہا کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ گھر پہنچنے تک نہ رمضان کا روزہ چھوڑوں گا اور نہ نماز میں قصر کروں گا۔

(۹۱۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مَرْثَدٍ ؛ أَنَّ أَبَا مَيْسَرَةَ سَافَرَ فِي رَمَضَانَ ، فَأَفْطَرَ عِنْدَ بَابِ الْجِسْرِ.

(۹۱۱۱) حضرت مرثد فرماتے ہیں کہ حضرت ابومیسرہ نے رمضان میں سفر کیا اور پل کے دروازے کے پاس روزہ افطار کیا۔

(۱۵) من كره أَنْ يَتَقَدَّمَ شَهْرَ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ

جن حضرات کے نزدیک رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنا مکروہ ہے

(۹۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ ، صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ ، فَإِنْ حَالَتْ دُونَهُ غَيَايَةٌ فَكَمِّلُوا ثَلاَثِينَ.

(ترمذی ۶۸۸۔ ابویعلی ۲۳۵۵)

(۹۱۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو۔ رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور شوال کا چاند دیکھ کر عید مناؤ۔ اگر چاند دیکھنے میں بادلوں کی کوئی رکاوٹ ہو تو تمیں دن پورے کرو۔

(۹۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ إِلاَّ أَنْ تَرَوُا الْهِلاَلَ ، أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ، وَلاَ تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلاَلَ ، أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ. (ابو داؤد ۲۳۲۰۔ نسائی ۲۴۳۶)

(۹۱۱۳) ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان آنے سے پہلے روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو یا شعبان کے تمیں دن پورے کرلو۔ اس وقت تک عید نہ مناؤ جب تک چاند نہ دیکھ لو یا تمیں روزے پورے نہ کرلو۔

(۹۱۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتموا ثَلاَثِينَ.

(۹۱۱۴) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید مناؤ، اگر بادل چھا جائیں تو تمیں روزے پورے کرو۔

(۹۱۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَصِلُوا رَمَضَانَ بِشَيْءٍ ، وَلاَ تَقَدَّمُوا قَبْلَهُ بِيَوْمٍ ، وَلاَ بِيَوْمَيْنِ.

(۹۱۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رمضان کے ساتھ کسی چیز کو نہ ملاؤ، رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔

(۹۱۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ ، فَقَالَ :صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ ، فَإِنْ أُغْمِي عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ.

(مسلم ۵۔ احمد ۲/ ۱۳)

(۹۱۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھواور چاند دیکھ کر عید مناؤ، اگر چاند نظر نہ آئے تو مقدار پوری کرلو۔

(۹۱۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهِلاَلَ ، فَقَالَ :إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا ، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا ، فَإِنْ أُغْمِي عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلاَثِينَ. (مسلم ۲۰۔ ابویعلی ۶۲۵۲)

(۹۱۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھواور چاند دیکھ کر عید مناؤ، اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس روزے پورے کرلو۔

(۹۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نُهِيَ أَنْ يُتَعَجَّلَ قَبْلَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ ، أَوْ يَوْمَيْنِ.

(۹۱۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان سے ایک یا دودن پہلے روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

(۹۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ ، فَأَمْسِكُوا حَتَّى يَكُونَ رَمَضَانُ.

(ترمذی ۷۳۸۔ ابوداؤد ۲۳۳۰)

(۹۱۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ نصف شعبان کے رمضان تک روزے سے رکے رہو۔

(۹۱۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ :خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ ، فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ ، قَالَ :تَرَائَيْنَا الْهِلاَلَ ، قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ :هُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ ، وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ :هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ، فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا :إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلاَلَ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ :هُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ ، وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ :هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ ، فَقَالَ :أَيُّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ ؟ قَالَ :فَقُلْنَا :لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ ، فَهُوَ لِلَّيْلَةِ رَأَيْتُمُوهُ. (مسلم ۲۹۔ طبرانی ۱۲۶۸۷)

(۹۱۲۰) حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ ہم عمرہ کے لئے روانہ ہوئے ، جب ہم مقام بطنِ نخلہ پہنچے تو ہم نے کہا کہ ہمیں چاند نظر آگیا ہے، کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ تیسری رات کا چاند ہے، کچھ نے کہا کہ یہ دوسری رات کا چاند ہے۔ اس پر ہم حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہما سے ملے اور ہم نے کہا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تیسری رات کا چاند ہے اور کچھ نے کہا کہ یہ دوسری رات کا چاند ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم نے یہ چاند کب دیکھا؟ ہم نے کہا کہ فلاں رات میں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کی رؤیت کو لمبا کیا ہے، چاند کی رات وہ ہوگی جس رات تم اسے دیکھو۔

(٩١٢١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ ، فَأَرْسَلْنَا رَجُلاً إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ. (مسلم ٣٠ احمد ١/ ٣٢٧)

(٩١٢١) حضرت ابو بختری فرماتے ہیں کہ ہم نے مقام ذات عرق میں رمضان کا چاند دیکھا، ہم نے ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا جوان سے اس بارے میں سوال کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کی رؤیت کو لمبا کیا ہے اگر تمہیں چاند نظر نہ آئے تو تم تیس دن پورے کرلو۔

(٩١٢٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ إِذَا حَضَرَ رَمَضَانُ فَيَقُولُ : أَلاَ لاَ تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ ، إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلاَلَ فَصُومُوا ، وَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلاَلَ فَأَفْطِرُوا ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ بَعْدَ صَلاَةِ الْعَصْرِ ، وَبَعْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ.

(٩١٢٢) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خطبہ دیتے جس میں ارشاد فرماتے کہ خبردار! مہینے سے آگے نہ بڑھو، جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو۔ جب چاند دیکھو تو عید مناؤ، جب چاند تمہیں نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرلو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ بات عصر کے بعد اور فجر کے بعد فرمایا کرتے تھے۔

(٩١٢٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عُمَرَ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(٩١٢٣) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٩١٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ قَالاَ : نُهِيَ أَنْ يُتَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ.

(٩١٢٤) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ رمضان سے پہلے روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

(٩١٢٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا التَّعْجِيلَ قَبْلَ رَمَضَانَ.

(٩١٢٥) حضرت ابو جعفر اور حضرت عطاء نے رمضان سے پہلے روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٩١٢٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَصُومُ فَيَحْضُرُ رَمَضَانُ ، قَالَ : يَفْصِلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَمَضَانَ بِأَيَّامٍ.

(۹۱۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کا روزے رکھنے کا معمول ہو، اس دوران رمضان آجائے تو رمضان سے کچھ دن پہلے روزے رکھنے چھوڑ دے۔

(۹۱۲۷) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : كَانُوا يَنْظُرُونَ إلَى الْهِلاَلِ فَإِنْ رَأَوْهُ صَامُوا ، وَإِنْ لَمْ يَرَوْهُ نَظَرُوا مَا يَقُولُ إمَامُهُمْ.

(۹۱۲۷) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ اسلاف چاند کو دیکھا کرتے تھے، جب وہ چاند دیکھتے تو روزہ رکھتے، اگر نہ دیکھتے تو اپنے امام کی بات کا انتظار کرتے۔

(۱۶) من رخص أَنْ يَصِلَ رَمَضَانَ بِشَعْبَانَ

جن حضرات نے اس بات کی رخصت دی ہے کہ رمضان سے پہلے شعبان کے روزے رکھے جائیں

(۹۱۲۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ. (ترمذی ۷۳۶۔ احمد ۶/ ۳۰۰)

(۹۱۲۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان کے ساتھ ملایا کرتے تھے۔

(۹۱۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ ، وَلاَ يَوْمَيْنِ إلاَّ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ. (مسلم ۲۱۔ ترمذی ۶۸۵)

(۹۱۲۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے صرف وہ شخص روزہ رکھے جو پہلے سے روزے رکھنے کا عادی ہو۔

(۹۱۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إذَا كَانَ رَجُلٌ يُدِيمُ الصَّوْمَ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَصِلَهُ.

(۹۱۳۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اس کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ شعبان اور رمضان کو ملائے۔

(۱۷) فی الرجل يَتَسَحَّرُ وَهُوَ يَرَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلاً

اگر کسی آدمی نے صبح ہونے کے بعد رات کے گمان میں سحری کھائی تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۹۱۳۱) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ؛ أَنَّ مُحَمَّدًا تَسَحَّرَ وَهُوَ يَرَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلاً ، ثُمَّ اسْتَبَانَ لَهُ أَنَّهُ تَسَحَّرَ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ ، فَقَالَ : أَمَّا أَنَا الْيَوْمَ فَمُفْطِرٌ.

(۹۱۳۱) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد نے صبح ہونے کے بعدرات کے گمان میں سحری کھائی تو فرمایا کہ آج میرا روزہ نہیں ہوا۔

(۹۱۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِيمَنْ تَسَحَّرَ وَهُوَ يَرَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلاً ، فَبَانَ أَنَّهُ تَسَحَّرَ وَقَدْ طَلَعَ الْفَجْرُ ؟ فَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ.

(۹۱۳۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے صبح ہونے کے بعدرات کے گمان میں سحری کھائی تو وہ روزہ پورا کرے۔

(۹۱۳۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَتَسَحَّرُ وَهُوَ يَرَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلاً ؟ قَالَ :يُتِمُّ صَوْمَهُ.

(۹۱۳۳) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی نے صبح ہونے کے بعدرات کے گمان میں سحری کھائی تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ روزہ پورا کرے۔

(۹۱۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :إِذَا أَكَلَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَضَى عَلَى صِيَامِهِ ، وَقَضَى يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۱۳۴) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے طلوعِ فجر کے بعد سحری کھائی تو وہ روزے کو پورا کرے اور اس کے بدلے ایک دن کی قضا کرے۔

(۹۱۳٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي رَجُلٍ تَسَحَّرَ وَهُوَ يَرَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلاً، قَالَ:يُتِمُّ صَوْمَهُ.

(۹۱۳۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے صبح ہونے کے بعدرات کے گمان میں سحری کھائی تو وہ روزے کو پورا کرے۔

(۹۱۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :يُتِمُّ صَوْمَهُ.

(۹۱۳۶) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے صبح ہونے کے بعدرات کے گمان میں سحری کھائی تو وہ روزے کو پورا کرے۔

(۹۱۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ أَكَلَ أَوَّلَ النَّهَارِ فَلْيَأْكُلْ آخِرَهُ.

(۹۱۳۷) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے دن کے ابتدائی حصے میں کھایا ہے تو دن کے دوسرے حصے میں بھی کھائے۔

(۱۸) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَرَى أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَرَبَتْ

اگر کوئی شخص غروبِ شمس کا گمان کرتے ہوئے روزہ افطار کرلے لیکن پھر معلوم ہو کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۹۱۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :

شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَمَضَانَ ، وَقُرِّبَ إِلَيْهِ شَرَابٌ ، فَشَرِبَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَهُمْ يَرَوْنَ أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَرَبَتْ ، ثُمَّ ارْتَقَى الْمُؤَذِّنُ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَاللَّهِ لَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ لَمْ تَغْرُبْ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَنَعَنَا اللَّهُ مِنْ شَرِّكَ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثَةً ، يَا هَؤُلاَءِ ، مَنْ كَانَ أَفْطَرَ فَلْيَصُمْ يَوْمًا مَكَانَ يَوْمٍ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَفْطَرَ فَلْيُتِمَّ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(۹۱۳۸) حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان میں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ ان کے لئے پینے کی کوئی چیز پیش کی گئی۔ بعض لوگوں نے یہ خیال کرتے ہوئے اسے پی لیا کہ سورج غروب ہو چکا ہے۔ پھر مؤذن اوپر چڑھا اور اس نے اعلان کیا کہ اے امیر المؤمنین! خدا کی قسم ابھی سورج غروب نہیں ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ ہمیں تیرے شر سے بچائے۔ یہ بات دو یا تین مرتبہ فرمائی۔ پھر آپ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص نے آج وقت سے پہلے افطار کیا ہے وہ اس دن کے بدلے ایک روزہ رکھے، جس نے افطار نہیں کیا وہ غروب شمس کا انتظار کرے۔

(۹۱۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ، نَحْوِهِ ، إِلاَّ أَنَّ سُفْيَانَ قَالَ : إِنَّا لَمْ نَبْعَثْكَ رَاعِيًا ، إِنَّمَا بَعَثْنَاكَ دَاعِيًا ، وَقَدِ اجْتَهَدْنَا وَقَضَاءُ يَوْمٍ يَسِيرٌ.

(۹۱۳۹) ایک اور سند سے یہ واقعہ منقول ہے۔ البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ ہم نے تمہیں نگہبان نہیں بنایا، ہم نے تمہیں دعوت دینے والا بنایا تھا۔ ہم نے کوشش کر لی تھی۔ بہر حال ایک دن کی قضاء آسان ہے۔

(۹۱۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَمَّنْ سَمِعَ بِشْرَ بْنَ قَيْسٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ رحمه الله أَمَرَهُمْ بِالْقَضَاءِ.

(۹۱۴۰) حضرت بشر بن قیس کہتے ہیں کہ غروبِ شمس سے پہلے افطار کرنے کی صورت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قضاء کرنے کا حکم دیا تھا۔

(۹۱۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَسْمَاءَ ؛ أَنَّهُمْ أَفْطَرُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ غَيْمٍ ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

قَالَ أَبُو أُسَامَةَ : فَقُلْتُ لِهِشَامٍ : فَأُمِرُوا بِالْقَضَاءِ ؟ قَالَ : وَمِنْ ذَلِكَ بُدٌّ ؟ (ابو داؤد ۲۳۵۱۔ احمد ۶/ ۳۴۶)

(۹۱۴۱) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لوگوں نے ایک مرتبہ غروبِ شمس سے پہلے ایک بادلوں کے دن میں روزہ افطار کر لیا تھا اور سورج بعد میں غروب ہوا تھا۔ ابو اسامہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام سے کہا کہ کیا انہیں قضاء کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کے سوا چارہ بھی کیا تھا؟

(۹۱۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : يَقْضِي ، لأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : ﴿أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾.

(۹۱۴۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ وقت سے پہلے افطار کرنے والا روزہ کی قضا کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ﴿أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾

(٩١٤٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عُمَرَ ، بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ الَّذِي يَأْتِي.

(۹۱۴۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آگے آنے والی حدیث ایک اور سند سے منقول ہے۔

(٩١٤٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ فِيمَنْ أَفْطَرَ وَهُوَ يَرَى أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ ، ثُمَّ اسْتَبَانَ لَهُ أَنَّهَا لَمْ تَغِبْ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : أَجْزَأَ عَنْهُ.

(۹۱۴۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غروبِ شمس کا گمان کرتے ہوئے روزہ افطار کرلے لیکن پھر معلوم ہو کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا تو اس کا روزہ ہوگیا۔

(٩١٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : أُخْرِجَتْ عِسَاسٌ مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ وَعَلَى السَّمَاءِ سَحَابٌ ، فَظَنُّوا أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ فَأَفْطَرُوا ، فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ تَجَلَّى السَّحَابُ فَإِذَا الشَّمْسُ طَالِعَةٌ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَا تَجَانَفْنَا مِنْ إِثْمٍ.

(۹۱۴۵) حضرت زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے کھانے کا ایک بڑا برتن لایا گیا تو لوگ سمجھے کہ سورج غروب ہوگیا۔ اس دن بادل تھے، اس پر لوگوں نے روزہ افطار کرلیا۔ کچھ دیر بعد بادل چھٹے تو چمکتا سورج نظر آنے لگا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم گناہ سے نہیں بچ سکے۔

(٩١٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَطَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فِي رَمَضَانَ فَأَفْطَرُوا ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقْضُوا.

(۹۱۴۶) حضرت قطن فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگوں نے رمضان کا روزہ غروب شمس سے پہلے افطار کرلیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں قضا کا حکم دیا۔

(٩١٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ : أَفْطَرْتُ فِي يَوْمِ مُغَيِّمٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، وَأَنَا أَحْسِبُهُ اللَّيْلَ ، ثُمَّ بَدَتِ الشَّمْسُ ، أَفَأَقْضِي ذَلِكَ الْيَوْمَ قَطُّ ، وَلاَ أُكَفِّرُ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۹۱۴۷) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے عرض کیا کہ میں نے بادلوں والے دن میں رمضان کا روزہ یہ سمجھتے ہوئے افطار کرلیا کہ سورج غروب ہو چکا ہے، پھر سورج ظاہر ہوگیا تو کیا میں اس روزے کی قضا کروں اور کفارہ نہ دوں؟ انہوں نے فرمایا کہ یونہی کرو۔

(٩١٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ زِيَادِ بْنِ النَّضْرِ أَرْضَ الرُّومِ ، قَالَ :

فَأَهْلَلْنَا رَمَضَانَ فَصَامَ النَّاسُ وَفِيهِمْ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ ؛ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، وَسُمَيْعٌ ، وَأَبُو عَبْدِ اللهِ ، وَأَبُو مَعْمَرٍ ، وَأَبُو مُسَافِعٍ فَأَفْطَرَ النَّاسُ يَوْمًا وَالسَّمَاءُ مُتَغَيِّمَةٌ ، وَنَحْنُ بَيْنَ جَبَلَيْنِ ؛ الْحَارِثِ وَالْحُوَيْرِثِ ، وَلَمْ أُفْطِرْ أَنَا حَتَّى تبدى اللَّيْل ، ثُمَّ إِنَّ الشَّمْسَ خَرَجَتْ فَأَبْصَرْنَاهَا عَلَى الْجَبَلِ ، فَقَالَ زِيَادٌ : أَمَّا هَذَا الْيَوْمُ فَسَوْفَ نَقْضِيهِ ، وَلَمْ نَتَعَمَّدْ فِطْرَهُ.

(۹۱۴۸) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں سرزمین روم میں حضرت زیاد بن نضر کے ساتھ تھا۔ ہم نے رمضان کا چاند دیکھا تو لوگوں نے روزہ رکھا جن میں حضرت عبداللہ، عامر بن سعد، سمیع، ابوعبداللہ، ابو معمر اور ابو مسافع تھے۔ لوگوں نے ایک دن روزہ رکھا اس دن آسمان پر بادل تھے۔ ہم حارث اور حویرث نامی دو پہاڑوں کے درمیان تھے۔ میں نے اس وقت تک افطار نہ کیا جب تک رات ظاہر نہ ہوگئی۔ پھر سورج نکلا اور ہم نے پہاڑوں پر اسے دیکھا۔ تو زیاد نے کہا کہ ہم اس دن کی قضا کریں گے اور ہم نے اس روزے کا اعتبار نہ کیا۔

(۹۱۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَفْطَرَ عُمَرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقِيلَ لَهُ : قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ : خَطْبٌ يَسِيرٌ ، قَدْ كُنَّا جَاهِدِينَ.

(۹۱۴۹) حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان کے مہینے میں روزہ افطار کیا تو ان سے کہا گیا کہ سورج طلوع ہو گیا ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ معمولی غلطی ہے، ہم نے تو پوری کوشش کی ہے لہٰذا ہم پر کوئی گناہ نہیں۔

(۱۹) فی الرجل يَشُكُّ فِي الْفَجْرِ طَلَعَ ، أَمْ لاَ ؟

اگر کسی آدمی کو فجر کے بارے میں شک ہو کہ فجر طلوع ہوئی ہے یا نہیں، تو وہ کیا کرے؟

(۹۱۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ السُّحُورِ ؟ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ : كُلْ حَتَّى لاَ تَشُكَّ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّ هَذَا لاَ يَقُولُ شَيْئًا ، كُلْ مَا شَكَكْت حَتَّى لاَ تَشُكَّ.

(۹۱۵۰) حضرت مسلم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی سحری کے بارے میں سوال کرنے کے لئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک صاحب مجلس نے ان سے کہا کہ اس وقت کھانا نہ کھاؤ جب تمہیں شک ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس نے کوئی بات نہیں کی، اس وقت تک کھاؤ جب تک تمہیں شک ہو یہاں تک کہ شک نہ رہے۔

(۹۱۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : دَخَلَ رَجُلاَنِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : قَدْ طَلَعَ الْفَجْرُ ، وَقَالَ الآخَرُ : لَمْ يَطْلُعْ بَعْدُ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : كُلْ قَدِ اخْتَلَفَا.

(۹۱۵۱) حضرت عون بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس وقت وہ سحری کھا رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ فجر طلوع ہوگئی ہے۔ دوسرے نے کہا کہ فجر ابھی تک طلوع نہیں ہوئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کھاؤ، ان دونوں کا اختلاف ہوگیا ہے۔

(۹۱۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، بِنَحْوِهِ.

(۹۱۵۲) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۹۱۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَخَذَ دَلْوًا مِنْ زَمْزَمَ ، فَقَالَ لِرَجُلَيْنِ : أَطَلَعَ الْفَجْرُ ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا : لاَ ، وَقَالَ الآخَرُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَشَرِبَ.

(۹۱۵۳) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے زمزم کے کنویں سے ایک ڈول پانی کا لیا۔ انہوں نے دو آدمیوں سے کہا کہ کیا فجر طلوع ہوگئی؟ ان میں سے ایک نے کہا نہیں، دوسرے نے کہا کہ ہاں۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پانی پی لیا۔

(۹۱۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُلْ حَتَّى تَرَاهُ مُعْتَرِضًا.

(۹۱۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس وقت تک کھاؤ جب تک روشنی چوڑائی کی شکل میں ہو۔

(۹۱۵۵) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كُلْ حَتَّى تَرَاهُ مِثْلَ شِقِّ الطَّيْلَسَانِ.

(۹۱۵۵) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اس وقت تک کھاؤ جب تک افق پر چادر کی پھٹن جیسی صورت ہو۔

(۹۱۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ لِغُلاَمَيْنِ لَهُ ، وَهُوَ فِي دَارِ أُمِّ هَانِئٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : قَدْ طَلَعَ الْفَجْرُ ، وَقَالَ الآخَرُ : لَمْ يَطْلُعْ ، قَالَ : اسْقِيَانِي.

(۹۱۵۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر میں رمضان کے مہینے میں سحری کھا رہے تھے۔ آپ کے دو غلاموں میں سے ایک نے کہا کہ فجر طلوع ہوگئی ہے اور دوسرے نے کہا کہ فجر ابھی تک طلوع نہیں ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے پانی پلاؤ۔

(۹۱۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كُلْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكَ الْفَجْرُ.

(۹۱۵۷) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ کھاؤ یہاں تک کہ فجر ظاہر ہو جائے۔

(۹۱۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَتَسَحَّرُ وَأَمْتَرِي فِي الصُّبْحِ ؟ فَقَالَ : كُلْ مَا امْتَرَيْتَ ، إِنَّهُ وَاللَّهِ لَيْسَ بِالصُّبْحِ خَفَاءٌ.

(۹۱۵۸) حضرت یزید بن زید نے کہا کہ حضرت حسن سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ جب مجھے صبح کے بارے میں شک ہو تو کیا میں سحری کھا سکتا ہوں؟ حضرت حسن نے فرمایا کہ جب تک تمہیں شک ہو تو تم کھاتے رہو، خدا کی قسم! صبح کے اندر کوئی خفاء نہیں ہے۔

(۹۱۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا شَكَّ الرَّجُلاَنِ فِي الْفَجْرِ ، فَلْيَأْكُلاَ حَتَّى يَسْتَيْقِنَا.

(۹۱۵۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دو آدمیوں کو فجر کے بارے میں شک ہو تو اس وقت تک کھاؤ جب تک ان دونوں کو یقین نہ ہو جائے۔

(۹۱۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : مَتَى أَدَعُ السُّحُورَ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ جَالِسٌ عِنْدَهُ : كُلْ حَتَّى إِذَا شَكَكْتَ فَدَعْهُ ، فَقَالَ : كُلْ مَا شَكَكْتَ حَتَّى لاَ تَشُكَّ.

(۹۱۶۰) حضرت مسلم بن صبیح فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ میں سحری کھانا کب چھوڑوں؟ ان کے پاس بیٹھے ایک آدمی نے کہا کہ جب تمہیں شک ہو تو اس وقت نہ کھاؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب تمہیں شک ہو اس وقت کھالو اور اس وقت تک کھاتے رہو جب تک شک نہ رہے۔

(۹۱۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قَالَ مُحَمَّدٌ : وَضَعْتُ الإِنَاءَ عَلَى يَدَيَّ ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ طَلَعَ الْفَجْرُ ؟

(۹۱۶۱) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ میں نے برتن اپنے سامنے رکھا، پھر میں دیکھنے لگا کہ کیا فجر طلوع ہوگئی ہے؟

(۲۰) مَا قَالُوا فِي الْفَجْرِ ، مَا هُوَ ؟

فجر کی حقیقت

(۹۱۶۲) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُلُوا وَاشْرَبُوا ، وَلاَ يَهِيدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ ، كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الأَحْمَرُ ، وَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ. (ترمذی ۷۰۵۔ ابو داؤد ۲۳۴۰)

(۹۱۶۲) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اس وقت تک کھاؤ اور پیو، اوپر کو اٹھنے والی روشنی تمہیں پریشان نہ کرے، اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک سرخ روشنی عرض کی شکل میں ظاہر نہ ہو جائے۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

(۹۱۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ الْهِلاَلِيُّ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَمْنَعَنَّكُمْ أَذَانُ بِلاَلٍ مِنَ السُّحُورِ ، وَلاَ الصُّبْحُ الْمُسْتَطِيلُ ، وَلَكِنِ الصُّبْحُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الأُفُقِ.

(۹۱۶۳) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلال کی اذان تمہیں سحری کھانے سے نہ روک دے اور نہ ہی طول کی صورت میں پھیلنے والی صبح تمہیں سحری سے منع کرے۔ البتہ افق میں عرض کی صورت میں پھیلنے والی صبح

کے بعد سحری سے رک جاؤ۔

(۹۱٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ خَالِهِ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْفَجْرُ فَجْرَانِ ؛ فَأَمَّا الَّذِي كَأَنَّهُ ذَنَبُ السِّرْحَانِ ، فَإِنَّهُ لاَ يُحِلُّ شَيْئًا ، وَلاَ يُحَرِّمُهُ ، وَلَكِنِ الْمُسْتَطِيرُ.

(دار قطنی ۲۔ بیہقی ۲۱۵)

(۹۱٦۴) حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی دو قسمیں ہیں، جو صبح بھیڑیے کی دم کی طرح ہو وہ کسی چیز کو حلال و حرام نہیں کرتی، البتہ عرض کی صورت میں پھیلنے والی صبح کھانے پینے کو حرام کر دیتی ہے۔

(۹۱٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :لَيْسَ الْفَجْرُ الَّذِي هَكَذَا ، يَعْنِي الْمُسْتَطِيلَ ، وَلَكِنِ الْفَجْرُ الَّذِي هَكَذَا ، يَعْنِي الْمُعْتَرِضَ.

(۹۱٦۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لمبائی کی صورت میں پھیلنے والی روشنی صبح نہیں ہوتی بلکہ چوڑائی کی صورت میں پھیلنے والی روشنی صبح ہوتی ہے۔

(۹۱٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَوْشَبِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ نَهَارٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْقَاسِمَ : أَهُوَ السَّاطِعُ ، أَمِ الْمُعْتَرِضُ ؟ قَالَ :الْمُعْتَرِضُ ، وَالسَّاطِعُ :الصُّبْحُ الْكَاذِبُ.

(۹۱٦٦) حضرت جعفر بن نہار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے سوال کیا کہ فجر لمبائی کی صورت میں ہوتی ہے یا چوڑائی کی صورت میں؟ انہوں نے فرمایا کہ فجر چوڑائی کی صورت میں ہوتی ہے، لمبائی کی صورت میں تو صبح کاذب ہوتی ہے۔

(۹۱٦٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :السَّاطِعُ ذَلِكَ الصُّبْحُ الْكَاذِبُ ، وَلَكِنْ إِذَا انْفَضَحَ الصُّبْحُ فِي الأُفُقِ.

(۹۱٦۷) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ لمبی روشنی صبح نہیں ہوتی بلکہ افق سے اٹھنے والی روشنی صبح ہوتی ہے۔

(۹۱٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ :لَمْ يَكُونُوا يَعُدُّونَ الْفَجْرَ فَجْرَكُمْ هَذَا ، إِنَّمَا كَانُوا يَعُدُّونَ الْفَجْرَ الَّذِي يَمْلأُ الْبُيُوتَ وَالطُّرُقَ.

(۹۱٦۸) حضرت مسلم فرماتے ہیں کہ اسلاف تمہاری صبح کو فجر نہیں سمجھتے تھے بلکہ وہ اس روشنی کو فجر سمجھتے تھے جو راستوں اور گھروں کو روشن کر دے۔

(۹۱٦٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :اخْتَلَفْنَا فِي الْفَجْرِ فَأَتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ :الْفَجْرُ فَجْرَانِ ؛ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَالْفَجْرُ السَّاطِعُ فَلاَ يُحِلُّ الصَّلاَةَ وَلاَ يُحَرِّمُ الطَّعَامَ ، وَأَمَّا الْفَجْرُ الْمُعْتَرِضُ الأَحْمَر ، فَإِنَّهُ يُحِلُّ الصَّلاَةَ وَيُحَرِّمُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ.

(۹۱٦۹) حضرت عدی بن ثابت فرماتے ہیں کہ ہمارا فجر کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ ہم حضرت ابراہیم کے پاس آئے تو انہوں

نے کہا کہ فجر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک فجرِ ساطع یعنی لمبائی میں پھیلنے والی فجر ہے یہ فجر کی نماز کو حلال اور کھانے کو حرام نہیں کرتی۔ اور ایک سرخ چوڑائی میں پھیلنے والی فجر ہے یہ نماز کو حلال اور کھانے پینے کو حرام کر دیتی ہے۔

(۹۱۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، وَعَطَاءٍ قَالاَ: الْفَجْرُ الْمُعْتَرِضُ الَّذِي إِلَى جَنْبِهِ حُمْرَةٌ.

(۹۱۷۰) حضرت عامر اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ فجر چوڑائی میں پھیلتی ہے اور اس کے ساتھ روشنی ہوتی ہے۔

(۹۱۷۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ وَمَيْمُونًا ، فَقُلْتُ : أُرِيدُ الصَّوْمَ ، فَأَرَى عَمُودَ الصُّبْحِ السَّاطِعِ ؟ فَقَالاَ جَمِيعًا : كُلْ وَاشْرَبْ حَتَّى تَرَاهُ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ مُعْتَرِضًا.

(۹۱۷۱) حضرت جعفر بن برقان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری اور حضرت میمون سے سوال کیا کہ میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں، میں صبح کی روشنی کو ستون کی شکل میں دیکھتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ تم اس وقت تک کھا اور پی سکتے ہو جب تک آسمان کے افق میں چوڑائی کی صورت میں روشنی نظر نہ آنے لگے۔

(۹۱۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ﴾ ، قَالَ : قَالَ عَدِيٌّ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِي عِقَالَيْنِ؛ عِقَالاً أَسْوَدَ وَعِقَالاً أَبْيَضَ ، فَأَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ وِسَادَكَ لَطَوِيلٌ عَرِيضٌ ، إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ. (بخاری ۱۹۱۶۔ ابوداؤد ۲۳۴۱)

(۹۱۷۲) حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی ﴿حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ﴾ تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے تکیے کے نیچے دو دھاگے رکھے۔ ایک کالا دھاگا اور ایک سفید دھاگا۔ میں رات اور دن کو الگ الگ پہچاننے کی کوشش کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا تکیہ بڑا لمبا چوڑا ہے، اس آیت میں مراد رات کی تاریکی اور دن کی سفیدی ہے۔

(۳۱) من قَالَ الصَّائِمُ بِالْخِيَارِ فِي التَّطَوُّعِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ نفلی روزے کے بارے میں روزہ دار کو اختیار ہے

(۹۱۷۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الصَّائِمُ بِالْخِيَارِ ، مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نِصْفِ النَّهَارِ.

(۹۱۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نصف نہار تک روزہ دار کو اختیار ہے۔

(۹۱۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : الصَّائِمُ بِالْخِيَارِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نِصْفِ النَّهَارِ.

(۹۱۷۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نصف نہار تک روزہ دار کو اختیار ہے۔

(۹۱۷۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَنْ حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالصِّيَامِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ، مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَمْتَدَّ النَّهَارُ.

(۹۱۷۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے دل میں روزے کا ارادہ کیا اسے اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ بات نہ کرے۔ یہ اختیار دن کے اکثر حصے کے گذر جانے تک باقی رہتا ہے۔

(۹۱۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا أَصْبَحْتَ وَأَنْتَ تُرِيدُ الصَّوْمَ فَأَنْتَ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شِئْتَ صُمْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَفْطَرْتَ ، إِلاَّ أَنْ تَفْرِضَ عَلَى نَفْسِكَ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ.

(۹۱۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم روزے کے ارادے سے صبح کرو تو تمہیں اختیار ہے، اگر چاہو تو روزہ رکھو اور اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو۔ البتہ اگر تم نے رات کو اپنے اوپر روزہ فرض کر لیا تو اب روزہ رکھنا ضروری ہے۔

(۹۱۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : أَحَدُكُمْ بِأَحَدِ النَّظَرَيْنِ مَا لَمْ يَأْكُلْ ، أَوْ يَشْرَبْ.

(۹۱۷۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک تم کھا پی نہ لو اس وقت تک تمہیں اختیار ہے۔

(۹۱۷۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : الرَّجُلُ فِي صِيَامِ التَّطَوُّعِ بِالْخِيَارِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نِصْفِ النَّهَارِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۹۱۷۸) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ کیا نفلی روزے کے بارے میں آدمی کو نصف نہار تک اختیار ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(۹۱۷۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الصَّائِمُ بِالْخِيَارِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نِصْفِ النَّهَارِ ، فَإِذَا جَاوَزَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا لَهُ بِقَدْرِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ.

(۹۱۷۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نصف نہار تک روزہ دار کو اختیار رہے۔ جب نصف نہار سے آگے گذر جائے تو اس کے لئے دن کا باقی ماندہ حصہ ہے۔

(۹۱۸۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، فِي الصَّوْمِ ؛ يُتَخَيَّرُ مَا لَمْ يُصْبِحْ صَائِمًا ، فَإِذَا أَصْبَحَ صَائِمًا صَامَ.

(۹۱۸۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر آدمی روزے کی نیت سے صبح نہ کرے تو اسے روزے کے بارے میں اختیار ہے، اگر روزے کی حالت میں صبح کرے تو روزہ پورا کرے۔

(۹۱۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الرَّجُلُ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَطْعَمْ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَطْعَمَ طَعِمَ ، وَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْعَلَهُ صَوْمًا كَانَ صَائِمًا.

(۹۱۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک آدمی کوئی چیز کھانہ لے نصفِ نہار تک روزہ دار کو اختیار ہے۔ اگر اسے کھانے کا خیال ٹھہرے تو وہ کھانا کھالے اگر اس کے لئے روزہ رکھنے کا فیصلہ ٹھہرے تو روزہ رکھ لے۔

(۹۱۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يُرِيدُ الصَّوْمَ ؟ قَالَ :هُوَ بِالْخِيَارِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ.

(۹۱۸۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نصفِ نہار تک روزہ دار کو اختیار ہے۔

(۹۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا تَسَحَّرَ الرَّجُلُ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّوْمُ ، فَإِنْ أَفْطَرَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ ، وَإِنْ هَمَّ بِالصَّوْمِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ صَامَ ، وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ ، وَإِنْ سَأَلَهُ إِنْسَانٌ ، فَقَالَ :أَنْتَ صَائِمٌ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّوْمُ إِلاَّ أَنْ يَقُولَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَإِنْ قَالَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ صَامَ ، وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

(۹۱۸۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے سحری کھالی تو اس پر روزہ واجب ہوگیا۔ اگر اس نے روزہ توڑ دیا تو اس پر قضاء واجب ہے۔ اگر اس نے روزے کا محض ارادہ کیا تو اسے اختیار ہے۔ اگر چاہے تو روزہ رکھے اور اگر چاہے تو روزہ نہ رکھے۔ اگر کسی نے اس سے سوال کیا کہ کیا تمہارا روزہ ہے؟ اس نے جواب میں ہاں کہا تو اس پر روزہ واجب ہوگیا۔ البتہ اگر اس نے ان شاء اللہ کہا تو پھر روزہ واجب نہیں ہوا۔ اس صورت میں اسے اختیار ہے چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو نہ رکھے۔

(۹۱۸٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّ حُذَيْفَةَ بَدَا لَهُ فِي الصَّوْمِ بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَامَ.

(۹۱۸۴) حضرت ابوعبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زوالِ شمس کے بعد روزہ رکھنے کا خیال آیا اور انہوں نے روزہ رکھ لیا۔

(۲۲) فی الرجل يَصُومُ تَطَوُّعًا ثُمَّ يُفْطِرُ

اگر کوئی شخص نفلی روزہ رکھ کر اسے توڑ دے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۹۱۸٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ أَصْبَحَتَا صَائِمَتَيْنِ فَأَفْطَرَتَا، فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَضَائِهِ.

(۹۱۸۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے روزہ رکھا اور پھر توڑ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس روزے کی قضا کرنے کا حکم دیا۔

(۹۱۸٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّي ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ؛ أَنَّهُ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَعَطِشَ عَطَشًا

شَدِيدًا فَأَفْطَرَ ، فَسَأَلَ عِدَّةً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَأَمَرُوهُ أَنْ يَقْضِيَ يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۱۸۶) حضرت عثمان بتی فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن سیرین نے یوم عرفہ کو روزہ رکھا، لیکن انہیں شدید پیاس لگی اور انہوں نے روزہ توڑ دیا۔ اس کے بعد انہوں نے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس بارے میں سوال کیا تو سب نے اس کے بدلے ایک دن کی قضاء کرنے کا حکم دیا۔

(۹۱۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۱۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نفلی روزہ توڑنے کے بدلے ایک دن کی قضاء کرے گا۔

(۹۱۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بن جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مَكْحُولاً عَنْ رَجُلٍ أَصْبَحَ صَائِمًا ، عَزَمَتْ عَلَيْهِ أُمُّهُ أَنْ يُفْطِرَ ؟ قَالَ : كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ ، وَقَالَ : يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۱۸۸) حضرت عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو روزہ رکھے اور پھر اسے توڑ دے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک دن کی قضا کرے گا۔

(۹۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا تَسَحَّرَ الرَّجُلُ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّوْمُ ، فَإِنْ أَفْطَرَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ.

(۹۱۸۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے سحری کھائی تو اس پر روزہ واجب ہوگیا، اگر اس نے روزہ توڑا تو اس پر قضاء لازم ہے۔

(۹۱۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا إِذَا زَارَا رَجُلاً وَدُعِيَا إِلَى طَعَامٍ ، وَهُمَا صَائِمَانِ ، إِنْ سَأَلَهُمَا أَنْ يُفْطِرَا أَفْطَرَا ، كَانَا يَقُولاَنِ : نَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۱۹۰) حضرت عبد اللہ بن مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء اور حضرت مجاہد اگر کسی آدمی سے ملاقات کے لئے جاتے اور ان حضرات کا روزہ ہوتا۔ اس حالت میں انہیں کھانے کی دعوت دی جاتی تو یہ روزہ توڑ دیتے اور فرماتے کہ ہم اس کے بدلے ایک دن کی قضا کرلیں گے۔

(۴۳) من كان يُفْطِرُ مِنَ التَّطَوُّعِ وَلاَ يَقْضِي

جو حضرات نفلی روزہ توڑنے پر قضاء کے قائل نہ تھے

(۹۱۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَن ابن أُمِّ هَانِئٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ : كُنْت قَاعِدَةً عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ، ثُمَّ نَاوَلَنِيهِ فَشَرِبْت قَالَتْ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَدْ أَذْنَبْت فَاسْتَغْفِرْ لِي ، قَالَ : وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَتْ : كُنْت صَائِمَةً فَأَفْطَرْت ، قَالَ : أَمِنْ قَضَاءٍ كُنْت تَقْضِينَهُ ؟

قَالَتْ :لَا ، قَالَ :لَا يَضُرُّكِ. (ترمذی ۷۳۱۔ احمد ۶/ ۳۴۳)

(۹۱۹۱) حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھی۔ آپ کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی جو آپ نے پی لی۔ آپ نے وہ چیز مجھے دی میں نے بھی اس میں سے پی لیا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے ایک گناہ کیا ہے، میرے لئے استغفار فرما دیجئے۔ آپ نے پوچھا تم نے ایسا کون سا گناہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں روزے سے تھی میں نے روزہ توڑ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم کسی روزے کی قضا کر رہی تھیں؟ میں نے کہا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں اس کا کوئی نقصان نہیں۔

(۹۱۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُفْطِرُ مِنْ صَوْمِ التَّطَوُّعِ، وَلاَ يُبَالِي.

(۹۱۹۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نفلی روزہ توڑ دیتے تھے اور اس کی کوئی پرواہ نہ کرتے تھے۔

(۹۱۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ الْمَكِّيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ وَطِيءَ جَارِيَةً لَهُ وَهُوَ صَائِمٌ ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ :وَطِئْتَهَا وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قَالَ :هِيَ جَارِيَتِي أَعْجَبَتْنِي ، وَإِنَّمَا هُوَ تَطَوُّعٌ.

(۹۱۹۳) حضرت یوسف بن ماہک مکی کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے روزے کی حالت میں اپنی ایک باندی سے جماع کیا۔ کسی نے ان سے کہا کہ آپ نے روزے کی حالت میں اس سے جماع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ میری باندی تھی، مجھے اچھی لگی۔ روزہ تو ویسے بھی نفلی تھا۔

(۹۱۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُصْبِحَ الرَّجُلُ صَائِمًا، ثُمَّ يُفْطِرَ.

(۹۱۹۴) حضرت شعبی اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ آدمی نفلی روزہ توڑ دے۔

(۹۱۹٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :رُبَّمَا أُهْدِيَتْ لَنَا الطُّرْفَةُ ، فَنَقُولُ :لَوْلاَ صَوْمُكَ قَرَّبْنَاهَا إِلَيْكَ ، فَيَدْعُو بِهَا فَيُفْطِرُ عَلَيْهَا.

(۹۱۹۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعض اوقات کوئی عمدہ اور نادر چیز ہمیں ہدیہ کی جاتی۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتیں کہ اگر آپ کا روزہ نہ ہوتا تو ہم آپ کو یہ چیز پیش کر دیتیں۔ آپ اس چیز کو منگواتے اور ہم اس پر روزہ افطار کر دیتے۔

(۹۱۹٦) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ أَبِي مِسْكِينٍ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فِي دَعْوَةٍ ، فَقَالَ سَعِيدٌ :إِنِّي كُنْت حَدَّثَتْنِي نَفْسِي بِالصَّوْمِ ، ثُمَّ أَكَل . وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ :مَا يُعْجِبُنِي.

(۹۱۹۶) حضرت ابو مسکین کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر ایک دعوت میں تھے۔ حضرت سعید نے کہا کہ میں نے تو روزے کی بات کی تھی۔ پھر انہوں نے کھالیا اور حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند نہ تھی۔

(۹۱۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَصْبَحَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلاَ يُفْطِرُ.

(۹۱۹۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی روزے کی نیت کرلے تو اسے روزہ توڑنا نہیں چاہیے۔

(۲٤) من كان يَدْعُو بِغَدَائِهِ فَلاَ يَجِدُ، فَيَفْرِضُ الصَّوْمَ

اگر کسی کو کھانا نہ ملے تو وہ روزہ رکھ لے

(۹۱۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : رُبَّمَا دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَدَائِهِ فَلاَ يَجِدُهُ ، فَيَفْرِضُ عَلَيْهِ صَوْمَ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

(۹۱۹۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعض اوقات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت کھانا منگواتے، نہ ہوتا تو آپ اس دن روزہ رکھ لیتے۔

(۹۱۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؛ أَنَّهُ كَانَ رُبَّمَا دَعَا بِالْغَدَاءِ فَلاَ يَجِدُهُ ، فَيَفْرِضُ الصَّوْمَ عَلَيْهِ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

(۹۱۹۹) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کبھی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ صبح کے وقت کھانا منگواتے، نہ ہوتا تو آپ اس دن روزہ رکھ لیتے۔

(۹۲۰۰) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، وَيَزِيدُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ يَأْتِي أَهْلَهُ فَيَقُولُ : هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ غَدَاءٍ ؟ فَإِنْ قَالُوا لاَ ، قَالَ : فَإِنِّي صَائِمٌ . زَادَ الثَّقَفِيُّ : إِنْ كَانَ عِنْدَهُمْ أَفْطَرَ.

(۹۲۰۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں سے پوچھتے کہ کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کوئی چیز ہے؟ وہ جواب دیتے نہیں۔ تو آپ روزہ رکھ لیتے۔ ثقفی کی روایت میں اضافہ ہے کہ اگر ان کے پاس کچھ ہوتا تو روزہ نہ رکھتے۔

(۹۲۰۱) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُعَاذٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي أَهْلَهُ بَعْدَ الزَّوَالِ فَيَقُولُ : عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ ؟ فَيَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ ، فَيَقُولُ : إِنِّي صَائِمٌ بَقِيَّةَ يَوْمِي ، فَيُقَالُ لَهُ : تَصُومُ آخِرَ النَّهَارِ ! فَيَقُولُ : مَنْ لَمْ يَصُمْ آخِرَهُ ، لَمْ يَصُمْ أَوَّلَهُ.

(۹۲۰۱) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ زوال کے بعد اپنے گھر والوں کے پاس آتے اور ان سے پوچھتے کہ کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ وہ معذرت کرتے تو حضرت معاذ فرماتے کہ باقی دن میرا روزہ ہے۔ ان سے کہا جاتا کہ آپ دن کے آخری حصہ میں روزہ رکھیں گے۔ وہ فرماتے کہ جس نے دن کے آخری حصہ میں روزہ نہیں رکھا اس نے اول حصہ میں روزہ نہیں رکھا۔

(۹۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَغْدُو أَحْيَانًا ، فَيَجِيءُ فَيَسْأَلُ الْغَدَاءَ ، فَرُبَّمَا لَمْ يُوَافِقْهُ عِنْدَنَا ، فَيَقُولُ : إِنِّي إِذًا صَائِمٌ.

(۹۲۰۲) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعض اوقات حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ دوپہر کو کھانا طلب کرتے، اگر ہمارے پاس کھانا

نہ ہوتا تو وہ روزہ رکھ لیتے۔

(٩٢٠٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ أَبِي قَحْذَمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، قَالَ : كَانَ مُعَاذٌ يَأْتِي أَهْلَهُ بَعْدَ مَا يُضْحِي فَيَسْأَلُهُمْ فَيَقُولُ : عِنْدَكُمْ شَيْءٌ ؟ فَإِذَا قَالُوا لاَ ، صَامَ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

(٩٢٠٣) حضرت ابو اشعث کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ چاشت کے بعد اپنے گھر والوں کے پاس آتے اور ان سے کھانا طلب کرتے، اگر کھانا نہ ہوتا تو وہ اس دن روزہ رکھ لیتے۔

(٢٥) من قَالَ لاَ صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَعْزِمِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب تک رات سے روزے کی نیت نہ کی جائے روزہ نہیں ہوتا

(٩٢٠٤) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُوَرِّضْهُ بِاللَّيْلِ. (ترمذی ٧٣٠۔ ابو داؤد ٢٤٤٦)

(٩٢٠٤) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رات سے اپنے اوپر روزہ فرض نہ کیا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

(٩٢٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ حَفْصَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : لاَ صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

(٩٢٠٥) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس نے فجر سے پہلے روزے کا عزم نہ کیا اس کا روزہ نہیں ہوگا۔

(٣٦) مَا قَالُوا فِي تَفْرِيقِ رَمَضَانَ

رمضان کی قضاء متفرق کر کے کرنے کا بیان

(٩٢٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ تَقْطِيعِ قَضَاءِ رَمَضَانَ ؟ فَقَالَ : ذَاكَ إِلَيْك ، فَقَالَ : أَرَأَيْت لَوْ كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ دَيْنٌ ، فَقَضَى الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ ، أَلَمْ يَكُ قَضَى ؟ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يَعْفُوَ وَيَغْفِرَ. (دار قطنی ٧٧)

(٩٢٠٦) حضرت محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ رمضان کی قضاء میں تقطیع اور تفریق کی جاسکتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں ایسا کر سکتے ہو۔ دیکھو اگر تم میں سے کسی پر قرضہ ہو اور وہ ایک یا دو دو درہم کر کے اسے ادا کرے تو کیا قرضہ ادا نہ ہوگا؟ اللہ تعالیٰ تو زیادہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

(۹۲۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِقَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَفَرِّقًا.

(۹۲۰۷) حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رمضان کے روزوں کی قضاء متفرق کر کے رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۲۰۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَنْبَأَنِي بَكْرٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : إِنْ شِئْتَ فَاقْضِ رَمَضَانَ مُتَتَابِعًا ، وَإِنْ شِئْتَ مُتَفَرِّقًا.

(۹۲۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو رمضان کے روزوں کی قضا ترتیب سے مسلسل کرلو اور اگر چاہو تو متفرق کر کے کرلو۔

(۹۲۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ؛ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ فَرَّقَ.

(۹۲۰۹) حضرت عبید بن عمیر رمضان کے روزوں کی قضا کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو متفرق کر کے قضا کر لے۔

(۹۲۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ ، قَالَ : أَحْصِ الْعِدَّةَ ، وَصُمْ كَيْفَ شِئْت.

(۹۲۱۰) حضرت ابن محیریز رمضان کی قضاء کے بارے میں فرماتے ہیں کہ گنتی پوری کرو چاہے جیسے بھی روزے رکھو۔

(۹۲۱۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ ؟ فَقَالَ : أَحْصِ الْعِدَّةَ ، وَصُمْ كَيْفَ شِئْت.

(۹۲۱۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے رمضان کی قضاء کے بارے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ گنتی پوری کرو چاہے جیسے بھی روزے رکھو۔

(۹۲۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، أَنَّ رَافِعًا كَانَ يَقُولُ : أَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْت.

(۹۲۱۲) حضرت رافع فرمایا کرتے تھے کہ گنتی پوری کرو چاہے جیسے بھی روزے رکھو۔

(۹۲۱۳) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ تَسْأَلُهُ عَنْ قَضَاءِ صِيَامِ رَمَضَانَ ؟ فَقَالَ : أَحْصِي الْعِدَّةَ وَفَرِّقِي ، قَالَ : وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةُ يَقُولاَنِ ذَلِكَ.

(۹۲۱۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رمضان کی قضاء کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ گنتی پوری کرو خواہ روزوں کو متفرق کر کے رکھو۔ حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عکرمہ بھی اسی بات کے

قائل تھے۔

(۹۲۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَطَاوُسٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالُوا : إِنْ شِئْتَ فَاقْضِ رَمَضَانَ مُتَتَابِعًا ، أَوْ مُتَفَرِّقًا.

(۹۲۱۴) حضرت عطاء، حضرت مجاہد، حضرت طاوس اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو رمضان کی قضا مسلسل کرو اور اگر چاہو تو متفرق کر کے کرو۔

(۹۲۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَطَاوُسٍ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِتَفْرِيقِ قَضَاءِ رَمَضَانَ.

(۹۲۱۵) حضرت سعید بن جبیر، حضرت عطاء، حضرت مجاہد اور حضرت طاوس رمضان کی قضاء میں تفریق کو ممنوع قرار نہیں دیتے تھے۔

(۹۲۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ ، فَيُفَرِّقُ صِيَامَهُ ، أَوْ يَصِلُهُ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَرَادَ بِعِبَادِهِ الْيُسْرَ ، فَلْيَنْظُرْ أَيْسَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ، إِنْ شَاءَ وَصَلَهُ ، وَإِنْ شَاءَ فَرَّقَ.

(۹۲۱۶) حضرت مجاہد سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی پر رمضان کے روزے ہوں وہ مسلسل روزے رکھے گا یا الگ الگ رکھ سکتا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر آسانی چاہتا ہے۔ جو طریقہ اسے آسان لگتا ہے اس پر عمل کرلے اگر ملا کر رکھنا آسان ہے تو ایسا کرلے اور اگر جدا جدا کر کے رکھنا آسان ہے تو ایسا کرلے۔

(۹۲۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زُهَيْرٍ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي مَيْسَرَةَ ؛ أَنَّ أَبَا مَيْسَرَةَ كَانَ يُقَطِّعُ قَضَاءَ رَمَضَانَ.

(۹۲۱۷) حضرت ابو میسرہ رمضان کے قضاء روزے الگ الگ کر کے رکھا کرتے تھے۔

(۹۲۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِنْ شَقَّ عَلَيْكَ أَنْ تَقْضِيَ مُتَتَابِعًا ، فَرِّقْ فَإِنَّمَا هِيَ عِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ.

(۹۲۱۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو مسلسل روزے رکھنا مشکل لگے تو الگ الگ کر کے رکھ لے، کیونکہ یہ دوسرے دنوں کی گنتی ہے۔

(۹۲۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ وَصَلَ ، وَإِنْ شَاءَ فَرَّقَ.

(۹۲۱۹) حضرت عکرمہ آیتِ قرآنی ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو ملائے اور اگر چاہے تو جدا

جدا رکھے۔

(۹۲۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِقَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَقَطِّعًا بَأْسًا.

(۹۲۲۰) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ رمضان کی قضاء کو الگ الگ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۲۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ ، إِنْ شِئْتَ مُتَتَابِعًا ، وَإِنْ شِئْتَ مُتَفَرِّقًا.

(۹۲۲۱) حضرت ضحاک رمضان کے قضاء روزوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو مسلسل رکھے اور اگر چاہے تو الگ الگ۔

(۹۲۲۲) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : قَضَاءُ رَمَضَانَ عِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ.

(۹۲۲۲) حضرت جعفر بن میمون فرماتے ہیں کہ رمضان کی قضاء دوسرے دنوں کی گنتی ہے۔

(۹۲۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْمَكِّيِّ ، عَنْ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُفَرِّقَ قَضَاءَ رَمَضَانَ.

(۹۲۲۳) حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ رمضان کی قضا کو متفرق کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ ، صُمْهُ كَيْفَ شِئْتَ ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : صُمْهُ كَمَا أَفْطَرْتَه.

(۹۲۲۴) حضرت ابن عباس رمضان کے قضاء روزوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جیسے چاہو رکھو۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ انہیں ایسے رکھو جیسے تم نے انہیں چھوڑا تھا۔

(۹۲۲٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ، وَسُئِلَ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَفَرِّقًا ؟ قَالَ : أَحْصِ الْعِدَّةَ ، وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

(۹۲۲۵) حضرت ابو عبیدہ بن جراح سے رمضان کے روزوں کی قضاء کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ گنتی پوری کرو چاہے جیسے بھی روزے رکھو۔

(٢٧) من كان يَقُول لاَ تفرقه

جو حضرات فرماتے ہیں کہ رمضان کی قضاء کو متفرق نہیں کر سکتا

(۹۲۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ : يُتَابِعُ بَيْنَهُ.

(۹۲۲۶) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رمضان کے قضاء روزے ترتیب سے رکھے گا۔

(۹۲۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَتَابِعًا.

(۹۲۲۷) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رمضان کے قضاء روزوں کو ترتیب سے رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

(۹۲۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ ، فَلْيَصُمْهُ مُتَّصِلاً ، وَلاَ يُفَرِّقْهُ.

(۹۲۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس پر رمضان کے روزے باقی ہوں وہ انہیں ترتیب سے رکھے اور ان کے درمیان جدائی نہ ڈالے۔

(۹۲۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :يُوَاتِر قَضَاء رَمَضَانَ.

(۹۲۲۹) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ رمضان کے روزوں کو تواتر سے رکھے گا۔

(۹۲۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، أَنَّهُ قَالَ :لاَ يَقْطَعُهُ إِذَا كَانَ صَحِيحًا.

(۹۲۳۰) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ اگر تندرست ہو تو روزے تواتر سے رکھے گا۔

(۹۲۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ :قَضَاء رَمَضَانَ تِبَاعًا.

(۹۲۳۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کی قضاء کے روزے ترتیب سے رکھے جائیں گے۔

(۹۲۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :يَقْضِيه كَهَيْئَتِهِ.

(۹۲۳۲) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جیسے قضاء ہوئے تھے ویسے قضاء کرے گا۔

(۹۲۳۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ الْحَسَنُ يُحِبُّ أَنْ يُتَابَعَ بَيْنَ قَضَاءِ رَمَضَانَ.

(۹۲۳۳) حضرت حسن اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ رمضان کے قضاء روزے ترتیب سے رکھے جائیں۔

(۹۲۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَقْضِيَهُ كَمَا أَفْطَرَهُ.

(۹۲۳۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ جس طرح روزے قضا ہوئے تھے اسی طرح ان کی قضا کی جائے۔

(۹۲۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ :أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَصُومَهُ كَمَا أَفْطَرَهُ.

(۹۲۳۵) حضرت محمد رمضان کے قضاء روزوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ہے کہ وہ انہیں اسی طرح رکھے جس طرح چھوڑا تھا۔

(۹۲۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :يُوَاتِرُهُ إِنْ شَاءَ.

(۹۲۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو تواتر سے رکھے۔

(۹۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ ؟ قَالَ :مُتَتَابِعٌ أَحَبَّ إِلَيَّ.

(۹۲۳۷) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے رمضان کی قضاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ترتیب سے مسلسل رکھنا میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے۔

(٩٢٣٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :صُمْهُ مُتَتَابِعًا إِلاَّ أَنْ يُقْطَعَ بِكَ كَمَا قَطَعَ بِكَ فِيهِ.

(۹۲۳۸) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ رمضان کے قضاء روزے ترتیب سے رکھو البتہ کوئی عذر پیش آجائے تو الگ بات ہے۔

(٩٢٣٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يَقْضِيه مُتَتَابِعًا أَحَبَّ إِلَيَّ، وَإِنْ فَرَّقَ أَجْزَأَهُ.

(۹۲۳۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ رمضان کے روزوں کی قضاء ترتیب سے کرنا مجھے زیادہ پسند ہے خواہ اس کے اجزاء کے درمیان جدائی ہو۔

(٢٨) من رخص فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لئے مسواک کرنے کی اجازت

(٩٢٤٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ. (ابو داؤد ٢٣٥٦۔ دار قطنی ٢)

(۹۲۴۰) حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔

(٩٢٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا بِالسِّوَاكِ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۴۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روزہ دار کے لئے مسواک کو مکروہ قرار نہ دیتے تھے۔

(٩٢٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، وَسُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي نَهِيكٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْت أَحَدًا أَدْوَمَ سِوَاكًا وَهُوَ صَائِمٌ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

(۹۲۴۲) حضرت زیادہ بن حدیر فرماتے ہیں کہ میں نے روزے کی حالت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو مسواک کی پابندی کرتے نہیں دیکھا۔

(٩٢٤٣) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَهِيكٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، بِنَحْوِهِ.

(۹۲۴۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٩٢٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا :كَبْشَةُ قَالَتْ :جِئْت إِلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْت عَنِ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ ؟ قَالَتْ :هَذَا سِوَاكِي فِي يَدِي وَأَنَا صَائِمَةٌ.

(۹۲۴۴) حضرت کبشہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور میں نے ان سے روزہ دار کے لئے مسواک کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے فرمایا کہ میں روزہ دار ہوں اور یہ میرے ہاتھ میں مسواک ہے۔

(۹۲٤٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ ، قَالَ :حدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ :سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ :نِعْمَ الطَّهُورُ ، اسْتَكْ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

(۹۲۴۵) حضرت شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روزے کی حالت میں مسواک کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا مسواک پاکیزگی کا بہترین ذریعہ ہے، ہر حال میں مسواک کرو۔

(۹۲٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَاكُ مَرَّتَيْنِ ، غُدْوَةً وَعَشِيَّةً وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۲۴۶) حضرت عروہ روزے کی حالت میں دو مرتبہ صبح اور شام کو مسواک کیا کرتے تھے۔

(۹۲٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :اسْتَكْ أَوَّلَ النَّهَارِ ، وَلاَ تَسْتَكْ آخِرَهُ إِذَا كُنْتَ صَائِمًا ، قُلْتُ :لِمَ لاَ أَسْتَاكُ فِي آخِرِ النَّهَارِ ؟ قَالَ :إِنَّ خُلُوفَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

(۹۲۴۷) حضرت خصیف فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء نے فرمایا کہ جب تمہارا روزہ ہو تو دن کے ابتدائی حصہ میں مسواک کرو، دن کے آخری حصہ میں مسواک نہ کرو۔ میں نے کہا کہ دن کے آخری حصہ میں مسواک کیوں نہ کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۹۲٤٨) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَسْتَاكُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ، وَيَكْرَهُهُ مِنْ آخِرِهِ.

(۹۲۴۸) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد روزہ کی حالت میں دن کے شروع میں مسواک کرتے تھے لیکن دن کے آخر میں اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۹۲٤٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَاكُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدفع إِلَى الظُّهْرِ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۲۴۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں ظہر کے لئے جانے سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

(۹۲٥٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالسِّوَاكِ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۵۰) ابراہیم فرماتے ہیں کہ روزہ دار کے لئے مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۲٥١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالسِّوَاكِ لِلصَّائِمِ ، إِلاَّ عِنْدَ اصْفِرَارِ الشَّمْسِ.

(۹۲۵۱) حضرت سالم عصر کے بعد سورج کے زرد پڑ جانے سے پہلے روزہ دار کے لئے مسواک کو مکروہ قرار نہ دیتے تھے۔

(۹۲٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ السِّوَاكَ لِلصَّائِمِ بَعْدَ الظُّهْرِ.

(۹۲۵۲) حضرت مجاہد نے ظہر کے بعد روزہ دار کے لئے مسواک کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۹۲۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يَسْتَاكُ الصَّائِمُ أَيَّ النَّهَارِ شَاءَ.

(۹۲۵۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ روزہ دار جب چاہے مسواک کر لے۔

(۹۲۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ ، فَقَالَ : أُدْمِيْتُ فِمِي الْيَوْمَ مَرَّتَيْنِ.

(۹۲۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے مسواک کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ میں دن میں دو مرتبہ مسواک سے اپنے منہ کا خون نکالتا ہوں۔

(۹۲۵٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِالسِّوَاكِ لِلصَّائِمِ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ، وَقَالَ :إِنَّمَا كُرِهَ لَهُ آخِرَ النَّهَارِ ، بَعْدَ مَا يَخلف فُوهُ يستحب أَنْ يَرْجِعَ فِي جَوْفِهِ.

(۹۲۵۵) حضرت حکم کے نزدیک روزہ دار کے لئے دن کے ابتدائی حصہ میں مسواک کرنا جائز ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دن کے آخری حصہ میں مسواک کرنا مکروہ ہے تاکہ معدے کے خالی ہونے کی وجہ سے پیدا ہونے والی بو واپس چلی جائے۔

(۹۲۵٦) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنِ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ؟ فَقَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ.

(۹۲۵۶) حضرت سعید بن مسیب سے روزے میں مسواک کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۹) مَا ذُكِرَ فِي السِّوَاكِ الرَّطْبِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لئے تازہ مسواک سے دانت صاف کرنے کا بیان

(۹۲۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَاكُ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۲۵۷) حضرت عروہ روزے کی حالت میں تازہ مسواک سے دانت صاف کیا کرتے تھے۔

(۹۲۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لَا بَأْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۵۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں تازہ مسواک سے دانت صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۲۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لَا بَأْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۵۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں تازہ مسواک سے دانت صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۲٦۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۲۶۰) حضرت حسن روزہ دار کے لئے تازہ مسواک سے دانت صاف کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٩٢٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۶۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ روزہ دار کے لئے تازہ مسواک سے دانت صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٩٢٦٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَهْلٍ الْغُدَّانِيُّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي جَسْرَةَ الْمَازِنِيِّ ، قَالَ : أَتَى ابْنَ سِيرِينَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : مَا تَرَى فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، قَالَ : إِنَّهُ جَرِيدَةٌ وَلَهُ طَعْمٌ ، قَالَ : وَالْمَاءُ لَهُ طَعْمٌ وَأَنْتَ تَمَضْمَضُ.

(۹۲۶۲) ایک آدمی حضرت ابن سیرین کے پاس آیا اور اس نے کہا آپ روزہ دار کے لئے مسواک کرنے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ سوال کرنے والے نے کہا کہ یہ ٹہنی ہوتی ہے اور اس کا ذائقہ ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ پانی کا بھی تو ذائقہ ہوتا ہے اور تم کلی کرتے ہو۔

(٩٢٦٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَاكَ بِالْعُودِ الرَّطْبِ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۲۶۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں تازہ مسواک سے دانت صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٩٢٦٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ ، أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَاكَ الصَّائِمُ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ.

(۹۲۶۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روزہ دار تازہ اور پرانی مسواک سے دانت صاف کرسکتا ہے۔

(٣٠) من كره السِّوَاكَ الرَّطْبَ لِلصَّائِمِ

جن حضرات کے نزدیک روزہ دار کے لئے تازہ مسواک استعمال کرنا مکروہ ہے

(٩٢٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ وَقَالَ : هُوَ حُلْوٌ وَمُرٌّ.

(۹۲۶۵) حضرت ضحاک نے روزہ دار کے لئے تازہ مسواک کے استعمال کو مکروہ بتایا اور فرمایا کہ یہ میٹھی اور کڑوی ہوتی ہے۔

(٩٢٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ السِّوَاكَ الرَّطْبَ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۶۶) حضرت حکم نے روزہ دار کے لئے تازہ مسواک کے استعمال کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٩٢٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ السِّوَاكَ الرَّطْبَ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۶۷) حضرت ابو میسرہ نے روزہ دار کے لئے تازہ مسواک کے استعمال کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٩٢٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَ يَابِسًا فَبُلَّهُ.

(۹۲۶۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر مسواک خشک ہو تو اسے تر کرلو۔

(۹۲۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَسْتَاكُ ، وَلاَ يَبُلُّهُ.

(۹۲۶۹) حضرت شعبی مسواک کرتے تھے اور اسے تر نہیں کرتے تھے۔

(۳۱) من رخص فِي مَضْغِ الْعِلْكِ لِلصَّائِمِ

جن حضرات نے روزے کی حالت میں گوند چبانے کی اجازت دی ہے

(۹۲۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي مَضْغِ الْعِلْكِ لِلصَّائِمِ ، مَا لَمْ يدخل حَلْقَهُ.

(۹۲۷۰) حضرت ابراہیم نے روزے کی حالت میں گوند چبانے کی اجازت دی ہے بشرطیکہ وہ حلق میں نہ اترے۔

(۹۲۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْعِلْكِ لِلصَّائِمِ مَا لَمْ يَبْلَعْ رِيقَهُ.

(۹۲۷۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں گوند چبانے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ تھوک کو نہ نگلے۔

(۹۲۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ لاَ تَرَى بَأْسًا فِي مَضْغِ الْعِلْكِ لِلصَّائِمِ ، إِلاَّ الْقَارَ ، وَكَانَتْ تُرَخِّصُ فِي الْقَارِ وَحْدَهُ.

(۹۲۷۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روزے کی حالت میں گوند چبانے کو ناجائز قرار دیتی تھی البتہ قار (تارکول جیسی کوئی چبانے کی چیز) کے بارے میں وہ اجازت دیتی تھیں۔

(۹۲۷۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَمْضُغَ الصَّائِمُ الْعِلْكَ ، وَلاَ يَبْلَعُ رِيقَهُ.

(۹۲۷۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں گوند چبانے کی اجازت ہے بشرطیکہ وہ تھوک نہ نگلے۔

(۳۲) من كره مَضْغَ الْعِلْكِ لِلصَّائِمِ

جن حضرات نے روزے کی حالت میں گوند چبانے کو مکروہ قرار دیا ہے

(۹۲۷٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۷۴) حضرت ابراہیم نے روزے کی حالت میں گوند چبانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۹۲۷٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ لِلصَّائِمِ أَنْ يَمْضُغَ الْعلكَ.

(۹۲۷۵) حضرت شعبی نے روزے کی حالت میں گوند چبانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۹۲۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِد الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ ، وَقَالَ : هُوَ مَرْوَاةٌ.

(۹۲۷۶) حضرت عطاء نے روزے کی حالت میں گوند چبانے کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ یہ سیرابی کا ذریعہ ہے۔

(۹۲۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهَا كَرِهَتْ مَضْغَ الْعِلْكِ لِلصَّائِمِ.

(۹۲۷۷) حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے روزے کی حالت میں گوند چبانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۳۳) ما جاء فِي الصَّائِمِ يَتَقَيَّأُ ، أَوْ يَبْدَأُهُ الْقَيْءُ

روزے کی حالت میں قے اور اس کے احکام

(۹۲۷۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ ، وَإِذَا اسْتَقَاءَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ.

(۹۲۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر روزے کی حالت میں کسی کو قے آ گئی تو اس پر قضاء نہیں ہے اور اگر کسی نے جان بوجھ کر قے کی تو اس پر قضا لازم ہے۔

(۹۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَا يُفْطِرُ ، وَمَنْ تَقَيَّأَ فَقَدْ أَفْطَرَ.

(۹۲۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر روزہ دار کو قے خود بخود آ گئی تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر اس نے جان بوجھ کر قے کی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا اسْتَقَاءَ الصَّائِمُ أَعَادَ. (ابوداؤد ۲۳۷۲۔ احمد ۲/ ۴۹۸)

(۹۲۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر روزہ دار نے جان بوجھ کر قے کی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۲۸۱) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالَا : إِذَا ذَرَعَ الصَّائِمَ الْقَيْءُ فَلَا يُفْطِرُ ، وَإِذَا تَقَيَّأَ أَفْطَرَ.

(۹۲۸۱) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار کو قے خود بخود آ گئی تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر اس نے جان بوجھ کر قے کی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الصَّائِمِ يَقِيءُ ، قَالَ : إِنْ كَانَ اسْتَقَاءَ فَعَلَيْهِ أَنْ يَقْضِيَ ، وَإِنْ كَانَ ذَرَعَهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَقْضِيَ.

(۹۲۸۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار نے خود قے کی تو اس روزے کی قضاء کرے گا اور اگر خود بخود قے آ گئی تو قضا

نہیں کرے گا۔

(۹۲۸۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلاَ إعَادَةَ عَلَيْهِ ، وَإِنْ تَهَوَّعَ فَعَلَيْهِ الإِعَادَةُ.

(۹۲۸۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار کو خود بخود قے آگئی تو اس پر اعادہ لازم نہیں، اگر اس نے جان بوجھ کر قے کی تو اس پر اعادہ لازم ہے۔

(۹۲۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبَّانَ السُّلَمِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : الصَّائِمُ إذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ ، وَإِنْ قَاءَ مُتَعَمِّدًا فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ.

(۹۲۸۴) حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار کو خود بخود قے آگئی تو اس پر قضا لازم نہیں، اگر اس نے جان بوجھ کر قے کی تو اس پر قضا لازم ہے۔

(۹۲۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيد ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَسْبِقُهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ ، أَيَقْضِي ذَلِكَ الْيَوْمَ ؟ قَالَ : لاَ.

(۹۲۸۵) حضرت یعقوب بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی کو روزے کی حالت میں قے آگئی تو کیا وہ اس روزے کی قضا کرے گا؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۹۲۸٦) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ إذَا تَقَيَّأَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ أَفْطَرَ.

(۹۲۸۶) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جس نے جان بوجھ کر قے کی اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۲۸۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إذَا تَقَيَّأَ الصَّائِمُ فَقَدْ أَفْطَرَ.

(۹۲۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار نے جان بوجھ کر قے کی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۲۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : إذَا تَقَيَّأَ الرَّجُلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ ، وَإِنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ.

(۹۲۸۸) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ اگر روزے کی حالت میں کسی آدمی نے جان بوجھ کر قے کی تو اس پر قضا لازم ہے اور اگر خود بخود قے آگئی تو قضاء لازم نہیں۔

(۹۲۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي إسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إذَا تَقَيَّأَ الصَّائِمُ مُتَعَمِّدًا أَفْطَرَ ، وَإِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

(۹۲۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر روزے کی حالت میں کسی آدمی نے جان بوجھ کر قے کی تو اس پر قضا لازم ہے اور اگر

خود بخود قے آ گئی تو قضاء لازم نہیں۔

(۹۲۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، مِثْلَهُ.

(۹۲۹۰) حضرت مجاہد سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۹۲۹۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْجَوْدِيِّ ، عَنْ بَلْجٍ الْمَهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْمَهْرِيِّ ، قَالَ : قِيلَ لِثَوْبَانَ : حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ. (احمد ۲۸۳۔ طحاوی ۹۲)

(۹۲۹۱) حضرت ابوشیبہ مہری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی نے حضرت ثوبان سے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سنائیے۔ انہوں نے بتایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے قے کرنے کے بعد روزہ توڑ دیا تھا۔

(۹۲۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ يعيش بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ مَعْدَانَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ ، قَالَ : فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ ، فَقَالَ : أَنَا صَبَبْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوئَهُ. (ترمذی ۸۷۔ ابوداؤد ۲۳۷۳)

(۹۲۹۲) حضرت معدان کہتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے قے آنے پر روزہ توڑ دیا تھا۔ معدان کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ثوبان سے میری ملاقات ہوئی اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کا پانی دیا تھا۔

(۹۲۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : الإِفْطَارُ مِمَّا دَخَلَ ، وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ.

(۹۲۹۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ روزہ کسی چیز کے اندر جانے سے ٹوٹتا ہے باہر آنے سے نہیں ٹوٹتا۔

(۹۲۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَامِرٌ عَنِ الصَّائِمِ يَقِيءُ ؟ قَالَ : إِذَا فَجَأَهُ الْقَيْءُ فَلَا يَقْضِي ، وَإِنْ كَانَ تَقَيَّأَ عَمْدًا فَقَدْ أَفْطَرَ.

(۹۲۹۴) حضرت عامر سے روزہ دار کی قے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر اسے خود بخود قے آ گئی تو اس کی قضا نہ کرے گا اور اگر جان بوجھ کر قے کی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(٣٤) فی الصائم يُمَضْمِضُ فَاهُ عِنْدَ فِطْرِهِ

کیا روزہ دار افطار کے وقت کلی کر سکتا ہے؟

(۹۲۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : إِذَا أَفْطَرَ الصَّائِمُ فَتَمَضْمَضَ ، فَلاَ يَمُجَّهُ ، وَلَكِنْ يَسْتَرِطُهُ.

(۹۲۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روزہ دار جب افطار کے وقت کلی کرے تو اسے باہر نہ تھوکے بلکہ نگل لے۔

(۹۲۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَن ذَلِكَ ؟ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ أَنْ يَمُجَّهُ.

(۹۲۹٦) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے باہر تھوکنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۲۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ رضي اللَّهُ عَنْهُ :لاَ تَزَالُ هَذِهِ الأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَمَضْمَضَ فَلاَ يَمُجَّهُ ، وَلَكِنْ لِيَشْرَبْهُ ، فَإِنَّ خَيْرَهُ أَوَّلُهُ.

(۹۲۹۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ امت اس وقت تک خیر پر رہے گی جب تک افطار میں جلدی کرتی رہے گی۔ اگر کسی کا روزہ ہو تو وہ افطار کے وقت کلی کر کے اسے باہر نہ پھینکے بلکہ نگل لے کیونکہ اس کا اول حصہ خیر ہے۔

(۹۲۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُمَضْمِضَ عِنْدَ الإِفْطَارِ.

(۹۲۹۸) حضرت عطاء افطاری کے وقت کلی کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۹۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْمَضْمَضَةِ عِنْدَ الإِفْطَارِ.

(۹۲۹۹) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ افطاری کے وقت کلی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۳۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُمَضْمِضَ الرَّجُلُ إِذَا أَفْطَرَ ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَشْرَبَ.

(۹۳۰۰) حضرت حسن اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی افطاری کے وقت جب کوئی چیز پینے لگے تو کلی کرے۔

(۹۳۰۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الصَّائِمِ يُمَضْمِضُ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۹۳۰۱) حضرت حکم سے روزہ دار کی کلی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۹۳۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الشعبي ؛ أَنَّهُ كَرِهَ لِلصَّائِمِ أَنْ يُمَضْمِضَ.

(۹۳۰۲) حضرت شعبی نے روزہ دار کے لئے کلی کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۳۵) مَا ذُكِرَ فِي الصَّائِمِ يَتَلَذَّذُ بِالْمَاءِ

کیا روزہ دار پانی سے لذت لے سکتا ہے؟

(۹۳۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ صَائِمٌ يَبُلُّ الثَّوْبَ ، ثُمَّ يُلْقِيهِ عَلَيْهِ.

(۹۳۰۳) حضرت عبداللہ بن ابی عثمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ روزے کی حالت میں کپڑا گیلا کر کے اپنے اوپر ڈال لیتے تھے۔

(٩٣٠٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُكْرَهُ لِلصَّائِمِ أَنْ يَنْضَحَ فِرَاشَهُ بِالْمَاءِ ، ثُمَّ يَنَامَ عَلَيْهِ.

(۹۳۰۴) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ روزہ دار اپنے بستر کو پانی سے گیلا کر کے اس پر سوئے۔

(٩٣٠٥) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ سِيرِينَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَبُلَّ الثَّوْبَ ، ثُمَّ يُلْقِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ.

(۹۳۰۵) حضرت ابن سیرین اس بات کو جائز قرار دیتے ہیں کہ روزہ دار کپڑے کو گیلا کر کے اپنے اوپر ڈال لے۔

(٩٣٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ ، وَيُرَوِّحُ عَنْهُ وَهُوَ صَائِمٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ ، أَوْ يَوْمَ عَرَفَةَ.

(۹۳۰۶) حضرت عثمان بن ابی العاص عرفہ کے دن اپنے اوپر پانی ڈال کر راحت لیا کرتے تھے۔

(٩٣٠٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الأَسْوَدِ يَنْقَعُ رِجْلَيْهِ فِي الْمَاءِ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۳۰۷) حضرت حسن بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن اسود کو دیکھا کہ وہ روزہ کی حالت میں اپنے پاؤں پانی میں ڈال کر رکھتے تھے۔

(٩٣٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ رَجُلٍ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ ، فِي يَوْمٍ صَائِفٍ.

(ابو داؤد ۲۳۵۷۔ احمد ۳/ ۴۳)

(۹۳۰۸) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم گرم دن میں روزہ کی حالت میں اپنے سر مبارک پر پانی ڈالتے تھے۔

(٩٣٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ لِلصَّائِمِ أَنْ يَبُلَّ ثَوْبَهُ بِالْمَاءِ ، ثُمَّ يَلْبَسَهُ.

(۹۳۰۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات کو مکروہ سمجھا جاتا تھا کہ آدمی روزہ کی حالت میں کپڑا گیلا کر کے اپنے اوپر ڈالے۔

(٣٦) مَا ذُكِرَ فِي صِيَامِ الْعَشْرِ

عشرۂ ذوالحجہ کے روزوں کا بیان

(٩٣١٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ قَطُّ.

(۹۳۱۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کبھی ذوالحجہ کے دس روزے نہیں رکھے۔

(۹۳۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَد ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :مَا رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ الْعَشْرَ قَطُّ. (مسلم ۱۰۔ ابو داؤد ۲۴۳۱)

(۹۳۱۱) حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو عشرۂ ذوالحجہ کے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

(۹۳۱۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَصُومُ الْعَشْرَ ، عَشْرَ ذِي الْحِجَّةِ كُلِّهِ ، فَإِذَا مَضَى الْعَشْرُ وَمَضَتْ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ ، أَفْطَرَ تِسْعَةَ أَيَّامٍ مِثْلَ مَا صَامَ.

(۹۳۱۲) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد عشرۂ ذوالحجہ کے سارے روزے رکھا کرتے تھے اور جب ایام تشریق گذر جاتے تو آپ مزید نو روزے رکھا کرتے تھے۔

(۹۳۱۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ مُجَاهِدٌ يَصُومُ الْعَشْرَ ، قَالَ :وَكَانَ عَطَاءٌ يَتَكَلَّفُهَا.

(۹۳۱۳) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد عشرۂ ذوالحجہ کے روزے رکھا کرتے تھے اور حضرت عطاء بھی ان کا اہتمام کرتے تھے۔

(۳۷) مَا ذُكِرَ فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ وَأَشْهُرِ الْحُرُمِ

محرم اور اشہر حرم میں روزہ رکھنے کا بیان

(۹۳۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :أَتَى عَلِيًّا رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَخْبِرْنِي بِشَهْرٍ أَصُومُهُ بَعْدَ رَمَضَانَ ، فَقَالَ :لَقَدْ سَأَلْتنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَمِعْت أَحَدًا يَسْأَلُ عَنْهُ، بَعْدَ رَجُلٍ سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ :إِنْ كُنْت صَائِمًا شَهْرًا بَعْدَ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ ، فَإِنَّهُ شَهْرُ اللهِ ، وَفِيهِ يَوْمٌ تَابَ فِيهِ قَوْمٌ ، وَيُتَابُ فِيهِ عَلَى آخَرِينَ.

(ترمذی ۷۴۱۔ دارمی ۱۷۵۶)

(۹۳۱۴) حضرت نعمان بن سعد کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! میں مضان کے بعد کس مہینے میں روزے رکھا کروں؟ حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ جب سے میں نے نبی پاک صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے اس بارے میں سوال کیا ہے اس کے بعد سے تمہارے علاوہ کسی نے مجھ سے اس بارے میں نہیں پوچھا۔ جب میں نے پوچھا تو رسول اللہ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تھا کہ اگر تم نے رمضان کے بعد کسی مہینے میں روزہ رکھنا ہو تو محرم کے مہینے میں رورہ رکھو، کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے، اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں ایک قوم اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دوسروں کو معاف

فرمادیتے ہیں۔

(۹۳۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ أَشْهُرَ الْحُرُمِ.

(۹۳۱۵) حضرت حسن اشہر حرم میں روزے رکھا کرتے تھے۔

(۹۳۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، وَسَلِيطٍ أَخِيهِ قَالاَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ بِمَكَّةَ يَصُومُ أَشْهُرَ الْحُرُمِ.

(۹۳۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اشہر حرم میں مکہ میں روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹۳۱۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ ؟ فَقَالَ :شَهْرُ اللهِ الَّذِي تَدْعُونَهُ الْمُحَرَّمَ.

(مسلم ۲۰۳۔ ابوداؤد ۲۴۲۱)

(۹۳۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! رمضان کے بعد سب سے افضل روزے کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ کے اس مہینے کے روزے جسے تم محرم کہتے ہو۔

(۳۸) مَا ذُكِرَ فِي صَوْمِ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

پیر اور جمعرات کے روزے کا بیان

(۹۳۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

(۹۳۱۸) حضرت مسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹۳۱۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَفْصَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيس. (ابوداؤد ۲۴۴۳۔ احمد ۶/ ۲۸۷)

(۹۳۱۹) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹۳۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

(۹۳۲۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹۳۲۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عُقْبَةَ ، قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَصُومُ الاِثْنَيْنِ

وَالْخَمِيسَ.

(۹۳۲۱) حضرت ابوعقبہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(٩٣٢٢) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

(۹۳۲۲) حضرت مکحول پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(٩٣٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ؟ فَقَالَ :لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۹۳۲۳) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد سے میں نے پیر اور جمعرات کے روزے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(٩٣٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يَصُومُ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

(۹۳۲۴) حضرت عمر بن عبد العزیز پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(٩٣٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ، ثُمَّ كَرِهَ ذَلِكَ.

(۹۳۲۵) حضرت مجاہد پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٩٣٢٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ ، أَنَّ مَوْلَى قُدَامَةَ حَدَّثَهُ :أَنَّ مَوْلَى أُسَامَةَ حَدَّثَهُ :أَنَّ أُسَامَةَ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى مَالٍ لَهُ بِوَادِي الْقُرَى ، فَيَصُومُ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ، فَقُلْتُ لَهُ :لِمَ تَصُومُ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ وَأَنْتَ شَيْخٌ كَبِيرٌ ؟ فَقَالَ :رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُمَا ، فَقُلْتُ لَهُ :لِمَ تَصُومُ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ؟ فَقَالَ :إنَّهُمَا يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الأَعْمَالُ. (ابوداؤد ۲۴۲۸۔ احمد ۵/ ۲۰۰)

(۹۳۲۶) حضرت مولی اسامہ کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ مکہ میں اپنے مال و مویشی کے پاس جایا کرتے تھے۔ وہاں وہ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ بوڑھے ہوکر پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دو دنوں میں روزہ رکھتے دیکھا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پیر اور جمعرات کا روزہ کیوں رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس دن اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں۔

(٩٣٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يَصُومُ أَيَّامًا مِنَ الْجُمُعَةِ ، يُتَابِعُ بَيْنَهُنَّ ، فَقِيلَ لَهُ :أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ؟ قَالَ :فَكَانَ يَصُومُهُمَا.

(۹۳۲۷) حضرت محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید ہفتے کے بہت سے دنوں میں روزہ رکھتے تھے اور مسلسل روزے رکھتے تھے۔ ان سے کسی نے کہا کہ آپ پیر اور جمعرات کا روزہ کیوں نہیں رکھتے۔ اسکے بعد سے انہوں نے ان دو دنوں

کا روزہ رکھنا بھی شروع کر دیا۔

(۹۳۲۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِاللهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

(۹۳۲۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹۳۲۹) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ؟ فَقَالَ :يُكْرَهُ أَنْ يُوَقِّتَ يَوْمًا يَصُومُهُ . إِلاَّ أَنَّ يَزِيدَ قَالَ :يَنْصِبُ يَوْمًا إِذَا جَاءَ ذَلِكَ الْيَوْمُ صَامَهُ.

(۹۳۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پیر اور جمعرات کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ کسی دن کو روزے کے لئے مقرر کرنا مکروہ ہے۔ حضرت یزید کی روایت میں ہے کہ ایک دن مقرر کرے اور جب وہ دن آئے تو روزہ رکھے۔

(۹۳۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَصُومُ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

(۹۳۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹۳۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ.

(۹۳۳۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۳۹) مَا ذُكِرَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمَا جَاءَ فِيهِ

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کا بیان

(۹۳۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَصُمْ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلاَّ أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ ، أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ. (مسلم ۱۴۸۔ ابوداؤد ۲۴۱۲)

(۹۳۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن روزہ صرف اس صورت میں رکھے کہ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد میں بھی روزہ رکھے۔

(۹۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ ، قَالَ :فَقَالَ : صُمْتِ أَمْسِ ؟ قَالَتْ :لاَ ، قَالَ :تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا ؟ قَالَتْ :لاَ ، قَالَ :فَأَفْطِرِي إِذًا.

(احمد ۲/ ۱۸۹۔ ابن حبان ۳۶۱۱)

(۹۳۳۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن حضرت جویریہ بنت حارث

رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ ان کا روزہ تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا کل تمہارا روزہ تھا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے پوچھا کہ کیا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر روزہ توڑ دو۔

(٩٣٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ الأَزْدِيِّ ، عَنْ جُنَادَةَ الأَزْدِيِّ ؛ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ مِنَ الأَزْدِ ، أَنَا ثَامِنُهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ صِيَامٌ ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَعَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُلْنَا : إِنَّا صِيَامٌ ، قَالَ : هَلْ صُمْتُمْ أَمْسِ ؟ قُلْنَا : لاَ ، قَالَ : فَهَلْ تَصُومُونَ غَدًا ؟ قُلْنَا : لاَ ، قَالَ : فَأَفْطِرُوا ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْجُمُعَةِ ، فَلَمَّا جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَهُ ، وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ ، لِيُعَلِّمَهُمْ أَنَّهُ لاَ يَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. (نسائی ٢٧٧٤- حاكم ٦٠٨)

(۹۳۳۴) حضرت جنادہ ازدی کہتے ہیں کہ قبیلہ ازد کے ہم آٹھ لوگ جمعہ کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم سب کا روزہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا منگوا کر ہمارے سامنے رکھوایا تو ہم نے کہا کہ ہمارا روزہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا گذشتہ کل تم نے روزہ رکھا تھا؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آئندہ کل تم روزہ رکھو گے؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ روزہ توڑ دو۔ پھر آپ جمعہ کے لئے تشریف لے گئے۔ جب آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو آپ نے پانی منگوا کر پیا۔ لوگ آپ کو دیکھ رہے تھے۔ دراصل آپ انہیں بتانا چاہتے تھے کہ جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ نہیں رکھتے۔

(٩٣٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ، قَالَ : مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُتَطَوِّعًا مِنَ الشَّهْرِ أَيَّامًا فَلْيَكُنْ فِي صَوْمِهِ يَوْمَ الْخَمِيسِ ، وَلاَ يَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَإِنَّهُ يَوْمُ طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَذِكْرٍ ، فَيَجْمَعُ للهِ يَوْمَيْنِ صَالِحَيْنِ ، يَوْمَ صِيَامِهِ وَيَوْمَ نُسُكِهِ مَعَ الْمُسْلِمِينَ.

(۹۳۳۵) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کسی نے اگر کسی مہینے میں نفلی روزہ رکھنا ہو تو وہ جمعرات کو روزہ رکھے، جمعہ کو روزہ نہ رکھے کیونکہ جمعہ کا دن کھانے، پینے اور ذکر کا دن ہے۔ جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے آدمی دو صالح دنوں کو جمع کر دیتا ہے ایک روزہ کے دن کو اور دوسرا مسلمانوں کے ساتھ کھانے پینے کے دن کو۔

(٩٣٣٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ ، قَالَ : مَرَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ عَلَى أَبِي ذَرٍّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُمْ صِيَامٌ ، فَقَالَ : أَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ لَتُفْطِرُنَّ ، فَإِنَّهُ يَوْمُ عِيدٍ.

(۹۳۳۶) حضرت قیس بن سکن فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے کچھ شاگرد جمعہ کے دن حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان سب کا روزہ تھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم روزہ توڑ دو، کیونکہ یہ جمعہ کا دن دراصل عید کا دن ہے۔

(٩٣٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ تَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُتَعَمِّدًا لَهُ.

(۹۳۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کا خاص عزم کر کے اس دن روزہ نہ رکھو۔

(۹۳۳۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ تَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلاَّ أَنْ تَصُومَ يَوْمًا قَبْلَهُ ، أَوْ بَعْدَهُ.

(۹۳۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن روزہ صرف اس صورت میں رکھے کہ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد میں بھی روزہ رکھے۔

(۹۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَصُومَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، يَتَعَمَّدُه وَحْدَهُ.

(۹۳۳۹) حضرت شعبی نے صرف جمعہ کے دن کو خاص کرتے ہوئے اس دن روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۹۳۴۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمْ كَرِهُوا صَوْمَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِيَتَقَوَّوْا بِهِ عَلَى الصَّلاَةِ.

(۹۳۴۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے تاکہ جمعہ کی نماز بھرپور قوت کے ساتھ ادا کی جاسکے۔

(۹۳۴۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِی أَيُّوبَ الْعَتَكِیِّ ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِیَ صَائِمَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ : أَصُمْتِ أَمْسِ ؟ قَالَتْ : لاَ ، قَالَ : فَتَصُومِينَ غَدًا ؟ قَالَتْ : لاَ ، قَالَ : فَأَفْطِرِی. (بخاری ۱۹۸۶۔ احمد ۶/ ۴۳۰)

(۹۳۴۱) حضرت ابو ایوب عتکی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ ان کا روزہ تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا کل تمہارا روزہ تھا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے پوچھا کہ کیا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر روزہ توڑ دو۔

(۹۳۴۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ زِيَادٍ الْحَارِثِیِّ ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَنْتَ الَّذِی تَنْهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ؟ قَالَ : لاَ ، وَرَبِّ هَذِهِ الْحُرْمَةِ ، أَوْ هَذِهِ الْبُنْيَةِ ، مَا أَنَا نَهَيْت عَنْهُ ، مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ. (نسائی ۲۷۴۴۔ احمد ۲/ ۵۲۶)

(۹۳۴۲) حضرت زیاد حارثی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ ہیں جو جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کرتے ہیں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس حرمت کے رب کی قسم یا اس عمارت یعنی خانہ کعبہ کے رب کی قسم! میں نے اس سے منع نہیں کیا بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

(٤٠) من كره أَنْ يَصُومَ يَوْمًا يُوَقِّتُهُ، أَوْ شَهْرًا يُوَقِّتُهُ، أَوْ يَقُومَ لَيْلَةً يُوَقِّتُهَا

کسی دن یا مہینے کو مقرر کر کے روزہ رکھنا یا کسی رات کو مقرر کر کے اس میں عبادت کرنا جن حضرات کے نزدیک مکروہ ہے

(٩٣٤٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ أَبِي الْحُرِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؟ قَالَ :لاَ تَصُمْ يَوْمًا تَجْعَلُ صَوْمَهُ عَلَيْكَ حَتْمًا ، لَيْسَ مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۳۴۳) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ رمضان کے علاوہ کوئی ایسا دن مقرر نہ کرو جس دن روزہ رکھنا ضروری سمجھو۔

(٩٣٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَنْهَى عَنِ افْتِرَادِ الْيَوْمِ كُلَّ مَا مَرَّ بِالإِنْسَان ، وَعَنْ صِيَامِ الأَيَّامِ الْمَعْلُومَةِ ، وَكَانَ يَنْهَى عَنْ صِيَامِ الأَشْهُرِ لاَ يُخْطَأْنَ.

(۹۳۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کسی دن کو کوئی خصوصی امتیاز دینے ، یا مخصوص دنوں میں روزہ رکھنے یا مخصوص مہینوں میں اس طرح روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ اسے کبھی نہ چھوڑا جائے۔

(٩٣٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَفْرِضُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ شَيْئًا لَمْ يُفْتَرَضْ عَلَيْهِمْ.

(۹۳۴۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ اپنے اوپر اس چیز کو فرض کرلیں تو جوان پر اللہ کی طرف سے فرض نہیں۔

(٩٣٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؟ قَالَ : لاَ تَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ بَيْنَ الأَيَّامِ ، وَلاَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ بَيْنَ اللَّيَالِي.

(۹۳۴۶) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ روزہ کے لئے جمعہ کے دن کو اور عبادت کے لئے جمعہ کی رات کو خاص نہ کرو۔

(٩٣٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَحَرَّى شَهْرًا، أَوْ يَوْمًا يَصُومُهُ.

(۹۳۴۷) حضرت طاوس اس بات کو مکروہ خیال فرماتے ہیں کہ روزے کے لئے کسی دن یا مہینے کا خیال رکھا جائے۔

(٩٣٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَخُصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاللَّيْلَةَ كَذَلِكَ بِالصَّلاَةِ.

(۹۳۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ جمعہ کے دن کو روزے اور رات کو عبادت کے لئے خاص کیا جائے۔

(۹۳٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَصُومَا يَومًا يُوَقِّتَانِهِ.

(۹۳۴۹) حضرت عامر اور حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ کسی دن کو مقرر کر کے اس میں روزہ رکھا جائے۔

(۹۳٥٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؟ قَالَ :لاَ تَصُومُوا شَهْرًا كُلَّهُ تُضَاهُونَ بِهِ شَهْرَ رَمَضَانَ ، وَلاَ تَصُومُوا يَوْمًا وَاحِدًا مِنَ الْجُمُعَةِ فَتَتَّخِذُونَهُ عِيدًا ، إِلاَّ أَنْ تَصُومُوا قَبْلَهُ ، أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا.

(۹۳۵۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ کسی مہینے کو رمضان سے تشبیہ دے کر اس پورے مہینے میں روزے نہ رکھو، صرف جمعہ کے دن بھی روزہ نہ رکھو کہ کہیں تم اسے عید کا دن بنالو، بلکہ اگر جمعہ کو روزہ رکھنا ہو تو ایک دن پہلے یا ایک دن بعد میں بھی روزہ رکھو۔

(٤١) من رخص فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جن حضرات نے جمعہ کے روزہ کی رخصت دی ہے

(۹۳٥١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُهُ مُفْطِرًا يَوْمَ جُمُعَةٍ قَطُّ.

(۹۳۵۱) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جمعہ کے دن کبھی بغیر روزہ کے نہیں دیکھا۔

(۹۳٥٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَا رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُفْطِرًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَطُّ. (ابویعلی ۵۷۰۹)

(۹۳۵۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن کبھی بغیر روزہ کے نہیں دیکھا۔

(۹۳٥٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. (ترمذی ۷۴۲۔ ابو داؤد ۲۴۴۲)

(۹۳۵۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا روزہ نہیں چھوڑتے تھے۔

(٤٢) في الصائم يَسْتَسْعِطُ

کیا روزہ دار ناک میں دوائی ڈال سکتا ہے؟

(۹۳٥٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ السَّعُوطِ بِالصَّبِرِ لِلصَّائِمِ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۹۳۵۴) حضرت قعقاع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے روزہ کی حالت میں ناک میں دوائی ڈالنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٩٣٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ ، وَكَرِهَ الصَّبَّ فِي الأُذُنِ.

(۹۳۵۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ روزہ کی حالت میں ناک میں دوائی ڈالنا جائز ہے البتہ کان میں دوائی ڈالنا مکروہ ہے۔

(٩٣٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ لِلصَّائِمِ أَنْ يَسْتَسْعِطَ.

(۹۳۵۶) حضرت حسن نے روزہ کی حالت میں ناک میں دوائی ڈالنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٩٣٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ السَّعُوطَ لِلصَّائِمِ.

(۹۳۵۷) حضرت شعبی نے روزہ کی حالت میں ناک میں دوائی ڈالنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٤٣) مَا ذُكِرَ فِي الصَّبِرِ ، يَكْتَحِلُ بِهِ الصَّائِمُ

کیا روزہ دار آنکھوں میں ایلوا ڈال سکتا ہے؟

(٩٣٥٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الصَّبِرُ يَكْتَحِلُ بِهِ الصَّائِمُ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِنْ شَاءَ.

(۹۳۵۸) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا روزہ دار آنکھوں میں ایلوا ڈال سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، اگر چاہے۔

(٤٤) من رخص فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

جن حضرات نے روزے کی حالت میں سرمہ لگانے کی اجازت دی ہے

(٩٣٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ.

(۹۳۵۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٩٣٦٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ.

(۹۳۶۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٩٣٦١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ مَا لَمْ يَجِدْ طَعْمَهُ.

(۹۳۶۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کا ذائقہ محسوس نہ ہو۔

(٩٣٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْتَحِلُونَ بِالإِثْمِدِ وَهُمْ صِيَامٌ ، لاَ يَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا.

(۹۳۶۲) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عامر، حضرت محمد بن علی اور حضرت عطاء روزے کی حالت میں اثمد سرمہ لگاتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۹۳۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ.

(۹۳۶۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ روزہ دار کے لئے سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۳٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۳۶۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ روزہ کی حالت میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔

(۹۳٦٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، وَأَبِي هِلاَلٍ ، وَقَتَادَةَ ؛ أَنَّهُمْ كَرِهُوا الْكُحْلَ لِلصَّائِمِ.

(۹۳۶۵) حضرت حماد بن سلمہ، حضرت ابو ہلال اور حضرت قتادہ نے روزے کی حالت میں سرمہ لگانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۹۳٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَكْتَحِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۳۶۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۳٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ.

(۹۳۶۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں سرمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٥) في الصائم يَتَطَعَّمُ بِالشَّيْءِ

کیا روزہ دار کوئی چیز چکھ سکتا ہے؟

(۹۳٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَوْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ الصَّائِمُ مِنَ الْقِدْرِ.

(۹۳۶۸) حضرت مجاہد یا حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ روزہ دار ہانڈی میں سے کچھ چکھ لے۔

(۹۳٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَذُوقَ الْخَلَّ ، أَوِ الشَّيْءَ مَا لَمْ يَدْخُلْ حَلْقَهُ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۳۶۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ روزہ دار کے لئے سرکہ وغیرہ چکھنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ حلق میں نہ جائے۔

(۹۳۷۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَطَاعَمَ الصَّائِمُ مِنَ الْقِدْرِ.

(۹۳۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ روزہ دار ہانڈی میں سے کچھ چکھ لے۔

(۹۳۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَتَطَاعَمَ الصَّائِمُ الْعَسَلَ وَالسَّمْنَ وَنَحْوَهُ ، ثُمَّ يَمُجَّهُ.

(۹۳۷۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ روزہ دار گھی یا شہد وغیرہ کو چکھ کر منہ سے باہر پھینک دے۔

(۹۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ صَائِمًا أَيَّامَ مِنًى ، وَهُوَ يَذُوقُ عَسَلاً.

(۹۳۷۲) حضرت ضحاک بن عثمان فرماتے ہیں کہ میں نے منیٰ کے دنوں میں حضرت عروہ بن زبیر کو دیکھا کہ وہ روزے کی حالت میں شہد چکھ رہے تھے۔

(۹۳۷۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الصَّائِمِ يَلْحَسُ الأَنْقَاسَ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۹۳۷۳) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے سوال کیا کہ کیا روزہ دار سیاہی چاٹ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۳۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :أَتَيْتُ عَائِشَةَ أَنَا وَرَجُلٌ مَعِي، وَذَلِكَ يَوْمُ عَرَفَةَ فَدَعَتْ لَنَا بِشَرَابٍ ، ثُمَّ قَالَتْ :لَوْلاَ أَنِّي صَائِمَةٌ لَذُقْتُهُ.

(۹۳۷۴) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ عرفہ کے دن میں ایک آدمی کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے ہمارے لئے پینے کی چیز منگوائی اور فرمایا کہ اگر میرا روزہ نہ ہوتا تو میں اسے چکھ لیتی۔

(٤٦) فی الصائم یُدَاوِی حَلْقَهُ بِالْحُضُضِ

کیا روزہ دار حلق میں دوائی لگا سکتا ہے؟

(۹۳۷٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُدَاوِيَ الصَّائِمُ لِثَتَهُ.

(۹۳۷۵) حضرت اوزاعی فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ روزہ دار اپنے مسوڑھے پر دوائی لگائے۔

(۹۳۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ بِفِيهِ الْجُرْحُ وَالْعِلَّةُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَضَعَ عَلَيْهِ الْحُضُضَ وَأَشْبَاهَهُ مِنَ الدَّوَاءِ.

(۹۳۷۶) حضرت حسن اس آدمی کے بارے میں جس کے منہ میں کوئی زخم یا بیماری ہو فرماتے ہیں کہ وہ اس پر حضض یا کوئی اور دوائی لگا سکتا ہے۔

(۹۳۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ فِي رَجُلٍ أَصَابَهُ سُلاَقٌ فِي شَفَتَيْهِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْحُضُضِ.

(۹۳۷۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو ہونٹوں پر چھالے نکل آئیں تو وہ حضض نامی دوائی لگا سکتا ہے۔

(٤٧) من كره أَنْ يَتَطَوَّعَ بِصَوْمٍ ، وَعَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ رَمَضَانَ

جن حضرات نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ ایک آدمی نفلی روزے رکھے جبکہ اس پر رمضان کی قضا باقی ہو

(٩٣٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ يَتَطَوَّعُ الرَّجُلُ بِصَوْمٍ وَعَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۳۷۸) حضرت ابراہیم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ ایک آدمی نفلی روزے رکھے جبکہ اس پر رمضان کی قضا باقی ہو۔

(٩٣٧٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَطَوَّعَ بِصِيَامٍ وَعَلَيْهِ قَضَاءٌ مِنْ رَمَضَانَ، إِلاَّ الْعَشْرَ.

(۹۳۷۹) حضرت حسن نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ ایک آدمی نفلی روزے رکھے جبکہ اس پر رمضان کی قضا باقی ہو، البتہ ذوالحجہ کے دس روزے رکھ سکتا ہے۔

(٩٣٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَثَلُ الَّذِي يَتَطَوَّعُ وَعَلَيْهِ قَضَاءٌ مِنْ رَمَضَانَ ، مَثَلُ الَّذِي يُسَبِّحُ وَهُوَ يَخَافُ أَنْ تَفُوتَهُ الْمَكْتُوبَةُ.

(۹۳۸۰) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ اس شخص کی مثال جو رمضان کی قضا کے باقی ہونے کے باوجود نفلی روزے رکھے اس شخص کی سی ہے جو نفل نماز پڑھنے میں مشغول ہو اور فرض نماز چھوٹنے کا اندیشہ ہو۔

(٩٣٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ :سُئِلَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ تَطَوَّعَ وَعَلَيْهِ قَضَاءٌ مِنْ رَمَضَانَ ؟ فَكَرِهَا ذَلِكَ.

(۹۳۸۱) حضرت مالک بن انس فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار اور حضرت سعید بن مسیب سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو نفلی روزہ رکھے اور اس پر رمضان کی قضاء باقی ہو، ان دونوں حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٤٨) فيمن كان عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَطَوَّعَ فَهُوَ قَضَاؤُهُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص پر رمضان کی قضاء ہو اور وہ نفلی روزہ رکھ لے تو یہ اس کی قضا کا روزہ ہوگا

(٩٣٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِذَا كَانَ عَلَى الرَّجُلِ قَضَاءٌ مِنْ رَمَضَانَ فَتَطَوَّعَ ، فَهُوَ قَضَاؤُهُ ، وَإِنْ لَمْ يُرِدْهُ.

(۹۳۸۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص پر رمضان کی قضاء ہو اور وہ نفلی روزہ رکھ لے تو یہ اس کی قضا کا روزہ ہوگا، خواہ وہ اس کا ارادہ نہ کرے۔

(۴۹) فی الحقنة لِلصَّائِمِ ، وَمَا ذُكِرَ فِيهَا

روزہ کی حالت میں سرین سے دوا داخل کرنا کیسا ہے؟

(۹۳۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَأَلَ مُغِيثٌ عَطَاءٍ :أَيَسْتَدْخِلُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ ؟ قَالَ :لَا.

(۹۳۸۳) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ حضرت مغیث نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ کیا روزے کی حالت میں سرین سے دوائی داخل کی جاسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۹۳۸٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحُقْنَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ :إِنِّي لأَكْرَهُهَا لِلْمُفْطِرِ ، فَكَيْفَ لِلصَّائِمِ.

(۹۳۸۴) حضرت عامر سے روزے کی حالت میں سرین سے دوا داخل کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو اسے روزے کے بغیر بھی مکروہ سمجھتا ہوں روزہ دار کے لئے کیسے درست قرار دے سکتا ہوں؟

(۵۰) فی الصائمة تَمْضُغُ لِصَبِيِّهَا

کیا روزہ دار خاتون اپنے بچے کے لئے کوئی چیز چبا سکتی ہے؟

(۹۳۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَا بَأْسَ أَنْ تَمْضُغَ الْمَرْأَةُ لِصَبِيِّهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ ، مَا لَمْ يَدْخُلْ حَلْقَهَا.

(۹۳۸۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ روزہ دار خاتون اپنے بچے کے لئے کوئی چیز چبائے، بشرطیکہ اس کے حلق میں داخل نہ ہو۔

(۹۳۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ:لَا بَأْسَ أَنْ تَمْضُغَ الْمَرْأَةُ لِصَبِيِّهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ.

(۹۳۸۶) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ روزہ دار خاتون اپنے بچے کے لئے کوئی چیز چبائے۔

(۵۱) فی الذرور لِلصَّائِمِ

روزے کی حالت میں آنکھ میں خشک دوائی ڈالنے کا بیان

(۹۳۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَذُرَّ الصَّائِمُ

عَيْنَهُ بِالذَّرُورِ.

(۹۳۸۷) حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ روزہ دار اپنی آنکھوں میں خشک دوائی ڈالے۔

(۹۳۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالذَّرُورِ لِلصَّائِمِ.

(۹۳۸۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ روزہ دار اپنی آنکھوں میں خشک دوائی ڈالے۔

(۵۲) من كره أَنْ يَحْتَجِمَ الصَّائِمُ

جن حضرات کے نزدیک روزہ دار کے لئے پچھنے لگوانا مکروہ ہے

(۹۳۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : شَهِدَ عِنْدِي نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، مِنْهُمُ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْبَصْرِيُّ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَحْتَجِمُ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ ، فَقَالَ : أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

(طحاوی ۹۸۔ احمد ۳/ ۴۷۴)

(۹۳۸۹) حضرت معقل بن سنان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اٹھارہ رمضان کو میں پچھنے لگوا رہا تھا کہ حضور ﷺ میرے پاس سے گذرے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۳۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ أَبُو قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : مَرَرْت مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ ، فَأَبْصَرَ رَجُلاً احْتَجَمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ. (ابو داؤد ۲۳۶۱۔ احمد ۴/ ۱۲۴)

(۹۳۹۰) حضرت شداد بن اوس فرماتے ہیں کہ میں رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نبی پاک ﷺ کی معیت میں ایک آدمی کے پاس سے گذرا جو پچھنے لگوا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۳۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. (احمد ۴/ ۱۲۴)

(۹۳۹۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۹۳۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ بِالْبَقِيعِ ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدَيَّ لِثَمَانِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ ، فَقَالَ : أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ. (ابو داؤد ۲۳۶۱۔ احمد ۴/ ۱۲۵)

(۹۳۹۲) حضرت شداد بن اوس فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ میرے ہاتھ پکڑے ہوئے رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو جنۃ البقیع میں ایک ایسے آدمی کے پاس سے گذرے جو پچھنے لگوا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۳۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِى رَجُلٌ مِنَ الْحَىِّ مُصَدَّقٌ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ. (ابو داؤد ۲۳۶۲۔ احمد ۵/ ۲۸۲)

(۹۳۹۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۳۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ أَبُو الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ بِلاَلٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ..(احمد ۶/ ۱۲۔ طبرانی ۱۱۲۲)

(۹۳۹۴) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۳۹٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ. (نسائی ۳۱۷۲۔ احمد ۶/ ۳۶۴)

(۹۳۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۳۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :إنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ. (نسائی ۳۱۸۲۔ ابویعلی ۶۳۶۵)

(۹۳۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۳۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِى عَرُوبَةَ، عَنْ مَطَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:قَالَ عَلِىٌّ:أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

(۹۳۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۳۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :يُكْرَهُ لِلْحَاجِمِ وَالْمَحْجُومِ.

(۹۳۹۸) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ روزہ میں پچھنے لگانا اور لگوانا مکروہ ہیں۔

(۹۳۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِى عَدِىٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِى الْعَالِيَةِ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى أَبِى مُوسَى وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ مُمْسِيًا ، فَوَجَدْتُهُ يَأْكُلُ تَمْرًا وَكَامَخًا ، وَقَدِ احْتَجَمَ ، فَقُلْتُ لَهُ :أَلاَ تَحْتَجِمُ بِنَهَارٍ ؟

فَقَالَ :أَتَأْمُرُنِی أَنْ أُهْرِیقَ دَمِی وَأَنَا صَائِمٌ.

(۹۳۹۹) حضرت ابو عالیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ جب بصرہ کے گورنر تھے، اس دوران شام کے وقت میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ کھجور اور کوئی سالن کھا رہے تھے اور انہوں نے پچھنے لگوائے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ نے دن کو پچھنے کیوں نہیں لگوائے؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں کہ میں روزہ کی حالت میں اپنا خون بہاؤں؟

(٩٤٠٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِی بِشْرٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِیبٍ ، قَالَ :أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

(۹۴۰۰) حضرت طلق بن حبیب فرماتے ہیں کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(٩٤٠١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِی الضُّحَی ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :لاَ یَحْتَجِمُ الصَّائِمُ.

(۹۴۰۱) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ روزہ دار پچھنے نہ لگوائے۔

(٩٤٠٢) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَی ، عَنْ شَیْبَانَ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ.

(۹۴۰۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(٩٤٠٣) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَعْلَی ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :لاَ یَحْتَجِمُ الصَّائِمُ.

(۹۴۰۳) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ روزہ دار پچھنے نہ لگوائے۔

(٥٣) من رخص لِلصَّائِمِ أَنْ یَحْتَجِمَ

جن حضرات نے روزہ دار کے لئے پچھنے لگوانے کی اجازت دی ہے

(٩٤٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ یَزِیدَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بَیْنَ مَکَّةَ إِلَی الْمَدِینَةِ ، مُحْرِمًا صَائِمًا. (ترمذی ۷۷۷۔ ابو داؤد ۲۳۶۵)

(۹۴۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کے سفر کے دوران روزہ اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

(٩٤٠٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۴۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

(٩٤٠٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ صَائِمًا. (نسائی ۳۲۲۴۔ احمد ۱/ ۲۸۶)

(۹۴۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

(٩٤٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

(نسائی ۳۲۲۲۔ عبدالرزاق ۷۵۳۶)

(۹۴۰۷) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

(٩٤٠٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَفَعَهُ ، قَالَ : ثَلاَثٌ لاَ يُفطرن الصَّائِمَ ؛ الْحِجَامَةُ ، وَالْقَيْءُ ، وَالاحْتِلاَمُ. (عبدالرزاق ۷۵۳۹۔ ابن خزیمة ۱۹۷۲)

(۹۴۰۸) حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزیں روزے کو نہیں توڑتیں: پچھنے لگوانا، قے کرنا اور احتلام ہو جانا۔

(٩٤٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا.

(۹۴۰۹) حضرت مسلم بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٩٤١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ : مَا كُنَّا نَحْسِبُ يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ إِلاَّ جُهْدُهُ.

(۹۴۱۰) حضرت حمید کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ ہم پچھنے لگوانے میں مبالغہ کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٩٤١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ ، قَالَ : الْفِطْرُ مِمَّا دَخَلَ ، وَلَيْسَ مِمَّا يَخْرُجُ.

(۹۴۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ روزہ کسی چیز کے داخل ہونے سے ٹوٹتا ہے خارج ہونے سے نہیں۔

(٩٤١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ، ثُمَّ تَرَكَهَا بَعْدُ ، فَكَانَ يَحْتَجِمُ لَيْلاً.

(۹۴۱۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پہلے روزے کی حالت میں پچھنے لگوایا کرتے تھے پھر آپ نے ایسا کرنا چھوڑ دیا پھر آپ رات کو پچھنے لگوایا کرتے تھے۔

(٩٤١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بن الغَازِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَجِمُ عِنْدَ اللَّيْلِ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۴۱۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں رات کے وقت پچھنے لگوایا کرتے تھے۔

(۹٤۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ.

(۹۴۱۴) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ روزہ دار کے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹٤۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ.

(۹۴۱۵) حضرت ابو سعید نے کمزوری کے بہ سبب روزہ دار کے لئے پچھنے لگوانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۹٤۱٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجَرْمِيِّ ، عَنْ دِينَارٍ ، قَالَ : حَجَمْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۴۱۶) حضرت دینار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم کے پچھنے لگوائے حالانکہ ان کا روزہ تھا۔

(۹٤۱۷) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : احْتَجَمَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۴۱۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

(۹٤۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُسٍ ؛ أَنَّهُمَا لَمْ يَكُونَا يَرَيَانِ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا.

(۹۴۱۸) حضرت مجاہد اور حضرت طاوس روزہ دار کے لئے پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۹٤۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيَّ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ ، نَحْوًا مِمَّا يُوَافِقُ شَرْطُهُ فِطْرَهُ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ إِنَّمَا تُكْرَهُ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ ، قَالَ : إِنَّمَا تُكْرَهُ لَهُ مَخَافَةَ الضَّعْفِ.

(۹۴۱۹) حضرت عبد الاعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمٰن سلمی کو دیکھا، انہوں نے غروبِ شمس سے پہلے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمٰن! آپ تو روزہ دار کے لئے پچھنے لگوانے کو مکروہ قرار دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ روزہ دار کے پچھنوں کو کمزوری پیدا ہونے کے خوف سے مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

(۹٤۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا : إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ ، وَالْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ إِبْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ. (ابو داؤد ۲۳۶۶۔ احمد ۴/ ۳۱۴)

(۹۴۲۰) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کی آسانی کے لئے ان پر شفقت کرتے ہوئے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانے اور صوم وصال رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۹٤۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ بُزَيْعٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ

إِنَّمَا يُكْرَهُ ذَلِكَ لِلضَّعْفِ.

(۹۴۲۱) حضرت بزیع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو وائل سے روزہ کے دوران پچھنے لگوانے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی کراہت کمزوری کے اندیشے کی وجہ سے ہے۔

(٩٤٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ؛ أَنَّ مُعَاذًا احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۴۲۲) حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

(٩٤٢٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ مَا لَمْ يَخَفْ ضَعْفًا.

(۹۴۲۳) حضرت عطاء اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار کو کمزوری کا خوف نہ ہو تو پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٩٤٢٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، وَسَالِمٍ ، مِثْلَهُ.

(۹۴۲۴) حضرت قاسم اور حضرت سالم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٩٤٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عِكْرِمَةَ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا ، إِنَّمَا هِيَ مِثْلُ كَذَا وَكَذَا يَخْرُجُ مِنْكَ ، ذَكَرَ الْحَاجَةَ.

(۹۴۲۵) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عکرمہ سے روزے کی حالت میں پچھنے لگوانے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، یہ تمہارے جسم سے نکلنے والے پاخانے کی طرح ہے۔

(٩٤٢٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۴۲۶) حضرت عروہ روزے کی حالت میں پچھنے لگوایا کرتے تھے۔

(٩٤٢٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ فُرَاتٍ ، عَنْ مَوْلًى لأُمِّ سَلَمَةَ ؛ أَنَّهُ رَأَى أُمَّ سَلَمَةَ تَحْتَجِمُ وَهِيَ صَائِمَةٌ.

(۹۴۲۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

(٩٤٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، وَعُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ، ثُمَّ تَرَكَ ذَلِكَ ، فَلاَ أَدْرِي لأَيِّ شَيْءٍ تَرَكَهُ ؟ كَرِهَهُ ، أَوْ لِلضَّعْفِ.

(۹۴۲۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں پچھنے لگوایا کرتے تھے، پھر انہوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ایسا کرنا کیوں چھوڑا، کسی کراہت کی وجہ سے چھوڑا یا کمزوری کی وجہ سے۔

(٩٤٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَرَّ بِنَا أَبُو طيبةَ ، فَقَالَ : حجَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ. (ترمذی ۳۶۲۔ ابویعلی ۴۲۱۰)

(۹۴۲۹) حضرت ابوطیبہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ روزہ کی حالت میں تھے اور میں نے آپ کے پچھنے لگائے۔

(٩٤٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ إِنَّمَا كُرِهَ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ مَخَافَةَ الضَّعْفِ.

(۹۴۳۰) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ روزہ دار کے کمزوری کے اندیشہ کے پیش نظر پچھنے لگوانے کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

(٥٤) فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ فِي رَمَضَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ

اگر کسی عورت کو رمضان میں دن کے ابتدائی حصہ میں حیض آ جائے تو وہ کیا کرے؟

(٩٤٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَك ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ أَوَّلَ النَّهَارِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَقَالَ : تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ.

(۹۴۳۱) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی عورت کو رمضان میں دن کے ابتدائی حصہ میں حیض آ جائے تو وہ کیا کرے؟ فرمایا وہ کھانا پینا شروع کر دے۔

(٩٤٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ حَاضَتْ بَعْدَ مَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ فِي رَمَضَانَ ، قَالَ : تُفْطِرُ ، قَالَ : وَإِنْ أَصْبَحَتْ حَائِضًا ، فَطَهُرَتْ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ ؟ قَالَ : لاَ تَأْكُلُ بَقِيَّةَ يَوْمِهَا.

(۹۴۳۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت رمضان میں سورج کے زرد ہونے کے بعد حائضہ ہوئی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔ اگر وہ حائضہ تھی، لیکن طلوع فجر کے بعد وہ پاک ہوگئی تو باقی دن کچھ نہ کھائے پئے۔

(٩٤٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تُصْبِحُ صَائِمَةً أَوَّلَ النَّهَارِ ، ثُمَّ تَحِيضُ ، قَالَ : تَأْكُلُ.

(۹۴۳۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت نے پاکی کی حالت میں روزے کے ساتھ دن شروع کیا، پھر اسے حیض آ گیا تو وہ کھا سکتی ہے۔

(٩٤٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْحَائِضِ تَطْهُرُ فَلاَ تَأْكُلُ شَيْئًا ، كَرَاهَةَ أَنْ تُشْبِهَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى اللَّيْلِ.

(۹۴۳۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر رمضان کے دن میں کوئی عورت پاک ہو جائے تو مشرکین کی مشابہت سے بچنے کے لئے رات تک کچھ نہ کھائے۔

(٥٥) فی المسافر یَقْدَمُ أَوَّلَ النَّهَارِ مِنْ رَمَضَانَ

اگر کوئی مسافر رمضان کے دن کے ابتدائی حصہ میں اپنے مقام پر واپس آجائے

(٩٤٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ أَكَلَ أَوَّلَ النَّهَارِ فَلْيَأْكُلْ آخِرَهُ.

(۹۴۳۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جس نے دن کے شروع کے حصہ میں کھایا ہے وہ آخری حصہ میں بھی کھائے۔

(٩٤٣٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِي رَجُلٍ قَدِمَ فِي رَمَضَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ وَقَدْ أَكَلَ ، قَالَ :لاَ يَأْكُلُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ.

(۹۴۳۶) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جو ماہ رمضان میں دن کے ابتدائی حصہ میں مسافر تھا، اس نے کچھ کھایا اور پھر اپنے مقام پر پہنچ گیا، وہ باقی دن کچھ نہ کھائے۔

(٩٤٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمُسَافِرِ يَقْدَمُ وَقَدْ كَانَ أَكَلَ؟ قَالَ :لاَ يَأْكُلُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :لاَ يَأْكُلُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِالْمُشْرِكِينَ ، إلَى اللَّيْلِ.

(۹۴۳۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص سفر سے واپس پہنچا اور اس نے کچھ کھالیا تھا تو باقی دن کچھ نہ کھائے۔ عبداللہ بن نمیر کی روایت میں ہے کہ وہ مشرکین کی مشابہت سے بچنے کے لئے کچھ نہ کھائے۔

(٩٤٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ الْمِصْرَ لَمْ يَطْعَمْ شَيْئًا ، وَإِنْ كَانَ أَكَلَ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ.

(۹۴۳۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مسافر جب اپنے شہر میں پہنچ جائے تو کچھ نہ کھائے، خواہ وہ پہلے کچھ کھا چکا ہو۔

(٥٦) فی الرجل يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ، يَأْكُلُ فِيهِ، أَوْ يُمْسِكُ عَنِ الأَكْلِ ؟

اگر کسی آدمی نے ماہِ رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کرلیا تو کیا وہ کچھ کھالے یا کھانے سے رکا رہے؟

(٩٤٣٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِرَجُلٍ وَقَعَ عَلَى أَهْلِهِ فِي رَمَضَانَ :إنْ كَانَ فَجَرَ ظَهْرُكَ ، فَلاَ يَفْجُرْ بَطْنُكَ.

(۹۴۳۹) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اس شخص سے جس نے رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کرلیا تھا، فرمایا کہ اگر تیری کمر نے گناہ کیا ہے تو تیرے پیٹ کو گناہ نہیں کرنا چاہئے۔

(٩٤٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الَّذِي يُصِيبُ أَهْلَهُ ، يَعْنِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ :إِنْ شَاءَ أَكَلَ وَشَرِبَ.

(۹۴۴۰) حضرت عطاء اس شخص کے بارے میں جو ماہِ رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کرلے فرماتے ہیں کہ اگر وہ چاہے تو کھا پی لے۔

(٩٤٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ :أَلَيْسَ كَذَا يُقَالُ فِي الَّذِي يُصِيبُ أَهْلَهُ فِي رَمَضَانَ ، لِيُتِمَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَيَقْضِيه ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۹۴۴۱) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص نے رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کرلیا تو وہ اس دن کو بھی پورا کرے اور اس کی قضا بھی کرے، کیا یہ صحیح بات ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(٩٤٤٢) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ يَقُولُ :إِذَا غَشِيَ لاَ يُبَالِي أَكَلَ، أَوْ لَمْ يَأْكُلْ.

(۹۴۴۲) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے جماع کیا تو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ کچھ کھائے نہ کھائے۔

(٥٧) مَا قَالُوا فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

یومِ عاشوراء کے روزے کا بیان

(٩٤٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، قَالَ :قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ :مِنْكُمْ أَحَدٌ طَعِمَ الْيَوْمَ ؟ فَقُلْنَا :مِنَّا مَنْ طَعِمَ ، وَمِنَّا مَنْ لَمْ يَطْعَمْ ، قَالَ :فَقَالَ أَتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ ، مَنْ كَانَ طَعِمَ ، وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْ ، وَأَرْسِلُوا إِلَى أَهْلِ الْعَرُوضِ فَلْيُتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ ، يَعْنِي أَهْلَ الْعَرُوضِ مِنْ حَوْلِ الْمَدِينَةِ. (نسائی ٢٦٢٩)

(۹۴۴۳) حضرت محمد بن صیفی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عاشوراء کے دن فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے آج کچھ نہ کھایا ہو؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے کچھ کھایا ہے اور کچھ ایسے ہیں جنہوں نے کچھ نہیں کھایا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اپنے باقی دن کو پورا کرو، جنہوں نے کھایا ہے وہ بھی اور جنہوں نے نہیں کھایا وہ بھی۔ یہ پیغام مدینہ کے کناروں میں رہنے والوں کو بھی بھجوادو کہ باقی دن کو پورا کرو۔

(٩٤٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ :يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ تَتَّخِذُهُ عِيدًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صُومُوهُ أَنْتُمْ.

(بخاری ٢٠٠٥۔ مسلم ١٣٠)

(۹۴۴۴) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہود یوم عاشوراء کا احترام کیا کرتے تھے، انہوں نے اسے عید کا دن قرار دیا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس دن روزہ رکھو۔

(٩٤٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مجزأة بْنِ زاهر ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ.

(۹۴۴۵) حضرت زاہر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(٩٤٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ كَانَتْ تَصُومُهُ الأَنْبِيَاءُ ، فَصُومُوهُ أَنْتُمْ. (بزار ۱۰۴۶)

(۹۴۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یوم عاشورا کو انبیاء کرام علیہم السلام روزہ رکھا کرتے تھے، اس لئے تم بھی روزہ رکھو۔

(٩٤٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ، وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُونَ قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانُ ، فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللهِ ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ. (بخاری ۴۵۰۱۔ مسلم ۷۹۲)

(۹۴۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل جاہلیت عاشوراء کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے یوم عاشوراء کا روزہ رکھا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشوراء کا دن اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے، جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

(٩٤٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةَ ، وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

(مسلم ۷۹۲۔ ابوداؤد ۲۴۳۴)

(۹۴۴۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشوراء کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور مسلمانوں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو آپ نے فرمایا کہ رمضان کے روزے فرض ہیں اور عاشوراء کے روزے کی فرضیت ختم ہوگئی ہے۔ اگر کوئی چاہے تو روزہ رکھے اور اگر چاہے تو نہ رکھے۔

(٩٤٤٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ عَاشُورَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ ، أَوْ يَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا ، وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ ، وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ.

(مسلم ۱۳۵۔ احمد ۵/ ۱۰۵)

(۹۴۴۹) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عاشوراء کے روزے کا حکم دیتے، اس کی ترغیب دیتے اور اس کا اہتمام کرایا کرتے تھے۔ جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو آپ نے نہ اس کا حکم دیا، نہ اس سے منع کیا اور نہ اس کا اہتمام کرایا۔

(۹٤٥٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالُوا : هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي ظَهَرَ فِيهِ مُوسَى عَلَى فِرْعَوْنَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأَنْتُمْ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْهُمْ ، فَصُومُوهُ. (بخاری ۴۷۳۷۔ مسلم ۷۹۶)

(۹۴۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہود یوم عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ مسلمانوں نے یہودیوں سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ اس دن موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے مقابلے میں فتح حاصل ہوئی تھی۔ اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کی یاد منانے کے زیادہ حقدار تم ہو اس لئے اس دن روزہ رکھا کرو۔

(۹٤٥١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : دَخَلَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى عَبْدِ اللهِ وَهُوَ يَتَغَدَّى ، فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، ادْنُ إِلَى الْغَدَاءِ ، فَقَالَ : أَوَلَيْسَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ؟ فَقَالَ : وَهَلْ تَدْرِي مَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ ؟ قَالَ : وَمَا هُوَ ؟ قَالَ : إِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ قَبْلَ أَنْ يُنَزَّلَ شَهْرُ رَمَضَانَ ، فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تُرِكَ. (مسلم ۱۲۲۔ احمد ۱/ ۴۲۴)

(۹۴۵۱) حضرت عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت اشعث بن قیس حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کھانا کھا رہے تھے، آپ نے اشعث بن قیس کو بھی کھانے کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ کیا آج عاشوراء کا دن نہیں؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو عاشوراء کا دن کیا ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ کیا ہے؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی فرضیت سے پہلے روزہ رکھا کرتے تھے، جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو آپ نے اس دن روزہ رکھنا چھوڑ دیا۔

(۹٤٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ آمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، وَأَبِي مُوسَى.

(۹۴۵۲) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب یا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما میں سے کسی کو عاشوراء کے

روزے کا حکم دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(٩٤٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ أَحَدًا آمَرَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، وَأَبِي مُوسَى.

(۹۴۵۳) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب یا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما میں سے کسی کو عاشوراء کے روزے کا حکم دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(٩٤٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ.

(۹۴۵۴) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

(٩٤٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ؛ أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ مَسَاءَ لَيْلَةِ عَاشُورَاءَ :أَنْ تَسَحَّرُوا ، وَأَصْبَحَ صَائِمًا ، وَأَصْبَحَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ صَائِمًا.

(۹۴۵۵) حضرت ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن بن حارث کو عاشوراء کی رات کو پیغام بھیج کر کہا کہ سحری کھاؤ۔ پھر اگلے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا اور حضرت عبدالرحمٰن نے بھی۔

(٩٤٥٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ عَاشُورَاءَ.

(۹۴۵۶) حضرت قاسم عاشوراء کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

(٩٤٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ. (احمد ۴۲۱۔ نسائی ۳/ ۲۸۴۱)

(۹۴۵۷) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(٩٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا ، وَلَمْ يَنْهَنَا ، وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ.

(۹۴۵۸) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہمیں عاشوراء کے روزے کا حکم دیا، نہ اس سے منع کیا، ہم یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔

(٩٤٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلاً مِنْ أَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ، فَقَالَ :ائْتِ قَوْمَكَ فَمُرْهُمْ فَلْيَصُومُوا هَذَا الْيَوْمَ ، فَقَالَ :مَا أُرَانِي آتِيهِمْ حَتَّى يَصْطَبِحُوا ، فَقَالَ :مُرْ مَنِ اصْطَبَحَ مِنْهُمْ أَنْ يَصُومَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ ، وَمَنْ لَمْ يَصْطَبِحْ مِنْهُمْ أَنْ يَصُومَ. (عبدالرزاق ۷۸۳۴)

(۹۴۵۹) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن قبیلہ اسلم کے ایک آدمی سے فرمایا کہ اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان کو حکم دو کہ آج کے دن روزہ رکھیں۔ اس آدمی نے کہا کہ میرا خیال یہ ہے کہ جب میں ان کے پاس پہنچوں گا تو وہ ناشتہ

کر چکے ہوں گے۔ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا کہ جو ناشتہ کر چکا ہوا سے کہو کہ باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے ناشتہ نہ کیا ہوا سے کہو کہ روزہ رکھے۔

(٩٤٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِصَوْمِهِ.

(۹۴۶۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے لوگوں کو عاشوراء کے روزے کا حکم دیا۔

(٩٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ.

(۹۴۶۱) حضرت حسن کو یوم عاشوراء کا روزہ پسند تھا۔

(٩٤٦٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ؛ أَنَّ الأَشْعَثَ دَخَلَ عَلَى عَبْدِاللهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ يَطْعَمُ، فَقَالَ :ادْنُ فَكُلْ، فَقَالَ :إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ :إِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ.

(۹۴۶۲) حضرت قیس بن سکن فرماتے ہیں کہ حضرت اشعث عاشوراء کے دن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبداللہ کھانا کھا رہے تھے۔ آپ نے حضرت اشعث کو کھانے کی دعوت دی، انہوں نے کہا میرا روزہ ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ روزہ تو رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے ہوا کرتا تھا۔

(٩٤٦٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ لاَ يَصُومُهُ.

(۹۴۶۳) حضرت عبدالرحمن بن قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عاشوراء کا روزہ نہ رکھا کرتے تھے۔

(٩٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ الأَسَدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، مِثْلَهُ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :ادْنُ فَكُلْ.

(۹۴۶۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت ایک اور سند سے بھی منقول ہے۔

(٩٤٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَبِي يُوسُفَ ، أَخَا بَنِي نوفل ، أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ :إِنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَوْمُ عِيدٍ، فَمَنْ شَاءَ صَامَ، وَقَدْ كَانَ يُصَامُ ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ ، وَلاَ حَرَجَ.

(۹۴۶۵) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ عاشوراء کا دن عید کا دن ہے، اس میں جو چاہے روزہ رکھے کیونکہ اس دن روزہ رکھا جاتا تھا۔ جو چاہے چھوڑ دے اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٩٤٦٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ :سُئِلَ عِكْرِمَةُ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَوْمِ عَرَفَةَ ؟ فَقَالَ :لاَ يَصْلُحُ لِرَجُلٍ يَصُومُ يَوْمًا يَرَى أَنَّهُ عَلَيْهِ وَاجِبٌ إِلاَّ رَمَضَانُ.

(۹۴۶۶) حضرت عکرمہ سے یوم عاشوراء اور یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ رمضان کے علاوہ کسی دن کے روزے کو واجب سمجھنا درست نہیں۔

(٩٤٦٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَأْمُرُ بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ.

(۹۴۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ عاشوراء کے روزے کا حکم دیا کرتے تھے۔

(٩٤٦٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو ماوِيَّة ، قَالَ : سَمِعْتُ عليًّا يَقُولُ فِي صَوْمِ عَاشُورَاء : فَمَنْ كَانَ بَدَأَ فَلْيُتِمَّ ، وَمَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُم.

(۹۴۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عاشوراء کے دن فرمایا کہ جس شخص نے کچھ کھالیا ہے وہ اب کچھ نہ کھائے اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھ لے۔

(٩٤٦٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءَ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَوْمُ عَاشُورَاءَ كَفَّارة سَنَةٍ ، وَصَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَفَّارة سَنَتَيْنِ ؛ سَنَةٍ مَاضِيَةٍ ، وَسَنَةٍ مُسْتَقْبَلَةٍ. (نسائی ۲۸۰۹۔ احمد ۵/ ۳۰۷)

(۹۴۶۹) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عاشوراء کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، عرفہ کا روزہ دوسال کے گناہوں، ایک گذشتہ سال اور ایک آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(٩٤٧٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ سئُلَ عَنْ صِيَامِ عَاشُوراءَ ؟ فَقَالَ : مَا عَلِمْتُ أَنِي رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا قَطُّ ، يَطْلُبُ فَضْلَهُ عَنِ الأَيَامِ إِلاَّ هَذَا الْيَوْمِ ، وَلاَ شَهْرًا إِلاَّ هَذَا ، يَعْنِي رَمَضَان. (بخاری ۲۰۰۶۔ مسلم ۱۳۱)

(۹۴۷۰) حضرت عبیداللہ بن ابی یزید کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشوراء کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رمضان کے علاوہ کسی دن اور کسی مہینے کی خاص فضیلت کے پیش نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی دن اور کسی مہینے میں روزے نہیں رکھے۔

(٩٤٧١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاووسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ يَوْمًا ، مَخَافَةَ أَنْ يَفُوتَهُ.

(۹۴۷۱) حضرت طاوس یومِ عاشوراء سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد بھی روزہ رکھا کرتے تھے تاکہ عاشوراء کا دن ضائع نہ ہوجائے۔

(٥٨) فِي يَوْمِ عَاشُوراءَ ، أَيُّ يَوْمٍ هُوَ ؟

عاشوراء کا دن کون سا دن ہے؟

(٩٤٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الجَرَّاحِ ، عَنْ حَاجِبِ بْن عُمَرَ ، عَنِ الحَكَمِ بْنِ الأَعْرَجِ ، قَالَ : انْتَهيتُ إِلى ابْنِ عَبَّاسٍ

وَهُو مُتَوَسِّدٌ رِدَائَه فِي زَمْزَم ، فَقُلْتُ :أَخْبِرنِي عَنْ صَومِ عَاشوراءَ ؟ فَقَالَ :إِذَا رَأَيْتَ هِلالَ الْمُحَرَّمِ فاعْدُدْ، وَأَصبِحْ صَائِماً التَاسِع ، قُلْتُ :هَكَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(مسلم ۱۳۲۔ ترمذی ۷۵۴)

(۹۴۷۲) حضرت حکم بن اعرج کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا وہ زمزم کے کنویں سے ٹیک لگائے بیٹھتے تھے۔ میں نے کہا کہ مجھے عاشوراء کے روزے کے بارے میں بتائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جب تم محرم کے چاند کو دیکھو تو اس دن کی تیاری شروع کردو۔ پھر نو تاریخ کو روزہ رکھو۔ میں نے کہا کہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن روزہ رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(۹٤۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَئِن بَقِيتُ إِلَى قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَاسِعَ ، يَعنى يَوْمَ عَاشوراء . (مسلم ۱۳۳۔ احمد ۲۲۴)

(۹۴۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اگلے سال تک حیات رہا تو میں نو محرم یعنی یوم عاشوراء کا روزہ رکھوں گا۔

(۹٤۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّاب ، عَنْ أَيوب ، عَنْ أَبِي سُلَيْمان مَوْلَى يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :يَوْمَ عَاشوراء صَبِيحَتُهُ تَاسِعَة لَيْلَةَ عَشْرٍ.

(۹۴۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یوم عاشوراء دسویں کی رات اور نویں کی صبح ہے۔

(۹٤۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابن نُمَيْرٍ ، عَنْ سَلِمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاك ، قَالَ :عَاشوراءُ يَوْمُ التَّاسِع.

(۹۴۷۵) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ یوم عاشوراء نو محرم ہے۔

(۹٤۷٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ قَالاَ :عَاشُورَاءُ يَوْمُ الْعَاشِرِ.

(۹۴۷۶) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ یوم عاشوراء دس محرم ہے۔

(۹٤۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، وَعِكْرِمَةَ قَالُوا : عَاشُورَاءُ يَوْمُ الْعَاشِرِ.

(۹۴۷۷) حضرت سعید بن مسیب، حضرت حسن اور حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ یوم عاشوراء دس محرم ہے۔

(۹٤۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَوْمُ الْعَاشِرِ.

(۹۴۷۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ یوم عاشوراء دس محرم ہے۔

(۹٤۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الأَعْرَجِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :هُوَ يَوْمُ

التَّاسِعِ.

(۹۴۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یوم عاشوراء نو محرم ہے۔

(٩٤٨٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي السَّفَرِ ، وَيُوَالِي بَيْنَ الْيَوْمَيْنِ مَخَافَةَ أَنْ يَفُوتَهُ.

(۹۴۸۰) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سفر میں بھی یوم عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے اور اس سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد میں روزہ رکھتے تھے تاکہ عاشوراء کے دن کا روزہ ضائع نہ ہو جائے۔

(٩٤٨١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : عَاشُورَاءُ يَوْمُ الْعَاشِرِ.

(۹۴۸۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ یوم عاشوراء دس محرم ہے۔

(٥٩) من رخص فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

جن حضرات نے روزہ دار کے لئے بیوی کا بوسہ لینے کی اجازت دی ہے

(٩٤٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ. (مسلم ۷۷۸۔ ابوداؤد ۲۳۷۵)

(۹۴۸۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بوسہ لیا کرتے تھے۔

(٩٤٨٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَضَحِكَتْ ، فَظَنَنَّا أَنَّهَا هِيَ. (مسلم ٦٩)

(۹۴۸۳) حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں اپنی زوجہ کا بوسہ لیا کرتے تھے۔ یہ فرما کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسکرائیں جس سے ہمیں اندازہ ہوا کہ وہ زوجہ آپ ہی ہوں گی۔

(٩٤٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، وَعَلْقَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ، وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ ، وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لأَرْبِهِ.

(بخاری ۱۹۲۷۔ مسلم ٦٨)

(۹۴۸۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے اور اپنی بیوی کے ساتھ معانقہ وغیرہ بھی کرتے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کیفیات پر تم سے زیادہ قابو رکھنے والے تھے۔

(٩٤٨٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ.

(۹۴۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روزہ دار کے لئے بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(٩٤٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي عَتَّاب ، قَالَ : سُئِلَ سَعْدٌ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ : إِنِّي لآخُذُهُ مِنْهَا وَأَنَا صَائِمٌ.

(۹۴۸۶) حضرت زید ابی عتاب فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے لئے بوسہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں روزہ کی حالت میں ایسا کرتا ہوں۔

(٩٤٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا ، مَا لَمْ يَعْدُ ذَلِكَ.

(۹۴۸۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روزے کی حالت میں بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اگر اس سے آگے نہ بڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٩٤٨٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عن أَبِي الضُّحَى ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ. (مسلم ٧٧٩۔ طبرانی ٣٩٣)

(۹۴۸۸) ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لیا کرتے تھے۔

(٩٤٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ فَرُّوخَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِي وَأَنَا صَائِمَةٌ ، وَهُوَ صَائِمٌ. (طبرانی ٦٥٤۔ احمد ٦/ ٣٢٠)

(۹۴۸۹) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لیا کرتے تھے حالانکہ میرا بھی روزہ ہوتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی روزہ ہوتا تھا۔

(٩٤٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَاب ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ : إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَرُفَّ شَفَتَيْهَا وَأَنَا صَائِمٌ.

(۹۴۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے لئے بوسہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ روزے کی حالت میں ہونٹوں کو ہونٹوں میں رکھوں۔

(٩٤٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۴۹۱) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں میرا بوسہ لیا کرتے تھے۔

(٩٤٩٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا.

(۹۴۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روزے کی حالت میں بوسے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

۹٤۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَرَخَّصَ فِيهَا.

(۹۴۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روزے کی حالت میں بوسے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کی رخصت دے دی۔

۹٤۹٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ ، وَالشَّعْبِيَّ عَنِ الْقُبْلَةِ وَالْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَرَخَّصَا فِيهِمَا.

(۹۴۹۴) حضرت شیبانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ اور حضرت شعبی سے روزے کی حالت میں بوسے اور معانقہ وغیرہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس کی رخصت دے دی۔

۹٤۹٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهَا ، وَإِنَّهَا لَبَرِيدُ سُوءٍ.

(۹۴۹۵) حضرت شیبانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے روزہ دار سے بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہ ایک برا ڈاکیا ہے۔

۹٤۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبا سَلَمَةَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ :إِنِّي لأُقَبِّلُ الْكَلْبِيَّةَ وَأَنَا صَائِمٌ.

(۹۴۹۶) حضرت عبداللہ بن جمیع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسلمہ سے روزہ دار کے بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں روزے کی حالت میں کلبیہ (ام حسن بنت سعد بن اصبغ) کا بوسہ لیتا ہوں۔

۹٤۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الأَشْعَثِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَمْتَنِعُ مِنْ وَجْهِي وَأَنَا صَائِمَةٌ. (احمد ٦/ ٢١٣)

(۹۴۹۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میرے چہرے سے گریز نہ فرمایا کرتے تھے حالانکہ میرا روزہ ہوتا تھا۔

۹٤۹۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ :هَشَشْتُ إِلَى الْمَرْأَةِ فَقَبَّلْتُهَا وَأَنَا صَائِمٌ ، قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَرَأَيْتَ لَوْ تَمَضْمَضْتَ بِمَاءٍ وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قَالَ :قُلْتُ :لاَ بَأْسَ ، قَالَ :فَفِيمَ ؟

(ابو داؤد ۲۳۷۷۔ احمد ۱/ ۵۲)

(۹۴۹۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے اپنی بیوی دیکھ کر رہا نہیں گیا اور میں نے روزے کی حالت میں اس کا بوسہ لے لیا، اب کیا کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم روزے کی حالت میں کلی کر سکتے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں، اس میں کوئی حرج نہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر بیوی کا بوسہ

لینے میں کیا حرج ہے؟

(۹٤۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْدانبة ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ : لَوْ دَنَوْت ، لَوْ قَبَّلْت ، وَكَانَ تَزَوَّجَ فِي رَمَضَانَ.

(۹۴۹۹) حضرت ابو کثیر فرماتے ہیں کہ ان کی رمضان میں شادی ہوئی۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اپنی بیوی سے ملاعبت کرنا چاہو یا اس کا بوسہ لینا چاہو تو ایسا کر سکتے ہو۔

(۹٥۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عَاتِكَةَ بِنْتَ زَيْدٍ امْرَأَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبَّلَتْهُ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَلَمْ يَنْهَهَا.

(۹۵۰۰) حضرت عبداللہ بن عبید اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عاتکہ بنت زید جو کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، انہوں نے روزے کی حالت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں منع نہیں کیا۔

(۹٥۰۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ، فَقَالَ : مَا أُبَالِي قَبَّلْتُهَا ، أَوْ قَبَّلْتُ يَدِي.

(۹۵۰۱) حضرت مسروق سے روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ میرے نزدیک اس کا بوسہ لینا یا ہاتھ کا بوسہ لینا ایک جیسا ہے۔

(٦۰) من كَرِهَ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ ، وَلَمْ يُرَخِّصْ فِيهَا

جن حضرات کے نزدیک روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا مکروہ ہے

(۹٥۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ عُمَرَ نَهَى عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ.

(۹۵۰۲) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے سے منع فرمایا ہے۔

(۹٥۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيٍّ : أَيُقَبِّلُ الرَّجُلُ امْرَأَته وَهُوَ صَائِمٌ ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ : وَمَا إِرْبُكَ إِلَى خُلُوفِ فَمِ امْرَأَتِكَ ؟

(۹۵۰۳) حضرت عبید بن عمرو کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آدمی روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے یا نہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کے منہ کی بو کا کیا کرو گے؟

(۹٥۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنِ الْهَزْهَازِ ؛ أَنَّ رَجُلاً لَقِيَ ابْنَ مَسْعُودٍ وَهُوَ بِالتَّمَّارِينِ ، فَسَأَلَهُ عَنْ صَائِمٍ قَبَّلَ ؟ فَقَالَ : أَفْطَرَ.

(۹۵۰۴) حضرت ہزہاز کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مقام تمارین میں تھے، ایک آدمی نے ان سے روزے کی حالت

میں بوسے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(٩٥٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَفَلا تُقَبِّلُ جَمْرَةً ؟

(۹۵۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم انگارے کا بوسہ کیوں نہیں لے لیتے ؟!

(٩٥٠٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَنَهَى عَنْهَا.

(۹۵۰۶) حضرت مورق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روزے کی حالت میں بوسے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس سے منع فرمایا۔

(٩٥٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَبِّلَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۵۰۷) حضرت ابراہیم روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٩٥٠٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ مُغَفَّلٍ ؟ فَكَرِهَهَا.

(۹۵۰۸) حضرت شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٩٥٠٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ (ح) وَجَرِيرٌ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، كِلاَهُمَا عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ :سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ :يَتَّقِي اللَّهَ وَلاَ يَعُودُ.

(۹۵۰۹) حضرت شریح سے روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرے اور ایسا نہ کرے۔

(٩٥١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ: يَنْقُصُ صِيَامُهُ ، وَلاَ يُفْطِرُ بِهَا.

(۹۵۱۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے سے روزہ ٹوٹتا تو نہیں البتہ ناقص ہو جاتا ہے۔

(٩٥١١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَكْحُولاً ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ شَابٌّ ، فَقَالَ :إِنِّي أُقَبِّلُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَنَا صَائِمٌ ، فَقَالَ :يَا بُنَيَّ ، أَمَّا أَنَا فَأَفْعَلُ ذَلِكَ ، وَأَمَّا أَنْتَ فَلاَ تَفْعَلْهُ.

(۹۵۱۱) حضرت ہشام بن غاز فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان حضرت مکحول کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لیا ہے۔ حضرت مکحول نے فرمایا کہ بیٹا! میں تو ایسا کرتا ہوں لیکن تم ایسا نہ کرو۔

(٩٥١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الْقُبْلَةُ تَنْقُضُ الْوُضُوءَ ، وَتَجْرَحُ الصَّوْمَ.

(۹۵۱۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بیوی کا بوسہ لینا وضو کو توڑ دیتا ہے اور روزہ کو زخمی کر دیتا ہے۔

(٩٥١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ حَبِيبٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا قِلاَبَةَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ قَالَ: لاَ تُقَبِّلْ وَأَنْتَ صَائِمٌ.

(۹۵۱۳) حضرت حبیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقلابہ سے روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ روزہ کی حالت میں بوسہ نہ لو۔

(٩٥١٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ :مَا تَصْنَعُ بِخُلُوفِ فِيهَا ؟

(۹۵۱۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم اس کے منہ کی بو کا کیا کرو گے؟

(٩٥١٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ يَكْرَهُ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ.

(۹۵۱۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٩٥١٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سَالِمٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ ، فَرَأَيْتُهُ لاَ يَنْظُرُنِي ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا شَأْنِي ؟ فَقَالَ :أَلَسْتَ الَّذِي تُقَبِّلُ وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قَالَ :فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، لاَ أُقَبِّلُ بَعْدَهَا وَأَنَا صَائِمٌ.

(۹۵۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ میں خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نہیں دیکھ رہے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ مجھے کیوں نہیں دیکھ رہے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ نہیں لیتے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا۔

(٩٥١٧) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ :إِنَّمَا الصَّوْمُ مِنَ الشَّهْوَةِ ، وَالْقُبْلَةُ مِنَ الشَّهْوَةِ.

(۹۵۱۷) حضرت محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ روزہ شہوت سے خراب ہو جاتا ہے اور بوسہ شہوت کا حصہ ہے۔

(٩٥١٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ.

(۹۵۱۸) حضرت ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر فرماتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ روزہ کی حالت میں بوسہ لینے سے منع کرتے تھے۔

(٩٥١٩) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الضِّنِّي ، عَنْ مَيْمُونَةَ مَوْلاَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَائِمٍ قَبَّلَ ؟ فَقَالَ :أَفْطَرَ.

(احمد ۶/ ۴۶۳۔ طبرانی ۶

(۹۵۱۹) حضرت میمونہ مولاۃ النبی ﷺ روایت کرتی ہیں کہ حضور ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ایک روزہ دار نے بوسہ لے لیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۵۲۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَقَالَ : اللَّيْلُ قَرِيبٌ.

(۹۵۲۰) حضرت مسروق سے روزہ کی حالت میں بوسہ لینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا رات قریب ہی ہوتی ہے۔

(٦١) مَا ذُكِرَ فِي الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

روزے کی حالت میں بیوی کے ساتھ معانقہ وغیرہ کرنے کا حکم

(۹۵۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَد ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ ، وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لأَرْبِهِ.

(۹۵۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ روزے کی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ معانقہ کیا کرتے تھے لیکن حضور ﷺ اپنے جذبات پر تم سے زیادہ قابو رکھنے والے تھے۔

(۹۵۲۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ سَالِمٍ الأَوْسِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِسَعْدٍ : يَا أَبَا إِسْحَاقَ ، أَتُبَاشِرُ وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَآخُذُ بِجَهَازِهَا.

(۹۵۲۲) حضرت سالم اوسی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سعد سے سوال کیا کہ اے ابو اسحاق! کیا آپ روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے معانقہ کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اور میں اس کی حیاء کی جگہ کو بھی ہاتھ لگاتا ہوں۔

(۹۵۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كَانَ يُبَاشِرُ امْرَأَتَهُ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۵۲۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روزہ کی حالت میں نصف نہار کے وقت اپنی بیوی سے معانقہ کیا کرتے تھے۔

(۹۵۲٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَعْرَابِيٌّ أَتَاهُ فَسَأَلَهُ ؟ فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْقُبْلَةِ وَالْمُبَاشَرَةِ وَوَضْعِ الْيَدِ ، مَا لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ.

(۹۵۲۴) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روزے کی حالت میں بیوی کے ساتھ تعلقات کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے بوسے، معانقہ اور ہاتھ سے چھونے کی اجازت دے دی۔ بشرطیکہ اس سے آگے نہ بڑھے۔

(۹۵۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ لِلشَّيْخِ أَنْ يُبَاشِرَ، يَعْنِي وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۵۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بوڑھے کے لئے روزے کی حالت میں بیوی سے معانقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۵۲۶) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ، وَالشَّعْبِيَّ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ ؟ فَرَخَّصَا فِيهَا، وَسَأَلْتُ ابْنَ مُغَفَّلٍ ؟ فَكَرِهَهَا.

(۹۵۲۶) حضرت شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ اور حضرت شعبی سے روزے کی حالت میں بیوی سے معانقہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس کی رخصت دی۔ حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۹۵۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ وَبَرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: أُبَاشِرُ امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ ؟ فَقَالَ: لاَ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: أُبَاشِرُ امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقِيلَ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قُلْتَ لِهَذَا نَعَمْ، وَقُلْتَ لِهَذَا لاَ ؟ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا شَيْخٌ وَهَذَا شَابٌّ.

(۹۵۲۷) حضرت وبرہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ کیا میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے معانقہ وغیرہ کر سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ ایک دوسرا آدمی آیا اور اس نے بھی یہی سوال کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں کر سکتے ہو۔ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے ایک آدمی کو اجازت دی اور ایک کو منع کیا اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک جوان اور دوسرا بوڑھا تھا۔

(۹۵۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: قِيلَ لاِبْنِ عَبَّاسٍ: الْمُبَاشَرَةُ ؟ قَالَ: أَعِفُّوا صَوْمَكُمْ.

(۹۵۲۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روزے کی حالت میں معانقہ وغیرہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے روزے کو پاکیزہ رکھو۔

(۹۵۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْقُبْلَةَ وَالْمُبَاشَرَةَ.

(۹۵۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں بوسے اور معانقہ وغیرہ کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۹۵۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ سَبْرَةَ بْنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ الْفَزَارِيِّ، عَنْ عَمَّتِهِ جُمَانَةَ بِنْتِ الْمُسَيَّبِ، وَكَانَتْ عِنْدَ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ فِي رَمَضَانَ، دَخَلَ مَعَهَا فِي لِحَافِهَا فَيُوَلِّيهَا ظَهْرَهُ لِيَسْتَدْفِءُ بِقُرْبِهَا، وَلاَ يُقْبِلُ عَلَيْهَا.

(۹۵۳۰) حضرت جمانہ بنت مسیّب جو کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں فرماتی ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رمضان میں فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد ایک لحاف میں ان کے ساتھ لیٹتے اور ان کی طرف کمر کر دیتے۔ تا کہ ان سے گرمی حاصل کر سکیں اور ان کی طرف رخ نہ کرتے تھے۔

(۲۲) من كان يقول إذا دعي أحدكم إلى طعام فليجب

اگر روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کیا کہے؟

(۹۵۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ قَالَ :إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ :إِنِّي صَائِمٌ.

(۹۵۳۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کہے کہ میں روزے سے ہوں۔

(۹۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ فَدَعَا لِي بِشَرَابٍ ، فَقَالَ :اشْرَبْ ، فَقُلْتُ :لاَ أُرِيدُ ، قَالَ :صَائِمٌ أَنْتَ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فَإِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ :إِذَا عُرِضَ عَلَى أَحَدِكُمْ طَعَامٌ ، أَوْ شَرَابٌ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَلْيَقُلْ :إِنِّي صَائِمٌ.

(۹۵۳۲) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت قیس بن حازم کے پاس آیا، انہوں نے میرے لئے کوئی پینے کی چیز منگوائی اور مجھ سے فرمایا کہ اسے پیو، میں نے کہا کہ میں نہیں پینا چاہتا۔ انہوں نے پوچھا کیا تمہارا روزہ ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی روزہ دار کو کھانے یا پینے کی دعوت دی جائے تو وہ کہے کہ میں روزے سے ہوں۔

(۹۵۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَيَزِيدُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَلْيَقُلْ :إِنِّي صَائِمٌ.

(۹۵۳۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کہے کہ میں روزے سے ہوں۔

(۹۵۳۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ أَجَابَ ، فَإِذَا جَاؤُوا بِالْمَائِدَةِ وَعَلَيْهَا الطَّعَامُ مَدَّ يَدَهُ ، ثُمَّ قَالَ :خُذُوا بِسْمِ اللهِ ، فَإِذَا أَهْوَى الْقَوْمُ كَفَّ يَدَهُ.

(۹۵۳۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو روزے کی حالت میں کھانے کی دعوت دی جاتی تو دعوت قبول فرماتے، جب دسترخوان بچھ جاتا اور اس پر کھانا ہوتا تو اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھاتے اور فرماتے کہ اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرو۔ جب لوگ کھانا شروع کر دیتے تو وہ ہاتھ کھینچ لیتے۔

(۹۵۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِذَا عُرِضَ عَلَى أَحَدِكُمْ طَعَامٌ ، أَوْ شَرَابٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ :إِنِّي صَائِمٌ.

(۹۵۳۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کہے کہ میں روزے سے ہوں۔

(۹۵۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ :أُتِيَ أَنَسٌ بِطَعَامٍ ، فَقَالَ لِي : اُدْنُ ، فَقُلْتُ :لاَ أَطْعَمُ ، فَقَالَ :ما :لاَ أَطْعَمُ ؟ قُلْ :إِنِّي صَائِمٌ.

(۹۵۳۶) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا، انہوں نے مجھ سے کہا کہ قریب آجاؤ۔ میں نے کہا کہ میں نہیں کھاؤں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ نہ کہو کہ میں نہیں کھاؤں گا بلکہ یہ کہو کہ میرا روزہ ہے۔

(۹۵۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ :صَائِمٌ أَنْتَ ؟ فَلْيَقُلْ :إِنِّي صَائِمٌ ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَدْعُو لَهُ بِخَيْرٍ ، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ :مُرَائِي.

(۹۵۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی سے سوال کیا جائے کہ تمہارا روزہ ہے تو تم جواب میں کہو کہ میرا روزہ ہے۔ مومن اس کے لئے خیر کی دعا کرے گا اور منافق اسے ریاکار کہے گا۔

(۹۵۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يَأْكُلُ ، فَقَالَ :اُدْنُ فَكُلْ ، قَالَ :قُلْتُ :إِنِّي صَائِمٌ ، قَالَ :فَلَعَلَّك مِمَّنْ يَزْعُمُ أَنَّهُ صَائِمٌ وَلَيْسَ بِصَائِمٍ ، قُلْتُ : سُبْحَانَ اللهِ ، قَالَ :قَدْ كَانَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْك يَصُومُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ، ثُمَّ يَقُولُ :إِنِّي صَائِمٌ.

(۹۵۳۸) حضرت عمران بن حدیر فرماتے ہیں کہ میں ابو مجلز کے پاس حاضر ہوا اور وہ کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ قریب آؤ اور کھانا کھاؤ۔ میں نے کہا کہ میرا روزہ ہے۔ حضرت ابو مجلز نے فرمایا کہ شاید آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کا روزہ نہیں ہوتا لیکن وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کا روزہ ہے! میں نے کہا کہ اللہ پاک ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو ذات تم سے بہتر تھی وہ ہر مہینے تین روزے رکھا کرتے تھے پھر فرماتے تھے کہ میرا روزہ ہے۔

(٦٣) فی الرجل يَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَهُوَ صَائِمٌ

کیا آدمی روزے کی حالت میں حمام میں داخل ہوسکتا ہے؟

(۹۵۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ سَلاَّمُ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ:رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ يَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۹۵۳۹) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی کو روزے کی حالت میں حمام میں داخل ہوتے دیکھا ہے۔

(۹۵٤۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ :أَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَأَنَا صَائِمٌ ؟ قَالَ :أَتُحِبُّ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى عَوْرتك وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قَالَ :قُلْتُ :أَدْخُلُ الْحَمَّامَ بِمِئْزَرٍ ؟ قَالَ :أَتُحِبُّ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى عَوْرَةِ غَيْرِكَ وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قَالَ :قُلْتُ :لاَ.

(۹۵۴۰) حضرت عاصم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعالیہ سے سوال کیا کہ کیا میں روزے کی حالت میں حمام میں داخل ہوسکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ روزہ کی حالت میں کوئی تمہارے ستر کو دیکھے؟ میں نے کہا کہ میں ازار باندھ کر حمام میں داخل ہوتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ روزے کی حالت میں کسی کے ستر کو دیکھو؟ میں نے عرض کیا نہیں۔

(۹۵٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ تَدْخُلِ الْحَمَّامَ وَأَنْتَ صَائِمٌ.

(۹۵۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روزے کی حالت میں حمام میں داخل مت ہو۔

(٦٤) فِي الْهِلاَلِ يُرَى نَهَارًا ، أَيُفْطِرُ أَمْ لاَ

اگر دن کے وقت چاند نظر آجائے تو روزہ توڑ دیا جائے گا یا نہیں؟

(۹٥٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْهِلاَلَ ، هِلاَلَ الْفِطْرِ قَرِيبًا مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ ، فَأَفْطَرَ نَاسٌ ، فَأَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، فَذَكَرْنَا لَهُ رُؤْيَةَ الْهِلاَلِ وَإِفْطَارَ مَنْ أَفْطَرَ ، قَالَ : وَأَمَّا أَنَا فَمُتِمٌّ يَوْمِي هَذَا إِلَى اللَّيْلِ.

(۹۵۴۲) حضرت ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے عید کا چاند ظہر کے وقت دیکھ لیا۔ اس پر کچھ لوگوں نے روزہ افطار کرلیا۔ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے ساری بات کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تو اس روزے کو رات تک پورا کروں گا۔

(۹٥٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الْهِلاَلِ يُرَى بِالنَّهَارِ : لاَ تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ مِنْ حَيْثُ يُرَى.

(۹۵۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دن کو چاند نظر آجائے تو اس وقت تک روزہ نہ توڑو جب تک تم اسے اس وقت نہ دیکھ لو جس وقت وہ دیکھا جاتا ہے۔

(۹٥٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ : أَفْطَرَ النَّاسُ ، فَأَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ ، فَقُلْتُ : إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلاَلَ نِصْفَ النَّهَارِ ، فَقَالَ : ﴿أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾.

(۹۵۴۴) حضرت زبرقان فرماتے ہیں کہ دن کے وقت چاند دیکھ کر لوگوں نے روزہ توڑ دیا۔ میں حضرت ابووائل کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ میں نے دن کے وقت چاند دیکھ لیا ہے۔ انہوں نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ﴿أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ روزے کو رات تک پورا کرو۔

(۹٥٤٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ؛ أَنَّ النَّاسَ رَأَوْا هِلاَلَ الْفِطْرِ حِينَ زَاغَتِ

الشَّمْسُ ، فَأَفْطَرَ بَعْضُهُمْ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ :رَآهُ النَّاسُ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ فَأَفْطَرَ بَعْضُهُمْ ، فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ :أَمَّا أَنَا فَمُتِمّ صِيَامِي إلَى اللَّيْلِ ، قَالَ :وَرُئِيَ فِي زَمَنِ مَرْوَانَ ، فَتَوَعَّدَ مَرْوَانُ مَنْ أَفْطَرَ ، قَالَ سَعِيدٌ :فَأَصَابَ مَرْوَانُ.

(۹۵۴۵) حضرت عبدالرحمٰن بن حرملہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے سورج کی روشنی کم ہونے کے بعد چاند دیکھ لیا۔ اس پر بعض لوگوں نے روزہ توڑ دیا۔ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی لوگوں نے دن کے وقت چاند دیکھ کر روزہ توڑ دیا تھا۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں تو اپنا روزہ پورا کروں گا۔ عبدالرحمٰن بن حرملہ نے کہا کہ مروان کے زمانے میں بھی ایک مرتبہ چاند دن کے وقت نظر آ گیا تھا اور کچھ لوگوں نے روزہ توڑ دیا تھا۔ مروان نے روزہ توڑنے والے کو برا بھلا کہا تھا اور انہیں سرزنش کی تھی۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ مروان نے ٹھیک کیا۔

(٩٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إذَا رَأَيْتُمَ الْهِلاَلَ نَهَارًا فَلاَ تُفْطِرُوا ، فَإِنَّ مَجْرَاهُ فِي السَّمَاءِ ، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ أَهَلَّ سَاعَتئذ.

(۹۵۴۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم دن کے وقت چاند دیکھ لو تو روزہ نہ توڑو کیونکہ چاند کے چلنے کی جگہ آسمان میں ہے، ہوسکتا ہے کہ وہ اسی وقت ظاہر ہوا ہو۔

(٩٥٤٧) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إذَا رَأَيْتُمَ الْهِلاَلَ أَوَّلَ النَّهَارِ فَلاَ تُفْطِرُوا ، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَأَفْطِرُوا.

(۹۵۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاند کو دن کے ابتدائی حصہ میں دیکھو تو روزہ نہ توڑو اور اگر آخری حصہ میں دیکھو تو روزہ توڑ دو۔

(٩٥٤٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بِبَلَنْجَرَ ، فَرَأَيْنَا هِلاَلَ شَوَّالٍ يَوْمَ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ ضُحًى ، فَقَالَ :أَرِنِيهِ ، فَأَرَيْتُهُ ، فَأَمَرَ النَّاسَ فَأَفْطَرُوا.

(۹۵۴۸) حضرت رکین کے والد فرماتے ہیں کہ ہم مقام بلنجر میں حضرت سلمان بن ربیعہ کے ساتھ تھے۔ ہم نے انتیس رمضان کو چاشت کے وقت شوال کا چاند دیکھا۔ حضرت سلمان نے فرمایا کہ مجھے بھی دکھاؤ۔ میں نے انہیں چاند دکھایا تو انہوں نے لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دے دیا۔

(٩٥٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ فَرُّوخَ ، عَنْ صَالِحٍ الدَّهَّانِ ، قَالَ :رُئِيَ الْهِلاَلُ آخِرَ رَمَضَانَ نَهَارًا ، فَوَقَعَ النَّاسُ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ ، وَنَفَرٌ مِنَ الأَزْدِ مُعْتَكِفِينَ ، فَقَالُوا :يَا صَالِحُ ، أَنْتَ رَسُولُنَا إلَى جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، فَأَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :أَنْتَ مِمَّنْ رَأَيْتَهُ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :أَبَيْنَ يَدَيِ الشَّمْسِ رَأَيْتَهُ ، أَمْ رَأَيْتَهُ خَلْفَهَا ؟ قُلْتُ :لاَ ، بَيْنَ يَدَيْهَا ، قَالَ :فَإِنَّ يَوْمَكُمْ هَذَا مِنْ رَمَضَانَ ، إنَّمَا رَأَيْتُمُوهُ فِي مَسِيرِهِ ، فَمُرْ

أَصْحَابَكَ يُتِمُّونَ صَوْمَهُمْ وَاعْتِكَافَهُمْ.

(۹۵۴۹) حضرت صالح دہان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان کے آخری دن دوپہر کے وقت چاند نظر آ گیا۔ چاند دیکھ کر لوگ کھانے پینے میں مشغول ہو گئے۔ اس وقت ازد کی ایک جماعت اعتکاف میں بیٹھی تھی۔ انہوں نے کہا اے صالح! آپ جابر بن زید کی طرف ہمارے قاصد بن کر جائیں۔ میں ان کے پاس گیا اور ان سے ساری بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم نے بھی چاند دیکھا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے اسے سورج کے سامنے دیکھا ہے یا سورج کے پیچھے؟ میں نے کہا میں نے اسے سورج کے سامنے دیکھا ہے۔ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ تمہارا آج کا دن رمضان کا دن ہے، تم نے چاند کو اس کی جولان گاہ میں دیکھا ہے۔ اپنے ساتھیوں کو حکم دو کہ روزے اور اعتکاف کو مکمل کریں۔

(۹۵۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ غَائِبًا بِالسَّوَادِ ، فَأَبْصَرُوا الْهِلاَلَ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ ، فَأَفْطَرُوا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِنَّ الْهِلاَلَ إِذَا رُئِيَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ، فَإِنَّهُ لِلْيَوْمِ الْمَاضِي ، فَأَفْطِرُوا ، وَإِذَا رُئِيَ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ ، فَإِنَّهُ لِلْيَوْمِ الْجَائِي فَأَتِمُّوا الصِّيَامَ.

(۹۵۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن فرقد دیہاتوں میں روپوش تھے۔ لوگوں نے دن کے آخری حصہ میں چاند دیکھا اور روزہ افطار کر لیا۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ نے خط لکھا جس میں فرمایا کہ چاند اگر دن کے شروع میں دیکھا جائے تو گذشتہ دن کا چاند ہے اس پر تم افطار کر لو اور اگر چاند دن کے آخری حصہ میں نظر آئے تو یہ آنے والے دن کا چاند ہے اس پر روزے کو پورا کرو۔

(۹۵۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ : إِنْ رُئِيَ هِلاَلُ شَوَّالٍ نَهَارًا ، فَلاَ تُفْطِرُوا ، وَيَتْلُو : ﴿ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾.

(۹۵۵۱) حضرت عطاء فرمایا کرتے تھے کہ اگر دن کے وقت شوال کا چاند نظر آئے تو روزہ نہ توڑو۔ پھر وہ یہ آیت تلاوت کرتے ﴿ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ پھر رات تک روزے کو پورا کرو۔

(۹۵۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْهِلاَلَ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ ، فَأَتَيْتُ أَبَا بُرْدَةَ ، فَأَمَرَنِي أَنْ أُتِمَّ صَوْمِي.

(۹۵۵۲) حضرت حسن بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نصفِ نہار سے پہلے شوال کا چاند دیکھا، میں نے حضرت ابو بردہ کو اس بارے میں بتایا تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں روزہ پورا کروں۔

(۹۵۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ ؛ أَنَّ الأَهِلَّةَ بَعْضُهَا أَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ ، فَإِذَا رَأَيْتُمَ الْهِلاَلَ نَهَارًا فَلاَ تُفْطِرُوا ، حَتَّى يَشْهَدَ رَجُلاَنِ مُسْلِمَانِ أَنَّهُمَا أَهَلاَّهُ بِالأَمْسِ.

(۹۵۵۳) حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ ہم مقام خانقین میں تھے کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ بعض

چاند دوسروں سے بڑے ہوتے ہیں۔ جب تم دن کے وقت چاند دیکھو تو اس وقت تک روزہ نہ توڑو جب تک دو مسلمان گواہی نہ دے دیں کہ انہوں نے گذشتہ کل چاند دیکھا تھا۔

(٦٥) فِي الْقَوْمِ يَشْهَدُونَ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلاَلِ أَنَّهُمْ رَأَوْهُ فِي الْيَوْمِ الْمَاضِي ، مَا يُصْنَعُ ؟

اگر کچھ لوگ گواہی دیں کہ انہوں نے گذشتہ کل چاند دیکھا تھا تو کیا کیا جائے؟

(٩٥٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمُومَتِي مِنَ الأَنْصَارِ قَالُوا : أُغْمِيَ عَلَيْنَا هِلاَلُ شَوَّالٍ ، فَأَصْبَحْنَا صِيَاماً ، فَجَاءَ رَكْبٌ آخِرَ النَّهَارِ ، فَشَهِدُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلاَلَ بِالأَمْسِ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا ، وَيَخْرُجُوا إِلَى عِيدِهِمْ مِنَ الْغَدِ. (ابوداؤد ١١٥٠۔ احمد ٥/ ٥٧)

(٩٥٥٤) حضرت ابو عمیر بن انس کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے ایک انصاری چچا نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ شوال کا چاند رات کو ہمیں نظر نہ آیا اور ہم نے اگلے دن روزہ رکھ لیا۔ دن کے آخری حصے میں کچھ گھڑ سوار آئے اور انہوں نے حضور ﷺ کے سامنے گواہی دی کہ ہم نے گذشتہ کل چاند دیکھ لیا تھا۔ آپ نے لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ آئندہ کل لوگ عید کی نماز کے لئے عیدگاہ آئیں۔

(٩٥٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رُئِيَ هِلاَلُ رَمَضَانَ وَالْمُغِيرَةُ بن شُعْبَةَ عَلَى الْكُوفَةِ ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِ ، فَخَرَجَ فَخَطَبَ النَّاسَ عَلَى بَعِيرٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

(٩٥٥٥) حضرت ابو یعفور کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کوفہ میں تھے۔ وہاں رمضان کا چاند نظر آیا۔ وہ اس دن عید کے لئے تشریف نہیں لائے۔ اگلے دن آئے اور لوگوں کو اونٹ پر خطبہ دیا اور واپس تشریف لے گئے۔

(٩٥٥٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : شُهِدَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلاَلَ ، فَقَالَ : اُخْرُجُوا إِلَى عِيدِكُمْ مِنَ الْغَدِ ، وَقَدْ مَضَى مِنَ النَّهَارِ مَا شَاءَ اللَّهُ.

(٩٥٥٦) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گواہی دی گئی کہ لوگوں نے عید کا چاند دیکھ لیا ہے۔ اس وقت دن کا کافی حصہ گذر چکا تھا اس لئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کل عید کی نماز پڑھی جائے گی۔

(٦٦) مَنْ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ شَاهِدٍ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلاَلِ

جو حضرات چاند کی رؤیت پر ایک آدمی کی گواہی کو بھی کافی سمجھتے تھے

(٩٥٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ أَعْرَابِيًّا شَهِدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلاَلِ ، فَقَالَ :أَتَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَأَمَرَ النَّاسُ أَنْ يَصُومُوا. (ابوداؤد ۲۳۳۴۔ نسائی ۲۴۲۴)

(۹۵۵۷) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے حضور ﷺ کے سامنے (رمضان کا) چاند دیکھنے کی گواہی دی۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ حضور ﷺ نے لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دے دیا۔

(۹۵۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفيان ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ فِي الْهِلاَلِ.

(۹۵۵۸) حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چاند کے بارے میں ایک آدمی کی گواہی کو قبول فرمایا۔

(۹۵۵۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :شَهِدْتُ الْمَدِينَةَ فِي هِلاَلِ صَوْمٍ ، أَوْ إِفْطَارٍ ، فَلَمْ يَشْهَدْ عَلَى الْهِلاَلِ إِلاَّ رَجُلٌ ، فَأَمَرَهُمُ ابْنُ عُمَرَ فَقَبِلُوا شَهَادَتَهُ.

(۹۵۵۹) حضرت عبدالملک بن میسرہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں رمضان یا شوال کا چاند دیکھا، چاند کے بارے میں صرف ایک آدمی نے گواہی دی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی گواہی قبول کرنے کا حکم دیا۔

(۹۵۶۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلاَلَ اللَّيْلَةَ ، قَالَ :تَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :يَا بِلاَلُ ، نَادِ فِي النَّاسِ ، فَلْيَصُومُوا غَدًا.

(ترمذی ۶۹۱۔ ابوداؤد ۲۳۴۳)

(۹۵۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک دیہاتی حضور ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے گذشتہ کل چاند دیکھا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے بلال لوگوں میں اعلان کردو کہ کل روزہ رکھیں۔

(۶۷) من كان يَقُولُ لاَتَجُوزُ إِلَّا شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کی گواہی کا اعتبار ہوگا

(۹۵۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاَنِ وَافِدَانِ أَعْرَابِيَّانِ ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمُسْلِمَانِ أَنْتُمَا ؟ قَالاَ :نَعَمْ ، فَقَالَ لَهُمَا :أَهْلَلْتُمَا ؟ قَالاَ :نَعَمْ ، فَأَمَرَ النَّاسَ فَفَطِرُوا ، أَوْ صَامُوا. (دارقطنی ۱۶۷)

(۹۵۶۱) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دو دیہاتی اکٹھے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم دونوں مسلمان ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ حضور ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے چاند دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ حضور ﷺ نے لوگوں کو روزہ رکھنے یا عید منانے کا حکم دے دیا۔

(۹۵۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الْهِلاَلِ قَالَ :إذَا شَهِدَ رَجُلاَنِ ذَوَا عَدْلٍ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلاَلِ فَأَفْطِرُوا.

(۹۵۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ رؤیت ہلال کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر دو عادل آدمی چاند دیکھنے کی گواہی دیں تو عید کرلو۔

(۹۵۶۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :أَبَى عُثْمَانُ أَنْ يُجِيزَ شَهَادَةَ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلاَلِ.

(۹۵۶۳) حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہاشم بن عتبہ کی گواہی کو رؤیت ہلال کے بارے میں قبول نہیں فرمایا۔

(۹۵٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْهِلاَلَ وَحْدَهُ قَبْلَ النَّاسِ ، قَالَ :لاَ يَصُومُ إِلاَّ مَعَ النَّاسِ ، وَلاَ يُفْطِرُ إِلاَّ مَعَ النَّاسِ.

(۹۵۶۴) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جس نے اکیلے چاند دیکھا ہو فرماتے ہیں کہ وہ لوگوں کے ساتھ روزہ رکھے اور لوگوں کے ساتھ عید منائے۔

(۹۵٦٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي رَجُلٍ شَهِدَ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلاَلِ وَحْدَهُ، قَالَ: لاَ يُلْتَفَتُ إِلَيْهِ.

(۹۵۶۵) حضرت حسن اس شخص کے بارے میں جس نے اکیلے چاند دیکھا ہو فرماتے ہیں کہ وہ اپنی رؤیت کی طرف توجہ نہ کی جائے گی۔

(۹۵٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :كُنَّا بِخَانِقِينَ ، فَأَهْلَلْنَا هِلاَلَ رَمَضَانَ ، فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ، فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ :أَنَّ الأَهِلَّةَ بَعْضُهَا أَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ ، فَإِذَا رَأَيْتُمَ الْهِلاَلَ نَهَارًا فَلاَ تُفْطِرُوا ، إِلاَّ أَنْ يَشْهَدَ رَجُلاَنِ مُسْلِمَانِ أَنَّهُمَا أَهَلاَّهُ بِالأَمْسِ.

(۹۵۶۶) حضرت ابووائل کہتے ہیں کہ ہم مقام خانقین میں تھے کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ بعض چاند دوسروں سے بڑے ہوتے ہیں۔ جب تم دن کے وقت چاند دیکھو تو اس وقت تک روزہ نہ توڑو جب تک دو مسلمان گواہی نہ دے دیں کہ انہوں نے گذشتہ کل چاند دیکھا تھا۔

(٦٨) في الهلال يُرَى وَبَعْضُ النَّاسِ قَدْ أَكَلَ

اگر چاند اس وقت نظر آیا جب کچھ لوگ کھا چکے تھے تو وہ کیا کریں؟

(٩٥٦٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سُوَيْدِ الْفِهْرِيَّ أَفْطَرَ ، أَوْ ضَحَّى قَبْلَ النَّاسِ بِيَوْمٍ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ :مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَفْطَرْتَ قَبْلَ النَّاسِ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدٌ:إِنَّهُ شَهِدَ عِنْدِي حِزَامُ بْنُ حَكِيمٍ الْقُرَشِيُّ أَنَّهُ رَأَى الْهِلاَلَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ :أَوْ أَحَدُ النَّاسِ ، أَوْ ذُو الْيَدَيْنِ :هُوَ.

(٩٥٦٧) حضرت عمرو بن مہاجر فرماتے ہیں کہ محمد بن سوید فہری نے لوگوں سے ایک دن پہلے عید الفطر یا عید الاضحیٰ منائی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے انہیں خط لکھ کر اس کی وجہ پوچھی تو محمد نے ان کی طرف خط لکھا کہ حزام بن حکیم قرشی نے میرے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے انہیں خط لکھا کہ کیا ایک آدمی کی گواہی پر؟ کیا وہ دو آدمیوں کے برابر ہو سکتے ہیں؟

(٩٥٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّ قَوْمًا شَهِدُوا عَلَى هِلاَلِ رَمَضَانَ بَعْدَ مَا أَصْبَحَ النَّاسُ ، فَقَالَ :مَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ ، وَمَنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ.

(٩٥٦٨) حضرت عبد الکریم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں لوگوں نے دن کے وقت چاند دیکھنے کی گواہی دی کہ گذشتہ رات ہم نے چاند دیکھ لیا تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ جس نے کھانا نہیں کھایا وہ روزہ پورا کرے اور جس نے کھا لیا وہ باقی دن کھانے پینے سے رکا رہے۔

(٩٥٦٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَرَأَيْتَ إِنْ أَصْبَحَ أَهْلُ مَكَّةَ مُفْطِرِينَ ، أَوْ رَجُلٌ ، أَوْ رَجُلاَنِ ، ثُمَّ جَائَهُمْ أَنْ قَدْ رُئِيَ الْهِلاَلُ ، فَجَاءَهُمُ الْخَبَرُ بِذَلِكَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ، أَوْ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ، كَانُوا يَصُومُونَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ ، أَوْ يَقْضُونَهُ بَعْدُ ؟ قَالَ :يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ إِنْ شَاؤُوا ، وَلَمْ يُوجِبْ عَلَيْهِمْ أَنْ يَصُومُوا بَقِيَّتَه.

(٩٥٦٩) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے کہا کہ اگر مکہ کے کچھ لوگ روزہ دار نہ ہونے کی حالت میں صبح کریں، یا ایک یا دو آدمی روزہ دار نہ ہونے کی حالت میں صبح کریں، پھر کچھ دیر بعد کوئی آدمی آئے اور کہے کہ گذشتہ رات چاند دیکھ لیا گیا تھا، یہ خبر ان کے پاس دن کے ابتدائی یا انتہائی حصہ میں آئی، تو کیا وہ باقی دن روزہ رکھیں یا بعد میں اس روزے کی قضا کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ چاہیں تو کھاتے پیتے رہیں باقی دن میں روزہ رکھنا ان پر ضروری نہیں ہے۔

(٦٩) ما قالوا في الصَّائِمِ يُفْطِرُ حِينَ يُمْنِي

اگر روزہ دار کی منی نکل آئی تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا

(٩٥٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا أَمْنَى الصَّائِمُ فَقَدْ أَفْطَرَ.

(۹۵۷۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار کی منی نکل آئی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

(۹۵۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا أَمْنَى الصَّائِمُ أَفْطَرَ ، قُلْتُ : يُكَفِّرُ كَفَّارَةَ الْمَنِيِّ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۹۵۷۱) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار کی منی نکل آئی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔ میں نے کہا کہ کیا وہ منی نکلنے کا کفارہ دے گا؟ انہوں نے کہا ہاں۔

(۹۵۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا قَبَّلَ ، أَوْ لَمَسَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَمْنَى ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَامِعِ.

(۹۵۷۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لیا یا اسے چھوا اور اس کی منی نکل آئی تو یہ جماع کے درجہ میں ہے۔

(۹۵۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ نَظَرَ إِلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ ، فَأَمْنَى مِنْ شَهْوَتِهَا ، هَلْ يُفْطِرُ ؟ قَالَ : لاَ ، وَيُتِمُّ صَوْمَهُ.

(۹۵۷۳) حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی رمضان میں اپنی بیوی کو دیکھے اور شہوت کی وجہ سے اس کی منی نکل آئے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟ انہوں نے فرمایا نہیں، وہ اپنے روزے کو پورا کرے۔

(۹۵۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الصَّائِمِ يُلاَعِبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يُمْذِيَ ، أَوْ يُودِيَ ، قَالَ : لاَ يُوجِبُ عَلَيْهِ الْقَضَاءَ إِلاَّ مَا أَوْجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلَ.

(۹۵۷۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے ملاعبت کی اور اس کی مذی یا ودی نکلی تو اس پر قضاء اس وقت تک واجب نہ ہوگی جب تک وہ چیز نہ نکلے جو غسل کو واجب کرتی ہے یعنی منی۔

(۹۵۷٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ أَمْنَى الصَّائِمُ أَفْطَرَ.

(۹۵۷۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر روزہ دار کی منی نکل آئی تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(٧٠) مَا قَالُوا فِي الصَّائِمِ يَتَوَضَّأُ ، فَيَدْخُلُ الْمَاءُ حَلْقَهُ

اگر وضو کرتے ہوئے روزہ دار کے حلق میں پانی چلا جائے تو کیا حکم ہے؟

(۹۵۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ مَرَّةً : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنْ حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : إِنْ كَانَ لِغَيْرِ الصَّلاَةِ قَضَى ، وَإِنْ كَانَ لِلصَّلاَةِ فَلاَ قَضَاءَ عَلَيْهِ.

(۹۵۷۶) حضرت ابن عباس اور حضرت شعبی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر نماز کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے وضو کر رہا تھا تو اس

روزے کی قضا کرے گا۔ اگر نماز کے لئے وضو کر رہا تھا تو اس پر قضا لازم نہیں۔

(۹۵۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا مَضْمَضَ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَدَخَلَ حَلْقَهُ شَيْءٌ لَمْ يَتَعَمَّدْهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، يُتِمُّ صَوْمَهُ.

(۹۵۷۷) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی نے روزے کی حالت میں کلی کی اور اس کے حلق میں بلاقصد پانی چلا گیا تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں۔ وہ روزہ پورا کرے گا۔

(۹۵۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الصَّائِمِ يُمَضْمِضُ ، فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهُ ، قَالَ : إِنْ كَانَ وُضُوءًا وَاجِبًا فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَإِنْ كَانَ مَضْمَضَ عَنْ غَيْرِهِ فَإِنَّهُ يُعِيدُ.

(۹۵۷۸) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر کلی کرتے ہوئے روزہ دار کے حلق میں پانی چلا گیا، تو اگر وضو واجب تھا تو اس پر کچھ لازم نہیں۔ اگر وہ کسی اور وجہ سے کلی کر رہا تھا تو وہ روزے کا اعادہ کرے گا۔

(۹۵۷۹) حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ إِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ : اسْتَنْثَرْتُ فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقِي ، فَلاَ بَأْسَ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ ، لَمْ تَمْلِكْ.

(۹۵۷۹) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عطاء سے عرض کیا کہ میں ناک صاف کر رہا تھا کہ پانی میرے حلق میں چلا گیا، اس میں کوئی حرج تو نہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں اس میں کوئی حرج نہیں، تم اس کا اختیار نہیں رکھتے۔

(۹۵۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الصَّائِمِ يَتَوَضَّأُ فَيَدْخُلُ حَلْقَهُ مِنْ وَضُوئِهِ ، قَالَ : إِنْ كَانَ ذَاكِرًا لِصَوْمِهِ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ ، وَإِنْ كَانَ نَاسِيًا فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

(۹۵۸۰) حضرت ابراہیم اس روزہ دار کے بارے میں جس کے حلق میں وضو کا پانی چلا جائے فرماتے ہیں کہ اگر اسے روزہ یاد ہو تو وہ قضاء کرے گا اور اگر اسے روزہ یاد نہ ہو تو اس پر کچھ لازم نہیں۔

(۹۵۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ كَانَ صَائِمًا فَتَوَضَّأَ ، فَسَبَقَهُ الْمَاءُ إِلَى حَلْقِهِ ، يُفْطِرُ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلْيُتِمَّ صِيَامَهُ.

(۹۵۸۱) حضرت عمرو بن ہرم فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی روزے سے ہو اور وضو کرتے ہوئے اس کے حلق میں پانی چلا جائے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟ انہوں نے فرمایا نہیں، وہ روزے کو پورا کرے۔

(۷۱) مَا قَالُوا فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ ، يُصَامُ ؟

یوم شک کے روزے کے بارے میں، کیا اس دن روزہ رکھا جا سکتا ہے؟

(۹۵۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ ، وَعُمَرُ يَنْهَيَانِ عَنْ صَوْمِ الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ

مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۵۸۲) حضرت علی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا کرتے تھے جس کے بارے میں شک ہو کہ وہ رمضان کا دن ہے یا نہیں۔

(۹۵۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الضَّرِيسِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لأَنْ أُفْطِرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ ، ثُمَّ أَقْضِيَهُ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَزِيدَ فِيهِ مَا لَيْسَ مِنه.

(۹۵۸۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رمضان کا کوئی روزہ چھوڑ کر اسے بعد میں قضا کروں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں رمضان میں اس دن کا اضافہ کروں جو اس میں نہیں۔

(۹۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُول : لَوْ صُمْت السَّنَةَ كُلَّهَا لأَفْطَرْتُ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ.

(۹۵۸۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں پورا سال بھی روزہ رکھوں تو اس دن روزہ نہیں رکھوں گا جس کے بارے میں مجھے شک ہو کہ یہ رمضان کا روزہ ہے یا نہیں۔

(۹۵۸٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ : لَوْ صُمْتُ السَّنَةَ كُلَّهَا ، مَا صُمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۵۸۵) حضرت ضحاک بن قیس فرماتے ہیں کہ اگر میں پورا سال بھی روزہ رکھوں تو اس دن روزہ نہیں رکھوں گا جس کے بارے میں مجھے شک ہو کہ یہ رمضان کا روزہ ہے یا نہیں۔

(۹۵۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مَوْلاَةٍ لِسَلَمَةَ بِنْتِ حُذَيْفَةَ ، عَنْ بِنْتِ حُذَيْفَةَ قَالَتْ : كَانَ حُذَيْفَةُ يَنْهَى عَنْ صَوْمِ الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ.

(۹۵۸۶) حضرت بنت حذیفہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ یوم شک کے روزے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

(۹۵۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَصْبَحْنَا يَوْمًا بِالْبَصْرَةِ ، وَلَسْنَا نَدْرِي عَلَى مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ صَوْمِنَا فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ ، فَأَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، فَإِذَا هُوَ قَدْ أَخَذَ خزيرة كَانَ يَأْخُذُهَا قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ ، ثُمَّ غَدَوْا ، ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا السَّوَّارِ الْعَتَكِيَّ فَدَعَا بِغَدَائِهِ ، ثُمَّ تَغَدَّى ، ثُمَّ أَتَيْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ فَوَجَدْتُهُ مُفْطِرًا.

(۹۵۸۷) حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ میں تھے اور ہمیں ۳۰ شعبان کے دن اس یوم شک کا سامنا کرنا پڑا جس کے بارے میں یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا تھا کہ اس دن روزہ ہے یا نہیں ہے۔ چنانچہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ خزیرہ نامی ایک کھانا جو دوپہر کے کھانے سے پہلے کھایا کرتے تھے وہ کھا رہے تھے۔ پھر وہاں موجود سب لوگوں نے کھانا

کھایا۔ پھر میں ابوسوار عدوی کے پاس آیا انہوں نے بھی اپنا کھانا منگوا کر کھایا۔ پھر میں حضرت مسلم بن یسار کے پاس آیا تو میں نے دیکھا کہ ان کا بھی روزہ نہیں تھا۔

(۹۵۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : لاَ تَصُمْ إلاَّ مَعَ جَمَاعَةِ النَّاسِ.

(۹۵۸۸) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ لوگوں کی جماعت کے ساتھ ہی روزہ رکھو۔

(۹۵۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَا مِنْ يَوْمٍ أَصُومُهُ أَبْغَضُ إلَيَّ مِنْ يَوْمٍ يَخْتَلِفُ النَّاسُ فِيهِ.

(۹۵۸۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جتنا مجھے اس دن روزہ رکھنا ناپسند ہے جس دن کے بارے میں شک ہوا تنا مجھے کسی اور دن میں روزہ رکھنا ناپسند نہیں۔

(۹۵۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ ، يُقَالُ لَهَا : حَفْصَةُ ، عَنْ بِنْتٍ أَوْ أُخْتٍ لِحُذَيْفَةَ ، قَالَتْ : كَانَ حُذَيْفَةُ يَنْهَى عَنْ صَوْمِ الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ.

(۹۵۹۰) حضرت حفصہ بنت حذیفہ یا حضرت حفصہ اخت حذیفہ فرماتی ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ یوم شک میں روزہ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔

(۹۵۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعَيْزَارِ ، قَالَ : أَتَيْتُ إبْرَاهِيمَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ ، فَقَالَ : لَعَلَّك صَائِمٌ ، لاَ تَصُمْ إلاَّ مَعَ الْجَمَاعَةِ.

(۹۵۹۱) حضرت ابوعیزار کہتے ہیں کہ میں یوم شک کو حضرت ابراہیم کے پاس گیا انہوں نے فرمایا کہ شاید تمہارا روزہ ہے۔ جماعت کے ساتھ روزہ رکھا کرو۔

(۹۵۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْقَاسِمِ : أَتَكْرَهُ صَوْمَ آخِرِ يَوْمِ شَعْبَانَ الَّذِي يَلِي رَمَضَانَ؟ قَالَ : لاَ ، إلاَّ أَنْ يُغَمَّى الْهِلاَلُ.

(۹۵۹۲) حضرت داود بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے کہا کہ کیا آپ شعبان کے آخری دن جو رمضان کے ساتھ ملا ہو اس دن روزہ رکھنے کو ناپسند قرار دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، البتہ اگر چاند بادلوں میں چھپا ہو تو پھر ٹھیک نہیں۔

(۹۵۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَصُومُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نِصْفِ النَّهَارِ لِشَهَادَةِ شَاهِدٍ، أَوْ مَجِيءِ غَائِبٍ ، فَإِنْ جَاءَ ، وَإِلاَّ أَفْطَرَ.

(۹۵۹۳) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت حسن کسی گواہ یا آنے والے کے انتظار میں ۳۰ شعبان کو نصفِ نہار تک روزہ رکھتے اگر کوئی نہ آتا تو روزہ توڑ دیتے۔

(۹۵۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُعَلَّى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَصُومَ الْيَوْمَ

الَّذِی یُخْتَلَفُ فِیهِ مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۵۹۴) حضرت سعید بن جبیر یومِ شک میں روزہ رکھنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۹۵۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّیُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِیٍّ ، أَنَّ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ وَنَاسًا مَعَهُ أَتَوْهُمْ بِمَسْلُوخَةٍ مَشْوِیَّةٍ فِی الْیَوْمِ الَّذِی یُشَكُّ فِیهِ أَنَّهُ مِنْ رَمَضَانَ ، أَوْ لَیْسَ مِنْ رَمَضَانَ ، فَاجْتَمَعُوا وَاعْتَزَلَهُمْ رَجُلٌ ، فَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ :تَعَالَ فَكُلْ ، قَالَ :فَإِنِّی صَائِمٌ ، فَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ :إِنْ كُنْت تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ فَتَعَالَ فَكُلْ.

(۹۵۹۵) حضرت ربعی فرماتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ موجود لوگوں کے پاس یوم شک میں بھنا ہوا گوشت لایا گیا۔ سب لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے لیکن ایک آدمی الگ ہو کر بیٹھ گیا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ آؤ اور کھاؤ۔ اس نے کہا کہ میرا روزہ ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اگر تم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو آ کر کھاؤ۔

(۹۵۹۶) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :مَنْ صَامَ الْیَوْمَ الَّذِی یُشَكُّ فِیهِ فَقَدْ عَصَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. (ابو داؤد ۲۳۲۷۔ دارمی ۱۶۸۲)

(۹۵۹۶) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جس نے یومِ شک میں روزہ رکھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

(۹۵۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ بَیَان ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :مَا مِنْ یَوْمٍ أَبْغَضُ إِلَیَّ أَنْ أَصُومَهُ مِنَ الْیَوْمِ الَّذِی یُشَكُّ فِیهِ مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۵۹۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ مجھے یومِ شک سے زیادہ کسی دن روزہ رکھنا ناپسندیدہ نہیں۔

(۹۵۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِی الْیَوْمِ الَّذِی یَقُولُ النَّاسُ إِنَّهُ مِنْ رَمَضَانَ ، قَالَ :فَقَالَ : لاَ تَصُومَنَّ إِلاَّ مَعَ الإِمَامِ ، فَإِنَّمَا كَانَتْ أَوَّلُ الْفُرْقَةِ فِی مِثْلِ هَذَا.

(۹۵۹۸) حضرت عامر سے یومِ شک میں روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ صرف اس دن روزہ رکھو جس دن کے بارے میں سب لوگ کہیں کہ یہ رمضان کا دن ہے۔ کیونکہ اختلافات کی بنیاد ایسے مسائل سے پڑتی ہے۔

(۹۵۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ :مَا مِنْ یَوْمٍ أَبْغَضُ إِلَیَّ أَنْ أَصُومَهُ ، مِنَ الْیَوْمِ الَّذِی یُشَكُّ فِیهِ مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۵۹۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے یومِ شک سے زیادہ کسی دن روزہ رکھنا ناپسندیدہ نہیں۔

(۹۶۰۰) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِی عُثْمَانَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لِیَتَّقِ أَحَدُكُمْ أَنْ یَصُومَ یَوْمًا مِنْ شَعْبَانَ ، أَوْ یُفْطِرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ ، فَإِنْ تَقَدَّمَ قَبْلَ النَّاسِ ، فَلْیُفْطِرْ إِذَا أَفْطَرَ النَّاسُ.

(۹۶۰۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بات سے اجتناب کرو کہ تم شعبان کے کسی دن رمضان سمجھ کر روزہ رکھو اور رمضان کے

کسی دن کا روزہ چھوڑ دو۔ اگر لوگوں سے پہلے روزے شروع بھی کر دیئے تو عید لوگوں کے ساتھ ہی مناؤ۔

(۹٦۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ.

(۹٦۰۱) حضرت ابوعثمان یومِ شک کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۷۲) فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

رمضان کے آخری عشرے کا بیان

(۹٦۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي الصَّلْتِ، عَنْ أَبِي عَقْرَبَ الأَسَدِيِّ، قَالَ: أَتَيْنَا ابْنَ مَسْعُودٍ فِي دَارِهِ فَوَجَدْنَاهُ فَوْقَ الْبَيْتِ ، فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ : صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، سَمِعْنَاك تَقُولُ: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، فَقَالَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ مِنَ النِّصْفِ الآخِرِ، وَذَلِكَ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ بَيْضَاءَ لاَ شُعَاعَ لَهَا ، فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ فَوَجَدْتُهَا كَمَا حُدِّثْتُ ، فَكَبَّرْتُ.

(۹٦۰۲) حضرت ابوعقرب اسدی کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے انہیں کمرے کی چھت پر موجود پایا، ہم نے سنا کہ وہ نیچے اترنے سے پہلے کہہ رہے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم نے آپ کو سنا کہ آپ نے نیچے اترنے سے پہلے کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شبِ قدر رمضان کے دوسرے نصف کے سات دنوں میں ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ اس رات میں سورج جب طلوع ہوتا ہے تو سفید ہوتا ہے اور کرنوں کے بغیر ہوتا ہے۔ جب میں نے سورج کو دیکھا تو اسے اسی حالت میں پایا جس حالت میں مجھے بتایا گیا تھا، چنانچہ میں نے خوشی سے اللہ کی کبریائی بیان کی۔

(۹٦۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ : اُطْلُبُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ.

(۹٦۰۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(۹٦۰٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَتَلاَحَى رَجُلاَنِ ، فَقَالَ : إِنِّي خَرَجْت وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلاَحَى فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، لَعَلَّ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا ، الْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ ، وَالسَّابِعَةِ ، وَالْخَامِسَةِ.

(۹٦۰۴) حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو شبِ قدر کے بارے میں بتانے کے لئے

باہر تشریف لائے تو دو آدمی لڑ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں شب قدر کی اطلاع دینے کے لئے آیا تھا، لیکن فلاں اور فلاں دونوں لڑ رہے تھے، شاید اسی میں خیر ہوگی، تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

(۹٦۰۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الْتَمِسُوهَا اللَّيْلَةَ ، وَتِلْكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ ثَلاثٍ وَعِشْرِينَ.

(۹٦۰۵) حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے آج کی رات میں تلاش کرو۔ وہ تیئسویں رات تھی۔

(۹٦۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ قَالَ :كُنْتُ مَعَ أَبِي ذَرٍّ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطَى ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ :كَانَ أَسْأَلَ النَّاسِ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَخْبِرْنَا بِهَا ، فَقَالَ :لَوْ أُذِنَ لِي فِيهَا لأَخْبَرْتُكُمْ ، وَلَكِنِ الْتَمِسُوهَا فِي إِحْدَى السَّبْعَيْنِ، ثُمَّ لاَ تَسْأَلْنِي عَنْهَا بَعْدَ مُقَامِكَ ، أَوْ مُقَامِي هَذَا.

(۹٦۰٦) حضرت ابو مرثد فرماتے ہیں کہ میں جمرۂ وسطیٰ کے پاس حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ میں نے ان سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں سب سے زیادہ سوال میں کیا کرتا تھا۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! شب قدر انبیاء کے زمانوں میں ہوتی ہے، جب انبیاء دنیا سے تشریف لے جاتے تو یہ رات بھی اٹھالی جاتی تھی، کیا ایسا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ شب قدر قیامت تک باقی رہے گی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر مجھے اس کے بارے میں بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے اس کے بتانے کی اجازت ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتا دیتا۔ البتہ میں اتنا کہوں گا کہ تم اسے رمضان کی آخری سات راتوں میں سے ایک میں تلاش کرو۔ اب تم مجھ سے اس بارے میں سوال مت کرنا۔

(۹٦۰۷) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ قَنَّانِ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّهْمِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ :كَانَ عُمَرُ ، وَحُذَيْفَةُ ، وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَشُكُّونَ فِيهَا أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ، قَالَ زِرٌّ :فَوَاصِلْهَا.

(۹٦۰۷) حضرت قنان بن عبداللہ نہمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زر سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر، حضرت حذیفہ اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس بارے میں کوئی شک نہیں تھا کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔ جب رمضان کے تین دن باقی رہ جائیں۔

(۷۳) مَا قَالُوا فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ

عشرۂ ذوالحجہ میں رمضان کی قضا کا بیان

(۹٦۰۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِقَضَاءِ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ.

(۹٦۰۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عشرۂ ذوالحجہ میں رمضان کی قضا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹٦۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ فَلاَ يَقْضِيه فِي ذِي الْحِجَّةِ ، فَإِنَّهُ شَهْرُ نُسُكٍ.

(۹٦۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس پر رمضان کی قضا واجب ہو وہ عشرۂ ذوالحجہ میں اسے ادا نہ کرے کیونکہ یہ نسک کا مہینہ ہے۔

(۹٦۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : ابْدَأْ بِالْفَرِيضَةِ لاَ بَأْسَ أَنْ تَصُومَهَا فِي الْعَشْرِ.

(۹٦۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرض کو مقدم رکھو اور عشرۂ ذوالحجہ میں اس کی قضاء کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹٦۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (ح) وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : يَبْدَأُ بِالْفَرِيضَةِ ، لاَ بَأْسَ أَنْ يَصُومَهَا فِي الْعَشْرِ.

(۹٦۱۱) حضرت سعید بن جبیر اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ فرض کو مقدم رکھا جائے گا اور عشرۂ ذوالحجہ میں رمضان کے روزوں کی قضا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹٦۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَقْضِي رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ.

(۹٦۱۲) حضرت سعید بن مسیب رمضان کے روزوں کی قضا عشرۂ ذوالحجہ میں کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۹٦۱۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِقَضَاءِ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ.

(۹٦۱۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ رمضان کے روزں کی قضا عشرۂ ذوالحجہ میں کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹٦۱٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُسٍ ، وَمُجَاهِدٍ قَالُوا : اقْضِ رَمَضَانَ مَتَى شِئْتَ ، وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۹٦۱۴) حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رمضان کی قضا جب چاہو کرلو۔ حضرت سعید بن جبیر فرماتے

ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۶۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۹۶۱۵) حضرت حسن نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(٧٤) مَا قَالُوا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاخْتِلاَفِهِمْ فِيهَا

شبِ قدر اور اس کے بارے میں اہلِ علم کا اختلاف

(۹۶۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أُتِيتُ فِي رَمَضَانَ وَأَنَا نَائِمٌ فَقِيلَ: إِنَّ اللَّيْلَةَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، قَالَ: فَقُمْتُ وَأَنَا نَاعِسٌ فَتَعَلَّقْت بِبَعْضِ أَطْنَابِ فُسْطَاطِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَنَظَرْت فِي اللَّيْلَةِ فَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الشَّيْطَانُ يَطْلُعُ مَعَ الشَّمْسِ كُلَّ يَوْمٍ إِلاَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، قَالَ: وَذَلِكَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لاَ شُعَاعَ لَهَا.

(۹۶۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رمضان میں سویا ہوا تھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آج شبِ قدر ہے۔ میں نیند کی حالت میں بیدار ہوا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی ایکری کو پکڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے رات کا اندازہ لگایا تو وہ رمضان کی تیئسویں رات تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شیطان شبِ قدر کے علاوہ ہر رات سورج کے ساتھ برآمد ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے شبِ قدر کے دن سورج سفید حالت میں بغیر کرنوں کے طلوع ہوتا ہے۔

(۹۶۱۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَبَلَةَ ، وَمُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَحَيَّنُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ ، أَوْ قَالَ :فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ.

(۹۶۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شبِ قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

(۹۶۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ. (مسلم ۲۱۹۔ احمد ۶/ ۲۰۴)

(۹۶۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شبِ قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔

(۹۶۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ

اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ بِلاَلاً عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ :لَيْلَةُ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ.

(۹۶۱۹) حضرت صنابحی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے شبِ قدر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تیئیس رمضان کی رات ہے۔

(۹۶۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَالِهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأُنْسِيتهَا ، فَاطْلُبُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ ، وِتْرًا.

(۹۶۲۰) حضرت فلتان بن عاصم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے شبِ قدر دیکھی تھی پھر مجھے بھلا دی گئی۔ تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(۹۶۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :فِي رَمَضَانَ.

(۹۶۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ قدر رمضان میں ہے۔

(۹۶۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ لِسَبْعٍ تَبْقَى ، تَحَرَّوْهَا لِتِسْعٍ تَبْقَى ، تَحَرَّوها لإِحْدَى عَشْرَةَ تَبْقَى ، صَبِيحَةَ بَدْرٍ ، فَإِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ كُلَّ يَوْمٍ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ إِلاَّ صَبِيحَةَ بَدْرٍ.

(۹۶۲۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ قدر کو رمضان کی تیئسویں، اکیسویں اور انیسویں راتوں میں تلاش کرو۔ اور شبِ قدر کو چودھویں رات کی صبح میں تلاش کرو۔ کیونکہ سورج ہر روز شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے، سوائے چودھویں کی صبح کے، کیونکہ اس میں سورج صاف ہوتا ہے اور اس میں کرنیں نہیں ہوتیں۔

(۹۶۲۳) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ :لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ.

(۹۶۲۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔

(۹۶۲٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ حَوْطٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ قَالَ :فَمَا تمارى وَلاَ شَكَّ ، قَالَ :لَيْلَةَ تِسْعَ عَشْرَةَ ، لَيْلَةُ الْفُرْقَانِ لَيْلَةُ الْتَقَى الْجَمْعَانِ.

(۹۶۲۴) حضرت حوط خزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم سے شبِ قدر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ بغیر کسی شک کے شبِ قدر انیسویں رات ہے، جو کہ فرقان کی رات ہے۔ یہ وہ رات ہے جس میں دو لشکر باہم ملے۔

(۹۶۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ مِنْ رَمَضَانَ ؛ لِتِسْعٍ تَبْقَيْنَ ، أَوْ لِسَبْعٍ تَبْقَيْنَ ، أَوْ لِخَمْسٍ ، أَوْ لِثَلاَثٍ ، أَوْ لآخِرِ لَيْلَةٍ.

(۹۶۲۵) حضرت ابو بکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شبِ قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔ اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا آخری رات میں تلاش کرو۔

(٩٦٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أُبَيًّا يَقُولُ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ، هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَخْبَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْضَاءَ ، تَرَقْرَقُ.

(۹۶۲۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ شبِ قدر ستائیسویں رات ہے، یہ وہی رات ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس رات سورج سفید اور روشن طلوع ہوتا ہے۔

(٩٦٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كُلْثُومٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي كُلِّ رَمَضَانَ.

(۹۶۲۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ شبِ قدر ہر رمضان میں ہوتی ہے۔

(٩٦٢٨) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَحَوَّلُ فِي لَيَالِي الْعَشْرِ كُلِّهَا.

(۹۶۲۸) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ شبِ قدر آخری عشرے کی سب راتوں میں گھومتی ہے۔

(٩٦٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، ووَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ زِرًّا يَقُولُ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ، فَإِذَا كَانَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلْيَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ ، وَلْيُفْطِرْ عَلَى لَبَنٍ ، وَلْيُؤَخِّرْ فِطْرَهُ إِلَى السَّحَرِ.

(۹۶۲۹) حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں کہ جب رمضان کی ستائیسویں رات ہو تو غسل کرو۔ اس رات میں اگر تم میں سے کوئی اپنی افطاری کو سحر تک مؤخر کر سکے تو کر لے، نیز اسے چاہئے کہ اس دن لسی سے افطار کرے۔

(٩٦٣٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ.

(۹۶۳۰) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ قدر تیئسویں رات ہے۔

(٩٦٣١) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ.

(۹۶۳۱) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔

(٩٦٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَأُنْسِيتُهَا ، أَوْ نُسِّيتُهَا ،

فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ ، فِي الْوِتْرِ. (بخاری ۸۱۳۔ ابوداؤد ۱۳۷۷)

(۹۶۳۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے شبِ قدر دکھائی گئی تھی، پھر بھلا دی گئی۔ تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(۹۶۳۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُوقِظُ أَهْلَهَا لَيْلَةَ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ.

(۹۶۳۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رمضان کی تیئسویں رات کو اپنے گھر والوں کو جگایا کرتی تھیں۔

(۹۶۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَرُشُّ عَلَى أَهْلِهِ مَاءً لَيْلَةَ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ.

(۹۶۳۴) حضرت عبید اللہ بن ابی یزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رمضان کی تیئسویں رات کو اپنے گھر والوں پر پانی چھڑکتے تھے۔

(۹۶۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۶۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔

(۹۶۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةٌ بَلْجَةٌ سَمْحَةٌ ، تَطْلُعُ شَمْسُهَا لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ.

(۹۶۳۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ شبِ قدر ایک روشن اور چمکدار رات ہے، اس میں سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔

(۷۵) من كان يَجْتَهِدُ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الأَوَاخِرُ مِنْ رَمَضَانَ

جو حضرات رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت میں خوب کوشش کیا کرتے تھے

(۹۶۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الأَوَاخِرُ أَيْقَظَ أَهْلَهُ وَرَفَعَ الْمِئْزَرَ ، قِيلَ لأَبِي بَكْرٍ :مَا رَفْعُ الْمِئْزَرِ؟ قَالَ: اعْتِزَالُ النِّسَاءِ.

(۹۶۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کو جگاتے اور ازار کو بلند رکھتے۔ حضرت ابوبکر بن عیاش سے سوال کیا گیا کہ ازار کو بلند رکھنے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ خواتین سے کنارہ کشی اختیار کرتے۔

(٩٦٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ.

(۹۶۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے گھر والوں کو جگایا کرتے تھے۔

(٩٦٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوقِظُ أَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ، وَيُشَمِّرُ فِيهِنَّ.

(۹۶۳۹) حضرت عبدالرحمٰن بن سابط فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اپنی خواتین کو جگاتے تھے اور انہیں عبادت کی ترغیب دوسرے لوگوں سے زیادہ دیا کرتے تھے۔

(٩٦٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرَةَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ كَصَلاَتِهِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ ، فَإِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ.

(۹۶۴۰) حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرہ رمضان میں اسی طرح معمول کی عبادت کرتے تھے جیسے باقی دنوں میں، البتہ جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو بہت کوشش فرمایا کرتے تھے۔

(٩٦٤١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ اجْتِهَادًا ، لاَ يَجْتَهِدُهُ فِي غَيْرِهِ.

(۹۶۴۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کی جتنی کوشش فرماتے تھے اتنی اور کسی وقت میں نہ فرماتے۔

(٧٦) من كره صَوْمَ الدَّهْرِ

جن حضرات کے نزدیک ''صومِ دہر'' (یعنی کچھ کھائے پیئے بغیر مسلسل روزے رکھنا) مکروہ ہے

(٩٦٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، وَأَبِي مَيْسَرَةَ ، قَالاَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، رَجُلٌ صَامَ الأَبَدَ ؟ قَالَ : لاَ صَامَ ، وَلاَ أَفْطَرَ.

(۹۶۴۲) حضرت عبداللہ بن شداد اور حضرت ابومیسرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے صوم دہر رکھا اس کا کیا حکم ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نہ روزہ رکھنے والوں میں سے ہے اور نہ روزہ نہ رکھنے والوں میں سے۔

(٩٦٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، وَسُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْمَكِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ صَامَ مَنْ صَامَ الأَبَدَ. (بخاری ۱۹۷۹۔ مسلم ۱۸۷)

(۹۶۴۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ابد کا روزہ رکھا اس کا روزہ نہ ہوا۔

(٩٦٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْت رَجُلاً يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ ؟ قَالَ : لاَ صَامَ وَلاَ أَفْطَرَ ، أَوْ مَا صَامَ وَلاَ أَفْطَرَ. (مسلم ۸۱۸۔ ابو داؤد ۲۴۱۸)

(۹۶۴۴) حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی پاک ﷺ سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے صومِ دہر رکھا اس کا کیا حکم ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ نہ روزہ رکھنے والوں میں سے ہے اور نہ روزہ نہ رکھنے والوں میں سے۔

(٩٦٤٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَامَ الأَبَدَ فَلاَ صَامَ ، وَلاَ أَفْطَرَ. (ابن ماجه ۱۷۰۵۔ طیالسی ۱۱۴۷)

(۹۶۴۵) حضرت عبد اللہ بن شخیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابد کا روزہ رکھنے والا نہ روزہ رکھنے والوں میں سے ہے اور نہ روزہ نہ رکھنے والوں میں سے۔

(٩٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضُيِّقَتْ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ هَكَذَا ، وَطَبَّقَ بِكَفِّهِ.

(۹۶۴۶) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے صومِ دہر رکھا اس پر جہنم کو یوں بند کیا جائے گا۔ اور انہوں نے اپنی ہتھیلی کو بند کیا۔

(٩٦٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ يَسَارٍ ، سَمِعَهُ مِنْ أَبِي تَمِيمَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِهِ. (احمد ۴/ ۴۱۴۔ ابن حبان ۳۵۸۴)

(۹۶۴۷) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ قول نبی پاک ﷺ کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔

(٩٦٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْتَ رَجُلاً يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ ؟ قَالَ : وَدِدْتُ أَنَّهُ لاَ يَطْعَمُ الدَّهْرَ كُلَّهُ ، قَالَ : ثُلُثَيْهِ ؟ قَالَ : أَكْثَرُ ، قَالَ : نِصْفَهُ ؟ قَالَ : أَكْثَرُ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ مَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ : صِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

(۹۶۴۸) حضرت عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا کوئی آدمی صومِ دہر رکھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں وہ پورے دہر کا روزہ نہ رکھے۔ سوال کرنے والے نے کہا کہ اس کے دو تہائی کا رکھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی زیادہ ہے۔ اس نے کہا کہ نصفِ دہر کا روزہ رکھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی زیادہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں

ایک ایسی مقدار بتاتا ہوں جس سے اس کے دل کے وساوس اور کھوٹ دور ہو جائیں گے، وہ ہر مہینے میں تین روزے رکھے۔

(٩٦٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ رَجُلاً يَصُومُ الدَّهْرَ ، فَعَلاَهُ بِالدِّرَّةِ وَجَعَلَ يَقُولُ :كُلْ يَا دَهْرُ ، كُلْ يَا دَهْرُ.

(۹۶۴۹) حضرت ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ ایک آدمی صوم دہر رکھتا ہے۔ آپ نے اسے کوڑا مارا اور فرمایا کہ اے دہر! کھاؤ، اے دہر! کھاؤ۔

(٩٦٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :ذُكِرَ لِلشَّعْبِيِّ أَنَّ عُبَيْدًا الْمُكْتِبَ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۹۶۵۰) حضرت حسن بن عمرو کہتے ہیں کہ حضرت شعبی کو بتایا گیا کہ عبید المکتب صوم دہر رکھتے ہیں۔ حضرت شعبی نے اس کو ناپسند قرار دیا۔

(٩٦٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۹۶۵۱) حضرت سعید بن جبیر سے صومِ دہر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٩٦٥٢) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ:لَمْ يَكُنْ سَالِمٌ، وَالْقَاسِمُ، وَعُبَيْدُاللهِ يَصُومُونَ الدَّهْرَ.

(۹۶۵۲) حضرت خالد بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ حضرت سالم، حضرت قاسم اور حضرت عبید اللہ دہر کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

(٩٦٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ :قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ.

(۹۶۵۳) حضرت عبد اللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صومِ دہر رکھا اس کا روزہ نہیں ہوا۔

(٧٧) من رخص فِي صَوْمِ الدَّهْرِ

جن حضرات نے صومِ دہر کی اجازت دی ہے

(٩٦٥٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ الأَسْوَدَ كَانَ يَصُومُ الدَّهْرَ.

(۹۶۵۴) حضرت اسود صومِ دہر رکھا کرتے تھے۔

(٩٦٥٥) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ ، قَالَ :كَانَ عُرْوَةُ يَصُومُ الدَّهْرَ فِي السَّفَرِ وَغَيْرِهِ.

(۹۶۵۵) حضرت عروہ سفر اور حضر میں صوم دہر رکھا کرتے تھے۔

(٩٦٥٦) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رُهَيْمَةَ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : كَانَ عُثْمَانَ يَصُومُ الدَّهْرَ، وَيَقُومُ اللَّيْلَ إِلاَّ هَجْعَةً مِنْ أَوَّلِهِ.

(۹۶۵۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صوم دہر رکھتے تھے اور رات کو قیام کرتے تھے البتہ رات کے ابتدائی حصہ میں تھوڑا سا سوتے تھے۔

(۹٦٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ سَرَدَ الصَّوْمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَتَيْنِ.

(۹۶۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی وفات سے دو سال پہلے مسلسل روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۷۸) فی القوم یرون الإهلال، ولا یرونه الآخرون

اگر کچھ لوگ چاند دیکھیں اور کچھ نہ دیکھیں تو کیا حکم ہے؟

(٩٦٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :ذَكَرُوا بِالْمَدِينَةِ رُؤْيَةَ الْهِلاَلِ وَقَالُوا :إِنَّ أَهْلَ إِسْتَارَةَ قَدْ رَأَوْهُ ، فَقَالَ الْقَاسِمُ ، وَسَالِمٌ :مَا لَنَا وَلأَهْلِ إِسْتَارَةَ.

(۹۶۵۸) حضرت عبداللہ بن سعید فرماتے ہیں کہ مدینہ میں چاند دیکھنے کا تذکرہ ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ استارہ والوں نے چاند دیکھا ہے۔ حضرت قاسم اور حضرت سالم نے فرمایا کہ ہمارا استارہ والوں کے چاند دیکھنے سے کیا واسطہ؟

(۷۹) فی الرجل یُصبحُ وهو جنبٌ یغتسِلُ، ویجزیه صومه

اگر کوئی آدمی حالتِ جنابت میں صبح کرے، پھر غسل کرلے تو اس کا روزہ ہوجائے گا

(٩٦٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيتُ جُنُبًا ، فَيَأْتِيهِ بِلاَلٌ فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلاَةِ ، فَيَقُومُ فَيَغْتَسِلُ ، فَأَنْظُرُ إِلَى تَحَدُّرِ الْمَاءِ مِنْ رَأْسِهِ ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَأَسْمَعُ صَوْتَهُ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ ، ثُمَّ يَظَلُّ صَائِمًا ، قَالَ مُطَرِّفٌ :فَقُلْتُ لِعَامِرٍ :فِي رَمَضَانَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، سَوَاءٌ رَمَضَانُ وَغَيْرُهُ. (احمد ٦/ ٢٥٤۔ ابن حبان ٣٤٩٠)

(۹۶۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں رات گذارتے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آتے اور نماز کی اطلاع دیتے تو آپ اٹھ کر غسل فرماتے۔ میں آپ کے سر مبارک سے ٹپکتا پانی دیکھتی تھی۔ پھر آپ تشریف لے جاتے اور میں فجر کی نماز میں آپ کی آواز سنتی تھی۔ پھر آپ روزہ رکھتے۔ حضرت مطرف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے کہا کہ یہ رمضان میں ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، رمضان اور غیر رمضان میں ایسا ہوتا تھا۔

(٩٦٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ ، ثُمَّ يُتِمُّ صَوْمَهُ.

(بخاری ۱۹۲۵۔ ترمذی ۷۷۹)

(۹۶۶۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں صبح فرماتے، پھر غسل کرتے، پھر روزے کو پورا فرماتے تھے۔

(٩٦٦١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَخْرُجُ مِنْ مُغْتَسَلِهِ ، فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ، وَيَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ. (نسائی ۲۹۸۱۔ احمد ۶/ ۲۰۳)

(۹۶۶۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں صبح فرماتے، پھر غسل کرتے، غسل فرما کر آپ باہر نکلتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے۔ پھر آپ اس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

(٩٦٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَمْضِي عَلَى صَوْمِهِ. (مسلم ۸۰۔ احمد ۶/ ۳۰۶)

(۹۶۶۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ بغیر احتلام کے حالت جنابت میں صبح فرماتے تھے، پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے تھے۔

(٩٦٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ :إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ، ثُمَّ يُصْبِحُ صَائِمًا. (احمد ۶/ ۳۱۳۔ ابن حبان ۳۴۸۶)

(۹۶۶۳) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ بغیر احتلام کے حالت جنابت میں صبح فرماتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

(٩٦٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ :جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مِرْدَاسٍ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ :إِنِّي أَصْبَحْتُ وَأَنَا جُنُبٌ ، فَأُتِمُّ صَوْمِي ؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ :أَصْبَحْتَ فَحَلَّ لَكَ الصَّلاَةُ ، وَحَلَّ لَكَ الصِّيَامُ ، اغْتَسِلْ وَأَتِمَّ صَوْمَكَ.

(۹۶۶۴) حضرت اسود بن ہلال فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مرداس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میں نے حالت جنابت میں صبح کی ہے۔ کیا میں روزے کو پورا کروں؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے صبح کی، تمہارے لئے نماز بھی حلال اور روزہ بھی حلال ہے، تم غسل کرو اور روزے کو پورا کرو۔

(٩٦٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ الْوَادِعِيِّ ، قَالَ :تَدَارَأَ رَجُلاَنِ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَجُلٍ يُصْبِحُ وَهُوَ جُنُبٌ ، فَانْطَلَقَا إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَانْطَلَقْت مَعَهُمَا ، فَسَأَلَهُ أَحَدُهُمَا فَقَالَ : أَيَصُومُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَإِنْ كَانَ مِنَ النِّسَاءِ ؟ قَالَ :وَإِنْ كَانَ مِنَ النِّسَاءِ ، قَالَ :وَإِنْ نَامَ مُتَعَمِّدًا ؟ قَالَ :

وَإِنْ نَامَ مُتَعَمِّدًا.

(۹۶۶۵) حضرت ابوعطیہ وادعی کہتے ہیں کہ مسجد میں دو آدمیوں کا اس شخص کے بارے میں اختلاف ہوا جو حالت جنابت میں صبح کرے۔ وہ دونوں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ ان میں سے ایک نے سوال کیا کہ کیا وہ روزہ رکھے گا؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں۔ اس نے سوال کیا کہ اگر کسی عورت کے ساتھ یہ صورت پیش آئے؟ انہوں نے فرمایا کہ خواہ کسی عورت کے ساتھ یہ صورت پیش آئے۔ اس نے کہا کہ وہ جان بوجھ کر ایسا کرے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، خواہ وہ جان بوجھ کر ایسا کرے۔

۹٦٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۹۶۶۶) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

۹٦٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا أَصْبَحَ الرَّجُلُ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَرَادَ أَنْ يَصُومَ ، فَلْيَصُمْ إِنْ شَاءَ.

(۹۶۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے حالت جنابت میں صبح کی اور وہ روزہ رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے۔

۹٦٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصْبِحُ وَهُوَ جُنُبٌ ، قَالُوا : يَمْضِي عَلَى صَوْمِهِ.

(۹۶۶۸) حضرت ابو ہریرہ، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے حالت جنابت میں صبح کی تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

۹٦٦٩) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ : لَوْ أَصْبَحْتُ جُنُبًا مِنِ امْرَأَتِي لَصُمْتُ.

(۹۶۶۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی بیوی سے جماع کرنے کی وجہ سے جنبی ہو جاؤں اور اسی حال میں صبح کروں تو میں روزہ رکھوں گا۔

۹٦٧٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، قَالَ : أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ ، وَأُمُّ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ. (بخاری ۱۹۳۱۔ ترمذی ۷۷۹)

(۹۶۷۰) حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج سے ازدواجی ملاقات کی وجہ سے حالت جنابت میں صبح کرتے تو غسل کر کے روزہ رکھ لیتے۔

۹٦٧١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَوْ نَادَى الْمُنَادِي وَأَنَا بَيْنَ

رِجْلَيْهَا لَقُمْتُ فَأَتْمَمْتُ الصِّيَامَ ، صِيَامَ رَمَضَانَ كَانَ ، أَوْ غَيْرَهُ.

(۹۶۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اعلان کرنے والا صبح کا اعلان کر دے اور میں اپنی بیوی کے ساتھ ازدواجی ملاقات میں مشغول ہوں تو میں اٹھ جاؤں گا اور روزے کو پورا کروں گا خواہ یہ رمضان کا روزہ ہو یا کوئی دوسرا۔

(۹۶۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُجْزِيهِ فِي التَّطَوُّعِ ، وَيَقْضِيهِ فِي الْفَرِيضَةِ.

(۹۶۷۲) حضرت منصور اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حالت جنابت میں روزہ رکھنا نفل میں تو جائز ہے البتہ فرض میں اس روزے کی قضا کرے گا۔

(۹۶۷۳) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : عَلَيْهِ الْقَضَاءُ.

(۹۶۷۳) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ اس پر قضاء لازم ہے۔

(۹۶۷٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَجَعَ عَنْ فُتْيَاهُ ؛ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا فَلاَ صَوْمَ لَهُ.

(۹۶۷۴) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اس فتوے سے رجوع کر لیا تھا کہ جس شخص نے حالت جنابت میں صبح کی اس کا روزہ نہیں ہوا۔

(۹۶۷٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ طَاوُوس يَذْكُرُ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : إِنْ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ وَلَمْ يَغْتَسِلْ حَتَّى يُصْبِحَ ، فَإِنَّهُ يُتِمُّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَيَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَيْقِظْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بَدَلٌ.

(۹۶۷۵) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر کوئی ماہِ رمضان میں جنابت کا شکار ہوا، اب اگر وہ بیدار رہا اور اس نے صبح تک غسل نہ کیا تو وہ اس دن بھی روزے کو پورا کرے اور اس دن کے بدلے روزہ رکھے۔ اگر وہ صبح ہونے کے بعد بیدار رہا تو اس پر بدل لازم نہیں۔

(۹۶۷٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، وَأَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَأَنَا بَيْنَ رِجْلَي امْرَأَتِي ، لاَغْتَسَلْتُ ثُمَّ صُمْتُ.

(۹۶۷۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مؤذن اذان دے اور میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع میں مشغول ہوں تو میں غسل کر کے روزہ رکھ لوں گا۔

(۹۶۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوْ أَدْرَكَنِي النِّدَاءُ وَأَنَا بَيْنَ رِجْلَيْهَا لَصُمْتُ ، أَوْ قَالَ : مَا أَفْطَرْتُ.

(۹۶۷۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مؤذن اذان دے اور میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع میں مشغول ہوں تو میں غسل کر کے روزہ رکھ لوں گا۔

(۸۰) ما قالوا فِي الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ ، مَنْ نَهَى عَنْهُ

جن حضرات نے صومِ وصال سے منع فرمایا ہے

(۹۶۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : وَاصَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاصَلْنَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : لَوْ أَنَّ الشَّهْرَ مُدَّ لِي لَوَاصَلْتُ وِصَالاً يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ ، إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي. (بخاری ۱۹۶۱۔ ترمذی ۷۷۸)

(۹۶۷۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صومِ وصال رکھنا شروع کیا۔ اس پر ہم نے بھی صومِ وصال رکھنا شروع کر دیا۔ جب اس بات کی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں ایک ماہ تک صومِ وصال رکھنا چاہوں تو رکھ سکتا ہوں پھر شدت اختیار کرنے والے اپنی شدت کو چھوڑ دیں گے۔ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

(۹۶۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : وَاصَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّاسَ فَوَاصَلُوا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُمْ ، فَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، إِنِّي أَظَلُّ عِنْدَ رَبِّي فَيُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي. (بخاری ۱۹۶۵۔ مسلم ۷۷۵)

(۹۶۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صومِ وصال رکھا، یہ بات لوگوں کو معلوم ہوئی تو انہوں نے بھی صومِ وصال رکھنا شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو آپ نے لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

(۹۶۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ ، فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّكَ تُوَاصِلُ ؟ فَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى. (مسلم ۵۶۔ احمد ۲/ ۱۴۳)

(۹۶۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں صومِ وصال رکھا تو لوگوں نے بھی صومِ وصال رکھنا شروع کر دیا۔ آپ نے لوگوں کو منع فرمایا تو کسی نے کہا کہ آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

(۹۶۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : نَهَى

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ ، وَهَذِهِ أُخْتِي تُوَاصِلُ ، وَأَنَا أَنْهَاهَا.

(بخاری ۱۹۶۳۔ ابو داؤد ۲۳۵۳)

(۹۶۸۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صومِ وصال سے منع فرمایا ہے۔ یہ میری بہن صومِ وصال رکھتی ہے اور میں اسے منع کرتا ہوں۔

(۹۶۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ إِلَى السَّحَرِ. (طبرانی ۱۸۵۔ احمد ۱/ ۹۱)

(۹۶۸۲) حضرت علی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے سحری تک وصال کا روزہ رکھا۔

(۹۶۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا : إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ ، وَالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ إِبْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ.

(۹۶۸۳) حضرت ابن ابی لیلیٰ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے صومِ وصال سے منع فرمایا اور روزہ کی حالت میں پچھنے لگوانے سے بھی منع فرمایا۔ آپ نے یہ ممانعت اپنے صحابہ پر شفقت کرتے ہوئے فرمائی۔

(۹۶۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ عَنِ الْوِصَالِ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّك تُوَاصِلُ ؟ فَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، إِنِّي أَبِيت يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي ، فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَمِنَ السَّحَرِ إِلَى السَّحَرِ.

(۹۶۸۴) حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صومِ وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میں رات گذارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ اگر تم نے صومِ وصال رکھنا ہی ہے تو سحری سے سحری تک رکھو۔

(۹۶۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ ، فَقَالُوا : إِنَّك تُوَاصِلُ ؟ فَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، إِنِّي أَبِيت يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي ، أَوْ نَحْوَ هَذَا.

(۹۶۸۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے صومِ وصال سے منع فرمایا تو لوگوں نے کہا کہ آپ بھی تو صومِ وصال رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

(۹۶۸٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ أُوَاصِلُ أَبَدًا.

(۹۶۸٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں کبھی صومِ وصال نہیں رکھوں گا۔

(۹۶۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ وِصَالَ فِي صِيَامٍ.

(۹۶۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روزے میں وصال نہیں ہے۔

(۹۶۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَقَالُوا : إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : لَسْتُمْ فِي ذَلِكُمْ مِثْلِي ، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي ، فَاكْلَفُوا مِنَ الأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ.

(بخاری ۱۹۶۶۔ احمد ۲/ ۲۳۱)

(۹۶۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ صومِ وصال سے بچو۔ لوگوں نے کہا کہ آپ بھی تو وصال کا روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میں اس طرح رات گذارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ تم ان اعمال کا خود کو مکلف بناؤ جن کی طاقت رکھتے ہو۔

(۹۶۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ قُدَامَةَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : (ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ) مَعْنَاهَا عَلَى أَنَّهَا كَرِهَتِ الْوِصَالَ.

(۹۶۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ کا معنی ہے کہ صومِ وصال مکروہ ہے۔

(۸۱) من رخص فِي الْوِصَالِ لِلصَّائِمِ

جن حضرات نے صومِ وصال کی اجازت دی ہے

(۹۶۹۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : (ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ) ، فَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ فَهُوَ مُفْطِرٌ ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ صَامَ ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

(۹۶۹۰) حضرت ابو العالیہ صومِ وصال کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ﴿ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ پس اس آیت کی روشنی میں جب رات آئے تو اس کا روزہ پورا ہوگیا اب اگر وہ چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو نہ رکھے۔

(۹۶۹۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ أَبِي نُعْمٍ يُوَاصِلُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا حَتَّى نَعُودَهُ.

(۹۶۹۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی نعم نے پندرہ دن تک وصال کا روزہ رکھا۔ پھر ہم نے انہیں اس سے روک دیا۔

(۹۶۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ صَبِيحَةَ خَمْسَ عَشَرَ مِنَ الشَّهْرِ ، وَهُوَ مُوَاصِلٌ.

(۹۶۹۲) حضرت ابونوفل بن ابی عقرب فرماتے ہیں کہ میں مہینے کی پندرہ تاریخ کو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ صومِ وصال سے تھے۔

(۸۲) ما قالوا فِي الشَّهْرِ، كَمْ هُوَ يَوْمًا؟

ایک مہینے میں کتنے دن ہوتے ہیں؟

(۹۶۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ : ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ عَلَى الأُخْرَى ، ثُمَّ قَالَ : الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا ، ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا. (مسلم ۷۶۴۔ احمد ۱/ ۱۸۴)

(۹۶۹۳) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ مہینہ اس طرح ہوتا ہے، مہینہ اس طرح ہوتا ہے۔ پھر تیسری مرتبہ ایک انگلی کم رکھی۔

(۹۶۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَائَهُ شَهْرًا ، فَلَمَّا مَضَى تِسْعٌ وَعِشْرُونَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ ، فَقَالَ : إِنَّ الشَّهْرَ قَدْ تَمَّ ، وَقَدْ بَرَرْتَ.

(۹۶۹۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ تک اپنی ازواج سے دور رہے، جب انتیس دن گذر گئے تو حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ مہینہ گذر چکا ہے اور آپ نے قسم کو پورا کر دیا۔

(۹۶۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَمْ مَضَى مِنَ الشَّهْرِ ؟ قُلْنَا : مَضَى اثْنَانِ وَعِشْرُونَ يَوْمًا ، وَبَقِيَتْ ثَمَان ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَلْ مَضَتَ ثِنْتَانِ وَعِشْرُونَ ، وَبَقِيَتْ سَبْعٌ ، الْتَمِسُوهَا اللَّيْلَةَ ، ثُمَّ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الشَّهْرُ هَكَذَا ، وَالشَّهْرُ هَكَذَا ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، وَأَمْسَكَ وَاحِدَةً.

(احمد ۲/ ۲۵۱۔ ابن حبان ۳۴۵۰)

(۹۶۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینے کے کتنے دن گذر گئے؟ ہم نے کہا کہ بائیس دن گذر گئے اور آٹھ باقی رہ گئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ بائیس دن گذر گئے اور سات دن باقی رہ گئے۔ الْتَمِسُوهَا اللَّيْلَةَ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ یوں ہوتا ہے، مہینہ یوں ہوتا ہے۔ یہ بات تین مرتبہ فرمائی اور ایک مرتبہ

رک گئے۔

(۹۶۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: حَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ أَقْسَمَ شَهْرًا، فَصَعِدَ عُلية، فَلَمَّا كَانَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ جَاءَهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: انْزِلْ، فَقَدْ تَمَّ الشَّهْرُ.

(۹۶۹۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک اپنی ازواج کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی اور اونچے کمرے میں تشریف لے گئے۔ جب انتیس دن گذر گئے تو حضرت جبریل حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک مہینہ گذر گیا آپ نیچے تشریف لے آئیں۔

(۹۶۹۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ ، لاَ نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسُبُ ، الشَّهْرُ هَكَذَا ، وَهَكَذَا ، وَهَكَذَا ، وَعَقَدَ الإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ؟ وَالشَّهْرُ هَكَذَا ، وَهَكَذَا ، وَهَكَذَا ، يَعْنِي: تَمَامَ الثَّلاَثِينَ.

(بخاری ۱۹۱۳۔ مسلم ۷۶۱)

(۹۶۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم ایک ان پڑھ امت ہیں، ہم نہ لکھتے ہیں اور نہ حساب کرتے ہیں۔ مہینہ اتنا ہوتا ہے، اتنا ہوتا ہے، اتنا ہوتا ہے۔ آپ نے تیسری مرتبہ میں انگوٹھے سے گرہ بنائی۔ (یعنی انتیس تک گنوایا) پھر فرمایا کہ مہینہ اتنا ہوتا ہے اتنا ہوتا ہے اتنا ہوتا ہے۔ اس مرتبہ آپ نے پورے تیس تک گنوایا۔

(۹۶۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: الشَّهْرُ هَكَذَا، وَهَكَذَا، وَهَكَذَا، ثُمَّ نقص إِبْهَامَهُ ، يَعْنِي: تِسْعًا وَعِشْرِينَ. (مسلم ۷۵۹۔ ابو داؤد ۲۳۱۴)

(۹۶۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مہینہ اتنا ہوتا ہے، اتنا اور اتنا۔ تیسری مرتبہ آپ نے اپنے انگوٹھے کو شمار نہ کیا۔ یعنی انتیس تک گنوایا۔

(۹۶۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا ، فَقَعَدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ ، ثُمَّ نَزَلَ فِي تِسْعٍ وَعِشْرِينَ ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا ؟ فَقَالَ: إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ. (بخاری ۱۹۱۱)

(۹۶۹۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے ایک مہینے کا ایلاء کیا اور اپنے اونچے کمرے میں تشریف لے گئے۔ پھر آپ انتیس دن بعد نیچے تشریف لے آئے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینے کا ایلاء کیا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

(۹۷۰۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ ، لاَ نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسُبُ ، الشَّهْرُ كَذَا ، وَكَذَا ، وَضَرَبَ

بِيَدِهِ ثَلاَثًا ، ثُمَّ نَقَصَ وَاحِدَةً. (احمد ۲/ ۱۲۹)

(۹۷۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم ایک ان پڑھ امت ہیں، ہم نہ لکھتے ہیں اور نہ حساب کرتے ہیں۔ مہینہ اتنا ہوتا ہے، اتنا ہوتا ہے، اتنا ہوتا ہے۔ آپ نے تیسری مرتبہ ہاتھ اٹھاتے ہوئے ایک انگلی کم کی۔ یعنی انتیس تک گنوایا۔

(۹۷۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ، ثُمَّ طَبَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ ، وَطَبَّقَ الثَّالِثَةَ ، وَقَبَضَ الإِبْهَامَ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ :غَفَرَ اللَّهُ لأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، إِنَّمَا هَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَائَهُ شَهْرًا ، فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا ؟ فَقَالَ :وَإِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ. (احمد ۲/ ۳۱)

(۹۷۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دو مرتبہ پورا پورا کھولا اور تیسری مرتبہ انگوٹھے کو بند رکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سنی تو فرمایا کہ اللہ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے۔ دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک کے لئے اپنی بیویوں کو چھوڑ دیا تھا۔ آپ انتیس دن بعد تشریف لے آئے تو لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ نے تو ایک مہینے کا ایلاء کیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ کبھی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

(۹۷۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :شَهْرٌ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ، وَشَهْرٌ ثَلاَثُونَ.

(۹۷۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اور کوئی تیس دن کا۔

(۹۷۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ : الشُّهُورِ ؛ شَهْرٌ ثَلاَثُونَ ، وَشَهْرٌ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ.

(۹۷۰۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے کہ کبھی مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی انتیس دن کا۔

(۹۷۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:رَمَضَانُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ.

(۹۷۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان انتیس دن کا ہے۔

(۹۷۰۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُيَينَةَ ، قَالَ :صُمْنَا رَمَضَانَ فِي عَهْدِ عَلِيٍّ عَلَى غَيْرِ رُؤْيَةٍ ، ثَمَانِيَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ أَمَرَنَا أَنْ نَقْضِيَ يَوْمًا.

(۹۷۰۵) حضرت ولید بن عتبہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں چاند دیکھے بغیر رمضان میں اٹھائیس دن روزے

رکھے۔ عید الفطر کے دن انہوں نے ہمیں ایک روزے کی قضا کا حکم دیا۔

(٩٧٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَا صُمْنَا تِسْعًا وَعِشْرِينَ ، أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلاَثِينَ.

(٩٧٠٦) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ رمضان کے ہم نے کم از کم انتیس اور زیادہ سے زیادہ تیس روزے رکھے ہیں۔

(٨٣) مَا ذُكِرَ فِي الصَّائِمِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ

اگر کوئی روزہ دار کے پاس بیٹھ کر کھائے تو روزہ دار کو کیا ملتا ہے؟

(٩٧٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُلَيْلٍ ، قَالَ : الصَّائِمُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ الطَّعَامُ ، سَبَّحَتْ مَفَاصِلُهُ.

(٩٧٠٧) حضرت یزید بن حلیل کہتے ہیں کہ اگر کوئی روزہ دار کے پاس بیٹھ کر کھائے تو اس کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں۔

(٩٧٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا : لَيْلَى ، عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ ، قَالَتْ : أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ ، فَكَانَ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ صِيَامًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ الطَّعَامُ ، صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ. (ترمذی ٧٨٦۔ احمد ٦/ ٣٦٥)

(٩٧٠٨) حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپ کے پاس موجود ایک شخص کا روزہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب روزہ دار کے پاس بیٹھ کر کوئی کھاتا ہے تو فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے تھے۔

(٩٧٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الصَّائِمُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ سَبَّحَتْ مَفَاصِلُهُ.

(٩٧٠٩) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی روزہ دار کے پاس بیٹھ کر کھائے تو اس کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں۔

(٩٧١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : الصَّائِمُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ.

(٩٧١٠) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب روزہ دار کے پاس کھایا جاتا ہے تو فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

(٨٤) من قَالَ لاَ اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ

جن حضرات کے نزدیک بغیر روزے کے اعتکاف نہیں ہوتا

(۹۷۱۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْمُعْتَكِفُ عَلَيْهِ الصَّوْمُ.

(۹۷۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ معتکف پر روزہ لازم ہے۔

(۹۷۱۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ بِصَوْمٍ.

(۹۷۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بغیر روزے کے اعتکاف نہیں ہوتا۔

(۹۷۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَعَائِشَةَ ، قَالاَ : لاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ بِصَوْمٍ ، وَقَالَ عَلِيٌّ ، وَابْنُ مَسْعُودٍ : لَيْسَ عَلَيْهِ صَوْمٌ ، إِلاَّ أَنْ يَفْرِضَهُ هُوَ عَلَى نَفْسِهِ.

(۹۷۱۳) حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بغیر روزے کے اعتکاف نہیں ہوتا۔ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس پر روزہ اس وقت تک فرض نہیں جب تک وہ خود اپنے اوپر فرض نہ کرے۔

(۹۷۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ بِصوم

(۹۷۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بغیر روزے کے اعتکاف نہیں ہوتا۔

(۹۷۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ بِمِثْلِهِ.

(۹۷۱۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۹۷۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ : الْمُعْتَكِفُ لَيْسَ عَلَيْهِ صَوْمٌ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ ذَلِكَ عَلَى نَفْسِهِ.

(۹۷۱۶) حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس پر روزہ اس وقت تک فرض نہیں جب تک وہ خود اپنے اوپر فرض نہ کرے۔

(۹۷۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الصَّوْمُ عَلَيْهِ وَاجِبٌ.

(۹۷۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ معتکف پر روزہ لازم ہے۔

(۹۷۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ بِصَوْمٍ.

(۹۷۱۸) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ بغیر روزے کے اعتکاف نہیں ہوتا۔

(۹۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ يُرَى اعْتِكَافٌ إِلاَّ بِصَوْمٍ.

(۹۷۱۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بغیر روزے کے اعتکاف نہیں ہوتا۔

(۹۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : عَلَى الْمُعْتَكِفِ الصَّوْمُ ، وَإِنْ لَمْ يَفْرِضْهُ عَلَى نَفْسِهِ.

(۹۷۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معتکف کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے خواہ وہ اپنے اوپر واجب نہ کرے۔

(۹۷۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ صَوْمٌ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ أَوْجَبَ ذَلِكَ عَلَى نَفْسِهِ.

(۹۷۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ معتکف پر اس وقت تک روزہ واجب نہیں جب تک وہ خود اپنے اوپر واجب نہ کرے۔

(۹۷۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيد ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ مِثْل قَوْلِ إبْرَاهِيمَ.

(۹۷۲۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۹۷۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ اعْتِكَافَ إلاَّ بِصَوْمٍ.

(۹۷۲۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ بغیر روزے کے اعتکاف نہیں ہوتا۔

(۸۵) مَا قَالُوا فِي الْمُعْتَكِفِ ، مَا لَهُ إذَا اعْتَكَفَ مِمَّا يَفْعَلُهُ ؟

معتکف کون کون سے اعمال کرسکتا ہے اور کون سے نہیں کرسکتا؟

(۹۷۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إذَا اعْتَكَفَ الرَّجُلُ فَلْيَشْهَدِ الْجُمُعَةَ ، وَلْيَعُدِ الْمَرِيضَ ، وَلْيَحْضُرِ الْجِنَازَةَ ، وَلْيَأْتِ أَهْلَهُ ، وَلْيَأْمُرْهُمْ بِالْحَاجَةِ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۹۷۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اعتکاف میں بیٹھے تو اسے چاہئے کہ جمعہ کی نماز میں حاضر ہو، مریض کی عیادت کرے، جنازہ میں شریک ہو، کھڑے کھڑے اپنے گھر والوں کے پاس آئے اور ضروریات پوری کرلے۔

(۹۷۲٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ قَالَ : يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ ، وَيَعُودُ الْمَرِيضَ ، وَيُجِيبُ الإِمَامَ.

(۹۷۲۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ معتکف جمعہ پڑھ سکتا ہے، مریض کی عیادت کرسکتا ہے اور امام کے بلانے پر جائے گا۔

(۹۷۲٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَتْنَا عَمْرَةُ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ كَانَتْ لاَ تَعُودُ الْمَرِيضَ مِنْ أَهْلِهَا وَهِيَ مُعْتَكِفَةٌ ، إلاَّ وَهِيَ مَارَّةٌ.

(۹۷۲۶) حضرت عمرہ فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اعتکاف کی حالت میں چلتے چلتے ہی اپنے اہل میں سے کسی مریض کی عیادت کیا کرتی تھیں۔

(۹۷۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ ، وَيَعُودُ الْمَرِيضَ ، وَيَشْهَدُ الْجِنَازَةَ ، وَيَخْرُجُ إِلَى الْحَاجَةِ ، وَيُجِيبُ الإِمَامَ ، وَذَلِكَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ ارسل إِلَيْهِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَلَمْ يَأْتِهِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَتَاهُ.

(۹۷۲۷) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ معتکف جمعہ کی نماز کے لئے حاضر ہوگا، مریض کی عیادت کرے گا، جنازہ میں شریک ہوگا، ضرورت کے لئے جائے گا، امام کے بلانے پر جائے گا۔ یہ بات انہوں نے اس لئے فرمائی کہ انہوں نے حضرت عمرو بن حریث کو بلایا تھا، وہ اعتکاف میں ہونے کی وجہ سے نہیں آئے تو حضرت سعید بن جبیر نے ان کی طرف یہ بات لکھ بھیجی جس پر وہ آگئے تھے۔

(۹۷۲۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَشْتَرِطَ هَذِهِ الْخِصَالَ وَهِيَ لَهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ : عِيَادَةَ الْمَرِيضِ ، وَأَنْ يَتْبَعَ الْجِنَازَةَ ، وَيَشْهَدَ الْجُمُعَةَ.

(۹۷۲۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف معتکف کے ان عادات کو شرط قرار دیئے بغیر پسند فرماتے تھے: مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کے پیچھے جانا، جمعہ کی نماز ادا کرنا۔

(۹۷۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَخْرُجُ إِلَى الْغَائِطِ ، وَيَعُودُ الْمَرِيضَ ، وَيَأْتِي الْجُمُعَةَ ، وَيَقُومُ عَلَى الْبَابِ.

(۹۷۲۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ معتکف رفع حاجت کے لئے باہر جاسکتا ہے، مریض کی عیادت کرسکتا ہے، جمعہ کی نماز کے لئے جاسکتا ہے لیکن وہ دروازے میں کھڑا ہوگا۔

(۹۷۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَأْتِي الْجُمُعَةَ.

(۹۷۳۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ معتکف جمعہ کے لئے جاسکتا ہے۔

(۹۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : الْمُعْتَكِفُ يَعُودُ الْمَرِيضَ ، وَيَشْهَدُ الْجُمُعَةَ ، وَيَقُومُ مَعَ الرَّجُلِ فِي الطَّرِيقِ يُسائله.

(۹۷۳۱) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ معتکف مریض کی عیادت کرے گا، جمعہ کی نماز ادا کرے گا اور راستے میں کسی آدمی کے ساتھ کھڑے ہو کر بات چیت کرسکتا ہے۔

(۹۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَأْتِي الْغَائِطَ ، وَيَتْبَعُ الْجِنَازَةَ ، وَيَعُودُ الْمَرِيضَ.

(۹۷۳۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ معتکف رفع حاجت کے لئے باہر جاسکتا ہے، جنازے کے پیچھے جاسکتا ہے اور مریض کی عیادت کرسکتا ہے۔

(۹۷۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ ، وَيَعُودُ الْمَرِيضَ ، وَيَحْضُرُ

الْجِنَازَةَ ، قَالَ مَرَّةً :وَيُجِيبُ الإِمَامَ.

(۹۷۳۳) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ معتکف جمعہ کی نماز میں حاضر ہوگا، جنازہ پڑھے گا اور امام کے بلانے پر جائے گا۔

(۹۷۳٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أخبرنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا لَمْ يَدْخُلِ الْبَيْتَ ، إِلاَّ لِحَاجَةٍ.

(بخاری ۲۰۲۹۔ احمد ۶/ ۲۳۵)

(۹۷۳۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں بیٹھتے تو صرف کسی ضرورت کے لئے ہی گھر آیا کرتے تھے۔

(۹۷۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَمُرُّ بِالْمَرِيضِ مِنْ أَهْلِهَا وَهِيَ مُعْتَكِفَةٌ ، فَلاَ تَعْرِضُ لَهُ.

(۹۷۳۵) حضرت عمرہ فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حالت اعتکاف میں اپنے متعلقین میں سے کسی مریض کے پاس سے گذرتیں تو اس کی طرف متوجہ نہ ہوتی تھیں۔

(۹۷۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالاَ :الْمُعْتَكِفُ لاَ يَشْهَدُ جِنَازَةً ، وَلاَ يَعُودُ مَرِيضًا.

(۹۷۳۶) حضرت سعید بن میتب اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ معتکف نہ جنازے میں شریک ہوگا اور نہ مریض کی عیادت کرے گا۔

(۹۷۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ:لاَ يَتْبَعُ جِنَازَةً، وَلاَ يَعُودُ مَرِيضًا، وَلاَ يُجِيبُ دَعْوَةً.

(۹۷۳۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ معتکف نہ جنازے میں شریک ہوگا، نہ مریض کی عیادت کرے گا اور نہ ہی کسی کے بلانے پر جائے گا۔

(۹۷۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الْمُعْتَكِفُ لاَ يَتْبَعُ جِنَازَةً ، وَلاَ يَعُودُ مَرِيضًا.

(۹۷۳۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ معتکف نہ جنازے کے ساتھ جائے گا اور نہ مریض کی عیادت کرے گا۔

(۹۷۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لاَ يُجِيبُ دَعْوَةً ، وَلاَ يَعُودُ مَرِيضًا ، وَلاَ يَحْضُرُ جِنَازَةً.

(۹۷۳۹) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ معتکف نہ کسی کے بلانے پر جائے گا، نہ مریض کی عیادت کرے گا اور نہ ہی جنازے میں شریک ہوگا۔

(٨٦) ما يستحب لِلْمُعْتَكِفِ مِنَ السَّاعَاتِ أَنْ يَدْخُلَ

معتکف کے لئے کس وقت اعتکاف کی جگہ داخل ہونا مستحب ہے

(٩٧٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَكَانَ الَّذِي يَعْتَكِفُ فِيهِ.

(مسلم ۸۳۱۔ ابو داؤد ۲۴۵۶)

(۹۷۴۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اس جگہ تشریف لے جاتے جہاں آپ نے اعتکاف کرنا ہوتا تھا۔

(٩٧٤١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَرَادَ الرَّجُل أَنْ يَعْتَكِفَ ، فَلْتَغْرُبْ لَهُ الشَّمْسُ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي يُرِيدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهَا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ.

(۹۷۴۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی نے اعتکاف کرنا ہو تو اس کو چاہئے کہ سورج غروب ہونے سے پہلے مسجد پہنچ جائے۔

(٨٧) مَا قَالُوا فِي الْمُعْتَكِفِ يَأْتِي أَهْلَهُ بِالنَّهَارِ

کیا معتکف دن کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آ سکتا ہے؟

(٩٧٤٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمُعْتَكِفِ يَشْتَرِطُ أَنْ يَعْتَكِفَ بِالنَّهَارِ وَيَأْتِيَ أَهْلَهُ بِاللَّيْلِ ، قَالَ : لَيْسَ هَذَا بِاعْتِكَافٍ.

(۹۷۴۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر معتکف شرط رکھے کہ وہ دن کے وقت اعتکاف کرے اور رات کو اپنے گھر والوں کے پاس آئے۔ تو یہ اعتکاف نہیں ہے۔

(٩٧٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَشْتَرِطَ أَنْ يَتَعَشَّى فِي أَهْلِهِ وَيَتَسَحَّرَ.

(۹۷۴۳) حضرت قتادہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ معتکف رات کا کھانا اور سحری اپنے گھر والوں کے ساتھ کھانے کی شرط لگائے۔

(٩٧٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ اشْتَرَطَ أَنْ يَتَعَشَّى فِي أَهْلِهِ ، وَلاَ يَدْخُلُ ظِلَّهُ ، وَلَكِنْ يُؤْتَى بِعَشَائِهِ فِي فِنَاءِ دَارِهِ.

(۹۷۴۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ معتکف اگر چاہے تو رات کا کھانا اپنے گھر والوں کے ساتھ کھائے، وہ اپنے گھر کے سائے والی جگہ نہ جائے گا بلکہ اس کا کھانا گھر کے صحن میں لایا جائے گا۔

(۹۷٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَنَعْتَكِفُ فِيهِ سَاعَةً.

(۹۷۴۵) حضرت یعلی بن امیہ اپنے ساتھی سے کہتے کہ چلو مسجد چلیں اور پھر وہاں تھوڑی دیر کا اعتکاف فرماتے۔

(۸۸) من كره لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَدْخُلَ سَقْفًا

جن حضرات نے معتکف کے لئے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ وہ چھت کے نیچے جائے

(۹۷٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ ضَرَبَ خِبَاءً ، أَوْ فُسْطَاطًا فَقَضَى فِيهِ حَاجَتَهُ ، وَلاَ يَأْتِي أَهْلَهُ ، وَلاَ يَدْخُلُ سَقْفًا.

(۹۷۴۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب اعتکاف کرنا چاہتے تو اپنے لئے ایک خیمہ بنالیتے، اسی میں اپنی ضروریات پوری فرماتے۔ پھر نہ اپنے گھر والوں کے پاس آتے اور نہ چھت کے نیچے جاتے۔

(۹۷٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأَى قَوْمًا اعْتَكَفُوا فِي الْمَسْجِدِ ، وَقَدْ سَتَرُوا فَأَنْكَرَهُ ، وَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قَالُوا : إِنَّمَا نَسْتُرُهُ عَلَى طَعَامِنَا ، قَالَ : فَاسْتُرُوهُ ، فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَاهْتِكُوهُ.

(۹۷۴۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے مسجد میں اعتکاف کے لئے پردے لگائے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے منع کیا اور پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے کھانا کھانے کے لئے پردے لگائے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کھانا کھانے کے لئے پردے لگاؤ جب کھانا کھا چکو تو پردے ہٹادو۔

(۹۷٤۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : الْمُعْتَكِفُ لاَ يَدْخُلُ بَيْتًا مُسَقَّفًا.

(۹۷۴۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ معتکف چھت والے کمرے میں داخل نہیں ہوگا۔

(۹۷٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَدْخُلُ سَقْفًا.

(۹۷۴۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ معتکف چھت کے نیچے نہیں آئے گا۔

(۹۷٥۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : لاَ يَدْخُلُ دَارًا.

(۹۷۵۰) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ وہ گھر میں داخل نہیں ہوگا۔

(۹۷٥۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ يَدْخُلُ بَيْتًا.

(۹۷۵۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ وہ کمرے میں داخل نہیں ہوگا۔

(۹۷۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يَدْخُلُ بَيْتًا.

(۹۷۵۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ کمرے میں داخل نہیں ہوگا۔

(۸۹) من اعتكف فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ وَمَنْ فَعَلَهُ

جن حضرات نے اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کیا

(۹۷۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ؛ أَنَّ أَبَا قِلاَبَةَ اعْتَكَفَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ.

(۹۷۵۳) حضرت ابوقلابہ نے اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کیا۔

(۹۷۵٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ؛ أَنَّ أَبَا قِلاَبَةَ فَعَلَهُ.

(۹۷۵۴) حضرت ابوقلابہ نے اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کیا۔

(۹۷۵٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ اعْتَكَفَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ.

(۹۷۵۵) حضرت سعید بن جبیر نے اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کیا۔

(۹۷۵٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ اعْتَكَفَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ.

(۹۷۵۶) حضرت سعید بن جبیر نے اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کیا۔

(۹۷۵۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ؛ أَنَّهُ اعْتَكَفَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ.

(۹۷۵۷) حضرت ہمام بن حارث نے اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کیا۔

(۹۷۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالاعْتِكَافِ فِي مَسَاجِدِ الْقَبَائِلِ.

(۹۷۵۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قبیلوں کی مسجدوں میں اعتکاف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۹۷۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَعْتَكِفَ فِي مَسْجِدٍ يُصَلَّى فِيهِ.

(۹۷۵۹) حضرت ابوسلمہ اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ اس مسجد میں اعتکاف کیا جائے جس میں نماز پڑھی جاتی ہے۔

(۹۷٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ؛ أَنَّ أَبَا الأَحْوَصِ اعْتَكَفَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ.

(۹۷۶۰) حضرت ابواحوص نے اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کیا۔

(۹۷٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ اعْتَكَفَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ.

(۹۷۶۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو اپنی قوم کی مسجد میں اعتکاف کرلے۔

(۹۰) من قَالَ لاَ اعْتِكَافَ ، إِلَّا فِي مَسْجِدٍ يُجْمَعُ فِيهِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہوتا ہے

(۹۷٦۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جَاءَ حُذَيْفَةُ إلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : أَلاَ أُعْجِبُكَ مِنْ قَوْمٍ عُكُوفٍ بَيْنَ دَارِكَ وَبَيْنَ دَارِ الأَشْعَرِيِّ ، يَعْنِي : الْمَسْجِدَ؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَلَعَلَّهُمْ أَصَابُوا وَأَخْطَأْتَ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ لاَ اعْتِكَافَ إلاَّ فِي ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ ؛ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَالْمَسْجِدِ الأَقْصَى ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا أُبَالِي اعْتَكَفْتُ فِيهِ ، أَوْ فِي سُوقِكُمْ هَذِهِ.

(۹۷۶۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے فرمایا کہ کیا آپ کو ان لوگوں پر تعجب نہیں ہوتا جو آپ کے اور اشعری کے گھر کے بیچ یعنی مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید وہ ٹھیک ہیں اور آپ غلطی پر ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا آپ نہیں جانتے کہ اعتکاف صرف تین مسجدوں میں ہوتا ہے۔ ایک مسجد حرام، دوسری مسجد اقصیٰ اور تیسری مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، میرے خیال میں اس مسجد میں جس میں وہ لوگ اعتکاف میں بیٹھے ہیں، اعتکاف کرنا اور بازار میں اعتکاف کرنا برابر ہے۔

(۹۷٦۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ اعْتِكَافَ إلاَّ فِي مِصْرٍ جَامِعٍ.

(۹۷۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اعتکاف صرف مصر جامع میں ہوتا ہے۔

(۹۷٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ الأَزْمَعِ ، قَالَ : اعْتَكَفَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ الأَعْظَمِ وَضَرَبَ خَيْمَةً فَحَصَبَهُ النَّاسُ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَأَرْسَلَ إلَيْهِ رَجُلاً ، فَكَفَّ النَّاسَ عَنْهُ وَحَسَّنَ ذَلِكَ.

(۹۷۶۴) حضرت شداد بن ازمع فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد اعظم میں اعتکاف کے لئے بیٹھا اور اس نے خیمہ لگایا۔ لوگوں نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا۔ یہ خبر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ نے ایک آدمی بھیج کر لوگوں کو اس سے دور کیا اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا۔

(۹۷٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ اعْتِكَافَ إلاَّ فِي مَسْجِدِ نَبِيٍّ.

(۹۷۶۵) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اعتکاف صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جائز ہے۔

(۹۷٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ اعْتِكَافَ إلاَّ فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ يُجْمَعُ فِيهِ.

(۹۷۶۶) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہوسکتا ہے۔

(۹۷۶۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الاعْتِكَافِ ؟ فَقَالاَ : لاَ تَعْتَكِف إِلاَّ فِي مَسْجِدٍ يُجَمِّعُونَ فِيهِ.

(۹۷۶۷) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اعتکاف کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہوسکتا ہے۔

(۹۷۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ فِي مَسْجِدٍ يُجْمَعُ فِيهِ.

(۹۷۶۸) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہوسکتا ہے۔

(۹۷۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ.

(۹۷۶۹) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہوسکتا ہے۔

(۹۱) من كان يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ الْمُعْتَكِفُ كَمَا هُوَ مِنْ مَسْجِدِهِ إِلَى الْمُصَلَّى

جو حضرات اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ وہ چاند رات مسجد میں گذار کر اگلے دن عید گاہ جائے

(۹۷۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّهُ أُوتِيَ يَوْمَ الْفِطْرِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ ، وَاعْتَكَفَ فِيهِ بِجُوَيْرِيَةٍ مُزَيَّنَةٍ فَأَقْعَدَهَا فِي حِجْرِهِ ، ثُمَّ اعْتَنَقَهَا وَخَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى كَمَا هُوَ مِنَ الْمَسْجِدِ.

(۹۷۷۰) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ کے پاس عید الفطر کے دن ان کی قوم کی مسجد میں جس میں انہوں نے اعتکاف کیا تھا، ایک بناؤ سنگھار والی بچی لائی گئی، انہوں نے اسے اپنی گود میں بٹھایا اور اس سے پیار کیا۔ پھر عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔

(۹۷۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَبِيتَ لَيْلَةَ الْفِطْرِ فِي مَسْجِدِهِ ، حَتَّى يَكُونَ غُدُوُّهُ مِنْهُ.

(۹۷۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف معتکف کے لئے اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ وہ عید الفطر کی رات اپنی مسجد میں گذارے اور صبح کو عید گاہ پہنچے۔

(۹۷۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : بِتْ لَيْلَةَ الْفِطْرِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي اعْتَكَفْتَ فِيهِ ، حَتَّى يَكُونَ غُدُوُّكَ إِلَى مُصَلاَّكَ مِنْهُ.

(۹۷۷۲) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ عید الفطر کی رات اس مسجد میں گذارو جس میں تم نے اعتکاف کیا ہو، پھر صبح عید گاہ کی طرف جاؤ۔

(۹۲) مَا قَالُوا فِي الْمُعْتَكِفِ يُجَامِعُ ، مَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ ؟

اگر معتکف نے جماع کر لیا تو کیا حکم ہے؟

(۹۷۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِذَا جَامَعَ الْمُعْتَكِفُ، أَبْطَلَ اعْتِكَافَهُ وَاسْتَأْنَفَ.

(۹۷۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر معتکف نے جماع کرلیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ گیا اب وہ دوبارہ اعتکاف کرے۔

(۹۷۷٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يَقْضِي اعْتِكَافَهُ.

(۹۷۷۴) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وہ اپنے اعتکاف کی قضا کرے گا۔

(۹۷۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَالْقَاسِمِ، وَسَالِمٍ، قَالُوا: يَسْتَقْبِلُ.

(۹۷۷۵) حضرت سعید بن میتب، حضرت قاسم اور حضرت سالم فرماتے ہیں کہ وہ نئے سرے سے اعتکاف کرے گا۔

(۹۷۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ غَشِيَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ ، أَنَّهُ بِمَنْزِلَةِ الَّذِي غَشِيَ فِي رَمَضَانَ ، عَلَيْهِ مَا عَلَى الَّذِي أَصَابَ فِي رَمَضَانَ.

(۹۷۷٦) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حالتِ اعتکاف میں بیوی سے جماع کرنا رمضان میں بیوی سے جماع کرنے کی طرح ہے۔ اس پر وہی لازم ہے جو رمضان میں جماع کرنے والے پر لازم ہے۔

(۹۷۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : كَانُوا يُجَامِعُونَ وَهُمْ مُعْتَكِفُونَ حَتَّى نَزَلَتْ : ﴿وَلاَ تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾.

(۹۷۷۷) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ لوگ حالتِ اعتکاف میں جماع کیا کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلاَ تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ جب تم مسجد میں اعتکاف کی حالت میں ہو تو اپنی بیویوں سے جماع نہ کرو۔

(۹۷۷۸) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : مَنْ أَصَابَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ ، فَعَلَيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ مِثْلُ مَا عَلَى الَّذِي يُصِيبُ فِي رَمَضَانَ.

(۹۷۷۸) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حالتِ اعتکاف میں بیوی سے جماع کرنے والے پر وہی کفارہ لازم ہے جو رمضان میں جماع کرنے والے پر لازم ہے۔

(۹۷۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الْمُعْتَكِفِ إِذَا جَامَعَ ، قَالَ : يَتَصَدَّقُ بِدِينَارَيْنِ.

(۹۷۷۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ معتکف نے اگر جماع کیا تو وہ دو دینار صدقہ کرے گا۔

(۹۷۸۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي امْرَأَةٍ نَذَرَتْ أَنْ تَعْتَكِفَ خَمْسِينَ يَوْمًا ، فَاعْتَكَفَتْ أَرْبَعِينَ ، ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأَتَتْهُ ، قَالَ : تُتِمُّ مَا بَقِيَ.

(۹۷۸۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت نے نذر مانی کہ وہ پچاس دن تک اعتکاف کرے گی، ابھی چالیس دن گذرے تھے کہ اس کے خاوند نے اس سے ہمبستری کی تو وہ باقی دن پورے کرلے۔

(۹۳) فِي المعتكف يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ

کیا معتکف اپنی بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے اور کیا اس سے گلے مل سکتا ہے؟

(۹۷۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يُقَبِّلَ ، أَوْ يُبَاشِرَ.

(۹۷۸۱) حضرت عطاء نے معتکف کے لئے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کا بوسہ لے یا اس سے گلے ملے۔

(۹۷۸۲) حَدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُقَبِّلُ الْمُعْتَكِفُ ، وَلاَ يُبَاشِرُ.

(۹۷۸۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ معتکف نہ اپنی بیوی کا بوسہ لے گا نہ اس سے گلے ملے گا۔

(۹٤) مَا قَالُوا فِي الْمُعْتَكِفِ يَشْتَرِي وَيَبِيعُ

کیا معتکف خرید وفروخت کرسکتا ہے؟

(۹۷۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْمُعْتَكِفُ لاَ يَبِيعُ ، وَلاَ يَبْتَاعُ.

(۹۷۸۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ معتکف خرید وفروخت نہیں کرسکتا۔

(۹۷۸٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَعَانَ جَعْدَةَ بْنَ هُبَيْرَةَ بِسَبْعِ مِئَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَطَائِهِ فِي ثَمَنِ خَادِمٍ لَهُ ، فَسَأَلَهُ : هَلَ ابْتَعْتَ خَادِمًا ؟ قَالَ : أَنَا مُعْتَكِفٌ ، قَالَ : وَمَا عَلَيْكَ لَوْ أَتَيْتَ السُّوقَ ، فَابْتَعْتَ خَادِمًا.

(۹۷۸۴) حضرت عبد اللہ بن یسار فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ایک خادم خریدنے کے سلسلے میں حضرت جعدہ بن ہبیرہ کی مدد کرتے ہوئے انہیں سات سو دینار دیئے۔ پھر ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے خادم خرید لیا۔ انہوں نے کہا کہ میں حالتِ اعتکاف میں ہوں۔ حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ اگر بازار جا کر خادم خرید لو تو اس میں کچھ حرج نہیں۔

(۹۵) مَا قَالُوا فِي الْمَيِّتِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ اعْتِكَافٌ

اگر کسی شخص کا انتقال ہو جائے اور اس پر اعتکاف لازم ہو تو کیا کیا جائے؟

(۹۷۸۵) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : سُئِلَ طَاوُوس عَنِ امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا أَنْ تَعْتَكِفَ سَنَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَلَهَا أَرْبَعَةُ بَنُونَ ، كُلُّهُمْ يُحِبُّ أَنْ يَقْضِيَ عَنْهَا ؟ قَالَ طَاوُوس : اعْتَكِفُوا أَرْبَعَتُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ ، وَصُومُوا.

(۹۷۸۵) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس سے ایک عورت کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس کا انتقال ہوگیا ہے اس نے منت مانی تھی کہ وہ ایک سال مسجد حرام میں اعتکاف کرے گی۔ اس کے چار بچے ہیں جن میں سے ہر ایک اس کی جگہ اعتکاف میں بیٹھنے کو تیار ہے۔ حضرت طاوس نے فرمایا کہ ان چاروں کو تین ماہ کے لئے اعتکاف میں بٹھا دو اور وہ روزے بھی رکھیں۔

(۹۷۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لاَ يُقْضَى عَنِ الْمَيِّتِ اعْتِكَافٌ.

(۹۷۸۶) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ میت کے اعتکاف کی قضا نہیں کی جائے گی۔

(۹۷۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ؛ أَنَّ أُمَّهُ نَذَرَتْ أَنْ تَعْتَكِفَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ ، فَمَاتَتْ وَلَمْ تَعْتَكِفْ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : اعْتَكِفْ عَنْ أُمِّكَ.

(۹۷۸۷) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے نذر مانی تھی کہ وہ دس دن اعتکاف میں بیٹھیں گی، لیکن ان کا انتقال ہوگیا اور وہ اعتکاف میں نہ بیٹھ سکیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اپنی والدہ کی طرف سے اعتکاف کرو۔

(۹۷۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مُصْعَبٍ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ اعْتَكَفَتْ عَنْ أَخِيهَا بَعْدَ مَا مَاتَ.

(۹۷۸۸) حضرت عامر بن مصعب فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی کے انتقال کے بعد ان کی طرف سے اعتکاف کیا۔

(۹۶) في المعتكف يَغْسِلُ ثِيَابَهُ وَيَخِيطُهَا

کیا معتکف اپنے کپڑے دھو سکتا ہے اور کیا کپڑے سی سکتا ہے؟

(۹۷۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْمُعْتَكِفِ أَنْ يَغْسِلَ ثِيَابَهُ وَيَخِيطَهَا.

(۹۷۸۹) حضرت حجاج فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء اس بارے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ معتکف اپنے کپڑے دھوئے یا اپنے

کپڑے بیئے۔

(۹۷) فی المعتکف یَغْسِلُ رَأْسَهُ

کیا معتکف اپنا سر دھوسکتا ہے؟

(۹۷۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا كَانَ مُعْتَكِفًا ، لَمْ يَدْخُلِ الْبَيْتَ إِلاَّ لِحَاجَةٍ ، قَالَتْ :فَغَسَلْتُ رَأْسَهُ ، وَإِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَعَتَبَةَ الْبَابِ. (بخاری ۲۹۵۔ ابوداؤد ۲۴۶۱)

(۹۷۹۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں بیٹھتے تو صرف کسی ضرورت کی وجہ سے گھر میں داخل ہوتے تھے۔ میں آپ کا سر مبارک دھوتی تھی اور میرے اور آپ کے درمیان دروازے کی چوکھٹ ہوا کرتی تھی۔

(۹۸) مَا قَالُوا فِي الْمُعْتَكِفَةِ إِذَا حَاضَتْ ، مَا تَصْنَعُ ؟

اگر اعتکاف میں بیٹھی ہوئی خاتون کو حیض آجائے تو وہ کیا کرے؟

(۹۷۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ:إذَا حَاضَتِ الْمُعْتَكِفَةُ ضَرَبَتْ فِي دَارِهَا سِتْرًا، فَكَانَتْ فِيهِ.

(۹۷۹۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر اعتکاف میں بیٹھی ہوئی عورت کو حیض آجائے تو وہ گھر میں ایک پردہ لگائے ، اور اس میں ٹھہری رہے۔

(۹۷۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ:الْمُعْتَكِفَةُ تَضْرِبُ بِنَاهَا عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ إذَا حَاضَتْ.

(۹۷۹۲) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ اعتکاف میں بیٹھی ہوئی عورت کو اگر حیض آجائے تو مسجد کے دروازے پر خیمہ لگا کر ٹھہر جائے۔

(۹۷۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً وَهِيَ عَاكِفٌ.

(۹۷۹۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ حالت حیض میں اعتکاف میں بیٹھا کرتی تھیں۔

(۹۹) ما قالوا فِي الْمُعْتَكِف يَدْخُلُ فِي الْقَبْرِ

کیا معتکف قبر میں داخل ہوسکتا ہے؟

(۹۷۹٤) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَدْخُلَ الْمُعْتَكِفُ الْقَبْرَ.

(۹۷۹۴) حضرت حسن اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ معتکف قبر میں داخل ہو۔

(۱۰۰) مَا قَالُوا فِی الرَّجُلِ يُفَطِّرُ لِلرَّجُلِ

کیا آدمی کسی آدمی کے کہنے پر روزہ توڑ سکتا ہے؟

(۹۷۹۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ قَالَ : صَنَعَ طَعَامًا فَأَرْسَلَ إِلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، فَقَالَ : إِنِّى صَائِمٌ ، فَحَدَّثَهُ بِحَدِيثِ سَلْمَانَ ؛ أَنَّهُ فَطَّرَ أَبَا الدَّرْدَاءِ ، فَأَفْطَرَ.

(۹۷۹۵) حضرت شریک فرماتے ہیں کہ حضرت سالم نے ایک مرتبہ کھانا تیار کروایا اور حضرت سعید بن جبیر کی طرف ایک آدمی بھیج کر انہیں بلایا۔ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میرا روزہ ہے۔ حضرت سالم نے انہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث سنائی کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ان کے کہنے پر روزہ توڑ دیا تھا۔ اس پر حضرت سعید بن جبیر نے روزہ توڑ دیا۔

(۹۷۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَأُتِىَ بِطَعَامٍ ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ : اِطْعَمُوا ، فَكُلُّهُمْ يَقُولُ : إِنِّى صَائِمٌ ، فَعَزَمَ عَلَيْهِمْ أَنْ يُفْطِرُوا ، فَأَفْطَرُوا.

(۹۷۹۶) حضرت خرشہ بن حر فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا۔ انہوں نے لوگوں کو کھانا کھانے کو کہا تو سب لوگوں نے کہا کہ ہمارا روزہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اصرار کیا کہ وہ روزہ توڑ دیں چنانچہ سب لوگوں نے روزہ توڑ دیا۔

(۹۷۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ : سَأَلَهُ سُلَيْمَان بْن مُوسَى أَكَانَ يُفْطِرُ الرَّجُلُ لِضَيْفِهِ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۹۷۹۷) حضرت سلیمان بن موسیٰ نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ کیا آدمی اپنے مہمان کے لئے روزہ توڑ سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(۹۷۹۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُرَخِّصُ لِلرَّجُلِ الصَّائِمِ إِذَا نَزَلَ بِهِ الضَّيْفُ أَنْ يُفْطِرَ ، وَيَقْضِىَ يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۷۹۸) حضرت حسن اس بات کی رخصت دیا کرتے تھے کہ اگر کسی کے یہاں کوئی مہمان آئے تو وہ مہمان کی خاطر روزہ توڑ دے اور اس کی جگہ ایک دن کے روزے کی قضا کرے۔

(۱۰۱) ما قالوا فِي الرَّجُلِ يَصُومُ التَّطَوُّعَ ، فَتَسْأَلُهُ أُمُّهُ أَنْ يُفْطِرَ

اگر ایک آدمی نے نفلی روزہ رکھا ہو اور اس کی ماں اسے روزہ توڑنے کو کہے تو وہ کیا کرے؟

(۹۷۹۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَصُومُ تَطَوُّعًا فَنَهَتْهُ أُمُّهُ ؟ قَالَا ·

يُطِيعُهَا ، وَيَصُومُ أَحْيَانًا.

(۹۷۹۹) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی نے نفلی روزہ رکھا ہو اور اس کی ماں اسے روزہ توڑنے کو کہے تو وہ کیا کرے؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ وہ اپنی والدہ کی بات مانے اور کبھی کبھی روزہ رکھا کرے۔

(۹۸۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ أُمِّي تُقْسِمُ عَلَيَّ أَنْ لاَ أُصَلِّيَ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ شَيْئًا ، وَلاَ أَصُوم إِلاَّ فَرِيضَةً ، شَفَقَةً عَلَيَّ ؟ قَالَ : أَبْرِرْ قَسَمَهَا.

(۹۸۰۰) حضرت لیث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ میری والدہ نے مجھ پر شفقت کرتے ہوئے مجھے قسم دی ہے کہ میں فرض کے بعد کوئی نماز نہ پڑھوں اور فرض کے علاوہ کوئی روزہ نہ رکھوں، اب میرے لئے کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اپنی والدہ کی قسم کو پورا کرو۔

(۹۸۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مَكْحُولاً عَنْ رَجُلٍ أَصْبَحَ صَائِمًا ، ثُمَّ عَزَمَتْ عَلَيْهِ أُمُّهُ أَنْ يُفْطِرَ ؟ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ ، وَقَالَ : يَصُوم يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۸۰۱) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی نے نفلی روزہ رکھا ہو اور اس کی ماں اسے روزہ توڑنے کو کہے تو وہ کیا کرے؟ حضرت مکحول نے فرمایا کہ اس روزے کو توڑ دے اور اس کی جگہ ایک دن کی قضا کرے۔

(۱۰۲) ما قالوا فی المرأة ، من قَالَ لاَ تَصُومُ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا

عورت خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی

(۹۸۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا نَبِيَّ اللهِ ، مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ ؟ قَالَ : لاَ تَصُومُ إِلاَّ بِإِذْنِهِ إِلاَّ الْفَرِيضَةَ ، فَإِنْ فَعَلَتْ أَثِمَتْ ، وَلَمْ يُقْبَلْ مِنْهَا. (ابوداؤد ۱۹۵۱)

(۹۸۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! خاوند کا اپنی بیوی پر کیا حق ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے، اگر اس نے ایسا کیا تو وہ گناہ گار ہوگی اور اس کا یہ عمل قبول نہ ہوگا۔

(۹۸۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ أَنَّ الْمَرْأَةَ لاَ تَصُومُ تَطَوُّعًا ، إِلاَّ بِإِذْنِ زَوْجِهَا.

(۹۸۰۳) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف خط لکھا کہ عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی۔

(۹۸۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ تَصُومُ تَطَوُّعًا وَهُوَ شَاهِدٌ إِلاَّ بِإِذْنِهِ.

(۹۸۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خاوند موجود ہو تو عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی۔

(۹۸۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :لاَ تَصُومُ الْمَرْأَةُ إِلاَّ بِإِذْنِ زَوْجِهَا. (بخاری ۵۱۹۵۔ مسلم ۸۴)

(۹۸۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہیں رکھ سکتی۔

(۱۰۳) مَا قَالُوا فِي صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ ، بِغَيْرِ عَرَفَةَ

یومِ عرفہ کے روزے کے بارے میں

(۹۸۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَوْمُ عَرَفَةَ كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ :سَنَةٍ مَاضِيَةٍ ، وَسَنَةٍ مُسْتَقْبَلَةٍ.

(۹۸۰۶) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یومِ عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، ایک گذشتہ سال کے گناہوں اور ایک آنے والے سال کے گناہوں کا۔

(۹۸۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ عَرَفَةَ ؟ فَقَالَ :أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ كَفَّارَةَ سَنَتَيْنِ : سَنَةٌ مَاضِيَةٌ ، وَسَنَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ.

(۹۸۰۷) حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یومِ عرفہ کے روزہ کو دو سال کے گناہوں کا کفارہ سمجھو، ایک گذشتہ سال کے گناہوں کا اور ایک آنے والے سال کے گناہوں کا۔

(۹۸۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَصُومُ عَرَفَةَ.

(۹۸۰۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یومِ عرفہ کو روزہ رکھا کرتی تھیں۔

(۹۸۰۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :مَا مِنَ السَّنَةِ يَوْمٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصُومَهُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ.

(۹۸۰۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پورے سال میرے نزدیک روزہ رکھنے کے لئے سب سے زیادہ پسندیدہ دن عرفہ کا دن ہے۔

(۹۸۱۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي حَفْصٍ الطَّائِفِيِّ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَوْمُ عَرَفَةَ كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ. (ابویعلی ۷۵۴۸۔ طبرانی ۵۹۲۳)

(۹۸۱۰) حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(۹۸۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ عَرَفَةَ.

(۹۸۱۱) حضرت قاسم یوم عرفہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۹۸۱۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ فِي صَوْمِ عَرَفَةَ فِي الْحَضَرِ : إِذَا كَانَ فِيهِ اخْتِلاَفٌ فَلاَ يَصُومَنَّ.

(۹۸۱۲) حضرت ابراہیم حضر میں یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر اس میں اختلاف ہو تو ہرگز روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

(۹۸۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بِصَوْمِ عَرَفَةَ بَأْسًا ، إِلاَّ أَنْ يَتَخَوَّفُوا أَنْ يَكُونَ يَوْمَ الذَّبْحِ.

(۹۸۱۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف یوم عرفہ کے روزے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے البتہ اگر اس کے بارے میں یوم نحر ہونے کا خوف ہو تو پھر اس دن روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔

(۹۸۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنَّ صَوْمَ عَرَفَةَ كَفَّارَةُ نِصْفِ سَنَةٍ ، قَالَ : وَقَالَ مُجَاهِدٌ ، قَالَ فُلاَنٌ : كَفَّارَةُ سَنَةٍ.

(۹۸۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عرفہ کا روزہ آدھے سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(۹۸۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ الْحَسَنِ أَنَّ صِيَامَ عَرَفَةَ يَعْدِلُ صِيَامَ سَنَةٍ ، فَقَالَ الْحَسَنُ : مَا أَعْلَمُ لِيَوْمٍ فَضْلاً عَلَى يَوْمٍ ، وَلاَ لِلَيْلَةٍ عَلَى لَيْلَةٍ ، إِلاَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَإِنَّهَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ ، يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ مِنْ إِدَاوَةٍ مَعَهُ ، يَتَبَرَّدُ بِهِ.

(۹۸۱۵) حضرت حمید الطویل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حسن کے سامنے ذکر کیا گیا کہ یوم عرفہ کے روزے کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔ یہ سن کر حضرت حسن نے فرمایا کہ میرے خیال میں کسی دن کو دوسرے دن پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ اور سوائے لیلۃ القدر کے کسی دوسری رات کو کسی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ شب قدر ایک ہزار راتوں سے بہتر

ہے۔ میں نے حضرت عثمان بن ابی العاص کو دیکھا کہ وہ یوم عرفہ کو روزہ رکھا کرتے تھے تو سخت گرمی کی وجہ سے ٹھنڈک کی خاطر ان پر پانی چھڑکا جاتا تھا۔

(١٠٤) مَا قَالُوا فِي صِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ، بَعْدَ رَمَضَانَ

شوال کے چھ روزوں کا بیان

(٩٨١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ ثَابِتٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الأَنْصَارِيَّ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِسِتَّةِ أيامٍ مِنْ شَوَّالٍ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ ، أَوْ فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ. (ترمذی ۷۵۹۔ ابوداؤد ۲۴۲۵)

(۹۸۱۶) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر شوال کے بھی چھ روزے رکھے، اس نے گویا پورے سال کے روزے رکھے۔

(٩٨١٧) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُ السِّتَّةُ الأَيَّامُ الَّتِي يَصُومُهَا بَعْضُ النَّاسِ بَعْدَ رَمَضَانَ تَطَوُّعًا ، قَالَ :يَقُولُ :لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَذَا الشَّهْرِ لِلسَّنَةِ كُلِّهَا.

(۹۸۱۷) حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسن کے سامنے رمضان کے بعد چھ نفلی روزے رکھنے کا ذکر کیا جاتا تو فرماتے کہ اللہ تعالیٰ اس مہینے کے روزوں پر پورے سال کے روزوں کا ثواب دیتے ہیں۔

(١٠٥) مَا قَالُوا فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ بِأخرَة

رمضان کی قضا تاخیر سے کرنے کا بیان

(٩٨١٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَمَا أَقْضِيه حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ. (بخاری ۱۹۵۰۔ مسلم ۱۵۱)

(۹۸۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ پر رمضان کے روزوں کی قضا ہوتی تھی، میں یہ روزے شعبان میں رکھا کرتی تھی۔

(٩٨١٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْبَهِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :مَا كُنْت أَقْضِي مَا يَبْقَى عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ فِي شَعْبَانَ.

(ترمذی ۷۸۳۔ احمد ۶/ ۱۷۹)

(۹۸۱۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں رمضان کے روزوں کی قضاء میں شعبان میں کیا کرتی تھی۔

(۱۰۶) مَا قَالُوا فِي الْهِلاَلِ يُرَى ، مَا يُقَالُ

جب چاند نظر آئے تو کیا کہنا چاہئے؟

(۹۸۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ لاَ أَتَّهِمُ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا رَأَى الْهِلاَلَ ، قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدَرِ ، وَمِنْ شَرِّ يَوْمِ الْحَشْرِ. (دارمی ۱۶۸۷۔ ابن حبان ۸۸۸)

(۹۸۲۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند کو دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ کی طرف سے ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر کا سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے تقدیر کے شر اور قیامت کے دن کی مصیبت سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۹۸۲۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : انْصَرَفْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْنَا : هَذَا الْهِلاَلُ ، يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، فَلَمَّا أَبْصَرَهُ ، قَالَ : آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَك فَسَوَّاك فَعَدَلَك ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ ، فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا رَأَى الْهِلاَلَ قَالَ هَكَذَا. (عبدالرزاق ۷۳۵۱)

(۹۸۲۱) حضرت عبدالرحمن بن حرملہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن مسیب کے ساتھ مسجد سے باہر آیا تو ہم نے کہا کہ اے ابو محمد! وہ دیکھیں چاند! جب انہوں نے چاند دیکھا تو کہا (ترجمہ) میں اس رب پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا، تجھے برابر کیا اور تیری جسامت کو متوازی بنایا۔ پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاند دیکھ کر یہی کلمات کہا کرتے تھے۔

(۹۸۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْهِلاَلَ فَلاَ يَرْفَعْ بِهِ رَأْسَه ، إِنَّمَا يَكْفِي مِنْ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ : رَبِّي وَرَبُّك اللَّهُ.

(۹۸۲۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی چاند دیکھے تو اپنا سر نہ اٹھائے، تمہارے لئے اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

(۹۸۲۳) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا رَأَيْت الْهِلاَلَ فَقُلْ : رَبِّي وَرَبُّك اللَّهُ.

(۹۸۲۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب تم چاند دیکھو تو کہو کہ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

(۹۸۲٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ إذَا رَأَى الْهِلاَلَ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا نَصْرَهُ وَخَيْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَفَتْحَهُ وَنُورَهُ ، نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ.

(۹۸۲۴) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب چاند دیکھتے تو یہ کلمات کہا کرتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! ہمیں مدد،

خیر، برکت، فتح اور نور عطا فرما۔ ہم اس چاند کے شر سے اور اس کے بعد آنے والی چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

(۹۸۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ ، قَالَ : لأَنْ أَخِرَّ مِنْ هَذَا الْقَصْرِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ كَمَا يَفْعَلُونَ ، إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْهِلاَلَ كَأَنَّمَا يَرَى رَبَّهُ.

(۹۸۲۵) حضرت ابو مسعود بدری فرماتے ہیں کہ میں اس محل سے منہ کے بل گر جاؤں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں ان لوگوں کی طرح کا عقیدہ رکھوں جو یہ کہتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی چاند کو دیکھے تو یہ خیال کرے کہ وہ اپنے رب کو دیکھ رہا ہے۔

(۹۸۲۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ : أَيُّ شَيْءٍ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ إِذَا رَأَى الْهِلاَلَ ؟ قَالَ : كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ شَهْرَ بَرَكَةٍ وَنُورٍ وَأَجْرٍ وَمُعَافَاةٍ ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ قَاسِمٌ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيهِ خَيْرًا ، فَاقْسِمْ لَنَا فِيهِ مِنْ خَيْرِ مَا تُقْسِمُ فِيهِ بَيْنَ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ.

(۹۸۲۶) حضرت حسین بن علی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ہشام بن حسان سے سوال کیا کہ حضرت حسن چاند دیکھ کر کون سی دعا پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ یہ کہتے تھے (ترجمہ) اے اللہ! اس مہینے کو برکت، نور، اجر اور معافی کا ذریعہ بنا دے۔ اے اللہ! تو اپنے بندوں کے درمیان خیر کو تقسیم کرتا ہے۔ تو خیر کو ہمارے درمیان اس طرح تقسیم کر دے جیسے تو اپنے نیک بندوں کے درمیان تقسیم کرتا ہے۔

(۹۸۲۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّ رَجُلاً أَهَلَّ هِلاَلاً بِفَلاَةٍ مِنَ الأَرْضِ ، قَالَ : فَسَمِعَ قَائِلاً يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَالإِيمَانِ ، وَالسَّلاَمَةِ وَالإِسْلاَمِ ، وَالْهُدَى وَالْمَغْفِرَةِ ، وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تَرْضَى ، وَالْحِفْظِ مِمَّا تَسْخَطُ ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ ، قَالَ : فَلَمْ يَزَلْ يُلْقِيهِنَّ حَتَّى حَفِظْتُهُنَّ ، وَمَا أَرَى أَحَدًا.

(۹۸۲۷) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء نے ایک آدمی کو دیکھا کہ جب ایک ویرانے میں اسے چاند نظر آیا تو اس نے یہ کلمات کہے (ترجمہ) اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن و ایمان، سلامتی و سلام، ہدایت و مغفرت اور ایسی توفیق کے ساتھ طلوع فرما جس سے تو راضی ہو، ان کاموں سے حفاظت عطا فرما جو تیری ناراضگی کا سبب ہوں۔ میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وہ مسلسل یہ کلمات کہتا رہا یہاں تک کہ میں نے انہیں زبانی یاد کر لیا۔ میں نے کسی کو یہ کلمات کہتے نہیں دیکھا۔

(۹۸۲۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُمْ إِذَا رَأَى الرَّجُلُ الْهِلاَلَ أَنْ يَقُولَ : رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ.

(۹۸۲۸) حضرت ابراہیم کو یہ بات بہت پسند آتی جب وہ کسی آدمی کو چاند دیکھ کر یہ کلمات کہتے دیکھتے: میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

(۹۸۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ الإِشَارَةَ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلاَلِ وَرَفْعَ الصَّوْتِ.

(۹۸۲۹) حضرت مجاہد چاند دیکھ کر آواز بلند کرنے اور اشارہ کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۹۸۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى هِلاَلاً ، قَالَ :هِلاَلُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ ، هِلاَلُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ، ثَلاَثًا ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَكَذَا. (ابو داؤد ۵۰۵۱)

(۹۸۳۰) حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب چاند دیکھا تو تین مرتبہ یہ کلمات فرمائے (ترجمہ) یہ خیر او ہدایت کا چاند ہے، یہ خیر اور ہدایت کا چاند ہے، میں اس رب پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا۔ پھر فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو اس مہینے کو لے آیا۔

(۹۸۳۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْتَصِبَ لِلْهِلاَلِ ، وَلَكِنْ يَعْتَرِضُ وَيَقُولُ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِهِلاَلِ كَذَا وَكَذَا ، وَجَا بِهِلاَلِ كَذَا وَكَذَا.

(۹۸۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ چاند کی طرف رخ کر کے کھڑا ہوا جائے، وہ چاند کی طرف پہلا کر کے کھڑے ہوتے اور فرماتے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو اس مہینے کو لے گیا اور اس مہینے کو لے آیا۔

(۱۰۷) مَا قَالُوا فِي صَوْمِ النَّيْرُوزِ

نیروز ❶ کے روزے کا بیان

(۹۸۳۲) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّيْرُوزِ ؟ فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ :تُعَظِّمُونَهُ.

(۹۸۳۲) حضرت حسن سے نیروز کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ کیا تم اس کی تعظیم کرتے ہو؟

(۹۸۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، قَالَ :سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ النَّيْرُوزِ ؟ فَقَالَ :مَا لَكُ وَلِلنَّيْرُوزِ ؟ لاَ تَلْتَفِتُوا إِلَيْهِ ، فَإِنَّمَا هُوَ لِلْعَجَمِ.

(۹۸۳۳) حضرت حسن سے نیروز کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں نیروز کے دن سے کیا واسطہ تم اس کا خیال نہ کرو یہ تو عجمیوں کے لئے ہے۔

❶ نیروز اہلِ فارس کے نزدیک سال کے پہلے دن کی عید ہوا کرتی تھی۔ نیز میلادی سال کے مطابق وہ اکیس مارچ کو خوشی کا دن مناتے تھے۔

(۱۰۸) مَا قَالُوا فِي الصَّوْمِ فِي الشِّتَاءِ

سردیوں کے روزے کا بیان

(۹۸۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ نُمَيْرِ بن عَرِيبٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُود ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ. (احمد ۴/ ۳۳۵۔ ترمذی ۷۹۷)

(۹۸۳۴) حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سردیوں کا روزہ ٹھنڈی غنیمت ہے۔

(۹۸۳٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : الشِّتَاءُ غَنِيمَةُ الْعَابِدِ.

(۹۸۳۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سردی عابد کے لئے غنیمت ہے۔

(۹۸۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ إِذَا جَاءَ الشِّتَاءُ : يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ طَالَ اللَّيْلُ لِصَلاَتِكُمْ ، وَقَصُرَ النَّهَارُ لِصِيَامِكُمْ فَاغْتَنِمُوا.

(۹۸۳٦) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب سردی کا موسم آتا تو حضرت عبید بن عمیر فرمایا کرتے تھے کہ اے قرآن والو! نماز کے لئے تمہاری رات لمبی ہوگئی ہے اور روزے کے لئے دن چھوٹا ہوگیا ہے۔ اسے غنیمت جانو۔

(۱۰۹) مَا قَالُوا فِي الصَّائِمِ إِذَا أَفْطَرَ ، مَا يَقُولُ ؟

روزہ دار افطاری کے وقت کیا کہے؟

(۹۸۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي زُهْرَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَامَ ، ثُمَّ أَفْطَرَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ لَكَ صُمْت وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْت ، قَالَ : وَكَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ يَقُولُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعَانَنِي فَصُمْت ، وَرَزَقَنِي فَأَفْطَرْت. (ابوداؤد ۲۳۴۹۔ نسائی ۱۰۱۳۱)

(۹۸۳۷) حضرت ابوزہرہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو یہ فرماتے (ترجمہ) اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا۔ حضرت ربیع بن خثیم افطاری کے وقت کہا کرتے تھے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے توفیق دی تو میں نے روزہ رکھا اور اس نے مجھے رزق دیا اور میں نے افطار کیا۔

(۹۸۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتٍ ، قَالَ : أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الأَبْرَارُ ، وَنَزَلَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلاَئِكَةُ. (احمد ۳/ ۱۱۸۔ دارمی ۱۷۷۲)

(۹۸۳۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی گھر والوں کے ساتھ روزہ افطار کرتے تو یہ کلمات فرماتے

(ترجمہ) تمہارے پاس روزہ دار روزہ افطار کریں، تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور تم پر فرشتے نازل ہوں۔

(۱۱۰) مَا قَالُوا فِي صَوْمِ يَوْمٍ، وَإِطْعَامِ مِسْكِينٍ

ایک دن کے روزہ اور مسکین کو کھانا کھلانے کا ثواب

(۹۸۳۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: صِيَامُ يَوْمٍ مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ وَإِطْعَامُ مِسْكِينٍ، يَعْدِلُ صِيَامَ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ.

(۹۸۳۹) حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رمضان کے علاوہ کسی دن روزہ اور مسکین کو کھانا کھلانا رمضان میں روزہ رکھنے کے برابر ہے۔

(۱۱۱) فی صیام النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَيْفَ هُوَ؟

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح روزہ رکھا کرتے تھے؟

(۹۸٤۰) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَقُولَ: مَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: مَا يَصُومُ مِنْهُ شَيْئًا. (مسلم ۱۸۰۔ ترمذی ۷۶۹)

(۹۸۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں اس طرح مسلسل روزہ رکھتے کہ ہم محسوس کرتے کہ آپ روزہ نہیں چھوڑیں گے اور کبھی آپ اس طرح روزہ رکھنا چھوڑتے کہ ہمیں محسوس ہوتا کہ آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔

(۹۸٤۱) حَدَّثَنَا ابن نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صِيَامِ رَجَبٍ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لاَ يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لاَ يَصُومُ. (بخاری ۱۹۷۱۔ مسلم ۱۷۸)

(۹۸۴۱) حضرت عثمان بن حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے رجب کے روزوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح مسلسل روزہ رکھتے تو ہم محسوس کرتے کہ آپ روزہ نہیں چھوڑیں گے اور کبھی آپ اس طرح روزے چھوڑتے کہ ہمیں محسوس ہوتا کہ آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔

(۹۸٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لاَ أَعْلَمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ شَهْرًا قَطُّ كَامِلاً، إِلاَّ رَمَضَانَ.

(ابو داؤد ۱۳۳۹۔ مسلم ۱۳۹)

(۹۸۴۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے علم کے مطابق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے رمضان کے اور کسی مہینے میں سارا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

(۹۸۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُهَا عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَتْ :مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا حَتَّى يُفْطِرَ فِيهِ إِلاَّ رَمَضَانَ ، وَلاَ أَفْطَرَهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ.

(مسلم ۸۰۹۔ احمد ۶/ ۱۵۷)

(۹۸۴۳) حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے علم کے مطابق نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے رمضان کے اور کسی مہینے میں سارا مہینہ روزے نہیں رکھے۔

(۱۱۲) مَا كُرِهَ لِلصَّائِمِ مِنَ الْمُبَالَغَةِ فِي الاِسْتِنْشَاقِ

روزہ دار کے لیے کلی میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے

(۹۸۴۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :بَالِغْ فِي الاِسْتِنْشَاقِ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ صَائِمًا.

(۹۸۴۴) حضرت لقیط بن صبرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کلی میں مبالغہ کرو البتہ اگر روزہ ہو تو پھر ایسا نہ کرو۔

(۹۸۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ الضَّحَّاكُ وَأَصْحَابُهُ بِخُرَاسَانَ فِي رَمَضَانَ، فَكَانُوا لاَ يَتَمَضْمَضُونَ.

(۹۸۴۵) حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک اور ان کے ساتھی ماہِ رمضان میں خراسان میں تھے، وہ بہت زیادہ کلی نہیں کیا کرتے تھے۔

(۹۸۴۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَنْشِقَ الصَّائِمُ حَتَّى لاَ يَدْخُلَ حَلْقَهُ.

(۹۸۴۶) حضرت ابن سیرین اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ روزہ دار اس طرح کلی کرے کہ پانی اس کے حلق میں چلا جائے۔

(۹۸۴۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا اسْتَنْشَقْتَ وَأَنْتَ صَائِمٌ فَلاَ تُبَالِغْ.

(۹۸۴۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر تمہارا روزہ ہو تو کلی کرنے میں مبالغہ نہ کرو۔

(۱۱۳) مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ لاَ يُعْلَمَ بِصَوْمِهِ

جو حضرات اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ ان کے روزے کا کسی کو علم نہ ہو

(۹۸۴۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ صَائِمًا ، فَلْيَدَّهِنْ حَتَّى لاَ يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ صَوْمِهِ ، وَإِذَا بَزَقَ فَلْيَسْتُرْ بُزَ
، وَأَشَارَ يَزِيدُ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يُغَطِّي بِهَا فَاهُ.

(۹۸۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کسی کا روزہ ہوتو وہ تیل لگائے تاکہ کسی کو اس کا روزہ ہونے کا علم نہ ہو
جب تھوک پھینکے تو چھپا کر پھینکے۔ یہ بات فرماتے ہوئے راوی یزید بن ہارون نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا جیسے منہ کو ڈھا
رہے ہوں۔

(۹۸٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ :إِذَا كَانَ يَ
صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلْيَدَّهِنْ شَفَتَيْهِ.

(۹۸۴۹) حضرت عیسیٰ بن مریم فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہوتو اپنے ہونٹوں پر تیل لگائے۔

(۹۸٥۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :
أَصْبَحْتُمْ صِيَامًا فَأَصْبِحُوا مُدَّهِنِينَ.

(۹۸۵۰) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہوتو تیل لگائے۔

(١١٤) فِي صومِ رَجَبٍ ، مَا جَاءَ فِيهِ ؟

رجب کے روزے کا بیان

(۹۸٥۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ
يَضْرِبُ أَكُفَّ النَّاسِ فِي رَجَبٍ ، حَتَّى يَضَعُوهَا فِي الْجِفَانِ وَيَقُولُ :كُلُوا فَإِنَّمَا هُوَ شَهْرٌ كَانَ يُعَظِّمُهُ
الْجَاهِلِيَّةِ.

(۹۸۵۱) حضرت خرشہ بن حر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رجب میں اس وقت تک لوگوں کے ہاتھوں
مارتے تھے جب تک وہ کھانا کھانے کے لئے اپنے ہاتھ برتنوں میں نہ رکھ دیتے۔ آپ فرماتے کھانا کھاؤ، یہ وہ مہینہ ہے جس کی تع
زمانہ جاہلیت کے لوگ کیا کرتے تھے۔

(۹۸٥۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ :سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
رَجَبٍ ؟ قَالَ :أَيْنَ أَنْتُمْ مِنْ شَعْبَانَ ؟ (عبدالرزاق ۷۸۵۸)

(۹۸۵۲) حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے رجب کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ
فرمایا کہ تم شعبان میں روزہ کیوں نہیں رکھتے؟

(۹۸٥۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الصَّهْبَاءِ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :لاَ تَكُنْ اثْنَيْنِيًّا ،

خَمِيسًا ، وَلاَ رَجَبًا.

(۹۸۵۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پیر کے دن، جمعرات کے دن یا رجب میں روزہ رکھنے کا معمول نہ بناؤ۔

(۹۸۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى النَّاسَ ، وَمَا يُعِدُّونَ لِرَجَبٍ ، كَرِهَ ذَلِكَ.

(۹۸۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو رجب کے روزے کا اہتمام کرتے دیکھتے تو اسے مکروہ قرار فرماتے۔

(۱۱۵) مَا قَالُوا فِي صِيَامِ شَعْبَانَ

شعبان کے روزے کا بیان

(۹۸۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَتْ : كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ : لاَ يُفْطِرُ ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ : لاَ يَصُومُ ، وَلَمْ أَرَهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلاَّ قَلِيلاً ، بَلْ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ. (بخاری ۱۹۱۹۔ ابو داؤد ۲۴۲۶)

(۹۸۵۵) حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ بعض اوقات نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں اس طرح مسلسل روزہ رکھتے تو ہم محسوس کرتے کہ آپ روزہ نہیں چھوڑیں گے اور کبھی آپ اس طرح روزہ رکھنے چھوڑتے کہ ہمیں محسوس ہوتا کہ آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔ آپ سب سے زیادہ روزے شعبان کے مہینے میں رکھا کرتے تھے۔ آپ شعبان میں کم روزے نہ رکھتے تھے بلکہ پورے شعبان میں روزے رکھتے تھے۔

(۹۸۵۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الصِّيَامِ ؟ فَقَالَ : صِيَامُ شَعْبَانَ تَعْظِيمًا لِرَمَضَانَ.

(ترمذی ۶۶۳۔ ابو یعلی ۳۴۳۱)

(۹۸۵۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ شعبان کا روزہ رمضان کی تعظیم کے لئے ہے۔

(۹۸۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ ، وَذَلِكَ أَنَّهُ تُنْسَخُ فِيهِ آجَالُ مَنْ يَمُوتُ فِي السَّنَةِ.

(۹۸۵۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ روزے شعبان کے مہینے میں رکھا کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ

تھی کہ اس مہینے میں ان لوگوں کا وقت لکھا جاتا ہے جن کا اس سال انتقال ہونا ہے۔

(۹۸۵۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِ أَبُو هُرَيْرَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، رَأَيْتُك تَصُومُ فِي شَعْبَانَ صَوْمًا لاَ تَصُومُه شَيْءٍ مِنَ الشُّهُورِ ، إِلاَّ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ؟ قَالَ :ذَلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ ، بَيْنَ رَجَبٍ وَشَهْرِ رَمَضَانَ تُرْفَعُ فِيهِ أَعْمَالُ النَّاسِ ، فَأُحِبُّ أَنْ لاَ يُرْفَعَ لِي عَمَلٌ إِلاَّ وَأَنَا صَائِمٌ. (احمد ۵/ ۲۰۱)

(۹۸۵۸) حضرت اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو شعبان میں اتنے روزے رکھتے دیکھا کہ رمضان کے علاوہ آپ کسی مہینے میں اتنے روزے نہیں رکھتے ، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں۔ یہ رجب اور رمضان کا درمیانی مہینہ ہے۔ اس میں لوگوں کے اعمال اللہ کے دربار میں بلند کئے جاتے ہیں۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرے اعمال بارگاہِ الٰہی میں پیش کئے جائیں تو میرا روزہ ہو۔

(۹۸۵۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَتْ :لَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّه ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلاَّ قَلِيلاً. (مسلم ۱۷۶۔ ابن ماجہ ۱۷۱۰)

(۹۸۵۹) حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا کہ آپ سب سے زیادہ روزے شعبان کے مہینے میں رکھا کرتے تھے۔ آپ رمضان میں کم روزے نہ رکھتے تھے؛ پورے شعبان میں روزے رکھتے تھے۔

(۱۱۶) ما نُهِيَ عَنْهُ فِي صِيَامِ الأَضْحَى وَالْفِطْرِ

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے کی ممانعت

(۹۸۶۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ ، قَالَ :شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، وَقَالَ :إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ :أَمَّا الْفِطْرِ فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ ، وَأَمَّا يَوْمُ الأَضْحَى فَكُلُوا فِيهِ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ.

(بخاری ۵۵۷۳۔ ترمذی ۷۱۔

(۹۸۶۰) حضرت ابو عبید مولی ابن ازہر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز پڑھی۔ آپ نے نماز سے پہلے خطبہ دیا اور اس میں فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ عید الفطر کا دن تو تمہارا افطار کا دن ہے اور عید الاضحیٰ کے دن اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔

(٩٨٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الأَضْحَى. (مسلم ۱۴۳)

(۹۸۶۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(٩٨٦٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ قَزَعَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الأَضْحَى. (بخاری ۱۹۹۵۔ ترمذی ۷۹۹)

(۹۸۶۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(٩٨٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ الأَضْحَى وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ ، أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ. (ترمذی ۷۷۳۔ ابو داؤد ۲۴۱۱)

(۹۸۶۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم عرفہ، یوم الاضحیٰ اور ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔

(٩٨٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا ، فَوَافَقَ ذَلِكَ فِطْرًا ، أَوْ أَضْحَى ؟ قَالَ : أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِوَفَاءِ النَّذْرِ ، وَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ هَذَا الْيَوْمِ. (بخاری ۱۹۹۴۔ مسلم ۸۰۰)

(۹۸۶۴) حضرت زیاد بن جبیر کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے ان سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی نے ایک دن عید الفطر کو یا عید الاضحیٰ کو روزہ رکھنے کی منت مانی تو وہ کیا کرے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(٩٨٦٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الأَضْحَى. (بخاری ۶۷۰۵)

(۹۸۶۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(٩٨٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالاَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ. (بخاری ۱۹۹۱۔ مسلم ۱۴۱)

(۹۸۶۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُفْطِرُ مِنْ رَمَضَانَ يَوْمًا ، مَا عَلَيْهِ ؟

اگر کسی شخص نے رمضان کا روزہ چھوڑ دیا تو اس کا کیا کفارہ ہے؟

(۹۸۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنِّي أَفْطَرْتُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَصَدَّقْ ، وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ، وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ. (ابوداؤد ۲۳۸۵۔ دارقطنی ۲۷)

(۹۸۶۷) حضرت سعید بن میسب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی پاک ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا ہے، اب میرے لئے کیا حکم ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ کرو، اللہ سے معافی مانگو اور اس کے بدلے ایک دن کا روزہ رکھو۔

(۹۸۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ :قَالَ لِي عَاصِمٌ :سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ :مَا بَلَغَكَ فِيمَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ ، مَا عَلَيْهِ ؟ قَالَ :لِيَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ ، وَيَصْنَعُ مَعَ ذَلِكَ مَعْرُوفًا.

(۹۸۶۸) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی رمضان کا روزہ چھوڑ دے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کے بدلے ایک روزہ رکھے اور اس کے ساتھ کوئی اور نیکی کا کام بھی کرے۔

(۹۸۶۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالاَ: يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۸۶۹) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اس کے بدلے ایک دن کی قضا کرے۔

(۹۸۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :عَلَيْهِ يَوْمٌ مَكَانَهُ.

(۹۸۷۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اس کے بدلے ایک دن کی قضا کرے۔

(۹۸۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي رَجُلٍ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا ، قَالَ :يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْ ذَلِكَ وَيَتُوبُ إِلَيْهِ ، وَيَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۹۸۷۱) حضرت سعید بن جبیر اس شخص کے بارے میں جس نے رمضان کا روزہ جان بوجھ کر چھوڑ دیا فرماتے ہیں کہ وہ اللہ سے معافی مانگے، توبہ کرے اور اس کے بدلے ایک دن کی قضا کرے۔

(۹۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ يَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، مِثْلَهُ.

(۹۸۷۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۹۸۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :أَرْسَلَ أَبُو قِلاَبَةَ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ :يَصُومُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ أَفْطَرَ شَهْرًا.

(۹۸۷۳) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ نے حضرت سعید بن مسیب کی طرف آدمی بھیج کر اس سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی نے جان بوجھ کر رمضان کا روزہ چھوڑ دیا تو وہ کیا کرے؟ حضرت سعید نے فرمایا کہ وہ ہر دن کے بدلے ایک مہینے کی قضا کرے۔

(۹۸۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي رَجُلٍ يُفْطِرُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا ، قَالَ : يَصُومُ شَهْرًا.

(۹۸۷۴) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے جان بوجھ کر رمضان کا روزہ چھوڑ دیا تو ایک مہینہ روزے رکھے گا۔

(۹۸۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : عَلَيْهِ صَوْمُ ثَلاَثَةِ آلاَفِ يَوْمٍ.

(۹۸۷۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس پر تین ہزار دنوں کا روزہ واجب ہے۔

(۱۱۸) من قَالَ لاَ يَقْضِيه وَلَوْ صَامَ الدَّهْرَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ساری زندگی بھی روزے رکھ لے تو رمضان کے روزے کی قضا نہیں ہو سکتی

(۹۸۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ ، لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ.

(ابن ماجہ ۱۶۷۲۔ احمد ۲/ ۴۴۲)

(۹۸۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے بغیر مجبوری کے رمضان کا روزہ چھوڑ دیا، ساری زندگی کا روزہ بھی اس کا بدل نہیں بن سکتا۔

(۹۸۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ فُلاَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ : مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ ، لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ. (عبدالرزاق ۷۴۷۶)

(۹۸۷۷) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے بغیر مجبوری کے رمضان کا روزہ چھوڑ دیا، ساری زندگی کا روزہ بھی اس کا بدل نہیں بن سکتا۔

(۹۸۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْلَى ، عَنْ عَرْفَجَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا ، لَمْ يَقْضِهِ أَبَدًا طُولَ الدَّهْرِ.

(۹۸۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے جان بوجھ کر رمضان کا روزہ چھوڑ دیا، ساری زندگی کا روزہ بھی اس کی قضا نہیں بن سکتا۔

(١١٩) مَا قَالُوا فِيهِ ، إِذَا وَاقَعَ امْرَأَتَهُ فِي رَمَضَانَ

اگر کوئی آدمی روزے کی حالت میں بیوی سے جماع کر بیٹھے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(٩٨٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : هَلَكْتُ ، قَالَ : وَمَا أَهْلَكَكَ ؟ قَالَ : وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ ، قَالَ : أَعْتِقْ رَقَبَةً ، قَالَ : لاَ أَجِدُ ، قَالَ : فَصُمْ شَهْرَيْنِ ، قَالَ : لاَ أَسْتَطِيعُ ، قَالَ : فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا ، قَالَ : لاَ أَجِدُ ، قَالَ : اجْلِسْ فَجَلَسَ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اذْهَبْ فَتَصَدَّقْ بِهِ ، قَالَ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنَّا ، قَالَ : فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ، ثُمَّ قَالَ : انْطَلِقْ ، فَأَطْعِمْهُ عِيَالَكَ.

(بخاری ۱۱۷۶۔ مسلم ۸۱)

(۹۸۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں ہلاک ہوگیا۔ حضور ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کس چیز نے ہلاک کر دیا؟ اس نے کہا کہ رمضان میں، میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک غلام آزاد کرو۔ اس نے کہا میرے پاس تو کوئی غلام نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دو مہینے روزے رکھو۔ اس نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ اس نے کہا کہ میں اس کی طاقت بھی نہیں رکھتا۔ حضور ﷺ نے اس سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا۔ اتنی دیر میں آپ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔ آپ نے اسے فرمایا کہ یہ لے جاؤ اور اسے صدقہ کر دو۔ اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، مدینہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان مجھ سے زیادہ نادار گھر کسی کا نہیں۔ اس کی یہ بات سن کر حضور ﷺ اتنا مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جاؤ اپنے گھر والوں کو یہ کھلا دو۔

(٩٨٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، وَقَالَ : صُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ. (احمد ۲/ ۲۰۸)

(۹۸۸۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٩٨٨١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ احْتَرَقَ ، فَسَأَلَهُ عَنْ أَمْرِهِ ، فَذَكَرَ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقُ ، فِيهِ تَمْرٌ ، فَقَالَ : أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ ؟ فَقَامَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ لَهُ : تَصَدَّقْ

بِهَذَا. (بخاری ۶۸۲۲۔ ابو داؤد ۲۳۸۶)

(۹۸۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ میں جل گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حقیقت پوچھی تو اس نے کہا کہ میں رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا۔ کچھ دیر بعد کھجور کا ایک ٹوکرا آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے پوچھا کہ وہ جل جانے والا کہاں ہے؟ وہ آدمی کھڑا ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اس کو صدقہ کر دو۔

(۱۳۰) مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُفْطِرَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ مغرب کی نماز سے پہلے افطاری کر لینا افضل ہے

(۹۸۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يُصَلِّي حَتَّى يُفْطِرَ ، وَلَوْ بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ. (ابن حبان ۳۵۰۴۔ ابو یعلی ۳۷۸۰)

(۹۸۸۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم افطاری سے پہلے نماز نہ پڑھتے تھے، خواہ ایک گھونٹ پانی پر ہی افطار کرتے۔

(۹۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ ، قَالَ : كَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ أَنْ يُفْطِرُوا قَبْلَ الصَّلاَةِ عَلَى مَا تَيَسَّرَ.

(۹۸۸۳) حضرت ابو برزہ اسلمی اپنے گھر والوں کو حکم دیتے تھے کہ جہاں تک ہو سکے نماز سے پہلے افطار کر لیں۔

(۹۸۸٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ الأَسْوَد لاَ يُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ.

(۹۸۸۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رمضان میں مغرب کی نماز سے پہلے افطار کر لیتے تھے۔

(۹۸۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ إِذَا رَأَيَا اللَّيْلَ ، وَكَانَا يُفْطِرَانِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَا.

(۹۸۸۵) حضرت حمید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے، دونوں حضرات نماز سے پہلے افطاری کر لیا کرتے تھے۔

(۱۳۱) فِي الصَّائِمِ يَدْخُلُ حَلْقَهُ الذُّبَابُ

اگر روزہ دار کے منہ میں مکھی چلی جائے تو کیا حکم ہے؟

(۹۸۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ

حَلْقَهُ الذُّبَابُ ، قَالَ : لاَ يُفْطِرُ.

(۹۸۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کے حلق میں مکھی چلی جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۹۸۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ يُفْطِرُ.

(۹۸۸۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کے حلق میں مکھی چلی جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۹۸۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُفْطِرُ.

(۹۸۸۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کے حلق میں مکھی چلی جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(۱۳۲) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُفْطِرَ عَلَى تَمْرٍ ، أَوْ مَاءٍ

جو حضرات کھجور اور پانی سے افطار کرنے کو مستحب قرار دیتے تھے

(۹۸۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ ، عَنِ الرَّبَابِ ، عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ ، فَإِنَّهُ طَهُورٌ. (ترمذی ۶۵۸۔ ابن ماجہ ۱۶۹۹)

(۹۸۸۹) حضرت سلمان بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجور پر افطار کرے، اگر کھجور نہ ملے تو پانی پر افطار کرلے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

(۹۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ ، عَنِ الرَّبَابِ ، وَهِيَ أُمُّ الرَّائِحِ بِنْتُ صُلَيْعٍ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ ، فَإِنَّهُ طَهُورٌ. (ترمذی ۶۵۸۔ احمد ۴/ ۱۷)

(۹۸۹۰) حضرت سلمان بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجور پر افطار کرے، اگر کھجور نہ ملے تو پانی پر افطار کرلے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

(۹۸۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : دَخَلْت عَلَيْهِ فَأَفْطَرَ عَلَى تَمْرٍ.

(۹۸۹۱) حضرت ایمن فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو سعید کے پاس آیا تو انہوں نے کھجور پر افطار کیا۔

(۹۸۹۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ مُوسَى قَالَتْ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُفْطِرُوا عَلَى الْبُسْرِ ، أَوِ التَّمْرِ.

(۹۸۹۲) حضرت ام موسیٰ فرماتی ہیں کہ اسلاف اس بات کو پسند کرتے تھے کہ تازہ یا خشک کھجور پر افطار کریں۔

(۹۸۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَشْكُرِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِنْ غَيْرِ سَفَرٍ ، وَلاَ مَرَضٍ ، لَمْ يَقْضِهِ أَبَدًا وَإِنْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ.

(۹۸۹۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے بغیر سفر اور بغیر مرض کے رمضان کا روزہ جان بوجھ کر چھوڑ دیا، وہ اس کی قضا نہیں کرسکتا خواہ ساری زندگی روزہ رکھ لے۔

(٩٨٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ ، وَيَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ.

(۹۸۹۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جس نے رمضان کا روزہ چھوڑ دیا وہ اس کی جگہ ایک روزے کی قضا کرے اور اپنے رب سے استغفار کرے۔

کِتَابُ الزَّكَاةِ

(۱) مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَأَمْرُهَا

یہ باب صدقہ کی ترغیب اور اس کے حکم کے بیان میں ہے

(۹۸۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلاَلٍ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَأَبْطَؤُوا حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ، ثُمَّ إِنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ فَأَعْطَاهَا ، فَتَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ السُّرُورُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً كَانَ لَهُ أَجْرُهَا ، وَمِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا ، وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

(۹۸۹۵) حضرت جریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ لوگوں نے صدقہ کرنے میں تاخیر کی جسکی وجہ سے آپ ﷺ کے چہرہ انور پہ غصہ کے آثار دکھائی دینے لگے۔ پھر ایک انصاری شخص ایک تھیلی لے کر آیا اور وہ تھیلی آپ ﷺ کو دی، باقی لوگوں نے بھی اس انصاری شخص کی پیروی کی یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کے چہرہ انور پہ خوشی کے آثار دکھائی دینے لگے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھائی کا راستہ اور طریقہ جاری کرے گا تو اسکو اس کا اجر ملے گا اور جتنے بھی لوگ اس پر عمل کریں گے ان کا ثواب بھی اسکو ملے گا ان لوگوں کے اجر میں کمی کیے بغیر، اور جو شخص برائی کا طریقہ جاری کرے گا تو اس کا گناہ اسی پہ ہے اور جتنے لوگ بھی اس پر عمل کریں گے ان کا گناہ بھی اسی پر ہوگا ان لوگوں کے گناہ میں کمی کیے بغیر۔

(۹۸۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُنْذِرَ بْنَ جَرِيرٍ يَذْكُرُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَ النَّهَارِ، قَالَ: فَجَائَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ، مُجْتَابِي النِّمَارِ، عَلَيْهِمُ السُّيُوفُ وَالْعَمَائِمُ، عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ، بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ، قَالَ: فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ تَغَيُّرًا لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ، قَالَ: ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، ثُمَّ أَمَرَ بِلاَلاً فَأَذَّنَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى، ثُمَّ قَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ﴾، ثُمَّ قَرَأَ إِلَى آخِرِ الآيَةِ: ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَائَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ﴾، ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ تَصَدَّقَ امْرُؤٌ مِنْ دِينَارِهِ وَمِنْ دِرْهَمِهِ، وَمِنْ ثَوْبِهِ وَمِنْ صَاعِ بُرِّهِ، يَعْنِي الْحِنْطَةَ، وَمِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ: وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ قَدْ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجَزُ عَنْهَا، بَلْ قَدْ عَجَزَتْ، قَالَ: ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْت كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَاب، قَالَ: فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ، كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ، فَقَالَ: مَنْ سَنَّ فِي الإِسْلاَمِ سُنَّةً حَسَنَةً، أَوْ صَالِحَةً فَاسْتُنَّ بِهَا بَعْدَهُ، كَانَ لَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، لاَ يَنْتَقِصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنِ اسْتَنَّ فِي الإِسْلاَمِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَاسْتُنَّ بِهَا بَعْدَهُ، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، لاَ يَنْتَقِصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا. (مسلم ۷۰۶۔ احمد ۴/ ۳۵۹)

(۹۸۹۶) حضرت جریر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کی مجلس میں صبح کے وقت حاضر تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک قوم حاضر ہوئی جو تنگ دست تھے سفید اور کالے لباس میں ملبوس تھے، ان پر تلواریں تھیں اور عمامے تھے، اکثر کا تعلق قبیلہ مضر سے تھا بلکہ میں تو کہوں گا سب کا تعلق قبیلہ مضر سے تھا، ان کی تنگ دستی کی حالت کو دیکھ کر حضور ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہونا شروع ہوگیا۔ آپ ﷺ اٹھے اور مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم دیا، اس کے بعد لوگوں کو نماز پڑھائی، اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ''اے لوگو! ڈرو اس رب سے جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا'' پھر آیت کے آخر تک تلاوت فرمائی، اور اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَد. کی تلاوت فرمائی۔ (اور حکم دیا کہ) لوگو! صدقہ کرو دینار میں سے، درھم میں سے، کپڑوں میں سے، گندم میں سے اور کھجور میں سے یہاں تک کہ اگرچہ وہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔

اتنے میں ایک انصاری شخص تھیلی اٹھا کر آیا اور اس کی ہتھیلی اس کے اٹھانے سے عاجز آ رہی تھی بلکہ میں تو کہوں گا کہ اس کے ہاتھ عاجز آ گئے تھے، پھر باقی لوگوں نے بھی اس کی پیروی کی یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے کپڑے اور کھانے پینے کی اشیاء کے دو ڈھیر لگ لئے۔

راوی کہتے ہیں کہ اسکو دیکھ کر حضور ﷺ کا چہرہ انور سونے کی طرح چمکنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اسلام میں کوئی اچھا اور نیک طریقہ جاری کرے گا، اور بعد میں لوگ اس پر عمل کریں تو اسکو اپنے اجر کے ساتھ

ساتھ ان لوگوں کا اجر بھی ملے گا اوران کے اجر میں بھی کمی نہیں کی جائے گی، اور جو شخص اسلام میں کوئی برا طریقہ جاری کرے اور بعد میں لوگ اس پر عمل کریں تو اس پر اپنے گناہ کے علاوہ ان لوگوں کا گناہ بھی ہوگا جو بعد میں اس پر عمل کریں گے ان لوگوں کے گناہوں میں کمی کئے بغیر''۔

(٩٨٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، ثُمَّ خَطَبَ ، فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ ، فَأَتَاهُنَّ ، فَذَكَّرَهُنَّ، وَوَعَظَهُنَّ ، وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ ، وَبِلاَلٌ قَائِلٌ بِثَوْبِهِ ، قَالَ :فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ.

(٩٨٩٧) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نماز کیلئے خطبہ سے قبل حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ عورتوں نے خطبہ نہیں سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو وعظ ونصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے، عورتوں نے اپنی انگوٹھیاں اور کنگن اور دوسری اشیاء صدقہ کیلئے دیں۔

(٩٨٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ مُهَانَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ ، فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ لَيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَاءِ :مِمَّ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ :لأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ. (احمد ١/ ٣٧٦۔ طیالسی ٣٨٣)

(٩٨٩٨) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت صدقہ کیا کرو، بیشک تم میں سے جہنم میں جانے والی زیادہ ہیں، ایک خاتون نے عرض کیا جو برسر آوردہ خواتین میں سے نہیں تھی ایسا کیوں اور کس وجہ سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیونکہ تم لعن طعن بہت زیادہ کرتی ہو اور اپنے خاوند کی ناشکری ونافرمانی کرتی ہو۔

(٩٨٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ :ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ وَأَشَاحَ ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَعْرَضَ وَأَشَاحَ ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا ، ثُمَّ قَالَ :اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

(بخاری ٦٥٤٠۔ مسلم ٦٨

(٩٨٩٩) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ (جہنم) کا تذکرہ فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک پھیرا گویا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں، پھر دوبارہ جہنم کا تذکرہ فرمایا اور اپنا چہرہ مبارک پھیرا گویا کہ آپ دیکھ رہے ہیں، یہاں تک کہ ہمیں یقین ہوگیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہنم کو دیکھ رہے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ اگرچہ کھجور کے ایک دانہ صدقہ کرنے سے ہو اور جو شخص یہ بھی نہ پائے تو وہ اچھی بات کہے (بیشک اچھی بات بھی صدقہ ہے)۔

(٩٩٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. (بخاری ۱۴۱۷۔ مسلم ۷۰۳)

(۹۹۰۰) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ اگر چہ کھجور کا ایک ٹکڑا (صدقہ کرنا) ہی کیوں نہ ہو۔

(٩٩٠١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ ، يَوْمَ الْفِطْرِ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ تَيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَسْتَقْبِلُ النَّاسَ وَهُمْ جُلُوسٌ فَيَقُولُ : تَصَدَّقُوا ، تَصَدَّقُوا : فَكَانَ أَكْثَرَ مَنْ تَصَدَّقَ النِّسَاءُ بِالْقُرْطِ وَالْخَاتَمِ وَالشَّيْءِ. (بخاری ۱۴۶۲۔ مسلم ۶۰۵)

(۹۹۰۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نکلے (عید گاہ کی طرف) اور لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے سلام پھیرا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف چہرہ کر کے کھڑے ہو گئے جب کہ لوگ سارے بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ کرو، صدقہ کرو''۔ پس عورتوں نے اپنی انگوٹھیاں اور کان کی بالیاں سب سے زیادہ صدقہ کیں۔

(٩٩٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَتْ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ ، فَقَالَ : تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ. (بخاری ۱۴۶۶۔ ترمذی ۶۳۶)

(۹۹۰۲) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اے عورتوں کی جماعت صدقہ کیا کرو۔

(٩٩٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنِ ابْنِ بُجَادٍ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، يَأْتِينِي السَّائِلُ ، لَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ أُعْطِيهِ ، قَالَتْ : فَقَالَ : لاَ تَرُدِّي سَائِلَكِ إِلاَّ بِشَيْءٍ ، وَلَوْ بِظِلْفٍ.

(بخاری ۸۴۵۔ طبرانی ۵۶۱)

(۹۹۰۳) حضرت ابن بجاد اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بعض اوقات میرے پاس سائل آتا ہے لیکن میرے پاس اسکو دینے کیلئے کچھ بھی نہیں ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے سائل کو کچھ دیئے بغیر نہ لوٹایا کر اگر چہ گائے، بکری یا ہرن کا ایک کھر (پھٹا ہوا ناخن) ہی کیوں نہ ہو۔

(٩٩٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَصَدَّقُوا ، فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلاَ يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا.

(بخاری ۱۴۱۱۔ مسلم ۷۰۰)

(۹۹۰۴) حضرت حارثہ بن وہب الخزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ کیا کرو، بیشک ایک وقت ایسا آئے گا کہ آدمی صدقہ کرنے کیلئے نکلے گا لیکن وہ کسی کو نہ پائے گا جو اس کا صدقہ قبول کرے۔

(۹۹۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ صَدَقَةٍ تَخْرُجُ ، حَتَّى يُفَكَّ عَنْهَا لَحْيَا سَبْعِينَ شَيْطَانًا ، كُلُّهُمْ يَنْهَاهُ عَنْهَا. (ابن خزيمة ۲۴۵۷۔ حاكم ۴۱۷)

(۹۹۰۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: صدقہ سے زیادہ طاقتور کوئی چیز اس زمین پر نہیں یہاں تک کہ اس کی وجہ سے انسان کو ستر شیطانوں سے خلاصی دی جاتی ہے، وہ سب اسکو اس سے روکتے ہیں۔

(۹۹۰۶) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَاهِبًا عَبَدَ اللَّهَ فِي صَوْمَعَةٍ سِتِّينَ سَنَةً ، فَجَائَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ إِلَى جَنْبِهِ ، فَنَزَلَ إِلَيْهَا فَوَاقَعَهَا سِتَّ لَيَالٍ ، ثُمَّ أُسْقِطَ فِي يَدِهِ ، ثُمَّ هَرَبَ ، فَأَتَى مَسْجِدًا فَأَوَى فِيهِ ، فَمَكَثَ ثَلاَثًا لاَ يَطْعَمُ شَيْئًا ، فَأُتِيَ بِرَغِيفٍ فَكَسَرَ نِصْفَهُ ، فَأَعْطَاهُ رَجُلاً عَنْ يَمِينِهِ ، وَأَعْطَى الآخَرَ عَنْ يَسَارِهِ ، ثُمَّ بُعِثَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَقَبَضَ رُوحَهُ ، فَوُضِعَ عَمَلُ سِتِّينَ سَنَةً فِي كِفَّةٍ ، وَوُضِعَتِ السَّيِّئَةُ فِي أُخْرَى ، فَرَجَحَتْ ، ثُمَّ جِيءَ بِالرَّغِيفِ ، فَرَجَحَ بِالسَّيِّئَةِ.

(۹۹۰۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک راہب ساٹھ سال تک اپنے عبادت خانے میں (عبادت میں مصروف) رہا، اس کے پڑوس میں ایک عورت آئی تو وہ راہب چھ راتوں تک اس کے پاس جاتا رہا پھر اپنے اس عمل کی پشیمانی کی وجہ سے وہاں سے بھاگ کر ایک مسجد میں پناہ لے لی اور تین دن تک مسجد میں کچھ کھائے پیئے بغیر رہا، (تین دن بعد) اس کے پاس ایک روٹی لائی گئی تو اس نے اس کے دو حصے کر کے آدھی دائیں جانب والے شخص کو دیدی اور آدھی روٹی بائیں جانب والے شخص کو دیدی۔ پھر ملک الموت نے آکر اس راہب کی روح قبض کر لی اور اس کے ساٹھ سال کے اعمال ایک ترازو میں رکھے گئے اور گناہ دوسرے پلڑے میں تو وہ گناہوں والا پلڑا جھک گیا، پھر وہ روٹی لائی گئی (جو اس نے صدقہ کی تھی) اس روٹی کے رکھنے سے نیکیوں والا پلڑا گناہوں والے پلڑے سے جھک گیا۔

(۹۹۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ ، وَيَأْخُذُهَا بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ ، أَوْ فَصِيلَهُ حَتَّى إِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيرُ مِثْلَ أُحُدٍ ، وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿هُوَ الذى يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ﴾ ، وَ﴿يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ﴾ .

(ترمذی ۶۶۲۔ ابن خزيمة ۲۴۲۷)

(۹۹۰۷) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ صدقہ کو قبول کرتا ہے اور اسے دائنے ہاتھ سے لیتا ہے اور اسکو بڑھاتا ہے صدقہ دینے والے کیلئے۔ جیسا کہ تم میں سے کوئی ایک تربیت کرتا ہے (بڑھاتا ہے) چھوٹے

بچے یا کنبے کو، یہاں تک کہ ایک لقمہ صدقہ کا (ثواب) احد پہاڑ کے برابر کر دیتا ہے اور اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات سے بھی ہوتی ہے، اللہ فرماتے ہیں کہ وہی اللہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے صدقات کو لیتا ہے (قبول کرتا ہے) دوسری جگہ ارشاد فرمایا: اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

(۹۹۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ قَطُّ ، فَتَصَدَّقُوا. (احمد ۱/ ۱۹۳۔ ابویعلی ۸۴۵)

(۹۹۰۸) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرنے سے مال میں بالکل کمی نہیں ہوتی، پس تم صدقہ کیا کرو۔

(۹۹۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أُهْدِيَتْ لَنَا شَاةٌ مَشْوِيَّةٌ ، فَقَسَّمْتُهَا كُلَّهَا إِلاَّ كَتِفَهَا ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : لاَ ، كُلُّهَا لَكُمْ إِلاَّ كَتِفَهَا. (ترمذی ۲۴۷۰۔ احمد ۶/ ۵۰)

(۹۹۰۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ہدیہ میں بھنی ہوئی بکری آئی تو میں نے کندھے کے گوشت کے علاوہ باقی ساری بکری صدقہ کر کے تقسیم کر دی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو میں نے آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں باقی ساری بکری تمہارے لئے ہے سوائے ایک کندھے کے گوشت کے جو تم نے صدقہ نہیں کیا۔

(۹۹۱۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بِشْرٍ السَّكْسَكِيِّ ، قَالَ : بَعَثَهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بِكُسْوَةٍ إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَلَمَّا أَتَى تَيْمَاءَ جَاءَهُ سَائِلٌ فَسَأَلَ ، قَالَ : فَقَالَ : تَصَدَّقُوا ، فَإِنَّ الصَّدَقَةَ تُنْجِي مِنْ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الشَّرِّ ، قَالَ : فَقُلْتُ : مَنْ هَاهُنَا أَفْقَهُ ؟ قَالُوا : نُسَيٌّ ، رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ ، فَأَتَيْتُ الدَّارَ ، فَقُلْتُ : ثَمَّ نُسَيٌّ ؟ فَأَشْرَفَتْ عَلَيَّ امْرَأَتُهُ ، فَأَذِنَتْ لِي فَدخلتُ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَآنِي تَوَضَّأَ ، فَقُلْتُ لَهُ : مَا شَأْنُكَ حِينَ رَأَيْتَنِي تَوَضَّأْتَ ؟ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ : يَا مُوسَى ، تَوَضَّأْ ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَأَصَابَتْكَ مُصِيبَةٌ فَلاَ تَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَكَ . قَالَ : قُلْتُ : إِنَّ سَائِلاً يَسْأَلُ ، فَقَالَ : تَصَدَّقُوا ، فَإِنَّ الصَّدَقَةَ تُنْجِي مِنْ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الشَّرِّ ، قَالَ : صَدَقَ ، فَذَكَرَ أَشياءَ مِنَ الْمَنَايَا ، وَهَدْمِ الْحَائِطِ ، وَوَقْصِ الدَّابَّةِ ، وَالْغَرَقِ مِمَّا شَاءَ اللَّهُ مِمَّا عُدَّ مِنَ الْمَنَايَا ، قَالَ : قُلْتُ : وَتُنْجِي مِنَ النَّارِ.

(۹۹۱۰) حضرت یزید بن بشر السکسکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یزید بن عبدالملک نے مجھے ایک کپڑا دے کر کعبہ کی طرف بھیجا، جب میں مقام تیماء میں پہنچا تو ایک سائل آیا اور کہنے لگا۔ صدقہ کرو بیشک صدقہ شر کے ستر دروازوں سے انسان کو نجات دیتا ہے، میں نے پوچھا (لوگوں سے) یہاں پر سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا نُسَی نامی یہود میں سے ایک شخص ہے۔ میں اس کے مکان پر آیا اور آواز دی کہ نسی ہے؟ ایک عورت نے جھانکا اور مجھے اندر داخل ہونے کی اجازت دیدی، جب اس نے مجھے دیکھا تو اس

نے وضو کیا۔ میں نے اس سے پوچھا جب تو نے مجھے دیکھا تو وضو کیا، اس کی کیا وجہ ہے؟ کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا اے موسیٰ! وضو کیا کر اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو تجھے بہت سی مصیبت پہنچے گی پھر تو اپنے نفس کے سوا کسی کو ملامت نہ کرنا۔ میں نے کہا کہ ایک سائل سوال کرتے ہوئے یوں کہہ رہا تھا کہ صدقہ کرو بیشک صدقہ شر کے ستر دروازوں سے انسان کو نجات دیتا ہے۔

کہنے لگا اس نے سچ کہا ہے پھر موت، دیوار کا گرنا، جانور کا ہلاک ہونا اور غرق ہونا اور بہت سی چیزوں کا ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ چاہے جو شمار کرے موتوں میں سے، میں نے عرض کیا اور صدقہ نجات دیتا ہے جہنم کی آگ سے۔

(۹۹۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، قَالَ :حدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :صَدَقَةُ الْمُؤْمِنِ ظِلُّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(احمد ۳۳

(۹۹۱۱) حضرت مرثد بن عبداللہ الیزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: مومن آدمی کا صدقہ قیامت کے دن اس پر سایہ ہوگا۔

(۹۹۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :(قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى) ، قَالَ :مَنْ رَضَخَ.

(۹۹۱۲) حضرت علی بن الاقمر سے مروی ہے کہ حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قد افلح من تزکی، تحقیق وہ شخص کامیاب ہوگا جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا، فرمایا جس کو تھوڑا اعطاء کیا گیا۔

(۹۹۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي مَدِينَةَ ؛ أَنَّ سَائِلاً سَأَلَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عِنَبٌ ، فَنَاوَلَهُ حَبَّةً ، فَكَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا ذَلِكَ ، فَقَالَ :فِي هَذِهِ مِثْقَالُ ذَرٍّ كَثِيرٌ.

(۹۹۱۳) حضرت ابو مدینہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سائل آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے انگور رکھے ہوئے تھے، آپ نے سائل کو انگور کا ایک دانہ دیدیا، تو لوگوں نے اسکو ناپسند کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ چھوٹا سا ذرہ بہت زیادہ ہے (قیامت کے دن)

(۹۹۱٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا إِيَاسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ مَسَاكِينُ ، فَقَالَتْ :أُخْرِجُهُنَّ ؟ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ :مَا بِهَذَا أُمِرْنَا ، أَبْدِيهِنَّ بِتَمْرَةٍ تَمْرَةٍ.

(۹۹۱۴) حضرت ام حسن رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی ایک مسکین آیا میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اسکو باہر نکال دوں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا اسکو کھجور میں سے کچھ کھجوریں دیدو۔

(۹۹۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ

كَانَ يَقَالُ :رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِمِثْلِ رَأْسِ الْقَطَاةِ.

(۹۹۱۵) حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حضرت حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: سائل کو کچھ نہ کچھ دو اگر چہ چڑیا (فاختہ) کے سر کے بقدر ہی کیوں نہ ہو۔

(۹۹۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهَا ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ.

(ابو داؤد ۱۶۶۳۔ احمد ۱/ ۲۰۱)

(۹۹۱۶) حضرت فاطمہ بنت حسین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سائل کا تم پر حق ہے اگر چہ وہ گھوڑے پہ سوار ہو کر آئے۔

(۹۹۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ : لِلسَّائِلِ حَقٌّ ، وَإِنْ جَاءَ عَلَى فَرَسٍ مُطَوَّقٍ بِالْفِضَّةِ.

(۹۹۱۷) حضرت سالم بن ابو جعد فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا قول ہے کہ سائل کا تم پر حق ہے اگر چہ وہ گھوڑے پہ سوار ہو کر آئے اور اسکے گلے میں چاندی کا ہار ہو۔

(۹۹۱۸) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :إِذَا أَتَى أَحَدَكُمُ السَّائِلُ ، وَهُوَ يُرِيدُ الصَّلاَةَ ، أَوْ قَالَ :يُرِيدُ أَنْ يُصَلِّيَ ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَتَصَدَّقَ فَلْيَفْعَلْ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى﴾ ، فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يُقَدِّمَ بَيْنَ يَدَيْ صَلاَتِهِ صَدَقَةً فَلْيَفْعَلْ.

(۹۹۱۸) حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے پاس کوئی سائل آئے اور وہ نماز کا ارادہ کر رہا ہو یا فرمایا (راوی کو شک ہے) ارادہ کرتا ہے کہ نماز پڑھے، پس اگر تم طاقت رکھو تو صدقہ کرو، بیشک اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، تحقیق وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور اپنے رب کا نام لیا اور نماز پڑھی، اور اگر نماز سے پہلے صدقہ کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسکو چاہیے کہ صدقہ کرے۔

(۲) مَا قَالُوا فِي مَنْعِ الزَّكَاةِ

ترک زکوٰۃ پر جو وعیدیں وارد ہوئی ہیں ان کا بیان

(۹۹۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ لَمْ يُؤَدِّ الزَّكَاةَ ، فَلاَ صَلاَةَ لَهُ.

(۹۹۱۹) حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے اسکی نماز قبول

نہیں ہے۔

(۹۹۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِزَكَاةٍ.

(۹۹۲۰) حضرت سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ نماز قبول نہیں مگر زکوۃ ادا کرنے کے ساتھ۔

(۹۹۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا مَانِعُ الزَّكَاةِ بِمُسْلِمٍ.

(۹۹۲۱) حضرت ابوالاحوص سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مؤمن زکوۃ ادا کرنے کو ترک نہیں کرتا۔

(۹۹۲۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : لَوْ مَنَعُونِي وَلَوْ عِقَالاً مِمَّا أَعْطَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَاهَدْتُهُمْ . قَالَ ، ثُمَّ تَلاَ : ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ ، أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ﴾.

(۹۹۲۲) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ لوگ مجھے رسی کا ایک ٹکڑا ادا کرنے سے بھی انکار کریں جو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے میں ان سے ضرور جہاد کروں گا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں مگر رسول، تحقیق ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے، کیا اگر یہ مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تم اپنی ایڑیوں کے بل واپس پلٹ جاؤ گے''۔

(۹۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ ، أَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرَّهُ.

(۹۹۲۳) حضرت ابوزبیر سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تو نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دی تو تجھ سے اس کا شر دور ہو گیا۔

(۹۹۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ الْمَكِّيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ ، أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ ، تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ ، فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ.

(بخاری ۲۴۴۸۔ ابوداؤد ۱۵۷۹)

(۹۹۲۴) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (یمن) کی طرف بھیجا تو مجھ سے فرمایا: بیشک

تیرے پاس اہل کتاب کے لوگ آئیں گے تو تم ان کو لا الہ الا اللہ کی شہادت اور میری رسالت کی دعوت دینا، اگر وہ اسکو قبول کرلیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اسکو قبول کرلیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال میں ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے، ان کے مال داروں سے لینا اور ان کے فقراء پر خرچ کرنا، اگر وہ اسکو قبول کرلیں تو پس تو بچنا ان کے عمدہ اور قیمتی مال سے، اور مظلوم کی بددعا سے اپنے آپکو بچانا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب نہیں ہوتا۔

(٩٩٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابن أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لُعِنَ مَانِعُ الصَّدَقَةِ.

(ترمذی ۱۱۱۹۔ ابو داؤد ۲۰۷۹)

(۹۹۲۵) حضرت حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا: زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

(٩٩٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ مِثْلَهُ.

(۹۹۲۶) حضرت حارث نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اسی طرح کا قول نقل کیا ہے۔

(٩٩٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لاَوِي الصَّدَقَةِ ، يَعْنِي :مَانِعَهَا ، مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(احمد ۱/ ۴۳۰۔ ابن حبان ۳۲۵۲)

(۹۹۲۷) حضرت حارث بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے قیامت کے دن ملعون ہوں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر۔

(٩٩٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا وَشَكَا إِلَيْهِ قَوْمٌ مِنَ الأَعْرَابِ الصَّدَقَةَ ، فَقَالَ : اجْمَعُوهَا وَأَدُّوهَا لِوَقْتِهَا ، فَمَا أُخِذَ مِنْكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ ظُلْمٌ ظُلِمْتُمُوهُ.

(۹۹۲۸) حضرت مثنی بن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ دیہاتیوں کی ایک قوم نے زکوٰۃ کے بارے میں شک کیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم زکوٰۃ کو اکٹھا کرو اور اس کے وقت میں ادا کرو پس جو کچھ وقت کے بعد تم سے لیا گیا وہ ظلم ہے جو تم پر کیا گیا اس میں جو تم نے سپرد کیا۔

(٩٩٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِبَنِيَّ :يَا بَنِيَّ ، إِذَا جَائَكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلاَ تَكْتُمُوهُ مِنْ نَعَمِكُمْ شَيْئًا.

(۹۹۲۹) حضرت جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بیٹوں سے کہا: اے بیٹو! جب تمہارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو اس سے اپنے اموال میں سے کوئی چیز بھی نہ چھپانا۔

(٩٩٣٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا جَائَكَ الْمُصَدِّقُ ، فَقَالَ :أَخْرِجْ صَدَقَتَكَ ، فَأَخْرِجْهَا ، فَإِنْ قَبِلَ فَبِهَا وَنِعِمَتْ ، فَإِنْ أَبَى فَوَلِّهِ ظَهْرَكَ ، وَقُلِ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْتَسِبُ

عِنْدَكَ مَا يَأْخُذُ مِنِّى ، وَلَا تَلْعَنْهُ.

(۹۹۳۰) حضرت ابوعثمان ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا تمہارے پاس آ کر کہے کہ اپنی زکوٰۃ نکالو تو تمہیں چاہئے کہ تم (فورا) زکوٰۃ نکال لو اور اگر وہ اسکو قبول کر لے تو بہت اچھا ہے اور اگر وہ انکار کر دے تو اپنی پیٹھ اس سے پھیر لے اور اس سے بحث نہ کر اور یوں کہہ: اے اللہ! میں تجھ سے ثواب کی امید رکھتا ہوں جو اس نے مجھ سے وصول کیا، اور اس شخص کو لعن طعن نہ کر۔

(۹۹۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِيَصْدُرَ الْمُصَدِّقُ عَنْكُمْ حِينَ يُصْدِرُ وَهُوَ رَاضٍ . وَقَالَ الشَّعْبِيُّ :الْمُعْتَدِى فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا.

(ترمذی ۶۴۸۔ احمد ۴/ ۳۶۵)

(۹۹۳۱) حضرت جریر ؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: زکوٰۃ وصول کرنے والا جب تمہارے پاس سے لوٹے تو وہ اس حال میں لوٹے کہ وہ تم سے راضی ہو۔

(۹۹۳۲) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَيَأْتِيكُمْ رَكْبٌ مُبْغَضُونَ ، فَإِنْ جَاؤُوكُمْ فَرَحِّبُوا بِهِمْ ، وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْغُونَ ، فَإِنْ عَدَلُوا فَلأَنْفُسِهِمْ وَإِنْ ظَلَمُوا فَعَلَيْهِمْ ، وَأَرْضُوهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ ، وَلْيَدْعُوا لَكُمْ.

(۹۹۳۲) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے پاس ناپسندیدہ سوار آئیں گے، لیکن جب وہ تمہارے پاس (زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے) آئیں تو تم انکو خوش آمدید کہو اور ان کیلئے کشادگی کرو، اور چھوڑ دو ان کے درمیان وہ چیز جس میں وہ زیادتی کریں، پس اگر وہ انصاف کریں گے تو اپنے نفسوں کیلئے اور اگر ظلم کریں تو انکا وبال خود ان پر ہے اور تمہیں چاہئے کہ تم ان کو راضی کر دو بیشک تمہاری زکوٰۃ کا اتمام (مکمل ہونا) ان کی رضامندی ہے اور ان کو بھی چاہئے کہ وہ تمہارے لئے دعا کریں۔

(۹۹۳۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِى سَنَان ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا ظَهَرَ عَلَى مَالٍ قَدْ غُيِّبَ عَنِ الصَّدَقَةِ ، خَمَّسَهُ.

(۹۹۳۳) حضرت ضحاک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کو جب معلوم ہوتا کہ (فلاں) مال چھپایا گیا ہے زکوٰۃ سے تو وہ اسکا پانچ گنا وصول فرماتے۔

(۹۹۳٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِى عَرُوبَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ رُزَيْقٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ، قَالَ:قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ أَدَّى الْحَقَّ الَّذِى عَلَيْهِ، وَمَنْ زَادَ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ. (ابوداؤد ۱۳۰)

(۹۹۳۴) حضرت عبید اللہ بن رزیق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی اس نے اپنا حق جو اس پر تھا ادا کر دیا اور جو شخص زیادہ ادا کرے تو وہ اس کیلئے بہتر ہے (اس زیادہ دینے کا اسی کو ثواب ہے)۔

(۹۹۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ ، فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَتَصَدَّقَ. (بخاری ۱۴۵۴۔ عبدالرزاق ۷۰۸۵)

(۹۹۳۵) حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو اب اگر وہ صدقہ نہ بھی کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

(۲) فِيمَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ

دراہم اور دنانیر میں جتنی زکوٰۃ فرض ہے اس کا بیان

(۹۹۳۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، فَفِيهِ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

(۹۹۳۶) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مال دو سو درھم تک پہنچ جائے تو اس پر پانچ درھم (زکوٰۃ) ہیں۔

(۹۹۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : أَنْ خُذْ مِمَّنْ مَرَّ بِكَ مِنْ تُجَّارِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كُلِّ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، خَمْسَةَ دَرَاهِمَ.

(۹۹۳۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کو لکھا تھا کہ: مسلمان تاجروں میں سے جو بھی تمہارے پاس سے گذرے تو اس کے دو سو دراھم میں سے پانچ درھم (زکوٰۃ) وصول کرلو۔

(۹۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ جَابِرٍ الْحَذَّاءِ ، وَكَانَ عَبْدًا لِبَنِي مُجَاشِعٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : هَلْ عَلَى الْعَبْدِ زَكَاةٌ ؟ قَالَ : أَمُسْلِمٌ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : عَلَيْهِ فِي كُلِّ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

(۹۹۳۸) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن الحذاء جو بنی مجاشع کے غلام تھے انہوں نے حضرت ابن عمر سے سوال کیا کہ کیا غلام پر بھی زکوٰۃ ہے؟ حضرت ابن عمر نے دریافت کیا کہ کیا غلام مسلمان ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں، حضرت ابن عمر نے ارشاد فرمایا: ہر دو سو دراھم پر پانچ درھم (زکوٰۃ) ہے۔

(۹۹۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ؛ قَالَ : تَحِلُّ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ مِنْ يَوْمِ مَلَكَ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، ثُمَّ

يَحُولُ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۹۹۳۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مباح ہے تم پر زکوٰۃ اس دن جس دن تم دوسو دراہم کے مالک بن گئے، یہاں تک کہ اس پر پورا سال گذر جائے۔

(۹۹٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي كُلِّ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

(۹۹۴۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ہر دوسو دراہم پر پانچ درھم (زکوٰۃ) ہے۔

(۹۹٤١) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : إِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ أَوَاقٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ.

(۹۹۴۱) حضرت جعفر اپنے والد سے مرفوعا روایت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب چاندی پانچ اوقیہ ہو جائے (دوسو درھم) تو اس پر پانچ درھم زکوٰۃ ہے اور ہر چالیس درھموں پہ ایک درھم ہے۔

(۹۹٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ حُجَيْرٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : فِي مِئَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

(۹۹۴۲) حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: دوسو درھم ہو جائیں تو ان پر پانچ درھم (زکوٰۃ) ہیں۔

(۹۹٤٣) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا كَانَتْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

(۹۹۴۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: جب دوسو درھم ہو جائیں تو ان پر پانچ درھم (زکوٰۃ) ہیں۔

(۹۹٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ : فِي الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مِئَتَيْنِ خَمْسَةٌ.

(۹۹۴۴) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: معادن میں ہر دوسو پر پانچ درھم (زکوٰۃ) ہیں۔

(۹۹٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا بَلَغَتْ مِئَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

(۹۹۴۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ: جب دراہم دوسو تک پہنچ جائیں تو ان پر پانچ درھم (زکوٰۃ) ہیں۔

(٤) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ زَكَاةٌ

دوسو درھم سے کم میں کچھ نہیں ہے اس کا بیان

(۹۹٤٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَكُونُ فِي الدَّرَاهِمِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَ أَوَاقٍ.

(۹۹۴۶) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دراہم میں زکوٰۃ نہیں

ہے یہاں تک کہ وہ پانچ اوقیہ (دوسو) ہو جائیں۔

(۹۹٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ إِلاَّ تِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ وَمِئَةٌ ، فَلَيْسَ فِيهَا زَكَاةٌ.

(۹۹۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جب تمہارے پاس ایک سو ننانوے درھم ہوں تو ان پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۹۹٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ زَكَاةٌ.

(۹۹۴۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: دوسو دراہم سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔

(۹۹٤۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ دُونَ الْمِئَتَيْنِ نَفَقَةٌ.

(۹۹۴۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: دوسو سے کم میں ہر چیز نفقہ ہے۔

(۹۹۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ؛ أَنَّ أَبَاهُ يَحْيَى بْنَ عُمَارَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ ، وَكَانَتْ تُقَوَّمُ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ. (بخاری ۱۴۴۷۔ مسلم ۶۷۴)

(۹۹۵۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم میں زکوۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ دوسو درھم بنتے ہیں۔

(۹۹۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنْ فِضَّةٍ صَدَقَةٌ.

(۹۹۵۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔

(۹۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ قَالَ : لَيْسَ فِي الشَّنَقِ شَيْءٌ ، قَالَ : الشَّنَقُ : مَالٌ لَمْ يَبْلُغْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ.

(۹۹۵۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: شنق کچھ نہیں ہے (زکوۃ نہیں ہے) اور شنق وہ مال کہلاتا ہے جو دوسو درھم سے کم ہو۔

(۹۹۵۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ. (دارقطنی ۹۳)

(۹۹۵۳) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوسو دراہم سے کم میں (زکوۃ) نہیں ہے۔

(۹۹۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ، قَالَ :لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ. (ترمذی ۶۲۰۔ ابوداؤد ۱۵۶۶)

(۹۹۵۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوسو دراہم سے کم میں (زکوٰۃ) نہیں ہے۔

(۹۹۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَه ، قَالَ :لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ.

(۹۹۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوسو دراہم سے کم میں (زکوٰۃ) نہیں ہے۔

(۵) مَا قَالُوا فِيمَا زَادَ عَلَى الْمِئَتَيْنِ، لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ حَتَّى يَبْلُغَ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا

دوسو دراہم سے زائد جب چالیس ہو جائیں تو ان پر زکوٰۃ آئے گی

(۹۹۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :كَانَ لاَ يَرَى فِيمَا زَادَ عَلَى الْمِئَتَيْنِ شَيْئًا ، حَتَّى يَبْلُغَ أَرْبَعِينَ.

(۹۹۵۶) حضرت داؤد فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ دوسو دراہم سے زائد پر کچھ بھی واجب نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ وہ چالیس تک پہنچ جائے۔

(۹۹۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى :فَمَا زَادَ عَلَى الْمِئَتَيْنِ ، فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً دِرْهَم.

(۹۹۵۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا کہ: دوسو دراہم سے زائد ہو جائیں تو پھر ہر چالیس دراہم پر ایک درھم (زکوٰۃ) ہے۔

(۹۹۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا زَادَ عَلَى الْمِئَتَيْنِ شَيْءٌ ، حَتَّى يَكُونَ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً.

(۹۹۵۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوسو دراہم سے زائد پر کچھ نہیں آئے گا یہاں تک کہ وہ چالیس ہو جائیں۔

(۹۹۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا زَادَ عَلَى الْمِئَتَيْنِ شَيْءٌ ، حَتَّى يَبْلُغَ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا.

(۹۹۵۹) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دوسو دراہم سے زائد پر کچھ نہیں آئیگا یہاں تک کہ وہ زائد چالیس ہو جائیں۔

(۹۹۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :حَتَّى يَبْلُغَ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا نَيِّفًا عَلَى الْمِئَتَيْنِ فَفِيهَا حِينَئِذٍ سِتَّةُ دَرَاهِمَ ، ثُمَّ لاَ شَيْءَ حَتَّى تَبْلُغَ ثَمَانِينَ وَمِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، فَفِيهَا سَبْعَةُ دَرَاهِمَ ، ثُمَّ كَذَلِكَ.

(۹۹۶۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ دوسو سے زائد چالیس دراہم ہو جائیں تو پھر اس پر چھ دراہم (زکوٰۃ) ہے پھر کچھ

نہیں ہے یہاں تک کہ ان کی تعداد دوسواسی ہو جائیں تو ان پر سات درھم (زکوۃ) ہیں، پھر اسی طرح حساب کرتے جائیں۔

(٦) مَنْ قَالَ فِيمَا زَادَ عَلَى الْمِئَتَيْنِ فَبِالْحِسَابِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ دوسو سے زائد جتنے بھی ہو جائیں اس حساب سے زکوۃ آئے گی اس کا بیان

(٩٩٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ ، فَمَا زَادَ فَبِالْحِسَابِ.

(۹۹۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ دوسو دراہم سے کم میں زکوۃ نہیں ہے اور جو اس پر زائد ہو اس پر اسی حساب سے زکوۃ آئے گی۔

(٩٩٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ جَابِرِ الْحَذَّاءِ ، وَكَانَ عَبْدًا لِبَنِي مُجَاشِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَا زَادَ عَلَى الْمِئَتَيْنِ ، فَبِالْحِسَابِ.

(۹۹۶۲) حضرت جابر الحذاء جو بنی مجاشع کے غلام تھے سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دوسو سے زائد جتنے درھم ہو جائیں ان پر اسی حساب سے زکوۃ آئے گی۔

(٩٩٦٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا زَادَ عَلَى الْمِئَتَيْنِ فَبِحِسَابٍ.

(۹۹۶۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دوسو دراہم سے جتنے زائد ہو جائیں ان پر اسی حساب سے زکوۃ آئے گی۔

(٩٩٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : مَا زَادَ فَبِالْحِسَابِ.

(۹۹۶۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ: (دوسو سے زائد دراہم پر) اسی کے حساب سے زکوۃ آئے گی۔

(٩٩٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : مَا زَادَ فَبِالْحِسَابِ.

(۹۹۶۵) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دوسو سے زائد پر اسی حساب سے زکوۃ آئے گی۔

(٧) مَا قَالُوا فِي الدَّنَانِيرِ مَا يُؤْخَذُ مِنْهَا فِي الزَّكَاةِ ؟

دیناروں پہ کتنی زکوۃ ہے اس کا بیان

(٩٩٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ عِشْرِينَ دِينَارًا شَيْءٌ ، وَفِي عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ ، وَفِي أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارٌ ، فَمَا زَادَ فَبِالْحِسَابِ.

(۹۹۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیس دیناروں سے کم پر زکوۃ نہیں ہے اور بیس دینار پر نصف دینار اور چالیس دیناروں پر ایک دینار زکوۃ ہے اور جتنے اس سے زائد ہوں ان پر اسی حساب سے زکوۃ ہے۔

(۹۹٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي عِشْرِينَ مِثْقَالاً نِصْفُ مِثْقَالٍ ، وَفِي أَرْبَعِينَ مِثْقَالاً مِثْقَالٌ.

(۹۹٦۷) امام شعبی ارشاد فرماتے ہیں کہ بیس مثقالوں پر نصف مثقال اور چالیس مثقالوں پر ایک مثقال زکوٰۃ ہے۔

(۹۹٦۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : فِي أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارٌ ، وَفِي عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ.

(۹۹٦۸) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چالیس دینار پر ایک دینار اور بیس دینار پر نصف دینار زکوٰۃ ہے۔

(۹۹٦۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ.

(۹۹٦۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیس دینار پر نصف دینار زکوٰۃ ہے۔

(۹۹۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ عِشْرِينَ مِثْقَالاً شَيْءٌ ، وَفِي عِشْرِينَ نِصْفُ مِثْقَالٍ ، وَفِي أَرْبَعِينَ مِثْقَالاً مِثْقَالٌ.

(۹۹۷۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ: بیس مثقال سے کم میں کچھ نہیں ہے (زکوٰۃ نہیں ہے)۔ اور بیس مثقال پر نصف مثقال اور چالیس مثقال پر ایک مثقال زکوٰۃ ہے۔

(۹۹۷۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ رُزَيْقٍ مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيْهِ حِينَ اسْتُخْلِفَ : خُذْ مِمَّنْ مَرَّ بِكَ مِنْ تُجَّارِ الْمُسْلِمِينَ فِيمَا يُدِيرُونَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ ، مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا ، فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ مَا نَقَصَ حَتَّى يَبْلُغَ عشرين ، فَإِذَا نَقَصَتْ ثُلُثَ دِينَارٍ فَدَعْهَا ، لاَ تَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا ، وَاكْتُبْ لَهُمْ بَرَائَةً بِمَا تَأْخُذُ مِنْهُمْ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْحَوْلِ ، وَخُذْ مِمَّنْ مَرَّ بِكَ مِنْ تُجَّارِ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، فِيمَا يُظْهِرُونَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيُدِيرُونَ مِنَ التِّجَارَاتِ ، مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا دِينَارًا ، فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابِ مَا نَقَصَ حَتَّى يَبْلُغَ عَشَرَةَ دَنَانِيرَ ، فَإِذَا نَقَصَتْ ثُلُثَ دِينَارٍ فَدَعْهَا ، لاَ تَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا ، وَاكْتُبْ لَهُمْ بَرَائَةً إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْحَوْلِ بِمَا تَأْخُذُ مِنْهُمْ.

(۹۹۷۱) حضرت رزیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے مجھے خلیفہ بنایا تو مجھے خط لکھا کہ مسلمان تاجروں میں سے جو کوئی تیرے پاس سے اپنا مال لے کر گذرے تو ہر چالیس دینار پر ایک دینار زکوٰۃ لینا، اور جو اس سے کم ہو تو اس میں اس حساب سے یہاں تک کہ بیس درہم ہو جائیں اور جب اس سے ثلث دینار کم ہو جائے تو پھر کچھ نہ لینا چھوڑ دینا اور جو کچھ تو نے ان سے لیا ہے اس میں ان کیلئے سال کیلئے بری ہونا لکھ دے۔ اور اہل ذمہ میں سے کوئی تاجر تیرے پاس سے گذرے وہ مال لے کر جس کو ظاہر کیا جاتا ہے اور تجارت میں لگایا جاتا ہے تو ہر بیس دینار پر ایک دینار زکوٰۃ وصول کرنا، اور جو اس سے کم ہو اس پر اسی حساب سے یہاں تک کہ دس دینار رہ جائیں اور جب اس میں ثلث دینار کم ہو جائے تو چھوڑ دے اس پر کچھ وصول نہ کر، اور ان کیلئے بھی جو تو

نے وصول کیا ہے اس میں سال کیلئے براءت لکھ دے۔

۹۹۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ أَرْبَعِينَ مِثْقَالاً مِنَ الذَّهَبِ صَدَقَةٌ.

(۹۹۷۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ چالیس مثقال سے کم سونے پر زکوۃ نہیں ہے۔

۹۹۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي عِشْرِينَ دِينَارًا زَكَاةً ، حَتَّى تَكُونَ عِشْرِينَ مِثْقَالاً ، فَيَكُون فِيهَا نِصْفُ مِثْقَالٍ.

(۹۹۷۳) حضرت ابوغنیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ بیس دینار سے کم پر زکوۃ نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ بیس مثقال ہو جائیں تو ان پر نصف مثقال ہے۔

۹۹۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالَ : كَانَ لاِمْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ طَوْقٌ فِيهِ عِشْرُونَ مِثْقَالاً ، فَأَمَرَهَا أَنْ تُخْرِجَ مِنْهُ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ.

(۹۹۷۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ کی اہلیہ کا ہار بیس مثقال کا تھا، تو اس کو حکم دیا کہ اسکی زکوۃ پانچ درھم ادا کرو۔

۹۹۷۵) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ أشعث ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ ، وَفِي أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارٌ.

(۹۹۷۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ بیس دینار پر نصف دینار اور چالیس دینار پر ایک دینار زکوۃ ہے۔

۹۹۷۶) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِينَ دِينَارًا شَيْءٌ.

(۹۹۷۶) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ چالیس دینار سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔

۹۹۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : لاَ يَكُونُ فِي مَالٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ عِشْرِينَ دِينَارًا ، فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ دِينَارًا فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ يَزِيدُهَا الْمَالُ دِرْهَمٌ ، حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ دِينَارًا ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفُ دِينَارٍ وَدِرْهَمٌ.

(۹۹۷۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مال پر زکوۃ نہیں آئے گی یہاں تک کہ وہ بیس دینار ہو جائیں، جب بیس دینار ہو جائیں تو ان پر نصف دینار زکوۃ ہے اور ہر چار دیناروں پر جو اس سے زائد ہو ایک درہم آتا رہے گا یہاں تک کہ وہ چالیس ہو جائیں اور ہر چالیس پر ایک دینار ہے اور چوبیس دینار پر نصف دینار اور ایک درھم ہے۔

(۸) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ عِنْدَهُ مِئَةُ دِرْهَمٍ وَعَشَرَةُ دَنَانِيرَ

اگر کسی کے پاس سو درہم اور دس دینار ہوں ان پر زکوۃ کا بیان

۹۹۷۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ مِئَةُ دِرْهَمٍ وَعَشَرَةُ دَنَانِيرَ ؟ قَالَ :

يُزَكِّي مِنَ الْمِئَةِ دِرْهَمٍ دِرْهَمَيْنِ وَنِصفًا ، وَمِنَ الدَّنَانِيرِ بِرُبْعِ دِينَارٍ . قَالَ : وَسَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ، فَقَالَ : يُحْمَلُ الأَكْثَرُ عَلَى الأَقَلِّ . أَوْ قَالَ : الأَقَلُّ عَلَى الأَكْثَرِ ، فَإِذَا بَلَغَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ زَكَّاه.

(۹۹۷۸) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کسی کے پاس سو درھم اور دس دینار ہوں تو اس پر کتنی زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا: سو دراہم میں اڑھائی درہم اور دینار میں ربع دینار زکوٰۃ ادا کرے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں نے امام شعبی رحمہ اللہ سے یہی سوال کیا! انہوں نے فرمایا: اکثر کو اقل پر محمول کریں گے یا فرمایا (راوی کو شک ہے) اقل کو اکثر پر محمول کریں گے، اور جب وہ نصاب زکوٰۃ کی مقدار کو پہنچ جائیں تو اس میں زکوٰۃ ہے۔

(۹۹۷۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمَكْحُولٍ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، إِنَّ لِي سَيْفًا فِيهِ خَمْسُونَ وَمِئَةُ دِرْهَمٍ ، فَهَلْ عَلَيَّ فِيهِ زَكَاةٌ ، قَالَ : أَضِفْ إِلَيْهِ مَا كَانَ لَكَ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ ، فَإِذَا بَلَغَ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ ، فَعَلَيْكَ فِيهِ الزَّكَاةُ.

(۹۹۷۹) حضرت عبید اللہ بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول سے سوال کیا کہ اے ابو عبد اللہ میرے پاس ایک تلوار ہے اس میں ایک سو پچاس درہم ہیں کہ کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کے ساتھ ملا لے اگر تیرے پاس سونا یا چاندی ہو، اور جب وہ دو سو درہم سونے کے اور چاندی کے ہو جائیں تب ان میں زکوٰۃ ہے۔

(۹۹۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا كَانَتْ لَهُ ثَلاَثُونَ دِينَارًا وَمِئَةُ دِرْهَمٍ كَانَ عَلَيْهِ فِيهَا الصَّدَقَةُ ، وَكَانَ يَرَى الدَّرَاهِمَ وَالدَّنَانِيرَ عَيْنًا كُلَّهُ.

(۹۹۸۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ جب تمہارے پاس تیس دینار اور سو دراہم ہو جائیں تو اس پر زکوٰۃ ہے، اور حضرت حسن رحمہ اللہ درہم اور دینار کو سب کا سب عین شمار کرتے تھے۔

(۹) فِي زَكَاةِ الإِبِلِ ، مَا فِيهَا ؟

''اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان''

(۹۹۸۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ ، أَوْ قَالَ : بِوَصِيَّتِهِ ، وَلَمْ يُخْرِجْهُ حَتَّى قُبِضَ ، فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى هَلَكَ ، ثُمَّ عَمِلَ بِهِ عُمَرُ ، فَكَانَ فِيهِ : فِي خَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ شَاةٌ ، وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ ، وَفِي خَمْسَةَ عَشَرَ ثَلاَثُ شِيَاهٍ ، وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ ، وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلاَثِينَ ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ ، فَإِذَا زَادَتْ فَحِقَّةٌ إِلَى سِتِّينَ ، فَإِذَا زَادَتْ فَجَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ فَابْنَتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ فَحِقَّتَانِ

إِلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَإِنْ زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ ، لاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ ، فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ.

(ترمذی ۶۲۱۔ ابو داؤد ۱۵۶۲)

(۹۹۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے احکام لکھوائے اور ان کو تلوار کے ساتھ ملا کر رکھا یا (راوی کو شک ہے) وصیت کیساتھ، اور اسکو نکالا نہیں یہاں تک کہ آپ کی روح مبارک قبض کر لی گئی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے تو اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمل کیا یہاں تک کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی دنیا سے چلے گئے پھر اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمل کیا، اس میں لکھا ہوا تھا کہ پانچ اونٹوں پہ ایک بکری ہے، دس پر دو بکریاں، پندرہ پہ تین بکریاں، بیس پہ چار بکریاں، پچیس اونٹوں پر ایک بنت مخاض (ایک سال کا اونٹ جس کا دوسرا سال چل رہا ہو) ہے پینتیس تک، اور جب پینتیس سے زائد ہو جائیں تو ان پر ایک بنت لبون (دو سال کا اونٹ جس کا تیسرا چل رہا ہو) ہے پینتالیس تک، اور جب پینتالیس سے زائد ہو جائیں تو ان پر ساٹھ تک ایک حقہ ہے (تین سال کا اونٹ جس کا چوتھا چل رہا ہو) اور جب ساٹھ سے زائد ہو جائیں تو ان پر جذعہ (چار سال کا اونٹ جس کا پانچواں سال چل رہا ہو) ہے پچھتر تک، پھر جب پچھتر سے زائد ہو جائیں تو نوے تک دو بنت لبون ہیں۔ اور پھر نوے سے زائد ہو جائیں تو ایک سو بیس تک اس پر دو حقے ہیں، اور جب ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو ہر پچاس پر ایک حقہ اور ہر چالیس پر ایک بنت لبون ہے، متفرق کو جمع نہیں کیا جائے گا اور جمع کو متفرق نہیں کیا جائے گا (اگر مویشی متفرق اور متعدد جگہوں میں ہیں تو انہیں زکوٰۃ لیتے وقت یا دیتے وقت ایک جگہ جمع نہیں کیا جائے گا اور ایک جگہ ہیں تو انہیں متعدد جگہوں اور چراگاہوں میں تقسیم نہیں کیا جائیگا۔ لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے یہاں مکان اور چراگاہ کے مختلف اور متعدد ہونے سے زکوٰۃ میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ ان کے ہاں صرف ملک کا اختلاف اور تعدد زکوٰۃ پر اثر انداز ہوتا ہے اس لئے اس حدیث کی تفریق و اجتماع سے صرف ملکیت کی حد تک تعدد اور اجتماع مراد ہے)، اور دو شریک اپنا حساب خود آپس میں برابر کر لیں گے (یعنی دو آدمی کسی کام تجارت وغیرہ میں شریک ہیں تو جب زکوٰۃ وصول کرنے والا افسر آئے گا تو وہ اس کا انتظار نہیں کرے گا کہ یہ شرکاء اپنے مال کو تقسیم کر لیں اور پھر ان کے سرمایہ سے الگ الگ زکوٰۃ لی جائے بلکہ پورے سرمایہ میں جو زکوٰۃ واجب ہوگی افسر اس واجب زکوٰۃ کو لے لے گا، اب یہ شرکاء کا کام ہے کہ حساب کے مطابق واجب شدہ زکوٰۃ کے حصے تقسیم کریں)۔

(۹۹۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، وَزِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :فِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الإِبِلِ بِنْتُ مَخَاضٍ.

(۹۹۸۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پچیس اونٹوں پر بنت مخاض واجب ہے۔

(۹۹۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي خَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ شَاةٌ إِلَى تِسْعٍ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى أَرْبَعَ عَشْرَةَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلاَثُ شِيَاهٍ إِلَى

تِسْعَ عَشْرَةَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا أَرْبَعٌ إِلَى أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا خَمْسُ شِيَاهٍ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ ، أَوِ ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ ، أَكْبَرُ مِنْهَا بِعَامٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلاَثِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ إِلَى سِتِّينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَإِذَا كَثُرَتِ الإِبِلُ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ مِنَ الإِبِلِ حِقَّةٌ ، وَلاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ.

(۹۹۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ پانچ اونٹوں پہ ایک بکری ہے نو تک، جب نو سے ایک زائد ہو جائے تو چودہ تک دو بکریاں ہیں، جب اس پر ایک زائد ہو جائے تو انیس تک تین بکریاں ہیں، اور جب انیس سے ایک زائد ہو جائے تو چوبیس تک چار بکریاں ہیں، اور اس پر ایک اونٹ زائد ہو جائے تو پانچ بکریاں ہیں، اور جب پچیس سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو اس پر بنت مخاض یا ابن لبون جو مذکر ہو اور جو اس سے ایک سال بڑا ہوتا ہے وہ دینا پڑے گا پینتیس تک، اور جب پینتیس سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو اس پر ایک بنت لبون آئے گا پینتالیس تک، اور جب پینتالیس سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ساٹھ تک ایک طاقتور نر حقہ آئے گا، اور جب ساٹھ سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو پچھتر تک ایک جذعہ آئے گا، اور جب پچھتر سے ایک زائد ہو جائے تو نوے تک دو بنت لبون آئیں گے اور جب نوے سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ایک سو بیس تک دو حقے آئیں گے۔ اور جب اونٹ ایک سو بیس سے بھی زائد ہو جائیں تو ہر پچاس اونٹوں پر ایک حقہ ہے جمع کو متفرق نہیں کیا جائے گا اور متفرق کو جمع نہیں کیا جائے گا۔

(۹۹۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : وُجِدَ فِي وَصِيَّةِ عُمَرَ : فِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الإِبِلِ بِنْتُ مَخَاضٍ.

(۹۹۸۴) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وصیت میں یہ لکھا ہوا پایا گیا تھا کہ پچیس اونٹوں پر ایک بنت مخاض ہے۔

(۹۹۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ : فِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ.

(۹۹۸۵) حضرت فضیل اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ پچیس اونٹوں پر ایک بنت مخاض اونٹ زکوۃ ہے۔

(۹۹۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ ، لاَ يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا ، مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهُ أَجْرُهُ ، عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا ، لاَ يَحِلُّ لآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ. (ابو داؤد ۱۵۶۹۔ احمد ۵/ ۴)

(۹۹۸۶) حضرت بہز بن حکیم رحمہ اللہ اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چرنے والے

اونٹ اگر چالیس ہو جائیں تو اس پر ایک بنت لبون زکوٰۃ ہے، اونٹ کو اس کے حساب سے جدا نہیں کریں گے، اور جو شخص زکوٰۃ ادا کرے اللہ تعالیٰ سے اجر طلب کرتے ہوئے تو اسکے لئے اسکا اجر ہے، عزیمۃ ہے ہمارے رب کی عزیمتوں میں سے۔ آل محمد ﷺ کیلئے زکوٰۃ میں سے کوئی چیز بھی حلال نہیں ہے۔

(۹۹۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إذَا كَثُرَتِ الإِبِلُ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُون.

(۹۹۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اونٹ زیادہ ہو جاتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر پچاس پر ایک حقہ وصول فرماتے اور ہر چالیس پر ایک بنت لبون وصول فرماتے۔

(۹۹۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي كُلِّ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ.

(۹۹۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر پچیس اونٹوں پر ایک بنت مخاض زکوٰۃ ہے۔

(۹۹۸۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: كَانَ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ بَعَثَهُمْ يُصَدِّقُونَ فِي الإِبِلِ :إذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ ، فَإِنْ زَادَتْ فَابْنُ لَبُون ذَكَرٌ.

(۹۹۸۹) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ان سے زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا تو ان کو ایک خط لکھا، آپ نے لکھا کہ پچیس اونٹوں پر ایک بنت مخاض زکوٰۃ ہے اور جب اس سے زائد ہو جائیں تو ایک مذکر ابن لبون زکوٰۃ ہے۔

(۹۹۹۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :فِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ بِنْتُ مَخَاضٍ.

(۹۹۹۰) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ پچیس اونٹوں پر ایک بنت مخاض زکوٰۃ ہے۔

(۹۹۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلَى الْيَمَنِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنَ الإِبِلِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ ، وَمِنْ كُلِّ عَشْرٍ شَاتَانِ ، وَمِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ ثَلاَثُ شِيَاهٍ ، وَمِنْ عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ ، وَمِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ خَمْسُ شِيَاهٍ ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إلَى خَمْسٍ وَثَلاَثِينَ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي الإِبِلِ بِنْتَ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُون ذَكَرٌ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتُ لَبُون إلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ إلَى سِتِّينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ إلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتَا لَبُون إلَى تِسْعِينَ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ إلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَإِذَا كَثُرَتِ الإِبِلُ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُون ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ ، وَلاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ ، وَلاَ يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ تَيْسٌ ، وَلاَ هَرِمَةٌ ، وَلاَ ذَاتُ عَوَارٍ . قَالَ الأَجْلَحُ :فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ :مَا يَعْنِي بِقَوْلِهِ :لاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ ؟ قَالَ :الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْغَنَمُ فَلاَ يُفَرِّقُهَا كَيْ لاَ يُؤْخَذَ مِنْهَا صَدَقَةٌ ، وَلاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ الْقَوْمُ تَكُونُ لَهُمَ الْغَنَمُ لاَ تَجِبُ فِيهَا الزَّكَاةُ ، فَلاَ

تُجْمَعُ فَتُؤْخَذُ مِنْهَا الصَّدَقَةُ.

(۹۹۹۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن (کے قاضی کو) لکھا: پانچ اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے، او دس اونٹوں پر دو بکریاں، اور پندرہ اونٹوں پہ تین بکریاں اور بیس اونٹوں پہ چار اور پچیس اونٹوں پہ پانچ بکریاں اور پچیس سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو اس پر بنت مخاض ہے پینتیس اونٹوں تک، اور اگر زکوٰۃ میں دینے کیلئے بنت مخاض نہ پائے تو مذکر ابن لبون دیدے۔ اور جب پینتیس سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو پینتالیس تک ایک بنت لبون ہے، جب پینتالیس سے ایک اونٹ زا ہو جائے تو ساٹھ تک ایک حقہ ہے، جب ساٹھ اونٹوں سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو پچھتر اونٹوں تک ایک جذعہ ہے اور جب پچھتر سے ایک زائد ہو جائے تو اس پر دو بنت لبون ہیں۔ نوے تک اسی طرح ہے، جب نوے سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ایک سو بیس تک دو حقے ہیں، پھر جب اونٹ ایک سے بیس سے بھی زائد ہو جائیں تو ہر پچاس پر ایک حقہ اور ہر چالیس پر ایک بنت لبون آئے گا، اور متفرق کو جمع اور جمع کو متفرق نہیں کیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرتے وقت بہت چھوٹا یا بہت بوڑھا جانور وصول نہیں ک جائے گا (بلکہ درمیانہ وصول کیا جائے گا) اور نہ کانا اور بہت کمزور جانور وصول کیا جائے گا۔

اجلح راوی فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ کیا مطلب ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی کے پاس چوپائے ہوں تو وہ اس نیت سے ان کو متفرق نہ کرے تا کہ متفر (جب نصاب زکوٰۃ نہ پہنچے تو اس پر) پر زکوٰۃ نہ آئے اور نہ ہی متفرق کو جمع کرے یعنی کسی قوم کے پاس چوپائے تو ہوں لیکن ان زکاۃ نہ آرہی ہو تو مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) ان سب کو ایک ساتھ جمع کر کے زکوٰۃ وصول نہ کرے۔

(۱۰) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْخَمْسِ مِنَ الإِبِلِ صَدَقَةٌ

بعض حضرات جو یہ فرماتے ہیں کہ پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے اس کا بیان

(۹۹۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِنْ لَ تَكُنْ إِلاَّ أَرْبَعٌ مِنَ الذَّوْدِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ.

(۹۹۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تمہارے پاس چار ذود اونٹوں کے علاوہ کچھ نہ ہو (وہ اونٹ جن کی عمر تین ۔ لیکر دس تک ہو) تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۹۹۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : لَيْسَ فِ أَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ صَدَقَةٌ.

(۹۹۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۹۹۹٤) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَقُولُ : عِنْدَنَا كِتَا

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي صَدَقَةِ الإِبِلِ ، فَلَمْ يَسْأَلْنَا عَنْهُ أَحَدٌ ، حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَأَرْسَلْنَا بِهِ إِلَيْهِ ، فَكَانَ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ بَعَثَهُمْ يُصَدِّقُونَ : أَنْ لَيْسَ فِي الإِبِلِ صَدَقَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسًا.

(۹۹۹۴) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے تھے کہ ہمارے پاس اونٹوں کی زکوٰۃ سے متعلق حضرت عمر بن خطاب ؓ کا لکھا ہوا فرمان موجود ہے، ہم سے کسی شخص نے بھی سوال نہیں کیا یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کا دور آ گیا۔ تو ہم نے وہ مکتوب ان کو ارسال کر دیا تو وہ مکتوب جس میں لکھا تھا حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جب ان کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا کہ "اونٹوں پر تب تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ وہ پانچ نہ ہو جائیں۔

(۹۹۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ.

(۹۹۹۵) حضرت ابو سعید الخدری ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۹۹۹۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ ذَوْدٍ شَيْءٌ.

(۹۹۹۶) حضرت عمرو بن شعیب ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۹۹۹۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ. (احمد ۲/ ۹۲۔ بزار ۸۸۸)

(۹۹۹۷) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۹۹۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ. (احمد ۲/ ۴۰۳۔ طحاوی ۳۵)

(۹۹۹۸) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۹۹۹۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ ، فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ ، أَوْ قَالَ : بِوَصِيَّتِهِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ حَتَّى قُبِضَ ، عَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى هَلَكَ ، ثُمَّ عَمِلَ بِهِ عُمَرُ حَتَّى هَلَكَ ، فَكَانَ فِيهِ : فِي الإِبِلِ إِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ.

(۹۹۹۹) حضرت ابن عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ نے زکوٰۃ کے بارے میں لکھا تو اسکو اپنی تلوار کیساتھ رکھ دیا یا (راوی کو شک ہے) وصیت کیساتھ اس لکھے ہوئے کو نہیں نکالا مرنے تک پھر آپ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق ؓ اس پر

مرنے تک عمل کرتے رہے پھر آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ مرنے تک اس پر عمل کرتے رہے۔ اس میں لکھا ہوا تھا: اونٹ جب ایک سو سے بیس سے زائد ہو جائیں تو ہر پچاس پر ایک حقہ اور ہر چالیس پر ایک بنت لبون زکوٰۃ ہے۔

(١٠٠٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا كَثُرَتِ الإِبِلُ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ.

(۱۰۰۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اونٹ زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس پر ایک حقہ زکوٰۃ ہے۔

(١٠٠٠١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ : إِذَا كَثُرَتِ الإِبِلُ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ.

(۱۰۰۰۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن (کے قاضی کی طرف) لکھا تھا کہ جب اونٹ زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس پر ایک حقہ اور ہر چالیس پر ایک بنت لبون آئے گا۔

(١٠٠٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ: وُجِدَ فِي وَصِيَّةِ عُمَرَ: مَا زَادَ عَلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ.

(۱۰۰۰۲) نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وصیت میں یہ بات پائی تھی کہ جب اونٹ ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس پر ایک حقہ زکوٰۃ ہے۔

(١٠٠٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا كَثُرَتِ الإِبِلُ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ.

(۱۰۰۰۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اونٹ (ایک سو بیس سے) زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس پر ایک حقہ آئے گا۔

(١٠٠٠٤) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ سَالِمًا كَانَ يَقُولُ : عِنْدَنَا كِتَابُ عُمَرَ فِي صَدَقَةِ الإِبِلِ وَالْغَنَمِ ، حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، فَكَانَ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ حِينَ بَعَثَهُمْ يُصْدِقُونَ : إِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ فَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ.

(۱۰۰۰۴) حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ سے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب موجود تھا یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کا دور خلافت آ گیا۔ جب حضرت عمر بن عبد العزیز نے زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو بھیجا تو لکھا کہ جب اونٹ ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو ہر پچاس پر ایک حقہ اور چالیس پر ایک بنت لبون زکوٰۃ ہے۔

(۱۱) مَنْ قَالَ إذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ اسْتُقْبِلَ بِهَا الْفَرِيضَةَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ایک سو بیس اونٹوں سے زائد ہو جائیں تو فریضے کو از سر نو شروع کیا جائیگا اس کا بیان

(۱۰۰۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ اسْتُقْبِلَ بِهَا الْفَرِيضَةَ.

(۱۰۰۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے بڑھ جائے تو زکوٰۃ کے فریضے کو از سر نو شروع کیا جائے گا۔

(۱۰۰۰۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۰۰۰۶) حضرت ابراہیم سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۲) مَا يُكْرَهُ لِلْمُصَدِّقِ أَخْذُهُ مِنَ الإِبِلِ

''جو اونٹ زکوٰۃ وصول کرنے والے کیلئے لینا مکروہ ہے اس کا بیان''

(۱۰۰۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ الأَحْمَسِيِّ ، قَالَ: أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً حَسَنَةً فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ ؟ قَالَ صَاحِبُ الصَّدَقَةِ : إِنِّي ارْتَجَعْتُهَا بِبَعِيرَيْنِ مِنْ حَوَاشِي الإِبِلِ ، قَالَ : فَقَالَ : فَنَعَمْ إِذًا. (احمد ۴/ ۳۴۹۔ طبرانی ۷۴۱۷)

(۱۰۰۰۷) حضرت صنابحی احمسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک حسین اور خوبصورت اونٹ پر ٹھہری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا ہے؟ زکوٰۃ وصول کرنے والے عرض کیا کہ میں نے دو چھوٹے اونٹ واپس کر کے یہ اونٹ لیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر ٹھیک ہے۔

(۱۰۰۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ ، قَالَ : أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَيْتُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ فِي عَهْدِي أَنْ لاَ آخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ ، وَلاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ ، قَالَ : وَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ ، فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا. (ابو داؤد ۱۵۷۳۔ طبرانی ۶۴۷۳)

(۱۰۰۰۸) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زکوٰۃ کی وصول یابی کے مقرر کردہ شخص آیا۔ میں اس کے پاس بیٹھا، وہ کہہ رہا تھا کہ بیشک میں نے دودھ پینے والا جانور وصول نہیں کیا، اور متفرق کو جمع نہیں کیا جائے گا اور جمع کو متفرق نہیں کیا جائیگا۔ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بڑے والے کوہان والا اونٹ لیکر آیا تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔

(۱۰۰۰۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُصَدِّقًا ، فَقَالَ : لاَ تَأْخُذْ مِنْ حَزَرَاتِ أَنْفُسِ النَّاسِ شَيْئًا ، وَخُذِ الشَّارِفَ ، وَذَاتَ الْعَيْبِ. (بیهقی ۱۰۲)

(۱۰۰۰۹) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے والے کو بھیجا تو اسکو فرمایا کہ: لوگوں کے بہترین مال کو وصول نہ کرنا بلکہ ان کے بوڑھے اور عیب والے جانور وصول کرنا۔

(۱۰۰۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً حَسَنَةً فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ : مَا أَمْرُ هَذِهِ النَّاقَةِ ؟ فَقَالَ صَاحِبُ الصَّدَقَةِ : يَا رَسُولَ اللهِ ، عَرَفْتُ حَاجَتَكَ إِلَى الظَّهْرِ ، فَارْتَجَعْتُهَا بِبَعِيرَيْنِ مِنَ الصَّدَقَةِ.

(۱۰۰۱۰) حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک خوبصورت اونٹ پہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پڑی تو آپ نے فرمایا اس اونٹنی کا کیا معاملہ ہے؟ تو زکوٰۃ وصول کرنے والے نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ کو سواری کی ضرورت ہے تو میں نے دو اونٹوں کے بدلے اسے لے لیا۔

(۱۰۰۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ عُمَرَ مَرَّتْ بِهِ غَنَمٌ مِنْ غَنَمِ الصَّدَقَةِ ، فَرَأَى فِيهَا شَاةً ذَاتَ ضَرْعٍ ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ ؟ قَالُوا : مِنْ غَنَمِ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ : مَا أَعْطَى هَذِهِ أَهْلُهَا وَهُمْ طَائِعُونَ ، لاَ تَفْتِنُوا النَّاسَ ، لاَ تَأْخُذُوا حَزَرَاتِ النَّاسِ ، نَكِّبُوا عَنِ الطَّعَامِ.

(۱۰۰۱۱) حضرت قاسم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ زکوٰۃ میں وصول شدہ بکریوں کے پاس سے گذرے تو آپ نے ایک دودھ پیتا بکری کا بچہ دیکھا، فرمایا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا زکوٰۃ کی بکریاں ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ نہیں دیا اس کے مالکوں نے اس حال میں کہ وہ خوش ہوں، لوگوں کو فتنہ میں مبتلا نہ کرو اور زکوٰۃ وصول کرتے وقت بہترین مال وصول نہ کیا کرو۔ اس کے کھانے سے دور رہو۔

(۱۰۰۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ ، حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ.

(۱۰۰۱۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: (زکوٰۃ وصول کرتے وقت) لوگوں کے بہترین مال سے بچنا۔

(۱۳) فِي صَدَقَةِ الْبَقَرِ ، مَا هِيَ ؟

''گائے کی زکوٰۃ کتنی ہے اس کا بیان''

(۱۰۰۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

قَالَ :فِي ثَلاَثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ ، أَوْ تَبِيعَةٌ ، وَفِي أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ. (ترمذی ۶۲۲۔ احمد ۱/ ۴۱۱)

(۱۰۰۱۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیس گائے ہو جائیں تو اس پر زکوٰۃ ایک تبیع (ایک سالہ نر) یا تبیعہ (یا ایک سال کا مادہ) ہے اور چالیس گائے پہ ایک مسنہ (گائے کا بچہ جو دو سال کا ہو جائے) ہے۔

(۱۰۰۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ ، أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلاَثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا ، أَوْ تَبِيعَةً ، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً ، وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا ، أَوْ عَدْلَهُ مَعَافِرَ. (ابو داؤد ۱۵۷۱)

(۱۰۰۱٤) حضرت مسروق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا تو ان کو حکم دیا کہ تیس گائیوں پہ ایک تبیع یا تبیعہ زکوٰۃ وصول کرنا اور چالیس پر ایک مسنہ وصول کرنا اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار لینا یا دینار کے بدلے کوئی اور چیز وصول کرنا جسکی قیمت معافر کے کپڑوں کے برابر ہو۔ (معافر یمن کے ایک مقام کا نام ہے اسکی طرف نسبت ہے)۔

(۱۰۰۱٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ :أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ ثَلاَثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ ، أَوْ تَبِيعَةٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ.

(۱۰۰۱۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن لکھ کر بھیجا کہ: تیس گائے پر ایک تبیع یا تبیعہ وصول کرو اور چالیس پر مسنہ وصول کرو۔

(۱۰۰۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَأَبِي وَائِلٍ ، قَالاَ :بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلاَثِينَ تَبِيعًا ، أَوْ تَبِيعَةً ، وَمِنْ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً ، وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا، أَوْ عَدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِ. (ابو داؤد ۱۵۷۰۔ نسائی ۲۲۳۲)

(۱۰۰۱٦) حضرت ابراہیم اور حضرت ابو وائل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن بھیجا تو ان کو حکم دیا کہ تیس گائیوں پہ ایک تبیع یا تبیعہ زکوٰۃ وصول کرنا اور چالیس پر ایک مسنہ وصول کرنا اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار لینا یا دینار کے بدلے کوئی اور چیز وصول کرنا جس کی قیمت معافر کے کپڑوں کے برابر ہو۔ (معافر یمن کے ایک مقام کا نام ہے اسکی طرف نسبت ہے)

(۱۰۰۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا بَلَغَتْ ثَلاَثِينَ فَفِيهَا تَبِيعٌ ، أَوْ تَبِيعَةٌ حَوْلِيٌّ ، فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا مُسِنَّةٌ ، ثَنِيَّةٌ فَصَاعِدًا.

(۱۰۰۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تیس گائے ہو جائیں تو ایک تبیع یا تبیعہ جو ایک سالہ ہو دے گا اور جب چالیس ہو جائیں تو مسنہ جو دو سالہ یا اس سے بڑا ہو دے گا۔ (جس کے اوپر یا نیچے والے دو دانت ظاہر ہوں)

(۱۰۰۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ مُعَاذًا قَالَ :فِي ثَلاَثِينَ تَبِيعٌ ، وَفِي

أَرْبَعِينَ بَقَرَةٌ.

(۱۰۰۱۸) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ تک حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا یہ قول پہنچا ہے کہ تیس گائے پر ایک تبیع اور چالیس پر ایک بقرہ ہے۔

(۱۰۰۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي ثَلاَثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ ، أَوْ تَبِيعَةٌ جَذَعٌ أَوْ جَذَعَةٌ ، وَفِي أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ.

(۱۰۰۱۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تیس گائے پہ ایک تبیع یا تبیعہ، جذع (گائے کا بچہ جو تین سال کا ہو) جذعہ (مادہ) اور چالیس پر ایک مسنہ زکوۃ دے گا۔

(۱۰۰۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، قَالَ :فِي سَائِمَةِ الْبَقَرِ ، فِي كُلِّ ثَلاَثِينَ تَبِيعٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِ مُسِنَّةٌ.

(۱۰۰۲۰) حضرت شہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چرنے والے گائے پر جب تیس ہو جائیں تو تبیع یا تبیعہ آئے گا اور چالیس پر مسنہ آئے گا

(۱۰۰۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :فِي ثَلاَثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ ، أَوْ تَبِيعَةٌ ، وَفِي أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ.

(۱۰۰۲۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ تیس گائے پر ایک تبیع یا تبیعہ ہے اور چالیس پر ایک مسنہ ہے۔

(۱۰۰۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ :اُسْتُعْمِلْتُ عَلَى صَدَقَاتِ عَكٍّ ، فَلَقِيتُ أَشْيَاخًا مِمَّنْ صَدَّقَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اجْعَلْهَا مِثْلَ صَدَقَةِ الإِبِلِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ فِي ثَلاَثِينَ تَبِيعٌ ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ فِي أَرْبَعِينَ بَقَرَةٍ بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ

(۱۰۰۲۲) حضرت عکرمہ بن خالد فرماتے ہیں کہ مجھے زکوۃ کی وصول یابی کا فریضہ سونپا گیا، میں ان بزرگوں سے ملا جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زکوۃ دیا کرتے تھے۔ ان حضرات نے اختلاف کیا، بعض نے فرمایا کہ اونٹوں کی زکوۃ کے مثل وصول کرو، اور بعض حضرات نے فرمایا کہ تیس گائے پر ایک تبیع وصول کرو اور بعض نے کہا چالیس گائے پر ایک مسنہ وصول کرو۔

(۱۰۰۲۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :فِي ثَلاَثِينَ تَبِيعٌ ، أَوْ تَبِيعَةٌ جَذَعٌ ، أَوْ جَذَعَةٌ ، وَفِي أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ.

(۱۰۰۲۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تیس گائے پر تبیع یا تبیعہ، جذع یا جذعہ ہے اور چالیس پر مسنہ ہے۔

(۱۰۰۲٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :إذَا بَلَغَتْ ثَلاَثِينَ فَفِيهَا تَبِيعٌ ، أَوْ تَبِيعَةٌ ، فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا مُسِنَّةٌ.

(۱۰۰۲۴) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تیس ہو جائیں تو اس پر ایک تبیع یا تبیعہ ہے اور جب چالیس ہو جائیں تو اس پر ایک

مسنہ ہے۔

(۱۰۰۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ :فِي ثَلاَثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعٌ جَذَعٌ ، أَوْ جَذَعَةٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةٌ.

(۱۰۰۲۵) حضرت طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ تیس گائے پر ایک تبیع ، جذع یا جذعہ ہے اور چالیس گائے پر ایک بقرہ ہے۔

(۱۰۰۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُوَيْد :أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلاَثِينَ بَقَرَةً تَبِيعًا ، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةً ، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ.

(۱۰۰۲۶) حضرت صالح بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت عثمان بن محمد بن ابی سوید کو لکھا کہ تیس گائے پر ایک تبیع لینا، اور چالیس گائیوں پر ایک بقرہ وصول کرنا اور اس سے زیادہ وصول نہ کرنا۔

(۱۰۰۲۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ؟ فَقَالاَ :فِي ثَلاَثِينَ جَذَعٌ ، أَوْ جَذَعَةٌ ، وَفِي أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ.

(۱۰۰۲۷) حضرت شعبہ ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حاکم اور حضرت حماد سے (گائے کی زکوۃ کے بارے میں) دریافت کیا تو انہوں نے نے فرمایا: تیس پر ایک جذع یا جذعہ ہے اور چالیس پر مسنہ ہے۔

(۱۰۰۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ، قَالَ :كَانَ عُثْمَانُ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ وَغَيْرُهُ يَأْخُذُونَ مِنْ كُلِّ خَمْسِينَ بَقَرَةً بَقَرَةً.

(۱۰۰۲۸) حضرت ابن جریج ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ: مجھے حضرت عمرو نے خبر دی کہ حضرت عثمان بن زبیر بن ابوعوف وغیرہ پچاس گائیوں پر ایک بقرہ وصول کیا کرتے تھے۔

(۱۰۰۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ :إِذَا بَلَغَتِ الْبَقَرُ ثَلاَثِينَ فَفِيهَا تَبِيعٌ ، أَوْ جَذَعٌ ، أَوْ جَذَعَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ ، فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ.

(۱۰۰۲۹) حضرت سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ: جب تیس گائیں ہو جائیں تو ان پر زکوۃ ایک تبیع ہے، جذع یا جذعہ یہاں تک کہ چالیس ہو جائیں، جب چالیس گائیں ہو جائیں تو ان پر زکوۃ مسنہ ہے۔

(۱۰۰۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ؛ أَنَّ نُعَيْمَ بْنَ سَلاَمَةَ أَخْبَرَهُ، وَهُوَ الَّذِي كَانَ خَاتَمُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي يَدِهِ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ دَعَا بِصَحِيفَةٍ ، زَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ بِهَا إِلَى مُعَاذٍ ، فَقَالَ نُعَيْمٌ :فَقُرِئَتْ وَأَنَا حَاضِرٌ ، فَإِذَا فِيهَا :مِنْ

كُلِّ ثَلاَثِينَ تَبِيعًا جَذَعٌ ، أَوْ جَذَعَةٌ ، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ ، قَالَ نُعَيْمٌ :فَقُلْتُ :تَبِيعُ الْجَذَعِ ، فَقَالَ عُمَرُ :بَلْ تَبِيعٌ جَذَعٌ.

(۱۰۰۳۰) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں کہ نعیم بن سلامہ نے مجھے خبر دی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز کی مہران کے پاس تھی، حضرت عمر بن عبد العزیز نے ایک صحیفہ منگوایا، لوگوں نے گمان کیا کہ یہ وہی صحیفہ ہے جو حضرت محمد ﷺ نے حضرت معاذ کو لکھا تھا، حضرت نعیم فرماتے ہیں وہ صحیفہ آپ کے سامنے پڑھا گیا میں بھی اس موقع پر حاضر تھا اس میں لکھا تھا: تمیں گائیوں پر ایک تبیع جذع یا جذعہ ہے، اور چالیس گائیں پر ایک مسنہ ہے۔ نعیم فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا تبیع الجذع حضرت عمر نے فرمایا تبیع جذع.

(١٤) مَنْ قَالَ إِذَا كَانَ الْبَقَرُ دُونَ ثَلاَثِينَ ، فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ

''جو حضرات فرماتے ہیں کہ تمیں گائیں سے کم پر زکوۃ نہیں ہے اس کا بیان''

(١٠٠٣١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ الثَّلاَثِينَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْءٌ.

(۱۰۰۳۱) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ تمیں سے کم گائیوں پر زکوۃ نہیں ہے۔

(١٠٠٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ الثَّلاَثِينَ بَقَرَةً شَيْءٌ.

(۱۰۰۳۲) حضرت سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ تمیں گائے سے کم پر زکوۃ نہیں ہے۔

(١٠٠٣٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ.

(۱۰۰۳۳) حضرت علی فرماتے ہیں کہ (تمیں سے کم پر) کچھ نہیں ہے۔

(١٠٠٣٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ الثَّلاَثِينَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْءٌ.

(۱۰۰۳۴) حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ تمیں گائیوں سے کم پر زکوۃ نہیں ہے۔

(١٥) فِي الزِّيَادَةِ فِي الْفَرِيضَةِ

(١٠٠٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلاَثِينَ تَبِيعًا ، أَوْ تَبِيعَةً ، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً ، فَسَأَلُوهُ عَنْ فَضْلِ مَا بَيْنَهُمَا ؟ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَ حَتَّى سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لاَ تَأْخُذْ شَيْئًا. (احمد ۵/ ۲۴۰۔ مالک ۲۴)

(۱۰۰۳۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان کو حکم فرمایا کہ تیس گائے پر ایک تبیع یا تبیعہ لینا اور چالیس پر ایک مسنہ، لوگوں نے سوال کیا کہ تیس اور چالیس کے درمیان جو زیادتی ہو اس پر کیا ہے؟ آپ اس پر کچھ وصول کرنے سے رکے رہے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس زیادتی پر کچھ وصول نہ کرنا۔

(١٠٠٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الأَوْقَاصِ شَيْءٌ.

(۱۰۰۳۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اوقاص میں کچھ نہیں ہے۔ (اوقاص یہ وقص کی جمع ہے، دو فریضوں کے درمیانی عدد مراد ہے، جیسے چالیس اور تیس کے درمیان)

(١٠٠٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الأَشْنَاقِ شَيْءٌ.

(۱۰۰۳۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اشناق میں کچھ نہیں ہے۔ (اشناق یہ شنق کی جمع ہے، دو فریضوں کے درمیانی عدد پر بولا جاتا ہے۔ لیکن دونوں لفظوں میں فرق اس طرح ہے کہ وقص خاص ہے گائے کیساتھ اور شنق خاص ہے اونٹ کے ساتھ)۔

(١٠٠٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ ، وَفِي ثَلاَثِينَ تَبِيعٌ ، وَلَيْسَ فِي النَّيْفِ شَيْءٌ.

(۱۰۰۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ چالیس گائے پر ایک مسنہ ہے اور تیس پر ایک تبیع ہے اور دو فریضوں کے درمیانی عدد پر کچھ نہیں ہے۔

(١٠٠٣٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ، قُلْتُ :إِنْ كَانَتْ خَمْسِينَ بَقَرَةً ؟ فَقَالَ الْحَكَمُ :فِيهَا مُسِنَّةٌ ، وَقَالَ حَمَّادٌ :بِحِسَابِ ذَلِكَ.

(۱۰۰۳۹) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ پچاس گائے پر کتنی زکوٰۃ ہے؟ حضرت حکم نے فرمایا ایک مسنہ ہے اور حضرت حماد نے فرمایا اسی کے حساب سے آئے گی۔

(١٠٠٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :صَاحِبُ الْبَقَرِ بِمَا فَوْقَ الْفَرِيضَةِ.

(۱۰۰۴۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ فریضہ سے اوپر جو کچھ ہے وہ گائے والے کا ہے (یہاں تک کہ دوسرے فریضے تک پہنچ جائے)۔

(١٠٠٤١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :مَا زَادَ فَبِالْحِسَابِ.

(۱۰۰۴۱) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو (فریضہ سے) زیادہ ہو اس پر اسی کے حساب سے زکوٰۃ ہے۔

(١٠٠٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :

لَيْسَ فِي الْفُضُولِ شَيْءٌ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ تَأْلِيفٌ.

(۱۰۰۴۲) حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ نصاب سے زائد پر کچھ نہیں ہے۔ یہاں تک کہ وہ زائد بھی نصاب کی مقدار تک پہنچ جائے۔

(١٦) فِي التَّبِيعِ ، مَا هُوَ ؟

''تبیع کونسا جانور کہلائے گا؟''

(١٠٠٤٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : التَّبِيعُ : الَّذِي قَدِ اسْتَوَى قَرْنَاهُ وَأُذُنَاهُ ، وَالْمُسِنُّ : الثَّنِيُّ فَصَاعِدًا.

(۱۰۰۴۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ تبیع وہ ہے جس کے سینگ اور کان برابر ہوں اور مسن وہ ہے جو دو سال کا یا اس سے بڑا ہو۔

(١٧) فِي السَّائِمَةِ ، كَمْ هِيَ ؟

(١٠٠٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي قِلاَبَةَ : كَمِ السَّائِمَةُ ؟ قَالَ : مِئَة.

(۱۰۰۴۴) حضرت خالد الحذاء فرماتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ سے پوچھا: سائمہ کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا سو۔

(١٨) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ السَّوَائِمِ صَدَقَةٌ

بعض حضرات کے نزدیک چرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ نہیں ہے

(١٠٠٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ السَّوَائِمِ صَدَقَةٌ ، إِلاَّ إِنَاثَ الإِبِلِ ، وَإِنَاثَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ.

(۱۰۰۴۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ چرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ نہیں ہے، مگر یہ کہ مؤنث پر جو اونٹ، گائے اور بکری میں سے ہو۔

(١٩) فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ ، مَنْ قَالَ لَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ

بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ وہ گائے جو کھیتی باڑی اور دوسرے کاموں میں استعمال ہوتی ہو اس پہ زکوٰۃ نہیں ہے

(١٠٠٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ کھیتی باڑی اور دوسرے کاموں میں استعمال ہونے والی گائے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنْ مُعَاذٍ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَأْخُذُ مِنَ الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةً.

(۱۰۰۴۷) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کھیتی باڑی اور دوسرے کاموں میں استعمال ہونے والی گائے پر زکوٰۃ وصول نہیں فرماتے تھے۔

(۱۰۰۴۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، وَمُجَاهِدٍ، قَالاَ: لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۴۸) حضرت مجاہد اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کھیتی باڑی اور دوسرے کاموں میں استعمال ہونے والی گائے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۴۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۴۹) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کھیتی باڑی اور دوسرے کاموں میں استعمال ہونے والی گائے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى جَمَلٍ ظَعِينَةٍ، وَلاَ عَلَى ثَوْرٍ عَامِلٍ صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۵۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بار برداری کرنے والے اونٹوں پر اور ہل چلانے والی گائے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۵۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي عَوَامِلِ الْبَقَرِ شَيْءٌ، إِلاَّ مَا كَانَ سَائِمًا، وَذَلِكَ فِي الإِبِلِ.

(۱۰۰۵۱) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ کھیتی باڑی کے لیے استعمال ہونے والی گائے پہ زکوٰۃ نہیں ہے مگر یہ کہ وہ سائمہ ہوں۔ اور یہی حکم اونٹوں کا بھی ہے۔

(۱۰۰۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۵۲) حضرت شہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کھیتی باڑی میں استعمال ہونے والی گائے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۵۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کھیتی باڑی میں استعمال ہونے والی گائے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۵۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ، وَلاَ عَلَى الإِبِلِ الَّتِي يُسْتَقَى عَلَيْهَا النَّوَاضِحِ، وَيُغْزَى عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۵۴) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ کھیتی باڑی کیلئے استعمال ہونے والی گائے پہ زکوٰۃ نہیں ہے اور اس طرح وہ اونٹ جس کے

ذریعے پانی نکالا جاتا ہے اور جسے اللہ کے راستہ میں جہاد کیلئے استعمال ہوتا ہو اس پہ بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي زِيَادٌ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :لاَ صَدَقَةَ فِي الْمُثِيرَةِ.

(۱۰۰۵۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہل چلانے والے جانوروں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :الْحَمُولَةُ وَالْمُثِيرَةُ فِيهَا الصَّدَقَة ؟ قَالَ :لاَ ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ :سَمِعْنَا ذَلِكَ.

(۱۰۰۵۶) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عطاء سے پوچھا: سامان اٹھانے والے اور ہل چلانے والے جانوروں پر زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ ہم نے بھی اسی طرح سنا ہے۔

(۲۰) فِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ ، مَتَى تَجبُ فِيهَا ؟ وَكَمْ فِيهَا ؟

بکریوں پر کب اور کتنی زکوٰۃ فرض ہے؟

(۱۰۰۵۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ ، أَوْ قَالَ :بِوَصِيَّتِهِ وَلَمْ يُخْرِجْهُ إلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ ، عمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى هَلَكَ ، وَعَمِلَ بِهِ عُمَرُ :فِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَإِنْ زَادَتْ فَشَاتَانِ إلَى مِئَتَيْنِ ، فَإِنْ زَادَتْ فَثَلاَثٌ إلَى ثَلاَثِ مِئَةٍ ، فَإِنْ زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِئَةِ شَاةٍ شَاةٌ ، لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ الْمِئَةَ ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ ، وَلاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ ، فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ.

(۱۰۰۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے احکامات لکھے اور ان کو اپنی تلوار کے ساتھ رکھ لیا اور اسکو زکوٰۃ وصول کرنے والوں کیلئے نہیں نکالا یہاں تک کہ آپ دار فانی سے دار البقاء کی طرف کوچ کر گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس پر عمل پیرا رہے یہاں کہ وہ دار فانی سے ہجرت کر گئے، اور آپ رضی اللہ عنہ کے بعد پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پر عمل پیرا رہے۔ اس میں بکریوں کی زکوٰۃ سے متعلق تحریر تھا کہ چالیس بکریوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے ایک سو بیس بکریوں تک، پھر اگر ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو اس پر دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ پھر اگر دو سو سے زائد ہو جائیں تو تین سو تک تین بکریاں ہیں۔ پھر اگر اس پر ایک بکری زائد ہو جائے تو ہر سو بکریوں پہ ایک بکری ہے اور پھر کچھ نہیں ہے (درمیانی عدد پر) یہاں تک کہ پھر سو ہو جائیں۔ اور مجتمع کو الگ الگ نہیں کیا جائے گا اور الگ الگ کو مجتمع نہیں کیا جائے گا، اور اگر دو شریک ہوں تو وہ بعد میں آپس میں ایک دوسرے سے برابر رجوع کر لیں گے۔

(١٠٠٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَإِنْ زَادَتْ فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِئَتَيْنِ ، فَإِنْ زَادَتْ فَفِيهَا ثَلاَثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلاَثِ مِئَةٍ ، فَإِنْ كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِي كُلِّ مِئَةٍ شَاةٍ شَاةٌ.

(١٠٠٥٨) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ چالیس بکریوں پر ایک بکری زکوۃ ہے ایک سوبیس تک، اگر اس سے زائد ہو جائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک، پھر اگر دو سو سے زائد ہو جائیں تو تین بکریاں ہیں تین سو تک، پھر اگر بکریاں (اس سے بھی) زیادہ ہو جائیں تو ہر سو پر ایک بکری واجب ہے۔

(١٠٠٥٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِئَتَيْنِ ، فَإِنْ زَادَتْ شَاةً وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلاَثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلاَثِ مِئَةٍ فِي كُلِّ مِئَة شَاةٍ شَاةٌ.

(١٠٠٥٩) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چالیس بکریوں پہ زکوۃ ایک بکری ہے ایک سوبیس تک (ایک ہی بکری ہے) پھر جب ایک سوبیس سے بکریاں زائد ہو جائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک، اور جب دو سو سے ایک بکری زائد ہو گی تو تین بکریاں ہیں تین سو تک، اس کے بعد ہر سو پر ایک بکری ہے۔

(١٠٠٦٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِلَى أَرْبَعِ مِئَةٍ ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَإِلَى خَمْسِ مِئَةٍ ، ثُمَّ عَلَى هَذَا الْحِسَابِ.

(١٠٠٦٠) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چار سو تک (یہی ہے) پھر اگر چار سو سے ایک بکری زائد ہو جائے تو پانچ بکریاں ہیں، پھر اسی حساب سے زکوۃ آئے گی۔

(١٠٠٦١) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَإِذَا جَاوَزَتِ الْعِشْرِينَ وَمِئَة فَشَاتَانِ حَتَّى تَبْلُغَ الْمِئَتَيْنِ، وَإِذَا جَاوَزَ الْمِئَتَيْنِ فَثَلاَثُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ الثَّلاَثَ مِئَة.

(١٠٠٦١) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چالیس بکریوں پہ ایک بکری زکوۃ ہے ایک سوبیس تک، پھر جب ایک سوبیس سے بکریاں زائد ہو جائیں تو دو سو تک دو بکریاں ہیں، پھر جب دو سو سے زائد ہو جائیں تو تین بکریاں ہیں یہاں تک کہ تین سو بکریاں ہو جائیں۔

(١٠٠٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، فِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ ، قَالَ: إِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِئَتَيْنِ ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلاَثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلاَثِ مِئَةٍ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلاَثِ مِئَةٍ وَكَثُرَتْ فَفِي كُلِّ مِئَةٍ شَاةٍ شَاةٌ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ حَتَّى تَبْلُغَ ثَلاَثَ مِئَةٍ ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ : فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً عَلَى ثَلاَثِ مِئَةٍ فَفِيهَا أَرْبَعٌ إِلَى أَرْبَعِ مِئَةٍ ، ثُمَّ عَلَى هَذَا الْحِسَابِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ : أَخْبَرَنَا عَامِرٌ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ : لاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ ، وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ.

(۱۰۰۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ چالیس سے لیکر ایک سوبیس بکریوں تک زکوٰۃ ایک بکری ہے اور جب ایک سوبیس سے زائد ہوجائیں تو دوسوتک دو بکریاں ہیں اور پھر دوسو سے زائد ہوجائیں تو تین سوتک تین بکریاں ہیں، پھر جب تین سو سے زائد ہوجائیں تو ہر سو پر ایک بکری ہے، حضرت عبداللہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ تین سوتک۔ پھر جب تین سو سے زائد ہوجائیں تو چار سوتک چار بکریاں ہیں۔ پھر اسی حساب سے زکوٰۃ آئے گی۔ راوی حدیث محمد فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عامر نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ متفرق کو جمع نہیں کیا جائے گا اور جمع کو متفرق نہیں کیا جائے گا۔

(۱۰۰۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِئَة ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِئَتَيْنِ ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلاَثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلاَثِ مِئَةٍ ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِئَةِ شَاةٍ شَاةٌ ، وَسَقَطَتِ الأَرْبَعُونَ.

(۱۰۰۶۳) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چالیس سے لے کر ایک سوبیس بکریوں پہ ایک بکری زکوٰۃ ہے، پھر جب ایک سوبیس سے زائد ہوجائیں تو اس پر دو بکریاں ہیں دوسوتک پھر اگر دوسو سے زائد ہوجائیں تو تین سوتک تین بکریاں ہیں، اور اگر بکریاں اس سے بھی زائد ہوجائیں تو ہر سو پر ایک بکری زکوٰۃ ہے، اور چالیس (سے کم) ساقط ہے۔

(۲۱) مَنْ قَالَ إِذَا كَانَتِ الْغَنَمُ أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِينَ ، فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ

بعض کی رائے یہ ہے کہ چالیس بکریوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے

(۱۰۰۶٤) حَدَّثَنَا حَفْص ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا بَعَثَ الْمُصَدِّقَ بَعَثَ مَعَهُ بِكِتَابٍ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةٍ شَيْءٌ.

(۱۰۰۶۴) حضرت ابن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب زکوٰۃ وصول کرنے والے کو روانہ فرماتے تو ساتھ لکھی ہوئی کتاب (جس میں زکوٰۃ کے احکام تھے) بھی بھیجتے، جس میں لکھا تھا کہ چالیس سے کم بکریوں پہ زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ إِلاَّ تِسْعٌ وَثَلاَثُونَ شَاةً ، فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب آپ کے پاس صرف انتالیس بکریاں موجود ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰٦٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِينَ شَيْءٌ.

(۱۰۰۶۶) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چالیس بکریوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۶۷) حَدَّثَنَا یَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ ، قَالَ : کَانَ الْکِتَابُ الَّذِی کَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ حِینَ بَعَثَهُمْ یُصَدِّقُونَ : لاَ صَدَقَةَ فِی الْغَنَمِ حَتَّی تَبْلُغَ أَرْبَعِینَ.

(۱۰۰۶۷) حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ریشیلۂ جب زکوۃ وصول کرنے والوں کو بھیجتے تو آپ کے پاس ایک کتاب تھی (جس میں احکام زکوۃ تحریر تھے) وہ دے دیتے (اس میں تحریر تھا) کہ بکریوں پر تب تک زکوۃ نہیں ہے جب تک کہ چالیس نہ ہو جائیں۔

(۱۰۰۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، قَالَ : لَیْسَ فِیمَا دُونَ أَرْبَعِینَ مِنَ الشَّاءِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۶۸) حضرت امام زہری ریشیلۂ ارشاد فرماتے ہیں کہ چالیس بکریوں سے کم پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۲۲) فِی الْغَنَمِ إِذَا زَادَتْ عَلَی الثَّلاَثِ مِئَةِ شَاةً ، هَلْ فِیهَا شَیْءٌ ؟

''جب بکریاں تین سو سے زائد ہو جائیں تو ان پر کیا واجب ہے؟''

(۱۰۰۶۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : لَیْسَ فِیمَا زَادَ عَلَی الثَّلاَثِ مِئَةِ شَیْءٌ حَتَّی تَبْلُغَ أَرْبَعَ مِئَةٍ.

(۱۰۰۶۹) حضرت امام شعبی ریشیلۂ فرماتے ہیں کہ جب بکریاں تین سو سے زائد ہو جائیں تو ان پر کچھ نہیں ہے یہاں تک کہ وہ چار سو ہو جائیں۔

(۱۰۰۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنْ حَمْزَةَ ، عَنِ الْحَکَمِ ، قَالَ : لَیْسَ فِیمَا زَادَ عَلَی ثَلاَثِ مِئَةِ شَیْءٌ ، حَتَّی تَبْلُغَ أَرْبَعَ مِئَةٍ ، یَعْنِی الْغَنَمَ.

(۱۰۰۷۰) حضرت حکم ریشیلۂ ارشاد فرماتے ہیں کہ بکریاں جب تین سو سے زائد ہو جائیں تو جب تک وہ چار سو نہ ہو جائیں ان پر کچھ نہیں ہے۔

(۱۰۰۷۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سُفْیَانَ بْنِ حُسَیْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : کَتَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کِتَابَ الصَّدَقَةِ فَقَرَنَهُ بِسَیْفِهِ ، أَوْ قَالَ : بِوَصِیَّتِهِ فَلَمْ یُخْرِجْهُ إِلَی عُمَّالِهِ حَتَّی قُبِضَ ، عَمِلَ بِهِ أَبُو بَکْرٍ حَتَّی هَلَکَ ، ثُمَّ عَمِلَ بِهِ عُمَرُ ، قَالَ : فِی الْغَنَمِ فِی ثَلاَثِ مِئَةِ شَاةٍ ثَلاَثُ شِیَاهٍ ، فَإِنْ زَادَتْ فَفِی کُلِّ مِئَةِ شَاةٍ شَاةٌ ، وَلَیْسَ فِیهَا شَیْءٌ حَتَّی تَبْلُغَ الْمِئَةَ.

(۱۰۰۷۱) حضرت سالم ریشیلۂ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کے احکام تحریر فرمائے اور ان کو اپنی تلوار کے ساتھ رکھ دیا یا (راوی کو شک ہے) وصیت کے ساتھ، اور آپ نے اسکو عمال کی طرف نہیں نکالا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دار فانی سے کوچ کر گئے۔ پھر اس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مرتے دم تک عمل پیرا رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پہ عمل پیرا رہے، اس میں بکریوں کی زکوۃ سے متعلق تحریر تھا کہ تین سو بکریوں پہ تین بکری زکوۃ ہیں، اور اگر بکریاں اس سے زائد ہو جائیں تو پھر سو

بکریوں پہ ایک بکری ادا کرے گا۔ اور اگر بکریاں اس سے زائد ہو جائیں تو پھر سو بکریوں پہ ایک بکری ادا کرے گا۔ اس پر سو سے کم پر کچھ بھی واجب نہیں ہے۔

(۱۰۰۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا زَادَتْ عَلَى الْمِائَتَيْنِ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ثَلاَثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلاَثِ مِئَةٍ ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِئَةٍ شَاةٍ شَاةٌ ، وَسَقَطَتِ الأَرْبَعُونَ.

(۱۰۰۷۲) حضرت امام زہری ؒ فرماتے ہیں کہ جب دو سو سے ایک بکری بھی زائد ہو جائے تو ان پر تین سو تک تین بکریاں ہیں اور اگر بکریاں تین سو سے بھی زائد ہو جائیں تو پھر ہر سو پہ زکوٰۃ ایک بکری ہے، اور چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۷۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا زَادَتْ عَلَى الثَّلاَثِ مِئَةٍ فَفِي كُلِّ مِئَةٍ شَاةٌ.

(۱۰۰۷۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جب بکریاں تین سو سے زائد ہو جائیں تو پھر ہر سو پہ ایک بکری زکوٰۃ ہے۔

(۲۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْغَنَمُ فِي الْمِصْرِ يَحْلِبُهَا

''اس آدمی کے بارے میں فقہاء کیا فرماتے ہیں جس نے شہر میں بکریاں رکھی ہوں اور ان کا دودھ استعمال کرتا ہو''

(۱۰۰۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ أَرْبَعُونَ شَاةً فِي الْمِصْرِ يَحْلِبُهَا ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۷۴) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے شہر میں چالیس بکریاں پالی ہوں اور ان کا دودھ استعمال کرتا ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۷٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي غَنَمِ الرَّبَائِبِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۷۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ وہ بکریاں جو گھر میں رہتی ہوں اور سائمہ (چرنے والی) بھی نہ ہوں تو ان بکریوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۲٤) السَّخْلَةُ تُحْسَبُ عَلَى صَاحِبِ الْغَنَمِ ؟

بھیڑ کا بچہ کیا بکریوں کے مالک پر حساب کیا جائیگا؟

(۱۰۰۷٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ : لاَ يُعْتَدُّ بِالسَّخْلَةِ ، وَلاَ تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ.

(۱۰۰۷۶) حضرت یونس ؒ اور حضرت حسن ارشاد فرماتے ہیں کہ بھیڑ کے بچہ کو نہیں گنا جائے گا اور اسکو زکوٰۃ میں وصول نہیں

ائے گا۔

(۱۰۰۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ:أَيُعْتَدُّ بِالصِّغَارِ أَوْلَادِ الشَّاءِ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۱۰۰۷۷) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا بکری کے چھوٹے بچوں کو (بھی زکوٰۃ وصول کرتے وقت) شمار کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا جی ہاں۔

(۱۰۰۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يُعْتَدُّ بِالصَّغِيرِ حِينَ تُنْتِجُهُ أُمُّهُ.

(۱۰۰۷۸) حضرت امام زہری فرماتے ہیں کہ شمار کیا جائے گا بکری کے چھوٹے بچوں کو جس وقت اس کی ماں نے اس کو جنم (پیدا) دیا ہو۔

(۱۰۰۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ؛ اسْتَعْمَلَ أَبَاهُ عَلَى الطَّائِفِ وَمَخَالِيفِهَا ، فَكَانَ يُصَدِّقُ فَاعْتَدَّ عَلَيْهِمْ بِالْغِذَاءِ ، فَقَالَ لَهُ النَّاسُ :إِنْ كُنْتَ مُعْتَدًّا بِالْغِذَاءِ فَخُذْ مِنْهُ ، فَأَمْسَكَ عَنْهُمْ حَتَّى لَقِيَ عُمَرَ ، فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي قَالُوا ، فَقَالَ :اعْتَدَّ عَلَيْهِمْ بِالْغِذَاءِ ، وَإِنْ جَاءَ بِهَا الرَّاعِي يَحْمِلُهَا عَلَى يَدِهِ ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّكَ تَدَعُ لَهُمَ الرُّبَّى وَالْمَاخِضَ وَالأَكِيلَةَ وَفَحْلَ الْغَنَمِ ، وَخُذِ الْعَنَاقَ وَالْجَذَعَةَ وَالثَّنِيَّةَ ، فَذَلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ خِيَارِ الْمَالِ وَالْغِذَاءِ.

(۱۰۰۷۹) حضرت بشر بن عاصم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے میرے والد کو طائف کے علاقوں میں زکوٰۃ وصول کرنے کا فریضہ سونپا، (میرے والد نے) انکی بکریوں کو چھوٹے بچوں کو ملا کر شمار کیا، لوگوں نے میرے والد سے کہا: اگر آپ زکوٰۃ وصول کرتے وقت اس چھوٹے بچے کو بھی شمار کر رہے ہیں تو پھر زکوٰۃ میں بھی اسی چھوٹے کو وصول کرلو۔ وہ رک گئے ان سے یہاں تک کہ ان کی حضرت عمر سے ملاقات ہوئی، تو انہوں نے حضرت عمر کے سامنے سارا ماجرا بیان کیا، آپ نے فرمایا: انکی بکریوں کو شمار کرتے وقت چھوٹے بچوں کو بھی ساتھ شمار کرو اگرچہ (وہ اتنا چھوٹا ہو کہ) چرواہا اس کو اپنے ہاتھوں پہ اٹھا کر لائے، اوران کو بتادو کہ بیشک تمہارے لئے چھوٹا دودھ پیتا بچہ، حاملہ بکری، وہ بکری جس کو ذبح کرنے کی غرض موٹا اور فربہ کیا ہو اور سانڈ (نر) جانور چھوڑ دیا گیا ہے (یعنی زکوٰۃ لیتے وقت ان کا شمار نہیں ہوگا) ہاں البتہ لیا جائے گا وہ بچہ جس پر ابھی سال مکمل نہ گذرا ہو اور اسی طرح بکری کا آٹھ ماہ کا بچہ اور وہ بکری جس کے سامنے والے چار دانتوں میں سے دو ظاہر ہو گئے ہوں۔ اس طرح کرنے سے بہترین مال اور چھوٹے مال کے درمیان انصاف اور مساوات ہو جائے گی۔

(۱۰۰۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ :خُذْ مَا بَيْنَ الْغَذِيَّةِ ، وَالْهَرِمَةِ ، يَعْنِي بِالْغَذِيَّةِ السَّخْلَةَ.

(۱۰۰۸۰) حضرت حسن بن مسلم سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت سفیان بن عبد اللہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا تو ان کو فرمایا: بہت چھوٹے جانور اور بوڑھے جانور کے درمیان (جو درمیانے عمر والا) جانور ہو اسکو وصول کرنا۔

(۲۵) فِي الْمُصَدِّقِ، مَا يَصْنَعُ بِالْغَنَمِ

زکوۃ لینے والا بکریوں کی زکوۃ میں کیا رویہ اختیار کرے

(۱۰۰۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ : فِي أَيِّ الْمَالِ الصَّدَقَةُ ؟ فَقَالَ : فِي الثُّلُثِ الأَوْسَطِ ، فَإِذَا أَتَاكَ الْمُصَدِّقُ فَأَخْرِجْ لَهُ الْجَذَعَةَ وَالثَّنِيَّةَ.

(۱۰۰۸۱) حضرت ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں کہ بنو ثقیف کے ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کونسے مال میں زکوۃ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ درمیانے مال کے تہائی میں، جب تمہارے پاس زکوۃ وصول کرنے والا آئے تو اسکے لیے جذعہ اور ثنیہ جانور نکال دو۔

(۱۰۰۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَوْ شِهَابِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الأَعْرَجِ قَالَ : خَرَجْتُ أُرِيدُ الْجِهَادَ ، فَلَقِيتُ عُمَرَ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ : بِإِذْنِ صَاحِبِكَ خَرَجْتَ؟ يَعْنِي يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ ، قَالَ : قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : فَارْجِعْ إِلَى صَاحِبِكَ ، فَإِذَا أَوْقَفَ الرَّجُلُ عَلَيْكُمْ غَنَمَهُ ، فَاصْدَعُوهَا صَدْعَيْنِ ، ثُمَّ اخْتَارُوا مِنَ النِّصْفِ الآخَرِ.

(۱۰۰۸۲) حضرت سعید اعرج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں جہاد کیلئے نکلا تو مکہ میں میری حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم یعلی بن امیہ کی اجازت سے نکلے ہو؟ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے ساتھی کے پاس واپس جاؤ جب آدمی تمہارے پاس بکریوں کی زکوۃ وصول کرنے کیلئے ٹھہرے تو تم اس کو دو حصوں میں تقسیم کردو، پھر نصف آخر (ادنی حصہ) کو اختیار کریں۔

(۱۰۰۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي وَغَيْرَهُ يَذْكُرُونَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ : أَنْ تُقَسَّمَ الْغَنَمُ أَثْلاَثًا ، ثُمَّ يَخْتَارُ سَيِّدُهَا ثُلُثًا ، وَيَأْخُذُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الثُّلُثِ الأَوْسَطِ.

(۱۰۰۸۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد اور دوسرے حضرات سے سنا وہ ذکر کرتے تھے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے لکھا کہ تم بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کرو۔ پھر مالک ایک تہائی کو اختیار کرے اور زکوۃ وصول کرنے والا درمیانے تہائی میں سے وصول کرے۔

(۱۰۰۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : تُقَسَّمُ الْغَنَمُ أَثْلاَثًا.

(۱۰۰۸۴) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ تم بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کرو۔

(۱۰۰۸۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قُسِمَتِ الْغَنَمُ أَثْلاَثًا : ثُلُثٌ خِيَارٌ ، وَثُلُثٌ شِرَارٌ ، وَثُلُثٌ أَوْسَاطٌ ، وَيَأْخُذُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ.

(۱۰۰۸۵) حضرت امام زہری رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب زکوۃ وصول کرنے والا آئے تو بکریوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، ثلث خیار، ثلث شرار اور ثلث اوساط میں، زکوۃ وصول کرنے والا درمیانی تہائی میں سے وصول کرے گا۔

(۱۰۰۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ الْمُصَدِّقُ يَصْدَعُ الْغَنَمَ صَدْعَيْنِ ، فَيَخْتَارُ صَاحِبُ الْغَنَمِ خَيْرَ الصَّدْعَيْنِ.

(۱۰۰۸۶) حضرت حکم ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوۃ وصول کرنے والا بکریوں کو دو حصوں میں بانٹ لے گا اور بکریوں کا مالک بہتر والے حصے کو اختیار کرے گا۔ (دوسرے حصے کو زکوۃ وصول کرنے والا لے گا)

(۱۰۰۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَقْسِمُ الْغَنَمَ قِسْمَيْنِ ، فَيَخْتَارُ صَاحِبُ الْغَنَمِ خَيْرَ الْقِسْمَيْنِ ، وَيَخْتَارُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْقِسْمِ الآخَرِ.

(۱۰۰۸۷) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بکریوں کو دو حصوں میں تقسیم کر لیں گے، بکریوں کا مالک بہتر والے حصے کو لے گا اور دوسرے حصے کو زکوۃ وصول کرنے والا لے گا۔

(۱۰۰۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَجْمَعُ الشَّاءَ فَيَأْخُذُ صَاحِبُ الْغَنَمِ الثُّلُثَ مِنْ خِيَارِهِ ، وَيَأْخُذُ صَاحِبُ الصَّدَقَةِ مِنَ الثُّلُثَيْنِ حَقَّهُ.

(۱۰۰۸۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بکریوں کو جمع کیا جائے گا اور بکریوں کا مالک بہتر بکریوں والی تہائی کو اپنے پاس رکھے گا اور زکوۃ وصول کرنے والا باقی دو تہائیوں میں سے اپنا حصہ (حق) وصول کرے گا۔

(۱۰۰۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : تُفَرَّقُ فِرْقَتَيْنِ.

(۱۰۰۸۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ (بکریوں کو) دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

(۱۰۰۹۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ نَحْوَهُ.

(۱۰۰۹۰) حضرت عطاء سے اسی طرح کا ایک اور قول منقول ہے۔

(۳۶) مَا لاَ يَجُوزُ فِي الصَّدَقَةِ ، وَلاَ يَأْخُذُ الْمُصَدِّقُ

''زکوۃ میں کیا چیز جائز نہیں ہے اور زکوۃ وصول کرنے والا نہیں وصول کرے گا''

(۱۰۰۹۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ ، أَوْ قَالَ : بِوَصِيَّتِهِ ثُمَّ لَمْ يُخْرِجْهُ إِلَى عُمَّالِهِ حَتَّى قُبِضَ ، فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى هَلَكَ ، ثُمَّ عَمِلَ بِهِ عُمَرُ : لاَ يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ ، وَلاَ ذَاتُ عَوَارٍ.

(۱۰۰۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کے احکامات لکھوائے اور ان اپنی تلوار کے ساتھ رکھایا وصیت کے ساتھ، پھر ان کو دوبارہ زکوۃ وصول کرنے والوں کیلئے نہیں نکالا یہاں تک کہ آپ دار فانی سے کوچ کر گئے، آپ کی وفات کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس پر عمل کرتے رہے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ بھی رخصت ہو گئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس پر عمل پیرا رہے۔ (اس میں لکھا تھا کہ) زکوۃ وصول کرنے والا بوڑھا اور عیب دار جانور وصول نہ کرے۔

(۱۰۰۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ يَأْخُذُ الْمُصَدِّقُ هَرِمَةً ، وَلاَ ذَاتَ عَوَارٍ ، وَلاَ تَيْسًا إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ.

(۱۰۰۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوۃ وصول کرنے والا بوڑھا اور عیب دار (کانا) جانور وصول نہ کرے اور نہ ہی وہ بکری کا بچہ جو بکرا بن گیا ہو ہاں اگر زکوۃ وصول کرنے والا چاہے تو (ان کو وصول کر سکتا ہے)۔

(۱۰۰۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَيْسَ لِلْمُصَدِّقِ هَرِمَةٌ ، وَلاَ ذَاتُ عَوَارٍ ، وَلاَ جَدَّاءَ.

(۱۰۰۹۳) حضرت عبداللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوۃ وصول کرنے والا بوڑھا اور عیب دار جانور وصول نہیں کرے گا اور نہ ہی وہ جانور جس کا دودھ نہ آتا ہو۔

(۱۰۰۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ لِلْمُصَدِّقِ هَرِمَةٌ ، وَلاَ ذَاتُ عَوَارٍ ، وَلاَ جَدَّاءُ إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ.

(۱۰۰۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوۃ وصول کرنے والا بوڑھا جانور عیب دار جانور اور وہ جانور جس کا دودھ نہ آتا ہو وہ وصول نہیں کرے گا ہاں اگر وہ خود چاہے تو لے سکتا ہے۔

(۱۰۰۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، قَالَ : لاَ يُجْزِء فِي الصَّدَقَةِ ذَاتُ عَوَارٍ.

(۱۰۰۹۵) حضرت موسیٰ بن عبیدہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے سنا وہ ارشاد فرماتے تھے کہ زکوۃ وصول کرنے والے کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ عیب دار جانور وصول کرے۔

(۱۰۰۹٦) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : لاَ يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ الْعَجْفَاءُ ، وَلاَ الْعَوْرَاءُ ، وَلاَ الْجَرْبَاءُ ، وَلاَ الْعَرْجَاءُ الَّتِي لاَ تَتْبَعُ الْغَنَمَ.

(۱۰۰۹۶) حضرت جعفر بن میمون رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوۃ (وصول کرنے والا) کمزور جانور کو، عیب دار جانور کو، خارشی جانور کو اور اس طرح لنگڑا جانور جو بکریوں کے پیچھے نہ چل سکتا ہو ان کو وصول نہیں کرے گا۔

(۲۷) فِي الطَّعَامِ ، كَمْ تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ ؟

''کھانے میں کتنی زکوٰۃ ہے''

(۱۰۰۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بن عُمَارَةَ ، أَنَّ أَبَاهُ يَحْيَى بْنَ عُمَارَةَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ كَانَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۹۷) حضرت یحییٰ بن عمارہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ (وسق ساٹھ صاع کے ایک پیمانے کا نام ہے اور ایک صاع پانچ رطل ایک ثلث کا ہوتا ہے)۔

(۱۰۰۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ تَمْرٍ ، وَلاَ حَبٍّ صَدَقَةٌ. (مسلم ۶۷۴۔ احمد ۳/ ۹۷)

(۱۰۰۹۸) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: کھجور میں پانچ وسق سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے اور کھیتی کے دانوں پر بھی پانچ وسق سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۰۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ.

(۱۰۰۹۹) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔'' (وسق ساٹھ صاع کے ایک پیمانے کا نام ہے اور ایک صاع پانچ رطل ایک ثلث کا ہوتا ہے)''۔

(۱۰۱۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ (ح) وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ. (عبدالرزاق ۷۲۵۱۔ احمد ۳/ ۲۹۶)

(۱۰۱۰۰) جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۱۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا بَلَغَ الطَّعَامُ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ فَفِيهِ الصَّدَقَةُ.

(۱۰۱۰۱) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کھانے کی مقدار پانچ وسق تک پہنچ جائے تب اس پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ.

(۱۰۱۰۲) حضرت امام شعبی ارشاد فرماتے ہیں کہ: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۱۰۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ : لاَ تَجِبُ الصَّدَقَةُ حَتَّى تَبْلُغَ ثَلاَثَ مِئَةِ صَاعٍ.

(۱۰۱۰۳) حضرت یونس اور حضرت حسن ارشاد فرماتے ہیں کہ (طعام میں) زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک کہ وہ تین سو صاع تک پہنچ جائے۔

(۱۰۱۰٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَيْءٌ.

(۱۰۱۰۴) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

(٣٨) فِي الْوَسْقِ ، كَمْ هُوَ ؟

''وسق کتنا ہوتا ہے؟''

(۱۰۱۰٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۰۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ وسق ساٹھ (۶۰) صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۰۱۰٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۰۶) حضرت مغیرہ اور حضرت ابراہیم ارشاد فرماتے ہیں کہ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۰۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۰۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۰۱۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۰۸) حضرت ابو قلابہ ارشاد فرماتے ہیں کہ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۰۱۰۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۰۹) حضرت ابراہیم ارشاد فرماتے ہیں کہ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۰۱۱۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ قَالاَ : الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۱۰) حضرت محمد اور حضرت حسن ارشاد فرماتے ہیں کہ: وسق ساٹھ (۶۰) صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۰۱۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَر ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ (ح) وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالاَ : الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۱۱) حضرت ابوزبیر اور حضرت جابر ارشاد فرماتے ہیں کہ: وسق ساٹھ (۶۰) صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۰۱۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۱۲) حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: وسق ساٹھ (۶۰) صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۰۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۱۳) حضرت حسن ارشاد فرماتے ہیں کہ: وسق ساٹھ (۶۰) صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۰۱۱٤) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ جَرَّاحٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۱۴) حضرت امام زہری ارشاد فرماتے ہیں کہ: وسق ساٹھ (۶۰) صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۰۱۱۵) حَدَّثَنَا بَعض أَصْحَابِنَا ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا.

(۱۰۱۱۵) حضرت سعید بن مسیب ارشاد فرماتے ہیں کہ: وسق ساٹھ (۶۰) صاع کا ہوتا ہے۔

(٣٦) مَنْ قَالَ لَيْسَ الزَّكَاةُ إِلاَّ فِي الْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ گندم، جو، کھجور اور کشمش کے علاوہ چیزوں پر زکوۃ نہیں ہے

(۱۰۱۱٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْعُشْرُ فِي التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ ، وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ. (دار قطنی)

(۱۰۱۱۶) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھجور، کشمش، گندم اور جو میں عشر (دسواں حصہ) ہے۔

(۱۰۱۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ؛ أَنَّ مُعَاذًا لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ لَمْ يَأْخُذِ الزَّكَاةَ إِلاَّ مِنَ الْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ. (احمد ۵/ ۲۲۸۔ دار قطنی ۸)

(۱۰۱۱۷) حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب یمن تشریف لائے تو آپ صرف گندم، جو، کھجور اور کشمش پر زکوۃ وصول فرماتے تھے۔

(۱۰۱۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَأْخُذْهَا إِلاَّ مِنَ الْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ.

(۱۰۱۱۸) حضرت ابو بردہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ گندم، جو، کھجور اور کشمش پر زکوٰۃ وصول فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۱۱۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الصَّدَقَةُ مِنْ أَرْبَعٍ :مِنَ الْبُرِّ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بُرٌّ فَتَمْرٌ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَمْرٌ فَزَبِيبٌ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ زَبِيبٌ فَشَعِيرٌ.

(۱۰۱۱۹) حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ صرف چار چیزوں پر ہے۔ گندم میں، اگر گندم موجود نہ ہو تو کھجور پر ہے، اور اگر کھجور بھی نہ ہو تو کشمش پر ہے اور کشمش نہ ہو تو جو پر ہے۔

(۱۰۱۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ :سَأَلَ عَبْدُ الْحَمِيدِ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْهَا ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا الصَّدَقَةُ فِي الْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ.

(۱۰۱۲۰) حضرت طلحہ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الحمید موسیٰ بن طلحہ سے زکوٰۃ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: زکوٰۃ گندم، جو، کھجور اور کشمش پر ہے۔

(۱۰۱۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ لِي عَطَاءٌ :لاَ صَدَقَةَ إِلاَّ فِي نَخْلٍ ، أَوْ عِنَبٍ، أَوْ حَبٍّ، وَقَالَ لِي ذَلِكَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ.

(۱۰۱۲۱) حضرت ابن جریج ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء نے مجھ سے فرمایا: زکوٰۃ صرف کھجور، انگور اور دانے پر ہے۔ اور یہی بات مجھ سے حضرت عمرو بن دینار نے بھی فرمائی۔

(۱۰۱۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الزَّكَاةُ فِي الْبُرِّ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ.

(۱۰۱۲۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ گندم، جو، کھجور اور کشمش پر ہے۔

(۳۰) فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَتِ الأَرْضُ زَكَاةٌ

''زمین سے جو کچھ بھی نکلے اس پر زکوٰۃ ہے''

(۱۰۱۲۳) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِيمَا أَخْرَجَتِ الأَرْضُ فِيمَا قَلَّ مِنْهُ ، أَوْ كَثُرَ الْعُشْرُ ، أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۲۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کچھ زمین سے اگے خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر اس پر عشر یا نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۲٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَتِ الأَرْضُ الْعُشْرُ ، أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۲۴) حضرت حماد ارشاد فرماتے ہیں کہ جو چیز زمین سے نکلے (اگے) اس پر عشر یا نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَتِ الأَرْضُ زَكَاةٌ ، حَتَّى فِي عَشْرِ دَسْتَجَاتِ دَسْتَجَة بَقْلٍ.

(۱۰۱۲۵) حضرت حماد ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو چیز زمین سے نکلے اس پر زکوٰۃ ہے۔ یہاں تک کہ دس بنڈل پر (سبزیوں کے) ایک بنڈل سبزی ہے۔

(۱۰۱۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَقِّتُ فِي الثَّمَرَةِ شَيْئًا ، وَقَالَ : الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۲٦) حضرت امام زہری ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ پھلوں میں کچھ بھی مؤقت نہیں کریں گے، اور فرمایا عشر یا نصف عشر آئے گا۔

(۱۰۱۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۰۱۲۷) حضرت مجاہد ؒ سے بھی اس طرح مروی ہے۔

(۱۰۱۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ : كَتَبَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ.

(۱۰۱۲۸) حضرت معمر ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے یمن والوں کو بھی اس طرح لکھ کر بھیجا تھا۔

(۱۰۱۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَتِ الأَرْضُ زَكَاةٌ.

(۱۰۱۲۹) حضرت ابراہیم ارشاد فرماتے ہیں کہ: زمین جو کچھ بھی اگائے اس پر زکوٰۃ ہے۔

(۳۱) فِي الخَضِرِ ، مَنْ قَالَ لَيْسَ فِيهَا زَكَاةٌ

بعض حضرات کہتے ہیں کہ سبزیوں پر زکوٰۃ نہیں ہے

(۱۰۱۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : فِي الْخَضِرَاوَاتِ زَكَاةٌ.

(۱۰۱۳۰) حضرت ابن عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ: سبزیوں پہ زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۱۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْخَضِرِ شَيْءٌ.

(۱۰۱۳۱) حضرت علی ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ: سبزیوں پہ کچھ نہیں ہے۔

(۱۰۱۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْبُقُولِ؛ الْخِيَارِ، وَالْقِثَّاءِ، وَنَحْوِهِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۱۳۲) حضرت امام شعبی ارشاد فرماتے ہیں کہ: سبزیوں میں، اور اس طرح کھیرا اور ککڑی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۱۳۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي غَلَّةِ الصَّيْفِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۱۳۳) حضرت عامر ارشاد فرماتے ہیں کہ گرمیوں کے غلہ پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۱۳٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْخَضِرِ زَكَاةٌ ، إِلاَّ أَنْ يَصِيرَ مَالاً ، فَيَكُونَ فِيهِ زَكَاةٌ.

(۱۰۱۳۴) حضرت مکحول ارشاد فرماتے ہیں کہ: سبزیوں پر زکوٰۃ نہیں ہے، ہاں البتہ جب وہ مال بن جائے تو اس پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۱۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا ، وَإِبْرَاهِيمَ جَالِسٌ يَقُولُ : لَيْسَ فِي الْبُقُولِ ، وَلاَ فِي التُّفَّاحِ ، وَلاَ فِي الْخَضِرِ زَكَاةٌ.

(۱۰۱۳۵) حضرت مغیرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے سنا اس وقت حضرت ابراہیم تشریف فرما تھے، وہ فرماتے ہیں کہ: ترکاری پر، پھل پر اور سبزیوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۱۳۶) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۱۳۶) حضرت حکم ارشاد فرماتے ہیں کہ: سبزیوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۱۳۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الْفَصَافِصِ ، وَالأَقْطَانِ ، وَالسَّمَاسِمِ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ . قَالَ الْحَكَمُ : فِيمَا حَفِظْنَا عَنْ أَصْحَابِنَا أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ : لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ هَذَا شَيْءٌ ، إِلاَّ فِي الْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ.

(۱۰۱۳۷) حضرت مطرف ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت حکم سے گھاس، دالوں اور تل سے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا ان میں کچھ نہیں ہے۔ حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جو ہم نے اپنے اصحاب سے یاد کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ان میں کچھ نہیں ہے سوائے گندم، جو، کھجور اور کشمش کے (ان پر زکوٰۃ ہے)۔

(۱۰۱۳۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْفَاكِهَةِ عُشُورٌ ؛ الْجَوْزُ ، وَاللَّوْزُ ، وَالْبُقُولُ كُلُّهَا ، وَالْخَضِرُ ، وَلَكِنْ مَا بِيعَ مِنْهُ فَبَلَغَ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ فَصَاعِدًا ، فَفِيهِ الزَّكَاةُ.

(۱۰۱۳۸) حضرت عطاء خراسانی ارشاد فرماتے ہیں کہ پھلوں پر عشر نہیں ہے، اخروٹ، بادام، ترکاری اور سبزیوں پر بھی، ہاں اگر ان کو فروخت کیا جائے اور ان کی قیمت دو سو درھم یا اس سے زائد ہو جائے تو پھر اس پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۱۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : لَيْسَ فِي الْبُقُولِ ، وَالْقَصَبِ ، وَالْخِرْبِزِ ، وَالْقِثَّاءِ ، وَالْكُرْسُفِ ، وَالْفَوَاكِهِ ، وَالأُتْرُجِّ ، وَالتُّفَّاحِ ، وَالتِّينِ ، وَالرُّمَّانِ ، وَالْفِرْسِكِ ، وَالْفَاكِهَةِ تُعَدُّ كُلُّهَا صَدَقَةٌ.

(۱۰۱۳۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ترکاری، بانس، خربوزہ، ککڑی، روئی اور پھلوں پر کچھ نہیں ہے۔ مالٹا، سیب، زیتون، انار اور آڑو، اور پھلوں کو شمار کیا جائے گا سب میں زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۱۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الأَعْلاَفِ ، وَلاَ فِي الْبُقُولِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۱۴۰) حضرت ابو العلاء بن شخیر فرماتے ہیں کہ گھاس اور ترکاری پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۳۲) فِي الزَّيْتُونِ، فِيهِ الزَّكَاةُ، أَمْ لاَ ؟

زیتون پر زکوٰۃ نہیں؟

(۱۰۱۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الزَّيْتُونِ ، قَالَ : هُوَ يُكَالُ فِيهِ الْعُشْرُ.

(۱۰۱۴۱) حضرت امام زہری زیتون سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کو کیل کیا جائے گا اور اس میں عشر ہے۔

(۱۰۱۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فِي الزَّيْتُونِ الْعُشْرُ.

(۱۰۱۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ: زیتون میں عشر ہے۔

(۱۰۱۴۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ يَزِيدَ بْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنِ الزَّيْتُونِ ؟ فَقَالَ : عَشَّرَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالشَّامِ.

(۱۰۱۴۳) حضرت رجاء بن ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت یزید بن یزید بن جابر سے زیتون کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام والوں سے عشر لیا تھا۔

(۱۰۱۴۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ ، عَنْ رَجَاءٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، قَالَ : فِيهِ الْعُشْرُ.

(۱۰۱۴۴) حضرت عطاء خراسانی ارشاد فرماتے ہیں کہ اس میں عشر ہے۔

(۳۳) فِي الْعَسَلِ ؛ زَكَاةٌ، أَمْ لاَ ؟

شہد میں زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟

(۱۰۱۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي سَيَّارَةَ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ لِي نَحْلاً ، قَالَ : أَدِّيَنَّ الْعُشْرَ ؟ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، احْمِهَا لِي ، قَالَ : فَحَمَاهَا لِي.

(احمد ۲۳۶۔ ابن ماجه ۱۸۲۳)

(۱۰۱۴۵) حضرت ابو سیارۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے پاس شہد کی مکھیاں ہیں (شہید ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر عشر ادا کرو۔ میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول تو وہ آپ مجھ سے وصول فرما لیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصول فرما لیا۔

(۱۰۱۴۶) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ أَمِيرَ الطَّائِفِ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : إِنَّ أَهْلَ الْعَسَلِ مَنَعُونَا مَا كَانُوا يُعْطُونَ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنْ أَعْطُوكَ مَا كَانُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْمِ لَهُمْ ، وَإِلاَّ فَلاَ تَحْمِهَا لَهُمْ ، قَالَ : وَزَعَمَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ

أَنَّهُمْ كَانُوا يُعْطُونَ مِنْ كُلِّ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةً. (ابوداؤد ۱۵۹۷)

(۱۰۱۴۶) حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو امیر طائف نے خط لکھا کہ شہد والوں نے ہم سے روک لیا ہے جو وہ ہم سے پہلے والوں کو دیا کرتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ اگر تو وہ اتنا ہی ادا کریں جتنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے تو ان سے وصول کرلو وگرنہ نہ وصول کرو، راوی فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شعیب کا گمان یہ تھا کہ وہ ہر دس مشکیزوں پہ ایک مشکیزہ دیا کرتے تھے۔

(۱۰۱۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: فِي الْعَسَلِ عُشْرٌ.

(۱۰۱۴۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شہد میں عشر ہے۔

(۱۰۱۴۸) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُنِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ؛ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَقَالَ لَهُمْ: فِي الْعَسَلِ زَكَاةٌ، فَإِنَّهُ لاَ خَيْرَ فِي مَالٍ لاَ يُزَكَّى، قَالَ: قَالُوا: فَكَمْ تَرَى؟ قُلْتُ: الْعُشْرُ، قَالَ: فَأَخَذَ مِنْهُمَ الْعُشْرَ، فَقَدِمَ بِهِ عَلَى عُمَرَ وَأَخْبَرَهُ بِمَا فِيهِ، قَالَ: فَأَخَذَهُ عُمَرُ وَجَعَلَهُ فِي صَدَقَاتِ الْمُسْلِمِينَ.

(۱۰۱۴۸) حضرت سعد بن ابوذباب اپنی قوم کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا: شہد میں زکوۃ ہے اور اس مال میں کوئی خیر نہیں جس کی زکوۃ نہ ادا کی گئی ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ قوم والوں نے عرض کیا کہ کتنا ہے؟ آپ نے فرمایا عشر۔ پھر آپ نے ان سے عشر وصول فرمایا اور وہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے اور ان کو اس کے بارے میں بتایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ وصول شدہ عشر ان سے لے کر مسلمانوں کے زکوۃ (میں جمع شدہ میں) رکھ لیا۔

(۱۰۱۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: فِي الْعَسَلِ الْعُشْرُ.

(۱۰۱۴۹) حضرت امام زہری رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شہد میں عشر ہے۔

(۳٤) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي الْعَسَلِ زَكَاةٌ

بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ شہد میں زکوۃ نہیں ہے

(۱۰۱۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُوسٍ؛ أَنَّ مُعَاذًا لَمَّا أَتَى الْيَمَنَ أُتِيَ بِالْعَسَلِ وَأَوْقَاصِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: لَمْ أُومَر فِيهَا بِشَيْءٍ. (عبدالرزاق ۶۹۶۴۔ بیہقی ۱۲۸)

(۱۰۱۵۰) حضرت طاوس ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب یمن تشریف لائے تو ان کے پاس لوگ شہد اور بکریوں کے دو فریضوں کے درمیانی عدد کو لے کر آئے (اونٹ پانچ ہوں تو زکوۃ صرف ایک بکری ہے اور جب تک ان کی تعداد دس نہ ہو کوئی اضافہ نہ ہوگا پس پانچ سے دس تک وقص کہلاتا ہے) آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے ان کے (وصول کرنے کے) بارے میں حکم

نہیں دیا گیا۔

(۱۰۱۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : بَعَثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى الْيَمَنِ ، فَأَرَدْتُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْعَسَلِ الْعُشْرَ ، قَالَ مُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ الصَّنْعَانِيُّ : لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ، فَكَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ : صَدَقَ ، وَهُوَ عَدْلٌ رضا.

(۱۰۱۵۱) حضرت نافع ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یمن بھیجا، میں نے شہد میں عشر لینے کا ارادہ کیا تو مجھے مغیرہ بن حکیم الصنعانی نے منع فرمایا کہ اس میں عشر نہیں ہے۔ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو صورت حال لکھی، آپ نے ارشاد فرمایا انہوں نے ٹھیک کہا ہے وہ عادل ہیں۔

(۱۰۱۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ صَدَقَةِ الْعَسَلِ ؟ فَقُلْتُ : أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ ، أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ صَدَقَةٌ ، فَقَالَ عُمَرُ : عَدْلٌ مُصَدَّقٌ.

(۱۰۱۵۲) حضرت نافع رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھ سے شہد کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا، میں نے عرض کیا کہ حضرت مغیرہ بن حکیم نے مجھے بتایا ہے کہ اس میں کچھ نہیں ہے۔ (زکوٰۃ نہیں ہے) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ارشاد فرمایا کہ وہ عادل ہیں ان کی تصدیق کی جائے گی۔

(۳۵) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي الْعَنْبَرِ زَكَاةٌ

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ عنبر میں زکوٰۃ نہیں ہے

(۱۰۱۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أُذَيْنَةَ ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ ، وَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ ، لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ.

(۱۰۱۵۳) حضرت اذینہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ عنبر خزانہ نہیں ہے، بیشک عنبر وہ چیز ہے جس کو سمندر ساحل پہ پھینک دے، اس میں کچھ لازم نہیں۔

(۱۰۱۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أُذَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْعَنْبَرِ زَكَاةٌ ، إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ.

(۱۰۱۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ عنبر میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ عنبر وہ ہے جسے سمندر ساحل پر پھینک دے۔

(۱۰۱۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْعَنْبَرِ زَكَاةٌ ، إِنَّمَا هُوَ غَنِيمَةٌ لِمَنْ أَخَذَهُ.

(۱۰۱۵۵) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ عنبر میں زکاۃ نہیں ہے۔ یہ تو جو اس کو حاصل کر لے اس کے لیے غنیمت ہے۔

(۱۰۱۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ؛ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فِي عَنْبَرَةٍ فِيهَا سَبْعُمِئَةِ رِطْلٍ ، قَالَ :فِيهَا الْخُمُسُ.

(۱۰۱۵۶) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن محمد نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو لکھا کہ عنبر میں سات سو رطل ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس پر خمس (پانچواں حصہ) لیا جائے گا۔

(۱۰۱۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَمَّسَ الْعَنْبَرَ.

(۱۰۱۵۷) حضرت لیث سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز عنبر پر خمس وصول فرماتے تھے۔

(۱۰۱۵۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ يَقُولُ :فِي الْعَنْبَرِ الْخُمُسُ ، وَكَذَلِكَ كَانَ يَقُولُ فِي اللُّؤْلُؤِ.

(۱۰۱۵۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عنبر میں خمس ہے اور ہیروں سے متعلق بھی یہی فرماتے ہیں۔

(۱۰۱۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَأَلَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَنْبَرِ ؟ فَقَالَ :إِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ ، فَفِيهِ الْخُمُسُ.

(۱۰۱۵۹) حضرت طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن سعد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عنبر کے متعلق دریافت فرمایا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس پر خمس ہے۔

(۱۰۱۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْعَنْبَرِ ؟ فَقَالَ : إِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ ، فَفِيهِ الْخُمُسُ.

(۱۰۱۶۰) حضرت طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عنبر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اس میں خمس ہے۔

(۱۰۱۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :كَانَ سُفْيَانُ يَقُولُ :لَيْسَ فِي الْعَنْبَرِ ، وَلاَ فِي الْعَسَلِ ، وَلاَ فِي الأَوْقَاصِ زَكَاةٌ.

(۱۰۱۶۱) حضرت سفیان رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عنبر میں، شہد میں اور اوقاص میں (درمیانی عدد میں) زکوۃ نہیں ہے۔

(۳۶) فِي اللُّؤْلُؤِ وَالزُّمُرُّدِ

ہیرے اور زمرد کی زکوۃ کا بیان

(۱۰۱۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ:لَيْسَ فِي حَجَرِ اللُّؤْلُؤِ ، وَلاَ حَجَرِ الزُّمُرُّدِ زَكَاةٌ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَا لِتِجَارَةٍ ، فَإِنْ كَانَا لِتِجَارَةٍ فَفِيهِمَا زَكَاةٌ.

(۱۰۱۶۲) حضرت عکرمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہیرے اور زمرد کے پتھر میں زکوۃ نہیں ہے، ہاں اگر تجارت کے لئے ہوں تو پھر ان پر

زکوۃ ہے۔

(۱۰۱۶۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْخَرَزِ وَاللُّؤْلُؤِ زَكَاةٌ، إِلَّا أَنْ يَكُونَا لِتِجَارَةٍ.

(۱۰۱۶۳) حضرت سعید بن جبیر ارشاد فرماتے ہیں کہ نگینہ اور ہیرے پر زکوۃ نہیں ہے مگر یہ کہ وہ تجارت کیلئے ہوں (تو پھر زکوۃ ہے)۔

(۱۰۱۶٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۰۱۶۴) حضرت عکرمہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۰۱٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْخَرَزِ وَاللُّؤْلُؤِ زَكَاةٌ ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ لِتِجَارَةٍ.

(۱۰۱۶۵) حضرت سعید بن جبیر ارشاد فرماتے ہیں کہ نگینہ اور ہیرے پر زکوۃ نہیں ہے مگر یہ کہ وہ تجارت کیلئے ہوں (تو پھر زکوۃ ہے)۔

(۱۰۱٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَالزُّهْرِيِّ ، وَمَكْحُولٍ ، قَالُوا : لَيْسَ فِي الْجَوْهَرِ شَيْءٌ ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ لِتِجَارَةٍ.

(۱۰۱۶۶) حضرت حجاج، حضرت عطاء، حضرت زہری اور حضرت مکحول یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ جواہر پر زکوۃ نہیں ہے جب تک کہ وہ تجارت کیلئے نہ ہوں۔

(۱۰۱٦٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى فِي الْحُلِيِّ زَكَاةً ، إِلَّا فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَلَا يَرَاهُ فِي الْجَوْهَرِ ، وَاللُّؤْلُؤِ وَهَذَا النَّحْوِ.

(۱۰۱۶۷) حضرت شعبہ سے مروی ہے کہ حضرت حکم زیور پر زکوۃ کو واجب نہیں سمجھتے تھے سوائے سونے اور چاندی کے، اور اس طرح جواہر اور ہیرے پر بھی زکوۃ کو واجب نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۰۱٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ أُرِيدَ بِهِ التِّجَارَةُ فَفِيهِ الزَّكَاةُ ، وَإِنْ كَانَ لَبَنٌ ، أَوْ طِينٌ . قَالَ : وَكَانَ الْحَكَمُ يَرَى ذَلِكَ.

(۱۰۱۶۸) حضرت ابراہیم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو تجارت کیلئے ہو اس پر زکوۃ ہے خواہ وہ دودھ اور مٹی کا گارا ہی کیوں نہ ہو۔ اور فرماتے ہیں کہ حضرت حکم کی بھی یہی رائے تھی۔

(۱۰۱٦٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْجَوْهَرِ زَكَاةٌ ، إِلَّا أَنْ يُشْتَرَى لِتِجَارَةٍ.

(۱۰۱۶۹) حضرت حماد ارشاد فرماتے ہیں کہ جواہر میں زکوۃ نہیں ہے مگر یہ کہ وہ تجارت کیلئے ہوں۔

(۱۰۱۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ لِي عَطَاءٌ : لَا صَدَقَةَ فِي لُؤْلُؤٍ ، وَلَا زَبَرْجَدٍ ، وَلَا يَاقُوتٍ ، وَلَا فُصُوصٍ ، وَلَا عَرْضٍ ، وَلَا شَيْءٍ لَا يُدَارُ ، وَإِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ يُدَارُ فَفِيهِ الصَّدَقَةُ ، فِي ثَمَنِهِ حِينَ يُبَاعُ.

(۱۰۱۷۰) حضرت ابن جریج ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عطاء نے فرمایا کہ ہیرے، زبرجد (قیمتی پتھر) یاقوت، نگینہ اور سامان اور ہر وہ چیز جو گھومتی نہ ہو (تجارت میں) ان پر زکوٰۃ نہیں ہے اور جو چیز تجارت کیلئے ہو تو اسکو فروخت کرنے کے بعد اس کے ثمن پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۱۷۱) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ اللُّؤْلُؤِ : هَلْ فِيهِ زَكَاةٌ ؟ فَقَالَ : مَا كَانَ مِنْ يُلْبَسُ كَالْحُلِيِّ لَيْسَ لِتِجَارَةٍ ، فَلاَ زَكَاةَ فِيهِ ، وَمَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ لِلتِّجَارَةِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ.

(۱۰۱۷۱) حضرت اسامہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے ہیرے کی زکوٰۃ کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کہ جو پہنتے ہیں جیسے زیور وغیرہ اور وہ تجارت کیلئے نہ ہو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور جو تجارت کیلئے ہو اس پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۱۷۲) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، فِي حَدِيثٍ ذَكَرَهُ ؛ كَأَنَّهُ يَرَى فِيهِ الزَّكَاةَ ، يَعْنِي اللُّؤْلُؤَ.

(۱۰۱۷۲) حضرت ابو الملیح ہیرے پر زکوٰۃ کے قائل تھے۔

(۳۷) مَا قَالُوا فِيمَا يُسْقَى سَيْحًا ، وَبِالدَّوَالِي

جس زمین کو جاری پانی اور ڈول سے سیراب کیا ہو اس پر زکوٰۃ میں جو فقہاء کہتے ہیں اس کے بیان میں

(۱۰۱۷۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا سُقِيَ سَيْحًا فَفِيهِ الْعُشْرُ ، وَمَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

(دار قطنی ۷

(۱۰۱۷۳) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس زمین کو جاری پانی سے سیراب کیا ہو اس پر عشر ہے اور جس زمین کو اونٹوں سے پانی نکال کر سیراب کیا ہو اس پر نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۷٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ : يُؤْخَذُ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ ، وَسُقِيَ بِالْغَيْلِ مِنَ الْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ الْعُشْرُ ، وَمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي نِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۷۴) حضرت امام شعبی سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے یمن والوں کو لکھا کہ: جس زمین کو آسمان سیراب کرے یا جاری پانی سیراب کرے، گندم، جو، کشمش اور کھجور ہوں تو اس پر عشر ہے اور جس زمین کو اونٹوں کے ذریعہ پانی نکال کر سیراب کیا گیا ہو اس پر نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۷٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُعَا

بِالْيَمَنِ ، إِنَّ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ ، أَوْ سُقِيَ غَيْلاً الْعُشْرَ ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ وَالدَّالِيَةِ نِصْفَ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۷۵) حضرت حکم سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن میں لکھا: جس زمین کو آسمان یا جاری پانی سیراب کرے اس پر عشر ہے اور جس زمین کو اونٹوں کے ذریعہ یا ڈولوں کے ذریعہ سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ ، قَالَ : سَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ ، أَوِ الْعَيْنُ السَّائِحَةُ وَمَاءُ الْغَيْلِ ، أَوْ كَانَ بَعْلاً الْعُشْرُ كَامِلاً ، وَمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ فَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۷۶) حضرت صالح بن ابو الخلیل سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے طریقہ جاری فرمایا کہ جس زمین کو آسمان کا پانی، یا جاری چشمہ، اونٹوں کے ذریعہ سیراب کیا جائے یا پھر اس زمین کو پانی کی ضرورت نہیں ہے وہ زمین کی تری سے پانی حاصل کرتی ہے ان سب پر کامل عشر ہے اور جس زمین کو رسی (ڈول) کے ذریعہ سیراب کیا جائے اس زمین پر نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ ، أَوْ كَانَ سَيْحًا الْعُشْرُ ، وَمَا سُقِيَ بِالدَّالِيَةِ فَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۷۷) حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس زمین کو آسمان کا پانی یا جاری پانی سیراب کرے اس پر عشر ہے اور جس زمین کو ڈول کے ساتھ سیراب کیا جائے اس پر نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ ، أَوْ سَقَى الْغَيْلُ ، وَكَانَ بَعْلاً الْعُشْرُ كَامِلاً ، وَمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ فَنِصْفُ الْعُشْرِ . قَالَ : وَقَالَ قَتَادَةُ : وَكَانَ يُقَالُ : فِيمَا يُكَالُ مِنَ الثَّمَرَةِ الْعُشْرُ ، وَنِصْفُ الْعُشْرِ. (مسلم ۱۵۷)

(۱۰۱۷۸) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے طریقہ جاری فرمایا کہ جس زمین کو بارش یا جاری چشمہ یا اونٹوں کے ذریعہ سیراب کیا جائے یا پھر اس زمین کو پانی کی ضرورت نہیں ہے وہ زمین کی تری سے پانی حاصل کرتی ہے ان سب پر کامل عشر ہے اور جس زمین کو رسی (ڈول) کے ذریعہ سیراب کیا جائے اس زمین پر نصف عشر ہے اور حضرت قتادہ کہا کرتے تھے کہ جن پھلوں کو کیل کیا جاتا ہے ان میں عشر یا نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : صَدَقَةُ الثِّمَارِ ، وَالزَّرْعِ ، وَمَا كَانَ مِنْ نَخْلٍ ، أَوْ زَرْعٍ مِنْ حِنْطَةٍ ، أَوْ شَعِيرٍ ، أَوْ سُلْتٍ مِمَّا كَانَ بَعْلاً ، أَوْ يُسْقَى بِنَهَرٍ ، أَوْ يُسْقَى بِالْعَيْنِ ، أَوْ عَثَرِيًّا يُسْقَى بِالْمَطَرِ فَفِيهِ الْعُشْرُ ، مِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ وَاحِدٌ ، وَمَا كَانَ مِنْهُ يُسْقَى بِالنَّضْحِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ ، فِي كُلِّ عِشْرِينَ وَاحِدٌ ، وَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ ، إِلَى الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلاَلٍ ، وَمَنْ مَعَهُ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مَعَافِرَ وَهَمْدَانَ : أَنَّ عَلَى

الْمُؤْمِنِينَ مِنْ صَدَقَةِ أَمْوَالِهِمْ عُشُورَ ، مَا سَقَتِ الْعَيْنُ ، وَسَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ ، وَعَلَى مَا يُسْقَى بِالْغَرْبِ نِصْفُ الْعُشْرِ. (دارقطنی ۱۳۰۔ بیہقی ۱۳۰)

(۱۰۱۷۹) حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھلوں پر زکوٰۃ اور کھیتی کی زکوٰۃ خواہ وہ کھجور ہو، گندم ہو یا جو ہو یا جو کی ہی کوئی نوع، یا پھر اسکو نہر سے سیراب کیا جاتا ہو یا چشمے کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہو یا اسکو بارش کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہو ان پر عشر ہے یعنی دس پر ایک، اور جس زمین کو ڈول سے سیراب کیا جاتا ہو اس پر نصف عشر ہے یعنی بیس پر ایک، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن عبد کلال اور دوسرے حضرات کو یمن میں لکھ کر بھیجا تھا کہ مؤمنین کے وہ اموال (زمین) جن کو چشمہ کے پانی سے سیراب کیا جائے یا آسمان کے پانی سے سیراب کیا جائے اس پر عشر ہے اور جس کو سیراب کیا جائے ڈول سے اس پر نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : فِيمَا يُسْقَى بِالْكَظَائِمِ مِنْ نَخْلٍ ، أَوْ عِنَبٍ ، أَوْ حَبٍّ ، قَالَ : الْعُشْرُ.

(۱۰۱۸۰) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا کہ جس زمین کو کنوؤں کے پانی سے نالی نکال کر سیراب کیا جائے کھجور ہو، انگور ہو یا دوسری کھیتی (دانے) ہو اس کا ایک حکم ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس پر عشر ہے۔

(۱۰۱۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : فِيهَا الْعُشْرُ.

(۱۰۱۸۱) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ مجھے ابو زبیر نے بتایا کہ انہوں نے حضرت جابر سے سنا ہے کہ اس میں عشر ہے۔

(۱۰۱۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : فَكَمْ فِيمَا كَانَ بَعْلاً مِنْ نَخْلٍ ، أَوْ عَثَرِى مِنْ حَبٍّ ، أَوْ حَرْثٍ ؟ قَالَ : الْعُشْرُ ، قَالَ : فَقُلْتُ : فَكَمْ فِيمَا يُسْقَى غَيْلاً مِنْ نَخْلٍ ، أَوْ عِنَبٍ ، أَوْ حَبٍّ ؟ قَالَ الْعُشْرُ ، قُلْتُ : فِيمَا يُسْقَى بِالدَّلْوِ وَبِالْمَنَاضِحِ ؟ قَالَ : نِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۸۲) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ جس کھجور (کے باغ کو) کو بغیر مشقت کے سیراب کیا جائے یا کھیتی اور دانے کو بارش کے پانی سے سیراب کیا جائے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے جواب ارشاد فرمایا کہ عشر۔ میں نے عرض کیا کہ کھجور، انگور اور دانے کو اگر جاری پانی سے سیراب کیا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے جواب ارشاد فرمایا کہ عشر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ جس زمین کو ڈول اور اونٹوں سے سیراب کیا جائے اس کا حکم ہے؟ آپ نے جواب ارشاد فرمایا کہ نصف عشر۔

(۱۰۱۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : نِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۸۳) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ ابو زبیر نے مجھے خبر دی کہ حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَقِّتُ فِي الثَّمَرَةِ شَيْئًا ، وَيَقُولُ : الْعُشْرُ

وَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۱۸۴) حضرت معمر سے مروی ہے کہ حضرت امام زہری پھلوں میں کوئی چیز موقت نہیں فرماتے۔ فرماتے ہیں کہ عشر یا نصف عشر ہے۔

(۱۰۱۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۰۱۸۵) حضرت مجاہد سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۰۱۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ : كَتَبَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ.

(۱۰۱۸۶) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے یمن والوں کو بھی اسی طرح (کا حکم) لکھا تھا۔

(۱۰۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الْبُرِّ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالْعِنَبِ ، إِذَا كَانَ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ ، وَذَلِكَ ثَلاَثُ مِئَةِ صَاعٍ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ ، إِذَا كَانَ يُسْقَى ، وَمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعَيْنُ فَفِيهِ الْعُشْرُ.

(۱۰۱۸۷) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ گندم، جو، کھجور اور انگور جب پانچ وسق ہوں، پانچ وسق تین سو صاع بنتے ہیں تو اگر ان کو خود سیراب کیا جاتا ہو تو ان پر نصف عشر ہے اور اگر آسمان یا چشمہ کے پانی سے سیراب ہوتے ہوں تو اس پر عشر ہے۔

(۱۰۱۸۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ يُفْتِي فِي صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَالثِّمَارِ ، مَا كَانَ فِيهِمَا يَشْرَبُ بِالنَّهَرِ ، أَوْ بِالْعيون ، أَوْ عَثَرِيًّا ، أَوْ بَعْلٍ ، فَإِنَّ صَدَقَتَهُ الْعُشُورُ ، مِنْ كُلِّ عَشَرَةٍ وَاحِدٌ ، وَمَا كَانَ مِنْهَا يُسْقَى بِالأَنْضَاحِ ، فَإِنَّ صَدَقَتَهُ نِصْفُ الْعُشُورِ ، وَفِي كُلِّ عِشْرِينَ وَاحِدٌ.

(۱۰۱۸۸) حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ پھلوں اور کھیتی کی زکوٰۃ کے بارے میں فتویٰ دیا کرتے تھے کہ جس کو نہر یا چشمہ کے پانی یا بارش کے پانی سے یا اونٹ کے ذریعہ سیراب کیا جائے اس پر زکوٰۃ عشر ہے یعنی ہر دس پر ایک اور جس کو تالاب کے ذریعہ سے سیراب کیا جائے (پانی اٹھا اٹھا کر لا کر سیراب کیا جائے) تو اس پر زکوٰۃ نصف عشر ہے یعنی ہر بیس پر ایک ہے۔

(۳۸) مَا قَالُوا فِيمَا يُسْقَى سَيْحًا ، أَوْ يُسْقَى بِالدَّلْوِ ، كَيْفَ يُصَدَّقُ ؟

''جس زمین کو جاری پانی (آسمان کی بارش یا چشمہ) سے سیراب کیا یا ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس پر زکوٰۃ کس حساب سے فرض ہے''

(۱۰۱۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الزَّرْعِ يَكُونُ عَلَى السَّيْحِ الزَّمَانَ ، ثُمَّ يُسْقَى بِالْبِئْرِ ، يَعْنِي بِالدَّالِيَةِ ؟ قَالَ : يُصَدَّقُ عَلَى أَكْثَرِ ذَلِكَ أَنْ يُسْقَى بِهِ.

(۱۰۱۸۹) حضرت ابن جریج سے مروی ہے کہ حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ جس کھیتی کو کچھ عرصہ جاری پانی سے سیراب کیا جائے پھر اس کو کنویں سے ڈول نکال نکال کر سیراب کیا جائے تو اس زمین پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ: جس

طریقہ سے زیادہ مدت سیراب کیا گیا ہے اسی کا اعتبار ہوگا۔

(۱۰۱۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : إِنَّمَا يَكُونُ عَلَى الْعَيْنِ عَامَّةَ الزَّمَانِ ، ثُمَّ يَحْتَاجُ إِلَى الْبِئْرِ فِي الْقِطْعَةِ يُسْقَى بِهَا ، ثُمَّ الْقِطْعَةِ ، ثُمَّ يَصِيرُ إِلَى الْعَيْنِ ، كَيْفَ صَدَقَتُهُ ؟ قَالَ : الْعُشْرُ ، قَالَ : يَكُونُ ذَلِكَ عَلَى أَكْثَرِ ذَلِكَ أَنْ يُسْقَى بِهِ ، إِنْ كَانَ يُسْقَى بِالْعَيْنِ أَكْثَرَ مِمَّا يُسْقَى بِالدَّلْوِ ، فَفِيهِ الْعُشْرُ ، وَإِنْ كَانَ يُسْقَى بِالدَّلْوِ ، أَكْثَرَ مِمَّا يُسْقَى بِالنَّجْلِ ، فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ ، قُلْتُ : هُوَ بِمَنْزِلَةِ ذَلِكَ أَيْضًا الْمَالُ يَكُونُ بَعْلاً ، أَوْ عَثَرِيًّا عَامَّةَ الزَّمَانِ ، ثُمَّ يَحْتَاجُ إِلَى الْبِئْرِ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ : وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ هَذَا الْقَوْلَ ، ثُمَّ سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ؟ فَقَالَ : مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدٍ.

(۱۰۱۹۰) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ: کسی زمین کو کچھ عرصہ تک جاری (چشمہ وغیرہ) پانی سے سیراب کیا جائے پھر اس کے کسی حصہ کو کنویں کے پانی سے سیراب کرنے کی ضرورت پیش آ جائے پھر کسی دوسرے حصے کو چشمہ کے پانی سے سیراب کیا جائے تو اسکی زکوٰۃ کس طرح نکالی جائے گی؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ عشر ہے۔ فرمایا کہ جس طریقہ سے زیادہ عرصہ سیراب کیا گیا ہے حکم اسی کے تابع ہوگا کہ اگر ڈول کی بجائے چشمہ کے پانی سے زیادہ عرصہ سیراب کیا گیا ہو تو اس پر عشر ہے۔ اور اگر چشمہ کی بجائے ڈول سے زیادہ عرصہ سیراب کیا گیا ہو تو اس پر نصف عشر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ جس مال کو (زمین) کو کچھ عرصہ اونٹ اور آسمان کی بارش سے سیراب کیا جائے پھر کنویں سے سیراب کرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ: جی ہاں۔

ابوزبیر راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمیر کو بھی اسی طرح فرماتے ہوئے سنا، پھر میں نے سالم ابن عبداللہ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے عبید کی طرح جواب دیا۔

(۳۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُخْرِجُ زَكَاةَ أَرْضِهِ ، وَقَدْ أَنْفَقَ فِي الْبَذْرِ ، وَالْبَقَرِ

جو آدمی زمین میں ڈالنے کے بیج اور ہل چلانے والے جانور پر خرچ کرتا ہو تو کیا وہ زمینی پیداوار کی زکوٰۃ دے گا؟

(۱۰۱۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ ، قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ : فِي الزَّرْعِ إِذَا أَعْطَى صَاحِبُهُ أَجْرَ الْحَصَّادِينَ ، وَالَّذِينَ يَذْرُونَ ، هَلْ عَلَيْهِ فِيمَا أَعْطَاهُمْ صَدَقَةٌ ؟ قَالَ : لاَ ، إِنَّمَا الصَّدَقَةُ فِيمَا حَصَلَ فِي يَدِكَ.

(۱۰۱۹۱) حضرت حبیب بن معلم فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء فرمایا کرتے تھے کہ: کھیتی کا مالک جب بیج ڈالنے والے اور کھیتی کا دیگر کام کرنے والوں کو اجرت دیتا ہے تو کیا اس اجرت پر بھی زکوٰۃ آئے گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں، زکوٰۃ تو اس پر ہے جو تیرے

اتھ میں باقی بچا ہے (منافع بچا ہے)۔

(۱۰۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُنْفِقُ عَلَى ثَمَرَتِهِ ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا : يُزَكِّيهَا ، وَقَالَ الآخَرُ : يَرْفَعُ النَّفَقَةَ ، وَيُزَكِّي مَا بَقِيَ.

(۱۰۱۹۲) حضرت جابر بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ: جو آدمی اپنے پھلوں پر خرچ کرتا ہے اس پر بھی زکوٰۃ ہے؟ تو ایک نے ارشاد فرمایا کہ زکوٰۃ ہے۔ دوسرے نے ارشاد فرمایا کہ جو خرچ کیا ہے اسکو الگ کرے گا اور باقی پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۱۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : ارْفَعِ الْبَذْرَ ، وَالنَّفَقَةَ ، وَزَكِّ مَا بَقِيَ.

(۱۰۱۹۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ بیج اور جو خرچ کیا ہے اسکو الگ کرلو اور باقی پر زکوٰۃ ادا کرو۔

(۴۰) مَا قَالُوا فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ جلدی ادا کرنے کے بیان میں

(۱۰۱۹۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَاعِيًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَتَى الْعَبَّاسَ يَسْتَسْلِفُهُ ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ : إِنِّي أَسْلَفْتُ صَدَقَةَ مَالِي إِلَى سَنَتَيْنِ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ : صَدَقَ عَمِّي. (ترمذی ۶۷۸۔ ابوداؤد ۱۶۲۱)

(۱۰۱۹۴) حضرت حکم سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے والے کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا۔ وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے زکوٰۃ طلب کی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں تو اپنے مال کی دو سال کی زکوٰۃ پہلے ہی ادا کر چکا ہوں۔ وہ زکوٰۃ وصول کرنے والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو یہ بات بتائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے چچا نے سچ کہا ہے''۔

(۱۰۱۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُعَجِّلَهَا.

(۱۰۱۹۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ جلدی ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۱۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِتَعْجِيلِ الزَّكَاةِ.

(۱۰۱۹۶) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۰۱۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَوْ عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تُعَجِّلَ زَكَاةَ مَالِكَ ، وَتَحْتَسِبَ بِهَا فِيمَا يَسْتَقْبِلُ.

(۱۰۱۹۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تو اپنے مال کی زکوٰۃ جلدی (پہلے ہی) ادا کر دے اور اس میں

مستقبل کا حساب کر لے۔

(۱۰۱۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِتَعْجِيلِ الزَّكَاةِ إِذَا أَخْرَجَهَا جَمِيعًا

(۱۰۱۹۸) حضرت حسن ﷫ فرماتے ہیں کہ جب تو ساری زکوٰۃ ہی جلدی ادا کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۱۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ رَجُلٍ أَخْرَجَ زَكَاةَ ثَلاَثِ سِنِينَ ضَرْبَةً ؟ قَالَ : يُجْزِيهِ.

(۱۰۱۹۹) حضرت حفص بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے پوچھا کہ ایک شخص نے تین سالوں کی زکوٰۃ اکٹھی ایک ساتھ نکال دی ہے (تو کیا ٹھیک ہے)؟ آپ نے فرمایا: اس کیلئے یہ کافی ہے (اس طرح کرنا جائز ہے)

(۱۰۲۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُعَجِّلَهَا قَبْلَ مَحِلِّهَا.

(۱۰۲۰۰) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ سال مکمل ہونے سے قبل ہی زکوٰۃ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۲۰۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُعَجِّلَهَا.

(۱۰۲۰۱) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ جلدی ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۲۰۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعَجِّلَ الرَّجُلُ زَكَاتَهُ قَبْلَ الْحِلِّ.

(۱۰۲۰۲) حضرت عمر بن یونس فرماتے ہیں کہ کوئی شخص سال مکمل ہونے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر دے تو حضرت زہری اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۰۲۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : مَا أَدْرِي مَا هَذَا ، فِي تَعْجِيلِ الزَّكَاةِ قَبْلَ الْحِلِّ بِشَهْرٍ ، أَوْ شَهْرَيْنِ ؟.

(۱۰۲۰۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ کیا ہے؟ زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر دینا ایک مہینہ یا دو مہینے پہلے۔

(٤١) مَا قَالُوا فِي زَكَاةِ الرَّجُلِ، يُخْرِجُ الطَّعَامَ مِنْ أَرْضِهِ فَيُزَكِّيهِ

اس شخص کی زکوٰۃ کے بارے میں کہ جو اپنی زمین سے اناج نکال لینے کے بعد زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے کہ فقہاء اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں

(۱۰۲۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخْرِجُ لَهُ الطَّعَامَ مِنْ أَرْضِهِ فَيُزَكِّيهِ ، ثُمَّ يَمْكُثُ عِنْدَهُ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلاَثَ فَلاَ يُزَكِّيهِ ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبِيعَهُ.

(۱۰۲۰۴) حضرت ابن طاوس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ زمین کی کھیتی جب نکالی جاتی تو وہ اس میں سے زکوٰۃ ادا کر دیتے پھر اس کے بعد دو تین سال تک اسکو فروخت کرنے کے ارادے سے زکوٰۃ نہ نکالتے بلکہ ٹھہرے رہتے۔

(۱۰۲۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ : إِذَا أُخِذَ مِنَ الزَّرْعِ الْعُشْرُ ، فَلَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ ، وَإِنْ مَكَثَ عَشْرَ سِنِينَ.

(۱۰۲۰۵) حضرت عبداللہ بن ابی جعفر ریشیلئے سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے (زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو) لکھا جب کھیتی سے عشر وصول کرلیا جائے تو پھر اس پر زکوٰۃ نہیں ہے اگر چہ وہ دس سال تک ٹھہری رہے (باقی رہے)۔

(۱۰۲۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أُخْرِجَ صَدَقَةَ الزَّرْعِ ، وَالتَّمْرِ ، وَكُلِّ شَيْءٍ أَنْبَتَتِ الأَرْضُ ، فَلَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۲۰۶) حضرت حسن ریشیلئے فرماتے ہیں کہ جب کھیتی، کھجور اور ہر وہ چیز جو زمین اگاتی ہے اس پر عشر وصول کرلیا جائے تو پھر اس پر زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک کہ اس پر سال گذر جائے۔

(۱۰۲۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : طَعَامٌ أُمْسِكُهُ أُرِيدُ أَكْلَهُ ، فَيَحُولُ عَلَيْهِ الْحَوْلُ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْكَ فِيهِ صَدَقَةٌ ، لَعَمْرِي إِنَّا لَنَفْعَلُ ذَلِكَ ، نَبْتَاعُ الطَّعَامَ ، وَمَا نُزَكِّيهِ ، فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ بَيْعَهُ فَزَكِّهِ إِذَا بِعْتَهُ.

(۱۰۲۰۷) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ: ہم کھانا اپنے پاس جمع رکھتے ہیں کھانے کی نیت سے اس پر سال گذر جاتا ہے (اس کا کیا حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا اس کا آپ پر زکوٰۃ نہیں ہے پھر فرمایا میری زندگی کی قسم ہم لوگ اس طرح کرتے ہیں کہ کھانا خریدتے ہیں اور اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، جب آپ کھانا فروخت کرنے کی نیت سے خریدو تو اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔

(۱۰۲۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ فِي الْحَرْثِ : إِذَا أَعْطَيْتَ زَكَاتَهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَحَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَكَ ، فَلاَ تُزَكِّهِ حَسْبُكَ الأُولَى.

(۱۰۲۰۸) حضرت ابن جریج ریشیلئے فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالکریم ریشیلئے نے فرمایا: جب تم کھیتی کی زکوٰۃ ایک بار ادا کر دو پھر تمہارے پاس پڑی پڑی اس پر سال گذر جائے تو اس پر دوبارہ زکوٰۃ ادا مت کرنا بلکہ وہ پہلی زکوٰۃ ہی آپ کیلئے کافی ہے۔

(٤٢) مَا قَالُوا فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ ؟ وَمَنْ كَانَ يُزَكِّيه ؟

یتیم کے مال پر زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟ اگر ہے تو کون ادا کرے گا؟

(۱۰۲۰۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ عَلِيًّا زَكَّى أَمْوَالَ بَنِي أَبِي رَافِعٍ ، أَيْتَامٍ فِي

حِجْرِهِ ، وَقَالَ :تُرَوْنَ كُنْتُ آلِي مَالاً لاَ أُزَكِّيهِ ؟.!

(۱۰۲۰۹) حضرت ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابورافع کے یتیم بیٹے جوان کی پرورش میں تھے ان کے مال کی زکوۃ نکالی اور فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اپنی اولاد کو ایسا مال کھلاؤں گا جسے پاک نہیں کروں گا۔

(۱۰۲۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كُنَّا أَيْتَامًا فِي حِجْرِ عَائِشَةَ ، فَكَانَتْ تُزَكِّي أَمْوَالَنَا وَتُبْضِعُهَا فِي الْبَحْرِ.

(۱۰۲۱۰) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ ہم یتیم تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھے آپ ہمارے مال کی زکوۃ نکالا کرتی تھیں اور اس مال کو سمندر میں تجارت میں لگایا کرتی تھیں۔

(۱۰۲۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ.

(۱۰۲۱۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال پر زکوۃ ہے۔

(۱۰۲۱۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُزَكِّي مَالَ الْيَتِيمِ.

(۱۰۲۱۲) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یتیم کے مال زکوۃ نکالا کرتے تھے۔

(۱۰۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :ابْتَغُوا لِلْيَتَامَى فِي أَمْوَالِهِمْ، لاَ تَسْتَغْرِقُهَا الزَّكَاةُ.

(۱۰۲۱۳) حضرت امام زہری سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوشش کر کے یتیموں کے مال کی زکوۃ اس طرح ادا کرو کہ زکوۃ ان کے مال کا پورا احاطہ ہی نہ کرے (زکوۃ میں ان کا سارا مال ہی ادا نہ کر دو)۔

(۱۰۲۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى ، وَحَنْظَلَةَ ، وَحُمَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُبْضِعُ أَمْوَالَهُمْ فِي الْبَحْرِ ، وَتُزَكِّيهَا.

(۱۰۲۱۴) حضرت قاسم سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یتیموں کے مال کو تجارت پر لگایا کرتی تھیں اور اس پر زکوۃ ادا فرمایا کرتی تھیں۔

(۱۰۲۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:ابْتَغُوا بِأَمْوَالِ الْيَتَامَى، لاَ تَسْتَغْرِقُهَا الصَّدَقَةُ.

(۱۰۲۱۵) حضرت امام زہری سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوشش کر کے یتیموں کے مال کی زکوۃ اس طرح ادا کرو کہ زکوۃ ان کے مال کا پورا احاطہ ہی نہ کرے (زکوۃ میں ان کا سارا مال ہی ادا نہ کر دو)۔

(۱۰۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ.

(۱۰۲۱۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال پر زکوۃ ہے۔

(۱۰۲۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ :لَهُ حَقٌّ وَعَلَيْهِ حَقٌّ ، وَلاَ أَقُولُ إِلاَّ مَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى.

(۱۰۲۱۷) حضرت ابن سیرین یتیم کے مال کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: اس کیلئے بھی کچھ حق ہیں اور اس پر بھی کچھ حق ہیں۔ اور میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا میں تو وہی کہتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

(۱۰۲۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ:زَكِّ مَالَ الْيَتِيمِ، وَإِلاَّ فَهُوَ دَيْنٌ فِي عُنُقِكَ.

(۱۰۲۱۸) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال کی زکوٰۃ ادا کرو ورنہ وہ تیرے ذمہ قرض باقی رہے گا۔

(۱۰۲۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :دُعِيَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى مَالِ يَتِيمٍ ، فَقَالَ: إِنْ شِئْتُمْ وَلِيتُهُ عَلَى أَنْ أُزَكِّيَهُ حَوْلاً إِلَى حَوْلٍ.

(۱۰۲۱۹) حضرت عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یتیم کے مال کا ولی بننے کیلئے کہا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ میں اسکا ولی بن جاؤں اور ہر سال اس کی زکوٰۃ ادا کروں (تو ٹھیک ہے وگرنہ نہیں)۔

(۱۰۲۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةً.

(۱۰۲۲۰) حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء یتیم کے مال پر زکوٰۃ کو فرض سمجھتے تھے۔

(٤٣) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ حَتَّى يَبْلُغَ

''بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یتیم جب تک بالغ نہ ہو جائے اس کے مال پر زکاۃ نہیں ہے''

(۱۰۲۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :أَحْصِ مَا يَجِبُ فِي مَالِ الْيَتِيمِ مِنَ الزَّكَاةِ ، فَإِذَا بَلَغَ وَأُونِسَ مِنْهُ رُشْدُهُ فَأَعْلِمْهُ ، فَإِنْ شَاءَ زَكَّاهُ ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

(۱۰۲۲۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال پر جو زکوٰۃ واجب ہے اس کا حساب لگاتے رہو پھر جب وہ بالغ ہو جائے اور سن بلوغ کو پہنچ جائے تو اسکو بتا دو اگر وہ چاہے تو زکوٰۃ ادا کر دے اور اگر چاہے تو نہ کرے۔

(۱۰۲۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحْتَلِمَ.

(۱۰۲۲۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یتیم جب تک بالغ نہ ہو جائے اس کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۱۰۲۲۳) حضرت ابراہیم سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۰۲۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحْتَلِمَ.

(۱۰۲۲۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یتیم جب تک بالغ نہ ہو جائے اس کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ لِبَنِي أَخٍ لَهُ أَيْتَامٍ ، فَلاَ يُزَكِّيهِ.

(۱۰۲۲۵) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن کے پاس بھائی کی یتیم اولاد کا مال تھا لیکن وہ اس پر زکوٰۃ نہیں نکالا کرتے تھے۔

(۱۰۲۲۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، فِي مَالِ الْيَتِيمِ قَالَ : أَوْشَكَ إِذَا أَخَذْتَ مِنْهُ الذَّوْدَ وَالذَّوْدَيْنِ لاَ يَبْقَى مِنْهُ شَيْءٌ .

(۱۰۲۲۶) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال کے بارے میں کہ لازمی بات ہے کہ جب تو تھوڑی چیز نکالتا رہے گا تو اس کے پاس کچھ نہ بچے گا۔

(۱۰۲۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ.

(۱۰۲۲۷) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال پر (بلوغت سے پہلے) زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ مَالِ الْيَتِيمِ ، فِيهِ زَكَاةٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَلَوْ كَانَ عِنْدِي مَا زَكَّيْتُهُ.

(۱۰۲۲۸) حضرت سعید بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ؒ سے یتیم کے مال کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں۔ اگر وہ میرے پاس ہوتا تو میں اس کی زکوٰۃ نہ دیتا۔

(۱۰۲۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ : أَحْصِهِ ، فَإِذَا عَلِمْتَ فَزَكِّهِ.

(۱۰۲۲۹) حضرت حسن بن زید ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد ؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ (یتیم کا مال) شمار کرتے رہو۔ جب آپکو معلوم ہو جائے (کہ زکوٰۃ کو پہنچ گیا ہے) تو زکوٰۃ ادا کردو۔

(۱۰۲۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُؤْخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْمَاشِيَةِ ، فَأَمَّا الْمَالُ فَحَتَّى يَحْتَلِمَ . يَعْنِي مَالَ الْيَتِيمِ.

(۱۰۲۳۰) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ کھجور کے درخت اور جانوروں پر زکوٰۃ لی جائے گی باقی رہا یتیم کا مال تو اس پر تب تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے۔

(۱۰۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ؛ أَنَّ أَبَا وَائِلٍ قَالَ : كَانَ فِي حِجْرِي يَتِيمٌ لَهُ ثَمَانِيَةُ آلاَفٍ ، فَلَمْ أُزَكِّهَا حَتَّى لَمَّا بَلَغَ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِ.

(۱۰۲۳۱) حضرت عاصم سے مروی ہے کہ حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ میری پرورش میں ایک یتیم تھا اس کی ملکیت میں آٹھ ہزار (درھم یا دینار) تھے میں نے اس کی زکوٰۃ نہ دی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گیا تو میں نے مال اسکو واپس کردیا۔

(۱۰۲۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ مَالُ يَتِيمٍ ،

فَاسْتَسْلَفَ مَالَهُ حَتَّى لاَ يُؤَدِّىَ زَكَاتَهُ.

(۱۰۲۳۲) حضرت عبدالرحمٰن بن السائب سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یتیم کا مال تھا، بطور ادھار وہ مال ے دیا تا کہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کریں۔

(٤٤) مَا قَالُوا فِي زَكَاةِ الْخَيْلِ

گھوڑوں پر زکوٰۃ کا بیان

(١٠٢٣٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْت أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ صَدَقَةَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ، وَلاَ فَرَسِهِ. (بخاری ۱۴۶۴۔ مسلم ۶۷۶)

(۱۰۲۳۳) حضرت عراک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد رمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

(١٠٢٣٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ، وَلاَ عَبْدِهِ صَدَقَةٌ.

(بخاری ۱۴۶۳۔ ابو داؤد ۱۵۹۱)

(۱۰۲۳۴) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی کوٰۃ نہیں ہے۔

(١٠٢٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ، وَلاَ فَرَسِهِ، وَلاَ وَلِيدَتِهِ صَدَقَةٌ. (دار قطنی ۸)

(۱۰۲۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر اس کے غلام، اس کے گھوڑے ر باندی کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

(١٠٢٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، وسُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ، وَلاَ عَبْدِهِ صَدَقَةٌ. (ترمذی ۶۲۸۔ احمد ۲/ ۴۷۷)

(۱۰۲۳۶) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی وۃ نہیں ہے۔

(١٠٢٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَفَعَهُ، قَالَ: قَدْ تَجَاوَزْتُ لَكُمْ عَنْ

صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ. (ابن ماجه ۱۸۱۳۔ ابو يعلى ۲۹۴)

(۱۰۲۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق تمہیں گھوڑوں اور غلام کی زکوٰۃ معاف کر دی گئی ہے۔

(۱۰۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَّا الْخَيْلُ وَالرَّقِيقُ فَقَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَاتِهَا. (احمد ۱/ ۱۲۱)

(۱۰۲۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی گئی ہے۔

(۱۰۲۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ ، قَالَ : أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ ، فَقَالَ النَّاسُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، خَيْلٌ لَنَا وَرَقِيقٌ ، افْرِضْ عَلَيْنَا عَشَرَةً عَشَرَةً ، قَالَ : أَمَّا أَنَا فَلاَ أَفْرِضُ ذَلِكَ عَلَيْكُمْ.

(۱۰۲۳۹) حضرت شبیل بن عوف انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرمایا: تو لوگوں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین ہمارے پاس گھوڑے اور غلام بھی ہیں آپ ہمارے لئے ان پر دس دس فرض فرما دیجئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم پر فرض نہیں کر سکتا۔

(۱۰۲۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُصَدِّقُ الْخَيْلَ ، وَأَنَّ السَّائِبَ ابْنَ أُخْتِ نَمِرٍ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي عُمَرَ بِصَدَقَةِ الْخَيْلِ.

(۱۰۲۴۰) حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھوڑوں کی زکوٰۃ نکالا کرتے تھے، اور حضرت سائب ابن اخت نمر فرماتے ہیں کہ وہ گھوڑے کی زکوٰۃ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آتے تھے۔

(۱۰۲۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْفَرَسِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۲۴۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کے گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ : أَفِي الْبَرَاذِينِ صَدَقَةٌ ؟ قَالَ : أَوَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۲۴۲) حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن المسیب سے عرض کیا کہ کیا عربی النسل گھوڑوں پر زکوٰۃ ہے؟ انہوں نے (تعجب کرتے ہوئے) فرمایا کیا! گھوڑوں پر زکوٰۃ!!!

(۱۰۲۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْ

الْمُسَيَّبِ عَنْ صَدَقَةِ الْبَرَاذِينِ ؟ فَقَالَ لِي :أَوَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ ؟ أَوَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ ؟.

(۱۰۲۴۳) حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا عربی النسل گھوڑوں پر زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا (تعجب کرتے ہوئے) کیا گھوڑوں پر زکوٰۃ؟ آپ نے یہ جملہ دو بار ارشاد فرمایا۔

(۱۰۲۴٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۲۴۴) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گھوڑوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲٤٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَلاَ الرَّقِيقِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۲۴۵) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گھوڑوں اور غلاموں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۲۴۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ چرنے والے گھوڑوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲٤٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ ؟ فَقَالَ :لَيْسَ فِيها زَكَاةٌ.

(۱۰۲۴۷) حضرت اجلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲٤٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي الرَّقِيقِ إذَا كَانُوا لِلتِّجَارَةِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ ، وَلَكِنْ يُقَوِّمُهُمْ فَيُؤَدِّي عَنْهُمُ الزَّكَاةَ.

(۱۰۲۴۸) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ جو غلام تجارت کیلئے ہوں ان پر صدقۃ الفطر کو فرض نہیں سمجھتے تھے، لیکن (فرماتے تھے کہ) ان کی قیمت لگائی جائے گی اور اس قیمت پر زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

(۱۰۲٤٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۰۲۴۹) حضرت حسن رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۰۲٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالْبَرَاذِينِ وَالْحَمِيرِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۲۵۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (عجمی) گھوڑوں پر اور عجمی النسل گھوڑوں پر اور اسی طرح گدھوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ؛ فِي الْعَبْدِ لِلتِّجَارَةِ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةُ الْفِطْرِ.

(۱۰۲۵۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جو غلام تجارت کیلئے ہو اس پر صدقۃ الفطر نہیں ہے۔

(۱۰۲٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْبَهِيمَةِ ، وَلاَ عَلَى الْمَمْلُوكِ زَكَاةٌ ، إلاَّ أَنْ تَكُونَ لِلتِّجَارَةِ.

(۱۰۲۵۲) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ چوپاؤں اور غلاموں پر تب تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک وہ تجارت کیلئے نہ ہوں، (اگر تجارت کیلئے ہوں تو پھر زکوٰۃ ہے)۔

(۱۰۲۵۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ . قَالَ : حَمَّادٌ فِيهَا.

(۱۰۲۵۳) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ گھوڑوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(٤٥) فِي الْحَمِيرِ زَكَاةٌ، أَمْ لاَ

گدھوں پر زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟

(۱۰۲۵٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْحَمِيرِ ، فِيهَا زَكَاةٌ أَمْ لاَ ؟ قَالَ : أَمَّا أَنَا فَأُشَبِّهُهَا بِالْبَقَرِ ، وَلاَ نَعْلَمُ فِيهَا شَيْئًا.

(۱۰۲۵۴) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے پوچھا کہ گدھوں پر زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں تو اسکو گائے کے مشابہ سمجھتا ہوں اور مجھے نہیں معلوم کہ اس پر کیا ہے۔

(۱۰۲۵٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْحَمِيرِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۲۵۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ گدھوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(٤٦) فِي الْحُلِيِّ

زیورات پر زکوٰۃ کا بیان

(۱۰۲٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي أَيْدِيهِمَا أَسْوِرَةٌ مِنَ الذَّهَبِ ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا رَبُّكُمَا بِأَسْوِرَةٍ مِنْ نَارٍ ؟ قَالَتَا : لاَ ، قَالَ : فَأَدِّيَا حَقَّ هَذَا فِي أَيْدِيكُمَا.

(احمد ۲/ ۱۷۸۔ دارقطنی ۱۰۸)

(۱۰۲۵۶) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے پاس دو عورتیں آئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر جو تم نے اپنے ہاتھوں میں پہن رکھا ہے اسکا حق (زکوٰۃ) ادا کرو۔

(۱۰۲٥۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : أَنْ

مُرْ مَنْ قِبَلَكَ مِنْ نِسَاءِ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يُصَدِّقْنَ حُلِيَّهُنَّ ، وَلاَ يَجْعَلْنَ الْهَدِيَّةَ وَالزِّيَادَةَ تَقَارُضًا بَيْنَهُنَّ.

(۱۰۲۵۰) حضرت شعیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ: اپنی قریبی عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنے زیورات کی زکوٰۃ ادا کیا کریں۔ اور ھدیہ اور منہ بند کو اپنے درمیان لین دین نہ کریں۔

(۱۰۲۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : يُزَكَّى مَرَّةً.

(۱۰۲۵۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

(۱۰۲۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى فِي الْحُلِيِّ زَكَاةً.

(۱۰۲۵۲) حضرت عبداللہ بن شداد زیورات پر زکوٰۃ کو فرض سمجھتے تھے۔

(۱۰۲۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ.

(۱۰۲۶۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۲۶۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ.

(۱۰۲۶۱) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۲۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : فِي حُلِيِّ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ زَكَاةٌ. قَالَ : وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ.

(۱۰۲۶۲) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سونے اور چاندی کے زیورات پر زکوٰۃ ہے اور یہی سفیان کا بھی قول ہے۔

(۱۰۲۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ نِسَاءَهُ أَنْ يُزَكِّينَ حُلِيَّهُنَّ.

(۱۰۲۶۳) حضرت عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو عورتوں کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ زیورات پر زکوٰۃ ادا کرو۔

(۱۰۲۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ.

(۱۰۲۶۴) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۲۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ.

(۱۰۲۶۵) حضرت طاؤس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ زیورات پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۲۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ : هَلْ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِذَا كَانَ عِشْرِينَ مِثْقَالاً ، أَوْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ.

(۱۰۲۶۶) حضرت عمرو بن ھرم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے زیورات پر زکوٰۃ کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا جی ہاں جب وہ بیس مثقال یا دوسو درھم کے بقدر ہوں تو پھر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۲۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَالزُّهْرِيِّ ، وَمَكْحُولٍ قَالُوا :فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ وَقَالُوا :مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ فِي الْحُلِيِّ ، الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، زَكَاةً.

(۱۰۲۶۷) حضرت ابو خالد الاحمر ؒ سے مروی ہے کہ حضرت حجاج، حضرت عطاء، حضرت زہری اور حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوۃ ہے، فرماتے ہیں کہ سنت میں یہ بات گذر چکی ہے کہ سونے چاندی کے زیورات پر زکوۃ ہے۔

(۱۰۲۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ :فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ حَتَّى فِي الْخَاتَمِ.

(۱۰۲۶۸) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوۃ ہے یہاں تک کہ انگوٹھی پر بھی ہے۔

(۱۰۲۶۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :كَانَ عِنْدَنَا طَوْقٌ قَدْ زَكَّيْنَاهُ ، حَتَّى أُرَاهُ قَ أَتَى عَلَى ثَمَنِهِ.

(۱۰۲۶۹) حضرت جعفر بن میمون ؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک ہار تھا اور ہم نے اسکی زکوۃ ادا کر دی تھی یہاں تک ک اسکو دیکھا کہ وہ اپنی قیمت پر آ گئی تھی۔

(۱۰۲۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا بَلَغَ الْحُلِيُّ مَا تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ ، فَفِيهِ الزَّكَاةُ.

(۱۰۲۷۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب زیورات اس مقدار کو پہنچ جائیں جس پر زکوۃ آتی ہے تو پھر ان (زیورات پر بھی زکوۃ آئے گی۔

(٤٧) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوۃ نہیں ہے

(۱۰۲۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي الْحُلِيِّ زَكَاةً.

(۱۰۲۷۱) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ زیورات پر زکوۃ فرض نہ سمجھتے تھے۔

(۱۰۲۷۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ ، وَعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ كَانَ مَالُنَا عِنْدَ عَائِشَةَ ، فَكَانَتْ تُزَكِّيهِ إِلاَّ الْحُلِيَّ.

(۱۰۲۷۲) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ ہمارا مال حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کے پاس تھا آپ نے اس پر زکوۃ ادا کی سوائے زیورات کے (کہ ان پر زکوۃ ادا نہ کی)۔

(۱۰۲۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ لاَ تُزَكِّيهِ.

(۱۰۲۷۳) حضرت عائشہ ؓ زیورات کی زکوۃ ادا نہیں کرتی تھیں۔

(۱۰۲۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ: كَانَ لِبَنَاتِ أَخِيهَا حُلِيٌّ، فَلَمْ تَكُنْ تُزَكِّيه.

(۱۰۲۷۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھتیجی کا زیور موجود تھا لیکن آپ اس پر زکوۃ نہ ادا فرماتی تھیں۔

(۱۰۲۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ زَكَاةَ فِي الْحُلِيِّ ، قُلْتُ : إِنَّهُ يَكُونُ فِيهِ أَلْفُ دِينَارٍ ، قَالَ : يُعَارُ وَيُلْبَسُ.

(۱۰۲۷۵) حضرت ابوزبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوۃ نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر وہ ہزار دینار ہوں تو؟ آپ نے فرمایا: اس کو عاریت پر دیا جائیگا اور پہنا جائیگا۔

(۱۰۲۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَسْمَاءَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ لاَ تُزَكِّي الْحُلِيَّ.

(۱۰۲۷۶) حضرت فاطمہ بنت المنذر فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء زیورات پر زکوۃ ادا نہیں فرمایا کرتی تھیں۔

(۱۰۲۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تُحَلِّي بَنَاتِهَا الذَّهَبَ ، وَلاَ تُزَكِّيه.

(۱۰۲۷۷) حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء اپنی بیٹیوں کو سونے کا زیور پہناتی تھیں، لیکن وہ اس پر زکوۃ ادا نہ فرمایا کرتی تھیں۔

(۱۰۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَمْرَةَ عَنْ زَكَاةِ الْحُلِيِّ ؟ فَقَالَتْ : مَا رَأَيْت أَحَدًا يُزَكِّيهِ.

(۱۰۲۷۸) حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرہ سے زیورات پر زکوۃ سے متعلق دریافت کیا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو زیورات پر زکوۃ کا قائل ہو۔

(۱۰۲۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ نَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْخُلَفَاءِ قَالَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ.

(۱۰۲۷۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں خلفائے راشدین میں کسی کو بھی جانتا کہ وہ زیورات پر زکوۃ کا قائل ہو۔

(۱۰۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ ، يُعَارُ وَيُلْبَسُ.

(۱۰۲۸۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوۃ نہیں ہے ان کو عاریۃ دیا جائیگا اور خود بھی پہنا جائے گا۔

(۱۰۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَخِلاَسٍ ، قَالَ : لاَ زَكَاةَ فِي الْحُلِيِّ.

(۱۰۲۸۱) حضرت حسن اور حضرت خلاس فرماتے ہیں کہ زیورات پر زکوۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ (ح) وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : زَكَاةُ الْحُلِيِّ عَارِيَتُهُ.

(۱۰۲۸۲) حضرت امام شعبی فرماتے ہیں کہ زیورات کی زکوٰۃ اس کو عاریت پر دینا ہے۔

(۱۰۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ : لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَ
ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَتَسْتَخْرِجُونَ مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا﴾.

(۱۰۲۸۳) حضرت اسماعیل بن عبد الملک رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر رطیٹیلہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ زیورات
زکوٰۃ نہیں ہے، اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَّ تَسْتَخْرِجُوْنَ مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا﴾۔

(۱۰۲۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ.

(۱۰۲۸۴) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ زیورات پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲۸٥) وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : زَكَاةُ الْحُلِيِّ يُعَارُ وَيُلْبَسُ.

(۱۰۲۸۵) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ زیورات کی زکوٰۃ ان کا عاریت پر دینا اور خود پہننا ہے۔

(۱۰۲۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ : كُنَّا أَيْتَامًا
حِجْرِ عَائِشَةَ ، وَكَانَ لَنَا حُلِيٌّ ، فَكَانَتْ لَا تُزَكِّيهِ.

(۱۰۲۸۶) حضرت عمرہ فرماتی ہیں کہ ہم یتیم تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھی اور ہمارا زیور آپ رضی اللہ عنہا کے پ
تھا۔ آپ اس میں سے زکوٰۃ نہ نکالا کرتی تھیں۔

(٤٨) مَنْ قَالَ تُدْفَعُ الزَّكَاةُ إِلَى السُّلْطَانِ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ بادشاہ کو دی جائے گی

(۱۰۲۸۷) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعْدًا ، وَابْنَ عُمَرَ ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ ، و
سَعِيدٍ ، فَقُلْتُ : إِنَّ لِي مَالاً ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَ زَكَاتَهُ ، وَلَا أَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا ، وَهَؤُلَاءِ يَصْنَعُونَ فِيهَا
تَرَوْنَ ؟ فَقَالَ : كُلُّهُمْ أَمَرُونِي أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْهِمْ.

(۱۰۲۸۷) حضرت سہیل سے مروی ہے کہ ان کے والد نے حضرت سعد، حضرت ابن عمر حضرت ابوھریرہ اور حضرت سعید
سے سوال کیا کہ میرے پاس مال ہے اور میں اس کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہتا ہوں لیکن میں کوئی جگہ نہیں پا رہا جہاں زکوٰۃ ادا کر
اور یہ سب لوگ اس میں جو کام کرتے ہیں وہ تو آپ جانتے ہیں۔ آپ حضرات کی کیا رائے ہے؟ سب حضرات نے مجھے حکم
کہ میں ان کو ادا کروں۔

(۱۰۲۸۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ : ادْفَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ إِلَى مَنْ وَ
اللَّهُ أَمْرَكُمْ ، فَمَنْ بَرَّ فَلِنَفْسِهِ ، وَمَنْ أَثِمَ فَعَلَيْهَا.

(۱۰۲۸۸) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو جن کو اللہ تعالیٰ نے ولی (بادشاہ) بنانے کا تمہیں حکم دیا ہے، پس جو شخص نیکی کرے گا اس کا ثواب اسی کیلئے ہے اور جو گناہ کا کام کرے گا اس کا وبال اسی پر ہے۔

(۱۰۲۸۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رِيَاحُ بْنُ عَبِيدَةَ ، عَنْ قَزَعَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ :إِنَّ لِي مَالاً ، فَإِلَى مَنْ أَدْفَعُ زَكَاتَهُ ؟ قَالَ :ادْفَعْهَا إِلَى هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ ، يَعْنِي الأُمَرَاءَ ، قُلْتُ :إِذًا يَتَّخِذُونَ بِهَا ثِيَابًا وَطِيبًا ، قَالَ :وَإِنِ اتَّخَذُوا ثِيَابًا وَطِيبًا ، وَلَكِنْ فِي مَالِكَ حَقٌّ سِوَى الزَّكَاةِ ، يَا قَزَعَةَ.

(۱۰۲۸۹) حضرت قزعہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: میرے پاس مال ہے میں زکوٰۃ کس کو ادا کروں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس قوم کو یعنی امراء کو (بادشاہوں کو) میں نے عرض کیا پھر تو وہ اس کے کپڑے اور خوشبو بنالیں گے (اور خود استعمال کریں گے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر چہ وہ کپڑے اور خوشبو بنالیں، اے قزعہ تیرے مال پر زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے۔

(۱۰۲۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الأَعْرَجِ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ؟ فَقَالَ :ادْفَعْهَا إِلَيْهِمْ ، وَإِنْ أَكَلُوا بِهَا لُحُومَ الْكِلاَبِ ، فَلَمَّا عَادُوا عَلَيْهِ ، قَالَ :ادْفَعْهَا إِلَيْهِمْ.

(۱۰۲۹۰) حضرت حکم بن اعرج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے (اس بارے میں) سوال کیا؟ آپ نے فرمایا ان کو دیدو۔ اگر چہ وہ اس سے کتے کا گوشت کھائیں جب لوگوں نے دوبارہ یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا ان کو دیدو۔

(۱۰۲۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ نُعَيْمِ بن مُجَالِدٍ ؛ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْهَا ؟ فَقَالَ: ادْفَعْهَا إِلَيْهِمْ وَإِنْ أَكَلُوا بِهَا الْبِيْشِيَارَجات.

(۱۰۲۹۱) حضرت نعیم بن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے متعلق دریافت کیا، آپ نے فرمایا ان کو (بادشاہوں) ادا کردو اگر چہ وہ اس سے لذیذ چیز کھائیں۔ (البیشیار جات: وہ چیز جو مہمان کو کھانے سے پہلے پیش کی جائے۔)

(۱۰۲۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَبْعَثُ بِصَدَقَتِهِ إِلَى الأُمَرَاءِ.

(۱۰۲۹۲) حضرت داؤد بن عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اپنی زکوٰۃ امراء (بادشاہوں) کی طرف بھیجا کرتے تھے۔

(۱۰۲۹۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، أَنَّ حُذَيْفَةَ ، وَسَعِيدَ بْنَ عُمَيْرٍ كَانُوا يَرَوْنَ أَنْ تُدْفَعَ الزَّكَاةُ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۱۰۲۹۳) حضرت یحییٰ بن ابو کثیر سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ اور حضرت سعید بن عمیر فرمایا کرتے تھے کہ زکوٰۃ نکال کر بادشاہوں کو دینی چاہیے۔

(۱۰۲۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَتِ الصَّدَقَةُ تُدْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ أَمَرَ بِهِ ، وَإِلَى أَبِي بَكْرٍ وَمَنْ أَمَرَ بِهِ ، وَإِلَى عُمَرَ وَمَنْ أَمَرَ بِهِ ، وَإِلَى عُثْمَانَ وَمَنْ أَمَرَ بِهِ ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ اخْتَلَفُوا ، فَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى أَنْ يَدْفَعَهَا إِلَيْهِمْ ، وَمِنْهُمْ مَنْ رَأَى أَنْ يَقْسِمَهَا هُوَ . قَالَ مُحَمَّدٌ : فَلْيَتَّقِ اللَّهَ مَنِ اخْتَارَ أَنْ يَقْسِمَهَا هُوَ ، وَلاَ يَكُونَ يَعِيبُ عَلَيْهِمْ شَيْئًا ، يَأْتِي مِثْلُ الَّذِي يَعِيبُ عَلَيْهِمْ.

(۱۰۲۹۴) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی جاتی تھی اور جس کو آپ نے وصول کرنے کا حکم دیا تھا اس کو پھر حضرت ابوبکر کو اور جن کو انہوں نے حکم دیا ہوا تھا ان کو، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور جن کو انہوں نے حکم فرمایا ہوا تھا ان کو، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اور جن کو آپ نے حکم فرمایا تھا ان کو، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو لوگوں کا آپس میں اختلاف ہو گیا۔ بعض کی رائے یہ تھی کہ اب بھی ان کو دی جائے (امراء کو) اور بعض حضرات کی رائے تھی کہ خود تقسیم کی جائے۔ حضرت محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: جو لوگ زکوٰۃ خود تقسیم کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور نہ عیب لگائیں ان پر کسی چیز کا مثل اس کے جو وہ عیب وہ ان پر لگاتے ہیں۔

(۱۰۲۹٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَمْرَةَ عَنِ الزَّكَاةِ ؟ فَقَالَتْ : قَالَتْ عَائِشَةُ : ادْفَعُوهَا إِلَى أُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ.

(۱۰۲۹۵) حضرت حاثہ بن ابی رجال فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرہ سے زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں سوال کیا؟ آپ نے جواب ارشاد فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ زکوٰۃ اپنے امراء کو ادا کرو۔

(۱۰۲۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ الزَّكَاةِ ، أَدْفَعُهَا إِلَى الْوُلاَةِ ؟ فَقَالَ : ادْفَعْهَا إِلَيْهِمْ.

(۱۰۲۹۶) حضرت عبداللہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے زکوٰۃ سے متعلق دریافت کیا کہ کیا زکوٰۃ امراء کو ادا کی جائے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں امراء کو ادا کی جائے۔

(۱۰۲۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَرْبَعٌ إِلَى السُّلْطَانِ ؛ الصَّلاَةُ ، وَالزَّكَاةُ ، وَالْحُدُودُ وَالْقَضَاءُ.

(۱۰۲۹۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں بادشاہوں کا حق ہے۔ نماز (امامت) زکوٰۃ، حدود (قائم کرنا) اور فیصلہ کرنا۔

(۱۰۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : ضَمِنَ ، أَوْ ضُمِنَ هَؤُلاَءِ الْقَوْمُ أَرْبَعًا ؛ الصَّلاَةَ

وَالزَّكَاةَ ، وَالْحُدُودَ ، وَالْحُكْمَ.

(۱۰۲۹۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو (بادشاہوں کو) چار چیزوں کا ضامن بنایا گیا ہے۔ نماز، زکوۃ، حدود ور فیصلہ کا۔

(۱۰۲۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الزَّكَاةِ ؟ قَالَ : ادْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ ، فَقِيلَ : إِنَّهُمْ يَفْعَلُونَ فِيهَا وَيَفْعَلُونَ ، مَرَّتَيْنِ ، قَالَ : فَتَسْتَطِيعُونَ أَنْ تَضَعُوهَا مَوَاضِعَهَا ؟ قَالُوا : لاَ ، قَالَ : فَادْفَعُوهَا إِلَيْهِمْ.

(۱۰۲۹۹) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقلابہ سے زکوۃ کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا بادشاہ کو ادا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ بیشک وہ اس کے ساتھ (ناجائز کام) کرتے ہیں دوبار یہی بات کہی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم ان کو اس کے صحیح مصرف میں رکھنے کی طاقت رکھتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا پھر اپنی زکوۃ بادشاہوں کو ادا کرو۔

(۱۰۳۰۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَعْطُوهَا الأُمَرَاءَ مَا صَلَّوْا . قَالَ : وَقَالَ خَيْثَمَةُ : مَا صَلَّوا الصَّلاَةَ لِوَقْتِهَا.

(۱۰۳۰۰) حضرت خیثمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: اپنی زکوۃ ان امراء کو بھی ادا کرو جو نماز نہیں پڑھتے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کا مطلب ہے کہ ان امراء کو ان ادا کرو جو نماز کو وقت پر نہیں پڑھتے۔

(۱۰۳۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّهُ قَالَ : ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلاَةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾ ، قَالَ : هَذِهِ الْفَرِيضَةُ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۱۰۳۰۱) حضرت مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَأَقِيمُوا الصَّلاَةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ﴾ (نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو) اس فریضہ کا تعلق بادشاہ کے ساتھ ہے۔

(۱۰۳۰۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى أَنْ تُدْفَعَ الزَّكَاةُ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۱۰۳۰۲) حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زکوۃ بادشاہ کو دی جائے گی۔

(۱۰۳۰۳) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِيمَا يُوصِي بِهِ عُمَرَ: مَنْ أَدَّى الزَّكَاةَ إِلَى غَيْرِ وُلاَتِهَا لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ صَدَقَتُهُ، وَلَوْ تَصَدَّقَ بِالدُّنْيَا جَمِيعًا.

(۱۰۳۰۳) حضرت عبدالرحمٰن بن البیلمانی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جو وصیت فرمائی تھی وہ یہ تھی کہ جو شخص امراء کے علاوہ کسی اور کو زکوۃ ادا کرے اس کی زکوۃ قبول نہیں اگرچہ وہ پوری دنیا زکوۃ میں ادا

کردے۔

(١٠٣٠٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ قَالاَ : أَدِّ زَكَاةَ مَالِكَ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۱۰۳۰۴) حضرت مجاہد اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ سلطان کو ادا کر۔

(١٠٣٠٥) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ عُمَرَ قَالاَ : ادْفَعْ زَكَاةَ مَالِكَ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۱۰۳۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ بادشاہ کو ادا کرو۔

(٤٩) مَنْ رَخَّصَ فِي أَنْ لاَ تُدْفَعَ الزَّكَاةُ إِلَى السُّلْطَانِ

بعض حضرات نے رخصت دی ہے کہ بادشاہ کو اگر زکوٰۃ ادا نہ کرے تو بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی

(١٠٣٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الزَّكَاةِ ؟ فَقَالَ : ادْفَعْهَا إِلَى الإِمَامِ . وَقَالَ : الإِمَامُ الْقُرْآنُ ، وَكَانَ يُخْفِي ذَلِكَ.

(۱۰۳۰۶) حضرت نعمان فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول سے ایک شخص نے زکوٰۃ کے متعلق دریافت فرمایا (کہ کس کو زکوٰۃ ادا کروں؟) آپ نے فرمایا بادشاہ اور امام کو جس کے اوصاف قرآن میں ہیں اور وہ اس ادائے زکوٰۃ کو مخفی رکھتے تھے۔

(١٠٣٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ : ضَعْهَا مَوَاضِعَهَا وَأَخْفِهَا.

(۱۰۳۰۷) حضرت ابراہیم اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ کو ان کے مواضع (ادا کرنے کی جگہ) پرادا کرو اور اس کو مخفی رکھو۔

(١٠٣٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُتْبَةَ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : ضَعْهَا فِي الْفُقَرَاءِ.

(۱۰۳۰۸) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ فقراء کو ادا کرو۔

(١٠٣٠٩) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الصَّدَقَةِ ؟ قَالَ : هِيَ إِلَى وُلاَةِ الأَمْرِ . قَالَ : فَإِنَّ الْحَجَّاجَ يَبْنِي بِهَا الْقُصُورَ ، وَيَضَعُهَا فِي غَيْرِ مَوَاضِعِهَا ، قَالَ : ضَعْهَا حَيْثُ أُمِرْتَ بِهِ.

(۱۰۳۰۹) حضرت حسان بن ابو یحییٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ زکوٰۃ کس کو ادا کریں؟ آپ نے فرمایا اولی الامر کو (امراء اور بادشاہوں کو) سوال کرنے والے نے عرض کیا کہ حجاج بن یوسف تو (جو کہ امیر ہے) ان پیسوں سے اپنے لئے محل تعمیر کروائے گا اور اسکو موقع محل کے علاوہ (اپنی خواہشات کے مطابق) استعمال کرے گا آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: تمہیں جس طرح حکم دیا گیا ہے تم اس پر عمل کرو (اسکا وبال اس پر ہے)۔

(١٠٣١٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ دَفَعَهَا إِلَيْهِمْ أَجْزَأَ عَنْهُ ، وَإِنْ قَسَمَهَا أَجْزَأَ عَنْهُ.

(۱۰۳۱۰) حضرت حسن ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر تو زکوٰۃ (امراء) کو ادا کردے تو بھی ٹھیک ہے اور اگر تو خود (مستحقین کو) تقسیم کردے تو بھی ٹھیک ہے۔

(۱۰۳۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الزَّكَاةِ ؟ فَقَالَ : ادْفَعْهَا إِلَيْهِمْ ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدُ ، فَقَالَ : لاَ تَدْفَعْهَا إِلَيْهِمْ ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَضَاعُوا الصَّلاَةَ.

(۱۰۳۱۱) حضرت خیثمہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ زکوٰۃ کس کو ادا کروں؟ آپ نے فرمایا امراء کو ادا کرو۔ پھر میں نے کچھ عرصہ بعد دوبارہ یہی سوال پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ امراء کو ادا نہ کرو وہ نمازوں کا خیال نہیں رکھتے اور نمازوں کو ضائع (قضا) کر دیتے ہیں۔

(۱۰۳۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ بِزَكَاةِ مَالِهِ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : تَأْخُذُ مِنْ عَطَائِنَا شَيْئًا ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : لاَ نَجْمَعُ عَلَيْكَ أَنْ لاَ نُعْطِيَكَ وَنَأْخُذُ مِنْكَ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَهَا.

(۱۰۳۱۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک شخص زکوٰۃ کا مال لے کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا تو ہماری عطا میں سے کچھ لیتا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا ہمیں یہ بات پسند نہیں کہ ہم تجھے تو کچھ نہ دیں لیکن تجھ سے لیں۔ پھر آپ نے اسے حکم دیا کہ زکوٰۃ کو تقسیم کر دے۔

(۵۰) الْمَالُ يُسْتَفَادُ ، مَتَى تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ ؟

مال مستفاد پر زکوٰۃ کب واجب ہے؟

(۱۰۳۱۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ.

(۱۰۳۱۳) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(۱۰۳۱۴) وحَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ، حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۱۴) حضرت عاصم روایت فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک مال پر سال نہ گذرے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

(۱۰۳۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ ، حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۱۵) حضرت عاصم سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک مال پر سال نہ گذرے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

(۱۰۳۱۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ أَصَابَ مَالاً فَلاَ زَكَاةَ عَلَيْهِ

حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۱۶) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ: جس کو مال ملے (دوران سال) اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گذر جائے۔

(١٠٣١٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۱۷) حضرت جابر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک مال پر سال نہ گذر جائے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(١٠٣١٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَيُّمَا رَجُلٍ أَفَادَ مَالاً فَلاَ زَكَاةَ عَلَيْهِ ، حَتَّى يَعُودَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۱۸) حضرت حمید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے (اپنے عمال کو) لکھا کہ: جس شخص کو (دوران سال) مال ملے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس مال پر پورا سال نہ گذر جائے۔

(١٠٣١٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۱۹) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مال پر زکوٰۃ نہیں کہ جب تک کہ اس پر سال نہ گذر جائے۔

(١٠٣٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ ، حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۲۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مال پر زکوٰۃ نہیں کہ جب تک کہ اس پر سال نہ گذر جائے۔

(١٠٣٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لاَ زَكَاةَ فِيهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مال پر زکوٰۃ نہیں کہ جب تک کہ اس پر سال نہ گذر جائے۔

(١٠٣٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مال پر زکوٰۃ نہیں کہ جب تک کہ اس پر سال نہ گذر جائے۔

(١٠٣٢٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ.

(۱۰۳۲۳) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مال پر زکوٰۃ نہیں کہ جب تک کہ اس پر سال نہ گذر جائے۔

(١٠٣٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ نُعْمَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ

عَلَيْهِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ حَوْلٌ ، مِنْ حِينَ يَسْتَفِيدُهُ.

(۱۰۳۲۴) حضرت نافع ولیٹھیڈ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ مال پر اس وقت تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر پورا سال نہ گذر جائے جس وقت سے کہ اس پر نفع ہوا ہے (کچھ مال کا اضافہ ہوا ہے)۔

(۵۱) مَنْ قَالَ يُزَكِّيهِ إِذَا اسْتَفَادَهُ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جس وقت فائدہ ہوا اسی وقت زکوٰۃ ادا کرے سال گزرنا ضروری نہیں ہے

(۱۰۳۲۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِر ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ شَهْرٌ يُزَكِّي فِيهِ فَأَصَابَ مَالاً فَأَنْفَقَهُ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةُ مَا أَنْفَقَ ، وَلَكِنْ مَا وَافَى الشَّهْرَ الَّذِي يُزَكِّي فِيهِ مَالَهُ زَكَّاهُ ، فَإِنْ كَانَ لَيْسَ لَهُ شَهْرٌ يُزَكِّي فِيهِ فَاسْتَفَادَ مَالاً ، فَلْيُزَكِّهِ حِينَ يَسْتَفِيدُهُ.

(۱۰۳۲۵) حضرت مکحول ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی مہینے میں زکوٰۃ ادا کرے پھر اسی مہینے اس کو کچھ اور مال ملے اور وہ اس کو خرچ کر دے تو جو مال اس نے خرچ کیا ہے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ لیکن جس مہینے اس نے زکوٰۃ ادا کی اور اس کو کچھ مال ملا جو پورا مہینہ اس کے پاس رہا تو اس پر زکوٰۃ ادا کرنی پڑے گی۔ اور اگر جس مہینے اس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی اس مہینے اس کو کچھ مال ملا تو جس وقت اس کو فائدہ ہوا اسی وقت اس پر زکوٰۃ ادا کرنا پڑے گی۔ (اس پر سال گذرنا شرط نہیں ہے)۔

(۱۰۳۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَسْتَفِيدُ مَالاً ؟ قَالَ : يُزَكِّيه حِينَ يَسْتَفِيدُهُ.

(۱۰۳۲۶) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ کسی آدمی کو کچھ مال ملتا ہے (دوران سال اس پر زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟) آپ نے فرمایا جس وقت اس کو فائدہ ہوا اسی وقت زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۳۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا اسْتَفَادَ الرَّجُلُ مَالاً فَأَرَادَ أَنْ يُنْفِقَهُ قَبْلَ مَجِيءِ شَهْرِ زَكَاتِهِ فَلْيُزَكِّهِ ، ثُمَّ لِيُنْفِقْهُ ، وَإِنْ كَانَ لاَ يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ فَلْيُزَكِّهِ مَعَ مَالِهِ.

(۱۰۳۲۷) حضرت امام زہری ولیٹھیڈ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص کو مال ملے اور جس مہینے وہ زکوٰۃ ادا کرتا ہے اس سے قبل ہی اس مال کو خرچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کو چاہئے کہ پہلے اس کی زکوٰۃ ادا کر دے پھر خرچ کرے اور اگر زکوٰۃ کے مہینے سے قبل خرچ کرنے کا ارادہ نہ ہو تو اس مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر اکٹھے ہی وقت پر زکوٰۃ ادا کرے۔ (اس مال پر سال گزرنے کا انتظار نہ کرے)۔

(۵۲) فِي الْمُكَاتَبِ ، مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مکاتب غلام کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے

(۱۰۳۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتَبِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۲۸) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ مکاتب غلام کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۲۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتَبِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۲۹) حضرت حکم ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالعزیز ؒ فرماتے ہیں کہ مکاتب کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ صُبَيْحٍ أَبِي الْجَهْمِ مَوْلَى بَنِي عَبْسٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ مُكَاتَبٍ لَهُ مَالٌ ، أَعَلَى مَالِهِ زَكَاةٌ ؟ قَالاَ :لاَ.

(۱۰۳۳۰) حضرت صُبیح ابی جہم ؒ جو بنو عبس کے غلام تھے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر اور حضرت سعید بن میسّب سے دریافت فرمایا کہ مکاتب کے پاس اگر مال ہو تو اس کے مال پر زکوٰۃ ہے؟ دونوں حضرات نے جواب دیا کہ نہیں۔

(۱۰۳۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِيهِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ:لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتَبِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۳۱) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ مکاتب کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتَبِ ، وَلاَ الْعَبْدِ زَكَاةٌ حَتَّى يُعْتَقَا.

(۱۰۳۳۲) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ مکاتب اور غلام پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ وہ آزاد نہ ہو جائیں۔ (آزادی کے بعد زکوٰۃ ہے)۔

(۱۰۳۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتَبِ ، وَلاَ الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۳۳) حضرت نافع ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ مکاتب اور غلام پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي صَخْرٍ ، عَنْ كَيْسَانَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بِزَكَاةِ مَالِي ، مِئَتَيْ دِرْهَمٍ وَأَنَا مُكَاتَبٌ ، فَقَالَ :هَلْ عُتِقْتَ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :اذْهَبْ فَاقْسِمْهَا.

(۱۰۳۳۴) حضرت کیسان ابو سعید المقبری ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر ؓ کے پاس دو سو درہم اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا اور میں مکاتب تھا، حضرت عمر ؓ نے فرمایا کیا تو آزاد ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ؓ نے فرما

تو پھر یہ مال لے کر جا اور (فقراء میں) تقسیم کردے۔

(۱۰۳۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ؛ مِثْلَ قَوْلِ جَابِرٍ.

(۱۰۳۳۵) حضرت سلیمان بن موسیٰ نے بھی حضرت جابر کے قول کے مثل فرمایا ہے۔

(۵۳) فِي مَالِ الْعَبْدِ ، مَنْ قَالَ لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ غلام پر زکوٰۃ نہیں ہے

(۱۰۳۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالِ الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۳۶) حضرت نافع ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ غلام کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالِ الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۳۷) حضرت عبداللہ بن نافع ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ غلام کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالِ الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۳۸) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں ک غلام کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْعَبْدُ وَمَالُهُ لِسَيِّدِهِ ، الزَّكَاةُ عَلَى الْمَوْلَى ، وَلَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۳۹) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ غلام اور اس کا مال آقا کی ملکیت ہے۔ آقا پر زکوٰۃ ہے غلام پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۴۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالِ الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۴۰) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ غلام کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مَالِ الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۴۱) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ غلام کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۴۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ غلام کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(٥٤) مَنْ قَالَ عَلَى الْعَبْدِ زَكَاةٌ فِي مَالِهِ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ غلام پر اس کے مال کی زکوٰۃ ہے

(١٠٣٤٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعَبْدِ :هَلْ عَلَيْهِ زَكَاةٌ ؟ قَالَ :هَلْ عَلَيْهِ صَلاَةٌ ؟.

(۱۰۳۴۳) حضرت عکرمہ ؒ سے پوچھا گیا کہ کیا غلام پر زکوٰۃ ہے؟ آپ ؒ نے (بطور تعجب کے) فرمایا کیا اس پر نماز فرض ہے؟ (جب نماز فرض ہے تو زکوٰۃ بھی فرض ہے)۔

(١٠٣٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :فِي مَالِ الْعَبْدِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۴۴) حضرت طاؤس ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ غلام کے مال پر زکوٰۃ ہے۔

(١٠٣٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ جَابِرٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ :قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ :فِي مَالِ الْعَبْدِ زَكَاةٌ ؟ قَالَ :مُسْلِمٌ هُوَ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فِي مِئَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

(۱۰۳۴۵) حضرت جابر الحذاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے پوچھا کہ کیا غلام کے مال پر زکوٰۃ ہے؟ آپ نے دریافت فرمایا: کیا وہ مسلمان ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ؓ نے ارشاد فرمایا: دوسو درہموں پر پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہے۔

(٥٥) فِي زَكَاةِ الدَّيْنِ

قرض پر زکوٰۃ کا بیان

(١٠٣٤٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سُئِلَ عَلِيٌّ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ عَلَى الرَّجُلِ ؟ قَالَ :يُزَكِّيه صَاحِبُ الْمَالِ ، فَإِنْ تَوِيَ مَا عَلَيْهِ وَخَشِيَ أَنْ لاَ يَقْضِيَ ، فَإِنَّهُ يُمْهِلُ ، فَإِذَا خَرَجَ أَدَّى زَكَاةَ مَا مَضَى.

(۱۰۳۴۶) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کا دوسرے شخص کے ذمہ قرض ہے (تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا جس کا مال ہے وہ زکوٰۃ ادا کرے گا۔ اگر وہ مال ہلاک ہو جائے اور اسکو خوف ہو کہ وہ ادا نہ کرے گا تو اسکو مہلت دے اور نرمی برتے، جب وہ نکال کر ادا کر دے تو جتنا عرصہ گذر گیا ہے اس کی زکوٰۃ ادا کر دے۔

(١٠٣٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :نُبِّئْتُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ :إِنْ كَانَ صَادِقًا ، فَلْيُزَكِّهِ إِذَا قَبَضَ ، يَعْنِي الدَّيْنَ.

(۱۰۳۴۷) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ حضرت علی ؓ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ جب وہ مدیون سچا ہو تو جب دین پر قبضہ کر لے تو زکوۃ ادا کرے۔

(۱۰۳۴۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :إذَا كَانَ لَكَ دَيْنٌ فَزَكِّهِ.

(۱۰۳۴۸) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اگر تیرا قرض (کسی پر ہے) تو تو اس کی زکوۃ ادا کر۔

(۱۰۳۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لِيَنْظُرْ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ فَلْيَعْزِلْهُ ، وَمَا كَانَ لَهُ مِنْ دَيْنٍ ثِقَةٍ فَلْيُزَكِّهِ ، وَمَا كَانَ لاَ يَسْتَقِرُّ يُعْطِيه الْيَوْمَ وَيَأْخُذُهُ إلَى يَوْمَيْنِ فَلْيُزَكِّهِ.

(۱۰۳۴۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مقروض ہو تو قرض کو زکوۃ سے منہا کر دے۔ اور کسی با اعتماد شخص نے اس کا قرضہ دینا ہے تو اس قرضے کی رقم کو شامل کر کے زکوۃ دے۔ اگر کسی ٹال مٹول کرنے والے شخص نے قرضہ دینا ہے تو بھی اس کی زکوۃ دے۔

(۱۰۳۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :يُزَكِّيهِ.

(۱۰۳۵۰) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ وہ زکوۃ ادا کرے گا۔

(۱۰۳۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :زَكَاةُ أَمْوَالِكُمْ حَوْلٌ إلَى حَوْلٍ ، فَمَا كَانَ مِنْ دَيْنٍ ثِقَةٍ فَزَكُّوه ، وَمَا كَانَ مِنْ دَيْنٍ ظُنُونٍ فَلاَ زَكَاةَ فِيهِ ، حَتَّى يَقْضِيَهُ صَاحِبُهُ.

(۱۰۳۵۱) حضرت نافع ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ تمہارے اموال پر زکوۃ سال مکمل ہونے کے بعد ہے۔ پس جو قرض ایسا ہو کہ اس کا ملنا یقینی ہو تو اس پر بھی زکوۃ ادا کر دینی چاہئے اور جس قرض کے بارے میں شک ہو اس پر زکوۃ ادا نہ کرے جب تک مقروض قرض ادا نہ کر دے۔

(۱۰۳۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :يُزَكِّيهِ.

(۱۰۳۵۲) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ زکوۃ ادا کرے۔

(۱۰۳۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِرَجُلٍ :إذَا حَلَّتْ فَاحْسُبْ دَيْنَك ، وَمَا عِنْدَك ، فَاجْمَعْ ذَلِكَ جَمِيعًا ، ثُمَّ زَكِّهِ.

(۱۰۳۵۳) حضرت عبد الملک بن ابو بکر سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے ایک شخص سے فرمایا: جب سال مکمل ہو جائے تو اپنے مال اور جو قرض تیرا لوگوں پر ہے اس کا حساب لگا اور ان دونوں کو جمع کر کے ان کے مجموعے پر زکوۃ ادا کر۔

(۱۰۳۵۴) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :مَا كَانَ مِنْ دَيْنٍ فِيمَا لاَ تَرْجُوهُ فَاحْسُبْهُ ، ثُمَّ أَخْرِجْ مَا عَلَيْك ، ثُمَّ زَكِّ مَا بَقِيَ.

(۱۰۳۵۴) حضرت میمون ؒ فرماتے ہیں کہ جو قرض ایسا ہو کہ اسکی امید نہ ہو تو اسکو حساب کر پھر اسکو الگ کر جو تیرے اوپر

قرض ہے اور جو باقی بچے اس پر زکوٰۃ ادا کر۔

(۱۰۳۵۵) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إذَا كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ فَزَكِّهِ.

(۱۰۳۵۵) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر تجھے معلوم ہو کہ قرض نکال کر تجھے دینے والا ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا کر۔

(۱۰۳۵۶) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِیٌّ عَنِ الرَّجُلِ یَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ الظَّنُونُ أَيُزَكِّيهِ ؟ فَقَالَ : إِنْ كَانَ صَادِقًا فَلْيُزَكِّهِ لِمَا مَضَى إذَا قَبَضَهُ.

(۱۰۳۵۶) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ سے پوچھا گیا کہ آدمی کا کسی پر قرض ہو لیکن واپسی یقینی نہ ہو تو کیا وہ اسکی زکوٰۃ ادا کرے گا؟ آپ ؓ نے ارشاد فرمایا اگر مدیون سچا ہو تو قبضہ کے بعد جتنی مدت گذر گئی ہے اسکی زکوٰۃ ادا کردے۔

(۱۰۳۵۷) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِی عُثْمَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِنَّ لَنَا قَرْضًا وَقَرْضًا وَدَيْنًا ، فَنُزَكِّيهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، كَانَتْ عَائِشَةُ تَأْمُرُنَا نُزَكِّيَ مَا فِی الْبَحْرِ . وَسَأَلْتُ سَالِمًا؟ فَقَالَ : مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۰۳۵۷) حضرت عثمان بن ابو عثمان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد ؒ سے دریافت فرمایا: میرا کچھ قرضہ معین مدت کیلئے ہے اور کچھ کا وقت معین نہیں تو کیا ہم زکوٰۃ ادا کریں اس پر؟ آپ نے فرمایا جی ہاں، حضرت عائشہ ؓ نے ہمیں حکم فرمایا تھا کہ جو کچھ سمندر میں ہو اس پر زکوٰۃ ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم ؒ سے بھی یہی سوال پوچھا تو آپ ؒ نے بھی اسی طرح جواب ارشاد فرمایا۔

(۵۶) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِی الدَّيْنِ زَكَاةٌ حَتَّى يُقْبَضَ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جب تک قرض واپس وصول نہ کرلے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے

(۱۰۳۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِی الزِّنَادِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لَيْسَ فِی الدَّيْنِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۵۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ قرض پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۳۵۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنِ ابْنِ أَبِی مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۱۰۳۵۹) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ قرض پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس کو واپس وصول کر کے اس پر قبضہ نہ کرلے۔

(۱۰۳۶۰) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يُزَكِّيهِ حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۱۰۳۶۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ قرض پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس کو واپس وصول کر کے اس پر قبضہ نہ کرلے۔

(۱۰۳۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى صَاحِبِ الدَّيْنِ الَّذِی هُوَ لَهُ ، وَلاَ الَّذِی هُو

عَلَيْهِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۶۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جس کا قرض ہے اس پر اور جو مقروض ہے دونوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(١٠٣٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۱۰۳۶۲) حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ قرض پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس کو واپس وصول کر کے اس پر قبضہ نہ کر لے۔

(١٠٣٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : خَالَفَنِي إِبْرَاهِيمُ فِيهِ ، فَقُلْتُ : لاَ يُزَكَّى ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى قَوْلِي.

(۱۰۳۶۳) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے پہلے میری مخالفت کی میں نے کہا تھا کہ زکوٰۃ ادا کرنا واجب نہیں ہے۔ پھر انہوں نے میرے قول کی طرف رجوع فرمالیا کہ زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

(١٠٣٦٤) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَيْسَ فِي الدَّيْنِ زَكَاةٌ.

(۱۰۳۶۴) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ قرض پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(٥٧) فِي الْعَبْدِ يَتَصَدَّقُ ، مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَفْعَلَ ؟

بعض حضرات نے اجازت دی ہے کہ غلام صدقہ ادا کرسکتا ہے

(١٠٣٦٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُكَافِئَ الْعَبْدُ أَصْحَابَهُ ، وَأَنْ يَتَصَدَّقَ مِنَ الْفَضْلِ كَذَلِكَ.

(۱۰۳۶۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ غلام اپنے اصحاب (آقا) کو بدلہ دے اور جو زائد بچے اس میں سے صدقہ ادا کرے۔

(١٠٣٦٦) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَتَصَدَّقُ الْعَبْدُ مِنْ قُوتِهِ بِالشَّيْءِ لاَ يُضَرُّ بِهِ.

(۱۰۳۶۶) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ غلام اپنے مال سے اتنا صدقہ (زکوٰۃ) ادا کرے گا جو کہ اس کو نقصان نہ پہنچائے۔

(١٠٣٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَنَا رَجُلٌ مَمْلُوكٌ وَمَعِي مَالٌ ، فَأَتَصَدَّقُ مِنْهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، بِثَلاَثَةِ دَرَاهِمَ ، أَرْبَعَةٍ.

(۱۰۳۶۷) حضرت سعید بن جبیر سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں غلام ہوں لیکن میرے پاس مال موجود ہے کیا میں صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جی ہاں تین درہم یا چار درہم۔ (اس سے زیادہ نہیں)۔

(١٠٣٦٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ : مَا يَتَصَدَّقُ بِهِ الْعَبْدُ مِنْ مَالِهِ ؟ قَالَ : الصَّاعُ وَشِبْهُهُ.

(۱۰۳۶۸) حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب سے دریافت فرمایا کہ غلام اپنے مال میں سے کتنا صدقہ کرے گا؟ آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا ایک صاع یا اس کے مشابہ (اس سے زائد نہیں)۔

(١٠٣٦٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَتَصَدَّقُ الْعَبْدُ بِمَا دُونَ الدِّرْهَمِ.

(۱۰۳۶۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام ایک درہم سے کم صدقہ کرے گا۔

(١٠٣٧٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَكَانَ مَمْلُوكًا لِبَنِي هَاشِمٍ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ عُمَرَ أَيَتَصَدَّقُ ؟ قَالَ :بِالدِّرْهَمِ وَالرَّغِيفِ.

(۱۰۳۷۰) حضرت عبداللہ بن نافع کے والد بنو ہاشم کے غلام تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب سے دریافت فرمایا کہ کیا وہ صدقہ کر سکتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں ایک درہم یا روٹی کا ٹکڑا۔

(١٠٣٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :يَتَقَرَّبُ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ خَيْرٍ.

(۱۰۳۷۱) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ غلام (اللہ کا) قرب حاصل کرے گا جتنے مال کی وہ استطاعت وطاقت رکھتا ہے (وہ صدقہ کرکے)۔

(١٠٣٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَخَيْثَمَةَ ؛ فِي الْعَبْدِ يَتَصَدَّقُ ؟ قَالاَ :لاَ يَتَصَدَّقُ بِمَا فَوْقَ الدِّرْهَمِ.

(۱۰۳۷۲) حضرت عامر اور حضرت خیثمہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا غلام بھی صدقہ کر سکتا ہے؟ دونوں حضرات نے فرمایا ایک درہم سے زائد صدقہ نہیں کرے گا۔

(١٠٣٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يَتَصَدَّقُ بِالشَّيْءِ لَيْسَ بِذِي بَالٍ.

(۱۰۳۷۳) حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام صدقہ کرے گا اس چیز کا جو کہ زیادہ قیمتی نہ ہو۔

(١٠٣٧٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ ، قَالَ : كُنْتُ عَبْدًا مَمْلُوكًا ، وَكُنْت أَتَصَدَّقُ ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَوْلاَيَ يَنْهَانِي ، أَوْ سَأَلَهُ ، فَقَالَ :الأَجْرُ بَيْنَكُمَا.

(مسلم ۱۱۷۔ ابن ماجہ ۲۲۹۷)

(۱۰۳۷۴) حضرت عمیر جو کہ آبی اللحم کے غلام تھے فرماتے ہیں کہ میں غلام تھا اور میں صدقہ کیا کرتا تھا، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ کیا میں صدقہ کر سکتا ہوں جبکہ میرا آقا مجھے روکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم صدقہ کروگے اس کا اجر تم دونوں کیلئے ہے۔

(١٠٣٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :يَتَصَدَّقُ بِالدِّرْهَمِ.

(۱۰۳۷۵) حضرت حکم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ غلام ایک درہم صدقہ کرے گا۔

(۱۰۳۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ. (ابن سعد ۳۷۰)

(۱۰۳۷۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ غلام کی دعوت قبول فرمالیا کرتے تھے۔

(۱۰۳۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ. (ترمذی ۱۰۱۷۔ ابن ماجه ۴۱۷۸)

(۱۰۳۷۷) حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ غلام کی دعوت قبول فرمالیا کرتے تھے۔

(۵۸) مَنْ كَرِهَ لِلْعَبْدِ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلاَهُ

بعض حضرات نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کوئی چیز صدقہ کرے

(۱۰۳۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ يَتَصَدَّقُ الْعَبْدُ عَلَى وَالِدِهِ ، وَلاَ عَلَى أُمِّهِ إِلاَّ بِإِذْنِ سَيِّدِهِ.

(۱۰۳۷۸) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ غلام اپنے والد اور والدہ پر آقا کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ کرے۔

(۱۰۳۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ دِرْهَمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، قُلْتُ : إِنَّهُ قَدْ جَعَلَ عَلَيَّ مَوْلاَيَ دِرْهَمًا فِي الْيَوْمِ ، فَأَتَصَدَّقُ ؟ قَالَ : لاَ يَحِلُّ لَكَ مِنْ دَمِكَ ، وَلاَ مِنْ مَالِكَ شَيْءٌ إِلاَّ بِإِذْنِهِ ، تَنَاوَلِ الْمِسْكِينَ اللُّقْمَةَ.

(۱۰۳۷۹) حضرت درہم ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ ؓ سے دریافت فرمایا کہ میرے آقا مجھے ایک دن کا ایک درہم دیتے ہیں۔ کیا میں صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: تیرے لئے تیرے خون اور تیرے مال میں آقا کی اجازت کے بغیر کچھ بھی (صدقہ کرنا) جائز نہیں ہے۔ تو مسکین کو لقمہ کھلا دیا کر (تیرے لئے یہی کافی ہے)۔

(۱۰۳۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَتَصَدَّقُ الْعَبْدُ بِشَيْءٍ مِنْ مَالِهِ ، إِلاَّ بِإِذْنِ مَوْلاَهُ.

(۱۰۳۸۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ غلام آقا کی اجازت کے بغیر صدقہ نہیں کرے گا۔

(۱۰۳۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ ، وَسَأَلَهُ مَمْلُوكٌ ، قَالَ : إِنِّي اكْتَسَبْتُ كَذَا وَكَذَا ، فَيَأْخُذُ مَوْلاَيَ كَذَا وَكَذَا ، فَأَتَصَدَّقُ ؟ قَالَ : إِذَنْ يَكُونُ الأَجْرُ لِمَوَالِيكَ.

(۱۰۳۸۱) حضرت اسماعیل بن سلیمان ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی ؒ کے پاس حاضر تھا کہ ایک غلام نے آپ سے سوال کیا کہ میں اتنا اتنا کماتا ہوں اور اس میں سے اتنا اتنا میرا آقا لے لیتا ہے۔ کیا میں صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا (تو صدقہ کرے بھی تو) اس کا اجر تیرے آقا کیلئے ہے۔

(۵۹) فِي الْمِسْكِينِ ، يُؤْمَرُ لَهُ بِالشَّيْءِ فَلاَ يُوجَدُ

یہ باب ہے اس مسکین کے بارے میں کہ جس کو (یعنی اس مسکین کے لیے) کچھ دینے کا حکم دیا گیا لیکن وہ چیز نہ مل سکی

(۱۰۳۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ يَأْمُرُ لِلْمِسْكِينِ بِالشَّيْءِ ، فَإِذَا لَمْ يُوجَدْ وُضِعَ حَتَّى يُعْطِيَهُ غَيْرَهُ.

(۱۰۳۸۲) حضرت عمرو بن عاص مسکین کو کوئی چیز دینے کے لیے حکم دیتے پھر اگر وہ نہ ملتی تو اس کو چھوڑ کر اس کی جگہ کوئی دوسری عنایت فرمادیتے۔

(۱۰۳۸۳) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ إِنَّهُ كَرِهَ إِذَا أُمِرَ لِلسَّائِلِ بِطَعَامٍ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ ، أَنْ يَأْكُلَهُ حَتَّى يَتَصَدَّقَ بِهِ.

(۱۰۳۸۳) حضرت عکرمہ ؒ کسی مسکین کو کوئی کھانے کی چیز دینے کا حکم دیتے پھر اگر وہ نہ ملتی تو خود بھی اس کو تناول نہ فرماتے بلکہ صدقہ کردیتے۔

(۱۰۳۸۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ سَائِلاً سَأَلَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؟ فَقَالَ لَهُ حُمَيْدٌ : إِنَّكَ ضَالٌّ ، وَكَأَنَّهُ عِبَادِيٌّ ، فَأَمَرَ لَهُ بِشَيْءٍ فَاسْتَقَلَّهُ وَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ ، فَقَالَ لَهُ حُمَيْدٌ : مَا شِئْتَ إِنْ قَبِلْتَهُ ، وَإِلاَّ أَعْطَيْنَاهُ غَيْرَكَ ، ثُمَّ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِمِثْلِ رَأْسِ الْقَطَاةِ.

(۱۰۳۸۴) حضرت عمرو بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت حمید بن عبد الرحمٰن سے کچھ مانگا، حضرت حمید نے اس سے فرمایا کہ تو گمراہ لگتا ہے اور تو مجھے نصرانی معلوم ہوتا ہے۔ (عرب کا قبیلہ جو گمراہ ہو کر نصرانیت اختیار کرلے ان کو عبادی کہا جاتا ہے) پھر اس کو کچھ دینے کا حکم فرمایا تو اس نے اسکو کم سمجھا اور لینے سے انکار کردیا۔ حضرت حمید ؒ نے فرمایا کہ اگر تو چاہتا ہے تو قبول کرلے ورنہ ہم کسی اور کو دے دیں گے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا سائل کو عطاء کرو (دیدو) اگرچہ پرندہ (چکور) کا معمولی سر ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۰۳۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَخْرُجُ بِالصَّدَقَةِ إِلَى السَّائِلِ فَيَفُوتُ مِنْهُ فَلاَ يَجِدُهُ ؟ قَالَ : يَصْرِفُهَا إِلَى غَيْرِهِ.

(۱۰۳۸۵) حضرت طاؤس سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ کوئی شخص سائل کو کچھ دینے کیلئے نکالتا ہے لیکن وہ سائل اس سے گم ہوجاتا ہے بعد میں اسکو نہیں پاتا تو کیا کرے؟ آپ ؒ نے فرمایا اس کے علاوہ کسی اور کو دیدے۔

(۱۰۳۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ إِلَى

الْمِسْكِينَ فَيَفُوتُهُ ، قَالَ : يَحْبِسُهَا حَتَّى يُعْطِيَهَا مِسْكِينًا غَيْرَهُ ، وَلاَ يَرْجِعُ فِي شَيْءٍ جَعَلَهُ لِلَّهِ.

(۱۰۳۸۶) حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کسی مسکین کو صدقہ دینے کیلئے نکالتا ہے لیکن وہ مسکین اس سے فوت ہو جاتا ہے تو اب وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ کسی اور مسکین کو دیدے تو یہ بھی کافی ہے۔ اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے بنائی ہے (مقرر کی ہے) اسکو نہ لوٹائے۔

(۱۰۳۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ فِي السَّائِلِ إِذَا خَرَجَ إِلَيْهِ بِالْكِسْرَةِ فَلَمْ يَجِدْهُ ، احْبِسْهَا حَتَّى يَجِيءَ غَيْرُهُ.

(۱۰۳۸۷) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ جب تو سائل کی طرف کوئی چیز (ٹکڑا) لیکر نکلے اور اس کو نہ پائے تو اس چیز کو روکے رکھ یہاں تک کہ اس کے علاوہ کوئی اور آجائے۔

(۱۰۳۸۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الْعَاصِ يَقُولُ : إِذَا خَرَجَ إِلَيْهِ بِالْكِسْرَةِ فَلَمْ يُوجَدْ ؛ حَبَسُوهَا حَتَّى يَجِيءَ غَيْرُهُ.

(۱۰۳۸۸) حضرت ابن سیرین ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جب تو سائل کی طرف کوئی چیز (ٹکڑا) لے کر نکلے اور اس کو نہ پائے تو اس چیز کو روکے رکھ یہاں تک کہ اس کے علاوہ کوئی اور آجائے۔

(۱۰۳۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ : يَضَعُهَا حَتَّى يَجِيءَ غَيْرُهُ.

(۱۰۳۸۹) حضرت ابن سیرین ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن عاص ؓ نے فرمایا کہ اس کو اپنے پاس رکھ لے یہاں تک کہ اس کے علاوہ کوئی اور سائل آجائے۔

(۱۰۳۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالاَ : يَحْبِسُهَا حَتَّى يُعْطِيَهَا غَيْرَهُ.

(۱۰۳۹۰) حضرت حمید اور حضرت بکر ؒ فرماتے ہیں کہ اس کو اپنے پاس روکے رکھے یہاں تک کہ کسی اور کو عطا کردے۔

(٦٠) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَصْنَعَ بِهَا مَا شَاءَ

بعض حضرات نے رخصت دی ہے کہ اس سے جو چاہے کرے

(۱۰۳۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَصْنَعُ بِهَا مَا شَاءَ.

(۱۰۳۹۱) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھ جو کرنا چاہے کرے۔

(۱۰۳۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَامِرٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالُوا : إِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا ،

وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا.

(۱۰۳۹۲) حضرت اسرائیل، حضرت جابر، حضرت ابوجعفر، حضرت عامر اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو ان کو خرچ کرلے اور اگر چاہے تو اپنے پاس روکے رکھے۔

(٦١) مَنْ قَالَ يَحْتَسِبُ بِمَا أَخَذَ الْعَاشِرُ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جو کچھ عشر وصول کرنے والا وصول کرے اسکو بھی زکوۃ میں شمار کرے

(١٠٣٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ :مَا أُخِذَ مِنْك عَلَى الْجُسُورِ وَالْقَنَاطِيرِ ، فَتِلْكَ زَكَاةٌ مَاضِيَةٌ.

(۱۰۳۹۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جو کچھ پلوں پر آپ سے وصول کیا گیا وہ ماضی کی زکوۃ شمار ہوگی۔

(١٠٣٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :احْتَسِبْ مَا أَخَذَ مِنْكَ الْعَشَّارُونَ مِنْ زَكَاةِ مَالِك.

(۱۰۳۹۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو عشر وصول کرنے والے آپ سے لیں اسکو بھی اپنے مال کی زکوۃ میں شمار کرو۔

(١٠٣٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا رَزِينٍ :مَا يَأْخُذُ الْعَشَّارُ مِنَ التُّجَّارِ ؟ قَالَ :يَحْتَسِبُ بِهِ مِنْ زَكَاتِهِ.

(۱۰۳۹۵) حضرت زبرقان رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو رزین رحمہ اللہ سے دریافت فرمایا کہ جو تاجروں سے عشر وصول کیا جاتا ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسکو زکوۃ میں شمار کیا جائے گا۔

(١٠٣٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالْحَسَنِ ، قَالاَ :مَا أَخَذَ مِنْك الْعَاشِرُ ، فَاحْتَسِبْ بِهِ مِنَ الزَّكَاةِ.

(۱۰۳۹۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت حسن ارشاد فرماتے ہیں کہ جو مال عشر وصول کرنے والا آپ سے وصول کرے تو اسکو زکوۃ میں سے شمار کرو۔

(١٠٣٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَحْتَسِبُ بِهِ.

(۱۰۳۹۷) حضرت منصور رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسکو زکوۃ میں شمار کیا جائیگا۔

(١٠٣٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا مَرَّ عَلَى الْعَاشِرِ فَأَخَذَ مِنْهُ ، احْتَسَبَ بِهِ مِنْ

زَكَاتِهِ.

(۱۰۳۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تو عاشر کے پاس سے گذرے اور وہ تجھ سے عشر وصول کرے تو اس کو زکوٰۃ شمار کر۔

(۱۰۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :فِي الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْعَاشِرِ فَيَأْخُذُ مِنْهُ ؟ قَالَ :يَحْتَسِبُ مَا أَخَذُوا مِنْهُ مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ.

(۱۰۳۹) حضرت عبد العزیز بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی عاشر کے پاس گذرتا ہے اور وہ اس سے عشر وصول کرتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو اس سے وصول کیا گیا ہے اسکو مال کی زکوٰۃ میں شمار کرے۔

(۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :يَحْتَسِبُ بِهِ.

(۱۰۴۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس مال کو بھی زکوٰۃ میں شمار کیا جائے گا۔

(۱۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ :احْتَسِبْ بِمَا أَخَذَ مِنْكَ الْعَاشِرُ.

(۱۰۴) حضرت اسماعیل بن عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت فرمایا؟ آپ ارشاد فرمایا کہ جو عاشر وصول کرے اس کو بھی (زکوٰۃ) میں شمار کیا جائے گا۔

(٦٢) مَنْ قَالَ لاَ تَحْتَسِبْ بِذَلِكَ مِنْ زَكَاتِكَ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس مال کو زکوٰۃ میں شمار نہیں کریں گے

(۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :لاَ تَحْتَسِبْ بِمَا أَخَذَ مِنْكَ الْعَاشِرُ.

(۱۰۴۰) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو عاشر آپ سے وصول کرے اس کو زکوٰۃ میں شمار نہ کرنا۔

(۱۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيُّ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :لاَ يَحْتَسِبُ بِهِ.

(۱۰۴۰) حضرت میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کو زکوٰۃ میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُوسٍ قَالاَ :لاَ تَحْتَسِبْ مَا أَخَذَ مِنْكَ الْعَاشِرُ.

(۱۰۴۰) حضرت مجاہد اور حضرت طاؤس رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو عاشر آپ سے وصول کرے اس کو زکوٰۃ میں شمار نہیں کریں گے۔

(۱۰۴۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يَحْتَسِبُ بِهِ.

(۱۰۴۰۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کو زکوٰۃ میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۰۴۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ سُدَيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: لاَ تَحْتَسِبُ بِمَا أَخَذَ مِنْكَ الْعَاشِرُ.

(۱۰۴۰۶) حضرت ابو جعفر ولیٹیلیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو عاشر آپ سے وصول کرے اس کو زکوٰۃ میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۶۳) فِي الصَّدَقَةِ يُخْرَجُ بِهَا مِنْ بَلَدٍ إلَى بَلَدٍ، مَنْ كَرِهَهُ

زکوٰۃ کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں منتقل کرنے کو بعض حضرات نے ناپسندیدہ کہا ہے

(۱۰۴۰۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ هِشَامٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ تُخْرِجَ الزَّكَاةَ مِنْ بَلَدٍ إلَى بَلَدٍ.

(۱۰۴۰۷) حضرت ہشام ولیٹیلیہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن ولیٹیلیہ اور دوسرے حضرات زکوٰۃ کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنے کو ناپسند فرماتے ہیں۔

(۱۰۴۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُحْمَلَ الصَّدَقَةُ مِنْ بَلَدٍ إلَى بَلَدٍ.

(۱۰۴۰۸) حضرت حسن ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا ناپسندیدہ ہے۔

(۱۰۴۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بُعِثَ إلَيْهِ بِزَكَاةٍ مِنَ الْعِرَاقِ إلَى الشَّامِ ، فَرَدَّهَا إلَى الْعِرَاقِ.

(۱۰۴۰۹) حضرت عبدالعزیز بن ابو رواد ولیٹیلیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ولیٹیلیہ کے پاس عراق اور شام کی زکوٰۃ وصول کر کے ارسال کی گئی تو آپ نے وہ زکوٰۃ کا مال واپس عراق بھجوا دیا۔

(۱۰۴۱۰) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَأَلَتْ امْرَأَةٌ الْقَاسِمَ ؟ فَقَالَتْ : اجْتَمَعَ عِنْدَنَا دَرَاهِمُ مِنْ زَكَاتِنَا ، فَبَعَثْتُ بِهَا إلَى الشَّامِ ، فَقَالَ : ادْفَعُوهَا إلَى الأَمِيرِ الَّذِي بِالْمَدِينَةِ.

(۱۰۴۱۰) حضرت عثمان بن مرہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضرت قاسم ولیٹیلیہ سے دریافت فرمایا کہ ہمارے پاس زکوٰۃ کے کچھ دراہم موجود ہیں کیا ہم انہیں شام بھیج دیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ میں جو امیر اور حاکم ہے اسکو ادا کرو۔ (شہر سے دوسرے شہر منتقل نہ کرو)۔

(۱۰۴۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي لَيْنة ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : ضَعِ الزَّكَاةَ فِي الْقَرْيَةِ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فُقَرَاء فَإِلَى الَّتِي تَلِيهَا.

(۱۰۴۱۱) حضرت ضحاک ولیٹیلیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس شہر میں آپ ہیں زکوٰۃ کو اسی شہر میں رکھیں۔ اور اگر اس شہر میں فقراء

(اور مستحقین) نہ ہوں تو جو شہر اس کے قریب ہے وہاں لے جاؤ۔

(١٠٤١٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَلَيْسَ بِالأَحْمَرِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ ، قَالَ : بُعِثَ مَعِي بِزَكَاةٍ إِلَى مَكَّةَ ، فَلَقِيت سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، فَقَالَ : رُدَّهَا إِلَى الأَرْضِ الَّتِي حَمَلْتَهَا مِنْهَا.

(۱۰۴۱۲) حضرت فرقد السبخی فرماتے ہیں کہ مجھے زکوۃ دے کر مکہ بھیجا گیا تو میری حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جس شہر سے یہ وصول کی گئی ہے واپس اسی شہر اس کو لے جاؤ۔

(٦٤) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَى بَلَدٍ غَيْرِهِ

بعض حضرات نے زکوۃ دوسرے شہر میں منتقل کرنے کی اجازت دی ہے

(١٠٤١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خَلدة ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ؛ أَنَّهُ بَعَثَ بِصَدَقَةِ مَالِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۱۰۴۱۳) حضرت ابوخلدہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ اپنے مال کی زکوۃ (دوسرے شہر سے) مدینہ بھیجی۔

(١٠٤١٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي سَاسَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : هُمُ الْمُسْلِمُونَ فَأَعْطِهِ حَيْثُ شِئْتَ.

(۱۰۴۱۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب مسلمان ہیں تو جس کو چاہے اپنی زکوۃ عطا کر۔

(١٠٤١٥) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُرْسِلَ بِالصَّدَقَةِ إِلَى أَبْنَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ الَّذِينَ بِالْمَدِينَةِ.

(۱۰۴۱۵) حضرت جعفر رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت میمون رحمہ اللہ زکوۃ مدینہ میں مہاجرین اور انصار کی اولاد کو بھیجا کرتے تھے۔

(٦٥) مَنْ كَانَ يَرَى أَنْ يَجْلِسَ الْمُصَدِّقُ ، فَإِنْ أُعْطِيَ شَيْئًا أَخَذَ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ زکوۃ وصول کرنے والا ایک جگہ بیٹھ جائے۔ جو لوگ اسکو ادا کریں اسکو وہ وصول کرلے

(١٠٤١٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ طَاوُس يَرَى أَنْ يَجْلِسَ الْمُصَدِّقُ ، فَإِنْ أُعْطِيَ شَيْئًا أَخَذَ ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ شَيْئًا سَكَتَ.

(۱۰۴۱۶) حضرت معتمر رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت طاؤس کی رائے یہ تھی کہ زکوۃ وصول کرنے والا (ایک جگہ) بیٹھ جائے گا۔ اس کو جو (زکوۃ) دی جائے وہ وصول کرلے گا اور جو اس کو نہ دے تو وہ خاموش رہے گا۔ (کسی کے ساتھ تکرار نہ کرے گا)۔

(١٠٤١٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ؛ أَنَّ شَيْخَيْنِ مِنْ أَشْجَعَ

أَخْبَرَاهُ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ الأَنْصَارِيَّ ، مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ كَانَ يَقدم عَلَيْهِمْ فَيُصَدِّقُ مَاشِيَتَهُمْ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَكَانَ يَجْلِسُ ، فَمَنْ أَتَاهُ بِشَاةٍ فِيهَا وَفَاءٌ مِنْ حَقِّهِ قَبِلَهَا مِنْهُ.

(۱۰۴۱۷) حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ جو اصحاب بدر میں سے ہیں۔ حضرت عمر کے زمانہ میں وہ قبیلہ اشجع کے لوگوں کے پاس آ کر جانوروں کی زکوٰۃ وصول کیا کرتے تھے۔ وہ ایک جگہ بیٹھ جاتے پس جوان کے پاس بکری لے کر آتا اپنا حق زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے تو وہ اس سے وصول فرما لیتے۔

(۱۰۴۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي حَارِثَةَ ، قَالَ : بَعَثَنَا عُمَرُ مُصَدِّقِينَ ، فَكُنَّا إِذَا أُوتِينَا بِشَيْءٍ فِيهِ وَفَاءٌ مِنْ حَقِّنَا قَبِلْنَاهُ مِنْهُ.

(۱۰۴۱۸) حضرت ابو حارثہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا۔ پس ہمارے پاس جو کچھ لے کر آتا جس میں ہمارا حق ہوتا ہم وہ اس سے وصول کر لیتے۔

(۱۰۴۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : يَأْتِيهِمُ الْمُصَدِّقُ عَلَى مِيَاهِهِمْ ، وَلاَ يَسْتَحْلِفُهُمْ.

(۱۰۴۱۹) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا لوگوں کے پاس ان کی پانی کی گھاٹ (یا کوئی ایسی جگہ جہاں سب جمع ہو سکتے ہوں) پر آئے اور ان کو کسی قسم کی قسم یا عہد و پیمان نہ دلوائے (یعنی کسی کام پر مجبور نہ کرے)۔

(۱۰۴۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ الْمُصَدِّقُ يَجِيءُ ، فَإِنْ رَأَى إِبِلاً قَائِمَةً وَغَنَمًا صَدَّقَهَا ، وَلَمْ يَنْتَظِرْ.

(۱۰۴۲۰) حضرت محمد رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا آتا تھا۔ پس اگر وہ اونٹ اور بکریوں کو دیکھتا تو ان کی زکوٰۃ وصول کرنے لگتا اور وہ (کسی کا) انتظار نہیں کرتا تھا۔

(٦٦) زَكَاةُ الْفِطْرِ تُخْرَجُ قَبْلَ الصَّلاَةِ

صدقۃ الفطر نماز عید سے قبل ادا کیا جائیگا

(۱۰۴۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلاَةِ. (بخاری ۱۵۰۹۔ مسلم ۶۷۹)

(۱۰۴۲۱) حضرت امام زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر نماز عید سے پہلے ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

(۱۰۴۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخْرِجُهَا قَبْلَ الصَّلاَةِ.

(۱۰۴۲۲) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ صدقۃ الفطر نماز سے پہلے ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰٤۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ (ح) وَعَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۰۴۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۰٤۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّ السُّنَّةَ أَنْ يُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلاَةِ. (دارقطنی ۷۰)

(۱۰۴۲۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک سنت طریقہ یہ ہے کہ صدقۃ الفطر کو نماز سے پہلے ادا کیا جائے۔

(۱۰٤۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُخْرِجَ زَكَاةَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْجَبَّانَةِ.

(۱۰۴۲۵) حضرت ابومعشر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ صدقۃ الفطر عید گاہ (کھلا میدان) جانے سے پہلے ادا کرنے کو پسند کرتے تھے۔

(۱۰٤۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْطِي صَدَقَةَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلاَةِ.

(۱۰۴۲۶) حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ صدقۃ الفطر نماز عید سے قبل ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰٤۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخْرِجُهَا قَبْلَ الصَّلاَةِ.

(۱۰۴۲۷) حضرت افلح سے مروی ہے کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ نماز سے پہلے صدقۃ الفطر ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰٤۲۸) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو نَضْرَةَ يَقْعُدُ يَوْمَ الْفِطْرِ فِي مَسْجِدِ الْحَيِّ ، فَيُؤْتَى بِزَكَوَاتِهِمْ وَيُرْسِلُ فِي مَنْ بَقِيَ ، فَيُؤْتَى بِزَكَاتِهِ فَيَقْسِمُهَا فِي فُقَرَاءِ الْحَيِّ ، ثُمَّ يَخْرُجُ.

(۱۰۴۲۸) حضرت سعید بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت ابونضرہ محلہ کی مسجد میں یوم الفطر کے دن بیٹھ جاتے، ان کے پاس زکوۃ (وغیرہ) لائی جاتی تو اور جو باقی رہ جاتے ان کی طرف قاصد روانہ کرتے ان کی زکوۃ بھی آ جاتی وہ اس کو محلّہ کے فقراء کے درمیان تقسیم فرماتے پھر مسجد سے نکلتے۔

(۱۰٤۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ إِلَى الْمُصَلَّى ، حَتَّى يُؤَدِّيَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ ، وَمَا عَلَى أَهْلِهِ.

(۱۰۴۲۹) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی عید الفطر کے دن عید گاہ کی طرف تب تک نہ جائے جب تک کہ صدقۃ الفطر ادا نہ کرے اور جو اس کے اہل پر واجب ہے وہ ادا نہ کرلے۔

(۱۰٤۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَدِّمْ زَكَاتَكَ قَبْلَ صَلاَتِكَ.

(۱۰۴۳۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنی نماز سے قبل (نماز عید) زکوٰۃ (صدقۃ الفطر) ادا کرو۔

(۱۰٤۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إِخْرَاجَهَا قَبْلَ الصَّلاَةِ . وَقَالَ عَامِرٌ :إِنْ شَاءَ عَجَّلَهَا ، وَإِنْ شَاءَ أَخَّرَهَا.

(۱۰۴۳۱) حضرت حکم سے مروی ہے کہ فقہاء کرام صدقۃ الفطر نماز سے قبل ادا کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ جب کہ حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو صدقۃ الفطر نماز سے پہلے ادا کرے اور اگر چاہے تو بعد میں ادا کرلے۔

(۱۰٤۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْطِي صَدَقَةَ الْفِطْرِ بَعْدَ الصَّلاَةِ.

(۱۰۴۳۲) حضرت ابن عون رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ صدقۃ الفطر نماز کے بعد ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰٤۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي خَتَنُ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :صَدَقَةُ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ زَكَاةٌ ، وَمَنْ أَعْطَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ ، فَهِيَ صَدَقَةٌ.

(۱۰۴۳۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر یوم الفطر کی زکوٰۃ ہے۔ اور جو اس کو نماز کے بعد ادا کرے تو یہ اس کے حق میں صدقہ ہے۔

(۱۰٤۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، قَالَ :كَانَ أَبُو مَيْسَرَةَ يُطْعِمُ بَعْدَ مَا يُصَلِّي.

(۱۳۱۳۴) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو میسرہ نماز کے بعد کھانا کھلاتے تھے۔

(٦٧) فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ ، مَنْ قَالَ نِصْفُ صَاعِ بُرٍّ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر نصف صاع گندم ہے

(۱۰٤۳٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ حُرٍّ ، أَوْ عَبْدٍ ، صَغِيرٍ ، أَوْ كَبِيرٍ ، ذَكَرٍ ، أَوْ أُنْثَى ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ شَعِيرٍ ، أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ. (ابو داؤد ۱۶۱۹۔ نسائی ۲۲۸۷)

(۱۰۴۳۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزاد و غلام چھوٹے، بڑے، مرد اور عورت پر صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور، یا جو یا نصف صاع گندم مقرر فرمایا۔

(۱۰٤۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ :صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

(۱۰۴۳۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور یا نصف صاع گندم ہے۔

(۱۰٤۳۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَنْ أَدَّى إِلَى أَبِي بَكْرٍ صَدَقَةَ الْفِطْرِ ، نِصْفُ

صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ.

(۱۰۴۳۷) حضرت ابو قلابہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو صدقۃ الفطر ادا کیا تھا کہ وہ نصف صاع کھانا (گندم) ہے۔

(۱۰۴۳۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، يَرْفَعُهُ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ ؟ فَقَالَ :عَنِ الصَّغِيرِ ، وَالْكَبِيرِ ، وَالْحُرِّ ، وَالْمَمْلُوكِ ، نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ شَعِيرٍ.

(۱۰۴۳۸) حضرت سعید بن المسیب ولیٹیلا سے مرفوعا مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقۃ الفطر کے متعلق دریافت کیا گیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام پر نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور اور جو ہے۔

(۱۰۴۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ ، وَالْكَبِيرِ ، وَالْحُرِّ ، وَالْعَبْدِ ، عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ.

(۱۰۴۳۹) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ہر چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام اور ہر انسان پر نصف صاع گیہوں ہے۔

(۱۰۴۴۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ ، وَمَنْ خَالَفَ الْقَمْحَ ، مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ زَبِيبٍ ، أَوْ أَقِطٍ ، أَوْ شَعِيرٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، فَصَاعٌ تَامٌّ.

(۱۰۴۴۰) حضرت مجاہد ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ ہر شخص نصف صاع گیہوں صدقۃ الفطر ادا کرے گا۔ اور جو گیہوں کے علاوہ دینا چاہے تو وہ کھجور، کشمش، پنیر اور جو یا اس کے علاوہ کوئی چیز ہو تو پورا صاع ادا کرے گا۔

(۱۰۴۴۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَمَّنْ صَامَ مِنَ الأَحْرَارِ ، وَعَنِ الرَّقِيقِ مَنْ صَامَ مِنْهُمْ ، وَمَنْ لَمْ يَصُمْ ، نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ شَعِيرٍ.

(۱۰۴۴۱) حضرت امام شعبی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر اس آزاد شخص پر ہے جو رمضان کے روزے رکھے اور ہر غلام پر ہے خواہ وہ روزے رکھے یا نہ رکھے اور وہ نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا جو ہے۔

(۱۰۴۴۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ فِيمَنْ لَمْ يَصُمْ مِنَ الأَحْرَارِ.

(۱۰۴۴۲) حضرت حسن ولیٹیلا نے بھی امام شعبی ولیٹیلا کے مثل فرمایا ہے کہ آزاد لوگوں میں سے جنہوں نے روزہ نہیں رکھا۔

(۱۰۴۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ شَعِيرٍ.

(۱۰۴۴۳) حضرت عبد اللہ ولیٹیلا ارشاد فرماتے ہیں کہ (صدقۃ الفطر) دو مد گیہوں یا ایک صاع کھجور یا جو ہے۔

(۱۰۴۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۰۴۴۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۰۴۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :نِصْ
صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

(۱۰۴۴۵) حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (صدقۃ الفطر) نصف صاع گیہوں ہے یا ایک صـ
کھجور ہے۔

(۱۰۴۴٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ :صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ.

(۱۰۴۴٦) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہے۔

(۱۰۴۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ شَ

(۱۰۴۴۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں صدقۃ الفطر دو مد گیہوں یا ایک صاع کھجور یا کشمش ہے۔

(۱۰۴۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرٍو ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، يَقُو
مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ ، أَوْ تَمْرٍ.

(۱۰۴۴۸) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ صدقۃ الـ
دو مد گیہوں ہے، یا ایک صاع کھجور یا کشمش۔

(۱۰۴۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ؟ فَقَالاَ :نِصْفُ صَاعِ حِنْطَةٍ . قَالَ :وَسَـ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ ، وَسَعْدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ؟ فَقَالاَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۰۴۴۹) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رضی اللہ عنہ اور حضرت حماد رضی اللہ عنہ سے صدقۃ الفطر کے متعلق دریا
فرمایا؟ تو دونوں حضرات نے فرمایا کہ نصف صاع گندم ہے۔ پھر میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم اور حضرت سعد بن ابر
سے اس کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے بھی اسی کے مثل جواب ارشاد فرمایا۔

(۱۰۴۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو حَبِيبٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبْدَ
بْنَ شَدَّادٍ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ ؟ فَقَالَ :نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ ، أَوْ دَقِيقٍ.

(۱۰۴۵۰) حضرت ابو حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے صدقۃ الفطر کے متعلق دریا
فرمایا؟ آپ نے فرمایا کہ نصف صاع گندم یا آٹا ہے۔

(۱۰۴۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَـ
مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ ، أَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

(۱۰۴۵۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا نصف صاع گندم ہے۔

(۱۰٤٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تُعْطِي زَكَاةَ الْفِطْرِ عَمَّنْ تَمُونُ مِنْ أَهْلِهَا الشَّاهِدِ ، وَالْغَائِبِ ، نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ شَعِيرٍ.

(۱۰۴۵۲) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اپنے اہل جن کی کفالت فرماتی تھیں چاہے وہ موجود ہوں یا غائب یعنی سفر میں ہوں ان کا صدقۃ الفطر نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا جو ادا فرمایا کرتی تھیں۔

(۱۰٤٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَوْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ إِلَى عَدِيٍّ يُقْرَأُ بِالْبَصْرَةِ فِي صَدَقَةِ رَمَضَانَ: عَلَى كُلِّ صَغِيرٍ ، أَوْ كَبِيرٍ ، حُرٍّ ، أَوْ عَبْدٍ ، ذَكَرٍ ، أَوْ أُنْثَى ، نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

(۱۰۴۵۳) حضرت عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے حضرت عدی رحمہ اللہ کو لکھا جو انہوں نے بصرہ میں پڑھ کر سنایا جو میں نے خود سنا، اس میں تحریر تھا کہ صدقۃ الفطر ہر چھوٹے، بڑے، آزاد و غلام، مذکر اور مؤنث پر نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور ہے۔

(۱۰٤٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: الصَّدَقَةُ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ.

(۱۰۴۵۴) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور یا نصف صاع گندم ہے۔

(۱۰٤٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ . قَالَ : وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيهِ عَمَّنْ يَعُولُ مِنْ نِسَائِهِ ، وَمَمَالِيكِ نِسَائِهِ ، إِلاَّ عَبْدَيْنِ كَانَا مُكَاتَبَيْنِ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُعْطِي عَنْهُمَا.

(بخاری ۱۵۰۳۔ مسلم ۱۲)

(۱۰۴۵۵) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر فرمایا۔ حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے خاندان کی ان عورتوں کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرتے تھے جو آپ کی کفالت میں تھیں اور ان کے غلاموں کی طرف سے سوائے دو مکاتب غلاموں کے، کہ ان کی طرف سے ادا نہ فرماتے تھے۔

(٦٨) مَنْ قَالَ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ ، أَوْ تَمْرٍ ، أَوْ قَمْحٍ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ایک صاع جو یا کھجور یا ایک صاع گیہوں ہے

(۱۰٤٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ :صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ ، عَلَى كُلِّ عَبْدٍ ، أَوْ حُرٍّ صَغِيرٍ ، أَوْ كَبِيرٍ.

(بخاری ۱۵۱۲۔ ابوداؤد ۱۶۰۹)

(۱۰۴۵۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر ہر آزاد اور غلام، چھوٹے اور بڑے پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع کشمش مقرر فرمایا۔

(١٠٤٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَرْحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ ، قَالَ :إِنِّي وَاللَّهِ لاَ أُخْرِجُ إِلاَّ مَا كُنَّا نُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ ، أَوْ صَاعَ زَبِيبٍ ، أَوْ صَاعَ أَقِطٍ. (بخاری ۱۵۰۶۔ ابوداؤد ۱۶۱۲)

(۱۰۴۵۷) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم صدقۃ الفطر نہیں ادا کرتے مگر جتنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ادا کیا کرتے تھے، اور وہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع پنیر ہے۔

(١٠٤٥٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :أحبَّ إِلَيَّ أَنَّ إِذَا وَسَّعَ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ ، أَنْ يتِمُّوا صَاعًا مِنْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ.

(۱۰۴۵۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں یہ بات پسند کرتی ہوں کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعت عطاء فرمائی ہوئی ہے وہ ہر شخص کی طرف سے مکمل ایک صاع گیہوں صدقۃ الفطر ادا کرے۔

(١٠٤٥٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ صَاعٌ مِنْ قَمْحٍ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ.

(۱۰۴۵۹) حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہر شخص صدقۃ الفطر مکمل ایک صاع گیہوں ادا کرے۔

(١٠٤٦٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ:سَمِعْتُ مَسْرُوقًا يَقُولُ:صَدَقَةُ الْفِطْرِ:صَاعٌ ، صَاعٌ.

(۱۰۴۶۰) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسروق رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ایک ایک صاع ہے۔

(١٠٤٦١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ :صَاعٌ ، صَاعٌ ، عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ ، وَكَبِيرٍ مَكْتُوب.

(۱۰۴۶۱) حضرت اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمن سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ہر چھوٹے، بڑے پر صدقۃ الفطر ایک ایک صاع واجب ہے۔

(١٠٤٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ : ﴿بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الإِيمَانِ﴾ صَدَقَةُ الْفِطْرِ :صَاعٌ ، صَاعٌ.

(۱۰۴۶۲) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف لکھا اور اس میں آیت ﴿بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ﴾ تحریر تھی اور یہ بھی تحریر تھا کہ صدقۃ الفطر ایک ایک صاع ہے۔

(١٠٤٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ ، وَالْكَبِيرِ ، وَالْحُرِّ ، وَالْمَمْلُوكِ ، وَالذَّكَرِ ، وَالأُنْثَى ، قَالَ : إِنْ كَانُوا يُعْطُونَ حَتَّى يُعْطُونَ عَنِ الْحَبَلِ.

(۱۰۴۶۳) حضرت ابوقلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ہر چھوٹے، بڑے پر، ہر آزاد وغلام پر اور ہر مرد اور عورت پر ہے۔ تحقیق وہ ادا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ حمل کی طرف سے بھی صدقۂ فطر ادا کرتے تھے۔

(١٠٤٦٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَأَبِي الْعَالِيَةِ ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالُوا : صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ ، وَالْكَبِيرِ ، وَالْحُرِّ ، وَالْعَبْدِ ، وَالشَّاهِدِ ، وَالْغَائِبِ ، وَالذَّكَرِ ، وَالأُنْثَى ، وَالْغَنِيِّ ، وَالْفَقِيرِ.

(۱۰۴۶۴) حضرت امام شعبی ؒ، حضرت ابو العالیہ ؒ اور حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ہر چھوٹے، بڑے پر، ہر آزاد وغلام پر، ہر حاضر وغائب پر اور ہر مرد اور عورت اور ہر فقیر اور غنی پر لازم ہے۔

(١٠٤٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: هِيَ عَلَى مَنْ أَطَاقَ الصَّوْمَ.

(۱۰۴۶۵) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ان پر ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں۔

(١٠٤٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى مَنْ تُجْرِي عَلَيْهِ نَفَقَتَكَ.

(۱۰۴۶۶) صدقہ فطر ہر اس شخص کی طرف سے ہے جس کا نفقہ تجھ پر ہے۔

(١٠٤٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ التَّمْرَ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ.

(۱۰۴۶۷) حضرت ابو مجلز ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ صدقۃ الفطر میں کھجور ادا کی جائے۔

(١٠٤٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : تُجْزِءُ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ الْحِنْطَةُ ، وَالشَّعِيرُ ، وَالتَّمْرُ ، وَالزَّبِيبُ ، وَالسُّلْتُ ، وَشَكَّ فِي الدَّقِيقِ وَالسَّوِيقِ ، وَقَالَ : مِنْ كُلِّ هَذَا سَوَاءٌ.

(۱۰۴۶۸) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر گندم، جو، کھجور کشمش اور گیہوں سے ادا کر سکتے ہیں۔ اور انہوں نے آٹے اور ستو کے متعلق شک فرمایا۔ راوی فرماتے ہیں کہ یہ سب کے سب برابر ہیں۔ (جس سے مرضی صدقۃ الفطر ادا کر دے)۔

(٦٩) فِي إِعْطَاءِ الدِّرْهَمِ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ

''صدقۃ الفطر میں درہم ادا کرنے کا بیان''

(١٠٤٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ، قَالَ : سَمِعْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُقْرَأُ إِلَى عَدِيٍّ بِالْبَصْرَةِ : يُؤْخَذُ

مِنْ أَهْلِ الدِّيوَانِ مِنْ أَعْطِيَّاتِهِمْ ، عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ نِصْفُ دِرْهَمٍ.

(۱۰۴۶۹) حضرت عوف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے بصرہ میں حضرت عدی ؒ کی جانب (خط توجب وہ پڑھا گیا تو میں نے سنا اس میں تحریر تھا کہ: اہل دیوان سے ان عطایا، (بخشش، صدقۃ الفطر) سے ہر شخص سے درہم وصول کریں گے۔

(١٠٤٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، قَالَ : جَائَنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ : نِصْفُ صَاعٍ عَنْ إِنْسَانٍ ، أَوْ قِيمَتُهُ نِصْفُ دِرْهَمٍ.

(۱۰۴۷۰) حضرت قرہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کا مکتوب لایا گیا جس میں صدقۃ الفطر متعلق تحریر تھا کہ: صدقۃ الفطر ہر شخص سے نصف صاع یا اس کی قیمت نصف درہم وصول کی جائے گی۔

(١٠٤٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تُعْطِيَ الدَّرَاهِمَ فِي صَدَقَةِ الْ

(۱۰۴۷۱) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر میں دراہم دے دیئے جائیں اسمیں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

(١٠٤٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ : أَدْرَكْتُهُمْ وَهُمْ يُعْطُونَ فِي صَ رَمَضَانَ ، الدَّرَاهِمَ بِقِيمَةِ الطَّعَامِ.

(۱۰۴۷۲) حضرت زہیر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو اسحاق ؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "میں نے اپنے پہلے والوں کو پایا (صحابہ کرام ؓ) کہ وہ صدقۃ الفطر میں گندم کی قیمت دراھم دیا کرتے تھے۔

(١٠٤٧٣) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعْطِيَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ وَرِقًا.

(۱۰۴۷۳) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء صدقۃ الفطر میں چاندی کے سکے (دراھم) دینے کو نا فرماتے تھے۔

(٧٠) مَا قَالُوا فِي الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ ، يُعْطَى عَنْهُ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اپنے نصرانی غلام کی جانب سے بھی صدقۃ الفطر ادا کرے گا

(١٠٤٧٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : سَمِعْتُه يَقُو يُؤَدِّي الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ عَنْ مَمْلُوكِهِ النَّصْرَانِيِّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

(۱۰۴۷۴) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ مسلمان شخص اپنے نصرانی غلام کی جانب سے بھی صدقۃ الف کرے گا۔

(١٠٤٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُعْطِي عَنْ مَمْلُو

النَّصْرَانِيِّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

۱۰۴) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے نصرانی غلام کی ب سے بھی صدقۃ الفطر ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : كَتَبَ إِلَى عَطَاءٍ يَسْأَلُهُ عَنْ عَبِيدٍ يَهُودٍ وَنَصَارَى ، أُطْعِمُ عَنْهُمْ زَكَاةَ الْفِطْرِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

۱۰۴) حضرت بن موسیٰ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عطاء سے یہودی اور عیسائی غلاموں کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کیا ں جانب سے صدقۃ الفطر ادا کیا جائے گا؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ''جی ہاں''۔

۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

۱۰۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے قول کے مثل منقول ہے۔

...۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : إِذَا كَانَ لَكَ عَبِيدٌ نَصَارَى لاَ يُدَارُونَ ، يَعْنِي لِلتِّجَارَةِ ، فَزَكِّ عَنْهُمْ يَوْمَ الْفِطْرِ.

۱۰۴۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کے کچھ نصرانی غلام جو تجارت کیلئے نہ ہوں تو ان کی جانب سے بھی الفطر ادا کرو۔

(۷۱) مَا قَالُوا فِي الْعَبْدِ يَكُونُ غَائِبًا فِي أَرْضٍ لِمَوْلاَهُ ، يُعْطِي عَنْهُ

اگر غلام آقا سے غائب ہوں اس ہی کی زمین میں تو کیا اس کی جانب سے بھی صدقۃ الفطر ادا کیا جائے گا؟

۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُعْطِي عَنْ غِلْمَانٍ لَهُ ي أَرْضِ عُمَرَ الصَّدَقَةَ.

۱۰۴) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے ان غلاموں کی جانب سے بھی صدقۃ الفطر ادا رتے تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمین میں تھے (یعنی ان سے غائب تھے)۔

۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تُعْطِي صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَمَّنْ مُونُ مِنْ أَهْلِهَا ؛ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ.

۱۰) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ان سب کی جانب سے صدقۃ الفطر ادا فرمایا کرتی تھیں جو زیر کفالت تھے خواہ وہ حاضر ہوں یا غائب ہوں۔

(۱۰٤۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالُوا : مَنْ كَانَ لَهُ عَبْدٌ فِي زَرْعٍ ، أَوْ ضَرْعٍ ، فَعَلَيْهِ صَدَقَةُ الْفِطْرِ

(۱۰۴۸۱) حضرت محمد بن عبد الرحمٰن، حضرت سعید بن المسیب، حضرت عطاء بن یسار اور حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ: جس کے پاس غلام ہوں خواہ وہ کھیتی میں ہوں یا جانور کا دودھ نکال رہے ہوں (یعنی غائب ہوں) اس پر بھی صدقۃ الفطر ہے۔

(۱۰٤۸۲) وَرُوِيَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي نَافِعٌ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلِّهِمْ ؛ حُرِّهِمْ وَعَبْدِهِمْ ، صَغِيرِهِمْ وَكَبِيرِهِمْ ، وَمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرِهِمْ مِنَ الرَّقِيقِ.

(۱۰۴۸۲) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے تمام گھر والوں کی جانب سے صدقۃ الفطر ادا فرمایا کرتے تھے۔ آزاد ہوں یا غلام، چھوٹے ہوں یا بڑے، مسلمان ہوں یا کافر۔

(۱۰٤۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْطِي عَنْ عُمَّالِ أَرْضِهِ.

(۱۰۴۸۳) حضرت طاؤس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی زمین میں کام کرنے والے غلاموں کی جانب سے بھی صدقۃ الفطر ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰٤۸٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : هَلْ عَلَى غُلَامِ مَاشِيَةٍ ، أَوْ حَرْثٍ زَكَاةٌ قَالَ : لَا.

(۱۰۴۸۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت فرمایا کہ وہ غلام جو مویشیوں کے پاس ہو اور وہ غلام جو کھیتی میں ہوں کیا ان کی جانب سے بھی صدقۃ الفطر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

(۱۰٤۸٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، وَالشَّعْبِيِّ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالُوا : هِيَ عَلَى الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ.

(۱۰۴۸۵) حضرت ابو العالیہ، حضرت امام شعبی اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: صدقۃ الفطر ہر حاضر اور غائب جانب سے ہے۔

(۱۰٤۸٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ نَافِعَ بْنَ عَلْقَمَةَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ فِي الْحَائِطِ وَالْمَاشِيَةِ ، عَلَيْهِ زَكَاةُ الْفِطْرِ ؟ قَالَ : لَا ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ الْحَائِطَ وَالْمَاشِيَةَ الَّذِي هُوَ فِيهَا إِنَّمَا صَدَّقْتَ بِهِ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ زَكَاةٌ.

(۱۰۴۸۶) حضرت امیہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع بن علقمہ رحمہ اللہ نے عبد الملک بن مروان کو لکھا کہ کیا جو غلام باغ میں (کام کرتا ہو) اور جو غلام مویشیوں کے ساتھ ہو اس پر بھی صدقۃ الفطر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ کیونکہ وہ غلام

باغ میں ہو یا مویشیوں کے ساتھ ہو تو نے ان کی زکوٰۃ تو ادا کر ہی دی ہے اس لیے اس پر صدقۃ الفطر نہیں ہے۔

(۷۲) مَا قَالُوا فِي الْمُكَاتَبِ، يُعْطِي عَنْهُ سَيِّدُهُ، أَمْ لاَ؟

مکاتب کا صدقۃ الفطر آقا ادا کرے گا کہ نہیں اس کا بیان

(۱۰٤۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ لَهُ مُكَاتَبَانِ فَلَمْ يُعْطِ عَنْهُمَا.

(۱۰۴۸۷) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے دو مکاتب غلام تھے آپ ان کا صدقۃ الفطر نہ ادا فرماتے تھے۔

(۱۰٤۸۸) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى عَنِ الْمُكَاتَبِ صَدَقَةَ رَمَضَانَ.

(۱۰۴۸۸) حضرت عمرو ؒ سے مروی ہے کہ حضرت حسن ؒ مکاتب پر صدقۃ الفطر ادا کرنا ضروری سمجھتے تھے۔

(۱۰٤۸۹) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ مَيْمُونًا كَانَ يُؤَدِّي عَنِ الْمُكَاتَبِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

(۱۰۴۸۹) حضرت جعفر بن برقان ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ حضرت میمون ؒ مکاتب کی جانب سے صدقۃ الفطر ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰٤۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِنْ كَانَ مُكَاتَبًا وَطَرَحَ عَنْ نَفْسِهِ فَقَد كَفَى نَفْسَهُ ، وَإِنْ لَمْ يَطْرَحْ عَنْ نَفْسِهِ فَيُطْعِم عَنْهُ سَيِّدُهُ.

(۱۰۴۹۰) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر تو مکاتب کو آزاد چھوڑ دیا گیا ہو تو وہ اپنے نفس کا خود کفیل اور ذمہ دار ہے۔ اور اگر اسکو آزاد نہ چھوڑا گیا ہو تو پھر آقا اس کی جانب سے صدقۃ الفطر ادا کرے گا۔

(۱۰٤۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى عَلَى الْمُكَاتَبِ زَكَاةَ الْفِطْرِ.

(۱۰۴۹۱) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ مکاتب پر صدقۃ الفطر کو ضروری نہ سمجھتے تھے۔

(۷۳) بِأَيِّ صَاعٍ يُعْطِي فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ ؟

صدقۃ الفطر کس صاع سے ادا کیا جائے گا

(۱۰٤۹۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :يُعْطِي كُلَّ قَوْمٍ بِصَاعِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ.

(۱۰۴۹۲) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ ہر قوم مدینہ منورہ کے صاع سے صدقۃ الفطر ادا کرے گی۔

(۱۰٤۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : بِالْمُدِّ الَّذِي تَقُوتُ بِهِ أَهْلَكَ.

(۱۰۴۹۳) حضرت مجاہد ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ اس مد سے ادا کریں گے جس سے اپنے اہل وعیال کو خوراک وغذا دیتے ہو۔

(۱۰٤۹٤) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ سَالِمٌ يُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ بِصَاعِ السُّوقِ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ ، وَلاَ يُخْرِجُ إِلاَّ تَمْرًا.

(۱۰۴۹۴) حضرت خالد بن ابو بکر سے مروی ہے کہ حضرت سالم ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ اس دن بازار میں جو صاع رائج ہے اس سے صدقۃ الفطر ناشتہ سے قبل ادا کیا جائے گا۔ اور صرف صدقۃ الفطر میں کھجور ہی ادا کی جائے گی۔

(۱۰٤۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُعْطِي كُلُّ قَوْمٍ بِصَاعِهِمْ.

(۱۰۴۹۵) حضرت حسن ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ ہر قوم اپنے ہی صاع سے صدقۃ الفطر ادا کرے گی۔

(۱۰٤۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَوْ عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، قَالَتْ : بِالْمُدِّ وَالصَّاعِ الَّذِي يَمْتَارُونَ بِهِ.

(۱۰۴۹۶) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس مد اور صاع سے صدقۃ الفطر نکالیں گے جو ان کے درمیان رائج (گھومتا) ہو۔

(۱۰٤۹۷) حَدَّثَنَا عُمَر ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ أَعْطَيْتَ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْزَأَ عَنْكَ ، وَإِنْ أَعْطَيْتَ بِالْمُدِّ الَّذِي تَقُوتُ بِهِ أَهْلَكَ أَجْزَأَ عَنْكَ.

(۱۰۴۹۷) حضرت عطاء ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ اگر تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مد دیدو تو وہ بھی تمہارے لئے کافی ہے۔ اور اگر وہ مد دیدو جس سے تم اپنے اہل وعیال کو خوراک دے دیتے ہو تو وہ بھی تمہارے لئے کافی ہے۔ (دونوں مد برابر ہیں)۔

(۱۰٤۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ تُعْطِيَ بِمِكْيَالِكَ الْيَوْمَ بِمِكْيَالٍ تَأْخُذُ بِهِ وَتَقْتَاتُ بِهِ.

(۱۰۴۹۸) حضرت عطاء ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ مجھے تو یہ پسند ہے کہ تم صدقۃ الفطر ادا کرو اس کیل کے ساتھ جس کے ساتھ تم لیتے ہو اور دوسروں کو (خوراک) دیتے ہو۔

(٧٤) مَا قَالُوا فِي الصَّدَقَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِ الإِسْلاَمِ

غیر مسلموں کو زکوۃ دینے کا بیان

(۱۰٤۹۹) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَصَدَّقُوا إِلاَّ عَلَى أَهْلِ دِينِكُمْ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ﴾ ، إِلَى قَوْلِهِ : ﴿وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ﴾ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَصَدَّقُوا عَلَى

أَهْلِ الْأَدْيَانِ. (نسائی ۱۱۰۵۲۔ حاکم ۲۸۵)

(۱۰۴۹۹) حضرت سعید بن جبیر ؒ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم زکوٰۃ مت دو مگر اپنے دین والوں کو (مسلمانوں کو) تو قرآن پاک کی آیت ﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُم﴾ سے لیکر ﴿وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ اِلَيْكُم﴾ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم زکوٰۃ خرچ کیا کرو تمام اہل ادیان پر۔ (غیر مسلموں پر بھی)۔

(۱۰۵۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سَالِمٍ الْمَكِّيِّ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : كَرِهَ النَّاسُ أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَلَى الْمُشْرِكِينَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ﴾ ، قَالَ : فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِمْ.

(۱۰۵۰۰) حضرت ابن حنفیہ ؒ فرماتے ہیں کہ (شروع میں) لوگ مشرکین کو زکوٰۃ دینے کو ناپسند کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی آیت ﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُم﴾ نازل فرمائی تو لوگوں نے ان کو (مشرکین) کو بھی زکوٰۃ دینا شروع کر دو۔

(۱۰۵۰۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تَصَدَّقْ عَلَى يَهُودِيٍّ ، وَلاَ نَصْرَانِيٍّ إِلاَّ أَنْ لاَ تَجِدَ غَيْرَهُ.

(۱۰۵۰۱) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ کہ یہودیوں اور نصرانیوں کو زکوٰۃ نہ دو مگر تب جب ان کے علاوہ کسی کو نہ پاؤ۔

(۱۰۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ السَّرَّاجِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، فَمَرَّ عَلَيْهِ أُسَارَى مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾.

(۱۰۵۰۲) حضرت ابو رزین ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شقیق بن سلمہ کے ساتھ تھا کہ ان کے پاس سے مشرک قیدی گذرے تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ ان کو صدقہ دوں اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾.

(۱۰۵۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : أَطْعِمْهُ ، وَلاَ تُعْطِهِ نَفَقَتَهُ.

(۱۰۵۰۳) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کو کھلاؤ (صدقہ دو) ان کو نفقہ مت دو۔

(۱۰۵۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْطِي الرُّهْبَانَ مِنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ.

(۱۰۵۰۴) حضرت ابو اسحاق ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابو میسرہ ؓ گوشہ نشین نصرانیوں کو صدقۃ الفطر دیا کرتے تھے۔

(۱۰۵۰۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لاَ تَصَدَّقْ عَلَى الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ بِنَفَقَةٍ.

(۱۰۵۰۵) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کو نفقہ زکوٰۃ نہ دو۔

(۱۰۵۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (ح) وَعَنْ حجّاج ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ ، قَالاَ : مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ وَغَيْرِهِمْ.

(۱۰۵۰۶) حضرت حجاج، حضرت عمرو بن مرہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾ سے مراد اہل قبلہ اور دوسرے مشرکین ہیں۔

(۱۰۵۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ؛ فِي قوله تعالى : ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ﴾ ، قَالَ :هُمْ زَمْنَى أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۰۵۰۷) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ﴾ سے مراد ہمارے وقت کے اہل کتاب ہیں۔

(۱۰۵۰۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُسٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا الصَّدَقَةَ عَلَى النَّصْرَانِيِّ.

(۱۰۵۰۸) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد اور حضرت طاؤس نصرانیوں کو زکوٰۃ دینے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۰۵۰۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قوله تعالى : ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ قَالَ :الأَسْرَى مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ.

(۱۰۵۰۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کے قول، ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ سے مراد مشرکین قیدی ہیں۔

(۱۰۵۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَنِ الصَّدَقَةِ فِي مَنْ تُوضَعُ ؟ فَقَالَ :فِي أَهْلِ الْمَسْكَنَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَهْلِ ذِمَّتِهِمْ ، وَقَالَ :قَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَسِّمُ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْخُمُسِ.

(ابو عبید ۱۹۹۲۔ ابن زنجویہ ۲۲۹۱)

(۱۰۵۱۰) حضرت عمرو بن ھرم فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید سے دریافت کیا گیا کہ صدقہ کس کو دیا جائے؟ آپ نے فرمایا مسلمان اور اہل ذمی جو مسکین ہوں ان کو، اور فرمایا کہ حضور ﷺ اہل ذمہ پر صدقات اور خمس تقسیم فرمایا کرتے تھے۔

(۷۵) مَا قَالُوا فِي الصَّدَقَةِ، يُعْطَى مِنْهَا أَهْلُ الذِّمَّةِ

اہل ذمہ پر صدقہ کرنے کا بیان

(۱۰۵۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ:سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الصَّدَقَةِ عَلَى غَيْرِ أَهْلِ الإِسْلاَمِ؟ فَقَالَ :أَمَّا الزَّكَاةُ فَلاَ ، وَأَمَّا إِنْ شَاءَ رَجُلٌ أَنْ يَتَصَدَّقَ ، فَلاَ بَأْسَ.

(۱۰۵۱۱) حضرت ابراہیم بن مہاجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت فرمایا کہ غیر مسلموں پر صدقہ

کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا زکوۃ تو نہیں دے سکتے ہاں البتہ اگر ان میں سے کسی کو صدقہ دینا چاہو تو دے سکتے ہو۔

(١٠٥١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تُعْطِهِمْ مِنَ الزَّكَاةِ ، وَأَعْطِهِمْ مِنَ التَّطَوُّعِ.

(۱۰۵۱۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اہل ذمہ کو زکوۃ مت دو، ان کو صدقات نافلہ دے دیا کرو۔

(١٠٥١٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُعْطَى الْمُشْرِكُونَ مِنَ الزَّكَاةِ شَيْئًا.

(۱۰۵۱۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ مشرکین کو زکوۃ میں سے کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔

(١٠٥١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : لاَ تُعْطِ الْيَهُودِيَّ وَالنَّصْرَانِيَّ مِنَ الزَّكَاةِ ، وَلاَ بَأْسَ أَنْ تَتَصَدَّقَ عَلَيْهِمْ.

(۱۰۵۱۴) حضرت جابر بن زید ؒ فرماتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ کو زکوۃ مت دو ہاں البتہ صدقات نافلہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١٠٥١٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُعْطَى الْمُشْرِكُونَ مِنَ الزَّكَاةِ ، وَلاَ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْكَفَّارَاتِ.

(۱۰۵۱۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ مشرکین کو زکوۃ اور کفارات میں سے کچھ نہیں دیا جائے گا۔

(٧٦) مَنْ لَهُ دَارٌ وَخَادِمٌ ، يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ ؟

جس کے پاس اپنا گھر اور خادم موجود ہوں اسکو زکوۃ دینے کا بیان

(١٠٥١٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ مَنْ لَهُ الدَّارُ وَالْخَادِمُ وَالْفَرَسُ.

(۱۰۵۱۶) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ جس کے پاس گھر، اور خادم اور گھوڑا (سواری) ہو اس کو زکوۃ دی جا سکتی ہے۔

(١٠٥١٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَمْنَعُونَ الزَّكَاةَ مَنْ لَهُ الْبَيْتُ وَالْخَادِمُ.

(۱۰۵۱۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ جس کے پاس گھر اور خادم ہوں اس کو زکوۃ دینے سے منع نہیں فرماتے تھے۔

(١٠٥١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعْطَى

مِنْهَا مَنْ لَهُ الْخَادِمُ وَالْمَسْكَنُ ، إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا.

(۱۰۵۱۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کے پاس اپنا گھر اور خادم ہوں اس کو زکوٰۃ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر وہ محتاج ہے۔

(۱۰۵۱۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ عَنْ رَجُلٍ فِي الدِّيوَانِ لَهُ عَطَاءٌ وَفَرَسٌ ، وَهُوَ مُحْتَاجٌ ، أُعْطِيهِ مِنَ الزَّكَاةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۰۵۱۹) حضرت شبیب بن عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مقاتل بن حیان رحمہ اللہ سے دریافت فرمایا کہ اہل دیوان میں سے ایک شخص کے پاس اگر کچھ مال اور سواری ہو تو اس کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ''جی ہاں''۔

(۷۷) فِي الرَّقَبَةِ تُعْتَقُ مِنَ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ کے مال سے غلام آزاد کرنے کا بیان

(۱۰۵۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ رَقَبَةً يُعْتِقُهَا.

(۱۰۵۲۰) حضرت ہشام رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ زکوٰۃ کے مال سے غلام خرید کر اس کو آزاد کیا جائے۔

(۱۰۵۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الزَّكَاةِ رَقَبَةً يُعْتِقُهَا.

(۱۰۵۲۱) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ زکوٰۃ کے مال سے غلام خرید کر اس کو آزاد کیا جائے۔

(۱۰۵۲۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الزَّكَاةِ رَقَبَةً يُعْتِقُهَا.

(۱۰۵۲۲) حضرت جابر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عامر اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ زکوٰۃ کے مال سے غلام خرید کر اس کو آزاد کیا جائے۔

(۱۰۵۲۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، وَجَعْفَرٌ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ تُعْتِقْ مِنَ الزَّكَاةِ . زَادَ جَعْفَرٌ : مَخَافَةَ جَرِّ الْوَلاَءِ.

(۱۰۵۲۳) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ سے غلام آزاد نہیں کیا جائے گا حضرت جعفر نے اس پر اضافہ فرمایا ہے کہ ولاء جاری کرنے کے خوف سے۔

(۷۸) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يُعْتَقَ مِنَ الزَّكَاةِ

بعض حضرات نے اس کی اجازت دی ہے کہ زکوۃ سے غلام خرید کر آزاد کر دیا جائے

(١٠٥٢٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى أَبَاهُ مِنَ الزَّكَاةِ فَأَعْتَقَهُ ؟ قَالَ : اشْتَرَى خَيْرَ الرِّقَابِ.

(۱۰۵۲۴) حضرت حسن ؒ سے ایک شخص نے دریافت فرمایا کہ میں نے زکوۃ کے مال سے اپنے والد کو خرید کر آزاد کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا تو نے بہترین غلام خریدا۔

(١٠٥٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَسَّانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعْطِيَ الرَّجُلُ مِنْ زَكَاتِهِ فِي الْحَجِّ ، وَأَنْ يُعْتِقَ مِنْهَا النَّسَمَةَ.

(۱۰۵۲۵) حضرت مجاہد ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ زکوۃ کے مال سے حج کرنے کو اور غلام خرید کر آزاد کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۷۹) مَا قَالُوا فِي الزَّكَاةِ، قَدْرُ مَا يُعْطِي مِنْهَا

زکوۃ کی کتنی مقدار (کسی ایک شخص کو) عطاء کرنا چاہئے

(١٠٥٢٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: إِذَا أَعْطَيْتُمْ فَأَغْنُوا. يَعْنِي: مِنَ الصَّدَقَةِ.

(۱۰۵۲۶) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی کو عطا کرو تو اس کو غنی کر دو صدقہ سے۔

(١٠٥٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُعْطُوا مِنَ الزَّكَاةِ مَا يَكُونُ رَأْسَ الْمَالِ.

(۱۰۵۲۷) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام ؓ ناپسند فرماتے تھے کہ زکوۃ سے اتنا مال دیا جائے جو کہ رأس المال بن جائے۔

(١٠٥٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَسُدَّ بِهَا حَاجَةَ أَهْلِ الْبَيْتِ ، يَعْنِي بِالزَّكَاةِ.

(۱۰۵۲۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات پسندیدہ ہے کہ زکوۃ سے گھر والوں کی حاجت پوری کی جائے۔

(١٠٥٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: يُعْطَى مِنْهَا مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمِئَتَيْنِ.

(۱۰۵۲۹) حضرت ضحاک ؒ فرماتے ہیں کہ زکوۃ عطا کی جائے گی (ایک شخص کو) دو سو تک۔

(۱۰۵۳۰) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :يُعْطَى مِنْهَا مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمِئَتَيْنِ.

(۱۰۵۳۰) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ عطاء کی جائے گی (ایک شخص کو) دو سو تک۔

(۱۰۵۳۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زُرْعَةَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَعْطِ مِنَ الزَّكَاةِ مَا دُونَ أَنْ يَحِلَّ عَلَى مَنْ تُعْطِيهِ الزَّكَاةَ.

(۱۰۵۳۱) حضرت عامر رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ اتنی دو کہ جس کو زکوٰۃ دی ہے اس پر زکوٰۃ نہ آجائے۔ (یعنی آپ کے دینے کی وجہ سے وہ صاحب نصاب بن جائے)۔

(۸۰) مَنْ قَالَ لاَ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ إذَا مَلَكَ خَمْسِينَ دِرْهَمًا

جس شخص کے پاس پچاس درہم موجود ہوں اسکو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

(۱۰۵۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ، قَالاَ :لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِمَنْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا ، أَوْ عَرْضُهَا مِنَ الذَّهَبِ.

(۱۰۵۳۲) حضرت علی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے پاس پچاس درہم یا سونے کا کچھ سامان موجود ہو اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

(۱۰۵۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بن يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ كَانَ خُدُوشًا ، أَوْ كُدُوحًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قِيلَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا غِنَاؤُهُ ؟ قَالَ :خَمْسُونَ دِرْهَمًا ، أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ.

(ترمذی ۶۵۱۔ ابوداؤد ۱۶۲۳)

(۱۰۵۳۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے غنی ہونے کے باوجود سوال کیا قیامت کے دن وہ اپنے چہرے اور جسم کو نوچتا ہوا حاضر ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ غناء کی مقدار کتنی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچاس درہم یا اس کی بقدر سونا (جس کے پاس ہو وہ غنی ہے)۔

(۱۰۵۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ مَنْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا ، وَلاَ يُعْطَى مِنْهَا أَكْثَرَ مِنْ خَمْسِينَ دِرْهَمًا.

(۱۳۱۳۴) حضرت ابراہیم رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ جس شخص کے پاس پچاس درہم موجود ہوں اس کو زکوٰۃ نہیں دی جائے گی اور نہ ہی پچاس درہم سے زائد کسی کو دیا جائے گا۔

(۱۰۵۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :كَانَ سُفْيَانُ ، وَحَسَنٌ ، يَقُولاَنِ :لاَ يُعْطَى مِنْهَا مَنْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا ، وَلاَ يُعْطَى

مِنْهَا أَكْثَرَ مِنْ خَمْسِينَ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيُقْضَى دَيْنُهُ ، وَيُعْطَى بَعْدَ خَمْسِينَ.

(۱۰۵۳۵) حضرت سفیان رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس کے پاس پچاس درہم موجود ہوں اس کو زکوٰۃ نہیں دی جائیگی اور نہ ہی پچاس دراھم سے زائد کسی کو دیا جائے گا۔ ہاں اگر کسی پر قرض ہو اور وہ اس سے قرض ادا کرے تو تو پھر پچاس دراہم سے زائد دے سکتے ہیں۔

(١٠٥٣٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُولُ : مَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَالٌ يَبْلُغُ فِيهِ الزَّكَاةَ، أُعْطِيَ مِنَ الزَّكَاةِ.

(۱۰۵۳۶) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے پاس اتنا مال نہ ہو جس پر زکوٰۃ آتی ہے اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہو۔

(٨١) مَا قَالُوا فِي أَهْلِ الأَهْوَاءِ ، يُعْطَوْنَ مِنَ الزَّكَاةِ ؟

اہل اہواء کو زکوٰۃ دینے کا بیان

(١٠٥٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَصْحَابِ الأَهْوَاءِ ؟ قَالَ : مَا كَانُوا يَسْأَلُونَ إِلاَّ عَنِ الْحَاجَةِ.

(۱۰۵۳۷) حضرت فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اہل اہواء کو زکوٰۃ دینے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا وہ لوگ سوال نہیں کرتے مگر حاجت کے وقت۔

(٨٢) مَا قَالُوا فِي أَخْذِ الْعُرُوضِ فِي الصَّدَقَةِ

زکوٰۃ میں سامان وصول کرنا

(١٠٥٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ . فَأَخَذَ الْعُرُوضَ الثِّيَابَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ.

(۱۰۵۳۸) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور حکم فرمایا کہ گندم اور جو میں سے زکوٰۃ وصدقات وصول کرنا۔ پس انہوں نے سامان، کپڑے، گندم اور جو میں سے وصول فرمایا۔

(١٠٥٣٩) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَأْخُذُ الْعُرُوضَ فِي الصَّدَقَةِ مِنَ الْوَرِقِ وَغَيْرِهَا.

(۱۰۵۳۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صدقات وزکوٰۃ میں وصول فرماتے تھے سامان اور سکے (چاندی) اور اس کے علاوہ دوسری اشیاء۔

(۱۰۵٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :قَالَ مُعَاذٌ :ائْتُونِي بِخَمِيسٍ ، أَوْ لَبِيسٍ آخذ مِنكُمْ.

(۱۰۵۴۰) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ میرے پاس وہ کپڑے جو پانچ گز لمبے ہیں اور وہ کپڑے جو تم استعمال کرتے ہولے کر آؤ تا کہ میں تم سے وصول کروں۔

(۱۰۵٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يَأْخُذُ الْعُرُوضَ فِي الصَّدَقَةِ.

(۱۰۵۴۱) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ زکوٰۃ وصدقات میں سامان وصول فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۵٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَنْتَرَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَأْخُذُ الْعُرُوضَ فِي الْجِزْيَةِ مِنْ أَهْلِ الإِبَرِ الإِبَرَ، وَمِنْ أَهْلِ الْمَسَالِّ الْمَسَالَّ ، وَمِنْ أَهْلِ الْحِبَالِ الْحِبَالَ.

(۱۰۵۴۲) حضرت عنترہ رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ جزیہ میں سامان وصول فرمایا کرتے تھے سوئی (کا کاروبار کرنے) والوں سے سوئی اور ٹوکری والوں سے ٹوکری اور رسی والوں سے رسی۔

(۸۳) مَنْ كَرِهَ الْعُرُوضَ فِي الصَّدَقَةِ

بعض حضرات نے زکوٰۃ میں سامان دینے کو ناپسند فرمایا ہے

(۱۰۵٤۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ زَكَاةَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ ؛ الْوَرِقُ مِنَ الْوَرِقِ، وَالذَّهَبُ مِنَ الذَّهَبِ ، وَالْبَقَرُ مِنَ الْبَقَرِ ، وَالْغَنَمُ مِنَ الْغَنَمِ.

(۱۰۵۴۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پسند فرماتے تھے کہ ہر چیز کی زکوٰۃ اسی میں سے ادا کی جائے۔ چاندی کی زکوٰۃ چاندی سے، سونے کی سونے سے، گائے کی زکوٰۃ گائے سے اور بکریوں کی زکوٰۃ بکریوں سے۔

(۱۰۵٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْعَرْضَ فِي الصَّدَقَةِ.

(۱۰۵۴۴) حضرت حسن رحمہ اللہ ناپسند فرماتے تھے کہ زکوٰۃ میں سامان وصول کیا جائے۔

(۱۰۵٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ ، يَزْعُمُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ فِي صَدَقَةِ التَّمْرِ :أَنْ يُؤْخَذَ الْبُرْنِيُّ مِنَ الْبُرْنِيِّ ، وَاللَّوْنُ مِنَ اللَّوْنِ ، وَلاَ يُؤْخَذُ اللَّوْنُ مِنَ الْبُرْنِيِّ.

(۱۰۵۴۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد

العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کھجور کی زکوٰۃ سے متعلق تحریر فرمایا کہ: برنی کھجور (خاص قسم کی کھجور) کی زکوٰۃ برنی کھجور سے ادا کی جائے اور لون کھجور (خاص کھجور) کی زکوٰۃ اسی کھجور سے ادا کی جائے۔ لون کھجور کی زکوٰۃ پر برنی کھجور نہیں وصول کی جائے گی۔

(٨٤) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ إِذَا وَضَعَ الصَّدَقَةَ فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ

مصارف زکوٰۃ میں سے کسی ایک مصرف کو پوری زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان

(١٠٥٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : إِنْ أَعْطَاهَا فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ مِنَ الأَصْنَافِ الثَّمَانِيَةِ الَّتِي سَمَّى اللَّهُ تَعَالَى أَجْزَأَهُ.

(١٠٥٤٦) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آٹھ مصارف زکوٰۃ جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں کسی ایک مصرف کو زکوٰۃ دینا بھی کافی ہے۔

(١٠٥٤٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : إِذَا وَضَعْتَ فِي أَيِّ الأَصْنَافِ شِئْتَ ، أَجْزَأَكَ إِذَا لَمْ تَجِدْ غَيْرَهُ.

(١٠٥٤٧) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس مرضی مصرف کو زکوٰۃ ادا کرنا چاہے تو کرسکتا ہے جب تو اس کے علاوہ کسی اور کو نہ پائے۔

(١٠٥٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : إِنْ جَعَلَهَا فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ أَجْزَأَهُ.

(١٠٥٤٨) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آپ کسی ایک مصرف کو زکوٰۃ ادا کردیں تو یہ آپ کی طرف سے کافی ہے۔

(١٠٥٤٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَأْخُذُ الْعَرْضَ فِي الصَّدَقَةِ ، وَيُعْطِيهَا فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ مِمَّا سَمَّى اللَّهُ تَعَالَى.

(١٠٥٤٩) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ زکوٰۃ میں سامان وصول فرمایا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو مصارف زکوٰۃ بیان فرمائے ہیں ان میں سے کسی کو دے دیا کرتے تھے۔

(١٠٥٥٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : يُجْزِئُكَ أَنْ تَضَعَ الصَّدَقَةَ فِي صِنْفٍ مِنَ الأَصْنَافِ الَّتِي سَمَّى اللَّهُ تَعَالَى.

(١٠٥٥٠) حضرت مغیرہ اور حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو مصارف زکوٰۃ بیان فرمائے ہیں ان میں سے کسی ایک مصرف کو دے دینا آپ کیلئے کافی ہے۔

(١٠٥٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَجْعَلَهَا فِي

صِنْفٍ وَاحِدٍ مِمَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى.

(۱۰۵۵۱) حضرت ابو العالیہ ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو مصارف بیان فرمائے ہیں ان میں سے کسی ایک کو دے دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۵۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ : أُعْطِي الصَّدَقَةَ فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ مِنَ الأَصْنَافِ الثَّمَانِيَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۰۵۵۲) حضرت حجاج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا کہ آٹھ مصارف میں سے کسی ایک مصرف کو ہی زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جی ہاں۔

(۱۰۵۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ تَجْعَلَهَا فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ مِنَ الأَصْنَافِ الثَّمَانِيَةِ.

(۱۰۵۵۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ آٹھ مصارف میں سے کسی ایک مصرف کو زکوٰۃ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۵۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَجْعَلَهَا فِي صِنْفٍ وَاحِدٍ مِمَّا سَمَّى اللَّهُ تَعَالَى.

(۱۰۵۵۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو مصارف مقرر فرمائے ہیں ان میں سے کسی ایک کو دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۵۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : صَرِّفْهَا فِي الأَصْنَافِ . وَقَالَ الْحَسَنُ : فِي أَيِّهَا وَضَعْتَ أَجْزَأَكَ.

(۱۰۵۵۵) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ (بہتر ہے کہ) تو زکوٰۃ تمام مصارف کو دے اور حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جس کو مرضی دے دو کافی ہے۔ (سب کو دینا ضروری نہیں ہے)۔

(۱۰۵۵٦) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَوْ وَضَعْتُ الزَّكَاةَ فِي هَذَيْنِ الصِّنْفَيْنِ ؛ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ لَرَأَيْتُ أَنَّ ذَلِكَ يُجْزِءُ عَنِّي.

(۱۰۵۵٦) حضرت جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت میمون ؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اگر میں دو مصارف فقراء اور مساکین کو زکوٰۃ ادا کردوں تو میں دیکھتا ہوں کہ یہ میری طرف سے کافی ہے۔

(۸۵) مَا قَالُوا فِي الْمَتَاعِ يَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ ، يَحُولُ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

آدمی کے پاس سامان ہو جس پر سال گذر جائے اس پر زکوٰۃ کا بیان

(۱۰۵۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حِمَاسٍ أَخْبَرَهُ ،

أَنَّ أَبَاهُ حِمَاسًا كَانَ يَبِيعُ الأَدَمَ وَالْجِعَابَ ، وَأَنَّ عُمَرَ قَالَ لَهُ :يَا حِمَاسُ ، أَدِّ زَكَاةَ مَالِكَ ، فَقَالَ :وَاللَّهِ مَا لِي مَالٌ ، إِنَّمَا أَبِيعُ الأَدَمَ وَالْجِعَابَ ، فَقَالَ :قَوِّمْهُ وَأَدِّ زَكَاتَهُ.

(۱۰۵۵۷) حضرت ابو عمرو بن حماس ویشید فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت حماس سالن اور تیروں کے تھیلوں کی بیع کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے حماس اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ انہوں نے عرض کیا خدا کی قسم میرے پاس تو کوئی مال نہیں ہے۔ میں تو سالن اور تیروں کا ترکش بیچتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کی قیمت لگاؤ اور اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔

(۱۰۵۵۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَعَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ ، أَنَّ أَبَاهُ حِمَاسًا كَانَ يَبِيعُ الأَدَمَ وَالْجِعَابَ ، وَأَنَّ عُمَرَ قَالَ لَهُ :ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ، أَوْ نَحْوَهُ.

(۱۰۵۵۸) حضرت عمرو بن حماس ویشید سے مروی ہے کہ میرے والد حضرت حماس ویشید سالن اور ترکش بیچا کرتے تھے۔ باقی حدیث اسی طرح منقول ہے۔

(۱۰۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مَتَاعًا فَحَلَّتْ فِيهِ الزَّكَاةُ ؟ فَقَالَ : يُزَكِّيه بِقِيمَتِهِ يَوْمَ حَلَّتْ.

(۱۰۵۵۹) حضرت یونس ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ویشید سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے سامان خریدا کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا اسکی قیمت کا حساب لگا کر اس دن سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی جس دن اس پر زکوٰۃ آئی تھی۔

(۱۰۵۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْعُرُوضِ زَكَاةٌ ، إِلاَّ عُرُضٍ فِي تِجَارَةٍ ، فَإِنَّ فِيهِ زَكَاةٌ.

(۱۰۵۶۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سامان پر زکوٰۃ تب تک نہیں ہے جب تک کہ وہ سامان تجارت کے لیے نہ ہو۔

(۱۰۵۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ فِي الْمَتَاعِ :يُقَوَّمُ، ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ.

(۱۰۵۶۱) حضرت ابن سیرین ویشید ارشاد فرماتے ہیں کہ سامان کی قیمت لگائی جائے گی پھر اس پر زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

(۱۰۵۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ فَيَمْكُثُ السِّنِينَ ، يُزَكِّيهِ ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۰۵۶۲) حضرت عبدالملک ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے سامان خریدا پھر وہ سامان دو سال تک اس کے پاس رہا کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

(۱۰۵۶۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كُلُّ شَيْءٍ أُرِيدَ بِهِ التِّجَارَةُ فَفِيهِ الزَّكَاةُ ،

وَإِنْ كَانَ لَبَنًا ، أَوْ طِينًا . قَالَ :وَكَانَ الْحَكَمُ يَرَى ذَلِكَ.

(۱۰۵۶۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو تجارت کیلئے ہو اس پر زکوٰۃ ہے خواہ وہ دودھ ہو یا مٹی ہو۔ اور حضرت حکم رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٨٦) مَا قَالُوا فِي الْعَطَاءِ إِذَا أُخِذَ

بیت المال سے سال یا چھ ماہ بعد جو وظائف وغیرہ ملتے ہیں اس پر زکوٰۃ کا بیان

(١٠٥٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَعْطَى النَّاسَ الْعَطَاءَ سَأَلَ الرَّجُلَ :أَلَكَ مَالٌ ؟ فَإِنْ قَالَ :نَعَمْ ، زَكَّى مَالَهُ مِنْ عَطَائِهِ ، وَإِلاَّ سَلَّمَ لَهُ عَطَائَهُ.

(۱۰۵۶۴) حضرت قاسم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب بیت المال سے کسی کو وظیفہ دیتے تو اس سے دریافت فرماتے کہ کیا تیرے پاس مال موجود ہے؟ اگر اس کا جواب ہاں میں ہوتا تو آپ اس کے وظیفہ کے مال میں سے زکوٰۃ نکال لیتے وگرنہ اسکے سپرد کردیتے۔

(١٠٥٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ يُعْطِينَا الْعَطَاءَ فِي الرَّسَلِ فَنُزَكِّيهِ.

(۱۰۵۶۵) حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں بیت المال سے عطاء (وظیفہ) میں دس سے پچیس اونٹ یا بکریاں ملتیں تو ہم اس پر زکوٰۃ ادا کرتے تھے۔

(١٠٥٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُزَكِّي أَعْطِيَّاتِهِمْ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ.

(۱۰۵۶۶) حضرت ہبیرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وظائف پر زکوٰۃ ادا فرماتے وہ ہر ہزار پر پچیس ہوتی تھی۔

(١٠٥٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِي ، وَكَانَ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ فِي زَمَنِ عُمَرَ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَرْقَمِ ، فَكَانَ إِذَا خَرَجَ الْعَطَاءُ جَمَعَ عُمَرُ أَمْوَالَ التِّجَارَةِ ، فَحَسَبَ عَاجِلَهَا وَآجِلَهَا ، ثُمَّ يَأْخُذُ الزَّكَاةَ مِنَ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ.

(۱۰۵۶۷) حضرت حمید بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن عبد القاری حضرت عبد اللہ بن ارقم رحمہ اللہ کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیت المال پر (نگران) مقرر تھے۔ جب بیت المال سے وظائف نکالے جاتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تاجروں کے مال کو جمع فرماتے پھر نقد اور ادھار کا حساب لگاتے اور پھر ہر حاضر و غائب سے زکوٰۃ

وصول فرماتے۔

(۱۰۵۶۸) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَعْطَى الرَّجُلَ الْعَطَاءَ سَأَلَهُ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۱۰۵۶۸) حضرت قاسم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو وظیفہ عطا فرماتے تو اس سے دریافت فرماتے۔ باقی حدیث اسی طرح بیان فرمائی۔

(۱۰۵۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُعْطِيهِمُ الْعَطَاءَ وَلاَ يُزَكِّيهِ.

(۱۰۵۶۹) حضرت طارق سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو بیت المال میں سے وظیفہ (بخشش) عطا فرماتے تو اس پر زکوۃ نہ نکالتے۔

(۱۰۵۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الأُمَرَاءَ إِذَا أَعْطَوُا الْعَطَاءَ زَكَّوْهُ.

(۱۰۵۷۰) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے امراء (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو دیکھا ہے جب ان کو عطایا ملتے ہیں تو اس پر زکوۃ بھی ادا فرماتے ہیں۔

(۱۰۵۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُزَكِّي الْعَطَاءَ وَالْجَائِزَةَ.

(۱۰۵۷۱) حضرت جعفر بن برقان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ عطاء (وظیفہ) اور انعامات پر زکوۃ ادا کرتے تھے۔

(۱۰۵۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْطِي الْعَطَاءَ وَيُزَكِّيهِ.

(۱۰۵۷۲) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب کسی کو وظیفہ عطا فرماتے تو اس پر زکوۃ بھی ادا فرماتے۔

(۸۷) قَوْلُهُ تعالى (وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ)، وَمَا جَاءَ فِيهِ

یہ باب ہے اللہ کے ارشاد ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ کی تفسیر میں

(۱۰۵۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ؛ فِي قوله تعالى : ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ قَالاَ : نَسَخَتْهَا الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۵۷۳) حضرت سالم اور حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ کو عشر اور نصف عشر نے منسوخ کر دیا ہے۔

(۱۰۵۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : نَسَخَتْهَا الْعُشْرُ وَنِصْفُ

الْعُشْرِ.

(۱۰۵۷۴) حضرت ابراہیم ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اس آیت کو عشر اور نصف عشر نے منسوخ کر دیا ہے۔

(۱۰۵۷۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : كَانُوا يُعْطُونَ شَيْئًا غَيْرَ الصَّدَقَةِ.

(۱۰۵۷۵) حضرت ابو العالیہ ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صدقات کے علاوہ بھی لوگوں کو عطا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۵۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَيَّانَ الأَعْرَجِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ فِي قوله تعالى : ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ قَالَ : الزَّكَاةُ.

(۱۰۵۷٦) حضرت جابر بن زید ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ سے مراد زکوۃ ہے۔

(۱۰۵۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : الزَّكَاةُ.

(۱۰۵۷۷) حضرت طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اس سے مراد زکوۃ ہے۔

(۱۰۵۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، وَنَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ قَالَ : كَانُوا يُعْطُونَ مَنِ اعْتَرَاهم شَيْئًا سِوَى الصَّدَقَةِ.

(۱۰۵۷۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ (اس آیت کے نزول کے بعد) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صدقات اور زکوۃ کے علاوہ بھی کوئی طالب اور سائل آجاتا تو اس کو عطا فرماتے۔

(۱۰۵۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي قوله : ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ قَالَ : مَنْ حَضَرَكَ يَوْمَئِذٍ أَنْ تُعْطِيَهُ الْقَبَضَاتِ ، وَلَيْسَ بِزَكَاةٍ.

(۱۰۵۷۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قول ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ جو تیرے پاس اس دن حاضر ہو تو جو تیرے قبضہ میں ہے اس کو عطا کر دے اور یہ زکوۃ کے علاوہ ہے۔

(۱۰۵۸۰) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي قوله تعالى : ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ قَالَ : إِذَا حَصَدْتَهُ فَحَضَرَكَ الْمَسَاكِينُ طَرَحْتَ لَهُمْ مِنْهُ ، وَإِذَا طَبَّنْتَهُ طَرَحْتَ لَهُمْ مِنْهُ ، وَإِذَا كَدَّسْتَهُ طَرَحْتَ لَهُمْ مِنْهُ ، وَإِذَا نَقَّيْتَهُ وَأَخَذْتَ فِي كَيْلِهِ حَثَوْتَ لَهُمْ مِنْهُ ، وَإِذَا عَلِمْتَ كَيْلَهُ عَزَلْتَ زَكَاتَهُ ، وَإِذَا أَخَذْتَ فِي جُذَاذِ النَّخْلِ طَرَحْتَ لَهُمْ مِنَ الثَّفَارِيقِ وَالتَّمْرِ ، وَإِذَا أَخَذْتَ فِي كَيْلِهِ حَثَوْتَ لَهُمْ مِنْهُ ، وَإِذَا عَلِمْتَ كَيْلَهُ عَزَلْتَ زَكَاتَهُ.

(۱۰۵۸۰) حضرت مجاہد ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ جب تو کھیتی کاٹے اور تیرے پاس مسکین آئیں تو ان کیلئے بھی کچھ ڈال دے اور جب تو جمع کرے (کھیتی وغیرہ کو) تو ان کیلئے کچھ ڈال دے اور جب تو اس کو ڈھیر لگائے تو کچھ ان کے لیے ڈال دے اور جب تو اس کو صاف کرے اور کیل کرنے لگے تو کچھ (بھوسہ وغیرہ) ان کے لیے

ڈال دے۔ اور جب تو کیل کر لے اور معلوم ہو جائے کہ کتنا ہے تو زکوۃ ادا کر اور جب تو کھجور کے درخت سے کھجور توڑے تو کچھ ہلکی اور پکی کھجوریں ان کیلئے چھوڑ دے اور جب ان کو کیل کرنے لگے تب بھی کچھ ان کیلئے ڈال دے اور جب اس کا وزن معلوم ہو جائے تو اس کی زکوۃ ادا کر۔

۱۰۵۸۰م) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قوله تعالى : ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ قَالَ : زَكَاتُهُ يَوْمَ كَيْلِهِ.

(۱۰۵۸۰م) حضرت ضحاک سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ اس کی زکوۃ کا حساب اس فصل کے کیل کرنے کے دن ہوگا۔

۱۰۵۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، قَالَ : هَذِهِ مَدَنِيَّةٌ مَكِّيَّةٌ ، نَسَخَتْهَا الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ ، قُلْتُ : عَمَّنْ ؟ قَالَ : عَنِ الْفُقَهَاءِ . يَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالَى : ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾.

(۱۰۵۸۱) حضرت سدی فرماتے ہیں کہ یہ آیت مدنی اور مکی ہے۔ اس کو عشر اور نصف عشر نے منسوخ کر دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کس نے منسوخ قرار دیا ہے؟ آپ نے فرمایا فقہاء کرام نے۔

۱۰۵۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ح) وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ : ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ قَالاَ : يُعْطِي ضِغْثًا.

(۱۰۵۸۲) حضرت حماد اور حضرت ابراہیم ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ فرماتے ہیں ان کو جو میسر ہو خواہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو وہ عطا کرتے ہیں۔

۱۰۵۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : نَحْوَ الضِّغْثِ.

(۱۰۵۸۳) حضرت ابراہیم ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ جو میسر ہو وہ عطا کرتے ہیں۔

۱۰۵۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : نَسَخَتْهَا الزَّكَاةُ.

(۱۰۵۸۴) حضرت حسن ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ اس آیت کو زکوۃ نے منسوخ کر دیا ہے۔

۱۰۵۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : نَسَخَتِ الزَّكَاةُ كُلَّ صَدَقَةٍ فِي الْقُرْآنِ.

(۱۰۵۸۵) ضحاک ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ زکوۃ نے قرآن پاک میں موجود تمام صدقات کو منسوخ کر دیا۔

۱۰۵۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، قَالَ : نَسَخَتْهَا الْعُشْرُ ، وَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۵۸۶) حضرت عطیہ ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ اس آیت کو عشر اور نصف عشر نے منسوخ کر دیا۔

۱۰۵۸۷) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ قَالَ : زَكَاتُهُ يَوْمَ كَيْلِهِ.

(۱۰۵۸۷) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کا کلام ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جس وقت کیل کرے اس کی زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۵۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ نَسَخَتْهَا الْعُشْرُ ، وَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۱۰۵۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ﴾ کو عشر اور نصف عشر نے منسوخ کر دیا ہے۔

(۸۸) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ أَخْرَجَ زَكَاةَ مَالِهِ فَضَاعَتْ

کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے اور وہ ضائع (ہلاک) ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے۔

(۱۰۵۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُخْرِجُ مَكَانَهَا.

(۱۰۵۸۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی جگہ دوبارہ زکوٰۃ ادا کرے گا۔

(۱۰۵۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَصْحَابِهِ قَالُوا :إِذَا أَخْرَجَ زَكَاةَ مَالِهِ فَضَاعَتْ ، فَلْيُزَكِّ مَرَّةً أُخْرَى.

(۱۰۵۹۰) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ اپنے اصحاب سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب مال کی زکوٰۃ نکالی جائے اور وہ ضائع ہو جائے تو اس کی جگہ دوبارہ زکوٰۃ نکالنا پڑے گی۔

(۱۰۵۹۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَبْعَثُ بِصَدَقَتِهِ فَتَهْلِكُ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَى أَهْلِهَا ، قَالَ :هِيَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ بَعَثَ إِلَى غَرِيمِهِ بِدَيْنٍ ، فَلَمْ يَصِلْ إِلَيْهِ الْمَالُ حَتَّى هَلَكَ.

(۱۰۵۹۱) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی زکوٰۃ نکال کر مصرف پر خرچ کرنے سے پہلے ہی وہ ہلاک ہو جائے تو یہ اسی طرح ہے کہ جس طرح آدمی پیسے اپنے قرض خواہ کی طرف بھیجے لیکن وہ اس تک پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک ہو جائیں۔

(۱۰۵۹۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :لاَ تُجْزِئُ.

(۱۰۵۹۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کافی نہیں ہے (دوبارہ ادا کرنا پڑے گی)۔

(۱۰۵۹۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَخْرَجَ زَكَاةَ مَالِهِ فَضَاعَتْ ، أَنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ.

(۱۰۵۹۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ آدمی مال پر زکوٰۃ نکالے لیکن وہ ہلاک ہو جائے تو وہ اس کی طرف سے کافی ہے۔ (دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے)

(۱۰۵۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ أَخْرَجَ زَكَاةَ

مَالِهِ فَضَاعَتْ ، قَالَ : لاَ تُجْزِءُ عَنْهُ حَتَّى يَضَعَهَا مَوَاضِعَهَا.

(۱۰۵۹۴) حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت فرمایا گیا کہ آدمی مال کی زکوٰۃ نکالے لیکن وہ ہلاک ہو جائے، آپ نے فرمایا یہ کافی نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنا پڑے گی۔

(۱۰۵۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُخْرِجُ مَكَانَهَا.

(۱۰۵۹۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اس کی جگہ دوبارہ زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

(۸۹) فِي الْخَلِيطَيْنِ إذَا كَانَا يَعْمَلاَنِ فِي مَالَيْهِمَا

دو آدمیوں کا مال مشترک ہو تو اس پر زکوٰۃ کا بیان

(۱۰۵۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالاَ : إذَا كَانَ الْخَلِيطَانِ يَعْمَلاَنِ فِي أَمْوَالِهِمَا ، فَلاَ تُجْمَعُ أَمْوَالُهُمَا فِي الصَّدَقَةِ.

(۱۰۵۹۶) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ جب دو شخصوں کا مال آپس میں ملا ہو تو زکوٰۃ میں ان کو جمع نہیں کیا جائے گا۔

(۱۰۵۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرْت عَطَاءً عَنْ قَوْلِ طَاوُوس ، فَقَالَ : مَا أُرَاهُ إلاَّ حَقًّا.

(۱۰۵۹۷) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء کو طاؤس کے قول کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی اسی کو صحیح سمجھتا ہوں۔

(۱۰۵۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عِشْرُونَ شَاة ، وَلِرَجُلٍ آخَرَ عِشْرُونَ شَاة ، وَرَاعِيهِمَا وَاحِدٌ ، يَشْرَعَانِ مَعًا وَيَرِدَانِ مَعًا ، قَالَ : فِيهَا الزَّكَاةُ.

(۱۰۵۹۸) حضرت امام زہری ؒ فرماتے ہیں کہ جب ایک شخص کے پاس بیس بکریاں ہوں اور دوسرے شخص کے پاس بھی بیس بکریاں ہوں اور دونوں شخصوں کا چرواہا بھی ایک ہو جوان کو ساتھ لے کر جاتا ہو اور ایک ساتھ ہی واپس لے کر آتا ہو تو ان پر زکوٰۃ ہے۔ (دونوں کے مجموعے پر زکوٰۃ ہے)۔

(۹۰) فِي الرَّجُلِ يُصَدِّقُ إبِلَهُ ، أَوْ غَنَمَهُ يَشْتَرِيهَا مِنَ الْمُصَدِّقِ ؟

آدمی کا اونٹ یا بکری صدقہ (زکوٰۃ) کرنے کے بعد دوبارہ اس کا مصدق سے خریدنے کا بیان

(۱۰۵۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ يُعْرَضُ عَلَى سَلَمَةَ صَدَقَةُ إبِلِهِ فَيَأْبَى أَنْ يَشْتَرِيَهَا.

(۱۰۵۹۹) حضرت یزید جو حضرت سلمہ ؓ کے غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ ؓ کے پاس زکوٰۃ کا اونٹ لایا گیا آپ

نے اس کے خرید نے سے انکار فرما دیا۔

(۱۰۶۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ تَشْتَرِى طُهْرَةَ مَالِكَ.

(۱۰۶۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے مال کی طہارت کو نہ خریدو۔

(۱۰۶۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِى أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ : إِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ فَادْفَعْ إِلَيْهِ صَدَقَتَكَ ، وَلاَ تَبْتَعْهَا ، قَالَ : فَإِنَّهُمْ يَقُولُونَ ابْتَعْهَا فَأَقُولُ : لاَ ، إِنَّمَا هِيَ لِلَّهِ.

(۱۰۶۰۱) حضرت ابو زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب زکوۃ وصول کرنے والا آئے تو اس کو اپنی زکوۃ ادا کر دو۔ اور اس سے نہ خریدو وہ لوگ کہتے ہیں کہ اس سے خرید لو۔ میں کہتا ہوں کہ بیشک وہ تو اب اللہ کا ہو گیا ہے۔

(۱۰۶۰۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِىِّ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ : أَيَشْتَرِى الرَّجُلُ صَدَقَتَهُ ؟ فَقَالَ : لاَ يَشْتَرِيهَا مِنَ الْمُصَدِّقِ حَتَّى يُخْرِجَهَا ، وَلاَ يَشْتَرِيهَا إِذَا أَخْرَجَهَا حَتَّى تَخْتَلِطَ بِغَنَمٍ كَثِيرٍ.

(۱۰۶۰۲) حضرت امام زہری رحمہ اللہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ کیا آدمی اپنی اداشدہ زکوۃ کو خرید سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا زکوۃ وصول کرنے والے سے نہیں خرید سکتا۔ یہاں تک کہ وہ چلا جائے۔ اور جانے کے بعد نہ خریدے یہاں تک وہ کثیر بکریوں میں مل جائے۔

(۱۰۶۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ مَنْ مَضَى كَانُوا يَكْرَهُونَ ابْتِيَاعَ صَدَقَاتِهِمْ ، قَالَ : وَإِنْ فَعَلْتَ بَعْدَ مَا تُقْبَضَ مِنْكَ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۰۶۰۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ بیشک پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زکوۃ کے خریدنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ زکوۃ پر اگر تیرے بعد کسی اور کا قبضہ ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(۹۱) فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِالدَّابَّةِ فَيَرَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ

آدمی کوئی چیز صدقہ کرے اور پھر اسکو بعد میں دیکھے (اور خریدنے کا ارادہ رکھتا ہو)

(۱۰۶۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حَمَلَ عُمَرُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَرَآهُ ، أَوْ شَيْئًا مِنْ ثِيَابِهِ تُبَاعُ فِي السُّوقِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : اتْرُكْهُ حَتَّى تُوَافِيَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (مسلم ۱۲۳۹۔ احمد ۱/ ۲۵)

(۱۰۶۰۴) حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کو اللہ کے راستے میں صدقہ کیا

اور مجاہد کو سوار فرمایا یا کچھ کپڑے اللہ کی راہ میں صدقہ کیئے۔ بعد میں بازار میں ان کو دیکھا اور خود ہی دوبارہ خریدنے کا ارادہ فرمایا اور آنحضرت ﷺ سے جا کر اس کے متعلق دریافت فرمایا: آپ ﷺ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو تا کہ قیامت کے دن اس کا (پورا) بدلہ تجھے عطاء کیا جائے۔

(۱۰۶۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ؛ أَنَّ رَجُلاً حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَرَأَى فَرَسًا ، أَوْ مُهْرَةً تُبَاعُ يُنْسَبُ إِلَى فَرَسِهِ ، فَنَهَى عَنْهَا. (ابن ماجه ۲۳۹۳۔ احمد ۱/ ۱۶۴)

(۱۰۶۰۵) حضرت عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اللہ کی راہ میں گھوڑا صدقہ کیا۔ اور پھر اس گھوڑے کو یا اس کے مہرے کو بازار میں فروخت ہوتے دیکھ کر خریدنے کا ارادہ کیا۔ تو حضرت زبیر بن عوام نے اس سے منع فرمادیا۔

(۱۰۶۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيم (ح) وَعَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ؛ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ حَمَلَ عَلَى مُهْرٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَرَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ نِضْوًا يُبَاعُ ، قَالَ : فَقُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ عَرَفْتُ عُرْفَهُ ، فَنَهَانِي عَنْهُ. (طبرانی ۴۶۶۸)

(۱۰۶۰۶) حضرت ابو العالیہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو اسامہ ؓ نے اللہ کی راہ میں گھوڑا (بچھڑا) صدقہ فرمایا، پھر بعد میں اسی جانور کو دیکھا کہ وہ (بازار میں) بیچا جا رہا ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے اس کو پہچان لیا ہے (کیا اسکو خرید لوں؟) آپ نے مجھے اس سے منع فرمادیا۔

(۱۰۶۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ إِلَى غَيْرِ الَّذِي تُصُدِّقَ عَلَيْهِ ، فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا.

(۱۰۶۰۷) حضرت عمر فاروق ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جسکو آپ نے زکوۃ (صدقہ) دیا ہے اس سے نکل کر کسی اور کے پاس پہنچ جائے تو پھر اس کو خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۰۶۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَرَآهَا فِي السُّوقِ تُبَاعُ ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْتَرِيَهَا ، فَقَالَ : لاَ ، دَعْهَا حَتَّى تُوَافِيَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۲۷۷۵۔ مسلم ۴)

(۱۰۶۰۸) حضرت ابن عمر ؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے گھوڑا اللہ کے راستے میں صدقہ کیا اور مجاہد کو سوار فرمایا بعد میں بازار میں ان کو دیکھا اور خود ہی دوبارہ خریدنے کا ارادہ فرمایا اور آنحضرت ﷺ سے جا کر اس کے متعلق دریافت فرمایا: آپ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو تا کہ قیامت کے دن اس کا (پورا) بدلہ تجھے عطاء کیا جائے۔

(۱۰۶۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ أُسَامَةَ.

(۱۰۶۰۹) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مثل منقول ہے۔

(۱۰۶۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنْ صَدَقَتِهِ ؟ قَالَ :يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ بِقَدْرِ مَا أَصَابَ مِنْهَا.

(۱۰۶۱۰) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے دریافت فرمایا کہ صدقہ (زکوۃ) ادا کرنے کے بعد آدمی کو کچھ حصہ واپس مل جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جتنی مقدار اس کو پہنچا ہے اس کے بقدر اجر کم کر دیا جائے گا۔

(۹۲) مَا قَالُوا فِي بَيْعِ الصَّدَقَةِ ، مِمَّا يُشْتَرَى

زکوۃ کے مال کی خرید وفروخت کا بیان

(۱۰۶۱۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الصَّدَقَاتِ حَتَّى تُقْبَضَ. (ابن ماجہ ۲۱۹۶۔ دار قطنی ۴۴)

(۱۰۶۱۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کو خریدنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ ان پر قبضہ کر لیا جائے۔

(۱۰۶۱۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ سُئِلَ :أَيَشْتَرِي صَدَقَتَهُ قَبْلَ أَنْ تُعْقَلَ؟ فَكَرِهَهُ.

(۱۰۶۱۲) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا صدقہ کو قبضہ سے قبل خریدا جا سکتا ہے؟ آپ نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۱۰۶۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :لاَ تُشْتَرَى الصَّدَقَةُ حَتَّى تُوسَمَ وَتُعْقَلَ.

(۱۰۶۱۳) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صدقہ کو نہ خریدو یہاں تک کہ نشان لگا لیا جائے اور تم سے قبضہ کر لیا جائے۔

(۱۰۶۱٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُشْتَرَى الصَّدَقَةُ حَتَّى تُوسَمَ.

(۱۰۶۱۴) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کو دوبارہ مت خریدو یہاں تک کہ نشان لگا لیا جائے۔

(۱۰۶۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ

مَالِهِ ، حَتَّى يَحُولَ مِنْ عِنْدِ الْمُصَدِّقِ.

(۱۰۶۱۵) حضرت ہشام رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی اپنے مال سے ادا شدہ صدقات خرید لے یہاں تک کہ صدقہ وصول کرنے والے کے پاس سے پھیر لیا جائے۔

(١٠٦١٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ أَنْ تَخْرَجَ.

(۱۰۶۱۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صدقہ کی بیع سے منع کیا گیا ہے یہاں تک کہ تم سے نکال لیا جائے۔

(١٠٦١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُبَاعَ الصَّدَقَةُ حَتَّى تُعْقَلَ وَتُوسَمَ.

(۱۰۶۱۷) حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی بیع سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ قبضہ کر لیا جائے اور نشان لگا لیا جائے۔

(٩٣) مَا قَالُوا فِي الْمَالِ إِذَا كَانَ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ ، فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

جس مال پر زکوٰۃ ادا کر دی گئی وہ کنز شمار نہیں ہوگا

(١٠٦١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَجُلاً عَنْ أَرْضٍ لَهُ بَاعَهَا ؟ فَقَالَ لَهُ : احْرُزْ مَالَكَ ، وَاحْفِرْ لَهُ تَحْتَ فِرَاشِ امْرَأَتِكَ ، قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَلَيْسَ بِكَنْزٍ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ بِكَنْزٍ مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ.

(۱۰۶۱۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے اس زمین کے بارے میں جس کو اس نے بیچ دیا تھا دریافت فرمایا، اور اس سے فرمایا: اپنے مال کو جمع کر اور اس کے لیے اپنی بیوی کی چارپائی کے نیچے جگہ کھود، اس شخص نے عرض کیا اے امیر المومنین کیا یہ خزانہ شمار ہوگا؟ آپ نے فرمایا جس کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہو وہ خزانہ شمار نہیں ہوگا۔

(١٠٦١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ.

(۱۰۶۱۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ خزانہ نہیں ہے۔

(١٠٦٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَيُّ مَالٍ أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ.

(۱۰۶۲۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ مال جس پر زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ خزانہ نہیں ہے۔

(١٠٦٢١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، مِثْلَهُ.

(۱۰۶۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۰۶۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ.

(۱۰۶۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہر وہ مال جس پر زکوٰۃ ادا کردی جائے وہ خزانہ نہیں ہے۔

(۱۰۶۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ قَالاَ : لَيْسَ مَالٌ بِكَنْزٍ أُدِّيَ زَكَاتُهُ ، وَإِنْ كَانَ تَحْتَ الأَرْضِ ، وَإِنْ كَانَ لاَ يُؤَدِّي زَكَاتَهُ فَهُوَ كَنْزٌ ، وَإِنْ كَانَ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ.

(۱۰۶۲۳) حضرت مجاہد اور حضرت عطاء رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ جس مال پر زکوٰۃ ادا کردی جائے وہ کنز نہیں ہے اگرچہ وہ مال زمین کے نیچے دفن ہو۔ اور جس مال پر زکوٰۃ ادا نہیں کی گئی وہ کنز ہے اگرچہ زمین کے اوپر ہی کیوں نہ موجود ہو۔

(۱۰۶۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : وُجِدَ لِرَجُلٍ عَشَرَةُ آلاَفٍ بَعْدَ مَوْتِهِ مَدْفُونَةً ، قَالَ : فَقَالُوا : هَذَا كَنْزٌ ، مَا كَانَ يُؤَدِّي زَكَاتَهُ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : لَعَلَّهُ كَانَ يُؤَدِّي عَنْهَا مِنْ غَيْرِهَا.

(۱۰۶۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے مرنے کے بعد دس ہزار درہم اس کا خزانہ (مدفون) نکلا۔ لوگوں نے کہا یہ وہ خزانہ ہے جس پر زکوٰۃ نہیں ادا کی گئی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہوسکتا ہے وہ اس کے علاوہ مال سے اس کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو۔

(۹٤) مَنْ قَالَ فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكَاةِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ مال پر زکوٰۃ کے علاوہ بھی حقوق ہیں

(۱۰۶۲٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَرَوْنَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ.

(۱۰۶۲۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مال پر زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حقوق سمجھتے تھے۔

(۱۰۶۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾ ، قَالَ : سِوَى الزَّكَاةِ.

(۱۰۶۲۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾ یہ زکوٰۃ کے علاوہ حقوق ہیں۔

(۱۰۶۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكَاةِ.

(۱۰۶۲۷) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مال پر زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حقوق ہیں۔

(۱۰۶۲۸) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ أَبُو يُونُسَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رِيَاحُ بْنُ عَبِيدَةَ ، عَنْ قَزَعَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : إِنَّ لِي مَالاً ، فَمَا تَأْمُرُنِي إِلَى مَنْ أَدْفَعُ زَكَاتَهُ ؟ قَالَ : ادْفَعْهَا إِلَى وَلِيِّ الْقَوْمِ ، يَعْنِي الأُمَرَاءَ ، وَلَكِنْ فِي مَالِكَ حَقٌّ سِوَى ذَلِكَ يَا قَزَعَةُ.

(۱۰۶۲۸) حضرت قزعہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا کہ میرے پاس کچھ مال ہے آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ میں زکوٰۃ کس کو ادا کروں؟ آپ نے فرمایا قوم کے امراء (امیر) کو۔ لیکن اے قزعہ تیرے مال پر زکوٰۃ کے علاوہ بھی حقوق ہیں۔

(۱۰۶۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، قَالَ :حدَّثَنِي مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَطَاءٍ ، فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَسَأَلَهُ :إنَّ لِي إبِلاً ، فَهَلْ عَلَيَّ فِيهَا حَقٌّ بَعْدَ الصَّدَقَةِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۱۰۶۲۹) حضرت مزاحم بن زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عطاء کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور دریافت کیا کہ میرے پاس اونٹ ہیں کیا مجھ پر زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حق ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۱۰۶۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إسْحَاقَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَنْ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ جُنَاحٌ أَنْ لاَ يَتَصَدَّقَ.

(۱۰۶۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس شخص نے مال پر زکوٰۃ ادا کر دی ہے وہ صدقہ نہ بھی کرے تو کوئی حرج (گناہ) نہیں ہے۔

(۱۰۶۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكَاةِ.

(۱۰۶۳۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حقوق ہیں۔

(۹۵) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَدْفَعُ زَكَاتَهُ إلَى قَرَابَتِهِ

آدمی کا قرابت داروں کو زکوٰۃ دینا

(۱۰۶۳۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ إلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :إنَّ فِي حِجْرِي بَنِي أَخٍ لِي كَلاَلَةً ، فَيُجْزِينِي أَنْ أَجْعَلَ زَكَاةَ حُلِيِّي فِيهِمْ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(بخاری ۱۴۶۶۔ مسلم ۴۵)

(۱۰۶۳۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کی کہ میری پرورش میں میرا ایک بھتیجا ہے کیا میں اپنے زیورات کی زکوٰۃ اس کو دے سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

(۱۰۶۳۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ تَجْعَلَ زَكَاتَكَ فِي ذَوِي قَرَابَتِكَ ، مَا لَمْ يَكُونُوا فِي عِيَالِكَ.

(۱۰۶۳۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ قرابت دار جو تمہارے عیال نہیں ہیں ان کو زکوٰۃ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١٠٦٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِنَّ أَحَقَّ مَنْ دَفَعْتُ إِلَيْهِ زَكَاتِي يَتِيمِي وَذُو قَرَابَتِي.

(۱۳۱۳۴) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ میری زکوٰۃ کا سب سے زیادہ مستحق میرے یتیم اور قرابت دار ہیں۔

(١٠٦٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ امْرَأَتَهُ سَأَلَتْهُ عَنْ بَنِي أَخٍ لَهَا أَيْتَامٍ فِي حِجْرِهَا ، تُعْطِيهِمْ مِنَ الزَّكَاةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۰۶۳۵) حضرت علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ؓ کی بیوی نے حضرت عبداللہ ؓ سے دریافت فرمایا کہ میرے بھائی کا یتیم لڑکا میری پرورش میں ہے، کیا میں اس کو زکوٰۃ دے سکتی ہوں؟ آپ ؓ نے فرمایا: جی ہاں۔

(١٠٦٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْخَالَةِ ، تُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ ؟ فَقَالَ سَعِيد : مَا لَمْ يُغْلَقْ عَلَيْكُمْ بَابٌ.

(۱۰۶۳۶) حضرت ابراہیم ؒ بن ابو حفصہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؓ سے خالہ کے متعلق دریافت کیا کہ کیا ان کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟ حضرت سعید ؓ نے فرمایا: جب تک تم پر دروازہ بند نہ کر دیا جائے۔

(١٠٦٣٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ هِشَامٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا رَخَّصَا فِي ذِي الْقَرَابَةِ.

(۱۰۶۳۷) حضرت ابراہیم ؒ، حضرت ہشام ؒ اور حضرت حسن ؒ یہ سب حضرات قرابت داروں کو زکوٰۃ دینے کی اجازت دیتے ہیں۔

(١٠٦٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : أَيُجْزِئ الرَّجُلَ أَنْ يَضَعَ زَكَاتَهُ فِي أَقَارِبِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِذَا لَمْ يَكُونُوا فِي عِيَالِهِ.

(۱۰۶۳۸) حضرت عبدالملک ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا: کیا آدمی اپنے قرابت داروں کو زکوٰۃ ادا کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں جب کہ وہ تمہارے اہل خانہ میں سے نہ ہوں۔

(١٠٦٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : إِذَا كَانَ لَكَ أَقَارِبُ فُقَرَاءُ فَهُمْ أَحَقُّ بِزَكَاتِكَ مِنْ غَيْرِهِمْ.

(۱۰۶۳۹) حضرت ضحاک ؒ فرماتے ہیں کہ اگر تمہارے قرابت دار فقیر ہوں تو وہ دوسروں کی نسبت تمہاری زکوٰۃ کے زیادہ حق دار ہیں۔

(١٠٦٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأُخْتِ ، تُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۰۶۴۰) حضرت زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے بہن کو زکوٰۃ دینے کے متعلق دریافت کیا کہ کیا ان کو

زکوۃ دی جاسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

(۱۰۶۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطِي زَكَاتَهُ ذَوِي قَرَابَتِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، مَا لَمْ يَكُونُوا فِي عِيَالِهِ.

(۱۰۶۴۱) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ: کیا آدمی اپنے قرابت داروں کوزکوۃ ادا کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں جب کہ وہ تمہارے اہل خانہ میں سے نہ ہوں۔

(۱۰۶۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ: إِنَّ عِنْدِي نَاسًا مِنْ أَهْلِي فُقَرَاءَ؟ فَقَالَ : أَخْرِجْهَا مِنْكَ وَمِنْ أَهْلِكَ.

(۱۰۶۴۲) حضرت حنظلہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت طاؤس ؒ سے دریافت کیا کہ میرے اہل میں سے کچھ فقراء میرے پاس رہتے ہیں (ان کوزکوۃ دے سکتا ہوں؟) آپ نے فرمایا اپنے اور اپنے اہل کی طرف سے ان کوادا کرو۔

(۱۰۶۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنَةِ سِيرِينَ ، عَنْ أُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ ، عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الصَّدَقَةُ عَلَى غَيْرِ ذِي الرَّحِمِ صَدَقَةٌ ، وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ ؛ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ. (ترمذی ۶۵۸۔ نسائی ۲۳۶۳)

(۱۰۶۴۳) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: غیر ذی رحم کوصدقہ (زکوۃ) دینا صرف صدقہ ہے (صرف صدقہ کرنے کا ثواب ہے) اور ذی رحم کودینے میں دوثواب ہیں۔ صدقہ کا اور صلہ رحمی کا۔

(۱۰۶۴۴) قَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَسَمِعْتُ وَكِيعًا يَذْكُرُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ يُعْطِيهَا مَنْ يُجْبَرُ عَلَى نَفَقَتِهِ.

(۱۰۶۴۴) حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ جن کا نفقہ تم پر لازم ہے ان کونہیں دیا جائے گا۔

(۱۰۶۴۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تُقْبَلُ وَرَحِمٌ مُحْتَاجَةٌ.

(۱۰۶۴۵) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں تمہارا صدقہ (زکوۃ) قبول نہیں ہوگا (جبکہ تم غیروں کوادا کرو) اور تمہارے ذی رحم محتاج ہوں۔

(۹۶) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُعْطِي زَكَاتَهُ لِغَنِيٍّ ، وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ

آدمی کا نہ جانتے ہوئے کسی غنی کوزکوۃ ادا کردینا

(۱۰۶۴۶) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطِي زَكَاتَهُ إِلَى فَقِيرٍ ، ثُمَّ يَتَبَيَّنُ لَهُ أَنَّهُ غَنِيٌّ ؟ قَالَ : أَجْزَأَ عَنْهُ.

(۱۰۶۴۶) حضرت حسن ؒ سے پوچھا گیا کہ آدمی کسی فقیر کوزکوۃ ادا کردے بعد میں معلوم ہوکہ وہ تو غنی ہے (تو کیا حکم ہے؟)

آپ نے فرمایا اس کی طرف سے کافی ہے۔

(۱۰۶۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطِي مِنْ زَكَاتِهِ الْغَنِيَّ ، وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ ؟ قَالَ : لاَ يُجْزِئُهُ.

(۱۰۶۴۷) حضرت ابراہیم ؒ سے پوچھا گیا کہ آدمی کسی غنی کو نہ جانتے ہوئے زکوۃ ادا کردے تو؟ آپ نے فرمایا یہ کافی نہیں ہے۔ (دوبارہ ادا کرنا ہوگی)۔

(۹۷) السَّيْفُ الْمُحَلَّى وَالْمِنْطَقَةُ الْمُحَلاَّةُ ، فِيهِمَا زَكَاةٌ ، أَمْ لاَ ؟

زیورات سے مرصع تلوار اور پٹکا میں زکوۃ ہے کہ نہیں؟

(۱۰۶۴۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الأَلْهَانِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ : حِلْيَةُ السَّيْفِ مِنَ الْكُنُوزِ.

(۱۰۶۴۸) حضرت محمد بن زیاد الالھانی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ باہلی ؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ: تلوار کا زیور خزانہ میں سے ہے۔

(۱۰۶۴۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمَكْحُولٍ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، إِنَّ لِي سَيْفًا فِيهِ خَمْسُونَ وَمِئَةُ دِرْهَمٍ ، عَلَيَّ فِيهَا زَكَاةٌ ؟ فَقَالَ : أَضِفْ إِلَيْهَا مَا كَانَ لَكَ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ ، فَعَلَيْكَ فِيهِ الزَّكَاةُ.

(۱۰۶۴۹) حضرت عبیداللہ بن عبید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول ؒ سے کہا: اے ابوعبداللہ! میرے پاس ایک تلوار ہے جو ایک سو پچاس درہم کی ہے۔ کیا اس کی زکوۃ ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: تیرے پاس جو سونا چاندی ہے اس کے ساتھ ملا لے اور پھر اس میں زکوۃ ہے وہ ادا کردے۔

(۱۰۶۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، وَحَمَّادًا ، وَإِبْرَاهِيمَ عَنِ الْقَدَحِ الْمُفَضَّضِ ، وَالسَّيْفِ الْمُحَلَّى ، وَالْمِنْطَقَةِ الْمُحَلاَّةِ ، إِذَا جَمَعْتُهُ فَكَانَ فِيهِ مِئَتَا دِرْهَمٍ ، أُزَكِّيهِ ؟ قَالُوا : لاَ.

(۱۰۶۵۰) حضرت حجاج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء، حضرت حماد اور حضرت ابراہیم سے دریافت کیا کہ میرے پاس ایک برتن ہے جس پر پانی (سونے یا چاندی کا) چڑھا ہوا ہے اور زیور والی تلوار ہے اور زیور والا پٹکا ہے۔ جب میں سب کو جمع کرتا ہوں تو ان کی قیمت دوسو درہم بن جاتی ہے، کیا میں اس پر زکوۃ ادا کروں گا؟ سب حضرات نے فرمایا کہ نہیں۔

(۱۰۶۵۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْكِلاَعِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ مِغْوَلٍ يَقُولُ : حِلْيَةُ السَّيْفِ مِنَ الْكُنُوزِ.

(۱۰۶۵۱) حضرت مالک بن عبداللہ الکلاعی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن مغول کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تلوار کا زیور (حکم میں) خزانہ میں سے ہے۔

(۹۸) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ الدَّيْنُ ، مَنْ قَالَ لاَ يُزَكِّيهِ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جس پر قرض ہو وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا

(۱۰۶۵۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :إذَا كَانَ عَلَيْك دَيْنٌ فَلاَ تُزَكِّهِ.

(۱۰۶۵۲) حضرت طاؤس ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ جب آپ پر قرضہ ہو تو آپ زکوٰۃ ادا نہ کرو۔

(۱۰۶۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ الدَّيْنُ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ ، أَيُزَكِّيهِ ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۰۶۵۳) حضرت عطاء ولیٹیلا سے پوچھا گیا کہ ایک شخص پر ایک سال یا دو سالوں سے قرض ہے کیا وہ زکوٰۃ ادا کرے گا؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

(۱۰۶۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا كَانَ حِينَ يُزَكِّي الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ مَالَهُ ، نَظَرَ مَا لِلنَّاسِ عَلَيْهِ فَيَعْزِلُهُ.

(۱۰۶۵۴) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص مال کی زکوٰۃ ادا کرنے لگے تو پہلے دیکھ لے کہ لوگوں کا جو اس پر (قرض) ہے اس کو الگ کر لے۔

(۱۰۶۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ :لاَ تُزَكِّ مَا لِلنَّاسِ عَلَيْك.

(۱۰۶۵۵) حضرت فضیل ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ جو لوگوں کا تجھ پر قرض ہے اس پر تو زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا۔

(۱۰۶۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لِلزَّكَاةِ حَدٌّ مَعْلُومٌ ، فَإِذَا جَاءَ ذَلِكَ حَسَبَ مَالَهُ الشَّاهِدَ وَالْغَائِبَ ، فَيُؤَدِّي عَنْهُ إِلاَّ مَا كَانَ مِنْ دَيْنٍ عَلَيْهِ.

(۱۰۶۵۶) حضرت حسن ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ کی مقدار اور حد معلوم ہے، جب وہ مقدار آ جائے تو جو مال موجود ہے اور جو غائب ہے ان سب کا حساب کر اور اس پر زکوٰۃ ادا کر، ہاں مگر جو تجھ پر قرض ہے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۶۵۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :اطْرَحْ مَا كَانَ عَلَيْك مِنَ الدَّيْنِ ، ثُمَّ زَكِّ مَا بَقِيَ.

(۱۰۶۵۷) حضرت میمون ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ جو تجھ پر قرض ہے اس کو (پہلے) الگ کر لے پھر جو بچے (اگر وہ نصاب کے برابر ہو) تو اس پر زکوٰۃ ادا کر۔

(۱۰۶۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ :هَذَا شَهْرُ زَكَاتِكُمْ

، فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيَقْضِهِ ، وَزَكُّوا بَقِيَّةَ أَمْوَالِكُمْ.

(۱۰۶۵۸) حضرت سائب بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ تمہارا زکوۃ کا مہینہ ہے، جس پر قرض ہے اس کو چاہئے کہ اس قرض کو ادا کرے اور اپنے بقیہ مال پر زکوۃ ادا کرے۔

(۱۰۶۵۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ الدَّيْنُ وَفِي يَدِهِ مَالٌ ، أَيُزَكِّيهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، عَلَيْهِ زَكَاتُهُ ، أَلَا تَرَى أَنَّهُ ضَامِنٌ . وَسَأَلْت رَبِيعَةَ ؟ فَقَالَ : مِثْلَ قَوْلِ حَمَّادٍ.

(۱۰۶۵۹) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ایک شخص پر کچھ قرض ہے اور اس کے پاس کچھ مال بھی موجود ہے کیا وہ زکوۃ ادا کرے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں اس پر زکوۃ ہے، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ وہ ضامن ہے، حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے پھر حضرت ربیعہ رحمہ اللہ سے یہی سوال پوچھا تو انہوں نے بھی حضرت حماد رحمہ اللہ کی طرح جواب ارشاد فرمایا۔

(۹۹) مَا ذُكِرَ فِي خَرْصِ النَّخْلِ

کھجوروں کے تخمینہ لگانے سے متعلق جو ذکر کیا گیا ہے

(۱۰۶۶۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى الْيَمَنِ يَخْرُصُ عَلَيْهِمُ النَّخْلَ . قَالَ : فَسَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ : أَفَعَلَهُ ؟ قَالَ : لَا. (طبرانی ۲۱۳۶)

(۱۰۶۶۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا کہ وہ تخمینہ لگائیں ان پر کھجوروں کا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے پوچھا کیا انہوں نے ایسا کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نہیں۔

(۱۰۶۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ الْخَارِصَ ، أَمَرَهُ أَنْ لَا يَخْرُصَ النَّخْلَ الْعَرَايَا. (عبدالرزاق ۷۲۱)

(۱۰۶۶۱) حضرت ابوبکر بن حزم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی تخمینہ لگانے والے کو بھیجتے تو اس کو حکم فرماتے کہ ان کھجوروں کا تخمینہ نہ لگائے جو مالک نے کسی محتاج کو دی ہوئی ہیں۔

(۱۰۶۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ : جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا ، فَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا الثُّلُثَ فَالرُّبُعَ. (ترمذی ۶۴۳۔ ابوداؤد ۱۶۰۱)

(۱۰۶۶۲) حضرت عبد الرحمن بن مسعود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ ہماری مجلس میں تشریف لائے اور حضور

اکرم ﷺ کی حدیث ہمیں سنائی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم تخمینہ لگاؤ تو لے لو اور ایک تہائی چھوڑ دو، اگر تم تہائی نہ پاؤ تو چوتھائی چھوڑ دو۔

(١٠٦٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ أَبَا خَيْثَمَةَ خَارِصًا لِلنَّخْلِ ، فَقَالَ :إِذَا أَتَيْتَ أَهْلَ الْبَيْتِ فِي حَائِطِهِمْ فَلاَ تَخْرُصْ عَلَيْهِمْ قَدْرَ مَا يَأْكُلُونَ.

(۱۰۶۶۳) حضرت بشیر بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو خیثمہ رضی اللہ عنہ کو کھجوروں کا تخمینہ لگانے کے لئے بھیجا تو ان سے فرمایا کہ جب تم گھر والوں کے پاس ان کی چاردیواری میں آؤ تو جتنی مقدار وہ کھاتے ہیں اس کا تخمینہ نہ لگاؤ۔

(١٠٦٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ :خَرَصَهَا ابْنُ رَوَاحَةَ ، يَعْنِي خَيْبَرَ أَرْبَعِينَ أَلْفَ وَسْقٍ ، وَزَعَمَ أَنَّ الْيَهُودَ لَمَّا خَيَّرَهُمُ ابْنُ رَوَاحَةَ أَخَذُوا التَّمْرَ وَعَلَيْهِمْ عِشْرُونَ أَلْفَ وَسْقٍ.

(۱۰۶۶۴) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے خیبر کی کھجوروں کا تخمینہ لگایا تو وہ چالیس ہزار وسق تھے۔ حضرت جابر کا خیال تھا کہ حضرت ابن رواحہ نے جب یہودیوں کو اختیار دیا تو انہوں نے کھجور لی اور ان پر ۲۰ ہزار وسق لازم تھے۔

(١٠٦٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَفِّفُوا عَلَى النَّاسِ فِي الْخَرْصِ ، فَإِنَّ فِي الْمَالِ الْعَرِيَّةَ وَالْوَطِيَّةَ.
قَالَ :الْعَرِيَّةُ النَّخْلَةُ يَرِثُهَا الرَّجُلُ فِي حَائِطِ الرَّجُلِ . وَالْوَطِيَّةُ الرَّجُلُ يُوصِي بِالْوَطِيَّةِ لِلْمَسَاكِينِ.

(ابو عبید ۱۴۵۳)

(۱۰۶۶۵) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر تخمینہ لگانے میں تخفیف کا معاملہ کرو۔ بیشک لوگوں کے مال میں کچھ کھجوریں محتاجوں کیلئے ہوتی ہیں اور کچھ گری ہوئی ہوتی ہیں جنہیں لوگ روندتے ہیں۔

(١٠٦٦٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَتَّابَ بْنَ أَسِيدٍ أَنْ يَخْرُصَ الْعِنَبَ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلَ ، فَتُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا ، كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا ، فَتِلْكَ سُنَّةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّخْلِ وَالْعِنَبِ. (ترمذی ۶۴۴۔ ابو داؤد ۱۵۹۹)

(۱۰۶۶۶) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ تخمینہ لگائیں انگوروں کا جیسا کہ کھجوروں کا لگایا جاتا ہے۔ پھر کشمش سے اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ جیسے کہ کھجور کی زکوٰۃ خشک

کھجور سے ادا کی جاتی ہے۔ کھجور اور انگور میں حضور اکرم ﷺ کا یہی طریقہ ہے۔

(١٠٦٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُ الْكَرِيمِ ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ : يُخْرَصُ النَّخْلُ وَالْعِنَبُ ، وَلاَ يُخْرَصُ الْحَبُّ.

(١٠٦٦٧) حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کھجوروں اور انگوروں کا تخمینہ لگایا جائے گا لیکن دانوں کا تخمینہ نہیں لگایا جائے گا۔

(١٠٠) مَا قَالُوا فِي الْخَرْصِ ، مَتَى يُخْرَصُ التَّمْرُ ؟

کھجوروں کا تخمینہ کب لگایا جائے گا؟

(١٠٦٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : مَتَى يُخْرَصُ النَّخْلُ ؟ قَالَ : حِينَ يُطْعَمُ.

(١٠٦٦٨) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کھجوروں کا تخمینہ کب لگایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا جب وہ کھانے کے قابل ہو جائیں اور کھائی جانے لگیں۔

(١٠٦٦٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : كَذَلِكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ فُلاَنٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِخَرْصِ خَيْبَرَ حِينَ طَابَ تَمْرُهُمْ . فَقَالَ : وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ : أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْرَصَ خَيْبَرَ حِينَ يَطِيب أَوَّلُ التَّمْرِ . (عبدالرزاق ٧٢١٦)

(١٠٦٦٩) حضرت عبداللہ بن فلاں رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے خیبر میں تخمینہ لگانے والے کو حکم فرمایا جب ان کی کھجوریں پک کر اچھی ہو جائیں اس وقت تخمینہ لگاؤ۔ حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے حکم فرمایا کہ خیبر والوں کیلئے تخمینہ لگایا جائے جب ان کی پہلی کھجوریں پک جائیں۔

(١٠١) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ أَكْثَرَ مِمَّا يُخْرِجُ

جتنا مال نکلتا ہے اس سے زیادہ اس پر قرض ہو سو اس پر زکوٰۃ کا بیان

(١٠٦٧٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : حَرْثٌ لِرَجُلٍ دَيْنُهُ أَكْثَرُ مِنْ مَالِهِ فَحُصِدَ ، أَيُؤَدِّي حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ؟ فَقَالَ : مَا نَرَى عَلَى الرَّجُلِ دَيْنُهُ أَكْثَرُ مِنْ مَالِهِ مِنْ صَدَقَةٍ فِي مَاشِيَةٍ ، وَلاَ فِي أَصْلٍ ، إِلاَّ أَنْ يُؤَدِّيَ حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ، يَوْمَ يَحْصُدُهُ.

(١٠٦٧٠) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ آدمی کی کھیتی ہے لیکن اس کے مال سے زیادہ اس پر قرض ہے۔ پھر اس کی کھیتی کاٹی گئی کیا جس دن کھیتی کاٹی گئی اس کا حق ادا کرے گا؟ آپ نے فرمایا: جس پر اس کے

مال سے زیادہ قرض ہو ہم نہیں سمجھتے کہ اس کے مویشوں پر اور مستقل سرمایہ پر زکوٰۃ ہے۔ مگر جس دن اس کی کھیتی کاٹی گئی ہے اس دن جو اس پر حق ہے وہ ادا کرے گا۔

(۱۰۶۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُ طَاوُوسًا يَقُولُ: لَيْسَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ.

(۱۰۶۷۱) حضرت ابوزبیر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس ؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۰۲) مَا قَالُوا فِي الْعَاشِرِ يَسْتَحْلِفُ، أَوْ يُفَتِّشُ أَحَدًا

عشر وصول کرنے والا قسم اٹھوائے گا یا کسی سے تفتیش کرے گا

(۱۰۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِعْقَلٍ؛ أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْعُشُورِ، فَكَانَ يَسْتَحْلِفُهُمْ، فَمَرَّ بِهِ أَبُو وَائِلٍ، فَقَالَ: لِمَ تَسْتَحْلِفُ النَّاسَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، تَرْمِي بِهِمْ فِي جَهَنَّمَ؟ فَقَالَ: إِنِّي لَوْ لَمْ أَسْتَحْلِفْهُمْ لَمْ يُعْطُوا شَيْئًا، قَالَ: إِنَّهُمْ أَنْ لاَ يُعْطُوكَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَسْتَحْلِفَهُمْ.

(۱۰۶۷۲) حضرت عبداللہ بن معقل ؓ عشر وصول کرنے پر مقرر تھے، وہ ان سے قسم لیا کرتے تھے۔ حضرت ابووائل ؓ ان کے پاس سے گذرے تو ان سے فرمایا لوگوں سے قسم نہ لیا کرو ان کے مال کے بارے میں کیوں ان کو جہنم میں پھینکتے ہو؟ حضرت عبداللہ بن معقل ؓ نے فرمایا کہ اگر میں قسم نہ لوں تو وہ کچھ بھی ادا نہ کریں۔ آپ نے فرمایا کہ ان کا کچھ نہ ادا کرنا اس بات سے بہتر ہے کہ تم ان سے قسم اٹھواؤ۔

(۱۰۶۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ مَسْرُوقٌ عَلَى السِّلْسِلَةِ، فَكَانَ مَنْ مَرَّ بِهِ أَعْطَاهُ شَيْئًا قَبِلَ مِنْهُ وَيَقُولُ: مَعَكَ شَيْءٌ لَنَا فِيهِ حَقٌّ؟ فَإِنْ قَالَ نَعَمْ، وَإِلاَّ قَالَ له: اذْهَبْ.

(۱۰۶۷۳) حضرت ابواسحاق ؒ سے مروی ہے کہ حضرت مسروق ؒ سلسلہ نامی مقام پر تھے۔ جو شخص بھی آپ کے پاس سے گذرتا تو وہ جو کچھ آپ کو دیتا آپ قبول فرمالیتے اور فرماتے کہ تیرے پاس جو ہے کیا اس میں ہمارا حق ہے؟ اگر وہ کہتا کہ ہاں (تو وصول فرمالیتے) وگرنہ اس کو فرماتے کہ چلا جا۔

(۱۰۶۷۴) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ قُرَّةَ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، قَالَ: مَرَرْت عَلَى حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِسَفِينَةٍ، فَمَا تَرَكَنِي حَتَّى اسْتَحْلَفَنِي مَا فِيهَا.

(۱۰۶۷۴) حضرت قرہ سے مروی ہے کہ میں حضرت حمید بن عبدالرحمٰن کے پاس سے کشتی میں گذرا۔ فرماتے ہیں کہ جب تک مجھ سے قسم نہ اٹھوائی کہ اس میں کیا ہے مجھے نہیں چھوڑا۔

(۱۰۶۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ، قَالَ: بَعَثَنِي عُمَرُ عَلَى الْعُشُورِ، وَأَمَرَنِي أَنْ لاَ أُفَتِّشَ أَحَدًا.

(۱۰۶۷۵) حضرت زیاد بن حدیر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر فاروق نے عشر وصول کرنے کیلئے بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ کسی سے تفتیش نہ کرنا۔

(١٠٦٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانَ الْعَاشِرُ يُرْشِدُ ابْنَ السَّبِيلِ ، وَمَنْ أَتَاهُ بِشَيْءٍ قَبِلَهُ.

(۱۰۶۷۶) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ عشر وصول کرنے والا تو مسافر کو مشورہ دیگا اور رہنمائی کرے گا، اور جو شخص اس کے پاس کچھ لے کر آئے گا وہ اس سے وصول کرلے گا۔

(١٠٣) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ

بعض حضرات کے نزدیک مسلمانوں پر عشر نہیں ہے

(١٠٦٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُشُورٌ ، إِنَّمَا الْعُشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى.
(ابو داؤد ۳۰۴۱)

(۱۰۶۷۷) حضرت حرب بن عبید اللہ سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: عشر مسلمانوں پر نہیں ہے۔ بیشک عشر تو یہود و نصاریٰ پر ہے۔

(١٠٦٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ خَالِهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي الأَحْوَصِ. (ابو داؤد ۳۰۴۲۔ احمد ۳/ ۴۷۴)

(۱۰۶۷۸) حضور اکرم ﷺ سے حضرت ابو الاحوص کی حدیث کی مثل مروی ہے۔

(١٠٦٧٩) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ احْمَدُوا اللَّهَ الَّذِي وَضَعَ عَنْكُمَ الْعُشُورَ. (احمد ۱/ ۱۹۰۔ ابو یعلی ۹۶۴)

(۱۰۶۷۹) حضرت سعید بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: اے معشر عرب اللہ کی تعریف اور حمد بیان کرو کہ اس نے تم پر سے عشر اٹھالیا ہے۔

(١٠٦٨٠) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِي أَرْضٍ ، وَلَيْسَ عَلَى مُسْلِمٍ جِزْيَةٌ. (ابو داؤد ۳۰۴۸۔ احمد ۱/ ۲۲۳)

(۱۰۶۸۰) حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک زمین دو قبلوں کی صلاحیت

نہیں رکھتی اور مسلمان پر جزیہ نہیں ہے۔

(۱۰۶۸۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : بَعَثَنِي عُمَرُ عَلَى السَّوَادِ ، وَنَهَانِي أَنْ أُعَشِّرَ مُسْلِمًا ، أَوْ ذَا ذِمَّةٍ يُؤَدِّي الْخَرَاجَ.

(۱۰۶۸۱) حضرت زیاد بن حدیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق ؓ نے مجھے گاؤں والوں کی طرف بھیجا اور مجھے منع فرمایا کہ میں مسلمانوں سے عشر وصول کروں یا ذمیوں سے جو خراج ادا کرتے ہیں۔

(۱۰۶۸۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ؛ أَنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لاَ يُحْشَرُوا ، وَلاَ يُعْشَرُوا ، وَلاَ يُجَبُّوا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَكُم أَنْ لاَ تُحْشَرُوا ، وَلاَ تُعْشَرُوا ، وَلاَ يُسْتَعْمَلَ عَلَيْكُمْ غَيْرُكُمْ. (ابوداؤد ۳۰۲۰۔ احمد ۴/ ۲۱۸)

(۱۰۶۸۲) حضرت عثمان بن ابو العاص ؓ سے مروی ہے کہ ثقیف کا وفد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے (اسلام لانے کیلئے) شرط لگائی کہ ہم سے ٹیکس، عشر اور خراج نہ وصول کیا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے ٹیکس (محصل) وصول نہیں کیا جائے گا، تم سے عشر نہیں وصول کیا جائے گا اور نہ ہی تم پر کسی غیر کو حاکم بنایا جائے گا۔

(۱۰۴) فِي نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ ، مَا يُؤْخَذُ مِنْهُمْ

بنو تغلب کے نصاریٰ سے کیا وصول کیا جائے گا

(۱۰۶۸۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : بَعَثَنِي عُمَرُ إِلَى نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ ، وَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ نِصْفَ عُشْرِ أَمْوَالِهِمْ.

(۱۰۶۸۳) حضرت زیاد بن حدیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق ؓ نے مجھے بنو تغلب کے نصاریٰ کے پاس بھیجا اور حکم فرمایا کہ میں ان سے ان کے اموال کا نصف عشر وصول کروں۔

(۱۰۶۸۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ السَّفَّاحِ بْنِ مَطَرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كُرْدُوسٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّهُ صَالَحَ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ عَلَى أَنْ تُضَعَّفَ عَلَيْهِمُ الزَّكَاةُ مَرَّتَيْنِ ، وَعَلَى أَنْ لاَ يُنَصِّرُوا صَغِيرًا ، وَعَلَى أَنْ لاَ يُكْرَهُوا عَلَى دِينِ غَيْرِهِمْ . قَالَ دَاوُد : لَيْسَتْ لَهُمْ ذِمَّةٌ ، قَدْ نَصَّرُوا.

(۱۰۶۸۴) حضرت داؤد بن کردوس ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق ؓ نے بنو تغلب کے نصاریٰ کے ساتھ (اس شرط پہ) صلح فرمائی تھی کہ ان سے زکوۃ کا دوگنا وصول کیا جائے گا۔ اور ان کے چھوٹوں کو نصاریٰ نہیں بنایا جائے گا، اور نہ ہی ان کو کسی غیر دین پر مجبور کیا جائے گا۔ داؤد راوی فرماتے ہیں کہ ان کے لیے کوئی ذمہ نہیں ہے، تحقیق وہ نصرانی ہو گئے۔

(١٠٦٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ جَدِّى فَمَرَّ عَلَى نَصْرَانِيٍّ بِفَرَسٍ قِيمَتُهُ عِشْرُونَ أَلْفًا ، فَقَالَ لَهُ : إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ أَلْفَيْنِ ، وَإِنْ شِئْتَ أَخَذْتُ الْفَرَسَ وَأَعْطَيْنَاكَ قِيمَتَهُ ، ثَمَانِيَةَ عَشَرَ أَلْفًا.

(١٠٦٨٥) حضرت زیاد بن حدیر ولیٹیو فرماتے ہیں کہ میں اپنے دادا کے ساتھ تھا، ہمارے پاس سے ایک نصرانی گھوڑے پر سوار ہو کر گزرا اور اس کے گھوڑے کی قیمت بیس ہزار (درہم) تھی، انہوں نے اس نصرانی سے کہا اگر تو چاہے تو دو ہزار دے دیں، اور اگر تو چاہے تو میں گھوڑا لے لوں اور ہم تجھے اس کی قیمت اٹھارہ ہزار (درہم) دے دیں۔

(١٠٦٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِى مِجْلَزٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ ، فَجَعَلَ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ فِي أَمْوَالِهِمَ الَّتِي يَخْتَلِفُونَ بِهَا فِي كُلِّ عِشْرِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا ، وَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَرَضِيَ وَأَجَازَهُ ، وَقَالَ لِعُمَرَ : كَمْ تَأْمُرُنَا أَنْ نَأْخُذَ مِنْ تُجَّارِ أَهْلِ الْحَرْبِ ؟ قَالَ : كَمْ يَأْخُذُونَ مِنكُمْ إِذَا أَتَيْتُمْ بِلاَدَهُمْ ؟ قَالُوا : الْعُشْرَ ، قَالَ : فَكَذَلِكَ فَخُذُوا مِنْهُمْ.

(١٠٦٨٦) حضرت ابو مجلز سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ نے حضرت عثمان بن حنیف ولیٹیو کو (عشر وغیرہ وصول کرنے کیلئے) بھیجا، انہوں نے ذمیوں کے اموال پر جو دوسرے شہروں میں منتقل ہو گئے تھے اور تجارت کرتے تھے ہر بیس درہم پر ایک درہم مقرر کر دیا، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ کو یہ لکھ کر بھیج دیا۔ آپ رضی اللہ اس پر راضی ہو گئے اور اس کی اجازت دے دی۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ سے عرض کیا کہ: آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں کہ ہم اہل حرب کے تاجروں سے کتنا وصول کریں؟ آپ رضی اللہ نے فرمایا جب تم ان کے شہروں میں جاتے ہو تو تم سے کتنا وصول کرتے ہیں۔ لوگوں نے کہا عشر، تو آپ رضی اللہ نے فرمایا اتنا ہی تم ان سے وصول کرو۔

(١٠٦٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَعْمَلَ أَبَاهُ وَرَجُلاً آخَرَ عَلَى صَدَقَاتِ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِمَّا يَخْتَلِفُونَ بِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَكَانَ يَأْمُرُهُمْ أَنْ يَأْخُذُوا مِنَ الْقَمْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ ، تَخْفِيفًا عَلَيْهِمْ ، لِيَحْمِلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَمِنَ الْقُطْنِيَّةِ ، وَهِيَ الْحُبُوبُ الْعُشْرَ.

(١٠٦٨٧) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ ولیٹیو سے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ نے میرے والد اور ایک دوسرے شخص کو ذمیوں سے صدقات (عشر وغیرہ) وصول کرنے کا عامل مقرر فرمایا جو مختلف شہروں میں منتقل ہو گئے تھے اور وہاں کاروبار کرتے تھے، اور آپ نے ہمیں حکم فرمایا کہ گیہوں میں سے ان پر تخفیف کرتے ہوئے نصف عشر وصول کرنا تا کہ وہ شہر کی طرف اس کو اٹھائیں۔ اور دالوں وغیرہ پر عشر وصول کرنا۔

(١٠٦٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُؤْخَذُ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ ، وَمِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ دِرْهَمٌ ، وَمِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا اتَّجَرُوا فِي الْخَمْرِ ،

مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ دِرْهَمٌ.

(۱۰۶۸۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذمیوں سے ہر بیس درہم کے بدلے ایک درہم وصول کیا جائے گا اور حربیوں سے دس درہم کے بدلے ایک درہم وصول کیا جائے گا، اور جو ذمی شراب کا کاروبار کرتے ہیں ان سے ہر دس درہم پر ایک درہم وصول کیا جائے گا۔

(۱۰۶۸۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ رُزَيْقٍ مَوْلَى بَنِي فَزَارَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيْهِ : خُذْ مِمَّنْ مَرَّ بِكَ مِنْ تُجَّارِ أَهْلِ الذِّمَّةِ فِيمَا يُظْهِرُونَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيُدِيرُونَ مِنَ التِّجَارَاتِ ، مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا دِينَارًا ، فَمَا نَقَصَ مِنْهَا فَبِحِسَابِ مَا نَقَصَ ، حَتَّى تَبْلُغَ عَشَرَةً ، فَإِذَا نَقَصَتْ ثَلاَثَةَ دَنَانِيرَ فَدَعْهَا لاَ تَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا ، وَاكْتُبْ لَهُمْ بَرَائَةً إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْحَوْلِ بِمَا تَأْخُذُ مِنْهُمْ.

(۱۰۶۸۹) حضرت رزیق فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے میری طرف لکھ کر بھیجا کہ: ذمی تاجر جو تیرے پاس سے گذریں اور جو مال ان کا ظاہر کیا جاتا ہے اور تجارت میں گھومتا ہے تو ہر بیس دینار پر ایک دینار وصول کرنا، اور جو اس سے کم ہو تو اس سے اسی کمی کے حساب سے وصول کرنا، یہاں تک کہ دس تک پہنچ جائے، پھر جب اس سے بھی تین دینار کم ہو جائیں تو پھر چھوڑ دے کچھ بھی وصول نہ کرو اور ان کیلئے ان سے براءت لکھ دو جو (آگے) وصول کرنے والے ہیں۔

(۱۰۶۹۰) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، قَالَ : وَسَأَلْت الزُّهْرِيَّ عَنْ جِزْيَةِ نَصَارَى كَلْبٍ وَتَغْلِبَ ؟ فَقَالَ : بَلَغَنَا أَنَّهُ يُؤْخَذُ مِنْهُمْ نِصْفُ الْعُشْرِ مِنْ مَوَاشِيهِمْ.

(۱۰۶۹۰) حضرت ابن ابی ذئب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام زہری رحمہ اللہ سے بنو کلب اور بنو تغلب کے جزیہ سے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ ان کے مویشوں پر نصف عشر لیا جائے گا۔

(۱۰۵) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى الْعُشُورَ فِي السَّنَةِ إِلَّا مَرَّةً

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ عشر صرف سال میں ایک مرتبہ (واجب) ہے

(۱۰۶۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الْمَاصِرِ ، فَكُنْتُ أُعَشِّرُ مَنْ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَأَعْلَمَهُ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : أَنْ لاَ تُعَشِّرْ إِلاَّ مَرَّةً وَاحِدَةً ، يَعْنِي فِي السَّنَةِ.

(۱۰۶۹۱) حضرت زیاد بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عامل مقرر فرمایا کہ میں کشتیوں والوں سے (عشر) وغیرہ وصول کروں، میں ہر آنے اور جانے والے سے عشر وصول کرتا تھا، حضرت عمر کی طرف ایک آدمی گیا اور اس نے ان کو بتایا، انہوں نے میری طرف لکھا کہ: عشر صرف سال میں ایک بار وصول کیا کرو۔

(۱۰۶۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ الْهُذَيْلِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جَاءَ نَصْرَانِيٌّ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنَّ عَامِلَكَ عَشَّرَ فِي السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ ، فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : أَنَا الشَّيْخُ النَّصْرَانِيُّ ، فَقَالَ عُمَرُ : وَأَنَا الشَّيْخُ الْحَنِيفِي ، فَكَتَبَ إِلَى عَامِلِهِ : أَنْ لاَ تُعَشِّرْ فِي السَّنَةِ إِلاَّ مَرَّةً.

(۱۰۶۹۲) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق ؓ کے پاس نصرانیوں کا شیخ آیا اور کہنے لگا کہ آپ کا عامل سال میں دو بار عشر وصول کرتا ہے، آپ ؓ نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا نصرانیوں کا شیخ (امیر)، حضرت عمر فاروق ؓ نے فرمایا میں دین حنیف کا شیخ (امیر) ہوں۔ پھر آپ ؓ نے اپنے عامل کو لکھا کہ سال میں صرف ایک بار عشر وصول کیا کرو۔

(۱۰۶۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : أَنَا أَوَّلُ مَنْ عَشَّرَ فِي الإِسْلاَمِ.

(۱۰۶۹۳) حضرت زیاد بن حدیر ؒ فرماتے ہیں کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے اسلام میں عشر وصول کیا۔

(۱۰۶) مَا قَالُوا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ ، مَنْ هُمْ ؟

فقراء اور مساکین کون لوگ ہیں؟

(۱۰۶۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ ؟ فَقَالَ : الْفُقَرَاءُ : الْمُتَعَفِّفُونَ ، وَالْمَسَاكِينُ : الَّذِين يَسْأَلُونَ.

(۱۰۶۹۵) حضرت جابر بن زید ؒ سے دریافت کیا گیا کہ فقراء اور مساکین کون لوگ ہیں؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ فقراء وہ ہیں جو (سوال کرنے سے) پاک دامن رہیں اور مساکین وہ لوگ ہیں جو سوال کرتے ہیں۔

(۱۰۶۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ مُزَاحِمٍ يَقُولُ : ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ﴾ ، قَالَ : الْفُقَرَاءُ : الَّذِينَ هَاجَرُوا ، وَالْمَسَاكِينُ : الَّذِينَ لَمْ يُهَاجِرُوا.

(۱۰۶۹۶) حضرت علی بن حکم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک بن مزاحم ؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت انما الصدقات للفقراء والمساکین میں فقراء سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے ہجرت کی اور مساکین وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہجرت نہیں کی۔

(۱۰۶۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ﴾ ؟ قَالَ : الْفُقَرَاءُ : الَّذِينَ فِي بُيُوتِهِمْ وَلاَ يَسْأَلُونَ ، وَالْمَسَاكِينُ : الَّذِينَ يَخْرُجُونَ فَيَسْأَلُونَ.

(۱۰۶۹۷) حضرت معقل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام زہری رحمہ اللہ سے دریافت فرمایا کہ ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ﴾ سے کون لوگ مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا فقراء وہ ہیں جو اپنے گھروں میں رہتے ہیں اور کسی سے سوال نہیں کرتے اور مسکین وہ لوگ ہیں جو گھروں سے باہر نکلتے ہیں اور سوال کرتے ہیں۔

(۱۰۷) فِي الأَعْرَابِ، عَلَيْهِمْ زَكَاةُ الْفِطْرِ

دیہاتیوں پر صدقۃ الفطر ہے کہ نہیں؟

(۱۰۶۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ يُحَنَّسَ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :عَلَى الأَعْرَابِ صَدَقَةُ الْفِطْرِ.

(۱۰۶۹۸) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیہاتیوں پر صدقۃ الفطر ہے۔

(۱۰۶۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الأَعْرَابِ زَكَاةُ الْفِطْرِ.

(۱۰۶۹۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ دیہاتیوں پر صدقۃ الفطر نہیں ہے۔

(۱۰۷۰۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ :كَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَأْخُذُ مِنَ الأَعْرَابِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ الأَقِطَ.

(۱۰۷۰۰) حضرت اسماعیل بن امیہ سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دیہاتیوں سے صدقات الفطر میں پنیر وصول فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۷۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُعْطُونَ مِنَ اللَّبَنِ.

(۱۰۷۰۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ دودھ میں سے ادا کریں گے۔

(۱۰۷۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ :عَلَى الأَعْرَابِ صَدَقَةُ الْفِطْرِ ، صَاعٌ مِنْ لَبَنٍ.

(۱۰۷۰۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دیہاتیوں پر صدقۃ الفطر ہے، اور وہ دودھ کا ایک صاع ادا کریں گے۔

(۱۰۸) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْعَبْدَ النَّصْرَانِيَّ

آدمی نصرانی غلام کو آزاد کردے اس کا بیان

(۱۰۷۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ ابن أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْعَبْدَ النَّصْرَانِيَّ، قَالَ:ذِمَّتُهُ ذِمَّةُ مَوَالِيه.

(۱۰۷۰۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ آدمی نصرانی غلام کو آزاد کردے (تو کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا اس غلام کا ذمہ اس کے آقا کے ذمہ ہے۔

(۱۰۷۰۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ الْجِزْيَةُ.

(۱۰۷۰۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر جزیہ نہیں ہے۔

(۱۰۷۰۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْعَبْدَ النَّصْرَانِيَّ ، قَالَ : عَلَيْهِ الْجِزْيَةُ.

(۱۰۷۰۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر نصرانی غلام کو آزاد کردے تو اس پر جزیہ ہے۔

(۱۰۷۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِنَانٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ نَصْرَانِيٍّ أَعْتَقَهُ مُسْلِمٌ.

(۱۰۷۰۶) حضرت سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ اس نصرانی غلام سے جزیہ وصول فرمایا کرتے تھے جس کو کسی مسلمان نے آزاد کیا ہو۔

(۱۰۹) مَا قَالُوا فِي أَرْضِ الْخَرَاجِ

خراجی زمین کے بارے میں فقہاء نے کیا کہا ہے اس کا بیان

(۱۰۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ، عَلَيْهَا زَكَاةٌ ؟ فَقَالَ : الْخَرَاجُ عَلَى الأَرْضِ ، وَالزَّكَاةُ عَلَى الْحَبِّ.

(۱۰۷۰۷) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے خراجی زمین کے متعلق دریافت فرمایا کہ کیا اس پر زکوٰۃ (بھی) ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا خراج زمین پر ہے اور زکوٰۃ تو اس کے دانوں (کھیتی وغیرہ) پر ہے۔

(۱۰۷۰۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : الْخَرَاجُ عَلَى الأَرْضِ ، وَالْعُشْرُ عَلَى الْحَبِّ.

(۱۰۷۰۸) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خراج تو زمین پر ہے اور عشر دانوں پر ہے۔

(۱۰۷۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لَيْسَ فِي التَّمْرِ زَكَاةٌ إذَا كَانَ يُؤْخَذُ مِنْهُ الْعُشْرُ ، وَإِنْ كَانَ بِمِئَةِ أَلْفٍ.

(۱۰۷۰۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کھجوروں پر زکوٰۃ نہیں ہے اگر اس پر عشر وصول کرلیا گیا ہو، اگر چہ وہ سو ہزار (ایک لاکھ) ہی کیوں نہ ہوں۔

(۱۰۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : كَانَ حَسَنٌ وَسُفْيَانُ يَقُولاَنِ : عَلَيْهِ.

(۱۰۷۱۰) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر (زکوٰۃ) ہے۔

(۱۱۰) مَنْ قَالَ لاَ يَجْتَمِعُ خَرَاجٌ وَعُشْرٌ عَلَى أَرْضٍ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ایک ہی زمین سے خراج اور عشر وصول نہیں کیا جائیگا

(۱۰۷۱۱) حَدَّثَنَا إبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُغِيرَةِ خَتَنٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ

يَجْتَمِعُ خَرَاجٌ وَعُشْرٌ فِي أَرْضٍ وَاحِدٍ.

(۱۰۷۱۱) حضرت امام شعبی ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ ایک ہی زمین سے خراج اور عشر وصول نہیں کیا جائے گا۔

(۱۰۷۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ، عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لاَ يَجْتَمِعُ خَرَاجٌ وَعُشْرٌ فِي مَالٍ.

(۱۰۷۱۲) حضرت عکرمہ ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ خراج اور عشر ایک مال میں جمع نہیں کئے جائیں گے۔

(۱۰۷۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَقُولُ: لاَ يَجْتَمِعُ خَرَاجٌ وَزَكَاةٌ عَلَى رَجُلٍ.

(۱۰۷۱۳) حضرت ابو حنیفہ ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ ایک ہی شخص پر خراج اور زکوۃ کو جمع نہیں کیا جائے گا۔

(۱۱۱) قَوْلُهُ تَعَالَى ﴿وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾

اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾ کا بیان

(۱۰۷۱۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾، قَالَ: الزَّكَاةُ.

(۱۰۷۱۴) حضرت عاصم بن محمد ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾ سے مراد زکوۃ ہے۔

(۱۰۷۱۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ؛ ﴿وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾، قَالَ: الزَّكَاةُ الْمَفْرُوضَةُ.

(۱۰۷۱۵) حضرت حسن ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ﴾ سے مراد فرض زکوۃ ہے۔

(۱۰۷۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا إِذَا خَرَجَتْ أَعْطِيَاتُهُمْ تَصَدَّقُوا مِنْهَا.

(۱۰۷۱۶) حضرت ابراہیم ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام شکانڈز) جب نکالے جاتے ان کیلئے بخشش (عطایا) تو اس میں سے صدقہ کرتے۔

(۱۱۲) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَذْهَبُ لَهُ الْمَالُ السِّنِينَ ثُمَّ يَجِدُهُ، فَيُزَكِّيهِ؟

کچھ سالوں کیلئے مال چلا جائے اور وہ پھر اس کو پالے تو کیا زکوۃ ادا کرے گا؟

(۱۰۷۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: أَخَذَ الْوَلِيدُ بن عَبْدِ الْمَلِكِ مَالَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الرَّقَّةِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو عَائِشَةَ عِشْرِينَ أَلْفًا، فَأَلْقَاهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَتَاهُ وَلَدُهُ، فَرَفَعُوا

مَظْلِمَتَهُمْ إِلَيْهِ ، فَكَتَبَ إِلَى مَيْمُونٍ :ادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ، وَخُذُوا زَكَاةَ عَامِهِ هَذَا ، فَلَوْلا أَنَّهُ كَانَ مَالاً ضِمَارًا أَخَذْنَا مِنْهُ زَكَاةَ مَا مَضَى.

(۱۰۷۱۷) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ولید بن عبد الملک رحمہ اللہ نے اہل ذمہ میں سے ایک شخص جس کی کنیت ابو عائشہ تھی اس کے بیس ہزار (درہم) لیے اور بیت المال میں داخل کر دیئے۔ پھر جب حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ خلیفہ بنے اس کا بیٹا آپ کے پاس آیا اور اپنی مظلومیت کی داستان آپ تک پہنچائی۔ آپ نے میمون کو لکھا کہ اس کا مال اس کو واپس لوٹا دو اور اس سال کی زکوٰۃ بھی وصول کرلو۔ اگر یہ مال ضمار (وہ مال اور قرض جس کے واپس ملنے کی امید نہ ہو) نہ ہوتا تو میں گزرے ہوئے سالوں کی زکوٰۃ بھی وصول کرتا۔

(۱۰۷۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً ذَهَبَ لَهُ مَالٌ فِي بَعْضِ الْمَظَالِمِ ، فَوَقَعَ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رُفِعَ إِلَيْهِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ :أَنِ ادْفَعُوا إِلَيْهِ ، وَخُذُوا مِنْهُ زَكَاةَ مَا مَضَى ، ثُمَّ تَبِعَهُمْ بَعْدُ كِتَاب :أَنِ ادْفَعُوا إِلَيْهِ مَالَهُ ، ثُمَّ خُذُوا مِنْهُ زَكَاةَ ذَلِكَ الْعَامِ ، فَإِنَّهُ كَانَ مَالاً ضِمَارًا.

(۱۰۷۱۸) حضرت میمون رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کا مال بعض مظالم کی وجہ سے اس سے لے کر بیت المال میں داخل کر دیا گیا۔ جب حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ خلیفہ بنے، تو اس نے یہ بات آپ تک پہنچائی، حضرت عمر بن عبد العزیز نے لکھا اس کا مال اس کو واپس کر دو اور گذرے ہوئے سالوں کی زکوٰۃ بھی وصول کرلو پھر اس کے بعد دوبارہ لکھا کہ اس کا مال اس کو واپس کر دو اور اس کی زکوٰۃ اس سال کی وصول کرلو کیونکہ یہ ایسا مال ہے جس کی واپسی کی امید نہ تھی۔

(۱۰۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :عَلَيْهِ زَكَاةُ ذَلِكَ الْعَامِ.

(۱۰۷۱۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر صرف اسی سال کی زکوٰۃ ہے۔

(۱۱۳) قَوْلُهُ تَعَالَى ﴿وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾ (زکوٰۃ ادا نہیں کرتے) کا بیان

(۱۰۷۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : ﴿وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾، قَالَ :هُوَ مَا تَعَاوَرَ النَّاسُ بَيْنَهُمْ ؛ الْفَأْسُ ، وَالْقِدْرُ ، وَالدَّلْوُ ، وَأَشْبَاهُهُ.

(۱۰۷۲۰) حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ سے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾ کا مصداق وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے درمیان عاریۃ کدال، دیگچی، ڈول اور اس جیسے اشیاء نہیں دیتے ہیں۔

(۱۰۷۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنْ أَبِي الْعُبَيْدَيْنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :هُوَ مَا تَعَاوَرَ النَّاسُ بَيْنَهُمْ.

(۱۰۷۲۱) حضرت عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ اس کا مصداق وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو عاریۃ بھی نہیں دیتے۔

(۱۰۷۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ ﴿وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾ قَالَ :الزَّكَاةُ الْمَفْرُوضَةُ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :عَارِيَةُ الْمَتَاعِ.

(۱۰۷۲۲) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾ سے مراد فرض زکوٰۃ ہے، اور حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ عاریت کا سامان مراد ہے۔

(۱۰۷۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الْمَاعُونُ الزَّكَاةُ.

(۱۰۷۲۳) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ الماعون کا مطلب زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۷۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :هُوَ الْمَالُ الَّذِي لاَ يُعْطَى حَقُّهُ.

(۱۰۷۲۴) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ وہ مال جس کا حق ادا نہ کیا گیا ہو۔

(۱۰۷۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :هُوَ الْمَالُ الَّذِي لاَ يُؤَدَّى حَقُّهُ.

(۱۰۷۲۵) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ وہ مال جس کا حق ادا نہ کیا گیا ہو۔

(۱۰۷۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ (ح) وَغُنْدَرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيَاضٍ ، عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا :الْمَاعُونُ مَنْعُ الْفَأْسِ وَالْقِدْرِ وَالدَّلْوِ.

(۱۰۷۲۶) حضرت سعد اصحاب النبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ الماعون کدال، دیگچی اور ڈول کا نہ دینا ہے۔

(۱۰۷۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ ، عَنْ أُمِّ شَرَاحِيلَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ :الْمِهْنَةُ.

(۱۰۷۲۷) حضرت ام عطیہ ؓ فرماتی ہیں کہ اس سے مراد پیشہ ہے۔

(۱۰۷۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الْمَاعُونُ مَنْعُ الْفَأْسِ وَالْقِدْرِ وَالدَّلْوِ.

(۱۰۷۲۸) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ الماعون کدال، دیگچی اور ڈول کا نہ دینا ہے۔

(۱۰۷۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَمْ يَجِئْ أَهْلُهَا بَعْد.

(۱۰۷۲۹) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نہ لوٹا اس کے اہل اس کے بعد۔

(۱۰۷۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْقِدْرُ وَالرَّحَى . وَقَالَ بَعْضُهُمْ :الْفَأْسُ.

(۱۰۷۳۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ دیگچی اور پن چکی ہے، اور بعض حضرات فرماتے ہیں اس سے مراد کدال ہے۔

(۱۰۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :الزَّكَاةُ.

(۱۰۷۳۱) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زکوۃ ہے۔

(۱۰۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :الْقِدْرُ وَالدَّلْوُ.

(۱۰۷۳۲) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دیگچی اور ڈول مراد ہیں۔

(۱۰۷۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، مِثْلَهُ.

(۱۰۷۳۳) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۰۷۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :هِيَ الزَّكَاةُ.

(۱۳۱۳۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے مراد زکوۃ ہے۔

(۱۰۷۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

(۱۰۷۳۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مثل منقول ہے۔

(۱۰۷۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ؛ أَنَّ أَبَا الْعُبَيْدِينِ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ عَنِ الْمَاعُونِ ؟ قَالَ :هُوَ الْفَأْسُ وَالْقِدْرُ وَالدَّلْوُ.

(۱۰۷۳۶) حضرت یحیٰ بن الجزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو العبیدین رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ سے الماعون کے متعلق دریافت فرمایا، آپ نے فرمایا اس سے مراد کدال، دیگچی اور ڈول ہے۔

(۱۰۷۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ :الْمَاعُونُ الزَّكَاةُ.

(۱۰۷۳۷) حضرت ابن الحنفیہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ الماعون سے مراد زکوۃ ہے۔

(۱۰۷۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :الْمَاعُونُ هُوَ الْمَالُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ.

(۱۰۷۳۸) حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ الماعون سے قریش کی زبان میں مال ہے۔

(۱۰۷۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بسَّامٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ عَنِ الْمَاعُونِ ؟ فَقَالَ :الْفَأْسُ وَالْقِدْرُ وَالدَّلْوُ.

(۱۰۷۳۹) حضرت بسام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے الماعون کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ کدال، دیگچی اور ڈول ہے۔

(۱۰۷٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :هُوَ الْمَتَاعُ . وَقَالَ عَلِيٌّ :هُوَ الزَّكَاةُ.

(۱۰۷۴۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سامان ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زکوۃ مراد ہے۔

(۱۰۷۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :الْمَاعُونُ الزَّكَاةُ الْمَفْرُوضَةُ.

(۱۰۷۴۱) حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ الماعون سے مراد فرض زکوۃ ہے۔

(۱۱٤) فِي الصَّاعِ، مَا هُوَ ؟

صاع کی مقدار کتنی ہے؟

(۱۰۷٤۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :عَيَّرْنَا صَاعَ الْمَدِينَةِ فَوَجَدْنَاهُ يَزِيدُ مِكْيَالاً عَلَى الْحَجَّاجِيِّ.

(۱۰۷۴۲) حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے مدینہ منورہ کے صاع کی پیمائش کی تو اس کو صاع حجاجی (حجاج بن یوسف کا صاع) سے کیل میں زیادہ پایا۔

(۱۰۷٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ :الْحَجَّاجِيُّ صَاعُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

(۱۰۷۴۳) حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ صاع حجاجی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا صاع (کے مثل) تھا۔

(۱۰۷٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْقَفِيزُ الْحَجَّاجِيُّ هُوَ الصَّاعُ.

(۱۰۷۴۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ قفیز حجاجی ایک صاع تھا۔

(۱۰۷٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، قَالَ:مَا كَانَ يُفْتِي فِيهِ إبْرَاهِيمُ فِي كَفَّارَةِ يَمِينٍ ، أَوْ فِي الشِّرَاءِ ، أَوْ فِي إطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا، وَفِيمَا قَالَ فِيهِ:الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ ، قَالَ:كَانَ يُفْتِي بِقَفِيزِ الْحَجَّاجِيِّ، قَالَ:هُوَ الصَّاعُ.

(۱۰۷۴۵) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کفارہ یمین، خرید وفروخت، ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا، عشر اور نصف عشر کی ادائیگی کے بارے میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا فتویٰ قفیز حجاجی تھا جو کہ ایک صاع کا تھا۔

(۱۰۷٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ حَسَنًا يَقُولُ :صَاعُ عُمَرَ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ . وَقَالَ شَرِيكٌ :أَكْثَرُ مِنْ سَبْعَةِ أَرْطَالٍ وَأَقَلُّ مِنْ ثَمَانِيَةٍ.

(۱۰۷۴۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا صاع آٹھ رطل کا تھا۔ حضرت شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سات رطل سے زیادہ اور آٹھ سے کم تھا۔

(۱۱۵) مَنْ قَالَ تُرَدُّ الصَّدَقَةُ فِي الْفُقَرَاءِ إذَا أُخِذَتْ مِنَ الأَغْنِيَاءِ

صدقات (زکوٰۃ) اغنیاء سے لیکر فقراء میں تقسیم کر دیئے جائیں گے

(۱۰۷۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا سَاعِيًا ، فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا ، فَقَسَمَهَا فِي فُقَرَائِنَا ، وَكُنْتُ غُلاَمًا يَتِيمًا فَأَعْطَانِي مِنْهَا قَلُوصًا. (ترمذی ۶۴۹۔ دار قطنی ۷)

(۱۰۷۴۷) حضرت ابو جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ہمارے پاس صدقات وصول کرنے والا بھیجا، انہوں نے ہمارے اغنیاء سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے فقراء میں تقسیم کر دیا۔ اس وقت میں ایک یتیم لڑکا تھا انہوں نے مجھے بھی ایک جوان اونٹنی عطا کی۔

(۱۰۷۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سُئِلَ عُمَرُ عَمَّا يُؤْخَذُ مِنْ صَدَقَاتِ الأَعْرَابِ ، كَيْفَ يُصْنَعُ بِهَا ؟ فَقَالَ عُمَرُ : وَاللَّهِ ، لأَرُدَّنَّ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةَ ، حَتَّى تَرُوحَ عَلَى أَحَدِهِمْ مِئَةُ نَاقَةٍ ، أَوْ مِئَةُ بَعِيرٍ.

(۱۰۷۴۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ دیہاتیوں کے صدقات کے ساتھ کیا کیا جائے۔ (کہاں خرچ کیے جائیں؟) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں صدقات کو ان پر لوٹاتا رہوں گا یہاں تک کہ ان میں سے کسی ایک کے پاس شام کے وقت سو اونٹنیاں یا سو اونٹ ہوں۔

(۱۰۷۴۹) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَخَذَ نِصْفَ صَدَقَاتِ الأَعْرَابِ ، وَرَدَّ نِصْفَهَا فِي فُقَرَائِنَا.

(۱۰۷۴۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ دیہاتیوں سے نصف صدقات وصول فرماتے اور نصف لوٹا دیتے ان کے فقراء میں۔

(۱۰۷۵۰) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يَقْسِمُ صَدَقَةَ عُمَرَ ، فَيَأْتِيهِ الرَّجُلُ ذُو هِيئَةٍ قَدْ أَعْطَاهُ ، فَيَقُولُ : أَعْطِنِي ، فَيُعْطِيه وَلاَ يَسْأَلُهُ.

(۱۰۷۵۰) حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صدقات تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ ان کے پاس جب کوئی (فقیروں کی) ہیئت والا شخص آتا تو وہ اس کو عطا فرماتے۔ وہ کہتا کہ مجھے عطا کرو تو وہ اس کو عطا فرماتے اور اس سے سوال نہ فرماتے۔

(۱۱۶) فِي الرُّكُوبِ عَلَى إبِلِ الصَّدَقَةِ

زکوۃ کے اونٹوں پر سواری کرنا

(١٠٧٥١) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ ، قَالَ :لَقَدْ رَأَيْتُ عُثْمَانَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ ، وَإِنَّ الصَّدَقَاتِ لَتُسَاقُ مَعَهُ ، فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا الرَّاجِلَ الْمُنْقَطِعَ بِهِ.

(۱۰۷۵۱) حضرت عبدالرحمٰن بن عمرو بن سہل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کو مکہ کے راستہ میں دیکھا۔ اور زکوۃ کے مویشی ان کے ساتھ ہانکے جا رہے تھے۔ حضرت عثمان جدا ہونے والے پیادے کو اس پر سوار کر دیتے۔

(١٠٧٥٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ نَمْلَةَ ، قَالَ : بَعَثَنِي عَلِيٌّ سَاعِيًا عَلَى الصَّدَقَةِ ، قَالَ : فَصَحِبَنِي أَخِي ، فَتَصَدَّقْت ، قَالَ :فَحَمَلْت أَخِي عَلَى بَعِيرٍ ، فَقُلْتُ :إِنْ أَجَازَهُ عَلِيٌّ ، وَإِلاَّ فَهُوَ مِنْ مَالِي ، فَلَمَّا قَدِمْت عَلَيْهِ قَصَصْت عَلَيْهِ قِصَّةَ أَخِي ، فَقَالَ :لَكَ فِيهِ نَصِيبٌ.

(۱۰۷۵۲) حضرت شریک بن نملہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے مجھے صدقات وزکوۃ وصول کرنے کیلئے بھیجا، میرا بھائی بھی میرے ساتھ ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بھائی کو اونٹ پر سوار کر دیا، میں نے کہا اگر حضرت علی نے اجازت دیدی تو ٹھیک ہے وگرنہ یہ میرے مال میں سے ہے۔ جب میں واپس تو حضرت علی کو اپنے بھائی کا قصہ سنایا آپ نے فرمایا: اس میں تیرا بھی حصہ ہے۔

(١٠٧٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَسْلَمَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَهُ بِإِبِلٍ مِنَ الصَّدَقَةِ إِلَى الْحِمَى ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَصْدُرَ ، قَالَ :اعْرِضْهَا عَلَيَّ ، فَعَرَضْتهَا عَلَيْهِ وَقَدْ جَعَلْتُ جَهَازِي عَلَى نَاقَةٍ مِنْهَا ، فَقَالَ : لاَ أُمَّ لَكَ ، عَمَدْت إِلَى نَاقَةٍ تُحْيِي أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَحْمِلُ عَلَيْهَا جَهَازَك ؟ أَفَلاَ ابْنَ لَبُونٍ بَوَّالاً ، أَوْ نَاقَةً شَصُوصًا.

(۱۰۷۵۳) حضرت سالم سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے حضرت اسلم کو زکوۃ کے اونٹ دے کر حمی مقام کی طرف بھیجا۔ فرماتے ہیں کہ جب میں واپس لوٹنے لگا تو فرمایا ان کو میرے سامنے پیش کر، میں نے اس حال میں پیش کیا کہ ان میں سے ایک اونٹنی پر میرا سامان تھا۔ آپ نے (غصہ میں) فرمایا تیری ماں نہ رہے۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ اونٹنی کے ذریعہ مسلمانوں کے اہل بیت کو زندہ کیا جائے تو نے اس پر اپنا سامان لاد دیا کیا بہت زیادہ پیشاب کرنے والا ابن لبون یا کم دودھ دینے والی اونٹنی نہ تھی (اس کام کیلئے)۔

(١١٧) فِي الْمَمْلُوكِ يَكُونُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِ صَدَقَةُ الْفِطْرِ

ایک غلام اگر دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو تو کیا اس پر صدقۃ الفطر ہے؟

(١٠٧٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْمَمْلُوكِ زَكَاةٌ إِلاَّ مَمْلُوكٌ تَمْلِكُهُ.

(۱۰۷۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غلاموں پر صدقہ نہیں ہے مگر وہ غلام جس کا (تنہا) تو مالک ہے۔

(١١٨) مَا قَالُوا فِي الْمَمْلُوكِ يُعْطَى مِنَ الصَّدَقَةِ

غلام کو صدقہ ادا کیا جائے گا کہ نہیں؟

(١٠٧٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ أَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الأَرْقَمِ ، قَالَ وَكَانَ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ فِي إِمْرَةِ عُمَر وَفِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ وَهُوَ يَقْسِمُ صَدَقَةً بِالْمَدِينَةِ ، فَلَمَّا رَآنِي ، قَالَ : مَا جَاءَ بِكَ يَا أُمَّ زِيَادٍ ، قَالَتْ قُلْتُ لَهُ : لِمَا جَاءَ لَهُ النَّاسُ ، قَالَ هَلْ عَتَقْتِ بَعْدُ ؟ قُلْتُ : لاَ ، فَبَعَثَ إِلَى بَيْتِهِ فَأُتِيَ بِبُرْدٍ فَأَمَرَ لِي بِهِ ، وَلَمْ يَأْمُرْ لِي مِنَ الصَّدَقَةِ بِشَيْءٍ لأَنِّي كُنْت مَمْلُوكَةً.

(۱۰۷۵۵) حضرت زیاد بن ابو مریم اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ حضرت عبداللہ بن ارقم کے پاس آئیں۔ وہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کی امارت میں بیت المال (کے نگران) تھے۔ اور وہ صدقہ (زکوٰۃ) تقسیم فرما رہے تھے مدینہ والوں کے ساتھ، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا: اے ام زیاد تو یہاں کیوں آئی؟ تو میں نے جواب دیا کہ جس مقصد کے لیے باقی لوگ آئے ہیں میں بھی اس ہی مقصد سے آئی ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا تو آزاد ہے؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں، تو انہوں نے کسی کو گھر بھیجا جو چادر لے کر آیا۔ آپ نے وہ مجھے دے دی۔ لیکن صدقہ (زکوٰۃ) میں سے کچھ نہ دیا۔ کیونکہ میں اس وقت مملوکہ تھی۔

(١٠٧٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَر بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تُطْعِمُوا هَؤُلاَءِ السُّودَانِ مِنْ أَضَاحِيكُمْ فَإِنَّمَا هِيَ أَمْوَالُ أَهْلِ مَكَّةَ.

(۱۰۷۵۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مت کھلاؤ ان کالے (غلاموں کو) اپنی قربانیوں میں سے۔ یہ تو اہل مکہ کے اموال ہے۔

(١٠٧٥٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُتَصَدَّقَ عَلَى عَبِيدِ الأَعْرَابِ. (طبرانی ۳۲۲۳)

(۱۰۷۵۷) حضرت لیث رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت سالم رحمہ اللہ بدو غلاموں پر صدقہ کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۱۹) مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُنَاوِلَ الْمِسْكِينَ صَدَقَته بِيَدِهِ

جو شخص پسند کرتا ہو کہ مساکین کو اپنے ہاتھ سے صدقہ دے

(۱۰۷۵۸) حَدَّثَنَا عبد الرحمن وَ وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَدَنِيِّ ، قَالَ خَصْلَتَانِ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكِلُهُمَا إِلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِهِ كَانَ يُنَاوِلُ الْمِسْكِينَ بِيَدِهِ وَيَضَعُ الطَّهُورَ لِنَفْسِهِ.

(۱۰۷۵۸) حضرت عباس بن عبدالرحمٰن المدنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ دو عادتیں اپنے اہل میں سے کسی کے سپرد نہ فرماتے تھے۔ ایک یہ کہ مسکین کو اپنے ہاتھ سے عطا فرماتے تھے، اور دوسرا اپنے وضو کا پانی خود رکھتے تھے۔

(۱۰۷۵۹) وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ لَهُ جُمَّةٌ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ وَرَأَيْتُه يُنَاوِلُ الْمِسْكِينَ بِيَدِهِ.

(۱۰۷۵۹) حضرت ابوالمنہال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ کو دیکھا آپ کے بال کندھوں تک تھے اور آپ پر چادر تھی، اور میں نے آپ کو دیکھا آپ اپنے ہاتھ سے مسکین کو عطا کر رہے تھے۔

(۱۲۰) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْمُضَارَبَةُ يُزَكِّيهَا؟

کسی کے پاس مال مضاربۃ ہو تو کیا وہ اس پر زکوٰۃ ادا کرے گا؟

(۱۰۷۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلْته عَنِ الرَّجُلِ يُسَلِّفُ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ أو يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ أَيُزَكِّيهِ ؟ قَالَ : نَعَم

(۱۰۷۶۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے مال کو بطور مضاربت کسی کو دے رکھا ہے یا اس کا قرض کس نے دینا ہے تو کیا وہ زکوٰۃ ادا کرے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''جی ہاں''۔

(۱۰۷۶۱) وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي مُضَارَبَةٍ زَكَاةٌ لأَنَّهُ لاَ يَدْرِي مَا صُنِعَ.

(۱۰۷۶۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مضاربۃ (مال) پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ اس لیے کہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کے ساتھ کیا کیا گیا۔

(۱۲۱) مَا قَالُوا فِي الْغَارِمِينَ مَنْ هُمْ

غارمین سے کون لوگ مراد ہیں؟

(۱۰۷۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (وَالْغَارِمِينَ) ، قَالَ : الْمُنْفِقِينَ فِي غَيْرِ فَسَادٍ ،

(وَابْنِ السَّبِيلِ) الْمُجْتَازُ عَلَى الْأَرْضِ إِلَى الْأَرْضِ.

(۱۰۷۶۲) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد (والغارمین) سے مراد وہ لوگ ہیں جو بغیر فساد کے خرچ کرتے ہیں اور ابن السبیل سے مراد وہ لوگ ہیں جو ایک زمین سے دوسری زمین (ایک جگہ سے دوسری جگہ) کی طرف چلتے ہیں (سفر کرتے ہیں)۔

(۱۰۷۶۳) عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْغَارِمِينَ: رَجُلٌ ذَهَبَ السَّيْلُ بِمَالِهِ وَرَجُلٌ أَصَابَهُ حَرِيقٌ فَذَهَبَ بِمَالِهِ، وَرَجُلٌ لَهُ عِيَالٌ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ، فَهُوَ يَدَّانُ وَيُنْفِقُ عَلَى عِيَالِهِ.

(۱۰۷۶۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین طرح کے لوگ غارمین میں سے ہیں۔ ایک وہ شخص جس کا مال سیلاب میں چلا گیا، دوسرا وہ شخص جس کے مال کو آگ لگ گئی، اور تیسرا وہ شخص جس کے اہل وعیال تو ہیں لیکن اس کے پاس مال نہیں ہے۔ اور وہ ادھار لے کر اپنے عیال پر خرچ کرتا ہے۔

(۱۰۷۶۴) وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ لِلْغَارِمِ: يَنْبَغِي الإِمَامُ أَنْ يَقْضِيَ عَنْهُ.

(۱۰۷۶۴) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام کو چاہئے کہ غارم کیلئے کچھ (مال کا) فیصلہ کرے۔

(۱۰۷۶۵) الزُّبَيْرِيُّ أَبُو أَحْمَدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ، قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الْغَارِمِينَ: قَالَ أَصْحَابُ الدَّيْنِ، وَابْنُ السَّبِيلِ، وَإِنْ كَانَ غَنِيًّا.

(۱۰۷۶۵) حضرت معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام زہری رحمہ اللہ سے غارمین کے متعلق دریافت کیا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس سے مراد قرض والے لوگ اور مسافر ہیں اگرچہ وہ غنی ہو۔

(۱۲۲) مَا قَالُوا فِي مَسْأَلَةِ الْغَنِيِّ وَالْقَوِيِّ

غنی اور قوی کو صدقہ دینے کا بیان

(۱۰۷۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَن رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ، وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

(ترمذی ۶۵۲۔ ابو داؤد ۱۶۳۱)

(۱۰۷۶۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غنی اور قوی کیلئے صدقہ (زکوۃ) حلال نہیں ہے۔

(۱۰۷۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ، وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

(۱۰۷۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ غنی اور قوی کیلئے حلال نہیں۔

(۱۰۷۶۸) عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الْمَسْأَلَةُ لاَ تَحِلُّ لِغَنِيٍّ ، وَلاَ لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

(۱۰۷۶۸) حضرت حبشی بن جنادہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ سوال کرنا غنی اور قوی کے لئے جائز نہیں۔

(۱۰۷۶۹) عَبْدُ الرَّحِيمِ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي رَجُلاَنِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلاَنِهِ الصَّدَقَةَ ، قَالَ فَرَفَّعَ فِيهِم الْبَصَرَ وَصَوَّبَهُ ، وَقَالَ : إِنَّكُمَا لَجَلْدَانِ ، فَقَالَ : أَمَا إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلاَ حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ ، وَلاَ لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ.

(ابوداؤد ۱۶۳۰۔ احمد ۵/ ۳۶۲)

(۱۰۷۶۹) حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے دو آدمیوں نے خبر دی کہ وہ دونوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ (زکوۃ) کا سوال کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ راوی فرماتے ہیں کہ آپ نے تیزی سے نظروں کو ان کے لئے اٹھایا اور ان کو درست کیا اور فرمایا تم دونوں تو قوی اور صحت مند ہو۔ پھر فرمایا اگر تم چاہو تو میں تم دونوں کو عطا کر دوں، (لیکن) غنی اور کمانے والے قوی کے لئے کوئی حصہ (صدقات وزکوۃ میں) نہیں ہے۔

(۱۰۷۷۰) ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : لاَ تَنْبَغِي الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ ، وَلاَ لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

(۱۰۷۷۰) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غنی اور قوت والے کے لئے صدقہ (زکوۃ) لینا مناسب نہیں ہے۔

(۱۲۳) مَنْ كَرِهَ الْمَسْأَلَةَ وَنَهَى عَنْهَا وَتَشَدَّدَ فِيهَا

سوال کرنے کی ممانعت اور اس پر وعید اور تشدید

(۱۰۷۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحَدِكُمْ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ. (بخاری ۱۴۷۴۔ مسلم ۱۰۳)

(۱۰۷۷۱) حضرت حمزہ بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جو ہمیشہ سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایک حال میں ملے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔

(۱۰۷۷۲) جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ لَوْ يَعْلَمُ صَاحِبُ الْمَسْأَلَةِ مَا فِيهَا

مَا سَأَلَ. (طبرانی ۱۲۶۱۶)

(۱۰۷۷۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر سوال کرنے والا (مانگنے والا) جان لے جو اس پر وعیدیں ہیں تو وہ (کبھی بھی) سوال نہ کرے۔

(۱۰۷۷۳) أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَنْ سَأَلَ النَّاسَ مِنْ غَيْرِ فَاقَةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي وَجْهِهِ خُدُوشٌ ، أَوْ خُمُوشٌ.

(۱۰۷۷۳) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ بغیر فاقہ کے سوال کرتے ہیں وہ لوگ قیامت کے دن اس حال میں ہوں گے کہ اپنے چہرے کو لکڑی یا ناخون سے چھیل رہے ہوں (کھرچ رہے ہوں) گے۔

(۱۰۷۷٤) ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : قَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ لأَبِي الدَّرْدَاءِ : إِنِ احْتَجْتُ بَعْدَكَ آكُلُ الصَّدَقَةَ؟ قَالَ : لاَ ، اعْمَلِي وَكُلِي قَالَتْ : إِنْ ضَعُفْت عَنِ الْعَمَلِ ، قَالَ : الْتَقِطِي السُّنْبُلَ ، وَلاَ تَأْكُلِي الصَّدَقَةَ.

(۱۰۷۷۴) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر میں آپ کے بعد محتاج ہوگئی تو کیا میں صدقہ وزکوۃ (سوال کر کے) کھا سکتی ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں، کام کرنا اور کھانا، انہوں نے پھر فرمایا اگر میں کام کرنے عاجز آ گئی ضعف کی وجہ سے تو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا گیہوں کے خوشے چن لینا لیکن صدقہ وزکوۃ (ہرگز سوال کر کے) نہ کھانا۔

(۱۰۷۷٥) جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عُقْبَةَ ، أَوْ فُلاَنِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنِ ابْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ الْمَسْأَلَةِ كَدٌّ فِي وَجْهِ الرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ أَنْ يَسْأَلَ سُلْطَانًا ، أَوْ فِي أَمْرٍ لاَ بُدَّ مِنْهُ. (ترمذی ٦٨١۔ ابوداؤد ١٦٣٦)

(۱۰۷۷۵) آدمی کا ہر سوال قیامت کے دن اس کے چہرہ میں ایک نشان ہوگا الا یہ کہ وہ بادشاہ سے یا کسی بہت ضروری حاجت کی وجہ سے سوال کرے۔

(۱۰۷۷٦) ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرَةً فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ ، أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ.

(مسلم ١٠٥۔ احمد ٢/ ٢٣١)

(۱۰۷۷٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں سے ان کے مال کا سوال کرے مال کی زیادتی کے لئے تو بے شک وہ انگارے کا سوال کر رہا ہے پس چاہے تو اس انگارے کو کم کر لے یا چاہے تو زیادہ کر لے۔

(۱۰۷۷۷) ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ حُبْشِيٍّ السَّلُولِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ ، فَإِنَّهُ خُمُوشٌ فِي وَجْهِهِ وَرَضْفٌ مِنْ جَهَنَّمَ يَأْكُلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

(۱۰۷۷۷) حضرت حبشی السلولی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص لوگوں سے اپنا مال زیادہ کرنے کے لیے سوال کرتا ہے تو یہ سوال اس کے چہرہ میں خراش اور جہنم کا گرم پتھر ہے جس کو بروز قیامت کھائے گا۔

(۱۰۷۷۸) أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ فَإِنَّمَا هُوَ رَضْفٌ مِنْ جَهَنَّمَ ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ.

(۱۰۷۷۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو لوگوں سے سوال کرے تاکہ ان کے مال سے مالدار ہو جائے بیشک اس کیلئے جہنم کے گرم پتھر ہیں، پس جو چاہے تو پتھر کم کر لے اور جو چاہے تو زیادہ کر لے۔

(۱۰۷۷۹) ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلاً فَيَأْتِيَ الْجَبَلَ ، فَيَحْتَطِبَ مِنْهُ فَيَبِيعَهُ ، وَيَأْكُلَ وَيَتَصَدَّقَ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ. (بخاری ۱۴۸۰۔ مسلم ۱۰۷)

(۱۰۷۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص رسی لے کر پہاڑ پر آئے اور لکڑیاں جمع کر کے ان کو فروخت کرے اور اس میں سے کھائے بھی اور صدقہ بھی کرے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ سوال کرے۔

(۱۰۷۸۰) ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلاً فَيَذْهَبَ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكُفَّ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا ، أَعْطَوْهُ ، أَوْ مَنَعُوهُ. (بخاری ۲۰۷۵۔ احمد ۱/ ۱۶۷)

(۱۰۷۸۰) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص رسی لے کر جائے اور اپنی پشت پر لکڑیوں کا گٹھا لے کر آئے اور انکو فروخت کرے پس اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے اس کے چہرے کو روکے گا، بہتر ہے اس کیلئے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال کرے پھر وہ اسکو عطا کریں یا نہ کریں۔

(۱۰۷۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ مَنْ سَأَلَ تَكَثُّرًا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ.

(۱۰۷۸۱) حضرت ابن معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص لوگوں سے سوال کرے کثرت کے لئے وہ قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ وہ اپنے چہرے کو نوچ رہا ہوگا۔

(۱۰۷۸۲) حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :جَاءَ سَائِلٌ فَسَأَلَ فَأَعْطَاهُ

شَيْئًا ، فَقِيلَ لَهُ :تُعْطِيه وَهُوَ مُوسِرٌ ؟ فَقَالَ :إِنَّهُ سَائِلٌ وَلِلسَّائِلِ حَقٌّ وَلَيَتَمَنَّيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَنَّهَا كَانَتْ رَضْفَةً فِي يَدِهِ.

(۱۰۷۸۲) حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سائل آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کچھ عطا فرمایا، آپ کو (لوگوں نے) کہا آپ نے اسکو (کیوں) دیا حالانکہ وہ تو خوشحال ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ سائل ہے اور ہر سوال کرنے والوں کا حق ہوتا ہے اور وہ قیامت کے دن ضرور تمنا کریں گے (کہ وہ سوال نہ کرتے) بیشک ان کے ہاتھ میں (قیامت کے دن) گرم پتھر ہوگا۔

(۱۰۷۸۳) ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَأَلَ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ ، أَوْ عَدْلُهَا فَهُوَ يَسْأَلُ النَّاسَ إلْحَافًا. (ابو داؤد ۱۶۲۴۔ مالك ۱۱)

(۱۰۷۸۳) حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پہنچا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس حال میں سوال کرے کہ اس کے پاس چالیس درہم یا اس کے برابر مال ہو پس وہ لوگوں سے چمٹ کر، پیچھے پڑ کر سوال کرنے والا ہے۔

(۱۲۴) مَا قَالُوا فِيمَا رَخَّصَ فِيهِ مِنَ الْمَسْأَلَةِ لِصَاحِبِهَا

بعض حضرات نے کچھ مخصوص لوگوں کیلئے سوال کرنے کی گنجائش اور رخصت دی ہے

(۱۰۷۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلاَّ لِثَلاَثَةٍ :فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ ، أَوْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَأَهْدَى لَهُ. (ابو داؤد ۱۶۳۴۔ بیہقی ۲۳)

(۱۰۷۸۴) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زکوٰۃ کسی غنی کے لیے حلال نہیں سوائے تین صورتوں کے، یا تو وہ اللہ کے راستہ میں ہو، یا وہ مسافر ہو، یا اس کے کسی پڑوسی کو زکوٰۃ دی گئی ہو اور وہ اس کو ہدیہ کر دے۔

(۱۰۷۸۵) وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ إِلاَّ لِخَمْسَةٍ :رَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ ، أَوْ رَجُلٍ عَمِلَ عَلَيْهَا ، أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ ، أَوْ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَأَهْدَى لَهُ. (مالك ۲۹)

(۱۰۷۸۵) حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ پانچ اشخاص کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں ہے، اس شخص کیلئے جو اسکو اپنے مال سے خریدتا ہے یا وہ شخص جو اس پر کام کرتا ہو، یا مسافر کیلئے، یا وہ شخص جو اللہ کی راہ میں ہے، یا اس کے کسی پڑوسی کو زکوٰۃ دی گئی ہو اور وہ اس کو ہدیہ کر دے۔

(۱۰۷۸۶) ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُولِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ: إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لاَ تَحِلُّ إِلاَّ لِفَقْرٍ مُدْقِعٍ ، أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ.

(۱۰۷۸۶) حضرت حبشی بن جنادہ السلولی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی سوال کرتا ہوا آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوال کرنا جائز نہیں ہے مگر اس فقر میں جو شدید اور سخت ہو اور اس قرض میں جو بھیانک اور شدید ہو۔

(۱۰۷۸۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ سَائِلاً سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ فَقَالُوا: إِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ لِدَيْنٍ مُفْظِعٍ ، أَوْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ ، أَوَ قَالَ دَمٍ مُوجِعٍ فَإِنَّ الصَّدَقَةَ تَحِلُّ لَكَ.

(۱۰۷۸۷) حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سائل نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حسن، حضرت حسین اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم سے سوال کیا، سب حضرات نے اس کو فرمایا: اگر تو سوال کرتا ہے کہ تیرے اوپر بھیانک اور شدید قرض ہے یا بہت سخت فقر ہے یا تو نے خون بہا ادا کرنا ہے ورنہ تو قتل کر دیا جائے گا تو پھر تیرے لیے سوال کرنا جائز ہے (وگرنہ نہیں)۔

(۱۰۷۸۸) الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ الْهِلاَلِيِّ ، قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا ، فَقَالَ: أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ ، حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ نَأْمُرُ لَكَ بِهَا ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا قَبِيصَةُ ، إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لاَ تَحِلُّ إِلاَّ لأَحَدِ ثَلاَثَةٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ، ثُمَّ يُمْسِكُ ، وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ ، ثُمَّ يُمْسِكُ ، وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلاَثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فُلاَنًا فَاقَةٌ ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ ، ثُمَّ يُمْسِكُ ، يَا قَبِيصَةُ ، مَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا.

(مسلم ۱۰۹۔ ابو داؤد ۱۶۳۷)

(۱۰۷۸۸) حضرت قبیصہ بن المخارق الھلالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقروض ہو گیا تو میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سوال کرنے کی غرض سے حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قبیصہ ٹھہر جا یہاں تک کہ ہمارے پاس صدقہ (کا مال) آ جائے تو ہم اس میں سے تیرے لئے حکم فرمائیں۔ پھر مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوال کرنا تین اشخاص کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں ہے۔ ایک وہ شخص جو مقروض ہو گیا ہو تو اس کیلئے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ اس سے ادا کر دے اور پھر (سوال کرنے سے) رک جائے، دوسرا وہ شخص جس کو کوئی آفت پہنچے اور وہ اس کے مال کو ھلاک کر دے تو اس کیلئے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ اس کے رہن سہن کی زندگی کو کچھ تقویت پہنچے اور وہ پھر (سوال کرنے سے) رک جائے، اور تیسرا وہ شخص جس کو فاقہ پہنچے یہاں تک کہ تین صاحب رائے شخص اس کے قبیلہ کے یہ کہیں کہ تحقیق فلاں کو فاقہ پہنچا ہے، تو اس

کیلئے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ اس کے رہن سہن کو تقویت ملے پھر وہ (سوال کرنے سے) رک جائے، اے قبیصہ رضی اللہ عنہ ان کے علاوہ سوال کرنے والا حرام کھانے والا ہے۔

(۱۰۷۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي رَجُلٍ سَافَرَ وَهُوَ غَنِيٌّ فَنَفِدَ مَا مَعَهُ فِي سَفَرِهِ وَاحْتَاجَ ؟ قَالَ :يُعْطَى مِنَ الصَّدَقَةِ فِي سَفَرِهِ لأَنَّهُ ابْنُ السَّبِيلِ.

(۱۰۷۸۹) حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک غنی شخص سفر میں ہو اور اس کا سارا مال حالت سفر میں ختم ہو جائے اور وہ محتاج ہو جائے تو اس کیلئے سوال کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اس کو حالت سفر میں صدقہ عطا کیا جائے گا کیونکہ وہ مسافر ہے۔

(۱۲۵) فی الاستغناء عَنِ الْمَسْأَلَةِ مَنْ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

سوال کرنے سے استغناء کرنا، کہا گیا ہے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے

(۱۰۷۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ , وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ , وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.

(بخاری ۱۴۲۷۔ مسلم ۹۵)

(۱۰۷۹۰) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مستغنی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو غنی فرما دیتا ہے، اور جو پاک دامنی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پاک دامن فرما دیتا ہے، اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا ہاتھ) نیچے والے ہاتھ (لینے والے ہاتھ) سے بہتر ہے۔

(۱۰۷۹۱) ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ وَعُرْوَةَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. (بخاری ۲۷۵۰۔ ترمذی ۲۴۶۳)

(۱۰۷۹۱) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(۱۰۷۹۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ يُحَدِّثُ عَنْ هِلاَلِ بْنِ حِصْنٍ ، قَالَ :نَزَلْتُ دَارَ أَبِي سَعِيدٍ فَضَمَّنِي وَإِيَّاهُ الْمَجْلِسُ فَحَدَّثَنِي ، أَنَّهُ أَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى بَطْنِهِ مِنَ الْجُوعِ ، قَالَ : فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ وَهُوَ يَقُولُ :مَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ سَأَلَنَا إِمَّا أَنْ نَبْذُلَ لَهُ , وَإِمَّا أَنْ نُوَاسِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ ، أَوْ يَسْتَعْفِفْ عَنَّا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَنَا ، قَالَ : فَرَجَعْتُ فَمَا سَأَلْتُهُ شَيْئًا. (نسائی ۲۳۶۹۔ احمد ۳/ ۴۴)

(۱۰۷۹۲) حضرت ابو سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن بھوک کی وجہ سے میں نے اپنے پیٹ پر پٹی باندھ لی، پھر میں حضور

اکرم ﷺ کے پاس آیا تو میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص پاکدامنی اختیار کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو پاکدامن رکھتا ہے اور جو استغناء چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو مستغنی فرما دیتا ہے اور جس نے ہم سے سوال کیا یا تو ہم اس کو خرچہ دے دیں گے یا اس کی امداد کر دیں گے۔ (لیکن) جو مستغنی اور (سوال کرنے سے) پاکدامن رہا ہم سے یہ بہتر ہے اس سے کہ ہم سے سوال کرے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں واپس لوٹ گیا اور کسی چیز کا سوال نہ کیا۔

(١٠٧٩٣) عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اسْتَغْنِ عَنِ النَّاسِ وَلَوْ بِقِصْمَةِ سِوَاكٍ. (بزار ۹۱۳)

(۱۰۷۹۳) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے سوال کرنے سے مستغنی رہو اگرچہ مسواک کا وہ ریزہ ہی کیوں نہ ہو جو دانتوں میں پھنسا ہو۔

(١٠٧٩٤) أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

(۱۰۷۹۴) حضرت عبدالرحمٰن بن لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل منقول ہے لیکن انہوں نے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

(١٠٧٩٥) وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُتَعَفِّفَةُ.

(۱۰۷۹۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اوپر والے ہاتھ سے مراد وہ ہاتھ ہے جو سوال کرنے سے بچا رہا۔

(١٠٧٩٦) ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا أَبْقَتْ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ.

(۱۰۷۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور بہتر صدقہ وہ ہے جو غنیٰ کو باقی رکھے اور اور ان لوگوں سے ابتدا کر جو تیری کفالت میں ہیں۔

(١٠٧٩٧) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ أَسْوَدَ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ ، قَالَ :انْتَهَى قَوْمٌ مِن ثَعْلَبَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ :يَدُ الْمُعْطِي :الْعُلْيَا وَيَدُ السَّائِلِ :السُّفْلَى , وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ :أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ وَأَدْنَاكَ فَأَدْنَاكَ.

(طیالسی ۱۲۵۷۔ مسندہ ۶۳۴)

(۱۰۷۹۷) حضرت ثعلبہ بن زھدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ثعلبہ کی قوم حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں پہنچی اس وقت آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ دینے والا ہاتھ اوپر والا ہے اور لینے والا ہاتھ نیچے والا ہے اور دینے میں ان لوگوں سے ابتدا کر جو تیری کفالت میں ہیں۔ تیری ماں، تیرا باپ، تیری بہن، تیرا بھائی، جو تیرا قریبی ہے اور جو اس سے قریبی ہے۔

(۱۳۶) مَا ذُكِرَ فِي الْكَنْزِ وَالْبُخْلِ بِالْحَقِّ فِي الْمَالِ

مال میں بخل اور خزانے سے متعلق جو مذکور ہے اسکا بیان

(۱۰۷۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَقْنَعِ الْبَاهِلِيِّ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا فِي مَجْلِسٍ فِي الْمَدِينَةِ ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ لاَ تَرَى حَلْقَةً إِلاَّ فَرُّوا مِنْهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْحَلْقَةِ الَّتِي كُنْت فِيهَا ، فَثَبَتُّ وَفَرُّوا ، فَقُلْت :مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ :أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَقُلْت :مَا يَفِرُّ النَّاسُ مِنْك ؟ قَالَ :إِنِّي أَنْهَاهُمْ ، عَنِ الْكُنُوزِ ، قَالَ : قُلْتُ :إِنَّ أَعْطِيَاتِنَا قَدْ بَلَغَتْ وَارْتَفَعَتْ فَتَخَافُ عَلَيْنَا مِنْهَا ، قَالَ :أَمَّا الْيَوْمَ فَلاَ وَلَكِنَّهَا يُوشِكُ أَنْ تَكُونَ أَثْمَانَ دِينِكُمْ فَدَعُوهُمْ وَإِيَّاهَا.

(۱۰۷۹۸) حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی شریف میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص مسجد میں آیا، مسجد میں موجود جو حلقہ بھی اسے دیکھتا اس سے بھاگتا۔ یہاں تک وہ آخری تک پہنچا کہ جس میں، میں تھا، لوگ تو بھاگ گئے لیکن میں وہاں ہی ثابت قدم موجود رہا۔ میں ان سے پوچھا آپ کون ہیں؟ وہ فرمانے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ابوذر رضی اللہ عنہ، میں نے عرض کیا کہ لوگ آپ رضی اللہ عنہ سے کیوں بھاگتے ہیں؟ فرمایا اس لئے کہ میں ان کو خزانے (جمع کرنے سے) روکتا ہوں، میں نے عرض کیا کہ کیا آپ ہمارے مالوں اور خزانوں کے زیادہ ہونے سے پریشان ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ابھی تو نہیں البتہ ہو سکتا ہے کہ یہ مال و دولت ایک دن تمہارے لیے دین سے دوری کا باعث بن جائے۔

(۱۰۷۹۹) ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ مَرَرْنَا عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَسَأَلْنَاه عَنْ مَنْزِلِهِ ، قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ فَقَرَأْتُ هَذِهِ الآيَةَ (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ ، وَلاَ يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ) ، فَقَالَ :مُعَاوِيَةُ إِنَّمَا هِيَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُلْنَا :إِنَّهَا لَفِينَا وَفِيهِمْ.

(۱۰۷۹۹) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ربذہ مقام پر گذرے۔ ہم نے ان سے ان کی منزل کے بارے میں سوال کیا۔ فرمانے لگے کہ میں شام میں تھا میں نے یہ آیت پڑھی! ﴿وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ﴾ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیشک اسکا مصداق اہل کتاب کے لوگ ہیں۔ ہم نے عرض کیا بیشک یہ ہم میں ہے اور ان میں بھی ہے۔

(۱۰۸۰۰) ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ لاَ يُعَذِّبُ اللَّهُ رَجُلاً يَكْنِزُ فَيَمَسُّ دِرْهَمٌ دِرْهَمًا ، وَلاَ دِينَارٌ دِينَارًا ، وَلَكِنْ يُوَسِّعُ جِلْدَهُ حَتَّى يُوضَعَ كُلُّ دِرْهَمٍ وَدِينَارٍ عَلَى حِدَتِهِ.

(۱۰۸۰۰) حضرت مسروق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو عام عذاب نہیں دیگا جو مال یوں جمع کرتا ہے بلکہ اس کی کھال کو پھیلا جائے گا اور ہر درہم اور دینار کو اس کی کھال پر رکھا جائے گا کہ کوئی درہم درہم کو نہ چھوئے اور دینار دینار کو نہ چھوئے۔

(۱۰۸۰۱) أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ فِي قوله تعالى : ﴿سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ قَالَ ﴿يُطَوَّقُونَ﴾ ثُعْبَانًا بِفِيهِ زَبِيبَتَانِ يَنْهَشُهُ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ الَّذِي بَخِلْتَ بِهِ.

(۱۰۸۰۱) حضرت ابووائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک اژدھا کو طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالا جائے گا، اس کے منہ پر دو سیاہ نشان ہوں گے وہ پھنکارے گا اور کہے گا میں تیرا وہی مال ہوں جس میں تو بخل کرتا تھا۔

(۱۰۸۰۲) يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ ، وَلاَ بَقَرٍ ، وَلاَ غَنَمٍ لاَ يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلاَّ قَعَدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ , تَطَؤُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا , وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا , وَلَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ ، وَلاَ مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا حَقُّهَا ؟ قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا , وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا , وَمَنِيحَتُهَا وَحَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ. (مسلم ۲۷۔ احمد ۳/ ۳۲۱)

(۱۰۸۰۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کوئی اونٹوں، گائے اور بکریوں والا شخص جس نے ان کا حق ادا نہیں کیا رکھا جائے گا قیامت کے دن برابر اور چٹیل میدان میں، جہاں ہر کھر والا جانور اس کو کھروں سے روندے گا اور ہر سینگ والا جانور اس کو سینگ سے مارے گا، اس دن کوئی جانور ایسا نہ ہوگا جس کے سینگ نہ ہوں یا ٹوٹے ہوئے ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ان کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جفتی کیلئے اونٹ کسی کو (عاریۃ) دے دینا، اور اس کے ڈول کا عاریۃ دینا، اور اس کو کسی کی ضرورت پوری کرنے کیلئے عاریۃ دینا، اور اونٹنی کا دودھ پانی کے گھاٹ کے پاس نکالنا (تاکہ مساکین بھی پی سکیں) اس کے دودھ کو پانی سے دور رکھنا، اور اس پر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سواری کرنا۔

(۱۰۸۰۳) زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أُنَيْسٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ حَبِيبِي يَقُولُ : فِي الإِبِلِ صَدَقَتُهَا مَنْ جَمَعَ دِينَارًا ، أَوْ دِرْهَمًا ، أَوْ تِبْرًا ، أَوْ فِضَّةً ، لاَ يُعِدُّهُ لِغَرِيمٍ ، وَلاَ يُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ كَيٌّ يُكْوَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (دار قطنی ۲۷۔ بیہقی ۱۴۷)

(۱۰۸۰۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنایا فرمایا کہ میں نے اپنے محبوب سے سنا وہ فرماتے ہیں: اونٹ (کا حق) اس کا صدقہ کرنا ہے، جس نے دینار یا درہم جمع کیا یا چاندی جمع کی خواہ ڈلی ہو یا ثابت اور اس کو مہیا نہیں کیا گیا قرض خواہ کیلئے اور نہ ہی اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کیا گیا تو وہ داغنے (کا آلہ ہے) قیامت کے دن اس سے داغا جائے گا۔

(۱۰۸۰٤) جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي قوله تعالى : ﴿سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ قَالَ : طَوْقٌ مِنْ نَارٍ.

(۱۰۸۰۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ آگ کا طوق ہوگا۔

(۱۰۸۰۵) خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ فِي قوله تعالى :(سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) قَالَ : هُوَ الرَّجُلُ يَرْزُقُهُ اللَّهُ الْمَالَ فَيَمْنَعُ قَرَابَتَهُ الْحَقَّ الَّذِي فِيهِ فَيُجْعَلُ حَيَّةً فَيُطَوَّقُهَا فَيَقُولُ : مَا لِي وَمَا لَكَ ؟ فَيَقُولُ الْحَيَّةُ : أَنَا مَالُكَ.

(۱۰۸۰۵) حضرت مسروق رحمہ اللہ اللہ پاک کے ارشاد ﴿سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے وہ شخص مراد ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال کی نعمت عطا فرمائی لیکن اس نے قرابت دار کو اسکا حق ادا نہ کیا، تو وہ مال اسکے لئے سانپ بنا دیا جائے گا جس کا اس کو طوق پہنایا جائے گا، تو وہ کہے گا، میرے اور تیرے درمیان کیا تعلق ہے؟ (یعنی تو مجھ کو کیوں چمٹ گیا ہے؟) سانپ اس سے کہے گا میں تیرا مال ہوں۔

(۱۲۷) مَنْ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ

بنو ہاشم کو صدقہ (زکوٰۃ) دینا جائز نہیں ہے

(۱۰۸۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أُتِيَ بِتَمْرٍ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَتَنَاوَلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً فَلاَكَهَا فِي فِيهِ ، فَقَالَ لَهُ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَخْ كَخْ إِنَّا لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ. (بخاری ۱۴۹۱۔ مسلم ۱۶۱)

(۱۰۸۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقات (زکوٰۃ) کی کھجوریں آئیں تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے اس میں سے ایک کھجور کھالی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (پیار سے) ڈانٹا اور فرمایا ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(۱۰۸۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللَّهُ عَنْهما مَا تَذْكُرُ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَعْقِلُ عَنْهُ ، قَالَ

أَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَلُكْتُهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

(احمد ۱/ ۲۰۰۔ طبرانی ۲۷۴۱)

(۱۰۸۰۷) حضرت ربیعہ بن شیبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی سے دریافت کیا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس بات پر آپ کو نصیحت (تنبیہ) فرمائی تھی اور کس بات سے آپ کو روکا تھا؟ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لئے صدقہ (کھانا) حلال نہیں ہے۔

(۱۰۸۰۸) وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً ، فَقَالَ :لَوْلاَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لأَكَلْتُهَا. (بخاری ۲۰۵۵۔ مسلم ۱۶۶)

(۱۰۸۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کھجور ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو میں اس میں سے ضرور تناول کرتا۔

(۱۰۸۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِبَنِي هَاشِمٍ ، وَلاَ لِمَوَالِيهِمْ.

(۱۰۸۰۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم اور غلاموں کیلئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(۱۰۸۱۰) غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلاً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ لأَبِي رَافِعٍ تَصْحَبُنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا ، فَقَالَ :لاَ حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ :إِنَّ الصَّدَقَةَ لاَ تَحِلُّ لَنَا , وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ. (ترمذی ۶۵۷۔ ابوداؤد ۱۶۴۷)

(۱۰۸۱۰) حضرت ابو رافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مخزوم کی طرف صدقات وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ اس شخص نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ بھی میرے ساتھ چلو تا کہ آپ کو بھی اس میں سے کچھ حصہ مل جائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔ پھر آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور قوم کے موالی بھی انہی میں سے ہیں۔ (ان کا بھی یہی حکم ہے)۔

(۱۰۸۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، أَنَّ خَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ بَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ بِبَقَرَةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَقَالَتْ إِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

(۱۰۸۱۱) حضرت ابن ابو ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن سعید رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں صدقہ (زکوٰۃ) کی گائے بھیجی تو آپ رضی اللہ عنہا نے یہ کہتے ہوئے وہ واپس بھیج دی کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہیں ہمارے لئے صدقہ حلال

نہیں ہے۔

(۱۰۸۱۲) عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ احْتَطَبْت حَطَبًا فَبِعْتُهُ ، فَأَتَيْت بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ : مَا هَذَا قُلْتُ صَدَقَةٌ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ كُلُوا ، وَلَمْ يَأْكُلْ. (احمد ۵/ ۴۳۸۔ حاکم ۱۰۸)

(۱۰۸۱۲) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کچھ لکڑیاں جمع کیں اور ان کو فروخت کر کے (ان کا منافع) لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا صدقہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کھاؤ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس میں سے تناول نہیں فرمایا۔

(۱۰۸۱۳) وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :أَتَيْتُ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَةَ عَلِيٍّ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَقَالَتْ حَدَّثَنِي مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ مِهْرَانُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ. (احمد ۳/ ۴۴۸۔ عبدالرزاق ۶۹۴۲)

(۱۰۸۱۳) حضرت عطاء بن السائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی خدمت میں صدقہ کی چیز لے کر حاضر ہوا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو واپس کر دیا اور فرمایا کہ مجھ سے حضرت مہران رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور قوم کے غلام بھی انہی میں سے ہیں۔

(۱۰۸۱٤) الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الصَّدَقَةِ ، قَالَ :فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَخَذَ تَمْرَةً فَأَخَذَهَا مِنْهُ فَاسْتَخْرَجَهَا ، وَقَالَ :إِنَّا لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ. (احمد ۴/ ۳۴۸۔ دارمی ۱۶۴۳)

(۱۰۸۱۴) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صدقہ کے گھر (جہاں پر صدقہ کا مال موجود تھا) میں تھا، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور ایک کھجور اٹھالی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ان سے واپس لے لی اور فرمایا: ہمارے لئے صدقہ جائز نہیں ہے۔

(۱۰۸۱٥) ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ :انْطَلَقْت أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ عُقْبَةَ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، فَقَالَ لَهُ يَزِيدُ وَحُصَيْنٌ مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ ، أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ؟ قَالَ :نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ، وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بعده، فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ :وَمَنْ هُمْ ؟ قَالَ :هُمْ آلُ عَبَّاسٍ ، وَآلُ عَلِيٍّ ، وَآلُ جَعْفَرٍ ، وَآلُ عَقِيلٍ، فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ عَلَى هَؤُلاَءِ تَحْرُمُ الصَّدَقَةُ ، قَالَ نَعَمْ. (مسلم ۳۶۔ احمد ۴/ ۳۶۷)

(۱۰۸۱۵) حضرت یزید بن حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت حصین بن عقبہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں

حاضر ہوئے۔ ہم دونوں نے ان سے عرض کیا اہل بیت میں سے کون (لوگ) ہیں؟ کیا ان کی عورتیں بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔ آپ ؓ نے فرمایا ان کی عورتیں بھی اہل بیت میں سے ہیں۔ لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر بعد میں صدقہ حرام کر دیا گیا۔ حضرت حصین ؒ نے عرض کیا وہ کون ہیں؟ آپ ؓ نے فرمایا: آل عباس، آل علی، آل جعفر، آل عقیل ان میں سے ہیں۔ حضرت حصین ؒ نے پھر عرض کیا ان پر صدقہ حرام ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۱۰۸۱۶) كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، قَالَ بَلَغَنِي ، أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلاَنِهِ مِنَ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ :لاَ وَلَكِنْ إذَا رَأَيْتُمَا عِنْدِي شَيْئًا مِنَ الْخُمُسِ فَأْتِيَانِي.

(۱۰۸۱۶) حضرت ثابت بن الحجاج سے مروی ہے کہ بنو عبد المطلب کے دو شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے صدقہ کا سوال کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو انکار فرما دیا اور فرمایا کہ جب تمہیں معلوم ہو کہ میرے پاس خمس کا مال آیا ہے تو تم میرے پاس آنا (میں تمہیں اس میں سے حصہ دوں گا)۔

(۱۰۸۱۷) وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ فَجَعَلَ لَهُمْ خُمُسَ الْخُمُسِ. (نسائی ۴۴۴۹)

(۱۰۸۱۷) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ آل محمد ﷺ کیلئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ ان کیلئے خمس کا خمس ہے۔

(۱۰۸۱۸) الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُعَرِّفُ بْنُ وَاصِلٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ طَلْقٍ قَالَتْ حَدَّثَنِي جَدِّي رُشَيْدُ بْنُ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إنَّا لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

(بخاری ۱۱۳۱۔ احمد ۳/ ۴۸۹)

(۱۰۸۱۸) حضرت رشید بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(۱۳۸) مَا لِلْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ مِنَ الأَجْرِ

عامل کا صدقہ میں جو اجر اور حصہ ہے اس کا بیان

(۱۰۸۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يَرْجِعَ إلَى بَيْتِهِ. (ترمذی ۶۴۵۔ ابو داؤد ۲۹۲۹)

(۱۰۸۱۹) حضرت رافع بن خدیج ؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عامل (زکوٰۃ وصدقات وصول کرنے والا) کا صدقہ میں حق ہے جیسا کہ غازی کا اللہ کی راہ میں جب تک کہ وہ واپس گھر نہ لوٹ آئے۔

(١٠٨٢٠) أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عبد اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْخَازِنَ الأَمِينَ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلاً مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ حِينَ يَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ له بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ. (بخاری ۱۴۳۸۔ ابو داؤد ۱۶۸۱)

(۱۰۸۲۰) حضرت ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک امانت دار خازن وہ ہے جو عطا کرے کہ جس کو جس چیز کے دینے کا حکم ہو تو وہ اس چیز کو مکمل وافر اور طیب خاطر سے اس متصدق کو دے دے کہ جس کو دینے کا اس کو حکم ملا ہے۔

(١٠٨٢١) غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ ، قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلاً مِنْ ثَقِيفٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَرَآهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ ، فَقَالَ : أَلاَ أَرَاكَ وَلَكَ كَأَجْرِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۱۰۸۲۱) حضرت حسن بن مسلم المکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بنو ثقیف میں سے ایک شخص کو صدقات (وصول کرنے کیلئے) بھیجا، پھر اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو اس سے فرمایا: کیا تو نہیں دیکھتا کہ تیرے لیے بھی اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے والے) غازی کی مثل اجر ہے۔

(١٠٨٢٢) أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ مَنْ دُفِعَتْ إِلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَوَضَعَهَا مَوَاضِعَهَا فَلَهُ أَجْرُ صَاحِبِهَا.

(۱۰۸۲۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو صدقہ دیا گیا پھر اس نے اس کو، اس کی جگہ پر رکھ دیا تو اس کے لئے بھی اس کے مالک جتنا اجر ہے۔

(١٢٩) ما يؤخذ مِنَ الْكُرُومِ وَالرِّطَابِ وَالنَّخْلِ وَمَا يُوضَعُ عَلَى الأَرْضِ

انگور کی بیل، تر اور خشک کھجور اور جو کچھ زمین اگلے اس پر زکوٰۃ کا بیان

(١٠٨٢٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، أن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ جَعَلَ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ عَلَى كُلِّ جَرِيبٍ قَفِيزًا وَدِرْهَمًا.

(۱۰۸۲۳) حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عراق والوں پر ہر جریب (زمین) پر ایک قفیز اور درہم مقرر فرمایا تھا۔

(١٠٨٢٤) حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَلَى جَرِيبِ النَّخْلِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ.

(۱۰۸۲۴) حضرت ابومجلز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کھجوروں کے باغات کے جریب پر آٹھ درہم مقرر فرمائے تھے۔

(۱۰۸۲۵) عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِی عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ عَلَى كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ يَبْلُغُهُ الْمَاءُ عَامِرًا وَغَامِرًا دِرْهَمًا وَقَفِيزًا مِنْ طَعَامٍ ، وَعَلَى الْبَسَاتِينِ عَلَى كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ من طَعَامٍ وَعَلَى الْكُرُومِ عَلَى كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ طَعَامٍ ، وَعَلَى الرِّطَابِ عَلَى كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ ، وَخَمْسَةَ أَقْفِزَةَ طَعَامٍ ، وَلَمْ يَضَعْ عَلَى النَّخْلِ شَيْئًا ، وَجَعَلَهُ تبعًا لِلأَرْضِ ، وَعَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ عَلَى الْغَنِيِّ ثَمَانِيَةً وَأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا ، وَعَلَى الْوَسَطِ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا ، وَعَلَى الْفَقِيرِ اثْنَیْ عَشَرَ دِرْهَمًا.

(۱۰۸۲۵) حضرت ابوعون محمد بن عبید اللہ الثقفی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عراق والوں پر جریب زمین پر جس کو پانی پہنچتا ہو خواہ وہ زمین آباد ہو یا غیر آباد ایک درہم اور طعام میں سے ایک قفیز مقرر فرمایا، اور باغات والوں پر ہر جریب زمین پر دس درہم اور دس قفیز کھانے میں سے، اور انگور والوں پر ہر جریب زمین پر دس درہم اور قفیز کھانے میں سے، اور تر کھجوروں میں ہر جریب زمین پر پانچ درہم اور پانچ قفیز کھانے میں سے مقرر فرمایا۔ اور جس درخت پر کچھ نہ لگتا تھا اس کو زمین کے تابع کر دیا، اور مردوں میں مالداروں پر اڑتالیس درہم خراج، درمیانے درجے کے لوگوں پر چوبیس درہم اور فقیروں پر بارہ درہم خراج مقرر فرمایا۔

(۱۰۸۲۶) أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ وَضَعَ عُمَرُ عَلَى السَّوَادِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ. (ابو عبید ۱۷۴)

(۱۰۸۲۶) حضرت محمد بن عبید اللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عراق والوں پر مقرر فرمایا پھر ابن مسہر کی حدیث کے مثل ذکر فرمایا۔

(۱۰۸۲۷) أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِی مِجْلَزٍ ، قَالَ بَعَثَ عُمَرُ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ عَلَى مِسَاحَةِ الأَرْضِ فَوَضَعَ عُثْمَانُ عَلَى الْجَرِيبِ مِنَ الْكَرْمِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَلَى جَرِيبِ النَّخْلِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ وَعَلَى جَرِيبِ الشَّعِيرِ دِرْهَمَيْنِ، وَجَعَلَ عَلَى كُلِّ رَأْسٍ فِي السَّنَةِ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَعَطَّلَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ.

(۱۰۸۲۷) حضرت ابومجلز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن حنیف رحمہ اللہ کو زمین کے رقبہ کی پیمائش کے لئے بھیجا۔ حضرت عثمان بن حنیف رحمہ اللہ نے انگوروں والی زمین کے ہر جریب پر دس درہم مقرر فرمائے اور کھجور والی زمین کے جریب پر آٹھ درہم مقرر فرمائے اور جو والی زمین کے جریب پر دو درہم مقرر فرمائے اور ہر شخص پر سال میں چوبیس درہم خراج مقرر فرمایا اور عورتوں اور بچوں سے خراج کو معطل کر دیا۔

(۱۰۸۲۸) وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ بَعَثَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ عَلَى السَّوَادِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ جَرِيبٍ عَامِرًا وَغَامِرًا يَنَالُهُ الْمَاءُ دِرْهَمًا وَقَفِيزًا ، يَعْنِی الْحِنْطَةَ وَالشَّعِيرَ ، وَعَلَى كُلِّ جَرِيبِ

الْكَرْمِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ، وَعَلَى كُلِّ جَرِيبِ الرَّطْبِ خَمْسَةً.

(۱۰۸۲۸) حضرت حکم ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے حضرت عثمان بن حنیف کو عراق بھیجا تو انہوں نے ہر وہ زمین جہاں پانی پہنچتا ہو خواہ آباد ہو یا غیر آباد اور گندم والی ہو یا اس میں جو ہو اس کے ہر جریب پر ایک درہم مقرر فرمایا اور انگور والی زمین کے جریب پر دس درہم اور تر کھجور کے جریب پر پانچ درہم مقرر فرمائے۔

(۱۰۸۲۹) وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ وَضَعَ عَلَى النَّخْلِ عَلَى الرَّقْلَتَيْنِ دِرهَمًا وَعَلَى الْفَارِسِيَّةِ دِرْهَمًا.

وَقَالَ وَكِيعٌ مَرَّةً :عَنْ أَبَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ.

(۱۰۸۲۹) حضرت ابان بن تغلب ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے کھجوروں پر مقرر فرمایا: بڑی کھجوروں پر ایک درہم اور فارسی کھجوروں (چھوٹی کھجوروں) پر بھی ایک درہم۔

(۱۳۰) الرَّجُلُ يَتَصَدَّقُ فَيَجْتَمِعُ عِنْدَهُ الآصع

ایسا آدمی جسے اتنا صدقہ فطر ملے کہ ایک گراں قدر مالیت اسے حاصل ہو جائے تو وہ کیا کرے

(۱۰۸۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ ؛ فِي الرَّجُلِ إذَا أُعْطِيَ مِنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ ، قَالَ :إذَا اجْتَمَعَتْ عِنْدَهُ الآصع أَعْطَى.

(۱۰۸۳۰) حضرت حسن ؒ ایسے آدمی کے بارے میں جسے صدقہ فطر دیا گیا فرماتے ہیں کہ جب اس کے پاس گراں قدر مالیت ہو جائے تو وہ صدقہ فطر ادا کرے۔

(۱۰۸۳۱) حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ وَالشَّعْبِيِّ ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالُوا :صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ.

(۱۰۸۳۱) حضرت ابو العالیہ، حضرت شعبی اور حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ غنی اور فقیر پر صدقہ فطر ہے۔

(۱۰۸۳۲) وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُثَنًّى ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ يَأْخُذُ وَيُعْطِي.

(۱۰۸۳۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وہ لے گا اور عطا کرے گا۔

(۱۰۸۳۳) مَالِكُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ تُعْطِي صَدَقَةَ الْفِطْرِ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ ، قَالَ :وَقَالَ الزُّهْرِيُّ يُؤَدِّي حَقَّ اللهِ وَيَأْخُذُ.

(۱۰۸۳۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص پر صدقۃ الفطر واجب ہے اس کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ حضرت امام زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کا حق ادا کرے گا اور وہ لے گا۔

(۱۰۸۳٤) عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ يُعْطِي.

(۱۳۱۳۴) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دے گا۔

(۱۳۱) مَنْ قَالَ لاَ تُؤْخَذُ فِي السَّنَةِ إِلَّا مَرَّةً

سال میں صرف ایک بار وصول کریں گے۔

(۱۰۸۳۵) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ لَمْ يَبْلُغْنَا أن أَحَدا مِنْ وُلاَةِ هَذِهِ الأُمَّةِ الَّذِينَ كَانُوا بِالْمَدِينَةِ , أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ , وَعُثْمَانَ , أَنَّهُمْ كَانُوا يَثْنُونَ الصَّدَقَةَ لَكِنْ يَبْعَثُونَ عَلَيْهَا كُلَّ عَامٍ فِي الْخِصْبِ وَالْجَدْبِ لأَنَّ أَخْذَهَا سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۰۸۳۵) حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس امت کے امراء جو مدینہ میں تھے حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے متعلق ہمیں یہ خبر نہیں پہنچی کہ انہوں نے سال میں دو بار زکوۃ وصول کی ہو۔ لیکن وہ ہر سال سرسبز اور خشک کی طرف بھیجا کرتے تھے (لوگوں کو) تا کہ ان سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق وصول کیا جائے۔

(۱۰۸۳٦) مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الأَحْوَلُ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ قَالَ إِذْ تَدَارَكَتِ الصَّدَقَتَانِ فَلاَ يُؤْخَذُ الأُولَى كَالْجِزْيَةِ.

(۱۰۸۳٦) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم دو صدقوں کو پالو تو پہلے کو وصول مت کرو جزیہ کی طرح۔

(۱۰۸۳۷) سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ حَسَنٍ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ ثِنَا فِي الصَّدَقَةِ.

(۱۰۸۳۷) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زکوۃ سال میں دو بار ادا کرنا نہیں ہے۔

(۱۳۲) مَا رَخَّصَ فِيهِ مِنَ الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ

بعض حضرات نے بنو ہاشم پر صدقہ کرنے کی گنجائش بیان فرمائی ہے

(۱۰۸۳۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ رَهْطٍ ثَلاَثَةٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالصَّدَقَةِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۱۰۸۳۸) حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو ہاشم میں سے بعض کے بعض کو زکوۃ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۳) مَنْ قَالَ الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمُهَاجِرِينَ

بعض حضرات فرماتے ہیں صدقات فقراء اور مہاجرین کیلئے ہیں

(۱۰۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ يُقَالُ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمُهَاجِرِينَ.

(۱۰۸۳۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ زکوۃ فقراء اور مہاجرین کیلئے ہے۔

(١٣٤) فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَمَّا فِي الْبَطْنِ

پیٹ کے بچے کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا

(١٠٨٤٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ : أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُعْطِي صَدَقَةَ الْفِطْرِ ، عَنِ الْحَبَلِ.

(۱۰۸۴۰) حضرت بکر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ حمل کی طرف سے بھی صدقۃ الفطر ادا فرماتے تھے۔

(١٠٨٤١) عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: كَانُوا يُعْطُونَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ حَتَّى يُعْطُونَ، عَنِ الْحَبَلِ.

(۱۰۸۴۱) حضرت ابو قلابہ ؒ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام ؓ صدقہ ادا فرماتے تھے اور حمل کی جانب سے بھی صدقہ الفطر ادا فرماتے۔

(١٣٥) فِي الْمُصَدِّقِ يَأْخُذُ سِنًّا فَوْقَ سِنٍّ، أَوْ سِنًّا دُونَ سِنٍّ

زکوۃ وصول کرنے والا عامل اگر مقررہ عمر سے چھوٹا یا بڑا جانور وصول کرے تو کیا حکم ہے؟

(١٠٨٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ سِنًّا فَوْقَ سِنٍّ رَدَّ عَلَيْهِمْ شَاتَيْنِ ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا ، وَإِذَا أَخَذَ سِنًّا دُونَ سِنٍّ رَدُّوا عَلَيْهِ شَاتَيْنِ ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا.

(۱۰۸۴۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر زکوۃ وصول کرنے والا مقررہ جانور سے بڑا کوئی جانور لے لے تو وہ دو بکریاں یا بیس درہم واپس کرے گا۔ اور اگر وہ مقررہ جانور سے کم عمر کا جانور وصول کرے تو زکوۃ دینے والے دو بکریاں یا بیس درہم مزید ادا کریں گے۔

(١٠٨٤٣) مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي خَلاَّدٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، أَنَّهُ قَالَ لَهُ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدِ السِّنَّ الَّذِي دُونَهَا أَخَذْتَ السِّنَّ الَّذِي فَوْقَهَا وَرَدَدْتَ إِلَى صَاحِبِ الْمَاشِيَةِ شَاتَيْنِ ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا.

(۱۰۸۴۳) حضرت عمرو بن شعیب ؓ فرماتے ہیں کہ اگر مقررہ جانور سے کم عمر کا جانور نہ ملے تو زیادہ عمر والا جانور وصول کرے اور جانوروں کے مالک کو دو بکریاں یا بیس درہم واپس کر دے۔

(١٠٨٤٤) مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى بَعْضِ عُمَّالِهِ أَنْ لاَ تَأْخُذُوا مِنْ رَجُلٍ لَمْ تَجِدُوا فِي إِبِلِهِ السِّنَّ الَّتِي عَلَيْهِ إِلاَّ تِلْكَ السِّنَّ خُذُوا شَرْوَى إِبِلِهِ ، أَوْ قِيمَةَ عَدْلٍ.

(۱۰۸۴۴) حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن انصاری ؓ فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے گورنروں کو یہ خط لکھا کہ اگر کسی

کے پاس زکوٰۃ کی ادائیگی میں جو جانور فرض ہے اس کے پاس صرف اس طرح کا ایک ہی جانور ہے تو اس کو وصول نہ کیا جائے بلکہ اس کی مثل یا اس کی قیمت وصول کر لی جائے۔

(١٠٨٤٥) غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فَرِيضَةٌ فِي إِبِلِهِ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ ، قَالَ : فَقَالَ : يَتَرَادَّانِ الْفَضْلَ فِيمَا بَيْنَهُمَا.

(۱۰۸۴۵) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں کہ جس کے مال پر زکوٰۃ جو واجب ہوئی ہے وہ اس کے پاس نہیں ہے تو دونوں آپس میں زیادتی کو لوٹا لیں گے۔ (یعنی جو زائد لے گا وہ اس کے بدلہ میں کچھ واپس لوٹائے گا)۔

(١٠٨٤٦) الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ إِنْ أَخَذَ سِنًّا دُونَ سِنٍّ رَدَّ شَاتَيْنِ ، أَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

(۱۰۸۴۶) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا مقررہ جانور سے بڑا جانور لے تو دو بکریاں یا بیس درہم واپس کرے گا۔

(١٣٦) ما جاء عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فِي صَدَقَةِ الإِبِلِ

اونٹوں کی زکوٰۃ کے بارے میں حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان ؓ سے جو منقول ہے اس کا بیان

(١٠٨٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُسْتَوْرِدِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا قِلاَبَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ الْمُصَدِّقِينَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَبِيعُوا الْجَذَعَةَ بِأَرْبَعِينَ وَالْحِقَّةَ بِثَلاَثِينَ ، وَابْنَ لَبُونٍ بِعِشْرِينَ ، وَبِنْتَ مَخَاضٍ بِعَشَرَةٍ ، فَانْطَلَقُوا فَبَاعُوا مَا بَاعُوا بِقِيمَةِ أَبِي بَكْرٍ ، ثُمَّ رَجَعُوا حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ بَعَثَهُمْ فَقَالُوا : لَوْ شِئْنَا أَنْ نَزْدَادَ ازْدَدْنَا ، فَقَالَ : زِيدُوا فِي كُلِّ سِنٍّ عَشَرَةً ، فَلَمَّا أن كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ بَعَثَهُمْ فَقَالُوا : لَوْ شِئْنَا أَنْ نَزْدَادَ ازْدَدْنَا شَيْئًا ، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بَعَثَ عُمَّالَهُ بِقِيمَةِ أَبِي بَكْرٍ الآخِرَةِ حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ ، قَالَ الْعُمَّالُ لَوْ شِئْنَا أَنْ نَزْدَادَ ازْدَدْنَا ، فَقَالَ : زِيدُوا فِي كُلِّ سِنٍّ عَشَرَةً حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ بَعَثَهُمْ بِالْقِيمَةِ الآخِرَةِ فَقَالُوا : لَوْ شِئْنَا أَنْ نَزْدَادَ ازْدَدْنَا ، قَالَ : لاَ حَتَّى إِذَا وَلِيَ عُثْمَانُ بَعَثَ بِقِيمَةِ عُمَرَ الآخِرَةِ حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا : لَوْ شِئْنَا أَنْ نَزْدَادَ ازْدَدْنَا ، قَالَ : زِيدُوا فِي كُلِّ سِنٍّ عَشَرَةً حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا : لَوْ شِئْنَا أَنْ نَزْدَادَ ازْدَدْنَا ، قَالَ : لاَ ، فَلَمَّا وَلِيَ مُعَاوِيَةُ بَعَثَ بِقِيمَةِ عُثْمَانَ الآخِرَةِ ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا : لَوْ شِئْنَا أَنْ نَزْدَادَ ازْدَدْنَا ، قَالَ : زِيدُوا فِي كُلِّ سِنٍّ عَشَرَةً ، حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا : لَوْ شِئْنَا أَنْ نَزْدَادَ ازْدَدْنَا ، قَالَ : خُذُوا الْفَرَائِضَ بِأَسْنَانِهَا ، ثُمَّ سَمُّوهَا وَأَغْلُوهَا ، ثُمَّ خَالِسُوهُمْ لِلْبَيْعِ فَمَا اسْتَطَاعُوا أن ينتقصوا وَمَا اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوا فَازْدَادُوا ، قَالَ

عَبْدُ اللهِ :فَرَأَيْت عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَأَنَّهُ لَمْ يَرَ بِذَلِكَ بَأْسًا ، فَقَالَ لأَبِي قِلاَبَةَ :فَكَيْفَ كَانَتْ صَدَقَةُ الْغَنَمِ ؟ قَالَ :كَانَتِ الصَّدَقَةُ تُؤْخَذُ فَتُقْسَمُ فِي فُقَرَاءِ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَتَّى إذْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَمَرَ بِهَا فَقُسِمَتْ أَخْمَاسًا فَجَعَلَ لِلْمِسْكِينَةِ خُمُسًا مِنْهَا ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ ذَلِكَ إلَى الْيَوْمِ.

(۱۰۸۴۷) حضرت عبداللہ بن المستورد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقلابہ کو حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے سامنے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے صدقہ وصول کرنے والوں کو (مختلف شہروں کی طرف) بھیجا تو ان سے فرمایا کہ وہ جذعہ کو چالیس، حقہ کو تیس، ابن لبون کو بیس اور بنت مخاض کو عشرۃ کے بدلے فروخت کر دو۔ چنانچہ صدقہ وصول کرنے والے چل پڑے اور انہوں نے اس قیمت پر ان کو فروخت کیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائی تھی پھر واپس آ گئے پھر جب آئندہ سال ان کو دوبارہ بھیجنے لگے تو انہوں نے عرض کیا کہ اگر ہم چاہیں تو ہم اس قیمت میں کچھ اضافہ کرلیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر سال دس کا اضافہ کر لینا۔ پھر آئندہ سال جب ان کو بھیجنے لگے تو انہوں نے عرض کیا: اگر ہم چاہیں تو اس میں اضافہ کرلیں۔

پھر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ آخری قیمت پر عاملوں کو (مختلف شہروں میں) بھیجا۔ پھر آئندہ سال آیا تو عاملوں نے عرض کیا: اگر ہم کچھ اضافہ کرنا چاہیں تو اضافہ کرلیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر سال دس کا اضافہ کرلیا کرو۔ پھر جب اگلے سال ان عاملوں کو بھیجا تو وہ پھر کہنے لگے اگر ہم کچھ اضافہ کرنا چاہیں تو اضافہ کرلیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں اب اضافہ نہیں کرنا۔

پھر جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ آخری قیمت پر اپنے عامل روانہ فرمائے پھر جب اگلا سال آیا تو عامل کہنے لگے کہ اگر ہم کچھ اضافہ کرنا چاہیں تو اضافہ کرلیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر سال دس کا اضافہ کرلو۔ پھر آئندہ سال جب آیا تو انہوں نے (پھر) عرض کیا کہ اگر ہم کچھ اضافہ کرنا چاہیں تو اضافہ کرلیں آپ نے فرمایا نہیں۔

پھر جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ امیر مقرر ہوئے تو انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ آخری قیمت پر بھیجے۔ پھر جب اگلا سال آیا تو عامل کہنے لگے اگر ہم اس میں کچھ اضافہ کرنا چاہیں تو کرلیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر سال دس کا اضافہ کر لو۔ پھر آئندہ سال انہوں نے کہا اگر ہم کچھ اضافہ کرنا چاہیں تو اضافہ کرلیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا فرائض کو ان کی عمر کے حساب سے لے لو پھر ان کے نام رکھواور ان کا اعلان (مشہور کردو) کرواؤ۔ پھر ان کو فوراً بیچ دو۔ اگر تو کم کرنے کی طاقت رکھو (تو کم کر دو) اور اگر تم قیمت زیادہ کرنے کی طاقت رکھو تو زیادہ کرلو۔

راوی حضرت عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو دیکھا کہ وہ اس میں کچھ بھی حرج نہ سمجھتے تھے۔ انہوں نے حضرت ابوقلابہ سے فرمایا کہ بکریوں کی زکوۃ کیسے وصول کریں؟ آپ ؒ نے فرمایا زکوۃ وصول کر کے

دیہات (اور جنگل) کے فقراء میں تقسیم کر دو۔ پھر حضرت عبد الملک بن مروان رحمہ اللہ نے اس کا حکم دیا اور خمس خمس کر کے اس کو تقسیم کیا۔ اور (ہر) مسکین کے لئے اس میں خمس رکھا جو آج تک مسلسل جاری ہے۔

(۱۳۷) فِي الجَوَامِيسِ تُعَدُّ فِي الصَّدَقَةِ

بھینسوں کو بھی زکوٰۃ ادا کرتے وقت شمار کیا جائے گا؟

(۱۰۸۴۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يقول :الجواميس بمنزلة البقر.

(۱۰۸۴۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بھینس بھی گائے کے مرتبہ میں ہے۔ (زکوٰۃ ادا کرنے کے حکم میں)۔

(۱۳۸) مَنْ فَرَّطَ فِي زَكَاتِهِ حَتَّى يَذْهَبَ مَالُهُ

کسی شخص نے زکوٰۃ ادا کرنے میں غفلت برتی اور مال ہلاک ہو گیا

(۱۰۸۴۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ فَرَّطَ فِي زَكَاتِهِ حَتَّى ذَهَبَ مَالُهُ ، قَالَ هُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ حَتَّى يَقْضِيَهُ.

(۱۰۸۴۹) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ کسی شخص نے زکوٰۃ ادا کرنے میں غفلت کی وجہ سے تاخیر کر دی اور اس کا مال ضائع اور ہلاک ہو گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا یہ زکوٰۃ اس کے ذمہ قرض ہے اس کی ادائیگی کرنا پڑے گی۔

(۱۳۹) فِي الْأَرْضِ تُخْرِجُ بُرًّا ، أَوْ شَعِيرًا مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسَةُ أَوْسَاقٍ

گندم یا جو پر پانچ وسق (زکوٰۃ کی ادائیگی) ہے

(۱۰۸۵۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ :إِذَا كَانَ فِي الْأَرْضِ بُرٌّ وَشَعِيرٌ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا أَقَلُّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ فَإِذَا جَمَعَهُمَا كَانَ فِيهِمَا خَمْسَةُ أَوْسَاقٍ ، أَوْ أَكْثَرُ كَانَ فِيهِمَا الصَّدَقَةُ لأَنَّ كُلَّهُ زَرْعٌ فَإِذَا كَانَ بُرٌّ وَزَبِيبٌ وَهُوَ لاَ يَبْلُغُ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ فَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ حَتَّى يَبْلُغَ مِنْ كُلِّ صِنْفٍ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ فَإِذَا بَلَغَ فَفِيهِ الْعُشْرُ.

(۱۰۸۵۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب زمین سے گندم یا جو نکلے اور دونوں میں سے ہر ایک پانچ وسق (خاص مقدار) سے کم ہو اور جب ان دونوں کو جمع کریں پانچ وسق یا اس سے زائد بنتے ہوں تو دونوں پر زکوٰۃ ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک کھیتی ہے۔ اور اگر گندم اور کشمش ہوں اور وہ پانچ وسق نہ بنتے ہوں تو ان پر اس وقت تک کچھ نہیں ہے جب تک کہ ان میں سے ہر ایک پانچ وسق کی مقدار کو پہنچ جائیں۔ جب پانچ وسق ہو جائیں تو اس میں پھر عشر ہے۔

(۱۴۰) مَنْ قَالَ فِيمَا دُونَ الثَّلاَثِينَ مِنَ الْبَقَرِ زَكَاةٌ

بعض حضرات کے نزدیک تیس سے کم گائے ہوں تو ان پر بھی زکوٰۃ ہے

(۱۰۸۵۱) عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ : فِي كُلِّ عَشَرَةٍ مِنَ الْبَقَرِ شَاةٌ ، وَفِي كُلِّ عِشْرِينَ شَاتَانِ وَفِي كُلِّ ثَلاَثِينَ تَبِيعٌ.

(۱۰۸۵۱) حضرت شہر بن حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دس گائیوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے اور بیس پر دو بکریاں اور تیس پر ایک تبیعہ ہے۔ (گائے کا وہ بچہ جو ایک سال کا ہو)۔

(۱۰۸۵۲) عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : اسْتُعْمِلْتُ عَلَى صَدَقَاتِ عَكٍّ ، فَلَقِيتُ أَشْيَاخًا مِمَّنْ صَدَّقَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البقر ، وَسَأَلْتُهُمْ فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اجْعَلْهَا مِثْلَ صَدَقَةِ الإِبِلِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ فِي ثَلاَثِينَ تَبِيعٌ ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ فِي أَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ.

(۱۰۸۵۲) حضرت عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات ان بزرگوں سے ہوئی جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں گائے کی زکوٰۃ وصول فرمایا کرتے تھے۔ ان سب نے مجھ سے اختلاف کیا (ہر ایک نے دوسرے سے علیحدہ بات کی) ان میں سے بعض حضرات نے فرمایا: اونٹوں کی مثل اس میں وصول کرو۔ اور بعض نے فرمایا تین گائیوں پر ایک تبیع وصول کرو اور بعض حضرات نے فرمایا چالیس گائیوں پر ایک مسنہ (وہ گائے کا بچہ جو تین سال کا ہو) وصول کرو۔

(۱۴۱) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي مِنْ زَكَاتِهِ نَسَمَةً فَيُعْتِقُهَا ثُمَّ تَمُوتُ

کوئی شخص زکوٰۃ کے مال سے غلام (باندی) خریدے پھر اسکو آزاد کر دے اور وہ مر جائے تو اس کا کیا حکم ہے

(۱۰۸۵۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ زَكَاتِهِ نَسَمَةً فَأَعْتَقَهَا فَمَاتَتِ النَّسَمَةُ وَتَرَكَتْ مِيرَاثًا ، قَالَ يُوَجِّهُهَا فِي مَوَاضِعِ الزَّكَاةِ.

(۱۰۸۵۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے زکوٰۃ کے مال سے غلام (باندی) خریدا اور اس کو آزاد کر دیا تو وہ باندی (غلام) مر گئی اور اس نے کچھ میراث چھوڑی تو اس میراث کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اس کو زکوٰۃ کے مصارف پر خرچ کیا جائے گا۔

(۱۴۲) فِي الْمَرْأَةِ يَكُونُ لَهَا عَلَى زَوْجِهَا مَهْرُهَا

عورت کا مہر شوہر کے ذمہ ہو تو اس پر زکوٰۃ کا بیان

(۱۰۸۵٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَن هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ زَكَاةٌ فِي مَالِهَا عَلَى ظَهْرِ زَوْجِهَا ، قَالَ إِنْ كَانَ مَلِيًّا فَعَلَيْهَا زَكَاتُهُ.

(۱۰۸۵۴) حضرت عمران بن القطان ؒ سے مروی ہے کہ حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ عورت کا مہر مرد کے ذمہ ہو تو کیا عورت پر زکوٰۃ ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا اگر اس کے پاس عرصہ دراز سے ہو تو پھر عورت پر زکوٰۃ ہے۔

(۱۰۸۵۵) إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، أَنَّهُ قَالَ : عَلَى الْمَرْأَةِ أَنْ تُزَكِّيَ مَهْرَهَا إذَا كَانَ عَلَى زَوْجِهَا إِنْ كَانَ مُوسِرًا ، وَإِنْ كَانَ فَقِيرًا فَلَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ.

(۱۰۸۵۵) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ عورت اگر امیر ہے تو اپنے مہر پر زکوٰۃ ادا کرے گی اور اگر فقیر ہے تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

(۱٤۳) فِي تِسْعَةَ عَشَرَ دِينَارًا إذَا كَانَتْ

کسی شخص کے پاس انیس دینار ہوں تو اس پر زکوٰۃ کا بیان

(۱۰۸۵٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ لَوْ كَانَتْ لِرَجُلٍ تِسْعَةَ عَشَرَ دِينَارًا لَيْسَ لَهُ غَيْرُهَا وَالصَّرْفُ اثْنَا عَشَرَ ، أَوْ ثَلاَثَةَ عَشَرَ فِيهَا صَدَقَةٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ . إذَا كَانَتْ لَوْ صُرِفَتْ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ إِنَّمَا كَانَ إِذْ ذَاكَ الْوَرِقُ ، وَلَمْ يَكُنِ الذَّهَبُ.

(۱۰۸۵۶) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے دریافت فرمایا کہ اگر کسی شخص کے پاس انیس دینار ہوں اور اس کے علاوہ اس کے پاس کچھ نہ ہو اور ان کو تبدیل کروایا جائے بارہ تیرہ سے تو اس میں زکوٰۃ ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا ہاں اگر اس کو تبدیل کیا جائے دوسو دراہم کے ساتھ اور یہ تب ہے کہ جب وہ چاندی کے ہوں سونے کے نہ ہوں۔

(۱٤٤) الْمُصَدِّقُ يَأْخُذُ مِنَ الْبَعِيرِ عِقَالًا

زکوٰۃ (صدقہ) وصول کرنے والا اونٹ والے سے رسی بھی لے گا

(۱۰۸۵۷) عَبْدُ السَّلاَمِ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَحيى بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّدَقَةِ أَنْ يُؤْخَذَ مَعَ كُلِّ بَعِيرٍ عِقَالٌ ، وَمَعَ كُلِّ بَعِيرَيْنِ عِقَالين وَقِرَانًا.

(۱۰۸۵۷) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا ہر اونٹ کے ساتھ رسی (جس کے ساتھ اس کو باندھا جاتا ہے) بھی لے گا اور دو اونٹوں کے ساتھ دو پاؤں باندھنے والی رسیاں اور ایک دوسری رسی۔

(۱۰۸۵۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : لَوْ مَنَعُونِي عِقَالاً مِمَّا أَعْطَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَاهَدْتهمْ عليه.

(۱۰۸۵۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ لوگ مجھے رسی کا ایک ٹکڑا ادا کرنے سے بھی انکار کردیں جو وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان کے خلاف جہاد کروں گا۔

(۱٤٥) مَنْ أَوْجَبَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَقَالَ هِيَ وَاجِبَةٌ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر فرض ہے

(۱۰۸۵۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنِ الْحَارِثِ فِي قوله تعالى : (وَأَقِيمُوا الصَّلاَةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) قَالَ : عَنَى بِهِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

(۱۰۸۵۹) حضرت حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ﴾ کا مصداق صدقۃ الفطر ہے۔

(۱۰۸٦۰) غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعًا مَكْتُوبٌ.

(۱۰۸٦۰) حضرت عبدالرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر ایک صاع فرض ہے۔

(۱۰۸٦۱) وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالاَ : صَدَقَةُ الْفِطْرِ فَرِيضَةٌ.

(۱۰۸٦۱) حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صدقۃ الفطر فرض ہے۔

(۱۰۸٦۲) أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ. (بخاری ۱۵۰۴۔ ابوداؤد ۱٦۰۷)

(۱۰۸٦۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر کو فرض فرمایا ہے۔

(۱۰۸٦۳) يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

(۱۰۸٦۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ الفطر کو فرض فرمایا ہے۔

(۱٤٦) فِي (الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ) يُوجَدُونَ الْيَوْمَ ، أَوْ ذَهَبُوا

مؤلفۃ القلوب کو آج کل زکوۃ دی جائے گی کہ نہیں؟

(١٠٨٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانَتِ الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا وَلِيَ أَبُو بَكْرٍ انْقَطَعَتْ.

(۱۰۸۶۴) حضرت عامر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کافروں کا دل نرم کرنے کے لئے ان کو زکوۃ دی جاتی تھی۔ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ خلیفہ بنے آپ رضی اللہ نے اس کو ختم فرمادیا۔

(١٠٨٦٥) وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ الْيَوْمَ مُؤَلَّفَةٌ.

(۱۰۸۶۵) حضرت ابو جعفر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ آج کل بھی مؤلفۃ قلوب کو زکوۃ دیں گے۔

(١٠٨٦٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : سُئِلَ حَمَّادٌ ، عَنِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ فَحَدَّثَنَا عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ فِي الإِسْلاَمِ.

(۱۰۸۶۶) حضرت عفان رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رضی اللہ سے مؤلفۃ القلوب کے متعلق دریافت کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن رضی اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔

(١٠٨٦٧) مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ : عَنِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ ، قَالَ : هُوَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ قُلْتُ : وَإِنْ كَانَ غَنِيًّا ، قَالَ : وَإِنْ كَانَ غَنِيًّا.

(۱۰۸۶۷) حضرت معقل رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام زہری رضی اللہ سے مؤلفۃ القلوب کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا یہودیوں ونصاریٰ میں سے جو اسلام لائے وہ مراد ہیں۔ میں نے عرض کیا اگرچہ وہ مال دار ہوں؟ آپ رضی اللہ نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ مال دار ہوں۔

(١٤٧) فِي الْوَالِيَيْنِ يُرِيدَانِ الصَّدَقَةَ مِنَ الرَّجُلِ

دو ولی (امراء) ایک ہی شخص سے زکوۃ ادا کرنے کا مطالبہ کریں تو وہ کس کو ادا کرے

(١٠٨٦٨) عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَيَّانَ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ يَجِيئُنِي مُصَدِّقُوا ابْنِ الزُّبَيْرِ فَيَأْخُذُونَ صَدَقَةَ مَالِي وَيَجِيءُ مُصَدِّقُوا نَجْدَةَ فَيَأْخُذُونَ ؟ قَالَ : أَيُّهُمَا أَعْطَيْتَ أَجْزَأَكَ.

(۱۰۸۶۸) حضرت حیان السلمی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ میرے پاس

حضرت عبداللہ بن زبیر کے زکوٰۃ وصول کرنے والے آتے ہیں اور میرے مال میں سے زکوٰۃ وصول کرتے ہیں۔ اور نجدہ کے مصدق آتے ہیں اور وہ وصول کرتے ہیں (میں کیا کروں؟) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو جس مرضی کو ادا کردے تیری طرف سے کافی ہے۔

(۱۴۸) فِي الْمَجُوسِ يُؤْخَذُ مِنهُمْ شَيْءٌ مِنَ الْجِزْيَةِ

مجوس سے جزیہ وصول کرنے کا بیان

(۱۰۸۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا.

(۱۰۸۶۹) حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجوسیوں کے ہر بالغ سے ایک دینار جزیہ وصول فرمایا۔

(۱۰۸۷۰) حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ بِالْمَجُوسِ وَلَيْسُوا بِأَهْلِ كِتَابٍ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ. (مالك ۴۲۔ عبدالرزاق ۱۰۰۲۵)

(۱۰۸۷۰) حضرت جعفر رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور منبر رسول کے درمیان مجلس میں تشریف فرما تھے، فرمانے لگے مجھے نہیں معلوم کہ مجوسیوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے حالانکہ وہ اہل کتاب میں سے بھی نہیں ہیں؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان کے ساتھ اہل کتاب والا معاملہ کرو۔

(۱۴۹) فِي الرِّكَازِ يَجِدُهُ الْقَوْمُ فِيهِ زَكَاةٌ؟

کسی قوم کو کوئی خزانہ ملے تو اس پر زکوٰۃ ہے کہ نہیں؟

(۱۰۸۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْد ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا كَانَ فِي الطَّرِيقِ غَيرِ المِيتَاءِ ، أَوْ فِي الْقَرْيَةِ الْمَسْكُونَةِ ، قَالَ فِيهِ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (احمد ۲/ ۱۸۰۔ حمیدی ۵۹۷)

(۱۰۸۷۱) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! جو چیز ہمیں غیر آباد راستے اور غیر آباد جگہ (گاؤں وغیرہ) سے ملے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں اور مدفون خزینے میں خمس ہے۔

(۱۰۸۷۲) عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

(۱۰۸۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدفون خزانے میں خمس ہے۔

(۱۰۸۷۳) وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ.

(۱۰۸۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۰۸۷٤) عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ وَزَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (احمد ۲/ ۴۹۳)

(۱۰۸۷۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدفون خزینے میں خمس ہے۔

(۱۰۸۷٥) عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(۱۰۸۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۰۸۷٦) أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ غُلاَمًا مِنَ الْعَرَبِ وَجَدَ سَتُّوقَةً فِيهَا عَشَرَةُ آلاَفٍ فَأَتَى بِهَا عُمَرَ فَأَخَذَ مِنْهَا خُمُسَهَا أَلْفَيْنِ وَأَعْطَاهُ ثَمَانِيَةَ آلاَفٍ.

(۱۰۸۷۶) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عرب کے ایک غلام کو کچھ پیسے ملے جن کی مالیت دس ہزار تھی، وہ غلام وہ پیسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے دو ہزار خمس وصول فرما لیا اور باقی آٹھ ہزار اس کو واپس کر دیئے۔

(۱۰۸۷۷) وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً وَجَدَ فِي خَرِبَةٍ أَلْفًا وَخَمْسَمِئَةٍ فَأَتَى عَلِيًّا ، فَقَالَ : أَدِّ خُمُسَهَا وَلَكَ ثَلاَثَةُ أَخْمَاسِهَا وَسَنُطَيِّبُ لَكَ الْخُمُسَ الْبَاقِيَ.

(۱۰۸۷۷) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو ویران جگہ سے پندرہ سو (درہم) ملے وہ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا خمس ادا کر دو اور اس کے تین خمس تیرے لئے ہیں۔ اور عنقریب ہم باقی خمس تیرے لئے پاک کر دیں گے۔

(۱۰۸۷۸) مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ الضَّبِّيِّ ، قَالَ بَيْنَمَا قَوْمٌ عِنْدِي بِسَابُور يُلَيِّنون ، أَوْ يُثِيرُونَ الأَرْضَ إِذْ أَصَابُوا كَنْزًا وَعَلَيْهَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ الرَّاسِبِيُّ ، فَكَتَبَ فِيهِ إِلَى عَدِيٍّ ، فَكَتَبَ عَدِيٌّ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ خُذُوا مِنْهُ الْخُمُسَ ، وَاكْتُبُوا لَهُمُ الْبَرَائَةَ ، وَدَعُوا سَائره لهم فدفع إليهم الماء وأخذ منهم الخمس.

(۱۰۸۷۸) حضرت عمر الضبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے مقام سابور میں کسی قوم کے کچھ لوگ زمین کھود رہے تھے، اچانک خزانہ ان کے ہاتھ لگا، ان کے نگران محمد بن جابر الراسبی تھے۔ انہوں نے اس کے بارے میں حضرت عدی کو لکھا، حضرت

عدی نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو لکھا، حضرت عمر بن عبد العزیز نے لکھا کہ اس میں سے خمس وصول کرلو اور ان کیلئے براءت لکھ دو اور باقی سب ان کا ہے ان کیلئے چھوڑ دو۔ (جب یہ مکتوب موصول ہوا تو) انہوں نے مال واپس کر دیا اور اس میں سے خمس وصول کر لیا۔

(۱۰۸۷۹) هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ عَمَّنْ شَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ يَغْتَسِلُ إذْ فَحَصَ لَهُ الْمَاءُ التُّرَابَ عَنْ لَبِنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَأَتَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ : اجْعَلْهَا فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۱۰۸۷۹) حضرت حصین ؒ روایت کرتے ہیں کہ اس شخص سے جو جنگ قادسیہ میں موجود تھے فرماتے ہیں کہ ہم میں ایک شخص تھا وہ غسل کر رہا تھا جب پانی نے زمین پر گر کر اس میں گڑا کھود دیا تو اس میں سے سونے کی اینٹ نکلی۔ وہ شخص وہ لے کر حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ؓ کو اس کی خبر دی۔ آپ ؓ نے فرمایا اس کو مسلمانوں کی غنیمت میں شامل کرلو۔

(۱۰۸۸۰) ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : إنِّي وَجَدْت مِئِينَ مِنْ دَرَاهِمِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ أَرَى الْمُسْلِمِينَ بَلَغَتْ أَمْوَالُهُمْ هَذَا ، أُرَاهُ رِكَازَ مَالٍ عَادِيٍّ ، فَأَدِّ خُمُسَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، وَلَكَ مَا بَقِيَ.

(۱۰۸۸۰) حضرت ھزیل ؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عبد اللہ ؓ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے دوسو دراھم ملے ہیں، حضرت عبد اللہ ؓ نے ان سے فرمایا کہ میرا خیال نہیں ہے مسلمانوں کا مال تجھے ملا ہو بلکہ میرا خیال ہے کہ یہ قدیم مدفون مال ہے تو اس میں سے خمس بیت المال میں ادا کر دے اور باقی سارا مال تیرا ہے۔

(۱۰۸۸۱) عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الرِّكَازُ الْكَنْزُ الْعَادِيُّ ، وَفِيهِ الْخُمُسُ.

(۱۰۸۸۱) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رکاز بھی قدیم خزانہ ہے اور اسمیں بھی خمس ہے۔

(۱۰۸۸۲) أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إذَا وُجِدَ الْكَنْزُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَفِيهِ الْخُمُسُ ، وَإِذَا وُجِدَ فِي أَرْضِ الْعَرَبِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ.

(۱۰۸۸۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر خزانہ دشمن کی زمین سے ملے تو اس میں خمس ہے اور اگر عرب کی زمین سے ملے تو اس میں زکاۃ ہے۔

(۱۰۸۸۳) غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عَائِشَةَ ، فَقَالَ : إنِّي وَجَدْت كَنْزًا فَدَفَعْتُهُ إلَى السُّلْطَانِ ، فَقَالَتْ فِي فِيك الْكَثْكَثِ ، أَوْ كَلِمَةٍ نَحْوِهَا ، الشَّكُّ مِنِّي.

(۱۰۸۸۳) حضرت ابراہیم بن المنتشر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ ؓ سے دریافت کیا کہ مجھے خزانہ ملے تو کیا میں وہ حکمران کے سپرد کردوں؟ آپ ؓ نے فرمایا تیرے منہ میں خاک یا اس سے ملتا جلتا کلمہ ارشاد

فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ شک میری طرف سے ہے۔

(١٠٨٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (بخاری ۱۴۹۹۔ مسلم ۱۳۳۵)

(۱۰۸۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رکاز میں (بھی) خمس ہے۔

(١٠٨٨٥) خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (ابن ماجه ۲۶۷۴۔ طبرانی ۶)

(۱۰۸۸۵) حضرت عبداللہ المزنی اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رکاز میں خمس ہے۔

(١٠٨٨٦) الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ. (احمد ۳۱۴)

(۱۰۸۸۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے رکاز میں خمس کا فیصلہ فرمایا۔

(١٠٨٨٧) الْفَضْلُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ الشَّنِّيُّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَجَدَ مَطْمُورَةً ، قَالَ أَدِّ خُمُسَهَا.

(۱۰۸۸۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے زمین سے ذخیرہ شدہ مال پایا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس کا خمس ادا کرو۔

(١٥٠) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَتَصَدَّقَ الرَّجُلُ بِشَرِّ مَالِهِ

گھٹیا مال اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کو ناپسند کیا گیا ہے

(١٠٨٨٨) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَأَقْنَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ مُعَلَّقَةٌ ، وَإِذَا فِيهِ قِنْوٌ فِيهِ حَشَفٌ ، وَمَعَهُ عُرْجُونٌ ، أَوْ عَصًا ، فَطَعَنَ فِيهِ ، وَقَالَ : مَنْ جَاءَ بِهَذَا ؟ قَالُوا : فُلاَنٌ ، قَالَ : بِئْسَ أُنَاسٌ يُمْسِكُونَ صَدَقَاتِهِمْ ، ثُمَّ يَطْرَحُ بِالْعَرَاءِ فَلاَ تَأْكُلُهَا الْعَافِيَةُ يهاجر كل برقة ورعدة إلى الشام. (ابو داؤد ۱۶۰۴۔ احمد ۶/ ۲۸)

(۱۰۸۸۸) حضرت عمر ابن ابی بکر رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو کھجوروں کے گچھے مسجد میں لٹکے ہوئے تھے اور ان میں سے ایک گچھے پر کچھ خراب کھجوریں تھیں نبی پاک ﷺ کے پاس ایک لاٹھی تھی آپ ﷺ نے وہ گچھے پہ ماری اور فرمایا یہ کون لایا ہے؟ لوگوں نے بتایا فلاں آدمی لایا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں

کے لئے تباہی ہے جو پہلے اپنے صدقات روک کر رکھتے ہیں (حدیث کے آخری حصہ کا معنیٰ محقق محمد عوامہ کے لیے بھی واضح نہیں ہوسکا، دیکھیے حاشیہ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۹۷)

(۱۰۸۸۹) أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، قَالَ :حدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، قَالَ :كَانَ نَاسٌ يَتَصَدَّقُونَ بِشِرَارِ ثِمَارِهِمْ حَتَّى نَزَلَتْ ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ﴾.

(۱۰۸۸۹) حضرت ابوامامہ بن سہل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں سب سے گھٹیا مال صدقہ کیا کرتے تھے پھر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ إِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ﴾.(ابو داؤد ۱۶۰۳۔ ابن خزیمة ۲۳۱۳)

(۱۰۸۹۰) ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ سَأَلَ عَبِيدَةَ ، عَنْ قوله تعالى :(وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ) إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الزَّكَاةِ ، وَالدَّرَاهِمُ الزَّيْفُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ التَّمْرِ.

(۱۰۸۹۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبیدہ سے سوال کیا گیا کہ اللہ کا ارشاد ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ﴾ کا نزول کیوں ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا زکوۃ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۱۰۸۹۱) وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ قَالَ :كَانَ الرَّجُلُ يَتَصَدَّقُ بِرَذَاذَةِ مَالِهِ.

(۱۰۸۹۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا ارشاد ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾ اس شخص سے متعلق نازل ہوئی ہے جو گھٹیا اور ہلکا مال اللہ کی راہ میں صدقہ (زکوۃ) کرتا ہے۔

(۱۰۸۹۲) عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ فِي قوله تعالى :﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ﴾ قَالَ :نَزَلَتْ فِينَا كُنَّا أَصْحَابَ نَخْلٍ ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي مِنْ نَخْلِهِ كَقَدْرِ قِلَّتِهِ وَكَثْرَتِهِ ، قَالَ :فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْقِنْوِ وَالرَّجُلُ يَأْتِي بِالْقِنْوَيْنِ ، فَيُعَلِّقُهُ فِي الْمَسْجِدِ ، قَالَ وَكَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ، فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا جَاءَ أتى الْقِنْوَ فَضَرَبَهُ بِعَصًا فَيَسْقُطُ مِنَ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ فَيَأْكُلُ وَكَانَ أُنَاسٌ مِمَّنْ لاَ يَرْغَبُ فِي الْخَيْرِ فَيَأْتِي أَحَدُهُمْ بِالْقِنْوِ فِيهِ الْحَشَفُ ، وَفِيهِ الشِّيصُ ، وَيَأْتِي بِالْقِنْوِ قَدِ انْكَسَرَ فَيُعَلِّقُهُ ، قَالَ :فَأَنْزَلَ اللَّهُ تعالى:﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ﴾ قَالَ :لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أُهْدِيَ إِلَيْهِ مِثْلُ مَا أَعْطَى لَمْ يَأْخُذْهُ إِلَّا عَلَى إِغْمَاضٍ وَحَيَاءٍ ، قَالَ :فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَأْتِي الرَّجُلُ بِصَالِحِ مَا عِنْدَهُ. (ترمذی ۲۹۸۷۔ ابن ماجه ۱۸۲۲)

(۱۰۸۹۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾ ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔ ہماری قوم کھجوروں والی تھی۔ ہم میں سے (ہر شخص) قلت اور کثرت کی بقدر کھجوریں لایا کرتا۔ پس کوئی شخص ایک خوشہ اور کوئی دو

خوشے لاکر مسجد میں لٹکا دیتا، اصحاب صفہ کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہوتا ان میں سے کوئی شخص آتا اور لاٹھی سے کھجور کے خوشہ پر ضرب لگاتا تو اس میں خشک اور تر کھجوریں گرتیں جن کو وہ کھالیتا، کچھ لوگ (ہم میں سے) خیر کے کاموں کی طرف راغب نہ تھے وہ خراب اور فاسد کھجوروں کا خوشہ لے کر آتے اور اس کو مسجد میں لٹکا دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی آیت ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ﴾ نازل فرمائی۔ اور فرمایا تم میں سے کوئی شخص جو کچھ ادا کرتا ہے اگر اس کے مثل اس کو ہدیہ کیا جائے تو وہ اس کو ہلکا سمجھتے ہوئے آنکھیں بند کر کے حیاء کی وجہ سے لیتا ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ہر شخص ہم میں سے عمدہ اور اچھا مال صدقہ کرتا۔

(۱۵۱) فِي الرَّجُلِ يُخْرَصُ لَمْ يَجِدْ فِيهِ فَضْلاً مَا يَصْنَعُ

کسی شخص کیلئے تخمینہ لگایا جائے لیکن اس میں زیادتی نہ پائے تو کیا کرے؟

(۱۰۸۹۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ خُرِصَتْ عَلَيْهِ ثَمَرَتُهُ ، فَكَانَ فِيهَا فَضل عَلَى مَا خُرِصَ عَلَيْهِ ، قَالَ : مَا زَادَ فَلَهُ وَمَا نَقَصَ فَعَلَيْهِ.

(۱۰۸۹۳) حضرت حسن ریشی سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کے پھلوں کا تخمینہ لگایا گیا تو جتنا تخمینہ لگایا گیا اس سے زیادہ پایا گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ریشی نے فرمایا جو زیادتی ہے وہ اس کیلئے ہے اور جو کم ہے وہ اس کے ذمہ واجب ہے۔

(۱۵۲) مَنْ كَانَ يَقْبَلُ مِنَ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ کون قبول کر سکتا ہے

(۱۰۸۹٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَأَلْنَا لإبْرَاهِيمَ مَرَّتَيْنِ الزَّكَاةَ.

(۱۰۸۹۴) حضرت حکم ریشی فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابراہیم ریشی کیلئے دو مرتبہ زکوٰۃ کا سوال کیا۔

(۱۰۸۹٥) هُشَيْمٌ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ : أَتَيْتُه بِزَكَاةٍ فَقَبِلَهَا، قَالَ : وَأَخْبَرَنِي أَنَّ بَعْضَ أَهْلِ بَدْرٍ كَانَ يَقْبَلُهَا.

(۱۰۸۹۵) حضرت ابراہیم ریشی سے مروی ہے کہ ان کے پاس زکوٰۃ لائی گی جسکو انہوں نے قبول فرمالیا۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے کہ بعض اہل بدر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی قبول فرمالیا کرتے تھے۔

(۱۵۳) فِي تَعْجِيلِ زَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الفطر بِيَوْمٍ ، أَوْ يَوْمَيْنِ

صدقۃ الفطر یوم عید سے ایک دو دن قبل ادا کرنے کا بیان

(۱۰۸۹٦) عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ عَمرو بْنِ مُسَاوِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعَجِّلَ الرَّجُلُ صَدَقَةَ

الْفِطْرِ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ ، أَوْ يَوْمَيْنِ.

(۱۰۸۹۶) حضرت عمرو بن مساور رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ صدقۃ الفطر کو یوم عید سے ایک دو دن قبل ادا کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۱۰۸۹۷) أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَلَسَ مَنْ يَقْبِضُ الْفِطْرَ قَبْلَ الفطر بِيَوْمَيْنِ ، أَوْ يَوْمٍ أَعْطَاهَا إِياه قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ ، أَوْ يَوْمَيْنِ ، وَلَا يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۱۰۸۹۷) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ یوم فطر سے ایک دو دن پہلے صدقۃ الفطر لینے والا بیٹھ جاتا تو اس کو ایک دو دن پہلے ہی صدقۃ الفطر ادا کیا جاتا۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس میں کوئی حرج والی بات نہ سمجھتے۔

(۱۵٤) فِي الرَّجُلِ يَسْأَلُ الرَّجُلَ فَيَقُولُ أَسْأَلُكَ بِاللَّهِ

کوئی شخص کسی سے سوال کرتے وقت یوں کہے کہ میں تجھ سے اللہ کیلئے سوال کرتا ہوں

(۱۰۸۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَنْ سُئِلَ بِاللَّهِ فَأَعْطَى فَلَهُ سَبْعُونَ أَجْرًا. (بیهقی ۳۵۴۰)

(۱۰۸۹۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص سے اللہ کا واسطہ دے کر سوال کیا گیا اور اس نے سوال کرنے والے کو عطا کر دیا تو اس کے لئے ستر ۷۰ اجر ہیں۔

(۱۰۸۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسْأَلَ بِوَجْهِ اللهِ ، أَوْ بِالْقُرْآنِ لِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا.

(۱۰۸۹۹) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اللہ کا یا قرآن کا واسطہ دے کر کسی دنیا کی چیز کا سوال کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۰۹۰۰) حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ سَلَمَةُ لَا يَسْأَلُهُ إِنْسَانٌ بِوَجْهِ اللهِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَيَكْرَهُهَا وَيَقُولُ هِيَ إِلْحَافٌ.

(۱۰۹۰۰) حضرت یزید جو حضرت سلمہ کے غلام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ سے جو شخص بھی اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا اس کو عطا فرماتے، لیکن اس کو ناپسند سمجھتے اور فرماتے یہ (فاقے پر صبر نہ کرنا اور لوگوں سے سوال کرنا) الحاف ہے۔

(۱۰۹۰۱) عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ. (ابو داؤد ۵۰۶۸۔ طبرانی ۱۳۵۴۰)

(۱۰۹۰۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے اس

کو عطا کر دینا چاہئے۔

(۱۵۵) فِي الْخَمْرِ تُعَشَّرُ أَمْ لاَ ؟

شراب پر عشر لیا جائیگا کہ نہیں؟

(۱۰۹۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، قَالَ قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَلاَ يُعَشِّرُ الْخَمْرَ مُسْلِمٌ.

(۱۰۹۰۲) حضرت مثنیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کا مکتوب ہمارے سامنے پڑھا گیا (اس میں تحریر تھا) مسلمان شراب پر عشر وصول نہیں کرے گا۔

(۱۰۹۰۳) وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُعَشِّرُ الْخَمْرَ وَيُضَاعِفُ عَلَيْهِ.

(۱۰۹۰۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ شراب پر عشر وصول کیا جائے گا اور دو گنا وصول کیا جائے گا۔

(۱۰۹۰۴) وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، أَنَّ عُمَّالَ عُمَرَ كَتَبُوا إِلَيْهِ فِي شَأْنِ الْخَنَازِيرِ وَالْخَمْرِ يَأْخُذُونَهَا فِي الْجِزْيَةِ فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ وَلُّوهَا أَرْبَابَهَا.

(۱۰۹۰۴) حضرت سوید بن غفلہ ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ کے عمال نے حضرت عمر ؓ کو خنزیروں اور شراب کے تعلق پوچھا کہ وہ اس میں جزیہ وصول قبول کریں یا نہیں؟ حضرت عمر ؓ نے جواب تحریر فرمایا کہ اگر ان کے مالکوں کو ان کا والی بناؤ۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

(۱) مَا قَالُوا فِي ثَوَابِ الْحُمّى وَالْمَرَضِ

بخار اور بیماری پر ثواب کا بیان

حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال:

(۱۰۹۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : دَخَلْت عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ ، قَالَ فَمَسِسْتُهُ فَقُلْت :يَا رَسُولَ اللهِ إنَّك لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا ، فَقَالَ :أَجَلْ إنِّي أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلاَنِ مِنْكُمْ قَالَ :قُلْتُ :لأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الأَرْضِ مُسْلِمٌ يُصِيبُهُ أَذًى فَمَا سِوَاهُ إلاَّ حَطَّ اللَّهُ بِهِ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا. (بخاری ۵۶۴۷۔ مسلم ۱۹۹۱)

(۱۰۹۰۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کو بخار تھا، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوا اور پھر عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار دیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کے لئے دو اجر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے زمین پر کوئی مسلمان نہیں جس کو کوئی تکلیف پہنچے مگر (اس کے بدلے) اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ایسے گراتے ہیں جیسے درخت اپنے پتوں کو گراتے ہیں۔

(۱۰۹۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَد ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إلاَّ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ بِهَا عَنْهُ سَيِّئَةً.

(مسلم ۱۹۹۱۔ ترمذی ۹۶۵)

(۱۰۹۰۶) حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنہَا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ کسی مسلمان کو کوئی کانٹا یا اس سے بڑی تکلیف نہیں پہنچتی مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں یا اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

(۱۰۹۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الأَشْعَرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ عَادَ مَرِيضًا وَمَعَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ وَعَكٍ كَانَ بِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَبْشِرْ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :هِيَ نَارِي أُسَلِّطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِيَكُونَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ فِي الآخِرَةِ. (ترمذی ۲۰۸۸۔ احمد ۲/ ۴۴۰)

(۱۰۹۰۷) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنہُ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ایک مریض کی عیادت فرمائی۔ حضرت ابوھریرہ رَضِیَ اللہُ عَنہُ بھی ساتھ تھے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: خوشخبری ہو بیشک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ (نار) میری آگ ہے جو میں بندہ مؤمن پر دنیا میں اس لیے مسلط کرتا ہوں تا کہ آخرت کی آگ کے بدلے میں اس کا حصہ ہو جائے۔

(۱۰۹۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ :﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوئًا يُجْزَ بِهِ﴾ شَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَبَلَغَ مِنْهُمْ وَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَكُلُّ مَا أُصِيبَ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى النَّكْبَةُ يُنْكَبُهَا وَالشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا. (مسلم ۱۹۹۳۔ ترمذی ۳۰۳۸)

(۱۰۹۰۸) حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنہُ سے مروی ہے کہ جب قرآن پاک کی آیت ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوئًا يُجْزَ بِهِ﴾ نازل ہوئی تو مسلمانوں پر بہت شاق گذرا اور ان میں سے بعض کو (مصیبت) پہنچی بھی۔ انہوں نے حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: غلو اور کمی کے درمیان رہو اور درست (راستے پر) رہو۔ ہر مصیبت مسلمان کے لیے کفارہ ہے یہاں تک کہ کوئی کانٹا جو اس کو چبھتا ہے اس میں بھی کفارہ ہے۔

(۱۰۹۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُبْتَلَى بِبَلاَءٍ فِي جَسَدِهِ إِلاَّ أَمَرَ اللَّهُ الْحَفَظَةَ، فَقَالَ :اكْتُبُوا لِعَبْدِي مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ مَا دَامَ مَشْدُودًا فِي وَثَاقِي.

(احمد ۲ /۱۵۹۔ دارمی ۲۷۷۰)

(۱۰۹۰۹) حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنہُمَا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی مگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کے لئے لکھ دو جو عمل وہ صحیح ہونے کی حالت میں کرتا رہا (اور اب بیماری کی وجہ سے نہیں کر پاتا) جب تک کہ میری بیڑی میں جکڑا ہوا ہے۔

(۱۰۹۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ مَرِضَ ، أَوْ سَافَرَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مَا كَانَ يَعْمَلُ صَحِيحًا مُقِيمًا.

(بخاری ۲۹۹۶۔ ابوداؤد ۳۰۸۴)

(۱۰۹۱۰) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بیمار ہوا یا سفر میں گیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے وہ عمل لکھ دیتا ہے جو وہ تندرست یا مقیم ہونے کی حالت میں کرتا تھا (جواب وہ مرض یا سفر کی وجہ سے نہیں کرپاتا)۔

(۱۰۹۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بن عَطَاءٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ ، وَلاَ نَصَبٍ ، وَلاَ سَقَمٍ ، وَلاَ حَزَنٍ حَتَّى الْهَمِّ يَهُمُّهُ إِلاَّ كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ خَطَايَاهُ. (بخاری ۵۶۴۲۔ مسلم ۱۹۹۲)

(۱۰۹۱۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: مسلمان کو جو بیماری، مشقت، لمبی بیماری، پریشانی اور غم پہنچتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ بنادیتا ہے۔

(۱۰۹۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ نَعُودُهُ فَإِذَا وَجْهُهُ مِمَّا يَلِي الْجِدَارَ وَامْرَأَتُهُ قَاعِدَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ قُلْتُ : كَيْفَ بَاتَ أَبُو عُبَيْدَةَ قَالَتْ بَاتَ بِأَجْرٍ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ : إِنِّي لَمْ أَبِتْ بِأَجْرٍ ، وَمَنِ ابْتَلاَهُ اللَّهُ بِبَلاَءٍ فِي جَسَدِهِ فَهُوَ لَهُ حِطَّةٌ.

(۱۰۹۱۲) حضرت عیاض بن غطیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی عیادت کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کا چہرہ دیوار کی جانب تھا اور آپ کی اہلیہ آپ کے سر کے پاس بیٹھی تھی۔ میں نے عرض کیا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے رات کیسے گذاری؟ اہلیہ نے فرمایا انہوں نے رات اجر کی حالت میں گذاری۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں نے رات اجر کماتے ہوئے نہیں گذاری جس شخص کو اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف دے کر آزماتا ہے تو وہ تکلیف اس کے گناہوں کے گرنے کا سبب بنتی ہے۔

(۱۰۹۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعَهُ ، مِنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (احمد ۱۹۵۔ بخاری ۹۳)

(۱۰۹۱۳) حضرت عیاض بن عطیف رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل مرفوعا بھی منقول ہے۔

(۱۰۹۱۴) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ فِي جَسَدِهِ يُؤْذِيهِ إِلاَّ كُفِّرَ بِهِ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ.

(طبرانی ۸۴۲)

(۱۰۹۱۴) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: مسلمان کو جو کوئی چیز پہنچتی ہے اور اس کے جسم کو تکلیف پہنچاتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرما دیتے ہیں۔

(١٠٩١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : ذُكِرَتِ الْحُمَّى عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهَا رَجُلٌ ، فَقَالَ لَهُ : لاَ تَسُبَّهَا فَإِنَّهَا تَنْقِي الذُّنُوبَ كَمَا تَنْقِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ. (ابن ماجه ٣٤٦٩)

(۱۰۹۱۵) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بخار کا ذکر کیا گیا تو اس کو ایک شخص نے برا بھلا کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: بخار کو برا بھلا مت کہو، بیشک یہ گناہوں کو ایسے صاف کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کی گندگی کو۔

(١٠٩١٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يَزَالُ الْبَلاَءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ. (حاكم ٣٤٦)

(۱۰۹۱۶) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو کوئی تکلیف مسلسل رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں (گناہوں) کو گرا دیتے ہیں۔

(١٠٩١٧) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يُبْلِغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ، قَالَ اللَّهُ لِلْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ اكْتُبُوا لِعَبْدِي مِثْلَ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ حَتَّى أَقْبِضَهُ، أَوْ أُعَافِيَهُ.

(۱۰۹۱۷) حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مؤمن بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراما کاتبین کو حکم فرماتے ہیں میرے بندے کے لئے لکھ دو اس کے مثل جو یہ تندرست ہونے کی حالت میں کرتا تھا یہاں تک کہ میں اس کو اپنے پاس بلالوں یا اس کو اس تکلیف سے عافیت عطا فرما دوں۔

(١٠٩١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ سَلْمَانَ إِلَى صَدِيقٍ لَهُ يَعُودُهُ مِنْ كِنْدَةَ ، فَقَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُصِيبُهُ اللَّهُ بِالْبَلاَءِ ، ثُمَّ يُعَافِيهِ فَيَكُونُ كَفَّارَةً لِسَيِّئَاتِهِ وَيُسْتَعْتَبُ فِيمَا بَقِيَ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يُصِيبُهُ اللَّهُ بِالْبَلاَءِ ، ثُمَّ يُعَافِيهِ فَيَكُونُ كَالْبَعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ لاَ يَدْرِي لِمَ عَقَلُوهُ ، ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلاَ يَدْرِي لِمَ أَرْسَلُوهُ.

(۱۰۹۱۸) حضرت سعید بن موھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے دوست کی عیادت کے لئے کندہ سے چلا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمان کو جب کوئی تکلیف اللہ پہنچاتا ہے پھر اس کو دور کرتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، اور راضی کر دیا جاتا ہے جو کچھ باقی ہے اس میں۔ اور گناہ گار اور فاجر کو جب اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف پہنچاتا ہے۔ پھر اس کو عافیت دیتا ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہو جاتا ہے جس کا مالک اس کی ران اور کلائی کو باندھ دے تاکہ وہ چل نہ سکے اس کو نہیں پتا کہ اس کو کیوں باندھا گیا ہے اور پھر اس کو چھوڑ دیا جائے تو اس کو نہیں معلوم کہ کیوں چھوڑا گیا ہے۔

(۱۰۹۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ ، قَالَ الْمَلَكُ يَا رَبِّ ابْتَلَيْتَ عَبْدَكَ بِكَذَا قَالَ : فَيَقُولُ مَا دَامَ فِي وِثَاقِي فاكْتُبُوا لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ.

(۱۰۹۱۹) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی (مؤمن) بندہ بیمار ہوتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب! تیرا فلاں بندہ بیماری میں مبتلا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب تک یہ میرے عہد میں ہے اس کے لئے اس عمل کے مثل لکھتے رہو جو یہ (تندرستی میں) کرتا تھا۔

(۱۰۹۲۰) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ رُوَيْمٍ يَذْكُرُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : إِذَا ابْتَلَى اللَّهُ الْعَبْدَ بِالسَّقَمِ ، قَالَ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ ارْفَعْ ، وَقَالَ لِصَاحِبِ الْيَمِينِ اكْتُبْ لِعَبْدِي مَا كَانَ يَعْمَلُ.

(۱۰۹۲۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو بیماری سے آزماتا ہے تو بائیں کندھے والے فرشتے سے کہتا قلم اٹھالے اور (لکھنا روک دے) اور بائیں کندھے والے فرشتے سے فرماتا ہے میرے بندے کے لئے وہ عمل لکھ لو جو یہ (تندرستی میں) کیا کرتا تھا۔

(۱۰۹۲۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ بِشَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلاَّ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً. (بخاری ۵۶۴۰۔ مسلم ۱۹۹۱)

(۱۰۹۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کوئی مؤمن ایسا نہیں ہے جس کو کوئی کانٹا یا اس سے بڑی کوئی چیز لگے مگر اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور اس کی خطا (گناہ) معاف فرما دیتا ہے۔

(۱۰۹۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي تَمِيمَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَا مِنْ وَجَعٍ يُصِيبُنِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْحُمَّى إِنَّهَا تَدْخُلُ فِي كُلِّ مَفْصِلٍ مِنَ ابْنِ آدَمَ . وَإِنَّ اللَّهَ لَيُعْطِي كُلَّ مَفْصِلٍ قِسْطًا مِنَ الأَجْرِ.

(۱۰۹۲۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بخار سے زیادہ کوئی تکلیف پسند نہیں، (کیونکہ) بیشک وہ ابن آدم کے جوڑ میں داخل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہر جوڑ کو اجر میں سے حصہ عطا فرماتا ہے۔

(۱۰۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ رَأَى أَبُو الدَّرْدَاءِ يَوْمًا رَجُلاً فَتَعَجَّبَ مِنْ جَلَدِهِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ هَلْ حُمِمْتَ قَطُّ هَلْ صُدِعْتَ قَطُّ ، فَقَالَ : الرَّجُلُ لاَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ بُؤْسٌ لِهَذَا يَمُوتُ بِخَطِيئَتِهِ.

(۱۰۹۲۳) حضرت سالم ؒ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت ابو درداء ؓ نے ایک شخص کو دیکھا تو اس کی صحت وطاقت کو دیکھ کر آپ کو تعجب ہوا، آپ ؓ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کبھی بھی بخار نہیں ہوا؟ تمہیں کبھی کوئی تکلیف (سر درد وغیرہ) نہیں ہوئی؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ؓ نے فرمایا برائی ہے اس کے لئے، یہ گناہوں کے ساتھ مرے گا۔

(۱۰۹۲٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : كَانَ عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ فَذَكَرُوا الْوَجَعَ ، فَقَالَ :عَمَّارٌ هَلِ اشْتَكَيْتَ قَطُّ ، فَقَالَ :لاَ فَقَالَ :عَمَّارٌ مَا أَنْتَ مِنَّا ، أَوْ لَسْتَ مِنَّا مَا مِنْ عَبْدٍ يُبْتَلَى إِلاَّ حُطَّ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا ، وَإِنَّ الْكَافِرَ يُبْتَلَى فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْبَعِيرِ عُقِلَ فَلَمْ يَدْرِ لِمَا عُقِلَ ، وَأُطْلِقَ فَلَمْ يَدْرِ لِمَا أُطْلِقَ.

(۱۰۹۲٤) حضرت ربیع بن عمیلہ ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمار ؓ کے پاس ایک اعرابی تھا، ان کے سامنے لوگوں نے تکلیف اور بیماری کا ذکر کیا۔ حضرت عمار ؒ نے فرمایا: تجھے کبھی بیماری کی شکایت ہوئی ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ ؒ نے فرمایا تو ہم میں سے نہیں ہے۔ کوئی مؤمن ایسا نہیں ہے جس کو تکلیف میں مبتلا کیا جائے مگر اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے اور بیشک کافر کو تکلیف میں مبتلا کیا جاتا ہے اس کی مثال تو اونٹ کی طرح ہے جب اس کو باندھا جائے تو وہ نہیں جانتا کہ کیوں باندھا گیا ہے اور جب اس کو چھوڑ دیا جائے تو نہیں جانتا کیوں چھوڑا گیا۔

(۱۰۹۲۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : دَخَلَ أَبُو الْعَالِيَةِ عَلَى النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ يَعُودُهُ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً ، أَنَّهُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمْرَضُ إِلاَّ قَامَ مِنْ مَرَضِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً ، أَنَّهُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمْرَضُ إِلا قَالَ اللَّهُ لِكَاتِبَيْهِ :اكْتُبَا لِعَبْدِي مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي صِحَّتِهِ.

(۱۰۹۲۵) حضرت عاصم سے مروی ہے کہ حضرت ابو العالیہ ؒ حضرت نضر بن انس ؒ کی عیادت کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرمایا ہم پچاس سالوں سے حدیث بیان کر رہے ہیں کہ کوئی بندہ مؤمن بیمار نہیں ہوتا مگر جب وہ تندرست ہو کر اٹھتا ہے تو ایسے اٹھتا ہے جیسے وہ پیدائش کے دن تھا اور ہم پچاس سالوں سے روایت بیان کرتے ہیں کوئی بندہ مؤمن بیمار نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ کراما کاتبین سے فرماتا ہے: میرے بندہ کے لئے وہ عمل تحریر کرو جو یہ تندرستی کے وقت کرتا تھا۔

(۱۰۹۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَمَّار ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّ الْوَجَعَ لاَ يُكْتَبُ بِهِ الأَجْرُ وَلَكِنْ تُكَفَّرُ بِهِ الْخَطَايَا.

(۱۰۹۲٦) حضرت عمرو بن شرحبیل ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ تکلیف کی وجہ سے اجر تو نہیں لکھا جاتا البتہ یہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

(۱۰۹۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا يَسُرُّنِي بِلَيْلَةٍ أَمْرَضُهَا حُمْرُ النَّعَمِ.

(۱۰۹۲۷) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں جس رات میں بیمار ہوتا ہوں تو مجھے سرخ اونٹ (ملنے) جتنی خوشی ہوتی ہے۔

(۱۰۹۲۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِیُّ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنْ أَبِی قِلاَبَةَ ، قَالَ :إذَا مَرِضَ الرَّجُلُ عَلَی عَمَلٍ صَالِحٍ جَرَی لَهُ مَا کَانَ یَعْمَلُ فِی صِحَّتِهِ.

(۱۰۹۲۸) حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی نیک عمل پر بیمار ہوتا ہے تو اس کو اس عمل کا اجر ملتا ہے جو وہ تندرستی میں کرتا تھا۔

(۱۰۹۲۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنِ الْحَکَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِکْرِمَةَ ، قَالَ :إذَا مَرِضَ الرَّجُلُ رُفِعَ لَهُ کُلَّ یَوْمٍ مَا کَانَ یَعْمَلُ.

(۱۰۹۲۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی بیمار ہوتا ہے تو اس کے وہی اعمال اللہ کے ہاں بلند کیے جاتے ہیں جو وہ تندرستی میں کرتا تھا۔

(۱۰۹۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ الْمُغِیرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ ، قَالَ :إذَا مَرِضَ العبد کُتِبَ لَهُ أَحْسَنُ مَا کَانَ یَعْمَلُ فِی صِحَّتِهِ.

(۱۰۹۳۰) حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اس کیلئے اس سے اچھا عمل لکھا جاتا ہے جو وہ تندرستی میں کرتا تھا۔

(۱۰۹۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ إذَا لَمْ یَمْرَضِ الْجَسَدُ أَشِرَ ، وَلاَ خَیْرَ فِی جَسَدٍ مَا یَأْشَر.

(۱۰۹۳۱) حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب جسم بیمار نہ ہو تو وہ نعمت کی ناشکری کرتا ہے اور اس جسم میں کوئی خیر نہیں ہے جو ناشکری کرے۔

(۱۰۹۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ یَحْیَی ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :مَا شِیكَ امْرُؤٌ بِشَوْکَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلاَّ حَطَّ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ خَطَایَاهُ.

(۱۰۹۳۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ کسی عورت کو کوئی کانٹا نہیں چبھتا مگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو ختم فرما دیتے ہیں۔

(۱۰۹۳۳) حَدَّثَنَا أَبُوبَکْرِ بْنُ عَیَّاش، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِیهِ، قَالَ:قُلْتُ یَا رَسُولَ اللهِ أَیُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلاَءً ، قَالَ :النَّبِیُّونَ ، ثُمَّ الأَمْثَلُ مِنَ النَّاسِ وَمَا یَزَالُ بِالْعَبْدِ الْبَلاَءُ حَتَّی یَلْقَی اللَّهَ وَمَا عَلَیْهِ مِنْ خَطِیئَةٍ.

(ترمذی ۲۳۹۸۔ ابن حبان ۲۹۰۰)

(۱۰۹۳۳) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سے سب سے زیادہ تکالیف کس پر آتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام پر، پھر ان لوگوں پر جوان کے مثل ہیں اور بندہ پر مسلسل مصائب آتے ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

(١٠٩٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُمَيرة ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : يَوَدُّ أَهْلُ الْبَلاَءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَنَّ أَجْسَادَهُمْ كَانَتْ فِي الدُّنْيَا تُقْرَضُ بِالْمَقَارِيضِ.

(۱۳۱۳۴) حضرت مسروق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مصائب زدہ لوگ قیامت کے دن یہ تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں ان کے گوشت (کھال) کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا۔

(١٠٩٣٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: يُكْتَبُ مِنَ الْمَرِيضِ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَنِينُهُ فِي مَرَضِهِ.

(۱۰۹۳۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مریض کی ہر چیز (نامہ اعمال میں) لکھی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ مرض میں اس کے کراہنے کی آواز کو بھی لکھا جاتا ہے۔

(١٠٩٣٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو رَبِيعَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا ابْتَلَى اللَّهُ الْمُسْلِمَ بِبَلاَءٍ فِي جَسَدِهِ ، قَالَ لِلْمَلَكِ اكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ وَطَهَّرَهُ ، وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ وَرَحِمَهُ.

(احمد ۱۴۸۔ بخاری ۵۰۱)

(۱۰۹۳۶) حضرت ابو ربیعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب مسلمان کے جسم کو تکلیف (اور آزمائش) میں مبتلا فرماتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کیلئے نیک عمل لکھ دو جو یہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا، پھر اگر اللہ اس کو شفا عطا کرتا ہے تو اس کو گناہوں سے پاک صاف کر دیتا ہے اور اگر اللہ اس کی روح قبض کر لیتا ہے تو اس کے ساتھ رحمت اور مغفرت والا معاملہ فرماتا ہے اور اگر اسکی روح قبض ہو گئی تو اللہ اس کے گناہ معاف کر کے اس پر رحم فرمائے گا۔

(٢) بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

مریض کی عیادت کا ثواب

(١٠٩٣٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بَشِيرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ

يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ.

(۱۰۹۳۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے میووں (باغات) میں ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے۔

(۱.۹۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ. (مسلم ۱۹۸۹۔ ترمذی ۹۶۸)

(۱۰۹۳۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱.۹۳۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا. (بخاری ۵۲۲۔ احمد ۳۰۴)

(۱۰۹۳۹) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ مسلسل رحمت میں شامل رہتا ہے جب تک کہ وہ بیٹھ نہ جائے۔ اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو اس رحمت میں گھس جاتا ہے۔

(۱.۹۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعُودُهُ وَكَانَ شَاكِيًا ، فَقَالَ لَهُ : عَلِيٌّ : عَائِدًا جِئْتَ أَمْ شَامِتًا ؟ فَقَالَ : لاَ بَلْ عَائِدًا ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ أَمَا إِذْ جِئْتَ عَائِدًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ أَتَى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ يَعُودُهُ مَشَى فِي خَرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ ، وَإِنْ كَانَ غدوة صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ ، وَإِنْ كَانَ مَسَاءً صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ.

(ابوداؤد ۳۰۹۲۔ ترمذی ۹۶۹)

(۱۰۹۴۰) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی عیادت کے لئے تشریف لائے، وہ بیماری کی وجہ سے تکلیف محسوس کر رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا: مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے ہیں یا دوسرے کی مصیبت پر خوش ہونے کے لئے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں بلکہ مزاج پرسی کے لئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اگر آپ مزاج پرسی کیلئے تشریف لائے ہیں تو میں نے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں جو شخص مسلمان کی عیادت کے لئے آتا ہے وہ جنت کے پھلوں (باغات) میں چلتا ہے یہاں تک کہ بیٹھ جائے، پھر جب بیٹھ جاتا ہے تو اس کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے، اگر وہ صبح کے وقت آتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت فرماتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت آتا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لئے دعائے مغفرت فرماتے رہتے ہیں۔

(۱۰۹۴۱) حدَّثنا شَرِيك ، عن عَلْقَمة بن مَرْثَد ، عن بعض آل أبي مُوسَى الأشْعَرِيّ ، أنَّهُ أتَى عَلِيًّا ، فَقَالَ لَهُ : مَا جَاءَ بِكَ ؟ أَجِئْتَ عَائِدًا ؟ قَالَ : مَا عَلِمْتُ لأَحَدٍ مِنكُمْ بِشَكْوَى ، فَقَالَ : بَلَى ، الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ : مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَهَارًا ، صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ ، حَتَّى يُمْسِيَ ، وَمَنْ عَادَ لَيْلاً ، صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ ، حَتَّى يُصْبِحَ.

(۱۰۹۴۱) حضرت علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ آل ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ کیوں تشریف لائے؟ کیا آپ مزاج پرسی کیلئے تشریف لائے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے نہیں معلوم کہ تم میں سے کوئی بیمار ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں حسن بن علی رضی اللہ عنہما (بیمار ہیں) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت مریض کی عیادت کی اس کیلئے ستر ہزار فرشتے شام تک دعائے مغفرت فرماتے ہیں، اور جو شام کے وقت مریض کی عیادت کرتا ہے اس کیلئے ستر ہزار فرشتے صبح تک دعائے مغفرت فرماتے رہتے ہیں۔

(۱۰۹۴۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : حُدِّثت أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ خَوْضًا فَإِذَا جَلَسَ اسْتَنْقَعَ فِيهَا اسْتِنْقَاعًا.

(۱۰۹۴۲) حضرت عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ رحمت میں مسلسل غرق رہتا ہے، پھر جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو وہ اس رحمت سے خوب سیراب ہوتا ہے۔

(۱۰۹۴۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا بَشَّارُ بْنُ أَبِي سَيْفٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ عَادَ مَرِيضًا ، أَوْ أَمَاطَ أَذًى عَنْ طَرِيقٍ فَحَسَنَتُهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا. (احمد ۱/ ۱۹۵- ابو يعلى ۸۷۵)

(۱۰۹۴۳) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مریض کی عیادت کی یا راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اس کی نیکی دس گنا ہے۔

(۱۰۹۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، أَنَّ أَبَا مُوسَى انْطَلَقَ عَائِدًا لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : أَعَائِدًا جِئْت ، أَوْ زَائِرًا ؟ قَالَ : لاَ بَلْ زَائِرًا ، قَالَ : أَمَا إِنَّهُ لاَ يَمْنَعُنِي ، وَإِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ مَا فِي نَفْسِكَ أَنْ أُخْبِرَكَ؛ أَنَّ الْعَائِدَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يَعُودُ مَرِيضًا ، كَانَ يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ خَوْضًا ، فَإِذَا انْتَهَى إِلَى الْمَرِيضِ فَجَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ وَيَرْجِعِ مِنْ عِنْدِ الْمَرِيضِ ، حِينَ يَرْجِعُ ، يُشَيِّعُهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ ، يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ نَهَارَهُ أَجْمَعَ ، وَإِنْ كَانَ لَيْلاً ، كَانَ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ حَتَّى يُصْبِحَ ، وَلَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ.

(۱۰۹۴۴) حضرت سعید بن ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی مزاج

پرسی کیلئے تشریف لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کیا آپ زیارت کے لیے تشریف لائے ہیں یا عیادت کے لئے؟ انہوں نے جواب دیا کہ زیارت کے لیے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے دل میں جو کچھ بھی ہے بہر حال وہ یعنی دل کا خیال مجھ کو یہ بات بیان کرنے سے نہیں روک سکتا کہ مریض کی مزاج پرسی کرنے والا جب گھر سے مریض کی عیادت کے لئے نکلتا ہے تو اس کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے وہ رحمت میں گھس جاتا ہے اور جب وہ مریض کے پاس پہنچ کر بیٹھ جاتا ہے تو پھر رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے اور وہ رحمت میں غرق ہو جاتا ہے اور جب وہ مریض کی عیادت کر کے واپس آتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لیے تمام دن مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اگر وہ رات کو عیادت کرتا ہے تب بھی اس کو یہ مقام و مرتبہ حاصل رہتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جائے اور اس کے لئے جنت کے میوے ہیں۔

(۳) مَنْ أَمَرَ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

مریض کی عیادت اور جنازے کی اتباع کا حکم

(۱۰۹۴۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْد ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ.

(بخاری ۱۲۳۹۔ ترمذی ۱۷۶۰)

(۱۰۹۴۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مریض کی عیادت اور جنازے کے ساتھ چلنے کا حکم فرمایا۔

(۱۰۹۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي عِيسَى الأُسْوَارِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُودُوا الْمَرِيضَ وَاتَّبِعُوا الْجَنَازَةَ تُذَكِّرُكُمُ الآخِرَةَ.

(عبد بن حمید ۱۰۰۱۔ ابویعلی ۱۱۱۴)

(۱۰۹۴۶) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مریض کی عیادت کرو اور جنازے کے ساتھ چلو اس سے تمہیں آخرت کی یاد آئے گی۔

(۱۰۹۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يَعُودَهُ إِذَا مَرِضَ وَيَحْضُرَ جِنَازَتَهُ. (ترمذی ۲۷۳۶۔ احمد ۱/ ۸۹)

(۱۰۹۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا مسلمان پر حق ہے کہ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے اور اس کے جنازے میں شریک ہو۔

(۱۰۹۴۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قُلْنَا يَا

رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَصْبَحْت ، قَالَ : بِخَيْرٍ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُصْبِحْ صَائِمًا ، وَلَمْ يَعُدْ سَقِيمًا. (بخاری ۱۳۳)

(۱۰۹۴۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے صبح کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کیلئے خیر نہیں ہے اگر وہ روزے کی حالت میں صبح نہ کرے اور مریض کی عیادت نہ کرے۔

(۱۰۹۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَصْحَابِهِ : مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ جِنَازَةً ؟ قَالَ عُمَرُ أَنَا ، قَالَ : مَنْ عَادَ مِنْكُمْ مَرِيضًا ؟ قَالَ عُمَرُ أَنَا ، قَالَ : مَنْ تَصَدَّقَ ؟ قَالَ عُمَرُ أَنَا ، قَالَ : مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ صَائِمًا ؟ قَالَ عُمَرُ أَنَا ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَجَبَتْ وَجَبَتْ. (احمد ۳/ ۱۱۸۔ طبرانی ۱۱)

(۱۰۹۴۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا: تم میں سے جنازہ میں کون حاضر ہوا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم میں سے مریض کی عیادت کس نے کی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: صدقہ کس نے کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم میں سے کس نے روزے کی حالت میں صبح کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی، واجب ہوگئی (جنت)۔

(۱۰۹۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ شُهُودُ الْجِنَازَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ.

(بخاری ۵۱۹۔ احمد ۳۵۷)

(۱۰۹۵۰) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا مسلمان پر حق ہے کہ اس کے جنازے میں شریک ہو۔ اور مریض کی عیادت کرے۔

(٤) مَا يُقَالُ إِذَا سُئِلَ عَنِ الْمَرِيضِ وَمَا يُقَالُ إِذَا دُخِلَ عَلَيْهِ

جب مریض کے متعلق سوال کیا جائے تو کیا کہا جائے اور جب اس کے پاس آئیں تو وہ کیا کہے

(۱۰۹۵۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ إِذَا سُئِلُوا عَنِ الْمَرِيضِ أَنْ يَقُولُوا صَالِحٌ ، ثُمَّ يَذْكُرُونَ وَجَعَهُ بَعْدُ.

(۱۰۹۵۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) پسند فرماتے تھے کہ جب ان سے مریض کے متعلق دریافت کیا جائے تو وہ یوں کہیں: نیک آدمی ہے، پھر اس کے بعد اس کی تکلیف کا ذکر کرتے تھے۔

(۵) مَا یُقَالُ عِنْدَ الْمَرِیضِ إِذَا حُضِرَ

مریض کی جان کنی کے وقت کیا کہا جائے

(۱۰۹۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِیقٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیضَ ، أَوِ الْمَیِّتَ فَقُولُوا خَیْرًا فَإِنَّ الْمَلاَئِکَةَ یُؤَمِّنُونَ عَلَی مَا تَقُولُونَ.

(مسلم ۶۔ ترمذی ۹۷۷)

(۱۰۹۵۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ مریض یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو، کیونکہ جو تم کہتے ہو ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔

(۱۰۹۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : کَانَتِ الأَنْصَارُ یَقْرَؤُونَ عِنْدَ الْمَیِّتِ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ.

(۱۰۹۵۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انصار (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) میت کے پاس سورۃ البقرہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۹۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیرِینَ ، عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ قَالَتْ : کُنْت عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ أَنْظُرُ فِی رَأْسِهَا ، فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَقَالَ :فُلاَنٌ فِی الْمَوْتِ ، فَقَالَتْ لَهَا انْطَلِقِی ، فَإِذَا احْتُضِرَ فَقُولِی :السَّلاَمُ عَلَی الْمُرْسَلِینَ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ.

(۱۰۹۵۴) حضرت ام الحسن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی اور ان کے سر کو دیکھ رہی تھی۔ ایک شخص نے آ کر کہا فلاں آدمی مرنے والا ہے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کے پاس جاؤ، جب اس کا سانس اکھڑنے لگے تو یہ کہو: سلام ہو رسولوں پر اور تمام تعریفیں رب العالمین کے لئے ہیں۔

(۱۰۹۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :نُبِّئْت أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِیرِینَ حَضَرَ بَعْضَ أَهْلِهِ وَهُوَ فِی الْمَوْتِ ، فَجَعَلَ یَقُولُ :قُولُوا سَلاَمًا ، قُولُوا سَلاَمًا.

(۱۰۹۵۵) حضرت ابن عون سے مروی ہے کہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ اپنے اھل میں سے کسی کی وفات پر حاضر ہوئے تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگو! سلام کہو، لوگو! سلام کہو۔

(۱۰۹۵۶) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُوسَی بن مُحَمَّدُ بْنِ إِبْرَاهِیمَ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیضِ فَنَفِّسُوا لَهُ فِی الأَجَلِ فَإِنَّ ذَلِكَ لاَ یَرُدُّ شَیْئًا وَهُوَ یُطَیِّبُ نَفْسَ الْمَرِیضِ. (ترمذی ۲۰۸۷۔ ابن ماجہ ۱۴۳۸)

(۱۰۹۵۶) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اس کو موت

کے بارے میں تسلی دو، بیشک یہ بات کوئی چیز رد نہیں کرتی لیکن مریض خوش کرتی ہے۔

(۱۰۹۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أُمَيَّةَ الأَزْدِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ عِنْدَ الْمَيِّتِ سُورَةَ الرَّعْدِ.

(۱۰۹۵۷) حضرت امیہ ازدی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ میت کے پاس سورۃ الرعد کی تلاوت فرماتے۔

(۱۰۹۵۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ شَقِيقٍ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْرَؤُوهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ ، يَعْنِي يس.

(ابوداؤد ۳۱۱۲۔ ابن حبان ۳۰۰۲)

(۱۰۹۵۸) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کے پاس سورۂ یٰس پڑھو۔

(٦) فِي الْحَائِضِ تَحْضُرُ الْمَيِّتَ

حائضہ عورت کا میت کے پاس حاضر ہونا

(۱۰۹۵۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا حَضَرُوا الرَّجُلَ يَمُوتُ أَخْرَجُوا الْحُيَّضَ.

(۱۰۹۵۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی میت کے پاس حاضر ہوتے تو حائضہ عورتوں کو باہر نکال دیتے۔

(۱۰۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ جَائَتْهُ امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ : إِنِّي أُعَالِجُ مَرِيضًا فَأَقُومُ عَلَيْهِ وَأَنَا حَائِضٌ ، فَقَالَ : نَعَمْ فَإِذَا حَضَرَ فَاجْتَنِبِي رَأْسَهُ.

(۱۰۹۶۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت علقمہ کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کیا میں مریض کا علاج کرتی ہوں تو کیا میں حائضہ ہونے کی حالت میں اس کے پاس کھڑی ہو سکتی ہوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ہاں جب وہ تمہارے پاس لایا جائے تو اس کے سر سے اجتناب کرو۔

(۱۰۹۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ تَحْضُرَ الْحَائِضُ الْمَيِّتَ.

(۱۰۹۶۱) حضرت حسن رحمہ اللہ حائضہ عورت کے میت کے پاس حاضر ہونے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۷) فِي تَلْقِينِ الْمَيِّتِ

مرنے والے کو تلقین کرنے کا بیان

(۱۰۹۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ. (مسلم ۲۔ ابن ماجہ ۱۴۴۴)

(۱۰۹۶۲) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

(١٠٩٦٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ عُمَرُ احْضُرُوا مَوْتَاكُمْ وَذَكِّرُوهُمْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِنَّهُمَا يَرَوْنَ وَيُقَالُ لَهُمْ.

(۱۰۹۶۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اپنے مردوں کے پاس حاضر ہوا کرو اور ان کو لا الہ الا اللہ یاد دلایا کرو (تلقین کیا کرو) بیشک وہ دیکھتے ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے۔

(١٠٩٦٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۱۰۹۶۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

(١٠٩٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ لَمَّا ثَقُلَ عَلْقَمَةُ ، قَالَ أَقْعِدُوا عِنْدِي مَنْ يُذَكِّرُنِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۱۰۹۶۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت علقمہ رحمہ اللہ کا جب نزع کا وقت آیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا میرے پاس وہ بیٹھے جو مجھے لا الہ الا اللہ یاد دلائے اور اسکی تلقین کرے۔

(١٠٩٦٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَوْصَى عَلْقَمَةُ وَالأَسْوَد أَنْ لَقِّنِّي لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۱۰۹۶۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے حضرت اسود کو وصیت فرمائی کہ مجھے لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

(١٠٩٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أو غيره قَالَ: قَالَ عُمَر: لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۱۰۹۶۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کے تلقین کرو۔

(١٠٩٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُلَقَّنَ الْمَيِّتُ ؟ قَالَ نَعَم حَسَنٌ إنِّي لأُحِبُّ ذَلِكَ.

(۱۰۹۶۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ میت کو تلقین کرنا مستحب ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جی ہاں اچھا ہے اور میں بھی اس کو پسند کرتا ہوں۔

(١٠٩٦٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ إذَا مَرِضَ فَثَقُلَ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ لاَ يُخْلُوهُ ويَعْتَقِبونه إذَا قَامَ نَاسٌ جَاءَ آخَرُونَ , وَيُلَقِّنُونَهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۱۰۹۶۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی کی بیماری بڑھ جائے تو وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) پسند کرتے تھے کہ اس کو تنہا نہ چھوڑا جائے اور اس کی مدد کی جائے، جب کچھ لوگ چلیں جائیں تو دوسرے آجائیں اور اس کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کریں۔

(١٠٩٧٠) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(ابو داؤد ۳۱۰۸۔ ترمذی ۹۷۶)

(۱۰۹۷۰) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

(۱۰۹۷۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ الأَسْوَدَ أَوْصَى رَجُلاً ، فَقَالَ :إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَكُونَ آخِرَ ما أَقُولُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَافْعَلْ ، وَلاَ تَجْعَلُوا فِي قَبْرِي آجُرًّا.

(۱۰۹۷۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ نے ایک شخص کو وصیت فرمائی اور کہا: اگر تو استطاعت رکھے اس بات کی کہ میرا آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہو جائے تو ایسا ضرور کرنا اور میری قبر کو پختہ نہ بنانا۔

(۱۰۹۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ :حدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، أَنَّ رَجُلاً اشْتَكَى ، فَقَالَ :لَقِّنُوهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَإِنَّهَا مَنْ كَانَتْ آخِرَ كَلاَمِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (ابو داؤد ۳۱۰۷۔ احمد ۲۳۳)

(۱۰۹۷۲) حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے آکر مریض کی تکلیف کا تذکرہ کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو، بیشک جس کا آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہو گیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۰۹۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(۱۰۹۷۳) حضرت زاذان رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس شخص نے مرتے وقت لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۰۹۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.(مسلم ۴۳۔ احمد ۶۹)

(۱۰۹۷۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں دنیا سے رخصت ہوا کہ وہ لا الہ الا اللہ کو جانتا اور مانتا تھا جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۰۹۷۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَإِنَّهَا لاَ تَكُونُ آخِرَ كَلاَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلاَّ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ.

(۱۰۹۷۵) حضرت المسیب بن رافع سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو، بیشک جس مسلمان کا آخری کلمہ یہ ہوا اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔

(۸) مَا قَالُوا فِي تَوْجِيهِ الْمَيِّتِ

میت کا رخ (کس طرف) رکھا جائے۔اس کا بیان

(۱۰۹۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ لاِبْنِهِ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ إِذَا حَضَرَتِ الْوَفَاةُ فَاحْرِفْنِي.

(۱۰۹۷۶) حضرت یحییٰ بن راشد البصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو اپنے بیٹے سے فرمایا: جب میرا انتقال ہو جائے تو میرا رخ قبلے کی طرف کر دینا۔

(۱۰۹۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُوَجَّهَ الْمَيِّتُ الْقِبْلَةَ إِذَا حُضِرَ.

(۱۰۹۷۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ مرنے والے کا رخ قبلہ کی طرف کر دیا جائے۔

(۱۰۹۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُسْتَقْبَلَ بِالْمَيِّتِ الْقِبْلَةُ إِذَا كَانَ فِي الْمَوْتِ.

(۱۰۹۷۸) حضرت اشعث رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ مرنے والے کا رخ قبلہ کی طرف کر دیا جائے۔

(۱۰۹۷۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُوَجَّهَ الْمَيِّتُ عِنْدَ نَزْعِهِ إِلَى الْقِبْلَةِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۱۰۹۷۹) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا نزع کے وقت میت کا رخ قبلہ کی طرف کرنا مستحب ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جی ہاں۔

(۱۰۹۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ إِنْ شِئْتَ فَوَجِّهِ الْمَيِّتَ وَإِنْ شِئْتَ فَلاَ تُوَجِّهْهُ.

(۱۰۹۸۰) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آپ چاہو تو مرنے والے کا رخ قبلہ کی طرف کر دو اگر نہ چاہو تو نہ کرو (کوئی حرج نہیں)۔

(۱۰۹۸۱) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَرِهَهُ ، وَقَالَ: أَلَيْسَ الْمَيِّتُ امْرَأً مُسْلِمًا ؟.

(۱۰۹۸۱) حضرت اسماعیل بن امیہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اس کو ناپسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے

کیا مرنے والا مسلمان نہیں ہے؟۔

(۱۰۹۸۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَةَ مَاتَ فِيهَا حُذَيْفَةُ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ، فَقَالَ: تَنَحَّ فَقَدْ طَالَ لَيْلُك فَأَسْنَدَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَأَفَاقَ، فَقَالَ: أَيُّ سَاعَةٍ هَذِهِ قَالُوا: السَّحَرُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ صَبَاحٍ إِلَى النَّارِ وَمَسَاءٍ بِهَا، ثُمَّ أَضْجَعْنَاهُ فَقَضَى.

(۱۰۹۸۲) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس رات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اس رات حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے۔ آپ نے فرمایا ایک طرف ہٹ جاؤ، تحقیق تمہاری رات لمبی ہوگی پھر آپ نے انہیں اپنے سینے کے ساتھ لگایا تو آپ کو کچھ افاقہ ہوا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ کونسا وقت ہے؟ لوگوں نے عرض کیا سحری کا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ صبح کے وقت یا شام کے وقت آگ پر آؤں، پھر ہم نے آپ کو پہلو پر لٹا دیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

(۱۰۹۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي زُرْعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ شَهِدَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فِي مَرَضِهِ، وَعِنْدَهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ, فَغُشِيَ عَلَى سَعِيدٍ, فَأَمَرَ أَبُو سَلَمَةَ أَنْ يُحَوَّلَ فِرَاشُهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَفَاقَ، فَقَالَ: حَوَّلْتُمْ فِرَاشِي؟ فَقَالُوا: نَعَمْ, فَنَظَرَ إِلَى أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: أُرَاهُ عَمَلَك، فَقَالَ أَجَل: أَنَا أَمَرْتُهُمْ، فَقَالَ فَأَمَرَ سَعِيدٌ أَنْ يُعَادَ فِرَاشُهُ.

(۱۰۹۸۳) حضرت زرعہ بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے مرض میں حاضر ہوا آپ کے پاس حضرت ابوسلمہ ابن عبد الرحمٰن تشریف فرما تھے۔ حضرت سعید بن المسیب پر غشی طاری ہوگئی، حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ نے حکم دیا کہ حضرت سعید کا بستر قبلہ کی طرف پھیرا جائے جس کی وجہ سے آپ کو افاقہ ہوا۔ حضرت سعید رحمہ اللہ نے پوچھا کہ تم نے میرے بستر کو پھیرا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں، حضرت سعید رحمہ اللہ نے حضرت ابوسلمہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہ تیرا کام ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے ہی انہیں کہا تھا، حضرت سعید رحمہ اللہ نے اپنے بستر کو دوبارہ واپس اسی طرف پھیرنے کا حکم دے دیا۔

(۹) مَا يُقَالُ عِنْدَ تَغْمِيضِ الْمَيِّتِ

مردے کی آنکھیں بند کرتے وقت کیا پڑھا جائے

(۱۰۹۸٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ بَكْرٍ، قَالَ: إِذَا أَغْمَضْتَ الْمَيِّتَ فَقُلْ: بِسْمِ اللهِ وَعَلَى وفاة رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۰۹۸۴) حضرت بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میت کی آنکھیں بند کرو تو کہو: بِسْمِ اللهِ وَعَلَى وفاة رَسُولِ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۰) مَا قَالُوا فِي تَغْمِيضِ الْمَيِّتِ

میت کی آنکھیں بند کرنے کا بیان

(۱۰۹۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْمَضَ أَبَا سَلَمَةَ. (عبدالرزاق ۶۰۵۰)

(۱۰۹۸۵) حضرت قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں (ان کے انتقال کے بعد) بند فرمائیں۔

(۱۰۹۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي رَاشِدٍ الْبَصْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ لاِبْنِهِ إِذَا قُبِضْتُ فَأَغْمِضْنِي.

(۱۰۹۸۶) حضرت یحییٰ بن ابو راشد البصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو اپنے بیٹے سے فرمایا: جب میری روح قبض کر لی جائے تو میری آنکھیں بند کر دینا۔

(۱۰۹۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ أَغْمَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَ رَجُلٍ.

(۱۰۹۸۷) حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی آنکھیں (مرنے کے بعد) بند فرمائیں۔

(۱۰۹۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَغْمِضُوا أَعْيُنَهُمْ إِذَا مَاتُوا.

(۱۰۹۸۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اور جب وہ مر جائیں تو ان کی آنکھیں بند کر دو۔

(۱۱) فِي الْمَيِّتِ يُغَسَّلُ مَنْ قَالَ يُسْتَرُ وَلاَ يُجَرَّدُ

میت کو غسل دیتے وقت ستر رکھا جائے گا اس کو برہنہ نہیں کیا جائے گا

(۱۰۹۸۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا غُسِّلَ الْمَيِّتُ جُعِلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّماء سترة.

(۱۰۹۸۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب میت کو غسل دیا جائے تو اس کے آسمان کے درمیان سترہ بنایا جائے۔

(۱۰۹۹۰) حَدَّثَنَا أَزْهَر السَّمَّان ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، أَنَّ مُحَمَّدًا كَانَ يَسْتُرُ الْمَيِّتَ بِجَهده.

(۱۰۹۹۰) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد میت کا ستر رکھتے تھے طاقت کے ساتھ (کوشش کے ساتھ)۔

(۱۰۹۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُل فِي الْفَضَاءِ وَكَرِهَ أَنْ يُغَسَّلَ الْمَيِّتُ كَذَلِكَ.

(۱۰۹۹۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کو کھلی جگہ میں غسل دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن میت کو اس طرح غسل دینے کو ناپسند سمجھا گیا ہے۔

(۱۰۹۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : غَسَّلَ عَلِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَمِيصٍ. (ابو داؤد ۳۱۳۳۔ مالك ۲۲۲)

(۱۰۹۹۲) حضرت محمد بن علی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص میں غسل دیا۔

(۱۰۹۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو قِلاَبَةَ اسْتُرْهُ مَا اسْتَطَعْتَ.

(۱۰۹۹۳) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: جس قدر ہو سکے میت کا ستر رکھو۔

(۱۰۹۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ غَسَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، وَعَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصُهُ ، وَعَلَى يَدَيْ عَلِيٍّ خِرْقَةٌ يُغَسِّلُهُ بِهَا يُدْخِلُ يَدَهُ تَحْتَ الْقَمِيصِ فَيُغَسِّلُهُ وَالْقَمِيصُ عَلَيْهِ. (بيهقى ۳۸۸)

(۱۰۹۹۴) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر آپ کی قمیص تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا اس کے ساتھ غسل دے رہے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ قمیص کے نیچے لے جا کر آپ کو غسل دے رہے تھے اس وقت بھی قمیص آپ کے جسم کے اوپر تھی۔

(۱۰۹۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ لَمَّا أَرَادُوا أَنْ يُغَسِّلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ فَأَرَادُوا أَنْ يَنْزِعُوهُ فَسَمِعُوا نِدَاءً مِنَ الْبَيْتِ لاَ تَنْزِعُوا الْقَمِيصَ. (ابن سعد ۲۷۵)

(۱۰۹۹۵) حضرت جعفر رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب آپ کو غسل دینے کا ارادہ فرمایا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر قمیص تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو اتارنے کا ارادہ کیا تو گھر کے اندر سے (غیبی) آواز آئی کہ قمیص کو مت اتارو۔

(۱۰۹۹٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ تُجَرِّدُونِي.

(۱۰۹۹۶) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے برہنہ کر کے غسل نہ دینا۔

(۱۲) فِي الْمَيِّتِ يُوضَعُ عَلَى بَطْنِهِ الشَّيْءُ

میت کے بطن پر کوئی چیز رکھنے کا بیان

(۱۰۹۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُوضَعَ السَّيْفُ عَلَى بَطْنِ الْمَيِّتِ.

(۱۰۹۹۷) حضرت عامر ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ مرنے والے کے پیٹ پر تلوار رکھنا مستحب ہے۔

(۱۳) مَا أَوَّلُ مَا يُبْدَأُ بِهِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

غسل میت کی ابتداء کس جانب سے کی جائے گی

(۱۰۹۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُنَّ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ :ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا. (بخاری ۱۲۵۶۔ مسلم ۴۲)

(۱۰۹۹۸) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے کو غسل دیتے وقت فرمایا: اس کی داہنی جانب اور وضو کے مقامات سے ابتدا کرو۔

(۱۰۹۹۹) حَدَّثَنَا عبد الوهاب الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ ، فَقَالَ :ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا.

(ابو داؤد ۳۱۴۷۔ احمد ۸۵)

(۱۰۹۹۹) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ہم اپنے بیٹے کو غسل دے رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اس کی داہنی جانب اور وضو کے مقامات سے (غسل) کی ابتدا کرو۔

(۱۱۰۰۰) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ غَسْلِ الْمَيِّتِ ، قَالَ : يُبْدَأُ بِمَيَامِنِهِ وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهُ.

(۱۱۰۰۰) حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام محمد ویٹیلیز سے میت کو غسل دینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: داہنی جانب اور وضو کے مقامات سے ابتدا کی جائے گی۔

(۱۱۰۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: يُبْدَأُ بِالْمَيِّتِ فَيُوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ ثُمَّ يبدأ بِمَيَامِنِهِ.

(۱۱۰۰۱) حضرت ابراہیم ویٹیلیز فرماتے ہیں، میت کو غسل دیتے وقت اس کو نماز والا وضو کروایا جائے پھر اس کی داہنی جانب سے غسل شروع کیا جائے۔

(۱۱۰۰۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُبْدَأُ بِالْمَيِّتِ فَيُوَضَّأُ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ.

(۱۱۰۰۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میت کو غسل دینے میں نماز والے وضو سے ابتدا کی جائے گی۔

(۱۱۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُوَضَّأُ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ إلاَّ رِجْلَيْهِ.

(۱۱۰۰۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کو نماز والا وضو کروایا جائے گا مگر اس کے پاؤں نہیں دھوئے جائیں گے۔

(۱۱۰۰٤) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَأَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :يُوَضَّأُ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ.

(۱۱۰۰۴) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میت کو نماز والا وضو کروایا جائے گا۔

(۱۱۰۰٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بن أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ يُوَضَّأُ الْمَيِّتُ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ ، إلاَّ أَنَّهُ لاَ يُمَضْمَضُ ، وَلاَ يُنَشَّقُ.

(۱۱۰۰۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کو نماز والا وضو کروایا جائے گا مگر اس کو کلی اور ناک میں پانی نہ ڈالا جائے گا۔

(۱۱۰۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ يُوَضَّأُ الْمَيِّتُ كَمَا يُوَضَّأُ الْحَيُّ.

(۱۱۰۰۶) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کو وضو کروایا جائے گا جیسے کہ زندہ وضو کرتا ہے۔

(۱۱۰۰۷) غُنْدَرٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا قَالاَ :فِي الْمَيِّتِ يُوَضَّأُ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ.

(۱۱۰۰۷) حضرت حسن اور حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کو نماز والا وضو کروایا جائے گا۔

(۱۱۰۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الأَسْلَمِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَد ، قَالَ حَضَرَنَا مُجَاهِدٌ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ مَيِّتًا ، فَقَالَ :وَضِّئُوهُ وُضُوءَهُ لِلصَّلاَةِ.

(۱۱۰۰۸) حضرت عثمان بن اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم میت کو غسل دے رہے تھے کہ حضرت مجاہد ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اس کو نماز والا وضو کرواؤ۔

(١٤) مَا قَالُوا فِي الْمَيِّتِ كَمْ يُغَسَّلُ مَرَّةً وَمَا يُجْعَلُ فِي الْمَاءِ مِمَّا يُغَسَّلُ بِهِ

غسل دیتے وقت میت کو کتنی مرتبہ دھویا جائے گا؟ اور جس پانی سے غسل دیا جارہا ہے اس پانی میں کیا ملایا جائے گا؟

(۱۱۰۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ ، فَقَالَ :اغْسِلْنَهَا ثَلاَثًا ، أَوْ خَمْسًا ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ

بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا ، أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي ، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ، فَقَالَ :أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ. (بخاری ۱۲۵۹۔ مسلم ۶۴۶)

(۱۱۰۰۹) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ہم اپنے بیٹے کو غسل دے رہے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اس کو تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو۔ اگر تم اس کو مناسب سمجھو پانی اور بیری کے پتوں کیساتھ، اور آخر میں اس کو کافور یا کوئی اور خوشبو لگا دو، جب تم غسل دے کر فارغ ہو جاؤ تو مجھے بلا لینا، راویہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر مبارک ہمیں عنایت فرمائی اور فرمایا اس کو اس میں کفن دو۔

(۱۱۰۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ :لَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ ابنة رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلاَثًا ، أَوْ خَمْسًا وَاجْعَلْنَ فِي الآخِرَةِ كَافُورًا ، أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا غَسَلْتُنَّهَا فَأَعْلِمْنَنِي، فَلَمَّا غَسَلْنَاهَا أَعْلَمْنَاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ، فَقَالَ :أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ.(مسلم ۴۰۔ احمد ۸۵)

(۱۱۰۱۰) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو طاق غسل دینا تین یا پانچ مرتبہ اور آخر میں کافور یا کوئی اور خوشبودار چیز لگانا جب تم غسل مکمل کر لو تو مجھے خبر دینا، جب ہم نے غسل مکمل کر لیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہمیں عنایت فرمائی اور فرمایا اس میں کفن دو۔

(۱۱۰۱۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ :يُغَسَّلُ الْمَيِّتُ ثَلاَثَ غَسَلاَتٍ ، أَوْ ثَلاَثَ مِرَارٍ ، مَرَّةً بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ، وَمَرَّةً بِمَاءٍ قَرَاحٍ ، وَمَرَّةً بِمَاءٍ وَكَافُورٍ.

(۱۱۰۱۱) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کو تین بار غسل دیا جائے گا، ایک مرتبہ پانی اور بیری سے، ایک مرتبہ خالص پانی سے اور ایک مرتبہ پانی اور کافور سے۔

(۱۱۰۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُغَسَّلُ الْمَيِّتُ ثَلاَثًا وَيُجْعَلُ السِّدْرُ فِي الْغَسْلَةِ الْوُسْطَى.

(۱۱۰۱۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں میت کو تین بار غسل دیا جائے گا اور درمیانے غسل کو (دوسری بار) بیری سے دیا جائے گا۔

(۱۱۰۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُغَسَّلُ الْمَيِّتُ ثَلاَثَ غَسَلاَتٍ بِسِدْرٍ وَمَاءٍ.

(۱۱۰۱۳) حضرت ابراھیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کو تین بار غسل دیا جائے گا، بیری اور پانی کے ساتھ۔

(۱۱۰۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُوَضَّأُ الْمَيِّتُ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ إِلاَّ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ يُصَبُّ الْمَاءُ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ وَيُمْسَحُ بَطْنُهُ ، فَإِنْ كَانَ شَيْءٌ خَرَجَ ، ثُمَّ يُتْرَكُ ، حَتَّى إِذَا قُلْتَ جَفَّ ، أَوْ كَادَ ، غُسِلَ الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ ، وَتُجَمَّرُ ثِيَابُهُ ثَلاَثًا.

(۱۱۰۱۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ میت کو (سب سے پہلے) نماز والا وضو کروایا جائے گا سوائے اس کے پاؤں کے (وہ نہیں دھوئیں جائیں گے) پھر اس کے سر کی جانب سے پانی بہایا جائے گا اور اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا جائے گا تا کہ اگر پیٹ میں کچھ ہے تو وہ نکل آئے پھر اس کو (کچھ دیر کیلئے) چھوڑ دیا جائے گا تا کہ وہ خشک ہو جائے، پھر دوسری اور تیسری بار غسل دیا جائے گا اور اس کے کپڑوں کو تین بار (عود وغیرہ سے) دھونی دی جائے گی۔

(۱۱۰۱۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: يَقْعُدُ غَاسِلُ الْمَيتِ بَين كُلِّ غُسْلَين قَعْدَةَ قَدْرِ مَا يَسْتَرِيحُ.

(۱۱۰۱۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ میت کو غسل دینے والا ہر غسل کے بعد استراحت کی بقدر بیٹھے گا۔

(۱۱۰۱۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عن إبراهيم، قَالَ: لاَ يُمَضْمَضُ الْمَيِّتُ، وَلاَ يُنَشَّقُ، وَلَكِنْ يُؤْخَذُ خِرْقَةٌ نَظِيفَةٌ فَيُمْسَحُ بِهَا فَمُهُ وَمَنْخِرَاهُ.

(۱۱۰۱۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ میت کو کلی اور ناک میں پانی نہ ڈالا جائے گا۔ لیکن صاف کپڑے کا ٹکڑا لے کر اس کے منہ اور ناک کو صاف کیا جائے گا۔

(۱۱۰۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إلَى أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ أَنِ اغْسِلْ ذَنِينَكَ بِالسِّدْرِ وَمَاءِ الرَّيْحَانِ.

(۱۱۰۱۷) حضرت ابو تمیمہ الہجیمی ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ کو لکھا کہ (میت) کے ناک کی گندگی کو بیری اور ریحان سے دھو دو۔

(۱۱۰۱۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَرْبٍ، أو أَبُو حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَاهُ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ إذَا مِتُّ فَاغْسِلْنِي غَسْلَةً بِالْمَاءِ، ثُمَّ جَفِّفْنِي فِي ثَوْبٍ، ثُمَّ اغْسِلْنِي الثَّانِيَةَ بِمَاءٍ قَرَاحٍ، ثُمَّ جَفِّفْنِي فِي ثَوْبٍ ثم إذَا أَلْبَسْتنِي الثِّيَابَ فَأَزِّرْنِي.

(۱۱۰۱۸) حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ سے مروی ہے کہ ان کے والد نے ان کو وصیت فرمائی اے بیٹے! جب میں مر جاؤں تو مجھے پانی سے غسل دینا پھر کسی کپڑے سے میرے جسم کو خشک کر دینا اور پھر دوسری بار خالص پانی سے غسل دینا، اور پھر کپڑے سے سکھا دینا پھر جب تم مجھے کپڑے (کفن) پہنا دو تو مجھے ازار بھی پہنانا۔

(۱۱۰۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: يُغسَلُ أَوَّلَ غَسْلَةٍ بِمَاءٍ قَرَاحٍ وَالثَّانِيَةَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَالثَّالِثَةَ بِمَاءٍ وَكَافُورٍ، ثُمَّ يُؤْخَذُ الْكَافُورُ وَيُوضَعُ عَلَى مَوَاضِعِ مَسَاجِدِهِ.

(۱۱۰۱۹) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ میت کو پہلی بار خالص پانی سے غسل دیا جائے گا اور دوسری بار پانی اور بیری سے اور تیسری بار پانی اور کافور سے، پھر کافور لے کر میت کی سجدے کی جگہوں پر رکھی جائے گی۔

(۱۱۰۲۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، قَالَ: كَانَ أَبُو قِلاَبَةَ إذَا غَسَّلَ

الْمَيِّتُ أَمَرَ بِالسِّدْرِ فَصُفِّيَ فِي ثَوْبٍ فَغُسِّلَ بِصَفْوِهِ وَرُمِيَ بِثُفْلِهِ.

(۱۱۰۲۰) حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ جب میت کو غسل دیتے تو بیری کا حکم فرماتے، پھر خشک کیا جاتا میت کو کپڑے میں اور غسل دیا جاتا خالص پانی سے اور برتن کے اندر کا بچا ہوا پانی بھی اس پر ڈال دیتے۔

(۱۱۰۲۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُتَيٍّ ، عَنْ أُبَيٍّ ، قَالَ لَمَّا ثَقُلَ آدَم أَمَرَ بَنِيهِ أَنْ يَجِدُوا مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ فَجَاؤُوا فَتَلَقَّتْهُمُ الْمَلاَئِكَةُ فَقَالُوا :ارْجِعُوا فَقَدْ أَمَرَ اللَّهُ بِقَبْضِ أَبِيكُمْ فَرَجَعُوا مَعَهُمْ فَقَبَضُوا رُوحَهُ وَجَاؤُوا مَعَهُمْ بِكَفَنِهِ وَحَنُّطُوه ، وَقَالُوا لِبَنِيهِ :احْضُرُونَا ، فَاغْسِلُوهُ ، وَكَفِّنُوهُ ، وَحَنِّطُوهُ ، وَصَلُّوا عَلَيْهِ ، ثم قَالُوا :يَا بَنِي آدَمَ ، هَذِهِ سُنَّتكم بَيْنَكُمْ. (حاکم ۳۴۴)

(۱۱۰۲۱) حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا آخری وقت آیا تو آپ نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ وہ ان کے لئے جنت کے پھل لے کر آئیں، پس وہ چلے گئے، جب وہ فرشتوں سے ملے تو فرشتوں نے کہا، تم واپس لوٹو اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کی روح قبض کرنے کا حکم فرمایا ہے، وہ فرشتے ان کے ساتھ لوٹے اور ان کی روح قبض فرمائی اور وہ اپنے ساتھ کفن اور خوشبو لائے اور ان کے بیٹوں سے کہا، ان کے پاس حاضر ہو جاؤ، ان کو غسل دو، ان کو کفن دو اور خوشبو لگاؤ اور ان پر نماز پڑھو، پھر فرمایا اے بنی آدم! یہ تمہارے والد کی سنت ہے۔

(۱۱۰۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ الأَحْمَسِيِّ ، قَالَ :لَمَّا مَاتَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَكَانَتِ ابْنَتُهُ تَحْتَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِذَا غَسَّلْتُمُوهُ فَلاَ تُهَيِّجوهُ حَتَّى تُؤْذِنُونِي فَآذَنَّاهُ فَجَاءَ فَوَضَّأَهُ بِالْحَنُوطِ وُضُوءًا.

(۱۱۰۲۲) حضرت حکیم بن جابر الاحمسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، ان کی بیٹی حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی زوجہ تھیں، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب تم ان کو غسل دیدو تو مجھے بتائے بغیر ان کو کفن نہ پہنانا۔ ہم نے ان کو بتایا تو آپ نے ان کو خوشبو کے ساتھ وضو کروایا۔

(۱۱۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُبْدَأُ بَعْدَ الْوُضُوءِ بِغَسْلِ الرَّأْسِ.

(۱۱۰۲۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کو غسل دیتے وقت وضو کے بعد سر سے ابتدا کی جائے گی۔

(۱۱۰۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُوَضَّأُ الْمَيِّتُ وُضُوئَهُ لِلصَّلاَةِ ثُمَّ يُغْسَلُ بِمَاءٍ ، ثُمَّ يُغْسَلُ بِسِدْرٍ وَمَاءٍ ، ثُمَّ يُغْسَلُ بِمَاءٍ.

(۱۱۰۲۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں پہلے میت کو نماز والا وضو کروایا جائے گا پھر پانی سے غسل دیا جائے گا، پھر پانی اور بیری سے غسل دیا جائے گا اور پھر پانی سے غسل دیا جائے گا۔

(۱۱۰۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ،

قَالَ :يُوضَعُ الْكَافُورُ عَلَى مَوَاضِعِ سُجُودِ الْمَيِّتِ.

(۱۱۰۲۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میت کے سجدوں کی جگہ پر کافور لگائی جائے گی۔

(۱۵) فِي الْمَيِّتِ إذَا لَمْ يُوجَدْ لَهُ سِدْرٌ يُغَسَّلُ بِغَيْرِهِ خِطْمِيٌّ ، أَوْ أُشْنَانٍ

میت کوغسل دینے کیلئے بیری کے پتے نہ ملیں تو خطمی اوراشنان کے پودوں سے غسل دیا جائے گا

(۱۱۰۲۶) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَائِشَةَ يُغَسَّلُ رَأْسُ الْمَيِّتِ بِخَطْمِيٍّ ؟ فَقَالَتْ لاَ تَعْنُوا مَيِّتَكُمْ.

(۱۱۰۲۶) حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا میت کے سر کو خطمی سے دھو سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اپنے مردوں کوخوامخواہ سامنے مت لاؤ (ظاہر مت کرو)۔

(۱۱۰۲۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إنْ لَمْ يَكُنْ سِدْرٌ فَلاَ يَضُرُّك.

(۱۱۰۲۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارے پاس میت کوغسل دینے کے لئے بیری کے پتے نہ ہوں تو کوئی حرج اور نقصان نہیں ہے

(۱۱۰۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: لاَ يُغَسِّلُونَهُ بِخَطْمِيٍّ وَهُمْ يَقْدِرُونَ عَلَى السِّدْرِ.

(۱۱۰۲۸) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) بیری کے پتوں پر قدرت کے وقت خطمی سے غسل نہ دیا کرتے تھے۔

(۱۱۰۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَيِّتِ أُغَسِّلُهُ بِسِدْرٍ ، فَإِنْ لَمْ يُوجَدْ سِدْرٌ فَخَطْمِيٌّ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ خِطْمِيٌّ فَبِأُشْنَانٍ.

(۱۱۰۲۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں میت کو بیری کے پتوں سے غسل دوں گا، اگر وہ بیری نہ پاؤں تو خطمی سے غسل دوں، اور اگر خطمی بھی نہ ملے تو اشنان کے پتوں سے غسل دوں۔

(۱۱۰۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :إذَا طَالَ ضَنَى الْمَيِّتِ غُسِّلَ بِأُشْنَانٍ.

(۱۱۰۳۰) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مریض کی بیماری لمبی ہو جائے تو اس کو اشنان کے پتوں سے غسل دیا جائے گا۔

(۱۱۰۳۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: لاَ تُغَسِّلُونِي بِالسِّدْرِ.

(۱۱۰۳۱) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بیری کے پتوں سے غسل مت دینا۔

(۱۱۰۳۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :إذَا لَمْ يَكُنْ سِدْرٌ فَخَطْمِيٌّ.

(۱۱۰۳۲) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میت کوغسل دینے کیلئے بیری کے پتے نہ ملیں تو خطمی سے غسل دے دو۔

(١٦) مَا قَالُوا فِيمَا يُجْزِئُ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کو کتنا غسل دینا کافی ہو جائے گا

(١١٠٣٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَهُ غُسْلَ الْمَيِّتِ فَقَالُوا: كَاغْتِسَالِ الرَّجُلِ مِنَ الْجَنَابَةِ.

(۱۱۰۳۳) حضرت ابراہیم ؒ کے پاس میت کو غسل دینے کا ذکر ہوا تو آپ ؒ نے فرمایا: جس طرح ایک جنبی آدمی غسل کرتا ہے۔

(١١٠٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ يُجْزِئُ الْمَيِّتَ فِي الْغُسْلِ مَا يُجْزِئُ الْجُنُبَ.

(۱۳۱۳۴) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں میت کے لئے اتنا غسل کافی ہے جتنا جنبی کیلئے کافی ہو جاتا ہے۔

(١١٠٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ قَدِمْت الْمَدِينَةَ فَسَأَلْت عَنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ ، فَقَالَ :بَعْضُهُمَ اصْنَعْ بِمَيِّتِكَ كَمَا تَصْنَعُ بِعَرُوسِكَ غَيْرَ أَنْ لاَ تَخْلُقَهُ.

(۱۱۰۳۵) حضرت بکر ؒ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ آیا اور میت کے غسل سے متعلق سوال کیا؟ بعض حضرات نے فرمایا: میت کو غسل دو جس طرح دلہن کو دیا جاتا ہے مگر یہ کہ اس کو زعفران کی خوشبو نہ لگائی جائے۔

(١٧) مَا قَالُوا فِي الْمَيِّتِ يَخْرُجُ مِنْهُ الشَّيْءُ بَعْدَ غُسْلِهِ

میت کو غسل دینے کے بعد اگر اس سے کچھ (گندگی) نکلے اس کا بیان

(١١٠٣٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي الْمَيِّتِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْءُ بَعْدَ غُسْلِهِ، قَالَ يُغْسَلُ مَا خَرَجَ مِنْهُ ، قَالَ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَقُولُ يُعَادُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ.

(۱۱۰۳٦) حضرت حسن ؒ سے پوچھا گیا کہ میت کو غسل دینے کے بعد اگر کچھ گندگی نکلے تو؟ تو آپ ؒ نے فرمایا جو گندگی نکلے اس کو دھویا جائے گا، اور حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں دوبارہ غسل دیا جائے گا۔

(١١٠٣٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ يُغَسَّلُ مَرَّتَيْنِ.

(۱۱۰۳۷) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ دوبار غسل دیا جائے گا۔

(١١٠٣٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بَعْضِ الْكُوفِيِّينَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ.

(۱۱۰۳۸) حضرت شعبی ؒ نے بھی حضرت حسن ؒ کے مثل فرمایا ہے۔

(١١٠٣٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لِحَمَّادٍ الْمَيِّتُ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْءُ بَعْدَ مَا يُفْرَغُ مِنْهُ ، قَالَ يُغْسَلُ

ذَلِكَ الْمَكَانُ.

(۱۱۰۳۹) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد ؒ سے پوچھا میت کو غسل دینے کے بعد اگر کچھ گندگی نکلے؟ آپ ؒ نے فرمایا (صرف) اس جگہ کو دھویا جائے گا۔

(١١٠٤٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إن خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أُجْرِيَ عَلَيْهِ الْمَاءُ ، وَلَمْ يُعَدْ وُضُوؤُهُ.

(۱۱۰۴۰) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جب غسل دینے کے بعد کوئی گندگی نکلے تو اس پر پانی بہایا جائے گا اور وضو (غسل) کا اعادہ نہیں کیا جائے گا۔

(١١٠٤١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ يُونُسَ فِي الْمَيِّتِ يَخْرُجُ مِنْهُ الشَّيْءُ بَعْدَ الْغُسْلِ ، قَالَ :يُعَادُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أُعِيدَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ مَرَّتَيْنِ إِلَى سَبْعِ مَرَّاتٍ إِلاَّ أَنْ يَخَافُوا أَنْ يَسْتَرْخِيَ فَيَفْسُدَ عَلَيْهِمْ.

(۱۱۰۴۱) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ میت کہ غسل دینے کے بعد اگر کچھ گندگی نکلے تو پھر دوبارہ غسل کا اعادہ کیا جائے گا یہاں تک کہ سات مرتبہ اسی طرح اعادہ کیا جائے گا، ہاں اگر خوف ہو کہ اس کے اعضاء ڈھیلے ہو کر فاسد ہو جائیں گے تو (پھر اعادہ نہیں کریں گے)۔

(١٨) فِي عَصْرِ بَطْنِ الْمَيِّتِ

میت کے پیٹ کو نچوڑا (دبایا) جائے گا

(١١٠٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلاَمِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ:يُعْصَرُ بَطْنُ الْمَيِّتِ عَصْرًا رَفِيقًا فِي الأُولَى وَالثَّانِيَةِ.

(۱۱۰۴۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ میت کے پیٹ کو آرام سے نرمی سے دبایا جائے گا پہلی اور دوسری مرتبہ۔

(١١٠٤٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ يُعْصَرُ بَطْنُ الْمَيِّتِ فِي أَوَّلِ غَسْلَةٍ عَصْرَةً خَفِيفَةً.

(۱۱۰۴۳) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ پہلی بار غسل دیتے وقت میت کے پیٹ کو ہلکا سا دبائیں گے۔

(١١٠٤٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ يُعْصَرُ بَطْنُهُ عَصْرًا رَفِيقًا.

(۱۱۰۴۴) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ میت کے پیٹ کو نرمی سے دبایا جائے گا۔

(١١٠٤٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : حَضَرَنَا وَنَحْنُ نُغَسِّلُ مَيِّتًا ، فَقَالَ:انْفُضُوهُ نَفْضًا ، وَلاَ تَعْصِرُوهُ فَإِنَّكُمْ لاَ تَدْرُونَ مَا يَخْرُجُ فِي الْعَصْرِ.

(۱۱۰۴۵) حضرت عثمان بن اسود ؒ فرماتے ہیں کہ ہم میت کو غسل دے رہے تھے کہ حضرت مجاہد ؒ ہمارے پاس حاضر

ہوئے اور فرمایا: اس کو ہلکی سی حرکت دو اس کے پیٹ دباؤ مت، بیشک تمہیں نہیں معلوم دبانے کے بعد کیا نکلتا ہے۔

(١١.٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ وَعَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: الْتَمَسَ عَلِيٌّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُلْتَمَسُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَقَالَ: بِأَبِي طِبْتَ حَيًّا وَطِبْتَ مَيِّتًا. (ابو داؤد ۳۱۵)

(۱۱۰۴۶) حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ حضرت علی نے حضور ﷺ کا بھی دوسرے مردوں کی طرح استصفاء کیا لیکن کوئی چیز نہ نکلی۔ حضرت علی نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ پاکیزہ زندہ رہے اور پاکیزہ حالت میں مرے۔

(١١.٤٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: لاَ تَعْصِرُوا بَطْنِي.

(۱۱۰۴۷) حضرت ابو اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت ضحاک نے فرمایا میرے پیٹ کو مت دبانا۔

(١٩) مَنْ كَانَ يَقُولُ انْفُضِ الْمَيِّتَ وَلاَ تَكُبَّهُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ میت کو حرکت دی جائے لیکن الٹا (اوندھے منہ) نہ کیا جائے

(١١.٤٨) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ انْفُضِ الْمَيِّتَ، وَلاَ تَكُبَّهُ.

(۱۱۰۴۸) حضرت محمد فرماتے ہیں میت کو حرکت دو لیکن اس کو الٹا مت کرو۔

(١١.٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: أَوْصَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ إِذَا أَنَا مِتُّ فَانْفُضْنِي نَفْضَةً، أَوْ نَفْضَتَيْنِ.

(۱۱۰۴۹) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر نے وصیت فرمائی کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے ایک دو بار حرکت دینا۔

(١١.٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: لاَ تُحَرِّكْ رَأْسَ الْمَيِّتِ.

(۱۱۰۵۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں میت کے سر کو حرکت مت دو۔

(١١.٥١) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: لاَ تُقْعِدُونِي.

(۱۱۰۵۱) حضرت ضحاک ارشاد فرماتے ہیں مجھے مت بٹھانا۔

(٢٠) مَا قَالُوا فِي الْمَاءِ الْمُسَخَّنِ يُغَسَّلُ بِهِ الْمَيِّتُ

میت کو گرم پانی سے غسل دینے کا بیان

(١١.٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ كَانَ يُغَسِّلُ الْمَوْتَى بِالْحَمِيمِ.

(۱۱۰۵۲) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میت کو گرم پانی سے غسل دیا جائے گا۔

(۱۱۰۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُغْلَى لِلْمَيِّتِ الْمَاءُ.

(۱۱۰۵۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کیلئے پانی کو گرم کیا جائے۔

(۳۱) مَا قَالُوا فِي الْمَيِّتِ إِذَا غُسِّلَ يُؤْخَذُ مِنْهُ الظُّفُرُ ، أَوِ الشَّيْءُ وَمَا يُصْنَعُ بِهِ أَيُؤْخَذ أَمْ لاَ يُؤْخَذُ مِنْهُ

میت کو غسل دینے کے بعد اس کے ناخن وغیرہ کاٹیں گے کہ نہیں؟

(۱۱۰۵٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ عَانَةٍ ، أَوْ ظُفْرٍ بَعْدَ الْمَوْتِ وَكَانَ يَقُولُ يَنْبَغِي لأَهْلِ الْمَرِيضِ أَنْ يَفْعَلُوا ذَلِكَ فِي ثِقَلِهِ.

(۱۱۰۵۴) حضرت محمد رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ مرنے کے بعد ناخن اور بغلوں کے بال لئے جائیں، فرماتے ہیں مریض پر جب مرض کی شدت ہو تو اس کے اہل وعیال کو یہ کام کر لینا چاہیے۔

(۱۱۰۵٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ تُقَلَّمُ أَظْفَارُ الْمَيِّتِ ، قَالَ شُعْبَةُ: فَذَكَرْت ذَلِكَ لِحَمَّادٍ فَأَنْكَرَهُ ، وَقَالَ :أَرَأَيْت إِنْ كَانَ أَقْلَفَ أَيُخْتَنُ ؟.

(۱۱۰۵۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کے ناخن کاٹے جائیں گے، حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر حضرت حماد رحمہ اللہ کے سامنے کیا تو آپ رحمہ اللہ نے اس کا انکار فرمایا اور فرمایا: آپ کا کیا خیال ہے اگر اسکے ختنے نہ ہوئے ہوں تو ختنے بھی کیئے جائیں گے؟

(۱۱۰٥٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، أَنَّ سَعْدًا غَسَّلَ مَيِّتًا فَدَعَا بِمُوسَى فَحَلَقَهُ.

(۱۱۰۵۶) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ میت کو غسل دے رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے استرا مانگا۔

(۱۱۰٥۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا ثَقُلَ الْمَرِيضُ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ شَارِبِهِ وَأَظْفَارِهِ وَعَانَتِهِ ، فَإِنْ هَلَكَ لَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ شَيْءٌ.

(۱۱۰۵۷) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مریض پر مرض کی شدت بڑھ جائے تو چاہیے کہ اس کی مونچھوں، ناخنوں اور زائد بالوں کو کاٹ دیا جائے، جب وہ مر جائے تو ان میں سے کچھ بھی نہ کاٹا جائے گا۔

(۱۱۰٥۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى مِنَ الْمَيِّتِ شَيْئًا فَاحِشًا مِنْ شَعْرٍ وَظُفْرٍ أَخَذَهُ وَقَلَّمَهُ.

(۱۱۰۵۸) حضرت بکر رحمہ اللہ جب میت کے ناخن یا بال وغیرہ غیر معمولی طور پر بڑھے ہوئے دیکھتے تو کاٹ دیتے۔

(۱۱.۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي الصَّهْبَاءِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ الْقَيْسِيُّ ، أَنَّ أَبَا الْمَلِيحِ الْهُذَلِيَّ أَوْصَاهُمْ ، فَقَالَ :إذَا مَاتَ أَنْ يَأْخُذُوا مِنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ.

(۱۱۰۵۹) حضرت ابو العالیہ القیسی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الملیح الھذلی نے مجھے وصیت فرمائی کہ جب مرجائیں تو ان کے ناخن اور بالوں کو کاٹا جائے۔

(۱۱.۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّ سَعْدًا غَسَّلَ مَيِّتًا فَدَعَا بِالْمُوسَى فَحَلَقَهُ.

(۱۱۰۶۰) حضرت ابو قلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد ؓ میت غسل دے رہے تھے آپ ؓ نے استرا مانگا اور میت کا حلق کر دیا۔

(۲۲) فِي الْمَيِّتِ يَسْقُطُ مِنْهُ الشَّيْءُ مَا يُصْنَعُ بِهِ

میت کے ناخن یا بال کاٹنے کے بعد ان کا کیا کیا جائے؟

(۱۱.۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَوَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى فِي الْمَيِّتِ يَسْقُطُ مِنْ شَعْرِهِ وَمِن أَظْفَارِهِ ، قَالَ يُجْعَلُ مَعَهُ.

(۱۱۰۶۱) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے دریافت کیا گیا میت کے ناخن اور بال کاٹنے کے بعد (ان کا کیا کیا جائے)؟ آپ ؓ نے فرمایا اس کے ساتھ ہی رکھے جائیں۔

(۱۱.۶۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَبَنَاتِ سِيرِينَ ، قَالُوا يُدْفَنُ مَعَ الْمَيِّتِ مَا يَسْقُطُ مِنْ شَعْرٍ ، أَوْ غَيْرِهِ.

(۱۱۰۶۲) حضرت عاصم ؒ حضرت ابن سیرین ؒ سے اور سیرین کی بیٹیوں سے روایت کرتے ہیں کہ میت کے بال وغیرہ جو کاٹے جائیں وہ میت کے ساتھ دفن کیے جائیں گے۔

(۱۱.۶۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ يُقَلَّمُ أَظْفَارُ الْمَيِّتِ وَشَارِبُهُ إذَا طَالَ ، قَالَ :قُلْتُ لِلْحَسَنِ يُوضَعُ مَعَهُ ، قَالَ نَعَمْ.

(۱۱۰۶۳) حضرت عثمان بن غیاث ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ سے سنا کہ میت کے ناخن اور مونچھیں اگر بڑھی ہوئی ہوں تو کاٹی جائیں گی، میں نے حضرت سے دریافت کیا کہ ان کو اس کے ساتھ قبر میں رکھا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

(۱۱.۶۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُجْعَلَ مَعَهُ.

(۱۱۰۶۴) حضرت ابو قلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ بہتر یہی ہے کہ ان کو اس کے ساتھ ہی قبر میں رکھا جائے۔

(۱۱۰۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ قَدْ بَانَتْ إِصْبَعُهُ مِنْهُ فَقُبِرَتْ مَعَهُ.

(۱۱۰۶۵) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد ؒ ایک شخص کے پاس سے گزرے اس کی انگلی الگ ہوگئی تھی آپ ؒ نے اس کے ساتھ اس کو قبر میں رکھ دیا۔

(۱۱۰۶۶) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ حَفْصَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ سَرِّحْ شَعْرَ الْمَيِّتِ ، فَإِنَّهُ يُجْعَلُ مَعَهُ.

(۱۱۰۶۶) حضرت حفصہ ؓ فرماتی ہیں کہ میت کے بالوں کو کنگھا کر کے (سیدھا) کیا جائے اور اس کے (ٹوٹے ہوئے) بالوں کو اس کے ساتھ قبر میں رکھا جائے گا۔

(۲۳) فِي الْجُنُبِ والحائض يُغَسِّلاَنِ الْمَيِّتَ

جنبی اور حائضہ عورت کا میت کو غسل دینے کا بیان

(۱۱۰۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُغَسِّلَ الْمَيِّتَ الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ.

(۱۱۰۶۷) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جنبی اور حائضہ میت کو غسل دیں اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۱۰۶۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ يُغَسِّلَ الْجُنُبُ والْحَائِضُ الْمَيِّتَ.

(۱۱۰۶۸) حضرت حسن ؒ اور حضرت ابن سیرین ؒ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ جنبی اور حائضہ میت کو غسل دیں۔

(۱۱۰۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ أَرْسَلَتْ أُمِّي إِلَى عَلْقَمَةَ تَسْأَلُهُ ، عَنِ الْحَائِضِ تُغَسِّلُ الْمَيِّتَ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۱۱۰۶۹) حضرت ابراھیم ؒ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھے حضرت علقمہ ؒ کے پاس یہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا کہ حائضہ عورت میت کو غسل دے سکتی ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۴) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ مَعَ النِّسَاءِ وَلَيْسَ مَعَهُنَّ رَجُلٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ مَعَ الرِّجَالِ وَلَيْسَ مَعَهُمُ امْرَأَةٌ

آدمی عورتوں کے ساتھ مر جائے اور وہاں کوئی مرد نہ ہو یا عورت مردوں کیساتھ مر جائے اور وہاں عورت کوئی نہ ہو

(۱۱۰۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا مَاتَتِ الْمَرْأَةُ فِي

الرِّجَالِ لَيْسَ مَعَهُمُ امْرَأَةٌ صُبَّ عَلَيْهَا الْمَاءُ مِن فَوْقِ الثِّيَابِ صَبًّا.

(۱۱۰۷۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت مردوں کے ساتھ مرجائے اوران کے ساتھ کوئی عورت نہ ہوتو اس پراس کے کپڑوں کےاوپر سے پانی بہا کراس کوغسل دیا جائے گا۔

(۱۱.۷۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ الْمَرْأَةُ تَمُوتُ مَعَ الرِّجَالِ وَلَيْسَ مَعَهُمُ امْرَأَةٌ قَالَتْ :يَدْفِنُونَهَا فِي ثِيَابِهَا.

(۱۱۰۷۱) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صفیہ بنت ابی عبید ؒ سے پوچھا کہ اگرعورت مردوں کے ساتھ مر جائے اوران کے ساتھ کوئی عورت نہ ہوتو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اس کو،اس کے کپڑوں میں ہی دفن کردیا جائے گا۔

(۱۱.۷۲) أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ مَعَ الرِّجَالِ ، قَالَ :تُيَمَّمُ ، ثُمَّ تُدْفَنُ فِي ثِيَابِهَا ، وَالرَّجُلُ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۱۱۰۷۲) حضرت عطاء ؒ سے پوچھا گیا کہ عورت اگر مردوں کے ساتھ مرجائے؟ آپ نے فرمایا اس کو تیمم کروایا جائے اور پھرانہی کپڑوں میں دفن کردیا جائے ،اور مرد کا بھی یہی حکم ہے(اگر وہ عورت میں مرے)۔

(۱۱.۷۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَحْوَصِ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ قَالَ :إذَا مَاتَتِ الْمَرْأَةُ مَعَ الرِّجَالِ لَيْسَ مَعَهُمُ امْرَأَةٌ ، قَالَ :يُيَمِّمُونَهَا بِالصَّعِيدِ ، وَلاَ يُغَسِّلُونَهَا ، وَإِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مَعَ النِّسَاءِ فَكَذَلِكَ.

(۱۱۰۷۳) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جب عورت مردوں کے ساتھ مرجائے اوران کے ساتھ کوئی عورت نہ ہوتو مرداس کومٹی سے تیمم کرائیں گے اورغسل نہیں دیں گے۔اوراگر آدمی عورتوں کے ساتھ مرجائے تو بھی اسی طرح کیا جائے گا۔

(۱۱.۷٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ تُيَمَّمُ بِالصَّعِيدِ وَالرَّجُلُ كَذَلِكَ.

(۱۱۰۷۴) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ اس کو پاک مٹی سے تیمم کروایا جائے اور مرد کا حکم بھی اسی طرح ہے۔

(۱۱.۷٥) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ مَعَ النِّسَاءِ ، قَالَ :تُغَسِّلُهُ امْرَأَتُهُ ، فَإِنْ لَمْ تَكُنَ امْرَأَتُهُ فَلْيُيَمَّمْ بِالصَّعِيدِ ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ مَعَ الرِّجَالِ لَيْسَتْ مَعَهُمُ امْرَأَةٌ ، قَالَ :يُغَسِّلُهَا زَوْجُهَا ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَنِسَاءٌ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ يَصُبُّونَ لَهُنَّ فَيُغَسِّلْنَهَا.

(۱۱۰۷۵) حضرت ابوسلمہ ؓ سے دریافت کیا گیا کہ اگر آدمی عورتوں کے ساتھ مرجائے؟ آپ ؓ نے فرمایا اس کی بیوی اس کوغسل دیدے۔اوراگراسکی بیوی بھی نہ ہوتو اسکوتیمم کروایا جائے ،اوراگرعورت مردوں کے ساتھ مرجائے اوران کے ساتھ کوئی عورت نہ ہوتو اس کا شوہراس کوغسل دیدے،اگر شوہر بھی نہ ہوتو اہل کتاب کی عورتیں اس پر پانی بہائیں گی اوراسے غسل

دیں گی۔

(۱۱۰۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ مَعَ الرِّجَالِ ، قَالَ يَصُبُّونَ عَلَيْهَا الْمَاءَ صَبًّا ، ثُمَّ يَدْفِنُونَهَا ، وَفِي الرَّجُلِ يَمُوتُ مَعَ النِّسَاءِ يَصْبُبْنَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ، ثُمَّ يَدْفِنَّهُ.

(۱۱۰۷۶) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ عورت اگر مردوں کے ساتھ مرجائے، فرماتے ہیں کہ مرد اس پر پانی بہائیں گے پھر دفن کردیں گے، اور اگر آدمی عورتوں میں مرجائے تو وہ عورتیں اس پر پانی بہائیں گی اور اس کو دفن کردیں گے۔

(۱۱۰۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ مَعَ الرِّجَالِ ، قَالَ تُرْمَسُ فِي الْمَاءِ.

(۱۱۰۷۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت اگر مردوں کے ساتھ مرجائے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کو پانی میں غوطہ دیں گے۔

(۲۵) فِي الْمَرْأَةِ تُغَسِّلُ زَوْجَهَا أَلَهَا ذَلِكَ؟

کیا عورت کا اپنے شوہر کو غسل دینا جائز ہے؟

(۱۱۰۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَوْصَى أَسْمَاءَ ابنة عُمَيْسٍ أَنْ تُغَسِّلَهُ.

(۱۱۰۷۸) حضرت عبداللہ بن شداد ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء ابنۃ عمیس رضی اللہ عنہا کو وصیت فرمائی تھی کہ ان کو غسل وہ دیں۔

(۱۱۰۷۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ أَوْصَى أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ أَنْ تُغَسِّلَهُ وَكَانَتْ صَائِمَةً فَعَزَمَ عَلَيْهَا لَتُفْطِرَنَّ.

(۱۱۰۷۹) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت جب قریب آیا آپ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو وصیت فرمائی کہ ان کو غسل دیں، وہ اس وقت نفلی روزے سے تھیں۔ آپ نے انہیں روزہ توڑنے کا حکم دیا۔

(۱۱۰۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ صَالِحٍ الدَّهَّانِ ، أَوْ حَيَّانَ الأَعْرَجِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ تُغَسِّلَهُ امْرَأَتُهُ.

(۱۱۰۸۰) حضرت جابر بن زید ؒ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کو ان کی اہلیہ غسل دیں۔

(۱۱۰۸۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ

تُغَسِّلُهُ.

(۱۱۰۸۱) حضرت عبداللہ بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ سے سنا آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ اس کو غسل دے گی۔

(۱۱.۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالاَ : يُغَسِّلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ.

(۱۱۰۸۲) حضرت سفیان اور حضرت حماد رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میاں، بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کو غسل دے سکتا ہے۔

(۱۱.۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ مَعَ النِّسَاءِ ، قَالَ : تُغَسِّلُهُ امْرَأَتُهُ.

(۱۱۰۸۳) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آدمی اگر عورتوں کے ساتھ مرجائے تو اس کو اس کی بیوی غسل دے گی۔

(۱۱.۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : تُغَسِّلُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا.

(۱۱۰۸۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے شوہر کو غسل دے گی۔

(۱۱.۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى غَسَّلَتْهُ امْرَأَتُهُ.

(۱۱۰۸۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ان کی اہلیہ نے غسل دیا۔

(٣٦) فِي الرَّجُلِ يُغَسِّلُ امْرَأَتَهُ

آدمی اپنی بیوی کو غسل دے گا

(۱۱.۸٦) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الرَّجُلُ أَحَقُّ بِغُسْلِ امْرَأَتِهِ.

(۱۱۰۸۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی بیوی کو غسل دینے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۱.۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا أَنْ يُغَسِّلَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ.

(۱۱۰۸۷) حضرت حسن رحمہ اللہ مرد کے اپنی بیوی کو غسل دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۱.۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ أَبَتْ أُمُّ امْرَأَتِي أَو أُخْتُهَا أَنْ تُغَسِّلَهَا فَوَلِيتُ غُسْلَهَا بِنَفْسِي.

(۱۱۰۸۸) حضرت عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ساس یا سالی نے میری بیوی کو غسل دینے سے انکار کر دیا تو میں نے خود اس کو غسل دیا۔

(۱۱۰۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ قَالاَ : يُغَسِّلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ.

(۱۱۰۸۹) حضرت سفیان، حضرت عمرو، حضرت حسن ؒ وغیرھم فرماتے ہیں کہ میاں، بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کو غسل دے سکتا ہے۔

(۱۱۰۹۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ مَعَ الرِّجَالِ لَيْسَتْ مَعَهُمُ امْرَأَةٌ ، قَالَ يُغَسِّلُهَا زَوْجُهَا.

(۱۱۰۹۰) حضرت ابو سلمہ ؓ سے دریافت کیا گیا کہ عورت مردوں کے ساتھ فوت ہو جائے اور وہاں کوئی عورت نہ ہو تو؟ آپ ؓ نے فرمایا اس کا شوہر اس کو غسل دے۔

(۱۱۰۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا مَاتَتِ الْمَرْأَةُ انْقَطَعَ عِصْمَةُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا.

(۱۱۰۹۱) حضرت امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ جب عورت کا انتقال ہو جائے تو اس کے اور اس کے شوہر کے درمیان رشتہ ختم ہو جاتا ہے۔

(۱۱۰۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لاَ يُغَسِّلُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ رَأْيُ سُفْيَانَ.

(۱۱۰۹۲) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی بیوی کو غسل نہیں دے سکتا۔ یہی حضرت امام سفیان کی رائے ہے۔

(۱۱۰۹۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :، قَالَ : سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ يُغَسِّلُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ.

(۱۱۰۹۳) حضرت عبداللہ بن یسار ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن موسیٰ سے سنا آپ ؒ فرماتے تھے کہ آدمی اپنی بیوی کو غسل دے گا۔

(۱۱۰۹۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ مَاتَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ ، فَقَالَ : أَنَا كُنْتُ أَوْلَى بِهَا إِذَا كَانَتْ حَيَّةً فَأَمَّا الآنَ فَأَنْتُمْ أَوْلَى بِهَا.

(۱۱۰۹۴) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کی اہلیہ کا انتقال ہوگیا آپ ؓ نے فرمایا جب یہ زندہ تھی اس وقت میں ہی اسکا سب سے زیادہ حقدار تھا، اور آج تم اس کے زیادہ حق دار ہو۔

(۱۱۰۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ قَسَامَةُ بْنُ زُهَيْرٍ وَأَشْيَاخٌ قَدْ أَدْرَكُوا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ رَجُلٌ كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَكَانَ يُثْنِي عَلَيْهَا خَيْرًا ، فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ طَاعُونِ الْجَارِفِ طُعِنَتْ ، فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ غَرِيبَةٌ فَلاَ يَلِينِي غَيْرُكَ فَمَاتَتْ فَغَسَّلْتُهَا ،

وَوَلِيتهَا ، قَالَ عَوْفٌ فَمَا رَأَيْت أَحَدًا مِنْ أُولَئِكَ الأَشْيَاخِ عَتَبَ ، وَلاَ عَابَ ذَلِكَ عَلَيه.

(۱۱۰۹۵) حضرت عوف ؒ فرماتے ہیں کہ میں قسامہ بن زہیر کی مجلس میں موجود تھا، اس مجلس میں کچھ شیخ حضرات بھی تھے جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا تھا، ایک شخص نے کہا: بنو عامر بن صعصعہ کی ایک عورت میری زوجہ تھی، اور اس شخص نے اس کی خیر والی (خیر کے ساتھ) مدح کی اور کہا جب خطرناک طاعون پھیلا تو اس کو بھی طاعون کی بیماری لگ گئی، جب وہ قریب المرگ ہوئی تو کہنے لگی کہ میں ایک غریب عورت ہوں تیرے علاوہ میرے لئے کوئی حقدار اور مناسب نہیں ہے اور پھر وہ عورت مرگئی میں نے اس کو غسل دیا اور دفن کر دیا۔ حضرت عوف ؒ فرماتے ہیں کہ ان بزرگوں میں سے کسی نے بھی اس کو اس فعل پر ملامت نہ کی اور نہ ہی اس کی زجر و توبیخ کی۔

(۳۷) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُغَسِّلُ ابْنَتَهُ

آدمی کا اپنی بیٹی کو غسل دینے کا ذکر

(۱۱۰۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، أَنَّ أَبَا قِلاَبَةَ غَسَّلَ ابْنَتَهُ.

(۱۱۰۹۶) حضرت ابو ہاشم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ ؒ نے اپنی بیٹی کو خود غسل دیا۔

(۱۱۰۹۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْوَاسِطِيِّ ، قَالَ غَسَّلَ أَبُو قِلاَبَةَ ابْنَتَهُ فَقُلْت لَهُ مَا يُدْرِيك ، فَقَالَ : كُنَّا فِي دَارِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ ، قَالَ وَكَانَتْ جَارِيَةً شَابَّةً.

(۱۱۰۹۷) حضرت ابو الحسن الواسطی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ ؒ نے اپنی بیٹی کو غسل دیا، میں نے ان سے کہا: آپ کو اس بارے میں کیا معلوم ہے؟ میں نے کہا ہم گھر میں موجود تھے تو وہ ہمارے پاس آئے اور ہمیں بتایا کہ انہوں نے اپنی بیٹی کو غسل دیا اور وہ جوان لڑکی تھی۔

(۳۸) فِي النِّسَاءِ يُغَسِّلْنَ الْغُلاَمَ

عورتوں کا بچوں کو غسل دینے کا بیان

(۱۱۰۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيم ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ تُغَسِّلَ الْمَرْأَةُ الْغُلاَمَ إِذَا كَانَ فَطِيمًا وَفَوْقَهُ شَيْءٌ.

(۱۱۰۹۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت بچوں کو (لڑکوں) کو غسل دے جب کہ وہ اس کا دودھ چھوڑا یا ہوا ہو یا اس سے کچھ زائد عمر ہو۔

(۱۱۰۹۹) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ سُئِلَ مُحَمَّدٌ ، عَنِ الْمَرْأَةِ تُغَسِّلُ الصَّبِيَّ ، فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۱۱۰۹۹) حضرت ابن عون ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد ریشید سے دریافت کیا عورت کا بچے کو غسل دینا کیسا ہے؟ آپ ریشید نے فرمایا: آپ ریشید نے فرمایا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۱۱۱۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: يُكَفَّنُ الصَّبِيُّ الَّذِي قَدْ سَعَى أَنْ يُجْعَلَ فِي خِرْقَةٍ تُغَسِّلُهُ النِّسَاءُ.

(۱۱۱۰۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جس بچے نے پیدائش کے بعد حرکت کی اسے ایک کپڑے میں کفن دیا جائے گا اور عورتیں اسے غسل دیں گی۔

(۲۹) فِي شَعْرِ الْمَرْأَةِ إِذَا غُسِّلَتْ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ

غسل دینے کے بعد عورت کے بالوں کو کس طرح رکھا جائے؟

(۱۱۱۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ، أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَشَطْتُهَا ثَلاَثَةَ قُرُونٍ تَعْنِي ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۱۰۱) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (کو غسل دینے کے بعد اس) کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائیں۔

(۱۱۱۰۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كَانَ يَقُولُ إِذَا غُسِلَتِ الْمَرْأَةُ ذُوِّبَ شَعْرُهَا ثَلاَثَ ذَوَائِبَ، ثُمَّ جُعِلَ خَلْفَهَا.

(۱۱۱۰۲) حضرت ابن سیرین ریشید فرماتے ہیں کہ عورت کو غسل دینے کے بعد اس کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا کر ان کو اس کے پچھلی طرف ڈال دیا جائے گا۔

(۳۰) فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ، أَوْ يُسْتَشْهَدُ يُدْفَنُ كَمَا هُوَ، أَوْ يُغَسَّلُ

جو آدمی قتل یا شہید ہو جائے اسکو اسی طرح دفن کر دیا جائے گا یا اسکو غسل دیا جائے؟

(۱۱۱۰۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْمُثَنَّى بن بِلاَلٍ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْيَاخُنَا الَّذِينَ كَانُوا شَهِدُوا زَيْدَ بْنَ صُوحَانَ حِينَ أُصِيبَ يَوْمَ الْجَمَلِ، قَالَ شُدُّوا عَلَيَّ ثِيَابِي، وَلاَ تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا وَلا تراباً فَإِنِّي رَجُلٌ مُخَاصِمٌ.

(۱۱۱۰۳) حضرت مثنی بن بلال العبدی ریشید فرماتے ہیں کہ مجھ سے ان حضرات نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت زید بن صوحان کو جنگ جمل میں جب زخم لگا تو وہ اسوقت وہاں موجود تھے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے کپڑے میرے اوپر کس دو، اور میرے اوپر سے خون اور مٹی کو نہ دھونا کیونکہ میں لڑنے والا انسان ہوں۔

(١١١٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ غُسْلِ الشَّهِيدِ حَدَّثَ بِحَدِيثِ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : قَالَ حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ لِمَنْ حَضَرَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ لاَ تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا ، وَلاَ تُطْلِقُوا عَنِّي حَدِيدًا وَادْفِنُونِي فِي ثِيَابِي فَإِنِّي أَلْتَقِي أَنَا وَمُعَاوِيَةُ عَلَى الْجَادَّةِ غَدًا.

(١١١٠٤) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے جب شہید کو غسل دینے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے حضرت حجر بن عدی کی حدیث بیان فرمائی کہ حضرت حجر بن عدی نے شہادت سے پہلے اپنے گھر کے ایک فرد سے کہا: فرمایا: میرا خون مت دھونا، اور میرے ہتھیار مجھ سے الگ نہ کرنا اور مجھے میرے انہی کپڑوں میں دفن کرنا، بیشک میں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کل ایک ہی دسترخوان پر ملاقات کریں گے۔

(١١١٠٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ قَتَلَهُ الْعَدُوُّ فَدَفَنَّاهُ فِي ثِيَابِهِ.

(١١١٠٥) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص کو دشمن نے قتل کر دیا تو ہم نے اس کو انہی کپڑوں میں دفن کر دیا۔

(١١١٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قَالَ سَعد بْنُ عُبَيْدٍ الْقَارِي يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ إِنَّا لاَقُوا الْعَدُوِّ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَإِنَّا مُسْتَشْهَدُونَ فَلاَ تَغْسِلُوا عَنَّا دَمًا ، وَلاَ نكفن إِلاَّ فِي ثَوْبٍ كَانَ عَلَيْنَا.

(١١١٠٦) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قادسیہ کے دن حضرت سعد بن عبید القاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کل ان شاء اللہ دشمن سے ملاقات کرنے والے ہیں اور ہم شہیدوں میں سے ہوں گے، تم لوگ ہمارے خون کو مت دھونا اور ہمیں ہمارے انہی کپڑوں میں کفن دینا۔

(١١١٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ يَوْمَ الْجَمَلِ ارْمُسُونِي فِي الأَرْضِ رَمْسًا ، وَلاَ تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا ، وَلاَ تَنْزِعُوا عَنِّي ثَوْبًا إِلاَّ الْخُفَّيْنِ فَإِنِّي مُحَاجٌّ أُحَاجُّ.

(١١١٠٧) حضرت عیزار بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن صوحان جنگ جمل کے دن فرمایا: مجھے دفنا دینا اور میرا خون نہ دھونا اور موزے اتار دینا لیکن کپڑے نہ اتارنا۔ کیونکہ میں ان سب چیزوں کو قیامت کے دن اپنے حق میں پیش کروں گا۔

(١١١٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانُ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ الْمُثَنَّى ، قَالَ سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، وَقَالَ مِسْعَرٌ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ ادْفِنُونَا وَمَا أَصَابَ الثَّرَى مِنْ دِمَائِنَا.

(١١١٠٨) حضرت زید بن صوحان رحمہ اللہ نے جنگ جمل میں فرمایا تھا کہ ہمیں اور ہمارے زمین پر گرے ہوئے لہو کو دفن کر دینا۔

(۱۱۱۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ أَنَّهُمَا قَالاَ : الشَّهِيدُ يُغَسَّلُ مَا مَاتَ مَيِّتٌ إِلاَّ أَجْنَبَ.

(۱۱۱۰۹) حضرت سعید بن المسیب اور حضرت حسن ارشاد فرماتے ہیں کہ شہید کو غسل دیا جائے گا اور جو جنبی حالت میں مرے اس کو بھی۔

(۱۱۱۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ حَنْظَلَةَ بْنَ الرَّاهِبِ طَهَّرَتْهُ الْمَلاَئِكَةُ.

(۱۱۱۱۰) حضرت عامر ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت حنظلہ کو ملائکہ نے غسل دیا۔

(۱۱۱۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَابِسٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : ادْفِنُونِي فِي ثِيَابِي فَإِنِّي مُخَاصِمٌ.

(۱۱۱۱۱) حضرت عمار فرماتے ہیں مجھے میرے کپڑوں میں ہی دفن کر دینا کیونکہ میں لڑنے والا (جہاد کرنے والا) ہوں۔

(۱۱۱۱۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَابِسٍ يُحَدِّثُ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ عَمَّارٍ مِثْلَهُ.

(۱۱۱۱۲) حضرت عمار سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۱۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا رفع الْقَتِيلُ دُفِنَ فِي ثِيَابِهِ وَإِنْ رُفِعَ وَبِهِ رَمَقٌ صُنِعَ بِهِ مَا يُصْنَعُ بِغَيْرِهِ.

(۱۱۱۱۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب مقتول (میدان جہاد) سے اٹھایا جائے گا تو اس کو انہی کپڑوں میں دفن کیا جائے گا، اور اگر اس کو اٹھایا اور اس میں زندگی کی کچھ رمق باقی ہے تو اس کے ساتھ وہی طریقہ اختیار کیا جائے گا جو دوسروں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

(۱۱۱۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ قَتَلَهُ اللُّصُوصُ ، قَالَ يُدْفَنُ فِي ثِيَابِهِ ، وَلاَ يُغَسَّلُ.

(۱۱۱۱۴) حضرت عامر سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کو چوروں نے قتل کر دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کو انہی کپڑوں میں دفن کیا جائے گا اور غسل نہیں دیا جائے گا۔

(۱۱۱۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ غُنَيْمَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ : يقال الشَّهِيدُ يُدْفَنُ فِي ثِيَابِهِ ، وَلاَ يُغَسَّلُ.

(۱۱۱۱۵) حضرت ثابت بن عمارہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت غنیم ابن قیس سے سنا وہ فرماتے ہیں: شہید کو انہی کپڑوں میں دفن کیا جائے گا اور اسکو غسل نہیں دیا جائے گا۔

(۱۱۱۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْقَتِيلِ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ مُهْلٌ غُسِّلَ.

(۱۱۱۱۶) حضرت حسن ﷫ فرماتے ہیں کہ مقتول پر اگر پیپ وغیرہ ہو تو اسکو غسل دیا جائے گا۔

(۱۱۱۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا مَاتَ فِي الْمَعْرَكَةِ دُفِنَ وَنُزِعَ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ خُفٍّ ، أَوْ نَعْلٍ ، وَإِذَا رُفِعَ وَبِهِ رَمَقٌ ، ثُمَّ مَاتَ صُنِعَ بِهِ مَا يُصْنَعُ بِالْمَيِّتِ.

(۱۱۱۱۷) حضرت حماد ﷫ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص معرکہ میں مرے تو اس کو دفن کر دیا جائے گا اور اس کے موزے اور جوتے اتار دیئے جائیں گے، اور اگر اس کو میدان سے اٹھایا گیا اور اس میں زندگی کی رمق باقی تھی، پھر وہ مر گیا تو اس کے ساتھ عام مردوں والا معاملہ کریں گے (غسل وغیرہ دیں گے)۔

(۱۱۱۱۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِحَمْزَةَ حِينَ اسْتُشْهِدَ فَغُسِّلَ. (حاکم ۱۹۵)

(۱۱۱۱۸) حضرت حسن ﷫ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حمزہ ﷜ شہید ہوئے تو حضور ﷺ نے ان کو غسل دینے کا حکم فرمایا چنانچہ انہیں غسل دیا گیا۔

(۱۱۱۱۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ ، وَلَمْ يُغَسِّلُوا.

(بخاری ۱۳۴۳۔ ابو داؤد ۳۱۳۰)

(۱۱۱۱۹) حضرت جابر بن عبد اللہ ﷫ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے غزوہ احد کے شہداء کی نہ نماز جنازہ پڑھی اور نہ ہی ان کو غسل دیا۔

(۱۱۱۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ كُفِّنَ عُمَرُ وَحُنِّطَ وَغُسِّلَ.

(۱۱۱۲۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ﷠ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ﷜ کو کفن دیا گیا غسل دیا گیا اور خوشبو لگائی گی۔

(۱۱۱۲۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِنَحْوِهِ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : كَانَ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ.

(۱۱۱۲۱) حضرت عبد اللہ بن عمر ﷠ سے اسی طرح منقول ہے، اور آخر میں فرماتے ہیں کہ آپ افضل الشہداء میں سے ہیں۔

(۱۱۱۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قُتِلَ فِي الْمَعْرَكَةِ دُفِنَ فِي ثِيَابِهِ ، وَلَمْ يُغَسَّلْ.

(۱۱۱۲۲) حضرت ابراہیم ﷫ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص معرکہ میں شہید ہو تو اس کو انہی کپڑوں میں دفن کر دیا جائے گا اور غسل نہیں دیا جائے گا۔

(۳۱) فِي الْمَرْجُومَةِ تُغَسَّلُ أَمْ لاَ

جس کا رجم ہوا ہے اسکو غسل دیں گے کہ نہیں؟

(۱۱۱۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ لَمَّا رَجَمَ عَلِيٌّ شُرَاحَةَ جَائَتْ هَمْدَانُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا : كَيْفَ يُصْنَعُ بِهَا ، فَقَالَ : اصْنَعُوا بِهَا كَمَا تَصْنَعُونَ بِنِسَائِكُمْ إِذَا مُتْنَ فِي بُيُوتِهِنَّ.

(۱۱۱۲۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی نے شراحہ کا رجم کیا تو ھمدان حضرت علی کے پاس آئے اورعرض کیا: اس کو کس طرح دفن کریں؟ (اس کے ساتھ کیا معاملہ کریں؟) آپ نے فرمایا عورت جب گھر میں فوت ہو جائے اس کے ساتھ جو معاملہ کیا جاتا ہے اس کے ساتھ بھی وہی معاملہ برتو۔

(۱۱۱۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ لَمَّا رُجِمَ مَاعِزٌ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَصْنَعُ بِهِ ، قَالَ : اصْنَعُوا بِهِ مَا تَصْنَعُونَ بِمَوْتَاكُمْ مِنَ الْغُسْلِ وَالْكَفَنِ وَالْحَنُوطِ وَالصَّلاَةِ عَلَيْهِ.

(۱۱۱۲۴) حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ماعز کو رجم کیا گیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا اس کے ساتھ (دفن کرنے میں) کیا معاملہ کریں؟ آپ نے فرمایا: اس کے ساتھ وہی معاملہ کرو جو تم اپنے مردوں کے ساتھ کرتے ہو، کفن دو، خوشبو لگاؤ اور اس کی نماز جنازہ پڑھو۔

(۳۲) فِي الْغَرِيقِ مَا يُصْنَعُ بِهِ يُغَسَّلُ أَمْ لاَ

جو غرق ہو کر (ڈوب کر) مرے اسکو غسل دیں گے کہ نہیں؟

(۱۱۱۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ يُغَسَّلُ الْغَرِيقُ وَيُكَفَّنُ وَيُحَنَّطُ وَيُصْنَعُ بِهِ مَا يُصْنَعُ بِغَيْرِهِ.

(۱۱۱۲۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جو شخص ڈوب کر مرے اسکو غسل دیا جائے گا، کفن پہنایا جائے گا اور اسکو خوشبو لگائی جائے گی اور اسکے ساتھ عام مردوں والا برتاؤ ہوگا۔

(۳۳) فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ يَمُوتَانِ مَا يُصْنَعُ بِهِمَا

جنبی اور حائضہ فوت ہو جائیں تو ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟

(۱۱۱۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا مَاتَ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ يُصْنَعُ بِهِمَا مَا

يُصْنَعُ بِغَيْرِهِمَا.

(۱۱۱۲۶) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ جب کوئی جنبی یا حائضہ فوت ہو جائے تو ان دونوں کے ساتھ عام مردوں جیسا معاملہ ہوگا۔

(۱۱۱۲۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا مَاتَ الْجُنُبُ ، قَالَ يُغَسَّلُ غُسْلاً لِجَنَابَتِهِ وَيُغَسَّلُ غُسْلَ الْمَيِّتِ ، وَكَذَلِكَ قَوْلُهُ فِي الْحَائِضِ إِذَا طَهُرَتْ ، ثُمَّ مَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ.

(۱۱۱۲۷) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ جب جنبی فوت ہو جائے تو جنابت کا غسل دیا جائے گا اور پھر غسل میت دیا جائے گا اور اسی طرح اگر کوئی حائضہ عورت پاک ہونے کے بعد غسل سے پہلے مرجائے اسکا بھی یہی حکم ہے۔

(٣٤) فِي الْحُنُوطِ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ وَأَيْنَ يُجْعَلُ

میت کو خوشبو کیسے اور کہاں لگائی جائے گی؟

(۱۱۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ لَمَّا مَاتَ ابْنُ قَيْسٍ ، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِذَا غَسَّلْتُمُوهُ فَلاَ تُهَيِّجُوهُ حَتَّى تُؤْذِنُونِي فَجَاءَ فَوَضَّأَهُ بِالْحُنُوطِ وُضُوءًا.

(۱۱۱۲۸) حضرت حکیم بن جابر ریشید فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن قیس رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم اسے غسل دے دو تو دفن میں جلدی نہ کرنا جب تک کہ مجھے نہ بلا لو، پھر ہم نے ان کو بلایا تو آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وضو خوشبو کے ساتھ کروایا (وضو کے مقامات پر خوشبو لگائی)۔

(۱۱۱۲۹) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَالِمًا وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ إِذَا ذُكِرَ لَهُمَا طِيبُ الْمَيِّتِ قَالاَ :اجْعَلُوهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثِيَابِهِ.

(۱۱۱۲۹) حضرت سالم اور حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس جب میت کو خوشبو لگانے کا ذکر ہوا تو فرمایا: خوشبو میت کے بدن اور کپڑوں کے درمیان لگائی جائے۔

(۱۱۱۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ تُجَمَّرُ ثِيَابُهُ وَحَنُوطُهُ عَلَى مَسَاجِدِهِ.

(۱۱۱۳۰) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ میت کے کپڑوں (کفن) کو دھونی دی جائے گی اور سجدہ کی جگہوں پر خوشبو لگائی جائے گی۔

(۱۱۱۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي حَنُوطِ الْمَيِّتِ ، قَالَ يُبْدَأُ بِمَسَاجِدِهِ.

(۱۱۱۳۱) حضرت ابراہیم ریشید میت کو خوشبو لگانے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ سجدوں کی جگہ سے ابتدا کی جائے گی۔

(۱۱۱۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ:إِذَا فُرِغَ مِنْ غُسْلِهِ تُتَبَّعُ مَسَاجِدُهُ بِالطِّيبِ.

(۱۱۱۳۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب غسل دے کر فارغ ہوں گے تو اسکے بعد میت کے سجدوں والی جگہ پر خوشبو لگائی جائے گی۔

(۱۱۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :يُوضَعُ الْكَافُورُ عَلَى مَوْضِعِ سُجُودِ الْمَيِّتِ.

(۱۱۱۳۳) حضرت عبداللہ بن مسعود ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کے سجدوں کی جگہ پر کافور (خوشبو) لگائی جائے گی۔

(۳۵) فِي الْقُطْنِ يُوضَعُ عَلَى وَجْهِ الْمَيِّتِ

میت کے چہرے پر روئی رکھی جائے گی

(۱۱۱۳٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :كَانَ أَيُّوبُ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ يُطَبِّقُ وَجْهَهُ بِقُطْنَةٍ وَكَانَ مُحَمَّدٌ لاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

(۱۱۱۳۴) حضرت ھشام فرماتے ہیں کہ حضرت ایوب جب میت کو غسل دے کر فارغ ہوتے تو چہرے کو روئی سے بند کر دیتے، اور حضرت محمد اس طرح نہ کرتے۔

(۱۱۱۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى أَنَّ الْمُشَاقَةَ تُجْزِءُ إِذَا لَمْ يَكُنْ قُطْنٌ لِلْمَيِّتِ.

(۱۱۱۳۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر میت کے چہرے پر رکھنے کیلئے روئی نہ ملے تو روئی کے گرے پڑے دھاگے بھی کافی ہیں۔

(۳٦) فِي الْمَيِّتِ يُحْشَى دُبُرُهُ وَمَا يَخَافُونَ مِنْهُ

میت کے پاخانے کی جگہ پر اور جہاں سے کچھ نکلنے کا خوف ہو وہاں کچھ لگا دیا جائے

(۱۱۱۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ أَحْشُو الْكُرْسُفَ ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لأَنْ لاَ يَتَفَجَّرَ مِنْهُ شَيْءٌ ، قَالَ نَعَمْ.

(۱۱۱۳۶) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا: اس پر روئی رکھ دیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میں نے عرض کیا، یہ اس وجہ سے ہے تاکہ اس میں سے کوئی (گندگی) نہ نکلے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

(۱۱۱۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُحْشَى مِنَ الْمَيِّتِ لِمَا يَخَافُونَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ.

(۱۱۱۳۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میت کی ہر وہ جگہ جہاں سے کچھ (گندگی) نکلنے کا خوف ہو وہاں پر (روئی) چپکا

دیں گے۔

(۱۱۱۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ همام ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُحْشَى دُبُرُهُ وَمَسَامِعُهُ وَأَنْفُهُ.

(۱۱۱۳۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ میت کے پاخانے کے مقام، کانوں اور ناک پر رکھ دی جائے گی۔

(۱۱۱۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ يُحْشَى دُبُرُ الْمَيِّتِ وَفَاهُ وَمَنْخِرَاهُ قُطْنًا ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ مَا عَالَجْت دُبُرَهُ فَعَالِجْهُ بِيَسَارِك.

(۱۱۱۳۹) حضرت ربیع ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین ؒ سے سنا میت کے دبر، منہ اور ناک پر روئی چپکا دی جائے گی، حضرت محمد ؒ کہتے ہیں اس کے پاخانے کی جگہ پر جو علاج کرنا پڑے (کوئی چیز رکھنا پڑے) وہ اپنے بائیں ہاتھ سے کرنا۔

(۱۱۱۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أُمَيَّةَ الأَزْدِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : إِذَا حُشِيَ عَلَى الْمَيِّتِ سُدَّ مُرَاقُهُ وَمَسَامِعُهُ بِالْمُشَاقِ.

(۱۱۱۴۰) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ اگر میت کے سوراخوں سے کچھ نکلنے کا اندیشہ ہو اس کے جسم کے سوراخ اور کان روئی سے بند کر دیے جائیں۔

(۳۷) فِي الْمِسْكِ فِي الْحَنُوطِ مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

مشک میں اور خوشبو میں بعض حضرات نے رخصت دی ہے

(۱۱۱۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ جُعِلَ فِي حَنُوطِهِ صُرَّةٌ مِنْ مِسْكٍ ، أَوْ مِسْكٌ فِيهِ شَعْرٌ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۱۴۱) حضرت انس ؓ نے مشک کی ایک تھیلی خوشبو بنائی ہوئی تھی یا مشک ملی ہوئی خوشبو تھی جس میں حضور ﷺ کے بال مبارک میں سے ایک بال تھا۔

(۱۱۱۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْمِسْكِ يُجْعَلُ فِي الْحَنُوطِ ، قَالَ : أَوَلَيْسَ مِنْ أَطْيَبِ طِيبِكُمْ.

(۱۱۱۴۲) حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا مشک کو بھی میت کو لگائی جانے والی خوشبو میں شمار کیا جائے گا؟ آپ ؓ نے فرمایا کیا یہ تمہاری خوشبوؤں میں سے سب سے خوشبودار نہیں ہے۔

(۱۱۱۴۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ أَيُقَرَّبُ الْمَيِّتَ الْمِسْكُ ، قَالَ أَوَلَيْسَ مِنْ أَطْيَبِ طِيبِكُمْ.

(۱۱۱۴۳) حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا! مشک خوشبومیت کے قریب کر سکتے ہیں (اس کو لگا سکتے ہیں؟) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا یہ تمہاری خوشبوؤں میں سے سب سے زیدہ خوشبودار نہیں ہے؟

(١١١٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْمِسْكِ فِي حَنُوطِ الْمَيِّتِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ وَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۱۱۴۴) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ میت کو مشک خوشبو لگا سکتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں، پھر حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بھی فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١١١٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ أَيُطَيَّبُ الْمَيِّتُ بِالْمِسْكِ ، قَالَ نَعَمْ أَوَلَيْسَ يَجْعَلُونَ فِي الَّذِي يُجَمِّرُونَ بِهِ الْمِسْكَ.

(۱۱۱۴۵) حضرت عبد الملک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کیا میت کو مشک بطور خوشبو لگا سکتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہاں کیا لوگ اس کو دھونی دینے کیلئے استعمال نہیں کرتے۔

(١١١٤٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ عَلِيًّا أَوْصَى أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِسْكٌ ، وَقَالَ هُوَ فَضْلُ حَنُوطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۱۴۶) حضرت ھارون بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے مرنے کے بعد مشک بطور خوشبو لگائی جائے، اور فرماتے ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بچی ہوئی مسک تھی۔

(١١١٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ لَمَّا غَزَا سَلْمَانُ بَلَنْجَرَ ، أَصَابَ فِي قِسْمَتِهِ صُرَّةً مِنْ مِسْكٍ ، فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَوْدَعَهَا امْرَأَتَهُ ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، قَالَ لاِمْرَأَتِهِ وَهُوَ يَمُوتُ :أَرِينِي الصُّرَّةَ الَّتِي اسْتَوْدَعْتُكِ ، فَأَتَتْهُ بِهَا ، فَقَالَ :ائْتِينِي بِإِنَاءٍ نَظِيفٍ فَجَائَتْ بِهِ ، فَقَالَ :أَدِيفِيهِ ، ثُمَّ انْضَحِي بِهِ حَوْلِي ، فَإِنَّهُ يَحْضُرُنِي خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ ، لاَ يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ ، وَيَجِدُونَ الرِّيحَ ، وَقَالَ :اخْرُجِي عَنِّي ، وَتَعَاهَدِينِي ، قَالَتْ :فَخَرَجْتُ ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَى.

(۱۱۱۴۷) حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ لنجر کے غزوہ میں شریک ہوئے تو غنیمت کی تقسیم میں مشک کی تھیلی ملی، جب وہ واپس آئے تو وہ تھیلی اپنی اہلیہ کے پاس امانت رکھوادی، پھر جب وہ مریض ہوئے، جس مرض میں ان کی وفات ہوئی تو انہوں نے اپنی اہلیہ سے فرمایا: جو تھیلی میں نے آپ کے پاس امانت رکھوائی تھی وہ لا کر مجھے دو، وہ تھیلی لے کر حاضر ہوگئیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو میرے اردگرد چھڑک دو، کیونکہ میرے اردگرد ایسی مخلوق حاضر ہوتی ہے جو کھاتی (پیتی) نہیں ہے مگر خوشبو (محسوس) کرتے ہیں اور پھر فرمایا اس کو لے جاؤ میرے پاس سے اور مجھ سے عہد کرو، وہ فرماتی ہیں کہ میں

نکل گئی پھر جب میں واپس آئی تو آپ رضی اللہ عنہ کی روح اس دنیا سے کوچ کر چکی تھی۔

(۱۱۱۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَنَّطَ مَيِّتًا بِمِسْكٍ.

(۱۱۱۴۸) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میت کو مشک سے خوشبو لگایا کرتے تھے۔

(۳۸) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ الْمِسْكَ فِي الْحَنُوطِ

بعض حضرات میت کو مشک لگانے کو ناپسند سمجھتے ہیں

(۱۱۱۴۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ مغفل ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ لاَ تُحَنِّطُونِي بِمِسْكٍ.

(۱۱۱۴۹) حضرت ابن مغفل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں مجھے مشک بطور خوشبو تم نہ لگانا۔

(۱۱۱۵۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ :شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ لأَمَةٍ لَهُ إِنِّي أَرَاكِ تلين حِنَاطِي فَلاَ تَجْعَلِينَ فِيهِ مِسْكًا.

(۱۱۱۵۰) حضرت سفیان بن عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا آپ رحمہ اللہ اپنی خادمہ سے فرما رہے تھے، میرا خیال ہے کہ تو میرے مرنے کے بعد میت کو لگائی والی خوشبو تیار کرنے کا مطالبہ تجھ سے ہوگا تو اس میں مشک شامل نہ کرنا۔

(۱۱۱۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْعَنبَرِ فِي الْحَنُوطِ ، وَقَالَ :إِنَّمَا هُوَ صَمْغَةٌ وَكَرِهَ الْمِسْكَ لِلْحَيِّ وَالْمَيِّتِ ، وَقَالَ هُوَ مَيْتَةٌ.

(۱۱۱۵۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کو عنبر لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ فرماتے ہیں کہ یہ تو گوند (شیرے) کی مانند ہے، اور مشک کو زندہ اور میت دونوں کیلئے ناپسند سمجھتے ہیں اور فرماتے ہیں وہ تو مردہ ہے۔

(۱۱۱۵۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْمِسْكَ لِلْمَيِّتِ.

(۱۱۱۵۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ میت کو مشک لگانے کو ناپسند فرماتے ہیں۔

(۱۱۱۵۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْمِسْكَ لِلْحَيِّ وَالْمَيِّتِ وَيَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَكْرَهُونَهُ وَيَقُولُونَ هُوَ مَيْتَةٌ.

(۱۱۱۵۳) حضرت حسن رحمہ اللہ مشک خوشبو زندہ اور میت دونوں کیلئے ناپسند فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں مسلمان تو اس کو ناپسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو مردہ ہے۔

(۱۱۱۵٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ ووَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي روَّاد ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْمِسْكَ فِي الْحَنُوطِ.

(۱۱۱۵۴) حضرت ضحاک رحمہ اللہ میت کو مشک لگانے کو ناپسند فرماتے ہیں۔

(۳۹) مَا قَالُوا فِي كَمْ يُكَفَّنُ الْمَيِّتُ؟

میت کو کتنے کپڑوں سے کفن دیا جائے

(۱۱۱۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ ، وَلاَ عِمَامَةٌ فَقُلْنَا لِعَائِشَةَ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ ، أَنَّهُ كَانَ كُفِّنَ فِي بُرْدِ حِبَرَةٍ ، فَقَالَتْ قَدْ جَاؤُوا بِبُرْدِ حِبَرَةٍ ، وَلَمْ يُكَفِّنُوهُ فِيهِ. (ابوداؤد ۳۱۴۴۔ بخاری ۱۲۷۳)

(۱۱۱۵۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین یمنی کپڑوں میں کفن دیا گیا، اس میں (کفن میں) قمیص اور عمامہ شامل نہ تھا، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ لوگوں کا تو یہ گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کاٹن کے چادر میں کفن دیا گیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کاٹن کی چادر لائی تو گئی تھی لیکن اس میں کفن نہ دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

(۱۱۱۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ فِي قَمِيصِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، وَحُلَّةٍ نَجْرَانِيَّةٍ.

(۱۱۱۵۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، اس میں ایک تو وہ قمیص تھی جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی اور دو ایک ہی طرح کے کپڑے تھے۔

(۱۱۱۵۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ مَرَرْتُ عَلَى مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَسَأَلْتُهُمْ فِي كَمْ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا : فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ ، وَلاَ قَبَاءٌ ، وَلاَ عِمَامَةٌ.

(۱۱۱۵۷) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں بنو عبد المطلب کی مجالس کے پاس سے گذرا تو میں نے ان سے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: تین کپڑوں میں جس میں قمیص، قباء اور عمامہ نہ تھا۔

(۱۱۱۵۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبَيْنِ صُحَارِيَّيْنِ وَبُرْدِ حِبَرَةٍ ، قَالَ : وَأَوْصَانِي أَبِي بِذَلِكَ.

(۱۱۱۵۸) حضرت جعفر رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو یمنی کپڑوں میں اور ایک یمنی چادر میں کفن دیا گیا، راوی فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے اس کی وصیت فرمائی تھی۔

(۱۱۱۵۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ وَثَوْبٍ مُمَشَّقٍ.

(۱۱۱۵۹) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ رنگ کی چادر اور دو سرخ رنگ میں رنگے کپڑوں میں کفن

دیا گیا۔

(۱۱۱۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا حُضِرَ أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ فِي كَمْ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ سَحُولِيَّةٍ ؟ قَالَ فَنَظَرَ إِلَى ثَوْبٍ خَلِقٍ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : اغْسِلُوا هَذَا وَزِيدُوا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ آخَرَيْنِ فَقُلْتُ بَلْ نَشْتَرِي لَكَ ثِيَابًا جُدُدًا ، فَقَالَ :الْحَيُّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ إِنَّمَا هِيَ لِلْمُهْلَةِ.

(۱۱۱۶۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا؟ میں نے عرض کیا تین یمنی چادروں میں (کپڑوں میں) آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے پہنے ہوئے کپڑوں کی طرف دیکھا اور فرمایا اس کو دھو دو اور اس پر دو کپڑوں کا اور اضافہ کر دو، میں نے عرض کیا کہ ہم آپ رضی اللہ عنہ کے لیے دو نئے کپڑے خرید لیتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نئے کپڑوں کے زیادہ حق دار زندہ لوگ ہیں، بیشک یہ تو مردہ کی پیپ کے لیے ہے۔

(۱۱۱۶۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي كَمْ كَفَّنْتُمْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ ، قَالَ فَاغْسِلُوا ثَوْبَيَّ هَذَيْنِ وَاشْتَرُوا لِي ثَوْبًا مِنَ السُّوقِ قَالَتْ إِنَّا مُوسِرُونَ ، قَالَ :يَا بُنَيَّةُ الْحَيُّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ وَالصَّدِيدِ.

(۱۱۱۶۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟ میں نے عرض کیا تین کپڑوں میں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے ان دو کپڑوں کو دھو دو اور بازار سے ایک اور کپڑا خرید لو، میں نے عرض کیا ہم آپ کے لیے نیا کپڑا اتیار کر لیتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مردوں کی بنسبت زندہ نئے کپڑے کے زیادہ حقدار ہیں، بیشک یہ کفن تو مردے کی پیپ اور خون کے لیے ہوتا ہے۔

(۱۱۱۶۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ كُفِّنَ أَبُو بَكْرٍ فِي ثَوْبَيْنِ سَحُولِيَّيْنِ وَرِدَاءٍ لَهُ مُمَصَّرٍ أَمَرَ بِهِ أَنْ يُغْسَلَ.

(۱۱۱۶۲) حضرت قاسم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دو یمنی چادروں میں اور ایک میلی چادر جس میں کچھ زردی تھی کفن دیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس چادر کا دھونے کا حکم فرمایا۔

(۱۱۱۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ كُفِّنَ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ.

(۱۱۱۶۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

(۱۱۱۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ يُكَفَّنُ الرَّجُلُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ لاَ تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ.

(۱۱۱۶۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے گا اور حد سے تجاوز نہیں کیا جائے گا، بیشک اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔

(۱۱۱۶۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الْجَعْدِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بن نَافِعٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَفِّنُونِي فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ لُفُّونِي فِيهَا لَفًّا.

(۱۱۱۶۵) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے تین کپڑوں میں کفن دینا اوران کو میرے اوپر لپیٹ دینا۔

(۱۱۱۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بن هرم ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْمَيِّتِ كَمْ يَكْفِيهِ مِنَ الْكَفَنِ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ ثَوْبٌ ، أَوْ ثَلاَثَةُ أَثْوَابٍ ، أَوْ خَمْسَةُ أَثْوَابٍ.

(۱۱۱۶۶) حضرت عمرو بن ھرم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ میت کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا جائے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک کپڑے میں، تین کپڑوں میں یا پانچ کپڑوں میں (سب جائز ہیں)۔

(۱۱۱۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ كَفِّنُونِي فِي ثَوْبَيَّ هَذَيْنِ فِي ثَوْبَيْنِ كَانَا عَلَيْهِ خَلَقَيْنِ.

(۱۱۱۶۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ان دو کپڑوں میں کفن دینا وہ دو کپڑے جو انہوں نے پہنے ہوئے تھے۔

(۱۱۱۶۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ يُكَفَّنُ الْمَيِّتُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ قَمِيصٍ وَإِزَارٍ وَلِفَافَةٍ.

(۱۱۱۶۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے گا، قمیص، ازار اور لفافہ۔

(۱۱۱۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ وَاقِدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ تُوُفِّيَ فَكَفَّنَهُ ابْنُ عُمَرَ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ قَمِيصًا وَإِزَارًا وَثَلاَثَةَ لَفَائِفَ وَعِمَامَةً.

(۱۱۱۶۹) حضرت نافع رحمہ اللہ ہیں کہ واقد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا، ایک قمیص، تین لفافے اور ایک عمامہ۔

(۱۱۱۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ كُفِّنَ حَمْزَةُ فِي ثَوْبٍ.

(۱۱۱۷۰) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں کفن دیا گیا۔

(۱۱۱۷۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ حَمْزَةَ فِي ثَوْبٍ ذَلِكَ الثَّوْبُ نَمِرَةٌ. (ترمذی ۹۹۷۔ احمد ۳/ ۳۲۹)

(۱۱۱۷۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں کفن دیا اور وہ کپڑا

سفید اور دوسرے رنگوں والا تھا۔

(۱۱۱۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ صَفِيَّةَ ذَهَبَتْ يَوْمَ أُحُدٍ بِثَوْبَيْنِ تُرِيدُ أَنْ تُكَفِّنَ فِيهِمَا حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، قَالَ وَأَحَدُ الثَّوْبَيْنِ أَوْسَعُ مِنَ الآخَرِ ، قَالَ فَوَجَدَتْ إِلَى جَنْبِهِ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ فَأَقْرَعَتْ بَيْنَهُمَا فَكَفَّنَتِ الْفَارِعَ أَوْسَعَ الثَّوْبَيْنِ وَالآخَرَ فِي الثَّوْبِ الْبَاقِي.

(۱۱۱۷۲) حضرت ھشام ریشیلہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا غزوہ احد کے دن دو کپڑے لے کر آئیں تا کہ حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو کفن دیں، فرماتے ہیں کہ ایک کپڑا دوسرے سے لمبا تھا، فرماتے ہیں کہ انہوں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی لاش کو پایا، توان دونوں کے درمیان قرعہ ڈالا، اور جو بلند ہوا (جس کا نام نکلا) اس کو لمبے سے کفن دیا اور دوسرے کو باقی رہ جانے والے کپڑے سے۔

(۱۱۱۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ سُوَيْدٍ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كُفِّنَ فِي ثَوْبَيْنِ.

(۱۱۱۷۳) حضرت سوید ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دو کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

(۱۱۱۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ سُوَيْدٍ ، قَالَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ يُكَفَّنَانِ فِي ثَوْبَيْنِ.

(۱۱۱۷۴) حضرت سوید ریشیلہ فرماتے ہیں کہ عورت اور مرد دونوں کو دو کپڑوں میں کفن دیا جائے گا۔

(۱۱۱۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : كُنَّا نُكَفِّنُ فِي الثَّوْبَيْنِ وَالثَّلاَثَةِ وَالأَرْبَعَةِ.

(۱۱۱۷۵) حضرت غنیم بن قیس ریشیلہ فرماتے ہیں کہ ہم دو، تین اور چار کپڑوں میں کفن دیا کرتے تھے۔

(۱۱۱۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدَ ، عَنْ أَبِي أُسَيْدَ ، قَالَ إِنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ حَمْزَةَ فَمُدَّتِ النَّمِرَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَانْكَشَفَتْ رِجْلاَهُ فَمُدَّتْ عَلَى رِجْلَيْهِ فَانْكَشَفَ رَأْسُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ضَعُوهَا عَلَى رَأْسِهِ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ شَجَرِ الْحَرْمَلِ. (بخاری ۳۲۲۴۔ ابن سعد ۱۵)

(۱۱۱۷۶) حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کے پاس موجود تھا، کفن والی چادر (جو سفید اور دوسرے رنگوں والی تھی) کو آپ کی سر کی طرف کھینچا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاؤں برہنہ ہوگئے، اور اس کو پاؤں پر کیا گیا تو سر برہنہ ہوگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اس کفن کو اس کے سر پر ڈال دو اور پاؤں پر اسید نامی بوٹی کے پتے ڈال دو۔

(۱۱۱۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أُمَيَّةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : لاَ يُعَمَّمُ الْمَيِّتُ.

(۱۱۱۷۷) حضرت جابر بن زید ریشیلہ فرماتے ہیں کہ میت کے سر پر کپڑا نہیں باندھا جائے گا (پگڑی کے مثل)۔

(۱۱۱۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ ، قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللهِ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ تَعَالَى ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ

مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ لَهُ شَيْئًا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلاَّ نَمِرَةً ، فَكُنَّا إِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رَأْسِهِ خَرَجَتْ رِجْلاَهُ ، فَإِذَا وَضَعْنَاهَا عَلَى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ضَعُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَةٌ فَهُوَ يَهْدُبُهَا.

(بخاری ۱۲۷۶۔ ابو داؤد ۲۸۶۸)

(۱۱۱۷۸) حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی راہ میں اللہ کی رضا کی خاطر نکلے، ہمارا اجر اللہ کے ذمہ ہے، فرماتے ہیں ہم میں سے بعض تو گذر گئے ان کے اجر میں کوئی کمی نہ کی گئی، ان ہی میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو غزوہ احد میں شریک ہو کر شہید ہوئے، ہمیں کوئی کپڑا نہ ملا جس میں آپ رضی اللہ عنہ کو کفن دیتے سوائے ایک کپڑے کے، جب اس کو ہم سر کی طرف کرتے تو پاؤں برہنہ ہو جاتے اور پاؤں کی طرف کرتے تو سر برہنہ ہو جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو سر کی جانب رکھ دو اور پاؤں پر اذخر کے پتے رکھ دو۔ اور فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پھل لگنے والے ہیں اور وہ ان کو توڑتے ہیں۔

(۱۱۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ يُكَفَّنَ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ يُدْرَجُ فِيهَا إِدْرَاجًا.

(۱۱۱۷۹) حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے والد صاحب نے وصیت فرمائی کہ ان کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے جن کو ایک دوسرے کے اوپر لپیٹا جائے۔

(۱۱۱۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ يُكَفَّنُ الرَّجُلُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ الْقَمِيصِ وَالإِزَارِ وَاللِّفَافَةِ.

(۱۱۱۸۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے گا، قمیص، ازار اور لفافے میں۔

(۱۱۱۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لاَ يُعَمَّمُ الْمَيِّتُ.

(۱۱۱۸۱) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میت کے سر پر کپڑا نہیں باندھا جائے گا۔

(۱۱۱۸۲) حَدَّثَنَا عُبَيد اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ يُكَفَّنُ الْمَيِّتُ فِي ثَوْبَيْنِ.

(۱۱۱۸۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کو دو کپڑوں میں کفن دیا جائے گا۔

(۱۱۱۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُكَفَّنَ الْمَيِّتُ فِي قَمِيصٍ لَهُ إِزَارٌ وَكُمَّانِ مِثْلَ الْحَيِّ.

(۱۱۱۸۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ میت کو قمیص میں کفن دیا جائے جس کے ازار اور آستین زندوں کی طرح ہوں۔

(۱۱۱۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ أَحَدُهَا بُرْدٌ حِبَرَةٌ. (ابن سعد ۲۸۴)

(۱۱۱۸۴) حضرت علی بن حسین ؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، جن میں سے ایک یمنی چادر تھی۔

(۱۱۱۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجِّيَ فِي بُرْدٍ حِبَرَةٍ ، فَصُدِّقَ ذَلِكَ عِنْدَهُ قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ. (بخاری ۵۸۱۴۔ مسلم ۴۸)

(۱۱۱۸۵) حضرت عائشہ ؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو ایک یمنی چادر میں لپیٹا (کفن) دیا گیا، اس سے ان کے پاس حضرت علی بن حسین ؒ کے قول کی تصدیق کی گی۔

(۱۱۱۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ أَحَدُهَا بُرْدٌ.

(۱۱۱۸۶) حضرت سعید بن المسیب ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں سے ایک یمنی چادر تھی۔

(۱۱۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ إِنَّ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

(۱۱۱۸۷) حضرت ھشام بن عروہ ؒ رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابہ کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا۔

(۱۱۱۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كُفِّنَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

(۱۱۱۸۸) حضرت ھشام اپنے والد ؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حمزہ ؓ کو ایک کپڑے میں کفن دیا گیا۔

(۱۱۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، قَالَ : إِذَا مِتُّ فَاغْسِلِي مُلاَءَتَيَّ هَاتَيْنِ وَكَفِّنِينِي فِيهِمَا فَإِنَّ الْحَيَّ أَحْوَجُ إِلَى الْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ.

(۱۱۱۸۹) حضرت عائشہ ؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ حضرت صدیق اکبر ؓ کا وقت مرگ قریب آیا تو آپ ؓ نے فرمایا: جب مرجاؤں تو ان دونوں کپڑوں کو دھو دینا انہی میں مجھے کفن دینا، بیشک زندہ لوگ نئے کپڑوں کے زیادہ حقدار ہیں۔

(۱۱۱۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لاَ يُكَفَّنُ الْمَيِّتُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ لِمَنْ قَدَرَ.

(۱۱۱۹۰) حضرت عائشہ ؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ میت کو جو قادر ہو تین کپڑوں سے کم میں کفن نہیں دیا جائے گا۔

(۱۱۱۹۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، أَنَّ حَمْزَةَ كُفِّنَ فِي ثَوْبٍ.

(۱۱۱۹۱) حضرت ابوالعالیہ ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت حمزہ ؓ کو ایک کپڑے میں کفن دیا گیا۔

(۱۱۱۹۲) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ سُوَيْدٍ ، قَالَ : لاَ تُكَفِّنُونِي إِلاَّ فِي ثَوْبَيْنِ.

(۱۱۱۹۲) حضرت سوید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے دو کپڑوں میں کفن دینا۔

(١١١٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ أَوْصَى كَفِّنُونِي فِي بُرْدَيْ عَصْبٍ وَجَلِّلُوا سَرِيرِي كِسَائِي الأَبْيَضَ الَّذِي كُنْتُ أُصَلِّي فِيهِ.

(۱۱۱۹۳) حضرت عبد اللہ بن قیس بن عبادہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو ان کے والد صاحب نے وصیت فرمائی کہ مجھے میری اس چادر میں کفن دینا جو کاتے ہوئے کپڑے کی بنی ہے اور میری چار پائی کو اس سفید کپڑے سے ڈھانپنا جس میں، میں نماز پڑھا کرتا تھا۔

(١١١٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ كُفِّنَ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ.

(۱۱۱۹۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

(١١١٩٥) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي سَبْعَةِ أَثْوَابٍ. (احمد ۱/ ۱۰۲)

(۱۱۱۹۵) حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

(٤٠) مَا قَالُوا فِي كَمْ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ ثَوْبًا

عورت کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا جائے

(١١١٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ الَّتِي قد حَاضَتْ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ ، أَوْ ثَلاثَةٍ.

(۱۱۱۹۶) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت جسکو حیض آتا ہو اس کو پانچ یا تین کپڑوں میں کفن دیا جائے گا۔

(١١١٩٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ وَلِفَافَةٍ وَمِنْطَقٍ وَخِرْقَةٍ تَكُونُ عَلَى بَطْنِهَا.

(۱۱۱۹۷) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیں گے، قمیص میں، دوپٹے میں، لفافہ (چادر) میں، پٹکا یا پٹی میں اور خرقہ (پرانے سے کپڑے) میں جو اس کے پیٹ پر ہوگا۔

(١١١٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ دِرْعٍ وَخِمَارٍ وَحِقْوٍ وَلِفَافَتَيْنِ.

(۱۱۱۹۸) حضرت حسن رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیں گے قمیص، دوپٹہ اور ازار بند اور دو چادریں۔

(١١١٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ.

(۱۱۱۹۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیں گے۔

(١١٢٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ فِي الْمِنْطَقِ ، وَفِي الدِّرْعِ ، وَفِي الْخِمَارِ ، وَفِي اللِّفَافَةِ وَالْخِرْقَةِ الَّتِي تُشَدُّ عَلَيْهَا.

(۱۱۲۰۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیں گے، پٹکا، قمیص، چادر اور خرقہ اور لفافہ میں جس کو اس پر باندھ دیا جائے گا۔

(١١٢٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي خَمْسَةِ أَثْوَابٍ فِي الدِّرْعِ وَالْخِمَارِ وَالرِّدَاءِ وَالإِزَارِ وَالْخِرْقَةِ.

(۱۱۲۰۱) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دیں گے اور وہ پانچ کپڑے یہ ہیں، قمیص، دوپٹہ، چادر، ازار اور خرقہ۔

(١١٢٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ سُوَيْد ، قَالَ الْمَرْأَةُ وَالرَّجُلُ يُكَفَّنَانِ فِي ثَوْبَيْنِ.

(۱۱۲۰۲) حضرت سوید رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت اور مرد دونوں کو دو کپڑوں میں کفن دیں گے۔

(١١٢٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ وَلِفَافَةٍ وَإِزَارٍ وَخِرْقَةٍ.

(۱۱۲۰۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت کو قمیص، دوپٹہ چادر، ازار اور خرقہ میں کفن دیں گے۔

(٤١) فِي الْخِرْقَةِ أَيْنَ تُوضَعُ فِي الْمَرْأَةِ

خرقہ کو کفن دیتے وقت عورت کے کس حصے پر رکھیں گے؟

(١١٢٠٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ تُوضَعُ الْخِرْقَةُ عَلَى بَطْنِهَا وَتُعَصَّبُ بِهَا فَخِذَيْهَا.

(۱۱۲۰۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خرقہ کو عورت کے پیٹ پر رکھیں گے اور اسکو عورت کی رانوں کے گرد ڈالیں گے۔

(١١٢٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ فِي الْخِرْقَةِ الْخَامِسَةِ تُلَفُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ.

(۱۱۲۰۵) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ پانچویں کپڑے سے عورت کی رانوں کو لپیٹیں گے چادر کے نیچے سے۔

(١١٢٠٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ وَخِرْقَةٌ تَكُونُ عَلَى بَطْنِهَا.

(۱۱۲۰۶) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خرقہ کو عورت کے پیٹ پر ڈالیں گے۔

(١١٢٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ تُشَدُّ الْخِرْقَةُ فَوْقَ الثِّيَابِ.

(۱۱۲۰۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ خرقہ کو کپڑوں کے اوپر سے باندھ دیں گے۔

(٤٢) مَا قَالُوا فِي الصَّبِيِّ فِي كَمْ يُكَفَّنُ
بچے کو کتنے کپڑوں سے کفن دیں گے؟

(١١٢٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ يُكَفَّنُ الصَّبِيُّ فِي خِرْقَةٍ.

(۱۱۲۰۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بچے کو خرقہ میں کفن دیں گے۔

(١١٢٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ يُكَفَّنُ الْفَطِيمُ وَالرَّضِيعُ فِي الْخِرْقَةِ ، فَإِنْ كَانَ فَوْقَ ذَلِكَ كُفِّنَ فِي قَمِيصٍ وَخِرْقَتَيْنِ.

(۱۱۲۰۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دودھ پیتے بچے کو اور دودھ چھڑوائے ہوئے بچے کو خرقہ میں کفن دیں گے، اور اگر اس سے بڑا ہو تو اس کو قمیص اور دو خرقوں میں کفن دیں گے۔

(١١٢١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ فِي السِّقْطِ ، قَالَ إِنْ شَاءَ كَفَّنَهُ فِي ثَلاَثَةِ أَثْوَابٍ.

(۱۱۲۱۰) حضرت محمد رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنین کو اگر چاہے تو تین کپڑوں میں کفن دیں گے۔

(١١٢١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ يُكَفَّنُ فِيمَا تَيَسَّرَ.

(۱۱۲۱۱) حضرت محمد رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو (کپڑا) میسر ہو اس سے کفن دیں گے۔

(١١٢١٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ يُكَفَّنُ الصَّبِيُّ فِي خِرْقَةٍ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ سَعَى.

(۱۱۲۱۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں بچے کو خرقہ میں کفن دیں گے اگرچہ وہ کوشش کر چکا ہو۔ (حرکت)۔

(١١٢١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُكَفَّنُ السِّقْطُ فِي خِرْقَةٍ.

(۱۱۲۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنین کو خرقہ میں کفن دیں گے۔

(١١٢١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ يُكَفَّنُ الصَّبِيُّ فِي ثَوْبٍ.

(۱۱۲۱۴) حضرت حماد رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں بچے کو (کسی بھی) کپڑے میں کفن دیں گے۔

(١١٢١٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُكَفَّنُ الصَّبِيُّ فِي خِمَارٍ يُجْعَلُ مِنْهُ قَمِيصٌ وَلِفَافَةٌ.

(۱۱۲۱۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بچے کو اوڑھنی میں کفن دیں گے اس سے قمیص اور لفافہ بنائیں گے۔

(٤٣) فِي الْجَارِيَةِ فِي كَمْ تُكَفَّنُ
بچی کو کتنے کپڑوں میں کفن دیں گے؟

(١١٢١٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الْجَارِيَةِ إذَا مَاتَتْ هَلْ تُخَمَّرُ وَلَمْ تَحِضْ ؟ قَالَ :لاَ

وَلَكِنْ تُكَفَّنُ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ.

(۱۱۲۱۶) حضرت عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا بچی جب مر جائے تو کیا اس کو اوڑھنی میں کفن دیا جائے گا جب کہ اس کو حیض نہ آیا ہو ابھی تک؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں، بلکہ اس کو تین کپڑوں میں کفن دیں گے۔

(۱۱۲۱۷) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ مَاتَتِ ابْنَةٌ لأَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَدْ أَعْصَرَتْ فَأَمَرَهُمَ ابْنُ سِيرِينَ أَنْ يُكَفِّنُوهَا فِي خُمُرٍ وَلِفَافَتَيْنِ.

(۱۱۲۱۷) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انس بن سیرین رحمہ اللہ کی بیٹی فوت ہوگئی جس کو پہلا حیض آ چکا تھا، حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے حکم دیا کہ اس کو ایک قمیص میں جسکی آستین نہ ہو اور دو لفافوں میں کفن دو۔

(۱۱۲۱۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْجَارِيَةِ الَّتِي لَمْ تَبْلُغْ ، قَالَ تُكَفَّنُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

(۱۱۲۱۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو بچی ابھی تک بالغہ نہ ہوئی اگر وہ فوت ہو جائے تو اس کو ایک کپڑے میں کفن دیں گے۔

(٤٤) فِي الْمَرْأَةِ كَيْفَ تُخَمَّرُ

عورت کو کفن دیتے وقت اوڑھنی کیسے اوڑھیں گے؟

(۱۱۲۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : سَأَلَتْ أُمُّ عَبْدِ الْحُمَيْدِ ابْنَةَ سِيرِينَ هَلْ رَأَيْتِ حَفْصَةَ إِذَا غُسِّلَتْ كَيْفَ تُصْنَعُ بِخِمَارِ الْمَرْأَةِ قَالَتْ نَعَمْ كَانَتْ تُخَمِّرُهَا كَمَا تُخَمَّرُ الْحَيَّةُ ، ثُمَّ تُفْضِلُ مِنَ الْخِمَارِ قَدْرَ ذِرَاعٍ فَتَفْرِشُهُ فِي مُؤَخَّرِهَا ، ثُمَّ تَعْطِفُ تِلْكَ الْفَضْلَةَ فَتُغَطِّي بِهَا وَجْهَهَا.

(۱۱۲۱۹) حضرت ہشام رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ام حمید رحمہا اللہ نے بنت سیرین رحمہا اللہ سے دریافت فرمایا: جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا گیا آپ رحمہا اللہ نے دیکھا تھا کہ ان کو اوڑھنی کس طرح اوڑھائی گئی تھی؟ آپ رحمہا اللہ نے فرمایا ہاں، ان کو اوڑھنی اس طرح اوڑھائی گئی تھی جس طرح زندہ کو اوڑھائی جاتی ہے، پھر ایک ذراع کی بقدر بچی ہوئی اوڑھنی کو پچھلی جانب بچھا دیا، پھر اس بچے ہوئے حصہ کو پھیرا اور اس سے ان کے چہرہ کو ڈھانپ دیا۔

(٤٥) الْعِمَامَةُ لِلرَّجُلِ كَيْفَ تُصْنَعُ

مرد میت کے سر کو کس طرح باندھیں گے؟

(۱۱۲۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ فِي الْمَيِّتِ تُوضَعُ الْعِمَامَةُ وَسْطَ رَأْسِهِ ، ثُمَّ يُخَالَفُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا هَكَذَا عَلَى جَسَدِهِ ، قَالَ : وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ . يُعَمَّمُ كَمَا يُعَمَّمُ الْحَيُّ.

(۱۱۲۲۰) حضرت حسن ریشید میت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عمامہ کو میت کے سر کے درمیان رکھیں گے اور پھر اس کو اس کے جسم پر پیچھے کی طرف اس طرح دونوں طرف پھیریں گے، اور حضرت ابن سیرین ریشید ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کو اسی طرح عمامہ (سر باندھے گے) دیں گے جس طرح زندہ کا باندھا جاتا ہے۔

(۴۶) فِی إِجْمَارِ ثِیَابِ الْمَیِّتِ تُجَمَّرُ وَهِیَ عَلَیْهِ أَمْ لاَ

میت کے کپڑوں کو دھونی دینا، دھونی تب دیں گے جب کفن اس پر ہو یا نہ ہو؟

(۱۱۲۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ تُجَمَّرُ ثِيَابُهُ قَبْلَ أَنْ يُلْبِسَهَا إِيَّاهُ.

(۱۱۲۲۱) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ میت کے کپڑوں دھونی دیں گے اس کو کفن دینے سے پہلے۔

(۱۱۲۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: تُجَمَّرُ ثِيَابُ الْمَيِّتِ عَلَى مِشْجَبٍ، أَوْ قَصْبَاتٍ، قَالَ وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَرَى ذَلِكَ إِنْ فَعَلُوا فَهُوَ حَسَنٌ وَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ تُجَمَّرَ وَهِيَ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا يُلْبَسُ فَهُوَ أَبْقَى لِرِيحِهَا.

(۱۱۲۲۲) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ میت کے کپڑوں کو (کفن) ہینگر وغیرہ پر لٹکا کر دھونی دیں گے، اور حضرت محمد ریشید فرماتے ہیں کہ اگر وہ اس طرح کریں تو اچھا ہے، اور مجھے یہ پسند ہے کہ اس کو کفن پہنانے کے بعد اس کے کپڑوں کو دھونی دی جائے تا کہ اس کی خوشبو باقی رہے۔

(۱۱۲۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ حَفْصٍ، قَالَ: لاَ تُجَمَّرُ مِنَ الْمَيِّتِ إِلاَّ ثِيَابُهُ.

(۱۱۲۲۳) حضرت حفص ریشید ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کے صرف کپڑوں کو دھونی دیں گے۔

(۱۱۲۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، أَنَّهَا قَالَتْ عِنْدَ مَوْتِهَا إِذَا أَنَا مِتُّ فَاغْسِلُونِي وَكَفِّنُونِي وَأَجْمِرُوا ثِيَابِي.

(۱۱۲۲۴) حضرت فاطمہ ریشید فرماتی ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا جب آخری وقت آیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب میں مرجاؤں تو مجھے غسل دینا اور پھر مجھے کفن پہنانا اور پھر میرے کپڑوں کو دھونی دینا۔

(۴۷) مَنْ كَانَ يَقُولُ يَكُونُ تُجَمَّرُ ثِيَابُهُ وِتْرًا

کفن کو طاق مرتبہ دھونی دیں گے

(۱۱۲۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ تُجَمَّرُ ثِيَابُهُ ثَلاَثًا.

(۱۱۲۲۵) حضرت ابراہیم ریشید ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کے کپڑوں کو طاق بار دھونی دیں گے۔

(۱۱۲۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ تُجَمَّرُ ثِيَابُهُ وِتْرًا.

(۱۱۲۲۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ میت کے کپڑوں کو طاق عدد میں دھونی دیں گے۔

(۱۱۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَانَا يُجَمِّرَانِ ثِيَابَ الْمَيِّتِ وِتْرًا.

(۱۱۲۲۷) حضرت حسن ؒ اور حضرت ابن سیرین ؒ ارشاد فرماتے ہیں میت کے کپڑوں کو طاق بار دھونی دیں گے۔

(۱۱۲۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ تُجَمَّرُ ثِيَابُ الْمَيِّتِ وِتْرًا ، إِلاَّ أَنَّ ابْنَ مُسْهِرٍ ، قَالَ :مَا شِئْتَ.

(۱۱۲۲۸) حضرت امام شعبی ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کے کفن کو طاق بار دھونی دیں گے، جب کہ حضرت ابن مسہر ارشاد فرماتے ہیں کہ جتنی بار آپ چاہو دھونی دے سکتے ہو۔

(۱۱۲۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ يُجَمَّرُ الْمَيِّتُ وِتْرًا.

(۱۱۲۲۹) حضرت ابوھریرہ ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کے کفن کو طاق بار دھونی دی جائے گی۔

(۱۱۲۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَقُولُونَ غَسْلُهُ وِتْرًا وَتَجْمِيرُ ثِيَابِهِ.

(۱۱۲۳۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ؓ کے اصحاب فرماتے ہیں میت کو طاق بار غسل دیں گے، اور اس کے کپڑوں کو طاق بار دھونی دیں گے۔

(۱۱۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ تَجْمِيرُ الْمَيِّتِ وِتْرٌ.

(۱۱۲۳۱) حضرت حسن ؒ ارشاد فرماتے ہیں میت کو طاق بار دھونی دیں گے۔

(۱۱۲۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجْمَرْتُمَ الْمَيِّتَ فَأَجْمِرُوهُ ثَلاَثًا.(احمد ۳۳۱۔ ابویعلی ۲۳۰۰)

(۱۱۲۳۲) حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میت کو دھونی دو تو اس کو تین بار دھونی دو۔

(۴۸) فِي الْكَفَنِ مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ صَفِيقًا

جو حضرات یہ پسند کرتے ہیں کہ کفن موٹے کپڑے کا ہو اس کا بیان

(۱۱۲۳۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، أَنَّ مُحَمَّدًا كَانَ يُعْجِبُهُ الْكَفَنُ الصَّفِيقُ.

(۱۱۲۳۳) حضرت ابن عون ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ کفن موٹے کپڑے کا ہو۔

(۱۱۲۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ تُكَفَّنَ الْمَرْأَةُ فِي غِلاَظِ الثِّيَابِ.

(۱۱۲۳۴) حضرت میمون ؒ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام ؓ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ عورت کا کفن موٹے کپڑے کا ہو۔

(۱۱۲۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُمَا أَنْ يَكُونَ الْكَفَنُ كَتَّانًا.

(۱۱۲۳۵) حضرت ھشام ؒ سے مروی ہے کہ حضرت حسن ؒ اور حضرت محمد ؒ کتان اور السی کے کپڑے کا کفن پسند کرتے تھے۔

(٤٩) مَنْ قَالَ لِيَكُونَ الْكَفَنُ أَبْيَضَ وَرُخِّصَ فِي غَيْرِهِ

کفن سفید کپڑے کا ہونا چاہئے، اور اس کے علاوہ میں بھی رخصت دی گئی ہے

(۱۱۲۳٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ سَمُرَةَ بِنِ جُنْدُب ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالثِّيَابِ الْبَيَاضِ فَلْيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ.

(نسائی ۹۶۴۳۔ عبدالرزاق ۶۲۹۸)

(۱۱۲۳۶) حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سفید کپڑوں کو اپنے اوپر لازم کرو، تمہارے زندہ اس کو پہنیں اور اپنے مردوں کو اس میں کفن دو۔

(۱۱۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ.

(ترمذی ۲۸۱۰۔ حاکم ۳۵۴)

(۱۱۲۳۷) حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو، اور اپنے مردوں کو اس میں کفن دیا کرو۔

(۱۱۲۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ ثِيَابِكُمَ الْبَيَاضُ. (ابو داؤد ۳۸۷۴۔ احمد ۱/ ۲۴۷)

(۱۱۲۳۸) حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے بہترین کپڑوں میں سفید کپڑا ہے۔

(۱۱۲۳۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا قَالاَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُكَفَّنَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْهَرَوِيِّ.

(۱۱۲۳۹) حضرت حسن ؒ اور حضرت محمد ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ مرد کو ہروی کپڑے میں (زردی مائل) کفن دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۱۲٤٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ ، أَنَّ امْرَأَةً عَرُوسًا دَخَلَتْ عَلَى زَوْجِهَا وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ مُعَصْفَرَةٌ فَمَاتَتْ حِينَ أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ فَسُئِلَتْ عَائِشَةُ ، فَقَالَتِ ادْفِنُوهَا فِي ثِيَابِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا.

(۱۱۲۴۰) حضرت ابوالحویرث ؒ سے مروی ہے کہ ایک عورت کی شادی ہوئی تو وہ زردی مائل کپڑے پہن کر شوہر کے پاس آئی اور وہ اس دن انتقال کر گئی۔ حضرت عائشہ ؓ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ؓ نے فرمایا: جو کپڑے اس نے پہن رکھے ہیں اس کو اسی میں دفن کر دو۔

(٥٠) مَا قَالُوا فِي تَحْسِينِ الْكَفَنِ وَمَنْ أَحَبَّهُ وَمَنْ رَخَّصَ فِي أَنْ لاَ يُفْعَلَ

میت کے کفن کو زیب و زینت دینا اور جس نے اس کو پسند کیا ہے، اور بعض نے رخصت دی ہے کہ وہ اگر ایسا نہ بھی کرے تو کوئی حرج نہیں

(۱۱۲٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ ، قَالَ : إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُكَفِّنْهُ فِي بُرْدَيْ حِبَرَةٍ. (مسلم ۴۹۔ احمد ۳/ ۳۲۹)

(۱۱۲۴۱) حضرت جابر ؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کو اچھا (زیب و زینت والا) کفن دو، اور اگر تم اسکو نہ پاؤ تو اس کو یمنی چادر میں ہی کفن دیدو۔

(۱۱۲٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَوْصَى أَنْ يُكَفَّنَ فِي حُلَّةٍ ثَمَنُهَا ثمن مِائَتَي دِرْهَمٍ.

(۱۱۲۴۲) حضرت خثیم بن عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کو عمدہ پوشاک میں کفن دیا جائے جس کی قیمت دوسو درھم ہو۔

(۱۱۲٤٣) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ يُحِبُّ حُسْنَ الْكَفَنِ وَيُقَالُ إِنَّهُمْ يَتَزَاوَرُونَ فِي أَكْفَانِهِمْ.

(۱۱۲۴۳) حضرت ابن سیرین ؒ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ کفن اچھا اور عمدہ ہو۔ اور فرماتے ہیں کہ بیشک وہ اپنے کفنوں میں ملاقات کرتے ہیں۔

(۱۱۲٤٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ هَانِءٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الأَسْوَدِ السَّكُونِيِّ ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَوْصَى بِامْرَأَتِهِ وَخَرَجَ فَمَاتَتْ وَكَفَّنَّاهَا فِي ثِيَابٍ لَهَا خُلْقَانٍ فَقَدِمَ وقد رَفَعْنَا أَيْدِيَنَا عَنْ قَبْرِهَا سَاعَتَئِذٍ ، فَقَالَ : فِيمَا كَفَّنْتُمُوهَا قُلْنَا فِي ثِيَابِهَا الْخُلْقَانِ فَنَبَشَهَا وَكَفَّنَهَا فِي

ثِيَابٍ جُدُدٍ ، وَقَالَ أَحْسِنُوا أَكْفَانَ مَوْتَاكُمْ ، فَإِنَّهُمْ يُحْشَرُونَ فِيهَا.

(۱۱۲۴۴) حضرت عمیر بن اسود السکونی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ کو وصیت فرمائی اور چلے گئے، ان کی اہلیہ انتقال کر گئی تو ان کو پرانے کپڑوں میں کفن دیا، اور جس وقت ہم نے ان کو دفن کرنے کے لئے ان کو ہاتھوں پر اٹھا رکھا تھا آپ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور پوچھا کس کپڑے میں اس کو کفن دیا ہے؟ ہم نے عرض کیا پرانے کپڑوں میں، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کھولا اور نئے کپڑوں میں کفن دیا اور فرمایا: اپنے مردوں کو اچھا اور عمدہ کفن دو بیشک وہ اس میں جمع کیے جائیں گے۔

(۱۱۲۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ لَيْسَ لِلْمَيِّتِ مِنَ الْكَفَنِ شَيْءٌ إِنَّمَا هُوَ تَكْرِمَةُ الْحَيِّ.

(۱۱۲۴۵) حضرت ابن الحنفیہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کیلئے (عمدہ) کفن میں کچھ نہیں رکھا، یہ تو زندہ کا اکرام ہے۔

(۵۱) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى غَاسِلِ الْمَيِّتِ غُسْلٌ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جو شخص میت کو غسل دے اسکو غسل کرنا ضروری نہیں ہے

(۱۱۲۴۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تُنَجِّسُوا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيْسَ بِنَجِسٍ حَيًّا ، وَلاَ مَيِّتًا.

(۱۱۲۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: اپنے مردوں کو ناپاک مت سمجھو، بیشک مؤمن زندہ اور مردہ حالت میں ناپاک نہیں ہوتا۔

(۱۱۲۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ أَغْتَسِلُ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ ، قَالَ : لاَ.

(۱۱۲۴۷) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا: میت کو غسل دینے والا خود بھی غسل کرے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔

(۱۱۲۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تُنَجِّسُوا مَيِّتَكُمْ يَعْنِي لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ.

(۱۱۲۴۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ اپنے مردوں کو ناپاک مت سمجھو یعنی غاسل پر غسل نہیں ہے۔

(۱۱۲۴۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ غَسَّلْتُ أُمِّي مَيِّتَةً ، فَقَالَتْ لِي سَلْ هَلْ عَلَيَّ غُسْلٌ فَأَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : أَنَجِسًا غَسَّلْتَ ؟ ثُمَّ أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ أَنَجِسًا غَسَّلْتَ؟.

(۱۱۲۴۹) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ نے ایک میت کو غسل دینے کے بعد مجھ سے فرمایا: پوچھ کر بتاؤ کیا میرے ذمہ غسل کرنا ہے؟ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور آپ رضی اللہ سے دریافت فرمایا: آپ رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری والدہ نے کسی ناپاک چیز کو غسل دیا (جو خود غسل کر رہی ہیں) پھر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور آپ رضی اللہ سے دریافت کیا، آپ رضی اللہ نے بھی اسی طرح جواب دیا کہ کیا تمہاری والدہ نے ناپاک چیز کو غسل دیا ہے۔

(۱۱۲۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سُئِلَ عَبْدُ اللهِ عَنِ الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ نَجِسًا فَاغْتَسِلُوا مِنْهُ.

(۱۱۲۵۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ سے دریافت کیا گیا کہ میت کو غسل دینے والے پر غسل ہے؟ آپ رضی اللہ نے فرمایا اگر تمہارا صاحب ناپاک ہے تو اس کو غسل دے کر نہالو۔

(۱۱۲۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ الْجَعْدِ ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ أُوذِنَ سَعْدٌ بِجَنَازَةِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، وَهُوَ بِالْبَقِيعِ فَجَاءَ فَغَسَّلَهُ وَكَفَّنَهُ وَحَنَّطَهُ ، ثُمَّ أَتَى دَارَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي لَمْ أَغْتَسِلْ مِنْ غُسْلِهِ وَلَوْ كَانَ نَجِسًا مَا غَسَّلْتُهُ وَلَكِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْحَرِّ.

(۱۱۲۵۱) حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ کو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما کے جنازے پر بلایا گیا وہ بقیع کے ساتھ تھے، آپ رضی اللہ تشریف لائے اور آپ نے ان کو غسل دیا، کفن پہنایا اور پھر ان کو خوشبو لگائی، پھر آپ رضی اللہ تشریف لائے اور ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ اور انکے بعد پانی منگوا کر غسل فرمایا اور ارشاد فرمایا: میں نے اس لیے غسل نہیں کیا کہ میں نے میت کو غسل دیا تھا، اگرچہ جس کو غسل دیا تھا وہ ناپاک ہی کیوں نہ ہو، بلکہ میں تو گرمی کی وجہ سے نہایا ہوں۔

(۱۱۲۵۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ قَالاَ : لَيْسَ عَلَى غَاسِلِ الْمَيِّتِ غُسْلٌ.

(۱۱۲۵۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میت کو غسل دینے والے پر غسل نہیں ہے۔

(۱۱۲۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ ، عَنْ مُعَاذَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا سُئِلَتْ عَلَى الَّذِي يُغَسِّلُ الْمُتَوَفَّيْنَ غُسْلٌ ؟ قَالَتْ : لاَ.

(۱۱۲۵۳) حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ مردوں کو نہلانے والے پر غسل ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نہیں۔

(۱۱۲۵٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ : غَسَّلَ أَبَاكَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَادُوا عَلَى أَنْ كَفُّوا أَكْمَامَهُمْ وَأَدْخَلُوا قُمُصَهُمْ فِي حُجَزِهِمْ ، فَلَمَّا فَرَغُوا مِنْ غُسْلِهِ تَوَضَّؤُوا وُضُوءَهُمْ لِلصَّلاَةِ.

(۱۱۲۵۴) حضرت علقمہ بن عبداللہ المزنی ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب ؒ کو چار صحابہ کرام ؓ نے مرنے کے بعد غسل دیا، پس زیادہ نہیں ہوئے مگر ان کی آستین کھول دیں اور ان کی قمیصوں کو ازار باندھنے کی جگہ ڈال دیں، جب وہ ان کو غسل دے کر فارغ ہوئے تو انہوں نے (صرف) نماز والا وضو کیا (غسل نہیں کیا)۔

(۱۱۲۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي خُزَاعِيُّ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ أَوْصَى عَبْدُ اللهِ بْنُ مُغَفَّلٍ أَنْ لَا يَحْضُرَهُ ابْنُ زِيَادٍ وَأَنْ يَلِيَنِي أَصْحَابِي فَأَرْسَلُوا إِلَى عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو ، وَأَبِي بَرْزَةَ وَأُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَمَا زَادُوا عَلَى أَنْ كَفُّوا أَكِمَّتَهُم وَجَعَلُوا مَا فَضَلَ مِنْ قُمُصِهِمْ فِي حُجَزِهِمْ ، فَلَمَّا فَرَغُوا لَمْ يَزِيدُوا عَلَى الْوُضُوءِ.

(۱۱۲۵۵) حضرت خذاعی بن زیاد ؒ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مغفل ؓ نے وصیت کی کہ میرے انتقال کے وقت ابن زیاد میرے پاس نہ آئے اور یہ کہ میرے ساتھی ہی میرے پاس رہیں، پس لوگوں نے ان کے شاگردوں میں سے عائذ بن عمر و ابو برزہ ؒ اور دوسرے لوگوں کو بلایا انہوں نے عبداللہ بن مغفل ؓ کو غسل دینے کے لئے اپنی آستین چڑھائی اور قمیصوں کو سمیٹا اور جب غسل دینے سے فارغ ہوئے تو صرف وضو کیا۔

(۱۱۲۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَفَّنَ مَيِّتًا وَحَنَّطَهُ ، وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

(۱۱۲۵۶) حضرت عروہ ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے ایک میت کو کفن پہنایا (غسل دینے کے بعد) اور اسکو خوشبو لگائی۔ پھر (غسل کرنا تو دور کی بات) پانی کو چھوا تک نہیں۔

(۱۱۲۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ نَجِسًا فَاغْتَسَلُوا مِنْهُ.

(۱۱۲۵۷) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام ؓ فرماتے تھے اگر تمہارا صاحب ناپاک ہے تو اسے غسل دے کر غسل کرلو۔

(۱۱۲۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ نَجِسًا فَاغْتَسَلُوا مِنْهُ.

(۱۱۲۵۸) حضرت امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر مردہ ناپاک ہو تو تم اسے غسل دے کر غسل کرو۔

(۵۲) مَنْ قَالَ عَلَى غَاسِلِ الْمَيِّتِ غُسْلٌ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ میت کو غسل دینے والے پر غسل کرنا لازم ہے

(۱۱۲۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيّ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يُغْتَسَلُ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ.

(۱۱۲۵۹) حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میت کو غسل دے وہ غسل کرلے۔

(۱۱۲۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ حُذَيْفَةَ كَيْفَ أَصْنَعُ ، قَالَ اغْسِلْهُ كَيْتَ وَكَيْتَ فَإِذَا فَرَغْتَ فَاغْتَسِلْ.

(۱۱۲۶۰) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا میں کیسے غسل دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسے ایسے اور پھر جب تم غسل دے کر فارغ ہو جاؤ تو خود غسل کرلو۔

(۱۱۲۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ.

(۱۱۲۶۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو میت کو غسل دے اس کو غسل کرلینا چاہئے۔

(۱۱۲۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ مِنَ السُّنَّةِ ، مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا اغْتَسَلَ.

(۱۱۲۶۲) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سنت میں سے یہ بات ہے کہ میت کو غسل دینے والا غسل کرلے۔

(۱۱۲۶۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ وَأَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ غَسَّلاَ مَيِّتًا فَاغْتَسَلَ الَّذِي مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ وَتَوَضَّأَ الَّذِي مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ.

(۱۱۲۶۳) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے دو شخصوں نے میت کو غسل دیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے بعد میں خود غسل کیا لیکن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے غسل نہ کیا۔

(۱۱۲۶٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

(۱۱۲۶۴) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں جو میت کو غسل دے وہ بعد میں (خود بھی) غسل کرے اور جو میت کو کندھا دے وہ وضو کرے۔

(۱۱۲٦٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ. (احمد ۴۳۳۔ بیھقی ۳۰۳)

(۱۱۲۶۵) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا جو میت کو غسل دے وہ خود غسل کرے اور جو اس کو کندھا دے وہ وضو کرلے۔

(۱۱۲٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَسَّلَ مَيِّتًا اغْتَسَلَ.

(۱۱۲۶۶) حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ جب میت کو غسل دیتے تو خود بھی غسل کرلیتے۔

(۵۳) فِي الْمُسْلِمِ يُغَسِّلُ الْمُشْرِكَ يَغْتَسِلُ أَمْ لاَ

مسلمان کسی مشرک کو غسل دینے کے بعد غسل کریں کہ نہ کریں؟

(۱۱۲۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ لَمَّا مَاتَ أَبُو طَالِبٍ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْت يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ ، قَالَ :فَقَالَ : انْطَلِقْ فَوَارِهِ ، ثُمَّ لاَ تُحْدِثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي ، قَالَ فَوَارَيْتُهُ ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْت ، ثُمَّ دَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ مَا يَسُرُّنِي ، أَنَّ لِي بِهِنَّ مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ. (ابوداؤد ۳۲۰۶۔ احمد ۱/ ۱۰۳)

(۱۱۲۶۷) حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ابو طالب کا انتقال ہوا تو میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کا گمراہ اور بوڑھا چچا مر گیا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے پاس جاؤ اور ان کو ڈھانپ دو اور پھر جب تک میرے پاس نہ آ جاؤ کچھ نہ کرنا، چنانچہ میں نے انہیں ڈھانپ دیا اور حاضر خدمت ہوا آپ ﷺ نے حکم دیا انہیں غسل دو اور آپ نے میرے لیے کچھ دعائیں کیں جو میرے نزدیک دنیا کی تمام چیزوں کے مل جانے سے زیادہ قابل حسرت ہیں۔

(۵۴) فِي ثَوَابِ غَاسِلِ الْمَيِّتِ

میت کو غسل دینے کا ثواب

(۱۱۲۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَأَدَّى فِيهِ الأَمَانَةَ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

(۱۱۲۶۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص میت کو غسل دے اور اس امانت کو (احسن طریقے سے) ادا کرے وہ گناہوں سے اس طرح نکلتا ہے جیسے اس کی والدہ نے اس کو اسی دن جنا ہو۔

(۵۵) مَا قَالُوا فِي الذَّرِيرَةِ تَكُونُ عَلَى النَّعْشِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ خوشبودار (پاؤڈر یا مٹی) چارپائی یا تابوت پر ہو

(۱۱۲۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، أَنَّهَا أَوْصَتْ أَنْ لاَ يَجْعَلُوا عَلَى كَفَنِي حِنَاطًا.

(۱۱۲۶۹) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے وصیت فرمائی کہ میرے کفن پر خوشبو مت لگانا۔

(۱۱۲۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْحَنُوطَ عَلَى النَّعْشِ.

(۱۱۲۷۰) حضرت نافع رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ چار پائی یا تابوت پر خوشبو لگانے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۲۷۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى جِنَازَةِ الْحَارِثِ ذَرِيرَةً.

(۱۱۲۷۱) حضرت ابواسحاق رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حارث رطیٹیلا کے جنازہ پر خوشبودار (پاؤڈر) دیکھا۔

(۱۱۲۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أَنَّهُ كَرِهَ الذَّرِيرَةَ عَلَى النَّعْشِ.

(۱۱۲۷۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز رطیٹیلا چار پائی پر خوشبو لگانے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۱۲۷۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُجْعَلَ الْحَنُوطُ عَلَى النَّعْشِ.

(۱۱۲۷۳) حضرت حسن رطیٹیلا اور حضرت ابن سیرین رطیٹیلا چار پائی پر خوشبودار (پاؤڈر) لگانے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۱۲۷۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۱۲۷۴) حضرت ابراہیم رطیٹیلا سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۲۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الذَّرِيرَةَ الَّتِي تُجْعَلُ فَوْقَ النَّعْشِ وَيَقُولُ نَفْخٌ فِي الْحَيَاةِ وَنَفْخٌ فِي الْمَمَاتِ!.

(۱۱۲۷۵) حضرت عطاء رطیٹیلا چار پائی پر خوشبودار پاؤڈر لگانے کو ناپسند سمجھتے تھے اور فرماتے تھے خوشبو ہے زندگی میں، خوشبو ہے مرنے کے بعد بھی؟

(٥٦) مَا قَالُوا فِي الْجِنَازَةِ كَيْفَ يُصْنَعُ بِالسَّرِيرِ يُرْفَعُ لَهُ شَيْءٌ أَمْ لاَ وَمَا يُصْنَعُ فِيهِ بِالْمَرْأَةِ

میت کو چار پائی پر کیسے رکھیں گے؟ اس کا بیان

(۱۱۲۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ النَّعْشَ.

(۱۱۲۷۶) حضرت ھشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا پہلی خاتون ہیں جنہوں نے تابوت (چار پائی) ایجاد کی (متعارف کروائی)۔

(۱۱۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ أُمَّ أَيْمَنَ أَمَرَتْ بِالنَّعْشِ لِلنِّسَاءِ.

(۱۱۲۷۷) حضرت طارق بن شہاب رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے لیے تابوت (چار پائی) کا حکم فرمایا۔

(۱۱۲۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ مَرُّوا عَلَى أَبِي مِجْلَزٍ بِنَعْشٍ كَبِيرٍ ، فَقَالَ : رَفَعَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَخَالِفُوهُمْ.

(۱۱۲۷۸) حضرت عمران بن حدیر فرماتے ہیں کہ ہم ابو مجلز کے پاس سے ایک بڑا تابوت (چار پائی) لے کر گذرے تو آپ نے فرمایا: یہود ونصاریٰ نے اس کو بلند کیا، پس تم لوگ ان کی مخالفت کرو۔

(۱۱۲۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا كَانَتْ جِنَازَةُ امْرَأَةٍ أَكْفَوُا السَّرِيرَ فَجَافُوا عَنْهَا بِقَوَائِمِهِ ، وَإِذَا كَانَ رَجُلٌ وُضِعَ عَلَى بَطْنِ السَّرِيرِ.

(۱۱۲۷۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ عورت کے جنازے کے تختے کے نیچے پائے لگا کر مردا پنے اور تختے کے درمیان خلا پیدا کریں گے۔ مرد کے جنازے میں ایسا کرنے کی ضرورت نہیں البتہ اسے تختے کے درمیان میں رکھیں۔

(۵۷) مَا قَالُوا فِي إِجْمَارِ سَرِيرِ الْمَيِّتِ يُجَمَّرُ أَمْ لاَ

میت کی چار پائی کو دھونی دیں گے کہ نہیں؟

(۱۱۲۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُجَمَّرَ سَرِيرُ الْمَيِّتِ.

(۱۱۲۸۰) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین میت کی چار پائی کو دھونی دینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۵۸) مَا قَالُوا فِي الْمَيِّتِ يُتْبَعُ بِالْمِجْمَرِ

دھونی دان کو میت کے ساتھ (پیچھے) لے جانے کا بیان

(۱۱۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ لاَ تَتْبَعُنِي بِمِجْمَرٍ.

(۱۱۲۸۱) حضرت ابن مغفل سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے ارشاد فرمایا: میرے جنازے کے ساتھ دھونی دان مت لے کر جانا۔

(۱۱۲۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الْجَعْدِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لاَ تَتْبَعُونِي بِنَارٍ.

(۱۱۲۸۲) حضرت ابوھریرہ فرماتے ہیں کہ آگ لے کر (دھونی دان) میرے جنازے کے پیچھے مت آنا۔

(۱۱۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ النُّعْمَانِ بنت مُجَمِّعٍ ، عَنِ ابْنَةِ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ ، قَالَ : لاَ تَتْبَعُونِي بِنَارٍ ، وَلاَ تَجْعَلُوا عَلَى سَرِيرِي قَطِيفَةً نَصْرَانِيَّةً.

(۱۱۲۸۳) حضرت ابو سعید ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے جنازے کے پیچھے آگ لیکر مت آنا، اور میری چار پائی پر نصرانی مخمل کی چادر مت ڈالنا۔

(۱۱۲۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَارُونَ بن أبي إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا أَوْصَتْ أَنْ لاَ تَتْبَعُونِي بِمِجْمَرٍ ، وَلاَ تَجْعَلُوا عَلَيَّ قَطِيفَةً حَمْرَاءَ.

(۱۱۲۸۴) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازے کے پیچھے دھونی دان لیکر نہ آنا، اور مجھ پر لال مخمل کی چادر مت ڈالنا۔

(۱۱۲۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ لاَ تَتْبَعُونِي بِصَوْتٍ ، وَلاَ بنَارٍ وَلاَ تَرْمُونِي بِالْحِجَارَةِ يَعْنِي الْمَدَرَ الَّذِي يَكُونُ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ.

(۱۱۲۸۵) حضرت بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازے کی اتباع نہ کرنا آواز اور آگ کے ساتھ، اور مجھے پتھر نہ مارنا، یعنی وہ گارا جو کہ قبر کے کناروں پر ہوتا ہے۔

(۱۱۲۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ رَأَى مِجْمَرًا فِي جِنَازَةٍ فَكَسَرَه ، وَقَالَ سَمِعْت ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ لاَ تُشَبَّهُوا بِأَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۱۲۸٦) حضرت عبد الاعلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ میں دھونی دان دیکھا تو اس کو توڑ دیا اور فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا ہے کہ اہل کتاب کی مشابہت اختیار مت کرو۔

(۱۱۲۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ تُتْبَعَ الْجَنَازَةُ بِمِجْمَرٍ.

(۱۱۲۸۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ جنازہ کے ساتھ دھونی دان لے جانے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۱۲۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إذَا أَخْرَجْتَهُ فَلاَ تَتْبَعْهُ نَارًا.

(۱۱۲۸۸) حضرت امام شعبی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم جنازے کو لے کر نکلو تو اسکے پیچھے آگ لے کر مت چلو۔

(۱۱۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتْبَعَهُ مُجْمِرٌ.

(۱۱۲۸۹) حضرت منصور رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ جنازے کے ساتھ دھونی دان لے کر جانے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۱۲۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ غَدَوْنَا عَلَى إبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فَأَخْبَرُونَا ، أَنَّهُ مَاتَ وَدُفِنَ مِنَ اللَّيْلَ ، قَالَ فَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ ، أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ لاَ تَتْبَعُوا جِنَازَتَهُ بِنَارٍ ، وَلاَ تَجْعَلُوا عَلَيْهِ مِنَ اللَّبِنِ الْعَرْزَمِيِّ الَّذِي يُصْنَعُ مِنَ الْكُنَاسَاتِ.

(۱۱۲۹۰) حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صبح کے وقت حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو لوگوں نے ہمیں بتایا کہ وہ فوت ہوگئے ہیں اور رات کو دفن کردیئے گئے ہیں، پھر ہمیں حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازے کے پیچھے آگ لے کر مت آنا، اور میری قبر پر عرزمی (جگہ کا نام) پتھر مت رکھنا جس سے گرجا کی تعمیر کی جاتی ہے۔

(۱۱۲۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ أَتَيْنَا إلَى مَنْزِلِ إبْرَاهِيمَ بَعْدَ مَوْتِهِ فَقُلْنَا بِأَيِّ شَيْءٍ أَوْصَى ؟ قَالُوا : أَوْصَى أَنْ لاَ يُتْبَعَ بِنَارٍ وَأَلْحِدُوا لِي لَحْدًا ، وَلاَ تَجْعَلُوا فِي قَبْرِي لَبِنًا عَرْزَمِيًّا.

(۱۱۲۹۱) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کی وفات کے بعد ان کے گھر آئے اور ہم نے دریافت کیا کہ انہوں نے کس چیز کی وصیت کی تھی؟ تو انہوں نے بتایا انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازے کے پیچھے آگ لے کر مت جانا، اور میری قبر لحد کھودنا، اور میری قبر پر عرزمی جگہ کے پتھر نہ رکھنا۔

(۱۱۲۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُتْبَعُ الْجِنَازَةُ بِصَوْتٍ ، وَلاَ بِنَارٍ ، وَلاَ يُمْشَى أَمَامَهَا.

(ابو داؤد ۳۱۶۳۔ احمد ۲/ ۵۲۸)

(۱۱۲۹۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنازہ کا اتباع نہ کیا جائے آگ اور آواز کے ساتھ اور نہ اس کے آگے چلا جائے۔

(۱۱۲۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ فَرَأَى امْرَأَةً مَعَهَا مِجْمَرٌ ، فَقَالَ :اطْرُدُوهَا ، فَمَا زَالَ قَائِمًا حَتَّى قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ تَوَارَتْ فِي آجَامِ الْمَدِينَةِ.

(۱۱۲۹۳) حضرت حنش بن معتمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو دیکھا اس کے پاس دھونی دان تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل کھڑے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ مدینہ کے محلات سے پیچھے آ رہی تھی۔

(۵۹) فِي وَضْعِ الرَّجُلِ عُنُقَهُ فِيمَا بَيْنَ عُودَيِ السَّرِيرِ

یہ باب اس بیان میں ہے کہ آدمی کو اپنی گردن تختہ کے دونوں پاؤں کے درمیان رکھنا چاہئیں یا نہیں

(۱۱۲۹٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي جِنَازَةٍ وَاضِعًا السَّرِيرَ عَلَى كَاهِلِهِ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ.

(۱۱۲۹۴) حضرت یوسف بن ماھک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ایک جنازہ میں آپ نے چارپائی اپنے دونوں کندھوں کے درمیان مونڈھے پر رکھی ہوئی تھی۔

(۱۱۲۹٥) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بَيْنَ عَمُودَيْ سَرِيرِ أُمِّهِ حَتَّى خَرَجَ بِهَا مِنَ الدَّارِ وَحَمْزَةُ ، وَعُبَيْدُ اللهِ أَحَدُهُمَا أَخَذَ بِعِضَادَاةِ السَّرِيرِ الْيُمْنَى وَالآخَرُ بِالْيُسْرَى.

(۱۱۲۹۵) حضرت خالد بن ابی بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو والدہ کی جنازہ کی چارپائی کے دونوں ٹانگوں کے درمیان دیکھا یہاں تک کہ ان کو لے کر گھر سے نکلے، اور حمزہ اور عبیداللہ میں سے ایک نے چارپائی کی داہنی جانب (ہاتھ) اور

دوسرے نے بائیں جانب پکڑ رکھی تھی۔

(۱۱۲۹۶) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مَعْرُوفٍ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ بَيْنَ عَمُودَيْ سَرِيرِ ابْنِهِ الْحَارِثِ.

(۱۱۲۹۶) حضرت معروف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کو حارث کے بیٹے کی میت کی چارپائی کو دونوں بازوؤں کے درمیان دیکھا۔

(۱۱۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعْدًا عِنْدَ قَائِمَةِ سَرِيرِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ يَقُولُ : وَاجَبَلاَه.

(۱۱۲۹۷) حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ کی چارپائی کے پائے کے پاس دیکھا آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے، ہائے سردار اور عالم۔

(۱۱۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ فِي جِنَازَةِ أَبِي مَيْسَرَةَ آخِذًا بِقَائِمَةِ السَّرِيرِ ، وَجَعَلَ يَقُولُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا مَيْسَرَةَ.

(۱۱۲۹۸) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابومیسرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے چارپائی کے پائے کو پکڑ رکھا تھا اور فرما رہے تھے، اے ابومیسرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ تیری مغفرت فرمائے۔

(۱۱۲۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ قَائِمَةِ السَّرِيرِ رَجُلاً يَحْمِلُهُ.

(۱۱۲۹۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی چارپائی کے دونوں پاؤں کے درمیان کھڑا ہوا اس کو اٹھائے۔

(۱۱۳۰۰) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ سَلْمَانَ ، قَالَ أُخْرِجَتْ جِنَازَةٌ مِنْ دَارِ بَنِي ذِي الْخِمَارِ ، قَالَ : وَشَابٌّ مِنْهُمْ قَد وَضَعَ السَّرِيرَ عَلَى كَاهِلِهِ فَأَخَذَ مَيْمُونٌ بِيَدِهِ فَأَخْرَجَهُ.

(۱۱۳۰۰) حضرت فرات بن سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دار بنو الخمار سے ایک جنازہ نکالا گیا، ان میں نوجوان تھا جس نے مونڈھے پر چارپائی رکھی ہوئی تھی، حضرت میمون رحمہ اللہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو باہر نکال دیا۔

(۱۱۳۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ فِي جِنَازَةِ أَبِي مَيْسَرَةَ وَالسَّرِيرُ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَبِي مَيْسَرَةَ.

(۱۱۳۰۱) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابومیسرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے پر دیکھا چارپائی آپ کے کاندھے پر تھی اور فرما رہے تھے، اے اللہ! ابومیسرہ رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرما۔

(۱۱۳۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُومَ فِي مُقَدَّمِ السَّرِيرِ ، أَوْ مُؤَخَّرِهِ.

(۱۱۳۰۲) حضرت ربیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ چارپائی کے آگے یا پیچھے کھڑا ہوا جائے۔

(٦٠) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ خَلْفَ الْمَيِّتِ اسْتَغْفِرُوا لَهُ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ

کوئی شخص جنازے کے پیچھے یہ کہتا ہو چلے کہ اسکے لیے استغفار کرو اللہ تمہاری مغفرت کرے گا، اس کا کیا حکم ہے

(۱۱۳۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتْبَعَ الرَّجُلُ الْجِنَازَةَ يَقُولُ اسْتَغْفِرُوا لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ.

(۱۱۳۰۳) حضرت مغیرہ ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم ؒ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے آدمی جنازے کے پیچھے یوں کہتا ہوا چلے کہ اس کے لیے استغفار کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے گا۔

(۱۱۳۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَتِيقٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِي جِنَازَةٍ فِيهَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، فَقَالَ رَجُلٌ : اسْتَغْفِرُوا لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ لاَ غَفَرَ اللَّهُ لَك.

(۱۱۳۰۴) حضرت بکیر بن عتیق ؒ فرماتے ہیں کہ میں جنازہ میں تھا جس میں حضرت سعید بن جبیر ؓ بھی تھے، ایک شخص نے کہا اس کیلئے اسغفار کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے گا، حضرت سعید بن جبیر ؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہیں کرے گا۔

(۱۱۳۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَهُ فِي جِنَازَةٍ فَسَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ اسْتَغْفِرُوا لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ فَنَهَاهُ.

(۱۱۳۰۵) حضرت العلاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر ؓ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا، انہوں نے سنا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے، اس کیلئے اسغفار کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے گا۔ آپ ؓ نے اس کو اس سے منع فرمادیا۔

(۱۱۳۰٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ اسْتَغْفِرُوا لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ.

(۱۱۳۰۶) حضرت عطاء ؒ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ کوئی شخص (جنازہ) میں یوں کہے، اس کیلئے استغفار کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے گا۔

(۱۱۳۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ أَوَّلُ مَا سَمِعْت فِي جِنَازَةٍ اسْتَغْفِرُوا لَهُ فِي جِنَازَةِ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ.

(۱۱۳۰۷) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ پہلی بار میں نے یہ کلمات کہ اس کیلئے استغفار کہو حضرت سعید بن اوس ؓ کے جنازے میں سنا۔

(۱۱۳۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَهُ.

(۱۱۳۰۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس طرح کہنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۱۳۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ اسْتَغْفِرُوا غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ.

(۱۱۳۰۹) حضرت حسن رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ کوئی شخص یوں کہے، اس کیلئے استغفار کہو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے۔

(۱۱۳۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُطِيعٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، أَنَّهُ كَانَ فِي جِنَازَةٍ فَسَمِعَ رَجُلاً يَقُولُه ، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :مَا يَقُولُ زاجزكُمْ هَذَا ؟!.

(۱۱۳۱۰) حضرت عبد الرحمن بن حرملہ رحمہ اللہ ایک جنازے میں شریک تھے انہوں نے ایک شخص کو سنا جو یہ کہہ رہا تھا، حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہارا یہ رجز پڑھنے والا کیا کہہ رہا ہے؟ (رجز یہ اشعار پڑھنا)۔

(۱۱۳۱۱) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَبِي رَاشِد ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ فِي جِنَازَةٍ : اسْتَغْفِرُوا لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ ، فَغَضِبَ.

(۱۱۳۱۱) حضرت ربیع بن ابی راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو جنازہ میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس کیلئے استغفار کرو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے گا، تو آپ رحمہ اللہ اس شخص کو غصہ ہوئے۔

(۶۱) فِي رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْجِنَازَةِ

جنازہ میں آواز بلند کرنے کا بیان

(۱۱۳۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : كُنَّا فِي جِنَازَةٍ فَرَفَعَ نَاسٌ مِنَ الْقُصَّاصِ أَصْوَاتَهُمْ ، فَقَالَ أَبُو قِلاَبَةَ كَانُوا يُعَظِّمُونَ الْمَيِّتَ بِالسَّكِينَةِ.

(۱۱۳۱۲) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازے میں شریک تھے، قصہ گو لوگوں میں سے بعض نے اپنی آواز کو بلند کیا تو حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) خاموش رہ کر میت کی تعظیم کرتے تھے۔

(۱۱۳۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّونَ خَفْضَ الصَّوْتِ عِنْدَ ثَلاَثٍ ، عِنْدَ الْقِتَالِ ، وَعِنْدَ الْقُرْآنِ ، وَعِنْدَ الْجَنَائِزِ.

(۱۱۳۱۳) حضرت قیس بن عباد رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تین موقعوں پر آواز پست رکھنے کو پسند فرماتے تھے، قتال کے وقت، تلاوت قرآن کے وقت اور جنازے میں۔

(۱۱۳۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. (ابوداؤد ۳۱۴۹۔ حاکم ۱۱۶)

(۱۱۳۱۴) حضرت قیس بن عباد ؒ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۳۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي جِنَازَةٍ أَكْثَرَ السُّكُوتَ وَحَدَّثَ نَفْسَهُ. (عبدالرزاق ۶۲۸۲)

(۱۱۳۱۵) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی جنازے میں شریک ہوتے تو زیادہ خاموش رہتے اور اپنے نفس سے ہم کلام رہتے۔

(۱۱۳۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ الصَّوْتَ عِنْدَ ثَلاَثٍ عِنْدَ الْجِنَازَةِ ، وَإِذَا الْتَقَى الزَّحْفَانِ ، وَعِنْدَ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ.

(ابوداؤد ۲۶۴۹۔ حاکم ۱۱۰)

(۱۱۳۱۶) حضرت حسن ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ تین موقعوں پر آواز بلند کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے، جنازہ میں، جب دو لشکر آپس میں ملیں اور قرآن پاک کی تلاوت کے وقت۔

(۶۲) مَا قَالُوا فِي الإِذْنِ بِالْجِنَازَةِ مَنْ كَرِهَهُ

جنازہ کے اعلان کرنے کو مکروہ کہا گیا ہے

(۱۱۳۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ بِلاَلِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ النَّعْيِ. (احمد ۵/ ۴۰۶۔ ترمذی ۹۸۶)

(۱۱۳۱۷) حضرت حذیفہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے جنازے کا اعلان کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۳۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : النَّعْيُ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۱۱۳۱۸) حضرت عبداللہ ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنازے کا اعلان کرنا جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔

(۱۱۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَوْصَى الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ أَنْ لاَ تُشْعِرُوا بِي أَحَدًا ، وَسُلُّونِي إِلَى رَبِّي سَلاًّ.

(۱۱۳۱۹) حضرت ابوحیان ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم ؓ نے وصیت فرمائی، میرے (مرنے کی) کسی ایک کو بھی اطلاع نہ کرنا اور مجھے خفیہ طور پر (آرام سے) دفن کرنا۔

(۱۱۳۲۰) عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عِنْدَ مَوْتِهِ يَقُولُ :إِذَا أَنَا مِتّ فَلاَ تُؤْذِنُوا بِي أَحَدًا.

(۱۱۳۲۰) حضرت زبرقان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو وائل ؒ سے موت کے وقت سنا وہ فرمارہے تھے کہ جب میرا انتقال ہوجائے تو میرے بارے میں کسی کو اطلاع مت دینا۔

(۱۱۳۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَوْصَى أَبُو مَيْسَرَةَ أَخَاهُ أَنْ لاَ تُؤْذِنَ لِي أَحَدًا ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَبِذَلِكَ أَوْصَى عَلْقَمَةُ الأَسْوَدَ.

(۱۱۳۲۱) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو میسرہ ؓ اپنے بھائی کو وصیت فرمائی کہ (میرے مرنے پر) کسی کو بھی اطلاع (اعلان) مت دینا۔

راوی ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ نے حضرت اسود کو بھی یہی وصیت فرمائی تھی۔

(۱۱۳۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ لاَ تُؤْذِنُوا بِي أَحَدًا ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ النَّعْيُ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۱۱۳۲۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے مرنے پر تم کسی کو اطلاع مت دینا، بیشک مجھے خوف ہے کہ جنازہ کے لیے اعلان کرنا جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔

(۱۱۳۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا كُنْتُمْ أَرْبَعَةً فَلاَ تُؤْذِنُوا أَحَدًا.

(۱۱۳۲۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب تم جنازے میں چار بندے ہوجاؤ تو پھر کسی کو اطلاع مت دو۔

(۱۱۳۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرَ ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ أَوْصَى أَنْ لاَ تُعْلِمُوا بِي أَحَدًا.

(۱۱۳۲۴) حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین ؓ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے مرنے کی کسی کو بھی اطلاع مت دینا۔

(۱۱۳۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عن أبيه ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَاتَ لَهُ مَيِّتٌ تَحَيَّنَ غَفْلَةَ النَّاسِ.

(۱۱۳۲۵) حضرت عاصم بن محمد ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ جب کوئی شخص فوت ہوتا تو لوگوں کی غفلت کا انتظار فرماتے۔

(۱۱۳۲٦) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :إِذَا أَنَا مِتّ فَلاَ تُؤْذِنُوا بِي أَحَدًا.

(۱۱۳۲۶) حضرت سوید بن غفلہ ؓ فرماتے ہیں کہ جب میں مرجاؤں تو میرے بارے میں کسی کو اطلاع مت دینا۔

(۱۱۳۲۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ أَخِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ :لاَ تُؤْذِنُوا لِجنَازَتِي أَحَدًا.

(۱۱۳۲۷) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے جنازے کی کسی کو اطلاع مت دینا۔

(۱۱۳۲۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لاَ تُؤْذِنُوا بِجنَازَتِي أَهْلَ مَسْجِدِي.

(۱۱۳۲۸) حضرت ابو جمرہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرے جنازے کی اطلاع میری مسجد والوں کو مت دینا۔

(٦٣) مَنْ رَخَّصَ فِي الإِذنِ بِالْجنَازَةِ

بعض حضرات نے جنازے کے اعلان کی اجازت دی ہے

(۱۱۳۲۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ ، وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ زَيْدٍ ، قَالَ :خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا وَرَدْنَا الْبَقِيعَ إِذَا هُوَ بِقَبْرٍ جَدِيدٍ ، فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا :فُلاَنَةُ فعَرَفَهَا ، قَالَ :فَقَالَ :أَفَلاَ آذَنْتُمُونِي بِهَا ؟ قَالُوا :كُنْت قَائِلاً فَكَرِهْنَا أَنْ نُؤْذِنَك ، فَقَالَ :لاَ تَفْعَلُوا ، لاَ أَعْرِفَنَّ مَا مَاتَ مِنكُمْ مَيِّتٌ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ إِلاَّ آذَنْتُمُونِي بِهِ فَإِنَّ صَلاَتِي عَلَيْهِ لَهُ رَحْمَةٌ.

(بخاری ۴۲۔ احمد ۴/ ۳۸۸)

(۱۱۳۲۹) حضرت خارجہ بن زید رحمہ اللہ اپنے چچا حضرت یزید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے بڑے تھے، فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، جب ہم جنت البقیع میں آئے تو وہاں پر ایک نئی قبر تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا: لوگوں نے عرض کیا فلاں عورت کی قبر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہچان لیا اور فرمایا: تم نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہ دی؟ لوگوں نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا تھا اس لیے ہم نے آپ کو اطلاع دینا ناپسند سمجھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جائے تو تم ہرگز اس کا اعلان مت کرو مگر مجھے اس کے بارے میں اطلاع دیدو۔ بیشک میرا اس پر نماز پڑھنا اسکے لیے رحمت کا باعث ہے۔

(۱۱۳۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُؤْذِنَ الرَّجُلُ حَمِيمَهُ وَصَدِيقَهُ بِالْجنَازَةِ.

(۱۱۳۳۰) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت محمد رحمہ اللہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ آدمی جنازے کی اطلاع رشتہ داروں اور دوستوں کو کر دے۔

(۱۱۳۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُؤْذِنُ بِالْجنَازَةِ فَيَمُرُّ

بِالْمَسْجِدِ فَيَقُولُ عَبْدُ اللهِ دُعِيَ فَأَجَابَ ، أَوْ أَمَةُ اللهِ دُعِيَتْ فَأَجَابَتْ ، فَلاَ يَقُومُ مَعَهَا إِلاَّ الْقَلِيلُ مِنْهُمْ.

(۱۱۳۳۱) حضرت عبداللہ بن عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک جنازے پر بلایا گیا تو وہ مسجد سے گذرے اور یوں فرمار ہے تھے کہ اللہ کا بندہ بلایا گیا ہے پس اس نے قبول کیا، یا اللہ کی لونڈی بلائی گئی پس اس نے قبول کیا، پس ان کے ساتھ ان میں سے چند لوگ ہی کھڑے ہوتے۔

(۱۱۳۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ صِدِّيقًا لِلرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، فَلَمَّا ثَقُلَ ، قَالَ عَمْرٌو لأُمِّ وَلَدِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ أَعْلِمِينِي إِذَا مَاتَ ، فَقَالَتْ :إِنَّهُ قَالَ :إِذَا أَنَا مِتُّ فَلاَ تُشْعِرِي بِي أَحَدًا ، وَسُلُّونِي إِلَى رَبِّي سَلاًّ ، قَالَ فَبَاتَ عَمْرٌو عَلَى دَكَاكِينِ بَنِي ثَوْرٍ حَتَّى أَصْبَحَ فَشَهِدَهُ.

(۱۱۳۳۲) حضرت ابوحیان اپنے والد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے دوست تھے، جب حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ پر زندگی دشوار ہوگئی تو حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ نے ان کے ام ولد سے کہا جب وہ فوت ہو جائیں تو مجھے اطلاع دینا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضرت ربیع رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جب میں مر جاؤں تو میرے بارے میں کسی کو خبر مت دینا اور مجھے خفیہ طور پر دفن کر دینا۔ راوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ نے بنی ثور کے چبوترے پر رات گذاری یہاں تک کہ صبح ہوگی پھر وہ اس کے پاس حاضر ہوئے۔

(۱۱۳۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُؤْذِنَ بِالْمَيِّتِ صَدِيقَهُ ، وَقَالَ :إِنَّمَا كَانُوا يَكْرَهُونَ نَعْيًا كَنَعْيِ الْجَاهِلِيَّةِ ، أُنْعِي فُلاَنًا.

(۱۱۳۳۳) حضرت حماد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ مرنے کے بعد میت کے دوست کو اطلاع کی جائے۔ وہ فرماتے تھے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جاہلیت کی طرح اطلاع دینے کو ناپسند سمجھتے تھے کہ فلاں کو خبر دی جائے۔

(۱۱۳۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا دُعِيَ إِلَى جَنَازَةٍ ، قَالَ :إِنَّا لَقَائِمُونَ وَمَا يُصَلِّي عَلَى الْمَرْءِ إِلاَّ عَمَلُهُ.

(۱۱۳۳۴) حضرت نعمان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کسی جنازے پر بلایا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے بیشک ہم کھڑے ہونے والے ہیں اور آدمی پر نماز نہیں پڑھی جاتی مگر اس کے عمل (کی وجہ سے)۔

(۱۱۳۳٥) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْحِمْيَرِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ فُقَرَاءَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَيَشْهَدُ جَنَائِزَهُمْ إِذَا مَاتُوا ، قَالَ :فَتُوُفِّيَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا حَضَرَتْ فَآذِنُونِي بِهَا ، قَالَ فَأَتَوْهُ لِيُؤْذِنُوهُ فَوَجَدُوهُ نَائِمًا وَقَدْ ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ فَكَرِهُوا أَنْ يُوقِظُوهُ وَتَخَوَّفُوا عَلَيْهِ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ

وَهَوَامَّ الْأَرْضِ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ أَتَيْنَاكَ لِنُؤْذِنَكَ بِهَا فَوَجَدْنَاكَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ وَتَخَوَّفْنَا عَلَيْكَ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ وَهَوَامَّ الْأَرْضِ ، قَالَ : فَدَفَنَّاهَا ، قَالَ : فَمَشَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَبْرِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا. (حاكم ۳۶۶)

(۱۱۳۳۵) حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اہل مدینہ کے فقراء کی عیادت فرماتے اوران کے جنازے میں شرکت فرماتے، اہل عوالی میں سے ایک عورت مرگئی آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب اس کے پاس موت آجائے تو مجھے اطلاع دینا۔ جب لوگ اطلاع دینے کے لیے آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ کوآرام کرتا ہوا پایا اوراس وقت رات کا کچھ حصہ گذر چکا تھا۔ انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ آپ ﷺ کو نیند سے جگایا جائے، انہوں نے خوف محسوس کیا رات کی تاریکی اور زمین کے کیڑے پتنگوں کی وجہ سے۔ جب صبح ہوئی تو حضور ﷺ نے اس عورت کے بارے میں دریافت فرمایا: لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم اطلاع دینے کے لیے حاضر ہوئے تھے لیکن ہم نے آپ کو نیند میں پایا تو جگانا مناسب نہ سمجھا اور رات کی تاریکی اور زمین کے شیر نے ہمیں خوف زدہ کردیا۔ اس لیے ہم نے اس کو دفن کردیا۔ آنحضرت ﷺ (یہ سن کر) ہمارے ساتھ چلے اوراس خاتون کی قبر پرتشریف لائے اوراس پرنماز پڑھی اور چار تکبیریں پڑھیں۔

(٦٤) فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

بعض حضرات نے جنازے کے آگے چلنے کی اجازت دی ہے

(۱۱۳۳٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجِنَازَةِ. (ابوداؤد ۳۱۷۱۔ ترمذی ۱۰۰۷)

(۱۱۳۳۶) حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۱۳۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابن عُمَرَ يَمْشِي أَمَامَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۳۳۷) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۳۳۸) حضرت ابو حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا قَتَادَةَ ، وَابْنَ

عُمَرَ وَأَبَا أُسَيْدَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۳۳۹) حضرت صالح ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوھریرہ ؓ، حضرت ابوقتادہ، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو اسید ؓ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۳٤۰) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجِنَازَةِ حَتَّى إِذَا تَبَاعَدُوا عَنْهَا قَامُوا يَنْتَظِرُونَهَا.

(۱۱۳۴۰) حضرت ابوصالح ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ کو جنازے کے آگے چلتے، پھر جب وہ چلتے چلتے بہت آگے (دور) نکل جاتے تو وہاں پر کھڑے ہوکر جنازے کا (آنے کا) انتظار فرماتے۔

(۱۱۳٤۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلْقَمَةَ وَالأَسود يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۳۴۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ ؒ اور حضرت اسود ؒ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۳٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا وَالْقَاسِمَ يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۳۴۲) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم ؒ اور حضرت قاسم ؒ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۳٤۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ الْمَشْيِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ ، فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا ، قَالَ : وَكَانَ الْقَاسِمُ وَسَالِمٌ يَفْعَلاَنِهِ.

(۱۱۳۴۳) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد ؒ سے جنازے کے آگے چلنے سے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا میں تو اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتا اور حضرت قاسم ؒ اور حضرت سالم ؒ اس طرح کرتے تھے۔

(۱۱۳٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ فِي الْجِنَازَةِ أَنْتُمْ مُشَيِّعُونَ لَهَا تَمْشُونَ أَمَامَهَا وَخَلْفَهَا، وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا.

(۱۱۳۴۴) حضرت انس ؓ ارشاد فرماتے ہیں: تم لوگ اس کے مددگار ہو، اس کے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں چلا کرو۔

(۱۱۳٤۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ مَشَيْتُ مَعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ. (بیهقی ۲۷)

(۱۱۳۴۵) حضرت ابوحازم ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن بن علی ؓ، حضرت ابوھریرہ، اور حضرت ابن زبیر ؓ کے ساتھ جنازے کے آگے چلا ہوں۔

(۱۱۳٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : خَلْفَهَا قَرِيبٌ وَأَمَامَهَا قَرِيبٌ ،

وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبٌ ، وَعَنْ يَمِينِهَا قَرِيبٌ.

(۱۱۳۴۶) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنازے کے پیچھے چلنے والا قریب ہے، آگے چلنے والا قریب ہے، دائیں جانب چلنے والا قریب ہے اور بائیں جانب چلنے والا قریب ہے۔

(۱۱۳٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَعُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۳۴۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۳٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْعَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :كُنْتُ أَمْشِي خَلْفَ الْجِنَازَةِ ، فَجَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَوَضَعَ فَقَارِي بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ، ثُمَّ دَفَعَنِي حَتَّى تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۳۴۸) حضرت عقار بن مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک جنازے کے پیچھے چل رہا تھا۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور میری ریڑھ کی ہڈی کے درمیان انگلیاں رکھ کر مجھے دھکیلا یہاں تک کہ میں جنازے کے آگے پہنچ گیا۔

(٦٥) مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ

جو شخص جنازے کے پیچھے چلنے کو پسند کرتا ہے

(۱۱۳٤۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبد الرَّحمَان بن مَهْدِي ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ :الْمَلاَئِكَةُ يَمْشُونَ خَلْفَ الْجِنَازَةِ. (عبدالرزاق ٦٢٦٦)

(۱۱۳۴۹) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ملائکہ جنازے کے پیچھے چلتے ہیں۔

(۱۱۳۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ جشيب وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ قَالُوا :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : إن مِنْ تَمَامِ أَجْرِ الْجِنَازَةِ أَنْ يُشَيِّعَهَا مِنْ أَهْلِهَا وَالْمَشْيُ خَلْفَهَا.

(۱۱۳۵۰) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنازے کا مکمل اجر ان کے اھل کو اس کی اطلاع دینے اور اس کے پیچھے چلنے میں ہے۔

(۱۱۳۵۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ مَعْمَرٍ فِي جِنَازَةِ أَبِي مَيْسَرَةَ : امْشُوا خَلْفَ جِنَازَةِ أَبِي مَيْسَرَةَ ، فَإِنَّهُ كَانَ مَشَّاءً خَلْفَ الْجَنَائِزِ.

(۱۱۳۵۱) حضرت عمارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو معمر رحمہ اللہ حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں فرما رہے تھے کہ ابو میسرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے کے پیچھے چلو بیشک وہ جنازوں کے پیچھے چلا کرتے تھے۔

(۱۱۳۵۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا قِلاَبَةَ غَيْرَ مَرَّةٍ يَجْعَلُ الْجَنَائِزَ عَنْ يَمِينِهِ.

(۱۱۳۵۲) حضرت سلیمان اپنے والد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ کو کئی بار دیکھا کہ وہ جناز۔
اپنی دائیں جانب رکھتے تھے۔

(۱۱۳۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، قَا
كُنْتُ فِي جِنَازَةٍ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ أَمَامَهَا وَعَلِيٌّ يَمْشِي خَلْفَهَا ، قَالَ فَجِئْتُ إِلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ لَهُ الْمَشْ
خَلْفَهَا أَفْضَلُ ، أَوِ الْمَشْيُ أَمَامَهَا ، فَإِنِّي أَرَاكَ تَمْشِي خَلْفَهَا ، وَهَذَانِ يَمْشِيَانِ أَمَامَهَا ، قَالَ : فَقَالَ لِي : لَ
عَلِمَا أَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنْ أَمَامِهَا ، مِثْلَ صَلاَةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى الْفَذِّ ، وَلَكِنَّهُمَا يَسِيرَانِ مُيَسِّر
يُحِبَّانِ أَنْ يُيَسِّرَا عَلَى النَّاسِ. (احمد ۱/ ۹۷۔ طحاوی ۴۸۳)

(۱۱۳۵۳) حضرت ابن ابزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں جنازہ میں تھا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس جنازہ۔
آگے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے چل رہے تھے۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا جنازے کے پیچھے چ
افضل ہے یا آگے؟ کیونکہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ پیچھے چل رہے ہیں اور یہ دونوں حضرات آگے چل رہے ہیں۔ حضر
علی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: جنازے کے پیچھے چلنا اس کے آگے چلنے سے افضل ہے، جیسے اکیلے شخص کی نماز، وہ دونوں حضرات آ
کیلئے آگے چل رہے ہیں۔ وہ لوگوں پر آسانی کو پسند کرتے ہیں۔

(۱۱۳۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى الْجَابِرِ ، عَنْ أَبِي مَاجِدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ ، عَنِ السَّيْرِ بِالْجَنَازَ
قَالَ : السَّيْرُ مَا دُونَ الْخَبَبِ ، الْجِنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ ، وَلاَ تَتْبَعُ ، لَيْسَ مَعَهَا مَنْ يَقْدُمُهَا. (مسنده ۳۵۶)

(۱۱۳۵۴) حضرت ابو ماجد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جنازے میں سے متعلق دریافت کیا؟ آ
نے فرمایا نرم ہلکی چال سے کچھ کم چلنا ہے، اور جنازہ متبوع ہے تابع نہیں ہے (یعنی لوگ اسکے پیچھے چل کر اسکی اتباع کرتے ہیں
اور جو جنازے سے آگے رہے وہ اس کے ساتھ نہیں ہے۔

(۱۱۳۵٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ مُرَيْحِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَ
وَسَلَّمَ : لِكُلِّ أُمَّةٍ قُرْبَانٌ ، وَإِنَّ قُرْبَانُ هَذِهِ الأُمَّةِ مَوْتَاهَا ، فَاجْعَلُوا مَوْتَاكُمْ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ.

(۱۱۳۵۵) حضرت جریح بن مسروق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہر امت کے لیے نذر اور قربانی ۔
اور اس امت کی قربانی ان کی موت ہے، پس تم اپنے مردوں کو (جنازے میں) اپنے آگے رکھو۔

(۱۱۳۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ : لأَنْ لاَ أَخْرُجَ مَعَهَا أَحَبُّ إِ
مِنْ أَنْ أَمْشِيَ أَمَامَهَا.

(۱۱۳۵۶) حضرت ابوالنعمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں: میں جنازے کے ساتھ نہ نکلا

یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں اس کے آگے چلوں۔

(۱۱۳۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، قَالَ :لِلْمَاشِي فِي الْجَنَازَةِ قِيرَاطَانِ وَلِلرَّاكِبِ قِيرَاطٌ.

(۱۱۳۵۷) حضرت عبداللہ بن رباح رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنازے میں پیدل چلنے والے کیلئے دو قیراط اجر ہے، اور سوار کے لیے ایک قیراط۔

(٦٦) مَنْ رَخَّصَ فِي الرُّكُوبِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ

بعض حضرات نے جنازے کے آگے سوار ہو کر چلنے کی اجازت دی ہے

(۱۱۳۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبَّاسٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ معقل ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ عَلَى بَغْلٍ رَاكِبًا أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

(۱۱۳۵۸) حضرت ابن معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خچر پر سوار جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۳۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا بَكْرَةَ فِي جِنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ.

(۱۱۳۵۹) حضرت عیینہ بن عبدالرحمن اپنے والد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہما کے جنازے میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کو خچر پر سوار (آگے چلتے ہوئے) دیکھا۔

(۱۱۳۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَهُوَ رَاكِبٌ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهِ وَنَحْنُ حَوْلَهُ.

(مسلم ۶۶۴۔ ابو داؤد ۳۱۷۰)

(۱۱۳۶۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن دحداح رضی اللہ عنہ کے جنازے میں گھوڑے پر سوار دیکھا وہ چھوٹی چھوٹی چھلانگ لگا کر چل رہا تھا اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد تھے۔

(۱۱۳۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ جُبَارٍ الطَّائِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فِي جِنَازَةِ أُمِّ مصعب على أتان له قمراء .

(۱۱۳۶۱) حضرت جبار الطائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حضرت ام مصعب رضی اللہ عنہا کے جنازے میں سفید گدھی پر سوار دیکھا۔

(۱۱۳۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ جُبَارٍ الطَّائِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فِي جِنَازَةٍ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۱۱۳۶۲) حضرت جبار الطائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ایک جنازے میں دیکھا۔ آگے حدیث اسی طرح ذکر فرمائی۔

(۱۱۳۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : رَأَيْتُ شُرَيْحًا عَلَى بَغْلَةٍ يَسِيرُ أَمَامَ الْجِنَازَةِ ، وقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ : عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ ، يَسِيرُ خَلْفَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۳۶۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ںضرت شریح رحمہ اللہ کو خچر پر سوار جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔ اور حضرت ابو معاویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سفید خچر پر سوار جنازے کے پیچھے دیکھا۔

(۱۱۳۶٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ نُعَيْمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا وَائِلٍ فِي جِنَازَةِ خَيْثَمَةَ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ يَقُولُ وَاحَزْنَاه ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا.

(۱۱۳۶۴) حضرت نعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ کو حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں گدھے پر سوار دیکھا آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے ہائے غم، یا اس جیسا کوئی اور کلمہ کہہ رہے تھے۔

(۱۱۳٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : قَالَ : رَأَيْتُ عَطَاءً يَسِيرُ أَمَامَ الْجِنَازَةِ رَاكِبًا.

(۱۱۳۶۵) حضرت خالد بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ جنازے کے آگے سوار (چلتے ہوئے) دیکھا۔

(۱۱۳٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ أَمَامَ الْجِنَازَةِ رَاكِبًا.

(۱۱۳۶۶) حضرت ابن ابو عروبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے سوار دیکھا۔

(۱۱۳٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: رَأَيْتُ شُرَيْحًا رَاكِبًا فِي جِنَازَةِ أَبِي مَيْسَرَةَ.

(۱۱۳۶۷) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں حضرت شریح رحمہ اللہ کو سوار دیکھا۔

(۱۱۳٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيد بن عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِي ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجِنَازَةِ ، وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ. (احمد ۴/ ۲۴۸۔ ابو داؤد ۳۱۷۲)

(۱۱۳۶۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار جنازے کے پیچھے رہے، پیدل چلنے والا جہاں مرضی چلے، اور چھوٹے بچے پر نماز پڑھی جائے گی۔

(۶۷) مَنْ کَرِہَ الرُّکُوبَ مَعَھَا وَالسَّیرَ أَمَامَھَا

بعض حضرات نے جنازے میں سوار ہوکر اور اسکے آگے چلنے کو ناپسند سمجھا ہے

(۱۱۳۶۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِی ہَمَّامٍ السَّکُونِیِّ وَہُوَ الْوَلِیدُ بْنُ قَیْسٍ ، عَنْ أَبِی ہبیرۃ ، أَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أُتِیَ بِدَابَّۃٍ وَہُوَ فِی جِنَازَۃٍ فَلَمْ یَرْکَبْ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَکِبَ.

(ابوداؤد ۳۱۶۹۔ حاکم ۳۵۵)

(۱۱۳۶۹) حضرت ابوھبیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک جنازہ میں سواری لائی گئی لیکن آپ اس پر سوار نہ ہوئے، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے تو اس پر سوار ہوئے۔

(۱۱۳۷۰) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَلْقَمَۃَ أَیُکْرَہُ الْمَشْیُ خَلْفَ الْجِنَازَۃِ ؟ قَالَ : لاَ إنَّمَا یُکْرَہُ السَّیْرُ أَمَامَھَا.

(۱۱۳۷۰) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا، کیا جنازے کے پیچھے چلنا مکروہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کے آگے چلنا ناپسندیدہ ہے۔

(۱۱۳۷۱) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی رَوَّادٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : لَوْ یَعْلَمُ رِجَالٌ یَرْکَبُونَ فِی الْجَنَازَۃِ مَا لِرِجَالٍ یَمْشُونَ مَا رَکِبُوا.

(۱۱۳۷۱) حضرت زید بن ارقم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جنازے میں جو لوگ سوار ہوکر جاتے ہیں اگر وہ یہ جان لیں کہ پیدل چلنے والوں کے لئے کتنا اجر ہے تو وہ سوار نہ ہوں۔

(۱۱۳۷۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، أَنَّہُ رَأَی رَجُلاً رَاکِبًا فِی جِنَازَۃٍ فَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِہِ فَجَعَلَ یَکْبَحُھَا ، وَقَالَ : تَرْکَبُ وَعِبَادُ اللہِ یَمْشُونَ.

(۱۱۳۷۲) حضرت راشد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ثوبان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو جنازے میں سوار دیکھا تو اس کی سواری کی لگام پکڑ کر اس کو روک دیا اور فرمایا تو سوار ہو کر چلتا ہے جبکہ اللہ کے بندے پیدل چل رہے ہیں۔

(۱۱۳۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، قَالَ : کَانُوا یَکْرَہُونَ أَنْ یَسِیرَ الرَّاکِبُ أَمَامَھَا.

(۱۱۳۷۳) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ سوار ہو کر جنازے کے آگے چلا جائے۔

(۱۱۳۷۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، عَنْ إسْرَائِیلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَی ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ الرَّاکِبُ فِی الْجَنَازَۃِ کَالْجَالِسِ فِی بَیْتِہِ.

(۱۱۳۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنازے میں سوار ہوکر جانے والا ایسا ہی ہے جیسے گھر میں بیٹھنے والا۔

(۱۱۳۷۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ ، وَابْنُ سِيرِينَ لاَ يَسِيرَانِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۳۷۵) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ اور ابن سیرین ؒ جنازہ کے آگے نہ چلا کرتے تھے۔

(۱۱۳۷۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الرَّاكِبُ فِي الْجِنَازَةِ كَالْجَالِسِ فِي بَيْتِهِ.

(۱۱۳۷۶) حضرت ابن عباس ؓ ارشاد فرماتے ہیں جنازے میں سوار ہو کر جانے والا ایسا ہی ہے جیسے گھر میں بیٹھنے والا۔

(۶۸) مَنْ كَرِهَ السُّرْعَةَ فِي الْجِنَازَةِ

جنازے میں جلدی چلنے کو ناپسند کہا گیا ہے

(۱۱۳۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْث ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِنَازَةٍ وَهِيَ تُمْخَضُ كَمَا يُمْخَضُ الزِّقُّ ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ فِي جَنَائِزِكُمْ.

(احمد ۴/ ۴۰۶۔ ابن ماجہ ۱۴۷۹)

(۱۱۳۷۷) حضرت ابو موسیٰ ؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا وہ اس کو اس طرح ہلا رہے تھے جس طرح مشک کو ہلایا جاتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر جنازے میں میانہ روی لازم ہے۔

(۶۹) فِي الْجِنَازَةِ يُسْرَعُ بِهَا إِذَا خُرِجَ بِهَا أَمْ لاَ

جب جنازے کو قبرستان کی طرف لیکر جائیں تو تیز لے کر جائیں یا نہیں؟

(۱۱۳۷۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَسْرِعُوا بِالْجِنَازَةِ ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكُ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ. (بخاری ۱۳۱۵۔ مسلم ۶۵۱)

(۱۱۳۷۸) حضرت ابو ھریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنازے کو جلدی لے کر جاؤ (قبرستان کی طرف) کیونکہ اگر تو وہ نیک ہے تو جس کی طرف اس کو لے کر جا رہے ہو وہ اس کے لیے بہتر ہے۔ اور اگر وہ اس کے علاوہ ہے تو تم شر کو اپنی گردنوں سے (جلدی) اتار دو۔

(۱۱۳۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُ وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكَادُ أَنْ يَرْمُلَ بِالْجِنَازَةِ رَمَلاً. (ابوداؤد ۳۱۷۵۔ احمد ۵/ ۳۷)

(۱۱۳۷۹) حضرت ابوبکرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ اور ہم جنازے کو تیزی سے لے کر چلا کرتے تھے۔

(۱۱۳۸۰) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَوْصَى عِمْرَانُ بْنُ حصَيْنٍ ، قَالَ : إذَا أَنَا مِتّ فَأَسْرِعُوا ، وَلاَ تُهَوِّدُوا كَمَا يُهَوِّدُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى.

(۱۱۳۸۰) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین ؓ نے وصیت فرمائی جب میں مرجاؤں تو میرے جنازے کو تیز لے کر جانا، اور آہستہ مت چلنا جیسے یہود ونصاریٰ چلا کرتے ہیں۔

(۱۱۳۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي رَاشِدٍ النَّصْرِيُّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ لابْنِهِ إذَا خَرَجْتُمْ فَأَسْرِعُوا بِي الْمَشْيَ. (ابن سعد ۳۵۸)

(۱۱۳۸۱) حضرت یحییٰ بن ابو راشد ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر ؓ کا وقت المرگ قریب آیا تو آپ ؓ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: جب تم میرے جنازے کو لے کر نکلنا تو مجھے تیز اور جلدی لے کر جانا۔

(۱۱۳۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الْجَعْدِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَسْرِعُوا بِي إلَى رَبِّي.

(۱۱۳۸۲) حضرت ابو ھریرہ ؓ ارشاد فرماتے ہیں مجھے میرے رب کے پاس جلدی لے کر جاؤ۔

(۱۱۳۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زَيْدٍ العَمِّي ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، قَالَ : إنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَنْقَطِعُ شِسْعُهُ فِي الْجِنَازَةِ فَمَا يُدْرِكُهَا ، أَوْ مَا يَكَادُ أَنْ يُدْرِكَهَا.

(۱۱۳۸۳) حضرت ابو الصدیق الناجی ؒ فرماتے ہیں جب جنازے میں چلتے ہوئے کسی کا تسمہ ٹوٹ جاتا تو اس کیلئے جنازے کے ساتھ چلنا مشکل ہو جاتا۔

(۱۱۳۸٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، عن علقمة قَالَ: إذَا أَنَا مِتُّ فَأَسْرِعُوا بِي الْمَشْيَ.

(۱۱۳۸۴) حضرت علقمہ ؒ فرماتے ہیں جب میں مرجاؤں تو مجھے جلدی جلدی اور تیز لے کر چلنا۔

(۱۱۳۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ عِنْدَ مَوْتِهِ إذَا أَنَا مِتّ فَأَسْرِعُوا بِي الْمَشْيَ.

(۱۱۳۸۵) حضرت زبرقان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو وائل ؓ سے سنا وہ اپنی موت کے وقت فرما رہے تھے جب میں مرجاؤں تو مجھے جلدی لے کر جانا۔

(۱۱۳۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ أَوْصَى أَسْرِعُوا بِي الْمَشْيَ.

(۱۱۳۸۶) حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین ؓ نے وصیت فرمائی کہ مجھے جلدی لے کر چلنا۔

(۱۱۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ ، عَنْ مَكْحُولٍ الأَزْدِي ، قَالَ : سَمِعَ ابن عمر رَجُلاً يَقُول : ارفُقُوا بِهَا - رَحِمَكُم الله - فقَال : هَوِّدوا ، لَتُسْرِعُنَّ بها ، أَو لأَرجعَنّ.

(۱۱۳۸۷) حضرت مکحول الازدی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا، اس کو آہستہ لے

کر چلو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آہستہ؟ اسکو جلدی اور تیز لے کر چلو یا واپس لوٹ جاؤ۔

(۱۱۳۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ انْبَسِطُوا بِجَنَائِزِكُمْ ، وَلَا تَدِبُّوا بِهَا دَبَّ الْيَهُودِ.

(۱۱۳۸۸) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ اپنے جنازوں کو تیز لے کر چلو، یہودیوں کی طرح آہستہ آہستہ (رینگتے ہوئے) مت چلو۔

(۱۱۳۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَانَا يُعْجِبُهُمَا أَنْ يُسْرَعَ بِالْجَنَازَةِ.

(۱۱۳۸۹) حضرت حسن ریشید اور حضرت محمد ریشید جنازے کو تیز لے جانے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

(۱۱۳۹۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ أبي الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ : كُنَّا فِي جَنَازَةٍ ، فَكَانَ الْحَسَنُ إذَا رَأَى مِنْهُمْ إبْطَاءً ، قَالَ :امْضُوا لاَ تَحْبِسُوا مَيِّتَكُمْ.

(۱۱۳۹۰) حضرت ابو المعتمر ریشید فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازے میں تھے، حضرت حسن ریشید نے دیکھا وہ جنازہ آہستہ (تاخیر) لے کر جا رہے ہیں۔ آپ ریشید نے فرمایا اسکو تیز لے کر چلو اپنی میت کو قید میں مت رکھو (بلکہ جلدی جا کر دفن کردو)۔

(۱۱۳۹۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَرْبٍ ، أَوْ أَبُو حَرْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَاهُ ، قَالَ :إذَا أَنْتَ حَمَلْتَنِي عَلَى السَّرِيرِ فَامْشِ بِي مَشْيًا بَيْنَ الْمِشْيَيْنِ ، وَكُنْ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَإِنَّ مُقَدَّمَهَا لِلْمَلاَئِكَةِ ، وَخَلْفَهَا لِبَنِي آدَمَ.

(۱۱۳۹۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے وصیت فرمائی کہ جب تم مجھے چارپائی پر اٹھاؤ تو مجھے لے کر میانہ انداز میں چلو، اور جنازے کے پیچھے رہو، بیشک اس کے آگے ملائکہ ہوتے ہیں اور پچھلا حصہ انسانوں کے لیے ہے۔

(۱۱۳۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : لاَ تَدِبُّوا بِالْجِنَازَةِ دَبِيبَ النَّصَارَى.

(۱۱۳۹۲) حضرت علقمہ ریشید ارشاد فرماتے ہیں جنازہ کو نصاریٰ کی طرح آہستہ آہستہ مت لے کر چلو۔

(۷۰) بِأَيِّ جَوَانِبِ السَّرِيرِ يُبْدَأُ بِهِ فِي الْحَمْلِ

جنازے کی چارپائی اٹھاتے وقت کس جانب سے پہل کرے؟

(۱۱۳۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَلِيٍّ الأَزْدِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي جِنَازَةٍ فَحَمَلُوا بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ الأَرْبَعِ فَبَدَأَ بِالْمَيَامِنِ ، ثُمَّ تَنَحَّى عَنْهَا ، فَكَانَ مِنْهَا بِمُزْجِرِ كَلْبٍ.

(۱۱۳۹۳) حضرت علی الازدی ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو جنازہ میں دیکھا آپ نے چارپائی کے

چاروں طرف سے اٹھایا اور داہنی جانب پہلے کندھا دیا پھر وہاں سے ہٹ کر الگ ہوگئے۔قریب رہے زیادہ دور نہ گئے۔

(١١٣٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ تُبَالِي بِأَيِّ جَوَانِبِ السَّرِيرِ بَدَأْتَ.

(۱۱۳۹۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چارپائی کے جس مرضی جانب سے ابتداء کرو کوئی حرج نہیں ہے،

(١١٣٩٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنِ اسْتَطَعْتَ فَابْدَأْ بِالْقَائِمَةِ الَّتِي تَلِي يَدَه الْيُمْنَى ، ثُمَّ طِفْ بِالسَّرِيرِ ، وَإِلاَّ فَكُنْ مِنْهُ قَرِيبًا.

(۱۱۳۹۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں اگر استطاعت اور قدرت ہو تو چارپائی کے داہنی جانب (کے پائیوں) سے ابتداء کرے، پھر چارپائی کے قریب ہو جائے، وگرنہ اس کے قریب ہو جا۔

(١١٣٩٦) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ تَبِعَ جَنَازَةً فَحَمَلَ فَوَضَعَ السَّرِيرَ عَلَى شِقِّهِ الأَيْسَرِ فَحُوِّلَ فَحَمَلَ مُقَدَّمَ السَّرِيرِ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ ، ثُمَّ تَأَخَّرَ فَوَضَعَ مُؤَخَّرَ السَّرِيرِ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ ، ثُمَّ تَحَوَّلَ فَوَضَعَ مُؤَخَّرَ السَّرِيرِ عَلَى شِقِّهِ الأَيْسَرِ ، ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا.

(۱۱۳۹۶) حضرت جعفر رحمہ اللہ بن ایاس فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن رحمہ اللہ کو ایک جنازے کے پیچھے اس کو اٹھا کر جاتے دیکھا، آپ نے چارپائی اپنے بائیں کندھے پر رکھا، پھر پلٹے اور چارپائی کے اگلے حصہ کو اپنی داہنی کندھا پر رکھا، پھر پیچھے آئے اور چارپائی کے پچھلے حصے کو داہنی کندھا پر رکھا پھر دوبارہ پلٹے اور چارپائی کے پچھلے حصہ کو بائیں کندھے پر رکھا پھر اس کو (دوسروں کیلئے) چھوڑ دیا۔

(٧١) مَا قَالُوا فِيمَا يُجْزِيءُ مِنْ حَمْلِ جِنَازَةٍ

میت کو کتنا کندھا دینا (اٹھانا) کافی ہے

(١١٣٩٧) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ فِي جِنَازَةٍ ، فَقَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي جِنَازَةٍ فَلْيَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ كُلِّهِ ، فَإِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ ، ثم لِيَتَطَوَّعْ ، أَوْ لِيَدَعْ.

(۱۱۳۹۷) حضرت عبید بن نسطاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ کے ساتھ ایک جنازے میں تھے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی جنازے میں ہو تو وہ چارپائی کے چاروں حصوں کو کندھا دے بیشک یہ سنت میں سے ہے۔ پھر اس کو (نفلی طور پر) اٹھائے یا (دوسروں کیلئے) چھوڑ دے۔

(١١٣٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَنْ حَمَلَ الْجِنَازَةَ ثَلاَثًا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا.

(۱۱۳۹۸) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے جنازے کو تین بار اٹھایا اس نے وہ حق ادا کر دیا جو اس پر تھا۔

(۱۱۳۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ جَشِيبٍ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ قَالُوا : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مِنْ تَمَامِ أَجْرِ الْجَنَازَةِ أَنْ يُشَيِّعَهَا مِنْ أَهْلِهَا وَأَنْ يَحْمِلَ بِأَرْكَانِهَا الأَرْبَعِ وَأَنْ يَحْثُوَ فِي الْقَبْرِ.

(۱۱۳۹۹) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنازے کا کامل اجر یہ ہے کہ اس کے رشتہ داروں کو اطلاع دی جائے اور اسکو چاروں جانب سے کندھا دیا جائے اور پھر اسکو قبر میں اتار دیا جائے۔

(۷۳) فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ مَعَ الْجَنَازَةِ مَنْ كَرِهَهُ

بعض حضرات نے عورتوں کا جنازہ کے ساتھ نکلنے کو ناپسند کیا ہے

(۱۱٤٠٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ جِنَازَةٍ وَمَعَهَا امْرَأَةٌ فَلَمْ يَبْرَحْ حَتَّى تَوَارَتْ بِالْبُيُوتِ.

(۱۱۴۰۰) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی جنازہ کے لیے نکلے جس میں عورتیں بھی تھیں تو آپ اس وقت تک نہ ٹلے کہ جب تک عورتیں گھروں کو نہ چلی گئیں۔

(۱۱٤٠١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ تَتْبَعُنِي امْرَأَةٌ.

(۱۱۴۰۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (میرے جنازے) کے پیچھے عورتیں نہ آئیں۔

(۱۱٤٠٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا أَخْرَجُوا الْجَنَازَةَ أَغْلَقُوا الْبَابَ عَلَى النِّسَاءِ.

(۱۱۴۰۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) جب جنازے کے لیے نکلتے تو عورتوں پر دروازہ بند کر دیتے۔

(۱۱٤٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، قَالَ : كَانَ مَسْرُوقٌ لاَ يُصَلِّي عَلَى جِنَازَةٍ مَعَهَا امْرَأَةٌ.

(۱۱۴۰۳) حضرت محمد بن المنتشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس جنازے کے ساتھ عورتیں ہوتی حضرت مسروق رحمہ اللہ اس کا جنازہ نہ پڑھتے۔

(۱۱٤٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ أَبِي إِذَا كَانَتْ دَارٌ فِيهَا جِنَازَةٌ أَمَرَ بِالْبَابِ فَفُتِحَ فَدَخَلَ الْعُوَّادُ فَإِذَا خُرِجَ بِالْجِنَازَةِ أَمَرَ بِبَابِ الدَّارِ فَأُغْلِقَ ، فَلاَ تَتْبَعُهَا امْرَأَةٌ.

(۱۱۴۰۴) حضرت موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد صاحب کسی گھر میں ہوتے جس میں جنازہ ہوتا تو حکم دیتے دروازے (والے کو) تو وہ کھول دیا جاتا اور سارنگی والے داخل ہو جاتے، جب جنازہ لے کر نکلا جاتا تو گھر کے دروازے

(والوں کو) حکم دیتے تو وہ بند کر دیئے جاتے۔ پس عورتیں جنازہ کے ساتھ نہ آتیں۔

(۱۱۴۰۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نُهِينَا أَنْ نَتْبَعَ جِنَازَةً مَعَهَا رَانَّةٌ.

(ابن ماجه ۱۵۸۳۔ طبرانی ۱۲)

(۱۱۴۰۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں اس جنازے کے ساتھ چلنے سے روکا گیا ہے جس میں زور سے رونے کی آواز ہو۔

(۱۱۴۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ تَتْبَعَ النِّسَاءُ الْجَنَائِزَ.

(۱۱۴۰۶) حضرت حسن ریشید اور حضرت محمد ریشید عورتوں کے جنازے کے ساتھ جانے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۱۴۰۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدٍ ، قَالَ : لاَ يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَابِ الدَّارِ مَعَ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۴۰۷) حضرت سوید رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت کا گھر کے دروازے سے جنازے کے ساتھ نکلنا مناسب نہیں ہے۔

(۱۱۴۰۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ : كُنَّا فِي جِنَازَةٍ وَفِيهَا أَبُو أُمَامَةَ فَرَأَى نِسْوَةً فِي الْجِنَازَةِ فَطَرَدَهُنَّ.

(۱۱۴۰۸) حضرت عمرو بن قیس ریشید فرماتے ہیں ہم ایک جنازے میں تھے اور اس جنازے میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، آپ رضی اللہ عنہ اس جنازے میں ایک عورت دیکھی تو اس کو دور کر دیا۔

(۱۱۴۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : رَأَيْته يَحْثِي التُّرَابَ فِي وُجُوهِ النِّسَاءِ فِي الْجِنَازَةِ وَيَقُولُ لَهُنَّ : ارْجِعْنَ ، فَإِنْ رَجَعْنَ مَضَى مَعَ الْجِنَازَةِ ، وَإِلاَّ رَجَعَ وَتَرَكَهَا.

(۱۱۴۰۹) حضرت عبداللہ بن مرہ ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسروق ریشید کو دیکھا وہ جنازہ میں عورتوں کے چہروں پر مٹی پھینکتے تھے اور ان کو کہتے تھے واپس لوٹ جاؤ۔ اگر وہ لوٹ جاتیں تو جنازہ میں شرکت کرتے ورنہ واپس ہو جاتے اور جنازہ میں شرکت نہ کرتے۔

(۱۱۴۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ ، قَالَ : نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا. (مسلم ۶۴۶۔ ابو داؤد ۳۱۵۹)

(۱۱۴۱۰) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا ہے اور یہ ہم پر لازم اور ضروری نہیں ہے۔

(۷۳) مَنْ رَخَّصَ أَنْ تَكُونَ الْمَرْأَةُ مَعَ الْجِنَازَةِ وَالصِّيَاحُ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا

بعض حضرات نے عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانے کی اجازت دی ہے اور ان کے چیخنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے

(۱۱۴۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي جِنَازَةٍ فَرَأَى عُمَرُ امْرَأَةً فَصَاحَ بِهَا ، فَقَالَ لَهُ :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :دَعْهَا يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالنَّفْسَ مُصَابَةٌ وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ.

(احمد ۲/ ۴۴۴۔ حاکم ۳۸۱)

(۱۱۴۱۱) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں شریک تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو دیکھا جو چیخ رہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ چھوڑ دو بیشک آنکھیں اشک بار ہیں اور نفس غم میں مبتلا ہے اور عہد (وعدہ مقررہ) قریب ہے۔

(۱۱۴۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ جُبَارٍ الطَّائِيِّ ، قَالَ :شَهِدْتُ جِنَازَةَ أُمِّ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَفِيهَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى أَتَانٍ لَهُ قمراء يقاد وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، وَابْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :فَسَمِعُوا أَصْوَاتَ صَوَائِحَ ، قَالَ :قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ يُصْنَعُ هَذَا وَأَنْتَ هَاهُنَا ؟ قَالَ :دَعْنَا مِنْكَ يَا جُبَارُ ، فَإِنَّ اللَّهَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى.

(۱۱۴۱۲) حضرت جبار الطائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں حاضر ہوا وہاں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی سفید گدھی پر سوار موجود تھے جس کو لگام پکڑ کر چلا جا رہا تھا۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے تو انہوں نے چلانے اور چیخنے کی آواز سنی تو میں نے ابن عباس سے عرض کیا یہاں پر یہ ہو رہا ہے اور آپ پھر بھی یہاں موجود ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے جبار ہم سے خود کو دور رکھو (ہم اس کے مکلف نہیں) بیشک اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا ہے اور اللہ ہی رلاتا ہے۔

(۱۱۴۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :خَرَجَ فِي جِنَازَةٍ فَجَعَلُوا يَصِيحُونَ عَلَيْهَا فَرَجَعَ ثَابِتٌ ، فَقَالَ لَهُ :الْحَسَنُ تَدَعُ حَقًّا لِبَاطِلٍ ، قَالَ :فَمَضَى.

(۱۱۴۱۳) حضرت حسن رحمہ اللہ ایک جنازے کے ساتھ نکلے تو اس میں چیخنے کی آوازیں تھی، حضرت ثابت رضی اللہ عنہ لوٹے تو حضرت حسن رحمہ اللہ نے ان سے کہا کیا آپ باطل کے لیے (کی وجہ سے) حق کو چھوڑ رہے ہیں؟ راوی کہتے ہیں (یہ سن کر) وہ جنازے کے

ساتھ چل پڑے۔

(۱۱۴۱۴) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا وَالْقَاسِمَ يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ وَالنِّسَاءَ خَلْفَهَا.

(۱۱۴۱۴) حضرت خالد بن ابی بکر ویشید فرماتے ہیں میں نے حضرت سالم اور حضرت قاسم ویشید کو دیکھا آپ جنازے کے آگے آگے چل رہے ہیں اور عورتیں جنازے کے پیچھے۔

(۷۴) مَا قَالُوا فِيمَنْ أَوْصَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ

اگر کوئی شخص یہ وصیت کرے کہ میری نماز جنازہ فلاں شخص پڑھائے

(۱۱۴۱۵) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، قَالَ : أَوْصَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ.

(۱۱۴۱۵) حضرت محارب بن دثار ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت فرمائی تھی کہ میری نماز جنازہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ پڑھائیں۔

(۱۱۴۱۶) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَوْصَى يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ.

(۱۱۴۱۶) حضرت محمد ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت یونس بن جبیر ویشید نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی نماز جنازہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ پڑھائیں۔

(۱۱۴۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ : أَنَّ عَبِيدَةَ أَوْصَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ الأَسْوَدُ.

(۱۱۴۱۷) حضرت عبیدہ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی نماز جنازہ حضرت اسود پڑھائیں۔

(۱۱۴۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ أَبَا مَيْسَرَةَ أَوْصَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ قَاضِي الْمُسْلِمِينَ شُرَيْحٌ.

(۱۱۴۱۸) حضرت ابو اسحاق ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میری نماز جنازہ مسلمان کے قاضی حضرت شریح ویشید پڑھائیں۔

(۱۱۴۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَوْصَى الْحَارِثُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ.

(۱۱۴۱۹) حضرت ابو اسحاق ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حارث ویشید نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی نماز جنازہ حضرت عبد اللہ بن

یزید ولیٹھیڈ پڑھائیں۔

(۱۱٤۲۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا أَحَقُّ بِالصَّلاَةِ عَلَى أَحَدٍ إِلاَّ أَنْ يُوصِيَ الْمَيِّتُ ، فَإِنْ لَمْ يُوصِ الْمَيِّتُ صَلَّى عَلَيْهِ أَفْضَلُ أَهْلِ بَيْتِهِ.

(۱۱۴۲۰) حضرت محمد ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ کوئی شخص کسی کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار ہے ہاں مگر وہ شخص (زیادہ حقدار ہے) جس کے لیے مرنے والا وصیت کرے، اور اگر مرنے والا وصیت نہ کرے تو اھل بیت میں سے جو سب سے افضل ہے وہ جنازہ کی نماز پڑھائے۔

(۱۱٤۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَوْصَتْ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا سِوَى الإِمَامِ.

(۱۱۴۲۱) حضرت محارب ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت فرمائی تھی کہ میری نماز جنازہ امام وقت کے علاوہ کوئی اور پڑھائے۔

(۷۵) مَا قَالُوا فِي تَقَدُّمِ الإِمَامِ عَلَى الْجِنَازَةِ

امام وقت (امام محلّہ) کو جنازہ پڑھانے کے لیے مقدم کرنا

(۱۱٤۲۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عبد العزيز بن عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الإِمَامُ أَحَقُّ مَنْ صَلَّى عَلَى الجِنَازَةِ.

(۱۱۴۲۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ امام زیادہ حقدار ہے جو نماز پڑھائے کسی جنازے کی۔

(۱۱٤۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :ذَهَبْت مَعَ إِبْرَاهِيمَ إِلَى جِنَازَةٍ هُوَ وَلِيُّهَا ، فَأَرْسَلَ إِلَى إِمَامِ الْحَيِّ فَصَلَّى عَلَيْهَا.

(۱۱۴۲۳) حضرت منصور ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ کے ساتھ ایک جنازے پر گیا جس کے والی حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ (خود) تھے۔ آپ ولیٹھیڈ نے محلّہ کے امام کی طرف پیغام بھیجا تو اس نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(۱۱٤۲٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمِّهِ غَنَّامِ بْنِ طَلْقٍ ، قَالَ :شَهِدَ أَبُو بُرْدَةَ مَوْلاَةً لَهُ فَأَمَرَ إِمَامَ الْحَيِّ فَتَقَدَّمَ عَلَيْهَا.

(۱۱۴۲۴) حضرت غنام بن طلق ولیٹھیڈ فرماتے ہیں حضرت ابو بردہ ولیٹھیڈ اپنے غلام کے جنازے پر حاضر ہوئے آپ ولیٹھیڈ نے محلہ کے امام کو حکم فرمایا کہ وہ آگے بڑھ کر نماز جنازہ پڑھائیں۔

(۱۱٤۲۵) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :تُوُفِّيَتِ ابْنَةُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ فَشَهِدَ إِبْرَاهِيمُ النَّخْعِي جَنَازَتَها ، فَأَمَرَ إِبْرَاهِيمُ النَّخْعِي إِمَامَ التَّيْمِ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا ، وَقَالَ :هُوَ السُّنَّةُ.

(۱۱۴۲۵) حضرت محمد بن السائب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تیمی ؒ کے صاحبزادے وفات پا گئے تو ان کے جنازے پر حضرت ابراہیم نخعی ؒ حاضر ہوئے۔ حضرت ابراہیم نخعی ؒ نے بنو تیم کے امام کو حکم فرمایا کہ وہ اس کی نماز جنازہ پڑھائے، اور پھر ارشاد فرمایا: یہی سنت طریقہ ہے۔

(١١٤٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَدَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ حَكِيمٍ عَلَى أُمِّهِ وَكَانَ إِمَامَ الْحَيِّ.

(۱۱۴۲۶) حضرت مسلم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ؓ کو دیکھا آپ نے اپنی والدہ کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے حضرت عبداللہ بن حکیم ؓ کو مقدم فرمایا۔ وہ ان کے محلہ کے امام تھے۔

(١١٤٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : الإِمَامُ أَحَقُّ.

(۱۱۴۲۷) حضرت سوید بن غفلہ ؓ ارشاد فرماتے ہیں امام (محلہ) جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار ہے۔

(١١٤٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : يَتَقَدَّمُ الإِمَامُ.

(۱۱۴۲۸) حضرت جریر ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ امام (محلہ) کو جنازے کے لیے مقدم کریں گے۔

(١١٤٢٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، أَنَّهُ كَانَ يُقَدِّمُ عَلَى الْجَنَائِزِ لِسُنَّةٍ.

(۱۱۴۲۹) حضرت اسود ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنازوں پر مقدم امام (محلہ) ہوں گے۔ سنت کی وجہ سے (سنت طریقہ یہی ہے)۔

(١١٤٣٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُنْتُ أُقَدِّمُ الأَسْوَدَ عَلَى الْجَنَائِزِ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ : وَكَانَ إِمَامَهُمْ.

(۱۱۴۳۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت اسود ؒ کو جنازہ کی نماز کے لیے مقدم کیا، (کیونکہ) وہ ان کے امام (محلہ) تھے۔

(١١٤٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : مَاتَ ابْنٌ لأَبِي مَعْشَرٍ فَلَمْ يَحْضُرِ الإِمَامُ ، فَقَالَ : لِيَتَقَدَّمْ مَنْ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الإِمَامِ.

(۱۱۴۳۱) حضرت حسن بن عمرو ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابو معشر کے بیٹے وفات پا گئے تو اس وقت امام حاضر نہ تھے، فرمایا جو شخص امام کی عدم موجودگی میں نماز پڑھایا کرتا ہے وہ آگے بڑھ کر جنازہ پڑھائے۔

(١١٤٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ سَالِمٍ وَالْقَاسِمِ وَطَاوُسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يُقَدِّمُونَ الإِمَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ.

(۱۱۴۳۲) حضرت سالم ؒ، حضرت قاسم ؒ، حضرت طاؤس ؒ، حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عطاء ؒ جنازے کی نماز کے

لیے امام کو مقدم کرتے تھے۔

(۱۱۴۳۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ شَهِدَتْ طَلْحَةَ وَزُبَيْدًا وَقَدْ مَاتَتِ امْرَأَةٌ ذَاتُ قَرَابَةٍ لَهُمْ فَقَدَّمُوا إمَامَ الْحَيِّ.

(۱۱۴۳۳) حضرت حفص بن عیاث اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنے قریبی خاتون کے جنازے پر حاضر ہوئے، دونوں حضرات نے محلہ کے امام کو جنازے کے لیے مقدم کیا۔

(۱۱۴۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُقَدِّمُونَ الأَئِمَّةَ عَلَى جَنَائِزِهِمْ.

(۱۳۱۳۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، فقہاء کرام رحمہم اللہ) اماموں کو جنازہ پڑھانے کے لیے آگے کیا کرتے تھے۔

(۱۱۴۳۵) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ يُقَدِّمُ الْوَلِيُّ عَلَى الْجَنَازَةِ مَنْ أَحَبَّ.

(۱۱۴۳۵) حضرت حماد رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ولی جس کو چاہے جنازہ کی نماز کے لیے آگے کردے۔

(۱۱۴۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالاَ : يَتَقَدَّمُ الإِمَامُ.

(۱۱۴۳۶) حضرت عبدالرحمن بن اسود اور حضرت علقمہ رحمہما اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ امام کو جنازہ کے لیے آگے کریں گے۔

(۱۱۴۳۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، أَنَّ عَلْقَمَةَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى جَنَائِزِ الْحَيِّ وَلَيْسَ بِإِمَامٍ.

(۱۱۴۳۷) حضرت حسن عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ اپنے محلہ کے جنازوں کی نماز پڑھا کرتے تھے حالانکہ وہ امام نہ تھے۔

(۷۶) مَا قَالُوا فِي الْجَنَائِزِ يُصَلَّى عَلَيْهَا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

طلوع شمس اور غروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ پڑھانے کا بیان

(۱۱۴۳۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ جَنَازَةً وُضِعَتْ فَقَامَ ابْنُ عُمَرَ قَائِمًا ، فَقَالَ : أَيْنَ وَلِيُّ هَذِهِ الْجَنَازَةِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ؟.

(۱۱۴۳۸) حضرت انیس بن ابی یحیی رحمہ اللہ اپنے والد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک جنازہ رکھا گیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہوئے کھڑے ہوگئے کہ اس جنازہ کا ولی کہاں ہے تاکہ طلوع شمس سے پہلے پہلے اس کی نماز جنازہ پڑھ لیں۔

(۱۱۴۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ الْوَزَّانِ قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو [illegible]بَةَ ، قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى جِنَازَةٍ وَالشَّمْسُ عَلَى أَطْرَافِ الْجُدُرِ.

(۱۱۴۳۹) حضرت ابولبابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنازے کی نماز پڑھی اس وقت سورج (کی

روشنی) دیواروں کے اطراف میں تھی۔

(۱۱٤٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، أَنَّ عَبِيدَةَ أَوْصَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ الأَسْوَد ، قَالَ :فَجَاؤُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ.

(۱۱۴۴۰) حضرت ابو حصین ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ ﷫ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی نماز جنازہ حضرت اسود ﷜ پڑھائے۔ ان کو غروب شمس سے پہلے بلایا گیا تو انہوں نے غروب آفتاب سے پہلے ہی نماز جنازہ پڑھا دی۔

(۱۱٤٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الصَّلاَةَ عَلَى الْجِنَازَةِ إِذَا طَفَلَتِ الشَّمْسُ وَحِينَ تَغِيبُ.

(۱۱۴۴۱) حضرت میمون ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷟ طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت نماز جنازہ کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱٤٤۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ هَلْ تُدْفَنُ الْجِنَازَةُ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ عِنْدَ غُرُوبِهَا ، أَوْ غُرُوبِ بَعْضِهَا ، قَالَ :لاَ.

(۱۱۴۴۲) حضرت عمرو ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر ﷜ سے دریافت کیا گیا کہ طلوع شمس، غروب شمس یا بعض حصہ غروب ہونے کے وقت جنازہ کو دفن کیا جائے گا؟ آپ ﷜ نے فرمایا نہیں۔

(۱۱٤٤۳) حَدَّثَنَا مَعْنٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ :تُكْرَهُ الصَّلاَةُ عَلَى الْجِنَازَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ.

(۱۱۴۴۳) حضرت امام زہری ﷫ فرماتے ہیں کہ عصر کے بعد اور فجر کے بعد نماز جنازہ پڑھانا ناپسندیدہ ہے۔

(۱۱٤٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْجِنَازَةِ ، ثُمَّ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى الْجِنَازَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

(۱۱۴۴۴) حضرت محمد ﷫ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ پہلے جنازہ کی نماز پڑھی جائے پھر عصر کی، وہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ پہلے عصر کی نماز ہو اس کے بعد نماز جنازہ۔

(۱۱٤٤٥) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الْجِنَازَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ ، فَقَالَ: نَعَمْ إِذَا كَانَتْ نَقِيَّةً بَيْضَاءَ فَإِذَا أَزِفَتْ لِلإِيَابِ فَلاَ تُصَلِّ عَلَيْهَا حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(۱۱۴۴۵) حضرت عثمان بن غیاث ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ﷫ سے عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھنے سے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ ﷫ نے فرمایا، ہاں جب خالص سفیدی ہو تو پڑھ لو۔ اور جب سورج غروب کے قریب ہو تو مت پڑھو جب تک کہ وہ غروب نہ ہو جائے۔

(۱۱٤٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ حَفْصٍ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ

إِذَا كَانَتِ الْجِنَازَةُ صَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ قَالَ : عَجِّلُوا بِهَا قَبْلَ أَنْ تَطْفُلَ الشَّمْسُ.

(۱۱۴۴۶) حضرت ابن حفص رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر جب جنازہ موجود ہوتا تو عصر کی نماز پڑھ کر فرماتے ہیں جلدی کر قبل اس کے کہ سورج غروب ہو جائے۔

(۷۷) فِي الْجَنَازَةِ تَحْضُرُ وَصَلاَةُ الْمَكْتُوبَةِ بِأَيَّتِهِمَا يُبْدَأُ

نماز جنازہ اور فرض نماز میں سے پہلے کس کو ادا کریں گے

(۱۱۴۴۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالُوا : إِذَا حَضَرَتِ الْجِنَازَةُ وَالصَّلاَةُ الْمَكْتُوبَةُ يُبْدَأُ بِصَلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ.

(۱۱۴۴۷) حضرت اشعث رحمہ اللہ، حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نماز جنازہ اور فرض نماز کا وقت ایک ساتھ آ جائے تو پہلے فرض نماز پڑھیں گے۔

(۱۱۴۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أَنَّهُ حَضَرَ جِنَازَةً وَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَبَدَأَ بِالْمَكْتُوبَةِ.

(۱۱۴۴۸) حضرت عثمان بن ابی ھند رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فرض نماز اور نماز جنازہ ایک ساتھ حاضر ہوتے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ابتداء فرض نماز سے فرماتے۔

(۱۱۴۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ يُبْدَأُ بِالْمَكْتُوبَةِ.

(۱۱۴۴۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابتداء فرض نماز سے کی جائے گی۔

(۱۱۴۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِي ، قَالَ : فَقَالَ لِي ابْنُ سِيرِينَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُخْرِجَهُ فِي وَقْتٍ يُصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ تُصَلَّى الْعَصْرُ.

(۱۱۴۵۰) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے بیٹے کا انتقال ہوا تو حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: اگر طاقت ہو تو ایسے وقت جنازہ لے کر نکلنا کہ جس میں پہلے جنازہ کی نماز پڑھ لو پھر نماز عصر۔

(۱۱۴۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْجَنَائِزِ يُصَلَّى عَلَيْهَا قَبْلَ صَلاَةِ الْمَغْرِبِ ، أَوْ بَعْدَهَا ؟ قَالَ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَبْلُ ثُمَّ تُصَلَّى الْمَغْرِبُ.

(۱۱۴۵۱) حضرت عمرو بن ھرم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا نماز جنازہ (جب حاضر ہو جائے تو) نماز مغرب سے پہلے ادا کیا جائے یا بعد میں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا نماز جنازہ پہلے پڑھی جائے پھر مغرب کی نماز ادا کی جائے۔

(۷۸) مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا حَمَلَ الْجِنَازَةَ

کوئی شخص جنازے کو کندھا دے تو اس وقت کیا کہے

(۱۱٤٥٢) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ :إِذَا حَمَلْتَ الْجِنَازَةَ فَسَبِّحْ مَا دُمْت تَحْمِلُهَا.

(۱۱۴۵۲) حضرت بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب جنازے کو کندھا دو تو جب تک اس کو اٹھائے رکھو تسبیح پڑھتے رہو۔

(۱۱٤٥٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِذَا حَمَلَ ، قَالَ بِسْمِ اللهِ وَيُسَبِّحُ مَا حَمَلَهُ.

(۱۱۴۵۳) حضرت بکر بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کندھا دو تو بسم اللہ پڑھو اور جب تک کندھا دیے رکھو تسبیح پڑھتے رہو۔

(۷۹) فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ وَهُوَ رَاكِبٌ

مرد یا عورت کا سواری پر سوار ہو کر نماز جنازہ ادا کرنا

(۱۱٤٥٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَسَنَ يُصَلِّي عَلَى جِنَازَةِ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَلَى حِمَارٍ.

(۱۱۴۵۴) حضرت ابی خلدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ کو دیکھا آپ رحمہ اللہ دراز گوش پر سوار حضرت ابو رجاء العطاردی رحمہ اللہ کی نماز جنازہ ادا فرما رہے تھے۔

(۱۱٤٥٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ تُصَلِّيَ الْمَرْأَةُ عَلَى جِنَازَةٍ وَهِيَ وَاقِفَةٌ عَلَى حِمَارِهَا.

(۱۱۴۵۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت دراز گوش پر سوار نماز جنازہ ادا کرے۔

(۸۰) مَا يُنْهَى عَنْهُ مِمَّا يُصْنَعُ عَلَى الْمَيِّتِ مِنَ الصِّيَاحِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ

میت پر نوحہ کرنے (چیخ و پکار) اور گریبان چاک کرنے سے منع کیا گیا ہے

(۱۱٤٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدُعَاءِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(بخاری ۱۲۹۴۔ مسلم ۱۶۵)

(۱۱۴۵۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو گالوں پر طمانچے مارے، اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی طرح (جاہلوں کی طرح) پکارے۔

(۱۱۴۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ. (بخاری ۱۲۹۷۔ ترمذی ۹۹۹)

(۱۱۴۵۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو چہروں پر مارے، گریبان چاک کرے اور جاہلوں کی طرح پکارے۔

(۱۱۴۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِيَاضٍ الأَشْعَرِيِّ ، قَالَ لَمَّا أُغْمِيَ عَلَى أَبِي مُوسَى صَاحَتِ امْرَأَتُهُ ، فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ : أَمَا عَلِمْتِ مَا قُلْتُ لَكَ ؟ قَالَتْ : فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَصِحْ عَلَيْهِ ، فَقُلْنَا : مَا قَالَ لَكَ ؟ قَالَتْ : قَالَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَرَقَ ، أَوْ حَلَقَ ، أَوْ سَلَقَ. (مسلم ۱۰۰۔ ابوداؤد ۳۱۲۲)

(۱۱۴۵۸) حضرت عیاض اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوئی تو ان کی اہلیہ نے چیخنا شروع کر دیا، جب ان کو افاقہ ہوا تو انہوں نے اپنی اہلیہ سے فرمایا کیا تمہیں نہیں معلوم میں نے آپ سے کیا کہا تھا؟ فرماتی ہیں پھر جب ان کا انتقال ہوا تو اس نے ان پر واویلا نہیں کیا، ہم نے عرض کیا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا سے کیا کہا تھا؟ اہلیہ نے فرمایا انہوں نے کہا تھا وہ ہم میں سے نہیں جو گلے پر (چہرے پر) مارے، یا گریبان چاک کرے یا چیخے چلائے۔

(۱۱۴۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ ، عَنِ الْقَرْثَعِ ، قَالَ : لَمَّا ثَقُلَ أَبُو مُوسَى صَاحَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ ، فَقَالَ : لَهَا أَمَا عَلِمْتِ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَتْ : بَلَى ، ثُمَّ سَكَتَتْ ، فَقِيلَ لَهَا بَعْدُ أَيُّ شَيْءٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَقَالَتْ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ حَلَقَ وَخَرَقَ وَسَلَقَ. (احمد ۴/ ۴۰۵۔ نسائی ۱۹۹۴)

(۱۱۴۵۹) حضرت قرثع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو موسیٰ پر زندگی ثقیل ہوگئی تو ان کی اہلیہ نے چیخنا شروع کر دیا۔ انہوں نے ان سے فرمایا کیا تجھے نہیں معلوم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ کہا کیوں نہیں پھر خاموش ہوگئی۔ بعد میں ان سے پوچھا گیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اس پر جو گریبان چاک کرے، گلے یا چہرے پر مارے اور چیخے اور چلائے۔

(۱۱۴٦۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ لَمَّا مَاتَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اجْتَمَعَن نِسْوَةُ بَنِي الْمُغِيرَةِ يَبْكِينَ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِعُمَرَ أَرْسِلْ إِلَيْهِنَّ فَانْهَهُنَّ لاَ يَبْلُغُكَ عَنْهُنَّ شَيْءٌ تَكْرَهُهُ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : وَمَا عَلَيْهِنَّ أَنْ يُهْرِقْنَ مِنْ دُمُوعِهِنَّ عَلَى أَبِي سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ ، أَوْ لَقْلَقَةٌ.

(۱۱۴۶۰) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو بنی مغیرہ کی عورتوں نے جمع ہو کر رونا شروع کر دیا۔ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔ آپ ان کی طرف پیغام بھیجیں اور ان کو اس سے منع کریں کیا آپ تک ان کی

طرف سے وہ چیز نہیں پہنچی جو ناپسندیدہ ہو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان پر آنسو بہانے میں کوئی گناہ نہیں جو وہ ابو سلیمان پر بہا رہی ہیں جب تک کہ وہ اپنے سروں پر مٹی نہ ڈالیں اور بہت زیادہ چیخیں اور شور نہ مچائیں۔

(۱۱٤٦۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْخَامِشَةَ وَجْهَهَا وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا. (ابن ماجه ۱۵۸۵۔ دارمی ۲۴۷۶)

(۱۱۴۶۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہروں کو نوچنے والے اور گریبان چاک کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۱٤٦۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : نَهَيْتُ عَنْ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ ، خَمْشِ وُجُوهٍ وَشَقِّ جُيُوبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ. (بيهقى ٦٩)

(۱۱۴۶۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مصیبت پر چیخنے، چہروں کو نوچنے، گریبان چاک کرنے اور شیطان کی طرح چیخنے چلانے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱٤٦۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلاَ سَلَقَ وَلاَ خَرَقَ.

(۱۱۴۶۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو گریبان چاک کرے، چیخے چلائے اور چہروں، گالوں پر مارے۔

(۸۱) مَا قَالُوا فِي الإِطْعَامِ عَلَيْهِ وَالنِّيَاحَةِ

مرنے پر کھانا کھلانا اور نوحہ کرنا

(۱۱٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : الطَّعَامُ عَلَى الْمَيِّتِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَالنَّوْحُ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۱۱۴۶۴) حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مرنے پر کھانا کھلانا اور نوحہ کرنا دونوں جاہلیت کے کام ہیں۔

(۱۱٤٦۵) حَدَّثَنَا فُضَالَةُ بْنُ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : ثَلاَثٌ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتُوتَةُ الْمَرْأَةِ عِنْدَ أَهْلِ الْمُصِيبَةِ لَيْسَتْ مِنْهُمْ وَالنِّيَاحَةُ وَنَحْرُ الْجَزُورِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ.

(۱۱۴۶۵) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تین کام جاہلیت والے ہیں، غیر عورت کا مصیبت والوں کے ہاں رات گزارنا، نوحہ کرنا اور مصیبت کے وقت جانور ذبح کرنا (کھانے کیلئے)۔

(۱۱٤٦٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : أَدْرَكْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَمْنَعُ أَهْلَ الْمَيِّتِ

الْجَمَاعَاتِ يَقُولُ يُرْزَؤُونَ وَيَغْرَمُونَ.

(۱۱۴۶۶) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ میت کے گھر میں اجتماع لگانے سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایک طرف تو یہ دکھ کا شکار ہیں اور دوسری طرف جرمانہ بھریں۔

(۱۱٤٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ، قَالَ: قَدِمَ جَرِيرٌ عَلَى عُمَرَ، فَقَالَ: هَلْ يُنَاحُ قِبَلَكُمْ عَلَى الْمَيِّتِ؟ قَالَ: لاَ قَالَ فَهَلْ تَجْتَمِعُ النِّسَاءُ عِنْدَكُمْ عَلَى الْمَيِّتِ وَيُطْعَمُ الطَّعَامُ، قَالَ نَعَمْ، فَقَالَ: تِلْكَ النِّيَاحَةُ.

(۱۱۴۶۷) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس (تمہارے ہاں) میت پر نوحہ کیا جاتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں، حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تمہارے ہاں میت کے پاس عورتیں جمع ہوتی ہیں اور کھانا کھلایا جاتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہی تو نوحہ ہے۔

(۸۲) فِي الرَّجُلِ يَقْرَأُ خَلْفَ الْجِنَازَةِ

جنازے کے پیچھے (مقتدی کا) تلاوت کرنا

(۱۱٤٦٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَمْشِي خَلْفَ الْجِنَازَةِ وَيَقْرَأُ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ فَسُئِلَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ ذَلِكَ فَكَرِهَهُ.

(۱۱۴۶۸) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جنازے کے پیچھے چل رہا تھا اور سورۃ الواقعہ پڑھ رہا تھا، حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اس سے اس کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ پھر آپ رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۸۳) مَنْ رَخَّصَ فِي أَنْ لاَ تُحْمَلَ الْجِنَازَةُ حَتَّى يَرْجِعَ

کوئی شخص جنازے میں شریک ہو لیکن اسکو کندھا نہ دے

(۱۱٤٦٩) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ وَمُحَمَّدًا فِي جِنَازَةٍ فَلَمْ يَحْمِلاَ حَتَّى رَجَعَا.

(۱۱۴۶۹) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ کو دیکھا ایک جنازے میں آپ دونوں نے جنازے کو کندھا نہ دیا اور واپس لوٹ آئے۔

(۱۱٤٧٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ يَزِيدَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ فِي جِنَازَةٍ فَرَأَيْتُهُ يَمْشِي خَلْفَهَا ، وَلاَ يَحْمِلُهَا ، وَلَمْ يَمَسَّ عُودَهَا حَتَّى وُضِعَتْ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ ، ثُمَّ تَنَحَّى فَجَلَسَ وَكَانَ شَيْخًا.

(۱۱۴۷۰) حضرت البراء بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک جنازے میں حضرت شعبی رحمہ اللہ کو دیکھا، میں نے آپکو دیکھا کہ آپ جنازے کے پیچھے چل رہے تھے اور اس کو کندھا نہ دیا۔ اور نہ ہی اس کے پائیوں کو ہاتھ لگایا یہاں تک کہ میت کو قبر کے کنارے

رکھ دیا گیا پھر آپ وہاں سے ہٹ کر بیٹھ گئے اور آپ اسوقت بوڑھے تھے۔

(٨٤) مَا قَالُوا فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْجِنَازَةِ وَمَا ذُكِرَ فِي ذَلِكَ مِنَ الدُّعَاءِ لَهُ

نمازِ جنازہ میں پڑھی جانے والی دعاؤں کا بیان

(١١٤٧١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكَلاَعِيُّ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَيِّتِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَأَوْسِعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ أَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ ، وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ ، أَوْ قَالَ : وَقِه عَذَابَ الْقَبْرِ حَتَّى تَمَنَّيْت أَنْ أَكُونَ هُوَ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَأَوْسِعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ أَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ. وَقِه عَذَابَ النَّارِ. (مسلم ۲۶۲۔ احمد ۶/ ۲۳)

(۱۱۴۷۱) حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک میت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بڑی حسرت ہوئی کہ کاش ان کی جگہ میں ہوتا (اور یہ دعائیں مجھے ملتی)۔

(١١٤٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي إبْرَاهِيمَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا. (ترمذی ۱۰۲۴۔ نسائی ۲۱۱۳)

(۱۱۴۷۲) حضرت ابو ابراہیم انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک میت پر نماز پڑھتے وقت یہ پڑھتے ہوئے سنا: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا.

(١١٤٧٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْجُلاَسِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ شَمَّاسٍ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَمَرَّ بِهِ مَرْوَانُ ، فَقَالَ له بَعْضَ حَدِيثِك عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ مَضَى ، ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْنَا الآنَ يَقَعُ بِهِ ، فَقَالَ : كَيْفَ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ ، قَالَ : سَمِعْته يَقُولُ : أَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلإِسْلاَمِ وَأَنْتَ قَبَضْت رُوحَهَا تَعْلَمُ سِرَّهَا وَعَلاَنِيَتَهَا ، جِئْنَاك شُفَعَاءَ ، فَاغْفِرْ لَهَا.

(ابو داؤد ۳۱۹۲۔ احمد ۲/ ۳۶۳)

(۱۱۴۷۳) حضرت عثمان بن شماس فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مروان آپ کے پاس سے گذرا، آپ نے ان سے فرمایا: آپ کی حدیث کا کچھ حصہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، پھر وہ چلا گیا اور کچھ دیر بعد واپس آیا ہم نے عرض کیا آپ وہ واقع ہوا اس کے ساتھ، اس نے عرض کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازے کی نماز میں کیا پڑھتے ہوئے سنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ (دعا) پڑھتے ہوئے سنا: أَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا تَعْلَمُ سِرَّهَا وَعَلَانِيَتَهَا، جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ، فَاغْفِرْ لَهَا.

(۱۱۴۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْته مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ. (ابن ماجه ۳۵۸)

(۱۱۴۷۴) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ پڑھا کرتے تھے: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْته مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ.

(۱۱۴۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا صَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ ، قَالَ: اللَّهُمَّ عَبْدُكَ أَسْلَمَهُ الأَهْلُ والمال وَالْعَشِيرَةُ وَالذَّنْبُ عَظِيمٌ وَأَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

(۱۱۴۷۵) حضرت ابومالک سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ پڑھاتے تو یہ دعا پڑھتے:

(۱۱۴۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مَسَاءً ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَمْسَى عَبْدُكَ ، وَإِنْ كَانَ صَبَاحًا ، قَالَ اللَّهُمَّ أَصْبَحَ عَبْدُكَ قَدْ تَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا وَتَرَكَهَا لأَهْلِهَا وَاسْتَغْنَيْت ، عَنْه وَافْتَقَرَ إِلَيْك ، كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ ، فَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ.

(۱۱۴۷۶) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے: اللَّهُمَّ أَمْسَى (اگر شام ہوتی تو) اللَّهُمَّ أَصْبَحَ عَبْدُكَ (اگر صبح ہوتی تو) قَدْ تَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا وَتَرَكَهَا لأَهْلِهَا وَاسْتَغْنَيْت، عَنْه وَافْتَقَرَ إِلَيْك، كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، فَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ.

(۱۱۴۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاجْعَلْ قُلُوبَنَا عَلَى قُلُوبِ خِيَارِنَا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ ارْجِعْهُ إِلَى خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيهِ اللَّهُمَّ عَفْوَكَ.

(۱۱۴۷۷) حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن ابزی فرماتے ہیں کہ حضرت علی نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاجْعَلْ قُلُوبَنَا عَلَى قُلُوبِ خِيَارِنَا اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ ارْجِعْهُ إِلَى خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيهِ اللَّهُمَّ عَفْوَكَ.

(۱۱٤۷۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِي جِنَازَةِ غُنَيْمٍ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنَّهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَكَبَّرَ ، وَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ كَمَا اسْتَغْفَرَكَ وَأَعْطِهِ مَا سَأَلَكَ وَزِدْهُ مِنْ فَضْلِكَ.

(۱۱۴۷۸) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ میں غنیم کے جنازے میں تھا مجھے ان میں سے ایک شخص نے بتلایا کہ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ کو سنا آپ نے جنازے کی نماز میں تکبیر پڑھی اور پھر یہ دعا پڑھی۔ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ كَمَا اسْتَغْفَرَكَ وَأَعْطِهِ مَا سَأَلَكَ وَزِدْهُ مِنْ فَضْلِكَ.

(۱۱٤۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ الصَّلاَةُ عَلَى الْجِنَازَةِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اللَّهُمَّ مَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنْهُمْ فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ وَمَنْ أَبْقَيْته مِنْهُمْ فَأَبْقِهِ عَلَى الإِسْلاَمِ.

(۱۱۴۷۹) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے۔
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اللَّهُمَّ مَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنْهُمْ فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ وَمَنْ أَبْقَيْته مِنْهُمْ فَأَبْقِهِ عَلَى الإِسْلاَمِ.

(۱۱٤۸۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ غَيْلاَنَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عَلَى الْمَيِّتِ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَاجْعَلْ قُلُوبَهُمْ عَلَى قُلُوبِ خِيَارِهِمَ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِفُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ ذَنْبَهُ ، وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اللَّهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمُهْتَدِينَ ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ ، وَاجْعَلْ كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ ، اللَّهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ ، وَلاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

(۱۱۴۸۰) حضرت ابن عمرو بن غیلان فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَاجْعَلْ قُلُوبَهُمْ عَلَى قُلُوبِ خِيَارِهِمَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِفُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ ذَنْبَهُ، وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اللَّهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمُهْتَدِينَ ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاجْعَلْ كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ رَبَّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

(١١٤٨١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الْجِنَازَةِ ، فَقَالَ : كُنَّا نَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُ خَلَقْته وَرَزَقْته وَأَحْيَيْته وَكَفَيْته ، فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ ، وَلاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ ، وَلاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

(١١٤٨١) حضرت ابو الصدیق الناجی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید وٹاٹو سے نماز جنازہ کے متعلق دریافت کیا؟ آپ وٹاٹو نے فرمایا ہم یوں پڑھتے ہیں:

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُ خَلَقْته وَرَزَقْته وَأَحْيَيْته وَكَفَيْته، فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ، وَلاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

(١١٤٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْجِنَازَةِ إِذَا صَلَّى عَلَيْهَا اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاغْفِرْ لَهُ وَأَوْرِدْهُ حَوْضَ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِي قِيَامٍ كَثِيرٍ وَكَلاَمٍ كَثِيرٍ لَمْ أَفْهَمْ مِنْهُ غَيْرَ هَذَا.

(١١٤٨٢) حضرت نافع ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر وٹاٹو جب جنازہ کی نماز پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاغْفِرْ لَهُ وَأَوْرِدْهُ حَوْضَ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

راوی کہتے ہیں کہ آپ نے لمبا قیام کیا اور بہت زیادہ دعائیں پڑھیں لیکن میں اس کے علاوہ کچھ نہ سمجھ سکا۔

(١١٤٨٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ ، فَقَالَ مُجَاهِدٌ : إِنَّا نَحْنُ فَنَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْته وَأَنْتَ هَدَيْته لِلإِسْلاَمِ وَأَنْتَ قَبَضْت رُوحَهُ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسَرِيرَتِهِ وَعَلاَنِيَتِهِ جِئْنَا نَشْفَعُ لَهُ ، فَاغْفِرْ لَهُ.

(١١٤٨٣) حضرت یونس ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد ولیٹیلا سے دریافت کیا کہ نماز جنازہ میں کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟ آپ ولیٹیلا نے فرمایا ہم تو یہ پڑھتے ہیں۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْته وَأَنْتَ هَدَيْته لِلإِسْلاَمِ وَأَنْتَ قَبَضْت رُوحَهُ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسَرِيرَتِهِ وَعَلاَنِيَتِهِ جِئْنَا نَشْفَعُ لَهُ ، فَاغْفِرْ لَهُ.

(١١٤٨٤) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ ، عَنِ ابْنِ لُحَيٍّ الْهَوْزَنِيِّ ، أَنَّهُ شَهِدَ جِنَازَةَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ فَقَدَّمَ عَلَيْهَا حَبِيبَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِي فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا كَالْمُشْرِفِ عَلَيْنَا مِنْ طُولِهِ ، فَقَالَ : اجْتَهِدُوا لأَخِيكُمْ فِي الدُّعَاءِ ، وَلْيَكُنْ فِيمَا تَدْعُونَ لَهُ ؛ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِهَذِهِ النَّفْسِ الْحَنِيفِيَّةِ الْمُسْلِمَةِ، وَاجْعَلْهَا مِنَ الَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ، وَقِهَا عَذَابَ الْجَحِيمِ، وَاسْتَنْصِرُوا اللَّهَ عَلَى عَدُوِّكُمْ.

(١١٤٨٤) حضرت عبد الرحمن بن ابو عوف ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت شرحبیل بن السمط ولیٹیلا کے جنازے پر حضرت ابن لحی الھوزنی ولیٹیلا حاضر ہوئے، حضرت حبیب بن مسلمہ الفھری ولیٹیلا کو نماز کے لیے مقدم کیا گیا۔ وہ ھماری طرف اس طرح متوجہ ہوئے

جس طرح بلندی والا شخص اپنی لمبائی سے متوجہ ہوتا ہے پھر فرمایا اپنے بھائی کے لیے خوب دعا کرو، لیکن جو دعا تم کرو اس کے لیے (وہ یوں ہو)۔ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِهَذِهِ النَّفْسِ الْحَنِيفِيَّةِ الْمُسْلِمَةِ، وَاجْعَلْهَا مِنَ الَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ، وَقِهَا عَذَابَ الْجَحِيمِ، وَاسْتَنْصِرُوا اللَّهَ عَلَى عَدُوِّكُمْ.

(۸۵) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَيِّتِ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ فِي الصَّلاَةِ عَلَيْهِ وَادْعُ بِمَا بَدَا لَكَ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کے لیے کوئی مقرر دعا نہیں ہے بلکہ جو جی میں وہ کر لے

(۱۱٤۸۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : مَا بَاحَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ أَبُو بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ بِشَيْءٍ . (ابن ماجه ۱۵۰۱۔ احمد ۳/ ۳۵۷)

(۱۱۴۸۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہمارے لیے نماز جنازہ میں (کوئی مخصوص) دعا ظاہر نہیں فرمائی۔

(۱۱٤۸٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ ثَلاَثِينَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُمْ لَمْ يَقُومُوا عَلَى شَيْءٍ فِي أَمْرِ الصَّلاَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ.

(۱۱۴۸۶) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے اور تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نماز جنازہ کے بارے میں نہیں دوام کرتے تھے کسی چیز کے بارے میں (کوئی مخصوص دعا نہ پڑھتے تھے)۔

(۱۱٤۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: لَيْسَ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ، فَادْعُ بِمَا شِئْتَ.

(۱۱۴۸۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کے لیے کوئی مخصوص دعا نہیں ہے جو دل چاہے مانگو۔

(۱۱٤۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : لَيْسَ عَلَى الْمَيِّتِ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ.

(۱۱۴۸۸) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کے لیے کوئی مخصوص اور مقرر دعا نہیں ہے۔

(۱۱٤۸۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ ، فَقَالَ : مَا نَعْلَمُ لَهُ شَيْئًا مُوَقَّتًا ادْعُ بِأَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ.

(۱۱۴۸۹) حضرت عمران بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے نماز جنازہ کی دعا کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ہمیں تو کوئی مخصوص اور مقرر دعا معلوم نہیں ہے۔ جو اچھی دعا آپ کو معلوم ہو وہ پڑھ لو۔

(۱۱٤۹۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الصَّلاَةِ عَلَى

الْمَيِّتِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ.

(۱۱۴۹۰) حضرت بکر بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کے لئے کوئی مقرر اور مخصوص دعا نہیں ہے۔

(١١٤٩١) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَالشَّعْبِيَّ وَعَطَاءً وَمُجَاهِدًا أَفِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ ؟ فَقَالُوا :لاَ إِنَّمَا أَنْتَ شَفِيعٌ فَاشْفَعْ بِأَحْسَنَ مَا تَعْلَمُ.

(۱۱۴۹۱) حضرت موسیٰ الجھنی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ، حضرت شعبی ؒ، حضرت عطاء ؒ اور حضرت مجاہد ؒ سے دریافت کیا کہ نماز جنازہ کے لیے کوئی مخصوص دعا ہے۔ سب حضرات نے فرمایا: نہیں، آپ تو اس کی سفارش (شفاعت) کرنے والے ہیں، پس جو اچھی سفارش آپ جانتے ہو وہ پڑھ لو۔ (کرلو)۔

(١١٤٩٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ.

(۱۱۴۹۲) حضرت ابو سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ؒ سے سنا۔ آپ فرماتے ہیں نماز جنازہ میں کوئی مقرر دعا نہیں ہے۔

(٨٥) مَا يُبْدَأُ بِهِ فِي التَّكْبِيرَةِ الأُولَى فِي الصَّلاَةِ عَلَيْهِ وَالثَّانِيَةِ وَالثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ

جنازے کی تکبیرات اربع کے بعد کیا پڑھے گا

(١١٤٩٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ فِي التَّكْبِيرَةِ الأُولَى ، يُبْدَأُ بِحَمْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ، وَالثَّانِيَةُ صَلاَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالثَّالِثَةُ دُعَاءٌ لِلْمَيِّتِ ، وَالرَّابِعَةُ لِلتَّسْلِيمِ.

(۱۱۴۹۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ پہلی تکبیر میں ابتدا کرے گا حمد وثنا سے، دوسری تکبیر میں درود پڑھے گا اور تیسری تکبیر میں میت کے لیے دعا اور چوتھی کے بعد سلام۔

(١١٤٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ يَبْدَأُ بِحَمْدِ اللهِ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا ، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا ، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا ، وَاجْعَلْ قُلُوبَنَا عَلَى قُلُوبِ خِيَارِنَا.

(۱۱۴۹۴) حضرت علاء بن المسیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ جب نماز جنازہ پڑھتے تو اللہ کی حمد سے ابتدا کرتے پھر درود پڑھتے پھر یہ دعا پڑھتے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا، وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاجْعَلْ قُلُوبَنَا عَلَى قُلُوبِ خِيَارِنَا.

(١١٤٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بن ابى سعيد الْمَقْبُرِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ أَبَا

هُرَيْرَةَ فَقَالَ : كَيْفَ تُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا لَعَمْرُ اللهِ أُخْبِرُكَ أُكَبِّرُ ، ثُمَّ أُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ أَقُولُ: اللَّهُمَّ عَبْدُكَ ، أَوْ أَمَتُكَ ، كَانَ يَعْبُدُكَ لاَ يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا ، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ، إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ ، وَإِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ ، اللَّهُمَّ لاَ تَفْتِنَّا بَعْدَهُ ، وَلاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ.

(۱۱۴۹۵) حضرت سعید بن ابی المقبری رایٹیلا فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ آپ نماز جنازہ کیسے ادا فرماتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تمہیں بتاؤں گا، تکبیر پڑھتا ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں، پھر میں یہ دعا پڑھتا ہوں۔ اللَّهُمَّ عَبْدُكَ ، أَوْ أَمَتُكَ، كَانَ يَعْبُدُكَ لاَ يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ، إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ ، وَإِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ ، اللَّهُمَّ لاَ تَفْتِنَّا بَعْدَهُ ، وَلاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ.

(١١٤٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : فِي الأُولَى ثَنَاءٌ عَلَى اللهِ تَعَالَى، وَفِي الثَّانِيَةِ صَلاَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي الثَّالِثَةِ دُعَاءٌ لِلْمَيِّتِ، وَفِي الرَّابِعَةِ تَسْلِيمٌ.

(۱۱۴۹۶) حضرت ابوہاشم رایٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شعبی رایٹیلا سے سنا، آپ فرماتے ہیں، پہلی تکبیر میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا پڑھے، دوسری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے، تیسری میں میت کے لئے دعا کرے اور چوتھی کے بعد سلام ہے۔

(١١٤٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْجِنَازَةِ أَنْ تَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، ثُمَّ تُصَلِّيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ يُخْلِصَ الدُّعَاءَ لِلْمَيِّتِ حَتَّى يَفْرُغَ ، وَلاَ تَقْرَأَ إِلاَّ مَرَّةً وَاحِدَةً ، ثُمَّ تُسَلِّمَ فِي نَفْسِكَ.

(عبدالرزاق ۶۴۲۸۔ ابن الجارود ۵۴۰)

(۱۱۴۹۷) حضرت امام زہری رایٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ رایٹیلا سے سنا وہ حضرت سعید بن المسیب رایٹیلا سے بیان کرتے ہیں کہ نماز جنازہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ آپ پہلے سورۃ الفاتحہ پڑھیں، پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں، پھر میت کے لیے دعا کی جائے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جاؤ اور یہ صرف ایک بار پڑھنا اور پھر اپنے جی میں سلام پھیرنا۔

(٨٧) فِي الرَّجُلِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ مَنْ قَالَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ وَمَنْ قَالَ مَرَّةً

آدمی کا نماز جنازہ کی تکبیرات میں رفع یدین کرنا، بعض کہتے ہیں ہر تکبیر میں رفع یدین ہے، اور بعض حضرات فرماتے ہیں صرف ایک بار رفع یدین ہے

(١١٤٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجِنَازَةِ.

(۱۱۴۹۸) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازے کی ہر تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔

(۱۱٤۹۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ أَنَسٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ من تكبير الْجَنَازَةِ.

(۱۱۴۹۹) حضرت غیلان بن انس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں رفع یدین کرتے۔

(۱۱۵۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ وَمَنْ خَلْفَهُ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ.

(۱۱۵۰۰) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں رفع یدین فرماتے، اور جو ان کے پیچھے (مقتدی) تھے وہ بھی رفع یدین کرتے۔

(۱۱۵۰۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ نُعَيْمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ مِنَ الْجَنَازَةِ.

(۱۱۵۰۱) حضرت موسیٰ بن نعیم جو کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کے غلام تھے، فرماتے ہیں سنت میں سے ہے کہ نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں رفع یدین کیا جائے۔

(۱۱۵۰۲) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَالِمًا كَبَّرَ عَلَى جِنَازَةٍ أَرْبَعًا ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ.

(۱۱۵۰۲) حضرت خالد بن ابو بکر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم ؒ کو دیکھا کہ آپ نے جنازے پر چار تکبیرات پڑھیں اور ہر تکبیر میں پر ہاتھ اٹھا رہے تھے۔

(۱۱۵۰۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عُمَرِ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ.

(۱۱۵۰۳) حضرت عمر بن ابی زائدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ رضی اللہ عنہ نے ہر تکبیر میں رفع یدین کیا۔

(۱۱۵۰٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجِنَازَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ فَكَبَّرَ ، ثُمَّ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيمَا بَقِيَ وَكَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۰۴) حضرت امام زہری ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ کو دیکھا جب آپ نماز جنازہ پڑھتے تو پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے پھر باقی تکبیرات میں رفع یدین نہ کرتے، اور وہ چار تکبیرات کہتے تھے۔

(۱۱۵۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجِنَازَةِ.

(۱۱۵۰۵) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن عبید اللہ رحمہ اللہ نماز جنازہ کی صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے۔

(۱۱۵۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجَنَازَةِ.

(۱۱۵۰۶) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں رفع یدین فرماتے۔

(۱۱۵۰۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلاَةِ ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ مَعَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجَنَازَةِ.

(۱۱۵۰۷) حضرت ابن عون رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نماز میں رفع یدین فرماتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے (تو رفع یدین فرماتے) اور وہ نماز جنازہ کی بھی ہر تکبیر میں رفع یدین فرماتے۔

(۱۱۵۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ نَفَاعَةَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : كَانَ سُوَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا ، فَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ.

(۱۱۵۰۸) حضرت نفاعہ بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سوید رضی اللہ عنہ ہماری نماز جنازہ پڑھاتے، آپ صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین فرماتے۔

(۸۸) مَنْ كَانَ يُتَابِعُ بَيْنَ تَكْبِيرِهِ عَلَى الْجَنَازَةِ

جو نماز جنازہ کی دو تکبیروں کے درمیان اتصال موافقت اختیار کرتا ہے

(۱۱۵۰۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَلَى جِنَازَةٍ ، فَكَانَ يُتَابِعُ بَيْنَ تَكْبِيرِهِ.

(۱۱۵۰۹) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، وہ دو تکبیروں کے درمیان اتصال متابعت اختیار کرتے۔

(۱۱۵۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ رَأَى سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ تَابَعَ بَيْنَ تَكْبِيرِهِ يَدْعُو بَيْنَ ذَلِكَ حَتَّى إذَا بَقِيَتْ تَكْبِيرَةٌ تَشَهَّدَ تَشَهُّدَ الصَّلاَةِ ، ثُمَّ كَبَّرَ وَانْصَرَفَ.

(۱۱۵۱۰) حضرت عبید بن سباق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سھل بن حنیف رحمہ اللہ کو نماز جنازہ پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ رحمہ اللہ نے پہلی تکبیر میں سورۃ الفاتحہ پڑھی، پھر اس کے متصل دوسری تکبیر جس میں آپ نے دعا کی، پھر تکبیر تشہد باقی رہ گئی جس میں آپ رحمہ اللہ نے نماز والا تشہد پڑھا، پھر دوبارہ تکبیر پڑھی اور نماز سے سلام پھیرا۔

(۸۹) مَنْ كَانَ يَقْرَأُ عَلَى الْجِنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

جو حضرات نماز جنازہ میں سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہیں

(۱۱۵۱۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْعُرْيَانِ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى جِنَازَةٍ ، فَلَمَّا فَرَغَ أَخَذْت بِيَدِهِ فَقُلْت كَيْفَ صَنَعْت ؟ قَالَ : قَرَأْتُ عَلَيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۱۱۵۱۱) حضرت ابو العریان الحذاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، جب نماز سے فارغ ہوئے میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر عرض کیا کہ آپ نے کیا کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اس پر سورۃ الفاتحہ پڑھی۔

(۱۱۵۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَرَأَ عَلَيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۱۱۵۱۲) حضرت قتادہ رحمہ اللہ ھمدان کے شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں سورۃ الفاتحہ کی تلاوت فرماتے۔

(۱۱۵۱۳) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ عَلَى الْجَنَازَةِ.

(۱۱۵۱۳) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں سورۃ الفاتحہ کی تلاوت فرماتے۔

(۱۱۵۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : اقْرَأْ فِي التَّكْبِيرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۱۱۵۱۴) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کی پہلی دو تکبیروں کے درمیان سورۃ الفاتحہ پڑھو۔

(۱۱۵۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي التَّكْبِيرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، وَإِنْ أَمْهَلُوهُ أَنْ يَدْعُوَ فِيهَا دَعَا.

(۱۱۵۱۵) حضرت برد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نماز جنازہ کی پہلی دو تکبیرات میں سورۃ الفاتحہ پڑھتے۔ اگر لوگ انہیں دعا کا موقع دیتے تو نماز میں دعا مانگتے۔

(۱۱۵۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ أَنْ تَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۱۱۵۱۶) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں سنت طریقہ یہ ہے کہ سورۃ الفاتحہ پڑھی جائے۔

(۱۱۵۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ رَأَى سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ

بِأُمِّ الْقُرْآنِ.

(۱۱۵۱۷) حضرت عبید بن سباق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رحمہ اللہ کو نماز جنازہ کی پہلی تکبیر میں سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۵۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَرَأَ عَلَى جِنَازَةٍ وَجَهَرَ ، وَقَالَ : إِنَّمَا فَعَلْتُهُ لِتَعْلَمُوا أَنَّ فِيهَا قِرَائَةً.

(۱۱۵۱۸) حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نماز جنازہ میں اونچی آواز سے تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا میں نے اس لیے بلند آواز میں تلاوت کی تا کہ آپ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ نماز جنازہ میں تلاوت ہے۔

(۱۱۵۱۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي مَعبَد ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُسْمع النَّاسَ بِالْحَمْدِ وَيُكَبِّرُ عَلَى الْجِنَازَةِ ثَلاَثًا.

(۱۱۵۱۹) حضرت ابومعبد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز جنازہ میں بلند آواز سے سورۂ فاتحہ پڑھتے اور جنازے میں تین تکبیرات کہتے۔

(۱۱۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۱۱۵۲۰) حضرت زید بن طلحہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نماز جنازہ میں سورۃ الفاتحہ پڑھتے۔

(۱۱۵۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ فُضَالَةَ مَوْلَى عمر ان الَّذِي صَلَّى عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، أَوْ عُمَرَ قَرَأَ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

(۱۱۵۲۱) حضرت فضالہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی انہوں نے اس میں سورۃ الفاتحہ پڑھی۔

(۹۰) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْجِنَازَةِ قِرَائَةٌ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جنازے میں قراءت نہیں ہے

(۱۱۵۲۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لاَ يَقْرَأُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ.

(۱۱۵۲۲) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازے کی نماز میں قراءت نہیں کرتے تھے۔

(۱۱۵۲۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْرَأُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ.

(۱۱۵۲۳) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نماز جنازہ میں قراءت نہیں کرتے تھے۔

(۱۱۵۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى وَغُنْدَرٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ الْقِرَائَةِ فِي

الصَّلاَةِ عَلَى الْجنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، فَقَالَ :مَا كُنْت أَحْسَبُ أَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ تُقْرَأُ إِلاَّ فِي صَلاَةٍ فِيهَا رُكُوعٌ وَسُجُودٌ.

(۱۱۵۲۴) حضرت ابو المنہال ریشی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو العالیہ ریشی سے جنازے میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے سے متعلق دریافت کیا؟ آپ ریشی نے فرمایا: میرے خیال میں سورۃ الفاتحہ اس نماز میں پڑھی جاتی ہے جس میں رکوع وسجود ہو۔

(۱۱۵۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْد هَلْ يُقْرَأُ عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۱۵۲۵) حضرت موسیٰ بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید ریشی سے دریافت کیا کیا میت پر (نماز جنازہ میں) کچھ پڑھا جاتا ہے؟ آپ ریشی نے فرمایا نہیں۔

(۱۱۵۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَقْرَأُ عَلَى الْجنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ؟ قَالَ :لاَ تَقْرَأْ.

(۱۱۵۲۶) حضرت سعید بن ابی بردہ ریشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے دریافت کیا، کیا میں نماز جنازہ میں سورۃ الفاتحہ پڑھوں؟ آپ ریشی نے فرمایا نہیں۔

(۱۱۵۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْقِرَائَةِ عَلَى الْجنَازَةِ ، فَقَالَ :مَا سَمِعْنَا بِهَذَا إِلاَّ حَدِيثًا.

(۱۱۵۲۷) حضرت حجاج ریشی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ریشی سے نماز جنازہ میں قراءت کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ریشی نے فرمایا: میں نے اس بارے میں صرف ایک حدیث سنی ہے۔

(۱۱۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ أَبِي الْحَصِينِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالاَ : لَيْسَ فِي الْجنَازَةِ قِرَائَةٌ.

(۱۱۵۲۸) حضرت ابو حصین ریشی اور حضرت شعبی ریشی فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں قراءت (فاتحہ) نہیں ہے۔

(۱۱۵۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا كَانَا يُنْكِرَانِ الْقِرَائَةَ عَلَى الْجنَازَةِ.

(۱۱۵۲۹) حضرت ابن طاؤس سے مروی ہے کہ ان کے والد اور حضرت عطاء ریشی نماز جنازہ میں قراءت (فاتحہ) کا انکار فرماتے تھے۔

(۱۱۵۳۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؟ قَالَ :لاَ أَعْلَمُ فِيهَا قِرَائَةً.

(۱۱۵۳۰) حضرت بکر بن عبد اللہ ریشی فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ جنازہ میں قراءت ہے کہ نہیں۔

(۱۱۵۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ مَيْمُونًا عَلَى الْجنَازَةِ قِرَائَةٌ ، أَوْ صَلاَةٌ عَلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : مَا عَلِمْتُ.

(۱۱۵۳۱) حضرت معقل ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت میمون ؒ سے نماز جنازہ میں قراءت (فاتحہ) اور درود کے بارے میں دریافت کیا؟ تو آپ ؒ نے فرمایا مجھے نہیں معلوم (میں کچھ نہیں جانتا)۔

(۱۱۵۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَارَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا فَقُلْتُ : الْقِرَائَةُ عَلَى الْجِنَازَةِ ؟ فَقَالَ : لاَ قِرَائَةَ عَلَى الْجِنَازَةِ.

(۱۱۵۳۲) حضرت عبداللہ بن ابی سارہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم ؒ سے نماز جنازہ میں قراءت (فاتحہ) کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا نماز جنازہ میں قراءت نہیں ہے۔

(۱۱۵۳۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُسمع النَّاسَ بِالْحَمْدِ وَيُكَبِّرُ عَلَى الْجِنَازَةِ.

(۱۱۵۳۳) حضرت حضرت ابو معبد ؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے نماز جنازہ میں سورۃ الفاتحہ سنتے اور جنازے پر تین تکبیریں کہی گئی۔

(۹۱) مَا قَالُوا فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ مَنْ كَبَّرَ أَرْبَعًا

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں

(۱۱۵۳٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ امْرَأَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۳۱۳۴) حضرت یزید بن ثابت سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے ایک خاتون کی قبر پر نماز (جنازہ) پڑھی آپ ﷺ نے اس میں چار تکبیرات کہیں۔

(۱۱۵۳۵) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ امْرَأَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۳۵) حضرت امامہ بن سھل ؓ اپنے والد ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک خاتون کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیرات کہیں۔

(۱۱۵۳٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِي فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. (بخاری ۳۸۷۹۔ مسلم ۶۴)

(۱۱۵۳۶) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی ،اور اس میں چار

تکبیرات پڑھی۔

(۱۱۵۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَصَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۳۷) حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کی طرف نکلے اور نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابه إِلَى الْبَقِيعِ ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

(بخاری ۱۳۳۳۔ مسلم ۶۲)

(۱۱۵۳۸) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نجاشی فوت ہوگیا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بقیع کی طرف نکلے، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں باندھیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیرات کہیں۔

(۱۱۵۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، قَالَ : مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا عُمَرُ أَرْبَعًا ، ثُمَّ سَأَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُدْخِلُهَا قَبْرَهَا فَقُلْنَ مَنْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فِي حَيَاتِهَا.

(۱۱۵۳۹) حضرت عبد الرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ میں چار تکبیرات پڑھیں، پھر ازواج مطہرات سے دریافت کیا کہ ان کو قبر میں کون اتارے؟ انہوں نے فرمایا: جو ان کی زندگی میں ان کے پاس آیا کرتا تھا۔ (جس کا ان سے پردہ نہیں تھا وہ)۔

(۱۱۵۴۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ : قُبِضَ عَلِيٌّ وَهُوَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۴۰) حضرت عبد خیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اس حال میں کہ آپ نماز جنازہ میں چار تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔

(۱۱۵۴۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ عَلِيٍّ عَلَى يَزِيدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۴۱) حضرت عمیر بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے حضرت یزید بن المکفف رحمہ اللہ کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ میں چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵٤۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ.

(۱۱۵۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۵٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سُئِلَ عَبْدُ اللهِ ، عَنِ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَائِزِ ، فَقَالَ : كُلُّ ذَلِكَ قَدْ صُنِعَ وَرَأَيْتَ النَّاسَ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى أَرْبَعٍ.

(۱۱۵۴۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نماز جنازہ کی تکبیرات کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنازے میں ہر طرح کا عمل کیا گیا ہے اور میں نے لوگوں کو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو چار تکبیرات پر جمع پایا۔

(۱۱۵٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ وَشُعْبَةُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ التَّكْبِيرُ عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعُ تَكْبِيرَاتٍ بِتَكْبِيرِ الْخُرُوجِ.

(۱۱۵۴۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں چار تکبیرات ہیں تکبیر خروج سمیت۔

(۱۱۵٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ ، قَالَ: صَلَّيْت خَلْفَ الْبَرَاءِ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۴۵) حضرت مہاجر ابی الحسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں چار تکبیرات کہیں۔

(۱۱۵٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ ، فَقَالَ : أَرْبَعًا فَقُلْت اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ سَوَاءٌ ، قَالَ : فَقَالَ : اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ سَوَاءٌ.

(۱۱۵۴۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا جنازے میں کتنی تکبیرات ہیں؟ آپ نے فرمایا چار، میں نے عرض کیا دن اور رات برابر ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دن اور رات برابر ہیں۔

(۱۱۵٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ : شَهِدْت ابْنَ عَبَّاسٍ كَبَّرَ عَلَى جِنَازَةٍ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۴۷) حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے جنازے پر چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَبَّرَ أَرْبَعًا وَأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۴۸) حضرت ثابت عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت نماز جنازہ میں چار تکبیرات پڑھا کرتے تھے، اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بھی چار تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔

(۱۱۵٤۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا.

(۱۱۵۴۹) حضرت ابوالعنبس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی

آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۵۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ الْحَارِثِ أَبِي رَوْقٍ ، عَنْ مَوْلًى لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَّى عَلَى عَلِيٍّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۵۰) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے غلام سے مروی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۵۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لاَ يَزِيدُ عَلَى أَرْبَعِ تَكْبِيرَاتٍ عَلَى الْمَيِّتِ.

(۱۱۵۵۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازہ میں چار تکبیرات سے زیادہ نہ کہتے تھے۔

(۱۱۵۵۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ.

(۱۱۵۵۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے بھی اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۱۵۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : كَبَّرَ عَلِيٌّ فِي سُلْطَانِهِ أَرْبَعًا أَرْبَعًا هَاهُنَا إِلاَّ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، فَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَيْهِ سِتًّا، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: إِنَّهُ بَدْرِيٌّ.

(۱۱۵۵۳) حضرت عبداللہ بن معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی خلافت میں ہر نماز جنازہ میں چار تکبیرات پڑھیں۔ سوائے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے ان پر چھ تکبیرات پڑھیں۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: (میں نے چھ تکبیرات اس لیے پڑھی ہیں) کیونکہ یہ بدری صحابی ہیں۔

(۱۱۵۵٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :كُنَّا نُكَبِّرُ عَلَى الْمَيِّتِ خَمْسًا وَسِتًّا ، ثُمَّ اجْتَمَعْنَا عَلَى أَرْبَعِ تَكْبِيرَاتٍ.

(۱۱۵۵۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز جنازہ میں پانچ یا چھ تکبیرات کہا کرتے تھے، پھر ہم سب چار پر متفق ہو گئے۔ (اجماع چار پر ہو گیا)۔

(۱۱۵۵۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَوْنٍ ، أَنَّ مُحَمَّدًا كَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۵۵) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نماز جنازہ میں چار تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔

(۱۱۵۵٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ ، قَالَ :شَهِدْت وَفَاةَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَلاَهُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۵۶) حضرت عمران بن ابو عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات پر حاضر ہوا تو حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجِنَازَةِ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۵۷) حضرت عمرابن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ جنازہ میں چار تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔

(۱۱۵۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، قَالَ : صَلَّيْت مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا ، ثُمَّ قَامَ هُنَيْهَةً حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُكَبِّرُ خَمْسًا ، ثُمَّ سَلَّمَ ، فَقَالَ : أَكُنْتُمْ تُرَوْنَ أَنِّي أُكَبِّرُ خَمْسًا إِنَّمَا قُمْت كَمَا رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ. (احمد ۴/ ۳۵۶۔ عبدالرزاق ۶۴۰۴)

(۱۱۵۵۸) حضرت الہجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، آپ نے اس میں چار تکبیرات پڑھیں، پھر تھوڑی دیر کھڑے رہے، یہاں تک کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہ آپ رضی اللہ عنہ پانچویں تکبیر کہیں گے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا اور فرمایا: کیا تمہارا خیال یہ تھا کہ میں پانچویں تکبیر کہوں گا؟ میں اسی طرح کھڑا رہا جس طرح میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا دیکھا۔

(۱۱۵۵۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۵۹) حضرت عبداللہ بن جمیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کو نماز جنازہ میں چار تکبیرات پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۵۶۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عُمَرِ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۶۰) حضرت عمر بن ابی زائدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی آپ نے اس میں چار تکبیرات کہیں۔

(۱۱۵۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ كُلٌّ قَدْ فَعَلَ فَقَالُوا : فتعالوا نَجْتَمِعُ عَلَى أَمْرٍ يَأْخُذُ بِهِ مَنْ بَعْدَنَا فَكَبَّرُوا عَلَى الْجِنَازَةِ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۶۱) حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب کام (مکمل) ہو چکے، آجاؤ ہم ایسے معاملہ پر اجماع کریں جس سے ہمارے بعد والے دلیل بنا سکیں۔ پھر سب نے جنازہ پر چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۶۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِر ، قَالَ : صَليتُ خَلفَ وَاثِلَةَ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۶۲) حضرت عمرو بن مہاجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی آپ رضی اللہ عنہ نے چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۶۳) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْن ، عَنْ أَبِي الْخَصِيبِ ، أَنَّ سُوَيْدًا صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۶۳) حضرت ابوخصیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ میں چار تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : جَمَعَ عُمَرُ النَّاسَ فَاسْتَشَارَهُمْ

فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ كَبَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَبَّرَ سَبْعًا ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَبَّرَ أَرْبَعًا ، قَالَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أَرْبَعِ تَكْبِيرَاتٍ كَأَطْوَلِ الصَّلاَةِ. (عبدالرزاق ۶۳۹۵)

(۱۱۵۶۴) حضرت ابو وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع فرمایا اور ان سے نماز جنازہ کی تکبیرات کے بارے میں مشورہ کیا (رائے دریافت کی)۔ ان میں سے بعض نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیریں پڑھا کرتے تھے اور بعض نے فرمایا سات تکبیرات پڑھا کرتے اور بعض نے فرمایا چار تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ان سب کا چار تکبیرات پر اجماع ہو گیا۔

(۱۱۵۶۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ ، ثُمَّ اتَّفَقُوا بَعْدُ عَلَى أَرْبَعِ تَكْبِيرَاتٍ.

(۱۱۵۶۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نماز جنازہ کی تکبیرات کے بارے میں اختلاف تھا، پھر سب کا چار تکبیرات پر اتفاق ہو گیا۔

(۹۳) مَنْ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجِنَازَةِ خَمْسًا

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں پانچ تکبیرات ہیں

(۱۱۵۶۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، أَنَّهُ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ خَمْسًا.

(۱۱۵۶۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی نماز جنازہ میں پانچ تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۶۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَانَ زَيْدٌ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَأَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جِنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا. (مسلم ۷۲۔ ابوداؤد ۳۱۸۹)

(۱۱۵۶۷) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں پڑھا کرتے تھے، پھر انہوں نے ایک جنازے پر پانچ تکبیریں پڑھیں۔ ہم نے دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح) تکبیریں پڑھا کرتے تھے۔

(۱۱۵۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زِرٍّ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَبَّرَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ بلعدان خَمْسًا.

(۱۱۵۶۸) حضرت زر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بلعدان کے ایک شخص کی نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں پڑھیں۔

(۱۱۵۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، أَنَّهُ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ ، فَقَالَ :لِعَبْدِ اللهِ

إِنِّي رَأَيْت مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَأَصْحَابَهُ بِالشَّامِ يُكَبِّرُونَ عَلَى الْجَنَائِزِ خَمْسًا فَوَقِّتُوا لَنَا وَقْتًا نُتَابِعُكُمْ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَأَطْرَقَ عَبْدُ اللهِ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ : كَبِّرُوا مَا كَبَّرَ إِمَامُكُمْ لاَ وَقْتَ ، وَلاَ عَدَدَ.

(۱۱۵۶۹) حضرت علقمہ بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں شام سے واپس آیا تو میں نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے شام میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھیوں کو دیکھا وہ نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں پڑھتے ہیں۔ ہمارے لیے ایک عدد مقرر کر دیں تا کہ ہم اس کی اتباع کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر سر جھکا کر خاموش رہے پھر فرمایا: جتنی تمہارا امام تکبیریں کہے تم بھی اتنی تکبیریں کہو کوئی عدد مقرر نہیں ہے۔

(۱۱۵۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ مَوْلًى لِحُذَيْفَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جِنَازَةٍ خَمْسًا زَادَ فِيهِ غَيْرُ وَكِيعٍ ، ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ.

(احمد ۵/ ۴۰۶۔ دار قطنی ۹)

(۱۱۵۷۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جنازے پر پانچ تکبیریں پڑھیں۔ حضرت وکیع کے علاوہ سب راوی اس بات کا بھی اضافہ فرماتے ہیں کہ پھرانہوں نے فرمایا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

(۱۱۵۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ كَاتِبٍ لِعَلِيٍّ ، أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى جِنَازَةٍ خَمْسًا.

(۱۱۵۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیرات پڑھیں۔

(۱۱۵۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَ: صَلَّيْت خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا.

(۱۱۵۷۲) حضرت ایوب بن نعمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں پانچ تکبیریں پڑھیں۔

(۱۱۵۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يُكَبِّرُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ سِتًّا ، وَعَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَعَلَى سَائِرِ النَّاسِ أَرْبَعًا.

(۱۱۵۷۳) حضرت عبد خیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اصحاب بدر کے جنازے میں چھ تکبیریں پڑھتے ، دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جنازوں میں پانچ تکبیریں پڑھتے اور عام لوگوں کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں پڑھتے۔

(۹۳) مَنْ كَبَّرَ عَلَى الْجِنَازَةِ ثَلاَثًا

بعض حضرات نماز جنازہ میں تین تکبیریں پڑھتے ہیں

(۱۱۵۷۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَجْمَعُ النَّاسَ بِالْحَمْدِ وَيُكَبِّرُ

عَلَى الْجَنَازَةِ ثَلاَثًا.

(۱۱۵۷۴) حضرت ابو معبد فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابن عباس نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھتے اور تین بار تکبیر کہتے۔

(۱۱۵۷۵) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : صَلَّيْت مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا ثَلاَثًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

(۱۱۵۷۵) حضرت عمران بن حدیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی آپ نے تین تکبیریں پڑھیں اس پر اضافہ نہ کیا اور پھر آپ واپس لوٹ گئے۔

(۱۱۵۷۶) حَدَّثَنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، أَنَّهُ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ ، فَقَالَ لَهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ تَقَدَّمْ ، وَكَبِّرْ عَلَيْهَا ثَلاَثًا.

(۱۱۵۷۶) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد صاحب نے بتایا کہ وہ ایک جنازے میں تھے تو ان سے حضرت جابر بن زید نے فرمایا آپ آگے ہو جاؤ۔ اور اس پر تین تکبیریں پڑھو۔

(۹۴) مَنْ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجَنَازَةِ سَبْعًا وَتِسْعًا

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں سات یا نو تکبیریں ہیں

(۱۱۵۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمْزَةَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ تِسْعًا ، ثُمَّ جِيءَ بِالأُخْرَى فَكَبَّرَ عَلَيْهَا سَبْعًا ، ثُمَّ جِيءَ بِالأُخْرَى فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا حَتَّى فَرَغَ عَنْهُنَّ غَيْرَ أَنَّهُنَّ وِتْرٌ. (بیهقی ۱۳۔ ابن سعد ۱۶)

(۱۱۵۷۷) حضرت عبداللہ بن حارث سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت حمزہ کی نماز جنازہ پڑھائی تو نو (۹) تکبیریں پڑھیں۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے سات تکبیریں پڑھیں۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا تو آپ نے پانچ تکبیریں پڑھیں۔ یہاں تک کہ آپ سب جنازوں سے فارغ ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ہر جنازے پر طاق تکبیریں پڑھیں۔

(۱۱۵۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : صَلَّى عَلِيٌّ عَلَى أَبِي قَتَادَةَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سَبْعًا.

(۱۱۵۷۸) حضرت موسیٰ بن عبداللہ بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت قتادہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں سات تکبیریں پڑھیں۔

(۱۱۵۷۹) حدثت عن جَرِير ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُزَادُ عَلَى سَبْعِ تَكْبِيرَاتٍ ، وَلاَ

تَنْقُصُ مِنْ أَرْبَعٍ.

(۱۱۵۷۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ سات تکبیروں سے زیادہ اور چار تکبیروں سے کم نہیں کہی جائیں گی۔

(۱۱۵۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمْزَةَ فَجَعَلُوا يَرْفَعُونَ وَحَمْزَةُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى فَرَغَ مِنَ الصَّلاَةِ عَلَيْهِمْ. (ابن سعد ۱۶۔ ابوداؤد ۴۳۵)

(۱۱۵۸۰) حضرت ابو مالک ؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت حمزہ ؓ کی نماز جنازہ پڑھائی، صحابہ کرام ؓ جنازوں کو آپ ﷺ کے سامنے سے اٹھا رہے تھے جبکہ حضرت حمزہ ؓ کا جنازہ (ہر دفعہ) آپ ﷺ کے سامنے رہا۔ یہاں تک کہ آپ سب جنازوں سے فارغ ہوگئے۔

(۱۱۵۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمْزَةَ ، فَكَانَ يُجَاءُ بِتِسْعَةٍ فَيُوضَعُونَ مَعَهُ ، فَيُصَلِّي عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ يُرْفَعُونَ وَيُتْرَكُ ، وَيُجَاءُ بِتِسْعَةٍ آخَرِينَ ، فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِمْ جَمِيعًا.

(۱۱۵۸۱) حضرت ابو مالک ؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت حمزہ ؓ کی نماز جنازہ اس طرح پڑھائی کہ ان کے ساتھ نو جنازے اور رکھے جاتے (نماز جنازہ کے بعد) وہ نو اٹھا لیے جاتے اور حضرت حمزہ کا جنازہ وہیں رہتا پھر نو اور جنازے لائے جاتے، اسی طرح ہوتا رہا یہاں تک کہ حضور ﷺ تمام جنازوں سے فارغ ہوگئے۔

(۱۱۵۸۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ عَلِيًّا صَلَّى عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سِتًّا.

(۱۱۵۸۲) حضرت امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت سہل بن حنیف ؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں چھ تکبیریں پڑھیں۔

(۱۱۵۸۳) حَدَّثَنَا معتمرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لاَ يُنْقَصُ مِنْ ثَلاَثِ تَكْبِيرَاتٍ ، وَلاَ يُزَادُ عَلَى سَبْعٍ.

(۱۱۵۸۳) حضرت بکر ابن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں تین تکبیروں سے کم اور سات سے زائد نہیں کیا جائے گا۔

(۱۱۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ سِتًّا. (بخاری ۴۰۰۴)

(۱۱۵۸۴) حضرت عبداللہ بن معقل ؓ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت سہل بن حنیف ؓ کی نماز جنازہ میں چھ تکبیریں پڑھیں۔

(۱۱۵۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ ، أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ سِتًّا.

(۱۱۵۸۵) حضرت ابن مغفل سے مروی ہے کہ علی ؓ نے سہل بن حنیف کے جنازے پر چھ تکبیریں کہیں۔

(۹۵) فِي الرَّجُلِ يَخَافُ أَنْ تَفُوتَهُ الصَّلاَةُ عَلَى الجَنَازَةِ وَهُوَ غَيْرُ مُتَوَضِّئٍ

کسی شخص کا وضو نہ ہو اور اس کو یہ خوف ہو کہ اگر وضو کیلئے گیا تو نماز جنازہ فوت ہو جائے گی

(۱۱۵۸۶) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيُّ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إذَا خِفْتَ أَنْ تَفُوتَكَ الْجِنَازَةُ وَأَنْتَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَتَيَمَّمْ وَصَلِّ.

(۱۱۵۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں جب آپ کو خوف ہو کہ آپ کی نماز جنازہ قضا ہو جائے گی اور اس وقت آپ کا وضو نہ ہو تو آپ تیمم کرلو اور نماز جنازہ ادا کرلو۔

(۱۱۵۸۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :إذَا فَجَأَتْك الْجِنَازَةُ وَأَنْتَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَتَيَمَّمْ وَصَلِّ عَلَيْهَا.

(۱۱۵۸۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جنازہ آپ کے پاس آئے اور آپ کا وضو نہ ہو تو تیمم کر کے اس کی نماز جنازہ ادا کرلو۔

(۱۱۵۸۸) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا فَجَأَتْك الْجِنَازَةُ وَلَسْت عَلَى وُضُوءٍ ، فَإِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ فَتَوَضَّأْ وَصَلِّ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَكَ مَاءٌ فَتَيَمَّمْ وَصَلِّ.

(۱۱۵۸۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نماز جنازہ (کا وقت) آجائے اور آپ کا وضو نہ ہو تو اگر اس وقت آپ کے پاس پانی موجود ہے تو وضو کر کے نماز ادا کرلو، اور اگر پانی نہ ہو تو تیمم کر کے نماز جنازہ ادا کرلو۔

(۱۱۵۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ وَمَنْصُورٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَتَيَمَّمُ إذَا خَشِيَ الْفَوْتَ.

(۱۱۵۸۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نماز جنازہ فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرلے۔

(۱۱۵۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ:إذَا خِفْت أَنْ تَفُوتَكَ الْجِنَازَةُ فَتَيَمَّمْ وَصَلِّ.

(۱۱۵۹۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب نماز جنازے کا فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر کے نماز ادا کرلو۔

(۱۱۵۹۱) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وحَمَّاد ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا خَافَ أَنْ تَفُوتَه الصَّلاَةُ عَلَى الْجِنَازَةِ تَيَمَّمْ.

(۱۱۵۹۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب آپ کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کرلو۔

(۱۱۵۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :يَتَيَمَّمُ إذَا خَشِيَ الْفَوْتَ.

(۱۱۵۹۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمم کرلو۔

(۱۱۵۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ عن أبيه ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :إذَا خِفْتَ أَنْ تَفُوتَكَ الصَّلاَةُ وَأَنْتَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَتَيَمَّمْ.

(۱۱۵۹۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو اور آپ کا وضو بھی نہ ہو تو تیمم کرلو۔

(۱۱۵۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عن سَالِمٍ، قَالَ: يَتَيَمَّمُ، وَقَالَ الْقَاسِمُ: لاَ يُصَلِّي عَلَيْهَا حَتَّى يَتَوَضَّأَ.

(۱۱۵۹۴) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وضو کیے بغیر نماز جنازہ مت ادا کرو۔

(۱۱۵۹٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يَتَيَمَّمُ ، وَلاَ يُصَلِّي إلاَّ عَلَى طُهْرٍ.

(۱۱۵۹۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں نہ تیمم کرے اور نہ نماز جنازہ ادا کرے جب تک وضو نہ کرے۔

(۱۱۵۹٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْضُرُ الْجِنَازَةَ فَيَخَافُ أَنْ تَفُوتَهُ الصَّلاَةُ عَلَيْهَا ، قَالَ : لاَ يَتَيَمَّمُ.

(۱۱۵۹۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا ایک شخص (کا وضو نہیں ہے) اور نماز جنازہ فوت ہو جانے کا اندیشہ ہے (کیا وہ تیمم کر سکتا ہے؟) آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں وہ تیمم نہ کرے۔

(۱۱۵۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي عَلَيْهَا.

(۱۱۵۹۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تیمم کرے اور نماز جنازہ ادا کرے۔

(۹٦) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَلاَ يَتَيَمَّمُ

بعض حضرات نے اجازت دی ہے کہ وہ نماز جنازہ ادا کرے تیمّم نہ کرے

(۱۱۵۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْضُرُ الْجِنَازَةَ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ، قَالَ : يُصَلِّي عَلَيْهَا.

(۱۱۵۹۸) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا: جنازہ حاضر ہو جائے اور کسی شخص کا وضو نہ ہو تو (وہ کیا کرے؟) آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ نماز جنازہ ادا کرے۔

(۱۱۵۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَمُطِيعٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُصَلِّي عَلَيْهَا زَادَ فِيهِ مُطِيعٌ لَيْسَ فِيهِ رُكُوعٌ ، وَلاَ سُجُودٌ.

(۱۱۵۹۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ ادا کرے، حضرت مطیع رحمہ اللہ نے اس میں اس بات کا بھی اضافہ فرمایا ہے کہ اس میں رکوع و سجود نہیں ہیں۔

(۹۷) فِي الرَّجُلِ يَفُوتُهُ بَعْضُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ يَقْضِيهِ أَمْ لاَ وَمَا ذُكِرَ فِيهِ

کسی شخص کی نماز جنازہ کی کچھ تکبیریں فوت ہو جائیں تو کیا وہ ان کی قضا کرے یا نہ کرے اس بارے میں جو وارد ہوا ہے اس کا بیان

(۱۱۶۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَقْضِي مَا فَاتَهُ مِنَ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ.

(۱۱۶۰۰) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کی جو تکبیریں فوت ہو جائیں ان کی وہ قضا نہیں کرے گا۔

(۱۱۶۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا فَاتَتْكَ تَكْبِيرَةٌ ، أَوْ تَكْبِيرَتَانِ عَلَى الْجِنَازَةِ فَبَادِرْ فَكَبِّرْ مَا فَاتَكَ قَبْلَ أَنْ تُرْفَعَ.

(۱۱۶۰۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب نماز جنازہ کی ایک دو تکبیریں فوت ہو جائیں تو اٹھنے سے قبل ان تکبیروں کو جلدی سے کہہ لے۔

(۱۱۶۰۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ قَارِظِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ يَبْنِي عَلَى مَا فَاتَهُ مِنَ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ.

(۱۱۶۰۲) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ کی جو تکبیریں فوت ہو جائیں ان کی بنا (قضا) کرے گا۔

(۱۱۶۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : يُكَبِّرُ مَا أَدْرَكَ وَيَقْضِي مَا سَبَقَهُ ، وَقَالَ الْحَسَنُ : يُكَبِّرُ مَا أَدْرَكَ ، وَلاَ يَقْضِي مَا سَبَقَهُ.

(۱۱۶۰۳) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جتنی تکبیریں مل جائیں وہ ادا کرے اور جو گزر چکی ہیں ان کی قضا کرے۔ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو مل جائیں وہ تو کہہ لے لیکن جو رہ گئی ہیں ان کی قضا نہ کرے۔

(۱۱۶۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَعَطَاءٍ قَالاَ : لاَ تَقْضِي مَا فَاتَكَ مِنَ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ.

(۱۱۶۰۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو تکبیرات فوت ہو جائیں ان کی قضا نہیں ہے۔

(۱۱۶۰۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : يَقْضِي.

(۱۱۶۰۵) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں قضا کرے گا۔

(۱۱۶۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : يُكَبِّرُ مَا أَدْرَكَ ، وَلاَ يَقْضِي مَا فَاتَهُ.

(۱۱۶۰۶) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جتنی تکبیریں مل جائیں ان کو کہہ لے اور جو فوت ہو گئی ہیں ان کی قضا نہ کرے۔

(۱۱۶۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :يَقْضِي مَا فَاتَهُ مِنَ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ.

(۱۱۶۰۷) حضرت حمید بن عبدالرحمن ولیٹیلیہ فرماتے ہیں نماز جنازہ کی جتنی تکبیریں فوت ہوگئی ہیں ان کی قضاء کرے۔

(۹۸) فِي الرَّجُلِ يَنْتَهِي إلَى الإِمَامِ وَقَدْ كَبَّرَ أَيَدْخُلُ مَعَهُ ، أَوْ يَنْتَظِرُ حَتَّى يُبْتَدَأَ بِالتَّكْبِيرِ

جو شخص (نماز جنازہ میں) امام تک پہنچے تو وہ تکبیر کہہ چکا ہو تو کیا وہ فوراً نماز میں شامل ہو جائے یا امام کی تکبیر کا انتظار کرے؟

(۱۱۶۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إذَا انْتَهَى الرَّجُلُ إلَى الْجِنَازَةِ وَقَدْ سُبِقَ بِبَعْضِ التَّكْبِيرِ لَمْ يُكَبِّرْ حَتَّى يُكَبِّرَ الإِمَامُ.

(۱۱۶۰۸) حضرت حارث ولیٹیلیہ فرماتے ہیں جب آدمی نماز جنازہ میں اس وقت پہنچے جب امام کچھ تکبیریں کہہ چکا ہو تو وہ فوراً تکبیر نہ کہے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے (پھر نماز میں داخل ہو)۔

(۱۱۶۰۹) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الرَّجُلِ يَنْتَهِي إلَى الْجِنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّونَ عَلَيْهَا، قَالَ :يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيرَةٍ.

(۱۱۶۰۹) حضرت حسن ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص نماز جنازہ کے لئے آئے اور لوگ نماز جنازہ ادا کر رہے ہوں تو وہ بھی تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ شامل ہو جائے، (امام کی تکبیر کا انتظار نہ کرے)۔

(۹۹) مَنْ كَانَ لاَ يَجْهَرُ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْجِنَازَةِ

بعض حضرات فرماتے ہیں نماز جنازہ کا سلام بلند آواز سے نہ پھیرے

(۱۱۶۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَجْهَرُ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْجِنَازَةِ.

(۱۱۶۱۰) حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ نماز جنازہ کا سلام بلند آواز سے نہ پھیرتے تھے۔

(۱۰۰) فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الْجِنَازَةِ كَمْ هُوَ

نماز جنازہ میں کتنے سلام ہیں؟

(۱۱۶۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إذَا صَلَّى عَلَى الْجِنَازَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ فَكَبَّرَ ، فَإِذَا فَرَغَ سَلَّمَ عَلَى يَمِينِهِ وَاحِدَةً.

(۱۱۶۱۱) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر جب نماز جنازہ ادا فرماتے تو تکبیر کہتے وقت رفع یدین فرماتے، جب نماز سے فارغ ہوتے تو دائنی طرف صرف ایک سلام پھیرتے۔

(۱۱۶۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيد ، قَالَ : صَلَّى عَلِيٌّ عَلَى يَزِيدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا ، وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً خَفِيَّةً عَنْ يَمِينِهِ.

(۱۱۶۱۲) حضرت عمیر بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت یزید بن المکفف کی نماز جنازہ ادا فرمائی اوراس میں چار تکبیرات پڑھیں اور آہستہ آواز میں دائنی طرف صرف ایک سلام پھیرا۔

(۱۱۶۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَى الْجِنَازَةِ تَسْلِيمَةً.

(۱۱۶۱۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس نماز جنازہ میں ایک سلام پھیرتے تھے۔

(۱۱۶۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَهُ عَلَى جِنَازَةٍ ، فَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ حِينَ فَرَغَ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(۱۱۶۱۴) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں میں نے حضرت حارث کے پیچھے نماز جنازہ ادا کی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے دائنی جانب ایک سلام السلام علیکم کہتے ہوئے پھیرا۔

(۱۱۶۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَى الْجِنَازَةِ تَسْلِيمَةً.

(۱۱۶۱۵) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نماز جنازہ میں ایک سلام پھیرا کرتے تھے۔

(۱۱۶۱٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: تَسْلِيمُ السَّهوِ وَالْجِنَازَةِ وَاحِد.

(۱۱۶۱۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سجدہ سہو اور نماز جنازہ میں ایک ہی سلام ہے۔

(۱۱۶۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَلِّم عَلَى الْجِنَازَةِ تَسْلِيمَةً.

(۱۱۶۱۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں نماز جنازہ میں صرف ایک سلام پھیرو۔

(۱۱۶۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّام عَنْ هِلاَلِ بن مَزِيدٍ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ فَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً أَوَّلُهَا عَنْ يَمِينِهِ ، وَآخِرُهَا عَنْ يساره.

(۱۱۶۱۸) حضرت ھلال بن مزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید کے پیچھے نماز جنازہ ادا کی، آپ نے پہلے دائنی جانب سلام پھیرا، پھر دوسرا سلام بائیں جانب پھیرا۔

(۱۱۶۱۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّى ابْنُ سِيرِينَ فَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً فَأَسْمَعَ عَلَى الْجِنَازَةِ.

(۱۱۶۱۹) حضرت معتمر بن سلیمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین نے نماز جنازہ پڑھائی اور بلند آواز

سے ایک مرتبہ سلام پھیرا۔

(۱۱۶۲۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا ، وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ تَسْلِيمَةً.

(۱۱۶۲۰) حضرت ابوالعنبس ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوھریرہ ؓ کے پیچھے نماز جنازہ ادا کی آپ نے اس میں چار تکبیریں کہیں اوردائنی جانب ایک سلام پھیرا۔

(۱۱۶۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَى الْجِنَازَةِ تَسْلِيمَةً.

(۱۱۶۲۱) حضرت منصور بن حیان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؓ نماز جنازہ پرایک سلام پھیرتے۔

(۱۱۶۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ، وَيَرُدُّ مَنْ خَلْفَ الإِمَامِ.

(۱۱۶۲۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ ایک سلام میت کے چہرے کی طرف کر کے پھیرے اور مقتدی بھی سلام کو دہرائیں۔

(۱۱۶۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَامِرًا صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ ، وَعَنْ شِمَالِهِ.

(۱۱۶۲۳) حضرت حریث ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر ؒ کو نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے دیکھا آپ ؒ نے دائیں اور بائیں سلام پھیرا۔

(۱۱۶۲٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ قُطْبَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ سَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً.

(۱۱۶۲۴) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت یحییٰ نماز جنازہ ادا فرماتے تو ایک سلام پھیرتے۔

(۱۱۶۲٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ : صَلَّيْت مَعَ وَاثِلَةَ عَلَى سِتِّينَ جِنَازَةً مِنَ الطَّاعُونِ ، رِجَالٍ وَنِسَاءٍ ، فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ، وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً.

(۱۱۶۲۵) حضرت عمرو بن مہاجر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت واثلہ ؒ کے ساتھ طاعون کے زمانے میں مردوں اور عورتوں کے ساٹھ جنازے پڑھے۔ آپ چار تکبیریں پڑھتے اور ایک سلام پھیرتے۔

(۱۱۶۲٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلاَءِ ، قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ مَكْحُولٍ عَلَى جِنَازَةٍ فَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً عَنْ يَمِينِهِ.

(۱۱۶۲۶) حضرت عبداللہ بن العلاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول ؒ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی آپ نے دائنی جانب ایک سلام پھیرا۔

(۱۱۶۲۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ غُنَيْمًا قُلْتُ :أُسَلِّمُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْجِنَازَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَلَسْت فِي الصَّلاَةِ ؟.

(۱۱۶۲۷) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت غنیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا کیا میں نماز جنازہ میں سلام پھیروں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ہاں! کیا تو نماز میں نہیں ہے؟

(۱۱۶۲۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَى الْجِنَازَةِ عَنْ يَمِينِهِ ، وَعَنْ يساره.

(۱۱۶۲۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نماز جنازہ میں دائیں اور بائیں (دو) سلام پھیرتے تھے۔

(۱۱۰) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ مَعَ الْجِنَازَةِ مَنْ قَالَ لاَ يَجْلِسُ حَتَّى تُوضَعَ

کوئی شخص جنازے کے ساتھ (قبرستان) جائے تو جب تک جنازہ نہ رکھ دیا جائے وہ نہ بیٹھے

(۱۱۶۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ ::كَانَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ إذَا شَهِدَ جِنَازَةً لَمْ يَجْلِسْ حَتَّى تُوضَعَ.

(۱۱۶۲۹) حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ جب جنازہ میں حاضر ہوتے تو جب تک وہ رکھ نہ دیا جاتا آپ بھی نہ بیٹھتے۔

(۱۱۶۳۰) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي الْعُنبُسِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَقْعُدُ حَتَّى يُوضَعَ السَّرِيرُ.

(۱۱۶۳۰) حضرت ابوالعنبس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب تک جنازہ نہ رکھ دیا جاتا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نہ بیٹھتے۔

(۱۱۶۳۱) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ وَكَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَفَعَهُ ، قَالَ :إذَا كُنْتُمْ فِي جِنَازَةٍ فَلاَ تَجْلِسُوا حَتَّى يُوضَعَ السَّرِيرُ.

(ابوداؤد ۳۱۶۵۔ احمد ۳۸)

(۱۱۶۳۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی جنازہ میں شریک ہو تو جب تک جنازے کی چارپائی نہ رکھ دی جائے تم نہ بیٹھو۔

(۱۱۶۳۲) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، وَأَبِي هُبَيْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إذَا صَحِبَ جِنَازَةً لَمْ يَجْلِسْ حَتَّى تُوضَعَ.

(۱۱۶۳۲) حضرت ابوھبیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی جنازے میں ہوتے تو جب چارپائی نہ رکھ دی جاتی آپ تشریف نہ رکھتے۔

(۱۱۶۳۳) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا وُضِعَ السَّرِيرُ فَاجْلِسْ.

(۱۱۶۳۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں جب چار پائی رکھ دی جائے تب تم بیٹھو۔

(۱۱۶۳۴) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ :رَأَيْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فِي جِنَازَةٍ فَاتَّكَأَ عَلَى حَائِطٍ ، فَجَعَلَ يَقُولُ :وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ ؟ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى وُضِعَتْ.

(۱۳۱۳۴) حضرت طلحہ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ بن زبیر ؓ کو ایک جنازے میں دیکھا آپ ؓ نے ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی اور فرما رہے تھے کیا جنازہ رکھ دیا گیا ہے؟ جب تک جنازہ نہ رکھا آپ نہ بیٹھے۔

(۱۱۶۳۵) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ قَالاَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَجْلِسُوا حَتَّى تُوضَعَ الْجِنَازَةُ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ.

(۱۱۶۳۵) حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت شعبی ؒ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ جنازہ لوگوں کے کندھوں سے اترنے سے قبل ہی کوئی شخص بیٹھ جائے۔

(۱۱۶۳۶) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :مَشَيْت مَعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَلَمَّا انْتَهَوْا إلَى الْقَبْرِ قَامُوا يَتَحَدَّثُونَ حَتَّى وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ ، فَلَمَّا وُضِعَتْ جَلَسُوا.

(۱۱۶۳۶) حضرت ابو حازم ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن بن علی ؓ، حضرت ابو ہریرہ ؓ اور حضرت ابن زبیر ؓ کے ساتھ (جنازے میں) چلا، جب وہ قبر کے پاس پہنچے تو کھڑے ہو کر گفتگو کرنے لگے، یہاں تک کہ جنازہ رکھ دیا گیا، جب جنازہ رکھا گیا تب وہ حضرات بیٹھے۔

(۱۱۶۳۷) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَجْلِسُ حَتَّى تُوضَعَ ، قَالَ :وَكَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۱۱۶۳۷) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جاتا حضرت محمد ؒ تشریف نہ رکھتے۔ اور فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ بیٹھنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے۔

(۱۱۶۳۸) حدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِي جِنَازَةٍ فَلَمْ أَجْلِسْ حَتَّى وُضِعَتْ إلَى الأَرْضِ ، ثُمَّ أَتَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ فَجَلَسْتُ إلَيْهِ ، فَقَالَ :مَا لِي لَمْ أَرَك جَلَسْتَ حَتَّى وُضِعَتِ الْجِنَازَةُ فَقُلْت ذَاكَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، فَقَالَ نَافِعٌ :حَدَّثَنِي مَسْعُودُ بْنُ الْحَكَمِ ، أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ ، ثُمَّ قَعَدَ. (مسلم ۸۳۔ ابوداؤد ۳۱۶۷)

(۱۱۶۳۸) حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک جنازے میں تھا، جب تک جنازہ نہ رکھ دیا گیا میں

نہیں بیٹھا، پھر میں حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اوران کے پاس بیٹھ گیا، انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے کہ جب تک جنازہ نہیں رکھا گیا آپ بیٹھے نہیں؟ میں نے کہا اس لیے کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے (پھر جب جنازہ رکھ دیا گیا) پھر بیٹھے۔

(۱۰۲) مَنْ رَخَّصَ فِي أَنْ يُجْلَسَ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ

بعض حضرات نے جنازہ رکھنے سے قبل بیٹھنے کی اجازت دی ہے

(۱۱۶۳۹) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَرَجُلاً آخَرَ يَجْلِسَانِ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ الْجِنَازَةُ.

(۱۱۶۳۹) حضرت انیس بن ابی یحییٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ایک دوسرے شخص کو دیکھا کہ دونوں جنازہ رکھ دینے سے قبل بیٹھ گئے۔

(۱۱٦٤٠) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا كَانَا يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ وَيَجْلِسَانِ.

(۱۱۶۴۰) حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ اور حضرت سالم رضی اللہ عنہ دونوں حضرات جنازے کے آگے چلتے تھے اور جنازہ رکھ دینے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے۔

(۱۱٦٤١) حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، أَنَّهُ رَأَى الْحَسَنَ جَلَسَ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ الْجِنَازَةُ عَلَى الْقَبْرِ.

(۱۱۶۴۱) حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جنازہ کو قبر پر رکھ دینے سے قبل ہی بیٹھ گئے۔

(۱۱٦٤٢) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَعَامِرٍ قَالاَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُجْلَسَ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ الْجِنَازَةُ فِي الْقَبْرِ.

(۱۱۶۴۲) حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنازے کو رکھ دینے سے قبل بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۱٦٤٣) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ ، قَالَ : فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ. (ابوداؤد ۳۲۰۴۔ ابن خزیمۃ ۱۲)

(۱۱۶۴۳) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری شخص کے جنازے میں گئے، پھر جب ہم قبر کے پاس پہنچ گئے اور لحد ابھی نہیں بنی تھی، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے، اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد اس طرح بیٹھ گئے جس طرح ہمارے سروں پر پرندے بیٹھ گئے ہوں۔

(۱۱۶٤٤) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، قَالَ: مَا أَنْتَ بِعَادِلٍ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلاَّ وَجَدْتَ أَمْثَلَهُمَا عِنْدَ اللهِ أَيْسَرَهُمَا ، فَاجْلِسْ فِي قِيَامِ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۶۴۴) حضرت مورق العجلی فرماتے ہیں کہ آپ دو کاموں میں انصاف کرنے والے نہیں ہیں مگر آپ ان دونوں کے مثل پالیں گے عبداللہ کے نزدیک جوان میں سے آسان ہو، پس جب جنازہ (کندھوں پر) کھڑا ہو تو تم بیٹھ جاؤ۔

(۱۱۶٤٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرْوَانَ يَمْشِيَانِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ ، ثُمَّ جَلَسَا فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ ، فَقَالَ : قُمْ أَيُّهَا الأَمِيرُ فَقَدْ عَلِمَ هَذَا ، يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اتَّبَعَ الْجِنَازَةَ لَمْ يَجْلِسْ حَتَّى تُوضَعَ.

(بخاری ۱۳۱۰۔ مسلم ۶۶۰)

(۱۱۶۴۵) حضرت سعید المقبری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوھریرہ اور مروان کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا، پھر وہ دونوں بیٹھ گئے، حضرت ابو سعید الخدری تشریف لائے اور فرمایا: اے امیر کھڑے ہو جاؤ، اس کو (ابوھریرہ کو) معلوم ہے کہ جب نبی اکرم کسی جنازے کے ساتھ جاتے تو جب تک جنازہ نہ رکھ دیا جاتا آپ تشریف نہ رکھتے۔

(۱۰۳) فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ أَلَهُ أَنْ لاَ يَرْجِعَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَهُ

کوئی شخص نماز جنازہ ادا کرے تو کیا اسکو بغیر اجازت واپس جانے کی اجازت ہے؟

(۱۱۶٤٦) حدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ لاَ يَرْجِعُ حَتَّى يُؤْذَنَ لَهُ.

(۱۱۶۴۶) حضرت امام زہری فرماتے ہیں کہ حضرت مسور بن مخرمہ نماز جنازہ کے بعد واپس نہ لوٹتے جب تک کہ ان سے اجازت نہ لے لیتے۔

(۱۱۶٤٧) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْجِنَازَةِ فَقَدْ قَضَيْتُمْ مَا عَلَيْكُمْ ، فَخَلُّوا بَيْنَهَا وَبَيْنَ أَهْلِهَا.

(۱۱۶۴۷) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں جب تم نے نماز جنازہ ادا کرلی تو تم نے اپنا حق ادا کرلیا، اب اس کے اور اس کے اھل کو تنہا (خالی) چھوڑ دو۔

(۱۱۶٤٨) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : امْشِ مَعَ الْجِنَازَةِ مَا شِئْتَ ، ثُمَّ ارْجِعْ إِذَا بَدَا لَكَ.

(۱۱۶۴۸) حضرت جابر ارشاد فرماتے ہیں کہ جتنا چاہو جنازے کے ساتھ چلو پھر واپس لوٹ آؤ جب تمہارے لیے ظاہر ہو جائے۔

(۱۱٦٤٩) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى لَهُمْ إِذْنًا وَيَقُولُ :مَا سُلْطَانُهُمْ عَلَيْنَا.

(۱۱۶۴۹) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد اجازت لینے کو ضروری نہ سمجھتے تھے، اور فرماتے تھے کہ وہ ہم پر نگہبان نہیں ہیں۔

(١١٦٥٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ ، ثُمَّ رَجَعَ.

(۱۱۶۵۰) حضرت موسیٰ بن نافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا کہ آپ نے نماز جنازہ پڑھی اور واپس لوٹ گئے۔

(١١٦٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرْجِعُ مِنَ الْجِنَازَةِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ بَعْدَ فَرَاغِهِمْ ، قَالَ :مَا كَانَ يَرْجِعُ حَتَّى يُؤْذَنَ لَهُ.

(۱۱۶۵۱) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت نافع سے دریافت کیا کیا حضرت عبداللہ بن عمر نماز جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد اجازت سے قبل ہی واپس لوٹ جایا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا اجازت لینے سے قبل نہیں لوٹا کرتے تھے۔

(١١٦٥٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أَمِيرَانِ وَلَيْسَا بِأَمِيرَيْنِ صَاحِبُ الْجِنَازَةِ إِذَا صَلَّيْتَ عَلَيْهَا لَمْ تَرْجِعْ إِلاَّ بِإِذْنِهِ وَالْمَرْأَةُ الْحَاجَّةُ عَلَى رُفْقَتِهَا إِذَا حَاضَتْ.

(۱۱۶۵۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دو شخص عہدۂ امارت پر نہ ہونے کے باوجود بھی امیر ہی سمجھے جاتے ہیں ایک جنازے کا مالک جب تم نماز جنازہ ادا کرلو تو اجازت کے بغیر نہ لوٹو، اور حاجن عورت اپنے ساتھیوں کے پاس جب وہ حائضہ ہو جائے۔

(١١٦٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَمِيرَانِ وَلَيْسَا بِأَمِيرَيْنِ صَاحِبُ الْجِنَازَةِ وَالْحَائِضُ فِي الرُّفْقَةِ.

(۱۱۶۵۳) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی نہ امیر ہونے کے باوجود بھی امیر ہی سمجھے جاتے ہیں، جنازے والا، اور حائضہ عورت اپنے ساتھیوں میں۔

(١١٦٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ.

(۱۱۶۵۴) حضرت عمر سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(١١٦٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ أَمِيرَانِ وَلَيْسَا بِأَمِيرَيْنِ الْجِنَازَةُ عَلَى مَنْ يَتْبَعُهَا وَالْمَرْأَةُ الْحَاجَّةُ عَلَى رُفْقَتِهَا إِذَا حَاضَتْ.

(۱۱۶۵۵) حضرت طلحہ الیامی فرماتے ہیں دو آدمی امیر نہ ہوتے ہوئے بھی امیر ہیں۔ جنازہ امیر ہے اس شخص کا جو اس کی اتباع کرے اور حاجن عورت اپنے ساتھیوں پر جب وہ حائضہ ہو جائے۔

(۱۱۶۵۶) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي القصاف ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي قِلاَبَةَ فِي جِنَازَةٍ ، فَلَمَّا صَلَّى انْصَرَفَ ، قَالَ : فَقُلْت لَهُ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَكَ ، قَالَ : فَقَالَ : أَهُمْ أُمَرَاءُ عَلَيْنَا.

(۱۱۶۵۶) حضرت داؤد بن ابی القصاف ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوقلابہ ؒ کے ساتھ ایک جنازے میں تھا، جب آپ نے نماز پڑھی آپ واپس لوٹ گئے، میں نے ان سے عرض کیا اجازت سے پہلے ہی آپ ؒ واپس جارہے ہیں؟ آپ ؒ نے فرمایا کیا وہ ہم پر حکمران (اور مسلط) ہیں؟۔

(۱۱۶۵۷) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ عَلَى مَنْ تَبِعَ الْجِنَازَةَ إِذْنٌ ؟ قَالَ : لاَ وَلَكِنْ يَحْتَشِمُ الرَّجُلُ أَنْ يَرْجِعَ حَتَّى يُؤْذَنَ لَهُ.

(۱۱۶۵۷) حضرت ابوداؤد الطیالسی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعقیل ؒ سے دریافت کیا جو شخص جنازے کے ساتھ ہو اس کے لیے (واپس جانے کے لیے) اجازت ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا نہیں، لیکن آدمی کی حیا میں یہ بات داخل ہے کہ وہ اجازت کے بغیر نہ لوٹے۔

(۱۱۶۵۸) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَمِيرَانِ وَلَيْسَا بِآمِرَيْنِ : الْمَرْأَةُ تَكُونُ مَعَ الرُّفْقَةِ فَتَحُجُّ ، أَوْ تَعْتَمِرُ فَيُصِيبُهَا أَذًى مِنَ الْحَيْضِ ؟ قَالَ : لاَ تَنْفِرُوا حَتَّى تَطْهُرَ وَتَأْذَنَ لَهُمْ وَالرَّجُلُ يَخْرُجُ مَعَ الْجِنَازَةِ لاَ يَرْجِعُ حَتَّى يُؤْذَنَ لَهُ ، أَوْ يَدْفِنُوهَا ، أَوْ يُوَارُوهَا.

(۱۱۶۵۸) حضرت ابوھریرہ ؓ فرماتے ہیں دو امیر ایسے ہیں جو حقیقت میں امیر نہیں ایک وہ عورت جو کسی جماعت کے ساتھ حج یا عمرہ کے لیے جائے اور وہ حائضہ ہو جائے اب وہ جماعت اس وقت کوچ نہیں کر سکتی جب تک وہ پاک نہ ہو جائے یا ناپاکی کی حالت میں انہیں چلے جانے کی اجازت نہ دے دے۔ اور دوسرا وہ آدمی جو کسی جنازے کے ساتھ چلا جائے اب وہ اس وقت تک واپس نہیں جا سکتا جب تک کہ اس کو اجازت نہ مل جائے یا جب تک میت کو دفن نہ کر دیا جائے۔

(۱۱۶۵۹) حدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ الْحَسَنِ فِي جِنَازَةٍ ، فَلَمَّا أُذِنَ لَهُمْ قُلْتُ لِلْحَسَنِ قَدْ أُذِنَ لَهُمْ ، قَالَ : وَهَلْ عَلَيْنَا إِذْنٌ.

(۱۱۶۵۹) حضرت حبیب بن ابی محمد ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن ؒ کے ساتھ ایک جنازے میں تھا، پھر جب لوگوں کو اجازت دی گئی تو میں نے حضرت حسن ؒ سے کہا اجازت دے دی گئی ہے۔ حضرت حسن ؒ نے فرمایا کیا ہمارے لئے اذن (ضروری) ہے؟

(۱۱۶۶۰) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : يَتْبَعُ الْجِنَازَةَ مَا بَدَا لَهُ وَيَرْجِعُ إِذَا بَدَا لَهُ.

(۱۱۶۶۰) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ جنازے کے ساتھ چلے جتنا اس کے لیے ظاہر ہو (گنجائش ہو) اور واپس لوٹ جائے جب اس کے لیے ظاہر ہو جائے۔

(۱۱۶۶۱) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ.

(۱۱۶۶۱) حضرت حسن ؒ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۱۶۶۲) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَمِيرَانِ وَلَيْسَا بِأَمِيرَيْنِ الرَّجُلُ يُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلاَّ بِإِذْنِ أَهْلِهَا ، وَالْمَرْأَةُ تَكُونُ مَعَ الْقَوْمِ فَتَحِيضُ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْفِرُوا إِلاَّ بِإِذْنِهَا.

(۱۱۶۶۲) حضرت ابوھریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ دوآدمی امیر نہ ہونے کے باوجود بھی امیر ہیں، کوئی شخص نماز جنازہ ادا کرے تو وہ بغیر اجازت کے واپس نہ لوٹے، اور کوئی عورت (حج کے سفر میں) ہے اور اس کو طواف سے پہلے یوم النحر میں حیض آجائے، تو ان کے لیے اس عورت کی اجازت کے بغیر نکلنا جائز نہیں ہے۔

(۱۰۴) فِي الْمَرْأَةِ أَيْنَ يُقَامُ مِنْهَا فِي الصَّلاَةِ وَالرَّجُلِ أَيْنَ يُقَامُ مِنْهُ

عورت کے ہاں کھڑا ہوا جائے نماز جنازہ میں اور مرد کے کہاں کھڑا ہوا جائے

(۱۱۶۶۳) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُكْتِبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ فَقَامَ وَسَطَهَا. (بخاری ۱۳۳۲۔ ابوداؤد ۳۱۸۸)

(۱۱۶۶۳) حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک عورت کا جنازہ پڑھایا تو آپ ﷺ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

(۱۱۶۶٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ غالب أو أَبِي غَالِبٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ أُتِيَ بِجِنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِ السَّرِيرِ وَجِيءَ بِجِنَازَةِ امْرَأَةٍ فَقَامَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عِنْدَ السَّرِيرِ ، فَقَالَ : الْعَلاَءُ بْنُ زِيَادٍ هَكَذَا رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ، قَالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : احْفَظُوهُ. (ترمذی ۱۰۳۴۔ احمد ۳/ ۱۱۸)

(۱۱۶۶۴) حضرت ابوالغالب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس ؓ کے پاس ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تو آپ اس کی چارپائی کے سر کے پاس کھڑے ہوئے اور ایک عورت کا جنازہ لایا گیا تو آپ اس کے سینے کے پاس کھڑے ہوئے، حضرت علاء بن زیاد ؒ نے دریافت کیا، کیا آپ ؓ نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا ہاں، پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس کو یاد کرلو۔

(۱۱۶۶٥) حدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي رَافِعٍ أَيْنَ أَقُومُ مِنَ الْجِنَازَةِ قَالَ : فَخَلَعَ نَعْلَهُ ، ثُمَّ قَالَ : هَاهُنَا ، يَعْنِي وَسَطَهَا.

(۱۱۶۶۵) حضرت یزید بن ابی منصور ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابورافع ؒ سے دریافت کیا کہ میں جنازے کے کہاں

کھڑا ہوں؟ آپ نے اپنے جوتے اتارے پھر فرمایا یہاں، یعنی درمیان میں۔

(۱۱۶۶۶) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ :صَلَّيْت خَلْفَ الْحَسَنِ مَا لاَ أُحْصِي عَلَى الْجَنَائِزِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، فَمَا رَأَيْتهُ يُبَالِي أَيْنَ قَامَ مِنْهَا.

(۱۱۶۶۶) حضرت حمید ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ کے پیچھے مردوں اور عورتوں کے بیشمار جنازے پڑھے ہیں، میں نے نہیں دیکھا کہ انہوں نے اس بات کی پروا کی ہو کہ وہ کہاں کھڑے ہیں۔

(۱۱۶۶۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ :يَقُومُ الَّذِي يُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ عِنْدَ صَدْرِهَا.

(۱۱۶۶۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں جو نماز جنازہ ادا کر رہا ہے وہ میت کے سینے کے پاس کھڑا ہو۔

(۱۱۶۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ :يُقَامُ مِنَ الْمَرْأَةِ حِيَالَ ثَدْيَيْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ فَوْقَ ذَلِكَ.

(۱۱۶۶۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں عورت کے سینے کے سامنے اور مرد کے جنازے کے اس سے تھوڑا اوپر کھڑا ہو۔

(۱۱۶۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْمَرْأَةُ عِنْدَ فَخِذَيْهَا وَالرَّجُلُ عِنْدَ صَدْرِهِ فِي الْقِيَامِ.

(۱۱۶۶۹) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ عورت کے ران کے پاس اور مرد کے سینے کے پاس کھڑا ہو۔

(۱۱۶۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ إذَا صَلَّى عَلَى الْجِنَازَةِ قَامَ وَسَطَهَا وَيَرْتَفِعُ عَنْ صَدْرِ الْمَرْأَةِ شَيْئًا.

(۱۱۶۷۰) حضرت ابی حصین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ؒ جب جنازہ پڑھتے تو اس کے درمیان میں کھڑے ہوتے اور عورت کے سینے سے کچھ اوپر کھڑے ہوتے۔

(۱۱۶۷۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إذَا صَلَّى الرَّجُلُ عَلَى الْجِنَازَةِ قَامَ عِنْدَ الصَّدْرِ.

(۱۱۶۷۱) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں جب آدمی نماز جنازہ پڑھائے تو اس کے سینے کے پاس کھڑا ہو۔

(۱۱۶۷۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَقُومُ الَّذِي يُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ عِنْدَ صَدْرِهَا.

(۱۱۶۷۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز جنازہ پڑھائے وہ اس کے سینے کے پاس کھڑا ہو۔

(۱۰۵) مَا قَالُوا فِيهِ إذَا اجْتَمَعَ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ كَيْفَ يُصْنَعُ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهِمَا

جب مرد اور عورت کا جنازہ اکٹھا ہو تو اس کے کہاں کھڑا ہوا جائے

(۱۱۶۷۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ عَمَّنْ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، قَالَ :إذَا كَانَ جِنَازَةُ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ جِيءَ

بِالْمَرْأَةِ فَوَضَعَ رَأْسَهَا عِنْدَ كَتِفَيِ الرَّجُلِ ، ثُمَّ يَقُومُ الإِمَامُ عِنْدَ رَأْسِ الْمَرْأَةِ ، وَوَسَطِ الرَّجُلِ.

(۱۱۶۷۳) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب مرد اور عورت دونوں کا جنازہ اکٹھا ہو تو عورت (کی میت کے) کے سر کو مرد کے کندھوں کے پاس رکھیں گے، پھر امام عورت کے سر کے پاس اور مرد کے درمیان (سینے) میں کھڑا ہوگا۔

(۱۱۶۷۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ عَلَى سِتِّينَ جِنَازَةً مِنَ الطَّاعُونِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ فَجَعَلَهُمْ صَفَّيْنِ صَفَّ النِّسَاءِ بَيْنَ أَيْدِي الرِّجَالِ ، رَأْسَ سَرِيرِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ رِجْلَيْ صَاحِبَتِهَا ، وَرَأْسَ الرَّجُلِ عِنْدَ رِجْلَيْ سَرِيرِ صَاحِبِهِ.

(۱۱۶۷۴) حضرت عمرو بن مہاجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے ساتھ طاعون کے زمانہ میں مردوں اور عورتوں کے ساٹھ جنازے پڑھے۔ ان سب کی دو صفیں بنائی گئیں۔ عورتوں کی صف مردوں کے سامنے، عورت کی چارپائی کا سر اس کی ساتھی (عورت) کے ٹانگوں کے پاس، اور مرد کا سر اس کے ساتھی (مرد) کے ٹانگوں کے پاس۔

(۱۱۶۷۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : قَدِمَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَهُمْ يُسَوُّونَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ إِذَا صَلَّوْا عَلَيْهِمَا فِي رُؤُوسِهِمَا وَأَرْجُلِهِمَا ، فَأَرَادَهُمْ عَلَى أَنْ يَجْعَلُوا رَأْسَ الْمَرْأَةِ عِنْدَ وَسَطِ الرَّجُلِ.

(۱۱۶۷۵) حضرت حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ اہل مکہ کے پاس آئے وہ مرد اور عورت کے جنازے کو برابر رکھ کر (ان کے سروں اور ٹانگوں کو) جنازہ ادا کرتے تھے۔ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ان کو بتلایا کہ وہ عورت کے سر کو مرد کے درمیان میں رکھیں۔

(۱۱۶۷۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْجَنَائِزِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ تُسَوُّونَ رُؤُوسَهُمْ وَيَكُونُ صَفَّانِ بَيْنَ الإِمَامِ وَالْقِبْلَةِ.

(۱۱۶۷۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک جنازے میں کئی مرد اور عورتیں ہوں تو کیا کریں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ان کے سروں کو برابر کیا جائے اور ہو جائیں گی دو صفیں امام اور قبلہ کے درمیان۔

(۱۱۶۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَزَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ كَمَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ.

(۱۱۶۷۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ بھی حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے مثل بیان کرتے ہیں۔

(۱۱۶۷۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۱۶۷۸) حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے اسی طرح سنا۔

(۱۱۶۷۹) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ ، قَالَ : كَانَ يَجْعَلُ رُؤُوسَ الرِّجَالِ إِلَى رُكَبِ النِّسَاءِ.

(۱۱۶۷۹) حضرت سلیمان بن موسیٰ ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت واثلہ بن اسقع ویشیلا مردوں کے سروں کو عورتوں کے گھٹنوں کے پاس رکھتے۔

(۱۱۶۸۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :يُفَضَّلُ الرَّجُلُ بِالرَّأْسِ.

(۱۱۶۸۰) حضرت سعید بن المسیب ویشیلا فرماتے ہیں کہ مرد کے سر کو فضیلت دی جائے گی۔ (مرد کے سر کو آگے کیا جائے گا)۔

(۱۰۶) فِي جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مَنْ قَالَ الرَّجُلُ مِمَّا يَلِي الإِمَامَ وَالنِّسَاءُ أَمَامَ ذَلِكَ

مردوں اور عورتوں کے جنازے میں بعض فرماتے ہیں مردوں کو امام کے قریب اور عورتوں کو ان کے آگے رکھا جائے گا

(۱۱۶۸۱) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ هِلاَلٍ الْمَازِنِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُصَلِّي عَلَى جِنَازَةِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ تِسْعٍ ، أَوْ سَبْعٍ فَقَدَّمَ النِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ ، وَجَعَلَ الرِّجَالَ يَلُونَ الإِمَامَ.

(۱۱۶۸۱) حضرت ھلال المازنی ویشیلا فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کو نو یا سات مردوں اور عورتوں کے جنازے میں دیکھا، انہوں نے عورتوں کو قبلہ کے قریب کیا اور مردوں کو امام کے قریب۔

(۱۱۶۸۲) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جِنَازَةِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ جَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِيهِ وَالنِّسَاءَ خَلْفَ ذَلِكَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

(۱۱۶۸۲) حضرت نافع ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مردوں اور عورتوں کی نماز جنازہ پڑھاتے تو مردوں کو (امام) کے قریب رکھتے اور عورتوں کو ان کے بعد قبلہ کے قریب۔

(۱۱۶۸۳) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ كَانَا يَفْعَلاَنِ ذَلِكَ.

(۱۱۶۸۳) حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موھب ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ اسی طرح کرتے۔

(۱۱۶۸٤) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي جَنَائِزِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ ، قَالَ :تَكُونُ النِّسَاءُ أَمَامَ الرِّجَالِ.

(۱۱۶۸۴) حضرت ابراہیم ویشیلا مردوں اور عورتوں کے جنازے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عورتوں کو مردوں کے آگے رکھا جائے گا۔

(۱۱۶۸٥) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَزَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ كَمَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ.

(۱۱۶۸۵) حضرت شعبی ویشیلا بھی حضرت ابراہیم ویشیلا کے مثل فرماتے ہیں۔

(۱۱۶۸۶) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُول ذَلِكَ.

(۱۱۶۸۶) حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے اسی طرح سنا۔

(۱۱۶۸۷) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :كَانَ الْحَارِثُ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَائِزِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ جَعَلَ الرِّجَالَ يَلُونَهُ وَيُقَدِّمُ النِّسَاءَ.

(۱۱۶۸۷) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث رحمہ اللہ جب مردوں اور عورتوں کی نماز جنازہ ادا فرماتے تو مردوں کے جنازے امام کے قریب رکھتے اور عورتوں کو ان سے آگے رکھتے۔

(۱۱۶۸۸) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ :شَهِدْتُ أُمَّ كُلْثُومٍ وَزَيْدَ بْنَ عُمَرَ مَاتَا فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ ، فَأَخْرَجُوهُمَا فَصَلَّى عَلَيْهِمَا سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ ، فَجَعَلَ زَيْدًا مِمَّا يَلِيهِ ، وَجَعَلَ أُمَّ كُلْثُومٍ بَيْنَ يَدَيْ زَيْدٍ ، وَفِي النَّاسِ يَوْمَئِذٍ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فِي الْجَنَازَةِ.

(۱۱۶۸۸) حضرت عمار جو بنو ہاشم کے غلام ہیں فرماتے ہیں حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت زید بن عمر رضی اللہ عنہ ایک ہی دن فوت ہوئے اور میں ان کے جنازے میں شریک تھا۔ ان دونوں کو ایک ساتھ جنازے کے لیے نکالا گیا۔ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ ادا فرمائی، انہوں نے حضرت زید کو امام کے قریب رکھا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو زید کے سامنے، اور اس دن نماز جنازہ ادا کرنے والوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے ان میں حضرت حسین اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ (کسی نے اس پر اختلاف نہ کیا)۔

(۱۱۶۸۹) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عن الحارث ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا اجْتَمَعَتْ جَنَائِزُ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ ، جُعِلَ الرِّجَالُ مِمَّا يَلِي الإِمَامَ ، وَالنِّسَاءُ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ ، الْحُرُّ وَالْعَبْدُ يُجْعَلُ الْحُرُّ مِمَّا يَلِي الإِمَامَ ، وَالْعَبْدُ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

(۱۱۶۸۹) حضرت حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب عورتوں اور مردوں کا جنازہ اکٹھا ہوتا تو مردوں کو امام کے قریب رکھتے اور عورتوں کو قبلہ کے قریب، اگر آزاد اور غلام کا جنازہ ہوتا تو آزاد کو امام کے قریب اور غلام کو قبلہ کے قریب۔

(۱۱۶۹۰) حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ :كَانَ النَّاسُ فِي طَاعُونِ الْجَارِفِ يُصَلُّونَ عَلَى جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مُتَفَرِّقِينَ ، قَالَ :فَجَاءَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ فِيمَا يَحْسَبُ عَبْدُ رَبِّهِ ، فَجَعَلَ النِّسَاءَ أَمَامَ الرِّجَالِ ، فَصَلَّى عَلَيْهِمْ جَمِيعًا.

(۱۱۶۹۰) حضرت عبد ربہ بن ابی راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ ہمہ گیر تباہی مچانے والے طاعون میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوئے تو مردوں اور عورتوں کی نماز جنازہ تنہا، تنہا ادا کی گئی۔ پھر حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہما (حضرت عبد ربہ کے گمان کے مطابق) تشریف

لائے، انہوں نے عورتوں کی میت کو مرد کے آگے رکھ کر ان سب پر اکھٹے نماز ادا کی۔

(۱۱۶۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِي ، الإِمَامَ وَالنِّسَاءَ وَرَاءَ ذَلِكَ.

(۱۱۶۹۱) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ جب مردوں اور عورتوں کی اکھٹے نماز جنازہ ادا فرماتے تو مردوں کو امام کے قریب رکھتے اور عورتوں کو ان کے پیچھے۔

(۱۱۶۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، أَنَّهُ صَلَّى عَلَى رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ فَجَعَلَ الرَّجُلَ مِمَّا يَلِيهِ.

(۱۱۶۹۲) حضرت موسیٰ بن طلحہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نے مرد اور عورت کا جنازہ اکٹھا پڑھایا، آپ نے مرد کی میت کو امام کے قریب رکھا۔

(۱۱۶۹۳) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ وَاثِلَةَ، قَالَ: وَقَعَ الطَّاعُونُ بِالشَّامِ فَمَاتَ فِيهِ بَشَرٌ كَثِيرٌ، فَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا يَجْعَلُ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِيهِ وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

(۱۱۶۹۳) حضرت واثلہ سے مروی ہے کہ شام میں طاعون پھیلا جس کی وجہ سے بہت سے لوگ ھلاک ہوئے، تو مردوں اور عورتوں کی نماز جنازہ اکٹھی ادا کی گئی، مردوں کی میت کو امام کے قریب رکھا اور عورتوں کی میت قبلہ کے قریب۔

(۱۱۶۹٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا اجْتَمَعَ جَنَائِزُ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ جُعِلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِي الإِمَامَ ، وَالنِّسَاءَ أَمَامَ ذَلِكَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

(۱۱۶۹۴) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ جب عورتوں اور مردوں کی نماز جنازہ اکٹھی ادا کی جائے تو مردوں کو امام کے قریب اور عورتوں کو قبلہ کے قریب رکھا جائے گا۔

(۱۱۶۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : صَلَّى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ وَابْنِهَا زَيْدٍ ، قَالَ : فَجَعَلَ الْغُلاَمَ مِمَّا يَلِيهِ وَالْمَرْأَةَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

(۱۱۶۹۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ نے حضرت ام کلثوم بنت علی اور ان کے بیٹے حضرت زید ؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ ؓ نے لڑکے کو امام کے قریب اور عورت کو قبلہ کے قریب رکھا۔

(۱۰۷) مَنْ كَانَ يَجْعَلُ النِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الإِمَامَ

بعض حضرات فرماتے ہیں عورت کی میت کو امام کے قریب رکھا جائے گا

(۱۱۶۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَالِمٍ وَالْقَاسِمِ قَالاَ: النِّسَاءُ مِمَّا يَلِي الإِمَامَ وَالرِّجَالُ

مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ.

(۱۱۶۹۶) حضرت سالم رحمہ اللہ اور حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں عورت کی میت کو امام کے قریب اور مردوں کے جنازے کو قبلہ کے قریب رکھیں گے۔

(۱۱۶۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الرِّجَالُ بَيْنَ يَدَيِ النِّسَاءِ.

(۱۱۶۹۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں مردوں کی میت کو عورتوں کے سامنے رکھیں گے۔

(۱۱۶۹۸) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ مَسْلَمَةُ بْنُ مُخَلَّدٍ بِمِصْرَ ، قَالَ :فَجَاؤُونَا بِرِجَالٍ وَنِسَاءٍ فَجَعَلُوا لاَ يَدْرُونَ كَيْفَ يَصْنَعُونَ ، فَقَالَ مَسْلَمَةُ :سُنَّتُكُمْ فِي الْمَوْتِ سُنَّتُكُمْ فِي الْحَيَاةِ ، قَالَ :فَجُعِلَ النِّسَاءُ مِمَّا يَلِي الإِمَامَ وَالرِّجَالُ أَمَامَ ذَلِكَ.

(۱۱۶۹۸) حضرت بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسلمہ بن مخلد رحمہ اللہ مصر میں تھے، ہمارے پاس مرد اور عورتیں (ان کے جنازے) لائے گئے، ان لوگوں کو معلوم نہیں تھا کہ ان کو کیسے رکھ کر جنازہ ادا کیا جائے۔ حضرت مسلمہ رحمہ اللہ نے فرمایا تمہارے مرنے کا طریقہ تمہاری زندگی کے طریقہ کی طرح ہے۔ انہوں نے عورتوں کے جنازے کو امام کے قریب اور مردوں کو ان کے آگے رکھا۔

(۱۰۸) مَنْ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الرِّجَالِ عَلَى حِدَةٍ ، وَعَلَى الْمَرْأَةِ عَلَى حِدَةٍ

بعض حضرات فرماتے ہیں مردوں کی نماز جنازہ علیحدہ (الگ) اور عورتوں کی نماز جنازہ علیحدہ ادا کی جائے گی

(۱۱۶۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ ابْنِ معقل، أَنَّهُ صَلَّى عَلَى الرِّجَالِ عَلَى حِدَةٍ وَعَلَى الْمَرْأَةِ عَلَى حِدَةٍ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ ، فَقَالَ :هَذَا الَّذِي لاَ شَكَّ فِيهِ.

(۱۱۶۹۹) حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معقل رحمہ اللہ نے مردوں کی نماز جنازہ الگ پڑھائی، اور عورتوں کی الگ (مستقل طور پر) اور پھر قوم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اس طریقے میں کوئی شک (وشبہ) نہیں ہے۔

(۱۱۷۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، قَالَ :نُبِّئْتُ أَنَّ أَبَا الأَسْوَدِ لَمَّا اخْتَلَفُوا عَلَيْهِ صَلَّى عَلَى هَؤُلاَءِ ضَرْبَةً ، وَعَلَى هَؤُلاَءِ ضَرْبَةً.

(۱۱۷۰۰) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ جب مردوں اور عورتوں کے جنازے میں تھے، فرمایا کہ مجھے حضرت ابو اسود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب لوگوں نے ان کے پاس اس مسئلہ میں اختلاف کیا تو انہوں نے مردوں اور عورتوں پر علیحدہ علیحدہ نماز جنازہ ادا کی۔

(۱۰۹) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا اجْتَمَعَتْ جَنَازَةُ صَبِيٍّ وَرَجُلٍ

جب کسی مرد اور بچے کا جنازہ اکٹھا ہو جائے تو!

(۱۱۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : صَلَّى الشَّعْبِيُّ عَلَى جِنَازَةِ صَبِيٍّ وَرَجُلٍ ، قَالَ : فَجَعَلَ الرَّجُلَ مِمَّا يَلِيهِ ، وَالصَّبِيَّ أَمَامَ الرَّجُلِ.

(۱۱۷۰۱) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام شعبی رحمہ اللہ نے ایک بچے اور مرد کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ رحمہ اللہ نے مرد کو امام کے قریب اور بچے کو مرد کے آگے رکھا۔

(۱۱۰) فِي الرَّجُلِ يَجِيءُ وَقَدْ وَضَعُوا الْجِنَازَةَ يُنْتَظِرُ

جنازہ رکھنے کے بعد کسی شخص کا انتظار کیا جائے گا؟

(۱۱۷۰۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ فِي الْقَوْمِ يَصُفُّونَ علی الْجِنَازَةِ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ يَنْتَظِرُونَهُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۱۱۷۰۲) حضرت عثمان بن غیاث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا لوگوں نے جنازے کے لیے صفیں باندھ رکھی تھیں، ایک شخص کے آنے کا انتظار وہ کر سکتے ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۱۷۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، قَالَ : أُرَاهُ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّ عُمَرَ انْتَظَرَ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ بِالصَّلاَةِ عَلَى عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ.

(۱۱۷۰۳) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے جنازے میں ام عبد کے بیٹے کا انتظار فرمایا۔

(۱۱۱) مَا قَالُوا فِي السِّقْطِ مَنْ قَالَ يُصَلَّى عَلَيْهِ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جنین کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی

(۱۱۷۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ.

(۱۱۷۰۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچے کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

(۱۱۷۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلَى السِّقْطِ ، قَالَ نَافِعٌ : لاَ أَدْرِي أَحَيًّا

خَرَجَ أَمْ مَيِّتًا.

(۱۱۷۰۵) حضرت نافع رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جنین کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔ حضرت نافع رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم وہ (بوقت پیدائش) زندہ تھا کہ مردہ؟

(۱۱۷۰٦) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :إِنَّ أَحَقَّ مَنْ صَلَّيْنَا عَلَيْهِ أَطْفَالُنَا.

(۱۱۷۰۶) حضرت ابی بکر رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ جن کی نماز جنازہ ہم ادا کرتے ہیں ان میں سب سے زیادہ حق دار ہمارے بچے ہیں۔

(۱۱۷۰۷) حدَّثَنَا عَبْدَة ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :إِذَا تَمَّ خَلْقُهُ وَنُفِخَ فِيهِ الرُّوحُ صُلِّيَ عَلَيْهِ.

(۱۱۷۰۷) حضرت سعید بن المسیب رایٹیلیہ فرماتے ہیں جب بچے کی خلقت مکمل ہو جائے اور اس میں روح پھونک دی جائے تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

(۱۱۷۰۸) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُومُ عَلَى الْمَنْفُوسِ مِنْ وَلَدِهِ الَّذِي لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً فَيَقُولُ :اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۱۱۷۰۸) حضرت سعید رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے نوزائیدہ بچے کی نماز جنازہ پڑھائی جس نے کوئی گناہ نہ کیا تھا، (اس میں دعا مانگتے ہوئے فرمایا)! اے اللہ! اس کو عذاب قبر سے محفوظ فرما۔

(۱۱۷۰۹) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ؛ فِي السِّقْطِ إِنِ اسْتَوَى خَلْقُهُ سُمِّيَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْكَبِيرِ.

(۱۱۷۰۹) حضرت ابن سیرین رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ جب جنین کی خلقت مکمل ہو جائے تو اس کا نام بھی رکھا جائے گا اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی جس طرح بڑے کی کرتے ہیں۔

(۱۱۷۱۰) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ:السِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ ، يُدْعَى لأَبَوَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ ، قَالَ يُونُسُ :وَأَهْلُ زِيَادٍ يَرْفَعُونَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَا لاَ أَحْفَظُهُ.

(۱۱۷۱۰) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنین کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی، جس میں اس کے والدین کے لیے مغفرت کی دعا کریں گے۔ ایک راوی حضرت یونس رایٹیلیہ فرماتے ہیں اھل زیاد رایٹیلیہ نے اس کو مرفوعاً نقل فرمایا ہے، لیکن میں نے اس کو اس طرح محفوظ نہیں کیا۔

(۱۱۷۱۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :مَا نَدَعُ أَحَدًا مِنْ

أَوْلَادِنَا إِلاَّ صَلَّيْنَا عَلَيْهِ.

(۱۱۷۱۱) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے اپنی اولاد میں سے کسی کو نماز جنازہ پڑھائے بغیر نہیں چھوڑا، (دفن نہیں کیا)۔

(۱۱۷۱۲) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ :يُصَلَّى عَلَى الصَّغِيرِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْكَبِيرِ.

(۱۱۷۱۲) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں بڑے کی طرح بچے کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی۔

(۱۱۷۱۳) حدَّثَنَا معاذ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :صَلِّ عَلَى السِّقْطِ وَسَمِّهِ، فَإِنَّهُ وُلِدَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

(۱۱۷۱۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جنین کی نماز جنازہ پڑھواور اس کا نام رکھو کیونکہ وہ فطرت اسلام پر پیدا ہوا ہے۔

(۱۱۷۱٤) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ، فقَالَ :أَدْرَكْت بَقَايَا الأَنْصَارِ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّبِيِّ مِنْ صِبْيَانِهِمْ.

(۱۱۷۱۴) حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے انصار کو پایا کہ وہ اپنے بچوں کی نماز جنازہ ادا کرتے تھے۔

(۱۱۷۱۵) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي السِّقْطِ إِذَا وَقَعَ مَيِّتًا ، قَالَ :إِذَا نُفِخَ فِيهِ الرُّوحُ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَذَلِكَ لأَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ.

(۱۱۷۱۵) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اس جنین کے بارے میں کہ جو مردہ ہی پیدا ہوا ہو فرماتے کہ جب اس میں روح پھونکی جا چکی ہو تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی ،اور یہ روح چار ماہ میں پھونکی جاتی ہے۔

(۱۱۷۱٦) حدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَاصِمُ الأَحْوَلُ ، عَنْ خَالِدٍ الأَحْدَبِ ، قَالَ:سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الأَطْفَالِ، فقَالَ:لأَنْ أُصَلِّيَ عَلَى مَنْ لاَ ذَنْبَ لَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۱۱۷۱۶) حضرت خالد الاحدب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بچوں کی نماز جنازہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کا کوئی گناہ نہیں اس کی نماز جنازہ پڑھنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

(۱۱۲) مَنْ قَالَ لاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ حَتَّى يَسْتَهِلَّ صَارِخًا

بعض حضرات فرماتے ہیں بچہ پیدا ہونے کے بعد جب تک چیخے نہ تب کہ اس کی نماز جنازہ نہیں ادا کریں گے

(۱۱۷۱۷) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالَ : لاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ حَتَّى

يَسْتَهِلَّ.

(۱۱۷۱۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بچے کی نماز جنازہ نہیں ادا کریں گے جب تک کہ وہ چیخے نہیں۔

(۱۱۷۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؟ قَالَ : لاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ حَتَّى يَسْتَهِلَّ.

(۱۱۷۱۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۷۱۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: لاَ يُصَلَّى عَلَى الصَّبِيِّ.

(۱۱۷۱۹) حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ بچے کی نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی۔

(۱۱۷۲۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جُلاَسٌ الشَّامِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ جَحَّاشٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَمَاتَ ابْنٌ لَهُ صَغِيرًا ، فَقَالَ : اذْهَبُوا بِهِ فَادْفِنُوهُ ، وَلاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ إِثْمٌ وَادْعُوا اللَّهَ لِوَالِدَيْهِ أَنْ يَجْعَلَهُ لَهُمَا فَرَطًا وَأَجْرًا ، نَحْوَهُ.

(۱۱۷۲۰) حضرت عثمان بن جحاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب ان کا چھوٹا بیٹا فوت ہوا، آپ نے فرمایا: اسکو لے جاؤ اور دفنا دو، اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی کہ اس پر گناہ نہیں ہے۔ اللہ پاک سے اس کے والدین کے لیے دعائے مغفرت کرو کہ وہ اس بچہ کو ان کے لیے مغفرت کا ذریعہ اور سفارشی بنائے۔

(۱۱۷۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَوْلُودِ لاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ ، وَلاَ يُوَرَّثُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ.

(۱۱۷۲۱) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نومولود کی نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی، اور نہ ہی وہ وارث بنایا جائے گا جب تک کہ وہ نہ چیخے۔

(۱۱۷۲۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، أَنَّهُ سَأَلَهُمَا عَنِ السِّقْطِ يَقَعُ مَيِّتًا أَيُصَلَّى عَلَيْهِ قَالاَ : لاَ.

(۱۱۷۲۲) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ جنین اگر مردہ حالت میں پیدا ہو تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؟ فرمایا نہیں۔

(۱۱۷۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ يُصَلَّى عَلَى السِّقْطِ ، وَلاَ يُوَرَّثُ.

(۱۱۷۲۳) حضرت العلاء بن المسیب رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنین پر نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی اور نہ ہی وہ وارث ہوگا۔

(۱۱۷۲٤) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : إِذَا اسْتَهَلَّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوُرِّثَ فَإِذَا لَمْ يَسْتَهِلَّ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ ، وَلَمْ يُوَرَّثْ.

(۱۱۷۲۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب بچہ پیدائش کے بعد چیخے تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی اور وہ وارث ہوگا، اور اگر نہ چیخے تو نہ نماز ادا کی جائے گی اور نہ ہی وہ وارث ہوگا۔

(۱۱۷۲۵) حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوُرِّثَ ، وَإِذَا لَمْ يَسْتَهِلَّ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ ، وَلَمْ يُوَرَّثْ.

(۱۱۷۲۵) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۷۲۶) حدَّثَنَا معاذ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:لاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ، يَعْنِي السِّقْطَ.

(۱۱۷۲۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں جنین کی نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی۔

(۱۱۷۲۷) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :كَانَ الزُّبَيْرُ لاَ يُصَلِّي عَلَى وَلَدِهِ إِذَا مَاتَ صَغِيرًا.

(۱۱۷۲۷) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا چھوٹا بچہ فوت ہوا تو آپ نے اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

(۱۱۷۲۸) حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمَوْلُودِ ، قَالَ :لاَ يُوَرَّثُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ.

(۱۱۷۲۸) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں بچہ جب تک پیدائش کے بعد چیخے نہیں وہ وارث نہیں ہوگا۔

(۱۱۷۲۹) حدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ،قَالَ :كُنَّا ، وَمَا نُصَلِّي عَلَى الْمَوْلُودِ.

(۱۱۷۲۹) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نومولود کی نماز جنازہ نہیں ادا کرتے تھے۔

(۱۱۷۳۰) حدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ سُوَيْدٍ ، قَالَ :كُنَّا ، وَمَا نُصَلِّي عَلَى الْمَوْلُودِ.

(۱۱۷۳۰) حضرت سوید رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۳) فِي الصَّلاَةِ عَلَى وَلَدِ الزِّنَى

ولد الزنا پر نماز جنازہ کا حکم

(۱۱۷۳۱) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُصَلَّى عَلَى وَلَدِ الزِّنَى إذَا صَلَّى.

(۱۱۷۳۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں ولد زنا کی نماز جنازہ ادا فرماتے اگر وہ نمازی ہوتا۔

(۱۱۷۳۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يُصَلِّي عَلَى وَلَدِ الزِّنَى صَغِيرًا ، وَلاَ كَبِيرًا.

(۱۱۷۳۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ولد الزنا کی نماز جنازہ ادا نہ فرماتے خواہ وہ چھوٹا ہوتا یا بڑا۔

(۱۱۷۳۳) حدَّثَنَا حَفْص ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى وَلَدَ الزِّنَى عَلَى فِرَاشِهِ فِي بَيْتِهِ يَمُوتُ وَتَمُوتُ أُمُّهُ وَيُصَلِّي عَلَيْهِمَا.

(۱۱۷۳۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے ولد الزنا اور اس کی ماں کو گھر کے بستر میں مرا ہوا دیکھا، اور ان دونوں کی نماز جنازہ ادا کی۔

(۱۱٤) فی ثواب مَنْ صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ وَتَبِعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ

نماز جنازہ ادا کرنے اور میت کو دفنانے تک ساتھ رہنے کا ثواب

(۱۱۷۳٤) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ ، وَمَنِ انْتَظَرَ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ ، قَالُوا : وَمَا الْقِيرَاطَانِ ؟ قَالَ : مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ. (بخاری ۱۳۲۵۔ مسلم ۶۵۲)

(۱۳۱۳۴) حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز جنازہ ادا کی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے، اور جو دفنانے تک انتظار کرتا رہا اس کے لیے دو قیراط اجر ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا قیراط کتنا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو بڑے پہاڑوں کے برابر۔

(۱۱۷۳۵) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ ، الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ. (احمد ۵/ ۱۳۱۔ ابن ماجہ ۱۵۱)

(۱۱۷۳۵) حضرت ابی بن کعب سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز جنازہ ادا کی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اور جو دفنانے تک ساتھ رہا اور انتظار کرتا رہا اس کے لیے ایک دو قیراط اجر ہے اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

(۱۱۷۳٦) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ، فَإِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ : انْظُرْ مَا تَقُولُ ، قَالَ : فَبَعَثُوا إِلَى عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ صَدَقَ. (احمد ۳)

(۱۱۷۳۶) حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز جنازہ ادا کی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اور جو دفنانے تک حاضر رہا اس کے لیے دو قیراط اجر ہے اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے آپ سے فرمایا غور کرو آپ کیا کہہ رہے ہو؟ پھر حضرت عائشہ کے پاس تصدیق کے لیے بھیجا تو حضرت عائشہ

نے اس کی تصدیق فرمائی۔

(۱۱۷۳۷) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ تَبِعَ جِنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَالُوا :وَمِثْلُ أَيْشٍ الْقِيرَاطُ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ.

(مسلم ۵۷۔ ابن ماجہ ۱۵۴۰)

(۱۱۷۳۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جنازہ کی اتباع کی (نماز ادا کی) اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے۔ اور جو دفنانے تک ساتھ رہا اس کے لیے دو قیراط اجر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! قیراط کتنا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں سب سے چھوٹا احد پہاڑ کے برابر۔

(۱۱۷۳۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَعَنْ هِشَامٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَعَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالُوا :مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى يُقْضَى قَضَاؤُهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ ، الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ.

(۱۱۷۳۸) حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت سعید المقبری، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہم ارشاد فرماتے ہیں جس نے نماز جنازہ ادا کی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے۔ اور جو دفن تک ساتھ رہا اس کے لیے دو قیراط اجر ہے اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

(۱۱۷۳۹) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ ، الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ.

(۱۱۷۳۹) حضرت جبیر بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل سنا۔

(۱۱۷۴۰) حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَتَى الْجِنَازَةَ عِنْدَ أَهْلِهَا فَمَشَى مَعَهَا حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ ، الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ. (احمد ۲۷)

(۱۱۷۴۰) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنازہ کے اہل کے پاس آیا اور ان کے ساتھ چلا یہاں تک کہ اس نے نماز جنازہ ادا کی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے۔ اور جو دفن تک ساتھ رہا اس کے لیے دو قیراط اجر ہے، اور قیراط احد پہاڑ کے مثل ہے۔

(۱۱۷۴۱) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ. (احمد ۲/ ۱۶)

(۱۱۷۴۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کی نماز جنازہ ادا کی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے۔

(۱۱۷۴۲) حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عُصَيْمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ أَبُو زُبَيْدٍ ، عَنْ بُرْدِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ. (نسائی ۲۰۶۷)

(۱۱۷۴۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کی نماز جنازہ ادا کی اس کے لیے ایک قیراط اجر ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا اس کے لیے دو قیراط۔

(۱۱۵) فِي الْمَيِّتِ مَا يَتْبَعُهُ مِنْ صَلاَةِ النَّاسِ عَلَيْهِ

لوگوں کی دعائے جنازہ میں سے کیا چیز میت تک پہنچتی ہے

(۱۱۷۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يَمُوتُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَتُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَبْلُغُوا أَنْ يَكُونُوا مِئَةً فَيَشْفَعُوا لَهُ إِلاَّ شُفِّعُوا فِيهِ. (مسلم ۵۸۔ احمد ۳/ ۲۶۶)

(۱۱۷۴۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے کوئی شخص نہیں مرتا مگر اس پر ایک جماعت نماز ادا کرتی ہے جن کی تعداد سو تک پہنچ جاتی ہے اور وہ اس کے لیے شفاعت (دعائے مغفرت) کرتے ہیں مگر ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول کر لی جاتی ہے۔

(۱۱۷۴۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ أَبِي بَكَّارٍ ، قَالَ : صَلَّيْت مَعَ أَبِي الْمَلِيحِ عَلَى جِنَازَةٍ ، فَقَالَ : سَوُّوا صُفُوفَكُمْ وَلْتَحْسُنْ شَفَاعَتُكُمْ وَلَوْ خُيِّرْت رَجُلاً لاَخْتَرْتُهُ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بن السليل ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَيْمُونَة ، وَكَان أَخاهَا مِن الرَّضَاعَة أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ إِلاَّ شُفِّعُوا فِيهِ.
قَالَ أَبُو الْمَلِيحِ : وَالأُمَّةُ مَا بَيْنَ الأَرْبَعِينَ إِلَى الْمِئَةِ.

(۱۱۷۴۴) حضرت ابی بکار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ملیح رحمہ اللہ کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا صفیں درست کر لو اور اس کے لیے تم خوب اچھے طریقے سے شفاعت (دعائے مغفرت) کرو۔ اگر مجھے کسی شخص کا اختیار دیا جاتا تو میں اسکو اختیار کرتا۔ مجھ سے حضرت عبداللہ بن السلیل رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ حضرت میمونہ رحمہ اللہ سے مروی ہے جو ان کے رضاعی بھائی تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کوئی مسلمان جس کی نماز جنازہ ایک جماعت ادا کرے مگر اس کی شفاعت کر دی جاتی

ہے۔ حضرت ابوالملیح ؒ فرماتے ہیں جماعت سے مراد چالیس سے سو تک لوگ ہیں۔

(١١٧٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ الشَّامِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ ، قَالَ : كَانَ إِذَا أُتِيَ بِجَنَازَةٍ ، فَتَقَالَّ مَنْ مَعَهَا ، جَزَّأَهُمْ صُفُوفًا ثَلاَثَةً ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا ، وَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا صَفَّتْ صُفُوفٌ ثَلاَثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى مَيِّتٍ إِلاَّ أَوْجَبَ. (ترمذی ١٠٢٨۔ ابوداؤد ٣١٥٨)

(١١٧٤٥) حضرت مالک بن ھبیرہ الشامی ؓ کے پاس جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو جوان کے ساتھ ہوتے آپ ان سے فرماتے ان لوگوں کی تین صفیں بناؤ، پھر اس پر تین صفیں بنیں اور آپ نے جنازہ پڑھا کر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ کسی میت پر بھی تین صفیں نہیں بنتیں مگر اس کے لیے شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

(١١٧٤٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ أَبِي السُّمَيْطِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ عَسْعَسِ بْنِ سَلاَمَةَ ، قَالَ : مَنْ شَفَعَ لَهُ أَرْبَعُونَ قُبِلَتْ شَفَاعَتُهُمْ وَمَنْ شَهِدَ لَهُ عَشَرَةٌ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُمْ.

(١١٧٤٦) حضرت عسعس بن سلامہ ؒ فرماتے ہیں جس کے حق میں چالیس لوگ شفاعت کریں ان کی شفاعت قبول کر لی جاتی ہے۔ اور جس کے حق میں دس لوگ شفاعت کریں (گواہی دیں) ان کی گواہی قبول کر لی جاتی ہے۔

(١١٧٤٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِئَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غُفِرَ لَهُ.

(١١٧٤٧) حضرت ابوھریرہ ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس پر سو مسلمان نماز ادا کریں اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(١١٦) فِي اللَّحْدِ لِلْمَيِّتِ مَنْ أَمَرَ بِهِ وَكَرِهَ الشَّقَّ

میت کے لیے لحد کا حکم ہے اور شق کو ناپسند کیا گیا ہے

(١١٧٤٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُثْمَانَ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ جَرِيرٍ رَفَعَهُ ، قَالَ : اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا.

(ابن ماجہ ١٥٥٥۔ طبرانی ٢٣٢٤)

(١١٧٤٨) حضرت جریر ؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: لحد ھمارے لیے ہے اور شق ہمارے غیر کے لیے ہے۔

(١١٧٤٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لُحِدَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(١١٧٤٩) حضرت حفص ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے لیے لحد (بغلی قبر) بنائی گئی۔

(۱۱۷۵۰) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : لُحِدَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرُهُ ، وَلأَبِی بَكْرٍ وَعُمَرَ ، ثُمَّ تَفَاخَرْتُمْ. (ابن سعد ۲۹۶)

(۱۱۷۵۰) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے لیے لحد قبر کھودی گئی، پھر تم نے اس پر فخر کیا۔

(۱۱۷۵۱) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : دُفِنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی لَحْدٍ.

(۱۱۷۵۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو لحد میں دفن کیا گیا۔

(۱۱۷۵۲) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلاَنِ يَحْفُرَانِ الْقُبُورَ ، قَالَ : فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَشُقُّ وَالآخَرُ يَلْحَدُ ، فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا : أَيُّهُمَا طَلَعَ فَمُرُوهُ فَلْيَعْمَلْ بِعَمَلِهِ الَّذِی كَانَ يَعْمَلُ فَطَلَعَ الَّذِی كَانَ يَلْحَدُ فَأَمَرُوهُ فَلَحَدَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ابن سعد ۲۹۵)

(۱۱۷۵۲) حضرت ہشام بن عروہ فقہاء اہل مدینہ سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ میں دو شخص تھے جو قبریں کھودا کرتے تھے، ان میں سے ایک شق والی قبر بناتا تھا اور دوسرا لحد والی، جب حضور اقدس ﷺ نے اس دنیا سے پردہ فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا جاؤ جا کر ان میں سے جو بھی نظر آئے اسے کہو کہ آ کر اپنا کام کرے۔ پھر وہ شخص آیا جو لحد کھودا کرتا تھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو حکم دیا کہ نبی کریم ﷺ کے لیے لحد کھودے۔

(۱۱۷۵۳) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : اجْتَمَعَ أَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَلْحَدُ وَالآخَرُ يَشُقُّ فَقَالُوا : اللَّهُمَّ خِرْ لَنَا فَطَلَعَ الَّذِی كَانَ يَلْحَدُ فَلَحَدَ لَهُ. (ابن ماجه ۱۶۲۸۔ احمد ۸)

(۱۱۷۵۳) حضرت عبد الرحمن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمع ہو گئے، ایک شخص تھا جو لحد والی قبریں بناتا تھا اور دوسرا شخص شق والی قبریں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دعا فرمائی اے اللہ! ان میں سے کسی ایک کو چن لے (اختیار فرما) تو جو شخص لحد والی قبریں کھودتا تھا وہ آیا اور آپ ﷺ کے لیے لحد والی قبر کھودی۔

(۱۱۷۵۴) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ قَالُوا : كَانَ قَبْرُ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبِی بَكْرٍ وَعُمَرَ جُثًا قِبْلَةً نُصِبَ لَهُمُ اللَّبِنَ نَصْبًا وَلُحِدَ لَهُمْ لَحْدًا. (ابن سعد ۲۹۸)

(۱۱۷۵۴) حضرت ابو جعفر، حضرت سالم، اور حضرت قاسم فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ، ابو بکر صدیق، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی مبارک قبور قبلہ کی طرف جھکی ہوئی (رخ قبلہ کی طرف ہیں) اور ان میں (کچی) اینٹیں نصب ہیں اور وہ لحد کی صورت میں کھودی گئی ہیں۔

(۱۱۷۵۵) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لُحِدَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

(۱۱۷۵۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ، ابوبکر صدیق، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے لیے بغلی قبر بنائی گئی۔

(۱۱۷۵۶) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لُحِدَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْدٌ.

(۱۱۷۵۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے لیے بغلی قبر بنائی گئی۔

(۱۱۷۵۷) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ الشَّقَّ فِي الْقَبْرِ وَيَقُولُ يُصْنَعُ فِيهِ لَحْدٌ.

(۱۱۷۵۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ شق والی قبر کو ناپسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے بغلی قبر بنائی جائے۔

(۱۱۷۵۸) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، أَنَّ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَدُوا لَهُ.

(۱۱۷۵۸) حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے لیے بغلی قبر بنائی گئی۔

-: عبدالرزاق ۶۳۸۱

(۱۱۷۵۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، وَعَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى أَنْ يُلْحَدَ لَهُ. (احمد ۳/ ۲۴۔ ابن سعد ۲)

(۱۱۷۵۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے لیے بغلی قبر بنائی جائے۔

(۱۱۷۶۰) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لَحَدْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۷۶۰) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے لیے لحد والی قبر بنوائی۔

(۱۱۷۶۱) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ لَهُ.

(۱۱۷۶۱) حضرت البراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں تھے پھر ہم اس کی قبر تک آئے جب دیکھا تو اس کے لیے لحد کھودی گئی تھی۔

(۱۱۷۶۲) حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : انْظُرُوا أَيُّهُمْ أَكْثَرُ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ فَقَدِّمُوهُ فِي اللَّحْدِ. (ترمذی ۱۰۱۶۔ ابوداؤد ۳۱۲۹)

(۱۱۷۶۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے (غزوہ احد کے موقع پر) ارشاد فرمایا: دیکھو ان میں سے جس کو زیادہ قرآن پاک یاد تھا اس کو لحد میں مقدم رکھو۔

(۱۱۷۶۳) حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِي اللَّحْدِ. (بیهقی ۱۱)

(۱۱۷۶۳) حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو، تین شخصوں کو لحد میں جمع فرمایا: (اکٹھا دفن کیا)۔

(۱۱۷) مَا قَالُوا فِي الْقَبْرِ كَمْ يَدْخُلُهُ

میت کو قبر میں کتنے لوگ داخل کریں گے

(۱۱۷۶٤) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: غَسَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ وَأَدْخَلُوهُ قَبْرَهُ، وَجَعَلَ عَلِيٌّ يَقُولُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا.
قَالَ: وَحدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْحَبٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ دَخَلَ مَعَهُمُ الْقَبْرَ، قَالَ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: مَنْ يَلِي الْمَيِّتَ إِلَّا أَهْلُهُ؟. (ابوداؤد ۳۲۰۱۔ ابن سعد ۲۷۷)

(۱۱۷۶۴) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی، حضرت فضل اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہم نے غسل دیا اور قبر میں داخل کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کی زندگی بھی پاکیزہ تھی اور موت بھی پاکیزہ ہے۔

ابن ابی مرحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ قبر میں داخل ہوئے تھے، حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میت کے اہل سے زیادہ کون قریبی ہوسکتا ہے؟

(۱۱۷٦٥) حدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، أَنَّ الَّذِي وَلِيَ دَفْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجْنَانَهُ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ دُونَ النَّاسِ، عَلِيٌّ، وَالْعَبَّاسُ، وَالْفَضْلُ، وَصَالِحٌ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (حاکم ۳۶۲)

(۱۱۷۶۵) حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے (صرف) چار اشخاص تھے جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا، حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل اور حضرت صالح رضی اللہ عنہم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔

(۱۱۷٦٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَدْخِلَ الْقَبْرَ كَمْ شِئْتَ.

(۱۱۷۶۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جتنے مرضی لوگ چاہیں قبر میں (مردے کو) اتار سکتے ہیں۔

(۱۱۷٦٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لَا يَضُرُّكَ شَفْعٌ، أَوْ وِتْرٌ.

(۱۱۷۶۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی نقصان نہیں قبر میں اتارنے والے طاق ہوں یا جفت۔

(۱۱۷٦٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إسرائيل، عن جابر، عن عامر، قَالَ: لَا يضرك شفعٌ أو وتر.

(۱۱۷۶۸) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۷۶۹) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَدْخُلَ الْقَبْرَ شَفْعٌ، أَوْ وَتْرٌ.

(۱۱۷۶۹) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۸) فِي الْمَرْأَةِ كَمْ يُدْخِلُهَا قَبْرَهَا وَمَنْ يَلِيهَا

عورت کو کتنے لوگ قبر میں اتاریں گے اور عورت کا قریبی کون ہے جو اس کا زیادہ حقدار ہو

(۱۱۷۷۰) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ أَوْصَتْ عَائِشَةُ ، فَقَالَتْ :إذَا سَوَّى عَلَيَّ ذَكْوَانُ قَبْرِي فَهُوَ حُرٌّ أَرَادَتْ أَنْ يَدْخُلَ قَبْرَهَا وكان ذَكْوَانُ قَدْ دَخَلَ قَبْرَهَا وَهُوَ مَمْلُوكٌ.

(۱۱۷۷۰) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وصیت فرمائی تھی کہ جس وقت ذکوان میری قبر برابر کردے اس وقت وہ آزاد ہے، انہوں نے ارادہ کیا تھا کہ ذکوان ان کو قبر میں اتارے، (ان کی وفات کے بعد) حضرت ذکوان نے ان کو قبر میں اتارا اور اس وقت وہ غلام تھے۔

(۱۱۷۷۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ يَلِي سِفْلَةَ الْمَرْأَةِ فِي الْقَبْرِ أَقْرَبُهُمْ إلَيْهَا.

(۱۱۷۷۱) حضرت العلاء بن المسیب رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عورت کی جانب پشت پر وہی شخص ہوگا جو اس کا سب سے قریبی ہو۔

(۱۱۷۷۲) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، قَالَ : مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا عُمَرُ أَرْبَعًا ، ثُمَّ سَأَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ يُدْخِلُهَا فِي قَبْرِهَا ؟ فَقُلْنَ :مَنْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فِي حَيَاتِهَا.

(۱۱۷۷۲) حضرت عبد الرحمن بن ابزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں اور پھر ازواج مطہرات سے دریافت فرمایا کہ ان کو قبر میں کون داخل کرے؟ انہوں نے فرمایا جو زندگی میں ان کے پاس آیا کرتا تھا وہی داخل کرے۔ (جس رشتہ دار سے ان کا پردہ نہ تھا)۔

(۱۱۷۷۳) حدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ يَدْخُلُ الرَّجُلُ قَبْرَ امْرَأَتِهِ وَيَلِي سَفَلَتَهَا

(۱۱۷۷۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی (شوہر) عورت کو قبر میں اتارے گا اور اس عورت کے زیریں حصہ کی طرف وہ خود ہوگا۔

(۱۱۹) فِي الرَّجُلَيْنِ يُدْفَنَانِ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ

دو شخصوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا

(۱۱۷۷٤) حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَشْيَاخٍ من الأَنْصَارِ قَالُوا :أُتِيَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَعَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ قتيلين ، فَقَالَ : ادْفِنُوهُمَا فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ ، فَإِنَّهُمَا كَانَا مُتَصَافِيَيْنِ فِي الدُّنْيَا.

(۱۱۷۷۴) حضرت ابو اسحاق ؒ اپنے والد سے اور وہ انصار کے شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن حضور اکرم ﷺ کے پاس حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام ؓ اور عمرو بن جموح ؓ کی لاشیں لائی گئیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کردو۔ بیشک یہ دونوں دنیا میں سچے دوست اور ساتھی تھے۔

(۱۱۷۷۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَيَقُولُ : أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ ؟ فَإِذَا أُشِيرَ بِهِ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ ، يَعْنِي فِي اللَّحْدِ.

(بخاری ۱۳۴۳۔ ابوداؤد ۳۱۳۰)

(۱۱۷۷۵) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے مروی ہے کہ جنگ احد کے دن حضور اکرم ﷺ کے پاس دو شہیدوں کی لاشیں لائی جاتیں ایک ہی قبر میں دفنانے کے لئے تو آپ ﷺ دریافت فرماتے: دونوں میں سے کس کو قرآن کا زیادہ حصہ یاد تھا؟ جب ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپ ﷺ اس کو لحد میں مقدم کرتے۔

(۱۱۷۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُدْفَنَ اثْنَانِ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ.

(۱۱۷۷۶) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں دو شخصوں (لاشوں) کا ایک ہی قبر میں دفن کرنا ناپسندیدہ ہے۔

(۱۱۷۷۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : انْظُرُوا أَيُّهُمْ أَكْثَرُ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ فَقَدِّمُوهُ فِي اللَّحْدِ.

(۱۱۷۷۷) حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے: دیکھو دونوں میں سے کس کو قرآن پاک کا زیادہ حصہ یاد تھا، اس کو لحد میں مقدم کرو۔

(۱۱۷۷۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِي اللَّحْدِ.

(۱۱۷۷۸) حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک ؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں آنحضرت ﷺ ایک ہی لحد (قبر) میں دو تین شخصوں کو جمع فرماتے۔

(۱۲۰) مَا قَالُوا فِي إِعْمَاقِ الْقَبْرِ

قبر کی گہرائی کے متعلق جو وارد ہوا ہے اس کا بیان

(۱۱۷۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى أَوْصَى حَفَرَةَ قَبْرِهِ أَنْ يُعَمِّقُوا لَهُ قَبْرَهُ.

(۱۱۷۷۹) حضرت ابو العلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے قبر کھودنے کے بارے میں وصیت فرمائی تھی کہ قبر گہری کھودی جائے۔

(۱۱۷۸۰) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي سِنَان ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى أَوْصَى أَنْ يُعَمَّقَ قَبْرُهُ.

(۱۱۷۸۰) حضرت ضحاک بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۷۸۱) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَسْتَحِبَّانِ أَنْ يُعَمَّقَ الْقَبْرُ.

(۱۱۷۸۱) حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہما اللہ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ قبر گہری ہو۔

(۱۱۷۸۲) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ يُعَمَّقُ الْقَبْرُ.

(۱۱۷۸۲) حضرت ہشام رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ قبر گہری کھودی جائے۔

(۱۱۷۸۳) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ قَالَ : يُحْفَرُ الْقَبْرُ إِلَى السُّرَّةِ.

(۱۱۷۸۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبر ناف تک کھودی جائے۔

(۱۱۷۸٤) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: أَوْصَى عُمَرُ أَنْ يُجْعَلَ عُمْقُ قَبْرِهِ قَامَةً وَبَسْطَةً.

(۱۱۷۸۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ قبر لمبائی اور چوڑائی میں گہری کھودی جائے۔

(۱۳۱) مَا قَالُوا فِي مَدِّ الثَّوْبِ عَلَى الْقَبْرِ

قبر پر کپڑا لٹکانے کا بیان

(۱۱۷۸۵) حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : شَهِدْتُ جِنَازَةَ الْحَارِثِ فَمَدُّوا عَلَى قَبْرِهِ ثَوْبًا فَكَشَفَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ ، قَالَ : إِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ.

(۱۱۷۸۵) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حارث رضی اللہ عنہ کے جنازے میں حاضر ہوا لوگوں نے آپ کی قبر پر کپڑا لٹکایا (پردہ کیلئے) حضرت عبد اللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے اس کو کھینچ دیا اور فرمایا یہ مرد ہیں۔

(۱۱۷۸٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ، أَنَّ شُرَيْحًا أَوْصَى أَنْ لاَ يَمُدُّوا عَلَى قَبْرِهِ ثَوْبًا.

(۱۱۷۸۶) حضرت یحییٰ بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میری قبر پر کپڑا نہ لٹکانا۔

(۱۱۷۸۷) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ شَهِدْتُ جِنَازَةَ رَجُلٍ فِيهَا الْحَسَنُ، وَابْنُ سِيرِينَ فَمُدَّ عَلَى قَبْرِهِ ثَوْبٌ، فَقَالَ : الْحَسَنُ اكْشِفُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ ، وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ بِهِ بَأْسًا.

(۱۱۷۸۷) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص کے جنازے میں شریک تھا جس میں حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ بھی تھے، اس کی قبر پر کپڑا لٹکایا گیا تو حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: (اس کی کیا ضرورت ہے) یہ تو مرد ہیں، اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

(۱۱۷۸۸) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرَ سعد فَمَدَّ عَلَيْهِ ثَوْبًا. (عبدالرزاق ۶۴۷۷)

(۱۱۷۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت سعد کو قبر میں اتارا تو اس پر کپڑا لٹکایا۔

(۱۳۲) مَا قَالُوا فِي حَلِّ الْعُقَدِ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی گرہ کھولنے کا بیان

(۱۱۷۸۹) حدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ نُعَيْمَ بْنَ مَسْعُودٍ الأَشْجَعِيَّ الْقَبْرَ وَنَزَعَ الأَخِلَّةَ بِفِيهِ ، يَعْنِي الْعُقَدَ. (ابن سعد ۲۷۹)

(۱۱۷۸۹) حضرت خلف بن خلیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے جب حضرت نعیم بن مسعود الاشجعی کو قبر میں اتارا تو ان کے منہ سے گرہ کھول دی۔

(۱۱۷۹۰) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : شَهِدْتُ الْعَلاَءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَدَفَنَّاهُ فَنَسِينَا أَنْ نَحِلَّ الْعُقَدَ حَتَّى أَدْخَلْنَاهُ قَبْرَهُ ، قَالَ فَرَفَعْنَا عَنْهُ اللَّبِنَ فَلَمْ نَرَ فِي الْقَبْرِ شَيْئًا.

(۱۱۷۹۰) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت العلاء بن الحضرمی کے دفنانے کے وقت حاضر تھا، ہم ان کی گرہ کھولنا بھول گئے اور انہیں قبر میں دفنا دیا، پھر ہم نے قبر سے اینٹ اٹھائی تو ہمیں قبر میں کچھ بھی نظر نہ آیا۔

(۱۱۷۹۱) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: إذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ حُلَّتْ عَنْهُ الْعُقَدُ كُلُّهَا.

(۱۱۷۹۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں داخل کیا جائے تو اس کی تمام گرہیں کھول دی جائیں گی۔

(۱۱۷۹۲) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : تُحَلُّ عَنِ الْمَيِّتِ الْعُقَدُ.

(۱۱۷۹۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ میت سے گرہ کھول دی جائے گی۔

(۱۱۷۹۳) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، قَالَ : أَوْصَانِي الضَّحَّاكُ بِهِ.

(۱۱۷۹۳) حضرت جویبر فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک نے اسی کی وصیت فرمائی تھی۔

(۱۱۷۹۴) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالاَ : تُحَلُّ عَنِ الْمَيِّتِ الْعُقَدُ.

(۱۱۷۹۴) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ میت کی گرہ کھول دی جائے گی۔

(۱۱۷۹۵) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ تُحَلَّ عَنْهُ الْعُقَدُ وَيُبْرَزَ وَجْهُهُ مِنَ الْكَفَنِ.

(۱۱۷۹۵) حضرت جویبر فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی گرہ کھول دی جائے اور چہرہ کفن سے نکال دیا جائے۔

(۱۳۳) مَا قَالُوا فِي شَقِّ الْكَفَنِ

کفن کھولنے (پھاڑنے) کا بیان

(۱۱۷۹۶) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ يُشَقَّ كَفَنُ الْمَيِّتِ إِذَا أُدْخِلَ الْقَبْرَ.

(۱۱۷۹۶) حضرت حسن ولیٹیلا اور حضرت محمد ولیٹیلا اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ میت کو قبر میں داخل کرتے وقت اس کے کفن کو کھولا جائے۔

(۱۱۷۹۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَوْصَى إِذَا وَضَعْتُمُونِي فِي حُفْرَتِي فَجوبُوا مَا يَلِي جَسَدِي مِنَ الْكَفَنِ حَتَّى تُفْضُوا بِي إِلَى الأَرْضِ.

(۱۱۷۹۷) حضرت عبداللہ بن قیس بن عباد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وصیت فرمائی جب مجھے قبر میں رکھو تو میرے جسم کا جو حصہ کفن سے ملا ہو پھاڑ دو تا کہ مجھے حقیقی معنیٰ میں زمین کے سپرد کردو۔

(۱۳٤) مَا قَالُوا فِي الْمَيِّتِ مَنْ قَالَ يُسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ

میت کو پاؤں کی جانب سے قبر میں داخل کیا جائے گا

(۱۱۷۹۸) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَنَسٍ فِي جِنَازَةٍ فَأَمَرَ بِالْمَيِّتِ فَأُدْخِلَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ.

(۱۱۷۹۸) حضرت ابن سیرین ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھا آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ میت کو پاؤں کی جانب سے قبر میں داخل کیا جائے۔

(۱۱۷۹۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ أَدْخَلَ مَيِّتًا مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ.

(۱۱۷۹۹) حضرت عامر ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میت کو پاؤں کی جانب سے قبر میں اتارتے تھے۔

(۱۱۸۰۰) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : شَهِدْنَا جِنَازَةَ ابْنِ مَعْقِلٍ ، فَقَالَ رَجُلٌ : إِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ أَوْصَى أَنْ يُسَلَّ.

(۱۱۸۰۰) حضرت ابن اسحاق ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن معقل رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک تھا، ایک شخص نے کہا: تمہارے ساتھی نے وصیت کی تھی کہ ان کو پاؤں کی جانب سے قبر میں اتارا جائے۔

(۱۱۸۰۱) حدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسُلُّونَ.

(۱۱۸۰۱) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میت کو پاؤں کی جانب سے قبر میں اتارتے تھے۔

(١١٨٠٢) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ رَجُلٌ دَفَنَ مَيِّتًا فَسَلَّهُ مِنْ قِبَلِ رِجْلَي الْقَبْرِ ، قَالَ : هَذَا وَاللَّهِ السُّنَّةُ.

(۱۱۸۰۲) حضرت منصور بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے عرض کیا: ایک شخص میت کو دفن کرتے وقت پاؤں کی جانب سے قبر میں اتارتا ہے (کیا یہ درست ہے؟) آپ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم! یہ سنت طریقہ ہے۔

(١١٨٠٣) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، أَنَّ قَيْسًا أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ أَنْ يُسَلَّ سَلًّا.

(۱۱۸۰۳) حضرت اسماعیل بن ابی خالد فرماتے ہیں کہ حضرت قیس نے وصیت فرمائی تھی کہ مرنے کے بعد ان کو پاؤں کی جانب سے داخل کیا جائے۔

(١١٨٠٤) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أَنَّهُ لَمَّا تُوُفِّيَ ابْنُهُ أَمَرَ بِهِ فَأُدْخِلَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ.

(۱۱۸۰۴) حضرت عمرو بن مہاجر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا بیٹا وفات پا گیا تو آپ نے حکم فرمایا کہ ان کو پاؤں کی جانب سے قبر میں اتارا جائے۔

(١١٨٠٥) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ " شَهِدْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ أَدْخَلَ الْحَارِثَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ ، وَقَالَ : هَكَذَا السُّنَّةُ. (ابو داؤد ٣٢٠٣۔ بیهقی ٥٤)

(۱۱۸۰۵) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن یزید کے پاس حاضر ہوا آپ نے حضرت حارث کو پاؤں کی جانب سے قبر میں اتارا اور فرمایا یہی سنت طریقہ ہے۔

(١١٨٠٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ أَدْخَلَ مَيِّتًا مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ.

(۱۱۸۰۶) حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی کے پاس حاضر ہوا آپ میت کو پاؤں کی جانب سے قبر میں اتار رہے تھے۔

(١٢٥) مَنْ أَدْخَلَ الْمَيِّتَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا جائے گا

(١١٨٠٧) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لُحِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُخِذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَرُفِعَ قَبْرُهُ حَتَّى يُعْرَفَ. (عبدالرزاق ٦٤٧١)

(۱۱۸۰۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک لحد بنائی گئی اور آپ ﷺ کو قبلہ کی طرف سے قبر میں رکھا گیا اور آپ ﷺ کی قبر مبارک بلند کی گئی یہاں تک کہ وہ پہچانی جاتی تھی۔

(۱۱۸۰۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حُدِّثْتُ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ عَلِيًّا أَدْخَلَ مَيِّتًا مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ.

(۱۱۸۰۸) حضرت عمیر بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا۔

(۱۱۸۰۹) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُؤْخَذُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ.

(۱۱۸۰۹) حضرت امام شعبی فرماتے ہیں کہ میت کو قبلہ کی جانب سے پکڑا جائے گا۔

(۱۱۸۱۰) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ مَوْلَى بَنِي أَسَدٍ ، قَالَ : شَهِدْت وَفَاةَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَلِيَهُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا وَأَدْخَلَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ.

(۱۱۸۱۰) حضرت عمران بن ابی عطاء فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس کی وفات کے وقت حاضر ہوا تو آپ کی نماز جنازہ حضرت ابن الحنفیہ نے پڑھائی (جنازے کا انتظام کیا) اور اس میں چار تکبیریں کہیں اور میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا۔

(۱۱۸۱۱) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى يَزِيدَ بْنِ الْمُكَفَّفِ أَرْبَعًا وَأَدْخَلَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ.

(۱۱۸۱۱) حضرت عمیر بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت یزید بن المکفف کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں چار تکبیریں پڑھیں اور ان کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا۔

(۱۱۸۱۲) حدَّثَنَا ابْنُ يَمَان ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا يعني الميت. (ترمذی ۱۰۵۷)

(۱۱۸۱۲) حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا اور اس پر چار تکبیریں پڑھیں۔

(۱۱۸۱۳) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ أَدْخَلَ مَيِّتًا مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ.

(۱۱۸۱۳) حضرت حسن بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارا۔

(۱۱۸۱٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَان ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بِمِثْلِهِ.

(۱۱۸۱۴) حضرت حسن بن عبید اللہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۲٦) مَا قَالُوا إذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي قَبْرِهِ

میت کو قبر میں اتارتے وقت کون سی دعا پڑھی جائے گی

(۱۱۸۱۵) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي قُبُورِهِمْ فَقُولُوا :بِسْمِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ابو داؤد ۳۲۰۵۔ احمد ۲/ ۲۷)

(۱۱۸۱۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے مردوں کو قبروں میں اتارو تو یہ دعا پڑھو: بِسْمِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱۱۸۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۱۸۱۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۱۸۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ ، قَالَ :بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ. (ترمذی ۱۰۴۶۔ ابن ماجه ۱۵۵۰)

(۱۱۸۱۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو قبر میں اتارتے تو یوں فرماتے: بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ.

(۱۱۸۱۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي مُدْرِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ فِي قَبْرِهِ ، وَقَالَ أَبُو الأَحْوَصِ إِذَا سَوَّى عَلَيْهِ اللَّهُمَّ أَسْلَمَهُ إِلَيْكَ الْمَالَ وَالأَهْلَ وَالْعَشِيرَةَ وَالذَّنْبَ الْعَظِيمَ فَاغْفِرْ لَهُ.

(۱۱۸۱۸) حضرت ابو مدرک اشجعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب میت کو قبر میں اتارتے تو فرماتے اور حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اس پر مٹی برابر کرتے تو فرماتے: بِسْمِ اللّٰهِ إِلَيْكَ الْمَالَ وَالأَهْلَ وَالْعَشِيرَةَ وَالذَّنْبَ الْعَظِيمَ فَاغْفِرْ لَهُ. اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ اس کا مال، اہل، خاندان اور گناہ تیرے حوالے ہیں۔ اس کی مغفرت فرما۔

(۱۱۸۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إِذَا وَضَعُوا الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ أَنْ يَقُولُوا :بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ ، اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَعَذَابِ النَّارِ ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ.

(۱۱۸۱۹) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب میت کو قبر میں اتارتے تو وہ پسند فرماتے کہ یوں کہا جائے: بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ، اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ. اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کے راستے میں، اللہ کے رسول کی ملت پر، اے اللہ اسے قبر کے عذاب سے، آگ کے عذاب سے اور شیطان کے شر سے محفوظ فرما۔

(۱۱۸۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ ، اللَّهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ ، وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنْتَ عَنْهُ رَاضٍ غَيْرُ غَضْبَانَ.

(۱۱۸۲۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ جب میت کو قبر میں اتارتے تو فرماتے: بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ، وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْتَ عَنْهُ رَاضٍ غَيْرُ غَضْبَانَ. اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے راستے میں، اے اللہ اس کی قبر کو کشادہ فرما، اس کی قبر کو روشن فرما، اسے اس کے نبی ﷺ کے ساتھ ملا، اس سے خوش ہو اور ناراض نہ ہونا۔

(۱۱۸۲۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: إذَا وَضَعْتَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ فَقُلْ: بِسْمِ اللهِ، وَإِلَى اللهِ، وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۸۲۱) حضرت ابراہیم التیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم میت کو قبر میں اتارو تو یوں کہو: بِسْمِ اللهِ، وَإِلَى اللهِ، وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ''اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے حوالے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر۔''

(۱۱۸۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: إذَا وَضَعْتَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ فَقُلْ: بِسْمِ اللهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۸۲۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں اتارو تو یوں کہو: بِسْمِ اللهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ''اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر۔''

(۱۱۸۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ دَفَنَ ابْنًا لَهُ، فَقَالَ: اللهم جَافِ الأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَافْتَحْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوحِهِ، وَأَبْدِلْهُ بِدَارِهِ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ.

(۱۱۸۲۳) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو دفن کیا تو یوں (دعا) کہا: جَافِ الأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَافْتَحْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوحِهِ، وَأَبْدِلْهُ بِدَارِهِ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ. ''اے اللہ! زمین کو اس کے دونوں پہلوؤں سے الگ کر دے، اس کی روح کے لیے آسمان کے دروازے کھول دے اور اسے اس گھر سے بہتر گھر عطا فرما۔''

(۱۱۸۲۴) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: إذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ فَلاَ تَقُلْ بِسْمِ اللهِ، وَلَكِنْ قُلْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَى مِلَّةِ إبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الآخِرَةِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ فِي خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيهِ، اللَّهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلاَ تَفْتِنَّا بَعْدَهُ، قَالَ: وَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي صَاحِبِ الْقَبْرِ: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ﴾.

(۱۱۸۲۴) حضرت العلاء بن المسیب رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں اتارو تو بسم اللہ مت کہو بلکہ یہ پڑھو: ''اللہ کے راستے میں اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر، حضرت ابراہیم کی ملت پر جو کہ یکسو مسلمان تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔ اے اللہ! اسے آخرت میں قولِ ثابت کے ساتھ تقویت عطا فرما۔ اے اللہ! اسے پہلے سے زیادہ بھلائی عطا فرما، اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ فرما اور ہمیں اس کے بعد فتنے میں مبتلا نہ فرما'' اور فرماتے قرآن پاک کی یہ آیت ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْآخِرَةِ﴾ صاحب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(۱۱۸۲۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ إِذَا وَضَعْتُ الْمَيِّتَ فِي اللَّحْدِ مَا أَقُولُ ؟ قَالَ : لَا شَيْءَ.

(۱۱۸۲۵) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ جب میں میت کو قبر میں اتاروں تو کیا کہوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کچھ نہیں۔

(۱۱۸۲۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ عِنْدَ الْمَنَامِ إِذَا نَامَ بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُهُ إِذَا أُدْخِلَ الرَّجُلَ الْقَبْرَ.

(۱۱۸۲۶) حضرت عاصم بن حمزہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سوتے وقت اور میت کو قبر میں اتارتے وقت یوں فرماتے: بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ”اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کے راستے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر۔“

(۱۳۷) فِي الدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ وَيُسَوَّى عَلَيْهِ

میت کو دفنانے اور اس پر مٹی برابر کرنے کے بعد دعا کرنا

(۱۱۸۲۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِذَا سُوِّيَ عَلَى الْمَيِّتِ قَبْرُهُ قَامَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ عَبْدُكَ رُدَّ إِلَيْكَ فَارْأَفْ بِهِ وَارْحَمْهُ ، اللَّهُمَّ جَافِ الْأَرْضَ عَنْ جَنْبِهِ ، وَافْتَحْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوحِهِ ، وَتَقَبَّلْهُ مِنْكَ بِقَبُولٍ حَسَنٍ ، اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَضَاعِفْ لَهُ فِي إِحْسَانِهِ ، أَوْ قَالَ: فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ.

(۱۱۸۲۷) حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب میت کو دفن کرنے کے بعد مٹی برابر کر دیتے تو اس پر کھڑے ہو کر یہ دعا مانگتے: اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَضَاعِفْ لَهُ فِي إِحْسَانِهِ (یا فرماتے) فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ. ”اے اللہ! اگر وہ نیکوکار تھا تو اس کی نیکی کو دگنا فرما اور اگر یہ گناہ گار ہے تو اس سے درگزر فرما۔“

(۱۱۸۲۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى يَزِيدَ أَرْبَعًا ، قَالَ : اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ نَزَلَ بِكَ الْيَوْمَ ، وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ ، اللَّهُمَّ وَسِّعْ لَهُ مُدْخَلَهُ ، وَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ ، فَإِنَّا لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ.

(۱۱۸۲۸) حضرت عمیر بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت یزید کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں پڑھیں پھر یہ دعا پڑھی: اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ نَزَلَ بِكَ الْيَوْمَ، وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ، اللَّهُمَّ وَسِّعْ لَهُ مُدْخَلَهُ، وَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ،

فَإِنَّا لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ. ''اے اللہ! تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا آج تیرے پاس آیا ہے، تو اس کا بہترین ٹھکانہ ہے، اے اللہ اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اس کے گناہوں کو معاف فرما، ہم تو صرف خیر کو جانتے ہیں اور تو اسے زیادہ جاننے والا ہے۔''

(١١٨٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَبْرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى الْقَبْرِ فَوَقَفَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ دَعَا ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

(۱۱۸۲۹) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ کو دفن کر فارغ ہوئے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قبر پر کچھ دیر کھڑے رہے پھر دعا فرمائی اور پھر لوٹے۔

(١١٨٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ الأَحْنَفِ فِي جِنَازَةٍ فَجَلَسَ الأَحْنَفُ وَجَلَسْت مَعَهُ ، فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهَا وَهُوَ ضِرَارُ بْنُ الْقَعْقَاعِ التَّمِيمِيُّ رَأَيْت الأَحْنَفَ انْتَهَى إِلَى قَبْرِهِ فَقَامَ عَلَيْهِ فَبَدَأَ بِالثَّنَاءِ قَبْلَ الدُّعَاءِ ، فَقَالَ : كُنْت وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ كَذَا ، كُنْت وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ كَذَا ، ثُمَّ دَعَا لَهُ.

(۱۱۸۳۰) حضرت خالد بن سمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت احنف رحمہ اللہ کے ساتھ حضرت ضرار بن قعقاع التمیمی کے جنازے میں تھا، حضرت احنف بیٹھ گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گیا، میں نے حضرت احنف رحمہ اللہ کو دیکھا آپ قبر کے کنارے پر کھڑے ہوئے اور دعا سے قبل ان الفاظ میں حمد بیان کی: بخدا میں اس طرح نہیں جانتا تھا، بخدا میں اس طرح نہیں جانتا تھا۔ پھر آپ نے ان کیلئے دعا فرمائی۔

(١١٨٣١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ صَلَّيْت مَعَ عَلِيٍّ عَلَى يَزِيدَ بْنَ الْمُكَفَّفِ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا ، ثُمَّ مَشَى حَتَّى أَتَاهُ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ عَبْدُك ، وَابْنُ عَبْدِكَ نَزَلَ بِكَ الْيَوْمَ فَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ ، وَوَسِّعْ عَلَيْهِ مُدْخَلَهُ فَإِنَّا لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ.

(۱۱۸۳۱) حضرت عمیر بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت یزید بن المکفف کی نماز جنازہ پڑھی، آپ نے اس پر چار تکبیریں پڑھیں، پھر آپ جنازے کے ساتھ چل کر جب قبر کے پاس آئے تو یوں دعا مانگی: اللَّهُمَّ عَبْدُك ، وَابْنُ عَبْدِكَ نَزَلَ بِكَ الْيَوْمَ فَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ ، وَوَسِّعْ عَلَيْهِ مُدْخَلَهُ فَإِنَّا لَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ. ''اے اللہ! تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا آج تیرے پاس آیا ہے، تو اس کے گناہوں کو معاف فرما اور اس کی قبر کو کشادہ فرما۔ ہم تو صرف خیر کو جانتے ہیں اور تو اسے زیادہ جاننے والا ہے۔''

(١١٨٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَيُّوبَ يقوم عَلَى الْقَبْرِ فَيَدْعُو لِلْمَيِّتِ ، قَالَ : وَرُبَّمَا رَأَيْتهُ يَدْعُو لَهُ وَهُوَ فِي الْقَبْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ.

(۱۱۸۳۲) حضرت ابن علیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ قبر پر کھڑے میت کیلئے دعا مانگ رہے ہیں اور کبھی کبھی میں آپ کو دیکھتا کہ آپ میت کو قبر میں اتارنے کے بعد قبر میں سے نکلنے سے پہلے اس کے لیے دعا کرتے تھے۔

(۱۲۸) فِی الْمَیِّتِ یُحْثَی فِی قَبْرِہِ

قبر میں میت پر مٹی ڈالی جائے گی

(۱۱۸۳۳) حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُجَّاجٍ ، عَنْ عُمَیْرِ بْنِ سَعِیدٍ ، أَنَّ عَلِیًّا حَثَی فِی قَبْرِ ابْنِ الْمُکَفَّفِ.

(۱۱۸۳۳) حضرت عمیر بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن المکفف رحمۃ اللہ علیہ کی قبر میں مٹی ڈالی۔

(۱۱۸۳٤) حدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ عُمَیْرِ بْنِ سَعِیدٍ ، أَنَّ عَلِیًّا حَثَی فِی قَبْرِ ابْنِ الْمُکَفَّفِ.

(۱۳۱۳۴) حضرت عمیر بن سعید رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۱۸۳۵) حدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مُوسَی بْنِ عُبَیْدَةَ ، عَنْ یَعْقُوبَ بن زَیْدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُثِیَ فِی قَبْرِہِ.

(۱۱۸۳۵) حضرت یعقوب بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیشک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قبر میں مٹی ڈالی گئی۔

(۱۱۸۳٦) حدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنْ ثَوْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَامِر بْنُ جَشِیبٍ وَغَیْرُہُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مِنْ تَمَامِ أَجْرِ الْجِنَازَةِ أَنْ یَحْثُوَ فِی الْقَبْرِ.

(۱۱۸۳۶) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنازے کا مکمل اجر (تب ملتا ہے) کہ قبر پر مٹی ڈالی جائے۔

(۱۱۸۳۷) حدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ یَعْقُوبَ الأَحْلاَفِی، قَالَ: أَخْبَرَنِی مَنْ رَأَی زَیْدَ بْنَ أَرْقَمَ حَثَا فِی قَبْرٍ ثَلاَثًا.

(۱۱۸۳۷) حضرت یعقوب الاحلافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتلایا جس نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو قبر میں تین بار مٹی ڈالتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۸۳۸) حدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ أَبِی زِیَادٍ ، عَنْ عَمِّہِ : أَنَّ عَلِیًّا حثی فِی قَبْرٍ.

(۱۱۸۳۸) حضرت یزید بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قبر پر مٹی ڈالی۔

(۱۱۸۳۹) حدَّثَنَا دَاوُد عن مبارك ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ شِئْتَ فَاحْثُ فِی الْقَبْرِ وَإِنْ شِئْتَ فَلاَ تَحْثُ فِیهِ.

(۱۱۸۳۹) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تو چاہے تو قبر پر مٹی ڈال لے، اور اگر نہ چاہے تو مت ڈال۔

(۱۱۸٤۰) حدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِیسَی ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِی بَکْرٍ ، أَنَّہُ رَأَی سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَلَی شَفِیرِ قَبْرٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَلَمْ یَحْثُ فِیهِ شَیْئًا مِنْ تُرَابٍ.

(۱۱۸۴۰) حضرت خالد بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو قبر کے کنارے کھڑا دیکھا، آپ رحمۃ اللہ علیہ واپس چلے گئے اور آپ نے قبر پر مٹی بالکل نہ ڈالی۔

(۱۱۸٤۱) حدَّثَنَا الفَضل بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي جِنَازَةٍ فَحَثَى فِي قَبْرِهِ.

(۱۱۸۴۱) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے جھینہ کے ایک شخص نے ذکر کیا کہ میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے قبر پر مٹی ڈالی۔

(۱۲۹) مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُحْثَى عَلَيْهِ التُّرَابُ حَثْيًا

جو شخص یہ پسند کرے کہ اس پر مٹی ڈالی جائے

أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۱۱۸٤۲) حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، أَنَّهُ أَمَرَ أَنْ يُحْثَى عَلَيْهِ التُّرَابُ حَثْيًا.

(۱۱۸۴۲) حضرت عبدالکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ نے حکم دیا تھا کہ ان پر مٹی ڈالی جائے۔

(۱۱۸٤۳) حدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ دُفِنَ سُنَّ عَلَيْهِ التُّرَابُ سَنًّا.

(۱۱۸۴۳) حضرت عاصم بن بھدلہ فرماتے ہیں کہ جس وقت حضرت عمر بن العزیز رحمہ اللہ کو دفن کیا گیا میں اس وقت حاضر تھا آپ پر تھوڑی تھوڑی کر کے مٹی ڈالی گئی۔

(۱۱۸٤٤) حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو كَرْبٍ ، أَوْ أَبُو حَرْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَاهُ ، قَالَ : إِذَا أَنْتَ وَضَعْتَنِي فِي الْقَبْرِ فَسُنَّ على التُّرَابَ سَنًّا.

(۱۱۸۴۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ان کے والد صاحب رحمہ اللہ نے وصیت فرمائی تھی کہ جب تم لوگ مجھے قبر میں اتارو تو مجھ پر تھوڑی تھوڑی کر کے مٹی ڈالنا۔

(۱۳۰) مَا قَالُوا فِي الْقَصَبِ يُوضَعُ عَلَى اللَّحْدِ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ لحد پر بانس، سرکنڈے رکھے جائیں گے

(۱۱۸٤٥) حدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَ عَلَى لَحْدِهِ طُنُّ قَصَبٍ.

(۱۱۸۴۵) حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لحد مبارک پر بانسوں کی گٹھری رکھی گئی۔

(۱۱۸٤٦) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، أَنَّهُ قَالَ : اطْرَحُوا عَلَيَّ أَطْنَانًا مِنْ قَصَبٍ ، فَإِنِّي رَأَيْت الْمُهَاجِرِينَ يَسْتَحِبُّونَهُ عَلَى مَا سِوَاهُ.

(۱۱۸۴۶) حضرت ابووائل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شرحبیل ؒ فرماتے ہیں (میرے مرنے کے بعد) مجھ پر بانسوں کی گٹھری رکھ دینا، بیشک میں نے دیکھا ہے کہ مہاجرین (صحابہ کرام ؓ) دوسری چیزوں سے زیادہ اس کو پسند فرماتے ہیں۔

(۱۱۸٤۷) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُجْعَلَ فِي اللَّحْدِ إلاَّ لَبِنٌ نَظِيفٌ ، قَالَ : وَكَانَ يَكْرَهُ الآجُرَّ ، وَقَالَ :إنْ لَمْ يَجِدُوا لَبِنًا فَقَصَبٌ.

(۱۱۸۴۷) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ اس بات کو ضروری سمجھتے تھے کہ قبر کے اندر پاک اینٹ استعمال کی جائے۔ اور فرماتے ہیں کہ وہ کچی اینٹوں کے رکھنے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے اگر اینٹیں نہ ملیں تو لکڑی (بانس) سے کام چلالو۔

(۱۱۸٤۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، أَنَّهُ أَوْصَى ، قَالَ :اجْعَلُوا عَلَى قَبْرِي طُنًّا مِنْ قَصَبٍ.

(۱۱۸۴۸) حضرت ابواسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت میسرہ ؒ نے وصیت فرمائی تھی کہ میری قبر پر لکڑیوں (بانسوں) کی گٹھری رکھ دینا۔

(۱۱۸٤۹) حدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالسَّاجِ وَالْقَصَبِ وَكَرِهَ الآجُرَّ ، يَعْنِي فِي الْقَبْرِ.

(۱۱۸۴۹) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ قبر پر ساگوان کی یا بانس کی لکڑی رکھی جائے۔ لیکن پکی اینٹوں کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۳۱) فِي اللَّبِنِ يُنْصَبُ عَلَى الْقَبْرِ ، أَوْ يُبْنَى بِنَاءً
اینٹوں کو قبر پر گاڑ دیا جائے گا یا ان کو کھڑا کیا جائے گا؟

(۱۱۸٥۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ نُصِبَ اللَّبِنُ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْبًا. (ابن سعد ۲۹۷)

(۱۱۸۵۰) حضرت علی بن حسین ؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر اینٹوں کو گاڑ دیا گیا تھا۔

(۱۱۸٥۱) حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ قَالاَ :إنْ شِئْتَ بَنَيْت الْقَبْرَ بِنَاءً ، وَإِنْ شِئْتَ نَصَبْت اللَّبِنَ نَصْبًا.

(۱۱۸۵۱) حضرت حسن ؒ اور حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو اینٹوں کو کھڑا کر کے لگا دو اور اگر چاہو تو ان کو گاڑ دو۔

(۱۱۸۵۲) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ قَبْرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبُوا عَلَيه اللَّبِنَ نَصْبًا.

(۱۱۸۵۲) حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر اینٹوں کو گاڑ دیا گیا تھا۔

(۱۱۸۵۳) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ قَالُوا : كَانَ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ جُثًا قِبْلَةً ، نُصِبَ لَهُمُ اللَّبِنُ نَصْبًا.

(۱۱۸۵۳) حضرت ابو جعفر، حضرت سالم اور حضرت قاسم رحمہم اللہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک، حضرت صدیق اکبر، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبر مبارک قبلہ کی طرف جھکی ہوئی (قبلہ رخ) تھیں اور ان پر اینٹیں گاڑ دی گئی تھیں۔

(۱۳۲) مَا قَالُوا فِي الْقَبْرِ يُسَنَّمُ

قبر کو کوہان نما بنایا جائے گا

(۱۱۸۵٤) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ قَالُوا : كَانَ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ جُثًا قِبْلَةً.

(۱۱۸۵۴) حضرت ابو جعفر، حضرت سالم اور حضرت قاسم رحمہم اللہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک، حضرت صدیق اکبر، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبر مبارک قبلہ کی طرف جھکی ہوئی (قبلہ رخ) تھیں اور ان پر اینٹیں گاڑ دی گئی تھیں۔

(۱۱۸۵٥) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ قُبُورَ شُهَدَاءِ جُثًا قَدْ نبتت عَلَيْهَا النِّصِي.

(۱۱۸۵۵) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہداء کی قبروں کو دیکھا جو جھکی ہوئی تھیں اور ان پر (عمدہ قسم کی) گھاس اگی ہوئی تھی۔

(۱۱۸۵٦) حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ ، قَالَ : دَخَلْتُ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ قَبْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَأَيْت قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَبْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مُسَنَّمَةً. (بخاری ۱۳۹۰)

(۱۱۸۵۶) حضرت سفیان التمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس مکان میں داخل ہوا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت ابو بکر صدیق، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی قبر کو دیکھا وہ کوہان نما تھیں۔

(۱۱۸۵۷) حدَّثَنَا الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، قَالَ شَهِدت مَعَ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ جِنَازَةً ، فَقَالَ : جَمهرُوه ، جَمهرُوه ، يَعْنِي سَنِّمُوهُ.

(۱۱۸۵۷) حضرت ابی نعامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوا آپ نے (جنازے کے بعد) فرمایا اس کی قبر اٹھی ہوئی کوہان نما بناؤ۔

(۱۱۸۵۸) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ قُبُورَ شُهَدَاءِ أُحُدٍ

جُثًا مُسَنَّمَةً.

(۱۱۸۵۸) حضرت امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ میں شہداء احد کی قبریں دیکھی وہ جھکی ہوئیں کوہان نما تھیں۔

(۱۱۸۵۹) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ قَبْرَ ابْنِ عُمَرَ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِأَيَّامٍ مُسَنَّمًا.

(۱۱۸۵۹) حضرت خالد بن عثمان ؒ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کو دفن کرنے کے کچھ دنوں بعد ان کی قبر کو دیکھا تو وہ اٹھی ہوئی کوہان نما تھی۔

(۱۳۳) في القبر يُكْتَبُ وَيُعَلَّمُ عَلَيْهِ

قبر پر نشانی لگانا اور اس پر کچھ لکھنا

(۱۱۸۶۰) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعَلَّمَ الْقَبْرُ.

(۱۱۸۶۰) حضرت عمران بن حدیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ قبر پر نشانی لگانے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۸۶۱) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُعْلِمَ الرَّجُلُ قَبْرَهُ.

(۱۱۸۶۱) حضرت سلیم بن حیان، حضرت حماد اور حضرت ابراہیم ؒ قبر پر نشانی لگانے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۸۶۲) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، قَالَ :لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ دَفَنَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِيعِ ، وَقَالَ لِرَجُلٍ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الصَّخْرَةِ فَأْتِنِي بِهَا حَتَّى أَضَعَهَا عِنْدَ قَبْرِهِ حَتَّى أُعَرَّفَهُ بِهَا. (ابوداؤد ۳۱۹۸)

(۱۱۸۶۲) حضرت المطلب بن عبد اللہ بن حنطب ؒ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان بن مظعون ؓ کی وفات ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو جنت البقیع میں دفن فرمایا اور پھر ایک شخص سے فرمایا: فلاں چٹان کے پاس جا کر ایک پتھر لے کر آؤ تا کہ میں اس کو اس کی قبر پر بطور نشانی نصب کر دوں جس کی وجہ سے اس کو (بعد میں) ہم پہچان لیں۔

(۱۱۸۶۳) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّهُ أَوْصَى ، قَالَ :يَا بُنَيَّ لاَ تَكْتُبْ عَلَى قَبْرِي ، وَلاَ تُشَرِّفَنَّهُ إِلاَّ قَدْرَ مَا يَرُدُّ عَنِّي الْمَاءَ.

(۱۱۸۶۳) حضرت افلح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم ؒ نے وصیت فرمائی کہ اے بیٹے! میری قبر پر مت لکھنا، اور میری قبر کو زیادہ بلند نہ کرنا مگر اتنا کہ اس سے پانی ہٹ جائے، (پانی نہ روکے)۔

(۱۱۸۶٤) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ ، وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ جَابِرٍ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ. (ابوداؤد ۳۲۱۷۔ ترمذی ۱۰۵۲)

(۱۱۸۶۴) حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے قبر پر تعمیر کرنے سے منع فرمایا، اور دوسری روایت میں آیا ہے

اس پر لکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۱۸٦٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجْعَلَ اللَّوْحُ عَلَى الْقَبْرِ.

(۱۱۸٦۵) حضرت مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ قبر پر تختی لگانے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۸٦٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا.

(۱۱۸٦٦) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ قبر پر مسجد بنانے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۳٤) فِيمَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَرْفَعَ الْقَبْرَ

بعض حضرات قبر بلند بنانے کو پسند فرماتے ہیں

(۱۱۸٦۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ لُحِدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرُفِعَ قَبْرُهُ حَتَّى يُعْرَفَ.

(۱۱۸٦۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے لحد بنائی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک بلند کی گئی اتنی کہ پہچانی جائے۔

(۱۱۸٦۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ مُرْتَفِعًا.

(۱۱۸٦۸) حضرت عبداللہ بن ابی بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر دیکھی جو بلند (زمین سے اٹھی ہوئی) تھی۔

(۱۱۸٦۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَطَاءِ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ أَوْصَى أَنْ يَجْعَلُوا قَبْرَهُ مُرَبَّعًا ، وَأَنْ يَرْفَعُوهُ أَرْبَعَ أَصَابِعَ ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ.

(۱۱۸٦۹) حضرت عطاء بن ابی میمونہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی قبر کو چوکور بنایا جائے۔ اتنی بلند (اونچی) کہ زمین سے چار انگلیاں اوپر ہو۔

(۱۳۵) فِي الْفُسْطَاطِ يُضْرَبُ عَلَى الْقَبْرِ

قبر پر گھر کا خیمہ لگانا

(۱۱۸۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ لاَ يَضْرِبُوا عَلَى قَبْرِهِ فُسْطَاطًا.

(۱۱۸۷۰) حضرت عبدالرحمن بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ میری قبر پر خیمہ مت لگانا۔

(۱۱۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ النُّعْمَانِ ، عَنْ بِنْتِ أَبِي سَعِيدٍ

الْخُدْرِیِّ ، أَنَّ أَبَا سَعِیدٍ ، قَالَ :لاَ تَضْرِبُوا عَلَی قَبْرِی فُسْطَاطًا.

(۱۱۸۷۱) حضرت بنت ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری قبر پر خیمہ نہ لگانا۔

(۱۱۸۷۲) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِی عَطَاءٍ ، قَالَ :شَهِدْت وَفَاةَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَلِیَهُ ابْنُ الْحَنَفِیَّةِ فَبَنَی عَلَیْهِ بِنَاءً ثَلاَثَةَ أَیَّامٍ.

(۱۱۸۷۲) حضرت عمران بن ابی عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات پر حاضر ہوا تو جنازہ اور قبر کا انتظام حضرت ابن الحنفیہ رحمہ اللہ نے کیا، آپ رحمہ اللہ نے ان کی قبر پر تین دن تک خیمہ (گھر) بنایا۔

(۱۱۸۷۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ أَبِی مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ ، أَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ عَلَی قَبْرِ زَیْنَبَ فُسْطَاطًا.

(۱۱۸۷۳) حضرت محمد بن المنکدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک پر خیمہ لگایا۔

(۱۱۸۷٤) حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ کَعْبٍ یَقُولُ :هَذِهِ الْفَسَاطِیطُ الَّتِی عَلَی الْقُبُورِ مُحْدَثَةٌ.

(۱۱۸۷۴) حضرت ثعلبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قبروں پر خیمہ لگانا بدعت ہے۔

(۱۳٦) فِی اللَّحْدِ یُوضَعُ فِیهِ شَیْءٌ یَکُونُ تَحْتَ الْمَیِّتِ

قبر میں میت کے نیچے کوئی چیز رکھنا

(۱۱۸۷٥) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :جُعِلَ فِی لَحْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَطِیفَةٌ حَمْرَاءُ کَانَ أَصَابَهَا یَوْمَ خَیْبَرَ ، قَالَ :فَجَعَلُوهَا لأَنَّ الْمَدِینَةَ أَرْضٌ سَبْخَةٌ.

(۱۱۸۷۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں لال رنگ کا مخمل کا کپڑا رکھا گیا تھا جو غزوہ خیبر کے غنیمت میں آیا تھا، کیونکہ مدینہ کی زمین نمکین اور دلدلی تھی۔

(۱۱۸۷٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَوَکِیعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِی جَمْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ وُضِعَ فِی قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَطِیفَةٌ حَمْرَاءُ. (مسلم ۹۱۔ احمد ۱/ ۳۵۵)

(۱۱۸۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں لال مخمل کا کپڑا رکھا گیا۔

(۱۱۸۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ لُحِدَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَلْقَی شُقْرَانُ فِی قَبْرِهِ قَطِیفَةً کَانَ یَرْکَبُ بِهَا فِی حَیَاتِهِ. (ترمذی ۱۰۴۷۔ عبدالرزاق ۶۳۸۷)

(۱۱۸۷۷) حضرت جعفر رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں سفید سرخی مائل مخمل کا کپڑا رکھا گیا جو کپڑا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حیات مبارکہ میں استعمال فرماتے تھے۔

(۱۳۷) فِي الرَّجُلِ يَقُومُ عَلَى قَبْرِ الْمَيِّتِ حَتَّى يُدْفَنَ وَيَفْرُغَ مِنْهُ

آدمی کا قبر پر کھڑا ہونا تا کہ دفن کر کے اس سے فارغ ہو جائے

(۱۱۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ عَلِيًّا قَامَ عَلَى قَبْرٍ حَتَّى دُفِنَ ، وَقَالَ :لِيَكُنْ لأَحَدِكُمْ قِيَامٌ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى يُدْفَنَ.

(۱۱۸۷۸) حضرت عمیر بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک قبر پر کھڑے رہے جب تک کہ اس کو دفن نہ کر دیا گیا، اور فرمایا: تم میں سے کسی ایک کو چاہئے کہ وہ مردے کو دفنانے تک قبر پر کھڑا رہے۔

(۱۱۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، قَالَ :شَهِدْتُ عَلْقَمَةَ قَامَ عَلَى مَيِّتٍ حَتَّى دُفِنَ.

(۱۱۸۷۹) حضرت ابو قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ ایک میت کی قبر پر کھڑے رہے یہاں تک کہ اس کو دفن کر دیا گیا۔

(۱۱۸۸۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ ثُمَامَةَ ، قَالَ خَرَجْنَا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ إِلَى أَرْضِ الرُّومِ ، قَالَ : وَكَانَ عَامِلاً لِمُعَاوِيَةَ عَلَى الدَّرْبِ ، فَأُصِيبَ ابْنُ عَمٍّ لَنَا يُقَالُ لَهُ نَافِعٌ ، فَصَلَّى عَلَيْهِ فَضَالَةُ وَقَامَ عَلَى حُفْرَتِهِ حَتَّى وَارَاهُ.

(۱۱۸۸۰) حضرت ثمامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت فضالہ بن عبید رحمہ اللہ کے ساتھ ملک روم کی طرف گئے، آپ رحمہ اللہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے راستوں کے نگران تھے، آپ کے چچا کے بیٹے حضرت نافع رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کی قبر پر کھڑے رہے جب تک کہ ان کو دفنا کر لوگ فارغ نہیں ہو گئے۔

(۱۱۸۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ إِذَا مَاتَ له الميت لَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى يَدْفِنَهُ.

(۱۱۸۸۱) حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب کوئی شخص فوت ہوتا تو اس کی قبر پر دفنانے تک کھڑے رہتے۔

(۱۳۸) مَنْ كَرِهَ الْقِيَامَ عَلَى الْقَبْرِ حَتَّى يُدْفَنَ

بعض حضرات نے قبر پر کھڑے ہونے کو ناپسند فرمایا ہے

(۱۱۸۸۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : وَاللَّهِ إِنَّ قِيَامَهُمْ عَلَى الْقَبْرِ لَبِدْعَةٌ حَتَّى تُوضَعَ فِي قَبْرِهَا إِذَا صُلِّيَ عَلَيْهَا.

(۱۱۸۸۲) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! لوگوں کا نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد تدفین تک قبر پر کھڑے ہونا بدعت ہے۔

(۱۱۸۸۳) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْقِيَامِ لِلْجِنَازَةِ حَتَّى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ، فَقَالَ: مَا رَأَيْت أَحَدًا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلاَّ أَبَا مَرْحُومٍ ذَاكَ الشَّامِيَّ ، وَكَانُوا يَهْزَؤُونَ بِهِ.

(۱۱۸۸۳) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ؒ سے دریافت کیا جنازے کے لئے کھڑے رہنا یہاں تک کہ اس کو لحد میں رکھ دیا جائے (کیسا ہے؟) آپ ؒ نے فرمایا میں نے کسی کو ایسا کرتے نہیں دیکھا سوائے ابومرحوم جو کہ شامی تھے اور لوگ ان پر ہنستے تھے۔

(۱۱۸۸٤) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْقِيَامَ عِنْدَ الْقَبْرِ.

(۱۱۸۸۴) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ قبر کے پاس کھڑے ہونے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۸۸٥) حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : ذُكِرَ لِلشَّعْبِيِّ الْقِيَامُ لِلْجِنَازَةِ حَتَّى تُوضَعَ فَكَأَنَّهُ لَمْ يَعْرِفْ ذَلِكَ ، قَالَ :فَذَكَرْت ذَلِكَ لِمُجَاهِدٍ ، قَالَ :إنَّمَا ذَلِكَ إذَا صُلِّيَ عَلَيْهَا لاَ يَجْلِسُ حَتَّى تُوضَعَ.

(۱۱۸۸۵) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ؒ سے جنازہ رکھے جانے سے قبل اس کے لیے کھڑے رہنے کے متعلق دریافت کیا تو گویا کہ ان کو اس کے بارے میں علم ہی نہ تھا۔ (وہ اس کو جانتے ہی نہ تھے)۔ پھر میں نے حضرت مجاہد ؒ سے اس کا ذکر کیا آپ ؒ نے فرمایا: یہ تب ہے جب اس پر نماز پڑھی گئی ہو تو دفنانے سے پہلے نہ بیٹھا جائے۔

(۱۳۹) فِي تَجْصِيصِ الْقَبْرِ وَالآجُرُّ يُجْعَلُ لَهُ

قبر پکی کرنا

(۱۱۸۸٦) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ.

(۱۱۸۸۶) حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے قبر پکی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور اس بات سے کہ اس پر بیٹھا جائے اور اس پر عمارت بنائی جائے۔

(۱۱۸۸۷) حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِي حَمَادَةُ ، عَنْ أُنَيْسَةَ بِنْتِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَتْ :مَاتَ ابْنٌ لِزَيْدٍ يُقَالُ لَهُ سُوَيْد ، فَاشْتَرَى غُلاَمٌ لَهُ ، أَوْ جَارِيَةٌ جِصًّا وَآجُرًّا ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ :مَا تُرِيدُ إلَى هَذَا ، قَالَ :أَرَدْت أَنْ أَبْنِيَ قَبْرَهُ وَأُجَصِّصَهُ ، قَالَ :حَقِرْت وَنَقِرْت لاَ تُقَرِّبْهُ شَيْئًا مَسَّتْهُ النَّارُ.

(۱۱۸۸۷) حضرت انیسہ بنت زید بن ارقم ؓ فرماتی ہیں کہ حضرت زید کے بیٹے حضرت سوید ؒ کا انتقال ہوا تو ان کے لیے ایک غلام یا باندی نے چونا اور اینٹیں (پکی) خریدیں۔ حضرت زید ؒ نے فرمایا ان چیزوں سے کیا کرنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا قبر پر عمارت بنانے اور اس کو پکی کرنے کا ارادہ ہے، آپ نے فرمایا تیرا ستیاناس ہو، ہر وہ چیز جس کو آگ نے چھوا ہے اس کو اس میت کے قریب مت لاؤ۔

(۱۱۸۸۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عيسى بنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُه ينهى عَنْ تَجْصِيصِ الْقَبْرِ ، قَالَ :لَا تُجَصِّصُوهُ.

(۱۱۸۸۸) حضرت حسن بن صالح ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ ریشید سے قبروں کو پکی کرنے کی ممانعت سنی ہے وہ فرماتے ہیں قبریں پکی مت کرو۔

(۱۱۸۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّد ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ سُوَيْد بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :إِذَا أَنَا مِتُّ فَلَا تُؤْذِنُوا بِي أَحَدًا ، وَلَا تُقَرِّبُونِي جِصًّا ، وَلَا آجُرًّا ، وَلَا عُودًا ، وَلَا تَصْحَبْنِي امْرَأَةٌ.

(۱۱۸۸۹) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے کوئی شخص تکلیف نہ پہنچائے، میرے قریب چونے، پکی اینٹ اور لکڑی نہ لائے، اور میرے ساتھ عورت نہ جائے، (جنازے میں)۔

(۱۱۸۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الآجُرَّ.

(۱۱۸۹۰) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید پکی اینٹوں کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۸۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ الآجُرَّ فِي قُبُورِهِمْ.

(۱۱۸۹۱) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اپنی قبروں میں پکی اینٹ کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۸۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ اللَّبِنَ وَيَكْرَهُونَ الآجُرَّ وَيَسْتَحِبُّونَ الْقَصَبَ وَيَكْرَهُونَ الْخَشَبَ.

(۱۱۸۹۲) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کچی اینٹ کو پسند فرماتے تھے اور پکی اینٹوں کو ناپسند کرتے تھے، اور بانس کو پسند کرتے اور دوسری لکڑی کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۴۰) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَطَأَ عَلَى الْقَبْرِ

قبروں کو پاؤں سے روندنے کو ناپسند سمجھا گیا ہے

(۱۱۸۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ فِي الْجَبَّانَةِ ، فَقَالَ : لَأَنْ أَطَأَ عَلَى جَمْرَةٍ حَتَّى تُطْفَأَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطَأَ عَلَى قَبْرٍ.

(۱۱۸۹۳) حضرت ابوسعید ریشید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ ریشید کے ساتھ جبانہ میں چل رہا تھا، آپ نے فرمایا: میں انگاروں پر چلوں جس سے وہ بجھ جائیں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں قبروں کو روندوں۔

(۱۱۸۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :لَأَنْ أَطَأَ عَلَى جَمْرَةٍ حَتَّى تُطْفَأَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطَأَ عَلَى قَبْرٍ.

(۱۱۸۹۴) حضرت ابی بکرہ ریشید فرماتے ہیں کہ انگاروں پر چل چل کر ان کو بجھا دیا جائے یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ قبر کو پاؤں

سے روندا جاؤں۔

(۱۱۸۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرَّادُ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ لأَنْ أَطَأَ عَلَى جَمْرَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطَأَ عَلَى قَبْرِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

(۱۱۸۹۵) حضرت سالم ابی عبد اللہ البراد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے ہیں میں انگاروں پر چلوں جس سے وہ بجھ جائیں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر کو روندوں۔

(۱۱۸۹۶) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ ، قَالَ :لأَنْ أَطَأَ عَلَى جَمْرَةٍ ، أَوْ عَلَى حَدِّ سَيْفٍ حَتَّى تُخْتَطَفَ رِجْلَيَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمْشِيَ عَلَى قَبْرِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَمَا أُبَالِي أَفِي الْقُبُورِ قَضَيْتُ حَاجَتِي أَمْ فِي السُّوقِ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

(۱۱۸۹۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آگ کے انگاروں پر یا تلوار کی دھار پر چلوں یہاں تک کہ میرے پاؤں جھلس جائیں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔ میرے نزدیک قبرستان میں رفع حاجت کرنا اور بازار میں لوگوں کے درمیان جبکہ لوگ دیکھ رہے ہوں برابر ہے۔

(۱۱۸۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَانَ يَكْرَهَانِ الْقُعُودَ عَلَيْهَا وَالْمَشْيَ عَلَيْهَا.

(۱۱۸۹۷) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ قبروں پر بیٹھنے اور ان کے اوپر سے چلنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۸۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ :فُلاَن ، تَمْشُونَ عَلَى قُبُورِكُمْ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :كَيْفَ تُمْطَرُونَ.

(۱۱۸۹۸) حضرت عمران بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت العلاء بن الشخیر رحمہ اللہ نے فرمایا: فلاں تم اپنی قبروں کے اوپر سے گزرتے (چلتے) ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا: پھر تم پر بارش کس طرح برسائی جاتی ہے۔

(۱۱۸۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كُنْتُ أَتْبَعُ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي الْجَنَائِزِ ، فَكَانَ يَتَقَصَّى الْقُبُورَ ، قَالَ :لأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ ، ثُمَّ قَمِيصَهُ ، ثُمَّ إِزَارَهُ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ. (مسلم ۹۶۔ ابوداؤد ۳۲۲۰)

(۱۱۸۹۹) حضرت محمد بن ابی یحییٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک جنازے کے ساتھ جا رہا تھا، آپ قبروں سے دور تھے، (تاکہ کسی قبر پر پاؤں وغیرہ نہ آ جائے) اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص آگ کے انگارے پر بیٹھے جس سے اس کے کپڑے، قمیص پھر شلوار جل جائے یہاں تک کہ آگ بدن تک پہنچ جائے یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ کوئی شخص قبر پر بیٹھے۔

(۱۱۹۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْقُعُودَ عَلَى الْقُبُورِ أَوْ يُمْشَى عَلَيْهَا.

(۱۱۹۰۰) حضرت برد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ قبروں پر بیٹھنے اور ان کے اوپر سے گذرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۱۹۰۱) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهَا.

(۱۱۹۰۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

(۱٤۱) فِي الرَّجُلِ يَبُولُ ، أَوْ يُحْدِثُ بَيْنَ الْقُبُورِ

کوئی شخص قبروں کے درمیان پیشاب یا قضائے حاجت کرے اس کا بیان

(۱۱۹۰۲) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ يُحْدَثُ وَسَطَ مَقْبَرَةٍ ، وَلاَ يُبَولُ فِيهَا.

(۱۱۹۰۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مقبروں کے درمیان قضائے حاجت یا پیشاب مت کرو۔

(۱۱۹۰۳) حدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ ، قَالَ : مَا أُبَالِي فِي الْقُبُورِ قَضَيْتُ حَاجَتِي ، أَوْ فِي السُّوقِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

(۱۱۹۰۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کی کوئی پروانہیں ہے کہ میں قبروں کے درمیان قضائے حاجت کروں یا بازار میں اور لوگ مجھے دیکھ رہے ہوں۔

(۱٤۲) مَا ذُكِرَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الْقُبُورِ إِذَا مُرَّ بِهَا مَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ

جب قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کرے، اور کچھ حضرات نے اس میں رخصت دی ہے

(۱۱۹۰٤) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ ، قَالَ : السَّلاَمُ عَلَى مَنْ فِي هَذِهِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ ، وَإِنَّا بِكُمْ لَلاَحِقُونَ ، فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ.

(۱۱۹۰۴) حضرت زاذان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کسی قبرستان میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اس جگہ کے مومنوں اور مسلمانوں تم پر سلامتی ہو، تم پہلے چلے گئے ہم تمہارے بعد آئیں گے اور تم سے مل جائیں گے۔ ہم سب اللہ کے لیے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۱۱۹۰٥) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ جُنْدُبٍ الأَزْدِيِّ ، قَالَ خَرَجْنَا مَعَ سَلْمَانَ إِلَى الحيرة حَتَّى إِذَا انْتَهَيْنَا إِلَى الْقُبُورِ الْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ ، فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ، أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ ، وَإِنَّا عَلَى آثَارِكُمْ وَارِدُونَ.

(۱۱۹۰۵) حضرت جندب الازدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حیرہ کی طرف گیا جب ہم قبرستان پہنچے تو آپ اپنی داہنی جانب متوجہ ہوئے اور دعا پڑھی: اس جگہ کے مومن مردوں اور عورتوں! تم پر سلامتی ہو، تم پہلے چلے گئے ہم بعد میں آئیں گے اور تمہارے نشانِ قدم پر چلتے ہوئے آئیں گے۔

(۱۱۹۰۶) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ خَيْثَمَةَ وَالْمُسَيَّبِ ، وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُمْ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَى الْقُبُورِ.

(۱۱۹۰۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) قبروں کو سلام کیا کرتے تھے۔

(۱۱۹۰۷) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: لاَ أَعْلَمُ بَأْسًا أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ الْقَبْرَ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ.

(۱۱۹۰۷) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی شخص قبر پر آئے اور اس کو سلام کرے۔

(۱۱۹۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، أَنَّهُ رَأَى سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ لاَ يَمُرُّ بِلَيْلٍ ، وَلاَ نَهَارٍ بِقَبْرٍ إِلاَّ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ مُسَافِرُونَ مَعَهُ يَقُولُ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِيهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ.

(۱۱۹۰۸) حضرت موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلام بن عبداللہ رحمہ اللہ کو دیکھا دن ہو یا رات وہ جس قبر کے پاس سے بھی گزرتے تو اسکو سلام کرتے، اور ہم آپ کے ساتھ سفر کر رہے تھے، آپ فرماتے السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ میں نے آپ رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ تو مجھے اس کے بارے میں بتلایا کہ ان کے والد صاحب رحمہ اللہ اس طرح کرتے تھے۔

(۱۱۹۰۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ ، فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلاَحِقُونَ ، أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ ، وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ ، وَنَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ. (ابو داؤد ۳۲۳۰۔ احمد ۳۵۳)

(۱۱۹۰۹) حضرت سلیمان بن بریدہ رحمہ اللہ اپنے والد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم دی تھی کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یوں کہیں: اس جگہ کے مومن اور مسلم لوگو! تم پر سلامتی ہو، اگر اللہ نے چاہا تو ہم تمہارے ساتھ آ ملنے والے ہیں، تم پہلے گئے ہم بعد میں آئیں گے، ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(۱۱۹۱۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَرْجِعُ مِنْ ضَيْعَتِهِ فَيَمُرُّ بِقُبُورِ الشُّهَدَاءِ فَيَقُولُ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَإِنَّا بِكُمْ لَلاَحِقُونَ ، ثُمَّ يَقُولُ لأَصْحَابِهِ : أَلاَ تُسَلِّمُونَ عَلَى الشُّهَدَاءِ فَيَرُدُّونَ عَلَيْكُمْ.

(۱۱۹۱۰) حضرت عامر بن سعد رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ ضیعہ (گاؤں) سے واپس آئے تو شہداء کی قبروں

کے پاس سے گزرے تو کہنے لگے۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَإِنَّا بِكُمْ لَلَاحِقُونَ پھر اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم نے شہداء کو سلام کیوں نہ کیا تا کہ وہ تمہیں جواب دیتے؟۔

(۱۱۹۱۱) حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَسَنِ الْجَارِى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ الْجَارِى ، قَالَ :قَالَ لِى أَبُو هُرَيْرَةَ يَا عَبْدَ اللهِ إِذَا مَرَرْتَ بِالْقُبُورِ قَدْ كُنْتَ تَعْرِفُهُمْ فَقُلْ :السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَصْحَابَ الْقُبُورِ ، وَإِذَا مَرَرْتَ بِالْقُبُورِ لَا تَعْرِفُهُمْ فَقُلْ :السَّلَامُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۱۱۹۱۱) حضرت عبداللہ بن سعد الجاری ؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: اے عبداللہ! جب تم کسی ایسی قبر کے پاس سے گزرو جس کو تم جانتے ہو تو یوں کہو: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَصْحَابَ الْقُبُورِ اور جب کسی ایسی قبر پر گزرہو جس کو تم نہیں جانتے تو یوں کہو: السَّلَامُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۱۱۹۱۲) حدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ فَصِيلٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِى مُوَيْهِبَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أُمِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَيُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ ، أَوْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ. (احمد ۳/ ۴۸۹۔ دارمی ۷۸)

(۱۱۹۱۲) حضرت ابومویھبہ ؓ جو رسول اکرم ﷺ کے غلام تھے فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ جنت البقیع جائیں اور مردوں پر نماز پڑھیں یا ان پر سلام پڑھیں۔

(۱۴۳) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ التَّسْلِيمَ عَلَى الْقُبُورِ

بعض حضرات قبرستان والوں کو سلام کرنے کو ناپسند کرتے ہیں

(۱۱۹۱۳) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّسْلِيمِ عَلَى الْقُبُورِ ، فَقَالَ :مَا كَانَ مِنْ صَنِيعِهِمْ.

(۱۱۹۱۳) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے قبروں کو سلام کرنے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا: یہ ان کے (صحابہ کرام ؓ کے) طریقوں میں سے نہیں ہے۔

(۱۱۹۱۴) حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ :سُئِلَ هِشَامٌ أَكَانَ عُرْوَةُ يَأْتِى قَبْرَ النَّبِىِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ :لَا.

(۱۱۹۱۴) حضرت خالد بن حارث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ھشام ؒ سے سوال کیا گیا کیا حضرت عروہ ؓ حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک پر آ کر سلام عرض کرتے تھے؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ نہیں۔

(۱۴۴) مَنْ كَانَ يَأْتِى قَبْرَ النَّبِىِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ

جو شخص روضۂ رسول ﷺ پر حاضر ہو وہ سلام پڑھے

(۱۱۹۱۵) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ

فَصَلَّى ، ثُمَّ أَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ ، ثُمَّ يكون وَجْهَهُ وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَى المسجد فَفَعَلَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَنْزِلَهُ.

(۱۱۹۱۵) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہونے لگتے تو نماز ادا کرتے پھر روضۂ رسول پر آتے اور یوں سلام پیش فرماتے: السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أُبَتَاهُ پھر دوسرے کاموں کی طرف متوجہ ہو جاتے، اسی طرح جب آپ سفر سے تشریف لاتے تو گھر داخل ہونے سے پہلے یہ کام کرتے۔

(١٤٥) فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ وَمَا جَاءَ فِيهِ

قبروں کو برابر کرنے کا بیان

(۱۱۹۱۶) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ ، قَالَ : خَرَجْنَا غُزَاةً فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ إِلَى هَذَا الدَّرْبِ وَعَلَيْنَا فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ فَتُوُفِّيَ ابْنُ عَمٍّ لِي يُقَالُ لَهُ نَافِعٌ فَقَامَ مَعَنَا فَضَالَةُ عَلَى حُفْرَتِهِ ، فَلَمَّا دَفَنَّاهُ ، قَالَ : خَفِّفُوا عَنْ حُفْرَتِهِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الْقُبُورِ.

(احمد ٦/ ١٨- بیهقی ٤١١)

(۱۱۹۱۶) حضرت ثمامہ بن شفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں غزوہ (جنگ) کے لئے اس شہر سے نکلے، ہمارے ساتھ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بھی تھے، آپ رحمہ اللہ کے چچا کے لڑکے حضرت نافع رحمہ اللہ انتقال کر گئے، حضرت فضالہ ہمارے ساتھ آپ کی قبر پر کھڑے ہوئے، جب ہم نے اس کو دفن کر دیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی قبر ہلکی اور برابر کرو، بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو برابر کرنے کا حکم دیا ہے۔

(۱۱۹۱۷) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، أَنَّ عُثْمَانَ خَرَجَ فَأَمَرَ بِتَسْوِيَةِ الْقُبُورِ فَسُوِّيَتْ إِلاَّ قَبْرَ أُمِّ عَمْرٍو ، ابْنَةِ عُثْمَانَ ، فَقَالَ : مَا هَذَا الْقَبْرُ فَقَالُوا : قَبْرُ أُمِّ عَمْرٍو فَأَمَرَ بِهِ فَسُوِّيَ.

(۱۱۹۱۷) حضرت عبداللہ بن شرحبیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نکلے اور قبروں کو برابر کرنے کا حکم فرمایا: ہم نے تمام قبریں برابر کر دیں سوائے ام عمرو بنت عثمان کی قبر کے، آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کس کی قبر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ام عمرو کی قبر ہے، آپ نے اس کو بھی برابر کرنے کا حکم فرمایا چنانچہ وہ بھی برابر کر دی گئی۔

(۱۱۹۱۸) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ، عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِيِّ، قَالَ: دَخَلَ عَلَى عَلِيٍّ صَاحِبَ شُرَطِهِ ، فَقَالَ : انْطَلِقْ فَلاَ تَدَعْ زُخْرُفًا إِلاَّ أَلْقَيْتَهُ ، وَلاَ قَبْرًا إِلاَّ سَوَّيْتَهُ ، ثُمَّ دَعَاهُ ، فَقَالَ : هَلْ تَدْرِي إِلَى أَيْنَ بَعَثْتُكَ بَعَثْتُكَ إِلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ابو داؤد ۳۲۱۰- احمد ۱/ ۱۴۵)

(۱۱۹۱۸) حضرت حنش الکنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سپاہی والا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ رضی اللہ عنہ کو اس نے فرمایا، چلتا جا، کوئی سامان نہ چھوڑنا مگر اٹھالینا، اور کوئی قبر بغیر برابر کیے نہ چھوڑنا، آپ نے اس کو بلا کر پوچھا کہ تجھے معلوم ہے میں نے تجھے کس کام کیلئے بھیجا ہے؟ اس کام کیلئے بھیجا ہے جس کام کیلئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا۔

(۱۱۹۱۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ مَوْلًى لاِبْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا رَأَيْتَ الْقَوْمَ قَدْ دَفَنُوا مَيِّتًا فَأَحْدَثُوا فِي قَبْرِهِ مَا لَيْسَ فِي قُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَسَوِّهِ بِقُبُورِ الْمُسْلِمِينَ.

(۱۱۹۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تو کسی قوم کو دیکھے جس نے مردے کو دفن کر کے قبر ایسی بنائی ہو جو مسلمانوں کی قبروں کی طرح نہ ہو تو تم اس کو مسلمانوں کی قبروں کے برابر کر دو۔

(۱۱۹۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : تَسْوِيَةُ الْقُبُورِ مِنَ السُّنَّةِ.

(۱۱۹۲۰) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبروں کو برابر کرنا سنت میں سے ہے۔

(۱۱۹۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ مِثْلَهُ.

(۱۱۹۲۱) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۱۹۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلشَّعْبِيِّ رَجُلٌ دَفَنَ مَيِّتًا فَسَوَّى قَبْرَهُ بِالأَرْضِ ، فَقَالَ : أَتَيْتُ عَلَى قُبُورِ شُهَدَاءِ أُحُدٍ فَإِذَا هِيَ مُشَخَّصَةٌ مِنَ الأَرْضِ.

(۱۱۹۲۲) حضرت منصور بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت امام شعبی رحمہ اللہ سے عرض کیا ایک شخص نے اپنی میت کو دفن کیا اور اس کی قبر زمین کے برابر بنائی (کیا درست ہے؟) آپ رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے شہدائے احد کی قبریں دیکھی ہیں وہ زمین سے بلند اوپر اٹھی ہوئی ہیں۔

(۱٤٦) فِي تَطْيِينِ الْقَبْرِ وَمَا ذُكِرَ فِيهِ

قبر کو گارے سے لیپنے کا بیان

(۱۱۹۲۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ هَلْ تُطَيَّنُ الْقُبُورُ ؟ فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۱۱۹۲۳) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے قبر کو لیپنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۱۱۹۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ تَطْيِينَ الْقُبُورِ.

(۱۱۹۲۴) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ قبروں کے لیپنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۹۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۱۱۹۲۵) حضرت برد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ قبروں کے لیپنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۴۷) مَنْ رَخَّصَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ

قبروں کی زیارت کی رخصت کا بیان

(۱۱۹۲٦) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَان ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُنْت نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا. (ابوداؤد ۳۲۲۷)

(۱۱۹۲٦) حضرت ابو بریدہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے پہلے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، پس اب تم زیارت کیا کرو۔

(۱۱۹۲۷) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ ، ثُمَّ قَالَ : زُورُوهَا ، وَلاَ تَقُولُوا هُجْرًا.

(احمد ۳/ ۲۵۰۔ حاکم ۳۷۶)

(۱۱۹۲۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت قبور سے منع فرمایا، پھر (بعد میں) فرمایا قبروں کی زیارت کرلیا کرو اور بیہودہ کلام مت کرو۔

(۱۱۹۲۸) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ النَّابِغَةِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي كُنْت نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا تُذَكِّرُكُمُ الآخِرَةَ. (احمد ۱/ ۱۴۵۔ ابو یعلی ۲۷۸)

(۱۱۹۲۸) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا، پھر (بعد میں) ارشاد فرمایا: بیشک میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، اب تم ان کی زیارت کرلیا کرو، اس سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

(۱۱۹۲۹) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : زَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى ، وَأَبْكَى مَنْ كَانَ حَوْلَهُ ، فَقَالَ : اسْتَأْذَنْت رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يَأْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأَذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ.

(مسلم ۱۰۸۔ احمد ۲/ ۴۴۱)

(۱۱۹۲۹) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی اور آپ رو پڑے اور آپ کے اردگرد جو حضرات تھے وہ بھی رونے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ ان کے لئے مغفرت کی دعا کروں، تو مجھے اجازت نہیں ملی، اور میں نے اپنے رب سے قبروں کی زیارت کرنے کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت مل گئی، تم لوگ قبروں کی زیارت کیا کرو اس سے تمہیں موت یاد آئے گی۔ (موت کی یاد تازہ ہوگی)۔

(۱۱۹۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ أَتَى جِزْمَ قَبْرٍ فَجَلَسَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ كَهَيْئَةِ الْمُخَاطِبِ ، وَجَلَسَ النَّاسُ حَوْلَهُ فَقَامَ وَهُوَ يَبْكِي فَتَلَقَّاهُ عُمَرُ وَكَانَ مِنْ أَجْرَأِ النَّاسِ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ مَا الَّذِي أَبْكَاكَ ، قَالَ : هَذَا قَبْرُ أُمِّي سَأَلْتُ رَبِّي الزِّيَارَةَ فَأَذِنَ لِي وَسَأَلْتُهُ الاِسْتِغْفَارَ فَلَمْ يَأْذَنْ لِي فَذَكَرْتُهَا فَرَقَّتْ نَفْسِي فَبَكَيْتُ ، قَالَ فَلَمْ يُرَ وَمَا كَانَ أَكْثَرَ بَاكِيًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ.

(احمد ۳۵۵۔ ابن حبان ۵۳۹۰)

(۱۱۹۳۰) حضرت سلیمان بن بریدہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرانی قبر پر تشریف لائے اور اس کے پاس بیٹھ گئے، آپ مخاطب کی طرح ہو گئے، اور لوگ آپ کے اردگرد بیٹھ گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں میں سے آپ پر سب سے زیادہ جرأت کرنے والے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان، کس چیز نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رلایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میری والدہ ماجدہ کی قبر ہے، میں نے اپنے رب سے اس کی زیارت کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت مل گئی، اور میں نے استغفار کی اجازت مانگی تو وہ مجھے نہیں ملی، میں نے ان کو یاد کیا تو میرے دل کو ترس آیا اور میں رو پڑا۔ راوی کہتے ہیں کہ جتنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس دن روئے تھے اس سے زیادہ آپ کو کبھی روتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

(۱۱۹۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، حَدَّثَنَا فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يزيد ، حَدَّثَنَا مَسْرُوقٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ ، وَإِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ ، فَزُورُوهَا تُذَكِّرْكُمْ. (دار قطنی ۶۹۔ عبدالرزاق ۶۷۱۴)

(۱۱۹۳۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میں نے (پہلے) تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، بیشک مجھے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی، تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو یہ تمہیں موت اور آخرت یاد دلائے گی۔

(۱۱۹۳۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ تُوُفِّيَ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ ، وَابْنُ عُمَرَ غَائِبٌ ، فَلَمَّا قَدِمَ ، قَالَ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَوَقَفَ عَلَيْهِ سَاعَةً يَدْعُو.

(۱۱۹۳۲) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما موجود نہ تھے، جب وہ تشریف لائے تو فرمایا: مجھے ان کی قبر بتلاؤ، پھر اس کے پاس کچھ دیر کھڑے رہے اور دعا فرمائی۔

(۱۱۹۳۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ الْحُبْشِيُّ اثْنَى عَشَرَ مِيلاً مِنْ مَكَّةَ فَدُفِنَ بِمَكَّةَ ، فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَهُ ، فَقَالَتْ :

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا

فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

ثُمَّ قَالَتْ :أَمَا وَاللهِ لَوْ حَضَرْتُكَ لَدَفَنْتُكَ حَيْثُ مِتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ.

(۱۱۹۳۳) حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا حبشی مقام پر انتقال ہوا، حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ حبشی مکہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے۔ ان کو مکہ میں دفن کیا گیا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آئیں تو ان کی قبر پر تشریف لائیں اور یہ اشعار پڑھے۔ ہم لمبے زمانے سے مضبوط جدا نہ ہونے والے ساتھی تھے یہاں تک کہ یہ سمجھا جاتا تھا کہ ہم کبھی جدا ہوں گے ہی نہیں۔ لیکن جب جدا ہوئے تو یوں محسوس ہوا کہ جیسے میں نے اور مالک نے اس لمبے اجتماع کے باوجود بھی ایک رات بھی اکٹھے نہ گزاری ہو۔

پھر فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں اس وقت حاضر ہوتی تو جہاں انتقال ہوا تھا وہیں دفن کرواتی اور اگر میں اس کے جنازے میں حاضر ہوتی تو اس کی قبر کی زیارت نہ کرتی۔

(۱۱۹۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَدِمَ وَقَدْ مَاتَ بَعْضُ وَلَدِهِ ، فَقَالَ :دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ فَيَدُلُّونَهُ عَلَيْهِ فَيَنْطَلِقُ فَيَقُومُ عَلَيْهِ وَيَدْعُو لَهُ.

(۱۳۱۳۴) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے ان کی اولاد میں سے کسی کا انتقال ہو چکا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس کی قبر بتلاؤ۔ آپ کو جب ان کی قبر دکھائی گئی تو آپ وہاں کھڑے ہوئے اور ان کے لئے دعا فرمائی۔

(۱۱۹۳٥) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ فَرَأَيْتُهُ حَزِينًا ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ :مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ كَأَنَّكَ حَزِينٌ ؟ قَالَ :ذَكَرْتُ أُمِّي ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كُنْت نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا إِلاَّ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فَكُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا مَا بَدَا لَكُمْ ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَزُورَ قَبْرَ أُمِّهِ فَلْيَزُرْهُ ، وَكُنْت نَهَيْتُكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ ، فَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ ، وَانْبِذُوا فِيمَا بَدَا لَكُمْ.

(۱۱۹۳۵) حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار مجلس میں تشریف فرما تھے اور انتہائی غمگین تھے، لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وجہ ہے آپ غمگین دکھائی دے رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں اپنی والدہ کو یاد کر رہا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا

گوشت کھانے سے منع کیا تھا، پس (اب) تم خود کھاؤ اور دوسروں کو کھلاؤ اور جتنا چاہو ذخیرہ کرو، اور میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، پس جو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ زیارت کرے، اور میں نے تمہیں کدو کے برتن سے، سبز رنگ کے برتن سے، سبز رنگ کے روغن سے رنگے ہوئے برتن سے اور پیالہ نما گڑھا کی ہوئی لکڑی جس میں کھجور کی شراب بنائی جاتی ہے اس برتن سے منع کیا تھا، پس تم ہر نشہ والی چیز سے اجتناب کرو اور باقی جتنی چاہو پیئو، (جس میں نشہ نہ ہو)۔

(١٤٨) مَنْ كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ

بعض حضرات قبروں کی زیارت کو ناپسند فرماتے ہیں

(١١٩٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ بَعْدَ مَا كَبِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذَاتِ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ.

(١١٩٣٦) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والیوں، ان کو سجدہ گاہ (مساجد) بنانے والیوں اور ان پر چراغاں کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(١١٩٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيسَةً رَأَتْهَا فِي أَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةَ ، فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَأَتْ فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ ، أَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ ، فَأُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. (بخاری ۴۳۴۔ مسلم ۳۷۵)

(١١٩٣٧) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کنیسہ کا ذکر فرمایا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا جس کا نام ماریہ تھا، اور ان تصویروں کا بھی ذکر فرمایا جو اس میں دیکھی تھیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایسی قوم ہیں جب ان میں کوئی شخص انتقال کرتا ہے تو یہ اس کی قبر پر مسجد (سجدہ گاہ) بنا لیتے ہیں اور اس میں اس کی تصویریں لگا دیتے ہیں یہی لوگ اللہ کے نزدیک مخلوق میں سب سے بدتر ہیں۔

(١١٩٣٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ وَمَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ. (ابن خزیمہ ۷۸۹۔ احمد ۱/ ۴۰۵)

(١١٩٣٨) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں میں سب سے بدتر لوگ وہ ہیں جن کو قیامت نے اس حال میں پایا کہ وہ زندہ ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔

(١١٩٣٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُزَارَ الْقَبْرُ وَيُصَلَّى عِنْدَهُ.

(۱۱۹۳۹) حضرت عمران ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ قبروں کی زیارت کرنے اور ان کے پاس نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(١١٩٤٠) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ حَسَنِ بْنِ حَسَنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَتَّخِذُوا قَبْرِي عِيدًا، وَلاَ بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَصَلُّوا عَلَيَّ حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَإِنَّ صَلاَتَكُمْ تَبْلُغُنِي.

(۱۱۹۴۰) حضرت حسن بن حسن ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری قبر کو عید گاہ (سجدہ گاہ) نہ بنانا، اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ، اور تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود پڑھو، بیشک تمہارا درود مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

(١١٩٤١) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُصَلَّى لَهُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى قَوْمٍ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.

(۱۱۹۴۱) حضرت زید بن اسلم ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میری قبر کو بت نہ بنا جس کی عبادت کی جائے، بیشک ان لوگوں پر اللہ کا شدید غضب و غصہ ہوا جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔

(١١٩٤٢) حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ أَقْوَامًا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.

(۱۱۹۴۲) حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر لعنت فرمائی ہے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔

(١١٩٤٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لأَنَّا لاَ نَجِدُ أَضَلَّ مِنْ زَائِرِ الْقَبْرِ.

(۱۱۹۴۳) حضرت عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں یقیناً ہم نے عبادت کے طور پر قبروں کی زیارت کرنے والے سے بڑھ کر کوئی گمراہ شخص نہیں دیکھا۔

(١١٩٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ.

(۱۱۹۴۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام ؓ) زیارت قبور کو ناپسند فرماتے تھے۔

(١١٩٤٥) حدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ. (احمد ۴۴۲)

(۱۱۹۴۵) حضرت عبد الرحمن بن حسان بن ثابت ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(١١٩٤٦) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَوْلا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لَزُرْتُ قَبْرَ ابْنَتِي.

(۱۱۹۴۶) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر حضور اقدس ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں اپنی بیٹی کی قبر کی زیارت کرتا۔

(۱٤۹) مَا جَاءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

رات کو دفن کرنے کا بیان

(۱۱۹٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي يُونُسَ الْبَاهِلِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا بِمَكَّةَ كَانَ أَصْلُهُ رُومِيًّا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ يَقُولُ أَوَّهْ أَوَّهْ ، قَالَ أَبُو ذَرٍّ : خَرَجْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَقَابِرِ يَدْفِنُ ذَلِكَ الرَّجُلَ وَمَعَهُ مِصْبَاحٌ. (ابو داؤد ۳۱۵۶)

(۱۱۹۴۷) حضرت ابو یونس الباھلی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ میں ایک شیخ سے سنا جو اصل میں رومی تھے وہ حضرت ابوذر ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے اوہ اوہ کر رہا تھا، حضرت ابوذر ؓ نے ارشاد فرمایا: میں ایک رات کو نکلا (تو میں نے دیکھا) آنحضرت ﷺ اس وقت قبرستان میں ہیں اسی آدمی کو دفن کر رہے تھے اور آپ کے پاس چراغ بھی تھا۔

(۱۱۹٤۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ فَاطِمَةَ دُفِنَتْ لَيْلاً.

(۱۱۹۴۸) حضرت حسن بن محمد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ ؓ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

(۱۱۹٤۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، أَنَّ عَلِيًّا دَفَنَ فَاطِمَةَ لَيْلاً.

(۱۱۹۴۹) حضرت عروہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمہ ؓ کو رات کے وقت دفن کیا۔

(۱۱۹٥۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ فَسُئِلَ عَنِ التَّكْبِيرِ عَلَى الْمَيِّتِ ، فَقَالَ : أَرْبَعٌ قُلْتُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ سَوَاءٌ ، قَالَ : اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ سَوَاءٌ ، قُلْتُ : يُدْفَنُ الْمَيِّتُ بِاللَّيْلِ ، قَالَ : قُبِرَ أَبُو بَكْرٍ بِاللَّيْلِ.

(۱۱۹۵۰) حضرت موسیٰ بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عقبہ بن عامر ؓ کے پاس تھا کہ آپ ؓ سے جنازے کی تکبیروں کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ ؓ نے فرمایا چار ہیں میں نے عرض کیا دن اور رات میں برابر ہیں؟ آپ ؓ نے فرمایا رات اور دن برابر ہیں، میں نے عرض کیا میت کو رات کے وقت دفن کیا جا سکتا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

(۱۱۹٥۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، دُفِنَ أَبُو بَكْرٍ بِاللَّيْلِ.

(۱۱۹۵۱) حضرت قاسم بن محمد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

(۱۱۹٥۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ دُفِنَ لَيْلاً ، قَالَ : وَكَانَ قَتَادَةُ يَكْرَهُ ذَلِكَ.

(۱۱۹۵۲) حضرت ابن ابی عروبہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۱۹۵۳) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ ، أَنَّ عُمَرَ دَفَنَ أَبَا بَكْرٍ لَيْلاً ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَأَوْتَرَ بِثَلاَثٍ.

(۱۱۹۵۳) حضرت ابن السباق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن فرمایا: پھر مسجد میں تشریف لائے اور نماز وتر ادا فرمائی۔

(۱۱۹۵٤) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، أَنَّهُ كَانَ يَدْفِنُ بَعْضَ وَلَدِهِ لَيْلاً كَرَاهِيَةَ الزِّحَامِ.

(۱۱۹۵۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے اپنی بعض اولاد کو ازدحام کے ڈر سے رات کے وقت دفن فرمایا: (ازدحام کو ناپسند کرتے ہوئے)۔

(۱۱۹۵۵) حدَّثَنَا خَالِدٌ الزَّيَّاتُ ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ، مَوْلًى لآلِ حُبَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ :دَفَنَّا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الآخِرَةِ بِالْبَقِيعِ ، قَالَ وَكُنْت رَابِعَ أَرْبَعَةٍ فِيمَنْ حَمَلَهُ.

(۱۱۹۵۵) حضرت زرعہ بن عمرو رحمہ اللہ اپنے والد حضرت عمرو رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو عشاء کے بعد جنت البقیع میں دفن کیا، اور میں ان چاروں میں سے ایک تھا جنہوں نے ان کی میت کو اٹھا رکھا تھا۔

(۱۱۹۵٦) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :مَاتَ أَبُو بَكْرٍ لَيْلَةَ الثُّلاَثَاءِ ، وَدُفِنَ لَيْلَةَ ثُلاَثَاءَ.

(۱۱۹۵۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منگل کی رات دنیا سے تشریف لے گئے اور منگل کی رات کو ہی ان کو دفن کیا گیا۔

(۱۱۹۵۷) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، وَأَبُو دَاوُد ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالدَّفْنِ بِاللَّيْلِ.

(۱۱۹۵۷) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ رات کو دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۱۹۵۸) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ السَّدُوسِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَنَسًا عَنِ الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ بِاللَّيْلِ ، فَقَالَ :مَا الصَّلاَةُ عَلَى الْمَيِّتِ بِاللَّيْلِ إِلاَّ كَالصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ بِالنَّهَارِ.

(۱۱۹۵۸) حضرت خالد بن سمیر السدوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رات کو نماز جنازہ پڑھنے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رات کو نماز جنازہ پڑھنا ایسا ہی ہے جیسے دن کو پڑھنا۔

(۱۱۹۵۹) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ دُفِنَ إِبْرَاهِيمُ لَيْلاً وَنَحْنُ خَائِفُونَ.

(۱۱۹۵۹) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کو ہم نے رات کے وقت دفن کیا اور ہم سب خوف زدہ تھے۔

(۱۱۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حَرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَدْفِنَ لَيْلاً.

(۱۱۹۶۰) حضرت ابوحرہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رات کو دفن کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۱۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا عَلِمْنَا بِدَفْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْنَا صَوْتَ الْمَسَاحِي مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ لَيْلَةَ الأَرْبِعَاءِ ، قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْمَسَاحِي المَرور. (احمد ۶۲۔ ابن راھویہ ۹۹۳)

(۱۱۹۶۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفنانے کا علم نہ تھا کہ ہم نے ایک گذرنے والوں کی آواز رات کے آخری پہر میں سنی۔ وہ رات بدھ کی رات تھی۔

(۱۵۰) فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ لَهُ الْقَرَابَةُ الْمُشْرِكُ يَحْضُرُهُ أَمْ لاَ

کسی شخص کا قریبی رشتہ دار مشرک مرجائے تو کیا وہ اس کے جنازے میں شریک ہوگا؟

(۱۱۹۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لَمَّا مَاتَ أَبُو طَالِبٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْت يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَمَّكَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ ، فَقَالَ لِي : اذْهَبْ فَوَارِهِ ، وَلاَ تُحْدِثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي ، قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَوَارَيْتُهُ ، ثُمَّ رَجَعْت إِلَيْهِ وَعَلَيَّ أَثَرُ التُّرَابِ وَالْغُبَارِ فَدَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ مَا يَسُرُّنِي ، أَنَّ لِي بِهَا مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ.

(۱۱۹۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابوطالب کا انتقال ہوا تو میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کا گمراہ چچا مر گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور ان کو ڈھانپ دو اور جب تک میرے پاس نہ آجانا کچھ نہ کرنا میں گیا اور ان کو ڈھانپ دیا پھر میں واپس آیا تو میرے اوپر مٹی اور گردوغبار کے آثار تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ دعائیں دیں جو میرے لیے دنیا کی چیزوں کے مل جانے سے زیادہ قابل مسرت ہیں۔

(۱۱۹۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ نَاجِيَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ ، وَقَالَ فَأَمَرَنِي بِالْغُسْلِ.

(۱۱۹۶۳) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اسی طرح منقول ہے اور فرماتے ہیں کہ مجھے غسل کرنے کا حکم فرمایا۔

(۱۱۹۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَاتَتْ أُمُّ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ ، فَشَهِدَهَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۹۶۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ام الحارث بن ابی ربیعہ جو نصرانیہ تھی اس کا انتقال ہوگیا تو اس کے جنازے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم شریک ہوئے۔

(۱۱۹۶۵) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : مَاتَتْ أُمُّ الْحَارِثِ وَكَانَتْ نَصْرَانِيَّةً ، فَشَهِدَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۱۹۶۵) حضرت عامر رحمہ اللہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۱۹۶۶) حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ مَاتَتْ أُمِّي وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ فَأَتَيْت عُمَرَ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : ارْكَبْ دَابَّةً وَسِرْ أَمَامَهَا.

(۱۱۹۶۶) حضرت ابو وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں میری والدہ کا انتقال ہو گیا جو کہ نصرانیہ تھی، میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کو بتلایا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سواری پر سوار ہو جاؤ اور اس کے آگے خاموشی سے چلو۔

(۱۱۹۶۷) حدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: مَاتَتْ أُمُّ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ فَسَأَلَ ابْنَ معقل، فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَحْضُرَهَا، وَلاَ أَتْبَعُهَا، قَالَ ارْكَبْ دَابَّةً وَسِرْ أَمَامَهَا غَلْوَةً فَإِنَّك إِذَا سِرْتَ أَمَامَهَا فَلَسْتَ مَعَهَا.

(۱۱۹۶۷) حضرت عطاء بن السائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ثقیف کے ایک شخص کی والدہ کا انتقال ہو گیا جو کہ نصرانیہ تھی۔ اس نے حضرت ابن معقل رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے تو یہ پسند ہے کہ اس کے جنازے میں حاضر ہوا جائے لیکن اس کے جنازے کے ساتھ (پیچھے) نہ چلا جائے، پھر فرمایا: سواری پر سوار ہو جاؤ اور اس کے آگے تین سے چار سو گز چلو کیونکہ جب تم اس کے آگے چلو گے تو اس کے ساتھ شمار نہیں ہو گے۔

(۱۱۹۶۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ يَتْبَعُ أُمَّهُ النَّصْرَانِيَّةَ تَمُوتُ ، قَالَ: يَتْبَعُهَا وَيَمْشِي أَمَامَهَا.

(۱۱۹۶۸) حضرت عبداللہ بن شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے سوال کیا کہ اس کی نصرانیہ ماں فوت ہو گئی ہے اس کے جنازے کے ساتھ جا سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے ساتھ تو جائے لیکن اس کے جنازے کے آگے چلے۔

(۱۱۹۶۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ مَاتَ رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ وَلَهُ ابْنٌ مُسْلِمٍ فَلَمْ يَتْبَعْهُ ، فَقَالَ : ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتْبَعَهُ وَيَدْفِنَهُ وَيَسْتَغْفِرَ لَهُ فِي حَيَاتِهِ.

(۱۱۹۶۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک نصرانی کا انتقال ہوا اس کا ایک مسلمان بیٹا تھا جو اس کے جنازے میں شریک نہیں ہوا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مناسب تھا کہ وہ اپنے باپ کے جنازے کے ساتھ جاتا اس کو دفن کرتا اور اپنی زندگی میں اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا۔

(۱۱۹۷۰) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ أَبُو طَالِبٍ جَاءَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الْكَافِرَ قَدْ مَاتَ فَمَا تَرَى فِيهِ، قَالَ: أَرَى أَنْ تَغْسِلَهُ وَتُجِنَّهُ وَأَمَرَهُ بِالْغُسْلِ.

(۱۱۹۷۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب ابو طالب کا انتقال ہوا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا آپ کا کافر چچا فوت ہوگیا ہے آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو غسل دو اور دفنا دو، اور ان کو (بعد میں) غسل کرنے کا حکم فرمایا۔

(۱۱۹۷۱) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : مَاتَ رَجُلٌ نَصْرَانِيٌّ فَوَكَلَهُ ابْنُهُ إلى أَهْلِ دِينِهِ ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : مَا كَانَ عَلَيْهِ لَوْ مَشَى مَعَهُ وَأَجَنَّه وَاسْتَغْفَرَ لَهُ مَا كَانَ حَيًّا ، ثُمَّ تَلاَ : ﴿وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إبْرَاهِيمَ لأَبِيهِ﴾ الآيَةَ.

(۱۱۹۷۱) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ایک نصرانی شخص کا انتقال ہوا تو اس کے بیٹے نے اس کو ان کے مذہب والوں کے سپرد کر دیا، حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس جب اس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہ تھا اگر یہ اس کے ساتھ جاتا اور اس کو دفناتا اور اپنی زندگی میں اس کے لیے دعائے مغفرت کرتا، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إبْرَاهِيمَ لأَبِيهِ﴾۔

(۱۵۱) فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ فِي الْبَحْرِ مَا يُصْنَعُ بِهِ

کوئی شخص سمندر میں ہلاک ہوجائے اس کا کیا کیا جائے گا

(۱۱۹۷۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إذَا مَاتَ الرَّجُلُ فِي الْبَحْرِ جُعِلَ فِي زِبِّيلٍ ، ثُمَّ قُذِفَ بِهِ.

(۱۱۹۷۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص سمندر میں فوت ہوجائے (بحری جہاز وغیرہ میں) تو اس کو ٹوکری (بکسہ) میں ڈال کر سمندر میں ڈال دیا جائے۔

(۱۱۹۷۳) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الَّذِي يَمُوتُ فِي الْبَحْرِ ، قَالَ يُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ وَيُحَنَّطُ وَيُصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ يُرْبَطُ فِي رِجْلَيْهِ شَيْءٌ ، ثُمَّ يُرْمَى بِهِ فِي الْبَحْرِ.

(۱۱۹۷۳) حضرت عطاء اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جس کا سمندر میں انتقال ہوجائے اس کو غسل دیا جائے گا، کفن پہنایا جائے گا، خوشبو لگائی جائے گی، اور پھر اس کی نماز جنازہ پڑھائی جائے گی پھر اس کی ٹانگوں کے ساتھ کوئی (وزنی) چیز باندھ کر اس کو سمندر میں بہا دیا جائے گا۔

(۱۵۲) فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ غَيْرَ طَرِيقِ الْجِنَازَةِ وَيُعَارِضُهَا

راستہ بدل کر جنازے کے ساتھ ملنے کا بیان

(۱۱۹۷٤) حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فِي جِنَازَةٍ

فَأَخَذَ غَيْرَ طَرِيقِهَا فَعَارَضَهَا ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْقَبْرِ جَلَسَ قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ.

(۱۱۹۷۴) حضرت یحییٰ بن ابی اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سالم بن عبد اللہ ؒ کے ساتھ ایک جنازے میں نکلا آپ ؒ رستہ بدل کر چلے اور جنازے کے ساتھ آملے۔ جب قبرستان پہنچے تو جنازہ رکھنے سے پہلے ہی بیٹھ گئے۔

(۱۱۹۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يَأْخُذَانِ غَيْرَ طَرِيقِ الْجِنَازَةِ.

(۱۱۹۷۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ اور حضرت زید بن ارقم ؒ راستہ بدل کر جنازے کے ساتھ ملا کرتے تھے۔

(۱۵۳) فِي الرَّجُلِ يُوصِي أَنْ يُدْفَنَ فِي الْمَوْضِعِ

کوئی شخص اگر یہ وصیت کرے کہ مجھے فلاں جگہ دفن کیا جائے

(۱۱۹۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ أَوْصَى عروة أَنْ لاَ يُقْبَرَ فِي الْبَقِيعِ ، وَقَالَ إِنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَمَا أُحِبُّ أَنْ أُضَيِّقَ عَلَيْهِ ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا فَمَا أُحِبُّ أضامَّه فِيهِ.

(۱۱۹۷۶) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ؒ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے جنت البقیع میں دفن نہ کرنا، کیونکہ اگر مؤمن ہے تو میں پسند نہیں کرتا کہ اس پر تنگی کروں اور اگر فاجر ہو تو میں نہیں چاہتا کہ اس بارے میں ان سے مزاحمت کروں۔

(۱۱۹۷۷) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :ادْفِنُونِي فِي قَبْرِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ.

(۱۱۹۷۷) حضرت ابو عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر میں دفن کرنا۔

(۱۱۹۷۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، أَنَّ خَيْثَمَةَ أَوْصَى أَنْ يُدْفَنَ فِي مَقْبَرَةِ فُقَرَاءِ قَوْمه.

(۱۱۹۷۸) حضرت سفیان ؒ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے میری قوم کے فقراء کے قریب دفن کرنا۔

(۱۱۹۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا حَضَرَتْهَا الْوَفَاةُ ادْفِنُونِي مَعَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي كُنْتُ أُحْدِثْتُ بَعْدَهُ.

(۱۱۹۷۹) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے دیگر ازواج مطہرات کے ساتھ دفن کرنا، مجھے یہ بات بعد میں بتائی گئی تھی۔

(۱۱۹۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، أَنَّ عُمَرَ ، قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اذْهَبْ إِلَى عَائِشَةَ فَسَلِّمْ وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَأَتَاهَا عَبْدُ اللهِ فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي

فَسَلِّمْ ، ثُمَّ قَالَ :يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ ، فَقَالَتْ قَدْ كُنْت وَاللَّهِ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي ، وَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي.

(۱۱۹۸۰) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ ان کو میرا اسلام دو اور عرض کرو عمر رضی اللہ عنہ اس بات کی اجازت چاہتا ہے کہ اس کو اس کے ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب ان کے پاس آئے ان کو بیٹھ کر روتے ہوئے پایا، آپ رضی اللہ عنہ نے ان پر سلام عرض کیا اور فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ کی قسم! وہ جگہ میں نے اپنے لیے رکھی تھی لیکن میں آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے نفس پر ترجیح دیتی ہوں۔

(١٥٤) فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ نَفْسَهُ وَالنُّفَسَاءُ مِنَ الزِّنَا هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِمْ

کوئی شخص خودکشی کرلے یا عورت کو زنا کے بعد نفاس آئے (بچہ ہو جائے) تو کیا ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؟

(۱۱۹۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمُوتُ فِي نِفَاسِهَا مِنَ الْفُجُورِ أَيُصَلَّى عَلَيْهَا ، فَقَالَ :صَلِّ عَلَى مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۱۱۹۸۱) حضرت ابو زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کوئی عورت اس نفاس میں مرجائے جو گناہ کی وجہ سے تھا کیا اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر وہ شخص جو لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ کا اقرار کرتا ہے اس کی نماز جنازہ پڑھو۔

(۱۱۹۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنِ أَبِي النُّعْمَانِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى وَلَدِ الزِّنَاءِ وَعَلَى أُمِّهِ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا.

(۱۱۹۸۲) حضرت ابو النعمان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ولد زنا اور اس کی ماں کی نماز جنازہ ادا فرمائی جو حالت نفاس میں فوت ہوئی تھی۔

(۱۱۹۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ :قُلْتُ لأَبِي أُمَامَةَ الرَّجُلُ يَشْرَبُ الْخَمْرَ فَيَمُوتُ أَيُصَلَّى عَلَيْهِ ، قَالَ نَعَمْ لَعَلَّهُ اضْطَجَعَ عَلَى فِرَاشِهِ مَرَّةً ، فَقَالَ :لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَغُفِرَ لَهُ بِهَا.

(۱۱۹۸۳) حضرت ابو غالب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو امامہ سے دریافت کیا کوئی شخص شراب پی کر فوت ہو جائے کیا اس کی نماز جنازہ ادا کیا جائے گی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں شاید اس نے بستر پر لیٹے ہوئے لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ پڑھا ہو اس کی وجہ سے اس کی مغفرت ہو جائے۔

(۱۱۹۸٤) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ يُصَلَّى عَلَى الَّذِي قَتَلَ نَفْسَهُ وَعَلَى النُّفَسَاءِ مِنَ الزِّنَا وَعَلَى الَّذِي يَمُوتُ عريقًا مِنَ الْخَمْرِ.

(۱۱۹۸۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص خودکشی کرے، یا عورت حالت نفاس میں مرجائے جونفاس زنا کی وجہ سے آیا تھا، یا کوئی شخص شراب پیتے ہوئے مرجائے ان سب کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

(۱۱۹۸۵) حدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ السَّرَّاجِ ، قَالَ :صَلَّى أَبُو وَائِلٍ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فَقُلْت لَهُ :إنَّهَا تُرَهَّقُ ، فَقَالَ :أي بُنَيَّ صَلِّ عَلَى مَنْ صَلَّى إلَى الْقِبْلَةِ.

(۱۱۹۸۵) حضرت زبرقان السراج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابووائل ؒ نے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھائی، میں نے کہا یہ عورت تو برائی کی طرف منسوب تھی، آپ ؒ نے فرمایا میں نے اس کی نماز جنازہ ادا کی ہے جو قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتی تھی (مسلمان تھی)۔

(۱۱۹۸٦) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَد ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :صَلِّ عَلَى مَنْ صَلَّى إلَى قبلتك.

(۱۱۹۸۶) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جو آپ کے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے (وہ جیسا بھی ہو) اس کے جنازے میں شرکت کی جائے گی۔

(۱۱۹۸۷) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :مَا أَعْلَمُ ، أَنَّ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ، وَلاَ التَّابِعِينَ ترَكَ الصَّلاَةَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ تَأَثُّمًا.

(۱۱۹۸۷) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ اہل علم اور تابعین میں سے کسی نے اہل قبلہ کی نماز جنازہ ترک کی ہو گنہگار سمجھتے ہوئے۔

(۱۱۹۸۸) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِلْحَسَنِ إنَّ لِي جَارًا مِنَ الْخَوَارِجِ مَاتَ أَأَشْهَدُ جَنَازَتَهُ ؟ قَالَ أَخَرَجَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ؟ قَالَ :قُلْتُ لاَ قَالَ فَاشْهَدْ جَنَازَتَهُ فَإِنَّ الْعَمَلَ أَمْلَكُ بِهِ مِنَ الرَّأْيِ.

(۱۱۹۸۸) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا میرا خارجی پڑوسی فوت ہوگیا ہے کیا میں اس کے جنازے میں شریک ہوسکتا ہوں؟ آپ ؒ نے فرمایا کیا وہ مسلمانوں کے خروج کیا کرتا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، آپ نے فرمایا: تم اس کے جنازے پر جاؤ، عمل رائے سے زیادہ اہم ہے۔

(۱۱۹۸۹) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَآلَمَتْهُ بِهِ فَدَبَّ إلَى قَرْنٍ لَهُ فِي سَيْفِهِ فَأَخَذَ مِشْقَصًا فَقَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، وَذَكَرَ شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :إنَّمَا أَدَعُ الصَّلاَةَ عَلَيْهِ أَدَبًا لَهُ.

(مسلم ۱۰۷۔ ابوداؤد ۳۱۷۷)

(۱۱۹۸۹) حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے مروی ہے کہ اصحاب رسول ﷺ میں سے ایک شخص کو زخم لگا جس سے اس کو بہت

تکلیف ہوئی، تو وہ پہنچا اپنی تلوار کے کنارے کی طرف اور اس کے پھل سے اپنے آپ کو قتل کر دیا تو حضور اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں فرمائی۔ حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی نماز جنازہ ان سے ادب حاصل کرنے کے لیے چھوڑی۔

(۱۱۹۹۰) حدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ عَنْ إِنْسَانٍ قَتَلَ نَفْسَهُ أَيُصَلَّى عَلَيْهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إِنَّمَا الصَّلاَةُ سُنَّةٌ.

(۱۱۹۹۰) حضرت عمران ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم نخعی ؒ سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے خودکشی کر لی ہے کیا اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؟ آپ نے فرمایا ہاں، نماز جنازہ تو سنت ہے۔

(۱۵۵) فِي الْكَافِرِ أو السَّبِيِّ يَتَشَهَّدُ مَرَّةً ثُمَّ يَمُوتُ أَيُصَلَّى عَلَيْهِ

کافر یا قیدی ایک بار شہادت کا اقرار کرے اور پھر فوت ہو جائے تو کیا اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی

(۱۱۹۹۱) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أصحَابِه ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي السَّبِيِّ يُسْبَى مِنْ أَرْضِ الْعَدُوِّ ، وَقَالَ :إِذَا أَقَرَّ بِالتَّوْحِيدِ وَبِالشَّهَادَتَيْنِ صُلِّيَ عَلَيْهِ.

(۱۱۹۹۱) حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا گیا جس قیدی کو دشمن کی زمین سے پکڑا گیا ہو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا اگر وہ توحید اور شہادتین کا اقرار کرتا ہو تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

(۱۱۹۹۲) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :إِذْ صَلَّى مَرَّةً صُلِّيَ عَلَيْهِ.

(۱۱۹۹۲) حضرت خیثمہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب اس نے ایک بار نماز ادا کی ہو تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

(۱۱۹۹۳) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا قَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ صُلِّيَ عَلَيْهِ.

(۱۱۹۹۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جب وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لے تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

(۱۱۹۹٤) حدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جبْر، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ شَابٌّ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ ، فَقَالَ :أَتَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ ، قَالَ :فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى أَبِيهِ ، فَقَالَ :قُلْ كَمَا يَقُولُ لَكَ مُحَمَّدٌ ، فَقَالَ :ثُمَّ مَاتَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ.(حاکم ۳۶۳۔ بخاری ۵۶۵۲۔ احمد ۳/ ۲۶۰)

(۱۱۹۹۴) حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نوجوان تھا جو حضور اقدس ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا تو حضور اقدس ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں

اللہ کا رسول ہوں؟ اس یہودی نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اس کے والد نے کہا اسی طرح کہو جیسا محمد ﷺ کہہ رہے ہیں، اس نے اسی طرح کہا اور اس کا انتقال ہوگیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرو۔

(۱۱۹۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَهْلٍ السَّرَّاجِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ سُئِلَ عَنْ قَوْمٍ أَقْبَلُوا بِسَبْيٍ فَكَانُوا إِذَا أَمَرُوهُمْ أَنْ يُصَلُّوا صَلَّوا ، وَإِذَا لَمْ يَأْمُرُوهُمْ لَمْ يُصَلُّوا فَمَاتَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَقَالَ : تَبَيَّنَ لَكُمْ أَنَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ فَقَالُوا : لاَ مَا تَبَيَّنَ لَنَا ، قَالَ : اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَحَنِّطُوهُ وَصَلُّوا عَلَيْهِ.

(۱۱۹۹۵) حضرت سہل بن سراج ؒ فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین ؒ سے سوال کیا گیا کہ کچھ لوگ تیری بنا کر لائے گئے۔ ان کی حالت پر کہی کہ اگر انہیں نماز کا کہا جاتا تو نماز پڑھتے، اگر نہ کہا جاتا تو نہ پڑھتے۔ ان میں سے ایک شخص کا انتقال ہوگیا ہے، لیکن اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؟ فرمایا کیا تم پر ظاہر ہوگیا ہے کہ یہ جہنمی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا نہیں تو فرمایا اس کو غسل دو، کفن پہناؤ، خوشبو لگاؤ اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو۔

(۱۱۹۹۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الشقرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ الشَّعْبِيِّ إِنِّي أَجْلِبُ الرَّقِيقَ فَيَمُوتُ بَعْضُهُمْ أَفَأُصَلِّي عَلَيْهِ ، فَقَالَ : إِنْ صَلَّى فَصَلِّ عَلَيْهِ ، وَإِنْ لَمْ يُصَلِّ فَلاَ تُصَلِّ عَلَيْهِ.

(۱۱۹۹۶) حضرت ایک شخص نے حضرت شعبی ؒ سے عرض کیا میں غلاموں کو جمع کرتا ہوں ان میں سے کوئی مرجاتا ہے تو کیا میں اس کی نماز جنازہ ادا کروں؟ آپ ؒ نے فرمایا اگر وہ نماز ادا کرتا ہو اس کی نماز جنازہ ادا کرو ورنہ مت ادا کرو۔

(۱۱۹۹۷) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا تَشَهَّدَ الْكَافِرُ وَهُوَ فِي السَّوقِ صُلِّيَ عَلَيْهِ.

(۱۱۹۹۷) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کافر حالت نزع میں شہادت کا اقرار کرے تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

(۱۵۶) فِي ثَوَابِ الْوَلَدِ يُقَدِّمُهُ الرَّجُلُ

کسی شخص کا کوئی بچہ انتقال کر جائے تو اس کے ثواب کا بیان

(۱۱۹۹۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِي ، قَالَ : أَتَانِي أَبُو صَالِحٍ يُعَزِّينِي ، عَنِ ابْنٍ لِي ، فَأَخَذَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لَهُ النِّسَاءُ اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا كَمَا جَعَلْته لِلرِّجَالِ ، قَالَ : فَجَاءَ إِلَى النِّسَاءِ فَوَعَظَهُنَّ وَعَلَّمَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ ، وَقَالَ لَهُنَّ : مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَدْفِنُ ثَلاَثَةَ فَرَطٍ إِلاَّ كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ ، قَالَ : فَقَالَتِ امْرَأَةٌ : يَا رَسُول الله قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ : ثَلاَثَةٌ ، ثم قَالَ : وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : مَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحِنْثَ. (بخاری ۱۰۲۔ مسلم ۱۵۳)

(۱۱۹۹۸) حضرت عبد الرحمن بن الاصبہانی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو صالح میرے پاس میرے بیٹے کی تعزیت کے لئے تشریف لائے اور انہوں نے حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ھریرہ سے مروی حدیث بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ عورتوں نے حضور اکرم سے عرض کیا آپ ھمارے لیے بھی ایک دن خاص فرما دیں جس طرح آپ نے مردوں کے لئے کر رکھا ہے، چنانچہ آپ عورتوں کے پاس تشریف لائے ان کو وعظ فرمایا، تعلیم دی اور ان کو (مختلف) حکم دیئے، اور ان سے فرمایا: نہیں ہے کوئی عورت جس کے تین نومولود بچے دفن کر دیئے گئے ہوں مگر وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے حجاب بنیں گے۔ ایک خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے تو دو بچے فوت ہوئے ہیں آپ نے فرمایا تین، پھر آپ نے فرمایا (ہاں) دو، دو (بھی) حضرت ابوھریرہ فرماتے ہیں کہ وہ بچے مراد ہیں جو ابھی نابالغ ہوں۔

(۱۱۹۹۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ ، قَالَ : مَنْ قَدَّمَ ثَلاَثَةً مِنْ وَلَدِهِ لَنْ يَلِجَ النَّارَ إِلاَّ تَحِلَّةَ الْقَسَمِ. (بخاری ۱۲۵۱۔ مسلم ۲۰۲۸)

(۱۱۹۹۹) حضرت ابوھریرہ سے مرفوعا مروی ہے جس کے تین بچے فوت ہو گئے، اس کو آگ نہیں چھوئے گی مگر بالکل خفیف اور آسانی سے۔

(۱۲۰۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ بِصَبِيٍّ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ادْعُ اللَّهَ لَهُ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلاَثَةً ، قَالَ : دَفَنْتِ ثَلاَثَةً ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ : لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ. (بخاری ۱۴۷۔ مسلم ۱۵۶)

(۱۲۰۰۰) حضرت ابوھریرہ سے مروی ہے ایک عورت اپنا بچہ لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس بچے کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں (اللہ اس کی عمر دراز کرے) تحقیق میں تین بچے دفنا چکی ہوں، آپ نے فرمایا: تین بچے دفنا چکی ہو؟ اس نے عرض کیا: ہاں آپ نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ تیرے لیے آگ کی شدت سے رکاوٹ ہیں (قیامت کے دن)۔

(۱۲۰۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بُرْدَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أُقَيْشٍ فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَيْلَتَئِذٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا أَرْبَعَةُ أَفْرَاطٍ إِلاَّ أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ وَثَلاَثَةٌ ، قَالَ : وَثَلاَثَةٌ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ وَاثْنَانِ ، قَالَ : وَاثْنَانِ. (ابن ماجه ۴۳۲۳۔ احمد ۴/ ۲۱۲)

(۱۲۰۰۱) حضرت عبد اللہ بن قیس فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بردہ کے پاس ایک رات بیٹھا ہوا تھا، حضرت حارث بن اقیش ہمارے پاس تشریف لائے اور اس رات ہمیں حدیث بیان فرمائی کہ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان شوہر و بیوی کے چار چھوٹے بچے انتقال کر جائیں اللہ پاک ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے، صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول

اللہ! تین بچے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! دو بچے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اور دو بھی۔

(۱۲۰۰۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي رَمْلَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: أَوْجَبَ ذُو الثَّلَاثَةِ قَالُوا: وَذُو الاثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ: وَذُو الاثْنَيْنِ. (ابن ماجه ۱۶۰۹۔ احمد ۵/ ۲۳۷)

(۱۲۰۰۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چھوٹے بچے فوت ہو جانے والوں پر جنت واجب ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! دو بچے والوں پر؟ آپ ﷺ نے دو بچوں والوں بھی جنت واجب ہو چکی۔

(۱۲۰۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الأَوْلَادِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ. (احمد ۴/ ۳۸۶)

(۱۲۰۰۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن مسلمان والدین کے تین چھوٹے نابالغ بچے فوت ہو چکے ہوں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے ان کو (والدین کو) جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(۱۲۰۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ عَمْرٍو الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ ابنة مِلْحَانَ وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنْ أَوْلَادِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ. (احمد ۶/ ۳۷۶۔ طبرانی ۳۰۶)

(۱۲۰۰۴) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: جن مسلمان والدین کے تین چھوٹے نابالغ بچے فوت ہو چکے ہوں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے ان کو (والدین کو) جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(۱۲۰۰۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا حَجَبُوهُ بِإِذْنِ اللهِ مِنَ النَّارِ.

(۱۲۰۰۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس کے تین چھوٹے بچے اس حالت میں انتقال کر گئے کہ وہ صابر ہے اور ثواب کا امیدوار ہے تو وہ اس کے لئے اللہ کے حکم سے آگ سے حجاب ہوں گے۔

(۱۲۰۰٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي صَعْصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ :حَدِّثْنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنْ أَوْلَادِهِمَا لَمْ يَبْلُغُوا حِنْثًا إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ. (نسائی ۲۰۰۲۔ احمد ۵/ ۱۵۱)

(۱۲۰۰۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جن مسلمان والدین کے تین چھوٹے نابالغ بچے فوت ہو چکے ہوں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے ان کو (والدین کو) جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(۱۲۰۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّمَا مُسْلِمَيْنِ مَضَى لَهُمَا مِنْ أَوْلاَدِهِمَا ثَلاَثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا حِنْثًا إِلاَّ أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ مَضَى لِي اثْنَانِ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَاثْنَانِ ، فَقَالَ أَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ مَضَى لِي وَاحِدٌ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَوَاحِدٌ وَذَلِكَ فِي الصَّدْمَةِ الأُولَى. (ترمذی ۱۰۶۱۔ احمد ۱/ ۴۲۹)

(۱۲۰۰۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن مسلمان والدین کے تین نابالغ بچے وفات پا جائیں اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے دو بچے فوت ہو چکے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور دو میں بھی (جنت واجب ہے) حضرت ابوالمنذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میرا ایک بچہ فوت ہو چکا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتا ایک میں بھی اور (یہ تب ہے جب) مصیبت کے آغاز پر ہی صبر کیا جائے۔

(۱۲۰۰۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَتُحِبُّهُ ؟ قَالَ :أَحَبَّكَ اللَّهُ كَمَا أُحِبُّهُ ، قَالَ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :مَا فَعَلَ ابْنُك ، فَقَالَ :أَشْعَرْتَ أَنَّهُ تُوُفِّيَ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَا يَسُرُّك ، أَنَّهُ لاَ تَأْتِي بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ تَسْتَفْتِحُهُ إِلاَّ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى يَفْتَحَهُ لَكَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ أَلَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً ؟ قَالَ :لَكُمْ عَامَّةً. (نسائی ۱۹۹۷۔ احمد ۳/ ۴۳۶)

(۱۲۰۰۸) حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے ساتھ اس کا چھوٹا بیٹا بھی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تو اس سے محبت کرتا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے جس طرح تو اس سے محبت کرتا ہے، پھر (کچھ عرصہ بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو گم پایا تو فرمایا: تیرے بیٹے کو کیا ہوا؟ پھر فرمایا: کیا تو نے اس کی وفات کا اعلان کروایا تھا؟ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ تو جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر آئے اس کو کھلوانے کیلئے، مگر تیرا بیٹا دوڑتا ہوا آئے اور تیرے لیے جنت کا دروازہ کھلوادے؟ اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ صرف میرے لیے خاص ہے یا لوگوں کیلئے عام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب کے لیے ہے۔

(۱۲۰۰۹) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَابِسٍ ، عَنْ أَبِيهَا ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ إِنْ أَدْخَلَ أَبَوَاهُ النَّارَ

حَتَّى يُقَالَ أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ ارفَعْ فَإِنِّي أَدْخَلْتُ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ ، قَالَ : فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهِ ، حَتَّى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ. (ابن ماجه ۱۶۰۸۔ بزار ۸۱۵)

(۱۲۰۰۹) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک جنین اپنے رب سے پناہ مانگے گا کہ اس کے والدین کو آگ میں داخل کیا جائے، یہاں تک کہ اس کو کہا جائے گا، اے اپنے رب سے پناہ مانگنے والے بچے ٹھہر جا: بیشک میں نے تیرے والدین کو جنت میں داخل کر دیا ہے، اور فرمایا: وہ بچہ ان دونوں کو (والدین کو) ناف کاٹنے کی جگہ سے کھینچ کر جنت میں داخل کروادے گا۔

(۱۲۰۱۰) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ النَّوْفَلِيُّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَسِقْطٌ أُقَدِّمُهُ بَيْنَ يَدَيَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ فَارِسٍ أُخَلِّفُهُ خَلْفِي.

(ابن ماجه ۱۶۰۷)

(۱۲۰۱۰) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھوٹا بچہ مقدم کیا جائے میرے آگے یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ وہ شہسوار بن کر (میدان جہاد) میں میرے پیچھے آئے۔

(۱۲۰۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِي امْرَأَةٌ كَانَتْ تَأْتِينَا يُقَالُ لَهَا مَاوِيَةُ ، أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَ ذَلِكَ الرَّجُلُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ مَعْمَرٍ :عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْهُ بِصَبِيٍّ لَهَا ، فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ أَنْ يُبْقِيَهُ فَقَدْ مَضَى لِي ثَلاَثَةٌ ، فَقَالَ :لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمُنْذُ أَسْلَمْتِ قَالَتْ نَعَمْ ، قَالَ :جُنَّةٌ حَصِينَةٌ مِنَ النَّارِ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ لَهَا :أَمُنْذُ أَسْلَمْت ثَلاَثَةٌ جُنَّةٌ حَصِينَةٌ مِنَ النَّارِ قَالَتْ :فَقَالَ لِي عُبَيْدُ اللهِ :يَا مَاوِيَةُ تَعَالَى فَاسْمَعِي هَذَا الْحَدِيثَ ، قَالَتْ :فَسَمِعْتُهُ ، ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ عُبَيْدِ اللهِ فَأَتَتْنَا ، وَحَدَّثَتْنَا بِهِ.

(۱۲۰۱۱) حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک عورت نے بیان کیا جو ہمارے پاس آئی تھی جس کا نام ماویہ تھا، وہ کہتی ہے کہ میں حضرت عبید اللہ بن معمر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی ان کے پاس نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ موجود تھے، اس صحابی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ایک خاتون اپنا بچہ لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو باقی رکھیں بیشک میرے تین بچے فوت ہو چکے ہیں، آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا جب سے تو مسلمان ہوئی ہے تب سے؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تیرے لیے آگ سے محفوظ ڈھال ہے۔

(۱۵۷) فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يُدْفَنَانِ فِي الْقَبْرِ

مرد اور عورت کا ایک ہی قبر میں دفن کیا جانا

(۱۲۰۱۲) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا دُفِنَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ فِي قَبْرٍ قُدِّمَ الرَّجُلُ أمام الْمَرْأَةِ.

(۱۲۰۱۲) حضرت عطاء ویلیٹیے فرماتے ہیں کہ اگر مرد اور عورت کو ایک ہی قبر میں دفن کیا جائے تو مرد کو عورت کے آگے مقدم کریں گے۔

(۱۲۰۱۳) حدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يُدْفَنَانِ فِي الْقَبْرِ قَالاَ : يُقَدَّمُ الرَّجُلُ أَمَامَ الْمَرْأَةِ فِي الْقَبْرِ.

(۱۲۰۱۳) حضرت مجاہد ویلیٹیے اور حضرت عطاء ویلیٹیے فرماتے ہیں کہ اگر مرد اور عورت کو ایک ہی قبر میں دفن کیا جائے تو مرد کو عورت کے آگے مقدم کریں گے۔

(۱۲۰۱٤) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَائِزِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ جَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلُونَهُ وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ ، وَإِذَا دَفَنَهُمْ قَدَّمَ الرَّجُلَ وَأَخَّرَ النِّسَاءَ.

(۱۲۰۱۴) حضرت ابو اسحاق ویلیٹیے فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب مردوں اور عورتوں کا اکٹھا جنازہ پڑھاتے تو مردوں کو امام کی طرف (قریب) رکھتے اور عورتوں کو قبلہ کے قریب رکھتے۔ اور جب ان کو دفن فرماتے تو پہلے مردوں کو رکھتے پھر عورتوں کو۔

(۱۲۰۱۵) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يُدْفَنَانِ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ ، قَالَ : يُقَدَّمُ الرَّجُلُ أَمَامَهَا.

(۱۲۰۱۵) حضرت قتادہ ویلیٹیے فرماتے ہیں کہ اگر ایک قبر میں مرد اور عورت کو دفن کیا جائے تو مرد کو اس کے آگے مقدم کیا جائے گا۔

(۱۲۰۱٦) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : إِذَا دُفِنَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ جُعِلَ الرَّجُلُ قُدَّامَ الْمَرْأَةِ.

(۱۲۰۱۶) حضرت قتادہ ویلیٹیے سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۵۸) فِي النَّصْرَانِيَّةِ تَمُوتُ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ مِنْ مُسْلِمٍ أَيْنَ تُدْفَنُ

نصرانیہ عورت فوت ہو جائے لیکن اس کے پیٹ میں کسی مسلمان کا بچہ ہو تو اس عورت کو کہاں دفن کیا جائے گا؟

(۱۲۰۱۷) حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ ؛ فِي امْرَأَةٍ

نَصْرَانِيَّةٍ فِي بَطْنِهَا وَلَدٌ مِنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ :تُدْفَنُ فِي مَقْبَرَةٍ لَيْسَت مَقْبَرَةَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى.

(۱۲۰۱۷) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نصرانی عورت جس کے پیٹ میں مسلمان کا بچہ ہوتو اس مقبرہ میں دفن کریں گے جو یہود ونصاریٰ کا نہ ہو۔

(۱۲۰۱۸) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ مَاتَتِ امْرَأَةٌ بِالشَّامِ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ مِنْ مُسْلِمٍ وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ فَأَمَرَ عُمَرُ أَنْ تُدْفَنَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَجْلِ وَلَدِهَا.

(۱۲۰۱۸) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نصرانی عورت کا انتقال ہوگیا اس کے پیٹ میں مسلمان کا بچہ تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو اس کے بچے کی وجہ سے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرو۔

(۱۵۹) فِي الْحَائِضِ تُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ

حائضہ عورت نماز جنازہ ادا کرے کہ نہ کرے؟

(۱۲۰۱۹) حدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :الْحَائِضُ لاَ تُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ.

(۱۲۰۱۹) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حائضہ عورت نماز جنازہ نہیں ادا کرے گی۔

(۱۲۰۲۰) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُجِلٍّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سُئِلَ عَنِ الْحَائِضِ تُصَلِّي عَلَى الْجِنَازَةِ ، قَالَ : لاَ وَلاَ الطَّاهِرَ.

(۱۲۰۲۰) حضرت مُجل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام شعبی رضی اللہ عنہ سے حائضہ عورت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کیا وہ نماز جنازہ ادا کرے گی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہ حائضہ ادا کرے گی اور نہ ہی طاہرہ عورت۔

(۱۲۰۲۱) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيب بنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً تُصَلِّي الْحَائِضُ عَلَى الْجِنَازَةِ ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۲۰۲۱) حضرت عبداللہ بن حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا حائضہ عورت نماز جنازہ ادا کرے گی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔

(۱۶۰) فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْعِظَامِ وَعَلَى الرُّؤُوسِ

ہڈیوں اور کھوپڑیوں کی نماز جنازہ ادا کرنا

(۱۲۰۲۲) حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ صَلَّى عَلَى رُؤُوسٍ بِالشَّامِ.

(۱۲۰۲۲) حضرت ثور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کھوپڑیوں پر نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(۱۲۰۲۳) حدَّثَنَا عِيسَى ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ مِثْلَهُ.

(۱۲۰۲۳) حضرت خالد بن معدان رحمہ اللہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(١٢٠٢٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ صَلَّى عَلَى رِجْلٍ.

(۱۲۰۲۴) حضرت سفیان رحمہ اللہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے ایک ٹانگ پر نماز پڑھائی۔

(١٢٠٢٥) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ عُمَرَ صَلَّى عَلَى عِظَامٍ بِالشَّامِ.

(۱۲۰۲۵) حضرت عامر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہڈیوں پر نماز جنازہ ادا فرمائی شام کے علاقہ میں۔

(١٢٠٢٦) حدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ سُئِلَ عَنْ قَتِيلٍ وُجِدَ فِي ثَلاَثَةِ أَحْيَاءَ رَأْسُهُ فِي حَيٍّ ، وَوَسَطُهُ فِي حَيٍّ وَرِجْلُهُ فِي حَيٍّ ، قَالَ يُصَلَّى عَلَى الْوَسَطِ.

(۱۲۰۲۶) حضرت صاعد بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ مقتول تین جگہوں میں (محلوں) پایا گیا، اس کا سر ایک جگہ، درمیانہ حصہ ایک جگہ اور ٹانگیں دوسری جگہ؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس کے درمیانی حصہ پر نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

(١٦١) مَنْ قَالَ يُقَامُ لِلْجَنَازَةِ إِذَا مَرَّتْ

جب جنازہ گزرے اس کے لیے کھڑا ہوا جائے گا

(١٢٠٢٧) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا رَأَيْتُمُ الْجِنَازَةَ فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ ، أَوْ تُوضَعَ.

(بخاری ۱۳۰۷۔ ابوداؤد ۳۱۶۴)

(۱۲۰۲۷) حضرت عامر بن ربیعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنازہ گزرتے ہوئے دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ تمہیں پیچھے چھوڑ (کر آگے نکل جائے) یا وہ رکھ دیا جائے۔

(١٢٠٢٨) حدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَ حَدِيثِ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَوْ نَحْوَهُ. (بخاری ۱۳۰۸۔ مسلم ۷۵)

(۱۲۰۲۸) حضرت عامر بن ربیعہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(١٢٠٢٩) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِنَازَةٍ فَقَامَ ، وَقَالَ لِمَنْ مَعَهُ ، قُومُوا فَإِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا.

(ابن ماجہ ۱۵۴۳۔ احمد ۲/ ۲۸۷)

(۱۲۰۲۹) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اپنے ساتھ والوں سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ بیشک موت کے لیے خوف اور گھبراہٹ ہے۔

(١٢٠٣٠) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ :عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِهِ فَطَلَعَتْ جِنَازَةٌ ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَارَ وَثَارَ أَصْحَابُهُ فَلَمْ يَزَالُوا قِيَامًا حَتَّى تَعَدَّتْ ، وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مِنْ تَأَذٍّ بِهَا ، أَوْ مِنْ تَضَايُقِ الْمَكَانِ وَمَا أَحْسَبُهَا إِلاَّ يَهُودِيَة ، أَوْ يَهُودِيًّا ، وَمَا سَأَلْنَاهُ عَنْ قِيَامِهِ. (احمد ۴/ ۳۸۸۔ حاکم ۵۹۱)

(۱۲۰۳۰) حضرت خارجہ بن زید رحمہ اللہ اپنے چچا حضرت یزید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشریف فرماتھے کہ ایک جنازہ نکلا، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی کھڑے ہوگئے اور جنازے کے گزرنے تک کھڑے رہے، میں نہیں سمجھتا کہ آپ کسی تکلیف یا جگہ کی تنگی کی وجہ سے کھڑے ہوئے ہوں، اور میرا خیال ہے کہ یہ یہودی مرد یا عورت کا جنازہ تھا ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کھڑے ہونے کی وجہ دریافت نہ کی۔

(١٢٠٣١) حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَخْبَرَةَ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى أَخْبَرَهُمْ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ قَامَ حَتَّى تُجَاوِزَهُ. (ابویعلی ۲۶۶)

(۱۲۰۳۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جب کوئی جنازہ گزرتا تو آپ کھڑے ہو جاتے جب تک کہ وہ گزر نہ جاتا۔

(١٢٠٣٢) حدَّثَنَا الْفَضْلُ ، وَكَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمَ الْجِنَازَةَ فَقُومُوا.

(۱۲۰۳۲) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

(١٢٠٣٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّهُ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ فَقَامَ ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ : اجْلِسْ ، فَقَالَ :إِنِّي رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ فَقَامَ ، فَقَامَ مَرْوَانُ.

(نسائی ۲۰۴۶۔ احمد ۳/ ۵۳)

(۱۲۰۳۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوگئے، مروان نے کہا بیٹھ جائیے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے یہ سن کر مروان بھی کھڑا ہوگیا۔

(١٢٠٣٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ قَيْسًا وَأَبَا مَسْعُودٍ مَرَّتْ بِهِمَا جِنَازَةٌ فَقَامَا.

(۱۲۱۳۴) حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہما کے پاس سے جنازہ گذرتا تو یہ دونوں کھڑے ہو جاتے۔

(۱۲۰۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قَالُوا لِعَلِيٍّ : إِنَّ أَبَا مُوسَى أَمَرَ بِذَلِكَ ، وَقَالَ : إِنَّ الْمَلاَئِكَةَ يَكُونُونَ مَعَهَا فَقُومُوا لَهَا.

(۱۲۰۳۵) حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت ابوموسیٰ اس کا حکم دیتے ہیں۔ (آپ کی کیا رائے ہے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیشک ملائکہ اس کے ساتھ ہوتے ہیں تم ان کے لئے کھڑے ہو جایا کرو۔

(۱۲۰۳۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا عَلِمْت أَحَدًا كَانَ يَقُومُ إِذَا مَرُّوا عَلَيْهِ بِالْجَنَازَةِ غَيْرَ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ.

(۱۲۰۳۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں جانتا کہ جس کے پاس سے جنازہ گزرتا ہو اور وہ کھڑا ہو جاتا ہو (صرف حضرت عمرو کھڑے ہوا کرتے تھے)۔

(۱۲۰۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بشر ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ شَهِدَهُ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَمَرَّتْ بِهِمَا جِنَازَةٌ فَقَامَ سَالِمٌ ، وَلَمْ يَقُمْ سَعِيدٌ.

(۱۲۰۳۷) حضرت ابو بشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اور حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہما اللہ حاضر تھے کہ ان کے پاس سے جنازہ گزرا، حضرت سالم رحمہ اللہ کھڑے ہو گئے لیکن حضرت سعید رحمہ اللہ کھڑے نہ ہوئے۔

(۱۲۰۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ فَقَامَ.

(۱۲۰۳۸) حضرت ولید بن المہاجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ ان کے پاس سے جنازہ گزرا تو وہ کھڑے ہو گئے۔

(۱۲۰۳۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ جِنَازَةٌ فَقَامَ النَّاسُ حِينَ طَلَعَتِ الْجِنَازَةُ ، فَقَالَ : الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِنَّمَا مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِنَازَةِ يَهُودِيٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِهَا جَالِسًا فَكَرِهَ أَنْ يَعْلُوَ رَأْسَهُ جِنَازَةُ يَهُودِيَّة فَقَامَ. (نسائی ۲۰۵۴۔ احمد ۱/ ۲۰۱)

(۱۲۰۳۹) حضرت جعفر رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس سے جنازہ گزرا، جب جنازہ ان کے پاس سے گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے راستہ میں تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے بلند ہو چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔

(۱۲۰۴۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَسَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ كَانَا بِالْقَادِسِيَّةِ ، فَمَرَّتْ بِهِمَا جِنَازَةٌ فَقَامَا ، فَقِيلَ لَهُمَا : إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ فَقَالاَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ ، أَنَّهُ يَهُودِيٌّ ، فَقَالَ :أَلَيْسَتْ نَفْسًا. (بخاری ۱۳۱۲۔ مسلم ۶۶۱)

(۱۲۰۴۰) حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد اور حضرت سہل بن حنیف قادسیہ میں تھے کہ آپ کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ دونوں حضرات کھڑے ہوگئے، آپ سے عرض کیا گیا یہ اہل ارض میں سے ہے (مسلمان نہیں ہے) تو انہوں نے فرمایا ایک بار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے، آپ کو کہا گیا یہ تو یہودی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ انسان نہیں ہے؟۔

(۱۶۳) مَنْ كَرِهَ الْقِيَامَ لِلْجَنَازَةِ

بعض حضرات نے جنازے کیلئے کھڑے ہونے کو ناپسند کیا ہے

(۱۲۰۴۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :كُنَّا جُلُوسًا فَمَرَّتْ جِنَازَةٌ فَقُمْنَا ، فَقَالَ :مَا هَذَا فَقُلْنَا هَذَا أَمْرُ أَبِي مُوسَى ، فَقَالَ :إِنَّمَا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ. (احمد ۱۴۲۔ نسائی ۲۰۵۰)

(۱۲۰۴۱) حضرت ابی معمر فرماتے ہیں کہ ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ جنازہ گذرا ہم کھڑے ہوگئے، حضرت علی نے فرمایا یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا حضرت ابو موسیٰ نے ہمیں اس کا حکم فرمایا ہے، آپ نے فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک بار کھڑے ہوئے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہونے کا اعادہ نہ فرمایا۔

(۱۲۰۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ فَمُرَّ عَلَيْنَا بِجَنَازَةٍ ، فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :مَا هَذَا لَكَأَنَّ هَذَا مِنْ صَنِيعِ الْيَهُودِ.

(۱۲۰۴۲) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس تھے کہ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گذرا، ایک شخص کھڑا ہوگیا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ یہ تو یہود کے طریقوں میں سے ہے۔

(۱۲۰۴۳) حَدَّثَنَا عبد الوهاب الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا رَأَيَا جِنَازَةً فَقَامَ أَحَدُهُمَا وَقَعَدَ الآخَرُ ، فَقَالَ الَّذِي قَامَ لِلَّذِي لَمْ يَقُمْ أَلَمْ يَقُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :بَلَى ، ثُمَّ قَعَدَ. (نسائی ۲۰۵۲۔ طبرانی ۲۷۴۷)

(۱۲۰۴۳) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی اور حضرت عبداللہ بن عباس نے جنازہ دیکھا تو ان میں سے ایک کھڑے ہوگئے اور دوسرے بیٹھے رہے، جو کھڑے ہوئے تھے انہوں نے ان سے پوچھا جو کھڑے نہ ہوئے تھے کہ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نہ ہوتے تھے؟ انہوں کہا کیوں نہیں پھر بیٹھ گئے۔

(۱۲۰۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ عَلِيٍّ وَأَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ لاَ يَقُومُونَ لِلْجَنَائِزِ إِذَا مَرَّتْ بِهِمْ.

(۱۲۰۴۴) حضرت ابواسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ اور حضرت عبداللہ ؓ کے اصحاب کے پاس سے جب جنازہ گذرتا تو کھڑے نہ ہوتے۔

(۱۲۰۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ تَمُرُّ بِهِمُ الْجَنَائِزُ فَلاَ يَقُومُ مِنْهُمْ أَحَدٌ.

(۱۲۰۴۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ کے اصحاب کے پاس سے جنازہ گزرا تو ان میں سے کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔

(۱۲۰۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَمْ يَكُونُوا يَقُومُوا لِلْجَنَائِزِ إِذَا مَرَّتْ بِهِمْ.

(۱۲۰۴۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام) کے پاس سے جب جنازہ گزرتا تو وہ کھڑے نہ ہوتے تھے۔

(۱۲۰۴۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ :كَانَ عَطَاءٌ وَمُجَاهِدٌ يَرَيَانِ الْجَنَازَةَ ، فَلاَ يَقُومَانِ إِلَيْهَا.

(۱۲۰۴۷) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ اور حضرت مجاہد ؒ نے جنازہ دیکھا لیکن کھڑے نہ ہوئے۔

(۱۲۰۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجِنَازَةِ فَقُمْنَا ، ثُمَّ جَلَسَ فَجَلَسْنَا. (ابوداؤد ۳۱۶۷۔ ترمذی ۱۰۴۴)

(۱۲۰۴۸) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ جنازے کے لئے کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہو گئے، پھر آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو ہم بھی بیٹھ گئے۔

(۱۶۳) فِي عِيَادَةِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى

یہود ونصاریٰ (کافروں) کی عیادت کا بیان

(۱۲۰۴۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَادَ جَارًا لَهُ يَهُودِيًّا.

(۱۲۰۴۹) حضرت ارطاۃ بن المنذر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء ؓ نے اپنے پڑوسی یہودی کی عیادت کی۔

(۱۲۰۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ أَبَا طَالِبٍ مَرِضَ فَعَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ترمذی ۳۲۳۲۔ حاکم ۴۳۲)

(۱۲۰۵۰) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ ابوطالب بیمار ہوئے تو حضور اقدس ﷺ نے ان کی عیادت فرمائی۔

(۱۲۰۵۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ شَابٌّ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ.

(۱۲۰۵۱) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نوجوان حضور اکرم ﷺ کی خدمت کرتا تھا وہ بیمار ہوا تو حضور اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس کی عیادت کی۔

(١٢٠٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو أسامة ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ أَبَا طَالِبٍ مَرِضَ فَعَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۲۰۵۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابو طالب بیمار ہوئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی عیادت فرمائی۔

(١٦٤) فِي الْمَيِّتِ يُصَلَّى عَلَيْهِ بَعْدَ مَا دُفِنَ مَنْ فَعَلَهُ

میت کو دفنانے کے بعد اس کی نماز جنازہ ادا کرنا، کس نے اس طرح کیا ہے؟

(١٢٠٥٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَحَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :قَالَ :صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ. (بخاری ۱۳۱۹۔ ابوداؤد ۵۳)

(۱۲۰۵۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میت کو دفنانے کی بعد اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(١٢٠٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، أَخْبَرَنَا خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ زَيْدٍ ، قَالَ :خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا وَرَدْنَا الْبَقِيعَ إِذَا هُوَ بِقَبْرٍ جَدِيدٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا :هَذِهِ فُلاَنَةُ فَعَرَفَهَا ، فَأَتَى الْقَبْرَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ، فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا.

(۱۲۰۵۴) حضرت خارجہ بن زید رحمہ اللہ اپنے چچا حضرت یزید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بار نکلے جب ہم جنت البقیع میں آئے تو وہاں ایک نئی قبر تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا فلاں خاتون کی قبر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہچانا اور اس کی قبر کے پاس آئے ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں اور آپ نے اس پر چار تکبیریں پڑھیں، (نماز جنازہ ادا فرمائی)۔

(١٢٠٥٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَعْرُورٍ تُوُفِّيَ قَبْلَ قُدُومِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ، فَلَمَّا قَدِمَ صَلَّى عَلَيْهِ.

(۱۲۰۵۵) حضرت حمید بن ھلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت البراء بن معرور رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(١٢٠٥٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَان ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ. (ابویعلی ۲۵۱۷)

(۱۲۰۵۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کو دفنانے کے بعد اس کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(١٢٠٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ أُمَّ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ مَاتَتْ

وَهُوَ غَائِبٌ ، فَلَمَّا قَدِمَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى أُمِّ سَعْدٍ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا. (ترمذی ۱۰۳۸۔ بیہقی ۴۸)

(۱۲۰۵۷) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہ تھے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ ام سعد کی نماز جنازہ ادا فرمائیں، چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر پر تشریف لائے اور نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(۱۲۰۵۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْبَقِيعَ فَرَأَى قَبْرًا جَدِيدًا ، فَقَالَ :مَا هَذَا الْقَبْرُ ؟ فَقِيلَ :فُلاَنَةُ مَوْلاَةُ بَنِي غَنْمٍ الَّتِي كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى عَلَيْهَا.

(عبدالرزاق ۶۵۴۱)

(۱۲۰۵۸) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں تشریف لائے اور آپ نے وہاں ایک نئی قبر دیکھی تو دریافت فرمایا یہ کس کی قبر ہے؟ عرض کیا گیا فلاں خاتون کی جو بنو غنم کی باندی تھی اور مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(۱۲۰۵۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :جَاءَ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فِي رَهْطٍ مَعَهُ ، وَقَدْ صَلَّى عَلِيٌّ على ابْنِ حُنَيْفٍ وَدُفِنَ ، فَأَمَرَهُ عَلِيٌّ أَنْ يُصَلِّيَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ عَلَى الْقَبْرِ ، فَفَعَلَ.

(۱۲۰۵۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت ابن حنیف کی نماز جنازہ ادا کر کے ان کو دفنا چکے تھے، اتنے میں قرظہ بن کعب چند رفقاء کے ساتھ تشریف لے آئے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کو حکم فرمایا کہ وہ اور ان کے ساتھی ان کی قبر پر جا کر نماز جنازہ ادا کریں، چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا۔

(۱۲۰۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :جَاءَ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ وَقَدْ صَلَّى عَبْدُ اللهِ عَلَى جِنَازَةٍ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ :تَقَدَّمْ فَصَلِّ عَلَى أَخِيك بِأَصْحَابِك.

(۱۲۰۶۰) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اس وقت حضرت عبداللہ نماز جنازہ ادا کر چکے تھے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: آگے بڑھو اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنے بھائی کی نماز جنازہ ادا کرو۔

(۱۲۰۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبَانَ الْعَطَّارِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَنَسًا صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ بعد أَنَّ صُلِّيَ عَلَيْهَا.

(۱۲۰۶۱) حضرت یحییٰ بن ابی سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ ادا کیے جانے کے بعد اس کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(۱۲۰۶۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي مَنْزِلٍ كَانَ فِيهِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى رِقَابِنَا سِتَّةَ أَمْيَالٍ إِلَى مَكَّةَ وَعَائِشَةُ غَائِبَةٌ فَقَدِمَتْ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَتْ أَرُونِي

قَبْرَهُ فَأَرَوْهَا فَصَلَّتْ عَلَيْهِ.

(۱۲۰۶۲) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا جہاں وہ تھے، تو ان کے ساتھیوں نے ان کے جنازے کو اٹھا کر چھ میل سفر کر کے مکہ لائے اور دفن کر دیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا موجود نہ تھیں، جب آپ تشریف لائیں تو فرمایا مجھے قبر دکھلاؤ، جب آپ رضی اللہ عنہا کو قبر دکھائی تو آپ رضی اللہ عنہا نے ان کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(۱۲۰۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ تُوُفِّيَ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ ، وَابْنُ عُمَرَ غَائِبٌ فَقَدِمَ بَعْدَ ذَلِكَ ، قَالَ أَيُّوبُ أَحْسَبُهُ ، قَالَ بِثَلاَثٍ ، قَالَ : فَقَالَ : أَرُونِي قَبْرَ أَخِي فَأَرَوْهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ.

(۱۲۰۶۳) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حاضر نہ تھے، پھر بعد میں جب آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، ایوب رحمہ اللہ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے تین دن بعد آئے، تو فرمایا مجھے بھائی کی قبر دکھلاؤ، آپ کو دکھائی گئی تو آپ نے اس پر نماز ادا فرمائی۔

(۱۲۰۶٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو حُرَّةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا سُبِقَ الرَّجُلُ بِالْجَنَازَةِ فَلْيُصَلِّ عَلَى الْقَبْرِ.

(۱۲۰۶۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص سے نماز جنازہ سبقت کر جائے (وہ نماز جنازہ ادا نہ کر سکے) تو اس کو چاہئے کہ قبر پر جا کر نماز ادا کر لے۔

(۱۲۰٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ ابْنِ سِيرِينَ وَنَحْنُ نُرِيدُ جَنَازَةً فَسُبِقْنَا بِهَا حَتَّى دُفِنَتْ ، قَالَ : فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : تَعَالَ حَتَّى نَصْنَعَ كَمَا صَنَعُوا ، قَالَ : فَكَبَّرَ عَلَى الْقَبْرِ أَرْبَعًا.

(۱۲۰۶۵) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس تھا اور ہم جنازے کا انتظار کر رہے تھے وہ ہم سے پہلے ہی ادا کر لیا گیا اور دفن کر دیا گیا۔ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا آجاؤ ہم وہی کرتے ہیں جو انہوں نے کیا پھر آپ نے قبر پر چار تکبیریں کہیں۔

(۱۲۰٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى صَلَّى عَلَى الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ بَعْدَ مَا صُلِّيَ عَلَيْهِ ، أَدْرَكَهُمْ فِي الْجَبَّانَةِ ، فَصَلَّى عَلَيْهِ بَعْدَ مَا صُلِّيَ عَلَيْهِ ، قَالَ يَحْيَى : وَقَالَ شَرِيكٌ مَرَّةً : أَمَّ أَبُو مُوسَى عَلَيْهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ.

(۱۲۰۶۶) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ادا ہو جانے کے بعد ان کی نماز جنازہ ادا فرمائی ان کو جنگل میں پایا اور نماز جنازہ ادا ہو جانے کے بعد نماز جنازہ ادا فرمائی، یحییٰ راوی کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت شریک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے امامت کروائی اور ان کے لیے استغفار کیا۔

(۱۲۰٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ بُشَيْرَ بْنَ كَعْبٍ انْتَهَى إِلَى جِنَازَةٍ وَقَدْ صُلِّيَ عَلَيْهَا فَصَلَّى.

(۱۲۰۶۷) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بشیر بن کعب رحمہ اللہ جب جنازے کے پاس پہنچے تو نماز جنازہ ہو چکی تھی، آپ رحمہ اللہ نے پھر نماز جنازہ پڑھی۔

(۱۲۰۶۸) حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ فُقَرَاءَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، وَيَشْهَدُ جَنَائِزَهُمْ إِذَا مَاتُوا ، قَالَ : فَتُوُفِّيَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَدَفَنَّاهَا ، قَالَ : فَمَشَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَبْرِهَا ، فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۱۲۰۶۸) حضرت ابوامامہ بن سہل رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فقرائے اہل مدینہ کی عیادت فرماتے اوران کے مرنے پران کی نماز جنازہ ادا فرماتے ،فرماتے ہیں اہل عوالی میں سے ایک خاتون کا انتقال ہوا تو اس کو دفن کر دیا گیا،حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی نماز جنازہ ادا فرمائی اور چار تکبیریں پڑھیں۔

(۱۲۰۶۹) حدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللهِ ، حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرٍ حَدِيثٍ ، فَقَالَ : مَا هَذَا الْقَبْرُ ؟ فَقَالُوا : قَبْرُ فُلاَنَةٍ ، قَالَ : فَهَلاَّ آذَنْتُمُونِي ، فَصَفَّ عَلَيْهِ فَصَلَّى .(ابن ماجه ۱۵۲۹۔ احمد ۳/ ۴۴۴)

(۱۲۰۶۹) حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک نئی قبر کے پاس سے گزرے تو فرمایا یہ کس کی قبر ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا فلاں خاتون کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے کیوں اطلاع نہ دی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قبر پر صفیں بنائی اور نماز ادا کی۔

(۱۶۵) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى الصَّلاَةَ عَلَيْهَا إِذَا دُفِنَتْ وَقَدْ صُلِّيَ عَلَيْهَا

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ میت کو دفن کرنے کے بعد اس کی نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی

(۱۲۰۷۰) حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ مَرَّتَيْنِ.

(۱۲۰۷۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میت کی نماز جنازہ دو بار نہیں پڑھی جائے گی۔

(۱۲۰۷۱) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُبِقَ بِالْجِنَازَةِ يَسْتَغْفِرُ لَهَا وَيَجْلِسُ ، أَوْ يَنْصَرِفُ.

(۱۲۰۷۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب نماز جنازہ ادا ہو چکی ہو تو اسکے لیے استغفار کرے،اور بیٹھ جائے یا چلا جائے۔

(۱۲۰۷۲) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى أَنْ يُصَلَّى عَلَى الْقَبْرِ.

(۱۲۰۷۲) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ قبر پر نماز جنازہ ادا کرنے کو اچھا نہ سمجھتے تھے۔

(١٦٦) مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ عَلَى النَّجَاشِيِّ

نجاشی بادشاہ کی نماز جنازہ سے متعلق جو وارد ہوا ہے اس کا بیان

(١٢.٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ أَخًا لَكُمْ قَدْ مَاتَ ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ ، يَعْنِي النَّجَاشِيَّ.

(ترمذی ۱۰۳۹۔ مسلم ٦٧)

(۱۲۰۷۳) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بھائی کا انتقال ہو چکا ہے، کھڑے ہو جاؤ اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو، یعنی نجاشی کی۔

(١٢.٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ. (احمد ۴/ ۴۴۱)

(۱۲۰۷۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا ہے، ان کی نماز جنازہ ادا کرو۔

(١٢.٧٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلَى. (ترمذی ۱۰۳۹۔ نسائی ۲۱۰۲)

(۱۲۰۷۵) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(١٢.٧٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنِ ابن جارية الْأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ.

(ابن ماجہ ۱۵۳۶۔ احمد ۴/ ۶۴)

(۱۲۰۷۶) حضرت ابن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا ہے، ان کی نماز جنازہ ادا کرو۔

(١٢.٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنَّ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَقِيعِ وأصحابه فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

(۱۲۰۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نجاشی کا انتقال ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جنت البقیع تشریف لے گئے ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور چار تکبیریں کہیں۔

(١٢.٧٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ.

(احمد ۴/ ۳۶۳۔ طبرانی ۲۳۴۷)

(۱۲۰۷۸) حضرت جریر رضی اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو چکا ہے اس کے لیے استغفار کرو۔

(۱۲.۷۹) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخبرَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ ، حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

(۱۲۰۷۹) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی اور اس پر چار تکبیریں پڑھیں۔

(۱۲.۸۰) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ ، وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّمَا دَعَا لَهُ.

(۱۲۰۸۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ ادا فرمائی اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کے لیے دعا فرمائی۔

(۱۶۷) فِي الزَّوْجِ وَالأَخِ أَيُّهُمَا أَحَقُّ بِالصَّلاَةِ

شوہر اور بھائی میں سے نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حقدار کون ہے

(۱۲.۸۱) حدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ الرجُلُ أَحَقُّ بِغُسْلِ امْرَأَتِهِ وَالصَّلاَةِ عَلَيْهَا.

(۱۲۰۸۱) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ شوہر عورت کو غسل دینے اور اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۲.۸۲) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُبِقَ بِالْجِنَازَةِ الأَبُ أَحَقُّ بِالصَّلاَةِ عَلَى الْمَرْأَةِ ، ثُمَّ الزَّوْجُ ، ثُمَّ الأَخُ.

(۱۲۰۸۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کی نماز جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ حق دار اس کا والد ہے، پھر اس کا شوہر پھر اس کا بھائی۔

(۱۲.۸۳) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الرَّجُلُ أَحَقُّ بِامْرَأَتِهِ حَتَّى يُوَارِيَهَا.

(۱۲۰۸۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شوہر عورت کی نماز جنازہ کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۲.۸۴) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :مَاتَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ ، فَقَالَ :أَنَا

كُنت أَوْلَى بِهَا إِذْ كَانَتْ حَيَّةً ، أَمَّا الآنَ فَأَنتُمْ أَوْلَى بِهَا.

(۱۲۰۸۴) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کی اہلیہ کا انتقال ہوا تو آپ ؓ نے فرمایا: جب یہ زندہ تھی تو میں اس کا زیادہ حق دار تھا، اور اب (مرنے کے بعد) تم اس کے زیادہ حق دار ہو۔

(١٢٠٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا أَيُّهُمَا أَحَقُّ بِالصَّلاَةِ عَلَى المرأة ، فَقَالَ الْحَكَمُ :الأَخُ ، وَقَالَ حَمَّادٌ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :الإِمَامُ ، فَإِنْ تَدَارَوْا فَالْوَلِيُّ ، ثُمَّ الزَّوْجُ.

(۱۲۰۸۵) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد ؒ سے دریافت کیا عورت کی نماز جنازہ کا زیادہ حق دار کون ہے؟ حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ امام زیادہ حق دار ہے، اگر امام اور بھائی جمع ہو جائیں تو ولی زیادہ حق دار ہے پھر خاوند کا زیادہ حق ہے۔

(١٢٠٨٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا مَاتَتِ الْمَرْأَةُ انْقَطَعَتْ عِصْمَةُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا.

(۱۲۰۸۶) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ جب عورت کا انتقال ہو جائے تو اس کے اور اس کے شوہر کا ازدواجی رشتہ ختم ہو جاتا ہے۔

(١٢٠٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :الأَبُ وَالابْنُ وَالأَخُ أَحَقُّ بِالصَّلاَةِ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنَ الزَّوْجِ.

(۱۲۰۸۷) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ عورت کے اولیاء شوہر سے زیادہ نماز جنازہ کے حق دار ہیں۔

(١٢٠٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:الأَوْلِيَاءُ أَحَقُّ بِالصَّلاَةِ عَلَيْهَا مِنَ الزَّوْجِ.

(۱۲۰۸۸) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں عورت کے اولیاء شوہر سے زیادہ نماز جنازہ کے حق دار ہیں۔

(١٢٠٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :إِذَا مَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَقَدِ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا ، وَأَوْلِيَاؤُهَا أَحَقُّ بِهَا.

(۱۲۰۸۹) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ جب عورت کا انتقال ہو جائے تو اس کے اور اس کے شوہر کے درمیان جو رشتہ ازدواج ہے وہ ختم ہو جاتا ہے، اس عورت کے اولیاء اس کی نماز جنازہ کے زیادہ حق دار ہوتے ہیں۔

(١٢٠٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الزَّوْجُ أَحَقُّ مِنَ الأَخِ.

(۱۲۰۹۰) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ شوہر بھائی سے زیادہ حق دار ہے۔

(١٢٠٩١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي كَعْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، امْرَأَةٌ لأَبِي بَكْرَةَ ، فَمَاتَتْ فَتَنَازَعُوا فِي الصَّلاَةِ عَلَيْهَا ، فَصَلَّى عَلَيْهَا أَبُو بَكْرَةَ ، وَقَالَ :لَوْلاَ أَنِّي

أَحَقُّكُم بِالصَّلَاةِ عَلَيْهَا مَا صَلَّيْت عَلَيْهَا.

(۱۲۰۹۱) حضرت عبد العزیز بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی تمیم کی ایک خاتون حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے عقد نکاح میں تھی، جب اس کا انتقال ہوا تو اس کی نماز جنازہ کے بارے میں جھگڑا ہوا، اس کی نماز جنازہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور فرمایا اگر میں تم سے زیادہ حق دار نہ ہوتا تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھاتا۔

(۱٦٨) فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ مَنْ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا

بعض حضرات کے نزدیک مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

(١٢٠٩٢) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَا صُلِّيَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ إلاَّ فِي الْمَسْجِدِ.

(۱۲۰۹۲) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ہی ادا کی گئی۔

(١٢٠٩٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، قَالَ :صُلِّيَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ تُجَاهَ الْمِنبَرِ.

(۱۲۰۹۳) حضرت عبد المطلب بن عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی نماز جنازہ منبر کی طرف رخ کر کے ادا کی گئی۔

(١٢٠٩٤) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ صُلِّيَ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ.

(۱۲۰۹۴) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی گئی۔

(١٢٠٩٥) حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ الْعَجْلاَنِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ :عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :وَاللَّهِ مَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ إلاَّ فِي الْمَسْجِدِ. (مسلم ۱۰۰۔ ترمذی ۱۰۳۳)

(۱۲۰۹۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا فرمائی۔

(١٢٠٩٦) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، حدَّثَنَا أَشْيَاخُنَا ، أَنَّ عُمَرَ صُلِّيَ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ النَّاسُ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ أَفْوَاجًا.

(۱۲۰۹٦) حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ منبر کے قریب ادا کی گئی لوگ فوج در فوج ان کی نماز جنازہ ادا کر رہے تھے۔

(۱۶۹) مَنْ كَرِهَ الصَّلاَةَ عَلَى الْجِنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

بعض حضرات مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کو ناپسند سمجھتے ہیں

(۱۲۰۹۷) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلاَ صلاة لَهُ ، قَالَ : وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَضَايَقَ بِهِمُ الْمَكَانُ رَجَعُوا ، وَلَمْ يُصَلُّوا.

(ابو داؤد ۳۱۸۴۔ ابن ماجہ ۱۵۱۷)

(۱۲۰۹۷) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز جنازہ مسجد میں ادا کی اس کی نماز نہیں ہوئی۔ راوی کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب جگہ تنگ ہو جاتی تو واپس لوٹ جاتے لیکن نماز ادا نہ کرتے۔

(۱۲۰۹۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَمَّنْ أَدْرَكَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا تَضَايَقَ بِهِمُ الْمُصَلَّى انْصَرَفُوا ، وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى الْجِنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ.

(۱۲۰۹۸) حضرت صالح رحمہ اللہ ان حضرات سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے شیخین رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واپس لوٹ جاتے جب جنازگاہ میں جگہ تنگ ہو جاتی لیکن نماز جنازہ مسجد میں ادا نہ فرماتے۔

(۱۲۰۹۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَأَعْرِفَنَّ مَا صَلَّيْت عَلَى جِنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ.

(۱۷۰) فِي الرَّجُلِ يَنْتَهِي إِلَيْهِ نَعْيُ الرَّجُلِ مَا يَقُولُ

کسی کی موت کی خبر سن کر کیا کہے

حدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ.

(۱۲۱۰۰) حدَّثَنَا سَلاَّمٌ أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا انْتَهَى إِلَيْهِ نَعْيُ الرَّجُلِ ، قَالَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، اللَّهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمُهْتَدِينَ ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ ، وَنَحْتَسِبُهُ عِنْدَكَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ، لاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهُ ، وَلاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ.

(۱۲۱۰۰) حضرت عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابزیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کسی کی موت کی خبر سنتے تو فرماتے: انا للہ وانا الیہ راجعون، اے اللہ! اس کے درجات کو جنت میں بلند فرما، اور باقی ماندہ لوگوں میں دشوار گزار رستہ میں اس کا قائم مقام بنا، اور اے رب العالمین! ہم اس کے لیے ثواب کی امید رکھتے ہیں، ہمیں اس کے بعد راہ سے نہ ہٹانا (گمراہ نہ کرنا) اور اس کے اجر وثواب سے ہمیں محروم نہ فرمانا۔

(۱۲۱۰۱) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَخْبَرَنَا أَبُو مَيْسَرَةَ : أَنَّهُ لَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ زَيْدٍ وَجَعْفَرٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ذَكَرَ أَمْرَهُمْ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِزَيْدٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِزَيْدٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِزَيْدٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِجَعْفَرٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ. (ابن سعد ۴۶)

(۱۲۱۰۱) حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کام (معاملہ) کو ذکر فرمایا اور پھر فرمایا: اے اللہ! تو زید کی مغفرت فرما اے اللہ! تو زید کی مغفرت فرما، اے اللہ! تو زید کی مغفرت فرما، اے اللہ! تو جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ کی مغفرت فرما۔

(۱۲۱۰۲) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظُهَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا نُعِيَ عَبْدُ اللهِ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مَا خَلَّفَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ.

(۱۲۱۰۲) حضرت حریث بن ظہیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع ملی تو فرمایا: ان کے بعد ان کی طرح کا قائم مقام نہ ہوگا۔

(۱۲۱۰۳) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : أَخْبَرْتُ الْحَسَنَ بِمَوْتِ الشَّعْبِيِّ ، فَقَالَ : رحمه الله ، وَاللَّهِ إِنْ كَانَ مِنَ الإِسْلاَمِ لَبِمَكَانٍ.

(۱۲۱۰۳) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ کو حضرت شعبی رحمہ اللہ کی وفات کی اطلاع دی تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، خدا کی قسم! اسلام میں ان کا عظیم مقام تھا۔

(۱۲۱۰۴) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ : أَخْبَرْتُ الشَّعْبِيَّ بِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ : يرحمه الله أَمَا إِنَّهُ لَمْ يُخَلِّفْ خَلْفَهُ مِثْلَهُ ، أَمَا إِنَّهُ مَيِّتًا أَفْقَهُ مِنْهُ حَيًّا.

(۱۲۱۰۴) حضرت ابن ابجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ کو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کی وفات کی اطلاع دی تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے بہر حال ان کے بعد ان کی طرح ان کا قائم مقام نہ ہوگا، بہر حال مرنے کے بعد بھی زندوں سے زیادہ فقیہ ہیں۔

(۱۲۱۰۵) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : مَرُّوا بِجِنَازَةِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ : اسْتَرَاحَ ، وَاسْتُرِيحَ مِنْهُ.

(۱۲۱۰۵) حضرت یزید بن ابی زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبد الرحمن کا جنازہ لے کر لوگ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: آرام وسکون پایا اور ان سے آرام وراحت لوگوں نے پایا۔

(۱۲۱۰۶) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : أَتَيْتُ عُمَرَ بِنَعْيِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ ، وَجَعَلَ يَبْكِي.

(۱۲۱۰۶) حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت نعمان بن مقرن رحمہ اللہ کی وفات کی خبر لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ سر پر رکھ کر رونا شروع کر دیا۔

(۱۲۱۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ فِي السُّوقِ فَنُعِيَ إِلَيْهِ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فَأَطْلَقَ حُبْوَتَهُ ، وَقَامَ وَغَلَبَهُ النَّحِيبُ.

(۱۲۱۰۷) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بازار میں تھے آپ کو وائل بن حجر رحمہ اللہ کی وفات کی اطلاع دی گئی تو آپ کھڑے ہو گئے اور آپ پر رونے کا غلبہ ہو گیا۔

(۱۲۱۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَان ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ أبو كُلْثُوم ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ فِي جِنَازَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْيَوْمَ مَاتَ ربانی الْعِلْمِ. (حاکم ۵۳۵)

(۱۲۱۰۸) حضرت ابوکلثوم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے جنازے میں فرما رہے تھے: آج علوم کا ماہر اور علوم میں کامل وفات پا گیا۔

(۱۲۱۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ : جَلَسْنَا فِي ظِلِّ الْقَصْرِ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي جِنَازَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، فَقَالَ : لَقَدْ دُفِنَ الْيَوْمَ عِلْمٌ كَثِيرٌ.

(۱۲۱۰۹) حضرت عمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کے جنازے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ محل کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: آج بہت زیادہ علم دفن کر دیا گیا۔

(۱۷۱) مَا قَالُوا فِي سَبِّ الْمَوْتَى وَمَا كُرِهَ مِنْ ذَلِكَ

مردوں کو گالی دینے کو ناپسند کیا گیا ہے

(۱۲۱۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ : قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ سَبِّ الْمَوْتَى. (ترمذی ۱۹۸۲۔ احمد ۴/ ۲۵۲)

(۱۲۱۱۰) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو گالی دینے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۲۱۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ مَوْلَى بَنِي ثَعْلَبَةَ ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : سَبَّ أَمِيرٌ مِنَ الْأُمَرَاءِ عَلِيًّا ، فَقَامَ إِلَيْهِ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ، فَقَالَ : أَمَا إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْ سَبِّ الْمَوْتَى ، فَلِمَ تَسُبُّ عَلِيًّا وَقَدْ مَاتَ. (احمد ۴/ ۳۶۹۔ طبرانی ۴۹۷۴)

(۱۲۱۱۱) حضرت قطبہ بن مالک رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ امراء میں سے ایک امیر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو گالی دی تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما کھڑے ہو گئے اور فرمایا: بیشک مجھے معلوم ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو گالی دینے سے منع فرمایا ہے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی مت دو، تحقیق وہ وفات پا چکے ہیں۔

(۱۲۱۱۲) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ هِلاَلَ بْنَ يَسَافٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ خَطَبَ بِمِنًى عَلَى جَبَلٍ ، فَقَالَ : لاَ تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ فَإِنَّ مَا يُسَبُّ بِهِ الْمَيت يُؤْذَى بِهِ الْحَيُّ.

(۱۲۱۱۲) حضرت ھلال بن یساف ریشیۂ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے منیٰ کے پہاڑ پر خطبہ دیا اور فرمایا: مردوں کو گالی مت دو، کیونکہ جو مردوں کو گالی دیتا ہے اس سے زندوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

(۱۲۱۱۳) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : سَابُّ الْمَيِّتِ كَالْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ.

(۱۲۱۱۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں مردوں کو گالی دینے والا شخص ھلاکت کے قریب اور سامنے ہے۔

(۱۲۱۱٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لاَ تَذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ إِلاَّ بِخَيْرٍ.

(۱۲۱۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ اپنے مردوں کا ذکر صرف خیر اور اچھائی کے ساتھ کرو۔

(۱۲۱۱٥) حدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : أَذَى الْمُؤْمِنِ فِي مَوْتِهِ كَأَذَاهُ فِي حَيَاتِهِ.

(۱۲۱۱۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مرنے کے بعد مؤمن کو تکلیف دینا ایسے ہی ہے جیسے اس کو زندگی میں تکلیف دینا۔

(۱۷۴) مَنْ كَرِهَ الزِّحَامَ فِي الْجِنَازَةِ

بعض حضرات نے جنازے میں ازدحام کو ناپسند فرمایا ہے

(۱۲۱۱٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : شَهِدْت جِنَازَةً فِي الأَسَاوِرَةِ ، فَازْدَحَمُوا عَلَى الْجِنَازَةِ ، فَقَالَ أَبُو السَّوَّارِ الْعَدَوِيُّ : تُرَى هَؤُلاَءِ أَفْضَلَ أَوْ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَدُهُمْ إن رَأَى مَحْمَلاً حَمَلَ وَإِلاَّ اعْتَزَلَ ، فَلَمْ يُؤْذُوا أَحَدًا.

(۱۲۱۱۶) حضرت قتادہ ریشیۂ فرماتے ہیں کہ میں اساورہ (بصرہ کے رہنے والے عجمی) میں سے ایک شخص کے جنازے میں شریک ہوا، انہوں نے جنازے کو کندھا دینے میں ازدحام کیا تو حضرت ابو السوار العدوی ریشیۂ نے فرمایا: ان لوگوں کو دیکھو یہ افضل ہیں یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کوئی صحابی اگر جنازے کو کندھا دینا ممکن دیکھتا تو کندھا دیتا وگرنہ ہٹ جاتا اور کسی کو تکلیف نہ پہنچاتا۔

(۱۲۱۱۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيٍّ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ إِسْمَاعِيلُ الْجَحْدَرِيُّ ، قَالَ : خَرَجْنَا فِي جِنَازَةٍ فَشَهِدَهَا الْحَسَنُ ، قَالَ : فَرَأَى قَوْمًا ازْدَحَمُوا عَلَى السَّرِيرِ ، فَقَالَ الْحَسَنُ : مَا شَأْنُ هَؤُلاَءِ إِنِّي لأَظُنُّ الشَّيْطَانَ حَسَّ مِنَ النَّاسِ فَاتَّبَعَهُمْ لِيُحْبِطَ أُجُورَهُمْ.

(۱۲۱۱۷) حضرت اسماعیل الجدری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک جنازے میں نکلے تو اس میں حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ بھی شریک تھے، انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ چارپائی پر ازدحام کررہے ہیں، حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے؟ میرا گمان ہے کہ شیطان نے لوگوں میں خیر اور اجر کا احساس دیکھا تو ان کے ساتھ مل گیا اور ان کے دل میں وسوسہ ڈالا تاکہ وہ جنازے کو کندھا دینے میں ازدحام سے کام لیں اور اس سے دوسروں کو تکلیف ہو اور وہ ان کے اجر کو ضائع کردے۔

(۱۷۳) فِي الْجَنَازَةِ يُمَرُّ بِهَا فَيُثْنَى عَلَيْهَا خَيْرًا

جنازہ قریب سے گزرنے پر اس کی تعریف بیان کرنا

(۱۲۱۱۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ الْبُنَانِي ، عَنِ الْحَسَنِ : قَالَ : مَرَّتْ جَنَازَةٌ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا حَتَّى تَتَابَعَتِ الْأَلْسُنُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَجَبَتْ ، قَالَ : وَمَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا حَتَّى تَتَابَعَتِ الْأَلْسُنُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَجَبَتْ ، فَقَالَ : عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ فِي الْجِنَازَةِ الْأُولَى حَيْثُ أُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا وَجَبَتْ ، وَقُلْتَ فِي الثَّانِيَةِ كَذَلِكَ ، فَقَالَ : إِنَّكُمْ شُهُودُ اللهِ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلَاثًا.

(۱۲۱۱۸) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو کسی نے اس کی تعریف بیان کی اس کی دیکھا دیکھی میں کئی اور زبانوں پر بھی اس کی تعریف تھی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر واجب ہوگئی، (پھر ایک دفعہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو کسی نے اس کی برائی بیان کی اس کی دیکھا دیکھی میں کئی اور زبانوں پر اس کی برائی تھی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر واجب ہوگئی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب پہلا جنازہ گزرا اور اس کی تعریف کی گئی، تو آپ نے فرمایا واجب ہوگئی، اور دوسرے میں بھی آپ نے فرمایا واجب ہوگئی (کیا واجب ہوئی؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو، دو یا تین بار یہ جملہ مبارکہ ارشاد فرمایا۔

(۱۲۱۱۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا ، فَقَالَ : وَجَبَتْ ، ثُمَّ مُرَّ عَلَيْهِ بِجِنَازَةٍ أُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا دُونَ ذَلِكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَجَبَتْ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا وَجَبَتْ ، قَالَ : الْمَلَائِكَةُ شُهُودُ اللهِ فِي السَّمَاءِ وَأَنْتُمْ شُهُودُ اللهِ فِي الْأَرْضِ. (طبرانی ۶۲۶۳)

(۱۲۱۱۹) حضرت ایاس بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص کا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو اس کی تعریف بیان کی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا واجب ہوگئی، پھر ایک جنازہ گذرا تو اس کی برائی بیان کی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا واجب ہوگیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملائکہ آسمان میں اللہ کے گواہ ہیں اور تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

(۱۲۱۲۰) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ : مَرُّوا عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِیَ عَلَیْهَا خَیْرًا فِی مَنَاقِبِ الْخَیْرِ ، فَقَالَ : وَجَبَتْ ، ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأُثْنِیَ عَلَیْهَا شَرًّا فِی مَنَاقِبِ الشَّرِّ ، فَقَالَ : وَجَبَتْ إِنَّكُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِی الأَرْضِ. (احمد ۲/ ۲۶۱۔ ابویعلی ۵۹۷۹)

(۱۲۱۲۰) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ لے کر گزرے تو اس کی اچھائی بیان کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی، پھر دوسرا جنازہ لے کر گزرے تو برائیوں میں سے اس کی برائی بیان کی گئی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا واجب ہوگئی، بیشک تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔

(۱۲۱۲۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ أَبِی الْفُرَاتِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَیْدَةَ ، عَنْ أَبِی الأَسْوَدِ الدِّیلِیِّ ، قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِینَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ ، فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَمَرَّتْ بِهِمْ جِنَازَةٌ ، فَأُثْنِیَ عَلَى صَاحِبِهَا خَیْرًا ، فَقَالَ عُمَرُ : وَجَبَتْ ، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِیَ عَلَیْهَا شَرًّا ، فَقَالَ عُمَرُ : وَجَبَتْ ، فَقَالَ أَبُو الأَسْوَدِ : فَقُلْت وَمَا وَجَبَتْ یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ ؟ قَالَ : قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، أَیُّمَا مُسْلِمٍ یَشْهَدُ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَیْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ ، فَقُلْنَا وَثَلاَثَةٌ ؟ قَالَ : وَثَلاَثَةٌ ، فَقُلْنَا وَاثْنَانِ ، قَالَ وَاثْنَانِ ، ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ. (بخاری ۱۳۶۸۔ ترمذی ۱۰۵۹)

(۱۲۱۲۱) حضرت ابوالوسود الدیلی فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اس میں وبا پھیلی ہوئی تھی، میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تو ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا جس کی اچھائی بیان کی گئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس پر واجب ہوگئی، پھر ایک جنازہ گزرا تو اس کی برائی بیان کی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس پر واجب ہوگئی، حضرت ابوالاسود رحمہ اللہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! کیا واجب ہوگئی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اسی طرح کہا ہے جس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان کی چار بندے اچھائی کی گواہی دیں اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے، ہم نے عرض کیا اگر تین ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین پر بھی، ہم نے عرض کیا اگر دو ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو پر بھی جنت میں داخل فرمائیں گے، پھر ہم نے ایک کے متعلق سوال نہیں کیا۔

(۱۲۱۲۲) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ بْنِ رُفَیْعٍ ، عَنْ خَیْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : انْظُرُوا النَّاسَ عِنْدَ مَضَاجِعِهِمْ فَإِذَا رَأَیْتُمُ الْعَبْدَ یَمُوتُ عَلَى خَیْرِ مَا تَرَوْنَهُ فَارْجُوا لَهُ الْخَیْرَ ، وَإِذَا رَأَیْتُمُوهُ یَمُوتُ عَلَى شَرِّ مَا تَرَوْنَهُ فَخَافُوا عَلَیْهِ.

(۱۲۱۲۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو ان کے چارپائیوں کے پاس دیکھو، اگر تم کسی مرنے والے بندے میں خیر دیکھو تو اس کے لیے خیر کی امید رکھو، اگر تم مرنے والے میں برائی دیکھو تو اس پر خوف کھاؤ۔

(۱۲۱۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِی إِبْرَاهِیمُ بْنُ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ،

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ :تُوُفِّیَ رَجُلٌ فَذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ فَأُثْنِیَ عَلَیْهِ خَیْرٌ ، فَقَالَ :وَجَبَتْ وَتُوُفِّیَ آخَرُ فَذُکِرَ مِنْهُ شَرٌّ ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ :عَجَبٌ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :بَعْضٌ شُهَدَاءُ عَلَی بَعْضٍ.

(۱۲۱۲۳) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر خیر ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر (جنت) واجب ہوگئی، دوسرے شخص کا انتقال ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا ذکر شر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر (جہنم) واجب ہوگئی، کچھ حضرات نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمیں آپ کے قول واجب ہوگئی سے تعجب ہوا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض لوگ بعض پر گواہ ہیں۔

(۱۷٤) مَنْ کَانَ إذَا حَمَلَ جِنَازَةً تَوَضَّأَ

بعض حضرات فرماتے ہیں جو جنازے کو کندھا دے وہ وضو کرے

(۱۲۱۲٤) حدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، أخبرنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ :مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا فَلْیَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَ جِنَازَةً فَلْیَتَوَضَّأْ.

(۱۲۱۲۴) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں جو میت کو غسل دے وہ بعد میں نہائے اور جو اس کو کندھا دے وہ وضو کرے۔

(۱۲۱۲۵) حدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَی التَّوْأَمَةِ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ :عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا فَلْیَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْیَتَوَضَّأْ.

(۱۲۱۲۵) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میت کو غسل دے اس کو چاہئے وہ نہالے، اور جو اس کو کندھا دے وہ وضو کرے۔

(۱۲۱۲٦) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ :مَنْ حَمَلَ جِنَازَةً فَلْیَتَوَضَّأْ.

(۱۲۱۲۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو جنازے کو کندھا دے وہ وضو کرے۔

(۱۷۵) مَنْ کَانَ یَرَی التَّعْجِیلَ بِالْمَیِّتِ وَلاَ یُحبس

میت کو دفنانے میں جلدی کرے اس کو روک کر نہ رکھے

(۱۲۱۲۷) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ عن عُرْوَةَ ، قَالَ : کَانَ ابْنُ الزُّبَیْرِ إذَا مَاتَ لَهُ الْمَیِّتُ مِنْ أَهْلِهِ ، قَالَ : عَجِّلُوا عَجِّلُوا ، أَخْرِجُوا أَخْرِجُوا ، قَالَ :فَیَخْرُجُ أَیَّةَ سَاعَةٍ کَانَتْ.

(۱۲۱۲۷) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر والوں میں سے کسی کا انتقال ہوتا تو آپ فرماتے: جلدی کرو، جلدی کرو، اسے نکالو، اسے نکالو۔ پھر جنازے کو کسی بھی وقت (بغیر کسی خاص وقت کے اہتمام کے) گھر سے نکال دیا جاتا۔

(۱۲۱۲۸) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :مَاتَ أَبُو بَكْرٍ لَيْلَةَ الثُّلاَثَاءِ، وَدُفِنَ لَيْلَةَ الثُّلاَثَاءِ.

(۱۲۱۲۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال منگل کی رات کو ہوا، اور منگل کی رات میں ہی ان کو دفن کیا گیا۔

(۱۷۶) فِي مَوْتِ الْفَجْأَةِ وَمَا ذُكِرَ فِيهِ

اچانک آنے والی موت کا ذکر

(۱۲۱۲۹) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ اقْتِرَابُ السَّاعَةِ مَوْتُ الْفَجْأَةِ.

(۱۲۱۲۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اقتراب الساعۃ سے مراد اچانک آنے والی موت ہے۔

(۱۲۱۳۰) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَوْتُ الْفَجْأَةِ رَاحَةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَتَحَيُّفٌ عَلَى الْكَافِرِ.

(۱۲۱۳۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اچانک اور غیر متوقع آنے والی موت مؤمن کیلئے راحت ہے اور کافر کیلئے سزا۔

(۱۲۱۳۱) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ :مَاتَ مِنَّا رَجُلٌ بَغْتَةً ، فَقَالَ رَجُلٌ مِن أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخِذَ غَضَبٍ ، فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ ، وَقَلَّ مَا كُنَّا نَذْكُرُ لِإِبْرَاهِيمَ حَدِيثًا إِلاَّ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فِيهِ ، فَقَالَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ أَخْذَةً كَأَخْذَةِ الأَسِفِ.

(۱۲۱۳۱) حضرت تمیم بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص اچانک فوت ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے کہا غصہ کی حالت میں اٹھایا گیا ہے، میں نے اس کا ذکر حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے کیا اور بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ ہم حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے کوئی حدیث ذکر کرتے مگر ان کے پاس اس کو پا لیتے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ناپسند کرتے تھے اچانک اٹھائے جانے کو (موت کو) جس طرح غصب کرنے والا اچانک اٹھالیا جاتا ہے۔

(۱۲۱۳۲) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَعَائِشَةَ قَالاَ :مَوْتُ الْفَجْأَةِ رَأْفَةٌ بِالْمُؤْمِنِ وَأَسَفٌ عَلَى الْفَاجِرِ.

(۱۲۱۳۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ اچانک آنے والی موت مؤمن کے لیے باعث راحت اور کافر کے لیے باعث حسرت وافسوس ہے۔

(۱۲۱۳۳) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُجَاهِدَ بْنَ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ :قَالَ مُجَاهِدٌ :مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ مَوْتُ الْبِدَارِ.

(۱۲۱۳۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اچانک آنے والی موت قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

(۱۲۱۳۴) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ مَوْتَ الْفَجْأَةِ.

(۱۲۱۳۴) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ اچانک آنے والی موت کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۲۱۳۵) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي مَوْتِ الْفُجَاءَةِ ، قَالَ أَخْذَةُ أَسَفٍ. (ترمذی ۹۸۲۔ احمد ۳/ ۴۲۴)

(۱۲۱۳۵) حضرت عبید بن خالد ؒ صحابہ ؓ میں سے کسی سے روایت کرتے ہیں کہ اچانک آنے والی موت غاصب کے لینے کی طرح ہے۔

(۱۷۷) فِي الرَّجُلِ يَرْشَحُ جَبِينُهُ عِنْدَ مَوْتِهِ

موت کے وقت میت کی پیشانی سے پسینہ صاف کرنا

(۱۲۱۳۶) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ : كَانُوا عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ مَرِيضٌ ، فَعَرِقَ جَبِينُهُ ، فَذَهَبَ رَجُلٌ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ الْعَرَقَ ، فَضَرَبَ يَدَهُ ، قَالَ سُفْيَانُ : إنَّهُمْ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ الْعَرَقَ لِلْمَيِّتِ.

(۱۲۱۳۶) حضرت عمارہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ کے اصحاب میں سے ایک شخص بیمار تھے لوگ ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ان کی پیشانی سے پسینہ بہہ رہا تھا، ایک شخص ان کی پیشانی سے پسینہ صاف کرنے لگا تو انہوں نے اس کے ہاتھ پر مارا، حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ بیشک صحابہ کرام ؓ میت کے لیے پسینہ کو پسند فرماتے تھے۔

(۱۲۱۳۷) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى صَدِيقٍ لَهُ مِنَ النَّخَعِ يَعُودُهُ ، فَمَسَحَ جَبِينَهُ فَوَجَدَهُ يَرْشَحُ فَضَحِكَ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ : مَا يُضْحِكُكَ يَا أَبَا شِبْلٍ ؟ قَالَ : ضَحِكْت مِنْ قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : إنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ تَخْرُجُ رَشْحًا ، وَإِنَّهُ يَكُونُ قَدْ عَمِلَ السَّيِّئَةَ فَيُشَدَّدُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ لِيَكُونَ بِهَا ، وَإِنَّ نَفْسَ الْكَافِرِ أَوِ الْفَاجِرِ لَتَخْرُجُ مِنْ شِدْقِهِ كَمَا يَخْرُجُ نَفَسُ الْحِمَارِ ، وَإِنَّهُ يَكُونُ قَدْ عَمِلَ الْحَسَنَةَ فَيُهَوَّنُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ لِيَكُونَ بِهَا.

(۱۲۱۳۷) حضرت علقمہ ؒ اپنے ایک دوست کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے جس کو (بلغم کی) بیماری تھی، آپ نے اس کی پیشانی کو چھوا تو پسینہ نکل رہا تھا آپ ؒ یہ دیکھ کر ہنس پڑے، لوگوں میں سے بعض نے عرض کیا اے ابوشبل! آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ فرمایا: مجھ کو عبداللہ کی بات پر ہنسی آ گئی کہ مؤمن کو (جان کنی کے وقت) پسینہ نکلتا ہے تو اس کے کچھ برے عمل ہوتے ہیں تو ان کی وجہ سے اس پر موت کے وقت کچھ سختی ہوتی ہے تا کہ ان برائیوں کا کفارہ بن جائے، اور کافر و فاجر کی روح گدھے کے سانس کی طرح نکلتی ہے، کیونکہ اس کے بھی کچھ اچھے اعمال ہوتے ہیں تو موت کے وقت اس پر آسانی ہوتی ہے تا کہ یہ آسانی ان نیکیوں کا بدلہ ہو جائیں۔

(۱۷۸) فِيمَا نُهِيَ عَنْهُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ الْقَتِيلِ

مقتول کے ساتھ جن چیزوں کے دفن کرنے کی ممانعت آئی ہے ان کا بیان

(۱۲۱۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُنْزَعُ عَنِ الْقَتِيلِ الْفَرْوُ ، وَالْجَوْرَبَانِ ، وَالْمُوزَجَانِ ، والأفرهيجان إلاَّ أَنْ يَكُونَ الجَوْرَبَانِ يُكَمِّلان وترًا فَيُتْرَكَانِ عَلَيْهِ ، وَيُدْفَنُ بِثِيَابِهِ.

(۱۲۱۳۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ مقتول (شہید) سے پوستین، کپڑے، موزے اتار دیے جائیں گے، اگر اس کی جرابیں مکمل ہوں تو وہ چھوڑ دی جائیں گی اور اسے کپڑوں کے ساتھ دفن کر دیا جائے گا۔

(۱۲۱۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ يُدْفَنُ مَعَ الْقَتِيلِ خُفٌّ ، وَلاَ نَعْلٌ.

(۱۲۱۳۹) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ مقتول کو موزوں اور جوتوں کے ساتھ دفن نہیں کیا جائے گا۔

(۱۲۱٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُخَوَّلٍ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ : لاَ تَنْزِعُوا عَنِّي ثَوْبًا إلاَّ الْخُفَّيْنِ فَإِنِّي مُحَاجٌّ أُحَاجُّ.

(۱۲۱۴۰) حضرت زید بن صوحان ؒ فرماتے ہیں مجھے دفنا دینا اور میرا خون نہ دھونا اور موزے اتار دینا لیکن کپڑے نہ اتارنا۔ کیونکہ میں قیامت کے دن ان کے ذریعے اپنے حق کا دفاع کروں گا۔

(۱۷۹) فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ الدَّيْنُ مَنْ قَالَ لاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ حَتَّى يُضْمَنَ دَيْنُهُ

کوئی شخص فوت ہو جائے لیکن اس کے ذمہ کسی کا قرض ہو تو بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جب تک قرض نہ ادا کر لیا جائے نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی

(۱۲۱٤۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا ، فَقَالَ : عَلَيْهِ دَيْنٌ ؟ قَالُوا : نَعَمْ دِينَارَانِ ، قَالَ : تَرَكَ لَهُمَا وَفَاءً ؟ قَالُوا : لاَ ، قَالَ : فَصَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ ، قَالَ أَبُو قَتَادَةَ : هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ترمذی ۱۰۶۹۔ دارمی ۲۵۹۳)

(۱۲۱۴۱) حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا، کہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا فرمائیں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا اس کے ذمہ کسی کا قرض ہے؟ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا جی ہاں دو دینار ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جس سے ادائیگی ہو سکے؟ عرض کیا کہ نہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرو، حضرت ابو قتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ میرے ذمہ ہیں پھر حضور ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

(۱۲۱۴۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :هَلْ تَرَكَ شَيْئًا ؟ قَالُوا :لاَ ، قَالَ :هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، عَلَيْهِ دِينَارَانِ ، قَالَ :صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ ، قَالَ أَبُو قَتَادَةَ :هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَأَخْبَرَنِي إِيَاسٌ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَقِيَهُ أَبُو قَتَادَةَ ، قَالَ :مَا فَعَلَ الدِّينَارَانِ ؟ حَتَّى قَضَاهُمَا. (بخاری ۲۲۸۹۔ احمد ۴/ ۴۷)

(۱۲۱۴۲) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس کے ذمہ کسی کا قرض ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں۔ اس کے ذمہ دو دینار قرض ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے ساتھی کا جنازہ خود ہی ادا کرو، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وہ میرے ذمہ ہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ ادا فرمائی، راوی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ایاس رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جب حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو دریافت فرمایا: ان دو دیناروں کا کیا بنا؟ یہاں تک کہ انہوں نے وہ دینار ادا کر دیے۔

(۱۲۱۴۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَاتَ رَجُلٌ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَخَطَا خُطًى ، قَالَ :عَلَيْهِ دَيْنٌ ؟ فَقُلْنَا :نَعَمْ عَلَيْهِ دِينَارَانِ ، قَالَ :صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ. (احمد ۳/ ۳۳۰۔ بیهقی ۷۵)

(۱۲۱۴۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہوا تو ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا فرمائیں، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اس کے ذمہ قرض ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں اس کے ذمہ دو دینار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی ادا کرو۔

(۱۲۱۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ مَوْلَى اللَّيْثِيِّينَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ :أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ مَا لِي إِنْ قُتِلْت فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ :الْجَنَّةُ ، فَلَمَّا وَلَّى ، قَالَ :إِلاَّ الدَّيْنَ سَارَّنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا. (احمد ۴/ ۳۵۰۔ طبرانی ۵۵۷)

(۱۲۱۴۴) حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں اللہ کے راستہ میں اپنی جان قربان کر دوں۔ (تو کیا بدلہ ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت، پھر جب وہ پلٹا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوائے قرض کے جو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے ابھی بتلایا ہے۔

(۱۲۱۴۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ،

عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْهُ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ لِي جِبْرِيلُ عليه السلام.

(مسلم ۱۱۷ا- ترمذی ۱۷۱۲)

(۱۲۱۴۵) حضرت عبداللہ بن قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے اسی طرح روایت کرتے ہیں مگر اس کے آخر میں ہے کہ مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتلایا ہے۔

(۱۸۰) فِي الرَّجُلِ يَتْرُكُ الشَّيْءَ مَا جَاءَ فِيهِ

آدمی کوئی چیز چھوڑ کر مرے اس کا بیان

(۱۲۱٤٦) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : مَا تَرَكَ ؟ قَالُوا : تَرَكَ دِينَارَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثَةً ، قَالَ ، تَرَكَ كَيَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثَ كَيَّاتٍ. (احمد ۲/ ۴۲۹- بزار ۳۶۴۹)

(۱۲۱۴۶) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک انصاری شخص کا جنازہ لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا فرمائی پھر دریافت فرمایا: اس نے کیا چھوڑا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: دو یا تین دینار چھوڑے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو یا تین داغ چھوڑے ہیں۔

(۱۲۱٤۷) حدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَدَّاءِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ دينار أو دِينَارَيْنِ ، قَالَ : كَيَّةٌ ، أَوْ كَيَّتَيْنِ.

(احمد ۵/ ۲۵۲- طبرانی ۸۰۰۸)

(۱۲۱۴۷) حضرت عبدالرحمٰن بن العداء رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا انتقال ہوا اس نے ایک یا دو دینار چھوڑے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک داغ یا دو داغ چھوڑے ہیں۔

(۱۲۱٤۸) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ أَسْوَدُ فَمَاتَ ، فَأُوذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : انْظُرُوا هَلْ تَرَكَ شَيْئًا ؟ فَقَالُوا : تَرَكَ دِينَارَيْنِ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيَّتَانِ. (احمد ۱/ ۴۰۵- ابویعلی ۵۰۱۵)

(۱۲۱۴۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سیاہ فام غلام ملا پھر اس کا انتقال ہوگیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں آگاہ کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا دو دینار چھوڑے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو داغ ہیں۔

(۱۲۱٤۹) حدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حدَّثَنَا عُتَيْبَةُ ، عَنْ بُرَيد بْنِ أَصْرَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ

عَلِيًّا يَقُولُ : مَاتَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، تَرَكَ دِينَارًا ، وَدِرْهَمًا ، فَقَالَ : كَيَّتَانِ ، فَقَالَ : صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ. (بخاری ۱۹۷۴)

(۱۲۱۴۹) حضرت برید بن اصرم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اصحاب صفہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا، صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ! اس نے ایک دینار اور ایک درھم چھوڑا ہے۔ آپ نے فرمایا: دوداغ ہیں، تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرلو۔

(۱۸۱) فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِمَّ هُوَ

عذاب قبر کا بیان

(۱۲۱۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ : عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : دَخَلَتْ عَلَيْهَا يَهُودِيَّةٌ فَوَهَبَتْ لَهَا طِيبًا ، فَقَالَتْ : أَجَارَكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، قَالَتْ : فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فِي الْقَبْرِ عَذَابًا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ. (بخاری ۶۳۶۶۔ مسلم ۱۲۵)

(۱۲۱۵۰) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک یہودیہ خاتون آئی پس اس نے آپ کو خوشبو ھبہ کی، اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے پناہ دے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میرے دل میں اس کے بارے میں خیال آیا، جب حضور اکرم تشریف لائے تو میں نے حضور اقدس کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا قبر میں عذاب ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، بیشک وہ اپنی قبروں میں عذاب دیئے جاتے ہیں، جس کو بہائم سنتے ہیں۔

(۱۲۱۵۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

(۱۲۱۵۱) حضرت عائشہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۲۱۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهَنَّمَ ، تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. (ترمذی ۳۶۰۴)

(۱۲۱۵۲) حضرت ابوھریرہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا: جہنم سے اللہ کی پناہ مانگو، عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو، مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو، اللہ پاک سے دنیا و آخرت کے فتنوں کی پناہ مانگو۔

(۱۲۱۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ إِنَّ هَذِهِ الأُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلاَ أَنْ لاَ تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِی أَسْمَعُ مِنْهُ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ : تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قُلْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ . (مسلم ۶۷۔ احمد ۵/ ۱۹۰)

(۱۲۱۵۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اس امت کو قبروں میں (عذاب میں) مبتلا کیا جائے گا، اگر تم لوگ مردہ کو دفن کرنا چھوڑ نہ دو تو میں اللہ پاک سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں بھی عذاب قبر سنواتا جو میں سنتا ہوں، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو، ہم نے عرض کیا ہم عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۱۲۱۵٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَشْكُرِيِّ ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ ، وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّك قَدْ سَأَلْت اللَّهَ لآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ ، وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ ، وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ ، لَنْ يُعَجِّل شَيْئًا قَبْلَ حِلِهِ أو يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِهِ ، وَلَوْ كُنْت سَأَلْت اللَّهَ أَنْ يُعِيذَكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ ، أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ.

(مسلم ۲۰۵۰۔ احمد ۱/ ۳۹۰)

(۱۲۱۵۴) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یوں دعا مانگی، اے اللہ! مجھے میرے شوہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم، میرے والد ابو سفیان اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ سے فائدہ پہنچا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تو نے اللہ سے ان تقدیروں کے بارے میں جو طے ہو چکی اور ان دنوں کے جو گنے جا چکے اور اس رزق کا جو تقسیم ہو چکا ہے سوال کیا ہے، کوئی بھی چیز اپنی تدبیر سے نہ پہلے ہوگی، نہ مؤخر ہوگی، اگر تو اللہ تعالیٰ سے عذاب جہنم سے نجات اور عذاب قبر سے نجات کا سوال کرتی تو وہ زیادہ بہتر اور افضل ہوتا۔

(۱۲۱۵۵) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو فِي إِثْرِ الصَّلاَةِ يقول : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(احمد ۵/ ۳۶۔ ترمذی ۳۵۰۳)

(۱۲۱۵۵) حضرت مسلم بن ابی بکرہ رحمہ اللہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یوں دعا فرماتے: اے اللہ! میں کفر، فقر اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۲۱۵٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ، وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ . (احمد ۱/ ۲۲۔ بزار ۳۲۴)

(۱۲۱۵٦) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بزدلی، بخل، عذاب قبر اور دل کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

(۱۲۱۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زَاذَانَ : عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ ، كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ ، وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الأَرْضِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، إِلاَّ أَنَّ ابْنَ نُمَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ.

(۱۲۱۵۷) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازے پر گئے، جب ہم قبرستان پہنچے اور لحد ابھی تک تیار نہ ہوئی تھی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے ہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد اس طرح بیٹھ گئے جس طرح ہمارے سروں پر پرندے ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کو کرید رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

(۱۲۱۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : لاَ أَقُولُ لَكُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. (مسلم ۲۰۸۸۔ ترمذی ۳۵۷۲)

(۱۲۱۵۸) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تمہارے سامنے بیان نہیں کرتا مگر جو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں، عاجزی، سستی، بزدلی، بخل اور عذاب قبر سے۔

(۱۲۱۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ : عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ فِيهِ قُبُورٌ مِنْهُمْ قَدْ مُوِّتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، قَالَ : فَخَرَجَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَلِلْقَبْرِ عَذَابٌ ، قَالَ : إِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ. (طبرانی ۲۵۔ احمد ۶/ ۳۶۲)

(۱۲۱۵۹) حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں بنونجار کی دیواروں میں سے ایک دیوار کے پاس تھی جس میں زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی قبریں تھیں، (جو زمانہ جاہلیت میں انتقال کر چکے تھے) فرماتی ہیں کہ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نکلے میں نے سنا آپ فرما رہے تھے، لوگو! عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! قبر میں عذاب بھی ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ان کو قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے جس کو تمام جانور سنتے ہیں۔

(۱۲۱۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ : هَذِهِ أَصْوَاتُ الْيَهُودِ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا. (بخاری ۱۳۷۵۔ مسلم ۶۹)

(۱۲۱۶۰) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غروب آفتاب کے وقت ایک (چیخ کی) آواز سنی تو فرمایا: یہ یہودیوں کے (چیخنے کی) آواز ہے جن کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

(۱۲۱٦۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. (نسائی ۷۸۸۱۔ احمد ۳/ ۲۰۸)

(۱۲۱۶۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بزدلی، بخل، زندگی اور موت کے فتنوں سے اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

(۱۲۱٦۲) حدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. (بخاری ۱۳۷۶۔ احمد ۶/ ۳۶۵)

(۱۲۱۶۲) حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

(۱۲۱٦۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :وَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ ، أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، ثُمَّ يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ له مَا عِلْمُك بِهَذَا الرَّجُلِ ، قَالَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ :هو مُحَمَّدٌ هُوَ رَسُولُ اللهِ ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى ، فَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا ، فَيُقَالُ :نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّك مُؤْمِنٌ بِاللَّهِ ، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ ، أَوِ الْمُرْتَابُ لاَ أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لاَ أَدْرِي ، سَمِعْت النَّاسَ قَالُوا قَوْلاً فَقُلْتُهُ. (بخاری ۸۶۔ مسلم ۱۲)

(۱۲۱۶۳) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری طرف وحی کی گئی ہے کہ بیشک تم لوگ قبروں میں آزمائے جاؤ گے (فتنہ میں مبتلا کیے جاؤ گے) اس کے مثل یا مسیح دجال کے فتنہ کے قریب، پھر تم میں سے ایک کو لایا جائے گا اس کو کہا جائے گا، اس شخص کے بارے میں تو کیا جانتا ہے؟ فرمایا مؤمن شخص کہے گا، یہ محمد ہیں، اللہ کے رسول ہیں، جو ہمارے پاس واضح دلائل اور ھدایت لے کر آئے ہم نے اس کو قبول کیا اور ان کی اتباع کی، اس کو کہا جائے گا امن وسلامتی سے سو جا ہمیں معلوم تھا کہ تو اللہ پر ایمان لانے والا ہے، بہر حال منافق اور شک کرنے والا، (کہے گا) مجھے نہیں معلوم یہ کون ہیں، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وہ کہے گا، مجھے نہیں معلوم میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تو میں نے بھی وہ کہہ دی۔

(۱۲۱٦٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ :سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ :إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا، فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَأَمَّا الآخَرُ، فَكَانَ لاَ يَسْتَبْرِءُ مِنْ بَوْلِهِ، وَلَمْ يَقُلْ أَبُو مُعَاوِيَةَ سَمِعْت مُجَاهِدًا.

(۱۲۱۶۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور ان کو کسی بڑے کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، ان میں سے ایک چغل خور تھا اور دوسرا

پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔

(۱۲۱۶۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ وَہْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ ، قَالَ : کُنت أَنَا وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ جَالِسَیْنِ ، فَخَرَجَ عَلَیْنَا رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہُ دَرَقَۃٌ ، أَوْ شِبْہُہَا ، فَاسْتَتَرَ بِہَا ، ثُمَّ بَالَ وَہُوَ جَالِسٌ ، فَقُلْنَا : تَبُول یَا رَسُولَ اللہِ کَمَا تَبُولُ الْمَرْأَۃُ ، قَالَ : فَجَائَنَا ، فَقَالَ : أَوَمَا عَلِمْتُمْ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِی إِسْرَائِیلَ ، کَانَ الرَّجُلُ مِنْہُمْ إِذَا أَصَابَہُ الشَّیْئُ مِنَ الْبَوْلِ قَرَضَہُ بِالْمِقْرَاضِ فَنَہَاہُمْ عَنْ ذَلِکَ فَعُذِّبَ فِی قَبْرِہِ.

(۱۲۱۶۵) حضرت عبدالرحمن بن حسنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چمڑہ کی ڈھال یا اس کے مشابہ کوئی چیز تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پردہ فرمایا اور بیٹھ کر قضائے حاجت کی، ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس طرح (چھپ کر) قضائے حاجت فرمائی ہے جس طرح عورت کرتی ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم بنی اسرائیل کے صاحب پر کیا گذری؟ ان میں سے کسی شخص کے کپڑوں کو اگر پیشاب کا قطرہ لگ جاتا تو وہ اس کو قینچی سے کاٹ دیتا، پس ان کو روکا اس سے تو ان کو قبر میں عذاب ہوا۔

(۱۲۱۶۶) حَدَّثَنَا عَبِیدَۃُ بْنُ حُمَیْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، أَنَّہُ قَالَ لِبَنِیہِ أَیْ بَنِیَّ تَعَوَّذُوا بِاللَّہِ بِکَلِمَاتٍ کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ بِہِنَّ ... ، فَذَکَرَ عَذَابَ الْقَبْرِ.

(بخاری ۶۳۷۴۔ ترمذی ۳۵۶۷)

(۱۲۱۶۶) حضرت مصعب بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو فرمایا: اے بیٹے! ان کلمات سے اللہ سے پناہ مانگو جن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے عذاب قبر کا ذکر فرمایا۔

(۱۲۱۶۷) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَۃَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَہُ. (بخاری ۶۳۷۴)

(۱۲۱۶۷) حضرت مصعب بن سعد رحمہ اللہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۸۲) فِیمَا یُخَفَّفُ بِہِ عَذَابُ الْقَبْرِ

جن چیزوں سے عذاب قبر میں کمی ہوتی ہے

(۱۲۱۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ ، حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ کَیْسَانَ ، عَنْ أَبِی حَازِمٍ ، عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ ، قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی قَبْرٍ فَوَقَفَ عَلَیْہِ ، فَقَالَ : ائْتُونِی بِجَرِیدَتَیْنِ ، فَجَعَلَ إِحْدَاہُمَا عِنْدَ رَأْسِہِ ، وَالأُخْرَی عِنْدَ رِجْلَیْہِ ، فَقِیلَ لَہُ : یَا رَسُولَ اللہِ أَیَنْفَعُہُ ذَلِکَ ؟ فَقَالَ : لَعَلَّہُ یُخَفَّفُ عَنْہُ بَعْضَ عَذَابِ الْقَبْرِ مَا

فِيهِ نُدُوَّةٌ. (احمد ۲/ ۴۴۱)

(۱۲۱۶۸) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے تو اس کے پاس کھڑے ہو گئے پھر فرمایا، میرے پاس دو کھجور کی لکڑیاں لے کر آؤ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور کی لکڑی سر کے پاس اور دوسری پاؤں کے پاس گاڑ دی، عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس سے اس کو فائدہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید کہ ان سے کچھ عذاب قبر میں کمی آجائے جب تک ان میں رطوبت باقی ہے، (جب تک کہ یہ تر ہیں)۔

(۱۲۱۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي بَحْرُ بْنُ مَرَّارٍ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلَى قَبْرَيْنِ ، فَقَالَ : إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ مَنْ يَأْتِينِي بِجَرِيدَةٍ ؟ فَاسْتَبَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ فَأَتَيْنَا بِهَا ، قَالَ : فَشَقَّهَا مِنْ رَأْسِهَا ، فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدَةً ، وَعَلَى هَذَا وَاحِدَةً ، وَقَالَ : لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا بَقِيَ فِيهِمَا مِنْ بُلُولَتِهِمَا شَيْءٌ ، إِنْ يُعَذَّبَانِ لَفِي الْغِيبَةِ وَالْبَوْلِ.

(۱۲۱۶۹) حضرت بحر بن مرار اپنے دادا حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گزرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، کون ہے جو میرے پاس کھجور کی لکڑی لے کر آئے، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اور ایک شخص نے جلدی کی اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کی لکڑی لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سرے سے لکڑی کو چیر کر دو حصوں میں تقسیم فرمایا اور ایک کو ایک قبر پر اور دوسری کو دوسری قبر پر گاڑ دیا، اور فرمایا: جب تک کہ ان لکڑیوں میں تری موجود ہے شاید کہ اس کی وجہ سے ان کے عذاب میں کمی ہو جائے، ان کو عذاب غیبت اور پیشاب (کے قطروں سے نہ بچنے کی وجہ سے) ہو رہا ہے۔

(۱۲۱۷۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي جَبِيرَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ سِيَابَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ ، فَقَالَ : إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ يُعَذَّبُ فِي غَيْرِ كَبِيرٍ ، ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَوَضَعَهَا عَلَى قَبْرِهِ ، ثُمَّ قَالَ : لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُ مَا كَانَتْ رَطْبَةً. (مسنده ۵۹۵۔ احمد ۴/ ۱۷۲)

(۱۲۱۷۰) حضرت یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گذرے جس کو عذاب ہو رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس قبر والے کو کسی بڑے کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور کی لکڑی منگوا کر اس کی قبر پر گاڑ دی اور فرمایا: شاید کہ اس کی وجہ سے اس کے عذاب میں کمی ہو جائے جب تک کھجور کی لکڑی تر رہے۔

(۱۲۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ ، فَقَالَ : إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا ، فَكَانَ لاَ يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ ، وَأَمَّا الآخَرُ ، فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ، ثُمَّ غَرَسَ فِي كُلِّ قَبْرٍ

وَاحِدَةً ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا ؟ قَالَ :لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا.

(۱۲۱۷۱) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور ان کو کسی بڑے کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، ان میں سے ایک پیشاب کے قطروں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا شخص چغل خور تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی گیلی ٹہنی لی اور اس کو چیر کر دو کیا اور ہر ایک کی قبر پر ایک ایک گاڑھ دی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید کہ ان کے عذاب میں کمی کر دی جائے جب تک یہ گیلی رہیں۔

(۱۲۱۷۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ، إِلاَّ أَنَّ وَكِيعًا ، قَالَ :فَدَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ.

(۱۲۱۷۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۸۳) فِي الْمَسَاءَلَةِ فِي الْقَبْرِ

قبر میں سوال وجواب کا بیان

(۱۲۱۷۳) حدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِذَا أُدْخِلَ الرَّجُلُ قَبْرَهُ ، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ ثَبَّتَهُ اللَّهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فَيُسْأَلُ مَا أَنْتَ فَيَقُولُ أَنَا عَبْدُ اللهِ حَيًّا وَمَيِّتًا وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ فَيُقَالُ كَذَلِكَ كُنْتَ ، قَالَ فَيُوَسَّعُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ مَا شَاءَ اللَّهُ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَيُدْخَلُ عَلَيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَرِيحِهَا حَتَّى يُبْعَثَ ، وَأَمَّا الآخَرُ فَيُؤْتَى فِي قَبْرِهِ فَيُقَالُ لَهُ مَا أَنْتَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَيَقُولُ لاَ أَدْرِي فَيُقَال لَهُ لاَ دَرَيْتَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلاَعُهُ ، أَوْ تَمَاسَّ وَتُرْسَلُ عَلَيْهِ حَيَّاتٌ مِنْ جَانِبِ الْقَبْرِ فَتَنْهَشُهُ وَتَأْكُلُهُ كُلَّمَا جَزِعَ وَصَاحَ قُمِعَ بِقِمَاعٍ مِنْ حَدِيدٍ ، أَوْ مِنْ نَارٍ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ.

(۱۲۱۷۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص کو قبر میں اتارا جائے تو اگر وہ نیک بختوں میں سے ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو سوال وجواب کے لیے مضبوط فرما دیتا ہے، اس سے سوال کیا جاتا ہے تو کون ہے؟ وہ کہتا ہے میں زندہ ہونے کی حالت میں اور مرنے کی حالت میں اللہ کا بندہ ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اس کو کہا جاتا ہے تو اسی طرح تھا، پھر اس کی قبر کو جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کشادہ فرما دیتا ہے اور اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس پر جنت کی خوشبو اور ہوا داخل کی جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ دوبارہ اٹھایا جائے، اور دوسرے شخص کو قبر میں لایا جاتا ہے تو اس سے دریافت کیا جاتا ہے کون ہے تو؟ تین بار یہی سوال ہوتا ہے، وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا، اس کو کہا جائے گا تو جانتا بھی نہیں تھا، تین بار یہی کہا جائے گا، پھر اس کی قبر اس پر اتنی تنگ کر دی جائے گی کہ اس کے جسم اور پسلیاں

آپس میں مل جائیں گے، اور اس پر قبر کی طرف سے بہت سانپ چھوڑے جاتے ہیں جو اسے ڈستے ہیں اور کھاتے ہیں، جب بھی وہ چیخے اور چلائے گا اس کو لوہے یا آگ کا گرز مارا جائے گا اور اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جائے گا۔

(۱۲۱۷۴) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ ، قَالَ : التَّثْبِيتُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا إِذَا جَاءَ الْمَلَكَانِ إِلَى الرَّجُلِ فِي الْقَبْرِ فَقَالاَ لَهُ : مَنْ رَبُّك ؟ فَقَالَ : رَبِّي اللَّهُ ، قَالاَ : وَمَا دِينُك ؟ قَالَ : دِينِي الإِسْلاَمُ قَالاَ : وَمَنْ نَبِيُّك ؟ قَالَ نَبِيِّي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ التَّثْبِيتُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا. (بخاری ۱۳۶۹۔ ابوداؤد ۴۷۱۷)

(۱۲۱۷۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ میں دنیا کی زندگی میں ثابت قدمی سے مراد یہ ہے کہ جب قبر میں کسی شخص کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اس سے کہتے ہیں، تیرا رب کونسا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کونسا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے، وہ پوچھتے ہیں تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، یہ دنیا کی زندگی میں ثابت قدمی ہے۔

(۱۲۱۷۵) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ ، قَالَ : إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ. (ابن حبان ۳۱۱۸۔ بزار ۸۷۳)

(۱۲۱۷۵) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے کہ مردے کو دفنانے کے بعد لوگ پیٹھ پھیر کر جاتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز (آہٹ) سنتا ہے۔

(۱۲۱۷۶) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حدَّثَنَا سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ مَا مِنْ جِنَازَةٍ إِلاَّ تُنَاشِدُ حَمَلَتَهَا إِنْ كَانَتْ مُؤْمِنَةً وَاللَّهُ عَنْهَا رَاضٍ قَالَتْ أَسْرِعُوا بِي وَإِنْ كَانَتْ كَافِرَةً وَاللَّهُ عَنْهَا سَاخِطٌ قَالَتْ رُدُّونِي فَمَا شَيْءٌ إِلاَّ يَسْمَعُهُ إِلاَّ الثَّقَلَيْنِ وَلَوْ سَمِعَهُ الإِنْسَان جَزِعَ وَخَرِعَ. (عبدالرزاق ۶۲۵۰)

(۱۲۱۷۶) حضرت نبیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کوئی جنازہ ایسا نہیں ہے مگر وہ اپنے اٹھانے والے کو کہتا ہے (مطالبہ کرتا ہے) اگر وہ مؤمن ہو اور اللہ پاک اس سے راضی ہوں، مجھے جلدی لے کر چلو اور اگر وہ کافر ہوں اور اللہ پاک اس سے ناراض ہوں تو کہتا ہے مجھے واپس لے چلو، جن وانس کے علاوہ ہر چیز اس کی آواز سنتی ہے۔ اگر انسان آواز سن لے تو چیخے اور (چیختے چیختے) کمزور لاغر ہو جائے۔

(۱۲۱۷۷) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ تَمِيمٍ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مَرِيضٌ ، فَقَالَ : يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنَّك قَدْ أَصْبَحْتَ عَلَى جَنَاحِ فِرَاقِ الدُّنْيَا ، فَمُرْنِي بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ ، وَأَذْكُرُك بِهِ ، قَالَ : إِنَّك مِنْ أُمَّةٍ مُعَافَاةٍ ، فَأَقِمِ الصَّلاَةَ ، وَأَدِّ زَكَاةَ مَالِكِ ، إِنْ كَانَ لَكَ ، وَصُمْ رَمَضَانَ وَاجْتَنِبِ الْفَوَاحِشَ ، ثُمَّ أَبْشِرْ ، قَالَ : ثُمَّ أَعَادَ الرَّجُلُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ،

قَالَ شُعْبَةُ :وَأَحْسَبُهُ أَعَادَ عَلَيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، وَرَدَّ عَلَيْهِ أَبُو الدَّرْدَاءِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَنَفَضَ الرَّجُلُ رِدَائَهُ ، وَقَالَ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَيَلْعَنُهُمَ اللاَّعِنُونَ﴾ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :عَلَيَّ الرَّجُلَ ، فَجَاءَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :مَا قُلْتَ ، قَالَ :كُنْتُ رَجُلاً مُعَلَّمًا عِنْدَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَيْسَ عِنْدِي ، فَأَرَدْت أَنْ تُحَدِّثَنِي بِمَا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ ، فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ إِلاَّ قَوْلاً وَاحِدًا ، فَقَالَ له أَبُو الدَّرْدَاءِ :اجْلِسْ ، ثُمَّ اعْقِلْ مَا أَقُولُ ، أَيْنَ أَنْتَ مِنْ يَوْمٍ لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَرْضِ إِلاَّ عَرْضُ ذِرَاعَيْنِ فِي طُولِ أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ ، أَقْبَلَ بِكَ أَهْلُك الَّذِينَ كَانُوا لاَ يُحِبُّونَ فِرَاقَك ، وَجُلَسَاؤُك ، وَإِخْوَانُك فَأَتْقَنُوا عَلَيْك الْبُنْيَان ، ثُمَّ أَكْثَرُوا عَلَيْك التُّرَابَ ، ثُمَّ تَرَكُوك لِمَتَلِّك ذَلِكَ ، ثُمَّ جَاءَك مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ جَعْدَانِ ، اسْمَاهُمَا مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ فَأَجْلَسَاك ، ثُمَّ سَأَلاَك مَا أَنْتَ أَمْ عَلَى مَاذَا كُنْت ؟ أم مَاذَا تَقُولُ فِي هَذَا، فَإِنْ قُلْتَ :وَاللَّهِ مَا أَدْرِي ، سَمِعْتُ النَّاسَ قَالُوا قَوْلاً ، فَقُلْتُ ، فَقَد وَاللَّهِ رَدِيتَ ، وخَزِيتَ، وَهَوِيتَ ، وَإِنْ قُلْتَ :مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ كِتَابَهُ ، فَآمَنْتُ بِهِ ، وَبِمَا جَاءَ بِهِ ، فَقَدْ وَاللَّهِ نَجَوْتَ ، وَهُدِيتَ ، وَلَمْ تَسْتَطِعْ ذَلِكَ إِلاَّ بِتَثْبِيتٍ مِنَ اللهِ ، مَعَ مَا تَرَى مِنَ الشِّدَّةِ وَالْخَوْفِ.

(۱۲۱۷۷) حضرت تمیم بن غیلان بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ بیمار تھے، اس نے عرض کیا اے ابو الدرداء! بے شک آپ دنیا کی جدائی کے پہلو میں ہیں (جدائیگی قریب ہے) آپ مجھے ایسے کام کا حکم فرمائیں جس سے اللہ پاک مجھے فائدہ دے اور اس کے ساتھ میں آپ کو یاد کروں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو عافیت والی امت میں سے ہے نماز قائم کر، تیرے مال پر اگر زکوۃ ہے تو وہ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، اور برے کاموں سے اجتناب کر، پھر تیرے لیے خوشخبری ہے۔ اس شخص نے پھر یہی سوال دہرایا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی اسی طرح جواب ارشاد فرمایا، حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس شخص نے تین بار سوال دہرایا اور آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار یہی جواب ارشاد فرمایا وہ شخص اپنی چادر کو جھٹکتے ہوئے کھڑا ہوا اور یہ آیت پڑھی ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰی مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ﴾ سے ﴿وَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ﴾ [البقرة ۱۵۹] تک حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص کو میرے پاس واپس لے کر آؤ! پھر اس سے فرمایا تو نے کیا کہا؟ اس نے عرض کیا آپ سکھانے والے ہیں آپ کے پاس وہ علم ہے جو میرے پاس نہیں میں آپ کے پاس ارادے سے آیا تھا کہ آپ مجھ سے وہ چیز بیان کریں گے جس سے اللہ پاک مجھے نفع دیں گے مگر آپ مجھ سے صرف یہی بات بار بار فرماتے رہے۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا میرے پاس بیٹھ جا اور جو میں کہوں اس کو اپنے پلے باندھ لے۔ اس دن تو کہاں ہوگا (تیرا کیا ہوگا) جس دن زمین میں سے تیرے لیے دو گز چوڑائی اور چار گز لمبائی کے سوا کچھ نہ ہوگا منحرف ہو جائیں گے تیرے وہ اہل وعیال جو تجھ سے جدا نہیں ہونا چاہتے تیرے ہم نشین اور تیرے بھائی تجھ پر عمارت کو مضبوط کریں گے۔ پھر تجھ پر کثرت سے مٹی ڈالیں گے پھر تجھے ہلاکت کے لیے چھوڑ دیں گے پھر

تیرے پاس دو سیاہ فرشتے، زرد رنگ کا لباس پہنے گنگھر یالے بالوں والے آئیں گے جن کا نام منکر نکیر ہے۔ وہ دونوں تیرے پاس بیٹھیں گے اور تجھ سے سوال کریں گے تو کیا ہے؟ یا تو کس پر تھا؟ یا تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اگر تو نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا میں نے لوگوں کو اس کے بارے میں ایک بات کرتے ہوئے سنا تھا میں نے بھی کہہ دیا تو خدا کی قسم تو ہلاک اور ذلیل و رسوا ہو گیا۔ اور اگر تو نے یوں کہا یہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اللہ پاک نے ان پر کتاب اتاری میں اس کتاب پر اور جو کچھ یہ لے کر آئے اس پر ایمان لایا تو خدا کی قسم تو نجات و ہدایت پا گیا اور تو ہرگز شدت اور خوف کی وجہ سے ان سوالوں کے جواب نہیں دے سکتا مگر اللہ تعالیٰ تیرے دل کو مضبوط کردے تو دے سکتا ہے۔

(۱۸٤) فِي أَطْفَالِ الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں کے چھوٹے بچوں کا بیان

(۱۲۱۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَطْفَالُ الْمُسْلِمِينَ فِي جَبَلٍ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَسَارَةَ يَكْفُلُونَهُمْ.

(۱۲۱۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمانوں کے بچے حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ کے پاس ایک پہاڑ پر ہوں گے اور ان کی کفالت کریں گے۔

(۱۸۵) فِي مَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور ﷺ کے لاڈلے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کا بیان

(۱۲۱۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ، قَالَ : أَمَا إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ. (احمد ۴/ ۳۰۰۔ ابن سعد ۱۳۹)

(۱۲۱۷۹) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے لاڈلے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا بے شک اس کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی مقرر ہے۔

(۱۲۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ تُتِمُّ بَقِيَّةَ رَضَاعَتِهِ. (عبدالرزاق ۱۴۰۱۳۔ احمد ۴/ ۲۹۷)

(۱۲۱۸۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کے لیے جنت میں دودھ پلانے والی مقرر ہے جو اس کی رضاعت کی مدت پوری کرے گی۔

(۱۲۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلى عليه وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا. (ابوداؤد ۳۱۸۰)

(۱۲۱۸۱) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے لاڈلے کی نماز جنازہ ادا فرمائی اس وقت اس کی عمر سولہ مہینے تھی۔

(۱۸۶) فِی رَشِّ الْمَاءِ عَلَی الْقَبْرِ

قبر پر پانی چھڑکنا

(۱۲۱۸۲) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لاَ يَرَى بَأْسًا بِرَشِّ الْمَاءِ عَلَى الْقَبْرِ.

(۱۲۱۸۲) حضرت ربیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ قبر پر پانی چھڑکنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۱۲۱۸۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِرَشِّ الْمَاءِ عَلَى الْقَبْرِ.

(۱۲۱۸۳) حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ قبر پر پانی چھڑکنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۲۱۸٤) حدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَكْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِي جِنَازَةٍ وَمَعَنَا زِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنُ حَيَّةَ ، فَلَمَّا سَوَّوُا الْقَبْرَ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ ، فَذَهَبَ رَجُلٌ يَمَسُّهُ وَيُصْلِحُهُ ، فَقَالَ : زِيَادٌ يُكْرَهُ أَنْ تَمَسَّ الأَيْدِي الْقَبْرَ بَعْدَ مَا يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ.

(۱۲۱۸۴) حضرت عبداللہ بن بکر ؒ فرماتے ہیں کہ میں جنازے میں تھا ہمارے ساتھ حضرت زیاد بن جبیر بن حیہ ؒ بھی تھے جب قبر برابر کر لی گئی تو اس پر پانی ڈالا گیا، ایک شخص آیا وہ قبر کو چھونے لگا اور اس کو درست کرنے لگا حضرت زیاد ؒ نے فرمایا قبر پر پانی ڈالنے کے بعد اس کو ہاتھوں سے چھونا ناپسندیدہ ہے۔

(۱۸۷) فِي نَفْسِ الْمُؤْمِنِ كَيْفَ تَخْرُجُ وَنَفْسِ الْكَافِرِ

مؤمن کی روح کس طرح قبض کی جاتی ہے اور کافر کی روح کس طرح قبض کی جاتی ہے

(۱۲۱۸۵) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زَاذَانَ : عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ ، وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، أَوْ مَرَّتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلاَئِكَةٌ بِيضُ الْوُجُوهِ ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الشَّمْسُ ، حَتَّى يَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ، مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ ، وَحَنُوطٌ مِنْ حَنُوطِ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَيَقْعُدُ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ : أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اخْرُجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللهِ وَرِضْوَانٍ ، فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السِّقَاءِ فَيَأخذها ، فَإِذَا أَخَذُوهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذُوهَا

فَيَجْعَلُوهَا فِي ذَلِكَ الْكَفَنِ ، وَذَلِكَ الْحَنُوطِ ، فَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلاَ يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَكٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ إِلاَّ قَالُوا :مَا هَذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ ؟ فَيَقُولُونَ: هَذَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِي الدُّنْيَا ، حَتَّى يَنْتَهُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَيَسْتَفْتِحُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ، فَيَسْتَقْبِلُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا ، حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ ، قَالَ:فَيَقُولُ اللَّهُ تعالى اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، وَأَعِيدُوهُ إِلَى الأَرْضِ ، فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ ، وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ ، وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى ، فَيُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولاَنِ لَهُ : مَنْ رَبُّك ؟ فَيَقُولُ : رَبِّي اللَّهُ فَيَقُولاَنِ لَهُ : مَا دِينُك ؟ فَيَقُولُ دِينِي الإِسْلاَمُ ، فَيَقُولاَنِ لَهُ :مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ ؟ فَيَقُولُ :هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَيَقُولاَنِ :مَا عَمَلُك به ؟ فَيَقُولُ :قَرَأْت كِتَابَ اللهِ وَآمَنْت بِهِ وَصَدَّقْت بِهِ ، فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ ، فَيَأْتِيهِ مِنْ طِيبِهَا وَرَوْحِهَا ، وَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ ، وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ ، حَسَنُ الثِّيَابِ ، طَيِّبُ الرِّيحِ ، فَيَقُولُ :أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّك ، هَذَا يَوْمُك الَّذِي كُنْت تُوعَدُ ، فَيَقُولُ :وَمَنْ أَنْتَ ؟ فَوَجْهُك الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ ، فَيَقُولُ :أَنَا عَمَلُك الصَّالِحُ ، فَيَقُولُ :رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ ، رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ ، حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي ، وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا ، وَإِقْبَالٍ مِنَ الآخِرَةِ ، نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلاَئِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ ، مَعَهُمَ الْمُسُوحُ ، حَتَّى يَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ، قَالَ :ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ ، حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ ، فَيَقُولُ :يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ ، اخْرُجِي إِلَى سَخَطِ اللهِ وَغَضَبِهِ ، قَالَ :فَتَفَرَّقُ فِي جَسَدِهِ ، قَالَ :فَتَخْرُجُ تُقَطَّعُ مَعَهَا الْعُرُوقُ وَالْعَصَبُ ، كَمَا تُنْزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ ، فَيَأْخُذُوهَا ، فَإِذَا أَخَذُوهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذُوهَا فَيَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ ، فَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا ، فَلاَ يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَكٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ إِلاَّ قَالُوا :مَا هَذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ ؟ فَيَقُولُونَ :فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ ، بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمَّى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يُنْتَهى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَيَسْتَفْتِحُونَ فَلاَ يُفْتَحُ لَهُ ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :﴿لاَ تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلاَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ قَالَ :فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ :اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي سِجِّينٍ فِي الأَرْضِ السُّفْلَى ، وَأَعِيدُوهُ إِلَى الأَرْضِ ، فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ ، وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى ، قَالَ :فَيُطْرَحُ رُوحُهُ طَرْحًا ، قَالَ :ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ﴾ قَالَ :

فَيُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ ، فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولاَنِ لَهُ :مَنْ رَبُّك ؟ فَيَقُولُ :هَاهَا لاَ أَدْرِي ، وَيَقُولاَنِ :لَهُ وَمَا دِينُك ، فَيَقُولُ :هَاهَا لاَ أَدْرِي ، قَالَ :فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ ، أَفْرِشُوا لَهُ مِنَ النَّارِ ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ ، وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ ، قَالَ :فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا ، وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فيه أَضْلاَعُهُ ، وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ ، وَقَبِيحُ الثِّيَابِ ، مُنْتِنُ الرِّيحِ ، فَيَقُولُ :أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوؤُك ، هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْت تُوعَدُ ، فَيَقُولُ :مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُك الْوَجْهُ الَّذِي يَجِيءُ بِالشَّرِّ ؟ فَيَقُولُ :أَنَا عَمَلُك الْخَبِيثُ ، فَيَقُولُ :رَبِّ لاَ تُقِمِ السَّاعَةَ ، رَبِّ لاَ تُقِمِ السَّاعَةَ.

(۱۲۱۸۵) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک انصاری کے جنازے میں گئے جب ہم قبر پر پہنچے اور لحد ابھی تک تیار نہ ہوئی تھی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد اس طرح بیٹھ گئے جس طرح ہمارے سروں پر پرندے بیٹھ گئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کو کرید رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا لوگو! عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو! دو یا تین بار یہ فرمایا پھر فرمایا مؤمن بندے کا جب دنیا سے تعلق ختم ہونے اور آخرت کی طرف متوجہ (جانے) ہونے کا وقت آتا ہے تو آسمان سے سفید چہروں والے فرشتے آتے ہیں گویا کہ ان کے چہرے سورج ہیں یہاں تک کہ وہ اس کی آنکھوں کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں ان کے ساتھ (پاس) جنت کے کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے پھر ملک الموت آکر اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے پاکیزہ نفس! اللہ کی رضا اور اس کی مغفرت (کے سایہ) میں نکل تو وہ روح اس طرح بہہ نکلتی ہے جس طرح مشکیزہ سے پانی کا قطرہ نکلتا ہے پھر وہ اس کو پکڑ لیتا ہے جب اس کو پکڑتا ہے تو پلک جھپکنے کی دیر کے لیے بھی اس کو نہیں چھوڑتا یہاں تک کہ اس کو کفن اور خوشبو میں رکھ دیتے ہیں اس میں سے پاکیزہ مشک کی خوشبو نکلتی ہے جیسی خوشبو زمین میں پائی جاتی ہے۔ پھر وہ فرشتے اس پاکیزہ روح کو لے کر آسمانوں کی طرف چڑھتے ہیں اور وہ جس فرشتوں کی جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں یہ پاکیزہ روح کون ہے؟ وہ کہتے ہیں فلاں بن فلاں اسے اچھے نام کے ساتھ پکارتے ہیں جو دنیا میں اس کا اچھا اور خوبصورت نام تھا، یہاں تک کہ وہ آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں پھر وہ فرشتے دروازہ کھلواتے ہیں تو ان کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کو ساتویں آسمان تک لے جاتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کی کتاب چوتھے آسمان پر علیین میں لکھ دو اور اس کو زمین کی طرف لوٹا دو بے شک اسی میں سے میں نے ان کو پیدا کیا تھا اور اسی میں لوٹاؤں گا اور اسی میں سے دوبارہ (قیامت کے دن) نکالوں گا۔ پھر اس کی روح کو جسم کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے اللہ میرا رب ہے پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کونسا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر اس سے پوچھتے ہیں یہ شخص کون ہے جو تمہاری طرف مبعوث کیا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ

کہتے ہیں اس کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ وہ کہے گا میں نے اللہ کی کتاب کی تلاوت کی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔

پھر آسمان سے ایک منادی ندا دے گا کہ میرے بندے نے سچ کہا ہے اس کے لیے جنت سے بچھونا بچھا دو اور جنت کا لباس اس کو پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو پس اس کے لیے جنت کی خوشبو اور ہوا آئے گی اور اس کی قبر کو تا حد نگاہ وسیع کر دیا جائے گا اس کے پاس خوبصورت چہرے خوبصورت کپڑے اور خوبصورت خوشبو والا شخص آئے گا وہ کہے گا خوشخبری ہے ان نعمتوں کی جو تجھ کو خوش کر دیں گی۔ یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا، وہ شخص پوچھے گا تو کون ہے؟ وہ بھلائی اور خیر کے ساتھ اس کے چہرے کی طرف متوجہ ہوگا اور کہے گا میں تیرا نیک عمل ہوں وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! قیامت قائم فرما! اے میرے رب! قیامت قائم فرما تا کہ میں اپنے اہل اور مال کی طرف لوٹ جاؤں۔

اور جب کافر بندے کا دنیا سے تعلق ختم ہو رہا ہوتا ہے اور آخرت کی طرف جانے کا وقت آتا ہے تو اس کی طرف آسمان سے سیاہ چہروں والے فرشتے آتے ہیں ان کے ساتھ پرانے کمبل ہوتے ہیں اور وہ اس کی آنکھوں کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آ کر اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے خبیث نفس! اللہ کی ناراضگی اور غصہ میں نکل، فرمایا روح اس کے جسم میں جدا جدا ہو کر نکلتی ہے وہ اس طرح نکلتی ہے کہ جس کی وجہ سے اس کے پٹھے اور رگیں کٹ جاتے ہیں جیسے سیخ کو گیلی روئی میں سے کھینچ کر نکالا جائے پھر وہ اس کو پکڑ لیتے ہیں جب اس کو پکڑتے ہیں تو پلک جھپکنے کی دیر کے لیے بھی اس کو نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اس کمبل میں ڈال دیتے ہیں اس میں مردار کی سی بدبو نکلتی ہے جیسی بدبو زمین پر پائی جاتی ہے پھر وہ فرشتے اس کی روح کو لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں وہ فرشتوں کی کسی جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ دریافت کرتے ہیں یہ خبیث روح کس کی ہے؟ وہ کہتے ہیں فلاں بن فلاں کی ہے اس برے نام سے اس کو پکارتے ہیں جس نام سے وہ دنیا میں پکارا جاتا تھا یہاں تک کہ اس کو آسمان دنیا تک لے جایا جاتا ہے پھر فرشتے دروازہ کھلواتے ہیں لیکن دروازہ اس کے لیے نہیں کھولا جاتا۔ پھر حضور اقدس نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ [الأعراف ٤٠] پھر فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے کی کتاب سجین میں لکھ دو جو زمین کی تہہ میں ہے اور اس کو زمین کی طرف لوٹا دو بے شک میں نے انہیں اسی میں سے پیدا کیا تھا اور اسی میں لوٹاؤں گا اور پھر دوبارہ (قیامت کے دن) اسی میں سے نکالوں گا۔ پھر اس کی روح ڈال دی (پھینک دی) جاتی ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾ [الحج ٣١] پھر فرمایا اس کی روح اس کے جسم کی طرف لوٹا دی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور بیٹھ جاتے ہیں اور اس کو کہتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے مجھے تو نہیں معلوم، وہ اس سے پوچھتے ہیں تیرا دین کون سا ہے؟ وہ کہتا ہے مجھے نہیں معلوم، پھر آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے اس کے لیے جہنم سے بچھونا بچھا دو، اور اس کو جہنم کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جہنم سے ایک دروازہ کھول دو، پھر اس کے پاس جہنم کی

گرمی اور بدبو آتی ہے اور اس کی قبر کو اس پر تنگ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں پھر اس کے بعد بدشکل، بدلباس اور بری بو والا ایک شخص آئے گا اور کہے گا خوشخبری تجھ کو خوشخبری ہے دردناک مصائب کی، یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا وہ پوچھے گا تو کون ہے؟ وہ برے چہرے کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوگا اور کہے گا میں تیرا برا عمل ہوں تو وہ کافر کہے گا اے رب! قیامت قائم نہ فرمانا اے میرے رب! قیامت قائم نہ فرمانا۔

(۱۲۱۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِيهِ :وَالسِّجِّينُ تَحْتَ الأَرْضِ السُّفْلَى.

(۱۲۱۸۶) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے اس میں اس بات کا اضافہ ہے کہ سجین نچلی زمین کی تہہ میں ہے۔

(۱۲۱۸۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ تَخْرُجُ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ وَهِيَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ ، قَالَ فَتَصْعَدُ بِهَا الْمَلاَئِكَةُ الَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَهَا فَتَلْقَاهُمْ مَلاَئِكَةٌ دُونَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَنْ هَذَا مَعَكُمْ فَيَقُولُونَ فُلاَنُ بْنُ فُلاَن وَيَذْكُرُونَهُ بِأَحْسَنِ عَمَلِهِ فَيَقُولُونَ حَيَّاكُمُ اللَّهُ وَحَيَّا مَنْ مَعَكُمْ ، قَالَ فَتُفْتَحُ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، قَالَ فَيُشْرِقُ وَجْهُهُ ، قَالَ فَيَأْتِي الرَّبَّ وَلِوَجْهِهِ بُرْهَانٌ مِثْلُ الشَّمْسِ ، قَالَ وَأَمَّا الآخَرُ فَتَخْرُجُ نَفْسُهُ وَهِيَ أَنْتَنُ مِنَ الْجِيفَةِ فَيَصْعَدُ بِهَا الَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَهَا ، قَالَ فَتَلْقَاهُمْ مَلاَئِكَةٌ دُونَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَنْ هَذَا مَعَكُمْ فَيَقُولُونَ هَذَا فُلاَنٌ وَيَذْكُرُونَهُ بِأَسْوَإِ عَمَلِهِ ، قَالَ فَيَقُولُونَ رُدُّوهُ فَمَا ظَلَمَهُ اللَّهُ شَيْئًا وَقَرَأَ أَبُو مُوسَى ، (وَلاَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ).

(۱۲۱۸۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مؤمن کی روح قبض کی جاتی ہے وہ مشک کی بہترین خوشبو میں ہوتی ہے، پھر وہ فرشتے جنہوں نے اس کی روح قبض کی ہوتی ہے اس کو لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں، تو آسمان کے نیچے ان کی ملاقات فرشتوں سے ہوتی ہے وہ پوچھتے ہیں یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ وہ جواب دیں گے فلاں شخص، اس کے اچھے اعمال کے ساتھ اس کا ذکر کریں گے، وہ فرشتے کہیں گے اللہ پاک تمہیں بھی باقی اور زندہ رکھے اور جو تمہارے ساتھ ہے اس کو بھی، پھر اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، پھر اس کا چہرہ روشن ہو جائے گا، پھر اس کا رب آئے گا اس کے چہرے پر دلیل ہوگی سورج کے مثل، پھر فرمایا: دوسرے شخص کی (کافر) روح نکالی جائے گی اس سے مردار کی بدبو آئے گی، پھر اس کو لے کر اوپر چڑھیں گے وہ فرشتے جنہوں نے اس کی جان قبض کی تھی، آسمان کے نیچے ملائکہ سے ان کی ملاقات ہوگی وہ پوچھیں گے تمہارے ساتھ کون ہے؟ وہ جواب دیں گے فلاں اس کے برے اعمال کے ساتھ اس کا ذکر کریں گے، فرشتے کہیں گے، اس کو واپس لوٹا دو، پس اللہ تعالیٰ نے اس پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا، پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ﴾.

(۱۲۱۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :إِنَّ الْمَيِّتَ

لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِينَ يُوَلُّونَ عَنْهُ مُدْبِرِينَ ، فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَانَتِ الصَّلاَةُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَكَانَتِ الزَّكَاةُ عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَ الصِّيَامُ عَنْ يَسَارِهِ وَكَانَ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصِّلَةِ وَالْمَعْرُوفِ وَالإِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ فَيُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ فَتَقُولُ الصَّلاَةُ مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ وَيَأْتِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَقُولُ الزَّكَاةُ مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ وَيَأْتِي عَنْ يَسَارِهِ فَيَقُولُ الصِّيَامُ مَا قِبَلِي مَدْخَل وَيَأْتِي مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَيَقُولُ فِعْلُ الْخَيْرِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصِّلَةِ وَالْمَعْرُوفِ وَالإِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ مَا قِبَلِي مَدْخَلٌ ، قَالَ فَيُقَالُ لَهُ اجْلِس فَيَجْلِس قَدْ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ تَدَانَتْ لِلْغُرُوبِ فَيُقَالُ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ مَا نَسْأَلُك عَنْهُ فَيَقُولُ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَيُقَالُ لَهُ إِنَّك سَتَفْعَلُ فَأَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْأَلُك فَيَقُولُ وَعَمَّ تَسْأَلُونِي فَيَقُولُونَ أَرَأَيْت هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ مَا تَقُولُ فِيهِ وَمَا تَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ ، قَالَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيُقَالُ لَهُ نَعَمْ فَيَقُولُ أَشْهَدُ ، أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَأَنَّهُ جَاءَ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ عَلَى ذَلِكَ حَيِيتَ وَعَلَى ذَلِكَ مُتَّ وَعَلَى ذَلِكَ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيُنَوَّرُ لَهُ فِيهِ ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ فِيهَا فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُورًا ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ ، فَيُقَالُ لَهُ : ذَلِكَ مَقْعَدُك وَمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ فِيهَا لَو عَصَيته فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَسُرُورًا ثُمَّ يُجْعَلُ نَسَمَةً فِي النَّسَمِ الطَّيِّبِ وَهِيَ طَيْرٌ خُضْرٌ تَعَلَّقَ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ وَيُعَادُ الْجِسْمُ إِلَى مَا بُدِأَ مِنْهُ مِنَ التُّرَابِ فَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى : ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ، وَفِي الآخِرَةِ﴾ قَالَ مُحَمَّدٌ ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ : ثُمَّ يُقَالُ لَهُ نَمْ فَيَنَامُ نَوْمَةَ الْعَرُوسِ لاَ يُوقِظُهُ إِلاَّ أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ ، حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، قَالَ مُحَمَّدٌ ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ، وَإِنْ كَانَ كَافِرًا فَيُؤْتَى مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ، فَلاَ يُوجَدُ لَهُ شَيْءٌ ، ثُمَّ يَأْتِي عَنْ يَمِينِهِ فَلاَ يُوجَدُ لَهُ شَيْءٌ ، ثُمَّ يَأْتِي عَنْ شِمَالِهِ فَلاَ يُوجَدُ لَهُ شَيْءٌ ، ثُمَّ يَأْتِي مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَلاَ يُوجَدُ لَهُ شَيْءٌ ، فَيُقَالُ لَهُ : اجْلِسْ فَيَجْلِسُ فَزِعًا مَرْعُوبًا ، فَيُقَالُ لَهُ : أَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْأَلُك عَنْهُ ؟ فَيَقُولُ : وَعَمَّ تَسْأَلُونِي ؟ فَيُقَالُ : أَرَأَيْت هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ مَاذَا تَقُولُ فِيهِ وَمَاذَا تَشْهَدُ بِهِ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَيَقُولُ : أَيُّ رَجُلٍ ؟ قَالَ : فَيُقَالُ الَّذِي فِيكُمْ فَلاَ يَهْتَدِي لاِسْمِهِ فَيُقَالُ : مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ : لاَ أَدْرِي سَمِعْت النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلاً فَقُلْت كَمَا قَالُوا : فَيُقَالُ عَلَى ذَلِكَ حَيِيتَ ، وَعَلَى ذَلِكَ مُتَّ ، وَعَلَى ذَلِكَ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ ، فَيُقَالُ لَهُ ذَلِكَ مَقْعَدُك وَمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ فِيهَا ، فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَثُبُورًا ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ ذَلِكَ مَقْعَدُك مِنْهَا فَيَزْدَاد حَسْرَةً وَثُبُورًا ، ثُمَّ يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلاَعُهُ ، وَهِيَ الْمَعِيشَةُ الضَّنْكُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى﴾. (عبدالرزاق ۶۷۰۳)

(۱۲۱۸۸) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک میت جوتوں کی آواز سنتا ہے جب وہ اس کو دفنا کر واپس جاتے ہیں، پھر اگر مؤمن ہو تو نماز اس کے سر کے پاس ہوتی ہے، زکوٰۃ اس کی داہنی جانب اور روزہ اس کے بائیں جانب اور اس کے نیک

اعمال، صدقہ، صلہ رحمی، اور لوگوں کے ساتھ احسان اس کے پاؤں کے پاس ہوتے ہیں، پھر وہ عذاب سر کی طرف سے آئے گا تو نماز کہے گی، نہیں ہے میری طرف سے داخل ہونے کا راستہ نہیں ہے، اگر آئے گا اس کے دائیں جانب سے تو زکوٰۃ کہے گی میری طرف سے داخل ہونے کا راستہ نہیں ہے، اس کے بائیں جانب سے آئے گا تو روزہ کہے گا میری طرف سے داخل ہونے کا راستہ نہیں ہے پھر اس کے پاؤں کی جانب سے آئے گا تو اس کے اچھے اعمال صدقہ، صلہ رحمی اور احسان کہیں گے، ہماری طرف سے داخل ہونے کا راستہ نہیں ہے۔

پھر اس کو کہا جائے گا، بیٹھ جا، وہ بیٹھ جائے گا تو اس کو ایسا لگے گا جیسے سورج غروب ہونے کے قریب ہو، فرشتے اس کو کہیں گے جو ہم تجھ سے سوال کریں گے اس کا جواب دے، وہ کہے گا مجھے چھوڑ دو تاکہ میں نماز ادا کرلوں، اس کو کہا جائے گا بیشک تو یہ ادا کر چکا ہے، ہمیں بتا جو ہم تجھ سے سوال کریں گے، وہ کہے گا تم مجھ سے کیا سوال پوچھتے ہو؟ وہ کہیں گے کیا تو اس شخص کو دیکھتا ہے جو تمہاری طرف مبعوث کیا گیا اس کے متعلق کیا کہتا ہے؟ اور تو اس کے بارے میں کیا گواہی دیتا ہے؟ وہ پوچھے گا محمد ﷺ؟ اس کو کہا جائے گا ہاں، تو وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں وہ اللہ کے رسول ہیں اور وہ ہمارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلائل لے کر آئے تھے تو ہم نے ان کی تصدیق کی، اس کو فرشتے کہیں گے، اسی پر تو زندہ تھا، اسی پر تجھے موت آئی اور اسی پر تو دوبارہ اٹھایا جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

پھر اس کی قبر ستر گز لمبی کر دی جائے گی اور اس میں اس کے لیے روشنی کر دی جائے گی پھر اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جائے گا، اور اس کو کہا جائے گا دیکھ جس کا اللہ تعالیٰ نے تجھ سے وعدہ فرمایا تھا، اس کے سرور اور خوشی میں اضافہ ہو جائے گا، پھر ایک دروازہ جہنم کی طرف کھولا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا تیرا ٹھکانہ یہ ہوتا جس کا اللہ نے تجھ سے وعدہ فرمایا تھا اگر تو نافرمانی کرتا، اس کی خوشی میں اضافہ ہو جائے گا، پھر اس کے لیے خوشبودار ہوا (بادِ نسیم) چلے گی اور وہ سبز رنگ کا پرندہ ہے جو جنت کے درخت کے ساتھ لٹکا ہوا ہے۔ اور اس کے جسم کو لوٹا دیا جائے گا جس مٹی سے اس کو پیدا کیا گیا تھا، اور اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ﴾.

محمد رحمہ اللہ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن حکم بن ثوبان رحمہ اللہ نے فرمایا: پھر اس کو کہا جائے گا دلہن کی طرح آرام سے سو جا اس کو نہیں اٹھاتا مگر اس کے گھر میں محبوب شخص یعنی خاوند، یہاں تک کہ اس کو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اٹھائیں گے۔

محمد رحمہ اللہ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ کافر تھا تو اس کے سر کے جانب لایا جائے گا وہ عذاب اس کے لیے کچھ نہ پائے گا، پھر اسے کے بائیں جانب لایا جائے گا نہیں پائے گا اس کے لیے کچھ، پھر اس کے بائیں جانب لایا جائے گا تو نہیں پائے گا اس کے لیے کچھ، پھر اس کے پاؤں کی جانب لایا جائے گا نہیں پائے گا اس کے لیے کچھ، اس کو کہا جائے گا، بیٹھ جا، وہ خوف زدہ انداز میں بیٹھے گا، اس کو کہا جائے گا جو ہم پوچھیں اس کا جواب دے، وہ کہے گا تم مجھ سے کیا پوچھتے ہو؟ اس کو کہا جائے گا، یہ شخص جو تم میں تھا تو اس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اور اس کے متعلق کیا گواہی دیتا ہے؟ وہ پوچھے گا کونسا

شخص؟ اس کو کہا جائے گا جو تمہارے درمیان تھا، وہ ان کے نام کی طرف رہنمائی نہیں پائے گا، اس کو کہا جائے گا محمد ﷺ، تو وہ کہے گا مجھے نہیں معلوم میں نے لوگوں سے اس کے متعلق سنا تھا تو جس طرح انہوں نے کہا اسی طرح میں نے کہا، اس کو کہا جائے گا اسی پر تو زندہ تھا، اسی پر تو مرا اور اسی پر دوبارہ ان شاء اللہ اٹھایا جائے گا، پھر اس کے لیے جہنم کی جانب ایک دروازہ کھول دیا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا یہ تیرا ٹھکانہ ہے جس کا اللہ نے تجھ سے وعدہ کیا تھا، اس کی حسرت اور ھلاکت میں اضافہ ہو جائے گا، پھر اس کے لیے ایک دروازہ جنت کی طرف کھولا جائے گا، اور اس کو کہا جائے گا یہ تیرا ٹھکانہ ہوتا (اگر نیک اعمال کرتا ایمان لاتا) تو اس کی حسرت اور ھلاکت میں اضافہ ہو جائے گا، پھر اس کی قبر کو اس پر تنگ کر دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں مل جائیں گی، اور یہی اس کی تنگ زندگی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَّ نَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ﴾.

(۱۸۸) فِي الرَّجُلِ يَرْفَعُ الْجِنَازَةَ مَا يَقُولُ

کوئی شخص جنازے کو اٹھائے تو کیا کہے؟

(۱۲۱۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّرَّاجِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً فِي جِنَازَةٍ يَقُولُ : ارْفَعُوا عَلَى اسْمِ اللهِ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : لاَ تَقُولُوا ارْفَعُوا عَلَى اسْمِ اللهِ فَإِنَّ اسْمَ اللهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ ، وَقُولُوا : ارْفَعُوا بِسْمِ اللهِ.

(۱۲۱۸۹) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جنازے میں ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا: اس کو اٹھاؤ اللہ کے نام پر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ مت کہو کہ اللہ کے نام پر اٹھاؤ، کیونکہ اللہ کا نام تو ہر چیز پر ہے، بلکہ یوں کہو اٹھاؤ اللہ کے نام کے ساتھ۔

(۱۲۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ : إِذَا حَمَلْتَ السَّرِيرَ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ وَسَبِّحْ.

(۱۲۱۹۰) حضرت بکر بن عبداللہ المزنی ؒ فرماتے ہیں کہ جب چارپائی کو اٹھاؤ تو بسم اللہ پڑھو اور تسبیح (سبحان اللہ) پڑھو۔

(۱۲۱۹۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ إِذَا حَمَلَ، فَقَالَ: بِسْمِ اللهِ وَسَبَّحَ مَا حَمَلَ.

(۱۲۱۹۱) حضرت بکر بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب جنازے کی چارپائی اٹھاؤ تو بسم اللہ پڑھو اور اللہ کی پاکی بیان کرو۔

(۱۸۹) فِي الْمَيِّتِ يُقَبَّلُ بَعْدَ الْمَوْتِ

مرنے کے بعد میت کو بوسہ دینا

(۱۲۱۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ

عُتْبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ.

(بخاری ۱۱۷۵۔ ترمذی ۳۹۰)

(۱۲۱۹۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کو بوسہ دیا۔

(۱۲۱۹۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ عَلَى خَدَّيْهِ. (ترمذی ۹۸۹۔ ابوداؤد ۳۱۵۵)

(۱۲۱۹۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو وفات کے بعد بوسہ دیا، میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو آپ رضی اللہ عنہ کے رخسار مبارک پر بہہ رہے تھے۔

(۱۲۱۹۴) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ. (ابن سعد ۲۶۵)

(۱۲۱۹۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کو بوسہ دیا۔

(۱۲۱۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْبَهِيِّ مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا قُبِضَ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ ، وَقَالَ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا أَطْيَبَ حَيَاتَكَ وَأَطْيَبَ مِيتَتَكَ.

(۱۲۱۹۵) حضرت عبداللہ البہی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکے اور آپ کو بوسہ دیا اور پھر فرمایا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھی کتنی پاکیزہ تھی اور موت بھی کتنی پاکیزہ ہے۔

(۱۲۱۹۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ ، قَالَ : لَمَّا مَاتَ أَبُو وَائِلٍ قَبَّلَ أَبُو بُرْدَةَ جَبْهَتَهُ.

(۱۲۱۹۶) حضرت عاصم بن بہدلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی پیشانی کا بوسہ لیا۔

(۱۹۰) فِي الرَّجُلِ يُعَزَّى مَا يُقَالُ لَهُ

جس کی تعزیت کی جائے تو اس کو کیا کہنا چاہیے؟

(۱۲۱۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّى رَجُلاً ، فَقَالَ : يَرْحَمُهُ اللَّهُ وَيَأْجُرُكَ.

(۱۲۱۹۷) حضرت خالد الوالبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کی تعزیت کرتے تو فرماتے: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے اور آپ کو اجر دے۔

(۱۲۱۹۸) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ شِمْرٍ، أَنَّهُ كَانَ إذَا عَزَّى مُصَابًا، قَالَ: اصْبِرْ لِحُكْمِ اللهِ رَبِّكَ.

(۱۲۱۹۸) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شمر رحمہ اللہ جب کسی کی تعزیت کرتے تو فرماتے، اپنے رب کے حکم کے آگے صبر کر۔

(۱۲۱۹۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَوْدُودَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ ، قَالَ : قَالَ مَنْ عَزَّى مُصَابًا كَسَاهُ اللَّهُ رِدَاءً يُحْبَرُ بِهِ يَعْنِي يُغْبَطُ بِهِ.

(۱۲۱۹۹) حضرت عبد اللہ بن کریز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی چادر پہنائیں گے کہ اس پر رشک کیا جائے گا۔

(۱۲۲۰۰) حدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ نَافِذٍ ، قَالَ : قُلْتُ لعبيد اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ كَيْفَ كَانَا هَذَانِ الشَّيْخَانِ يُعَزِّيَانِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ ، وعبيد بْنَ عُمَير ، قَالَ : كَانَا يَقُولاَنِ أَعْقَبَكَ اللَّهُ عُقْبَى الْمُتَّقِينَ صَلَوَاتٍ مِنْهُ وَرَحْمَةٍ ، وَجَعَلَكَ مِنَ الْمُهْتَدِينَ ، وَأَعْقَبَكَ كَمَا أَعْقَبَ عِبَادَهُ الأَنْبِيَاءَ وَالصَّالِحِينَ.

(۱۲۲۰۰) حضرت داؤد بن نافذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید اللہ بن عبید رحمہ اللہ سے دریافت کیا یہ دونوں حضرات (ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور عبید بن عمیر) کس طرح تسلی اور دلاسا دیتے تھے؟ فرمایا یہ دونوں فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تجھے متقین والا ٹھکانہ دے، مغفرت اور رحمت ہو اس کی طرف سے اور تجھے ھدایت پانے والوں میں سے بنائے، اور تجھے ٹھکانہ دے (آخرت میں) جیسے انبیاء اور صالحین کو ٹھکانہ دیا۔

(۱۹۱) فِي ثَوَابِ مَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا

جو شخص میت کو کفن پہنائے اس کا ثواب

(۱۲۲۰۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ يُوسُفُ يُحَدِّثُ أُمِّي ، قَالَ : مَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَانَ كَمَنْ كَفَلَهُ صَغِيرًا حَتَّى يَكُونَ كَبِيرًا.

(۱۲۲۰۱) حضرت منصور بن صفیہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت یوسف رحمہ اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی والدہ سے کہ جس نے میت کو کفن پہنایا وہ اس شخص کی طرح ہے جو بچے کی پرورش کر کے اس کو بڑا کر دے۔

(۱۲۲۰۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ سُنْدُسِ الْجَنَّةِ وَحَرِيرِهَا. (حاکم ۳۵۴)

(۱۲۲۰۲) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میت کو کفن پہنائے گا اللہ

تعالیٰ اس کو جنت کا ریشمی لباس پہنائے گا۔

(۱۹۲) ما یتبع المیّت بعد موتِہِ

موت کے بعد میت کو کیا چیز پہنچتی ہے (ثواب کے اعمال میں سے)

(۱۲۲۰۳) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا ، وَأَنَّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ ، فَهَلْ لَهَا مِنْ أَجْرٍ إِنْ تَصَدَّقْت عَنْهَا ، قَالَ : نَعَمْ. (بخاری ۲۷۶۰۔ مسلم ۵۱)

(۱۲۲۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا اور بیشک وہ اگر گفتگو کرتی تو صدقہ وخیرات کرتی، اگر اب میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو اجر ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

(۱۲۲۰٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْعَاصِ بْنَ وَائِلٍ كَانَ يَأْمُرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ تُنْحَرَ مِئَةُ بَدَنَةٍ ، وَإِنَّ هِشَامَ بْنَ الْعَاصِ نَحَرَ حِصَّتَهُ مِنْ ذَلِكَ خَمْسِينَ بَدَنَةً ، أَفَأَنْحَرُ عَنْهُ ، فَقَالَ : إِنَّ أَبَاكَ لَوْ كَانَ أَقَرَّ بِالتَّوْحِيدِ فَصُمْت عَنْهُ ، أَوْ تَصَدَّقْت عَنْهُ ، أَوْ أَعْتَقْتَ عَنْهُ بَلَغَهُ ذَلِكَ. (بیہقی ۲۷۹)

(۱۲۲۰۴) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! عاص بن وائل نے زمانہ جاہلیت میں حکم دیا تھا کہ سو اونٹ ذبح کیے جائیں اور ھشام بن العاص نے ان کے حصہ کے پچاس اونٹ ذبح کیے تھے، کیا میں ان کی طرف سے ذبح کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تیرے والد نے توحید کا اقرار کرلیا تھا تو تمہارے ان کی طرف سے روزہ رکھنے سے، صدقہ کرنے سے اور غلام آزاد کرنے سے ان کو ثواب ملے گا۔

(۱۲۲۰٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : لَوْ تَصَدَّقَ ، عَنِ الْمَيِّتِ بِكُرَاعٍ لَتَبِعَهُ.

(۱۲۲۰۵) حضرت سعید بن ابو سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر میت کی طرف سے تھوڑا سا گوشت صدقہ کیا جائے تو البتہ اس کو ثواب پہنچتا ہے۔

(۱۲۲۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ ، فَقَالَ : اقْضِهِ عَنْهَا. (بخاری ۶۶۹۸۔ مسلم ۱۲۶۰)

(۱۲۲۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کی نذر کے بارے میں دریافت فرمایا کہ وہ نذر پوری کرنے سے پہلے ہی وفات پا گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کی طرف سے

پوری کردو۔

(۱۲۲۰۷) حدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ لَيُرْقَى الدَّرَجَةَ ، فَيَقُولُ :مَا هَذَا فَيُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ مِنْ بَعْدِكَ لَكَ. (احمد ۲/ ۵۰۹۔ بیهقی ۷۹)

(۱۲۲۰۷) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک کسی شخص کا ایک درجہ (جنت میں) بڑھ جاتا ہے، وہ پوچھتا ہے یہ کیسے ہوا؟ تو اس کو کہا جاتا ہے یہ اس استغفار کی وجہ سے ہے جو تیرے بیٹے نے تیرے بعد تیرے لیے کی۔

(۱۲۲۰۸) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ لَيُرْفَعُ بِدُعَاءِ وَلَدِهِ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ.

(۱۲۲۰۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیشک آدمی کا درجہ (جنت) بڑھ جاتا ہے اس کے بیٹے کی دعا کی وجہ سے جو وہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لیے مانگتا ہے۔

(۱۲۲۰۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وعَنْ سُفْيَانَ عن زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَا : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ أُعْتِقُ عَنْ أَبِي وَقَدْ مَاتَ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(عبدالرزاق ۱۶۳۴۰)

(۱۲۲۰۹) حضرت سفیان رحمہ اللہ اور حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد کا انتقال ہو چکا ہے کیا میں ان کی طرف سے غلام آزاد کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

(۱۲۲۱۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا ابْنُ رَوَّادٍ ، حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِمَا مَعَ صَلَاتِكَ ، وَأَنْ تَصُومَ عَنْهُمَا مَعَ صِيَامِكَ ، وَأَنْ تَصَدَّقَ عَنْهُمَا مَعَ صَدَقَتِكَ.

(۱۲۲۱۰) حضرت حجاج بن دینار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک نیکی کے بعد نیکی یہ ہے کہ تو والدین کے لیے اپنی نماز کے ساتھ نماز ادا کر، اور ان کی طرف سے روزہ رکھ اپنے روزے کے ساتھ، اور اپنے صدقہ کے ساتھ ان کی طرف سے بھی صدقہ کر۔

(۱۲۲۱۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ يُقْضَى ، عَنِ الْمَيِّتِ أَرْبَعٌ الْعِتْقُ وَالصَّدَقَةُ وَالْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.

(۱۲۲۱۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کی طرف سے چار کام (اعمال) کیے جا سکتے ہیں، غلام آزاد کرنا، صدقہ کرنا، حج کرنا اور عمرہ کرنا۔

(۱۲۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: يَتْبَعُ الْمَيِّتَ بَعْدَ مَوْتِهِ الْعِتْقُ وَالْحَجُّ وَالصَّدَقَةُ.

(۱۲۲۱۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کے مرنے کے بعد اس کی طرف سے غلام آزاد کرنے، حج کرنے اور صدقہ کرنے کا ثواب اسے ملتا ہے۔

(۱۲۲۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ : إِنَّهُ كَانَ عَلَى أُمِّي صَوْمُ شَهْرَيْنِ أَفَيَجْزِي عَنْهَا أَنْ أَصُومَ عَنْهَا ، قَالَ : نَعَمْ قَالَتْ فَإِنَّ أُمِّي لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَيَجْزِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهَا ، قَالَ : نَعَمْ.

(مسلم ۱۵۸۔ احمد ۳۵۱)

(۱۲۲۱۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: میری والدہ کے ذمہ دو مہینے کے روزے تھے کیا یہ کافی ہے کہ میں ان کی طرف سے روزے رکھ لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اس نے عرض کیا: میری والدہ نے کبھی حج نہیں کیا تھا کیا کافی ہے (جائز ہے) کہ میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

(۱۲۲۱٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ كَانَا يُعْتِقَانِ ، عَنْ عَلِيٍّ بَعْدَ مَوْتِهِ.

(۱۲۲۱۴) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کی طرف سے غلام آزاد کرتے تھے۔

(۱۹۳) فِي الصَّبْرِ مَنْ قَالَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى
حقیقی صبر وہ ہے جو مصیبت کے آغاز پر ہی کیا جائے

(۱۲۲۱٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الصَّبْرُ فِي الصَّدْمَةِ الْأُولَى. (ترمذی ۹۸۷۔ ابن ماجہ ۱۵۹۶)

(۱۲۲۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حقیقی صبر وہ ہے جو مصیبت کے آغاز پر کیا جائے۔

(۱۲۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى.

(۱۲۲۱۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حقیقی صبر وہ ہے جو مصیبت کے آغاز پر ہو۔

(۱۲۲۱۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْحِمْصِيِّ، قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَالصَّدْمَةِ الأُولَى.

(۱۲۲۱۷) حضرت ابوسلمہ الحمصی ؒ فرماتے ہیں کہ حقیقی صبر وہ ہے جو مصیبت کے آغاز پر کیا جائے۔

(۱۲۲۱۸) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أبِي بُكَيْر ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الصَّبْرَ فِي أَوْ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى. (بخاری ۱۲۵۲۔ ابو داؤد ۳۱۱۵)

(۱۲۲۱۸) حضرت ثابت ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد سنا صبر وہی ہے جو صدمہ کے آغاز پر کیا جائے۔

(۱۲۲۱۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى.

(۱۲۲۱۹) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: حقیقی صبر وہی ہے جو صدمہ کے آغاز پر ہو۔

(۱۹۴) فِي نَبْشِ الْقُبُورِ
قبروں کا اکھاڑنا (کسی اور جگہ منتقل کرنا)

(۱۲۲۲۰) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانَ فِي نَبْشِ قُبُورٍ كَانَتْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهُ فَنَبَشَهَا وَأَخْرَجَهَا مِنَ الْمَسْجِدِ ، قَالَ وَإِنَّمَا كَانَتْ تُرِكَتْ فِي الْمَسْجِدِ لأَنَّهُ كَانَ فِي أَرِقَّاءِ النَّاسِ قِلَّةٌ.

(۱۲۲۲۰) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت ؓ نے حضرت عثمان ؓ سے اجازت مانگی کہ جو قبریں مسجد نبوی ﷺ میں ہیں ان کو اکھیڑ (کھود) دیا جائے، تو آپ ؓ نے ان کو اجازت دے دی، تو انہوں نے ان قبروں کو کھود کر مسجد سے نکال دیا (اور کہیں اور دفنا دیا) اور وہ قبریں مسجد میں اس لیے چھوڑی گئی تھی کہ لوگوں کی نرم زمینیں بہت کم تھیں۔

(۱۲۲۲۱) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ مَسْجِدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لِبَنِي النَّجَّارِ ، فَقَالَ لَهُم رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ثَامِنُونِي بِهِ فَقَالُوا :لاَ نَلْتَمِسُ بِهِ ثَمَنًا إِلاَّ عِنْدَ اللهِ وَكَانَ فِيهِ قُبُورٌ مِنْ قُبُورِ الْمُشْرِكِينَ وَنَخْلٌ وَحَرْثٌ فَأَمَرَ بِالْحَرْثِ فحرث وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ وَبِالْقُبُورِ فَنُبِشَتْ. (بخاری ۴۲۸۔ مسلم ۱۰)

(۱۲۲۲۱) حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ مسجد نبوی ﷺ بنی نجار کی تھی، حضور اقدس ﷺ نے ان سے فرمایا: مجھ سے اس کا ثمن لے لو، انہوں نے عرض کیا ہم اس کا ثمن اللہ تعالیٰ سے چاہتے ہیں، اور مسجد میں مشرکین کی قبریں، کھجور کے درخت اور کھیتی تھی، آپ ﷺ نے کھیتی کو کاٹنے، درختوں کو کاٹنے اور قبروں کو کھودنے کا حکم دیا۔

(۱۲۲۲۲) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنَا قَيْسٌ، قَالَ رَمَى مَرْوَانُ طَلْحَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ بِسَهْمٍ فِي رُكْبَتِهِ

فَمَاتَ فَدَفَنَّاهُ عَلَى شَاطِئِ الْكَلَّاءِ فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِهِ ، أَنَّهُ قَالَ أَلَا تُرِيحُونِي مِنْ هَذَا الْمَاءِ فَإِنِّي قد غرِقْت ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُهَا ، قَالَ فَنَبَشُوهُ فَاشْتَرَوْا لَهُ دَارًا مِنْ دور آلِ أَبِي بَكْرَةَ بِعَشْرَةِ آلَافٍ فَدَفَنُوهُ فِيهَا.

(۱۲۲۲۲) حضرت قیس ریلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں مروان نے حضرت طلحہ ریلیٹیڈ کے گھٹنے پر نیزہ مارا جس سے وہ شہید ہو گئے اور ان کو بصرہ میں دفن کر دیا گیا، ان کے اھل میں سے کسی نے ان کو خواب میں دیکھا انہوں نے فرمایا: کیا تم مجھے راحت نہیں پہنچاؤ گے اس پانی سے؟ بیشک میں ڈوب رہا ہوں، تین بار یہی کہا، پھر انہوں نے اس قبر کو کھودا اور ان کے لیے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے آل کے گھروں میں سے ایک گھر دس ہزار کا خرید کر اس میں ان کو دفن کر دیا۔

(۱۹۵) فِي النِّيَاحَةِ على الميِّتِ وما جاء فِيهِ

میت پر نوحہ کرنے کا بیان

(۱۲۲۲۳) حدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِالنِّيَاحَةِ. (بخاری ۱۲۹۲۔ مسلم ۶۳۹)

(۱۲۲۲۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قبر میں میت کو عذاب دیا جاتا ہے (ان کے رشتہ داروں کے) نوحہ کرنے کی وجہ سے۔

(۱۲۲۲٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الأَسَدِيُّ ، سَمِعَاه مِنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ ، قَالَ أَوَّلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ الأَنْصَارِيُّ فَقَامَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ. (بخاری ۱۲۹۱۔ مسلم ۶۴۴)

(۱۲۲۲۴) حضرت سعید بن عبید ریلیٹیڈ اور حضرت محمد بن قیس ریلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی بن ربیعہ الوالبی ریلیٹیڈ سے سنا کہ کوفہ میں سب سے پہلے مرنے والے پر نوحہ قرظہ بن کعب الانصاری ریلیٹیڈ نے کیا، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہیں ہوئے سنا کہ: جو شخص مرنے والے پر نوحہ کرتا ہے تو اس نوحہ کی وجہ سے اس کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔

(۱۲۲۲۵) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ ، فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (احمد ۶۱)

(۱۲۲۲۵) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مرنے والے پر نوحہ کرتا ہے تو اس نوحہ کی وجہ سے اس کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔

(۱۲۲۲۶) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ قَالَتْ : كان مِنْهُ النِّيَاحَةَ فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا آلَ

فُلاَنٍ فَإِنَّهُمْ قَدْ كَانُوا أَسْعَدُونِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَقَالَ :إِلاَّ آلَ فُلاَنٍ. (بخاری ۴۸۹۲۔ مسلم ۳۲)

(۱۲۲۲۶) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب قرآن پاک کی آیت ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ سے لے کر ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ تک نازل ہوئیں تو اس میں نوحہ نہ کرنا بھی شامل تھا، میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! سوائے فلاں کی آل کے، بیشک انہوں نے زمانہ جاہلیت میں میری مدد کی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: سوائے فلاں کے آل کے۔

(۱۲۲۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ - مَوْلَى الصَّهْبَاءِ - عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ قَالَ :النَّوْحُ. (ترمذی ۳۳۰۷۔ احمد ۳۲۰)

(۱۲۲۲۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: قرآن کی آیت ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ میں نوحہ نہ کرنا بھی شامل ہے۔

(۱۲۲۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ مِمَّا بِالنَّاسِ كُفْرًا النِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الأَنْسَابِ. (مسلم ۱۲۱۔ ترمذی ۱۰۰۱)

(۱۲۲۲۸) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک لوگوں میں دو کفر کی (علامتیں) موجود ہیں، نوحہ کرنا اور نسب میں طعن کرنا۔

(۱۲۲۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا أَبَانٌ الْعَطَّارُ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ زَيْدٍ عن أَبِي سَلاَّمٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لاَ يَتْرُكُونَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الأَحْسَابِ ، وَالطَّعْنُ فِي الأَنْسَابِ وَالاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ ، وَالنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ مِنْ قَبْلِ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ. (مسلم ۲۹۔ احمد ۵/ ۳۴۲)

(۱۲۲۲۹) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں زمانہ جاہلیت کی چار باتیں موجود ہیں انہوں نے ان کو ترک نہ کیا، حسب پر فخر کرنا، نسب میں طعن کرنا، ستاروں سے پانی طلب کرنا اور نوحہ کرنا اور نوحہ کرنے والی اگر توبہ کرنے سے قبل فوت ہو جائے تو اس کو قیامت کے دن کھڑا کیا جائے گا اور اس پر تارکول کی قمیص اور خارش زدہ چادر ہوگی۔

(۱۲۲۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ نُهِيَ عَنِ النَّوْحِ.

(ابوداؤد ۲۰۶۹۔ عبدالرزاق ۱۰۷۹)

(۱۲۲۳۰) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ نوحہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

(۱۲۲۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّوْحِ.

(۱۲۲۳۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۱۲۲۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ :(وَلاَ يَعْصِينَك فِي مَعْرُوفٍ) قَالَ :النَّوْحُ.

(۱۲۲۳۲) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ سے مراد نوحہ نہ کرنا ہے۔

(۱۲۲۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ :النَّوْحُ عَلَى الْمَيِّتِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۱۲۲۳۳) حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت پر نوحہ جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔

(۱۲۲۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عُثْمَانَ الْكِلاَبِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَ :قُلْتُ لَهَا مَا الْمَعْرُوفُ الَّذِي نُهِيتُنَّ عَنْهُ قَالَتِ :النِّيَاحَةُ. (احمد ۵/ ۸۵۔ ابوداؤد ۳۱۳۲)

(۱۳۱۳۴) حضرت اسماعیل بن عبد الرحمٰن بن عطیہ الانصاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ سے عرض کیا (قرآن پاک میں) وہ کونسا معروف ہے جس سے آپ کو روکا گیا؟ انہوں نے فرمایا نوحہ کرنا۔

(۱۲۲۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ :(وَلاَ يَعْصِينَك فِي مَعْرُوفٍ) قَالَ :لاَ يَشْقُقْنَ جَيْبًا ، وَلاَ يَخْمُشْنَ وَجْهًا ، وَلاَ يَنْشُرْنَ شَعْرًا ، وَلاَ يَدْعُونَ وَيْلاً.

(۱۲۲۳۵) حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ سے مراد، عورتیں اپنے گریبان چاک نہیں کریں گی، چہروں پر نہیں ماریں گی، بالوں کو نہیں پھیلائے (بکھیریں) گی اور آہ آہ (مصیبت کے وقت چیخنا اور نوحہ کرنا) نہیں پکاریں گی۔

(۱۲۲۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ (وَلاَ يَعْصِينَك فِي مَعْرُوفٍ) قَالَ : فِي كُلِّ أَمْرٍ وَافَقَ لِلَّهِ طَاعَةً وَلَمْ يَرْضَ لِنَبِيِّهِ أَنْ يُطَاعَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ.

(۱۲۲۳٦) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ میں معروف سے مراد ہر وہ کام ہے جو اللہ کی اطاعت کے موافق ہو، اور اس کا نبی راضی نہ ہوگا کہ اللہ کی معصیت میں اس کی اطاعت کی جائے۔

(۱۲۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قَاسِمٍ الْجُعْفِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ لُعِنَتِ النَّائِحَةُ وَالْمُمْسِكَةُ.

(۱۲۲۳۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی پر لعنت کی گئی ہے۔

(۱۲۲۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّمَا نَهِيتُ عَنِ النَّوْحِ. (ترمذی ۱۰۰۵)

(۱۲۲۳۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۱۹۶) مَنْ رَخَّصَ فِي اسْتِمَاعِ النَّوْحِ

بعض حضرات نے نوحہ سننے کی اجازت دی ہے

(۱۲۲۳۹) حدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ يَعْلَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: كَانَ أَبُو الْبُخْتَرِي رَجُلاً رَقِيقًا وَكَانَ يَسْمَعُ النَّوْحَ.

(۱۲۲۳۹) حضرت عطاء بن السائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ بڑے نرم دل کے تھے اور وہ نوحہ بھی سنتے تھے۔

(۱۲۲۴۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ صَالِحٍ، قَالَ أَرَاهُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَمِعُ النَّوْحَ وَيَبْكِي.

(۱۲۲۴۰) حضرت سعید بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ نوحہ سنتے اور روتے تھے۔

(۱۹۷) فِي التَّشْدِيدِ فِي البكاءِ على الميِّتِ

میت پر رونے کی ممانعت

(۱۲۲۴۱) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ وَا أَخَاهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَمَا عَلِمْت، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ. (بخاری ۱۲۹۰۔ مسلم ۱۹)

(۱۲۲۴۱) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخم لگا تو حضرت صھیب رضی اللہ عنہ ہائے ہمارے بھائی (کہہ کر رونے لگے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صھیب! کیا تجھے نہیں معلوم کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: بیشک زندوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے؟

(۱۲۲۴۲) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حدَّثَنَا عُبَيْدِ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ حَفْصَةَ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ، فَقَالَ: مَهْلاً يَا بُنَيَّةَ أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ.

(مسلم ۱۶۔ احمد ۱/ ۳۶)

(۱۲۲۴۲) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹی! رونا چھوڑ دے کیا تو نہیں جانتی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیشک میت کو عذاب دیا جاتا ہے اس کے اھل کے اس پر رونے کی وجہ سے۔

(۱۲۲۴۳) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ صُبَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ، قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ قَالُوا: وَكَيْفَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ، قَالَ قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۴/ ۴۳۷)

(۱۲۲۴۳) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کے سامنے ذکر کیا کہ میت کو عذاب ہوتا ہے

زندوں کے رونے کی وجہ سے، لوگوں نے پوچھا کیسے عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے کی وجہ سے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

(۱۲۲٤٤) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ. (بخاری ۱۲۸۶۔ مسلم ۲۴)

(۱۲۲۴۴) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

(۱۲۲٤٥) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبة وَفِي أَرْضِ غُرْبَةٍ لأبكينه بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ ، فَكُنْتُ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الصعيد تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : تُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ قَالَتْ :فَسَكَتُّ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ. (مسلم ۱۰۔ احمد ۶/ ۲۸۹)

(۱۲۲۴۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا میں مسافرہ ہوں، اجنبی زمین میں ہوں، میں ان کے لیے ایسا روؤں گی جو اس سے بیان کیا جائے گا، جب میں نے رونے کا (نوحہ) ارادہ کیا تو ایک عورت اونچی زمین سے میرے پاس آئی جو میری مدد کرنا چاہتی تھی رونے میں، بس حضور اقدس رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم دونوں چاہتی ہو شیطان کو اس گھر میں داخل کر دو جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کو نکالا ہے؟ دو بار یہی ارشاد فرمایا، فرماتی ہیں میں رونے سے خاموش ہوگئی پھر میں نہ روئی۔

(۱۲۲٤٦) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :لَمَّا أَتَتْ وَفَاةُ جَعْفَرٍ عَرَفْنَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُزْنَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ النِّسَاءَ يَبْكِينَ ، قَالَ : فَارْجِعْ إِلَيْهِنَّ فَأَسْكِتْهُنَّ ، فَإِنْ أَبَيْنَ فَاحْثُ فِي وُجُوهِهِنَّ التُّرَابَ قَالَ:قَالَتْ عَائِشَةُ :فَقُلْتُ فِي نَفْسِي وَاللَّهِ لاَ تَرَكْتَ نَفْسَكَ ، وَلاَ أَنْتَ مُطِيعٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۱۲۹۹۔ مسلم ۶۴۴)

(۱۲۲۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع آئی تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر غم کے اثرات دیکھے، ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! عورتیں رو رہی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی طرف جاؤ ان کو چپ کراؤ اگر خاموش ہونے سے انکار کر دیں تو ان کے چہروں پر مٹی ڈال دو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا خدا کی قسم تو نے اپنے نفس کو نہ چھوڑا اور نہ ہی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطیع ہے۔

(۱۲۲٤۷) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قِيلَ لَهَا إِنَّ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ إِلَى

النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ ، فَقَالَتْ وَهَلَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّمَا قَالَ :إِنَّ أَهْلَ الْمَيِّتِ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ ، وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِجُرْمِهِ. (بخاری ۳۹۷۸۔ مسلم ۲۵)

(۱۲۲۴۷) حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے مروی ہے کہ ان سے کہا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہما مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے زندہ کے رونے کی وجہ سے فرماتی ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا گمان یہ ہے کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے یوں فرمایا: میت کے گھر والے اس پر رو رہے ہوتے ہیں اور اس کو اپنے جرموں کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہوتا ہے۔

(۱۲۲۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ :رَأَى النِّسَاءَ يَتَرَثَّيْنَ ، فَقَالَ :لاَ تَتَرَثَّيْنَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا ، أَنْ نَتَرَاثَى. (ابن ماجه ۱۵۹۲۔ طیالسی ۸۲۵)

(۱۲۲۴۸) حضرت الہجری رَحِمَہُ اللہُ سے مروی ہے کہ حضرت ابن ابی اوفی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عورتوں کو میت پر (واویلا مچا کر) روتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۲۲۴۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ دَخَلْت مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَأَهْلُهُ يَبْكُونَ فَقُلْت أَتَبْكُونَ عَلَيْهِ وَهَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :دَعْهُم يَبْكِينَ مَا دَامَ عِنْدَهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ لَمْ يَبْكِينَ. (ابوداؤد ۳۱۰۲۔ احمد ۵/ ۴۴۶)

(۱۲۲۴۹) حضرت جبر بن عتیک رَحِمَہُ اللہُ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایک انصاری شخص (کے جنازے پر) حاضر ہوا اس کے گھر والے اس پر رو رہے تھے، میں نے کہا کیا تم روتے ہو یہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (تم میں) موجود ہیں؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا چھوڑ دو ان کو رونے دو، جب اس پر واجب ہو جائے گا (قبر میں اتار دیا جائے گا تو) یہ نہیں روئیں گی۔

(۱۹۸) مَنْ رَخَّصَ فِي البكاءِ عَلَى المَيِّتِ

بعض حضرات نے میت پر رونے کی اجازت دی ہے

(۱۲۲۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ دَمَعَتْ عَيْنُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُتِيَ بِابْنَةِ زَيْنَبَ وَنَفْسُهَا تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنٍّ ، قَالَ فَبَكَى ، قَالَ فَقَالَ لَهُ :رَجُلٌ تَبْكِي وَقَدْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ ، فَقَالَ :إِنَّمَا هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ. (مسلم ۶۳۶۔ احمد ۵/ ۲۰۴)

(۱۲۲۵۰) حضرت اسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس جب حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی بیٹی کو لایا گیا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، حضرت زینب رَضِیَ اللہُ عَنْہا کا سانس اکھڑ رہا تھا، گویا کہ وہ بڑھاپے میں ہیں، یہ حالت

دیکھ کر آپ ﷺ رو پڑے، ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ رو رہے ہیں حالانکہ آپ نے تو رونے سے منع کیا ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو رحمت (کے آنسو) ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے، بیشک اللہ پاک اس پر رحم کرتا ہے جو اس کے بندوں پر رحم کرنے والا ہو۔

(۱۲۲۵۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَخَرَجَ بِهِ إِلَى النَّخْلِ فَأُتِيَ بِإِبْرَاهِيمَ وَهُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَوُضِعَ فِي حَجْرِهِ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ لاَ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ تَبْكِي يَا رَسُولَ اللهِ أَوَ لَمْ تَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ ، قَالَ : إِنَّمَا نَهَيْتُ عَنِ النَّوْحِ ، عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ ، صَوْتٍ عِنْدَ نِغْمَةِ لَهْوٍ وَلَعِبٍ ، وَمَزَامِيرِ شَيْطَانٍ ، وَصَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ ، خَمْشِ وُجُوهٍ ، وَشَقِّ جُيُوبٍ ، وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ ، إِنَّمَا هَذِهِ رَحْمَةٌ ، وَمَنْ لاَ يَرْحَمْ لاَ يُرْحَمْ ، يَا إِبْرَاهِيمُ لَوْلاَ أَنَّهُ أَمْرٌ حَقٌّ ، وَوَعْدٌ صِدْقٌ ، وَسَبِيلٌ مَأْتِيَّةٌ ، وَأَنَّ أُخْرَانَا سَيَلْحَقُ أُولاَنَا لَحَزِنَّا عَلَيْكَ حُزْنًا أَشَدَّ مِنْ هَذَا ، وَإِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ ، تَبْكِي الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ ، وَلاَ نَقُولُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ.

(۱۲۲۵۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور کھجور کے درختوں کی طرف گئے، آپ ﷺ کے بیٹے ابراہیم کو لایا گیا وہ اس وقت قریب المرگ تھے، ان کو حضور اقدس ﷺ کی گود میں رکھا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: اے بیٹے! میں تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں اور آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ رو رہے ہیں؟ کیا آپ ﷺ نے رونے سے منع نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے نوحہ کرنے سے منع کیا ہے، دو فاجر اور احمق آوازوں سے: نغمہ کے وقت لھو ولعب کی آواز اور شیطان کی بانسری (کی آواز) اور مصیبت کی وقت کی آواز: چہروں کو نوچنا، گریبان چاک کرنا اور شیطان کی طرح زور سے چیخنا، بیشک یہ تو رحمت کے آنسو ہیں، اور جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا، اے ابراہیم رضی اللہ عنہ اگر یہ امر حق نہ ہوتا، وعدہ سچا نہ ہوتا اور راستہ اور جہت انجانی نہ ہوتی اور ہمارے آخر والے عنقریب ہمارے پہلوں سے ملنے والے نہ ہوتے تو ہمارا غم تیرے بارے میں اس سے زیادہ ہوتا، اور ہم تیری وجہ سے البتہ غمگین ہیں آنکھیں روتی ہیں اور دل غمگین اور مغموم ہے اور ہم ایسی بات نہیں کریں گے جس سے ہمارا رب ناراض ہو۔

(۱۲۲۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ ذُكِرَ لَهَا حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ ، إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ ، فَقَالَتْ : وَهَلَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَمَا وَهَلَ يَوْمَ قَلِيبِ بَدْرٍ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ. (احمد ۶/ ۲۰۹)

(۱۲۲۵۲) حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بیان کی

گئی کہ میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت ابو عبد الرحمن کو اسی طرح غلطی ہوئی ہے جس طرح انہیں بدر کے کنویں کے مقتولوں کے بارے میں غلطی ہوئی تھی۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میت کو عذاب دیا جارہا ہوتا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہوتے ہیں۔

(۱۲۲۵۳) حدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلاَمٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى أُمِّ سَيْفٍ امْرَأَةٍ قَيْنٍ بِالْمَدِينَةِ يُقَالُ لَهُ أَبُو سَيْفٍ ، فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ ، فَصَادَفْنَا أَبَا سَيْفٍ يَنْفُخُ فِي كِيرِهِ ، وَقَدِ امْتَلأَ الْبَيْتُ دُخَانًا ، فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى أَبِي سَيْفٍ ، فَقُلْتُ : يَا أَبَا سَيْفٍ أَمْسِكْ أَمْسِكْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمْسَكَ . فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ ، وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ . قَالَ أَنَسٌ . فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ ، قَالَ : فَدَمَعَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ ، وَلاَ نَقُولُ إِلاَّ مَا يرضى رَبَّنَا وَإِنَّا بِكَ يَا إِبْرَاهِيمَ لَمَحْزُونُونَ.

(مسلم ۶۲۔ ابوداؤد ۳۱۱۹)

(۱۲۲۵۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات میرا بیٹا پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام اپنے والد کے نام پر ابراہیم رکھا ہے۔

پھر آپ نے اس کو ام سیف کے پاس دودھ پلانے کے لیے بھیج دیا جو مدینہ کے ابو سیف لوہار کی بیوی تھی۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا، ہم اچانک ابو سیف کے پاس پہنچے جو اپنی دھونکنی میں پھونک مار رہا تھا جس کی وجہ سے سارے گھر میں دھواں بھرا ہوا تھا، میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے تیز چل کر ابو سیف کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: اے ابو سیف رضی اللہ عنہ رک جا رک جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، تو وہ رک گیا، پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کو بلایا اور اس کو سینے سے لگایا اور کہا جو اللہ نے چاہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان (ابراہیم) کو دیکھا کہ موت کی تکلیف میں مبتلا ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آنکھیں بہہ رہی ہیں اور دل غمگین ہے اور ہم بات نہیں کریں گے مگر جس سے ہمارا رب راضی ہو اور اے ابراہیم! ہم تیری وجہ سے بہت غمگین اور مغموم ہیں۔

(۱۲۲۵٤) حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : رَجَعَ رَسُولُ اللهِ يَوْمَ أُحُدٍ فَسَمِعَ نِسَاءَ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ يَبْكِينَ عَلَى هَلْكَاهُنَّ ، فَقَالَ : لَكِنَّ حَمْزَةَ لاَ بَوَاكِيَ لَهُ فَجِئْنَ نِسَاءُ الأَنْصَارِ فَبَكَيْنَ عَلَى حَمْزَةَ فَرَقَدَ فَاسْتَيْقَظَ ، فَقَالَ : يَا وَيْحَهُنَّ إِنَّهُنَّ لَهَاهُنَا حَتَّى الآنَ مُرُوهُنَّ فَلْيَرْجِعْنَ ، وَلاَ يَبْكِينَ عَلَى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ. (احمد ۲/ ۴۰۔ حاکم ۱۹۴)

(۱۲۲۵۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن جب واپس لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبدالاشھل کی خواتین کو اپنے مردوں پر روتے ہوئے سنا تو فرمایا: حمزہ کے لیے کوئی رونے والی نہیں ہے تو انصار کی عورتیں آئیں اور حمزہ پر رونے لگیں تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بے تاب ہو کر اٹھے اور فرمایا: اللہ ان کا بھلا کرے یہ ابھی تک یہیں ہیں ان سے کہو کہ چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے پر ہرگز نہ روئیں۔

(۱۲۲۵۵) حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ احْفَظُوا هَذَا الْحَدِيثَ إنَّ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ فِي الْمَوْتِ قَالَ: فَوَضَعَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَدَيْهِ ، وَوَضَعَ رَأْسَهَا عَلَى ثَدْيَيْهِ وَهِيَ تَسُوقُ حَتَّى قضت فَوَضَعَهَا وَهُوَ يَبْكِي ، قَالَ : فَصَاحَتْ أُمُّ أَيْمَنَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ أَرَاكِ تَبْكِين عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : أَوَلاَ أَرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي ، قَالَ : إنِّي لَمْ أَبْكِ وَلَكِنَّهَا رَحْمَةٌ. (احمد ۱/ ۲۷۳)

(۱۲۲۵۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس حدیث کو یاد کرو، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی موت کے قریب تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے ہاتھوں پر اٹھایا اور سینے سے لگایا، راوی کہتے ہیں کہ وہ قریب المرگ تھیں یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نیچے رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے تھے، حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے چیخنا شروع کر دیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے لیے مناسب نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے روئے، حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا میں رسول اللہ کو روتے ہوئے نہیں دیکھ رہی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نہیں رو رہا یہ تو رحمت کے آنسو ہیں۔

(۱۹۹) بَابُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يبكِي

اس بات کے بیان میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہیں روتے تھے

(۱۲۲۵۶) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، حدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ : حَضَرَه رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إنِّي لأَعْرِفُ بُكَاءَ عُمَرَ مِنْ بُكَاءِ أَبِي بَكْرٍ وَإِنِّي لَفِي حُجْرَتِي ، قَالَتْ : فَكَانُوا كَمَا قَالَ اللَّهُ ﴿رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ ، قَالَ عَلْقَمَةُ : أَيْ أُمَّاهُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كَانَتْ عَيْنُهُ لاَ تَدْمَعُ عَلَى أَحَدٍ وَلَكِنَّهُ كَانَ إذَا وَجَدَ فَإِنَّمَا هُوَ آخِذٌ بِلِحْيَتِهِ. (احمد ۶/ ۱۴۱۔ ابن حبان ۶۴۳۹)

(۱۲۲۵۶) حضرت علقمہ بن وقاص رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر

صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے میں پہچان رہی تھی کہ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز ہے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہے اور میں اپنے حجرے میں تھی، فرماتی ہیں کہ وہ تو ایسے تھے جیسے اللہ نے فرمایا ہے ﴿رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ آپس میں رحم دل، حضرت علقمہ نے فرمایا: امی جان حضور صلی اللہ علیہ وسلم (غم میں) کیا کرتے تھے؟ امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی پر (آواز نکال کر نوحہ کے انداز میں) نہیں روتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی غم پاتے تو اپنی داڑھی مبارک پکڑ لیتے۔

(۱۲۲۵۷) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : أَتَيْتُ عُمَرَ بِنَعْيِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ ، وَجَعَلَ يَبْكِي.

(۱۲۲۵۷) حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر لایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ سر پر رکھ کر رونا شروع کر دیا۔

(۱۲۲۵۸) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : إِنْ بَكَتْ بَاكِيَةٌ ، أَوْ دَمَعَتْ عَيْنٌ فَلاَ بَأْسَ وَلَكِنْ قَدْ نُهِينَا ، عَنِ التَّرَثِّي.

(۱۲۲۵۸) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی روئے یا اس کے آنسو نکل آئیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن واویلا مچانے اور نوحہ کے انداز میں رونے سے منع کیا گیا ہے۔

(۱۲۲۵۹) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عن ابن عون ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ فِي السُّوقِ فَنُعِيَ إِلَيْهِ حُجْرٌ فَأَطْلَقَ حَبْوَتَهُ وَقَامَ وغلبه النَّحِيبُ.

(۱۲۲۵۹) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بازار میں تھے آپ رضی اللہ عنہ کو حجر رحمہ اللہ کی وفات کی اطلاع دی گئی تو آپ نے اپنی چادر پکڑی اور کھڑے ہو گئے اور آپ پر رونے کا غلبہ ہو گیا۔

(۱۲۲۶۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَثَابِتِ بْنِ يَزِيدَ وَقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالُوا : رُخِّصَ لَنَا فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي غَيْرِ نَوْحٍ.

(۱۲۲۶۰) حضرت عامر بن سعد البجلی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ثابت بن زید رضی اللہ عنہما اور حضرت قرظہ بن کعب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میت پر نوحہ کے بغیر رونے کی اجازت دی گئی ہے۔

(۱۲۲۶۱) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ دَخَلْت عَلَى أَبِي مَسْعُودٍ وَقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ فَقَالاَ : إِنَّهُ رُخِّصَ لَنَا فِي الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ. (حاکم ۱۸۴۔ طبرانی ۸۲)

(۱۲۲۶۱) حضرت عامر بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابی مسعود اور حضرت قرظہ بن کعب رضی اللہ عنہم کے پاس آیا تو آپ دونوں حضرات نے فرمایا: بیشک ہمیں مصیبت میں رونے کی اجازت دی گئی ہے۔

(۱۲۲۶۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَثَابِتِ بْنِ يَزِيدَ نَحْوَهُ.

(حاکم ۱۸۴)

(۱۲۲۶۲) حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۲۲۶۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَزْرَقِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا وَأَنَا مَعَهُ ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَانْتَهَرَ عُمَرُ اللاَّتِي يَبْكِينَ مَعَ الْجَنَازَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَعْهُنَّ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَإِنَّ النَّفْسَ مُصَابَةٌ وَالْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ.

(احمد ۲/ ۴۰۸۔ عبدالرزاق ۶۶۷۴)

(۱۲۲۶۳) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا جس کے ساتھ رونے والی عورتیں بھی تھیں میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنازے کے ساتھ رونے والیوں کو ڈانٹا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! ان کو چھوڑ دو، بیشک نفس مصیبت زدہ ہے، اور آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں اور وعدہ (مقرر وقت) قریب ہے۔

(۱۲۲٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ.

(۱۲۲۶۴) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۲۰۰) فِي الْمَيِّتِ أَوِ الْقَتِيلِ يُنْقَلُ مِنْ مَوْضِعِهِ إِلَى غَيْرِهِ

میت یا مقتول کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا

(۱۲۲٦٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يَرُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَصَارِعِهِمْ. (ابوداؤد ۳۱۵۷۔ ترمذی ۱۷۱۷)

(۱۲۲۶۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مقتولوں کو (ان کی لاش کو) جہاں وہ قتل ہوئے ہیں (میدان) وہاں لوٹا دو (جہاں قتل ہوئے ہیں وہیں ان کو دفناؤ)۔

(۱۲۲٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا فِي بَنِي عَامِرٍ أَحَدِ بَنِي سُوَاءَةَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعِيَّةَ ، قَالَ : أُصِيبَ رَجُلاَنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الطَّائِفِ ، قَالَ : فَحُمِلاَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَبَعَثَ أَنْ يُدْفَنَا حَيْثُ أُصِيبَا ، أَوْ لُقِيَا.

(۱۲۲۶۶) حضرت عبداللہ بن معیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طائف کے دن دو مسلمان شہید ہوئے تو لوگ ان کی لاشوں کو اٹھا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جانے لگے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں شہید کیے گئے ہیں وہیں ان کو دفن کرو۔

(۱۲۲۶۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ أُعَزِّيهَا بِأَخٍ لَهَا مَاتَ فِي مَكَانٍ فَحُمِلَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَدُفِنَ فِي مَكَانٍ آخَرَ ، فَقَالَتْ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلاَّ إِنِّي وَدِدْتُ ، أَنَّهُ كَانَ دُفِنَ حَيْثُ مَاتَ.

(۱۲۲۶۷) حضرت منصور بن صفیہ رحمہ اللہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو ان کو دلاسا دیا جا رہا تھا ان کے بھائی کے بارے میں جس کا ایک جگہ انتقال ہو گیا تھا، ان کی مفت کو دوسری جگہ لا کر دفن کر دیا گیا تھا، آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے دل میں اس کے متعلق کچھ نہیں ہے سوائے اس بات کے کہ میں چاہتی تھی کہ جہاں یہ فوت ہوئے ہیں وہیں ان کو دفن کر دیا جاتا۔

(۱۲۲۶۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ بُهْمَانَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تُدْفَنُ الأَجْسَادُ حَيْثُ تُقْبَضُ الأَرْوَاحُ. (ابن سعد ۲۹۳)

(۱۲۲۶۸) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو وہیں دفناؤ جہاں ان کی روح قبض کی جائے۔

(۳۰۱) فِي الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُورِ فِي النِّعَالِ

قبروں کے درمیان جوتے پہن کر چلنا

(۱۲۲۶۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً يَمْشِي بَيْنَ الْقُبُورِ فِي نَعْلَيْهِ ، فَقَالَ :يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَلْقِهِمَا. (نسائی ۲۱۷۵۔ ابو داؤد ۳۲۲۲)

(۱۲۲۶۹) حضرت بشیر بن الخصاصیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قبروں کے درمیان جوتے پہن کر چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے جوتوں والے (گائے کی کھال کے جوتے والے) ان کو اتار دے۔

(۱۲۲۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَسَنَ ، وَابْنَ سِيرِينَ يَمْشِيَانِ بَيْنَ الْقُبُورِ فِي نِعَالِهِمَا.

(۱۲۲۷۰) حضرت جریر بن حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کو قبروں کے

درمیان جوتے پہن کر چلتے ہوئے دیکھا۔

(۲۰۲) مَنْ كَرِهَ أَنْ يُسْتَقَى مِنَ الآبَارِ الَّتِي بَيْنَ الْقُبُورِ

قبرستان میں موجود کنوؤں سے پانی بھرنے کی کراہت کا بیان

(۱۲۲۷۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ الْجَنَدِيُّ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسْتَسْقَى مِنَ الآبَارِ الَّتِي تَكُونُ بَيْنَ ظَهْرَانَي الْمَقَابِرِ.

(۱۲۲۷۱) حضرت ابن طاؤس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ قبرستان میں موجود کنوؤں سے پانی بھرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝

مُصنف ابن ابی شیبہ
مترجم

مؤلف

الامام الحافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۴

حدیث نمبر ۱۲۲۷۲ تا حدیث نمبر ۱۶۱۵۱

مترجم

مولانا محمد اویس سرور

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
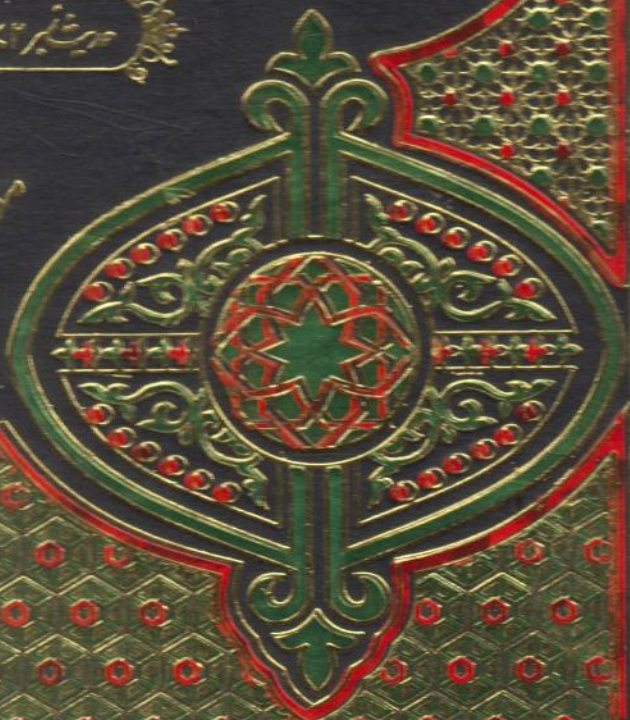
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۴

حدیث نمبر ۱۲۲۷۲ تا حدیث نمبر ۱۶۱۵۱

مؤلّف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسیّ الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اِقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 37355743-37224228-042

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب ÷ مصنف ابن ابی شیبہ مترجم
(جلد نمبر ۴)

مترجم ÷ مولانا محمد اویس سرور ﷾

ناشر ÷ مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع ÷ خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 37355743-37224228-042

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔

(ادارہ)

تنبیہ

اجمالی فہرست

جلد نمبر ۱

جلد نمبر ۲

جلد نمبر ۳

جلد نمبر ۴

جلد نمبر ۵

جلد نمبر ۶

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبِّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأَدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّیَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرْآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْایْمَانِ وَالرُّؤْیَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتَابُ السِّیَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ یَسْتَشْهِدُ یغسّل أم لا؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ یُغَسَّلُ الشَّهِیدُ

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهْدِ باب: مَا قَالُوا فِي الْبُکَاءِ مِنْ خَشْیَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجَمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ الْأَیْمَانِ وَالنُّذُورِ وَالْکَفَّارَاتِ

كِتَابُ الْمَنَاسك

كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ وَالْكَفَّارَاتِ

(۱) مَنْ قَالَ لاَ نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَلاَ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ

معصیت کی اور جس چیز کا مالک نہ ہو اس کی نذر نہیں ہے

حدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۱۲۲۷۲) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ ، وَلاَ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ الْعَبْدُ.

(ابو داؤد ۳۳۰۰۔ احمد ۴/ ۴۳۳)

(۱۲۲۷۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: نذر معصیت کی نہیں ہے، اور اس چیز میں جس کا انسان مالک نہ ہو۔

(۱۲۲۷۳) عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ ، فَلاَ يَعْصِهِ. (بخاری ۶۶۹۶۔ ابو داؤد ۳۲۸۲)

(۱۲۲۷۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانے اس کو چاہئے کہ اللہ کی اطاعت کرے اور جو اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے اس کو چاہئے کہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔

(۱۲۲۷٤) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إنَّ النَّذْرَ لاَ يُقَدِّمُ شَيْئًا ، وَلاَ يُؤَخِّرُهُ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ يَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ ، فَلاَ وَفَاءَ بِالنَّذْرِ فِي مَعْصِيَةٍ.

(۱۲۲۷۴) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نذر کسی چیز کو آگے پیچھے نہیں کرتی، لیکن اللہ پاک اس کے ذریعہ سے بخیل سے نکالتا ہے، پس گناہ اور نافرمانی کی نذر کو پورا نہیں کیا جائے گا۔

(۱۲۲۷۵) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الدَّالاَنِيِّ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ. (عبدالرزاق ۱۵۸۲۳۔ احمد ۲۹۷)

(۱۲۲۷۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معصیت اور نافرمانی کی نذر کو پورا کرنا نہیں ہے۔

(۱۲۲۷٦) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ خَالَتِهِ مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَتْ : سَأَلْتُهُ عَنِ النَّذْرِ ، فَقَالَ : مَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ هُوَ فِي شَيْءٍ مِنْ طَاعَةِ اللهِ فَأَمْضُوهُ ، وَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِي شَيْءٍ مِنْ طَاعَةِ الشَّيْطَانِ فَلاَ تُجِيزُوهُ.

(۱۲۲۷٦) حضرت نعمان بن قیس اپنی خالہ حضرت ملیکہ رحمہا اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے نذر کے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کوئی نذر اللہ کی اطاعت کی ہو تو اس کو پورا کردو، اور جو نذر شیطان کی اطاعت کی ہو اس کو نہیں پورا کیا جائے گا۔

(۱۲۲۷۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : النَّذْرُ نَذْرَانِ ، فَنَذْرُ اللهِ وَنَذْرُ الشَّيْطَانِ ، فَمَا كَانَ لِلَّهِ فَفِيهِ الْوَفَاءُ وَالْكَفَّارَةُ ، وَمَا كَانَ لِلشَّيْطَانِ فَلاَ وَفَاءَ فِيهِ ، وَلاَ كَفَّارَةَ.

(۱۲۲۷۷) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نذر دو طرح کی ہے، ایک نذر اللہ کے لیے ہے اور دوسری نذر شیطان کے لیے ہے، پس جو نذر اللہ کے لیے ہو اس کو پورا کرنا بھی ہے اور اس میں کفارہ بھی ہے، اور جو نذر شیطان کے لیے ہے اس کو پورا کرنا نہیں ہے اور اس میں کفارہ بھی نہیں ہے۔

(۱۲۲۷۸) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَا كَانَ لِلَّهِ فَفِ بِهِ ، وَمَا كَانَ فِي مَعْصِيَةٍ ، فَلاَ تَفِ به ، وَعَلَيْكَ الْكَفَّارَةُ.

(۱۲۲۷۸) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نذر دو طرح کی ہیں، پس جو نذر اللہ کے لیے ہو اس کو پورا کرو، اور جو نذر شیطان کے لیے ہو اس کو پورا مت کرو، اور تیرے ذمہ اس کا کفارہ ہے۔

(۱۲۲۷۹) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَن عِمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ ، كَفِّرْ يَمِينَك.

(۱۲۲۷۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معصیت کی نذر نہیں ہے، اپنی قسم کا کفارہ ادا کر۔

(۱۲۲۸۰) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَقُومَ عَلَى قُعَيْقِعَانَ عُرْيَانًا إِلَى اللَّيْلِ ، فَقَالَ : أَرَادَ الشَّيْطَانُ أَنْ يُبْدِيَ عَوْرَتَكَ ، وَأَنْ يُضْحِكَ النَّاسَ بِكَ ، الْبَسْ ثِيَابَكَ وَصَلِّ عِنْدَ الْحِجْرِ رَكْعَتَيْنِ.

(۱۲۲۸۰) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے پاس آیا اور پوچھا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ میں قعیقعان میں رات تک برہنہ کھڑا رہوں گا، آپ ؓ نے فرمایا شیطان چاہتا ہے تیرا ستر ظاہر کردے اور لوگ تجھ پر ہنسیں، اپنے کپڑے پہن اور حجر اسود کے پاس جا کر دو رکعت نماز ادا کر۔

(۱۲۲۸۱) حدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ.

(بخاری ۶۰۴۷۔ مسلم ۱۷۴)

(۱۲۲۸۱) حضرت ثابت بن الضحاک انصاری ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی پر اس چیز کی نذر نہیں ہے جس کا وہ مالک نہیں ہے۔

(۱۲۲۸۲) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَذْرِ الْمَعْصِيَةِ فِيهِ وَفَاءٌ ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۲۲۸۲) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے معصیت کی نذر سے متعلق دریافت فرمایا کہ اس کو پورا کیا جائے گا؟ آپ ؓ نے فرمایا: نہیں۔

(۱۲۲۸۳) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ مُصْمِتَةٍ فِي خبائها ، فَجَعَلَتْ تُشِيرُ إلَيْهِ ، وَلاَ تُكَلِّمُهُ ، فَقَالَ :مَا لَهَا لاَ تَتَكَلَّمُ ؟ فَقَالُوا :أَنَّهَا نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مُصْمِتَةً ، فَقَالَ :تَكَلَّمِي فَإِنَّ هَذَا لاَ يَحِلُّ لَكَ إنَّمَا هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۱۲۲۸۳) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ احمس کی ایک خاتون کے پاس گئے جو اپنے خیمہ میں خاموش بیٹھی تھی، وہ آپ ؓ کی طرف اشارے کر رہی تھی لیکن بات نہیں کر رہی تھی، آپ ؓ نے پوچھا اس کو کیا ہوا یہ بات نہیں کر رہی؟ لوگوں نے بتایا کہ اس نے نذر مانی ہے کہ وہ خاموش رہ کر حج کرے گی، آپ ؓ نے فرمایا: بات کر، یہ تیرے لیے جائز نہیں ہے، یہ جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔

(۱۲۲۸٤) شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الحويرثة ، أَوْ عَنِ أبي الْجُوَيْرِيَةِ ، الشَّكُّ مِنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ بَدْرٍ يَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ.

(۱۲۲۸۴) حضرت عبداللہ بن بدر ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: معصیت کی نذر نہیں ہے۔

(۱۲۲۸٥) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ.

(۱۲۲۸۵) حضرت ابو ثعلبہ الخشنی ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: معصیت کی نذر کو پورا کرنا نہیں ہے۔

(۲) اَلنَّذْرُ مَا كَفَّارَتُهُ وَمَا قَالُوا فِيهِ ؟

نذر کے کفارے کا بیان

(۱۲۲۸۶) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللَّهُ عَنْهُما ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالنَّذْرِ وَالْحَرَامِ ، قَالَ :لَمْ يَأْلُ أَنْ يُغَلِّظَ عَلَى نَفْسِهِ ، يَعْتِقُ رَقَبَةً ، أَوْ يَصُومُ شَهْرَيْنِ ، أَوْ يُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ، قَالَ :فَسَأَلْت إِبْرَاهِيمَ وَمُجَاهِدًا ، فَقَالا :إِنْ لَمْ يَجِدْ أَطْعَمَ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ.

(۱۲۲۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کوئی شخص قسم کھائے یا کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرنے کی نذر مان لے تو غلام آزاد کرے یا دو مہینے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ولیٹیلا اور حضرت مجاہد ولیٹیلا سے دریافت فرمایا تو دونوں حضرات نے فرمایا: اگر وہ نہ پائے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

(۱۲۲۸۷) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ :أَوْفُوا بِالنُّذُورِ.

(۱۲۲۸۷) حضرت عمرو ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ فرماتے تھے نذروں کو پورا کرو۔

(۱۲۲۸۸) حدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لاَ وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

(۱۲۲۸۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معصیت کی نذر کو پورا نہیں کیا جائے گا، اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

(۱۲۲۸۹) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَزِيدَ الدَّالاَنِيِّ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كفاريه كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

(۱۲۲۸۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نذر کا کفارہ قسم والا کفارہ ہی ہے۔

(۱۲۲۹۰) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لاَ يَدْخُلَ عَلَى أُخْتِهِ أَوْ أَخِيهِ ، فَقَالَ :يَدْخُلُ وَيَتَصَدَّقُ عَلَى عَشَرَةِ مَسَاكِينَ.

(۱۲۲۹۰) حضرت عبدالملک ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ولیٹیلا سے ایک شخص نے دریافت فرمایا کہ میں اپنے بھائی اور بہن کے پاس (گھر میں) نہیں جاؤں گا؟ آپ ولیٹیلا نے فرمایا ان کے پاس جاؤ اور دس مسکینوں پر صدقہ کرو (کھانا کھلاؤ)۔

(۱۲۲۹۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى الْمُعَلِّمِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :النَّذْرُ يَمِينٌ.

(۱۲۲۹۱) حضرت جابر بن زید ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ نذر قسم ہی ہے۔

(۱۲۲۹۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :النَّذْرُ يَمِينٌ.

(۱۲۲۹۲) حضرت طاؤس ولیٹیلا سے بھی یہی مروی ہے۔

(۱۲۲۹۳) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِنَّ قَوْمًا يَقُولُونَ :النَّذْرُ

يَمِينٌ مُغَلَّظَةٌ ، إِنَّمَا هِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا.

(۱۲۲۹۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کہتی ہے کہ نذر سخت قسم ہے۔ بیشک یہ تو قسم ہے اس کا کفارہ ادا کیا جائے گا۔

(۱۲۲۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : النَّذْرُ يَمِينٌ.

(۱۲۲۹۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نذر قسم ہی ہے۔

(۱۲۲۹٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَنْظَلِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ وَفَاءَ لنذر فِي غَضَبٍ ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ. (طیالسی ۸۳۹)

(۱۲۲۹۵) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غصب کی نذر کا پورا کرنا نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم والا کفارہ ہے۔

(۱۲۲۹٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنُ الزبير الحنظلى ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ مِثْلَهُ.

(۱۲۲۹۶) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۲۲۹۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قُلْتُ لِابْنِ الزُّبَيْرِ : حَدَّثَكَهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ عِمْرَانَ ، قَالَ : لاَ وَلَكِنْ حَدَّثَنِيهِ رَجُلٌ ، عَنْ عِمْرَانَ.

(۱۲۲۹۷) حضرت معتمر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا آپ سے بیان کیا ہے جس نے عمران سے سنا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا ہے حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے۔

(۱۲۲۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ معقل ، قَالَ : النَّذْرُ الْيَمِينُ الْغَلْظَاءُ.

(۱۲۲۹۸) حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نذر سخت قسم کی قسم ہے۔

(۱۲۲۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ عن سَوَّارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَفَّارَةُ النَّذْرِ إِذَا كَانَ فِي مَعْصِيَةٍ ، إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ.

(۱۲۲۹۹) حضرت حسن رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر نذر معصیت کی ہو تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔

(۱۲۳۰۰) عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ حَلَفَ بِنَذْرٍ عَلَى يَمِينٍ فَحَنِثَ ، فَعَلَيْهِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ مُغَلَّظَةٌ.

(۱۲۳۰۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس شخص نے نذر مانی قسم پر پھر وہ حانث ہو گیا تو اس پر یمین مغلظہ کا کفارہ ہے۔

(۱۲۳۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ : عَلَيَّ نَذْرٌ : فَلَمْ يَمْضِ بِالْيَمِينِ فَسَكَتَ ، فَعَلَيْهِ نَذْرٌ.

(۱۲۳۰۱) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا مجھ پر نذر ہے، پھر قسم کو بیان نہ کیا اور خاموش ہو گیا تو

اس پر نذر (کا پورا کرنا) ہے۔

(۱۲۳۰۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : النَّذْرُ شَيْءٌ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.

(۱۲۳۰۲) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ نذر ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ بخیل سے کچھ نکالا جاتا ہے۔

(۱۲۳۰۳) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : النَّذْرُ يَمِينٌ مُغَلَّظَةٌ.

(۱۲۳۰۳) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نذر یمین مغلظہ ہے۔

(۳) النَّذْرُ إذَا لَمْ يُسَمَّ لَهُ كَفَّارَةٌ

نذر کا اگر نام نہ لے تو کیا اس پر کفارہ ہے؟

(۱۲۳۰۴) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : النَّذْرُ إذَا لَمْ يُسَمَّ أَغْلَظُ الْيَمِينِ ، وَعَلَيْهِ أَغْلَظُ الْكَفَّارَاتِ.

(۱۲۳۰۴) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں نذر کا جب نام نہ لے تو وہ سخت قسم ہے، اور اس پر کفارات میں سے سب سے سخت (بڑا) کفارہ آئے گا۔

(۱۲۳۰۵) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْث ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ معقل ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : مَنْ جَعَلَ لِلَّهِ عَلَيْهِ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّ ، فَعَلَيْهِ نَسَمَةٌ.

(۱۲۳۰۵) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص یوں کہے مجھ پر اللہ کے لیے نذر ہے لیکن اس کا نام نہ لے تو اس کے ذمہ غلام آزاد کرنا ہے۔

(۱۲۳۰۶) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إذَا قَالَ : عَلَيَّ نَذْرٌ ، وَلَمْ يُسَمِّهِ ، فَعَلَيْهِ كَفَّارَةُ التى تليه ثم التى تليه ثم التى تليه.

(۱۲۳۰۶) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص یوں کہے مجھ پر نذر ہے اور اس کو متعین نہ کر نام لے کر تو اس پر پیچھے آنے والا کفارہ ہے پھر وہ جو اس کے بعد ہے اور پھر وہ جو اس کے بعد ہے۔

(۱۲۳۰۷) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَفَّارَةُ النَّذْرِ غَيْرُ الْمُسَمَّى ، كَفَّارَةُ الْيَمِينِ.

(۱۲۳۰۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ وہ نذر جس کا نام لے کر اس کو متعین نہ کیا ہو اس کا کفارہ قسم والا کفارہ ہے۔

(۱۲۳۰۸) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إذَا قَالَ : عَلَيَّ نَذْرٌ فَعَلَيْهِ نَذْرٌ

(۱۲۳۰۸) حضرت ابن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص یوں کہے مجھ پر نذر ہے تو اس پر نذر (کا پورا کرنا) ہے۔

(۱۲۳۰۹) قَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ : إذَا قَالَ : عَلَيَّ نَذْرٌ ، فَإِنْ سَمَّى فَهُوَ مَا سَمَّى وَإِنْ نَوَى فهو مَا نَوَى ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ

سَمَّى شَيْئًا صَامَ يَوْمًا ، أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

(۱۲۳۰۹) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کہے مجھ پر نذر ہے، پھر اگر وہ نام لے کر متعین کر دے تو وہ ہے جس کو اس نے متعین کیا، اور اگر وہ کسی کی نیت کر لے تو وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہے اور اگر اس نے کسی کو متعین نہ کیا ہو تو ایک دن کا روزہ رکھ لے یا دو رکعت نماز پڑھ لے۔

(۱۲۳۱۰) حدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا قَالَ عَلَيَّ نَذْرٌ ، وَلَمْ يُسَمِّ ، فَهِيَ يَمِينٌ مُغَلَّظَةٌ ، يُحَرِّرُ رَقَبَةً ، أَوْ يَصُومُ شَهْرَيْنِ ، أَوْ يُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ، قَالَ : وَقَالَ الْحَسَنُ : هِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا.

(۱۲۳۱۰) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب کوئی شخص کہے مجھ پر نذر ہے اور اس کو متعین نہ کرے تو وہ یمین مغلظہ ہے، وہ غلام آزاد کرے یا ساٹھ روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ قسم ہے اور اس پر کفارہ ادا کیا جائے گا۔

(۱۲۳۱۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ نَذَرَ نَذْرًا فَلَمْ يُسَمِّهِ ، فَعَلَيْهِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

(مسلم ۱۳۔ ابوداؤد ۳۳۱۶)

(۱۲۳۱۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نذر مانی اور اس کا نام لے کر اس کو متعین نہ کیا تو اس پر قسم والا کفارہ ہے۔

(۱۲۳۱۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُمَا عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ ، قَالاَ : عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ.

(۱۲۳۱۲) حضرت شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے پوچھا ایک شخص کے بارے میں کہ اس نے نذر مانی ہے لیکن اس کا نام لے کر متعین نہیں کیا؟ آپ دونوں نے فرمایا اس پر کفارہ ہے۔

(۱۲۳۱۳) وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللَّهُ عَنْهُما ، قَالَ : النُّذُورُ أَرْبَعَةٌ : مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ ، وَمَنْ نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ ، فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيمَا لاَ يُطِيقُ ، فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيمَا يُطِيقُ ، فَلْيُوفِ بِنَذْرِهِ. (ابوداؤد ۳۳۱۵۔ دار قطنی ۲)

(۱۲۳۱۳) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ نذر کی چار قسمیں ہیں کسی شخص نے نذر مانی لیکن اس کو متعین نہ کیا تو اس کا کفارہ قسم والا کفارہ ہے، اور کسی نے معصیت کی نذر مانی تو اس کا کفارہ قسم والا کفارہ ہے، اور جس نے نذر مانی اس چیز کی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ قسم والا کفارہ ہے، اور جس نے نذر مانی اس چیز کی جس کی وہ طاقت رکھتا ہے تو

اس کو چاہئے کہ اپنی نذر پوری کرے۔

(۱۲۳۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي النَّذْرِ لاَ يُسَمَّى كَفَّارَةً ، قَالَ : يَمِينٌ مُغَلَّظَةٌ.

(۱۲۳۱۴) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں وہ نذر جس کو متعین نہ کیا ہو وہ یمین مغلظہ ہے۔

(۴) الرَّجُلُ يَجْعَلُ عَلَيْهِ نَذْرًا أَنْ يَصُومَ يَوْمًا فَيَأْتِيَ ذَلِكَ الْيَوْمُ عَلَى فِطْرٍ ، أَوْ أَضْحَى

ایک شخص کے ذمہ نذر تھی اس نے ایک دن کا روزہ رکھا اس دن یوم الفطر یا یوم الاضحیٰ آجائے اس کا بیان

(۱۲۳۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ ، فَسَأَلَهُ ، عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا فَوَافَقَ يَوْمَ فِطْرٍ ، أَوْ أَضْحَى ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَمَرَ اللَّهُ وَفَاءَ النَّذْرِ ، وَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ.

(۱۲۳۱۵) حضرت زیاد بن جبیر فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ ایک شخص نے نذر مانی ہے کہ وہ ایک دن کا روزہ رکھے گا، اس دن عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ آجائے تو؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذر کے پورا کرنے کا حکم دیا ہے، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۲۳۱۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يوم الاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ، فَأَتَى عَلَى ذَلِكَ يَوْمُ فِطْرٍ ، أَوْ أَضْحَى ، قَالَ : يُفْطِرُ وَيَصُوم يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۱۲۳۱۶) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نذر مانی ہے کہ وہ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھے گا، ان دنوں میں اگر عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ آجائے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس دن روزہ نہیں رکھے گا اس کے بدلے دوسرے دنوں میں رکھ لے گا۔

(۱۲۳۱۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : يَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ ، وَيُكَفِّرُ يَمِينَهُ.

(۱۲۳۱۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں اس کے بدلہ دوسرے دن روزہ رکھے گا اور اس کا کفارہ ادا کرے گا۔

(۱۲۳۱۸) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خَالَتِهِ ، أَنَّهَا جَعَلَتْ عَلَيْهَا أَنْ تَصُومَ كُلَّ جُمُعَةٍ فَوَافَقَ ذَلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ فِطْرٍ ، أَوْ أَضْحَى ، فَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ ، فَقَالَ : أَطْعِمِي مِسْكِينًا.

(۱۲۳۱۸) حضرت شعبہ اپنی خالہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نذر مانی تھی کہ وہ ہر جمعہ کو روزہ رکھے گی، پھر اس دن عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ آ گئی، انہوں نے حضرت جابر بن زید سے اس کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: مسکین کو کھانا کھلا دو۔

(۱۲۳۱۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنِ امْرَأَةٍ نَذَرَتْ أَنْ تَصُومَ كُلَّ

جُمُعَةٍ فَوَافَقَ ذَلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ فِطْرٍ ، أَوْ أَضْحَى ، فَقَالاَ :تَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ وَتُكَفِّرُهُ.

(۱۲۳۱۹) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ایک عورت نے نذر مانی ہے کہ وہ ہر جمعہ کے دن روزہ رکھے گی، پھر اگر اس دن عید الفطر یا عید الاضحیٰ آ جائے؟ آپ دونوں نے فرمایا: اس کے بدلے دوسرے دن روزہ رکھے اور اس کا کفارہ ادا کرے۔

(۱۲۳۲۰) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُد ، قَالَ :سُئِلَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ عَلَيْهِ صِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ، فَيُدْرِكُهُ أَضْحَى ، أَوْ فِطْرٌ ، فَقَالَ :يُفْطِرُ ، ثُمَّ يَبْنِي عَلَى صِيَامِهِ.

(۱۲۳۲۰) حضرت سلیمان بن ابی داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص لگا تار ساٹھ روزے رکھ رہا ہو اور درمیان میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ آ جائے تو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس دن روزہ نہ رکھے پھر اپنے روزے پر بناء کرے۔

(۵) فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ مَنْ قَالَ نِصْفُ صَاعٍ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ قسم کا کفارہ نصف صاع ہے

(۱۲۳۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَفَّارَةُ الْيَمِينِ إطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ ، كُلُّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ.

(۱۲۳۲۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، ہر مسکین کے لیے نصف صاع ہے۔

(۱۲۳۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ حَوْطٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :إنَّا نُطْعِمُ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ.

(۱۲۳۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بیشک ہم کھلاتے تھے نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور قسم کے کفارہ میں۔

(۱۲۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ لِي عُمَرُ :إنِّي أَحْلِفُ أَلاَّ أُعْطِي أَقْوَامًا شَيْئًا ، ثُمَّ يَبْدُو لِي فَأُعْطِيهِمْ ، فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَطْعِمْ عَنِّي عَشَرَةَ مَسَاكِينَ ، بَيْنَ كُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ لِكُلِّ مِسْكِينٍ.

(۱۲۳۲۳) حضرت یسار بن نمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: میں نے قسم کھائی تھی کہ کسی کو کچھ نہ دوں گا، پھر میرے پاس کچھ لوگ آئے تو میں نے کچھ ان کو دے دیا، جب میں نے اس طرح کیا تو تم میری طرف سے دس مسکینوں کو کھانا کھلا دو، دو مسکینوں کے درمیان ایک صاع گندم ہو، یا ایک صاع کھجور ہر مسکین کے لیے ہو۔

(۱۲۳۲٤) حَدَّثَنَا عبد الرحيم بن سليمان عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عن ابْنِ الْمُسَيَّبِ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ ، قَالَ :

مُدَّانِ لِكُلِّ مِسْكِينٍ.

(۱۲۳۲۴) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قسم کے کفارہ میں ہر مسکین کے لیے دو مد (ایک پیمانہ ہے) ہیں۔

(١٢٣٢٥) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَفَّارَةُ الْيَمِينِ وَالظِّهَارِ نِصْفُ صَاعٍ لِكُلِّ مِسْكِينٍ.

(۱۲۳۲۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قسم اور ظہار کے کفارہ میں ہر مسکین کو نصف صاع دیا جائے گا۔

(١٢٣٢٦) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كل كَفَّارَةٍ فِي ظِهَارٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، فَفِيهِ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ كَفَّارَتُهُ.

(۱۲۳۲۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر کفارہ خواہ وہ ظہار کا ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور ہو اس میں گندم کا نصف صاع دیا جائے گا۔

(١٢٣٢٧) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَفَّارَةُ الْيَمِينِ :مدان ، أَوْ أَكْلَةٌ مَأْدُومَةٌ.

(۱۲۳۲۷) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قسم کے کفارہ میں دو مد دیئے جائیں گے، یا روٹی کے ساتھ سالن ملا کر کھلایا جائے گا۔

(١٢٣٢٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ :أَجْمَعُهُمْ ؟ قَالَ :لاَ ، أَعْطِهِمْ مُدَّيْنِ مُدًّا لِطَعَامِهِمْ وَمُدًّا لإِدَامِهِمْ.

(۱۲۳۲۸) حضرت عبدالکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے عرض کیا کیا میں ان کو جمع کرلوں؟ آپ نے فرمایا نہیں، ان کو دو مد دے ایک مد روٹی کے لیے اور ایک مد سالن کے لیے۔

(١٢٣٢٩) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي إِطْعَامِ الْمَسَاكِينِ فِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ قَالَ :لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدُّ حِنْطَةٍ وَمُدُّ تَمْرٍ.

(۱۲۳۲۹) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ظہار کے کفارہ میں مسکینوں کو اس طرح کھانا کھلایا جائے گا کہ ہر مسکین کے لیے ایک مد گندم کا اور ایک مد کھجور ہو۔

(١٢٣٣٠) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ.

(۱۲۳۳۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر مسکین کے لیے گندم کا ایک مد ہے۔

(١٢٣٣١) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ كَفَّارَةِ الْيَمِينِ ، قَالَ :إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ ، مَكُّوكٌ مَكُّوكٌ لِكُلِّ إِنْسَانٍ.

(۱۲۳۳۱) حضرت عثمان بن غیاث رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن زید سے قسم کے کفارہ کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا دس مسکینوں کو اس طرح کھانا کھلانا ہے کہ ہر مسکین کے لیے ڈیڑھ، ڈیڑھ صاع ہو۔

(۱۲۳۳۲) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ :مَكُّوكٌ طَعَامُهُ وَمَكُّوكٌ إِدَامُهُ.

(۱۲۳۳۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ قسم کا کفارہ ڈیڑھ صاع روٹی اور ڈیڑھ صاع سالن ہے۔

(۱۲۳۳۳) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ: قَالَ: إِنِّي أَلِي مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِذَا رَأَيْتَنِي قَدْ حَلَفْتُ عَلَى يَمِينٍ لَمْ أُمْضِهَا ، فَأَطْعِمْ عَنِّي عَشَرَةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

(۱۲۳۳۳) حضرت یسار بن نمیر فرماتے ہیں کہ فرمایا: میں مسلمانوں کا حاکم بنتا ہوں پس جب تم مجھے دیکھو کہ میں نے کوئی قسم کھائی ہے جسے پورا نہ کروں تو میری طرف سے دس مسکینوں کو کھانا کھلا دو، ہر مسکین کے لئے نصف صاع گندم یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور ہو۔

(٦) مَنْ قَالَ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ قسم کا کفارہ کھانے کا ایک مد ہے

(۱۲۳۳٤) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، وَابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ: مُدٌّ رُبُعُهُ إِدَامُهُ.

(۱۳۱۳۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قسم کا کفارہ ایک مد ہے اس کو بڑھایا جائے گا سالن کے ساتھ۔

(۱۲۳۳٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِينٍ.

(۱۲۳۳۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر مسکین کے لئے ایک مد گندم کا ہو۔

(۱۲۳۳٦) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَنِثَ أَطْعَمَ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ ، لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ بِالْمُدِّ الأَوَّلِ.

(۱۲۳۳۶) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حانث ہوتے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلاتے ہر مسکین کے لئے ایک مد ہوتا گندم کا، پہلے مد کے برابر۔

(۱۲۳۳۷) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : مُدٌّ.

(۱۲۳۳۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک مد ہے۔

(۱۲۳۳۸) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ مُدٌّ مِنْ بُرٍّ.

(۱۲۳۳۸) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ قسم کا کفارہ گندم کا ایک مد ہے۔

(۱۲۳۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ وَسَالِمٍ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ ، قَالاَ : مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِينٍ.

(۱۲۳۳۹) حضرت قاسم ؒ اور حضرت سالم ؒ فرماتے ہیں کہ قسم کا کفارہ ہر مسکین کے لئے ایک مد ہے۔

(۱۲۳۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فِي إِطْعَامِ الْمَسَاكِينِ: مُدٌّ مِنْ قَمْحٍ.

(۱۲۳۴۰) حضرت ابوسلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ کھانا کھلایا جائے گا مساکین کو ایک مد گیہوں میں سے (ایک کے لئے ہو)۔

(۱۲۳۴۱) حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : مُدٌّ.

(۱۲۳۴۱) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ ایک مد ہے۔

(۷) مَنْ قَالَ يُجْزِيهِ أَنْ يُطْعِمَهُمْ مَرَّةً وَاحِدَةً

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مسکینوں کو ایک بار کھانا کھلانا کافی ہے

(۱۲۳۴۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : وَجْبَةٌ وَاحِدَةٌ.

(۱۲۳۴۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کھلانا ضروری ہے۔

(۱۲۳۴۳) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي كَفَّارَةِ الْمَسَاكِينِ : يَجْمَعُهُمْ مَرَّةً فَيُشْبِعُهُمْ.

(۱۲۳۴۳) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ کفارہ میں مساکین کو ایک ہی بار جمع کرے اور ان کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے۔

(۱۲۳۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي مَسْلَمَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ ، عَنْ إِطْعَامِ الْمِسْكِينِ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ ، فَقَالَ : أَكْلَةٌ ، قُلْتُ : إِنَّ الْحَسَنَ يَقُولُ : مَكُّوكٌ ، فَقُلْتُ : مَا تَرَى فِي مَكُّوكِ بُرٍّ ؟ فَقَالَ : إِنَّ مَكُّوكَ بُرٍّ لاَ يُجْزِءُ.

(۱۲۳۴۴) حضرت سعید بن یزید ابومسلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید ؒ سے قسم کے کفارہ میں مسکینوں کو کھانا کھلانے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا کھانا کھلانا ہے میں نے عرض کیا حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ ہر مسکین کے لئے ڈیڑھ صاع ہے، کیا آپ کے نزدیک ڈیڑھ صاع گندم درست نہیں ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا ڈیڑھ صاع گندم کافی نہیں ہوتی۔

(۱۲۳۴۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ : يُطْعِمُ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَتَّى يُشْبِعَهُمْ.

(۱۲۳۴۵) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ قسم کے کفارہ میں دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں یہاں تک کہ ان کا پیٹ بھر دیا جائے۔

(۱۲۳۴٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ حميد ؛ أَنَّ أَنَسًا مَرِضَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَصُومَ ، فَكَانَ يَجْمَعُ ثَلاَثِينَ مِسْكِينًا ، فَيُطْعِمُهُمْ خُبْزًا وَلَحْمًا أَكْلَةً وَاحِدَةً.

(۱۲۳۴٦) حضرت حمید ؒ فرماتے ہیں کہ وفات سے قبل حضرت انس ؓ بیمار ہوئے، آپ ؓ میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ تھی، آپ ؓ نے تیس مسکینوں کو جمع کر کے ان کو ایک وقت کھانے میں روٹی اور گوشت کھلا دی۔

(۱۲۳۴۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ ، فَقَالَ : يُطْعِمُ خُبْزًا وَلَحْمًا مَرَّةً وَاحِدَةً حَتَّى يُشْبِعَهُمْ.

(۱۲۳۴۷) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ قسم کے کفارہ میں ایک وقت کے کھانے میں روٹی اور گوشت کھلایا جائے گا یہاں تک کہ وہ سیر ہو جائے۔

(۸) مَنْ قَالَ يُغَدِّيهِمْ وَيُعَشِّيهِمْ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مسکینوں کو صبح وشام کھانا کھلائیں گے

(۱۲۳۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : يُغَدِّيهِمْ وَيُعَشِّيهِمْ.

(۱۲۳۴۸) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کو صبح وشام کھانا کھلائیں گے۔

(۱۲۳۴۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : غَدَاءٌ وَعَشَاءٌ.

(۱۲۳۴۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ صبح وشام کا کھانا کھلائیں گے۔

(۹) اِمْرَأَتُهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ امْرَأَةِ فُلاَنٍ

کوئی شخص بیوی کو یوں کہہ دے تو میرے لئے فلاں کی بیوی کی پشت کی مانند ہے

(۱۲۳۵۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاِمْرَأَةٍ أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ امْرَأَةِ فُلاَنٍ ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۲۳۵۰) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص یوں کہے: تو میرے لیے فلاں کی بیوی کی پشت کی طرح ہے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

(۱۰) يَقُولُ أَنْتِ عَلَيَّ كَبَطْنِ أُمِّي

کوئی یوں کہہ دے کہ تو میرے لیے میری ماں کے پیٹ کی طرح ہے

(۱۲۳۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حبيب ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هرِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : لاِمْرَأَتِهِ :

أَنْتِ عَلَيَّ كَبَطْنِ أُمِّي ، قَالَ :الْبُطْنُ وَالظَّهْرُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فِي الظِّهَارِ.

(۱۲۳۵۱) حضرت عمرو بن ھرم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید ؒ سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو یوں کہہ دیا کہ تو میرے لئے میری ماں کے پیٹ کی طرح ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا ظہار میں پیٹ اور پشت ایک ہی ہیں (اس پر کفارہ ہے)۔

(۱۱) فِي الْمَرْأَةِ تَصُومُ فِي كَفَّارَةِ قَتْلِ خَطَأٍ ثُمَّ تَحِيضُ قَبْلَ أَنْ تُتِمَّ صَوْمَهَا تُتِمُّ، أَوْ تَسْتَقْبِلُ

کوئی عورت قتل خطاء کے کفارہ کے روزے رکھ رہی ہو تو روزے مکمل کرنے سے پہلے ہی اس کو حیض آجائے تو کیا وہ انہی روزوں کو مکمل کرے گی یا نئے سرے سے روزے رکھے گی

(۱۲۳۵۲) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلْته ، عَنِ امْرَأَةٍ ثَقِيلَةِ الرَّأْسِ نَامَتْ وَمَعَهَا ابْنُهَا فَأَصْبَحَ مَيِّتًا ، قَالَ :أَطْيَبُ لِنَفْسِهَا أَنْ تُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ ، أَوْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قُلْتُ :فَإِنْ حَاضَتْ قَالَ :ذَلِكَ مَا لاَ بُدَّ لِلنِّسَاءِ مِنْهُ تَقْضِي أَيَّامَ حَيْضِهَا إذَا فَرَغَتْ.

(۱۲۳۵۲) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا ایک بڑے سر والی عورت کے ساتھ اس کا بچہ سویا ہوا تھا، صبح وہ مردہ پایا گیا، (اس کا کیا حکم ہے؟) فرمایا اس کے نفس کی پاکی یہ ہے کہ وہ کفارہ ادا کرے ایک غلام آزاد کرے، یا لگاتار ساٹھ روزے رکھے، میں نے عرض کیا اگر روزوں کے درمیان اس کو حیض آجائے؟ فرمایا یہ تو عورتوں کے لئے لازمی چیز ہے، جب حیض بند ہو جائے تو ان دنوں کے روزوں کی قضاء کرلے، (دوبارہ سارے روزے نہ رکھے)۔

(۱۲۳۵۳) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا قَتَلَتِ الْمَرْأَةُ نَفْسًا خَطَأً فَصَامَتْ ، ثُمَّ حَاضَتْ قَضَتْ يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۱۲۳۵۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت کسی کو خطاً قتل کردے پھر (کفارے میں) روزے رکھے اور اس کو حیض آجائے، تو ان ایام کی بعد میں قضاء کرلے۔

(۱۲۳۵٤) حدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :أَمَّا الْمَرْأَةُ فَتَصُومُ ، فَإِذَا حَاضَتْ تُتِمُّ مَا بَقِيَ.

(۱۲۳۵۴) حضرت ابن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ عورت روزے رکھے، پھر جب اس کو حیض آجائے تو جو باقی روزے رہ گئے ہیں ان کو مکمل کرلے۔

(۱۲۳۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي امْرَأَةٍ جَعَلَتْ عَلَيْهَا أَنْ تَعْتَكِفَ فَأَدْرَكَهَا الْحَيْضُ ، قَالَ : تَقْضِي مَا حَاضَتْ مِنْ عِدَّةِ أَيَّامٍ أُخَرَ.

(۱۲۳۵۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ کوئی عورت اعتکاف کی نذر مانے پھر اس کو ان دنوں میں حیض آجائے تو جن دنوں میں اس کو حیض آیا ہے ان دنوں کی بعد میں قضاء کرلے۔

(۱۲) تَصُومُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فِي كَفَّارَةِ يَمِينٍ ثُمَّ تَحِيضُ

قسم کے کفارہ میں تین روزے رکھے پھر اس کو حیض آجائے

(۱۲۳۵۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا صَامَتِ الْمَرْأَةُ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، فَحَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تُتِمَّ صَوْمَهَا فَلْتَسْتَقْبِلْ صَوْمَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ.

(۱۲۳۵۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت قسم کے کفارے کے تین روزے رکھے اور روزہ مکمل ہونے سے قبل ہی اس کو حیض آجائے تو وہ نئے سرے سے تین دن کے روزے رکھے۔

(۱۳) فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالْقُرْآنِ مَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ

کوئی شخص قرآن کی قسم کھائے اس پر کیا ہے؟

(۱۲۳۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ حَلَفَ بِسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَعَلَيْهِ بِكُلِّ آيَةٍ مِنْهَا يَمِينُ صَبْرٍ ، فَمَنْ شَاءَ بَرَّ وَمَنْ شَاءَ فَجَرَ.

(۱۲۳۵۷) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن پاک کی کسی سورت کی قسم اٹھائی تو اس پر ہر آیت کے بدلے قسم ہے، پس جو چاہے اس سے بری ہو جائے اور جو چاہے گناہ گار ہو جائے۔

(۱۲۳۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي كَنَفٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ فِي سُوقِ الرقِيقِ فَسَمِعَ رَجُلاً يَحْلِفُ : كَلاَّ وَسُورَةِ الْبَقَرَةِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : أَمَا إِنَّ عَلَيْهِ بِكُلِّ آيَةٍ مِنْهَا يَمِين.

(۱۲۳۵۸) حضرت ابو کنف کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ کے ساتھ بازار رقیق سے گزر رہا تھا، آپ نے سنا ایک شخص قسم اٹھا رہا تھا'' ہرگز نہیں سورۃ البقرہ کی قسم'' حضرت عبداللہ نے فرمایا: اس پر ہر آیت کے بدلے ایک قسم لازم ہوگئی ہے۔

(۱۲۳۵۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : مَنْ حَلَفَ بِسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَعَلَيْهِ بِكُلِّ آيَةٍ مِنْهَا يَمِين.

(۱۲۳۵۹) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن پاک کی کسی سورت کی قسم اٹھائے اس پر ہر آیت کے بدلے ایک

قسم (یمین) ہے۔

(۱۲۳۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ سَهل بْنِ مِنْجَابٍ قَالَ : مَنْ حَلَفَ بِسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ لَقِيَ اللَّهَ بِعَدَدِ آيِهَا خَطَايَا.

(۱۲۳۶۰) حضرت سہم بن منجاب ﷫ فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن پاک کی کسی سورت پر حلف اٹھائے وہ اللہ تعالیٰ سے اس سورت کی آیات کی تعداد کے برابر گناہوں کے ساتھ۔

(۱۲۳۶۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَنْ حَلَفَ بِسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَعَلَيْهِ بِكُلِّ آيَةٍ مِنْهَا يَمِينٌ ، وَمَنْ كَفَرَ بِآيَةٍ مِنْهُ كَفَرَ بِهِ كُلِّهِ.

(۱۲۳۶۱) حضرت مجاہد ﷫ فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن پاک کی کسی سورت پر حلف اٹھائے تو اس پر ہر آیت کے بدلے یمین ہے، اور جو کسی ایک آیت کا کفارہ ادا کردے تو وہ اس کی طرف سے سب کا کفارہ ہو جائے گا۔

(۱۲۳۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ حَلَفَ بِالْقُرْآنِ فَعَلَيْهِ بِكُلِّ آيَةٍ يَمِينٌ.

(۱۲۳۶۲) حضرت عبداللہ ﷫ فرماتے ہیں کہ جو قرآن پر حلف اٹھائے اس پر ہر آیت کے بدلے یمین ہے۔

(١٤) فِي الأَعْرَجِ وَالْمَجْنُونِ وَالأَعْوَرِ يُجْزِءُ فِي الرَّقَبَةِ

لنگڑا، مجنون اور کانا غلام آزاد کرنا کافی ہو جائے گا؟

(۱۲۳۶۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : مَنْ كَانَتْ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ ، فَاشْتَرَى نَسَمَةً ، قَالَ : إِذَا أَنْفَذَهَا مِنْ عَمَلٍ إِلَى عَمَلٍ أَجْزَأَهُ ، وَلاَ يُجْزِئه مَنْ لاَ يَعْمَلُ فَأَمَّا الَّذِي يَعْمَلُ فَالأَعْوَرُ وَنَحْوُهُ ، وَأَمَّا الَّذِي لاَ يَعْمَلُ فَالأَعْمَى وَالْمُقْعَدُ.

(۱۲۳۶۳) حضرت ابراہیم ﷫ فرماتے ہیں کہ جس کے ذمہ غلام آزاد کرنا ہو تو وہ ایک جان (غلام) خریدے، پھر جب اس کو نافذ کیا کسی عمل سے کسی عمل کی طرف، تو اس کی طرف سے کافی ہو جائے گا، اور کافی نہیں ہوگا جو اس نے عمل نہیں کیا، پس جو شخص عمل کرے تو کانا اور اس کی مثل ہے، اور جو عمل نہ کرے تو اندھا اور لنگڑا کے مثل ہے۔

(۱۲۳۶۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الأَعْرَجَ وَالْمُخَبَّلَ فِي الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ.

(۱۲۳۶۴) حضرت حسن ﷫ لنگڑے غلام اور وہ غلام جس کے اعضاء میں خرابی ہو کو رقبہ واجبہ میں ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۲۳۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ أَيُجْزِءُ فِي عِتْقِ الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ الأَعْوَرُ ؟ فَقَالَ : رُبَّ أَعْوَرَ ثُمَّ ثم دَارَ فَقَالَ : يُجْزِءُ الأَعْرَجَ قَالَ : فَقَالَ : السَّاعَة تجيء بِالْمُقْعَدِ.

(۱۲۳۶۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ رقبہ واجبہ میں کانا غلام کافی ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: بہت سے کانے غلام کافی ہو جاتے ہیں، پھر وہ لوٹا اور عرض کیا کیا لنگڑا غلام کافی ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن وہ لنگڑے پن کے ساتھ آئے گا۔

(۱۲۳۶۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُجْزِءُ الأَعْوَرُ.

(۱۲۳۶۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کانا غلام کافی ہو جائے گا۔

(۱۲۳۶۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :الْمَجْنُونُ لاَ يُجْزِءُ فِي الَّذِي عَلَيْهِ الرَّقَبَةُ.

(۱۲۳۶۷) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس پر غلام آزاد کرنا ہے اس کی طرف سے مجنون غلام کافی نہ ہوگا۔

(۱۲۳۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَيَجُوزُ فِي قَتْلِ النَّفْسِ رَقَبَةٌ مُؤْمِنَةٌ غَيْرُ سَوِيَّةٍ وَهُوَ يَنْتَفِعُ بِهَا أَعْرَجُ ، أَوْ أَشَلُّ ؟ فَأَبَى وَاسْتَحَبَّ السَّوِيَّةَ.

(۱۲۳۶۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا، کیا قتل نفس میں مؤمن غلام کو آزاد کرنا جو کہ تندرست نہ ہو کافی ہو جائے گا اور وہ اس سے نفع حاصل کر رہا ہے، وہ غلام لنگڑا ہے یا اس کا عضو شل ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے اس کا انکار کیا اور تندرست غلام کو پسند کیا۔

(۱۲۳۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يُجْزِءُ الأَعْمَى فِي الْكَفَّارَةِ.

(۱۲۳۶۹) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نابینا غلام کفارہ میں دینا جائز ہے۔

(۱۲۳۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :سَأَلْته عَنِ الأَعْمَى وَالْمُقْعَدِ ، فَقَالَ :لاَ يُجْزِءُ.

(۱۲۳۷۰) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے نابینے اور معذور غلام کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کافی نہیں ہے۔

(۱۵) فِي وَلَدِ الزِّنَا يُجْزِءُ فِي الرَّقَبَةِ أَمْ لاَ ؟

ولد الزنی غلام ادا کرنا کافی ہو جائے گا کہ نہیں؟

(۱۲۳۷۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا قَالاَ :لاَ يُجْزِءُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْوَاجِبِ وَلَدُ الزِّنَا.

(۱۲۳۷۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جہاں پر غلام آزاد کرنا واجب ہو وہاں ولد الزنی ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

(۱۲۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي فَأَوْصَى بِنَسَمَةٍ ، فَوَجَدْت نَسَمَةً قَدْ تَزَوَّجَ أَبُوهُ أُمَّهُ بِغَيْرِ إذْنِ مَوْلاَهُ ، فَسَأَلْت عَطَاءً ، فَقَالَ :أَكْرَهُ ذَلِكَ.

(۱۲۳۷۲) حضرت عثمان بن الاسود ویشین فرماتے ہیں کہ میرے اھل میں سے ایک شخص فوت ہوا اور اس نے ایک غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی، میں نے ایک غلام پایا جس کے ماں باپ نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تھا، میں نے اس بارے میں حضرت عطاء ویشین سے دریافت کیا تو آپ ویشین نے فرمایا میں تو اس کو نا پسند کرتا ہوں۔

(۱۲۳۷۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ فُلاَنِ بن عَمْرٍو قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ، عَنْ عِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ ، فَقَالَ: يُجْزِءُ.

(۱۲۳۷۳) حضرت فلان بن عمرو ویشین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر ویشین سے کفارہ یمین میں ولد الزنی آزاد کرنے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ویشین نے فرمایا کافی ہو جائے گا۔

(۱۲۳۷٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :يُجْزِءُ فِي الْوَاجِبِ ، وَلاَ يَفْضُلُهُ الَّذِي لِرِشْدَةٍ إِلاَّ بِتَقْوًى.

(۱۲۳۷۴) حضرت یونس ویشین فرماتے ہیں کہ ولد الزنی غلام کافی ہو جائے گا اور صحیح النسب غلام آزاد کرنے والے کو کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔

(۱۲۳۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :يُجْزِءُ وَلَدُ الزِّنَا فِي الرَّقَبَةِ.

(۱۲۳۷۵) حضرت طاؤس ویشین فرماتے ہیں کہ غلام آزاد کرنے میں ولد الزنی آزاد کرنا کافی ہو جائے گا۔

(۱۲۳۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يُجْزِءُ مِنَ الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ.

(۱۲۳۷۶) حضرت ابراہیم ویشین فرماتے ہیں کہ رقبہ واجبہ میں ولد الزنی دینا کافی نہیں ہے۔

(۱۲۳۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ :أَتَتِ امْرَأَةٌ أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَسَأَلَتْهُ عَنِ ابْنِ جَارِيَةٍ لَهَا مِنْ غَيْرِ رِشْدَةٍ وَعَلَيْهَا رَقَبَةٌ ، أَيُجْزِئُهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۱۲۳۷۷) حضرت سعید بن ابو سعید ویشین فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور دریافت کیا کہ میرے پاس ایک لونڈی کا بیٹا ہے جو صحیح النسب نہیں ہے اور میرے ذمہ غلام آزاد کرنا واجب ہے کیا وہ غلام آزاد کرنا کافی ہو جائے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں

(۱٦) الْكَافِرُ يُجْزِءُ مِنَ الْكَفَّارَةِ

کیا کافر غلام آزاد کرنا کافی ہو جائے گا؟

(۱۲۳۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى عِتْقَ الْكَافِرِ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَفَّارَاتِ.

(۱۲۳۷۸) حضرت یونس ویشین فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ویشین کفارات میں کافر غلام آزاد کرنے کو درست نہ سمجھتے تھے۔

(۱۲۳۷۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :يُجْزِءُ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ.

(۱۲۳۷۹) حضرت طاؤس ریشید فرماتے ہیں کہ کفارہ یمین میں یہودی یا نصرانی غلام آزاد کرنا کافی ہے۔

(۱۲۳۸۰) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يُجْزِءُ عِتْقُ أَهْلِ الْكُفْرِ.

(۱۲۳۸۰) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کافر غلام کا آزاد کرنا کافی نہیں ہے (کفارہ ادا نہیں ہوگا)۔

(۱۲۳۸۱) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يُجْزِءُ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ فِي الرَّقَبَةِ الْوَاجِبَةِ.

(۱۲۳۸۱) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں یہودی اور نصرانی غلام کا آزاد کرنا کافی ہو جائے گا۔

(۱۷) فِي عِتْقِ الْمُدَبَّرِ فِي الْكَفَّارَاتِ

کفارات میں مدبر غلام آزاد کرنا

(۱۲۳۸۲) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى عِتْقَ الْمُدَبَّرِ فِي الْكَفَّارَاتِ كُلِّهَا.

(۱۲۳۸۲) حضرت یونس ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ریشید تمام کفارات میں مدبر غلام کو آزاد کرنا کافی اور صحیح سمجھتے تھے۔

(۱۲۳۸۳) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس :قَالَ :يُجْزِءُ عِتْقُ الْمُدَبَّرِ فِي الْكَفَّارَةِ.

(۱۲۳۸۳) حضرت طاؤس ریشید فرماتے ہیں کہ کفارہ میں مدبر غلام آزاد کرنا کافی ہو جائے گا۔

(۱۲۳۸۴) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :تُجْزِءُ الْمُدَبَّرَةُ.

(۱۲۳۸۴) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ تیری طرف سے مدبر غلام کافی ہو جائے گا۔

(۱۲۳۸۵) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ يُجْزِءُ الْمُعْتَقُ عَنْ دُبُرٍ فِي الْكَفَّارَةِ.

(۱۲۳۸۵) حضرت زہری ریشید فرماتے ہیں کہ کفارات میں مدبر غلام آزاد کرنا کافی نہیں ہے۔

(۱۲۳۸۶) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ شَمَّاسٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أَمَّا الْمُدَبَّرَةُ فَلاَ تُجْزِءُ.

(۱۲۳۸۶) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں مدبرہ باندی کافی (جائز) نہیں ہے۔

(۱۲۳۸۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لاَ يُجْزِءُ الْمُدَبَّرُ.

(۱۲۳۸۷) حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں مدبر غلام آزاد کرنا کافی نہیں ہے۔

(۱۲۳۸۸) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :أَمَّا الْمُدَبَّرُ فَلاَ يُجْزِءُ.

(۱۲۳۸۸) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ مدبر غلام آزاد کرنا کافی نہیں ہے۔

(۱۸) فِی أُمِّ الْوَلَدِ تُجْزِءُ فِی الْکَفَّارَةِ أَمْ لاَ ؟

کفارہ میں ام ولد کو آزاد کرنا کافی ہو جائے گا کہ نہیں؟

(۱۲۳۸۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : تُجْزِءُ أُمُّ الْوَلَدِ فِی الظِّهَارِ.

(۱۲۳۸۹) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ظہار میں ام ولد کو آزاد کرنا کافی ہو جائے گا۔

(۱۲۳۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ شَمَّاسٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : تُجْزِءُ أُمُّ الْوَلَدِ فِی الظِّهَارِ.

(۱۲۳۹۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(۱۲۳۹۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ قَالَ : تُجْزِءُ فِی الظِّهَارِ.

(۱۲۳۹۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۲۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ هِشَامٍ

(۱۲۳۹۲) حضرت ھشام رحمہ اللہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۲۳۹۳) وابْنُ إِدْرِیسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وعَنْ اللَّیْثِ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: لاَ تُجْزِءُ أُمُّ الْوَلَدِ فِی الظِّهَارِ.

(۱۲۳۹۳) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کفارہ ظہار میں ام ولد کو آزاد کرنا کافی نہیں ہوگا۔

(۱۲۳۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، قَالَ : لاَ تُجْزِءُ أُمُّ الْوَلَدِ فِی الْکَفَّارَةِ.

(۱۲۳۹۴) حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کفار ظہار میں ام ولد کو آزاد کرنا کافی نہ ہوگا۔

(۱۲۳۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ تُجْزِءُ أُمُّ الْوَلَدِ فِی الظِّهَارِ.

(۱۲۳۹۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں ظہار میں ام ولد کو آزاد کرنا کافی نہیں۔

(۱۲۳۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : کَانَ لاَ یَرَی عِتْقَ أُمِّ الْوَلَدِ فِی شَیْءٍ مِنَ الْکَفَّارَاتِ.

(۱۲۳۹۶) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ کفارات میں ام ولد کو آزاد کرنے کو درست نہ سمجھتے تھے۔

(۱۲۳۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو قطن ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ فِی أُمِّ الْوَلَدِ فِی کَفَّارَةِ الظِّهَارِ ، قَالَ : لاَ تُجْزِئه ، وَقَالَ : الْحَکَمُ : غَیْرُهَا أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْهَا ، وَأَرْجُو.

(۱۲۳۹۷) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کفارہ ظہار میں ام ولد کو آزاد کرنا کافی نہیں ہے، اور حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کے علاوہ کوئی اور غلام آزاد کرنا پسندیدہ ہے (اور میں امید کرتا ہوں)۔

(۱۲۳۹۸) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ وَالشَّعْبِیِّ ، قَالاَ : لاَ تُجْزِءُ أُمُّ الْوَلَدِ مِنَ الرَّقَبَةِ.

(۱۲۳۹۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام آزاد کرنے میں ام ولد کو آزاد کرنا کافی نہ ہوگا۔

(۱۲۳۹۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : تُجْزِءُ أُمُّ الْوَلَدِ مِنَ الرَّقَبَۃِ.

(۱۲۳۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۱۹) فِی الْمُکَاتَبَۃِ تُجْزِءُ ، أَوْ وَلَدُهَا ؟

مکاتبہ لونڈی یا اس کا بچہ آزاد کرنا کافی ہو جائے گا؟

(۱۲٤۰۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَیُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَیْمُونٍ ، أَنَّ رَجُلاً کَانَ عَلَیْہِ نَسَمَۃٌ فَأَرَادَ أَنْ یُعْتِقَ وَلَدَ مُکَاتَبَۃٍ لَهُمْ ، فَقَالَ : لاَ أَعْتِقْ غَیْرَہُ.

(۱۲۴۰۰) حضرت جعفر بن برقان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کے ذمہ غلام آزاد کرنا تھا اس نے اپنی مکاتبہ باندی کے بیٹے کو آزاد کرنا چاہا؟ حضرت میمون رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں اس کے علاوہ کوئی اور غلام آزاد کرو۔

(۱۲٤۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ أَبِی حَنِیفَۃَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : لاَ یُجْزِءُ فِی الظِّهَارِ ، وَلاَ التَّحْرِیرِ ، وَلاَ الْقَتْلِ وَلَدُ مُکَاتَبَۃٍ.

(۱۲۴۰۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ظہار میں، غلام آزاد کرنے میں اور قتل کے کفارہ میں مکاتبہ کا بیٹا آزاد کرنا کافی نہ ہوگا۔

(۲۰) الَّذِی یُصِیبُ الْجَنِینَ مَنْ قَالَ عَلَیْہِ عِتْقُ رَقَبَۃٍ مَعَ الْغُرَّۃِ

جس شخص کی وجہ سے جنین گرے اس پر غلام آزاد کرنا اور تاوان دینا ہے

(۱۲٤۰۲) حَدَّثَنَا هُشَیْمُ بْنُ بَشِیرٍ ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُغِیرَۃَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، وَحَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُمْ قَالُوا : فِیمَنْ أَصَابَ جَنِیناً : إِنَّ عَلَیْہِ عِتْقَ رَقَبَۃٍ مَعَ الْغُرَّۃِ.

(۱۲۴۰۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ، حضرت حجاج رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کی وجہ سے جنین گرے اس پر غلام آزاد کرنا اور تاوان دینا واجب ہے۔

(۱۲٤۰۳) غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنِ الْحَکَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُہُ یَقُولُ : إذَا ضُرِبَتِ الْمَرْأَۃُ وَأَلْقَتْ جَنِیناً ، قَالَ : صَاحِبُہُ یُعْتِقُ.

(۱۲۴۰۳) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے سنا کہ عورت کو مارا جائے جس کی وجہ سے وہ جنین (مرا ہوا بچہ) جنے تو جس نے مارا اس پر غلام آزاد کرنا ہے۔

(۱۲٤۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، وَوَکِیعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : أَنَّ رَجُلاً مَسَحَ بَطْنَ امْرَأَۃٍ ، فَأَلْقَتْ جَنِیناً ، فَأَمَرَہُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ یُعْتِقَ.

(۱۲۴۰۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عورت کے پیٹ کو چھوا تو اس کا مرا ہوا بچہ پیدا ہوا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا یہ غلام آزاد کرے۔

(۳۱) فِی کَفَّارَةِ الظِّهَارِ یُطْعِمُ سِتِّینَ مِسْکِینًا أو عَشَرَةً یُکَرِّرُ عَلَیْهِمُ الإِطْعَامَ

کفارہ ظہار میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے گا یا دس کو بار بار کھلایا جا سکتا ہے؟

(۱۲٤۰۵) عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِی رَجُلٍ عَلَیْهِ إطْعَامُ مَسَاکِینَ فِی کَفَّارَةِ الظِّهَارِ فَأَطْعَمَ عَشَرَةً، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ یُعِیدَ عَلَیْهِمْ حَتَّی یَسْتَکْمِلَ ، قَالَ : لاَ ، حَتَّی یُطْعِمَ سِتِّینَ مِسْکِینًا.

(۱۲۴۰۵) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کے ذمہ کفارہ ظہار میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے وہ دس کو کھلاتا ہے پھر دوبارہ انہی دس کو کھلانے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ ساٹھ مکمل ہو جائیں (تو یہ ٹھیک ہے؟) آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں وہ ساٹھ مسکینوں کو ہی کھانا کھلائے۔

(۱۲٤۰٦) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ ، عَنْ یَعْقُوبَ ، عَنْ قَیْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ بِنَحْوِهِ.

(۱۲۴۰۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۳۲) الرَّجُلُ یَحْلِفُ بِغَیْرِ اللهِ ، أَوْ بِأَبِیهِ

کوئی شخص غیر اللہ کی یا اپنے والد کی قسم کھائے

(۱۲٤۰۷) حدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وهو یَقُولُ : وَأَبِی وَأَبِی ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : إنَّ اللَّهَ یَنْهَاکُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِکُمْ ، فَقَالَ : عُمَرُ : وَاللَّهِ لاَ حَلَفْت بِهَا لاَ ذَاکِرًا ، وَلاَ آثِرًا. (بخاری ۶۶۴۷۔ مسلم ۲)

(۱۲۴۰۷) حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد کی قسم کھا رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے آباؤ اجداد کی قسمیں کھانے سے روکا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے جان بوجھ کر اور نہ ہی بھول کر آباء واجداد کی قسم کھائی۔

(۱۲٤۰۸) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ إسْمَاعِیلَ بْنِ أُمَیَّةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَدْرَکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ فِی بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَهُوَ یَقُولُ : وَأَبِی ، وَأَبِی ، فَقَالَ : إنَّ اللَّهَ یَنْهَاکُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِکُمْ ، مَنْ حَلَفَ فَلْیَحْلِفْ بِاللَّهِ ، أَوْ لِیَسْکُتْ. (ابوداؤد ۳۲۴۴۔ ترمذی ۱۵۳۴)

(۱۲۴۰۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ اپنے باپ کی

قسم کھارہے ہیں، آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں آباء کی قسمیں اٹھانے سے منع فرمایا ہے، جس نے قسم اٹھانی ہے وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا خاموش ہو جائے۔

(۱۲٤۰۹) عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ ، وَلاَ بِالطَّوَاغِيتِ. (مسلم ۶۔ احمد ۵/ ۶۲)

(۱۲۴۰۹) حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشادفرمایا: اپنے آباؤ اجداد اور شیطانوں کی قسم مت اٹھاؤ۔

(۱۲٤۱۰) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :حَدَّثْت قَوْمًا حَدِيثًا ، فَقُلْت :لاَ وَأَبِي ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي :لاَ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ ، قَالَ :فَالْتَفَتُّ ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ حَلَفَ بِالْمَسِيحِ لَهَلَكَ ، وَالْمَسِيحُ خَيْرٌ مِنْ آبَائِكُمْ. (عبدالرزاق ۱۵۹۲۵)

(۱۲۴۱۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک قوم سے کوئی بات کی پھر میں نے کہا نہیں میرے باپ کی قسم، ایک شخص نے میرے پیچھے سے کہا: اپنے آباؤ اجداد کی قسم مت اٹھاؤ، جب میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے دیکھا وہ رسول اکرم ﷺ ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص حضرت مسیح علیہ السلام کی قسم اٹھائے تو وہ ھلاک ہوگیا حالانکہ حضرت مسیح علیہ السلام تمہارے آباء سے افضل اور بہتر تھے۔

(۱۲٤۱۱) حدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ :حلَفْت بِأَبِي ، فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي يَقُولُ :لاَ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۱۹)

(۱۲۴۱۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی قسم اٹھائی میرے پیچھے سے ایک شخص نے کہا اپنے آباؤ اجداد کی قسم مت اٹھاؤ، جب میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو وہ حضور اکرم ﷺ تھے۔

(۱۲٤۱۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ ابن عُمَرَ فِي حَلْقَةٍ ، فَسَمِعَ رَجُلاً يَقُول :لاَ ، وَأَبِي ، فَرَمَاهُ بِالْحَصَى ، وَقَالَ :إِنَّهَا كَانَتْ يَمِين عمر ، فَنَهَاه النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا، وَقَالَ :إِنَّهَا شِرْكٌ. (احمد ۲/ ۵۸۔ طحاوی ۸۲۵)

(۱۲۴۱۲) حضرت سعد بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک حلقہ (مجلس) میں تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے سنا ایک شخص اپنے باپ کی قسم اٹھا رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کنکر مارا اور فرمایا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قسم تھی آنحضرت ﷺ نے ان کو اس سے روکا اور فرمایا یہ شرک ہے۔

(۱۲٤۱۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ الحسن بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ليس منا مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ ، أو قَالَ بِغَيْرِ الإسلام.

(۱۲۴۱۳) حضرت حسن بن محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو غیر اللہ یا غیر اسلام کی قسم اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

(١٢٤١٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لأَنْ أَحْلِفَ بِاللَّهِ كَاذِبًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْلِفَ بِغَيْرِهِ وَأَنَا صَادِقٌ.

(۱۲۴۱۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ پر جھوٹی قسم اٹھاؤں یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ اس بات سے کہ میں غیر اللہ کی قسم اٹھاؤں اور میں سچا ہوں۔

(١٢٤١٥) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَرَّ عُمَرُ بِالزُّبَيْرِ وَهُوَ يَقُولُ :لاَ وَالْكَعْبَةِ ، فَرَفَعَ عَلَيْهِ الدِّرَّةَ ، وَقَالَ :الْكَعْبَةُ لاَ أُمَّ لَكَ تُطْعِمُك وَتَسْقِيك؟.

(۱۲۴۱۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ کعبہ کی قسم اٹھا رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا درہ ان پر بلند کیا اور فرمایا: کعبہ! تیری ماں نہ ہو، وہ تجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے؟۔

(١٢٤١٦) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ كَعْبٌ :إِنَّكُمْ تُشْرِكُونَ ، قَالُوا : وَكَيْفَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ ؟ قَالَ :يَحْلِف الرَّجُلُ لاَ وَأَبِي ، لاَ وَأَبِيك ، لاَ لَعَمْرِي ، لاَ وَحَيَاتِكَ ، لاَ وَحُرْمَةِ الْمَسْجِدِ ، لاَ وَالإِسْلاَمِ ، وَأَشْبَاهِهِ مِنَ الْقَوْلِ.

(۱۲۴۱۶) حضرت کعب رحمہ اللہ نے فرمایا بیشک تم لوگ شرک کرتے ہو، لوگوں نے عرض کیا اے ابو اسحاق رحمہ اللہ! کیسے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ قسمیں اٹھاتے ہیں میرے باپ کی قسم، تیرے باپ کی قسم، میری زندگی اور عمر کی قسم، تیری زندگی کی قسم، مسجد کی حرمت کی قسم، اسلام کی قسم اور اس کے مشابہ دوسری قسمیں (یہ سب شرک ہی تو ہے)۔

(١٢٤١٧) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَقَدْ أَدْرَكْت النَّاسَ ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلاً رَكِبَ رَاحِلَتَهُ لأَنْضَاهَا قَبْلَ أَنْ يَسْمَعَ رَجُلاً يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللهِ.

(۱۲۴۱۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ اگر ان میں سے کوئی سواری پر سوار ہوتا تو وہ فوراً اس سے پہلے کہ کوئی غیر اللہ کی قسم کھائے اپنی سواری دوڑا دیتا تھا۔ (یعنی غیر اللہ کی قسم سے وہ لوگ اتنا ڈرتے تھے)۔

(١٢٤١٨) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الحسن ، قَالَ :لاَ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ ، وَلاَ بِالطَّوَاغِيتِ.

(۱۲۴۱۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنے آباؤ اجداد اور طاغوت کی قسم مت اٹھاؤ۔

(١٢٤١٩) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هِشَامٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ ، قَالَ :مَا أُبَالِي حَلَفْت بِحَيَاةِ رَجُلٍ ، أَوْ بِالصَّلِيبِ.

(۱۲۴۱۹) حضرت قاسم بن مخیمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں پروا نہیں کرتا کہ میں کسی شخص کی زندگی کی قسم اٹھاؤں یا صلیب کی قسم اٹھاؤں، (دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے)۔

(۱۲٤۲۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ :لاَ وَحَيَاتِك.

(۱۲۴۲۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص زندگی کی قسم اٹھائے۔

(۱۲٤۲۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :إنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُقْسِمُ بِمَا شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ ، وَلَيْسَ لأَحَدٍ أَنْ يُقْسِمَ إلاَّ بِاللَّهِ ، وَمَنْ أَقْسَمَ بالله فَلاَ يَكْذِبُ.

(۱۲۴۲۱) حضرت میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں جو چاہا تقسیم کیا اور کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ غیر اللہ کی قسم اٹھائے، اور جو اللہ کی قسم اٹھائے وہ جھوٹی قسم نہ اٹھائے۔

(۱۲٤۲۲) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ أُمِّ بَكْرٍ بِنْتِ الْمِسْوَرِ ، أَنَّ الْمِسْوَرَ سَمِعَ ابْنًا لَهُ وَهُوَ يَقُولُ :أَشْرَكْت بِاَللَّهِ ، أَوْ كَفَرْت بِاللَّهِ فَضَرَبَهُ ، ثُمَّ قَالَ :قُلْ :أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ آمَنْت بِاللَّهِ ، ثَلاَثًا.

(۱۲۴۲۲) حضرت ام بکر بنت مسور رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت مسور رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے سے سنا وہ کہہ رہا تھا میں نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا یا میں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، آپ رحمہ اللہ نے اس کو مارا اور فرمایا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ کہہ اور آمَنْت بِاللَّهِ کہہ، تین بار یہی فرمایا۔

(۱۲٤۲۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ أَخْبَرَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ : حَلَفْت بِاللاَّتِ وَالْعُزَّى ، فَأَتَيْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْت :إنِّي حَلَفْت بِاللاَّتِ وَالْعُزَّى ، قَالَ : قُلْ :لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، ثَلاَثًا ، وَانْفُثْ عَنْ شِمَالِكَ ثَلاَثًا ، وَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ، ثُمَّ لاَ تَعُدْ.

(ابن ماجہ ۲۰۹۷۔ احمد ۱۸۶)

(۱۲۴۲۳) حضرت مصعب بن سعد رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے لات وعزیٰ کی قسم اٹھائی، میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، میں نے لات وعزیٰ کی قسم اٹھائی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین بار لا الہ الا اللہ کہہ، اور اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور اللہ سے شیطان کی پناہ مانگ پھر دوبارہ ایسا نہ کہنا۔

(۲۳) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لَعَمْرِي ، عَلَيْهِ شَيْءٌ ؟

کوئی شخص لعمری کہہ کر قسم اٹھائے اس پر کچھ ہے؟

(۱۲٤۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَتْ يَمِينُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ :لَعَمْرِي.

(۱۲۴۲۴) حضرت عیینہ بن عبد الرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ لعمری (میری عمر

کی قسم) کہہ کرقسم اٹھاتے۔

(١٢٤٢٥) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :نبئت أن أَبَا السَّوَّارِ الْعَدَوِيَّ ، قَالَ :إِذَا سَمِعْتُمُونِي أقول :لاَهَا اللهِ إِذًا ، أَوْ لَعَمْرِي ، فَذَكِّرُونِي.

(۱۲۴۲۵) حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالسوار العدوی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ جب تم مجھ سے سنو کہ میں یوں کہہ رہا ہوں، نہیں اللہ کی قسم تب، یا میری عمر کی قسم تو تم مجھے یاد دلا دو۔

(١٢٤٢٦) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا قَالَ الرَّجُلُ :لَعَمْرِي لاَ أَفْعَلُ كَذَا كَذَا ، إِنْ حَنِثَ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ.

(۱۲۴۲۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص قسم اٹھائے کہ میری عمر کی قسم میں یہ یہ نہیں کروں گا، پھر اگر وہ حانث ہو جائے تو اس پر کفارہ ہے۔

(١٢٤٢٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَعَمْرِي لَغْوٌ.

(۱۲۴۲۷) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لعمری کہہ کرقسم اٹھانا لغو ہے۔

(١٢٤٢٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ :لَعَمْرِي.

(۱۲۴۲۸) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ لعمری کہہ کرقسم اٹھانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(١٢٤٢٩) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ كَعْبٌ :إِنَّكُمْ تُشْرِكُونَ ، قَالُوا :وَكَيْفَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ ؟ قَالَ :يَقُولُ أَحَدُكُمْ :لاَ وَلَعَمْرِي ، لاَ وَحَيَاتِك.

(۱۲۴۲۹) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک تم لوگ شرک کرتے ہو، لوگوں نے عرض کیا اے ابواسحاق رضی اللہ عنہ! وہ کیسے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کوئی سے کوئی شخص قسم اٹھاتا ہے یوں کہہ کر میری زندگی کی قسم، تیری زندگی کی قسم۔

(٢٤) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ حَلَفْت وَلَمْ يَحْلِفْ

کوئی شخص حلفت کہے لیکن حلف نہ اٹھائے

(١٢٤٣٠) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قِيلَ لِلرَّجُلِ حَلَفْت أن لاَ تَفْعَلَ كَذَا وَكَذَا ؟ فَيَقُولُ :نعَمْ ، وَلَمْ يَحْلِفْ ، قَالَ :عَلَيْهِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

(۱۲۴۳۰) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص کو کہا جائے کہ تو نے حلف اٹھایا ہے کہ تو ایسے ایسے نہیں کرے گا؟ وہ کہے ٹھیک ہے اور حلف نہ اٹھائے، فرمایا اس پر قسم کا کفارہ ہے۔

(١٢٤٣١) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هُشَام ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا قَالَ :عَلَيَّ يَمِينٌ ، ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ.

(۱۲۴۳۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کہے مجھے پر یمین ہے پھر حانث ہو جائے تو اس پر کفارہ ہے۔

(۱۲٤۳۲) حدَّثَنَا غندَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ :إذَا قَالَ :قَدْ حَلَفْت ، وَلَمْ يَكُنْ حَلَفَ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ.

(۱۲۴۳۲) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کہے میں نے حلف اٹھایا حالانکہ اس نے قسم نہیں اٹھائی تھی، تو اس پر کفارہ نہیں ہے۔

(۱۲٤۳۳) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا قَالَ :الرَّجُلُ حَلَفْت ، وَلَمْ يَحْلِفْ فَقَدْ كَذَبَ وَحَلَفَ ، وَإِذَا قَالَ :قَدْ حَلَفْت وَكَذَبْت ، فَقَدْ كَذَبَ.

(۱۲۴۳۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کہے میں نے حلف اٹھایا، اور حالانکہ اس نے قسم نہیں کھائی تھی، تو تحقیق اس نے جھوٹ بولا اور وہ حالف بن گیا اور اگر کہے تحقیق میں نے حلف اٹھایا اور جھوٹ بولا تو تحقیق اس نے جھوٹ بولا۔

(۲۵) مَنْ قَالَ الْكَفَّارَةُ بَعْدَ الْحِنْثِ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ حانث ہونے کے بعد کفارہ ادا کیا جائے گا

(۱۲٤۳٤) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طُرْفَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنهَا فَلْيَدَعْ يَمِينَهُ ، وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ، وَلْيُكَفِّرْ يَمِينَهُ. (مسلم ۱۲۷۲۔ احمد ۴/ ۲۵۶)

(۱۲۴۳۴) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی قسم اٹھائے پھر اس سے اچھی چیز دیکھے تو اپنی یمین کو چھوڑ دے اور آئے اس کے پاس جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردے۔

(۱۲٤۳۵) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا حَلَفْت عَلَى يَمِينٍ ، فَرَأَيْت مَا هُوَ خَيْرٌ مِنهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ يَمِينَك. (بخاری ۶۶۲۲۔ ابوداؤد ۳۲۷۱)

(۱۲۴۳۵) حضرت عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو کوئی قسم اٹھائے، پھر اس سے بہتر کوئی چیز دیکھے تو بہتر کے پاس آجاؤ اور یمین کا کفارہ ادا کردو۔

(۱۲٤۳٦) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ. (طبرانی ۸۷۳۔ طیالسی ۱۳۷۰)

(۱۲۴۳۶) حضرت عبد الرحمن بن اذینہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو

کوئی قسم اٹھائے، پھر اس سے بہتر کوئی چیز دیکھے تو بہتر کے پاس آجاؤ اور یمین کا کفارہ ادا کردو۔

(۱۲۴۳۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رضى اللَّهُ عَنهَا ، قَالَتْ :إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ لاَ يَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَيَحْنَثُ فِيهَا ، حَتَّى نَزَلَتْ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ ، قَالَ :لاَ أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إلاَّ أَتَيْتُ الَّذِى هُوَ خَيْرٌ ، وَكَفَّرْت يَمِينِى.

(۱۲۴۳۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قسم کا کفارہ نازل ہونے سے پہلے کوئی قسم توڑتے نہ تھے۔ جب قسم کے کفارے کا حکم نازل ہوا تو آپ فرماتے تھے کہ میں جب کبھی قسم اٹھاتا ہوں تو وہی کرتا ہوں جس میں بہتری ہو، اگر قسم توڑنا بہتر ہو تو میں قسم توڑ کر کفارہ دے دیتا ہوں۔

(۱۲۴۳۸) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :كَانَ أَبُو بَكْرٍ رضى اللَّهُ عَنْهُ إذَا حَلَفَ لَمْ يَحْنَثْ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿لاَ يُؤَاخِذُكُمَ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِى أَيْمَانِكُمْ﴾ ، فَكَانَ إذَا حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ ، فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا أَتَى الَّذِى هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِهِ.

(۱۲۴۳۸) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب قسم اٹھاتے تو حانث نہ ہوتے یہاں تک کہ قرآن پاک کی آیت نازل ہوئی، ﴿لاَ يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِىْ اَيْمَانِكُمْ﴾ پھر جب آپ حلف اٹھاتے اور اس کے علاوہ میں خیر دیکھتے تو اس کو انجام دیتے اور اپنی یمین کا کفارہ ادا کر لیتے۔

(۱۲۴۳۹) حدَّثَنَا أبو أسامة ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانُوا يَقُولُونَ :مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا فَلْيَدَعْ يَمِينَهُ وَلْيَأْتِ الَّذِى هُوَ خَيْرٌ ، وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ.

(۱۲۴۳۹) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے تھے، جو شخص قسم اٹھائے اور اس کے غیر میں خیر دیکھے تو اپنی قسم کو چھوڑ کر اس خیر کو انجام دیدے اور اپنی یمین کا کفارہ ادا کرے۔

(۱۲٤٤۰) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ :حَلَفْت عَلَى أَمْرٍ غَيْرُهُ خَيْرٌ مِنْهُ أدعه وأُكَفِّرُ يَمِينِى ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۱۲۴۴۰) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا میں کسی کام پر قسم اٹھاؤں پھر اس کے علاوہ میں خیر دیکھوں تو قسم کو چھوڑ کر اس کا کفارہ ادا کرلوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں۔

(۱۲٤٤۱) حدَّثَنَا الفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِى حَصِينٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ :مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِى هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ.

(۱۲۴۴۱) حضرت قبیصہ بن جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص قسم اٹھائے پھر اس کے علاوہ میں خیر دیکھے تو اس کو انجام دیدے اور اپنی یمین کا کفارہ ادا کردے۔

(۱۲۴٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُد الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، قَالَ :سَأَلْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لاَ يَدْخُلَ عَلَى خَالَتِهِ ، قَالَ :يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَيُكَفِّرُ يَمِينَهُ.

(۱۲۴۴۲) حضرت عاصم بن المنذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید بن عمیر سے دریافت کیا ایک شخص نے نذر مانی ہے کہ اپنی خالہ کے گھر داخل نہیں ہوگا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ داخل ہو جائے اور یمین کا کفارہ ادا کرے۔

(۱۲٤٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِضَرْعٍ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :ادْنُ ، فَقَالَ لَهُ :الرَّجُلُ :إِنِّي حَلَفْتُ أَنْ لاَ آكُلَ ضَرْعَ نَاقَةٍ ، فَقَالَ: ادْنُ فَكُلْ.

(۱۲۴۴۳) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس اونٹ کا گوشت لایا گیا میں آپ کے پاس تھا، قوم میں سے ایک شخص الگ ہوگیا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: قریب ہو جاؤ، اس شخص نے کہا میں نے قسم اٹھائی ہے کہ میں اونٹ کا گوشت (تھن کی طرف والا گوشت) نہیں کھاؤں گا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریب ہو جا اور کھا۔

(۱۲٤٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضى اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ كَانَ يُكَفِّرُ قَبْلَ أَنْ يَحْنَثَ.

(۱۲۴۴۴) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حانث ہونے سے قبل ہی کفارہ ادا فرما دیا کرتے تھے۔

(۳٦) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يُكَفِّرَ قَبْلَ أَنْ يَحْنَثَ

بعض حضرات نے حانث ہونے سے قبل ہی کفارہ ادا کرنے کی اجازت دی ہے

(۱۲٤٤٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ان مَسْلَمَةَ بن مَخلَّد وَسَلْمَانَ كَانَا يَرَيَانِ أَنْ يُكَفِّرَ قَبْلَ أَنْ يَحْنَثَ.

(۱۲۴۴۵) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسلمہ بن مخلد رحمہ اللہ اور حضرت سلمان رحمہ اللہ حانث ہونے سے قبل ہی کفارہ ادا کرنے کو جائز سمجھتے تھے۔

(۱۲٤٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ رضى اللَّهُ عَنْهُ دَعَا غُلاَمًا لَهُ فَأَعْتَقَهُ ، ثُمَّ حَنِثَ فَصَنَعَ الَّذِي حَلَفَ عَلَيْهِ.

(۱۲۴۴۶) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کو بلایا اور اس کو آزاد کر دیا، پھر بعد میں وہ حانث ہوئے تو اس غلام کو اس قسم کا کفارہ بنا دیا۔

(۱۲٤٤۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يُكَفِّرُ قَبْلَ أَنْ يَحْنَثَ.

(۱۲۴۴۷) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ حانث ہونے سے قبل ہی کفارہ ادا فرما دیا کرتے تھے۔

(١٢٤٤٨) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يُكَفِّرُ قَبْلَ أَنْ يَحْنَثَ.

(۱۲۴۴۸) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ حانث ہونے سے پہلے ہی کفارہ ادا فرمادیا کرتے تھے۔

(١٢٤٤٩) حدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يُكَفِّرُ قَبْلَ أَنْ يَحْنَثَ ، وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ : يَحْنَثُ ، ثُمَّ يُكَفِّرُ.

(۱۲۴۴۹) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ حانث ہونے سے قبل ہی کفارہ ادا فرمایا کرتے تھے اور حضرت حسن ؒ حانث ہوتے پھر کفارہ ادا کرتے۔

(١٢٤٥٠) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً سَأَلَ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ ، قَالَ : حلَفْت عَلَى يَمِينٍ غَيْرُهَا خَيْرٌ مِنْهَا ، قَالَ : كَفِّرْ يَمِينَكَ وَاعْمِدْ إلَى الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

(۱۲۴۵۰) حضرت عبداللہ بن کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ ایک شخص نے حضرت جابر بن زید ؒ سے سوال کیا کہ میں نے قسم کھائی پھر اس کے علاوہ میں اس سے بہتری دیکھوں تو؟ آپ ؒ نے فرمایا اپنی قسم کا کفارہ ادا کر اور جو بہتر ہے اس کا ارادہ کر۔

(٢٧) فِي الأَيْمَانِ الَّتِي لاَ تُكَفَّرُ وَاخْتِلاَفُهُمْ فِي ذَلِكَ

وہ قسمیں جن پر کفارہ نہیں ہے اور اس میں اختلاف

(١٢٤٥١) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ : يَمِينٌ لاَ تُكَفَّرُ ، الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى الْكَذِبِ يَتَعَمَّدُهُ ، فَذَلِكَ إلَى اللهِ ، إنْ شَاءَ عَذَّبَهُ ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ.

(۱۲۴۵۱) حضرت ابو مالک ؒ فرماتے ہیں کہ وہ قسم جس پر کفارہ نہیں ہے، کوئی شخص دانستہ جھوٹ پر قسم اٹھائے تو وہ اللہ پر ہے اگر چاہے تو اس کو عذاب دے اور اگر چاہے تو معاف کر دے۔

(١٢٤٥٢) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ يَتَعَمَّدُهُ ، قَالَ حَمَّادٌ : لَيْسَ لِهَذَا كَفَّارَةٌ ، وَقَالَ : الْحَكَمُ : الْكَفَّارَةُ خَيْرٌ.

(۱۲۴۵۲) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر کسی چیز پر قسم اٹھائے تو حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں اس پر کفارہ نہیں ہے اور حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ کفارہ ادا کرنا بہتر ہے۔

(١٢٤٥٣) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ عِنْدَهُ ، وَلاَ يَدْرِي ثم يدري أَنَّهُ عِنْدَهُ ، قَالَ : يُكَفِّرُ يَمِينَهُ ، قَالَ : وَقَالَ عَطَاءٌ وَالْحَكَمُ فِي التي لاَ تُكَفَّرُ : كَفِّرْ.

(۱۲۴۵۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں قسم اٹھائے کہ وہ اس کے پاس ہے اور اس کو

معلوم نہ ہو، پھر اس کو معلوم ہو جائے کہ وہ اس کے پاس ہے، فرماتے ہیں یمین کا کفارہ ادا کرے، اور حضرت عطاء اور حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں اس کے متعلق جس میں کفارہ ادا نہ کیا جاتا ہو، فرماتے ہیں کفارہ ادا کرے۔

(۱۲۴۵۴) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الأَيْمَانُ أَرْبَعَةٌ ، فَيمِينَانِ يُكَفَّرَانِ وَيَمِينَانِ لاَ يُكَفَّرَانِ :وَاللَّهِ لاَ أفعَلُ وَاللَّهِ لأفْعَلَنَّ ، قَالَ :فَهُمَا تُكَفَّرَانِ ، وَاللهِ مَا فَعَلْتُهُ وَاللهِ لَقَدْ فَعَلْتُ ، فَلاَ تُكَفَّرَانِ.

(۱۲۴۵۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ یمین کی چار قسمیں ہیں دو قسموں کا کفارہ ہے اور دو کا کفارہ نہیں ہے، اللہ کی قسم نہیں کروں گا یا اللہ کی قسم ضرور کروں گا ان دونوں میں کفارہ ہے، اور اللہ کی قسم میں نے نہیں کیا، اور اللہ کی قسم میں کر چکا ان میں کفارہ نہیں ہے۔

(۲۸) مَنْ قَالَ الْقَسَمُ يَمِينٌ يُكَفَّرُ

قسم یمین ہے اس پر کفارہ ادا کیا جائے گا

(۱۲۴۵۵) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :الْقَسَمُ يَمِينٌ.

(۱۲۴۵۵) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ قسم یمین ہے۔

(۱۲۴۵۶) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الْقَسَمُ يَمِينٌ ، ثُمَّ قَرَأَ :﴿وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ﴾.

(۱۲۴۵۶) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ قسم یمین ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، ﴿وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَہْدَ اَیْمَانِہِمْ﴾.

(۱۲۴۵۷) حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أَقْسَمْتُ يَمِينٌ.

(۱۲۴۵۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اَقْسَمْتُ میں نے قسم اٹھائی یہ یمین ہے۔

(۱۲۴۵۸) حدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ :أَقْسَمَ رَجُلٌ أَنْ لاَ يَشْرَبَ مِنْ لَبَنِ شَاةِ امْرَأَتِهِ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ :أَطْيَبُ لِنَفْسِهِ أَنْ يُكَفِّرَ يَمِينَهُ.

(۱۲۴۵۸) حضرت ابوالبختری ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے قسم اٹھائی کہ بیوی کی بکری کا دودھ نہیں پیوں گا، حضرت عبد اللہ ؒ نے فرمایا: اس کے نفس کے لیے پسندیدہ یہ ہے کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

(۱۲۴۵۹) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ أَقْسَمَ عَلَى رَجُلٍ فَأَحْنَثَهُ ، قَالَ :أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُكَفِّرَ يَمِينَهُ.

(۱۲۴۵۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی شخص سے قسم اٹھوائے اور پھر اس قسم توڑوا دے، تو فرمایا میں پسند کرتا

ہوں کہ اس کی قسم کا کفارہ ادا کردے۔

(١٢٤٦٠) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، أَنَّ رَجُلاً أَقْسَمَ عَلَى رَجُلٍ فَأَحْنَثَهُ ، قَالَ أَبُو الْعَالِيَة : كَفِّر يَمِينك.

(۱۲۴۶۰) حضرت ابو المنہال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اگر کسی کو قسم اٹھوائے اور پھر اس کو حانث کروائے، حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر۔

(١٢٤٦١) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَانَ لاَ يَرى عَلَيه كَفَّارَةٌ إِذَا أَقْسَمَ عَلَى غيره فَأَحْنَثَهُ قَالَ : إِلاَّ أَنْ يُقْسِمَ هُوَ ، فَإِذَا أَقْسَمَ هُوَ فَحَنِثَ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ.

(۱۲۴۶۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص غیر پر قسم اٹھوائے اور پھر اس نے اس حالف کو حانث کر دیا تو اس پر کفارہ نہیں، مگر یہ کہ وہ خود قسم اٹھائے، پھر جب وہ قسم اٹھائے اور حانث ہو جائے تو اس پر کفارہ ہے۔

(١٢٤٦٢) حدَّثَنَا يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : الْقَسَمُ يَمِينٌ.

(۱۲۴۶۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قسم یمین ہے۔

(١٢٤٦٣) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْقَسَمُ يَمِينٌ.

(۱۲۴۶۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قسم یمین ہے۔

(١٢٤٦٤) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : إِذَا أَقْسَمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ فَأَحْنَثَهُ فَالإِثْم عَلَى الَّذِي أَحْنَثَهُ ، لأَنَّهُ إِنَّمَا أَقْسَمَ عَلَيْهِ ثقةً بِهِ.

(۱۲۴۶۴) حضرت بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی کو قسم دلوائے پھر اس کو حانث کروادے تو گناہ اس کو ہوگا جس نے حانث کروایا، کیونکہ جب اس نے اس پر قسم دلوائی تو اس پر اعتماد کیا۔

(١٢٤٦٥) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، وَعُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : الْقَسَمُ يَمِينٌ.

(۱۲۴۶۵) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قسم یمین ہے۔

(٣٩) مَنْ قَالَ لاَ يَكُونُ الْقَسَمُ يَمِينًا حَتَّى يَقُولَ بِاللَّهِ

بعض حضرات فرماتے ہیں قسم تب تک یمین نہیں بنتی جب تک ساتھ اللہ کی قسم نہ کہے (باللہ نہ کہے)

(١٢٤٦٦) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ : أَقْسَمْت عَلَيْك ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ ، فَإِذَا قَالَ : أُقْسِمُ عَلَيْكَ بِاللَّهِ ، فَهِيَ كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

(۱۲۴۶۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کہے میں تجھے قسم دیتا ہوں تو اس پر کچھ نہیں ہے، اور جب وہ کہے تجھے اللہ کے نام کے ساتھ قسم دی گئی ہے تو یہ کفارہ یمین ہے۔

(۱۲٤٦۷) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :لاَ يَكُونُ الْقَسَمُ يَمِيناً حَتَّى يَقُولَ :أُقْسِمُ بِاللَّهِ.

(۱۲۴۶۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سنا آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قسم تب تک یمین نہیں ہے جب تک یوں نہ کہے، میں قسم دیتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ۔

(۱۲٤٦۸) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا قَالَ الرَّجُلُ :أَقْسَمْت ، أَوْ أشهد ، وَلَمْ يَقُلْ :بِاللَّهِ ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۲۴۶۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص یوں کہے میں قسم کھاتا ہوں یا میں گواہی دیتا ہوں اور اللہ کا نام نہ لے تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

(۱۲٤٦۹) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا قَالَ :الرَّجُلُ أَقْسَمْت ، أَوْ أَشْهَدُ أو أَحْلِفُ ، فَلَيْسَ بِيَمِينٍ حَتَّى يَقُولَ :بِاللَّهِ.

(۱۲۴۶۹) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص یوں کہے میں قسم کھاتا ہوں یا میں گواہی دیتا ہوں یا میں حلف اٹھاتا ہوں تو جب تک اللہ کے نام کے ساتھ نہ ہو وہ یمین نہیں ہے۔

(۱۲٤۷۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيل ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَعَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالاَ :إِذَا قَالَ الرَّجُلُ :أَقْسَمْت فَلَيْسَ بِيَمِينٍ حَتَّى يَقُولَ :بِاللَّهِ.

(۱۲۴۷۰) حضرت ابن الحنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کہے میں قسم اٹھاتا ہوں تو جب تک اللہ کے نام کے ساتھ نہ ہو وہ یمین نہیں ہے۔

(۳۰) مَنْ قَالَ أُقْسِمُ ، أَوْ أُقْسِمُ بِاللَّهِ وَلِلَّهِ عَلَيَّ نَذْرٌ سَوَاءٌ

کوئی شخص کہے مجھے قسم دی گئی ہے، میں قسم اٹھاتا ہوں اللہ کے نام کی یا مجھ پر نذر ہے تو یہ سب کلمات برابر ہیں

(۱۲٤۷۱) حدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ :إِذَا قَالَ الرَّجُلُ :لِلَّهِ عَلَيَّ، أَوْ عَلَيه حَجَّةٌ فَسَوَاءٌ ، وَإِذَا قَالَ :لِلَّهِ عَلَيَّ نَذْرٌ ، أَوْ عَلَيه نَذْرٌ فَسَوَاءٌ ، وَإِذَا قَالَ :أَقْسَمْت بِاللَّهِ ، أَوْ أُقْسِمُ سَوَاءٌ.

(۱۲۴۷۱) حضرت ابراہیم التیمی ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص یوں کہے اللہ کی قسم مجھ پر ہے یا مجھ پر حج لازم ہے یہ دونوں برابر ہیں، اور جب یوں کہے، اللہ کے لیے مجھ پر نذر ہے یا مجھ پر نذر ہے تو یہ دونوں برابر ہیں اور جب یوں کہے، میں نے اللہ کے نام کے ساتھ قسم کھائی یا میں اللہ کے نام کے ساتھ قسم اٹھاتا ہوں تو یہ برابر ہے۔

(١٢٤٧٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : سَوَاءٌ عَلَى الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ : أُقْسِمُ ، أَوْ أُقْسِمُ بِاللَّهِ عَلَيَّ حَجَّةٌ ، أَوْ عَلَيَّ حَجَّةٌ لِلَّهِ ، أَوْ عَلَيَّ نَذْرٌ ، أَوْ عَلَيَّ نَذْرٌ لِلَّهِ.

(۱۲۴۷۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ برابر ہے کوئی شخص یوں کہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یا یوں کہے کہ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ مجھ پر حج ہے اور مجھ پر اللہ کے لیے حج ہے یا مجھ پر نذر ہے یا مجھ پر اللہ کے لیے نذر ہے۔

(١٢٤٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ : عَلَيَّ الْمَشْيُ إِلَى الْكَعْبَةِ ، قَالَ : هَذَا نَذْرٌ فَلْيَمْشِ.

(۱۲۴۷۳) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا مجھ پر کعبہ کی طرف پیدل چلنا ہے تو حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ نے فرمایا یہ نذر ہے پس وہ پیدل چلے۔

(١٢٤٧٤) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ محمد بْنِ هلَالٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : مَنْ قَالَ عَلَيَّ الْمَشْيُ إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ إِلاَّ أَنْ يَقُولَ : عَلَيَّ نَذْرُ مَشْيٍ.

(۱۲۴۷۴) حضرت محمد بن ھلال ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن المسیب ؒ سے سنا آپ ؒ فرماتے ہیں کہ جو یوں کہے کہ مجھ پر کعبہ کی طرف پیدل سفر لازم ہے تو اس پر کچھ نہیں ہے جب تک وہ یوں نہ کہے مجھ پر پیدل چلنے کی نذر ہے۔

(١٢٤٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : جَعَلَ رَجُلٌ مِنَّا عَلَيْهِ الْمَشْيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ فِي شَيْءٍ فَأَتَى الْقَاسِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ : يَمْشِي إِلَى الْبَيْتِ.

(۱۲۴۷۵) حضرت ھشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص نے یوں کہا مجھ پر کعبہ کی طرف پیدل چلنا ہے کسی چیز میں، پھر وہ حضرت قاسم ؒ کے پاس آیا اور آپ ؒ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا وہ چلے گا بیت اللہ کی طرف۔

(١٢٤٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : لِلَّهِ عَلَيَّ يَمِينٌ ، قَالَ : يُكَفِّرُهَا.

(۱۲۴۷۶) حضرت مالک بن مغول ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا ایک شخص یوں کہتا ہے مجھ پر اللہ کے لیے یمین ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا وہ اس کا کفارہ دے گا۔

(۳۱) فِي الرَّجُلِ يُرَدِّدُ الأَيْمَانَ فِي الشَّيْءِ الْوَاحِدِ

کوئی شخص ایک ہی چیز پر بار بار قسم دہرائے

(۱۲٤۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَلَفَ أَطْعَمَ مُدًّا وَإِنْ وَكَّدَ أَعْتَقَ ، قَالَ : فَقُلْتُ لِنَافِعٍ : مَا التَّوْكِيدُ ؟ قَالَ : يُرَدِّدُ الْيَمِينَ فِي الشَّيْءِ الْوَاحِدِ.

(۱۲۴۷۷) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب حلف اٹھاتے تو ایک مد کھلا دیتے اور اگر اس کو پختہ کرتے تو غلام آزاد کرتے، حضرت ایوب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع رحمہ اللہ سے پوچھا تاکید اور پختہ کرنا کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا، ایک ہی چیز پر بار بار قسم اٹھانا۔

(۱۲٤۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ وَلَهُ عَلَيْهِ مَالٌ : إِنْ لَمْ تَقْضِنِي يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَإِن قَالَ : وَإِنْ لَمْ تُعْطِنِي إِلَى يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ فِي الْمَسَاكِينِ صَدَقَةٌ ، فَهُوَ كَمَا قَالَ.

(۱۲۴۷۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں ک جب کوئی شخص دوسرے سے کہے، اس کا اس شخص کے ذمہ مال ہے، اگر تو نے مجھے فلاں دن ادا نہ کیا تو وہ تجھ پر صدقہ ہے، تو وہ کچھ بھی نہیں ہے، اور اگر وہ یوں کہے کہ اگر تو نے مجھے فلاں دن عطا نہ کیا تو وہ مسکینوں کے لیے صدقہ ہے، تو وہ اسی طرح ہوگا جس طرح اس نے کہا۔

(۱۲٤۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أُمِّهِ ، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رضى اللَّهُ عَنْهَا مَا يُكَفِّرُ قَوْلَ الإِنْسَانِ : كُلُّ مَالِي فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَتْ : يُكَفِّرُهَا مَا يُكَفِّرُ الْيَمِينَ.

(۱۲۴۷۹) حضرت منصور بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں میری والدہ رحمہا اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ انسان کے اس قول پر کیا کفارہ ہے کہ وہ یوں کہے میرا سارا مال اللہ کے راستے میں یا کعبہ کے دروازے کے لیے؟ امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ اس کا کفارہ ادا کرے گا جو قسم کا کفارہ ہے۔

(۳۲) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُهْدِي مَالَهُ ، أَوْ غُلاَمَهُ

کوئی شخص گھر یا غلام کا ھدیہ کرے

(۱۲٤۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ووَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ هُبَيْرَةَ يُحَدِّثُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ مُنْذُ ثَلاَثِينَ سَنَةً ، قَالَ إِنَّ امْرَأَةً مِنَّا جَعَلَتْ دَارَهَا هَدِيَّةً فَأَمَرَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ تُهْدِي ثَمَنَهَا.

(۱۲۴۸۰) حضرت حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم میں ایک عورت تھی جس نے اپنا گھر ھدیہ کیا، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو حکم دیا کہ اس کا ثمن ھدیہ کر دے۔

(۱۲٤۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُهْدِي دَارَهُ إِلَى بَيْتِ اللهِ ، قَالَ : يَبِيعُهَا وَيَبْعَثُ ثَمَنَهَا إِلَى مَكَّةَ ، أَوْ يَنْطَلِقُ يَتَصَدَّقُ بِهِ بِمَكَّةَ ، أَوْ يَشْتَرِي ذَبَائِحَ فَيَذْبَحُهَا بِمَكَّةَ ، وَيَتَصَدَّقُ بِهَا.

(۱۲۴۸۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنا گھر بیت اللہ کے لیے ھدیہ کر دیا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس گھر کو بیچ کر اس کے پیسے مکہ بھیج دے یا یہ خود اکر اس کی رقم مکہ مکرمہ میں صدقہ کر دے، یا اس سے جانور خرید کر ان کو مکہ میں ذبح کرے اور ان کا گوشت صدقہ کر دے۔

(۱۲٤۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِمَمْلُوكِهِ : هُوَ هَدِيَّةٌ ، قَالَ : يُهْدِي قِيمَتَهُ.

(۱۲۴۸۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام کو یوں کہے یہ ھدیہ ہے، فرمایا اس کی قیمت ھدیہ کی جائے گی۔

(۱۲٤۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَتِيقٍ فِي رَجُلٍ أَهْدَى مَمْلُوكَهُ وَمَمْلُوكَتَهُ ، قَالَ الشَّعْبِيُّ : يُهْدِي قِيمَتَهُمَا وَقَالَ عَطَاءٌ : يُهْدِي كَبْشًا.

(۱۲۴۸۳) حضرت علی بن عتیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے غلام یا باندی کو ھدیہ کرے تو حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی قیمت ھدیہ کی جائے گی اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بکری ھدیہ کی جائے گی۔

(۱۲٤۸٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ : هُوَ يُهْدِي غُلاَمَهُ ، قَالَ : يُهْدِي كَبْشًا مَكَانَهُ.

(۱۲۴۸۴) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ایک شخص کہتا ہے ھدیہ کیا گیا ہے اس کے غلام کو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس کی جگہ بکری ھدیہ کی جائے گی۔

(۱۲٤۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُهْدِي دَارَهُ ، قَالَ : كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

(۱۲۴۸۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنا گھر ہدیہ کرنے کی نذر مان لے تو اسے قسم کا کفارہ دینا ہوگا۔

(۱۲٤۸٦) حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ كَثِيرٍ الْجُزرِيُّ ، عَنْ طَارِقِ بن أَبِي مُرَّةَ ، قَالَ : حلفت لاِمْرَأَتِي فِي جَارِيَةٍ لَهَا إِنْ أَنَا وَطِئْتُهَا فَهِيَ هَدِيَّةٌ إِلَى بَيْتِ اللهِ فَوَطِئْتُهَا ، فَسَأَلْت سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، فَقَالَ : اشْتَرِ بِثَمَنِهَا بُدْنًا ، ثُمَّ انْحَرْهَا.

(۱۲۴۸۶) حضرت طارق بن ابو مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قسم اٹھائی تھی کہ اگر میں نے اپنی بیوی کی باندی کے ساتھ وطی

کی تو لونڈی وہ بیت اللہ کے لیے ھدیہ ہے پھر میں نے اس سے وطی کر لی، پھر میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس کے پیسوں سے اونٹ خرید کر پھر اس کو قربان کردو۔

(۱۲۴۸۷) حدَّثَنَا حميد بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُهْدِي الدَّارَ ، قَالَ : يُهْدِي قِيمَتَهَا.

(۱۲۴۸۷) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کوئی شخص گھر کا ہدیہ کرے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس کی قیمت ھدیہ کی جائے گی۔

(۱۲۴۸۸) حدَّثَنَا كثير بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ فُرَات ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ إِذَا قَالَ لِشَيْءٍ :هُوَ عَلَيْهِ هَدْيٌ، فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ هُوَ مِنْ خَطَرَاتِ الشَّيْطَانِ.

(۱۲۴۸۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کسی چیز کے متعلق کہا جائے یہ اس کے لیے صدقہ ہے تو کفارہ یمین ہے اور یہ شیطان کے راستوں میں چلنا ہے (اس کے نقش قدم پہ چلنا ہے)۔

(۱۲۴۸۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا قَالَ :هُوَ يُهْدِي سَارِيَةً مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ ، يُهْدِي قِيمَتَهَا ، أَوْ ، ثَمَنَهَا ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَهْدَى مَا بَلَغَ مَالَهُ وَكَفَّرَ يَمِينِهِ.

(۱۲۴۸۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ ھدیہ کیا گیا ہے مسجد کی ستونوں کے لیے، تو اس کی قیمت یا ثمن ھدیہ کی جائے گی اور اگر وہ نہ پائے تو جو مال اس کو پہنچے اس کو ھدیہ کر دے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

(۱۲۴۹۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ إذَا أَهْدَى الرَّجُلُ الشَّيْءَ أَنْ يُمْضِيَهُ.

(۱۲۴۹۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ پسند فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کوئی چیز ھدیہ کرے تو اس کو چلا دے (نافذ کر دے)۔

(۱۲۴۹۱) حدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَنَا أَمْشِي بِرِدَائِي هَذَا حَتَّى أَسِيرَ بِهِ إلَى الْكَعْبَةِ إنْ كَلَّمت صَاحِبًا لِي ، قَالَ :فَنَدِمْت ؟ قُلْتُ نَعَمْ ، قَالَ :اذْهَبْ فَالْبَسْ ثَوْبَك ، فَمَا أَغْنَى الْكَعْبَةَ ، عَنْ ثَوْبِكَ وَعَنْك ، وَقل :سَعِيد أَمَرَنِي فَأَتَيْت الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ سَعِيدٌ ، فَلَمَّا خَرَجْت مِنْ عِنْدِهِ أَدْرَكَنِي رَسُولُهُ فَقَالَ :عِنْدَك دِرْهَمٌ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :تَصَدَّقْ بِهِ ، وَقُل : أَمَرَنِي بِهِ الْقَاسِمُ.

(۱۲۴۹۱) حضرت محمد بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ اگر میں نے اپنے اس ساتھی سے بات کی تو میں اپنی اس چادر کے ساتھ چل کر مکہ مکرمہ جاؤں گا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا تو اس سے نادم ہوا؟ میں نے عرض کیا ہاں، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جا اور اپنے کپڑے کو پہن لے کعبہ تیرے اور تیرے کپڑے سے غنی (بے نیاز) کر دیا گیا ہے، اور کہہ دے کہ سعید نے مجھے حکم دیا ہے پھر میں حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ کے پاس آیا اور جو بات حضرت سعید

نے کہی تھی وہی انہوں نے بھی کہی، پھر جب میں ان کے پاس سے نکلا تو ان کا قاصد میرے پاس آیا اور پوچھا تیرے پاس درھم ہے؟ میں نے کہا ہاں، اس نے کہا اس کو صدقہ کر دے اور کہہ دینا کہ مجھے قاسم رحمہ اللہ نے حکم دیا ہے۔

(۱۲۴۹۲) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَمَّاد ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ ، قَالَ : هُوَ يُهْدِي الْفُرَاتَ وَمَا سَمَّى ، قَالَ : يُهْدِي مَا يَمْلِكُ.

(۱۲۴۹۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یوں کہے میں نے سمندر یعنی بہت زیادہ مال ھدیہ کیا لیکن مقدار بیان نہیں کی، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جس کا وہ مالک ہے وہ ھدیہ کرے گا۔

(۱۲۴۹۳) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

(۱۲۴۹۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قسم کا کفارہ ہے

(۳۳) مَا يُهْدَى إِلَى الْبَيْتِ مَا يُصْنَعُ بِهِ

کوئی چیز بیت اللہ کے لیے ھدیہ کی جائے تو اس کا کیا کیا جائے گا؟

(۱۲۴۹۴) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْث ، عَنْ طَاوُوس ، وَعَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالُوا : مَا كَانَ من هَدْيٍ إِلَى الْبَيْتِ فَلْيَشْتَرِ بِهِ بُدْنًا فَيَتَصَدَّقُ بِهَا.

(۱۲۴۹۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ، حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو چیز بیت اللہ کے لیے ھدیہ کی جائے تو اس کو بیچ کر اونٹ خریدا جائے گا اور اس کو صدقہ کیا جائے گا۔

(۱۲۴۹۵) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ سبعة دَرَاهِمَ بَعَثَتْ بِهَا امْرَأَتُهُ هَدِيَّةً إِلَى الْبَيْتِ، قَالَ عَطَاءٌ: إِنَّ بَيْتَكُمْ هَذَا غَنِيٌّ عَنْ دَرَاهِمِكُمْ، وَلَكِنْ أَعْطُوهَا فُقَرَاءَ كُمْ، إِنَّمَا الْبُدْنُ هَدَايَا الْبَيْتِ.

(۱۲۴۹۵) حضرت علاء بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ایک عورت نے سات درھم بیت اللہ کے لیے ھدیہ بھیجے ہیں؟ حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمہارا گھر (بیت اللہ) تمہارے دراھم سے مستغنی ہے، لیکن یہ اس کے فقراء کو عطا کرو، بیشک اونٹ بیت اللہ کے ھدیہ ہیں۔

(۳۴) مَنْ كَرِهَ الْهَدِيَّةَ إِلَى الْبَيْتِ وَاخْتَارَ الصَّدَقَةَ عَلَى ذَلِكَ

بعض حضرات بیت اللہ کے لیے ھدیہ کو ناپسند کرتے ہیں اور اس کی جگہ صدقہ کو اختیار کیا ہے

(۱۲۴۹۶) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَنَّ امْرَأَةً ، قَالَتْ : كُنْت عِنْدَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَأَتَتْهَا

امْرَأَةٌ، بِحُلِيٍّ فَقَالَتْ : إِنِّي جِئْتُ بِهَذَا هَدِيَّةً إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ : لَوْ أَعْطَيْتِه فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ ، إِنَّ هَذَا الْبَيْتَ يُعْطِي وَيُنْفَقُ عَلَيْهِ مِنْ مَالِ اللهِ.

(۱۲۴۹۶) حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت کہتی ہے کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی تو ایک عورت اپنا زیور لے کر آئی اور عرض کیا میں یہ بیت اللہ کے لیے ہدیہ لے کر آئی ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا: اگر تو اس کو اللہ کے راستے میں دے دیتی یتیموں اور مسکینوں کو، (تو یہ بہتر تھا) بیشک اس گھر کے لیے اللہ کے خزانوں سے عطا اور خرچ کیا جاتا ہے۔

(۱۲۴۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لأَنْ أَتَصَدَّقَ بِخَاتَمِي هَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُهْدِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ أَلْفًا.

(۱۲۴۹۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنی یہ انگوٹھی صدقہ کر دوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں کعبہ کے لیے ایک ہزار ہدیہ کروں۔

(۱۲۴۹۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لأَنْ أَتَصَدَّقَ بِدِرْهَمٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُهْدِيَ إِلَى الْبَيْتِ مِئَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ ، وَلَوْ سَالَ عَلَيَّ وَادِي مَالٍ مَا أَهْدَيْتُ إِلَى الْبَيْتِ مِنْهُ دِرْهَمًا.

(۱۲۴۹۸) حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک درہم اللہ کی راہ میں صدقہ کروں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں بیت اللہ کے لیے ایک لاکھ درہم ہدیہ کروں، اگر میری طرف پوری وادی مال کی بہے (مجھے ملے) تو میں اس میں سے ایک درہم بھی بیت اللہ کے لیے ہدیہ نہ کروں۔

(۱۲۴۹۹) حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ الْقَوَارِيرِيُّ ، عَنْ مَالِكِ بنِ حَبِيب ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هَدِيَّةِ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ : إِنَّ الْكَعْبَةَ لَغَنِيَّةٌ عَنْ هَدِيَّتِكَ ، اُنْظُرْ إِنْسَانًا فَقِيرًا أَو مِسْكِينًا فَأَطْعِمه كِسرَةً.

(۱۲۴۹۹) حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کعبہ کو ہدیہ دینے سے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کعبہ تمہارے ہدیوں سے بے نیاز ہے، فقیر اور مسکین انسان تلاش کر و اس کو روٹی کا ایک ٹکڑا کھلا دو (یہ اس سے بہتر ہے)۔

(۳۵) فِي الصِّيَامِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ يُفَرَّقُ بَيْنَهَا أَمْ لاَ ؟

قسم کے کفارے کے تین روزے لگاتار رکھیں جائیں گے یا ان کے درمیان وقفہ کیا جائے گا؟

(۱۲۵۰۰) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يُفَرِّقُ صِيَامَ الْيَمِينِ الثَّلاَثَةِ أَيَّامٍ.

(۱۲۵۰۰) حضرت حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قسم کے تین روزوں کے درمیان تفریق نہیں فرماتے تھے (لگاتار

رکھتے تھے)۔

(۱۲۵۰۱) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صِيَامِ الثَّلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ ، قَالَ فِي قِرَائَتِنَا : ﴿فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ﴾.

(۱۲۵۰۱) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے کفارہ یمین کے تین روزوں سے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ہماری قراءت میں تو ﴿فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ﴾ کی قید موجود ہے۔

(۱۲۵۰۲) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُلُّ صِيَامٍ فِي الْقُرْآنِ مُتَتَابِعٌ إِلاَّ قَضَاءَ رَمَضَانَ.

(۱۲۵۰۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں جتنے روزوں کا ذکر ہے سب لگاتار رکھے جائیں گے سوائے رمضان کی قضا کے۔

(۱۲۵۰۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : كَانَ أُبَيٌّ يَقْرَؤُهَا : ﴿فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ﴾.

(۱۲۵۰۳) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ اس کو یوں پڑھتے : ﴿فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ﴾

(۱۲۵۰۴) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفيان، عَنْ جابر، عَنْ عامر قَالَ: في قراءة عبدالله: ﴿فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ﴾.

(۱۲۵۰۴) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قراءت یوں تھی: ﴿فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ﴾

(۱۲۵۰۵) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي صَوْمِ كَفَّارَةِ الْيَمِينِ : يَصُومُهُ مُتَتَابِعًا ، فَإِنْ أَفْطَرَ مِنْ عُذْرٍ قَضَى يَوْمًا مَكَانَ يَوْمٍ.

(۱۲۵۰۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قسم کے کفارہ کے روزوں کو لگاتار رکھے گا، اگر کسی دن عذر کی وجہ سے افطار کر لیا تو اس کے بدلے دوسرے دن قضا کر لے۔

(۱۲۵۰۶) حدَّثَنَا حميد بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وطَاوُوس ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالُوا : مَا كَانَ سِوَى رَمَضَانَ فَلاَ إِلاَّ مُتَتَابِعًا.

(۱۲۵۰۶) حضرت طاؤس، حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سوائے رمضان کے روزوں کے باقی سب روزے لگاتار رکھے جائیں گے۔

(۳۶) مَنْ يَقَعُ عَلَى الْمَرْأَةِ وَهِيَ حَائِضٌ مَا عَلَيْهِ ؟

کوئی شخص حالت حیض میں عورت سے ہمبستری کرے تو؟

(۱۲۵۰۷) حدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُهُ ، قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ :

إِنِّی وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِی وَهِیَ حَائِضٌ ، فَقَالَ :تَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِینَارٍ. (ابوداؤد ۲۷۰۔ بیہقی ۳۱۶)

(۱۲۵۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعا مروی ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں نے حالت حیض میں عورت سے ہمبستری کر لی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نصف دینار صدقہ کر دے۔

(۱۲۵۰۸) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَبْدِالْكَرِیمِ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یَرْفَعُهُ :یَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِینَارٍ.

(۱۲۵۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعا مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: نصف دینار صدقہ کر دو۔

(۱۲۵۰۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِیدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللَّهُ عَنْهُما ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ یَتَصَدَّقُ بِدِینَارٍ ، أَوْ نِصْفِ دِینَارٍ.

(ابوداؤد ۲۶۸۔ نسائی ۲۸۲)

(۱۲۵۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک یا آدھا دینار صدقہ کر دو۔

(۱۲۵۱۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنْ أَبِی قِلاَبَةَ ، قَالَ :أَتَى رَجُلٌ أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ :إِنِّی رَأَیْت فِی النَّوْمِ كَأَنِّی أَبُولُ دَمًا ، فَقَالَ :أَرَاكَ تَأْتِی الْمَرْأَةَ وَهِیَ حَائِضٌ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :اتَّقِ اللَّهَ ، وَلاَ تَعُدْ.

(۱۲۵۱۰) حضرت ابوقلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میرا پیشاب خون ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے تو نے اپنی بیوی سے حالت حیض میں ہمبستری کی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور دوبارہ ایسا مت کرنا۔

(۱۲۵۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِی الرَّجُلِ یَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِیَ حَائِضٌ ، قَالَ :یَتَصَدَّقُ بِدِینَارٍ ، أَوْ نِصْفِ دِینَارٍ.

(۱۲۵۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی شخص حالت حیض میں بیوی سے ہمبستری کرے تو وہ ایک یا آدھا دینار صدقہ کرے۔

(۱۲۵۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ یَعْقُوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، قَالَ :یَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

(۱۲۵۱۲) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے۔

(۱۲۵۱۳) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ؛ فِی الرَّجُلِ یَأْتِی امْرَأَتَهُ وَهِیَ حَائِضٌ ، قَالَ :ذَنْبٌ أَتَاهُ ، یَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْهُ.

(۱۲۵۱۳) حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے حالت حیض میں بیوی سے ہمبستری کر لی ہے آپ ؒ نے فرمایا اس نے گناہ کا کام کیا ہے وہ اللہ سے اس پر استغفار کرے۔

(۱۲۵۱٤) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِیلُ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۲۵۱۴) حضرت شعبی ؒ سے بھی اس کے مثل منقول ہے۔

(۱۲۵۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، قَالَ : وَكَانَ الْحَسَنُ يَرَى عَلَيْهِ مَا يَرَى عَلَى الْمُظَاهِرِ.

(۱۲۵۱۵) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ وہ استغفار کرے اور حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جو کفارہ ظہار کرنے والے پر ہے وہی اس پر ہے۔

(۱۲۵۱۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : مَنْ وَطِءَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، نَرَى عَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُظَاهِرِ.

(۱۲۵۱۶) حضرت حسن ؒ کے نزدیک ایسے شخص پر جو حالت حیض میں بیوی سے ہمبستری کرے وہی کفارہ ہے جو ظہار کرنے والے پر ہے۔

(۱۲۵۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، قَالَ : يَعْتَذِرُ ، وَيَتُوبُ إِلَى اللهِ.

(۱۲۵۱۷) حضرت عبد الرحمن بن قاسم ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی شخص حالت حیض میں بیوی سے ہمبستری کرے تو وہ معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے۔

(۱۲۵۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُثَنًّى ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

(۱۲۵۱۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ وہ اللہ سے استغفار کرے۔

(۱۲۵۱۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : الرَّجُلُ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ ، قَالَ : يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ.

(۱۲۵۱۹) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص حالت حیض میں بیوی سے ہمبستری کرے؟ آپ ؓ نے فرمایا ایک دینار صدقہ کرے۔

(۱۲۵۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَلَكِنْ لاَ يَعُدْ.

(۱۲۵۲۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اس پر کچھ نہیں ہے لیکن دوبارہ ایسا نہ کرے۔

(۱۲۵۲۱) حَدَّثَنَا غندَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : ذَنْبٌ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْهُ.

(۱۲۵۲۱) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ یہ گناہ ہے اللہ سے استغفار کرے۔

(۱۲۵۲۲) حَدَّثَنَا حميد بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ الحُبلي ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ عَلِيًّا مَا تَرَى فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ ؟ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ إِلاَّ أَنْ يَتُوبَ.

(۱۲۵۲۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا فیصلہ ہے جو حالت حیض میں اپنی بیوی سے ہمبستری کرے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر کفارہ تو نہیں ہے مگر وہ توبہ کرے۔

(۳۷) فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ لاَ يَصِلُ رَحِمَهُ مَا يُؤْمَرُ بِهِ ؟

کوئی شخص حلف اٹھالے کہ صلہ رحمی نہیں کروں گا اس کو کیا حکم دیں گے؟

(۱۲۵۲۳) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ حَلَفَ أَنْ لاَ يَصِلَ رَحِمَهُ ، قَالَ :يَصِلُ رَحِمَهُ وَيُكَفِّرُ يَمِينَهُ ، قَالَ :وَقَالَ الشَّعْبِيُّ :يَصِلُ رَحِمَهُ ، وَلاَ يُكَفِّرُ يَمِينَهُ ، وَلَوْ أَمَرْته أَنْ يُكَفِّرَ يَمِينَهُ ، أَمَرْته أَنْ يُتِمَّ عَلَى قَوْلِهِ.

(۱۲۵۲۳) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا ایک شخص نے حلف اٹھایا کہ وہ صلہ رحمی نہیں کرے گا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ صلہ رحمی کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے، حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ صلہ رحمی کرے لیکن قسم کا کفارہ نہیں ہے اگر میں اسے قسم کا کفارہ دینے کا حکم دیتا تو میں اسے اس کی بات پوری کرنے کا حکم دیتا۔

(۱۲۵۲٤) حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ نَبَاتَةَ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ ، أَنَّ أَخَوَيْنِ كَانَا شَرِيكَيْنِ ، وَأَنَّ أَحَدَهُمَا أَرَادَ مُفَارَقَةَ أَخِيهِ ، فَقَالَ :كل مَمْلُوكٍ لَهُ حُرٌّ ، أَوْ عَتِيقٌ إِنْ لَمْ يُفَارِقْ أَخَاهُ وَإِنَّ أُمَّهُ أَمَرَتْهُ أَنْ لاَ يُفَارِقَ أَخَاهُ ، فَسَأَلْت الْحَسَنَ ، أَوْ سُئِلَ وَهُوَ يَسْمَعُ ذَلِكَ ، فَقَالَ :لِيُكَفِّرْ يَمِينَهُ وَيَصِلُ رَحِمَهُ وَيُشَارِكُ أَخَاهُ ، أَوْ كَمَا قَالَ :قَالَ أَبُو الْعَلاَءِ كَثِيرٌ :فَحَدَّثت بِهِ الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ ، فَقَالَ :هَذَا قَوْلُ طَاوُوس.

(۱۲۵۲۴) حضرت کثیر بن نباتہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو بھائی آپس میں شریک تھے ان میں سے ایک نے اپنے بھائی سے جدا ہونے کا ارادہ کیا اور کہا کہ میں اگر اپنے بھائی سے جدا نہ ہوا تو میرا ہر مملوک آزاد ہے، جبکہ اس کی والدہ نے اس کو بھائی سے جدا نہ ہونے کا حکم دیا، میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا یا وہ خود اس معاملہ کو سن رہے تھے تو ان سے سوال کیا گیا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور صلہ رحمی کرتا رہے اور اپنے بھائی کے ساتھ شریک رہے یا جس طرح انہوں نے فرمایا۔

(۱۲۵۲٥) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ حَلَفَ ان لاَ يُكَلِّمُ أَبَاهُ وَأَخَاهُ شَهْرَيْنِ ، قَالَ :يلطفه وَيَدْخُلُ عَلَيْهِ ، وَلاَ يُكَلِّمُهُ.

(۱۲۵۲۵) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے قسم اٹھائی ہے کہ وہ اپنے باپ یا بھائی سے دو ماہ تک کلام نہ کرے گا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ اس کے ساتھ مہربانی کرے اور اس کے پاس جاتا بھی رہے بس کلام نہ کرے۔

(۳۸) فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وهي تَقْضِي شَهْرَ رَمَضَانَ

کوئی عورت رمضان کے روزے قضا کر رہی ہو اور مرد اس سے اس حال میں شرعی ملاقات کرے

(۱۲۵۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ تَقْضِي شَهْرَ رَمَضَانَ ، قَالاَ :لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۱۲۵۲۶) حضرت ربیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص بیوی سے اس حال میں شرعی ملاقات کر لیتا ہے کہ وہ رمضان کے روزوں کی قضاء کر رہی تھی، آپ ؒ نے فرمایا اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

(۳۹) فِي الرَّجُلِ يُحَلِّفُهُ السُّلْطَانُ أَنْ يُخْبِرَهُ بِمَالِ رَجُلٍ

کسی شخص کو بادشاہ قسم دیدے کہ مجھے فلاں شخص کے مال کی خبر دے

(۱۲۵۲۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّ رَجُلاً اسْتَوْدَعَهُ مَالاً وَكَانَ لِلسُّلْطَانِ عِنْدَ ذَلِكَ الرَّجُلِ بُغْيَةٌ ، فَقَالَ لِشُرَيْحٍ :إِنَّا نَسْتَحْلِفُك ، قَالَ : كُنْتُ أَدْفَعُ ، عَنْ مَالِهِ مَا اسْتَطَعْت مَا لَمَ اضطرَّ إِلَى الْيَمِينِ.

(۱۲۵۲۷) حضرت شریح ؒ کے پاس ایک شخص نے مال امانت رکھوایا، اس شخص کے ذمہ بادشاہ کا کچھ مال باقی تھا، حضرت شریح ؒ سے کہا گیا بیشک ہم تجھے قسم دیتے ہیں، آپ نے فرمایا جب تک میں طاقت رکھتا ہوں اس کے مال کا دفاع کرتا رہوں گا (اور لوگوں کو دفع کرتا رہوں گا) جب تک کہ مجھے قسم پر مجبور نہ کیا جائے۔

(۱۲۵۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَسْتَحْلِفُهُ السُّلْطَانُ عَلَى أَنْ يَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ مُسْلِمٍ ، أَوْ عَلَى مَالِهِ ، فَقَالَ :يَحْلِفُ وَيُكَفِّرُ يَمِينَهُ.

(۱۲۵۲۸) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کو بادشاہ نے قسم دی ہے کہ وہ اس کو فلاں مسلمان کی خبر دے گا یا اس کے مال کی، آپ ؒ نے فرمایا وہ قسم اٹھالے اور بعد میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

(۴۰) فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ لَيَضْرِبَنَّ غُلاَمَهُ مَا يُجْزِيهِ مِنْ ذَلِكَ ؟

کوئی شخص قسم اٹھالے کہ وہ اپنے غلام کو ضرور مارے گا، تو کتنا مارنا کافی ہو جائے گا؟

(۱۲۵۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يُحَلِّلُ يَمِينَهُ بِضَرْبٍ دُونَ ضَرْبٍ ، أَوْ ضَرْبٍ أَدْنَى مِنْ ضَرْبٍ.

(۱۲۵۲۹) حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شخص اپنے غلام کو معمولی سا (ہلکا سا) مارنے کی وجہ سے اپنی قسم سے بری ہو جائے گا۔

(۱۲۵۳۰) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلْكِ يَمِينِهِ لَيَضْرِبَنَّهُ فَكَفَّارَتُهُ تَرْكُهُ وَلَهُ مِنَ الْكَفَّارَةِ حَسَنَةٌ.

(۱۲۵۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص قسم اٹھائے کہ وہ اپنے غلام کو ضرور مارے گا تو اس کا کفارہ اس کو نہ کرنا ہے، اور اس کے لیے کفارہ میں نیکی ہے۔

(۱۲۵۳۱) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَضْرِبَ غُلاَمَهُ ثَلاَثِينَ سَوْطًا ، أَوْ أَكْثَرَ ، قَالَ :يَجْمَعُهَا فَيَضْرِبُهُ ضَرْبَةً وَاحِدَةً.

(۱۲۵۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نذر مانی ہے کہ وہ اپنے غلام کو تیس یا اس سے زیادہ کوڑے ماروں گا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب کوڑوں کو اکٹھا جمع کرے اور اس کے ساتھ ایک ہی مرتبہ مار دے۔

(٤١) فِي رَجُلٍ صَامَ فِي ظِهَارٍ ثُمَّ جَامَعَ

کوئی شخص ظہار کے روزوں کے دوران بیوی سے شرعی ملاقات کرے

(۱۲۵۳۲) حدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمُظَاهِرِ جَامَعَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ ، أَوِ النَّهَارِ ، قَالَ :يَسْتَقْبِلُ الصَّوْمَ.

(۱۲۵۳۲) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ ظہار کرنے والا رات کے آخری حصہ میں یا دن کو بیوی سے شرعی ملاقات کرے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دوبارہ سارے روزے رکھے۔

(٤٢) فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالإِحْرَامِ مَا كَفَّارَةُ ذَلِكَ ؟

کوئی شخص احرام کے ساتھ قسم اٹھالے تو اس کا کیا کفارہ ہوگا؟

(۱۲۵۳۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابن رَبَاحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي رَجُلٍ حَلَفَ بِالإِحْرَامِ، قَالَ:لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۱۲۵۳۳) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص احرام کے ساتھ قسم اٹھالے تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

(۱۲۵۳٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : كفارة يَمِينٍ.

(۱۳۱۳۴) حضرت ابووائل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس پر قسم کا کفارہ ہے۔

(۱۲۵۳۵) مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ :إِنِّي حَلَفْتُ

لِامْرَأَتِی بِعَشْرِ حِجَجٍ إِنْ أَنَا وَطِئْتُ جَارِیَةً لِی ، فَقَالَ :عِکْرِمَۃُ :لَوْ وفیت بِهَا کَانَتْ لِلشَّیْطَانِ ، اذْهَبْ فَإِنَّمَا هِیَ یمین تُکَفِّرُهَا.

(۱۲۵۳۵) حضرت حسان بن ابی یحییٰ ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ ویلیٹیلا سے سنا جب ایک شخص نے ان سے سوال کیا کہ میں نے قسم اٹھائی ہے کہ اگر میں نے اپنی باندی سے ہمبستری نہ کی تو اپنی بیوی سے دس حج کرواؤں گا؟ آپ ویلیٹیلا نے فرمایا اگر تو نے یہ قسم پوری کر لی تو یہ شیطان کے لیے ہو جائے گا، جا چلا جا یہ قسم ہے اس کا کفارہ ادا کر۔

(۱۲۵۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِیدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَجَابِرِ بْنِ زَیْدٍ ، قَالاَ :إِذَا قَالَ :هُوَ مُحْرِمٌ بِحَجَّةٍ کَفَّرَ یَمِینَهُ.

(۱۲۵۳۶) حضرت حسن ویلیٹیلا اور حضرت جابر بن زید ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص حج کے احرام کی حالت میں قسم کھائے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

(۱۲۵۳۷) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِیُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِی رَجُلٍ ، قَالَ :عَلَیْهِ أَلْفُ حَجَّةٍ ، قَالَ :عَلَیْهِ کَفَّارَةُ یَمِینٍ.

(۱۲۵۳۷) حضرت عطاء ویلیٹیلا سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص قسم اٹھائے کہ میرے ذمہ ہزار حج ہیں، آپ نے فرمایا اس کے ذمہ قسم کا کفارہ ادا کرنا ہے۔

(۱۲۵۳۸) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ؛ فِی الرَّجُلِ یَقُولُ :هُوَ مُحْرِمٌ بِأَلْفِ حَجَّةٍ ، یَحُجُّ مَا اسْتَطَاعَ.

(۱۲۵۳۸) حضرت ابراہیم ویلیٹیلا سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص قسم اٹھاتا ہے کہ وہ ہزار حجوں کے ساتھ محرم ہے، آپ ویلیٹیلا نے فرمایا وہ جتنی استطاعت رکھتا ہو اتنے حج کرے۔

(٤٣) فِی الرَّجُلِ یَقُولُ وَإِنِّی سَآتِیك وَاللَّهِ حَیْثُ کَانَ

کوئی شخص یوں قسم اٹھائے اللہ کی قسم میں عنقریب تیرے پاس آؤں گا اللہ جہاں بھی ہو

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :

(۱۲۵۳۹) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ :کَانَ یَکْرَهُ أَنْ یَقُولَ :وَإِنِّی سَآتِیك وَاللَّهِ حَیْثُ کَانَ ، قَالَ :فَإِنَّ اللَّهَ بِکُلِّ مَکَان.

(۱۲۵۳۹) حضرت ابراہیم ویلیٹیلا ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص یوں کہے کہ میں عنقریب تیرے پاس آؤں گا اللہ جہاں بھی ہو، فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہے۔

(۱۲۵٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَکْرَهُ أَنْ یَسْمَعَ الرَّجُلَ یَقُولُ :لاَ وَاللَّهِ حَیْثُ کَانَ ،

فَإِنَّهُ بِكُلِّ مَكَانٍ.

(۱۲۵۴۰) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ایک شخص سے سنا وہ کہہ رہا تھا نہیں اللہ کی قسم وہ جہاں بھی ہے، آپ ؓ نے اس کو ناپسند فرمایا، کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ ہے۔

(۱۲۵٤۱) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ : لاَ يَأْتِي شانئك.

(۱۲۵۴۱) حضرت ابوالبختری ؒ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص یوں کہے کہ وہ تیرے دشمن کے پاس نہیں آئے گا۔

(۱۲۵٤۲) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ بِأَبِي رَبِّي ، فَإِنَّهُ لاَ يَفْدِيهِ بِشَيْءٍ.

(۱۲۵۴۲) حضرت ابوالبختری ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص یوں مت کہے کہ میرا باپ میرے رب پر فدا ہو۔ کیونکہ وہ کسی چیز کو اللہ پر فدا نہیں کرسکتا۔

(٤٤) نَذَرَ أَنْ يَزُمَّ أَنْفَهُ مَا كَفَّارَتُهُ ؟

کوئی شخص نذر مانے کہ وہ اپنی ناک میں نکیل ڈالے گا، (نکیل کی طرح سوراخ کرے گا) تو اس کا کیا کفارہ ہے؟

(۱۲۵٤۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فِي رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَزُمَّ أَنْفَهُ ، قَالَ : يُكَفِّرُ عَنْ يَمِينِهِ.

(۱۲۵۴۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص نذر مانے کہ وہ اپنی ناک میں (نکیل کی مانند) سوراخ کرے گا، آپ ؓ نے فرمایا وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

(۱۲۵٤٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ نَذَرَ أَنْ يَزُمَّ أَنْفَهُ ، فَقَالَ : ابْنُ عَبَّاسٍ ، النَّذْرُ نَذْرَانِ ، فَمَا كَانَ لِلَّهِ فَفِيهِ الْوَفَاءُ ، وَمَا كَانَ لِلشَّيْطَانِ فَفِيهِ الْكَفَّارَةُ ، أَطْلِقْ زِمَامَكَ وَكَفِّرْ يَمِينَكَ.

(۱۲۵۴۴) حضرت ابو جمرہ ؒ فرماتے ہیں کہ بنی سلیم کے ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ اپنی ناک میں (نکیل کی طرح) سوراخ کرے گا، حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: نذر دو طرح کی ہوتی ہیں، پس جو اللہ کے لیے ہو اس کو پورا کیا جائے گا، اور جو شیطان کے لیے ہو اس کا کفارہ دیا جائے گا، اپنی لگام کھول دے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر۔

(۱۲۵٤٥) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ ، عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَجْعَلَ فِي أَنْفِهِ

حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ ؟ قَالَ : لاَ يَزَالُ عَاصِيًا مَا دَامَتْ عَلَيْهِ ، فَمُرْهُ فَلْيُكَفِّرْ يَمِينَهُ.

(۱۲۵۴۵) حضرت عثمان بن غیاث ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید ؒ سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ میں سونے کا حلقہ ڈالے گا، (سوراخ کر کے) آپ نے فرمایا جب تک وہ رہے گا وہ شخص گناہ گار رہوتا رہے گا، پس اس کو حکم دو کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

(۱۲۵۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَى أَنْفِهِ أَنْ يَزُمَّهَا وَيَحُجَّ مَاشِيًا ، قَالَ : قَدْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُثْلَةِ ، انْزِعْ هَذَا وَحُجَّ رَاكِبًا وَانْحَرْ بَدَنَةً.

(۱۲۵۴۶) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نذر مانی ہے کہ وہ اپنی ناک میں سوراخ کرے گا (کہ اس میں لگام یا نکیل ڈالے) اور پیدل حج کرے گا، آپ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے، اس کو اپنے سے اتار دے اور سوار ہو کر حج ادا کر اور اونٹ کی قربانی کر۔

(۱۲۵۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؟ قَالَ : لاَ زِمَامَ ، وَلاَ خِزَامَ ، وَلاَ نِيَاحَةَ ، يَعْنِي فِي الإِسْلاَمِ.

(۱۲۵۴۷) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ اسلام میں نکیل ڈالنا، اور بالوں کا حلقہ بنانا اور نوحہ کرنا نہیں ہے، (خزامہ کہتے ہیں کہ بالوں کا حلقہ جو اونٹ کی ناک کے سوراخ میں ڈالا جاتا ہے اور اس سے اس کی لگام کو باندھا جاتا ہے)۔

(۴۵) الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ يَحْلِفَانِ بِالْمَشْيِ وَلاَ يَسْتَطِيعَانِ

مرد اور عورت پیدل چلنے کی قسم اٹھالے لیکن اس کی طاقت نہ رکھیں

(۱۲۵۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الرُّعَيْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ حَافِيَةً إِلَى بَيْتِ اللهِ غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مُرْ أُخْتَكَ فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ. (بخاری ۱۸۶۶۔ مسلم ۱۲۶۴)

(۱۲۵۴۸) حضرت عقبہ بن عامر ؓ فرماتے ہیں کہ میری بہن نے نذر مانی کہ وہ ننگے پاؤں بغیر چادر اوڑھے بیت اللہ کی طرف جائے گی، میں نے حضور اقدس ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی بہن کو حکم دے کہ وہ چادر اوڑھ کر سوار ہو کر جائے اور تین دن کے روزے (بطور کفارہ) رکھ لے۔

(۱۲۵۴۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ ، فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ فَقَالُوا :نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ ، فَقَالَ :إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ ، عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَرَكِبَ. (بخاری ۱۸۶۵۔ مسلم ۹)

(۱۲۵۴۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنے دو بچوں کے درمیان لڑ کھڑا کر چل رہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، انہوں نے نذر مانی ہے کہ بیت اللہ پیدل چل کر جائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اس بات سے بے نیاز ہے کہ یہ شخص اپنے آپ کو تکلیف دے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا تو وہ سوار ہو گئے۔

(۱۲۵۵۰) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ جَدَّتَهُ ، وَقَالَ :مَالِكٌ :إِنَّ أُمَّهُ جَعَلَتْ عَلَيْهَا الْمَشْيَ فَمَشَتْ حَتَّى انتَهَتْ إِلَى السُّقْيَا ، ثُمَّ عَجَزَتْ فَمَا مَشَتْ ، فَسَأَلْت ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ :مُرُوهَا أَنْ تَعُودَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَتَمْشِيَ مِنْ حَيْثُ عَجَزَتْ.

(۱۲۵۵۰) حضرت عروہ بن اذینہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں اس کی دادی تھی اور حضرت مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ تھی، انہوں نے نذر مانی کہ وہ پیدل چلے گی، پھر جب وہ چل کر سقیا مقام پر پہنچی تو مزید چلنے سے عاجز آ گئی، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو حکم دو کہ اگلے سال دوبارہ آئے اور جہاں سے چلنے میں عاجز ہوئی ہے وہاں سے دوبارہ چلے۔

(۱۲۵۵۱) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَمَشَى نِصْفَ الطَّرِيقِ وَرَكِبَ نِصْفَهُ قَالَ : فَقَالَ عامر :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :يَرْكَبُ مَا مَشَى وَيَمْشِي مَا رَكِبَ مِنْ قَابِلٍ ، وَيُهْدِي بَدَنَةً.

(۱۲۵۵۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے نذر مانی ہے کہ پیدل کعبہ جائے گا، پس وہ آدھا راستہ پیدل اور آدھا سوار ہو کر گیا ہے؟ فرمایا کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آئندہ سال جتنا پیدل چلا ہے اتنا سوار ہو اور جتنا سوار ہوا ہے اتنا پیدل چلے، اور ایک اونٹ ھدیہ کرے (قربان کرے)۔

(۱۲۵۵۲) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :من قَالَ عَلَيْهِ الْمَشْيُ إِنْ شَاءَ رَكِبَ وَأَهْدَى.

(۱۲۵۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص یوں کہے میرے اوپر پیدل چلنا ہے، تو اگر وہ چاہے تو سوار ہو جائے اور (اونٹ) ھدیہ کر دے۔

(۱۲۵۵۳) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَيْهِ الْمَشْيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ ، قَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ :يَرْكَبُ وَيُهْرِيقُ دَمًا ، وَقَالَ :أَبُو خَالِدٍ :يُهْدِي بَدَنَةً.

(۱۲۵۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نذر مانی ہے کہ پیدل بیت اللہ جائے گا؟ حضرت عبدالرحیم راوی سے مروی ہے کہ وہ سوار ہو جائے اور خون بہائے (قربانی کرے) اور ابو خالد راوی سے مروی ہے کہ وہ اونٹ ھدیہ کرے۔

(۱۲۵۵٤) حدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْبَجَلِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ تَحْتَ مِنبَرِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَيْهِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ ، وَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي نَذَرْت أَنْ أَحُجَّ مَاشِيًا ، حَتَّى إِذَا كَانَ كَذَا وَكَذَا وَمَشَيْت خَشِيت أَنْ يَفُوتَنِي الْحَجُّ ، رَكِبْت ، قَالَ : لاَ خَطَأَ عَلَيْك ، ارْجِعْ عَامَ قَابِلٍ فَامْشِ مَا رَكِبْت وَارْكَبْ مَا مَشَيْت.

(۱۲۵۵۴) حضرت عمرو بن سعید البجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما منبر پر تھے اور میں منبر کے نیچے (سامنے) بیٹھا تھا، ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! میں نے نذر مانی تھی کہ پیدل حج کروں گا جب میں اتنا اتنا سفر پیدل کر چکا تو مجھے خوف ہوا کہ میرا حج فوت ہو جائے گا پھر میں سوار ہو گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تجھ پر کوئی غلطی نہیں ہے، اگلے سال دوبارہ لوٹ جو سوار ہوا ہے وہ پیدل چل اور جو پیدل چلا تھا اتنا سوار ہو۔

(۱۲۵۵۵) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، فِي رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا ، قَالَ : يَمْشِي ، فَإِنَ انْقَطَعَ رَكِبَ وَأَهْدَى بَدَنَةً.

(۱۲۵۵۵) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نذر مانی ہے کہ وہ پیدل حج کرے گا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ پیدل چلے پھر جب منقطع ہو جائے اس کا چلنا تو سوار ہو جائے اور اونٹ ھدی بھیج دے۔

(۱۲۵۵٦) حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْقَاسِمَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ ، فَمَشَى ، فَعَيِيَ فَرَكِبَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ قَابِلٌ فَلْيَمْشِ مَا رَكِبَ وَلْيَرْكَبْ مَا مَشَى ، قَالَ : وَسَمِعْت يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ يَقُولُ : يَرْكَبُ وَيُهْدِي بَدَنَةً.

(۱۲۵۵٦) حضرت موسیٰ بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم رحمہ اللہ سے سنا ایک شخص نے سوال کیا کہ قسم اٹھائی ہے کہ وہ بیت اللہ پیدل جائے گا پھر جب وہ تھک گیا تو سوار ہو گیا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب آئندہ سال آئے تو جتنا وہ سوار ہوا تھا وہ پیدل چلے اور جو پیدل چلا تھا وہ سوار ہو کر جائے۔

(۱۲۵۵۷) حدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ يَكُونُ عَلَيْهِ مَشْيٌ إِلَى الْبَيْتِ ، فَيَمْشِي ، ثُمَّ يَعْيَى ، قَالَ : يَرْكَبُ ، فَإِذَا كَانَ قَابِلٌ رَكِبَ مَا مَشَى ، وَمَشَى مَا رَكِبَ.

(۱۲۵۵۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا ایک شخص نے سوال کیا کہ اس نے قسم اٹھائی ہے کہ وہ بیت اللہ پیدل جائے گا پھر جب وہ تھک گیا تو سوار ہو گیا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب آئندہ سال آئے تو جتنا وہ سوار ہوا تھا وہ پیدل چلے اور جو پیدل چلا تھا وہ سوار ہو کر جائے۔

(٤٦) اَلرَّجُلُ يَقُوْلُ عَلَيَّ نَذْرُ الْمَشْيِ إِلَى الْبَيْتِ وَلَا يَقُوْلُ عَلَيَّ نَذْرُ مَشْيٍ إِلَى بَيْتِ اللهِ، أَوْ إِلَى الْكَعْبَةِ هل يلزمه ذلكَ ؟

کوئی شخص یوں کہے کہ مجھ پر بیت اللہ کی طرف چلنا ہے اور یوں نہ کہے کہ مجھ پر نذر ہے بیت اللہ کی طرف یا کعبہ کی طرف پیدل چلنا، تو کیا اس پر کچھ لازم ہوگا؟

(١٢٥٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ عَلَيَّ الْمَشْيُ إِلَى الْكَعْبَةِ ، قَالَ : هَذَا نَذْرٌ ، فَلْيَمْشِ.

(١٢٥٥٨) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا ایک شخص کہتا ہے مجھ پر کعبہ کی طرف چلنا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ نذر ہے اس کو چاہئے کہ پیدل چلے۔

(١٢٥٥٩) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : مَنْ قَالَ عَلَيَّ الْمَشْيُ إِلَى بَيْتِ اللهِ ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ إِلَّا أَنْ يَقُولَ : عَلَيَّ نَذْرٌ مَشْيٍ إِلَى الْكَعْبَةِ.

(١٢٥٥٩) حضرت محمد بن ھلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے سنا آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص یوں کہے مجھ پر بیت اللہ کی طرف پیدل چلنا ہے تو یہ کچھ بھی نہیں ہے جب تک وہ یوں نہ کہے مجھ پر نذر ہے کہ میں کعبہ کی طرف پیدل چلوں۔

(١٢٥٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : جَعَلَ رَجُلٌ مِنَّا عَلَيْهِ الْمَشْيَ إِلَى الْبَيْتِ فِي شَيْءٍ فَأَتَى الْقَاسِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ : يَمْشِي إِلَى الْبَيْتِ.

(١٢٥٦٠) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص نے کہا مجھ پر کسی چیز میں بیت اللہ کی طرف چلنا ہے، پھر وہ حضرت قاسم رحمہ اللہ کے پاس آیا اور آپ رحمہ اللہ سے دریافت کیا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ بیت اللہ کی طرف پیدل جائے۔

(١٢٥٦١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ أبي إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ : لِلَّهِ عَلَيَّ ، أَوْ عَلَيْهِ حَجَّةٌ فَسَوَاءٌ ، وَإِذَا قَالَ : لِلَّهِ عَلَيَّ نَذْرٌ ، او عَلَيَّ لله ، فَسَوَاءٌ.

(١٢٥٦١) حضرت یزید ابی ابراھیم التیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص یوں کہے اللہ کے لیے مجھ پر ہے یا مجھ پر حج کرنا ہے تو یہ دونوں برابر ہیں، اور جب یوں کہے مجھ پر نذر ہے یا اللہ کے لیے مجھ پر ہے تو یہ دونوں برابر ہیں۔

(١٢٥٦٢) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلَانِ إِلَى الْقَاسِمِ فَسَأَلَاهُ وَأَنَا أَسْمَعُ ، عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ عَلَيْهِ الْمَشْيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ ، قَالَ : فَقَالَ الْقَاسِمُ : أَنَذْرٌ ؟ قَالَ : لَا قَالَ : فَلْيُكَفِّرْ يَمِينَهُ.

(۱۲۵۶۲) حضرت عمر بن زید ریٹیٹیڈ فرماتے ہیں کہ دو شخص حضرت قاسم ریٹیٹیڈ کے پاس آئے اور سوال کیا میں اس وقت سن رہا تھا کہ ایک شخص نے کہا کہ مجھ پر بیت اللہ کی طرف پیدل چلنا ہے آپ ریٹیٹیڈ نے دریافت فرمایا کیا اس نے نذر مانی تھی؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ ریٹیٹیڈ نے فرمایا: پھر اس کو چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

(۴۷) فِی رَجُلٍ نَذَرَ وَهُوَ مُشْرِكٌ ثُمَّ أَسْلَمَ مَا قَالُوا فِيهِ

کوئی مشرک نذر مانے اور پھر مسلمان ہو جائے تو اس کے متعلق کیا کہا گیا ہے؟

(۱۲۵۶۳) حدَّثَنَا حفص ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ رضي اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : نَذَرْتُ نَذْرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، ثُمَّ أَسْلَمْتُ ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أُوفِيَ نَذْرِي.

(بخاری ۲۰۴۲۔ ابوداؤد ۳۳۱۸)

(۱۲۵۶۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک نذر مانی تھی پھر میں مسلمان ہو گیا، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی نذر پوری کروں۔

(۱۲۵۶٤) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : كُلُّ يَمِينٍ حلف بها هي لله برة يوفى بها في الإسلام.

(۱۲۵۶۴) حضرت طاؤس ریٹیٹیڈ فرماتے ہیں کہ ہر قسم جس کے ساتھ حلف اٹھائی جائے یہ اللہ کے لیے نیکی اور احسان ہے، تو اس کو اسلام میں بھی میں پورا کیا جائے گا۔

(۱۲۵٦٥) حدَّثَنَا حَفْص ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس فِي رَجُلٍ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، ثُمَّ أَسْلَمَ ، قَالَ : يُوفِي بنذْرِهِ.

(۱۲۵۶۵) حضرت طاؤس ریٹیٹیڈ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے جاہلیت میں نذر مانی پھر مسلمان ہو گیا، آپ ریٹیٹیڈ نے فرمایا: وہ اپنی نذر پوری کرے گا۔

(۱۲۵٦٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْهُذَلِيِّ ، أَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ أَنْ تُسْرِجَ فِي بِيْعَةٍ وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ ، فَأَسْلَمَتْ فَأَرَادَتْ أَنْ تُوفِيَ بنذْرِهَا ، قَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ : تُسْرِجُ فِي مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِينَ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : لَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ ، فَعَرَضْتُ أَقَاوِيلَهُمْ عَلَى الشَّعْبِيِّ ، فَقَالَ : أَصَابَ الأَصَمُّ وَأَخْطَأَ صَاحِبَاكَ ، هَدَمَ الإِسْلاَمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ.

(۱۲۵۶۶) حضرت الهذلی ریٹیٹیڈ فرماتے ہیں کہ ایک عورت جو نصرانیہ تھی اس نے نذر مانی کہ وہ کنیسہ میں چراغ جلائے گی پھر وہ مسلمان ہو گئی پھر اس نے اپنی نذر پوری کرنے کا ارادہ کیا، حضرت حسن ریٹیٹیڈ اور حضرت قتادہ ریٹیٹیڈ نے فرمایا کہ تو مسلمانوں کی مسجدوں میں چراغ جلالے، اور حضرت ابن سیرین ریٹیٹیڈ نے فرمایا اس کے ذمہ کچھ بھی نہیں ہے، حضرت الهذلی ریٹیٹیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے اقوال حضرت شعبی ریٹیٹیڈ کے سامنے بیان کیئے تو آپ ریٹیٹیڈ نے فرمایا: اونچا سننے والے (ابن سیرین) نے صحیح کہا ہے اور تیرے ساتھیوں سے غلطی ہوئی ہے، اسلام پچھلی چیزوں کو منہدم کر دیتا ہے۔

(۴۸) مَنْ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَكَرِهَهُ

بعض حضرات نے نذر ماننے سے روکا ہے اور اس کو ناپسند کیا ہے

(۱۲۵۶۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ ، وَقَالَ : أَنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ. (بخاری ۶۶۰۸۔ مسلم ۲)

(۱۲۵۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا ہے اور فرمایا یہ خیر لے کر نہیں آتا اور بیشک یہ تو بخیل سے کچھ نکالتا ہے۔

(۱۲۵۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِيَّاكُمْ وَالنَّذْرَ ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُنْعِمُ نِعْمَةً عَلَى الرُّشَا ، وَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ. (بخاری ۶۶۹۴۔ ابوداؤد ۳۲۸۱)

(۱۲۵۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر سے بچو، بیشک اللہ تعالیٰ رشوت دینے والوں کو نعمت نہیں دیتا، بیشک یہ تو بخیل سے کچھ نکالنے کا ذریعہ ہے۔

(۱۲۵۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ قَالَ : لَا أَنْذِرُ نَذْرًا أَبَدًا.

(۱۲۵۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کبھی بھی نذر نہیں مانوں گا۔

(۴۹) الْمُسْلِمُ يَقْتُلُ الذِّمِّيَّ خَطَأً

مسلمان غلطی سے کسی ذمی کو قتل کردے

(۱۲۵۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ الْمُسْلِمُ الذِّمِّيَّ فَلَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ.

(۱۲۵۷۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مسلمان کسی ذمی کو قتل کردے اس پر کفارہ نہیں ہے۔

(۱۲۵۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عن قيس ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْمُسْلِمِ يَقْتُلُ الذِّمِّيَّ خَطَأً ، قَالَ : كَفَّارَتُهُمَا سَوَاءٌ.

(۱۲۵۷۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی مسلمان کسی ذمی کو غلطی سے قتل کردے تو ان کا دونوں کا کفارہ برابر ہے۔

(۵۰) فِی الْمَرْأَةِ تَقْتُلُ خَطَأً وَلَيْسَ لَهَا وَلِیٌّ يُكَفِّرُ بِهَا

عورت غلطی سے کسی کو قتل کردے اوراس کا کوئی ولی بھی نہ ہو جو کفارہ ادا کرے اس کی طرف سے

(۱۲۵۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ أَبِی هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : مَرَّتْ رُفْقَةٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، فَاشْتَرَوْا جَارِيَةً فَأَعْتَقُوهَا ، فَطَرَحَتْ طُنًّا مِنْ قَصَبٍ عَلَى صَبِیٍّ فَقَتَلَتْهُ ، فَأُتِیَ بِهَا مَسْرُوقٌ ، فَقَالَ : الْتَمِسُوا أَوْلِيَائَهَا ، فَلَمْ يَجِدُوا أَحَدًا ، فَنَظَرَ سَاعَةً وَتَفَكَّرَ ، وَقَالَ : قَالَ اللَّهُ : ﴿فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ﴾ اذْهَبِی فَصُومِی شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ، وَلاَ شَیْءَ لَهُمْ عَلَيْكِ.

(۱۲۵۷۲) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ میں اہل شام کے پاس سے ایک مرتبہ گذرا تو انہوں نے ایک باندی خرید کر اس کو آزاد کردیا، اس باندی نے لکڑیوں کی گٹھڑی ایک بچہ پر پھینکی جس کی وجہ سے وہ بچہ ہلاک ہوگیا، اسے حضرت مسروق ؒ کے پاس لایا گیا، آپ ؒ نے فرمایا اس کے اولیاء کو تلاش کرو، انہوں نے کسی کو نہ پایا، آپ ؒ کچھ دیر غور وفکر فرماتے رہے پھر فرمایا کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے، ﴿فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ﴾ اس کو لے جاؤ اور اس سے ساٹھ روزے رکھواؤ، اوران کے لیے اس پر کچھ نہیں ہے (جرمانہ وغیرہ)۔

(۱۲۵۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، قَالَ : طَرَحَتْ جَارِيَةٌ طُنًّا مِنْ قَصَبٍ عَلَى صَبِیٍّ فَقَتَلَتْهُ ، فَأُتِیَ مَسْرُوقٌ فِی ذَلِكَ ، فَقَالَ : هَلْ يعلم لَهَا مِنْ مَوَالٍ ؟ قَالُوا : لاَ نَدْرِی مَنْ مَوَالِيهَا ، قَالَ : فَهَلْ لَهَا مَالٌ ؟ قَالُوا : مَا يعْلَمُ لَهَا مَالاً ، قَالَ : فَمُرُوهَا أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ.

(۱۲۵۷۳) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ ایک باندی نے لکڑیوں کی گٹھڑی بچہ پر پھینک کر اس کو ماردیا اس کو حضرت مسروق ؒ کے پاس لائے، آپ ؒ نے فرمایا کیا اس کے موالی ہیں؟ لوگوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، آپ ؒ نے پوچھا کیا اس کے پاس مال ہے؟ کہا ہمیں نہیں معلوم کہ اس کے پاس مال ہے کہ نہیں، آپ ؒ نے فرمایا اس کو حکم دو کہ وہ لگاتار ساٹھ روزے رکھے۔

(۵۱) فِی الرَّجُلِ يَقْتُلُ خَطَأً فَيَصُومُ هَلْ يُجْزِئه مِنْ عِتْقِ الرَّقَبَةِ

کوئی شخص کسی کو غلطی سے قتل کردے پھر وہ روزے رکھے کیا اس کی طرف سے غلام آزاد کرنے سے کافی ہوجائے گا؟

(۱۲۵۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : سُئِلَ مَسْرُوقٌ ، عَنْ هَذِهِ الآيَةِ : ﴿وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ﴾ ﴿فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ﴾ :فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ عَنِ الرَّقَبَةِ وَحْدَهَا ، أَوْ عَنِ الدِّيَةِ وَالرَّقَبَةِ ، فَقَالَ :مَنْ لَمْ يَجِدْ فَهُوَ عن الدِّيَةِ وَالرَّقَبَةِ.

(۱۲۵۷۴) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ؒ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا ﴿وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَئًا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّ دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ﴾ [النساء ۹۲] ﴿فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ﴾ [النساء ۹۲] ان سے دریافت کیا کہ دو مہینے کے روزے صرف اکیلے غلام آزاد کرنے سے کافی ہوں گے یا غلام اور دیت دونوں سے؟ آپ نے فرمایا جو نہ پائے تو وہ دیت اور غلام دونوں سے کافی ہو جائیں گے۔

(۵۲) فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَيْهِ النَّذْرَ إِلَى الْمَوْضِعِ يَنْحَرُ فِيهِ ، أَوْ يُصَلِّي ، أَوْ يَمْشِي إِلَيْهِ

کوئی شخص نذر مانے کہ کسی خاص جگہ قربانی کرنے کی یا نماز پڑھنے یا اس کی طرف پیدل چل کر آنے کی

(۱۲۵۷۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ الطَّائِفِيِّ ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ كَرْدَمٍ الْيَسَارِيَّةِ ، أَنَّ أَبَاهَا لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ رَدِيفَةٌ لَهُ ، فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ :إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ بِبُوَانَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ بِهَا وَثَنٌ ؟ قَالَتْ :قَالَ أَبِي :لاَ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَأَوْفِ نَذْرَكَ حَيْثُ نَذَرْتَ. (ابو داؤد ۳۳۰۲۔ احمد ۶/ ۳۶۶)

(۱۲۵۷۵) حضرت میمونہ بنت کردم الیساریہ ؓ فرماتی ہیں میرے والد کی نبی کریم ﷺ سے ملاقات ہوئی وہ ان کے ردیف تھے، آپ ﷺ نے میرے والد سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ بوانہ (ساحل سمندر) میں قربانی کروں گا؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا وہاں کوئی بت، مورتی ہے؟ میرے والد نے جواب دیا کہ نہیں، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنی نذر وہاں پوری کر جہاں تو نے نذر مانی ہے۔

(۱۲۵۷۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَجُلاً نَذَرَ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ هُنَا ، يَعْنِي فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ ثَلاَثًا ، فَقَالَ :صَلِّ حَيْثُ قلت.

(ابو داؤد ۳۲۹۸۔ احمد ۳/ ۳۶۳)

(۱۲۵۷۶) حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ بیت المقدس میں نماز ادا کرے گا، پھر اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا؟ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: یہیں پر نماز ادا کر، یعنی مسجد حرام میں اس نے تین بار اس کو دھرایا آپ ﷺ نے فرمایا جہاں میں نے کہا ہے وہاں نماز ادا کر۔

(۱۲۵۷۷) حَدَّثَنَا حفصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَأْتِيَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَقَالَ :إِنْ

عَدَلَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَانَ أَوْفَى.

(۱۲۵۷۷) حضرت طاؤس ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نذر مانی ہے کہ وہ بیت المقدس آئے گا؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ اگر وہ مسجد حرام کی طرف پھر جائے تو یہ اس کے لیے کافی ہو جائے گا۔

(۱۲۵۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ إِلَى الْمَدَائِنِ، قَالَ :لِيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ ، وَلاَ يَذْهَبْ إِلَى الْمَدَائِنِ.

(۱۲۵۷۸) حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نذر مانی ہے کہ وہ مدائن کی طرف حج کرے گا، آپ ؒ نے فرمایا اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور مدائن کی طرف نہ جائے۔

(۱۲۵۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الرُّسْتَاقِ ، قَالَ : يَمْشِي.

(۱۲۵۷۹) حضرت عامر ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نذر مانی ہے کہ وہ گاؤں کی طرف جائے گا، آپ نے فرمایا کہ وہ چلا جائے (اور نذر پوری کرے)۔

(۱۲۵۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ :سُئِلَ عَطَاءٌ ، عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِ إِيلِيَاءَ كَذَا وَكَذَا رَكْعَةً ، قَالَ :لِيُصَلِّ عَدَدَ ذَلِكَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، فَإِنَّهُ يُجْزِءُ عَنْهُ ، وَالصَّلاَةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ.

(۱۲۵۸۰) حضرت عبد الملک بن ابو سلیمان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نذر مانی ہے کہ وہ بیت المقدس میں جا کر اتنی اتنی رکعتیں ادا کرے گا؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ وہ اتنی رکعتیں مسجد حرام میں ادا کرے یہ اس کی طرف سے کافی ہو جائے گا، مسجد حرام میں نماز ادا کرنا سب سے افضل ہے۔

(۱۲۵۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَشْعَث ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي امْرَأَةٍ نَذَرَتْ أَنْ تَأْتِيَ مَكَانًا قَدْ سَمتهُ ، قَالَ :لِتَنْظُرَ قَدْرَ نَفَقَتِهَا ، فَتَصَدَّقَ به ، وَلاَ تَأْتِيه.

(۱۲۵۸۱) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نذر مانی ہے کہ وہ اس مکان پر آئے گا جس کا اس نے نام لیا، آپ ؒ نے فرمایا کہ اپنے نفقہ کی مقدار میں غور کرے اور اس میں صدقہ کر دے وہاں نہ آئے۔

(۵۴) الرَّجُلُ أَوِ الْمَرْأَةُ يَكُونُ عَلَيْهِ أَنْ يَنْحَرَ بَقَرَةً، لَهُ أَنْ يَبِيعَ جِلْدَهَا ؟

کوئی مرد یا عورت گائے قربان کرنے کی نذر مانے تو اس کی کھال کو فروخت کر سکتے ہیں؟

(۱۲۵۸۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مَاهَانَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ وَسُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ نَذَرَتْ

أَنْ تَنْحَرَ بَقَرَةً ، أَلَهَا أَنْ تَبِيعَ جِلْدَهَا ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ ابْنُ أَشْوَعَ : لَكِنِّي لَسْتُ أَدْرِي ذَلِكَ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : لَوْ قُلْتُ لَحْمُهَا لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ ، إِنَّمَا نَذَرَتْ دَمَهَا فَقَدْ أَهْرَقَتْ دَمَهَا.

(۱۲۵۸۲) حضرت مروان بن ماہان التیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک عورت نے گائے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے کیا اس کے لیے اس کی کھال فروخت کرنا جائز ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں، حضرت ابن اشوع رحمہ اللہ نے فرمایا: لیکن میں اس کو درست خیال نہیں کرتا، حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تو کہے اس کا گوشت (فروخت کرنا) تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ اس نے خون کی نذر مانی تھی جو وہ بہا چکی ہے۔

(٥٤) فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَيْهِ نَذْرًا أَنْ يَنْحَرَ بَدَنَةً ، أَوْ يَنْحَرَ بَقَرَةً

کوئی شخص نذر مانے کہ وہ اونٹ یا گائے ذبح کرے گا

(١٢٥٨٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، قَالَ : نَذَرَتْ أُمِّي إِنْ رَأَتْ فِي وَجْهِي شَعَرَةً أَنْ تَنْحَرَ بَدَنَةً ، أَوْ قَالَ : هَدْيًا ، قَالَ : وَكَانَ الْحَيُّ يَذْبَحُونَ الْبَقَرَةَ ، قَالَ : فَأَتَيْتُ شُرَيْحًا فَسَأَلْتُهُ فَسَوَّى بَيْنَهُمَا.

(۱۲۵۸۳) حضرت ابو ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے نذر مانی کہ اگر اس نے میرے چہرے پر بال دیکھے تو وہ اونٹ ذبح کرے گی، فرماتے ہیں اور محلہ والے گائے ذبح کرتے تھے، میں حضرت شریح کے پاس آیا اور آپ رحمہ اللہ سے اس بارے میں دریافت کیا، پس آپ نے دونوں میں برابری کی (دونوں برابر ہیں)۔

(١٢٥٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ جَعَلَ عَلَيْهِ بَدَنَةً لِلْمَسَاكِينِ ، قَالَ يُجْزِيهِ بَقَرَةٌ.

(۱۲۵۸۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کوئی شخص نذر مانتا ہے کہ میرے ذمہ مساکین کے لیے اونٹ ذبح کرنا ہے، فرماتے ہیں کہ گائے بھی اس کی طرف سے کافی ہو جائے گی۔

(٥٥) يُجَامِعُ فِي اعْتِكَافِهِ مَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ ؟

حالت اعتکاف میں کوئی شخص بیوی سے شرعی ملاقات کرلے تو اس پر کیا ہے؟

(١٢٥٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَعبد ، أَنَّهُ كَانَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ اعْتِكَافُ شَهْرٍ فِي الْمَسْجِدِ ، فَاعْتَكَفَتْ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا ، ثُمَّ حَاضَتْ فَرَجَعَتْ إِلَى أَهْلِهَا ، ثُمَّ طَهُرَتْ فَوَقَعَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا ، قَالَ : فَجِئْتُ سَالِمًا وَالْقَاسِمَ ، فَقَالاَ : اذْهَبْ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، ثُمَّ ائْتِنَا ، قَالَ : فَذَهَبْتُ إِلَى سَعِيدٍ فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : خانا حَدًّا مِنْ حُدُودِ اللهِ ، وَأَخْطَأَ السُّنَّةَ ، وَعَلَيْهَا أَنْ تَسْتَأْنِفَ ، قَالَ

فَرَجَعْت إلَى الْقَاسِمِ وَسَالِمٍ فَأَخْبَرْتُهُمَا بِمَا قَالَ : فَقَالاَ : ذَلِكَ رَأْيُنَا.

(۱۲۵۸۵) حضرت موسیٰ بن معبد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے اھل میں سے ایک عورت مہینے کے لیے مسجد میں اعتکاف بیٹھی، وہ انتیس دن بیٹھی تھی کہ اس کو حیض آ گیا تو وہ اپنے گھر واپس آ گئی پھر وہ پاک ہوئی تو اس کے شوہر نے اس سے شرعی ملاقات کر لی، حضرت موسیٰ کہتے ہیں کہ میں حضرت سالم رحمہ اللہ اور حضرت قاسم رحمہ اللہ کے پاس آیا، آپ دونوں نے مجھ سے فرمایا: پہلے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے پاس جا پھر ہمارے پاس آنا، میں حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے پاس آیا اور آپ رحمہ اللہ سے اس بارے میں دریافت کیا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: دونوں نے حدود اللہ میں خیانت کی ہے اور سنت کے خلاف کیا ہے، عورت پر لازم ہے کہ وہ پھر دوبارہ اعتکاف بیٹھے (شروع سے) حضرت موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں پھر حضرت سالم رحمہ اللہ اور حضرت قاسم رحمہ اللہ کے پاس گیا آپ کو بتایا جو انہوں نے کہا تھا، دونوں حضرات رحمہما اللہ نے فرمایا یہی ہماری بھی رائے ہے۔

(۱۲۵۸۶) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إذَا جَامَعَ الْمُعْتَكِفُ أَبْطَلَ اعْتِكَافَهُ وَاسْتَأْنَفَ.

(۱۲۵۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ معتکف جماع کر لے تو اس کا اعتکاف باطل ہو گیا اور وہ دوبارہ اعتکاف بیٹھے گا۔

(۱۲۵۸۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْمُعْتَكِفِ إذَا جَامَعَ ، قَالَ : يَتَصَدَّقُ بِدِينَارَيْنِ.

(۱۲۵۸۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر معتکف جماع کر لے تو وہ دو دینار صدقہ کرے۔

(۱۲۵۸۸) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ غَشِيَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ : أَنَّهُ بِمَنْزِلَةِ الَّذِي غَشِيَ فِي رَمَضَانَ ، عَلَيْهِ مَا عَلَى الَّذِي غَشِيَ فِي رَمَضَانَ.

(۱۲۵۸۸) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص معتکف ہے اور اس کی بیوی پر غشی طاری ہوگئی، فرمایا وہ اسی طرح ہے جیسے رمضان میں کسی پر غشی طاری ہو اور اس پر وہی ہے جو رمضان میں غشی طاری ہونے والے پر ہوتا ہے۔

(۱۲۵۸۹) حدَّثَنَا حفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يَقْضِي اعْتِكَافَهُ.

(۱۲۵۸۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں وہ اعتکاف کی قضا کرے گا۔

(۱۲۵۹۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : كَانُوا يُجَامِعُونَ وَهُمْ مُعْتَكِفُونَ ، حَتَّى نَزَلَتْ : ﴿وَلاَ تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾.

(۱۲۵۹۰) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حالت اعتکاف میں مجامعت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ﴾ [البقرة ۱۸۷]

(۱۲۵۹۱) حدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : مَنْ أَصَابَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَعَلَيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ مِثْلُ مَا عَلَى الَّذِي يُصِيبُ فِي رَمَضَانَ.

(۱۲۵۹۱) حضرت زہری رطیلی فرماتے ہیں کہ جو حالت اعتکاف میں بیوی کے ساتھ ہمبستری کر لے تو اس پر وہی کفارہ ہے جو رمضان میں ہمبستری کرنے والے پر ہوتا ہے۔

(۱۲۵۹۲) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا جَامَعَ الْمُعْتَكِفُ اسْتَقْبَلَ.

(۱۲۵۹۲) حضرت ابراہیم رطیلی فرماتے ہیں کہ جب معتکف جماع کر لے تو وہ نئے سرے سے اعتکاف بیٹھے گا۔

(۱۲۵۹۳) حدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي امْرَأَةٍ نَذَرَتْ أَنْ تَعْتَكِفَ خَمْسِينَ يَوْمًا ، فَاعْتَكَفَتْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا ، فَأَتَتْهُ ، قَالَ : تُتِمُّ مَا بَقِيَ.

(۱۲۵۹۳) حضرت شعبی رطیلی سے دریافت کیا گیا کہ ایک عورت نے نذر مانی کہ وہ پچاس دن اعتکاف بیٹھے گی، پھر وہ چالیس اعتکاف بیٹھی تھی کہ اس کا شوہر آ گیا اور اس کی طرف پیغام بھیجا تو وہ اس کے پاس آ گئی، آپ رطیلی نے فرمایا جو دن باقی رہ گئے ہیں ان کو مکمل کرے گی۔

(۱۲۵۹٤) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَغْشَى امْرَأَتَهُ وَهُوَ مُعْتَكِف ، قَالَ : يُحَرِّرُ مُحَرَّرًا.

(۱۲۵۹۴) حضرت حسن رطیلی فرماتے ہیں کہ آدمی معتکف ہو اور اس کی بیوی پر غشی طاری ہو جائے، فرمایا وہ غلام آزاد کرے۔

(٥٦) مَا قَالُوا مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ (أو ، أَوْ) فَصَاحِبُهُ مُخَيَّرٌ فِيهِ ، وَمَا كَانَ (فَمَنْ لَمْ يَجِدْ) فَالأَوَّلُ فَالأَوَّلُ

جو قرآن پاک میں لفظ اَوْ آیا ہے تو اس کو اس میں اختیار ہے اور جو یہ آیا ہے وہ نہ پائے تو پہلے پہلا، پھر اس کے بعد والا

(۱۲۵۹٥) حدَّثَنَا حفص ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ : أَوْ أَوْ فَهُوَ فِيهِ مُخَيَّرٌ ، وَكُلُّ شَيْءٍ فِيهِ : (فَمَنْ لَمْ يَجِدْ) فَالَّذِي يَلِيهِ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالَّذِي يَلِيهِ.

(۱۲۵۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں جہاں لفظ اَوْ آیا ہے اس میں بندے کو اختیار ہے اور جہاں فمن لم یجد آیا ہے تو اس میں وہ اس کے بعد والے پر عمل کرے اگر وہ نہ پائے تو وہ جو اس کے بعد والے پر عمل کرے۔

(۱۲۵۹٦) حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ.

(۱۲۵۹۶) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۲۵۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ : أَوْ أَوْ فَصَاحِبُهُ مُخَيَّرٌ.

(۱۲۵۹۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن میں جہاں بھی (دو چیزیں) لفظ اَوْ کے ساتھ آئی ہیں تو اس کے کرنے والے کو اس میں اختیار ہے۔

(۵۷) فِي الرَّجُلَيْنِ يَجْتَمِعَانِ عَلَى قَتْلِ رَجُلٍ

دو آدمی مل کر اگر کسی ایک شخص کو قتل کر دیں

(۱۲۵۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلَيْنِ قَتَلَا قَتِيلاً جَمِيعًا ، قَالَ : عَلَيْهِمَا كَفَّارَتَانِ.

(۱۲۵۹۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو شخص اکٹھے مل کر کسی کو قتل کر دیں تو دونوں پر دو کفارے ہیں۔

(۱۲۵۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ عُمَرَ رضى اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : عَلَيْهِمَا كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ.

(۱۲۵۹۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں پر ایک ہی کفارہ ہے۔

(۱۲۶۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُد ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَلَا تَرَى لَوْ أَنَّ قَوْمًا قَتَلُوا رَجُلاً اشْتَرَكُوا فِي قَتْلِهِ ، كان عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ كَفَّارَةٌ.

(۱۲۶۰۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اگر ایک قوم مل کر کسی ایک شخص کو قتل کر دیں تو ان میں سے ہر ایک پر کفارہ آتا ہے۔

(۱۲۶۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُد ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ قَوْمًا اجْتَمَعُوا عَلَى قَتْلِ رَجُلٍ كَانَ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ كَفَّارَةٌ ، يَعْنِي خَطَأً ، قَالَ : وَكَانَ الْحَكَمُ يَرَى ذَلِكَ.

(۱۲۶۰۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اسی طرح منقول ہے، حضرت حکم رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے ہے۔

(۱۲۶۰۲) ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ الْقَوْمُ الرَّجُلَ فَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ التَّحْرِيرُ.

(۱۲۶۰۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ایک قوم کسی شخص کو قتل کر دے (غلطی سے) تو ہر ایک کے ذمہ غلام آزاد کرنا ہے۔

(۱۲۶۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ بُرْدٍ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ مَكْحُولٍ فِي الْقَوْمِ يَقْتُلُونَ الرَّجُلَ ، قَالَ : عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ كَفَّارَةٌ ، وَعَلَيْهِمْ جَمِيعًا الدِّيَةُ.

(۱۲۶۰۳) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک قوم کسی شخص کو قتل کر دیں تو ہر ایک پر کفارہ ہے اور ان سب پر دیت ہے۔

(۵۸) فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَيْهِ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ

کوئی شخص یوں کہے کہ میں ولد اسماعیل میں سے غلام آزاد کروں گا

(۱۲۶۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : كَانَ عَلَى عَائِشَةَ رَقَبَةٌ ، أَوْ نَسَمَةٌ تُعْتِقُهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : فَقَدِمَ بِسَبْيٍ مِنَ الْيَمَنِ ، قَالَ مِسْعَرٌ : أُرَاهُ مِنْ قَبِيلَةٍ ، يُقَالُ لَهَا : خَوْلاَنُ ، قَالَ : فَنَهَاهَا أَنْ تُعْتِقَ مِنْهُمْ ، قَالَ : فَقَدِمَ بِسَبْيٍ مِنْ مُضَرَ ، أُرَاهُ ، قَالَ : مِنْ بَنِي الْعَنْبَرِ ، فَأَمَرَهَا أَنْ تُعْتِقَ مِنْهُمْ.

(۱۲۶۰۴) حضرت ابن معقل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ پر اولاد اسماعیل میں سے ایک غلام کو آزاد کرنا تھا، یمن سے کچھ قیدی آئے، مسعر راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے وہ قبیلہ خولان کے تھے آپ ؓ کو ان میں سے آزاد کرنے سے منع کر دیا گیا، پھر مضر سے کچھ قیدی آئے، راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے وہ بنو عنبر کے تھے، پھر آپ ؓ کو حکم دیا کہ اس میں سے ایک آزاد کر دو۔

(۱۲۶۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ : سُئِلَ عَامِرٌ ، عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ عَلَيْهِ مُحَرَّرِينَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ إِنْ دَخَلَ بَيْتَ فُلاَنٍ ، فَدَخَلَهُ ، قَالَ : لَيْسَ لَهَا كَفَّارَةٌ ، قَالَ : الرَّجُلُ : فَإِنِّي لاَ أَجِدُهُمَا قَالَ : فَصُمْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ مُتَتَابِعَاتٍ ، عَنْ كُلِّ رَقَبَةٍ شَهْرَيْنِ لَعَلَّهُ أَنْ يُكَفِّرَ شَيْئًا.

(۱۲۶۰۵) حضرت عامر ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے نذر مانی ہے کہ اگر وہ فلاں کے گھر داخل ہوا تو اولاد اسماعیل میں سے دو غلام آزاد کرے گا، اور پھر وہ اس کے گھر داخل ہو گیا؟ آپ ؒ نے فرمایا اس پر کفارہ نہیں ہے، اس شخص نے عرض کیا میں ان دونوں کو نہیں پاتا، آپ ؒ نے فرمایا پھر چار مہینے کے لگاتار روزے رکھو، ہر غلام کے بدلے دو مہینے کے روزے، شاید کہ یہ کچھ کفارہ بن جائیں۔

(۵۹) الرَّجُلُ يَحْلِفُ أَنْ لاَ يُكَلِّمَ الرَّجُلَ حِينًا كَمْ يَكُونُ ذَلِكَ

کوئی شخص قسم کھائے کہ وہ کسی شخص سے ایک وقت تک بات نہیں کروں گا تو اس سے کتنا وقت مراد ہے؟

(۱۲۶۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْحِينُ قَدْ يَكُونُ غَدْوَةً وَعَشِيَّةً.

(۱۲۶۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ وقت کا اطلاق کبھی صبح وشام پر بھی ہوتا ہے۔

(۱۲٦۰۷) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، قُلْتُ : إِنِّي حَلَفْت أن لاَ أُكَلِّمَ رَجُلاً حِينًا ، قَالَ : فَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا﴾ ، قَالَ : الْحِينُ سَنَةٌ.

(۱۲۶۰۷) حضرت عطاء بن السائب رحمہ اللہ ان میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ میں نے قسم اٹھائی ہے کہ میں ایک شخص سے ایک وقت (زمانے) تک بات نہیں کروں گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کی آیت تلاوت کی ﴿تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا﴾ فرمایا: لفظ حین سے مراد ایک سال ہے۔

(۱۲٦۰۸) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : الْحِينُ سِتَّةُ أَشْهُرٍ.

(۱۲۶۰۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ الحین سے مراد چھ مہینے ہیں۔

(۱۲٦۰۹) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : الْحِينُ سِتَّةُ أَشْهُرٍ.

(۱۲۶۰۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ الحین سے مراد چھ مہینے ہیں۔

(۱۲٦۱۰) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنِّي حَلَفْت عَلَى امْرَأَتِي أَنْ لاَ تَدْخُلَ على أَهْلِهَا حِينًا ، فَقَالَ : الْحِينُ مَا بَيْنَ أَنْ تَطْلُعَ النَّخْلُ إِلَى أَنْ تُثْمِرَ ، وَمَا بَيْنَ أَنْ تُثْمِرَ إِلَى أَنْ تُطْلِعَ ، فَقَالَ لَهُ سَعِيدٌ : ﴿ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً كَلِمَةً﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا﴾.

(۱۲۶۱۰) حضرت عبدالرحمن بن حرملہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ میں نے قسم اٹھائی ہے کہ اپنی بیوی سے ایک وقت تک بات نہیں کروں گا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا الحین سے مراد کھجور ظاہر ہو کر پکنے تک کا درمیانی وقت ہے اور پک کر ظاہر ہونے تک کا درمیانی وقت ہے، حضرت سعید رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا: ﴿ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً﴾ سے لے کر ﴿تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا﴾ تک تلاوت فرمائی۔

(۱۲٦۱۱) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ حَلَفَ أَنْ لاَ يُكَلِّمَ رَجُلاً حِينًا ، فَقَالاَ : الْحِينُ سَنَةٌ.

(۱۲۶۱۱) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے دریافت کیا ایک شخص نے قسم اٹھائی ہے کہ وہ ایک شخص سے زمانے اور وقت تک بات نہیں کرے گا؟ آپ نے فرمایا الحین سے مراد ایک سال ہے۔

(۱۲٦۱۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِق ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : الْحِينُ سِتَّةُ أَشْهُرٍ.

(۱۲۶۱۲) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ الحین سے مراد چھ مہینے ہیں۔

(۱۲٦۱۳) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :

الْحِينُ شَهْرَانِ ، إن النَّخْلَةَ تُطعِمُ السَّنَةَ كُلَّهَا إلاَّ شَهْرَيْنِ.

(۱۲۶۱۳) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ الحین سے مراد دو مہینے ہیں بیشک کھجوریں دو مہینوں کے علاوہ پورے سال ظاہر ہوتی ہیں۔

(۱۲٦۱٤) حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :الْحِينُ سِتَّةُ أَشْهُرٍ.

(۱۲۶۱۴) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ الحین سے مراد چھ مہینے ہیں۔

(٦٠) كَيْفَ كَانُوا يَحْلِفُونَ

آپ ﷺ اور صحابہ کرام ﷺ کیسے قسم اٹھاتے تھے

(۱۲٦۱٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ شُمَيْخٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ ، قَالَ :لاَ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ.

(ابو داؤد ۳۲۵۹۔ احمد ۳/ ۴۸)

(۱۲۶۱۵) حضرت ابو سعید الخدری ﷺ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب قسم پر بہت زور دیتے تو یوں فرماتے نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابو القاسم ﷺ کی جان ہے۔

(۱۲٦۱٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَحْلِفُ عَلَيْهَا :لاَ وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ. (بخاری ۷۳۹۱۔ ابو داؤد ۳۲۵۸)

(۱۲۶۱۶) حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کی قسم جس پر آپ قسم اٹھاتے وہ یہ تھی: نہیں دلوں کو پلٹنے والے کی قسم۔

(۱۲٦۱۷) حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ. (ابو داؤد ۳۲۶۰۔ احمد ۲/ ۲۸۸)

(۱۲۶۱۷) حضرت ابو ھریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کی قسم یہ تھی: نہیں اور میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں۔

(۱۲٦۱۸) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَوْقَ بَيْتِهِ ، فَوَجَبَتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :هَذَا وَالَّذِي لاَ إلَهَ غَيْرُهُ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ.

(۱۲۶۱۸) حضرت عبد الرحمن بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود ﷺ کے ساتھ گھر کی چھت پر بیٹھا تھا سورج غروب ہونے لگا، حضرت عبد اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے بغیر کوئی معبود نہیں یہ وہ وقت ہے جب روزہ دار افطار کرتا ہے۔

(۱۲۶۱۹) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ رضى اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ ، فَقَالَ :لاَ وَالَّذِى فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ.

(۱۲۶۱۹) حضرت عباد بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ خطبہ دے رہے تھے آپ ؓ نے فرمایا: نہیں، قسم اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑ کر جاندار کو پیدا کیا۔

(۱۲۶۲۰) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :لاَ وَرَبِّ هَذِهِ الْكَعْبَةِ.

(۱۲۶۲۰) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوھریرہ ؓ سے آپ ؓ فرماتے ہیں: لا (نہیں) اس کعبہ کے رب کی قسم۔

(۱۲۶۲۱) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ زِيَادٍ الْحَارِثِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لأَبِي هُرَيْرَةَ :أَنْتَ الَّذِى تَنْهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَالَ :لاَ وَرَبِّ هَذِهِ الْحُرْمَةِ ، أَوْ هَذِهِ الْبَنِيَّةِ.

(۱۲۶۲۱) حضرت زیاد الحارثی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابوھریرہ ؓ سے دریافت کیا آپ ؓ ہیں جنہوں نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا: نہیں اس حرم کے رب کی قسم، یا فرمایا اس کعبہ کے رب کی قسم۔

(۱۲۶۲۲) حدَّثَنَا حفصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ قَالَ :وَالَّذِى لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ.

(۱۲۶۲۲) حضرت عبدالرحمن بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ یوں قسم کھاتے: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۱۲۶۲۳) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ ، قَالَتْ فِي شَيْءٍ حَلَفَتْ عَلَيْهِ:لاَ وَالَّذِى آمَنَ بِهِ الْمُؤْمِنُونَ وَكَفَرَ بِهِ الْكَافِرُونَ. (ابن سعد ۸۲)

(۱۲۶۲۳) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ کسی چیز پر قسم اٹھاتیں تو یوں فرماتیں، نہیں، قسم ہے اس کی جس پر مؤمن ایمان لائے اور کافروں نے اس کا انکار کیا۔

(۱۲۶۲٤) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفَ ، قَالَ :وَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ. (احمد ۱۲)

(۱۲۶۲۴) حضرت رفاعہ الجہنی ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب قسم کھاتے تو یوں فرماتے: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔

(۶۱) فِی الرَّجُلِ یُولِی مِنِ امْرَأَتِهِ وَلاَ یَقْرَبُهَا

کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرلے اوراس کے قریب نہ آجائے

(۱۲۶۲۵) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِی أَبُو الزُّبَیْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِیدَ بْنَ جُبَیْرٍ قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :إِنْ فَاءَ کَفَّرَ ، وَإِنْ لَمْ یَفْعَلْ فَهِیَ وَاحِدَةٌ وَهِیَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا.

(۱۲۶۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر شوہر بیوی کے پاس چلا جائے تو کفارہ ادا کرے اور اگر نہ جائے تو وہ اکیلی ہے اس کو اپنے نفس پر زیادہ حق ہے۔

(۱۲۶۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُد الطَّیَالِسِیُّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِیمَ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَیْرٍ ، أَنَّ زِیَادًا أَبْصَرَ أَبَا مُوسَی کَئِیبًا ، فَقَالَ لَهُ :مَا لَکَ ؟ فَذَکَرَ أَنَّهُ آلَی مِنِ امْرَأَتِهِ ، فَأَمَرَهُ أَنْ یُکَفِّرَ ، فَفَعَلَ.

(۱۲۶۲۶) حضرت عبداللہ بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زیاد نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو شکستہ خاطر دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کیا ہوا ہے؟ ذکر کیا کہ اس نے اپنی بیوی سے ایلاء کرلیا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو حکم دیا کہ وہ کفارہ ادا کرے تو اس نے ایسا ہی کیا۔

(۱۲۶۲۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، عَنْ أَبِی الشَّعْثَاءِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، وَأَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُمْ قَالُوا :؛ فِی الرَّجُلِ إِذَا آلَی مِنِ امْرَأَتِهِ ، ثُمَّ أَتَاهَا قَبْلَ أَنْ تَبَرَّ یَمِینَهُ ، قَالَ :یُکَفِّرُ یَمِینَهُ.

(۱۲۶۲۷) حضرت علقمہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اصحاب فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے پھر قسم پوری ہونے سے قبل ہی اس کے پاس آجائے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے گا۔

(۱۲۶۲۸) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، عَنْ أَبِی الشَّعْثَاءِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :إِذَا فَاءَ الْمُولَی کَفَّرَ.

(۱۲۶۲۸) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ایلاء کرنے والا بیوی کے پاس چلا جائے تو وہ کفارہ ادا کرے گا۔

(۱۲۶۲۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِیُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیرِینَ، قَالَ:إِذَا آلَی الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ، ثُمَّ فَاءَ فَعَلَیْهِ الْکَفَّارَةُ.

(۱۲۶۲۹) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے اور پھر اس کے پاس چلا جائے تو اس پر کفارہ ہے۔

(۱۲۶۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُد ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِیهِ ، أَنَّهُ کَانَ لاَ یَرَی عَلَیْهِ الْکَفَّارَةَ فِی یَمِینِهِ.

(۱۲۶۳۰) حضرت طاؤس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس پر قسم کا کفارہ نہیں سمجھتے تھے۔

(٦٢) مَنْ قَالَ فَيْؤُهُ كَفَّارَةٌ وَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ

بعض حضرات کہتے ہیں اس کا (لوٹنا) پورا کرنا ہی کفارہ ہے اس پر اور کچھ نہیں ہے

(١٢٦٣١) ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أنه كَانَ يَقُولُ : فَيْؤُهُ كَفَّارَة.

(۱۲۶۳۱) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اس کا (لوٹنا) پورا کرنا ہی کفارہ ہے۔

(١٢٦٣٢) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي الَّذِي يُولِي مِنِ امْرَأَتِهِ فَيَفِيءُ ، قَالَ : كَانَ بَعْضُهُمْ يَقُولُ : فَيْؤُهُ كَفَّارَة.

(۱۲۶۳۲) حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا گیا ایک شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرتا ہے پھر وہ لوٹتا ہے (تو اس کا کیا حکم ہے؟) آپ ؒ نے فرمایا ان میں سے (صحابہ ؓ وفقہاء ؒ) بعض حضرات فرماتے تھے، اس کا لوٹنا ہی کفارہ ہے۔

(١٢٦٣٣) حدَّثَنَا غنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ أن لاَ يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ عَشَرَةَ أَيَّامٍ ، ثُمَّ قَرِبَهَا قَبْلَ الْعَشَرَةِ ، قَالَ : لاَ كَفَّارَةَ عَلَيْهِ.

(۱۲۶۳۳) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص قسم کھائے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس دس دن تک نہیں آئے گا، پھر وہ دس دن سے پہلے ہی اس کے قریب آ گیا؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر کفارہ نہیں ہے۔

(٦٣) فِي رَجُلٍ جَعَلَ عَلَيْهِ صَوْمَ شَهْرٍ

کوئی شخص نذر مانے کہ اس پر ایک مہینے کے روزے ہیں

(١٢٦٣٤) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي رَجُلٍ جَعَلَ عَلَيْهِ صَوْمَ شَهْرٍ، قَالَ: إن سَمَّى شَهْرًا مَعْلُومًا فَلْيَصُمْهُ وَلْيُتَابِعْ ، وَإذَا لَمْ يُسَمِّ شَهْرًا مَعْلُومًا ، أو لَمْ يَنْوِهِ فَلْيَسْتَقْبِلِ الأَيَّامَ ، فَلْيَصُمْ ثَلاَثِينَ يَوْمًا ، وَإِنْ صَامَ عَلَى الْهِلاَلِ ، وَأَفْطَرَ عَلَى رُؤْيَتِهِ فَكَانَتْ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا أَجْزَأَهُ ذَلِكَ ، وَإِنْ فَرَّقَ إذًا اسْتَقْبَلَ الأَيَّامَ.

(۱۳۱۳۴) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نذر مانے کہ مجھ پر ایک مہینے کے روزے ہیں، اگر وہ معین مہینے کا نام لے تو اسی مہینے لگا تار رکھنا پڑیں گے اور اگر کسی مہینے کا نام نہ لے اور نیت بھی نہ کرے تو مستقل از سر نو تیس دنوں کے روزے رکھے گا، اور اگر وہ روزہ چاند دیکھ کر رکھے اور چاند دیکھ کر افطار کرے تو انتیس روزے کافی ہو جائیں گے، اگر وہ تفریق کرے تب از سر نو رکھنے پڑیں گے۔

(١٢٦٣٥) حدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَيْهِ صَوْمَ شَهْرٍ ، قَالَ : هُوَ أَعْلَمُ بِمَا جَعَلَ، وَجَعَله يَمِينَهُ.

(۱۲۶۳۵) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کہے مجھ پر ایک مہینے کے روزے ہیں تو وہ زیادہ جانتا ہے جو اس نے کہا ہے اور اس کی نیت کا اعتبار ہے (اس کی نیت پر محمول کریں گے)۔

(۱۲۶۳۶) حدَّثَنَا ابن نُمَیرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَنْ حَمَّاد ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالاَ : إذَا جَعَلَ الرَّجُلُ عَلَیْهِ صَوْمَ شَهْرٍ ، وَلَمْ یُسَمِّ شَهْرًا مِنَ الشُّهُورِ ، قَالَ : إنْ شَاءَ تَابَعَ ، وَإِنْ شَاءَ فَرَّقَ.

(۱۲۶۳۶) حضرت حماد رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نذر مانے کہ مجھ پر ایک مہینے کے روزے ہیں اور مہینوں میں سے کوئی مہینہ متعین نہ کرے تو اگر وہ چاہے تو لگاتار رکھے اور اگر چاہے تو جدا جدا دنوں میں رکھ لے۔

(۱۲۶۳۷) حدَّثَنَا کثیر بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَیْمُونٍ ، قَالَ : النَّذْرُ فِی الصِّیَامِ مُتَتَابِعٌ.

(۱۲۶۳۷) حضرت میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نذر اگر روزوں کی ہو تو وہ لگاتار رکھے جائیں گے۔

(۱۲۶۳۸) حدَّثَنَا حفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، وَحَدَّثَنِی مَنْ سَأَلَ إبْرَاهِیمَ ، عَن رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ یَصُومَ شَهْرًا ، قالا یَصُوم ثَلاَثِینَ ، یَعْنِی مُتَفَرِّقًا.

(۱۲۶۳۸) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا اور مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا تھا ایک شخص نذر مانتا ہے کہ مجھ پر ایک ماہ کے روزے ہیں؟ دونوں نے فرمایا: وہ تیس روزے رکھے گا یعنی جدا جدا لگاتار رکھنا ضروری نہیں۔

(۶۴) الرَّجُلُ یَجِبُ عَلَیْهِ کَفَّارَةٌ فِی یَمِینٍ ، أَوْ غَیْرِهِ أَیُطْعِمُ مِسْکِینًا وَاحِدًا یُرَدِّدُ عَلَیْهِ ؟

کسی شخص پر قسم کا کفارہ واجب ہو تو کیا وہ ایک ہی مسکین کو بار بار (دس مسکینوں کی جگہ) کھانا کھلا سکتا ہے؟

(۱۲۶۳۹) حدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ یُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : کَانَ لاَ یَرَی بَأْسًا أَنْ یُطْعِمَ مِسْکِینًا وَاحِدًا عَشْرَ مَرَّاتٍ فِی کَفَّارَةِ الْیَمِینِ.

(۱۲۶۳۹) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ کفارہ یمین میں ایک ہی مسکین کو دس مرتبہ کھانا کھلانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۲۶۴۰) حدَّثَنَا حدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ یُجْزِءُ فِی کَفَّارَةِ الْیَمِینِ إلاَّ إطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاکِینَ.

(۱۲۶۴۰) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں قسم کے کفارہ میں کافی نہیں ہوگا جب تک کہ دس مسکینوں کو کھانا نہ کھلا دے۔

(٦٥) مَنْ لاَ يَجِدُ مَسَاكِينَ فَيُعْطِي كَفَّارَتَهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى

کھانا کھلانے کے لیے اگر مسکین نہ ملیں تو یہود ونصاریٰ کو کھلا سکتا ہے

(١٢٦٤١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ لاَ يَجِدُ مَسَاكِينَ مُسْلِمِينَ ، فَيُعْطِي الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : يُجْزِيهِ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : لاَ يُجْزِيهِ ، وَقَالَ إبْرَاهِيمُ : فَإِنِّي أَرْجُو إذَا لَمْ يَجِدْ غَيْرَهُمْ يُجْزِيهِ.

(۱۲۶۴۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص مسلمان مسکینوں کو نہ پائے تو کیا وہ یہود ونصاریٰ کو کھلا سکتا ہے؟ حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کافی ہو جائے گا، حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کافی نہیں ہوگا اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے علاوہ جب کوئی اور نہ ہوں تو کافی ہو جائے گا۔

(٦٦) يَحْلِفُ فَيَحْنِثُ وَعِنْدَهُ شَيْءٌ يَسِيرٌ

کوئی شخص قسم اٹھائے اور پھر حانث ہو جائے اور اس کے پاس معمولی شے ہو

(١٢٦٤٢) حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا كَانَتْ لَهُ عِشْرُونَ كَفَّرَ.

(۱۲۶۴۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اس کے پاس بیس (درھم) ہوں تو وہ کفارہ ادا کرے۔

(١٢٦٤٣) حدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يُوَقِّتَانِ فِي ذَلِكَ شَيْئًا.

(۱۲۶۴۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین اس میں کوئی چیز مؤقت نہیں فرماتے۔

(١٢٦٤٤) حدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، قَالَ : قُلْتُ لِمَعْمَرٍ : ؛ الرَّجُلُ يَحْلِفُ وَلَيْسَ عِنْدَهُ مِنَ الطَّعَامِ إلاَّ مَا يُكَفِّرُ ، قَالَ : كَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ : يَصُومُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ.

(۱۲۶۴۴) حضرت معتمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معمر رحمہ اللہ سے دریافت کیا کوئی شخص قسم اٹھائے اور اس کے پاس کھانا نہ ہو سوائے اس کے جو وہ کفارہ ادا کرے، فرمایا کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے تھے وہ تین دن کے روزے رکھ لے۔

(١٢٦٤٥) حدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ وَلَيْسَ لَهُ إلاَّ ثَلاَثَةُ دَرَاهِمَ فَيَحْنَثُ ، قَالَ : يُكَفِّرُ.

(۱۲۶۴۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کوئی شخص قسم کھائے اور اس کے پاس صرف تین درھم موجود ہوں اور وہ حانث بھی ہو جائے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ کفارہ ادا کرے گا۔

(١٢٦٤٦) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِي ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ فَرْقَدٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا كَانَ لَهُ عِشْرُونَ دِرْهَمًا

فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ.

(۱۲۶۴۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں جب اس کے پاس بیس درھم ہوں تو اس پر کفارہ ہے۔

(۱۲٦٤٧) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ فَرْقَدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۲۶۴۷) حضرت ابراہیم ؒ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(٦٧) مَنْ حَلَفَ أَنْ لاَ يَأْكُلَ لَحْمًا أَيَأْكُلُ شَحْمًا ؟

کوئی شخص قسم کھائے کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا تو کیا وہ چربی کھا سکتا ہے؟

(۱۲٦٤٨) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا حَلَفَ عَلَى اللَّبَنِ فَلاَ يَأْكُلَ الزُّبْدَ ، فَإِنَّهُ مِنَ اللَّبَنِ ، وَإِذَا حَلَفَ عَلَى الزُّبْدِ فَلْيَأْكُلِ اللَّبَنَ ، وَإِذَا حَلَفَ عَلَى اللَّحْمِ فَلاَ يَأْكُلُ الشَّحْمَ ، وَإِذَا حَلَفَ عَلَى الشَّحْمِ فَلْيَأْكُلِ اللَّحْمَ.

(۱۲۶۴۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص دودھ نہ پینے کی قسم اٹھائے تو وہ مکھن بھی نہیں کھائے گا کیونکہ وہ بھی دودھ سے بنتا ہے اور جو شخص مکھن نہ کھانے کی قسم اٹھائے وہ دودھ نہیں پیئے گا، اور جو شخص گوشت نہ کھانے کی قسم اٹھائے تو وہ چربی بھی نہیں کھائے گا اور جو چربی نہ کھانے کی قسم اٹھائے وہ گوشت کھا سکتا ہے۔

(۱۲٦٤٩) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ : إِذَا حَلَفَ عَلَى اللَّبَنِ فَلاَ يَأْكُلُ مِنَ السَّمْنِ ، وَلاَ مِنَ الْجُبْنِ ، وَإِذَا حَلَفَ عَلَى السَّمْنِ وَالْجُبْنِ أَكَلَ مِنَ اللَّبَنِ.

(۱۲۶۴۹) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب ؒ فرماتے تھے جب کوئی شخص دودھ نہ پینے کی قسم اٹھائے تو وہ گھی اور پنیر بھی استعمال نہیں کرے گا اور جو گھی اور پنیر نہ کھانے کی قسم اٹھائے وہ دودھ پی سکتا ہے۔

(٦٨) مَنْ حَلَفَ أَنْ لاَ يَأْكُلَ لَحْمًا أَيَأْكُلُ سَمَكًا طَرِيًّا ؟

کوئی شخص قسم اٹھائے کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا تو کیا وہ مچھلی کھا سکتا ہے؟

(۱۲٦٥٠) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : لاِمْرَأَتِهِ ، إِنْ أَكَلَ لَحْمًا فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ فَأَكَلَ سَمَكًا ، قَالَ : هِيَ طَالِقٌ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا﴾.

(۱۲۶۵۰) حضرت سعید ؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت قتادہ ؒ سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا ہے کہ اگر میں گوشت کھاؤں تو میری بیوی کو طلاق، پھر اس نے مچھلی کھالی؟ فرمایا اس کو طلاق ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا﴾.

(۱۲۶۵۱) حدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يَحْنَثُ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :﴿تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا﴾.

(۱۲۶۵۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں وہ حانث ہو جائے گا، اللہ پاک کا ارشاد ہے﴿تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا﴾.

(٦٩) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ هُوَ يَنْحَرُ ابْنَهُ

کوئی شخص نذر مانے کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے گا

(۱۲۶۵۲) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ ، عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَنْحَرَ ابْنَهُ ، قَالَ :يَنْحَرُ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ كَمَا فَدَى بِهَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ابْنَهُ ، قَالَ :وقال غَيْرُهُ :كَبْشًا كَمَا فَدَى إِبْرَاهِيمُ ابْنَهُ إِسْحَاقَ ، فَسَأَلْت مَسْرُوقًا ، فَقَالَ :هَذَا مِنْ خَطَوَاتِ الشَّيْطَانِ ، لاَ كَفَّارَةَ فِيهِ.

(۱۲۶۵۲) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے نذر مانی ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ سو اونٹ ذبح کرے گا جس طرح حضرت عبد المطلب نے اپنے بیٹے کا فدیہ دیا تھا، اور ان کے علاوہ حضرات فرماتے ہیں دنبہ ذبح کرے گا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام (اسماعیل علیہ السلام) کی جگہ کیا تھا، پھر میں نے حضرت مسروق رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ شیطان کے راستوں میں ایک راستہ ہے اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

(۱۲۶۵۳) حدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ :هُوَ يَنْحَرُ ابْنَهُ ، قَالَ : كَبْش كَمَا فَدَى إِبْرَاهِيمُ إِسْحَاقَ.

(۱۲۶۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے گا، فرمایا دنبہ ذبح کرے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسحاق علیہ السلام (حضرت اسماعیل علیہ السلام) کی جگہ کیا تھا۔

(۱۲۶۵٤) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ :إِنِّي نَذَرْت أَنْ أَنْحَرَ ابْنِي ، فَقَالَ :ابْنُ عَبَّاسٍ :لاَ تَنْحَرِي ابْنَك وَكَفِّرِي عَنْ يَمِينِكِ ، قَالَ :فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ :إِنَّهُ لاَ وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ ، فَقَالَ :ابْنُ عَبَّاسٍ :أَلَيْسَ قَدْ قَالَ :اللَّهُ فِي الظِّهَارِ : ﴿إِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَزُورًا﴾ ثُمَّ قَالَ فِيهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ مَا سَمِعْت.

(۱۲۶۵۴) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا ایک عورت آئی اور عرض کیا میں نے نذر مانی ہے کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کروں گی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا اپنے بیٹے کو ذبح مت کر اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص موجود تھا اس نے کہا، معصیت والی نذر کا تو پورا کرنا نہیں ہے، (اور اس پر کفارہ بھی نہیں ہوتا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے مسئلہ ظہار میں نہیں فرمایا:﴿وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا مِنَ

الْقَوْلِ وَزُورًا﴾ پھر فرمایا اس میں وہ کفارہ ہے جو تو نے سنا ہے۔

(۱۲٦٥٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ فِي رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَنْحَرَ ابْنَهُ ، قَالَ : يُهْدِي دِيَتَهُ.

(۱۲۶۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص نذر مانے کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے گا تو وہ اس کی دیت ھدیہ کرے گا۔

(۱۲٦٥٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا قَالَ : هُوَ يَنْحَرُ ولده ، قَالَ يُحِجُّهُ.

(۱۲۶۵۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کہے کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے گا تو وہ اپنے بیٹے کو حج کروائے۔

(۱۲٦٥٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا قَالَ : هُوَ يَنْحَرُهُ فَبَدَنَةٌ.

(۱۲۶۵۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۱۲٦٥٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَنْحَرَ ابْنَهُ ، قَالَ : يَذْبَحُ كَبْشًا فَيَتَصَدَّقُ بِلَحْمِهِ ، ثُمَّ قَالَ : لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي إِبْرَاهِيمَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

(۱۲۶۵۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص نذر مانے کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے گا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ دنبہ ذبح کر کے اس کا گوشت صدقہ کر دے، پھر فرمایا: تحقیق تمہارے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ میں بہترین نمونہ ہے۔

(۱۲٦٥٩) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَنْحَرَ ابْنَهُ ، قَالَ : يُحِجُّهُ وَيَنْحَرُ بَدَنَةً.

(۱۲۶۵۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کوئی شخص نذر مانے کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے گا تو فرمایا وہ اونٹ ذبح کرے گا۔

(۱۲٦٦٠) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ : هُوَ يَنْحَرُ ابْنَهُ ، قَالَ : يُهْدِي دِيَتَهُ ، أَوْ كَبْشًا.

(۱۲۶۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ اس نے نذر مانی ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے گا، فرمایا وہ اس کی دیت ادا کرے یا دنبہ ذبح کرے۔

(۷۰) الرَّجُلُ يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَنَا أُهْدِيك

اگر کوئی شخص دوسرے شخص سے کہے، میں تجھے اپنا بیٹا ھدیہ دے دوں گا

(۱۲٦٦١) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي غِفَارٍ الْمُثَنَّى بن سَعِيد ، قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ لِرَجُلٍ هُوَ يُهْدِيك إِنْ لَمْ يَسُرِ أَهْلَك ، قَالَ : يُهْدِي كَبْشًا.

(۱۲۶۶۱) حضرت ابو غفار المثنی بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ایک شخص

دوسرے شخص سے کہتا ہے وہ تجھے بیٹا ھد یہ دوں گا اگر تیرے گھر والے رات کو نہ آئے؟ فرمایا وہ دنبہ ھد یہ کرے۔

(١٢٦٦٢) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إذَا قَالَ :هُوَ يُهْدِي ابْنَهُ ، فَكَبْشٌ.

(۱۲۶۶۲) حضرت عطاء ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ جب کوئی کہے کہ وہ اپنے بیٹے کو ھد یہ میں دے گا تو اس کی جگہ دنبہ دے گا۔

(١٢٦٦٣) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إنْ قَالَ :هُوَ يُهْدِي ابْنَهُ فَكَبْشٌ.

(۱۲۶۶۳) حضرت ابراہیم ویٹیلیز سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(١٢٦٦٤) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا قَالَ :هُوَ يُهْدِيهِ حَافِيًا رَاجِلاً ، قَالَ :يُحِجُّهُ ، وَيَمْشِي هُوَ حَافِيًا ، وَلاَ يَرْكَبُ وَلَكِنْ يَحْمِلُ الَّذِي حَلَفَ عَلَيْهِ.

(۱۲۶۶۴) حضرت ابراہیم ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ جب وہ کہے کہ وہ اس کو برہنہ اور پیدل ھد یہ کرے گا تو وہ حج کروائے گا وہ ننگے پاؤں اور پیدل چلے گا اور سواری پر سوار نہ ہوگا لیکن جس پر قسم کھائی ہے وہ سوار ہوگا۔

(١٢٦٦٥) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَنَا أُهْدِيك ، وَقَالَ وَكِيعٌ :قَالَ لابْنِهِ ، قَالَ :يُهْدِي دِيَتَهُ.

(۱۲۶۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کہے میں تجھے بیٹا ھد یہ دوں گا، اور حضرت وکیع ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ جب اپنے بیٹے سے کہے تو وہ دیت ھد یہ کرے گا۔

(١٢٦٦٦) عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُحِجُّهُ.

(۱۲۶۶۶) حضرت ابراہیم ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ حج کروائے گا۔

(١٢٦٦٧) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :عَلَيْهِ أَنْ يُحِجَّهُ.

(۱۲۶۶۷) حضرت ابراہیم ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ اس پر لازم ہے کہ وہ اس کو حج کروائے۔

(١٢٦٦٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَاضِرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ ، قَالاَ :يُهْدِي جَزُورًا.

(۱۲۶۶۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اونٹ ھد یہ کرے گا۔

(١٢٦٦٩) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :يُهْدِي كَبْشًا.

(۱۲۶۶۹) حضرت مسروق ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ وہ دنبہ ھد یہ کرے گا۔

(٧١) فِي مُظَاهِرٍ يَتَهَاوَنُ بِالْكَفَّارَةِ

اگر ظہار کرنے والا کفارہ ادا کرنے میں سستی کرے

(١٢٦٧٠) حدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ ، وَابْنَ سِيرِينَ ، عَنْ رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنَ امْرَأَتِهِ ،

وَلَمْ يُكَفِّرْ وتهاون بِذَلِكَ ، قَالاَ :تَسْتَعْدِى عَلَيْهِ.

(۱۲۶۷۰) حضرت سفیان بن حسین ﷫ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ﷫ اور حضرت ابن سیرین ﷫ سے دریافت کیا کہ ایک شخص اپنی بیوی سے ظہار کرتا ہے اور کفارہ ادا نہیں کرتا اور اس میں سستی کرتا ہے؟ دونوں حضرات نے فرمایا: وہ عورت اس کے خلاف دعویٰ کرے گی۔

(۱۲۶۷۱) حدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إذَا قَالَ الْمُظَاهِرُ :لاَ حَاجَةَ لِي بِهَا لَمْ يُتْرَكْ حَتَّى يُطَلِّقَ ، أَوْ يُكَفِّرَ.

(۱۲۶۷۱) حضرت طاؤس ﷫ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب ظہار کرنے والا کہے مجھے اس کی کوئی حاجت اور ضرورت نہیں ہے، تو اس کو نہیں چھوڑا جائے گا جب تک کہ وہ طلاق نہ دیدے یا کفارہ نہ ادا کردے۔

(۷۲) فِي امْرَأَةٍ نَذَرَتْ أَنْ تُصَلِّي فِي خَمْسِينَ مَسْجِدًا

اگر کوئی عورت نذر مانے کہ وہ پچاس مسجدوں میں نماز ادا کرے گی

(۱۲۶۷۲) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي امْرَأَةٍ جَعَلَتْ عَلَى نَفْسِهَا أَوْ نَذَرَتْ أَنْ تصَلِّيَ فِي خَمْسِينَ مَسْجِدًا وَأَنْ تَصَدَّقَ مِنْ خَمْسِينَ بَيْتًا وَأَنْ تَصَدَّقَ بِهِ ، فَأَمَرَهَا أَنْ لاَ تَصَدَّقَ فَإِنَّهَا مَعْصِيَةٌ تُكَفِّرُ يَمِينَهَا وَتُصَلِّي فِي خَمْسِينَ مَسْجِدًا لأَنَّ الصَّلاَةَ مِنْ طَاعَةِ اللهِ.

(۱۲۶۷۲) حضرت ابراہیم ﷫ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نذر مانی کہ وہ پچاس مسجدوں میں نماز ادا کرے گی اور پچاس گھروں سے صدقہ جمع کر کے پھر اس کو صدقہ کرے گی، اس کو حکم دیا کہ وہ صدقہ جمع نہ کرے کیونکہ یہ معصیت ہے اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور پچاس مسجدوں میں نماز ادا کرے کیونکہ نماز طاعات میں سے ہے۔

(۱۲۶۷۳) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي امْرَأَةٍ نَذَرَتْ عَلَيْهَا أَنْ تُصَلِّيَ ي كُلِّ سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي مَسْجِدِ الْبُصْرَةِ ، قَالَ :تُصَلِّي بِعَدَدِ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ.

(۱۲۶۷۳) حضرت حسن ﷫ سے مروی ہے کہ کوئی عورت نذر مانے کہ بصرہ کی مسجد کے ہر ستون پر نماز ادا کرے گی، تو وہ ایک ہی جگہ کھڑی ہو کر مسجد کے ستونوں کے بقدر نماز ادا کرے۔

(۱۲۶۷٤) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ مُرَّةَ ، قَالَ :دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَأَنَا أُحَدِّثُ نَفْسِي أَنْ أُصَلِّيَ عِنْدَ كُلِّ أُسْطُوَانَةٍ رَكْعَتَيْنِ ، وَرَجُلٌ يَرْمُقُنِي لاَ أَشْعُرُ بِهِ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ نَظَرْتُ فَإِذَا عَبْدُ اللهِ جَالِسًا ، فَأَتَيْتُهُ فَجَلَسْتُ إلَيْهِ ، فَإِذَا الرَّجُلُ الَّذِي يَرْمُقُنِي عِنْدَهُ ، قَالَ :وَلاَ يَشْعُرُ بِمَكَانِي قَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، إنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَجَعَلَ يُصَلِّي عِنْدَ كُلِّ أُسْطُوَانَةٍ رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ :لَوْ عَلِمَ ، أَنَّ

اللّٰهَ عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ لَمْ يَتَحَوَّلْ حَتَّى يَقْضِيَ صَلاَتَهُ ، قَالَ : فَتَرَكْت بَقِيَّةَ مَا أَرَدْت أَنْ أُصَلِّيَ.

(۱۲۶۷۴) حضرت مرہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور میں اپنے دل میں کہہ رہا تھا کہ میں ہر ستون کے پاس دو رکعتیں ادا کروں گا ایک شخص مجھے ترچھی نگاہ سے گھور رہا تھا میں اس کو نہیں جانتا تھا، جب میں بیٹھا تو میں نے دیکھا حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ تشریف فرما ہیں، میں ان کے پاس آکر بیٹھ گیا، تو وہ شخص مجھے دیکھ رہا تھا وہ ان کے پاس تھا اور وہ میری جگہ کو نہیں جانتا تھا، اس نے کہا اے ابو عبد الرحمن! ایک مسجد میں داخل ہوتا اور کہتا ہے کہ میں ہر ستون کے پاس دو رکعتیں ادا کروں گا، آپ ؓ نے فرمایا اگر وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ پہلے ہی ستون کے پاس ہیں تو وہاں سے نہیں پھرے گا یہاں تک کہ اپنی نماز مکمل کرے گا، حضرت مرہ ؒ کہتے ہیں کہ میں نے جو پڑھنے کا ارادہ کیا تھا وہ ترک کر دیا۔

(۷۳) مَنْ رَخَّصَ فِي عِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا

بعض حضرات نے ولد الزنی آزاد کرنے کی اجازت دی ہے

(۱۲۶۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ أَعْتَقَ وَلَدَ الزِّنَا وَأُمَّهُ.

(۱۲۶۷۵) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ولد الزنی اور اس کی ماں کو آزاد کیا۔

(۱۲۶۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عن عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ أَعْتَقَ وَلَدَ زِنًا وَأُمَّهُ.

(۱۲۶۷۶) حضرت نافع ؒ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۲۶۷۷) أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِعِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا بَأْسًا.

(۱۲۶۷۷) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ ولد الزنی آزاد کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۲۶۷۸) وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ فِي عِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا ، قَالَ لَهُ : مَا احْتَسَبَ.

(۱۲۶۷۸) حضرت طاؤس ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ولد الزنی کو آزاد کرنے کے متعلق فرمایا کہ اس کو آزاد کرنے میں کچھ حرج نہیں۔

(۱۲۶۷۹) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ عِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا أُعْتِقُهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ عِتْقُهُ حَسَنٌ.

(۱۲۶۷۹) حضرت عبد الملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ولد الزنی آزاد کیا جا سکتا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: ہاں، اس کا آزاد کرنا اچھا ہے۔

(۱۲۶۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَرِيزٍ ، عَنْ مَرْيَمَ بِنْتِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أُمِّ نُجَيْدٍ ، أَنَّهَا سَأَلَتْ أَبَا أُمَامَةَ ، عَنْ وَلَدِ الزِّنَا تُعْتِقُهُ ، قَالَ : هُوَ كَالدِّرْهَمِ الزَّائِفِ ، تَصَدَّقِي بِهِ.

(۱۲۶۸۰) حضرت ام نجید ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو امامہ ؓ سے ولد الزنی آزاد کرنے سے متعلق دریافت کیا؟

آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ کھوٹے دراھم کی طرح ہے اس کے ساتھ صدقہ ادا کرو۔

(۱۲۶۸۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ الشَّامِيِّ ، عَنْ عُمَر بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : إِنَّ لِي غُلاَمَيْنِ ، أَحَدُهُمَا رَشْدَةٌ وَالآخَرُ غِيَّةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْتِقَ أَحَدَهُمَا ، فَأَيُّهُمَا تَرَى أَنْ أُعْتِقَ ؟ قَالَ : انظر أَكْثَرُهُمَا ثَمَنًا فوجدوا ولد وَلَدَ الزِّنَا أكثرهما ثمنا فأمرهم به.

(۱۲۶۸۱) حضرت عمر بن عبد الرحمٰن بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ میرے پاس دو غلام ہیں، ایک صحیح النسب ہے اور دوسرا ولد الزنی، اور میں ایک غلام آزاد کرنا چاہتا ہوں، آپ رضی اللہ عنہ کے خیال میں کونسا آزاد کروں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیکھو جو قیمتی ہو اس کو آزاد کرو، انہوں نے پایا کہ ولد الزنی زیادہ قیمتی ہے، پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو اس کے آزاد کرنے کا حکم دے دیا۔

(۱۲۶۸۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَعْتِقْ أَكْثَرَهُمَا ثَمَنًا.

(۱۲۶۸۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو دونوں میں زیادہ قیمتی ہو اس کو آزاد کر۔

(۱۲۶۸۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا سُئِلَتْ ، عَنْ وَلَدِ الزِّنَا ، فَقَالَتْ ، لَيْسَ عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةِ أَبَوَيْهِ شَيْءٌ ، ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾.

(۱۲۶۸۳) حضرت ھشام رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ولد الزنی کو آزاد کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے والدین کا گناہ اس پر نہیں ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی﴾.

(۱۲۶۸٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِيسَى الْخَبَّاطُ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : وَلَدُ الزِّنَا خَيْرُ الثَّلاَثَةِ ، إِنَّمَا هذا شَيْءٌ قَالَهُ كَعْبٌ هُوَ شَرُّ الثَّلاَثَةِ.

(۱۲۶۸۴) حضرت عیسیٰ الخباط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ولد الزنی تین میں بہترین ہے، بیشک یہ وہ ہے جس کے بارے میں حضرت کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ تین میں بدترین ہے۔

(٧٤) مَنْ كَرِهَ عِتْقَ وَلَدِ الزِّنَا

بعض حضرات نے ولد الزنی آزاد کرنے کو ناپسند کیا ہے

(۱۲۶۸٥) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ ، قَالَ : لأَنْ أَحْمِلَ عَلَى نَعْلَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ وَلَدَ زِنًا.

(۱۲۶۸۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دو جوتوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں مدد کروں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ

میں ولد الزنی آزاد کروں۔

(۱۲۶۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ ، لأَنْ أَتَصَدَّقَ بِثَلاَثَةِ نَوَيَاتٍ ، أَوْ أُمَتِّعَ بِسَوْطٍ فِي سَبِيلِ اللهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ وَلَدَ الزِّنَا.

(۱۲۶۸۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں تین گٹھلیاں صدقہ کروں یا ایک کوڑا اللہ کے راستہ میں دوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں ولد الزنی کو آزاد کروں۔

(۱۲۶۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ أَعْتَقَ الْعَبَّاسُ بَعْضَ رَقِيقِهِ فِي مَرَضِهِ ، فَرَدَّ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْهُمَا اثْنَيْنِ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُمَا أَوْلاَدُ زِنًا.

(۱۲۶۸۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض میں کچھ غلاموں کو آزاد کیا، پھر ان میں سے دو غلاموں کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے واپس کر دیا، لوگوں کا خیال تھا کہ وہ دونوں ولد الزنی ہیں۔

(۱۲۶۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَعْتَقَ رَقِيقَهُ فِي مَرَضِهِ ، فَرَدَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو مِنْهُمْ سِتَّةً كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُمَا أَوْلاَدُ الزِّنَا.

(۱۲۶۸۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے اپنے غلاموں کو مرض میں آزاد کیا، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے ان میں سے چھ غلاموں کو واپس کر دیا، وہ سمجھتے تھے کہ وہ اولاد الزنی میں سے ہیں۔

(۱۲۶۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَرِهَ عِتْقَ وَلَدِ الزِّنَا.

(۱۲۶۸۹) حضرت ابن الحنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ولد الزنی آزاد کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۷۵) فِي عِتْقِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ

یہودی اور نصرانی غلام کا آزاد کرنا

(۱۲۶۹۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ أَسْتَقٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَمْلُوكًا لِعُمَرَ ، فَكَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ الإِسْلاَمَ وَيَقُولُ : ﴿لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾ فَلَمَّا حُضِرَ أَعْتَقَه.

(۱۲۶۹۰) حضرت اسق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، انہوں نے اس پر اسلام پیش کیا اور فرمایا دین میں داخل ہونے میں سختی نہیں ہے، پھر جب وہ حاضر کیا گیا تو اس کو آزاد کر دیا۔

(۱۲۶۹۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ عُمَرَ أَعْتَقَ يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا.

(۱۲۶۹۱) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی یا نصرانی غلام آزاد کیا۔

(۱۲۶۹۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ عَلِيًّا أَعْتَقَ نَصْرَانِيًّا ، أَوْ يَهُودِيًّا.

(۱۲۶۹۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہودی یا نصرانی غلام آزاد کیا۔

(۱۲۶۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ برد ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ أَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ نَصْرَانِيًّا كَانَ وَهَبَهُ لِبَعْضِ أَهْلِهِ ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ فِي مِيرَاثٍ فَأَعْتَقَهُ.

(۱۲۶۹۳) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا نصرانی غلام تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے رشتہ داروں میں سے کسی کو ھبہ کر دیا تو وہ وراثت میں دوبارہ ان کے پاس آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو آزاد کر دیا۔

(۱۲۶۹٤) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ نَصْرَانِيًّا.

(۱۲۶۹۴) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے نصرانی غلام آزاد کیا۔

(۱۲۶۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعْتَقَ النَّصْرَانِيُّ.

(۱۲۶۹۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ نصرانی غلام آزاد کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٧٦) مَنْ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ الطَّعَامَ فَلاَ تَصُومَنَّ

جب تو کھانا پائے تو روزہ نہیں رکھے گا

(۱۲۶۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَمَّنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : إِنَّمَا الصَّوْمُ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ عَلَى مَنْ لَمْ يَجِدْ.

(۱۲۶۹۶) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم کے کفارہ میں روزہ اس کے لیے ہے جو نہ پائے۔

(۱۲۶۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : إِذَا وَجَدْتَ فَلاَ تَصُمْ.

(۱۲۶۹۷) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تو پالے تو روزہ مت رکھ۔

(٧٧) مَنْ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ اعْتِكَافٌ

کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ اعتکاف باقی رہ گیا ہو

(۱۲۶۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مُصْعَبٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ اعْتَكَفَتْ عَنْ أَخِيهَا بَعْدَ مَا مَاتَ.

(۱۲۶۹۸) حضرت عامر بن مصعب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی کی وفات کے بعد اس کی جگہ اعتکاف کیا۔

(۱۲۶۹۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : سُئِلَ طَاوُوس ، عَنِ امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا أَنْ تَعْتَكِفَ سَنَةً فِي الْمَسْجِدِ

الْحَرَامِ ، وَلَهَا أَرْبَعَةُ بَنُونَ كُلُّهُمْ يُحِبُّ أَنْ يَقْضِيَ عَنْهَا ، قَالَ طَاوُوس :اعْتَكِفُوا ، أَرْبَعَتُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ وَصُومُوا.

(۱۲۶۹۹) حضرت لیث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ریشید سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ایک عورت فوت ہوگئی اور اس نے نذر مانی تھی کہ وہ مسجد حرام میں ایک سال اعتکاف کرے گی، اور اس کے چار بیٹے ہیں اور ہر بیٹا چاہتا ہے کہ وہ اس کی طرف سے قضا کرے؟ حضرت طاؤس ریشید نے فرمایا: چاروں تین ماہ کا مسجد حرام میں اعتکاف کرو اور روزہ رکھو۔

(۱۲۷۰۰) حدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ الله بن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، أَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ أَنْ تَعْتَكِفَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ ، فَمَاتَتْ وَلَمْ تَعْتَكِفْ ، فَقَالَ :ابْنُ عَبَّاسٍ :اعْتَكِفْ عَنْ أُمِّكَ.

(۱۲۷۰۰) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ریشید سے مروی ہے کہ ایک عورت نے نذر مانی تھی کہ وہ دس دن اعتکاف کرے گی اور وہ فوت ہوگئی ہے اعتکاف نہیں کر سکی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اپنی والدہ کی طرف سے اعتکاف کر۔

(۱۲۷۰۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يُقْضَى ، عَنْ مَيِّتٍ اعْتِكَافٌ.

(۱۲۷۰۱) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ میت کی طرف سے اعتکاف کی قضا نہیں کی جائے گی۔

(۱۲۷۰۲) حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ طَاوُوس يَقُولُ فِي النَّذْرِ عَلَى الْمَيِّتِ :يَقْضِيهِ وَرَثَتُهُ بَيْنَهُمْ :إِنْ كَانَ عَلَى رَجُلٍ صَوْمُ سَنَةٍ إِنْ شَاؤُوا صَامُوا كُلُّ إِنْسَانٍ ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ.

(۱۲۷۰۲) حضرت طاؤس ریشید میت پر نذر کے متعلق فرماتے ہیں ان کے ورثاء کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا اور اگر کسی شخص کے ذمہ سال کے روزے ہوں تو اگر ورثاء چاہیں تو روزے رکھ لیں، ورثاء میں سے ہر کوئی تین مہینے رکھے گا۔

(۷۸) فِي الرَّجُلِ يُطْعِمُ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ الْمَسَاكِينِ

کوئی شخص قربانی کے گوشت میں سے مساکین کو کھلائے

(۱۲۷۰۳) عن ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُطْعِمَ الرَّجُلُ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ الْمَسَاكِينَ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ.

(۱۲۷۰۳) حضرت حسن ریشید ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص کفارہ یمین میں قربانی کا گوشت مساکین کو کھلائے۔

(۷۹) يَقُولُ هُوَ يُهْدِيهِ عَلَى أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ

کوئی کہے کہ وہ اپنی آنکھوں کی پلکیں ھدیہ کرے گا

(۱۲۷۰۴) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هُوَ يُهْدِيهِ عَلَى أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ ، قَالَ

:يُحِجُّهُ ، وَيَنْحَرُ بَدَنَةً.

(۱۲۷۰۴) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے وہ آنکھوں کی پلکیں ھدیہ کرے گا، تو وہ حج کرے یا ایک بدنہ (اونٹ یا گائے) ذبح کرے گا۔

(۸۰) حَلَفَتْ فَأَهْدَتْ مَا تَصْنَعُ خَادِمُهَا

عورت نے قسم کھائی کہ وہ تمام چیزیں ھدیہ کرے گی جو اس کی خادمہ تیار کرے

(۱۲۷۰۵) جَرِيرٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ أَهْدَتْ كُلَّ شَيْءٍ تَأْكُلُهُ من شيء تصنعه خَادِمُهَا ، قَالَ :لَهَا مِنْهَا بد تَبِيعُهَا.

(۱۲۷۰۵) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ ایک عورت نے قسم کھائی کہ وہ ایسی تمام چیزیں ھدیہ کردے گی جو اس کی خادمہ تیار کرے تو کیا اس کی قسم کو توڑنے سے بچانے کا کوئی راستہ ہے؟ اس چیز کو بیچ دے۔

(۸۱) فِي الرَّجُلِ يُفْطِرُ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ

کوئی شخص رمضان کے چند دنوں میں روزہ نہ رکھے

(۱۲۷۰۶) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُفْطِرُ أَيَّامًا فِي رَمَضَانَ ، قَالَ :عَلَيْهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ كَفَّارَةٌ.

(۱۲۷۰۶) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص رمضان کے چند دن افطار کرے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس پر ہر دن کے بدلہ کفارہ ہے۔

(۸۲) مَنْ يُفْطِرُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ

کوئی شخص رمضان کا کوئی روزہ توڑ دے

(۱۲۷۰۷) ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :هَلَكْت ، فَقَالَ :وَمَا أَهْلَكَكَ ؟ قَالَ :وَقَعْت عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَعْتِقْ رَقَبَةً ، قَالَ :لاَ أَجِدُهَا ، فَقَالَ :صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ، قَالَ :لاَ أَقْوَى ، قَالَ : فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا ، قَالَ :لاَ أَجِدُ ، فَقَالَ :اجْلِسْ فَجَلَسَ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ ، فَقَالَ لَهُ :النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اذْهَبْ فَتَصَدَّقْ بِهِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ

لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا ، قَالَ :فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ، ثُمَّ قَالَ : انْطَلِقْ فَأَطْعِمْهُ عِيَالَكَ.

(۱۲۷۰۷) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں ھلاک ہوگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس نے تجھے ہلاک کر دیا؟ اس نے عرض کیا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے شرعی ملاقات کر لی ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلام آزاد کر، اس نے عرض کیا میں غلام نہیں پاتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو مہینوں کے لگاتار روزے رکھ لے، اس نے عرض کیا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا، اس نے عرض کیا میں وہ بھی نہیں پاتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جا، وہ بیٹھ گیا اسی دوران حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھجوریں آئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اس کو لے جا اور جا کر صدقہ کر دے، اس نے عرض اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے مدینہ کی دونوں گھاٹیوں کے درمیان کوئی گھر ایسا نہیں جو ہم سے زیادہ ضرورت مند ہو، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر اتنا مسکرائے کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے پھر فرمایا: یہ لے کر اپنے عیال کو کھلا دے۔

(۱۲۷۰۸) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأحمر ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنِّي أَفْطَرْت يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَصَدَّقْ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۱۲۷۰۸) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے رمضان کا ایک روزہ افطار کر لیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ کر، اللہ تعالیٰ سے استغفار کر اور اس دن کی جگہ ایک روزہ کی قضا کر۔

(۱۲۷۰۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ ، عَنِ الْمُطَوِّسِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ. (ترمذی ۷۲۳۔ ابن ماجہ ۱۶۷۲)

(۱۲۷۰۹) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے رمضان کا ایک بھی روزہ بغیر عذر کے چھوڑ دیا وہ ساری زندگی بھی روزے رکھ لے اس کا بدلہ نہیں ہوسکتا (ثواب میں اس تک نہیں پہنچ سکتا)۔

(۱۲۷۱۰) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَشْكُرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِنْ غَيْرِ سَفَرٍ ، وَلاَ مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ أَبَدًا وَإِنْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ.

(۱۲۷۱۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان کا روزہ بغیر مرض، بغیر عذر کے جان بوجھ کر افطار کر لے وہ اس کی قضا نہیں کرسکتا اگرچہ ساری زندگی بھی روزہ رکھ لے۔

(۱۲۷۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عَرْفَجَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا لَمْ يَقْضِهِ أَبَدًا طُولَ الدَّهْرِ.

(۱۲۷۱۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان کا روزہ جان بوجھ کر نہ رکھے وہ چاہے ساری زندگی روزے رکھ لے اس کی قضا نہیں بن سکتی۔

(۱۲۷۱۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي الَّذِي يُفْطِرُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ متعمدا ، قَالاَ : يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَيَتُوبُ إِلَيْهِ ، وَلاَ يَعُدْ وَيَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۱۲۷۱۲) حضرت ابو خالد رحمہ اللہ اور حضرت عامر رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص جان بوجھ کر رمضان کا روزہ نہ رکھے تو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ سے استغفار کرے اور توبہ کرے، اور دوبارہ ایسا نہ کرے اور اس کی جگہ ایک دن کی قضا کرے۔

(۱۲۷۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُفْطِرُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا ، قَالَ : عَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ.

(۱۲۷۱۳) حضرت ابن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص رمضان کا ایک روزہ جان بوجھ کر چھوڑ دے اس پر اس کی قضا میں ایک مہینے کے روزے ہیں۔

(۱۲۷۱٤) وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : عَلَيْهِ صِيَامُ ثَلاَثَةِ آلاَفِ يَوْمٍ.

(۱۲۷۱۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس پر تین ہزار دنوں کے روزے ہیں (بطور قضا)۔

(۱۲۷۱٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : قَالَ عَاصِمٌ : سَأَلْت جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ أَبَا الشَّعْثَاءَ فَقُلْت : أَبَلَغَكَ فِي مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ ، مَاذَا عَلَيْهِ ؟ قَالَ : لاَ وَلَكِنْ لِيَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ وَيَصْنَعُ مِنْ ذَلِكَ مَعْرُوفًا.

(۱۲۷۱۵) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید ابو الشعثاء رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا آپ تک کوئی بات پہنچی ہے اس شخص کے متعلق جو رمضان کا ایک روز افطار کرلے تو وہ کیا کرے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں، لیکن اس کی جگہ ایک دن کی قضا کرلے اور اس کے ساتھ نیکی بھی کرے۔

(۱۲۷۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَتُوبُ وَيَسْتَغْفِرُ وَيَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۱۲۷۱۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ توبہ استغفار کرے اور اس کی جگہ ایک دن کی قضا کرے۔

(۱۲۷۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي رَجُلٍ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا ، قَالَ : يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْ ذَلِكَ وَيَتُوبُ إِلَيْهِ وَيَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۱۲۷۱۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو رمضان کا روزہ جان بوجھ کر افطار کرلے، فرمایا اس استغفار کرے توبہ کرے اور اس کے بدلے ایک روزے کی قضا کرے۔

(۱۲۷۱۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :رَجُلٌ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مَا كَفَّارَتُهُ ؟ قَالَ :مَا أَدْرِي مَا كَفَّارَتُهُ ، ذَنْبٌ أَصَابَهُ ، يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَيَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ.

(۱۲۷۱۸) حضرت یعلی بن حکیم رطیشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رطیشید سے دریافت کیا کہ کوئی شخص رمضان کا روزہ جان بوجھ کر افطار کرلے اس پر کیا کفارہ ہے؟ آپ رطیشید نے فرمایا مجھے نہیں معلوم کیا کفارہ ہے؟ اس کو گناہ ملا ہے، استغفار کرے اور اس کی جگہ ایک دن کی قضا کرے۔

(۱۲۷۱۹) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَقْضِي يَوْمًا مَكَانَهُ وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

(۱۲۷۱۹) حضرت ابراہیم رطیشید فرماتے ہیں کہ استغفار کرے اور اس کے بدلے ایک دن کی قضا کرے۔

(۱۲۷۲۰) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، فَذَكَرَ أَنَّهُ احْتَرَقَ ، فَسَأَلَهُ عَنْ أَمْرِهِ ، فَذَكَرَ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقُ فِيهِ تَمْرٌ ، فَقَالَ :أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ ؟ فَقَامَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ :تَصَدَّقْ بِهَذَا.

(۱۲۷۲۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے ذکر کیا کہ وہ جل گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دریافت کیا تو اس نے ذکر کیا کہ اس رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کرلیا ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ٹوکری لائی گئی جسے عَرَق کہتے ہیں اس میں کچھ کھجوریں تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: جلا ہوا شخص کہاں ہے؟ ایک شخص کھڑا ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو صدقہ کردو۔

(۸۳) يَقُولُ عَلَيَّ الْهَدْيُ

کوئی شخص کہے کہ میرے اوپر ھدی بھیجنا ہے

(۱۲۷۲۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ وَالْحَسَنَ ، عَنِ امْرَأَةٍ جَعَلَتْ عَلَيْهَا هَدْيًا ، فَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ :إِنْ كَانَتْ مُوسِرَةً فَبَقَرَةٌ ، وَإِنْ كَانَتْ مُعْسِرَةً فَشَاةٌ ، وَقَالَ الْحَسَنُ : كَفَّارَةُ يَمِينٍ تَصُومُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ.

(۱۲۷۲۱) حضرت سلام بن مسکین رطیشید سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن زید رطیشید اور حضرت حسن رطیشید سے دریافت کیا گیا کہ ایک عورت نے قسم اٹھائی ہے کہ میرے ذمہ ھدی بھیجنا ہے؟ حضرت جابر بن زید رطیشید نے فرمایا: اگر وہ مالدار ہے تو گائے بھیجے اور اگر وہ غریب ہے تو بکری بھیجے، اور حضرت حسن رطیشید نے فرمایا: قسم کا کفارہ ہے، تین دن کے روزے رکھے۔

(۱۲۷۲۲) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ قَالَ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ عَلَيَّ هَدْيٌ، أَوْ عَلَيَّ نَذْرٌ، قَالَ يَمِينٌ.

(۱۲۷۲۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کہے میرے ذمہ ھدی ہے یا مجھ پر نذر ہے تو یہ قسم ہے۔

(۱۲۷۲۳) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ أَبِي بِشرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالبدن وَالْهَدْيِ ، قَالَ : مِنْ خطوَاتِ الشَّيطَانِ.

(۱۲۷۲۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اونٹ یا ھدی کی قسم کھائے تو یہ شیطان کے راستوں میں سے ایک راستہ ہے۔

(۱۲۷۲٤) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَجُلٍ قَالَ عَلَيَّ هَدْيٌ ، قَالَ :لاَ أَقَلَّ مِنْ شَاةٍ.

(۱۲۷۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کوئی شخص یوں کہے مجھ پر ھدی ہے تو بکری سے کم نہ بھیجے۔

(۱۲۷۲۵) حدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالاَ ، إِذَا قَالَ :عَلَيَّ هَدْيٌ ، وَلَمْ يُسَمِّ شَيْئًا قَالاَ :يَمِينٌ.

(۱۲۷۲۵) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں جب کوئی شخص کہے مجھ پر ھدی بھیجنا اور کسی چیز کا نام نہ لے تو یہ قسم ہے۔

(۱۲۷۲٦) حدَّثَنَا عَبد الوهاب ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ :إِذَا قَالَ عَلَيَّ هَدْيٌ ، وَلَمْ يُسَمِّ فَلْيُهْدِ مَا شَاءَ وَلَوْ كُبَّةً مِنْ غَزْلٍ.

(۱۲۷۲۶) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کہے کہ مجھ پر ھدی بھیجنا لازم ہے اور اس کا نام نہ لے تو جو چاہے مرضی ھدی بھیج دے اگرچہ ہرن کا بچہ ہی بھیج دے۔

(٨٤) فِي امْرَأَةٍ نَذَرَتْ أَنْ تَعْتَكِفَ فِي مَسْجِدٍ فَمُنِعَتْ

کوئی نذر مانے کہ وہ مسجد میں اعتکاف بیٹھے گی پھر اس کو روک دیا جائے

(۱۲۷۲۷) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :أَتَتِ امْرَأَةٌ شُرَيْحًا ، فَقَالَتْ :إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ ، وَإِنَّ السُّلْطَانَ منعَني ، قَالَ :فَكَفِّرِي عَنْ يَمِينِك.

(۱۲۷۲۷) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت شریح کے پاس آئی اور عرض کیا میں نے نذر مانی تھی کہ مسجد میں اعتکاف بیٹھوں گی، لیکن بادشاہ نے مجھے روک دیا، آپ نے فرمایا: اپنی قسم کا کفارہ ادا کر۔

(۱۲۷۲۸) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ جَعَلَتْ عَلَيْهَا أَنْ تَعْتَكِفَ شَهْرًا فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ ، فَطلب إليها أمر لاَ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَظْهرَ ، قَالَ :تَعْتَكِفُ فِي

مَسْجِدٍ تأمن بِهِ.

(۱۲۷۲۸) حضرت عمرو بن ہرم ولیٹیلا سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن زید ولیٹیلا سے دریافت کیا گیا کہ ایک عورت نے قسم کھائی ہے کہ وہ جامع مسجد میں ایک مہینہ اعتکاف بیٹھے گی، پھر اس سے ایسی چیز طلب کی گئی کہ وہ اب نکلنے کی طاقت نہیں رکھتی، آپ ولیٹیلا نے فرمایا جب اس سے مامون ہو جائے تو اعتکاف بیٹھ جائے۔

(۸۵) فِي الرَّجُلِ يُسْتَحْلَفُ فَيَنْوِي بِالشَّيْءِ

کسی شخص سے قسم اٹھوائی جائے اور وہ اس میں کسی چیز کی نیت کر لے

(۱۲۷۲۹) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُسْتَحْلَفُ بِالطَّلاَقِ فَيَحْلِفُ ، قَالَ :الْيَمِينُ عَلَى مَا اسْتَحْلَفَهُ الذى يَسْتَحْلِفه ، وَلَيْسَ نِيَّةُ الْحَالِفِ بِشَيْءٍ.

(۱۲۷۲۹) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ کسی شخص کو طلاق کی قسم دی جائے اور وہ قسم اٹھالے تو قسم اس پر ہوگئی جس پر قسم اٹھوانے والے نے اس سے اٹھوائی ہے، اس میں قسم اٹھانے والے کی نیت کا اعتبار نہیں ہے۔

(۱۲۷۳۰) حدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَنْ حَلَفَ لِرَجُلٍ عَلَى يَمِينٍ يَرَى أنها لَيْسَتْ بِيَمِينٍ فَهِيَ يَمِينٌ عَاقِدَةٌ.

(۱۲۷۳۰) حضرت حسن ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی سے قسم اٹھوائے یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ قسم کے ساتھ نہیں ہے تو یہ یمین منعقدہ ہے۔

(۱۲۷۳۱) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ:الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ.

(۱۲۷۳۱) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں قسم میں قسم اٹھوانے والے کی نیت کا اعتبار ہے۔

(۱۲۷۳۲) حدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ. (مسلم ۲۲۔ ابوداؤد ۳۲۵۰)

(۱۲۷۳۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم میں قسم اٹھوانے والی کی نیت کا اعتبار ہے۔

(۱۲۷۳۳) حدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ حدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنِ ابْنِ فَغْوَاءٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ ، يَمِينُكَ عَلَى مَا صَدَّقكَ صَاحِبُكَ.

(۱۲۷۳۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیری قسم اس پر محمول ہے جس پر تیرے ساتھی نے تجھے سچا ٹھہرایا ہے۔

(۱۲۷۳٤) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا كَانَ مَظْلُومًا فَلَهُ أَنْ يُوَرِّكَ بِيَمِينٍ ، فَإِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُوَرِّكَ.

(۱۳۱۳۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر تو مظلوم ہے تو توریہ کر لے (اس کی نیت کے علاوہ کوئی اور نیت کر لے) اور اگر تو ظالم ہے تو تیرے لئے توریہ کرنا جائز نہیں۔

(۸٦) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لَمْ أَحْلِفْ

جب کوئی شخص کہے میں قسم نہیں کھاؤں گا

(۱۲۷۳۵) حدَّثَنَا حفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا قَالَ : لَمْ أَحْلِفْ ، قَالَ : يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا.

(۱۲۷۳۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کہے میں قسم نہیں کھاؤں گا تو قسم ہے اس کا کفارہ ادا کرے۔

(۸۷) الرَّجُلُ يَحْلِفُ أَنْ لاَ يَفْعَلَ فَيُكْرَهُ

کوئی شخص کہے کہ میں یہ کام نہیں کروں گا پھر اس کو مجبور کیا جائے

(۱۲۷۳٦) حدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : كَانَ إبْرَاهِيمُ فِي أَصْحَابِ الْمَلاَءِ ، فَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ عَلَيْهِ الْمَشْيَ إلَى الْكَعْبَةِ إنْ دَخَلَ عَلَى ابنه فاحْتَمَلَهُ أَصْحَابُهُ فَأَدْخَلُوهُ ، فَقَالَ إبْرَاهِيمُ بِيَدِهِ احْتَمَلُوهُ فَأَدْخَلُوهُ ، لِيَمْشِ.

(۱۲۷۳٦) حضرت اسماعیل بن خالد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا ایک شخص نے قسم اٹھائی کہ اگر وہ اپنے بیٹے کے پاس گیا اس پر چل کر کعبہ جانا ہے، پھر اس کو اس کے دوستوں نے اٹھا کر بیٹے کے پاس داخل کر دیا، حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا: اس کو اٹھا کر اس کو داخل کر دیا؟ اس کو چاہئے کہ کعبہ کی طرف پیدل چل کر جائے۔

(۸۸) مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس پر نذر ہو

(۱۲۷۳۷) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ ، فَقَالَ : اقْضِهِ عَنْهَا.

(۱۲۷۳۷) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ان کی والدہ پر نذر تھی جو وہ پوری کرنے سے پہلے ہی فوت ہو گئیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کی طرف سے پورا کر لے۔

(۱۲۷۳۸) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللَّهُ عَنْهما سُئِلَ عَنْ

رَجُلٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ ، فَقَالَ :يُصَامُ عَنْهُ النَّذْرُ.

(۱۲۷۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص فوت ہوگیا اور اس پر نذر تھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی طرف سے نذر کا روزہ رکھا جائے گا۔

(۱۲۷۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ مَرَّةً ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :إذَا مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ قَضَى عَنْهُ وَلِيُّهُ.

(۱۲۷۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی شخص فوت ہوجائے اور اس پر نذر ہو تو اس کا ولی اس کو پورا کرے گا۔

(۱۲۷۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرُ صَوْمٍ، قَالَ:يُطْعَمُ عَنْهُ.

(۱۲۷۴۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص فوت ہوگیا اور اس پر روزے کی نذر تھی، فرماتے ہیں اس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے گا۔

(۱۲۷۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ ، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَصُومَ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يُقْضَى عَنْهُ الصَّوْمُ صَوْمًا.

(۱۲۷۴۱) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے روزے کی نذر مانی اور روزہ رکھنے سے پہلے ہی مرگیا تو فرماتے ہیں پسندیدہ یہ ہے کہ اس کی طرف سے روزہ کی قضاء روزے سے کرے۔

(۱۲۷۴۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ طَاوُوس فِي النَّذْرِ عَلَى الْمَيِّتِ ، قَالَ :يَقْضِيهِ وَرَثَتُهُ بَيْنَهُمْ ، إِنْ كَانَ عَلَى رَجُلٍ صَوْمُ سَنَةٍ ، إِنْ شَاءَ صَامَ كُلُّ إِنْسَانٍ منهم ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ.

(۱۲۷۴۲) حضرت طاؤس رحمہ اللہ میت پر نذر کے متعلق فرماتے ہیں ان کے ورثاء کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا اور اگر کسی شخص کے ذمہ سال کے روزے ہوں تو اگر ورثاء چاہیں تو روزے رکھ لیں، ورثاء میں سے ہر کوئی تین مہینے رکھے گا۔

(۱۲۷۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُرَيْبٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي اللَّهُ عَنْهُما ، عَنْ سِنَانِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ ، أَنَّهُ حَدَّثَتْهُ عَمَّتُهُ ، أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، تُوُفِّيَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا مَشْيٌ إلَى الْكَعْبَةِ نَذْرٌ ، فَقَالَ :هَلْ تَسْتَطِيعِينَ أَنْ تَمْشِيَ عَنْهَا ؟ فَقَالَتْ : نَعَمْ ، فَقَالَ :فَامْشِ عَنْ أُمِّكَ ، فَقَالَتْ :أَيُجْزِءُ ذَلِكَ عَنْهَا ؟ فَقَالَ :نعم ، أَرَأَيْت لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ فَقَضَيْته ، هَلْ كَانَ يُقْبَلُ مِنك؟ قَالَتْ :نَعَمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُ أَحَقُّ بِذَلِكَ. (بخاری ۲۳۳۶)

(۱۲۷۴۳) حضرت سنان بن عبداللہ الجہنی رضی اللہ عنہ اپنی چچی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ فوت ہوگئیں ہیں ان کے ذمہ کعبہ پیدل جانے کی نذر تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا تم طاقت رکھتی ہو کہ ان کی جگہ چل کر جاؤ؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اپنی والدہ کی

طرف سے چل کر جاؤ، میں نے عرض کیا کیا یہ ان کی طرف سے کفایت کر جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے کہ اگر ان پر قرض ہوتا جو تو ادا کرتی تو کیا وہ قرضہ تجھ سے قبول (وصول) کیا جاتا؟ میں نے کہا جی ہاں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔

(١٢٧٤٤) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بن عَطَاء ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَائَتْهُ امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ : إنه كَانَ عَلَى أُمِّي صَوْمُ شَهْرَيْنِ ، أَفَيَجْزِى عَنْهَا أَنْ نَصُومَ عنها؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۲۷۴۴) حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک عورت آئی اور عرض کیا: میری والدہ پر دو مہینے کے روزے تھے، کیا یہ کافی ہو جائے گا کہ میں اس کی طرف سے روزے رکھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

(٨٩) فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى مَالِ الرَّجُلِ
کوئی شخص کسی شخص کے مال پر قسم اٹھائے

(١٢٧٤٥) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ : الْيَمِينُ الَّتِي لاَ تُكَفَّرُ : الرَّجُلُ يَحْلِفُ لِلرَّجُلِ عَلَى مَالِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَيَقْتَطِعُهُ ظَالِمًا وَهُوَ فِيهِ كَاذِبٌ.

(۱۲۷۴۵) حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ قسم جس پر کفارہ نہیں ہے، کوئی شخص قسم اٹھائے کسی شخص کے لیے کسی مسلمان شخص کے مال پر، پس اس سے ظلم کرتے ہوئے الگ کر لیا جائے حالانکہ وہ اس میں جھوٹا ہو۔

(١٢٧٤٦) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، وَمُحَمَّدٍ ، وَالْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً﴾ ، قَالُوا : هُوَ الرَّجُلُ يَقْتَطِعُ مَالَ الرَّجُلِ بِيَمِينِهِ.

(۱۲۷۴۶) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ، حضرت محمد رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی کا مال قسم کھا کر اس سے الگ کر دے۔

(٩٠) فِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ مَتَى هِيَ ؟

(١٢٧٤٧) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالُوا : إذا ظَاهَرَ مِنْهَا ظِهَارًا ، وَلَمْ يَدْخُلْ فِيه ؛ إِنْ غَشِيتُكِ ، فَلاَ حَدَّ فِي ذَلِكَ وَلاَ وَقْتَ ، إِذَا كَفَّرَ غَشِيَهَا.

(۱۲۷۴۷) حضرت سعید بن المسیب، حضرت معمر اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کسی عورت سے ظہار کرے اور اس میں ابھی داخل نہ ہوا گر میں تیرے پاس آیا اس میں کوئی حد اور وقت نہیں جب کفارہ ادا کردے تو اس کے پاس آجائے۔

(۹۱) مَنْ لاَ يَمِينَ لَهُ عَلَى مَنْ حَلَفَ عَلَيْهِ

جس شخص کی محلوف علیہ پر قسم کا اعتبار نہیں کیا جائے گا

(۱۲۷۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُرَيْبٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ وَعِنْدَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، وَنَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ثَلاَثَةٌ لاَ يَمِينَ فِيهِنَّ :لاَ يَمِينَ لِلْوَلَدِ عَلَى وَالِدِهِ ، وَلاَ لِلْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا ، وَلاَ لِلْعَبْدِ عَلَى سَيِّدِهِ.

(۱۲۷۴۸) حضرت نافع بن جبیر سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں پر یمین نہیں ہے، اولاد کی قسم باپ پر، بیوی کی قسم شوہر پر اور غلام کی قسم آقا کے حق پر۔

(۹۲) الْمُظَاهِرُ مِنْ أَمَتِهِ أَيُعْتِقُهَا ؟

جو شخص باندی سے ظہار کرے تو کیا اس کو آزاد کر سکتا ہے؟

(۱۲۷۴۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا ، عَنْ رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَلَمْ يَجِدْ مَا يُعْتِقُ ، أَيُعْتِقُهَا ؟ قَالاَ :نَعَمْ.

(۱۲۷۴۹) حضرت خالد بن ابی عمران فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے اپنی باندی سے ظہار کیا اور اس کے پاس کوئی غلام وغیرہ نہیں ہے جس کو وہ آزاد کرے تو کیا وہ اسی باندی کو آزاد کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔

(۱۲۷۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي الظِّهَارِ مِنَ الأَمَةِ إِذَا لَمْ يَجِدْ مَا يُعْتِقُ ، وَلَمْ يَسْتَطِعَ الصَّوْمَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا جَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا ، فَكَانَ عِتْقُهَا كَفَّارَةَ الظِّهَارِ ، وَكَانَتِ امْرَأَتَهُ.

(۱۲۷۵۰) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ کوئی شخص باندی سے ظہار کرے اور آزاد کرنے کے لیے کوئی غلام وغیرہ نہ پائے اور روزہ رکھنے کی طاقت بھی نہ رکھے اور اسی سے باندی سے نکاح کرنے کا ارادہ کرے تو اس کی آزادی کو اس کا مہر بنالے اور اس کو کفارہ ظہار میں آزاد کردے وہ اس کی بیوی ہوگئی۔

(۱۲۷۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُظَاهِرُ مِنْ أَمَتِهِ ، قَالَ :يُجْزِيهِ أَنْ يُعْتِقَهَا.

(۱۲۷۵۱) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ جو شخص اپنی باندی سے ظہار کرلے اس کے لیے اجازت ہے کہ وہ اسی باندی کو آزاد

کردے۔

(۱۲۷۵۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُس ؛ فِي الرَّجُلِ يُظَاهِرُ مِنْ أُمِّ وَلَدِهِ ، وَلاَ يَجِدُ مَا يُكَفِّرُ ، قَالَ : يُعْتِقُهَا فَيَكُونُ عِتْقُهَا كَفَّارَةً لِيَمِينِهِ.

(۱۲۷۵۲) حضرت طاؤس ولیٹیلڈ سے مروی ہے کہ کوئی شخص اپنی ام ولد سے ظہار کرے اور کفارہ کرنے کے لیے کچھ نہ پائے تو اس کو آزاد کردے اس کا آزاد کرنا اس کی قسم کا کفارہ بن جائے گا۔

(۹۳) فِي الرَّجُلِ يُحَرِّمُ فِي الْغَضَبِ

کوئی شخص غصہ میں کوئی چیز حرام کردے

(۱۲۷۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَالْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُحَرِّمُ فِي الْغَضَبِ ، قَالَ : مِنْ نَزَعَاتِ الشَّيْطَانِ ، يُطْعِمُ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ ، وَإِنْ كَانَ فِي طَاعَةِ اللهِ فَلْيَفِ.

(۱۲۷۵۳) حضرت عطاء ولیٹیلڈ اور حسن ولیٹیلڈ سے مروی ہے کہ کوئی شخص غصہ میں اپنے اوپر کوئی چیز حرام کردے فرمایا یہ شیطان کے ورغلانے سے ہے دس مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اگر وہ طاعات میں سے ہے تو اس کو پورا کرے۔

(۹٤) فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهُ

کوئی شخص اپنے خادم کو طمانچہ مارے

(۱۲۷۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ ، ثُمَّ أَخَذَ مِنَ الأَرْضِ شَيْئًا ، فَقَالَ : مَا لِي مِنْ أَجْرِهِ مِثْلَ هَذَا ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ لَطَمَ خَادِمًا لَهُ فَكَفَّارَتُهُ عِتْقُهُ. (احمد ۲۵۔ مسلم ۱۲۷۹)

(۱۲۷۵۴) حضرت زاذان ولیٹیلڈ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا غلام آزاد کیا اور پھر زمین سے کچھ اٹھایا اور فرمایا میرے لیے اس کے برابر بھی اجر نہیں ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے اس کا کفارہ اس کو آزاد کرنا ہے۔

(۱۲۷۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : عَجِلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهُ ، فَقَالَ : سُوَيْد بْنُ مُقَرِّنٍ : أَعَجَزَ عَلَيْكَ إِلاَّ حُرُّ وَجْهِهَا ؟ لَقَدْ رَأَيْتِنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقَرِّنٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلاَّ وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا أَصْغَرُنَا ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا. (ابوداؤد ۵۱۲۳۔ مسلم ۳۳)

(۱۲۷۵۵) حضرت هلال بن یساف ولیٹیلڈ سے مروی ہے کہ ایک بوڑھے نے اپنے خادم کو طمانچہ ماردیا، حضرت سوید بن مقرن ولیٹیلڈ

نے فرمایا: تیرے پاس اب اسے آزاد کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں مجھے یاد ہے ہم اپنے باپ مقرن کے سات بچے تھے اور ہماری ایک خادمہ تھی جسے ہم میں سے سب سے چھوٹے نے تھپڑ مارا تو نبی پاک ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے آزاد کردیں۔

(۹۵) فِی النَّهْیِ عَنِ الْحَلِفِ

قسم کھانے کی ممانعت

(۱۲۷۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ كِدَامٍ السُّلَمِیِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَلِفُ حِنْثٌ ، أَوْ نَدَمٌ. (بخاری ۱۹۳۰۔ ابن حبان ۴۳۵٦)

(۱۲۷۵٦) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اٹھانے والا یا حانث ہوگا یا نادم ہوگا۔

(۱۲۷۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِنَّ الْيَمِينَ مَأْثَمَةٌ ، أَوْ مَنْدَمَةٌ.

(۱۲۷۵۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک قسم میں گناہ گار ہوتا ہے یا نادم ہوتا ہے۔

(۹٦) مَنْ قَالَ عَلَیَّ غَضَبُ اللهِ

کوئی شخص یوں کہے مجھ پر اللہ کا غضب ہو

(۱۲۷۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ أَبِی عَوَانَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، وَمُجَاهِدٍ ؛ فِی الرَّجُلِ يَقُولُ عَلَیَّ غَضَبُ اللهِ ، قَال :لَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ ، هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ.

(۱۲۷۵۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کوئی شخص یوں کہے مجھ پر اللہ کا غضب ہو اس پر کوئی کفارہ نہیں یہ اس سے زیادہ سخت ہے۔

(۹۷) مَنْ قَالَ قَطَعَ اللَّهُ ظَهْرِی

کوئی شخص کہے اللہ میری پیٹھ کاٹ دے

(۱۲۷۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِی الرَّجُلِ يَقُولُ :قطَعَ اللَّهُ ظَهْرِی ، فَطَعَ اللَّهُ صُلْبِی، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ شَیْءٌ.

(۱۲۷۵۹) حضرت عامر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کوئی شخص یوں کہے اللہ میری کمر کاٹ دے یا پشت کاٹ دے اس پر کچھ نہیں ہے۔

(۱۲۷٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :يُكَفِّرُ.

(۱۲۷٦۰) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں وہ کفارہ ادا کرے گا۔

(۱۲۷٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : يُكَفِّرُ.

(۱۲۷٦۱) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں وہ کفارہ ادا کرے گا۔

(۹۸) مَنْ غَشِيَ امْرَأَتَهُ فِي رَمَضَانَ وَأَكَلَ

کوئی شخص رمضان میں بیوی پر داخل ہوا اور افطار کر لے

(۱۲۷٦۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَغْشَى امْرَأَتَهُ وَيَأْكُلُ فِي رَمَضَانَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ ، قَالَ : كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ يُحَرِّرُ مُحَرَّرًا.

(۱۲۷٦۲) حضرت حسن ؒ سے مروی ہے کہ کوئی شخص بیوی پر داخل ہو جائے اور رمضان کا ایک روزہ کھا لے اس پر ایک کفارہ ہے وہ غلام آزاد کردے۔

(۹۹) الْمُظَاهِرُ إِذَا بَرَّ يُكَفِّرُ أَمْ لَا

ظہار کرنے والا اگر بری ہو جائے تو کیا وہ کفارہ ادا کرے گا؟

(۱۲۷٦۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : الْمُظَاهِرُ يُكَفِّرُ وَإِنْ بَرَّ.

(۱۲۷٦۳) حضرت طاؤس ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ظہار کرنے والا کفارہ ادا کرے گا اگر چہ وہ بری ہو جائے۔

(۱۲۷٦٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: إِذَا بَرَّ الْمُظَاهِرُ لَمْ يُكَفِّرْ، وَقَالَ: الضَّحَّاكُ: وَبِهِ نَقُولُ.

(۱۲۷٦۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں جب ظہار کرنے والا بری ہو جائے تو وہ کفارہ نہیں ادا کرے گا، حضرت ضحاک ؒ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۰۰) فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى الطَّعَامِ

کوئی شخص کھانے پر قسم کھا لے

(۱۲۷٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عَنْبَسَةَ ، أَنَّهُ قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ امْرَأَةٍ حَلَفَتْ لَا تَشْرَبُ مِنْ لَبَنِ عَنْزٍ لِزَوْجِهَا ، فَشَرِبَتْ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهَا شَيْءٌ ، لَيْسَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ يَمِينٌ.

(۱۲۷٦۵) حضرت اسلم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ؒ سے دریافت کیا کہ ایک عورت نے قسم کھائی ہے کہ وہ اپنے شوہر کی بکری کا دودھ نہیں پیئے گی پھر اس نے پی لیا؟ فرمایا اس پر کچھ نہیں ہے، کھانے پینے میں قسم نہیں ہوتی۔

(۱۲۷٦٦) حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :

كَانَ رَجُلٌ لَهُ أَعْنُزٌ ، فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَشْرَبَ مِنْ أَلْبَانِهَا ، فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ ذَلِكَ حَلَفَتْ أَنْ لاَ تَشْرَبَ مِنْ أَلْبَانِهَا ، فَجافَوُا الأَعْنُزَ وَضَيَّعُوهُنَّ ، فَأَتَى عَبْدَ اللهِ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ ، فَقَالَ :إِنَّمَا ذَا مِنَ الشَّيْطَانِ ارْجِعَا إِلَى أَحْسَنِ مَا كُنْتُمَا عَلَيْهِ وَاشْرَبَا.

(۱۲۷۶۶) حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کے پاس کچھ بکریاں تھیں اس نے قسم کھالی کہ ان کا دودھ نہیں پیئے گا، جب اس کی بیوی نے یہ دیکھا تو اس نے قسم کھالی کہ وہ انکا دودھ نہیں پیئے گی، پس بکریاں خشک اور برباد ہوگئیں، پھر وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس کا ذکر کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ شیطان کی طرف سے ہے، تم دونوں لوٹو اس کی طرف سے جو تم دونوں کے لیے سب سے اچھا ہے اور پھر اس کا دودھ پیئو۔

(۱۲۷۶۷) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ضَيْفٌ ، فَأَبْطَأَ عَنْ أَهْلِهِ ، فَقَالَ :عَشَّيْتُمْ ضيفي ، قَالُوا :لاَ ، قَالَ :لاَ وَاللَّهِ لاَ أَطْعَمُ اللَّيْلَةَ مِنْ عَشَائِكُمْ ، فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ :إِذًا وَاللَّهِ لاَ أَطْعَمُهُ ، قَالَ :فَقَالَ الضَّيْفُ :وَأنا وَاللَّهِ لاَ أَطْعَمُهُ أَيْضًا ، قَالَ :فَقَالَ :يَبِيتُ ضَيْفِي بِغَيْرِ طَعَامٍ ، قَرِّبُوا طَعَامَكُمْ ، فَأَكَلُوا مَعَهُ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ : أَطَعْتَ اللَّهَ وَعَصَيْتَ الشَّيْطَانَ.

(۱۲۷۶۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک شخص کے مہمان تھے اس کے گھر والوں نے دیر کر دی، انصاری نے پوچھا تم نے میرے مہمان کو رات کا کھانا کھلایا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، انصاری نے کہا تب میں بھی اللہ کی قسم رات کو تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا، اس کی بیوی نے کہا تب میں بھی نہیں کھاؤں گی، مہمان نے کہا اللہ کی قسم میں بھی نہیں کھاؤں گا، انصاری نے کہا میرا مہمان بغیر کھانے کے رات گزارے! اپنا کھانا لاؤ پھر اس نے ان کے ساتھ کھایا، پھر صبح جا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے واقعہ کی خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اللہ کی اطاعت کی اور شیطان کی نافرمانی کی۔

(۱۰۱) اِمْرَأَةٌ نَذَرَتْ أَنْ تَطُوفَ عَلَى أَرْبَعٍ

عورت نذر مان لے کہ وہ چار پر طواف کرے گی

(۱۲۷۶۸) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :مَا أفتيت بِرَأْيِي شَيْئًا قطُّ غير هَذِهِ ، سَأَلَتْنِي امْرَأَةٌ نَذَرَتْ أَنْ تَطُوفَ بِالْبَيْتِ عَلَى أَرْبَعِ قَوَائِمَ، فَقُلْتُ لَهَا :طُوفِي لِكُلِّ قَائِمَةٍ سَبْعًا.

(۱۲۷۶۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی رائے پر کبھی فتویٰ نہیں دیا سوائے اس کے کہ ایک عورت نے سوال کیا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ میں چار ستونوں پر طواف کروں گی؟ میں نے اس سے کہا: تو ہر ستون پر سات طواف کر۔

(۱۰۲) فِي امْرَأَةٍ حَلَفَتْ بِعِتْقِ جَارِيَتِهَا أن لاَ تُكَلِّمَ جَارَتَهَا فَمَاتَتِ الْجَارِيَةُ

کوئی عورت اپنی باندی کو آزاد کرنے کی قسم اٹھالے اگر وہ اپنی پڑوسن سے کلام نہ کرے، پھر پڑوسن فوت ہوجائے

(١٢٧٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً وَسُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ حَلَفَتْ بِعِتْقِ جَارِيَتِهَا أَنْ لاَ تُكَلِّمَ جَارَتَهَا أَرْبَعَ سِنِينَ ، فَمَاتَتْ جَارِيَتُهَا ، وَأَحَبَّتْ أَنْ تُكَلِّمَ جَارَتَهَا ، قَالَ : تُكَلِّمُهَا وَتَصَدَّقُ بِشَيْءٍ ، وَقَالَ :ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ :لاَ أَرَى عَلَيْهَا حِنْثًا.

(۱۲۷۶۹) حضرت عطاء ویشید سے دریافت کیا گیا کہ ایک عورت نے اپنی باندی کے آزاد کرنے کی قسم اٹھائی ہے اگر وہ اپنی پڑوسن کے ساتھ چار سال تک بات نہ کرے پھر اس کی باندی مرگئی اور اس عورت کی چاہت ہے کہ پڑوسن سے بات کرے، حضرت عطاء ویشید نے فرمایا بات کرے اور کوئی چیز صدقہ کرے، حضرت ابی ملیکہ ویشید نے فرمایا میرے خیال میں اس کی قسم نہیں ٹوٹتی۔

(۱۰۳) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ أَلْقَانِي اللَّهُ فِي النَّارِ

کوئی شخص کہے مجھے اللہ تعالیٰ آگ میں ڈالے

(١٢٧٧٠) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جابر، عَنْ عَامِرٍ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ: أَلْقَانِي اللَّهُ فِي النَّارِ، قَالَ: يُكَفِّرُ.

(۱۲۷۷۰) حضرت عامر ویشید فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ اللہ پاک مجھے آگ میں ڈال دے تو وہ کفارہ ادا کرے گا۔

(١٢٧٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَطَاوُوس ، قَالاَ :لاَ يُكَفِّرُ.

(۱۲۷۷۱) حضرت طاؤس ویشید اور حضرت حکم ویشید فرماتے ہیں کہ وہ کفارہ ادا کرے گا۔

(۱۰۴) مَنْ حَلَفَ عَلَى طَعَامٍ أَيَأْكُلُ ثَمَنَهُ ؟

کوئی شخص کھانا نہ کھانے کی قسم کھالے تو کیا وہ اس کا ثمن کھا سکتا ہے؟

(١٢٧٧٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ أن لاَ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا الطَّعَامِ فَيَبِيعُهُ ، قَالَ :يَأْكُلُ ثَمَنَهُ وَيَشْتَرِي بِهِ.

(۱۲۷۷۲) حضرت عامر ویشید سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص قسم اٹھاتا ہے کہ وہ یہ کھانا نہیں کھائے گا پھر اس کو فروخت کرسکتا ہے؟ فرمایا اس کو فروخت کر کے اس کے ثمن کو کھا بھی سکتا ہے اور اس سے کچھ خرید بھی سکتا ہے۔

(١٢٧٧٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ حَمَّاد ، عَنْ إِبْرَهِيم قَالَ : لاَ يَبِيعُهُ وَلاَ يَشْتَرِي بِهِ طَعَامًا فَيَأْكُلُهُ.

(۱۲۷۷۳) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ نہ اس کو فروخت کرسکتا ہے اور نہ اس سے کھانا خرید کر اس کو کھا سکتا ہے۔

(۱۰۵) فِی ثَوَابِ الْعِتْقِ

غلام آزاد کرنے کا اجر

(۱۲۷۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِی الْجَعْدِ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ ، قَالَ : قُلْنَا لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ : يَا كَعْبُ بْنَ مُرَّةَ ، حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ أَعْتَقَ امْرَئًا مُسْلِمًا كَانَ فَكَاكُهُ مِنَ النَّارِ، يُجْزِی بِكُلِّ عَظْمٍ مِنْهُ عَظْمًا مِنْهُ ، وَمَنْ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فَكَاكَهُ مِنَ النَّارِ ، يُجْزِی بكل عظمين مِنهُمَا عَظْمٌ مِنهُ. (نسائی ۲۸۸۱۔ احمد ۴/ ۲۳۵)

(۱۲۷۷۴) حضرت شرحبیل بن السمط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے کعب! ہمیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرے تو وہ اس کے لیے آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، اس کے ہر جوڑ کی طرف سے (ہڈی) اس آزاد ہونے والے کا ہر جوڑ اور جو دو مسلمان باندیوں کو آزاد کرے تو وہ دونوں اس کے لیے آگ سے بچاؤ اور ڈھال ہیں، ان دونوں کے جوڑ اس کے ایک جوڑ کی طرف سے کافی ہو جائیں گے۔

(۱۲۷۷۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِیِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ.

(بخاری ۲۵۱۷۔ مسلم ۱۱۴۷)

(۱۲۷۷۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص کسی مؤمن غلام کو آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد کرے گا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو اس کی شرمگاہ کے بدلے۔

(۱۲۷۷۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِی نُعْمٍ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِی فَاطِمَةُ بِنْتُ عَلِیٍّ ، قَالَتْ : قَالَ : أَبِی عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَعْتَقَ نَسَمَةً مُسْلِمَةً ، أَوْ مُؤْمِنَةً وَقَى اللَّهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ. (نسائی ۴۸۷۷)

(۱۲۷۷۶) حضرت فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مؤمن یا مسلمان جان کو آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے اعضاء کو آگ سے بچائے گا۔

(۱۲۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَیٍّ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ أَبِی بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِی مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا ، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ، ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ. (بخاری ۲۵۴۴۔ ابو داؤد ۲۰۴۶)

(۱۲۷۷۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس باندی ہو وہ اس کی اچھی طرح ادب سکھائے اور بہترین تعلیم دے پھر اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے اس کے لیے دو اجر ہیں۔

(۱۰۶) تَفْرِيقُ الاِعْتِكَافِ

الگ الگ دنوں میں اعتکاف بیٹھنا

(۱۲۷۷۸) حدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عبد الملك ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ نَذَرَتْ أَنْ تَعْتَكِفَ شَهْرَيْنِ ، فَجَعَلَتْ تقطع ، قَالَ :إِذَا أَكْمَلَتِ الْعِدَّةَ أَجْزَأَ عَنْهَا.

(۱۲۷۷۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک عورت نے نذر مانی ہے کہ وہ دو مہینوں کا اعتکاف کرے گی، پھر وہ جدا جدا دنوں میں اعتکاف بیٹھی (لگاتار نہیں بیٹھی) آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جب اس تعداد پور کر دی (دو مہینوں کی) تو اس کی طرف سے کافی ہو جائیگا۔

(۱۰۷) الرَّجُلُ يَجْعَلُ عَلَيْهِ بَدَنَةً

کوئی شخص نذر مانے کہ اس پر اونٹ ہے

(۱۲۷۷۹) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً نَذَرَ أَنْ يَنْحَرَ بَدَنَةً ، فَأَتَى عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ :الْبُدْنُ مِنَ الإِبِلِ ، وَلاَ تُنْحَرُ إِلاَّ بِمَكَّةَ ، إِلاَّ إِنْ نَوَى مَنْحَرًا فَحَيْثُ نَوَى ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَسَبْعٌ مِنَ الْغَنَمِ ، قَالَ :وَسَأَلْت سَالِمًا فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ

قَالَ :وَسَأَلْت سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ :مِثْلَ ذَلِكَ ، إِلاَّ إِنَّهُ قَالَ :فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَعَشَرَةٌ مِنَ الْغَنَمِ ، قَالَ : وَسَأَلْت خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ وَأَخْبَرتهُ بِمَا قَالَ الْقَوْمُ ، فَقَالَ :مَا أَدْرَكْت أَصْحَابَنَا يَعُدُّونَهَا إِلاَّ سَبْعًا مِنَ الْغَنَمِ.

(۱۲۷۷۹) حضرت عمرو بن عبد اللہ انصاری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ اونٹ ذبح کرے گا، وہ حضرت عبد اللہ بن محمد بن علی رحمہ اللہ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: بدنۃ اونٹ میں سے ہے اور اس کو مکہ میں ذبح کیا جائے، البتہ اگر کہیں اور نیت کی تو وہاں ذبح کیا جائے گا جہاں نیت کی اور اگر وہ نہ پائے تو سات بکریاں کر لے، پھر میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ سے دریافت کیا انہوں نے بھی اسی طرح کہا، پھر میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے دریافت کیا انہوں نے بھی یہی کہا سوائے اس کے کہ اگر وہ نہ ملے تو دس بکریاں، پھر میں نے حضرت خارجہ بن زید رحمہ اللہ کو بتایا جو ان حضرات نے کہا تھا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اپنے اصحاب میں سے کسی کو نہیں پایا جو اس کو شمار کرتے ہوں مگر سات بکریوں کے مقابلہ میں۔

تم كتاب الأيمان والنذور والكفارات

کِتَابُ الْمَنَاسِك

(۱) مَا قَالُوا فِي ثَوَابِ الْحَجِّ

حج کے ثواب سے متعلق جو وارد ہوا ہے اس کا بیان

(۱۲۷۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ ، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَلَيْسَ لِحَجَّةٍ مَبْرُورَةٍ جزاءٌ إِلاَّ الْجَنَّةَ..

(ترمذی ۸۱۰۔ احمد ۱/ ۳۸۷)

(۱۲۷۸۰) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ کرتے رہو، بیشک یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم اور دور کرتے ہیں جس طرح آگ کی بھٹی سونے، چاندی اور لوہے کے زنگ کو کرتی ہے، اور حج مبرور کی جزاء جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

(۱۲۷۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ. (ابن ماجه ۲۸۸۷۔ احمد ۱/ ۲۵)

(۱۲۷۸۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ کرتے رہو بیشک یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم اور دور کرتے ہیں جس طرح آگ کی بھٹی سونے، چاندی اور لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔

(۱۲۷۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلاَّ الْجَنَّةُ.

(بخاری ۱۷۷۳۔ مسلم ۹۸۳)

(۱۲۷۸۲) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کرنا درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزاء سوائے جنت کے اور کچھ نہیں۔

(۱۲۷۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، وَسُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ ، وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

(بخاری ۱۸۲۰۔ ترمذی ۸۱۱)

(۱۲۷۸۳) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج اس طرح ادا کرے کہ نہ اس میں بیوی سے شرعی ملاقات کرے اور نہ ہی کوئی گناہ کرے وہ حج سے اس طرح لوٹے گا جس طرح اس کی ماں نے اس کو (آج ہی) جنم دیا ہو۔

(۱۲۷۸٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ؛ أَخْبَرَهُ شَيْخٌ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ ؛ أَنَّ عُمَرَ خَطَبَهُمْ عِنْدَ بَابِ الْكَعْبَةِ ، وَقَالَ :مَا مِنْ أَحَدٍ يَجِيءُ إِلَى هَذَا الْبَيْتِ ، لاَ يَنْهَزُهُ غَيْرُ صَلاَةٍ فِيهِ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ ، إِلاَّ كُفِّرَ عَنْهُ مَا كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ.

(۱۲۷۸۴) حضرت ابوالضحیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک بوڑھے نے اس مسجد میں خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعبہ شریف کے پاس خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: نہیں ہے کوئی شخص جو اس گھر (بیت اللہ) کی طرف آتا ہے، اس کو گھر سے کوئی اور چیز نہیں نکالتی سوائے نماز پڑھنے کے یہاں تک کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دیدے مگر یہ عمل اس کے سابقہ تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

(۱۲۷۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ لاَ يُرِيدُ غَيْرَهُ ، خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

(۱۲۷۸۵) حضرت ابوالضحیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک بوڑھے نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرے اس کے علاوہ اس کا کوئی مقصد یہاں آنے کا نہ ہو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسے اس کی والدہ نے اس کو آج ہی جنا ہو۔

(۱۲۷۸٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ تَحُجُّ ، فَإِذَا رَجَعَتْ مَرَّتْ عَلَى عُمَرَ ، فَيَقُولُ لَهَا :أَنْقَبْتِ ؟ فَتَقُولُ :نَعَمْ ، فَيَقُولُ لَهَا :اسْتَأْنِفِي الْعَمَلَ.

(۱۲۷۸۶) حضرت ابوصالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مہاجرہ عورتوں میں سے ایک عورت نے حج کیا جب وہ واپس آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذری، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تیرے اونٹ کے کھر گھس چکے تھے؟ اس نے کہا جی ہاں، آپ رضی اللہ عنہ نے

اس سے فرمایا: تو اس عمل کو دوبارہ کرو۔

(۱۲۷۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسًا عِنْدَ الْبَيْتِ إِذْ قَدِمَ رِجَالٌ مِنَ الْعِرَاقِ حُجَّاجًا ، فَطَافُوا بِالْبَيْتِ ، وَسَعَوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَدَعَاهُمْ عُمَرُ ، فَقَالَ : أَنْهَزَكُمْ إِلَيْهِ غَيْرُهُ ؟ فَقَالُوا : لاَ ، فَقَالَ : أَنْقَبْتُمْ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، فَقَالَ : أَدْبَرْتُمْ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : إِمَّا لاَ ، فَاسْتَأْنِفُوا الْعَمَلَ.

(۱۲۷۸۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیت اللہ کے پاس تشریف فرما تھے کہ عراق سے کچھ لوگ حج کے لیے آئے اور وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرنے لگے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلایا اور ان سے پوچھا: کیا تمہیں حج کے علاوہ کسی اور عمل نے بیت اللہ کی طرف نکالا ہے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے اونٹوں کے کھر لمبے سفر کی مشقت کی وجہ سے گھس گئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں، آپ نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے اونٹوں کی پیٹھیں زخمی ہوگئی ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تمہارا جواب ہاں میں ہے تو تم عمل لے کر لوٹے (اور اگر تمہارا نہیں میں ہوتا تو تم لوگ خسارے میں تھے)۔

(۱۲۷۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَبِيبٍ ؛ أَنَّ قَوْمًا مَرُّوا بِأَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ ، فَقَالَ لَهُم : مَا أَنْصَبَكُمْ إِلاَّ الْحَجُّ ؟ اسْتَأْنِفُوا الْعَمَلَ.

(۱۲۷۸۸) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے ربذہ مقام پر گذرے، آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا کہ کیا تم لوگوں کو سوائے حج کے کسی اور چیز نے نہیں تھکایا؟ عمل کو دوبارہ کرو۔

(۱۲۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ ذَلِكَ لِقَوْمٍ.

(۱۲۷۸۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہی بات ایک قوم کو کہی۔

(۱۲۷۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : رَأَى قَوْمًا مِنَ الْحَاجِّ ، فَقَالَ : لَوْ يَعْلَمُ هَؤُلاَءِ مَا لَهُمْ بَعْدَ الْمَغْفِرَةِ ، لَقَرَّتْ عُيُونُهُمْ.

(۱۲۷۹۰) حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کچھ حاجیوں کو دیکھا تو فرمایا: اگر یہ لوگ اس بات کو جان لیں کہ ان کے لیے مغفرت کے بعد کیا (انعام) ہے تو یہ مطمئن اور خوش ہو جائیں اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔

(۱۲۷۹۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : أَبَلَغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اسْتَقْبِلُوا الْعَمَلَ بَعْدَ الْحَجِّ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ عُثْمَانَ ، وَأَبُو ذَرٍّ.

(۱۲۷۹۱) حضرت حبیب بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے کہا: کیا آپ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے کہ حج کے بعد از سر نو عمل کرو؟ انہوں نے کہا نہیں، لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ایسا کرتے تھے۔

(۱۲۷۹۲) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: إِذَا كَبَّرَ الْحَاجُّ، وَالْمُعْتَمِرُ، وَالْغَازِي، كَبَّرَ الرَّبْوُ الَّذِي يَلِيه، ثم الَّذِي يَلِيهِ، ثم الَّذِي يَلِيهِ، حَتَّى يَنْقَطِعَ فِي الأُفُقِ.

(۱۲۷۹۲) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حاجی یا عمرہ کرنے یا کوئی غازی والا تکبیر کہتا ہے تو اس کے قریب والا فرشتہ اعمال لے کر اوپر کی طرف جاتا ہے تکبیر کہتا پھر اس کے ساتھ والا اور پھر اس کے ساتھ والا یہاں تک کہ وہ تکبیر آسمان کو چیر (پھاڑ کر) کر عرش تک پہنچ جاتی ہے۔

(۱۲۷۹۳) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ مِرْدَاسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَحدَّثَنَا، قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يُهِلُّ إِلاَّ قَالَ اللَّهُ لَهُ: أَبْشِرْ، فَقَالَ مِرْدَاسُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، فَوَاللَّهِ مَا يُبَشِّرُ اللَّهُ إِلاَّ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: مَنْ أَنْتَ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: أَنَا مِرْدَاسُ، قَالَ: قد كَانَ خِيَارُنَا يَتَتَابَعُونَ عَلَى ذَلِكَ.

(۱۲۷۹۳) حضرت مرداس بن عبدالرحمن اللیثی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا آپ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جو شخص حج میں تہلیل کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے فرماتے ہیں اس کو خوشخبری دے دو، حضرت مرداس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے ابو محمد رضی اللہ عنہ! اللہ کی قسم اللہ کی بشارت جنت کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھتیجے تو کون ہے؟ میں نے عرض کیا مرداس، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے بڑے (جو ہم سے بہتر تھے) اسی پر موافقت فرماتے تھے۔

(۱۲۷۹٤) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: تَلَقَّوْا الْحُجَّاجَ، وَالْعُمَّارَ، وَالْغُزَاةَ، فَلْيَدْعُوا لَكُمْ قَبْلَ أَنْ يَتَدَنَّسُوا.

(۱۲۷۹۴) حضرت موسیٰ بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج کرنے والے، عمرہ کرنے والے اور غازی سے درخواست (تلقین) کرو کہ وہ گندگی (گناہ) میں مبتلا ہونے سے پہلے تمہارے لیے دعا کریں۔

(۱۲۷۹٥) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُولِيِّ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: الْحَاجُّ، وَالْمُعْتَمِرُ، وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَفْدُ اللهِ، سَأَلُوا فَأُعْطُوا، وَدَعَوْا فَأُجِيبُوا.

(۱۲۷۹۵) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حاجی، عمرہ کرنے والا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اللہ کے وفد (قاصد) میں سے ہیں وہ جو سوال کرتے ہیں ان کو عطا کیا جاتا ہے اور دعا کرتے ہیں تو ان کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

(۱۲۷۹٦) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي يَعْلَى؛ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ لَقِيَ قَوْمًا حُجَّاجًا، فَقَالُوا: إِنَّا نُرِيدُ مَكَّةَ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ مِنْ وَفْدِ اللهِ، فَإِذَا قَدِمْتُمْ مَكَّةَ فَاجْمَعُوا حَاجَاتِكُمْ، فَسَلُوهَا اللَّهَ.

(۱۲۷۹۶) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی حاجیوں کی ایک جماعت سے ملاقات ہوئی انہوں نے کہا ہم مکہ جا رہے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کے قاصدوں میں سے ہو، جب تم مکہ پہنچو تو اپنی ساری ضروریات کے بارے میں اللہ

تعالیٰ سے سوال کرنا۔

(۱۲۷۹۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : كُنَّا نَتَلَقَّى الْحَاجَّ بِالْقَادِسِيَّةِ ، فَنُصَافِحُهُمْ قَبْلَ أَنْ يُقَارِفُوا.

(۱۲۷۹۷) حضرت حبیب بن ابو ثابت رطیٹیڈ فرماتے ہیں کہ قادسیہ میں ہماری حاجیوں سے ملاقات ہوتی تو اس سے قبل کہ وہ قریب آتیں ہم خود اس سے مصافحہ کرنے کے لئے آگے ہو جاتے۔

(۱۲۷۹۸) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ طَلْحَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، جِهَادٌ لاَ قِتَالَ فِيهِ : الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ.

(بخاری ۲۸۷۵۔ احمد ۶/ ۱۶۵)

(۱۲۷۹۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا: کیا عورتوں پر جہاد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، ایسا جہاد ہے جس میں لڑنا نہیں ہے یعنی حج اور عمرہ۔

(۱۲۷۹۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيفٍ. (احمد ۶/ ۳۰۳۔ طیالسی ۱۵۹۹)

(۱۲۷۹۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج ہر کمزور کے حق میں جہاد ہے۔

(۱۲۸۰۰) حدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : يُغْفَرُ لِلْحَاجِّ ، وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ ، بَقِيَّةَ ذِي الْحِجَّةِ ، وَالْمُحَرَّمِ ، وَصَفَرًا ، وَعَشْرًا مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الأَوَّلِ.

(۱۲۸۰۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حاجی کی اور جس کے لیے حاجی مغفرت طلب کرے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے ذوالحجہ، محرم، صفر اور ربیع الاول کے دس دن تک۔

(۱۲۸۰۱) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ ، وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ. (حاکم ۴۴۱)

(۱۲۸۰۱) حضرت مجاہد رطیٹیڈ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! حاجی کی مغفرت فرما اور اس شخص کی جس کے لیے حاجی مغفرت طلب کرے۔

(۱۲۸۰۲) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْحَاجُّ وَفْدُ اللهِ ، وَالْحَاجُّ وَافِدُ أَهْلِهِ. (ابن ماجہ ۲۸۹۳۔ ابن حبان ۳۶۱۳)

(۱۲۸۰۲) حضرت ابو قلابہ رطیٹیڈ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجی اللہ کے پاس قاصد بن کر آنے والا ہے اور حاجی اپنے گھر والوں کا قاصد ہے۔

(۱۲۸۰۳) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :النَّفَقَةُ فِي الْحَجِّ كَالنَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، الدِّرْهَمُ بِسَبْعِ مِئَةٍ. (احمد ۵/ ۳۵۴)

(۱۲۸۰۳) حضرت محمد بن عباد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کے سفر میں خرچ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اللہ کی راہ (جہاد) میں خرچ کرنا، یعنی ایک درھم کے بدلے سات سو۔

(۱۲۸۰۴) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الذُّنُوبَ وَالْفَقْرَ ، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ. (احمد ۱/ ۲۵)

(۱۲۸۰۴) حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ کرتے رہو (ان کے درمیان متابعت رکھو) بیشک یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کرتے ہیں جس طرح آگ کی بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کرتی ہے۔

(۱۲۸۰۵) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ سُوقَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :مَا أَتَى هَذَا الْبَيْتَ طَالِبُ حَاجَةٍ لِدِينٍ ، أَوْ دُنْيَا ، إِلاَّ رَجَعَ بِحَاجَتِهِ.

(۱۲۸۰۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی دین و دنیا کی ضرورت کا طالب اس گھر میں نہیں آتا مگر وہ اپنی ضرورت (پوری کر کے) لوٹتا ہے۔

(۲) فِي ثَوَابِ الطَّوَافِ

بیت اللہ کے طواف پر اجر

(۱۲۸۰۶) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَمًا ، وَلَمْ يَضَعْ أُخْرَى ، إِلاَّ كُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ ، وَحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ ، وَرُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :مَنْ أَحْصَى سُبُوعًا كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ. (ترمذی ۹۵۹۔ احمد ۲/ ۹۵)

(۱۲۸۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے وہ کوئی قدم نہیں اٹھاتا اور رکھتا مگر اس کے واسطے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک درجہ بڑھا دیا جاتا ہے، اور فرماتے ہیں میں نے یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: جو سات چکر پورے کرتا ہے اس کو غلام آزاد کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(۱۲۸۰۷) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سُبُوعًا لَمْ يَلْغُ فِيهِ ، كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ يُعْتِقُهَا.

(طبرانی ۸۴۵۔ حاکم ۴۵۷)

(۱۲۸۰۷) حضرت محمد بن المنکد رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بیت اللہ کے طواف میں سات چکر اس طرح پورے کرے کہ اس میں کوئی غلط اور فضول حرکت نہ کرے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا غلام آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔

(۱۲۸۰۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ سُبُوعًا ، خَرَجَ مِنَ الذُّنُوبِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

(۱۲۸۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص بیت اللہ کے پچاس چکر (طواف) لگائے وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر نکلتا ہے جیسے اس کی والدہ نے اس کو آج ہی جنا ہو۔

(۱۲۸۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سُبُوعًا ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، كَانَ مِثْلَ يَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

(۱۲۸۰۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور اس کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے؛ وہ اس طرح ہے جیسے اس کی والدہ نے اس کو آج ہی جنم دیا ہو۔

(۱۲۸۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :مَنْ طَافَ الْبَيْتَ كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ.

(۱۲۸۱۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو بیت اللہ کا طواف کرے اس کے لیے غلام آزاد کرنے کے بقدر ثواب ہے۔

(۱۲۸۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ، قَالَ :قَالَ أَبُو سَعِيدٍ :لأَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ طَوَافًا ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ طَهْمَانَ.

(۱۲۸۱۱) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بیت اللہ کا طواف کروں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں طھمان کو آزاد کروں (طھمان حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کے غلام کا نام تھا)۔

(۱۲۸۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَوْلًى لأَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

(۱۲۸۱۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ابو معاویہ کی حدیث کے مثل منقول ہے۔

(۱۲۸۱۳) قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :طَوَافٌ ، أَوِ الطَّوَافُ أَفْضَلُ مِنْ

عُمْرَةٍ بَعْدَ الْحَجِّ.

(۱۲۸۱۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کا طواف کرنا حج کے بعد عمرہ کرنے سے افضل ہے۔

(۲) فِي تَعْجِيلِ الإِحْرَامِ ، مَنْ رَخَّصَ أَنْ يُحْرِمَ مِنَ الْمَوْضِعِ الْبَعِيدِ

احرام جلدی باندھنا اور بعض حضرات نے دور مقام سے احرام باندھنے کی اجازت دی ہے

(۱۲۸۱٤) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ ابْنَ عَامِرٍ أَحْرَمَ مِنْ خُرَاسَانَ.

(۱۲۸۱۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عامر رحمہ اللہ نے خراسان سے احرام باندھا۔

(۱۲۸۱٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ : حجَجْتُ مَرَّةً ، فَوَافَقْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ ، فَأَحْرَمَ مِنَ الْمَنْجَشانية ، وَهِيَ قَرِيبَةٌ مِنَ الْبَصْرَةِ.

(۱۲۸۱۵) حضرت عبدالرحمن بن عمرو بن العاص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار حج کے ارادہ سے نکلا تو حضرت عثمان بن ابی العاص سے ملاقات ہوئی، اس نے مقام منجشانیہ جو بصرہ کے قریب ہے وہاں سے احرام باندھا۔

(۱۲۸۱٦) حدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: خَرَجْنَا إِلَى مَكَّةَ وَمَعَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَأَحْرَمْنَا مِنَ الدَّارَاتِ.

(۱۲۸۱۶) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم مکہ جانے کے لیے نکلے اور ہمارے ساتھ حضرت حمید بن عبدالرحمن رحمہ اللہ بھی تھے، ہم نے دارات (پہاڑوں کے درمیانی گھاٹی) سے احرام باندھا۔

(۱۲۸۱۷) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ أَحْرَمَ مِنَ الضَّرِيَّةِ.

(۱۲۸۱۷) حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ نے مقام ضریہ سے احرام باندھا (جو مکہ اور بصرہ کے درمیان ایک بستی ہے)۔

(۱۲۸۱۸) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّة، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ الْحُصَيْنِ، أَحْرَمَ مِنَ الْبَصْرَةِ.

(۱۲۸۱۸) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بصرہ سے احرام باندھا۔

(۱۲۸۱۹) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ أَحْرَمَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

(۱۲۸۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیت المقدس سے احرام باندھا۔

(۱۲۸۲۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ سُوقَةَ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ؛ أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ أَحْرَمَ مِنَ السَّيْلَحِينَ.

(۱۲۸۲۰) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے مقام سیلحین سے احرام باندھا (جو بغداد کا ایک گاؤں ہے)۔

(۱۲۸۲۱) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ لِلرَّجُلِ أَوَّلَ مَا يَحُجُّ أَنْ يُهِلَّ مِنْ بَيْتِهِ.

(۱۲۸۲۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جو شخص پہلا حج کر رہا ہے وہ اپنے گھر سے

احرام باندھے۔

(۱۲۸۲۲) حدَّثَنَا الْفَضلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ ، عَنْ حَمْزَةَ الْقُرَشِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَحْرَمَ مِنَ الشَّامِ فِي بَرْدٍ شَدِيدٍ.

(۱۲۸۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سخت سردی کے موسم میں شام سے احرام باندھا۔

(۱۲۸۲۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُحْرِمًا مِنَ الْكُوفَةِ.

(۱۲۸۲۳) حضرت هلال بن خباب رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ سے احرام باندھ کر نکلا۔

(۱۲۸۲٤) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : خَرَجْت فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ نُرِيدُ مَكَّةَ ، فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْبُيُوتِ حَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، فَصَلَّوْا رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَهَلُّوا فَأَهْلَلْتُ مَعَهُمْ ، وَلَمْ أَكُنْ أُرِيدُ ، وَلَكِنِّي كَرِهْتُ الْخِلاَفَ.

(۱۲۸۲۴) حضرت حارث ابن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے ساتھ مکہ مکرمہ جانے کے لیے نکلا، جب ہم گھر سے نکلے تو نماز کا وقت ہوگیا تو ان سب نے نماز ادا کی اور پھر انہوں نے تلبیہ پڑھا، تو میں نے بھی ان کے ساتھ نہ چاہتے ہوئے بھی تلبیہ کہا، کیونکہ میں ان کے خلاف کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔

(۱۲۸۲٥) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ الأَسْوَدُ يُحْرِمُ مِنْ بَيْتِهِ.

(۱۲۸۲۵) حضرت اسود رحمہ اللہ اپنے گھر سے احرام باندھتے تھے۔

(۱۲۸۲٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى قَيْسَ بْنَ عُبَادٍ أَحْرَمَ مِنْ مِرْبَدِ الْبَصْرَةِ.

(۱۲۸۲۶) حضرت حکم بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت قیس بن عباد کو مربد بصرہ (جہاں شاعروں کا اجتماع ہوتا تھا) سے احرام باندھتے ہوئے دیکھا۔

(۱۲۸۲۷) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ إذَا خَرَجَ حَاجًّا ، أَحْرَمَ مِنَ النَّجَفِ وَقَصْرَ ، وَكَانَ الأَسْوَدُ يُحْرِمُ مِنَ الْقَادِسِيَّةِ.

(۱۲۸۲۷) حضرت علقمہ رحمہ اللہ جب حج کے ارادہ سے نکلتے تو نجف اور قصر سے احرام باندھتے اور حضرت اسود رحمہ اللہ قادسیہ سے احرام باندھتے۔

(۱۲۸۲۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ ، قَالَ : رَأَيْتُ الأَسْوَدَ أَحْرَمَ مِنْ بَاجُمَيْرَى ، قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى السَّوَادِ.

(۱۲۸۲۸) حضرت ابوالجویریہ ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود ویلیٹیڈ کو باجمیری سے احرام باندھتے ہوئے دیکھا جو شام کا ایک گاؤں ہے۔

(۱۲۸۲۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الأَسْوَدَ أَحْرَمَ مِنَ الْكُوفَةِ.

(۱۲۸۲۹) حضرت ابوخالد ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود رضی اللہ عنہ کو کوفہ سے احرام باندھتے ہوئے دیکھا۔

(۱۲۸۳۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ ، عَنْ مَكْحُولٍ الأَزْدِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ :الرَّجُلُ يُحْرِمُ مِنْ سَمَرْقَنْدَ ، وَمِنَ الْبَصْرَةِ ، وَمِنَ الْكُوفَةِ ، فَقَالَ :يَا لَيْتَنَا نَنْفَلِتُ مِنَ الْوَقْتِ الَّذِي وُقِّتَ لَنَا.

(۱۲۸۳۰) حضرت مکحول ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا ایک شخص سمرقند، بصرہ اور کوفہ سے احرام باندھتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کاش کہ ہم لوگ جو میقات مقرر کیا گیا ہے اس کی پابندی کریں۔

(۱۲۸۳۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، قَالَ :خَرَجْتُ مَعَ الْقَاسِمِ ، فَأَحْرَمَ مِنَ الرَّبَذَةِ.

(۱۲۸۳۱) حضرت ابوعمیس ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ میں حضرت قاسم ویلیٹیڈ کے ساتھ نکلا آپ نے مقام ربذہ سے احرام باندھا۔

(۱۲۸۳۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابن أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَحْرَمَ مِنَ الْمَدِينَةِ.

(۱۲۸۳۲) حضرت ابن ابی لیلیٰ ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے احرام باندھا۔

(۱۲۸۳۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ التَّيْمِيَّ ، وَعَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ أَحْرَمَا مِنَ الْكُوفَةِ.

(۱۲۸۳۳) حضرت اشعث بن ابوالشعثاء ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حارث بن سوید التیمی اور حضرت عمرو بن میمون ویلیٹیڈ کو کوفہ سے احرام باندھتے ہوئے دیکھا۔

(۱۲۸۳٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ :(وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ) قَالَ :أَنْ تُحْرِمَ مِنْ دُوَيْرَةِ أَهْلِكَ.

(۱۳۱۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ کے ارشاد ﴿وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کہ تو اپنے چھوٹے گھروں سے احرام باندھے۔

(۱۲۸۳٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :إِتْمَامُهُمَا إِفْرَادُهُمَا ، مُؤْتَنِفَتَانِ مِنْ أَهْلِكَ.

(۱۲۸۳۵) حضرت طاؤس ویلیٹیڈ فرماتے ہیں ان کے اتمام سے مراد ان دونوں کا جدا جدا (اکیلے اکیلے) اپنے گھر سے (احرام باندھ کر) شروع کرنا ہے۔

(۱۲۸۳٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقُرَشِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛

أَنَّهُ أَحْرَمَ مِنَ الشَّامِ فِي شِتَاءٍ شَدِيدٍ.

(۱۲۸۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سخت سردی کے موسم میں شام سے احرام باندھا۔

(۱۲۸۳۷) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ أُمَيَّةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ غُفِرَ لَهُ.

(ابو داؤد ۱۷۳۸۔ احمد ۶/ ۲۹۹)

(۱۲۸۳۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص عمرہ کے لیے بیت المقدس سے (احرام باندھ کر) تلبیہ پڑھے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

(۴) مَنْ كَرِهَ تَعْجِيلَ الإِحْرَامِ

جن حضرات نے جلدی احرام باندھنے کو ناپسند کیا ہے

(۱۲۸۳۸) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ ابْنَ عَامِرٍ أَحْرَمَ مِنْ خُرَاسَانَ ، فَعَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَغَيْرُهُ ، وَكَرِهُوهُ.

(۱۲۸۳۸) حضرت ابن عامر رحمہ اللہ نے خراسان سے احرام باندھا تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات نے اس کی مذمت کی اور انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

(۱۲۸۳۹) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : اسْتَمْتِعُوا بِثِيَابِكُمْ ، فَإِنَّ رِكَابَكُمْ لاَ تُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا.

(۱۲۸۳۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے انہی کپڑوں سے فائدہ حاصل کرو، بیشک تمہاری سواری تمہیں اللہ سے کسی چیز میں مستغنی نہیں کرتی۔

(۱۲۸۴۰) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ يَسْتَمْتِعُ مِنْ ثِيَابِهِ.

(۱۲۸۴۰) حضرت علقمہ رحمہ اللہ اپنے کپڑوں میں ہی فائدہ اٹھاتے۔

(۱۲۸۴۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ : مُسْلِمٌ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأَى رَجُلاً قَدْ أَحْرَمَ مِنْ قَطْرٍ سَيِّءَ الْهَيْئَةِ ، فَقَالَ : انْظُرُوا إِلَى مَا صَنَعَ هَذَا بِنَفْسِهِ ، وَقَدْ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

(۱۲۸۴۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے قطر سی الھیئہ (واسط اور بصرہ کا درمیانی علاقہ) سے احرام باندھا ہوا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو اس نے اپنی طرف سے کیا بنایا ہوا ہے حالانکہ اللہ پاک نے اس پر آسانی فرمائی ہے۔

(۱۲۸۴۲) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ أَحْرَمَ مِنَ الْبَصْرَةِ ، فَقَدِمَ

عَلَى عُمَرَ ، فَأَغْلَظَ لَهُ وَقَالَ :يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ مِنْ مِصْرَ مِنَ الأَمْصَارِ.

(۱۲۸۴۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بصرہ سے احرام باندھا، پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے سخت کلام کیا اور فرمایا: لوگ بیان کریں گے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص شہروں میں سے کسی شہر سے احرام باندھتا تھا۔

(۱۲۸٤۳) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ مُسْلِمٍ أَبِي سَلْمَانَ؛ أَنَّ رَجُلاً أَحْرَمَ مِنَ الْكُوفَةِ ، فَرَآهُ عُمَرُ سَيِّءَ الْهَيْئَةِ ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ وَجَعَلَ يَدُورُ بِهِ فِي الْحِلَقِ ، وَيَقُولُ :انْظُرُوا إِلَى مَا صَنَعَ هَذَا بِنَفْسِهِ ، وَقَدْ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

(۱۲۸۴۳) حضرت مسلم ابی سلمان رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک شخص نے کوفہ سے احرام باندھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو خستہ حالت میں دیکھا تو اس کو بازو سے پکڑا اور لوگوں کی مجلسوں میں گھمایا اور ساتھ یہ فرما رہے تھے اس شخص کو دیکھو اس نے اپنی طرف سے یہ کام کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر آسانی فرمائی ہے۔

(۱۲۸٤٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْكِينُ أَبُو هُرَيْرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُجَاهِدًا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ :أَيُّهُمَا أَفْضَلُ أُحْرِمُ مِنْ بَيْتِي ، أَوْ مِنْ مَسْجِدِ قَوْمِي ، أَوْ مِنْ مَسْجِدِ مِصْرِي ، أَوْ مِنَ الْوَقْتِ ؟ فَقَالَ مُجَاهِدٌ :إِنِّي لأُحْرِمُ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ، فَأَخَافُ أَنْ لاَ أُحِلَّ حَتَّى أُخْرِجَ إِحْرَامِي.

(۱۲۸۴۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کونسا شخص زیادہ افضل ہے، جو اپنے گھر سے احرام باندھے، قوم وقبیلہ کی مسجد سے باندھے یا شہر کی مسجد سے باندھے یا میقات سے باندھے؟ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا میں تو یوم الترویہ کے دن احرام باندھتا ہوں پھر مجھے خوف رہتا ہے کہ میں حلال نہ ہو جاؤں یہاں تک کہ میرا احرام مجھے حرج اور مصیبت میں ڈال دے۔

(٥) فِي الرَّجُلِ يُقَلِّدُ، أَوْ يُجَلِّلُ، أَوْ يُشْعِرُ، وَهُوَ يُرِيدُ الإِحْرَامَ

جو احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو وہ جانور کو قلادہ ڈالے گا اور اس کا اشعار کرے گا

(۱۲۸٤٥) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا قلد الْهَدْيُ ،وَصَاحِبُهُ يُرِيدُ الْعُمْرَةَ ، أَوِ الْحَجَّ فَقَدْ أَحْرَمَ.

(۱۲۸۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حج یا عمرہ کے ارادے سے ھدی کو قلادہ ڈال (باندھ) دیا جائے تو وہ شخص محرم ہو گیا۔

(۱۲۸٤٦) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قلد الْهَدْيُ ، وَصَاحِبُهُ يُرِيدُ الإِحْرَامَ ، فَقَدْ

وَجَبَ الإِحْرَامُ.

(۱۲۸۴۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں جب ھدی کو احرام کے ارادہ سے قلادہ ڈال (باندھ) دیا جائے تو احرام واجب ہو گیا۔

(۱۲۸٤۷) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَجُلاً بِالْقَادِسِيَّةِ قَدْ قَلَّدَ هَدْيَهُ ، وَعَلَيْهِ قَبَاؤُهُ وَعِمَامَتُهُ ، فَأَمَرْتُهُ أَنْ يَنْزِعَ عِمَامَتَهُ ، وَقَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَلَّدَ ، أَوْ جَلَّلَ فَقَدْ أَحْرَمَ.

(۱۲۸۴۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے قادسیہ میں ایک شخص کو دیکھا اس نے ھدیہ قلادہ ڈالا (باندھا) ہوا ہے اور خود قباء پہنی ہے اور عمامہ باندھا ہوا ہے، انہوں نے اس کو حکم دیا کہ وہ اپنا عمامہ اتار دے، کیونکہ جب کوئی شخص ھدی پر قلادہ ڈال دے وہ محرم ہو جاتا ہے۔

(۱۲۸٤۸) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : إِذَا قَلَّدَ الْحَاجُّ أَحْرَمَ.

(۱۲۸۴۸) حضرت ابو الشعثاء ؒ فرماتے ہیں کہ جب حج کرنے والا ھدی کو قلادہ ڈال دے وہ محرم ہو گیا۔

(۱۲۸٤۹) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَابْنِ الأَسْوَدِ ، قَالاَ : لَيْسَ لَهُ أَنْ يُقَلِّدَ ، وَلاَ يُحْرِمَ ، إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ يَوْمًا ، أَوْ يَوْمَيْنِ.

(۱۲۸۴۹) حضرت عطاء ؒ اور حضرت اسود ؒ فرماتے ہیں حاجی کے لیے جائز نہیں کہ اس کا قلادہ ڈال دیا (باندھ) جائے اور وہ محرم نہ ہو ہاں اگر ایک یا دو دن چاہے تو (کوئی حرج نہیں)۔

(۱۲۸٥۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : رَأَى رَجُلاً قَدْ قَلَّدَ ، فَقَالَ : أَمَّا هَذَا فَقَدْ أَحْرَمَ.

(۱۲۸۵۰) حضرت سعید بن جبیر ؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے قلادہ ڈالا (باندھا) ہوا ہے آپ ؓ نے فرمایا جب یہ ہو گیا تو وہ محرم بن گیا۔

(۱۲۸٥۱) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٌ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ جَلَّلَ ، أَوْ قَلَّدَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الإِحْرَامُ.

(۱۲۸۵۱) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جب قلادہ ھدی پر ڈال دیا گیا تو اب اس پر احرام ضروری ہو گیا۔

(۱۲۸٥۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ قَلَّدَ ، أَوْ جَلَّلَ ، أَوْ أَشْعَرَ ، فَقَدْ أَحْرَمَ.

(۱۲۸۵۲) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جب قلادہ ڈال (باندھ) دیا گیا یا اشعار کر دے تو اب اس پر احرام واجب ہو گیا۔

(۱۲۸٥۳) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالاَ : خَرَجَ

سَعْدُ بْنُ قَيْسٍ ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ وَامْرَأَتُهُ تُرَجِّلُهُ ، إِذَا هُوَ بِبَدَنَتِهِ قَدْ قُلِّدَتْ ، فَنَزَعَ رَأْسَهُ مِنْ يَدِ الْمَرْأَةِ ، وَقَالَ :مَنْ قَلَّدَ هَذِهِ الْبُدْنَ تَمَّ عَلَى إِحْرَامِهِ.

(۱۲۸۵۳) حضرت سعید بن المسیب ؒ اور حضرت سلیمان بن یسار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن قیس ؒ حج یا عمرہ کی غرض سے نکلے، جب وہ مقام ذوالحلیفہ میں تھے اس وقت ان کی بیوی ان کو کنگھا کر رہی تھی، ان کے اونٹ کو قلادہ ڈال (باندھ) دیا گیا تو اپنے سر کو عورت کے ہاتھوں سے نکال (ہٹا) لیا اور فرمایا: جس نے اس اونٹ کو قلادہ ڈال (باندھ) دیا اس پر احرام مکمل ہو گیا۔

(۱۲۸۵٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالُوا :إِذَا قَلَّدَ هَدْيَهُ ، أَوْ جَلَّلَهُ وَهُوَ يُرِيدُ بالإِحْرَامَ ، فَقَدْ أَحْرَمَ.

(۱۲۸۵۴) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں جس شخص نے احرام کی نیت سے ھدی کو قلادہ (باندھا) ڈالا تو وہ محرم ہو گیا۔

(۱۲۸۵۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِى ثَابِتٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أبى شَبِيبٍ قَالَ :إِذَا قَلَّدَ ، أَوْ جَلَّلَ، أَوْ أَشْعَرَ فَقَدْ أَحْرَمَ.

(۱۲۸۵۵) حضرت میمون بن ابو شبیب ؒ فرماتے ہیں کہ جب ھدی کو قلادہ (باندھا) ڈالا گیا یا اس کا اشعار کیا گیا تو وہ محرم ہو گیا۔

(۱۲۸۵٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُشْعِرُ الْهَدْىَ ؟ فَقَالَ :إذا أَشْعَرَ الْهَدْىَ، وَقَلَّدَ فِى أَشْهُرِ الْحَجِّ ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ ، وَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ فِى غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ لَمْ يجِبْ عَلَيْهِ.

(۱۲۸۵۶) حضرت حسن ؒ سے ایک شخص نے ھدی کے اشعار کے بارے میں دریافت کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا جب ھدی کو اشعار کیا جائے یا حج کے مہینوں میں اس پر قلادہ ڈال (باندھا) دیا جائے تو اس پر حج واجب ہو گیا اور اگر اس شخص نے یہ کام حج کے مہینوں کے علاوہ اوقات میں کیا ہے تو اس پر حج واجب نہیں۔

(۱۲۸۵۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يُقَلِّدُ بَدَنَتَهُ ؟ قَالَ :إِنْ شَاءَ لَمْ يُحْرِمْ.

(۱۲۸۵۷) حضرت حماد ؒ سے ایک شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو اپنے اونٹ پر قلادہ ڈالتا (باندھتا) ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا اگر وہ چاہے تو محرم نہ بنے۔

(۱۲۸۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ قَلَّدَ فَقَدْ أَحْرَمَ.

(۱۲۸۵۸) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں جس نے قلادہ باندھا وہ محرم بن گیا۔

(٦) فِي الرَّجُلِ يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ وَيُقِيمُ ، أَيَجِبُ عَلَيْهِ الإِحْرَامُ ، أَمْ لاَ ؟

کوئی شخص ھدی بھیج دے لیکن وہ خود مقیم ہو تو کیا وہ احرام باندھے گا؟

(١٢٨٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلاَئِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ، ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ، ثُمَّ يُقِيمُ ، لاَ يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ. (بخاری ۱۷۰۲۔ مسلم ۳۶۵)

(۱۲۸۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ھدی کے جانور کے قلادوں کی رسی کو بٹا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ھدی پر قلادہ باندھا اور اس کو بھیج دیا لیکن مقیم رہے، اور ان چیزوں میں سے کسی سے بھی اجتناب نہ کیا جن سے محرم کرتا ہے۔

(١٢٨٦٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ ، ثُمَّ لاَ يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا كَانَ يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ.

(۱۲۸۶۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ھدی بھیجی اور جن چیزوں سے محرم اجتناب کرتا ہے ان میں سے کسی چیز سے اجتناب نہ کیا۔

(١٢٨٦١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مَنْ بَعَثَ بِهَدْيِهِ ، فَإِنَّهُ لاَ يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ ، إِلاَّ لَيْلَةَ جَمْعٍ ، فَإِنَّهُ يُمْسِكُ عَنِ النِّسَاءِ.

(۱۲۸۶۱) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ھدی کا جانور بھیج دے وہ ان چیزوں میں سے کسی چیز سے اجتناب نہیں کرے گا جن سے محرم کرتا ہے، صرف مزدلفہ کی رات میں بیوی سے دور رہے۔

(١٢٨٦٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِذَلِكَ ، وَيَقُولُ : لاَ يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ.

(۱۲۸۶۲) حضرت حسن رحمہ اللہ یہی فتویٰ دیتے ہیں اور یہی فرماتے ہیں کہ وہ ان چیزوں میں سے کسی چیز سے اجتناب نہیں کرے گا جن سے محرم بچتا ہے۔

(١٢٨٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنَّمَا يُحْرِمُ مَنْ أَهَلَّ، وَمَنْ لَبَّى.

(۱۲۸۶۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو تکبیر کہے اور تلبیہ کہے وہ محرم ہو گیا۔

(١٢٨٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : بَعَثَ مَعِي عَبْدُ اللهِ بِهَدْيِهِ ، وَلَمْ يُحْرِمْ.

(۱۲۸۶۴) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی ھدی کا جانور میرے ساتھ روانہ فرمایا لیکن محرم نہ بنے۔

(۱۲۸۶۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ ، وَلاَ يُمْسِكُ عَمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ.

(۱۲۸۶۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ھدی بھیجی لیکن ان چیزوں سے اجتناب نہ کیا جن سے محرم حالت احرام میں کرتا ہے۔

(۷) مَنْ كَانَ يُمْسِكُ عَمَّا يُمْسِكُ عنه الْمُحْرِمُ

جوحضرات یہ فرماتے ہیں کہ ھدی بھیجنے والا ان چیزوں سے اجتناب کرے گا جن سے محرم اجتناب کرتا ہے

(۱۲۸۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ ، وَعَلِيًّا ، وَابْنَ عَبَّاسٍ ، كَانُوا يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ يُرْسِلُ بِبَدَنَتِهِ : إِنَّهُ يُمْسِكُ عَمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ ، لَيْسَ أَنْ لاَ يُلَبِّيَ ، قَالَ جَعْفَرٌ : يُوَاعِدُهُمْ يَوْمًا ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي يُوَاعِدُهُمْ أَنْ يُشْعِرَ ، أَمْسَكَ عَمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ.

(۱۲۸۶۶) حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو ھدی کا جانور بھیجے وہ ان چیزوں سے اجتناب کرے گا جن سے محرم حالت احرام میں اجتناب کرتا ہے اور یہ بھی نہیں ہے کہ وہ تلبیہ نہ پڑھے اور حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کے ہاتھ ھدی بھیج رہا ہے ان سے ایک دن مقرر کر کے وعدہ لے لے، پھر جب وہ وعدے والا دن آ جائے تو وہ ان سب چیزوں سے اجتناب کرے جن سے محرم کرتا ہے۔

(۱۲۸۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا بَعَثَ بِالْهَدْيِ ، يُمْسِكُ عَمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ ، غَيْرَ أَنْ لاَ يُلَبِّيَ.

(۱۲۸۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنی ھدی کا جانور بھیج دیتے تو ان سب چیزوں سے اجتناب کرتے جن سے محرم کرتا ہے سوائے اس کے کہ تلبیہ نہ پڑھتے۔

(۱۲۸۶۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهُدَيْرِ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَصْرَةِ ، فِي زَمَانِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، مُتَجَرِّدًا عَلَى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ ، فَسَأَلَ النَّاسَ عَنْهُ ؟ فَقَالُوا : إِنَّهُ أَمَرَ بِهَدْيِهِ أَنْ يُقَلَّدَ ، فَلِذَلِكَ تَجَرَّدَ ، فَلَقِيتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : بِدْعَةٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

(۱۲۸۶۸) حضرت ربیعہ بن عبداللہ الھدیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بصرہ کے منبر پر برہنہ (حالت احرام میں) دیکھا جب وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بصرہ کے امیر تھے، لوگوں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا؟ تو لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے ھدی کو قلادہ باندھنے کا حکم دے دیا ہے اس لیے برہنہ ہیں، پھر میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو ملا تو

میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم یہ بدعت ہے۔

(۱۲۸۶۹) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : إذَا بَعَثَ الرَّجُلُ بِالْهَدْيِ ، أَمَرَ الَّذِي يَبْعَثُ بِهِ مَعَهُ أَنْ يُقَلِّدَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ ، ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ أَشْيَاءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهَا الْمُحْرِمُ.

(۱۲۸۶۹) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی کے ہاتھ ھدی کا جانور بھیجے تو وہ اس کو کہہ دے کہ فلاں دن فلاں وقت اس کو قلادہ باندھے، پھر اس دن وہ ان تمام چیزوں سے اجتناب کرے جن سے محرم حالت احرام میں کرتا ہے۔

(۸) فِي الْعُمْرَةِ ، مَنْ قَالَ فِي كُلِّ شَهْرٍ ، وَمَنْ قَالَ مَتَى مَا شِئْتَ ؟

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ہر مہینے میں عمرہ ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جب چاہے عمرہ کرسکتا ہے؟

(۱۲۸۷۰) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُعَاذَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : حَلَّتِ الْعُمْرَةُ الدَّهْرَ ، إِلاَّ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ؛ يَوْمَ النَّحْرِ ، وَيَوْمَيْنِ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

(۱۲۸۷۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں تین دنوں کے علاوہ ساری زندگی عمرہ کرنا درست ہے، یوم النحر اور دو دن ایام التشریق کے ان میں عمرہ نہیں کرسکتا۔

(۱۲۸۷۱) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ ؟ فَقَالَ : إِذَا مَضَتْ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ ، فَاعْتَمِرْ مَتَى شِئْتَ إِلَى قَابِلٍ.

(۱۲۸۷۱) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے عمرہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایام تشریق کے گذرنے کے بعد جب چاہے آئندہ سال کے لیے عمرہ کرلے۔

(۱۲۸۷۲) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : فِي كُلِّ شَهْرٍ عُمْرَةٌ ، وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ : فِي كُلِّ سَنَةٍ عُمْرَةٌ.

(۱۲۸۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر مہینے میں (ایک) عمرہ ہے اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سال میں ایک عمرہ ہے۔

(۱۲۸۷۳) حدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : اعْتَمِرْ مَا أَمْكَنَكَ الْمُوسَى.

(۱۲۸۷۳) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جتنا تو قادر ہو استرے پر (اتنے) عمرہ کر (جب بال استرا پھیرنے کے قابل ہوں عمرہ کرلے)۔

(۱۲۸۷٤) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، عَنْ بَعْضِ وَلَدِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

يَعْتَمِرُ هَاهنَا بِمَكَّةَ ، وَكُلَّمَا حَمَّمَ رَأْسُهُ خَرَجَ فَاعْتَمَرَ.

(۱۲۸۷۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مکہ سے عمرہ کرتے اور جب بھی ان کے بال استرا پھیرنے کے قابل ہوتے وہ عمرہ کے لیے نکل جاتے۔

(۱۲۸۷۵) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَعْتَمِرُ فِي كُلِّ سَنَةٍ عُمْرَةً ، إِلاَّ عَامَ الْقِتَالِ ، فَإِنَّهُ اعْتَمَرَ فِي شَوَّالٍ وَفِي رَجَبٍ.

(۱۲۸۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر سال صرف ایک عمرہ فرماتے، سوائے جنگ کے سال کے اس سال آپ نے شوال اور رجب میں دو عمرہ کیے۔

(۱۲۸۷۶) حدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى الْعُمْرَةَ إِلاَّ فِي السَّنَةِ مَرَّةً.

(۱۲۸۷۶) حضرت محمد رحمہ اللہ سال میں ایک عمرہ کرنا بہتر سمجھتے تھے۔

(۱۲۸۷۷) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَدَقَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعْتَمَرَ فِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّتَيْنِ.

(۱۲۸۷۷) حضرت قاسم رحمہ اللہ ہر مہینے دو عمرے کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۲۸۷۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا كَانُوا يَعْتَمِرُونَ فِي السَّنَةِ ، إِلاَّ مَرَّةً.

(۱۲۸۷۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں (اکثر) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سال میں ایک ہی عمرہ کرتے تھے۔

(۱۲۸۷۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْعُمْرَةِ فِي الشَّهْرِ مَرَّتَيْنِ؟ قَالَ: لاَ بَأْسَ.

(۱۲۸۷۹) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مہینے میں دو عمروں کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۲۸۸۰) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى الْعُمْرَةَ إِلاَّ فِي كُلِّ سَنَةٍ.

(۱۲۸۸۰) حضرت حسن رحمہ اللہ سال میں صرف ایک ہی عمرہ کرنے کو پسند کرتے تھے۔

(۹) فِي الرَّجُلِ يُكَلِّمُ امْرَأَتَهُ فَيُمْذِي

کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمکلام ہو اور اس کی مذی خارج ہو جائے

(۱۲۸۸۱) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : رَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلاً وَهُوَ يَسُبُّ امْرَأَتَهُ ، فَقَالَ : مَا لَكَ ؟ فَقَالَ : إِنِّي أَمْذَيْتُ ، أَوْ أَمْنَيْتُ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لاَ تَسُبَّهَا ، وَأَهْرِقْ لِذَلِكَ دَمًا.

(۱۲۸۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنی بیوی کو گالی نکال رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا میری مذی یا منی خارج ہوگئی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کو گالی مت نکال، اس کے لیے دم (جانور

کا خون بہا) دے۔

(۱۲۸۸۲) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ مُحْرِمًا بِحَجَّةٍ ، فَرَأَى نِسْوَةً فِي بُسْتَانٍ ، فَأَدَامَ النَّظَرَ إِلَيْهِنَّ حَتَّى أَمْذَى ، فَسَأَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ؟ فَقَالَ : أَهْرِقْ دَمًا ، وَتِمَّ حَجَّكَ.

(۱۲۸۸۲) حضرت طائف والوں میں سے ایک شخص حج کا احرام باندھ کر آیا، اس نے چمن میں کچھ عورتیں دیکھیں اور دیکھتا ہی چلا گیا، یہاں تک کہ اس کی مذی خارج ہوگئی، پھر اس نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دم ادا کر دے اور تیرا حج مکمل ہوگیا ہے۔

(۱۲۸۸۳) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ هُبَيْرَةَ الضَّبِّيِّ ، قَالَ : خَرَجْتُ إِلَى مَكَّةَ وَمَعِي امْرَأَتِي ، فَحَدَّثْتُهَا فَأَمْذَيْتُ ، فَسَأَلْتُ عَطَاءً ؟ فَقَالَ : شَاةٌ.

(۱۲۸۸۳) حضرت ھبیرہ والضبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ (حالت احرام میں) مکہ کے لیے نکلا، میں بیوی سے باتیں کررہا تھا کہ میری مذی خارج ہوگئی، میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: دم میں بکری ذبح کرو۔

(۱۲۸۸٤) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَفْسُدُ الْحَجُّ حَتَّى يَلْتَقِيَ الْخِتَانَانِ ، فَإِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَسَدَ الْحَجُّ وَوَجَبَ الْغُرْمُ.

(۱۲۸۸۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک التقائے ختانین نہ ہو حج فاسد نہیں ہوتا، جب التقائے ختانین ہوگیا تو حج فاسد ہوگیا اور جرمانہ واجب ہوگیا۔

(۱۰) فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ ، يَجْعَلُ عَلَيْهِ نَذْرًا أَنْ يَحُجَّ ، وَلَمْ يَكُنْ حَجَّ

کوئی مرد یا عورت حج کرنے کی نذر مانے لیکن اس نے پہلے نہ حج کیا ہوا ہو

(۱۲۸۸٥) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ قَاعِدًا ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ : إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَحُجَّ ، وَلَمْ أَحُجَّ قَبْلَ هَذِهِ الْحَجَّةِ قَطُّ ؟ قَالَ : هَذِهِ حَجَّةُ الإِسْلاَمِ ، فَالْتَمِسِي مَا تُوفِينَ بِهِ عَنْ نَذْرِكِ.

(۱۲۸۸۵) حضرت زید بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خاتون آئی اور اس نے عرض کیا: میں نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن میں نے اس حج سے پہلے کبھی حج نہیں کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اسلام کا حج ہے پس تو اس چیز کی طرف متوجہ ہو جو تیری نذر پوری کردے۔

(۱۲۸۸٦) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْخٌ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ : إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَحُجَّ ، وَلَمْ أَحُجَّ حَجَّةَ الإِسْلاَمِ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : قَضَيْتِهِمَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

(۱۲۸۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک عورت نے آ کر دریافت کیا میں نے نذر مانی تھی کہ میں حج کروں گی اور میں نے

اسلام کا حج ابھی تک نہیں کیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: رب کعبہ کی قسم تو نے دونوں کو ادا کر دیا۔

(۱۲۸۸۷) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ ، وَلَمْ يَحُجَّ ، قَالَ : يُجْزِءُ عَنْهُ الْفَرِيضَةَ وَالنَّذْرَ.

(۱۲۸۸۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے حج کرنے کی نذر مانی ہے اور اس نے حج نہیں کیا ہوا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کے فرض حج اور نذر کی طرف سے وہ ایک حج ہی کافی ہو جائے گا۔

(۱۲۸۸۸) حدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يَمِينٌ فِي الْحَجِّ ، وَلَمْ يَحُجَّ حَجَّةَ الإِسْلاَمِ ، فَيَسَّرَ لَهُ الْحَجُّ ، قَالَ : يُجْزِءُ مِنْهُمَا ، فَإِنْ قَدَرَ عَلَى شَيْءٍ فَلْيَحُجَّ.

(۱۲۸۸۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے حج کرنے کی قسم اٹھائی ہے اور اس نے (ایک دفعہ) اسلام کا حج ابھی تک نہ کیا ہو پھر اس کو حج کا موقع مل جائے تو وہ ایک حج دونوں کی طرف سے ادا ہو جائے گا، پھر بعد میں اگر وہ کسی چیز پر قادر ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ دوبارہ حج کر لے۔

(۱۲۸۸۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (ح) وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالاَ : يُجْزِئُهُ حَجَّةُ الإِسْلاَمِ مِنْ حَجِّهِ وَنَذْرِهِ.

(۱۲۸۸۹) حضرت لیث رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کے ذمہ اسلام کا حج اور نذر بھی ہو اور وہ (ایک دفعہ) اسلام کا حج ادا کر لے تو وہ دونوں کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

(۱۲۸۹۰) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ لَهُ رَجُلٌ : إِنَّ عَلَيَّ نَذْرًا بِالْحَجِّ ، وَلَمْ أَحُجَّ حَجَّةَ الإِسْلاَمِ ، فَبِأَيِّهِمَا أَبْدَأُ ؟ قَالَ : ابْدَأْ بِحَجَّةِ الإِسْلاَمِ.

(۱۲۸۹۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں نے حج ادا کرنے کی نذر مانی ہے لیکن میں نے ابھی تک اسلام کا حج نہیں کیا ہوا، تو میں پہلے کون سا حج ادا کروں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اسلام کے حج سے ابتداء کرو۔

(۱۲۸۹۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ فِي رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ ، وَلَمْ يَحُجَّ حَجَّةَ الإِسْلاَمِ ، قَالَ : يَبْدَأُ بِالْفَرِيضَةِ.

(۱۲۸۹۱) حضرت ابوسلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ایک شخص نے حج ادا کرنے کی نذر مانی ہے اور اس نے ابھی تک اسلام کا ایک دفعہ کا حج ادا نہیں کیا ہوا تو وہ فرض حج سے ابتداء کرے۔

(۱۱) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُحْرِمَ فِي دُبُرِ الصَّلاَةِ

جو حضرات یہ پسند کرتے ہیں کہ نماز کے بعد احرام باندھا جائے

(۱۲۸۹۲) حدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَحْرَمَ دُبُرَ الصَّلاَةِ.

(۱۳۸۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے (فوراً) بعد احرام باندھا۔

(۱۳۸۹۳) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ فِي دُبُرِ صَلاَةِ الظُّهْرِ ، وَكَانَ الْحَسَنُ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُحْرِمَ دُبُرَ الظُّهْرِ ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَفِي دُبُرِ صَلاَةِ الْعَصْرِ.

(۱۳۸۹۳) حضرت حسن ولیٹیلا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کے بعد احرام باندھا اور حضرت حسن ولیٹیلا بھی نماز ظہر کے بعد احرام باندھنے کو پسند کرتے تھے، اور اگر کوئی شخص نماز ظہر کے بعد احرام نہ باندھ سکے وہ نماز عصر کے بعد باندھ لے۔

(۱۳۸۹۴) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، قَالَ: كَانَ سَلَفُكَ يَسْتَحِبُّ التَّلْبِيَةَ فِي أَرْبَعَةِ مَوَاضِعَ؛ فِي دُبُرِ الصَّلاَةِ ، وَإِذَا هَبَطُوا وَادِيًا ، أَوْ عَلَوْهُ ، وَعِنْدَ انْضِمَامِ الرِّفَاقِ.

(۱۳۸۹۴) حضرت ابن سابط ولیٹیلا فرماتے ہیں تمہارے سلف صالحین چار جگہوں پر تلبیہ پڑھنا پسند کرتے تھے نماز کے بعد، جب کسی وادی میں اترتے یا وادی سے چڑھتے اور جب ساتھیوں کی جماعت کے ساتھ ملتے۔

(۱۳۸۹۵) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تُسْتَحَبُّ التَّلْبِيَةُ فِي مَوَاطِنَ ؛ فِي دُبُرِ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَحِينَ تَصْعَدُ شَرَفًا ، وَحِينَ تَهْبِطُ وَادِيًا ، وَكُلَّمَا اسْتَوَى بِكَ بَعِيرُكَ قَائِمًا ، وَكُلَّمَا لَقِيتَ رُفْقَةً.

(۱۳۸۹۵) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ چند جگہوں اور موقعوں پر تلبیہ پڑھنا مستحب ہے فرض نماز کے بعد، جب آپ کسی بلندی پر چڑھیں اور جب کسی وادی میں اتریں اور جب بھی آپ کے ساتھ آپ کا اونٹ برابر ہو کھڑے ہونے کی حالت میں اور آپ اس پر سوار ہونے لگے جب بھی آپ کی جماعت کے ساتھ ملاقات ہو۔

(۱۳۸۹۶) حدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يُحْرِمُ فِي دُبُرِ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ.

(۱۳۸۹۶) حضرت اسود ولیٹیلا فرض نماز کے بعد احرام باندھا کرتے تھے۔

(۱۳۸۹۷) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ التَّلْبِيَةَ عِنْدَ سِتٍّ ؛ دُبُرَ الصَّلاَةِ، وَإِذَا اسْتَقَلَّتْ بِالرَّجُلِ رَاحِلَتُهُ ، وَإِذَا صَعِدَ شَرَفًا ، وَإِذَا هَبَطَ وَادِيًا ، وَإِذَا لَقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

(۱۳۸۹۷) حضرت خیثمہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چھ موقعوں پر تلبیہ پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے، نماز کے بعد جب سواری پر آپ سوار ہونے لگو اور جب کسی بلند جگہ پر چڑھو اور جب کسی وادی میں اترو اور جب ان میں سے بعض کی ملاقات بعض سے ہو۔

(۱۳۸۹۸) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ التَّلْبِيَةِ ، إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ يُحْرِمُ ؟ قَالَ :إِنْ شِئْتَ فَفِي دُبُرِ الصَّلاَةِ ، وَإِنْ شِئْتَ فَإِذَا انْبَعَثَتْ بِكَ النَّاقَةُ تَبْدَأُ حِينَ تَرْكَبُ ، فَتَقُولُ :﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا ، وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ﴾.

(۱۳۸۹۸) حضرت عبد الملک ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ولیٹیلا سے دریافت کیا کہ جب کوئی شخص احرام باندھنے کا

ارادہ کرے تو وہ تلبیہ کب پڑھے؟ آپ ولیٹھیلئے نے فرمایا اگر چاہے تو فرض نماز کے بعد، اور اگر چاہے تو جب اس کی سواری لائے جائے اور جب آپ سوار ہونے لگے تو ابتداء کرو اور یوں کہو: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ﴾.

(۱۲۸۹۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :إِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ لَيُحْرِمُ وَهُوَ رَاكِبٌ ، وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ لَيُحْرِمُ وَهُوَ يَأْكُلُ.

(۱۲۸۹۹) حضرت جابر بن زید ولیٹھیلئے فرماتے ہیں کہ ان میں سے بعض (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سوار ہونے کی حالت میں محرم ہوتے اور ان میں سے بعض محرم بنتے اس حال میں کہ وہ کھانا کھا رہے ہوتے۔

(۱۲۹۰۰) حدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ :كَانَ الْقَاسِمُ يُلَبِّي دُبُرَ كُلِّ صَلاَةٍ ؛ تَطَوُّعٍ وَفَرِيضَةٍ.

(۱۲۹۰۰) حضرت قاسم ولیٹھیلئے ہر نماز کے بعد خواہ وہ فرض ہوتی یا نفل تلبیہ پڑھتے۔

(۱۲) فِي الْمُحْرِمِ يَقُصُّ ظُفْرَهُ ، وَيَبُطُّ الْجُرْحَ

محرم حالت احرام میں ناخن کتر سکتا ہے اور زخم کو چیرا دے سکتا ہے

(۱۲۹۰۱) حدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الْمُحْرِمِ يَنْكَسِرُ ظُفْرُهُ ، قَالَ :إِنْ آذَاكَ فَارْمِ بِهِ عَنْكَ.

(۱۲۹۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس کا ناخن ٹوٹ جائے اگر اس کو تکلیف ہو تو اس کو کاٹ کر اس سے اپنے آپ کو چھٹکارہ دے۔

(۱۲۹۰۲) حدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِن كَانَتْ شَظِيَّةً فَهُوَ يَقْلِمُهَا.

(۱۲۹۰۲) حضرت عطاء ولیٹھیلئے فرماتے ہیں کہ اگر پھٹن یا ریزہ ہونے کی وجہ سے ناخن میں تکلیف ہو تو اس کو کاٹ دے۔

(۱۲۹۰۳) حدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا انْكَسَرَ ظُفُرُ الْمُحْرِمِ فَلْيَقُصَّهُ

(۱۲۹۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب محرم کا ناخن ٹوٹ جائے تو وہ اس کو کاٹ لے۔

(۱۲۹۰۴) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :إِذَا انْكَسَرَ ظُفُرُ الْمُحْرِمِ أَلْقَاهُ.

(۱۲۹۰۴) حضرت سعید بن جبیر ولیٹھیلئے فرماتے ہیں کہ جب محرم کا ناخن ٹوٹ جائے تو اس کو کاٹ کر پھینک دے۔

(۱۲۹۰۵) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :اشْتَكَيْتُ ظُفُرِي وَأَنَا مُحْرِمٌ ، فَآذَانِي فَقَطَعْتُهُ ، فَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، فَقَالَ :آذَاكَ ؟ فَقُلْتُ :نَعَمْ ، فَقَالَ :فَاقْطَعْهُ يَا ابْنَ أَخِي ، ﴿يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾.

(۱۲۹۰۵) حضرت محمد بن عبد اللہ بن ابو مریم ولیٹھیلئے کہتے ہیں کہ میں حالت احرام میں تھا کہ میرے ناخن میں تکلیف ہوئی تو میں نے

اس کو کاٹنا چاہا پھر میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا انہوں نے پوچھا تجھے تکلیف تھی؟ میں نے کہا جی، تو فرمایا: بھتیجے اس کو کاٹ دے، اللہ پاک کا ارشاد ہے ﴿یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾۔

(۱۲۹۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ؛ فِي الْمُحْرِمِ إذَا انْكَسَرَ ظُفُرُهُ قَلَمَهُ مِنْ حَيْثُ انْكَسَرَ ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، فَإِنْ قَلَمَهُ مِنْ غيرِ أَنْ يَنْكَسِرَ فَعَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۲۹۰۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب محرم کا ناخن ٹوٹ جائے تو وہاں سے وہ ناخن کاٹ لے اس پر کچھ نہیں ہے اور اگر بغیر ناخن ٹوٹے (یا جہاں سے نہیں ٹوٹا وہاں سے) ناخن کاٹ لے تو اس پر دم ہے۔

(۱۲۹۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : يَنْزِعُ الْمُحْرِمُ ظُفُرَهُ.

(۱۲۹۰۷) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم اپنے ناخن کاٹ لے گا۔

(۱۲۹۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الْمُحْرِمُ يَبْجِسُ الْقُرْحَةَ ، وَيَقْطَعُ الظُّفُرَ ، وَيَقْطَعُ اللَّحْمَ النَّاتِيءَ ، وَيَنْزِعُ الضِّرْسَ ، وَيُدَاوِي الْقُرْحَةَ.

(۱۲۹۰۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم زخم کو چیرا دے سکتا ہے اور ناخن کاٹ سکتا ہے، ابھرے ہوئے زائد گوشت کو کاٹ سکتا ہے، داڑھ نکلوا سکتا ہے اور زخم پر دوائی لگا سکتا ہے۔

(۱۲۹۰۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمُحْرِمِ : يَبُطُّ الْجُرْحَ ، وَيَعْصِرُ الْقُرْحَةَ ، وَيَقُصُّ الظُّفُرَ إذَا انْكَسَرَ ، وَيَجْبُرُ الْكَسْرَ.

(۱۲۹۰۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم زخم کو چیرا دے سکتا ہے، اس کو نچوڑ کر اس میں سے مواد نکال سکتا ہے، ناخن ٹوٹ جائے تو اس کو کاٹ سکتا ہے اور ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑ سکتا ہے۔

(۱۲۹۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَقْطَعَ الْمُحْرِمُ الْجِلْدَةَ.

(۱۲۹۱۰) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم کھال کاٹ دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳) فِي الْمُحْرِمِ يَسْتَاكُ

محرم کا مسواک کرنا

(۱۲۹۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالسِّوَاكِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۲۹۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محرم کے مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۲۹۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ السِّوَاكَ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۲۹۱۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محرم کے لیے مسواک کرنے کو پسند کرتے تھے۔

(۱۲۹۱۳) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ :لاَ بَأْسَ بِالسِّوَاكِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۲۹۱۳) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں محرم کے مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۲۹۱٤) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَاكَ الْمُحْرِمُ.

(۱۲۹۱۴) حضرت عطاء ؒ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۲۹۱٥) حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ:قُلْتُ لِعِكْرِمَةَ:هَلْ يَسْتَاكُ الْمُحْرِمُ؟ قَالَ:نَعَمْ، السِّوَاكُ طَهَارَةٌ.

(۱۲۹۱۵) حضرت ابو بکر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ ؒ سے محرم کے مسواک کرنے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا: ہاں کرسکتا ہے مسواک تو پاکی کا ذریعہ ہے۔

(۱۲۹۱٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابن نافع ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَاكُ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۲۹۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حالت احرام میں مسواک کرتے تھے۔

(۱۲۹۱۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ، وَعَامِرًا ، وَعَطَاءً ، وَطَاوُوسًا ، وَمُجَاهِدًا ، وَسَالِمًا ، وَالْقَاسِمَ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الأَسْوَدِ ؟ فَلَمْ يَرَوْا بِهِ بَأْسًا.

(۱۲۹۱۷) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن علی، حضرت عامر، حضرت عطاء، حضرت طاؤس، حضرت مجاہد، حضرت سالم، حضرت قاسم اور حضرت عبد الرحمن بن اسود ؒ سے محرم کے مسواک کرنے کے بارے میں دریافت کیا: ان سب نے اس میں حرج نہیں سمجھا۔

(١٤) فِي الْمُحْرِمِ يَقْلَعُ الضِّرْسَ

محرم کا داڑھ (دانت) نکلوانا

(۱۲۹۱۸) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَمُجَاهِدٍ قَالاَ :إِذَا اشْتَكَى الْمُحْرِمُ ضِرْسَهُ نَزَعَهُ ، وَإِذَا انْكَسَرَ نَزَعَهُ . قَالَ مَنْصُورٌ :وَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

(۱۲۹۱۸) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ جب محرم کو داڑھ میں تکلیف ہو تو وہ اس کو نکلوا سکتا ہے اور اسی طرح اگر داڑھ وغیرہ ٹوٹ جائے تو نکلوا سکتا ہے۔ حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ اس پر کوئی دم وغیرہ نہیں ہے۔

(۱۲۹۱۹) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِنِ اشْتَكَى الْمُحْرِمُ ضِرْسَهُ نَزَعَهُ إِنْ شَاءَ.

(۱۲۹۱۹) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ جب محرم کو داڑھ (دانت) میں تکلیف ہو تو اگر وہ چاہے تو نکلوا سکتا ہے۔

(۱۲۹۲۰) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْمُحْرِمُ يَنْزِعُ ضِرْسَهُ ، وَيُدَاوِي الْقُرْحَةَ.

(۱۲۹۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محرم داڑھ نکلوا سکتا ہے اور زخم پر دوائی لگا سکتا ہے۔

(۱۲۹۲۱) حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عَنْبَسَةَ قَاضِي الرَّيِّ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي مُحْرِمٍ نَزَعَ ضِرْسَهُ ، قَالَ :عَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۲۹۲۱) حضرت شعبی ولیٹی سے دریافت کیا گیا کہ اگر محرم داڑھ نکلوائے ، آپ ولیٹی نے فرمایا اس پر دم ہے۔

(۱۲۹۲۲) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يَنْزِعُ الضِّرْسَ ، يَعْنِي الْمُحْرِمَ.

(۱۲۹۲۲) حضرت عطاء ولیٹی فرماتے ہیں محرم داڑھ نکلوا سکتا ہے۔

(۱۵) فِيمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ

مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ کی مراد میں مختلف اقوال

(۱۲۹۲۳) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :تَمَتَّعْتُ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقُلْتُ لَهُ :إِنِّي تَمَتَّعْتُ ، فَقَالَ :﴿مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ ، فَقُلْتُ :شَاةٌ ؟ فَقَالَ :شَاةٌ.

(۱۲۹۲۳) حضرت نعمان بن ملک ولیٹی فرماتے ہیں کہ میں نے حج تمتع کیا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے عرض کیا کہ میں نے حج تمتع کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ﴿مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ میں نے عرض کیا بکری؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں بکری۔

(۱۲۹۲٤) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :﴿مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ ، شَاةٌ.

(۱۲۹۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ﴿مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ (جو ھدی میسر ہو) اس سے مراد بکری ہے۔

(۱۲۹۲٥) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ (ح) وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :﴿مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ ، مَا بَيْنَ الرُّخْصِ إِلَى الْغَلاَءِ.

(۱۲۹۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے ارشاد ﴿مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ سے مراد سستا جانور سے لے کر مہنگا جانور سب شامل ہیں۔

(۱۲۹۲٦) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :﴿مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ :شَاةٌ.

(۱۲۹۲۶) حضرت ابراہیم ولیٹی فرماتے ہیں کہ ما استیسر من الھدی. سے مراد بکری ہے۔

(۱۲۹۲۷) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ ، وَسُئِلَ عَنْ ﴿مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ ؟ فَقَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ :مِنَ الإِبِلِ وَالْبَقَرِ ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ :مِنَ الْغَنَمِ.

(۱۲۹۲۷) حضرت زہری ولیٹی سے دریافت کیا گیا کہ ﴿مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ سے کیا مراد ہے؟ آپ ولیٹی نے فرمایا:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے گائے اور اونٹ مراد ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے بکری مراد ہے۔

(۱۲۹۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ :شَاةٌ.

(۱۲۹۲۸) حضرت علقمہ ریشید فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بکری ہے۔

(۱۲۹۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:إِذَا قَرَنَ الرَّجُلُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَعَلَيْهِ بَدَنَةٌ ، فَقِيلَ لَهُ :إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ :شَاةٌ ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :الصِّيَامُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاةٍ.

(۱۲۹۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ک جب کوئی شخص حج اور عمرہ میں قران کرے تو اس پر اونٹ ہے، ان سے کہا گیا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تو فرماتے تھے بکری ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: روزے میرے نزدیک بکری سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔

(۱۲۹۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ ، وَابْنَ عُمَرَ كَانَا يَقُولاَنِ :الْهَدْيُ مِنَ الإِبِلِ وَالْبَقَرِ.

(۱۲۹۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ھدی اونٹ اور گائے میں سے ہو۔

(۱۲۹۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِي ، عَنْ مُحَمَّدٍ عُبَيْدِ بْنِ أَوسٍ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : ذَاتُ جَوفٍ مِنْ إِبِلٍ ، أَوْ بَقَرٍ.

(۱۲۹۳۱) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ھدی بڑے پیٹ والے گائے یا اونٹ میں سے ہو۔

(۱۲۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَدْ تُسْتَيْسِرُ الْجَزُورُ وَالْبَقَرَةُ.

(۱۲۹۳۲) حضرت ابن طاؤس ریشید کے والد فرماتے ہیں ھدی کے لیے تمہیں اونٹنی اور گائے میسر کر دیئے گئے ہیں۔

(۱۲۹۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَلْهَم بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ :شَاةٌ.

(۱۲۹۳۳) حضرت ابوجعفر ریشید فرماتے ہیں اس سے مراد بکری ہے۔

(۱۲۹۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ البَخْتَرِي بْنِ الْمُخْتَارِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ :شاة.

(۱۳۱۳۴) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں اس سے بکری مراد ہے۔

(۱۲۹۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ:سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ:تُجْزِءُ شَاةٌ فِي التَّمَتُّعِ.

(۱۲۹۳۵) حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں حج تمتع میں بکری کافی ہو جائے گی۔

(۱۲۹۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :﴿مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ شَاةٌ.

(۱۲۹۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ﴿مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ سے مراد بکری ہے۔

(۱۲۹۳۷) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ وَبَرَةَ بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ :أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ، فَقُلْتُ :إِنَّ عَلَيَّ هَدْيًا ، فَمَا تَأْمُرُنِي ؟ فَقَالَ :بَدَنَةٌ مِنَ الْبَقَرِ ، وَإِلاَّ فَإِنَّ صَوْمَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ ، وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاةٍ.

(۱۲۹۳۷) حضرت وبرہ بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اوران سے عرض کیا: میرے ذمہ ھدی ہے آپ رضی اللہ عنہ مجھے کون سے جانور کا حکم دیتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گائے میں سے ہو یا پھر تین یا سات دن کے روزے جب تم اپنے اھل کی طرف واپس لوٹ جاؤ اور یہ روزے مجھے بکری سے زیادہ پسند ہیں۔

(۱۲۹۳۸) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :﴿مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ :شَاةٌ.

(۱۲۹۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ما استیسر من الھدی. سے مراد بکری ہے۔

(۱۲۹۳۹) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ ، وَابْنَ عُمَرَ لَمْ يَكُونَا يَرَيَانِ ﴿مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ إِلاَّ مِنَ الإِبِلِ وَالْبَقَرِ ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ :﴿مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ شَاةٌ.

(۱۲۹۳۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک ﴿مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ اونٹ یا گائے میں سے ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک ﴿مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾ سے مراد بکری ہے۔

(١٦) مَنْ قَالَ يُجْزِءُ الْمُتَمَتِّعَ أَنْ يُشَارِكَ فِي دَمٍ ، وَمَنْ كَرِهَهُ

جن حضرات کے نزدیک حج تمتع کرنے والے اگر دم میں شرکت کرلیں تو کافی ہو جائے اور جن حضرات نے اس کو ناپسند کیا ہے اس کا بیان

(۱۲۹٤٠) حدَّثَنَا يَعْلَى ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ. (مسلم ۳۵۵۔ ابوداؤد ۲۸۰۰)

(۱۲۹۴۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کیا اور ہم سات لوگوں نے ایک گائے ذبح کی۔

(۱۲۹٤۱) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :يُجْزِءُ الْمُتَمَتِّعَ أَنْ يُشَارِكَ فِي دَمٍ.

(۱۲۹۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تمتع کرنے والے اگر ایک ہی دم (قربانی) میں شرکت کرلیں تو ان کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

(۱۲۹٤۲) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :تُجْزِءُ النَّاقَةُ وَالْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ مُتَمَتِّعِينَ.

(۱۲۹۴۲) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ یا گائے سات تمتع کرنے والوں کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

(۱۲۹٤۳) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: يَشْتَرِكُ الْمَحْصُورُونَ وَالْمُتَمَتِّعُونَ فِي الْبَدَنَةِ، عَنْ سَبْعَةٍ.

(۱۲۹۴۳) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ محصورین (جو حج پر جانے سے روک دیئے گئے ہوں) اور تمتع کرنے والے سات اشخاص کی طرف سے ایک اونٹ کافی ہو جائے گا۔

(۱۲۹٤٤) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا لِلْمُتَمَتِّعِ أَنْ يَدْخُلَ فِي شِرْكٍ فِي جَزُورٍ ، أَوْ بَقَرَةٍ.

(۱۲۹۴۴) حضرت حسن ؒ اور حضرت عطاء ؒ کے نزدیک تمتع کرنے والوں کے ایک اونٹنی یا گائے میں شریک ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۲۹٤٥) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَكَمَ، وَحَمَّادًا عَنِ الْقَوْمِ يَشْتَرِكُونَ فِي الْهَدْيِ؟ فَكَرِهَا ذَلِكَ.

(۱۲۹۴۵) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے کئی لوگوں کے ایک ہدی میں شریک ہونے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ دونوں حضرات نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۱۷) فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَيُحْصَرُ ، مَا عَلَيْهِ فِي قَابِلٍ ؟

کوئی شخص حج قران کی نیت سے نکلے پھر وہ محصور کر دیا جائے، تو اس پر آئندہ سال کیا ہے؟

(۱۲۹٤٦) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَلَيْثٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَيُحْصَرُ ، قَالَ: يَبْعَثُ بِهَدْيٍ يَحِلُّ بِهِ ، ثُمَّ يَجِيءُ مِنْ قَابِلٍ بِمَا كَانَ أَهَلَّ بِهِ.

(۱۲۹۴۶) حضرت مجاہد ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو حج اور عمرہ کرنے کی نیت سے نکلے پھر وہ محصور کر دیا جائے تو وہ ھدی بھیج کر حلال ہو جائے گا اور پھر آئندہ سال وہیں سے احرام باندھے گا جہاں سے اس نے احرام کھولا تھا۔

(۱۲۹٤۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالاَ: عَلَيْهِ عُمْرَتَانِ وَحَجَّةٌ.

(۱۲۹۴۷) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ اس پر آئندہ سال دو عمرے اور ایک حج ہے۔

(۱۲۹٤۸) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي رَجُلٍ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَأُحْصِرَ ، قَالَ: يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ ، فَإِذَا بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ حَلَّ . قَالَ: وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَتَانِ ، وَقَالَ الْحَكَمُ: عَلَيْهِ حَجَّةٌ وَثَلاَثُ عُمَرٍ.

(۱۲۹۴۸) حضرت حماد ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھے پھر وہ محصور کر دیا جائے تو وہ ھدی بھیج دے گا جب ھدی اپنے مقام تک پہنچ جائے تو وہ احرام کھول دے گا اور اس پر آئندہ سال دو عمرے اور ایک حج ہے اور حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں اس پر آئندہ سال تین عمرے اور ایک حج ہے۔

(۱۸) مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الْهَدْيِ ، إذَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَأُحْصِرَ

جب حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھے اور پھر وہ محصور ہو جائے تو اس پر کتنی ہدیاں بھیجنا لازم ہے؟

(۱۲۹٤۹) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :هَدْيَانِ.

(۱۲۹۴۹) حضرت ابراہیم ویشیلا فرماتے ہیں وہ دو ھدیاں بھیجے گا۔

(۱۲۹٥۰) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۱۲۹۵۰) حضرت ابراہیم ویشیلا سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۱۲۹٥۱) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، وَمَنْصُورٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :يَبْعَثُ بِهَدْيٍ وَيَحِلُّ بِهِ.

(۱۲۹۵۱) حضرت مجاہد ویشیلا فرماتے ہیں وہ ایک ھدی بھیج کر احرام کھول دے گا۔

(۱۲۹٥۲) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :عَلَيْهِ هَدْيٌ.

(۱۲۹۵۲) حضرت عطاء ویشیلا فرماتے ہیں اس پر ایک ھدی ہے۔

(۱۲۹٥۳) حدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَعَطَاءٍ قَالاَ :إذَا جَمَعَ بَيْنَ عُمْرَةٍ وَحَجٍّ فَحَبَسَهُ مَرَضٌ ، أَجْزَأَهُ لَهُمَا هَدْيٌ وَاحِدٌ.

(۱۲۹۵۳) حضرت طاؤس ویشیلا اور حضرت عطاء ویشیلا فرماتے ہیں جب کوئی شخص حج اور عمرے کا احرام باندھے پھر اس کو بیماری لاحق ہو جائے تو اس کے حج اور عمرہ کی طرف سے ایک ھدی کافی ہو جائے گی۔

(۱۹) فِي الرجل يُدْرِكُهُ الْمَسَاءُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ، يَنْفِرُ ، أَمْ لاَ ؟

کوئی شخص ایام تشریق کے دوسرے دن شام تک منیٰ میں رہے تو کیا وہ منیٰ سے نکلے گا کہ نہیں؟

(۱۲۹٥٤) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :مَنْ أَدْرَكَهُ الْمَسَاءُ بِمِنًى ، وَهُوَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ، فَلاَ يَنْفِرُ حَتَّى الْغَدِ مِنَ الْيَوْمِ الثَّالِثِ.

(۱۲۹۵۴) حضرت ابراہیم ویشیلا فرماتے ہیں جس شخص کو ایام تشریق کے دوسرے دن منیٰ میں شام ہو جائے تو وہ تیسرے دن کی صبح تک نہیں نکلے گا۔

(۱۲۹٥٥) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَيُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۲۹۵۵) حضرت حسن ویشیلا بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔

(۱۲۹٥٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :لاَ يَنْفِرُ حَتَّى

يَكُونَ مِنَ الْغَدِ.

(۱۲۹۵۶) حضرت جابر بن زید ویٹیلا فرماتے ہیں صبح تک وہاں سے نہیں جائے گا۔

(۱۲۹۵۷) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، وَحَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :يَنْفِرُ مَا لَمْ تَغِبِ الشَّمْسُ.

(۱۲۹۵۷) حضرت عطاء ویٹیلا فرماتے ہیں جب تک سورج غروب نہ ہوا ہو وہ نکل سکتا ہے۔

(۱۲۹۵۸) حدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَنْ أَمْسَى بِمِنًى يَوْمَ النَّفْرِ الأَوَّلِ ، وَهُوَ يُرِيدُ النَّفْرَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ ، فَلاَ يَنْفِرُ حَتَّى الْغَدِ.

(۱۲۹۵۸) حضرت هشام ویٹیلا کے والد فرماتے ہیں جس شخص کو پہلے دن منیٰ میں شام ہو جائے اور وہ اسی دن وہاں سے جانا چاہے تو اگلی صبح تک وہاں سے نہ نکلے۔

(۱۲۹۵۹) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إِذَا أَدْرَكَهُ الْمَسَاءُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي ، فَلاَ يَنْفِرُ حَتَّى الْغَدِ وَتَزُولَ الشَّمْسُ.

(۱۲۹۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو دوسرے دن منیٰ میں شام ہو جائے تو وہ صبح سے پہلے نہ نکلے، صبح جب سورج زائل ہونا شروع ہو تو پھر نکلے۔

(۳۰) فِي الْكَلاَمِ ، مَنْ كَرِهَهُ فِي الطَّوَافِ

دوران طواف جن حضرات نے بات چیت کرنے کو ناپسند کیا ہے

(۱۲۹۶۰) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ:الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلاَةٌ، وَلَكِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَحَلَّ فِيهِ الْمَنْطِقَ ، فَمَنْ نَطَقَ فَلاَ يَنْطِقُ إِلاَّ بِخَيْرٍ.

(۱۲۹۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کا طواف بھی نماز کی طرح ہی ہے مگر اس میں اللہ پاک نے بات چیت کرنے کی اجازت دی ہے، لہٰذا جو بات کرے وہ اچھی اور بھلی بات کرے۔

(۱۲۹۶۱) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَوْلًى لأَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بَنِيهِ إِذَا طَافُوا أَنْ لاَ يَلْغَوْا فِي طَوَافِهِمْ ، وَلاَ يَهْجُروا ، وَلاَ يَقْضُوا حَاجَةً ، وَلاَ يُكَلِّمُوا أَحَدًا حَتَّى يَقْضُوا طَوَافَهُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا.

(۱۲۹۶۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ جب وہ طواف کریں تو دوران طواف لغو حرکت نہ کریں، اور نہ بیہودہ کلام کریں، اور نہ قضائے حاجت کریں اور نہ کسی سے بات کریں جب تک کہ وہ اپنا طواف مکمل نہ کریں، اگر وہ ان چیزوں کی طاقت رکھتے ہوں تو ضرور ایسا کریں۔

(۱۲۹٦۲) حدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ مُحَمَّدِ بْنِ مُيَسَّرَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : طُفْتُ وَرَاءَ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، فَلَمْ أَسْمَعْ وَاحِدًا مِنْهُمَا يَتَكَلَّمُ فِي الطَّوَافِ.

(۱۲۹٦۲) حضرت عطاء ﷫ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس ﷠ اور حضرت ابن عمر ﷠ کے پیچھے پیچھے طواف کیا اور دوران طواف ان میں سے کسی کی بات کرنے کی آواز نہ سنی۔

(۱۲۹٦۳) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلاَةٌ ، فَأَقِلُّوا الْكَلاَمَ فِيهِ.

(۱۲۹٦۳) حضرت ابن عباس ﷠ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کا طواف نماز کی مانند ہے، پس اس میں کم کلام کرو۔

(۱۲۹٦٤) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : طُفْتُ مَعَ طَاوُوسٍ ، فَلَمْ أَسْمَعْهُ يَبْدَأُ إِنْسَانًا بِالْكَلاَمِ ، إِلاَّ أَنْ يُكَلِّمَهُ فَيُجِيبَهُ.

(۱۲۹٦۴) حضرت ابراہیم بن نافع ﷫ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس ﷫ کے ساتھ طواف کیا اوران کوکسی شخص کے ساتھ بات کرنے میں پہل کرتے ہوئے نہ دیکھا، ہاں اگر کوئی ان سے بات کرتا تو اس کو جواب دیتے۔

(۱۲۹٦٥) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، قَالَ : قَالَ طَاوُوسٌ : إِنِّي لأَعُدُّهَا غَنِيمَةً ، أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ سُبُوعًا لاَ يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ.

(۱۲۹٦۵) حضرت طاؤس ﷫ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو غنیمت سمجھتا ہوں کہ میں طواف کے سات چکر پورے کرلوں لیکن میرے ساتھ کوئی شخص بات نہ کرے۔

(۳۱) مَنْ رَخَّصَ فِي الْكَلاَمِ فِي الطَّوَافِ

جن حضرات نے دوران طواف بات چیت کرنے کی اجازت دی ہے

(۱۲۹٦٦) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ أَطُوفُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَهُوَ يُحَدِّثُنِي

(۱۲۹٦٦) حضرت الشیبانی ﷫ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ﷜ کے ساتھ طواف کیا آپ دوران طواف مجھ سے باتیں کرتے رہے۔

(۱۲۹٦٧) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَأَفْتَاهُ.

(۱۲۹٦۷) حضرت شریح ﷫ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے ان سے ایک شخص نے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷜ نے اس کو مسئلہ بتایا۔

(۱۲۹٦٨) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ،

يُحَدِّثُ أَصْحَابَهُ وَيُفْتِي.

(۱۲۹۶۸) حضرت عبدالملک بن ابوسلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا وہ طواف کر رہے تھے اوران کے ساتھی ان سے باتیں پوچھ رہے تھے وہ ان کو جواب دے رہے تھے۔

(۱۲۹۶۹) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : كَانَ مُجَاهِدٌ ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ، وَأَبُو جَعْفَرٍ يَتَكَلَّمُونَ وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۲۹۶۹) حضرت یزید بن ابوزیاد کہتے ہیں کہ حضرت مجاہد، حضرت سعید بن جبیر، حضرت علی بن عبداللہ بن عباس، حضرت حسین بن حسین اور حضرت ابوجعفر بیت اللہ کے طواف کے دوران اور صفا و مروہ کی سعی کے دوران باتیں کرتے تھے۔

(۱۲۹۷۰) حدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ: لَمَّا تَفَرَّقَ أَبُو مُوسَى وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَنِ الْحُكُومَةِ ، قَدِمَ أَبُو مُوسَى مُعْتَمِرًا ، فَكُنْتُ أَطُوفُ أَنَا وَهُوَ بِالْبَيْتِ إِذَا عَرَضَ لَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَبَا مُوسَى ، هَذِهِ الْفِتْنَةُ الَّتِي كَانَتْ تُذْكَرُ ؟ قَالَ : مَا هَذِهِ إِلاَّ حَيْصَةٌ مِنْ حَيْصَاتِ الْفِتَنِ.

(۱۲۹۷۰) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوموسیٰ اور حضرت عمرو بن العاص حکومت سے الگ ہوئے تو حضرت ابوموسیٰ عمرہ کے لیے تشریف لائے اور میں وہ ایک ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے ایک شخص ان کے معارض ہوا اوران سے عرض کیا، اے ابوموسیٰ! یہ وہ فتنہ ہے جس کا آپ ذکر کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا نہیں ہے یہ مگر دھوکہ اور فریب دے کر ہم پر غالب آ تارہا اور غالب آ گیا۔

(۱۲۹۷۱) حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ مَعْبَدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا قِلاَبَةَ يَتَكَلَّمُ فِي الطَّوَافِ.

(۱۲۹۷۱) حضرت النضر بن معبد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقلابہ کو دوران طواف بات چیت کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۲۹۷۲) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : لَقِيتُ أَبَا مَسْعُودٍ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ؟ فَقَالَ لِي ، ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثًا.

(۱۲۹۷۲) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابومسعود کو ملا وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے میں نے ان سے ایک بات دریافت کی؟ آپ نے مجھ سے فرمایا اور پھر انہوں نے حدیث ذکر کی۔

(۳۲) فِي الْمُحْرِمِ يُقَبِّلُ امْرَأَتَهُ

محرم کا اپنی بیوی کو بوسہ دینا

(۱۲۹۷۳) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا قَبَّلَ الْمُحْرِمُ امْرَأَتَهُ فَعَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۲۹۷۳) حضرت علی فرماتے ہیں جب محرم اپنی بیوی کا بوسہ لے لے تو اس پر دم ہے۔

(۱۲۹۷٤) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :عَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۲۹۷۴) حضرت عطاء ویشیلا فرماتے ہیں کہ اس پر دم ہے۔

(۱۲۹۷٥) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :عَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۲۹۷۵) حضرت سعید بن جبیر ویشیلا فرماتے ہیں کہ اس پر دم ہے۔

(۱۲۹۷٦) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :عَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۲۹۷۶) حضرت حسن ویشیلا فرماتے ہیں کہ اس پر دم لازم ہے۔

(۱۲۹۷۷) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :عَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۲۹۷۷) حضرت زہری ویشیلا فرماتے ہیں کہ اس پر دم ہے۔

(۱۲۹۷۸) حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمُحْرِمِ يُقَبِّلُ امْرَأَتَهُ ، أَوْ يَغْمِزُ امْرَأَتَهُ لِشَهْوَةٍ ، قَالَ :عَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۲۹۷۸) حضرت ابراہیم ویشیلا سے دریافت کیا گیا کہ محرم اگر اپنی بیوی کو شہوت سے بوسہ دے دے یا آنکھ مار دے؟ فرمایا اس پر دم ہے۔

(۱۲۹۷۹) حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا قَبَّلَ ، أَوْ غَمَزَ فَعَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۲۹۷۹) حضرت عطاء ویشیلا فرماتے ہیں جب بیوی کا بوسہ لے لے یا آنکھ مار دے اس پر دم ہے۔

(۱۲۹۸۰) حدَّثَنَا عَبَّادُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ :مِثْلَهُ ، وَزَادَ فِيهِ أَوْ جَرَّدَ.

(۱۲۹۸۰) حضرت عطاء ویشیلا سے اسی کے مثل منقول ہے، اور اس بات کا بھی اضافہ ہے کہ یا وہ برہنہ ہو جائے۔

(۱۲۹۸۱) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

(۱۲۹۸۱) حضرت عطاء ویشیلا فرماتے ہیں وہ اللہ سے استغفار کرے۔

(۱۲۹۸۲) حدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :عَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۲۹۸۲) حضرت ابن سیرین ویشیلا فرماتے ہیں اس پر دم ہے۔

(۱۲۹۸۳) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :عَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۲۹۸۳) حضرت سعید بن جبیر ویشیلا فرماتے ہیں کہ اس پر دم ہے۔

(۱۲۹۸٤) حدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :عَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۲۹۸۴) حضرت سعید بن المسیب ویشیلا فرماتے ہیں اس پر دم ہے۔

(۱۲۹۸٥) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :عَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۲۹۸۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس پر دم ہے۔

(۱۲۹۸۶) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ قَالاَ :عَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۲۹۸۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت عبدالرحمن بن اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس پر دم ہے۔

(۲۳) فِي الْمُحْرِمِ إذَا غَمَزَ ، أَوْ لَمَسَ ، أَوْ بَاشَرَ

محرم بیوی کو آنکھ مار دے، چھو لے یا اس سے شرعی ملاقات کر لے

(۱۲۹۸۷) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :إذَا لَمَسَ الْمُحْرِمُ ، أَوْ غَمَزَ امْرَأَتَهُ ، فَعَلَيْهِ كَفَّارَةٌ يَتَصَدَّقُ بِهَا.

(۱۲۹۸۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب محرم اپنی بیوی کو چھو لے (شہوت سے) یا آنکھ مار دے اس پر کفارہ ہے اس کی طرف سے صدقہ کرے گا۔

(۱۲۹۸۸) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي اللَّمْسَةِ وَالْجَسَّةِ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ ، وَفِي جَسَّاتٍ وَمَسَّاتٍ دَمٌ.

(۱۲۹۸۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں محرم کا کپڑے کے پیچھے سے بیوی کو ایک بار چھونا یا ٹٹولنا اس پر تو کچھ نہیں ہے اگر کئی بار چھوئے اور ٹٹولے تو اس پر دم ہے۔

(۱۲۹۸۹) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بَاشَرَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ؟ قَالَ :عَلَيْهِ بَدَنَةٌ ، قُلْتُ :فَإِنْ أَنْزَلَ الْمَاءَ الأَعْظَمَ ؟ قَالَ :كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ :هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَامِعِ ، عَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

(۱۲۹۸۹) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص حالت احرام میں اگر اپنی بیوی سے مباشرت کرے؟ فرمایا اس پر اونٹ لازم ہے، حضرت یونس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اگر پانی نکل آئے؟ حضرت فرماتے تھے وہ بھی مجامعت کے منزلہ میں ہے اس پر آئندہ سال دوبارہ حج کرنا ہے۔

(۱۲۹۹۰) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، قَالَ :كُنْتُ أَنَا وَحَكِيمُ بْنُ الدُّرَيْمِ ، فَأَتَانَا رَجُلٌ ، فَقَالَ :إنِّي وَضَعْتُ يَدِي مِنَ امْرَأَتِي مَوْضِعًا ، فَلَمْ أَرْفَعْهَا حَتَّى أَجْنَبْتُ ، فَقُلْنَا :مَا لَنَا بِهَا عِلْمٌ ، فَانْطَلِقُوا بِنَا إلَى عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَارِقِيِّ ، فَأَتَيْنَاهُ فَسَأَلْنَاهُ ؟ فَقَالَ :مَا لِي بِهَذَا عِلْمٌ ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ ، إذَا نَحْنُ بِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، فَقُلْتُ :ذَاكَ أَبُو الشَّعْثَاءِ ، ائْتِهِ فَسَلْهُ ، ثُمَّ ارْجِعْ إلَيْنَا فَأَخْبِرْنَا ، فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ ، ثُمَّ رَجَعَ إلَيْنَا ، يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْبِشْرُ ، فَقَالَ :إنَّهُ اسْتَكْتَمَنِي ، فَظَنَنَّا أَنَّهُ أَمَرَهُ بِدَمٍ.

(۱۲۹۹۰) حضرت غیلان بن جریر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اور حضرت حکم بن الدریم موجود تھے کہ ہمارے پاس ایک شخص آیا اور کہا: میں

نے اپنا ہاتھ اپنی بیوی کے ایک حصے پر رکھا ہوا تھا کہ میں جنبی ہوگیا، ہم نے کہا ہمیں تو اس کے بارے میں معلوم نہیں ہے، چلو ہمارے حضرت ساتھ علی بن عبداللہ البارقی ریشیئ کے پاس، پھر ہم ان کے پاس آئے اور ان سے دریافت کیا؟ انہوں نے کہا مجھے تو اس کے بارے میں معلوم نہیں ہے، اس دوران ہم نے حضرت جابر بن زید ریشیئ کو دیکھا تو میں نے کہا یہ ابوالشعثاء ہیں، ان کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو پھر ہمیں بھی بتانا، وہ شخص ان کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا، پھر وہ ہماری طرف آیا اس کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے، اور کہا انہوں نے مجھے پوشیدہ رکھنے کو کہا ہے، پس ہمارا خیال ہے کہ انہوں نے اس کو دم دینے کا حکم دیا۔

(١٢٩٩١) حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ يَلْمِسُ امْرَأَتَهُ فَيُنْزِلُ ، قَالاَ : عَلَيْهِ بَدَنَةٌ ، وَالْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

(۱۲۹۹۱) حضرت حسن ریشیئ اور حضرت عطاء ریشیئ سے دریافت کیا گیا ایک شخص نے عورت کو چھوا اور اس کو انزال ہوگیا، آپ دونوں نے فرمایا اس پر اونٹ دینا اور آئندہ سال حج کرنا لازم ہے۔

(١٢٩٩٢) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي مُحْرِمٍ بَاشَرَ حَتَّى أَنْزَلَ ، قَالَ : أَرَاهُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى الْمُجَامِعِ.

(۱۲۹۹۲) حضرت عطاء ریشیئ سے دریافت کیا گیا کہ محرم نے اپنی بیوی سے مباشرت کی اور اس کو انزال ہوگیا، آپ ریشیئ نے فرمایا میرا خیال ہے اس پر وہی واجب ہے جو جماع کرنے والے پر ہوتا ہے۔

(٢٤) فِي الْمُحْرِمِ يَنْظُرُ إِلَى الْمِرْآةِ، مَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ

محرم کے لیے شیشے کی طرف دیکھنے میں جن حضرات نے رخصت دی ہے

(١٢٩٩٣) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْمِرْآةِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۲۹۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں محرم کے لیے شیشہ کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١٢٩٩٤) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ فِيهَا ، يُمِيطُ عَنْهُ الأَذَى.

(۱۲۹۹۴) حضرت عطاء ریشیئ فرماتے ہیں محرم کے لیے شیشہ کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اس سے تکلیف دور کردی گئی ہے۔

(١٢٩٩٥) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَنْظُرَ الْمُحْرِمُ فِي الْمِرْآةِ.

(۱۲۹۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما محرم آدمی کے شیشہ دیکھنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(١٢٩٩٦) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۲۹۹۶) حضرت حجاج ریشیئ اور حضرت عطاء ریشیئ فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١٢٩٩٧) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَعِكْرِمَةَ قَالاَ : لاَ بَأْسَ

أَنْ يَنْظُرَ الْمُحْرِمُ فِي الْمِرْآةِ.

(۱۲۹۹۷) حضرت طاؤس ولیٹھیلا اور حضرت عکرمہ ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ محرم کے شیشہ دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۲۹۹۸) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ الْمُحْرِمُ فِي الْمِرْآةِ.

(۱۲۹۹۸) حضرت عطاء ولیٹھیلا فرماتے ہیں محرم شیشہ دیکھے اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۲۹۹۹) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيتٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بَأْسًا لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَحْلِقَ عَنِ الشَّجَّةِ ، وَأَنْ يَنْظُرَ فِي الْمِرْآةِ.

(۱۲۹۹۹) حضرت عکرمہ ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ محرم اپنے زخم کو چھیلے اور وہ شیشہ میں دیکھے۔

(۳۵) مَنْ كَرِهَ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَنْظُرَ فِي الْمِرْآةِ

جن حضرات نے محرم کے لیے شیشہ دیکھنے کو ناپسند کیا ہے

(۱۳۰۰۰) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لَا يَنْظُرُ الْمُحْرِمُ فِي الْمِرْآةِ ، وَلَا يَدْعُو عَلَى أَحَدٍ وَإِنْ ظَلَمَهُ.

(۱۳۰۰۰) حضرت طاؤس ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ محرم شیشہ نہیں دیکھے گا اور کسی کے لیے بددعا نہیں کرے گا اگرچہ اس پر ظلم کیا جائے۔

(۱۳۰۰۱) حدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْظُرَ الْمُحْرِمُ فِي الْمِرْآةِ.

(۱۳۰۰۱) حضرت قاسم ولیٹھیلا محرم کے لیے شیشہ دیکھنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۶) فِي الْمُحْرِمِ يَغْتَسِلُ ، أَوْ يَغْسِلُ رَأْسَهُ

محرم کا نہانا اور اپنا سر دھونا

(۱۳۰۰۲) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : اخْتَلَفَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فِي الْمُحْرِمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ ، قَالَ : فَأَرْسَلُونِي إِلَى أَبِي أَيُّوبَ ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ بَيْنَ قَرْنَيِ الْبِئْرِ يَغْتَسِلُ ، فَقُلْتُ : إِنَّ ابْنَ أَخِيكَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ يَقُولُ : كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ؟ فَأَخَذَ مِنَ الْمَاءِ فَصَبَّهُ عَلَى رَأْسِهِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمَا فَأَخْبَرْتُهُمَا بِقَوْلِهِ، فَقَالَ الْمِسْوَرُ : لَا أُخَالِفُكَ أَبَدًا.

(۱۳۰۰۲) حضرت حنین ولیٹھیلا کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما کا محرم کا سر دھونے کے متعلق

اختلاف ہوگیا، انہوں نے مجھے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، میں ان کے پاس آیا تو وہ کنویں پر نہا رہے تھے، میں نے ان سے عرض کیا مجھے آپ کے بھتیجے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت احرام میں کس طرح سر دھوتے ہوئے دیکھا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی لیا اور اس کو اپنے سر پر ڈالا پھر وہ آگے اور پیچھے ہوئے اور فرمایا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت احرام میں اس طرح سر دھوتے ہوئے دیکھا، پھر میں ان حضرات کی طرف واپس آیا اور ان کو خبر دی جو انہوں نے کہا تھا، حضرت مسور رحمہ اللہ نے فرمایا میں اب کبھی بھی آپ رضی اللہ عنہ سے اختلاف نہیں کروں گا۔

(۱۳۰۰۳) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ لِي عُمَرُ : تَعَالَ حَتَّى أُبَاقِيَكَ فِي الْمَاءِ أَيُّنَا أَصْبَرُ ؟ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ. (بخاری ۱۸۴۰۔ ابوداؤد ۱۸۳۶)

(۱۳۰۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: آؤ سر پانی میں رکھتے ہیں دیکھتے ہیں ہم میں زیادہ صبر کرنے والا کون ہے، حالانکہ اس وقت ہم دونوں حالت احرام میں تھے۔

(۱۳۰۰٤) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَلَبَّدْتُ بِعَسَلٍ رَأْسِي ، أَوْ بِغِرَاءٍ وَأَنَا مُحْرِمٌ ، فَشَقَّ عَلَيَّ فَسَأَلْتُهَا ؟ فَقَالَتْ : اغْمِسْ رَأْسَكَ فِي الْمَاءِ مِرَارًا.

(۱۳۰۰۴) حضرت معبد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکلا میں نے اپنے سر پر شہد یا کوئی گوند لگا دی اور اس وقت میں حالت احرام میں تھا، اس نے مجھے مشقت میں ڈال دیا میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اپنے سر کو کئی بار پانی میں ڈال۔

(۱۳۰۰٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ : أَصُبُّ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ وَأَنَا مُحْرِمٌ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ).

(۱۳۰۰۵) حضرت مسلم القری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا میں حالت احرام میں اپنے سر پر پانی ڈال سکتا ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس میں تو کوئی حرج نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۱۳۰۰٦) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَغْتَسِلَ الْمُحْرِمُ فِي الْمَاءِ.

(۱۳۰۰۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں محرم کے پانی سے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۳۰۰۷) حدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ أَيَغْتَسِلُ الْمُحْرِمُ؟ فَقَالَ : وَهَلْ يَزِيدُهُ ذَلِكَ إِلاَّ شَعَثًا.

(۱۳۰۰۷) حضرت ابوامامہ التیمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کیا محرم غسل کر سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے تو بال اور زیادہ پراگندہ ہوں گے۔

(۱۳۰۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَغْسِلَ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَيَتَغَطَّسَ فِيهِ.

(۱۳۰۰۸) حضرت طاؤس ریشیڈ فرماتے ہیں محرم کے سر دھونے اور پانی میں غوطہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۰۰۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : الْمُحْرِمُ يَغْتَسِلُ بِالْمَاءِ إِنْ شَاءَ.

(۱۳۰۰۹) حضرت عکرمہ ریشیڈ فرماتے ہیں محرم چاہے تو پانی سے غسل کر سکتا ہے۔

(۱۳۰۱۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَغْتَسِلَ الْمُحْرِمُ بِالْمَاءِ مِنْ غَيْرِ جَنَابَةٍ.

(۱۳۰۱۰) حضرت ابراہیم ریشیڈ فرماتے ہیں جنابت کے علاوہ بھی محرم کے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۰۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَبَبْتُ عَلَى سَالِمٍ مَاءً وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَنَهَانِي أَنْ أَصُبَّ عَلَى رَأْسِهِ.

(۱۳۰۱۱) حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم ریشیڈ پر پانی ڈالا اس وقت آپ ریشیڈ محرم تھے آپ ریشیڈ نے مجھے اپنے سر پر پانی ڈالنے سے منع کر دیا۔

(۱۳۰۱۲) حَدَّثَنَا ابو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَغْتَسِلَ الْمُحْرِمُ مِنْ غَيْرِ جَنَابَةٍ.

(۱۳۰۱۲) حضرت حسن ریشیڈ فرماتے ہیں جنابت کے علاوہ بھی محرم کے نہانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۰۱۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا نَكُونُ بِالْخَلِيجِ مِنَ الْبَحْرِ بِالْجُحْفَةِ ، فَنَتَغَامَسُ فِيهِ ، وَعُمَرُ يَنْظُرُ إِلَيْنَا ، فَمَا يَعِيبُ ذَلِكَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ.

(۱۳۰۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جحفہ مقام پر سمندر سے نکلی ہوئی چھوٹی نہر میں نہا رہے تھے اور غوطے لگا رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں دیکھ رہے تھے انہوں نے اس پر کوئی روک ٹوک نہ فرمائی حالانکہ ہم سب محرم تھے۔

(٦٧) فِي الْمُحْرِمِ يَلْبَسُ الْمُوَرَّدَ

محرم کا لال رنگ میں رنگا ہوا کپڑا پہننا

(۱۳۰۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الثَّوْبِ الْمَصْبُوغِ لِلْمُحْرِمِ مَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نَفْضٌ ، وَلاَ رَدْعٌ. (احمد ۱/ ۳۶۲۔ ابویعلی ۲۵۷۲)

(۱۳۰۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے لیے اس رنگے ہوئے کپڑے کو پہننے کی اجازت دی ہے جس کچھ رنگ اتر چکا ہو اور اس میں خوشبو کا اثر بھی نہ ہو۔

(۱۳۰۱۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : أَحْرَمَ عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي ثَوْبَيْنِ مُوَرَّدَيْنِ ، فَرَآهُ عُمَرُ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : إِنَّ أَحَدًا لاَ يُعَلِّمُنَا بِالسُّنَّةِ.

(۱۳۰۱۵) حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے دو رگلابی رنگ کئے ہوئے کپڑوں کا احرام باندھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھ کر فرمایا: یہ کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: بیشک کوئی شخص ہمیں سنت کی تعلیم نہیں دیتا۔

(١٣٠١٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْمُضَرَّجِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۳۰۱۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں محرم کے لیے لال رنگ میں رنگے ہوئے کپڑا پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

(١٣٠١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُوَرَّدَةَ ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۳۰۱۷) حضرت قاسم رحمہ اللہ نے حالت احرام میں لال رنگ میں رنگے ہوئے کپڑا پہنے۔

(١٣٠١٨) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بن عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ الْفِتْيَانُ يُحْرِمُونَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمُوَرَّدَةِ فَلاَ يَنْهَاهُمْ ، وَلاَ يُنْكِرُ عَلَيْهِمْ.

(۱۳۰۱۸) حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ نوجوانوں نے حالت احرام میں لال رنگ میں رنگے ہوئے کپڑے پہن رکھے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے نہ ان کو اس سے منع فرمایا اور نہ ہی یہ کپڑے پہن کر آنے سے ان کو ڈانٹا۔

(١٣٠١٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالْمُوَرَّدَةِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۳۰۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں محرم کے لیے رنگا ہوا کپڑا پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١٣٠٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى سَالِمٍ ثَوْبًا مُوَرَّدًا ، يَعْنِي وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۳۰۲۰) حضرت عمر بن محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ کو حالت احرام میں رنگا ہوا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا۔

(٢٨) مَنْ كَرِهَ الْمَصْبُوغَ لِلْمُحْرِمِ

جنہوں نے محرم کے لیے رنگا ہوا لباس پہننے کو ناپسند کیا ہے

(١٣٠٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : لاَ يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ ثَوْبٌ مَسَّهُ وَرْسٌ، وَلاَ زَعْفَرَانٌ. (بخاری ۵۷۹۴۔ احمد ۲/ ۴)

(۱۳۰۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم ورس میں رنگا ہوا یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے۔

(١٣٠٢٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : يُكْرَهُ الثَّوْبُ الْمَصْبُوغُ بِالزَّعْفَرَانِ أَوْ الْمُشْبَعَةِ بِالْعُصْفُرِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبًا غَسِيلاً.

(۱۳۰۲۲) حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے محرم مرد یا عورت کے لیے زعفران میں رنگا ہوا یا زرد رنگ میں رنگا ہوا کپڑا پہننے کو ناپسند کیا ہے ہاں اگر وہ دھولے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ نَهَى أَنْ يُحْرِمَ الْمُحْرِمُ فِي الثَّوْبِ الْمَصْبُوغِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ.

(۱۳۰۲۳) حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے محرم کے لیے ورس میں رنگا ہوا کپڑا یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

(۱۳۰۲٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وطَاوُوس ، وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمْ كَرِهُوا الْعُرُوقَ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۳۰۲۴) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ محرم کے لیے عرق میں رنگے ہوئے کپڑے کو ناپسند کرتے تھے (عرق ایک زرد بوٹی ہے جس کی خوشبو اور ذائقہ بہت عمدہ ہوتا ہے اور یہ کھانے میں بھی استعمال ہوتا ہے)۔

(۱۳۰۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْمُعَصْفَرَ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۳۰۲۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ محرم کے لیے زرد رنگ میں رنگا ہوا کپڑا ناپسند کرتے تھے۔

(۱۳۰۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُحْرِمَ الرَّجُلُ فِي الْمُعَصْفَرِ.

(۱۳۰۲۶) حضرت حسن رحمہ اللہ ناپسند کرتے تھے کہ محرم زرد رنگ کے کپڑے میں احرام باندھے۔

(۱۳۰۲۷) حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَتْبَعُ النَّاسَ فِي الْمَنَازِلِ ، يَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُعَصْفَرِ.

(۱۳۰۲۷) حضرت موسیٰ بن عبیدہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو دیکھا آپ رحمہ اللہ لوگوں کے گھروں اور رہائش گاہوں میں جا کر ان کو زرد رنگ سے منع کر رہے ہیں۔

(۱۳۰۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنه كَرِهَ أَنْ يُحْرِمَ الرَّجُلُ فِي الْمُعَصْفَرَتَيْنِ.

(۱۳۰۲۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ محرم کو زرد رنگ میں رنگے ہوئے چادروں کے استعمال کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۹) مَنْ رَخَّصَ فِي الْمُعَصْفَرِ لِلْمُحْرِمِ

جن حضرات نے محرم کے لیے زرد رنگ کے کپڑے کی رخصت دی ہے

(۱۳۰۲۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الثَّوْبِ الْمُعَصْفَرِ طِيبٌ فَلاَ بَأْسَ بِهِ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَلْبَسَهُ.

(۱۳۰۲۹) حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب زرد رنگ کے کپڑے سے خوشبو ختم ہوگئی ہو تو محرم کے لیے اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۰۳۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَقَالَ : فِي هَذَيْنِ عَلَيَّ بَأْسٌ ؟ قَالَ : فِيهِمَا طِيبٌ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۳۰۳۰) حضرت ابوزبیر کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا آپ کے پاس ایک شخص آیا جو حالت احرام میں تھا اور اس پر دو زرد رنگ کے کپڑے تھے اس نے پوچھا ان کپڑوں کے پہننے میں کوئی حرج ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں خوشبو ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۰۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ بِالْعَرَجِ عَلَيْهِ مُعَصْفَرٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَقَالَ لَهُ عَمِّي إِسْحَاقُ : مَا هَذَا ؟ قَالَ : إِنَّهُ لاَ يَنْفُضُ ، أَوْ إِنَّهَا لاَ تَنفضُ.

(۱۳۰۳۱) حضرت عبدالرحمن بن اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ کو عرج مقام میں زرد رنگ کے لباس میں دیکھا اس وقت وہ حالت احرام تھے میرے چچا حضرت اسحاق رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس کا رنگ نہیں نکلتا، (پکا رنگ ہے دھونے سے نہیں اترتا)۔

(۱۳۰۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۳۰۳۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۰) مَنْ رَخَّصَ فِي الْمُعَصْفَرِ لِلْمُحْرِمَةِ

جن حضرات نے محرم عورت کے لیے زرد رنگ کی اجازت دی ہے

(۱۳۰۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ الْمُنْذِرِ ؛ أَنَّ أَسْمَاءَ كَانَتْ تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ.

(۱۳۰۳۳) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حالت احرام میں زرد رنگ میں رنگا ہوا کپڑا پہنا ہوا تھا۔

(۱۳۰۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ ، قَالَ : سَافَرْتُ مَعَ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَ بَعْضُ مَنْ مَعَهَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ.

(۱۳۰۳۴) حضرت یزید الفقیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ہیں ان کے ساتھ سفر کیا، ان کے ساتھ سفر میں کچھ خواتین تھیں جنہوں نے زرد رنگ میں رنگا ہوا کپڑا پہنا ہوا تھا۔

(۱۳۰۳۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ نِسَاءَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَبَنَاتِهِ كُنَّ يَلْبَسْنَ الْحُلِيَّ وَالْمُعَصْفَرَاتِ ، وَهُنَّ مُحْرِمَاتٌ.

(۱۳۰۳۵) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اور بیٹیاں حالت احرام میں زرد رنگ میں رنگا ہوا کپڑا اور زیورات استعمال کرتی تھیں۔

(۱۳۰۳۶) حدَّثَنَا أبو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ مَا شَاءَتْ ، إِلاَّ الْمَهْرُودَ بِالْعُصْفُرِ.

(۱۳۰۳۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں محرمہ عورت جونسا مرضی کپڑا استعمال کرے سوائے عصفر میں رنگے ہوئے کپڑے کے۔

(۱۳۰۳۷) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الْجَعْدِ ، قَالَ : حدَّثَتْنِي عَائِشَةُ ابْنَةُ سَعْدٍ ؛ أَنَّ سَعْدًا كَانَ يَقُولُ لِبَنَاتِهِ : ثِيَابُكُنَّ الَّتِي تُحْرِمْنَ فِيهَا هي الْمُصَبَّغَاتُ ، إذَا أَحْرَمْتُنَّ فَضَعْنَهَا فِي حُجُورِكُنَّ.

(۱۳۰۳۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں سے فرمایا: تمہارے کپڑے جن میں تم احرام باندھتی ہو وہ زرد رنگ میں رنگے ہوئے ہیں، جب تم احرام باندھو تو وہ کپڑے اپنے حجروں (خیموں) میں چھوڑ دینا۔

(۱۳۰۳۸) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :تُكْرَه الْمُشْبَعَةُ بِالْعُصْفُرِ لِلنِّسَاءِ.

(۱۳۰۳۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا محرمہ عورت کے لیے زرد رنگ میں رنگا ہوا لباس ناپسند کرتی تھیں۔

(۱۳۰۳۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْمَهْرُودَ لِلْمُحْرِمَةِ.

(۱۳۰۳۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ محرمہ عورت کے لیے زرد رنگ میں رنگے ہوئے کپڑوں کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۱) فِي الْمُمَشَّقَةِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کا لال مٹی میں رنگا ہوا کپڑا استعمال کرنا

(۱۳۰۴۰) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ إيَاسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرِمُونَ فِي الثَّوْبَيْنِ الأَبْيَضَيْنِ والْمُمَشَّقَيْنِ.

(۱۳۰۴۰) حضرت سفیان رحمہ اللہ جو عبد اللہ بن ایاس رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حالت احرام میں احرام میں سفید کپڑوں میں اور لال رنگ میں رنگے ہوئے کپڑوں میں دیکھا۔

(۱۳۰۴۱) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَان ، قَالَ :أَتَى رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ :يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَتَنْهَى النَّاسَ عَنِ الْمَصْبُوغِ وَتَلْبَسُهُ ؟ قَالَ :وَيْحَكَ إنَّمَا هُوَ بِالْمَدَرِ.

(۱۳۰۴۱) حضرت کثیر بن جمھان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور عرض کیا: اے ابوعبد الرحمن کیا آپ نے لوگوں کو رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے حالانکہ آپ خود وہ پہنتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا ناس ہو وہ تو لال مٹی ہے۔

(۱۳۰۴۲) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:رَأَيْتُ عَلَى طَاوُوسٍ ثَوْبَيْنِ مُمَشَّقَيْنِ بِمَغْرَةٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۳۰۴۲) حضرت یعقوب بن قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ کو حالت احرام میں دو کپڑوں میں دیکھا جو مغرہ

نامی بوٹی سے رنگے گئے تھے۔

(١٣٠٤٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَرَامِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثَوْبَيْنِ مُمَشَّقَيْنِ ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۳۰۴۳) حضرت حرام بن ہشام ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کو حالت احرام میں دو لال رنگ میں رنگے ہوئے کپڑوں میں دیکھا۔

(٣٢) فِي الرَّجُلِ يَحُجُّ ، يَبْدَأُ بِمَكَّةَ ، أَوْ بِالْمَدِينَةِ ؟

حج کرنے والا حج کی ابتداء مکہ سے کرے یا مدینہ سے کرے

(١٣٠٤٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدَؤُونَ بِالْمَدِينَةِ وَيَقُولُونَ :نُهِلُّ مِنْ حَيْثُ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۳۰۴۴) حضرت عدی بن ثابت ؒ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ کے صحابہ ؓ حج کی ابتداء مدینہ سے کرتے تھے اور فرماتے تھے ہم وہاں سے احرام باندھتے ہیں جہاں سے نبی کریم ﷺ احرام باندھتے تھے۔

(١٣٠٤٥) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَنْتَ حَجَجْتَ ، وَلَمْ تَحُجَّ قَطُّ ، فَابْدَأْ بِمَكَّةَ ، ثُمَّ تَمُرُّ عَلَى الْمَدِينَةِ إِنْ شِئْتَ.

(۱۳۰۴۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں جب تم حج کرنے کا ارادہ کرو اور پہلے حج نہ کیا ہو تو اپنے حج کی ابتداء مکہ سے کرو پھر اگر چاہو تو مدینہ چلے جاؤ۔

(١٣٠٤٦) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِذَا أَرَدْتَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَابْدَأْ بِمَكَّةَ ، وَاجْعَلْ كُلَّ شَيْءٍ لَهَا تَبَعًا.

(۱۳۰۴۶) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں جب تم حج اور عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہو تو مکہ سے ابتداء کرو اور ہر چیز کو اسی کے تابع رکھو۔

(١٣٠٤٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَبْدَأَ بِمَكَّةَ، وَيَقُولُ :أُحِبُّ أَنْ تَكُونَ نَفَقَتِي وَوَجْهِي إِلَى مَكَّةَ.

(۱۳۰۴۷) حضرت عبد الرحمن بن اسود ؒ پسند کرتے تھے کہ حج کرنے والا مکہ سے ابتداء کرے اور فرماتے تھے میرا نفقہ اور چہرہ مکہ کی طرف ہو یہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔

(١٣٠٤٨) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ : كُنَّا بِمَكَّةَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَأْتِيَ الْمَدِينَةَ ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، فَقَالَ :لَطَوَافٌ وَاحِدٌ بِهَذَا الْبَيْتِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ إِتْيَانِ الْمَدِينَةِ ثَمَانَ مَرَّاتٍ.

(۱۳۰۴۸) حضرت زبرقان ؒ کہتے ہیں کہ ہم مکہ میں تھے اور ہم نے چاہا کہ ہم مدینہ آ جائیں پھر ہم نے اپنے ارادے کا ذکر

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیت اللہ کا ایک دفعہ طواف کرنا میرے نزدیک آٹھ بار مدینہ آنے سے بھی بہتر ہے۔

(١٣٠٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَدِ ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فَبَدَؤُوا بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ مَكَّةَ.

(۱۳۰۴۹) حضرت ثویر رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں حضرت علقمہ، حضرت اسود اور حضرت عمرو بن میمون رحمہم اللہ کے ساتھ حج کے لیے نکلا، انہوں نے مکہ سے پہلے مدینہ سے حج کی ابتداء کی۔

(٣٣) فِي تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

بکری کو ھدی بھیجتے وقت قلادہ ڈالنا

(١٣٠٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَهْدَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً غَنَمًا إِلَى الْبَيْتِ ، فَقَلَّدَهَا. (بخاری ۱۷۰۱۔ مسلم ۹۵۸)

(۱۳۰۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری ھدی بھیجی اور اس کو قلادہ ڈالا۔

(١٣٠٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَالأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. (بخاری ۱۷۰۳۔ ابو داؤد ۱۷۵۲)

(۱۳۰۵۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(١٣٠٥٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : الْغَنَمُ لاَ تُقَلَّدُ ، وَلاَ تُشْعَرُ.

(۱۳۰۵۲) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بکری کو ھدی بھیجتے وقت نہ اس کا اشعار کریں گے اور نہ ہی قلادہ ڈالیں گے۔

(١٣٠٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُ الْغَنَمَ يُؤْتَى بِهَا مُقَلَّدَةً.

(۱۳۰۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بکری دیکھی جو ھدی بھیجی گئی تھی اور اس پر قلادہ ڈالا ہوا تھا۔

(١٣٠٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْكِبَاشَ مُقَلَّدَةً.

(۱۳۰۵۴) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مینڈھا دیکھا جس کو قلادہ ڈالا ہوا تھا۔

(١٣٠٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُقَلِّدُ الْغَنَمَ.

(۱۳۰۵۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بکری کو ھدی بھیجتے وقت قلادہ ڈالتی تھیں۔

(١٣٠٥٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ

اللَّيْثِيِّ ؛ أَنَّ الشَّاةَ كَانَتْ تُقَلَّدُ.

(۱۳۰۵۶) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر اللیثی ؒ فرماتے ہیں بکری کو ھدی کے لیے بھیجتے وقت قلادہ ڈالا جائے گا۔

(۱۳۰۵۷) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ فَرْوَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: الشَّاةُ لاَ تُقَلَّدُ.

(۱۳۰۵۷) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ بکری کو قلادہ نہیں ڈالا جائے گا۔

(۱۳۰۵۸) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُونَ الْغَنَمَ مُقَلَّدَةً.

(۱۳۰۵۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں میں نے بہت صحابہ کرام ؓ کو دیکھا جو بکری ھدی بھیجتے وقت اس کو قلادہ ڈالتے۔

(٣٤) فِي الْمُحْرِمِ إذَا صَبَّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ جَنَابَةٍ ، فَلاَ يَدْلُكُهُ وَلاَ يَحُكُّهُ

محرم غسل جنابت کرے تو سر پر پانی ڈالتے وقت اس کو ہاتھ سے نہ ملے

(۱۳۰۵۹) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : إذَا أَصَابَتِ الْمُحْرِمَ جَنَابَةٌ، فَلْيَصُبَّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ صَبًّا ، وَلاَ يَعْرُكْهُ.

(۱۳۰۵۹) حضرت حضرت مکحول ؒ کہتے ہیں کہ جب محرم کو جنابت لاحق ہو جائے وہ اپنے سر پر پانی بہاتے وقت اس کو نہ ہاتھ سے ملے اور نہ ہی رگڑے۔

(۱۳۰٦۰) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمُحْرِمِ إذَا اغْتَسَلَ ، قَالَ : يُشَرِّبُ الْمَاءَ رَأْسَهُ، وَلاَ يَدْلُكُهُ.

(۱۳۰٦۰) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ محرم شخص اگر غسل کرے تو سر پر پانی ویسے ہی بہادے اس کو ہاتھ سے نہ ملے۔

(۱۳۰٦۱) حدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَغْسِلَ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ ، وَيَكْرَهُ أَنْ يَشُدَّ دَلْكَ رَأْسِهِ.

(۱۳۰٦۱) حضرت حسن ؒ محرم شخص کے غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے لیکن نہاتے وقت سر کو ہاتھ سے بہت زیادہ ملنے کو ناپسند کرتے ہیں۔

(۱۳۰٦۲) حدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ وَلاَ يَحُكُّهُ ، يَمْسَحُ يَدَهُ عَلَيْهِ مَسْحًا.

(۱۳۰٦۲) حضرت عروہ ؒ جب محرم ہونے کی حالت میں غسل کرتے تو سر پر پانی ڈالتے تو اس کو ہاتھ سے نہ ملتے بلکہ صرف معمولی مسح کرتے (اس پر ہلکا سا ہاتھ پھیرتے)۔

(١٣٠٦٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، وَلاَ يَحُكُّهُ.

(۱۳۰۶۳) حضرت عبد الاعلی ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؓ کو حالت احرام میں غسل کرتے ہوئے دیکھا وہ سر پر پانی تو بہا رہے تھے لیکن اس کو ہاتھ سے مل نہیں رہے تھے۔

(٣٥) فِي الْمُحْرِمَةِ كَمْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهَا

محرمہ اپنے کتنے بال کاٹے گی

(١٣٠٦٤) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ : تَجْمَعُ الْمُحْرِمَةُ شَعْرَهَا أَثْلاَثًا ، فَتَأْخُذُ ثُلُثَهُ.

(۱۳۰۶۴) حضرت مسور بن مخرمہ ؒ فرماتے ہیں محرمہ اپنے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کرے پھر تیسرا حصہ کاٹے گی۔

(١٣٠٦٥) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : تَجْمَعُ الْمُحْرِمَةُ شَعْرَهَا ، ثُمَّ تَأْخُذُ مِنْهُ قَدْرَ أُنْمُلَةٍ.

(۱۳۰۶۵) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ محرمہ عورت انگلی کے پوروں کی بقدر بال کاٹے گی۔

(١٣٠٦٦) حدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ تَقْصِيرِ الْمَرْأَةِ ؟ فَقَالَ : تَأْخُذُ مِنْ جَوَانِبِهَا شَيْئًا ، إِنَّمَا هُوَ تَحْلِيلٌ.

(۱۳۰۶۶) حضرت حجاج ؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت عطاء ؒ سے عورت کے بالوں کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا وہ سر کے دونوں جانب سے کچھ کچھ بال کاٹے گی، یہی اس کا حلال ہونا ہے۔

(١٣٠٦٧) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيرِينَ ؛ فِي تَقْصِيرِ الْمَرْأَةِ مِنْ شَعْرِهَا ، قَالَتْ : إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ لاَ تُكْثِرَ الْمَرْأَةُ الشَّابَّةُ ، وَأَمَّا الَّتِي قَدْ وَلَّتْ فَإِنْ شَاءَتْ أَخَذَتْ أَكْثَرَ ، فَإِنْ فَعَلَتْ فَلاَ تَزِيدُ عَلَى الرُّبُعِ.

(۱۳۰۶۷) حضرت حفصہ بنت سیرین ؒ عورت کے بال کاٹنے کے متعلق فرماتی ہیں کہ مجھے یہ بات بہت پسند ہے کہ جوان عورت زیادہ بال نہ کاٹے، اور جس کی عمر زیادہ ہوگئی ہو اگر وہ چاہے تو زیادہ بال کاٹ سکتی ہے لیکن وہ بھی چوتھائی سے زیادہ بال نہ کاٹے۔

(١٣٠٦٨) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمُحْرِمَةِ كَيْفَ تُقَصِّرُ ؟ قَالَ : تَأْخُذُ مِنْ نَاصِيَتِهَا.

(۱۳۰۶۸) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ محرمہ عورت اپنے بال کس طرح کاٹے؟ آپ ؒ نے فرمایا سر کے اگلے حصہ سے کچھ بال کاٹے وہ کافی ہیں۔

(۱۳۰۶۹) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ ، قَالَ :حدَّثَنَا شعْبَةُ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ كَمْ تَقُصُّ الْمَرْأَةُ ؟ قَالَ :لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مُؤَقَّتٌ.

(۱۳۰۶۹) حضرت شعبہ ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ سے دریافت کیا محرمہ عورت اپنے کتنے بال کاٹے گی؟ فرمایا: جتنے مرضی بال کاٹ لے کوئی خاص حد مقرر نہیں ہے۔

(۱۳۰۷۰) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تُقَصِّرُ مِنْ شَعْرِهَا الْقَصِيرِ وَالطَّوِيلِ.

(۱۳۰۷۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ محرمہ عورت اپنے لمبے اور چھوٹے دونوں بالوں (میں سے کچھ نہ کچھ) کاٹے گی۔

(۱۳۰۷۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُقْبَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَنِ الصَّرُورَةِ كَمْ تُقَصِّرُ مِنْ شَعْرِهَا ؟ قَالَ :مِثْلَ هَذَا ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى الْمِفْصَلِ الثَّانِي.

(۱۳۰۷۱) حضرت ابراہیم ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت الصرورہ ؒ سے دریافت کیا عورت کتنے بال کاٹے گی؟ آپ ؒ نے فرمایا اتنے پھر اپنا انگوٹھا انگلی کے دوسرے جوڑ پر رکھا، (دو پوروں کی بقدر)۔

(۱۳۰۷۲) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ:سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْهُ؟ فَقَالَ:النِّسَاءُ أَعْلَمُ.

(۱۳۰۷۲) حضرت عقبہ بن ابو صالح ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت سعید بن جبیر ؓ سے دریافت کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا عورتیں زیادہ جانتی ہیں۔

(۱۳۰۷۳) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تُقَصِّرُ الْمَرْأَةُ مِنْ شَعْرِهَا قَدْرَ أُنْمُلَةٍ.

(۱۳۰۷۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں عورت پوروں کی بقدر اپنے بال کاٹے گی۔

(۱۳۰۷٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ :الْحَلْقُ لِلنِّسَاءِ أَفْضَلُ ، أَوِ التَّقْصِيرُ ؟ قَالَ :لاَ ، بَلِ التَّقْصِيرُ ، قَصَّرَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۳۰۷۴) حضرت عامر ؒ سے دریافت کیا گیا کہ محرمہ عورت کے لیے سارے بال کاٹنا افضل ہے یا کچھ بال کاٹنا؟ آپ ؒ نے فرمایا کچھ بال کاٹنا، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات ؓ بھی اسی طرح کرتی تھیں۔

(۱۳۰۷٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:تَأْخُذُ الْمَرْأَةُ مِنْ شَعْرِهَا؛ مِنْ قَصِيرِهِ وَطَوِيلِهِ

(۱۳۰۷۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے لمبے اور چھوٹے دونوں بالوں کی کچھ مقدار کاٹے گی۔

(٣٦) فِيمَا يَتَدَاوَى بِهِ الْمُحْرِمُ ، وَمَا ذُكِرَ فِيهِ

محرم کا زخم پر دوا لگانا

(۱۳۰۷٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِأ

دَوَاءٍ شَاءَ ، إِلاَّ دَوَاءً فِيهِ طِيبٌ.

(۱۳۰۷۶) حضرت ابن عمر رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا فرماتے ہیں محرم زخم پر جو دوا چاہے لگا سکتا ہے، سوائے اس دوا کے جس میں خوشبو ہو۔

(١٣٠٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: إِذَا تَشَقَّقَتْ يَدَا الْمُحْرِمِ، أَوْ رِجْلاَهُ فَلْيَدْهِنْهُمَا بِالزَّيْتِ ، أَوْ بِالسَّمْنِ.

(۱۳۰۷۷) حضرت ابن عباس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ محرم کے ہاتھ، پاؤں اگر پھٹ جائیں تو وہ ان پر زیتون کا تیل یا گھی لگائے، اور ان کی مالش کرے۔

(١٣٠٧٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِمَا يَأْكُلُ.

(۱۳۰۷۸) حضرت ابن عباس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا فرماتے ہیں محرم کھانے والی دوائیوں سے علاج کر سکتا ہے۔

(١٣٠٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ الأَسْوَدَ يَصْهَرُ رِجْلَهُ بِالشَّحْمِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۳۰۷۹) حضرت خیثمہ رَحِمَہُ اللهُ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کو حالت احرام میں دیکھا وہ اپنے پاؤں پر چربی مل رہے تھے۔

(١٣٠٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِمَا يَأْكُلُ.

(۱۳۰۸۰) حضرت ابن عباس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا فرماتے ہیں محرم کھانے والی دوائیوں سے علاج کر سکتا ہے۔

(١٣٠٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِمَا يَأْكُلُ.

(۱۳۰۸۱) حضرت ابوذر رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کوئی حرج نہیں کہ محرم کھانے والی چیزوں کو بطور دواء استعمال کرے۔

(١٣٠٨٢) حَدَّثَنَا عَفَّانَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ مِسْعَرٍ.

(۱۳۰۸۲) حضرت ابوذر رَضِیَ اللهُ عَنْهُ سے اسی طرح منقول ہے۔

(١٣٠٨٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يُدَاوِيَ الْمُحْرِمُ شِقَاقَهُ بِالسَّمْنِ وَالزَّيْتِ ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ :إِنْ تَدَاوَى بِوَاحِدٍ مِنْهُمَا فَعَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۳۰۸۳) حضرت عطاء رَحِمَہُ اللهُ اور حضرت طاؤس رَحِمَہُ اللهُ محرم شخص کے لیے بطور دوا گھی اور زیتون ملنے اور مالش کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، اور حضرت مجاہد رَحِمَہُ اللهُ فرماتے ہیں کہ اگر ان میں سے کسی ایک چیز کو (بطور دوا) لگائے گا تو اس پر دم لازم ہے۔

(١٣٠٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيثٍ الْبَجَلِيِّ ، قَالَ :أَصَابَنِي شُقَاقٌ وَأَنَا مُحْرِمٌ ، فَسَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ؟ فَقَالَ :اِدْهِنْهُ بِمَا كُنْتَ تَأْكُلُ.

(۱۳۰۸۴) حضرت مغیث البجلی رَحِمَہُ اللهُ کہتے ہیں کہ حالت احرام میں میرے ہاتھ پاؤں پھٹ گئے، میں نے حضرت ابوجعفر رَحِمَہُ اللهُ سے

دریافت کیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو چیز تو کھاتا ہے اس کو اس پر مل لے اور اس کی مالش کر لے۔

(۱۳۰۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يَدْهُنُ الْمُحْرِمُ شِقَاقَهُ بِمَا يَأْكُلُ.

(۱۳۰۸۵) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو چیز کھاتے ہیں محرم اس کو زخم پر لگا کر مالش کرے گا۔

(۱۳۰۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالشَّحْمِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۳۰۸۶) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محرم کے لیے چربی لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۰۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : صُرِعَتِ امْرَأَتِي وَهِيَ مُحْرِمَةٌ ، فَسَأَلْتُ الْقَاسِمَ؟ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهَا ، إِلاَّ فِي الزَّيْتِ الَّذِي يُصَبُّ عَلَى رَأْسِهَا.

(۱۳۰۸۷) حضرت نضر بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اپنی بیوی کو حالت احرام میں مرگی کا دورہ پڑا، میں نے حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف زیتون کا تیل اس کے سر پر لگانے کی اجازت دی۔

(۱۳۰۸۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالزَّيْتِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۳۰۸۸) حضرت جابر بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محرم کے لیے زیتون استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۰۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَامِرٍ ، وَعَطَاءٍ قَالُوا : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِالْمُرْدَاسَنْجِ ، مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِيبٌ.

(۱۳۰۸۹) حضرت ابو جعفر، حضرت عامر اور حضرت عطاء رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ محرم کا مرداسنج سے علاج کروانے میں (بطور دوا استعمال کرنے میں) کوئی حرج نہیں جب تک کہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

(۱۳۰۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمُحْرِمِ يَتَدَاوَى ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ : نَعَمْ ، دَوَاءٌ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ.

(۱۳۰۹۰) حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھ کر دریافت کیا کہ محرم دوا استعمال کر سکتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہاں وہ دوا جس میں خوشبو نہ ہو۔

(۱۳۰۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِذَا انْكَسَرَ ظُفُرُ الْمُحْرِمِ أَلْقَاهُ ، وَلاَ بَأْسَ أَنْ يَجْعَلَ عَلَيْهِ الْمَرَارَةَ.

(۱۳۰۹۱) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب محرم شخص کا ناخن ٹوٹ جائے تو وہ اس کو کاٹ کر پھینک دے اور اس پر مرارہ لگانے میں کوئی حرج نہیں (مرارہ ایک دوا کا نام ہے)۔

(۱۳۰۹۲) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِمَا أَحَبَّ ، مَا لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِهِ طِيبٌ.

(۱۳۰۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ محرم شخص کو جو دوائی پسند ہو استعمال کرے سوائے ان دواؤں کے جن میں خوشبو ہو۔

(۱۳۰۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يُدَاوِيَ الْمُحْرِمُ جِرَاحَاتِهِ بِالسَّمْنِ وَالزَّيْتِ.

(۱۳۰۹۳) حضرت حسن اور حضرت عروہ محرم کے لیے زخم پر گھی اور زیتون لگانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۳۰۹٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُدَاوِيَ الْمُحْرِمُ يَدَهُ بِالدَّسَمِ.

(۱۳۰۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ محرم کے لیے اپنے ہاتھ کا علاج ڈاٹ لگا کر (بتی چڑھا کر) کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۳۰۹٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ إِلاَّ بِدَوَاءٍ لَيْسَ فِيهِ طِيب.

(۱۳۰۹۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں محرم صرف اس دوا کو استعمال کرے گا جس میں خوشبو نہ ہو۔

(۳۷) فِي الرَّجُلِ يُرِيدُ الْعُمْرَةَ وَهُوَ بِمَكَّةَ ، مِنْ أَيْنَ يَعْتَمِرُ ؟

۳۷۔ کوئی شخص مکہ میں ہو اور وہ عمرہ کرنا چاہے تو کہاں سے عمرہ کرے

(۱۳۰۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، أَخْبَرَهُ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ ، فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ. (بخاری ۱۷۸۴۔ مسلم ۱۳۵)

(۱۳۰۹۶) حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جاؤں اور مقام تنعیم سے ان کو عمرہ کرواؤں۔

(۱۳۰۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُرِيدُ الْعُمْرَةَ مِنْ مَكَّةَ ، مِنْ أَيْنَ يُهِلُّ ؟ قَالَ : مِنَ التَّنْعِيمِ ، وَمِنْهَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۳۰۹۷) حضرت سعید بن المسیب سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص مکہ میں ہو اور عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو کہاں سے عمرہ کرے؟ آپ نے فرمایا مقام تنعیم سے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہیں سے احرام باندھا تھا۔

(۱۳۰۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَكُونُ بِمَكَّةَ ، فَإِذَا أَرَادَتْ أَنْ تَعْتَمِرَ خَرَجَتْ إِلَى الْجُحْفَةِ ، فَأَحْرَمَتْ مِنْهَا.

(۱۳۰۹۸) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب مکہ میں ہوتیں اور عمرہ کرنے کا ارادہ کرتیں تو مقام جحفہ چلی جاتیں اور وہاں سے احرام باندھتیں۔

(۱۳۰۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ خَرَجَا مِنْ مَكَّةَ ، حَتَّى أَتَيَا ذَا الْحُلَيْفَةِ ، فَأَحْرَمَا وَلَمْ يَدْخُلاَ الْمَدِينَةَ.

(۱۳۰۹۹) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما مکہ سے نکل کر ذوالحلیفہ آئے اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھا اور مدینہ میں داخل نہیں ہوئے۔

(۱۳۱۰۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَى عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْعُمْرَةِ ؟ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا آتِيتُكَ حَتَّى رَكِبْتُ الإِبلَ ، وَالْخَيْلَ ، وَالسُّفُنَ فَمِنْ أَيْنَ أُهِلُّ ؟ قَالَ : ائْتِ عَلِيًّا فَاسْأَلْهُ ، فَأَتَى عَلِيًّا فَسَأَلَهُ ؟ فَقَالَ : مِنْ حَيْثُ أَبْدَأْتَ ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ : مَا أَجِدُ لَكَ إِلاَّ مَا قَالَ عَلِيٌّ.

(۱۳۱۰۰) حضرت ابن اذینہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! میں اونٹ، گھوڑے یا کشتی پر سوار ہو کر آتا ہوں میں کہاں سے احرام باندھوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ ان سے دریافت کرو، وہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جہاں سے تو سفر شروع کرتا ہے وہاں سے، وہ شخص دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ کو بتایا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تیرے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس جواب کے علاوہ کوئی اور بات نہیں پاتا۔

(۱۳۱۰۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ يحيى بْنِ الْجَزَّارِ ، وَعَنِ ابْنِ أذينة ، قَالَ : سُئِلَ عُمَرُ عَنِ الْعُمْرَةِ وَهُوَ بِمَكَّةَ ، مِنْ أَيْنَ أَعْتَمِرُ ؟ فَقَالَ : ائْتِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَاسْأَلْهُ ، فَقَالَ : فَأَتَيْتُهُ ، فَقَالَ : مِنْ حِينَ أَبْدَأْتَ ، يَعْنِي مِنْ مِيقَاتِ أَرْضِهِ ، قَالَ : فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ : مَا أَجِدُ لَكَ إِلاَّ مَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(۱۳۱۰۱) حضرت ابن اذینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ میں تھے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کہاں سے عمرہ کے لیے احرام باندھا جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کرو، کہتے ہیں پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جہاں سے ابتداء کرے یعنی اپنی زمین کے میقات سے احرام باندھ، وہ کہتے ہیں کہ میں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تیرے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس جواب کے علاوہ کوئی اور بات نہیں پاتا۔

(۱۳۱۰۲) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : تَمَتَّعْتُ فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقُلْتُ : إِنِّي تَمَتَّعْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُهِلَّ بِالْحَجِّ ، فَمِنْ أَيْنَ أُهِلُّ بِالْحَجِّ ؟ قَالَ : مِنْ حَيْثُ شِئْتَ ، قُلْتُ : مِنَ الْمَسْجِدِ ؟ قَالَ : مِنَ الْمَسْجِدِ.

(۱۳۱۰۲) حضرت ابو الحارث التیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حج تمتع کیا اور میری حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی، میں نے ان سے فرمایا کہ میں حج تمتع کر رہا ہوں اب میں حج کے لیے احرام باندھنا چاہتا ہوں میں کہاں سے حج کے لیے احرام باندھوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جہاں سے احرام باندھنا چاہے باندھ لے، میں نے عرض کیا مسجد سے باندھ لوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں مسجد سے باندھ لو۔

(١٣١٠٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِي مَعْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَأَنَا بِمَكَّةَ : مِنْ أَيْنَ أُحْرِمُ ؟ فَقَالَ : إِنْ شِئْتَ مِنْ خَلْفِ الْمَقَامِ ، وَإِنْ شِئْتَ فَمِنْ رَحْلِكَ.

(۱۳۱۰۳) حضرت ابومعن ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ میں حضرت جابر بن زید ولیٹیلا سے دریافت کیا کہ میں کہاں سے احرام باندھوں؟ آپ ولیٹیلا نے فرمایا اگر چاہے تو میقات کے پیچھے سے باندھ لو اور اگر چاہو تو جہاں سے سفر شروع کیا تھا وہاں سے باندھ لو۔

(١٣١٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ هِشَامٍ ؛ أَنَّ الْقَاسِمَ ، وَسَالِمًا كَانَا بِمَكَّةَ ، فَأَرَادَا أَنْ يَعْتَمِرَا ، فَخَرَجَا حَتَّى أَهَلاَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

(۱۳۱۰۴) حضرت قاسم ولیٹیلا اور حضرت سالم ولیٹیلا مکہ میں تھے انہوں نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تو مکہ سے ذوالحلیفہ پر آ کر احرام باندھا۔

(١٣١٠٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ مَكَّةَ مُعْتَمِرًا ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَحُجَّ عَنْ أُمِّهِ ؟ فَقَالَ : يَخْرُجُ إِلَى وَقْتِهِ ، وَقَالَ عَطَاءٌ : يُحْرِمُ مِنْ مَكَّةَ.

(۱۳۱۰۵) حضرت حسن ولیٹیلا سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص مکہ میں عمرہ کرنے آیا پھر اس نے اپنی والدہ کی طرف سے حج کا ارادہ کیا (تو احرام کہاں سے باندھے؟) آپ ولیٹیلا نے فرمایا وہ میقات جائے وہاں سے باندھے اور حضرت عطاء ولیٹیلا نے فرمایا وہ مکہ سے ہی احرام باندھے۔

(١٣١٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : كُنْتُ قَاطِنًا بِمَكَّةَ ، فَسَأَلْتُ مُجَاهِدًا : مِنْ أَيْنَ أُحْرِمُ ؟ قَالَ : مِنْ حَيْثُ شِئْتَ ، قُلْتُ : مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ ، فَإِنَّهَا حَدُّنَا ؟ قَالَ : إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ فَأَحْرِمْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ ، وَإِذَا جِئْتَ مِنْ بَلَدٍ آخَرَ فَلاَ تُجَاوِزِ الْحَدَّ حَتَّى تُحْرِمَ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْرَمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ ، وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنَ الطَّائِفِ.

(۱۳۱۰۶) حضرت داؤد بن ابوھند ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں مکہ میں مقیم تھا میں نے حضرت مجاہد ولیٹیلا سے دریافت کیا کہ میں کہاں سے احرام باندھوں؟ آپ ولیٹیلا نے فرمایا جہاں سے چاہو باندھ لو، میں نے عرض کیا ذات عرق سے باندھ لوں وہ ہماری حد ہے؟ آپ ولیٹیلا نے فرمایا جب تم مکہ میں مقیم ہو تو جہاں سے چاہو احرام باندھ لو، اور جب کسی دوسرے شہر سے آؤ تو احرام باندھے بغیر میقات سے تجاوز نہ کرو، حضور اقدس صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے طائف سے آتے ہوئے مقام جعرانہ سے احرام باندھا تھا۔

(١٣١٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّ أُمِّي حَجَّتْ وَلَمْ تَعْتَمِرْ ، فَمِنْ أَيْنَ أَعْتَمِرُ عَنْهَا ؟ قَالَ : مِنْ وَجْهِكَ الَّذِي جِئْتَ منه.

(۱۳۱۰۷) حضرت مسلم القری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا میری والدہ نے حج کیا ہوا ہے لیکن عمرہ نہیں کیا ہوا تو ان کو عمرہ کے لیے احرام کہاں سے بندھواؤں؟ آپ ولیٹیلا نے فرمایا: جہاں سے تو آیا ہے وہاں سے ہی احرام بندھواؤ۔

(١٣١٠٨) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ

وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ :مَا تَمَامُ الْعُمْرَةِ ؟ فَقَالَ :أَنْ تَعْتَمِرَ مِنْ حَيْثُ ابْدَأْتَ.

(۱۳۱۰۸) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے قرآن کی آیت ﴿وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ تلاوت فرمائی ان سے ایک شخص نے دریافت کیا، عمرہ کا اتمام کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جہاں سے تم آ رہے ہو وہاں سے عمرہ کا احرام باندھو یہ عمرہ کا اتمام ہے۔

(۳۸) فِي الْمَرْأَةِ الْمُحْرِمَةِ تَرْمُلُ، أَمْ لاَ ؟

محرمہ عورت رمل کرے کہ نہ کرے

(۱۳۱۰۹) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا سُئِلَتْ :عَلَى النِّسَاءِ رَمَلٌ ؟ فَقَالَتْ : أَلَيْسَ لَكُنَّ بِنَا أُسْوَةٌ ؟ لَيْسَ عَلَيْكُنَّ رَمَلٌ بِالْبَيْتِ ، وَلاَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۳۱۰۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ کیا عورتیں دوران طواف رمل کریں گی؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا تمہارے لیے ہمارا طریقہ اسوہ حسنہ نہیں ہے؟ تم پر طواف کرتے وقت اور صفا و مروہ کی سعی کرتے وقت رمل نہیں ہے۔

(۱۳۱۱۰) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ رَمَلٌ بِالْبَيْتِ ، وَلاَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۳۱۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتوں پر طواف اور سعی صفا و مروہ کے دوران رمل نہیں ہے۔

(۱۳۱۱۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ رَمَلٌ.

(۱۳۱۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتوں پر رمل نہیں ہے۔

(۱۳۱۱۲) حدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ:لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ رَمَلٌ بِالْبَيْتِ، وَلاَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۳۱۱۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورتوں پر طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے دوران رمل نہیں ہے۔

(۱۳۱۱۳) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَطَاءٍ، قَالَ:لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ رَمَلٌ، وَلاَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۳۱۱۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں عورتوں پر طواف اور سعی کے دوران رمل نہیں ہے۔

(۱۳۱۱٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ:الْمَرْأَةُ تَقَصُّ، لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ، وَلاَ رَمَلٌ.

(۱۳۱۱۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت پر قصر ہے (تھوڑے بال کاٹنا) اور عورتوں پر سارے بال کاٹنا اور رمل نہیں ہے۔

(۳۹) فِي الْمُحْرِمِ يَتَزَوَّجُ، مَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ

جنہوں نے حالت احرام میں نکاح کی اجازت دی ہے

(۱۳۱۱٥) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ :أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَكَحَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. (بخاری ۵۱۱۴۔ مسلم ۴۷)

(۱۳۱۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں نکاح فرمایا۔

(۱۳۱۱۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. (بخاری ۱۸۳۷۔ نسائی ۳۲۰۱)

(۱۳۱۱۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح فرمایا۔

(۱۳۱۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِتَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ بَأْسًا.

(۱۳۱۱۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حالت احرام میں نکاح کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۱۳۱۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ.

(۱۳۱۱۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم شخص کے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۱۱۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ.

(۱۳۱۱۹) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم کے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۱۲۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الْمُحْرِمِ يَتَزَوَّجُ ؟ قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۳۱۲۰) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ محرم شخص نکاح کر سکتا ہے؟ آپ دونوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۱۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يَتَزَوَّجُ ، لاَ أَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۱۳۱۲۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں محرم شخص کے نکاح کرنے میں میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۱۳۱۲۲) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَيَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۳۱۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محرم کے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۳۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۳۱۲۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں محرم کے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۱۲٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شَبَّاكٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۳۱۲۴) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے حالت احرام میں نکاح فرمایا۔

(۴۰) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ

جوحضرات حالت احرام میں نکاح کرنے کو ناپسند کرتے ہیں

(۱۳۱۲۵) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ أَرَادَ أَنْ يَنْكِحَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ ؟ فَقَالَ أَبَانُ :إِنَّ عُثْمَانَ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْمُحْرِمُ لاَ يَنْكِحُ ، وَلاَ يَخْطُبُ. (مسلم ۱۰۳۱۔ ابو داؤد ۱۸۳۷)

(۱۳۱۲۵) حضرت عمر بن عبید اللہ بن معمر ؒ نے حالت احرام میں نکاح کرنے کا ارادہ کیا، انہوں نے کسی شخص کو حضرت ابان بن عثمان ؒ کے پاس بھیجا کہ ان سے دریافت کرو؟ حضرت ابان ؒ نے فرمایا: حضرت عثمان ؓ حضور اقدس ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ محرم نہ نکاح کرے اور نہ ہی کسی کی طرف پیغام نکاح بھیجے۔

(۱۳۱۲۶) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ :تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حلال ، وَكُنْتُ الرَّسُولَ فِيمَا بَيْنَهُمَا.

(ترمذی ۸۴۱۔ ابن حبان ۴۱۳۰)

(۱۳۱۲۶) حضرت ابو رافع ؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت میمونہ ؓ سے جب نکاح فرمایا اس وقت آپ ﷺ حالت احرام میں نہ تھے اور میں آپ ﷺ دونوں کے درمیان قاصد تھا۔

(۱۳۱۲۷) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ وَهُوَ حَلاَلٌ.

(۱۳۱۲۷) حضرت یزید بن اصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے جب نکاح فرمایا اس وقت آپ ﷺ حالت احرام میں نہ تھے۔

(۱۳۱۲۸) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو فَزَارَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، قَالَ : حَدَّثَتْنَا مَيْمُونَةُ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلاَلٌ. (مسلم ۴۸۱۔ ترمذی ۸۴۵)

(۱۳۱۲۸) حضرت یزید بن اصم ؒ سے مروی ہے کہ حضرت میمونہ ؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے جب ان کے ساتھ نکاح فرمایا اس وقت آپ ﷺ حالت احرام میں نہ تھے۔

(۱۳۱۲۹) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُمَرَ ، وَعَلِيًّا قَالاَ :الْمُحْرِمُ لاَ يَنْكِحُ ، وَلاَ يُنْكِحُ ، فَإِنْ نَكَحَ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ.

(۱۳۱۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محرم شخص نہ نکاح کرے گا نہ کسی کا نکاح کروائے گا، اگر اس نے حالت احرام میں نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل شمار ہوگا۔

(۱۳۱۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ عُمَرَ ، وابْنَ عُمَرَ ، قَالَ أَحَدُهُمَا :لاَ يَنْكِحُ ، وَلاَ يَخْطُبُ ، وَقَالَ الآخَرُ :لاَ يَنْكِحُ.

(۱۳۱۳۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک بار فرمایا: محرم نہ نکاح کرے گا اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے گا اور دوسری بار فرمایا: محرم نکاح نہیں کرے گا۔

(۱۳۱۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ يُزَوِّجُ الْمُحْرِمُ ، وَلاَ يَتَزَوَّجُ.

(۱۳۱۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محرم نہ نکاح کرے گا اور نہ نکاح کروائے گا۔

(۱۳۱۳۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سعد بن إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَتَبَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ إلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَسْأَلُهُمْ عَنِ الْمُحْرِمِ يَتَزَوَّجُ ؟ قَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۳۱۳۲) حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت یزید بن عبد الملک نے اہل مدینہ کو لکھا کہ کیا محرم شخص نکاح کر سکتا ہے؟ سب نے فرمایا: ان کے درمیان تفریق کردی جائے گی۔

(۱۳۱۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ :زَوَّجَنِي أَهْلِي وَأَنَا مُحْرِمٌ ، فَأَرْسَلْنَا إلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، فَقَالَ :الْمُحْرِمُ لاَ يَنْكِحُ ، وَلاَ يُنْكِحُ.

(۱۳۱۳۳) حضرت قدامہ بن موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے حالت احرام میں میرا نکاح کروادیا، ہم نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے پاس مسئلہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: محرم شخص حالت احرام میں نہ نکاح کرے گا اور نہ ہی کسی کا نکاح کروائے گا۔

(۱۳۱۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :إنَّ عِكْرِمَةَ يَقُولُ :تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَقَالَ :كَذَبَ.

(۱۳۱۳۴) حضرت عطاء الخراسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں نکاح فرمایا: آپ رحمہ اللہ نے فرمایا انہوں نے جھوٹ بولا۔

(۱۳۱۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :الْمُحْرِمُ لاَ يَتَزَوَّجُ ، وَلاَ يُزَوِّجُ.

(۱۳۱۳۵) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم نہ نکاح کرے گا نہ ہی نکاح کروائے گا۔

(۴۱) فِي الْمُتَمَتِّعِ يُرِيدُ الصَّوْمَ ، مَتَى يَصُومُ ؟

حج تمتع کرنے والا روزہ رکھنا چاہے تو کب رکھے گا؟

(۱۳۱۳۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لاَ يَصُومُ الْمُتَمَتِّعُ إِلاَّ فِي الْعَشْرِ.

(۱۳۱۳۶) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حج تمتع کرنے والا روزے نہ رکھے مگر دس دنوں میں۔

(۱۳۱۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : يَصُومُ الْمُتَمَتِّعُ إِنْ شَاءَ يَوْمًا مِنْ شَوَّالٍ ، وَإِنْ شَاءَ يَوْمًا مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ ، قَالَ : وَقَالَ طَاوُوس ، وَعَطَاءٌ : لاَ يَصُومُ الْمُتَمَتِّعُ إِلاَّ فِي الْعَشْرِ.

(۱۳۱۳۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حج تمتع کرنے والا اگر چاہے تو شوال میں روزے رکھ لے اور اگر چاہے تو ذی القعدہ میں رکھ لے، حضرت طاؤس رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ متمتع روزہ نہ رکھے گا مگر دس دنوں میں۔

(۱۳۱۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يَصُومُ الْمُتَمَتِّعُ إِلاَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، لاَ يَقْضِي عَنْهُ إِلاَّ ذَلِكَ ، قُلْتُ : يَصُومُهَا مِنْ شَوَّالٍ ؟ قَالَ : لاَ ، إِلاَّ مُحْرِمًا.

(۱۳۱۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تمتع کرنے والا حالت احرام میں ہی روزے رکھے، اور انہی دنوں میں قضاء کرے راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا وہ شوال میں رکھ سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں، صرف احرام کی حالت میں ہی رکھے۔

(۱۳۱۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، وَعَطَاءٍ قَالاَ : لاَ يَصُومُ الثَّلاَثَةَ إِلاَّ فِي الْعَشْرِ ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَصُومَهَا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ.

(۱۳۱۳۹) حضرت طاؤس رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ تین روزے صرف دس دنوں میں ہی رکھے، اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ حج کے مہینوں میں رکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔

(۴۲) فِيمَنْ خَشِيَ أَنْ لاَ يُدْرِكَ الصَّوْمَ بِمَكَّةَ

جس شخص کو اندیشہ ہو کہ وہ مکہ میں روزہ نہ رکھ سکے گا

(۱۳۱۴۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : إِنْ خَشِيَ أَنْ لاَ يُدْرِكَ الصَّوْمَ بِمَكَّةَ ، صَامَ فِي الطَّرِيقِ يَوْمًا ، أَوِ اثْنَيْنِ.

(۱۳۱۴۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر اندیشہ ہو کہ مکہ میں روزے نہ رکھ سکے گا تو ایک یا دو روزے راستہ میں رکھ لے۔

(۱۳۱۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي الَّذِي يَكُونُ فِي الطَّرِيقِ : إِنْ خَشِيَ أَنْ لاَ يَقْدَمَ إِلاَّ يَوْمَ عَرَفَةَ ، صَامَ فِي الطَّرِيقِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ.

(۱۳۱۴۱) حضرت حسن رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو راستہ میں ہو اور اس کو اندیشہ ہو کہ یوم عرفہ سے پہلے نہ پہنچ سکے گا تو وہ تین روزے راستہ میں رکھ لے۔

(۴۳) فِي الْمُتَمَتِّعِ إذَا فَاتَهُ الصَّوْمُ

تمتع کرنے والا اگر روزے نہ رکھ پائے

(۱۳۱۴۲) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إذَا لَمْ يَصُمِ الْمُتَمَتِّعُ فَعَلَيْهِ الْهَدْيُ.

(۱۳۱۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حج تمتع کرنے والا روزے نہ رکھ سکے تو اس پر هدی لازم ہے۔

(۱۳۱۴۳) حدَّثَنَا حَفْصٌ، وَابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُوسٍ، وَمُجَاهِدٍ قَالُوا :إذَا فَاتَهُ الصَّوْمُ فَعَلَيْهِ الْهَدْيُ.

(۱۳۱۴۳) حضرت لیث ، حضرت عطاء ، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(۱۳۱۴۴) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَى عُمَرَ مُتَمَتِّعًا قَدْ فَاتَهُ الصَّوْمُ فِي الْعَشْرِ ، فَقَالَ لَهُ :اذْبَحْ شَاةً ، قَالَ :لَيْسَ عِنْدِي ، قَالَ :سَلْ قَوْمَكَ ، قَالَ : لَيْسَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِي ، قَالَ :أَعْطِهِ يَا مُعَيْقِيبُ ثَمَنَ شَاةٍ.

(۱۳۱۴۴) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حج تمتع کرنے والا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ دس دنوں میں روزے نہ رکھ سکا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا بکری ذبح کر، اس نے عرض کیا میرے پاس بکری نہیں ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے قوم وقبیلہ والوں سے پتہ کرلو، اس نے عرض کیا میری قوم کا کوئی شخص یہاں نہیں ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے معیقیب! بکری کی قیمت دیدے۔

(۱۳۱۴۵) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بن شعيب ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۱۳۱۴۵) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳۱۴۶) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بُدَّ مِنْ دَمٍ ، وَلَوْ يَبِيعُ ثَوْبَهُ.

(۱۳۱۴۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کو دم دینا ضروری ہے اگر چہ اس کو اس کے لیے اپنے کپڑے ہی فروخت کرنا پڑیں۔

(۱۳۱۴۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :لاَ بُدَّ مِنْ دَمٍ ، وَلَوْ يَتَصَدَّقُ.

(۱۳۱۴۷) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر دم دینا ضروری ہے اگر چہ وہ صدقہ ہی کیوں نہ کر دیا جائے۔

(۱۳۱۴۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :لاَ بُدَّ مِنْ دَمٍ ، وَلَوْ يَبِيعُ ثَوْبَهُ.

(۱۳۱۴۸) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس پر دم دینا لازم ہے اگر چہ اس کو اپنے کپڑے ہی فروخت کرنا پڑیں۔

(٤٤) مَنْ رَخَّصَ فِي الصَّوْمِ ، وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ هَدْيًا

جن حضرات نے روزے میں رخصت دی ہے اور ھدی کو لازم نہیں قرار دیتے

(۱۳۱٤۹) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِنْ فَاتَهُ الصَّوْمُ فِي الْعَشْرِ تَسَحَّرَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ ، فَصَامَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ.

(۱۳۱۴۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دس دنوں میں روزے نہ رکھ سکے تو وہ حصبہ میں ٹھہرنے والی رات سحری کرے اور تین روزے رکھے، پھر واپس لوٹ کر سات روزے رکھے۔

(۱۳۱۵۰) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ فَاتَهُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ ، فَلْيَصُمْ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ ، فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَجِّ.

(۱۳۱۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس شخص سے ایام حج میں روزے فوت ہو جائیں تو وہ ایام تشریق میں روزے رکھ لے، بیشک یہ بھی ایام حج میں سے ہیں۔

(۱۳۱۵۱) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، أَوْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَتْ تُرَخِّصُ لِلْمُتَمَتِّعِ أَنْ يَصُومَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ ، إِذَا لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ.

(۱۳۱۵۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تمتع کرنے والے کو گنجائش دیتی ہیں کہ اگر وہ دس دنوں میں روزے نہ رکھ سکے تو ایام تشریق میں روزے رکھ لے۔

(۱۳۱۵۲) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : الْمُتَمَتِّعُ إِذَا فَاتَهُ الصَّوْمُ أَيَّامَ الْعَشْرِ ، أَطْعَمَ عَنِ الثَّلاَثَةِ وَصَامَ السَّبْعَةَ إِذَا رَجَعَ.

(۱۳۱۵۲) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمتع کرنے والا اگر دس دنوں میں روزے نہ رکھ سکے تو تین روزوں کے بدلے کھانا کھلائے اور جب واپس جائے تو سات روزے رکھے۔

(۱۳۱۵۳) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ (ح) وَعَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالاَ : لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَمْنَ، إِلاَّ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ.

(۱۳۱۵۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تمتع کرنے والے کو ایام تشریق میں روزے رکھنے کی رخصت نہیں دیتے سوائے اس کے جو ھدی نہ پائے وہ رکھ سکتا ہے۔

(٤٥) فِي صِيَامِ السَّبْعَةِ أَتُفَرَّقُ، أَمْ تُوصَلُ ؟

سات روزے لگاتار رکھے گا یا الگ الگ دن بھی رکھ سکتا ہے؟

(١٣١٥٤) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : ﴿وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ﴾ قَالَ :إِنْ شَاءَ صَامَهَا فِي الطَّرِيقِ ، وَإِنْ شَاءَ بِمَكَّةَ.

(۱۳۱۵۴) حضرت عطاء ؒ قرآن پاک کی آیت ﴿وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں اگر چاہے تو وہ سات روزے راستہ میں رکھ لے اور اگر چاہے تو مکہ میں رکھ لے۔

(١٣١٥٥) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي صِيَامِ السَّبْعَةِ الأَيَّامِ ، قَالَ :إِنْ شَاءَ صَامَ فِي الطَّرِيقِ ، وَإِنْ شَاءَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ.

(۱۳۱۵۵) حضرت حسن ؒ سات دنوں کے روزوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو راستہ میں رکھ لے اور اگر چاہے اپنے گھر واپس جا کر رکھ لے۔

(١٣١٥٦) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :صُمِ السَّبْعَةَ إِنْ شِئْتَ فِي الطَّرِيقِ ، وَإِنْ شِئْتَ إِذَا رَجَعْتَ إِلَى أَهْلِكَ ، وَلاَ تُفَرِّقْ بَيْنَهُنَّ.

(۱۳۱۵۶) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں سات روزے اگر چاہے تو راستہ میں ہی رکھ لے اور اگر چاہے تو گھر جا کر رکھ لے لیکن لگاتار رکھے درمیان میں وقفہ نہ کرے۔

(١٣١٥٧) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِنْ شَاءَ صَامَ فِي الطَّرِيقِ ، وَإِنْ شَاءَ إِذَا رَجَع.

(۱۳۱۵۷) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو راستہ میں ہی رکھ لے اور اگر چاہے تو گھر واپس جا کر رکھ لے۔

(١٣١٥٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ طَاوُوس ؛ ﴿وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ﴾ قَالَ : إِنْ شَاءَ فَرَّقَ.

(۱۳۱۵۸) حضرت طاؤس ؒ قرآن کریم کی آیت ﴿وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو الگ الگ دنوں میں رکھ لے لگاتار نہ رکھے۔

(٤٦) مَنْ قَالَ يَصُومُهُنَّ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ واپس گھر جا کر روزے رکھے گا

(١٣١٥٩) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :مَنِ اعْتَمَرَ فِي شَوَّالٍ ،

أَوْ فِي ذِي الْقَعْدَةِ ، ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى يَحُجَّ ، فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ ، عَلَيْهِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ ، وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ.

(۱۳۱۵۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص شوال یا ذی القعدہ میں عمرہ کرے پھر وہ وہیں پر رہے اور حج بھی کر لے تو وہ حج تمتع کرنے والا شمار ہوگا اس پر جو میسر ہو وہ ھدی (جانور) لازم ہے اگر ھدی (جانور) نہ پائے تو ایام حج میں تین روزے رکھے اور گھر واپس جا کر سات روزے اور رکھے۔

(۱۳۱۶۰) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ يُرَى عَلَى الْمُتَمَتِّعِ بَدَنَةً ؛ بَعِيرًا ، أَوْ بَقَرَةً ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ صَامَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ.

(۱۳۱۶۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حج تمتع کرنے والے پر اونٹ یا گائے ذبح کرنا قرار دیتے ہیں اور اگر وہ نہ پائے تو تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات روزے گھر واپس جا کر رکھے۔

(٤٧) فِي الرَّجُلِ يَعْتَمِرُ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ، ثُمَّ يَرْجِعُ ، ثُمَّ يَحُجُّ

کوئی شخص اشہر حج میں عمرہ کرے پھر واپس آ جائے اور پھر دوبارہ حج کرے

(۱۳۱۶۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مَنِ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَيْسَ بِمُتَمَتِّعٍ ، ذَاكَ مَنْ أَقَامَ وَلَمْ يَرْجِعْ.

(۱۳۱۶۱) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اشہر حج میں عمرہ کرے پھر واپس آ جائے وہ حج تمتع کرنے والا شمار نہ ہوگا بلکہ جو شخص عمرہ کرنے کے بعد وہیں رہے وہ متمتع ہے۔

(۱۳۱۶۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۳۱۶۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۳۱۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ أَقَامَ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ ، فَإِنْ رَجَعَ فَلَيْسَ بِمُتَمَتِّعٍ.

(۱۳۱۶۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اشہر حج میں عمرہ کر کے وہیں پر مقیم رہے اور پھر حج بھی کرے وہ حج تمتع کرنے والا ہے اور جو عمرہ کر کے واپس آ جائے اور پھر جا کر حج کرے وہ حج تمتع کرنے والا شمار نہ ہوگا۔

(۱۳۱۶٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالُوا : إِنْ خَرَجَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ أَقَامَ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ.

(۱۳۱۶۴) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کوئی شخص حج کے مہینوں میں عمرہ کرے پھر وہیں مقیم ہو

جائے تو وہ حج تمتع کرنے والا ہے۔

(١٣١٦٥) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، وَعَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : مَنِ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَلَدِهِ ، ثُمَّ حَجَّ مِنْ عَامِهِ فَلَيْسَ بِمُتَمَتِّعٍ ، إِنَّمَا الْمُتَمَتِّعُ مَنْ أَقَامَ وَلَمْ يَرْجِعْ.

(۱۳۱۶۵) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص حج کے مہینوں میں عمرہ کرے پھر اپنے شہر واپس آ جائے اور پھر دوبارہ اسی سال حج کرے وہ حج تمتع کرنے والا شمار نہ ہوگا بلکہ جو شخص عمرہ کرنے کے بعد وہیں رہے حج تک واپس نہ آئے وہ حج تمتع کرنے والا ہے۔

(١٣١٦٦) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قُلْتُ : الَّذِينَ يَعْتَمِرُونَ فِي رَجَب ثُمَّ يُقِيمُونَ حَتَّى يَحُجُّوا ، أَمُتَمَتِّعُونَ هُمْ ؟ قَالَ : لاَ ، إِنَّمَا الْمُتَمَتِّعُ مَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ، ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى يَحُجَّ ، فَذَلِكَ مُتَمَتِّعٌ وَعَلَيْهِ الْهَدْيُ ، أَوِ الصَّوْمُ إِنْ لَمْ يَجِدْ.

(۱۳۱۶۶) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا گیا کہ کچھ لوگ رجب کے مہینے میں عمرہ کرتے ہیں اور پھر وہ وہیں پر رہتے ہیں کہ حج بھی کر لیتے ہیں کیا وہ لوگ حج تمتع کرنے والے ہیں؟ آپ ؒ نے فرمایا: نہیں حج تمتع کرنے والا وہ شمار ہوگا جو حج کے مہینوں میں عمرہ کرے اور پھر حج تک وہیں مقیم رہے اور حج بھی کرے یہ شخص تمتع کرنے والا ہے، اس پر ھدی (جانور ذبح کرنا) بھی ہے اگر نہ پائے تو روزے رکھ لے۔

(١٣١٦٧) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ أَقَامَ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ.

(۱۳۱۶۷) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص حج کے مہینوں میں عمرہ کرے اور پھر وہیں رہے اور حج بھی کرلے وہ حج تمتع کرنے والا ہے۔

(١٣١٦٨) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۳۱۶۸) حضرت سعید بن المسیب ؒ سے اسی طرح منقول ہے۔

(١٣١٦٩) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۳۱۶۹) حضرت سعید بن جبیر ؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(١٣١٧٠) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِنْ أَقَامَ فَعَلَيْهِ هَدْيٌ.

(۱۳۱۷۰) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ اگر وہ عمرہ کرنے کے بعد وہیں پر رہے تو اس پر ھدی کا جانور ذبح کرنا لازم ہے۔

(٤٨) مَنْ قَالَ هُوَ مُتَمَتِّعٌ وَإِنْ رَجَعَ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ وہ عمرہ کر کے واپس آ جائے پھر بھی وہ حج تمتع کرنے والا ہے

(١٣١٧١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَرُوا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ، ثُمَّ لَمْ يَحُجُّوا مِنْ عَامِهِمْ ذَلِكَ لَمْ يُهْدُوا.

(۱۳۱۷۱) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ اگر حج کے مہینوں میں عمرہ کرتے اور اس سال حج نہ کر پاتے تو ہدی نہیں بھیجتے تھے۔

(۱۳۱۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ ؛ أَنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ تَمَتَّعُوا ثُمَّ خَرَجُوا إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَأَقْبَلُوا مِنْهَا بِحَجٍّ ، فَسَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ ؟ فَقَالَ :أَنْتُمْ مُتَمَتِّعُونَ.

(۱۳۱۷۲) حضرت یزید الفقیر ؒ کہتے ہیں کہ کوفہ کے کچھ لوگوں نے حج تمتع کا ارادہ کیا عمرہ کر کے مدینہ منورہ چلے گئے اور پھر وہاں سے حج کے لیے آئے، انہوں نے ابن عباس ؓ سے دریافت کیا؟ آپ ؓ نے فرمایا تم حج تمتع کرنے والے ہو۔

(۱۳۱۷۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :عَلَيْهِ الْهَدْيُ أَقَامَ ، أَوْ لَمْ يُقِمْ.

(۱۳۱۷۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ وہ وہیں پر رہے یا نہ رہے (وہ متمتع ہے) اس پر جانور ذبح کرنا ضروری ہے۔

(۱۳۱۷٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَنِ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ، ثُمَّ حَجَّ فِي عَامِهِ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ.

(۱۳۱۷۴) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اشہر حج میں عمرہ کرے پھر اسی سال وہ حج بھی کرے وہ شخص حج تمتع کرنے والا ہے۔

(٤٩) فِي الْعُمْرَةِ بَعْدَ الْحَجِّ

ایام حج کے بعد عمرہ کرنا

(۱۳۱۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ (ح) وَعَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَاحِدٍ ؟ قَالَ :انْتَظِرِي ، فَإِذَا طَهُرْتِ ، فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي مِنْهُ ، ثُمَّ الْقَيْنَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا ، وَلَكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَصَبِكِ ، أَوْ قَالَ : نَفَقَتِكِ ، أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۸٦٧۔ احمد ٦/ ٤٣)

(۱۳۱۷۵) حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! سارے لوگ دو عبادتوں کے ساتھ آتے ہیں اور میں ایک عبادت کے ساتھ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ٹھہر جا، جب تم حیض سے پاک ہو جاؤ تو تنعیم جاؤ وہاں سے احرام باندھ کر (عمرے کے لیے) آؤ پھر ہمیں فلاں فلاں جگہ پر ملنا لیکن اپنے حصے کے بقدر یا اپنے نفقہ کی بقدر فرمایا۔

(۱۳۱۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ عَنِ الْعُمْرَةِ بَعْدَ الْحَجِّ ؟ فَأَمَرَتْنِي بِهَا.

(۱۳۱۷۶) حضرت ولید بن ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ام الدرداء ؓ سے حج کے بعد عمرہ کرنے کے متعلق

دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے مجھے اس کا حکم فرمایا۔

(۱۳۱۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ بَعْدَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا ، وَقَالَ :لَيْسَ فِيهَا هَدْيٌ.

(۱۳۱۷۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایام تشریق کے بعد عمرے کرنے کا دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا اور فرمایا اس پر ھدی نہیں ہے۔

(۱۳۱۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :سُئِلَ عُمَرُ عَنِ الْعُمْرَةِ بَعْدَ الْحَجِّ ؟ فَقَالَ :هِيَ خَيْرٌ مِنْ لاَ شَيْءَ . وَسُئِلَتْ عَائِشَةُ ؟ فَقَالَتْ :عَلَى قَدْرِ النَّفَقَةِ وَالْمَشَقَّةِ . وَسُئِلَ عَلِيٌّ ؟ فَقَالَ :هِيَ خَيْرٌ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ.

(۱۳۱۷۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حج کے بعد عمرہ کرنے کا دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کچھ نہ ہونے سے یہ بہتر ہے۔ حضرت مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مشقت اور نفقہ کی بقدر ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ذرہ برابر نیکی سے بہتر ہے۔

(۱۳۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :كَانَتْ عَائِشَةُ تَعْتَمِرُ فِي آخِرِ ذِي الْحِجَّةِ.

(۱۳۱۷۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ذی الحجہ کے آخر میں (ایام تشریق گذرنے کے بعد) عمرہ فرمایا۔

(۱۳۱۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْعُمْرَةِ بَعْدَ الْحَجِّ بِسِتَّةِ أَيَّامٍ ؟ فَقَالَ : اعْتَمِرْ إِنْ شِئْتَ.

(۱۳۱۸۰) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے حج کے بعد عمرہ کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر چاہو تو کرلو۔

(۱۳۱۸۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ طَاوُسًا ، فَقَالَ :إِنِّي تَعَجَّلْتُ فِي يَوْمَيْنِ ، أَفَأَعْتَمِرُ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۱۳۱۸۱) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں نے دو دنوں میں جلدی کی ہے کیا میں عمرہ کرلوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں۔

(۵۰) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَعْتَمِرَ بَعْدَ الْحَجِّ

جن حضرات نے حج کے بعد عمرہ کرنے کو ناپسند کیا ہے

(۱۳۱۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ ، قَالَ : سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْعُمْرَةِ بَعْدَ الْحَجِّ ؟ فَقَالَ : إِنَّ أُنَاسًا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ ، وَلأَنْ أَعْتَمِرَ فِي غَيْرِ ذِي الْحِجَّةِ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَمِرَ فِي ذِي الْحِجَّةِ.

(۱۳۱۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حج کے بعد عمرہ کرنے کا دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں، لیکن مجھے دوسرے مہینوں میں عمرہ کرنا ذی الحجہ میں عمرہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

(۱۳۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالُوا : لاَ عُمْرَةَ إِلاَّ عُمْرَةٌ ابْتَدَأْتَهَا مِنْ أَهْلِكَ ، وَلاَ عُمْرَةَ إِلاَّ بَعْدَ الصَّدَرِ.

وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ : إِنْ رَجَعَ إِلَى مِيقَاتِ أَهْلِهِ فَاعْتَمَرَ ، رَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ عُمْرَةً.

(۱۳۱۸۳) حضرت عطاء، حضرت طاؤس، اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اس عمرے کے علاوہ اور کوئی عمرہ نہیں ہے جس کی ابتداء آپ نے انہی میقات سے کی اور ایام نحر کے چوتھے دن کے بعد عمرہ نہیں ہے، اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر وہ میقات کی طرف جائے اور وہاں سے احرام باندھ کر آئے تو پھر عمرہ کر لے، مجھے امید ہے اس طرح کرنے سے اس کو عمرہ کا ثواب مل جائے گا۔

(۱۳۱۸٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمْ كَرِهُوا الْعُمْرَةَ بَعْدَ الْحَجِّ ، وَقَالُوا : لاَ تُجْزِىءُ ، وَلاَ تَفِي ، وَقَالُوا : الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَالصَّلاَةُ أَفْضَلُ.

(۱۳۱۸۴) حضرت طاؤس، حضرت عطاء اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ حج کے بعد (انہی دنوں میں) عمرہ کرنے کو ناپسند کرتے تھے، اور فرماتے تھے یہ تیرے لیے کافی اور پورا نہیں ہوگا اور یہ بھی فرماتے تھے کہ بیت اللہ کا طواف کرنا اور نماز پڑھنا اس سے افضل ہے۔

(۵۱) فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ ، وَمَا جَاءَ فِيهَا

رمضان میں عمرہ کرنے کے متعلق جو وارد ہوا ہے

(۱۳۱۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ؛ أَنَّ أَبَا مَعْقِلٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أُمَّ مَعْقِلٍ جَعَلَتْ عَلَيْهَا أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ يَتَيَسَّرْ لَهَا ، فَقَالَ : تَعْتَمِرُ فِي رَمَضَانَ. (نسائی ۴۳۲۸)

(۱۳۱۸۵) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو معقل رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس

میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا نے حج کرنے کی نذر مانی تھی لیکن اس کے اسباب اس کے لیے میسر نہیں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ رمضان میں عمرہ کر لے (اس کا ثواب حج کے برابر ہے)۔

(۱۳۱۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الأَسَدِيِّ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ مَعْقِلٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اعْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ ، فَإِنَّهَا حَجَّةٌ. (ابوداؤد ۱۹۸۲۔ دارمی ۱۸۶۰)

(۱۳۱۸۶) حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے مبارک مہینے میں عمرہ کرو، بیشک یہ (ثواب میں) حج کے برابر ہے۔

(۱۳۱۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، سَمِعَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ وَلاِمْرَأَتِهِ : اعْتَمِرَا فِي رَمَضَانَ ، فَإِنَّ عُمْرَةً لَكُمَا فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً. (احمد ۴/ ۳۵)

(۱۳۱۸۷) انصار کے ایک شخص کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے مجھے اور میری اہلیہ کو فرمایا: تم دونوں رمضان کے مہینے میں عمرہ کرو کہ رمضان کا عمرہ حج کرنے کے برابر ہے۔

(۱۳۱۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ بَيَانٍ ، وَجَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً. (احمد ۱۷۷۔ ابن ماجہ ۲۹۹۱)

(۱۳۱۸۸) حضرت وھب بن خنش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

(۱۳۱۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً. (بخاری ۱۷۸۲۔ مسلم ۹۱۷)

(۱۳۱۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

(۱۳۱۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ قُلْتُ : هَذَا الْحَجُّ الأَكْبَرُ ، فَمَا الْحَجُّ الأَصْغَرُ؟ قَالَ : عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ

(۱۳۱۹۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ یہ حج اکبر ہے، پھر حج اصغر کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا۔

(۱۳۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَا يَعْتَمِرَانِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ.

(۱۳۱۹۱) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ رمضان کے مہینے میں جعرانہ سے عمرہ کرتے تھے۔

(۱۳۱۹۲) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ :قَالَ :خَرَجْتُ أَنَا وَعَطَاءٌ فِي رَمَضَانَ ، فَأَحْرَمْنَا مِنَ الْجِعْرَانَةِ.

(۱۳۱۹۲) حضرت عبد الملک بن سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عطاء رحمہ اللہ رمضان میں عمرہ کرنے کے لیے نکلے اور ہم نے مقام جعرانہ سے احرام باندھا۔

(۱۳۱۹۳) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، قَالَ :كَانَ أبو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لاَ يَعْتَمِرُ إِلاَّ فِي رَمَضَانَ.

(۱۳۱۹۳) حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن رحمہ اللہ رمضان کے علاوہ عمرہ نہ کرتے تھے۔

(۵۲) فِي الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا

(۱۳۱۹٤) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَبْدُ اللهِ عَنِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :(الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ) لَيْسَ فِيهِنَّ عُمْرَةٌ.

(۱۳۱۹۴) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ﴾ ان میں عمرہ نہیں ہے۔

(۱۳۱۹٥) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سُئِلَ عَلْقَمَةُ عَنِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ؟ فَقَالَ : وَيَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدٌ ؟.

(۱۳۱۹۵) حضرت علقمہ رحمہ اللہ سے حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے (تعجب کرتے ہوئے) فرمایا کیا کوئی شخص ایسا بھی کرتا ہے؟!

(۱۳۱۹٦) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ :نَهَى عُمَرُ عَنِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ؟ فَتَلَكَّأَ ، وَقَالَ :نَهَى عُثْمَانُ عَنْهَا.

(۱۳۱۹۶) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے سے منع فرمایا تھا؟ آپ نے کچھ دیر توقف کے بعد فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرمایا تھا۔

(۱۳۱۹۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: افْصِلُوا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ، اجْعَلُوا الْحَجَّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ، وَاجْعَلُوا الْعُمْرَةَ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ، أَتَمَّ لِحَجِّكُمْ وَلِعُمْرَتِكُمْ.

(۱۳۱۹۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے حج اور عمرہ کے درمیان فاصلہ اور وقفہ رکھو، حج حج کے مہینوں میں ادا کرو، اور عمرہ ان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں ادا کرو، تاکہ تمہارے حج اور عمرے مکمل ادا ہوں۔

(۱۳۱۹۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :مَا أَعْلَمُهُمْ يَخْتَلِفُونَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ أَفْضَلُ.

(۱۳۱۹۸) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کسی شخص نے اس بات میں اختلاف کیا ہو کہ عمرہ حج کے مہینوں کے علاوہ کرنا افضل ہے۔

(۱۳۱۹۹) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سُئِلَ الْقَاسِمُ عَنِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ؟ فَقَالَ :كَانُوا لاَ يَرَوْنَهَا تَامَّةً.

(۱۳۱۹۹) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ سے حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: فقہاء اور علماء اس عمرے کو مکمل نہیں سمجھتے۔

(۱۳۲۰۰) حدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ مَيْمُونٍ؛ أَنَّهُ قَالَ:اعْتَمَرْتُ مِنْ بَلَدِي هَذَا فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ.

(۱۳۲۰۰) حضرت میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اپنے اس شہر سے حج کے مہینوں کے علاوہ دوسرے مہینوں میں عمرہ کیا۔

(۵۳) مَنْ رَخَّصَ فِي الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ

جن حضرات نے حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کی اجازت دی ہے

(۱۳۲۰۱) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ : اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرًا ثَلاَثًا ، كُلَّهَا فِي ذِي الْقَعْدَةِ.

(۱۳۲۰۱) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تین عمرے فرمائے اور تینوں عمرے ذی القعدہ کے مہینے میں ادا فرمائے۔

(۱۳۲۰۲) حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي مَعْنٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ ، وَأَبَا الْعَالِيَةِ اعْتَمَرَا فِي الْعَشْرِ

(۱۳۲۰۲) حضرت ابو معن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ اور حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ دونوں نے حج کے دس دنوں میں عمرہ ادا کیا۔

(۱۳۲۰۳) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَخِيهِ ، قَالَ :قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ؛ إِعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْمَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ ، فَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ ، وَلَمْ يَنْزِلْ نَسْخُهُ ، قَالَ فِي ذَلِكَ قَائِلٌ مَا شَاءَ. (مسلم ۱۶۵۔ ابن ماجہ ۲۹۷۸)

(۱۳۲۰۳) حضرت یزید اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: جان لو بیشک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کوذی القعدہ میں عمرہ کروایا، نہ ان کو روکا گیا اور نہ ہی یہ منسوخ کیا گیا اس کے متعلق کہنے والے نے جو چاہا وہ کہہ دیا۔

(۱۳۲۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً إِلاَّ شَهِدْتُهَا ، وَمَا اعْتَمَرَ إِلاَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ.

(۱۳۲۰۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی عمرے کیے ہیں، میں آپ کے ساتھ تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمرے ذی القعدہ کے مہینے میں ادا کیے۔

(۱۳۲۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :الْعُمْرَةُ فِي الْعَشْرِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْعُمْرَةِ بَعْدَ الْحَجِّ.

(۱۳۲۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ذی الحجہ کے دس دنوں میں عمرہ کرنا مجھے حج کے مہینوں کے بعد عمرہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(٥٤) مَنْ زَارَ يَوْمَ النَّحْرِ

جو شخص یوم النحر میں بیت اللہ کی زیارت کرے

(۱۳۲۰٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ، يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ. (مسلم ۱۱۰۔ ابوداؤد ۱۹۰۰)

(۱۳۲۰۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر میں بیت اللہ تشریف لائے اور مکہ میں نماز ظہر ادا فرمائی۔

(۱۳۲۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ وَبَرَةَ ، قَالَ : كَانَ الأَسْوَدُ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ زَارَ الْبَيْتَ مِنْ يَوْمِهِ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ مِنْ يَوْمِهِ ، حَتَّى يَنْفِرَ مَعَ النَّاسِ إِذَا نَفَرُوا.

(۱۳۲۰۷) حضرت وبرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ یوم النحر میں جب رمی فرماتے تو اسی دن بیت اللہ کی زیارت کرتے پھر اسی دن اپنی منزل پر چلے جاتے، یہاں تک کہ جب لوگ نکلتے تو وہ بھی ان کے ساتھ نکلتے۔

(۱۳۲۰۸) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَأْتِيَ الْبَيْتَ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَيَطُوفَ بِهِ.

(۱۳۲۰۸) حضرت محمد رحمہ اللہ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ یوم النحر میں عصر سے پہلے بیت اللہ آ کر اس کا طواف کیا جائے۔

(۱۳۲۰۹) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ : أَفَضْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَشِيَّةَ

النَّحْرِ.

(۱۳۲۰۹) حضرت عبداللہ بن عثمان بن خثیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ یوم النحر کی رات طواف کیا۔

(۱۳۲۱۰) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْحَرُ هَدْيَهُ خَلْفَ الْعَقَبَةِ ، ثُمَّ يَحْلِقُ رَأْسَهُ ، ثُمَّ يُفِيضُ كَمَا هُوَ إِلَى الْبَيْتِ ، قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ.

(۱۳۲۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عقبہ کے پیچھے اپنی قربانی کو ذبح کیا اور پھر اپنے سر کا حلق کروایا پھر اپنے اہل کی طرف لوٹنے سے پہلے طواف کیا۔

(۱۳۲۱۱) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو أَبِي الزَّعْرَاءِ ، قَالَ : سَافَرْتُ مَعَ أَبِي الأَحْوَصِ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ رَمَى الْجَمْرَةَ وَحَلَقَ ، وَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ ، وَلَمْ يُضَحِّ.

(۱۳۲۱۱) حضرت عمرو بن عمرو ابو الزعراء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر حج کیا، جب قربانی کا دن آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے جمرہ کی رمی اور حلق کروایا اور پھر بیت اللہ کا طواف (طواف افاضہ) کیا اور قربانی نہ کی۔

(۱۳۲۱۲) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، قَالَ : كَانَ الأَسْوَدُ إِذَا جَاءَ مِنْ مِنًى رَمَى وَحَلَقَ ، ثُمَّ زَارَ الْبَيْتَ ، وَلاَ يُضَحِّي.

(۱۳۲۱۲) حضرت اسود رحمہ اللہ جب منیٰ سے واپس تشریف لاتے تو رمی کرتے اور حلق کرتے پھر بیت اللہ کا طواف فرماتے لیکن قربانی نہ کرتے۔

(۱۳۲۱۳) حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُمَا زَارَا الْبَيْتَ يَوْمَ النَّحْرِ.

(۱۳۲۱۳) حضرت ابو قلابہ اور حضرت جابر بن زید رحمہما اللہ یوم النحر میں بیت اللہ کا طواف کرتے۔

(۵۵) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى بِتَأْخِيرِ الزِّيَارَةِ بَأْسًا

جو حضرات طواف میں تاخیر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے

(۱۳۲۱۴) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ الْبَيْتَ لَيْلاً. (ابو داؤد ۱۹۹۳۔ احمد ۱/ ۲۸۸)

(۱۳۲۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت بیت اللہ کا طواف فرمایا۔

(۱۳۲۱۵) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا دَاوُد بْنُ شَابُورَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ يُفِيضُ مِنْ

أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ تَكُونُ مَعَهُ امْرَأَةٌ.

(۱۳۲۱۵) حضرت محمد بن منکدر رایٹیلہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم طواف افاضہ کرنے میں جلدی نہ کرتے سوائے ان حضرات کے جن کے ساتھ ان کے گھر والی ہوتی۔

(۱۳۲۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ الزِّيَارَةَ إِلَى اللَّيْلِ.

(۱۳۲۱۶) حضرت طاؤس رایٹیلہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رات تک طواف کو مؤخر فرمایا۔

(۱۳۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي أَيُّوبَ نَفَرًا مِنَ الأَنْصَارِ ، فَمَا زَارَ مِنَّا أَحَدٌ الْبَيْتَ حَتَّى كَانَ فِي النَّفْرِ الآخِرِ ، إِلاَّ رَجُلٌ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ فَتَعَجَّلَ بِهِمْ.

(۱۳۲۱۷) حضرت افلح کے والد فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے ساتھ انصار کی ایک جماعت میں تھے کسی شخص نے بھی طواف نہ کیا۔ یہاں تک کہ جب سب لوگ طواف کر چکے تو پھر ہم نے طواف کیا۔ سوائے ایک آدمی جس کے ساتھ اس کے گھر والے تھے۔ اس نے ان کی وجہ سے جلدی طواف کیا۔

(۱۳۲۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، وَأَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تُؤَخِّرَ الزِّيَارَةَ إِلَى يَوْمِ النَّفْرِ.

(۱۳۲۱۸) حضرت عطاء رایٹیلہ فرماتے ہیں کہ واپس آنے تک طواف میں تاخیر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۳۲۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ بِمِنًى مُعْتَمًّا مُتَقَمِّصًا ، وَكَانَ لاَ يُفِيضُ حَتَّى يَنْفِرَ فِي آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

(۱۳۲۱۹) حضرت محمد بن اسحاق رایٹیلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رایٹیلہ کو منیٰ میں عمامہ باندھے، قمیص پہنے ہوئے دیکھا، انہوں نے ایام تشریق کے آخری دن طواف افاضہ کیا۔

(۱۳۲۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَأْتِي مَكَّةَ إِلاَّ حِينَ يُفِيضُ.

(۱۳۲۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت مکہ آتے جب انہوں نے طواف افاضہ کرنا ہوتا تھا۔

(۱۳۲۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي بَعْدَ النَّحْرِ يَوْمًا ، فَقِيلَ لَهُ : هُوَ نَائِمٌ ، وَمَا زَارَ الْبَيْتَ بَعْدُ.

(۱۳۲۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ یوم النحر کے بعد ایک دن تشریف لائے ان سے کہا گیا، وہ سونے والے ہیں، پھر انہوں نے اس کے بعد طواف نہ کیا۔

(۱۳۲۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤَخِّرَهُ إِلَى الْغَدِ.

(۱۳۲۲۲) حضرت ابراہیم رایٹیلہ فرماتے ہیں کہ اگلے دن تک طواف مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۲۲۳) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : لَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ ، فَقُلْتُ : إِنِّي لَمْ أَزُرِ الْبَيْتَ بعدُ ، فَقَالَ : وَأَنَا إِنَّمَا زُرْتُ الْيَوْمَ.

(۱۳۲۲۳) حضرت ربیع بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ سے یوم النحر کی صبح ملاقات ہوئی، میں نے ان سے کہا میں نے ابھی تک طواف نہیں کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے بھی آج ہی طواف کیا ہے۔

(۱۳۲۲٤) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ بَعْدَ أَيَّامٍ : مَا زُرْتُ بَعْدُ.

(۱۳۲۲۴) حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے ایام تشریق کے بعد فرمایا: میں نے ابھی تک طواف نہیں کیا۔

(۱۳۲۲٥) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لَمْ أَعْقِلْ أَبِي يُفِيضُ إِلاَّ لَيْلاً.

(۱۳۲۲۵) حضرت ابن طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم رات کے وقت ہی طواف کرتے تھے۔

(۱۳۲۲٦) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ لَيْلاً زِيَارَةَ يَوْمِ النَّحْرِ ، وَلَكِنْ لاَ يَبِيتَنَّ بِمَكَّةَ.

(۱۳۲۲۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یوم النحر کی رات میں بیت اللہ کا طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن مکہ میں رات نہ گذارے۔

(۱۳۲۲۷) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا تَرَكَهُ حَتَّى تَمْضِيَ تِلْكَ الأَيَّامُ ، أَهْرَاقَ لِذَلِكَ دَمًا.

(۱۳۲۲۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص طواف چھوڑ دے یہاں تک کہ ایام تشریق گذر جائیں تو وہ اس پر دم ادا کرے۔

(۱۳۲۲۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤَخِّرَ الزِّيَارَةَ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ.

(۱۳۲۲۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یوم النحر تک طواف مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٥٦) فِي الرَّجُلِ يُهِلُّ بِالْحَجِّ فَيُحْصَرُ ، مَا عَلَيْهِ ؟

کوئی شخص حج کا احرام باندھے پھر وہ روک لیا جائے تو اس پر کیا ہے؟

(۱۳۲۲۹) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ حَجَّ فَكُسِرَ ، أَوْ عَرَجَ حَلَّ ، وَعَلَيْهِ الْحَجُّ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لأَبِي هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالاَ : صَدَقَ.

(ترمذی ۹۴۰۔ ابوداؤد ۱۸۵۷)

(۱۳۲۲۹) حضرت حجاج بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص حج کا ارادہ کرے (اور احرام باندھ لے) پھر اس کی ٹانگ وغیرہ ٹوٹ جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ احرام کھول دے اس پر حج کی قضاء ہے۔
راوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے اس حدیث کا ذکر کیا تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔

(١٣٢٣٠) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِالْقِصَاصِ ، أَفَيَأْخُذُ مِنْكُمَ الْعُدْوَانَ ؟ حَجَّةٌ بِحَجَّةٍ ، وَعُمْرَةٌ بِعُمْرَةٍ.

(۱۳۲۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے برابری کا حکم فرمایا ہے، کیا وہ تم سے زیادہ وصول کرے گا؟ حج کے بدلے حج اور عمرہ کے بدلے عمرہ ہے۔

(١٣٢٣١) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عِكْرِمَةَ ، قَالَ : إِذَا أَهَلَّ الرَّجُلُ بِالْحَجِّ فَأُحْصِرَ ، فَلْيَبْعَثْ بِهَدْيِهِ ، فَإِنْ مَضَى جَعَلَهَا عُمْرَةً ، وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ ، وَلاَ هَدْيَ عَلَيْهِ ، وَإِنْ هُوَ أَخَّرَ ذَلِكَ حَتَّى يَحُجَّ ، فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ ، وَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ ، آخِرُهَا يَوْمُ عَرَفَةَ.

(۱۳۲۳۱) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص حج کا احرام باندھے پھر وہ محصور ہو جائے تو اس پر ھدی ہے، پھر اگر اس کے لیے وقت نکل آئے تو اس کو عمرہ بنالے اور آئندہ حج کرے لیکن اس پر قربانی نہیں ہے اور اگر وہ اس کو مؤخر کردے یہاں تک کہ حج ہو جائے تو اس پر آئندہ سال حج اور عمرہ دونوں ہیں اور جو ھدی اس کو میسر ہو اور اگر وہ ھدی نہ پائے تو تین روزے اس طرح رکھے کہ آخری روزہ یوم عرفہ میں ہو۔

(١٣٢٣٢) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلَنِي عَنْ ذَلِكَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ؟ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَعَقَدَ ثَلاَثِينَ ، هَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(۱۳۲۳۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے اس کے متعلق حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے سوال کیا؟ میں نے ان کو خبر دی، پھر اپنے ہاتھ کے ساتھ اس طرح فرمایا اور انگوٹھے کے سر کو شہادت کی انگلی کے سرے پر رکھا جس طرح کنکری وغیرہ پھینکی جاتی ہے، اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا۔

(١٣٢٣٣) حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، وَاللَّهِ مَا الْمُتَمَتِّعُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ كَمَا تَقُولُونَ ، وَلَكِنْ إِنَّمَا الْمُتَمَتِّعُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ ؛ أَنْ يُهِلَّ الرَّجُلُ فَيُحْصَرَ إِمَّا مَرَضٌ ، أَوْ أَمْرٌ يَحْبِسُهُ حَتَّى تَذْهَبَ أَيَّامُ الْحَجِّ ، فَيَقْدَمُ فَيَجْعَلُهَا عُمْرَةً وَيَتَمَتَّعُ بِحَجَّةٍ إِلَى الْعَامِ الْمُقْبِلِ ، وَيُهْدِي وَيَحُجُّ ، فَهَذَا الْمُتَمَتِّعُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ.

(۱۳۲۳۳) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ کی قسم حج کا عمرہ کے ساتھ تمتع اس طرح نہیں ہے جس طرح تم لوگ کہتے ہو، بلکہ حج کا عمرہ کے ساتھ تمتع اس طرح ہوتا ہے کہ کوئی شخص حج کا احرام باندھے پھر اس کو مرض یا کوئی چیز محصور کر دے یہاں تک کہ ایام حج گذر جائیں پھر وہ آئے اور اس حج کو عمرہ میں تبدیل کرے اور آئندہ سال حج تمتع کرے اور ھدی بھی بھیجے (قربانی کرے) یہ ہے حج کا عمرہ کے ساتھ تمتع کرنا۔

(۱۳۲۳٤) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، وحُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :عَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ.

(۱۳۲۳۴) حضرت حسن ریلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ اس پر آئندہ سال حج اور عمرہ دونوں ہیں۔

(۱۳۲۳٥) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۳۲۳۵) حضرت ابراہیم ریلیٹیڈ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۳۲۳٦) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عن ابن شُبْرُمة ، عَنِ الشَّعْبِي ، قَالَ :عَلَيْهِ الْحَجُّ.

(۱۳۲۳۶) حضرت شعبی ریلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ اس پر آئندہ سال صرف حج ہے۔

(۱۳۲۳۷) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إنْ كَانَ حَجَّ فَعَلَيْهِ أَنْ يَصِلَ إلَى الْبَيْتِ بِحَجٍّ ، أَوْ عُمْرَةٍ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَحُجَّ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ.

(۱۳۲۳۷) حضرت عطاء ریلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ اگر وہ حج کا ارادہ کرے تو اس پر لازم ہے کہ وہ حج یا عمرہ کے ساتھ بیت اللہ کی طرف جائے اور اگر وہ حج نہ کر سکے تو اس پر آئندہ سال حج ہے۔

(۱۳۲۳۸) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ :إذَا افْتَرَضَ الرَّجُلُ الْحَجَّ فَأَصَابَهُ حَصْرٌ، فَإِنَّهُ يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ ، فَإِذَا بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ، حَلَّ مِنْ أَشْيَاءَ وَحَرُمَ مِنْ أُخْرَى ، فَإِذَا كَانَ عَامٌ قَابِلٍ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَإِنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَعَلَيْهِ الْهَدْيُ ، وَإِنْ شَاءَ أَقَامَ حَتَّى يَبْرَأَ ، فَيَمْضِي مِنْ وَجْهِهِ فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَيُلْقِي عَنْهُ الْعُمْرَةَ ، وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

(۱۳۲۳۸) حضرت محمد ریلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے اوپر حج لازم کرلے پھر وہ محصور ہو جائے تو ھدی کا جانور بھیجے گا، پھر جب قربانی کا جانور اپنے مقام تک پہنچ جائے تو وہ کچھ اشیاء سے حلال ہو جائے گا، اور کچھ سے محرم رہے گا، پھر جب آئندہ سال آئے تو وہ حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھے گا، اور اگر دونوں کو جمع کرے تو اس پر قربانی بھی ہے، اور اگر وہ چاہے تو جب محصور ہو تو کچھ انتظار کرے پھر جب محصور ہونا ختم ہو جائے تو بیت اللہ جا کر عمرہ کرے اور آئندہ سال صرف عمرہ کرے۔

(۱۳۲۳۹) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ:سَأَلْتُ الْقَاسِمَ، وَسَالِمًا عَنِ الْمُحْصَرِ؟ فَقَالاَ:نَحْوَ قَوْلِ مُحَمَّدٍ.

(۱۳۲۳۹) حضرت ابن عون ریلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم اور حضرت قاسم ریلیٹیا سے محصر شخص کے متعلق دریافت کیا؟ آپ دونوں نے بھی حضرت محمد ریلیٹیڈ کی طرح جواب ارشاد فرمایا۔

(۱۳۲٤۰) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بن يسار ؛ أَنَّ مَعْبَدَ بْنَ حُزَابَةَ الْمَخْزُومِيَّ صُرِعَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ ، فَخَرَجَ ابْنُهُ إِلَى الْمَاءِ الَّذِي صُرِعَ عَلَيْهِ أَبُوهُ ، فَوَجَدَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَابْنَ عُمَرَ ، وَمَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ ، فَكلَّهُمْ ذَكَرَ لَهُ مَصْرَعَ أَبِيهِ وَالَّذِي أَصَابَهُ ، وَكُلُّهُمْ قَالَ : يَتَدَاوَى بِالَّذِي يُصْلِحُهُ ، فَإِذَا صَحَّ اعْتَمَرَ فَفَسَخَ عَنْهُ حِرْمَ الْحَجِّ ، فَإِذَا أَدْرَكَهُ الْحَجُّ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ ، وَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ.

(۱۳۲۴۰) حضرت معبد بن حزابہ المخز ومی ؒ کو مکہ کے سفر میں راستہ میں مرگی کا دورہ پڑا، ان کا بیٹا اس چشمے کی طرف گیا جہاں پر اس کے باپ کو دورہ پڑا تھا، اس نے راستہ میں حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر ؓ اور مروان بن حکم ؓ کو پایا، ان کے سامنے اس کے باپ کے مرگی کے دورے کا ذکر کیا گیا، سب حضرات نے فرمایا: وہ دوا استعمال کرے جس سے وہ ٹھیک ہو جائے، پھر جب ٹھیک ہو جائے تو عمرہ کر کے حج کو ختم کر دے، اور اگر حج کو پالے تو حج کرے اور جو قربانی میسر ہو وہ دیدے۔

(٥٧) فِي الرَّجُلُ إِذَا أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأُحْصِرَ

کوئی شخص عمرہ کا احرام باندھے اور وہ پھر محصور ہو جائے

(۱۳۲٤۱) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : خَرَجْنَا عُمَّارًا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الشُّقُوقِ ، لُدِغَ صَاحِبٌ لَنَا ، فَاعْتَرَضْنَا الطَّرِيقَ نَسْأَلُ مَا نصنعُ بِهِ ؟ فَإِذَا ابْنُ مَسْعُودٍ فِي رَكْبٍ ، فَقُلْنَا : لُدِغَ صَاحِبٌ لَنَا ؟ فَقَالَ : اجْعَلُوا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ صَاحِبِكُمْ يَوْمَ أَمَارَةٍ ، وَلْيُرْسِلْ بِالْهَدْيِ ، فَإِذَا نُحِرَ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ ، وَعَلَيْهِ الْعُمْرَةُ.

(۱۳۲۴۱) حضرت عبد الرحمن بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمار ؓ کے ساتھ عمرہ کرنے کے لیے نکلے جب ہم ذات الشقوق جگہ پر پہنچے تو ہمارے ایک ساتھی کو سانپ نے ڈس لیا، ہم نے راستہ میں کسی ایسے شخص کو تلاش کرنا شروع کر دیا جس سے اس کے متعلق دریافت کریں کہ اب اس کا کیا کریں؟ اچانک ہم نے دیکھا کہ حضرت ابن مسعود ؓ بھی قافلے میں ہیں، ہم نے عرض کیا ہمارے ساتھی کو سانپ نے ڈس لیا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا اپنے اور اپنے ساتھی کے درمیان کوئی دن خاص کر لو اور اس کی طرف سے قربانی کا جانور بھیجو، جب وہ جانور قربان ہو جائے تو وہ شخص اس دن حلال ہو جائے اس پر اس عمرہ کی قضاء ہے۔

(۱۳۲٤۲) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : خَرَجْتُ مُعْتَمِرًا ، فَلَمَّا كُنْتُ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ صُرِعْتُ عَنْ رَاحِلَتِي ، فَانْكَسَرَتْ رِجْلِي ، فَأَرْسَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ مَنْ يَسْأَلُهُمَا ، فَقَالاَ : إِنَّ الْعُمْرَةَ لَيْسَ لَهَا وَقْتٌ كَوَقْتِ الْحَجِّ ، لاَ يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ ، فَأَقَمْتُ بِالدَّثِينة خَمْسَةَ أَشْهُرٍ ، أَوْ ثَمَانِيَةَ أَشْهُرٍ.

(۱۳۲۴۲) حضرت ابو العلاء بن الشخیر ؒ فرماتے ہیں کہ میں عمرہ کے ارادے سے نکلا، میں ابھی راستہ میں ہی تھا کہ میں سواری

سے گر پڑا اور میری ٹانگ ٹوٹ گئی، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص کو بھیجا جو ان سے دریافت کرے، ان دونوں حضرات نے فرمایا: عمرہ کے لیے حج کی طرح کوئی وقت مقرر نہیں ہے، اس لیے وہ جب تک طواف نہ کر لے احرام نہ کھولے گا، راوی کہتے ہیں کہ میں پانچ یا آٹھ ماہ مقام دثنیہ میں ہی رکا رہا۔

(۱۳۲٤۳) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوس ؛ فِي الْمُحْرِمِ بِعُمْرَةٍ اعْتُرِضَ لَهُ ، قَالَ : يَبْعَثُ بِهَدْيٍ ، ثُمَّ يَحْسِبُ كَمْ يَسِيرُ ، ثُمَّ يَحْتَاطُ بِأَيَّامٍ ، ثُمَّ يَحِلُّ.

(۱۳۲۴۳) حضرت طاؤس رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو عمرہ کا احرام باندھے پھر اس کو کوئی عارضہ لاحق ہو جائے تو ھدی بھیج دے اور اندازہ کرے کہ ہدی کتنے دن میں پہنچ جائے گی اتنے دن ٹھہرا رہے اور پھر احرام کھول دے۔

(۵۸) فِي الرَّجُلِ يُوَاقِعُ أَهْلَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ

کوئی شخص حالت احرام میں بیوی سے شرعی ملاقات کرلے

(۱۳۲٤٤) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ الْمُحْرِمِ يُوَاقِعُ امْرَأَتَهُ ؟ فَقَالَ: كَانَ ذَلِكَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ : يَقْضِيَانِ حَجَّهُمَا ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِحَجِّهِمَا ، ثُمَّ يَرْجِعَانِ حَلَالاً كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ ، فَإِذَا كَانَ مِنْ قَابِلٍ حَجَّا وَأَهْدَيَا ، وَتَفَرَّقَا مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي أَصَابَهَا.

(۱۳۲۴۴) حضرت یزید بن یزید بن جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا جو حالت احرام میں بیوی سے شرعی ملاقات کرلے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی ایسا ہوا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا وہ دونوں حج کی قضاء کریں گے اللہ تعالیٰ ہی ان دونوں کے حج کو زیادہ جانتا ہے پھر وہ دونوں احرام کھول کر واپس لوٹ جائیں گے، ان میں سے ہر ایک دوسرے کے لیے حلال ہونے کا سبب ہے، جب اگلا سال آئے تو وہ دونوں حج کریں اور قربانی کریں اور جس جگہ یہ معاملہ پیش آیا تھا اس جگہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہو جائیں (اور اپنا حج مکمل کریں)۔

(۱۳۲٤٥) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : إِنِّي وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا مُحْرِمٌ ، فَقَالَ : اللَّهُ أَعْلَمُ بِحَجِّكُمَا ، امْضِيَا لِوَجْهِكُمَا ، وَعَلَيْكُمَا الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ ، فَإِذَا انْتَهَيْتَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي وَاقَعْتَ فِيهِ فَتَفَرَّقَا ، ثُمَّ لاَ تَجْتَمِعَا حَتَّى تَقْضِيَا حَجَّكُمَا.

(۱۳۲۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ میں نے حالت احرام میں اپنی بیوی سے شرعی ملاقات کرلی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہی تمہارے حج کو زیادہ جانتا ہے تم دونوں واپس چلے جاؤ اور تم پر آئندہ سال حج کرنا ہے، پھر جب آئندہ سال تم اس جگہ پر پہنچ جاؤ جہاں پر تم نے اپنی بیوی سے شرعی ملاقات کی تھی تو تم دونوں الگ الگ ہو جانا اور جب تک تم

دونوں حج مکمل نہ کرلو ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے نہ ہونا۔

(۱۳۲۴۶) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بَدَنَةٌ ، فَإِذَا حَجَّا مِنْ قَابِلٍ تَفَرَّقَا مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي أَصَابَهَا.

(۱۳۲۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان دونوں پر اونٹ قربان کرنا ہے پھر جب وہ آئندہ سال حج کے لیے آئیں تو اس جگہ سے علیحدہ ہو جائیں جہاں پر یہ واقعہ اور کام رونما ہوا تھا۔

(۱۳۲۴۷) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ خُرْشِيد ؛ أَنَّ رَجُلاً اسْتَفْتَى جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ ، وَالْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ أَهَلاَّ بِالْحَجِّ ، ثُمَّ وَقَعَ عَلَيْهَا ، فَقَالاَ : يُتِمَّانِ حَجَّهُمَا ، وَعَلَيْهِمَا الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ ، وَإِنْ كَانَا ذَا مَيْسَرَةٍ أَهْدَى جَزُورًا.

(۱۳۲۴۷) حضرت سعید بن خرشید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ اور حضرت حسن بن محمد رحمہ اللہ سے مسئلہ دریافت کیا کہ میاں بیوی نے حج کے لیے احرام باندھا پھر آپس میں شرعی ملاقات کرلی، آپ دونوں نے فرمایا: وہ دونوں حج مکمل کریں اور آئندہ سال حج کی قضاء لازم ہے اور اگر وہ صاحب استطاعت ہیں تو ان پر اونٹنی قربان کرنا ہے۔

(۱۳۲۴۸) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَى رَجُلٌ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو فَسَأَلَهُ عَنْ مُحْرِمٍ وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ ؟ فَأَشَارَ لَهُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ الرَّجُلُ ، قَالَ شُعَيْبٌ : فَذَهَبْتُ مَعَهُ ، فَسَأَلَهُ ؟ فَقَالَ : بَطَلَ حَجُّهُ ، قَالَ : فَيَقْعُدُ ؟ قَالَ : لاَ ، بَلْ يَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ فَيَصْنَعُ مَا يَصْنَعُونَ ، فَإِذَا أَدْرَكَهُ قَابِلٌ حَجَّ وَأَهْدَى ، فَرَجَعَا إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَأَخْبَرَاهُ ، فَأَرْسَلَنَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ شُعَيْبٌ : فَذَهَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مَعَهُ ، فَسَأَلَهُ ؟ فَقَالَ لَهُ : مِثْلَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : مَا تَقُولُ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : مِثْلَ مَا قَالاَ.

(۱۳۲۴۸) حضرت شعیب فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ ایک شخص نے حالت احرام میں بیوی سے شرعی ملاقات کرلی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کردیا کہ ان سے دریافت کرو، وہ شخص ان کو نہیں جانتا تھا، حضرت شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس کے ساتھ ان کے پاس گیا اور پھر ان سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا حج باطل ہو گیا ہے، اس نے عرض کیا تو کیا وہ بیٹھ جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ لوگوں کے ساتھ جائے اور جس طرح لوگ کرتے ہیں اسی طرح کرتا رہے، پھر جب آئندہ سال آئے تو حج کی قضاء کرے اور قربانی کرے، حضرت شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم دونوں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آئے اور آپ کو خبر دی، پھر حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما نے ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا، حضرت شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پھر میں اس کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے ان سے دریافت کیا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی وہی فرمایا جو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا، پھر وہ شخص حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس واپس آیا اور آپ کو خبر دی، پھر اس شخص نے حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہی جو ان دونوں حضرات کی ہے۔

(۱۳۲٤۹) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : يَمْضِيَانِ لِوَجْهِهِمَا ، وَيَقْضِيَانِ حَجَّهُمَا ، وَيَرْجِعَانِ حَيْثُ أَحَبَّا ، فَإِذَا كَانَ قَابِلٌ أَهَلاَّ مِنْ حَيْثُ كَانَا أَهَلاَّ لِحَجِّهِمَا الَّذِي أَفْسَدَا ، وَأَهْدَيَا وَتَفَرَّقَا.

(۱۳۲۴۹) حضرت سعید بن المسیب ؒ ایسے شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ چلیں اور اپنے حج کو مکمل کریں اور جہاں سے چاہیں لوٹ جائیں، پھر جب آئندہ سال آئے تو وہاں سے حج کے لیے احرام باندھیں جہاں سے انہوں نے فاسد کیا تھا اور دو قربانیاں کریں اور دونوں جدا ہو جائیں۔

(۱۳۲٥۰) حدَّثَنَا محمد بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : يَتِمَّانِ عَلَى حَجِّهِمَا ، وَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا دَمٌ ، وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا أَجْزَأَهُمَا ، وَعَلَيْهِمَا الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ ، وَلاَ يَتَفَرَّقَانِ.

(۱۳۲۵۰) حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں حج مکمل کریں اور ہر ایک پر ایک دم ہے اگرچہ ایک ان دونوں کی طرف سے کافی ہو، اور ان پر آئندہ سال حج کرنا ہے لیکن وہ دونوں آئندہ سال علیحدہ علیحدہ نہ ہوں گے۔

(۱۳۲٥۱) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَعْرِفُ التَّفْرِيقَ فِي الرَّجُلِ إذَا وَاقَعَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۳۲۵۱) حضرت حسن ؒ اس شخص کے متعلق جو بیوی سے حالت احرام میں شرعی ملاقات کرے جدا ہونا ضروری نہیں سمجھتے۔

(۱۳۲٥۲) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ قَالاَ : يَقْضِيَانِ نُسُكَهُمَا وَعَلَيْهِمَا هَدْيٌ هَدْيٌ ، وَيَحُجَّانِ مِنْ قَابِلٍ ، فَإِذَا أَتَيَا الْمَكَانَ الَّذِي وَقَعَ بِهَا لَمْ يَجْتَمِعَا حَتَّى يَحِلاَّ.

(۱۳۲۵۲) حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ ایسے شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ اپنا حج مکمل کریں ان پر دو قربانیاں ہیں اور آئندہ سال حج کی قضاء، پھر جب وہ آئندہ سال اس جگہ پر پہنچ جائیں جہاں یہ معاملہ رونما ہوا تھا تو علیحدہ علیحدہ ہو جائیں پھر جب تک احرام نہ کھول لیں آپس میں ملاقات نہ کریں۔

(٥٩) كَمْ عَلَيْهِمَا ؛ هَدْيٌ وَاحِدٌ ، أَوِ اثْنَانِ ؟

ان پر کتنی قربانیاں ہیں، ایک یا دو؟

(۱۳۲٥۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بَدَنَةٌ.

(۱۳۲۵۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک پر اونٹ قربانی کرنا ہے۔

(۱۳۲٥٤) حدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : يُهْرِيقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا دَمًا.

(۱۳۲۵۴) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک پر دم ہے۔

(۱۳۲۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ: بَيْنَهُمَا بَدَنَةٌ ، وَقَالَ سُفْيَانُ :شَاةٌ تُجْزِىء

(۱۳۲۵۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان ایک اونٹ ہے اور حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بکری کافی ہو جائے گی۔

(۱۳۲۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا هَدْىٌ

(۱۳۲۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک پر قربانی ہے۔

(۱۳۲۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاةٌ

(۱۳۲۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک پر بکری ہے۔

(۱۳۲۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :يُهْدِيَانِ هَدْيًا من عَامِهِمَا

(۱۳۲۵۸) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آئندہ سال ان پر دو قربانیاں ہیں۔

(۱۳۲۵۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بَدَنَةٌ.

(۱۳۲۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک پر اونٹ قربان کرنا ہے۔

(۱۳۲٦۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ قَالاَ: يُهْرِيقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا دَمًا، إِنْ كَانَ وَاحِدًا أَجْزَأَهُمَا.

(۱۳۲۶۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک پر دم ہے اگرچہ ایک ہی ہو تو وہ بھی ان کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

(۱۳۲٦۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ قَالاَ :عَلَيْهِمَا هَدْىٌ هَدْىٌ فِيهِ.

(۱۳۲۶۱) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان دونوں پر ایک ایک قربانی ہے۔

(٦٠) إِذَا وَاقَعَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

بیوی سے جب حالت احرام میں شرعی ملاقات کرے

(۱۳۲٦۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :يُحْرِمَانِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِى أَحْدَثَا فِيهِ.

(۱۳۲۶۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ وہاں سے احرام باندھیں گے جہاں سے احرام کو فاسد کیا تھا۔

(۱۳۲٦۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ :يُحْرِمَانِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِى أَحْرَمَا.

(۱۳۲۶۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جہاں سے احرام باندھا تھا وہیں سے احرام باندھیں گے۔

(۱۳۲٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :إِذَا كَانَ قَابِلاً أَهَلاَّ مِنْ

حَيْثُ كَانَا أَهَلاَّ بِحَجِّهِمَا الَّذِي أَفْسَدَا.

(۱۳۲۶۴) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آئندہ سال آئے تو جہاں سے انہوں نے احرام فاسد کیا تھا وہیں سے احرام باندھیں۔

(۶۱) فِي الْخُشْكَنَانِجِ الأَصْفَرِ لِلْمُحْرِمِ

زعفران ملی خشک روٹی کا محرم کا استعمال کرنا

(۱۳۲۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ :أَرْسَلَ مُجَاهِدٌ ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ إِلَى عَطَاءٍ يَسْأَلاَنِهِ عَنِ الطَّعَامِ لِلْمُحْرِمِ فِيهِ الزَّعْفَرَانُ ؟ فَكَرِهَهُ ، فَقَالاَ :تَأْثُرهُ عَنْ أَحَدٍ ؟ فَقَالَ :لاَ ، فَأَكَلا وَلَمْ يَنْظُرَا إِلَى قَوْلِهِ.

(۱۳۲۶۵) حضرت یزید بن ابوزیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ حضرت عطاء رحمہ اللہ کے پاس محرم کا زعفران ملی ہوئی روٹی کھانے کے متعلق دریافت کرنے گئے؟ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند فرمایا: ان دونوں حضرات نے فرمایا: کسی نے اس بارے میں آپ سے حدیث روایت کی ہے؟ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں، تو ان دونوں حضرات نے وہ روٹی کھالی اور ان کے قول کی پرواہ نہ کی۔

(۱۳۲۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُجَاهِدًا ، وَعَطَاءً عَنِ الْخُشْكَنَانِجِ وَالْخَبِيصِ الأَصْفَرِ ؟ فَكَرِهَاهُ ، قَالَ :فَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، فَقَالَ :تَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَأَنْتَ مُحْرِمٌ ؟ قَالَ :قُلْتُ :لاَ ، قَالَ :فَتَدَّهِنُ بالسمن وَأَنْتَ مُحْرِمٌ ؟ قُلْتُ :لاَ ، قَالَ :فَإِنَّ الْخُشْكَنَانِجَ قَدْ طُبِخَ بِالنَّارِ.

(۱۳۲۶۶) حضرت خصیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ سے خشکنانج روٹی اور زرد حلوہ کے متعلق دریافت کیا؟ آپ دونوں نے اس کو ناپسند فرمایا: راوی کہتے ہیں کہ میں نے پھر حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تو حالت احرام میں زیتون کا تیل استعمال کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، فرمایا: کیا تو حالت احرام میں گھی استعمال کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بیشک خشک نانج روٹی تو آگ میں پکائی جاتی ہے۔

(۱۳۲۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْخُشْكَنَانِجِ الْمُعَصْفَرِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۳۲۶۷) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زرد روٹی جس میں زعفران ملا ہوا اس کے محرم کے لیے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۲۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالْخَبِيصِ الأَصْفَرِ وَالْخُشْكَنَانِجِ الأَصْفَرِ بَأْسًا ، إِذَا مَسَّتْهُ النَّارُ.

(۱۳۲۶۸) حضرت حسن جب زرد حلوہ اور خشکنانج روٹی کو آگ میں بنایا جائے تو محرم کے لیے اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

(۱۳۲۶۹) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِالْخَبِيصِ الأَصْفَرِ لِلْمُحْرِمِ، وَيَقُولاَنِ :مَا مَسَّتْهُ النَّارُ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۳۲۶۹) حضرت طاوس رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ محرم کے لیے زرد حلوہ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور فرماتے ہیں کہ جو چیز آگ میں پکی ہو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۳۲۷۰) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَأْكُلَ الْمُحْرِمُ الطَّعَامَ فِيهِ الزَّعْفَرَانُ.

(۱۳۲۷۰) حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم کے لیے ایسا کھانا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں جس میں زعفران ملا ہو۔

(۱۳۲۷۱) حدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالْخَبِيصِ الأَصْفَرِ وَالْخُشْكَنَانَجِ الأَصْفَرِ بَأْسًا لِلْمُحْرِمِ.

(۱۳۲۷۱) حضرت حکم رحمہ اللہ محرم کے لیے زرد حلوہ اور زعفران ملی ہوئی روٹی کے استعمال کرتے کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

(۱۳۲۷۲) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :ذُكِرَ لإِبْرَاهِيمَ أَنَّ الْمُغِيرَةَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلَ الْخُشْكَنَانَجَ الأَصْفَرَ فِي الإِحْرَامِ ، فَكَانَ إبْرَاهِيمُ يَعْجَبُ مِنْهُ.

(۱۳۲۷۲) حضرت اعمش رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ حضرت مغیرہ رحمہ اللہ محرم کے لیے زرد زعفران ملی ہوئی روٹی استعمال کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے، حضرت ابراہیم رحمہ اللہ یہ سن کر ان پر تعجب کرنے لگے۔

(۱۳۲۷۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَد ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ الْخُشْكَنَانَجَ الأَصْفَرَ وَهُوَ مُحْرِمٌ . قَالَ :وَكَانَ أَبُو جَعْفَرٍ لاَ يَرَى بِالطَّعَامِ فِيهِ الزَّعْفَرَانُ بَأْسًا.

(۱۳۲۷۳) حضرت اسود رحمہ اللہ نے حالت احرام میں زرد زعفران ملی ہوئی روٹی استعمال کی، اور حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ زعفران ملا ہوا کھانا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۳۲۷۴) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ ، ثُمَّ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۱۳۲۷۴) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند فرمایا: پھر اس کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۱۳۲۷۵) حدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا بِالْخُشْكَنَانَجِ الأَصْفَرِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۳۲۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما محرم کے لیے زرد زعفران ملی ہوئی روٹی استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

(٦٢) مَنْ كَرِهَ الْخُشْكَنَانَجَ الأَصْفَرَ لِلْمُحْرِمِ

جوحضرات زردزعفران ملی ہوئی روٹی محرم کے لیے استعمال کرنے کو ناپسند کرتے ہیں

(۱۳۲۷٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۱۳۲۷٦) حضرت قاسم رحمہ اللہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۳۲۷۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۳۲۷۷) حضرت جعفر رحمہ اللہ کے والد سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۳۲۷۸) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الزَّعْفَرَانَ عَلَى الطَّعَامِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۳۲۷۸) حضرت قاسم رحمہ اللہ محرم کے لیے ایسے کھانے کے استعمال کو ناپسند کرتے ہیں جس میں زعفران ملا ہو۔

(٦٣) فِي الْمِلْحِ الأَصْفَرِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کا زرد نمک استعمال کرنا

(۱۳۲۷۹) حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِأَكْلِ الْمُحْرِمِ الْمِلْحَ الَّذِي فِيهِ الزَّعْفَرَانُ.

(۱۳۲۷۹) حضرت حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ محرم کے لیے زعفران ملا ہوا نمک استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

(۱۳۲۸۰) حدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بأس بالْمِلْحِ الأَصْفَرِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۳۲۸۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم کے لیے زرد نمک جس میں زعفران ملا ہو اس کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۲۸۱) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الْمِلْحَ الأَصْفَرَ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۳۲۸۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت طاؤس رحمہ اللہ محرم کے لیے زرد نمک کے استعمال کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۳۲۸۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ جَعْفَرًا عَنِ الْمِلْحِ الأَصْفَرِ لِلْمُحْرِمِ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۱۳۲۸۲) حضرت حسن بن صالح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر رحمہ اللہ سے زرد نمک کے متعلق دریافت کیا کہ محرم اس کو استعمال کرسکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(٦٤) فِي الثَّوْبِ الْمَصْبُوغِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ ، مَنْ قَالَ لاَ بَأْسَ أَنْ يَغْسِلَهُ وَيُحْرِمَ فِيهِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ ورس (ایک پودا جس سے رنگا جاتا ہے) اور زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے کو دھو کر اس میں احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں

(۱۳۲۸۳) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُحْرِمَ وَمَعِي ثَوْبٌ مَصْبُوغٌ بِالزَّعْفَرَانِ ، فَغَسَلْتُهُ حَتَّى ذَهَبَ لَوْنُ الزَّعْفَرَانِ ، فَقَالَ سَعِيدٌ : مَعَكَ ثَوْبٌ غَيْرُهُ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَأَحْرِمْ فِيهِ.

(۱۳۲۸۳) حضرت ابو بشر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا: میں احرام باندھنا چاہتا ہوں اور میرے پاس زعفران سے رنگا ہوا کپڑا ہے میں نے اس کو اتنا دھویا ہے کہ اس کا رنگ ختم ہوگیا ہے؟ حضرت سعید رحمہ اللہ نے دریافت کیا کہ تیرے پاس اس کے علاوہ بھی کوئی کپڑا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ نہیں، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا پھر اسی کپڑے میں احرام باندھ لے۔

(۱۳۲۸٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : يَغْسِلُهُ وَيُحْرِمُ فِيهِ.

(۱۳۲۸۴) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کو کپڑے دھولے اور پھر اس میں احرام باندھ لے۔

(۱۳۲۸٥) حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : أَتَيْتُهُ فِي مِلْحَفَةٍ مَصْبُوغَةٍ بِالزَّعْفَرَانِ مُشْبَعَةٍ ، فَقُلْتُ : أُحْرِمُ فِي هَذِهِ ؟ فَقَالَ : اغْسِلْهَا وَأَحْرِمْ فِيهَا.

(۱۳۲۸۵) حضرت صالح بن جبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے لے کر حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اس کپڑے میں احرام باندھ لوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو دھو لو اور پھر احرام باندھ لو۔

(۱۳۲۸٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ ، مَوْلَى آلِ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُحْرِمَ فِي الثَّوْبِ الْمَصْبُوغِ بِالزَّعْفَرَانِ ، إِذَا غَسَلَهُ.

(۱۳۲۸۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے کو دھو کر احرام بنا لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۲۸۷) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُحْرِمَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ قَدْ صُبِغَ بِالزَّعْفَرَانِ ، ثُمَّ غُسِلَ ، لَيْسَ لَهُ نَفْضٌ ، وَلاَ رَدْعٌ.

(۱۳۲۸۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے کو دھو کر احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر اس میں خوشبو نہ ہو اور اس کا رنگ بھی پھیکا پڑ گیا ہو۔

(۱۳۲۸۸) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الثَّوْبِ الْمَصْبُوغِ بِالْوَرْسِ

وَالزَّعْفَرَانِ ، قَالَ :إذَا غُسِلَ ذَلِكَ مِنْهُ فَذَهَبَ لَمْ يَرَهُ شَيْئًا أَنْ يَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ.

(۱۳۲۸۸) حضرت ابراہیم ریٹیلیے سے زعفران اور ورس سے رنگے ہوئے کپڑے کو احرام میں باندھنے کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا: جب اس کپڑے کو دھولیا جائے کہ اس سے اس کا اثر زائل ہو جائے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۲۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۳۲۸۹) حضرت حسن ریٹیلیے سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۳۲۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ :اغْسِلْهُ وَأَحْرِمْ فِيهِ.

(۱۳۲۹۰) حضرت ابن الحنفیہ ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ اس کپڑے کو دھو کر اس میں احرام باندھ لو۔

(۱۳۲۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُرْوَةَ سَأَلَ عُرْوَةَ عَنِ الثَّوْبِ الْمَصْبُوغِ ، إِذَا غُسِلَ حَتَّى يَذْهَبَ لَوْنُهُ ؟ فنهاه عَنْهُ.

(۱۳۲۹۱) حضرت عبداللہ بن عروہ ریٹیلیے نے حضرت عروہ ریٹیلیے سے رنگے ہوئے کپڑے کے متعلق دریافت کیا جس کو اتنا دھویا گیا ہو کہ اس کا رنگ زائل ہو گیا ہو؟ آپ نے ان کو اس کپڑے سے منع کر دیا۔

(۱۳۲۹۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :يُكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ الثَّوْبُ الْمَصْبُوغُ بِالزَّعْفَرَانِ ، وَالْمُشْبَعَةُ بِالْعُصْفُرِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبًا غَسِيلاً.

(۱۳۲۹۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زعفران سے رنگے ہوئے کپڑوں میں عورتوں کے احرام باندھنے کو ناپسند فرماتی تھیں اور زرد رنگ کے کپڑے میں مرد اور عورتوں دونوں کے لیے ناپسند کرتی تھیں، ہاں مگر یہ کہ اس کو دھولیا گیا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۲۹۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :إذَا غُسِلَ الثَّوْبُ الْمَصْبُوغُ ، وَذَهَبَ رِيحُهُ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُحْرِمَ فِيهِ.

(۱۳۲۹۳) حضرت طاؤس ریٹیلیے سے دریافت کیا گیا رنگے ہوئے کپڑے کو اتنا دھویا جائے کہ اس کا رنگ ختم ہو جائے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ریٹیلیے نے فرمایا اس کپڑے میں احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٦٥) فِي الْقُرَادِ وَالْقَمْلَةِ تَدِبُّ عَلَى الْمُحْرِمِ

چچڑی (کیڑا) یا جوں محرم پر رینگنے لگے

(۱۳۲۹٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَمْلَةِ أَجِدُهَا عَلَى وَجْهِي وَأَنَا مُحْرِمٌ ؟ فَقَالَ :أَلْقِهَا عَنْ وَجْهِكَ ، فَلَيْسَ لَهَا فِيهِ نَصِيبٌ.

(۱۳۲۹۴) حضرت ابو بشر ریٹیلیے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید ریٹیلیے سے دریافت کیا کہ میں نے حالت احرام میں

چہرے پر جوں پائی ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا اس کو پھینک دے اس میں تیرے لیے کوئی حصہ نہیں ہے۔

(۱۳۲۹۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَتْهُ ، فَقَالَتْ : إِنِّي وَجَدْتُ قَمْلَةً فَأَلْقَيْتُهَا ، أَوْ قَتَلْتُهَا ؟ قَالَ : مَا الْقَمْلَةُ مِنَ الصَّيْدِ.

(۱۳۲۹۵) ایک عورت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئی اور عرض کیا کہ اگر میں جوں پاؤں تو اس کو پھینک دوں یا مار دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جوں شکار میں سے نہیں ہے۔

(۱۳۲۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِعَطَاءٍ : أَطْرَحُ الْقَمْلَةَ تَدِبُّ عَلَيَّ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَأَتَقَمَّلُ ؟ قَالَ : يُكْرَهُ أَنْ تُقَمِّلَ ثِيَابَكَ وَأَنْتَ مُحْرِمٌ ، قَالَ : قُلْتُ : الْقُرَادُ وَالْقَمْلَةُ تَدِبُّ عَلَيَّ؟ قَالَ : انْبِذْ عَنْكَ مَا لَيْسَ مِنْكَ.

(۱۳۲۹۶) ایک شخص نے حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا کہ جوں میرے اوپر رینگے تو اس کو پھینک دوں؟ آپ ؒ نے فرمایا: ہاں، اس شخص نے عرض کیا: میں جوؤں کو ڈھونڈ کر مار دوں؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ حالت احرام میں کپڑوں سے جوؤں کو ڈھونڈ کر مارنے کو ناپسند کیا گیا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ چچڑی اور جوں اگر میرے اوپر رینگے تو کیا کروں؟ آپ ؒ نے فرمایا اس کو پھینک کر دور کر دے تجھ پر کوئی جرمانہ نہیں ہے۔

(۱۳۲۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سُئِلَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنِ الْمُحْرِمِ يَرَى الْقَمْلَةَ فِي ثَوْبِهِ ؟ قَالَ : يَأْخُذُهَا أَخْذًا رَفِيقًا ، فَيَضَعُهَا عَلَى الأَرْضِ وَلاَ يَتَفَلَّى.

(۱۳۲۹۷) حضرت عکرمہ بن خالد المخزومی ؒ سے دریافت کیا گیا کہ اگر محرم کپڑوں پر جوئیں دیکھے تو؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس کو آرام سے پکڑ کر پھینک دے لیکن خود جوئیں تلاش نہ کرے۔

(۱۳۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُلْقِي الْمُحْرِمُ عَنْهُ الْقَمْلَةَ إِنْ شَاءَ.

(۱۳۲۹۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر محرم چاہے تو اپنے اوپر سے جوں پھینک دے۔

(۱۳۲۹۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : عَلِقَ بِي قُرَادٌ وَأَنَا مُحْرِمٌ ، فَقُلْتُ لِطَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ؟ فَقَالَ : اطْرَحْهُ ، أَبْعَدَ اللهُ الْقُرَادَ.

(۱۳۲۹۹) حضرت معتمر ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ میری ساتھ چیچڑی چمٹ گئی میں حالت احرام میں تھا، میں نے حضرت طلق بن حبیب ؒ سے دریافت کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا اس کو پھینک دے اللہ تعالیٰ چچڑی کو تجھ سے دور کرے۔

(٦٦) فِي الطَّوَافِ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

جن حضرات نے سواری پر سوار ہو کر طواف کرنے کی اجازت دی ہے

(۱۳۳۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهِ. (مسلم ۲۵۵۔ ابوداؤد ۱۸۷۵)

(۱۴۳۰۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سواری پر سوار ہو کر طواف فرمایا اور خم دار لکڑی سے حجر اسود کا استلام فرمایا۔

(١٣٣٠١) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ ، فَكَانَ إِذَا أَتَى عَلَى الْحَجَرِ الأَسْوَدِ أَشَارَ إِلَيْهِ.

(۱۴۳۰۱) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا، جب بھی حجر اسود کے پاس سے گزرتے تو اس کی طرف اشارہ فرماتے۔

(١٣٣٠٢) حدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا طُفْتُ طَوَافَ الْخُرُوجِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكَ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ.

(بخاری ۱۶۱۹۔ ابوداؤد ۱۸۷۷)

(۱۴۳۰۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے طواف وداع نہیں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کر لینا۔

(١٣٣٠٣) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اشْتَكَى ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ وَمَعَهُ مِحْجَنٌ ، كُلَّمَا مَرَّ عَلَى الْحَجَرِ اسْتَلَمَهُ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَنَاخَ ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. (بخاری ۱۶۱۲۔ ابوداؤد ۱۸۷۲)

(۱۴۳۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف تھی پھر آپ نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خم دار چھڑی تھی، جب بھی حجر اسود کے پاس سے گذرتے اس کا استلام فرماتے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم طواف سے فارغ ہوئے تو اونٹ سے اتر گئے اور پھر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(١٣٣٠٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْرُوفٍ الْمَكِّيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ وَأَنَا غُلاَمٌ يَقُول : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ. (مسلم ۹۲۷۔ ابوداؤد ۱۸۷۴)

(۱۴۳۰۴) حضرت معروف المکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے چھوٹے ہوتے وقت حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے سنا تھا وہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف سواری پر سوار ہو کر فرمایا۔

(١٣٣٠٥) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهِ ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ : مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ؟ قَالَ : التَّوْسِعَةَ عَلَى أُمَّتِهِ.

(۱۴۳۰۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف فرمایا اور خم دار چھڑی سے حجر اسود

کا استلام فرمایا اور صفا ومروہ کے درمیان سعی فرمائی، حضرت حجاج ریشید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ریشید سے پوچھا کہ ایسا کرنے میں آپ ﷺ کا مقصود کیا تھا؟ آپ ریشید نے فرمایا امت پر وسعت کی غرض سے آپ ﷺ نے ایسا فرمایا۔

(۱۳۳۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبِي إِذَا رَآهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ عَلَى الدَّوَابِّ نَهَاهُمْ.

(۱۳۳۰٦) حضرت ہشام ریشید فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم جب کسی کو سواری پر طواف کرتے ہوئے دیکھتے تو منع فرمادیتے۔

(٦٧) فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا اور مروہ کے درمیان سعی کا بیان

(۱۳۳۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعَى عَلَى رَاحِلَتِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۳۳۰۷) حضرت سعید بن جبیر ریشید سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے صفا ومروہ کی سعی سوار ہو کر فرمائی۔

(۱۳۳۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَائِشَةَ تَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَغْلٍ.

(۱۳۳۰۸) حضرت ابوادریس ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خچر پر سوار ہو کر صفا ومروہ کی سعی فرماتے ہوئے دیکھا۔

(۱۳۳۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَحْوَصِ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى حِمَارٍ.

(۱۳۳۰۹) حضرت احوص ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو گدھے پر سوار ہو کر صفا مروہ کی سعی کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۳۳۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعد ، قَالَ ، سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ؟ فَقَالَ : طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِبًا وَأَنَا أَطُوفُ رَاكِبًا ، فَطُفْتُ أَنَا وَهُوَ رَاكِبَيْنِ.

(۱۳۳۱۰) حضرت ربیع بن سعد ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر ریشید سے صفا ومروہ کی سعی کے متعلق دریافت فرمایا؟ آپ ریشید نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سوار ہو کر سعی کی اور میں نے بھی سوار ہو کر کی تھی، پھر میں نے اور انہوں نے سوار ہو کر سعی کی۔

(۱۳۳۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ رُكُوبَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، إِلاَّ مِنْ عُذْرٍ.

(۱۳۳۱۱) حضرت حسن ریشید اور حضرت عطاء ریشید مردوں اور عورتوں کے لیے بغیر عذر کے صفا ومروہ کی سعی سوار ہو کر کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۳۳۱۲) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى حِمَارٍ.

(۱۳۳۱۲) حضرت خارجہ بن حارث ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عراک بن مالک ولیٹھیڈ کو دراز گوش پر سوار صفاومروہ کی سعی کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۳۳۱۳) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ يَزِيدَ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُجَاهِدًا ، وَعَطَاءً يَسْعَيَانِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى دَابَّتَيْنِ.

(۱۳۳۱۳) حضرت یزید الشیبانی ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد ولیٹھیڈ اور حضرت عطاء ولیٹھیڈ کو سواریوں پر سوار صفاومروہ کی سعی کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۳۳۱٤) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبِي إِذَا رَآهُمْ وَ هُمْ يَسْعَوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رُكْبَانًا ، قَالَ : قَدْ خَابَ هَؤُلاَءِ وَخَسِرُوا.

(۱۳۳۱۴) حضرت ہشام ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم اگر کسی کو صفا مروہ کی سعی سوار ہو کر کرتے ہوئے دیکھتے تو فرماتے: تحقیق یہ لوگ نقصان اور خسارے میں ہوئے۔

(۱۳۳۱٥) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كان يَكْرَهُ الرُّكُوبَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلاَّ مِنْ ضَرُورَةٍ.

(۱۳۳۱۵) حضرت طاؤس ولیٹھیڈ ضرورت کے بغیر صفاومروہ کی سعی سوار ہو کر کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(٦٨) مَنْ كَانَ إِذَا حَاذَى بِالْحَجَرِ نَظَرَ إِلَيْهِ فَكَبَّرَ

جب دوران طواف حجر اسود کے برابر ہو تو اس کی طرف دیکھے اور تکبیر کہے

(۱۳۳۱٦) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ ، كَانَ أَمِيرًا عَلَى الْحَجِّ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ رَجُلاً شَدِيدًا ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهُ : يَا عُمَرُ ، إِنَّكَ رَجُلٌ شَدِيدٌ تُؤْذِي الضَّعِيفَ ، فَإِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ فَرَأَيْتَ مِنَ الْحَجَرِ خَلْوَةً فَادْنُ مِنْهُ ، وَإِلاَّ فَكَبِّرْ وَهَلِّلْ وَامْضِ. (احمد ۱/ ۲۸۔ بیہقی ۸۰)

(۱۳۳۱۶) حضرت ابو یعفور ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ خزاعہ کے ایک شخص نے جو حاجیوں پر امیر تھا ہمیں مکہ میں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے طاقور اور مضبوط جسم کے مالک تھے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ تو قوی شخص ہے، تو کمزور کو تکلیف پہنچاتا ہے، جب تو بیت اللہ کا طواف کرے اور حجر اسود کو خالی دیکھے تو اس کے قریب ہو جا (اور اگر رش ہو تو) تکبیر

وتہلیل کہہ کر گذر جا۔

(۱۳۳۱۷) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا حَاذَيْتَ بِهِ ، فَكَبِّرْ وَادْعُ وَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۳۳۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حجر اسود کے برابر آ جاؤ تو تکبیر کہو اور دعا کرو اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو۔

(۱۳۳۱۸) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، حَتَّى إِذَا حَاذَى بِالْحَجَرِ نَظَرَ إِلَيْهِ وَالْتَفَتَ إِلَيْهِ ، فَكَبَّرَ نَحْوَهُ.

(۱۳۳۱۸) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو طواف کرتے ہوئے دیکھا جب آپ حجر اسود کے برابر آتے تو اس کی طرف متوجہ ہوتے اور تکبیر پڑھتے۔

(۱۳۳۱۹) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَنَسًا يَسْتَقْبِلُ الأَرْكَانَ بِالتَّكْبِيرِ.

(۱۳۳۱۹) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو ارکان کا استقبال (استلام) تکبیر کے ساتھ کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۳۳۲۰) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبِي إِذَا غُلِبَ اسْتَقْبَلَهُ وَكَبَّرَ وَمَضَى.

(۱۳۳۲۰) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم حضرت عروہ جب ازدحام دیکھتے تو حجر اسود کے سامنے آ کر تکبیر کہتے اور گذر جاتے۔

(۱۳۳۲۱) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ حِينَ اسْتَفْتَحَ الطَّوَافَ اسْتَقْبَلَ الْحَجَرَ وَلَمْ يَمَسَّهُ ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ ، فَسَأَلْتُ عَطَاءً ؟ فَقَالَ : كَبِّرْ ، وَلاَ تَرْفَعْ يَدَيْكَ بِالتَّكْبِيرِ.

(۱۳۳۲۱) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ رحمہ اللہ نے طواف کی ابتداء حجر اسود کے سامنے آ کر کی لیکن اس کو ہاتھ نہ لگایا تکبیر کہی اور ہاتھوں کو بلند کیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تکبیر کہو اور تکبیر کہتے وقت ہاتھوں کو نہ اٹھاؤ۔

(۱۳۳۲۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِرْجَان ، قَالَ :رَأَيْتُ مُجَاهِدًا إِذَا مَرَّ بِالْحَجَرِ نَظَرَ إِلَيْهِ فَكَبَّرَ.

(۱۳۳۲۲) حضرت محمد بن برجان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ کو طواف کرتے ہوئے دیکھا، جب آپ رحمہ اللہ حجر اسود کے پاس سے گذرتے تو اس کی طرف دیکھ کر تکبیر پڑھتے۔

(٦٩) مَا قَالُوا فِي الزِّحَامِ عَلَى الْحَجَرِ

حجر اسود پر اژدہام ہو جائے تو دھکا نہ دے

(١٣٣٢٣) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ :قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ :مَا صَنَعْتَ ؟ قَالَ :اسْتَلَمْتُ وَتَرَكْتُ ، قَالَ :أَصَبْتَ. (حاکم ۳۰۷۔ ابن حبان ۳۸۲۳)

(۱۳۳۲۳) حضرت عروہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف ؓ سے دریافت فرمایا: طواف میں تو نے کیا کیا؟ آپ ؓ نے فرمایا میں نے حجر اسود کا استلام کیا اور اس کو چھوڑ دیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نے ٹھیک کیا۔

(١٣٣٢٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ:رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ زَاحَمَ عَلَى الْحَجَرِ حَتَّى دَمِيَ مَنْخِرُهُ.

(۱۳۳۲۴) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ کو حجر اسود پر دھکے دیتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ آپ کی ناک خون آلود ہوگئی۔

(١٣٣٢٥) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :طُفْتُ مَعَهُ ، فَكَانَ لاَ يُزَاحِمُ عَلَى الْحَجَرِ.

(۱۳۳۲۵) حضرت الشیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؒ کے ساتھ طواف کیا آپ ؒ حجر اسود پر دھکے نہ دیتے (بلکہ استلام کر کے گذر جاتے)۔

(١٣٣٢٦) حدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّر ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إذَا كَانَ عَلَى الْحَجَرِ زِحَامٌ ، فَلاَ تُؤْذِيَنَّ وَلا تُؤْذَيَنَّ ، وَابْعُدْ مِنْهُ.

(۱۳۳۲۶) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جب حجر اسود پر اژدہام دیکھو تو نہ کسی کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ خود تکلیف اٹھاؤ اور اس سے دور ہو جاؤ۔

(١٣٣٢٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بن عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :لاَ يُزَاحَمُ عَلَى الْحَجَرِ.

(۱۳۳۲۷) حضرت جابر بن زید ؒ حجر اسود پر ازدحام نہ کرتے تھے (کسی کو دھکا نہ دیتے تھے)۔

(١٣٣٢٨) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُزَاحِمَ عَلَى الْحَجَرِ ، تُؤْذِي مُسْلِمًا ، أَوْ يُؤْذِيكَ.

(۱۳۳۲۸) حضرت ابن عباس ؓ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ حجر اسود پر لوگوں کو دھکا دیا جائے، مسلمانوں کو تکلیف ہو اور تمہیں خود تکلیف ہو۔

(١٣٣٢٩) حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، وَسَالِمٍ ، وَالْقَاسِمِ ؛ أَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يُزَاحِمُونَ عَلَى الْحَجَرِ ، وَكَانُوا يُقِيمُونَ سَاعَةً مُسْتَقْبَلَه.

(۱۳۳۲۹) حضرت عطاء، حضرت مجاہد، حضرت محمد بن علی، حضرت سالم اور حضرت قاسم رحمہم اللہ حجر اسود پر دھکے دینے کو ناپسند کرتے تھے، وہ حجر اسود کے سامنے کچھ دیر کھڑے ہوتے اور گذر جاتے۔

(١٣٣٣٠) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَسَنَ أَتَى الْحَجَرَ فَرَأَى زِحَامًا فَلَمْ يَسْتَلِمْهُ ، فَدَعَا ، ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَصَلَّى عِنْدَهُ رَكْعَتَيْنِ.

(۱۳۳۳۰) حضرت سعید بن عبید الطائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حجر اسود پر اژدحام دیکھا تو استلام نہ کیا، آپ نے دعا کی اور مقام ابراہیم پر آ گئے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(١٣٣٣١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَلِمُهُ وَلاَ يُزَاحِمُ عليه ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

(۱۳۳۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حجر اسود کا استلام فرماتے لیکن دھکم پیل نہ کرتے جب کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس طرح کرتے۔

(٧٠) فِي دُخُولِ الْبَيْتِ ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

جن حضرات نے بیت اللہ میں داخل ہونے کی اجازت دی ہے

(١٣٣٣٢) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، وَحَجَّاجٍ ، وَعَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إنَّ دُخُولَكُمُ الْبَيْتَ لَيْسَ مِنْ حَجِّكُمْ فِي شَيْءٍ.

(۱۳۳۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں اے لوگو! بیت اللہ کے اندر داخل ہونا تمہارے حج کے ارکان میں سے نہیں ہے۔

(١٣٣٣٣) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْحَاجِّ ، قَالَ :إِنْ شَاءَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَدْخُلْهَا، وَقَالَ :إِنْ دَخَلَهَا فَحَسَنٌ ، وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْهَا فَلاَ بَأْسَ ، وَإِنْ دَخَلْتَهَا فَتَيَامَن إِلَى السَّارِيَةِ الْوُسْطَى فَصَلِّ عِنْدَهَا.

(۱۳۳۳۳) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو بیت اللہ میں داخل ہو جاؤ اور اگر چاہو تو نہ داخل ہو، اور فرماتے ہیں اگر داخل ہو جاؤ تو یہ اچھا ہے لیکن نہ داخل ہونے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے اور اگر داخل ہو جاؤ تو درمیانے ستون کے دائیں طرف ہو کر نماز ادا کرو۔

(١٣٣٣٤) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ دُخُولِ الْبُيُتِ ؟ فَقَالَ :لاَ يَضُرُّكَ وَاللَّهِ أَنْ لاَ

تَدْخُلَهُ.

(۱۳۳۳۴) حضرت خیثمہ رحمہ اللہ سے بیت اللہ میں داخل ہونے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر تو داخل نہ ہو تو تجھے نقصان نہ دے گا۔

(۱۳۳۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ وَاقِدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِنْ شِئْتَ فَلاَ تَدْخُلْهُ.

(۱۳۳۳۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو نہ داخل ہو (کوئی حرج نہیں)۔

(۱۳۳۳۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَنْ دَخَلَ الْبَيْتَ دَخَلَ فِي حَسَنَةٍ ، وَخَرَجَ مِنْ سَيِّئَةٍ ، وَخَرَجَ مَغْفُورًا لَهُ.

(۱۳۳۳۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بیت اللہ میں داخل ہوتا ہے وہ نیکی میں داخل ہوتا ہے اور گناہوں سے نکلتا ہے اور جب وہ واپس نکلتا ہے تو اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے۔

(۷۱) فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ قَبْلَ أَنْ تَنْفِرَ

عورت کو حج کے لیے نکلنے سے پہلے حیض آ جائے

(۱۳۳۳۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : حَاضَتْ صَفِيَّةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ، فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَحَابِسَتُنَا هِيَ ؟ قُلْتُ :قَدْ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ ذَلِكَ ، قَالَ :فَلْتَنْفِرْ. (مسلم ۳۸۳۔ ابوداؤد ۱۹۹۶)

(۱۳۳۳۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ طواف افاضہ کے بعد حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ ہمیں روکے رکھے گی؟ میں نے عرض کیا طواف کرنے کے بعد اس کو حیض آیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اس کو چاہیے لوگوں کے ساتھ ہی نکلے۔

(۱۳۳۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :فَلاَ إِذَنْ.

(بخاری ۱۷۵۷۔ مسلم ۳۸۴)

(۱۳۳۳۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کوئی بات نہیں۔

(۱۳۳۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ فَقُلْنَا :إِنَّهَا قَدْ حَاضَتْ ، فَقَالَ :عَقْرَى حَلْقَى ، مَا أُرَاهَا إِلاَّ حَابِسَتَنَا قَالَتْ: قُلْتُ :إِنَّهَا قَدْ طَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ ، قَالَ :فَلاَ إِذَنْ ، مُرُوهَا فَلْتَنْفِرْ. (مسلم ۹۶۵۔ نسائی ۴۱۸۹)

(۱۳۳۳۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت صفیہ کا ذکر ہوا کہ ان کو حیض آ گیا ہے

آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا ستیاناس ہو اگر وہ ہمیں روکنا چاہتی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ انہوں نے یوم النحر میں طواف کرلیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں اس کو حکم دو وہ بھی لوگوں کے ساتھ نکلے۔

(۱۳۳٤٠) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ القَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ زَارَتِ الْبَيْتَ يَوْمَ النَّحْرِ ، ثُم حَاضَتْ قَبْلَ النفْرِ ؟ فَقَالَ : يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ ، كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ : قَ فَرَغَتْ إِلاَّ عُمَرَ ، فَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ : يَكُونُ آخِرَ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ.

(۱۳۳۴۰) حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک عورت نے یوم النحر میں بیت اللہ کا طواف کیا پھر نکلنے سے قبل اس حیض آ گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ وہ فارغ ہو چکی۔ سوائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے، وہ فرماتے ہیں اس کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہو۔

(۱۳۳٤١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ خَالَفَ أَحَدٌ فِي شَيْءٍ فَتَرَكَهُ ، حَتَّى يُقَرِّرَهُ ، فَخَالَفَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي الْمَرْأَةِ تَطُوفُ ثُمَّ تَحِيضُ ، فَقَالَ ابن عَبَّاسٍ : تَنْفِرُ ، فَأَرْسَلُوا إِلَى امْرَأَةٍ كَانَ أَصَابَهَا ذَلِكَ فَوَافَقَتِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

(۱۳۳۴۱) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کبھی نہیں دیکھا کہ ابن عباس سے کسی نے مخالفت کی ہو تو انہوں نے اس شخص کو چھوڑ دیا ہو جب تک کہ مسئلہ کو اس کے سامنے ثابت نہ کرلیتے، حضرت جابر بن عبد اللہ نے اس عورت کے بارے میں جس کو طواف کے بعد حیض آیا ہو آپ کی مخالفت کی (اختلاف کیا) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ نکلے گی، پھر اس عورت کو بلایا جس کے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا تھا، اس عورت نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی موافقت کی۔

(۱۳۳٤٢) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ رَبِيعَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ امْرَأَةٍ حَاضَتْ بَعْدَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ ؟ قَالَ : تَصْدُرُ.

(۱۳۳۴۲) حضرت سعد بن مالک رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ عورت کو یوم النحر میں طواف کرنے کے بعد حیض آ جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ واپس لوٹے گی۔

(۱۳۳٤٣) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ عَلَى الْحَائِضِ ، إ كَانَتْ طَافَتْ طَوَافَ يَوْمِ النَّحْرِ سَبْعَةَ أَيَّامٍ ، حَتَّى تَطُوفَ طَوَافَ يَوْمِ النَّفْرِ.

(۱۳۳۴۳) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول یہ تھا کہ عورت اگر یوم النحر کو طواف کر چکی تو اسے سات دن تک مکہ میں روکتے تاکہ وہ کوچ کرنے کے دن کا طواف بھی کرلے۔

(۱۳۳٤٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَانِئٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ بَ

النَّحْرِ بَعْدَمَا طَافَتْ ، فَسُئِلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ؟ فَقَالَ : تَنْفِرُ.

(۱۳۳۴۴) حضرت یزید بن ہانی فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے طواف کیا پھر اس کو طواف کے بعد یوم النحر میں حیض آ گیا، حضرت حسن ابن علی سے دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا وہ نکلے گی (واپس لوٹے گی حج مکمل ہو گیا ہے)۔

(۱۳۳٤٥) حدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ تَحِيضُ ؟ فَقَالَ : لِيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ ، فَقَالَ الْحَارِثُ : كَذَلِكَ أَفْتَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ عُمَرُ : أُرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ ، سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتَ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَيْمَا أُخَالِفَهُ.

(ترمذی ۹۴۶۔ ابو داؤد ۱۹۹۷)

(۱۳۳۴۵) حضرت حارث بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر سے دریافت کیا کہ عورت کو اگر طواف کے بعد حیض آ جائے؟ آپ نے فرمایا: لیکن اس کا آخری عمل طواف ہونا چاہیے، حضرت حارث نے فرمایا: آپ ﷺ نے تو اسی طرح مجھے بتلایا تھا، حضرت عمر نے ان کو بد دعا دی اور فرمایا: تو مجھ سے اس چیز کے متعلق سوال کرتا ہے جس کے متعلق تو حضور اقدس ﷺ سے سوال کر چکا ہے تا کہ میں اس کی مخالفت کر جاؤں؟

(۷۲) فِي الصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالْحَجِّ

صدقہ، آزادی اور حج کا بیان

حدَّثَنَا أَبُو محمد عَبْدُ اللهِ بْنِ يُونُسَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۱۳۳٤٦) حدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ الْيُحْمِدِيُّ ، عَنْ صَالِحٍ الدَّهَّانِ ، قَالَ : قَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ : الصَّوْمُ وَالصَّلاَةُ يُجْهِدَانِ الْبَدَنَ ، وَلاَ يُجْهِدَانِ الْمَالَ ، وَالصَّدَقَةُ تُجْهِدُ الْمَالَ ، وَلاَ تُجْهِدُ الْبَدَنَ ، وَإِنِّي لاَ أَعْلَمُ شَيْئًا أَجْهَدَ لِلْمَالِ وَالْبَدَنِ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ ، يَعْنِي الْحَجَّ.

(۱۳۳۴۶) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ نماز اور روزے میں بدن کی مشقت ہے نہ کہ مال کی، اور صدقہ میں مال کی مشقت ہے لیکن بدن کی نہیں، لیکن مجھے ایک ایسی چیز معلوم ہے جس میں دونوں کی مشقت شامل ہے اور وہ ہے حج کرنا۔

(۱۳۳٤٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي مِسْكِينٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ إِذَا حَجَّ مِرَارًا ، أَنَّ الصَّدَقَةَ أَفْضَلُ.

(۱۳۳۴۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں صحابہ کرام بار بار حج کرنے سے صدقہ کرنے کو افضل سمجھتے تھے۔

(۱۳۳٤۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَجَّاجَ عَنْ رَجُلٍ قَضَى مَنَاسِكَ الْحَجِّ ، أَيَحُجُّ ، أَوْ يُعْتِقُ ؟ قَالَ : لاَ ، بَلْ يُعْتِقُ.

(۱۳۳۴۸) حضرت حجاج رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص مناسک حج ادا کر چکا ہے تو اب وہ دوبارہ حج کرے یا غلام آزاد کرے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ غلام آزاد کرے۔

(۱۳۳٤۹) حدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : جَاءَهُ بَعْضُ جِيرَانِهِ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْخُرُوجِ ، وَلِي جِيرَانٌ مُحْتَاجُونَ مُتَعَفِّفُونَ ، فَمَا تَرَى لِي ؟ أَجْعَلُ كِرَائِي وَجَهَازِي فِيهِمْ ، أَوْ أَمْضِي لِوَجْهِي لِلْحَجِّ ؟ فَقَالَ : وَاللَّهِ ، إِنَّ الصَّدَقَةَ لَعَظِيمٌ أَجْرُهَا ، وَمَا يَعْدِلُ عِنْدِي مَوْقِفٌ مِنَ تِلْكَ الْمَوَاقِفِ شَيْئًا مِنَ الأَشْيَاءِ.

(۱۳۳۴۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ کے پاس کچھ پڑوسی آئے اور عرض کیا کہ ہم حج کے لیے جانا چاہتے ہیں لیکن ہمارے کچھ پاک دامن پڑوسی ہیں جو محتاج ہیں، آپ کی کیا رائے ہے؟ ہم اپنا سامان وغیرہ ان کو دے دیں یا حج کے لیے چلے جائیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم صدقہ کا اجر بہت زیادہ ہے اور میرے نزدیک ان موقعوں اور جگہوں پر مال خرچ کرنے کے برابر کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔

(۱۳۳٥۰) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : مَا أَنْفَقَ النَّاسُ مِنْ نَفَقَةٍ أَعْظَمَ أَجْرًا مِنْ دَمٍ يُهَرَاقُ يَوْمَ النَّحْرِ ، إِلاَّ رَحِمٌ مُحْتَاجَةٌ يَصِلُهَا.

(۱۳۳۵۰) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ لوگ خرچ کرتے ہیں ان میں سے سب سے زیادہ اجر اس خون کا ہے جو یوم النحر میں بہایا جاتا ہے، سوائے اس کے کہ کوئی ذی رحم محرم محتاج ہو اس کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اس سے زیادہ ثواب و اجر والا کام ہے۔

(۱۳۳٥۱) حدَّثَنَا الْمُحَارِبِي ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : لأَنْ أَقُوتَ أَهْلَ بَيْتٍ بِالْمَدِينَةِ صَاعًا كُلَّ يَوْمٍ ، أَوْ صَاعَيْنِ شَهْرًا ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حَجَّةٍ فِي إِثْرِ حَجَّةٍ.

(۱۳۳۵۱) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں مدینہ میں اہل بیت پر روزانہ ایک صاع یا دو صاع مہینے میں خرچ کروں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں حج پر حج کرتا جاؤں۔

(۱۳۳٥۲) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : مَا عَمِلَ النَّاسُ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ إِطْعَامِ مِسْكِينٍ.

(۱۳۳۵۲) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ادائے فریضہ کے بعد سب سے محبوب عمل مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔

(۷۳) فِي هَدْيِ التَّطَوُّعِ ، يُؤْكَلُ مِنْهُ ، أَمْ لاَ ؟

نفلی قربانی کو خود کھا سکتا ہے کہ نہیں؟

(۱۳۳۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْوَةَ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْهَدْيُ التَّطَوُّعُ لاَ يُؤْكَلُ مِنْهُ ، فَإِنْ أَكَلَ غَرِمَ. (احمد ۷)

(۱۳۳۵۳) حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نفلی قربانی کو خود نہیں کھائے گا اگر کھالیا تو جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

(۱۳۳۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ قَالاَ : إِنْ أَكَلَ مِنْهُ غَرِمَ.

(۱۳۳۵۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نفلی قربانی کو اگر کھالے تو جرمانہ لازم ہوگا۔

(۱۳۳۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ أَهْدَى هَدْيًا تَطَوُّعًا ، فَعَطِبَ نَحَرَهُ دُونَ الْحَرَمِ ، وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ ، فَإِنْ أَكَلَ فَعَلَيْهِ الْبَدَلُ.

(۱۳۳۵۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص نفلی قربانی بھیجے اس کو حرم میں ذبح کرے اور خود اس میں کچھ نہ کھائے، اگر اس نے خود کھالیا تو اس پر اس کا بدل لازم ہے۔

(۱۳۳۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : بَعَثَ مَعِي عَبْدُ اللهِ بِهَدْيِهِ ، قَالَ : وَأَمَرَنِي إِذَا نَحَرْتُهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِثُلُثٍ ، وَآكُلَ ثُلُثًا ، وَأَبْعَثَ إِلَى أَهْلِ أَخِيهِ عُتْبَةَ بِثُلُثٍ.

(۱۳۳۵۶) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ قربانی کا جانور بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ اس کو جب ذبح کروں تو ایک تہائی صدقہ کروں اور ایک تہائی لوگوں کو کھلاؤں (اور خود کھاؤں) اور ایک تہائی ان کے بھائی عتبہ کے گھر بھیج دوں۔

(۱۳۳۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الْبَدَنَةِ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي التَّطَوُّعِ ، إِلاَّ أَنْ يَأْمُرَ فِيهَا بِأَمْرٍ ، أَوْ يَأْكُلَ ، أَوْ يُطْعِمَ ، فَإِنْ فَعَلَ أَبْدَلَ.

(۱۳۳۵۷) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ قربانی کے اونٹ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس پر نفل میں کچھ لازم نہیں ہے مگر یہ کہ اس کو اس میں کسی کا حکم دیا جائے یا وہ خود اس میں کھالے یا کھلایا جائے، اگر وہ ایسا کرے گا تو اس پر اس کا بدل لازم ہے۔

(۱۳۳۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : إِذَا أَكَلْتَ مِنْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ غَرِمْتَ.

(۱۳۳۵۸) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تو نے نفلی قربانی میں سے خود کھالیا تو جرمانہ اور بدل لازم ہوگیا۔

(۱۳۳۵۹) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ مَعِي هَدْيٌ صَدَقَةٌ لِلْمَسَاكِينِ ، فَأَمَرَنِي أَنْ آكُلَ مِنْهُ وَأَدَّخِرَ.

(۱۳۳۵۹) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ میرے پاس قربانی کا جانور تھا جو مساکین کے صدقہ کے لیے تھا، پس مجھے حکم دیا کہ میں اس میں سے خود بھی کھاؤں اور ذخیرہ بھی کروں۔

(۱۳۳۶۰) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَأْكُلُونَ مِنْ شَيْءٍ جَعَلُوهُ لِلَّهِ ، ثُمَّ رُخِّصَ لَهُمْ أَنْ يَأْكُلُوا مِنَ الْهَدْيِ وَالأَضَاحِيِّ وَأَشْبَاهِهِ.

(۱۳۳۶۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو چیز اللہ تعالیٰ کے لیے قربان کرتے تھے پھر اس میں سے خود تناول نہ کرتے تھے، پھر ان کو اجازت دے دی گئی کہ وہ ھدی اور قربانی کے جانور اور اس جیسی دوسری چیزوں کو خود بھی کھا سکتے ہیں۔

(۷٤) فِي هَدْيِ الْكَفَّارَةِ ، وَجَزَاءِ الصَّيْدِ

کفارہ کی قربانی اور شکار کی جزا کا حکم

(۱۳۳٦۱) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا : لاَ يُؤْكَلُ مِنَ الْفِدْيَةِ ، وَلاَ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ.

(۱۳۳۶۱) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ محرم فدیہ اور شکار کی جزاء میں سے نہیں کھائے گا۔

(۱۳۳٦۲) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا عَطِبَتِ الْبُدْنَةُ ، أَوْ كُسِرَتْ أَكَلَ مِنْهَا صَاحِبُهَا وَأَطْعَمَ ، وَلَمْ يُبَدِّلْهَا ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ نَذْرًا ، أَوْ جَزَاءَ صَيْدٍ.

(۱۳۳۶۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ اگر اونٹ راستے میں تھک جائے یا اس کا پاؤں ٹوٹ جائے تو اس کا مالک اس میں سے خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلا سکتا ہے، اس پر اس کا بدل لازم نہیں ہے، ہاں اگر وہ نذر یا شکار کے بدلے کا جانور ہو تو پھر اگر کھا لیا تو بدل لازم آئے گا۔

(۱۳۳٦۳) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : مَا كَانَ مِنْ جَزَاءِ صَيْدٍ ، أَوْ نُسُكٍ ، أَوْ نَذْرٍ لِلْمَسَاكِينِ ، فَإِنَّهُ لاَ يَأْكُلُ مِنْهُ.

(۱۳۳۶۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جو جانور شکار کی جزاء ہو یا قربانی کے لیے یا مساکین کے لیے نذر ہو تو اس میں سے خود نہیں کھائے گا۔

(۱۳۳٦٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَأْكُلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ.

(۱۳۳۶۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ شکار کے جزاء میں دی جانے والی قربانی میں سے خود نہیں کھائے گا۔

(۱۳۳٦٥) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ يُؤْكَلُ مِنَ النَّذْرِ ، وَلاَ مِنَ الْكَفَّارَةِ ، وَلاَ مِمَّا

جُعِلَ لِلْمَسَاكِينِ.

(۱۳۳۶۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو قربانی نذر کی ہو یا کفارہ کی ہو یا مساکین کے لیے ہو اس میں سے خود نہ کھائے۔

(١٣٣٦٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لاَ يُؤْكَلُ مِنَ النَّذْرِ ، وَلاَ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ ، وَلاَ مِمَّا جُعِلَ لِلْمَسَاكِينِ.

(۱۳۳۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(١٣٣٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ يَأْكُلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ.

(۱۳۳۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شکار کرنے کے بدلے جو قربانی کی جائے اس میں سے خود نہ کھائے۔

(٧٥) فِي الإِشْعَارِ ، أَوَاجِبٌ هُوَ ، أَمْ لاَ ؟

ھدی کا اشعار کرنا واجب ہے کہ نہیں؟

(١٣٣٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي السَّنَامِ الأَيْمَنِ ، مَاطَ عَنْهُ الدَّمَ. (مسلم ۲۰۵۔ ترمذی ۹۰۶)

(۱۳۳۶۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ھدی کے کوہان کے دائنی طرف اشعار کیا اور اس سے خون کو دور کر دیا۔

(١٣٣٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ. (بخاری ۱۶۹۴۔ احمد ۴/ ۳۲۳)

(۱۳۳۶۹) حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال ھدی کو قلادہ ڈالا اور اس کا اشعار کیا۔

(١٣٣٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ قَالُوا : لَيْسَ الإِشْعَارُ بِوَاجِبٍ.

(۱۳۳۷۰) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں ھدی کا اشعار کرنا ضروری نہیں۔

(١٣٣٧١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ قَالُوا : أَشْعِرِ الْهَدْيَ إِنْ شِئْتَ ، وَإِنْ شِئْتَ فَلاَ تُشْعِرْهُ.

(۱۳۳۷۱) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تو چاہے تو جانور کا اشعار کر اور اگر چاہے تو نہ کر۔

(۱۳۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَيْهَا أَيُشْعَرُ ، يَعْنِي الْبُدْنَةَ ؟ فَقَالَتْ :إِنْ شِئْتَ ، إِنَّمَا تُشْعَرُ لِيُعْلَمَ أَنَّهَا بَدَنَةٌ.

(۱۳۳۷۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ قربانی کے اونٹ کا اشعار کیا جائے گا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر چاہے تو اشعار کرلے اور اشعار کرنا چاہیے تاکہ معلوم ہوجائے یہ قربانی کا اونٹ ہے۔

(۱۳۳۷۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ هَدْيَ إِلاَّ مَا قُلِّدَ وَأُشْعِرَ وَوَقَفَ بِهِ بِعَرَفَةَ.

(۱۳۳۷۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جانور قربانی کے لیے نہیں ہوتا جب تک کہ اس کو قلادہ نہ ڈالا جائے اور اس کا اشعار نہ کردیا جائے اور اسے عرفہ میں کھڑا نہ کردیا جائے۔

(۱۳۳۷٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ أَنَّهُمَا قَالاَ :يُجَلِّلُ ، ثُمَّ يُشْعِرُ.

(۱۳۳۷۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت عبدالرحمن بن اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ھدی کو جھول پہنائے اور پھر اشعار کرے۔

(۱۳۳۷۵) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ.

(بخاری ۱۶۹۶۔ مسلم ۹۵۷)

(۱۳۳۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ھدی کا اشعار فرمایا تھا۔

(۱۳۳۷٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :الإِبِلُ تُقَلَّدُ وَتُشْعَرُ ، وَالْبَقَرُ تُقَلَّدُ وَلاَ تُشْعَرُ ، وَالْغَنَمُ لاَ تُقَلَّدُ وَلاَ تُشْعَرُ.

(۱۳۳۷۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ھدی کے اونٹ کو قلادہ بھی ڈالا جائے گا اشعار بھی کیا جائے گا اور ھدی کی گائے کو صرف قلادہ ڈالا جائے گا اس کا اشعار نہیں کیا جائے گا اور ھدی کی بکری کو نہ قلادہ ڈالے گا اور نہ اس کا اشعار کرے گا۔

(۱۳۳۷۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنْ شِئْتَ فَأَشْعِرِ الْهَدْيَ ، وَإِنْ شِئْتَ فَلاَ تُشْعِرْ.

(۱۳۳۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو ھدی کے جانور کا اشعار کرلو اور اگر چاہے تو نہ کرو، (ضروری نہیں ہے)۔

(۷٦) فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ الطَّيْرَ مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ

کوئی شخص مکہ کے پرندوں میں سے کبوتر کو مار ڈالے

(۱۳۳۷۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَيُوسُفَ بْنِ مَاهَكٍ ، وَمَنْصُورٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً

أَغْلَقَ بَابَهُ عَلَى حَمَامَةٍ وَفَرْخَيْهَا ، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى عَرَفَاتٍ وَمِنًى ، فَرَجَعَ وَقَدْ مُوِّتَتْ ، فَأَتَى ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَجَعَلَ عَلَيْهِ ثَلاَثًا مِنَ الْغَنَمِ ، وَحَكَمَ مَعَهُ رَجُلٌ.

(۱۳۳۷۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کبوتر اور اس کے بچوں پر دروازہ بند کیا اور منیٰ اور عرفات چلا گیا پھر جب واپس لوٹا تو وہ کبوتر اور بچے مر چکے تھے، وہ شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے ذکر کیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر تین بکریوں کا دینا لازم قرار دیا اور ایک اور شخص نے ان کے ساتھ حکم لگایا۔

(۱۳۳۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : نَزَلْنَا مَنْزِلاً ، فَأَغْلَقْنَا بَابَ الْمَنْزِلِ عَلَى حَمَامَةٍ فَمَاتَتْ ، فَسَأَلْنَا عَطَاءً ؟ فَقَالَ : فِيهَا شَاةٌ.

(۱۳۳۷۹) حضرت عطاء بن السائب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ ایک گھر میں آئے اور گھر میں ایک کبوتر کو قید کر دیا جس سے کبوتر مر گیا، ہم نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں بکری دینا پڑے گی۔

(۱۳۳۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : عَلَيْهِ شَاةٌ.

(۱۳۳۸۰) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر بکری لازم ہے۔

(۱۳۳۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : مَنْ قَتَلَ حَمَامَةً مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ فَعَلَيْهِ شَاةٌ.

(۱۳۳۸۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مکہ کے کبوتروں میں سے کوئی کبوتر مار دے اس پر بکری لازم ہے۔

(۱۳۳۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : عَلَيْهِ شَاةٌ.

(۱۳۳۸۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس پر بکری لازم ہے۔

(۱۳۳۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحْرِزٍ ، قَالَ : أَغْلَقْتُ بَابِي بِمَكَّةَ ثُمَّ فَتَحْتُهُ ، فَإِذَا طَيْرَانِ قَدْ مَاتَا ، فَسَأَلْتُ طَاوُوسًا ؟ فَقَالَ : اذْبَحْ شَاتَيْنِ.

(۱۳۳۸۳) حضرت سلمہ بن محرز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ میں اپنا دروازہ بند کر دیا جب میں نے اس کو دوبارہ کھولا تو دو پرندے مر چکے تھے، میں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: دو بکریاں ذبح کرو۔

(۱۳۳۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي طَيْرِ الْحَرَمِ : شَاةٌ شَاةٌ.

(۱۳۳۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حرم کے ہر پرندے (کبوتر) کے بدلے ایک ایک بکری دینا لازم ہے۔

(۱۳۳۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الدُّبْسِيِّ وَالْقُمْرِيِّ وَالأَخْضَرِ : شَاةٌ شَاةٌ.

(۱۳۳۸۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں الدبسی پرندہ (جو لال اور کالے رنگ کا ہوتا ہے) اور خوبصورت آواز والا کبوتر اور الأخضر پرندہ (جو عربوں کے ہاں منحوس سمجھا جاتا ہے) کے بدلے بکری لازم ہے۔

(۱۳۳۸۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ؛ أَنَّ حَمَامًا كَانَ عَلَى الْبَيْتِ ، فَخَرَّ

عَلَى يَدِ عُمَرَ ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ ، فَطَارَ فَوَقَعَ عَلَى بَعْضِ بُيُوتِ أَهْلِ مَكَّةَ ، فَجَاءَتْ حَيَّةٌ فَأَكَلَتْهُ ، فَحَكَمَ عُمَرُ عَلَى نَفْسِهِ شَاةً.

(۱۳۳۸۶) حضرت حکم مکہ کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ گھر پر ایک کبوتر بیٹھا ہوا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر گر پڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ اڑ کر مکہ کے کسی گھر پر جا بیٹھا جہاں اس کو سانپ نے کھا لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر بکری لازم کر لی۔

(۱۳۳۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ صَالِحِ بْنِ الْمَهْدِيِّ ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ ، قَالَ : حَجَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَقَدِمْنَا بِمَكَّةَ ، فَفَرَشْتُ لَهُ فِي بَيْتٍ فَرَقَدَ ، فَجَاءَتْ حَمَامَةٌ فَوَقَعَتْ فِي كُوَّةٍ عَلَى فِرَاشِهِ ، فَجَعَلَتْ تَبْحَثُ بِرِجْلَيْهَا ، فَخَشِيتُ أَنْ تَنْثُرَ عَلَى فِرَاشِهِ فَيَسْتَيْقِظَ ، فَأَطَرْتُهَا فَوَقَعَتْ فِي كُوَّةٍ أُخْرَى ، فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَتَلَتْهَا ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُثْمَانُ أَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ : أَدِّ عَنْكَ شَاةً ، فَقُلْتُ : إِنَّمَا أَطَرْتُهَا مِنْ أَجْلِكَ ، قَالَ : وَعَنِّي شَاةً.

(۱۳۳۸۷) حضرت صالح رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا میں نے ان کے لیے ایک گھر میں بستر بچھایا تو وہ لیٹ گئے، اتنے میں ایک کبوتر آیا اور بستر کے اوپر روشندان میں آ بیٹھا اور اس نے اپنے پاؤں سے کھودنا شروع کر دیا مجھے ڈر ہوا کہ یہ مٹی وغیرہ بستر پر گرائے گا جس کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جاگ جائیں گے، میں نے اس کبوتر کو اڑا دیا تو وہ دوسرے روشندان میں جا بیٹھا، ایک سانپ نکلا اور اس کو مار ڈالا، پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نیند سے بیدار ہوئے تو میں نے یہ بات بتائی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی طرف سے بکری ادا کرو، میں نے عرض کیا کہ میں نے تو آپ کی وجہ سے اس کو بھگایا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر میری طرف سے بھی بکری ادا کرو۔

(۱۳۳۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ فَدَى طَيْرَ الْحَرَمِ بِشَاةٍ عُثْمَانُ.

(۱۳۳۸۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس شخص نے حرم کے پرندوں کا فدیہ دیا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۳۳۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي حَمَامِ الْحَرَمِ إِذَا قُتِلَ بِمَكَّةَ ، فَفِيهِ شَاةٌ.

(۱۳۳۸۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر حرم کے کبوتروں کو مکہ میں مار دیا جائے تو اس پر بکری دینا لازم ہے۔

(۱۳۳۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ قَالاَ : سَأَلْنَا إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ أَخَذَ بِيَدِهِ فَرْخًا ، وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَأَرَادَ أَنْ يَرُدَّهُ فَمَاتَ ؟ فَقَالَ : هُوَ ضَامِنٌ.

(۱۳۳۹۰) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے پرندے کے بچوں کو پکڑا پھر واپس رکھنے کا ارادہ کیا تو وہ بچے مر گئے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ شخص ان بچوں کا ضامن ہے۔

(۷۷) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوقَ)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوقَ کی تفسیر میں کیا کہا گیا ہے

(۱۳۳۹۱) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :(لاَ رَفَثَ) الْجِمَاعُ (وَلاَ فُسُوقَ) الْمَعَاصِي (وَلاَ جِدَالَ فِي الْحَجِّ) قَالَ :تُمَارِي صَاحِبَك حَتَّى تُغْضِبَهُ.

(۱۳۳۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ لَا رَفَثَ سے مراد جماع ہے اور وَ لَا فُسُوقَ سے مراد دوسرے گناہ کے کام اور وَ لَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ سے مراد یہ ہے کہ تو اپنے ساتھی سے اتنا بحث ومباحثہ کرے کہ اس کو غصہ آ جائے۔

(۱۳۳۹۲) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿وَلاَ جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ قَالَ :قَدْ صَارَ الْحَجُّ فِي ذِي الْحِجَّةِ لاَ شَهْرَ يُنْسَأُ ، وَلاَ شَكَّ فِي الْحَجِّ ، لأَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُحِطُّونَ فَيَحُجُّونَ فِي غَيْرِ ذِي الْحِجَّةِ.

(۱۳۳۹۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وَ لَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ سے مراد یہ ہے کہ ذی الحجہ کے مہینے میں حج کیا جائے اس مہینے سے مؤخر نہ کیا جائے، حج میں کوئی شک نہیں ہے کیونکہ جاہلیت میں لوگ ذی الحجہ کے علاوہ دوسرے مہینوں میں کرتے تھے۔

(۱۳۳۹۳) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : ﴿لاَ جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ قَالَ :لَيْسَ لَكَ أَنْ تُمَارِيَ صَاحِبَك حَتَّى تُغْضِبَهُ.

(۱۳۳۹۳) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں وَ لَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ سے مراد یہ ہے کہ اپنے ساتھی سے اتنا بحث ومباحثہ نہ کر کہ اس کو غصہ آ جائے۔

(۱۳۳۹٤) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الرَّفَثُ إتْيَانُ النِّسَاءِ ، وَالْفُسُوقُ السِّبَابُ ، وَالْجِدَالُ الْمُمَارَاةُ أَنْ تُمَارِيَ صَاحِبَك.

(۱۳۳۹۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں الرفث سے مراد عورتوں کے پاس آنا، الفسوق سے مراد گالی نکالنا اور والجدال سے مراد اپنے ساتھی سے بحث ومباحثہ کرنا ہے۔

(۱۳۳۹۵) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :الرَّفَثُ الْجِمَاعُ ، وَالْفُسُوقُ الْمَعَاصِي ، وَالْجِدَالُ أَنْ تُجَادِلَ صَاحِبَك حَتَّى تُغْضِبَهُ

(۱۳۳۹۵) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ الرفث سے مراد جماع کرنا، الفسوق سے مراد دوسرے گناہ اور والجدال سے مراد اپنے ساتھی سے جھگڑا اور مناظرہ کرنا جس سے اس کو غصہ آ جائے۔

(۱۳۳۹٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَضْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :الرَّفَثُ الْجِمَاعُ، وَالْفُسُوقُ الْمَعَاصِي، وَالْجِدَالُ الْمِرَاءُ.

(۱۳۳۹۶) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں الرفث سے مراد جماع، الفسوق سے مراد دوسرے گناہ اور والجدال سے مراد جھگڑا ومباحثہ کرنا ہے۔

(۱۳۳۹۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الرَّفَثُ الْجِمَاعُ، وَلَكِنَّ اللَّهَ كَنَّى.

(۱۳۳۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ الرفث سے مراد جماع کرنا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو کنایہ کے ساتھ بیان کیا۔

(۱۳۳۹۸) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الرَّفَثُ الْغِشْيَانُ ، وَالْفُسُوقُ السِّبَابُ ، وَالْجِدَالُ الاخْتِلاَفُ فِي الْحَجِّ.

(۱۳۳۹۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ الرفث سے مراد جماع کرنا، والفسوق سے مراد گالی دینا اور والجدال سے مراد حج میں اختلاف اور مناظرہ کرنا۔

(۱۳۳۹۹) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ قَوْلِهِ :(فَلاَ رَفَثَ وَلاَ فُسُوقَ وَلاَ جِدَالَ فِي الْحَجِّ) ؟ قَالَ : الرَّفَثُ وِقَاعُ النِّسَاءِ ، وَالْفُسُوقُ الْمَعَاصِي ، وَالْجِدَالُ السِّبَابُ.

(۱۳۳۹۹) حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ وَ لَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾ کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا الرفث سے مراد جماع کرنا، والفسوق سے مراد دوسرے گناہ اور والجدال سے مراد گالی دینا ہے۔

(۱۳٤۰۰) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الرَّفَثُ : الجماع ، وَالْفُسُوقُ الْمَعَاصِي ، وَالْجِدَالُ أَنْ تُجَادِلَ صَاحِبَكَ حَتَّى تُغْضِبَهُ وَيُغْضِبَكَ.

(۱۳۴۰۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ الرفث سے مراد بیوی سے شرعی ملاقات کرنا، والفسوق سے مراد دوسرے گناہ اور والجدال سے مراد یہ ہے کہ تو اپنے ساتھی سے اتنا بحث مباحثہ کرے کہ جس سے اس کو غصہ آ جائے اور وہ تجھے غصہ دلا دے۔

(۱۳٤۰۱) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :(وَلاَ جِدَالَ فِي الْحَجِّ) قَالَ : قَدِ اسْتَقَامَ أَمْرُ الْحَجِّ.

(۱۳۴۰۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وَ لَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ سے مراد یہ ہے کہ حج کے کاموں میں درست اور صحیح رہے، (غلط کام نہ کرے)۔

(۱۳٤۰۲) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُقَرِّنٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. (طبرانی ۸۰)

(۱۳۴۰۲) حضرت نعمان بن عمرو بن مقرن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کو گالی دینا فسق اور اس کو

قتل کرنا کفر ہے۔

(۱۳٤٠٣) حدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُقَرِّنٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوِهِ.

(۱۳۴۰۳) حضرت نعمان بن عمرو مقرن رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳٤٠٤) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الرَّفَثُ الْجِمَاعُ ، وَالْفُسُوقُ السِّبَابُ ، وَالْجِدَالُ الْمِرَاءُ أَنْ تُمَارِيَ صَاحِبَك حَتَّى تُغْضِبَهُ.

(۱۳۴۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ الرفث سے مراد جماع کرنا، والفسوق سے مراد گالی دینا اور والجدال سے مراد بحث ومباحثہ ہے کہ تو اپنے ساتھی سے اتنا بحث ومباحثہ کرے کہ اس کو غصہ آ جائے۔

(۱۳٤٠٥) حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الرَّفَثُ الْجِمَاعُ ، وَالْفُسُوقُ الْمَعَاصِي ، وَالْجِدَالُ الْمِرَاءُ.

(۱۳۴۰۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں الرفث سے مراد جماع کرنا والفسوق سے مراد دوسرے گناہ اور والجدال سے مراد جھگڑا کرنا ہے۔

(۱۳٤٠٦) حدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ (فَلاَ رَفَثَ) قَالَ : جِمَاعُ النِّسَاءِ.

(۱۳۴۰۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں فلا رفث سے مراد عورتوں سے ہمبستری کرنا ہے۔

(۱۳٤٠٧) حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. (ابویعلی ۴۹۷۰)

(۱۳۴۰۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کو گالی دینا فسق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

(۱۳٤٠٨) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعْتَمِرٍ. (بخاری ۴۸۔ مسلم ۱۱۶)

(۱۳۴۰۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳٤٠٩) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. (نسائی ۳۵۶۷۔ احمد ۱/ ۱۷۸)

(۱۳۴۰۹) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔

(۷۸) فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ ، مَنْ كَانَ يَرَى أَنْ يُصَلِّيَ

فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا اور جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ وہ اسی وقت دو رکعت نماز ادا کرے گا

(۱۳۴۱۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهُ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لاَ تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى ، أَيَّ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ ، أَوْ نَهَارٍ . (ترمذی ۸۶۸۔ ابوداؤد ۱۸۸۹)

(۱۳۴۱۰) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبد مناف! کسی شخص کو طواف کرنے اور کسی بھی وقت دن یا رات میں اس میں نماز ادا کرنے سے نہ روکو۔

(۱۳۴۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ طَافَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَصَلَّيَا .

(۱۳۴۱۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ نے عصر کے بعد طواف کیا اور نماز ادا فرمائی۔

(۱۳۴۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ طَافَ بِالْبَيْتِ بَعْدَ الْفَجْرِ ، وَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ .

(۱۳۴۱۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے فجر کے بعد طواف کیا اور سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۱۳۴۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي شُعْبَةَ ؛ أَنَّهُ رَأَى الْحَسَنَ ، وَالْحُسَيْنَ قَدِمَا مَكَّةَ ، فَطَافَا بِالْبَيْتِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَصَلَّيَا .

(۱۳۴۱۳) حضرت ابو شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہما مکہ تشریف لائے اور عصر کے بعد طواف کیا اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۱۳۴۱۴) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ ، وَعَطَاءً ، وَمُجَاهِدًا كَانُوا يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ بَعْدَ الْعَصْرِ ، وَيُصَلُّونَ فِي دُبُرِ طَوَافِهِمْ .

(۱۳۴۱۴) حضرت لیث سے مروی ہے کہ حضرت حسن، حضرت عطاء اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ عصر کے بعد طواف کرتے تھے اور طواف کے فوراً بعد دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

(۱۳۴۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ عَنْهُ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ .

(۱۳۴۱۵) حضرت سلیم بن حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ

نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٣٤١٦) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا بِالطَّوَافِ بَعْدَ الْفَجْرِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ وَالصَّلاَةِ.

(۱۳۴۱۶) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فجر اور عصر کے بعد طواف کرنے اور دو رکعت نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(١٣٤١٧) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ بَعْدَ الْعَصْرِ ، وَيُصَلِّي حَتَّى تَصْفَرَّ الشَّمْسُ.

(۱۳۴۱۷) حضرت ابو الطفیل رحمہ اللہ نے عصر کے بعد طواف کیا اور نماز ادا کی یہاں تک کہ سورج زرد ہونا شروع ہوگیا (قریب الغروب ہوگیا)۔

(١٣٤١٨) حدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ طَافَا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ ، ثُمَّ صَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

(۱۳۴۱۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو فجر کے بعد طواف کرتے اور طلوع شمس سے قبل نماز ادا کرتے دیکھا۔

(١٣٤١٩) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : طُفْ وَصَلِّ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ مَا كُنْتَ فِي وَقْتٍ.

(۱۳۴۱۹) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فجر اور عصر کے بعد جب چاہے طواف کر اور نماز ادا کر۔

(١٣٤٢٠) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا بَعْدَ صَلاَةِ الصُّبْحِ ، فَجَلَسَ وَلَمْ يُصَلِّ ، فَجَاءَهُ أَبُوهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ ، إِذَا كُنْتَ طَائِفًا فَصَلِّ ، وَإِنْ لَمْ تُصَلِّ فَلاَ تَطُفْ.

(۱۳۴۲۰) حضرت عمرو بن عبداللہ بن عروہ بن الزبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ثابت بن عبداللہ بن زبیر رحمہ اللہ نے فجر کے بعد طواف کے سات چکر لگائے اور بیٹھ گئے نماز ادا نہ کی، ان کے والد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: اے بیٹے! جب طواف کرو تو نماز ادا کرو اور جب تم نماز ادا نہ کرو تو طواف بھی نہ کرو۔

(١٣٤٢١) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهُ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، فَقِيلَ لَهُ ؟ فَقَالَ : إِنَّهَا لَيْسَتْ كَسَائِرِهَا مِنَ الْبُلْدَانِ.

(۱۳۴۲۱) حضرت عبداللہ بن باباہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد طواف کیا

اور دو رکعتیں ادا فرمائیں، آپ رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مکہ دوسرے شہروں کی طرح نہیں ہے۔

(۷۹) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ إذَا طَافَ بِالْبَيْتِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ أَنْ يُصَلِّيَ حَتَّى تَغِيبَ ، أَوْ تَطْلُعَ

جو حضرات اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ عصر اور فجر کے بعد اگر طواف کیا جائے تو جب تک سورج غروب یا طلوع نہ ہو جائے دو رکعتیں نہ ادا کی جائیں

(۱۳٤۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ يَطُوفُ بَعْدَ الْغَدَاةِ ثَلاَثَةَ أَسَابِيعَ ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ صَلَّى لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ، فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ صَلَّى لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ.

(۱۳۴۲۲) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے فجر کے بعد تین طواف کیے پھر جب سورج طلوع ہوا تو ہر طواف کے بدلے دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر اسی طرح عصر کے بعد تین بار طواف کیا اور جب سورج غروب ہو گیا تو ہر طواف کے بدلے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۱۳٤۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، وَمُجَاهِدًا يَطُوفَانِ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَصْفَارَّ الشَّمْسُ ، وَيَجْلِسَانِ.

(۱۳۴۲۳) حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا یہاں تک کہ سورج زرد ہو گیا تو وہ دونوں حضرات بیٹھ گئے، (نماز ادا نہ کی)۔

(۱۳٤۲٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : إذَا أَرَدْتَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ ، أَوْ بَعْدَ صَلاَةِ الْعَصْرِ فَطُفْ وَأَخِّرِ الصَّلاَةَ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ أَوْ حَتَّى تَطْلُعَ ، فَصَلِّ لِكُلِّ أُسْبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ.

(۱۳۴۲۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب فجر یا عصر کے بعد طواف کرنے کا ارادہ ہو تو طواف تو کرلو لیکن طلوع شمس اور غروب سے پہلے نماز ادا نہ کرو اور ہر سات چکروں پر دو رکعتیں ادا کرو۔

(۱۳٤۲٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَدِّهِ مُعَاذٍ الْقُرَشِيِّ ؛ أَنَّهُ طَافَ بِالْبَيْتِ مَعَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ بَعْدَ الْفَجْرِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ يُصَلِّ.

(۱۳۴۲۵) حضرت معاذ القرشی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر اور عصر کے بعد طواف کیا لیکن نماز ادا نہ فرمائی۔

(۱۳٤۲٦) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :طَافَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَعْدَ الْفَجْرِ ، ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى إِذَا أَتَى ذَاتَ طُوًى نَزَلَ ، فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَارْتَفَعَتْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ :رَكْعَتَانِ مَكَانَ رَكْعَتَيْنِ.

(۱۳۴۲۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کے بعد طواف کیا پھر سواری پر سوار ہو کر ذات طوی مقام پر آئے اور وہاں پر اترے پھر جب سورج طلوع ہو کر بلند ہوا تو دو رکعتیں ادا فرمائیں اور فرمایا: یہ دو رکعتیں ان دو رکعتوں کے بدلے ہوگئیں۔

(۱۳٤۲۷) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :صَلَّيْنَا الصُّبْحَ ثُمَّ جَلَسْنَا نَنْتَظِرُ بِالطَّوَافِ ، قَالَ :فَطَافَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ ، ثُمَّ جَلَسَ وَلَمْ يُصَلِّ.

(۱۳۴۲۷) حضرت ابو نجیح رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ ہم نے فجر کی نماز ادا کی اور طواف کے انتظار میں بیٹھ گئے، حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے طواف کیا پھر آپ بیٹھ گئے اور نماز ادا نہ فرمائی۔

(۸۰) فِي الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ النَّمْلَ ، أَمْ لاَ ؟

محرم شخص چیونٹی کو مارے یا نہ مارے؟

(۱۳٤۲۸) حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :رُبَّمَا أَخَذْتُ النَّمْلَةَ بِعَرَفَةَ قَدْ عَضَّتْ بَطْنِي ، فَأَقْطَعُ رَأْسَهَا وَيَبْقَى سَائِرُهَا فِي بَطْنِي.

(۱۳۴۲۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات چیونٹی میرے پیٹ پر کاٹ لیتی ہے تو میں اس کے سر کو پکڑ کر کچل دیتا ہوں اور اس کا باقی حصہ میرے پیٹ پر رہتا ہے۔

(۱۳٤۲۹) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الْوَلِيدِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي مُحْرِمٍ أَصَابَ ذَرًّا كَثِيرًا ، قَالَ :يَتَصَدَّقُ.

(۱۳۴۲۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ محرم اگر کافی زیادہ چیونٹیاں مار ڈالے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ صدقہ کرے۔

(۱۳٤۳۰) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ ذَرًّا كَثِيرًا ، لاَ يَدْرِي مَا يُحَدِّدُهُ ، قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِتَمْرٍ كَثِيرٍ.

(۱۳۴۳۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے بہت سی چیونٹیاں مار ڈالیں لیکن ان کی تعداد کا علم نہیں ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ بہت سی کھجوریں صدقہ کرے۔

(۱۳٤۳۱) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ طَاوُوسًا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ ، قَالَ :أَهْلَلْتُ فَقَتَلْتُ ذَرًّا

كَثِيرًا ؟ قَالَ : تَصَدَّقْ بِقَبَضَاتٍ مِنْ قَمْحٍ.

(۱۳۴۳۱) حضرت طاؤس ؒ سے دریافت کیا کہ میں نے احرام باندھا اور پھر بہت سی چیونٹیاں مار ڈالیں؟ آپ ؒ نے فرمایا گیہوں کی کچھ مٹھیاں بھر کر صدقہ کر دے۔

(١٣٤٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي النَّمْلِ يَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ ؟ قَالَ : يُطْعِمُ شَيْئًا.

(۱۳۴۳۲) حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا گیا کہ محرم اگر چیونٹی مار ڈالے؟ آپ ؒ نے فرمایا کچھ کھلا دے۔

(١٣٤٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ طَاوُوسًا عَنْ قَتْلِ الذَّرِّ فِي الْحَرَمِ ؟ فَقَالَ : إِذَا آذَاكَ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۳۴۳۳) حضرت طاؤس ؒ سے دریافت کیا گیا حرم میں چیونٹی کو مارنا کیسا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا اگر وہ تجھے تکلیف دے تو کوئی حرج نہیں۔

(١٣٤٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ ، وَمُجَاهِدًا ، وَسَالِمًا ، وَعَطَاءً ، وَطَاوُوسًا عَنِ النَّمْلِ وَالْجَنَادِبِ وَالْعِظَاءِ ؟ فَقَالُوا : إِنْ كَانَ خَطَأً فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَإِنْ كَانَ عَمْدًا فَفِيهِ كَفٌّ مِنْ طَعَامٍ ، وَقَالَ عَامِرٌ : هُوَ كَفٌّ مِنْ طَعَامٍ خَطَأً كَانَ ، أَمْ عَمْدًا.

(۱۳۴۳۴) حضرت قاسم، حضرت مجاہد، حضرت سالم، حضرت عطاء اور حضرت طاؤس ؒ سے چیونٹی، ٹڈی اور چھپکلی کے متعلق دریافت کیا گیا؟ سب حضرات نے فرمایا: اگر غلطی سے مار دے تو کوئی حرج نہیں اور اگر جان بوجھ کر مار ڈالے تو ایک مٹھی کھانا دے دے اور حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں جان بوجھ کر مارے یا غلطی سے ایک مٹھی کھانا دینا پڑے گا۔

(٨١) فِي الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ الْبَعُوضَ

حالت احرام میں مچھر مارنا

(١٣٤٣٥) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ : قُلْتُ أَقْتُلُ الْبَعُوضَ ؟ قَالَ : وَمَا عَلَيْكَ ؟.

(۱۳۴۳۵) حضرت ابو امامہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے عرض کیا: میں مچھر کو مار سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: کیا اس کے بدلے تجھ پر کچھ نہیں ہے؟۔

(١٣٤٣٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا قَتَلَ بَعُوضَةً بِمَكَّةَ ، فَقُلْتُ : فَقَالَ : إِنَّهُ قَدْ أُمِرَ بِقَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ ، قُلْتُ : إِنَّهُمَا عَدُوٌّ ، قَالَ : فَهَذِهِ عَدُوٌّ.

(۱۳۴۳۶) حضرت عبید اللہ بن ابو زیاد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم ؒ کو دیکھا آپ نے مکہ میں مچھر مار ڈالا،

نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے فرمایا سانپ اور بچھو کے مارنے کا ہمیں حکم دیا گیا، میں نے عرض کیا وہ تو ہمارے دشمن ہیں، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا یہ بھی تو دشمن ہے۔

(۱۳٤٣۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يَقْتُلَ الذُّبَابَ وَالْبَعُوضَ.

(۱۳۴۳۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں حالت احرام میں مکھی اور مچھر کو مارنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳٤٣۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَرْزُوقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي مُحْرِمٍ قَتَلَ ذُبَابًا ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۱۳۴۳۸) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ محرم اگر مکھی مار ڈالے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔

(۸۲) فِي الْمُحْرِمِ يَكْتَحِلُ بِالصَّبِرِ ، وَيُدَاوِي بِهِ عَيْنَهُ

حالت احرام میں ایلوے کا عرق آنکھ میں ڈالنا

(۱۳٤٣۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ حَدَّثَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ. (ترمذی ۹۵۲۔ ابوداؤد ۱۸۳۴)

(۱۳۴۳۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے شکایت کی کہ وہ محرم ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے، اس کی آنکھوں پر ایلوے کی پٹی باندھی۔

(۱۳٤٤٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابن عُمَرَ ، أَنَّهُ فَعَلَهُ.

(۱۳۴۴۰) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس طرح کیا۔

(۱۳٤٤١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، أَقْطَرَ فِيهَا الصَّبِرَ إِقْطَارًا.

(۱۳۴۴۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی آنکھ میں حالت احرام میں تکلیف ہوئی تو آپ نے اس میں ایلوے کے عرق کے کچھ قطرے ڈالے۔

(۱۳٤٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ (ح) وَعَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، كِلاَهُمَا عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتَحِلَ الْمُحْرِمُ بِالصَّبِرِ.

(۱۳۴۴۲) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں حالت احرام میں آنکھوں میں ایلوے کا عرق لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳٤٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ شُمَيْسَةَ الأَزْدِيَّةِ ، قَالَتْ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَأَنَا مُحْرِمَةٌ ، وَأَنَا أَشْتَكِي عَيْنِي ، فَقَالَتْ : هَلُمِّي أُكَحِّلْكِ وَمَعَهَا مَحَارَةٌ فِيهَا صَبِرٌ ، فَأَبَيْتُ عَلَيْهَا ، فَنَدِمْتُ بَعْدُ ، أَنْ لَا أَكُونَ

تَرَكْتُهَا.

(۱۳۴۴۳) حضرت شمیسہ الازدیہ فرماتی ہیں کہ میں حالت احرام میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی میری آنکھوں میں تکلیف تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قریب آ ؤ تمہاری آنکھوں میں سرمہ (دوائی) لگاؤں ان کے پاس ایک سینگ نما خول تھا جس میں ایلوا موجود تھا، میں نے ان کی بات نہ مانی اور انکار کر دیا پھر بعد میں مجھے سخت ندامت ہوئی کہ کاش میں اس کو نہ چھوڑتی (اور لگوالیتی)۔

(۱۳٤٤٤) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۳۴۴۴) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ اس کے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳٤٤٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إذَا اشْتَكَى الْمُحْرِمُ عَيْنَيْهِ فَلْيَكْحُلْهُمَا بِالصَّبِرِ وَالْحُضَضِ ، وَلاَ يَكْتَحِلْ بِكُحْلٍ فِيهِ طِيبٌ.

(۱۳۴۴۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر محرم کی آنکھوں میں تکلیف ہو تو وہ ایلوا یا کوئی دوسری دوائی آنکھوں میں لگا لے لیکن ایسا سرمہ نہ لگائے جس میں خوشبو کی آمیزش ہو۔

(۱۳٤٤٦) حدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إلَى الْحَسَنِ ، فَقَالَ :يَا أَبَا سَعِيدٍ ، بِمَ يَكْتَحِلُ الْمُحْرِمُ ؟ وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ إلَى جَنْبِهِ ، قَالَ :فَسَكَتَ الْحَسَنُ ، وَقَالَ جَابِرٌ :يَكْتَحِلُ بِالْعَسَلِ ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ الْحَسَنُ.

(۱۳۴۴۶) حضرت سعید بن زید سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے ابو سعید! محرم آنکھوں میں کیا لگائے؟ حضرت جابر بن زید بھی ان کے ساتھ تشریف فرما تھے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ خاموش رہے، حضرت جابر نے فرمایا نے فرمایا وہ شہد لگائے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے آپ کی اس بات کا انکار نہ فرمایا۔

(۱۳٤٤٧) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ، عَنْ قَتَادَةَ، وَأَبِي هَاشِمٍ قَالاَ :يَكْتَحِلُ بِالصَّبِرِ وَالْحُضَضِ والْمُرِّ.

(۱۳۴۴۷) حضرت قتادہ اور حضرت ابو ہاشم فرماتے ہیں کہ محرم ایلوا، حضض نامی دوائی اور دوسری کڑوی دوائی آنکھوں میں لگا سکتا ہے۔

(۱۳٤٤٨) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْكُحْلَ الأَسْوَدَ لِلْمُحْرِمِ ، قَالَ : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ :يَكْتَحِلُ بِالذَّرُورِ الأَحْمَرِ.

(۱۳۴۴۸) حضرت مجاہد محرم کے لیے کالے سرمہ کو ناپسند کرتے تھے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے اس کا ذکر فرمایا آپ نے فرمایا: وہ لال سفوف استعمال کرلے۔

(٨٣) فِي الْمُحْرِمِ يُعَصِّبُ رَأْسَهُ

حالت احرام میں سر پر پٹی باندھنا

١٣٤٤٩) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : رَأَى سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مُحْرِمًا ، قَدْ عَصَّبَ رَأْسَهُ بِسَيْرٍ فَقَطَعَهُ.

(١٣٤٤٩) حضرت عمار ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؒ کو حالت احرام میں دیکھا آپ نے سر پر چمڑے کی پٹی باندھ رکھی تھی پھر اس کو کاٹ دیا۔

١٣٤٥٠) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يُعَصِّبُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ بِسَيْرٍ ، وَلاَ خِرْقَةٍ.

(١٣٤٥٠) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں محرم اپنے سر پر چمڑے کی یا کوئی اور پٹی نہ باندھے۔

١٣٤٥١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمُحْرِمِ يُصَدَّعُ ، قَالَ : يَعْصِبُ رَأْسَهُ إِنْ شَاءَ.

(١٣٤٥١) حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا گیا کہ اگر محرم کے سر میں سخت درد شروع ہو جائے؟ آپ ؒ نے فرمایا اگر چاہے تو وہ اپنے سر پر پٹی باندھ لے۔

١٣٤٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ زَمَانَ نَجْدِهِ ، قَدْ شَدَّ شَعْرَهُ بِشِرَاكٍ ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(١٣٤٥٢) حضرت عبد الرحمن بن یسار ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو نجدہ کے زمانے میں حالت احرام میں دیکھا آپ نے اپنے بالوں کو تسمہ نما چیز سے باندھ رکھا تھا۔

(٨٤) فِي الْمُحْرِمِ تَجِبُ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ أَيْنَ تَكُونُ ؟

محرم پر جو کفارہ واجب ہو وہ کہاں پر اس کو ادا کرے؟

١٣٤٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ : خَرَجَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ حَاجًا فَاشْتَكَى بِبَعْضِ الطَّرِيقِ ، فَأَشَارَ إِلَى رَأْسِهِ ، فَقَالُوا لِعَلِيٍّ : إِنَّ الْحُسَيْنَ يُشِيرُ إِلَى رَأْسِهِ ، فَأَمَرَ بِجَزُورٍ يَتَصَدَّقُ بِهَا عَلَى أَهْلِ الْمَاءِ ، وَحَلَقَهُ.

(١٣٤٥٣) حضرت حسین بن علی ؓ حج کے لیے نکلے اور راستے میں ان کو تکلیف کی شکایت ہوئی، انہوں نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا، لوگوں نے حضرت علی ؓ سے عرض کیا کہ حضرت حسین ؓ اپنے سر کی طرف اشارہ کر رہے ہیں حضرت علی ؓ نے ان

کی طرف سے اونٹ راستہ کے لوگوں پر صدقہ کرنے کا حکم دیا اور ان کے بال کٹوا دیئے۔

(۱۳٤٥٤) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :اجْعَلِ الْفِدْيَةَ حَيْثُ شِئْتَ.

(۱۳۴۵۴) حضرت مجاہد ریشید فرماتے ہیں کہ محرم فدیہ جہاں مرضی چاہے ادا کرسکتا ہے۔

(۱۳٤٥٥) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :مَا كَانَ دَمٌ ، أَوْ صَدَقَةٌ ، أَوْ جَزَاءُ صَيْدٍ فَبِمَكَّةَ ، وَالصَّوْ حَيْثُ شِئْتَ.

(۱۳۴۵۵) حضرت طاؤس ریشید فرماتے ہیں کہ خون، صدقہ یا شکار کی جزاء مکہ میں ادا کرے اور نفلی روزے جہاں چاہے رکھ لے۔

(۱۳٤٥٦) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :مَا كَانَ مِنْ دَمٍ فَبِمَكَّةَ ، وَمَا كَانَ مِنْ صِيَامٍ ، صَدَقَةٍ فَحَيْثُ شِئْتَ.

(۱۳۴۵۶) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں جو قربانی دم میں ہو وہ مکہ میں ادا کرے اور جو نفلی روزے یا صدقہ ہے وہ جہاں چاہے کرسکتا ہے۔

(۱۳٤٥٧) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ قَالاَ :كُلُّ دَمٍ وَاجِبٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَذْبَحَهُ إِلاَّ بِمَكَّ

(۱۳۴۵۷) حضرت حسن ریشید اور حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں ہر دم جو واجب ہے وہ مکہ میں اس کو ذبح کرے گا۔

(۱۳٤٥٨) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا كَانَ مِنْ جَزَاءٍ فَبِمَكَّةَ ، وَالصَّدَقَةُ وَالصِّيَامُ حَيْثُ شِئْتَ.

(۱۳۴۵۸) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں جو کسی غلطی کی جزاء ہو وہ مکہ میں ادا کرے گا اور صدقہ اور نفلی روزے جہاں چاہے ادا کرسکتا ہے۔

(۱۳٤٥٩) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، وَأَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الدَّمُ بِمَكَّةَ.

(۱۳۴۵۹) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ دم مکہ میں ادا کرے گا۔

(٨٥) فِي الْمُحْرِمِ يَسْتَكْرِهُ امْرَأَتَهُ ، مَاذَا عَلَيْهِ ؟

محرم حالت احرام میں بیوی کو شرعی ملاقات پر مجبور کرے تو اس پر کیا ہے؟

(١٣٤٦٠) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا اسْتَكْرَهَ الْمُحْرِمُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُحْ فَعَلَيْهِ بَدَنَتَانِ ؛ بَدَنَةٌ عَنْهُ وَبَدَنَةٌ عَنْهَا ، وَإِنْ طَاوَعَتْهُ فَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بَدَنَةٌ وَالْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

(۱۳۴۶۰) حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ اگر محرم اپنی محرمہ بیوی کو شرعی ملاقات پر مجبور کرے تو مرد پر دو قربانیاں لازم ہیں اپنی طرف سے اور ایک بیوی کی طرف سے، اور اگر بیوی کی بھی رضامندی شامل ہو تو پھر ہر ایک پر اونٹ لازم ہے اور آئند

حج کی قضاء لازم ہے۔

(۱۳٤٦۱) حدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَطَاءٍ قَالاَ فِي الْمُحْرِمِ: إِذَا اسْتَكْرَهَ امْرَأَتَهُ فَعَلَيْهِ كَفَّارَتُهَا، فَإِنْ طَاوَعَتْهُ فَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَفَّارَةٌ.

(۱۳۴۶۱) حضرت حسن ؒ اور حضرت عطاء ؒ محرم کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر وہ بیوی کو شرعی ملاقات پر مجبور کرے تو بیوی کا کفارہ بھی اس پر ہے اور اگر بیوی کی رضامندی شامل ہو تو دونوں پر کفارہ ہے۔

(۱۳٤٦۲) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ؛ فِي الْمُحْرِمَةِ يَسْتَكْرِهُهَا زَوْجُهَا حَتَّى يُوَاقِعَ، قَالَ: يُحِجُّهَا مِنْ مَالِهِ.

(۱۳۴۶۲) حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا گیا کہ اگر مرد محرمہ بیوی کو مجبور کر کے اس کے ساتھ شرعی ملاقات کر لے، آپ ؒ نے فرمایا وہ اس کو اپنے پیسوں سے دوبارہ حج کروائے۔

(۸٦) فِي الجوَارِ بِمَكَّةَ

مکہ میں قیام کرنا

(۱۳٤٦۳) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ السَّائِبَ: مَاذَا سَمِعْتَ فِي سُكْنَى مَكَّةَ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ الْعَلاَءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلاَثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ. (مسلم ۴۴۴۔ احمد ۵۲)

(۱۳۴۶۳) حضرت عبد الرحمن بن حمید ؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت سائب ؒ سے دریافت کیا کہ آپ ؒ نے مکہ میں قیام کے متعلق کیا سن رکھا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا میں نے حضرت العلاء بن الحضرمی ؒ سے سنا کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: مکہ سے ہجرت کرنے والا شخص حج کے بعد تین دن تک مکہ میں قیام کر سکتا ہے۔

(۱۳٤٦٤) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: مَا جَاوَرَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ عَامِرٌ يَقُولُ: مَا الْجِوَارُ؟.

(۱۳۴۶۴) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ اصحاب نبی ﷺ (مہاجرین) میں سے کسی نے بھی مکہ میں قیام نہ فرمایا: اور حضرت عامر ؒ فرماتے تھے قیام نہیں ہے؟

(۱۳٤٦٥) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: جَاوَرْتُ مَعَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ بِمَكَّةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ.

(۱۳۴۶۵) حضرت ابو سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ کے ساتھ مکہ میں چھ ماہ قیام کیا۔

(۱۳٤٦٦) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: جَاوَرَ عِنْدَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَابْنُ عُمَرَ،

وَابْنُ عَبَّاسٍ ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ.

(۱۳۴۶۶) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس، حضرت ابوھریرہ اور حضرت ابوسعید الخدری ؓ نے مکہ میں ہمارے پاس قیام کیا۔

(١٣٤٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : كَانَ يُقِيمُ بِمَكَّةَ السَّنَتَيْنِ.

(۱۳۴۶۷) حضرت ہشام ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر ؓ نے مکہ میں دو سال تک قیام فرمایا۔

(١٣٤٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: جَاوَرْتُ بِمَكَّةَ، وَثَمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ.

(۱۳۴۶۸) حضرت عبد الملک ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ میں قیام کیا تو وہاں پر حضرت علی بن حسین اور حضرت سعید بن جبیر ؒ بھی موجود تھے۔

(١٣٤٦٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ أَنَا ، وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ عَائِشَةَ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيرٍ ، قَالَ : وَكَانَ عَلَيْهَا نَذْرٌ أَنْ تُجَاوِرَ شَهْرًا ، قَالَ : وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخُوهَا يَمْنَعُهَا مِنْ ذَلِكَ وَيَقُولُ : جِوَارُ الْبَيْتِ وَطَوَافٌ بِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ وَأَفْضَلُ ، قَالَ : فَلَمَّا مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ خَرَجَتْ.

(۱۳۴۶۹) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عبید بن عمیر اللیثی ؒ حضرت عائشہ ؓ کے پاس آئے آپ مقام ثبیر میں مقیم تھیں، راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے نذر مانی تھی کہ وہ ایک ماہ تک قیام کریں گی؛ اور ان کے بھائی حضرت عبد الرحمن ؓ نے ان کو اس سے منع فرمایا اور فرماتے تھے کہ بیت اللہ میں قیام کرنا اور اس کا طواف کرنا میرے نزدیک اس سے افضل اور بہتر ہے، راوی کہتے ہیں جب حضرت عبد الرحمن ؓ کی وفات ہوئی تو حضرت عائشہ ؓ نکلیں۔

(١٣٤٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي مَعْرُوفٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لاَ تُقِيمُوا بَعْدَ النَّفْرِ إِلاَّ ثَلاَثًا.

(۱۳۴۷۰) حضرت عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حج سے چلے جانے بعد مکہ میں تین دن سے زیادہ قیام نہ کرو۔

(١٣٤٧١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : كَانَ الشَّعْبِيُّ إِذَا سُئِلَ عَنِ الْجُوَارِ جَاءَ بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خُزَاعَةَ : إِنِّي قَدْ أَخَذْتُ بِمَنْ هَاجَرَ مِنْكُمْ كَمَا أَخَذْتُ لِنَفْسِي ، وَلَوْ كَانَ بِأَرْضِهِ غَيْرَ سَاكِنِ مَكَّةَ ، إِلاَّ حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا. (ابن سعد ٢٧٢)

(۱۳۴۷۱) حضرت اسماعیل ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت شعبی ؒ سے مکہ میں قیام کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ حضور اقدس ﷺ کا وہ مکتوب لے آئے جو خزاعہ والوں کی طرف لکھا تھا، اس میں مکتوب تھا کہ میں نے ہر مہاجر کے لیے وہ حکم لیا ہے جو اپنے لیے ہے اگر چہ وہ اسی زمین سے تھا کہ وہ حج اور عمرہ کے علاوہ مکہ میں قیام نہیں کرے گا۔

(١٣٤٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : مَكَّةُ لَيْسَتْ بِدَارِ إِقَامَةٍ ، وَلاَ مُكْثٍ.

(۱۳۴۷۲) حضرت عبد اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ مکہ اقامت اور ٹھہرنے کا گھر نہیں ہے۔

(۱۳٤۷۳) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الأَجْلَحِ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: لاَ یَصْلُحُ لِلْمُهَاجِرِ أَنْ یُجَاوِرَ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَیَّامٍ بِمَکَّةَ.

(۱۳۴۷۳) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجر کے لیے مکہ میں تین دن سے زیادہ قیام کرنے کی اجازت نہیں۔

(۸۷) فِی الْمُحْرِمِ یَقُصُّ مِنْ شَارِبِ الْحَلاَلِ، أَوْ یَأْخُذُ مِنْ شَعْرِہِ

محرم شخص کا حلال آدمی کی مونچھیں یا دوسرے بال کاٹنا

(۱۳٤۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ خُصَیْفٍ، قَالَ: أَخَذْتُ مِنْ شَارِبِ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ وَأَنَا مُحْرِمٌ، فَسَأَلْتُ سَعِیدَ بْنَ جُبَیْرٍ؟ فَأَمَرَنِی أَنْ أَتَصَدَّقَ بِدِرْهَمٍ.

(۱۳۴۷۴) حضرت خصیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حالت احرام میں محمد بن مروان رضی اللہ عنہ کے مونچھوں کے بال کاٹے پھر میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک درہم صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

(۱۳٤۷۵) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِی حَرَامٍ قَصَّ شَارِبَ حَلاَلٍ؟ قَالَ: یَتَصَدَّقُ بِدِرْهَمٍ.

(۱۳۴۷۵) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ محرم حالت احرام میں اگر کسی حلال شخص کے مونچھوں کے بال کاٹ لے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک درہم صدقہ کرے۔

(۱۳٤۷٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عَدِیٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، قَالَ: کَانَ الْحَسَنُ یَکْرَہُ أَنْ یَأْخُذَ الْمُحْرِمُ مِنْ رَأْسِ الْحَلاَلِ، یَعْنِی مِنْ شَعْرِہِ أَوْ یُقَلِّمَہُ.

(۱۳۴۷۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ حالت احرام میں کسی غیر محرم کے بال اور ناخن کاٹنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۳٤۷۷) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِی مَنْ رَأَی بَعْضَ أَصْحَابِنَا حَرَامًا یقصِّر عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ یُحَلِّلُہُ.

(۱۳۴۷۷) حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ ہمارے اسلاف میں سے ایک نے حالت احرام میں جابر بن زید کا قصر کیا اور انہوں نے احرام کھولا۔

(۱۳٤۷۸) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِکْرِمَةَ، قَالَ: الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ تَمْشُطُ الْمَرْأَةَ الْحَلاَلَ. إِنَّمَا تَقْتُلُ قَمْلَ غَیْرِهَا.

(۱۳۴۷۸) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محرمہ عورت کسی حلال عورت کے بالوں میں کنگھی کر سکتی ہے اور دوسرے کی جوئیں مار سکتی ہے۔

(۸۸) فِي الشُّرْبِ مِنْ نَبِيذِ السِّقَايَةِ

سقایہ کی نبیذ پینے کا بیان ❶

(۱۳٤۷۹) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مَوْلاَةُ السَّائِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَتْ : كَانَ السَّائِبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يَأْمُرُنِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْ سِقَايَةِ آلِ عَبَّاسٍ ، وَيَقُولُ :إِنَّهُ مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ.

(۱۳۴۷۹) حضرت سائب بن عبداللہ ؒ کی ایک خادمہ کہتی ہیں کہ آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں آل عباس ؓ کی سقایہ کی نبیذ پیوں اور فرماتے تھے، بیشک یہ حج کے مکملات میں سے ہے۔

(۱۳٤۸۰) حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :اشْرَبْ مِنْ سِقَايَةِ آلِ عَبَّاسٍ ، وَقَدْ شَرِبَ مِنْهَا الْمُسْلِمُونَ ، وَهُوَ سُنَّةٌ.

(۱۳۴۸۰) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ آل عباس ؓ کے سقایہ سے پانی پیو، بیشک مسلمان اس میں سے پیتے ہیں اور یہ سنت ہے۔

(۱۳٤۸۱) حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ لِي مَوْلَى بَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ :اشْرَبْ مِنْ سِقَايَةِ آلِ عَبَّاسٍ ، وَقَدْ شَرِبَ مِنْهَا الْمُسْلِمُونَ.

(۱۳۴۸۱) حضرت سائب بن عبداللہ ؒ نے اپنے غلام سے کہا آل عباس ؓ کے سقایہ سے پانی پی بیشک اس سے مسلمان پیتے ہیں۔

(۱۳٤۸۲) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ طَافَ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ ، فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ مِنْ نَبِيذِ السِّقَايَةِ فَشَرِبَ نِصْفًا ، وَأَعْطَى جَعْفَرًا نِصْفًا.

(۱۳۴۸۲) حضرت ربیع بن سعد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر ؒ کو دیکھا آپ ؒ نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر زمزم کے پاس آئے تو آپ کے پاس سقایہ کا نبیذ لایا گیا آپ ؒ نے اس میں سے آدھا خود پی لیا اور آدھا حضرت جعفر ؒ کو عطا کر دیا۔

(۱۳٤۸۳) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ :أَحَبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْ نَبِيذِ السِّقَايَةِ.

(۱۳۴۸۳) حضرت بکر بن عبداللہ المزنی ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے مرد کے لیے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ وہ سقایہ کی نبیذ پیئے۔

(۱۳٤۸٤) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :خَرَجَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مِنْ مِنًى بِالْهَجِيرِ ، فَطَافَ أُسْبُوعًا بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَتَى السِّقَايَةَ ، فَسَقَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ نَبِيذًا ، فَشَرِبَ مِنْهُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَسَقَانِي.

---

❶ سقایہ سے مراد خادمین حرم مکی کا وہ محکمہ ہے جس کے ذمے حجاج کرام کو پانی پلانا ہے۔

(۱۳۴۸۴) حضرت محمد بن اسماعیل ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ویشید سخت گرمی میں منیٰ سے نکلے اور بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور دو رکعتیں ادا کیں پھر پانی پلانے والا برتن لایا گیا اور ہمیں محمد بن علی ویشید نے نبیذ پلایا، اس میں سے حضرت سعید بن جبیر ویشید نے پیا اور پھر مجھے پلایا۔

(١٣٤٨٥) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْد بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :اشْرَبْ مِنْ نَبِيذِ السِّقَايَةِ.

(۱۳۴۸۵) حضرت سوید بن غفلہ ویشید فرماتے ہیں کہ سقایہ کا نبیذ پیو۔

(١٣٤٨٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :شَرِبْتُ مَعَهُ مِنْ نَبِيذِ السِّقَايَةِ نَبِيذٍ صُدِّعْتُ مِنْهُ.

(۱۳۴۸۶) ایک شخص کہتے ہیں حضرت مجاہد کے ساتھ حج کے سفر میں ایک ایسی نبیذ پی جس کی وجہ سے میرا سر چکرانے لگا۔

(١٣٤٨٧) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَمْ أَرَ ابْنَ عُمَرَ فِيمَا كَانَ يُفِيضُ شَرِبَ مِنَ النَّبِيذِ قَطُّ.

(۱۳۴۸۷) حضرت نافع ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو مکہ واپسی کے بعد نبیذ پیتے نہیں دیکھا۔

(١٣٤٨٨) حدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ سَالِمٍ مَا لاَ يُحْصَى ، فَلَمْ يَرَهُ شَرِبَ مِنْ نَبِيذِ السِّقَايَةِ.

(۱۳۴۸۸) حضرت خالد بن ابو بکر ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم ویشید کے ساتھ اتنے حج کئے جو شمار نہیں ہو سکتے، میں نے انہیں کبھی بھی نبیذ السقایہ پیتے نہیں دیکھا۔

(٨٩) فِي الشُّرْبِ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ

آب زم زم پینے کا بیان

(١٣٤٨٩) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَنْزِعُونَ عَلَى زَمْزَمَ ، فَقَالَ :انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَلَوْلاَ أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ ، فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ.

(۱۳۴۸۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بنو عبد المطلب کے پاس تشریف لائے، وہ بیر زم زم سے پانی نکال رہے تھے، بنو عبد المطلب کی پانی نکالنے میں مدد کرو اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ پانی نکالنے کے لیے مجھے دیکھ کر رش کریں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا، لوگوں نے پانی نکالا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا۔

(١٣٤٩٠) حدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَان بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ :أَفَضْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، فَأَتَى حَوْضًا فِيهِ مَاءُ زَمْزَمَ ، فَغَرَفَ بِيَدِهِ فَشَرِبَ مِنْهُ.

(۱۳۴۹۰) حضرت عبداللہ بن عثمان بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ طواف کیا پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ حوض پر تشریف لائے جس میں آب زم زم تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں سے چلو بھر کر پانی پیا۔

(١٣٤٩١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إذَا وَدَّعُوا الْبَيْتَ ، أَنْ يَأْتُوا زَمْزَمَ فَيَشْرَبُوا مِنْهَا.

(۱۳۴۹۱) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب وہ بیت اللہ کا طواف ختم کرتے تو آب زم زم پر آتے اور اس میں سے نوش فرماتے۔

(١٣٤٩٢) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ :أحبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَشْرَبَ ، وَأَنْ يَسْتَقِيَ مِنْ زَمْزَمَ إِنِ اسْتَطَاعَ.

(۱۳۴۹۲) حضرت بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے پسند ہے کہ کوئی شخص آب زم زم میں سے خود بھی پیے اور اگر طاقت رکھے تو دوسروں کو بھی پلائے۔

(١٣٤٩٣) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :لَمْ أَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فِيمَنْ كَانَ يُفِيضُ يَشْرَبُ مِنْ زَمْزَمَ قَطُّ.

(۱۳۴۹۳) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کبھی نہیں دیکھا کہ طواف کے بعد انہوں نے کبھی زم زم پیا ہو۔

(١٣٤٩٤) حدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَرَ سَالِمًا يَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ.

(۱۳۴۹۴) حضرت خالد بن ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ کو طواف کے بعد زم زم کا پانی پیتے نہیں دیکھا۔

(٩٠) فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ ، مَنْ كَانَ يُحِبُّهَا وَيَعْتَمِرُهَا

جو حضرات ماہ رجب میں عمرہ کرنے کو پسند کرتے ہیں

(١٣٤٩٥) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ اعْتَمَرَ عام الْقِتَالَ فِي شَوَّالٍ وَرَجَبٍ.

(۱۳۴۹۵) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جنگ والے سال شوال اور رجب میں عمرہ ادا فرمایا۔

(١٣٤٩٦) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ تَعْتَمِرُ

فِي آخِرِ ذِي الْحِجَّةِ ، وَتَعْتَمِرُ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي رَجَبٍ ، تُهِلُّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

(۱۳۴۹۶) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ذی الحجہ کے آخر میں عمرہ ادا فرمایا، اور مدینہ سے رجب میں عمرہ ادا کیا اور ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھا۔

(۱۳٤۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، قَالَ : كَانَ الأَسْوَدُ يَعْتَمِرُ فِي رَجَبٍ ثُمَّ يَرْجِعُ.

(۱۳۴۹۷) حضرت اسود رحمہ اللہ نے رجب میں عمرہ ادا کیا اور پھر واپس لوٹ آئے۔

(۱۳٤۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُثْمَانَ فِي رَجَبٍ.

(۱۳۴۹۸) حضرت یحییٰ بن عبدالرحمن رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ماہ رجب میں عمرہ کیا۔

(۱۳٤۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ وَسُئِلَ عَنْ عُمْرَةِ رَمَضَانَ ؟ فَقَالَ : أَدْرَكْتُ أَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ لاَ يَعْدِلُونَ بِعُمْرَةِ رَجَبٍ ، ثُمَّ يَسْتَقْبِلُونَ الْحَجَّ.

(۱۳۴۹۹) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ سے رمضان میں عمرہ کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب کو دیکھا وہ رجب کے عمرے سے اعراض نہیں کرتے تھے کہ حج کی تیاری شروع کر دیتے تھے۔

(۱۳۵۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : كَانَ الْقَاسِمُ يَعْتَمِرُ فِي رَجَبٍ.

(۱۳۵۰۰) حضرت قاسم رحمہ اللہ رجب میں عمرہ کرتے تھے۔

(۱۳۵۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : اعْتَمَرْتُ مَعَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ فِي رَجَبٍ.

(۱۳۵۰۱) حضرت یحییٰ رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ماہ رجب میں عمرہ کیا۔

(۹۱) فِي التَّحْصِيبِ، مَنْ كَانَ يُحَصِّبُ ؟ وَالتَّحْصِيبُ هُوَ نُزُولُ الأَبْطَحِ

حاجی کا مکان محصب میں کچھ وقت گذارنا

(۱۳۵۰۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَدْلَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ النَّفْرِ مِنَ الْبَطْحَاءِ إِدْلاَجًا.

(ابن ماجه ۳۰٦۸۔ احمد ٦/ ۷۸)

(۱۳۵۰۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلنے والی رات میں مقام بطحاء سے رات کے ابتدائی حصے میں سفر کیا۔

(١٣٥٠٣) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ :إنَّ أَبَا رَافِعٍ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَنَا جِئْتُ فَضَرَبْتُ قُبَّتَهُ بِالأَبْطَحِ ، فَجَاءَ فَنَزَلَ.

(مسلم ۳۴۲۔ ابو داؤد ۲۰۰۲)

(۱۳۵۰۳) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر مامور تھے وہ فرماتے ہیں کہ میں آیا اور میں نے مقام ابطح میں خیمہ نصب کیا پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس میں کچھ قیام فرمایا۔

(١٣٥٠٤) حدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ نَوْمَةً بِالأَبْطَحِ، ثُمَّ أَدْلَجَ.

(۱۳۵۰۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر مقام ابطح میں آرام فرمایا پھر رات کے ابتدائی حصہ میں سفر کا آغاز فرمایا۔

(١٣٥٠٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :يَا آلَ خُزَيْمَةَ ، حَصِّبُوا لَيْلَةَ النَّفْرِ.

(۱۳۵۰۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے آل خزیمہ! نکلنے والی رات سرسبز جگہ قیام کرو۔

(١٣٥٠٦) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، قَالَ :نَزَلَ الأَسْوَدُ بِالأَبْطَحِ ، قَالَ :فَسَمِعَ رُغَاءً ، قَالَ :فَنَظَرَ مَا هُوَ ؟ فَإِذَا هُوَ ابْنُ عُمَرَ يَرْتَحِلُ.

(۱۳۵۰۶) حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ مقام ابطح میں قیام کے لیے رکے۔ انہوں نے اونٹ کی آواز سنی تو متوجہ ہوئے دیکھنے کے لیے کہ یہ کون ہیں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما واپسی کے لیے روانہ ہو رہے تھے۔

(١٣٥٠٧) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ :جِئْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، فَلَمَّا نَفَرْنَا أَتَيْنَا الأَبْطَحَ حِينَ أَقْبَلْنَا مِنْ مِنًى.

(۱۳۵۰۷) حضرت یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے ساتھ حج پر گیا، جب ہم واپس نکلنے لگے تو ہم مقام ابطح پر آئے جس وقت ہم منیٰ سے واپس آئے۔

(١٣٥٠٨) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا انْتَهَى إلَى الأَبْطَحِ فَلْيَضَعْ رَحْلَهُ ، ثُمَّ لِيَزُرِ الْبَيْتَ وَيَضْطَجِعْ فِيهِ هُنَيْهَةً ، ثُمَّ لِيَنْفِرْ.

(۱۳۵۰۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مقام ابطح میں آئے تو وہاں اپنا سامان رکھ لے پھر بیت اللہ کا طواف کرے اور وہاں کچھ دیر آرام کرے پھر واپسی کے لیے نکلے۔

(١٣٥٠٩) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَصِّبُ فِي شِعْبِ الْخَوْزِ.

(۱۳۵۰۹) حضرت ابن طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ان والد محترم رحمہ اللہ مقام شعب خوز میں کچھ دیر قیام کرتے۔

(۱۳۵۱۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يُحَصِّبُونَ. (مسلم ۹۵۱۔ ترمذی ۹۲۱)

(۱۳۵۱۰) حضرت عمرو بن دینار ؒ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ، اور حضرات شیخین ؓ کچھ دیر مقام ابطح میں قیام فرماتے۔

(۹۲) مَنْ كَانَ لاَ يُحَصِّبُ

جو حضرات مقام ابطح میں قیام نہیں کرتے

(۱۳۵۱۱) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ ، إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۱۷۶۶۔ مسلم ۹۵۲)

(۱۳۵۱۱) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں مقام ابطح میں رکنا ضروری نہیں ہے، بیشک یہ تو وہ مقام ہے جہاں حضور اقدس ﷺ رکے تھے۔

(۱۳۵۱۲) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَنْزِلُ الأَبْطَحَ ، وَقَالَ : إِنَّمَا فَعَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَنَّهُ انْتَظَرَ عَائِشَةَ. (احمد ۱/ ۳۵۱)

(۱۳۵۱۲) حضرت ابن عباس ؓ مقام ابطح پر قیام نہ فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضور اقدس ﷺ تو یہاں حضرت عائشہ ؓ کے انتظار کرنے کے لیے رکے تھے۔

(۱۳۵۱۳) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَبْطَحَ لأَنَّهُ أَسْمَحُ لِخُرُوجِهِ ، وَإِنَّهُ لَيْسَ بِسُنَّةٍ. (بخاری ۱۷۶۵۔ ابو داؤد ۲۰۰۱)

(۱۳۵۱۳) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ مقام ابطح میں اس لیے رکے تھے کیونکہ وہ نکلنے کے لیے زیادہ مناسب جگہ تھی۔ یہاں رکنا کوئی سنت نہیں ہے۔

(۱۳۵۱٤) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، نَحْوَهُ.

(۱۳۵۱۴) حضرت ابن عباس ؓ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳۵۱۵) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ؛ أَنَّ عَطَاءً ، وَطَاوُسًا ، وَمُجَاهِدًا ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانُوا لاَ يُحَصِّبُونَ.

(۱۳۵۱۵) حضرت طاؤس، حضرت مجاہد اور حضرت سعید بن جبیر ؒ مقام ابطح میں قیام نہ فرماتے تھے۔

(۱۳۵۱٦) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ؛ أَنَّ أَسْمَاءَ كَانَتْ لاَ تُحَصِّبُ

(۱۳۵۱۶) حضرت فاطمہ ؒ سے مروی ہے کہ حضرت اسماء ؓ مقام ابطح میں قیام نہ فرماتی تھیں۔

(۱۳۵۱۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :إِنَّمَا الْحَصْبَةُ فِي السَّمَاءِ.

(۱۳۵۱۷) حضرت طاؤس ویلیٹیز فرماتے ہیں، کہ سرسبزی تو آسمان سے ہوتی ہے۔

(۱۳۵۱۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ أَنْكَرَهُ.

(۱۳۵۱۸) حضرت مجاہد ویلیٹیز مقام ابطح میں قیام کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۳۵۱۹) حدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ لاَ يُحَصِّبُ.

(۱۳۵۱۹) حضرت ہشام ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ ان کے والد محترم مقام ابطح میں قیام نہ کرتے تھے۔

(۹۳) فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، مِنْ أَيِّ بَابٍ يَخْرُجُ إِلَى الصَّفَا ؟

جو شخص طواف کرے تو وہ کس دروازے سے صفا کی طرف نکلے؟

(۱۳۵۲۰) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا مِنْ بَابِ بَنِي مَخْزُومٍ.

(۱۳۵۲۰) حضرت عطاء ویلیٹیز سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّالِفَيْقَيْمَ بنو مخزوم کے دروازے سے صفا کی طرف نکلے۔

(۱۳۵۲۱) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، خَرَجَ إِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي يَلِي السِّقَايَةَ.

(۱۳۵۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب تشریف لاتے تو طواف فرماتے پھر دو رکعتیں ادا کرتے اور صفا کی طرف اس دروازے سے نکلتے جو پانی پلانے والی جگہ کے قریب تھا۔

(۱۳۵۲۲) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا.

(۱۳۵۲۲) حضرت حسن ویلیٹیز فرماتے ہیں صفا کے لیے جس دروازے سے چاہے نکلے اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۵۲۳) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ:إِذَا صَلَّيْتَ فَاخْرُجْ مِنْ أَيِّ الأَبْوَابِ شِئْتَ، يَعْنِي إِلَى الصَّفَا.

(۱۳۵۲۳) حضرت عطاء ویلیٹیز فرماتے ہیں جب تم دو رکعتیں ادا کرلو تو جس دروازے سے چاہو صفا کی طرف نکلو۔

(۹٤) فِي الرَّجُلِ يَشُكُّ فِي الطَّوَافِ وَفِي رَمْيِ الْجِمَارِ ، مَا يَصْنَعُ ؟

کسی شخص کو طواف یا رمی کرتے وقت شک ہو جائے تو وہ کیا کرے؟

(۱۳۵۲٤) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ تَدْرِ

أَأَتْمَمْتَ ، أَمْ لَمْ تُتِمَّ ، فَأَتِمَّ مَا شَكَكْتَ ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُعَذِّبُ عَلَى الزِّيَادَةِ.

(۱۳۵۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب طواف کرتے ہوئے شک ہو جائے اور معلوم ہو کہ طواف مکمل ہوا کہ نہیں؟ تو جو شک ہے اس کو پورا کردے، کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ طواف کرنے پر عذاب نہیں دے گا۔

(۱۳۵۲۵) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا شَكَّ الرَّجُلُ فِي الطَّوَافِ فَلَمْ يَدْرِ أَطَافَ ، أَمْ لَمْ يَطُفْهُ ؟ فَلْيَسْتَقْبِلْ.

(۱۳۵۲۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کسی شخص کو طواف میں شک پڑ جائے کہ اس نے طواف کیا کہ نہیں تو وہ کیا کرے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ دوبارہ طواف کرے۔

(۱۳۵۲۶) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :رَمَيْتُ الْجِمَارَ فَلَمْ أَدْرِ بِكَمْ رَمَيْتُ ؟ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَلَمْ يُجِبْنِي ، فَمَرَّ بِي ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ ، لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ عَلَيْنَا مِنَ الصَّلاَةِ ، وَإِذَا نَسِيَ أَحَدُنَا أَعَادَ ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ :إِنَّهُمْ أَهْلُ بَيْتٍ مُفَهَّمُونَ.

(۱۳۵۲۶) حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جمرات کی رمی کے دوران بھول گیا کہ میں نے کتنی رمی کی ہے، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، پھر میرے پاس سے حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ گذرے تو میں نے ان سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے عبداللہ! ہمارے نزدیک نماز سے معظم کوئی شی ءنہیں ہے جب ہم میں سے کوئی شخص نماز میں بھول جائے تو وہ نماز کا اعادہ کرتا ہے، حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اس جواب کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: بیشک وہ اہل بیت میں سے ہیں امور صحیح طور پر ان کو سمجھائے گئے ہیں۔

(۹۵) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ)

اللہ پاک کا ارشاد ﴿فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ﴾ کی تفسیر کے متعلق جو وارد ہوا ہے

(۱۳۵۲۷) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ ﴿فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامًا﴾ قَالَ :إِذَا أَصَابَ الْمُحْرِمُ الصَّيْدَ حُكِمَ عَلَيْهِ بِجَزَائِهِ مِنَ النَّعَمِ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَظَرَ كَمْ ثَمَنُهُ ، ثُمَّ قَوَّمَ ثَمَنَهُ طَعَامًا ، فَصَامَ مَكَانَ كُلِّ نِصْفِ صَاعٍ يَوْمًا ، ﴿أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ ، أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامًا﴾ قَالَ :إِنَّمَا أُرِيدَ بِالطَّعَامِ الصِّيَامَ ، إِنَّهُ إِذَا وَجَدَ الطَّعَامَ وَجَدَ جَزَاءَهُ.

(۱۳۵۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ﴾ سے لے کر ﴿أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامًا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب محرم شکار کرے تو اس پر اس کی جزاء اونٹ کا حکم دیا جائے گا، اور اگر وہ اونٹ نہ پائے تو شکار کی قیمت دیکھے کہ کتنی ہے؟ پھر اس کی قیمت کو کھانے کے ساتھ متعین کرے اور ہر نصف صاع کے بدلے ایک روزہ رکھے، اور اللہ

پاک کے ارشاد ﴿اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا﴾ میں کھانے کا روزے کے ساتھ ارادہ کیا گیا ہے، جب وہ کھانے کو پالے تو اس نے شکار کی جزاء کو پالیا۔

(۱۳۵۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : (وَمَنْ قَتَلَهُ مِنكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ) فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قُوِّمَ عَلَيْهِ طَعَامٌ ، ثُمَّ قِيلَ لَهُ :صُمْ لِكُلِّ نِصْفِ صَاعٍ يَوْمًا.

(۱۳۵۲۸) حضرت ابراہیم ویلیٹیو اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اگر وہ نہ پائے تو اس پر کھانے سے قیمت متعین کرے پھر اس کو کہا جائے کہ ہر نصف صاع کے بدلے ایک روزہ رکھو۔

(۱۳۵۲۹) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا :إِذَا أَصَابَ الْمُحْرِمُ الصَّيْدَ فَعَلَيْهِ ثَمَنُهُ فَاشْتَرَى دَمًا ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ دَمًا قَوَّمَ طَعَامًا فَتَصَدَّقَ عَلَى كُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ صَامَ لِكُلِّ صَاعٍ يَوْمَيْنِ.

(۱۳۵۲۹) حضرت عطاء، حضرت مجاہد اور حضرت ابراہیم ویلیٹیو فرماتے ہیں کہ اگر محرم شکار کر لے تو اس پر اس کی قیمت لازم ہے جس سے وہ دم خریدے، اور اگر وہ جانور نہ پائے تو کھانے کے ساتھ قیمت متعین کرے اور ہر مسکین پر ایک صاع صدقہ کرے اور اگر وہ مسکین بھی نہ پائے تو ہر صاع کے بدلے دو روزے رکھے۔

(۱۳۵۳۰) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : ذَكَرَ مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ فِي قَتْلِ الرَّجُلِ الصَّيْدَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، قَالَ : ﴿جَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ﴾ إِنْ وَجَدَ الرَّجُلُ جَزَاءَ الصَّيْدِ أَهْدَى ، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فقيمة ثَمَنِهِ ، فَيَجْعَلُهُ طَعَامًا يَتَصَدَّقُ بِهِ عَلَى الْمَسَاكِينِ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ صَامَ عَنْ طَعَامِ كُلِّ مِسْكِينٍ يَوْمًا.

(۱۳۵۳۰) حضرت میمون بن مہران ویلیٹیو کے سامنے ذکر کیا گیا کہ محرم نے اگر شکار کر لیا آپ ویلیٹیو نے فرمایا اللہ پاک کا ارشاد ہے: ﴿جَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ﴾ اگر وہ شخص شکار کی جزاء پالے تو وہ ذبح کر دے، اور اگر نہ پائے تو ثمن کے ساتھ قیمت متعین کرے، پھر اس سے کھانا لے اور مساکین پر صدقہ کر دے اور اگر مساکین نہ پائے تو ہر مسکین کے کھانے کے بدلے ایک روزہ رکھے۔

(۱۳۵۳۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ :يُقَوَّمُ عَلَيْهِ دَرَاهِمَ ، ثُمَّ يُقَوَّمُ بِالدَّرَاهِمِ الطَّعَامَ ثُمَّ يَصُومُ لِكُلِّ نِصْفِ صَاعٍ يَوْمًا.

(۱۳۵۳۱) حضرت مقسم ویلیٹیو فرماتے ہیں دراہم سے قیمت لگائے پھر دراہم سے کھانے کی قیمت متعین کرے پھر ہر نصف صاع

کے بدلے ایک دن کا روزہ رکھے۔

(۹٦) فِي التِّجَارَةِ فِي الْحَجِّ

سفر حج میں تجارت کرنا

(۱۳۵۳۲) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كَانَتْ هَذِهِ الآيَةُ نَزَلَتْ : ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلاً مِنْ رَبِّكُمْ﴾ قَالَ : فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ.

(۱۳۵۳۲) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ حج کے زمانے کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

(۱۳۵۳۳) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ . (ح) وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلاً مِنْ رَبِّكُمْ) قَالَ : فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ.

(۱۳۵۳۳) حضرت عبید اللہ بن ابو یزید ؒ اور حضرت ابن الزبیر ؓ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۱۳۵۳٤) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي أُمَيْمَةَ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الرَّجُلِ يَحُجُّ ، وَيَحْمِلُ مَعَهُ تِجَارَةً ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِنْ رَبِّهِمْ وَرِضْوَانًا﴾.

(۱۳۵۳۴) حضرت ابن عمر ؓ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص حج کے لیے جائے اور ساتھ سامان تجارت لے جائے؟ آپ ؓ نے فرمایا کوئی حرج نہیں پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، ﴿يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا﴾. وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضوان کو تلاش کرتے ہیں۔

(۱۳۵۳٥) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَحُجَّ الرَّجُلُ وَمَعَهُ تِجَارَةٌ. قَالَ : وَقَالَ مُحَمَّدٌ : إِنَّ اللهَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يَجْمَعَهُمَا لَهُ جَمِيعًا.

(۱۳۵۳۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ حاجی اپنے ساتھ سامان تجارت رکھے، اور حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ اس شخص کے لیے (حج اور تجارت) دونوں کو جمع کردے۔

(۱۳۵۳٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَتَّجِرُونَ حَتَّى نَزَلَتْ : ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلاً مِنْ رَبِّكُمْ﴾.

(۱۳۵۳۶) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ دوران حج تجارت نہ کرتے تھے، یہاں تک کہ قرآن پاک کی آیت ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ نازل ہوئی (تو تجارت شروع کردی)۔

(۱۳۵۳۷) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا

فَضْلاً مِنْ رَبِّكُمْ﴾ قَالَ : كَانُوا لاَ يَبِيعُونَ وَلاَ يَشْتَرُونَ فِي أَيَّامِ مِنًى ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلاً مِنْ رَبِّكُمْ﴾.

(۱۳۵۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایام حج میں خرید وفروخت نہ کرتے تھے، یہاں تک کہ قرآن پاک کی آیت ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ نازل ہوئی تو خرید وفروخت شروع کردی۔

(۱۳۵۳۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلاً مِنْ رَبِّكُمْ) التِّجَارَةُ فِي الْمَوَاسِمِ أُحِلَّتْ لَهُمْ ، كَانُوا لاَ يَتَبَايَعُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِعَرَفَةَ ، وَلاَ مِنًى.

(۱۳۵۳۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ نازل ہوئی تو حج کے زمانے میں ان کے لیے تجارت حلال کردی گئی، کیونکہ زمانہ جاہلیت میں منیٰ اور عرفات میں خرید وفروخت نہ کرتے تھے۔

(۹۷) فِي الرَّجُلِ يَحُجُّ عَنِ الرَّجُلِ وَلَمْ يَحُجَّ قَطُّ

کسی شخص نے خود پہلے حج نہ کیا ہو لیکن وہ دوسرے شخص کی طرف سے حج ادا کرے

(۱۳۵۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ ، فَقَالَ : إِنْ كُنْتَ حَجَجْتَ فَلَبِّ عَنْ شُبْرُمَةَ ، وَإِلاَّ فَلَبِّ عَنْ نَفْسِكَ. (دارقطنی ۱۵۶)

(۱۳۵۳۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص نے شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو نے پہلے حج کیا ہوا ہے تو پھر شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پڑھ وگرنہ اپنی طرف سے ہی تلبیہ پڑھ۔

(۱۳۵۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوِهِ. (ابوداؤد ۱۸۰۷۔ ابن ماجہ ۲۹۰۳)

(۱۳۵۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳۵۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ : لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ ، قَالَ : وَيْحَكَ ، وَمَا شُبْرُمَةُ ؟ فَذَكَرَ رَجُلاً بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَرَابَةٌ ، قَالَ : حَجَجْتَ قَطُّ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَاجْعَلْ هَذِهِ عَنْكَ.

(۱۳۵۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سنا ایک شخص شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہہ رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا ناس ہو یہ شبرمہ کون ہے؟ تو اس شخص نے اپنے اور اس کے درمیان قرابت کو ذکر کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: تو نے پہلے حج کیا ہوا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ نہیں آپ رضی اللہ عنہ فرمایا پھر اس حج کو اپنی طرف سے ہی ادا کر۔

(۱۳۵۴۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ الأَسْوَدِ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ لاَ يَرَى

بَأْسًا أَنْ يَحُجَّ الصَّرُورَةُ عَنِ الرَّجُلِ.

(۱۳۵۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ ایک شخص نے پہلے خود حج تو نہ کیا ہو لیکن وہ کسی کے لیے حج کرے۔

(۱۳٥٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحُجُّ عَنِ الرَّجُلِ وَلَمْ يَكُنْ حَجَّ قَطُّ ؟ قَالَ : يُجْزِء عَنْهُ وَعَنْ صَاحِبِهِ الأَوَّلِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ :الصَّرُورَةُ الَّذِي لَمْ يَحُجَّ قَطُّ.

(۱۳۵۴۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے خود حج نہیں کیا ہوا تو کیا وہ دوسرے شخص کے لیے کر سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا یہ حج اس کے اور اس کے ساتھی کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

(۱۳٥٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَحُجَّ الصَّرُورَةُ عَنِ الرَّجُلِ.

(۱۳۵۴۴) حضرت حسن رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ ایک شخص نے پہلے خود حج تو نہ کیا ہو لیکن وہ کسی کے لیے حج کرے۔

(۱۳٥٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ لَوَاسِعٌ لَهُمَا جَمِيعًا.

(۱۳۵۴۵) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس ایک حج کو ہی دونوں کی طرف سے وسیع فرمادے گا (اور دونوں کی طرف سے قبول کرے گا)۔

(۹۸) فِي الْقَارِنَ إِذَا وَاقَعَ ، مَا عَلَيْهِ ؟

حج قران کرنے والا اگر بیوی سے شرعی ملاقات کرلے تو اس پر کیا لازم ہے؟

(۱۳٥٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ مُحْرِمًا بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ، وَامْرَأَتُهُ مُحْرِمَةٌ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ فَيَقَعُ عَلَيْهَا ، قَالَ :يَمْضِيَانِ لِحَجِّهِمَا وَلِعُمْرَتِهِمَا ، وَيُهْرِيقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا دَمًا ، وَعَلَيْهِمَا عمْرَةٌ وَالْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ ، وَلاَ يَمُرَّانِ بِالْمَكَانِ الَّذِي أَصَابَا فِيهِ مَا أَصَابَا.

(۱۳۵۴۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص حج اور عمرے کا احرام باندھے اور اس کی بیوی بھی حج وعمرے کا احرام باندھے اور پھر وہ آپس میں شرعی ملاقات کرلیں، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ دونوں اپنے حج وعمرے کو جاری رکھیں اور ہر ایک پر قربانی لازم ہے اور آئندہ سال حج وعمرہ کی قضاء لازم ہے اور آئندہ سال اس جگہ سے نہ گزریں جہاں یہ واقعہ پیش آیا تھا۔

(۱۳٥٤٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الَّذِي يَقَعُ بِأَهْلِهِ وَقَدْ أَهَلَّ بِهِمَا، قَالَ :عَلَيْهِ بَدَنَتَانِ.

(۱۳۵۴۷) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص حج وعمرہ کا احرام باندھے ہو اور وہ بیوی سے شرعی ملاقات کرلے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر دو قربانیاں ہیں۔

(۱۳٥٤٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الْقَارِنُ وَغَيْرُ الْقَارِنِ سَوَاءٌ فِي جَزَاءِ الصَّيْدِ.

(۱۳۵۴۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حج قران کرنے والا ہو یا قران کرنے والا نہ ہو شکار کی جزاء میں وہ دونوں برابر ہیں۔

(۹۹) فِي الْمُحْرِمِ يُوَاقِعُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ، مَا عَلَيْهِ ؟

محرم یکے بعد دیگرے بیوی سے شرعی ملاقات کر بیٹھے تو اس پر کیا لازم ہے؟

(۱۳۵۴۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمُحْرِمِ يُوَاقِعُ ، ثُمَّ يَعُودُ ؟ قَالَ : عَلَيْهِ هَدْيٌ وَاحِدٌ.

(۱۳۵۴۹) حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا گیا کہ محرم اگر شرعی ملاقت کرنے کے بعد دوسری بار پھر کرلے تو؟ آپ نے فرمایا کہ اس پر ایک ہی قربانی لازم ہے۔

(۱۳۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي مُحْرِمٍ غَشِيَ امْرَأَتَهُ مِرَارًا ، قَالَ : إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْسُكَ وَيَعْلَمَ مَا عَلَيْهِ ، فَعَلَيْهِ هَدْيٌ وَاحِدٌ.

(۱۳۵۵۰) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ محرم یکے بعد دیگرے بیوی سے ہمبستری کرے، آپ ؒ نے فرمایا: اگر اس نے قربانی کرنے سے پہلے اس طرح کیا اور اس کو معلوم تھا کہ اس پر کیا لازم ہے پھر یہ کام کرلیا تو اس پر ایک ہی قربانی ہے۔

(۱۰۰) فِي صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِمَكَّةَ

عرفہ کے دن مکہ میں روزہ رکھنے کا بیان

(۱۳۵۵۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ: حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ ، وَأَنَا لاَ أَصُومُهُ ، وَلاَ آمُرُ بِهِ ، وَلاَ أَنْهَى عَنْهُ.

(ترمذی ۷۵۱۔ ابن حبان ۳۶۰۴)

(۱۳۵۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا تو آپ ﷺ نے اس دن کا روزہ نہیں رکھا، میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی دن روزہ نہیں رکھا، میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا اور میں خود بھی نہیں رکھتا، باقی میں تمہیں نہ اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں۔

(۱۳۵۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَبَنٍ يَوْمَ عَرَفَةَ مِنْ رَحْلِ أُمِّ الْفَضْلِ ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَهُوَ بِالْمَوْقِفِ.

(۱۳۵۵۲) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن ام فضل رضی اللہ عنہا کے کجاوے میں سے دودھ منگوایا اور پھر اس کو نوش فرمایا حالانکہ آپ عرفہ میں تھے۔

(۱۳۵۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ يَوْمَ عَرَفَةَ. (ابویعلی ۶۶۹۷۔ طبرانی ۱۸)

(۱۳۵۵۳) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن پانی یا دودھ نوش فرمایا۔

(۱۳۵۵٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَفْطَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ ، وَبَعَثَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ. (ترمذی ۷۵۰۔ نسائی ۲۸۲۰)

(۱۳۵۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وقوف عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا، آپ کے پاس حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے دودھ بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے نوش فرمایا۔

(۱۳۵۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : لاَ أَدْرِي سَمِعْتُهُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَوْ حُدِّثْتُ عَنْهُ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَةَ وَهُوَ يَأْكُلُ رُمَّانًا ، وَقَالَ : أَفْطَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ ، وَسَقَتْهُ أُمُّ الْفَضْلِ لَبَنًا فَشَرِبَهُ ، وَقَالَ : لَعَنَ اللَّهُ فُلاَنًا ، عَمَدُوا إِلَى أَيَّامِ الْحَجِّ فَمَحَوْا زِينَتَهُ ، وَقَالَ : زِينَةُ الْحَجِّ التَّلْبِيَةُ.

(نسائی ۲۸۱۵۔ احمد ۱/ ۳۴۹)

(۱۳۵۵۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرفہ کے دن حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ انار تناول فرما رہے تھے، اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا اور حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے آپ کو دودھ پلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے نوش فرمایا: پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فلاں پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے ایام حج کا ارادہ کیا اور اس کی زینت کو مٹا کر رکھ دیا اور فرمایا حج کی زینت تلبیہ پڑھنا ہے۔

(۱۳۵۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَوْشَبِ بْنِ عَقِيلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَهْدِيٌّ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَيْتِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ. (ابوداؤد ۲۴۳۲۔ احمد ۲/ ۳۰۴)

(۱۳۵۵۶) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر میں حاضر ہوا اور ان سے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۳۵۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ مِنَى أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

(۱۳۵۵۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وقوف عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور منیٰ کے ایام کھانے پینے کے ایام ہیں۔

(۱۳۵۵۸) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِى إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ ؟ فَقَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لاَ يَصُومُهُ.

(۱۳۵۵۸) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے وقوف عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روزہ نہیں رکھتے تھے۔

(۱۳۵۵۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ ، قَالَ : ذَكَرْتُ لِطَاوُوسٍ صَوْمَ عَرَفَةَ أَنَّهُ يَعْدِلُ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ ؟ فَقَالَ : أَيْنَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ عَنْ ذَلِكَ ؟.

(۱۳۵۵۹) حضرت طاؤس رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ عرفہ کے دن روزہ دو سال کے روزوں کے برابر ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے تعجب سے فرمایا: حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پھر اس سے کہاں تھے؟ (یعنی پھر وہ کیوں اس دن روزہ نہیں رکھتے تھے)۔

(۱۳۵۶۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ أَفْطَرَ يَوْمَ عَرَفَةَ، وَقَالَ: أَتَقَوَّى عَلَى الدُّعَاءِ.

(۱۳۵۶۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے عرفہ کے دن روزہ نہ رکھا اور فرمایا میں دعا کے لیے قوت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

(۱۳۵۶۱) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ شَرِبَ يَوْمَ عَرَفَةَ.

(۱۳۵۶۱) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں وقوف عرفہ کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (پانی یا دودھ) نوش فرماتے ہوئے دیکھا۔

(۱۳۵۶۲) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَهِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ يَتَعَاوَرَانِ إِدَاوَةً عَشِيَّةَ عَرَفَةَ ، يَشْرَبَانِ مِنْهَا.

(۱۳۵۶۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو وقوف عرفہ کی سہ پہر دیکھا گیا کہ وہ برتن باری باری لے رہے ہیں اور اس سے نوش فرما رہے ہیں۔

(۱۳۵۶۳) حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ صَوْمَ يَوْمَ عَرَفَةَ إِذَا كَانَ بِمَكَّةَ.

(۱۳۵۶۳) حضرت حسن رحمہ اللہ عرفہ کے دن مکہ میں موجود شخص کے لیے روزہ رکھنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۳۵۶٤) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ؛ أَنَّهُ أَمَرَهُ أَبُوهُ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ أَنْ يُفْطِرَ يَوْمَ عَرَفَةَ.

(۱۳۵۶۴) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے کو عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

(۱۳۵٦٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ ؟ فَقَالَ : لَمْ يَصُمْهُ عُمَرُ ،

وَلاَ أَحَدٌ مِنْ آلِ عُمَرَ ، يَا بُنَيَّ.

(۱۳۵۶۵) حضرت عمارہ بن زاذان ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم ویشید سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا دریافت کیا؟ آپ ویشید نے فرمایا: اے بیٹے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آل عمر رضی اللہ عنہ میں سے کوئی بھی اس کا روزہ نہ رکھتے تھے۔

(۱۳۵۶۶) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَرَفَةَ.

(۱۳۵۶۶) حضرت مسروق ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرفہ کے دن روزہ رکھتی تھیں۔

(۱۳۵۶۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ عَرَفَةَ.

(۱۳۵۶۷) حضرت قاسم ویشید عرفہ کے دن روزہ رکھتے تھے۔

(۱۰۱) مَنْ كَانَ يُفْطِرُ بِعَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ

جو حضرات منیٰ جانے سے قبل عرفہ میں روزہ افطار کر لیتے ہیں

(۱۳۵۶۸) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَدْعُو بِشَرَابٍ فَتُفْطِرُ ، ثُمَّ تُفِيضُ.

(۱۳۵۶۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مشروب منگوایا اور منیٰ جانے سے قبل ہی روزہ افطار کر لیا۔

(۱۳۵۶۹) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ.

(۱۳۵۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے منیٰ جانے سے پہلے روزہ افطار کر لیا۔

(۱۳۵۷۰) حدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُفِيضَ دَعَا بِإِنَاءٍ ، ثُمَّ شَرِبَ ، ثُمَّ أَفَاضَ.

(۱۳۵۷۰) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما جب منیٰ جانے لگتے تو برتن منگواتے جس میں مشروب ہوتا پھر اس کو نوش فرماتے پھر منیٰ تشریف لے جاتے۔

(۱۰۲) مَنْ كَانَ يَقُولُ إِذَا دَفَعَ الإِمَامُ مِنْ عَرَفَةَ ، فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَقِفَ حَتَّى يَذْهَبَ الزِّحَامُ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب امام عرفہ سے چلا جائے تو رش کے ختم ہو جانے تک عرفہ میں ہی قیام کرے اس میں کوئی حرج نہیں

(۱۳۵۷۱) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ لاَ تُفِيضُ حَتَّى يَبْيَضَّ

مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ مِنَ الأَرْضِ.

(۱۳۵۷۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرفہ سے منیٰ کے لیے تب تک نہ نکلتیں جب تک کہ ان کے اور لوگوں کے درمیان زمین سفید (خالی) نہ ہو جاتی۔

(١٣٥٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : يَقِفُ الإِنْسَانُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بَعْدَ مَا يَدْفَعُ الإِمَامُ ، حَتَّى يَذْهَبَ زِحَامُ النَّاسِ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۳۵۷۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے عرض کیا: کوئی شخص عرفہ کی شام امام کے چلے جانے کے بعد لوگوں کے رش کے ختم ہونے تک عرفہ میں ہی قیام کرسکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٣٥٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَقَفَ مَعَ الإِمَامِ ، أَيَحْبِسُ رَاحِلَتَهُ وَقَدْ نَفَرَ الإِمَامُ حَتَّى يَذْهَبَ الزِّحَامُ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۳۵۷۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ عرفہ میں امام کے چلے جانے کے بعد ایک شخص اپنی سواری کو روک کے رکھتا ہے یہاں تک کہ لوگوں کا اژدحام ختم ہو جائے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(١٠٣) فِي الْوُقُوفِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ

جمرہ عقبہ کے پاس ٹھہرنا

(١٣٥٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا ، وَلَمْ يَقِفْ عِنْدَهَا. (احمد ۲/ ۱۹۰)

(۱۳۵۷۴) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ پر تشریف لائے اس کی رمی فرمائی لیکن اس کے پاس ٹھہرے نہیں۔

(١٣٥٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَتَيْنِ وَيَقِفُ عِنْدَهُمَا ، وَلاَ يَقِفُ عِنْدَ الثَّالِثَةِ.

(۱۳۵۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پہلے دونوں جمرات کی رمی فرمائی پھر ان کے پاس کچھ دیر ٹھہرے لیکن تیسرے جمرے کے پاس نہیں ٹھہرے۔

(١٣٥٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : نَظَرْنَا عُمَرَ فَأَتَى الْجَمْرَةَ الثَّالِثَةَ فَرَمَاهَا ، وَلَمْ يَقِفْ عِنْدَهَا.

(۱۳۵۷۶) حضرت سلمان بن ربیعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ جمرہ عقبہ پر تشریف لائے اس

کی رمی فرمائی لیکن اس کے پاس ٹھہرے نہیں۔

(۱۳۵۷۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ شَرِیکٍ ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ یَقِفْ عِنْدَهَا.

(۱۳۵۷۷) حضرت سعید بن جبیر ؒ جمرہ عقبہ کے پاس نہ ٹھہرے۔

(۱۳۵۷۸) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَابْنُ فُضَیْلٍ ، وَعَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ أَبِی زِیَادٍ ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : رَأَیْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ أَتَی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَمْ یَقِفْ . زَادَ ابْنُ مُسْهِرٍ : فَرَمَاهَا سَبْعَ حَصَیَاتٍ ، یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ. (ابوداؤد ۱۹۶۱۔ ابن ماجہ ۳۰۲۸)

(۱۳۵۷۸) حضرت سلیمان بن عمرو بن الأحوص ؒ کی والدہ محترمہ فرماتی ہیں کہ میں قربانی کے دن رسول اکرم ﷺ کو دیکھا آپ جمرہ عقبہ پر تشریف لائے اور اس کی رمی فرمائی پھر چلے گئے، اور بعض حضرات فرماتے ہیں آپ اس کے پاس نہیں ٹھہرے، ابن مسہر فرماتے ہیں کہ آپ نے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر تکبیر بھی پڑھی۔

(۱۰۴) فِی الْوُقُوفِ عِنْدَ الْجِمَارِ یَوْمَ النَّفْرِ

نکلتے وقت جمار کے پاس کچھ دیر قیام کرنا

(۱۳۵۷۹) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ یُقَامُ یَوْمَ النَّفْرِ عِنْدَ الْجِمَارِ.

(۱۳۵۷۹) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں واپس نکلتے وقت جمار کے پاس قیام نہ کرے۔

(۱۳۵۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : یُقَامُ عِنْدَهَا قِیَامًا خَفِیفًا.

(۱۳۵۸۰) حضرت ابن طاؤس ؒ سے مروی ہے کہ ان کے والد محترم کچھ دیر کے لیے قیام فرماتے۔

(۱۳۵۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : رَأَیْتُ الْقَاسِمَ یَقُومُ عِنْدَ الْجِمَارِ یَوْمَ النَّفْرِ ، فَیَدْعُو وَیُخَفِّفُ، وَقَدْ کَانَ قَبْلَ ذَلِکَ یُطِیلُ.

(۱۳۵۸۱) حضرت افلح ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم ؒ کو دیکھا واپس آتے وقت لوگوں کی جمار کے پاس کچھ دیر رکے اور تھوڑی سی دعا فرمائی حالانکہ آپ اس سے پہلے لمبی دعا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۵) فِی جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ ، مِنْ أَیْنَ تُرْمَی ؟

جمرہ عقبہ کی رمی کہاں سے کی جائے؟

(۱۳۵۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِیسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیدَ ، قَالَ : قِیلَ لِعَبْدِ

اللهِ :إِنَّ أُنَاسًا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِهَا ، فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ ثُمَّ قَالَ :مِنْ هَاهُنَا ، وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ. (بخاری ۱۷۴۷۔ مسلم ۳۰۷)

(۱۳۵۸۲) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ سے عرض کیا: لوگ جمرہ عقبہ کی رمی اوپر سے کرتے ہیں، آپ وادی میں تشریف لائے اور پھر فرمایا یہاں سے رمی کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جن پر سورہ البقرہ نازل ہوئی (حضرت محمد ﷺ) انہوں نے یہاں سے رمی فرمائی۔

(۱۳۵۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ سَنَتَيْنِ ، إِحْدَاهُمَا فِي السَّنَةِ الَّتِي أُصِيبَ فِيهَا ، كُلَّ ذَلِكَ يُلَبِّي حَتَّى يَرْمِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي.

(۱۳۵۸۳) حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کے ساتھ دو حج کیے، ایک حج اس سال کیا جس سال آپ کی شہادت ہوئی، آپ نے ہر حج میں تلبیہ پڑھا اور بطن وادی سے جمرہ کی رمی فرمائی۔

(۱۳۵۸٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :إِذَا رَمَيْتَ الْجَمْرَةَ فَتَقَدَّمْ إِلَى بَطْنِ الْمَسِيلِ.

(۱۳۵۸۴) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب تم جمرہ کی رمی کرو تو بہنے والی وادی کے درمیان میں آ جاؤ وہاں سے کرو۔

(۱۳۵۸٥) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْقَاسِمَ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ.

(۱۳۵۸۵) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم کو دیکھا آپ رمی کرنے کے لیے وادی میں اترے۔

(۱۳۵۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَطَاءٍ، قَالا : كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِمَا أَنْ يَرْمِيَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي.

(۱۳۵۸۶) حضرت حسن اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ بطن وادی سے جمرہ کی رمی کی جائے۔

(۱۳۵۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي.

(۱۳۵۸۷) حضرت سلیمان بن عمرو بن الاحوص کی والدہ محترمہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے بطن وادی سے جمرہ العقبہ کی رمی فرمائی۔

(۱۰٦) مَنْ رَخَّصَ فِيهَا أَنْ يَرْمِيَهَا مِنْ فَوْقِهَا

جن حضرات نے اوپر کی طرف سے رمی کرنے کی اجازت دی ہے

(۱۳۵۸۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَرْمِي

جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ فَوْقِهَا.

(۱۳۵۸۸) حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جمرہ عقبہ کے اوپر سے رمی کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۳۵۸۹) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : كَيْفَ أَرْمِي الْجَمْرَتَيْنِ الْقُصْوَيَيْنِ ؟ قَالَ : اعلُهمَا عُلْوًا ، ثُمَّ تفرَعُهُمَا.

(۱۳۵۸۹) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا: وادی کے کنارے پر جو جمرے ہیں ان کی رمی کیسے کروں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کے اوپر کی طرف سے آ کر رمی کر۔

(۱۳۵۹۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِهَا.

(۱۳۵۹۰) حضرت حسن رحمہ اللہ جمرہ کی رمی اوپر سے آ کر کرتے تھے۔

(۱۳۵۹۱) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرْمُونَ الْجَمْرَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنْ فَوْقِهَا ، يَرْمُونَ أَعْلَى شَيْءٍ مِنْهُمَا.

(۱۳۵۹۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب پہلے دونوں جمروں کی رمی ان کے اوپر کی طرف سے کرتے تھے، وہ ان دونوں کے اوپر جو بلند جگہ ہوتی وہاں سے کرتے۔

(۱۳۵۹۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ارْمِهمَا مِنْ حَيْثُ تَيَسَّرَ.

(۱۳۵۹۲) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جہاں سے آسانی ہو جمرہ کی رمی کرو۔

(۱۰۷) مَا قَالُوا فِي أَيِّ مَوْضِعٍ يَرْمِي مِنَ الشَّجَرَةِ

جمرہ کی رمی کہاں سے کی جائے

(۱۳۵۹۳) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ ، وَسَالِمًا ، وَنَافِعًا يَرْمُونَ مِنَ الشَّجَرَةِ ، فَأَمَّا الْقَاسِمُ فَكَانَ يَقُومُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَكَّةَ ، يَجْعَلُ مَكَّةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ مُسْتَقْبِلَهَا ، وَأَمَّا سَالِمٌ وَنَافِعٌ فَكَانَا يَقُومَانِ أَدْنَى مِنْ مَقَامِهِ.

(۱۳۵۹۳) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم حضرت سالم اور حضرت نافع رحمہم اللہ کو جمرہ کی رمی کرتے ہوئے دیکھا، حضرت قاسم رحمہ اللہ رمی کرتے وقت جمرہ اور مکہ کے درمیان کھڑے ہو جاتے، مکہ کو پشت کی طرف رکھتے اور جمرہ کو اپنے سامنے اور حضرت سالم رحمہ اللہ اور حضرت نافع رحمہ اللہ اس کے بالکل قریب جا کر کھڑے ہوتے۔

(۱۳۵۹۴) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ سُلَيْمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ أَيْنَ أَرْمِي مِنَ الْجَمْرَةِ ؟ قَالَ : أَصْلَهَا.

(۱۳۵۹۴) حضرت براء بن سلیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہاں سے رمی کروں؟ آپ رحمہ اللہ نے

فرمایا: اس کے قریب جا کر۔

(١٣٥٩٥) حدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ اسْتَقْبَلَهَا وَرَمَى سَاقَهَا.

(۱۳۵۹۵) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم رحمہ اللہ کو دیکھا آپ رحمہ اللہ نے جمرہ کی طرف رخ کیا اور اس کی جڑوں (نیچے کی طرف) رمی کی۔

(١٣٥٩٦) حدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَبْدَأُ فَيَرْمِي رَأْسَ الْجَمْرَةِ الأُولَى ، وَيَرْمِي الوسطى يَرْمِي رَأْسَهَا ، وَيَرْمِي الْعَقَبَةَ حَيْثُ دَنَا مِنْهُ.

(۱۳۵۹۶) حضرت ہشام رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ان کے والد محترم رحمہ اللہ رمی کی ابتداء کرتے تو پہلے جمرہ کے اوپر کی طرف سے، دوسرے جمرہ کے بھی اوپر کی طرف سے کرتے اور عقبہ کی رمی جتنے قریب ہو سکتے قریب ہو کر کرتے۔

(١٣٥٩٧) حدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : إِذَا جَاوَزَ الشَّجَرَةَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ تَحْتِ غُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا.

(۱۳۵۹۷) حضرت عبد الرحمن بن اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب درخت سے آگے نکل جاؤ تو جمرہ عقبہ کی رمی اس کے ٹہنی کے نیچے سے کرو۔

(١٠٨) فِي الْمَرْأَةِ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ ، ثُمَّ تَحِيضُ

عورت کو طواف کے تین چکر لگانے کے بعد اگر حیض آ جائے

(١٣٥٩٨) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا حَاضَتْ بَعْدَ مَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَشْوَاطًا : فَإِنَّهَا تُقِيمُ حَتَّى تَطْهُرَ وَتَسْتَقْبِلَ الطَّوَافَ.

(۱۳۵۹۸) حضرت زہری رحمہ اللہ اس عورت کے متعلق فرماتے ہیں جس کو طواف کے کچھ چکر لگانے کے بعد حیض آ جائے تو وہ ٹھہری رہے جب حیض کے ایام ختم ہو جائیں تو دوبارہ نئے سرے سے طواف کرے۔

(١٣٥٩٩) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا طَافَتِ الْمَرْأَةُ ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ فَصَاعِدًا ثُمَّ حَاضَتْ ، أَجْزَأَ عَنْهَا.

(۱۳۵۹۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت تین یا اس سے زیادہ چکر لگانے کے بعد اس کو اگر حیض آ جائے تو اس کے لیے کافی ہے۔

(١٣٦٠٠) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَرْأَةِ تَطُوفُ ثَلاَثَةَ أَشْوَاطٍ ثُمَّ تَحِيضُ ، قَالَ : تَعْتَدُّ بِهِ.

(۱۳۶۰۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس عورت کے متعلق فرماتے ہیں جس کو طواف کے تین چکر لگانے کے بعد حیض آ جائے تو اس کی طرف سے شمار کیے جائیں گے وہ چکر جو وہ لگا چکی ہے۔

(۱۳۶۰۱) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ إِيَاسٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ ، فَبَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ طَوَافِهِ فَأَحْدَثَ ، أَوِ امْرَأَةٍ طَافَتْ فَحَاضَتْ ، وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهَا مِنْ طَوَافِهَا ، مِنْ أَيْنَ تَسْتَقْبِلُ ؟ قَالَ :مِنْ حَيْثُ حَاضَتْ.

(۱۳۶۰۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ آدمی طواف کر رہا تھا اور ابھی کچھ چکر باقی ہوں اور اس کو حدث لاحق ہو جائے یا عورت کو دوران طواف حیض آ جائے تو وہ کہاں سے طواف کی دوبارہ ابتداء کریں آپ رحمہ اللہ نے فرمایا چکروں کے بعد حدث یا حیض لاحق ہوا ہے اس کے بعد سے شروع کریں۔

(۱۳۶۰۲) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :تَسْتَقْبِلُ الطَّوَافَ أَحَبُّ إِلَيَّ ، وَإِنْ فَعَلَتْ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۳۶۰۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک دوبارہ نئے سرے سے طواف کرنا زیادہ پسندیدہ ہے اور اگر وہ اسی پر بناء کرے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

(۱۰۹) فِي الْمُحْرِمِ يَنْتِفُ إِبِطَهُ وَيُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ، مَا عَلَيْهِ ؟

محرم اگر اپنے بغلوں کے بال اور ناخن کاٹے تو اس پر کیا ہے؟

(۱۳۶۰۳) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْتِفُ مِنْ عَيْنَيْهِ الشَّعَرَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۳۶۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حالت احرام میں اپنی آنکھوں سے (پلکوں کے) بال اکھیڑے۔

(۱۳۶۰۴) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي الْمُحْرِمِ :إِذَا نَتَفَ إِبِطَهُ ، أَوْ قَلَّمَ أَظْفَارَهُ فَإِنَّ عَلَيْهِ الْفِدْيَةَ.

(۱۳۶۰۴) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ محرم شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر وہ بغلوں کے بال کاٹے یا ناخن کاٹ لے تو اس پر فدیہ ہے۔

(۱۱۰) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ أَهْلُهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْوَقْتِ ، مِنْ أَيْنَ يُهِلُّ ؟

اگر کسی شخص کے گھر والے میقات کے اندر رہتے ہوں تو کہاں سے احرام باندھے؟

(۱۳۶۰۵) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ :مَنْ كَانَ أَهْلُهُ دُونَ الْمِيقَاتِ أَهَلَّ مِنْ

حَيْثُ يُنْشِيءُ ، حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ.

(۱۳۶۰۵) حضرت طاؤس ﷫ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے گھر والے میقات کے اندر رہتے ہوں تو وہاں سے احرام باندھے جہاں وہ پیدا ہوا اور پرورش پائی، یہاں تک کہ وہ اہل مکہ کے پاس آ جائے۔

(١٣٦٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، وَعَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ قَالُوا : إِنْ كَانَ أَهْلُهُ بَيْنَ الْوَقْتِ وَبَيْنَ مَكَّةَ ، أَهَلَّ مِنْ أَهْلِهِ.

(۱۳۶۰۶) حضرت طاؤس، حضرت عطاء اور حضرت مجاہد ﷭ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے اہل مکہ اور میقات کے درمیان رہائش پذیر ہوں تو وہ اپنے اہل کے پاس احرام باندھے۔

(١٣٦٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا إِذَا كَانَ أَهْلُهُ دُونَ الْمِيقَاتِ أَنْ يُحْرِمَ مِنْ أَهْلِهِ.

(۱۳۶۰۷) حضرت حسن ﷫ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ کسی شخص کا گھر میقات کے اندر ہو تو وہ اپنے گھر سے احرام باندھ لے۔

(١٣٦٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَ أَهْلُهُ دُونَ الْمِيقَاتِ أَهَلَّ مِنْ حَيْثُ يُنْشِيءُ.

(۱۳۶۰۸) حضرت عطاء ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے گھر والے میقات کے اندر ہی رہائش پذیر ہوں تو وہ وہاں سے احرام باندھے جہاں وہ پیدا ہوا۔

(١١١) فِي الرَّجُلِ يَنْسَى أَنْ يَرْمِيَ جَمْرَةً ، أَوْ جَمْرَتَيْنِ ، أَوْ يَتْرُكَ حَصَاةً ، أَوْ حَصَاتَيْنِ

کوئی شخص اگر ایک دو جمروں کی رمی بھول جائے یا پھر ایک دو کنکریاں مارنا بھول جائے

(١٣٦٠٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا نَسِيَ الرَّجُلُ أَنْ يَرْمِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ حَتَّى يُمْسِيَ ، رَمَاهَا مِنَ الْغَدِ ، وَأَهْرَاقَ لِذَلِكَ دَمًا.

(۱۳۶۰۹) حضرت ابراہیم ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یوم النحر میں جمرہ عقبہ کی رمی بھول جائے یہاں تک کہ شام ہو جائے تو وہ اگلے دن رمی کر لے اور اس تاخیر کرنے کی وجہ سے دم ادا کرے۔

(١٣٦١٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا تَرَكَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ إِلَى اللَّيْلِ مُتَعَمِّدًا ، فَعَلَيْهِ دَمٌ ، وَقَالَ : يَرْمِي مِنَ الْغَدِ.

(۱۳۶۱۰) حضرت عطاء ﷫ فرماتے تھے کہ اگر کوئی شخص جمرہ عقبہ کی رمی جان بوجھ کر شام تک چھوڑ دے تو اس پر دم لازم ہے اور وہ

اگلے دن رمی کرلے۔

(۱۳۶۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ حَصَاةً ، أَوْ حَصَاتَيْنِ ، أَوْ جَمْرَةً ، أَوْ جَمْرَتَيْنِ ؟ قَالَا : يُهْرِيقُ دَمًا.

(۱۳۶۱۱) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت سالم ؒ سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص ایک یا دو جمروں کی رمی یا ایک دو کنکریاں مارنا بھول جائے تو؟ دونوں حضرات نے فرمایا: دم ادا کرے گا۔

(۱۳۶۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتْرُكُ رَمْيَ جَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ ، قَالَ : يُطْعِمُ مِسْكِينًا.

(۱۳۶۱۲) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص ایک جمرہ کی رمی چھوڑ دے، آپ ؒ نے فرمایا وہ مسکین کو کھانا کھلائے۔

(۱۱۲) فِي الرَّجُلِ يَرْمِي سِتَّ حَصَيَاتٍ ، أَوْ خَمْسًا

کوئی شخص چھ یا پانچ کنکریاں مارے

(۱۳۶۱۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ : مَا أُبَالِي رَمَيْتُ الْجِمَارَ بِسِتٍّ ، أَوْ سَبْعٍ.

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : رَمَيْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِسَبْعٍ ، وَفِي الإِسْلاَمِ بِسَبْعٍ.

(۱۳۶۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ میں جمرات کی رمی چھ کنکریوں سے کروں یا سات سے کروں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جاہلیت میں بھی سات کنکریوں سے رمی کرتے تھے اور اسلام میں بھی سات سے کرتے ہیں۔

(۱۳۶۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِيمَنْ رَمَى سِتًّا ، قَالَ طَاوُوسٌ : يَتَصَدَّقُ بِشَيْءٍ.

(۱۳۶۱۴) حضرت طاؤس ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو چھ کنکریوں سے رمی کرے وہ کوئی چیز صدقہ کرے۔

(۱۳۶۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۱۳۶۱۵) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں اس پر کچھ بھی لازم نہیں۔

(۱۳۶۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ رَمَى بِخَمْسِ حَصَيَاتٍ ؟ قَالَ : يَرْمِي بِمَا بَقِيَ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ ذَهَبَتْ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ ، فَإِنْ كَانَ ذَهَبَتْ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَهْرَاقَ لِذَلِكَ دَمًا.

(۱۳۶۱۶) حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص پانچ کنکریوں سے رمی کرے؟ آپ ؒ نے فرمایا اگر ایام تشریق نہیں گذرے تو باقی کنکریاں بھی مارلے اور اگر ایام تشریق گذر گئے ہیں تو ان پر دم ادا کرے۔

(۱۳۶۱۷) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الْجِمَارَ بِستٍّ ، قَالَ :يَسْتَأْنِفُ.

(۱۳۶۱۷) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جمرات کی رمی چھ کنکریوں سے کرے تو اس کو چاہئے کہ رمی دوبارہ کرے۔

(۱۱۳) فِي الرَّجُلِ يَرْمِي بِالْحَصَى الَّتِي قَدْ رُمِيَ بِهِ

اگر کوئی شخص اسی کنکری سے دوبارہ کرے جس سے پہلے کوئی شخص رمی کر چکا ہے

(۱۳۶۱۸) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَرْمِيَ بِحَصَى قَدْ رُمِيَ بِهِ.

(۱۳۶۱۸) حضرت اسود ؒ جس کنکری سے پہلے رمی ہو چکی ہے اسی کنکر سے رمی کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۳۶۱۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :ارْمِ إِنْ شِئْتَ بِمَا رُمِيَ بِهِ مَرَّةً.

(۱۳۶۱۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو اس کنکر سے رمی کرلو جس سے پہلے رمی ہو چکی ہے۔

(۱۳۶۲۰) حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ ، أَوْ يُكْرَهُ ، أَنْ يَرْمِيَ بِحَصَى بِالْجِمَارِ الَّذِي قَدْ رُمِيَ بِهِ.

(۱۳۶۲۰) حضرت قتادہ ؒ جس کنکری سے رمی ہو چکی ہے اسی سے دوبارہ رمی کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۳۶۲۱) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ :سَقَطَتْ حَصَاةٌ ، أَوْ حَصَيَاتٌ ؟ قَالَ :خُذْهَا مِنْ تَحْتِ رِجْلَيْكَ.

(۱۳۶۲۱) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے عرض کیا کہ میرے سے ایک دو کنکریاں گر گئی ہیں؟ آپ ؒ نے فرمایا اپنے پاؤں کے پاس سے اٹھالو۔

(۱۱۴) فِي تَزَوُّدِ الْحَصَى مِنْ جَمْعٍ

رمی کے لیے کنکریاں مزدلفہ سے لینا

(۱۳۶۲۲) حدَّثَنَا مَحْبُوبٌ الْقَوَارِيرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :لَمَّا بَلَغْنَا وَادِيَ مُحَسِّرٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خُذُوا حَصَى الْجِمَارِ مِنْ وَادِي مُحَسِّرٍ.

(۱۳۶۲۲) حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ وادی محسر میں پہنچے تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمرات کی رمی کے لیے کنکریاں وادی محسر سے لے لو۔

(۱۳۶۲۳) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كَانَ يُحْمَلُ الْحَصَى مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ لِرَمْيِ الْجِمَارِ.

(۱۳۶۲۳) حضرت مجاہد ؒ رمی کے لیے کنکریاں مزدلفہ سے لیا کرتے تھے۔

(۱۳٦۲٤) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :قَالَ لَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ :خُذُوا الْحَصَى مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ.

(۱۳۶۲۴) حضرت اسماعیل بن عبدالملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ہم سے فرمایا: جہاں سے چاہو کنکریاں اٹھالو۔

(۱۳٦۲٥) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :الَّذِي يَرْمِي يَأْخُذُ الْحَصَى مِنْ جَمْعٍ.

(۱۳۶۲۵) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے رمی کرنی ہے وہ مزدلفہ سے کنکریاں اٹھائے۔

(۱۳٦۲٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :خُذْهُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ.

(۱۳۶۲۶) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کنکریاں مزدلفہ سے اٹھاؤ۔

(۱۳٦۲۷) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ حَصَى الْجِمَارِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ.

(۱۳۶۲۷) حضرت بکر رحمہ اللہ رمی کے لیے کنکریاں مزدلفہ سے اٹھالیا کرتے تھے۔

(۱۳٦۲۸) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :خُذْهُ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ.

(۱۳۶۲۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں جہاں سے چاہو کنکریاں اٹھالو۔

(۱۳٦۲۹) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ حَصَى الْجِمَارِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ.

(۱۳۶۲۹) حضرت قاسم رحمہ اللہ مزدلفہ سے جمرات کی رمی کے لیے کنکریاں اٹھایا کرتے تھے۔

(۱۳٦۳۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كُنَّا نَلْتَقِطُ لِلأَسْوَدِ حَصًى وَنَحْنُ مُنْطَلِقُونَ إِلَى عَرَفَاتٍ.

(۱۳۶۳۰) حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت اسود کے لیے کنکریاں اٹھائیں جب ہم لوگ عرفات جا رہے تھے۔

(۱۳٦۳۱) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَفَضْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْجَمْرَةِ ، قَالَ :الْقُطْ لِي ، فَنَاوَلْتُهُ سَبْعَ حَصَيَاتٍ.

(۱۳۶۳۱) حضرت محمد بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عرفہ سے منیٰ آیا جب ہم جمرات کے پاس پہنچ گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے لیے کنکریاں جمع کرو، میں نے ان کے لیے سات کنکریاں اکٹھی کیں۔

(۱۳٦۳۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: خُذْ حَصَى الْجِمَارِ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ.

(۱۳۶۳۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جہاں سے چاہو کنکریاں اٹھالو۔

(۱۳٦۳۳) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ:حدَّثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ،

قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ: الْقُطْ لِي حَصَيَاتٍ، قَالَ: فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ، فَقَالَ: بِمِثْلِ هَؤُلاَءِ فَارْمُوا. (نسائی ۴۰۶۵۔ احمد ۱/ ۳۴۷)

(۱۳۶۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کی صبح مجھ سے فرمایا میرے لیے کنکریاں اکٹھی کرو، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوٹی چھوٹی کنکریاں جمع کیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان جتنی کنکریوں سے رمی کرو۔

(۱۱۵) فِي التَّلْبِيَةِ، كَيْفَ هِيَ ؟

تلبیہ کے الفاظ کیا ہوں؟

(۱۳۶۳۴) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لاَ شَرِيكَ لَكَ. (بخاری ۱۵۴۹۔ ابوداؤد ۱۸۰۸)

(۱۳۶۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ کے یہ الفاظ پڑھا کرتے تھے، لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لاَ شَرِيكَ لَكَ.

(۱۳۶۳۵) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ. (مسلم ۸۴۲)

(۱۳۶۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳۶۳۶) حدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لاَ شَرِيكَ لَكَ.

(۱۳۶۳۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھ کر توحید کے ساتھ یہ تلبیہ پڑھا، لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لاَ شَرِيكَ لَكَ.

(۱۳۶۳۷) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: حفِظْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُلَبِّي: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ. (بخاری ۱۵۵۰۔ احمد ۶/ ۲۳۰)

(۱۳۶۳۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے وہ تلبیہ یاد کیا ہے جیسا تلبیہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے، لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ.

(۱۳۶۳۸) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي التَّلْبِيَةِ بِمِثْلِ هَذَا ، يَعْنِي مِثْلَ قَوْلِ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : انْتَهِ إِلَيْهَا ، فَإِنَّهَا تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۳۶۳۸) حضرت ضحاک ویٹھیے سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور تلبیہ کے مثل پڑھا اور فرمایا اس تلبیہ کو لازم پکڑلو، بیشک یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ ہے۔

(۱۳۶۳۹) حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بن يزيد قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ فِي تَلْبِيَتِهِ : لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، وَيَقُولُ هَكَذَا كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(مسلم ۲۷۰۔ احمد ۱/ ۴۱۰)

(۱۳۶۳۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان الفاظ میں تلبیہ پڑھا کرتے تھے، لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ اور فرماتے کہ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ ہے۔

(۱۳۶٤۰) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : سَمِعَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَجُلاً يَقُولُ : لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ ، فَقَالَ : سَعْدٌ : لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ ، إِنَّهُ ذُو الْمَعَارِجِ ، وَلَمْ نَكُنْ نَقُولُ هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۱/ ۱۷۲۔ ابویعلی ۷۲۰)

(۱۳۶۴۰) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے سنا ایک شخص یوں تلبیہ پڑھ رہا تھا کہ، لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ! بیشک وہ بلندیوں والا ہے لیکن ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسے تلبیہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔

(۱۳٦٤۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِي تَلْبِيَتِهِ : لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ.

(احمد ۲/ ۴۷۶۔ طیالسی ۲۳۷۷)

(۱۳۶۴۱) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ میں یہ الفاظ فرماتے: لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ۔

(۱۳٦٤۲) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُعَلِّمُنَا هَذِهِ التَّلْبِيَةَ : لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ.

(۱۳۶۴۲) حضرت عبدالرحمن بن یزید ویٹھیے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ تلبیہ سکھایا: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ.

(١٣٦٤٣) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ هَذِهِ الثَّلاَث ، قَالَ : وَكَانَ الأَسْوَدُ يَقُولُهَا ، وَيَزِيدُ : وَالْمُلْكَ ، لاَشَرِيك لَك.

(۱۳۶۴۳) حضرت خیثمہ ؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ یہی تین کلمات پڑھا کرتے تھے، اور حضرت اسود ؒ اس کو پڑھا کرتے تھے اور حضرت یزید ؒ یہ بھی پڑھا کرتے تھے کہ، وَالْمُلْكَ ، لاَشَرِيك لَك.

(١٣٦٤٤) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : أَفَاضَ عُمَرُ عَشِيَّةَ يَوْمِ عَرَفَةَ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ ، وَقَدْ قَصَرَ رَأْسَ رَاحِلَتِهِ حَتَّى كَادَتْ تُصِيبُ وَاسِطَةَ الرَّحْلِ ، قَالَ : وَهُوَ يُلَبِّي بِثَلاَثٍ ، لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لاَشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَكَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ ، وَإِذَا مَرَّ بِحَبْلٍ مِنَ الْحِبَالِ رَفَعَ يَدَيْهِ فَكَبَّرَ.

(۱۳۶۴۴) حضرت اسود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ عرفہ کی شام سرخ اونٹ پر سوار تھے، اور آپ ؓ نے ان الفاظ میں تین بار تلبیہ پڑھا: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لاَشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ۔ اور حضرت عمر ؓ کافی تیز چل رہے تھے اور جب بھی کسی ٹیلہ کے پاس سے گزرتے تو ہاتھ اٹھاتے اور تکبیر پڑھتے۔

(١٣٦٤٥) حدَّثَنَا عَبْدَةُ ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ : كَانَتْ تَلْبِيَةُ عُمَرَ : لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لاَشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لاَشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، مَرْغُوبًا ، وَمَرْهُوبًا إِلَيْكَ ، لَبَّيْكَ ذَا النَّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ.

قَالَ عَبْدَةُ : قَالَ هِشَامٌ : يُبْدِءُ ذَلِكَ وَيُعِيدُهُ.

زَادَ أَبُو خَالِدٍ الأحمر : قَالَ : وَكَانَ أَبِي - يَعْنِي هِشَامًا عَنْ أَبِيهِ - يُلَبِّي كَذَلِكَ إِلاَّ أَنَّ أَبَا خَالِدٍ لَمْ يَقُلْ : يُبْدِءُ ذَلِكَ وَيُعِيدُهُ.

(۱۳۶۴۵) حضرت مسور بن مخرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ ان الفاظ کے ساتھ تلبیہ پڑھتے: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لاَشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لاَشَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، مَرْغُوبًا ، وَمَرْهُوبًا إِلَيْكَ ، لَبَّيْكَ ذَا النَّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ.

(١٣٦٤٦) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَزِيدُ مِنْ عِنْدِهِ : لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْك وَالْعَمَلُ ، لَبَّيْكَ.

(۱۳۶۴۶) حضرت ابن عمر ؓ اپنی طرف سے ان الفاظ کا اضافہ فرماتے: لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْك وَالْعَمَلُ ، لَبَّيْك.

(١٣٦٤٧) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى ، وَعُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : تَلَقَّفْتُهُنَّ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ،

لَاشَرِيكَ لَكَ ، قَالَ :وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَزِيدُ :وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ.

(۱۳۶۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خواتین کو یہ تلبیہ تلقین کیا گیا، لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَاشَرِيكَ لَكَ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ان الفاظ کا اضافہ فرماتے: لبيك، وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ.

(۱۱۶) مَنْ رَخَّصَ فِي الطِّيبِ عِنْدَ الإِحْرَامِ

جن حضرات نے احرام باندھتے وقت خوشبو لگانے کی اجازت دی ہے

(۱۳٦٤٨) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ محرم. (بخاری ۲۷۱۔ مسلم ۸۴۷)

(۱۳۶۴۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گویا کہ میں دیکھ رہی ہوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک کو حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں تھے۔

(۱۳٦٤٩) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ يُهِلُّ. (مسلم ۸۴۸)

(۱۳۶۴۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گویا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ والی جگہ خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھ رہے تھے۔

(۱۳٦٥٠) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَطَيَّبُ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ، فَيُرَى أَثَرُ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِهِ بَعْدَ ذَلِكَ بِثَلَاثٍ. (نسائی ۳۶۸۳۔ ابن ماجہ ۲۹۲۸)

(۱۳۶۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھنے سے پہلے خوشبو استعمال فرماتے، پھر اس خوشبو کا اثر آپ کی مانگ کی جگہ میں تین دن تک باقی رہتا اور ظاہر ہوتا۔

(۱۳٦٥١) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ ادَّهَنَ بِأَطْيَبِ دُهْنٍ يَجِدُهُ، حَتَّى أَرَى وَبِيصَهُ فِي لِحْيَتِهِ وَرَأْسِهِ. (نسائی ۳۶۸۰)

(۱۳۶۵۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھنے لگتے تو بہترین خوشبو لگاتے، یہاں تک کہ اس خوشبو کی چمک آپ کی داڑھی مبارک اور سر مبارک میں دیکھی جاتی۔

(۱۳٦٥٢) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ : بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَتْ : بِأَطْيَبِ الطِّيبِ ، وَقَالَتْ : عِنْدَ إِحْلَالِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ.

(بخاری ۵۹۳۰۔ مسلم ۳۷)

(۱۳۶۵۲) حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے دریافت کیا گیا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کونسی خوشبو حضور اقدس ﷺ کو لگایا کرتی تھیں؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے فرمایا سب سے بہترین خوشبو، اور فرماتی احرام باندھنے سے قبل آپ کو لگاتی۔

(۱۳۶۵۳) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : رَأَيْتُ بَصِيصَ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلاَثٍ ، وَهُوَ مُحْرِمٌ. (نسائی ۳۶۸۲)

(۱۳۶۵۳) حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے تین دن بعد حضور اقدس ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھی حالانکہ آپ ﷺ حالت احرام میں تھے۔

(۱۳۶۵٤) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ بَسَطَتْ يَدَيْهَا وَقَالَتْ : طَيَّبْتُهُ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ مُحْرَمَه حِينَ أَحْرَمَ ، وَمَحِلَّه قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ. (بخاری ۱۵۳۹۔ ترمذی ۹۱۷)

(۱۳۶۵۴) حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلایا اور فرمایا: میں اپنے ان ہاتھوں سے حضور ﷺ کے احرام میں احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی اور آپ ﷺ کے احرام کے علاوہ کپڑوں میں بیت اللہ کے طواف سے پہلے خوشبو لگاتی۔

(۱۳۶۵۵) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبُطِينِ ؛ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ إذَا أَحْرَمَ ادَّهَنَ بِالزَّيْتِ ، وَدَهَنَ أَصْحَابَهُ بِالطِّيبِ أَوْ بِدُهْنِ الطِّيبِ.

(۱۳۶۵۵) حضرت حسین بن علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا جب احرام باندھنے لگتے تو تیل والی خوشبو لگاتے اور اس کے دوسرے ساتھی خوشبو لگاتے یا خوشبو کی دھونی لیتے۔

(۱۳۶۵٦) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ ، قَالَتْ : كَانَ سَعْدٌ يَتَطَيَّبُ عِنْدَ الإِحْرَامِ بِالذَّرِيرَةِ.

(۱۳۶۵۶) حضرت عائشہ بنت سعد رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ احرام باندھتے وقت ذریرہ خوشبو لگاتے۔

(۱۳۶۵۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَمُوثُ الْمِسْكَ ، ثُمَّ يَجْعَلُهُ عَلَى يَافُوخِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ.

(۱۳۶۵۷) حضرت عبداللہ بن جعفر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا مشک ہاتھوں پر مل لیتے اور احرام باندھنے سے قبل اپنے سر کے درمیان لگا لیتے۔

(۱۳۶۵۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ سَامٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُغَلِّفُ رَأْسَهُ بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ.

(۱۳۶۵۸) حضرت ابن الحنفیہ رحمہ اللہ جب احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو اعلیٰ قسم کی غالیہ خوشبو (خوشبوؤں کا مجموعہ) اپنے سر پر مل لیتے۔

(۱۳۶۵۹) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ : رَأَيْتُ عَائِشَةَ تَنْكُتُ فِي

مَفَارِقِهَا الطِّيبَ قَبْلَ أَنْ تُحْرِمَ ، ثُمَّ تُحْرِمُ.

(۱۳۶۵۹) حضرت عبدالرحمن بن قاسم رحمہ اللہ کی والدہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہا نے احرام باندھنے سے قبل خوشبو بالوں کے درمیان لگائی اور پھر احرام باندھا۔

(۱۳۶٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أَنَّهُ كَانَ يَدَّهِنُ بِالسَّلِيخَةِ عِنْدَ الإِحْرَامِ.

(۱۳۶۶۰) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ احرام باندھتے وقت سلیخہ نامی خوشبو لگاتے۔

(۱۳٦٦۱) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ عُرْوَةُ يُجَمِّرُ ثِيَابَهُ عِشَاءً ، فَلاَ يَزَالُ حَتَّى يَرُوحَ فِيهَا الْمَسْجِدَ وَيُحْرِمَ فِيهَا ، قَالَ : وَكَانَ يَرَى لِحَانَا تَقْطُرُ مِنَ الْغَالِيَةِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ ، فَلاَ يُنكِرُ ذَلِكَ عَلَيْنَا.

(۱۳۶۶۱) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ رات کے وقت اپنے کپڑوں کو دھونی دیتے اور انہی کپڑوں میں رہتے یہاں تک اسی میں مسجد میں تشریف لاتے اور انہی کپڑوں میں احرام باندھتے، راوی کہتے ہیں کہ وہ ہماری داڑھیوں سے غالیہ خوشبو کے قطرے ٹپکتے ہوئے دیکھتے حالانکہ ہم حالت احرام میں ہوتے لیکن وہ اس پر کوئی نکیر نہ فرماتے۔

(۱۳٦٦۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَفِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ مِنَ الطِّيبِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، مَا لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ لاَتَّخَذَ مِنْهُ رَأْسَ مَالٍ.

(۱۳۶۶۲) حضرت ابوالضحیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے سر اور داڑھی میں خوشبو کا اثر دیکھا حالانکہ آپ حالت احرام میں تھے۔ جو اتنی مہنگی ہوتی تھی کہ اگر کسی اور کے پاس ہوتی تو وہ اس سے بہت مال جمع کر لیتا۔

(۱۳٦٦۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَدَّهِنُ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ.

(۱۳۶۶۳) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما احرام باندھتے وقت اعلیٰ قسم کی غالیہ خوشبو سے دھونی لگاتے۔

(۱۳٦٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَتَطَيَّبُ عِنْدَ الإِحْرَامِ بِالذَّرِيرَةِ وَالْبَانِ.

(۱۳۶۶۴) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ احرام باندھتے وقت ذریرہ اور البان نامی خوشبو لگاتے۔

(۱۳٦٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالطِّيبِ عِنْدَ إِحْرَامِهِ، وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَزُورَ.

(۱۳۶۶۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما احرام پہنتے وقت خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہ سمجھتے اور یوم النحر میں بیت اللہ کے طواف سے قبل لگانے میں بھی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۱۳٦٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنِّي لأُصَغْصِغُهُ فِي رَأْسِي

قَبْلَ أَنْ أُحْرِمَ، وَأُحِبُّ بَقَاءَهُ ، وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ :لاَ أَرَى بِهِ بَأْسًا ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :لاَ آمُرُ بِهِ ، وَلاَ أَنْهَى عَنْهُ

(۱۳۶۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں احرام باندھنے سے قبل اپنے سر کو خوشبو لگا کر کنگھی کرنے کو اور اس کے اثر کے باقی رہنے کو پسند کرتا ہوں، اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نہ میں اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے روکتا ہوں۔

(١٣٦٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَدَّهِنُ الرَّجُلُ بِكُلِّ شَيْءٍ عِنْدَ الإِحْرَامِ ، إلاَّ الْمُؤَنَّثَ ، الْمُؤَنَّثُ السَّاهِرِيَةُ وَالْمَلاَبُ.

(۱۳۶۶۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ احرام باندھتے وقت ہر طرح کی خوشبو لگا سکتا ہے سوائے عورتوں کی خوشبو اور زعفران سے۔

(١٣٦٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَأَنِّي أَنْظُرُ إلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ يُلَبِّي. (مسلم ۴۱۔ احمد ۲۰۷)

(۱۳۶۶۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گویا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے درمیان خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں حالانکہ آپ تلبیہ پڑھ رہے تھے۔

(١٣٦٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إحْرَامِهِ ، بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ. (احمد ۶/ ۲۰۷۔ ابن حبان ۳۷۷۲)

(۱۳۶۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس موجود خوشبوؤں میں سے بہترین خوشبو احرام کے وقت لگاتی۔

(١٣٦٧٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحرمِهِ حِينَ أَحْرَمَ ، وَلِحِلِّهِ حِينَ حَلَّ ، قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

(۱۳۶۷۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام پر احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی اور احرام کھولنے سے قبل بھی خوشبو لگاتی تھی، بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے۔

(١٣٦٧١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتَطَيَّبُ بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ عِنْدَ إحْرَامِهِ.

(۱۳۶۷۱) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما جب احرام باندھنے لگتے تو غالیہ خوشبو لگاتے۔

(۱۱۷) فِي الرَّجُلِ يَحُجُّ مَعَ الرَّجُلِ فَيَكْفِيهِ نَفَقَتَهُ

کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے ساتھ حج ادا کرے تو کافی ہوجائے گا اس کے لیے اس شخص کا نفقہ

(۱۳۶۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَدَ كَانَا يَحُجَّانِ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ أَخِي الأَشْتَرِ ، فَكَانَ يَكْفِيهِمْ نَفَقَتَهُمْ.

(۱۳۶۷۲) حضرت علقمہ ؒ اور حضرت اسود ؒ حضرت عبداللہ بن حارث ؓ کے ساتھ حج کرتے تھے، پس ان کے لیے ان کا نفقہ کافی ہوجاتا تھا۔

(۱۳۶۷۳) حَدَّثَنَا الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُجُّ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ ، فَيُجْزِءُ ذَلِكَ عَنْهُمْ.

(۱۳۶۷۳) حضور اقدس ﷺ کے صحابہ کرام ؓ بعض بعض کے ساتھ مل کر حج ادا کرتے پس ان کے لیے ان کا نفقہ کافی ہوجاتا۔

(۱۱۸) مَنْ كَرِهَ الطِّيبَ عِنْدَ الإِحْرَامِ

جن حضرات نے احرام باندھتے وقت خوشبو لگانے کو ناپسند کیا ہے

(۱۳۶۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ وَجَدَ رِيحَ طِيبٍ وَهُوَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ، فَقَالَ : مِمَّنْ هَذَا ؟ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : مِنِّي ، فَقَالَ : أَمِنْكَ لَعَمْرِي ؟ قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لاَ تَعْجَلْ عَلَيَّ ، فَإِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ طَيَّبَتْنِي وَأَقْسَمَتْ عَلَيَّ ، قَالَ : وَأَنَا أُقْسِمُ عَلَيْكَ لَتَرْجِعَنَّ إِلَيْهَا ، فَلْتَغْسِلَنَّهُ عَنْكَ كَمَا طَيَّبَتْكَ ، قَالَ : فَرَجَعَ إِلَيْهَا حَتَّى لَحِقَهُمْ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ.

(۱۳۶۷۴) حضرت اسلم ؒ جو حضرت عمر ؓ کے غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ذوالحلیفہ میں خوشبو سونگھی تو دریافت فرمایا یہ کس سے آرہی ہے؟ حضرت معاویہ ؓ نے عرض کیا مجھ سے، حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میری عمر کی قسم کیا تجھ سے؟ حضرت معاویہ ؓ نے عرض کیا، اے امیر المؤمنین! میرے متعلق جلد بازی سے کام نہ لیں، بیشک حضرت ام حبیبہ ؓ نے مجھے خوشبو لگائی اور مجھے قسم دی ہے، حضرت عمر ؓ نے فرمایا، میں بھی تمہیں قسم دیتا ہوں کہ آپ ان کے پاس واپس جاؤ اور ان کو چاہیے کہ جس طرح انہوں نے آپ کو خوشبو لگائی ہے اسی طرح اس کو دھو دیں، حضرت معاویہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام حبیبہ ؓ کی طرف لوٹا یہاں تک کہ راستہ میں ہی ان کے ساتھ مل گیا۔

(۱۳۶۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ دَعَا بِثَوْبٍ ، فَأُتِيَ بِثَوْبٍ فِيهِ

رِيحُ طِيبٍ فَرَدَّهُ.

(۱۳۶۷۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کپڑا منگوایا تو آپ کے پاس وہ کپڑا لایا گیا جس پر خوشبو لگی ہوئی تھی آپ نے اس کو واپس کر دیا۔

(۱۳٦٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ رَأَى رَجُلاً قَدْ تَطَيَّبَ عِنْدَ الإِحْرَامِ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ رَأْسَهُ بِطِينٍ.

(۱۳۶۷۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ایک شخص کو احرام پہنتے ہوئے خوشبو لگاتے ہوئے دیکھا تو آپ رحمہ اللہ نے اس کو مٹی کے ساتھ سر دھونے کا حکم فرمایا۔

(۱۳٦٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حَجَجْتُ مَرَّةً فَوَافَقْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرِو بْنَ الْعَاصِ ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الإِحْرَامِ أَصَبْنَا شَيْئًا مِنَ الطِّيبِ ، فَقَالَ لِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ : وَدِدْتُ أَنَّكَ لَمْ تَفْعَلْ ، إِنِّي حَجَجْتُ مَرَّةً مَعَ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ فَأَحْرَمَ مِنَ الْمَنْجَشانية ، وَهِيَ قَرِيبَةٌ مِنَ الْبَصْرَةِ ، وَقَالَ لَنَا : عَلَيْكُمْ بِهَذَا الطِّينِ الأَبْيَضِ ، فَاغْسِلُوا بِهِ رُؤُوسَكُمْ عِنْدَ الإِحْرَامِ.

(۱۳۶۷۷) حضرت عبد الرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار حج کا ارادہ کیا تو میں نے حضرت عبد الرحمٰن بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو پایا، جب احرام کا وقت آیا تو ہمیں کچھ خوشبو لگی ہوئی تھی، حضرت عبد الرحمٰن رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: میرا خیال تھا کہ آپ اس طرح نہیں کرو گے، بیشک میں نے ایک بار حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا اور مقام منجشانیہ جو بصرہ کے قریب ہے وہاں سے احرام باندھا، آپ نے ہمیں فرمایا: تم پر سفید مٹی کے اثرات ہیں اس لیے احرام باندھنے سے پہلے سروں کو دھو لو۔

(۱۳٦٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَطَيَّبَ الرَّجُلُ عِنْدَ إِحْرَامِهِ.

(۱۳۶۷۸) حضرت محمد رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص احرام باندھتے وقت خوشبو لگائے۔

(۱۳٦٧٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ مِثْلَ ذَلِكَ ، وَيُحِبُّ أَنْ يَجِيءَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ.

(۱۳۶۷۹) حضرت حسن رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳٦٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الطِّيبَ عِنْدَ الإِحْرَامِ ، وَقَالَ : إِنْ كَانَ بِهِ شَيْءٌ مِنْهُ فَلْيَغْسِلْهُ وَلْيُنْقِهِ.

(۱۳۶۸۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص احرام باندھتے وقت خوشبو لگائے، اور فرماتے کہ اگر اس کو خوشبو لگی ہو تو اس کو چاہئے کہ اس کو دھولے اور صاف کر لے۔

(۱۳٦٨١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ تَرَكَ إِجْمَارَ ثِيَابِهِ قَبْلَ ذَلِكَ بِخَمْسَةَ عَشَرَ.

(۱۳۶۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو پندرہ دن پہلے ہی کپڑوں کو دھونی دینا ترک کر دیتے۔

(۱۳۶۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ حِينَ يُحْرِمُ أَنْ يَدَّهِنَ بِدُهْنٍ فِيهِ مِسْكٌ ، أَوْ أَفْوَاهٌ ، أَوْ عَبِيرٌ.

(۱۳۶۸۲) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ محرم احرام باندھتے وقت ایسی خوشبو سے دھونی دے جس میں مشک، افواہ اور زعفران ہو۔

(۱۳۶۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ يَتَّقِي الطِّيبَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ.

(۱۳۶۸۳) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ جب احرام باندھنے کا ارادہ کرتے تو خوشبو سے پرہیز کرتے۔

(۱۳۶۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رِيحًا عِنْدَ الإِحْرَامِ ، فَتَوَعَّدَ صَاحِبَهَا ، فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ فَأَلْقَى مِلْحَفَةً كَانَتْ عَلَيْهِ ، يَعْنِي مُطَيَّبَةً.

(۱۳۶۸۴) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے احرام پہنتے وقت خوشبو محسوس کی تو اس کے لگانے والے کو ڈانٹا، پس حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ لوٹے اور انہوں نے اپنی خوشبو دار چادر اتار کر رکھ دی۔

(۱۳۶۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، وَسُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : لأَنْ أُصْبِحَ ، يَعْنِي مُطْلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا ، أَنْضَخُ طِيبًا.

(۱۳۶۸۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اس حال میں صبح کروں کہ میں اپنے اوپر تارکول ملوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں اس حال میں صبح کروں کہ میں حالت احرام میں ہوں اور مجھ سے خوشبو ٹپک رہی ہو۔

(۱۳۶۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : لَمَّا أَحْرَمُوا وَجَدَ عُمَرُ رِيحَ طِيبٍ ، فَقَالَ : مِمَّنْ هَذِهِ الرِّيحُ ؟ فَقَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ : مِنِّي ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ امْرَأَتَكَ عَطِرَةٌ ، أَوْ عَطَّارَةٌ ، إِنَّمَا الْحَاجُّ الأَذْفَرُ الأَغْبَرُ.

(۱۳۶۸۶) حضرت بشیر بن یسار الانصاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سب حضرات نے احرام باندھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خوشبو محسوس کی، تو دریافت فرمایا: یہ خوشبو کس سے آ رہی ہے؟ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے امیر المؤمنین! مجھ سے آ رہی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں معلوم ہے کہ تیری اہلیہ عطر فروش ہے لیکن حاجی تو پراگندہ اور غبار آلود ہوتے ہیں۔

(۱۱۹) فِي الرَّجُلِ يُصِيبُهُ طِيبُ الْكَعْبَةِ ، مَا يَصْنَعُ بِهِ ؟

جس شخص کو غلاف کعبہ کی خوشبو لگ جائے تو وہ کیا کرے؟

(۱۳۶۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُهُ مِنْ طِيبِ الْكَعْبَةِ ؟ فَقَالَ :

لَا يَضُرُّهُ.

(۱۳۶۸۷) حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کسی شخص کو غلاف کعبہ کی خوشبو لگ جائے؟ آپ ؒ نے فرمایا اس کو کوئی نقصان نہیں دے گی۔

(۱۳۶۸۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَصَابَ ثَوْبَهُ مِنْ خَلُوقِ الْكَعْبَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَلَمْ يَغْسِلْهُ.

(۱۳۶۸۸) حضرت صالح بن حیان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک ؓ کو حالت احرام میں دیکھا آپ کے کپڑوں کو غلاف کعبہ کی خوشبو لگی ہوئی تھی لیکن آپ نے اس کو دھویا نہیں۔

(۱۳۶۸۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ خَارِجًا مِنَ الْكَعْبَةِ ، وَقَدْ تَلَطَّخَ صَدْرُهُ مِنْ طِيبِهَا.

(۱۳۶۸۹) حضرت ابوجعفر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ کو دیکھا آپ کعبہ سے نکلے تو آپ کا سینہ اس کی خوشبو میں لت پت تھا۔

(۱۳۶۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ فِي ثَوْبِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَدْعًا مِنْ خَلُوقِ الْكَعْبَةِ ، فَقُلْتُ لَهُ : مَا هَذَا فِي ثَوْبِكَ وَأَنْتَ مُحْرِمٌ ؟ فَقَالَ : إِنَّ هَذَا لَا يُكْرَهُ هَاهُنَا ، إِنَّمَا سُمِّيَتْ بَكَّةُ لأَنَّ النَّاسَ يَتَبَاكُّونَ بِهَا.

(۱۳۶۹۰) حضرت حجاج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن شعیب ؒ کے کپڑوں کو کعبہ کی خوشبو میں لت پت دیکھا، میں نے ان سے عرض کیا: یہ آپ کے کپڑوں میں لگا ہوا ہے حالانکہ آپ حالت احرام میں ہیں؟ آپ ؒ نے فرمایا یہ چیزیں یہاں پر ناپسندیدہ اور مکروہ نہیں ہیں بیشک اس کا نام (مکہ) بکہ رکھا گیا تھا کیونکہ یہاں پر لوگ ایک دوسرے کو دھکا دیتے ہیں اور دھکم پیل ہوتی ہے، (جس کی وجہ سے یہ خوشبو وغیرہ کپڑوں کو لگ جاتی ہے)۔

(۱۲۰) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

۱۲۰۔ جو حضرات بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونے کو ناپسند سمجھتے ہیں

(۱۳۶۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ أَحَدٌ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ ، إِلَّا الْحَطَّابُونَ وَالْعَمَّالُونَ وَأَصْحَابُ مَنَافِعِهَا.

(۱۳۶۹۱) حضرت ابن عباس ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی شخص مکہ میں بغیر احرام کے داخل نہ ہو سوائے لکڑیاں جمع کرنے والوں اور کام کرنے والوں کے اور ان کے منافع حاصل کرنے والوں کے۔

(۱۳۶۹۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لاَ تَدْخُلْهَا إِلاَّ بِإِحْرَامٍ، يَعْنِي مَكَّةَ.

(۱۳۶۹۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مکہ میں بغیر احرام کے داخل مت ہو جاؤ۔

(۱۳۶۹۳) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ.

(۱۳۶۹۳) حضرت حسن ؒ مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۳۶۹٤) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ لاَ يَدْخُلُوا مَكَّةَ إِلاَّ مُحْرِمِينَ.

(۱۳۶۹۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ مکہ میں بمع احرام داخل ہوا جائے۔

(۱۳۶۹٥) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ لأَحَدٍ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ إِلاَّ بِإِحْرَامٍ ، وَكَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ يُرَخِّصُ فِيهِ لِلْحَطَّابِينَ.

(۱۳۶۹۵) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی شخص بھی بغیر احرام کے مکہ میں داخل نہ ہوتا حضرت عبد الملک ؒ نے اس حکم میں لکڑیاں جمع کرنے والوں کو اجازت دی ہوئی تھی کہ وہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

(۱۳۶۹٦) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَدْخُلُ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ ؟ فَكَرِهَهُ الْحَكَمُ ، وَلَمْ يَرَ بِهِ حَمَّادٌ بَأْسًا.

(۱۳۶۹۶) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو جائے؟ حضرت حکم ؒ نے تو اس کو ناپسند فرمایا لیکن حضرت حماد ؒ نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۱۳۶۹۷) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ مَكَّةَ قَطُّ إِلاَّ مُحْرِمًا ، إِلاَّ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ.

(۱۳۶۹۷) حضرت طاؤس ؒ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فتح مکہ کے موقع کے علاوہ کبھی بھی بغیر احرام کے مکہ میں داخل نہ ہوئے۔

(۱۳۶۹۸) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تَدْخُلُ مَكَّةَ إِلاَّ مُحْرِمًا.

(۱۳۶۹۸) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ بغیر احرام کے مکہ مکرمہ مت داخل ہو جاؤ۔

(۱۳۶۹۹) حدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : لاَ تَدْخُلُ مَكَّةَ إِلاَّ مُحْرِمًا.

(۱۳۶۹۹) حضرت قاسم ؒ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۱۳۱) مَنْ رَخَّصَ أَنْ تُدْخَلَ مَكَّةُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

جن حضرات نے بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی اجازت دی ہے

(۱۳۷۰۰) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ أَقَامَ بِمَكَّةَ ، ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ

الْمَدِينَةَ ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِقَدِيدٍ بَلَغَهُ أَنَّ جَيْشًا مِنْ جُيُوشِ الْفِتْنَةِ دَخَلُوا الْمَدِينَةَ ، فَكَرِهَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِمْ ، فَرَجَعَ إِلَى مَكَّةَ فَدَخَلَهَا بِغَيْرِ إِحْرَامٍ.

(۱۳۷۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ میں مقیم تھے پھر آپ مدینہ منورہ جانے کی نیت سے مکہ سے نکلے، جب مقام قدید پر پہنچے تو آپ کو خبر ملی کہ مدینہ فتنہ پھیلانے والا لشکر داخل ہوا ہے، تو آپ نے مدینہ منورہ ان کے پاس جانے کو ناپسند کیا اور آپ بغیر احرام مکہ میں داخل ہو گئے۔

(١٣٧٠١) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، قَالَ : خَرَجَ أَبِي ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ إِلَى أَرْضِهِمَا خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ ، ثُمَّ دَخَلاَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ.

(۱۳۷۰۱) حضرت جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد اور حضرت عمرو بن دینار حرم سے باہر اپنی زمینوں پر تشریف لے گئے پھر بغیر احرام کے مکہ میں واپس تشریف لے آئے۔

(١٣٧٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۳۷۰۲) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

(١٢٢) فِي الرَّجُلِ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوعًا أَيُصَلِّي أَكْثَرَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ ، أَمْ لاَ ؟

کوئی شخص طواف کے سات چکر مکمل کرے تو کیا وہ دو رکعات سے زیادہ نماز ادا کر سکتا ہے؟

(١٣٧٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ أُسْبُوعًا وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، وَكَذَلِكَ فَعَلَ فِي عُمَرِهِ ، قَالَ : فَإِنْ طَافَ رَجُلٌ فَلاَ أُحِبُّ أَنْ يَزِيدَ عَلَى رَكْعَتَيْنِ ، فَإِنْ زَادَ فَلاَ بَأْسَ بِهِ ، وَإِنْ وَجَدَ الْكَعْبَةَ مَفْتُوحَةً فَلاَ يَدْخُلُهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۳۷۰۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجۃ الوداع میں طواف کے سات چکر لگائے اور پھر دو رکعتیں ادا فرمائیں اور اپنی زندگی میں اسی طرح فرمایا: حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص طواف کرے تو مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ وہ دو رکعات سے زائد ادا کرے، اور اگر کوئی شخص زائد رکعات ادا کر بھی لے تو کوئی حرج نہیں، اور اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کا دروازہ کھلا ہوا پائے تو وہ صفا و مروہ کی سعی سے پہلے کعبہ میں داخل نہ ہو۔

(١٢٣) فِي الرَّجُلِ عَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ بِامْرَأَتِهِ ، أَمْ لاَ ؟

آدمی کا اپنی بیوی کو حج کروانا لازم ہے کہ نہیں؟

(١٣٧٠٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَطَنٍ ، عَنْ مَيَّةَ بِنْتِ

مُحْرِزٍ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : أَحِجُّوا هَذِهِ الذُّرِّيَّةَ ، وَلاَ تَأْكُلُوا أَرْزَاقَهَا ، وَتَدَعُوا أَرْبَاقَهَا فِي أَعْنَاقِهَا.

(۱۳۷۰۴) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (اس مخلوق کو بھی) اپنی بیویوں کو حج کرواؤ اور ان کے رزق میں سے مت کھاؤ اور ان کی رسی ان ہی کی گردنوں پر ڈال دو۔

(۱۳۷۰۵) حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ أَنْ يُحِجَّ بِامْرَأَتِهِ إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ . قَالَ الأَوْزَاعِيُّ : قَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ : هُوَ عَلَيْهِ إِنْ كَانَتْ لَمْ تَحُجَّ ، قَالَ مَكْحُولٌ : عَلَيْكُمْ إِحْجَاجُ نِسَائِكُمْ.

(۱۳۷۰۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد کے ذمہ بیوی کو حج کروانا لازم نہیں ہے اگر چاہے تو کرواسکتا ہے۔
اور حضرت یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت نے پہلے حج نہ کیا ہوا ہو تو مرد اس کو حج کرواوے۔ اور حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تم پر لازم ہے کہ اپنی عورتوں کو حج کرواؤ۔

(۱۳٤) مَا قَالُوا أَيْنَ يُقَامُ مِنَ الْمَرْوَةِ وَالصَّفَا

صفا و مروہ میں کس جگہ کھڑا ہو

(۱۳۷۰۶) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْنِدُ فِي الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، يَقُومُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ الْبَيْضَاءِ.

(۱۳۷۰۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صفا و مروہ پہاڑی پر چڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مروہ کے پاس البیضاء پر کھڑے ہوئے۔

(۱۳۷۰۷) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَاقِفًا عِنْدَ الْحَوْضِ الأَسْفَلِ مِنَ الصَّفَا

(۱۳۷۰۷) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ صفا پہاڑی میں حوض اسفل کے پاس کھڑے ہوئے۔

(۱۳۷۰۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَجْعَلُ الَّذِي كَأَنَّهُ مَبْرَكُ بَعِيرٍ عَلَى فَخِذِهِ الأَيْمَنِ ، يَعْنِي فِي الْمَرْوَةِ.

(۱۳۷۰۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ مروہ پہاڑی پر اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ داہنی ران کی جانب قیام فرماتے تھے۔

(۱۳۷۰۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقُومُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عِنْدَ الَّذِي كَأَنَّهُ مَبْرَكُ بَعِيرٍ ، وَفِي الصَّفَا فِي الْمَكَانِ الْمُنْحَفِرِ

(۱۳۷۰۹) حضرت اسود رضی اللہ عنہ مروہ پہاڑی پر اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ پر کھڑے ہوتے اور صفا پہاڑی میں مکان مُخفر پر۔

(۱۳۷۱۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُومُ دُونَ الَّذِي كَأَنَّهُ مَبْرَكُ بَعِيرٍ ، وَيَقُومُ مِنَ الصَّفَا أَسْفَلَ مِنَ الْمَكَانِ الْمُنْحَفِرِ.

(۱۳۷۱۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ مروہ پر اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ سے تھوڑا ہٹ کر کھڑے ہوتے اور صفا پہاڑی پر مکان مُخفر سے نیچے کھڑے ہوتے۔

(۱۳۷۱۱) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : يَصْعَدُ عَلَى الصَّفَا حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ

(۱۳۷۱۱) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سعی کرنے والا صفا پر چڑھے یہاں تک کہ اسے بیت اللہ نظر آنے لگے۔

(۱۳۵) فِي الرَّجُلِ يَلْتَفِتُ إِلَى الْبَيْتِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ ، مَنْ كَرِهَ ؟

کوئی شخص واپس جارہا ہو تو وہ بیت اللہ کی طرف دیکھے، کن حضرات نے اس فعل کو ناپسند کیا ہے؟

(۱۳۷۱۲) حدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ أَبِي مَعْرُوفٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ قِيَامَ الرَّجُلِ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ، إِذَا أَرَادَ الانْصِرَافَ إِلَى أَهْلِهِ مُنْحَرِفًا نَحْوَ الْكَعْبَةِ ، يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَيَدْعُو ، وَقَالَ : الْيَهُودُ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ.

(۱۳۷۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص واپس جانے لگے تو وہ مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو کر بیت اللہ کی طرف دیکھے اور دعا مانگے اور فرماتے تھے کہ یہودی اس طرح کرتے تھے۔

(۱۳۷۱۳) حدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ وَرَأَى رَجُلاً يَلْتَفِتُ إِلَى الْكَعْبَةِ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَنَهَاهُ ، وَقَالَ : الْيَهُودُ يَفْعَلُونَ هَذَا.

(۱۳۷۱۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو کر بیت اللہ کی طرف دیکھ رہا ہے، آپ نے اس کو اس کام سے منع فرما دیا اور فرمایا کہ یہودی اس طرح کرتے تھے۔

(۱۳۶) فِي الرَّجُلِ مَتَى يُشْعِرُ بَدَنَتَهُ

اونٹ کا اشعار کہاں سے کرے

(۱۳۷۱۴) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُقَلِّدُ وَيُشْعِرُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ.

(۱۳۷۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی قربانی کو ذوالحلیفہ مقام پر قلادہ ڈالتے اور اشعار کرتے تھے۔

(۱۳۷۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: كَانَ أَبِي يَقُولُ: إِذَا أَهْدَى الرَّجُلُ هَدْيًا أَشْعَرَهُ حَيْثُ يُحْرِمُ.

(۱۳۷۱۵) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص ھدی بھیجے تو جہاں سے وہ احرام باندھے وہیں سے اشعار کرے۔

(۱۳۷۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُشْعِرُونَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ، وَقَبْلَ ذَلِكَ.

(۱۳۷۱٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام یوم الترویہ (8 ذی الحجہ) کو اشعار کرتے اور اس سے پہلے بھی کرتے۔

(۱۳۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُشْعِرُ بَدَنَتَهُ بِعَرَفَةَ.

(۱۳۷۱۷) حضرت اسود اونٹ کا اشعار عرفہ کے دن عرفہ میں کرتے۔

(۱۳۷۱۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ: أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أُشْعِرَ بِعَرَفَاتٍ.

(۱۳۷۱۸) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ عرفات میں اونٹ کا اشعار کیا جائے۔

(۱۳۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَابْنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : يُشْعِرُ ، ثُمَّ يُحْرِمُ.

(۱۳۷۱۹) حضرت عطاء اور حضرت اسود فرماتے ہیں کہ پہلے اشعار کرے پھر احرام باندھے۔

(۱۳۷۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ يُشْعِرُ الْبُدْنَ حَتَّى يُحْرِمَ.

(۱۳۷۲۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب تک احرام نہ باندھے اونٹ کا اشعار نہ کرے۔

(۱۳۷) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ هُوَ مُحْرِمٌ بِحَجَّةٍ ، مَتَى يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَجُّ ؟

کوئی شخص یوں کہے کہ وہ حج کے احرام کے ساتھ محرم ہے تو اس پر کب حج واجب ہے؟

(۱۳۷۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عن إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَالَ : يَوْمَ يَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ مُحْرِمٌ بِحَجَّةٍ ، قَالَ : إِنْ حَنِثَ فَهُوَ مُحْرِمٌ ، وَإِنْ قَالَ : إِنْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَأَنَا مُحْرِمٌ بِحَجَّةٍ ، فَدَخَلَ شَوَّالٌ فَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۳۷۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر یوں قسم کھائے کہ جس دن فلاں فلاں کام کیا تو وہ حج کے احرام کے ساتھ محرم ہے، تو جب وہ حانث ہوگا تو محرم بن جائے گا اور اگر وہ یوں قسم اٹھائے کہ اگر میں نے فلاں فلاں کام کیا تو میں حج کے احرام کے ساتھ محرم ہوں اور شوال کا مہینہ داخل ہو چکا ہے تو وہ محرم شمار ہوگا۔

(۱۳۷۲۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا قَالَ : إِنْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَأَنَا مُحْرِمٌ بِحَجَّةٍ ، قَالَ : يَحُجُّ مَعَ النَّاسِ.

(۱۳۷۲۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ اگر میں نے فلاں فلاں کام کیے تو میں حج کے احرام کے ساتھ محرم ہوں تو وہ لوگوں کے ساتھ حج کرے گا (حانث ہونے کے بعد)۔

(۱۳۷۲۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ.

(۱۳۷۲۳) حضرت شعبی ؒ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳۷۲٤) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ : يَوْمَ يَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمٌ بِحَجَّةٍ ، فَإِنْ حَنِثَ فَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمٌ بِحَجَّةٍ ، وَإِنْ قَالَ : إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَأَنَا مُحْرِمٌ بِحَجَّةٍ ، قَالَ : إِذَا حَجَّ مَعَ النَّاسِ أَجْزَأَ عَنْهُ.

(۱۳۷۲۴) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ جس دن میں نے فلاں کام کیا اس دن میں حج کے احرام کے ساتھ محرم ہوں، پھر اگر وہ حانث ہوگیا تو اسی دن وہ حج کے احرام کے ساتھ محرم شمار ہوگا اور اگر وہ یوں کہے کہ اگر میں نے فلاں فلاں کام نہ کیے تو میں حج کے احرام کے ساتھ محرم ہوں گا، تو اگر وہ حانث ہونے کے بعد لوگوں کے ساتھ حج کرے تو کافی ہو جائے گا۔

(۱۳۸) فِي الرَّجُلِ يَحُجُّ عَنِ الرَّجُلِ ، يُسَمِّيهِ فِي التَّلْبِيَةِ ، أَمْ لاَ ؟

کوئی شخص اگر کسی دوسرے کی طرف سے حج کر رہا ہو تو کیا وہ تلبیہ کہتے وقت اس کا نام لے گا؟

(۱۳۷۲٥) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ قَالَ : تَكْفِيهِ مَرَّةً وَاحِدَةً يَقُولُ : لَبَّيْكَ عَنْ فُلاَنٍ.

(۱۳۷۲۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آپ ایک دفعہ یوں کہہ لو کہ میں فلاں کی طرف سے تلبیہ پڑھتا ہوں تو آپ کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

(۱۳۷۲٦) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۳۷۲۶) حضرت عطاء ؒ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۳۷۲۷) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْمَغْفِرَةَ تَنْزِلُ عِنْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ.

(۱۳۷۲۷) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ یہ سمجھتے تھے کہ مقام عرفہ سے کوچ کرتے وقت مغفرت ورحمت نازل ہوتی ہے۔

(۱۳۹) فِيهِ إِذَا نَسِيَ أَنْ يُسَمِّيَهُ

اگر وہ شخص اس کا نام لینا بھول جائے

(۱۳۷۲۸) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنِ الرَّجُلِ فَنَسِيَ أَنْ يُسَمِّيَهُ ، فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُ الْحَجُّ ، فَإِنَّ اللَّهَ تعالى قَدْ عَلِمَ عَمَّنْ حَجَّ.

(۱۳۷۲۸) حضرت حسن ؒ اور حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی کی طرف سے حج کر رہا ہو اور وہ اس کا نام لینا

بھول جائے تو پھر بھی اس شخص کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا، بیشک اللہ پاک جانتا ہے کہ وہ کس کے لیے حج ادا کر رہا ہے۔

(۱۳۰) فِي الْعُمْرَةِ، يُرْمَلُ فِيهَا، أَمْ لاَ ؟

عمرہ میں رمل کیا جائے گا کہ نہیں؟

(۱۳۷۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ فِي عُمْرَةٍ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ ، وَالْخُلَفَاءُ كَذَلِكَ ، وَقَالَ عَطَاءٌ :رَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ.

(۱۳۷۲۹) حضرت عطاء رایٹیلا سے مروی ہے کہ حضور اقدس مَلِّفَقِیَّمَ نے اپنے عمرہ میں رمل فرمایا: اور حضرت ابو بکر، عمر و عثمان اور دوسرے خلفاء نے بھی اسی طرح کیا، حضرت عطاء رایٹیلا فرماتے ہیں کہ حضور اقدس مَلِّفَقِیَّمَ نے اپنے حج میں بھی رمل فرمایا۔

(۱۳۱) فِي الْمَكِّيِّ يَقْصُرُ الصَّلاَةَ فِي الْحَجِّ، أَمْ لاَ ؟

مکہ کا رہنے والا شخص سفر حج میں نمازیں قصر ادا کرے گا؟

(۱۳۷۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ عَنِ الْقَاسِمِ ، وَسَالِمٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ :أَهْلُ مَكَّةَ إِذَا خَرَجُوا إِلَى مِنًى قَصَرُوا ، قَالَ :وَكَانَ عَطَاءٌ ، وَالزُّهْرِيُّ يَقُولاَنِ :يُتِمُّونَ.

(۱۳۷۳۰) حضرت قاسم رایٹیلا اور حضرت سالم فرماتے ہیں کہ مکہ کا رہنے والا جب منیٰ جائے گا تو وہ نماز قصر ادا کرے گا اور حضرت عطاء رایٹیلا اور حضرت زہری فرماتے ہیں وہ نماز پوری ادا کرے گا۔

(۱۳۷۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عمرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ بِمَكَّةَ ، فَإِذَا خَرَجَ إِلَى مِنًى قَصَرَ.

(۱۳۷۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے، جب آپ سفر حج میں منیٰ تشریف لے گئے تو آپ نے نماز قصر ادا فرمائی۔

(۱۳۷۳۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ الصَّلاَةِ مَعَ الإِمَامِ بِعَرَفَةَ ؟ فَقَالَ : صَلِّ بِصَلاَتِهِ ، فَقُلْتُ :إِنِّي مَكِّيٌّ . قَالَ :قَدْ عَرَفْتُ ، قَالَ :وَسَأَلْتُ سَالِمًا ، وَطَاوُسًا ، فَقَالاَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۳۷۳۲) حضرت حنظلہ رایٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم رایٹیلا سے عرفہ میں امام کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا اس کی نماز کے ساتھ پوری نماز ادا کرو، میں نے عرض کیا کہ میں مکی ہوں؟ آپ رایٹیلا نے فرمایا مجھے معلوم ہے۔ پھر میں نے حضرت سالم اور حضرت طاؤس سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی اسی طرح ارشاد فرمایا۔

(۱۳۷۳۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ قَالاَ :لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَصْرُ صَلاَةٍ فِي الْحَجِّ.

(۱۳۷۳۳) حضرت مجاہد اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مکہ والوں پر سفر حج میں نمازیں قصر نہیں ہیں (پوری ہیں)۔

(۱۳۲) فِي الإِحْصَارِ فِي الْحَجِّ مَا يَكُونُ ؟

حج میں کیا احصار شمار ہوگا؟

(١٣٧٣٤) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ إِحْصَارَ إِلاَّ مَنْ حَبَسَهُ عَدُوٌّ ، قَالَ :وَقَالَ أَبِي :لَيْسَ الْيَوْمَ إِحْصَارٌ.

(۱۳۷۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں دشمن کے روکنے کے علاوہ کوئی چیز بھی احصار شمار نہ ہوگی، اور حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ آج کے دن احصار بالکل نہیں ہے۔

(١٣٧٣٥) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ:لاَ إِحْصَارَ إِلاَّ مِنْ مَرَضٍ، أَوْ عَدُوٌّ، أَوْ أَمْرٍ حَابِسٍ.

(۱۳۷۳۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں احصار (محصر) شمار نہیں ہوگا سوائے اس شخص کے جس کو بیماری لاحق ہو جائے یا اس کو دشمن روک لے یا اس کو کوئی اور کام روک لے۔

(١٣٧٣٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:لاَ إِحْصَارَ إِلاَّ مِنْ عَدُوٍّ.

(۱۳۷۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس کو دشمن روک لے صرف وہی محصر شمار ہوگا۔

(١٣٧٣٧) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كُلُّ شَيْءٍ حَبَسَ الْمُحْرِمَ فَهُوَ إِحْصَارٌ.

(۱۳۷۳۷) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جس کی وجہ سے حاجی سفر سے رک جائے وہ احصار میں شمار ہوگا۔

(١٣٧٣٨) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :لاَ إِحْصَارَ إِلاَّ مِنَ الحرب.

(۱۳۷۳۸) حضرت امام زہری فرماتے ہیں کہ جنگ میں رک جانے والا ہی محصر شمار ہوگا۔

(١٣٧٣٩) حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :إِنَّمَا التَّمَتُّعُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ ، أَنْ يُهِلَّ الرَّجُلُ بِالْحَجِّ فَيَحْصُرُهُ إِمَّا مَرَضٌ ، أَوْ عَدوٌ ، أَوْ أَمْرٌ يَحْبِسُهُ.

(۱۳۷۳۹) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عمرہ سے حج تمتع کی صورت یہ ہے کہ کوئی آدمی حج کا احرام باندھ لے پھر اس کو کوئی مرض یا دشمن یا کوئی اور کام حج سے روک دے۔

(۱۳۳) كَيْفَ تُعْقَلُ الْبُدْنُ ؟

جانور (اونٹ) باندھا کس طرح جائے گا؟

(١٣٧٤٠) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَه

كَانُوا يَعْقِلُونَ يَدَ الْبُدْنَةِ الْيُسْرَى ، وَيَنْحَرُونَهَا قَائِمَةً عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ قَوَائِمِهَا. (ابو داؤد ۱۷۶۴)

(۱۳۷۴۰) حضرت ابن سابط سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اونٹ کے بائیں ہاتھ کو باندھا کرتے اور اسے تین ٹانگوں پر کھڑا کر کے نحر فرماتے۔

(۱۳۷٤۱) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْحَرُهَا وَهِيَ مَعْقُولَةٌ يَدُهَا الْيُمْنَى.

(۱۳۷۴۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اونٹ کا نحر اس طرح فرمایا کہ اس کا داھنا ہاتھ باندھا ہوا تھا۔

(۱۳۷٤۲) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :اِعْقِلْ أَيَّ الْيَدَيْنِ شِئْتَ.

(۱۳۷۴۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جونسا مرضی ہاتھ چاہو اونٹ کا باندھ دو۔

(۱۳۷٤۳) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَعْقِلُ الْيُسْرَى.

(۱۳۷۴۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ نحر کرتے وقت اونٹ کا بایاں ہاتھ باندھتے۔

(۱۳۷٤٤) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْبُدْنَةِ كَيْفَ تُنْحَرُ ؟ قَالَ :تَعْقِلُ يَدَهَا الْيُسْرَى ، وَتَنْحَرُهَا مِنْ قِبَلِ يَدِهَا الْيُمْنَى.

(۱۳۷۴۴) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ اونٹ کا نحر کس طرح کیا جائے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس کا بایاں ہاتھ باندھ دو اور داہنے ہاتھ کی جانب سے اس کا نحر کرو۔

(۱۳۷٤٥) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَعْقِلُ يَدَهَا الْيُسْرَى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْحَرَهَا.

(۱۳۷۴۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ جب اونٹ کا نحر کرنے کا ارادہ کرتے تو اس کا بایاں ہاتھ باندھ دیتے۔

(۱۳٤) مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ لاَ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْتَلِمَ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي طَوَافٍ، أَوْ فِي غَيْرِ طَوَافٍ

جو حضرات یہ پسند کرتے تھے کہ جب تک وہ حجر اسود کا استلام نہ کرے مسجد حرام سے باہر نہ نکلے اگرچہ طواف نہ بھی کر رہا ہو

(۱۳۷٤٦) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْتَلِمَ ، كَانَ فِي طَوَافٍ ، أَوْ فِي غَيْرِ طَوَافٍ.

(۱۳۷۴۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مسجد حرام سے باہر نہ نکلتے جب تک آپ حجر اسود کا استلام نہ کرتے، خواہ آپ طواف کررہے ہوتے یا نہ طواف نہ کررہے ہوتے۔

(۱۳۷٤۷) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أبيه ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُلَّمَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ طُفْتَ بِالْبَيْتِ ، أَوْ لَمْ تَطُفْ فَاسْتَلِمَ الْحَجَرَ حِينَ تُرِيدُ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ، أَوِ اسْتَقْبِلْهُ فَكَبِّرْ وَادْعُ اللَّهَ.

(۱۳۷۴۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بھی مسجد حرام میں جاؤ خواہ بیت اللہ کا طواف کرو یا نہ کرو جب مسجد سے نکلنے کا ارادہ ہو تو حجر اسود کا استلام کرو، یا اس کی طرف رخ کرکے تکبیر پڑھو اور اللہ پاک سے دعا کرو۔

(۱۳۵) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَلاَ يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ

جو حضرات اجازت دیتے ہیں کہ طواف کیا جائے لیکن حجر اسود کا استلام نہ کیا جائے

(۱۳۷٤۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، قَالَ : طُفْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَكَانَ إِذَا مَرَّ بِالْحَجَرِ الْتَفَتَ إِلَيْهِ ، وَلَمْ يَسْتَلِمْهُ.

(۱۳۷۴۸) حضرت ابن ابو حفصہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا، آپ رحمہ اللہ جب بھی حجر اسود کے پاس سے گزرتے تو اس کی طرف صرف متوجہ ہوتے لیکن استلام نہ فرماتے۔

(۱۳۷٤۹) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : طُفْتُ مَعَ طَاوُوسٍ فَرُبَّمَا لَمْ يَسْتَلِمْ شَيْئًا مِنَ الأَرْكَانِ ، حَتَّى يَنْصَرِفَ.

(۱۳۷۴۹) حضرت ابراہیم بن نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ کے ساتھ طواف کیا، پس آپ نے ارکان کا استلام نہ فرمایا یہاں تک کہ آپ واپس چلے گئے۔

(۱۳۷۵۰) حدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، وَلاَ يَسْتَلِمُ.

(۱۳۷۵۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے بیت اللہ کا طواف فرمایا لیکن استلام نہ فرمایا۔

(۱۳٦) الرَّجُلُ يَجْعَلُ عَلَيْهِ الْمَشْيُ إِلَى بَيْتِ اللهِ، فَيَمْشِي بَعْضَ الطَّرِيقِ ثُمَّ يَعْجِزُ

کوئی شخص نذر مانے کہ وہ پیدل بیت اللہ جائے گا، پھر وہ کچھ سفر طے کرکے عاجز آجائے

(۱۳۷۵۱) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، وَيَزِيدُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ - وَقَالَ يَزِيدُ : بَيْنَ ابْنَيْهِ - فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ فَقَالُوا : نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ

عَزَّ وَجَلَّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا لَغَنِيٌّ ، مُرُوهُ فَلْيَرْكَبْ . إِلاَّ أَنَّ يَزِيدَ قَالَ : عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ.

(ترمذی ۱۵۳۷)

(۱۳۷۵۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بڑی مشکل سے دو آدمیوں کے سہارے چل رہا ہے، یزید راوی فرماتے ہیں کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس شخص نے نذر مانی ہے کہ وہ پیدل بیت اللہ جائے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس طرح کی تکلیف میں مبتلا کرنے سے بے نیاز ہے جاؤ اس کو کہو کہ سوار ہو کر جائے۔

(۱۳۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الرُّعَيْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : مُرْ أُخْتَكَ فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ ، وَلْتَصُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ.

(ترمذی ۱۵۴۴۔ ابو داؤد ۳۲۸۲)

(۱۳۷۵۲) حضرت عقبہ بن عامر الجھنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری بہن نے نذر مانی کہ وہ پیدل برہنہ سر بیت اللہ جائے گی، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی بہن سے کہو کہ چادر اوڑھ کر سوار ہو کر جائے اور تین روزے رکھے۔

(۱۳۷۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا جَعَلَ عَلَيْهِ الْمَشْيَ فَلَمْ يَسْتَطِعْ ، فَلْيُهْدِ بَدَنَةً وَلِيَرْكَبْ.

(۱۳۷۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نذر مانے کہ وہ پیدل بیت اللہ جائے گا، پھر وہ عاجز آ جائے اور نہ جا سکے تو اس کو چاہئے کہ ایک اونٹ قربانی کے لیے روانہ کردے اور خود سوار ہو کر جائے۔

(۱۳۷۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي رَجُلٍ مَشَى نِصْفَ الطَّرِيقِ فِي نَذْرٍ ، ثُمَّ رَكِبَ ، قَالَ : يَجِيءُ مِنْ قَابِلٍ فَيَرْكَبُ مَا مَشَى ، وَيَمْشِي مَا رَكِبَ ، وَيَنْحَرُ بَدَنَةً.

(۱۳۷۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو نذر مانے پھر آدھا راستہ چلنے کے بعد سوار ہو جائے تو وہ آئندہ سال پھر آئے اور جتنا وہ پیدل چلا تھا وہ راستہ سوار ہو کر طے کرے اور جو راستہ اس نے سوار ہو کر طے کیا تھا وہ پیدل طے کرے۔

(۱۳۷۵٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا ، قَالَ : يَمْشِي حَتَّى إِذَا أَعْيَا رَكِبَ ، وَأَهْدَى.

(۱۳۷۵۵) حضرت حسن رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں جو پیدل حج کرنے کی نذر مانے، تو وہ پیدل چلتا رہے پھر جب

وہ تھک جائے تو سوار ہو جائے اور قربانی کرے۔

(۱۳۷۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَمْشِي ، فَإِنِ انْقَطَعَ رَكِبَ ، وَأَهْدَى بَدَنَةً.

(۱۳۷۵٦) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ پہلے تو وہ پیدل چلے لیکن وہ عاجز آ جائے تو سوار ہو جائے اور اونٹ کی قربانی کرے۔

(۱۳۷۵۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْبَجَلِي ، قَالَ : كُنْتُ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَيْهِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنِّي نَذَرْت أَنْ أَحُجَّ مَاشِيًا ، حَتَّى إِذَا كَانَ كَذَا وَكَذَا خَشِيتُ أَنْ يَفُوتَنِي الْحَجُّ فَرَكِبْت ، قَالَ : لاَ خَطَأَ عَلَيْكَ ، ارْجِعْ عَامَ قَابِلٍ فَامْشِ مَا رَكِبْتَ ، وَارْكَبْ مَا مَشَيْتَ.

(۱۳۷۵۷) حضرت عمرو بن سعید البجلی فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ منبر پر تشریف فرما تھے، ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! میں نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی تھی، جب میں نے اتنا اتنا سفر پیدل طے کیا تو مجھے خوف ہوا کہ کہیں مجھ سے حج قضا ہی نہ ہو جائے تو میں سوار ہو گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے، آئندہ سال دوبارہ حج کرو اور جتنا سوار ہو کر سفر کیا ہے وہ پیدل کر لینا اور جتنا پیدل کیا ہے وہ سوار ہو کر لینا۔

(۱۳۷۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ جَعَلَ عَلَيْهِ الْمَشْيَ فَمَشَى بَعْضَ الطَّرِيقِ ، وَرَكِبَ بعضًا ، فَقَالَ : يَنْظُرُ مَا رَكِبَ ، ثُمَّ يُقَوِّمُ جَزَائَهُ ، فَإِنْ بَلَغَ بَدَنَةً اشْتَرَاهَا وَأَهْدَاهَا ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَبْلُغْ تَصَدَّقَ بِهِ عَلَى الْمَسَاكِينِ.

(۱۳۷۵۸) حضرت عطاء اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو نذر مانے کہ وہ پیدل حج کرے گا، پھر وہ کچھ سفر پیدل کرنے کے بعد سوار ہو جائے تو وہ اندازہ لگائے جو سفر اس نے سوار ہو کر کیا اس کی جزاء (قیمت) کیا ہے، اگر وہ اونٹ کی قیمت تک پہنچ جائے تو اونٹ خرید کر قربان کر دے، اور اگر اس مال کی قیمت اونٹ کی قیمت تک نہ پہنچے تو وہ مساکین پر صدقہ کر دے۔

(۱۳۷۵۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ يَقُولُ : يَرْكَبُ وَيُهْدِي بَدَنَةً ، وَقَالَ الْقَاسِمُ : إِذَا كَانَ قَابِلٌ فَلْيَمْشِ مَا رَكِبَ.

(۱۳۷۵۹) حضرت یزید بن عبداللہ بن قسیط فرماتے ہیں کہ وہ سوار ہو جائے اور اونٹ کی قربانی کرے، اور حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ جب آئندہ سال آئے تو جتنا سفر سوار ہو کر طے کیا تھا وہ پیدل کرے۔

(۱۳۷٦۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، قَالَ مَالِكٌ : جَدَّتُهُ ، وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ : أُمُّهُ ، جَعَلَتْ عَلَيْهَا الْمَشْيَ ، فَمَشَتْ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ إِلَى السُّقْيَا عَجَزَتْ ، فَسُئل ابْنَ عُمَرَ؟ فَقَالَ : مُرُوهَا أَنْ تَعُودَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ ، فَتَمْشِي مِنْ حَيْثُ عَجَزَتْ.

(۱۳۷٦۰) حضرت عبید اللہ کی والدہ محترمہ نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی، پھر جب وہ پیدل سفر کر کے مقام سقیاء تک پہنچی تو

مزید پیدل سفر سے عاجز آ گئیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو کہو کہ وہ آئندہ سال پھر آئے اور جہاں سے وہ پیدل چلنے سے عاجز آئی تھی وہاں سے پیدل چل کر آگے کا سفر کرے۔

(۱۳۷۶۱) حدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : أَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ عَلَيْهَا الْمَشْيَ إِلَى الْبَيْتِ فَلَمْ تَسْتَطِعْ ، فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً.

(۱۳۷۶۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو خاتون بھی یہ نذر مانے کہ وہ پیدل حج کرے گی پھر وہ پیدل چلنے کی طاقت نہ رکھے تو اس کو چاہئے کہ سوار ہو جائے اور اونٹ کی قربانی کرے۔

(۱۳۷) فِي الرَّجُلِ يَنْفِرُ مِنْ عَرَفَاتٍ مِنْ غَيْرِ طَرِيقِ مِنًى

کوئی شخص عرفات سے منیٰ کے راستہ کے علاوہ کسی اور راستہ سے نکلے

(۱۳۷۶۲) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا إِذَا أَقْبَلَ مِنْ عَرَفَاتٍ ، أَنْ يَأْخُذَ غَيْرَ طَرِيقِ مِنًى شِمَالاً ، وَيَمِينًا.

(۱۳۷۶۲) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ کوئی شخص عرفات سے واپس آتے وقت منیٰ کے علاوہ دائیں بائیں کوئی اور راستہ اختیار کرے۔

(۱۳۷۶۳) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، أَوِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْخُذَ غَيْرَ طَرِيقِ مِنًى، إِذَا أَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ ، طَرِيقِ ضَبٍّ.

(۱۳۷۶۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ جب کوئی شخص عرفات سے آئے تو منیٰ کے بجائے "ضب" پہاڑ کا راستہ اختیار کرے۔

(۱۳۸) فِي الْمُحْرِمِ يَنْتِفُ ثَلاَثَ شَعَرَاتٍ ، عَلَيْهِ فِيهَا شَيْءٌ ، أَمْ لاَ ؟

محرم اگر اپنے تین بال اکھیڑ دے تو اس پر کیا لازم ہے؟

(۱۳۷۶۴) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : فِي ثَلاَثِ شَعَرَاتٍ دَمٌ ، النَّاسِي وَالْمُتَعَمِّدُ سَوَاءٌ.

(۱۳۷۶۴) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم اگر اپنے تین بال اکھیڑ لے تو اس پر دم واجب ہے اور اس معاملہ میں جان بوجھ کر کرنے والا اور بھول کر کرنے والا دونوں برابر ہیں۔

(۱۳۹) فِي الْبُدْنَةِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْحَرَهَا يَنْزِعُ الْجِلَّ عَنْهَا، أَمْ لاَ ؟

جب اونٹ کو نحر کرنے کا ارادہ کرے تو اس کی جھول اتارے کہ نہیں؟

(۱۳۷٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يَنْزِعُ جِلاَلَهَا لاَ تَتَمَرَّغُ فِيهِ ، يَعْنِي الْبُدْنَ.

(۱۳۷٦٥) حضرت عطاء ویشیؤ فرماتے ہیں کہ اونٹ کا نحر کرتے وقت اس کا جھول اتار دو بدنہ کو جھول میں لت پت نہ کرو۔

(۱۳۷٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَنْحَرُهَا وَعَلَيْهَا جِلاَلُهَا.

(۱۳۷٦٦) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جس بدنہ پر جھول ہوتی اس کو نحر نہ فرماتے۔

(۱٤٠) فِي الْجَازِرِ يُعْطَى مِنْهَا، أَمْ لاَ ؟

قصاب کو اسی جانور میں سے کچھ دیا جائے گا کہ نہیں؟

(۱۳۷٦۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ ، وَأَمَرَنِي أَنْ لاَ أُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا شَيْئًا ، وَقَالَ : نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا. (بخاری ۱۷۱٦۔ مسلم ۹۵۴)

(۱۳۷٦۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اونٹوں کے پاس رہوں اور اس میں سے قصاب کو کچھ نہ دوں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم قصاب کو اپنے پاس سے دیں گے۔

(۱۳۷٦۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، قَالَ : لاَ تُعْطِ مَسْكَ الْهَدْيِ الْجَزَّارُ ، وَإِنْ وَجَدْت بِهِ شَاةً فَاشْتَرِ بِهِ شَاةً ، فَاذْبَحْهَا.

(۱۳۷٦۸) حضرت مقسم ویشیؤ فرماتے ہیں کہ جانور کی کھال قصاب کو مت دو، اگر اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت سے بکری خرید سکتے ہو تو خرید کر اس بکری کو ذبح کر لو۔

(۱۳۷٦۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُعْطَى مَسْكَ الْهَدْيِ الْجَزَّارُ.

(۱۳۷٦۹) حضرت عطاء ویشیؤ فرماتے ہیں کہ جانور کی کھال قصاب کو دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۷۷۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُعْطَى الْجَزَّارُ جِلْدَهَا.

(۱۳۷۷۰) حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر ویشیؤ ارشاد فرماتے ہیں کہ جانور کی کھال قصاب کو دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳۷۷۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سَيْفٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنْهَا شَيْئًا.

(۱۳۷۷۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قصاب کو جانور میں سے کچھ نہ دیا جائے گا۔

(۱٤۱) مَنْ قَالَ لِيَكُنْ آخِرُ عَهْدِ الرَّجُلِ بِالْبَيْتِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ حاجی کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہونا چاہئے

(۱۳۷۷۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا :هُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَنْفِرُ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ. (مسلم ۹۶۳۔ ابوداؤد ۱۹۹۵)

(۱۳۷۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ حج کر کے جس طرح چاہتے تھے چلے جاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص بھی واپس نہ جائے جب تک کہ اس کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف نہ ہو۔

(۱۳۷۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوس، وَعَطَاءٍ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَرُدُّ مَنْ خَرَجَ، وَلَمْ يَكُنْ آخِرَ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ.

(۱۳۷۷۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شخص کو واپس بھیج دیتے جس کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف نہ ہوتا۔

(۱۳۷۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ يَنْفِرُ أَحَدٌ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ ، فَإِنَّ آخِرَ النُّسُكِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ.

(۱۳۷۷۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تک کوئی شخص طواف نہ کر لے وہ واپس نہ جائے، بیشک حج کا آخری عمل طواف ہونا چاہئے۔

(۱۳۷۷٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرَ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ ، وَخُفِّفَ عَنِ الْحُيَّضِ. (مسلم ۳۸۰)

(۱۳۷۷۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہو اور حیض والی عورتوں سے یہ حکم ہلکا کر دیا گیا ہے (ان کے لیے اس میں تخفیف کر دی گئی ہے)۔

(۱۳۷۷٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :كَانُوا يَنْفِرُونَ مِنْ مِنًى ، فَقِيلَ لَهُمْ : يَكُونُ آخِرَ عَهْدِكُمْ بِالْبَيْتِ ، وَرُخِّصَ لِلْحُيَّضِ.

(۱۳۷۷۶) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حاجی حضرات منیٰ سے ہی واپس لوٹ جایا کرتے تھے، ان کو حکم دیا گیا کہ ان کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہو، لیکن حیض والی عورتوں کے لیے اس میں تخفیف کر دی گئی۔

(۱٤۲) فِي الرَّجُلِ يَحُجُّ ، أَوْ يَعْتَمِرُ يُجْزِئُهُ التَّقْصِيرُ ؟

حج یا عمرہ کرنے والے کے لیے قصر کرنا کافی ہو جائے گا؟

(۱۳۷۷۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ كِلاَبِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَخِي جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ : قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَبِيَدِهِ مِشْقَصٌ ، يُقَصِّرُ بِهِ مِنْ شَعْرِهِ وَهُوَ يَقُولُ : دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، لاَ صَرُورَةَ فِي الإِسْلاَمِ ، وَثُجُّوا الإِبِلَ ثَجًّا ، وَعُجُّوا بِالتَّكْبِيرِ عَجًّا.

(۱۳۷۷۷) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مروہ پر کھڑے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں نیزے کا پھل تھا جس سے آپ نے اپنے بال تھوڑے تھوڑے کاٹے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرمارہے تھے: میں نے قیامت کے دن تک کے لیے عمرہ کے احکام کو حج کے احکام میں داخل کر دیا ہے اسلام میں صرورہ (کنوار پن یا غیر حاجی شخص) نہیں ہے اور اونٹ کا خون بہایا جائے گا قربانی کرتے وقت اور تلبیہ اونچی آواز سے پڑھو۔

(۱۳۷۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : أَحَلَّ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَّرُوا ، وَلَمْ يَحْلِقُوا.

(۱۳۷۷۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنا احرام کھول دیا قصر کروا کر اور انہوں نے حلق نہ کروایا۔

(۱۳۷۷۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَحُجُّ مَعَ أَبِي وَأَعْتَمِرُ وَلِي جُمَّةٌ إِلَى مَنْكِبِي ، فَمَا أَمَرَنِي بِحَلْقِهَا قَطُّ فَكُنْتُ أُقَصِّرُ.

(۱۳۷۷۹) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم کے ساتھ حج اور عمرہ کیا میرے بال کندھوں تک تھے میں نے تھوڑے تھوڑے بال کاٹے لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے حلق کروانے کا حکم نہ دیا۔

(۱۳۷۸۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ أَوَّلَ حَجَّةٍ ، حَلَقَ وَإِنْ حَجَّ مَرَّةً أُخْرَى ، إِنْ شَاءَ حَلَقَ ، وَإِنْ شَاءَ قَصَّرَ ، وَالْحَلْقُ أَفْضَلُ ، وَإِذَا اعْتَمَرَ الرَّجُلُ وَلَمْ يَحُجَّ قَطُّ ، فَإِنْ شَاءَ حَلَقَ ، وَإِنْ شَاءَ قَصَّرَ ، فَإِنْ كَانَ مُتَمَتِّعًا قَصَّرَ ثُمَّ حَلَقَ.

(۱۳۷۸۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص پہلا حج کرے تو اس کو چاہیے کہ بالوں کو حلق کروائے، پھر اگر وہ دوسری بار حج کرے تو چاہے حلق کروائے یا قصر لیکن حلق کروانا افضل ہے اور اگر کوئی شخص عمرہ کرے لیکن اس نے پہلے حج نہ کیا ہوا ہو تو اگر وہ چاہے تو حلق کروالے اگر چاہے تو قصر کروالے اور اگر وہ تمتع کرے تو قصر کروائے پھر حلق کروائے۔

(۱۳۷۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عطاء ؛ سُئِلَ عَنِ الصَّرُورَةِ : أَيَحْلِقُ ، أَوْ يُقَصِّرُ ؟ قَالَ

أَيَّ ذَلِكَ شَاءَ ، إِنْ شَاءَ حَلَقَ ، وَإِنْ شَاءَ قَصَّرَ.

(۱۳۷۸۱) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ پہلا حج کرنے والا شخص حلق کروائے یا قصر؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی مرضی ہے، چاہے تو حلق کروائے چاہے تو قصر کروائے۔

(۱۳۷۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَام ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الَّذِي لَمْ يَحُجَّ قَطُّ :إِنْ شَاءَ حَلَقَ ، وَإِنْ شَاءَ قَصَّرَ.

(۱۳۷۸۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جس نے پہلے حج نہ کیا ہو کہ اگر وہ چاہے تو حلق کروالے اور اگر وہ چاہے تو قصر کروالے۔

(۱۳۷۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَدَ حَجَّا ، أَوْ حَجَّ أَحَدُهُمَا ، أَوِ اعْتَمَرَ الآخَرُ ، فَحَلَقَ أَحَدُهُمَا وَقَصَّرَ الآخَرُ.

(۱۳۷۸۳) حضرت محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہ نے حج کیا، یا ایک نے ان میں سے حج کیا اور دوسرے نے عمرہ کیا، تو ان میں سے ایک نے حلق کروایا اور دوسرے نے قصر کروایا۔

(۱۳۷۸٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ يَحْلِقُوا فِي أَوَّلِ حَجَّةٍ ، وَأَوَّلِ عُمْرَةٍ.

(۱۳۷۸۴) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ پہلے حج اور پہلے عمرہ میں حلق کروائیں۔

(۱٤۳) فِيمَنْ حَلَقَ فِي الْعُمْرَةِ

جن حضرات نے عمرہ میں حلق کروایا

(۱۳۷۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَن ، عَنْ جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ فِي عُمْرَةٍ.

(۱۳۷۸۵) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ میں حلق کروایا۔

(۱۳۷۸٦) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ ، قَالَ :قَدْ رَأَيْتُ عُثْمَانَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَنَحْنُ مَعَهُ ، فَمَا يُحِلُّ بِهَا عُقْدَةً حَتَّى يَخْرُجَ ، فَمَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ ، وَيَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَيَحْلِقَ رَأْسَهُ.

(۱۳۷۸۶) حضرت عبد الرحمن بن عمرو بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور ہم آپ کے ساتھ تھے، پس انہوں نے وہاں کوئی گرہ نہ کھولی یہاں تک کہ واپس تشریف لے گئے، اور بیت اللہ کے طواف پر کسی چیز کی زیادتی نہ فرمائی اور صفا و مروہ کی سعی کی اور اپنے سر مبارک کا حلق کروایا۔

(۱۳۷۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّهُ حَلَقَ فِي عُمْرَةٍ.

(۱۳۷۸۷) حضرت قاسم رحمہ اللہ نے عمرے میں اپنے سر کا حلق کروایا۔

(۱۳۷۸۸) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا اعْتَمَرَ وَلَمْ يَحُجَّ قَطُّ ، فَإِنْ شَاءَ قَصَّرَ ، وَإِنْ شَاءَ حَلَقَ.

(۱۳۷۸۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص عمرہ کرے جس نے پہلے حج نہ کیا ہوا ہو تو اگر وہ چاہے تو حلق کروالے اگر چاہے تو قصر کروالے۔

(۱۳۷۸۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ لِلرَّجُلِ أَوَّلَ مَا يَحُجُّ أَنْ يَحْلِقَ ، وَأَوَّلَ مَا يَعْتَمِرُ أَنْ يَحْلِقَ.

(۱۳۷۸۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پہلا حج اور پہلا عمرہ کرنے والے شخص کے لیے اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ وہ حلق کروائے۔

(١٤٤) فِي فَضْلِ الْحَلْقِ
حلق کروانے کے فضائل

(۱۳۷۹۰) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَلِلْمُقَصِّرِينَ ؟ قَالَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلاَثًا ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَلِلمُقَصِّرِينَ ؟ قَالَ :وَلِلمُقَصِّرِينَ. (بخاری ۱۷۲۸۔ مسلم ۳۲۰)

(۱۳۷۹۰) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! حلق کروانے والوں کی مغفرت فرما، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قصر کروانے والوں کے لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ حلق کروانے والوں کی مغفرت فرما اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہی فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قصر کروانے والوں کے لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور قصر کروانے والوں کی بھی مغفرت فرما۔

(۱۳۷۹۱) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَرَاهُ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِيَدِهِ :يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ، فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَالْمُقَصِّرِينَ ؟ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ :وَالْمُقَصِّرِينَ. (احمد ۶/ ۳۹۳۔ حمیدی ۹۳۱)

(۱۳۷۹۱) حضرت وھب بن عبد اللہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے ہیں کہ اے اللہ حلق کروانے والوں پر رحم فرما، ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قصر کروانے والوں پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ ارشاد فرمایا: اور قصر کروانے والوں پر بھی۔

(۱۳۷۹۲) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ،

عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؛ نَحْوَهُ. (احمد ۳/ ۲۰۔ طیالسی ۲۲۲۴)

(۱۳۷۹۲) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳۷۹۳) حَدَّثَنَا یَزِیدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِینَ ، قَالَهَا ثَلاَثًا ، قَالَ :فَقَالُوا :یَا رَسُولَ اللهِ ، مَا بَالُ الْمُحَلِّقِینَ ظَاهَرْتَ لَهُمُ التَّرَحُّمَ ؟ قَالَ :إِنَّهُمْ لَمْ یَشُكُّوا. (ابن ماجه ۳۰۴۵۔ احمد ۱/ ۳۵۳)

(۱۳۷۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا فرمائی، اے اللہ! حلق کروانے والوں کی مغفرت فرما، تین بار یہی ارشاد فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وجہ ہے کہ حلق کروانے والوں پر رحم کا اظہار کیا گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکہ وہ دکھ درد کا اظہار نہیں کرتے اور امتثال امر میں جلدی کرنے والے ہیں۔

(۱۳۷۹٤) أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :یَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِینَ ، قَالُوا :یَا رَسُولَ اللهِ ، وَالْمُقَصِّرِینَ ؟ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ :وَالْمُقَصِّرِینَ.

(بخاری ۱۷۲۷۔ مسلم ۳۱۶)

(۱۳۷۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک حلق کروانے والوں پر رحم فرمائے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قصر کروانے والوں پر بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار ارشاد فرمایا: اور قصر کرنے والوں پر بھی رحم فرما۔

(۱۳۷۹٥) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، وَأَبُو دَاوُد الطَّیَالِسِیُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ یَحْیَى بْنِ الْحُصَیْنِ ، عَنْ جَدَّتِهِ ؛ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِلْمُحَلِّقِینَ ثَلاَثًا ، وَلِلْمُقَصِّرِینَ مَرَّةً . وَلَمْ یَقُلْ وَكِیعٌ :فِی حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

(مسلم ۹۴۶۔ احمد ۴/ ۷۰)

(۱۳۷۹۵) حضرت یحییٰ بن حصین رحمہ اللہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حلق کروانے والوں کے لیے تین بار دعا سنی اور قصر کروانے والوں کے لیے ایک دفعہ۔

(۱۳۷۹٦) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِیلُ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ حُبْشِی بْنِ جُنَادَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِینَ ، قَالُوا :یَا رَسُولَ اللهِ وَلِلْمُقَصِّرِینَ ؟ قَالَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِینَ ، قَالُوا :یَا رَسُولَ اللهِ ، وَلِلْمُقَصِّرِینَ ؟ قَالَ :اغْفِرْ لِلْمُقَصِّرِینَ. (احمد ۴/ ۱۶۵۔ طبرانی ۳۵۱۰)

(۱۳۷۹۶) حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اے اللہ! حلق کروانے والوں کی مغفرت فرما، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قصر کروانے والوں کے لیے بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! حلق کروانے والوں کی مغفرت فرما، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قصر کروانے والوں کے لیے

بھی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قصر کروانے والوں کی بھی مغفرت فرما۔

(۱۳۷۹۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَوْسُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلاَثًا ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ ، وَالْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: وَالْمُقَصِّرِينَ. وَكُنْتُ يَوْمَئِذٍ مَحْلُوقَ الرَّأْسِ، فَمَا سَرَّنِي بِحَلْقِ رَأْسِي حُمْرُ النَّعَمِ، أَوْ قَالَ: خَطَرٌ عَظِيمٌ.

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ ، قَالَ: (احمد ۴/ ۱۷۷۔ طبرانی ۶۰۴)

(۱۳۷۹۷) حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ! حلق کروانے والوں کی مغفرت فرما، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! قصر کروانے والوں کے لیے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا اور قصر کروانے والوں کی بھی مغفرت فرما، راوی فرماتے ہیں کہ اس دن میں محلوق الراس تھا، مجھے حضور اقدس ﷺ کی اس دعا کی وجہ سے سرخ اونٹوں یا بہت زیادہ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ خوشی محسوس ہوئی۔

(۱٤٥) بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَعْتَمِرُ بَعْدَ الْحَجِّ، مَنْ قَالَ يُجْرِي عَلَى رَأْسِهِ الْمُوسَى

کوئی شخص عمرہ کرے حج کے بعد تو جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے سر پر استرا چلائے

(۱۳۷۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: مَنِ اعْتَمَرَ بَعْدَ الْحَجِّ أَجْرَى عَلَى رَأْسِهِ الْمُوسَى.

(۱۳۷۹۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حج کے بعد عمرہ کرے تو وہ اپنے سر پر استرا پھیرلے۔

(۱۳۷۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اعْتَمَرَ فَحَلَقَ ، ثُمَّ حَجَّ ؟ قَالَ: يُمِرُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمُوسَى.

(۱۳۷۹۹) حضرت مسروق رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص عمرہ کرنے کے بعد حلق کروادے پھر وہ حج کرے تو کیا کرے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا پس صرف سر پر استرا پھیرلے۔

(۱۳۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَيَّاشٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: يُمِرُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمُوسَى.

(۱۳۸۰۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ بھی ایسے شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ سر پر استرا پھیرلے۔

(۱۳۸۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ: سَمِعْتُهُ سُئِلَ عَنِ الَّذِي يَعْتَمِرُ بَعْدَ الْحَجِّ؟ قَالَ: يُمِرُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمُوسَى.

(۱۳۸۰۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص حج کے بعد عمرہ کرے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا سر پر استرا پھیرلے۔

(١٣٨٠٢) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الشَّيْخِ الْكَبِيرِ يَحُجُّ وَهُوَ أَصْلَعُ ؟ قَالَ : يُمِرُّ الْمُوسَى عَلَى رَأْسِهِ.

(۱۳۸۰۲) حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا کہ کوئی بوڑھا شخص حج کرے اور وہ گنجا ہو؟ آپ نے فرمایا اس کے سر پر استرا پھیر دیا جائے گا۔

(١٣٨٠٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلاً أَصْلَعَ ، فَكَانَ إِذَا حَجَّ ، أَوِ اعْتَمَرَ أَمَرَّ عَلَى رَأْسِهِ الْمُوسَى.

(۱۳۸۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سر پر بال نہ تھے، آپ جب حج یا عمرہ کرتے تو سر پر صرف استرا پھیر دیتے۔

(١٤٦) قَوْلُهُ تَعَالَى (الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ)، مَا هَذِهِ الأَشْهُرُ ؟

اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿الْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ﴾ سے کون سے مہینے مراد ہیں؟

(١٣٨٠٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ﴾ قَالَ : شَوَّالٌ ، وَذُو الْقَعْدَةِ ، وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

(۱۳۸۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اللہ کے ارشاد ﴿الْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے شوال، ذوالقعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن مراد ہیں۔

(١٣٨٠٥) حدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : شَوَّالٌ ، وَذُو الْقَعْدَةِ ، وَذُو الْحِجَّةِ.

(۱۳۸۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ مراد ہیں۔

(١٣٨٠٦) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابن طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَوَّالٌ ، وَذُو الْقَعْدَةِ ، وَذُو الْحِجَّةِ.

(۱۳۸۰۶) حضرت طاؤس بھی یہی فرماتے ہیں۔

(١٣٨٠٧) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۳۸۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(١٣٨٠٨) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : شَوَّالٌ ، وَذُو الْقَعْدَةِ ، وَصَدْرُ ذِي الْحِجَّةِ.

(۱۳۸۰۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس سے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے شروع کے دن مراد ہیں۔

(١٣٨٠٩) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۳۸۰۹) حضرت محمد رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳۸۱۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ﴾ قَالَ : شَوَّالُ ، وَذُو الْقَعْدَةِ ، وَعَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ.

(۱۳۸۱۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ شوال، ذوالقعدہ اور دس دن ذوالحجہ کے مراد ہیں۔

(۱۳۸۱۱) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى :﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ﴾ قَالَ : شَوَّالُ، وَذُو الْقَعْدَةِ ، وَذُو الْحِجَّةِ.

(۱۳۸۱۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ﴾ سے شوال ذوالقعدہ اور ذوالحجہ مراد ہیں۔

(۱۳۸۱۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ (الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ) قَالَ :شَوَّالُ ، وَذُو الْقَعْدَةِ ، وَذُو الْحِجَّةِ.

(۱۳۸۱۲) حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۱۳۸۱۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :شَوَّالُ ، وَذُو الْقَعْدَةِ ، وَعَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ.

(۱۳۸۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شوال، ذوالقعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن مراد ہیں۔

(۱۳۸۱٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ﴾ قَالَ :شَوَّالُ ، وَذُو الْقَعْدَةِ ، وَعَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ.

(۱۳۸۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ پاک کے ارشاد ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن مراد ہیں۔

(۱۳۸۱٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَيْهَسِ بْنِ فَهْدَانَ ، عَنْ أَبِي شَيْخِ الْهُنَائِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ﴾ ؟ قَالَ :شَوَّالُ ، وَذُو الْقَعْدَةِ ، وَذُو الْحِجَّةِ.

(۱۳۸۱۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اللہ پاک کے ارشاد ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ﴾ کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ مراد ہیں۔

(١٤٧) قَوْلِهِ تعالى (فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۱۳۸۱٦) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :(فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ) قَالَ :التَّلْبِيَةَ.

(۱۳۸۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اللہ پاک کے ارشاد ﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے تلبیہ مراد ہے۔

۱۳۸۱۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ قَالَ :الإِحْرَامَ.

(۱۳۸۱۷) حضرت ضحاک ریشید فرماتے ہیں کہ اس سے احرام مراد ہے۔

۱۳۸۱۸) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ؛ ﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ﴾ قَالَ :مَنْ أَهَلَّ فِيهِنَّ بِالْحَجِّ.

(۱۳۸۱۸) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ جو شخص اس میں حج کا احرام باندھے (وہ مراد ہے)۔

(۱۳۸۱۹) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الْفَرْضُ التَّلْبِيَةُ.

(۱۳۸۱۹) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں الفرض سے مراد تلبیہ ہے۔

(۱۳۸۲۰) حدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :الإِهْلاَلُ فَرِيضَةُ الْحَجِّ.

(۱۳۸۲۰) حضرت امام زہری ریشید فرماتے ہیں کہ تلبیہ حج کا فریضہ ہے۔

(۱۳۸۲۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ ﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ﴾ قَالَ :التَّلْبِيَةُ.

(۱۳۸۲۱) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تلبیہ ہے۔

(۱۳۸۲۲) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ ﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ﴾ قَالَ :التَّلْبِيَةُ.

(۱۳۸۲۲) طاؤس ریشید فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تلبیہ مراد ہے۔

(۱۳۸۲۳) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأحوص ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ (فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ) قَالَ :التَّلْبِيَةُ.

(۱۳۸۲۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تلبیہ مراد ہے۔

(۱۳۸۲٤) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ ﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ﴾ قَالَ :الإِهْلاَلُ.

(۱۳۸۲۴) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تلبیہ (اللہ کا ذکر کرنا) ہے۔

(۱۳۸۲٥) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيد بن مَرْزُبَان ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ (فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ) قَالَ :الإِهْلاَلُ.

(۱۳۸۲۵) حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تلبیہ ہے۔

(١٤٨) مَنْ قَالَ الْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ عمرہ کرنا نفلی عبادت ہے

(١٣٨٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْعُمْرَةِ ، وَاجِبَةٌ هِيَ ؟ قَالَ : لاَ ، وَأَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَكَ. (ترمذی ۹۳۱۔ احمد ۳/ ۳۱۶)

(۱۳۸۲۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے بتائیں کہ کیا عمرہ کرنا واجب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں، بہرحال تو عمرہ کر یہ تیرے لیے بہتر ہے۔

(١٣٨٢٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَاهَانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَجُّ جِهَادٌ ، وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ. (طبرانی ۱۱)

(۱۳۸۲۷) حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کرنا جہاد کرنے کے برابر ہے اور عمرہ کرنا نفلی عبادت ہے۔

(١٣٨٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ الْحَجُّ فَرِيضَةٌ ، وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ.

(۱۳۸۲۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حج کرنا فرض اور ضروری ہے، اور عمرہ کرنا نفلی عبادت ہے۔

(١٣٨٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : هِيَ تَطَوُّعٌ.

(۱۳۸۲۹) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ نفلی کام ہے۔

(١٣٨٣٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الْعُمْرَةِ ، وَاجِبَةٌ هِيَ ؟ قَالَ : قَدْ اُخْتُلِفَ فِيهَا.

(۱۳۸۳۰) حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کیا عمرہ کرنا واجب ہے؟ آپ نے فرمایا اس کے حکم کے متعلق اختلاف کیا گیا ہے۔

(١٣٨٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْعُمْرَةُ سُنَّةٌ ، وَلَيْسَتْ بِفَرِيضَةٍ.

(۱۳۸۳۱) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عمرہ کرنا سنت ہے فرض نہیں ہے۔

(١٣٨٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ قَرَأَهَا ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ﴾ ، ثُمَّ قَطَعَ ، ثُمَّ قَالَ ﴿وَالْعُمْرَةُ لِلَّهِ﴾.

(۱۳۸۳۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ نے تلاوت فرمائی ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ﴾ پھر سانس توڑا اور پھر فرمایا ﴿وَالْعُمْرَةُ لِلّٰهِ﴾۔

(۱۴۹) مَنْ كَانَ يَرَى الْعُمْرَةَ فَرِيضَةً

جو حضرات عمرہ کو فرض سمجھتے ہیں

(۱۳۸۳۳) حدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُوسٍ، وَمُجَاهِدٍ؛ قَالُوا: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَرِيضَتَانِ.

(۱۳۸۳۳) حضرت طاؤس، حضرت عطاء اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں۔

(۱۳۸۳۴) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُوسٍ، وَمُجَاهِدٍ؛ قَالُوا: وَاجِبَةٌ.

(۱۳۸۳۴) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ یہ واجب (فرض) ہے۔

(۱۳۸۳۵) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَيْسَ مِنْ خَلْقِ اللهِ تَعَالَى أَحَدٌ إِلاَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ، وَاجِبَتَانِ.

(۱۳۸۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ایک شخص کو بھی پیدا نہیں فرمایا مگر اس پر حج وعمرہ کو فرض کیا۔

(۱۳۸۳۶) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ الْعُمْرَةِ، وَاجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

(۱۳۸۳۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ عمرہ کرنا فرض ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں۔

(۱۳۸۳۷) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الْعُمْرَةِ، أَوَاجِبَةٌ هِيَ؟ فَتَلَوْا هَذِهِ الآيَةَ: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ﴾.

(۱۳۸۳۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ اور حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ عمرہ کرنا فرض ہے؟ تو انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی، ﴿وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾۔

(۱۳۸۳۸) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ دَاوُدَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، قُلْتُ: الْعُمْرَةُ فَرِيضَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ.

(۱۳۸۳۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ عمرہ کرنا فرض ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا، ہاں۔

(۱۳۸۳۹) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، وَوَكِيعٌ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْعُمْرَةُ، الْحَجَّةُ الصُّغْرَى.

(۱۳۸۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ عمرہ چھوٹا حج ہے۔

(۱۳۸۴۰) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ؛ فِي الَّذِي يَعْتَمِرُ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ، قَالَ: نُسُكَانِ لِلّٰهِ عَلَيْكَ، لاَ يَضُرُّكَ بِأَيِّهِمَا بَدَأْتَ.

(۱۳۸۴۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو حج سے پہلے عمرہ کرلے، فرماتے ہیں اللہ کے تجھ پر دو

فرض ہیں (حج وعمرہ) جس سے چاہے ابتدا کرلے کوئی نقصان وحرج نہیں۔

(۱۳۸٤۱) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أُمِرْتُم بِإِقَامَةِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ.

(۱۳۸۴۱) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمہیں حج وعمرہ قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۱۳۸٤۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ قَالاَ : الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَرِيضَتَانِ.

(۱۳۸۴۲) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں۔

(۱۳۸٤۳) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ.

(۱۳۸۴۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عمرہ کرنا فرض ہے۔

(۱۳۸٤٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنِ الْحَ
الأَكْبَرِ ؟ فَقَالَ : الْحَجُّ الأَكْبَرُ يوم النحر ، والْحَجُّ الأَصْغَرُ الْعُمْرَةُ.

(۱۳۸۴۴) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حج اکبر کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے
فرمایا یوم النحر حج اکبر ہے اور عمرہ حج اصغر ہے۔

(۱۳۸٤٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: الْعُمْرَةُ هِيَ الْحَجَّةُ الصُّغْرَى.

(۱۳۸۴۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عمرہ کرنا چھوٹا حج ہے۔

(۱۳۸٤٦) حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نُسُكَانِ لِلَّهِ عَلَيْكَ
وَلَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِمَا بَدَأْتَ.

(۱۳۸۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کے تجھ پر دو فرض ہیں، جس سے چاہے پہل کر کوئی نقصان نہیں۔

(۱۳۸٤۷) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنِ يَعْلَى ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْعُمْرَةُ الْحَجُّ الأَصْغَرُ.

(۱۳۸۴۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں عمرہ حج اصغر ہے۔

(۱٥۰) مَنْ قَالَ تجزء الْمُتْعَةُ مِنَ الْعُمْرَةِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ تمتع کرنا عمرہ سے کافی ہو جائے گا

(۱۳۸٤۸) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ : تُجْزِء الْمُتْعَةُ مِنَ الْعُمْرَةِ.

(۱۳۸۴۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمتع کرنا عمرہ کرنے سے کافی ہو جائے گا۔

(۱۳۸٤۹) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : هَلْ يُجْزِء عَنَّا مِمَّا افْتُرِضَ عَلَيْنَا مِنْهَا ، يَعْنِي الْعُمْرَ
التَّمَتُّعُ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۳۸۴۹) حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا، کیا کافی ہو جائے گا تمتع کرنا ہماری طرف سے جو اس میں ہم پر فرض کیا گیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں۔

(۱۳۸۵۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ قَالُوا : الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ ، وَتُجْزِءِ مِنْهَا الْمُتْعَةُ.

(۱۳۸۵۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں عمرہ کرنا فرض ہے، اور تمتع کرنے سے یہ کافی (ادا) ہو جائے گا۔

(۱۵۱) مَنْ قَالَ إذَا وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ

جو شخص طلوع فجر سے پہلے عرفہ پہنچ گیا اس نے وقوف عرفہ کو پا لیا

(۱۳۸۵۱) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، وَابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ ، وَمَنْ فَاتَهُ عَرَفَةُ فَاتَهُ الْحَجُّ.

(۱۳۸۵۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص طلوع فجر سے قبل عرفہ پہنچ گیا اس نے وقوف عرفہ کو پا لیا، اور جس نے وقوف عرفہ کو فوت کر دیا اس کا حج فوت ہو گیا۔

(۱۳۸۵۲) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ مِثْلَهُ. (دار قطنی ۲۱)

(۱۳۸۵۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳۸۵۳) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ قَالاَ : مَنْ وَطِءَ عَرَفَةَ بِلَيْلٍ ، فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ.

(۱۳۸۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص رات کے وقت میں عرفہ پہنچ گیا اس نے حج کو پا لیا۔

(۱۳۸۵٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ بِلَيْلٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ ، إِنَ اتَّقَى وَبَرَّ.

(۱۳۸۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص رات میں عرفہ ٹھہرا اس نے حج پا لیا اگر وہ تقوی اور نیکی اختیار کرے۔

(۱۳۸۵٥) حدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا وَقَفَ الرَّجُلُ بِعَرَفَةَ بِلَيْلٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ ، وَإِنْ لَمْ يُدْرِكِ النَّاسَ بِجَمْعٍ.

(۱۳۸۵۵) حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص رات میں عرفہ میں قیام کرے اس کا حج مکمل ہو گیا اگر چہ وہ لوگوں کی جماعت (مجمع) کو نہ پائے۔

(۱۳۸۵۶) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، وَعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ؛ قَالُوا :إِذَا وَقَفَ بِلَيْلٍ بِعَرَفَاتٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ، وَإِنْ لَمْ يُدْرِكِ النَّاسَ بِجَمْعٍ.

(۱۳۸۵۶) حضرت سعید بن المسیب، حضرت سلیمان بن یسار، حضرت عطاء اور حضرت سالم رحمہم اللہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۱۳۸۵۷) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ بِلَيْلٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ ، وَإِنْ لَمْ يُدْرِكَ النَّاسَ بِجَمْعٍ.

(۱۳۸۵۷) حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص رات میں عرفہ میں قیام کرے اس کا حج مکمل ہو گیا اگر چہ وہ لوگوں کی جماعت (مجمع) کو نہ پائے۔

(۱۳۸۵۸) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ بِلَيْلٍ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ ، وَمَنْ لاَ فَقَدْ فَاتَهُ ، فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلْيَسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَيَحْلِقْ رَأْسَهُ ، وَيُحِلُّ ، وَيَحُجُّ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَيُهْدِي ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ.

(۱۳۸۵۸) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے طلوع فجر سے قبل عرفہ میں قیام کر لیا اس نے حج کو پالیا اور جو شخص نہ کر سکا اس کا حج فوت ہو گیا، اس کو چاہئے کہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کی سعی کرے اور حلق کروا کر احرام کھول دے اور آئندہ سال دوبارہ حج کرے اور قربانی کرے اگر قربانی نہ کر سکے تو تین روزے ایام حج میں اور سات روزے واپس گھر جا کر رکھے۔

(۱۳۸۵۹) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ :إِذَا وَقَفَ الرَّجُلُ بِعَرَفَاتٍ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ لَيْلَةَ النَّحْرِ ، فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ ، وَإِنْ لَمْ يُدْرِكِ النَّاسَ بِجَمْعٍ.

(۱۳۸۵۹) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص طلوع فجر سے قبل وقوف عرفہ کو پالے اس نے حج کو پالیا اگر چہ وہ عرفہ میں لوگوں کی جماعت کو نہ پائے۔

(۱۳۸۶۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَنْ فَاتَتْهُ عَرَفَةُ ، أَوْ جَمْعٌ فَاتَهُ الْحَجُّ.

(۱۳۸۶۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے عرفہ یا جماعت کو نہ پایا اس کا حج فوت ہو گیا۔

(۱۳۸۶۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ ، فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ.

(۱۳۸۶۱) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص طلوع فجر سے قبل وقوف عرفہ کو پالے اس نے حج کو پالیا۔

(۱۳۸۶۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ الطَّائِيِّ ؛ أَنَّهُ حَجَّ عَلَى

عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُدْرِكِ النَّاسَ إِلاَّ وَهُمْ بِجَمْعٍ ، قَالَ : فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَتْعَبْتُ نَفْسِي وَأَنْضَيْتُ رَاحِلَتِي ، وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُ حَبْلاً مِنَ الْجِبَالِ إِلاَّ وَقَد وَقَفْتُ عَلَيْهِ ، فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى مَعَنَا هَذِهِ الصَّلاَةَ ، وَقَدْ أَفَاضَ قَبْلَ ذَلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلاً ، أَوْ نَهَارًا ، فَقَدْ قَضَى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ. (ترمذی ۸۹۱۔ ابوداؤد ۱۹۴۵)

(۱۳۸۶۲) حضرت عروہ بن مضرس الطائی رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حج کیا، وہ لوگوں کو نہ پاسکے مگر جبکہ وہ مزدلفہ میں تھے، پھر وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنے نفس کی پیروی کی اور اپنی سواری کو تھکا دیا، اور اللہ کی قسم میں نے کوئی پہاڑی نہیں چھوڑی مگر اس پر قیام کیا، کیا میرا حج مکمل ہوگیا؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز ادا کی اور عرفات سے منیٰ کی طرف چلا اس سے پہلے دن یا رات میں تحقیق اس کی گندگی دور ہوگئی اور اس کا حج مکمل ہوگیا۔

(۱۳۸۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمُرَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ ، وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ الْحَجُّ ؟ قَالَ : الْحَجُّ عَرَفَةُ ، فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ ، مِنًى ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ ، وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلاً خَلْفَهُ يُنَادِي بِهِنَّ.

(ترمذی ۸۸۹۔ ابوداؤد ۱۹۴۴)

(۱۳۸۶۳) حضرت عبدالرحمن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا جب کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ میں مقیم تھے، اور اہل مکہ میں سے لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے، انھوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! حج کیسے ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج وقوف عرفہ کا نام ہے، پس جو شخص طلوع فجر سے قبل جماعت والی رات میں عرفہ آیا اس کا حج مکمل ہوگیا، منیٰ میں تین دن ہیں، پس جس نے دو دنوں سے جلدی کی اس پر کوئی گناہ نہیں، اور جس نے تاخیر کی اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنا ردیف بنایا جو ان کلمات کی آواز لگا رہا تھا۔

(۱۵۴) فِي الرَّجُلِ إِذَا فَاتَهُ الْحَجُّ ، مَا يَكُونُ عَلَيْهِ ؟

کسی شخص کا اگر حج فوت ہو جائے تو اس پر کیا ہے؟

(۱۳۸۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ، وَزَيْدٍ ؛ قَالاَ : فِي الرَّجُلِ يَفُوتُهُ الْحَجُّ : يُحِلُّ بِعُمْرَةٍ ، وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

(۱۳۸۶۴) حضرت اسود رحمہ اللہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس کا حج فوت ہو جائے کہ وہ

عمرہ کے ساتھ احرام کھول دے اور آئندہ سال حج کی قضا کرے۔

(۱۳۸٦٥) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ لَمْ يُدْرِكْ فَعَلَيْهِ دَمٌ ، وَيَجْعَلُهَا عُمْرَةً ، وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

(۱۳۸۶۵) حضرت عطاء ریشیلا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج نہ پائے تو اس پر دم ہے اور وہ اس کو عمرہ بنادے، اور اس پر آئندہ سال حج کی قضا ہے۔

(۱۳۸٦٦) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۳۸۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳۸٦٧) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الَّذِي يَفُوتُهُ الْحَجُّ ، قَالَ : تَعُودُ حَجَّتُهُ عُمْرَةً.

(۱۳۸۶۷) حضرت طاؤس ریشیلا اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس کا حج فوت ہو جائے، وہ اپنے حج کو عمرہ میں تبدیل کردے۔

(۱۳۸٦٨) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ فِي الَّذِي يَفُوتُهُ الْحَجُّ ، قَالَ : يَجْعَلُهَا عُمْرَةً ، وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنَ الْعَامِ التَّابِعِ وَيُهْدِي ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ صَامَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ ، وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ.

(۱۳۸۶۸) حضرت قاسم ریشیلا اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس کا حج فوت ہو جائے وہ اس کو عمرہ میں تبدیل کردے اور اس پر آئندہ سال حج کی قضا ہے اور وہ قربانی کرے، اور اگر قربانی نہ پائے تو تین روزے ایام حج میں اور سات روزے واپس گھر جا کر رکھے۔

(۱۳۸٦٩) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَنْ طلحة ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا فَاتَهُ الْحَجُّ جَعَلَهَا عُمْرَةً ، وَعَلَيْهِ الْهَدْيُ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۱۳۸۶۹) حضرت ابراہیم ریشیلا فرماتے ہیں کہ اگر حج فوت ہو جائے تو اس کو عمرہ میں تبدیل کردے اور اس پر قربانی ہے، یہ مجھے دوسرے کاموں سے زیادہ پسند ہے۔

(۱۳۸۷۰) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يَجْعَلُهَا عُمْرَةً ، وَعَلَيْهِ الْهَدْيُ وَالْحَجّ من قابل.

(۱۳۸۷۰) حضرت زہری ریشیلا فرماتے ہیں کہ وہ اس کو عمرہ میں تبدیل کردے اور اس پر قربانی ہے اور آئندہ سال حج کی قضا ہے۔

(۱۳۸۷۱) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : يَحِلُّ بِعُمْرَةٍ ، وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

(۱۳۸۷۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ عمرہ کے ساتھ اپنا احرام کھول لے اور اس پر آئندہ سال حج کی قضا ہے۔

(۱۵۲) فِي سُرْعَةِ السَّيْرِ فِي الْحَجِّ

حج کے سفر میں جلدی کرنا

(۱۳۸۷۲) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مِهْرَانَ أَبِي صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَرَادَ مِنكُمُ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ. (ابوداؤد ۱۷۲۹۔ احمد ۱/ ۲۲۵)

(۱۳۸۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ جلدی کرے۔

(۱۳۸۷۳) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ حَبِيبٌ وَأَصْحَابُهُ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يَدْخُلَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ مَا شَاءَ اللَّهُ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ.

(۱۳۸۷۳) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب اور اس کے ساتھی حج میں تاخیر کرتے تھے یہاں تک کہ ذوالقعدہ کا مہینہ داخل ہو جاتا، حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اس فعل کو ناپسند فرمایا۔

(۱۳۸۷٤) حدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ طَاوُوس يَقْدُمُ فِي أَوَّلِ النَّاسِ ، وَيَنْفِرُ فِي آخِرِ النَّاسِ.

(۱۳۸۷۴) حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ لوگوں میں سے سب سے پہلے حج کے لیے جانے والے ہوتے اور سب سے آخر میں واپس آنے والے۔

(۱۳۸۷۵) حدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْبَعِيرَ يَتَعَجَّلُ عَلَيْهِ.

(۱۳۸۷۵) حضرت محمد رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ کوئی شخص اونٹ خریدے سفر حج کے لیے اور اس پر جلدی سفر کرے۔

(۱۳۸۷٦) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ: أَهْلَلْتُ هِلاَلَ ذِي الْحِجَّةِ بِالْكُوفَةِ، ثُمَّ وَافَيْتُ النَّاسَ بِالْمَوْقِفِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ ، فَلَمْ يَعِبْ ذَلِكَ أَبُو مُوسَى.

(۱۳۸۷۶) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ذی الحجہ کے مہینے میں کوفہ سے احرام باندھا پھر میں وقوف عرفہ کی شام میں لوگوں کے ساتھ ملا، لیکن ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے میرے اس فعل پر کوئی نکیر نہ فرمائی۔

(۱۳۸۷۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بُرْجَانٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ سَارَ مِنَ الْبُصْرَةِ إِلَى مَكَّةَ فِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ ، أَوْ ثَلاَثَ عَشْرَةَ . الشَّكُّ مِنِّي.

(۱۳۸۷۷) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ بصرہ سے مکہ کے لیے بارہویں یا تیرہویں تاریخ کو چلے، راوی کہتے ہیں تاریخ میں شک میری طرف سے ہے۔

(١٣٨٧٨) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَارَ إِلَيْنَا عَبْدُ اللهِ مِنَ الْمَدِينَةِ حِينَ قُتِلَ عُمَرُ فِي سَبْعٍ.

(۱۳۸۷۸) حضرت مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مدینہ سے مکہ تشریف لائے سات تاریخ کو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے۔

(١٣٨٧٩) حدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ سَارَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فِي ثَلاَثٍ ، حِينَ اُسْتُصْرِخَ عَلَى صَفِيَّةَ.

(۱۳۸۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ سے مدینہ کے لیے تشریف لے گئے تین دنوں میں جب حضرت صفیہ کی وفات ہوئی۔

(١٥٤) فِي الْمُتْعَةِ ، مَنْ كَانَ يَرَاهَا وَيُرَخِّصُ فِيهَا

جن حضرات نے عمرہ کا حج کے ساتھ اتصال کیا اور اس کی اجازت دی

(١٣٨٨٠) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، وَعُثْمَانُ ، وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهَا مُعَاوِيَةُ. (ترمذی ۸۲۲۔ احمد ۱/ ۲۹۲)

(۱۳۸۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے عمرہ کا حج کے ساتھ اتصال فرمایا: اور سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرمایا۔

(١٣٨٨١) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ : لَوِ اعْتَمَرْت ، ثُمَّ اعْتَمَرْت ، ثُمَّ حَجَجْت ، لَتَمَتَّعْت.

(۱۳۸۸۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر میں عمرہ کروں پھر دوبارہ عمرہ کروں پھر حج کروں تو البتہ میں تمتع کرنے والا ہوں۔

(١٣٨٨٢) حدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ ، وَابْنُ عَبَّاسٍ يَقْدَمَانِ مُتَمَتِّعَيْنِ.

(۱۳۸۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تمتع کرتے ہوئے تشریف لاتے۔

(١٣٨٨٣) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعْدًا عَنِ الْمُتْعَةِ ، أَوْ عَنِ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا ؟ فَقَالَ : فَعَلْنَا هَذَا ، وَهَذَا كَافِرٌ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ ، أَوْ بِرَبِّ الْعَرْشِ . يَعْنِي مُعَاوِيَةَ. (مسلم ۸۹۸)

(۱۳۸۸۳) حضرت غنیم بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے عمرہ کا حج سے اتصال کرنے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہم تو اس طرح کرتے تھے، لیکن یہ شخص (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) رب کعبہ کی قسم اس کا انکار کرتا ہے۔

(١٣٨٨٤) حدَّثَنَا معتمر بن سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي مَعْنٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ ، وَجَابِرَ بْنَ زَيْدٍ ، وَأَبَا الْعَالِيَةِ ، وَالْحَسَنَ يَأْمُرُونَ بِمُتْعَةِ الْحَجِّ.

(۱۳۸۸۴) حضرت ابن عمر، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہم، حضرت جابر بن زید، حضرت ابو العالیہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ عمرہ کے حج سے اتصال کا حکم فرماتے تھے۔

(۱۳۸۸۵) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :إِنَّ تَمَامَ الْحَجِّ الْعُمْرَةُ قَبْلَهُ.

(۱۳۸۸۵) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکمل حج وہ ہے جس سے پہلے عمرہ ہو۔

(۱۳۸۸٦) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ ، قَالَ :أَمَرَنِي أَبُو الْعَالِيَةِ بِمُتْعَةِ الْحَجِّ.

(۱۳۸۸٦) حضرت شعیب بن الحبحاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ نے مجھے حج تمتع کرنے کا حکم فرمایا۔

(۱۳۸۸۷) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً يَأْمُرُ بِمُتْعَةِ الْحَجِّ.

(۱۳۸۸۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ تمتع کا حکم فرماتے تھے۔

(۱۳۸۸۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْمُتْعَةِ ؟ تَجْعَلُ غُزْوَتَيْنِ فِي غُزْوَةٍ.

(۱۳۸۸۸) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تو کہاں تھا تمتع سے؟ تو دو سفر کو ایک سفر میں بنا۔

(۱۳۸۸۹) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ :قَالَ مُجَاهِدٌ :لَوْ حَجَجْت مِنْ أَرْضِكَ هَذِهِ ، يَعْنِي الْكُوفَةَ ، سَبْعِينَ حَجَّةً ، لَجَعَلْت مَعَ كُلِّ حَجَّةٍ عُمْرَةً ، قَالَ :فَقُلْتُ :أَقْرِنُ ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :اجْعَلْهَا عُمْرَةً بَتْلاً.

(۱۳۸۸۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنے شہر کوفہ سے سفر حج کروں تو ہر حج کے ساتھ عمرہ کروں گا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کیا میں قران کرلوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں، اس کو الگ (حج سے علیحدہ) عمرہ بنا۔

(۱۳۸۹۰) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ يَرَاهَا قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ ، وَلَوْ حَجَّ الرَّجُلُ عِشْرِينَ مَرَّةً.

(۱۳۸۹۰) حضرت حسن رحمہ اللہ عمرہ حج سے پہلے کرنا ضروری سمجھتے تھے اگرچہ کوئی شخص دس مرتبہ حج کرے۔

(۱۳۸۹۱) حدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ أَبِي بِسْطَامٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :لَوْ حَجَجْتُ ثَمَانِينَ حَجَّةً ، لَجَعَلْتُ مَعَ كُلِّ حَجَّةٍ مُتْعَةً.

(۱۳۸۹۱) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر میں اسّی حج کروں تو البتہ میں ہر حج کے ساتھ عمرہ بھی کروں گا۔

(۱۳۸۹۲) حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:حَجَجْتُ أَرْبَعِينَ حَجَّةً، مَا خَرَجْت إِلاَّ مُتَمَتِّعًا.

(۱۳۸۹۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے چالیس حج ادا کیے ہیں، میں نہیں نکلا حج کر کے مگر متمتع بن کر۔

(۱۳۸۹۳) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ثَمَانِيَةَ نَفَرٍ عَنِ الْمُتْعَةِ ؟ فَكُلُّهُمْ أَمَرَنِي بِهَا ، الْحَسَنُ ، وَعَطَاءٌ ، وَطَاوُوسٌ ، وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، وَسَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، وَعِكْرِمَةُ ،

وَمُجَاهِدٌ ، وَالْقَاسِمُ.

(۱۳۸۹۳) حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے آٹھ لوگوں سے عمرہ کے حج سے اتصال کے متعلق دریافت کیا؟ ان سب نے مجھے اس کا حکم دیا، وہ آٹھ حضرات یہ ہیں، حضرت حسن، حضرت عطاء، حضرت طاؤس، حضرت جابر بن زید، حضرت سالم بن عبداللہ، حضرت عکرمہ، حضرت مجاہد اور حضرت قاسم رحمہم اللہ۔

(۱۵۵) مَنْ كَرِهَ الْمُتْعَةَ

جو حضرات حج سے قبل عمرہ کرنے کو ناپسند کرتے ہیں

(۱۳۸۹٤) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : كَانَتِ الْمُتْعَةُ لأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً. (مسلم ۱۶۰۔ ابن ماجه ۲۹۸۵)

(۱۳۸۹۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حج سے قبل عمرہ کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے خاص تھا۔

(۱۳۸۹٥) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : كَانَتْ لَنَا رخصة ، يَعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ.

(۱۳۸۹۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں حج سے پہلے عمرہ کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔

(۱۳۸۹٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ عَنِ الْمُتْعَةِ فِي الْحَجِّ؟ فَقَالَ : مَا شَعَرْتُ أَن أَحَدًا يَفْعَلُهَا.

(۱۳۸۹۶) حضرت ابوالضحیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ کسی نے بھی ایسا کیا ہو۔

(۱۳۸۹۷) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الْمُتْعَةَ قَبْلَ الْحَجِّ ، وَيَقُولُ : ابْدَأْ بِالْحَجِّ وَاعْتَمِرْ.

(۱۳۸۹۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ حج سے پہلے عمرہ کرنا درست نہیں سمجھتے تھے، اور فرماتے تھے کہ حج سے ابتدا کرو پھر عمرہ کرو۔

(۱۳۸۹۸) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إنَّمَا الْمُتْعَةُ لِلْمُحْصَرِ ، وَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿فَإِذَا أَمِنتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾.

(۱۳۸۹۸) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حج سے پہلے عمرہ کرنے کا حکم محصر شخص کے لیے ہے، اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، ﴿فَإِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ﴾.

(۱۵۶) فِيمَا يُقَامُ فِي الْعُمْرَةِ

عمرہ میں کتنا قیام کرے

(۱۳۸۹۹) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أُسَيْدٍ ، عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ ، ثم أصبح بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ. (ترمذی ۹۳۵۔ نسائی ۳۸۴۶)

(۱۳۸۹۹) حضرت محرش الکعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام جعرانہ سے عمرہ فرمایا پھر جعرانہ میں صبح کی رات گزارنے والے کی طرح۔

(۱۳۹۰۰) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ فِي عُمْرَتِهِ ثَلَاثًا.

(۱۳۹۰۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ میں تین دن قیام فرمایا۔

(۱۳۹۰۱) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَيَّةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ لَمْ يَقُمْ بِهَا إِلَّا ثَلَاثًا ، حَتَّى يَخْرُجَ ، يَعْنِي لِحَجٍّ ، أَوْ بِعُمْرَةٍ.

(۱۳۹۰۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے کے لیے تشریف لاتے تو مکہ میں تین دن سے زیادہ قیام نہ کرتے۔

(۱۳۹۰۲) حدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْت عُثْمَانَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَنَحْنُ مَعَهُ ، فَمَا يَحِلُّ بِهَا عُقْدَةً حَتَّى يَخْرُجَ ، مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۳۹۰۲) حضرت عبد الرحمن بن عمرو بن سہل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب آپ مکہ تشریف لائے اور ہم آپ کے ساتھ تھے، پس نہیں کھولی گئی کوئی گرہ مگر یہاں تک کہ وہ نکلے، انھوں نے طواف کعبہ اور صفا و مروہ کی سعی سے زائد کوئی کام نہ فرمایا۔

(۱۳۹۰۳) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُقِيمَ الْمُحْرِمُ ثَلَاثًا.

(۱۳۹۰۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ محرم تین دن مکہ میں قیام کرے۔

(۱۳۹۰۴) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۳۹۰۴) حضرت حسن رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳۹۰۵) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَدِمَ لَيْلًا وَهُوَ مُعْتَمِرٌ ، فَقَضَى عُمْرَتَهُ مِنْ لَيْلَتِهِ ، ثُمَّ نَفَرَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ.

(۱۳۹۰۵) حضرت عمر بن عبد العزیز رات کو عمرہ کرنے کے لیے تشریف لائے آپ نے رات میں ہی اپنا عمرہ مکمل کرلیا اور صبح سے قبل ہی واپس تشریف لے گئے۔

(۱۳۹۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُقِيمُوا فِي الْعُمْرَةِ ثَلاَثًا.

(۱۳۹۰۶) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام اس بات کو پسند کرتے تھے کہ عمرہ میں تین دن قیام کیا جائے۔

(۱۳۹۰۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يُقِيمُونَ مُعْتَمِرِينَ ، فَيَقْضُونَ الطَّوَافَ ، ثُمَّ يَخْرُجُونَ مِنْ لَيْلَتِهِمْ.

(۱۳۹۰۷) حضرت عطاء بن السائب فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے ساتھی عمرہ کرنے کے لیے قیام کرتے، وہ طواف مکمل کرتے اور پھر رات کو ہی واپسی کے لیے نکل جاتے۔

(۱۳۹۰۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقْدُمُ حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا فَلاَ يُقِيمُ إِلاَّ ثَلاَثًا حَتَّى يَخْرُجَ.

(۱۳۹۰۸) حضرت اسماعیل بن عبد الملک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو دیکھا، آپ جب بھی حج یا عمرہ کرنے کے لیے تشریف لاتے تو تین دن سے زائد قیام نہ فرماتے یہاں تک کہ واپس تشریف لے جاتے۔

(۱۳۹۰۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : أَقَمْتُ مَعَ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي الْعُمْرَةِ ثَلاَثًا.

(۱۳۹۰۹) حضرت افلح فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن محمد کے ساتھ میں نے عمرہ میں تین دن قیام فرمایا۔

(۱۳۹۱۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ أَقَامَ فِي الْعُمْرَةِ ثَلاَثَ لَيَالٍ.

(۱۳۹۱۰) حضرت عمر نے عمرہ میں تین راتوں کا قیام فرمایا۔

(۱۳۹۱۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَشْيَخَتَنَا يَذْكُرُونَ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْتِي مَكَّةَ مُعْتَمِرًا ، فَلاَ يَحِلُّ رَحْلَهُ حَتَّى يَرْجِعَ.

(۱۳۹۱۱) حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے مشائخ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت عاصم بن عمر بن الخطاب عمرہ کرنے کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو وہ سواری سے اترنے سے پہلے ہی واپس تشریف لے جاتے۔

(۱۳۹۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أُسَيْدٍ ، عَنْ مُحَرِّشٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ ، ثُمَّ أَصْبَحَ بِهَا كَبَائِتٍ. قَالَ : وَرَأَيْتُ ظَهْرَهُ كَأَنَّهُ سَبِيكَةُ فِضَّةٍ.

(۱۳۹۱۲) حضرت محرش سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے جعرانہ سے عمرہ فرمایا، پھر آپ نے صبح کی رات گزارنے والے کی طرح، اور میں نے آپ کی پیٹھ مبارک پر چاندی کی طرح چمک دیکھی۔

(۱۵۷) مَنْ ضَرَبَ الْبَدَنَةَ وَخَطَمَهَا وَزَمَّهَا

جو حضرات اونٹ کو مارتے اور نکیل ڈالتے تھے

(۱۳۹۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ : لاَ تُرْكَبُ الْبُدْنَةُ إِلاَّ مَزْمُومَةً ، أَوْ مَخْطُومَةً ، أَوْ مَخْشُوشَةً.

(۱۳۹۱۳) حضرت طاؤس رِٹِیٹیلا فرماتے ہیں کہ اس اونٹ پر سوار مت ہو جس کو نکیل نہ ڈالی ہو۔

(۱۳۹۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : تُقَطَّرُ وَتُخْطَمُ إِذَا خَافَ عَلَيْهَا أَنْ تَهْلَكَ.

(۱۳۹۱۴) حضرت عطاء رِٹِیٹیلا فرماتے ہیں کہ جب اونٹ کے ہلاک ہونے کا خوف ہو تو اس کو لگام ڈال کر اس پر قطران (درخت کے پتوں سے بنی ہوئی ایک خاص دوائی) کو ملا جائے۔

(۱۳۹۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَخْطِمُ بَدَنَتَهُ ، وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

(۱۳۹۱۵) حضرت اسود رِٹِیٹیلا اونٹ کو نکیل ڈالتے اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے۔

(۱۳۹۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : اخْطِمِ الْبُدْنَةَ وَاضْرِبْهَا.

(۱۳۹۱۶) حضرت ابو جعفر رِٹِیٹیلا ارشاد فرماتے ہیں کہ اونٹ کو نکیل ڈالو اور اس کو مارو۔

(۱۳۹۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَدَ ، وَعَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ كَانُوا لاَ يَزُمُّونَ رَوَاحِلَهُمْ.

(۱۳۹۱۷) حضرت علقمہ، حضرت اسود، اور حضرت عمرو بن میمون رحمہم اللہ اپنی سواریوں کو نکیل نہ ڈالتے۔

(۱۵۸) مَنْ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ مَشَى إِلَيْهَا

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب جمرات کی رمی کرے تو وہ پیدل چلے

(۱۳۹۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، كَانُوا يَمْشُونَ إِلَى الْجِمَارِ . قَالَ : وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ يَمْشِي إِلَيْهَا.

(۱۳۹۱۸) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما جمرات کی طرف پیدل چل کر جاتے تھے اور علی بن حسین بھی جمرات کی طرف پیدل چل جاتے تھے۔

(۱۳۹۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي إِلَيْهَا مُقْبِلاً وَمُدْبِرًا.

(۱۳۹۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پیدل چلتے ہوئے جمرہ کی طرف آتے ہوئے اور جاتے ہوئے رمی کرتے۔

(۱۳۹۲۰) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :أَدْرَكْتُ النَّاسَ يَمْشُونَ مُقْبِلِينَ وَمُدْبِرِينَ

(۱۳۹۲۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو پایادہ رمی کرتے تھے پیدل چلتے ہوئے آتے اور جاتے ہوئے۔

(۱۳۹۲۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَرْمِي الْجِمَارَ مَاشِيًا.

(۱۳۹۲۱) حضرت محمد بن المنکدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو پیدل چلتے ہوئے رمی کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۳۹۲۲) حدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ عُبَيدَةَ ابْنَةِ نَابِلٍ، قَالَتْ :رَأَيْت عَائِشَةَ ابنة سَعْدٍ تَرْمِي الْجِمَارَ وَهِيَ مَاشِيَةٌ

(۱۳۹۲۲) حضرت عبیدہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کو دیکھا وہ پیدل چلتی ہوئی رمی کر رہی تھیں۔

(۱۳۹۲۳) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجِمَارَ مَاشِيًا ذَاهِبًا وَرَاجِعًا.

(۱۳۹۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پیدل چلتے ہوئے آتے ہوئے اور جاتے ہوئے رمی کرتے۔

(۱۳۹۲٤) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ يُوجِبُ الْمَشْيَ إِلَيْهَا ، وَ يَقُولُ:وَلَمْ يَرْكَبْ وَهُوَ صَحِيحٌ؟!

(۱۳۹۲۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جمرات کی طرف پیدل چلتے ہوئے رمی کرنے کو ضروری نہیں کیا گیا اور فرماتے تھے کہ صحیح ہونے کی حالت میں سوار نہ ہونا چاہیے۔

(۱۳۹۲٥) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرْكَبُ إِلَى الْجِمَارِ ، إِلاَّ ضَرُورَةٍ.

(۱۳۹۲۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ جمرات کی رمی کرتے ہوئے سوار نہ ہوئے سوائے کسی ضرورت کے۔

(۱۳۹۲٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى رَجُلاً يَقُودُ بِامْرَأَتِهِ عَلَى بَعِيرٍ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ، قَالَ :فَعَلاَهُ بِالدِّرَّةِ ، إِنْكَارًا لِرُكُوبِهَا.

(۱۳۹۲۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ اونٹ پر سوار جمرہ کی رمی کر رہا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے سوار ہونے کو ناپسند کرتے ہوئے ان پر کوڑے کو بلند فرمایا۔

(١٥٩) مَنْ كَانَ يُرَخِّصُ فِي الرُّكُوبِ إِلَى الْجِمَارِ

جو حضرات سوار ہو کر رمی کرنے کی اجازت دیتے ہیں

(۱۳۹۲۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَ

رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ صَهْبَاءَ ، لاَ ضَرْبَ ، وَلاَ طَرْدَ ، وَلاَ إِلَيْكَ إِلَيْكَ.

(ترمذی ۹۰۳۔ احمد ۳/ ۴۱۲)

(۱۳۹۲۷) حضرت قدامہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے یوم النحر میں سرخی مائل سیاہ اونٹ پر سوار ہو کر جمرہ عقبہ کی رمی فرمائی، نہ مار پیٹ تھی اور نہ دھتکارنا تھا، اور نہ لوگوں کو راستہ سے ہٹایا جا رہا تھا۔

(۱۳۹۲۸) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ. (ترمذی ۸۹۹)

(۱۳۹۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی سواری پر سوار ہو کر فرمائی۔

(۱۳۹۲۹) حدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلَى بِرْذَوْنٍ.

(۱۳۹۲۹) حضرت ابو مالک الاشجعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ رحمہ اللہ کو غیر عربی گھوڑے پر سوار ہو کر رمی کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۳۹۳۰) حدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَاقِفًا عِنْدَ الْجَمْرَةِ عَلَى حِمَارٍ.

(۱۳۹۳۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو گدھے پر سوار جمرہ کے پاس کھڑے دیکھا۔

(۱۳۹۳۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: رُكُوبُ يَوْمَيْنِ، وَمَشْيُ يَوْمَيْنِ.

(۱۳۹۳۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو دن سوار ہوا اور دو دن پیدل چلے۔

(۱۳۹۳۲) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَطَاءً يَرْمِي الْجَمْرَةَ عَلَى دَابَّةٍ، فَقُلْتُ لَهُ؟ فَقَالَ: إِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ.

(۱۳۹۳۲) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ کو سوار ہو کر رمی کرتے ہوئے دیکھا، میں نے ان سے ان کی وجہ پوچھی؟ تو فرمایا کہ میں بوڑھا آدمی ہوں۔

(۱۳۹۳۳) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نافع ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَهُوَ رَاكِبٌ.

(۱۳۹۳۳) حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے سوار ہو کر جمرہ کی رمی کی۔

(۱۳۹۳۴) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبَايَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا يَرْمِي الْجِمَارَ وَهُوَ عَلَى حِمَارٍ.

(۱۳۹۳۴) حضرت عبایہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ کو دراز گوش پر سوار ہو کر رمی کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۳۹۳۵) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَ يَجِيءُ فَيَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ، وَهُوَ

رَاكِبٌ.

(۱۳۹۳۵) حضرت قاسم ؒ تشریف لائے اور یوم النحر میں سواری پر سوار ہوکر رمی فرمائی۔

(١٦٠) فِي الإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ ، مَتَى هِيَ ؟

وقوف عرفہ سے روانگی کب ہو؟

(١٣٩٣٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرٌو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :كُنْتُ مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ. (مسلم ٣٠٣- ابن ماجه ٣٠٢٦)

(۱۳۹۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ان میں سے ایک ہوں جن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اھل وعیال کی کمزوری کی وجہ سے مقدم کردیا، (پہلے بھیج دیا)۔

(١٣٩٣٧) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ. (بخاری ١٦٧٨- ابو داؤد ١٩٣٤)

(۱۳۹۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی مروی ہے۔

(١٣٩٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، وَسُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَدَّمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُمُرَاتٍ مِنْ جَمْعٍ ، وَجَعَلَ يَلْطَحُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُولُ :أُبَيْنِيَّ ، لاَ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

زَادَ سُفْيَانُ فِيهِ :وَلاَ إِخَالُ أَحَدًا يَرْمِيهَا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. (ابوداؤد ١٩٣٥- طحاوی ٢١٧)

(۱۳۹۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم بنوعبد المطلب کے بچوں کو دراز گوشوں پر سوار کر کے مجمع سے آگے بھیج دیا اور ہتھیلی ہماری رانوں پر مار رہے تھے اور فرمایا: اے میرے بیٹو! طلوع شمس سے پہلے رمی نہ کرنا۔

(١٣٩٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُمَّ سَلَمَةَ أَنْ تُوَافِيَهُ صَلاَةَ الصُّبْحِ بِمِنًى.

(۱۳۹۳۹) حضرت عروہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو فجر کی نماز منیٰ میں ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

(١٣٩٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ ، وَقَالَ :لاَ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. (ترمذی ٨٩٣- احمد ١/ ٣٤٤)

(۱۳۹۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کمزور لوگوں کو گھر والوں میں سے پہلے بھیج دیا اور فرمایا:

طلوع شمس سے پہلے رمی مت کرنا۔

(۱۳۹٤۱) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ : كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۲۹۹۔ احمد ۴۲۶)

(۱۳۹۴۱) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(۱۳۹٤۲) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ الشَّوَّالِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بن عُمَرَ : إِنَّمَا جَمْعٌ مَنْزِلٌ تَرْتَحِلُ مِنْهُ مَتى شِئْتَ.

(۱۳۹۴۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عرفہ جمع ہونے کی جگہ ہے جب چاہو یہاں سے روانہ ہو جاؤ۔

(۱۳۹٤۳) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الصُّبْحَ بِمِنًى.

(۱۳۹۴۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فجر کی نماز منیٰ میں ادا کی۔

(۱۳۹٤٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ كَانَ يُعَجِّلُ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.

(۱۳۹۴۴) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ عورتوں اور بچوں کو عرفات سے رات کے وقت ہی روانہ فرمادیا کرتے تھے۔

(۱۳۹٤٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ، قَالَ عَطَاءٌ :وَإِنِّي لأَفْعَلُهُ.

(۱۳۹۴۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے گھر والوں میں سے کمزوروں کو عرفات سے رات کے وقت ہی روانہ فرمادیتی تھی، اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں بھی اسی طرح کرتا ہوں۔

(۱۳۹٤٦) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُرَخِّصُ لِلْكَبِيرِ وَالْمَرِيضِ أَنْ يُفِيضُوا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ، وَلَكِنْ لاَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۱۳۹۴۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بوڑھوں اور بیماروں کو اجازت دی گئی ہے، کہ وہ رات کو عرفات سے منیٰ کی طرف چلے جائیں لیکن جمرہ عقبہ کی رمی طلوع شمس سے پہلے نہ کریں۔

(۱۳۹٤۷) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : رُخِّصَ لِلْمَرِيضِ وَالْحُبْلَى وَمَنْ كَانَتْ بِهِ عِلَّةٌ أَنْ يُفِيضُوا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ، وَلاَ يَرْمُوا الْجِمَارَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۱۳۹۴۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیماروں اور حاملہ عورتوں کو اور اسی طرح وہ لوگ جن کو کوئی دوسری بیماری ہے کہ وہ لوگ عرفات سے رات کو روانہ ہو جائیں لیکن جمرات کی رمی طلوع شمس سے پہلے نہ کریں۔

(۱۳۹٤۸) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْعَثُ

بِصِبْيَانِهِ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ ، فَيُصَلُّونَ الصُّبْحَ بِمِنًى ، وَيَرْمُونَ الْجَمْرَةَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ.

(۱۳۹۴۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ کی رات بچوں کو بھیج دیا، انھوں نے صبح کی نماز منٰی میں ادا کی اور لوگوں کی آمد سے قبل ہی جمرات کی رمی کرلی۔

(۱۳۹٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ؛ أَنَّ ابْنَ عَوْفٍ كَانَ يُصَلِّي بِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ الْفَجْرَ بِمِنًى.

(۱۳۹۴۹) حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے ساتھ فجر کی نماز منٰی میں ادا کی۔

(۱٦۱) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ﴾ کی تفسیر

(۱۳۹٥۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْقِلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ هَوَامُّ رَأْسِهِ آذَيْنَهُ ، قَالَ لِي : اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا ، أَوْ صُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ ، بَيْنَ كُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ. (بخاری ۱۸۱۶۔ مسلم ۸۵)

(۱۳۹۵۰) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: بکری ذبح کر اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے یا تین روزے رکھ یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا، اس طرح کہ ہر دو مسکینوں کو کھجور کا ایک صاع ملے۔

(۱۳۹٥۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ ، أَوْ صَدَقَةٍ ، أَوْ نُسُكٍ﴾ قَالاَ : الصِّيَامُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، وَالصَّدَقَةُ ثَلاَثَةُ آصُعٍ ، وَالنُّسُكُ شَاةٌ.

(۱۳۹۵۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ صیام سے مراد تین رزے اور صدقہ سے مراد تین صاع اور نسک سے مراد بکری ذبح کرنا ہے۔

(۱۳۹٥۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْفِدْيَةُ صِيَامُ عَشَرَةِ أَيَّامٍ ، وَالصَّدَقَةُ عَشَرَةُ مَسَاكِينَ ، وَالنُّسُكُ ذَبِيحَةٌ.

(۱۳۹۵۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ الفدیہ سے مراد دس روزے اور الصدقہ سے مراد دس مسکینوں کو کھانا کھلانا اور النسک سے مراد ذبیحہ ہے۔

(۱۳۹٥۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : الصِّيَامُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، وَالصَّدَقَةُ سِتَّةُ مَسَاكِينَ ، وَالنُّسُكُ شَاةٌ.

(۱۳۹۵۳) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ الصیام سے مراد تین روزے اور الصدقہ سے مراد ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا اور

النسک سے مراد بکری ذبح کرنا ہے۔

(۱۳۹۵٤) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۳۹۵۴) حضرت عطاء ؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳۹۵۵) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :الصِّيَامُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، وَالصَّدَقَةُ ثَلاَثَةُ آصُعٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ ، وَالنُّسُكُ شَاةٌ.

(۱۳۹۵۵) حضرت علقمہ ؒ فرماتے ہیں کہ الصیام سے مراد تین دن کے روزے اور الصدقہ سے مراد ساٹھ مسکینوں کو تین صاع کھلانا اور النسک سے مراد بکری ذبح کرنا ہے۔

(۱۳۹۵٦) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ : هَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(۱۳۹۵۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے مجھ سے دریافت کیا تو میں نے ان کو خبر دی، اور حضرت ابن عباس ؓ بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔

(۱۳۹۵۷) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:حدَّثْتُهُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، فَقَالَ:هَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

(۱۳۹۵۷) حضرت ابراہیم ؒ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳۹۵۸) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : صِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ ، وَنُسُكُ شَاةٌ ، وَصَدَقَةُ سِتَّةُ مَسَاكِينَ.

(۱۳۹۵۸) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ اس آیت سے مراد تین دن کے روزے، بکری کی قربانی اور ساٹھ مسکینوں پر صدقہ کرنا ہے۔

(۱۳۹۵۹) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۳۹۵۹) حضرت ابو مالک ؒ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳۹٦۰) حدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِيمَنْ حَجَّ فَأَصَابَهُ مَرَضٌ ، أَوْ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ :فَعَلَيْهِ صِيَامُ عَشَرَةِ أَيَّامٍ ، أَوْ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ ، أَوْ نُسُكُ شَاةٍ.

(۱۳۹۶۰) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ جس حاجی کو بیماری یا سر میں تکلیف ہو جائے اس پر دس روزے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا بکری ذبح کرنا ہے۔

(١٦٢) فِي الْمُلْتَزِمِ أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ ؟

ملتزم بیت اللہ میں کہاں ہے؟

(١٣٩٦١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْمُلْتَزَمُ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ.

(۱۳۹۶۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ملتزم رکن اور کعبہ کے درمیانی جگہ کا نام ہے۔

(١٣٩٦٢) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ وَهُوَ مُلْتَزِمٌ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ.

(۱۳۹۶۲) حضرت الشیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ رکن اور دروازے کی درمیانی جگہ سے لپٹے ہوئے تھے (یعنی یہی جگہ ملتزم ہے)۔

(١٣٩٦٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَلْتَزِمُونَ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ ، وَيَدْعُونَ.

(۱۳۹۶۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رکن اور دروازے کے درمیان ملتزم پر دعا مانگتے تھے۔

(١٣٩٦٤) حدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَنِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ ، وَأَبَا جَعْفَرٍ ، وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَلْتَزِمُونَ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَبَابِ الْكَعْبَةِ ، وَرَأَيْتُهُمْ يَلْتَزِمُونَ مَا تَحْتَ الْمِيزَابِ فِي الْحِجْرِ.

(۱۳۹۶۴) حضرت محمد بن عبد الرحمن العدنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ بن خالد، حضرت ابو جعفر، اور حضرت عکرمہ رحمہم اللہ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام ہیں ان کو دیکھا کہ وہ رکن اور کعبہ کے دروازے کے درمیانی جگہ پر چمٹے ہوئے ہیں اور میں نے ان کو دیکھا وہ میزاب رحمت کے نیچے والے گوشے کو چمٹے ہوئے ہیں۔

(١٣٩٦٥) حدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الرَّازِيّ إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا ، وَعَطَاءً ، وَطَاوُسًا يَلْتَزِمُونَ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ.

(۱۳۹۶۵) حضرت حنظلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم، حضرت عطاء، حضرت طاؤس رحمہم اللہ کو رکن اور دروازے کے درمیان چمٹا ہوا دیکھا۔

(١٦٣) مَنْ كَانَ يَلْتَزِمُ دُبُرَ الْكَعْبَةِ

جو حضرات کعبہ کی پچھلی جانب چمٹتے تھے

(١٣٩٦٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَلْتَزِمُ دُبُرَ الْكَعْبَةِ.

(۱۳۹۶۶) حضرت ابو اسحاق رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ کو کعبہ کی پشت کی جانب چمٹا ہوا دیکھا۔

(۱۳۹۶۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ؛ أَنَّهُ أَتَى دُبُرَ الْكَعْبَةِ يَسْتَعِيذُ.

(۱۳۹۶۷) حضرت عمر بن عبدالعزیز رایٹیلیہ کعبہ کی پچھلی جانب توبہ واستغفار کرتے ہوئے آئے۔

(۱۳۹٦٨) حدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْقَاسِمَ يَلْتَزِمُ جَانِبَ الْكَعْبَةِ.

(۱۳۹۶۸) حضرت محمد بن صالح رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم کو خانہ کعبہ کی ایک طرف چمٹے ہوئے دیکھا۔

(۱۳۹٦٩) حدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الرَّازِيّ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْقَاسِمَ يَتَعَوَّذُ فِي دُبُرِ الْكَعْبَةِ ،وَيَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ بَأْسِكَ ، وَنِقْمَتِكَ ، وَسُلْطَانِكَ.

(۱۳۹۶۹) حضرت حنظلہ رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم رایٹیلیہ کو دیکھا آپ کعبہ کی پشت کی جانب میں شیطان کی پناہ مانگ رہے ہیں اور یوں دعا کر رہے ہیں "یا اللہ میں تجھ سے تیرے عذاب، سزا اور تیری حجت سے پناہ مانگتا ہوں۔"

(۱۳۹۷۰) حدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَلْتَزِمُ مَا بَيْنَ الْبَابِ وَالْحَجَرِ ، وَخَلْفَ الْكَعْبَةِ ، كُلاً قَدْ رَأَيْتُهُ يَفْعَل.

(۱۳۹۷۰) حضرت ثابت بن قیس رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع بن جبیر رایٹیلیہ کو دیکھا وہ کعبہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان اور اس کے پیچھے چمٹے ہوئے ہیں۔

(۱۳۹۷۱) حدَّثَنَا مَعن بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَلْتَزِمُ خَلْفَ الْكَعْبَةِ مِمَّا يَلِي الْمَغْرِبَ ، يُلْصِقُ بِهَا صَدْرَهُ.

(۱۳۹۷۱) حضرت خالد بن ابو بکر رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ کو دیکھا کہ وہ کعبہ کی پچھلی جانب مغرب کی طرف کو ہو کر خانہ کعبہ سے چمٹے ہوئے تھے۔

(۱۳۹۷۲) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ قَدِ الْتَزَمَ الْكَعْبَةَ ، وَأَلْصَقَ بَطْنَهُ مِنْ مُؤَخَّرِهَا ، مِنَ الْجَانِبِ الَّذِي يَلِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ.

(۱۳۹۷۲) حضرت ابو اسحاق رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رکن یمانی کی جانب سے کعبہ کو چمٹے ہوئے تھے اور پیٹ اس کے ساتھ لگا رہے تھے۔

(۱۳۹۷۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَلْتَزِمُ دُبُرَ الْكَعْبَةِ.

(۱۳۹۷۳) حضرت اسود رضی اللہ عنہ کعبہ کے پشت کی جانب سے چمٹے ہوئے تھے۔

(۱۳۹۷٤) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَلْتَزِمُ مُؤَخَّرَ الْكَعْبَةِ.

(۱۳۹۷۴) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر ابن عبد الرحمن کو کعبہ کی پچھلی جانب سے چمٹے ہوئے دیکھا۔

(١٦٤) فِي الرَّجُلِ يَصُومُ فِي الْمُتْعَةِ

اس شخص کے بارے میں جو حج تمتع میں (قربانی نہ کرنے کے سبب) روزے رکھ رہا ہو اور اپنے سینے کو اس کے ساتھ لگا رہے ہیں.

(١٣٩٧٥) حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَصُومُ فِي الْمُتْعَةِ ، ثُمَّ يَجِدُ الْهَدْيَ قَبْلَ أَنْ يُتِمَّ صَوْمَهُ ، قَالَ : يَتْرُكُ الصَّوْمَ.

(۱۳۹۷۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حج تمتع کے روزے رکھ رہا ہو، پھر وہ روزے مکمل کرنے سے قبل ہی ھدی پالے تو وہ روزے رکھنا ترک کر دے۔

(١٣٩٧٦) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ صَامَ الثَّلاَثَةَ الأَيَّامَ فِي الْحَجِّ ، ثُمَّ أَيْسَرَ وَهُوَ بِمَكَّةَ ، أَنَّ عَلَيْهِ الْهَدْيَ.

(۱۳۹۷۶) حضرت عطاء ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو ایام حج میں تین روزے رکھے پھر مکہ میں ہی اس کو ھدی میسر آ جائے تو اس پر قربانی لازم ہے۔

(١٣٩٧٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعِكْرِمَةَ ؛ قَالاَ : إِذَا أَيْسَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ فَلْيَذْبَحْ.

(۱۳۹۷۷) حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر حلق کروانے سے قبل ہی قربانی کا جانور میسر آ جائے تو وہ اس کو ذبح کرے۔

(١٣٩٧٨) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي فِدْيَةِ الصِّيَامِ : ﴿أَوْ صَدَقَةٍ ، أَوْ نُسُكٍ﴾ ، فِي يُسْرِهِ ذَلِكَ ، فِي حَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ.

(۱۳۹۷۸) حضرت مجاہد ؒ روزے کے فدیہ میں فرماتے ہیں کہ اپنے حج اور عمرہ کے دوران قربانی میسر ہو تو وہ کر لے یا صدقہ کر دے۔

(١٣٩٧٩) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : إِنْ كَانَ فِي الْحَجِّ فَحَتَّى يُحِلَّ ، وَإِنْ كَانَ فِي الْعُمْرَةِ فَحَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

(۱۳۹۷۹) حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر وہ حج میں ہے تو جب تک حلال نہ ہو جائے، اور اگر وہ عمرہ میں ہے تو جب تک بیت اللہ کا طواف نہ کر لے۔

(١٣٩٨٠) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، وَالْحَسَنِ قَالُوا :

إذَا صُمْتَ فِي مُتْعَةِ الْحَجِّ ، ثُمَّ وَجَدْتَ قَبْلَ أَنْ تَفْرُغَ مِنْ صِيَامِكَ فَكَفِّرْ ، وَإِنْ وَجَدْتَ وَقَدْ فَرَغْتَ مِنْ صِيَامِكَ ، فَلَيْسَ عَلَيْكَ كَفَّارَةٌ.

(۱۳۹۸۰) حضرت عطاء، حضرت ابن سیرین اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر آپ نے حج میں روزے رکھے ہیں پھر اپنے روزوں سے فارغ ہونے سے قبل ہی آپ نے قربانی کو پالیا تو کفارہ ادا کرو اور اگر روزے مکمل ہونے کے بعد پایا تو پھر آپ پر کفارہ نہیں ہے۔

(۱٦٥) فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ وَعَلَيْهِ نَعْلاَهُ

کوئی شخص جوتے وغیرہ پہن کر طواف کرے

(۱۳۹۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ :لَقَدْ كَانَ هَذَا الْبَيْتُ يَحُجُّهُ سَبْعُ مِئَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، يَضَعُونَ نِعَالَهُمْ بِالتَّنْعِيمِ ، وَيَدْخُلُونَ حُفَاةً ، تَعْظِيمًا لِلْبَيْتِ. (فاکھی ۲٦۷)

(۱۳۹۸۱) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں سے سات سو لوگوں نے بیت اللہ کا طواف کیا، وہ اپنے جوتے مقام تنعیم پر اتارا کرتے اور بیت اللہ کی تعظیم کی وجہ سے برہنہ پاؤں طواف کرتے۔

(۱۳۹۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَدْخُلُوا الْبَيْتَ بِالْخُفِّ ، وَالنَّعْلِ ، وَالْقَصَبِ ، تَعْظِيمًا لِلْبَيْتِ.

(۱۳۹۸۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیت اللہ کی تعظیم کی وجہ سے موزے، جوتے یا باریک کپڑے پہن کر اس میں آنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۳۹۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَطُوفُ وَعَلَيْهِ نَعْلاَهُ ، وَرَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ لاَ يَفْعَلُهُ.

(۱۳۹۸۳) حضرت عبد اللہ بن شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جوتے پہن کر طواف کرتے ہوئے دیکھا، اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ اس طرح نہ کرتے تھے۔

(۱۳۹۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ طَاوُسًا ، وَمُجَاهِدًا ، وَعَطَاءً ؛يَطُوفُونَ فِي نِعَالِهِمْ.

(۱۳۹۸۴) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس، حضرت مجاہد اور حضرت عطاء رحمہم اللہ کو جوتوں میں طواف کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۳۹۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : كَانَتِ الأُمَّةُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

إِذَا أَتَوْا ذَا طُوًى خَلَعُوا نِعَالَهُمْ.

(۱۳۹۸۵) حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے لوگ مقام ذوطوی پر جب آتے تو تعظیم کی وجہ سے اپنے جوتے اتار دیا کرتے۔

(۱۳۹۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَتِ الأَنْبِيَاءُ إِذَا أَتَتْ عَلَمَ الْحَرَمِ نَزَعُوا نِعَالَهُمْ.

(۱۳۹۸٦) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام جب حدود حرم میں داخل ہوتے تو اپنے جوتے اتار دیا کرتے۔

(۱٦٦) فِي الرَّجُلِ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ، مَا يَحِلُّ عَلَيْهِ

جب حج کرنے والا رمی کرے تو اس پر کیا چیز حلال ہو جاتی ہے؟

(۱۳۹۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا رَمَيْتُمَ الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلاَّ النِّسَاءُ ، وَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضَمِّخاً رَأْسَهُ بِالْمِسْكِ ، أَفَطِيبٌ ذَلِكَ ، أَمْ لاَ ؟. (احمد ۱/ ۳٦۹۔ ابویعلی ۲٦۸۸)

(۱۳۹۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم نے رمی کر لی تو اب تمہارے لیے عورتوں کے سوا سب چیزیں حلال ہوگئیں اور فرماتے ہیں کہ بیشک میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے سر پر مشک ملی ہوئی تھی، کیا اس میں خوشبو تھی یا نہ تھی (یعنی ظاہری بات ہے کہ اس میں خوشبو تھی لہٰذا عورتوں کے علاوہ اب سب حلال ہو چکا ہے)۔

(۱۳۹۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ وَذَبَحَ وَحَلَقَ ، حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلاَّ النِّسَاءَ.

(۱۳۹۸۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم رمی کر لو، اپنا حلق کروا لو اور قربانی کو ذبح کر لو تو عورتوں کے سوا سب چیزیں تم پر حلال ہیں۔

(۱۳۹۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَهُ. (ابوداؤد ۱۹۷۲۔ احمد ٦/ ۱۴۳)

(۱۳۹۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳۹۹۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ ، سَمِعَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ : إِذَا رَمَيْتَ الْجَمْرَةَ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ ، فَقَدْ حَلَّ لَكَ مَا وَرَاءَ النِّسَاءِ.

(۱۳۹۹۰) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم نے یوم النحر میں رمی کر لی تو اب عورتوں کے سوا سب چیزیں تم پر

حلال ہیں، (وہ سب اشیاء جو احرام کی وجہ سے ممنوع تھیں)۔

(۱۳۹۹۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ :إذَا رَمَى حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إلاَّ النِّسَاءَ.

(۱۳۹۹۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ جب رمی کر لی تو عورتوں کے سوا سب ممنوعہ چیزیں محرم کے لیے حلال ہیں۔

(۱۳۹۹۲) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا حَلَقَ الْمُحْرِمُ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إلاَّ النِّسَاءَ ، حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ ، فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ حَلَّ لَهُ النِّسَاءُ.

(۱۳۹۹۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب رمی کر لی تو عورتوں کے سوا سب چیزیں اس کے لیے حلال ہو گئیں، اور جب وہ طواف بھی کر لے تو اس پر عورت بھی حلال ہو گئی۔

(۱۳۹۹۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ :إذَا رَمَى الْجَمْرَةَ حلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ ، إلاَّ النِّسَاءَ.

(۱۳۹۹۳) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب رمی کر لی تو عورتوں کے سوا باقی ممنوعہ چیزیں حلال ہو گئیں۔

(۱۳۹۹٤) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَعُمَر ؛ أَنَّهما قَالاَ :إذَا نَحَرَ الرَّجُلُ وَحَلَقَ ، حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إلاَّ النِّسَاءَ وَالطِّيبَ.

(۱۳۹۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب قربانی کر لی اور حلق کروا لیا تو عورتوں اور خوشبو کے علاوہ باقی سب چیزیں حلال ہو گئیں۔

(۱۳۹۹٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إذَا رَمَى الْجَمْرَةَ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ ، إلاَّ النِّسَاءَ.

(۱۳۹۹۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب رمی کر لی تو عورتوں کے سوا باقی تمام چیزیں حلال ہیں۔

(۱۳۹۹٦) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ ، إلاَّ الطِّيبَ ، وَالنِّسَاءَ ، وَالصَّيْدَ.

(۱۳۹۹۶) حضرت حسن رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب رمی کر لی تو اب محرم کے لیے عورتوں، خوشبو اور شکار کے علاوہ باقی چیزیں حلال ہیں۔

(۱۳۹۹۷) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إذَا قَضَيْتُمَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ ، إلاَّ النِّسَاءَ ، وَالصَّيْدَ.

(۱۳۹۹۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم نے مناسک حج پورے کر لیے تو اب عورت اور شکار کے علاوہ باقی سب چیزیں تم پر حلال ہیں۔

(۱۳۹۹۸) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :قَبَّلْتُ امْرَأَتِي بَعْدَ مَا رَمَيْتُ الْجَمْرَةَ فَسَأَلْتُ عَطَاءً ؟

فَأَمَرَنِي أَنْ أَذْبَحَ شَاةً.

(۱۳۹۹۸) حضرت سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رمی کرنے کے بعد اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا پھر میں نے اس کے متعلق حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا؟ آپ نے مجھے بکری ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔

(۱۳۹۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ ، إِلاَّ النِّسَاءَ.

(۱۳۹۹۹) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب رمی کر لی تو عورت کے علاوہ باقی سب چیزیں حلال ہیں۔

(۱۶۷) فِي الرَّجُلِ يُهْدِي الْجَمَلَ وَالْبُخْتِيَّ

کوئی شخص عام اونٹ یا خراسانی اونٹ ھدی بھیجے

(۱۴۰۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى فِي بُدْنِهِ جَمَلاً لأَبِي جَهْلٍ بُرَتُهُ مِنْ فِضَّةٍ. (ابن ماجه ۳۱۰۰۔ احمد ۱/۲۳۴)

(۱۴۰۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ابو جہل کے لیے دو کوہان والا اونٹ ھدی بھیجا جس کے ناک میں چاندی کا حلقہ تھا۔

(۱۴۰۰۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بُدْنِهِ جَمَلٌ. (ابن ماجه ۳۱۰۱)

(۱۴۰۰۱) حضرت ایاس بن سلمہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں میں دو کوہان والا اونٹ تھا۔

(۱۴۰۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ : مَا تَرَى فِي بَدَنَةٍ ، أَنْحَرُ مَكَانَهَا جَمَلاً ؟ قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا فَعَلَ ذَلِكَ ، وَلأَنْ أَنْحَرَ أُنْثَى أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۱۴۰۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ کا کیا خیال ہے اونٹنی کے متعلق؟ کیا میں اس کی جگہ اونٹ ذبح کر سکتا ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کسی کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا میرے نزدیک مؤنث (اونٹنی) ذبح کرنا زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۱۴۰۰۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى الْغَسَّانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْهَدْيِ الذَّكَرِ مِنَ الإِبِلِ.

(۱۴۰۰۳) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مذکر اونٹ کی قربانی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۴۰۰۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَهْدَى جَمَلاً إِلاَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَإِنَّهُ أَهْدَى بُخْتِيًّا.

(۱۴۰۰۴) حضرت نافع ؒ ارشادفرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سوا کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ مذکر اونٹ کی ہدی بھیجتا ہو، آپ ؒ خراسانی اونٹ ھدی بھیجا کرتے تھے۔

(۱۴۰۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :تُهْدَى الإِنَاثُ وَالذُّكُورُ ، وَالإِنَاثُ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۱۴۰۰۵) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ مذکر اور مؤنث دونوں طرح جانور ھدی بھیجے جاسکتے ہیں لیکن مؤنث جانور میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۱۴۰۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مَوْلَى ابْنِ عَيَّاشٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عَيَّاشٍ أَهْدَى مَرَّةً بَدَنَتَيْنِ ، إِحْدَاهُمَا بُخْتِيَّةٌ.

(۱۴۰۰۶) حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو دیکھا کہ آپ نے ایک مرتبہ دو اونٹنیاں ھدی بھیجیں، ان میں سے ایک خراسانی تھی۔

(۱۴۰۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَوْلًى لاِبْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَهْدَى بُخْتِيَّةً.

(۱۴۰۰۷) حضرت ابن عمر ؓ نے خراسانی اونٹنی ھدی بھیجا۔

(۱۴۰۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ أَهْدَى عَنْ مُتْعَتِهِ جَمَلاً.

(۱۴۰۰۸) حضرت طاؤس ؒ نے اپنے حج تمتع میں اونٹ ھدی بھیجی۔

(۱۴۰۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ أَبِي مَعْرُوفٍ ، قَالَ :قِيلَ لِعَطَاءٍ :إِنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ أَهْدَى جَمَلاً ، قَالَ عَطَاءٌ :وَمَا بَأْسُ ذَلِكَ.

(۱۴۰۰۹) حضرت رباح بن ابو معروف ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے عرض کیا کہ حضرت عکرمہ بن خالد ؒ نے اونٹ ھدی بھیجا ہے، حضرت عطاء ؒ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۴۰۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ فِيمَا أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلٌ لأَبِي جَهْلٍ فِي أَنْفِهِ بُرَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ. (ترمذی ۸۱۵۔ ابوداؤد ۱۷۴۶)

(۱۴۰۱۰) حضرت مجاہد ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے جو ابو جہل کے لیے ھدی بھیجی تھی وہ اونٹ تھا اور اس کی ناک میں چاندی کا حلقہ تھا۔

(١٤٠١١) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ أَهْدَى جَمَلاً.

(۱۴۰۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اونٹ ھدی بھیجا۔

(١٦٨) فِي الرَّجُلِ يَعْتَمِرُ فِي الشَّهْرِ ، فَتَدْخُلُ فِي غَيْرِهِ عُمْرَتُهُ

کوئی شخص کسی مہینے میں عمرہ کا احرام باندھے پھر دوسرے مہینے میں داخل ہو جائے

(١٤٠١٢) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : عُمْرَتُهُ فِي الشَّهْرِ الَّذِي يُحِلُّ فِيهِ.

(۱۴۰۱۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا عمرہ اس مہینے میں ہوگا جس میں وہ حلال ہوا ہے۔

(١٤٠١٣) حدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : عُمْرَتُهُ فِي الشَّهْرِ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ الْحَرَمَ.

(۱۴۰۱۳) حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا عمرہ اس مہینے میں ہوگا جس میں وہ حرم میں داخل ہوا ہے۔

(١٤٠١٤) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ، وَالْحَكَمِ ؛ قَالُوا : مَنِ اعْتَمَرَ فِي شَهْرٍ ، ثُمَّ طَافَ فِي شَهْرٍ آخَرَ ، فَعُمْرَتُهُ فِي الشَّهْرِ الَّذِي طَافَ فِيهِ.

(۱۴۰۱۴) حضرت حسن، حضرت عطاء اور حضرت حکم رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی مہینے میں عمرہ کا احرام باندھے پھر دوسرے مہینے میں طواف کرے تو اس کا عمرہ اس مہینے میں ہوگا جس میں اس نے طواف کیا ہے۔

(١٤٠١٥) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : عُمْرَتُهُ فِي الشَّهْرِ الَّذِي أَحْرَمَ فِيهِ.

(۱۴۰۱۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا عمرہ اس مہینے میں ہوگا جس میں اس نے احرام باندھا ہے۔

(١٤٠١٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : عُمْرَتُهُ فِي الشَّهْرِ الَّذِي يُهِلُّ فِيهِ.

(۱۴۰۱۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا عمرہ اس مہینے میں ہوگا جس میں تلبیہ پڑھا گیا ہے۔

(١٤٠١٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : عُمْرَتُهُ فِي الشَّهْرِ الَّذِي أَحْرَمَ فِيهِ.

(۱۴۰۱۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا عمرہ اس مہینے میں ہوگا جس میں اس نے احرام باندھا ہے۔

(١٤٠١٨) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، قَالَ : حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ قَالَتْ : خَرَجْتُ أَنَا وَإِخْوَتِي ، فَأَهْلَلْنَا فِي رَمَضَانَ بِالْعُمْرَةِ ، فَعَرَضَ لَنَا حَبْس حَتَّى دَخَلَ شَوَّالُ ، فَسَأَلْنَا أَهْلَ مَكَّةَ ؟ فَكُلُّهُمْ قَالَ لِي : هِيَ مُتْعَةٌ.

(۱۴۰۱۸) حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ میں اور میرے بھائیوں نے رمضان میں عمرہ کا احرام باندھا پھر کسی وجہ سے محبوس ہو گئے یہاں تک کہ شوال کا مہینہ آ گیا، ہم نے اھل مکہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ سب حضرات نے ہم سے فرمایا کہ یہ حج تمتع ہے۔

(١٤٠١٩) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ قَالَ : عُمْرَتُهُ فِي الشَّهْرِ الَّذِي أَحْرَمَ فِيهِ.

(۱۴۰۱۹) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اس کا عمرہ اس مہینہ میں ہوگا جس میں اس نے احرام باندھا تھا۔

(١٦٩) فِي الْمَرِيضِ مَا يُصْنَعُ بِهِ ؟

اگر کوئی شخص حج میں بیمار ہو جائے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

(١٤٠٢٠) حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُشْهَدُ بِالْمَرِيضِ الْمَنَاسِكُ كُلُّهَا ، وَيُطَافُ بِهِ عَلَى مَحْمَلٍ ، فَإِذَا رَمَى الْجِمَارَ وُضِعَ فِي كَفِّهِ ، ثُمَّ رُمِيَ بِهِ مِنْ كَفِّهِ.

(۱۴۰۲۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ مریض کو تمام مناسک حج میں حاضر کیا جائے گا اور اس کو پالکی میں طواف کروایا جائے گا اور جب وہ رمی کرنے کا ارادہ کرے تو اس کی ہتھیلی پر پتھر رکھے جائیں گے پھر اس کی ہتھیلی سے کنکر اٹھا کر رمی کی جائے گی۔

(١٤٠٢١) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُرْمَى عَنْهُ.

(۱۴۰۲۱) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اس کی طرف سے رمی کی جائے گی۔

(١٤٠٢٢) حدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : الْمَرِيضُ يُرْمَى عَنْهُ ، وَيُطَافُ عَنْهُ.

(۱۴۰۲۲) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ مریض کی طرف سے طواف کیا جائے گا اور رمی کی جائے گی۔

(١٤٠٢٣) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عن هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ؛ قَالاَ : يُرْمَى عَنْهُ.

(۱۴۰۲۳) حضرت حسن ؒ اور حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اس کی طرف سے رمی کی جائے گی۔

(١٤٠٢٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَرْدٍ ، قَالَ : أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى مُجَاهِدٍ وَهُوَ مَرِيضٌ أَسْأَلُهُ عَنْ رَمْيِ الْجِمَارِ ؟ قَالَ : يَرْمِي عَنه أَوْلَى أَهْلِهِ بِهِ.

(۱۴۰۲۴) حضرت عبد الجبار بن ورد ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد بیمار تھے انھوں نے مجھے حضرت مجاہد ؒ کے پاس جمرات کی رمی کے متعلق دریافت کرنے کے لیے بھیجا؟ آپ ؒ نے فرمایا ان کی طرف سے جو گھر والوں میں سے قریبی ہے وہ رمی کرے۔

(١٤٠٢٥) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ قَالَ : يَسْتَأْجِرُ الْمَرِيضُ مَنْ يَطُوفُ عَنْهُ.

(۱۴۰۲۵) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جو مریض کی طرف سے طواف کرے مریض اس کو اجرت دے۔

(١٤٠٢٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، قَالَ : سُئِلَ طَاوُوس عَنِ امْرَأَةٍ مَرِيضَةٍ ؟ قَالَ : يَرْمِي عَنْهَا بَعْضُ أَهْلِهَا.

(۱۴۰۲۶) حضرت طاؤس ؒ سے ایک مریضہ خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس کی طرف سے اس کے گھر والوں میں سے کوئی ایک رمی کرے۔

(۱۷۰) فِي الصَّبِيِّ يُرْمَى عَنْهُ

بچے کی طرف سے رمی کی جائے گی

(۱٤.۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ ، فَلَبَّيْنَا عَنِ الصِّبْيَانِ وَرَمَيْنَا عَنْهُمْ. (احمد ۳/ ۳۱۴۔ بیهقی ۱۵۶)

(۱۴۰۲۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدس ﷺ کے ساتھ حج کیا اور ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے، پس ہم نے ان کی طرف سے تلبیہ کہا اور ان کی طرف سے رمی کی۔

(۱٤.۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنًا لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، فَقُلْتُ : كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهَذَا ؟ فَقَالُوا : نَضَعُ الْحَصَاةَ فِي كَفِّهِ ، فَإِنْ عَجَزَ رُمِيَ عَنْهُ.

(۱۴۰۲۸) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رحمہ اللہ کے بچے کو دیکھا تو میں نے عرض کیا تم اس کے ساتھ کیا کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم اس کی ہتھیلی پر کنکریاں رکھ دیتے ہیں، اگر یہ عاجز آ جائے تو اس کی طرف سے رمی کر دی جاتی ہے۔

(۱٤.۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ يَحُجُّ بِصِبْيَانِهِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْهُمْ أَنْ يَرْمِيَ رَمَى ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ رَمَى عَنْهُ.

(۱۴۰۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بچوں کے ساتھ حج کیا، پھر ان میں سے جو طاقت رکھتا رمی کرنے کی وہ خود رمی کرتا اور جو رمی کرنے کی طاقت نہ رکھتا اس کی طرف سے رمی کر دی جاتی۔

(۱٤.۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : أَفَيُرْمَى عَنْهُ الْجِمَارَ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۴۰۳۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا بچوں کی طرف سے رمی کر دی جائے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں۔

(۱٤.۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الصَّبِيِّ يُحْرِمُ ، قَالَ : يُلَبِّي عَنْهُ وَالِدُهُ ، أَوْ وَلِيُّهُ.

(۱۴۰۳۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ اس بچے کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو احرام باندھے، اس کی طرف سے اس کا والد یا ولی تلبیہ پڑھیں۔

(۱۷۱) فِي الإِشْعَارِ ، مَنْ كَانَ يُشْعِرُ فِي الأَيْمَنِ وَفِي الأَيْسَرِ

بعض حضرات جانور کی داہنی جانب اشعار کرتے ہیں اور بعض حضرات بائیں طرف اشعار کرتے ہیں

(۱٤.۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي حَسَّانٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ الْهَدْىَ فِي السَّنَامِ الأَيْمَنِ ، وَأَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ.

(۱۴۰۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ھدی کے دائیں کوہان پر اشعار کیا اور اس پر خون مل دیا۔

(١٤٠٣٣) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُشْعِرَ الْبَدَنَةَ أَشْعَرَهَا مِنَ الْجَانِبِ الأَيْمَنِ.

(۱۴۰۳۳) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ جب اونٹ کا اشعار کرنے کا ارادہ کرتے تو اس کی دائیں جانب اشعار کرتے۔

(١٤٠٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا كَانَتْ بَدَنَةٌ وَاحِدَةٌ أَشْعَرَهَا فِي شِقِّهَا الأَيْسَرِ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ، وَإِذَا كَانَتْ بَدَنَتَيْنِ أَشْعَرَ إِحْدَاهُمَا فِي الشِّقِّ الأَيْمَنِ ، وَالأُخْرَى فِي الأَيْسَرِ.

(۱۴۰۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس اگر ایک اونٹ ہوتا تو اپنے دائیں ہاتھ سے اس کی بائیں جانب اشعار کرتے اور اگر دو اونٹ ہوتے تو ایک اونٹ کے دائیں جانب اور دوسرے کے بائیں جانب کرتے۔

(١٤٠٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : يُشْعِرُ فِي الأَيْمَنِ.

(۱۴۰۳۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ دائیں جانب اشعار فرماتے۔

(١٤٠٣٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُشْعِرُ فِي الأَيْمَنِ.

(۱۴۰۳۶) حضرت قاسم رحمہ اللہ ھدی کی دائیں جانب اشعار کرتے۔

(١٤٠٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : أَشْعِرْهَا مِنْ حَيْثُ شِئْتَ.

(۱۴۰۳۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس جانب چاہو اشعار کرلو۔

(١٧٢) فِي التَّزَوُّدِ إِلَى مَكَّةَ

مکہ جاتے وقت زادراہ ساتھ لینا

(١٤٠٣٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كَانَ أُنَاسٌ يَقْدُمُونَ مَكَّةَ بِغَيْرِ زَادٍ ، فَنَزَلَتْ : ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾.

(۱۴۰۳۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ بغیر زادراہ مکہ مکرمہ آجایا کرتے تھے، پھر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَ تَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾۔

(١٤٠٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَطَاءٍ الْبَكَّائِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَتَزَوَّدُوا

فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾؟ قَالَ :الطَّعَامُ ، وَالطَّعَامُ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ ، قُلْتُ :وَمَا الطَّعَامُ ؟ قَالَ :السَّوِيقُ وَالتَّمْرُ.

(۱۴۰۳۹) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾ کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس سے مراد کھانا ہے اور کھانا آج کل بہت کم ہوتا ہے میں نے عرض کیا کھانا کیا ہو؟ آپ نے فرمایا ستو اور کھجور۔

(۱٤٠٤٠) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ سُوقَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ؛ ﴿وَتَزَوَّدُوا﴾ قَالَ:الْخُشْكِنَانَجُ وَالسَّوِيقُ.

(۱۴۰۴۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ،وَ تَزَوَّدُوْا سے مراد روٹی اور ستو ہے۔

(۱٤٠٤١) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :كَانَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ إِذَا حَجُّوا لَمْ يَتَزَوَّدُوا ، حَتَّى يَبْلُغُوا عَقَبَةَ كَذَا وَكَذَا ، فَنَزَلَتْ :﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾.

(۱۴۰۴۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یمن کے لوگ جب حج کے لیے تشریف لاتے تو زادراہ نہ لاتے یہاں تک کہ فلاں فلاں گھاٹی تک پہنچ جاتے، پھر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾.

(۱٤٠٤٢) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانُوا لاَ يَتَزَوَّدُونَ فِي حَجِّهِمْ حَتَّى نَزَلَتْ : ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى﴾ فَتَزَوَّدُوا الطَّعَامَ.

(۱۴۰۴۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ حج میں زادراہ لے کر نہ آتے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾ پھر انھوں نے کھانا ساتھ لانا شروع کر دیا۔

(۱۷۳) فِي الشَّاةِ تُجْزِىءُ عَنِ الْقَارِنِ

بکری حج قران کرنے والے کی طرف سے کافی ہو جائے گی

(۱٤٠٤٣) حدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَمَرَ الصُّبَيَّ بْنَ مَعْبَدٍ حَيْثُ ، أَوْ حِينَ قَرَنَ أَنْ يَذْبَحَ كَبْشًا.

(۱۴۰۴۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت صبی بن معبد رحمہ اللہ کو حکم دیا کہ جب بھی قران کرو بکری ذبح کرو۔

(۱٤٠٤٤) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :الشَّاةُ تُجْزِءُ عَنِ الْقَارِنِ مِنْ هَدْيِهِ وَأُضْحَاهُ.

(۱۴۰۴۴) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بکری حج قران کرنے والے کی طرف سے ھدی اور قربانی کے لیے کافی ہو جائے گی۔

(۱٤٠٤٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :يُجْزِءُ هَدْيَهُ مِنْ أُضْحِيَّتِهِ.

(۱۴۰۴۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی ھدی قربانی سے کافی ہو جائے گی۔

۱٤٠٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ :سُئِلَ طَاوُوس عَنِ امْرَأَةٍ تَمَتَّعَتْ فَلَمْ تَذْبَحْ وَضَحَّتْ ؟ قَالَ : تُجْزِئُهَا.

(۱۴۰۴۶) حضرت طاؤس سے ایک عورت نے دریافت کیا کہ اس نے تمتع کیا ہے اس نے ذبح نہیں کیا لیکن قربانی کر لی ہے؟ آپ نے فرمایا اس کی طرف سے کافی ہو جائے گی۔

۱٤٠٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِالْمُتْعَةِ وَيَحُثُّ عَلَيْهَا وَيَقُولُ :تُجْزِءُ عَنْهُ شَاةٌ.

(۱۴۰۴۷) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے تمتع کا حکم فرمایا کرتے اور اس کی ترغیب دیتے اور فرماتے اس کی طرف سے بکری کافی ہو جائے گی۔

(١٧٤) فِي الْمُحْصَرِ ، مَنْ كَانَ يَقُولُ إِذَا ذَبَحَ هَدْيَهُ حَلَّ

محصر کے بارے میں جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب اس کی ھدی ذبح ہو جائے تو وہ احرام کھول دے

۱٤٠٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :مَنْ أُحْصِرَ بِالْحَرْبِ نَحَرَ مِنْ حَيْثُ حُبِسَ ، وَحَلَّ مِنَ النِّسَاءِ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ ، كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۴۰۴۸) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو جنگ میں (یا دار الحرب میں) روک دیا جائے تو جہاں اس کو روکا جائے وہاں قربانی کرے اور عورتوں اور تمام ممنوعہ اشیاء سے حلال ہو جائے، جیسے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (صلح حدیبیہ میں) کیا۔علقمہ رحمہ اللہ محصر کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ ھدی بھیج دے اور جب وہ ذبح ہو جائے تو احرام کھول دے۔

۱٤٠٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ فِي الْمُحْصَرِ ، قَالَ: يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ ، فَإِذَا ذُبِحَ حَلَّ.

(۱۴۰۴۹) حضرت علقمہ رحمہ اللہ محصر کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ ھدی بھیج دے اور جب وہ ذبح ہو جائے تو احرام کھول دے۔

۱٤٠٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ هَذَا ؟ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ :بِيَدِهِ :هَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(۱۴۰۵۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے مجھ سے اس کے متعلق پوچھا؟ میں نے ان کو خبر دی، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا۔

(۱٤٠٥١) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ قَالَ فِي الْمُحْصَرِ :إِذَا رَجَعَ لاَ يَحِلُّ مِنْهُ إِلاَّ رَأْسُهُ.

(۱۴۰۵۱) حضرت عروہ رحمہ اللہ محصر کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ جب واپس لوٹ جائے تو حلال نہیں ہوگا سوائے اس کے سر کے۔

(۱٤٠٥٢) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَدْ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ، فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْحَلاَلِ.

(۱۴۰۵۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ ہر چیز سے حلال ہو جائے گا وہ اب حلال آدمی کے مرتبہ میں ہے۔

(۱٤٠٥٣) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِذَا نُحِرَ هَدْيُهُ حَلَّ.

(۱۴۰۵۳) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اس کی ھدی ذبح کردی جائے تو وہ احرام کھول دے۔

(۱٤٠٥٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ وَهْبِيل أُحْصِرَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :إِذَا ذُبِحَ هَدْيُهُ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.

(۱۴۰۵۴) حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص قبیلہ وھبیل میں محصر ہوگیا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اس کی ھدی ذبح کردی جائے تو یہ تمام ممنوعات سے حلال ہو جائے گا۔

(۱٤٠٥٥) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمُحْصَرِ ، قَالَ :يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ ، فَإِذَا نُحِرَ حَلَّ ، وَعَلَيْهِ حَجٌّ مِنْ قَابِلٍ.

(۱۴۰۵۵) حضرت حسن رحمہ اللہ محصر کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ ھدی بھیجے گا جب وہ ذبح کردی جائے تو احرام کھول دے گا اور اس پر آئندہ سال حج کی قضا ہے۔

(۱٤٠٥٦) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ :إِذَا فَرَضَ الرَّجُلُ الْحَجَّ فَأَصَابَهُ حَصْرٌ ، فَإِنَّهُ يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ ، فَإِذَا بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ، فَإِنَّهُ إِنْ شَاءَ رَجَعَ وَحَلَّ مِنْ أَشْيَاءَ وَحَرُمَ مِنْ أُخْرَى.

(۱۴۰۵۶) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص پر حج فرض ہو جائے اور چل پڑے پھر اس کو روک دیا جائے تو وہ ھدی بھیجے گا، جب ھدی ذبح کے مقام تک پہنچ جائے تو وہ احرام کھول دے اور واپس چلا جائے اگر چاہے تو اور اس پر دوبارہ احرام باندھ کر حج کی قضا ہے۔

(۱٤٠٥٧) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمًا ، وَالْقَاسِمَ عَنِ الْمُحْصَرِ ؟ فَقَالاَ فِيهِ قَوْلَ مُحَمَّدٍ.

(۱۴۰۵۷) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم، حضرت قاسم رحمہما اللہ سے محصر کے متعلق دریافت کیا؟ آپ حضرات نے بھی حضرت محمد رحمہ اللہ کے قول کے مثل ارشاد فرمایا۔

(١٤٠٥٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا ذُبِحَ هَدْيُ الْمُحْصَرِ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ.

(۱۴۰۵۸) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب محصر شخص کی ھدی ذبح کردی جائے تو وہ تمام چیزوں سے حلال ہو جائے گا۔

(١٧٥) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَشْهَدَ الصَّلاَتَيْنِ مَعَ الإِمَامِ بِعَرَفَةَ

جوحضرات یہ پسند کرتے ہیں کہ امام کے ساتھ عرفہ میں دو نمازوں میں حاضر ہوا جائے

(١٤٠٥٩) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : إِنَّ مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ أَنْ يَشْهَدَ الصَّلاَتَيْنِ مَعَ الإِمَامِ بِعَرَفَةَ.

(۱۴۰۵۹) حضرت علقمہ اور حضرت اسود رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ بیشک حج کا اتمام یہ ہے کہ حاجی امام کے ساتھ عرفہ میں دو نمازوں میں شریک ہو۔

(١٤٠٦٠) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُصَلُّوا الصَّلاَتَيْنِ ؛ الظُّهْرَ ، وَالْعَصْرَ مَعَ الإِمَامِ بِعَرَفَةَ.

(۱۴۰۶۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ وہ امام کے ساتھ عرفہ میں ظہر اور عصر کی نماز ادا کریں۔

(١٤٠٦١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الصَّلاَتَيْنِ مَعَ الإِمَامِ بِعَرَفَةَ ، الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ.

(۱۴۰۶۱) حضرت اسود رحمہ اللہ نے امام کے ساتھ عرفہ میں ظہر وعصر کی نماز ادا فرمائی۔

(١٧٦) مَنْ قَالَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ، إِلاَّ بَطْنَ عُرَنَةَ

جوحضرات یہ فرماتے ہیں کہ عرفہ تمام کا تمام ٹھہرنے کی جگہ ہے سوائے بطن عرنہ کے

(١٤٠٦٢) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ ، قَالَ : كُنَّا وُقُوفًا فِي مَكَانٍ بَعِيدٍ ، نُبَاعِدُهُ مِنَ الْمَوْقِفِ ، فَأَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ ، فَقَالَ : إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ : كُونُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ ، فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ترمذی ۸۸۳۔ ابوداؤد ۱۹۱۴)

(۱۴۰۶۲) حضرت یزید بن شیبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ عرفہ میں ٹھہرنے والی جگہ سے کچھ دور ٹھہرے، ہمارے پاس حضرت ابن مربع رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد بن کر تمہارے پاس آیا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے ہیں کہ تم اپنے مناسک حج کو لازم پکڑو، بیشک تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وارثین میں سے ہو۔

(١٤٠٦٣) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ ، وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ؛ قَالاَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ، وَارْتَفِعُوا عَنْ بَطْنِ عُرَنَةَ. (احمد ۴/ ۸۲۔ بزار ۳۴۴۳)

(۱۴۰۶۳) حضرت ابن المنكدر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرفہ تمام کا تمام ٹھہرنے کی جگہ ہے، سوائے بطن عرنہ کے اس سے دور رہو۔

(١٤٠٦٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ. (ابوداؤد ۱۹۳۲۔ دارمی ۱۸۷۹)

(۱۴۰۶۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرفہ تمام کا تمام موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے۔

(١٤٠٦٥) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ سَمِعَهُ يَقُولُ :عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ، فَمَنْ شَاءَ بَلَغَ مَوْقِفَ الإِمَامِ ، وَمَنْ شَاءَ فَدُونَهُ.

(۱۴۰۶۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرفہ تمام کا تمام موقف ہے پس جو چاہے امام کے قریب ٹھہرے اور جو چاہے امام سے دور ٹھہرے۔

(١٤٠٦٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ، إِلاَّ بَطْنَ عُرَنَةَ.

(۱۴۰۶۶) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ عرفہ تمام کا تمام موقف ہے سوائے بطن عرنہ کے۔

(١٤٠٦٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ وَاقِفًا عِنْدَ الْحِيَاضِ ، يَعْنِي بِعَرَفَةَ.

(۱۴۰۶۷) مجھے ایسے شخص ن حدیث بیان کی کہ جس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو مقام عرفہ میں حیاض کے قریب دیکھا۔ (گویا کہ حیاض بھی موقف ہے)۔

(١٤٠٦٨) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ قَالَ :عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ، إِلاَّ بَطْنَ عُرَنَةَ.

(۱۴۰۶۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عرفہ بطن عرنہ کے علاوہ تمام کا تمام موقف ہے۔

(١٤٠٦٩) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ يَقِفَ الرَّجُلُ قَرِيبًا مِنَ الإِمَامِ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ، فَإِنَّ كُلَّ مَا هَاهُنَا مَوْقِفٌ.

(۱۴۰۶۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ عرفہ میں امام کے قریب ٹھہرا جائے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اے لوگو! اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو، بیشک یہاں پر ہر جگہ موقف ہی ہے۔

(۱۷۷) مَنْ قَالَ الْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ، إِلَّا بَطْنَ مُحَسِّرٍ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ مزدلفہ تمام کا تمام موقف ہے سوائے بطن محسّر کے

(۱٤٠٧٠) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ يَرْبُوعٍ يُخْبِرُ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ، سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى قُزَحٍ وَهُوَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَصْبِحُوا، أَصْبِحُوا، ثُمَّ دَفَعَ ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى فَخِذِهِ قَدِ انْكَشَفَت مِمَّا يُحَرِّشُ بَعِيرَهُ بِمِحْجَنِهِ.

(۱۴۰۷۰) راوی کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مقام قزح پر کھڑے تھے اور فرما رہے تھے کہ اے لوگو! جلدی جلدی چلو، پھر آپ نکلے، گویا کہ میں آپ کی ران کو دیکھ رہا ہوں جو اونٹ کو ڈنڈا مارنے کی حرکت کی وجہ سے ظاہر ہو چکی ہے۔

(۱٤٠٧١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: الْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ، إِلَّا بَطْنَ مُحَسِّرٍ.

(۱۴۰۷۱) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ مزدلفہ تمام کا تمام موقف ہے سوائے بطن محسّر کے۔

(۱٤٠٧٢) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ قَالَ: جَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ، إِلَّا بَطْنَ مُحَسِّرٍ.

(۱۴۰۷۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ مزدلفہ بطن محسر کے علاوہ تمام کا تمام موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے۔

(۱٤٠٧٣) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَيْنَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقِفُ مِنْ جَمْعٍ؟ قَالَ: كَانَ لَا يَنْتَهِي يَتَخَلَّصُ حَتَّى يَقِفَ عَلَى قُزَحٍ.

(۱۴۰۷۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع رحمہ اللہ سے عرض کیا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مزدلفہ میں کس مقام پر ٹھہرے تھے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ دوسروں سے جدا اور الگ نہیں ہوئے یہاں تک کہ وہ قزح پہاڑی پر ٹھہرے۔

(۱٤٠٧٤) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً: أَيْنَ مِنًى؟ فَقَالَ: مَا بَيْنَ الْعَقَبَةِ إِلَى مُحَسِّرٍ ، فَمَا أُحِبُّ أَنْ يَنْزِلَ أَحَدٌ إِلَّا فِيمَا بَيْنَ الْعَقَبَةِ إِلَى مُحَسِّرٍ.

(۱۴۰۷۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ منیٰ کہاں ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: گھاٹی سے لے کر مقام محسّر تک منیٰ ہے، پس مجھے نہیں پسند کہ کوئی شخص اس جگہ کے علاوہ کہیں اور اترے۔

(۱٤٠٧٥) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: قِفْ خَلْفَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ ، فَإِذَا حَاذَيْتَ بِهِ ذَكَرْتَ اللَّهَ وَدَعَوْته ، فَإِنَّهُ تَعَالَى قَالَ: ﴿اذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ﴾.

(۱۴۰۷۵) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مشعر الحرام کے پیچھے کھڑے ہو جاؤ، اگر اس پر قادر نہ ہو تو جب تم اس کے برابر آ جاؤ تو اللہ کا ذکر کرو اور اس سے دعا کرو بیشک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ﴿فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ﴾.

(١٤٠٧٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَقِفُوا بِالْمُزْدَلِفَةِ ، حِيَالَ الْجَبَلِ.

(۱۴۰۷۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام اس بات کو پسند کرتے تھے کہ مزدلفہ میں پہاڑ کے سامنے وقوف کیا جائے۔

(١٧٨) فِي حَلَقِ الرَّأْسِ بِغَيْرِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ

یوم النحر میں منٰی کے علاوہ دوسری جگہ سر کے بال مونڈوانا

(١٤٠٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ ضَحَّى بِالْمَدِينَةِ ، وَحَلَقَ رَأْسَهُ.

(۱۴۰۷۷) حضرت ابن عمر نے مدینہ منورہ میں قربانی کی اور سر کے بال مونڈوائے۔

(١٤٠٧٨) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إسْمَاعِيلَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَيْسَ الْحَلْقُ إلاَّ بِمَكَّةَ.

(۱۴۰۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سر کے بال مکہ میں ہی مونڈوائے جائیں۔

(١٤٠٧٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَوْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إذَا لَمْ يَحُجَّ حَلَقَ رَأْسَهُ.

(۱۴۰۷۹) حضرت ابن عمر جب حج نہ کرتے تو سر کے بال مونڈواتے۔

(١٤٠٨٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يَحْلِقُ رَأْسَهُ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْبَصْرَةِ.

(۱۴۰۸۰) حضرت حسن نے یوم النحر میں بصرہ میں سر کے بال مونڈوائے۔

(١٤٠٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ مِنْ شَعْرِهِ يَوْمَ النَّحْرِ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۴۰۸۱) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد سے عرض کیا: کیا صحابہ کرام یوم النحر میں بال مونڈوانا پسند کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

(١٧٩) فِيمَنْ أَهْدَى بَدَنَةً ، وَمَنْ أَهْدَى أَكْثَرَ

جو حضرات ایک اونٹ کی قربانی کرتے ہیں اور جو اس سے زیادہ کی کرتے ہیں

(١٤٠٨٢) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقَ مِئَةَ بَدَنَةٍ.

(۱۴۰۸۲) حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے سو اونٹ ھدی کے لیے بھیجے۔

(۱٤.۸۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ الأَشْعَرِيَّ أَهْدَى بُدْنًا مُجَلَّلَةً.

(۱۴۰۸۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ نے جھول پہنے ہوئے اونٹ ھدی بھیجے۔

(۱٤.۸٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّهُ أَهْدَى بَدَنَةً.

(۱۴۰۸۴) حضرت قاسم رحمہ اللہ نے اونٹنی ھدی بھیجی۔

(۱٤.۸٥) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ سَاقَ عَشْرَ بَدَنَاتٍ.

(۱۴۰۸۵) حضرت قاسم رحمہ اللہ نے دس اونٹ ھدی کے لیے بھیجے۔

(۱٤.۸٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُهْدِي فِي الْحَجِّ بَدَنَتَيْنِ ، وَفِي الْعُمْرَةِ بَدَنَةً.

(۱۴۰۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حج میں دو اونٹ ھدی بھیجتے اور عمرہ میں ایک اونٹ۔

(۱٤.۸۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مَوْلَى ابْنِ عَيَّاشٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَيَّاشٍ أَهْدَى مَرَّةً بَدَنَتَيْنِ ، إِحْدَاهُمَا بُخْتِيَّةٌ.

(۱۴۰۸۷) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عیاش رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ دیکھا کہ انہوں نے دو اونٹ ھدی بھیجے ان میں سے ایک خراسانی تھا۔

(۱٤.۸۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ أَهْدَى بَدَنَةً.

(۱۴۰۸۸) حضرت اسود رحمہ اللہ نے ایک اونٹ ھدی بھیجا۔

(۱۸۰) فِي قَدْرِ حَصَى الْجِمَارِ ، مَا هُوَ ؟

جس کنکری سے رمی کی جائے اس کا سائز کیا ہو؟

(۱٤.۸۹) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ الأَزْدِيِّ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لاَ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ، وَإِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَارْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. (ابوداؤد ۱۹۶۱۔ احمد ۵/ ۳۷۶)

(۱۴۰۸۹) حضرت سلیمان بن عمرو بن الاحوص الازدی رحمہ اللہ کی والدہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بعض، بعض کو قتل نہ کریں، جب تم جمرہ کو کنکری مارو تو چھوٹی کنکری کے مثل مارو۔

(۱٤.۹۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ :ارْمُوهَا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

(ترمذی ۸۸۶۔ احمد ۳/ ۳۰۱)

(۱۴۰۹۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمرات کو بالکل چھوٹی کنکری کے مثل مارو۔

(۱٤۰۹۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ النَّاسَ مَنَاسِكَهُمْ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : ارْمُوا الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. (ابوداؤد ۱۹۵۲۔ احمد ۴/ ۶۱)

(۱۴۰۹۱) حضرت محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اپنی قوم کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مناسک حج سکھلائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جمرہ کو چھوٹی کنکری کے مثل کنکر سے مارو۔

(۱٤۰۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جابر ، قَالَ : ارْمُوا الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

(۱۴۰۹۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمرہ کو چھوٹی کنکریاں مارو۔

(۱٤۰۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا نَلْتَقِطُ حَصَى الْخَذْفِ.

(۱۴۰۹۳) حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حج میں بالکل چھوٹی کنکری مارا کرتے تھے۔

(۱٤۰۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ حَصَى رَمْيِ الْجِمَارِ ؟ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : حَصًى بَيْنَ الْحَصَاتَيْنِ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا هُوَ ؟ قَالَ : حَصَى الَّذِي يُخْذَفُ بِهِ.

(۱۴۰۹۴) حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے جمرہ کو کنکری مارنے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دو کنکریوں کے درمیان والی کنکری، میں نے عرض کیا وہ کتنی ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بالکل چھوٹی سی۔

(۱٤۰۹٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : الْحَصَى الَّذِي تُرْمَى بِهِ الْجِمَارُ مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ.

(۱۴۰۹۵) حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کنکری سے رمی کی جائے وہ بالکل چھوٹی سی ہو۔

(۱٤۰۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ارْمُوا الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

(مسلم ۲۶۸۔ دارمی ۱۸۹۱)

(۱۴۰۹۶) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمرہ کو رمی چھوٹی کنکری سے مارو۔

(۱٤۰۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ : الْقُطْ لِي حَصًى ، قَالَ : فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ ، هُنَّ

حَصَى الْخَذْفِ ، قَالَ :فَقَالَ :بِمِثْلِ هَذَا فَارْمُوا :ثُمَّ قَالَ :إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ.

(۱۴۰۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کی صبح مجھ سے فرمایا: میرے لیے کنکریاں اکٹھی کرو، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے آپ کے لیے چھوٹی چھوٹی کنکریاں اکٹھی کیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس جتنی کنکریوں سے رمی کرو، پھر فرمایا: دین میں غلو کرنے سے بچو۔

(۱۸۱) فِي الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ تُقَامُ وَقَدْ أَتَمَّ طَوَافَهُ

طواف مکمل کرنے کے فوراً بعد اگر فرض نماز کھڑی ہو جائے

(۱۴۰۹۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ قِمْطَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :تُجْزِءُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ.

(۱۴۰۹۸) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فرض نماز طواف کی دو رکعت کے لیے بھی کافی ہو جائے گی۔

(۱۴۰۹۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :تُجْزِءُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ.

(۱۴۰۹۹) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۱۴۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تُجْزِءُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ.

(۱۴۱۰۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۱۴۱۰۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَحَضَرَتُ الْمَكْتُوبَةَ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ، وَثَمَّ أُنَاسٌ جُلُوسٌ ، فَأَتَيْتُ حَلْقَةً فَسَأَلْتُهُمْ ؟ فَقَالَ لِي شَيْخٌ :أَمَا تَرْضَى بِابْنِ عُمَرَ ؟ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ.

(۱۴۱۰۱) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے طواف مکمل کیا اور فرض نماز میں شریک ہو گیا، پھر نماز کے بعد میں نے طواف کی دو رکعتیں ادا کرنے کا ارادہ کیا تو وہاں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے میں ان کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا؟ ایک شیخ نے مجھ سے کہا: کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فعل سے راضی نہیں ہے؟ میں نے ان کو دیکھا تھا انہوں نے اس طرح کیا تھا۔

(۱۴۱۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَعَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ قَالُوا :تُجْزِءُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ.

(۱۴۱۰۲) حضرت وبرہ، حضرت سفیان اور حضرت سعید بن جبیر رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ فرض نماز طواف کی دو رکعات کے لیے بھی کافی ہو جائے گی۔

(۱۴۱۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ مَعَ كُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ ، لاَ

يُجْزِءُ مِنهُمَا تَطَوُّعٌ ، وَلَا فَرِيضَةٌ.

(۱۴۱۰۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سنت گزر چکی ہے کہ سات چکر طواف مکمل کر لینے کے بعد دو رکعتیں ہیں۔ کوئی فرض ونفل ان کے لیے کافی نہ ہوں گے۔

(۱٤۱۰٤) حدثنا ابْنُ يَمَانٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُوسٍ، وَمُجَاهِدٍ، قَالُوا: تُجْزِءُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ.

(۱۴۱۰۴) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ فرض نماز طواف کی دو رکعات کے لیے بھی کافی ہو جائے گی۔

(۱۸۲) فِي الْخَلُوقِ يُؤْخَذُ مِنَ الْبَيْتِ

بیت اللہ کو لگی ہوئی زعفرانی خوشبو کا محرم کا لینا اور خود کو لگانا

(۱٤۱۰٥) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ طِيبِ الْكَعْبَةِ شَيْءٌ يُسْتَشْفَى بِهِ ، وَكَانَ إِذَا رَأَى الْخَادِمَ تَأْخُذُ مِنْه قَفَدَهَا قَفْدَةً لَا يَأْلُو أَنْ يُوجِعَهَا.
قَالَ عَطَاءٌ : كَانَ أَحَدُنَا إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَشْفِيَ بِهِ ، جَاءَ بِطِيبٍ مِنْ عِنْدِهِ يَمْسَحُ بِهِ الْحَجَرَ ، ثُمَّ أَخَذَهُ.

(۱۴۱۰۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ناپسند کرتے تھے کہ خانہ کعبہ کی خوشبو شفاء کے لیے لی جائے، اور جب وہ اپنی خادمہ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھتے تو اس کی گدی پر طمانچہ رسید کرتے اور اس کی پروا نہ کرتے کہ اس کو تکلیف ہوگی، عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے اگر کوئی شفاء حاصل کرنا چاہتا تو اپنے پاس سے خوشبو لاتا اور اس کو حجر اسود پر لگاتا پھر وہاں سے خود کو لگاتا۔

(۱٤۱۰٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَا يُحَتُّ الْخَلُوقُ مِنَ الْبَيْتِ ، إِلَّا أَنْ يُوهَبَ لَهُ.

(۱۴۱۰۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زعفرانی خوشبو کو بیت اللہ سے دور اور صاف نہیں کیا جائے گا مگر یہ کہ اس کے لیے ھبہ کر دی جائے۔

(۱۸۳) فِي الرَّجُلِ يَمَسُّ لِحْيَتَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَيَقَعُ مِنْهَا شَعَرَاتٌ

کوئی شخص حالت احرام میں داڑھی کو ہاتھ لگائے جس کی وجہ سے اس کی داڑھی کے چند بال گر جائیں

(۱٤۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُجَاهِدًا ، وَعَطَاءً عَنِ الْمُحْرِمِ يَتَوَضَّأُ فَتَقَعُ الشَّعَرَاتُ ؟
فَقَالَا : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۱۴۱۰۷) حضرت عمر بن ذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اگر محرم وضو کرے اور داڑھی کو خلال کرنے کی وجہ سے اس کے کچھ بال گر جائیں تو آپ دونوں نے فرمایا: اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

(١٤١٠٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَالِمًا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ مَسَّ لِحْيَتَهُ فَوَقَعَتْ مِنْهَا شَعَرَاتٌ ؟ قَالَ : أُفٍّ ، أُفٍّ.

(۱۴۱۰۸) حضرت سالم ریٹیلیے سے دریافت کیا گیا کہ محرم اپنی داڑھی کو چھوئے اور اس کی وجہ سے اس کی داڑھی کے بال گر جائیں؟ آپ ریٹیلیے نے فرمایا اُف اُف ،(اس طرح کے سوال کرنے کو نا پسند فرمایا)۔

(١٤١٠٩) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، وابْنِ الأَسْوَدِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ فَيَمْسَحِ لِحْيَتَهُ فَتَقَعُ الشَّعَرَاتُ ؟ فَقَالاَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۱۴۱۰۹) حضرت محمد بن علی اور حضرت ابن اسود ریٹیلیے سے دریافت کیا گیا کہ محرم وضو کرے اور وضو میں داڑھی کا خلال کرے جس کی وجہ سے اس کی داڑھی کے کچھ بال گر جائیں؟ آپ ریٹیلیے نے فرمایا اس پر کچھ نہیں ہے۔

(١٨٤) فِي التَّكْبِيرَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ

ایام تشریق کی تکبیرات کا بیان

(١٤١١٠) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبَّ إِلَى اللهِ فِيهِنَّ الْعَمَلُ مِنْ هَذِهِ الأَيَّامِ ، أَيَّامِ الْعَشْرِ ، فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ التَّكْبِيرَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّحْمِيدَ. (احمد ٧٥- بيهقى ٣٤٧٥)

(۱۴۱۱۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہیں ہے کوئی دن زیادہ محبوب جن میں کوئی عمل کیا جائے ان دنوں سے، یعنی ذی الحجہ کے دس دنوں سے، پس ان میں تکبیر، لا الہ الا اللہ اور تحمید کی خوب کثرت کرو۔

(١٤١١١) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْكِينٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا ، وَكَبَّرَ رَجُلٌ أَيَّامَ الْعَشْرِ ، فَقَالَ مُجَاهِدٌ : أَفَلاَ رَفَعَ صَوْتَهُ ، فَلَقَدْ أَدْرَكْتُهُمْ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُكَبِّرُ فِي الْمَسْجِدِ فَيَرْتَجُّ بِهَا أَهْلُ الْمَسْجِدِ ، ثُمَّ يَخْرُجُ الصَّوْتُ إِلَى أَهْلِ الْوَادِي حَتَّى يَبْلُغَ الأَبْطَحَ ، فَيَرْتَجُّ بِهَا أَهْلُ الأَبْطَحِ ، وَإِنَّمَا أَصْلُهَا مِنْ رَجُلٍ وَاحِدٍ.

(۱۴۱۱۱) حضرت مجاہد ریٹیلیے نے ایام عشر میں کسی شخص کو تکبیر کہتے ہوئے سنا تو آپ ریٹیلیے نے فرمایا: اس نے آواز کو بلند کیوں نہ کیا! بیشک میں نے تو ان لوگوں کو پایا ہے کہ ان میں سے ایک شخص تکبیر مسجد میں کہتا تو اس کی آواز کی وجہ سے پوری مسجد لرز اٹھتی پھر وہ آواز اھل وادی پر نکلتی یہاں تک کہ مقام ابطح تک پہنچ جاتی اور آواز کی وجہ سے مقام ابطح لرز اٹھتا، اور بیشک ان سب کی بنیاد وہی ایک شخص ہوتا۔

(١٤١١٢) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ الْعَشْرِ ؟

فَقَالا : مُحْدَثٌ.

(۱۴۱۱۲) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایام عشر میں تکبیرات کے متعلق دریافت کیا؟ آپ دونوں حضرات نے فرمایا یہ بدعت ہے (اس کی کوئی اصل نہیں)۔

(۱۸۵) فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ

طواف اور سعی میں تفریق کرنا

(۱٤۱۱۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْدَمُ مَكَّةَ فَيَطُوفُ ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقِيلُ ، فَإِذَا كَانَ بِالْعَشِيِّ رَاحَ فَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۴۱۱۳) حضرت قاسم رحمہ اللہ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور آپ نے طواف کیا پھر آپ واپس چلے گئے اور کچھ دیر آرام کیا (قیلولہ) پھر جب شام ہوئی تو آپ چلے اور صفا ومروہ کی سعی کی۔

(۱٤۱۱٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۴۱۱۴) حضرت قاسم رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱٤۱۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ إِذَا طَافَ أَنْ يُؤَخِّرَ السَّعْيَ حَتَّى يُبْرِدَ.

(۱۴۱۱۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں ہے کہ طواف کرنے کے بعد صفا ومروہ کی سعی کو ٹھنڈے وقت تک مؤخر کیا جائے۔

(۱٤۱۱٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَخَّرَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَى الْعَشِيِّ.

(۱۴۱۱۶) حضرت اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ہمارے پاس مکہ مکرمہ تشریف لائے اور آپ رحمہ اللہ نے طواف کے سات چکر لگائے پھر دو رکعتیں ادا کیں، پھر آپ نے صفا ومروہ کی سعی کو شام تک مؤخر کر دیا۔

(۱٤۱۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ.

(۱۴۱۱۷) حضرت حسن رحمہ اللہ طواف اور سعی کے درمیان تفریق کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۸٦) فِي الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَبْلَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ

کوئی شخص طواف سے پہلے ہی صفا ومروہ کی سعی شروع کر دے

(۱٤۱۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يَعْتَدُّ بِهِ ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ

الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ حَتَّى يَمْسى ، قَالَ :قَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ ، وَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

(۱۴۱۱۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اس کو شمار نہیں کیا جائے گا، پہلے طواف کرے پھر صفا و مروہ کی سعی کرے اور اگر وہ ایسا نہ کرے یہاں تک کہ سفر کرے (بھول جائے یا واپس چلا جائے) تو فرماتے ہیں کہ جو اس پر فریضہ تھا وہ ادا ہو گیا اور اس پر کچھ نہیں۔

(۱٤۱۱۹) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ بَدَأَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَبْلَ الْبَيْتِ ، قَالَ :يُعِيدُ.

(۱۴۱۱۹) حضرت عطاء ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو طواف سے پہلے صفا و مروہ کی سعی کرے فرمایا وہ اس کا اعادہ کرے۔

(۱۸۷) فِي الْحِبْرَةِ لِلْمُحْرِمِ ، أَيَلْبَسُهَا ، أَمْ لاَ

کیا محرم یمنی (دھاری دار) ریشمی چادر پہن سکتا ہے؟

(۱٤۱۲۰) حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ مُحْرِمًا وَعَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ.

(۱۴۱۲۰) حضرت موسیٰ بن عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کو حالت احرام میں یمنی دھاری دار چادر اوڑھے ہوئے دیکھا۔

(۱٤۱۲۱) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُحْرِمُ فِيمَا شَاءَ ، إِنْ شَاءَ ثَوْبَيْنِ أَبْيَضَيْنِ ، وَإِنْ شَاءَ فِي ثَوْبَيْنِ غَسِيلَيْنِ ، وَإِنْ شَاءَ فِي ثَوْبَيْ حِبَرَةٍ.

(۱۴۱۲۱) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ محرم جس کپڑے میں چاہے احرام باندھے اگر چاہے تو دو سفید کپڑوں میں باندھ لے اور اگر چاہے تو دھلے ہوئے کپڑوں میں باندھ لے اور اگر چاہے تو یمنی دھاری دار کپڑوں میں باندھ لے۔

(۱۸۸) مَنْ كَانَ يَسْعَى فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ

جو حضرات بطن مسیل میں سعی کرتے تھے

(۱٤۱۲۲) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْعَى فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ ، إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ . وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

(بخاری ۱٦۱۷۔ دارمی ۱۸٤۱)

(۱۴۱۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے صفا و مروہ کی سعی کرتے ہوئے بطن مسیل میں سعی کی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(۱٤۱۲۳) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَسْعَى الرَّجُلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِي بَطْنِ

الْمَسِيلِ ، وَلاَ يَشُدَّ السَّعْيَ.

(۱۴۱۲۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی صفاومروہ کی سعی بطن مسیل میں کرے اور سعی میں تیز اور سختی سے مت چلے۔

(١٤١٢٤) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : سَعَيْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ.

(۱۴۱۲۴) حضرت بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بطن مسیل میں سعی کی۔

(١٤١٢٥) حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الحميد ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ سَعَى فِي الْوَادِي ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَسْعَ.

(۱۴۱۲۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمہاری مرضی ہے اگر چاہو تو سعی وادی میں کرو اور اگر چاہو تو سعی (وہاں) نہ کرو۔

(١٤١٢٦) حدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْعَى فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ وَحْدَهُ.

(۱۴۱۲۶) حضرت ہشام رحمہ اللہ کے والد محترم رحمہ اللہ نے اکیلے بطن مسیل میں سعی کی۔

(١٤١٢٧) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْعَى فِي الْمَسِيلِ.

(۱۴۱۲۷) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ بطن مسیل میں سعی فرماتے تھے۔

(١٤١٢٨) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يُوكِي مَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَعْيًا.

(۱۴۱۲۸) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ صفاومروہ کے درمیان تیز چلتے ہوئے سعی کرتے۔

(١٤١٢٩) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُهمَا يَسْعَيَانِ مِنْ خَوْخَةِ بَنِي عَبَّادٍ إِلَى زُقَاقِ بَنِي أَبِي حُسَيْنٍ ، فَقُلْتُ لِمُجَاهِدٍ ؟ فَقَالَ : هَذَا بَطْنُ الْمَسِيلِ الأَوَّلُ ، وَلَكِنَّ النَّاسَ انْتَقَصُوا مِنْهُ.

(۱۴۱۲۹) حضرت عثمان بن اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ کو بنی عباد کے مکانوں اور بنی ابوحسین کی گلی تک سعی کرتے ہوئے دیکھا، میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا یہ پہلا بطن مسیل ہے لیکن لوگوں نے اس میں کمی کردی ہے۔

(١٨٩) فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَيَكُونُ مِنْ طَوَافِهِ دُخُولٌ فِي الْحِجْرِ

کوئی شخص طواف کررہا ہو اور طواف میں حطیم میں داخل ہو جائے

(١٤١٣٠) حدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حَبِيبِ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ طَافَ فَكَانَ مِنْ طَوَافِهِ دُخُولٌ فِي الْحِجْرِ ، قَالَ : لاَ يَعْتَدُّ بِمَا كَانَ مِنْ دُخُولِ الْحِجْرِ.

(۱۴۱۳۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص طواف کرتے وقت اگر حطیم میں داخل ہو جائے (اور اس میں کچھ چکر لگائے)؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جو وہ حطیم میں داخل ہوا ہے وہ شمار نہیں کیا جائے گا۔

(١٤١٣١) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ رَأَى سَالِمًا يَطُوفُ وَمَعَهُ هِشَامٌ ، فَأَرَادَ هِشَامٌ أَنْ يَدْخُلَ الْحِجْرَ فَمَنَعَهُ سَالِمٌ.

(۱۴۱۳۱) حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ کو طواف کرتے ہوئے دیکھا آپ رحمہ اللہ کے ساتھ حضرت ہشام رحمہ اللہ بھی تھے، حضرت ہشام رحمہ اللہ نے حطیم میں داخل ہونا چاہا لیکن حضرت سالم رحمہ اللہ نے آپ کو منع کر دیا۔

(١٤١٣٢) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ طَافَ الطَّوَافَ الْوَاجِبَ ،فَجَعَلَ يَجْتَازُ فِي الْحِجْرِ ، قَالَ :يُعِيدُ الطَّوَافَ ، فَإِنْ كَانَ حَلَّ وَغَشِيَ النِّسَاءَ أَهْرَقَ لِذَلِكَ دَمًا.

(۱۴۱۳۲) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص طواف واجب کر رہا ہو اور وہ حطیم سے تجاوز کر جائے تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ طواف کا اعادہ کرے اور اگر وہ خلال ہو گیا اور بیوی سے شرعی ملاقات کر لی تو وہ دم ادا کرے۔

(١٩٠) مَا قَالُوا بِمِنًى ؛ جُمُعَةٌ ، أَمْ لاَ

منیٰ کے متعلق کیا کہا گیا ہے کہ وہاں پر جمعہ ہوگا کہ نہیں؟

(١٤١٣٣) حدَّثَنَا حَفْصُ بن غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ جَمَّعَ بِمِنًى.

(۱۴۱۳۳) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں جمعہ کی نماز ادا فرمائی۔

(١٤١٣٤) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّاسَ يُجَمِّعُونَ بِمِنًى وَيَدْعُونَ.

(۱۴۱۳۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو منیٰ میں جمعہ کی نماز ادا کرتے ہوئے اور دعا کرتے ہوئے دیکھا۔

(١٤١٣٥) حدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ:سَمِعْتُهُ وَسُئِلَ عَلَى أَهْلِ مِنًى جُمُعَةٌ؟ قَالَ:إنَّمَا هُمْ سَفْرٌ.

(۱۴۱۳۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ منیٰ والوں پر جمعہ ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ لوگ تو سفر میں ہیں۔

(١٤١٣٦) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ:شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ لاَ يُجَمِّعُ بِمِنًى.

(۱۴۱۳۶) حضرت خالد بن ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے ساتھ حاضر ہوا آپ رحمہ اللہ نے منیٰ میں جمعہ نہیں پڑھا۔

(١٩١) فِي الْجُمُعَةِ يَوْمَ الصَّدَرِ

ایام نحر کے چوتھے دن جمعہ کے بیان میں

(١٤١٣٧) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَوْمَ

الصَّدَرِ وَوَافَقَ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَأَقَامَ فَخَطَبَ بِالأَرْضِ قِبَلَ الْبَيْتِ، ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى الْجُمُعَةَ رَكْعَتَيْنِ.

(۱۴۱۳۷) حضرت عبداللہ بن کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کو ایام النحر کے چوتھے دن دیکھا جس دن جمعہ تھا، آپ ؒ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو بیت اللہ کی جانب سے خطبہ دیا اور پھر کچھ باتیں کیں اور جمعہ کی نماز کی دو رکعات ادا فرمائیں۔

(۱٤۱۳۸) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى بِالْحَصْبَةِ الْجُمُعَةَ ، وَلَمْ يُجَمِّعْ بِهَا ، وَجَمَّعَ أَهْلُ الْبَلَدِ ، قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ :جَعَلَهَا ظُهْرًا.

(۱۴۱۳۸) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز ادا کی جب کہ شہر والوں نے جمعہ کی نماز ادا کی۔

(۱٤۱۳۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ جُمُعَةٌ فِي سَفَرِهِمْ ، وَلاَ يَوْمَ نَفْرِهِمْ.

(۱۴۱۳۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مسلمانوں پر سفر میں اور واپس نکلتے ہوئے (حج سے) جمعہ کی نماز نہیں ہے۔

(۱۹۲) فِي الرَّجُلِ يَقْطَعُ مِنْ شَجَرِ الْحَرَمِ

محرم اگر حرم کے درخت کاٹ لے

(۱٤۱٤۰) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، فِي الرَّجُلِ يَقْطَعُ مِنْ شَجَرِ الْحَرَمِ ، قَالَ :فِي الْقَضِيبِ دِرْهَمٌ ، وَفِي الدَّوْحَةِ بَقَرَةٌ.

(۱۴۱۴۰) حضرت عطاء ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو حرم کے درخت (حالت احرام میں) کاٹ لے، فرماتے ہیں کہ لمبی شاخوں والے درخت (گھاس) کے بدلے ایک درھم اور بڑے درخت کے بدلہ میں ایک گائے ذبح کرے گا۔

(۱٤۱٤۱) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، وَحَمَّادٍ ؛ قَالاَ :فِي الَّذِي يَعْضُدُ مِنْ شَجَرِ الْحَرَمِ ، قَالاَ :عَلَيْهِ قِيمَتُهُ.

(۱۴۱۴۱) حضرت حارث اور حضرت حماد ؒ حرم کے درخت کاٹنے والے کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس پر اس درخت کی قیمت لازم ہے۔

(۱۹۳) فِي الْحُدَاءِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کے اونٹ کو تیز چلانے کے لیے حدی وغیرہ پڑھنا

(۱٤۱٤۲) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْغِنَاءِ ، وَالْحُدَاءِ ، وَالشِّعْرِ

لِلْمُحْرِمِ مَا لَمْ یَکُنْ فُحْشًا.

(۱۴۱۴۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم کے لیے ایسے گانے، حدی یا اشعار پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جس میں فحش اور شرکیہ کلام نہ ہو۔

(۱٤١٤٣) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَأْمُرُ رَجُلاً فَيَحْدُو.

(۱۴۱۴۳) حضرت عطاء بن السائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کو حکم فرماتے تو وہ حدی پڑھتا۔

(١٤١٤٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسُئِلَ عَنِ الْحُدَاءِ ؟ قَالَ : كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَفْعَلُونَهُ.

(۱۴۱۴۴) حضرت محمد بن قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ سے اونٹوں کی حدی کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا مسلمان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اس طرح کرتے تھے۔

(١٤١٤٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : كَانَ سُوَيْد بْنُ غَفَلَةَ يَأْمُرُ غُلاَمًا لَهُ فَيَحْدُو لَنَا.

(۱۴۱۴۵) حضرت ابراہیم بن عبد الاعلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو حکم فرمایا کہ وہ ہمارے (اونٹوں) کے لیے حدی پڑھے۔

(١٤١٤٦) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ الأَعْرَجِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُوَرِّقًا يَحْدُو فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقُولُ : لَوْ تَكَلَّمْنَ لاَشْتَكَيْنَ رَاشِدًا.

(۱۴۱۴۶) حضرت یزید بن الأعرج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مورق رحمہ اللہ کو مکہ کے راستہ پر ان الفاظ کے ساتھ حدی پڑھتے ہوئے سنا کہ اگر وہ بول سکتیں تو راہ رو سے شکایت کرتیں۔

(١٤١٤٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلاً بِفَلاَةٍ مِنَ الأَرْضِ وَهُوَ يَحْدُو بِغِنَاءِ الرُّكْبَانِ ، فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّ هَذَا مِنْ زَادِ الرَّاكِبِ.

(۱۴۱۴۷) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سنا کہ ایک شخص سواریوں کے لیے گانے والی حدی پڑھ رہا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سوار کا زادراہ ہے۔

(١٤١٤٨) حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ قَوْمًا فِيهِمْ حَادٍ يَحْدُو ، فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ حَادِيهِمْ ، فَقَالَ : مَنِ الْقَوْمُ ؟ فَقَالُوا : مِنْ مُضَرَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَأَنَا مِنْ مُضَرَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا شَأْنُ حَادِيكُمْ لاَ يَحْدُو ؟ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا أَوَّلُ الْعَرَبِ حُدَاءً ، قَالَ : وَمِمَّ ذَلِكَ ؟ قَالُوا : إِنَّ رَجُلاً مِنَّا

وَسَمَّوْهُ لَهُ ، عزَبَ عَنْ إِبِلِهِ فِي أَيَّامِ الرَّبِيعِ ، فَبَعَثَ غُلاَمًا لَهُ مَعَ الإِبِلِ ، قَالَ : فَأَبْطَأَ الْغُلاَمُ ، فَضَرَبَهُ بِعَصًا عَلَى يَدِهِ ، وَانْطَلَقَ الْغُلاَمُ وَهُوَ يَقُولُ : يَا يَدَاهُ ، يَا يَدَاهُ ، قَالَ : فَتَحَرَّكَتِ الإِبِلُ لِذَلِكَ وَنَشِطَتْ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : أَمْسِكْ ، أَمْسِكْ ، قَالَ : فَافْتَتَحَ النَّاسُ الْحُدَاءَ. (بیہقی ۲۲۸۔ بزار ۲۱۱۳)

(۱۴۱۴۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک قوم سے ملاقات ہوئی جن میں حدی پڑھنے والے تھے، جب ان لوگوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو ان کا حدی خوان خاموش ہوگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کون سی قوم کے لوگ ہیں، لوگوں نے عرض کیا قبیلہ مضر میں سے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی مضر میں سے ہوں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہارے حدی خوان کو کیا ہوا ہے کہ وہ حدی نہیں پڑھتا؟ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم عرب کے پہلے حدی خواں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کس طرح شروع ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں ایک شخص تھا پھر اس کا نام لیا ایام ربیع میں اپنے اونٹ سے دور تھا، اس نے اپنے ایک غلام کو اونٹ کے ساتھ روانہ کیا، غلام کو دیر ہوگئی۔ اس پر اس نے غلام کے ہاتھ پر اپنی لاٹھی ماری تو غلام یہ کہتے ہوئے تیز تیز چلنے لگا کہ: ہائے میرا ہاتھ، ہائے میرا ہاتھ، غلام کے اس قول کی وجہ سے اونٹ میں بھی حرکت پیدا ہوئی اور وہ بھی تیز اور چست ہو کر چلنے لگا، اس شخص نے اس کو کہا رک جا، رک جا، پھر لوگوں نے (اس واقعہ کے بعد) حدی پڑھنا شروع کر دی۔

(۱۹۴) فِي اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ ، كَيْفَ هُوَ ؟

حجر اسود کا استلام کس طرح ہو؟

(۱۴۱۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تَسْتَلِمِ الْحَجَرَ عَنْ يَمِينِهِ ، وَلاَ عَنْ شِمَالِهِ ، وَلَكِنِ اسْتَقْبِلْهُ اسْتِقْبَالاً.

(۱۴۱۴۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حجر اسود کا استلام دائیں اور بائیں سے نہ کرو بلکہ اس کا استلام سامنے سے کرو۔

(۱۴۱۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رِبَاحِ بْنِ أَبِي مَعْرُوفٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى مُجَاهِدًا يَدُورُ حَتَّى يَسْتَقْبِلَ الْحَجَرَ مِنْ وَجْهِهِ.

(۱۴۱۵۰) روایت کیا ہے اس شخص نے جس نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ رحمہ اللہ چکر لگاتے رہے، یہاں تک کہ آپ کا چہرہ حجر اسود کے بالکل سامنے آگیا، (پھر آپ نے استلام فرمایا)۔

(۱۹۵) فِي الضَّبُعِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ

محرم اگر بجو کو قتل کر دے

(۱۴۱۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ،

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الضَّبُعِ كَبْشًا يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ ، وَجَعَلَهُ مِنَ الصَّيْدِ. (ابو داؤد ۳۷۹۵۔ ترمذی ۸۵۱)

(۱۴۱۵۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بجو کے بدلے میں مینڈھا کو رکھا اگر اس کو محرم قتل کر دے، اور اس کو شکار میں سے شمار فرمایا۔

(١٤١٥٢) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَتَلَ رَجُلٌ ضَبُعًا وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَأَتَى عَلِيًّا فَسَأَلَهُ ؟ فَجَعَلَ فِيهِ كَبْشًا.

(۱۴۱۵۲) ایک شخص نے حالت احرام میں بجو کو قتل کر دیا پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سوال کرنے کے لیے آیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر مینڈھا کو لازم فرمایا۔

(١٤١٥٣) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الضَّبُعِ إِذَا عَدَا عَلَى الْمُحْرِمِ فَلْيَقْتُلْهُ ، فَإِنْ قَتَلَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَعْدُوَ عَلَيْهِ ، فَفِيهِ شَاةٌ مُسِنَّةٌ.

(۱۴۱۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بجو اگر محرم پر حملہ آور ہو اور محرم اس کو قتل کر دے (تو اس پر کچھ نہیں) اور اگر بغیر حملہ کیے وہ اس کو قتل کر دے تو اس پر ایک چار سالہ بکری لازم ہے۔

(١٤١٥٤) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزبير ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۴۱۵۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(١٤١٥٥) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الضَّبُعِ إِذَا لَمْ يَعْدُ كَبْشٌ ، وَقَالَ عَطَاءٌ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۴۱۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بجو اگر حملہ آور نہ ہو اور محرم اس کو قتل کر دے تو اس پر مینڈھا لازم ہے، حضرت عطاء رحمہ اللہ بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔

(١٤١٥٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ مَرْوَانَ سَأَلَهُ؟ فَقَالَ: فِيهِ كَبْشٌ.

(۱۴۱۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروان نے سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر مینڈھا لازم ہے۔

(١٩٦) فِي الرَّجُلِ يَرْمِي جَمْرَةً قَبْلَ الأُخْرَى

جس جمرہ کی رمی تھی اگر اس سے پہلے دوسرے جمرے کی رمی کرے تو......

(١٤١٥٧) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْجِمَارِ دَمٌ ، إِلاَّ فِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ ، إِنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَهَا ، هِيَ قَبْلَهُ.

(۱۴۱۵۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جمرات کی رمی میں دم نہیں سوائے جمرہ عقبہ کے کہ اگر اس سے پہلے کسی دوسرے ایسے جمرہ کو رمی کر دیا جس پر اس کو مقدم ہونا چاہیے تھا (تو دم لازم آئے گا)۔

(۱٤۱۵۸) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي جَمْرَةً قَبْلَ الأُخْرَى الَّتِي يَنْبَغِي أَنْ يَبْدَأَ بِهَا ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِيهَا.

(۱۴۱۵۸) حضرت حسن ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو جمرہ سے پہلے دوسرے جمرہ کی رمی کرلے (جس جمرہ کی کرنی تھی اس کو چھوڑ کر دوسرے کی کرلے) پھر اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

(۱۹۷) فِيمَا رُخِّصَ فِيهِ مِنْ شَجَرِ الْحَرَمِ

حرم کے جن پودوں اور درختوں کے کاٹنے کی اجازت دی گئی ہے

(۱٤۱۵۹) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الإِذْخِرِ.

(۱۴۱۵۹) حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اذخر کے کاٹنے کی اجازت دی۔

(۱٤۱۶۰) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِمَا سَقَطَ مِنْ شَجَرِ الْحَرَمِ أَنْ يُلْتَقَطَ.

(۱۴۱۶۰) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حرم کے جو درخت خود گر جائیں ان کے اٹھانے اور کاٹنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱٤۱۶۱) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَابْنِ الأَسْوَدِ ؛ قَالاَ :لاَ بَأْسَ بِمَا سَقَطَ مِنْ شَجَرِ الْحَرَمِ.

(۱۴۱۶۱) حضرت عطاء ؒ اور حضرت اسود ؒ فرماتے ہیں حرم کے جو درخت خود بخود گر جائیں ان کے کاٹنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۹۸) فِي خِطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَيَّ يَوْمٍ خَطَبَ ؟

حضور اقدس ﷺ نے کس دن خطبہ ارشاد فرمایا؟

(۱٤۱۶۲) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَرَفَاتٍ حَتَى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ ، فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ.

(۱۴۱۶۲) حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ عرفات تشریف لائے، جب سورج زائل ہو گیا تو آپ ﷺ نے قصواء اونٹنی کا حکم فرمایا تو آپ ﷺ کے لیے اس پر کجاوا ڈالا گیا، آپ ﷺ بطن وادی میں تشریف لائے اور لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔

(۱٤۱۶۳) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أُخْبِرْتُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الْمُطَّلِبِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ بِعَرَفَةَ. (طبرانی ۲۸)

(۱۴۱۶۳) حضرت محمد بن قیس ابن المطلب سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے عرفہ میں خطبہ ارشاد فرمایا۔

(١٤١٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ ، فَشُغِلَتِ الأُمَرَاءُ فَأَخَّرُوهُ إِلَى الْغَدِ.

(۱۴۱۶۴) حضرت زہری سے مروی ہے کہ حضور ﷺ یوم نحر میں خطبہ دیا کرتے تھے۔ بعد میں امراء کو مشغولیت درپیش ہوئی تو انہوں نے خطبہ کو اگلے دن تک موخر کر دیا۔

(١٤١٦٥) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَارِقٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ النَّاسَ بَيْنَ الْجَمْرَتَيْنِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ.

(۱۴۱۶۵) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے یوم النحر میں لوگوں کو دو جمروں کے درمیان خطبہ دیا۔

(١٤١٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَطَبَهُمْ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ ضُحًى ، وَأَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَخْطُبُ الْعَشْرَ كُلَّهَا.

(۱۴۱۶۶) حضرت عمر بن عبد العزیز لوگوں کو یوم الترویہ سے پہلے خطبہ دے دیتے اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما پورے دس دن خطبہ دیتے۔

(١٤١٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِجْلاَنَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبِي صَعِدَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ بِعَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ ، فَلَمَّا نَزَلَ لَبَّى ابْنُ الزُّبَيْرِ ، فَقُلْتُ لأَبِي : مَا قُلْتَ لَهُ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : سَمِعْتُ عُمَرَ يُلَبِّي هَاهُنَا عَلَى الْمِنْبَرِ.

(۱۴۱۶۷) حضرت عبد الرحمن بن اسود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا وہ منبر پر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، جب وہ واپس اترے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے تلبیہ پڑھا، میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ آپ نے ان سے کیا کہا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہاں منبر پر تلبیہ پڑھا کرتے تھے۔

(١٤١٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : خَطَبَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ.

(۱۴۱۶۸) حضرت مسروق سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے یوم النحر میں لوگوں وخطبہ ارشاد فرمایا۔

(١٩٩) فِي الصَّلاَةِ بِمِنًى كَمْ هِيَ ، رَكْعَتَانِ ، أَمْ أَرْبَعٌ ؟

منیٰ میں کتنی رکعات ادا کی جائیں گی، دو یا چار؟

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ

عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(١٤١٦٩) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يُصَلِّ إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَجَّاتٍ ، فَلَمْ يُصَلِّ إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَحَجَّ عُثْمَانُ سَبْعَ سِنِينَ مِنْ إِمَارَتِهِ لاَ يُصَلِّي إِلاَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ صَلاَّهَا بِمِنًى أَرْبَعًا.

(۱۴۱۶۹) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس لوٹنے تک دو رکعتیں ہی ادا کرتے رہے، میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا آپ رضی اللہ عنہ مدینہ واپس جانے تک دو رکعتیں ہی ادا کرتے رہے، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کئی حج کیے آپ رضی اللہ عنہ مدینہ واپس جانے تک دو رکعتیں ہی ادا کرتے رہے، میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی امارت میں سات سال حج کیا وہ بھی دو رکعتیں ادا کرتے تھے، پھر انھوں نے منیٰ میں چار رکعتیں ادا کیں۔

(١٤١٧٠) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ، وَأَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ ، وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ ، وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلاَفَتِهِ ، ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلَّى بَعْدُ أَرْبَعًا ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الإِمَامِ صَلَّى أَرْبَعًا ، وَإِذَا صَلاَّهَا وَحْدَهُ صَلاَّهَا رَكْعَتَيْنِ.

(بخاری ۱۰۸۲۔ مسلم ۱۷)

(۱۴۱۷۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دو رکعتیں ادا کیں، پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو رکعتیں ادا کیں، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے شروع کے سالوں میں دو رکعتیں ادا کیں، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چار رکعتیں پڑھنا شروع کر دیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ ادا کرتے تو چار رکعتیں ادا کرتے اور اگر اکیلے پڑھتے تو دو رکعتیں ادا کرتے۔

(١٤١٧١) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي حَارِثَةُ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ ، وَآمنه رَكْعَتَيْنِ.

(۱۴۱۷۱) حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں اس زمانے میں دو رکعتیں پڑھیں جب لوگ سب سے زیادہ پرامن اور تعداد میں سب سے زیادہ تھے۔

(١٤١٧٢) حدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ ، وَمَعَ عُمَرَ ،

وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ. (احمد ۳/ ۱۴۴۔ ابویعلی ۴۲۵۵)

(۱۴۱۷۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی خلافت کے ابتدائی سالوں میں دو رکعتیں ادا کیں۔

(١٤١٧٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ.

(۱۴۱۷۳) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں ادا کیں۔

(١٤١٧٤) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :صَلَّى عُثْمَانُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ ، وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمَ الطُّرُقُ ، وَلَوَدِدْتُ أَنَّ لِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ مُتَقَبَّلَتَيْنِ . قَالَ الأَعْمَش :فَحَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ صَلَّى بَعْدُ أَرْبَعًا ، فَقِيلَ لَهُ :عِبْتَ عَلَى عُثْمَانَ ، ثُمَّ تُصَلِي أَرْبَعًا ، قَالَ :فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :الْخِلاَفُ شَرٌّ.

(۱۴۱۷۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ منیٰ میں چار رکعتیں ادا کیں، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں ادا کیں، اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی دو رکعتیں ادا کیں، پھر لوگوں کے راستے الگ اور جدا ہو گئے تو میری خواہش تھی کہ میں دو کی بجائے چار رکعتیں ادا کروں، حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد چار رکعتیں ادا فرماتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ نے حضرت عثمان پر اعتراض کیا اور آپ خود چار رکعتیں پڑھتے ہیں؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اختلاف (مخالفت) شر کا سبب بنتی ہے۔

(١٤١٧٥) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، وَهُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :صَحِبَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَامَةِ ، فَحدَّثَنَا ؛أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ صَلَّى خَلْفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ ، قَالَ :وَرَأَيْتُهُ صَلَّى خَلْفَ الْحَجَّاجِ أَرْبَعًا.

(۱۴۱۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے منیٰ میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی امامت میں دو رکعتیں ادا کیں، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان کو حجاج کے پیچھے چار پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(١٤١٧٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، وَسَالِمٍ ، وَطَاوُوسٍ ؛ قَالُوا :اقصُر بِمِنًى.

(۱۴۱۷۶) حضرت قاسم، حضرت طاؤس اور حضرت سالم رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ منیٰ میں نماز قصر ادا کرو۔

(١٤١٧٧) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الصَّلَوَاتُ بِمِنًى رَكْعَتَانِ ، أَيَّامَ التَّشْرِيقِ.

(۱۴۱۷۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایام تشریق میں منیٰ میں نمازیں دو رکعتیں ہیں۔

(۲۰۰) فِي الْمُحْرِمِ ، مَتَى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ ؟

محرم تلبیہ کہنا کب بند کرے گا؟

(۱٤۱۷۸) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ :كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَمَا زِلْتُ أَسْمَعُهُ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ، فَلَمَّا رَمَاهَا قَطَعَ.

(بخاری ۱۶۸۵۔ مسلم ۲۶۶)

(۱۴۱۷۸) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سفر حج میں ، میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا، میں مسلسل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے تلبیہ سنتا رہا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی، پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ کہنا چھوڑ دیا۔

(۱٤۱۷۹) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :دَفَعْتُ مَعَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْمَعُهُ يُلَبِّي يَقُولُ :لَبَّيْكَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ ، فَقُلْتُ لَهُ : مَا هَذَا الإِهْلاَلُ ، يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ؟ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يُهِلُّ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ ، وَحَدَّثَنِي :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهَا. (احمد ۱/ ۱۱۴۔ بزار ۵۰۰)

(۱۴۱۷۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ مزدلفہ سے روانہ ہوا، میں آپ رضی اللہ عنہ سے مسلسل تلبیہ سنتا رہا یہاں تک کہ آپ نے جمرہ کی رمی کر لی، میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اے ابو عبداللہ! تلبیہ کی کیا صورت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تلبیہ سنا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے جمرہ کی رمی کر لی، اور انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ کی رمی کرنے تک تلبیہ پڑھتے رہتے تھے۔

(۱٤۱۸۰) حدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَخْبَرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَرَكَ التَّلْبِيَةَ حَتَّى أَتَى الْعَقَبَةَ إِلاَّ أَنْ يَخْلِطَهَا بِتَكْبِيرٍ ، أَوْ تَهْلِيلٍ. (احمد ۱/ ۴۱۷۔ ابن خزیمۃ ۲۸۰۶)

(۱۴۱۸۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے سفر میں نکلا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ پر تشریف لائے، پھر حضور تلبیہ کے ساتھ تکبیر یا تہلیل کو بھی ملا کر پڑھنے لگے۔

(۱٤۱۸۱) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ، فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ. (ابن خزیمۃ ۲۸۸۷۔ طبرانی ۶۷۲)

(۱۴۱۸۱) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہنا نہیں چھوڑا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات کنکریوں سے اس کی رمی فرمائی اور ہر کنکری پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر پڑھتے۔

(١٤١٨٢) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَبَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. (طبرانی ۱۰۹۹۰)

(۱۴۱۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ پڑھتے رہتے۔

(١٤١٨٣) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ سَنَتَيْنِ ، إِحْدَاهُمَا فِي السَّنَةِ الَّتِي أُصِيبَ فِيهَا ، كُلَّ ذَلِكَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي.

(۱۴۱۸۳) حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو سال حج کیا، ایک حج اس سال کیا جس سال میں آپ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا، آپ تلبیہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ نے بطن وادی سے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی (تو تلبیہ ترک کر دیا)۔

(١٤١٨٤) حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ لَبَّى حَتَّى رَمَى الْعَقَبَةَ ، وَأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُلَبِّي حَتَّى يَرْمِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ، وَقَالَ :إِنَّمَا نَفْتَتِحُ الْحِلَّ الآنَ.

(۱۴۱۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ پڑھتے رہتے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی عقبہ کی رمی تک تلبیہ پڑھتے رہتے، اور فرماتے کہ اب ہم حلال ہونے کو کھول رہے ہیں۔

(١٤١٨٥) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

(۱۴۱۸۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ پڑھتے رہتے۔

(١٤١٨٦) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَوَكِيعٌ ، وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :كَانَ عَلِيٌّ يُلَبِّي ، يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

(۱۴۱۸۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تلبیہ پڑھتے رہتے، جب آپ جمرہ عقبہ کی رمی فرما لیتے تو تلبیہ کہنا بند کر دیتے۔

(١٤١٨٧) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَتْرُكُ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَرْمِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

(۱۴۱۸۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جب تک جمرہ عقبہ کی رمی نہ کر لیتے تلبیہ کہنا ترک نہ کرتے۔

(١٤١٨٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ قَالَ :أَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ مَعَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، فَلَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

(۱۴۱۸۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ (سفر حج میں) بھیجا، آپ رضی اللہ عنہ جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ پڑھتے رہتے۔

(۱٤۱۸۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ :قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :الإِهْلاَلُ فِي الْحَجِّ حَتَّى تَرُوحَ إِلَى الْمَوْقِفِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ.

(۱۴۱۸۹) حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر حج میں تلبیہ پڑھتا رہے گا یہاں تک کہ عرفہ میں شام کے وقت داخل ہو جائے۔

(۱٤۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْقَاسِمَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ إِذَا رَاحَ إِلَى الْمَوْقِفِ ، قَالَ :وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَفْعَلُهُ.

(۱۴۱۹۰) حضرت افلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم رحمہ اللہ کو سفر حج میں دیکھا آپ رحمہ اللہ نے تلبیہ کہنا تب بند کیا جب وقوف عرفہ کی شام ہوگئی، فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس طرح کرتی تھیں۔

(۱٤۱۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ لاَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْحَجِّ ، حَتَّى يَرُوحَ إِلَى عَرَفَاتٍ.

(۱۴۱۹۱) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ حج میں تلبیہ کہنا بند نہ کرتے تھے، یہاں تک کہ عرفات کی شام ہو جاتی۔

(۱٤۱۹۲) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْحَجِّ إِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ ، فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ لَبَّى.

(۱۴۱۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر حج میں جب حرم میں داخل ہوتے تو تلبیہ پڑھنے سے رک جاتے۔ پھر جب طواف شروع کرتے تو تلبیہ پڑھتے۔

(۱٤۱۹۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ،وَالأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَرْمِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فِي أَوَّلِ حَصَاةٍ.

(۱۴۱۹۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب تک جمرہ عقبہ کو پہلی کنکری نہ مارتے تب تک تلبیہ پڑھنا ترک نہ کرتے۔

(۱٤۱۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَأَلَ أَبِي عِكْرِمَةَ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ الإِهْلاَلِ مَتَى يَنْقَطِعُ ؟ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ.

(۱۴۱۹۴) حضرت محمد بن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے حضرت عکرمہ سے سوال کیا اور میں سن رہا تھا کہ تلبیہ پڑھنا کب ترک کرے؟ میں نے سنا کہ آپ رحمہ اللہ نے جوب دیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما نے جمرہ کی رمی تک تلبیہ پڑھا۔

(١٤١٩٥) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ، وَقَطَعَ بِأَوَّلِ حَصَاةٍ.

(۱۴۱۹۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ نے جب تک جمرہ عقبہ کو پہلی کنکری نہ ماردی تب تک تلبیہ پڑھتے رہے (پہلی کنکری پر تلبیہ پڑھنا چھوڑا)۔

(٢٠١) فِي الْمُحْرِمِ الْمُعْتَمِرِ ، مَتَى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ ؟

عمرہ کرنے والا کب تلبیہ کہنا بند کرے؟

(١٤١٩٦) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَفَعَهُ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ. (ابو داؤد ۱۸۱۳۔ ترمذی ۹۱۹)

(۱۴۱۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب عمرہ میں حجر اسود کا استلام کرلیا تو تلبیہ کہنے سے رک گئے۔

(١٤١٩٧) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَسَنٌ وَزُهَيْرٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّى فِي الْعُمْرَةِ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ.

(۱۴۱۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ میں حجر اسود کے استلام تک تلبیہ پڑھتے رہتے۔

(١٤١٩٨) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ عُمَرَ ، كُلَّ ذَلِكَ لاَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ. (احمد ۲/ ۱۸۰)

(۱۴۱۹۸) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تین عمرے فرمائے، اور ہر عمرہ میں استلام حجر اسود تک تلبیہ پڑھتے رہتے۔

(١٤١٩٩) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : الْمُعْتَمِرُ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ ، وَالْحَاجُّ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ.

(۱۴۱۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ عمرہ کرنے والا جب حجر اسود کا استلام کرے تو تلبیہ پڑھنا ترک کردے اور حج کرنے والا جمرہ کی رمی تک پڑھتا رہے۔

(١٤٢٠٠) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، وَعَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُلَبِّي فِي الْعُمْرَةِ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْطَعُ إِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ.

(۱۴۲۰۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عمرہ میں حجر اسود کے استلام تک تلبیہ پڑھتے (پھر ترک کر دیتے) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حرم میں داخل ہوتے تو تلبیہ کہنا ترک کردیتے۔

(١٤٢٠١) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ . وَقَالَ عَطَاءٌ : يَقْطَعُ إِذَا دَخَلَ الْقَرْيَةَ.

(۱۴۲۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حجر اسود کا استلام کرے تو تلبیہ ترک کر دے، اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب قریہ میں داخل ہوگا تو تلبیہ کہنا بند کرے گا۔

(١٤٢٠٢) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا إِذَا أَهَلَّا بِعُمْرَةٍ لَمْ يُمْسِكَا عَنِ التَّلْبِيَةِ حَتَّى يَسْتَلِمَا الْحَجَرَ.

(۱۴۲۰۲) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ عمرہ میں تلبیہ پڑھتے رہتے یہاں تک کہ وہ دونوں حجر اسود کا استلام کر لیتے (تو پھر کہنا بند کر دیتے)

(١٤٢٠٣) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَأَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يُلَبِّيَانِ بِذِي طُوًى فِي الْعُمْرَةِ.

(۱۴۲۰۳) حضرت عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اور حضرت ابان بن عثمان رحمہ اللہ کو عمرہ میں ذی طویٰ میں تلبیہ پڑھتے دیکھا۔

(١٤٢٠٤) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَقْطَعُ إِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ.

(۱۴۲۰۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ جب حرم میں داخل ہوتے تو تلبیہ کہنا بند کر دیتے۔

(١٤٢٠٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : يَقْطَعُ إِذَا رَأَى عُرُوشَ مَكَّةَ.

(۱۴۲۰۵) حضرت قاسم رحمہ اللہ جب مکہ مکرمہ کے سائبان دیکھتے تو تلبیہ کہنا بند کر دیتے۔

(١٤٢٠٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ يَقْطَعُ الْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ.

(۱۴۲۰۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عمرہ کرنے والا استلام حجر اسود تک تلبیہ کہنا بند نہ کرے۔

(١٤٢٠٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، مِثْلَهُ.

(۱۴۲۰۷) حضرت اسود رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(١٤٢٠٨) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ.

(۱۴۲۰۸) حضرت عروہ رحمہ اللہ سفر عمرہ میں جب حرم میں داخل ہوتے تو تلبیہ کہنا بند کر دیتے۔

(١٤٢٠٩) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : الإِهْلاَلُ فِي الْعُمْرَةِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى عُرُوشِ مَكَّةَ.

(۱۴۲۰۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عمرہ میں جب تک مکہ مکرمہ کے سائبان نظر نہ آئیں تلبیہ پڑھتے رہیں گے۔

(۱٤۲۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :يَقْطَعُ إِذَا رَأَى بُيُوتَ مَكَّةَ.

(۱۴۲۱۰) حضرت جعفر رحمہ اللہ کے والد محترم جب مکہ مکرمہ کے گھروں کو دیکھتے تو تلبیہ کہنا بند کر دیتے۔

(۱٤۲۱۱) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يُلَبُّونَ فِي الْعُمْرَةِ حَتَّى يَسْتَلِمُوا الْحَجَرَ.

(۱۴۲۱۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب عمرہ میں جب تک حجر اسود کا استلام نہ کر لیتے تلبیہ پڑھتے رہتے۔

(۱٤۲۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :يَقْطَعُ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ.

(۱۴۲۱۲) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عمرہ میں حجر اسود کا استلام کر لیا جائے تو تلبیہ بند کر دیا جائے۔

(۳۰۲) مَا يَقُولُ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ

جب شیطان کو کنکر مارے تو کون سی دعا پڑھے

(۱٤۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَفَضْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ ، فَرَمَى سَبْعَ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ، وَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ ، قَالَ :اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا . ثُمَّ قَالَ :هَكَذَا رَأَيْتُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَنَعَ.(بیہقی ۱۲۹۔ احمد ۱/ ۴۲۷)

(۱۴۲۱۳) حضرت محمد بن عبد الرحمن ابن یزید رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عرفہ سے منیٰ آیا، آپ نے شیطان کو سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر تکبیر پڑھی اور پھر وادی میں اترے، جب رمی کر کے فارغ ہوئے تو یہ دعا پڑھی، ''اے اللہ اس حج کو حج مقبول بنا اور اس کے ذریعہ گناہوں کو معاف فرما'' پھر فرمایا کہ جن پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی ہے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو میں نے اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱٤۲۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنَشٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ حِينَ رَمَى الْجِمَارَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا.

(۱۴۲۱۴) حضرت الہیثم بن حنش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب رمی فرمائی تو یہ دعا پڑھی: ''اے اللہ اس حج کو حج مقبول بنا اور اس کے ذریعہ گناہوں کو معاف فرما''

(۱٤۲۱٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْوُقُوفِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ ، فَادْعُ بِمَا شِئْتَ.

(۱۴۲۱۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جمروں کے پاس ٹھہرتے وقت کے لیے کوئی دعا مخصوص نہیں ہے، جو دعا مانگنا چاہو مانگ لو۔

(۱٤۲۱٦) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: يَدْعُو عِنْدَ الْجِمَارِ كُلِّهَا، وَلاَ يُوَقِّتُ شَيْئًا.

(۱۴۲۱۶) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ ہر جمرہ کے پاس دعا مانگو لیکن اس کے لیے کوئی دعا مخصوص نہیں ہے۔

(۱٤۲۱۷) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، قَالَ: قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ: مَا أَقُولُ إذَا رَمَيْتُ الْجَمْرَةَ؟ قَالَ: قُلْ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا، قَالَ: قُلْتُ: أَقُولُهُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ إِنْ شِئْتَ.

(۱۴۲۱۷) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے فرمایا: جب میں جمرہ کی رمی کروں تو کون سی دعا پڑھوں؟ آپ ؒ نے فرمایا یہ دعا پڑھ: ''اے اللہ اس حج کو حج مقبول بنا اور اس کے ذریعہ گناہوں کو معاف فرما'' میں نے عرض کیا کہ کیا ہر کنکری پر یہ دعا پڑھوں؟ آپ ؒ نے فرمایا جی ہاں اگر تم چاہو تو۔

(۱٤۲۱۸) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فِي الْجَمْرَةِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ لاَ يُزَادُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: لاَ، إلاَّ قَوْلُ جَابِرٍ.

(۱۴۲۱۸) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے عرض کیا کہ کیا جمرات کی رمی کرتے وقت دعا مخصوص ہے اس پر اضافہ نہیں کر سکتے؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ نہیں ایسا نہیں ہے سوائے حضرت جابر ؓ کے قول کے۔

(۲۰۳) فِي صَلاَةِ الْمَغْرِبِ دُونَ الْجَمْعِ

نماز مغرب مزدلفہ سے پہلے ادا کر لینا

(۱٤۲۱۹) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، قَالَ: رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَحَبِيبَ بْنَ أَبِي ثَابِتٍ، وَرَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ بَعْدَ مَا أَفَاضَ الإِمَامُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَأَذَّنَ، وَأَمَّ الْقُرَشِيُّ بَعْدَ مَا أَفَاضَ الإِمَامُ.

(۱۴۲۱۹) حضرت ابو حصین ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؒ، حضرت حبیب بن ابو ثابت ؒ اور ایک قریشی کو عرفہ کی شام امام کے مزدلفہ چلے جانے کے بعد دیکھا، حضرت سعید بن جبیر ؒ کھڑے ہوئے اور آپ نے اذان دی اور اس قریشی شخص نے امام کے چلے جانے کے بعد امامت کروائی۔

(۱٤۲۲۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي شَرْقِيٍّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ؛ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ عُمَرَ سَنَتَيْنِ الْمَغْرِبَ دُونَ جَمْعٍ.

(۱۴۲۲۰) حضرت ابو عثمان النہدی ؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے دو سال حضرت عمر ؓ کے ساتھ مغرب کی نماز مزدلفہ سے پہلے پڑھی۔

(۱٤۲۲۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ صَلَّى

دُونَ جَمْعٍ بِالأَجْبَالِ.

(۱۴۲۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مغرب کی نماز مزدلفہ پہنچنے سے قبل ہی پہاڑوں پر ادا کی۔

۱٤۲۲۲) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؟ قَالَ : لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِجَمْعٍ.

(۱۴۲۲۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز مغرب مزدلفہ پہنچ کر ہی ادا کرے۔

۱٤۲۲۳) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ صَلَّى الْمَغْرِبَ فِي الشِّعْبِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ جَمْعًا.

(۱۴۲۲۳) حضرت خالد بن ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبان ابن عثمان رحمہ اللہ کو دیکھا آپ نے مغرب کی نماز مزدلفہ پہنچنے سے قبل ہی راستہ میں ادا کی۔

۱٤۲۲٤) حدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؟ قَالَ : لاَ أَعْلَمُ الصَّلاَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ إِلاَّ بِجَمْعٍ.

(۱۴۲۲۴) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مغرب کی نماز مزدلفہ میں ہی ادا کی جائے، (اس کے علاوہ مجھے کوئی اور بات معلوم نہیں)۔

۱٤۲۲۵) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ السَّكَنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا سَالِمٌ الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ جَمْعًا.

(۱۴۲۲۵) حضرت سکن بن المغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سالم رحمہ اللہ نے مغرب کی نماز مزدلفہ پہنچنے سے قبل ہی ہمیں پڑھائی۔

۱٤۲۲٦) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تُصَلَّى الْمَغْرِبُ إِلاَّ بِجَمْعٍ ، إِلاَّ أَنْ تُخْطِءَ طَرِيقًا ، أَوْ تُضِلَّ رَاحِلَتَكَ.

(۱۴۲۲۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مغرب کی نماز مزدلفہ میں ہی ادا کرو، ہاں اگر تم راستہ بھٹک جاؤ یا تمہاری سواری تمہیں راستہ میں بھٹکا دے (گمراہ کردے) تو راستہ میں ادا کر سکتے ہو۔

۱٤۲۲۷) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : أَرَأَيْتَ إِنْ صَلاَّهُمَا بِالطَّرِيقِ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ ، قُلْتُ : أَرَأَيْتَ إِنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ فِي الطَّرِيقِ ، وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۱۴۲۲۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ آپ رحمہ اللہ کی کیا رائے ہے اگر میں مغرب وعشاء کی نماز راستہ میں ادا کروں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، میں نے عرض کیا کہ آپ کی کیا رائے ہے اگر میں مغرب کی نماز راستہ میں ادا کرلوں اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۱٤۲۲۸) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، قَدْ جِئْتُمْ مِنَ الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ ، وَإِنَّكُمْ وَفْدٌ غَيْرُ وَاحِدٍ ، وَإِنَّ السَّابِقَ لَيْسَ الَّذِي تَسْبِقُ دَابَّتُهُ ، وَلاَ بَعِيرُهُ ، وَإِنَّ السَّابِقَ مَنْ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذَنْبَهُ . فَنَادَاهُ رَجُلٌ : أَيْنَ أُصَلِّي الْمَغْرِبَ ؟ قَالَ : أَيْنَ أَدْرَكْتَ مِنْ وَادِيكَ هَذَا.

(۱۴۲۲۸) حضرت عمر بن عبد العزیز ریشید عرفہ میں کھڑے ہوئے تھے اور فرمار ہے تھے اے لوگو! تم لوگ قریب اور دور سے آئے ہو، بیشک تم لوگ ایک وفد (جماعت) میں نہیں ہو، تم میں پہلے جانے والا (سبقت لے جانے والا) وہ نہیں ہے جس کی سواری اور اونٹ نے اس کو آگے کر دیا بلکہ سبقت لے جانے والا وہ ہے جس کے گناہ اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیئے، ایک شخص نے بلند آواز میں پوچھا کہ ہم مغرب کی نماز کہاں ادا کریں؟ آپ ریشید نے فرمایا جس وادی میں تم مغرب کا وقت پالو وہیں ادا کرلو۔

(١٤٢٢٩) حدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ رُبَّمَا صَلَّى فِي الشِّعْبِ الأَيْسَرِ عَلَى الْجَبَلِ.

(۱۴۲۲۹) حضرت عروہ ریشید جب عرفہ سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہوتے تو بعض اوقات مغرب کی نماز راستہ میں پہاڑ پر ادا کرتے۔

(١٤٢٣٠) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ دُونَ جَمْعٍ ، فَإِنْ فَعَلَ أَجْزَأَ عَنْهُ.

(۱۴۲۳۰) حضرت حسن ریشید نماز مغرب مزدلفہ پہنچنے سے قبل ادا کرنے کو ناپسند کرتے تھے، اور اگر کوئی شخص پہلے ہی پڑھ لے تو اس کی طرف سے نماز ادا ہو جائے گی۔

(١٤٢٣١) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الصَّلاَةَ دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ ، إِلاَّ مِنْ ضَرُورَةٍ.

(۱۴۲۳۱) حضرت طاؤس ریشید ضرورت کے علاوہ مزدلفہ سے قبل نماز ادا کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(١٤٢٣٢) حدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : أَفَضْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ ، فَلَمَّا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قُلْتُ : الصَّلاَةَ ، فَقَالَ : الصَّلاَةُ أَمَامَكَ.

(بخاری ۱۳۹۔ ابو داؤد ۱۹۲۰)

(۱۴۲۳۲) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے نکلا، جب ہم راستے میں پہنچے تو میں نے عرض کیا نماز، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے (آگے چل کر ادا کریں گے)۔

(١٤٢٣٣) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ صَلاَّهُمَا بِجَمْعٍ.

(۱۴۲۳۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغرب وعشاء منیٰ میں ادا فرمائی۔

(٢٠٤) فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي بِعَرَفَةَ فِي رَحْلِهِ ، وَلاَ يَشْهَدَ الصَّلاَةَ مَعَ الإِمَامِ

کوئی شخص عرفہ میں اپنے کجاوے میں ہی نماز ادا کر لے امام کے ساتھ جماعت میں شریک نہ ہو

(١٤٢٣٤) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلاَةُ مَعَ الإِمَامِ بِعَرَفَةَ ، جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي رَحْلِهِ.

(۱۴۲۳۴) حضرت نافع ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ کی نماز عرفات میں اگر امام کے ساتھ فوت ہو جاتی تو آپ ظہر وعصر کی نماز اپنے کجاوے میں ادا کرتے۔

(۱٤٢٣٥) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا صَلَّيْت فِي رَحْلِكَ بِعَرَفَةَ ، فَصَلِّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا لِوَقْتِهَا ، وَاجْعَلْ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا أَذَانًا وَإِقَامَةً.

(۱۴۲۳۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر تم عرفات میں اپنے کجاوے میں نماز ادا کرو تو ہر نماز اپنے وقت پر ادا کرو، اور ہر نماز کے لیے اذان واقامت بھی کہو۔

(١٤٢٣٦) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إذَا صَلَّيْتَ فِي رَحْلِكَ ، فَإِنْ شِئْتَ فَاجْمَعْ بَيْنَهُمَا ، وَإِنْ شِئْتَ فَصَلِّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا لِوَقْتِهَا.

(۱۴۲۳۶) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر تم نماز اپنے کجاوے میں ادا کر رہے ہو تو تمہاری مرضی ہے اگر چاہو تو دونوں نمازوں کو جمع کر لو اور اگر چاہو تو ہر نماز کو اپنے وقت پر ادا کرو۔

(١٤٢٣٧) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَا صَلَّى أَبِي قَطُّ مَعَ الإِمَامِ بِعَرَفَةَ، وَكَانَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا ، وَكَانَ يَتَطَوَّعُ بَيْنَهُمَا ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنَ الْجَنَدِ حَتَّى يَأْتِيَ مَكَّةَ.

(۱۴۲۳۷) حضرت ابن طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم ؒ نے کبھی بھی عرفات میں امام کے ساتھ نماز ادا نہیں فرمائی، اور وہ دونوں نمازوں کو جمع کرتے اور ان کے درمیان نفل پڑھتے، اور وہ مقام جند سے ہی ایسا کرتے یہاں تک کہ وہ مکہ مکرمہ پہنچ جاتے۔

(١٤٢٣٨) حدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تُصَلَّى كُلُّ صَلاَةٍ لِوَقْتِهَا.

(۱۴۲۳۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ہر نماز اپنے وقت پر ادا کرو۔

(٢٠٥) مَنْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ بِجَمْعٍ

جو حضرات دونوں نمازیں مزدلفہ میں ادا کرتے ہیں

(١٤٢٣٩) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ. (احمد ۵/ ۴۱۸۔ دارمی ۱۸۸۳)

(۱۴۲۳۹) حضرت ابو ایوب ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں ادا فرمائی۔

(١٤٢٤٠) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ بِجَمْعٍ ، ثُمَّ قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ. (بخاری ۱۶۷۳۔ ابوداؤد ۱۹۲۱)

(۱۴۲۴۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مغرب وعشاء کی نماز مزدلفہ میں ادا فرمائی پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

(١٤٢٤١) حدَّثَنَا سَلاَّمٌ أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ حُمَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ.

(۱۴۲۴۱) حضرت نعمان بن حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مغرب وعشاء کی نماز مزدلفہ میں ادا کرتے ہوئے دیکھا۔

(١٤٢٤٢) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ ، بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ، ثُمَّ أُتِينَا بِعَشَاءٍ فَتَعَشَّيْنَا ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ. زَادَ فِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ : قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ : فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ : وَكَذَلِكَ يَفْعَلُ أَهْلُ الْبَيْتِ.

(۱۴۲۴۲) حضرت عبد الرحمن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے مغرب کی نماز مزدلفہ میں اذان واقامت کے ساتھ پڑھی، پھر رات کا کھانا لایا گیا جو ہم نے تناول کیا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں عشاء کی نماز مستقل اذان واقامت کے ساتھ پڑھائی، حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی تو میں نے آپ کو اس کے متعلق بتلایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہل بیت بھی اسی طرح کرتے ہیں۔

(١٤٢٤٣) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا.

(۱۴۲۴۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دونوں نمازوں کو جمع کرنا ہی سنت طریقہ ہے۔

(١٤٢٤٤) حدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ إِنَّمَا يُصَلِّي فِي الشِّعْبِ الأَيْسَرِ ، وَعَلَى الْجَبَلِ ، وَأَنَّهُ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الآخِرَةِ.

(۱۴۲۴۴) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ جب عرفات سے چلتے تو نماز راستہ میں کسی پہاڑی پر ادا کرتے، اور وہ مغرب وعشاء کی نماز اکٹھی ادا کرتے۔

(١٤٢٤٥) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا بِجَمْعٍ.

(۱۴۲۴۵) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مغرب وعشاء کو مزدلفہ میں اکٹھے ہی ادا کیا جائے گا۔

(١٤٢٤٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِجَمْعٍ.

(۱۴۲۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں نمازوں کو مزدلفہ میں اکٹھے ہی ادا کرتے۔

(۲۰۶) مَنْ قَالَ لاَ يُجْزِئُهُ الأَذَانُ بِجَمْعٍ وَحْدَهُ ، أَوْ يُؤَذِّنُ ، أَوْ يُقِيمُ

جوحضرات یہ فرماتے ہیں کہ صرف اذان دینا دونوں نمازوں کے لیے کافی نہ ہوگا ، یا صرف اذان یا صرف اقامت بھی

(١٤٢٤٧) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا.

(۱۴۲۴۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب وعشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ہمیں پڑھائی اور ان کے درمیان نفل نماز نہیں پڑھی۔

(١٤٢٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ.

(طبرانی ۳۸۷۱۔ احمد ۵/ ۴۲۱)

(۱۴۲۴۸) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب وعشاء کی نماز مزدلفہ میں ایک اقامت کے ساتھ ادا فرمائی۔

(١٤٢٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ : أَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَتَيْنَا جَمْعًا ، فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَقَالَ : هَكَذَا صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ. (مسلم ۲۹۱۔ ابو داؤد ۱۹۲۶)

(۱۴۲۴۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مزدلفہ آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اقامت کے ساتھ پڑھائی ، پھر ہماری طرف مڑے اور فرمایا: اس جگہ اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تھی۔

(١٤٢٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ، وَقَالَ : فَعَلْتُهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۴۲۵۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مغرب وعشاء کی نماز ایک اقامت کے ساتھ ادا کی ، اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی اسی طرح ادا کی تھی۔

(١٤٢٥١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : اتَّفَقَ عَلِيٌّ ، وَعَبْدُ اللهِ أَنَّ كُلَّ صَلاَةٍ

تُجْمَعُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ.

(۱۴۲۵۱) حضرت علی اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اس بات پر متفق تھے کہ ہر نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ جمع کی جائے گی۔

(١٤٢٥٢) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ بِجَمْعٍ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ.

(۱۴۲۵۲) حضرت محمد بن ابو اسماعیل ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ریشید کے ساتھ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اقامت کے ساتھ ادا کی۔

(١٤٢٥٣) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ صَلَّى الصَّلاَتَيْنِ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ.

(۱۴۲۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں دونوں نمازیں ایک اقامت کے ساتھ ادا فرمائیں۔

(١٤٢٥٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ حُمَيْدٍ؛ أَنَّ عُمَرَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ.

(۱۴۲۵۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغرب وعشاء کی نماز ایک اقامت کے ساتھ ادا فرمائی۔

(١٤٢٥٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ الأَسْوَدَ أَقَامَ الصَّلاَةَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، ثُمَّ تَعَشَّى ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ.

(۱۴۲۵۵) حضرت اسود ریشید نے مغرب کی نماز مزدلفہ میں ادا کی پھر رات کا کھانا کھایا اور پھر عشاء کی نماز ادا فرمائی۔

(١٤٢٥٦) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ سَالِمٍ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ ، بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ ، فَلَقِيتُ نَافِعًا فَقُلْتُ لَهُ : هَكَذَا كَانَ يَصْنَعُ عَبْدُ اللهِ ؟ قَالَ : هَكَذَا ، فَلَقِيتُ عَطَاءً فَقُلْتُ : قَدْ كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ لاَ صَلاَةَ إِلاَّ بِإِقَامَةٍ.

(۱۴۲۵۶) حضرت عبد الکریم ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم ریشید کے پیچھے مغرب وعشاء کی نماز مزدلفہ میں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کی، میری ملاقات حضرت نافع ریشید سے ہوئی، میں نے ان سے عرض کیا کہ حضرت عبد اللہ ریشید نے اس طرح کیا ہے؟ آپ ریشید نے فرمایا اسی طرح ہے پھر میری حضرت عطاء ریشید سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے کہا: تحقیق میں ان سے کہہ چکا ہوں کہ کوئی نماز بغیر اقامت کے نہیں ہے۔

(٣٠٧) فِي رَجُلٍ أُحْصِرَ بِالْحَجِّ ، فَبَعَثَ بِهَدْيٍ ، فَلَمْ يُنحَرْ حَتَّى حَلَّ

کوئی شخص سفر حج میں محصور ہو جائے پھر وہ ھدی بھیج دے لیکن اس کی قربانی سے پہلے ہی وہ احرام کھول دے

(١٤٢٥٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : عَلَيْهِ هَدْيٌ آخَرُ.

(۱۴۲۵۷) حضرت ابراہیم ویشیئے فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں اس پر دوسری ھدی لازم ہے۔

(١٤٢٥٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : عَلَيْهِ هَدْيٌ آخَرُ.

(۱۴۲۵۸) حضرت عطاء ویشیئے بھی یہی فرماتے ہیں۔

(١٤٢٥٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۴۲۵۹) حضرت حسن ویشیئے بھی یہی فرماتے ہیں۔

(١٤٢٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ هَدْيَهُ ، قَالَ : عَلَيْهِ هَدْيٌ آخَرُ.

(۱۴۲۶۰) حضرت مجاہد ویشیئے فرماتے ہیں کہ اگر ھدی کی قربانی سے پہلے ہی حلق کروالے تو اس پر دوسری ھدی لازم ہے۔

(١٤٢٦١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : عَلَيْهِ دَمٌ ، قَالَ الأَعْمَشُ : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، بِمِثْلِهِ.

(۱۴۲۶۱) حضرت علقمہ ویشیئے فرماتے ہیں کہ اس پر دم لازم ہے، حضرت اعمش ویشیئے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ویشیئے سے اس کا ذکر کیا تو آپ ویشیئے نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس تفاشن سے اسی طرح منقول ہے۔

(١٤٢٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَذْبَحُ شَاةً ، أَوْ يُطْعِمُ سِتَّةَ مَسَاكِينَ ، أَوْ يَصُومُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ.

(۱۴۲۶۲) حضرت ابراہیم ویشیئے فرماتے ہیں کہ ایسا شخص یا تو بکری ذبح کرے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یا تین دن کے روزے رکھے۔

(٢٠٨) فِي مَوَاقِيتِ الْحَجِّ

حج کے لیے میقات

(١٤٢٦٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ ، وَلأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ ، وَلأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ، وَلأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا ، فَقَالَ

رَجُلٌ :فَلأَهْلِ الْعِرَاقِ ؟ قَالَ :لاَ عِرَاقَ يَوْمَئِذٍ. (بخاری ۷۳۴۴۔ احمد ۲/ ۱۴۰)

(۱۴۲۶۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا: اور شام والوں کے لیے جحفہ، اور یمن والوں کے لیے یلملم اور نجد والوں کے لیے قرن، ایک شخص نے عرض کیا کہ عراق والوں کے لیے کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دن عراق نہ تھا۔

(١٤٢٦٤) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مِنْ أَيْنَ نُهِلُّ ؟ قَالَ :يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ ، وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :وَيَقُولُونَ :وَأَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ. (بخاری ۱۵۲۵۔ ترمذی ۸۳۱)

(۱۴۲۶۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کہاں سے احرام باندھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے جحفہ سے احرام باندھیں اور نجد والے قرن سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔

(١٤٢٦٥) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ ، وَلأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ ، وَلأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَتِهَامَةَ ، وَلأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا ، وَلأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ. (مسلم ۸۴۰۔ احمد ۳/ ۳۳۳)

(۱۴۲۶۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا: اور شام والوں کے لیے جحفہ اور یمن والوں کے لیے یلملم اور تھامہ اور نجد والوں کے لیے قرن اور عراق والوں کے لیے ذات عرق مقرر فرمایا۔

(١٤٢٦٦) حدَّثَنَا يَحْيَى بن آدم ، قَالَ :حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ ، وَلأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ ، وَلأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ ، وَلأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ، وَقَالَ :هُنَّ لَهُمْ ، وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ ، حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ.

(بخاری ۱۵۲۶۔ ابوداؤد ۱۷۳۵)

(۱۴۲۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلملم اور پھر فرمایا یہ ان کے لیے اور ان کے علاوہ ہر اس شخص کے لیے میقات ہے جو حج یا عمرہ کے ارادہ سے آئے، اور جو ان سے پہلے ہیں تو وہ جہاں پیدا ہوئے ہیں وہاں سے

باندھ لیں یہاں تک کہ مکہ والے مکہ مکرمہ سے ہی باندھ لیں۔

(١٤٢٦٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ. (ترمذی ۸۳۲۔ ابو داؤد ۱۷۳۷)

(۱۴۲۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق والوں کے لیے مقام عقیق میقات مقرر فرمایا۔

(١٤٢٦٨) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ.

(۱۴۲۶۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لیے ذات عرق میقات مقرر فرمایا۔

(١٤٢٦٩) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :مِنْ أَيْنَ نُهِلُّ ؟ قَالَ :مِنَ الْبَيْدَاءِ ، مِنْهَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَجَّةٍ ، وَمِنْهَا أَهَلَّ لِعُمْرَتِهِ.

(۱۴۲۶۹) حضرت عبد الملک بن ابو کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ میں کہاں سے احرام باندھوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مقام بیداء سے، یہاں سے ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا اور عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

(١٤٢٧٠) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ وَقَّتَ لأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ.

(۱۴۲۷۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق والوں کے لیے ذات عرق میقات مقرر فرمایا۔

(١٤٢٧١) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ لأَهْلِ الْعِرَاقِ :انْظُرُوا حِذَاءَ قَرْنٍ ، فَوَجَدُوا حِذَائَهَا ذَاتَ عِرْقٍ ، وَقَرْنٌ أَقْرَبُ إِلَى مَكَّةَ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ ، قَالَ :فَجَعَلَهُ لأَهْلِ الْعِرَاقِ.

(۱۴۲۷۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق والوں سے فرمایا: قرن کے برابر کوئی جگہ دیکھو، انھوں نے اس کے برابر (مقابل) ذات عرق کو پایا، اور قرن ذات عرق کے مقابلے میں مکہ کے زیادہ قریب تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے عراق والوں کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا۔

(١٤٢٧٢) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَدَعُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِهِ يُجَاوِزُ الْعَقِيقَ ، إِلاَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۴۲۷۲) حضرت اسود رحمہ اللہ اپنے گھر والوں میں سے کسی کو بھی بغیر احرام باندھے مقام عقیق سے تجاوز کرنے نہ دیتے۔

(١٤٢٧٣) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :حُدَّ لِلنَّاسِ خَمْسَةٌ :لأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ ، وَلأَهْلِ مَكَّةَ التَّنْعِيمُ ، وَلأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةُ ، وَلأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ ، وَلأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ ، أَوْ قَالَ :لأَهْلِ الْعِرَاقِ قَرْنٌ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ قَالُوا لابْنِ عَبَّاسٍ :لَيْسَ لَنَا طَرِيقٌ عَلَى قَرْنٍ ، قَالَ :إِزَائَهُ ذَاتُ عِرْقٍ.

(۱۴۲۷۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے لیے پانچ میقات بنائے گئے۔ مدینہ منورہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ ،

مکہ مکرمہ والوں کے لیے تنعیم، شام والوں کے لیے جحفہ، یمن والوں کے لیے یلملم، نجد والوں کے لیے قرن یا عراق والوں کے لیے قرن، پھر جب کچھ عرصہ گزرا تو لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: ہمارا راستہ قرن سے نہیں ہے تو اس کا مقابل ذات عرق کو کر دیا گیا۔

(١٤٢٧٤) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُحْرِمُ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ ، وَلاَ يُكَلِّمُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ ، إِلاَّ مَا لاَ بُدَّ مِنْهُ.

(۱۴۲۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ ذات عرق سے احرام باندھتے اور جب تک طواف مکمل نہ کر لیتے کسی سے کلام نہ فرماتے ہاں اگر بہت ضروری بات ہوتی تو فرما لیتے۔

(١٤٢٧٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرٍ، قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدٍ فَأَحْرَمْنَا مِنَ الْعَقِيقِ.

(۱۴۲۷۵) حضرت ثویر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ علیہ کے ساتھ حج کیا دونوں نے مقام عقیق سے حج کے لیے احرام باندھا۔

(١٤٢٧٦) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْد بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَأَحْرَمَ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ.

(۱۴۲۷۶) حضرت ابراہیم بن عبد الأعلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حج کرنے کے لیے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا آپ رضی اللہ عنہ نے ذات عرق سے احرام باندھا۔

(١٤٢٧٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَسْرُوقًا يَقُولُ : لأَهْلِ الْعِرَاقِ الْعَقِيقُ.

(۱۴۲۷۷) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عراق والوں کے لیے میقات مقام عقیق ہے۔

(٢٠٩) فِي الرَّجُلِ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ ، فَلاَ يَقُلْ إِنِّي حَاجٌّ ، وَمَا يَقُولُ

کوئی شخص مکہ مکرمہ سے نکلے تو وہ یوں نہ کہے کہ میں حج کرنے والا ہوں (حاجی ہوں) اور وہ کیا کہے

(١٤٢٧٨) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : إِذَا خَرَجْتَ وَأَنْتَ تُرِيدُ الْحَجَّ فَلاَ تَقُلْ : إِنِّي حَاجٌّ حَتَّى تُهِلَّ ، قَالَ : فَقُلْتُ : أَيَّ شَيْءٍ أَقُولُ ؟ قَالَ : قُلْ : إِنِّي مُسَافِرٌ.

(۱۴۲۷۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم نکلو اور تمہارا ارادہ حج کرنے کا ہو تو جب تک احرام نہ باندھ لو یوں مت کہو کہ میں حج کرنے والا ہوں۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا تو پھر میں کیا کہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یوں کہو کہ میں مسافر ہوں۔

(١٤٢٧٩) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ أَرَادَ هَذَا الْوَجْهَ فَلاَ

يَقُلْ إِنِّي حَاجٌّ ، إِنَّمَا الْحَاجُّ الْمُحْرِمُ ، وَلْيَقُلْ إِنِّي وَافِدٌ.

(۱۴۲۷۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو حج کے لیے نکلنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ یوں نہ کہے کہ میں حج کرنے جارہا ہوں، کیونکہ حاجی تو وہ ہے جو محرم ہے، اس کو چاہئے کہ وہ یوں کہے کہ میں مسافر، قاصد ہوں۔

(١٤٢٨٠) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحُجُّ فَيَبْدُو لَهُ أَنْ يَرْجِعَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَرْجِعَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ.

(۱۴۲۸۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی حج کرنے جارہا ہو، پھر احرام باندھنے سے قبل واپس لوٹنا ظاہر ہو جائے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ احرام باندھنے سے قبل واپس جانے میں کوئی حرج نہیں۔

(١٤٢٨١) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَرْجِعَ ، رَجَعَ مَا لَمْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ.

(۱۴۲۸۱) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص مکہ مکرمہ سے حج کی نیت سے نکلے پھر اس کو واپس لوٹنا پڑ جائے تو جب تک اس نے حج کے لیے احرام نہیں باندھا واپس لوٹ سکتا ہے۔

(١٤٢٨٢) حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُسٍ قَالاَ : إِنْ شَاءَ تَمَّ ، وإِنْ شَاءَ رَجَعَ.

(۱۴۲۸۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو حج مکمل کرے اور اگر چاہے تو واپس لوٹ جائے۔

(٢١٠) فِي الْحَلاَلِ يَتَكَلَّمُ فِي التَّلْبِيَةِ

بغیر احرام باندھے شخص تلبیہ پڑھ سکتا ہے

(١٤٢٨٣) حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ ضُبَاعَةَ ابْنَةَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ ، أَفَأَشْتَرِطُ ؟ قَالَ : نَعَمْ اشْتَرِطِي ، قَالَتْ : كَيْفَ أَقُولُ ؟ قَالَ : قُولِي : لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، مَحِلِّي مِنَ الأَرْضِ حَيْثُ حَبَسْتَنِي.

(مسلم ۱۰۶۔ احمد ۱/ ۳۳۷)

(۱۴۲۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں تو کیا میں اس کے لیے کوئی علامت مقرر کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں مقرر کرلو، انھوں نے عرض کیا کہ میں کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہہ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ اور احرام اس جگہ سے باندھ جہاں سے تجھے روکا گیا تھا۔

(١٤٢٨٤) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ يُلَبِّي وَلَيْسَ بِمُحْرِمٍ.

(۱۴۲۸۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ بغیر احرام باندھے تلبیہ پڑھا کرتے تھے۔

(١٤٢٨٥) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ؛ فِي الرَّجُلِ يُعَلِّمُ الرَّجُلَ التَّلْبِيَةَ وَهُوَ حَلاَلٌ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۴۲۸۵) حضرت حکم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص محرم نہیں ہے اور وہ کسی دوسرے کو تلبیہ سکھاتا ہے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٤٢٨٦) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۴۲۸۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں۔

(١٤٢٨٧) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُونَا يُعَلِّمُونَا ذَلِكَ.

(۱۴۲۸۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اہل ہمیں اس کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

(١٤٢٨٨) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ قَالَ : كَانَا لاَ يَرَيَانِ بِهِ بَأْسًا.

(۱۴۲۸۸) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٣١١) فِي حُرْمَةِ الْبَيْتِ وَتَعْظِيمِهِ

بیت اللہ کی حرمت اور اس کی تعظیم کا بیان

(١٤٢٨٩) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَزَالُ هَذِهِ الأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوا هَذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيمِهَا ، فَإِذَا ضَيَّعُوا ذَلِكَ هَلَكُوا. (ابن ماجه ٣١١٠۔ احمد ۴/ ٣٤٧)

(۱۴۲۸۹) حضرت عیاش بن ابو ربیعہ المخزومی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ امت ہمیشہ خیر پر رہے گی جب تک کہ یہ لوگ بیت اللہ کی تعظیم کا حق ادا کرتے رہیں گے اور جب انھوں نے اس کے حق اور عظمت کو ضائع کر دیا تو یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔

(١٤٢٩٠) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذِهِ حَرَمٌ - يَعْنِي مَكَّةَ - حَرَّمَهَا الله يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَوَضَعَ هَذَيْنِ الأَخْشَبَيْنِ لَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي ، وَلاَ تَحِلُّ لأَحَدٍ بَعْدِي ، وَلَمْ تَحِلَّ لِي إِلاَّ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ، وَلاَ يُخْضَدُ شَوْكُهَا ، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا ، وَلاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا ، وَلاَ تُرْفَعُ لُقَطَتُهَا إِلاَّ لِمُنْشِدٍ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ لاَ صَبْرَ لَهُمْ عَنِ الإِذْخِرِ ، لِقَيْنِهِم وَلِبنَائِهِم ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِلاَّ الإِذْخِرَ.

(بخاری ١٥٨٧۔ مسلم ٩٨٦)

(۱۴۲۹۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ مکہ مکرمہ حرم ہے، اللہ تعالیٰ نے جس دن زمین وآسمان کو پیدا فرمایا اس دن اس کو حرم بنایا اور اس کو دو لکڑیوں (شہتیریوں) پر رکھا، میرے سے پہلے اور میرے بعد یہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کے کچھ حصہ میں حلال ہوا تھا، اس کے کانٹوں کو نہیں اکھیڑا جائے گا اور اس کے شکار کو نہیں بھگایا جائے گا اور اس کی گھاس وغیرہ (جڑی بوٹیاں) نہیں کاٹی جائیں گی اور اس میں گری ہوئی چیز نہیں اٹھائیں گے، سوائے اس کی تشہیر کرنے کے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مکہ والے تعمیرات کے سلسلہ میں اذخر پر صبر نہیں کر سکتے (اس کو وہ ضرور کاٹیں گے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوائے اذخر کے (اس کو کاٹ سکتے ہیں)۔

(١٤٢٩١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : يَا أَهْلَ مَكَّةَ ، اتَّقُوا اللَّهَ فِي حَرَمِ اللهِ ، أَتَدْرُونَ مَنْ كَانَ سَاكِنَ هَذَا الْبَلَدِ ؟ كَانَ بِهِ بَنُو فُلاَنٍ فَأَحَلُّوا حُرَمَهُ فَأُهْلِكُوا ، وَكَانَ بِهِ بَنُو فُلاَنٍ فَأَحَلُّوا حُرَمَهُ فَأُهْلِكُوا ، حَتَّى ذَكَرَ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ أَنْ يَذْكُرَ ، ثُمَّ قَالَ : لأَنْ أَعْمَلَ عَشْرَ خَطَايَا بِرُكْبَةٍ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْمَلَ هَاهُنَا خَطِيئَةً وَاحِدَةً.

(۱۴۲۹۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے اہل مکہ! اللہ سے ڈرو اللہ کے حرم کے بارے میں، کیا تم جانتے ہو کہ اس شہر میں کون رہا ہے؟ فلاں قبیلہ نے اس کی حرمت کو حلال سمجھا تو وہ ھلاک کر دیئے گئے، اور فلاں قبیلہ نے اس کی حرمت کو حلال سمجھا تو وہ ھلاک کر دیئے گئے، یہاں تک کہ ذکر کیا جو اللہ پاک نے چاہا عرب کے قبائل میں سے کہ ان کو ذکر کیا جائے، پھر فرمایا کہ میں مقام رکبہ میں دس غلطیاں (گناہ) کروں یہ مجھے اس سے پسند ہے کہ میں یہاں پر (حرم) میں ایک غلطی (گناہ) کروں۔

(١٤٢٩٢) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا ، وَإِنْ هَمَّ بِعَدَنِ أَبْيَنَ أَنْ يَقْتُلَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، أَذَاقَهُ اللَّهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ﴾.

(۱۴۲۹۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص گناہ اور برائی کا ارادہ کرے تو جب تک وہ اس پر عمل نہ کرے وہ لکھا نہیں جاتا، لیکن اگر کوئی شخص حرم میں گناہ کا ارادہ کرے کہ وہ مسجد حرام کے پاس قتل کرے گا تو اللہ پاک اس کو دردناک عذاب چکھائیں گے پھر آپ نے سورۃ الحج کی یہ آیت تلاوت فرمائی، ﴿وَ مَنْ يُرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ﴾.

(١٤٢٩٣) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : إِنَّ الْحَرَمَ مُحَرَّمٌ فِي السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ مِقْدَارُهُ مِنَ الأَرْضِ ، وَإِنَّ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ مُقَدَّسٌ فِي السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ مِقْدَارُهُ مِنَ الأَرْضِ.

(۱۴۲۹۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ حرم تمام آسمانوں میں (سات آسمان) محترم ومقدس ہے اور اس کی پیمائش زمین سے ہے اور بیت المقدس ساتوں آسمانوں میں مقدس اور محترم ہے اور اس کی پیمائش زمین سے ہے۔

(۱٤۲۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : كَانَ النَّاسُ إِذَا كَانَ الْمَوْسِمُ بِالْجَاهِلِيَّةِ خَرَجُوا فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ بِمَكَّةَ ، وَإِنَّهُ تَخَلَّفَ رَجُلٌ سَارِقٌ فَعَمَدَ إِلَى قِطْعَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَوَضَعَهَا ، ثُمَّ دَخَلَ لِيَأْخُذَ أَيْضًا ، فَلَمَّا أَدْخَلَ رَأْسَهُ صَرَّهُ الْبَابُ ، فَوَجَدُوا رَأْسَهُ فِي الْبَيْتِ ، وَاسْتَهُ خَارِجًا ، فَأَلْقَوْهُ لِلْكِلاَبِ وَأَصْلَحُوا الْبَيْتَ.

(۱۴۲۹۴) حضرت ابن سابط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ جاہلیت میں میلہ پر نکلے تو مکہ میں کوئی شخص بھی باقی نہ رہا، ایک شخص جو چور تھا وہ پیچھے رہ گیا اور اس نے سونے کے ایک ٹکڑے کے چوری کرنے کا ارادہ کیا اور اس کو رکھ دیا، پھر بعد میں جب وہ داخل ہوا تا کہ اس کو سونے کے ٹکڑے کو اٹھا لے، جب اس نے اپنا سر داخل کیا تو دروازہ اس پر تنگ ہوگیا، لوگوں نے اس کے سر بیت اللہ میں اور اس کی پشت کو باھر پایا تو اس کو اٹھا کر کتوں کے لیے پھینک دیا اور بیت اللہ صاف و پاک کر دیا۔

(۱٤۲۹٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّهُ كَانَ لَهُ فُسْطَاطَانِ ؛ أَحَدُهُمَا فِي الْحَرَمِ وَالآخَرُ فِي الْحِلِّ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ صَلَّى فِي الَّذِي فِي الْحَرَمِ ، وَإِذَا كَانَتْ لَهُ الْحَاجَةُ إِلَى أَهْلِهِ ، جَاءَ إِلَى الَّذِي فِي الْحِلِّ ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ مَكَّةَ مَكَّةُ.

(۱۴۲۹۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے دو خیمے ہوتے، ایک خیمہ حرم میں اور دوسرا خیمہ حرم کے باہر، اگر نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اس خیمہ میں پڑھتے تو جو حرم میں ہوتا اور اگر ان کو گھریلو ضرورت پیش آتی تو اس خیمہ میں تشریف لے جاتے جو حرم سے باھر ہوتا، ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ بیشک مکہ تو مکہ (قابل احترام وعظمت) ہے۔

(۱٤۲۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا لاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا ؟ قَالَ : تُحَوِّلُهُ مِنَ الظِّلِّ إِلَى الشَّمْسِ ، وَتَنْزِلُ مَكَانَهُ.

(۱۴۲۹۶) حضرت خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ (حدیث میں ہے کہ) اس کے شکار کو نہ بھگاؤ (اس کا کیا مطلب ہے) آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تم اس کو سائے سے دھوپ میں منتقل کر کے خود اس کی جگہ اترو اور ٹھہرو یہ مراد ہے۔

(۲۱۲) فِيمَنْ يَهْدِمُ الْبَيْتَ ، مَنْ هُوَ ؟

خانہ کعبہ کو کون سا شخص گرائے گا؟

(۱٤۲۹۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ.

(بخاری ۱۵۹۱۔ مسلم ۵۷)

(۱۴۲۹۷) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: خانہ کعبہ کو حبشہ کا چھوٹی پنڈلیوں والا شخص منہدم کرے گا۔

(۱٤۲۹۸) حدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْحَبَشِ ، أَصْلَعَ ، أَصْمَعَ ، حَمْشِ السَّاقَيْنِ ، جَالِسٌ عَلَيْهَا وَهُوَ يَهْدِمُهَا.

(۱۴۲۹۸) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ گویا کہ میں حبشہ کے اس شخص کو دیکھ رہا ہوں جس کے سر کے بال آگے سے اڑے ہوئے ہیں، چھوٹے کانوں اور چھوٹی پنڈلیوں والا اس پر بیٹھا اس کو منہدم کر رہا ہے۔

(۱٤۲۹۹) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ سَمِعَ ابْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : كَأَنِّي بِهِ أُصَيْلِعُ ، أُفَيْدِعُ ، قَائِمٌ عَلَيْهَا يَهْدِمُهَا بِمِسْحَاتِهِ ، فَلَمَّا هَدَمَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ جَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى صِفَةِ ابْنِ عَمْرٍو فَلَمْ أَرَهَا.

(احمد ۲۲۰)

(۱۴۲۹۹) حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا کہ وہ شخص جس کے سر کے بال اڑے ہوئے ہیں اور پاؤں اور ہاتھوں کے جوڑوں میں ٹیڑھا پن ہے اس پر کھڑا ہے اور اس کو گرا رہا ہے، حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے گرایا تو میں نے وہ صفات آپ میں دیکھنے کی کوشش کی جو حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائیں تھی لیکن میں نے اس کو نہ پایا۔

(۱٤۳۰۰) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَمَّا أَجْمَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهَا ، خَرَجْنَا إِلَى مِنًى ثَلاَثًا نَنْتَظِرُ الْعَذَابَ.

(۱۴۳۰۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کعبہ کو گرانے کے لیے لوگوں کو جمع کیا تو ہم لوگ تین دن کے لیے منیٰ چلے گئے اور اللہ کے عذاب کا انتظار کرتے رہے۔

(۱٤۳۰۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ عَلِيمٍ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : لَيُحْرَقَنَّ هَذَا الْبَيْتُ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الزُّبَيْرِ.

(۱۴۳۰۱) حضرت سلمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آل زبیر رضی اللہ عنہ کے ایک شخص کے ہاتھ سے کعبہ منہدم کیا جائے گا۔

(۱٤۳۰۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَمَّا هُدِمَ الْبَيْتُ ، وُجِدَ فِيهِ صَخْرَةٌ مَكْتُوبٌ فِيهَا : أَنَا اللَّهُ ذُو بَكَّةَ ، صُغْتُهُ يَوْمَ صُغْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ، حَفَفْتُهُ بِسَبْعَةِ أَمْلاَكٍ حُنَفَاءَ ، بَارَكْتُ لأَهْلِهِ فِي السَّمْنِ وَالسَّمِينِ ، لاَ يَزُولُ حَتَّى يَزُولَ الأَخْشَبَانِ ، يَعْنِي الْجَبَلَيْنِ ، وَأَوَّلُ مَنْ يَحِلُّهَا أَهْلُهَا.

(۱۴۳۰۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بیت اللہ کو گرایا گیا تو ایک پتھر ملا جس پر یہ تحریر تھا: میں خدا ہوں مکہ شہر کا مالک، میں نے اس کو اس دن بنایا تھا جس دن میں نے چاند و سورج کو بنایا تھا، میں نے اس کو سات سیدھی املاک سے ڈھانپا ہے۔
میں نے ان کے رہنے والوں کے لیے گھی اور سالن میں برکت رکھی ہے، اور یہ نہیں زائل ہوگا یہاں تک کہ یہ دو پہاڑ زائل

اور ختم ہو جائیں اور سب سے پہلے اس حرمت کا حلال سمجھنے والے اس کے رہائشی ہوں گے۔

(۱٤۳۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، قَالَ : لَمَّا كُسِرَ الْبَيْتُ ، جَاءَ سَيْلٌ فَقَلَبَ حَجَرًا مِنْ حِجَارَةِ الْبَيْتِ ، فَإِذَا مَكْتُوبٌ فِيهِ : أَنَا اللَّهُ ذُو بَكَّةَ ، صُغْتُهُ يَوْمَ صُغْتُ الْجَبَلَيْنِ ، بَنَيْتُهُ عَلَى وَجْهِ سَبْعَةِ أَمْلاَكٍ حُنَفَاءَ ، لَيْسُوا يَهُودًا ، وَلاَ نَصَارَى.

(۱۴۳۰۳) حضرت ضحاک بن مزاحم ؒ فرماتے ہیں کہ جب بیت اللہ کو منہدم کیا گیا تو ایک سیلاب نما پانی کا ریلا آیا جس نے بیت اللہ کے ایک پتھر کو الٹ دیا تو اس پر تحریر تھا: میں بیت اللہ والا خدا ہوں، میں نے اس کو اس دن بنایا جس دن میں نے پہاڑوں کو بنایا اور میں نے اس کو سات سیدھی املاک کے سامنے بنایا جو یہودی اور عیسائی نہ تھے۔

(۱٤۳۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ قَرَأَ كِتَابًا فِي بحتخه فِي سَقْفِ الْبَيْتِ ، أَوْ أَسْفَلَ مَقَامِ إبْرَاهِيمَ : أَنَا اللَّهُ ذُو بَكَّةَ ، بَنَيْتُهُ عَلَى وُجُوهِ سَبْعَةِ أَمْلاَكٍ حُنَفَاءَ ، بَارَكْتُ لأَهْلِهِ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ ، وَجَعَلْت رِزْقَ أَهْلِهِ مِنْ ثَلاَثَةِ سُبُلٍ ، وَلاَ يَسْتَحِلُّ حُرْمَتَهُ أَوَّلَ مَنْ أَهْلُهُ.

(۱۴۳۰۴) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے وہ مکتوب پڑھا جو بیت اللہ کی چھت کی دیواروں سے یا مقام ابراہیم کے نیچے سے ملا تھا (اس میں تحریر تھا) میں بیت اللہ والا خدا ہوں، میں نے اس کو سات املاک کے سامنے بنایا ہے، میں نے اس کے رہنے والوں کے لیے کھانے پینے (گوشت اور پانی) کی چیزوں میں برکت رکھی، اور اس کے رہنے والے کے رزق کو تین راستوں سے بنایا اور سب سے پہلے اس کی حرمت کو حلال سمجھنے والے اس کے اھل ہیں۔

(۲۱۳) مِنْ كَرِهَ هَدْمَهُ

جن حضرات نے بیت اللہ کے گرانے کو ناپسند سمجھا

(۱٤۳۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِينَاءَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : إذَا رَأَيْتُمْ قُرَيْشًا قَدْ هَدَمُوا الْبَيْتَ ، ثُمَّ بَنَوْهُ فَزَوَّقُوهُ ، فَإِنَ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فَمُتْ.

(۱۴۳۰۵) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ جب تم قریش کو دیکھو کہ وہ بیت اللہ کو منہدم کر کے اس کی دوبارہ تعمیر اور نقش ونگار کر رہے ہیں، تو اگر تم طاقت رکھتے ہو تو ان کو اس سے روکو اگر اس معاملہ میں تمہاری جان چلی جاتی ہے تو جان قربان کرنے سے دریغ نہ کرو۔

(۱٤۳۰٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ آخِذًا بِلِجَامِ دَابَّةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إذَا هَدَمْتُمْ هَذَا الْبَيْتَ ، فَلَمْ تَدَعُوا حَجَرًا عَلَى حَجَرٍ؟ قَالُوا: وَنَحْنُ عَلَى الإِسْلاَمِ؟ قَالَ: وَنَحْنُ عَلَى الإِسْلاَمِ ، قُلْتُ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : ثُمَّ يُبْنَى أَحْسَنَ مَا كَانَ ، فَإِذَا رَأَيْتَ مَكَّةَ قَدْ بُعِجَتْ

كَظَائِمِ ، وَرَأَيْتَ الْبِنَاءَ يَعْلُو رُؤُوسَ الْجِبَالِ ، فَاعْلَمْ أَنَّ الأَمْرَ قَدْ أَظَلَّكَ.

(۱۴۳۰۶) حضرت عطاء ویلیٹیو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی لگام کو پکڑا ہوا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم لوگ اس بیت اللہ کو منہدم کرو گے اور کوئی پتھر کسی پتھر پر نہیں چھوڑو گے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ کیا اس وقت ہم اسلام پر ہوں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ہاں) اس وقت ہم اسلام پر ہوں گے، میں نے عرض کیا کہ پھر ایسا کیوں ہوگا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر اس کو اس سے اچھی تعمیر پر بنایا جائے گا، جب تم دیکھو کہ مکہ مکرمہ میں پانی کی چھوٹی نہریں نکل پڑی ہیں اور تم دیکھو کہ عمارتیں پہاڑوں سے بلند ہیں تو جان لینا کہ معاملہ تمہارے قریب آ گیا ہے (قیامت قریب ہے)۔

(١٤٣٠٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : تَمَتَّعُوا مِنْ هَذَا الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ ، فَإِنَّهُ سَيُرْفَعُ وَيُهْدَمُ مَرَّتَيْنِ ، وَيُرْفَعُ فِي الثَّالِثَةِ.

(۱۴۳۰۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کے اٹھائے جانے سے قبل اس سے فائدہ حاصل کرلو، بیشک عنقریب یہ اٹھایا جائے گا اور منہدم ہوگا دو بار، اور پھر اٹھایا جائے گا تیسری بار۔

(١٤٣٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كَانَ عِنْدَنَا سَعَةٌ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ ، وَلَبَنَيْتُهَا وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ ؛ بَابًا يَدْخُلُ مِنْهُ النَّاسُ ، وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ ، قَالَ : فَلَمَّا وَلِيَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هَدَمَهَا ، فَجَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ ، فَكَانَتْ كَذَلِكَ ، فَلَمَّا ظَهَرَ الْحَجَّاجُ عَلَيْهِ هَدَمَهَا وَأَعَادَ بِنَائَهَا الأَوَّلَ. (بخاری ۱۵۸۳۔ مسلم ۹۶۸)

(۱۴۳۰۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس گنجائش (اور طاقت) ہوتو میں کعبہ گراؤں اور اس کی دوبارہ تعمیر اس طرح کروں کہ اس میں دو دروازے بناؤں، ایک دروازہ لوگوں کے داخل ہونے کے لیے اور دوسرا دروازہ جس سے وہ باہر نکلیں، راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ امیر بنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے کعبہ کو گرایا اور آپ نے اس کے دو دروازے بنائے، پھر یہ اسی طرح رہا، جب حجاج بن یوسف آپ رضی اللہ عنہ پر غالب آیا تو اس نے خانہ کعبہ کو گرا کر اس کو پہلی طرز پر دوبارہ تعمیر کردیا۔

(٣١٤) فِي الرِّعَاءِ ، كَيْفَ يَرْمُونَ ؟

چرواہے کس طرح رمی کریں؟

(١٤٣٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا ، وَيَدَعُوا يَوْمًا. (ابو داؤد ۱۹۷۰۔ ابن ماجہ ۳۰۳۶)

(۱۴۳۰۹) حضرت ابو البداح بن عدی ویلیٹیو کے والد سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو اجازت دی ہے کہ وہ ایک

دن رمی کریں اور ایک دن رمی کو چھوڑ دیں۔

(۱٤۳۱۰) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا لَيْلاً. (بيهقى ۱۵۱)

(۱۴۳۱۰) حضرت عطاء ؒ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے چرواہوں کو اجازت دی ہے کہ وہ رات میں رمی کرلیں۔

(۱٤۳۱۱) حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَبِيتُوا عَنْ مِنًى ، قَالَ : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلزُّهْرِيِّ ؟ فَقَالَ :الرِّعَاءُ يَرْمُونَ لَيْلاً ، وَلاَ يَبِيتُونَ.

(۱۴۳۱۱) حضرت عطاء ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے چرواہوں کو رخصت دی تھی کہ وہ رات منیٰ میں گزار لیں، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری ؒ سے اس کا ذکر کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ چرواہے رات میں رمی تو کرتے تھے لیکن رات وہاں نہیں گزارتے تھے۔

(۱٤۳۱۲) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ رَمْيَ الْجِمَارِ نَوَائِبَ بَيْنَ رِعَاءِ الإِبِلِ ، يَأْمُرُ الَّذِينَ عِنْدَهُ فَيَرْمُونَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى الإِبِلِ ، وَيَأْتِي الَّذِينَ فِي الإِبِلِ فَيَرْمُونَ ، ثُمَّ يَمْكُثُونَ حَتَّى يَرْمُوهَا مِنَ الْغَدِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

(۱۴۳۱۲) حضرت ابن عمر ؓ نے جمرات کی رمی کو ایک مرتبہ اونٹوں کے چرواہوں کے درمیان اس طرح بنایا کہ آپ ؓ نے حکم فرمایا جو ان کے پاس تھے، تو انھوں نے سورج کے زائد ہونے پر رمی کی پھر وہ اپنے اونٹوں کے پاس چلے گئے، اور وہ چرواہے آگئے جو اونٹوں کے پاس تھے، پھر وہ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ اگلی صبح زوال شمس کے بعد انھوں نے رمی کی۔

(۲۱۵) فِي الْمَاشِي يَرْكَبُ

پیدل چلنے والا سوار ہو جائے

(۱٤۳۱۳) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :يَرْكَبُ الْمَاشِي إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ.

(۱۴۳۱۳) حضرت ابن عباس ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب جمرات کی رمی کرے تو پیدل چلنے والا سوار ہو جائے۔

(۱٤۳۱٤) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:لاَ يَرْكَبُ الْمَاشِي حَتَّى يَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا.

(۱۴۳۱۴) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جب تک مناسک حج مکمل نہ ہو جائیں پیدل چلنے والا سوار نہ ہو۔

(۱٤۳۱۵) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يَرْكَبُ الْمَاشِي حَتَّى يَصْدُرَ.

(۱۴۳۱۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جب تک مناسک حج مکمل نہ ہو جائیں پیدل سوار نہ ہو۔

(١٤٣١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۴۳۱۶) حضرت عطاء ؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٢١٦) فِي رَفعِ اليَدَينِ إِذَا رَمَى الجمرَةَ

جمرات کی رمی کرتے وقت رفع یدین کرنا

(١٤٣١٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولاَنِ : كُنَّا نَرَى عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُسَاوِيَ رَأْسَهُ ، وَيُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ، وَكَانَ حَصَاهُ مِثْلَ الْبُنْدُقَةِ الْحَادِرَةِ.

(۱۴۳۱۷) حضرت مجاہد ؒ اور حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس ؓ نے رمی کی تو ہم نے آپ کو دیکھا آپ ؓ نے ہاتھ اٹھائے، یہاں تک کہ آپ کے ہاتھ آپ کے سر کے برابر آ گئے، اور آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی، اور آپ کی کنکری موٹے کارتوس کے برابر تھی۔

(١٤٣١٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَلْيَرْفَعْ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

(۱۴۳۱۸) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ جب جمرات کی رمی کرے تو چاہئے کہ اپنے ہاتھوں کو اتنا اٹھائے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگے۔

(١٤٣١٩) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا ، فَدَعَا اللَّهَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعْنَا مَعَهُ ، فَمَا يَضَعُ يَدَيْهِ حَتَّى نَمَلَّ وَنَضَعَ أَيْدِينَا ، وَهُوَ كَمَا هُوَ.

(۱۴۳۱۹) حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ جب رمی فرمائی تو جمرہ کو اپنے سامنے رکھا اور اللہ پاک سے دعا کی اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا ہم نے بھی اپنے ہاتوں کو آپ کے ساتھ اٹھایا، پھر انھوں نے اپنے ہاتھوں کو نیچے نہیں کیا یہاں تک کہ اژدہام کی وجہ سے دھکم پیل شروع ہوگئی تو ہم نے اپنے ہاتھ نیچے کر لیے لیکن وہ جس طرح تھے اسی طرح رہے۔

(١٤٣٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : تُرْفَعُ الأَيْدِي عِنْدَ الْجِمَارِ.

(۱۴۳۲۰) حضرت ابن عباس ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جمرات کی رمی کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھایا جائے گا۔

(١٤٣٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِاللهِ يَقُولُونَ : تُرْفَعُ الأَيْدِي عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ.

(۱۴۳۲۱) حضرت عبداللہ ؓ کے اصحاب فرماتے ہیں کہ دونوں جمروں کی رمی کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھائیں گے۔

(۱۴۳۲۲) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَا :تُرْفَعُ الأَيْدِى عِنْدَ الْجِمَارِ.

(۱۴۳۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جمرہ کی رمی کرتے وقت رفع یدین کیا جائے گا۔

(۲۱۷) فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ ، وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ نُسُكِهِ شَيْءٌ

کوئی شخص فوت ہو جائے اور ابھی اس کے ذمے کچھ مناسک باقی ہوں

(۱۴۳۲۳) حدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحُجُّ فَيَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ نُسُكَهُ ، قَالَ يُقْضَى عَنْهُ مَا بَقِيَ مِنْ نُسُكِهِ.

(۱۴۳۲۳) حضرت حسن ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو مناسک حج مکمل کرنے سے قبل فوت ہو جائے، فرماتے ہیں کہ اس کے جو مناسک باقی رہ گئے ہیں وہ اس کی طرف سے پورے کیے جائیں گے۔

(۱۴۳۲۴) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي نَهِيكٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ طَاوُوسًا عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَتْ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهَا مِنْ نُسُكِهَا ؟ قَالَ :يُقْضَى عَنْهَا ، وَسَأَلْتُ الْقَاسِمَ ؟ فَقَالَ :لاَ عِلْمَ لِي بِمَا قَالَ طَاوُس ، قَالَ اللَّهُ :(لاَ تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى).

(۱۴۳۲۴) حضرت ابو نھیک ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس ؒ سے دریافت کیا کہ ایک عورت فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمہ ابھی حج کے کچھ مناسک باقی تھے؟ آپ ؒ نے فرمایا اس کی طرف سے ادا کیے جائیں گے، میں نے حضرت قاسم ؒ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ حضرت طاؤس ؒ نے جو فرمایا ہے مجھے اس بارے میں تو کوئی علم نہیں ہے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰی﴾.

(۲۱۸) فِي بَكَّةَ مَا هِيَ ، وَمَكَّةَ مَا هِيَ ؟

بکہ کون سی جگہ ہے اور مکہ کونسی جگہ ہے؟

(۱۴۳۲۵) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ :مَوْضِعُ الْبَيْتِ بَكَّةُ ، وَمَا سِوَى ذَلِكَ مَكَّةُ.

(۱۴۳۲۵) حضرت ابو مالک ؒ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کی جگہ بکہ ہے اور جو جگہ اس کے علاوہ ہے وہ مکہ ہے۔

(۱۴۳۲۶) حدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ :بَكَّةُ مَا حَوْلَ الْبَيْتِ ، وَمَكَّةُ مَا وَرَاءَ ذَلِكَ.

(۱۴۳۲۶) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ کے اردگرد والی جگہ بکہ ہے اور جو اس سے ہٹ کر ہے وہ مکہ ہے۔

(١٤٣٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : إِنَّمَا سُمِّيَتْ بَكَّةَ لأَنَّ النَّاسَ يَجِيئُونَهَا مِنْ كُلِّ جَانِبٍ حُجَّاجًا.

(۱۴۳۲۷) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کا نام بکہ اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ لوگ یہاں حج کرنے کے لیے آتے ہیں۔

(١٤٣٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَسُئِلَ : لِمَ سُمِّيَتْ بَكَّةَ ؟ قَالَ : لأَنَّهُمْ يَتَبَاكُّونَ فِيهَا.

(۱۴۳۲۸) حضرت سعید بن جبیر ویشید سے دریافت کیا گیا کہ اس کا نام بکہ کیوں رکھا گیا ہے؟ آپ ویشید نے فرمایا کیونکہ لوگ یہاں پر ہجوم کرتے ہیں اور رش کی وجہ سے ایک دوسرے کو دھکے لگتے ہیں۔

(١٤٣٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : إِنَّمَا سُمِّيَتْ بَكَّةَ لأَنَّ النَّاسَ يَتَبَاكُّونَ بِهَا.

(۱۴۳۲۹) حضرت عمرو بن سعید ویشید فرماتے ہیں کہ اس کا نام بکہ اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ لوگ یہاں پر ہجوم کرتے ہیں اور رش کی وجہ سے دھکے لگتے ہیں۔

(١٤٣٣٠) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ عمَرَ ، قَالَ : مَكَّةَ بُكَّتْ بَكًّا ، الذَّكَرُ فِيهَا كَالأُنْثَى.

(۱۴۳۳۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ مکہ ہجوم سے بھر دیا گیا ہے، اس نام میں مذکر اور مؤنث دونوں ہی استعمال ہوتے (یعنی یہ نام مذکر بھی اور مونث بھی دونوں طرح سے استعمال کیا سکتا ہے)۔

(١٤٣٣١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنَّمَا سُمِّيَتْ بَكَّةَ لأَنَّ النَّاسَ يَبُكُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، وَإِنَّهُ يَحِلُّ فِيهَا مَا لاَ يَحِلُّ فِي غَيْرِهَا.

(۱۴۳۳۱) حضرت مجاہد ویشید فرماتے ہیں کہ اس کا نام بکہ اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ یہاں لوگ بعض بعض کو دھکیلتے ہیں، اور یہاں پر وہ چیزیں بھی حلال ہیں جو اس کے علاوہ حلال نہیں۔

(١٤٣٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، قَالَ : بَكَّةُ مَوْضِعُ الْبَيْتِ ، وَمَا حَوْلَهُ مَكَّةُ.

(۱۴۳۳۲) حضرت عطیہ ویشید فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ کی جگہ بکہ ہے اور جو اس کے اردگرد ہے وہ مکہ ہے۔

(٣١٩) لِمَ سُمِّيَتْ عَرَفَةَ ؟

عرفہ نام کیوں رکھا گیا ہے؟

(١٤٣٣٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى بِإِبْرَاهِيمَ عَرَفَاتٍ ، فَقَالَ : عَرَفْتَ ؟

قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَمِنْ ثَمَّ سُمِّيَتْ عَرَفَاتٍ.

(۱۴۳۳۳) حضرت ابومجلز ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس عرفات میں تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ کو معلوم ہوگیا؟ انھوں نے فرمایا ہاں، اسی وجہ سے اس کا نام عرفات پڑ گیا۔

(۱٤۳۳٤) حدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِنَّمَا سُمِّيَتْ عَرَفَاتٍ لأَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُرِى إبْرَاهِيمَ الْمَنَاسِكَ فَيَقُولُ :عَرَفْتَ ؟ ثُمَّ يُرِيهِ فَيَقُولُ :عَرَفْتَ ؟ فَسُمِّيَتْ عَرَفَاتٍ.

(۱۴۳۳۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اس جگہ کا نام عرفات اس لیے پڑا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مناسک حج سکھاتے اور پھر پوچھتے کہ آپ کو پتہ چل گیا؟ پھر سکھاتے اور فرماتے معلوم ہوگیا؟ اسی وجہ سے اس کا نام عرفات پڑ گیا۔

(۲۲۰) فِي فَضْلِ زَمْزَمَ

آب زم زم کی فضیلت

(١٤٣٣٥) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ ، يَعْنِي زَمْزَمَ ، طَعَامُ مَنْ طَعِمَ.

(۱۴۳۳۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانے والے کے لیے خوراک ہے (یعنی اس سے بھوک بھی مٹ جاتی ہے)۔

(١٤٣٣٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي مَاءِ زَمْزَمَ :طَعَامُ مَنْ طَعِمَ ، وَشِفَاءُ مَنْ سَقِمَ.

(۱۴۳۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آب زم زم کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ کھانے والے کے لیے خوراک ہے (یعنی اس سے بھوک بھی مٹ جاتی ہے)۔

(١٤٣٣٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنَّا نُسَمِّي زَمْزَمَ شَبَّاعَةً ، وَنَزْعُمُ أَنَّهَا نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى الْعِيَالِ.

(۱۴۳۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کا نام شباعہ یعنی خوب سیر کرنے والا رکھا ہے اور ہم گمان کرتے ہیں کہ یہ بہترین مددگار ہے مفلس اور اھل وعیال والے کے لیے۔

(١٤٣٣٨) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ :إِنَّ فِي كِتَابِ اللهِ الْمُنَزَّلِ :أَنَّ مَاءَ زَمْزَمَ طَعَامُ طُعْمٍ ، وَشِفَاءُ سُقْمٍ.

(۱۴۳۳۸) حضرت کعب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بیشک قرآن پاک میں ہے کہ آب زم زم کھانوں میں سے ایک کھانا ہے اور مریض کے لیے باعث شفاء ہے۔

(١٤٣٣٩) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ كُرْكُم ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ :أَخْبِرْنِي عَنْ مَاءِ زَمْزَمَ ؟ فَقَالَ :أُخْبِرُكَ بِعَلَمٍ ، لاَ تُنْزَحُ ، وَلاَ تُنْزَفُ ، وَلاَ تُذَمُّ طَعَامُ مَنْ طَعِمَ، وَشِفَاءُ مَنْ سَقِمَ.

(۱۴۳۳۹) حضرت قیس بن کرکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ مجھے آب زم زم کے متعلق خبر دیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تجھے علم کے ساتھ خبر دوں گا، اس کے کنواں کو بالکل خالی اور ختم نہ کرو اور اس کی مذمت بھی نہ کرو بیشک یہ کھانوں میں سے ایک کھانا ہے اور مریض کے لیے باعث شفاء ہے۔

(١٤٣٤٠) حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّا ، وَزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ. (احمد ۳/ ۳۵۷۔ بیہقی ۱۴۸)

(۱۴۳۴۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آب زم زم ہر اس مقصد کے لیے ہے کہ جس مقصد کے لیے اس کو پیا جائے (یعنی جس مقصد سے پئیں گے وہ حاصل ہوگا)۔

(٢٣١) فِي الرَّجُلِ يُرِيدُ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ ، فَيُهِلَّ بِالْعُمْرَةِ

کوئی شخص حج کے احرام باندھنے کا ارادہ کرے پھر وہ عمرہ کا احرام باندھ لے

(١٤٣٤١) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :نِيَّته.

(۱۴۳۴۱) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں اس پر اس کی نیت ہے۔

(١٤٣٤٢) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، وَحَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ القَاسِمِ قَالَ :نِيَّتِهِ.

(۱۴۳۴۲) حضرت قاسم سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(١٤٣٤٣) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ قَالُوا :نِيَّته.

(۱۴۳۴۳) حضرت ابراہیم، حضرت جابر اور حضرت عامر رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے ذمہ اس کی نیت کرنا ہے۔

(١٤٣٤٤) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ :انْطَلَقْتُ مُعْتَمِرًا فِي رَجَبَ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ ، فَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَضَحِكَ ، وَقَالَ :لاَ شَيْءَ عَلَيْكَ ، وَقَالَ الْحَسَنُ مِثْلَ قَوْلِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.

(۱۴۳۴۴) حضرت یونس ولیٹیلہ فرماتے ہیں کہ میں ماہ رجب میں عمرہ کرنے کی نیت سے نکلا میں نے عمرے کا احرام باندھنے کا ارادہ کیا پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا، میں نے حضرت سعید بن جبیر ولیٹیلہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ولیٹیلہ ہنس پڑے اور فرمایا تجھ پر کچھ نہیں ہے (گناہ اور دم وغیرہ) اور حضرت حسن ولیٹیلہ نے بھی حضرت سعید بن جبیر ولیٹیلہ کے قول کے مثل فرمایا۔

(١٤٣٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ أَرَادَ الْعُمْرَةَ فَلَبَّى بِالْحَجِّ ، قَالَ : لَيْسَ الْحَجُّ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ.

(۱۴۳۴۵) حضرت عطاء ولیٹیلہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو عمرہ کے ارادہ سے چلے لیکن وہ احرام اور تلبیہ حج کا کہے تو فرمایا اس پر حج کرنا واجب نہیں ہے۔

(٢٣٢) فِي الرَّجُلِ يَقْدَمُ يَوْمَ عَرَفَةَ مُعْتَمِرًا فَيَحِلُّ ، أَيَقَعُ عَلَى النِّسَاءِ ؟

کوئی شخص جو عمرہ کرنے والا ہے یوم عرفہ میں آئے اور حلال ہو جائے تو کیا وہ بیوی کے قریب آ سکتا ہے؟

(١٤٣٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُوسٍ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْدَمُ مُعْتَمِرًا يَوْمَ عَرَفَةَ ، فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، قَالَ : لاَ يَأْتِ النِّسَاءَ وَالنَّاسُ وُقُوفٌ بِعَرَفَةَ.

(۱۴۳۴۶) حضرت طاؤس ولیٹیلہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو یوم عرفہ میں عمرہ کی نیت سے آئے اور وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور پھر وہ صفا و مروہ کی سعی کرے (اور حلال ہو جائے) تو فرمایا کہ لوگ وقوف عرفہ میں ہوں تو وہ اپنی عورتوں کے قریب نہیں آئے گا۔

(١٤٣٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۴۳۴۷) حضرت عطاء ولیٹیلہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ آ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٣٣) فِي الْحَجَرِ ، مِنْ أَيْنَ هُوَ ؟

حجر اسود کہاں سے آیا ہے؟

(١٤٣٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْعَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَم قَالَ لاِبْنِهِ: ابْغِنِي حَجَرًا ، قَالَ : فَذَهَبَ ، ثُمَّ جَاءَ وَقَدْ رَكِبَهُ ، فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ هَذَا ؟ قَالَ : جَائَنِي بِهِ مَنْ لَمْ يَتَّكِلْ عَلَى بِنَائِكَ ، جَائَنِي بِهِ جِبْرِيلُ مِنَ السَّمَاءِ.

(۱۴۳۴۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا: میرے لیے پتھر تلاش کر کے لاؤ، وہ چلے گئے پھر جب واپس آئے تو (کیا دیکھتے ہیں کہ) حضرت ابراہیم علیہ السلام پتھر پر سوار ہیں، حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا (ابا

بان) یہ کہاں سے آیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس لے کر آئے وہ جنہوں نے تیری بنا پر بھروسہ نہیں کیا، میرے پاس یہ پتھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان سے لے کر آئے ہیں۔

(۱۴۲۴۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْحَجَرُ مِنْ حِجَارَةِ الْجَنَّةِ ، وَلَوْلاَ مَا مَسَّهُ مِنْ أَنْجَاسِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ، مَا مَسَّهُ مِنْ ذِي عَاهَةٍ إِلاَّ بَرَأَ.

(۱۴۲۴۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ جنت کے پتھروں میں سے ایک پتھر ہے، اور اگر اس کو اہل جاہلیت کے نجس لوگوں نے نہ چھوا ہوتا تو نہیں چھوتا اس کو کوئی آفت زدہ مگر اس سے بری (ٹھیک) ہو جاتا۔

(۱۴۲۵۰) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :لَقَدْ نَزَلَ الْحَجَرُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ ، فَمَا سَوَّدَهُ إِلاَّ خَطَايَا بَنِي آدَمَ.

(۱۴۲۵۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو جنت سے نازل فرمایا: بیشک یہ پتھر برف سے زیادہ سفید تھا اس کو بنی آدم کے گناہوں نے کالا کر دیا۔

(۱۴۲۵۱) حدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :سُئِلَ كَعْبٌ عَنِ الْحَجَرِ الأَسْوَدِ ؟ فَقَالَ :حَجَرٌ مِنْ حِجَارَةِ الْجَنَّةِ.

(۱۴۲۵۱) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے حجر اسود کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ جنت کے پتھروں میں سے ایک پتھر ہے۔

(۱۴۲۵۲) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :الْحَجَرُ مِنْ حِجَارَةِ الْجَنَّةِ.

(۱۴۲۵۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت کے پتھروں میں سے ایک پتھر ہے۔

(۱۴۲۵۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَوَادَةَ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :حُجُّوا هَذَا الْبَيْتَ ، وَاسْتَلِمُوا هَذَا الْحَجَرَ ، فَوَاللَّهِ لَيُرْفَعَنَّ ، أَوْ لَيُصِيبَنَّهُ أَمْرٌ مِنَ السَّمَاءِ ، إِنْ كَانَا لَحَجَرَيْنِ أُهْبِطَا مِنَ الْجَنَّةِ ، فَرُفِعَ أَحَدُهُمَا وَسَيُرْفَعُ الآخَرُ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ كَمَا قُلْتُ ، فَمَنْ مَرَّ عَلَى قَبْرِي فَلْيَقُلْ :هَذَا قَبْرُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو الْكَذَّابِ.

(۱۴۲۵۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کا حج کرو اور حجر اسود کا استلام کرو، اللہ کی قسم ضرور بضرور یہ اٹھا لیا جائے گا یا اس کو آسمان سے کوئی امر پیش آئے گا، بیشک جنت سے دو پتھر اتارے گئے تھے ایک تو اٹھا لیا گیا ہے اور عنقریب دوسرا بھی اٹھا لیا جائے گا، اور جو میں کہہ رہا ہوں ایسا نہ ہوا تو جو شخص میری قبر پر سے گزرے وہ یوں کہے کہ یہ (حضرت) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی قبر ہے جو (نعوذ باللہ) جھوٹا ہے۔

(۱۴۲۵۴) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ ، قَالَ :لَوْلاَ مَا مَسَّ الْحَجَرَ مِنْ

ذُنُوبِ بَنِي آدَمَ ، مَا مَسَّهُ مِنْ ذِي عَاهَةٍ إِلاَّ بَرَأَ.

(۱۴۳۵۴) حضرت زیاد جو بنو مخزوم کے غلام ہیں ان سے مروی ہے کہ اگر اس پتھر کو بنی نوع آدم کے گناہوں نے (گناہ گاروں) نے نہ چھوا ہوتا، تو اس کو کوئی آفت زدہ نہ چھوتا مگر وہ اس سے بری ہو جاتا۔

(٢٢٤) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ)

۲۲۴۔ اللہ کے ارشاد ﴿وَ مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ﴾ کی تفسیر میں جو وارد ہوا ہے اس کا بیان

(١٤٣٥٥) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ قَالَ :فِي الاسْتِنْذَانِ وَالاسْتِحْسَانِ وَالاسْتِعْظَامِ.

(۱۴۳۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن پاک کی آیت ﴿وَ مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ موٹا اونٹ تلاش کرنا اور عمدہ و بڑا تلاش کرنا تقویٰ میں سے ہے۔

(١٤٣٥٦) حدَّثَنَا يَزِيد ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ قَالَ :الْوُقُوفُ بِعَرَفَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ ، وَبِجَمْعٍ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ ، وَالْبُدْنُ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ ، وَالْحَلْقُ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ ، وَالرَّمْيُ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ ، فَمَنْ يُعَظِّمْهَا فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ.

(۱۴۳۵۶) حضرت محمد بن ابو موسیٰ ریٹیلیہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَ مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وقوف عرفہ شعائر اللہ میں سے ہے، مزدلفہ کا قیام شعائر اللہ میں سے ہے، اونٹ کی قربانی کرنا شعائر اللہ میں سے ہے، پس جو شخص ان کی تعظیم کرے گا، پس یہ اس کے دل کے تقویٰ میں سے ہے (دل کے تقویٰ کی علامت ہے)۔

(١٤٣٥٧) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ حَبِيبِ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَعَائِرِ اللهِ ؟ فَقَالَ :حرُمَاتُ اللهِ ، اجْتِنَابُ سَخَطِ اللهِ وَاتِّبَاعُ طَاعَتِهِ ، فَذَلِكَ شَعَائِرُ اللهِ.

(۱۴۳۵۷) حضرت عطاء ریٹیلیہ سے شعائر اللہ کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ ریٹیلیہ نے فرمایا: اللہ کی حرمات، اللہ کی ناراضگی سے اجتناب کرو، اس کی طاعات کی اتباع کرو، یہی شعائر اللہ ہیں۔

(١٤٣٥٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ غَيْلاَنَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :(وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ) قَالَ : اسْتِعْظَامُهَا وَاسْتِحْسَانُهَا.

(۱۴۳۵۸) حضرت مجاہد ریٹیلیہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَ مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کی عظمت کرنا اور اس کو اچھا سمجھنا کہ اس کا بڑا سمجھنا اور اس کا عمدہ کرنا ہے۔

(۲۲۵) فِي النُّزُولِ بِمَكَّةَ ، أَيَّ مَوْضِعٍ يَنْزِلُ مِنْهَا ؟

جب مکہ مکرمہ آئے تو کس مقام پر پہلے اترے؟

(١٤٣٥٩) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ الأَبْطَحَ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ.

(۱۴۳۵۹) حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے مقام ابطح میں اترے تھے، (قیام کیا تھا)۔

(١٤٣٦٠) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيم ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدِمَ مَكَّةَ فَنَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ.

(۱۴۳۶۰) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو مکہ کے اوپر والے حصہ میں پہلے اترتے۔

(١٤٣٦١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ نَزَلَ دَارَ أُمِّ هَانِيءٍ.

(۱۴۳۶۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا کے مکان پر اترتے۔

(١٤٣٦٢) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ نَزَلَ دَارَ أُمِّ هَانِيءٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ.

(۱۴۳۶۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رمضان کے مہینے میں حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا کے مکان پر اترے (اور قیام کیا)۔

(١٤٣٦٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَنْزِلُ بِمَكَّةَ بِالأَبْطَحِ ، وَتُدْعَى إِلَى الدُّورِ فَتَأْبَى.

(۱۴۳۶۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مکان میں مقام الابطح میں قیام کیا، آپ کو گھروں کی طرف بلایا گیا لیکن آپ رضی اللہ عنہا نے انکار کر دیا۔

(٢٢٦) مَنْ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْهَدْيُ الْحَرَمَ فَقَدْ وَفَّى

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب ھدی حرم میں داخل ہو جائے تو اس کی ادائیگی (تکمیل) ہوگئی

(١٤٣٦٤) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : إِذَا بَلَغَتِ الْبُدْنَةُ الْحَرَمَ فَقَدْ وَفَتْ.

(۱۴۳۶۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اونٹ حدود حرم میں داخل ہو گیا تو تحقیق اس کی ادائیگی ہوگئی۔

(١٤٣٦٥) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كُلُّ هَدْيٍ دَخَلَ الْحَرَمَ فَقَدْ وَفَّى عَنْ صَاحِبِهِ ، إِلاَّ هَدْيَ الْمُتْعَةِ ، فَإِنَّهُ لاَ بُدَّ لَهُ مِنْ نَسِيكَةٍ يَحِلُّ بِهَا يَوْمَ النَّحْرِ.

(۱۴۳۶۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر ھدی جو حرم میں داخل ہوگئی وہ اس کے مالک کی جانب سے مکمل ہوگئی (اس کی ادائیگی ہوگئی) سوائے تمتع کرنے والے کی ھدی کے، پس بیشک اس کے لیے ضروری ہے کہ یوم نحر میں اس کو حلال کیا جائے۔

(۲۲۷) مَنْ قَالَ الْقَارِنُ وَالْمُتَمَتِّعُ سَوَاءٌ

جو یہ فرماتے ہیں کہ حج قران اور تمتع کرنے والا برابر ہے

(١٤٣٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ أَنَّهُمْ قَالُوا : الْقَارِنُ وَالْمُتَمَتِّعُ هَدْيُهُمَا وَطَوَافُهُمَا وَاحِدٌ.

(۱۴۳۶۶) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حج قران کرنے والا اور تمتع کرنے والا ان کے ھدی اور طواف ایک ہی ہیں۔

(۲۲۸) مَنْ رَخَّصَ فِي تَرْكِ الرَّمَلِ

جن حضرات نے رمل (اکڑ اکڑ کر چلنا) کے ترک کرنے کی اجازت دی ہے

(١٤٣٦٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَعَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ كَانَا لاَ يَرْمُلاَنِ.

(۱۴۳۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ (طواف میں) رمل نہیں کیا کرتے تھے۔

(١٤٣٦٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ رَمَلَ ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَرْمُلْ ، قَالَ : وَكَانَ عَطَاءٌ يَرَاهُ وَاسِعًا ، إِنْ شَاءَ رَمَلَ ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَرْمُلْ ، وَكَانَ الرَّمَلُ أَحَبَّ إِلَيْهِ.

(۱۴۳۶۸) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (طواف کرنے والا) اگر چاہے تو رمل کر لے وگرنہ نہ کرے، اور حضرت عطاء رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس میں گنجائش رکھی گئی ہے اگر چاہے تو رمل کرے وگرنہ نہ کرے لیکن میرے نزدیک رمل کرنا زیادہ پسندیدہ ہے۔

(١٤٣٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الرَّمَلَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۱۴۳۶۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص طواف میں رمل کرنا بھول جائے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس پر کچھ نہیں ہے۔

(١٤٣٧٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يَرْمُلُ إِذَا أَهَلَّ مِنْ مَكَّةَ.

(۱۴۳۷۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ سے احرام باندھتے تو رمل نہ فرماتے۔

(۲۲۹) فِي الْمُحْصِرِ ، مَنْ قَالَ لاَ يَحِلُّ إِلَّا بِدَمٍ

محصر کے متعلق جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ وہ قربانی کے بغیر احرام نہیں کھول سکتا؟

(۱٤۳۷۱) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ :لاَ يَحِلُّ الْمُحْصَرُ إِلاَّ بِدَمٍ.

(۱۴۳۷۱) حضرت سعید بن جبیر ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ محصر شخص قربانی کے بغیر احرام نہیں کھول سکتا۔

(۱٤۳۷۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يَحِلُّ الْمُحْصَرُ إِلاَّ بِدَمٍ.

(۱۴۳۷۲) حضرت ابراہیم ؒ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(۱٤۳۷۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يَصُومُ عَشْرَةَ أَيَّامٍ.

(۱۴۳۷۳) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ وہ دس روزے رکھ لے (پھر احرام کھول دے)۔

(۲۳۰) فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ

وقوف عرفہ کی شام اونچی آواز سے قراءت کرنا

(۱٤۳۷٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ:لاَ يُرْفَعُ الصَّوْتُ بِالْقِرَاءَةِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ ، فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.

(۱۴۳۷۴) حضرت عطاء ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ وقوف عرفہ کی سہ پہر ظہر وعصر کی نماز میں بلند آواز سے قراءت نہیں کی جائے گی۔

(۱٤۳۷٥) حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : حضَرْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ هِشَامٍ يَوْمَ عَرَفَةَ وَافَقَ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ ، فَقَالَ سَالِمٌ بِيَدِهِ ، أَيْ اُسْكُتْ.

(۱۴۳۷۵) حضرت ابن جریج ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم بن ھشام وقوف عرفہ میں جمعہ کے دن کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے قراءت (شروع) کی، حضرت سالم ؒ نے اپنے ہاتھ سے (اشارہ کر کے) فرمایا: اوئے! خاموش ہو جا۔

(۱٤۳۷٦) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَوْ طَاوُوسٍ قَالَ : لاَ يَجْهَرُ الإِمَامُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، وَلَوْ وَافَقَ ذَلِكَ يَوْمَ جُمُعَةٍ.

(۱۴۳۷۶) حضرت مجاہد ؒ یا حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ امام وقوف عرفہ کی سہ پہر اگر چہ وہ جمعہ کے دن ہی کیوں نہ ہو بلند آواز سے قراءت نہیں کرے گا۔

(۱٤۳۷۷) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِي ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، مِثْلَهُ ، قَالَ :وَهُوَ رَأْيُ سُفْيَانَ.

(۱۴۳۷۷) حضرت زہری ؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے اور فرماتے ہیں کہ یہی حضرت سفیان کی رائے ہے۔

(۱٤۳۷۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ أَنَّ الإِمَامَ لاَ يَجْهَرُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْقِرَاءَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ.

(۱۴۳۷۸) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ امام وقوف عرفہ میں ظہر وعصر کی نمازوں میں قراءت جہراً نہیں کرے گا۔

(۲۳۱) فِي الرَّجُلِ يُدْخِلُ غُلاَمَهُ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

کوئی شخص اپنے غلاموں کو بغیر احرام کے مکہ میں داخل کرے

(۱٤۳۷۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُدْخِلُ غِلْمَانَهُ الْحَرَمَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ ، يَنْتَفِعُ بِهِمْ.

(۱۴۳۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے غلاموں کو بغیر احرام مکہ میں داخل فرماتے تھے (پھر) ان سے نفع حاصل کرتے تھے (اپنے کاموں وغیرہ میں)۔

(۱٤۳۸۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مُقَدَّمٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُدْخِلُ غِلْمَانَهُ الْحَرَمَ ، وَهُمْ غَيْرُ مُحْرِمِينَ.

(۱۴۳۸۰) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے غلاموں کو بغیر احرام کے مکہ میں داخل کر لیتے۔

(۱٤۳۸۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَمْنَعَ الرَّجُلُ غُلاَمَهُ مِنَ الإِحْرَامِ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ :لاَ أَعْلَمُ ذَلِكَ مِنَ الإِحْسَانِ.

(۱۴۳۸۱) حضرت حسن ؒ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے غلام کو احرام سے روک دے، اور حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ احسان میں سے ہے۔

(۱٤۳۸۲) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَالِمًا يُخْرِجُ غِلْمَانَهُ إِلَى الْحَجِّ ، فَلاَ يُحْرِمُونَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ، يُحْرِمُونَ مِنْ أَمَامِ ذَلِكَ.

(۱۴۳۸۲) حضرت خالد بن ابو بکر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم ؒ کو دیکھا کہ ان کے غلام حج کے لیے نکالے گئے، پس انھوں نے ذوالحلیفہ سے احرام نہیں باندھا، انھوں نے اس کے آگے سے احرام باندھا۔

(۱٤۳۸۳) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ زَيْدِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :رَأَيْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ يُخْرِجُ غِلْمَانَهُ ، فَيُهِلُّونَ مَعَهُ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

(۱۴۳۸۳) حضرت زید بن السائب ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خارجہ بن زید ؒ کو دیکھا کہ وہ اپنے غلام نکال رہے

تھے پھر انھوں نے ان کے ساتھ ذوالحلیفہ سے احرام باندھا۔

(٢٣٢) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ ، فَأَصَابَ صَيْدًا

کوئی شخص دو دن پہلے پہنچ کر شکار کرلے

(١٤٣٨٤) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَأَصَابَ صَيْدًا ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى عَلَيْهِ شَيْئًا.

(١٤٣٨٤) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دو دن پہلے پہنچ کر شکار کرلے تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہے۔

(١٤٣٨٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ بيان ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ ، يَصْطَادُ ؟ قَالَ :إِذَا خَرَجَ مِنَ الْحَرَمِ فَلاَ بَأْسَ.

(١٤٣٨٥) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص دو دن پہلے پہنچ کر شکار کرلے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر وہ حرم سے باہر نکل کر شکار کرلے تو کوئی حرج نہیں۔

(٢٣٣) فِي الرَّجُلِ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ ، مَا يَصْنَعُ ؟

کوئی شخص اگر بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہو جائے تو کیا کرے

(١٤٣٨٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّهُمْ إِلَى الْمَوَاقِيتِ ؛ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ.

(١٤٣٨٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہوں ان کو واپس میقات کی طرف بھیج دیا جائے۔

(١٤٣٨٧) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو الْخَلِيلِ إِلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يُخْبِرُهُ :أَنَّهُ إِنَّمَا يُهِلُّ مِنْ مَكَّةَ مَنْ دَخَلَهَا بِغَيْرِ إِحْرَامٍ.

(١٤٣٨٧) حضرت ابو الخلیل رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کی طرف لکھا کہ جو شخص بغیر احرام کے مکہ مکرمہ داخل ہو اس کو مکہ سے ہی احرام پہنایا جائے گا۔

(١٤٣٨٨) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :بَصُرَ عَيْنِي رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَرُدُّهُمْ إِلَى الْمَوَاقِيتِ.

(١٤٣٨٨) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے خود دیکھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو واپس میقات کی

طرف بھیج دیا۔

(١٤٣٨٩) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ :مَرَّ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي ، فَقَالَ :مَا يُبْكِيك ؟ قَالَتْ :مَرَرْت بِمِيقَاتِي وَأَنَا حَائِضٌ فَجَاوَزْتُهُ ، وَلَمْ أُهِلَّ ، قَالَ :لِمَ ؟ قَالَتْ :نَهَوْنِي ، قَالَ : فَاخْرُجِي فَأَهِلِّي مِنْ مَكَان آخَرَ.

(۱۴۳۸۹) حضرت جابر بن زید ؒ ایک خاتون کے پاس سے گزرے جو رو رہی تھی آپ ؒ نے فرمایا کہ کیوں رو رہی ہو؟ اس نے عرض کیا کہ جس وقت میں میقات سے گزری اس وقت میں حائضہ تھی تو میں آگے آ گئی اور احرام نہ باندھا، آپ ؒ نے پوچھا کیوں نہ باندھا؟ اس نے عرض کیا کہ مجھے منع کر دیا گیا، آپ ؒ نے فرمایا تو چلی جا اور دوسری جگہ سے (میقات سے) احرام باندھ لے۔

(١٤٣٩٠) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيب ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ دَخَلَ مَكَّةَ لاَ حَاجًا ، وَلاَ مُعْتَمِرًا وَهُوَ يَخَافُ إِنْ خَرَجَ إِلَى الْوَقْتِ أَنْ يَفُوتَهُ ، قَالَ :يُهِلُّ مِنْ مَكَانِهِ ، وَلَمْ يَذْكُرْ دَمًا.

(۱۴۳۹۰) حضرت ابراہیم ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو مکہ مکرمہ میں نہ حج اور نہ عمرہ کرنے کے لیے داخل ہوا اور اس کو ڈر ہو کہ اگر وہ میقات کی طرف نکلا تو اس سے یہ فوت ہو جائے گا، تو وہ اسی جگہ سے احرام باندھ لے اور اس کے لیے دم کا ذکر نہ کیا۔

(١٤٣٩١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ وَبَرَةَ ، قَالَ :دَخَلَ رَجُلٌ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ ، وَحَضَرَ الْحَجُّ ، وَخَافَ إِنْ رَجَعَ أَنْ يَفُوتَهُ ، فَأَمَرَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنْ يُهِلَّ مِنْ مَكَانِهِ ، فَإِذَا قَضَى الْحَجَّ خَرَجَ إِلَى الْوَقْتِ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ.

(۱۴۳۹۱) حضرت وبرہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مکہ مکرمہ میں کپڑے پہنے ہوئے داخل ہوا، اور حج کا وقت آ گیا، تو اس کو خوف ہوا کہ اگر وہ میقات کی طرف جائے تو حج فوت ہو جائے گا تو اس کو ابن زبیر نے حکم دیا کہ اپنی جگہ ہی سے احرام باندھ لے۔ پھر جب حج ادا کر لے تو میقات میں جا کر عمرہ کے لیے احرام باندھ لے۔

(١٤٣٩٢) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ جَهِلَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ ، أَنَّهُ كَانَ عُظْمُ قَوْلِهِ يُهِلُّ مِنْ مَكَانِهِ ، وَقَدْ قَالَ الْحَسَنُ :إِنَّمَا يَرْجِعُ إِلَى حَدِّهِ لِيُهِلَّ مِنْهُ ، إِلاَّ أَنْ يَخْشَى الْفَوْتَ ، فَإِنْ خَشِيَ الْفَوْتَ أَهَلَّ مِنْ مَكَانِهِ وَمَضَى ، وَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

(۱۴۳۹۲) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص لاعلمی میں مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہو گیا، اکثر قول آپ کا یہ ہوتا کہ وہ اسی جگہ سے احرام باندھ لے، اور کبھی آپ فرماتے کہ وہ واپس میقات جائے وہاں سے احرام باندھے، ہاں اگر اس کو حج کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہیں سے احرام باندھ لے اور اس پر کچھ نہیں۔

(١٤٣٩٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يُهِلُّ مِنْ مَكَانِهِ وَعَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۴۳۹۳) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ وہ وہیں سے احرام باندھ لے اور اس پر دم لازم ہے۔

(۲۳٤) مَنْ رَخَّصَ لِلْحَاجِّ أَنْ لاَ يُضَحِّيَ ، وَمَا جَاءَ فِي ذَلِكَ

جن حضرات نے حاجی کو رخصت دی ہے کہ وہ قربانی نہ کرے

(١٤٣٩٤) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَحُجُّ فَلاَ يَذْبَحُ شَيْئًا حَتَّى يَرْجِعَ.

(۱۴۳۹۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج فرمایا کہ آپ نے کوئی چیز ذبح نہ فرمائی یہاں تک کہ آپ واپس لوٹ گئے۔

(١٤٣٩٥) حدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ : مَا ضَحَّيْتُ بِمَكَّةَ قَطُّ.

(۱۴۳۹۵) حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی مکہ مکرمہ میں قربانی نہیں کی۔

(١٤٣٩٦) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُنَا يَحُجُّونَ وَمَعَهُمُ الأَوْرَاقُ وَالذَّهَبُ ، فَمَا يَذْبَحُونَ شَيْئًا ، وَكَانُوا يَتْرُكُونَهُ مَخَافَةَ أَنْ يَشْغَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْمَنَاسِكِ.

(۱۴۳۹۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب حج کرتے تو ان کے پاس سونا، چاندی ہوتا، لیکن وہ کچھ بھی ذبح نہ کرتے، وہ اس کو اس لیے ترک کرتے کہ کہیں وہ اس میں مشغول ہونے کی وجہ سے مناسک ترک نہ کردیں۔

(١٤٣٩٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَحُجُّ فَلاَ تُضَحِّي عَنْ بَنِي أَخِيهَا.

(۱۴۳۹۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج فرمایا لیکن اپنے بھتیجے کی طرف سے قربانی نہ کی۔

(١٤٣٩٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَا نُصَلِّي هَاهُنَا ، وَمَا يُضَحَّى يَوْمَ النَّحْرِ.

(۱۴۳۹۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ یہاں نماز ادا نہیں کرتے اور یوم النحر میں قربانی نہیں کرتے۔

(١٤٣٩٩) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ؛ أَنَّ الأَسْوَدَ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ كَانَا يَحُجَّانِ ، وَلاَ يُضَحِّيَانِ.

(۱۴۳۹۹) حضرت اسود رحمہ اللہ اور حضرت عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ حج فرماتے لیکن قربانی نہ کرتے۔

(١٤٤٠٠) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ بَيَانٍ ؛ أَنَّ عَلْقَمَةَ كَانَ يَحُجُّ ، وَلاَ يُضَحِّي.

(۱۴۴۰۰) حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے حج فرمایا لیکن قربانی نہ کی۔

(١٤٤٠١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّي فِي الْحَجِّ ، فَلَمَّا كَانَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ ، قَالَ : اشْتَرُوا بَقَرَةً فَقَدِّدُوهَا نَتَزَوَّدْهَا فِي سَفَرِنَا.

(۱۴۴۰۱) حضرت ابو الاحوص رحمہ اللہ حج میں قربانی نہ کرتے، جب ایام تشریق آتے تو فرماتے کہ گائے خرید واور اس کو ذبح کرو تا کہ ہم سفر میں اس کو زاد راہ بنائیں۔

(١٤٤٠٢) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمُسْتَنِيرِ الْمُسْلِيِّ ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ التَّيْمِ ، قَالَ : كُنَّا

مَعَ سَعْدٍ بِمِنًى فَلَمْ يُضَحِّ ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى جِيرَانٍ لَهُ :أَطْعِمُونَا مِنْ أُضْحِيَّتِكُمْ.

(۱۴۴۰۲) حضرت وبرہ بن عبدالرحمٰن قبیلہ تیم کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں تھے آپ نے قربانی نہ کی، پھر آپ نے اپنے پڑوسیوں کی طرف پیغام بھیجا کہ اپنی قربانیوں میں سے ہمیں کھلاؤ۔

(۱٤٤٠٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ عَمِّهِ قَيْسٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، بِنَحْوِهِ.

(۱۴۴۰۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(١٤٤٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ صَالِحٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :حَجَجْتُ ثَلاَثَ حِجَجٍ ، مَا أَهْرَقْتُ دَمًا.

(۱۴۴۰۴) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے تین حج کیے لیکن کبھی بھی قربانی نہ کی۔

(١٤٤٠٥) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكُونُ مَعَ سَالِمٍ فِي الْحَجِّ ، فَلاَ يُضَحِّي بِمِنًى.

(۱۴۴۰۵) حضرت خالد ؒ حج میں حضرت سالم ؒ کے ساتھ تھے آپ ؒ نے منیٰ میں قربانی نہ کی۔

(١٤٤٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ قَالاَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :مَنْ حَجَّ فَأَهْدَى هَدْيًا ، رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ.

(۱۴۴۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جس شخص نے حج کیا اور اس میں قربانی کی (ھدی بھیجی) تو وہ حج وعمرہ کے (ثواب کے) ساتھ اپنے گھر لوٹے گا۔

(٢٣٥) فِي الرَّجُلِ يَتْرُكُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ، مَا عَلَيْهِ ؟

کوئی شخص صفا ومروہ کی سعی ترک کردے تو اس پر کیا لازم ہے؟

(١٤٤٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتْرُكُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ ، قَالَ :عَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۴۴۰۷) حضرت حسن ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو صفا ومروہ کی سعی ترک کردے کہ اس پر دم لازم ہے۔

(١٤٤٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ دَاوُد بْنَ أَبِي عَاصِمٍ قَدِمَ فَتَرَكَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ ، فَقَالَ عَطَاءٌ :أَهْرِقْ دَمًا ، وَقَالَ طَاوُوس :اُدْخُلْ مُعْتَمِرًا.

(۱۴۴۰۸) حضرت داؤد بن عاصم ؒ حج یا عمرہ کے لیے تشریف لائے اور صفا ومروہ کی سعی ترک کردی، حضرت عطاء ؒ نے فرمایا قربانی کرو اور حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ تو عمرہ کرنے والا بن کر داخل ہو جا۔

(١٤٤٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ :إِذَا نَسِيَ الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ حَاجٌّ ، فَعَلَيْهِ الْحَجُّ ، فَإِنْ كَانَ مُعْتَمِرًا فَعَلَيْهِ الْعُمْرَةُ ، وَلاَ يُجْزِءُهُ إِلاَّ الطَّوَافُ بَيْنَهُمَا.

(۱۴۴۰۹) حضرت ابومعشر اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حاجی اگر صفا و مروہ کی سعی بھول جائے تو اس پر (دوبارہ) حج کرنا لازم ہے اور اگر وہ عمرہ کرنے والا ہے تو (دوبارہ) عمرہ کرے، اور اس کے لیے صفا و مروہ کی سعی کے علاوہ کوئی چیز کافی نہ ہوگی۔

(۲۳٦) مَا قَالُوا إِذَا نَسِيَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

اگر صفا و مروہ کی سعی بھول جائے

(١٤٤١٠) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَسْعَ.

(۱۴۴۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو صفا و مروہ کی سعی کرلے اور اگر چاہے تو ترک کردے۔

(١٤٤١١) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى عَلَى مَنْ لَمْ يَسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا ، قُلْتُ : قَدْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ ، وَكَانَ يُفْتِي فِي الْعَلاَنِيَةِ بِدَمٍ.

(۱۴۴۱۱) حضرت عطاء صفا و مروہ کی سعی ترک کرنے والے پر کوئی چیز لازم نہ سمجھتے تھے، حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کی سنت چھوڑی ہے، فرمایا اس پر کچھ نہیں ہے، حالانکہ وہ علانیہ قربانی کا فتویٰ دیتے تھے۔

(١٤٤١٢) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، ثُمَّ قَرَأَتْ : (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ).

(۱۴۴۱۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ جس نے صفا مروہ کی سعی چھوڑ دی اللہ پاک نے اس کے حج کو مکمل نہ کیا، پھر آپ رضی اللہ عنہا نے قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی، ﴿إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾.

(۲۳۷) فِي الْحُلِيِّ لِلْمُحْرِمَةِ وَالزِّينَةِ

احرام والی عورت کا زیور یا زیب و زینت اختیار کرنا

(١٤٤١٣) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ ، وَقِيلَ لَهَا : إِنَّ بَعْضَ بَنَاتِ أَخِيكِ يَكْرَهْنَ أَنْ يَلْبَسْنَ حُلِيَّهُنَّ وَهُنَّ مُحْرِمَاتٌ ، فَأَقْسَمَتْ عَلَيْهَا لَتَلْبَسَنَّ حُلِيَّهَا كُلَّهُ.

(۱۴۴۱۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا گیا کہ آپ کی بھتیجیاں احرام کی حالت میں زیور پہننے کو ناپسند کرتی ہیں، آپ رضی اللہ عنہا

نے ان کو قسم دی کہ وہ تمام زیور استعمال کریں۔

(١٤٤١٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ نِسَاءَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَبَنَاتِهِ كُنَّ يَلْبَسْنَ الْحُلِيَّ وَهُنَّ مُحْرِمَاتٌ.

(۱۴۴۱۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ اور بیٹیاں حالت احرام میں زیور استعمال کرتی تھیں۔

(١٤٤١٥) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّعَطُّلَ لِلْمَرْأَةِ فِي الْحِلِّ وَالإِحْرَامِ.

(۱۴۴۱۵) حضرت محمد ریشید فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عورت کا احرام یا غیر احرام کی حالت میں زیور استعمال نہ کرنے کو ناپسند خیال کرتے تھے۔

(١٤٤١٦) حَدَّثَنَا حَكَّامٌ الرَّازِيُّ ، عَنْ سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْحُلِيِّ وَالْحَرِيرِ لِلْمُحْرِمَةِ، أَتَلْبَسُهُ ؟ قَالَ :إِنْ كَانَتْ تَلْبَسُهُ وَهِيَ حَلاَلٌ ، فَلْتَلْبَسْهُ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ.

(۱۴۴۱۶) حضرت سعید الزبیدی ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ریشید سے دریافت کیا کہ کیا عورت حالت احرام میں ریشم اور زیور استعمال کرسکتی ہے؟ آپ ریشید نے فرمایا کہ اگر وہ بغیر احرام کے استعمال کرسکتی ہے تو حالت احرام میں کیوں نہیں پہن سکتی۔

(١٤٤١٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمُحْرِمَةِ ، مَا تُظْهِرُ مِنَ الْحُلِيِّ ؟ قَالَ :الْخَاتَمُ.

(۱۴۴۱۷) حضرت حسن ریشید سے دریافت کیا گیا کہ احرام والی عورت اپنا کونسا زیور ظاہر کرے؟ آپ نے فرمایا انگوٹھی۔

(١٤٤١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ الْحُلِيَّ الْخَفِيَّ وَتُوَارِيهِ.

(۱۴۴۱۸) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ احرام والی عورت وہ زیور استعمال کرے گی جس کی آواز نہ ہو اور اس کو پوشیدہ رکھے۔

(١٤٤١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، وَعَلْقَمَ قَالاَ :تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ مَا كَانَتْ تَلْبَسُ وَهِيَ مُحِلَّةٌ ، مِنْ خَزِّهَا وَقَزِّهَا.

(۱۴۴۱۹) حضرت اسود اور حضرت علقمہ ریشید ارشاد فرماتے ہیں کہ محرمہ عورت وہ تمام چیزیں (زیور وغیرہ) استعمال کرسکتی ہے جو بغیر احرام کے استعمال کرتی ہے (زیور) وریشم وغیرہ۔

(١٤٤٢٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ الأَسْوَدِ :ما تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ مِنَ الْحُلِيِّ؟ فَقَالَ :مَا كَانَتْ تَلْبَسُ وَهِيَ مُحِلَّةٌ.

(۱۴۴۲۰) حضرت ابن الاسود ریشید سے دریافت کیا گیا کہ احرام والی عورت کونسا زیور استعمال کرے؟ آپ ریشید نے فرمایا جو زیور وہ بغیر احرام والی حالت میں استعمال کرتی رہے۔

(۲۳۸) مَنْ كَرِهَ لِلْمُحْرِمَةِ أَنْ تَلْبَسَ الْحُلِيَّ وَتَزَيَّنَ

جن حضرات نے حالت احرام والی عورت کے لیے زیور اور زیب وزینت کو ناپسند کیا ہے

(۱٤٤٢١) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ لِلْمُحْرِمَةِ أَنْ تَلْبَسَ الْحُلِيَّ الْمَشْهُورَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَالْعِقْدُ ؟ قَالَ : إِنْ كَانَ عِقْدًا مَشْهُورًا فَلاَ.

(۱۴۴۲۱) حضرت عطاء ؒ محرمہ کے لیے ایسے زیور کے استعمال کو ناپسند کرتے تھے جس کی آواز وغیرہ ہو، آپ ؒ سے دریافت کیا گیا کہ وہ ہار پہن سکتی ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ اگر اس کی آواز نہ ہو۔

(۱٤٤٢٢) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تَتَزَيَّنُ الْمُحْرِمَةُ ، وَلاَ تَكْتَحِلُ لِزِينَةٍ.

(۱۴۴۲۲) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ محرمہ عورت زیب وزینت اختیار نہ کرے اور زینت کے لیے سرمہ بھی نہ استعمال کرے۔

(۱٤٤٢٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْحُلِيَّ لِلْمُحْرِمَةِ.

(۱۴۴۲۳) حضرت عطاء ؒ محرمہ کے لیے زیور کے استعمال کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱٤٤٢٤) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمَةُ الْحُلِيَّ.

(۱۴۴۲۴) حضرت عطاء ؒ سے یہی مروی ہے۔

(۲۳۹) فِي الْخَاتَمِ لِلْمُحْرِمِ

محرم شخص کا انگوٹھی پہننا

(۱٤٤٢٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْهُ ، يَعْنِي الْخَاتَمَ لِلْمُحْرِمِ ؛ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ ، قَدْ كُنَّا نَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَيْنَا ، نَحْفَظُ بِهِ الأُسْبُوعَ.

(۱۴۴۲۵) حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا گیا کہ محرم شخص کے لیے انگوٹھی کا استعمال کیسا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، ہم لوگ بیت اللہ کا طواف کرتے اور ہمارے پاس انگوٹھی ہوتی ہم اس سے طواف کے چکر گننے میں مدد حاصل کرتے۔

(۱٤٤٢٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْخَاتَمِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۴۴۲۶) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ محرم شخص اگر انگوٹھی استعمال کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱٤٤٢٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْخَاتَمِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۴۴۲۷) حضرت ابن عباس ؓ سے بھی یہی مروی ہے۔

(١٤٤٢٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَة ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْخَاتَمِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۴۴۲۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(١٤٤٢٩) حدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْخَاتَمِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۴۴۲۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(١٤٤٣٠) حدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ:رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَلْبَسُ خَاتَمًا وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۴۴۳۰) حضرت خالد بن ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو حالت احرام میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔

(١٤٤٣١) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ خَاتَمًا وَهُوَ مُحْرِمٌ ، وَعَلَى عَطَاءٍ.

(۱۴۴۳۱) حضرت اسماعیل بن عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عطاء رحمہ اللہ کو حالت احرام میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔

(١٤٤٣٢) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْخَاتَمِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۴۴۳۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم شخص انگوٹھی پہن لے اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٤٠) فِي الْقُفَّازَيْنِ لِلْمُحْرِمَةِ

محرمہ عورت کا دستانے استعمال کرنا

(١٤٤٣٣) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تَلَثَّمَ الْمُحْرِمَةُ تَلَثُّمًا ، وَلاَ بَأْسَ أَنْ تُسْدِلَهُ عَلَى وَجْهِهَا ، وَيَكْرَهُ الْقُفَّازَيْنِ.

(۱۴۴۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ محرمہ عورت کے چہرے کے ڈھانپنے کو ناپسند کرتے تھے، اور فرماتے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ چہرے پر کپڑا لٹکا لے، اور دستانے استعمال کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(١٤٤٣٤) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ مَا شَاءَتْ مِنَ الثِّيَابِ ، إِلاَّ الْبُرْقُعَ وَالْقُفَّازَيْنِ.

(۱۴۴۳۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرمہ جو چاہے کپڑے استعمال کرے سوائے برقع اور دستانوں کے۔

(١٤٤٣٥) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ مَا شَاءَتْ مِنَ الثِّيَابِ ، إِلاَّ الْبُرْقُعَ وَالْقُفَّازَيْنِ.

(۱۴۴۳۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(١٤٤٣٦) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : تَلْبَسُ مَا شَاءَتْ ، إِلاَّ الْبُرْقُعَ.

(۱۴۴۳۶) حضرت مجاہد ریشید فرماتے ہیں کہ برقع کے علاوہ جو چاہے پہن سکتی ہے۔

(١٤٤٣٧) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ وَالسَّرَاوِيلَ ، وَلاَ تَبَرْقَعُ وَلا تَلَثَّمُ ، وَتَلْبَسُ مَا شَاءَتْ مِنَ الثِّيَابِ ، إِلاَّ ثَوْبًا يَنْفُضُ عَلَيْهَا وَرْسًا ، أَوْ زَعْفَرَانًا.

(۱۴۴۳۷) حضرت حسن ریشید اور حضرت عطاء ریشید ارشاد فرماتے ہیں کہ محرمہ دستانے اور شلوار پہن سکتی ہے، لیکن برقع نہ پہنے اور چہرے کو نہ ڈھانپے، اور جونسے کپڑے چاہے استعمال کرے سوائے ان کپڑوں کے جن کو ورس یا زعفران سے رنگا ہو۔

(١٤٤٣٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْبُرْقُعَ وَالْقُفَّازَيْنِ لِلْمُحْرِمَةِ.

(۱۴۴۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ محرمہ کے لیے برقعہ اور دستانوں کے استعمال کو ناپسند کرتے تھے۔

(١٤٤٣٩) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، وَعُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ ، وَلاَ تَلْبَسُ ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ ، وَلاَ زَعْفَرَانٌ.

(۱۴۴۳۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محرمہ دستانے نہ پہنے، اور وہ لباس استعمال نہ کرے جس کو زعفران یا ورس لگا ہو۔

(١٤٤٤٠) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَام ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ الْقُفَّازَيْنِ وَالسَّرَاوِيلَ.

(۱۴۴۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ محرمہ دستانے اور شلوار استعمال کر سکتی ہے۔

(١٤٤٤١) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الْقُفَّازَيْنِ ؟ فَقَالاَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۴۴۴۱) حضرت شعبہ ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ریشید اور حضرت حماد ریشید سے دستانوں کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ریشید نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(١٤٤٤٢) حدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى النِّسَاءَ فِي الإِحْرَامِ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ ، وَمَا مَسَّهُ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ. (بخاری ۱۸۳۸۔ ابوداؤد ۱۸۲۲)

(۱۴۴۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو حالت احرام میں دستانوں اور نقاب سے منع فرمایا، اور ان کپڑوں سے جن کو ورس یا زعفران لگا ہو۔

(١٤٤٤٣) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ مَا شَاءَتْ مِنَ الثِّيَابِ ، إِلاَّ الْبُرْقُعَ وَالْقُفَّازَيْنِ ، وَلاَ تَنْتَقِبُ.

(۱۴۴۴۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ محرمہ برقع اور دستانوں کے علاوہ جو چاہے کپڑا استعمال کرے اور وہ نقاب نہ اوڑھے۔

(۲٤۱) فِي الْمُحْرِمِ يُغَطِّي وَجْهَهُ

محرم شخص کا اپنا چہرہ ڈھانپنا

(۱٤٤٤٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ يَخْنِسُ وَجْهَهُ فِي ثَوْبِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۴۴۴۴) حضرت علقمہ ؒ حالت احرام میں اپنا چہرہ ڈھانپ دیا کرتے تھے۔

(۱٤٤٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ إِذَا آذَتْكَ الرِّيحُ وَأَنْتَ مُحْرِمٌ أَنْ تَرْفَعَ ثَوْبَكَ إِلَى وَجْهِكَ ، وَلاَ بَأْسَ لِلْمَرْأَةِ إِذَا آذَتْهَا الرِّيحُ أَنْ تَسْدُلَ ثَوْبَهَا على وَجْهِهَا.

(۱۴۴۴۵) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ہوا (گردوغبار) آپ کو تکلیف دے تو آپ حالت احرام میں اپنے چہرے پر کپڑا ڈال سکتے ہیں، اور محرمہ عورت کو اگر ہوا سے تکلیف ہو تو کوئی حرج نہیں وہ اپنے چہرے پر کپڑا لٹکا لے۔

(۱٤٤٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ ، فَإِذَا لَقِينَا الرَّكْبَ سَدَلْنَا ثِيَابَنَا مِنْ فَوْقِ رُؤُوسِنَا عَلَى وُجُوهِنَا ، فَإِذَا جَاوَزْنَا رَفَعْنَاهَا.

(ابو داؤد ۱۸۲۹۔ دار قطنی ۲۶۳)

(۱۴۴۴۶) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ ہم لوگ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں تھیں، جب سواروں سے ہماری ملاقات ہوتی تو ہم اپنے چہرے اور سروں پر کپڑا لٹکا دیتیں پھر جب ہم ان سے آگے نکل جاتے تو وہ کپڑا اٹھا دیتیں۔

(۱٤٤٤٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا آذَتِ الْمُحْرِمَ الرِّيحُ ، فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَرْفَعَ ثَوْبَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَيُغَطِّيَ بِهِ إِلَى جَبْهَتِهِ.

(۱۴۴۴۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ہوا کی وجہ سے محرم کو تکلیف ہو تو کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے ہاتھوں پر کپڑا اٹھائے اور اس کے ساتھ اپنے جبڑوں کو ڈھانپ لے۔

(۱٤٤٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تُغَطِّيَ وَجْهَكَ وَأَنْتَ مُحْرِمٌ ، وَأَنْفَكَ وَأَنْتَ مُحْرِمٌ إِلَى جَبِينِكَ.

(۱۴۴۴۸) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ حالت احرام میں تم اپنا چہرہ ڈھانپ لو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اپنے ناک سے لے کر پیشانی تک بھی حالت احرام میں ڈھانپ سکتے ہو۔

(۱٤٤٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يَرْفَعُ الْمُحْرِمُ ثَوْبَهُ إِذَا كَانَ مُضْطَجِعًا إِلَى عَيْنَيْهِ، وَتَسْدُلُ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبَهَا عَلَى وَجْهِهَا.

(۱۴۴۴۹) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ محرم اگر کروٹ کے بل لیٹا ہے تو کپڑے کو اپنی آنکھوں کی طرف، اور محرمہ عورت اپنے

چہرے پر لٹکا سکتی ہے۔

(۱۴۴۵۰) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُثْمَانَ مُغَطِّيًا وَجْهَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۴۴۵۰) حضرت فرافصہ بن عمیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کو حالت احرام میں چہرہ ڈھانپے ہوئے دیکھا۔

(۱۴۴۵۱) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :يُغَشِّي وَجْهَهُ بِثَوْبِهِ إلَى شَعْرِ رَأْسِهِ ، وَأَشَارَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِثَوْبِهِ حَتَّى رَأْسِهِ.

(۱۴۴۵۱) حضرت جابر نے اپنے چہرے کو ڈھانپا ہوا تھا سر کے بالوں تک ، راوی حضرت ابو الزبیر نے کپڑے سے سر تک اشارہ کر کے دکھایا۔

(۱۴۴۵۲) حدَّثَنَا عَلِي بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :الْوَجْهُ فَمَا فَوْقَهُ مِنَ الرَّأْسِ ، فَلاَ يُخَمِّرُ أَحَدٌ الذَّقَنَ فَمَا فَوْقَهُ.

(۱۴۴۵۲) حضرت ابن عمر ارشاد فرماتے ہیں کہ چہرہ اور جو اس کے اوپر ہے سر میں سے ہے ، پس کوئی شخص ٹھوڑی یا اس سے اوپر کے حصہ کو نہ ڈھانپے۔

(۱۴۴۵۳) حدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا نَامَ غَطَّى وَجْهَهُ إِلَى أَطْرَافِ شَعْرِهِ.

(۱۴۴۵۳) حضرت طاؤس جب سوتے تو اپنے چہرے کو بالوں کے کناروں سے ڈھانپ دیتے۔

(۱۴۴۵۴) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْفُرَافِصَةِ ؛ رَأَى عُثْمَانَ ، وَزَيْدًا ، وَمَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ يُخَمِّرُونَ وُجُوهَهُمْ وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

(۱۴۴۵۴) حضرت فرافصہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان ، حضرت زید اور مروان بن حکم کو حالت احرام میں دیکھا ، انھوں نے اپنے چہروں کو ڈھانپا ہوا تھا۔

(۱۴۴۵۵) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ الْفُرَافِصَةِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُثْمَانَ مُغَطِّيًا وَجْهَهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۴۴۵۵) حضرت فرافصہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کو حالت احرام میں کپڑے سے چہرے ڈھانپے ہوئے دیکھا۔

(۱۴۴۵۶) حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ مَاهَانَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُرَخِّصُ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يُغَطِّي شَفَتَيْهِ مَا دُونَ أَنْفِهِ.

(۱۴۴۵۶) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ محرم کو اجازت دیتے تھے کہ وہ ناک کے نیچے ہونٹوں کو ڈھانپ لے۔

(١٤٤٥٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَعْقِلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: يُغَطِّي الْمُحْرِمُ وَجْهَهُ إِلَى الْحَاجِبَيْنِ. وَقَالَ: هُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ.

(۱۴۴۵۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم اپنے چہرے کو بھوؤں تک ڈھانپ سکتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ یہی حضرت سفیان رحمہ اللہ کا قول ہے۔

(١٤٤٥٨) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ؛عَمَّنْ رَأَى عُثْمَانَ مُحْرِمًا مُغَطِّيًا وَجْهَهُ.

(۱۴۴۵۸) حضرت ابراہیم ابن محمد بن حاطب رحمہ اللہ سے اس شخص نے روایت کیا جس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حالت احرام میں اپنا چہرہ ڈھانپے ہوئے دیکھا۔

(١٤٤٥٩) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْفُرَافِصَةِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُثْمَانَ ، وَزَيْدًا ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ يُغَطُّونَ وُجُوهَهُمْ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ، إِلَى قِصَاصِ الشَّعْرِ.

(۱۴۴۵۹) حضرت فرافصہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان، حضرت زید اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم کو حالت احرام میں اپنے چہروں کو پیشانی کے بالوں تک ڈھانپے ہوئے دیکھا۔

(٢٤٢) فِي الْمُحْرِمِ يَسْتَظِلُّ

حالت احرام میں کسی چیز کا سایہ حاصل کرنا

(١٤٤٦٠) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً مُحْرِمًا قَدِ اسْتَظَلَّ بِعُودٍ ، فَقَالَ :إِضْحَ لِمَنْ أَحْرَمْتَ لَهُ.

(۱۴۴۶۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو حالت احرام میں دیکھا کہ اس نے لکڑی سے سایہ حاصل کیا ہوا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کے لیے تو نے احرام باندھا ہے اس کے لیے اپنے آپ کو ظاہر کر، (سایہ میں مت جا، دھوپ میں رہ)۔

(١٤٤٦١) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَمَا رَأَيْتُهُ مُضْطَرِبًا فُسْطَاطًا حَتَّى رَجَعَ ، قُلْتُ لَهُ ، أَوْ قِيلَ لَهُ :بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَسْتَظِلُّ ؟ قَالَ :كَانَ يَطْرَحُ النَّطْعَ عَلَى الشَّجَرَةِ فَيَسْتَظِلُّ بِهِ.

(۱۴۴۶۱) حضرت عبد اللہ بن عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کے لیے نکلا، میں نے پورے راستے میں انہیں خیمہ لگاتے نہیں دیکھا، ان سے پوچھا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سایہ کس چیز سے کرتے تھے؟ حضرت عبد اللہ بن عامر نے فرمایا کہ وہ درخت پر چمڑہ ڈال کر اس سے سایہ کرتے تھے۔

(١٤٤٦٢) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحُّونَ إِذَا أَحْرَمُوا.

(۱۴۴۶۲) حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حنطب ویشید فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب احرام باندھتے تو اپنے آپ کو ظاہر کرتے، (سایہ میں نہ جاتے)۔

(٣٤٣) مَنْ رَخَّصَ فِي أَنْ يَسْتَظِلَّ

جن حضرات نے محرم کے لیے سایہ حاصل کرنے کی اجازت دی ہے

(١٤٤٦٣) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَخِيهِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَاشِدٍ ، قَالَ : حَجَجْنَا وَمَعَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ ، فَأَصَابَنَا بَرْدٌ شَدِيدٌ ، فَكَانَ يُغَطِّي رَأْسَهُ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ.

(۱۴۴۶۳) حضرت اسماعیل بن راشد ویشید فرماتے ہیں کہ ہم نے حج کیا تو ہمارے ساتھ حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بھی تھے، ہمیں بڑی شدید سردی لگی، انھوں نے اپنا سر ڈھانپ لیا حالانکہ ہم لوگ حالت احرام میں تھے۔

(١٤٤٦٤) حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَنْ أَبِيهِ ، قَالاَ : يَسْتَظِلُّ الْمُحْرِمُ بِالْعُودِ وَبِيَدِهِ ، وَمِنَ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ.

(۱۴۴۶۴) حضرت عطاء ویشید فرماتے ہیں کہ محرم شخص سردی اور گرمی میں لکڑی اور اپنے ہاتھ سے سایہ حاصل کر سکتا ہے۔

(١٤٤٦٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَجْعَلُ الثَّوْبَ عَلَى الْمَحْمِلِ ، يَسْتَظِلُّ بِهِ.

(۱۴۴۶۵) حضرت الاسود ویشید پالکی پر کپڑا ڈال کر اس سے سایہ حاصل کرتے۔

(١٤٤٦٦) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَسْتَظِلَّ الْمُحْرِمُ مِنَ الشَّمْسِ.

(۱۴۴۶۶) حضرت طاؤس ویشید اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ محرم شخص سورج سے سایہ حاصل کرے۔

(١٤٤٦٧) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مَطَرٍ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۴۴۶۷) حضرت ابوالخلیل ویشید سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(١٤٤٦٨) حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُجَاهِدًا وَهُوَ مُحْرِمٌ ، وَعَلَى رَحْلِهِ كَهَيْئَةِ الطَّاقِ.

(۱۴۴۶۸) حضرت رفاعہ بن زید ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد ویشید کو حالت احرام میں دیکھا، ان کی سواری پر طاق کی

مثل تھا (تاکہ وہ اس سے سایہ حاصل کریں)۔

(١٤٤٦٩) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ شَبِيبٍ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنِ الْمُحْرِمِ يُصِيبُهُ الْبَرْدُ ؟ فَقَالَتْ :يَقُولُ بِثَوْبِهِ هَكَذَا . وَرَفَعَهُ فَوْقَ رَأْسِهِ.

(۱۴۴۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا محرم کو سردی لگے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ فرماتے ہیں کہ اپنے کپڑے اس طرح کرلے اور کپڑے کو سر کے اوپر اٹھایا۔

(١٤٤٧٠) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ بِمِثْلِهِ.

(۱۴۴۷۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(١٤٤٧١) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ سُئِلَ عَنْ مُحْرِمٍ أَصَابَهُ مَطَرٌ فَغَطَّى رَأْسَهُ ؟ فَقَالَ :فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ ، أَوْ صَدَقَة ، أَوْ نُسُكٍ.

(۱۴۴۷۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ بارش کی وجہ سے اگر محرم اپنا سر ڈھانپ لے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ روزے کا فدیہ ہے، یا صدقہ کرے یا قربانی۔

(١٤٤٧٢) حدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ذَرًّا يَسْأَلُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْمُحْرِمِ تُصِيبُهُ السَّمَاءُ ، كَيْفَ يَصْنَعُ ؟ قَالَ :يَرْفَعُ قِنَاعَهُ فَوْقَ رَأْسِهِ ، وَلاَ يُغَطِّي بِهِ رَأْسَهُ.

(۱۴۴۷۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ محرم شخص کو اگر آسمان سے کوئی چیز (بارش یا دھوپ) پہنچے تو وہ کیا کرے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کوئی اوڑھنی وغیرہ سر کے اوپر اٹھالے لیکن اپنے سر کو ڈھانپے نہیں۔

(٢٤٤) فِي التَّعْرِيفِ ، مَنْ قَالَ لَيْسَ إِلاَّ بِعَرَفَةَ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ یوم عرفہ میں ذکر واذکار اور دعا وغیرہ صرف مقام عرفہ میں ہی ہوگی

(١٤٤٧٣) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ عَرَّفَ بِالْبَصْرَةِ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(۱۴۴۷۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بصرہ میں ذکر واذکار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اختیار فرمایا۔

(١٤٤٧٤) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ ، وَقَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ.

(۱۴۴۷۴) حضرت موسیٰ بن ابو عائشہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن حریث رحمہ اللہ کو نو ذوالحجہ کو دیکھا کہ وہ خطبہ دے رہے ہیں اور لوگ ان کے پاس جمع ہیں۔

(١٤٤٧٥) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا وَائِلٍ وَأَصْحَابَنَا يَجْلِسُونَ

يَوْمَ عَرَفَةَ ، فَيَتَحَدَّثُونَ كَمَا يَتَحَدَّثُونَ فِي سَائِرِ الأَيَّامِ.

(۱۴۴۷۵) حضرت الاعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابووائل رحمہ اللہ اوران کے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ نو ذوالحجہ کے دن بیٹھے ہوئے ہیں، اور وہ اسی طرح آپس میں محوگفتگو ہیں جس طرح باقی دنوں میں ہوتے تھے۔

(۱٤٤٧٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ؛ أَنَّهُ رَأَى سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَقْصُورَةِ ، وَيَسْتَقْبِلُ الشَّامَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(۱۴۴۷۶) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کو یوم عرفہ کی سہ پہر دیکھا کہ انھوں نے پشت کے ساتھ امام کے کھڑے ہونے والی جگہ سے ٹیک لگائی ہوئی اور شام کی طرف رخ کیا ہوا ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔

(۱٤٤٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :مَا كَانَ يَشْهَدُ الْمَسْجِدَ الْجَامِعَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ ، إِلاَّ مَنْ كَانَ يَشْهَدُهُ قَبْلَ ذَلِكَ.

(۱۴۴۷۷) حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نویں ذوالحجہ کی سہ پہر صرف وہی لوگ جامع مسجد میں حاضر ہوں جو اس سے پہلے بھی آیا کرتے تھے۔

(۱٤٤٧٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: كَانُوا يَسْأَلُونَ مُحَمَّدًا عَنْ إِتْيَانِ الْمَسْجِدِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ؟ فَيَقُولُ:لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا، فَكَانَ يَقْعُدُ فِي مَنْزِلِهِ، فَكَانَ حَدِيثُهُ فِي تِلْكَ الْعَشِيَّةِ حَدِيثَهُ فِي سَائِرِ الأَيَّامِ.

(۱۴۴۷۸) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ سے یوم عرفہ کی سہ پہر مسجد میں آنے کے متعلق لوگوں نے دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، وہ اپنے گھر پر تشریف فرما تھے اور وہ اس سہ پہر میں اسی طرح گفتگو کر رہے تھے جس طرح باقی دنوں میں کیا کرتے تھے۔

(۱٤٤٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِي ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُمَا عَنِ الاجْتِمَاعِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ ؟ فَقَالاَ :مُحْدَثٌ.

(۱۴۴۷۹) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے عرفہ کی سہ پہر جمع ہونے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رحمہما اللہ دونوں حضرات نے فرمایا یہ بدعت ہے۔

(۱٤٤٨٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّعْرِيفِ ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا التَّعْرِيفُ بِمَكَّةَ.

(۱۴۴۸۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ذکر و اذکار صرف مکہ میں ہی ہوگا۔

(۱٤٤٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْمُعَرَّفُ بِمَكَّةَ.

(۱۴۴۸۱) حضرت ابراھیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یوم عرفہ کو ذکر و اذکار اور جمع مکہ میں ہو جائے گا۔

(۱٤٤٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابن يَزِيدَ ، عَنِ الشعبى ، قَالَ :إِنَّمَا الْمُعَرَّفُ بِمَكَّةَ.

(۱۴۴۸۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(١٤٤٨٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ : مَا كُنَّا نُعَرِّفُ إِلاَّ فِي مَسَاجِدِنَا.

(۱۴۴۸۳) حضرت زبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ صرف اپنی مسجدوں میں ہی یوم عرفہ میں ذکر واذکار کرتے تھے۔

(١٤٤٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الأَزْرَقِ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : إِنَّمَا الْمُعَرَّفُ بِمَكَّةَ.

(۱۴۴۸۴) حضرت ابن الحنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یوم عرفہ میں ذکر واذکار صرف مکہ مکرمہ میں ہی کیا جائے گا۔

(١٤٤٨٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنَّ أَحَقَّ مَا لَزِمَتِ الرِّجَالُ بُيُوتَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ.

(۱۴۴۸۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیشک وہ حق اور سچ ہے جو یوم عرفہ میں لوگوں نے اپنے گھروں میں لازم کیا ہے۔

(١٤٤٨٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنَا زَمَانَ زِيَادٍ وَمَا نُنْكِرُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ مِنْ سَائِرِ الْعَشِيَّاتِ.

(۱۴۴۸۶) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہم نے زیاد کا زمانہ دیکھا اور ہم لوگ باقی سہ پہروں میں سے یوم عرفہ کی سہ پہر کا انکار نہیں کرتے تھے۔

(١٤٤٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَالْحَكَمِ ، قَالاَ : الْمُعَرَّفُ بِدْعَةٌ.

(۱۴۴۸۷) حضرت عامر رحمہ اللہ اور حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یوم عرفہ میں ذکر واذکار کرنا اور اجتماع کرنا بدعت ہے۔

(١٤٤٨٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَشْهَدَانِ الْمَسْجِدَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ.

(۱۴۴۸۸) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ عرفہ کی سہ پہر میں مسجد میں حاضر نہ ہوا کرتے تھے۔

(٢٤٥) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ

جو حضرات ایام تشریق میں بیت اللہ کی زیارت کو ناپسند کرتے ہیں

(١٤٤٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ زِيَارَةَ الْبَيْتِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ ، يَعْنِي بَعْدَ الْوَاجِبِ.

(۱۴۴۸۹) حضرت الاسود رحمہ اللہ ایام تشریق میں طواف واجب کے بعد بیت اللہ کی زیارت کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(١٤٤٩٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا زُرْتَ الْبَيْتَ يَوْمَ النَّحْرِ ، فَلاَ تَعُدْ إِلَيْهِ حَتَّى تَنْفِرَ.

(۱۴۴۹۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم نے یوم النحر میں بیت اللہ کی زیارت کر لی تو اب واپس چلے جانے تک...

دوبارہ نہ کرو۔

(۱۴۴۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ زِيَارَتَهُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ ، يَعْنِي بَعْدَ الْوَاجِبِ.

(۱۴۴۹۱) حضرت مجاہد رطیٹیلا ایام تشریق میں طواف واجب کے بعد دوبارہ بیت اللہ کی زیارت کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲٤٦) مَنْ رَخَّصَ فِي زِيَارَتِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ ، وَكُلِّ لَيْلَةٍ

جن حضرات نے ہر روز دن رات میں بیت اللہ کی زیارت کی اجازت دی ہے

(۱۴۴۹۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفِيضُ كُلَّ لَيْلَةٍ.

(۱۴۴۹۲) حضرت طاؤس رطیٹیلا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہر رات بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔

(۱۴۴۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي الْبَيْتَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ ، وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَفْعَلُهُ.

(۱۴۴۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایام تشریق میں (بھی) بیت اللہ کی زیارت وطواف کے لیے تشریف لاتے ، جب کہ آپ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بھی ایسا نہ کرتا تھا۔

(۱۴۴۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ زُرْتَ الْبَيْتَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ كُلَّ يَوْمٍ ، فَهُوَ أَفْضَلُ.

(۱۴۴۹۴) حضرت عطاء رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر تم ایام تشریق میں ہر روز بیت اللہ کی زیارت اور طواف کرو تو یہ سب سے افضل ہے۔

(۲٤٧) فِيمَن قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

جن حضرات نے حج وعمرہ میں قران کیا

(۱۴۴۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. (احمد ۴/ ۲۸۔ ابویعلی ۱۴۱۲)

(۱۴۴۹۵) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حج وعمرہ میں قران کیا۔

(۱۴۴۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبُطِينِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كُنَّا نَسِيرُ مَعَ عُثْمَانَ ، فَسَمِعَ رَجُلاً يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا ، فَقَالَ عُثْمَانُ : مَنْ هَذَا ؟ فَقَالُوا : عَلِيٌّ ، قَالَ : فَأَتَاهُ عُثْمَانُ ، فَقَالَ : أَلَمْ تَعْلَمْ أَنِّي نَهَيْتُ عَنْ هَذَا ؟ فَقَالَ : بَلَى ، وَلَكِنْ لَمْ أَكُنْ لأَدَعَ فِعْلَ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِكَ. (بخاری ۱۵۶۳۔ احمد ۱/ ۱۳۵)

(۱۴۴۹۶) حضرت مروان بن حکم ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جارہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی آواز سنی کہ وہ حج وعمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھ رہا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا آپ کے علم میں نہیں ہے کہ میں نے اس سے منع کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں (میرے علم میں ہے) لیکن میں آپ رضی اللہ عنہ کی بات کی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کو نہیں چھوڑ سکتا۔

(١٤٤٩٧) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :خَرَجْنَا حُجَّاجًا وَمَعَنَا الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :فَأَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، قَالَ :فَقَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ابو داؤد ۱۷۹۵۔ احمد ۱/ ۲۵)

(۱۴۴۹۷) حضرت ابو وائل ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حج کے لیے نکلے، اور ہمارے ساتھ حضرت صبی بن معبد رضی اللہ عنہ بھی تھے، انھوں نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا، پھر ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف ھدایت دی گئی، (راہنمائی کی گئی ہے)۔

(١٤٤٩٨) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ بِمِثْلِهِ. (ابن ماجه ۲۹۷۰۔ احمد ۱/ ۲۵)

(۱۴۴۹۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(١٤٤٩٩) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنِ الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ بِمِثْلِهِ. (احمد ۱/ ۳۷۔ طیالسی ۵۸)

(۱۴۴۹۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(١٤٥٠٠) حدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : حَجَجْتُ مَعَ مَوْلاَيَ ، فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، فَقَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :يَا آلَ مُحَمَّدٍ ، أَهِلُّوا بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ. (احمد ۶/ ۲۹۷۔ ابو یعلی ۷۰۱۱)

(۱۴۵۰۰) حضرت ابو عمران ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں اپنے آقاؤں کے ساتھ حج کے لیے نکلا، میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: اے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم! حج وعمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھو۔

(١٤٥٠١) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، وَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا. (ترمذی ۹۴۷۔ احمد ۳/ ۳۸۱)

(۱۴۵۰۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وعمرہ میں قران فرمایا اور ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف فرمایا۔

(١٤٥٠٢) حدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلاَلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ : حدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ، قَالَ : جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ ، وَلَمْ يَنْزِلْ كِتَابٌ يُحَرِّمُهُ. (مسلم ١٦٨ـ احمد ٤/ ٤٢٨)

(۱۴۵۰۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وعمرہ کو جمع فرمایا (قران کیا) پھر نہ تو آپ نے اس سے منع کیا اور نہ ہی کتاب اللہ میں اس کی حرمت نازل ہوئی۔

(١٤٥٠٣) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا : لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ، مَعًا. (بخاری ١٥٥١ـ ابوداؤد ١٧٩٢)

(۱۴۵۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وعمرہ دونوں کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھا، (اور فرمایا) حج وعمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھو۔

(١٤٥٠٤) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ. (مسلم ٢١٤ـ ابوداؤد ١٧٩٢)

(۱۴۵۰۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حج وعمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھو۔

(١٤٥٠٥) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ : إِنَّمَا قَرَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَنَّهُ أُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِحَاجٍّ بَعْدَهَا.

(۱۴۵۰۵) حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے حج قران فرمایا تھا کیونکہ آپ کو بتلا دیا گیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد دوبارہ حج نہ فرمائیں گے۔

(١٤٥٠٦) حدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُلَبُّونَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ مَعًا.

(۱۴۵۰۶) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سنا وہ حج وعمرہ دونوں کا اکٹھا تلبیہ پڑھتے تھے۔

(١٤٥٠٧) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ ، قَالَ : خَرَجْنَا حُجَّاجًا وَمَعَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَبَلِ لَمْ يَحُجَّ قَطُّ ، فَأَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ، فَعَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَصْحَابُنَا ، قَالَ : فَنَزَلْنَا قَرِيبًا مِنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : فَقُلْنَا لَهُ : إِنَّ مَعَنَا رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْجَبَلِ لَمْ يَحُجَّ قَطُّ ، فَأَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ، فَعَابَ

ذَلِكَ عَلَيْهِ أَصْحَابُنَا ، فَمَا كَفَّارَتُهُ ؟ قَالَ : كَفَّارَتُهُ أَنْ يَرْجِعَ بِأَجْرَيْنِ وَتَرْجِعُونَ بِوَاحِدٍ.

(۱۴۵۰۷) حضرت کثیر بن جمهان ویشید فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حج کے لیے نکلے ہمارے ساتھ اہل جبل کا ایک شخص بھی تھا جس نے پہلے حج نہ کیا ہوا تھا، اس نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا، ہمارے ساتھیوں نے اس کو معیوب اور ناپسند سمجھا، ہم لوگ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قریب ہی ٹھہرے، ہم نے ان سے عرض کیا کہ ہمارے ساتھ اہل جبل کا ایک شخص ہے جس نے پہلے حج نہیں کیا ہوا اس نے حج وعمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا ہے اور اس چیز کو ہمارے اصحاب نے معیوب سمجھا ہے اس کا کفارہ کیا ہے؟ آپ ویشید نے فرمایا اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ دوگنا اجر وثواب لے کر لوٹے گا اور تم لوگ ایک اجر کے ساتھ۔

(١٤٥٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، مَعًا. (ابوداؤد ۱۷۹۴۔ نسائی ۳۷۰۹)

(۱۴۵۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وعمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ پڑھا۔

(١٤٥٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، وَمُصْعَب ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ. (احمد ۳/ ۱۱۱۔ حمیدی ۱۲۱۵)

(۱۴۵۰۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٨) مَنْ كَانَ يَرَى الإِفْرَادَ، وَلاَ يَقْرِنُ

جو حضرات حج افراد کرتے تھے اور قران نہیں کرتے تھے

(١٤٥١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ نُرَى إِلاَّ الْحَجَّ. (بخاری ۲۹۴۔ مسلم ۱۱۹)

(۱۴۵۱۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم نے صرف آپ کو حج ہی ادا کرتے ہوئے دیکھا۔

(١٤٥١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَفْلَحِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ. (بخاری ۱۵۶۰۔ احمد ۶/ ۲۰۷)

(۱۴۵۱۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھے ہوئے نکلے۔

(١٤٥١٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَفْرَدَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ بَعْدَهُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، وَهُمْ كَانُوا لِسُنَّتِهِ أَشَدَّ اتِّبَاعًا ، أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، وَعُثْمَانَ.

(۱۴۵۱۲) حضرت ابن سیرین ویشید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چالیس سال

بعد تک حج افراد کیا، حالانکہ وہ لوگ (ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم) سنت پر زیادہ سختی سے عمل پیرا تھے۔

(١٤٥١٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، وَسُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ جَرَّدَا ، زَادَ سُفْيَانُ :وَعُثْمَانَ.

(۱۴۵۱۳) حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج افراد فرمایا: سفیان راوی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بھی اضافہ فرمایا ہے۔

(١٤٥١٤) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :أَفْرَدَ الْحَجَّ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، وَعُثْمَانَ ، وَعَلْقَمَةُ ، وَالأَسْوَدُ.

(۱۴۵۱۴) حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم، حضرت علقمہ اور حضرت الاسود رحمہما اللہ نے حج افراد کیا۔

(١٤٥١٥) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ؟ فَقَالَ :لاَ نُحِبُّ أَنْ نَخْلِطَ بِحَجِّنَا شَيْئًا.

(۱۴۵۱۵) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے حج وعمرہ کو جمع کرنے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم اپنے حج کے ساتھ کوئی دوسری (عبادت) چیز ملانا پسند نہیں کرتے۔

(١٤٥١٦) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ :أَفْرِدُوا الْحَجَّ ، وَدَعُوا قَوْلَ أَعْمَاكُمْ هَذَا ، يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ.

(۱۴۵۱۶) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ حج افراد کرو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بات کو چھوڑ دو۔

(١٤٥١٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْقِرَانَ وَالْمُتْعَةَ ، وَقَالَ :التَّجْرِيدُ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۱۴۵۱۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ حج قران اور حج تمتع کو ناپسند کرتے تھے اور فرماتے کہ حج افراد میرے نزدیک پسندیدہ ہے۔

(١٤٥١٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ صَالِحٍ الْعُكْلِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :التَّجْرِيدُ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۱۴۵۱۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حج افراد میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

(١٤٥١٩) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ؛ أَنَّهُ حَجَّ خِلاَفَتَهُ كُلَّهَا يُفْرِدُ الْحَجَّ.

(۱۴۵۱۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں تمام حج، حج افراد کیے۔

(١٤٥٢٠) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ:قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: نُسُكَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَعَثٌ وَسَفَرٌ ، قَالَ :فَسَافَرَ الأَسْوَدُ ثَمَانِينَ مَا بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ، لَمْ يَجْمَعْ بَيْنَهُمَا ، وَسَافَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ سِتِّينَ مَا بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ، لَمْ يَجْمَعْ بَيْنَهُمَا.

(۱۴۵۲۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ دو ارکان اور عمل میرے نزدیک ہر چیز سے زیادہ پسندیدہ ہیں؛ پراگندہ حال ہونا اور سفر کرنا، راوی کہتے ہیں کہ حضرت الاسود رحمہ اللہ نے حج اور عمرہ کے درمیان اسی بار سفر کیا لیکن کبھی ان کو جمع نہیں کیا اور حضرت عبدالرحمن بن الاسود رحمہ اللہ نے ساٹھ سفر کیے لیکن کبھی حج وعمرہ کو جمع نہ فرمایا۔

(١٤٥٢١) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :خَرَجْتُ مَعَ إِبْرَاهِيمَ وَمَعَنَا أَصْحَابٌ لَنَا، فَأَحْرَمُوا جَمِيعًا وَجَرَّدُوا الْحَجَّ.

(۱۴۵۲۱) حضرت محمد بن ابو اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے ساتھ سفر پر نکلا ہمارے ساتھ ہمارے کچھ اور ساتھی بھی تھے، ہم سب نے مل کر حج افراد کے لیے احرام باندھا۔

(٢٤٩) فِي الْقَارِنِ ، مَنْ قَالَ يَطُوفُ طَوَافَيْنِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ حج قران کرنے والا دو طواف کرے گا

(١٤٥٢٢) حدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا ، وَابْنَ مَسْعُودٍ ، قَالاَ فِي الْقَارِنِ :يَطُوفُ طَوَافَيْنِ.

(۱۴۵۲۲) حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما حج قران کرنے والے کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ دو طواف کرے گا۔

(١٤٥٢٣) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا قَرَنْتَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَطُفْ طَوَافَيْنِ ، وَاسْعَ سَعْيَيْنِ.

(۱۴۵۲۳) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم حج اور عمرہ ملا کر کرو تو دو طواف اور دو سعی کرو۔

(١٤٥٢٤) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ :يَطُوفُ طَوَافَيْنِ ، وَيَسْعَى سَعْيَيْنِ.

(۱۴۵۲۴) حضرت اسماعیل اور حضرت شعبی رحمہما اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(١٤٥٢٥) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :الْقَارِنُ يَطُوفُ طَوَافَيْنِ ، وَيَسْعَى سَعْيَيْنِ.

(۱۴۵۲۵) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(١٤٥٢٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:الْقَارِنُ يَطُوفُ طَوَافَيْنِ.

(۱۴۵۲۶) حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حج قران کرنے والا دو طواف کرے گا۔

(١٤٥٢٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الْقَارِنِ ؟ فَقَالاَ :يَطُوفُ طَوَافَيْنِ ، وَيَسْعَى

سَعْيَيْنِ.

(۱۴۵۲۷) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے حج قران کرنے والے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ دونوں حضرات نے فرمایا کہ وہ دو طواف اور دو سعی کرے گا۔

(۱٤٥٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْقَارِنِ ، قَالَ : طَوَافَانِ ، وَسَعْيَانِ.

(۱۴۵۲۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ حج قران کرنے والے کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ دو طواف اور دو سعی کرے گا۔

(٢٥٠) مَنْ قَالَ يُجْزِءُ الْقَارِنَ طَوَافٌ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ قارن اگر ایک بھی طواف کر لے تو کافی ہو جائے گا

(١٤٥٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا.

(۱۴۵۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وعمرہ کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

(١٤٥٣٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : حَلَفَ لِي أَنَّهُ لَمْ يَطُفْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، إِلاَّ طَوَافًا وَاحِدًا.

(۱۴۵۳۰) حضرت سلمہ بن کہیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے میرے سامنے قسم اٹھائی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے بھی حج وعمرہ کے لیے ایک طواف سے زیادہ نہ کیا۔

(١٤٥٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَطَوَافٌ وَاحِدٌ ، وَسَعْيٌ وَاحِدٌ ، وَإِذَا قَرَنَ فَطَوَافَانِ وَسَعْيَانِ.

(۱۴۵۳۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم حج اور عمرہ کو جمع کرو تو ایک طواف اور ایک سعی کرو، اور جب تم قران کرو تو دو طواف اور دو سعی کرو۔

(١٤٥٣٢) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : إِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَعَلَيْهِ طَوَافٌ وَاحِدٌ ، وَسَعْيٌ وَاحِدٌ.

(۱۴۵۳۲) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حج اور عمرہ کو جمع کیا جائے تو ایک طواف اور ایک سعی کی جائے گی۔

(١٤٥٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يُجْزِئه طَوَافٌ.

(۱۴۵۳۳) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک طواف اس کے لیے کافی ہو جائے گا۔

(١٤٥٣٤) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِية ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا قَدِمْتَ قَارِنًا ، أَوْ مُتَمَتِّعًا فَيَكْفِيكَ سَعْيٌ وَاحِدٌ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَإِنْ كُنْتَ سَاعِيًا ثَانِيًا ، فَأَخِّرْ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ.

(۱۴۵۳۴) حضرت مجاہد ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ جب تم قارن یا متمتع بن کر آؤ تو تمہارے لیے صفا و مروہ کی ایک سعی کافی ہے، اگر دوبارہ سعی کرنا چاہو تو یوم النحر کے بعد کرو۔

(١٤٥٣٥) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا.

(۱۴۵۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

(١٤٥٣٦) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ (ح) وَعَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالاَ : يَطُوفُ طَوَافًا.

(۱۴۵۳۶) حضرت ھشام ولیٹھیڈ اور حضرت حسن ولیٹھیڈ سے یہی مروی ہے۔

(١٤٥٣٧) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ح) وَعَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالاَ : يَطُوفُ طَوَافًا.

(۱۴۵۳۷) حضرت ھشام اور حضرت حسن رحمہما اللہ سے یہی مروی ہے۔

(١٤٥٣٨) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ قَالُوا : يَطُوفُ الْقَارِنُ طَوَافًا.

(۱۴۵۳۸) حضرت ابو جعفر، حضرت عطاء اور حضرت طاؤس رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ قارن ایک طواف کرے گا۔

(٢٥١) فِي النِّقَابِ لِلْمُحْرِمَةِ

محرمہ خاتون کا نقاب کرنا

(١٤٥٣٩) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَنْهَى النِّسَاءَ عَنِ النِّقَابِ وَهُنَّ حُرُمٌ ، وَلَكِنْ يُسْدِلْنَ الثَّوْبَ عَلَى وُجُوهِهِنَّ سَدْلاً.

(۱۴۵۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو حالت احرام میں نقاب کرنے سے منع فرمایا: لیکن وہ اپنے چہروں پر کپڑا لٹکا سکتی ہیں۔

(١٤٥٤٠) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : تَرُدُّ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ الثَّوْبَ عَلَى وَجْهِهَا ، وَلاَ تَنْتَقِبُ.

(۱۴۵۴۰) حضرت طاؤس ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ محرمہ عورت کپڑے کو چہرے پر لٹکا لے لیکن نقاب نہ کرے۔

(١٤٥٤١) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى ، وَعُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : لاَ تَنْتَقِبُ الْمُحْرِمَةُ.

(۱۴۵۴۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ محرمہ عورت نقاب نہ کرے۔

(۱٤٥٤٢) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ شَبِيبٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَرِهَتِ النِّقَابَ لِلْمُحْرِمَةِ وَالْكُحْلَ ، وَرَخَّصَتْ فِي الْخُفَّيْنِ.

(۱۴۵۴۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے محرمہ عورت کے لیے نقاب اور سرمہ کو ناپسند کیا، اور موزے پہننے کی اجازت دی۔

(۱٤٥٤٣) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لِلْمُحْرِمَةِ النِّقَابَ وَالْقُفَّازَيْنِ.

(۱۴۵۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ محرمہ عورت کے لیے نقاب اور دستانوں کے استعمال کو ناپسند کرتے تھے۔

(١٤٥٤٤) حدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : لاَ تَنْتَقِبُ.

(۱۴۵۴۴) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرمہ خاتون نقاب نہ اوڑھے۔

(١٤٥٤٥) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ النِّقَابِ لِلْمُحْرِمَةِ ؟ فَكَرِهَاهُ وَقَالاَ : تُخْرِجُ وَجْهَهَا لِلَّهِ.

(۱۴۵۴۵) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے محرمہ عورت کے نقاب کے متعلق دریافت کیا؟ آپ دونوں نے اس کو ناپسند فرمایا اور فرمایا کہ اللہ کے لیے اپنے چہرے کو ظاہر کرے گی۔

(١٤٥٤٦) حدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُ ، يَعْنِي النِّقَابَ.

(۱۴۵۴۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نقاب اوڑھنے سے (محرمہ خاتون کو) منع فرماتے ہوئے سنا۔

(٢٥٢) فِي الْقِيَامِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ ، قَدْرَ كَمْ يَكُونُ ؟

جمرات کے پاس کتنا قیام کرے

(١٤٥٤٧) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : وَقَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الثَّانِيَةِ ، أَطْوَلَ مِمَّا وَقَفَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الأُولَى ، ثُمَّ أَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا ، وَلَمْ يَقِفْ عِنْدَهَا.

(۱۴۵۴۷) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ ثانیہ کے پاس جمرہ اولیٰ سے کچھ دیر زیادہ کھڑے رہے پھر آپ جمرہ عقبہ پر تشریف لائے لیکن اس کے پاس کھڑے نہ ہوئے۔

(١٤٥٤٨) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ خَلَفٍ ، قَالَ :

أَدْرَكْتُ النَّاسَ يَتَزَوَّدُونَ الْمَاءَ إِذَا ذَهَبُوا يَرْمُونَ الْجِمَارَ ، مِنْ طُولِ الْقِيَامِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ.

(۱۴۵۴۸) حضرت محمد بن اسود بن خلف ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو پایا جو جمرات کی رمی کے لیے جاتے تو پانی کا توشہ ساتھ لے کر جاتے ان کے پاس زیادہ دیر قیام کرنے کی وجہ سے۔

(١٤٥٤٩) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ وَقَفَ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْرَ سُورَةٍ مِنَ السَّبْعِ ، قَالَ :قُلْتُ :مِنَ النَّاسِ مَنْ يُبْطِءُ الْقِرَائَةَ وَمِنْهُمْ مَنْ يُسْرِعُ ؟ قَالَ :مِثْلَ قِرَائَتِي ؟ قَالَ :قُلْتُ :أَنْتَ خَفِيفُ الْقِرَائَةِ ، قَالَ :مِثْلَ قِرَائَتِي.

(۱۴۵۴۹) حضرت عبداللہ بن عثمان ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ریشید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ (جمرات کے پاس) سات سورتوں کی قراءت کی بقدر رکے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ کچھ لوگ تیز پڑھتے ہیں اور کچھ لوگ آہستہ؟ آپ ریشید نے فرمایا میری قراءت کی طرح ہو، میں نے عرض کیا کہ آپ تو بہت آہستہ پڑھتے ہیں، فرمایا کہ (ہاں) میری قراءت کے مثل ہو۔

(١٤٥٥٠) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَلِيٌّ الأَزْدِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ إِيَّايَ.

(۱۴۵۵۰) حضرت سعید بن جبیر ریشید سے اسی طرح مروی ہے۔

(١٤٥٥١) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ :وَقَفْت مَعَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ فَلَمْ يُطِيلاَ ، وَوَقَفْتُ مَعَ عَطَاءٍ قَدْرَ سُورَةِ الْحَجِّ.

(۱۴۵۵۱) حضرت حجاج ریشید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمرو بن شعیب ریشید اور حضرت عبدالرحمن بن الاسود ریشید کے ساتھ (جمرات کے پاس) زیادہ دیر نہیں رکا، اور حضرت عطاء ریشید کے ساتھ سورۃ الحج کی تلاوت کی بقدر رکا رہا۔

(١٤٥٥٢) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، وَطَاوُوسًا ، وَعَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُطِيلُونَ الْقِيَامَ عِنْدَ الْجِمَارِ.

(۱۴۵۵۲) حضرت محمد بن ابو اسماعیل ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ریشید، حضرت ابراہیم ریشید، حضرت طاؤس ریشید اور حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر کو جمرات کے پاس لمبا قیام کرتے ہوئے دیکھا۔

(١٤٥٥٣) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُومُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ مِقْدَارَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ.

(۱۴۵۵۳) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دو جمروں کے پاس سورۂ بقرہ کی تلاوت کے بقدر قیام فرمایا کرتے تھے۔

(۱٤۵٥٤) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَةِ مِقْدَارَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ.

(۱۴۵۵۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ ایک جمرہ کے پاس سورہ بقرہ کی تلاوت کی مقدار قیام فرمایا کرتے تھے۔

(۱٤۵٥٥) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ؛ أَنَّ عَطَاءً وَقَفَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ مِقْدَارَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ السُّورَةَ مِنَ الْمِئِينَ.

(۱۴۵۵۵) حضرت عطاء ؒ ایک جمرہ کے پاس اتنا قیام فرماتے تھے جتنی دیر میں سو سورتیں پڑھ لی جائیں۔

(۲٥۳) فِي تُرَابِ الْحَرَمِ ، يُخْرَجُ بِهِ مِنَ الْحَرَمِ

حرم کی مٹی حرم سے باہر لانا

(۱٤۵٥٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُخْرَجَ مِنْ تُرَابِ الْحَرَمِ إِلَى الْحِلِّ ، أَوْ يُدْخَلَ مِنْ تُرَابِ الْحِلِّ إِلَى الْحَرَمِ.

(۱۴۵۵۶) حضرت ابن عباس ؓ اور حضرت ابن عمر ؓ حرم کی مٹی حرم سے باہر لانے کو ناپسند کرتے تھے اور باہر کی مٹی حرم میں لے جانے کو بھی ناپسند کرتے تھے۔

(۱٤۵٥٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ الْمَكِّيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ لَمَّا هَدَمَ الْكَعْبَةَ فَبَنَاهَا ، كَرِهَ أَنْ يَبْنِيَ فِيهَا مِنْ تُرَابِ الْحِلِّ.

(۱۴۵۵۷) حضرت ابو فرات المکی ؒ فرماتے ہیں کہ جب ابن زبیر ؓ نے خانہ کعبہ کو منہدم کیا تو انہوں نے حدود حرم سے باہر کی مٹی سے اس کی تعمیر کو ناپسند کیا۔

(۱٤۵٥٨) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَاهُ ، يَعْنِي أَنْ يُخْرَجَ بِتُرَابِ الْحَرَمِ إِلَى الْحِلِّ.

(۱۴۵۵۸) حضرت عطاء ؒ اور حضرت مجاہد ؒ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ حدود حرم کی مٹی حرم سے باہر نکالی جائے۔

(۲٥٤) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ

جو حضرات بے وضو طواف کرنے کو ناپسند سمجھتے ہیں

(۱٤۵٥٩) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ قَالُوا : لاَ تَطُفْ بِالْبَيْتِ إِلاَّ وَأَنْتَ عَلَى وُضُوءٍ.

(۱۴۵۵۹) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ بے وضو طواف ہرگز مت کرے۔

(١٤٥٦٠) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْضِي شَيْئًا مِنَ الْمَنَاسِكِ إِلاَّ وَهُوَ مُتَوَضِّىءٌ.

(۱۴۵۶۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بغیر وضو کے حج کا کوئی فعل ادا نہ فرماتے۔

(١٤٥٦١) حدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَالْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَطُوفَ الرَّجُلُ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ.

(۱۴۵۶۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ بغیر وضو طواف کرنے کو ناپسند کیا کرتے تھے۔

(١٤٥٦٢) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الحَكَم ، وَحَمَّادًا ، وَمَنْصُورًا ، وَسُلَيْمَانَ عَنِ الرَّجُلِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ ؟ فَلَمْ يَرَوْا بِهِ بَأْسًا.

(۱۴۵۶۲) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم، حضرت حماد اور حضرت منصور اور حضرت سلیمان رحمہم اللہ سے دریافت کیا کہ بغیر وضو آدمی طواف کرسکتا ہے؟ آپ سب حضرات نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١٤٥٦٣) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا أَنْ يَطُوفَ الرَّجُلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ، وَكَانَ الْوُضُوءُ أَحَبَّ إِلَيْهِمَا.

(۱۴۵۶۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ صفا و مروہ کی سعی بغیر وضو کے کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے، لیکن باوضو ہو کر کرنا ان کے نزدیک زیادہ پسندیدہ تھا۔

(٢٥٥) فِي الرَّجُلِ يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ ، مَا يَصْنَعُ بِهِ ؟

کوئی شخص احرام باندھے اور اس پر قمیص ہو تو وہ اس کا کیا کرے؟

(١٤٥٦٤) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا أَحْرَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ فَلاَ يَنْزِعْهُ مِنْ رَأْسِهِ ، يَشُقُّهُ ، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهُ.

(۱۴۵۶۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص احرام باندھے اور اس پر قمیص ہو تو اس کو سر سے نہ اتارے بلکہ اس کو پھاڑ کر اس میں سے نکلے۔

(١٤٥٦٥) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَيُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَمُغِيرَةَ وَحُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالُوا : يَخْرِقُهُ.

(۱۴۵۶۵) حضرت ابراہیم، حضرت حسن اور حضرت شعبی رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اس قمیص کو پھاڑ دے۔

(١٤٥٦٦) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ (ح) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ : إِذَا أَحْرَمَ

وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ فَلْيَشُقَّهُ.

(۱۴۵۶۶) حضرت ابوصالح ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص احرام باندھے اور اس پر قمیص ہو تو اس کو چاہئے کہ اس کو پھاڑ دے۔

(١٤٥٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : يَشُقُّهُ.

(۱۴۵۶۷) حضرت ابوقتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ اس کو پھاڑ دے گا۔

(١٤٥٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : يَخْلَعُهُ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ.

(۱۴۵۶۸) حضرت ابوقلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ اپنے پاؤں کی طرف سے اس کو اتارے۔

(١٤٥٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : مَنْ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ فَلْيَنْزِعْهُ ، وَلاَ يَشُقَّهُ.

(۱۴۵۶۹) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایسے احرام باندھے کہ اس پر قمیص ہو تو اس کو چاہئے کہ اس کو اتار دے اس کو پھاڑے نہیں۔

(١٤٥٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يَنْزِعُهُ.

(۱۴۵۷۰) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اس کو اتار دے۔

(١٤٥٧١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اخْلَعْهَا ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا كُنْت صَانِعًا فِي حَجِّكَ ، يَعْنِي جُبَّةً كَانَتْ عَلَيْهِ.

(بخاری ۱۷۸۹۔ مسلم ۱۰)

(۱۴۵۷۱) حضرت صفوان بن یعلی ؒ کے والد سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو اتار دو، اور اپنے عمرے میں وہی کچھ کرو جو تم نے اپنے حج میں کیا ہے۔

(١٤٥٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : يَنْزِعُهُ.

(۱۴۵۷۲) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ اس کو اتار دے۔

(٣٥٦) فِي الْحَائِضِ ، مَا تَقْضِي مِنَ الْمَنَاسِكِ

حائضہ خاتون کون سے مناسک ادا کرے گی

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(١٤٥٧٣) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَمَرَهَا ، وَكَانَتْ حَائِضًا :أَنْ تَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

(۱۴۵۷۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب سفر حج میں ان کو حیض آیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ وہ طواف کے علاوہ باقی سارے مناسک حج ادا کریں۔

(١٤٥٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، إِلاَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ.

(ترمذی ۹۴۵۔ احمد ۶/ ۱۳۷)

(۱۴۵۷۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حائضہ خاتون طواف کے علاوہ باقی تمام مناسک حج ادا کرے گی۔

(١٤٥٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، إِلاَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ، وتَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۴۵۷۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حائضہ خاتون طواف اور سعی کے علاوہ باقی تمام مناسک ادا کرے گی۔

(١٤٥٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، إِلاَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۴۵۷۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مروی ہے۔

(١٤٥٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :قُلْتُ لأَبِي الْعَالِيَةِ :تَقْرَأُ الْحَائِضُ الْقُرْآنَ ؟ قَالَ :لاَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، وَلاَ تُصَلِّي ، وَلاَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، وَلاَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَقَالَ :الطَّوَافُ بَيْنَ الصَّفَا.وَالْمَرْوَةِ عَدْلُ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ.

(۱۴۵۷۷) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ حائضہ خاتون قرآن پاک پڑھ سکتی ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نہ قرآن کی تلاوت کر سکتی ہے اور نہ نماز پڑھ سکتی ہے، نہ طواف کر سکتی ہے اور نہ ہی صفا ومروہ کی سعی کر سکتی ہے اور فرمایا کہ سعی بھی طواف کے مثل ہے۔

(١٤٥٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، غَيْرَ الطَّوَافِ.

(۱۴۵۷۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حائضہ خاتون طواف کے علاوہ باقی تمام مناسک ادا کر سکتی ہے۔

(١٤٥٧٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :تَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، إِلاَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ.

(۱۴۵۷۹) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(١٤٥٨٠) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : تَقِفُ بِعَرَفَةَ وَتَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، إِلاَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ.

(۱۴۵۸۰) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ حائضہ خاتون وقوف عرفہ بھی کرے گی اور طواف کے علاوہ باقی تمام مناسک ادا کرے گی۔

(١٤٥٨١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَانِئٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، إِلاَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ.

(۱۴۵۸۱) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حائضہ عورت طواف کے علاوہ باقی تمام مناسک ادا کرے گی۔

(٢٥٧) فِي الْمَرْأَةِ إِذَا طَافَتْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ

عورت کو اگر طواف کے بعد حیض آ جائے

(١٤٥٨٢) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، قَالَ : طَافَتِ امْرَأَتِي وَصَلَّتْ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ حَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَأَمَرْتُهَا أَنْ تَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَسَمِعَتْنِي امْرَأَةٌ وَأَنَا آمُرُهَا بِذَلِكَ ، فَقَالَتْ : نِعْمَ مَا أَمَرْتَهَا بِهِ ، كَانَتْ عَمَّتِي وَخَالَتِي عَائِشَةُ ، وَأُمُّ سَلَمَةَ ، زَوْجَتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولاَنِ : إِذَا طَافَتِ الْمَرْأَةُ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ صَلَّتْ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ حَاضَتْ ، فَلْتَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۴۵۸۲) حضرت طارق فرماتے ہیں کہ میری عورت نے طواف کیا اور دو رکعتیں ادا کیں، اس کے بعد اس کو صفا و مروہ کی سعی سے پہلے ہی حیض آ گیا، میں نے اس کو حکم دیا کہ تو صفا و مروہ کی سعی کر، جب میں اس کو حکم دے رہا تھا اس وقت ایک خاتون یہ سن رہی تھی، اس خاتون نے کہا کہ تو نے اس کو بہت اچھا حکم دیا ہے، بیشک میری پھوپھی اور میری خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو رسول اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں وہ فرماتی تھیں کہ جب عورت طواف کرے پھر دو رکعتیں بھی ادا کرے اس کے بعد اس کو حیض آ جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ صفا و مروہ کی سعی بھی کر لے۔

(١٤٥٨٣) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا طَافَتْ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَلْتَسْعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۴۵۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خاتون بیت اللہ کا طواف کر لے پھر اس کو سعی سے پہلے حیض آ جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ صفا و مروہ کی سعی کر لے۔

(١٤٥٨٤) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ امْرَأَةٍ طَافَتْ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ حَاضَتْ ؟ قَالَ : تَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۴۵۸۴) حضرت حجاج ولیٹیلئے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ولیٹیلئے سے دریافت کیا کہ اگر عورت کو طواف کے بعد حیض آ جائے؟ آپ ولیٹیلئے نے فرمایا کہ وہ صفا ومروہ کی سعی کرے۔

(١٤٥٨٥) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ قَالاَ :تَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۴۵۸۵) حضرت حسن ولیٹیلئے اور حضرت عطاء ولیٹیلئے فرماتے ہیں کہ وہ صفا ومروہ کی سعی کرے گی۔

(١٤٥٨٦) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ قَالُوا : تَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۴۵۸۶) حضرت ابراہیم، حضرت حکم اور حضرت حماد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ وہ صفا ومروہ کی سعی کرے گی۔

(٢٥٨) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَطُوفَ يَوْمَ النَّحْرِ

جو حضرات یہ پسند کرتے ہیں کہ طواف یوم النحر میں کیا جائے

(١٤٥٨٧) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إذَا أَتَى الْبَيْتَ يَوْمَ النَّحْرِ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ، ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ ، فَقَالَ ، ثُمَّ أَتَى مِنًى وَلَمْ يَعُدْ إلَى الْبَيْتِ.

(۱۴۵۸۷) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یوم النحر میں آ کر طواف کرتے پھر اپنے گھر تشریف لے آتے، پھر وہاں سے منیٰ تشریف لے جاتے دوبارہ بیت اللہ کے طواف کے لیے تشریف نہ لے جاتے۔

(١٤٥٨٨) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَزِدْ يَوْمَ الزِّيَارَةِ عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ.

(۱۴۵۸۸) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب زیارت کے لیے آتے تو ایک سے زیادہ طواف نہ فرماتے۔

(١٤٥٨٩) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَطُوفُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثَلاَثَةَ أَسَابِيعَ.

(۱۴۵۸۹) حضرت ابراہیم ولیٹیلئے فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ وہ یوم النحر میں تین بار (سات چکر) طواف کریں۔

(١٤٥٩٠) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ :طُفْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَوْمَ النَّحْرِ طَوَافًا وَاحِدًا.

(۱۴۵۹۰) حضرت عبد الکریم ولیٹیلئے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ولیٹیلئے کے ساتھ یوم النحر میں ایک ہی طواف کیا۔

(١٤٥٩١) حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :خَرَجْتُ مَعَ الْحَسَنِ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ زُرْنَا الْبَيْتَ ، فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ طَوَافًا وَاحِدًا ، وَسَعَيْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، ثُمَّ رَجَعْنَا إلَى مِنًى.

(۱۴۵۹۱) حضرت ابن ابی لیلیٰ ولیٹیلئے فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن ولیٹیلئے کے ساتھ حج کے لیے نکلا، پھر قربانی کا دن آیا تو ہم بیت اللہ

تشریف لائے اور ایک طواف کیا، پھر صفا و مروہ کی سعی کی اور منیٰ آ گئے۔

(١٤٥٩٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ طَوَافًا وَاحِدًا يَوْمَ الزِّيَارَةِ.

(۱۴۵۹۲) حضرت عبد الرحمٰن بن الاسود رِحِمَهُ اللهُ زیارت والے دن ایک ہی طواف فرماتے۔

(١٤٥٩٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : زُرْتُ مَعَ الْقَاسِمِ الْبَيْتَ فِي آخِرِ السَّحَرِ ، فَطُفْنَا طَوَافًا وَاحِدًا لَمَّا أَصْبَحْنَا ، ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مِنًى.

(۱۴۵۹۳) حضرت افلح رِحِمَهُ اللهُ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم رِحِمَهُ اللهُ کے ساتھ رات کے آخری حصہ میں بیت اللہ کی زیارت کی، پھر صبح کے وقت ہم نے ایک طواف کیا اور ہم منیٰ آ گئے۔

(٢٥٩) مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَاتٍ

جو حضرات عرفات میں ظہر و عصر کی نماز اکٹھی پڑھتے ہیں

(١٤٥٩٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِعَرَفَاتٍ ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ ، يَعْنِي بِعَرَفَةَ ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

(۱۴۵۹۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں نماز ظہر ادا فرمائی، پھر نماز عصر ادا فرمائی اور ان کے درمیان کوئی نفلی نماز نہ پڑھی۔

(١٤٥٩٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَاتٍ ، ثُمَّ وَقَفَ.

(۱۴۵۹۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرفات میں ظہر و عصر کی نماز اکٹھی پڑھی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وقوف فرمایا۔

(١٤٥٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدِ قَالاَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ يُجْمَعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ إِلاَّ بِعَرَفَةَ ، الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ.

(۱۴۵۹۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عرفات میں ہی ظہر اور عصر کی نمازوں کو اکٹھا ادا کیا جائے گا۔

(١٤٥٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ إِذَا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ نَزَلَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ، ثُمَّ يَقِفُ بِعَرَفَةَ.

(۱۴۵۹۷) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ حج کی سنتوں میں سے ہے کہ جب خطبہ سے فارغ ہو تو اترے اور ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی پڑھائے پھر عرفہ میں وقوف کرے۔

(١٤٥٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ قَالاَ : مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تُجْمِعَ بَيْنَهُمَا بِعَرَفَةَ.

(۱۴۵۹۸) حضرت حسن ؒ حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ سنت میں سے یہ بات ہے کہ ظہر وعصر کی نمازوں کو عرفہ میں اکٹھا ہی ادا کیا جائے۔

(١٤٥٩٩) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ سَالِمٍ ، وَعُبَيْدِ اللهِ بِعَرَفَةَ ، فَجَمَعَا بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ ، وَلَمْ يَجْهَرَا بِالْقِرَائَةِ.

(۱۴۵۹۹) حضرت خالد بن ابو بکر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عرفات میں حضرت سالم ؒ اور حضرت عبید اللہ ؒ کے پیچھے نماز پڑھی آپ دونوں نے ظہر وعصر کی نماز کو جمع کیا اور ان میں قراءت بھی اونچی آواز سے نہ فرمائی۔

(١٤٦٠٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : يُجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ.

(۱۴۶۰۰) حضرت ضحاک ؒ فرماتے ہیں کہ عرفات میں ظہر وعصر کی نماز اکٹھی ہی ادا کی جائے گی۔

(٢٦٠) مَنْ كَانَ يَقُولُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ بِعَرَفَةَ

جو یہ فرماتے ہیں کہ عرفات میں ظہر کی نماز کو وقت سے مؤخر کر کے ادا کیا جائے گا

(١٤٦٠١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : يُؤَخِّرُ الإِمَامُ الظُّهْرَ يَوْمَ عَرَفَةَ ، أَشَدَّ مَا يُؤَخِّرُهَا يَوْمًا مِنَ السَّنَةِ ، وَيُعَجِّلُ الْعَصْرَ أَشَدَّ مَا يُعَجِّلُهَا يَوْمًا مِنَ السَّنَةِ.

(۱۴۶۰۱) حضرت الاسود ؒ فرماتے ہیں کہ امام عرفات میں ظہر کی نماز پورے سال میں جتنی مؤخر ہوتی ہے اس سے زیادہ مؤخر کرے گا، اور پورے سال میں عصر کی نماز جتنی جلدی ادا کی جاتی ہے اس سے بھی جلدی ادا کی جائے گی۔

(٢٦١) مِنْ كَرِهَ أَنْ يَبِيتَ لَيَالِيَ مِنًى بِمَكَّةَ

جو حضرات ایام منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ گزارنے کو ناپسند کرتے ہیں

(١٤٦٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ يَبِيتَنَّ أَحَدٌ مِنْ وَرَاءِ الْعَقَبَةِ لَيْلاً بِمِنًى أَيَّامَ التَّشْرِيقِ.

(۱۴۶۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی شخص بھی ایام تشریق میں منیٰ کی راتیں اس گھاٹی کے پیچھے مت گزارے۔

(١٤٦٠٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَنْهَى أَنْ يَبِيتَ أَحَدٌ

مِنْ وَرَاءِ الْعَقَبَةِ ، وَكَانَ يَأْمُرُهُمْ أَنْ يَدْخُلُوا مِنًى.

(۱۴۶۰۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص بھی اس گھاٹی کے پیچھے رات نہ گزارے، اور انھوں نے ان کو حکم دیا کہ منیٰ میں داخل ہو جاؤ۔

(١٤٦٠٤) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنَامَ أَحَدٌ أَيَّامَ مِنًى بِمَكَّةَ.

(۱۴۶۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایام منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ گزارنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(١٤٦٠٥) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَكُونَ أَوَّلُ اللَّيْلِ بِمَكَّةَ وَآخِرُهُ بِمِنًى ، وَلاَ بَأْسَ أَنْ يَكُونَ أَوَّلُ اللَّيْلِ بِمِنًى وَآخِرُهُ بِمَكَّةَ.

(۱۴۶۰۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں کہ پہلی رات مکہ مکرمہ میں گزارے اور آخری رات منیٰ میں، اور اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ پہلی رات منیٰ میں اور آخری رات مکہ مکرمہ میں گزارے۔

(١٤٦٠٦) حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ : مِنَ السُّنَّةِ إِذَا زُرْتَ الْبَيْتَ أَلاَّ تَبِيتَ إِلاَّ بِمِنًى.

(۱۴۶۰۶) حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سنت طریقہ یہی ہے کہ جب تم نے طواف کر لیا تو اب راتیں منیٰ میں ہی گزارو۔

(١٤٦٠٧) حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : اجْعَلُوا أَيَّامَ مِنًى بِمِنًى.

(۱۴۶۰۷) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایام منیٰ منیٰ میں ہی گزارو۔

(١٤٦٠٨) حدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لاَ يَبِيتَنَّ أَحَدٌ مِنْ وَرَاءِ الْعَقَبَةِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ.

(۱۴۶۰۸) حضرت عروہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی بھی شخص ایام تشریق میں اس گھاٹی کے پیچھے رات مت گزارے۔

(١٤٦٠٩) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا بَاتَ دُونَ الْعَقَبَةِ أَهْرَاقَ لِذَلِكَ دَمًا.

(۱۴۶۰۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر گھاٹی سے اس طرف رات گزاری تو اس کے لیے دم ادا کرے گا۔

(١٤٦١٠) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيتُ لَيَالِيَ مِنًى بِمَكَّةَ ؟ قَالَ : يَتَصَدَّقُ بِدِرْهَمٍ ، أَوْ نَحْوِهِ.

(۱۴۶۱۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزارے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ایک درہم یا اس کے مثل کوئی چیز صدقہ کرے۔

(١٤٦١١) حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ

مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَبِيتَ لَيْلَةً تَامَّةً عَنْ مِنًى.

(۱۴۶۱۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ منیٰ کی پوری رات منیٰ سے باہر گزارنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱٤٦۱۲) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِرْهَمٍ، يَعْنِي إِذَا بَاتَ عَنْ مِنًى.

(۱۴۶۱۲) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر منیٰ سے باہر رات گزارے تو وہ ایک درہم صدقہ کرے۔

(٢٦٢) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَبِيتَ لَيَالِيَ مِنًى بِمَكَّةَ

جو حضرات منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ گزارنے کی اجازت دیتے ہیں

(۱٤٦۱۳) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى، فَأَذِنَ لَهُ مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ.

(بخاری ۱۷۴۵۔ ابو داؤد ۱۹۵۴)

(۱۴۶۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزارنے کی اجازت چاہی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت عطا فرما دی ان کے حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری کی وجہ سے۔

(۱٤٦۱٤) حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِذَا رَمَيْتَ الْجِمَارَ فَبِتْ حَيْثُ شِئْتَ.

(۱۴۶۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم نے جمرات کی رمی کر لی تو جہاں چاہو رات گزارو۔

(۱٤٦۱٥) حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَبِيتَ الرَّجُلُ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى، إِذَا كَانَ فِي ضَيْعَتِهِ.

(۱۴۶۱۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس شخص کی جاگیر مکہ ہو اگر وہ منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزار لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٦٣) فِي الْمُحْرِمِ مَا يَحْمِلُ مِنَ السِّلاَحِ

محرم کون سا ہتھیار ساتھ رکھ سکتا ہے

(۱٤٦۱٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مِغْفَرٌ. (بخاری ۱۸۴۶۔ ابو داؤد ۲۶۷۸)

(۱۴۶۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر مبارک پر خود تھی۔

(۱٤٦١٧) حدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْرَمُوا حَمَلُوا مَعَهُمَ السُّيُوفَ فِي الْقُرُبِ.

(۱۴۶۱۷) حضرت قاسم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب احرام باندھتے تو تلواروں کو نیام میں رکھتے۔

(۱٤٦١٨) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَمْ يَكُونُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُسَافِرُوا بِالسُّيُوفِ فِي قُرُبِهَا ، وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

(۱۴۶۱۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو ناپسند نہیں کرتے تھے کہ وہ تلواروں کو نیام میں رکھ حالت احرام میں سفر کریں۔

(۱٤٦١٩) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَدْخُلُ الْحَرَمَ بِسَيْفٍ.

(۱۴۶۱۹) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ حرم میں تلوار کے ساتھ داخل ہوتے تھے۔

(۱٤٦٢٠) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يَتَقَلَّدَ الْمُحْرِمُ سَيْفَهُ إِذَا خَافَ.

(۱۴۶۲۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم کو اگر کسی کا خوف ہو تو کوئی حرج نہیں کہ وہ تلوار لٹکا لے۔

(۱٤٦٢١) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مَكَّةَ بِسِلَاحٍ فِي حَجٍّ ، وَلَا عُمْرَةٍ.

(۱۴۶۲۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص بھی حج و عمرہ میں ہتھیار سمیت مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہو۔

(۱٤٦٢٢) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَحْسَبُ أَنِّي سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ : الْمُحْرِمُ لَا يَحْمِلُ السِّلَاحَ.

(۱۴۶۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ محرم ہتھیار نہ اٹھائے۔

(۱٤٦٢٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ قَالَا : لَا يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ بِسِلَاحٍ.

(۱۴۶۲۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم شخص ہتھیار کے ساتھ مکہ میں داخل نہ ہو۔

(۱٤٦٢٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مَوْلًى لابْنِ عُمَرَ عَنْ مَوْتِ ابْنِ عُمَرَ ؟ قَالَ : أَصَابَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ بِزُجٍّ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ الْحَجَّاجُ يَعُودُهُ ، فَقَالَ : لَوْ أَعْلَمُ مَنْ أَصَابَكَ لَفَعَلْتُ وَفَعَلْتُ ، قَالَ : أَنْتَ أَصَبْتَنِي ، أَدْخَلْتَ السِّلَاحَ الْحَرَمَ.

(۱۴۶۲۴) حضرت عطیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام سے آپ کی موت کی وجہ دریافت کی؟ انھوں نے فرمایا کہ اہل شام میں سے ایک شخص کے تیر کا پھل آپ کو لگ گیا تھا، حجاج آپ کے پاس آپ کی عیادت کے لیے آیا، ایک شخص

نے کہا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ کو تکلیف پہنچے گی تو میں اس طرح اس طرح کرتا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے ہی تو مجھے تکلیف دی ہے کہ تو حرم میں ہتھیار سمیت داخل ہو گیا۔

(۱٤٦٢٥) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَلَيْسَ بِالأَحْمَرِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ؛ أَنَّهُ دَخَلَ الْحَرَمَ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ مُتَقَلِّدُهُ ، فَلَمَّا دَخَلَ نَزَعَهُ.

(۱۴۶۲۵) حضرت ابوالسفر رحمہ اللہ حرم میں داخل ہوئے تو ان پر تلوار لٹک رہی تھی، جب وہ حرم میں داخل ہونے لگے تو تلوار اتار لی۔

(۱٤٦٢٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الصَّلْتِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صَهْبَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُثْمَانَ بِالأَبْطَحِ ، وَإِنَّ فُسْطَاطَهُ مَضْرُوبٌ ، وَإِنَّ سَيْفَهُ مُعَلَّقٌ بِالْفُسْطَاطِ.

(۱۴۶۲۶) حضرت عقبہ بن صهبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقام ابطح میں دیکھا، آپ کا خیمہ نصب تھا اور آپ کی تلوار خیمے میں لٹک رہی تھی۔

(٢٦٤) فِي رَجُلٍ أَصَابَ صَيْدًا فَأَهْدَى شَاةً

اگر محرم شکار کرلے تو وہ بکری کی قربانی کرے

(١٤٦٢٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنِّي أَهْدَيْتُ بَدَنَةً ، وَإِنِّي أَضْلَلْتُهَا بِالطَّرِيقِ ، فَهَلْ تُجْزِءُ عَنِّي ؟ قَالَ : إِنْ كَانَتْ فِي نَذْرٍ ، أَوْ فِي كَفَّارَةٍ فَوَافِ بِهَا الْبَيْتَ ، فَلاَ إِخَالُكَ وَافَيْتَ بِهَا ، وَإِنْ كَانَتْ تَطَوُّعًا أَجْزَأَتْ عَنْكَ ، قَالَ : قُلْتُ : فِيهِ وَلَوْ شَاةً ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۴۶۲۷) حضرت عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے اونٹ کی ھدی بھیجی تھی، میں نے اس کو راستے میں گم کر دیا، تو کیا وہ اونٹ میری طرف سے کافی ہو جائے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ نذر یا کفارہ کی تھی تو پھر اس کو پورا کر بیت اللہ میں وہ تیری طرف سے پوری ادا نہ ہوئی، اور اگر وہ نفل قربانی تھی تو پھر ادا ہو گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ: اس میں اگر چہ بکری ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہاں اگر چہ بکری ہی ہو۔

(١٤٦٢٨) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي الأَرْنَبِ جَفرَةً.

(۱۴۶۲۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خرگوش کے شکار کرنے پر بھیڑ کے چھوٹے بچہ کا حکم فرمایا۔

(١٤٦٢٩) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي الأَرْنَبِ كَفٌّ مِنْ طَعَامٍ فَمَا دُونَهُ.

(۱۴۶۲۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ خرگوش کے شکار کرنے پر ایک ہتھیلی یا اس سے کم کھانا صدقہ کرے۔

(١٤٦٣٠) حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : فِي الأَرْنَبِ شَاةٌ.

(۱۴۶۳۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خرگوش کے شکار کرنے پر بکری لازم ہے۔

(١٤٦٣١) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَقِيلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : فِي الأَرْنَبِ مَا دُونَ الْمُسِنَّةِ.

(۱۴۶۳۱) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خرگوش کے شکار پر گائے یا بکری کا تین سال سے کم کا بچہ لازم ہے۔

(٢٦٥) فِي النَّعَامَةِ، يُصِيبُهَا الْمُحْرِمُ

محرم اگر شتر مرغ کا شکار کرے

(١٤٦٣٢) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ ، وَمُعَاوِيَةَ ، قَالُوا : فِي النَّعَامَةِ بَدَنَةٌ.

(۱۴۶۳۲) حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابن عباس اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ شتر مرغ کے شکار پر اونٹ لازم ہے۔

(١٤٦٣٣) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالُوا : فِي النَّعَامَةِ بَدَنَةٌ.

(۱۴۶۳۳) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ شتر مرغ کے شکار پر اونٹ لازم ہے۔

(١٤٦٣٤) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي النَّعَامَةِ بَدَنَةٌ.

(۱۴۶۳۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(١٤٦٣٥) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : فِي النَّعَامَةِ جَزُورٌ.

(۱۴۶۳۵) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شتر مرغ کے شکار پر بکری لازم ہے۔

(١٤٦٣٦) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : فِي النَّعَامَةِ بَدَنَةٌ.

(۱۴۶۳۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اونٹ لازم ہے۔

(٢٦٦) فِي بَقَرِ الْوَحْشِ

جنگلی گائے اگر شکار کرے

(١٤٦٣٧) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي الْبَقَرَةِ بَقَرَةٌ.

(۱۴۶۳۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گائے کے بدلے گائے لازم ہے۔

(١٤٦٣٨) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِذَا أَصَابَ الْمُحْرِمُ بَقَرَةَ الْوَحْشِ ، فَفِيهَا

جَزُورٌ.

(۱۴۶۳۸) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محرم اگر جنگلی گائے کا شکار کرلے جزور بکری اور اونٹنی دونوں کو کہتے ہیں۔

(١٤٦٣٩) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :فِي الْبَقَرَةِ بَقَرَةٌ.

(۱۴۶۳۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گائے کے بدلے گائے ہے۔

(٢٦٧) فِي الرَّجُلِ إِذَا أَصَابَ حِمَارَ الْوَحْشِ

اگر محرم جنگلی گدھے کا شکار کرے

(١٤٦٤٠) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي الْحِمَارِ بَدَنَةٌ.

(۱۴۶۴۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں گدھے کے شکار پر اونٹ لازم ہے۔

(١٤٦٤١) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالُوا :فِي الْحِمَارِ بَقَرَةٌ.

(۱۴۶۴۱) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جنگلی گدھے کے شکار پر گائے لازم ہوگی۔

(٢٦٨) فِي الْمُحْرِمِ يَمُوتُ، أَيُغَطَّى رَأْسُهُ

محرم کا اگر انتقال ہو جائے تو کیا اس کے سر کو ڈھانپا جائے گا؟

(١٤٦٤٢) حدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ ، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ ، وَلاَ تُمِسُّوهُ بِطِيبٍ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا. (بخاری ۱۸۵۱۔ مسلم ۹۹)

(۱۴۶۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک محرم شخص تھا، اونٹ نے اس کو گرا کر ہلاک کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اور اس کو اسی احرام میں کفن دو، اور اس کے سر کو مت ڈھانپنا، اور اس کو خوشبو بھی نہ لگانا بیشک اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھائے گا۔

(١٤٦٤٣) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا. (مسلم ۹۸۔ ابو داؤد ۳۲۳۳)

(۱۴۶۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے سر کو مت ڈھانپو، بیشک اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھائے گا۔

(۱٤٦٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمُحْرِمِ يُغَطَّى رَأْسُهُ إِذَا مَاتَ ، وَإِذَا كُفِّنَ ؟ قَالَ :قَدْ غَطَّى ابْنُ عُمَرَ ، وَكَشَفَ غَيْرُهُ.

(۱۴۶۴۴) حضرت عطاء ریشید سے دریافت کیا گیا کہ محرم کا اگر انتقال ہو جائے تو اس کو کفن دیتے وقت اس کے سر کو ڈھانپا جائے گا؟ آپ ریشید نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا تو ڈھانپا گیا تھا مگر آپ کے علاوہ کسی کا نہیں ڈھانپا گیا۔

(۱٤٦٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:يُغَيَّبُ رَأْسُ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ.

(۱۴۶۴۵) حضرت طاؤس ریشید فرماتے ہیں کہ محرم کا اگر انتقال ہو جائے تو اس کے سر کو چھپا دیا جائے گا۔

(۱٤٦٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا مَاتَ الْمُحْرِمُ فَهُوَ حَلال.

(۱۴۶۴۶) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ جب محرم کا انتقال ہو جائے تو اب وہ محرم نہیں حلال ہے۔

(۱٤٦٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ عامر قَالَ :إِذَا مَاتَ الْمُحْرِمُ فَقَدْ ذَهَبَ إِحْرَامُهُ.

(۱۴۶۴۷) حضرت عامر ریشید فرماتے ہیں کہ جب محرم کا انتقال ہو جائے تو اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے۔

(۱٤٦٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَائِشَةَ ، قَالَتْ :إِذَا مَاتَ الْمُحْرِمُ ذَهَبَ إِحْرَامُ صَاحِبِكُمْ.

(۱۴۶۴۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ جب محرم کا انتقال ہو جائے تو آپ کے صاحب کا احرام ختم ہو گیا۔

(۱٤٦٤٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْمُحْرِمِ يَمُوتُ ؟ فَقَالَتْ :اصْنَعُوا بِهِ كَمَا تَصْنَعُونَ بِمَوْتَاكُمْ.

(۱۴۶۴۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ اگر محرم کا انتقال ہو جائے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے ساتھ وہی معاملہ کرو جو تم اپنے مردوں کے ساتھ کرتے ہو۔

(۱٤٦٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ ، وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَمُوتُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ؟ قَالَ :قَدْ ذَهَبَ إِحْرَامُهُ ، يُكَفَّنُ كَمَا يُكَفَّنُ الْحَلاَلُ.

(۱۴۶۵۰) حضرت عکرمہ ریشید سے دریافت کیا گیا کہ اگر محرم کا انتقال ہو جائے؟ آپ ریشید نے فرمایا اس کا احرام ختم ہو گیا اس کو اسی طرح کفن دیں گے جس طرح بغیر احرام والے شخص کو دیا جاتا ہے۔

(۱٤٦٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَمِّرُوا وُجُوهَكُمْ ، وَلاَ تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ. (طبرانی ١١- بیہقی ٣٩٣)

(۱۴۶۵۱) حضرت عطاء ریشید سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے چہروں کو ڈھانپ دو، یہودیوں کی مشابہت اختیار مت کرو۔

(١٤٦٥٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ فِي الْمُحْرِمِ: يُغَطَّى رَأْسُهُ، وَلَا يُكْشَفُ.

(۱۴۶۵۲) حضرت ابو جعفر ؒ محرم کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کے سر کو ڈھانپا جائے گا کھولا نہیں جائے گا۔

(١٤٦٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا.

(۱۴۶۵۳) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اس کو خوشبو نہیں لگائی جائے گی۔

(٢٦٩) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْبَدَنَةَ، فَتَضِلُّ فَيَشْتَرِي غَيْرَهَا

کوئی شخص اونٹ خریدے اور گم ہو جائے تو وہ اس کی جگہ دوسرا اونٹ خریدے گا

(١٤٦٥٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، وَعَطَاءٍ؛ أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَرَتْ بَدَنَةً فَأَضَلَّتْهَا، فَاشْتَرَتْ مَكَانَهَا، ثُمَّ وَجَدَتْهَا، فَنَحَرَتْهُمَا جَمِيعًا، ثُمَّ قَالَتْ: كَانَ فِي عِلْمِ اللهِ أَنْ أَنْحَرَهُمَا جَمِيعًا. وَذَلِكَ فِي التَّطَوُّعِ.

(۱۴۶۵۴) حضرت عائشہ ؓ نے ایک اونٹ خریدا تو وہ گم ہو گیا، انھوں نے اس کے بدلے دوسرا اونٹ خرید لیا، تو وہ پہلا والا بھی دوبارہ مل گیا، آپ ؓ نے دونوں اونٹوں کی قربانی کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ میں دونوں قربان کروں گی، اور یہ نفل ہوگا۔

(١٤٦٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ نَحَرَتْهُمَا جَمِيعًا.

(۱۴۶۵۵) حضرت عروہ ؓ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے دونوں اونٹوں کو ذبح فرمایا۔

(١٤٦٥٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ، أَوْ مَالِكِ بْنِ مَاعِزٍ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: سَاقَ أَبِي هَدْيَيْنِ عَنْ نَفْسِهِ وَامْرَأَتِهِ وَابْنَتِهِ، فَأَضَلَّهُمَا بِذِي الْمَجَازِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ ذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ، فَقَالَ: تَرَبَّصِ الْيَوْمَ وَغَدًا وَبَعْدَ غَدٍ، فَإِنَّمَا النَّحْرُ فِي هَذِهِ الثَّلَاثَةِ الأَيَّامِ، فَإِنْ وَجَدْتَ هَدْيَيْكَ فَانْحَرْهُمَا جَمِيعًا، فَإِنْ لَمْ تَجِدْهُمَا فَاشْتَرِ هَدْيَيْنِ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَانْحَرْهُمَا وَلَا تَحِلَّ مِنْكَ حَرَامًا حَتَّى تَنْحَرَهُمَا، أَوْ هَدْيَيْنِ آخَرَيْنِ، فَإِنْ نَحَرْتَ الْهَدْيَيْنِ اللَّذَيْنِ اشْتَرَيْتَ وَوَجَدْتَ الْهَدْيَيْنِ الضَّالَّيْنِ بَعْدُ فَانْحَرْهُمَا.

(۱۴۶۵۶) حضرت ماعز بن مالک الثقفی ؒ سے مروی ہے کہ میرے والد محترم نے اپنی طرف سے، اپنی اہلیہ کی طرف سے اور اپنی بیٹی کی طرف سے دو ھدی بھیجیں، وہ مقام ذو المجاز میں آ کر گم ہو گئیں، جب قربانی کا دن آیا تو سب نے حضرت عمر ؓ سے اس کا ذکر کیا، آپ ؓ نے فرمایا کہ آج کے دن، کل اور پرسوں تک انتظار کرلو، بیشک قربانی کے یہ تین دن ہیں، اگر تمہارے جانور تمہیں مل جائیں تو ان دونوں کو ذبح کرو، اور اگر وہ نہ ملیں تو تیسرے دن ان کی جگہ دو جانور اور خرید و اور ان کو ذبح کرو اور جب تک ذبح نہ کرلو احرام نہ کھولنا، پھر خریدی ہوئی قربانی کے ذبح کرنے کے بعد وہ پہلے والے جانور بھی واپس مل جائیں تو ان کو بھی ذبح کردو۔

(١٤٦٥٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي الْخُصَيْبِ الْقَيْسِيِّ ؛ أَنَّهُ أَهْدَى عَنْ أُمِّهِ بَدَنَةً فَأَضَلَّهَا ، فَاشْتَرَى مَكَانَهَا أُخْرَى ، فَقَلَّدَهَا ، ثُمَّ وَجَدَ الأُولَى ، فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ ؟ فَقَالَ : انْحَرْهُمَا جَمِيعًا.

(۱۴۶۵۷) حضرت ابوالخصیب القیسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ کی طرف سے ھدی کا جانور بھیجا تو وہ راستہ میں گم ہو گیا، انھوں نے اس کی جگہ دوسرا جانور خرید لیا اور اس کو قلادہ ڈالا، اتنے میں وہ پہلا جانور بھی مل گیا، انھوں نے حضرت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دونوں کو ذبح کر دے۔

(١٤٦٥٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي طَالِبِ الْحَجَّامِ ، وَكَانَ ثِقَةً ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : يَنْحَرُهُمَا جَمِيعًا.

(۱۴۶۵۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ دونوں جانوروں کو ذبح کریں گے۔

(١٤٦٥٩) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا أَهْدَتْ بَدَنَتَيْنِ فَأَضَلَّتْهُمَا ، فَأَهْدَى لَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ بَدَنَتَيْنِ فَنَحَرَتْهُمَا ، ثُمَّ وَجَدَتِ الْبَدَنَتَيْنِ فَنَحَرَتْهُمَا.

(۱۴۶۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دو اونٹ ھدی بھیجے تو وہ راستہ میں گم ہو گئے، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے ان کے لیے دو اونٹ قربانی کے لیے بھیجے، انھوں نے ان کو ذبح کیا تو سابقہ دو اونٹ بھی عائشہ رضی اللہ عنہا کو مل گئے تو آپ نے دونوں کو ذبح فرمایا۔

(١٤٦٦٠) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : سُقْتُ بَدَنَةً فَأَضْلَلْتُهَا ، فَاشْتَرَيْتُ أُخْرَى فَنَحَرْتُهَا ، ثُمَّ وَجَدْتُ الأُولَى ، فَسَأَلْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ؟ فَقَالَ : انْحَرْهُمَا ، وَسَأَلْتُ عِكْرِمَةَ ؟ فَقَالَ : نَاقَةٌ مِنْ إِبِلِكَ.

(۱۴۶۶۰) حضرت نافع بن علی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اونٹ کو پانی پلانے کے لیے لے کر گیا تو وہ گم ہو گیا، میں نے اس کی جگہ دوسرا اونٹ لے کر قربانی کر دی، پھر مجھے وہ پہلا اونٹ دوبارہ مل گیا، میں نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اونٹنی اونٹ کی طرف سے ہے۔

(١٤٦٦١) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : انْحَرِ الأُولَى.

(۱۴۶۶۱) حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صرف پہلے جانور کی قربانی کرلے۔

(١٤٦٦٢) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَنْهُ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ ؟ فَقَالَ : انْحَرْهُمَا جَمِيعًا.

(۱۴۶۶۲) حضرت ابوبکر بن ابوالجہم رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت قبیصہ بن ذویب رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دونوں جانوروں کو اکٹھے ذبح کر۔

(١٤٦٦٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَتِ الأُولَى تَطَوُّعًا

نَحَرَهُمَا جَمِيعًا ، وَإِذَا كَانَتْ وَاجِبَةً صَنَعَ بِالأُخْرَى مَا شَاءَ.

(۱۴۶۶۳) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر پہلا جانور (گم ہونے والا) نفلی تھا تو پھر دونوں کو ذبح کرے گا اور اگر پہلا جانور واجب تھا تو پھر اسی کو ذبح کرے گا دوسرے جانور میں اس کی مرضی ہے چاہے تو ذبح کرے اگر چاہے تو نہ کرے۔

(۱٤٦٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ هشام ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي رَجُلٍ أَضَلَّ بَدَنَتَهُ تَطَوُّعًا، فَاشْتَرَى أُخْرَى ، قَالاَ : إِنْ كَانَ قَلَّدَ الَّذِي اشْتَرَى نَحَرَهُمَا ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يُقَلِّدْهَا بَاعَهَا إِنْ شَاءَ.

(۱۴۶۶۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر نفلی قربانی والا جانور گم ہو گیا اور اس نے اس کی جگہ دوسرا خرید لیا اور اس کو بھی قلادہ ڈال دیا تو اب دونوں کو ذبح کرے گا اور اگر ابھی تک قلادہ نہیں ڈالا تو اگر چاہے تو اس کو فروخت کر سکتا ہے۔

(۲۷۰) فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَلَمْ يَحُجَّ وَهُوَ مُوسِرٌ

کوئی شخص صاحب استطاعت ہونے کے باوجود حج کیے بغیر دنیا سے رخصت ہو جائے

(۱٤٦٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ سَلاَّمُ بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ حَجَّةَ الإِسْلاَمِ ، لَمْ يَمْنَعْهُ مَرَضٌ حَابِسٌ ، أَوْ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ ، أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ ، فَلْيَمُتْ عَلَى أَيِّ حَالٍ شَاءَ ، يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا. (دارمی ۱۷۸۵۔ بیهقی ۳۳۴)

(۱۴۶۶۵) حضرت عبد الرحمن بن سابط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں دنیا سے رخصت ہوا کہ اس نے حج فرض (حج اسلام) ادا نہ کیا، اور اس کو کسی بیماری، مجبوری یا ظالم بادشاہ نے بھی نہ روکا، تو وہ جس مرضی حال پر مرے، خواہ یہودی ہو کر خواہ نصرانی ہو کر۔

(۱٤٦٦٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ الأَسْوَدُ لِرَجُلٍ مِنْهُمْ مُوسِرٍ : لَوْ مِتَّ وَلَمْ تَحُجَّ ، لَمْ أُصَلِّ عَلَيْكَ.

(۱۴۶۶۶) حضرت الاسود رضی اللہ عنہ نے ایک مالدار شخص سے فرمایا کہ اگر تو بغیر حج کیے مر گیا تو میں تیرا جنازہ نہ پڑھوں گا۔

(۱٤٦٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ مُجَاهِدِ بْنِ رُومِيٍّ، وَكَانَ ثِقَةً، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ ، وَهُوَ مُوسِرٌ ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ: النَّارَ ، النَّارَ ، وَقَالَ ابْنُ مَعْقِلٍ : مَاتَ وَهُوَ لِلَّهِ عَاصٍ ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى : إِنِّي لأَرْجُو إِنْ حَجَّ عَنْهُ وَلِيُّهُ.

(۱۴۶۶۷) حضرت مجاہد بن رومی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر، حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ اور حضرت عبد اللہ بن معقل رحمۃ اللہ علیہم سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا جو صاحب استطاعت ہونے کے باوجود حج کیے بغیر مر جائے؟ حضرت سعید رضی اللہ عنہ

نے فرمایا اس کے لیے آگ ہے، حضرت ابن معقل ؒ نے فرمایا وہ اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کا نافرمان ہے اور حضرت ابن ابی لیلیٰ ؒ نے فرمایا کہ میں اگر اس کا ولی اس کی طرف سے حج ادا کر دے تو مجھے امید ہے (یعنی عذاب الٰہی سے بچ جائے گا)۔

(١٤٦٦٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُعَلَّى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لَوْ كَانَ لِي جَارٌ مُوسِرٌ ، ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ ، لَمْ أُصَلِّ عَلَيْهِ.

(۱۴۶۶۸) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ اگر میرا مالدار پڑوسی حج ادا کیے بغیر مر جائے تو میں اس کی نماز جنازہ نہیں ادا کروں گا۔

(١٤٦٦٩) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ مَاتَ وَهُوَ مُوسِرٌ لَمْ يَحُجَّ ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ : كَافِرٌ.

(۱۴۶۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی شخص صاحب استطاعت ہونے کے باوجود حج کیے بغیر مر جائے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں حاضر ہوگا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔

(١٤٦٧٠) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : مَنْ مَاتَ وَهُوَ مُوسِرٌ لَمْ يَحُجَّ ، فَلْيَمُتْ عَلَى أَيِّ حَالٍ شَاءَ ، يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا.

(۱۴۶۷۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں دنیا سے رخصت ہوا کہ اس نے حج فرض (حج اسلام) ادا نہ کیا، اور اس کو کسی بیماری، مجبوری یا ظالم بادشاہ نے بھی نہ روکا، تو وہ جس مرضی حال پر مرے، خواہ یہودی ہو کر خواہ نصرانی ہو کر۔

(١٤٦٧١) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرْزَمٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ بِمِثْلِهِ.

(۱۴۶۷۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٧١) فِي السُّرعَةِ وَالتُّؤَدَةِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں تیز چلنا

(١٤٦٧٢) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يُسْرِعُ فِي الطَّوَافِ.

(۱۴۶۷۲) حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو تیز تیز طواف کرتے ہوئے دیکھا۔

(١٤٦٧٣) حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ يُهَرْوِلُ فِي الطَّوَافِ.

(۱۴۶۷۳) حضرت اسماعیل بن عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو لپک لپک کر (کچھ تیز) طواف کرتے ہوئے دیکھا۔

(١٤٦٧٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ يُسْرِعُ حَتَّى يَكَادَ يَسْعَى ، أَوْ يَشْتَدُّ.

(۱۴۶۷۴) حضرت اسماعیل بن ابو خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ تیز (جلدی) طواف کررہے ہیں قریب تھا کہ وہ اور تیز ہوتے یا دوڑ پڑتے۔

(١٤٦٧٥) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :طُفْتُ مَعَهُ بِالْبَيْتِ ، فَكَانَ يَمْشِي عَلَى هِينَتِهِ قَلِيلاً قَلِيلاً ، وَلاَ يُزَاحِمُ عَلَى الْحَجَرِ.

(۱۴۶۷۵) حضرت الشیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے ساتھ طواف کیا تو وہ بالکل آہستہ آہستہ طواف کررہے تھے اور نہ ہی انھوں نے حجر اسود پر کسی سے دھکم پیل کی۔

(١٤٦٧٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ :قَالَ لَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَنَحْنُ نَطُوفُ بِالْبَيْتِ :يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ارْمُلُوا، إِسْرَعُوا.

(۱۴۶۷۶) حضرت فطر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے ساتھ طواف کیا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اے نوجوانو! طواف میں رمل کرو اور تیز طواف کرو۔

(١٤٦٧٧) حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :جَلَسْنَا لاِبْنِ عُمَرَ نَنْظُرُ كَيْفَ يَطُوفُ ، فَرَأَيْنَاهُ قَائِلاً هَكَذَا ، قَدْ قَبَضَ عَلَى أَصَابِعِهِ وَهُوَ يَشْتَدُّ.

(۱۴۶۷۷) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھنے کے لیے بیٹھے تاکہ دیکھیں وہ کس طرح طواف کرتے ہیں، پس ہم نے انہیں دیکھا کہ وہ انگلیوں کے بل تیز تیز چل رہے ہیں۔

(٢٧٣) فِي الْمُحْرِمِ يَأْكُلُ مَا صَادَ الْحَلاَلُ

محرم اگر حلال شخص کا شکار کیا ہوا جانور کھالے

(١٤٦٧٨) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ :كَانَ أَبُو قَتَادَةَ فِي نَفَرٍ مُحْرِمِينَ ، وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ ، فَرَأَى أَصْحَابُهُ حِمَارًا وَحْشِيًّا ، فَلَمْ يُؤْذِنوهُ حَتَّى أَبْصَرَهُ ، فَاخْتَلَسَ مِنْ بَعْضِهِمْ سَوْطًا فَصَرَعَهُ ، فَأَكَلُوا وَحَمَلُوا مِنْهُ ، فَلَقُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْه ؟ فَقَالَ :هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْكُمْ ؟ قَالُوا :لاَ ، قَالَ :فَكُلُوا. (بخاری ۱۸۲۱۔ مسلم ۶۳)

(۱۴۶۷۸) حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوقتادہ احرام والے لوگوں کے ساتھ تھے اور وہ خود محرم نہ تھے، ان کے ساتھیوں نے جنگلی گدھا دیکھا، ان کے ساتھیوں نے گدھے کی طرف نشاندہی نہ کی لیکن انہوں نے خود اسے دیکھ لیا۔ پس انھوں نے ان میں سے بعض کا کوڑا اٹھایا اور اس کو پچھاڑ دیا، پھر انھوں نے اس کو کھایا اور اپنے ساتھ اس کا گوشت اٹھا بھی لیا، پھر ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے اس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی نے اس شکار کی طرف اشارہ کیا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس میں سے کھاؤ۔

(١٤٦٧٩) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ فِي الْحَجِّ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ ، قَالَ : فَأُهْدِيَ لَنَا طَائِرٌ ، وَطَلْحَةُ نَائِمٌ ، قَالَ : فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ ، وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمْ يَأْكُلْهُ ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ ، قَالَ : فَوَفَّقَ مَنْ أَكَلَهُ ، وَقَالَ : أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ٦٥۔ احمد ١/ ١٦٢)

(۱۴۶۷۹) حضرت عبدالرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم سفر حج میں حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ہم لوگ حالت احرام میں تھے، ہمارے پاس ایک پرندہ (شکار کیا ہوا) ھدیہ لایا گیا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ آرام فرما رہے تھے، ہم میں سے بعض نے تو اس کو کھایا اور بعض رکے رہے اور اس کو نہ کھایا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے کھانے والوں کو درست کہا، اور فرمایا: ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا تھا۔

(١٤٦٨٠) حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِلَحْمِ الطَّيْرِ إِذَا صِيدَ لِغَيْرِهِ ، يَعْنِي فِي الإِحْرَامِ.

(۱۴۶۸۰) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایسے پرندے کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے جس کو محرم کے علاوہ کسی دوسرے شخص نے شکار کیا ہو۔

(١٤٦٨١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ : لَمَّا قَدِمْتُ مِنَ الْبَحْرَيْنِ لَقِيَنِي قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، فَسَأَلُونِي عَنِ الْحَلاَلِ يَصِيدُ الصَّيْدَ فَيَأْكُلُهُ الْحَرَامُ ؟ فَأَفْتَيْتُهُمْ بِأَكْلِهِ ، فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : لَوْ أَفْتَيْتَهُمْ بِغَيْرِهِ مَا أَفْتَيْتَ أَحَدًا أَبَدًا.

(۱۴۶۸۱) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں بحرین سے واپس آیا تو مجھے اھل عراق کی ایک قوم ملی، انھوں نے مجھ سے پوچھا کہ حلال شخص کا شکار کیا ہوا جانور محرم کھا سکتا ہے؟ میں نے ان کو کھانے کا فتویٰ دیا، پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ سے اس کے متعلق رائے لی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (کہ تو نے صحیح فتویٰ دیا) اگر تو ان کو اس کے علاوہ کوئی فتویٰ دیتا تو تجھ سے کوئی بھی کبھی بھی فتویٰ نہ لیتا۔

(١٤٦٨٢) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ يَتَزَوَّدُ صَفِيفَ الْوَحْشِ وَهُوَ

مُحْرِمٌ.

(۱۴۶۸۲) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ حالت احرام میں حمار وحشی کے خشک گوشت کا زادراہ (توشہ) اختیار کرتے تھے۔

(۱٤٦٨٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمَا لَمْ يَكُونَا يَرَيَانِ بَأْسًا بِأَكْلِ الْمُحْرِمِ مَا صَادَ الْحَلاَلُ ، إِذَا كَانَ لَمْ يَصِدْهُ مِنْ أَجْلِهِ ، أَوْ بِآلَتِهِ.

(۱۴۶۸۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ حلال شخص کا شکار کیا ہوا جانور محرم کھالے، جب کہ اس شخص نے اس کے لیے اور اس کے ہتھیار سے شکار نہ کیا ہو۔

(۱٤٦٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيَاضٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنْ قَوْمٍ مُحْرِمِينَ ، لَقُوا قَوْمًا حَلاَلاً مَعَهُمْ لَحْمُ صَيْدٍ ، فَإِمَّا بَاعُوهُمْ ، وَإِمَّا أَطْعَمُوهُمْ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۱۴۶۸۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ محرم جماعت کی بغیر احرام والی جماعت سے ملاقات ہوئی اور ان کے پاس شکار کیا ہوا جانور کا گوشت ہو، تو کیا یہ اس سے خرید لے یا وہ ان کو کھلا دیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱٤٦٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ قُرَّةَ بن خالد، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اشْتَرَيْنَا رِجْلَ حِمَارٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ مِنْ قَوْمٍ حَلاَلٍ ، قَالَ : فَمَرَرْنَا بِأَبِي ذَرٍّ ، فَسَأَلْنَاهُ ؟ فَقَالَ : لاَ أَرَاكُمْ فَجَرتُمْ ، لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۴۶۸۵) حضرت یزید بن عبد اللہ بن الشخیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص فرماتے ہیں کہ ہم نے حلال جماعت سے حالت احرام میں حمار کی ٹانگ خریدی، پھر ہم حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو ہم نے ان سے سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا نہیں خیال کہ تم نے کوئی گناہ کا کام کیا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۷۳) مَنْ كَرِهَ أَكْلَهُ لِلْمُحْرِمِ

جن حضرات نے شکار کا گوشت محرم کے کھانے کو ناپسند کیا ہے

(۱٤٦٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ ، قَالَ : أَهْدَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالأَبْوَاءِ ، أَوْ بِوَدَّانَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، قَالَ : فَرَدَّهُ : وَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ ، وَلَكِنَّا حُرُمٌ. (بخاری ۱۸۲۵۔ مسلم ۵۰)

(۱۴۶۸۶) حضرت الصعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مقام ابواء یا مقام ودان میں، میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حمار وحشی کا گوشت پیش کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لوٹا دیا اور فرمایا: ہمیں یہ گوشت واپس تیری طرف لوٹانے کا کوئی حق نہ تھا، مگر ہم حالت احرام میں ہیں۔

(١٤٦٨٧) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ ، وَقَالَ : لَوْلاَ أَنَّا مُحْرِمُونَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْك. (مسلم ۵۴ـ احمد ۱/ ۲۸۰)

(۱۴۶۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حمار وحشی کا گوشت پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس کر دیا اور فرمایا: اگر ہم حالت احرام میں نہ ہوتے تو آپ سے ضرور قبول کرتے۔

(١٤٦٨٨) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ طَرِيَّ الصَّيْدِ وَقَدِيدَهُ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۴۶۸۸) ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے تازہ اور خشک دونوں قسم کے گوشت کو محرم کے لیے ناپسند کیا ہے۔

(١٤٦٨٩) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ ، فَقَالَ : رُدُّوهُ إِلَيْهِ ، إِنَّا مُحْرِمُونَ.

(۱۴۶۸۹) حضرت صعب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حمار وحشی کا ھدیہ بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو واپس کر دو ہم تو حالت احرام میں ہیں۔

(١٤٦٩٠) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى الْحَرَامَ عَنْ أَكْلِ الصَّيْدِ وَشِيقَةً ، أَوْ غَيْرَهَا.

(۱۴۶۹۰) حضرت طاؤس رحمہ اللہ محرم کو منع فرماتے تھے کہ وہ شکار والا گوشت کھائے یا اس کو سفر میں زادراہ بنائے یا کسی اور کام میں لائے۔

(١٤٦٩١) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَكْلَهُ لِلْمُحْرِمِ ، وَيَتْلُو : ﴿وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا﴾.

(۱۴۶۹۱) حضرت ابو الشعثاء رضی اللہ عنہ محرم کے لیے اس کے کھانے کو ناپسند کرتے تھے، اور قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرماتے ﴿وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا﴾۔

(١٤٦٩٢) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ : قَالَتْ : يَا ابْنَ أُخْتِي ، إِنَّمَا هِيَ لَيَالٍ ، فَإِنْ تَخَلَّجَ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ.

(۱۴۶۹۲) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا: اے بھتیجے! بیشک یہ چند راتیں ہیں، اگر تیرے سینے میں کوئی چیز کھٹکے تو اس کو چھوڑ دے۔

(١٤٦٩٣) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : هِيَ مُبْهَمَةٌ.

(۱۴۶۹۳) حضرت ابن عباس رَضِیَ اللَّہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ یہ گوشت مبہم ہے۔

(١٤٦٩٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ صُبَيْحٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۱۴۶۹۴) حضرت علی رَضِیَ اللَّہُ عَنْہُ اس کے کھانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(١٤٦٩٥) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِياد ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ أُهْدِيَتْ لَهُ حَجَلٌ وَهُوَ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَأَمَرَ بِهَا فَطُبِخَتْ ، فَجُعِلَتْ ثَرِيدًا ، فَأُتِيَ بِهَا فِي الْجِفَانِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ ، فَأَكَلُوا كُلُّهُمْ إِلاَّ عَلِيًّا.

(۱۴۶۹۵) حضرت عبداللہ بن حارث رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رَضِیَ اللَّہُ عَنْہُ کے لیے سفید پیروں والا جانور ھدیہ لایا گیا آپ اس وقت حاجیوں کے ساتھ حالت احرام میں تھے، آپ رَضِیَ اللَّہُ عَنْہُ نے اس کے پکانے کا حکم فرمایا: اس کی ثرید بنائی گئی اور پیالوں میں لائی گئی، ہم سب حالت احرام میں تھے ہم سب نے اس کو کھایا مگر حضرت علی رَضِیَ اللَّہُ عَنْہُ نے اس میں سے تناول نہ فرمایا۔

(١٤٦٩٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْهُ؟ فَقَالَ : قَدِ اخْتُلِفَ فِيهِ ، وَلاَ تَأْكُلْ مِنْهُ أَحَبَّ إِلَيَّ.

(۱۴۶۹۶) حضرت اسماعیل رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رَحِمَہُ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا کہ اس کے متعلق اختلاف واقع ہوا ہے، میرے نزدیک پسندیدہ تو یہی ہے کہ تو اس کو نہ کھا۔

(٢٧٤) فِي الْمُحْرِمِ يَحْمِلُ امْرَأَتَهُ

محرم شخص اگر اپنی اہلیہ کو اٹھالے

(١٤٦٩٧) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لاَ تَدْنُوَ مِنِ امْرَأَتِكَ وَأَنْتَ حَرَامٌ.

(۱۴۶۹۷) حضرت ابن عباس رَضِیَ اللَّہُ عَنْہُمَا ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر تیرے میں اتنی طاقت ہے کہ تو حالت احرام میں اس کے قریب نہیں جائے گا تو پھر (اس کو اٹھانے میں کوئی حرج نہیں)۔

(١٤٦٩٨) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِاعْتِزَالِهَا جِدًّا.

(۱۴۶۹۸) حضرت طاؤس رَحِمَہُ اللہ اس سے بہت زیادہ الگ اور دور رہنے کا حکم فرماتے۔

(١٤٦٩٩) حدَّثَنَا حُسَيْن بن عَلِيّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَنْهُ نَافِعًا ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۴۶۹۹) حضرت حبیب بن ابو مرزوق رَحِمَہُ اللہ سے حضرت نافع رَحِمَہُ اللہ نے دریافت فرمایا: آپ رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی

حرج نہیں۔

(۱٤۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْمِلُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، قَالَ :احْمِلْهَا وَاتَّقِ اللَّهَ.

(۱۴۷۰۰) حضرت سعید بن المسیب ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو حالت احرام میں اپنی بیوی کو اٹھائے، فرماتے ہیں کہ اس کو اٹھا مگر اللہ سے ڈر (کوئی غلط حرکت مت کرنا)۔

(۱٤۷۰۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ بِنَحْوِهِ.

(۱۴۷۰۱) حضرت سعید بن المسیب ؒ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱٤۷۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، وَعَطَاءٍ، قَالاَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَحْمِلَهَا، مَا لَمْ تَكُنْ مُلاَمَسَةٌ.

(۱۴۷۰۲) حضرت عامر اور حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اس کو اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ تو اس کو نہ چھوئے۔

(۱٤۷۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَحْمِلَ الْمُحْرِمُ امْرَأَتَهُ ، مَا لَمْ يَلْزِقْ جِلْدَهُ بِجِلْدِهَا.

(۱۴۷۰۳) حضرت عامر ؒ اور حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں ہے کہ محرم اپنی بیوی کو اٹھائے جب تک کہ وہ اپنی جلد کو اس کی جلد کے ساتھ نہ ملائے۔

(۲۷۵) فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ الصَّيْدَ ، فَلاَ يَجِدُ لَهُ نِدًّا مِنَ النَّعَمِ

محرم شخص شکار کرلے اور اس کی مثل کوئی جانور نہ پائے

(۱٤۷۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :سَأَلَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ ابْنَ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ بِوَادِي الأَزْرَقِ ، فَقَالَ :الصَّيْدُ يَصِيدُهُ الْمُحْرِمُ ، لاَ يَجِدُ لَهُ نِدًّا مِنَ النَّعَمِ ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :ثَمَنُهُ يُهْدَى إِلَى مَكَّةَ.

(۱۴۷۰۴) حضرت مروان بن حکم ؒ نے حضرت ابن عباس ؓ سے دریافت کیا اور ہم لوگ اس وقت وادی الازرق میں تھے، کہ محرم اگر شکار کرے اور اس کی مثل کوئی جانور نہ پائے؟ آپ ؓ نے فرمایا کہ اس کی قیمت مکہ مکرمہ بھیج دی جائے گی۔

(۱٤۷۰٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَصَابَ الْمُحْرِمُ مِنَ الصَّيْدِ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ هَدْيٌ ، تَصَدَّقَ بِثَمَنِهِ.

(۱۴۷۰۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر محرم کوئی ایسا جانور شکار کرے جس کی قیمت ھدی تک نہ پہنچے تو وہ اس کی قیمت صدقہ کردے۔

(۱٤۷۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :مَا لَمْ يَبْلُغْ هَدْيًا ،فَطَعَامٌ يُطْعِمُهُ.

(۱۴۷۰۶) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ هدی تک اس کی قیمت نہ پہنچے تو مسکین کو کھانا کھلادے۔

(٢٧٦) فِي التَّعْرِيبِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کا فحش کلام کرنا

(١٤٧٠٧) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تَمَثَّلَ بِهَذَا الْبَيْتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، قَالَ :

وَهُنَّ يَمْشِينَ بِنَا هَمِيسًا ... إِنْ تَصْدُقَ الطَّيْرُ نَنِكْ لَمِيسًا.

قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : تَقُول هَذَا وَأَنْتَ مُحْرِمٌ ، فَقَالَ : إِنَّمَا الْفُحْشُ مَا وُوجِه بِهِ النِّسَاءُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

(۱۴۷۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حالت احرام میں اس شعر کی مثال پیش کی: ''وہ اونٹ کی چال چل کے ہمارے پاس سے گزرتی ہیں، اگر پرندہ سچ بولے تو ہم کسی مانوس کو محسوس کرتے ہیں۔'' آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ حالت احرام میں فحش کلام کر رہے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا فحش کلام تو وہ ہوتا ہے جس سے حالت احرام میں عورتوں کو خطاب کیا جاتا تھا۔

(١٤٧٠٨) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الإِعْرَابَ لِلْمُحْرِمِ ، قُلْتُ : وَمَا الإِعْرَابُ ؟ قَالَ : أَنْ يَقُولَ : لَوْ أَحْلَلْت قَدْ أَصَبْتُكِ.

(۱۴۷۰۸) حضرت طاؤس ؒ محرم کے لیے فحش کلام کرنے کو ناپسند کرتے تھے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا فحش کلام کیا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ یوں کہنا: اگر میں احرام میں نہ ہوتا تو تجھے پالیتا (ہمبستری کرتا)۔

(١٤٧٠٩) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ التَّعْرِيبَ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۴۷۰۹) حضرت عطاء ؒ محرم کے لیے فحش گفتگو کو ناپسند کرتے تھے۔

(١٤٧١٠) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيرٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ التَّعْرِيبَ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۴۷۱۰) حضرت عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر ؒ سے بھی یہی مروی ہے۔

(١٤٧١١) حدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالنِّسَاءَ ، فَإِنَّ الإِعْرَابَ مِنَ الرَّفَثِ ، قَالَ طَاوُوس : فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : صَدَقَ ابْنُ الزُّبَيْرِ.

(۱۴۷۱۱) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: خبردار عورتوں سے (حالت احرام میں) بچو، بیشک فحش کلام بھی گندگی (گناہ) میں سے ہے، حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا ذکر فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے سچ کہا۔

(۲۷۷) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ صفا و مروہ پر کوئی مخصوص دعا نہیں ہے

(١٤٧١٢) حَدَّثَنَا حَفص بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ ، فَادْعُ بِمَا شِئْتَ.

(۱۴۷۱۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ صفا و مروہ پر کوئی مخصوص اور مقرر دعا نہیں ہے جو دل کرے دعا مانگو۔

(١٤٧١٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لَمْ نَسْمَعْ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ دُعَاءً مُوَقَّتًا.

(۱۴۷۱۳) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے صفا و مروہ پر کوئی مخصوص و مقرر دعا نہیں سنی۔

(١٤٧١٤) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِمَا دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ ، فَادْعُ بِمَا شِئْتَ ، وَسَلْ مَا شِئْتَ.

(۱۴۷۱۴) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ صفا و مروہ پر مخصوص دعا نہیں ہے، جو چاہو دعا مانگ لو اور جو چاہو اللہ سے سوال کرلو۔

(١٤٧١٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْعَلاَءِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيَّ يَقُولُ :لاَ أَعْلَمُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ دُعَاءً مُوَقَّتًا.

(۱۴۷۱۵) حضرت عکرمہ بن خالد المخزومی ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے علم میں نہیں ہے کہ صفا و مروہ پر کوئی مخصوص دعا ہے کہ نہیں ہے۔

(١٤٧١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ الأَجْدَعِ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ :يَبْدَأُ بِالصَّفَا وَيَسْتَقْبِلُ الْبَيْتَ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ ، بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيرَتَيْنِ ، حَمْدٌ للهِ وَصَلاَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَسْأَلَةٌ لِنَفْسِهِ ، وَعَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۴۷۱۶) حضرت عمر ؓ صفا پہاڑی پر چڑھے اور بیت اللہ کی طرف رخ کیا اور سات تکبیریں پڑھیں، اور ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ کی حمد، نبی کریم ﷺ پر درود اور اپنی ذات کے لیے دعا مانگی، اور پھر مروہ پہاڑی پر بھی اسی طرح کیا۔

(١٤٧١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَعِدَ عَلَى الصَّفَا اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ ، ثُمَّ كَبَّرَ ثَلاَثًا ، ثُمَّ قَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ ، ثُمَّ يَدْعُو قَلِيلاً ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ عَلَى الْمَرْوَةِ ، حَتَّى يَفْعَلَ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، فَيَكُونَ التَّكْبِيرُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً ، فَمَا يَكَادُ يَفْرُغُ حَتَّى يَشُقَّ عَلَيْنَا ، وَنَحْنُ شَبَابٌ.

(۱۴۷۱۷) حضرت نافع ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ جب صفا پر چڑھتے تو کعبہ کی طرف رخ کرتے پھر تین

تکبیریں پڑھتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اپنی آواز بلند کردیتے اور پھر تھوڑی سے دعا فرماتے، پھر مروہ پر یہی عمل کرتے، یہاں تک کہ سات چکروں میں سات دفعہ یہ عمل کرتے، پس اکیس تکبیریں بن جاتیں، پس ابھی وہ فراغت کے قریب بھی نہیں ہوتے تھے کہ ہم پہلے ہی تھک جاتے تھے۔ حالانکہ ہم جوان تھے۔

(۱٤۷۱۸) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الأَصْبَغِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : يَقُومُ الرَّجُلُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَدْرَ قِرَاءَةِ سُورَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۴۷۱۸) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی صفا و مروہ پر اتنی دیر کھڑا ہو جتنی دیر میں سورۂ محمد کی تلاوت کی جاتی ہے۔

(۱٤۷۱۹) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : قَالَ الْحَكَمُ لإِبْرَاهِيمَ : رَأَيْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ يَقُومُ عَلَى الصَّفَا قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ عِشْرِينَ وَمِئَةَ آيَةٍ ، قَالَ : إِنَّهُ لَفَقِيهٌ.

(۱۴۷۱۹) حضرت حکم رضی اللہ عنہ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں نے حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ صفا پر اتنی دیر کھڑے رہے جتنی دیر میں آدمی ایک سو بیس آیتوں کی تلاوت کرلے حالانکہ وہ فقیہ بھی تھے۔

(۱٤۷۲۰) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِالصَّفَا ، فَرَقِيَ ، وَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ ، وَقَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ ، ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ ، قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ إِلَى بَطْنِ الْوَادِي ، حَتَّى إِذَا صَعِدْنَا مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ ، فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا.

(۱۴۷۲۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا سے ابتدا کی اور اس پر چڑھے اور ان الفاظ سے اللہ کی توحید و کبریائی بیان فرمائی: اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی اور اس ہی کی تمام تعریف ہے اور وہ ہر شی پر قادر ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور تن تنہا گروہوں کو شکست دی۔ پھر ان کے درمیان دعا فرمائی، اسی طرح تین بار کیا پھر مروہ کی طرف اترے یہاں تک کہ ہمارے قدم بطن وادی میں پانی کی طرح بہنے لگے، یہاں تک کہ ہم چلتے ہوئے مروہ پر آئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مروہ پر بھی وہی کیا جو صفا پر کیا تھا۔

(٢٧٨) مَنْ قَالَ إِذَا لَبَّدَ ، أَوْ عَقَصَ ، أَوْ ضَفَرَ ، فَعَلَيْهِ الْحَلْقُ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ اگر بالوں کو گوندھے یا چوٹی بنائے یا مینڈھیاں بنائے تو اس پر ان کا حلق کروانا ہے

(١٤٧٢١) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ ضَفَرَ ، أَوْ لَبَّدَ ، أَوْ عَقَصَ فَلْيَحْلِقْ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :مَا نَوَى.

(۱۴۷۲۱) حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو بالوں کو گوندھے، یا چوٹی بنائے تو اس پر ان کا حلق کروانا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس کی وہ نیت کرے وہ ہے۔

(١٤٧٢٢) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :خَرَجْتُ مَعَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَلَبَّدْتُ رَأْسِي بِعَسَلٍ ، أَوْ بِغِرَاءٍ فَتَنَشَّرَ ، فَشَقَّ عَلَيَّ وَأَنَا مُحْرِمٌ ، فَسَأَلْتُهَا ؟ فَقَالَتْ :اغْمِسْ رَأْسَكَ فِي مَاءٍ مِرَارًا.

(۱۴۷۲۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ سفر حج پر نکلا، انھوں نے میرے سر کو شہد یا گوند سے گوندھ دیا، جس کی وجہ سے بال بکھر گئے، اور مجھے انھوں نے مشقت میں ڈال دیا حالانکہ میں حالت احرام میں تھا، میں نے آپ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے سر کو پانی میں بار بار غوطہ دو۔

(١٤٧٢٣) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مَنْ لَبَّدَ ، أَوْ عَقَصَ ، أَوْ ضَفَرَ بِسَيْرٍ ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَلْقُ.

(۱۴۷۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو بالوں کو گوندھے، یا چوٹی بنائے تو اس پر ان کا حلق کروانا ہے۔

(١٤٧٢٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَر ، قَالَ :مَنْ لَبَّدَ ، أَوْ ضَفَرَ ، أَوْ فَتَلَ فَلْيَحْلِقْ.

(۱۴۷۲۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص بالوں کو گوندھے یا چوٹی بنائے یا بٹ دیکر مضبوط کرے اس پر ان کا حلق کروانا ضروری ہے۔

(١٤٧٢٥) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَنْهُ ، فَزَعَمُوا أَنَّهُ أَبُو الْمُهَلَّبِ ، قَالَ :مَنْ لَبَّدَ ، أَوْ ضَفَرَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَلْقُ.

(۱۴۷۲۵) حضرت ابو المھلب رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا، فرمایا جو بالوں کو گوندھے یا چوٹی بنائے اس پر بالوں کا حلق کروانا ضروری ہے۔

(١٤٧٢٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ يُقَالُ :مَنْ لَبَّدَ ، أَوْ ضَفَرَ فَلْيَحْلِقْ.

(۱۴۷۲۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو بالوں کو گوندھے یا چوٹی بنائے اس پر حلق کرنا ضروری ہے۔

(١٤٧٢٧) حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : وَضَعْتُ عَلَى رَأْسِي طِينًا قَبْلَ أَنْ أُحْرِمَ ، فَلَقِيتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ : أَمَّا عُمَرُ فَكَانَ يَرَى الْحَلْقَ عَلَى مَنْ لَبَّدَ ، وَأَمَّا أَنَا فَلاَ أَرَى إِلاَّ مَا نَوَيْتَ.

(۱۴۷۲۷) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں نے احرام باندھنے سے قبل اپنے سر پر مٹی رکھ دی، میری حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بالوں کے گوندھنے والے پر حلق کو لازم کرتے ہیں جبکہ میرے نزدیک وہ ہے جس کی نیت کی جائے۔

(٢٧٩) فِي الْمُحْرِمِ يَحْتَاجُ إِلَى الرِّدَاءِ وَالْقَمِيصِ

محرم کو اگر چادر یا قمیص کی ضرورت پڑ جائے

(١٤٧٢٨) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمُحْرِمِ إِذَا احْتَاجَ إِلَى قَمِيصٍ يَلْبَسُهُ ، أَوْ حَلَقَ رَأْسَهُ ، أَوْ نَحْوِ هَذَا مِمَّا لاَ يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْمُحْرِمُ ، مِمَّا لاَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَصْنَعَهُ ، قَالَ : إِنْ فَعَلَ ذَلِكَ جَمِيعًا مَعًا فَعَلَيْهِ دَمٌ وَاحِدٌ ، وَإِذَا فَرَّقَ فَلِكُلِّ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ دَمٌ.

(۱۴۷۲۸) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ محرم شخص کو اگر قمیص پہننے کی یا سر کے بال کٹوانے کی، یا اس جیسے کسی اور کام کی ضرورت پیش آ جائے جس کو کرنا ہمارے لیے مناسب نہ ہو تو اگر وہ سب ایک ساتھ کرے تو اس پر ایک دم ہے، اور اگر وہ سارے کام الگ الگ کرے تو ہر کام کے بدلے ایک دم لازم ہوگا۔

(١٤٧٢٩) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : إِذَا جَمَعَ ذَلِكَ فِي سَاعَةٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ وَاحِدٌ ، وَإِنْ فَرَّقَ بَيْنَ ذَلِكَ ، فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ ذَلِكَ دَمٌ.

(۱۴۷۲۹) حضرت حسن اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر وہ سارے کام ایک ساتھ ہی کرے تو اس پر ایک دم لازم ہے اور اگر علیحدہ علیحدہ وقت میں کرے تو ہر ایک کے بدلے دم لازم ہے۔

(٢٨٠) فِي التَّطَوُّعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں ظہر و عصر کی نمازوں کے درمیان نفل نماز پڑھنا

(١٤٧٣٠) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ يَتَطَوَّعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ ، وَرَأَيْتُ سَالِمًا لاَ يَفْعَلُ.

(۱۴۷۳۰) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم کو عرفات میں ظہر و عصر کے درمیان نفل پڑھتے ہوئے

دیکھا، اور میں نے حضرت سالم ؒ کو دیکھا وہ نہ پڑھتے تھے۔

(١٤٧٣١) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَر ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَتطوَّعُ بَيْنَهُمَا.

(۱۴۷۳۱) حضرت طاؤس ؒ ظہر وعصر کے درمیان عرفات میں نفل نہ پڑھتے تھے۔

(١٤٧٣٢) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِعَرَفَةَ ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا.

(۱۴۷۳۲) حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے عرفات میں ظہر وعصر کی نماز ادا فرمائی اور ان کے درمیان نفل نماز نہ پڑھی۔

(١٤٧٣٣) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :صَلِّ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ ، إِنْ شِئْتَ.

(۱۴۷۳۳) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو ظہر وعصر کے درمیان عرفات میں نفل پڑھ لو۔

(١٤٧٣٤) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ:مَنْ صَلَّى الصَّلاَتَيْنِ بِعَرَفَةَ، لَمْ يَتطوَّعْ بَيْنَهُمَا.

(۱۴۷۳۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص عرفات میں ظہر وعصر کی نمازیں اکٹھی ادا کرے وہ ان کے درمیان نفل نہ پڑھے۔

(١٤٧٣٥) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:إِنْ أَمْكَنَكَ الإِمَامُ أَنْ تَطوَّعَ بَيْنَهُمَا ، فَتطوَّعْ.

(۱۴۷۳۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر امام نفل پڑھنے کا موقع دے تو ضرور پڑھو۔

(١٤٧٣٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَنَس بن سِيرِين قَالَ :رَأَيْتُ ابن عُمَر لاَ يَتطوَّعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ ، وَرَأَيْتُ الْقَاسِم يَتطوَّع.

(۱۴۷۳۶) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر ؓ کو دیکھا آپ نے عرفات میں ظہر وعصر کے درمیان نفل نہ پڑھے، میں نے حضرت قاسم ؒ کو دیکھا انھوں نے نفل پڑھے۔

(١٤٧٣٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتطوَّعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ.

(۱۴۷۳۷) حضرت اسود ؒ عرفات میں ظہر وعصر کے درمیان نفل پڑھتے تھے۔

(٢٨١) فِي الْمُحْرِمِ يَذْبَحُ

محرم ذبح (خود) کرسکتا ہے

(١٤٧٣٨) حدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْمُحْرِمِ .

هَلْ يَذْبَحُ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۱۴۷۳۸) حضرت صباح بن عبداللہ البجلی ریٹیٹیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ سے دریافت کیا کہ کیا محرم شخص خود ذبح کر سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ نے فرمایا: ہاں۔

(۱۴۷۳۹) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَذْبَحُ الْمُحْرِمُ كُلَّ شَيْءٍ ، إِلاَّ الصَّيْدَ.

(۱۴۷۳۹) حضرت ابراہیم ریٹیٹیڈ فرماتے ہیں کہ محرم شکار کے علاوہ ہر چیز ذبح کر سکتا ہے۔

(۱۴۷٤۰) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ . قَالَ :وَسَأَلْتُ عَطَاءً ، فَقَالاَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَذْبَحَ الْمُحْرِمُ مَا لَيْسَ بِصَيْدٍ.

(۱۴۷۴۰) حضرت ابراہیم ریٹیٹیڈ اور حضرت عطاء ریٹیٹیڈ فرماتے ہیں کہ محرم شکار کے علاوہ ہر چیز ذبح کر سکتا ہے۔

(۱۴۷٤۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ ذَبِيحَةِ الْمُحْرِمِ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا ، قَالَ :وَكَانَ الْحَكَمُ لاَ يَرَى بِهَا بَأْسًا.

(۱۴۷۴۱) حضرت سفیان ریٹیٹیڈ سے محرم کے ذبیحہ کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ ریٹیٹیڈ نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا، اور حضرت حکم ریٹیٹیڈ بھی اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۱۴۷٤۲) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :ذَبِيحَةُ الْمُحْرِمِ مَيْتَةٌ.

(۱۴۷۴۲) حضرت حسن ریٹیٹیڈ فرماتے ہیں کہ محرم کا ذبیحہ مردار ہے۔

(۱۴۷٤۳) حدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :ذَبِيحَةُ الْمُحْرِمِ كَالْمَيْتَةِ لاَ تُؤْكَلُ.

(۱۴۷۴۳) حضرت عطاء ریٹیٹیڈ فرماتے ہیں کہ محرم کا ذبیحہ مردار ہے اس کو مت کھاؤ۔

(۲۸۲) فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ

مستحاضہ عورت بیت اللہ کا طواف کرے گی

(۱۴۷٤٤) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ أَبِي مَاعِزٍ ، قَالَ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي اُسْتُحِضْتُ ، قَالَ :دَعِي الصَّلاَةَ أَيَّامَكِ الَّتِي هِيَ أَيَّامُكِ ، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَاحْتَشِي كُرْسُفًا ، وَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَصَلِّي.

(۱۴۷۴۴) حضرت ابو ماعز رضی اللہ سے مروی ہے کہ ایک عورت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے استحاضہ آ گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تیرے ایام (مقررہ) ہیں ان میں نماز کو چھوڑ دے، پھر غسل کر کے اس کو روئی سے بھر دے اور بیت اللہ کا طواف کر اور نماز ادا کر۔

(١٤٧٤٥) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ ، قَالَ : مُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَنْقِي بِجَهْدِهَا ، وَلْتَستنفِرْ بِثَوْبٍ نَظِيفٍ ، ثُمَّ لْتَطُفْ بِالْبَيْتِ.

(۱۴۷۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مستحاضہ عورت کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کو حکم دو کہ وہ غسل کرے اور خوب کوشش کے ساتھ پاکی حاصل کرے اور شرم گاہ پر پاک کپڑا باندھ لے پھر بیت اللہ کا طواف کرے۔

(١٤٧٤٦) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حُمَيد ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ : جَاءَ تِ امْرَأَةٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَتْ : تَطُوفُ الْمُسْتَحَاضَةُ بِالْبَيْتِ ؟ فَقَالَ : تَقْعُدُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، قَالَ : فَقَالَتْ : هَلْ تَدْخُلُ الْكَعْبَةَ ؟ قَالَ : فَقَالَ : اسْتَدْخِلِي وَاسْتَنْفِرِي ، وَادْخُلِي.

(۱۴۷۴۶) ایک عورت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ مستحاضہ عورت بیت اللہ کا طواف کر سکتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے (مقررہ دن عبادت کے مطابق) بیٹھی رہے، پھر غسل کر کے طواف کرے، اس نے عرض کیا کہ کیا مستحاضہ کعبہ میں داخل ہو سکتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی کپڑا وغیرہ باندھ لے پھر داخل ہو جا۔

(١٤٧٤٧) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ : أَتُصَلِّي الْمُسْتَحَاضَةُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَإِنْ سَالَ عَلَى عَقِبَيْهَا.

(۱۴۷۴۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا مستحاضہ نماز پڑھ سکتی ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہاں وہ بیت اللہ کا حج کرے گی اگرچہ خون اس کی ایڑھیوں پر بہہ رہا ہو۔

(١٤٧٤٨) حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : تَقْضِي الْمَنَاسِكَ.

(۱۴۷۴۸) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ حج کے تمام مناسک ادا کرے گی۔

(١٤٧٤٩) حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : الْمُسْتَحَاضَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۴۷۴۹) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ بیت اللہ کا طواف بھی کرے گی اور صفا و مروہ کی سعی بھی کرے گی۔

(١٤٧٥٠) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا طَافَتْ بِي مُسْتَحَاضَةً.

(۱۴۷۵۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ کی ایک خاتون فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے طواف کرایا حالانکہ میں مستحاضہ تھی۔

(١٤٧٥١) حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ قَالَ : تَجْلِسُ الْمُسْتَحَاضَةُ اسْتِعْدَادَهَا الَّذِي كَانَتْ تَجْلِسُ فِيهِ ، ثُمَّ تَحْتَشِي وَتَغْتَسِلُ ، وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَتَنْفِرُ.

(۱۴۷۵۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ عورت اپنے (مقررہ) دن تک بیٹھی رہے گی، پھر وہ روئی رکھے گی اور غسل کرے گی اور بیت اللہ کا طواف کر کے چلی جائے گی۔

(۲۸۳) فِي أَيِّ سَاعَةٍ يَرُوحُ النَّاسُ إِلَى مِنًى ؟

لوگ منیٰ کس وقت آئیں گے؟

(۱٤۷٥۲) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِنَافِعٍ : مَتَى كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرُوحُ ؟ قَالَ : رَسُولُهُ عِنْدَ الإِمَامِ ، فَإِذَا رَاحَ ، رَاحَ ، عَجَّلَ ، أَوْ أَخَّرَ ، قَالَ : وَكَانَ لاَ يَخْرُجُ حَتَّى يَطُوفَ سَبْعًا ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ لاَ يُصَلِّيَ الظُّهْرَ إِلاَّ بِمِنًى ، قَالَ : وَأَخَّرَ الأَمِيرُ مَرَّةً ، فَصَلَّى دُونَ مِنًى.

(۱۴۷۵۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کب منیٰ جاتے تھے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان کا قاصد امام کے پاس ہوتا، جب وہ چلتا تو آپ بھی چلتے، چاہے وہ جلدی کرے یا تاخیر، اور وہ طواف کے سات چکر مکمل کرنے سے پہلے نہیں نکلتے تھے، اور آپ رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کرنا پسند کرتے تھے، ایک دن امیر نے تاخیر کر دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز منیٰ سے پہلے ہی پڑھ لی۔

(۱٤۷٥۳) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا رَاكِبًا حِمَارًا ، ذَاهِبًا إِلَى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي هَذَا الْيَوْمِ ؟ قَالَ : انْظُرْ أَيْنَ يُصَلِّي أُمَرَاؤُكَ فَصَلِّ.

(۱۴۷۵۳) حضرت عبد العزیز بن رفیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یوم الترویہ (آٹھ ذوالحجہ) میں دراز گوش پر سوار منیٰ جاتے ہوئے دیکھا، میں نے ان سے عرض کیا کہ آج کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے امیر کو دیکھو وہ کہاں ادا کرتا ہے وہی تم بھی ادا کرو۔

(۱٤۷٥٤) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ بِمَكَّةَ ، ثُمَّ يَسِيرُ إِلَى مِنًى فَيَبِيتُ بِهَا.

(۱۴۷۵۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ یوم الترویہ میں ظہر کی نماز مکہ میں ادا کرتے پھر منیٰ آجاتے اور رات وہاں گزارتے۔

(۱٤۷٥٥) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهَ إِلَى مِنًى ، فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ.

(۱۴۷۵۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ ذوالحجہ منیٰ تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پر ظہر وعصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

(١٤٧٥٦) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الرَّوَاحُ إِلَى مِنًى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ ، فَلْيَرُحِ الإِمَامُ.

(۱۴۷۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ سورج جب غروب کی طرف مائل ہو تو منیٰ کی طرف نکلے، پھر امام کو چاہیے کہ وہ منیٰ کی طرف نکلے۔

(١٤٧٥٧) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ بِمِنًى.

(۱۴۷۵۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ ذوالحجہ کو ظہر کی نماز منیٰ میں ادا فرمائی۔

(١٤٧٥٨) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ تَمْكُثُ بِمَكَّةَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ مُمْسَى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ ، عَامَّةَ اللَّيْلِ.

(۱۴۷۵۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرفہ کی رات اور یوم الترویہ کی شام مکہ میں ٹھہرتی تھیں۔

(١٤٧٥٩) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَهُ بِمَكَّةَ الْعِشَاءَ لَيْلَةَ التَّرْوِيَةِ.

(۱۴۷۵۹) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ کے ساتھ آٹھ ذوالحجہ کی رات عشاء کی نماز مکہ میں ادا کی۔

(١٤٧٦٠) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ : إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ ، أَنَّ الإِمَامَ يُصَلِّي بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ، ثُمَّ يَغْدُو.

(۱۴۷۶۰) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ حج کی سنتوں میں سے یہ ہے کہ امام ظہر، عصر مغرب اور عشاء اور فجر کی نماز منیٰ میں ادا کر پھر وہ آگے چلے۔

(١٤٧٦١) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : مَنْ شَاءَ صَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ، وَمَنْ شَاءَ صَلَّى بِمِنًى.

(۱۴۷۶۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو چاہے ظہر مکہ مکرمہ ادا کرے اور جو چاہے منیٰ میں ادا کرے۔

(١٤٧٦٢) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ مَاشِيًا حَتَّى انْتَهَى إِلَى مِنًى ، فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ.

(۱۴۷۶۲) حضرت اسماعیل بن عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو آٹھ ذوالحجہ کو دیکھا آپ نے مسجد حرام میں دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر آپ رضی اللہ عنہ مکہ سے نکلے اور پیدل چلتے ہوئے منیٰ تشریف لائے اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز وہاں ادا فرمائی۔

(۲۸۴) فِی أَیِّ سَاعَةٍ یَذْهَبُ إِلَی عَرَفَةَ مِنْ مِنًی ؟

منیٰ سے عرفہ کب جائے گا؟

(۱۴۷۶۳) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ لاَحِقِ بْنِ حُمَیْدٍ ، قَالَ :صَلَّیْتُ الْفَجْرَ إِلَی جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ ، وَرَاحِلَتُهُ مَوْقُوفَةٌ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَی الشَّمْسِ عَلَی قُلَّةِ الْجَبَلِ رَکِبَ رَاحِلَتَهُ ، ثُمَّ غَدَا إِلَی عَرَفَاتٍ.

(۱۴۷۶۳) حضرت لاحق بن حمید ویشیئ فرماتے ہیں کہ میں نے فجر کی نماز حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں ادا کی، ان کی سواری کھڑی تھی، جب سورج کی طرف دیکھا تو وہ سر پر پہنچ چکا تھا، آپ سواری پر سوار ہوئے اور عرفات کی طرف چل پڑے۔

(۱۴۷۶۴) حدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ :أَخْبَرَنِی مَنْ رَأَی ابْنَ عَبَّاسٍ یَأْتِی عَرَفَةَ بِسَحَرٍ.

(۱۴۷۶۴) حضرت عمرو ویشیئ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ صبح سویرے عرفات تشریف لائے۔

(۱۴۷۶۵) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی مُلَیْکَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :أَمَّا إِبْرَاهِیمُ فَإِنَّهُ بَاتَ بِمِنًی ، حَتَّی إِذَا أَصْبَحَ وَطَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ سَارَ حَتَّی نَزَلَ مَنْزِلَهُ مِنْ عَرَفَةَ. (ابن خزیمة ۲۸۰۳)

(۱۴۷۶۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے منیٰ میں رات گزاری، پھر صبح ہوئی اور سورج کی کرنیں طلوع ہوئیں تو آپ چلے اور عرفات میں اپنی جگہ پر قیام فرمایا۔

(۱۴۷۶۶) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی بِمِنًی الْفَجْرَ ، ثُمَّ مَکَثَ قَلِیلاً حَتَّی طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ سَارَ.

(۱۴۷۶۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز منیٰ میں ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر آرام کیا یہاں تک کہ جب سورج طلوع ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات کی طرف چل پڑے۔

(۱۴۷۶۷) حدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ :إِذَا صَلَّیْتَ الْفَجْرَ فَسِرْ إِلَی عَرَفَاتٍ ،فَانْزِلْ مَنَازِلَ النَّاسِ ، الأَرَاکَ وَغَیْرَهُ مِنْ مَنَازِلِهِمْ.

(۱۴۷۶۷) حضرت ابراہیم ویشیئ فرماتے ہیں کہ جب تم فجر کی نماز ادا کرلو تو پھر عرفات کی طرف چلو، اور لوگوں کی جگہوں پر اترو، مقام الاراک یا دوسرے مقامات پر۔

(۱۴۷۶۸) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :رَأَیْتُ الأَئِمَّةَ ، أَئِمَّةَ الْمَوْسِمِ یَتَحَرَّوْنَ بِغُدُوِّهِمْ إِلَی عَرَفَاتٍ طُلُوعَ الشَّمْسِ ، وَلاَ أَرَاهُمْ تَحَرَّوْا بِهِ إِلاَّ فِعْلَ نَبِیِّهِمْ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۴۷۶۸) حضرت عطاء ویشیئ فرماتے ہیں کہ میں نے حج کے زمانہ کے ائمہ کو دیکھا کہ وہ طلوع شمس تک عرفات میں ٹھہرتے تھے اور

میں نے ان کو ٹھہرتے ہوئے نہیں دیکھا مگر ان کے نبی ﷺ کے فعل کی وجہ سے (کہ آپ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا)۔

(۱٤٧٦٩) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ الْقَاسِمِ الْفَجْرَ بِمِنًى ، ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ، ثُمَّ ارْتَحَلَ.

(۱۴۷۶۹) حضرت افلح ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے فجر کی نماز حضرت قاسم ؒ کے ساتھ منیٰ میں ادا کی، پھر کچھ دیر ٹھہرے اور پھر عرفات کی طرف چل پڑے۔

(۱٤٧٧٠) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَا يَخْرُجُ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ حَتَّى يُصَلِّيَ بِمِنًى الْغَدَاةَ.

(۱۴۷۷۰) حضرت المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ منیٰ سے عرفات کی طرف نہیں نکلا جائے گا جب تک کہ فجر کی نماز منیٰ میں نہ ادا کر لی جائے۔

(۲۸۵) مَنْ كَانَ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ ، قَبَّلَ يَدَهُ

جو حضرات حجر اسود کے استلام کے بعد اپنے ہاتھوں کو چومتے ہیں

(۱٤٧٧١) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِيَدِهِ وَقَبَّلَ يَدَهُ ، وَقَالَ : مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ. (مسلم ٢٤٦۔ بيهقى ٧٥)

(۱۴۷۷۱) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ کو دیکھا آپ ؓ نے حجر اسود کے استلام کے بعد ہاتھوں کو چوما اور فرمایا: میں نے جب سے رسول اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے کبھی بھی اس فعل کو ترک نہیں کیا۔

(۱٤٧٧٢) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ إِذَا اسْتَلَمُوا الرُّكْنَ، يَعْنِي الْحَجَرَ ، قَبَّلُوا أَيْدِيَهُمْ . قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : وَابْنَ عَبَّاسٍ ؟ قَالَ : وَابْنُ عَبَّاسٍ ، حَسِبْتُ كَثِيرًا ، قَالَ : وَقَالَ عَطَاءٌ : لَمْ أَمْسَحِ الرُّكْنَ إِنْ لَمْ أُقَبِّلْ يَدِي . قَالَ : وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ : يَجْفَى مَنْ مَسَحَ الرُّكْنَ ، وَلَمْ يُقَبِّلْ يَدَهُ.

(۱۴۷۷۲) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر، حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ھریرہ ؓ کو دیکھا وہ جب حجر اسود کا استلام کرتے تو اپنے ہاتھوں کو چومتے۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اور حضرت ابن عباس ؓ بھی؟ آپ ؓ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے ابن عباس ؓ بھی، حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں رکن کو ہاتھ نہ لگاتا اگر میں اپنے ہاتھوں کو بوسہ نہ دیتا اور حضرت عمرو بن دینار ؒ فرماتے ہیں جس نے رکن کو چھوا اور اپنے ہاتھوں کو نہ چوما اس نے بے رخی برتی۔

(۱٤٧٧٣) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُرْتَفِعِ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ

الْعَزِيزِ اسْتَلَمَا الْحَجَرَ ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَقَبَّلَ يَدَهُ ، وَالآخَرُ مَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ.

(۱۴۷۷۳) حضرت محمد بن المرتفع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبد العزیز کو دیکھا کہ آپ دونوں نے حجر اسود کا استلام کیا، پھر ان میں سے ایک نے ہاتھوں کو چوما اور دوسرے نے اپنے چہرے پر اپنے ہاتھ مل لیے۔

(۱٤۷۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَبِي اسْتَلَمَ الْحَجَرَ ، إِلاَّ قَبَّلَ يَدَهُ.

(۱۴۷۷۴) حضرت ھشام فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کبھی بھی نہ دیکھا کہ انھوں نے حجر اسود کا استلام کیا ہو پھر ہاتھوں کو نہ چوما ہو۔

(۱٤۷۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَعَبْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَمْسَحُ الْحَجَرَ ، ثُمَّ يُقَبِّلُ يَدَهُ.

(۱۴۷۷۵) حضرت عبد الملک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا کہ آپ نے حجر اسود کو چھوا پھر اپنے ہاتھوں کو چوما۔

(۲۸٦) مَنْ كَانَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ ، قَبَّلَ يَدَهُ

جو حضرات رکن یمانی کے استلام کے بعد ہاتھوں کو چومتے ہیں

(۱٤۷۷٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُجَاهِدًا ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، وَعَطَاءً ، إِذَا اسْتَلَمُوا الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ ، قَبَّلُوا أَيْدِيَهُمْ.

(۱۴۷۷۶) حضرت عبید اللہ بن ابو زیاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عطاء کو دیکھا کہ آپ نے رکن یمانی کا استلام کیا اور اپنے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

(۱٤۷۷۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ طَارِقٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ يَلْتَزِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ.

(۱۴۷۷۷) حضرت طارق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے رکن یمانی کو لازم پکڑا (اس کے ساتھ چمٹے رہے)۔

(۲۸۷) فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، وَيَنْسَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ

کوئی شخص طواف کے بعد دو رکعتیں ادا کرنا اگر بھول جائے

(۱٤۷۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ لِلطَّوَافِ الْوَاجِبِ ، قَالاَ : إِنْ صَلَّى بَعْدَهَا صَلاَةً أَجْزَأَهُ ذَلِكَ ، وَإِنْ صَلَّى فِي أَدْنَى الْحَرَمِ وَأَقْصَاهُ أَجْزَأَهُ ،

وَإِنْ لَمْ يُصَلِّ حَتَّى يَخْرُجَ مِنَ الْحَرَمِ أَهْرَاقَ دَمًا.

(۱۴۷۷۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت طاؤس رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو طواف واجب کے بعد دو رکعتیں ادا کرنا بھول جائے، فرماتے ہیں کہ اگر اس کے بعد وہ کوئی نماز ادا کرلے تو اس کی طرف سے کافی ہو جائے گا، اگر چہ وہ حرم کے بالکل قریب ادا کرے یا کچھ دور ادا کرے اور اگر وہ نماز ادا کیے بغیر حرم سے باہر نکل گیا تو پھر اس کو قربانی کرنا پڑے گی۔

(۱۴۷۷۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ وَنَسِيَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى مَضَى ، قَالَ : يُصَلِّيهِمَا إِذَا ذَكَرَ ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۱۴۷۷۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو طواف کرنے کے بعد دو رکعتیں ادا کرنا بھول جائے، فرماتے ہیں کہ جب اس کو یاد آئے وہ ادا کرے اس پر کچھ نہیں ہے۔

(۱۴۷۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ نَسِيَ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ ، قَالَ : يُصَلِّيهِمَا حَيْثُ مَا ذَكَرَهُمَا مَا لَمْ يَغْشَ النِّسَاءَ.

(۱۴۷۸۰) حضرت حسن رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو طواف کے بعد دو رکعتیں ادا کرنا بھول جائے، فرمایا اس کو جہاں بھی یاد آئے وہ پڑھ لے جب تک وہ عورت کے قریب نہ آیا ہو۔

(۲۸۸) فِي الْحَلْقِ ، إِلَى أَيْنَ هُوَ ؟

سر کا حلق کہاں سے ہو؟

(۱۴۷۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ زِيَادِ بْنِ وَرْقَاءَ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ لِلْحَلاَّقِ : أَبْلُغْ بِالْحَلْقِ إِلَى الْعَظْمَيْنِ.

(۱۴۷۸۱) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ حلق کرنے والوں کو فرماتے کہ حلق کو دونوں ہڈیوں تک پہنچاؤ۔

(۱۴۷۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِلْحَلاَّقِ إِذَا حَلَقَ فِي الْحَجِّ وَالعمرة : أَبْلُغِ الْعَظْمَيْنِ.

(۱۴۷۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حلق کرنے والوں کو فرماتے کہ جب حج وعمرہ میں حلق کرو تو دونوں ہڈیوں تک حلق کرو۔

(۱۴۷۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِلْحَلاَّقِ : ابْدَأْ بِالأَيْمَنِ ، وَابْلُغْ بِالْحَلْقِ الْعَظْمَيْنِ.

(۱۴۷۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حلق کرنے والوں کو فرماتے تھے کہ دائیں جانب سے حلق شروع کرو اور دونوں ہڈیوں تک حلق کرو۔

(۱٤۷۸٤) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيٍّ الأَزْدِيِّ، قَالَ: نَحَرَ ابْنُ عُمَرَ وَحَلَقَ ، قَالَ :فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِلْحَلاَّقِ :ابْلُغِ الْعَظْمَيْنِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ :سَمِعْتَهُ يَقُولُ فِي الْحَلْقِ ، ابْلُغِ الْعَظْمَيْنِ ؟ ، قَالَ :سَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَهُ ، وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ ثَبْتٍ.

(۱۴۷۸۴) حضرت علی الازدی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے قربانی کی اور سر کا حلق کروایا، میں نے سنا وہ حلق کرنے والوں سے فرما رہے تھے کہ حلق دو ہڈیوں تک کرو، حضرت ابن جریج ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے پوچھا کہ آپ ؒ نے خود ان سے سنا ہے کہ وہ حلق والوں کو یہ کہہ رہے ہیں؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ میں نے لوگوں سے سنا ہے وہ اس کا ذکر کرتے ہیں لیکن میں نے خود ان سے نہیں سنا۔

(۱٤۷۸٥) حدَّثَنَا جُنَيْدٌ الْحَجَّامُ ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ مُنَيْحٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :ابْلُغْ إِلَى الْعَظْمَيْنِ.

(۱۴۷۸۵) حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ ہڈیوں تک حلق کرو۔

(۱٤۷۸٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :السُّنَّةُ أَنْ يَبْلُغَ بِالْحَلْقِ إِلَى الْعَظْمَيْنِ.

(۱۴۷۸۶) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ حلق دونوں ہڈیوں تک ہو۔

(۲۸۹) بِأَيِّ الْجَانِبَيْنِ يَبْدَأُ فِي الْحَلْقِ ؟

حلق میں کس جانب سے ابتدا کرے؟

(۱٤۷۸۷) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِلْحَلاَّقِ هَكَذَا ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبِ الأَيْمَنِ. (مسلم ۳۲۵۔ ترمذی ۹۱۲)

(۱۴۷۸۷) حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حلق کرنے والے کو اشارہ فرمایا کہ یہاں سے شروع کرو، اور آپ ﷺ نے اپنی داہنی جانب اشارہ فرمایا۔

(۱٤۷۸۸) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِلْحَلاَّقِ :ابْدَأْ بِالأَيْمَنِ.

(۱۴۷۸۸) حضرت ابن عباس ؓ حلق کرنے والے سے فرماتے کہ دائیں طرف سے شروع کرو۔

(۱٤۷۸۹) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي الرَّجُلُ الَّذِي قَصَّرَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَلْقَمَةَ فِي إِمَارَتِهِ ، قَالَ :فَقَالَ لِي :ابْدَأْ بِالشِّقِّ الأَيْسَرِ ، قَالَ :قُلْتُ :إِنِّي قَصَّرْتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :ابْدَأْ بِالأَيْمَنِ ، قَالَ :امْضِ لِمَا أُمِرْتَ لَهُ.

(۱۴۷۸۹) حضرت عمرو بن دینار ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے حضرت نافع بن علقمہ ؒ کی امارت میں اس کے بال کاٹے، وہ کہتا ہے نافع ؒ نے مجھ سے کہا بائیں جانب سے شروع کر، میں نے ان سے کہا کہ میں نے حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہما کے بال کاٹے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے دائیں جانب سے کاٹنے کا حکم دیا تھا، انھوں نے کہا کہ جس کا تجھے حکم دیا گیا ہے وہی کر۔

(۲۹۰) فِي الْجِمَارِ ، مَتَى تُرْمَى ؟

رمی کس وقت کی جائے؟

(۱٤۷۹۰) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ. (ترمذی ۸۹۸۔ احمد ۱/ ۲۴۸)

(۱۴۷۹۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زوال شمس کے بعد رمی فرماتے تھے۔

(۱٤۷۹۱) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجِمَارَ إِذَا زَاغت الشَّمْسُ.

(۱۴۷۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سورج کے زائل ہونے کے بعد رمی کرتے تھے۔

(۱٤۷۹۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ يَخْرُجُ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ يَرْمِي الْجِمَارَ.

(۱۴۷۹۲) حضرت سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب سورج زائل ہونا شروع ہوا تو آپ رمی کے لیے نکلے۔

(۱٤۷۹۳) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُس ، قَالَ :يَرْمِي الْجِمَارَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

(۱۴۷۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما طلوع شمس کے بعد رمی کرتے۔

(۱٤۷۹٤) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، وَعُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَرْمِيَانِ الْجِمَارَ بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

(۱۴۷۹۴) حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کو زوال شمس کے بعد رمی کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱٤۷۹٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :رَمَقْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَمَاهَا عِنْدَ الظَّهِيرَةِ قَبْلَ أَنْ تَزُولَ.

(۱۴۷۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دوپہر کے وقت زوال سے قبل رمی کے لیے نکلتے۔

(۱٤۷۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَتَحَيَّنُ زَوَالَ الشَّمْسِ ، فَيَرْمِي الْجِمَارَ.

(۱۴۷۹۶) حضرت عبداللہ بن عثمان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؒ کو دیکھا کہ انھوں نے زوال شمس کا انتظار کیا پھر جمرات کی رمی کی۔

(۱٤۷۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ : قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، وَطَاوُوسًا يَرْمِيَانِ الْجِمَارَ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ ، وَيُطِيلاَنِ الْقِيَامَ.

(۱۴۷۹۷) حضرت محمد بن ابو اسماعیل ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؒ اور حضرت طاؤس ؒ کو دیکھا کہ انھوں نے زوال شمس کے بعد رمی کی اور کافی دیر تک ان کے پاس قیام کیا۔

(۱٤۷۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۴۷۹۸) حضرت حسن ؒ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱٤۷۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ : لاَ تُرْمَى الْجَمْرَةُ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ ، فَعَاوَدْتُهُ فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ ذَلِكَ.

(۱۴۷۹۹) ابن جریج نے فرمایا کہ میں نے عطاء کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ زوال شمس سے پہلے جمرات کو رمی مت کرو۔ میں نے دوبارہ پوچھا تو یہی جواب دیا۔

(۲۹۱) فِي رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ

جمرہ عقبہ کی رمی کا بیان

(۱٤۸۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَأَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى ، وَأَمَّا بَعْدُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

(مسلم ۳۱۴۔ ابو داؤد ۵۱۱)

(۱۴۸۰۰) حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے یوم النحر میں دوپہر کے وقت رمی کی، پھر اس کے بعد زوال شمس کے بعد رمی کی۔

(۱٤۸۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ مِثْلَهُ ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

(۱۴۸۰۱) حضرت جابر ؓ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱٤۸۰۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَوْ عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَيْلٍ ، فَرَحَّلَنَا عَلَى حُمُرَاتٍ أُغَيْلِمَةِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَجَعَلَ يَلْطَحُ أَفْخَاذَنَا ، وَيَقُولُ :أُبَيْنِيَّ ، لاَ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَمَا أَحْسَبُ أَحَدًا يَرْمِيهَا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ :مَنْ أَفَاضَ مِنْ عُرْنَةَ فَلاَ حَجَّ لَهُ.

(۱۴۸۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت میں سے ہم پر مقدم کیا بنی عبد المطلب کے بچوں کو جو دراز گوشوں پر سوار تھے، اور ہتھیلی ہماری رانوں پر مار رہے تھے اور فرمایا: اے میرے بیٹو! طلوع شمس سے پہلے رمی نہ کرنا۔

(١٤٨٠٣) حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ تُرْمَى جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۱۴۸۰۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یوم النحر میں طلوع شمس سے پہلے رمی نہیں کی جائے گی۔

(۲۹۲) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَرْمِيَهَا قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

جو حضرات طلوع شمس سے قبل رمی کرنے کی اجازت دیتے ہیں

(١٤٨٠٤) حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ رَمَى الْجَمْرَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ، وَكَانَ عَطَاءٌ ، وَطَاوُوسٌ ، وَمُجَاهِدٌ ، وَالنَّخَعِيُّ ، وَعَامِرٌ ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَرْمُونَ حِينَ يَقْدَمُونَ ، أَيَّ سَاعَةٍ قَدِمُوا ، لاَ يَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا.

(۱۴۸۰۴) حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ کو طلوع شمس سے قبل رمی کرتے ہوئے دیکھا، او حضرت عطاء، حضرت طاؤس، حضرت مجاہد، حضرت نخعی، حضرت عامر اور حضرت سعید بن جبیر رحمہم اللہ جب بھی آتے رمی کر لیتے وہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے۔

(١٤٨٠٥) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَرْمِيَ الرَّجُلُ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۱۴۸۰۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ جمرہ عقبہ کی رمی طلوع شمس سے قبل کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(١٤٨٠٦) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :وَدِدْتُ أَنِّي كُنْت اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ ، أَنْ تَأْتِيَ مِنًى بِلَيْلٍ وَتَرْمِيَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ ، فَأَذِنَ لَهَا ، وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً ثَقِيلَةً. (بخاری ۱۶۸۰۔ مسلم ۲۹۵۔ احمد ۶/ ۹۸)

(۱۴۸۰۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری خواہش تھی کہ میں بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگ لوں جس طرح

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لی تھی کہ وہ رات کو منیٰ آجائیں اور لوگوں کی آمد سے قبل ہی رمی کر لیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت مرحمت فرمادی تھی کیونکہ وہ بھاری جسم والی تھیں۔

(١٤٨٠٧) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْعَثُ بِصِبْيَانِهِ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فَيُصَلُّونَ الصُّبْحَ بِمِنًى ، وَيَرْمُونَ الْجَمْرَةَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ.

(۱۴۸۰۷) حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے بچوں کو مزدلفہ کی رات ہی منیٰ بھیج دیا تھا انھوں نے فجر کی نماز منیٰ میں ادا کی اور لوگوں کی آمد سے قبل ہی رمی کر لی۔

(٢٩٣) فِي الْمُحْرِمِ يَحْتَجِمُ ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ ؟

حالت احرام میں پچھنے لگوانا، اور جن حضرات نے اس کی اجازت دی ہے؟

(١٤٨٠٨) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. (بخاری ۱۸۳۵۔ ابوداؤد ۱۸۳۱)

(۱۴۸۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے۔

(١٤٨٠٩) حدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ ، وَهُوَ مُحْرِمٌ ، مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ. (ابوداؤد ۱۸۳۱)

(۱۴۸۰۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں کمزوری لاحق ہونے کی وجہ سے پچھنے لگوائے۔

(١٤٨١٠) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. (ابوداؤد ۲۳۶۵۔ احمد ۱/ ۲۱۵)

(۱۴۸۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے۔

(١٤٨١١) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قِيلَ لِعَطَاءٍ : يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَكِنْ لاَ يَحْلِقُ شَعْرًا.

(۱۴۸۱۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ محرم پچھنے لگوا سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ہاں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی لگوائے تھے لیکن بال نہ کٹوائے۔

(١٤٨١٢) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ ، وَلاَ يَحْلِقُ شَعْرَهُ.

(۱۴۸۱۲) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم پچھنے لگوا سکتا ہے لیکن بال نہ کٹوائے۔

(۱٤٨١٣) حدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، قَالَ :سُئِلَ طَاوُسٌ :أَيَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إِذَا كَانَ وَجِعًا.

(۱۴۸۱۳) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا محرم پچھنے لگوا سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں اگر وہ تکلیف محسوس کرے۔

(١٤٨١٤) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ ، وَلاَ يَحْتَجِمُ الصَّائِمُ.

(۱۴۸۱۴) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم پچھنے لگوا سکتا ہے، لیکن روزہ دار پچھنے نہ لگوائے۔

(١٤٨١٥) حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. (ابو داؤد ۱۸۳۳۔ احمد ۳/ ۲۶۷)

(۱۴۸۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے۔

(١٤٨١٦) حدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. (مسلم ۸۸)

(۱۴۸۱۶) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(١٤٨١٧) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى ذُؤَابَتَيْهِ ، بِمَكَانٍ يُدْعَى لَحْيَى الْجَمَلِ.

(۱۴۸۱۷) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سر کے بالائی حصہ پر پچھنے لگوائے، لحی الجمل کے مکان پر۔

(٢٩٤) مَنْ كَرِهَ لِلْمُحْرِمِ الْحِجَامَةَ

جو حضرات حالت احرام میں پچھنے لگوانے کو ناپسند کرتے ہیں

(١٤٨١٨) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَحْتَجِمَ الْمُحْرِمُ.

(۱۴۸۱۸) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ حالت احرام میں پچھنے لگوانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٩٥) فِي الْمُحْرِمِ يَشُمُّ الرَّيْحَانَ

محرم ریحان کی خوشبو سونگھ سکتا ہے

(١٤٨١٩) حدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَشُمَّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ.

(۱۴۸۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محرم ریحان کی خوشبو سونگھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٤٨٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۱۴۸۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کے سونگھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(١٤٨٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَشُمَّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ.

(۱۴۸۲۱) حضرت عطاء ویشید فرماتے ہیں کہ محرم ریحان کی خوشبو سونگھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٤٨٢٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ ، عَمَّنْ رَأَى مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ بِعَرَفَةَ فِي الْحَجِّ رَيْحَانًا ، وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۴۸۲۲) حضرت یوسف بن ماھک ویشید فرماتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے روایت کیا جس نے عرفات میں حالت احرام میں عبداللہ بن عامر کے پاس ریحان خوشبو دیکھی۔

(١٤٨٢٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْر ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَشُمَّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ.

(۱۴۸۲۳) حضرت مجاہد ویشید فرماتے ہیں کہ محرم ریحان خوشبو سونگھ لے اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٤٨٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَشُمَّ الْمُحْرِمُ الإِذْخِرَ.

(۱۴۸۲۴) حضرت عطاء ویشید فرماتے ہیں کہ محرم اذخر خوشبو سونگھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٤٨٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَشُمَّ الْمُحْرِمُ طِيبَ نَبَاتِ الأَرْضِ ، وَبَعْرِ الظِّبَاءِ.

(۱۴۸۲۵) حضرت الاسود ویشید فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ محرم خوشبو والی بوٹی یا مشک سونگھ لے۔

(١٤٨٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَشُمَّ الْمُحْرِمُ طِيبَ نَبَاتِ الأَرْضِ.

(۱۴۸۲۶) حضرت ابو جعفر ویشید اور حضرت عطاء ویشید فرماتے ہیں کہ محرم خوشبو والی بوٹی سونگھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٩٦) مَنْ كَرِهَ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَشُمَّ الرَّيْحَانَ

جو حضرات ریحان کی خوشبو سونگھنے کو ناپسند کرتے ہیں

(١٤٨٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ كَانَ يَكْرَهُ شَمَّ الرَّيْحَانِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۴۸۲۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما محرم کے لیے ریحان کی خوشبو سونگھنے کو ناپسند کرتے ہیں۔

(١٤٨٢٨) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، قَالَ :سَأَلْتُ جَابِرًا :يَشُمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ وَالطِّيبَ ؟ فَقَالَ :لاَ.

(۱۴۸۲۸) حضرت ابوالزبیر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر ؓ سے دریافت کیا کہ کیا محرم ریحان اور دوسری خوشبو سونگھ سکتا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا کہ نہیں۔

(١٤٨٢٩) حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :لاَ يَشُمُّ الْمُحْرِمُ الشِّيحَ ، وَلاَ الْقَيْصُومَ.

(۱۴۸۲۹) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ محرم خوشبو والی بوٹیاں نہ سونگھے (خواہ وہ الشیح ہو یا قیصوم ہو)۔

(٢٩٧) مَا قَالُوا فِيهِ ، إِذَا شَمَّ الرَّيْحَانَ

ریحان سونگھ لے تو اس پر کیا لازم ہے

(١٤٨٣٠) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :إِذَا شَمَّ الْمُحْرِمُ رَيْحَانًا ، أَوْ مَسَّ طِيبًا أَهْرَاقَ لِذَلِكَ دَمًا.

(۱۴۸۳۰) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ محرم ریحان سونگھ لے یا دوسری خوشبو لگا لے تو اس پر اس کو قربانی کرنا لازم ہے۔

(١٤٨٣١) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي الطِّيبِ الْفِدْيَةُ ، وَفِي الصَّيْدِ الْجَزَاءُ.

(۱۴۸۳۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ خوشبو پر اس کا فدیہ اور شکار پر اس کا بدل لازم ہے۔

(١٤٨٣٢) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا شَمَّ الْمُحْرِمُ طِيبًا ، كَفَّرَ.

(۱۴۸۳۲) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ محرم اگر خوشبو سونگھ لے تو اس کو کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔

(١٤٨٣٣) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا وَضَعَ الْمُحْرِمُ عَلَى شَيْءٍ مِنْهُ دُهْنًا فِيهِ طِيبٌ ، فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ.

(۱۴۸۳۳) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ محرم اگر خوشبو والی دھونی لے تو اس پر اس کا کفارہ لازم ہے۔

(٢٩٨) فِي الْمُحْرِمِ يَخْتَضِبُ ، أَوْ يَتَدَاوَى بِالْحِنَّاءِ

محرم کا مہندی لگانا یا اس کو بطور دوا استعمال کرنا

(١٤٨٣٤) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِالْحِنَّاءِ ، وَكَرِهَا أَنْ يَخْتَضِبَ بِهَا

(۱۴۸۳۴) حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ محرم مہندی بطور دوا استعمال کرے،

لیکن مہندی لگانے کو ناپسند کیا۔

(١٤٨٣٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَدَاوَى الْمُحْرِمُ بِالْحِنَّاءِ.

(۱۴۸۳۵) حضرت سعید بن جبیر ویشید فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں محرم مہندی بطور دوا استعمال کر سکتا ہے۔

(١٤٨٣٦) حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : لاَ يَخْتَضِبُ الْمُحْرِمُ بِالْحِنَّاءِ ، وَلاَ يَتَوَضَّأُ بِدسبسان.

(۱۴۸۳۶) حضرت حماد ویشید فرماتے ہیں کہ محرم مہندی نہ لگائے اور نہ ہی دسبسان سے وضو کرے، (دسبسان کا مطلب محقق ابو عوانہ ویشید کو بھی معلوم نہ ہو سکا)۔

(٢٩٩) مَنْ كَرِهَ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ، فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ

جو حضرات حج کے مہینے کے علاوہ حج کے لیے احرام باندھنے کو ناپسند کرتے ہیں

(١٤٨٣٧) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لاَ يُهِلَّ بِالْحَجِّ ، إلاَّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ.

(۱۴۸۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ حج کے لیے احرام اشہر حج ہی میں باندھا جائے۔

(١٤٨٣٨) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ يُحْرِمُ بِالْحَجِّ ، إلاَّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ.

(۱۴۸۳۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حج کے لیے احرام حج کے مہینوں میں ہی باندھے۔

(١٤٨٣٩) حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ قَالُوا : لاَ يُحْرِمُ بِالْحَجِّ ، إلاَّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ.

(۱۴۸۳۹) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد ویشید بھی یہی فرماتے ہیں۔

(١٤٨٤٠) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، قَالَ : قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ ، قَدْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ ، فَقَالَ لَهُ عَطَاءٌ : اجْعَلْهَا عُمْرَةً ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ﴾.

(۱۴۸۴۰) حضرت خصیف ویشید سے مروی ہے کہ خراسان کا ایک شخص اشہر حج کے علاوہ حج کے لیے احرام باندھ کر آیا، حضرت عطاء ویشید نے اس سے فرمایا اس کو عمرہ میں تبدیل کر دے تیرا حج نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ﴾.

(۱٤٨٤١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قدِمَ رَجُلٌ مُهِلاًّ بِالْحَجِّ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ ، فَأَمَرَهُ عَطَاءٌ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً.

(۱۴۸۴۱) ایک شخص اشہر حج کے علاوہ حج کے لیے احرام باندھ کر آیا تو حضرت عطاء نے اس کو فرمایا کہ اس کو عمرہ بنادے۔

(۱٤٨٤٢) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، وَهُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ ، قَالَ شَرِيكٌ :يَمْضِي ، وَقَالَ هُشَيْمٌ :يَلْزَمُهُ.

(۱۴۸۴۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص اشہر حج کے علاوہ احرام باندھ کر آیا تو حضرت شریک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ جاری رکھے گا اور حضرت ھشیم رحمہ اللہ نے فرمایا یہ اس پر لازم ہوگیا۔

(۱٤٨٤٣) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ يَزِيدَ الدَّالاَنِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :يَحِلُّ ، أَوْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ.

(۱۴۸۴۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ حلال ہوگا عمرہ کے ساتھ یا وہ احرام باندھے گا عمرہ کے ساتھ۔

(۱٤٨٤٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ أَبِي نُعْمٍ يُهِلُّ بِالْحَجِّ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ :لَوْ أَدْرَكَ هَذَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَجَمُوهُ.

(۱۴۸۴۴) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابونعیم نے اشہر حج کے علاوہ حج کے لیے احرام باندھا، حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو پالیتے تو اس کو رجم کردیتے۔

(۱٤٨٤٥) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ؛ أَنَّ أَبَا الْحَكَمِ الْبَجَلِيَّ كَانَ يُهِلُّ بِالْحَجِّ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ ، قَالَ :فَلَقِيَهُ عِكْرِمَةُ ، فَقَالَ :أَنْتَ رَجُلُ سُوءٍ.

(۱۴۸۴۵) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے کہ ابوالحکم البجلی رحمہ اللہ نے اشہر حج کے علاوہ حج کے لیے احرام باندھا، ان سے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کی ملاقات ہوئی تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تو برا آدمی ہے۔

(٣٠٠) فِي الشُّرْبِ فِي الطَّوَافِ

طواف کے دوران کوئی چیز پینا

(۱٤٨٤٦) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

(۱۴۸۴۶) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ دوران طواف کوئی چیز پینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱٤٨٤٧) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الْوَدَاعِ ، قَالَ : اسْتَسْقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَقَالَ رَجُلٌ :أَلاَ نَسْقِيكَ مِنْ شَرَابٍ نَصْنَعُهُ ؟

فَأَتَاهُ بِإِنَاءٍ فِيهِ نَبِيذُ زَبِيبٍ ، فَقَالَ :أَلَا أَكْفَأْتَ عَلَيْهِ إِنَاءً ، أَوْ عَرَضْتَ عَلَيْهِ عُودًا ؟ ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ فَقَطَّبَ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِيهِ فَشَرِبَ ؟ وَسَقَى أَصْحَابَهُ.

(۱۴۸۴۷) حضرت عکرمہ بن خالد ؒ آل وداع کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے طواف کے دوران پانی طلب کیا، ایک شخص نے عرض کیا: کیا میں آپ کو اپنا بنایا ہوا مشروب نہ پلاؤں؟ پھر آپ ﷺ کے پاس ایک برتن لایا گیا جس میں کشمش کا نبیذ تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ کیا تو نے اس پر کوئی برتن الٹایا تھا یا اس پر کوئی لکڑی رکھی ہوئی تھی؟ (یہ اس لئے کہا ہوگا کہ شاید اس برتن میں نشانات بنے ہوئے تھے جو بعد میں آپ ﷺ کے چہرہ پر بھی ظاہر ہوئے پینے کے بعد) پھر آپ ﷺ نے اس میں سے نوش فرمایا اور آپ ﷺ کے ماتھے پر شکن پڑ گئے، پھر پانی منگوایا گیا اور وہ اس میں ڈالا گیا پھر آپ ﷺ نے خود بھی نوش فرمایا اور اپنے صحابہ کو بھی پلایا۔

(۱٤٨٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِالشُّرْبِ فِي الطَّوَافِ.

(۱۴۸۴۸) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ دوران طواف کوئی چیز پینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱٤٨٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَأُتِيَ بِذَنُوبٍ مِنْ نَبِيذِ السِّقَايَةِ فَشَرِبَه.

(۱۴۸۴۹) حضرت ابو مسعود ؓ سے مروی ہے کہ دوران طواف حضور اقدس ﷺ نے پانی طلب کیا تو آپ ﷺ کو نبیذ سقایہ کا ایک ڈول پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں سے نوش فرمایا۔

(۳۰۱) فِي الْمُحْرِمِ يَدُلُّ الْحَلَالَ عَلَى الصَّيْدِ

محرم شخص اگر بغیر احرام والے شخص کو شکار کی طرف اشارہ کرے

(١٤٨٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِنْ دَلَّ حَرَامٌ حَلَالًا عَلَى صَيْدٍ فَلَمْ يَأْخُذْهُ ، فَلْيَسْتَغْفِرِ اللَّهَ.

(۱۴۸۵۰) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ احرام والا شخص اگر بغیر احرام والے کو شکار کی طرف اشارہ کرے، پھر وہ اس کو نہ پکڑ سکے تو اس کو چاہئے کہ یہ استغفار کرے۔

(١٤٨٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۱۴۸۵۱) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ اس طرح کرنے سے اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔

(۳۰۲) مَنْ كَانَ يَقُولُ لِيَكُنْ آخِرُ عَهْدِكَ بِالْبَيْتِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ آخری عمل حج کے دوران بیت اللہ کا طواف ہو

(١٤٨٥٢) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لِيَكُنْ آخِرُ عَهْدِكُمْ بِالْبَيْتِ ، وَلِيَكُنْ آخِرُ عَهْدِكُمْ مِنَ الْبَيْتِ بِالْحَجَرِ.

(۱۴۸۵۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تمہاری آخری ذمہ داری (آخری عمل) بیت اللہ کا طواف ہو، اور طواف میں آخری عمل حجر اسود کا استلام یا بوسہ ہو۔

(١٤٨٥٣) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ : بِأَيِّ شَيْءٍ يَكُونُ آخِرُ عَهْدِي مِنَ الْبَيْتِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : بِالْحَجَرِ

(۱۴۸۵۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ طواف کا آخری عمل کیا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا حجر اسود۔

(١٤٨٥٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إِذَا وَدَّعُوا ، أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْحَجَرِ.

(۱۴۸۵۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب وہ واپس جانے لگیں تو ان کا آخری عمل حجر اسود ہو، (استلام یا بوسہ)۔

(۳۰۳) فِي الْمُحْرِمِ يُضْطَرُّ إِلَى الْخُفَّيْنِ

محرم اگر موزے پہننے پر مجبور کر دیا جائے

(١٤٨٥٥) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِذَا اضْطُرَّ الْمُحْرِمُ إِلَى لُبْسِ الْخُفَّيْنِ ، خَرَقَ ظُهُورَهُمَا وَتَرَكَ فِيهِمَا قَدْرَ مَا تَسْتَمْسِكُ رِجْلاَهُ.

(۱۴۸۵۵) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محرم اگر موزے پہننے کی طرف مجبور کر دیا جائے تو وہ موزے کے اوپر والے حصہ کو پھاڑ دے اور اس میں اتنی جگہ چھوڑ دے جس میں اس کے پاؤں ٹھہر جائیں۔

(١٤٨٥٦) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا اضْطُرَّ الْمُحْرِمُ إِلَى الْخُفَّيْنِ ، خَرَقَهُمَا وَتَرَكَ فِيهِمَا قَدْرَ الشِّرَاكِ ، وَيَقْطَعُهُمَا مِنْ قِبَلِ كَعْبَيْهِ.

(۱۴۸۵۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب محرم موزے پہننے پر مجبور ہو جائے تو وہ ان کو پھاڑ لے اور تسمہ کی بقدر جگہ

چھوڑ دے اوران کو ٹخنے کی طرف سے کاٹ لے۔

(١٤٨٥٧) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :قَالَ نَافِعٌ :يَقْطَعُ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

(۱۴۸۵۷) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ موزوں کو ٹخنے کے نیچے سے کاٹ لے۔

(١٤٨٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :يَتَخَفَّفُ إِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ ، قَالَ :قُلْتُ : أَيَشُقُّهُمَا ؟ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ الْفَسَادَ.

(۱۴۸۵۸) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کیا ان کو پھاڑ دے؟ آپ ؒ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔

(١٤٨٥٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كان يُرَخِّصُ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَلْبَسَ خُفَّيْنِ ،لَيْسَا بِمَقْطُوعَيْنِ.

(۱۴۸۵۹) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ محرم کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ ایسے موزے پہن لے جو کٹے ہوئے نہ ہوں۔

(١٤٨٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ لَبِسَ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. (بخاری ۵۷۹۴۔ ابوداؤد ۱۸۲۱)

(۱۴۸۶۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جوتے نہ ملیں تو وہ ایسے موزے پہن لے جو ٹخنے سے نیچے ہوں۔

(٣٠٤) فِي الْمَرْأَةِ تَحُجُّ فِي عِدَّتِهَا

عورت کا عدت میں حج کرنا

(١٤٨٦١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْمُطَلَّقَاتِ ثَلاَثًا ، وَالْمُتَوَفَّى عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ أَن يَحْجُجْنَ فِي عِدَّتِهِنَّ.

(۱۴۸۶۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ تین طلاق یافتہ عورت اور جس عورت کا شوہر فوت ہو گیا ہو وہ اگر اپنی عدت میں حج کر لیں۔

(١٤٨٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ (ح) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَحَجَّتْ أُمَّ كُلْثُومٍ فِي عِدَّتِهَا.

(۱۴۸۶۲) حضرت عطاء ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو عدت میں حج کروایا۔

(١٤٨٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ تَحُجَّ فِي عِدَّتِهَا.

(۱۴۸۶۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت عدت میں حج کرے۔

(١٤٨٦٤) حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حَبِيبِ الْمُعَلِّمِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا ، وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا ، تَحُجَّانِ فِي عِدَّتِهِمَا ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، قَالَ حَبِيبٌ : وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۴۸۶۴) حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا گیا کہ تین طلاق یافتہ عورت اور وہ عورت جس کا شوہر فوت ہو جائے اپنی عدت میں حج کر سکتی ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا ہاں، حضرت حبیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ بھی یہی فرماتے تھے۔

(٣٠٥) مَنْ كَرِهَ لَهَا أَنْ تَحُجَّ فِي عِدَّتِهَا

جو حضرات عدت میں حج کرنے کو ناپسند کرتے ہیں

(١٤٨٦٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَدَّ نِسْوَةً حَاجَّاتٍ ، أَوْ مُعْتَمِرَاتٍ ، خَرَجْنَ فِي عِدَّتِهِنَّ.

(۱۴۸۶۵) حضرت سعید بن المسیب ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے ان عورتوں کو واپس بھیج دیا تھا جو عدت میں حج یا عمرہ کرنے آئیں تھیں۔

(١٤٨٦٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : الْمُتَوَفَّى عَنْهَا ، وَالْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا ، لاَ تَحُجُّ ، وَلاَ تَعْتَمِرُ ، وَلاَ تَلْبَسُ مُجَسَّدًا.

(۱۴۸۶۶) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ وہ عورت جس کا شوہر فوت ہو جائے اور وہ عورت جو طلاق یافتہ ہو وہ نہ حج کرے نہ عمرہ اور نہ ہی زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے استعمال کرے۔

(١٤٨٦٧) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ رَدَّا نِسْوَةً حَاجَّاتٍ وَمُعْتَمِرَاتٍ ، حَتَّى اعْتَدَدْنَ فِي بُيُوتِهِنَّ.

(۱۴۸۶۷) حضرت مجاہد ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ اور حضرت عثمان ؓ نے ان عورتوں کو واپس بھیج دیا تھا جو حج یا عمرہ کرنے آئیں تھیں یہاں تک کہ وہ اپنی عدت اپنی گھروں میں گزاریں۔

(٣٠٦) فِي الصَّبِيِّ يَعْبَثُ بِحَمَامٍ مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ

کوئی بچہ مکہ مکرمہ کے کبوتروں سے کھیلتے ہوئے انہیں مار دے

(١٤٨٦٨) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي صَبِيٍّ أَصَابَ حَمَامَةً مِنْ حَمَامِ الْحَرَمِ ، فَقَالَ : اذْبَحْ عَنِ ابْنِكَ شَاةً.

(۱۴۸۶۸) حضرت ابن عباس ؓ اس بچہ کے متعلق فرماتے ہیں جو حرم کے کبوتروں میں سے کوئی کبوتر مار دے تو فرمایا (اس

کے والد سے) اپنے بچے کی طرف سے بکری ذبح کر۔

(۱۴۸۶۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَدِمْنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ مَعَ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، فَأَخَذْنَا فَرْخًا بِمَكَّةَ فِي مَنْزِلِنَا ، فَلَعِبْنَا وَعَبِثْنَا بِهِ حَتَّى قَتَلْنَاهُ ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ عَائِشَةُ ابْنَةُ مُطِيعِ بْنِ الأَسْوَدِ ، فَأَمَرَ بِكَبْشٍ فَذُبِحَ ، فَتَصَدَّقَ بِهِ.

(۱۴۸۶۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جب چھوٹے تھے تو ہم حضرت حفص بن عاصم کے ساتھ آئے اور ہم نے اپنے مکان میں کبوتری کا بچہ پکڑ کر اس سے کھیل کود شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ مرگیا، حضرت عائشہ بنت مطیع بن الاسود نے ان سے کہا تو انھوں کہا کہ بکری ذبح کی جائے، پس بکری ذبح کر کے صدقہ کی گئی۔

(۱۴۸۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : عَبَثَ بَعْضُ بَنِي عُرْوَةَ بِفَرْخٍ مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ ، فَأَمَرَ أَبِي بِشَاةٍ فَذُبِحَتْ ، ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهَا.

(۱۴۸۷۰) حضرت ھشام بن عروہ ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عروہ ؒ کے کچھ بچے مکہ مکرمہ کی کبوتری کے بچوں سے کھیل رہے تھے، میرے والد محترم نے بکری ذبح کرنے کا حکم دیا تو وہ ذبح کی گئی اور پھر اس کا گوشت صدقہ کیا گیا۔

(۱۴۸۷۱) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنَ الصَّيْدِ ، يَعْنِي الصَّبِيَّ ، كَانَ عَلَى الَّذِي يَحُجُّ بِهِ.

(۱۴۸۷۱) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر بچہ کوئی شکار وغیرہ ہلاک کر دے تو اس کا دم اس پر ہے جو اس کے ساتھ حج کر رہا ہے۔

(۳۰۷) فِي الْبُدْنِ ، مَنْ قَالَ لاَ تَكُونُ إِلاَّ مِنَ الإِبِلِ

البُدن صرف اونٹ میں سے ہو

(۱۴۸۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : ﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ﴾ مَا الْبَدَنَةُ ؟ قَالَ : الْبَعِيرُ وَالْبَقَرَةُ.

(۱۴۸۷۲) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے عرض کیا اللہ پاک کا ارشاد ہے، ﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ﴾ البدنہ سے کیا مراد ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: اونٹ اور گائے۔

(۱۴۸۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : الْبَعِيرُ وَالْبَقَرَةُ.

(۱۴۸۷۳) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اونٹ اور گائے ہے۔

(۱۴۸۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تَكُونُ الْبُدْنُ إِلاَّ مِنَ الإِبِلِ

(۱۴۸۷۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں البدن صرف اونٹ میں سے ہی ہو۔

(١٤٨٧٥) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ :إِنَّ الشَّاةَ لَنْ تَعْدُوَ أَنْ تَكُونَ نَسِيكَةً ، وَإِنَّ الْبَقَرَةَ مِنَ الْبُدْنِ.

(۱۴۸۷۵) حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بکری کو قربانی میں سے شمار نہیں کیا جائے گا، بیشک گائے بھی البدن میں شامل ہے۔

(١٤٨٧٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ :اخْتَلَفَ عَطَاءٌ ، وَالْحَكَمُ ، فَقَالَ عَطَاءٌ :هِيَ مِنَ الإِبِلِ وَالْبَقَرِ ، وَقَالَ الْحَكَمُ :هِيَ مِنَ الإِبِلِ.

(۱۴۸۷۶) حضرت عبد الکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت حکم رحمہ اللہ کا اس بارے میں اختلاف ہوا، حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گائے اور اونٹ میں سے ہو اور حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں صرف اونٹ میں سے ہو۔

(١٤٨٧٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ وَأَوْصَى أَنْ يُنْحَرَ عَنْهُ بَدَنَةٌ ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَقَرَةِ ؟ فَقَالَ :تُجْزِء ، قَالَ :قُلْتُ :مِنْ أَيِّ قَوْمٍ أَنْتَ ؟ قَالَ :قُلْتُ :مِنْ بَنِي رَبَاحٍ ، قَالَ :وَأَنَّى لِبَنِي رَبَاحٍ الْبَقَرُ ؟ إِنَّمَا الْبَقَرُ لِلأَزْدِ ، وَعَبْدِ الْقَيْسِ.

(۱۴۸۷۷) حضرت یعقوب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میرے محلّہ کا ایک شخص فوت ہوا اور اس نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے بدنہ کی قربانی کی جائے، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ گائے ذبح کی جا سکتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کافی ہو جائے گی، آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تو کون سی قوم میں سے ہے؟ میں نے عرض کیا بنو رباح سے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بنو رباح کے پاس گائے کہاں سے آ گئی؟ گائے تو ازد اور قبیلہ عبد قیس کے پاس ہوتی ہیں۔

(٣٠٨) مَنْ كَانَ يَعُدُّ طَوَافَهُ

جو حضرات طواف کے چکروں کو گنتے تھے

(١٤٨٧٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ يُسَمِّيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ :كَمْ تَعُدُّ ؟ ثُمَّ قَالَ :إِنَّمَا سَأَلْتُكَ لِتَحْفَظَ.

(۱۴۸۷۸) حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طواف فرما رہے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا: کتنے چکر ہو گئے ہیں؟ پھر (بعد میں) فرمایا کہ میں نے تجھ سے اس لیے پوچھا تھا تا کہ تو اچھی طرح یاد کر لے (چکروں کو)۔

(١٤٨٧٩) حدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، وَسُئِلَ عَنِ السَّعْيِ

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لِلسَّائِلِ :افْتَتِحْ بِالصَّفَا وَاخْتُمْ بِالْمَرْوَةِ ، فَإِنْ خَشِيتَ أَنْ لاَ تُحْصِيَ فَخُذْ مَعَكَ أَحْجَارًا ، أَوْ حَصَيَاتٍ ، فَأَلْقِ بِالصَّفَا وَاحِدَةً وَبِالْمَرْوَةِ أُخْرَى.

(۱۴۸۷۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے صفا و مروہ کی سعی کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے سوال کرنے والے سے فرمایا: صفا سے چکر (سعی) شروع کر اور مروہ پر ختم کر اور اگر چکروں کے بھول جانے کا اندیشہ ہو تو اپنے ساتھ چھوٹے پتھر یا کنکریاں لے لو اور ایک کنکری صفا پر اور دوسری کنکری مروہ پر ڈال دو (اس طرح گننے میں آسانی ہوگی)۔

(۱٤٨٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ؛ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ رَأَى امْرَأَةً تَطُوفُ بِيَدِهَا حَصَيَاتٌ تَعُدُّ الطَّوَافَ ، فَضَرَبَ يَدَهَا.

(۱۴۸۸۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ایک خاتون کو دیکھا جو طواف کر رہی تھی اور اس کے ہاتھ میں کنکریاں تھیں جن سے وہ (طواف کے چکروں کو شمار کر رہی تھی) آپ رحمہ اللہ نے اس کے ہاتھ پر (زور سے) مارا۔

(۱٤٨٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كُنَّا نَطُوفُ وَعَلَيْنَا خَوَاتِمُنَا ، نَحْفَظُ بِهَا الأَسْبَاعَ.

(۱۴۸۸۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ہم طواف کے چکر لگاتے تو ہمارے پاس انگوٹھیاں ہوتیں جن کو ہم اپنی انگلیوں میں ڈال کر شمار کرتے۔

(۳۰۹) فِي الْمَرْأَةِ تَرْفَعُ صَوْتَهَا بِالتَّلْبِيَةِ

عورت کا تلبیہ میں اپنی آواز کو بلند کرنا

(۱٤٨٨٢) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ تَرْفَعُ الْمَرْأَةُ صَوْتَهَا بِالتَّلْبِيَةِ.

(۱۴۸۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ عورت تلبیہ پڑھتے وقت اپنی آواز کو بلند نہ کرے۔

(۱٤٨٨٣) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۴۸۸۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱٤٨٨٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ تَجْهَرُ الْمَرْأَةُ بِالتَّلْبِيَةِ.

(۱۴۸۸۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت تلبیہ پڑھتے وقت آواز کو بلند نہ کرے۔

(۱٤٨٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :خَرَجَ مُعَاوِيَةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَسَمِعَ صَوْتَ تَلْبِيَةٍ ، فَقَالَ :مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا :عَائِشَةُ ، اعْتَمَرَتْ مِنَ التَّنْعِيمِ ، فَذُكِرَ ذَلِكَ

لِعَائِشَةَ ، فَقَالَتْ :لَوْ سَأَلَنِي لأَخْبَرْتُهُ.

(۱۴۸۸۵) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ یوم النفر کی رات حضرت معاویہ ؓ نکلے تو آپ ؓ نے تلبیہ پڑھنے کی آواز سنی، آپ ؓ نے پوچھا کہ یہ کون پڑھ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا حضرت عائشہ ؓ پڑھ رہی ہیں جو مقام تنعیم سے عمرہ کر رہی ہیں، (بعد میں) حضرت عائشہ ؓ کے سامنے اس واقعہ کا ذکر کیا گیا تو آپ ؓ نے فرمایا اگر وہ مجھ سے دریافت کرتے تو میں (بلند آواز) سے پڑھنے کی وجہ بتلا دیتی۔

(١٤٨٨٦) حدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عِيسَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ يَرْفَعْنَ أَصْوَاتَهُنَّ بِالتَّلْبِيَةِ.

(۱۴۸۸۶) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ عورتوں پر تلبیہ کو بلند آواز سے پڑھنا نہیں ہے۔

(٣١٠) فِي الطَّيْلَسَانِ الْمُزَرَّرِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کا بٹن والا چوغہ یا چادر استعمال کرنا

(١٤٨٨٧) حدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ ، قَالَ :سُئِلَ أُبَيّ بْنُ كَعْبٍ :هَلْ يُزَرِّرُ الْمُحْرِمُ عَلَيْهِ طَيْلَسَانًا ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۴۸۸۷) حضرت ابی بن کعب ؓ سے دریافت کیا گیا کہ محرم اپنے چوغے کی ڈوریاں بند کر سکتا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا کہ نہیں۔

(١٤٨٨٨) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الطَّيْلَسَانِ الْمُزَرَّرِ لِلْمُحْرِمِ ، قَالَ :يَنْزِعُ أَزْرَارَهُ.

(۱۴۸۸۸) حضرت یونس بن جبیر ؒ محرم کے چوغہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کی ڈوریاں کھلی رکھی جائیں گی۔

(١٤٨٨٩) حدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ الطَّيْلَسَانِ ، يَزِرُّهُ الْمُحْرِمُ ؟ فَقَالَ :لاَ تَزُرُّهُ عَلَيْكَ ، وَلاَ بَأْسَ بِالطَّيْلَسَانِ.

(۱۴۸۸۹) حضرت سعید بن جبیر ؒ سے چوغہ کے متعلق دریافت کیا گیا کہ محرم اس کی ڈوریاں بند کر سکتا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا اس کو بند نہ کرو صرف اس کے پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١٤٨٩٠) حدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ ابْنِ سُوقَةَ، قَالَ :رَأَى عَلَيَّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ طَيْلَسَانًا، كَأَنَّ فِيهِ أَزْرَارَ دِيبَاجٍ نَزَعْتُهَا ، فَقَالَ :لِمَ نَزَعْتَهَا ؟ فَقُلْتُ لَهُ :قَالَ لِي أَصْحَابِي :أَتَلْبَسُ هَذَا وَأَنْتَ مُحْرِمٌ ، فَقَالَ :وَمَا يَضُرُّكَ.

(۱۴۸۹۰) ابن سوقہ فرماتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے میرے اوپر ایسی چادر دیکھی کہ جس کے بٹن میں نے نکال دیئے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ اس کو کیوں نکالا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے ان سے عرض کیا کہ میرے ساتھیوں نے مجھ سے کہا کہ کیا تم حالت احرام میں یہ پہنو گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اس کا (حالت احرام میں) پہننا تجھے کوئی نقصان نہیں دیتا۔

(١٤٨٩١) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالطَّيْلَسَانِ لِلْمُحْرِمِ ، مَا لَمْ يَزُرَّهُ عَلَيْهِ.

(۱۴۸۹۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم کے لیے ایسے چوغے کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ اس کی ڈوریوں کو نہ باندھا گیا ہو۔

(١٤٨٩٢) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۱۴۸۹۲) حضرت حسن رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(١٤٨٩٣) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُحْرِمُ فِي الطَّيْلَسَانِ ، أَزْرَارُهُ الدِّيبَاجُ ، وَلاَ يَزُرُّهُ عَلَيْهِ.

(۱۴۸۹۳) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے چوغہ نما کپڑے میں احرام باندھا جس کی ڈوری ریشمی تھی، انھوں نے اس کو باندھا نہیں۔

(١٤٨٩٤) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمُحْرِمِ يَلْبَسُ الطَّيْلَسَانَ ، قَالَ : يَلْبَسُهُ ، وَلاَ يَزُرُّهُ عَلَيْهِ.

(۱۴۸۹۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ محرم چوغہ پہن سکتا ہے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا پہن سکتا ہے لیکن اس کی ڈوری کو باندھے نہ۔

(١٤٨٩٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ يُحْرِمُ فِي الطَّيْلَسَانِ الْمُدَبَّجِ ، وَأَنَّ أَبِي كَانَ يَفْعَلُهُ.

(۱۴۸۹۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ منقش چوغہ میں احرام باندھا کرتے تھے اور (فرماتے کہ) میرے والد بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(١٤٨٩٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يُحْرِمُ فِي الطَّيْلَسَانِ ، وَلاَ يَزُرُّهُ عَلَيْهِ.

(۱۴۸۹۶) حضرت عامر رحمہ اللہ نے چوغہ میں احرام باندھا لیکن اس کی ڈوری کو نہ باندھا۔

(١٤٨٩٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُحْرِمَ فِيهِ ، وَلاَ يَزُرَّهُ عَلَيْهِ.

(۱۴۸۹۷) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں احرام باندھنے میں تو کوئی حرج نہیں لیکن اس کی ڈوری کو نہ باندھے۔

(۳۱۱) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ كِرَاءَ بُيُوتِ مَكَّةَ ، وَمَا جَاءَ فِي ذَلِكَ

جو حضرات مکہ مکرمہ کے گھروں کو بطور کرایہ دینے کو ناپسند کرتے ہیں اور اس کے متعلق جو وارد ہوا ہے اس کا بیان

(١٤٨٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَكَّةُ حَرَمٌ حَرَّمَهَا اللَّهُ تَعَالَى ، لاَ يَحِلُّ بَيْعُ رِبَاعِهَا ، وَلاَ إِجَارَةُ بُيُوتِهَا.

(۱۴۸۹۸) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے قابل احترام بنایا ہے، اس کے گھروں کو فروخت کرنا اور کرایہ پر دینا جائز اور حلال نہیں ہے۔

(١٤٨٩٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : بُيُوتُ مَكَّةَ لاَ تَحِلُّ إِجَارَتُهَا.

(۱۴۸۹۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے گھروں کا کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے۔

(١٤٩٠٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أُجُورَ بُيُوتِ مَكَّةَ.

(۱۴۹۰۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ مکہ مکرمہ کے گھروں کے کرایہ کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(١٤٩٠١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : مَنْ أَكَلَ شَيْئًا مِنْ كِرَاءِ مَكَّةَ ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا.

(۱۴۹۰۱) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مکہ مکرمہ کے گھر کو کرایہ پر دے کر اس کی اجرت کھا رہا ہے وہ جہنم کی آگ کھا رہا ہے۔

(١٤٩٠٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَنَا قَرَأْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى النَّاسِ بِمَكَّةَ ، يَنْهَاهُمْ عَنْ كِرَاءِ بُيُوتِ مَكَّةَ وَدُورِهَا.

(۱۴۹۰۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا مکتوب لوگوں کو پڑھ کر سنایا (جس میں تحریر تھا کہ) مکہ مکرمہ کے گھروں اور رہائشی مکانوں کو کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے (اس سے منع کیا گیا ہے)۔

(١٤٩٠٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أُجُورَ بُيُوتِ مَكَّةَ إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا.

(۱۴۹۰۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو لوگ مکہ مکرمہ کے گھر کرایہ پر دے کر ان کا کرایہ کھاتے ہیں وہ لوگ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر رہے ہیں۔

(١٤٩٠٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَمْنَعُ أَهْلَ مَكَّةَ أَنْ يَجْعَلُوا لَهَا أَبْوَابًا ، حَتَّى

يَنْزِلَ الْحَاجُّ فِي عَرَصَاتِ الدُّورِ.

(۱۴۹۰۴) حضرت عطاء ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے اھل مکہ کو منع کیا تھا کہ وہ اپنے گھروں کے دروازے بنائیں تاکہ حاجی آ کر ان گھروں کے صحنوں میں اتریں (اور وہاں ٹھہریں)۔

(١٤٩٠٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ لِلدُّورِ بِمَكَّةَ أَبْوَابٌ ، كَانَ أَهْلُ مِصْرَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَأْتُونَ بِقِطَارَاتِهِمْ فَيَدْخُلُونَ دُورَ مَكَّةَ.

(۱۴۹۰۵) حضرت جعفر ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ مکہ کے گھروں کے دروازے نہیں ہونے چاہئے، مصر اور عراق والے اپنی اونٹوں کی قطار کے ساتھ آتے ہیں اور وہ مکہ مکرمہ کے گھروں میں داخل ہو جاتے ہیں۔

(٣١٢) مَنْ رَخَّصَ فِي كِرَائِهَا

جن حضرات نے کرایہ پر دینے کی اجازت دی ہے

(١٤٩٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ هِشَامِ بن حُجَيْرٍ ، قَالَ :كَانَ لِي بَيْتٌ بِمَكَّةَ فَكُنْتُ أُكْرِيهِ ، فَسَأَلْتُ طَاوُوسًا ؟ فَأَمَرَنِي أَنْ آكُلَهُ.

(۱۴۹۰۶) حضرت ھشام بن حجیر ؒ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں میرا ایک مکان تھا جسے میں نے کرایہ پر دیا ہوا تھا، میں نے حضرت طاؤس ؒ سے اس کے کرایہ کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؒ نے مجھے اس کے پیسوں کے کھانے کا حکم دیا۔

(١٤٩٠٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ مُجَاهِدًا يَقُولُ : لاَ أَرَى بِكِرَاءِ بُيُوتِ مَكَّةَ بَأْسًا ، إِلاَّ أَنْ يَتَكَارَى رَجُلٌ فَيَتَرَبَّحَ.

(۱۴۹۰۷) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے مکانات کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، مگر یہ کہ کوئی شخص کرایہ پر دے اور اس پر بہت زیادہ نفع کمائے (تو یہ جائز نہیں)۔

(٣١٣) فِي بَيْعِ رِبَاعِ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ کے گھر فروخت کرنا

(١٤٩٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَوَّارٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ ، قَالَ :قَالَ عُثْمَانُ :رِبَاعِي الَّتِي بِمَكَّةَ يَسْكُنُهَا بَنِيَّ ، وَيُسْكِنُونَهَا مَنْ أَحَبُّوا.

(۱۴۹۰۸) حضرت عثمان ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں میرے گھر ہیں جن میں میری اولاد رہتی ہے، اور وہ جس کو چاہتے ہیں ان گھروں میں رہائش دیتے ہیں۔

(١٤٩.٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَبِيعُوا شَيْئًا مِنْ رِبَاعِ مَكَّةَ.

(۱۴۹۰۹) حضرت مجاہد، حضرت عطاء اور حضرت طاؤس ؒ مکہ مکرمہ کے مکان کو فروخت کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(١٤٩١٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ يَحِلُّ بَيْعُ رِبَاعِهَا.

(۱۴۹۱۰) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے مکان فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

(١٤٩١١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : لاَ يَحِلُّ بَيْعُ رِبَاعِهَا.

(۱۴۹۱۱) حضرت مجاہد ؒ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: مکہ مکرمہ کے مکان فروخت کرنا جائز نہیں ہیں۔

(١٤٩١٢) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ ، قَالَ : كَانَتْ رِبَاعُ مَكَّةَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَزَمَانِ أَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ تُسَمَّى السَّوَائِبُ ، مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ ، وَمَنِ اسْتَغْنَى أَسْكَنَ. (ابن ماجه ٣١٠٧)

(۱۴۹۱۲) حضرت علقمہ بن نضلہ ؓ فرماتے ہیں کہ میرے پاس حضور اقدس ﷺ کے دور میں اور حضرت صدیق اکبر ؓ اور حضرت عمر ؓ کے زمانہ میں مکہ مکرمہ میں مکان تھا اس کا نام سوائب تھا کہ جو خود محتاج ہے وہ خود اس میں رہے اور جو مالدار ہے وہ دوسروں کو اس میں رہنے کی جگہ دے۔

(٣١٤) مَنْ كَانَ يَأْمُرُ بِتَعْلِيمِ الْمَنَاسِكِ

جو حضرات مناسک حج سیکھنے کا حکم فرماتے ہیں

(١٤٩١٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ عَامَ الْفَتْحِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ عُمْرَتِهِ اسْتَخْلَفَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى مَكَّةَ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُعَلِّمَ النَّاسَ الْمَنَاسِكَ ، وَأَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ : مَنْ حَجَّ الْعَامَ فَهُوَ آمِنٌ ، وَلاَ يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ ، وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

(۱۴۹۱۳) حضرت عروہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فتح مکہ والے سال مقام جعرانہ سے عمرہ کیا، حضور اقدس ﷺ جب عمرہ سے فارغ ہوئے تو حضرت ابو بکر صدیق ؓ کو مکہ پر امیر مقرر فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دو، اور لوگوں میں یہ اعلان (بھی) کروا دو کہ جو اس سال حج کرے وہ مامون ہے، اور آج کے بعد مشرک حج نہیں کر سکتا اور بیت اللہ کا طواف برہنہ ہو کر نہیں کیا جا سکتا۔

(١٤٩١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ

أَعْرَابِیٌّ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غُلَامَ بَنِی عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَقَالَ : وَعَلَيْكَ ، فَقَالَ : إِنِّی رَجُلٌ مِنْ أَخْوَالِكَ مِنْ بَنِی سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ ، وَإِنِّی رَسُولُ قَوْمِی إِلَيْكَ وَوَافِدُهُمْ ، وَإِنِّی سَائِلُكَ فَمُشْتَدَّةٌ مَسْأَلَتِی إِيَّاكَ ، وَمُنَاشِدُكَ فَمُشْتَدَّةٌ مُنَاشَدَتِی إِيَّاكَ ، قَالَ : خُذْ عَنْكَ يَا أَخَا بَنِی سَعْدٍ ، قَالَ : فَإِنَّا وَجَدْنَا فِی كِتَابِكَ ، وَأَمَرَتْنَا رُسُلُكَ أَنْ نَحُجَّ الْبَيْتَ الْعَتِيقَ ، فَأَنْشُدُكَ ، أَهُوَ أَمَرَكَ بِذَلِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(دارمی ۶۵۱۔ بیہقی ۴)

(۱۴۹۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک دیہاتی خدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے بنو عبد المطلب کے بیٹے! السلام علیکم، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں وعلیکم السلام کہا۔ پھر اس اعرابی نے کہا کہ میں آپ کے ننہال یعنی قبیلہ بنو سعید سے ہوں (یہ قبیلہ حضور کا رضاعی ماموں تھے) اور میں اپنی قوم بھیجا ہوا قاصد ہوں۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قسم دینے لگا ہوں اور سوال کرنے لگا ہوں، اس قسم اور سوال کا جواب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دینا ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بنی سعد کے بھائی تو خود سے سوال کر لے۔ (یعنی قرابت کی وجہ سے حضور نے اپنے اور اس شخص میں کوئی فرق نہ رکھا)۔ اس نے عرض کیا بیشک ہم نے آپ کی کتاب (مکتوب) میں پایا ہے اور ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد نے حکم دیا ہے کہ ہم لوگ حج بیت اللہ کریں، کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا حکم فرمایا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں۔

(۱۴۹۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : وَرَدْنَا الْمَدِينَةَ ، فَأَتَيْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ : كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ جَيِّدُ الثِّيَابِ ، طَيِّبُ الرِّيحِ ، حَسَنُ الْوَجْهِ ، فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : وَعَلَيْكَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَدْنُو مِنْكَ ؟ فَقَالَ : ادْنُهْ ، فَدَنَا دَنْوَةً ، فَقُلْنَا : مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ قَطُّ رَجُلاً أَحْسَنَ ثَوْبًا ، وَلاَ أَطْيَبَ رِيحًا ، وَلاَ أَحْسَنَ وَجْهًا ، وَلاَ أَشَدَّ تَوْقِيرًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَدْنُو مِنْكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَدَنَا دَنْوَةً ، فَقُلْنَا مِثْلَ مَقَالَتِنَا ، ثُمَّ قَالَ لَهُ الثَّالِثَةَ : أَدْنُو مِنْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، حَتَّی أَلْزَقَ رُكْبَتَيْهِ بِرُكْبَتَیْ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ : يَا رَسُولَ ، مَا الإِسْلاَمُ ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقِيمُ الصَّلاَةَ ، وَتُؤْتِی الزَّكَاةَ ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ، وَتَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، قَالَ : صَدَقْتَ فَقُلْنَا : مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ قَطُّ رَجُلاً ، وَاللهِ لَكَأَنَّهُ يُعَلِّمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۱/ ۵۳)

(۱۴۹۱۵) حضرت ابن بریدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ آئے تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے اور پھر فرمایا: ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عمدہ لباس، اچھی خوشبو اور خوبصورت شکل والا ایک شخص آیا اور عرض کیا: السلام علیک یا رسول اللہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب ارشاد فرمایا وعلیک، اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہو جاؤ، پس وہ تھوڑ

آپ ﷺ کے قریب ہوگیا، ہم نے کہا (دل میں) کہ ہم نے آج کے دن کی طرح نہیں دیکھا کوئی شخص عمدہ کپڑوں میں، اور نہ ہی اچھی خوشبو اور خوبصورت چہرے والا اور نہ ہی اس سے زیادہ حضور اقدس ﷺ کی توقیر کرنے والا، پھر اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں آپ ﷺ کے قریب آ جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں پس وہ تھوڑا سا قریب آ گیا، ہم نے پھر اسی طرح سوچا، پھر اس نے تیسری مرتبہ عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں آپ کے قریب ہو جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں، وہ آپ ﷺ کے اتنا قریب ہوگیا کہ اس کے گھٹنے آپ ﷺ کے مبارک گھٹنوں کے ساتھ مل گئے، اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، حج کرنا غسل جنابت کرنا، اس نے عرض کیا آپ ﷺ نے سچ کہا، ہم نے کہا اللہ کی قسم ہم لوگوں نے آج کے دن کی طرح کبھی کوئی شخص نہیں دیکھا لیکن وہ حضور اقدس ﷺ کو تعلیم دے رہا ہے (یا آپ ﷺ اس کو تعلیم دے رہے ہیں)۔

(۱۴۹۱۶) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَاهُ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ ، أَبْدَأُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ ، أَوْ بِالْمَرْوَةِ قَبْلَ الصَّفَا ؟ أَوْ أُصَلِّي قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ ، أَوْ أَطُوفُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ ؟ أَوْ أَذْبَحُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ ، أَوْ أَحْلِقُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :خُذْ ذَلِكَ مِنْ قِبَلِ الْقُرْآنِ ، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ تُحْفَظَ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :(إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ) فَالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ ، وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى :(وَلاَ تَحْلِقُوا رُؤُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ) فَقَالَ :بِالذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ ، وَقَالَ :(طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ) ، فَالطَّوَافُ قَبْلَ الصَّلاَةِ.

(۱۴۹۱۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں مروہ سے پہلے صفا پر چڑھوں یا صفا سے پہلے مروہ پر؟ طواف سے پہلے نماز ادا کروں یا نماز سے پہلے طواف کروں؟ حلق سے پہلے قربانی کروں یا قربانی سے پہلے حلق کروں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک کی ترتیب سے ان کو ادا کرو (اور حاصل کرو) بیشک وہ یاد کرنے میں آسان ہے (اور تو اس پر قادر ہے) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ پس صفا پر مروہ سے پہلے چڑھو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿وَ لَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ﴾ پس حلق سے پہلے قربانی کرو اور اللہ پاک کا ارشاد ہے ﴿طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾ پس نماز سے پہلے طواف کرو۔

(۱۴۹۱۷) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ بَرَاءَةٌ بِأَرْبَعٍ :أَنْ لاَ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ، وَلاَ يَقْرَبَ الْمَسْجِدَ مُشْرِكٌ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا ، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَهُوَ إِلَى مُدَّتِهِ ، وَلاَ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلاَّ نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ. (احمد ۱/ ۷۹۔ حاکم ۱۷۸)

(۱۴۹۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چار براءتیں نازل ہوئیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا (کہ میں اعلان کروں کہ) کوئی شخص بیت اللہ کا طواف برہنہ ہو کر نہ کرے، آج کے بعد مشرک بیت اللہ کے قریب نہ آئے، اور جس شخص کے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی معاہدہ تھا پس وہ اس مدت تک ہے (جو طے ہوئی تھی) اور جنت میں مسلمان کے علاوہ کوئی داخل نہ ہوگا۔

(١٤٩١٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ ، قَالَ : أَمْلَى عَلَيَّ الضَّحَّاكُ مَنَاسِكَ الْحَجِّ.

(۱۴۹۱۸) حضرت حسین بن عقیل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے مناسک حج لکھوائے۔

(١٤٩١٩) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ ، قَالَ : أَمْلَى عَلَيَّ الضَّحَّاكُ مَنَاسِكَ الْحَجِّ.

(۱۴۹۱۹) حضرت حسین بن عقیل رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(١٤٩٢٠) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَى جِبْرِيلُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلاَم ، فَرَاحَ بِهِ إِلَى مِنًى ، فَصَلَّى بِهِ الصَّلَوَاتِ جَمِيعًا ، ثُمَّ صَلَّى بِهِ الْفَجْرَ ، ثُمَّ غَدَا بِهِ إِلَى عَرَفَةَ ، فَنَزَلَ بِهِ حَيْثُ يَنْزِلُ النَّاسُ ، ثُمَّ صَلَّى بِهِ الصَّلاَتَيْنِ جَمِيعًا ، ثُمَّ أَتَى بِهِ الْمَوْقِفَ ، حَتَّى إِذَا كَانَ كَأَعْجَلِ مَا يُصَلِّي الإِنْسَانُ الْمَغْرِبَ أَفَاضَ بِهِ ، فَأَتَى جَمْعًا فَصَلَّى بِهِ الصَّلاَتَيْنِ جَمِيعًا ، ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى إِذَا كَانَ كَأَعْجَلِ مَا يُصَلِّي أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ الْفَجْرَ صَلَّى بِهِ ، ثُمَّ وَقَفَ حَتَّى إِذَا كَانَ كَأَبْطَأِ مَا يُصَلِّي أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ الْفَجْرَ ، أَفَاضَ بِهِ إِلَى مِنًى ، فَرَمَى الْجَمْرَةَ ، ثُمَّ ذَبَحَ وَحَلَقَ ، ثُمَّ أَفَاضَ بِهِ ، ثُمَّ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى بَعْدُ إِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا﴾. (ابن خزيمة ٢٨٠٤)

(۱۴۹۲۰) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے پھر ان کے ساتھ منیٰ آئے، پھر ان کے ساتھ تمام نمازیں ادا کیں، پھر فجر کی نماز ادا کی، پھر صبح کے وقت ان کے ساتھ عرفہ آئے اور اس جگہ اترے جہاں لوگ اترتے ہیں پھر ان کے ساتھ دونوں نمازیں اکٹھی ادا کیں، پھر ان کے ساتھ موقف پر تشریف لائے، یہاں تک کہ جب اتنا وقت گزر گیا کہ جس طرح ایک آدمی تیزی سے مغرب ادا کرتا ہے تو آگے چل پڑے، پھر مزدلفہ آئے اور وہاں آ کر دونوں نمازیں اکٹھی ادا کیں، پھر وہیں پر رات گزاری یہاں تک کہ جیسے کوئی شخص نماز فجر ادا کرنے میں جلدی کرتا ہے ان کے ساتھ نماز ادا کی، پھر وہیں ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ جیسے کوئی شخص نماز فجر ادا کرنے میں سستی کرتا ہے ان کے ساتھ چلتے ہوئے منیٰ تشریف لائے اور جمرہ کی رمی فرمائی، پھر قربانی کی اور حلق کروایا پھر ان کے ساتھ چلے، پھر اللہ تعالیٰ نے بعد میں اپنے نبی علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ ﴿أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا﴾.

(١٤٩٢١) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ فِي قوله تعالى : ﴿وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ

الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ﴾ قَالَ :لَمَّا فَرَغَ مِنَ الْبَيْتِ جَاءَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام ، فَأَرَاهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ، وَأَحْسَبُهُ قَالَ :وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ ، ثُمَّ انْطَلَقَا إِلَى الْعَقَبَةِ فَعَرَضَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ ، قَالَ :فَأَخَذَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام سَبْعَ حَصَيَاتٍ ، وَأَعْطَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام سَبْعَ حَصَيَاتٍ ،فَرَمَى وَكَبَّرَ ، وَقَالَ لإِبْرَاهِيمَ :ارْمِ وَكَبِّرْ ، قَالَ : فَرَمَيَا وَكَبَّرَا مَعَ كُلِّ رَمْيَةٍ ، حَتَّى أَفَلَ الشَّيْطَانُ ، ثُمَّ انْطَلَقَا إِلَى الْجَمْرَةِ الْوُسْطَى ، فَعَرَضَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ ، فَأَخَذَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام سَبْعَ حَصَيَاتٍ ، وَأَعْطَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام سَبْعَ حَصَيَاتٍ ، فَرَمَيَا وَكَبَّرَا مَعَ كُلِّ رَمْيَةٍ حَتَّى أَفَلَ الشَّيْطَانُ . ثُمَّ أَتَيَا الْجَمْرَةَ الْقُصْوَى ، قَالَ :فَعَرَضَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ ، قَالَ :فَأَخَذَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام سَبْعَ حَصَيَاتٍ ، وَأَعْطَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام سَبْعَ حَصَيَاتٍ ، وَقَالَ :ارْمِ وَكَبِّرْ ، فَرَمَيَا وَكَبَّرَا مَعَ كُلِّ رَمْيَةٍ ، حَتَّى أَفَلَ الشَّيطَان . ثُمَّ أَتَى بِهِ إِلَى مِنًى ، فَقَالَ :هَاهُنَا يَحْلِقُ النَّاسُ رُؤُوسَهُمْ ، ثُمَّ أَتَى بِهِ جَمْعًا ، فَقَالَ :هَاهُنَا يَجْمَعُ النَّاسُ الصَّلاَةَ ، ثُمَّ أَتَى بِهِ عَرَفَاتٍ ، فَقَالَ :عَرَفْتَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَمِنْ ثَمَّ سُمِّيَتْ عَرَفَاتٍ.

(۱۴۹۲۱) حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ﴾ (کی تفسیر میں) فرماتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ علیہ السلام کے پاس آئے اور پھر آپ کو طواف کر کے دکھایا اور اچھی طرح کروایا پھر صفا و مروہ کی سعی، پھر وہ دونوں عقبہ کی طرف چلے تو شیطان ان کے سامنے آ گیا، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سات کنکریاں اٹھائیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی سات کنکریاں دیں اور آپ علیہ السلام نے شیطان کو مارتے ہوئے تکبیر پڑھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا اس کو مارو اور تکبیر پڑھو، پھر آپ دونوں نے اس کو کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے یہاں تک کہ شیطان چھپ (کر بھاگ) گیا۔

پھر آپ دونوں حضرات جمرہ وسطیٰ کی طرف چلے تو شیطان پھر آپ کے سامنے آ گیا، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سات کنکریاں اٹھائیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی سات کنکریاں دیں پھر آپ دونوں نے اس کو کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے یہاں تک کہ شیطان چھپ (کر بھاگ) گیا۔

پھر آپ دونوں جمرہ قصویٰ پر تشریف لائے تو شیطان پھر آپ کے سامنے آ گیا، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سات کنکریاں اٹھائیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی سات کنکریاں دیں اور آپ علیہ السلام سے فرمایا اس کو مارو اور تکبیر پڑھو، پھر آپ دونوں نے اس کو کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے یہاں تک کہ شیطان چھپ (کر بھاگ) گیا۔

پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ علیہ السلام کے ساتھ منیٰ آئے، اور فرمایا کہ یہاں پر لوگ حلق کروائیں گے، پھر آپ علیہ السلام کے ساتھ مزدلفہ تشریف لائے اور فرمایا کہ یہاں پر لوگ دو نمازوں کو اکٹھا ادا کریں گے پھر آپ علیہ السلام کے ساتھ عرفات آئے اور فرمایا کہ آپ علیہ السلام نے جان لیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، اسی وجہ سے اس جگہ کا نام عرفات پڑ گیا۔

(١٤٩٢٢) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى ؛ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ﴾ ، قَالَ :الْوُقُوفُ بِعَرَفَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ ، وَبِجَمْعٍ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ ، وَالْجِمَارُ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ ، وَالْبُدْنُ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ ، وَالْحَلْقُ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ ، فَمَنْ يُعَظِّمْهَا فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ . قَالَ :وَفِي قَوْلِهِ تعالَى : ﴿لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى﴾ ، قَالَ :لَكُمْ فِي كُلِّ مَشْعَرٍ مَنَافِعُ ، إِلَى أَنْ تَخْرُجُوا مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ ، فَالأَجَلُ الْمُسَمَّى :الْخُرُوجُ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ ، ﴿ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ قَالَ :مَحِلُّ هَذِهِ الشَّعَائِرِ كُلِّهَا ، الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ.

(۱۴۹۲۲) حضرت محمد بن ابو موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَ مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وقوف عرفہ شعائر اللہ میں سے ہے، مزدلفہ شعائر اللہ میں سے ہے، جمرات کی رمی کرنا شعائر اللہ میں سے ہے، اونٹ کی قربانی کرنا شعائر اللہ میں سے ہے اور حلق کروانا شعائر اللہ میں سے ہے، پس جو ان شعائر کی تعظیم کرے گا یہ اس کے دل کے تقویٰ کی علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ مناسک حج میں منافع ہیں یہاں تک کہ اس سے دوسرے کی طرف نکلا جائے، قرآن پاک میں جو اجل مسمی کا تذکرہ اس سے مراد دوسرے مشعر کے طرف جانے تک کا وقت ہے۔ ﴿ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ﴾ ان تمام شعائر مقام ومرکز بیت اللہ کا طواف ہے۔

(١٤٩٢٣) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ قَالَ :هُوَ الْحَجُّ كُلُّهُ.

(۱۴۹۲۳) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾ یہ تمام کا تمام حج ہے۔

(١٤٩٢٤) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : كَانَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ ، فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ وَارْتَحَلَ مِنْ مِنًى فَسَارَ ، قَالَ :فَإِنْ كَانَ لأَعْجَبْنَا إِلَيْهِ أَسْفَهُنَا ، رَجُلٌ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنِ النِّسَاءِ وَيُضْحِكُهُ ، قَالَ :فَلَمَّا صَلَّى الْعَصْرَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ ، فَجَعَلَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ، أَو قَالَ :يَمُدُّ ، قَالَ :وَلاَ أَدْرِي لَعَلَّهُ قَدْ قَالَ :دُونَ أُذُنَيْهِ ، وَجَعَلَ يَقُولُ :اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، اللَّهُمَّ اهْدِنِي بِالْهُدَى ، وَقِنِي بِالتَّقْوَى ، وَاغْفِرْ لِي فِي الآخِرَةِ وَالأُولَى ، ثُمَّ يَرُدُّ يَدَيْهِ فَيَسْكُتُ كَقَدْرِ مَا كَانَ إِنْسَانٌ قَارِئًا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَلَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ ذَلِكَ حَتَّى أَفَاضَ . قَالَ :فَكَانَ سَيْرُهُ إِذَا رَأَى سَعَةً الْعَنَقَ ، وَإِذَا رَأَى مَضِيقًا أَمْسَكَ ، وَإِذَا أَتَى جَبَلاً مِنْ تِلْكَ الْجِبَالِ وَقَفَ عِنْدَ كُلِّ جَبَلٍ مِنْهَا كَقَدْرِ مَا أَقُولُ ، أَوْ يَقُولُ الْقَائِلُ :وَقَفَتْ يَدَاهَا وَلَمْ نَقِفْ رِجْلاَهَا ، قَالَ :ثُمَّ نَزَلَ مَنْزِلَهُ بِالطَّرِيقِ ، فَانْطَلَقَ وَاتَّبَعْتُهُ فَقُلْتُ :لَعَلَّهُ

يَفْعَلُ شَيْئًا مِنَ السُّنَّةِ ، فَقَالَ : إِنَّمَا أَذْهَبُ حَيْثُ تَعْلَمُ ، فَجَاءَ فَتَوَضَّأَ عَلَى رِسْلِهِ ، ثُمَّ رَكِبَ ، وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى أَتَى جَمْعًا ، فَأَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ : الصَّلاَةُ جَامِعَةٌ ، وَلَمْ يَتَجَوَّزْ بَيْنَهُمَا بِشَيْءٍ . قُلْتُ : وَلَمْ يَكُن بَيْنَهُمَا إِقَامَةٌ إِلاَّ قَوْلَهُ : الصَّلاَةُ جَامِعَةٌ ؟ أَو قَالَ : أَذَانٌ إِلاَّ ذَاكَ ؟ قَالَ : لاَ . ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ، فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ، لَمْ يَتَطَوَّعْ ، أَوْ قَالَ : لَمْ يَتَجَوَّزْ بَيْنَهُمَا بِشَيْءٍ ، ثُمَّ دَعَا بِطَعَامٍ ، فَقَالَ : مَنْ كَانَ يَسْمَعُ صَوْتَنَا فَلْيَأْتِنَا ، قَالَ : كَأَنَّهُ يَرَى أَنَّ ذَاكَ كَذَاكَ يَنْبَغِي ، ثُمَّ بَاتُوا ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الصُّبْحَ بِسَوَادٍ ، وَلَيْسَ فِي السَّمَاءِ نَجْمٌ أَعْرِفُهُ إِلاَّ أَرَاهُ ، وَقَرَأَ بِـ : (عَبَسَ وَتَوَلَّى) وَلَمْ يَقْنُتْ قَبْلَ الرُّكُوعِ ، وَلاَ بَعْدَهُ ، ثُمَّ وَقَفَ فَذَكَرَ مِنْ دُعَائِهِ فِي هَذَا الْمَوْقِفِ كَمَا فَعَلَ فِي مَوْقِفِهِ بِالأَمْسِ ، ثُمَّ أَفَاضَ سَيْرُهُ ، إِذَا رَأَى سَعَةً الْعَنَقَ ، وَإِذَا رَأَى مَضِيقًا أَمْسَكَ . قَالَ : وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ الْوَادِي الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ مِنًى الَّذِي يُدْعَى مُحَسِّرًا يُوضَعُ . فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ رَكَضَ بِرِجْلِهِ ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يُوضِعَ فَأَعْيَتْهُ رَاحِلَتُهُ فَأَوْضَعْتُهُ ، فَرَمَى الْجَمْرَةَ ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ رَمَى الْجَمْرَةَ ، قَالَ : أَحْسَبُهُ قَالَ لِي : بِهَاجِرَةٍ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ حَتَّى كَانَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْوُسْطَى ، فَذَكَرَ مِنْ دُعَائِهِ مِثْلَ دُعَائِهِ فِي الْمَوْقِفَيْنِ ، إِلاَّ أَنَّهُ زَادَ : وَأَصْلِحْ لِي ، أَو قَالَ : وَأَتِمِمْ لَنَا مَنَاسِكَنَا ، قَالَ : وَكَانَ قِيَامُهُ كَقَدْرِ مَا كَانَ إِنْسَانٌ فِيمَا يُرَى قَارِئًا سُورَةَ يُوسُفَ ، ثُمَّ رَمَى الْجَمْرَةَ الْوُسْطَى ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَذَكَرَ مِنْ دُعَائِهِ نَحْوَ ذَاكَ ، وَمِنْ قِيَامِهِ نَحْوَ ذَلِكَ . قَالَ : فَقُلْتُ لِسَالِمٍ ، أَوْ نَافِعٍ : هَلْ كَانَ يَقُولُ فِي سُكُوتِهِ شَيْئًا ؟ قَالَ : أَمَّا مِنَ السُّنَّةِ ، فَلاَ .

(۱۴۹۲۴) حضرت ابومجلز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے، جب سورج طلوع ہوا تو انھوں نے سواری کا حکم فرمایا تو ان کے لیے سواری لائی گئی اور وہ منیٰ سے اس پر سوار ہو کر چل پڑے، راوی فرماتے ہیں کہ پس اگر کوئی بات ہمیں عجیب لگتی تھی تو وہ ہماری نادانی کی وجہ سے تھی، ایک شخص تھا جو ان سے خواتین کے متعلق باتیں کرتا تھا اور ان کو ہنساتا تھا، راوی فرماتے ہیں کہ جب آپ نے نماز عصر ادا کی تو وقوف عرفہ کیا اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا، یا پھر فرمایا کہ ہاتھوں کو پھیلایا، راوی فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ شاید یوں کہا ہو کہ کانوں سے نیچے تک اٹھایا اور یہ پڑھتے لگے: اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، اللَّهُمَّ اهْدِنِي بِالْهُدَى ، وَقِنِي بِالتَّقْوَى ، وَاغْفِرْ لِي فِي الآخِرَةِ وَالأُولَى ، پھر اپنے ہاتھ نیچے کر لیے اور اتنی دیر خاموش رہے جتنی دیر میں کوئی شخص سورۃ الفاتحہ پڑھ لیتا ہے پھر لوٹے اور ہاتھوں کو بلند کیا اور پھر وہ دعائیں مانگیں، پھر آپ مسلسل اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ آپ منیٰ کی طرف لوٹ گئے۔

② راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کھلی جگہ دیکھتے تو تیز چلتے اور جب جگہ کی تنگی کو دیکھتے تو رک جاتے، پھر ان پہاڑیوں میں سے کسی پہاڑ پر آتے تو ہر پہاڑ پر اتنی دیر کھڑے ہوتے جتنی دیر میں کوئی شخص یوں کہے: اس کے ہاتھ رک گئے ہیں لیکن اس کی ٹانگیں

نہیں رکیں، راوی ؒ فرماتے ہیں کہ پھر وہ راستے میں اترے اور پھر چل پڑے اور میں ان کے پیچھے پیچھے چلتا رہا، میں نے کہا کہ شاید وہ سنت کاموں میں سے کوئی کام کرنے کا ارادہ کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ میں بیشک گیا ہوں اس طور پر کہ تمہیں تعلیم دوں، پھر آپ آئے اور آہستہ اور توقف کے ساتھ وضو کیا، پھر آپ سواری پر سوار ہو گئے اور مزدلفہ آنے تک نماز نہیں پڑھی، پھر وہاں پر آپ نے مغرب کی نماز ادا کی اور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: الصلاة جامعة کہ نماز مشترکہ ہے اس کے درمیان کسی چیز سے تجاوز نہ کیا جائے (نفل نہ پڑھے جائیں)۔

③ میں نے عرض کیا کہ ان کے درمیان (دو نمازوں کے) اقامت نہ ہو سوائے اس قول کے کہ الصلاة جامعة؟ فرمایا کہ نہیں۔

④ پھر عشاء کی دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر آپ نے مغرب اور عشاء کے لیے پانچ رکعتیں ادا کیں اور ان کے درمیان نفل ادا نہیں کیے، پھر کھانا طلب کیا اور فرمایا کہ جو ہماری آواز سن رہا ہے پس وہ ہمارے پاس آ جائے، راوی ؒ فرماتے ہیں کہ گویا کہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ اسی طرح کرنا مناسب ہے، پھر وہاں پر آپ نے رات گزاری، پھر آپ ؓ نے ہمیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھائی کہ آسمان پر کوئی ستارہ موجود نہ تھا جس کو دیکھا جاتا، اور سورۂ عبس و تولی تلاوت فرمائی اور قنوت نہیں پڑھی نہ رکوع سے پہلے نہ بعد میں، پھر ٹھہرے رہے اور اس جگہ کی دعائیں ذکر فرمائیں جیسا کہ گذشتہ دن عرفات میں ذکر کیں تھیں، پھر آپ چل پڑے، آپ اس طرح چل رہے تھے کہ اگر وسعت دیکھتے تو تیز چلتے اور جب تنگی دیکھتے تو ٹھہر جاتے۔

⑤ راوی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے مجھے خبر دی کہ بیشک وہ وادی جو منیٰ کے سامنے ہے جس کو وادی محسر کہا جاتا ہے وہاں پر اترا جائے گا۔

⑥ پھر جب اس پر آئے تو اپنے پاؤں سے سواری کو ایڑی لگائی تو میں سمجھ گیا کہ وہ تیز چلنے کا ارادہ رکھتے ہیں انھوں نے سواری کو تھکا دیا، تو میں نے اپنی سواری کو تیز دوڑایا۔

پھر انھوں نے جمرہ کی رمی فرمائی پھر اگلے دن بھی جمرہ کی رمی کی، راوی ؒ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ مجھ سے کہا زوال سے عصر تک (رمی کرو) پھر آگے ہوئے یہاں تک کہ وہ جمرہ اولیٰ اور دوسرے جمرہ کے درمیان ہو گئے، پھر دعاؤں کا ذکر کیا جس طرح (پیچھے) دو جگہوں پر (موقفین میں) ذکر کیا تھا، مگر اس دعا میں ان الفاظ کا بھی اضافہ کیا کہ واصلح لی یا واتمم لنا مناسکنا، راوی ؒ کہتے ہیں کہ اس جگہ اتنی دیر ٹھہرے جتنی دیر میں کوئی شخص سورہ یوسف کی تلاوت کر لے پھر درمیانے جمرہ کی رمی کی پھر اسی طرح دعاؤں کا ذکر کیا اور اسی طرح اتنی دیر قیام کیا۔

⑦ راوی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم ؒ یا حضرت نافع ؒ سے دریافت کیا کہ وہ خاموشی میں بھی کچھ پڑھا کرتے تھے؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ سنت میں تو کچھ نہیں ہے۔

(۱٤٩٢٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ ، فَقُلْتُ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي ، فَنَزَعَ زِرِّي الأَعْلَى ،

ثُمَّ نَزَعَ زِرِّی الأَسْفَلَ ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلاَمٌ شَابٌّ ، فَقَالَ :مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ أَخِي ، سَلْ عَمَّ شِئْتَ ؟ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى ، وَجَاءَ وَقْتُ الصَّلاَةِ ، فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا ، كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ ، مِنْ صِغَرِهَا ، وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ ، فَصَلَّى بِنَا ، فَقُلْتُ :أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :بِيَدِهِ ، فَعَقَدَ تِسْعًا ، فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ، ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ ، فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ ، فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ ، فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ، كَيْفَ أَصْنَعُ ؟ فَقَالَ :اغْتَسِلِي ، وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ ، وَأَحْرِمِي فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَرَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ ، نَظَرْتُ إِلَى مَدَى بَصَرِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ ، وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلُ ذَلِكَ ، وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلُ ذَلِكَ ، وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلُ ذَلِكَ ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ ، وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ ، فَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ ، فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ :لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لاَ شَرِيكَ لَكَ ، وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ ، وَلَزِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ.

وَقَالَ جَابِرٌ :لَسْنَا نَنْوِي إِلاَّ الْحَجَّ ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ ، حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلاَثًا ، وَمَشَى أَرْبَعًا ، ثُمَّ نَفَذَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَرَأَ : ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ، فَكَانَ أَبِي يَقُولُ :وَلاَ أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ إِلاَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ : ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ، ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ : ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ﴾ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ ، فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ ، فَاسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ ، وَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ ، وَقَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ ، ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ .

ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ إِلَى بَطْنِ الْوَادِي ، حَتَّى إِذَا صَعِدْنَا مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ ، فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا ، حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ ، قَالَ :إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقَ الْهَدْيَ ، وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا

عُمْرَةً ، فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلِعَامِنَا هَذَا ، أَمْ لأَبَدٍ ؟ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الأُخْرَى ، وَقَالَ :دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ ، مَرَّتَيْنِ ، لاَ ، بَلْ لأَبَدِ أَبَدٍ .

وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ ، وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا ، وَاكْتَحَلَتْ ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا ، فَقَالَتْ :أَبِي أَمَرَنِي بِهَذَا ، قَالَ :فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ :فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ لِلَّذِي صَنَعَتْ ، مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذَكَرَتْ عَنْهُ ، قَالَ :فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا ، فَقَالَ :صَدَقَتْ صَدَقَتْ ، قَالَ :مَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ ؟ قَالَ :قُلْتُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَإِنَّ مَعِي الْهَدْيَ فَلاَ تَحِلَّ ، قَالَ :فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ ، وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِئَةً ، قَالَ :فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا إِلاَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ .

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ ، وَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ ، ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلاً حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ فَضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ ، فَسَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ تَشُكُّ قُرَيْشٌ ، إِلاَّ أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ، كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَجَازَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ ، فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ ، فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ ، وَقَالَ :إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا ، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا ، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا ، أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ ، وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ ، وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ ، فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ ، وَرِبَا أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ ، وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا ، رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ ، فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمرِ اللهِ ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لاَ يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ ، فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنَ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ ؛ كِتَابُ اللهِ ، وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي ، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ ؟ قَالُوا :نَشْهَدُ أَنْ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ ، فَقَالَ : بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ ، يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ :اللَّهُمَّ اشْهَدْ ، اللَّهُمَّ اشْهَدْ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ أَذَّنَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا . ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ ، فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ

يَدَيْهِ ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلاً حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ ، وَدَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ ، حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ ، وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى : أَيُّهَا النَّاسُ ، السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ ، كُلَّمَا أَتَى حَبْلاً مِنَ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلاً ، حَتَّى تَصْعَدَه .

حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ، ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ ، وَصَلَّى حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا ، فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَجُلاً حَسَنَ الشَّعْرِ ، أَبْيَضَ وَسِيمًا . فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ ظُعُنٌ يَجْرِينَ ، فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِهِ ، فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الآخَرِ يَنْظُرُ ، فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الشِّقِّ الآخَرِ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ ، فَصَرَفَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الآخَرِ يَنْظُرُ ، حَتَّى أَتَى مُحَسِّراً فَحَرَّكَ قَلِيلاً ، ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تُخْرِجُ إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى، حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا ، مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ ، رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ ، فَنَحَرَ ثَلاَثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ ، ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ مِنْهَا ، وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ، وَأَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ ، فَطُبِخَتْ ، فَأَكَلاَ مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا . ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ ، فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ، فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ ، فَقَالَ : انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَلَوْلاَ أَنْ يَغْلِبَكُمَ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ ، فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ.

(۱۴۹۲۵) حضرت جعفر رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، آپ نے لوگوں سے سوال کرنا شروع کیا یہاں تک کہ آپ ہمارے پاس پہنچ گئے، میں نے عرض کیا کہ میں محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہما ہوں، آپ رضی اللہ عنہ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، پھر میرا اوپر والا بٹن کھولا اور پھر اس کے نیچے والا بٹن کھولا اور اپنا ہاتھ مبارک میرے سینہ پر رکھا میں اس وقت نو جوان تھا، فرمایا اے میرے بھتیجے آپ کو خوش آمدید، پوچھ جو پوچھنا چاہتا ہے؟ میں نے ان سے دریافت کیا اس حال میں کہ وہ نابینا تھے، (اتنے میں) نماز کا وقت ہو گیا تو وہ بے سلا ہوا کپڑا اوڑھ کر کھڑے ہو گئے، جب بھی اس کو کندھے پر ڈالتے تو وہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے اس کے کونے واپس ان کی طرف آتے، اور ان کی چادر کھونٹی پر لٹکی ہوئی تھی، پھر انھوں نے ہمیں نماز پڑھائی، (نماز کے بعد) میں نے عرض کیا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں بتائیں؟ آپ نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے نو کا عدد

بنایا اور فرمایا کہ

(۲) حضور اقدس ﷺ نو سال تک بغیر حج کیے مدینہ منورہ میں رہے، پھر دس ہجری کو لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ حضور اقدس ﷺ حج کے لیے تشریف لے جا رہے ہیں، (یہ سن کر) بہت سارے لوگ مدینہ منورہ آنا شروع ہو گئے ہر کوئی یہ چاہتا تھا کہ وہ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ حج کا سفر کرے اور آپ کے عمل کی طرح عمل کرے، پھر ہم لوگ آپ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم ذوالحلیفہ پہنچے تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، انھوں نے رسول اکرم ﷺ کے پاس مسجد میں پیغام بھیجا کہ میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غسل کر لو اور (شرم گاہ) پر کپڑا باندھ لو اور پھر احرام باندھ لو۔

(۳) آپ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھائی اور پھر قصواء نامی اونٹنی پر سوار ہو گئے، پھر جب آپ کی اونٹنی مقام بیداء پر پہنچی تو میں نے اپنے آگے دیکھا لوگوں کو جن میں کچھ سوار اور کچھ پیدل ہیں، اور داہنی طرف بھی اسی طرح اور بائیں طرف بھی اسی طرح اور پیچھے بھی اسی طرح اس حال میں کہ حضور اقدس ﷺ ہمارے درمیان تھے اور آپ پر قرآن نازل ہو رہا تھا اور وہ اس کی تفسیر جانتے تھے، پس آپ ﷺ نے کوئی عمل نہیں کیا مگر ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ وہ عمل کیا، پھر توحید کا تلبیہ پڑھا (جس کے الفاظ یہ ہیں)، لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيكَ لَكَ لوگوں نے بھی انہی الفاظ کے ساتھ تلبیہ پڑھا پس آپ ﷺ نے ان پر کسی بات کو رد نہ فرمایا اس میں اور آپ ﷺ نے تلبیہ کو لازم فرمایا۔

(۴) جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے صرف حج کی نیت کی ہوئی تھی ہمیں عمرے کے بارے میں معلوم نہ تھا، یہاں تک کہ جب ہم لوگ بیت اللہ آئے رکن کا استلام کیا اور طواف کیا جس میں تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکر چل کر پورے کیے پھر مقام ابراہیم کے بارے میں حکم نافذ کیا اور قرآن پاک کی آیت ﴿وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾ تلاوت فرمائی، پھر آپ ﷺ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ درمیان رکھا، میرے والد فرماتے تھے کہ مجھے نہیں معلوم کہ اس کا ذکر کیا ہو مگر آپ ﷺ سے، آپ ﷺ نے تلاوت فرمائی دو رکعتوں میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ پھر آپ ﷺ رکن کی طرف لوٹے اور اس کا استلام فرمایا: پھر دروازے سے صفا کی طرف نکلے پھر جب آپ صفا کے قریب ہوئے تو آپ ﷺ نے ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ تلاوت فرمائی (اور فرمایا کہ) میں اس سے ابتداء کروں گا جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی، پس آپ ﷺ نے صفا سے ابتداء کی اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا (جو نظر آ رہا تھا) پھر آپ ﷺ نے بیت اللہ کی طرف رخ کیا اور ان الفاظ میں اللہ کی توحید اور بڑائی بیان کی، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ پھر اس کے درمیان دعا فرمائی پھر اسی طرح (یہی دعا) تین بار مانگی۔

(۵) پھر آپ ﷺ مروہ کی طرف اترے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک بطن وادی میں تیز چلنے لگے (اوپر سے نیچے کی

طرف) پھر جب اوپر کی طرف چڑھے تو آہستہ چلنے لگے یہاں تک کہ مروہ پر آ گئے، پھر آپ ﷺ نے مروہ پہ وہ تمام افعال کیے جو صفا پر کیے تھے، یہاں تک کہ جب مروہ پر آپ ﷺ کا آخری چکر تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک جب میں کسی کام کو آگے کرتا ہوں تو اس کو پیچھے نہیں کرتا، ھدی (کے جانور) کو جمع نہیں کیا اور میں اس کو عمرہ بناتا ہوں، پس تم میں سے جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے پس ان کو چاہیے کہ وہ احرام کھول دیں اور اس کو عمرہ بنالیں، حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ حکم صرف اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ آپ ﷺ نے اپنی ایک انگلی دوسرے میں ملائی اور فرمایا: میں نے عمرہ کو حج میں داخل کر دیا ہے ہمیشہ کے لیے۔

⑥ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے حضور اقدس ﷺ کے اونٹ لے کر تشریف لائے، آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حلال (بغیر احرام کے) پایا، انھوں نے رنگے ہوئے کپڑے پہن رکھے تھے اور سرمہ لگایا ہوا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر نکیر فرمائی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے والد محترم ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کی طرف چل پڑا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر جس وجہ سے غصہ آیا تھا اس کا ذکر کروں اور حضور ﷺ سے اس بارے میں دریافت کروں جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا، پس میں نے حضور اقدس ﷺ کو بتایا جو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر نکیر کی تھی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا اس نے سچ کہا، اور دریافت کیا کہ جب تو نے حج کے لیے احرام باندھا تو کیا کہا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ میں یوں کہا تھا: اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ ﷺ، آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک میرے پاس ھدی ہے پس تو احرام نہ کھولنا، راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کے لیے ھدی کے جانور جو یمن سے لے کر حاضر ہوئے تھے ان کی مقدار سو تھی، راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمام لوگوں نے احرام کھول دیئے اور قصر کروا دیئے سوائے آپ ﷺ کے اور ان لوگوں کے جن کے پاس ھدی کے جانور تھے۔

⑦ پھر جب آٹھ ذی الحجہ کا دن آیا تو آپ ﷺ نے منیٰ کی طرف رخت سفر باندھا اور حج کے لیے احرام باندھا (تلبیہ پڑھا) اور آپ ﷺ سواری پر سوار ہوئے، پھر آپ ﷺ نے ظہر و عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نماز پڑھائی، پھر کچھ دیر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا، آپ ﷺ نے خیمہ نصب کرنے کا حکم دیا تو آپ ﷺ کے لیے سیاہ و سفید رنگ کا خیمہ نصب کر دیا گیا، پھر آپ ﷺ چل پڑے اور قریش شک میں نہ تھے مگر اس بات سے کہ آپ ﷺ مشعر حرام کے پاس کھڑے ہوں جس طرح کہ زمانہ جاہلیت میں کیا جاتا تھا، پس آپ ﷺ اس سے تجاوز فرما گئے یہاں تک کہ عرفہ پہنچ گئے پس آپ ﷺ نے خیمہ پایا جو آپ ﷺ کے لیے سیاہ و سفید رنگ کا نصب کیا گیا تھا، آپ ﷺ اس خیمہ میں اترے، جب سورج زوال کے قریب ہوا تو آپ ﷺ نے قصواء اونٹنی کو لانے کا حکم فرمایا تو آپ ﷺ کے لیے سواری تیار کی گئی۔

(آپ ﷺ اس پر سوار ہو کر) بطن وادی میں تشریف لائے اور لوگوں سے یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

لوگو! تمہارے خون اور تمہارے اموال تم پر حرام ہیں جیسے کہ آج کے دن کی حرمت ہے اس مہینے میں اور اس شہر میں،

آ گاہ رہو زمانہ جاہلیت کا ہر معاملہ میرے قدموں کے نیچے ہے، ختم ہے، جاہلیت کے تمام خون ختم ہیں، اور پہلا خون جو میں اپنے خونوں میں سے ختم کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے جو بنی سعد میں دایہ تلاش کر رہا تھا اس کو ھذیل نے قتل کر دیا تھا، جاہلیت کا تمام سود ختم ہے، اور پہلا سود جو میں اپنے سودوں میں سے ختم کرتا ہوں وہ عباس بن عبد المطلب کا سود ہے، پس وہ تمام کا تمام ختم ہونے والا ہے، پس عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، بیشک تم ان کی وجہ سے اللہ کے معاملہ میں پکڑے جاؤ گے، اور اللہ کے حکم سے ان کی شرمگاہیں تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں، اور تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر کسی ایسے شخص کے لیے ہموار نہ کریں جس کو تم ناپسند کرتے ہو، اور اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسے مارو کہ ان کو (زیادہ) اذیت نہ ہو، اور تم پر ان کا کھانا، لباس اچھے طریقے سے لازم ہے، اور میں تمہارے درمیان چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر اس کو تھام لو تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے میرے بعد، اللہ کی کتاب، بیشک تم سے میرے بارے میں سوال ہوگا پس تم کیا جواب دو گے؟ سب نے عرض کیا کہ ہم کہیں گے، آپ ﷺ نے پہنچا دیا، اور اپنا حق ادا کر دیا اور نصیحت کر دی، اے اللہ! تو گواہ رہ، اے اللہ! تو گواہ رہ، تین بار فرمایا، پھر اذان دی گئی اور اقامت ہوئی آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر اقامت ہوئی تو آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں کے درمیان کوئی اور نماز (نفل وغیرہ) نہ پڑھی۔

⑨ پھر آپ ﷺ سواری پر سوار ہوئے اور موقف پر تشریف لائے پھر آپ ﷺ کی قصواء اونٹنی ٹیلوں کی طرف چڑھنا شروع ہوئی اور لوگوں کا ہجوم آپ کے سامنے تھا، آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور اسی طرح کھڑے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور سورج کی زردی آہستہ آہستہ جانے لگی یہاں تک کہ سورج کی ٹکیہ غائب ہو گئی، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ردیف تھے، آپ ﷺ لوگوں کے ہجوم کو ہٹا رہے تھے جو اونٹنی کو چمٹ رہے تھے، یہاں تک کہ قریب تھا کہ اونٹنی کا سر پاؤں رکھنے کی جگہ تک پہنچ جائے، اور آپ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ سے (اشارہ کر کے) فرما رہے تھے کہ اے لوگو! پر سکون رہو، اے لوگو! پر سکون رہو، جب اونٹنی کسی ٹیلہ پر آتی تو کچھ تیز ہوتی یہاں تک کہ اس پر چڑھ جاتی۔

⑩ یہاں تک کہ آپ ﷺ مزدلفہ تشریف لائے اور وہاں پر مغرب وعشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی تسبیح (نفل وغیرہ) نہ پڑھی، پھر آپ ﷺ آرام کے لیے لیٹ گئے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی، پھر جب فجر خوب روشن ہو گئی تو آپ ﷺ نے اذان اور اقامت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھائی، پھر قصواء پر سوار ہوئے اور مشعر حرام پر تشریف لائے، اور قبلہ کی طرف رخ کیا اور دعا کی، تکبیرات پڑھیں، اور تلبیہ اور حمد وثنا کی، اور کھڑے رہے یہاں تک کہ سورج خوب روشن ہو گیا، تو آپ طلوع شمس سے قبل ہی چل پڑے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے ردیف تھے وہ خوبصورت بالوں، سفید چہرے اور خاص علامتوں والے شخص تھے۔

⑪ پھر جب آپ ﷺ چلے تو کچھ عورتیں آپ ﷺ کے پاس سے گزریں تو حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی طرف دیکھنا شروع کر دیا، تو آپ ﷺ نے ان کے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر

کے دیکھنا شروع کر دیا۔

⑫ پھر جب آپ ﷺ وادی محسر پر تشریف لائے، وہاں آپ نے اپنی سواری کو تھوڑا تیز کیا، پھر آپ ﷺ درمیانے راستہ پر چلے جو جمرہ کبری کی طرف سے نکلتا ہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ اس جمرہ کے پاس آ گئے جو درخت کے پاس ہے تو آپ ﷺ نے سات کنکریوں سے اس کی رمی فرمائی، ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے، آپ ﷺ نے بطن وادی میں سے رمی فرمائی، پھر آپ قربان گاہ کی طرف پھرے اور اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹ قربان کیے پھر (چھری) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی انھوں نے جو جانور باقی بچے تھے وہ ذبح کیے اور ان کو اپنی قربانی میں شریک کیا، اور ہر اونٹ کے ٹکڑے (حصے، حصے) کرنے کا حکم فرمایا اور ان کو ہانڈیوں میں ڈالا گیا اور پکایا گیا، اور ان کے گوشت میں سے کھایا بھی اور اس کے شوربے میں سے پیا۔

⑬ پھر آپ ﷺ سواری پر سوار ہوئے اور مکہ مکرمہ تشریف لائے، اور مکہ میں نماز ظہر ادا فرمائی، پھر بنی عبد المطلب کے پاس تشریف لائے جو زم زم پلا رہے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اترو بنی عبد المطلب کے ساتھ، پس لوگوں کے تمہارے پلانے پر غالب آنے کا خوف نہ ہوتا تو میں بھی ضرور تمہارے ساتھ اترتا، پھر آپ کو ڈول دیا گیا اور آپ ﷺ نے اس میں سے پیا۔

(١٤٩٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أُمِرْتُمْ فِي الْكِتَابِ بِإِقَامَةِ أَرْبَعٍ ؛ بِإِقَامَةِ الصَّلاَةِ ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَإِقَامَةِ الْحَجِّ ، وَالْعُمْرَةِ.

(۱۴۹۲۶) حضرت مسروق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کتاب اللہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیا گیا ہے، نماز قائم کرنے کا، زکوۃ ادا کرنے کا، حج ادا کرنے کا اور عمرہ کرنے کا۔

(١٤٩٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّجَاجَةِ السِّنْدِيَّةِ يُخْرَجُ بِهَا مِنَ الْحَرَمِ ؟ فَقَالَ : لاَ ، هِيَ صَيْدٌ.

(۱۴۹۲۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ سندیہ مرغی جو حرم سے نکالی جاتی ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا کہ نہیں وہ شکار ہے۔

(١٤٩٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ ، قَالَ عَطَاءٌ : وَقَالَتِ امْرَأَةٌ لِعَائِشَةَ : تَعَالَيْ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلِمِيهِ ، قَالَتْ : انفُذِي عَنْكِ.

(۱۴۹۲۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ازواج مطہرات مردوں کے ساتھ طواف کیا کرتی تھیں، حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آؤ حجر اسود کا استلام کریں، آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو اور اس سے آگے نکل جاؤ (بغیر بوسہ دیئے)۔

(۳۱۵) فِي الْمُحْرِمِ يَحْتَشُّ

محرم کا حشیش (گھاس) کاٹنا (اکٹھی کرنا)

(۱٤٩٢٩) حدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَحْتَشَّ الْمُحْرِمُ.

(۱۴۹۲۹) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ محرم گھاس اکٹھی کرے۔

(١٤٩٣٠) حدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۴۹۳۰) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٣١٦) فِي الْمُحْرِمِ يُضْطَرُّ إِلَى الصَّيْدِ وَالْمَيْتَةِ

محرم کو شکار مردار پہ مجبور کیا جائے

(١٤٩٣١) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ فِيمَنِ اضْطُرَّ إِلَى مَيْتَةٍ وَصَيْدٍ : يَأْكُلُ الْمَيْتَةَ ، وَلاَ يَأْكُلُ الصَّيْدَ ، وَلاَ يَعْرِضُ لَهُ ، يَعْنِي الْمُحْرِمَ.

(۱۴۹۳۱) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جس محرم کو مردار اور شکار پر مجبور کیا جائے تو مردار کھالے لیکن شکار کو نہ کھائے اور اس کے درپے نہ ہو۔

(٣١٧) مَنْ قَالَ يُلَبَّى عَنِ الأَخْرَسِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ گونگے کی طرف سے تلبیہ پڑھا جائے گا

(١٤٩٣٢) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُلَبَّى عَنِ الأَخْرَسِ وَالصَّبِيِّ.

(۱۴۹۳۲) حضرت عطاء ؒ فرماتے کہ گونگے اور بچے کی طرف سے تلبیہ پڑھا جائے گا۔

(٣١٨) فِي امْرَأَةٍ قَدِمَتْ مُعْتَمِرَةً وَهِيَ حَائِضٌ

خاتون عمرہ کرنے کی نیت سے آئے لیکن اس کو حیض آ جائے

(١٤٩٣٣) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، وَهِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي امْرَأَةٍ قَدِمَتْ مُعْتَمِرَةً وَهِيَ حَائِضٌ ، قَالَ : تُهِلُّ بِالْحَجِّ عَلَى عُمْرَتِهَا ، وَتَمْضِي إِلَى عَرَفَاتٍ وَهِيَ قَارِنٌ.

(۱۴۹۳۳) حضرت حسن ؒ اس عورت کے متعلق فرماتے ہیں جو عمرہ کے لیے آئے لیکن اس کو حیض آ جائے تو وہ عمرہ پر حج کا

احرام باندھے گی اور وہ عرفات کی طرف چلے گی اس حال میں کہ وہ قران کرنے والی ہے۔

(١٤٩٣٤) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۴۹۳۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(٣١٩) فِي رَجُلٍ أَرَادَ أَنْ يُلَبِّيَ فَكَبَّرَ

کوئی شخص تلبیہ پڑھنے کے ارادے سے تکبیر پڑھ لے

(١٤٩٣٥) حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَرَادَ أَنْ يُلَبِّيَ فَكَبَّرَ ؟ قَالَ : يُجْزِءُهُ.

(۱۴۹۳۵) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص تلبیہ پڑھنے کی نیت کرے اور وہ تکبیر پڑھ لے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کے لیے کافی ہو جائے گا۔

(١٤٩٣٦) حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يَرْجِعُ.

(۱۴۹۳۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ (تلبیہ) لوٹائے گا۔

(١٤٩٣٧) حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُجْزِءُهُ.

(۱۴۹۳۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

(٣٢٠) فِي المرأة تُحْرِمُ فِي الْحَجِّ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

عورت اگر خاوند کی اجازت کے بغیر حج کا احرام باندھ لے

(١٤٩٣٨) حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْعَمِّيُّ ، قَالَ : سُئِلَ مَطَرٌ ، وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ امْرَأَةٍ اسْتَأْذَنَتْ زَوْجَهَا فِي الْحَجِّ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهَا ، فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَزُورَ فَأَذِنَ لَهَا ، فَضَمَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابًا لَهَا بَيضَاءَ وَصَرَخَتْ بِالْحَجِّ ؟ قَالَ : فَأَتَوُا الْحَسَنَ فَسَأَلُوهُ ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ : اللَّكَعَةُ لَيْسَ لَهَا ذَاكَ ، قَالَ مَطَرٌ : وَسُئِلَ قَتَادَةُ ؟ فَقَالَ : هِيَ مُحْرِمَةٌ ، قَالَ مَطَرٌ : فَانْطَلَقْتُ إِلَى مَكَّةَ فَسَأَلْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ ؟ فَقَالَ : هِيَ مُحْرِمَةٌ ، قَالَ مَطَرٌ : فَأَمَرْتُ رَجُلاً فَسَأَلَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ ؟ فَقَالَ : لاَ ، وَلاَ نِعْمَةُ عَيْنٍ ، لَيْسَ لَهَا ذَلِكَ.

(۱۴۹۳۸) حضرت مطر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون نے اپنے شوہر سے حج کی اجازت مانگی لیکن شوہر نے اس کو اجازت نہ دی، پھر اس نے خاوند سے بیت اللہ کی زیارت کی اجازت مانگی تو شوہر نے اجازت دے دی، پھر اس خاتون نے اس پر سفید کپڑوں کو ملا لیا اور حج کے لیے فریاد تلبیہ (آواز) کرنے لگی، لوگ حضرت حسن رحمہ اللہ کے پاس آئے اور آپ سے دریافت کیا؟

حضرت حسن ؒ نے ارشاد فرمایا: احمقو! اس کو یہ جائز ہے، حضرت مطر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ؒ سے دریافت کیا گیا؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ وہ خاتون محرمہ (شمار ہوگی) ہے،

حضرت مطر ؒ فرماتے ہیں کہ پھر میں مکہ مکرمہ گیا اور میں نے حضرت حکم بن عتیبہ ؒ سے دریافت کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ وہ خاتون محرمہ ہے، حضرت مطر ؒ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے ایک شخص کے ذمہ لگایا کہ حضرت عطاء بن ابی رباح ؒ سے پوچھے؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ نہیں! آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں ہے اس پر یہ نہیں ہے۔

(١٤٩٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا كَانَتِ الْفَرِيضَةُ ، وَكَانَ لَهَا مَحْرَمٌ ، فَلاَ بَأْسَ أَنْ تَخْرُجَ ، وَلاَ تَسْتَأْذِنَ زَوْجَهَا.

(۱۴۹۳۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حج جب فرض ہو جائے اور خاتون کے ساتھ کوئی محرم بھی موجود ہو تو پھر کوئی حرج نہیں کہ وہ شوہر سے اجازت لیے بغیر حج کے لیے نکل جائے۔

(١٤٩٤٠) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ الَّتِي لَمْ تَحُجَّ ، قَالَ : تَسْتَأْذِنُ زَوْجَهَا ، فَإِنْ أَذِنَ لَهَا فَذَاكَ أَحَبُّ إِلَيَّ ، وَإِنْ لَمْ يَأْذَنْ لَهَا خَرَجَتْ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ ، فَإِنَّ ذَلِكَ فَرِيضَةٌ مِنْ فَرَائِضِ اللهِ تَعَالَى لَيْسَ لَهُ فِيهَا طَاعَةٌ.

(۱۴۹۴۰) حضرت حسن ؒ اس خاتون کے متعلق فرماتے ہیں جس نے حج نہ کیا ہو کہ وہ اپنے شوہر سے اجازت لے اگر شوہر اجازت دے دے تو یہ میرے نزدیک بہت اچھا ہے اور اگر شوہر اجازت نہ دے تو وہ خاتون اپنے کسی محرم کے ساتھ حج پر چلی جائے کیونکہ حج اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے ایک فریضہ ہے اس میں کسی کی اطاعت نہیں ہے (سوائے اللہ تعالیٰ کے)۔

(٣٢١) فِي اعْتِنَاقِ الْبَيْتِ

بیت اللہ کو گلے لگانا

(١٤٩٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: مَا كَانَ أَصْحَابُنَا يَعْتَنِقُونَ الْبَيْتَ.

(۱۴۹۴۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب (بڑے) بیت اللہ کو گلے نہیں لگایا کرتے تھے۔

(١٤٩٤٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كان لاَ يَعْتَنِقُ الْبَيْتَ.

(۱۴۹۴۲) حضرت ابن عمر ؓ بیت اللہ کو گلے نہیں لگایا کرتے تھے۔

(١٤٩٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ الْتَزَمَ الْحَجَرَ وَقَبَّلَهُ.

(۱۴۹۴۳) حضرت سوید بن غفلہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے حجر اسود کو پکڑا اور اس کا بوسہ لیا۔

(۳۲۲) فِي الْمُعْتَمِرِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، أَيَقَعُ عَلَى أَهْلِهِ ؟

کیا خاوند بیت اللہ کے طواف کے بعد بیوی سے صحبت کرسکتا ہے؟

(١٤٩٤٤) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَجُلٍ اعْتَمَرَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَقَعَ عَلَى أَهْلِهِ ، قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ؟ فَقَالَ : لاَ ، حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۴۹۴۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص عمرہ کے لیے حاضر ہوا اور اس نے طواف کرلیا تو کیا وہ صفا ومروہ کی سعی سے قبل اپنی بیوی سے صحبت کرسکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں جب تک صفا ومروہ کی سعی نہ کرے نہیں کرسکتا۔

(۳۲۳) فِي الْمُعْتَمِرِ ، أَوِ الْحَاجِّ ، يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ

حج یا عمرہ کرنے والا اگر بیوی سے صحبت کرے

(١٤٩٤٥) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً اسْتَفْتَى سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ : حَجَجْتُ وَامْرَأَتِي ، فَوَقَعْتُ بِهَا قَبْلَ أَنْ أُقَصِّرَ ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ : أَهْرِقْ دَمًا.

(۱۴۹۴۵) ایک شخص نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ میں اور میری بیوی حج کررہے تھے تو میں نے بال منڈوانے سے قبل ہی اس کے ساتھ صحبت کرلی ہے؟ حضرت سعید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ قربانی کر (خون بہا)۔

(١٤٩٤٦) حدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، أَوْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي امْرَأَةٍ وَقَعَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا ، وَقَدْ قَصَّرَتِ الْمَرْأَةُ ، وَلَمْ يُقَصِّرِ الرَّجُلُ ، قَالَ : عَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۴۹۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس خاتون کے متعلق فرماتے ہیں کہ جس سے اس کا شوہر صحبت کرے حالانکہ اس نے تو بال منڈوالیے ہوں لیکن اس کے شوہر نے بال نہ کٹوائے ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مرد پر قربانی لازم ہے۔

(۳۲۴) فِي الْمَيِّتِ يُحَجُّ عَنْهُ

فوت شدہ کی طرف سے حج کرنا

(١٤٩٤٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا ؟ قَالَ : أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ ؟ وَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ وَالْقَضَاءِ. (بخاری ۶۶۹۹۔ احمد ۱/ ۲۳۹)

(۱۴۹۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا میری بہن کا انتقال ہوگیا اور اس نے حج نہیں کیا ہوا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیرا کیا خیال ہے اگر اس پر قرض ہوتا تو وہ ادا کرتا؟ بیشک اللہ تعالی اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کے حق کو ادا کیا جائے۔

(١٤٩٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ :يُوسُفُ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ قَالَ :أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبِي مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ ؟ قَالَ :أَنْتَ أَكْبَرُ وَلَدِهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَحُجَّ عَنِ أَبِيكَ ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ قَضَيْتَهُ ؟

(نسائی ۳۶۲۴ احمد ۴/ ۳)

(۱۴۹۴۸) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص خدمت نبی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے والد فوت ہوگئے ہیں انھوں نے حج نہیں کیا ہوا تھا، کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو ان کا بڑا بیٹا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ جی ہاں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر تو اپنے والد کی طرف حج ادا کر، تیرا کیا خیال ہے اگر تیرے والد پر قرضہ ہوتا تو کیا تو وہ ادا نہ کرتا؟۔

(١٤٩٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يُحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ ، وَإِنْ لَمْ يُوصِ بِهِ.

(۱۴۹۴۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کی طرف سے حج کیا جائے گا اگرچہ اس نے اس کی وصیت نہ بھی کی ہو۔

(٣٢٥) فِي الاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

حج میں کوئی شرط لگانا

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ ، قَالَ :

(١٤٩٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ضُبَاعَةَ ، قَالَتْ :دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَكِي ، فَقَالَ :مَا تُرِيدِينَ ، أَتَحُجِّينَ الْعَامَ ؟ قَالَتْ :إِنِّي لَمُعْتَلَّةٌ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :حُجِّي وَقُولِي : مَحِلِّي مِنَ الأَرْضِ حَيْثُ حَبَسْتَنِي. (مسلم ۱۰۴۔ ابن ماجہ ۲۹۳۷)

(۱۴۹۵۰) حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ میں رو رہی تھی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو کیا چاہتی ہے؟ کیا تو اس سال حج کرنا چاہتی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! بیشک میں بیمار ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو حج کر اور احرام باندھتے وقت یوں کہہ کہ اے اللہ! میں اس جگہ سے حلال ہو جاؤں گی جہاں سے تو مجھے روکے گا۔

(۱۴۹۵۱) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ حَجَّةٌ إِنْ تَيَسَّرَتْ ، أَوْ عُمْرَةٌ ، إِنْ أَرَادَ الْعُمْرَةَ ، وَإِلاَّ فَلا حَرَجَ.

(۱۴۹۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ یوں کہے، اے اللہ میں حج کرتا ہوں اگر تو اس کو میرے لیے آسان کردے اور اگر عمرہ کرنے کا ارادہ ہو تو یوں کہے اے اللہ! میں عمرہ کرتا ہوں (اگر تو اس کو میرے لیے آسان کردے) اور اگر نہ کہے تو تب بھی اس پر کوئی حرج نہیں۔

(۱۴۹۵۲) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى ضُبَاعَةَ ابْنَةِ الزُّبَيْرِ وَهِيَ تُرِيدُ الْحَجَّ ، فَقَالَ لَهَا : اشْتَرِطِي عِنْدَ إِحْرَامِكَ : وَمَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي ، فَإِنَّ ذَلِكَ لَكِ. (مسلم ۱۰۶۔ ابن ماجه ۲۹۳۸)

(۱۴۹۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس گئے وہ حج کرنے کا ارادہ رکھتی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: احرام باندھتے وقت یوں شرط لگالینا کہ میں اس جگہ سے احرام کھول دوں گی جہاں سے تو مجھے روک دے گا، پس یہ تیرے لیے کافی ہو جائے گا۔

(۱۴۹۵۳) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : إِذَا حَجَجْتَ فَاشْتَرِطْ قُلْ : اللَّهُمَّ الْحَجَّ عَمَدْتُ ، وَإِيَّاهُ أَرَدْتُ ، فَإِنْ تَيَسَّرَ الْحَجُّ فَهُوَ الْحَجُّ ، فَإِنْ حُبِسْتُ فَعُمْرَةٌ.

(۱۴۹۵۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر تو حج کرنا چاہے تو یوں کہہ اے اللہ میں حج کرنا چاہتا ہوں اور یہی میرا مقصود ہے، پھر اگر حج اس کے لیے میسر آجائے (آسان ہو جائے) تو حج کرے اور اگر میں بیماری (یا کسی اور وجہ سے) روک دیا جاؤں تو عمرہ میرا مقصود ہے۔

(۱۴۹۵۴) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُهُ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ حَجَّةً إِنْ تَيَسَّرَتْ ، وَإِلاَّ فَعُمْرَةٌ إِنْ تَيَسَّرَتْ.

(۱۴۹۵۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انھوں نے اپنا پاؤں سواری کی رکاب (پاؤں رکھنے کی جگہ) میں رکھا اور یوں دعا کی کہ اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اگر تو اس کو میرے لیے آسان کردے، وگرنہ عمرہ کی نیت کرتا ہوں اگر تو اس کو میرے لیے آسان کردے۔

(۱۴۹۵۵) حدَّثَنَا سَلاَّمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ الأَسْوَدُ تُقَادُ لَهُ رَاحِلَتُهُ ، فَإِذَا أَتَى جَبَّانَةَ عَرْزَمَ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَبَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ حَجَّةٌ إِنْ تَيَسَّرَتْ ، وَإِلاَّ عُمْرَةٌ إِنْ تَيَسَّرَتْ ، ثُمَّ يُلَبِّي بِالْحَجِّ.

(۱۴۹۵۵) حضرت اسود رحمہ اللہ ان کی سواری کو لے جایا جارہا تھا (چونکہ وہ بیمار تھے اس لیے خود نہیں لے جاسکتے تھے) جب وہ مقام جبانہ عرزم (کوفہ) پر پہنچے اور سواری پر سوار ہونے کا ارادہ کیا تو یوں دعا مانگی، اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں اگر تو اس

کو میرے لیے آسان کردے وگرنہ عمرہ کا اگر تو اس کو میرے لیے آسان کردے، پھر آپ نے حج کے لیے تلبیہ پڑھا۔

(۱۴۹۵٦) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبِي لاَ يَرَى الاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ شَيْئًا.

(۱۴۹۵٦) حضرت ھشام فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم حج میں شرط لگانے کے قائل نہ تھے۔

(۱۴۹۵۷) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ (ح) وَسَلاَّمٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَشْتَرِطُونَ ، وَلاَ يَرَوْنَ الشَّرْطَ فِيهِ شَيْئًا ، قَالَ سَلاَّمٌ فِي حَدِيثِهِ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً ابْتُلِيَ.

(۱۴۹۵۷) حضرت ابراھیم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام حج میں شرط نہیں لگاتے تھے (تلبیہ پڑھتے وقت) اور نہ ہی شرط لگانے کے قائل تھے، حضرت سلام کی حدیث میں اس بات کا اضافہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مرض وغیرہ میں مبتلا کر دیا جائے۔

(۱۴۹۵۸) حدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : رَأَى عُثْمَانُ رَجُلاً وَاقِفًا بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ لَهُ : اشْتَرَطْتَ ، قَالَ :نَعَمْ.

(۱۴۹۵۸) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت عثمان نے ایک شخص کو دیکھا جو عرفہ میں موجود ہے، پس انھوں نے اس سے کہا کہ کیا تو نے تلبیہ پڑھتے وقت شرط لگائی تھی؟ کہا: ہاں۔

(۱۴۹۵۹) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، نَحْوَهُ.

(۱۴۹۵۹) حضرت عثمان سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۴۹٦۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ؛ فِي الْمُحْرِمِ يَشْتَرِطُ ، قَالاَ :لَهُ شَرْطُهُ.

(۱۴۹٦۰) حضرت حسن اور حضرت عطاء اس محرم کے متعلق فرماتے ہیں جو تلبیہ پڑھتے وقت شرط لگائے، اس کے لیے اسی کی شرط پر عمل کرنا ہے۔

(۱۴۹٦۱) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يَشْتَرِطُ فِي الْحَجِّ فَيَقُولُ : إنَّكَ قَدْ عَرَفْتَ نِيَّتِي وَمَا أُرِيدُ ، فَإِنْ كَانَ أَمْرًا أَتْمَمْتَهُ فَهُوَ أَحَبُّ إلَيَّ ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلاَ حَرَجَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :بَلَغَنِي أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ رَجَعَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ.

(۱۴۹٦۱) حضرت عمارہ سے مروی ہے کہ حضرت شریح نے حج کے تلبیہ پڑھتے وقت شرط لگائی اور یوں دعا مانگی کہ اے اللہ! بیشک تو میری نیت جانتا ہے اور اس کو بھی جس کا میں نے ارادہ کیا، پس اگر یہ کام میرے لیے مکمل کر دیا جائے تو میرے لیے بہت پسندیدہ ہے، اور اگر اس کے علاوہ کوئی معاملہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ ابو بکر فرماتے ہیں کہ مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ معاویہ نے اس حدیث سے رجوع کر لیا تھا۔

(۱٤۹٦۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :الاشْتِرَاطُ فِي الْحَجِّ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۴۹۶۲) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حج میں شرط لگانا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

(۱٤۹٦۳) حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ خَبَّابٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ :أَرَأَيْتَ الاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ ؟ قَالَ :إِنَّمَا الاشْتِرَاطُ فِي الْحَجِّ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ.

(۱۴۹۶۳) حضرت ھلال بن خباب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے عرض کیا: آپ حج میں شرط لگانے کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا حج میں شرط لگانا لوگوں کے درمیان ہے، (صرف لوگوں کی حد تک ہے)۔

(۱٤۹٦٤) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ فِي الاشْتِرَاطِ ، قَالاَ :لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۴۹۶۴) حضرت حکم اور حضرت حماد رحمہ اللہ شرط لگانے کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

(۱٤۹٦٥) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ :كَانَ عَلْقَمَةُ يَشْتَرِطُ فِي الْحَجِّ ، وَلاَ يَرَاهُ شَيْئًا.

(۱۴۹۶۵) حضرت ابراہیم التیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ حج میں شرط تو لگایا کرتے تھے لیکن اس کو ضروری نہ سمجھتے تھے۔

(۱٤۹٦٦) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :الْمُسْتَثْنِي وَغَيْرُ الْمُسْتَثْنِي سَوَاءٌ.

(۱۴۹۶۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حج میں استثناء کرنیوالا اور استثناء نہ کرنے والا دونوں ہی برابر ہیں۔

(۱٤۹٦۷) حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى ضُبَاعَةَ ، فَقَالَ :لَهَا :مَا تُرِيدِينَ الْحَجَّ الْعَامَ ؟ قَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي عُلَيْلَةٌ ، قَالَ : حُجِّي وَاشْتَرِطِي قَالَتْ :كَيْفَ أَقُولُ ؟ قَالَ :قُولِي :لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، مَحِلِّي مِنَ الأَرْضِ حَيْثُ حَبَسْتَنِي.

(ابو داؤد ۱۷۷۳۔ ترمذی ۹۴۱)

(۱۴۹۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے، اور ان سے فرمایا کہ کیا تو اس سال حج کرنا چاہتی ہے؟ انھوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں بیمار ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو حج کر اور احرام باندھتے وقت شرط لگا لے، انھوں نے عرض کیا کہ میں کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہہ: اے اللہ! میں حاضر ہوں میرے احرام کھولنے کی جگہ وہ ہے جہاں سے تو مجھے محبوس (روک) کر دے۔

(۱۴۹٦۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عُمَيْرَةَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ، قَالَ :إِذَا حَجَجْتَ فَاشْتَرِطْ.

(۱۴۹٦۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم حج کرو تو شرط لگا لو۔

(۱۴۹٦۹) حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَارِثِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْتَرِطُ فِي الْعُمْرَةِ.

(۱۴۹٦۹) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث عمرہ کرتے وقت شرط لگا لیا کرتے تھے۔

(۳۳٦) فِي الْعَبْدِ يُعْتَقُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ

عرفہ کی رات کو اگر غلام کو آزاد کر دیا جائے

(۱۴۹۷۰) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ قَالَا :فِي الْعَبْدِ يُعْتَقُ بَعْدَ مَا يَنْفِرُ النَّاسُ مِنْ عَرَفَاتٍ ، أَوْ قَالَ يَحْتَلِمُ الْغُلَامُ ، أَوْ تَحِيضُ الْجَارِيَةُ ، أَوْ بِجَمْعٍ ، فَرَجَعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ ، فَوَقَفُوا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ ، فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنْهُمْ حَجَّةُ الإِسْلَامِ.

(۱۴۹۷۰) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ اس غلام کے متعلق فرماتے ہیں جس کو اس وقت آزاد کیا جائے جب لوگ عرفات سے چلے جائیں، یا فرمایا کہ بچے کو احتلام ہو جائے (بالغ ہو جائے) یا لڑکی کو حیض آ جائے تو یہ سب لوٹیں گے واپس عرفات کی طرف اور صبح تک وہاں ٹھہریں گے، ان کا یہ ٹھہرنا ان کی طرف سے صبح میں کافی ہو جائے گا اور ان کا حج ادا ہو جائے گا جو اسلام کا حج ان کے ذمہ لازم تھا۔

(۳۳۷) فِي الرَّجُلِ يَحُجُّ عَنِ الرَّجُلِ فَتَفْضُلُ مَعَهُ الْفَضْلَةُ

ایک آدمی دوسرے کی طرف سے حج کرے اور اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی شریک ہو جائیں

(۱۴۹۷۱) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحُجُّ عَنِ الرَّجُلِ فَيَفْضُلُ مَعَهُ ، قَالَ :يُعْلِمُهُمْ ، فَإِنْ سَلَّمُوهُ وَإِلَّا رَدَّهُ.

(۱۴۹۷۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی دوسرے کی طرف سے حج کرے اور اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی شریک ہو جائیں تو انہیں بتا دے اگر وہ مان جائیں تو ٹھیک وگرنہ واپس کر دے۔

(۳۳۸) من قَالَ إِذَا قَبَّلَ الْحَجَرَ سَجَدَ عَلَيْهِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب حجر اسود کو بوسہ دے تو اس پر سجدہ بھی کرے

(۱۴۹۷۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ جَاءَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

فَقَبَّلَ الْحَجَرَ ، ثُمَّ سَجَدَ عَلَيْهِ ، فَعَلَ ذَلِكَ ثَلاثًا.

(۱۴۹۷۲) حضرت محمد بن عباد بن جعفر ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ یوم الترویہ میں تشریف لائے اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور اس پر سر رکھ کر سجدہ کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے یہ عمل تین بار فرمایا۔

(١٤٩٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَجَدَ عَلَيْهِ.

(۱۴۹۷۳) حضرت عکرمہ ولیٹیلا سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہما حجر اسود پر سر رکھ کر سجدہ فرمایا۔

(١٤٩٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ سَجَدَ عَلَيْهِ.

(۱۴۹۷۴) حضرت طاؤس ولیٹیلا سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر سجدہ فرمایا۔

(١٤٩٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَقَبَّلَهُ ، وَقَالَ : لَوْلا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

(بخاری ۱۶۰۵۔ ابو داؤد ۱۸۶۸)

(۱۴۹۷۵) حضرت عباس بن ربیعہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے حجر اسود کا استلام کیا اور اس کا بوسہ لیا پھر فرمایا کہ اگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بوسہ لیا تھا تو میں بھی بوسہ نہ لیتا۔

(١٤٩٧٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ ثَلاثًا وَسَجَدَ عَلَيْهِ لِكُلِّ قُبْلَةٍ ، وَذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ.

(۱۴۹۷۶) حضرت طاؤس ولیٹیلا سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین بار حجر اسود کا بوسہ لیا اور ہر بوسہ کے ساتھ اس پر سجدہ بھی فرمایا اور فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح فرماتے تھے۔

(١٤٩٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عِصَامٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجَسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الأُصَيْلِعَ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ ، وَقَالَ : إِنِّي لأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لاَ تَضُرُّ وَلاَ تَنْفَعُ ، وَلَوْلاَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ. (احمد ۳۵۔ مسلم ۲۵۰)

(۱۴۹۷۷) حضرت عبداللہ بن سرجس ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے دھوپ کی تپش میں عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے جو نہ نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان۔ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی بوسہ نہ دیتا۔

(١٤٩٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ ، وَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا.

(مسلم ۹۲۶۔ احمد ۵۴)

(۱۴۹۷۸) حضرت سوید بن غفلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور کچھ دیر تک اس کو چمٹے رہے اور پھر فرمایا: بیشک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بہت شفیق تھے، (اس سے محبت رکھتے تھے)۔

(١٤٩٧٩) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ طَاوُوسًا فَعَلَهُ ، يَعْنِي سَجَدَ عَلَيْهِ.

(۱۴۹۷۹) حضرت حنظلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ کو حجر اسود پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

(٣٢٩) فِي الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ، أَيُّ مَوْضِعٍ هُوَ ؟

مشعر الحرام کس جگہ ہے؟

(١٤٩٨٠) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ :مَا بَيْنَ جَبَلَيْ مُزْدَلِفَةَ فَهُوَ الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ.

(۱۴۹۸۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مزدلفہ کے دو پہاڑوں کے درمیان والی جگہ مشعر حرام ہے۔

(١٤٩٨١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :لَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي عَنِ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ.

(۱۴۹۸۱) حضرت عبد الرحمٰن بن الاسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں پایا جس نے مجھے مشعر حرام کے متعلق بتلایا ہو۔

(١٤٩٨٢) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو عَنِ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ؟ فَسَكَتَ حَتَّى إِذَا تَهَبَّطَتْ أَيْدِي رَوَاحِلِنَا بِالْمُزْدَلِفَةِ ، قَالَ :أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ؟ هَذَا الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ.

(۱۴۹۸۲) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مشعر حرام کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ خاموش رہے، جب ہماری سواریاں مزدلفہ میں اترنے لگیں تو فرمایا کہ مشعر حرام کے متعلق سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ یہ مشعر حرام ہے۔

(١٤٩٨٣) حدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي قَوْلِهِ :(الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ) ، قَالَ :هُوَ قُزَحُ ، هُوَ الْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا.

(۱۴۹۸۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا ارشاد المشعر الحرام سے مراد تمام کا تمام مزدلفہ ہے۔

(٣٣٠) فِي فَضْلِ النَّظَرِ إِلَى الْبَيْتِ

کعبہ کو دیکھنے کی فضیلت

(١٤٩٨٤) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :النَّظَرُ إِلَى الْبَيْتِ عِبَادَةٌ ، وَالطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلاَةٌ.

(۱۴۹۸۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کعبہ کو دیکھنا باعث عبادت ہے اور کعبہ کا طواف کرنا نماز کی طرح ہے۔

(١٤٩٨٥) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :النَّظَرُ إِلَى الْبَيْتِ عِبَادَةٌ.

(۱۴۹۸۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے۔

(١٤٩٨٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :النَّظَرُ إِلَى الْبَيْتِ عِبَادَةٌ.

(۱۴۹۸۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے۔

(١٤٩٨٧) حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو نُعَيْمٍ النَّخَعِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : النَّظَرُ إِلَى الْبَيْتِ عِبَادَةٌ.

(۱۴۹۸۷) حضرت عبدالرحمن بن الاسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے۔

(٣٣١) فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْبَيْتَ بِحِذَاءٍ ، خُفٍّ ، أَوْ نَعْلٍ

آدمی کا جوتے یا موزے پہن کر بیت اللہ میں داخل ہونا

(١٤٩٨٨) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ رَجُلٌ عَلَيْهِ حِذَاءٌ.

(۱۴۹۸۸) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص جوتے وغیرہ پہن کر بیت اللہ میں داخل ہو۔

(٣٣٢) فِي الْمُحْرِمِ يُصِيبُ الْقَطَاةَ ، مَا عَلَيْهِ ؟

محرم اگر فاختہ کا شکار کرلے تو اس پر کیا لازم ہے؟

(١٤٩٨٩) حدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُزَنِيِّ ؛ أَنَّ عَطَاءً وَطَاوُسًا ، وَمُجَاهِدًا قَالُوا فِي الْمُحْرِمِ يُصِيبُ الْقَطَاةَ ، قَالُوا :فِيهَا شَاةٌ.

(۱۴۹۸۹) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ محرم اگر فاختہ کا شکار کرلے تو اس پر بکری لازم ہے۔

(١٤٩٩٠) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ سَالِمًا ، وَالْقَاسِمَ عَنْ قَطَاةٍ أَصَابَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا :يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ مُدٍّ ، وَقَالَ الآخَرُ :نِصْفُ مُدٍّ خَيْرٌ مِنْ قَطَاةٍ.

(۱۴۹۹۰) ایک شخص نے حضرت سالم رحمہ اللہ اور حضرت قاسم رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ محرم شخص اگر فاختہ کا شکار کرلے؟ ایک نے

فرمایا کہ نصف مد صدقہ کردے اور دوسرے نے فرمایا نصف مد فاختہ سے بہتر ہے۔

(١٤٩٩١) حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُؤَمَّلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي مُحْرِمٍ قَتَلَ قَطَاةً ، فَقَالاَ : ثُلُثَا مُدٍّ ، وَثُلُثَا مُدٍّ أَجْزَأُ فِي بَطْنِ مِسْكِينٍ مِنْ قَطَاةٍ.

(۱۴۹۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محرم شخص اگر فاختہ کا شکار کرے تو وہ تہائی مد صدقہ کرے، اور تہائی مد مسکین کے پیٹ میں فاختہ کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

(١٤٩٩٢) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ صَالِحٍ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ؛ سُئِلَ عَنْ مُحْرِمٍ قَتَلَ قَطَاةً ؟ قَالَ : يَتَصَدَّقُ بِمُدٍّ.

(۱۴۹۹۲) حضرت عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ محرم شخص اگر فاختہ کا شکار کرے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک مد صدقہ کرے۔

(٣٣٣) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ إِذَا أَرَادَ الْحَجَّ

جو شخص حج کرنے کا ارادہ کرے اس کے لیے بال کاٹنا ناپسندیدہ ہے

(١٤٩٩٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ فَلاَ يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهِ ، وَلاَ مِنْ أَظْفَارِهِ.

(۱۴۹۹۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ذی الحجہ کے دس دن شروع ہو جائیں تو نہ اپنے بال کاٹو اور نہ ہی ناخن۔

(١٤٩٩٤) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يُضَحِّيَ فَلاَ يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهِ ، وَلاَ مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا إِذَا أَهَلَّ ذُو الْحِجَّةِ.

(۱۴۹۹۴) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو جب ذی الحجہ کا مہینہ شروع ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔

(١٤٩٩٥) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَحْلاَفِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ إِذَا أَرَادَ الْحَجَّ ، قَالَ : فَسَأَلْتُ عِكْرِمَةَ ؟ قَالَ : أَفَلاَ يَدَعُ النِّسَاءَ ؟.

(۱۴۹۹۵) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ ناپسند فرماتے تھے کہ جو شخص حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ بال کاٹے، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کیا عورتوں کو بھی نہیں چھوڑا جائے گا؟!!۔

(١٤٩٩٦) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ إِذَا تَقَارَبَ الْحَجُّ.

(۱۴۹۹۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ جب ایام حج قریب آجاتے تو بال کاٹنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(١٤٩٩٧) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلاَ يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهِ شَيْئًا.

(۱۴۹۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے بال نہ کاٹے۔

(١٤٩٩٨) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ وَهُوَ يُرِيدُ الْحَجَّ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۴۹۹۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص حج کا ارادہ رکھتا ہے تو کیا وہ اپنے بال کاٹ سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٤٩٩٩) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَجُزُّ رَأْسَهُ فِي النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ، ثُمَّ يَخْرُجُ حَاجًّا.

(۱۴۹۹۹) حضرت سالم رحمہ اللہ نصف شعبان کو اپنے بال کاٹ لیا کرتے تھے پھر وہ حج کے لیے نکلا کرتے تھے۔

(١٥٠٠٠) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ فِي الْعَشْرِ أَنْ يَكُفَّ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ ، وَكَانَ لاَ يَرَى بِالتَّنَوُّرِ بَأْسًا.

(۱۵۰۰۰) حضرت حسن رحمہ اللہ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ آدمی ذی الحجہ کے دس دن بال اور ناخن نہ کاٹے، اور وہ بال صفا پوڈر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(١٥٠٠١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ ، وَسَالِمًا ، وَعَطَاءً ، وَطَاوُوسًا ، وَالْقَاسِمَ ؟ فَقَالُوا : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۵۰۰۱) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ، حضرت سالم، حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت قاسم رحمہم اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ سب حضرات نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٥٠٠٢) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ جَدَّتِهَا ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ أُمَّ سَلَمَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُ : مَنْ كَانَ يُضَحِّي عَنْهُ ، فَهَلَّ هِلاَلُ ذِي الْحِجَّةِ فَلاَ يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ ؟ فَقَالَ : مَا سَمِعْتُ بِهَذَا.

(۱۵۰۰۲) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو جب ذی الحجہ کا چاند نظر آ جائے تو اس کو چاہئے کہ قربانی تک بال نہ کاٹے، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے اس بات کا ذکر حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے اس کے متعلق نہیں سنا۔

(١٥٠٠٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ تَوْفِيرَ الشَّعْرِ ، إِذَا

أَرَادُوا أَنْ يُحْرِمُوا.

(۱۵۰۰۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اسلاف اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب آدمی کا احرام باندھنے کا ارادہ ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے بالوں کو نہ کٹوائے۔

(۱۵۰۰٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الأَعْرَجِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَخَذَ مِنْ رَأْسِ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، يُقَالُ لَهُ : مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ ، كَانَ ذَا شَعْرٍ ، بِالشَّجَرَةِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ.

(۱۵۰۰۴) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے محمد بن ربیعہ جو قریش سے تعلق رکھتے تھے ان کے بال ذوالحلیفہ میں احرام باندھنے سے قبل کٹوائے۔

(۱۵۰۰٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ؛ قَالُوا : لاَ بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ مِنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ فِي الْعَشْرِ.

(۱۵۰۰۵) حضرت ابوبکر بن حارث، حضرت عطاء بن یسار اور ابوبکر بن سلیمان رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ آدمی ذی الحجہ کے دس دنوں میں اپنے بال اور ناخن کاٹے۔

(۱۵۰۰٦) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالتَّنَوُّرِ فِي الْعَشْرِ.

(۱۵۰۰٦) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بال صفا پوڈر کو ذی الحجہ کے دس دنوں میں استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں، (بال کاٹ سکتے ہیں)۔

(۱۵۰۰۷) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ اطَّلَى فِي الْعَشْرِ.

(۱۵۰۰۷) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ ذی الحجہ کے دس دنوں میں بالوں پر (تیل وغیرہ) خوب ملا کرتے تھے، (لمبا کرنے کے لیے)۔

(۱۵۰۰۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالتَّنَوُّرِ فِي الْعَشْرِ.

(۱۵۰۰۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذی الحجہ کے دس دنوں میں بال صفا پوڈر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۰۰۹) حدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ تَوْفِيرَ الشَّعْرِ عِنْدَ الإِحْرَامِ.

(۱۵۰۰۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ احرام باندھتے وقت بالوں کے لمبا ہونے کو پسند فرماتے تھے۔

(۳۳٤) فِي الْمُحْرِمِ يُبَدِّلُ ثِيَابَهُ

محرم کا کپڑے بدلنا

(۱۵۰۱۰) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ

عَبَّاسٍ، قَالَ: غَيَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوبَيْهِ بِالتَّنْعِيمِ وَهُوَ مُحْرِمٌ. (ابوداؤد ۱۵۷۔ طبرانی ۱۱۵۱۰)

(۱۵۰۱۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام تنعیم میں حالت احرام میں کپڑے تبدیل فرمائے۔

(۱۵۰۱۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: يُغَيِّرُ الْمُحْرِمُ مِنْ ثِيَابِهِ مَا شَاءَ، بَعْدَ أَنْ يَلْبَسَ ثِيَابَ الْمُحْرِمِ.

(۱۵۰۱۱) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ احرام کا لباس پہننے کے بعد محرم جو چاہے لباس تبدیل کر سکتا ہے۔

(۱۵۰۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ: أَيَبِيعُ الْمُحْرِمُ ثِيَابَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

(۱۵۰۱۲) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا محرم شخص اپنے کپڑے فروخت کر سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔

(۱۵۰۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ سَعِيدٍ؛ بِنَحْوِهِ.

(۱۵۰۱۳) حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۵۰۱۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَيُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَحَجَّاجٍ، وَعَبْدِ الْمَلِكِ، وَعَطَاءٍ؛ أَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا أَنْ يُبَدِّلَ الْمُحْرِمُ ثِيَابَهُ، أَوْ مَا سِوَى ذَلِكَ.

(۱۵۰۱۴) حضرت حسن، حضرت حجاج، حضرت عبد الملک اور حضرت عطاء رحمہم اللہ کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ محرم شخص کپڑے یا کوئی چیز تبدیل کرے۔

(۱۵۰۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لِلْمُحْرِمِ أَنْ يُبَدِّلَ مِنَ الثِّيَابِ مَا شَاءَ.

(۱۵۰۱۵) حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محرم جو چاہے کپڑے تبدیل کر سکتا ہے۔

(۳۳۵) فِي الْمُحْرِمِ يَدْخُلُ الْحَمَّامَ

محرم کا حمام میں داخل ہونا

(۱۵۰۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ دَخَلَ حَمَّامَ الْجُحْفَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لاَ يَصْنَعُ بِأَوْسَاخِكُمْ شَيْئًا.

(۱۵۰۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حالت احرام میں جحفہ کے حمام میں داخل ہوئے اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے میل کچیل میں کچھ (ثواب) نہیں رکھا۔

(۱۵۰۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَدْخُلَ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ، وَيَقُولُ: إِنَّهُ لَفِي شُغُلٍ مِنْ دُخُولِ الْحَمَّامِ.

(۱۵۰۱۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ محرم کے حمام میں داخل ہونے کو ناپسند فرماتے تھے اور فرماتے کہ حمام میں داخل ہونا (دوسری عبادات سے) مشغول ہونا ہے۔

(۱۵۰۱۸) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَدْخُلَ الْحَمَّامَ.

(۱۵۰۱۸) حضرت عطاء ؒ ناپسند فرماتے تھے کہ محرم شخص حمام میں داخل ہو۔

(۳۳۶) فِي الْقِرَانِ بَيْنَ الْأَسْبَاعِ ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ ؟

طواف کے سات چکر ملا کر (لگا تار) کرنا، اور کن حضرات نے اس میں اجازت دی ہے؟

(۱۵۰۱۹) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ لاَ تَرَى بَأْسًا أَنْ يَطُوفَ الرَّجُلُ ثَلاَثَةَ أَسْبَاعٍ ، أَوْ خَمْسَةً ، ثُمَّ يُصَلِّيَ.

(۱۵۰۱۹) حضرت عائشہ ؓ کوئی حرج نہیں سمجھتی تھی کہ طواف کرنے والا تین بار یا پانچ بار طواف کرے پھر وہ نماز پڑھے۔

(۱۵۰۲۰) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَقْرُنُ بَيْنَ الأَسَابِيعِ.

(۱۵۰۲۰) حضرت عائشہ ؓ طواف کے کئی چکر ملا کر کرتیں (کئی طواف کرتیں پھر نماز پڑھتیں)۔

(۱۵۰۲۱) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَطُوفَ الرَّجُلُ ثَلاَثَةَ أَسْبَاعٍ ، أَوْ خَمْسَةً ، ثُمَّ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

(۱۵۰۲۱) حضرت عائشہ ؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ کوئی شخص تین یا پانچ طواف اکٹھے کرے پھر وہ دو رکعتیں ادا کرے۔

(۱۵۰۲۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ قَرَنَ مَرَّةً.

(۱۵۰۲۲) حضرت مجاہد ؒ نے ایک بار ملا کر (کئی) طواف کیے۔

(۱۵۰۲۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ أَنْكَرَهُ ، وَقَالَ : مَا فَعَلَهُ أَحَدٌ إِلاَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ.

(۱۵۰۲۳) حضرت مجاہد ؒ نے اس کا انکار فرمایا اور فرمایا کہ سوائے ایک قریشی کے کسی نے بھی ایسا نہیں کیا جس کا نام مسور بن مخرمہ ہے۔

(۱۵۰۲۴) حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ طَافَ ثَلاَثَةَ أَسْبَاعٍ ، ثُمَّ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ.

(۱۵۰۲۴) حضرت طاؤس ؒ نے اکٹھے چھ طواف کیے پھر چھ رکعتیں بعد میں اکٹھی ادا فرمائیں۔

(۱۵۰۲۵) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ طَاوُوسًا ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ كَانَا يَقْرِنَانِ بَيْنَ الأَسَابِيعِ ، وَكَانَ عَطَاءٌ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۱۵۰۲۵) حضرت طاؤس ؒ اور حضرت مسور بن مخرمہ ؒ کئی طواف ایک ساتھ ملایا کرتے تھے اور حضرت عطاء ؒ ایسا

کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۱۵.۲۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :جَاوَرْتُ بِمَكَّةَ وَثَمَّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ ، فَطَافَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ ثَلاَثَةَ أَسَابِيعَ ، وَصَلَّى لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ، وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَفْعَلُهُ بِالنَّهَارِ.

(۱۵۰۲۶) حضرت عبد الملک ؒ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں رہا وہاں حضرت سعید بن جبیر ؒ اور حضرت علی بن حسین ؒ بھی تھے، حضرت علی بن حسین ؓ نے تین طواف اکٹھے کیے اور پھر ہر طواف کے بدلے (سات چکروں کے بدلے) دو رکعتیں ادا فرمائیں اور پھر حجر اسود پر تشریف لائے اور اس کا استلام کیا، حضرت سعید بن جبیر ؒ نے دن کے وقت ایسا فرماتے تھے۔

(۱۵.۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :ذَكَرُوا عِنْدَ الْقَاسِمِ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقْرِنُ بَيْنَ الأَسَابِيعِ، فَقَالَ :اتَّقُوا اللَّهَ ، وَلاَ تَقُولُوا عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ.

(۱۵۰۲۷) حضرت قاسم ؒ کے سامنے لوگوں نے ذکر کیا کہ حضرت عائشہ ؓ کئی طواف ملا کر اکٹھے فرمایا کرتی تھیں، آپ ؒ نے فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ام المؤمنین ؓ کے متعلق ایسی بات نہ کرو جو وہ نہیں کیا کرتی تھیں۔

(۱۵.۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ مَعَ كُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ.

(۱۵۰۲۸) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ سنت گزر چکی ہے کہ ہر سات چکروں پر دو رکعات ادا کرنا ضروری ہیں۔

(۱۵.۲۹) حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، وَسَالِمًا ، وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُصَلُّونَ عِنْدَ كُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ ، وَلاَ يَقْرِنُونَ بَيْنَ السُّبُوعِ.

(۱۵۰۲۹) حضرت خالد بن ابو بکر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد، حضرت سالم اور حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ ؒ کو دیکھا وہ طواف کے ہر سات چکروں پر دو رکعتیں ادا فرماتے، اور کئی طواف ملا کر نہ کرتے۔

(۱۵.۳۰) حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :رَأَيْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ يُصَلِّي عِنْدَ كُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ.

(۱۵۰۳۰) حضرت زید بن السائب ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خارجہ بن زید ؒ کو دیکھا کہ آپ ؒ نے طواف کے ہر سات چکروں پر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۱۵.۳۱) حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْرِنُ بَيْنَ السُّبُوعِ ، وَيُصَلِّي لِكُلِّ أُسْبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ.

(۱۵۰۳۱) حضرت عروہ ؒ کئی طواف اکٹھے ملا کر نہ کرتے تھے اور ہر طواف پر دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

(١٥٠٣٢) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّي عِنْدَ كُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ.

(۱۵۰۳۲) حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عراک بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ہر طواف پر (سات چکروں پر) دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(١٥٠٣٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَانِ، لاَ يُجْزِءُ مِنْهُمَا تَطَوُّعٌ، وَلاَ فَرِيضَةٌ.

(۱۵۰۳۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طواف کے ہر سات چکروں پر دو رکعتیں ہیں، کوئی نفل اور فرض نماز اس کی جگہ کافی نہ ہوں گی۔

(٣٣٧) فِي الصَّيْدِ يُؤْخَذُ فِي الْحِلِّ، فَيُدْخَلُ الْحَرَمَ، فَيُذْبَحُ فِيهِ

کوئی شخص حدود حرم کے باہر سے شکار پکڑ کر اس کو حدود حرم میں لے جا کر پھر ذبح کرے تو اس کا بیان

(١٥٠٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الصَّيْدِ يُؤْخَذُ فِي الْحِلِّ، فَيُذْبَحُ فِي الْحَرَمِ؟ فَقَالَ: كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَائِشَةُ، وَابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُونَهُ.

(۱۵۰۳۴) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص حدود حرم کے باہر سے شکار پکڑ کر اس کو حدود حرم میں ذبح کرے تو کیسا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کو ناپسند فرماتے تھے۔

(١٥٠٣٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُوسٍ؛ أَنَّهُمَا كَانَ يَكْرَهَانِ أَنْ يُدْخَلَ الصَّيْدُ الْحَرَمَ، ثُمَّ يُذْبَحَ فِيهِ.

(۱۵۰۳۵) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ اور حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص باہر سے شکار پکڑ کر اس کو حدود حرم میں لے جا کر ذبح کرے۔

(١٥٠٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا بِالصَّيْدِ يَصْطَادُهُ الْحَلاَلُ فِي الْحِلِّ، أَنْ يَأْكُلَهُ الْحَلاَلُ فِي الْحَرَمِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَكْرَهُهُ.

(۱۵۰۳۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ حلال شخص حدود حرم کے باہر سے شکار پکڑ کر اس کو حدود حرم میں جا کر کھائے، راوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۳۳۸) فِي الْهَدْيِ يَعْطَبُ ، مَنْ قَالَ لاَ بَأْسَ أَنْ يَبِيعَهُ وَيَسْتَعِينَ بِثَمَنِهِ

ھدی کا جانور اگر تھک جائے تو اس کو فروخت کر کے اس کے ثمن سے (دوسرا خریدنے میں) مدد حاصل کرنا

(۱۵۰۳۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْهَدْيِ إذَا عَطِبَ أَنْ يَبِيعَهُ وَيَسْتَعِينَ بِثَمَنِهِ فِي هَدْيٍ آخَرَ.

(۱۵۰۳۷) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں ہے کہ جب ھدی کا جانور تھک جائے تو اس کو فروخت کر دیا جائے او اس کے ثمن سے دوسرا جانور خریدنے میں مدد حاصل کی جائے۔

(۳۳۹) فِي رَجُلٍ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ، ثُمَّ وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ

کوئی شخص عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد بیوی سے صحبت کرے

(۱۵۰۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ لَبَّى بِعُمْرَةٍ ، ثُمَّ وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ عُمْرَتَهُ ، قَالَ : يُعِيدُ عُمْرَةً ، وَيُهْدِي بَدَنَةً.

(۱۵۰۳۸) حضرت زہری ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو عمرہ کا احرام باندھے پھر عمرہ مکمل کرنے سے پہلے ہی بیوی سے صحبت کرے تو وہ عمرہ کا اعادہ کرے اور اونٹ صدقہ کرے۔

(۱۵۰۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ، ثُمَّ وَقَعَ بِأَهْلِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ ، قَالَ : يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ أَحْرَمَ ، فَيُحْرِمُ مِنْ ثَمَّ ، وَيُهْرِيقُ دَمًا.

(۱۵۰۳۹) حضرت قتادہ ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو عمرہ کا احرام باندھے پھر کعبہ کا طواف کرنے سے پہلے ہی بیوی سے صحبت کرے تو وہ واپس جائے جہاں سے اس نے احرام باندھا تھا وہیں (اسی جگہ سے) احرام باندھے اور (دوبارہ عمرہ کرے) اور قربانی کرے۔

(۱۵۰۴۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا وَاقَعَ الْمُحْرِمُ بِعُمْرَةٍ امْرَأَتَهُ ، وَهِيَ مُحْرِمَةٌ بِعُمْرَةٍ ، قَالَ : يُهْدِي فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا هَدْيًا ، وَيَمْضِيَانِ لِعُمْرَتِهِمَا.

(۱۵۰۴۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر عمرہ کرنے والا شوہر عمرہ کرنے والی بیوی کے ساتھ صحبت کرے تو وہ دونوں قربانی کریں اور دوبارہ اپنا عمرہ کریں۔

(۱۵۰۴۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ، ثُمَّ غَشِيَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إلَى

الْبَيْتِ ؟ أَنَّهُ قَالَ : يَرْجِعَانِ إِلَى حَدِّهِمَا فَيُهِلاَّنِ بِعُمْرَةٍ ، وَيَتَفَرَّقَانِ حَتَّى يَقْضِيَا الْعُمْرَةَ ، وَعَلَيْهِمَا هَدْيَانِ.

(۱۵۰۴۱) حضرت قتادہ ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے عمرہ کا احرام باندھا پھر طواف سے قبل اپنی بیوی سے صحبت کر لی؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ وہ دونوں واپس جائیں اور دوبارہ احرام باندھ کر آئیں اور جب تک عمرہ مکمل نہ ہو جائے الگ الگ رہیں اور ان دونوں پر قربانی ہے۔

(۱۵۰۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ قَالاَ : عَلَيْهِ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْوَقْتِ ، فَيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ وَيُهْرِيقَ دَمًا.

(۱۵۰۴۲) حضرت حسن ؒ اور حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص واپس میقات پر جائے اور وہاں سے دوبارہ عمرہ کا احرام باندھے اور قربانی کرے۔

(۳۴۰) فِيمَنْ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ

زیتون کی دھونی لینا

(۱۵۰۴۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ ؛ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ إِذَا أَحْرَمَ ادَّهَنَ بِالزَّيْتِ ، وَدَهَنَ أَصْحَابُهُ بِالطِّيبِ ، أَوْ بِدُهْنِ الطِّيبِ.

(۱۵۰۴۳) حضرت حسین بن علی ؓ جب احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو زیتون کی دھونی لیتے، اور ان کے ساتھی خوشبو کی دھونی لیتے یا خوشبو والی دھونی لیتے۔

(۱۵۰۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ.

(۱۵۰۴۴) حضرت ابن عمر ؓ احرام باندھنے سے قبل زیتون کی دھونی لیتے۔

(۱۵۰۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ عِنْدَ الإِحْرَامِ.

(۱۵۰۴۵) حضرت ابن عمر ؓ احرام باندھتے وقت زیتون کی دھونی لیتے۔

(۱۵۰۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَدَّهِنُ عِنْدَ الإِحْرَامِ مِنَ الذَّبَّةِ ، يَعْنِي بِالزَّيْتِ.

(۱۵۰۴۶) حضرت علی ؓ احرام باندھتے وقت زیتون کی دھونی لیتے۔

(۱۵۰۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ عِنْدَ الإِحْرَامِ ، غَيْرَ الْمُقَتَّتِ يَعْنِي الْمُطَيَّبَ.

(احمد ٢٩- ابن خزيمة ٢٦٥٢)

(۱۵۰۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ احرام باندھتے وقت خوشبودار تیل کی دھونی لیتے۔

(۳۴۱) مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ

محرم کون سے جانور مار سکتا ہے؟

(۱۵۰۴۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ ، لاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ حَرَامٌ ؛ الْفَأْرَةُ ، وَالْعَقْرَبُ ، وَالْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ. (بخاری ١٨٢٦- مسلم ٧٦)

(۱۵۰۴۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں کہ اگر محرم ان کو مار دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں، چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کاٹ کھانے والا کتا۔

(۱۵۰۴۹) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ :مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ ؟ فَقَالَ :حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ أَمَرَ بِقَتْلِ الْفَأْرَةِ ، وَالْعَقْرَبِ ، وَالْكَلْبِ الْعَقُورِ ، وَالْحِدَأَةِ ، وَالْغُرَابِ. (بخاری ١٨٢٧- مسلم ٧٥)

(۱۵۰۴۹) ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ محرم کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے ازواج مطہرات میں سے ایک نے حدیث بیان فرمائی کہ حضور اقدس ﷺ نے حکم فرمایا کہ چوہے، بچھو کاٹ کھانے والے کتے، چیل اور کوے کو مار دو۔

(۱۵۰۵۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ :قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :خَمْسٌ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ ؛ الْعَقْرَبَ ، وَالْحَيَّةَ ، وَالذِّئْبَ ، وَالْغُرَابَ ، وَالْكَلْبَ.

(۱۵۰۵۰) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ محرم شخص پانچ جانوروں کو مار سکتا ہے، بچھو، سانپ، بھیڑیا، کوا اور کتا۔

(۱۵۰۵۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ مِنْقَرٍ أَبِي بَشَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِقَتْلِ الأَفْعَى ، وَرَمْيِ الْحِدَإِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ :وَوَجَدْتُ فِي مَكَانٍ آخَرَ :بِشْرٍ أَبِي بشَامَةَ ، بِهَذَا الإِسْنَادِ ، وَقَالَ :يَعْنِي الْمُحْرِمَ.

(۱۵۰۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں محرم آدمی سانپ کو مارے اور چیل کو مارے۔

(۱۵.۵۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ : يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَأْرَةَ ؟ قَالَ : لاَ .

(۱۵۰۵۱) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا کہ محرم آدمی چوہے کو مارے گا؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ نہیں۔

(۱۵.۵۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : يَقْتُلُ الْفُوَيْسِقَةَ.

(۱۵۰۵۳) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ محرم چھوٹے چوہے کو مار دے گا۔

(۱۵.۵٤) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : لاَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ السِّبَاعِ إِلاَّ مَا عَدَا عَلَيْهِ.

(۱۵۰۵۴) حضرت مغیرہ اور حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ محرم کسی درندے کو نہیں مارے گا سوائے اس کے جو اس پر حملہ کرے۔

(۱۵.۵۵) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كُلُّ عَدُوٍّ عَدَا عَلَيْكَ فَاقْتُلْهُ وَأَنْتَ مُحْرِمٌ.

(۱۵۰۵۵) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی بھی دشمن تجھ پر حملہ کردے تو اس کو مار دے، اگرچہ تو حالت احرام میں ہو۔

(۱۵.۵٦) حدَّثَنَا سَلاَّمٌ ، عَنْ مُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : مَرَرْتُ بِحَيَّاتٍ وَأَنَا مُحْرِمٌ ، فَقَتَلْتُهُنَّ بِعَصًا كَانَتْ مَعِي ، فَلَمَّا أَتَيْتُ عُمَرَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَتْلِهِنَّ ؟ فَقَالَ : اُقْتُلْهُنَّ ، فَإِنَّهُنَّ عَدُوٌّ.

(۱۵۰۵٦) حضرت طارق بن شہاب ؒ فرماتے ہیں میں کچھ سانپوں کے پاس سے گزرا، میں حالت احرام میں تھا میں نے ان کو اپنے عصا سے مار ڈالا، پھر جب میں حضرت عمر ؓ کے پاس آیا تو میں نے آپ سے ان کے مارنے کے متعلق پوچھا آپ ؓ نے فرمایا کہ ان کو مار دیا کرو بیشک وہ تمہارے دشمن ہیں۔

(۱۵.۵۷) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سُئِلَ عُمَرُ عَنْ قَتْلِ الْحَيَّةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَقَالَ : اُقْتُلُوهُنَّ.

(۱۵۰۵۷) حضرت ابن عمر ؓ سے مروی ہے کہ حالت احرام میں حضرت عمر ؓ سے سانپ کو مارنے کے متعلق دریافت کیا گیا آپ ؓ نے فرمایا اس کو مار دو۔

(۱۵.۵۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَرَأَيْنَا حَيَّةً ، فَبَدَرَنَا سَالِمٌ فَقَتَلَهَا.

(۱۵۰۵۸) حضرت نافع ؒ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضرت ابن عمر ؓ کے ساتھ تھے اور ہم لوگ حالت احرام میں تھے کہ ہم نے ایک سانپ کو دیکھا تو حضرت سالم ؒ آگے بڑھے اور اس کو مار ڈالا۔

(۱۵.۵۹) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الضَّبُعِ إِذَا عَدَا عَلَى

الْمُحْرِمِ فَلْيَقْتُلْهُ ، فَإِنْ قَتَلَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَعْدُوَ عَلَيْهِ ، فَعَلَيْهِ شَاةٌ مُسِنَّةٌ.

(۱۵۰۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بجو اگر محرم پر حملہ کردے تو وہ اس کو مار ڈالے اور اگر حملہ کرنے سے پہلے ہی مار ڈالا تو اس پر بڑی بکری لازم ہے۔

(۱۵۰۶۰) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةَ ، وَالْعَقْرَبَ ، وَالسَّبُعَ الْعَادِي ، وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ ، وَالْفَأْرَةَ الْفُوَيْسِقَةَ ، فَقِيلَ لَهُ : لِمَ قِيلَ الْفُوَيْسِقَةُ ؟ فَقَالَ : لأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ بِهَا ، وَقَدْ أَخَذَتْ فَتِيلَةً تُحْرِقُ بِهَا الْبَيْتَ.

(۱۵۰۶۰) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ محرم آدمی سانپ، بچھو، درندوں، کتے اور چھوٹے چوہے کو مارے گا، ان سے عرض کیا گیا کہ چوہے کے ساتھ ''الفویسقہ'' کی قید کیوں لگائی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیونکہ یہ آگ کی بتی سے گھر کو جلانے ہی والا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی۔

(۱۵۰۶۱) حدَّثَنَا مَحْبُوبٌ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَأْرَةَ ، وَالْغُرَابَ الْعَقْعَقَ.

(۱۵۰۶۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم شخص چوہے کو اور دو رنگ والے کوے کو (جو سیاہ و سفید ہوتا ہے) مارے گا۔

(۱۵۰۶۲) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِيَقْتُلِ الْمُحْرِمُ الْفَأْرَةَ ، وَالْعَقْرَبَ ، وَالْحِدَأَ ، وَالْغُرَابَ ، وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ.

(مسلم ۸۵۷۔ احمد ۶/ ۲۳۱)

(۱۵۰۶۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم کو چاہئے کہ وہ چوہے کو، بچھو کو، چیل کو، کوے کو اور کاٹ کھانے والے کتے کو مار دے۔

(۱۵۰۶۳) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوِهِ ، وَزَادَتْ : وَيَقْتُلُ الْحَيَّةَ. (مسلم ۶۷۔ احمد ۹۷)

(۱۵۰۶۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا: صرف اس میں اس بات کا اضافہ ہے کہ سانپ کو بھی مارے گا۔

(۱۵۰۶۴) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : خَمْسٌ فَوَاسِقُ ، فَاقْتُلُوهُنَّ فِي الْحَرَمِ ؛ الْحِدَأَ ، وَالْغُرَابَ ، وَالْكَلْبَ ، وَالْفَأْرَةَ ، وَالْعَقْرَبَ. (مسلم ۶۶۔ احمد ۶/ ۲۰۹)

(۱۵۰۶۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کو حرم میں قتل کیا جا سکتا ہے، چیل، کوا، کتا، چوہا اور بچھو۔

(۱۵۰۶۵) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : لاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ

تَقْتُلُوهُنَّ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ.

(۱۵۰۶۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ تم حالت احرام میں ان کو مار دو تو اس میں تم پر کوئی حرج نہیں۔

(١٥٠٦٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : أَمَرَنَا عُمَرُ بِقَتْلِ الْحَيَّةِ ، وَالزُّنْبُورِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ.

(۱۵۰۶۶) حضرت سوید بن غفلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں سانپ اور بھڑ کو مارنے کا حکم دیا حالانکہ ہم حالت احرام میں تھے۔

(٣٤٢) مَنْ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَرَدْتَ الْحَجَّ فَلاَ تُسَمِّ شَيْئًا

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ: جب حج کا ارادہ کرو تو (احرام باندھتے وقت) کسی چیز کا نام نہ لو

(١٥٠٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لاَ عَلَيْكَ أَنْ لاَ تُسَمِّيَ حَجًّا ، وَلاَ عُمْرَةً ، تَكْفِيكَ النِّيَّةُ.

(۱۵۰۶۷) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تم پر حج یا عمرہ کا نام لینا ضروری نہیں ہے، تمہاری نیت ہی تمہیں کافی ہو جائے گی۔

(١٥٠٦٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُحْرِمَ ، فَلاَ تَقُلْ شَيْئًا ، إِنَّمَا عَلَيْكَ مَا عَقَدْتَ عَلَيْهِ نِيَّتَكَ مِنْ حَجٍّ ، أَوْ عُمْرَةٍ.

(۱۵۰۶۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب احرام باندھنے کا ارادہ کرو تو کسی چیز کا نام نہ لو، بیشک آپ پر وہی لازم ہو گا جس کی آپ نے نیت کی حج یا عمرہ میں سے۔

(١٥٠٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : تَكْفِيكَ النِّيَّةُ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُحْرِمَ.

(۱۵۰۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ کے لیے حج یا عمرہ کی نیت کافی ہو جائے گی جب آپ احرام باندنے کا ارادہ کرو۔

(١٥٠٧٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَجَجْتُ مَعَ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ، فَلَمْ يَكُونُوا يُسَمُّونَ حَتَّى يُشَارِفُوا.

(۱۵۰۷۰) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے کچھ ساتھیوں کے ساتھ حج کیا انھوں نے احرام باندھتے وقت کوئی نام وغیرہ نہیں لیا یہاں تک کہ وہ بوڑھے ہو گئے (یعنی بڑھاپے ان کا یہی عمل رہا)۔

(١٥٠٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : تُجْزِئُهُ النِّيَّةُ.

(۱۵۰۷۱) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے لیے نیت کافی ہو جائے گی۔

(۱۵۰۷۲) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئل عَنْ رَجُلٍ فَرَضَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ، غَير أَنَّهُ لاَ يَتَكَلَّمُ بِهِمَا ؟ أَنَّهُ قَالَ :مَا أَرَادَ وَنَوَى ، وَكَانَ يَأْمُرُهُ أَن يُسَمِّي.

(۱۵۰۷۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے حج وعمرہ کو اپنے اوپر لازم کرلیا مگر اس نے ان دونوں کا نام نہیں لیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کی اس نے نیت کی اور ارادہ کیا وہی ہوگا اور وہ حکم دیتے تھے کہ وہ نام لے۔

(۱۵۰۷۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْحَاقَ، مَوْلَى آلِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: تَكْفِيهِ النِّيَّةُ.

(۱۵۰۷۳) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے لیے نیت ہی کافی ہے۔

(۱۵۰۷٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تَكْفِيهِ النِّيَّةُ.

(۱۵۰۷۴) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے لیے نیت ہی کافی ہو جائے گی۔

(٣٤٢) فِي الْمُحْرِمِ يَغْسِلُ ثِيَابَهُ

محرم کا اپنے کپڑے دھونا

(۱۵۰۷٥) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَشَهْرٍ ، قَالاَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَغْسِلَ الْمُحْرِمُ ثِيَابَهُ ، وَيَأْمُرَ بِهَا ، وَيَكْرَهَانِ أَنْ يَغْسِلَهَا هُوَ.

(۱۵۰۷۵) حضرت مجاہد اور حضرت شہر رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ محرم کپڑے دھوئے اور کپڑے دھونے کا حکم دے، جب کہ لیث اور جریر دھونے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۵۰۷٦) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَغْتَسِلَ الْمُحْرِمُ ، وَيَغْسِلَ ثِيَابَهُ.

(۱۵۰۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں ہے کہ محرم غسل کرے اور اپنے کپڑے دھوئے۔

(۱۵۰۷۷) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَغْتَسِلَ الْمُحْرِمُ مِنْ غَيْرِ جَنَابَةٍ ، وَيَغْسِلَ ثِيَابَهُ.

(۱۵۰۷۷) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں ہے کہ محرم شخص بغیر جنابت کے غسل کرے اور اپنے کپڑے دھوئے۔

(۱۵۰۷۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلحَةَ ، عن عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَغْسِلَ الْمُحْرِمُ ثِيَابَهُ.

(۱۵۰۷۸) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ محرم اپنے کپڑے دھولے۔

(۱۵۰۷۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ:إِنَّ اللَّهَ لاَ يَصْنَعُ بِدَرَنِكَ شَيْئًا.

(۱۵۰۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے میلا ہونے میں کوئی ثواب نہیں رکھا۔

(۱۵۰۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَغْتَسِلَ الْمُحْرِمُ، وَيَغْسِلَ ثِيَابَهُ.

(۱۵۰۸۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں ہے کہ محرم شخص غسل کرے اور اپنے کپڑے دھوئے۔

(۱۵۰۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ قَالَ :أَيَغْسِلُ الْمُحْرِمُ ثِيَابَهُ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۱۵۰۸۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا محرم شخص کپڑے دھو سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں۔

(۳۴۴) فِي الْكُحْلِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ

محرم شخص اور محرمہ خاتون کا سرمہ استعمال کرنا

(۱۵۰۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :يَكْتَحِلُ الْمُحْرِمُ بِأَيِّ كُحْلٍ شَاءَ ، مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِيبٌ.

(۱۵۰۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ محرم شخص خوشبودار کے علاوہ جونسا چاہے سرمہ استعمال کر سکتا ہے۔

(۱۵۰۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ طَلْحَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ؛ أَنَّهَا كَرِهَتْ لِلْمُحْرِمَةِ أَنْ تَكْتَحِلَ بِالإِثْمِدِ.

(۱۵۰۸۳) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا محرمہ عورت کے لیے اثمد سرمہ لگانے کو ناپسند فرماتی تھیں۔

(۱۵۰۸٤) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا رَمِدَ الْمُحْرِمُ فَلْيَكْتَحِلْ ، وَلاَ يَكْتَحِلُ بِشَيْءٍ فِيهِ طِيبٌ.

(۱۵۰۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ محرم شخص کی اگر آنکھ دکھے تو وہ سرمہ لگا سکتا ہے، لیکن ایسا سرمہ استعمال نہ کرے جس میں خوشبو ہو۔

(۱۵۰۸۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ :أَتَكْتَحِلُ الْمُحْرِمَةُ بِالإِثْمِدِ ؟ قَالَ :لاَ ، قُلْتُ :إِنَّهُ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ ، قَالَ :إِنَّهُ فِيهِ زِينَةٌ.

(۱۵۰۸۵) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ محرمہ خاتون اثمد سرمہ لگا سکتی ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کیا کہ اس میں خوشبو نہیں ہوتی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں زیب و زینت ہے۔

(۱۵۰۸٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ مَا شَاءَتْ مِنَ الثِّيَابِ ، مِنْ شَرْقِيِّهَا وَغَرْبِيِّهَا ، وَلاَ تَكْتَحِلُ بِالإِثْمِدِ.

(۱۵۰۸٦) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ محرمہ خاتون جو چاہے لباس پہنے مشرقی ہو یا مغربی، لیکن اثمد سرمہ

نہ لگائے۔

(۱۵۰۸۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الْمُحْرِمَة تكتَحِلُ بِالإِثْمِدِ ؟ فكَرِهَهُ.

(۱۵۰۸۷) حضرت محمد بن عبد العزیز ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید ؒ سے دریافت کیا کہ محرمہ اثمد سرمہ لگا سکتی ہے؟ آپ ؒ نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۱۵۰۸۸) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن قَتَادَةَ ، قَالَ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي بَكْرٍ ، وَابْنَ عُمَرَ ، عَنِ امْرَأَةٍ مُحْرِمَةٍ اكْتَحَلَتْ بِالإِثْمِدِ ؟ فَأَمَرَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنْ تُهْرِيقَ دَمًا.

(۱۵۰۸۸) ایک خاتون نے حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ محرمہ خاتون اثمد سرمہ لگا لے تو؟ حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما نے اس کو قربانی کرنے کا حکم دیا۔

(۱۵۰۸۹) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:لاَ تَكْتَحِلُ إِلاَّ مِنْ رَمَدٍ ، وَلاَ تَكْتَحِلُ بِكُحْلٍ فِيهِ طِيبٌ.

(۱۵۰۸۹) حضرت مجاہد ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس محرمہ کی آنکھ میں تکلیف ہو صرف وہ سرمہ لگائے اور ایسا سرمہ استعمال نہ کرے جس میں خوشبو ہو۔

(۳۴۵) فِي الرَّجُلِ يَبْلُغُ الْوَقْتَ وَهُوَ مغمى عَلَيْهِ

کوئی شخص میقات تک پہنچ جائے لیکن اس پر بے ہوشی طاری ہو تو......؟

(۱۵۰۹۰) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَبْلُغُ الْوَقْتَ وَهُوَ مُغْمًى عَلَيْهِ ، قَالَ :يُلَبَّى عَنْهُ.

(۱۵۰۹۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص میقات تک پہنچ جائے اور اس پر بیہوشی طاری ہو تو اس کی طرف سے کوئی اور تلبیہ پڑھے۔

(۱۵۰۹۱) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يُهَلُّ عَنْهُ ، يَعْنِي الْمُغْمَى عَلَيْهِ.

(۱۵۰۹۱) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جس پر بیہوشی طاری ہو جائے اس کی طرف سے تلبیہ پڑھا جائے گا۔

(۳۴۶) فِي الرَّجُلِ يُحْرِمُ وَعِنْدَهُ الصَّيْدُ

کوئی شخص اس حال میں احرام باندھنے کا ارادہ کرے کہ اس کے پاس شکار ہو

(۱۵۰۹۲) حدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْب ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا رَأَى مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ دَاجِنًا مِنَ الصَّيْدِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ، فَلَمْ يَأْمُرْهُمْ بِإِرْسَالِهِ.

(۱۵۰۹۲) حضرت مجاہد ؒ سے مروی ہے کہ حضرت علی ؓ نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ ان کے پاس پالتو شکار ہے حالانکہ وہ حالت احرام میں تھے، پس آپ ؓ نے ان کو چھوڑنے کا حکم نہ دیا۔

(۱۵۰۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: إِذَا أَحْرَمْتَ وَمَعَكَ شَيْءٌ مِنَ الصَّيْدِ، فَخَلِّ سَبِيلَهُ.

(۱۵۰۹۳) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ جب آپ احرام باندھنے کا ارادہ کریں اور آپ کے پاس کوئی شکار وغیرہ ہو تو اس کا راستہ خالی کردو (اس کو چھوڑ دو)۔

(۱۵۰۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: كُنَّا نَحُجُّ وَنَتْرُكُ عِنْدَ أَهْلِينَا أَشْيَاءَ مِنَ الصَّيْدِ، مَا نُرْسِلُهَا.

(۱۵۰۹۴) حضرت عبداللہ بن حارث ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حج کیا کرتے تھے اور ہمارے گھر والوں کے پاس شکار کے جانور موجود ہوتے تھے۔ ہم ان کو آزاد نہیں کرتے تھے۔

(۱۵۰۹۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ: مَا كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَخْرُجُ، وَقَدْ خَلَّفَ فِي مَنْزِلِهِ شَيْئًا مِنَ الصَّيْدِ، فَيُصِيبُهُ شَيْءٌ؟ قَالَ: يَضْمَنُ.

(۱۵۰۹۵) حضرت ابن جریج ؒ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت عطاء ؒ کیا فرماتے تھے کہ کوئی شخص نکلے اور اپنے گھر میں کوئی شکار وغیرہ چھوڑے اور اس شکار کو کوئی چیز ہلاک کردے؟ فرمایا کہ وہ شخص اس کا ضامن ہوگا۔

(۱۵۰۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِذَا أَحْرَمَ وَبِيَدِهِ شَيْءٌ مِنَ الصَّيْدِ، فَلْيُرْسِلْهُ.

(۱۵۰۹۶) حضرت ابن عباس ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص احرام باندھنے لگے اور اس کے قبضہ میں کوئی شکار وغیرہ ہو تو اس کو چاہئے کہ اس کو چھوڑ دے۔

(۱۵۰۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا أَحْرَمَ وَفِي يَدِهِ طَيْرٌ فَلْيُرْسِلْهُ.

(۱۵۰۹۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص احرام باندھنے کا ارادہ کرے اور اس کے پاس کوئی پرندہ ہو تو اس کو چاہئے کہ اس کو چھوڑ دے۔

(۳۴۷) فِي الصَّبِيِّ وَالْعَبْدِ وَالأَعْرَابِيِّ يَحُجُّ

بچہ، غلام اور اعرابی حج کرے تو......؟

(۱۵۰۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: الصَّبِيُّ إِنْ حَجَّ، وَالْمَمْلُوكُ إِنْ حَجَّ، وَالأَعْرَابِيُّ إِنْ حَجَّ، ثُمَّ هَاجَرَ الأَعْرَابِيُّ، وَاحْتَلَمَ الصَّبِيُّ، وَأُعْتِقَ الْعَبْدُ، فَعَلَيْهِمُ الْحَجُّ.

(۱۵۰۹۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ بچہ اگر حج کرے، غلام حج کرے اور اعرابی حج کرے پھر اعرابی ہجرت کرے، بچہ بالغ ہوجائے اور غلام آزاد ہوجائے تو ان پر دوبارہ حج کرنا ضروری ہے۔

(١٥٠٩٩) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنْ حَجَّ الْمَمْلُوكُ كَذَا وَكَذَا ، ثُمَّ أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ.

(۱۵۰۹۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر غلام کئی حج کرے پھر وہ آزاد ہوجائے تو اس پر دوبارہ حج لازم ہے۔

(١٥١٠٠) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الصَّبِيُّ وَالْعَبْدُ عَلَيْهِمَا الْحَجُّ ، وَالأَعْرَابِيُّ يُجْزِيهِ حَجَّهُ ، لأَنَّ الْحَجَّ مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ حَيْثُ كَانَ ، وَمَنْ حَجَّ مِنَ الأَعْرَابِ.

(۱۵۱۰۰) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ بچے اور غلام پر دوبارہ حج کرنا ضروری ہے، اور اعرابی پر اس کا حج کافی ہوجائے گا، کیونکہ حج کا ثواب اس کے لیے لکھ دیا گیا ہے وہ جہاں بھی ہو۔

(١٥١٠١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ أَبَا إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجَدِّدَ فِي صُدُورِ الْمُؤْمِنِينَ ، أَيُّمَا صَبِيٌّ حَجَّ بِهِ أَهْلُهُ ، ثُمَّ مَاتَ أَجْزَأَ عَنْهُ ، وَإِنْ أَدْرَكَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ ، وَأَيُّمَا مَمْلُوكٍ حَجَّ بِهِ أَهْلُهُ ، ثُمَّ مَاتَ أَجْزَأَ عَنْهُ ، وَإِنْ أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ. (ابوداؤد ۱۳۴)

(۱۵۱۰۱) حضرت محمد بن کعب القرظی ؒ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ مؤمنوں کے دلوں میں (اس حکم کو) تازہ اور از سر نو کروں: جس بچے کے اہل وعیال نے اس کے ساتھ حج کیا پھر وہ بچہ فوت ہوگیا تو وہ حج اس کے لیے کافی ہوجائے گا، اور اگر وہ (بڑا ہوجائے) پالے تو اس پر حج کرنا ہے، اور جس غلام نے حج کیا اہل کے ساتھ پھر وہ فوت ہوگیا تو اس کے لیے حج کافی ہوجائے گا اور اگر وہ آزاد کردیا جائے تو اس پر حج کرنا لازم ہے۔

(١٥١٠٢) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَمُحَمَّد ، ابْنَيْ عُقْبَةَ ، عَنْ كُرَيْبٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً قَامَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلِهَذَا حَجٌّ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَلَكِ أَجْرٌ.

(۱۵۱۰۲) حضرت کریب ؒ سے مروی ہے کہ ایک خاتون اپنا بچہ لے کر حضور اقدس ﷺ کے پاس کھڑی ہوئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس پر بھی حج ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ہاں اور اس کا اجر تیرے لیے ہے۔

(١٥١٠٣) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الأَعْرَابِيُّ يُجْزِءُ عَنْهُ حَجَّهُ.

(۱۵۱۰۳) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اعرابی کے لیے اس کا حج کافی ہوجائے گا۔

(١٥١٠٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : حُجُّوا بِهِمْ صِغَارًا ، فَإِنْ مَاتُوا كَانُوا قَدْ حَجُّوا ، وَإِنْ عَاشُوا حَجُّوا.

(۱۵۱۰۴) حضرت قاسم بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھ بچوں کو بھی حج کرواؤ، اگر وہ بچپن میں فوت ہو گئے تو تحقیق وہ حج کر چکے ہیں، اور اگر وہ زندہ رہے تو دوبارہ حج کریں۔

(۱۵۱۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ احْفَظُوا عَنِّي ، وَلاَ تَقُولُوا :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :أَيُّمَا عَبْدٍ حَجَّ بِهِ أَهْلُهُ ، ثُمَّ أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ ، وَأَيُّمَا صَبِيٍّ حَجَّ بِهِ أَهْلُهُ صَبِيًّا ، ثُمَّ أَدْرَكَ فَعَلَيْهِ حَجَّةُ الرَّجُلِ ، وَأَيُّمَا أَعْرَابِيٍّ حَجَّ أَعْرَابِيًّا ، ثُمَّ هَاجَرَ فَعَلَيْهِ حَجَّةُ الْمُهَاجِرِ. (ابن خزيمة ۳۰۵۰)

(۱۵۱۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو غلام اپنے اھل کے ساتھ حج کرے پھر وہ آزاد کر دیا جائے تو اس پر دوبارہ حج کرنا لازم ہے، اور جو بچہ اپنے گھر والوں کے ساتھ حج کرے پھر وہ بڑا ہو کر (صاحب استطاعت ہو جائے) تو اس پر حج لازم ہے اور جو اعرابی ہجرت سے پہلے حج کرے پھر وہ ہجرت کرے تو اس پر مہاجر کا حج لازم ہے۔

(۱۵۱۰۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا حَجَّتْ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ ، أَنَّ لَهُ حَجًّا.

(۱۵۱۰۶) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ سمجھتے تھے کہ اگر کوئی خاتون اس طرح حج کرے کہ اس کے پیٹ میں بچہ ہو تو اس کی طرف سے بھی حج ہو جائے گا۔

(۱۵۱۰۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِذَا حَجَّ وَهُوَ أَعْرَابِيٌّ أَجْزَأَتْ عَنْهُ مِنْ حَجَّةِ الإِسْلاَمِ.

(۱۵۱۰۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی بدو حج کرے تو اس کی طرف سے اسلام کا حج کافی ہو جائے گا۔

(۱۵۱۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ ، فَقَالَ :مَنِ الْقَوْمُ ؟ قَالُوا :الْمُسْلِمُونَ ، قَالُوا :مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا ، فَقَالَتْ :أَلِهَذَا حَجٌّ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَلَكِ أَجْرٌ.

(مسلم ۴۰۹۔ ابوداؤد ۱۷۳۳)

(۱۵۱۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مقام روحاء پر کچھ سواروں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ مسلمان، پھر انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایک خاتون نے اپنا بچہ بلند کیا اور دریافت کیا کہ کیا اس پر بھی حج ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اور اس کا اجر تیرے لیے ہے۔

(۱۵۱۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :يُجْزِءُ عَنِ الصَّغِيرِ حَجَّةُ حَتَّى يَكْبُرَ.

(۱۵۱۰۹) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ بچہ کا حج کافی ہو جائے گا اس کے لیے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے۔

(۳٤۸) فِی الصَّبِیِّ یُجَنَّبُ مَا یَجْتَنِبُ الْکَبِیرُ

بچہ بھی انہی چیزوں سے اجتناب کرے گا جن چیزوں سے بڑا اجتناب کرتا ہے

(۱۵۱۱۰) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، قَالَ : یُصْنَعُ بِالصَّبِیِّ فِی الإِحْرَامِ مَا یُصْنَعُ بِالرَّجُلِ ، وَیُتَّقَی عَلَیْہِ الطِّیبُ ، وَیُطَافُ بِہِ ، وَیُشْہَدُ بِہِ الْمَنَاسِکَ ، وَیُلَبَّی عَنْہُ.

(۱۵۱۱۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ بچے کا احرام بھی اسی طرح بنایا جائے گا جس طرح بڑے کا بنایا جاتا ہے اور اس کو خوشبو سے دور رکھا جائے گا اور اس کے ساتھ طواف کیا جائے گا اور اس کو مناسک میں حاضر کیا جائے گا اور اس کی طرف سے تلبیہ پڑھا جائے گا۔

(۱۵۱۱۱) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ عَطَائٍ ، مِثْلَہُ ، إلاَّ أَنَّہُ قَالَ : لاَ یُصَلَّی عَنْہُ ، وَإِنْ شَاؤُوا قَمَّصُوہُ ، وَإِنْ شَاؤُوا لَمْ یُقَمِّصُوہُ.

(۱۵۱۱۱) حضرت عطاء ؒ سے بھی اسی طرح منقول ہے، لیکن اس میں اس بات کا اضافہ ہے کہ بچہ سے نماز نہ پڑھائی جائے اور اگر وہ چاہیں تو اس کو قمیص پہنا دیں اور اگر چاہیں تو نہ پہنائیں۔

(۱۵۱۱۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ أَبَا بَکْرٍ طَافَ بِابْنِ الزُّبَیْرِ فِی خِرْقَۃٍ.

(۱۵۱۱۲) حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کے ساتھ ایک کپڑے میں طواف کیا۔

(۱۵۱۱۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الْعُمَرِیِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ (ح) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ عَائِشَۃَ ؛ أَنَّہُمَا کَانَا یُجَرِّدَانِ الصِّبْیَانَ فِی الْحَجِّ ، وَیَطُوفَانِ بِہِمْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ.

(۱۵۱۱۳) حضرت ابن عمر ؓ اور حضرت عائشہ ؓ دونوں حضرات حج میں بچوں کو الگ کر دیتے اور ان کے ساتھ صفا و مروہ میں چکر لگاتے۔

(۱۵۱۱٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَائٍ ، قَالَ : یُجَنَّبُ الصَّبِیُّ فِی الإِحْرَامِ مَا یَجْتَنِبُ الْکَبِیرُ مِنَ الزِّینَۃِ وَالطِّیبِ.

(۱۵۱۱۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ بچے کو احرام میں ان چیزوں سے اجتناب کروایا جائے گا جن چیزوں سے بڑا اجتناب کرتا ہے، یعنی زینت اور خوشبودار چیزیں۔

(۱۵۱۱۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : حَجَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَبَّیْنَا عَنِ الْوِلْدَانِ.

(۱۵۱۱۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا اور ہم بچوں کی طرف سے تلبیہ پڑھتے تھے۔

(۱۵۱۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُحْرِمُ بِالصِّبْيَانِ ، وَيُجَرِّدُهُمْ عِنْدَ الإِهْلاَلِ.

(۱۵۱۱٦) حضرت قاسم رحمہ اللہ حج پر بچوں کے ساتھ نکلتے اور ان کو بغیر احرام والوں کے ساتھ الگ کر دیتے۔

(۱۵۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ عُرْوَةُ يَحُجُّ بِصِبْيَانِهِ ، وَيُجَرِّدُهُمْ عِنْدَ الإِحْرَامِ.

(۱۵۱۱۷) حضرت عروہ رحمہ اللہ بچوں کے ساتھ حج کرتے اور احرام کے وقت ان کو علیحدہ کر دیتے۔

(۳٤۹) مَنْ كَانَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

جو حضرات طواف میں حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کرتے ہیں

(۱۵۱۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلاَثًا ، وَمَشَى سَائِرَ ذَلِكَ ، إِلاَّ أَنَّ وَكِيعًا لَمْ يَقُلْ :سَائِرَ ذَلِكَ.

(۱۵۱۱۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک تین بار رمل فرمایا، اور باقی چکروں میں چلے۔ حضرت وکیع کی روایت میں باقی چکروں کا اضافہ نہیں ہے۔

(۱۵۱۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَمَلَ مَا بَيْنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ.

(۱۵۱۱۹) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک طواف میں رمل فرمایا۔

(۱۵۱۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ؛ أَنَّ عُرْوَةَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ.

(۱۵۱۲۰) حضرت عروہ رحمہ اللہ نے حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک رمل فرمایا۔

(۱۵۱۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ.

(۱۵۱۲۱) حضرت مکحول رحمہ اللہ نے بھی رمل فرمایا۔

(۱۵۱۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ :دَخَلْتُ مَعَ الْقَاسِمِ فَرَمَلَ ثَلاَثًا ، وَمَشَى مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ.

(۱۵۱۲۲) حضرت افلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت قاسم رحمہ اللہ کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوا تو آپ نے تین بار رمل فرمایا اور رکنین کے درمیان اپنی چال پر چلے۔

(۱۵۱۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ فِي حَجَّةٍ ، أَوْ عُمْرَةٍ رَمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ ، وَمَشَى أَرْبَعًا ، وَيَقُولُ :هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَفْعَلُ. (بخاری ۱۶۱۷۔ مسلم ۲۳۱)

(۱۵۱۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کے لیے تشریف لاتے تو طواف کے تین چکروں میں رمل فرماتے اور باقی چکروں میں اپنی چال چلتے اور فرماتے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۵۱۲٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ.

(۱۵۱۲۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے حجر اسود سے لے کر حجر اسود کے درمیانی جگہ رمل فرمایا۔

(۱۵۱۲٥) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ ثَلاثًا ، وَمَشَى أَرْبَعًا.

(۱۵۱۲۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے تین چکروں میں رمل فرمایا اور باقی چار چکروں میں اپنی چال پر چلے۔

(۱۵۱۲٦) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَمَلَ مَا بَيْنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ.

(۱۵۱۲۶) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک رمل فرمایا۔

(۱۵۱۲۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ رَمَلَ ثَلاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا.

(۱۵۱۲۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تین چکروں میں رمل فرمایا اور باقی چار چکر اپنی چال پر چلے۔

(۱۵۱۲۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاق ، قَالَ : كُنْتُ أَرْمُلُ الثَّلاثَةَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ، فَأَتَى أَشْيَاخُنَا وَقَالُوا : امْشِ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ ، مِنْهُمْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، وَطَاوُوسٌ ، وَمُجَاهِدٌ ، وَعَطَاءٌ.

(۱۵۱۲۸) حضرت حسن بن مسلم بن یناق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین چکروں میں حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک رمل کیا، پھر میں اپنے شیوخ کے پاس آیا تو انھوں نے فرمایا کہ رکنین کے درمیان اپنی چال پر چلا کرو، شیوخ میں یہ حضرات تھے، حضرت سعید بن جبیر، حضرت طاؤس، حضرت مجاہد، اور حضرت عطاء رحمہم اللہ۔

(۱۵۱۲۹) حدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ.

(۱۵۱۲۹) حضرت طاؤس رحمہ اللہ حجر اسود سے لے کر دوبارہ حجر اسود تک کی درمیانی جگہ میں رمل فرماتے۔

(۱۵۱۳۰) حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ. (مسلم ۸۸۲۔ احمد ۳/ ۳۴۰)

(۱۵۱۳۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے لے کر دوبارہ حجر اسود تک رمل فرمایا۔

(۳۵۰) فِي الرَّجُلِ يَنْفِرُ وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ

کوئی شخص بغیر طواف کے واپس چلا جائے

(۱۵۱۳۱) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالاَ : مَنْ تَرَكَ طَوَافَ الصَّدْرِ فَعَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۵۱۳۱) حضرت ابن جریج ولیٹھیلہ اور حضرت عطاء ولیٹھیلہ فرماتے ہیں کہ جس نے طواف صدر چھوڑا اس پر قربانی لازم ہے۔

(۱۵۱۳۲) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ قَالاَ : كَانَ عُمَرُ يَرُدُّ مَنْ خَرَجَ وَلَمْ يَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ.

(۱۵۱۳۲) حضرت عطاء ولیٹھیلہ اور حضرت طاؤس ولیٹھیلہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شخص کو واپس بھیج دیا کرتے تھے جو طواف وداع نہ کر کے آیا ہوتا تھا۔

(۱۵۱۳۳) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ قَالاَ : مَنْ نَفَرَ وَلَمْ يُوَدِّعْ ، فَعَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۵۱۳۳) حضرت حکم ولیٹھیلہ اور حضرت حماد ولیٹھیلہ فرماتے ہیں کہ جو شخص طواف وداع کے بغیر چلا جائے اس پر دم (قربانی) لازم ہے۔

(۳۵۱) فِي الرَّجُلِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِخِطْمِيٍّ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَهُ

کوئی شخص حلق کروانے سے قبل اپنے سر کو خطمی مٹی سے دھولے

(۱۵۱۳۴) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ أَنْ يَغْسِلَ بِالْخِطْمِيِّ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَهُ.

(۱۵۱۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ جمرات کی رمی کے بعد حلق سے پہلے اگر اپنے سر کو خطمی مٹی سے دھولے۔

(۱۵۱۳۵) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا حَلَّ لَكَ الْحَلْقُ ، فَاغْسِلْ رَأْسَكَ بِمَا شِئْتَ.

(۱۵۱۳۵) حضرت عطاء ولیٹھیلہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کے لیے حلق کروانا حلال ہو گیا ہے تو اپنے سر کو جس مرضی چیز سے دھولو (کوئی حرج نہیں)۔

(۱۵۱۳۶) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَغْسِلَ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ.

(۱۵۱۳۶) حضرت ابو جعفر ولیٹھیلہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں اگر کوئی شخص حلق کروانے سے قبل سر کو دھولے۔

(۱۵۱۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُمْ : أَغْسِلُ رَأْسِي قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ ، إِنْ شَقَّ عَلَيَّ الْحَلْقُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، وَإِنْ شِئْتَ غَسَلْتَهُ بِالْخِطْمِيِّ.

(۱۵۱۳۷) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ، حضرت طاؤس رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ کیا میں حلق کروانے سے قبل اپنا سر دھو سکتا ہوں؟ جب حلق کروانا دشوار ہو رہا ہو؟ ان حضرات نے فرمایا کہ ہاں، اور اگر چاہو تو خطمی مٹی سے بھی دھولو۔

(۱۵۱۳۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَغْسِلَ الرَّجُلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَهُ.

(۱۵۱۳۸) حضرت حسن رحمہ اللہ ناپسند فرماتے تھے کہ محرم شخص حلق کروانے سے قبل سر کو خطمی مٹی سے دھوئے۔

(۱۵۱۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تَغْسِلَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا بِالْخِطْمِيِّ ، يَعْنِي إِذَا أَرَادَتْ أَنْ تُقَصِّرَ.

(۱۵۱۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ ناپسند فرماتے تھے کہ محرمہ خاتون جب بال کٹوانے کا ارادہ کرے تو وہ سر کو خطمی مٹی سے دھوئے۔

(۱۵۱۴۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَهُ ، قَالَ : وَكَانَ عَطَاءٌ يَكْرَهُهُ.

(۱۵۱۴۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حلق کروانے سے قبل سر کو خطمی مٹی سے دھویا کرتے تھے، راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۵۲) فِي رُكُوبِ الْبَدَنَةِ

محرم کا اونٹ پر سوار ہونا

(۱۵۱۴۱) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : أَيَرْكَبُ الرَّجُلُ الْبُدْنَةَ ؟ قَالَ : غَيْرَ مُثْقِلٍ ، قَالَ : فَيَحْلُبُهَا ؟ قَالَ : غَيْرَ مُجْهِدٍ.

(۱۵۱۴۱) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ محرم اونٹ پر سوار ہو سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بغیر بوجھ ڈالے اس پر ہو سکتا ہے، اس شخص نے عرض کیا کہ اس کا دودھ نکال سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بغیر مشقت میں ڈالے نکال سکتا ہے۔

(۱۵۱۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يَرْكَبُ الرَّجُلُ بَدَنَتَهُ بِالْمَعْرُوفِ.

(۱۵۱۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں محرم شخص اونٹ پر اچھے طریقے سے سوار ہو۔

(۱۵۱۴۳) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا احْتَاجَ الرَّجُلُ إِلَى الْبُدْنَةِ فَلْيَرْكَبْهَا.

(۱۵۱۴۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب محرم کو اونٹ پر سوار ہونے کی ضرورت ہو تو اس پر سوار ہو جائے۔

(۱۵۱۴۴) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي الْبُدْنَةِ ، قَالَ : ارْكَبْهَا غَيْرَ قَادِحٍ.

(۱۵۱۴۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بغیر مشقت اور بوجھ ڈالے اس پر سوار ہو جائے۔

(۱۵۱۴۵) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً ، فَقَالَ : ارْكَبْهَا ، قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ ، قَالَ : ارْكَبْهَا.

(۱۵۱۴۵) حضرت حمید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ (ھدی کا) اونٹ ہانک کر لے جا رہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ، اس شخص نے عرض کیا یہ ھدی کا اونٹ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (کوئی بات نہیں) سوار ہو جاؤ۔

(۱۵۱۴۶) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ارْكَبُوا الْهَدْيَ بِالْمَعْرُوفِ ، حَتَّى تَجِدُوا ظَهْرًا. (مسلم ۹۶۱۔ ابوداؤد ۱۷۵۸)

(۱۵۱۴۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ھدی کے جانور پر اچھے طریقے سے سواری کرو یہاں تک کہ تم کوئی اور سواری پالو۔

(۱۵۱۴۷) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى﴾ ، قَالَ : فِي أَلْبَانِهَا وَظُهُورِهَا ، وَفِي أَوْبَارِهَا حَتَّى تُسَمَّى بُدْنًا ، فَإِذَا سُمِّيَتْ بُدْنًا فَمَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ.

(۱۵۱۴۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى﴾ سے مراد اس کا دودھ، اس کی پیٹھ اور اس کی اون ہے، یہاں تک کہ اس کا نام بدنہ رکھا جائے، پس جب اس کا نام بدنہ رکھ دیا جائے تو اس کا محل اور قیام کی جگہ خانہ کعبہ ہے۔

(۱۵۱۴۸) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يَرْكَبُهَا وَيَحْمِلُ عَلَيْهَا.

(۱۵۱۴۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (ھدی پر) سواری کرے اور اس پر بوجھ (سامان وغیرہ) لاد لے۔

(۱۵۱۴۹) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : ارْكَبْهَا ، قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ ، قَالَ : ارْكَبْهَا غَيْرَ مَفْدُوحَةٍ.

(۱۵۱۴۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا، اس نے عرض کیا کہ یہ ھدی کا جانور ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ بغیر مشقت میں ڈالے سوار ہو جا۔

(۱۵۱۵۰) حدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ فِي الْبَدَنَةِ ، قَالَ :إِذَا احْتَاجَ إِلَيْهَا سَائِقُهَا رَكِبَهَا غَيْرَ فَادِحٍ ، وَيَشْرَبُ فَضْلَ رَيِّ وَلَدِهَا.

(۱۵۱۵۰) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب اس پر سواری کی حاجت ہوتو بغیر مشقت میں ڈالے اس پر سواری کرلو، اور اس کے بچے سے بچا ہوا جو دودھ ہو اس کو پی لو۔

(۱۵۱۵۱) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْبَدَنَةِ إِنْ احْتَجْتَ إِلَى ظَهْرِهَا رَكِبْتَ ، وَحَمَلْتَ عَلَيْهَا بِالْمَعْرُوفِ.

(۱۵۱۵۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب ھدی کے جانور پر سواری کرنے کی ضرورت ہوتو اس پر سواری کرلو اور اس پر اچھے طریقہ سے بوجھ اٹھاؤ۔

(۱۵۱۵۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً ، فَقَالَ :ارْكَبْهَا ، قَالَ :إِنَّهَا بَدَنَةٌ ، قَالَ :وَإِنْ كَانَتْ بَدَنَةً.

(بخاری ۱۶۸۹۔ ابو داؤد ۱۷۵۷)

(۱۵۱۵۲) حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو ھدی کا جانور ہانک کر لے جا رہا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس شخص نے عرض کیا کہ یہ ھدی کا جانور ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ ھدی کا جانور ہے (پھر بھی) سوار ہو جاؤ۔

(۱۵۱۵۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً ، أَوْ هَدِيَّةً ، فَقَالَ :ارْكَبْهَا ، قَالَ :إِنَّهَا بَدَنَةٌ ، أَوْ هَدِيَّةٌ ، قَالَ :وَإِنْ كَانَتْ.

(مسلم ۳۷۴۔ احمد ۳/ ۱۶۷)

(۱۵۱۵۳) حضرت انس سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۵۱٥٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَجْلاَنَ مَوْلَى الْمُشْمَعِلِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً ، فَقَالَ :ارْكَبْهَا ، قَالَ :إِنَّهَا بَدَنَةٌ ، قَالَ ارْكَبْهَا وَيْحَكَ ، أَوْ وَيْلَكَ.

(۱۵۱۵۴) حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو ھدی کا جانور ہانک کر لے جا رہا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، اس شخص نے عرض کیا کہ یہ ھدی کا جانور ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے سوار ہو جا۔

(۱۵۱۵۵) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ .(ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:إِنِ احْتَاجَ إِلَى اللَّبَنِ شَرِبَ، وَإِنِ احْتَاجَ إِلَى الرُّكُوبِ رَكِبَ، وَإِنِ احْتَاجَ إِلَى الصُّوفِ أَخَذَ.

(۱۵۱۵۵) حضرت مجاہد ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ھدی کے جانور کے دودھ کی ضرورت پڑے تو استعمال کرے، جب اس پر سواری کی ضرورت ہو تو سوار ہو جائے اور جب اس کے اون کی ضرورت ہو تو اس کا اون اتار لے۔

(۱۵۱۵۶) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُمْ أَنْ يَرْكَبُوهَا ، إِذَا احْتَاجُوا إِلَيْهَا.

(۱۵۱۵۶) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اجازت دی ہے کہ اگر ھدی کے جانور پر سوار ہونے کی ضرورت پڑے تو اس پر سوار ہو جاؤ۔

(۱۵۱۵۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ تَرْكَبِ الْبَدَنَةَ ، وَلاَ تَحْمِلْ عَلَيْهَا إِلاَّ مِنْ أَمْرٍ لاَ تَجِدُ مِنْهُ بُدًّا ، وَلاَ تَشْرَبْ مِنْ لَبَنِهَا إِلاَّ أَنْ تُرْمِلَ.

(۱۵۱۵۷) حضرت عامر ارشاد فرماتے ہیں کہ ھدی کے اونٹ پر سوار نہ ہو اور نہ ہی اس پر بوجھ لادو مگر یہ کہ بہت مجبوری ہو جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو، اور اس کا دودھ مت استعمال کر ہاں اگر تیرا زادِ راہ ختم ہو جائے تو پھر اجازت ہے۔

(۱۵۱۵۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَعْتِقُ أَمَتَهُ وَيَتَزَوَّجُهَا ، قَالَ : هُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ.

(۱۵۱۵۸) حضرت عبداللہ نے اس شخص کے متعلق ارشاد فرمایا جس نے اپنی باندی کو آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لی کہ وہ اس شخص کی طرح ہے جو اپنے ھدی کے اونٹ پر سواری کرے۔

(۱۵۱۵۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ارْكَبْهَا.

(بخاری ۱۶۹۰۔ احمد ۳/ ۲۳۱)

(۱۵۱۵۹) حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔

(۱۵۱۶۰) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الرَّجُلِ يَعْتِقُ أَمَتَهُ ، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا ؟ قَالَ: هُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ.

(۱۵۱۶۰) حضرت ابن عمر سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی باندی کو آزاد کر کے پھر اس کے ساتھ شادی کر لے؟ فرمایا کہ یہ اس شخص کی طرح ہے جو اپنے ھدی کے اونٹ پر سواری کرے۔

(۲۵۳) فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ

طواف سے قبل اگر کوئی شخص بیوی سے صحبت کرے

(۱۵۱۶۱) حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ ، قَالَ :عَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۵۱۶۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص طواف سے قبل اپنی بیوی سے صحبت کرے تو اس پر دم لازم ہے۔

(١٥١٦٢) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :إِذَا وَاقَعَ قَبْلَ أَنْ يَزُورَ فَعَلَيْهِ بَدَنَةٌ.

(۱۵۱۶۲) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر طواف سے قبل صحبت کر لے تو اس پر اونٹ لازم ہے۔

(١٥١٦٣) حدَّثَنَا سَلاَّمٌ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلاَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ وَقَعَ عَلَى أَهْلِهِ ، قَالاَ :عَلَيْهِ بَدَنَةٌ ، وَتَمَّ حَجُّهُ.

(۱۵۱۶۳) حضرت مجاہد اور حضرت عطاء رحمہما اللہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو تمام مناسک حج ادا کرنے کے بعد طواف سے قبل اپنی بیوی سے صحبت کرے تو اس پر اونٹ لازم ہے اور اس کا حج مکمل ہو گیا۔

(١٥١٦٤) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ :إِذَا وَاقَعَ قَبْلَ أَنْ يَزُورَ، فَعَلَيْهِ بَدَنَةٌ، وَالْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

(۱۵۱۶۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص طواف سے قبل بیوی سے صحبت کر لے تو اس پر اونٹ کی قربانی لازم ہے اور آئندہ سال حج کی قضا۔

(١٥١٦٥) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَسَلاَّمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ :يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، رَجُلٌ جَاهِلٌ بِالسُّنَّةِ ، بَعِيدُ الشُّقَّةِ ، قَلِيلُ ذَاتِ الْيَدِ ، قَضَيْتُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، غَيْرَ أَنِّي لَمْ أَزُرِ الْبَيْتَ حَتَّى وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي ، فَقَالَ :بَدَنَةٌ ، وَحَجٌّ مِنْ قَابِلٍ ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ :بَدَنَةٌ ، وَحَجٌّ مِنْ قَابِلٍ.

(۱۵۱۶۵) ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ! آدمی جو کہ سنت سے ناواقف، گھر بار سے دور اور جو توشہ اس کے پاس ہے وہ بھی تھوڑا ہے، میں نے مناسک حج تمام ادا کرنے کے بعد طواف سے قبل اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تجھ پر اونٹ لازم ہے اور آئندہ سال حج کی قضا، اس شخص نے تین بار اپنی بات کو دہرایا اور آپ رضی اللہ عنہ نے تینوں بار یہی جواب دیا۔

(١٥١٦٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ ، قَالَ :عَلَيْهِ بَدَنَةٌ.

(۱۵۱۶۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں جو طواف سے قبل اپنی بیوی سے صحبت کر لے کہ اس پر اونٹ کی قربانی لازم ہے۔

(١٥١٦٧) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ

عَلَى امْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ ؟ قَالَ : عَلَيْهِ وَعَلَى امْرَأَتِهِ بَدَنَةٌ.

(۱۵۱۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص طواف سے قبل اپنی بیوی سے صحبت کرے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس پر اور اس کی بیوی پر اونٹ لازم ہے۔

(۱۵۱۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : إِذَا وَاقَعَ قَبْلَ أَنْ يَزُورَ ، فَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

(۱۵۱۶۸) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طواف سے قبل اگر بیوی سے صحبت کرے تو اس پر آئندہ سال حج کی قضا ہے۔

(۱۵۱۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : عَلَيْهِ الْحَجُّ ، وَيُهْدِي.

(۱۵۱۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ اس پر حج اور ھدی لازم ہے۔

(۱۵۱۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي نَاجِيَةَ عَلَى ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، فَقَالَ : رَجُلٌ قَضَى الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ وَقَعَ عَلَى أَهْلِهِ قَبْلَ أَنْ يَزُورَ ، قَالَ : عَلَيْهِ بَدَنَةٌ ، وَمَا قَالَ : عَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

(۱۵۱۷۰) حضرت یحییٰ بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اور بنی ناجیہ کا ایک شخص حضرت ابن الحنفیہ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک شخص نے حج کے تمام مناسک ادا کر لیے ہیں، پھر یوم النحر میں طواف سے قبل اپنی بیوی سے صحبت کر لی، فرمایا اس پر اونٹ لازم ہے، اور یہ نہیں فرمایا کہ اس پر آئندہ سال حج کی قضا ہے۔

(۱۵۱۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ فِي الْمُحْرِمِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ ، قَالَ : يُتِمَّانِ حَجَّهُمَا ، وَيُهْرِيقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا دَمًا ، وَعَلَيْهِمَا الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

(۱۵۱۷۱) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر محرم طواف سے قبل اپنی بیوی سے صحبت کر لے تو مناسک حج کو پورا کریں اور وہ دونوں دم ادا کریں گے اور ان پر آئندہ سال حج ہے۔

(۱۵۱۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُهْرِيقُ دَمًا ، وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

(۱۵۱۷۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر دم لازم ہے اور آئندہ سال حج کرے گا۔

(۱۵۱۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَارِقِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : عَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ ، قُلْتُ : وَإِنْ حَجَّ مِنْ عُمَانَ ؟ قَالَ : وَإِنْ حَجَّ مِنْ عُمَانَ.

(۱۵۱۷۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسے شخص پر آئندہ سال حج ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اگرچہ وہ عمان (دور) سے حج کرنے آیا ہوا ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ وہ عمان سے آیا ہو۔

(۱۵۱۷۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ ، قَالاَ : عَلَيْهِ بَدَنَةٌ.

(۱۵۱۷۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی طواف سے قبل اپنی بیوی سے صحبت کر لے تو اس پر اونٹ لازم ہے۔

(١٥١٧٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :جَزُورٌ ، وَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ.

(۱۵۱۷۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر اونٹ لازم ہے اور اس کا حج مکمل ہو گیا ہے۔

(٣٥٤) فِي الْمُحْرِمِ يَحُكُّ رَأْسَهُ

محرم کا سر میں کھجلی (خارش) کرنا

(١٥١٧٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ تُقْمِلْ وَأَنْتَ مُحْرِمٌ.

(۱۵۱۷۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اپنے سر میں جوئیں مت پڑنے دے اس حال میں کہ تو محرم ہے، (سر کو کھجانا محرم کے لیے جائز ہے)۔

(١٥١٧٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :يَحُكُّ رَأْسَهُ بِبَطْنِ أَنَامِلِهِ.

(۱۵۱۷۷) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم انگلیوں کے اندر والے حصہ سے کھجلی کرے گا۔

(١٥١٧٨) حدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَحُكَّ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ حَكًّا رَفِيقًا.

(۱۵۱۷۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر محرم آہستہ سے کھجلی کرے تو کوئی حرج نہیں۔

(١٥١٧٩) حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُون ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سَأَلَنِي رَجُلٌ : أَحُكُّ رَأْسِي وَأَنَا مُحْرِمٌ ؟ قَالَ :إِنْ شِئْتَ ، قَالَ :إِنِّي حَكَكْتُهُ فَوَقَعَتْ مِنْهُ قَمْلَةٌ ، فَطَلَبْتُهَا فَلَمْ أَجِدْهَا ، قَالَ : ضَالَّةٌ لاَ تُوجَدُ.

(۱۵۱۷۹) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ میں حالت احرام میں اپنے سر کو کھجلا سکتا ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں اگر تو چاہے، اس نے عرض کیا کہ میں نے سر کو کھجلایا تو اس میں ایک جوں گری پھر میں نے دوبارہ اس کو تلاش کیا تو نہ پایا، آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ بھاگنے والی ہے تو اس کو نہ پائے گا۔

(١٥١٨٠) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لاِبْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ فِي الْحَجِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ :أَحُكُّ رَأْسِي وَأَنَا مُحْرِمٌ ؟ فَجَمَعَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَدَيْهِ جَمِيعًا ، فَحَكَّ بِهِمَا رَأْسَهُ ، وَقَالَ :أَمَّا أَنَا فَأَقُولُ هَكَذَا ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ :أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ قَمْلَةً ؟ فَقَالَ :بَعُدْتَ ، وَمَا الْقَمْلَةُ مَانِعَتِي مِنْ حَكِّ رَأْسِي ، وَمَا نُهِيتُمْ إِلاَّ عَنِ الصَّيْدِ.

(۱۵۱۸۰) ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا اس حال میں کہ آپ حج کے احرام میں تھے کہ میں حالت احرام

میں سر کو کھجلا سکتا ہوں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کیا اور ان کے ساتھ سر کو کھجلایا اور فرمایا کہ میں تو بہر حال یہی کہتا ہوں، اس شخص نے عرض کیا کہ اگر آپ کوئی جوں مار دیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیرے لیے دوری ہے جوں تو میرے سر کے کھجلانے میں رکاوٹ نہیں ہے، اور بیشک تم لوگوں کو حج میں صرف شکار کرنے سے روکا گیا ہے۔

(۱۵۱۸۱) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ : بِبَطْنِ أَنَامِلِهِ ، يَقُولُ فِي حَكِّ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ ، قَالَ : وَأَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عُمَرَ يَحُكُّ حَكًّا.

(۱۵۱۸۱) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انگلیوں کے اندرونی حصہ سے محرم سر کو کھجلائے گا، اور فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتلایا جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھجلاتے ہوئے دیکھا۔

(۱۵۱۸۲) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمُحْرِمِ يَحُكُّ رَأْسَهُ ، قَالَ : نَعَمْ ، يَحُكُّهُ بِأَنَامِلِهِ.

(۱۵۱۸۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ محرم سر کو کھجلا سکتا ہے، فرمایا کہ جی ہاں انگلیوں کے پوروں ساتھ۔

(۱۵۱۸۳) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : سَمِعْتَ إِبْرَاهِيمَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَحُكَّ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۵۱۸۳) حضرت ابراہیم بن مہاجر رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے یہ بات سنی تھی کہ محرم اگر سر کو کھجلا لے تو کوئی حرج نہیں ہے؟ فرمایا ہاں۔

(۱۵۱۸٤) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَحُكُّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَتَفَطَّنْتُ فَإِذَا هُوَ يَحُكُّهُ بِأَنَامِلِهِ.

(۱۵۱۸۴) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ حالت احرام میں سر کو کھجلا رہے تھے، پھر میں نے غور سے گھور کر دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ اپنی انگلیوں سے کھجلا رہے تھے۔

(۱۵۱۸٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَحُكَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۵۱۸۵) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں اگر محرم سر کو کھجلا لے۔

(۱۵۱۸٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يَحُكُّهُ حَكًّا خَفِيفًا.

(۱۵۱۸۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم سر کو آہستہ آہستہ کھجلائے گا۔

(۳۵۵) فِي الرَّجُلِ يَحْلِقُ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ

کوئی شخص ذبح سے پہلے حلق کروا دے

(۱۵۱۸۷) حدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ صَدَقَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ فِي رَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَنْحَرَ ،

قَالَ: عَلَيْهِ الْفِدْيَةُ ، قَالَ: فَسَأَلْتُ مُجَاهِدًا ، وَطَاوُوسًا ؟ فَقَالاَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۱۵۱۸۷) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص قربانی کرنے سے پہلے حلق کروادے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس پر فدیہ ہے۔ راوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے دریافت کیا؟ ان حضرات نے فرمایا اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

(۱۵۱۸۸) حدَّثَنَا سَلاَّمٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَنْ قَدَّمَ شَيْئًا مِنْ حَجِّهِ ، أَوْ أَخَّرَهُ ، فَلْيُهْرِقْ لِذَلِكَ دَمًا.

(۱۵۱۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص حج کے کسی رکن کو (اپنے وقت سے) آگے کردے یا پیچھے کردے تو اس پر دم لازم ہے۔

(۱۵۱۸۹) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: مَنْ قَدَّمَ مِنْ حَجِّهِ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ ، أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ ، فَعَلَيْهِ دَمٌ يُهْرِيقُهُ.

(۱۵۱۸۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حج میں کسی رکن کو مقدم کردے یا قربانی سے پہلے حلق کرے تو اس پر دم لازم ہے۔

(۱۵۱۹۰) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: إِذَا حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ ، أَهْرَاقَ لِذَلِكَ دَمًا ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَلاَ تَحْلِقُوا رُؤُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْىُ مَحِلَّهُ﴾.

(۱۵۱۹۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر قربانی سے پہلے حلق کروادیا تو اس پر دم لازم ہے، پھر آپ رحمہ اللہ نے سورۂ بقرہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ: ﴿وَ لَا تَحْلِقُوْا رُءُ وْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْىُ مَحِلَّهٗ﴾.

(۱۵۱۹۱) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: مَنْ أَحْدَثَ فِي حَجِّهِ شَيْئًا لاَ يَنْبَغِي ، ذَبَحَ لِذَلِكَ ذَبِيحَةً.

(۱۵۱۹۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا جو شخص حج میں کوئی نیا کام کردے جو حج کے لیے مناسب نہ ہو تو اس پر اس کو قربانی کرنا ہوگی۔

(۱۵۱۹۲) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَدَّمَ مِنْ حَجِّهِ شَيْئًا مَكَانَ شَيْءٍ ، فَلاَ حَرَجَ.

(۱۵۱۹۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص حج میں کسی رکن کی جگہ کوئی دوسرا رکن مقدم کردے تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۱۹۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَهُ.

(ابو داؤد ۱۹۳۲۔ احمد ۳/ ۳۲۶)

(۱۵۱۹۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۵۱۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ؛ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ ؟ قَالَ :فَاذْبَحْ وَلاَ حَرَجَ ، قَالَ :ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ ؟ قَالَ :ارْمِ وَلاَ حَرَجَ. (بخاری ۸۳۔ ترمذی ۹۱۶)

(۱۵۱۹۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں قربانی سے پہلے حلق کروالیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کرلو کوئی حرج نہیں، (دوسرے نے عرض کیا کہ) میں نے رمی سے پہلے قربانی کرلی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمی کرلو کوئی حرج والی بات نہیں۔

(۱۵۱۹٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَاهُ ، فَقَالَ :أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ، قَالَ :فَاحْلِقْ ، أَوْ قَصِّرْ وَلاَ حَرَجَ. (ترمذی ۸۸۵۔ احمد ۱/ ۷۶)

(۱۵۱۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے حلق سے پہلے طواف افاضہ کرلیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (اب) حلق یا قصر کروالے کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۱۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ ؟ قَالَ :لاَ حَرَجَ ، وَقَالَ :حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ ؟ قَالَ :لاَ حَرَجَ.

(بخاری ۱۷۳۵۔ ابو داؤد ۱۹۷۲)

(۱۵۱۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں نے شام ہونے کے بعد رمی کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حرج نہیں، اس نے عرض کیا کہ قربانی سے پہلے حلق کروادیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۱۹۷) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ ؟ قَالَ :لاَ حَرَجَ. (ابو داؤد ۲۰۰۸)

(۱۵۱۹۷) حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے قربانی سے پہلے حلق کروادیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۱۹۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَذْبَحُ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ ؟ فَقَالَ :لاَ حَرَجَ. (بخاری ۱۷۳۴۔ مسلم ۹۵۰)

(۱۵۱۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۵۱۹۹) حدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ التَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فِي الْحَجِّ ؟ فَقَالَ :لاَ حَرَجَ. (نسائی ۴۱۰۵۔ احمد ۳/ ۳۸۵)

(۱۵۱۹۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے حج میں رکن آگے پیچھے کرنے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(۳۵٦) فِي الاِسْتِرَاحَةِ فِي الطَّوَافِ

دوران طواف کچھ دیر استراحت (آرام) کرنا

(۱۵۲۰۰) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ طَافَ بِالْبَيْتِ ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ ، ثُمَّ قَعَدَ يَسْتَرِيحُ ، وَغُلاَمٌ لَهُ يُرَوِّحُ عَلَيْنَا ، ثُمَّ قَامَ فَبَنَى عَلَى طَوَافِهِ.

(۱۵۲۰۰) حضرت جمیل بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے طواف کے تین چکر لگائے پھر آرام کے لیے بیٹھ گئے، آپ رضی اللہ عنہ کا غلام ہمیں پنکھے سے ہوا دے رہا تھا، پھر آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اپنے طواف کے چکر مکمل کیے۔

(۱۵۲۰۱) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَسْتَرِيحُ فِي الطَّوَافِ فَأَجْلِسُ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۱۵۲۰۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ کیا طواف میں آرام کے لیے بیٹھ سکتا ہوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہاں۔

(۱۵۲۰۲) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَسْتَرِيحَ الرَّجُلُ فِي سَعْيِهِ ، إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنْ حَصْرٍ.

(۱۵۲۰۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ اگر کوئی شخص سارے چکر اکٹھے لگانے سے عاجز آجائے تو وہ صفا ومروہ کی سعی کے دوران آرام کرسکتا ہے۔

(۱۵۲۰۳) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَرِيحَ الرَّجُلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۵۲۰۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ صفا ومروہ کی سعی میں آرام کیا جائے۔

(۱۵۲۰۴) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْوَاسِطِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَسْتَرِيحُ بَيْنَهُمَا ، فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ ، فَكَرِهَهُ.

(۱۵۲۰۴) حضرت ابو العالیہ الواسطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ کو صفا ومروہ کی سعی کے دوران آرام کرتے

ہوئے دیکھا، پھر میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۳۵۷) فِي التَّعْرِيفِ بِالْبُدْنِ

ھدی کے جانور کو وقوف عرفہ کرانا یعنی مقام عرفات میں لے کر جانا

(۱۵۲۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : عَرَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُدْنِ الَّتِي كَانَ أَهْدَى.

(۱۵۲۰۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ھدی کے جانور کو نشان لگائے۔

(۱۵۲۰۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ هَدْيَ إلاَّ مَا قُلِّدَ وَأُشْعِرَ ، وَوُقِفَ بِهِ بِعَرَفَةَ.

(۱۵۲۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ھدی نہیں ہے مگر جس کو قلادہ ڈالا جائے اس کا شعار کیا جائے اور اس کو عرفہ میں ٹھہرایا جائے۔

(۱۵۲۰۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : حَجَجْتُ مَعَ الأَسْوَدِ وَمَعَهُ هَدْيٌ كَثِيرٌ ، فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا ؟ فَرَأَيْتُهُ خَلَّفَهُ بِمِنًى لَمْ يُعَرِّف بِهِ.

(۱۵۲۰۷) حضرت عبد الرحمن بن الاسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود رحمہ اللہ کے ساتھ حج کیا اور آپ کے ساتھ بہت سے ھدی کے جانور تھے، پھر آپ رحمہ اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت فرمایا؟ میں نے ان کو دیکھا کہ انھوں نے ھدی کے جانور منیٰ میں ہی چھوڑ دیئے ان کو عرفہ نہ لے کر آئے۔

(۱۵۲۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ يَسُوقُ بَدَنَتَهُ إِلَى الْمَوْقِفِ.

(۱۵۲۰۸) حضرت افلح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ رحمہ اللہ ھدی کے جانور کو عرفہ کی طرف ہانک رہے ہیں۔

(۱۵۲۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ ، فَسَأَلَهَا : أَيُعَرَّفُ بِالْبُدْنَةِ ؟ قَالَ : فَقَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ : فَقَالَ : أَتُشْعَرُ ؟ قَالَ : فَقَالَتْ : إِنْ شِئْتَ ، إِنَّمَا أُشْعِرَتْ لِيُعْلَمَ أَنَّهَا بَدَنَةٌ.

(۱۵۲۰۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا ھدی کے اونٹ کو نشان لگائیں گے؟ راوی نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہاں، آپ رحمہ اللہ نے پھر دریافت کیا کہ اس کا شعار کیا جائے گا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر چاہو تو کر سکتے ہیں، بیشک شعار کیا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ ھدی کا اونٹ ہے۔

(۱۵۲۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ أَبِي مَعْرُوفٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ شَاءَ عَرَّفَ ، وَمَنْ شَاءَ

لَمْ يُعَرِّفْ ، إِنَّمَا كَانُوا يُعَرِّفُونَ مَخَافَةَ السَّرِقِ.

(۱۵۲۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو چاہے نشان لگا لے اور جو چاہے نہ لگائے، بیشک لوگ ھدی کے جانور کو چوری ہو جانے کے خوف سے نشان لگاتے ہیں۔

(۱۵۲۱۱) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ تَرَكَ بَدَنَتَهُ بِمِنًى فَلَمْ يُعَرِّفْ بِهَا ، قَالَ : يُجْزِئُهُ ، وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يُعَرِّفَ بِهَا.

(۱۵۲۱۱) حضرت حسن رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو ھدی کے اونٹ کو منیٰ میں چھوڑ دے اور ان کو نشان زدہ نہ کرے (یا عرفہ لے کر نہ آئے) تو اس کے لیے کافی ہے، لیکن آپ رحمہ اللہ نشان لگانے کو (عرفہ میں لانے کو) پسند کرتے تھے۔

(۱۵۲۱۲) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : بَعَثَ مَعِي عَبْدُ اللهِ بِهَدْيِهِ ، فَقَالَ : إِذَا كَانَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَعَرِّفْ بِهِ.

(۱۵۲۱۲) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ھدی کا جانور میرے ساتھ بھیجا اور فرمایا کہ اگر عرفہ کی شام کو پہنچو تو اس کو عرفہ لے کر جانا۔

(۱۵۲۱۳) حدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : مَنْ أَهْدَى هَدْيًا فَكَانَ مَعَهُ عَرَّفَ بِهِ.

(۱۵۲۱۳) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو ھدی بھیجے اور وہ اس کے ساتھ ہو تو اس کو عرفہ لے کر جائے۔

(۳۵۸) فِي الرَّجُلِ يُهِلُّ بِالْحَجِّ ، وَيُرِيدُ أَنْ يَضُمَّ إِلَيْهِ عُمْرَةً

جو شخص حج کا احرام باندھے پھر عمرہ کو بھی اس کے ساتھ ملانے کا ارادہ کر لے

(۱۵۲۱٤) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : أَحْرَمَ ابْنُ عُمَرَ بِعُمْرَةٍ ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ : مَا الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ إِلاَّ سَوَاءٌ ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَهَا حَجَّةً.

(۱۵۲۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرہ کا احرام باندھا پھر کچھ دیر چلے اور فرمایا: حج اور عمرہ دونوں برابر ہیں، تم لوگ گواہ رہو کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی واجب کر لیا ہے۔

(۱۵۲۱۵) حدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ لَهُ رَجُلٌ : إِنِّي جَرَّدْتُ الْحَجَّ ، أَفَأَضُمُّ إِلَيْهِ عُمْرَةً ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَاذْبَحْ كَبْشًا.

(۱۵۲۱۵) ایک شخص نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میں نے حج کے لیے احرام باندھا ہے کیا میں اس کے ساتھ عمرہ کو بھی ملا لوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں اور بکری ذبح کر لو۔

(۱۵۲۱٦) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُضِيفُ الْحَجَّ إِلَى الْعُمْرَةِ ، وَلاَ

يُضِيفُ الْعُمْرَةَ إِلَى الْحَجِّ.

(۱۵۲۱۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حج کو عمرہ کی طرف پھیرا جائے گا لیکن عمرہ کو حج کی طرف نہیں پھیرا جائے گا۔

(۱۵۲۱۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، أَوْ أَحَدِهِمَا ؛ فِي رَجُلٍ أَهَلَّ بِالْحَجِّ ، قَالاَ :إِنْ شَاءَ جَعَلَ مَعَهُ عُمْرَةً ، فَكَانَ قَارِنًا ، وَأَهْدَى هَدْيًا.

(۱۵۲۱۷) حضرت مجاہد اور حضرت طاؤس اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حج کا احرام باندھے اگر چاہے تو ساتھ عمرے کو ملالے اور قارن بن جائے اور ھدی بھیج دے۔

(۳۵۹) فِيمَا يُسْتَلَمُ مِنَ الأَرْكَانِ

کن ارکان کا استلام کیا جائے گا

(۱۵۲۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، وَعَطَاءٍ ، وَنَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اسْتَلَمَ الْحَجَرَ الأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ ، وَلَمْ يَسْتَلِمْ غَيْرَهُمَا مِنَ الأَرْكَانِ. (طبرانی ۱۲)

(۱۵۲۱۸) حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام فرمایا اور اس کے علاوہ کسی رکن کا استلام نہ فرمایا۔

(۱۵۲۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :أَدْرَكْتُ مَشْيَخَتَنَا ؛ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَجَابِرًا ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، وَعُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ ، لاَ يَسْتَلِمُونَ إِلاَّ الْحَجَرَ الأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ ، لاَ يَسْتَلِمُونَ غَيْرَهُمَا مِنَ الأَرْكَانِ.

(۱۵۲۱۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے مشائخ میں سے حضرت ابن عباس، حضرت جابر، حضرت ابوھریرہ، حضرت عبید بن عمیر کو پایا کہ وہ حجر اسود اور رکن (یمانی) کا استلام فرماتے اس کے علاوہ کسی رکن کا استلام نہ کرے۔

(۱۵۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ :رَأَيْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ يَسْتَلِمُ أَرْكَانَ الْبَيْتِ كُلَّهَا.

(۱۵۲۲۰) حضرت ابراہیم بن عبد الاعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ کو دیکھا آپ نے بیت اللہ کے تمام ارکان کا استلام کیا۔

(۱۵۲۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ :لَمَّا أَنْ حَجَّ عُمَرُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ ، وَكَانَ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ يَسْتَلِمُ الأَرْكَانَ كُلَّهَا ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :يَا يَعْلَى ، مَا تَفْعَلُ ؟ قَالَ :أَسْتَلِمُهَا كُلَّهَا، لأَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ يُهْجَرُ ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ :أَمَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ

يَسْتَلِمْ مِنْهَا إِلاَّ الْحَجَرَ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَمَا لَكَ بِهِ أُسْوَةٌ ؟ قَالَ : بَلَى. (طبرانی ۵۰۴۹)

(۱۵۲۲۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو حجر اسود کا استلام کیا، اور حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ نے تمام ارکان کا استلام کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے یعلی! یہ آپ نے کیا کیا؟ حضرت یعلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے تمام ارکان کا استلام کیا ہے کیونکہ خانہ کعبہ کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کو (بغیر استلام کے) چھوڑا جائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے نہیں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حجر اسود کا استلام کیا تھا؟ حضرت یعلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو کیا آپ کے لیے اس میں نمونہ نہیں ہے؟ حضرت یعلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں۔

(۱۵۲۲۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ قَلَّ مَا يَتْرُكُ الْحَجَرَ الأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ ، إِلاَّ اسْتَلَمَهُمَا فِي الْوِتْرِ مِنْ طَوَافِهِ.

(۱۵۲۲۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ طواف کے طاق چکروں میں بہت کم ہی ایسا ہوتا کہ حجر اسود اور رکن یمانی کے استلام کو چھوڑتے۔

(۱۵۲۲۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الرُّكْنَانِ اللَّذَانِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ لاَ يُسْتَلَمَانِ.

(۱۵۲۲۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حجر اسود کے ساتھ جو دو رکن ہیں ان کا استلام نہیں کیا جائے گا۔

(۱۵۲۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ رَأَى مُعَاوِيَةَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَاسْتَلَمَ الأَرْكَانَ كُلَّهَا ، وَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْهُ شَيْءٌ مَهْجُورٌ.

(۱۵۲۲۴) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور تمام ارکان کا استلام فرمایا اور فرمایا کہ اس میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جس کو چھوڑا جائے۔

(۱۵۲۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ الزُّبَيْرِ فَعَلَهُ ، وَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْهُ شَيْءٌ مَهْجُورٌ.

(۱۵۲۲۵) حضرت عباد رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی بھی چیز چھوڑنے والی نہیں ہے۔

(۱۵۲۲٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : لاَ يُتَّقَى مِنَ الْبَيْتِ شَيْءٌ.

(۱۵۲۲۶) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کی کوئی بھی چیز بغیر استلام کے نہیں چھوڑی جائے گی۔

(۱۵۲۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَلِمُ الأَرْكَانَ كُلَّهَا ، يَخْتِمُ بِهَا ، وَيَلْزَقُ

بَطْنَهُ وَظَهْرَهُ وَجَنْبَيْهِ بِالْبَيْتِ.

(۱۵۲۲۷) حضرت عروہ ؒ تمام ارکان کا استلام کرتے تھے اور اس پر طواف کو مکمل کرتے، اور اپنے پیٹ اور پیٹھ کو اور اپنے پہلوؤں کو خانہ کعبہ کے ساتھ چمٹاتے اور لگاتے۔

(۳۶۰) مَنْ كَانَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ، ثُمَّ يَطُوفُ

جو حضرات رکن کا استلام کرتے ہیں پھر طواف کرتے ہیں

(۱۵۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ؛ أَنَّهُ رَجَعَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ، يَعْنِي بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ.

(۱۵۲۲۸) حضرت عبد اللہ ؓ دو رکعتیں ادا کرنے کے بعد حجر اسود کی طرف گئے اور اس کا استلام کیا۔

(۱۵۲۲۹) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ ثَلَاثًا، وَمَشَى أَرْبَعًا، ثُمَّ أَتَى مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ.

(۱۵۲۲۹) حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے طواف کے تین چکروں میں رمل فرمایا اور باقی چار چکر اپنی چال پر چلے پھر آپ مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور قرآن پاک کی آیت ﴿وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی﴾ کی تلاوت فرمائی اور مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھ کر (نماز پڑھی) رکن پر تشریف لائے اور اس کا استلام فرمایا۔

(۱۵۲۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ رَجَعَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ، أَوِ اسْتَقْبَلَهُ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا.

(۱۵۲۳۰) حضرت ابن عمر ؓ جب دو رکعتیں ادا فرما لیتے تو حجر اسود پر تشریف لاتے اور اس کا استلام فرماتے، یا سامنے ہو جاتے، پھر تکبیر کہتے اور صفا کی طرف نکل جاتے۔

(۱۵۲۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَفْلَحَ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

(۱۵۲۳۱) حضرت افلح ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم ؒ کو دیکھا وہ بھی اسی طرح کرتے۔

(۱۵۲۳۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: إِذَا أَتَيْتَ الْبَيْتَ فَاسْتَلِمِ الْحَجَرَ إِنْ قَدَرْتَ عَلَيْهِ، وَذَكَرْتَ اللَّهَ، وَصَلَّيْتَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تُصَلِّي عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ تَمْضِي تُجَاهَ وَجْهِكَ فَتَسْتَلِمُ الْحَجَرَ، وَإِلَّا فَاسْتَقْبِلْهُ وَذَكَرْتَ اللَّهَ، ثُمَّ تَخْرُجُ إِلَى الصَّفَا.

(۱۵۲۳۲) حضرت ضحاک ؒ فرماتے ہیں کہ جب بیت اللہ آؤ تو پہلے حجر اسود کا استلام کرو اگر اس پر قادر ہو اور اللہ کا ذکر کرو

اور نبی پاک پر درود بھیجو پھر مقام ابراہیم پر دو رکعتیں ادا کرو یا جو اللہ تعالیٰ چاہے (توفیق دے) پھر اپنے چہرہ کو پھیرو اور حجر اسود کا استلام کرو گرنہ اس کے سامنے آ جاؤ اور اللہ کا ذکر کرو اور پھر صفا کی طرف نکل جاؤ۔

(۱۵۲۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَعُودُ إِلَى الْحَجَرِ فَيَسْتَلِمُهُ ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّفَا.

(۱۵۲۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کی طرف لوٹتے اور اس کا استلام کرتے پھر صفا کی طرف نکلتے۔

(۱۵۲۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَارَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا طَافَ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ ، ثُمَّ عَادَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا.

(۱۵۲۳۴) حضرت محمد بن عبداللہ بن ابو سارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ رحمہ اللہ نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر مقام پر دو رکعتیں ادا کیں پھر حجر اسود پر واپس آئے اور اس کا استلام کیا اور پھر صفا کی طرف نکلے۔

(۱۵۲۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ شِئْتَ فَارْجِعْ إِلَى الْحَجَرِ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ ، وَإِنْ شِئْتَ فَلاَ تَرْجِعْ إِلَيْهِ.

(۱۵۲۳۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو دو رکعتیں ادا کرنے کے بعد دوبارہ حجر اسود پر آ جاؤ اور اگر چاہو تو واپس نہ آؤ۔

(۳٦۱) فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ حَجٌّ

کوئی مرد یا عورت کا انتقال اس حال میں ہو جائے کہ ان پر حج لازم ہو

(۱۵۲۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَتْ : إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا حَجَّةٌ ، فَأَقْضِيهَا عَنْهَا ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : هَلْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ : قَالَ : فَكَيْفَ صَنَعْتِ ؟ قَالَتْ : قَضَيْتُهُ عَنْهَا ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَاللَّهُ خَيْرُ غُرَمَائِكِ.

(۱۵۲۳۶) ایک خاتون حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے ذمہ حج لازم تھا کیا میں ان کی طرف سے ادا کر دوں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا ان کے ذمہ کچھ قرضہ تھا؟ اس خاتون نے عرض کیا کہ جی ہاں، آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ پھر تو نے اس کا کیا کیا؟ اس نے عرض کیا کہ میں نے وہ ادا کر دیا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بہترین قرض خواہ ہے، (اس کا قرض بھی ادا کرو)۔

(۱۵۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ ؛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ ، لاَ يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ، وَلاَ

الظَّعْنَ ، قَالَ : حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ. (ترمذی ۹۳۰۔ احمد ۴/ ۱۱)

(۱۵۲۳۷) حضرت ابو رزین العقیلی رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد بہت بوڑھے ہیں اور وہ حج وعمرہ کی طاقت نہیں رکھتے اور وہ چل بھی نہیں سکتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کرو۔

(۱۵۲۳۸) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لاَ يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ.

(۱۵۲۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے والد بہت بوڑھے اور حج کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔

(۱۵۲۳۹) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ فِي الشَّيْخِ الْكَبِيرِ ، قَالَ : يُجَهِّزُ رَجُلاً بِنَفَقَتِهِ ، فَيَحُجُّ عَنْهُ.

(۱۵۲۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ بوڑھے شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کے نفقہ سے کسی شخص کو تیار کیا جائے گا پھر وہ اس کی طرف سے حج کرے گا۔

(۳۶۲) فِي الرَّجُلِ الْمُقِيمِ بِمَكَّةَ ، مَتَى يُهِلُّ ؟

جو شخص مکہ مکرمہ میں مقیم ہو وہ حج کے لیے احرام کب سے باندھے گا؟

(۱۵۲٤۰) حدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُقِيمُ بِمَكَّةَ السِّنِينَ ، يُهِلُّ بِالْحَجِّ لِهِلاَلِ ذِي الْحِجَّةِ.

(۱۵۲۴۰) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما دو سال مکہ مکرمہ میں رہے اور وہ ذوالحجہ کے چاند کے ساتھ احرام باندھ لیا کرتے تھے۔

(۱۵۲٤۱) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : قَدْ رُئِيَ الْهِلاَلُ ، فَأَهَلَّ مَكَانَهُ هِلاَلُ ذِي الْحِجَّةِ ، فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ ، قِيلَ لَهُ : قَدْ رُئِيَ الْهِلاَلُ ، وَهُوَ فِي الْبَيْتِ ، فَنَزَعَ ثَوْبًا كَانَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَهَلَّ. فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الثَّالِثُ ، قِيلَ لَهُ : قَدْ رُئِيَ الْهِلاَلُ ، فَقَالَ : مَا أَنَا إِلاَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي ، أَصْنَعُ كَمَا يَصْنَعُونَ ، فَأَقَامَ حَلاَلاً حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ.

(۱۵۲۴۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ چاند نظر آ گیا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی

جگہ سے احرام باندھ لیا، پھر جب آئندہ سال آیا تو میں نے عرض کیا کہ چاند نظر آ گیا ہے، اس وقت آپ رضی اللہ عنہ بیت اللہ میں تھے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے اتارے پھر احرام باندھ لیا، پھر جب تیسرا سال آیا تو میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ چاند دیکھ نظر آ گیا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیشک میں صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہوں، میں وہی کرتا ہوں جو وہ کرتے تھے، پھر آپ بغیر احرام کے ہی رہے یہاں تک کہ آٹھ ذی الحجہ ہوگئی۔

(۱۵۲٤۲) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ :يَا أَهْلَ مَكَّةَ ، مَالِي أَرَاكُمْ مُدَّهِنِينَ ، وَالْحَاجَّ شُعْثًا غُبْرًا ؟ إِذَا رَأَيْتُمْ هِلاَلَ ذِي الْحِجَّةِ فَأَهِلُّوا.

(۱۵۲۴۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ والوں سے فرمایا: کیا ہوگیا ہے کہ میں تم لوگوں کو خوش حال دیکھ رہا ہوں حالانکہ حاجی پراگندہ حال ہوتے ہیں؟ جب تم لوگ ذی الحجہ کا چاند دیکھ لو تو احرام باندھ لیا کرو۔

(۱۵۲٤۳) حدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ قَزْعَةَ الْبَاهِلِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ أَهَلَّ بِمَكَّةَ حِينَ رَأَى الْهِلاَلَ.

(۱۵۲۴۳) حضرت حسن رحمہ اللہ جب ذی الحجہ کا چاند دیکھتے تو مکہ سے احرام باندھ لیتے۔

(۱۵۲٤٤) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَدِمَ ابْنُ عُمَرَ فَطَافَ ، ثُمَّ سَعَى ، ثُمَّ أَحَلَّ ، فَمَكَثَ أَرْبَعًا ، أَوْ خَمْسًا ، ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فِي الْعَشْرِ ، ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً أُخْرَى فَأَقَامَ حَلاَلاً ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ ، أَهَلَّ بِالْحَجِّ حِينَ انْبَعَثَ بِهِ بَعِيرُهُ مُنْطَلِقًا إِلَى مِنًى . قَالَ عَطَاءٌ :وَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا.

(۱۵۲۴۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور طواف کیا اور سعی کی پھر بغیر احرام کے چار، پانچ دن رہے پھر دس سے حج کا احرام باندھا، پھر دوسری بار جب تشریف لائے تو آٹھ ذی الحجہ تک بغیر احرام کے رہے، پھر آٹھ کو حج کا احرام باندھا جب اونٹوں کو منیٰ کی طرف چلاتے ہوئے چھوڑا، حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہی میرے نزدیک پسندیدہ ہے۔

(۱۵۲٤۵) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَان ، عَنْ أَسْلَمَ ، عَن عَطَاءٍ (ح) وَعَنِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِب ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :يُهِلُّ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ.

(۱۵۲۴۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکہ والے آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھیں گے۔

(۱۵۲٤٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ إِهْلاَلَ ابْنِ عُمَرَ كَانَ آخِرَهُمَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ.

(۱۵۲۴۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آخری اوقات میں آٹھ ذی الحجہ تک بغیر احرام کے رہتے۔

(٣٦٣) فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، مَنْ رَخَّصَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْكَعْبَةِ

جو شخص طواف کرے، کن حضرات نے اس کو اجازت دی ہے کہ وہ دو رکعتیں کعبہ میں پڑھ لے

(١٥٢٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ رُبَّمَا طَافَ ، ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فِي جَوْفِ الْبَيْتِ.

(۱۵۲۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بعض اوقات طواف کرتے اور دو رکعتیں کعبہ کے اندر جا کر پڑھتے۔

(١٥٢٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُهُ يَطُوفُ ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْبَيْتَ ، فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ.

(۱۵۲۴۸) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ انہوں نے کعبہ کا طواف کیا پھر کعبہ میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں ادا کیں۔

(١٥٢٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سُئِلَ أَبِي عَنِ الصَّلاَةِ فِي الْكَعْبَةِ ؟ فَقَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي ، حُسَيْنُ بْنِ عَلِيٍّ فِي الْكَعْبَةِ.

(۱۵۲۴۹) حضرت جعفر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد رحمہ اللہ سے خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ کعبہ میں نماز پڑھی تھی۔

(١٥٢٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، وَبِلاَلٌ ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ، فَمَكَثَ فِي الْبَيْتِ فَأَطَالَ ، ثُمَّ دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ فِي إِثْرِهِ أَوَّلَ النَّاسِ ، فَسَأَلْتُ بِلاَلاً : أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ ، قَالَ : وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى ؟. (مسلم ۳۹۱۔ ابوداؤد ۲۰۱۸)

(۱۵۲۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے، حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم آپ کے ساتھ تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کعبہ میں ٹھہرے، پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں میں سب سے پہلے ان کے پیچھے داخل ہوئے میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں پر نماز ادا فرمائی؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پہلے دو ستونوں کے درمیان، راوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ان سے پوچھنا بھول گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعتیں ادا فرمائیں تھیں۔

(١٥٢٥١) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ وجَاهَكَ حِينَ تَدْخُلَ. (احمد ۳/ ۴۱۰۔ طیالسی ۱۳۶۵)

(۱۵۲۵۱) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامنے کی طرف دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۳٦٤) أَیْنَ یُصَلِّی الظُّهْرَ یَوْمَ النَّفْرِ ؟

منیٰ سے جاتے وقت نماز ظہر کہاں پر ادا کی جائے گی؟

(۱۵۲۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ کَانَ یُصَلِّی یَوْمَ الصَّدَرِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْحَصْبَةِ ، حَتَّی یَأْتِیَ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ الْبَیْتَ.

(۱۵۲۵۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے منیٰ سے خروج والے دن ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کی نمازیں وادی حصبہ میں ادا کیں، پھر آخر رات بیت اللہ آ گئے۔

(۱۵۲۵۳) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ (ح) وَعَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمَا صَلَّیَا الظُّهْرَ یَوْمَ النَّفْرِ ، وَرَاءَ الْعَقَبَةِ.

(۱۵۲۵۳) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے منیٰ سے کوچ کے دن ظہر کی نماز عقبہ (گھاٹی) کے پیچھے پڑھی۔

(۱۵۲۵٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ؛ أَنَّ أَبَاهُ کَانَ یُصَلِّی الظُّهْرَ یَوْمَ النَّفْرِ بِمَکَّةَ.

(۱۵۲۵۴) حضرت عروہ رحمہ اللہ نے منیٰ سے کوچ کے دن ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھی۔

(۱۵۲۵۵) حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَیْلَی، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِی جُحَیْفَةَ، عَنْ أَبِیهِ، قَالَ: رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّفْرِ بِالأَبْطَحِ ، فَأَذَّنَ بِلاَلٌ الظُّهْرَ ، ثُمَّ صَلَّی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۵۲۵۵) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ سے کوچ کے دن مقام ابطح میں دیکھا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ظہر کی اذان دی پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھائی۔

(۱۵۲۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ یُصَلِّیَ الإِمَامُ یَوْمَ النَّفْرِ الظُّهْرَ بِالأَبْطَحِ.

(۱۵۲۵۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سنت نبوی میں سے یہ ہے کہ امام ظہر کی نماز منیٰ سے کوچ کے دن مقام ابطح میں پڑھائے۔

(۱۵۲۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِیهِ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی إِلَی سُقْعِ الْبَیْتِ ، لَیْسَ بَیْنَهُ وَبَیْنَ الطَّوَافِ شَیْءٌ ، ثُمَّ أَبُو بَکْرٍ مِنْ بَعْدِهِ ، ثُمَّ عُمَرُ ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَدَّهُ بَعْدُ إِلَی الْمِیقَاتِ.

(۱۵۲۵۷) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے قریب نماز پڑھتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور طواف کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہوتی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایسا فرماتے رہے، پھر حضرت

عمر رضی اللہ عنہ، پھر اس کے بعد حضرت عمر نے اس کو واپس میقات کی طرف (مقررہ حدود پر) لوٹا دیا۔

(۳٦٥) مَنْ قَالَ إِذَا طُفْتَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْمَقَامِ

جب طواف مکمل کرلو تو مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعتیں ادا کرو

(۱۵۲۵۸) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، يَرْفَعُهُ، قَالَ: إِنَّهُ أَتَى الْبَيْتَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ، فَرَمَلَ ثَلاَثًا، وَمَشَى أَرْبَعًا، ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾، فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ.

(۱۵۲۵۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ تشریف لائے اور رکن کا استلام فرمایا پھر طواف کے تین چکروں میں رمل فرمایا اور باقی چار چکر اپنی چال پر چلے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابراہیم علیہ السلام کی طرف بڑھے اور قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾ پھر مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھا۔

(۱۵۲۵۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَرَأَ عَلْقَمَةُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوعًا، ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَصَلَّى عِنْدَهُ.

(۱۵۲۵۹) حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے رات میں قرآن پاک کی تلاوت کی پھر طواف کے سات چکر لگائے پھر مقام ابراہیم پر آ کر نماز ادا کی۔

(۱۵۲٦۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَمْ يُرَخَّصْ فِي تَرْكِ الصَّلاَةِ عِنْدَ الْمَقَامِ، فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ عَلَيْهِ زَاحَمْتَ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْدِرَ عَلَيْهِ، أَوْ بِحِذَائه، وَلاَ بَأْسَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رِجَالٌ يُصَلُّونَ بَعْدَ أَنْ تَكُونَ بِحِيَالِهِ.

(۱۵۲٦۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مقام ابراہیم پر نماز نہ ادا کرنے کی کوئی رخصت واجازت نہیں ہے، اگر رش کی وجہ سے اس کے پاس نماز ادا کرنے پر قدرت نہ ہو تو مزاحمت کرو یہاں تک کہ تمہیں جگہ مل جائے یا پھر اس کے برابر میں جگہ مل جائے اور کوئی حرج نہیں ہے کہ آپ اس کے مقابل ہو اور آپ کے اور اس کے درمیان کئی لوگ موجود ہوں جو نماز پڑھ رہے ہوں۔

(۱۵۲٦۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا إِنْ لَمْ يَفْعَلْ.

(۱۵۲٦۱) حضرت حسن رحمہ اللہ طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعتیں ادا کرنے کو پسند فرماتے تھے، اور نہ پڑھنے میں کوئی حرج

نہ سمجھتے تھے۔

(۱۵۲٦۲) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ الأَجْدَعِ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ قَالَ : إِذَا قَدِمَ الرَّجُلُ حَاجًّا فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ، ثُمَّ يُصَلِّ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ.

(۱۵۲٦۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص حج کے لیے آئے اس کو چاہئے کہ طواف کے سات چکر لگائے پھر مقام ابراہیم پر دو رکعتیں ادا کرے۔

(۱۵۲٦۳) حدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ : طُفْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الطَّوَافَ الأَوَّلَ ، فَلَمَّا فَرَغَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْمَقَامِ.

(۱۵۲٦۳) حضرت صالح بن حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ پہلا طواف کیا جب آپ طواف سے فارغ ہوئے آپ نے مقام ابراہیم پر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۱۵۲٦٤) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ ، أَتَى الْمَقَامَ فَصَلَّى عِنْدَهُ رَكْعَتَيْنِ.

(۱۵۲٦۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب طواف سے فارغ ہوتے تو مقام ابراہیم پر تشریف لاتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے۔

(۱۵۲٦٥) حدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : يُصَلِّي عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ، أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ.

(۱۵۲٦۵) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مقام ابراہیم پر دو رکعتیں یا جتنی اللہ کی مشیت ہو ادا کرے۔

(۱۵۲٦٦) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ طَافَ ، ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ ، فَصَلَّى عِنْدَهُ رَكْعَتَيْنِ.

(۱۵۲٦٦) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے طواف کیا پھر مقام ابراہیم پر تشریف لا کر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۱۵۲٦۷) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : صَلِّ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فِي بَيْتِك إِنْ شِئْتَ.

(۱۵۲٦۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو طواف کی دو رکعتیں بیت اللہ میں ادا کرو۔

(۳٦٦) مَنْ قَالَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ فِي حَاشِيَةِ الطَّوَافِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ طواف کی دو رکعتیں طواف کرنے والوں سے ایک طرف ہو کر ادا کی جائیں گی

(۱۵۲٦۸) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ طَافَ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ جَاءَ يُصَلِّي وَالطَّوَافُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ.

(۱۵۲۶۸) حضرت ابن ابوعمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے طواف کیا پھر آپ (مقام ابراہیم پر) آئے نماز ادا کی حالانکہ طواف کرنے والے آپ کے اور کعبہ کے درمیان تھے۔

(۱۵۲۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِمَّا يَلِي بَابَ بَنِي سَهْمٍ ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَافِ سُتْرَةٌ ، وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

(احمد ۶/ ۳۹۹۔ ابو یعلی ۷۱۳۷)

(۱۵۲۶۹) کثیر بن کثیر ایسے شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جو اپنے دادا سے یہ روایت بیان کرتا ہے کہ بنو سھم کے دروازے کے پاس نماز ادا فرما رہے ہیں اور طواف کرنے والوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی سترہ نہیں، اس حال میں کہ طواف کرنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزر رہے ہیں۔

(۱۵۲۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. (احمد ۳۹۹۔ طبرانی ۶۸۷)

(۱۵۲۷۰) حضرت مطلب بن ابو وداعہ رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۳۶۷) فِي الطَّوَافُ لِلْغُرَبَاءِ أَفْضَلُ ، أَمِ الصَّلاَةُ

مسافروں کے لیے طواف کرنا افضل ہے یا نماز پڑھنا؟

(۱۵۲۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عُتَيْقٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ : الطَّوَافُ لِلْغُرَبَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الصَّلاَةِ.

(۱۵۲۷۱) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک مسافروں کے لیے نماز سے زیادہ طواف کرنا افضل ہے۔

(۱۵۲۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الطَّوَافِ أَفْضَلُ ، أَمِ الصَّلاَةُ ؟ فَقَالَ : أَمَّا أَهْلُ مَكَّةَ فَالصَّلاَةُ ، وَأَمَّا أَهْلُ الأَمْصَارِ فَالطَّوَافُ.

(۱۵۲۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ طواف کرنا افضل ہے یا نماز پڑھنا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مکہ والوں کے لیے نماز افضل اور مسافروں کے لیے طواف افضل ہے۔

(۱۵۲۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ؟ فَقَالَ : أَمَّا أَنْتُمْ فَالطَّوَافُ ، وَأَمَّا أَهْلُ مَكَّةَ فَالصَّلاَةُ.

(۱۵۲۷۳) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تمہارے لیے طواف افضل ہے، اور مکہ والوں کے لیے نماز۔

(۱۵۲۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ : الصَّلاَةُ لأَهْلِ مَكَّةَ أَفْضَلُ.

(۱۵۲۷۴) حضرت مجاہد ریشیہ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں کے لیے نماز پڑھنا افضل ہے۔

(۱۵۲۷۵) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ :الصَّلَاةُ لأَهْلِ مَكَّةَ أَفْضَلُ ، وَالطَّوَافُ لأَهْلِ الآفَاقِ أَفْضَلُ.

(۱۵۲۷۵) حضرت مجاہد ریشیہ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں کے لیے نماز پڑھنا افضل ہے اور دوسرے شہروں سے آنے والوں کے لیے طواف کرنا افضل ہے۔

(۳۶۸) مَنْ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّلْبِيَةِ

جو حضرات تلبیہ میں آواز بلند کرتے ہیں

(۱۵۲۷۶) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :هَلْ كَانَ أَبُوكَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّلْبِيَةِ ؟ قَالَ :بَيْنَ ذَلِكَ.

(۱۵۲۷۶) حضرت زمعہ ریشیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن طاؤس ریشیہ سے دریافت کیا کہ آپ کے والد تلبیہ پڑھتے ہوئے آواز بلند کرتے تھے؟ آپ ریشیہ نے فرمایا درمیانی آواز سے کہتے تھے۔

(۱۵۲۷۷) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :التَّلْبِيَةُ شِعَارُ الْحَجِّ ، فَأَكْثِرُوا مِنَ التَّلْبِيَةِ عِنْدَ كُلِّ شَرَفٍ ، وَفِي كُلِّ حِينٍ ، وَأَكْثِرُوا مِنَ التَّلْبِيَةِ وَأَظْهِرُوهَا.

(۱۵۲۷۷) حضرت مکحول ریشیہ فرماتے ہیں کہ تلبیہ پڑھنا حج کا شعار (نشانی) ہے، پس ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تلبیہ کی کثرت کرو، اور ہر وقت میں کثرت کرو اور اس کا خوب اظہار کرو (بلند آواز سے کہو)۔

(۱۵۲۷۸) حدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ ، قَالَ :قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ :أَمُحْرِمُونَ أَنْتُمْ ؟ قُلْنَا :نَعَمْ ، قَالَ : فَلَبُّوا.

(۱۵۲۷۸) حضرت حسن بن فرات ریشیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی ملکیہ ریشیہ نے ہم سے پوچھا کہ کیا آپ لوگ محرم ہیں؟ ہم نے عرض کیا کہ جی، آپ ریشیہ نے فرمایا کہ پھر تلبیہ پڑھو۔

(۱۵۲۷۹) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الَّذِي يُلَبِّي ، قَالَ :يُسْمِعُ مَنْ يَلِيهِ.

(۱۵۲۷۹) حضرت حسن ریشیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص تلبیہ پڑھے وہ اتنی آواز سے پڑھے کہ اس کے ساتھ والے کو سنائی دے۔

(۱۵۲۸۰) حدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ :مَا بِرُّ الْحَجِّ؟ قَالَ:الْعَجُّ ، وَالثَّجُّ.

(۱۵۲۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ حج مبرور کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا اور قربانی کرنا۔

(۱۵۲۸۱) حدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَلَبَّى حَتَّى أَسْمَعَ مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ.

(۱۵۲۸۱) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر کے ساتھ تھا آپ نے اتنی بلند آواز سے تلبیہ پڑھا کہ جو شخص بھی دو پہاڑوں کے درمیان تھا اس نے سنا۔

(۱۵۲۸۲) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَبْلُغُونَ الرَّوْحَاءَ ، حَتَّى تُبَحَّ أَصْوَاتُهُمْ مِنْ شِدَّةِ تَلْبِيَتِهِمْ.

(۱۵۲۸۲) حضرت یعقوب بن زید فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام مقام روحاء تک بھی نہ پہنچ پاتے تھے کہ اونچی آواز سے تلبیہ پڑھنے کی وجہ سے ان کے گلے خراب ہو جاتے تھے۔

(۱۵۲۸۳) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يُلَبِّي عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَيَشْتَدُّ صَوْتُهُ ، وَيُعْرَفُ صَوْتُهُ بِاللَّيْلِ ، وَلاَ يُرَى وَجْهُهُ.

(۱۵۲۸۳) حضرت عمر صفا و مروہ پر تلبیہ پڑھا کرتے تھے اور آپ بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے تھے، آپ کی آواز اتنی بلند تھی کہ رات کے وقت آپ کی آواز پہچانی جاتی تھی حالانکہ آپ کا چہرہ نہیں دیکھا جاتا تھا۔

(۱۵۲۸٤) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ خَلاَّدِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ بِالإِهْلاَلِ. (ترمذی ۸۲۹۔ احمد ۴/ ۵۵)

(۱۵۲۸۴) حضرت السائب سے مروی ہے کہ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرئیل میرے پاس تشریف لائے اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنے اصحاب کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ اونچی آواز سے پڑھا کریں۔

(۱۵۲۸٥) حدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ارْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالتَّلْبِيَةِ . وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، مِثْلُ ذَلِكَ.

(۱۵۲۸۵) حضرت ابن عمر ارشاد فرماتے ہیں کہ تلبیہ پڑھتے وقت آواز بلند کرو، اور حضرت ابن زبیر سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۵۲۸٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، عَنْ خَلاَّدِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : جَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمِ ، فَقَالَ : مُرْ أَصْحَابَكَ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ ، فَإِنَّهَا شِعَارُ الْحَجِّ.

(احمد ۵/ ۱۹۲۔ ابن حبان ۳۸۰۳)

(۱۵۲۸۶) حضرت زید بن خالد الجھنی سے مروی ہے کہ حضور اقدس نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرئیل

میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے کہا کہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دو کہ وہ تلبیہ اونچی آواز سے پڑھیں کیونکہ یہ حج کا شعار (علامت) ہے۔

(۱۵۲۸۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَفْضَلُ الْحَجِّ :الْعَجُّ وَالثَّجُّ.

الْعَجُّ :الْعَجِيجُ بِالتَّلْبِيَةِ ، وَالثَّجُّ :نَحْرُ الْبُدْنِ. (ترمذی ۲۹۹۸)

(۱۵۲۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین اور افضل حج وہ ہے جس میں اونچی آواز سے تلبیہ پڑھا جائے اور اونٹ کی قربانی کی جائے۔

(۱۵۲۸۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُونَ أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ ، حَتَّى تُبَحَّ أَصْوَاتُهُمْ ، وَكَانُوا يَضْحَوْنَ لِلشَّمْسِ إِذَا أَحْرَمُوا.

(۱۵۲۸۸) حضرت عبدالمطلب بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم تلبیہ بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے، یہاں تک کہ ان کے گلے خراب ہو گئے تھے، اور وہ جب احرام باندھتے تھے جب احرام باندھ لیتے تو ان کو دھوپ لگتی تھی۔

(۳٦۹) مَنْ قَالَ التَّلْبِيَةُ زِينَةُ الْحَجِّ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ تلبیہ پڑھنا حج کی زینت ہے

(۱۵۲۸۹) حدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُوقِظُ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فِي الْمَسْجِدِ وَيَقُولُ: قُومُوا لَبُّوا ، فَإِنَّ زِينَةَ الْحَجِّ التَّلْبِيَةُ.

(۱۵۲۸۹) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ نے مسجد میں یمن کے کچھ لوگوں کو جگایا اور فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور تلبیہ پڑھو کیونکہ تلبیہ پڑھنا حج کی زینت ہے۔

(۱۵۲۹۰) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ :زِينَةُ الْحَجِّ التَّلْبِيَةُ.

(۱۵۲۹۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حج کی زینت تلبیہ پڑھنا ہے۔

(۱۵۲۹۱) حدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَقُولُ :التَّلْبِيَةُ زِينَةُ الْحَجِّ.

(۱۵۲۹۱) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حج کی زینت تلبیہ ہے۔

(۱۵۲۹۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :شِعَارُ الْحَجِّ التَّلْبِيَةُ.

(۱۵۲۹۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حج کا شعار (علامت) تلبیہ پڑھنا ہے۔

(٣٧٠) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ رَمَلٌ

جوحضرات فرماتے ہیں کہ مکہ والوں پر رمل نہیں ہے

(١٥٢٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ رَمَلٌ ، وَلاَ عَلَى مَنْ أَهَلَّ مِنْهَا ، إِلاَّ أَنْ يَجِيءَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ خَارِجٍ.

(۱۵۲۹۳) حضرت حسن اور حضرت عطاء ارشاد فرماتے ہیں کہ مکہ والوں پر رمل (اکڑ کر چلنا) نہیں ہے، اور نہ اس شخص پر جو مکہ سے احرام باندھے، سوائے اھل مکہ میں سے اس شخص پر جو باہر سے آئے۔

(١٥٢٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يَرْمُلُ إِذَا أَهَلَّ مِنْ مَكَّةَ.

(۱۵۲۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ سے احرام باندھتے تو رمل نہ فرماتے۔

(١٥٢٩٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : أَهْلَلْنَا أَنَا وَبَكْرٌ مِنْ مَكَّةَ ، فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَرَمَلْنَا.

(۱۵۲۹۵) حضرت حمید فرماتے ہیں کہ میں نے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ سے احرام باندھا پھر ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور طواف میں رمل کیا۔

(١٥٢٩٦) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ إِذَا أَهَلَّ مِنْ مَكَّةَ ، هَلْ يَسْعَى الأَشْوَاطَ الثَّلاَثَةَ ؟ قَالَ : إِنَّهُمْ يَسْعَوْنَ ، فَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ ، فَإِنَّهُ قَالَ : إِنَّمَا ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ الآفَاقِ.

(۱۵۲۹۶) حضرت عطاء سے بیت اللہ کے پڑوسی کے متعلق سوال کیا گیا کہ جب وہ مکہ سے احرام باندھے تو کیا وہ تین چکروں میں رمل کرے گا؟ فرمایا کہ وہ رمل کریں گے، بہر حال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رمل باہر سے احرام باندھ کر آنے والوں کے لیے ہے۔

(١٥٢٩٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ حَرْبِ بْنِ سُرَيْجٍ، أَوْ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ رَمَلٌ.

(۱۵۲۹۷) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ والوں پر رمل نہیں ہے۔

(٣٧١) فِي الرَّجُلِ يَزُورُ يَوْمَ النَّحْرِ ، يَرْمُلُ ، أَمْ لاَ ؟

کوئی شخص یوم النحر میں اگر طواف کریں تو کیا وہ رمل کرے گا؟

(١٥٢٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ رَمَلَ يَوْمَ النَّحْرِ.

(۱۵۲۹۸) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ یوم النحر میں رمل نہیں کیا جائے گا۔

(۱۵۲۹۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُهُ يَرْمُلُ يَوْمَ النَّحْرِ.

(۱۵۲۹۹) حضرت ابن خثیم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے یوم النحر میں حضرت مجاہد ؒ کو رمل کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۵۳۰۰) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِي طَوَافِ النَّحْرِ رَمَلٌ.

(۱۵۳۰۰) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ یوم النحر کے طواف میں رمل نہیں ہے۔

(۲۷۲) فِي التَّكْبِيرُ يَوْمَ عَرَفَةَ أَفْضَلُ ، أَوِ التَّلْبِيَةُ ؟

عرفہ کے دن تکبیر پڑھنا افضل ہے یا تلبیہ پڑھنا؟

(۱۵۳۰۱) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ وَبَرَةَ بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :ذُكِرَ لاِبْنِ عُمَرَ التَّلْبِيَةُ يَوْمَ عَرَفَةَ ، فَقَالَ :التَّكْبِيرُ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۱۵۳۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے عرفہ کے دن تلبیہ پڑھنے کا ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تکبیر پڑھنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۱۵۳۰۲) حدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّهُ قَالَ:اقْطَعِ التَّلْبِيَةَ إِذَا انْطَلَقْتَ إِلَى عَرَفَةَ، وَكَبِّرْ وَهَلِّلْ.

(۱۵۳۰۲) حضرت ابوجعفر ؒ فرماتے ہیں کہ جب عرفہ کی طرف چلوتو تلبیہ پڑھنا چھوڑ دواور تکبیر وتہلیل پڑھو۔

(۱۵۳۰۳) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ بِعَرَفَةَ فَلَبَّى ، فَقَالَ رَجُلٌ :مَنْ هَذَا الْمُلَبِّي ، فِي هَذَا الْيَوْمِ ؟ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ :لَبَّيْكَ عَدَدَ التُّرَابِ لَبَّيْكَ.

(۱۵۳۰۳) حضرت عبدالرحمن بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ عرفہ میں تھا کہ تلبیہ پڑھا گیا، ایک شخص نے کہا کہ آج کے دن تلبیہ پڑھنے والا کون ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: پڑھو پڑھو کثرت سے پڑھو (اتنی کثرت سے پڑھو جتنی مٹی کے ذرات ہیں)۔

(۱۵۳۰۴) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَحَفْصٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ ، فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُلَبِّي.

(ابوداؤد ۱۸۱۲۔ احمد ۲/ ۲۲)

(۱۵۳۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت محمد ﷺ کے ساتھ منیٰ سے عرفات کی طرف چلے، ہم میں سے کچھ لوگ تکبیر پڑھنے والے تھے اور کچھ لوگ تلبیہ۔

(۱۵۳۰۵) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِعَرَفَةَ يَقُولُ:

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ.

(۱۵۳۰۵) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرفہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تلبیہ پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(۱۵۳۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : ذُكِرَ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ نَهَى عَنِ التَّلْبِيَةِ ، فَجَاءَ حَتَّى أَخَذَ بِعَمُودَيِ الْفُسْطَاطِ ، ثُمَّ لَبَّى ، ثُمَّ قَالَ : عَلِمَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُلَبِّي فِي هَذَا الْيَوْمِ ، فَأَحَبَّ أَنْ يُخَالِفَهُ.

(۱۵۳۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا گیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس دن تلبیہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور خیمہ کے دو ستونوں کو پکڑا پھر تلبیہ پڑھا اور فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ علی رضی اللہ عنہ اس دن تلبیہ پڑھتے تھے لیکن انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کی مخالف فعل کو پسند کیا ہے۔

(۱۵۳۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، لَبَّى ابْنُ مَسْعُودٍ بِعَرَفَةَ ، فَقِيلَ : مَنْ هَذَا الْمُلَبِّي ؟ فَقِيلَ : ابْنُ مَسْعُودٍ ، فَسَكَتُوا.

(۱۵۳۰۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرفہ میں تلبیہ پڑھا، لوگوں نے کہا یہ تلبیہ پڑھنے والا کون ہے؟ کہا گیا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، پس لوگ خاموش ہو گئے۔

(۱۵۳۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : لَبَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَاتٍ.

(۱۵۳۰۸) حضرت عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ میں وقوف کے دوران تلبیہ پڑھا۔

(۱۵۳۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ الْحَنَفِيَّةِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ ، وَكَانَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ يُلَبِّي.

(۱۵۳۰۹) حضرت ابن یعفور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ منیٰ سے عرفات کی طرف چلا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تکبیر پڑھ رہے تھے اور حضرت ابن الحنفیہ تلبیہ۔

(۱۵۳۱۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا : كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي فَلاَ يُنْكَرُ عَلَيْهِ ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلاَ يُنْكَرُ عَلَيْهِ. (بخاری ۹۷۰۔ مسلم ۹۳۳)

(۱۵۳۱۰) حضرت محمد بن ابو بکر الثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس طرح کرتے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تلبیہ پڑھنے والے تلبیہ پڑھتے تھے ان کو روکا نہیں جاتا تھا اور تکبیر پڑھنے والے تکبیر پڑھتے تھے ان کو روکا نہیں جاتا تھا۔

(۳۷۳) مَنْ كَانَ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، وَيُلَبِّي بِالْحَجِّ

جو حضرات مسجد حرام میں نماز پڑھتے تھے اور حج کے لیے تلبیہ پڑھتے تھے

(۱۵۳۱۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءٍ؛ أَنَّهُمَا كَانَ يُصَلِّيَانِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَيُلَبِّيَانِ بِالْحَجِّ إِذَا خَرَجَا مِنَ الْمَسْجِدِ، وَيُؤَخِّرَانِ الطَّوَافَ.

(۱۵۳۱۱) حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عطاء ﷫ مسجد حرام میں نماز پڑھتے اور حج کے لیے تلبیہ پڑھتے جب مسجد سے نکلتے اور طواف کو مؤخر کر دیتے۔

(۱۵۳۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى مِنًى.

(۱۵۳۱۲) حضرت عبد اللہ بن المؤمل ﷫ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی ملیکہ ﷫ کو دیکھا کہ آپ نے منیٰ جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا ومروہ کی سعی کی۔

(۱۵۳۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: سَأَلْتُ سَالِمًا عَنِ الرَّجُلِ يُحْرِمُ بِالْحَجِّ يَطُوفُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ، أَوْ بَعْدَ مَا يَرْجِعُ؟ قَالَ: هُوَ مِثْلُ الدَّيْنِ، مَا عَجَّلْتَ فَهُوَ خَيْرٌ.

(۱۵۳۱۳) حضرت ابوسفیان ﷫ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم ﷫ سے دریافت کیا کہ کوئی شخص حج کا احرام باندھے تو وہ نکلنے سے پہلے طواف کرے یا لوٹ کر آنے کے بعد کرے؟ آپ ﷫ نے فرمایا کہ طواف قرض کی طرح ہے اس میں جتنی جلدی کی جائے اتنا اچھا ہے۔

(۱۵۳۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْهُ؟ فَقَالَ: كُلُّ ذَلِكَ حَسَنٌ.

(۱۵۳۱۴) حضرت محمد بن عبد اللہ ﷫ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد ﷫ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ﷫ نے فرمایا کہ ان میں سے ہر ایک بہتر اور اچھا ہے۔

(۳۷٤) فِي الْمَكِّيِّ يُؤَخِّرُ الطَّوَافَ حَتَّى يَرْجِعَ مِنْ مِنًى

مکہ کا رہائشی طواف کو منیٰ سے لوٹ کر آنے تک مؤخر کرے

(۱۵۳۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الطَّوَافُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لأَهْلِ مَكَّةَ، بَعْدَ أَنْ يَرْجِعُوا مِنْ مِنًى.

(۱۵۳۱۵) حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ مکہ والے منیٰ سے واپس آنے کے بعد صفا ومروہ کی سعی کریں۔

(۳۷۵) مَنْ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ، كَبَّرَ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

جب جمرات کی رمی کرے تو ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھے

(۱۵۳۱۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ.

(۱۵۳۱۶) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے، پھر سات کنکریوں سے رمی کی اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے رہے۔

(۱۵۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: رَمَى عَبْدُ اللهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ.

(۱۵۳۱۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے جمرہ عقبہ کی رمی بطن وادی سے فرمائی اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھی۔

(۱۵۳۱۸) حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُلْقَانِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ تَكْبِيرَةً.

(۱۵۳۱۸) حضرت ابو سعید الخلقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ رحمہ اللہ نے جمرہ عقبہ کی رمی بطن وادی سے فرمائی اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھی۔

(۱۵۳۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ؛ فِي رَجُلٍ وَقَعَتْ مِنْهُ حَصَاتَانِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ، قَالَ: يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَكْبِيرَةً.

(۱۵۳۱۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ نے اس شخص کو فرمایا جس سے دو کنکریاں ایک ساتھ جمرہ کے پاس گر گئیں کہ ان میں سے ہر کنکری پر ایک بار تکبیر پڑھ۔

(۱۵۳۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ تَكْبِيرَةً.

(۱۵۳۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے۔

(۱۵۳۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ، عَنْ أُمِّهِ؛ أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ، فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ.

(۱۵۳۲۱) حضرت سلیمان بن عمرو بن الاحوص رحمہ اللہ کی والدہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطن وادی میں آئے اور جمرہ کی رمی فرمائی سات کنکریوں کے ساتھ اور ہر کنکری پر تکبیر پڑھی۔

(۱۵۳۲۲) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ؛ أَنَّهُ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، وَكَبَّرَ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ.

(۱۵۳۲۲) حضرت قاسم ولیٹیلا نے جمرہ کی رمی فرمائی اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھی۔

(۱۵۳۲۳) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَعْطَى إِبْرَاهِيمَ سَبْعَ حَصَيَاتٍ ، ثُمَّ انْطَلَقَا إِلَى الْعَقَبَةِ ، فَعَرَضَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ ، فَقَالَ لَهُ :ارْمِ وَكَبِّرْ ، قَالَ :فَرَمَيَا وَكَبَّرَا مَعَ كُلِّ رَمْيَةٍ ، حَتَّى أَفَلَ الشَّيْطَانُ ، ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الْجَمْرَتَيْنِ الأُخْرَيَيْنِ.

(۱۵۳۲۳) حضرت ابو مجلز ولیٹیلا سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علایِّلاً نے حضرت ابراہیم علایِّلاً کو سات کنکریاں دیں پھر دونوں عقبہ کی طرف چلے تو شیطان ان کے سامنے آ گیا، حضرت جبرئیل علایِّلاً نے آپ علایِّلاً سے فرمایا کہ اس کو مارو اور تکبیر پڑھو، حضرت ابراہیم علایِّلاً اس کو مارتے رہے اور تکبیر پڑھتے رہے یہاں تک کہ شیطان بھاگ گیا، پھر دوسرے دونوں جمروں کے پاس بھی ایسے ہی کیا۔

(۳۷۶) مَنْ قَالَ يَفْتَتِحُ بِالْحَجَرِ الأَسْوَدِ وَيَخْتِمُ بِهِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ حجر اسود سے طواف کی ابتدا اور اسی پر طواف کو ختم کیا جائے گا

(۱۵۳۲٤) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ يُرَخَّصُ فِي تَرْكِ افْتِتَاحِ الْحَجَرِ الأَسْوَدِ ، وَيَخْتِمُ بِهِ فِي أَوَّلِ طَوَافٍ يَطُوفُهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَوْمَ النَّفْرِ.

(۱۵۳۲۴) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ یوم النحر اور یوم النفر کے پہلے طواف کی ابتدا اور اختتام حجر اسود سے نہ کرنے میں کوئی رخصت نہیں دی گئی۔

(۱۵۳۲۵) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ حِينَ يَفْتَتِحُ، وَحِينَ يَخْتِمُ.

(۱۵۳۲۵) حضرت حسن ولیٹیلا اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ طواف شروع اور ختم کرتے وقت حجر اسود کا استلام کیا جائے۔

(۱۵۳۲٦) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي الْحَجَرَ الأَسْوَدَ فَيَخْتِمُ بِهِ ، ثُمَّ يَأْتِي أَهْلَهُ.

(۱۵۳۲۶) حضرت سعید بن جبیر ولیٹیلا حجر اسود پر آ کر طواف کو ختم کرتے پھر اپنے اھل کے پاس تشریف لاتے۔

(۱۵۳۲۷) حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ سَابِطٍ يَقُولُ لِرَجُلٍ قَامَ يَطُوفُ ، وَأَرَادَ أَنْ يَسْتَلِمَ الرُّكْنَ الْيَمَانِي يَبْدَأُ بِهِ ، فَقَالَ ابْنُ سَابِطٍ :لاَ تَبْدَأَنَّ مِنْ أَوَّلِ مِنَ الأَسْوَدِ ، إِذَا بَدَأْتَ فِي طَوَافِكَ.

(۱۵۳۲۷) حضرت ابن سابط ولیٹیلا نے ایک شخص سے جو طواف کے ارادے سے کھڑا ہوا اور رکن یمانی کے استلام کا ارادہ کیا کہ اس سے طواف کی ابتدا کرے، آپ ولیٹیلا نے اس کو فرمایا کہ جب طواف کرنے کا ارادہ کرو تو طواف کا پہلا چکر حجر اسود سے

شروع کرو۔

(۱۵۳۲۸) حدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، أَنَّهُ قَالَ :تَسْتَلِمُ فِي كُلِّ مَرَّةٍ إِنْ قَدَرْت عَلَيْهِ ، وَإِلاَّ افْتَتَحْت بِهِ وَخَتَمْت.

(۱۵۳۲۸) حضرت ضحاک ؒ ہر چکر میں اگر قدرت ہوتی تو حجر اسود کا استلام فرماتے وگرنہ حجر اسود سے طواف شروع فرماتے اور اسی پر ختم فرماتے۔

(۱۵۳۲۹) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَسْتَلِمَ فِي كُلِّ طَوْفَةٍ فَاسْتَلِمْهُ ، وَإِلاَّ فَإِذَا مَرَرْت بِهِ فَاسْتَقْبِلْهُ وَكَبِّرْ ، وَإِنْ شِئْتَ فَاسْتَفْتِحْ بِهِ وَاخْتِمْ.

(۱۵۳۲۹) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر طاقت رکھوتو ہر چکر میں استلام کرو وگرنہ جب بھی اس پر گزروتو اس کی طرف رخ کر کے تکبیر پڑھو،اور اگر چاہوتو طواف حجر اسود سے شروع کر کے اس پر ختم کرو۔

(۱۵۳۳۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَنَسًا يَطُوفُ فَإِذَا انْتَهَى إِلَى الْحَجَرِ كَبَّرَ ، وَيَفْتَتِحُ بِهِ وَيَخْتِمُ بِهِ.

(۱۵۳۳۰) حضرت ہلال بن ابو میمونہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ کو طواف کرتے ہوئے دیکھا، جب حجر اسود کے پاس پہنچتے تو تکبیر پڑھتے ،اور طواف حجر اسود سے شروع کرتے اور حجر اسود پر ختم کرتے۔

(۱۵۳۳۱) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِالْحَجَرِ الأَسْوَدِ ، وَرَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ.

(۱۵۳۳۱) حضرت عطاء ؒ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے طواف کی ابتدا حجر اسود سے فرمائی اور حجر اسود سے لے کر دوبارہ حجر اسود تک رمل بھی فرمایا۔

(۳۷۷) مَنْ كَرِهَ إِذَا طَافَ طَوَافَ الصَّدَرِ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ

جو حضرات طواف صدر کے بعد مکہ میں رات گزارنے کو ناپسند فرماتے ہیں

(۱۵۳۳۲) حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : آذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيلِ ، فَمَرَرْنَا بِالْبَيْتِ ، فَطَافَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ.

(۱۵۳۳۲) حضرت عائشہ ؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے کوچ کرنے کا اعلان فرمایا پس ہم بیت اللہ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر آپ صبح ہونے سے قبل نکل گئے۔

(۱۵۳۳۳) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا انْتَهَى الرَّجُلُ إِلَى الأَبْطَحِ فَلْيَضَعْ رَحْلَهُ ، ثُمَّ لِيَزُرِ الْبَيْتَ ، فَلْيَرْتَحِلْ عَنْهَا ، إِنْ شَاءَ لَيْلاً ، وَإِنْ شَاءَ نَهَارًا ، بَعْدَ أَنْ يَنْزِلَ فِيهِ وَيَضَعَ نَعْلَهُ.

(۱۵۳۳۳) حضرت ابراہیم رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی مقام الابطح تک پہنچ جائے تو اس کو چاہیے کہ سواری کو رکھ لے (روک لے) پھر کعبہ کی زیارت کرے، پھر اگر چاہے تو رات کو سواری کرے اور اگر چاہے تو دن کو اس میں اترنے کے بعد کرے اور اپنے جوتے اتار لے۔

(۱۵۳۳٤) حدَّثَنَا أَبُو مُطِيعٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يَفْرُغُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ لَهُ ، فَإِذَا لَمْ يَبْقَ لَهُ إِلاَّ الرُّكُوبُ رَكِبَ ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ مَضَى.

(۱۵۳۳۴) حضرت عطاء رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کو اس کے لیے فارغ کیا جائے گا، پھر جب اس کے لیے سواری کے سوا کچھ بھی باقی نہ رہے تو سوار ہو کر طواف کرے گا پھر چلا جائے گا۔

(۳۷۸) مَنْ كَرِهَ الْبِنَاءَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ

جو حضرات کعبہ کے اردگرد عمارت (بلند عمارت) بنانے کو ناپسند کرتے ہیں

(۱۵۳۳٥) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَبْنُوا حَوْلَ الْكَعْبَةِ بِنَاءً ، يُشْرِفُ عَلَيْهَا.

(۱۵۳۳۵) حضرت ابراہیم رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کعبہ کے اردگرد ایسی عمارت بنانے کو ناپسند فرماتے تھے جو اس سے بلند ہو۔

(۱۵۳۳٦) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَبْنُوا بِنَاءً عِنْدَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيُطِيلُوهُ ، كَيْ يَبْدُوَ لَهُمُ الْبَيْتُ.

(۱۵۳۳۶) حضرت عروہ رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صفا و مروہ کے پاس بلند عمارتیں بنانے کو ناپسند فرماتے تھے تاکہ خانہ کعبہ ان پر ظاہر ہو (ان کو دور سے نظر آئے)۔

(۳۷۹) فِي يَوْمِ الْحَجِّ الأَكْبَرِ

حج اکبر کا دن

(۱۵۳۳۷) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولاَنِ : الْحَجُّ الأَكْبَرُ يَوْمُ النَّحْرِ.

(۱۵۳۳۷) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اور حضرت سعید بن جبیر رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ حج اکبر یوم النحر ہے۔

(۱۵۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الشَّنِّيِّ ، عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبَّادٍ الْعَصَرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ : الْحَجُّ الأَكْبَرُ يَوْمُ عَرَفَةَ ، فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ :أُخْبِرُكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ :الْحَجُّ الأَكْبَرُ يَوْمُ عَرَفَةَ.

(۱۵۳۳۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حج اکبر سے مراد عرفہ کا دن ہے، راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں آپ کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دیتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حج اکبر سے مراد عرفہ کا دن ہے۔

(۱۵۳۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الأَكْبَرِ ؟ فَقَالَ :كَانَ يَوْمًا وَافَقَ فِيهِ حَجَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَحَجَّ أَهْلِ الْمِلَلِ.

(۱۵۳۳۹) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے حج اکبر کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ وہ دن تھا جس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حج اور دوسرے مذاہب والوں کا حج موافق ہوا۔

(۱۵۳۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنِ الْحَجِّ الأَكْبَرِ ؟ فَقَالَ :الْحَجُّ الأَكْبَرُ يَوْمُ النَّحْرِ.

(۱۵۳۴۰) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن شداد رحمہ اللہ سے حج اکبر کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حج اکبر سے مراد قربانی کا دن ہے۔

(۱۵۳۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :يَوْمُ الْحَجِّ الأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ.

(۱۵۳۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حج اکبر سے مراد قربانی کا دن ہے۔

(۱۵۳۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ لَقِيَهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ ، فَأَخَذَ بِلِجَامِهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَجِّ الأَكْبَرِ ؟ فَقَالَ :هُوَ هَذَا الْيَوْمُ.

(۱۵۳۴۲) ایک شخص نے یوم النحر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سواری کی لگام پکڑی اور پوچھا کہ حج اکبر سے کیا مراد ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آج کا دن ہی مراد ہے۔

(۱۵۳۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، عَلَى بَعِيرٍ ، فَقَالَ :هَذَا يَوْمُ النَّحْرِ ، وَهَذَا يَوْمُ الأَضْحَى ، وَهَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الأَكْبَرِ.

(۱۵۳۴۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اونٹ پر سوار ہو کر فرما رہے تھے کہ یہ قربانی کا دن ہے، یہ عید الاضحیٰ کا دن ہے اور یہی حج اکبر کا دن ہے۔

(۱۵۳۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الْحَجُّ الأَكْبَرُ يَوْمٌ يُهْرَاقُ فِيهِ الدَّمُ ، وَيَحِلُّ

فِيهِ الْحَرَامُ.

(۱۵۳۴۴) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حج اکبر سے مراد وہ دن ہے جس دن قربانی کی جاتی ہے اور احرام کو کھولا جاتا ہے۔

(۱۵۳٤٥) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، وَسُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، وَعَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ ، أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ : الْحَجُّ الأَكْبَرُ يَوْمُ النَّحْرِ.

(۱۵۳۴۵) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حج اکبر سے مراد قربانی والا دن ہے۔

(۱۵۳٤٦) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْحَجُّ الأَكْبَرُ يَوْمُ النَّحْرِ.

(۱۵۳۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حج اکبر سے مراد قربانی کا دن ہے۔

(۱۵۳٤٧) حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ : الْحَجُّ الأَكْبَرُ يَوْمُ النَّحْرِ.

(۱۵۳۴۷) حضرت ابو جحیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حج اکبر سے مراد قربانی کا دن ہے۔

(٣٨٠) فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَلَمْ يَحُجَّ ، أَيُحَجُّ عَنْهُ ؟

کوئی شخص بغیر حج کیے فوت ہو جائے تو کیا اس کی طرف سے حج کیا جائے گا؟

(۱۵۳٤٨) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّ أَبِي مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ قَطُّ ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَزِدْهُ خَيْرًا ، لَمْ تَزِدْهُ شَرًّا.

(۱۵۳۴۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرے والد بغیر حج کیے فوت ہو گئے ہیں کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، بیشک اگر تم ان کے لیے خیر میں اضافہ نہ کرسکو تو شر میں بھی اضافہ نہ کرو۔

(۱۵۳٤٩) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّ أَبِي كَانَ كَثِيرَ الْجِهَادِ وَلَمْ يَحُجَّ ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ ؟ فَقَالَ لَهُ سَعِيدٌ : قَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِرَجُلٍ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ ، وَهَلْ هُوَ إِلاَّ دَيْنٌ ؟

(۱۵۳۴۹) حضرت طارق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میرے والد جہاد بہت زیادہ کیا کرتے تھے لیکن انہوں نے حج نہیں کیا تھا، کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اجازت دی تھی کہ وہ اپنے والد کی طرف سے حج ادا کرے اور کیا یہ قرض نہیں ہے؟

(۱۵۳٥٠) حدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرُّؤَاسِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ أَخٍ لِي

مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ قَطُّ ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ ؟ قَالَ :هَلْ كَانَ تَرَكَ مِنْ وَلَدٍ ؟ قَالَ :قُلْتُ :لاَ ، إِلاَّ صَبِيًّا صَغِيرًا ، قَالَ : حُجَّ عَنْهُ ، فَإِنَّهُ لَوْ وَجَدَ رَسُولاً لأَرْسَلَ إِلَيْكَ أَنْ عَجِّلْ بِهَا ، قُلْتُ :أَحُجُّ عَنْهُ مِنْ مَالِي ، أَوْ مِنْ مَالِهِ ؟ قَالَ : لاَ، بَلْ مِنْ مَالِهِ . وَسَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْهُ ؟ فَقَالَ :حُجَّ عَنْهُ . قَالَ :وَسَأَلْتُ الضَّحَّاكَ ؟ فَقَالَ :حُجَّ عَنْهُ ، فَإِنَّ ذَلِكَ مُجْزِءٌ عَنْهُ ، وَحُجَّ مِنْ مَالِهِ.

(۱۵۳۵۰) حضرت قدامہ بن عبد اللہ الرواسی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے دریافت کیا کہ میرے بھائی بنا حج کیے فوت ہوگئے ہیں کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ کیا اس کی کوئی اولاد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ایک چھوٹے بچے کے سوا اور کوئی نہیں ہے، آپ نے فرمایا پھر اس کی طرف سے حج کرو، بیشک اگر کوئی قاصد پایا جاتا تو تیری طرف بھیجتا کہ اس کو جلدی ادا کر، میں نے عرض کیا کہ اس کے مال سے حج کروں یا اپنے مال سے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اس کے مال سے کرو۔ پھر میں نے حضرت ابراہیم سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کہ اس کی طرف سے حج کرو، پھر میں نے حضرت ضحاک سے دریافت کیا؟ فرمایا اس کی طرف حج کرو بیشک وہ اس کی طرف سے کافی ہو جائے گا اور اس کے مال سے کرو۔

(۱۵۳۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ :يُوسُفُ ، كَانَ يَكُونُ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبِي مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ ؟ قَالَ :أَنْتَ أَكْبَرُ وَلَدِهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ ، أَفَرَأَيْت لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ ، فَقَضَيْتَهُ ؟.

(۱۵۳۵۱) حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد بنا حج کیے فوت ہوگئے ہیں، کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تو ان کا بڑا لڑکا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو پھر اپنے والد کی طرف سے حج کر، تیرا کیا خیال ہے اگر تیرے والد پر قرضہ ہوتا تو تو اس کو ادا نہ کرتا؟

(۱۵۳۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يُحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ ، وَإِنْ لَمْ يُوصِ.

(۱۵۳۵۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مرنے والے کی طرف سے حج کیا جائے گا اگرچہ وہ وصیت نہ بھی کرے۔

(۳۸۱) مَنْ قَالَ لاَ يَحُجُّ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص بھی دوسرے شخص کی طرف سے حج نہیں کرے گا

(۱۵۳۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ يَحُجُّ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ،

وَلاَ يَصمُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ.

(۱۵۳۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی شخص دوسرے شخص کی طرف سے حج نہیں کرے گا اور کوئی شخص دوسرے شخص کی جگہ روزے نہیں رکھے گا۔

(۱۵۳۵٤) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يَحُجُّ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ.

(۱۵۳۵۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص دوسرے شخص کی طرف سے حج نہیں کرے گا۔

(۱۵۳۵۵) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :لاَ يَحُجُّ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ.

(۱۵۳۵۵) حضرت قاسم رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(۱۵۳۵٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يُقْضَى عَنِ الْمَيِّتِ حَجٌّ.

(۱۵۳۵۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرنے والے کی طرف سے حج کی قضا نہیں کی جائے گی۔

(۱۵۳۵۷) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَوْ كُنْتُ أَنَا تَصَدَّقْت عَنْهُ ، وَأَهْدَيْت.

(۱۵۳۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کاش میں ان کی طرف سے صدقہ کرتا اور ھدیہ دیتا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے)۔

(۲۸۲) فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ دونوں کو جمع کرنا (اکٹھا احرام باندھنا)

(۱۵۳۵۸) حدَّثَنَا جرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ ، قَالَ :قَالَ شُرَيْحٌ :إذَا أَهْلَلْتَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ ، ثُمَّ قَدِمْتَ مَكَّةَ ، فَلاَ يَحِلَّنَّ مِنْكَ حَرَامٌ إلَى يَوْمِ النَّحْرِ ، فَإِنَّهُمْ سَيَقُولُونَ لَكَ :إذَا طُفْتَ لِعُمْرَتِكَ وَحَجَّتِكَ فَأَحِلَّ ، فَلاَ تُطِعْهُمْ فِي ذَلِكَ.

(۱۵۳۵۸) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حج وعمرہ کا احرام باندھو پھر جب مکہ آؤ تو تم میں سے کوئی بھی یوم النحر تک احرام نہ کھولے، بیشک وہ عنقریب تم سے کہیں گے کہ: جب تم حج وعمرہ کے لیے طواف کرلو تو احرام کھول دو، پس تم اس معاملہ میں ان کی اطاعت مت کرنا۔

(۱۵۳۵۹) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ ، وَشُرَيْحًا قَرَنَا فَلَمْ يَحِلَّ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إحْرَامًا إلَى يَوْمِ النَّحْرِ.

(۱۵۳۵۹) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ اور حضرت شریح رحمہ اللہ نے حج وعمرہ کے لیے اکٹھے احرام باندھا پھر ان میں سے کوئی بھی یوم النحر سے پہلے حلال نہ ہوا۔

(۱۵۳٦۰) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ لَهُ :لَبِّ بِهِمَا

جَمِيعًا ، فَإِذَا قَدِمْتَ مَكَّةَ ، فَطُفْ لَهُمَا طَوَافَيْنِ ؛ طَوَافًا لِعُمْرَتِكَ ، وَطَوَافًا لِحَجَّتِكَ ، وَلاَ تُحِلَّنَّ مِنْكَ حَرَامًا دُونَ يَوْمِ النَّحْرِ.

(۱۵۳۶۰) حضرت ابونصر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ حج وعمرہ دونوں کے لیے تلبیہ پڑھو، جب تم مکہ مکرمہ آؤ تو ان کے لیے دو طواف کرو، ایک طواف عمرہ کے لیے اور ایک طواف حج کے لیے، اور تم میں سے کوئی بھی یوم النحر سے پہلے احرام نہ کھولے۔

(۱۵۳۶۱) حدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِعَلِيٍّ :مَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ ؟ قَالَ :قُلْتُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَإِنَّ مَعِي الْهَدْىَ ، فَلاَ يَحِلُّ مِنْكَ حَرَامٌ ، قَالَ :فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا ، إِلاَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْىٌ.

(۱۵۳۶۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تم نے حج کا ارادہ کیا تھا تو کیا کہا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یوں کہا: اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیشک میرے پاس تو ھدی ہے اور جو ھدی کے ساتھ محرم ہے وہ حلال نہ ہو، راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمام لوگوں نے احرام کھول دیا اور قصر کروالیا سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان لوگوں کے جن کے پاس ھدی تھی۔

(۱۵۳۶۲) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا يَقْدُمَانِ وَهُمَا مُهِلاَّنِ بِالْحَجِّ ، فَلاَ يَحِلُّ مِنْهُمَا حَرَامًا إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ.

(۱۵۳۶۲) حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ دونوں نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا، پس آپ دونوں رضی اللہ عنہما یوم النحر تک حلال نہ ہوئے۔

(۱۵۳۶۳) حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا كَفَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ ، وَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّتَهُ ، وَيَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

(۱۵۳۶۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص حج وعمرہ کا احرام باندھے اس کے لیے ایک طواف ہی کافی ہے اور وہ احرام نہ کھولے یہاں تک کہ اپنا حج بھی مکمل کرے پھر دونوں احراموں کو کھول دے۔

(۳۸۳) مَا يُقَالُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ ، وَمَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الدُّعَاءِ

عرفہ کی شام کیا کہا جائے گا اور کون سی دعائیں مستحب ہیں

(۱۵۳۶٤) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي شُعْبَةَ ، قَالَ : كُنْتُ بِجَنْبِ ابْنِ عُمَرَ بِعَرَفَةَ ، وَإِنَّ

رُكْبَتِي لَتَمَسُّ رُكْبَتَهُ ، أَوْ فَخِذِي تَمَسُّ فَخِذَهُ ، فَمَا سَمِعْتُهُ يَزِيدُ عَلَى هَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ ؛ لاَ إلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، حَتَّى أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى جَمْعٍ.

(۱۵۳۶۴) حضرت ابوشعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ عرفہ کے دن میں حضرت ابن عمر ؓ کے پہلو میں تھا اور میری سواری ان کی سواری کے ساتھ لگی ہوئی تھی یا میری ران ان کی ران کے ساتھ لگی ہوئی تھی، میں نے ان سے ان کلمات سے زائد کچھ نہیں سنا، لَا إِلَهَ لَا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یہاں تک کہ عرفات سے منیٰ کی طرف چل پڑے۔

(۱۵۳۶۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عاصِمٍ ، قَالَ : وَقَفْت مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بِعَرَفَةَ ، أَنْظُرُ كَيْفَ يَصْنَعُ ؟ ، فَكَانَ فِي الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ حَتَّى أَفَاضَ النَّاسُ.

(۱۵۳۶۵) حضرت داؤد بن ابو عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سالم بن عبد اللہ ؒ کے ساتھ عرفہ میں ٹھہرا تا کہ میں دیکھوں وہ کیا کرتے ہیں، وہ ذکر اور دعاؤں میں مشغول رہے یہاں تک کہ لوگ منیٰ چلے گئے۔

(۱۵۳۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْثَرُ دُعَائِي ، وَدُعَاءِ الأَنْبِيَاءِ قَبْلِي بِعَرَفَةَ ؛ لاَ إلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا ، وَفِي سَمْعِي نُورًا ، وَفِي بَصَرِي نُورًا ، اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ، وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ ، وَشَتَاتِ الأَمْرِ ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ ، وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ ، وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ.

(ترمذی ۳۵۲۔ ابن خزیمة ۲۸۴۱)

(۱۵۳۶۶) حضرت علی ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اکثر میں اور میرے سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام عرفات میں یہ دعا مانگتے تھے۔ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس ہی کی بادشاہی اور اس ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ تو میرے دل، کان اور آنکھ کو منور فرما۔ اے اللہ میرے سینہ کو کھول دے اور میرے کام کو آسان کر دے۔ میں تجھ سے قلبی وساوس اور معاملہ کی سختی سے پناہ مانگتا ہوں اور فتنۂ قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میرے یا سے فتنوں سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جو دن یا رات میں پیش آئیں اور جن فتنوں کو ہوا لے کر چلے۔

(۱۵۳۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النُّضْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْثَرُ دُعَائِي وَدُعَاءِ الأَنْبِيَاءِ قَبْلِي بِعَرَفَةَ ؛ لاَ إلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ ، يُحْيِي وَيُمِيتُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

(۱۵۳۶۷) حضرت ابن ابی حسین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اکثر میں اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام عرفات میں یہ دعا مانگتے ہیں: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہیں اس ہی کی بادشاہی اور اس ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ تمام بھلائیاں اس ہی کے قبضہ میں ہیں۔ وہ زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور وہ ہر شی پر قادر ہے۔

(١٥٣٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا أَفْضَلُ مَا نَقُولُ فِي حَجِّنَا ؟ قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۱۵۳۶۸) حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ حج میں کون سی دعا پڑھنا افضل ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(١٥٣٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ ، أَفْضَلُ يَوْمَ عَرَفَةَ ، أَوِ الذِّكْرِ ؟ قَالَ : لاَ ، بَلْ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ.

(۱۵۳۶۹) حضرت صدقہ بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ عرفات میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا افضل ہے یا ذکر کرنا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ قرآن کی تلاوت کرنا افضل ہے۔

(١٥٣٧٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَتْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ الْحَنَفِيَّةِ : مَا أَفْضَلُ مَا نَقُولُ فِي حَجِّنَا ؟ قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۱۵۳۷۰) حضرت عبد الرحمن بن شتر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ حج میں ہم کیا کہیں تو افضل ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(٣٨٤) فِي الْكَرِيِّ تُجْزِئُهُ حَجَّتُهُ

کیا مزدور کے لیے اس کا حج کافی ہو جائے گا؟

(١٥٣٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ رَجُلٍ ، مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، قُلْتُ : إِنَّا نُكْرِي فِي هَذَا الْوَجْهِ لِلْحَجِّ ، وَإِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ أَنْ لاَ حَجَّ لَنَا ، قَالَ : أَلَسْتُمْ تُلَبُّونَ ، وَتَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَتَرْمُونَ الْجِمَارَ ، وَتَقِفُونَ بِالْمَوْقِفِ ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَإِنَّكُمْ حُجَّاجٌ ، قَدْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مِثْلِ الَّذِي سَأَلْتَنِي عَنْهُ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلاً مِنْ رَبِّكُمْ﴾ فَدَعَاهُ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكُمْ حُجَّاجٌ.

(ابو داؤد ۱۷۳۰۔ احمد ۲/ ۱۵۵)

(۱۵۳۷۱) قبیلہ بکر بن وائل میں سے ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ہم حج کے لیے مزدوری کرتے ہیں۔ اور کچھ لوگوں کا گمان ہے کہ ہمارا حج نہیں ہوا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگوں نے تلبیہ نہیں پڑھا، کعبہ کا طواف نہیں کیا؟ ہم نے عرض کیا کہ کیوں نہیں؟ فرمایا کہ پھر تم لوگ حج کرنے والے ہو، ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا اور اس نے بھی یہی سوال کیا تھا جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی کہ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور یہ آیت پڑھ کر سنا دی اور پھر فرمایا تم لوگ حج کرنے والے ہو۔

(۱۵۳۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ :إِنِّي أَكْرَيْتُ نَفْسِي مِنْ قَوْمٍ ، وَوَضَعْتُ عَنْهُمْ مِنْ أَجْرِي مِنْ أَجْلِ الْحَجِّ ، فَهَلْ يُجْزِءُ ذَلِكَ عَنِّي ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :هَذَا مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :﴿أُولَئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾.

(۱۵۳۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ میں خود کو (خدمت حج) کے لیے کرائے کے طور پر پیش کیا۔ لیکن میں نے حج کی وجہ سے اپنی اجرت چھوڑ دی تو کیا میرا حج ہو گیا۔ تو کیا میری طرف سے (حج) کافی ہو گیا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ اسی میں سے ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ﴿اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ﴾.

(۱۵۳۷۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الأَجِيرِ يُؤَاجِرُ نَفْسَهُ إِلَى مَكَّةَ ، ثُمَّ يُوسِرُ ، قَالَ : يُجْزِءُ عَنْهُ.

(۱۵۳۷۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے اس مزدور کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے مکہ تک مزدوری کی پھر وہ مالدار ہو گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

(۱۵۳۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ فِي التَّاجِرِ وَالْكَرِيِّ ، قَالُوا : يُجْزِئُهُمَا.

(۱۵۳۷۴) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ تاجر اور مزدور کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

(۱۵۳۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ أَبِي طَالُوتَ ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُكْرِي نَفْسَهُ فِي الْحَجِّ ، قَالَ :يُجْزِئُهُ.

(۱۵۳۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جس نے اپنے آپ کو حاجیوں کی مزدوری کے لیے پیش کر دیا، کہ اس کی طرف سے حج کافی ہو جائے گا۔

(۱۵۳۷۶) حدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ التَّاجِرِ ، وَالْكَرِيِّ ، وَالأَجِيرِ ؟ قَالَ : لاَ يَنْتَقِصُ الْكَرِيُّ مِنْ حَجِّهِ ، وَلاَ التَّاجِرُ مِنْ حَجِّهِ ، وَلاَ الأَجِيرُ مِنْ حَجِّهِ.

(۱۵۳۷۶) حضرت عمر بن ذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے تاجر، مزدور اور اجیر کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مزدور کے حج میں کوئی نقص اور کمی نہیں آئے گی، نہ تاجر کے حج میں اور نہ ہی اجیر کے حج میں۔

(۱۵۳۷۷) حدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ وَسَأَلَهُ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ : إِنِّي أَكْرَيْتُ إِبِلاً وَأَنَا أُرِيدُ الْحَجَّ ، أَيُجْزِئُنِي ؟ قَالَ : لاَ ، وَلاَ كَرَامَةَ.

(۱۵۳۷۷) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے ایک اعرابی نے دریافت کیا کہ میں نے ایک اونٹ مزدوری پر لیا اور میرا حج کرنے کا ارادہ ہے کیا یہ میرے لیے کافی ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

(۱۵۳۷۸) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ يُجْزِئُهُ.

(۱۵۳۷۸) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نہیں کافی ہوگا۔

(۱۵۳۷۹) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ ، أَوْ مَنْ زَعَمَ مِنْهُمْ ، أَنَّ الْكَرِيَّ لاَ حَجَّ لَهُ ؟ قَالَ : بَلْ لَهُ حَجٌّ حَسَنٌ جَمِيلٌ ، إِنِ اتَّقَى اللَّهَ ، وَأَدَّى الأَمَانَةَ ، وَأَحْسَنَ الصَّحَابَةَ.

(۱۵۳۷۹) حضرت ابوالسلیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مزدوری کرنے والے کا حج نہیں ہوتا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بلکہ اس کا اچھا اور عمدہ حج ہوگا اگر وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، امانت کو صحیح طریقے سے ادا کرے اور اچھا ساتھی بن کر رہے۔

(۳۸۵) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ)

اللہ تعالیٰ کے قول ﴿فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ﴾ کی تفسیر

(۱۵۳۸۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ فِي قَوْلِهِ تعالى : ﴿فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ﴾ ، قَالَ : صُمْ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ ، وَيَوْمَ التَّرْوِيَةِ ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ ، فَإِنْ فَاتَهُ الصَّوْمُ تَسَحَّرَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَصَامَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ.

(۱۵۳۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایک روزہ یوم الترویہ سے پہلے دن رکھو، ایک یوم الترویہ میں اور ایک عرفہ کے دن رکھو، اور اگر ان دنوں میں روزہ چھوٹ جائے تو چودھویں ذی الحجہ کی رات سحری کرو اور تین روزے رکھو اور سات روزے واپس آ کر رکھو۔

(١٥٣٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَعِيَاضٌ ، وَجَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالاَ : آخِرُهَا يَوْمُ عَرَفَةَ.

(۱۵۳۸۱) حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ تین روزے اس ترتیب سے رکھو کہ آخری روزہ عرفہ کے دن ہو۔

(١٥٣٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ : آخِرُهَا يَوْمُ عَرَفَةَ.

(۱۵۳۸۲) حضرت ابو جعفر ؒ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(١٥٣٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: إنْ شَاءَ صَامَ أَوَّلَ الْعَشْرِ وَوَسَطَهَا، وَآخِرَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ.

(۱۵۳۸۳) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو عشرے کے شروع میں روزہ رکھ لو یا درمیان میں اور آخری روزہ عرفہ کے دن ہونا چاہئے۔

(١٥٣٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حبيب ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ.

(۱۵۳۸۴) حضرت سعید بن جبیر ؒ سے بھی حضرت عطاء ؒ کے قول کی مثل منقول ہے۔

(١٥٣٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : آخِرُهَا يَوْمُ عَرَفَةَ.

(۱۵۳۸۵) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ تین روزے اس طرح رکھے کہ آخری روزہ عرفہ کے دن ہو۔

(١٥٣٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : انْطَلَقْت أَنَا وَالْحَكَمُ إلَى أَبِي الْوَلِيدِ فَأَخْبَرَنَا ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : آخِرُهَا يَوْمُ عَرَفَةَ.

(۱۵۳۸۶) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ آخری روزہ عرفہ کے دن ہو۔

(١٥٣٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِهِ تعالى : ﴿فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ﴾ قَالَ : قَبْلَ التَّرْوِيَةِ يَوْمًا وَآخِرُهَا يَوْمُ عَرَفَةَ.

(۱۵۳۸۷) حضرت شعبی ؒ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایک روزہ یوم الترویہ سے پہلے رکھے اور آخری روزہ عرفہ کے دن رکھے۔

(١٥٣٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ.

(۱۵۳۸۸) حضرت شعبی ؒ سے اسی طرح مروی ہے۔

(١٥٣٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَنْ لَمْ يَصُمْ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ ، وَيَوْمَ التَّرْوِيَةِ ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ ، فَاتَهُ الصَّوْمُ.

(۱۵۳۸۹) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے یوم الترویہ سے ایک دن پہلے، یوم الترویہ کو اور عرفہ کے دن روزہ نہ رکھا اس کے روزے فوت ہو گئے۔

(١٥٣٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ :

قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ ، وَيَوْمَ التَّرْوِيَةِ ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ ، وَقَالَ :عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ :يَصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ.

(۱۵۳۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک روزہ یوم الترویہ سے ایک دن پہلے رکھے، ایک روزہ یوم الترویہ کو اور ایک روزہ عرفہ کے دن، اور حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین روزے ایام تشریق میں رکھے۔

(۱۵۳۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ :يَجْعَلُ الْمُتَمَتِّعُ آخِرَ صَوْمِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ.

(۱۵۳۹۱) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمتع کرنے والا روزے اس طرح رکھے کہ آخری روزہ عرفہ کے دن ہو۔

(۱۵۳۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :﴿فَصِيَامُ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ﴾ آخِرُهَا يَوْمُ عَرَفَةَ.

(۱۵۳۹۲) حضرت حسن رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آخری روزہ عرفہ کے دن رکھے۔

(۱۵۳۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ وَحَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :آخِرُهَا يَوْمُ عَرَفَةَ.

(۱۵۳۹۳) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آخری روزہ عرفہ کے دن رکھے۔

(۳۸۶) فی المریض تُرْمَی عَنْهُ الْجِمَارُ

مریض کی طرف سے جمرات کی رمی کی جائے گی

(۱۵۳۹٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُحْمَلُ الْمَرِيضُ إلَى الْجِمَارِ ، فَإِنَ اسْتَطَاعَ أَنْ يَرْمِيَ فَلْيَرْمِ ، وَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُوضَعَ الْحَصَى فِي كَفِّهِ ، ثُمَّ يُرْمَى بِهَا مِنْ كَفِّهِ.

(۱۵۳۹۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مریض کو جمرات کی طرف لے کر جایا جائے گا، اگر طاقت رکھے تو خود رمی کر لے، اور اگر طاقت نہ رکھے تو کنکریاں اس کی ہتھیلی پر رکھ دی جائیں پھر کوئی شخص اس کی ہتھیلی سے کنکریاں اٹھا کر رمی کرلے۔

(۱۵۳۹۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُشْهَدُ بِالْمَرِيضِ الْمَنَاسِكُ كُلُّهَا ، وَيُطَافُ بِهِ عَلَى مَحْمِلٍ فَإِذَا رَمَى الْجِمَارَ وُضِعَ فِي كَفِّهِ ، ثُمَّ رُمِيَ بِهِ مِنْ كَفِّهِ.

(۱۵۳۹۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مریض کو تمام مناسک میں حاضر کیا جائے گا، اور اس کو پالکی وغیرہ میں طواف کروایا جائے گا، جب جمرات کی رمی کرنے لگے تو اس کی ہتھیلی پر کنکریاں رکھی جائیں گی اور وہاں سے کنکریاں اٹھا کر رمی کی جائے گی۔

(۱۵۳۹٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يُرْمَى عَنْهُ.

(۱۵۳۹۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اس کی طرف سے کنکریاں ماری جاسکتی ہیں۔

(۲۸۷) فی المرأة تَخْرُجُ مَعَ ذِی مَحْرَمٍ

عورت اپنے محرم کے ساتھ حج کے لیے جائے گی

(۱۵۳۹۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ تَحُجُّ الْمَرْأَةُ إِلاَّ مَعَ ذِی مَحْرَمٍ.

(۱۵۳۹۷) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ عورت ذی رحم محرم کے ساتھ ہی حج کرے گی۔

(۱۵۳۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أنه قَالَ : تَخْرُجُ فِی رُفْقَةٍ فِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ.

(۱۵۳۹۸) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ عورت ایسی جماعت کے ساتھ جائے جس میں مرد اور خواتین ہوں۔

(۱۵۳۹۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : تَحُجُّ مع رُفْقَةٍ فِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ وَتَتَّخِذُ سُلَّمًا تَصْعَدُ عَلَيْهِ ، وَلاَ يَقْرَبُهَا الْكَرِی.

(۱۵۳۹۹) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ وہ ایسی جماعت کے ساتھ جائے جس میں مرد وخواتین شامل ہوں، اور عورت ایک سیڑھی لے کر اس پر چڑھ جائے اور مزدور اس کے قریب نہ جائے۔

(۱۵۴۰۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ أَبِی هُبَيْرَةَ ، قَالَ : كَتَبَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الرَّیِّ إِلَى إِبْرَاهِيمَ ، إِنَّهَا مُوسِرَةٌ وَلَيْسَ لَهَا بَعْلٌ ، وَلاَ مَحْرَمٌ ، وَلَمْ تَحُجَّ قَطُّ ، فَكَتَبَ إِلَيْهَا إِبْرَاهِيمُ : إِنَّ هَذَا مِنَ السَّبِيلِ الَّذِی ، قَالَ اللَّهُ وَلَيْسَ لَكِ مَحْرَمٌ ، فَلاَ تَحُجِّی إِلاَّ مَعَ بَعْلٍ ، أَوْ مَحْرَمٍ.

(۱۵۴۰۰) اھل الری کی ایک خاتون نے حضرت ابراہیم ؒ کو لکھا کہ وہ مالدار ہے اور اس کا شوہر بھی نہیں ہے اور کوئی محرم بھی نہیں ہے اور اس نے آج تک حج بھی نہیں کیا ہوا، حضرت ابراہیم ؒ نے اس کو لکھ کر بھیجا کہ: بیشک یہ وہ راستہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور تیرے پاس کوئی محرم بھی نہیں ہے، تو شوہر اور محرم کے سوا ہرگز حج نہ کر۔

(۱۵۴۰۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ بْنُ أَبِی الْحَسَنِ يُرَخِّصُ لِلْمَرْأَةِ الَّتِی لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَنْ تَحُجَّ مَعَ الْمَرْأَةِ الَّتِی مَعَهَا مَحْرَمٌ.

(۱۵۴۰۱) حضرت حسن بن الحسن ؒ اس عورت کو رخصت دیتے تھے جس نے حج نہ کیا ہو کہ وہ ایسی عورتوں کے ساتھ چلی جائے جن عورتوں کے ساتھ ان کے محرم ہوں۔

(۱۵۴۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِی صَالِحٍ ، عَنْ أَبِی سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ سَفَرًا يَكُونُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فصاعدًا إِلاَّ مَعَ أمها ، أَوِ ابْنِهَا ، أو أَبِيهَا ، أَوْ أَخِيهَا ، أَوْ زَوْجِهَا ، أَوْ ذِی مَحْرَمٍ. (ابو داؤد ۱۷۲۳۔ ترمذی ۱۱۶۹)

(۱۵۴۰۲) حضرت ابو سعید ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر

اپنے ماں، باپ، بھائی، شوہر یا محرم کے علاوہ نہ کرے۔

(۱۵٤۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ تُرِيدُ الْحَجَّ وَزَوْجُهَا غَائِبٌ بِخُرَاسَانَ ، فَقَالَ : إِذَا كَانَتِ الْفَرِيضَةُ وَكَانَ لَهَا مَحْرَمٌ فَلاَ بَأْسَ.

(۱۵۴۰۳) حضرت عامر رحمہ اللہ سے ایک خاتون نے دریافت کیا کہ میں حج کرنا چاہتی ہوں لیکن میرا شوہر خراسان میں غائب ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر تیرے پر حج فرض ہوگیا ہے اور کوئی محرم بھی ہے تو کوئی حرج نہیں اس کے ساتھ چلی جا۔

(۱۵٤۰٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لاَ تَحُجُّ الْمَرْأَةُ إِلاَّ مَعَ زَوْجٍ ، أَوْ ذِي مَحْرَمٍ.

(۱۵۴۰۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت شوہر یا محرم کے علاوہ کسی اور کے ساتھ حج نہ کرے۔

(۱۵٤۰۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : سُئِلَ عِكْرِمَةُ ، عَنِ الْمَرْأَةِ تَحُجُّ مَعَ غَيْرِ ذِي مَحْرَمٍ ، أَوْ زَوْجٍ ، فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلاَثَةٍ إِلاَّ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ ، فَكَيْفَ تَصْنَعُ بأستها.

(۱۵۴۰۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ عورت اگر شوہر اور محرم کے بغیر حج کرے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ عورت تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر محرم کے بغیر کرے۔

(۱۵٤۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تُسَافِرُ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلاَثَةٍ إِلاَّ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ. (بخاری ۱۰۸۷۔ مسلم ۷۱۳)

(۱۵۴۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت تین دن سے زیادہ کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔

(۱۵٤۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُولُ : لاَ تُسَافِرُ امْرَأَةٌ إِلاَّ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَإِنِّي أُكْتتبتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ : انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ.

(بخاری ۳۰۰۶۔ مسلم ۹۷۸)

(۱۵۴۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے، ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری عورت حج کے لیے نکل گئی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوہ کے لیے لکھ لیا گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو چلا جا اور اپنی بیوی کے ساتھ جا کر حج کر۔

(۱۵٤۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ الْمَرْأَةُ لاَ تُسَافِرُ إِلاَّ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : لَيْسَ كُلُّ النِّسَاءِ يَجِدُ مَحْرَمًا.

(۱۵۴۰۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر ہوا کہ عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ ہر عورت کا محرم بھی نہیں ہوتا (وہ محرم نہیں پاتی)۔

(۱۵٤۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ تَامٍّ إِلاَّ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ. (بخاری ۱۰۸۸۔ مسلم ۹۷۷)

(۱۵۴۰۹) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت ایک دن کی مسافت کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے۔

(۱٥٤۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : ذُكِرَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، امْرَأَةٌ سَافَرَتْ مَعَ عَبْدِهَا فَكَرِهَ ذَلِكَ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّهُ أَخُوهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۱۵۴۱۰) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ عورت نے اپنے غلام کے ساتھ سفر کیا، تو آپ رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند فرمایا، آپ کو بتایا گیا کہ وہ اس عورت کا رضاعی بھائی ہے، تو آپ رحمہ اللہ نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۳۸۸) إذا أحرم بحَجَّتَيْنِ

جب کوئی شخص دو حجوں کے لیے احرام باندھ لے

(۱٥٤۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يُهِلُّ بِحَجَّتَيْنِ ، قَالَ : هُوَ مُتَمَتِّعٌ.

(۱۵۴۱۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی دو حجوں کے لیے احرام باندھ لے تو وہ تمتع کرنے والا ہے۔

(۱٥٤۱۲) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : عَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ.

(۱۵۴۱۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایسے شخص پر حج اور عمرہ لازم ہے۔

(۳۸۹) في وقت الإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَةَ

عرفات سے نکلنے کا وقت

(۱٥٤۱۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لاِبْنِ الزُّبَيْرِ حِينَ سَقَطَتِ الشَّمْسُ : أَفِضْ.

(۱۵۴۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو سورج غروب ہونے کے بعد فرمایا: اب عرفہ سے نکلو۔

(۱٥٤۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَوَقَفَ بِعَرَفَاتٍ حَتَّى إِذَا كَانَ كَأَعْجَلِ مَا يُصَلِّي أَحَدٌ الْمَغْرِبَ دَفَعَ بِهِ.

(۱۵۴۱۴) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے

اوران کے ساتھ عرفات میں رہے، یہاں تک کہ جب اتنا وقت ہوگیا کہ ایک آدمی جلدی سے نماز مغرب پڑھ سکتا ہوتو ان کو لے کر نکلے۔

(۱۵٤۱۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ.

(۱۵۴۱۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۵٤۱٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:أُخْبِرْت، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ : أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الأَكْبَرِ ، وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ وَالأَوْثَانِ كَانُوا يَدْفَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ حِينَ تُعتمُّ بِهَا الْجِبَالُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ ، وَإِنَّا نَدْفَعُ بَعْدَ غُرُوبِهَا ، فَلاَ تَعْجَلُونَا ، هَدْيُنَا مُخَالِفٌ هَدْيَ أَهْلِ الشِّرْكِ وَالأَوْثَانِ.

(۱۵۴۱۶) حضرت محمد بن قیس بن مخرمہ بن المطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے عرفات میں خطبہ دیا اور فرمایا: أما بعد! آج حج اکبر کا دن ہے، جاہلیت اور بت پرست لوگ اس دن غروب شمس سے پہلے ہی نکل جاتے تھے، جس وقت سورج پہاڑوں کے پیچھے ہوتا تھا گویا کہ لوگوں کے عمامے ان کے چہروں پر ہیں، ہم لوگ سورج غروب ہونے کے بعد جائیں گے پس کوئی شخص جلدی نہ کرے، ہمارا طریقہ مشرکوں اور بت پرستوں کے مخالف ہے۔

(۱۵٤۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ دَفْعُ الإِمَامِ مِنْ عَرَفَةَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ.

(۱۵۴۱۷) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ امام سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے نکلے۔

(۱۵٤۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى الدَّفْعَةَ مِنْ عَرَفَةَ إِذَا تَبَيَّنَ اللَّيْلُ وَأَفْطَرَ الصَّائِمُ.

(۱۵۴۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عرفات سے اس وقت نکلنا بہتر سمجھتے تھے جب رات ظاہر ہو جائے اور روزہ دار روزہ افطار کرلے۔

(۱۵٤۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : وَقَفْت مَعَ عَبْدِ اللهِ وَعَلَى النَّاسِ عُثْمَانَ ، حَتَّى إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَاضَ السَّاعَةَ أَصَابَ السُّنَّةَ ، فَمَا كَانَ كَلاَمُهُ بِأَسْرَعَ مِنْ أَنْ أَفَاضَ.

(۱۵۴۱۹) حضرت عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عرفات میں تھا اور لوگوں پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ امیر تھے، جب سورج غروب ہوا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر امیر المؤمنین اس وقت عرفات سے نکل پڑیں تو

وہ سنت کو پالیں گے، پس آپ فوراً چل پڑے۔

(۳۹۰) من كان يَسْتَحِبُّ إذَا دَخَلَ الرَّجُلُ مَكَّةَ أَنْ لاَ يَخْرُجَ حَتَّى يَقْرَأَ الْقُرْآنَ

جوحضرات یہ پسند کرتے ہیں کہ جوشخص مکہ مکرمہ میں داخل ہووہ قرآن پاک ختم کیے بغیر وہاں سے نہ نکلے

(١٥٤٢٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إذَا دَخَلُوا مَكَّةَ أَنْ لاَ يَخْرُجُوا حَتَّى يَخْتِمُوا الْقُرْآنَ.

(۱۵۴۲۰) حضرت ابراہیم ویشید سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوں تو قرآن پاک ختم کیے بغیر وہاں سے نہ نکلیں۔

(١٥٤٢١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُمْ إذَا قَدِمُوا مَكَّةَ بِحَجٍّ ، أَوْ عُمْرَةٍ أَلاَّ يَخْرُجُوا حَتَّى يَقْرَؤُوا مَا مَعَهُمْ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۱۵۴۲۱) حضرت حسن ویشید سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو اس بات کو پسند کرتے کہ جتنا قرآن ان کو یاد ہے اس کو پڑھے بغیر وہاں سے نہ نکلیں۔

(١٥٤٢٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : كَانَ يُحَبُّ ، أَوْ يُسْتَحَبُّ إذَا قَدِمَ شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ ، أَنْ لاَ يَخْرُجَ حَتَّى يَقْرَأَ الْقُرْآنَ ، بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ ، وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ.

(۱۵۴۲۲) حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب کوئی شخص ان تین مسجدوں میں سے کسی مسجد میں جائے تو قرآن پاک پڑھے بغیر وہاں سے نہ نکلے، وہ مسجدیں یہ ہیں، مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)۔

(١٥٤٢٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ قَرَأَهُ يَعْنِي الْقُرْآنَ حَيْثُ قَدِمَ مَكَّةَ.

(۱۵۴۲۳) حضرت علقمہ ویشید جب مکہ مکرمہ آتے تو قرآن پاک پڑھتے۔

(۳۹۱) فِي القراءة فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ

طواف کے دوران قرآن کی تلاوت کرنا

(١٥٤٢٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بن العوام ، عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ ، قَالَ : سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلاً يَقْرَأُ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَنَهَاهُ.

(۱۵۴۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سنا کہ وہ طواف کے دوران قرآن پاک پڑھ رہا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو منع

کردیا۔

(۱۵٤۲۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ الْقِرَاءَةُ فِي الْعَشْرِ فِي الطَّوَافِ ، وَلَكِنْ يَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيُكَبِّرُهُ.

(۱۵۴۲۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ طواف کرتے ہوئے قرآن پاک پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے، لیکن وہ اللہ کا ذکر اور حمد وثنا کرتے تھے۔

(۱۵٤۲٦) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : الْقِرَاءَةُ فِي الطَّوَافِ مُحْدَثٌ.

(۱۵۴۲۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طواف کے دوران قرآن کریم کی تلاوت کرنا بدعت ہے۔

(۱۵٤۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بن نَافِعٍ ، قَالَ : طُفْت مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَكَانَ لاَ يَفْتُرُ مِنْ ذِكْرِ اللهِ.

(۱۵۴۲۷) حضرت ابراہیم بن نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے ساتھ ساتھ طواف کیا، آپ رحمہ اللہ دوران طواف اللہ کے ذکر سے نہیں تھکے، (ذکر کرتے رہے)۔

(۱۵٤۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الطَّوَافِ حَوْلَ الْبَيْتِ ، فَلَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا.

(۱۵۴۲۸) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دوران طواف قرآن پاک پڑھنے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۱۵٤۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَصْحَابَنَا يَقْرَؤُونَ عَلَى مُجَاهِدٍ فِي الطَّوَافِ.

(۱۵۴۲۹) حضرت عثمان بن الاسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اصحاب رحمہم اللہ کو طواف کے دوران حضرت مجاہد رحمہ اللہ کے سامنے قرآن پاک پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(۱۵٤۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ القراء ة فِي الطَّوَافِ.

(۱۵۴۳۰) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ دوران طواف قرآن پاک پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۹۲) فی التطوع بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ بجمع

جمع بین الصلاتین کرتے وقت درمیان میں نفل نماز پڑھنا

(۱۵٤۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ عُمَرَ ، فَأَتَى جَمْعًا فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ : الصَّلاَةُ جَامِعَةٌ ، وَلَمْ يَتَجَوَّزْ بَيْنَهُمَا.

(۱۵۴۳۱) حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے، وہ عرفات آئے اور مغرب کی نماز ادا

فرمائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کہ اب دوسری نماز کا وقت ہے۔ ان کے درمیان نفل کی طرف تجاوز نہ کیا جائے۔

(١٥٤٣٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيد، قَالَ: حجَجْت مَعَ عَبْدِ اللهِ ، فَلَمَّا أَتَى جَمْعًا أَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلاَثًا ، ثُمَّ تَعَشَّى ، ثُمَّ أَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ.

(۱۵۴۳۲) حضرت عبد الرحمن بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، جب آپ عرفات تشریف لائے تو اذان دی اور اقامت ہوئی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مغرب کی تین رکعتیں پڑھائیں، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا تناول فرمایا، پھر اذان ہوئی اور اقامت پڑھی اور عشاء کی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(١٥٤٣٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُمَرَ صَنَعَ مِثْلَ صَنِيعِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

(۱۵۴۳۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرح کیا۔

(١٥٤٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ ذِئْبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِجَمْعٍ ، وَلَمْ يَتَطَوَّعْ بَيْنَهُمَا. (ابوداؤد ١٩٢١۔ مالك ١٩٦)

(۱۵۴۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے دو نمازوں کو جمع فرمایا اور ان کے درمیان کوئی نفل ادا نہ فرمائے۔

(٣٩٣) أين يصلي مَنْ دَاخِلَ الْبَيْتِ

کعبہ کے اندر کہاں نماز ادا کرے؟

(١٥٤٣٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلاَلٌ ، فَأَجَافُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيلاً ، ثُمَّ فَتَحُوا ، فَكُنْتُ أَوَّلَ النَّاسِ دخل فَلَقِيتُ بِلاَلاً ، فَقُلْتُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ.

(۱۵۴۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ، حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کعبہ کے اندر داخل ہوئے پھر کافی دیر دروازہ بند رہا، جب دروازہ کھلا تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ملا اور ان سے دریافت کیا کہ حضور اقدس ﷺ نے کہاں پر نماز ادا فرمائی ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگلے دو ستونوں کے درمیان۔

(١٥٤٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْبَيْتِ تُجَاهَهُ حِينَ دَخَلَهُ.

(مسلم ٣٩١۔ ابن خزيمة ٣٠١٧)

(۱۵۴۳۶) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں داخل ہونے کے بعد بالکل سامنے نماز ادا فرمائی۔

(۱۵٤۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :أُصَلِّي فِي نَوَاحِي الْبَيْتِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، صَلِّ فِي أَيِّ نَوَاحِيهِ شِئْتَ.

(۱۵۴۳۷) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ کیا کعبہ کے اطراف میں (کعبہ کے اندر) نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ہاں جس مرضی کونے میں چاہو نماز پڑھ لو۔

(۱۵٤۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، أَوِ ابْنِ صَفْوَانَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ حِينَ دَخَلَهُ.

(۱۵۴۳۸) حضرت ابن صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں جب داخل ہوئے تو دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۳۹٤) في المحرم يُصِيبُ بَيْضَ النَّعَامِ

محرم اگر شتر مرغ کا انڈہ توڑ دے

(۱۵٤۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي بَيْضِ النَّعَامِ دِرْهَمٌ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ.

(۱۵۴۳۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ شتر مرغ کے انڈوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ ہر انڈے کے بدلے ایک درھم ادا کرے۔

(۱۵٤٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ فِي بَيْضِ النَّعَامِ قِيمَتُهُ.

(۱۵۴۴۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شتر مرغ کے انڈے میں اس کی قیمت ادا کرنا پڑے گی۔

(۱۵٤٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فِي بَيْضِ النَّعَامِ قِيمَتُهُ.

(۱۵۴۴۱) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۱۵٤٤۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ فِي بَيْضِ النَّعَامِ قِيمَتُهُ.

(۱۵۴۴۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۱۵٤٤۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ مُحْرِمٍ أَصَابَ بَيْضَ نَعَامٍ ، قَالَ :فَرَأَى عَلَيْهِ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ صِيَامَ يَوْمٍ ، أَوْ إِطْعَامَ مِسْكِينٍ.

(۱۵۴۴۳) حضرت عبد اللہ بن ذکوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم اگر شتر مرغ کے انڈے توڑ دے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر انڈے کے بدلے ایک دن کا روزہ یا مسکین کو کھلانا کھلانے کو ٹھہرایا۔

(۱۵٤٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزناد ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ حَفْصٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

(۱۵۴۴۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۵٤٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ فِي بَيْضِ النَّعَامِ قِيمَتُهُ.

(۱۵۴۴۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شتر مرغ کے انڈے میں اس کی قیمت لازم ہے۔

(۱٥٤٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ طَاوُوسًا ، عَنْ بَيْضِ الْحَجَلِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ ، قَالَ فِيهِ قِيمَتُهُ.

(۱۵۴۴۶) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے شتر مرغ کے انڈے کے متعلق دریافت کیا کہ اگر محرم اس کو توڑ دے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس کی قیمت لازم ہے۔

(۱٥٤٤٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي بَيْضِ النَّعَامِ أَشَارَ بِهِ رَجُلٌ حَرَامٌ لِحَلاَلٍ : صِيَامُ يَوْمٍ ، أَوْ إِطْعَامُ مِسْكِينٍ.

(۱۵۴۴۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ شتر مرغ کے انڈے کے متعلق فرماتے ہیں جب محرم شخص حلال آدمی کو اس کا اشارہ کرے تو ایک روزہ یا ایک مسکین کا کھانا کھلانا لازم ہے۔

(۱٥٤٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ فِي كُلِّ بَيْضَتَيْنِ دِرْهَمٌ وَفِي كُلِّ بَيْضَةٍ نِصْفُ دِرْهَمٍ.

(۱۵۴۴۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دو انڈوں پر ایک درھم اور ایک انڈے کے بدلے نصف درہم لازم ہے۔

(۱٥٤٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْبَيْضِ قِيمَتُهُ.

(۱۵۴۴۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کی قیمت لازم ہے۔

(۱٥٤٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، أَنَّ رَجُلاً أَوْطَأَ بَعِيرَهُ بَيْضَ نَعَامٍ فَسَأَلَ عَلِيًّا ، فَقَالَ : عَلَيْكَ لِكُلِّ بَيْضَةٍ ضِرَابُ نَاقَتِهِ ، أَوْ جَنِينُ نَاقَةٍ ، فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ : فَقَالَ : قَدْ قَالَ : مَا سَمِعْت ، وَعَلَيْكَ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ صِيَامُ يَوْمٍ ، أَوْ طَعَامُ مِسْكِينٍ. (احمد ۵/ ۵۸۔ بیهقی ۲۰۷)

(۱۵۴۵۰) حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کے اونٹ نے شتر مرغ کے انڈے روند ڈالے، اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تجھ پر اونٹنی کا بچہ لازم ہے، وہ شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق جو اس نے کہا وہ تو نے سن لیا، تجھ پر ہر انڈے کے بدلے ایک روزہ یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔

(۱٥٤٥١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : ثَمَنُهُ.

(۱۵۴۵۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انڈوں کی قیمت لازم ہے۔

(۱۵٤۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : صِيَامُ يَوْمٍ ، أَوْ طَعَامُ مِسْكِينٍ.

(۱۵۴۵۲) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن کا روزہ یا ایک مسکین کا کھانا ہے۔

(۱۵٤۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ لاَحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ فِي ذَلِكَ : عَلَيْكَ لِكُلِّ بَيْضَةٍ صِيَامُ يَوْمٍ ، أَوْ طَعَامُ مِسْكِينٍ.

(۱۵۴۵۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر انڈے کے بدلے ایک دن کا روزہ یا ایک مسکین کا کھانا لازم ہے۔

(۱۵٤۵٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، عَنْ بَيْضِ حَمَامِ الْحَرَمِ ، فَقَالَ : فِي بَيْضَةٍ مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ.

(۱۵۴۵۴) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے حرم کے شتر مرغ کے انڈے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ہر انڈے کے بدلے ایک مد کھانا ہے۔

(۲۹۵) فی بدل الْبُدْنِ

اونٹ کا بدل

(۱۵٤۵۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ ، عَنْ رَجُلٍ ذَبَحَ وَلَدَ بَدَنَتِهِ ، قَالَ : عَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۵۴۵۵) ایک شخص حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ایک شخص نے اونٹ کا بچہ ذبح کر دیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس پر قربانی لازم ہے۔

(۱۵٤۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : عَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۵۴۵۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں کہ اس پر قربانی لازم ہے۔

(۱۵٤۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْبُدْنَةِ تُنْتِجُ ، قَالَ : يَحْمِلُهُ عَلَيْهَا ، فَإِنْ ذَبَحَهُ وَأَكَلَهُ ذَبَحَ مَكَانَهُ كَبْشًا.

(۱۵۴۵۷) حضرت حسن رحمہ اللہ اس اونٹنی کے متعلق فرماتے ہیں جو بچہ جن دے، بچہ کو اونٹنی پر سوار کرے، اگر اس کو ذبح کر کے کھا لیا تو اس کی جگہ بکری ذبح کرے گا۔

(۱۵٤۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ وَلَدَ الْبُدْنَةِ عَلَيْهَا.

(۱۵۴۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اونٹنی کے بچہ کو اس پر سوار کر دیتے تھے۔

(۱۵٤۵۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : وَلَدُ الْبُدْنَةِ يُنْحَرُ مَعَ أُمِّهِ.

(۱۵۴۵۹) حضرت عطاء ریلیٹیلا فرماتے ہیں کہ (اگر اونٹ ذبح کرتے وقت اس کے پیٹ میں بچہ ہو تو) اس کو بھی اس کی ماں کے ساتھ ذبح کریں گے۔

(۱۵٤٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ :إذَا ذُبِحَتِ الْبَدَنَةُ ذُبِحَ وَلَدُهَا مَعَهَا.

(۱۵۴۶۰) حضرت ابراہیم ریلیٹیلا فرماتے ہیں کہ جب اونٹنی کو ذبح کیا جائے گا تو ساتھ میں اس کے بچہ کو بھی ذبح کریں گے (جو اس کے پیٹ میں ہے)۔

(۱٥٤٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ سَاقَ بَدَنَتَهُ فَوَضَعَتْ فِي الطَّرِيقِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَحْمِلَهُ ، قَالَ :يَصْنَعُ بِهِ مَا شَاءَ ، فَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ ذَبَحَ مَكَانَهُ كَبْشًا.

(۱۵۴۶۱) حضرت عطاء ریلیٹیلا نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو اونٹنی لے کر جا رہا تھا اور اونٹنی راستہ میں گر گئی اور وہ آدمی اس اونٹنی کو کھڑا نہ کر سکا تو فرماتے ہیں اس کے ساتھ جو مرضی کرے، جب مکہ مکرمہ آئے تو اس اونٹ کے بدلے بکری ذبح کرے۔

(۳۹۶) فی الرجل يَنْصَرِفُ قَبْلَ الإِمَامِ فِي عَرَفَةَ

اگر کوئی شخص امام سے پہلے عرفہ میں چلا جائے

(۱٥٤٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :هَلْ تَبْرَحُ مَوْقِفًا بِعَرَفَةَ قَبْلَ الإِمَامِ ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۵۴۶۲) حضرت ابن جریج ریلیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ریلیٹیلا سے دریافت کیا کہ کیا آپ امام سے پہلے عرفات سے ہٹتے ہو (جاتے ہو)؟ آپ ریلیٹیلا نے فرمایا کہ نہیں۔

(۱٥٤٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ دَفَعَ قَبْلَ الإِمَامِ.

(۱۵۴۶۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عرفات سے امام سے قبل ہی چلے جایا کرتے تھے۔

(۱٥٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ :أَفَاضَ صَاحِبٌ لَنَا قَبْلَ الإِمَامِ فَسَأَلْت مُجَاهِدًا ، فَقَالَ :يُهَرِيقُ دَمًا.

(۱۵۴۶۴) حضرت ابراہیم بن عبد الاعلیٰ ریلیٹیلا فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک ساتھی عرفات سے امام سے پہلے ہی چلا گیا، میں نے حضرت مجاہد ریلیٹیلا سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ریلیٹیلا نے فرمایا کہ وہ قربانی کرے، (اس پر قربانی لازم ہے)۔

(۱٥٤٦٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا أَفَاضَ قَبْلَ الإِمَامِ فَعَلَيْهِ دَمٌ.

(۱۵۴۶۵) حضرت حسن ریلیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر امام سے پہلے عرفات سے چلا گیا تو قربانی لازم ہے۔

(۲۹۷) من قَالَ إذَا مَرَّ بِجَمْعٍ فَلَمْ يَنْزِلْهَا أَهْرَاقَ دَمًا

اگر کوئی شخص رکے بغیر مزدلفہ سے چلا جائے تو اس پر قربانی لازم ہے

(۱۵٤٦٦) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ مَرَّ بِجَمْعٍ وَهُوَ لاَ يَرَى ، أَنَّ بِهَا مَوْقِفًا حَتَّى أَتَى مِنًى ، قَالَ : يُهَرِيقُ لِذَلِكَ دَمًا.

(۱۵۴۶۶) حضرت ابراہیم ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو مزدلفہ سے چلا جائے اور اس کا خیال ہو کہ یہاں نہیں ٹھہرنا اور وہ منیٰ آ جائے تو اس پر قربانی لازم ہے۔

(۱۵٤٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي مَنْ جَهِلَ أَنْ يَبِيتَ بِجَمْعٍ ، قَالَ : يُهَرِيقُ دَمًا.

(۱۵۴۶۷) حضرت ابراہیم ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو اس بات سے لاعلم ہو کہ رات مزدلفہ میں گزارنی ہے تو اس پر قربانی لازم ہے۔

(۱۵٤٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ رَهِقَ ، عَنْ جَمْعٍ فَلَمْ يَنْزِلْهَا أَهْرَاقَ لِذَلِكَ دَمًا.

(۱۵۴۶۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص مزدلفہ میں رکے بغیر چلا جائے (وقت کی تنگی کی وجہ سے) وہ اس کے بدلے قربانی کرے گا۔

(۱۵٤٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: مَنْ لَمْ يَقِفْ بِجَمْعٍ جَعَلَهَا عُمْرَةً.

(۱۵۴۶۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص مزدلفہ میں نہ ٹھہرے وہ اس کو عمرہ بنا دے۔

(۱٥٤٧٠) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: مَنْ لَمْ يَقِفْ بِجَمْعٍ، فَلاَ حَجَّ لَهُ، وَيَحُجُّ مِنْ قَابِلٍ.

(۱۵۴۷۰) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص مزدلفہ میں نہ ٹھہرے اس کا حج نہ ہوا وہ آئندہ سال دوبارہ حج کرے۔

(۲۹۸) في القوم يَشْتَرِكُونَ فِي الصَّيْدِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ

کچھ محرم اشخاص مل کر اگر کوئی شکار کریں

(۱٥٤٧١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جَزَاءً وَاحِدًا.

(۱۵۴۷۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ سب پر ایک ہی جزاء آئے گی۔

(۱٥٤٧٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : جَزَاءً وَاحِدًا.

(۱۵۴۷۲) حضرت شعبی ؒ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(١٥٤٧٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِنِ اشْتَرَكُوا فَلَمْ يَفْدِهِ أَصْحَابُهُ فَعَلَيْهِ الْفِدَاءُ كُلُّهُ.

(۱۵۴۷۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ سب اس شکار میں شریک ہوں اور اس کے ساتھی فدیہ ادا نہ کریں تو اس ایک پر تمام فدیہ لازم ہے۔

(١٥٤٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالُوا : جَزَاءً وَاحِدًا ، وَقَالَ : مُجَاهِدٌ : إِنْ أَكَلُوا مِنْهُ فَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ جَزَاءٌ.

(۱۵۴۷۴) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں ایک ہی جزاء سب پر لازم ہے، اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر سب نے اس میں سے کھالیا تو پھر ہر ایک پر الگ الگ جزاء لازم ہے۔

(١٥٤٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ جَزَاءٌ.

(۱۵۴۷۵) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر ایک پر الگ الگ جزاء لازم ہے۔

(١٥٤٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ جَزَاءًا.

(۱۵۴۷۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(١٥٤٧٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا اشْتَرَكُوا ، فَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ جَزَاءٌ.

(۱۵۴۷۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر سارے شکار میں شریک ہوں تو ہر ایک پر جزاء لازم ہے۔

(١٥٤٧٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ إِنْ أَكَلاَ مِنْهُ فَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا جَزَاءًا ، وَإِنْ لَمْ يَأْكُلاَ فَعَلَيْهِمَا جَزَاءٌ وَاحِدٌ.

(۱۵۴۷۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر اس میں سے کھالیا تو پھر ہر ایک پر جزاء لازم ہے، اور اگر اس میں سے نہ کھایا تو پھر ان دونوں پر ایک ہی جزاء لازم ہے۔

(١٥٤٧٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ، وَعَطَاءٍ ، عَنِ الْقَوْمِ يَشْتَرِكُونَ فِي الصَّيْدِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ، فَقَالَ : جَزَاءٌ وَاحِدٌ.

(۱۵۴۷۹) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اگر کچھ محرم لوگ مل کر شکار کرلیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا سب پر ایک جزاء لازم آئے گی۔

(١٥٤٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا اشْتَرَكَ الرَّجُلاَنِ فِي الصَّيْدِ فَكَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ، وَإِنْ أَكَلاَ فَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا جَزَاءٌ.

(۱۵۴۸۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر دو آدمی مل کر کوئی شکار کرلیں تو ان پر ایک ہی کفارہ لازم ہے اور اگر وہ اس میں سے کھالیں تو پھر ہر ایک پر الگ الگ کفارہ لازم ہے۔

(۱۵٤۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ يُونس ، عَنِ الحَسَن ، قَالَ :عَلَى كُلِّ إنسَان مِنهُم جَزَاءٌ.

(۱۵۴۸۱) حضرت حسن ویشید فرماتے ہیں کہ ان میں سے ہر شخص پر کفارہ لازم ہے۔

(۱۵٤۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْمٍ مِنَ الْمُشَاةِ قَتَلُوا صَيْدًا ، قَالَ :عَلَيْهِمْ جَزَاءٌ وَاحِدٌ.

(۱۵۴۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ اگر پیدل چلنے والی جماعت شکار کرلیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان سب پر ایک ہی جزاء لازم ہے۔

(۱۵٤۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ إذَا أَصَابَ اثْنَانِ صَيْدًا فَحُكُومَةٌ وَاحِدَةٌ عَلَيْهِمَا.

(۱۵۴۸۳) حضرت زہری ویشید فرماتے ہیں کہ اگر دو آدمی مل کر کوئی شکار کرلیں تو اس کی جزاء دونوں پر ایک ہی لازم ہے۔

(۱۵٤۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :عَلَى كُلِّ إنْسَان مِنْهُمْ جَزَاءٌ ، وَقَالَ :حَمَّادٌ : يُجْزِئُهُمَا جَزَاءٌ وَاحِدٌ ، قَالَ :فَأَخْبَرْت الْحَارِثَ بِالَّذِي قَالَ الشَّعْبِيُّ ، قَالَ :الْقَوْلُ مَا قَالَ حَمَّادٌ.

(۱۵۴۸۴) حضرت شعبی ویشید فرماتے ہیں کہ ہر ایک پر الگ الگ جزاء لازم ہے، اور حضرت حماد ویشید فرماتے ہیں کہ ایک ہی جزاء دونوں کی طرف سے کافی ہو جائے گی، راوی ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ویشید کے قول کا حضرت حارث ویشید سے ذکر فرمایا، آپ ویشید نے فرمایا کہ صحیح قول وہی ہے جو حضرت حماد ویشید نے فرمایا ہے۔

(۳۹۹) من قَالَ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الصَّيدِ حُكُومَةٌ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ ہر شکار کے بارے میں دو آدمیوں کا فیصلہ معتبر ہے

(۱۵٤۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ حُكُومَةُ ذَوَي عَدْلٍ.

(۱۵۴۸۵) حضرت زہری ویشید فرماتے ہیں کہ ہر شکار کے متعلق دو آدمیوں کا فیصلہ کی بات معتبر ہے۔

(۱۵٤۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غنية ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ يَصِيبهُ الْمُحْرِمُ مِنَ الصَّيْدِ فَفِيهِ حُكُومَةُ ذَوَي عَدْلٍ.

(۱۵۴۸۶) حضرت حماد ویشید فرماتے ہیں کہ اگر محرم کوئی شکار مار ڈالے دو آدمیوں کا قول معتبر ہوگا۔

(٤٠٠) من كان يَذْبَحُ بِمِنًى وَلاَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ

جو حضرات عید الاضحیٰ کی دو رکعتیں ادا کیے بغیر منیٰ میں قربانی کرتے ہیں

(۱۵٤۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَذْبَحُ بِمِنًى ، وَلاَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ.

(۱۵۴۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عید الاضحیٰ کی نماز پڑھے بغیر منیٰ میں قربانی کرتے تھے۔

(١٥٤٨٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً ، قُلْتُ :إِنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ ، قَالَ لِي ، بِمِنًى :لاَ تَذْبَحْ حَتَّى تُصَلِّي ، قَالَ :لَيْسَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ مِنًى إِنَّمَا عَلَى أَهْلِ الآفَاقِ ، وَسَأَلْتُ مُجَاهِدًا ، فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۵۴۸۸) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ حضرت عبد الکریم رحمہ اللہ نے منیٰ میں مجھ سے فرمایا کہ نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی نہ کریں؟ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ پابندی منی والوں کے لیے ضروری نہیں بلکہ باہر سے آنے والوں کے لیے ہے۔ راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے بھی حضرت عطاء رحمہ اللہ کی طرح ارشاد فرمایا۔

(١٥٤٨٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً قُلْتُ ، قَالَ لِي قَائِلٌ :صَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَذْبَحَ ، فَقَالَ :لَيْسَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ مِنًى ، إِنَّمَا صَلاَتُهُمْ مَوْقِفُهُمْ بِجَمْعٍ.

(۱۵۴۸۹) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ مجھ سے ایک شخص نے کہا ہے کہ قربانی کرنے سے پہلے عید کی نماز ادا کرلو؟ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا کہ منیٰ والوں پر عید کی نماز نہیں ہے، ان کی نماز تو منیٰ میں ٹھہرنا ہی ہے۔

(١٥٤٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُوس ، وَعَطَاءٍ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ ، قَالُوا :لاَ صَلاَةَ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ.

(۱۵۴۹۰) حضرت مجاہد، حضرت عطاء، حضرت طاؤس، حضرت سالم اور حضرت قاسم رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ قربانی والے دن منیٰ میں عید کی نماز نہیں ہے۔

(١٥٤٩١) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ أَنَّهُمَا صَلَّيَا بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَنْحَرَا.

(۱۵۴۹۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت عبد الرحمن بن الاسود رحمہ اللہ نے منیٰ میں قربانی سے قبل عید کی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(١٥٤٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شعيب ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ الرَّكْعَتَانِ وَاجِبَتَانِ عَلَى مَنْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَنْحَرَ ، وَمَنْ لَمْ يَنْحَرْ فَعَلَيْهِ أَنْ يَشْهَدَ مِنًى ، وَزَعَمَ أَنَّهُ لاَ يَسْجُدُ قَبْلَهُمَا فِي فِطْرٍ ، وَلاَ أَضْحَى.

(۱۵۴۹۲) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص قربانی کر رہا ہے اس پر قربانی سے پہلے عید کی دو رکعتیں واجب ہیں، اور جو قربانی نہیں کر رہا اس پر لازم ہے کہ وہ منیٰ میں حاضر ہو، اور ان کا گمان تھا کہ انہوں نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز سے قبل سجدہ نہیں کیا۔

(۴۰۱) من قَالَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ

ایام تشریق کھانے، پینے کے دن ہیں

(۱۵٤۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بن عبد الأعلى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَلِيٍّ عَلَى بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ مِنًى وَهُوَ يُنَادِي : أَلاَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّهَا لَيْسَتْ بِأَيَّامِ صِيَامٍ ، إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

(احمد ۹۲۔ ابن خزيمة ۲۱۴۷)

(۱۵۴۹۳) حضرت مسعود بن حکم ؒ کی والدہ ؓ فرماتی ہیں کہ گویا کہ وہ منظر آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ ایام تشریق میں حضرت علی ؓ حضور اقدس ﷺ کے خچر پر سوار یہ ندا دے رہے تھے کہ: آگاہ ہو جاؤ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ: یہ روزے رکھنے کے دن نہیں ہیں یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

(۱۵٤۹٤) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِمِنًى ، فَأُتِينَا بِطَعَامٍ فَتَنَحَّى ابْنٌ لَهُ ، فَقَالَ : إِنِّي صَائِمٌ ، فَقَالَ : اطْعَمْ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ ، قَالَ فَأَفْطَرَ.

(۱۵۴۹۴) حضرت ابو الشعثاء ؒ سے مروی ہے کہ ہم لوگ منیٰ میں حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، کھانا لایا گیا تو حضرت ابن عمر ؓ پیچھے ہٹ گئے اور فرمایا کہ میرا روزہ ہے، ان کو فرمایا کھائیے یہ کھانے، پینے کے دن ہیں، تو انھوں نے روزہ افطار کرلیا۔

(۱۵٤۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ طُعْمٍ وَذِكْرٍ.

(۱۵۴۹۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ ایام تشریق کھانے اور ذکر کے دن ہیں۔

(۱۵٤۹٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَجَرِيرٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ، فَقَالَ : قَالَ مَسْرُوقٌ : هُنَّ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

(۱۵۴۹۶) حضرت حسن بن عبید اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے ایام تشریق میں روزہ رکھنے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

(۱۵٤۹۷) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بُدَيْلَ بْنَ وَرْقَاءِ الْخُزَاعِيَّ عَلَى جَمَلٍ أَوْرَقَ يُنَادِي أَيَّامَ مِنًى ، إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ. (طبرانی ۴۲۳)

(۱۵۴۹۷) حضرت جعفر ؒ کے والد سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت بدیل بن ورقاء الخزاعی ؓ کو ایام منیٰ میں بھیجا کہ منادی کردو کہ یہ کھانے، پینے کے دن ہیں۔

(۱۵٤۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَأَمَرَنِي أُنَادِيَ فِي النَّاسِ ، إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

(۱۵۴۹۸) انصار کے ایک شخص سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایام تشریق میں مجھے بھیجا اور حکم دیا کہ میں لوگوں میں منادی کروادوں کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

(۱۵٤۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ ، وَإِنَّ هَذِهِ الأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ. (احمد ۴/ ۳۳۵۔ دارمی ۱۷۶۶)

(۱۵۴۹۹) حضرت بشر بن سحیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایام تشریق میں خطبہ دیا اور فرمایا: جنت میں صرف مؤمن شخص داخل ہوگا، اور ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔

(۱۵۵۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ جَهْمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : بَعَثَ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَيَّامَ التَّشْرِيقِ يُنَادِي ، إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَبِعَالٍ.

(عبد بن حمید ۱۵۶۴)

(۱۵۵۰۰) حضرت عمر بن خلدہ انصاری رحمہ اللہ کی والدہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ وہ منادی کردیں کہ: ایام تشریق کھانے، پینے اور بیوی سے صحبت کرنے کے دن ہیں۔

(۱۵۵۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عن عطاء قَالَ : كُنَّا نَصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ بِمِنًى ، ثُمَّ نُهِينَا عَنْهَا.

(۱۵۵۰۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ منیٰ میں ایام تشریق کے روزے رکھا کرتے تھے پھر ہمیں اس سے منع کردیا گیا۔

(۱۵۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَسَالِمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ يُنَادِي أَيَّامَ التَّشْرِيقِ ، إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

(نسائی ۲۸۷۲۔ احمد ۳/ ۴۵۰)

(۱۵۵۰۲) حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ایام تشریق میں مجھے حکم فرمایا کہ میں منادی کروادوں کہ: یہ کھانے، پینے کے دن ہیں۔

(۱۵۵۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ. (ابن ماجہ ۱۷۱۹۔ احمد ۲/ ۲۲۹)

(۱۵۵۰۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایام تشریق کھانے، پینے کے دن ہیں۔

(۱۵۵۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بن أَبِى الْمَلِيحِ ، قَالَ : أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

(۱۵۵۰۴) حضرت محمد بن ابو الملیح ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ ایام تشریق کھانے، پینے کے دن ہیں۔

(۱۵۵۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيه ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُ أَهْلِ الإِسْلاَمِ وهن أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

(۱۵۵۰۵) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرفہ، قربانی کا دن اور ایام تشریق مسلمانوں کی عید کے دن ہیں، یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

(۴۰۲) فی المحرم يُقَرِّدُ بَعِيرَهُ هَلْ عَلَيْهِ شَیْءٌ

محرم اگر اپنے اونٹ کی چچڑیاں صاف کر دے تو کیا اس پر کچھ لازم آئے گا؟

(۱۵۵۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، يُقَالَ لَهُ : عِيسَى ، أَنَّ عَلِيًّا رَخَّصَ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يُقَرِّدَ بَعِيرَهُ.

(۱۵۵۰۶) حضرت عیسیٰ ولیٹیلا سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محرم کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنے اونٹ کی چچڑیاں صاف کر لے۔

(۱۵۵۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَوْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُقَرِّدَ الْمُحْرِمُ بَعِيرَهُ.

(۱۵۵۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ محرم اگر اپنے اونٹ کی چچڑیاں صاف کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۵۵۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُقَرِّدَ الْمُحْرِمُ بَعِيرَهُ.

(۱۵۵۰۸) حضرت ابراہیم ولیٹیلا سے بھی یہی مروی ہے۔

(۱۵۵۰۹) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُدَيْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَرِّدُ بَعِيرَهُ بِالسُّقْيَا وَهُوَ مُحْرِمٌ وَيَجْعَلُهُ فِي الطِّينِ.

(۱۵۵۰۹) حضرت ربیعہ بن عبد اللہ بن ہدیر ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو مقام سقیاء میں حالت احرام میں اونٹ کی چچڑیاں صاف کرتے ہوئے دیکھا، اور وہ اس کو مٹی میں ملا رہے تھے۔

(۱۵۵۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، عَنِ الرَّجُلِ يُقَرِّدُ بَعِيرَهُ وَيُلْقِي عَنْهُ الدُّودَ ويحلمه ، فَقَالَ : قَرِّدْ ، وَحَلِّمْ ، وَأَلْقِ الدُّودَ ، عَنْ بَعِيرِكَ.

(۱۵۵۱۰) حضرت حجاج ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ولیٹیلا سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ اونٹ کی چچڑیاں صاف

کرتے ہوئے اگر کیڑا یا بڑی چچڑی نکل آئے؟ فرمایا کہ چچڑیاں صاف کرو اور بڑی چچڑی کو بھی اور کیڑے کو بھی اونٹ سے دور پھینک دو۔

(١٥٥١١) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِعَطَاءٍ :أُقَرِّدُ بَعِيرِي وَأَنَا مُحْرِمٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ.

(۱۵۵۱۱) ایک شخص نے حضرت عطاء رطیشیہ سے دریافت کیا کہ حالت احرام میں اپنے اونٹ کی چچڑیاں صاف کرسکتا ہوں؟ آپ رطیشیہ نے فرمایا کہ ہاں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی کیا کرتے تھے۔

(١٥٥١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ سالت :مُجَاهِدٌ ، عَنِ الْمُحْرِمِ يُقَرِّدُ بَعِيرَهُ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ.

(۱۵۵۱۲) حضرت حماد بن ابی الدرداء رطیشیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رطیشیہ سے دریافت کیا کہ محرم شخص اونٹ کی چچڑیاں صاف کرسکتا ہے؟ آپ رطیشیہ نے فرمایا کہ اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(١٥٥١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُقَرِّدَ بَعِيرَهُ.

(۱۵۵۱۳) حضرت قاسم رطیشیہ حالت احرام میں اونٹ کی چچڑیاں صاف کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(١٥٥١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يُقَرِّدَ الْبَعِيرَ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : انْحَرْهَا ، قَالَ :فَنَحَرَهَا ، فَقَالَ :كَمْ قَتَلْتَ فِي جِلْدِهَا مِنْ قُرَادٍ ، أَوْ حَمْنَانَةٍ.

(۱۵۵۱۴) حضرت عکرمہ رطیشیہ اونٹ کی چچڑیاں صاف کرنے کو ناپسند کرتے تھے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کو فرمایا کہ اونٹ کو ذبح کرو، انہوں نے اس کو ذبح کر دیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تو نے اس کی کھال پر کتنی چچڑیاں مار دی ہیں؟

(١٥٥١٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ :الْمُحْرِمُ يُقَرِّدُ بَعِيرَهُ وَيَطْلِيهِ بِالْقَطِرَانِ.

(۱۵۵۱۵) حضرت ابوالشعثاء رطیشیہ فرماتے ہیں کہ محرم اپنے اونٹ کی چچڑیاں صاف کرسکتا ہے، اور اس پر قطران (درخت کے پتوں سے بنی ہوئی ایک خاص دوا) مل دے۔

(١٥٥١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؟ قَالَ:لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۵۵۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١٥٥١٧) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُقَرِّدَ الْمُحْرِمُ بَعِيرَهُ.

(۱۵۵۱۷) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محرم اپنے اونٹ کی چچڑیاں صاف کرسکتا ہے۔

(۴۰۳) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا قَتَلَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ

حالت احرام میں اگر چچڑی وغیرہ کو مار دے

(۱۵۵۱۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : قَتَلْت قُرَادًا ، أَوْ حُنْظُبًا وَأَنَا مُحْرِمٌ ، فَقَالَ ابْنُ سَعِيدٍ : تَصَدَّقْ بِتَمْرَةٍ ، قَالَ : تَمْرَةٌ خَيْرٌ مِنْهَا.

(۱۵۵۱۸) حضرت ابن حرملہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے حالت احرام میں چچڑی یا ٹڈی کو مار ڈالا ہے، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ کھجور صدقہ کر دے، کھجور اس سے بہتر ہے۔

(۱۵۵۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : سَأَلْتُ رَجُلاً ، عَنِ الْقُرَادِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ ، فَقَالَ : تَمْرَةٌ خَيْرٌ مِنْ قُرَادٍ ، بَلْ نِصْفُ تَمْرَةٍ ، بَلْ نَوَاةٌ خَيْرٌ مِنْ قُرَادٍ.

(۱۵۵۱۹) حضرت قاسم رحمہ اللہ نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ محرم اگر چچڑی کو مار ڈالے؟ اس نے فرمایا کھجور بلکہ نصف کھجور چچڑی سے بہتر ہے، بلکہ گٹھلی بھی چچڑی سے بہتر ہے۔

(۱۵۵۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ الْقُرَادَ ، قَالَ يُطْعِمُ كَفًّا مِنْ طَعَامِ حِنْطَةٍ ، أَوْ دَقِيقٍ ، أَوْ تَمْرٍ.

(۱۵۵۲۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم اگر چچڑی کو مار ڈالے تو وہ گندم، آٹا یا کھجور میں سے ایک مٹھی صدقہ کر دے۔

(۱۵۵۲۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ ، سئل ، عَنْ مُحْرِمٍ قَتَلَ حَلَمَةً ، قَالَ يَتَصَدَّقُ بِكِسْرَةٍ.

(۱۵۵۲۱) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ محرم اگر بڑی چچڑی کو مار ڈالے؟ فرمایا کہ روٹی کا ٹکڑا صدقہ کر دے۔

(۴۰۴) من قَالَ عَمْدُ الصَّيْدِ وَخَطَؤُهُ سَوَاءٌ

جان بوجھ کر شکار کرنے والا اور غلطی سے کرنے والا دونوں برابر ہیں

(۱۵۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ يَحْكُمُ عَلَيْهِ فِي الْخَطَأِ وَالْعَمْدِ.

(۱۵۵۲۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جان بوجھ کر شکار کرنے والا اور غلطی سے کرنے والا دونوں پر یہی حکم لگایا جائے گا۔

(۱۵۵۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ يُحْكُمُ عَلَيْهِ فِي الْخَطَأِ وَالْعَمْدِ.

(۱۵۵۲۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۱۵۵۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّمَا جُعِلَ الْجَزَاءُ فِي الْعَمْدِ ، وَلَكِنْ غُلِّظَ عَلَيْهِمْ فِي الْخَطَأِ كَيْ يَتَّقُوا.

(۱۵۵۲۴) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ جزاء جان بوجھ کر شکار کرنے والے پر تھی، لیکن یہی حکم غلطی سے کرنے والے پر بھی لگا دیا تا کہ لوگ اس سے احتیاط کریں۔

(۱۵۵۲٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْعَمْدُ وَالْخَطَأُ فِي الصَّيْدِ سَوَاءٌ ، يُحْكَمُ عَلَيْهِ.

(۱۵۵۲۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جان بوجھ کر اور غلطی سے شکار کرنے والے دونوں برابر ہیں، ان پر یہی حکم لگایا جائے گا۔

(۱۵۵۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، أَنَّ عُمَرَ كَانَ كَتَبَ يحكم عَلَيْهِ فِي الْخَطَأِ وَالْعَمْدِ.

(۱۵۵۲۶) حضرت عمر ؓ نے (عاملین کو) لکھا تھا کہ جان بوجھ کر اور بھول کر غلطی سے شکار کرنے والا دونوں برابر ہیں۔

(۱۵۵۲۷) حَدَّثَنَا محبوب الْقَوَارِيرِيُّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ.

(۱۵۵۲۷) حضرت عمر ؓ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۵۵۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ نُبِّئْت ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ يُحْكَمُ عَلَى مَنْ أَصَابَ الصَّيْدَ مُتَعَمِّدًا ، إِنَّمَا يُحْكَمُ عَلَى مَنْ أَصَابَ خَطَأً وَنُبِّئْت ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ يُحْكَمُ عَلَى مَنْ أَصَابَهُ خَطَأً ، إِنَّمَا يُحْكَمُ عَلَى مَنْ أَصَابَهُ مُتَعَمِّدًا.

(۱۵۵۲۸) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ خبر دی گئی کہ حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ جو جان بوجھ کر شکار کرے اس پر حکم نہیں لگایا جائے گا، حکم اس پر لگایا جائے گا جو غلطی سے کرے، اور خبر دی گئی ہے کہ حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ جو غلطی سے شکار کرے اس پر حکم نہیں لگایا جائے گا، جو جان بوجھ کر کرے اس پر حکم لگایا جائے گا۔

(۱۵۵۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ سَالِمٍ وَالْقَاسِمِ ، وَعَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالُوا : إِذَا أَصَابَ الْجَنَادِبَ وَالْعظاء لَمْ يُحْكَمْ عَلَيْهِ خَطَأً ، وَإِنْ أَصَابَهُ مُتَعَمِّدًا حُكِمَ عَلَيْهِ.

(۱۵۵۲۹) حضرت سالم، حضرت قاسم، حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر محرم غلطی سے چھپکلی یا ٹڈی مار دے تو اس پر حکم نہیں لگایا جائے گا، اور اگر جان بوجھ کر مار ڈالے تو پھر اس پر حکم لگایا جائے گا۔

(۱۵۵۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مَدِينَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ فِي الْخَطَأِ شَيْءٌ.

(۱۵۵۳۰) حضرت ابن عباس ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ غلطی سے شکار کرنے والے پر کچھ نہیں ہے۔

(۱۵۵۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الْخَطَأُ وَالْعَمْدُ فِي الصَّيْدِ سَوَاءٌ ، يُحْكَمُ عَلَيْهِ.

(۱۵۵۳۱) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ غلطی سے اور جان بوجھ کر کرنے والے دونوں برابر ہیں۔

(١٥٥٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ يُونس ، عن الحسن قَالَ : يُحْكَمُ عَلَيْهِ فِي الْخَطَأَ وَالْعَمْدِ.

(۱۵۵۳۲) حضرت حسن ؒ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(٤٠٥) من قَالَ يَتَعَجَّلُ إلَى مِنًى

منیٰ کی طرف جلدی جانا

(١٥٥٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَتَعَجَّلُ إلَى مِنًى قَبْلَ النَّاسِ بِيَوْمٍ ، وَرَأَيْت هِشَامًا يَتَعَجَّلُ.

(۱۵۵۳۳) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ کو لوگوں سے ایک دن پہلے منیٰ کی طرف جلدی جاتے ہوئے دیکھا، اور میں نے حضرت ھشام ؒ کو بھی جلدی کرتے ہوئے دیکھا۔

(١٥٥٣٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، عَنِ التَّعَجُّلِ إلَى مِنًى قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ ، فَلَمْ يَرَ بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۱۵۵۳۴) حضرت حجاج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے یوم الترویہ سے ایک دن پہلے منیٰ کی طرف جلدی جانے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؒ نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(١٥٥٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، فَقَالَ : مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۵۵۳۵) حضرت ابان بن عبد اللہ ؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٤٠٦) في غسل حَصَى الْجِمَارِ

جمرات کی کنکریوں کو دھونا

(١٥٥٣٦) حَدَّثَنَا معَنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ أكون مَعَ سَالِمٍ ، وَمَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ فَلَمْ أَرَهُمَا غَسَلاَ حَصَى الْجِمَارِ.

(۱۵۵۳۶) حضرت خالد بن ابی بکر ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سالم ؒ اور حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ ؒ کے ساتھ تھا میں نے آپ دونوں کو جمرات کی کنکریاں دھوتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(١٥٥٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ سَأَلْتِ الزُّهْرِيَّ أَغْسِلُ حصَى الْجِمَارِ ؟ قَالَ : لاَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِيهِ قَذَرٌ.

(۱۵۵۳۷) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری ؒ سے دریافت کیا رمی کرنے والا کنکریوں کو دھوئے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں ہاں البتہ اگر کوئی نجاست وغیرہ ہو تو دھولے۔

(۱۵۵۳۸) حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : كَانَ الْقَاسِمُ يَغْسِلُ حَصَى الْجِمَارِ وَيَأْخُذُهُ كَمَا هُوَ فَيَرْمِي بِهِ.

(۱۵۵۳۸) حضرت قاسم ولیٹھیڈ جمرات کی کنکریوں کو دھویا کرتے تھے اور پھر ان کو پکڑ کر رمی کرتے۔ ہاتھ دھویا کرتے تھے پھر وہ ان کنکریوں کو اسی طرح پکڑ لیتے اور رمی فرماتے۔

(۱۵۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُوَرِّعِ بْنِ مُوسَى ، سَمِعَ شَيْخًا يُحَدِّثُ ، أَنَّهُ رَأَى سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ غَسَلَ حَصَى الْجِمَارِ.

(۱۵۵۳۹) حضرت سعید بن جبیر ولیٹھیڈ کنکریوں کو دھوتے تھے۔

(۱۵۵٤۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، فَقَالَ : لاَ تَغْسِلْهُ.

(۱۵۵۴۰) حضرت ابن جریج ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ولیٹھیڈ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ولیٹھیڈ نے فرمایا کہ مت دھوؤ۔

(۱۵۵٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ حَصَى الْجِمَارِ.

(۱۵۵۴۱) حضرت طاؤس ولیٹھیڈ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ جمرات کی کنکریوں کو دھویا کرتے تھے۔

(٤۰۷) في الرجل يَنْسَى أَنْ يَرْمِيَ الْجِمَارَ يَقْضِيهِ ، أَوْ يُهْرِيقُ دَمًا

جمرات کی رمی کرنا بھول جائے تو اس کی قضاء کرے گا یا قربانی (دم) لازم آئے گی؟

(۱۵۵٤۲) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : وَاللَّهِ ، إِنَّ الصَّلاَةَ لَتُقْضَى فَكَيْفَ لاَ يُقْضَى الرَّمْيُ.

(۱۵۵۴۲) حضرت ابان بن عثمان ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ نماز کی قضاء کی جاتی ہے تو پھر جمرات کی رمی کی کیوں نہ کی جائے؟۔

(٤۰۸) من كان يَقُولُ يُلَبِّي إِذَا انْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب سواری پر سوار ہو کر چلے تو تلبیہ پڑھے

(۱۵۵٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاقَتِهِ بِالْبَيْدَاءِ فَرَكِبَهَا ، فَلَمَّا انْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ لَبَّى.

(۱۵۵۴۳) حضرت ابو جعفر ولیٹھیڈ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّالِلْمُعَالِيْوَلِمْ نے بیداء اونٹنی منگوائی، جب سواری پر سوار ہو کر چلے تو تلبیہ پڑھا۔

(۱۵۵٤٤) حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِی بَکْرٍ ، قَالَ : رَأَیْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَهَلَّ حِینَ انْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ مِنْ فِنَاءِ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَةِ.

(۱۵۵۴۴) حضرت خالد بن ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کو ذوالحلیفہ کی مسجد سے سواری پر سوار ہو کر جاتے وقت تلبیہ پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(۱۵۵٤٥) حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، أَنَّهُ رَأَی سَالِمًا فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۵۵۴۵) حضرت خالد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۵۵٤٦) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِیهِ ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی فِی مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَةِ ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ أَهَلَّ. (مالك ۲۹)

(۱۵۵۴۶) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذوالحلیفہ میں نماز ادا فرمائی، پھر جب مسجد کے ایک طرف آپ کی سواری تیار کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ پڑھا۔

(۱۵۵٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : کَانَ إِذَا انْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ لَبَّی ، وَکَانَتْ عَائِشَةُ لاَ تُلَبِّی حَتَّی تَأْتِیَ الْبَیْدَاءَ. (بخاری ۱۵۵۳۔ مسلم ۲۷)

(۱۵۵۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب سواری پر سوار ہو کر چل پڑتے تو تلبیہ پڑھتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب تک مقام بیداء نہ پہنچتیں تلبیہ نہ پڑھتیں۔

(۱۵۵٤۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَیْثَمَةَ ، قَالَ : کَانُوا یُحِبُّونَ التَّلْبِیَةَ إِذَا اسْتَوَی بَعِیرُهُ بِهِ قَائِمًا.

(۱۵۵۴۸) حضرت خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پسند کرتے تھے کہ جب سواری پر سوار ہوں تو تلبیہ پڑھیں۔

(۱۵۵٤۹) حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ أَبِی خَالِدٍ ، عَنْ رَجَاءٍ ، أَنَّ عَلْقَمَةَ کَانَ إِذَا جَلَسَ عَلَی الرَّاحِلَةِ أَخَذَ فِی التَّلْبِیَةِ فَتَنْبَعِثُ بِهِ وَهُوَ یُلَبِّی.

(۱۵۵۴۹) حضرت رجاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ جب سواری پر سوار ہوئے تو تلبیہ پڑھنا شروع کر دیا، پھر وہ سواری پر بیٹھے ہوئے تلبیہ پڑھتے رہے۔

(۱۵۵۵۰) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِی الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ.

(۱۵۵۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکاب میں پاؤں مبارک رکھتے اور سواری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر چلتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ذوالحلیفہ سے تلبیہ پڑھتے۔

(۴۰۹) فی رَمْيِ الْجِمَارِ بِاللَّيْلِ مَنْ كَرِهَهُ

جو حضرات رات میں جمرات کی رمی کرنے کو ناپسند کرتے ہیں؟

(۱۵۵۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُرْمَى الْجِمَارُ لَيْلاً.

(۱۵۵۵۱) حضرت حسن ؒ رات میں رمی کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۵۵۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَرِهَ رَمْيَ الْجِمَارِ بِاللَّيْلِ.

(۱۵۵۵۲) حضرت عروہ ؓ رات میں رمی کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۵۵۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أن أُمَّ سَلَمَةَ ابْنَةَ الْمُخْتَارِ كَانَتْ تَحْتَ ابْنٍ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَوَلَدَتْ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَتَخَلَّفَتْ مَعَهَا صَفِيَّةُ ، فَلَمْ تَصَعْ لَيْلَتَهَا تِلْكَ وَمِنَ الْغَدِ ، ثُمَّ جَائَتَا مِنًى مِنَ اللَّيْلِ فَرَمَتَا الْجَمْرَةَ فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيْهِمَا عَبْدُ اللهِ ، وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ تقضيا شَيْئًا.

(۱۵۵۵۳) حضرت نافع ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ام سلمہ بنت المختار ؓ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے صاحبزادے کی اہلیہ تھیں، انہوں نے مزدلفہ میں بچہ جنا، حضرت صفیہ ؓ ان کے ساتھ وہ رات اور اگلے دن کی رات وہاں پیچھے ہی رکی رہیں، پھر وہ دونوں رات کو منیٰ آئیں اور رمی کی، حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے ان کے اس عمل پر کوئی نکیر نہ فرمائی اور نہ ہی ان کو کسی چیز کے قضا کرنے کا حکم فرمایا۔

(۱۵۵۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ تُرْمَى الْجِمَارُ بِاللَّيْلِ.

(۱۵۵۵۴) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رات کو رمی جمار نہیں کی جائے گی۔

(٤١٠) من رخص فِي الرَّمْيِ لَيْلاً

جو حضرات رات میں رمی کی اجازت دیتے ہیں

(۱۵۵۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدَمُونَ حُجَّاجًا فَيَرعَونَ ظَهْرَهُمْ فَيَجِيئُونَ فَيَرْمُونَ بِاللَّيْلِ.

(۱۵۵۵۵) حضرت ابن سابط ؒ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام ؓ حج کے لیے تشریف لاتے اور اپنی سواریوں کو چرنے کے لیے چھوڑ دیتے پھر تشریف لاتے اور رات میں رمی کرتے۔

(۱۵۵۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْمِي مَغْرِبَانِ الشَّمْسُ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، أَوْ لَمْ تَغْرُبْ.

(۱۵۵۵۶) حضرت عمرو رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے ازواج مطہرات میں سے بعض کو مغرب کے وقت رمی کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۵۵۵۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، قَالَ : الْكَرِيُّ إِذَا لَمْ يَجِدْ رَاعِيًا ، وَالرَّجُلُ إِذَا كَانَ نَاسِيًا يَرْمِيَانِ الْجِمَارَ بِاللَّيْلِ.

(۱۵۵۵۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کرایہ پر جانور دینے والا چرواہا نہ پائے، اور آدمی بھول جائے تو یہ دونوں رات میں رمی کر سکتے ہیں۔

(۱۵۵۵۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : الرِّعَاءُ يَرْمُونَ لَيْلاً ، وَلاَ يَبِيتُونَ.

(۱۵۵۵۸) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چرواہے رات میں رمی کرتے تھے اور رات وہاں نہیں گزارتے تھے۔

(٤١١) في وقت الدَّفْعَةِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ سے جانے کا وقت

(۱۵۵۵۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ وَاقِفًا بِالْمُزْدَلِفَةِ حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا ، فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۱۵۵۵۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں ہی ٹھہرے رہے یہاں تک کافی روشنی ہوگئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی مزدلفہ سے نکل گئے۔

(۱۵۵۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ يُخْبِرُ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى قُزَحٍ وَهُوَ يَقُولُ : أَيُّهَا النَّاسُ أَصْبِحُوا ، أَيُّهَا النَّاسُ أَصْبِحُوا ، ثُمَّ دَفَعَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى فَخِذِهِ قَدَ انْكَشَفَتْ مِمَّا يُحَرِّشُ بَعِيرَهُ بِمِحْجَنِهِ.

(۱۵۵۶۰) حضرت جبیر بن الحویرث رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قزح پر کھڑے ہو کر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: اے لوگو! صبح کرو، اے لوگو! صبح کرو، پھر یہاں سے نکلو، گویا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کی ران کی طرف دیکھ رہا جو ڈنڈے سے اونٹ کو حرکت دینے اور برانگیختہ کرنے سے ظاہر ہو رہی تھی۔

(۱۵۵۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : وَقْتُ الدَّفْعَةِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ كَقَدْرِ صَلاَةِ الْقَوْمِ مِنَ الْمُصْبِحِينَ بِصَلاَةِ الصُّبْحِ حِينَ تُبْصِرُ الإِبِلُ مَوَاضِعَ أَخْفَافِهَا.

(۱۵۵۶۱) حضرت ابو الشعثاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مزدلفہ سے نکلنے کا وقت، جیسا کہ کسی قوم کی صبح کی نماز، یہاں تک کہ اونٹ کی پوشیدہ چیزیں اس کو نظر آنے لگیں۔

(١٥٥٦٢) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَاتٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ ومن المزدلفة بعد طلوعها فَأَخَّرَ اللَّهُ هَذِهِ وَقَدَّمَ هَذِهِ ، أَخَّرَ الَّتِي مِنْ عَرَفَةَ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ ، وَقَدَّمَ الَّتِي مِنْ مُزْدَلِفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

(۱۵۵۶۲) حضرت طاوس ؒ سے مروی ہے کہ جاہلیت والے عرفات سے سورج غروب ہونے سے پہلے ہی نکل جاتے اور مزدلفہ سے سورج نکلنے کے بعد، اللہ تعالیٰ نے اس کو (عرفات) مؤخر فرما دیا اور اس کو (مزدلفہ) مقدم کر دیا، عرفات کو غروب شمس تک مؤخر فرما دیا اور مزدلفہ سے جانے کو سورج نکلنے تک۔

(١٥٥٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ وَقَفَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِجَمْعٍ فأسفر ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : طُلُوعُ الشَّمْسِ تنتظر أَفِعْلَ الْجَاهِلِيَّةِ ؟ فَدَفَعَ ابْنُ عُمَرَ ، وَدَفَعَ النَّاسُ بِدَفْعَتِهِ.

(۱۵۵۶۳) حضرت نافع ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما مزدلفہ میں ٹھہرے، پھر وہ چل پڑے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا سورج کے نکلنے کا انتظار کرتے ہو؟ یا جاہلیت والا کام کرتا ہے؟ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نکلے تو لوگ ان کے جانے کے بعد گئے۔

(١٥٥٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ مِقْدَارَ صَلاَةِ الْمُسْفِرِينَ بِصَلاَةِ الْغَدَاةِ.

(۱۵۵۶۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مزدلفہ سے مسافروں کی صبح کی نماز پڑھنے کی مقدار میں نکلے۔

(١٥٥٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ : إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ أَنْ يُصَلِّيَ ، ثُمَّ يَقِفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ يُصَلِّيَ الصُّبْحَ إِذَا بَرَقَ الْفَجْرُ ، فَإِذَا أَسْفَرَ دَفَعَ.

(۱۵۵۶۵) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سنت حج میں سے یہ ہے کہ نماز پڑھی جائے، پھر فجر کی نماز کے بعد دن کے چمک دار ہونے تک مزدلفہ میں ٹھہرا جائے جب خوب روشنی ہو جائے تو پھر نکلے۔

(١٥٥٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

(۱۵۵۶۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے جایا جائے گا۔

(١٥٥٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمرو، عَنِ ابْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: الدفعة مِن جمع طُلُوعِ الشَّمْسِ.

(۱۵۵۶۷) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مروی ہے۔

(١٥٥٦٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابن طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

(۱۵۵۶۸) حضرت طاوس ؒ سے بھی یہی مروی ہے۔

(١٥٥٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ كَقَدْرِ صَلاَةِ الصُّبْحِ لاَ مُعَجَّلَةً،

وَلاَ مُؤَخَّرَةً.

(۱۵۵۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صبح کی نماز ادا کرنے کی مقدار میں نکلے، نہ بہت جلدی نہ بہت تاخیر سے۔

(۴۱۲) في الذكر في الطَّوَافِ

دوران طواف ذکر کرنا

(۱۵۵۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ، وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لإِقَامَةِ ذِكْرِ اللهِ.

(۱۵۵۷۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ خانہ کعبہ کا طواف اور صفا ومروہ کی سعی اللہ کے ذکر کو قائم کرنے کے لیے ہیں۔

(۱۵۵۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (ابوداؤد ۱۸۸۳۔ احمد ۶/ ۱۳۹)

(۱۵۵۷۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے۔

(۴۱۳) في حصى الْجِمَارِ مَا جَاءَ فِي ذَلِكَ

جمرات کی رمی کے متعلق جو وارد ہوا ہے؟

(۱۵۵۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ القيسي ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : مَا تُقُبِّلَ مِنْ حَصَى الْجِمَارِ رُفِعَ.

(۱۵۵۷۲) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمی میں جو کنکریاں قبول ہو جاتی ہیں وہ اٹھالی جاتی ہیں۔

(۱۵۵۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ :قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ رَمَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالإِسْلاَمِ ، فَقَالَ :مَا تُقُبِّلَ مِنْهُ رُفِعَ ، وَلولاَ ذَلِكَ كَانَ أَعْظَمَ مِنْ ثَبِيرٍ.

(۱۵۵۷۳) حضرت ابوالطفیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ لوگ اسلام اور جاہلیت دونوں میں رمی کرتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کنکریاں قبول ہو جاتی ہیں وہ اٹھالی جاتی ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو وہاں تو کنکریوں کا ایک پہاڑ (بڑا ڈھیر) ہوتا۔

(۴۱۴) فيمن ساق هَدْيًا وَاجِبًا فَعَطِبَ أَيَأْكُلُ مِنْهُ ؟

جو واجب ھدی کو ہانکے پھر وہ ھدی تھک جائے تو کیا اس کو ذبح کر کے کھا سکتا ہے؟

(۱۵۵۷۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْهَدْيِ الْوَاجِبِ :لاَ يَأْكُلُ مِنْهُ

وَعَلَيْهِ الْجَزَاء ، وَقَالَ فِي التَّطَوُّعِ :يَأْكُلُ مِنْهُ.

(۱۵۵۷۴) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ واجب ھدی کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کومت کھائے اوراس پراس کی جزاء ہے، اور نفلی ھدی کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کو کھالے۔

(۱۵۵۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ سَاقَ بَدَنَةً فَعَطِبَتْ ، قَالَ :يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ وَيَتَصَدَّقُ لأَنَّ عَلَيْهِ الْبَدَلَ.

(۱۵۵۷۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو اونٹ کو ہانکے پھر وہ راستہ میں تھک جائے کہ اس میں سے کھا لے اور دوسروں کو کھلا بھی دے اور صدقہ کر دے، کیونکہ اس پر اب اس کا بدل لازم ہے۔

(۱۵۵۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إذَا سَاقَ هَدْيًا وَاجِبًا فَعَطِبَ أَكَلَ وَأَطْعَمَ ، وَعَلَيْهِ الْبَدَلُ.

(۱۵۵۷٦) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ھدی واجب کو وہ ہانکے اور وہ تھک جائے تو اس کو کھالے اور دوسروں کو کھلا دے اور اس پر اس کا بدل لازم ہے۔

(۱۵۵۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :كُلْ وَأَبْدِلْ إذَا عَطِبَ الْهَدْيُ ، وَإِنْ كَانَ وَاجِبًا.

(۱۵۵۷۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ھدی کا جانور تھک جائے تو اس کو ذبح کر کے کھالے اور اگر وہ ھدی واجب ہے تو اس کا بدل دے دے۔

(۱۵۵۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِثَمَانِ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ فَأَمَرَهُ فِيهَا بِأَمْرِهِ فَانْطَلَقَ ، ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ لَهُ :أَرَأَيْت إنْ أَزْحَفَ عَلَيْنَا مِنْهَا شيء ؟ قَالَ :انْحَرْهَا ، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا وَاجْعَلْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا ، وَلاَ تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ ، وَلاَ أَحَدٌ مِنْ أَهلِ رُفْقَتِكَ. (مسلم ۹۶۳۔ ابوداؤد ۱۷٦۰)

(۱۵۵۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ (۱۸) اونٹ ایک آدمی کو دے کر روانہ کیا اور اس کے متعلق ہدایات دیں، وہ چلا اور پھر لوٹ کر آیا اور کہا اور عرض کیا کہ اگر ان میں سے کوئی اونٹ راستہ میں تھکن سے چور ہو جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کو ذبح کر کے اس کے نعل کو خون میں ڈبو دو، اور پاؤں کو چہرہ کی جانب ڈال دو، آپ اور آپ کے ساتھی اس میں سے نہ کھائیں (باقی لوگ کھائیں)۔

(۱۵۵۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ ؟ قَالَ :انْحَرْهُ وَاغْمِسْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ وَخَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهُ فَلْيَأْكُلُوهُ.

(ابن ماجه ۳۱۰٦۔ احمد ۴/ ۳۳۴)

(۱۵۵۷۹) حضرت ناجیہ الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی اونٹ راستہ میں تھک جائے تو کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ذبح کر کے اس کے نعل کو خون میں ڈبو دے اور اس کو لوگوں کے کھانے کے لیے چھوڑ دو۔

(۱۵۵۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سِنَانِ بن سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ ذُؤَيْبَ الْخُزَاعِيَّ حَدَّثَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ ، فَيَقُولُ :إذَا عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيت عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا ، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ، ثُمَّ اضْرِبْ بِهَا عَلَى صَفْحَتِهَا ، وَلاَ تُطْعِمْ مِنْهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ. (ابن ماجه ۳۱۰۵۔ احمد ۴/ ۲۲۵)

(۱۵۵۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ذؤیب الخزاعی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ کچھ اونٹ بھیجے اور فرمایا: اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھکن سے چور ہو جائے اور اس کے مرنے کا اندیشہ ہو تو اس کو ذبح کر لینا پھر اس کے نعل کو خون میں ڈبو دینا اور ان پاؤں کو چہرہ کی جانب کو ڈال دینا، آپ اور آپ کے جماعت کے ساتھی اس میں سے کچھ نہ کھائیں۔

(۴۱۵) من رخص فِي الأَكْلِ مِنْ هَدْيِ التَّطَوُّعِ

جو حضرات نفلی ھدی کے گوشت کے کھانے کی اجازت دیتے ہیں

(۱۵۵۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بن عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :بَعَثَ مَعِي عَبْدُ اللهِ بِبَدَنَةٍ تَطَوُّعًا ، فَعَطِبَ فِي الطَّرِيقِ ، فَنَحَرْتهَا فَتَصَدَّقْت مِنْهَا بِطَائِفَةٍ وَرَجَعْت إلَيْهِ بِبَعْضِهَا فَأَكَلَ ، وَلَمْ يُبْدِلْ.

(۱۵۵۸۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ نفلی ھدی کا اونٹ بھیجا، وہ راستہ میں ہی تھکن سے چور ہو گیا تو میں نے اس کو ذبح کر دیا اور اس کا گوشت ایک جماعت پر صدقہ کر دیا، اور اس کا کچھ گوشت اپنے ساتھ واپس لے کر آیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے تناول فرمایا اور اس کا بدل بھی ادا نہ فرمایا۔

(۱۵۵۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إذَا سَاقَ هَدْيًا تَطَوُّعًا فَعَطِبَ ؟ قَالَ : كُلْ وَأَطْعِمْ وَلَيْسَ عَلَيْكَ الْبَدَلُ.

(۱۵۵۸۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر نفلی ھدی کا جانور راستہ میں تھکن سے چور ہو جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خود کھاؤ اور دوسروں کو کھلاؤ اور آپ پر اس کا بدل لازم نہیں ہے۔

(۱۵۵۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كُلْ مِنَ التَّطَوُّعِ وَالتَّمَتُّعِ وَهَدْيِ الإِحْصَارِ وَالنَّذْرِ إذَا لَمْ يُسَمّ.

(۱۵۵۸۳) حضرت عطاء ویشید فرماتے ہیں کہ نفلی ھدی، حج تمتع کی ھدی، روکے جانے کی ھدی اور نذر کی ھدی کھا سکتے ہو اگر اس کو متعین نہ کیا ہو۔

(١٥٥٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ سالم ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يُؤْكَلُ مِنَ التَّطَوُّعِ وَالتَّمَتُّعِ.

(۱۵۵۸۴) حضرت سعید بن جبیر ویشید فرماتے ہیں کہ ھدی تمتع اور نفلی ھدی کے گوشت کو کھالو۔

(٤١٦) فی الرجل يَبْتَدِءُ الطَّوَافَ تَطَوُّعًا

کوئی شخص نفلی طواف کرنا شروع کرے

(١٥٥٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الصَّدَقَةُ تَطَوُّعًا ، وَالصَّلاَةُ وَالصَّوْمُ وَالطَّوَافُ إِنْ شَاءَ أَتَمَّ ، وَإِنْ شَاءَ قَطَعَ.

(۱۵۵۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ صدقہ کرنا (نفلی عبادت) نماز، روزہ اور طواف (اگر نفلی ہوں تو) اگر چاہو تو پورا کرلو اور اگر چاہو تو ختم کردو۔

(١٥٥٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ ، وَابْنِ سِيرِينَ فِي الرَّجُلِ يَفْتَتِحُ الطَّوَافَ تَطَوُّعًا ، ثُمَّ يَقْطَعُهُ ، قَالُوا : يَقْضِي طَوَافَهُ.

(۱۵۵۸۶) حضرت حسن، حضرت قتادہ، حضرت ابن سیرین رحمہم اللہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو نفلی طواف شروع کردے پھر اس کو نامکمل ختم کردے کہ وہ اس طواف کی قضا کرے۔

(١٥٥٨٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا حَضَرَتْ صَلاَةٌ مَكْتُوبَةٌ وَأَنْتَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَاقْطَعْ طَوَافَكَ ، ثُمَّ صَلِّ ، ثُمَّ اقْضِ مَا بَقِيَ مِنْ طَوَافِكَ.

(۱۵۵۸۷) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ اگر طواف کے دوران فرض نماز کا وقت ہو جائے تو طواف کو چھوڑ کر نماز پڑھے، پھر طواف کے جتنے چکر رہ گئے ان کو پورا کرلے۔

(١٥٥٨٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالُوا : إِنْ شِئْتَ فَاقْضِ مَا بَقِيَ ، وَإِنْ شِئْتَ فَاسْتَقْبِلْ.

(۱۵۵۸۸) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو اسی طواف کو پورا کرلو اور اگر چاہو تو دوبارہ نیا طواف کرلو۔

(١٥٥٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ، فَصَلَّى ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَتَمَّ مَا بَقِيَ.

(۱۵۵۸۹) حضرت سالم ویشیلیہ صفا و مروہ کی سعی کر رہے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا تو انہوں نے نماز ادا فرمائی پھر صفا و مروہ تشریف لے گئے اور جتنے چکر رہ گئے تھے ان کو پورا فرمایا۔

(۱۵۵۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَطُوفُ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَدَخَلَ فِي الصَّلاَةِ ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ بَنَى عَلَى طَوَافِهِ.

(۱۵۵۹۰) حضرت عبد الملک ویشیلیہ مکہ مکرمہ کے شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو طواف کرتے ہوئے دیکھا اور نماز کا وقت ہو گیا، وہ نماز میں شامل ہو گئے، جب نماز مکمل ہو گئی تو اسی طواف کو مکمل کیا۔

(۱۵۵۹۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ بَنَى عَلَى مَا بَقِيَ.

(۱۵۵۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے طواف کے باقی چکروں کو پورا فرمایا۔

(۱۵۵۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ طَافَ خَمْسَةَ أَشْوَاطٍ ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَصَلَّى ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ بَنَى عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ طَوَافِهِ ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

(۱۵۵۹۲) حضرت سعید بن جبیر ویشیلیہ نے طواف کے پانچ چکر لگائے تو نماز کا وقت ہو گیا تو آپ ویشیلیہ نے نماز ادا فرمائی پھر اپنے طواف کے باقی چکر مکمل فرمائے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

(۱۵۵۹۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ دِرْهَمٍ ، قَالَ بَعَثَنِي مُجَاهِدٌ فِي حَاجَةٍ وَأَنَا أَطُوفُ مَعَهُ بِالْبَيْتِ ، فَقُلْتُ لَهُ : إِنِّي لَمْ أُتِمَّ طَوَافِي ، قَالَ : تَرْجِعُ فَتُتِمُّ.

(۱۵۵۹۳) حضرت ابراہیم بن اسماعیل بن درھم ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویشیلیہ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا جب کہ میں ان کے ساتھ طواف کر رہا تھا، میں نے ان سے عرض کیا کہ: میرا طواف ابھی مکمل نہیں ہوا ہے، فرمایا لوٹ کر پھر اس کو پورا کرے۔

(۱۵۵۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ ، قَالَ : يَقْطَعُ طَوَافَهُ وَيَسْتَأْنِفُ.

(۱۵۵۹۴) حضرت حسن ویشیلیہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جس کو دوران طواف ضرورت پیش آ جائے، فرمایا طواف کو چھوڑ دے اور بعد میں نئے سرے سے طواف کرے۔

(٤١٧) من قَالَ إِذَا قَدِمَ الرَّجُلُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ ذَهَبَ إِلَى عَرَفَاتٍ

جب آدمی عرفات کی شام آئے تو وہ عرفات چلا جائے

(۱۵۵۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْدُمُ عَرَفَةَ فَيُعَارِضُ

إِلَى عَرَفَةَ ، وَلاَ يَأْتِي الْبَيْتَ.

(۱۵۵۹۵) حضرت طاؤس رحمہ اللہ عرفہ کے دن تشریف لاتے تو عرفات آجاتے اور کعبہ نہ جاتے۔

(۱۵۵۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَقْدُمُ مُفْرِدًا فَيَجِدُ النَّاسَ وُقُوفًا بِعَرَفَةَ ، قَالاَ : يَقِفُ مَعَهُمْ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَأَجْزَأَهُ طَوَافُ الْقُدُومِ مِنْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ وَعَلَيْهِ طَوَافُ يَوْمِ النَّفْرِ حِينَ يُوَدِّعُ الْبَيْتَ.

(۱۵۵۹٦) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اکیلا آئے اور وہ لوگوں کو وقوف عرفہ میں پائے تو ان کے ساتھ وہاں وقوف کرے، پھر قربانی کا دن آئے تو ایک طواف کرے اور صفا و مروہ کی سعی کرے اس کے لیے طواف قدوم، طواف زیارت کی طرف سے کافی ہو جائے گا، اور اس پر واپس آتے وقت طواف وداع ہے۔

(٤١٨) مَنْ كَانَ يَسُوقُ إِذَا قَرَنَ وَمَنْ رَخَّصَ فِي الْقِرَانِ

جب قران کرے تو ھدی چلائے اور جو حضرات قران میں اجازت دیتے ہیں

(۱۵۵۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّهُ ، سُئِلَ عَنِ الَّذِي يَقْرِنُ ، قَالَ : أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَسُوقَ الْهَدْيَ مِنْ حَيْثُ أَحْرَمَ.

(۱۵۵۹۷) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو قران کرے؟ فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ قران کرنے والا جہاں سے احرام باندھے وہیں سے ھدی چلائے۔

(۱۵۵۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ، فَقَالَ : إِنْ شَاءَ سَاقَ ، وَإِنْ شَاءَ أَجْزَأَ عَنْهُ أَنْ يَبْتَاعَ مِنْ مَكَّةَ شَاةً.

(۱۵۵۹۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص حج و عمرہ ملا کر کرے؟ فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو ھدی ساتھ چلائے اور اگر چاہے تو مکہ مکرمہ سے کوئی بکرا وغیرہ خرید لے۔

(۱۵۵۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، أَنَّ شُرَيْحًا وَالْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ قَرَنَا ، وَلَمْ يُهْدِيَا.

(۱۵۵۹۹) حضرت شریح رحمہ اللہ اور حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے قران کیا اور ھدی نہیں بھیجی۔

(۱۵٦۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : مَا يُعْجِبُنِي الْقِرَانُ ، إِلاَّ أَنْ يَسُوقَ ، وَالْمُتَمَتِّعُ تُجْزِئُهُ شَاةٌ.

(۱۵٦۰۰) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے قران پسند نہیں ہے مگر اس کے ساتھ ھدی کا جانور رہو، اور تمتع کرنے والے کے لیے بکری کافی ہے۔

(۱۵٦۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ صَالِحٍ الْعُكْلِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ، عَنِ الْقِرَانِ ، فَقَالَ : حَسَنٌ ، وبينهما مَا

اسْتَيْسَرَا ، وَسَأَلْتُهُ ، عَنِ التَّمَتُّعِ ، فَقَالَ : حَسَنٌ ، وبينهما مَا اسْتَيْسَرَا ، وَسَأَلْتُهُ ، عَنِ التَّجْرِيدِ ، فَقَالَ : حَسَنٌ ، قُلْتُ : أَيُّهَا أَعْجَبُ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : التَّجْرِيدُ.

(۱۵۶۰۱) حضرت صالح العکلی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ؒ سے حج قران کے متعلق دریافت کیا؟ فرمایا اچھا ہے اوران کے درمیان جومیسر ہو، میں نے ان سے تمتع کے متعلق دریافت کیا؟ فرمایا اچھا ہے اوران کے درمیان جومیسر ہو، میں نے اکیلے حج کے متعلق دریافت کیا؟ فرمایا اچھا ہے، میں نے عرض کیا کہ آپ ؒ کے نزدیک کون سا پسندیدہ ہے؟ فرمایا اکیلا حج کرنا، (ساتھ عمرہ نہ ملانا)۔

(۱۵٦٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْقَارِنُ وَالْمُتَمَتِّعُ تُجْزِئُهُمَا شَاةٌ شَاةٌ يَشْتَرِيَانِهِمَا مِنْ مَكَّةَ.

(۱۵۶۰۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ قران اور تمتع کرنے والے کے لیے ایک ایک بکری کافی ہے ان کو مکہ مکرمہ سے خریدے۔

(۱۵٦٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ أَحَبُّ الأَشْيَاءِ إِلَيْهِ أَنْ يُحْرِمَ الْقَارِنُ إِذَا سَاقَ ، وَإِنْ لَمْ يَسُقْ فَلاَ يُعْجِبُهُ.

(۱۵۶۰۳) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ سب میں مجھے یہ پسند ہے کہ قران کرنے والا جب ھدی چلائے تو احرام باندھ لے اور اگر ھدی نہ چلائے تو کوئی پسندیدہ نہیں ہے۔

(۱۵٦٠٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أله أَنْ يَقْرِنَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ بِغَيْرِ هَدْيٍ ، فَقَالَ : مَا رَأَيْت أَحَدًا مِنَّا فَعَلَ ذَلِكَ.

(۱۵۶۰۴) حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے دریافت کیا گیا کہ کیا بغیر ھدی کے قران کیا جاسکتا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا کہ میں نے کسی کو ایسا کرتے میں نے نہیں دیکھا۔

(۱۵٦٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ جَابِرٍ عن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَرَنَ وَاشْتَرَى هَدْيَهُ مِنْ مَكَّةَ.

(۱۵۶۰۵) حضرت اسود ؒ نے حج قران فرمایا اور ھدی کا جانور مکہ مکرمہ سے خریدا۔

(۱۵٦٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقْرِنَ إِلاَّ أَنْ يَسُوقَ.

(۱۵۶۰۶) حضرت سعید بن جبیر ؒ بغیر ھدی کے جانور کے حج قران کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۵٦٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، أَوْ عَلِيِّ بْنِ بَزِيمَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۱۵۶۰۷) حضرت مجاہد ؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۴۱۹) من كره أَنْ يَرْمِيَ الْجِمَارَ غَيْرَ مُتَوَضِّئٍ

جو حضرات بے وضو جمرات کی رمی کو ناپسند سمجھتے ہیں

(۱۵۶۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَرْمِيَ الْجِمَارَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ.

(۱۵۶۰۸) حضرت قاسم ولیٹیلا بے وضو رمی کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۵۶۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَمَّنْ سَمِعَ عَطَاءً يَكْرَهُ أَنْ يَرْمِيَ الْجِمَارَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، وَإِنْ فَعَلَ أَجْزَأَهُ.

(۱۵۶۰۹) حضرت عطاء ولیٹیلا بے وضو رمی کرنے کو ناپسند خیال کرتے تھے، لیکن اگر کوئی ایسا کرے تو رمی ہو جائے گی۔

(۱۵۶۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ.

(۱۵۶۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب رمی کرنے لگتے تو غسل فرماتے۔

(۱۵۶۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كَانُوا يَغْتَسِلُونَ إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجِمَارِ.

(۱۵۶۱۱) حضرت مجاہد ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب رمی کے لیے تشریف لے جاتے تو غسل فرماتے۔

(۱۵۶۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَرْمِيَ الْجِمَارَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ.

(۱۵۶۱۲) حضرت عطاء ولیٹیلا بے وضو رمی کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۵۶۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: كَانُوا يَغْتَسِلُونَ إِذَا رَاحُوا لِلرَّمْيِ.

(۱۵۶۱۳) حضرت حکم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب رمی کے لیے تشریف لے جاتے تو غسل فرماتے۔

(۱۵۶۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ إِذَا رَاحَ إِلَى الْجِمَارِ.

(۱۵۶۱۴) حضرت عبدالرحمن بن الاسود ولیٹیلا جب رمی کے لیے جانے لگتے تو غسل فرماتے۔

(۱۵۶۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: مَا رَأَيْت ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ أَنْ يَرْمِيَ الْجِمَارَ إِلاَّ اغْتَسَلَ.

(۱۵۶۱۵) حضرت نافع ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رمی کرنے کا ارادہ کیا ہو اور غسل نہ کیا ہو۔

(۴۲۰) في الرجل يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ مَرَّةً

کوئی شخص صفا و مروہ کی سعی میں چودہ چکر لگا لے

(۱۵۶۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَأَلْتُ، عَنْ رَجُلٍ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا

وَالْمَرْوَةِ أَرْبَعَةَ عَشَرَ مَرَّةً ، قَالَ :يُعِيدُ.

(۱۵۶۱۶) حضرت منصور بن عبد الرحمن ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ولیٹھیے سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص صفا و مروہ کی سعی کے چودہ چکر لگالے؟ فرمایا وہ سعی کا اعادہ کرے۔

(۱۵۶۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يُجْزِئُهُ.

(۱۵۶۱۷) حضرت عطاء ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ اس کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

(۴۲۱) من كَانَ إذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَضَعَ خَدَّهُ عَلَيْهِ

جو حضرات رکن یمانی کا استلام کرتے وقت اپنا رخسار اس پر رکھ دیتے ہیں

(۱۵۶۱۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَيَضَعُ خَدَّهُ عَلَيْهِ.

(۱۵۶۱۸) حضرت مجاہد ولیٹھیے سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب رکن یمانی کا استلام فرماتے تو اپنا رخسار اس پر رکھ دیتے۔

(۱۵۶۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَيَضَعُ خَدَّهُ عَلَيْهِ.

(۱۵۶۱۹) حضرت الشیبانی ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن میمون ولیٹھیے کو رکن یمانی کا استلام کرتے ہوئے دیکھا آپ ولیٹھیے نے اپنا رخسار اس پر رکھ دیا۔

(۴۲۲) من كان يَسْتَقْبِلُ الْبَيْتَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ

جو حضرات عرفات میں قبلہ کی طرف رخ کرتے ہیں

(۱۵۶۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ :مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ.

(۱۵۶۲۰) حضرت حسن ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ جو وقوف عرفہ کرے اس کو چاہئے کہ قبلہ کی طرف رخ کرے۔

(۱۵۶۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِنَافِعٍ ، كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَقْبِلُ الْبَيْتَ فِي الْمَوْقِفِ يعمده ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۱۵۶۲۱) حضرت ابن جریج ولیٹھیے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع ولیٹھیے سے دریافت کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عرفات میں قبلہ رخ ہونے کا قصد فرماتے؟ آپ ولیٹھیے نے فرمایا: ہاں۔

(۱۵۶۲۲) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حَتَّى أَتَى

الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بطن نَاقَتِهِ الْقُصْوَاء إِلَى الصَّخَرَاتِ ، وَجَعَلَ جَبَلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ.

(۱۵۶۲۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہو کر عرفہ تشریف لائے اور قصواء اونٹنی کا رخ چٹانوں کی طرف پھیر دیا جبل مشاۃ آپ کے سامنے تھا، اور قبلہ کی طرف رخ فرمایا اور سورج غروب ہونے تک مسلسل وقوف فرمایا۔

(۴۲۳) من كان إذَا رَمَى الْجَمْرَةَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

جو حضرات قبلہ رخ ہو کر رمی فرماتے ہیں

(۱۵۶۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ لَمَّا أَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ ، وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَجَعَلَهَا عَلَى حَاجِبِهِ الأَيْمَنِ ، ثُمَّ رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ.

(۱۵۶۲۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جب جمرہ عقبہ کی رمی کے لیے تشریف لاتے تو بطن وادی میں آتے اور قبلہ کی طرف رخ فرماتے اور اس کو داہنی طرف رکھتے اور سات کنکریوں سے رمی فرماتے اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے۔

(۱۵۶۲٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّهُ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَنَّهُ رَمَى الْجَمْرَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَجَعَلَ الْبَيْتَ ، عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى ، عَنْ يَمِينِهِ ، ثُمَّ قَالَ :هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ. (بخاری ۱۷۴۷۔ مسلم ۳۰۷)

(۱۵۶۲۴) حضرت عبد الرحمن بن یزید رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، انہوں نے سات کنکریوں کے ساتھ رمی فرمائی، کعبہ کو بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں طرف رکھا اور پھر فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی تھی۔

(۱۵۶۲۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، وَمُجَاهِدٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا رَمَوُا الْجِمَارَ اسْتَقْبَلُوا الْبَيْتَ.

(۱۵۶۲۵) حضرت عطاء، حضرت طاؤس، حضرت مجاہد اور حضرت سعید بن جبیر رحمہم اللہ جب رمی کرتے تو قبلہ کی طرف رخ کر لیتے۔

(۱۵۶۲٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَطَاءً ، وَعَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ الأَسْوَدِ وَعَمْرَو بْنَ دِينَارٍ يَقُومُونَ ، عَنْ يَسَارِ الْجَمْرَةِ.

(۱۵۶۲۶) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت عبد الرحمن بن الاسود رحمہ اللہ اور حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ جمرہ کی بائیں طرف کھڑے ہوتے تھے۔

(٤٢٤) من كره أَنْ يُقَدِّمَ ثِقَلَهُ مِنْ مِنًى

جوحضرات منیٰ سے اپنا سامان پہلے منتقل کرنے کو ناپسند سمجھتے ہیں

(١٥٦٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَنْ قَدَّمَ ثِقَلَهُ لَيْلَةَ يَنْفِرُ فَلاَ حَجَّ لَهُ.

(۱۵۶۲۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص کوچ کی رات اپنا سامان پہلے منتقل کردے اس کا حج نہیں ہوا۔

(١٥٦٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ قَالَ :إِذَا أَنْتَ ارْتَحَلْتَ فَلاَ يَسْبِقْكَ ثِقَلُكَ، فَإِنَّ ذَلِكَ يُكْرَهُ.

(۱۵۶۲۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب واپسی کا ارادہ کرو تو تمہارا سامان تم پر سبقت نہ کرے، ایسا کرنا ناپسندیدہ ہے۔

(١٥٦٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ:إِذَا حَلَّ لَكَ النَّفْرُ فَلاَ بَأْسَ أَنْ تُقَدِّمَ ثِقَلَكَ.

(۱۵۶۲۹) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب (حج مکمل ہونے کے بعد واپسی) جائز ہوگئی تو اپنا سامان پہلے منتقل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(١٥٦٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ قَدَّمَ ثِقَلَهُ قَبْلَ النَّفْرِ فَلاَ حَجَّ لَهُ.

(۱۵۶۳۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص نکلنے والی رات اپنا سامان پہلے منتقل کردے اس کا حج نہیں ہوا۔

(١٥٦٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ :إِذَا حَلَّ لَكَ النَّفْرُ فَقَدِّمْ ثِقَلَكَ إِنْ شِئْتَ.

(۱۵۶۳۱) حضرت ابو عبیدہ بن عمار بن یاسر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب واپسی کے لئے احرام کھولو (حج مکمل ہو جائے) تو اگر چاہو تو اپنا سامان پہلے منتقل کرسکتے ہو۔

(٤٢٥) في المكي يَتَمَتَّعُ أَعَلَيْهِ هَدْيٌ

مکی شخص حج تمتع کرے تو کیا اس پر بھی ھدی لازم ہے؟

(١٥٦٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:إِذَا خَرَجَ الْمَكِّيُّ إِلَى وَقْتٍ فَتَمَتَّعَ فَعَلَيْهِ الْهَدْيُ.

(۱۵۶۳۲) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکی شخص حج تمتع کے لئے میقات سے نکلے تو اس پر ھدی لازم ہے۔

(١٥٦٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ عَلَيْهِ الْهَدْيُ ، وَقَالَ عَطَاءٌ:لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۱۵۶۳۳) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس پر ھدی لازم ہے۔ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے کہ اس پر کچھ نہیں۔

(١٥٦٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالُوا : إِذَا تَمَتَّعَ الْمَكِّيُّ فَلاَ هَدْيَ عَلَيْهِ.

(۱۵۶۳۴) حضرت عطاء ؒ حضرت طاؤس ؒ اور حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ مکی شخص اگر حج تمتع کرے تو اس پر ھدی نہیں ہے۔

(٤٢٦) من كان يَقُولُ إذَا جُعِلَ عَلَيْهِ بَدَنَةٌ نَحَرَهَا بِمَكَّةَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جس پر اونٹ کی قربانی لازم ہو وہ اس کی قربانی مکہ مکرمہ میں کرے

(١٥٦٣٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ وِقَاءِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ قُرَيْشٍ ، عَنْ صَعْصَعَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلاً سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ : حَلَفْت ، أَوْ جُعِلَتْ عَلَيَّ بَدَنَةٌ ، أَنْحَرُهَا بِأَرْضِ الَّتِي أَنَا بِهَا ؟ فَقَالَ : لاَ تَنْحَرْهَا دُونَ مَحَلِّ الْبُدْنِ ، فَقَالَ : الرَّجُلُ : إِنَّمَا قُلْتُ أَنْحَرُهَا بِأَرْضِ الَّتِي أَنَا بِهَا ؟ فَأَبَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، فَقَالَ : مَنْ شَاءَ زَيَّنَ لَهُ الشَّيْطَانُ.

(۱۵۶۳۵) ایک شخص نے حضرت ابن عمر ؓ سے دریافت کیا کہ میں نے قسم اٹھائی یا اپنے او پر اونٹ کی قربانی کو لازم کیا کیا میں اس کو اس زمین پر ذبح کرلوں جہاں میں ہوں؟ فرمایا نہیں' اونٹ کے محل کے علاوہ اس کو ذبح نہ کرو' اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے کہا تھا کہ جس جگہ میں ہوں وہیں پر ذبح کروں گا؟ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے اس کا انکار فرمایا اور فرمایا کہ شیطان جس کے لئے چاہتا ہے مزین کر دیتا ہے۔

(١٥٦٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وِقَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ ، قَالَ ذَكَرْتُ لَهُ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ انْحَرْهَا بِمَكَّةَ ، فَقَالَ : مَا شَعَرْت.

(۱۵۶۳۶) حضرت ورقاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؒ کے سامنے حضرت ابن عمر ؓ کے اس قول کو ذکر کیا کہ اس کو مکہ مکرمہ میں ذبح کرو' آپ ؒ نے فرمایا کہ تو اس کو نہیں سمجھا۔

(١٥٦٣٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالُوا : مَنْ جُعِلَ عَلَيْهِ بَدَنَةٌ فَبِمَكَّةَ ، وَإِذَا قَالَ : جَزُورٌ ، أَوْ بَقَرَةٌ فَحَيْثُ شَاءَ وَحَيْثُ نَوَى.

(۱۵۶۳۷) حضرت حسن ؒ' حضرت شعبی ؒ اور حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جس پر اونٹ کی قربانی لازم ہو وہ مکہ میں قربانی کرے اور جو شخص جزور اور گائے (مؤنث) بولے تو وہ جہاں چاہے اور جہاں کی نیت کرے وہاں قربانی کرے۔

(١٥٦٣٨) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ بَدَنَةً فَلْيَنْحَرْهَا حَيْثُ سَمَّى ، فَإِنْ لَمْ يُسَمِّ فَلْيَنْحَرْهَا بِمَكَّةَ.

(۱۵۶۳۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے او پر اونٹ لازم کرے تو جس جگہ کا نام لیا ہے وہاں پر اس کی

قربانی کرے اور اگر کسی جگہ کا نام نہیں لیا تو پھر مکہ میں ذبح کرے۔

(١٥٦٣٩) حَدَّثَنَا مَحبُوبٌ الْقَوَارِيرِيُّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَسُئِلَ عَنِ الْبُدْنِ ، فَقَالَ :لاَ تفي بَدَنَةٌ إِلاَّ بِهَذَا الْبَلَدِ يَعْنِي مَكَّةَ.

(۱۵۶۳۹) حضرت سالم بن عبداللہ ؒ سے اونٹ کی قربانی کے متعلق دریافت کیا گیا؟ فرمایا کہ اس نذر کو مکہ کے علاوہ کہیں اور پورا نہ کرو۔

(١٥٦٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعِكْرِمَةَ ، قَالاَ :لاَ مَحَلَّ لِلْبُدْنِ دُونَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ.

(۱۵۶۴۰) حضرت سعید بن جبیر ؒ اور حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں اونٹ کی قربان گاہ مکہ (کعبہ) کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

(١٥٦٤١) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ عَلَيْهِ بَدَنَةً ، قَالَ : يَنْحَرُهَا حَيْثُ شَاءَ ، وَحَيْثُ نَوَى.

(۱۵۶۴۱) حضرت سعید بن جبیر ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس پر اونٹ کی قربانی لازم ہو وہ اس کو جہاں چاہے ذبح کرے اور جس جگہ کی نیت کرے وہاں ذبح کرے۔

(١٥٦٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ جَهْمٍ الْبَكْرِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً نَذَرَ أَنْ يَنْحَرَ بدنة بِالْكُوفَةِ فَسَأَلَ ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ :انْحَرْهَا حَيْثُ شِئْت.

(۱۵۶۴۲) حضرت جہم البکری ؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ کوفہ میں اونٹ ذبح کرے گا پھر حضرت ابن مسعود ؓ سے دریافت کیا آپ ؒ نے فرمایا کہ جہاں چاہو ذبح کرو۔

(١٥٦٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَبَلَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :مَنْ سَمَّى ، أَوْ نَذَرَ بَدَنَةً فَلاَ مَحَلَّ لَهَا دُونَ الْبَيْتِ ، وَمَنْ سَمَّى جَزُورًا أَوْ بَقَرَةً فَحَيْثُ شَاءَ.

(۱۵۶۴۳) حضرت ابن عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص لفظ بدنۃ کی (مذکر) نذر مانے وہ اس کو مکہ میں ہی ذبح کرے اور جو اونٹنی یا گائے کی نذر مانے وہ جہاں چاہے ذبح کرے۔

(١٥٦٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ أَنَسٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ :نِيَّتُهُ ؟.

(۱۵۶۴۴) حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اس کی نیت کا اعتبار ہے۔

(١٥٦٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ نَذَرَ بَدَنَةً فَلاَ يَنْحَرْهَا إِلاَّ بِمِنًى ، أَوْ مَكَّةَ ، وَمَنْ نَذَرَ جَزُورًا فَلْيَنْحَرْهَا حَيْثُ شَاءَ.

(۱۵۶۴۵) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص اونٹ کی نذر مانے تو وہ اس کو منیٰ یا مکہ میں ذبح کرے اور جو اونٹنی کی

نذر مانے وہ جہاں چاہے اس کو ذبح کرے۔

(١٥٦٤٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ :إذَا قَالَ عَلَيَّ هَدْيٌ فَبِمَكَّةَ ، وَإِذَا قَالَ :بَدَنَةٌ ، فَحَيْثُ شَاءَ.

(۱۵۶۴۶) حضرت سعید بن المسیب اور حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں جب یوں نذر مانے کہ مجھ پر ھدی ہے تو مکہ مکرمہ میں ذبح کرے اور جب بدنہ بولے تو جہاں چاہے ذبح کرے۔

(١٥٦٤٧) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :مَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ بَدَنَةً ، فَإِنَّهُ لاَ يَنْحَرُهَا إِلاَّ بِمَكَّةَ ، وَمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ جَزُورًا نَحَرَهَا حَيْثُ شَاءَ.

(۱۵۶۴۷) حضرت میمون ؒ فرماتے ہیں کہ جو اونٹ کو اپنے اوپر لازم کرے وہ مکہ مکرمہ ہی میں ذبح کرے اور جو اونٹنی کی نذر مانے وہ جہاں چاہے ذبح کرے۔

(٤٢٧) في الرَّجُلِ أَو المرأة إذَا أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَخَافَتْ

کوئی شخص یا عورت عمرہ کے لئے احرام باندھے پھر خدشہ لاحق ہو جائے

(١٥٦٤٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي حنيفة ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَخَافَتْ فَوْتَ الْحَجِّ أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ ، وَقَضَتِ الْعُمْرَةَ ، وَعَلَيْهَا دَمٌ ، وَالْعُمْرَةُ.

(۱۵۶۴۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ عورت اگر عمرہ کے لئے احرام باندھے پھر اس کو حج کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ حج کے لئے احرام باندھ لے اور عمرہ کی قضا کرے اور اس پر دم اور عمرہ لازم ہے۔

(١٥٦٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُمَا ، عَنِ امْرَأَةٍ قَدِمَتْ مَكَّةَ مُعْتَمِرَةً ، فَحَاضَتْ فَخَشِيَتْ أَنْ يَفُوتَهَا الْحَجُّ ، فَقَالاَ :تُهِلُّ بِالْحَجِّ وَتَقْضِي.

(۱۵۶۴۹) حضرت ابن ابو نجیح ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد اور حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا کہ عورت عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ آئے پھر اس کو حیض آ جائے اور اس کو حج کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ وہ حج کے لئے تلبیہ پڑھے اور عمرے کی قضا کرے۔

(١٥٦٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَجَاءَ وَالنَّاسُ وُقُوفٌ بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ :إنْ عَلِمَ ، أَنَّهُ يُدْرِكُ مَكَّةَ أَتَاهَا فَحَلَّ مِنْ عُمْرَتِهِ ، وَإِلاَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَطَافَ طَوَافَيْنِ.

(۱۵۶۵۰) حضرت حسن ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو عمرہ کا احرام باندھے اور جب وہ آئے تو لوگ عرفات میں ٹھہرے ہوں تو اگر اس کو یقین ہو کہ مکہ جا سکتا ہے (یعنی جانے سے حج نہیں نکلے گا) تو اپنے عمرہ سے حلال ہو جائے (یعنی مکہ

سے عمرہ مکمل کر کے حلال بن کر آ جائے) ورنہ حج کے لئے تلبیہ پڑھے اور دو طواف کرے۔

(۱۵۶۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : تَكُونُ رَافِضَةً لِلْعُمْرَةِ ، وَعَلَيْهَا دَمٌ ، وَعُمْرَةٌ مَكَانَهَا.

(۱۵۶۵۱) حضرت طاؤس ریشید فرماتے ہیں کہ اگر خاتون عمرہ کو چھوڑنے والی ہو (اندیشہ کی وجہ سے) تو اس پر دم اور اس عمرہ کی قضا ہے۔

(۴۳۸) من كان يَسْتَحِبُّ عُمْرَةَ الْمُحَرَّمِ

جو حضرات محرم کے مہینے میں عمرہ کرنے کو مستحب خیال کرتے ہیں

(۱۵۶۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ عُمْرَةَ الْمُحَرَّمِ.

(۱۵۶۵۲) حضرت ابن سیرین ریشید محرم میں عمرہ کرنے کو مستحب خیال کرتے تھے۔

(۱۵۶۵۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : عُمْرَةُ الْمُحَرَّمِ ابت هى ، قَالَ : نَعَمْ.

(۱۵۶۵۳) حضرت ایوب ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ ریشید سے دریافت کیا کہ محرم کا عمرہ یقینی طور پر ہو جائے گا؟ آپ ریشید نے فرمایا: ہاں۔

(۱۵۶۵۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْقَاسِمِ : الْعُمْرَةُ فِي الْمُحَرَّمِ؟ قَالَ : كَانُوا يَرَوْنَهَا تَامَّةً.

(۱۵۶۵۴) حضرت ابن عون ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم ریشید سے محرم میں عمرہ کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ریشید نے فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو عمرہ تامہ سمجھتے تھے۔

(۱۵۶۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُمْرَةِ الْمُحَرَّمِ ، فَقَالاَ : تَامَّةٌ تُقْضَى.

(۱۵۶۵۵) حضرت ایوب ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن یسار اور سالم بن عبداللہ سے محرم کے عمرہ کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ریشید نے فرمایا کہ یہ مکمل ہے اس کو ادا کیا جائے گا۔

(۱۵۶۵۶) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ طَاوُوس ، عَنْ عُمْرَةِ الْمُحَرَّمِ ؟ فَقَالَ : لاَ وَرَبِّ هَذِهِ مَا أَدْرِي مَا هِيَ.

(۱۵۶۵۶) حضرت طاؤس ریشید سے محرم کے عمرہ کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ ریشید نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم مجھے نہیں معلوم یہ کیا ہے (اس کی کیا حیثیت ہے)

(۴۲۹) من كان يَسْتَحِبُّ أَنْ يَنْصَرِفَ عَلَى وِتْرٍ مِنْ طَوَافِهِ

جوحضرات طاق طواف کر کے لوٹنے کو پسند فرماتے ہیں

(۱۵۶۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ لاَ يَخْرُجَ مِنْ طَوَافِهِ إِلاَّ عَلَى وِتْرٍ.

(۱۵۶۵۷) حضرت عطاء ؒ پسند فرماتے تھے کہ وتر (طاق) طواف کے بغیر نہ لوٹا جائے۔

(۱۵۶۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : طَوَافَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ طَوَافٍ.

(۱۵۶۵۸) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ دو طواف کر کے لوٹنا میرے نزدیک ایک طواف سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۱۵۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَنْصَرِفُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلَى وِتْرٍ مِنْ طَوَافِهِ.

(۱۵۶۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دن اور رات میں جب لوٹتے تو طاق طواف کر کے لوٹتے تھے۔

(۱۵۶۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَنْصَرِفَ عَلَى وِتْرٍ مِنْ طَوَافِهِ ، وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ : عَشْرَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ تِسْعَةٍ ، وَثَمَانِيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سَبْعَةٍ.

(۱۵۶۶۰) حضرت عطاء ؒ طاق طواف کر کے لوٹنے کو پسند فرماتے تھے' اور حضرت حسن ؒ فرماتے تھے کہ دس طواف کرنا میرے نزدیک نو مرتبہ طواف کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور آٹھ بار طواف کرنا سات بار طواف کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

(۱۵۶۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : طَوَافَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ طَوَافٍ.

(۱۵۶۶۱) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ دو طواف کرنا مجھے ایک طواف کر کے لوٹنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۱۵۶۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعد ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ طَافَ فِي إِمَارَةِ سَعِيدٍ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : انْتَظِرْ حَتَّى أَنْصَرِفَ عَلَى وتر ، قَالَ فانتظره قَالَ فَانْصَرَفَ عَلَى ثَلاَثَةِ أَطْوَافٍ ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لِذَلِكَ السَّبْعِ.

(۱۵۶۶۲) حضرت عطاء ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ حضرت سعید ؒ کی امارت میں طواف کر رہے تھے' حضرت سعید ؒ نماز کے لئے نکلے تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا انتظار کرو یہاں تک کہ میں طاق طواف کر کے لوٹوں' انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کا انتظار فرمایا' آپ رضی اللہ عنہ تین چکر لگا کر لوٹ گئے' پھر اس کا اعادہ نہیں کیا۔

(۱۵۶۶۳) حَدَّثَنَا عُمَر بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : ثَلاَثَةُ أَسَاعٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَرْبَعٍ

(۱۵۶۶۳) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ تین چکر لگا کر لوٹنا مجھے چار چکر لگا کر لوٹنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۴۳۰) فی الرجل یَنْسَی أَنْ یَرْمُلَ

کوئی شخص رمل کرنا بھول جائے

(۱۵۶۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی، عَنْ یُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِی رَجُلٍ طَافَ بِالْبَیْتِ وَنَسِیَ أَنْ یَرْمُلَ، قَالَ: یُهَرِیقُ دَمًا.

(۱۵۶۶۴) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص طواف کرے اور رمل کرنا بھول جائے تو وہ دم ادا کرے گا۔

(۱۵۶۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: إِنْ نَسِیَ أَنْ یَرْمُلَ الثَّلاَثَةَ أَشْوَاطٍ رَمَلَ فِیمَا بَقِیَ، وَإِنْ لَمْ یَبْقَ إِلاَّ شَوْطٌ وَاحِدٌ رَمَلَ فِیهِ، وَلاَ شَیْءَ عَلَیْهِ، فَإِنْ لَمْ یَرْمُلْ فِی شَیْءٍ مِنْهُنَّ فَلاَ شَیْءَ عَلَیْهِ.

(۱۵۶۶۵) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر پہلے تین چکروں میں رمل کرنا بھول جائے تو باقی چکروں میں رمل کرے، اور اگر صرف ایک چکر باقی رہ گیا ہو پھر یاد آئے تو اسی میں رمل کرے اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہے اور اگر بالکل رمل نہ کرے تو بھی اس پر کچھ نہیں ہے۔

(۴۳۱) فی الرجل یُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَی الْکَعْبَةِ

کوئی شخص کعبہ کی طرف پشت کر کے ٹیک لگائے

(۱۵۶۶۶) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ، عَنْ مُغِیرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ، قَالَ: یُکْرَهُ أَنْ یُسْنِدَ الإِنْسَانُ ظَهْرَهُ إِلَی الْکَعْبَةِ یَسْتَدْبِرُهَا.

(۱۵۶۶۶) حضرت ابراہیم ؒ ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی اپنی پشت کعبہ کی طرف کر کے ٹیک لگائے اور اس کی طرف اپنی پشت کرے۔

(۱۵۶۶۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ خَلِیفَةَ بْنِ خَیَّاطٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ أَبِیهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَی الْکَعْبَةِ. (احمد ۲/ ۱۹۱)

(۱۵۶۶۷) حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اس حال میں آپ ﷺ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور آپ ﷺ کی پشت مبارک کعبہ کی طرف تھی۔

(۴۳۲) فِی قَوْلِهِ تَعَالَی (ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ یَکُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ یَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ کی تفسیر

(۱۵۶۶۸) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ، عَنْ لَیْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ فِی قَوْلِهِ: ﴿ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ یَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ قَالَ: لَیْسَ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلاَّ أَهْلُ الْحَرَمِ.

(۱۵۶۶۸) حضرت طاؤس رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں مسجد حرام کے رہائشی صرف اہل حرم ہی ہیں۔

(۱۵۶۶۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : أَهْلُ فَخٍّ وَأَهْلُ ضَجْنَانَ وَأَهْلُ عَرَفَةَ هُمْ أَهْلُهُ.

(۱۵۶۶۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تنعیم، وادی فاطمہ اور اہل عرفات پر لوگ اہل حرم میں شمار ہوں گے۔

(٤٣٣) من قَالَ تُعَرْقَبُ الْبُدْنُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اونٹ کی پچھلی ٹانگوں کے گھٹنوں کو کاٹا جائے گا

(۱۵۶۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا اسْتَعْصَى عَلَيْكَ الْهَدْيُ حِينَ تُرِيدُ أَنْ تَنْحَرَهُ فَعَرْقِبْهُ.

(۱۵۶۷۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آپ کے ھدی کا جانور نافرمانی کرے اور آپ اس کو ذبح کرنے کا ارادہ کرلو تو اس کی پچھلی ٹانگوں کے گھٹنوں کو کاٹ دو۔

(۱۵۶۷۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا اسْتَعْصَتْ عَلَيْكَ الْبَدَنَةُ فَعَرْقِبْهَا.

(۱۵۶۷۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب ھدی کا اونٹ نافرمانی کرے تو اس کے پچھلی ٹانگوں کے گھٹنے کاٹ دو۔

(٤٣٤) من قَالَ لاَ تُعَرْقَبُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ نہیں کاٹے جائیں گے

(۱۵۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تُعَرْقَبُ الْبُدْنُ.

(۱۵۶۷۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اونٹ کی پچھلی ٹانگوں کے گھٹنے نہیں کاٹے جائیں گے۔

(۱۵۶۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : لاَ تُعَرْقَبُ الْبُدْنُ.

(۱۵۶۷۳) حضرت قاسم رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(٤٣٥) فی المحرم يَعْقِدُ عَلَى بَطْنِهِ الثَّوْبَ

محرم کا پیٹ پر کپڑے کو گرہ لگانا

(۱۵۶۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَحْزِمُ عَلَى بَطْنِهِ الثَّوْبَ ، وَلاَ يَعْقِدُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۵۶۷۴) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد پیٹ پر کپڑا باندھ لیا کرتے تھے لیکن حالت احرام میں گرہ نہیں لگاتے تھے۔

(۱۵۶۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُوس، قَالاَ: رَأَيْنَا ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَقَدْ شَدَّ حَقْوَيْهِ بِعِمَامَةٍ.

(۱۵۶۷۵) حضرت عطاء ؒ اور حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عمر ؓ کو حالت احرام میں دیکھا کہ آپ نے ازار باندھنے کی جگہ پر عمامہ باندھا ہوا ہے، (عمامے کے ساتھ اس کو باندھا ہوا ہے)۔

(۱۵۶۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لاَ تَعْقِدْ عَلَيْكَ شَيْئًا وَأَنْتَ مُحْرِمٌ.

(۱۵۶۷۶) حضرت ابن عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حالت احرام میں کسی چیز کو باندھ کر گرہ مت لگاؤ۔

(۱۵۶۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَعْقِدَ عَلَى الْقَرْحَةِ.

(۱۵۶۷۷) حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں اگر محرم زخم پر کچھ باندھ کر گرہ لگالے۔

(۱۵۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلاً محتزما بِحَبْلٍ أَبْرَقَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ: يَا صَاحِبَ الْحَبْلِ أَلْقِهِ. (ابوداؤد ۱۵۸)

(۱۵۶۷۸) حضرت صالح بن ابو حسان ؒ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے حالت احرام میں رنگین رسی باندھی ہوئی ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے رسی والے اس کو کھول دے۔

(۱۵۶۷۹) حَدَّثَنَا الْعُكْلِيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَعْقِدَ الْمُحْرِمُ عَلَى الْجُرْحِ.

(۱۵۶۷۹) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ محرم اگر زخم پر کوئی چیز باندھ کر گرہ لگالے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۵۶۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَعْصِبَ عَلَى الْجُرْحِ.

(۱۵۶۸۰) حضرت عطاء ؒ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(۱۵۶۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۵۶۸۱) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۵۶۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: إِذَا كُسِرَتْ يَدُ الْمُحْرِمِ، وَإِذَا شُجَّ عَصَبَ عَلَيْهَا، قَالَ مَنْصُور: وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۱۵۶۸۲) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ محرم کا ہاتھ زخمی ہو جائے یا اس کی پیشانی پر زخم آجائے تو اس پر کچھ باندھے، اور حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ اس پر کچھ لازم بھی نہیں ہے۔

(۱۵۶۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمُحْرِمِ تَنْكَسِرُ يَدُهُ أَيُدَاوِيهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَيَعْصِبُ عَلَيْهَا بِخِرْقَةٍ.

(۱۵۶۸۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ محرم کے ہاتھ پر زخم آ جائے تو کیا اس پر دوا لگا سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہاں اور اس پر کپڑا وغیرہ باندھ لے۔

(۱۵٦۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ :قلْت لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ :يَنْحَلُّ إزَارِي بِعَرَفَةَ فَأَعْقِدُهُ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۱۵۶۸۴) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ عرفات میں میرا ازار بند ڈھیلا ہو گیا تھا کیا میں اس کو باندھ لوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں۔

(۱۵٦۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ ، قَالَ رَأَى طَاوُوس ابْنَ عُمَرَ يَطُوفُ وَقَدْ شَدَّ حَقْوَهُ بِعِمَامَةٍ.

(۱۵۶۸۵) حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس حال میں طواف کرتے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے ازار بند کی جگہ کو عمامہ کے ساتھ باندھا ہوا تھا۔

(٤٣٦) فِي الْهِمْيَانِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کا نقدی اور نفقہ رکھنے کے لیے پیٹ پر تھیلی باندھنا

(۱۵٦۸٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا سُئِلَتْ ، عَنِ الْهِمْيَانِ لِلْمُحْرِمِ ، فَقَالَتْ :أَوْثِقْ نَفَقَتَكَ فِي حَقْوَيْك.

(۱۵۶۸۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ محرم تھیلی باندھ سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اپنے نفقہ کو ازار باندھنے کی جگہ پر باندھ لو۔

(۱۵٦۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ وَعَطَاءً ، عَنِ الْهِمْيَانِ لِلْمُحْرِمِ ، فَقَالاَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۵۶۸۷) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ محرم نقدی وغیرہ کے لیے تھیلی باندھ سکتا ہے؟ ان حضرات نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۵٦۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْمَنْطِقَةِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۵۶۸۸) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم کے لیے پٹکا باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۵٦۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ الْمِنْطَقَةِ لِلْمُحْرِمِ ، فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهَا وَرَأَيْت عَلَيْهِ ثَوْبًا مُوَرَّدًا.

(۱۵۶۸۹) حضرت عمر بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ محرم ڈوری (پٹکا) وغیرہ باندھ سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں، میں نے دیکھا اس وقت آپ پر لال رنگ کا لباس تھا۔

(۱۵٦۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ ، وَإِنْ كَانَ عَرِيضًا.

(۱۵۶۹۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کو باندھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر چہ وہ ظاہر بھی ہو رہا ہو۔

(۱۵۶۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۱۵۶۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۵۶۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۵۶۹۲) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۶۹۳) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ مَعَهُ الدَّرَاهِمُ يَشُدُّهَا عَلَى حَقْوَيْهِ ، قَالَ : نَعَمْ ، وَلاَ يَشُدُّهَا عَلَى عَقْدِ الإِزَارِ.

(۱۵۶۹۳) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ آدمی کے پاس اگر دراھم ہوں تو ان کو ازار بند کی جگہ باندھ سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں، لیکن ازار بند کی گرہ نہ باندھے اس پر۔

(۱۵۶۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْهِمْيَانَ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۵۶۹۴) حضرت نافع رحمہ اللہ محرم کے لیے نقدی وغیرہ کے لیے تھیلی باندھنے کو ناپسند خیال کرتے تھے۔

(۱۵۶۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي بكير ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْهِمْيَانِ لِلْمُحْرِمِ.

(۱۵۶۹۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم اگر باندھ لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۵۶۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۵۶۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۵۶۹۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : يَلْبَسُ الْهِمْيَانَ : يَعْنِي الْمُحْرِمُ.

(۱۵۶۹۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم آدمی تھیلی باندھ سکتا ہے۔

(۱۵۶۹۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ ابن الزُّبَيْرَ قَدِمَ حَاجًّا فَرَمَلَ فِي الثَّلاَثَةِ الأَطْوَافِ حَتَّى رَأَيْت مِنْطَقَته عَلَى بَطْنِهِ انْقَطَعَتْ.

(۱۵۶۹۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما حج کے لیے تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ نے طواف کے تین چکروں میں رمل فرمایا، میں نے آپ کے پیٹ پر پٹکا بندھا ہوا دیکھا جو ٹوٹ گیا تھا۔

(۱۵۶۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ الْهِمْيَانَ إِنْ كَانَ يُحْرِزُ فِيهِ نَفَقَتَهُ.

(۱۵۶۹۹) حضرت عروہ رحمہ اللہ محرم کے لیے تھیلی باندھنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے جب وہ اس میں نقدی وغیرہ کو محفوظ کرے۔

(۱۵۷۰۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَنْهُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ ، فَقَالَ : اخْتَلَفَ

فِيهِ الْفُقَهَاءُ ، فَإِنْ شَدَّدْتَ فَحَسَنٌ ، وَإِنْ رَخَّصْتَ فَحَسَنٌ.

(۱۵۷۰۰) حضرت موسیٰ بن عبیدہ ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن کعب ویشید سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ویشید نے فرمایا کہ اس کے متعلق فقہاء کرام رحمہم اللہ کا اختلاف ہے، پس اگر تو باندھ لے تو اچھا ہے اور اگر چھوڑ دے تب بھی اچھا ہے۔

(١٥٧٠١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْهِمْيَانِ لِلْمُحْرِمِ ، وَلَكِنْ لاَ يَعْقِدُ عَلَيْهِ السَّيْرَ وَلَكِنَّه يَلُفُّهُ لَفًّا.

(۱۵۷۰۱) حضرت سعید بن المسیب ویشید فرماتے ہیں کہ محرم اگر تھیلی باندھ لے تو کوئی حرج نہیں لیکن اس پر کوئی تسمہ وغیرہ نہ باندھے اس کو ویسے ہی لپیٹ لے۔

(٤٣٧) من قَالَ لاَ يُجَاوِزُ أَحَدٌ الْوَقْتَ إِلَّا مُحْرِمٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ میقات سے بغیر احرام باندھے آگے نہ جائے

(١٥٧٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْب ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يُجَاوِزُ أَحَدٌ الْوَقْتَ إِلاَّ الْمُحْرِمُ.

(۱۵۷۰۲) حضرت سعید بن جبیر ویشید سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص احرام باندھے بغیر میقات سے آگے نہ جائے۔

(١٥٧٠٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لاَ يُجَاوِزُ أَحَدٌ ذَاتَ عِرْقٍ حَتَّى يُحْرِمَ.

(۱۵۷۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ کوئی بھی شخص بغیر احرام کے ذات عرق (میقات) سے آگے نہ جائے۔

(١٥٧٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ قَالَ له: إذَا جِئْتَ مِنْ بَلَدٍ آخَرَ فَلاَ تُجَاوِزَ الْحَدَّ حَتَّى تُحْرِمَ.

(۱۵۷۰۴) حضرت مجاہد ویشید فرماتے ہیں کہ جب تم کسی دوسرے شہر سے آئے ہو تو کوئی بھی بغیر احرام کے میقات سے تجاوز نہ کرے۔

(١٥٧٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ يُجَاوِزَ الْوَقْتَ حَتَّى تُحْرِمَ.

(۱۵۷۰۵) حضرت محمد ویشید فرماتے ہیں کہ بغیر احرام کے میقات سے تجاوز نہ کرو۔

(٤٣٨) من رخص أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْحَرَمِ السِّوَاكَ وَنَحْوَهُ وَمَنْ كَرِهَهُ

جو حضرات حرم سے مسواک وغیرہ توڑنے کی اجازت دیتے ہیں

(١٥٧٠٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ يُرَخِّصُ فِي الْقَضِيبِ وَالسِّوَاكِ وَالسَّنَا مِنَ الْحَرَمِ.

(۱۵۷۰۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ اجازت دیتے ہیں کہ حرم سے کٹی ہوئی شاخ، مسواک یاسنا نامی بوٹی توڑ سکتا ہے۔

(۱۵۷۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۱۵۷۰۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔

(۴۳۹) من كره لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْحَرَمِ

جو حضرات محرم کے لیے حرم سے باہر نکلنے کو ناپسند سمجھتے ہیں

(۱۵۷۰۸) حَدَّثَنَا جرير ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ يَخْرُجُ الْمُحْرِمُ مِنَ الْحَرَمِ.

(۱۵۷۰۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم آدمی حرم سے باہر نہیں نکلے گا۔

(۴۴۰) فِي الْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَصُمْ ، وَلَمْ يَنْحَرْ حَتَّى تَمْضِيَ الأَيَّامُ

متمتع نہ روزے رکھے اور نہ ہی قربانی کرے یہاں تک کہ دن گزر جائیں

(۱۵۷۰۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، عَنْ مَوْلًى لابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تَمَتَّعْت فَنَسِيت أَنْ أَنْحَرَ وَأَخَّرْت هَدْيِي حَتَّى مَضَتِ الأَيَّامُ فَسَأَلْت ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : اهْدِ هَدْيًا لِهَدْيِكَ وَهَدْيًا لِمَا أَخَّرْت.

(۱۵۷۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام فرماتے ہیں کہ میں نے تمتع کیا اور قربانی کرنا بھول گیا اور ھدی کو مؤخر کر دیا یہاں تک کہ دن گزر گئے، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی ھدی کے واسطے ایک ھدی ادا کر، اور ایک ھدی اس پر جو تو نے اس کو مؤخر کیا۔

(۱۵۷۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ راشد ، قَالَ : سَأَلْتُ طَاوُوسًا ، عَنْ رَجُلٍ تَمَتَّعَ فَلَمْ يَصُمْ ، وَلَمْ يَذْبَحْ حَتَّى مَضَتِ الأَيَّامُ ، قَالَ : فَقَالَ : يَذْبَحُ ، قُلْتُ : لاَ يَجِدُ ، قَالَ : يَبِيعُ ثَوْبَهُ ، قُلْتُ : لاَ يَجِدُ ، قَالَ : فَلْيَسْتَسْلِفْ مِنْ أَصْحَابِهِ ، قُلْتُ : لاَ يُعْطُونَهُ ، قَالَ : كَذَبْت.

(۱۵۷۱۰) حضرت صلت ابن رشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے حج تمتع کیا اس نے روزے بھی نہیں رکھے اور قربانی بھی نہیں کی یہاں تک کہ دن گزر گئے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ قربانی کرے، میں نے عرض کیا کہ قربانی اس کے پاس نہیں ہے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کپڑے فروخت کر کے خرید لے، میں نے کہا کہ اس کے پاس کپڑے بھی نہیں ہیں، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اپنے ساتھیوں سے ادھار طلب کر لے، میں نے عرض کیا کہ وہ دیتے نہیں ہیں، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تو نے جھوٹ بولا۔

(۱۵۷۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي

الرَّجُلِ تَمَتَّعَ فَلَمْ يَذْبَحْ ، وَلَمْ يَصُمْ ، قَالَ فَقَالاَ :أَوْجَبَ عَلَيْهِ الدَّمَ.

(۱۵۷۱۱) حضرت عطاء ؒ اور سعید بن جبیر ؒ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو حج تمتع کرے اور قربانی نہ کرے نہ ہی روزے رکھے کہ اس پر دم واجب ہے۔

(٤٤١) من قَالَ إذَا اعْتَمَرَ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ

حج کے مہینوں کے علاوہ عمرہ کرنا

(۱۵۷۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثقفى عن حبيب ، قَالَ :سُئِلَ عَطَاءٌ ، عَنِ الْعُمْرَةِ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ ، فِيهَا هَدْيٌ وَاجِبٌ ؟ قَالَ :لَيْسَ فِيهَا هَدْيٌ وَاجِبٌ ، وَقَدْ كَانُوا يُهْدُونَ ، وَقَدْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ فَهَلْ كَانَ أَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ ؟ قَالَ :نَعَمْ وَصَالَحَهُمْ أَنْ يَأْتِيَهُمْ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ ، وَقَدْ رَأَيْت مُعَاوِيَةَ يَنْحَرُ جَزُورًا فِي الْعُمْرَةِ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ.

(۱۵۷۱۲) حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص حج کے مہینوں کے علاوہ کسی اور مہینے میں عمرہ کرے تو کیا اس پر ھدی واجب ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ اس پر ھدی واجب نہیں ہے، اور تحقیق صحابہ کرام ؓ ھدی دیا کرتے تھے، اور جس سال مشرکین نے حضور اقدس ﷺ کو روک دیا تھا اس سال آپ ﷺ نے بھی قربانی کی تھی، (راوی نے دریافت کیا کہ) کیا آپ ﷺ نے عمرہ کے لیے احرام باندھا ہوا تھا؟ آپ ؒ نے فرمایا ہاں، اور ان مشرکین کے ساتھ اس شرط پر صلح ہوئی کہ یہ لوگ آئندہ سال آئیں گے، اور میں نے حضرت امیر معاویہ ؓ کو بھی اشہر حج کے علاوہ عمرہ کرتے ہوئے قربانی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٤٤٢) في الْمُحْصَرِ يُهْدِي قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ

جس کو روک دیا جائے وہ حلق کروانے سے پہلے قربانی کرے گا

(۱۵۷۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عن مجاهد ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُحْصِرَ فَنَحَرَ الْهَدْيَ حَلَقَ رَأْسَهُ.

(۱۵۷۱۳) حضرت مجاہد ؒ سے مروی ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ کو (عمرہ کرنے سے) روک دیا گیا تو آپ ﷺ نے قربانی کی پھر سر مبارک کا حلق کروایا۔

(۴۴۳) فی قتلِ الذِّئبِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کا بھیڑیے کو مارنا

(۱۵۷۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الذِّئْبَ. (ابوداؤد ۱۳۷۔ عبدالرزاق ۸۳۸۴)

(۱۵۷۱۴) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم بھیڑیے کو مار سکتا ہے۔

(۱۵۷۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الذِّئْبَ.

(۱۵۷۱۵) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۵۷۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الذِّئْبَ.

(۱۵۷۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محرم بھیڑیے کو مار سکتا ہے۔

(۱۵۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الذِّئْبَ.

(۱۵۷۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۵۷۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ:اُطْرُدِ الذِّئْبَ، عَنْ رَحْلِكَ وَأَنْتَ مُحْرِمٌ.

(۱۵۷۱۸) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بھیڑیے کو اپنی سواری سے دور کر دو اگرچہ تم محرم ہو۔

(۱۵۷۱۹) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الذِّئْبَ.

(۱۵۷۱۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں محرم بھیڑیے کو مار سکتا ہے۔

(۱۵۷۲۰) حَدَّثَنَا ابن الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، قَالَ :يُقْتَلُ الذِّئْبُ فِي الْحَرَمِ.

(۱۵۷۲۰) حضرت قبیصہ بن ذویب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حرم میں بھیڑیے کو مارا جائے گا۔

(۱۵۷۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ فِي الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ الذِّئْبَ وَالأَسَدَ ، قَالاَ: اُقْتُلْهُ ، فَإِنَّهُ عَدُوٌّ.

(۱۵۷۲۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ محرم بھیڑیے اور شیر کو مار سکتا ہے؟ آپ حضرات نے فرمایا کہ ان کو مارا جائے گا کیونکہ یہ انسان کے دشمن ہیں۔

(۱۵۷۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ:يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الذِّئْبَ وَالْحَيَّةَ.

(۱۵۷۲۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محرم بھیڑیے اور سانپ کو مار سکتا ہے۔

(۱۵۷۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : اُقْتُلِ الذِّئْبَ وَكُلَّ عَدُوٍّ لَمْ يُذْكَرْ فِي الْكِتَابِ.

(۱۵۷۲۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بھیڑیے کو مارا جائے گا اور ہر اس انسانی دشمن (درندے) کو جس کا کتاب اللہ میں ذکر نہیں ہے۔

(۴۴۴) فِي الأعجمي يَحُجُّ وَلاَ يُسَمِّي شَيْئًا

عجمی شخص حج کرے اور کسی چیز کا نام نہ لے (یعنی حج وعمرہ میں سے کسی کی تعیین نہ کرے)

(۱۵۷۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، أَنَّ امْرَأَةً أَعْجَمِيَّةً قَدِمَتْ فَقَضَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تُهِلَّ بِشَيْءٍ ، فَقَالَ عَطَاءٌ : لاَ يُجْزِئُهَا.

وَقَالَ طَاوُس : يُجْزِئُهَا ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَسِّرُوا ، وَلاَ تُعَسِّرُوا.

(بخاری ۶۹۔ ابوداؤد ۴۸۰۲)

(۱۵۷۲۴) حضرت ابراہیم بن نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک عجمی خاتون حج کے لیے آئی اور اس نے تمام مناسک حج ادا کیے لیکن اس نے حج وعمرہ میں سے کسی کی تعیین نہ کی تھی۔ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا اس کے لیے کافی نہیں ہے، اور حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے لیے یہ حج کافی ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آسانی پیدا کرو مشکل میں مت ڈالو۔

(۱۵۷۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، أَنَّ رَجُلاً أَعْجَمِيًّا حَجَّ فَلَمْ يُسَمِّ حَجًّا ، وَلاَ عُمْرَةً ، وَقَالَ : أَنَا مَعَ النَّاسِ ، فَقَالَ : إِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ دَخَلَ فِي أَحْسَنِ مَا عَمِلُوا.

(۱۵۷۲۵) حضرت بکر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک عجمی شخص نے حج کیا، لیکن اس نے حج یا عمرہ کا نام نہیں لیا تھا، اور کہا میں لوگوں کے ساتھ تھا، راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیشک میں امید رکھتا ہوں کہ جن لوگوں نے اچھا کیا ان میں وہ بھی داخل ہوا ہو۔

(۴۴۵) فِي البقر يُقَلَّدُ أَمْ لاَ

گائے کو قلادہ ڈالا جائے گا کہ نہیں؟

(۱۵۷۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ كَعْبًا أَهْدَى بَقَرَةً مُقَلَّدَةً.

(۱۵۷۲۶) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے قلادہ ڈالی ہوئی گائے ھدی بھیجی۔

(۱۵۷۲۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : الْبَقَرُ تُقَلَّدُ ، وَلاَ تُشْعَرُ.

(۱۵۷۲۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گائے کو قلادہ تو ڈالا جائے گا لیکن اس کا اشعار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۵۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يُقَلِّدُ الْبَقَرَةَ وَيُشْعِرُهَا فِي أَسْنِمَتِهَا ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا سَنَامٌ فَمَوْضِعُهُ.

(۱۵۷۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ گائے کو قلادہ ڈالتے اور اس کے کوہان پر اشعار فرماتے، اور اگر اس کی کوہان نہ ہوتی تو کوہان والی جگہ پر اشعار فرماتے۔

(٤٤٦) من قَالَ لاَ عُمْرَةَ إِلَّا عُمْرَةٌ ابْتَدَأْتَهَا مِنْ أَهْلِكَ

جوحضرات یہ فرماتے ہیں کہ نہیں ہے عمرہ سوائے اس عمرے کے جس کو اپنے اھل کے پاس سے شروع کیا ہو

(۱۵۷۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُس ، وَمُجَاهِدٍ أَنَّهُمْ ، قَالُوا :لاَ عُمْرَةَ إلاَّ عُمْرَةٌ ابْتَدَأْتَهَا مِنْ أَهْلِكَ ، وَلاَ عُمْرَةَ بَعْدَ الصَّدَرِ ، وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ :إِنْ رَجَعَ إِلَى مِيقَاتِ أَرْضَةٍ مُتَمَتِّعٌ رجوت أَنْ تكُونَ عُمْرَةً.

(۱۵۷۲۹) حضرت عطاءؒ حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عمرہ نہیں ہے سوائے اس عمرے کے جس کی ابتداء اپنے اھل کے پاس سے کی ہو، اور ایام نحر کے چوتھے دن کے بعد عمرہ نہیں ہے، اور حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر واپس میقات پر چلا جائے پھر تمتع کرے تو مجھے امید ہے کہ وہ عمرہ کرنے والا ہے (اس کو عمرہ کا ثواب ملے گا)۔

(٤٤٧) فی لحوم الأَضَاحِيِّ مَنْ كَانَ يَتَزَوَّدُهَا

جوحضرات قربانی کے گوشت کو زادراہ بناتے ہیں

(۱۵۷۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا نَبْلُغُ الْمَدِينَةَ بِلُحُومِ الأَضَاحِيِّ.

(۱۵۷۳۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ قربانی کا گوشت کھاتے کھاتے مدینہ منورہ پہنچ جایا کرتے تھے۔

(۱۵۷۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا لاَ نَأْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ إِلاَّ أَيَّامَ مِنًى ، فَرَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : كُلُوا وَتَزَودوا فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا ، قَالَ : قُلْنَا لِعَطَاءٍ :أَتَرَاهُ خَصَّ هَدْيَ الْمُتْعَةِ وَحْدَهُ ؟ قَالَ :لاَ وَلَكِنْ لاَ أَرَاهُ إِلاَّ الْهَدْيَ كُلَّهُ. (بخاری ۲۹۸۰۔ مسلم ۳۰)

(۱۵۷۳۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ قربانی کا گوشت ایام منیٰ کے علاوہ نہیں کھاتے تھے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دے دی اور ارشاد فرمایا: اس کو کھاؤ اور زادراہ بناؤ، پس ہم کھاتے تھے اور زادراہ بناتے تھے، راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ آپ رحمہ اللہ کی کیا رائے ہے یہ صرف ھدی تمتع کے متعلق حکم ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نہیں میں تو اس کو تمام ھدیوں (قربانیوں) کے متعلق سمجھتا ہوں۔

(۱۵۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَأْكُلُ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

(۱۵۷۳۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تین دن سے زیادہ نہ کھاتے تھے۔

(۱۵۷۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ : لَا يَأْكُلُ أَحَدٌ مِنْ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثٍ.

(۱۵۷۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔

(۱۵۷۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْبُخْتَرِيِّ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنِ ابْنِ معقل ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْت نَهَيْتُكُمْ ، عَنْ لُحُومِ الأَضَاحِيِّ فَكُلُوا وَتَزَوَّدُوا فِي أَسْفَارِكُمْ.

(۱۵۷۳۴) حضرت ابو معقل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو قربانی کا گوشت (ذخیرہ کرنے سے) منع کیا تھا، پس (اب) تم اس کو کھاؤ اور اپنے سفروں میں اس کو زادِ راہ بناؤ۔

(۱۵۷۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۲۹۸۰۔ مسلم ۱۵۶۲)

(۱۵۷۳۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قربانی کے گوشت کو مدینہ منورہ تک زادِ راہ بناتے تھے۔

(۱۵۷۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنَّا نَهْبِطُ بِهَا الأَمْصَارَ.

(۱۵۷۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم لوگ اس گوشت کے ساتھ مختلف شہروں میں اترا کرتے تھے۔

(۱۵۷۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنَّا نَذْبَحُ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَضَاحِينَا وَنَأْكُلُ بَقِيَّتَهَا بِالْبَصْرَةِ.

(۱۵۷۳۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہم لوگ اس کی قربانی کرتے اور ہم اس کو بصرہ پہنچنے تک کھاتے۔

(٤٤٨) في الرجل يَحُجُّ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي لَمْ يَحُجَّ قَطُّ

کسی شخص کا دوسرے آدمی کی جگہ حج کرنا جس نے کبھی حج نہ کیا ہو

(۱۵۷۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحُجُّ ، عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي لَمْ يَحُجَّ ، قَالَ : يُجْزِءُهُ.

(۱۵۷۳۸) حضرت حسن رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو کسی دوسرے شخص کی جگہ حج کر رہا ہو جس نے کبھی حج نہ کیا ہو اس کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

(۱۵۷۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَوَاسِعٌ لَهُمَا جَمِيعًا.

(۱۵۷۳۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ اس ایک حج کو ان دونوں کے لیے وسعت دے دے گا (اس کا ثواب دونوں کو ہوگا)۔

(۱۵۷۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحُجُّ ، عَنِ الرَّجُلِ ، قَالَ : يُرْجَى لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ.

(۱۵۷۴۰) حضرت حسن رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو دوسرے آدمی کی جگہ حج کر رہا ہو، فرماتے ہیں کہ امید کی جاتی ہے کہ اس کو بھی اسی کے مثل اجر ملے گا۔

(۴۴۹) في النزول أَيْنَ كَانَتْ مَنَازِلُهُمْ ؟

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس مقام پر اترتے تھے؟

(۱۵۷۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ وَادِيَ نَمِرَةَ ، فَلَمَّا قَاتَلَ الْحَجَّاجُ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَيَّ سَاعَةٍ كَانَ يَرُوحُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْيَوْمِ ، فَقَالَ : إِذَا كَانَ ذَلِكَ رُحْنَا ، فَأَرْسَلَ الْحَجَّاجُ رَجُلاً ، فَقَالَ : إِذَا رَاحَ فَأَعْلِمْنِي ، فَأَرَادَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنْ يَرُوحَ فَقَالُوا : لَمْ تَزِغِ الشَّمْسُ فَجَلَسَ ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَرُوحَ فَقَالُوا : لَمْ تَزِغِ الشَّمْسُ فَجَلَسَ ، فَلَمَّا ، قَالُوا : قَدْ زَاغَتْ ، رَاحَ. (احمد ۲۵۔ ابوداؤد ۱۹۰۹)

(۱۵۷۴۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم وادی نمرہ میں اترتے، پھر جب حجاج بن یوسف نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو شہید کیا تو میری طرف پیغام بھیجا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کس وقت چلا کرتے تھے آج کے دن میں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب وہ وقت ہوگا تو ہم چل پڑیں گے، حجاج نے ایک شخص کو بھیجا کہ جب وہ چلیں تو مجھے بتاؤ، جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جانے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا ابھی سورج مائل ہونا شروع نہیں ہوا، آپ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے، تھوڑی دیر بعد آپ رضی اللہ عنہ نے پھر جانے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے پھر کہا کہ ابھی سورج زائل نہیں ہوا، آپ رضی اللہ عنہ پھر بیٹھ گئے، پھر جب لوگوں نے کہا کہ سورج زائل ہوگیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ چل پڑے۔

(۴۵۰) مَا قَالُوا أَيْنَ يَنْزِلُ بِمِنًى

منیٰ میں کس مقام پر اترا جائے گا؟

(۱۵۷۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَلْقٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ لِزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ أَيْنَ مَنْزِلُك بِمِنًى ؟ قَالَ فِي

الشِّقِّ الأَيْسَرِ ، قَالَ :قَالَ ذَلِكَ مَنْزِلُ الدَّاجِ فَلا تَنْزِلْهُ ، قَالَ عَمْرو :وَمَنْزِلِي فِيهِ.

(۱۵۷۴۲) حضرت طلق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن صوحان رضی اللہ عنہ سے کہا، منیٰ میں آپ کی جگہ کہاں ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بائیں جانب، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو حاجیوں کے خدام کی جگہ ہے اس جگہ مت اترو اور ٹھہرو، حضرت عمرو رحمہ اللہ (راوی) فرماتے ہیں اور میری جگہ اسی میں ہے۔

(۱۵۷۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ ، قَالَتْ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَنْزِلُوا الْجَانِبَ الأَيْمَنَ مِنْ مِنًى.

(۱۵۷۴۳) حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دائیں جانب اترنا پسند فرماتے تھے۔

(۱۵۷۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ الشِّقَّ الأَيْمَنَ مِنْ مِنًى.

(۱۵۷۴۴) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ کی داہنی جانب اترتے۔

(۴۵۱) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ﴾ کی تفسیر

(۱۵۷۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ قَالَ :مَغْفُورٌ لَهُ ﴿وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ قَالَ :مَغْفُورٌ لَهُ.

(۱۵۷۴۵) حضرت عبد اللہ پاک کے ارشاد ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ بخشش شدہ ہیں، اور ﴿وَ مَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ﴾ بھی بخشش شدہ ہیں۔

(۱۵۷۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :(فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ) قَالَ فِي تَعْجِيلِهِ ، قَالَ (وَمَنْ تَأَخَّرَ) ، قَالَ فِي تَأْخِيرِهِ.

(۱۵۷۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ پاک کے ارشاد ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَ مَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کے جلدی کرنے میں (گناہ گار نہیں ہیں)، اور وَ مَنْ تَاَخَّرَ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کی تاخیر کرنے میں (گناہ گار نہیں ہیں)۔

(۱۵۷۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَوَادَةُ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ: خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

(۱۵۷۴۷) حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر نکلیں گے جس طرح آج کے دن ان کی ماں نے ان کو جنا ہو۔

(١٥٧٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ : ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ قَالَ : إِلَى قَابِلٍ ﴿وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ قَالَ : إِلَى قَابِلٍ.

(۱۵۷۴۸) حضرت مجاہد ریشیلا اللہ پاک کے ارشاد ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں آئندہ سال تک، اور و من تاخر فی یومین کے متعلق فرماتے ہیں کہ آئندہ سال تک۔

(١٥٧٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ قَالَ فِي تَعْجِيلِهِ.

(۱۵۷۴۹) حضرت حسن ریشیلا اللہ پاک کے ارشاد ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَ مَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کے جلدی کرنے میں۔

(٤٥٢) في الرجل يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُثَنِّي ثُمَّ يُثَلِّثُ

کوئی شخص صفا و مروہ کی سعی سے قبل دو، تین بار لگاتار کعبہ کا طواف کرلے

(١٥٧٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا إِذَا طَافَ الرَّجُلُ بِالْبَيْتِ أَنْ يُثَنِّيَ ، ثُمَّ يُثَلِّثَ قَبْلَ أَنْ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(۱۵۷۵۰) حضرت عطاء ریشیلا اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ کوئی شخص کعبہ کا طواف کرے، پھر دوسری مرتبہ کرے پھر تیسری مرتبہ کرے، صفا و مروہ کی سعی سے قبل ہی۔

(٤٥٣) من كان إذَا اشْتَرَى الْبَدَنَةَ قَلَّدَهَا حِينَ يَشْتَرِيهَا

جو حضرات اونٹ خریدتے ساتھ ہی اس کو قلادہ ڈال دیتے ہیں

(١٥٧٥١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ إِذَا اشْتَرَى بَدَنَةً قَلَّدَهَا حَيْثُ ابْتَاعَهَا بِمَكَّةَ ، أَوْ بِمِنًى.

(۱۵۷۵۱) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ یا منیٰ سے اونٹ خریدتے تو اسی وقت اس کو قلادہ ڈال دیتے۔

(١٥٧٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُقَلِّدُونَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَقَبْلَ ذَلِكَ.

(۱۵۷۵۲) حضرت ابراہیم ریشیلا فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یوم الترویہ اور اس سے پہلے قلادہ ڈالا کرتے تھے۔

(٤٥٤) في مسح الْمَقَام مَنْ كَرِهَهُ

جوحضرات مقام ابراہیم کے چھونے کو ناپسند کرتے ہیں؟

(١٥٧٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسير ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَأَى قَوْمًا يَمْسَحُونَ الْمَقَامَ ، فَقَالَ : لَمْ تُؤْمَرُوا بِهَذَا ، إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالصَّلاَةِ عِنْدَهُ.

(۱۵۷۵۳) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ مقام ابراہیم کو چھور ہے ہیں (تبرکاً)، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس چیز کا تمہیں حکم نہیں دیا گیا، تمہیں اس کے پاس نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(١٥٧٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تُقَبِّلَ الْمَقَامَ ، وَلاَ تَلْمِسْهُ.

(۱۵۷۵۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مقام ابراہیم کو بوسہ نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی اس کو چھوا جائے گا۔

(٤٥٥) من كان يَدْخُلُ الْبَيْتَ وَلاَ يُصَلِّي فِيهِ

جوحضرات بیت اللہ میں داخل ہوئے لیکن اندر نماز ادا نہیں فرمائی

(١٥٧٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ابن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ دَخَلَ فَلَمْ يُصَلِّ يَعْنِي فِي الْبَيْتِ.

(۱۵۷۵۵) حضرت طاؤس رحمہ اللہ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے لیکن اندر نماز ادا نہیں فرمائی۔

(١٥٧٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَامَ عِنْدَ سَارِيَةٍ فَدَعَا ، وَلَمْ يُصَلِّ. (بخاری ۳۹۸۔ احمد ۱/ ۲۳۷)

(۱۵۷۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے پھر ستون کے پاس کھڑے ہو کر دعا فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا نہیں فرمائی۔

(١٥٧٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : دَخَلْت مَعَ عَلِيٍّ ، وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ، وَابْنِ الْحَنَفِيَّةِ الْكَعْبَةَ فَلَمْ يُصَلُّوا فِيهَا.

(۱۵۷۵۷) حضرت ابو الطفیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین اور حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کعبہ میں داخل ہوا انہوں نے اس میں نماز ادا نہیں فرمائی۔

(١٥٧٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ : دَخَلْت مَعَ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ الْبَيْتَ فَقَامَ فَدَعَا ، ثُمَّ اسْتَلَمَ الْبَيْتَ ، ثُمَّ خَرَجَ ، وَلَمْ يُصَلِّ.

(۱۵۷۵۸) حضرت یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوا، آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور دعا فرمائی اور پھر کعبہ کو چوم کر باہر آ گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اندر نماز ادا نہیں فرمائی۔

(٤٥٦) فی المشیر إلَی الصَّیْدِ مَنْ قَالَ عَلَیْهِ الْجَزَاء

جوحضرات فرماتے ہیں کہ شکار کی طرف اشارہ کرنے والے پر بھی جزاء ہے

(١٥٧٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عن هشام ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ فِی الْمُحْرِمِ أَشَارَ إلَی صَیْدٍ فَأَصَابَهُ مُحْرِمٌ ، قَالاَ : عَلَیْهِ الْجَزَاءُ.

(۱۵۷۵۹) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم اگر شکار کی طرف اشارہ کرے اور اس کو محرم شکار کرے تو اس اشارہ کرنے والے پر بھی جزاء ہے۔

(١٥٧٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ فِی الْمُشِیرِ والدال وَالْقَاتِلِ عَلَی کُلِّ إنْسَانٍ مِنْهُمْ جَزَاءٌ.

(۱۵۷۶۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اشارہ کرنے والا، دلالت کرنے والا اور مارنے والا ہر ایک پر اس کی جزاء ہے۔

(١٥٧٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَتَی رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : إنِّی أَشَرْت بِظَبْیٍ وَأَنَا مُحْرِمٌ فَأُصِیدُ ، قَالَ : ضَمِنْت.

(۱۵۷۶۱) ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میں نے حالت احرام میں ہرن کی طرف اشارہ کیا تو اس کو شکار کر لیا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تم بھی ضامن ہو۔

(١٥٧٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ، عَنْ لَیْثٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِطَاوُوس إنِّی أَشَرْت إلَی حَلاَلٍ صَیْدٍ وَأَنَا مُحْرِمٌ؟ قَالَ: ضَمِنْت.

(۱۵۷۶۲) ایک شخص نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ میں نے حالت احرام میں حلال شخص کے لیے شکار کی طرف اشارہ کیا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تم بھی ضامن ہو گئے ہو۔

(١٥٧٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ یُشِیرُ الْمُحْرِمُ إلَی الصَّیْدِ ، وَلاَ یَدُلُّ عَلَیْهِ.

(۱۵۷۶۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محرم شکار کی طرف اشارہ نہ کرے اور نہ ہی اس پر دلالت کرے۔

(١٥٧٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ مِثْلَهُ.

(۱۵۷۶۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(١٥٧٦٥) حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : إذَا أَشَارَ الْمُحْرِمُ إلَی الصَّیْدِ فَعَنِتَ ، فَعَلَیْهِ الْکَفَّارَةُ.

(۱۵۷۶۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر محرم شکار کی طرف اشارہ کرے اور وہ شکار کرلیا جائے تو اس محرم پر بھی کفارہ ہے۔

(۱۵۷٦٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالُوا : إِذَا أَمَرَ الْمُحْرِمُ الْحَلاَلَ بِقَتْلِ الصَّيْدِ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ.

(۱۵۷٦٦) حضرت عطاء حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر محرم حلال آدمی کو شکار کرنے کا حکم دے تو اس پر بھی کفارہ ہے۔

(٤٥٧) مَا قَالُوا أَيْنَ تُنْحَرُ الْبُدْنُ ؟

اونٹ کو کہاں پر ذبح کیا جائے گا؟

(۱۵۷٦۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ هَبَّارًا رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَنْحَرُ الْبُدْنَ فِي دَارِ الْمَنْحرِ.

(۱۵۷٦۷) حضرت ھبار ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ؓ قربان گاہ میں اونٹ قربان کررہے تھے۔

(۱۵۷٦۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْمَنْحَرُ بِمَكَّةَ وَلَكِنَّهَا نُزِّهَتْ ، عَنِ الدِّمَاءِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : أَيْنَ تَنْحَرُ أَنْتَ ؟ قَالَ فِي رَحْلِي.

(۱۵۷٦۸) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ذبح کیا جائے گا، لیکن اس کے خون سے دور ہٹ جائے گا، راوی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے پوچھا آپ ؒ کہاں ذبح کرتے ہو؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ اپنی قیام کی جگہ میں۔

(۱۵۷٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ فِي رَحْلِهِ.

(۱۵۷٦۹) حضرت الأسود ؒ اونٹ کو اپنے قیام گاہ میں ذبح فرماتے۔

(۱۵۷۷۰) حَدَّثَنَا خَالِدٌ بن الحَارث ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ ، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ : مَنْحَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۵۷۷۰) حضرت ابن عمر ؓ قربان گاہ میں قربانی فرماتے، حضرت عبید اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی قربان گاہ میں۔

(۱۵۷۷۱) حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ سَالِمًا كَانَ يَنْحَرُ فِي أَهْلِهِ.

(۱۵۷۷۱) حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے اھل کے پاس ذبح فرماتے۔

(۱۵۷۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ :يَنْحَرُ الْبُدْنَةُ حَيْثُ تَيَسَّرَ عَلَيْهِ مِنْ مِنًى.

(۱۵۷۷۲) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ منیٰ میں جس جگہ آسانی ہو وہاں ذبح کیا جائے گا۔

(۱۵۷۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جابرٍ قَالَ :قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِنًى كُلها مَنحَر ، وكُل فِجَاج مَكَّةَ طَرِيق مَنحَر.

(۱۵۷۷۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منیٰ تمام کا تمام قربان گاہ ہے، اور مکہ کا ہر کشادہ راستہ قربان گاہ ہی کا راستہ ہے۔

(۱۵۷۷٤) حَدَّثَنَا معْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ نَحَرَ بَدَنَاتٍ بِمِنًى بِالْمَنْحَرِ ، وَلَمْ يُعَرِّفْ.

(۱۵۷۷۴) حضرت مختار بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے منیٰ کے قربان گاہ میں اونٹوں کو ذبح کیا، اور ان کو عرفات لے کر نہ گئے۔

(۱۵۷۷٥) حَدَّثَنَا معْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ زِيدَ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :رَأَيْتُ خَارِجَةَ بْنَ يَزِيدَ يَنْحَرُ فِي مَنْزِلِهِ بِمِنًى ، وَلَمْ يَنْحَرْ فِي الْمَنْحَرِ.

(۱۵۷۷۵) حضرت زید بن السائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خارجہ بن زید رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے منیٰ میں اپنی جگہ پر قربانی کی، قربان گاہ میں قربانی نہ کی۔

(۱۵۷۷٦) حَدَّثَنَا معْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ.

(۱۵۷۷۶) حضرت خالد بن ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رحمہ اللہ کو دیکھا آپ رحمہ اللہ نے قربان گاہ میں قربانی فرمائی۔

(۱۵۷۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدِ الأحمر ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَنْحَرُ بِمَكَّةَ ، قَالَ : وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَنْحَرُ بِمِنًى.

(۱۵۷۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ میں ذبح کیا کرتے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں ذبح فرماتے۔

(۱۵۷۷۸) حَدَّثَنَا محمد بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِط ، قَالَ :ذَبَحَ إِبْرَاهِيمُ الْخَلِيلُ خَلْفَ الْعَقَبَةِ.

(۱۵۷۷۸) حضرت ابن سابط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو اللہ کے خلیل ہیں انھوں نے گھاٹی کے پیچھے قربانی کی تھی۔

(۱۵۷۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدِ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَيْنَ أَنْحَرُ هَدْيِي بِأَعْلَى مَكَّةَ ، وَفِي أَسْفَلِهَا ؟

قَالَ :نَعَمْ ، قُلْتُ :بِالأَبْطَحِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قُلْتُ :فِي بَيْتِي ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۱۵۷۷۹) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ میں قربانی کہاں پر کروں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا مکہ مکرمہ او پر والی جانب، میں نے عرض کیا نیچے کی طرف کر سکتا ہوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا کہ مقام الابطح میں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ہاں، میں نے عرض کیا اور گھر میں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا، ہاں۔

(۱۵۷۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَنْحَرُ هَدْيَهُ خَلْفَ الْعَقَبَةِ.

(۱۵۷۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے گھاٹی کے پیچھے قربانی کے جانور کو ذبح فرمایا۔

(۱۵۷۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ.

(۱۵۷۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے۔

(۴۵۸) فِي الرجل وَالْمَرْأَةِ نَسِيَا أَنْ يُقَصِّرَا

مرد یا عورت اگر قصر کروانا بھول جائیں

(۱۵۷۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي امْرَأَةٍ نَسِيَتْ أَنْ تُقَصِّرَ حَتَّى خَرَجَتْ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ وَعَامِرٌ :تُقَصِّرُ وَتُهْرِيقُ دَمًا.

(۱۵۷۸۲) حضرت عامر رحمہ اللہ اس خاتون کے متعلق فرماتے ہیں جو قصر کروانا بھول جائے اور نکل جائے ،حضرت عبدالرحمٰن بن الاسود اور حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ قصر کروائے گی اور دم ادا کرے گی۔

(۱۵۷۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ فِي رَجُلٍ نَسِيَ أَنْ يَحْلِقَ ، أَوْ يُقَصِّرَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۱۵۷۸۳) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر حلق یا قصر کروانا بھول جائے تو اس پر کچھ نہیں ہے۔

(۱۵۷۸٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ سَالِمٍ وَالْقَاسِمِ ، وَعَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، وَمُجَاهِدٍ فِي الْمَرْأَةِ تَمُرُّ بِالْمَوْقِفِ رَاجِعَةً مِنْ مَكَّةَ فَلَمْ تُقَصِّرْ ، قَالُوا :لاَ يُؤَاخِذُهَا اللَّهُ بِالنِّسْيَانِ ، وَقَالَ ابْنُ الأَسْوَدِ وَالشَّعْبِيُّ :تُقَصِّرُ وَعَلَيْهَا دَمٌ ، وَتَمَّ حَجُّهَا.

(۱۵۷۸۴) ایک خاتون مکہ مکرمہ سے لوٹ رہی تھی وہ موقف کے پاس سے گزری اور اس نے قصر نہیں کروایا ہوا تھا، حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نسیان پر اس کا مواخذہ نہیں فرمائے گا۔

حضرت ابن الاسود اور حضرت شعبی علیہما السلام فرماتے ہیں کہ وہ قصر کروائے گی اور اس پر دم لازم ہے اس کا حج مکمل ہو گیا۔

(٤٥٩) فيما تشد إليه الرحال

کن مساجد کی طرف (نیکی کی نیت سے) سفر کیا جائے گا

(١٥٧٨٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ ، قَالَ : لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ : مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ وَمَسْجِدِ الأَقْصَى.

(۱۵۷۸۵) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مساجد کے علاوہ (ثواب کی نیت سے) سفر نہیں کیا جائے گا، مسجد حرام' مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔

(١٥٧٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ طَلْقٍ ، عَنْ قَزَعَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ آتِي الطُّورَ ؟ قَالَ : دَعِ الطُّورَ ، لاَ تَأْتِهِ ، وَقَالَ : لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ.

(۱۵۷۸۶) حضرت قزعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کوہ طور پر جایا جائے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کوہ طور کو چھوڑ دو وہاں مت جاؤ، اور فرمایا تین مساجد کے علاوہ نیکی اور ثواب کی نیت سے سفر مت کرو۔

(١٥٧٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ : الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ.

(۱۵۷۸۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مساجد کے علاوہ (ثواب کی نیت سے) سفر نہیں کیا جائے گا، مسجد حرام' مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔

(١٥٧٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : أَتَى رَجُلٌ عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنِّي أُرِيدُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَقَالَ : اذْهَبْ فَتَجَهَّزْ فَإِذَا تَجَهَّزْتَ فَآذِنِّي ، فَلَمَّا تَجَهَّزَ أَتَاهُ ، قَالَ : اجْعَلْهَا عُمْرَةً.

(۱۵۷۸۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں بیت المقدس کی زیارت کے لیے جانا چاہتا ہوں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ اور جا کر سامان تیار کرو، اور جب اپنا سامان تیار کر لینا تو مجھے خبر دینا جب اس نے سامان تیار کر لیا تو آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو عمرہ بنا لو۔

(١٥٧٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : بَيْنَا عُمَرُ يَعْرِضُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ إِذْ أَقْبَلَ رَاكِبَانِ ، فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ ؟ فَقَالاَ : مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَعَلاَهُمَا عُمَرُ بِالدِّرَّةِ ، قَالَ : حَجٌّ كَحَجِّ الْبَيْتِ.

(۱۵۷۸۹) حضرت سعید سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صدقہ کے اونٹوں کے پاس تشریف لائے، ان کے سامنے دو سوار آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کہاں سے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ بیت المقدس، آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا درہ ان پر بلند کیا اور فرمایا: اس کی زیارت بھی بیت اللہ کی زیارت کی طرح ہے (یعنی وہ بابرکت جگہ ہے)۔

(۱۵۷۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهر ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ : الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ الأَقْصَى.

(۱۵۷۹۰) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مساجد کے علاوہ (ثواب کی نیت سے) سفر نہیں کیا جائے گا، مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔

(۱۵۷۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : لاَ تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلاَّ إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ.

(۱۵۷۹۱) حضرت ابن ابو الھذیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کے علاوہ نیکی کی نیت سے سفر مت کرو۔

(۱۵۷۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ قَزَعَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ : مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمَسْجِدِ الأَقْصَى.

(۱۵۷۹۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مساجد کے علاوہ (ثواب کی نیت سے) سفر نہیں کیا جائے گا، مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔

(۱۵۷۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ : مَسْجِدِ الْحَرَامِ ، مَسْجِدِ الأَقْصَى ، وَمَسْجِدِي هَذَا.

(۱۵۷۹۳) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مساجد کے علاوہ (ثواب کی نیت سے) سفر نہیں کیا جائے گا، مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔

(٤٦٠) فيما تقلد بِهِ الْبُدْنُ

اونٹ کو کس چیز کے ساتھ قلادہ باندھیں گے

(۱۵۷۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ نَعْلَيْنِ. (ترمذی ۹۰۶۔ ابوداؤد ۱۷۵۰)

(۱۵۷۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کو نعلین کا قلادہ باندھا۔

(۱۵۷۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ نَعْلَهُ مِنَ السَّنَةِ فَيُقَلِّدُهَا بُدْنَهُ ، فَإِذَا عَجَزَتِ اشْتَرَى نِعَالاً جُدُدًا فَقَلَّدَهَا.

(۱۵۷۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سال میں جوتوں کو جمع فرماتے پھران کے ساتھ اونٹ کو قلادہ باندھتے، اور اگر عاجز آجاتے تو نئے جوتے خرید کر اس کو قلادہ ڈالتے۔

(۱۵۷۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يُقَلِّدُ بَدَنَتَهُ نَعْلَيْنِ.

(۱۵۷۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نعلین کا قلادہ ڈالتے۔

(۱۵۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ أَبِي مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَلَّدَهَا خُرَّابَةَ أُذُنِ مَزَادَةٍ.

(۱۵۷۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اونٹ کو مشکیزہ کے منہ کے برابر کھجور کی چھال کی رسی سے قلادہ باندھا۔

(۱۵۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَلَّدَ مَرَّةً زَوْجًا جَدِيدًا مَحْزُوًّا مُشَرَّكًا.

(۱۵۷۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک بار اونٹ کو قلادہ باندھا تسمہ والی کاٹے ہوئے نئے جوتیوں کے جوڑے سے۔

(۱۵۷۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي مجلز ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ.

(۱۵۷۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

(٤٦١) مَا ذُكِرَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي الْحَجِّ

عرفات والے دن غسل کرنا

(۱۵۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ مَنْ رَأَى عُمَرَ يَغْتَسِلُ بِعَرَفَةَ وَهُوَ يُلَبِّي.

(۱۵۸۰۰) حضرت حارث بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے عرفات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غسل کرتے ہوئے دیکھا اس وقت وہ تلبیہ پڑھ رہے تھے۔

(۱۵۸۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ اغْتَسَلَ ، ثُمَّ رَاحَ إِلَى عَرَفَةَ.

(۱۵۸۰۱) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے غسل فرمایا پھر عرفات کی طرف چلے۔

(۱۵۸۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَاحَ إِلَى المعرّف اغْتَسَلَ.

(۱۵۸۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب عرفات جانے کا ارادہ فرماتے تو اولاً غسل فرماتے۔

(۱۵۸۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ : اغْتَسَلَ مُجَاهِدٌ يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا مَعَهُ.

(۱۵۸۰۳) حضرت یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے عرفات میں غسل فرمایا اس وقت میں آپ رحمہ اللہ کے ساتھ تھا۔

(١٥٨٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ عَرَفَةَ.

(۱۵۸۰۴) حضرت الاسود ریشیڈ عرفات والے دن غسل فرمایا کرتے تھے۔

(١٥٨٠٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : امْضِ إِلَى عَرَفَاتٍ ، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَاغْتَسِلْ إِنْ وَجَدْت مَاءً ، وَإِلاَّ فَتَوَضَّأْ.

(۱۵۸۰۵) حضرت ابراہیم ریشیڈ فرماتے ہیں کہ عرفات چلے جاؤ جب سورج زوال کے قریب ہوتو اگر پانی موجود ہوتو غسل کرلو وگرنہ وضو کرلو۔

(١٥٨٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : الْغُسْلُ يَوْمَ عَرَفَةَ.

(۱۵۸۰۶) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ریشیڈ فرماتے ہیں کہ عرفات والے دن غسل کیا جائے گا۔

(٤٦٢) ما يقول الرَّجُلُ فِي الْمَسْعَى

دوران سعی کون سی دعائیں پڑھی جائیں گی

(١٥٨٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا سَعَى فِي بَطْنِ الْوَادِي ، قَالَ : رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّك أَنْتَ الأَعَزُّ الأَكْرَمُ.

(۱۵۸۰۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب بطن وادی میں سعی فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے، رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّك أَنْتَ الأَعَزُّ الأَكْرَمُ.

(١٥٨٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ.

(۱۵۸۰۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(١٥٨٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عُمَر إِذَا مَرَّ بِالْوَادِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَعَى فِيهِ حَتَّى يُجَاوِزَهُ وَيَقُولُ : رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ الأَعَزُّ الأَكْرَمُ.

(۱۵۸۰۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب صفا و مروہ کی سعی فرماتے تو یہ دعا پڑھتے رہتے تھے یہاں تک کہ وہاں سے چلے جاتے تھے، رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ الأَعَزُّ الأَكْرَمُ.

(١٥٨١٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقُولُ وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ : اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا وَاحِدٌ إِنْ تَمَّا أَتَمَّهُ اللَّهُ وَقَدْ أَتَمَّا.

(۱۵۸۱۰) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ صفا و مروہ کی سعی کے دوران یہ شعر پڑھا کرتے تھے کہ بے شک یہ سب ایک ہے اگر مکمل ہو، اللہ

نے اسے مکمل کیا اور بے شک اسے مکمل کیا۔

(۱۵۸۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ بُدَيْلٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، عَنْ أُمِّ وَلَدِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ يَقُولُ : لاَ يُقْطَعُ الأَبْطَحُ إِلاَّ شَدًّا. (ابن ماجه ۲۹۸۷۔ احمد ۶/ ۴۰۴)

(۱۵۸۱۱) حضرت ام ولد شیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا و مروہ میں سعی کرتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ مقام الابطح کو جلدی اور تیزی کے ساتھ ہی قطع کیا جائے گا، (وہاں سے تیز گزرا جائے گا)۔

(۱۵۸۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ الأَعَزُّ الأَكْرَمُ.

(۱۵۸۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ دعا پڑھتے تھے کہ: رب اغفر وارحم، انك أنت الأعز الأكرم.

(۱۵۸۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :رَبِّ اغْفِرِ وَارْحَمْ وَأَنْتَ الأَعَزُّ الأَكْرَمُ.

(۱۵۸۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہی دعا مانگا کرتے تھے۔

(۱۵۸۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ الحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ الهيثم بن حنش، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُهُ. (بیهقی ۹۵)

(۱۵۸۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی طرح فرماتے تھے۔

(٤٦٣) من رخص أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ لَيْلًا وَمَنْ قَالَ نَهَارًا

جو حضرات رات کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی اجازت دیتے ہیں اور جو حضرات فرماتے ہیں کہ دن کو داخل ہوا جائے

(۱۵۸۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ لَيْلاً.

(۱۵۸۱۵) حضرت حسن رحمہ اللہ کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ رات کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوا جائے۔

(۱۵۸۱٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يَضُرُّك دَخَلْت مَكَّةَ لَيْلاً ، أَوْ نَهَارًا.

(۱۵۸۱۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رات یا دن جب مرضی مکہ مکرمہ میں داخل ہو جاؤ کوئی نقصان نہیں۔

(۱۵۸۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ :دَخَلْت مَكَّةَ مَعَ الْقَاسِمِ لَيْلاً.

(۱۵۸۱۷) حضرت افلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت قاسم رحمہ اللہ کے ساتھ رات کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوا۔

(۱۵۸۱۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ الْكُوفَةِ لَيْلاً وَأَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ نَهَارًا.

(۱۵۸۱۸) حضرت ابراہیم ولیٹیو فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو پسند فرماتے تھے رات کے وقت کوفہ سے نکلا جائے اور دن کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوا جائے۔

(۱۵۸۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ دَخَلَ مَكَّةَ لَيْلاً.

(۱۵۸۱۹) حضرت علقمہ ولیٹیو رات کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔

(۱۵۸۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْن ، عَنْ سَالِمٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا

(۱۵۸۲۰) حضرت سالم ولیٹیو دن میں مکہ مکرم میں داخل ہوئے۔

(۱۵۸۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا.

(۱۵۸۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دن کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔

(۱۵۸۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : دَخَلْت مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مَكَّةَ لَيْلاً.

(۱۵۸۲۲) حضرت سالم ولیٹیو فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر ولیٹیو کے ساتھ رات کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوا۔

(۱۵۸۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ لَيْلاً.

(۱۵۸۲۳) حضرت الاسود ولیٹیو رات کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تھے۔

(۱۵۸۲٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ طَاوُوسًا ، عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ مَكَّةَ لَيْلاً ، فَقَالَ : أَوَلَيْسَ تِلْكَ الْغَنِيمَةَ الْبَارِدَةَ ؟ فَسَأَلْت الْقَاسِمَ وَعَطَاءً ، عَنْ ذَلِكَ فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا.

(۱۵۸۲۴) حضرت حمید ولیٹیو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس ولیٹیو سے رات کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ولیٹیو نے فرمایا کہ کیا ٹھنڈک غنیمت نہیں ہے؟! پھر میں نے حضرت قاسم ولیٹیو اور حضرت عطاء ولیٹیو سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ حضرات نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۱۵۸۲٥) وَحَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَدِمَ مَكَّةَ لَيْلاً فَطَافَ فَمَا عَلِمْنَا بِهِ ، وَفَعَلَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۱۵۸۲۵) حضرت یعلی بن حکم ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ولیٹیو رات کو مکہ تشریف لائے اور طواف فرمایا، پس ہمیں نہیں معلوم تھا اس کے متعلق، اور حضرت عمر بن عبد العزیز ولیٹیو نے اسی طرح کیا۔

(۱۵۸۲٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كُنْتُ أُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ فَبَيْنَا أَنَا أُصَلِّي سَمِعْت تَكْبِيرَ عُمَرَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ

فَصَلَّى خَلْفِي.

(۱۵۸۲۶) حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک میں لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا کہ اچانک میں نے مسجد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی جو عمرہ کررہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور میری اقتدا میں نماز ادا فرمائی۔

(۱۵۸۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ مزاحم بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ ، عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ ، ثُمَّ أَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ رَاحَ فِي بَطْنِ سَرِفٍ حَتَّى جَامَعَ الطَّرِيقَ.

(۱۵۸۲۷) حضرت محرش الکعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام جعرانہ سے عمرہ فرمایا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات گزارنے والے کی طرح صبح کی، جب سورج زائل ہونا شروع ہوا تو آپ بطن سرف میں چلے، یہاں تک کہ آپ نے راستوں کو ملالیا۔

(۱۵۸۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الأَخْضَرِ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالَ لَهُ : خَالِدٌ ، عَنْ مَوْلاَةٍ لَهُمْ ، عَنْ جَدَّتِهَا، أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قَدِمَا مَكَّةَ لَيْلاً فَطَافَا ، ثُمَّ خَرَجَا.

(۱۵۸۲۸) حضرت صالح بن ابی الاخضر سے مروی ہے کہ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما رات کے وقت مکہ مکرمہ تشریف لاتے، طواف فرماتے اور واپس تشریف لے جاتے۔

(۱۵۸۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ ، عَنْ مُحَرِّشٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا كَبَائِتٍ ، قَالَ :وَرَأَيْت ظَهْرَهُ كَأَنَّهُ سَبِيكَةُ فِضَّةٍ.

(۱۵۸۲۹) حضرت محرش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام جعرانہ سے عمرہ فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف لوٹے رات گزارنے والے کی طرح، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارک کو دیکھا وہ چاندی کی دھات کی طرح چمک رہی تھی۔

(٤٦٤) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ﴾ کی تفسیر

(۱۵۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَوْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الْقَانِعُ الَّذِي يَقْنَعُ بِمَا بُعِثَ إِلَيْهِ ، وَالْمُعْتَرُّ الَّذِي يَتَعَرَّضُ لَكَ يَسْأَلُكَ.

(۱۵۸۳۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ یا حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ القانع سے مراد وہ شخص ہے کہ جو اس کی طرف بھیجا جائے اس

پر قناعت کرے (اور مزید کا سوال نہ کرے)، اور المعتر سے مراد وہ شخص ہے کہ جو تیرے سامنے آ کر تجھ سے سوال کرے۔

(۱۵۸۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ بِمِنًى ، وَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ﴾ قَالَ : قَالَ لِغُلاَمٍ لَهُ مَعَهُ : هَذَا الْقَانِعُ الَّذِي يَقْنَعُ بِمَا آتَيْته.

(۱۵۸۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے کہ ﴿فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ﴾ پھر اپنے غلام کے بارے میں کہا کہ یہ قانع ہے جو اس کے پاس آتا ہے اس پر قناعت کرتا ہے (سوال نہیں کرتا)۔

(۱۵۸۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْقَانِعُ أَهْلُ مَكَّةَ ، وَالْمُعْتَرُّ الَّذِي يَعْتَرِيك فَيَسْأَلُك.

(۱۵۸۳۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قانع سے مراد مکہ مکرمہ والے ہیں اور المعتر سے مراد وہ شخص جو (محتاجی میں) سوال کرے۔

(۱۵۸۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْقَانِعُ الَّذِي يَقْنَعُ إِلَيْك ، وَالْمُعْتَرُّ الَّذِي يَعْتَرِيك يُرِيك نَفْسَهُ ، وَلاَ يَسْأَلُك.

(۱۵۸۳۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ القانع وہ شخص ہے جو تیرے سے سوال نہ کرے اور المعتر وہ شخص ہے جو تجھے اپنا نفس دکھائے اور تیرے سے سوال نہ کرے۔

(۱۵۸۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْقَانِعُ السَّائِلُ وَالْمُعْتَرُّ : مُعْتَرُ الْبَدَنِ.

(۱۵۸۳۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ القانع سے مراد سوال کرنے والا ہے، اور المعتر سے مراد اپنا بدن دکھانے والا ہے، (بے سوالی)۔

(٤٦٥) في الرجل يَرْمِي الصَّيْدَ وَهُوَ فِي الْحَرَمِ

کوئی شخص حرم میں ہو اور وہ شکار کو مارے

(۱۵۸۳٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ رَمَى صَيْدًا فِي الْحِلِّ وَهُوَ فِي الْحَرَمِ ، أَوْ هُوَ فِي الْحِلِّ ، وَالصَّيْدُ فِي الْحَرَمِ ؟ قَالَ : عَلَيْهِ فِدَاؤُهُ.

(۱۵۸۳۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو خود حرم میں ہو اور حل میں موجود شکار کو مارے یا وہ خود حل میں ہو اور شکار حرم میں ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس پر اس کا فدیہ اور بدلہ ہے۔

(۱۵۸۳٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ إذَا رَمَى الصَّيْدَ وَهُوَ فِي الْحَرَمِ فَخَرَجَ مِنَ الْحَرَمِ فَمَاتَ ، أَنَّهُ قَالَ : يَضْمَنُ ، وَإِذَا رَمَاهُ فِي الْحِلِّ وَالصَّيْدُ فِي الْحِلِّ ، ثُمَّ دَخَلَ الْحَرَمَ فَمَاتَ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ يَضْمَنُ.

(۱۵۸۳۶) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی حرم میں موجود شکار کو مارے اور وہ شکار حرم سے نکل کر مر جائے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ اس کا ضامن ہوگا اور اگر وہ حل میں شکار کو مارے شکار بھی حل میں موجود ہو پھر وہ شکار حرم میں داخل ہو کر مر جائے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ ضامن نہیں ہوگا۔

(١٥٨٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ رَمَى صَيْدًا فِي الْحِلِّ فَوَقَعَ فِي الْحَرَمِ فَمَاتَ، قَالَ :أَعْجَبُ إِلَيَّ أَنْ لاَ يَأْكُلَهُ.

(۱۵۸۳۷) حضرت حماد رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو حدود حرم سے باہر شکار کو مارے اور شکار حرم میں جا کر مر جائے تو فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ اس کو مت کھائے۔

(١٥٨٣٨) حَدَّثَنَا حَفص ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا أُصِيبَ الصَّيْدُ فِي الْحِلِّ فَدَخَلَ الْحَرَمَ فَمَاتَ ، فَقَالَ :لاَ يُؤْكَلُ لأَنَّهُ مَاتَ فِي الْحَرَمِ ، وَلاَ يُودَى لأَنَّهُ أُصِيبَ فِي الْحِلِّ.

(۱۵۸۳۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر شکار کو حدود حرم سے باہر شکار کیا جائے اور وہ حرم میں داخل ہو کر مر جائے تو اس کو نہ کھائے کیونکہ وہ حرم میں مرا ہے اور اس پر جزاء نہیں ادا کرے گا کیونکہ اس کا شکار حدود حرم سے باہر کیا گیا ہے۔

(١٥٨٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :إِذَا رَمَى فِي الْحِلِّ وَأَصَابَ فِي الْحَرَمِ كَفَّرَ ، وَإِذَا رَمَى فِي الْحِلِّ وَأَصَابَ فِي الْحِلِّ كَفَّرَ.

(۱۵۸۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر حدود حرم سے باہر شکار کیا جائے لیکن وہ حرم میں مرے تو کفارہ ادا کیا جائے گا اور اگر حرم میں شکار کیا جائے اور وہ حدود حرم سے باہر مرے تو بھی کفارہ ادا کیا جائے گا۔

(٤٦٦) فِي الغسل عِنْدَ الإِحْرَامِ

احرام باندھتے وقت غسل کرنا

(١٥٨٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: خَرَجْت مَعَ عَلْقَمَةَ إِلَى مَكَّةَ فَلَمْ يَغْتَسِلْ حَتَّى دَخَلَهَا.

(۱۵۸۴۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علقمہ رحمہ اللہ کے ساتھ مکہ جانے کے لیے نکلا وہ مکہ مکرمہ بغیر غسل کے داخل ہوئے۔

(١٥٨٤١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ :إِنْ شَاءَ الْمُحْرِمُ اغْتَسَلَ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَغْتَسِلْ.

(۱۵۸۴۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم اگر چاہے تو غسل کر لے اور اگر چاہے تو غسل نہ کرے۔

(١٥٨٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :يَغْتَسِلُ عِنْدَ الإِحْرَامِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(۱۵۸۴۲) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ احرام باندھتے وقت غسل کرتے اور دو رکعتیں ادا فرماتے۔

(۱۵۸٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ الزُّبَيْرِ بن عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُحْرِمُوا اغْتَسَلُوا.

(۱۵۸۴۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو غسل کرتے۔

(۱۵۸٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَن يَغْتَسِلَ عِنْدَ الإِحْرَامِ، وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ.

(۱۵۸۴۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ احرام باندھتے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنے کو پسند فرماتے۔

(۱۵۸٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُحْرِمُوا أَنْ يَغْتَسِلُوا.

(۱۵۸۴۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو غسل کرنا پسند فرماتے۔

(۱۵۸٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ نَزَعَ قَمِيصَهُ عَامَ الْفِتْنَةِ، ثُمَّ لَبَّى، وَلَمْ يَغْتَسِلْ.

(۱۵۸۴۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فتنہ والے سال اپنی قمیص مبارک اتار دی پھر تلبیہ پڑھا اور غسل نہیں فرمایا۔

(۱۵۸٤٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرٍ، عَنْ ابْنِ عمر قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ. (ترمذی ۸۳۰۔ ابن خزیمة ۲۵۹۵)

(۱۵۸۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو غسل کرنا سنت میں سے ہے۔

(۱۵۸٤٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: إِذَا أَحْرَمْتَ فَاغْتَسِلْ.

(۱۵۸۴۸) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب احرام باندھو تو غسل کرو۔

(۱۵۸٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُ الْغُسْلَ عِنْدَ الإِحْرَامِ وَيَأْمُرُ بِذَلِكَ.

(۱۵۸۴۹) حضرت طاؤس رحمہ اللہ احرام باندھتے وقت غسل نہ چھوڑتے اور اس کا حکم فرماتے۔

(۱۵۸٥٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَأَلْتُ نَافِعًا أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَغْتَسِلُ عِنْدَ الإِحْرَامِ؟ فَقَالَ: كَانَ رُبَّمَا يَغْتَسِلُ، وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ.

(۱۵۸۵۰) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما احرام باندھتے وقت غسل فرماتے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کبھی غسل فرماتے اور کبھی وضو فرماتے۔

(٤٦٧) فی الغسل إذا جاء مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے قبل غسل کرنا

(۱۵۸٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَفْلَحَ، عَنِ الْقَاسِمِ، أَنَّهُ اغْتَسَلَ حِينَ دَخَلَ مَكَّةَ.

(۱۵۸۵۱) حضرت قاسم ویشید مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے قبل غسل فرماتے۔

(۱۵۸۵۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : الْغُسْلُ يَوْمَ دُخُولِ مَكَّةَ.

(۱۵۸۵۲) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ویشید فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے دن غسل کرنا (مستحب) ہے۔

(۱۵۸۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ وَالأَسْوَدُ وَأَصْحَابُنَا إِذَا انْتَهَوْا إِلَى بِئْرِ مَيْمُونٍ اغْتَسَلُوا مِنْهَا وَلَبِسُوا أحسن ثِيَابِهِمْ.

(۱۵۸۵۳) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ، حضرت اسود اور ہمارے دیگر اصحاب ویشیم جب بئر میمون کے پاس پہنچتے تو اس میں غسل فرماتے اور اچھے کپڑے پہن لیتے۔

(۱۵۸۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يَدْخُلُ مَكَّةَ فِي حَجٍّ ، وَلاَ عُمْرَةٍ حَتَّى يَغْتَسِلَ بِذِي طُوًى.

(۱۵۸۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حج یا عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہوتے جب تک ذوطوی (مقام) پر غسل نہ فرمالیتے۔

(۱۵۸۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ وَيَأْمُرُهُمْ بِذَلِكَ.

(۱۵۸۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو غسل فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کا حکم فرماتے۔

(٤٦٨) من كان إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ رَجَعَ إِلَى ثَقَلِهِ بِمِنًى

جو حضرات جمرات کی رمی کر کے واپس اپنے سامان کے پاس منیٰ آجاتے ہیں

(۱۵۸۵٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ يَرْمِي الْجِمَارَ يَوْمَ النَّفْرِ ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى ثَقَلِهِ بِمِنًى.

(۱۵۸۵۶) حضرت عبدالرحمن ابن الاسود ویشید کوچ والے دن میں جمرات کی رمی فرماتے پھر واپس منیٰ اپنے سامان کے پاس تشریف لے آتے۔

(۱۵۸۵۷) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ : هَلْ لِلرَّجُلِ أَنْ يَرْمِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ، ثُمَّ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ ، ثُمَّ يَسِيرَ إِلَى مَكَّةَ ؟ فَقَالَ : مَا كَانُوا يَرْجِعُونَ إِلَى مَنَازِلِهِمْ إِذَا رَمَوُا الْجَمْرَةَ ، وَإِنْ رَجَعَ رَجُلٌ إِلَى مَنْزِلِهِ لِمِرْفَقٍ ، أَوْ لِضَيْعَةٍ ، أَوْ حَاجَةٍ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ لاَ يَكُونَ بِهِ بَأْسٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

(۱۵۸۵۷) حضرت ابوبکر الھذلی ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری ویشید سے دریافت کیا، کیا آدمی جمرہ عقبہ کی رمی

کرنے کے بعد واپس اپنی جگہ آ سکتا ہے پھر وہ مکہ مکرمہ چلا جائے؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ صحابہ کرام ؓ رمی کے بعد واپس نہ آیا کرتے تھے، لیکن اگر کوئی شخص ضرورت یا سامان کی وجہ سے واپس آئے تو امید ہے اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو۔

(٤٦٩) في الضب يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ

محرم اگر گوہ کا شکار کرلے

(١٥٨٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ فِي الضَّبِّ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ جَفْنَةٌ مِنْ طَعَامٍ.

(١٥٨٥٨) حضرت عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ محرم اگر گوہ کو مار دے تو اس پر دو مٹھیاں بھر کر گندم لازم ہے۔

(١٥٨٥٩) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقٍ ، قَالَ :خَرَجْنَا حُجَّاجًا حَتَّى إذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَوْطَأَ رَجُلٌ مِنَّا ضَبًّا فَقَتَلَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لِيَحْكُمَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ :عُمَرُ :احْكُمْ مَعِي فَحَكَمَا فِيهِ جَدْيًا قَدْ جَمَعَ الْمَاءَ وَالشَّجَرَ ، ثُمَّ قَالَ :عُمَرُ :يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ.

(١٥٨٥٩) حضرت طارق ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حج کے لیے گئے، جب ہم راستے میں تھے تو ہم میں سے ایک شخص نے جو حالت احرام میں تھا گوہ کو پاؤں تلے کچل دیا، پھر حضرت عمر ؓ کے پاس آیا تا کہ آپ ؓ اس کے متعلق فیصلہ فرمائیں، حضرت عمر ؓ نے اس سے فرمایا میرے ساتھ ایک اور فیصل لے آؤ۔ پس دونوں نے ایسی بکری کا فیصلہ کیا جس نے پانی اور درخت کو جمع کیا ہو (یعنی چرتی ہو اور پانی پیتی ہو اتنی چھوٹی نہ ہو کہ صرف دودھ پر گزرا کرتی ہو)۔ پھر حضرت عمر ؓ نے آیت مبارکہ تلاوت فرمائی کہ ﴿يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ﴾ (تم میں سے دو عادل لوگ فیصلہ کریں)۔

(١٥٨٦٠) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ فِي الضَّبِّ شَاةٌ.

(١٥٨٦٠) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ گوہ کے مارنے پر بکری لازم ہے۔

(٤٧٠) في الضبع يقتله المحرم

محرم اگر بجو کو مار دے

(١٥٨٦١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي الضَّبُعِ كَبْشًا.

(١٥٨٦١) حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے بجو پر بکری ذبح کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

(١٥٨٦٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عن هشام بن الغاز ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ مَنْ قَتَلَ ضَبُعًا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَعَلَيْهِ الْفِدَاءُ.

(١٥٨٦٢) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ محرم اگر بجو کو مار دے تو اس پر اس کی جزاء لازم ہے۔

(١٥٨٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ فِي الضَّبُعِ إِذَا عَدَا عَلَى الْمُحْرِمِ فَلْيَقْتُلْهُ ، فَإِنْ قَتَلَهُ من قَبْلِ أَنْ يَعْدُوَ عَلَيْهِ فَعَلَيْهِ شَاةٌ مُسِنَّةٌ.

(۱۵۸۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بجو اگر محرم پر حملہ آور ہو تو اس کو مار دے، اور اگر حملہ کرنے سے پہلے ہی اس کو مار دیا تو اس پر تین سالہ بکری لازم ہے۔

(١٥٨٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ ابن أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُعْقَل الضَّبُعُ فِي الْحَرَمِ.

(۱۵۸۶۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حرم میں بجو کا خون بہا دیا جائے گا۔

(١٥٨٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أبي عَمَّارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الضَّبُعَ مِنَ الصَّيْدِ ، وَجَعَلَ فِيهِ إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ كَبْشًا.

(۱۵۸۶۵) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بجو کو شکار میں شمار فرمایا اور اس کے شکار پر بکری لازم فرمائی۔

(٤٧١) في المحرم يَقْتُلُ الْجَرَادَةَ

محرم اگر ٹڈی کو مار دے

(١٥٨٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي الْمُحْرِمِ أَصَابَ جَرَادَةً ، قَالَ : يَتَصَدَّقُ بِكِسْرَةٍ.

(۱۵۸۶۶) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم اگر ٹڈی کو مار دے تو روٹی کا ٹکڑا صدقہ کرے۔

(١٥٨٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْجَرَادَةِ : قَبْضَةٌ ، أَوْ لُقْمَةٌ.

(۱۵۸۶۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ٹڈی میں ایک لقمہ صدقہ کرے گا۔

(١٥٨٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ عن إِبْرَاهِيمَ ، عَن كَعْب ، أَنَّهُ مَرَّتْ بِهِ جَرَادَةٌ فَضَرَبَهَا بِسَوْطِهِ فَأَخَذَهَا فَشَوَاهَا ، فَقَالُوا لَهُ ، فَقَالَ : هَذَا خَطَأٌ ، وَأَنَا أَحْكُمُ عَلَى نَفْسِي فِي هَذَا دِرْهَمًا ، فَأَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنَّكُمْ أَهْلَ حِمْصَ أَكْثَرُ شَيْءٍ دَرَاهِمَ ، تَمْرَةٌ خَيْرٌ مِنْ جَرَادَةٍ.

(۱۵۸۶۸) حضرت کعب رحمہ اللہ کے پاس سے ٹڈی گزری تو انہوں نے اس کو کوڑے سے مارا، پھر اس کو پکڑ کر پکا لیا، لوگوں نے ان سے کہا (یہ کیا ہے)؟ آپ رحمہ اللہ نے کہا یہ غلطی سے ہوا ہے، اور اس بارے میں میں نے اپنے اوپر ایک درھم لازم کرایا ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اھل حمص کے پاس دراھم زیادہ ہیں، ایک کھجور ٹڈی سے بہتر ہے۔

(١٥٨٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ بِمِثْلِهِ ، أَوْ نَحْوِهِ.

(۱۵۸۶۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۱۵۸۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَارِقِيِّ ، قَالَ : كَانَ عبد اللهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ فِي الْجَرَادَةِ : قَبْضَةٌ مِنْ طَعَامٍ.

(۱۵۸۷۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ٹڈی میں ایک مٹھی بھر کر طعام صدقہ کرے گا۔

(۱۵۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرائيل ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، وعَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَطَاوُوسٍ أَنَّهُمْ ، قَالُوا : فِي الْجَنَادِبِ وَالْعَظَاء وَالْجَرَادِ وَالذَّرِّ : قَالُوا : إِنْ قَتَلَهُ عَمْدًا أَطْعَمَ شَيْئًا ، وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَقَالَ : عَامِرٌ ، وَعَبْدُ الرحمن بْنُ الأَسْوَدِ : يُطْعِمُ شَيْئًا خَطَأً كَانَ ، أَوْ عَمْدًا.

(۱۵۸۷۱) حضرت محمد بن علی' حضرت عطاء' حضرت مجاہد اور حضرت طاؤس رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ ٹڈی، چیونٹی اور چھپکلی کو اگر جان بوجھ کر مار دے تو کھانا صدقہ کرے، اور اگر غلطی سے مار دے تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے، اور حضرت عامر اور عبدالرحمن بن الاسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جان بوجھ کر مارے یا غلطی سے مارے اس پر کھانا صدقہ کرنا لازم ہے۔

(۱۵۸۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّ مُحْرِمًا أَصَابَ جَرَادَةً فَحَكَمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَرَجُلٌ آخَرُ ، فَحَكَمَ عَلَيْهِ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً وَالآخَرُ كِسْرَةً.

(۱۵۸۷۲) حضرت ابو سلمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حالت احرام میں ایک شخص نے ٹڈی کو مار دیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ایک دوسرے صاحب رحمہ اللہ نے فیصلہ فرمایا: ان میں سے ایک نے کھجور صدقہ کرنے کا اور دوسرے نے روٹی کا ٹکڑا صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔

(۱۵۸۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، عَنِ الْمُحْرِمِ يُصِيبُ الْجَرَادَةَ ، فَقَالَ : تَمْرَةٌ خَيْرٌ مِنْ جَرَادَةٍ.

(۱۵۸۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ محرم اگر ٹڈی کا شکار کر لے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک کھجور صدقہ کرنا ٹڈی سے بہتر ہے۔

(۱۵۸۷٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عَقِيلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : فِي الْجَرَادَةِ وَنَحْوِهَا ، وَمَا هُوَ دُونَهَا قَبْضَةٌ مِنْ طَعَامٍ.

(۱۵۸۷۴) حضرت ضحاک رحمہ اللہ ٹڈی اور دوسرے چھوٹی چیزوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ ایک مٹھی صدقہ کرے گا۔

(۱۵۸۷٥) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَبْضَةٌ مِنْ طَعَامٍ.

(۱۵۸۷۵) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مٹھی بھر کھانا صدقہ کرے۔

(٤٧٢) في القملة يَقْتُلُهَا الْمُحْرِمُ

محرم جُوں کو اگر مار دے

(١٥٨٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ الْقَمْلَةَ ، قَالَ : يَتَصَدَّقُ بِشَيْءٍ.

(١٥٨٧٦) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ محرم اگر جوں مار دے تو کوئی چیز صدقہ کرے۔

(١٥٨٧٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَأَبِي هَاشِمٍ ، قَالاَ :يَتَصَدَّقُ بِشَيْءٍ.

(١٥٨٧٧) حضرت قتادہ اور حضرت ابوھاشم ؒ فرماتے ہیں کہ کچھ صدقہ کرے۔

(١٥٨٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَسُئِلَ عَنِ الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ الْقَمْلَةَ ، قَالَ :يَتَصَدَّقُ بِكِسْرَةٍ ، أَوْ بِقَبْضَةٍ مِنْ طَعَامٍ.

(١٥٨٧٨) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ محرم اگر جوں مار دے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا روٹی کا ٹکڑا یا مٹھی بھر کھانا صدقہ کرے۔

(٤٧٣) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَ الْبَادِ﴾ کی تفسیر

(١٥٨٧٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِهِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ، قَالَ : خَلْقُ اللهِ فِيهِ سَوَاءٌ.

(١٥٨٧٩) حضرت سعید بن المسیب ؒ قرآن پاک کی آیت ﴿سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَ الْبَادِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں سب کو برابر پیدا فرمایا ہے۔

(١٥٨٨٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَهْلُ مَكَّةَ وَغَيْرُهُمْ فِي الْمَنَازِلِ سَوَاءٌ.

(١٥٨٨٠) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ والے اور دوسرے لوگ مرتبہ میں برابر ہیں۔

(١٥٨٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَابِطٍ : ﴿سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ﴾ قَالَ :الْبَادِي الَّذِي يَجِيءُ مِنَ الْحَجِّ وَالْمُقِيمُونَ سَوَاءٌ فِي الْمَنَازِلِ يَنْزِلُونَ حَيْثُ شَاؤُوا لاَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهِ.

(١٥٨٨١) حضرت ابن سابط ؒ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَ الْبَادِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ البادی سے وہ شخص ہے جو حج کے لیے آئے اور مقیمین مرتبہ میں برابر ہیں، جہاں چاہیں اتریں گے، کوئی آدمی اپنے گھر سے

نہیں نکلے گا۔

(۱۵۸۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :النَّاس فِي البَيت سَوَاء .

(۱۵۸۸۲) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ بیت اللہ میں تمام لوگ برابر ہیں۔

(۱۵۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَهْلُهُ وَغَيْرُهُ فِيهِ سَوَاءٌ.

(۱۵۸۸۳) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ اور باہر والے کعبہ میں سب برابر ہیں۔

(۴۷۴) فِي الإِيضاعِ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ

وادی محسر میں اونٹ (سواری) کو تیز چلانا

(۱۵۸۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تُسْرِعُ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ.

(۱۵۸۸۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وادی محسر میں سواری کو تیز چلاتی تھیں۔

(۱۵۸۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ زَيد بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ لَمَّا أَتَى وَادِيَ مُحَسِّرٍ ضَرَبَ رَاحِلَتَهُ.

(۱۵۸۸۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب وادی محسر میں پہنچتے تو سواری کو تیز کرنے کے لیے مارتے۔

(۱۵۸۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ.

(۱۵۸۸۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وادی محسر میں سواری کو تیز چلاتے۔

(۱۵۸۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا بِالإِيضَاعِ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَكَرِهَهُ فِي جِبَالِ عَرَفَاتٍ.

(۱۵۸۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وادی محسر میں سواری کو تیز چلانے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے اور عرفات کی پہاڑیوں میں ایسا کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۵۸۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عُقْبَةَ مَوْلَى أَدْلَمَ بْنِ نَاعِمَةَ الْحَضْرَمِيِّ ، أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ مِنْ جَمْعٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى السَّيْرِ ، فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ مُحَسِّرٍ ، قَالَ : أُرْجُزْ بِصَوْتِكَ وَارْكُضْ بِرِجْلِكَ وَاضْرِبْ بِسَوْطِكَ ، وَدَفَعَ فِي الْوَادِي حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ الأَرْضُ ، وَخَرَجَ مِنَ الْوَادِي.

(۱۵۸۸۸) حضرت عقبہ ریشید سے مروی ہے کہ وہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ مزدلفہ سے نکلے، آپ تیز نہیں چلے،

جب وادی محسّر میں آئے تو فرمایا کہ آواز بلند کرو اور پاؤں سے ایڑ لگاؤ اور کوڑے سے سواری کو مارو اور وادی سے نکلو، یہاں تک کہ زمین ہموار ہوگئی اور وہ وادی محسّر سے نکل گئے۔

(۱۵۸۸۹) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : کَانَ عُمَرُ یُوضِعُ یَقُولُ :

إِلَیْکَ تَعْدُو قَلِقٌ وَضِینُهَا ... مُعْتَرِضٌ فِی بَطْنِهَا جَنِینُهَا

مُخَالِفٌ دِینَ النَّصَارَی دِینُهَا

قَالَ : وَکَانَ ابْنُ الزُّبَیْرِ یُوضِعُ أَشَدَّ الإِیضَاعِ.

(۱۵۸۸۹) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سواری کو تیز کرتے اور یہ اشعار پڑھتے:

''تیری طرف سواری تیز رفتاری سے چلتی ہے، حتیٰ کہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اس کے پیٹ میں اس کا بچہ حرکت کرتا ہے، اس کا دین نصاریٰ کے دین سے مختلف ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سواری کو بہت تیز چلاتے تھے۔

(۱۵۸۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِی عُثْمَانَ ، قَالَ : رَأَیْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ یُوضِعُ فِی وَادِی مُحَسِّرٍ وَهُوَ عَلَی بِرْذَوْنٍ.

(۱۵۸۹۰) حضرت خالد بن ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو غیر عربی گھوڑے پر سوار وادی محسّر سے تیز چلتے ہوئے دیکھا۔

(۱۵۸۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ مُعَاذٍ أَبِی الْعَلاَءِ ، قَالَ : رَأَیْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ یُوضِعُ فِی وَادِی مُحَسِّرٍ.

(۱۵۸۹۱) حضرت معاذ ابو العلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ کو وادی محسّر میں تیز چلتے ہوئے دیکھا۔

(۱۵۸۹۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَوْضَعَ فِی وَادِی مُحَسِّرٍ. (ترمذی ۸۸۶۔ احمد ۳/ ۳۳۲)

(۱۵۸۹۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی محسّر میں سواری کو تیز فرمادیا۔

(۱۵۸۹۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ وَعَلَیْهِ السَّکِینَةُ ، وَأَمَرَهُمْ بِالسَّکِینَةِ ، وَأَوْضَعَ فِی وَادِی مُحَسِّرٍ. (احمد ۵/ ۲۰۸)

(۱۵۸۹۳) حضرت زید بن اسامہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم چلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سکینہ تھا اور ان کو بھی سکینہ کا حکم فرمایا اور وادی محسّر میں سواری کو تیز فرمایا۔

(۱۵۸۹۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ أَوْضَعَ فِی وَادِی مُحَسِّرٍ.

(۱۵۸۹۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وادی محسّر میں سواری کو تیز کیا۔

(۱۵۸۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنِ التَّیْمِیِّ ، عَنْ أَبِی مِجْلَزٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ أَوْضَعَ فِی وَادِی مُحَسِّرٍ.

(۱۵۸۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اسی طرح فرماتے ہیں۔

(۱۵۸۹٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبِيْدَةَ ، أَنَّهُ أَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ.

(۱۵۸۹۶) حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔

(٤٧٥) من كان يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ قَائِمَةً وَمَنْ قَالَ بَارِكَةً

جوحضرات فرماتے ہیں کہ اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کریں گے، اور جو فرماتے ہیں کہ بٹھا کر کریں گے

(۱۵۸۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ وَهِيَ قَائِمَةٌ.

(۱۵۸۹۷) حضرت ہشام ریشید فرماتے ہیں کہ میرے والد اونٹنی کو کھڑا کر کے نحر فرماتے۔

(۱۵۸۹۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالاَ : الصَّوَافُّ عَلَى أَرْبَعَةٍ ، وَالصَّوَافِنُ عَلَى ثَلاَثَةٍ.

(۱۵۸۹۸) حضرت ابراہیم ریشید اور حضرت مجاہد ریشید فرماتے ہیں کہ الصواف سے مراد جو چار ٹانگوں پر کھڑا ہو اور صوافن سے مراد وہ گھوڑا جو تین ٹانگوں پر کھڑا ہو۔

(۱۵۸۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْحَرَ هَدْيَهُ عَقَلَهَا فَقَامَتْ عَلَى ثَلاَثٍ ، ثُمَّ نَحَرَهَا.

(۱۵۸۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب ھدی کا جانور ذبح کرنے کا ارادہ فرماتے تو اس کی کلائی کو ران سے ملا کر باندھتے اور اس کو تین ٹانگوں پر کھڑا کر کے پھر ذبح فرماتے۔

(۱۵۹۰۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ طَاوُوسًا ، عَنْ قَوْلِ اللهِ (صَوَاف) قَالَ : تُنْحَرُ قِيَامًا.

(۱۵۹۰۰) حضرت ایمن بن نابل ابی عمران فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس ریشید سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد صواف کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ریشید نے فرمایا اونٹ کو کھڑا کر کے ذبح کرنا مراد ہے۔

(۱۵۹۰۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قوله تعالى : ﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ﴾ قَالَ : إِذَا نَحَرَهَا قِيَامًا.

(۱۵۹۰۱) حضرت مجاہد ریشید اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَ الْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اونٹ کو کھڑا کر کے ذبح کیا جائے گا۔

(۱۵۹۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ بَعْدَ مَا كَبِرَ يَنْحَرُهَا بَارِكَةً.

(۱۵۹۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عمر رسیدہ ہونے کے بعد اونٹ کو بٹھا کر ذبح کرتے تھے۔

(۱۵۹۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِنْ شَاءَ قِيَامًا ، وَإِنْ شَاءَ بَارِكَةً.

(۱۵۹۰۳) حضرت عطاء ریشیڈ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو کھڑا کر کے ذبح کرلو اور اگر چاہو تو بٹھا کر ذبح کرلو۔

(۱۵۹۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّهُ نَحَرَهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ.

(۱۵۹۰۴) حضرت قاسم ریشیڈ نے اونٹ کو کھڑا کر کے ذبح فرمایا۔

(۱۵۹۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ ابن أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي آيَةِ :﴿فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ﴾ قَالَ :قِيَامٌ.

(۱۵۹۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد باری تعالیٰ ﴿فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ کھڑا کر کے ذبح کیا جائے گا۔

(۱۵۹۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَمَّنْ يَذْكُرُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :رَأَى رَجُلاً يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ بَارِكَةً :فقال :قِيَامًا سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۵۹۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دیکھا جو اونٹ کو بٹھا کر ذبح کر رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو کھڑا کر کے ذبح کرو یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

(۱۵۹۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَنْحَرُهَا شَابًّا قِيَامًا ، فَلَمَّا كَبِرَ نَحَرَهَا وَهِيَ بَارِكَةٌ.

(۱۵۹۰۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب جوان تھے تو اونٹ کو کھڑا کر کے ذبح فرماتے جب آپ رضی اللہ عنہ عمر رسیدہ ہو گئے تو اس کو بٹھا کر ذبح فرماتے۔

(۱۵۹۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:يَنْحَرُهَا وَهِيَ بَارِكَةٌ أَهْوَنُ عَلَيْهَا وَعَلَى مَنْ يَنْحَرُهَا.

(۱۵۹۰۸) حضرت حسن ریشیڈ فرماتے ہیں کہ اونٹ کو بٹھا کر ذبح کرنے میں اونٹ کے لیے بھی آسانی ہے اور ذبح کرنے والے کے لیے بھی آسانی ہے۔

(۱۵۹۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ ، فَقَالَ: انْحَرْهَا قِيَامًا سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۱۷۱۳۔ ابوداؤد ۱۷۶۵)

(۱۵۹۰۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک شخص کے پاس آئے جو اونٹ کو بٹھا کر ذبح کر رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو کھڑا کر کے ذبح کرو یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

(۱۵۹۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ نَحَرَ ثَلاَثَ بُدْنٍ لَهُ قِيَامًا.

(۱۵۹۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے تین اونٹ کھڑا کر کے ذبح فرمائے۔

(۱۵۹۱۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ورقَاءُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَنْحَرُهَا وَهِيَ قِيَامٌ مَعْقُولَةٌ إِحْدَى يَدَيْهَا.

(۱۵۹۱۱) حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اونٹ کو کھڑا کر کے اس کا ایک ہاتھ باندھ کر اس کو ذبح فرما رہے تھے۔

(٤٧٦) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (لِيَقْضُوا تَفَثَهُمْ)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿لِيَقْضُوا تَفَثَهُمْ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۱۵۹۱۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْحَلْقُ وَأَخْذٌ مِنَ الشَّوَارِبِ وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ وَنَتْفُ الإِبْطِ.

(۱۵۹۱۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حلق کروانا' مونچھیں کاٹنا' ناخن کاٹنا اور بغلوں کے بال کاٹنا مراد ہے۔

(۱۵۹۱۳) حَدَّثَنَا الْعُكْلِيُّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ، قَالَ : التَّفَثُ : حَلْقُ الْعَانَةِ ، وَنَتْفُ الإِبْطِ ، وَالأَخْذُ مِنَ الشَّارِبِ ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ.

(۱۵۹۱۳) حضرت محمد بن کعب القرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم حلال ہونے کے بعد حلق کروائے گا، بغلوں کے بال کاٹے گا، مونچھیں کاٹے گا اور ناخن کاٹے گا۔

(۱۵۹۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عن حجاج ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الْحَلْقُ وَالذَّبْحُ وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ وَمَنَاسِكُ الْحَجِّ.

(۱۵۹۱۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حلق کروانا، قربانی ذبح کرنا، ناخن کاٹنا اور مناسک حج ادا کرنا۔

(۱۵۹۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَا عَلَيْهِمْ فِي الْمَنَاسِكِ.

(۱۵۹۱۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو اس کے ذمہ مناسک حج ہیں وہ مراد ہیں۔

(۱۵۹۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : الشَّعْرُ وَالظُّفُرُ.

(۱۵۹۱۶) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بال اور ناخن کاٹنا مراد ہے۔

(۱۵۹۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : التَّفَثُ : الرَّمْيُ وَالذَّبْحُ وَالْحَلْقُ وَالتَّقْصِيرُ ، وَالأَخْذُ مِنَ الشَّارِبِ ، وَالأَظْفَارِ ، وَاللِّحْيَةِ.

(۱۵۹۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ التفث سے مراد رمی، قربانی، حلق، بال چھوٹے کروانا اور مونچھیں، ناخن اور

داڑھی کے بال کم کرنا ہے۔

(٤٧٧) من قَالَ إِنَّمَا هِيَ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ حج صرف ایک مرتبہ فرض ہے

(١٥٩١٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ ، أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً؟ قَالَ : لاَ ، بَلْ مَرَّةٌ ، فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ. (ابو داؤد ۱۷۱۸۔ دارمی ۱۷۸۹)

(۱۵۹۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! حج ہر سال فرض ہے یا صرف ایک مرتبہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہیں صرف ایک مرتبہ، جو زائد حج کرے گا وہ نفلی ہیں۔

(١٥٩١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَجُّ فِي كُلِّ عَامٍ ، أَوْ مَرَّةً ؟ فَقَالَ : مَرَّةً ، أَوْ كَلاَمًا نَحْوَ هَذَا.

(ابن ماجه ٢٨٨٥)

(۱۵۹۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ حج صرف ایک مرتبہ فرض ہے یا ہر سال؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صرف ایک مرتبہ، یا اس جیسا فرمایا۔

(٤٧٨) من كان يَذْكُرُ أَنَّ لَهُ عِلْمًا بِالْمَنَاسِكِ

مناسک حج سے متعلق سب سے زیادہ جاننے والے کون تھے

(١٥٩٢٠) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَرَوْنَ ، أَنَّ أَعْلَمَ النَّاسِ بِالْمَنَاسِكِ ابْنُ عَفَّانَ ، ثُمَّ بَعْدَهُ ابْنُ عُمَرَ.

(۱۵۹۲۰) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سب سے زیادہ مناسک حج کا علم حضرت ابن عفان کے پاس تھا پھر اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تھے۔

(١٥٩٢١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : ابْنُ عَبَّاسٍ أَعْلَمُ مَنْ بَقِيَ بِالْحَجِّ.

(۱۵۹۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ موجودہ لوگوں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مناسک حج کے سب سے زیادہ

جاننے والے ہیں۔

(۱۵۹۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ فَمَرَّ عَطَاءٌ ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : مَا بَقِيَ مَا بَقِيَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِمَنَاسِكِ الْحَجِّ مِنْ عَطَاءٍ.

(۱۵۹۲۲) حضرت اسلم المنقری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، حضرت عطاء رحمہ اللہ گزرے تو حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ نے فرمایا: زمین کے اوپر اس شخص سے زیادہ مناسک حج کا علم رکھنے والا کوئی نہیں بچا۔

(٤٧٩) أين يقام مِنَ الصَّفَا

صفا میں کس جگہ کھڑا ہوا جائے گا

(۱۵۹۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَصْعَدَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى يَبْدُوَ لَكَ الْبَيْتُ فَتَسْتَقْبِلَهُ.

(۱۵۹۲۳) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ صفا پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگے تو اس کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے۔

(۱۵۹۲٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : يَصْعَدُ عَلَى الصَّفَا حَتَّى يَسْتَقْبِلَ الْبَيْتَ.

(۱۵۹۲۴) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صفا پر چڑھا جائے گا یہاں تک کہ بیت اللہ کی طرف رخ کیا جائے گا۔

(۱۵۹۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إذَا صَعِدَ عَلَى الصَّفَا اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ وَكَبَّرَ ثَلاَثًا ، وَقَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ ، ثُمَّ يَدْعُو طَوِيلاً.

(۱۵۹۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کوہ صفا پر چڑھتے تو بیت اللہ کی طرف رخ کر کے تین بار یہ دعا پڑھتے ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یہ پڑھتے وقت آواز بلند کر لیتے پھر اس کے بعد لمبی دعا مانگتے۔

(۱۵۹۲٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا قَامَ عَلَى الصَّفَا قَامَ عَلَيْهِ مَقَامًا يَرَى مِنْهُ الْبَيْتَ.

(۱۵۹۲۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوہ صفا پر چڑھو تو ایسی جگہ پر کھڑے ہو جہاں سے بیت اللہ نظر آئے۔

(۱۵۹۲۷) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ.

(۱۵۹۲۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگا۔

(۱۵۹۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ وَهَيب ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقِفُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَيْثُ يَرَى الْبَيْتَ.

(۱۵۹۲۸) حضرت طاؤس رحمہ اللہ کو وہ صفا پر اس مقام پر کھڑے ہوتے جہاں سے بیت اللہ نظر آتا۔

(۱۵۹۲۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَاب ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ سَالِمًا صَعِدَ الصَّفَا مَكَانًا يَرَى مِنْهُ الْبَيْتَ.

(۱۵۹۲۹) حضرت سالم رحمہ اللہ کو وہ صفا پر چڑھے اس مقام پر جہاں سے بیت اللہ سامنے نظر آ رہا تھا۔

(۴۸۰) من كان يُحْرِمُ بِالْحَجِّ إذَا تَوَجَّهَ إلَى مِنًى

جب منیٰ کی طرف جائے اس وقت حج کا احرام باندھے

(۱۵۹۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : لاَ يُحْرِمُ بِالْحَجِّ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ حَتَّى يَتَوَجَّهَ إلَى مِنًى.

(۱۵۹۳۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آٹھ ذی الحجہ تک حج کا احرام نہ باندھے، جب تک منیٰ کی طرف متوجہ نہ ہو۔

(۱۵۹۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : خَرَجَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ مَاشِيًا وَخَرَجْت مَعَهُ ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَبَّى حِينَ تَوَجَّهَ.

(۱۵۹۳۱) حضرت اسماعیل بن عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ آٹھ ذی الحجہ کو چلتے ہوئے نکلے میں آپ رحمہ اللہ کے ساتھ تھا، آپ مسجد میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر آپ مسجد سے نکلے اور جب منیٰ جانے لگے تو تلبیہ پڑھنا شروع کر دیا۔

(۴۸۱) المكي يريد أَنْ يَعْتَمِرَ مِنْ أَيْنَ يَعْتَمِرُ

مکہ کا رہائشی اگر عمرہ کرنا چاہے تو کہاں سے عمرہ کرے؟

(۱۵۹۳۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : لاَ يَضُرُّكُمْ يَا أَهْلَ مَكَّةَ أَنْ لاَ تَعْتَمِرُوا ، فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَاجْعَلُوا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْحَرَمِ بَطْنَ الْوَادِي.

(۱۵۹۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے مکہ والو! کوئی حرج نہیں ہے اگر تم عمرہ نہ کرو، پس اگر کرنا چاہو تو اپنے اور حرم کے درمیان بطن وادی کو رکھو۔

(۱۵۹۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَهْلُ مَكَّةَ يَخْرُجُونَ لِلْعُمْرَةِ وَيُهِلُّونَ

بِالْحَجِّ مِنْ مَكَانِهِمْ.

(۱۵۹۳۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ والے عمرہ کے لیے تو نکلیں گے اور حج کے لیے اپنی جگہ سے ہی احرام باندھیں گے۔

(٤٨٢) من قَالَ لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ عُمْرَةٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ مکہ والوں پر عمرہ نہیں ہے۔

(١٥٩٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : لَوْ كُنْت مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ مَا اعْتَمَرْت.

(۱۵۹۳۴) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر میں مکہ مکرمہ کا رہائشی ہوتا تو عمرہ نہ کرتا۔

(١٥٩٣٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ عُمْرَةٌ ، إِنَّمَا يَعْتَمِرُ مَنْ زَارَ الْبَيْتَ لِيَطُوفَ بِهِ وَأَهْلُ مَكَّةَ يَطُوفُونَ مَتَى شَاؤُوا.

(۱۵۹۳۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے رہنے والوں پر عمرہ نہیں ہے عمرہ تو وہ کرتا ہے جو بیت اللہ کی زیارت اور اس کا طواف کرنے کا خواہشمند ہو، اور مکہ مکرمہ والے تو جب چاہیں طواف کر سکتے ہیں۔

(١٥٩٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ عُمْرَةٌ ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَنْتُمْ يَا أَهْلَ مَكَّةَ لاَ عُمْرَةَ لَكُمْ إِنَّمَا عُمْرَتُكُمَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ فَمَنْ جَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَرَمِ بَطْنَ وَادٍ فَلاَ يَدْخُلُ مَكَّةَ إِلاَّ بِإِحْرَامٍ ، فَقَالَ : فَقُلْتُ لِعَطَاءٍ : يُرِيدُ ابْنُ عَبَّاسٍ بطن وَادٍ مِنَ الْحِلِّ ؟ قَالَ : بَطْنُ وَادٍ مِنَ الْحِلِّ.

(۱۵۹۳۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ والوں پر عمرہ نہیں ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اے مکہ والو! تم پر عمرہ نہیں ہے، بیشک تمہارا عمرہ تو یہ ہے کہ تم بیت اللہ کی زیارت کرلو، پس جس شخص کے اور حرم کے درمیان بطن وادی ہو وہ بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہو، حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بطن وادی کو حل سمجھتے تھے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا بطن وادی مقام حل ہی ہے (یعنی حرم میں داخل نہیں ہے)۔

(١٥٩٣٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ وَهَيب ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ عُمْرَةٌ.

(۱۵۹۳۷) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں پر عمرہ نہیں ہے۔

(۴۸۳) من کان لاَ یَرَی عَلَی أَہْلِ مَکَّۃَ مُتْعَۃً

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں پر تمتع نہیں ہے۔

(۱۵۹۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ خُصَیْفٍ ، عَنْ مُجَاہِدٍ ، قَالَ : لَیْسَ عَلَی أَحَدٍ مِنْ أَہْلِ مَکَّۃَ مُتْعَۃٌ.

(۱۵۹۳۸) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں پر تمتع نہیں ہے۔

(۱۵۹۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَۃَ ، عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ ، عَنْ أَبِیہِ ، قَالَ : لَیْسَ عَلَی أَہْلِ مَکَّۃَ مُتْعَۃٌ وَلَیْسَ عَلَیْہِمْ إحْصَارٌ ، إنَّمَا إحْصَارُہُمْ أَنْ یَطُوفُوا بِالْبَیْتِ.

(۱۵۹۳۹) حضرت عروہ ؓ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں پر تمتع نہیں ہے اور ان پر احصار (رکاوٹ) بھی نہیں ہے، بیشک ان کا احصار یہ ہے کہ وہ بیت اللہ کا طواف کریں۔

(۱۵۹۴۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنْ أَبِیہِ ، قَالَ لَیْسَ عَلَی أَہْلِ مَکَّۃَ مُتْعَۃٌ.

(۱۵۹۴۰) حضرت عروہ ؓ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں پر تمتع نہیں ہے۔

(۱۵۹۴۱) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنْ ہِشَامِ بْنِ حُجَیْرٍ ، عَنْ طَاوُوس ، قَالَ : لَیْسَ عَلَی أَہْلِ مَکَّۃَ مُتْعَۃٌ ، ثُمَّ قَرَأَ : {ذَلِکَ لِمَنْ لَمْ یَکُنْ أَہْلُہُ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ} ، فَإِنْ فَعَلُوا ، ثُمَّ حَجُّوا فَعَلَیْہِمْ مِثْلُ مَا عَلَی النَّاسِ.

(۱۵۹۴۱) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں پر تمتع نہیں ہے، پھر آپ ؒ نے قرآن پاک کی آیت تلاوت فرمائی {ذٰلِکَ لِمَنْ لَّمْ یَکُنْ اَھْلُہٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ} پس اگر وہ ایسا کریں پھر وہ حج کریں تو ان پر وہی ہے جو لوگوں پر ہے۔

(۱۵۹۴۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَیُّوبَ الْمَوْصِلِیُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَیْمُونٍ ، قَالَ : لَیْسَ عَلَی أَہْلِ مَکَّۃَ ، وَلاَ مَنْ نَظَرَ إلَی مَکَّۃَ مُتْعَۃٌ.

(۱۵۹۴۲) حضرت میمون ؓ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں پر اور اس پر جو مکہ کا قریبی رہائشی ہو تمتع نہیں ہے۔

(۱۵۹۴۳) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِیہِ ، قَالَ : الْمُتْعَۃُ لِلنَّاسِ أَجْمَعِینَ إلاَّ أَہْلَ مَکَّۃَ.

(۱۵۹۴۳) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں کے علاوہ تمام لوگوں پر تمتع ہے۔

(۱۵۹۴۴) حَدَّثَنَا شَبَابَۃُ ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، قَالَ : لَیْسَ عَلَی أَہْلِ مَکَّۃَ مُتْعَۃٌ ، وَلاَ إحْصَارٌ ، إنَّمَا یُغْشَوْنَ حَتَّی یَقْضُوا حَجَّہُمْ.

(۱۵۹۴۴) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں پر تمتع اور احصار نہیں ہے، بیشک ان کو گھیرا جائے گا، (کام میں لگایا

جائے گا) حتی کہ وہ اپنا حج مکمل کرلیں۔

(٤٨٤) متى يجب عَلَى الرَّجُلِ الْحَجُّ

آدمی پر کب حج فرض ہوتا ہے؟

(١٥٩٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِهِ ﴿مَنَ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً﴾ قَالَ :مَنْ وَجَدَ زَادًا وَرَاحِلَةً فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ.

(۱۵۹۴۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو شخص زاد راہ اور سواری پالے اس پر حج فرض ہے۔

(١٥٩٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا يُوجِبُ الْحَجَّ ؟ قَالَ :زَادٌ وَرَاحِلَةٌ ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا الْحَاجُّ ؟ قَالَ :الشَّعِثُ التَّفِلُ ، قَالَ :فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا أَفْضَلُ الْحَجِّ ؟ قَالَ :الْعَجُّ وَالثَّجُّ ، قَالَ :الْعَجُّ الْعَجِيجُ بِالتَّلْبِيَةِ ، وَالثَّجُّ نَحْرُ الْبُدْنِ.

(۱۵۹۴۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زادراہ اور سواری، اس شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! حج کس چیز کا نام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غبار آلود ہونا اور بد بودار ہونا، اس شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! افضل حج کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس میں بلند آواز سے تلبیہ پڑھا جائے اور قربانی کی جائے۔

(١٥٩٤٧) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً﴾ قَالَ :زَادٌ وَرَاحِلَةٌ.

(۱۵۹۴۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ سے مراد زادراہ اور سواری ہے۔

(١٥٩٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ أَبِي كَرِيمَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ :القوة عَلَى قَدْرِ الْقُوَّةِ.

(۱۵۹۴۸) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اتنی خوراک کہ جس سے قوت اور طاقت حاصل ہو سکے۔

(١٥٩٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ :﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ﴾ قَالَ : الزَّادُ وَالْبَعِيرُ.

(۱۵۹۴۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ زادراہ اور سواری مراد ہے۔

(١٥٩٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.(ابن جرير ١٦)

(۱۵۹۵۰) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زادراہ اور سواری والے پر حج فرض ہے۔

(١٥٩٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

(۱۵۹۵۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

(١٥٩٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي قَوْلِهِ: ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً﴾ قَالَ: السَّبِيلُ: زَادٌ وَرَاحِلَةٌ.

(۱۵۹۵۲) حضرت حسن رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں السبیل سے مراد زاد راہ اور سواری ہے۔

(١٥٩٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً﴾ قَالَ : زَادٌ وَرَاحِلَةٌ ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَنْ وَجَدَ سَعَةً ، وَلَمْ يُحَلْ بَيْنَهُ وبينه ، وَقَالَ عَطَاءٌ : سَبِيلاً كَمَا قَالَ اللَّهُ.

(۱۵۹۵۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ زادراہ اور سواری مراد ہے، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص گنجائش پائے اور اس کے درمیان کوئی چیز (رکاوٹ) حائل نہ ہو، حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا ہے سبیلا (راستہ) ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

(١٥٩٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : زَادٌ وَرَاحِلَةٌ.

(۱۵۹۵۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں زادراہ اور سواری مراد ہے۔

(١٥٩٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سُوقَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : زَادٌ وَرَاحِلَةٌ.

(۱۵۹۵۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں زادراہ اور سواری ہو تو حج فرض ہے۔

(١٥٩٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ سُوقَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، بِمِثْلِهِ.

(۱۵۹۵۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(١٥٩٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا السَّبِيلُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ.

(۱۵۹۵۷) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی طرف راستہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے پاس زادراہ اور سواری ہو۔

(١٥٩٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، يُقَالَ لَهُ : خَالِدٌ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ : ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ

سَبِيلاً﴾ قَالَ :عَلَى قَدْرِ الْقُوَّةِ.

(۱۵۹۵۸) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ سے مراد انسانی قوت کی بقدر ہے۔

(۱۵۹۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَنْ مَلَكَ ثَلاَثَ مِئَةِ دِرْهَمٍ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ وَحَرُمَ عَلَيْهِ نِكَاحُ الإِمَاءِ.

(۱۵۹۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص تین سو دراہم کا مالک ہو اس پر حج واجب ہے اور باندیوں سے نکاح کرنا اس پر حرام ہے۔

(۱۵۹۶۰) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيم ، عَنْ أَخِيهِ مَعْمَرِ بْنِ خُثَيم ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :يَرْحَمُكَ اللَّهُ ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً﴾ فَمَا السَّبِيلُ ؟ قَالَ :أَنْ يَكُونَ لَكَ رَاحِلَةٌ وبتات مِنْ زَادٍ تَمْشِي عُقْبَةً وَتَرْكَبُ عُقْبَةً.

(۱۵۹۶۰) حضرت معمر بن خثیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ سے کیا مراد ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تیرے پاس سواری ہو، اور کچھ زادراہ ہو تو کبھی پیدل چلے اور کبھی سوار ہو۔

(۴۸۵) فی الرجل يَقْدُمُ مَكَّةَ مُعْتَمِرًا يَوْمَ عَرَفَةَ

کوئی شخص عرفات والے دن مکہ عمرہ کرنے کے لیے آئے

(۱۵۹۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، فِي الرَّجُلِ يَقْدُمُ مَكَّةَ يَوْمَ عَرَفَةَ مُعْتَمِرًا فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، قَالَ : لاَ يَأْتِي النِّسَاءَ وَالنَّاسُ وُقُوفٌ بِعَرَفَةَ.

(۱۵۹۶۱) حضرت طاؤس رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو وقوف عرفہ کے دن عمرہ کرنے آئے، وہ طواف کرے اور صفا و مروہ کی سعی کرے، عورتوں کے پاس نہ آئے اس حال میں کہ لوگ عرفہ میں ٹھہرے ہوں۔

(۱۵۹۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۵۹۶۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۴۸۶) فی المحرمة تَلْبَسُ السَّرَاوِيلَ وَالْخُفَّيْنِ

محرم خاتون کا شلوار اور موزے پہننا

(۱۵۹۶۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ الْخُفَّيْنِ وَالسَّرَاوِيلَ.

(۱۵۹۶۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ محرم خاتون شلوار اور موزے پہنے گی۔

(۱۵۹٦٤) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ أَتَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ السَّرَاوِيلَ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۵۹۶۴) حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا کہ محرم خاتون شلوار پہن سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

(۱۵۹٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمَةُ الْخُفَّيْنِ وَالسَّرَاوِيلَ.

(۱۵۹۶۵) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ محرم خاتون شلوار اور موزے پہن لے۔

(۱۵۹٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَام ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ السَّرَاوِيلَ.

(۱۵۹۶۶) حضرت ابن عباس ارشاد فرماتے ہیں کہ محرمہ خاتون شلوار پہنے گی۔

(۱۵۹٦٧) حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ الْخُفَّيْنِ والسَّرَاوِيلَ وَالْقُفَّازَيْنِ ، وَتُخَمِّرُ وَجْهَهَا كُلَّهُ.

(۱۵۹۶۷) حضرت قاسم فرماتے ہیں محرمہ خاتون موزے، شلوار اور دستانے پہنے گی اور اپنے سارے چہرے کو چھپائے گی۔

(۱۵۹٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ السَّرَاوِيلَ.

(۱۵۹۶۸) حضرت حسن اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ محرمہ خاتون شلوار پہنے گی۔

(۱۵۹٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يُرَخِّصُ فِي الْخُفَّيْنِ وَالسَّرَاوِيلِ لِلْمُحْرِمَةِ ، قَالَ : وَكَانَتْ صَفِيَّةُ تَلْبَسُ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ خُفَّيْنِ إِلَى رُكْبَتَيْهَا.

(۱۵۹۶۹) حضرت ابن عمر محرمہ خاتون کو رخصت دیتے تھے کہ وہ شلوار اور موزے پہن لے، اور فرماتے کہ حضرت صفیہ حالت احرام میں ٹخنوں تک موزے پہنا کرتیں تھیں۔

(۱۵۹۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمَةُ الْخُفَّيْنِ الْمُسُوقَيْنِ.

(۱۵۹۷۰) حضرت حسن اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ محرمہ خاتون لمبے موزے پہن لے۔

(٤٨٧) من كان إذا قضى طوافه فأراد الخروج

طواف مکمل کرنے کے بعد جب واپس جانے کا ارادہ کرے

(۱۵۹۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، قَالَ : حدَّثَنَا حُمَيْدٌ الأَعْرَجُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ

عَمْرٍو ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانُوا إِذَا قَضَوْا طَوَافَهُمْ فَأَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا اسْتَعَاذُوا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ ، أَوْ بَيْنَ الْحَجَرِ وَالْبَابِ.

(۱۵۹۷۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم طواف مکمل کرنے کے بعد جب واپس نکلنے کا ارادہ فرماتے تو رکن یمانی اور خانہ کعبہ کے درمیان یا حجر اسود اور کعبہ کے دروازے کے درمیان کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب فرماتے۔

(۴۸۸) من قَالَ كُلُّ شَيْءٍ دُونَ الْحَمَامَةِ فَفِيهِ ثَمَنُهُ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ کبوتری سے چھوٹی کوئی چیز اگر محرم شکار کر لے تو اس کی قیمت ادا کرنا ہوگی

(۱۵۹۷۲) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ ، قَالَ : كُلُّ صَيْدٍ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ دُونَ الْحَمَامَةِ فَفِيهِ ثَمَنُهُ.

(۱۵۹۷۲) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ شکار جو کبوتری سے چھوٹا ہو محرم کرے تو اس کی قیمت دینا ہوگی۔

(۴۸۹) في المحرم يَرْتَدِي بِالْقَمِيصِ

محرم کا قمیص اوڑھنا

(۱۵۹۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا أَنْ يَرْتَدِيَ الْمُحْرِمُ بِالْقَمِيصِ.

(۱۵۹۷۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ محرم قمیص اوڑھ لے۔

(۱۵۹۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذَلِكَ.

(۱۵۹۷۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۴۹۰) من رخص فِي صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

جو حضرات ایام تشریق کے روزے رکھنے کی اجازت دیتے ہیں

(۱۵۹۷۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مجلز ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَرْمِي الْجِمَارَ وَهُوَ صَائِمٌ.

(۱۵۹۷۵) حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو رمی کرتے ہوئے دیکھا اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ روزے سے تھے۔

(۱۵۹۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا كَانَتْ تَصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ.

(۱۵۹۷۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایام تشریق میں روزہ رکھا کرتی تھیں۔

(۱۵۹۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ.

(۱۵۹۷۷) حضرت الاسود ولیٹھیڈ ایام تشریق میں روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۱۵۹۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، عَنْ صِيَامِ الْيَوْمِ بَعْدَ النَّحْرِ ، فَقَالَ : صُمْ إِنْ شِئْتَ.

(۱۵۹۷۸) حضرت قیس بن عبایہ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ قربانی والے دن کے بعد روزہ رکھنا کیسا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو رکھ لو۔

(۱۵۹۷۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ.

(۱۵۹۷۹) حضرت الاسود ولیٹھیڈ ایام تشریق میں روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۱۵۹۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، قَالَ : مَا مِنْ يَوْمٍ أَصُومُهُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ صَوْمِ يَوْمِ الرُّؤُوسِ.

(۱۵۹۸۰) حضرت سعید بن ابوالحسن ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ ایام تشریق کے پہلے دن مجھے روزہ رکھنا جتنا پسند ہے اتنا کسی اور دن روزہ رکھنا پسند نہیں ہے۔

(۴۹۱) فی المحرم يَرْمِي الْغُرَابَ

محرم کا کوے کو مارنا

(۱۵۹۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ ؟ فَقَالَ : حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْغُرَابِ.

(۱۵۹۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ محرم کس چیز کو مار سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک نے بیان کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کے مارنے کا حکم فرمایا ہے۔

(۱۵۹۸۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْغُرَابَ.

(۱۵۹۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محرم کوے کو مار سکتا ہے۔

(۱۵۹۸۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَرْمِي غُرَابًا ، عَنْ ظَهْرِ

بَعِيرِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۵۹۸۳) حضرت ابن ابو عمارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو حالت احرام میں دیکھا آپ اونٹ کی پشت پر سوار ہو کر کوے کو مار رہے تھے۔

(۱۵۹۸٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بن عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْد بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : أَمَرَنَا عُمَرُ بِقَتْلِ الْغُرَابِ وَالزُّنْبُورِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ.

(۱۵۹۸۴) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں کوے اور بھڑ کو مارنے کا حکم دیا حالانکہ ہم حالت احرام میں تھے۔

(۱۵۹۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ آدَمَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :ارْجُمِ الْغُرَابَ وَأَنْتَ مُحْرِمٌ.

(۱۵۹۸۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوے کو مار سکتے ہو اس حال میں کہ تم حالت احرام میں ہو۔

(۱۵۹۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ:سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَمَّا يَقْتُلُونَ فِي الْحَرَمِ، فَقَالَ:الْحَيَّةُ وَيُرْمَى الْغُرَابُ.

(۱۵۹۸۶) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ محرم کن چیزوں کو مار سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا سانپ اور کوے کو مار سکتا ہے۔

(۱۵۹۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :يَرْمِي الْمُحْرِمُ الْغُرَابَ.

(۱۵۹۸۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم کوے کو مار سکتا ہے۔

(۱۵۹۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يُقْتَلُ الْغُرَابُ.

(۱۵۹۸۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوے کو مارا جائے گا۔

(۱۵۹۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِيَقْتُلَ الْمُحْرِمُ الْغُرَابَ.

(۱۵۹۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چاہئے کہ محرم کوے کو مارے۔

(٤٩٢) فِي الرجل إِذَا رَأَى الْبَيْتَ أَيَرْفَعُ يَدَيْهِ أَمْ لاَ ؟

بیت اللہ کو دیکھتے وقت رفع یدین کیا جائے گا یا نہیں؟

(۱۵۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ ، عَنْ مُهَاجِرٍ الْمَكِّيِّ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَيَرْفَعُ أَحَدُنَا يَدَيْهِ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ ؟ فَقَالَ :ذَاكَ صَنِيعُ يَهُودَ ، قَدْ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلم نَفْعَلْ ذَلِكَ. (ابو داؤد ۱۸۶۵۔ دارمی ۱۹۲۰)

(۱۵۹۹۰) حضرت مہاجر المکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ہم میں سے کوئی شخص بیت اللہ کو دیکھے تو کیا وہ ہاتھوں کو بلند کرے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے، ہم لوگوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہم نے ایسا نہیں کیا تھا۔

(۱۵۹۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي قَزَعَةَ الْبَاهِلِيِّ ، عَنْ مُهَاجِرٍ الْمَكِّيِّ ، قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَيَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ إذَا رَأَى الْبَيْتَ ؟ فَقَالَ :قَدْ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نَفْعَلُهُ.

(۱۵۹۹۱) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا آدمی بیت اللہ کو دیکھنے کے وقت ہاتھوں کو بلند کرے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم لوگوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا، ہم لوگوں نے ایسا کیا تھا۔

(۱۵۹۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :تُرْفَعُ الأَيْدِي فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ ، إذَا رَأَى الْبَيْتَ ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَفِي جَمْعٍ ، وَالْعَرَفَاتِ ، وَعِنْدَ الْجِمَارِ.

(۱۵۹۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں گے، تکبیر تحریمہ کہتے وقت، جب بیت اللہ پر نظر پڑے، صفا پر، مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں اور رمی کرتے وقت۔

(۱۵۹۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ :مَا أَمْعَرَ حَاجٌّ قَطُّ يَعْنِي مَا افْتَقَرَ.

(۱۵۹۹۳) حضرت ابن المنکدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حاجی کبھی بھی مفلس نہیں ہوتا۔

(۱۵۹۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَقُولُونَ :تُرْفَعُ الأَيْدِي فِي ثَمَانِيَةِ مَوَاطِنَ عِنْدَ الْبَيْتِ ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَبِعَرَفَةَ ، وَبِالْمُزْدَلِفَةِ ، وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ.

(۱۵۹۹۴) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ ہاتھوں کو آٹھ مقامات پر اٹھایا جائے گا، بیت اللہ پر نظر پڑے، صفا و مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں اور دو جمرات کی رمی کرتے وقت۔

(۱۵۹۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَخَيْثَمَةَ ، قَالاَ :تُرْفَعُ فِي الصَّلاَةِ ، وَعِنْدَ الْبَيْتِ ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِالْمُزْدَلِفَةِ.

(۱۵۹۹۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہاتھوں کو نماز میں، بیت اللہ پر نظر پڑے تب، صفا و مروہ اور مزدلفہ میں بلند کیا جائے گا۔

(۱۵۹۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ تُرْفَعُ الأَيْدِي إِلاَّ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ :إذَا قُمْتَ إلَى الصَّلاَةِ ، وَإِذَا جِئْتَ مِنْ بَلَدٍ ، وَإِذَا رَأَيْتَ الْبَيْتَ ، وَإِذَا قُمْتَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَبِعَرَفَاتٍ ، وَبِجَمْعٍ ، وَعِنْدَ الْجِمَارِ.

(۱۵۹۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ آٹھ جگہوں کے علاوہ ہاتھوں کو بلند نہیں کیا جائے گا، تکبیر تحریمہ میں،

جب کسی شہر میں جاؤ تب، جب بیت اللہ پر نظر پڑے، جب صفا و مروہ پر کھڑے ہو، عرفات میں، مزدلفہ میں اور جمرات کی رمی کرتے وقت۔

(۴۹۳) الرجل إذا دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مَا يَقُولُ

جب کوئی شخص مسجد حرام میں داخل ہو تو کیا کہے؟

(۱۵۹۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا تَدْخُلُ مَكَّةَ ، فَإِذَا انْتَهَيْت إلَى الْحَجَرِ فَاحْمَدِ اللَّهَ عَلَى حُسْنِ تَيْسِيرِهِ وَبَلاَغِهِ.

(۱۵۹۹۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جب مکہ مکرمہ داخل ہو جاؤ تو حجر اسود کے قریب جاؤ اور اچھے انداز میں فصاحت و بلاغت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو۔

(۱۵۹۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْن سَعِيدٍ - يعني :مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ - ، عَنْ أَبِيه سَعِيدٍ أَنَّهُ كَانَ إذَا رَأَى الْبَيْتَ ، قَالَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلاَمُ وَمِنْك السَّلاَمُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلاَمِ.

(۱۵۹۹۸) حضرت سعید رحمہ اللہ جب بیت اللہ کو دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے کہ یا اللہ تو سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے پس ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

(۱۵۹۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الْبَيْتَ ، قَالَ :اللَّهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَمَهَابَةً ، وَزِدْ مَنْ حَجَّهُ ، أَوِ اعْتَمَرَهُ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْبِيرًا وَبِرًّا. (طبرانی ۳۰۵۳)

(۱۵۹۹۹) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مبارک جب بیت اللہ پر پڑتی تو یہ دعا فرماتے: اے اللہ اس گھر کی عظمت و ہیبت اور بزرگی میں اضافہ فرما اور جو شخص اس کا حج کرے یا عمرہ کرے اس کی بھی بزرگی، عظمت اور نیکی میں اضافہ فرما۔

(۱۶۰۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُمَرَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ ، قَالَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلاَمُ ، وَمِنْك السَّلاَمُ ، فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلاَمِ.

(۱۶۰۰۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بیت اللہ میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: یا اللہ تو سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے پس ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

(۱۶۰۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَانَ إذَا دَخَلَ مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ وَنَظَرَ إلَى الْبَيْتِ ، قَالَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلاَمُ وَمِنْك السَّلاَمُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلاَمِ.

(۱۶۰۰۱) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ جب مسجد حرام میں داخل ہوتے اور ان کی نظر بیت اللہ پر پڑتی تو یہ دعا فرماتے: یا اللہ تو سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے پس ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

(٤٩٤) من كان يُحِبُّ الْمَشْيَ وَيَحُجُّ مَاشِيًا

جو حضرات پیدل چل کر حج کرنے کو پسند فرماتے ہیں

(١٦٠٠٢) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ :إِنَّهَا لَحَوْجَاءُ فِي نَفْسِي أَنْ أَمُوتَ قَبْلَ أَنْ أَحُجَّ مَاشِيًا.

(۱۶۰۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ مجھ میں ایک کمزوری اور کمی ہوگی اگر میں پیدل حج کرنے سے قبل مرجاؤں۔

(١٦٠٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ حَجَّا وَهُمَا مَاشِيَانِ.

(۱۶۰۰۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پیدل چل کر حج فرمایا۔

(١٦٠٠٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :حَجَّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ مَاشِيًا وَنَجَائِبُهُ تُقَادُ إِلَى جَنْبِهِ ، قَالَ حَفْصٌ :أَحْسَبُهُ ، قَالَ :عَشْرًا.

(۱۶۰۰۴) حضرت جعفر رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے چل کر حج کیا اور اونٹ ان کے پہلو میں چل رہا تھا، حضرت حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ دس مرتبہ فرمایا۔

(١٦٠٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقْضِي مَنَاسِكَهُ عَلَى رِجْلَيْهِ وَيُعَرِّفُ عَلَى رِجْلَيْهِ.

(۱۶۰۰۵) حضرت عثمان بن حکیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ کو دیکھا آپ نے تمام مناسک حج پیدل چل کر کیے اور عرفات میں قیام بھی پیدل چل کر فرمایا۔

(١٦٠٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :حَجَجْت مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مَاشِيًا.

(۱۶۰۰۶) حضرت اسماعیل بن عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے ساتھ پیدل چل کر حج کیا۔

(١٦٠٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ نَافِعًا حَجَّ ابْنُ عُمَرَ مَاشِيًا ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۶۰۰۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع رحمہ اللہ سے دریافت کیا، کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پیدل حج کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں۔

(۴۹۵) فی المحرم یُصِیبُ الصَّیْدَ فَیُحْکَمُ عَلَیْہِ

محرم پہلی بار شکار کرے تو اس پر فیصلہ (حکم) لگایا جائے گا

(۱۶۰۰۸) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : کُلُّ مَا أَصَابَ الْمُحْرِمُ الصَّیْدَ نَاسِیًا حُکِمَ عَلَیْهِ.

(۱۶۰۰۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم جب بھی بھول کر شکار کرے اس پر حکم لگایا جائے گا۔

(۱۶۰۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : کُلَّمَا أَصَابَ الْمُحْرِمُ الصَّیْدَ حُکِمَ عَلَیْهِ.

(۱۶۰۰۹) حضرت حسن رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۶۰۱۰) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ شُرَیْحٍ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنِّی أَصَبْتُ صَیْدًا وَأَنَا مُحْرِمٌ ، فَقَالَ لَهُ شُرَیْحٌ : هَلْ کُنْتَ أَصَبْتَ قَبْلَهُ ؟ قَالَ : لاَ قَالَ : لَوْ کُنْتَ فَعَلْتَ وَکَلْتُكَ إِلَى اللهِ تَعَالَى حَتَّى یَنْتَقِمَ مِنْكَ ﴿وَاللَّهُ عَزِیزٌ ذُو انْتِقَامٍ﴾ قَالَ دَاوُد : فَذَکَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، فَقَالَ : أَفَیَخْلَعُ یَحْکُمُ عَلَیْهِ ؟.

(۱۶۰۱۰) حضرت شریح رحمہ اللہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں نے حالت احرام میں شکار کرلیا ہے؟ حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا کیا تو نے اس سے پہلے بھی شکار کیا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر تو نے پہلے بھی ایسا کیا ہوتا تو میں تجھے اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے انتقام لیتا، ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ﴾، حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے اس کا ذکر کیا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کیا اس کو چھوڑ دیں گے! اس پر حکم لگایا جائے گا۔

(۱۶۰۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِکْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا أَصَابَ مَرَّةً حُکِمَ عَلَیْهِ ، ثُمَّ إِنْ عَادَ لَمْ یُحْکَمْ عَلَیْهِ ، ثُمَّ قَرَأَ : (وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ).

(۱۶۰۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ محرم اگر ایک بار شکار کرلے تو اس پر حکم لگایا جائے گا اور اگر وہ دوبارہ ایسا کرے تو اس پر حکم نہیں لگایا جائے گا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کی آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَ مَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ﴾.

(۴۹۶) فی الرجل یُهِلُّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِأَیِّهِمَا یَبْدَأُ ؟

جو شخص حج وعمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھے تو وہ کس سے ابتدا کرے؟

(۱۶۰۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ یَحْیَى بْنِ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُلَبِّی ، یَقُولُ : لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ.

(۱۶۰۱۲) حضرت یحییٰ بن ابو اسحاق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ انہوں نے سنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تلبیہ پڑھ رہے تھے کہ لبیك بعمرۃ و حج (عمرہ کو پہلے ذکر فرمایا)۔

(١٦٠١٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ بكير بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ سُلَيْمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا لَبَّى بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَبَدأَ بِالْعُمْرَةِ ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانَ : إِنَّك مِمَّنْ يُنْظَرُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ عَلِي : وَأَنتَ مِمَّن يُنْظر إِلِيهِ.

(۱۶۰۱۳) حضرت حریث بن سلیم فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حج و عمرہ کے لیے ایک ساتھ تلبیہ پڑھا اور عمرہ سے ابتدا فرمائی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف دیکھا جاتا ہے (جن کے عمل کو حجت سمجھا جاتا ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے ہیں جن کی طرف دیکھا جاتا ہے۔

(١٦٠١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ.

(۱۶۰۱۴) حضرت یحییٰ بن ابو اسحاق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ انہوں نے سنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تلبیہ پڑھ رہے تھے کہ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ (عمرہ کو پہلے ذکر فرمایا)۔

(١٦٠١٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ وَمُجَاهِدًا ، عَنِ الرَّجُلِ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَقَالَ : مُجَاهِدٌ : يَبْدَأُ بِالْعُمْرَةِ ، وَقَالَ : إِبْرَاهِيمُ : تُجْزِئُهُ النِّيَّةُ.

(۱۶۰۱۵) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ آدمی اگر حج وعمرہ کے لیے ایک ساتھ تلبیہ پڑھے؟ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ عمرہ سے ابتدا کرے، اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا اس کی نیت اس کے لیے کافی ہو جائے گی۔

(٤٩٧) في المحرم يَسْتَعِطُ

محرم کا ناک میں دوائی ڈالنا

(١٦٠١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا اسْتَعَطَ الرَّجُلُ بِالْبَنَفْسَجِ فَعَلَيْهِ الْفِدْيَةُ.

(۱۶۰۱۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم اگر ناک میں دوائی ڈالے گا تو اس پر فدیہ لازم ہے۔

(٤٩٨) في المحرم إِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارَهُ

محرم اگر ازار نہ پائے

(١٦٠١٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ، فَقَالَ : إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ ، وَإِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ.

(مسلم ۸۳۵۔ بخاری ۱۷۴۰)

(۱۶۰۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم اگر ازار نہ پائے تو شلوار پہن لے، اور اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے۔

(١٦٠١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ، أَوْ نَحْوِهِ. (مسلم ۸۳۵۔ احمد ۱/ ۲۲۱)

(۱۶۰۱۸) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

(١٦٠١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ. (مسلم ۸۲۵۔ ترمذی ۸۳۴)

(۱۶۰۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

(١٦٠٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ ، أَوْ مَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ ؟ فَقَالَ :لاَ يَلْبَسُ الْخُفَّيْنِ ، وَلاَ السَّرَاوِيلَ ، إِلاَّ أَنْ لاَ يَجِدَ نَعْلَيْنِ ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

(۱۶۰۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ محرم کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ یا کون سے کپڑے نہیں پہنے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موزے نہیں پہنے گا اور نہ ہی شلوار، ہاں اگر جوتے نہ پائے، پس جو جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے اور ان کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے۔

(١٦٠٢١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ.

(مسلم ۸۳۶۔ احمد ۳/ ۳۲۳)

(۱۶۰۲۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو محرم جوتے نہ پائے وہ موزے پہن لے، اور جو ازار نہ پائے، وہ شلوار پہن لے۔

(١٦٠٢٢) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عُمَرَ ، قُلْتُ :مَا تَقُولُ فِي الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ ، فَقَالَ :هُمَا نَعْلاَ مَنْ لاَ نَعْلَ لَهُ.

(۱۶۰۲۲) حضرت عمیر بن الاسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ محرم موزے استعمال کرے اس کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کے پاس جوتے نہ ہوں موزے اس کے لیے جوتے کی جگہ ہیں۔

(١٦٠٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ ، وَإِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيلَ.

(۱۶۰۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ محرم کے پاس اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے اور اگر ازار نہ ہو تو شلوار پہن لے۔

(١٦٠٢٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ.

(۱۶۰۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محرم کے پاس اگر ازار نہ ہو تو وہ شلوار پہن لے، اور اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لے۔

(١٦٠٢٥) حَدَّثَنَا حدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيد ، عَنْ بَكر قَالَ : إِذَا لَمْ يَجِدَ الْمُحْرِمُ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ.

(۱۶۰۲۵) حضرت بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم کے پاس اگر ازار نہ ہو تو وہ شلوار پہن لے۔

(١٦٠٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ سَرَاوِيلَ إِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا ، وَلَا بَأْسَ أَنْ يَلْبَسَ خُفَّيْنِ إِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ.

(۱۶۰۲۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں اگر محرم کے پاس ازار نہ ہو تو وہ شلوار پہن لے اور اگر جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے۔

(٤٩٩) في فسخ الْحَجِّ أَفَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حج کو فسخ کرنا، کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے؟

(١٦٠٢٧) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ ، لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ ، وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَلِعَامِنَا هَذَا ، أَوْ لأَبَدٍ ؟ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الأُخْرَى ، وَقَالَ : دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ لَا بَلْ لأَبَدِ أَبَدٍ.

(۱۶۰۲۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں کسی کام کے لیے چلتا ہوں تو پھر اس سے منہ نہیں پھیرتا، میں نے ھدی کو نہیں ہانکا تھا میں نے اس کو عمرہ بنا دیا ہے، پس تم میں سے جن کے پاس ھدی نہ ہو وہ حلال ہو جائیں اور اس کو عمرہ بنالیں، حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ صرف اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک انگلیاں ایک دوسری میں داخل فرمائی اور فرمایا، عمرہ کو حج میں داخل کر دیا گیا ہے۔ نہیں، بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔

(١٦٠٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ حُجَّاجًا فَأَمَرَهُمْ فَجَعَلُوهَا عُمْرَةً ثُمَّ قَالَ :لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا فَعَلْتُ ذلك وَلَكِنْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعَهُ. (ابوداؤد ۱۷۸۹۔ ترمذی ۹۳۲)

(۱۶۰۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لیے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کو عمرہ بنا دو، پھر فرمایا: میں جب کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو پھر اس سے پھرتا نہیں ہوں، لیکن عمرہ کو حج میں داخل کر دیا گیا ہے قیامت تک کے لیے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل فرمائیں۔

(۱۶۰۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٌ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إِنَّمَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَهْلَلْنَا مَعَهُ ، فَلَمَّا قَدِمناَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَه هَدْىٌ فَلْيُحِلَّ وَكَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْىٌ فَلَمْ يَحِلَّ. (بخاری ۴۳۵۴۔ مسلم ۱۸۵)

(۱۶۰۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بیشک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے لیے احرام باندھا اور ہم لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھا، جب ہم لوگ آگے بڑھے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جن کے پاس ھدی کا جانور نہ ہو وہ حلال ہو جائے، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ھدی کا جانور تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حلال نہ ہوئے۔

(۱۶۰۳۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَأَيَّامِ الْحَجِّ ، حَتَّى قَدِمْنَا سَرِف ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَصْحَابِهِ :مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنكُمْ سَاقَ هَدْيًا فَأَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ مِنْ حَجِّهِ بِعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ.

(۱۶۰۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینے میں، حج کے دنوں میں حج کا احرام باندھ کر نکلے، جب ہم لوگ مقام سرف میں پہنچے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جن کے پاس ھدی کا جانور نہیں ہے تو ان کے لیے یہ زیادہ پسندیدہ ہے کہ وہ حج سے عمرہ کے لیے حلال ہو جائیں، پس ان کو چاہیے کہ وہ ایسا کریں۔

(۱۶۰۳۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْىٌ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ ، فَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (مسلم ۲۰۳۔ ابوداؤد ۱۷۸۷)

(۱۶۰۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عمرہ ہے ہم نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے، پس جن کے پاس ھدی کا جانور نہ ہو وہ حلال ہو جائیں (عمرہ کی طرف) بیشک قیامت تک عمرہ کو حج میں داخل کر دیا گیا ہے۔

(۱۶۰۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ لأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً.

(۱۶۰۳۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حج تمتع کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے خاص تھا۔

(١٦.٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْمُرَقِّعِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ لَيْسَ لأَحَدٍ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَجْعَلُهَا عُمْرَةً إلا لِلرَّكْبِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۶۰۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے لیے یہ نہیں ہے کہ وہ حج کے لیے احرام باندھنے کے بعد اس کو عمرہ میں تبدیل کردے، سوائے ان لوگوں کے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

(١٦.٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ : أَفْرِدُوا الْحَجَّ وَدَعُوا قَوْلَ أَعْمَاكُمْ هَذَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : إِنَّ الَّذِي عَمَى اللَّهُ قَلْبَهُ وَعَيْنَيْهِ لأَنْتَ ، أَلا تَسْأَلُ أُمَّكَ فَسَأَلَهَا ، فَقَالَتْ : قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّاجًا فَأَمَرَنَا فَأَحْلَلْنَا الْحَلاَلَ كُلَّهُ حَتَّى تَسَطَّعَتِ الْمَجَامِرُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ. (احمد ٦/ ٣٤٤۔ طبرانی ٢٤٤)

(۱۶۰۳۴) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: صرف حج کیا کرو، اور اپنے عمال کے قول کو چھوڑ دو، یہ بات جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے وہ شخص جس کے دل اور آنکھوں کو اللہ تعالیٰ نے اندھا کر دیا ہے، کیا تو نے اپنی والدہ سے دریافت نہیں کیا؟ پس انہوں نے والدہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے لیے نکلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا، پس ہم سب لوگ حلال ہو گئے، یہاں تک کہ مردوں اور عورتوں کے درمیان آگ کا دھواں بلند ہو گیا۔

(٥٠٠) في صيد حَمَامِ الْحَرَامِ

حرم کے کبوتروں کو شکار کرنا

(١٦.٣٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ فِي حَمَامِ الْحَرَامِ : إذَا خَرَجْنَ مِنَ الْحَرَمِ فَصِدْهُنَّ إِنْ شِئْتَ.

(۱۶۰۳۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حرم کے کبوتر جب حرم سے نکل جائیں تو پھر اگر چاہو تو شکار کر سکتے ہو۔

(١٦.٣٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِصَيْدِ حَمَامِ الْحَرَمِ إذَا خَرَجْنَ مِنَ الْحَرَمِ.

(۱۶۰۳۶) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حرم کے کبوتر جب حرم سے باہر نکل جائیں تو ان کو شکار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٥٠١) في الرجل يَطُوفُ ثَمَانِيَةَ أَشْوَاطٍ

کوئی شخص طواف میں آٹھ چکر لگا لے

(١٦.٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، قَالاَ فِي الرَّجُلِ طَافَ ، ثَمَانِيَةَ أَشْوَاطٍ ، قَالَ : إِنْ

ذَكَرَهَا قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ طَافَ سِتَّةَ أَطْوَافٍ ، وَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ، وَإِنْ ذَكَرَ بَعْدَ مَا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، طَافَ سِتَّةَ أَطْوَافٍ ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَعْتَدَّ بِذَلِكَ.

(۱۶۰۳۷) حضرت عطاء رطیٹیلہ اور حضرت طاؤس رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص طواف میں آٹھ چکر لگا لے اور اس کو دو رکعتیں ادا کرنے سے قبل ہی یاد آ جائے تو وہ ایک طواف اور کرے جس میں چھ چکر لگائے اور اس کے بعد پھر چار رکعتیں ادا کرے اور اگر اس کو دو رکعتیں ادا کرنے کے بعد یاد آئے تو پھر طواف کے چھ چکر اور لگائے اور دو رکعتیں اور ادا کرے اور اگر چاہے تو ان کو شمار نہ کرے۔

(١٦٠٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ، ثَمَانِيَةَ أَشْوَاطٍ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

(۱۶۰۳۸) حضرت حسن رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ اگر طواف کے آٹھ چکر لگا لیے جائیں تو (بھی) دو رکعتیں ادا کی جائیں گی۔

(٥٠٢) فِي التَّمْرِ يَكُونُ فِيهِ الذُّبَابُ

کھجور میں اگر مکھی ہو

(١٦٠٣٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيِّ ، قَالَ :سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، عَنِ التَّمْرِ لِلْمُحْرِمِ ، فَقَالَ :وَمَا بَأْسُهُ ؟ قَالَ فِيهِ الدواب ، قَالَ :فَكُلِ التَّمْرَ ، وَلاَ تَأْكُلِ الدَّوَابَّ.

(۱۶۰۳۹) حضرت سعید بن جبیر رطیٹیلہ سے دریافت کیا گیا محرم کے لیے کھجور کھانا کیسا ہے؟ آپ رطیٹیلہ نے دریافت فرمایا اس میں کون سی حرج والی بات ہے؟ فرمایا اس میں مکھی ہے، آپ رطیٹیلہ نے فرمایا کھجور کو کھالو اور مکھی کو مت کھاؤ۔

(٥٠٣) فِي المحرم يَتَوَشَّحُ

محرم کا کپڑے کو بائیں مونڈھے پر ڈال کر اس کا سرا دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر دونوں سروں کو سینہ پر لا کر باندھنا

(١٦٠٤٠) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ فِي الْمُحْرِمِ يَتَوَشَّحُ ، كَرِهَهُ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يَرَ الآخَرُ بِهِ بَأْسًا.

(۱۶۰۴۰) حضرت حکم رطیٹیلہ اور حضرت حماد رطیٹیلہ سے توشح کے متعلق روایت ہے کہ ان میں سے ایک اس کو ناپسند کرتے تھے اور دوسرے اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٥٠٤) فی رجل طافَ سِتًّا

محرم اگر طواف کے چھ چکر لگالے

(١٦٠٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ سِتًّا وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ؟ قَالَ : يَطُوفُ طَوَافًا آخَرَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(۱۶۰۴۱) حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص طواف کے چھ چکر لگالے اور دو رکعتیں ادا کرلے؟ آپ ؒ نے فرمایا وہ ایک طواف اور کرے اور دو رکعتیں اور ادا کرے۔

(١٦٠٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ ، عَنْ رَجُلٍ طَافَ سِتًّا ؟ قَالَ : يَطُوفُ طَوَافًا آخَرَ.

(۱۶۰۴۲) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص طواف میں چھ چکر لگائے؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ وہ ایک طواف اور کرے۔

(٥٠٥) ما يقول الرَّجُلُ إذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ

حجر اسود کا استیلام کرے تو کیا کہے

(١٦٠٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا اسْتَلَمْتَ الْحَجَرَ فَقُلْ : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۱۶۰۴۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب حجر اسود کا استیلام کرو تو لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہو۔

(١٦٠٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إذَا اسْتَلَمَ : آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ.

(۱۶۰۴۴) حضرت عمر ؓ جب حجر اسود کا استیلام فرماتے تو یوں فرماتے: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ.

(١٦٠٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ تَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ.

(۱۶۰۴۵) حضرت علی ؓ جب حجر اسود کا استیلام فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! میں تیری کتاب اور تیرے نبی کی سنت کی تصدیق و پیروی کرتا ہوں۔

(١٦٠٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ حَدِيثِ

وَكِيعٍ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ.

(۱۶۰۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱٦٠٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ شِنْظِيرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا اسْتَلَمْتَ الْحَجَرَ فَقَبِّلْ يَدَيْكَ ، وَلاَ تُصَوِّتْ بِالْقُبْلَةِ.

(۱۶۰۴۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حجر اسود کا استیلام کرو تو ہاتھوں کو بوسہ دو اور بوسہ کے ساتھ آواز نہ نکالو۔

(٥٠٦) في الحج عَلَى الرَّحْلِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَحْمِلِ

حج کے سفر میں اونٹ پر کجاوا رکھنا پالکی سے افضل ہے

(١٦٠٤٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ لاَ يَكُونَ تَحْتَ الْجَوَالِيقِينِ شَيْءٌ.

(۱۶۰۴۸) حضرت الاسود رحمہ اللہ پسند فرماتے تھے کہ کجاوے کے نیچے کوئی اور چیز نہ ہو۔

(١٦٠٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خَالِدٍ الأَعْوَرِ ، قَالَ : خَالَفَنِي ذَرٌّ الْهَمْدَانِيُّ فِي الْحَجِّ عَلَى الْمَحْمِلِ وَالْقَتَبِ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ ؟ قَالَ ذَرٌّ : الْمَحْمِلُ ، قَالَ : فَسَأَلْت إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ : الْقَتَبُ.

(۱۶۰۴۹) حضرت خالد الاعور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذر ہمدانی نے مجھ سے اس مسئلہ میں اختلاف کیا کہ آیا کجاوے پر حج کرنا افضل ہے یا کہ پالکی پر۔ ذر ہمدانی کا دعویٰ تھا کہ کجاوے پر افضل ہے۔ حضرت ذر رحمہ اللہ نے فرمایا کجاوہ، پھر میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا پالکی۔

(١٦٠٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ رَأَى رُفْقَةً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ، رِحَالُهُمَ الأَدَم ، فَقَالَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ رُفْقَةٍ بِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَؤُلاَءِ.

(۱۶۰۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یمن والوں کی ایک جماعت دیکھی جن کے کجاوے چمڑے کے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے مشابہہ جماعت دیکھنا چاہتا ہو وہ ان لوگوں کو دیکھ لے۔

(١٦٠٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَحُجُّ عَلَى رَحْلٍ.

(۱۶۰۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کجاوے پر بیٹھ کر حج فرمایا۔

(١٦٠٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : حَجُّ الأَبْرَارِ عَلَى الرِّحَالِ.

(۱۶۰۵۲) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں نیک لوگوں کا حج کجاوے پر ہوتا ہے۔

(۱۶۰۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : حَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَحْلٍ وَقَطِيفَةٍ تَسْوى ، أَوْ قَالَ : لاَ تَسْوى إِلاَّ أَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ حَجَّةٌ لاَ رِيَاءَ فِيهَا ، وَلاَ سُمْعَةَ. (ترمذی ۳۳۴۔ ابن ماجہ ۲۸۹۰)

(۱۶۰۵۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کجاوے اور سوتی کپڑے پر حج فرمایا جس کی قیمت چار درھم سے زائد نہ تھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میں ایسا کرنا چاہتا ہوں جس میں ریاء اور شہرت ودکھلاوا نہ ہو۔

(۱۶۰۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ فَاهْتَزَّ ، وَقَالَ : مَرَّةً : فَاجْتَنَحَ ، فَقَالَ : لَبَّيْكَ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الآخِرَةِ.

(۱۶۰۵۴) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کجاوے پر حج فرمایا پس آپ ہل رہے تھے یا فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (ہاتھ پسلی پر رکھے ہوئے تھے) جھکے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میں حاضر ہوں، بیشک عیش وراحت آخرت کی راحت ہے۔

(۱۶۰۵۵) حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ الْحَجُّ عَلَى الْمَحْمِلِ فَيَقُولُ : إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَحُجُّونَ عَلَى الأَقْتَابِ وَالرِّحَالِ.

(۱۶۰۵۵) حضرت محمد رحمہ اللہ کجاوے پر بیٹھ کر حج کرنے کو ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بیشک لوگ پالکیوں اور زین پر بیٹھ کر حج کیا کرتے تھے۔

(۵۰۷) فِي الرَّجُلِ يُوَدِّعُ يَعْمَلُ شَيْئًا بَعْدَ الْوَدَاعِ

حاجی طواف وداع کرلے تو کیا اس کے بعد کوئی دوسرا عمل کرسکتا ہے؟

(۱۶۰۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا وَدَّعَ فَلاَ يَعْمَلُ عَمَلاً حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى الأَبْطَحِ ، فَإِذَا خَرَجَ إِلَى الأَبْطَحِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُقِيمَ.

(۱۶۰۵۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب طواف وداع کرلو تو جب تک مقام ابطح سے نکل نہ جاؤ کوئی اور عمل نہ کرو، جب مقام ابطح سے نکل جاؤ تو پھر کوئی حرج نہیں کہ وہاں ٹھہر جاؤ۔

(۱۶۰۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُغِيثٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَدَّعَ ، فَأَتَى رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَعَادَهُ ، فَأَعَادَ الْوَدَاعَ.

(۱۶۰۵۷) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے طواف وداع کیا، پھر ایک قریشی شخص آپ کے پاس آیا اور آپ نے اس کی

عیادت کی۔ آپ رحمہ اللہ نے دوبارہ طواف وداع کیا۔

(١٦٠٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ يُسَمِّيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أَنَّهُ وَدَّعَ ، فَكَتَبَ كِتَابًا فَأَعَادَ الْوَدَاعَ.

(۱۶۰۵۸) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے طواف کرنے کے بعد کوئی مکتوب لکھا پھر دوبارہ طواف وداع فرمایا۔

(١٦٠٥٩) حَدَّثَنَا حَكَّامٌ الرَّازِيّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلاً سَأَلَ حُمَيْدًا مَا كَانَ قَوْلُ الْحَسَنِ ، أَوْ رَأْيُ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ إِذَا وَدَّعَ ؟ قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا إِذَا عَرَضَ لَهُ الشَّيءُ أَنْ يَشْتَرِيَهُ.

(۱۶۰۵۹) حضرت حمید رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت حسن رحمہ اللہ کی کیا رائے تھی اس کے بارے میں کہ آدمی طواف وداع کر لے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ جب اس کے سامنے کوئی چیز پیش کی جائے اور وہ اس کو خرید لے۔

(٥٠٨) ما يُقَالُ لِلرَّجُلِ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْعُمْرَةِ

جب کوئی عمرہ کر کے آئے تو اس کو کیا کہا جائے

(١٦٠٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، أَنَّ أَبَا قِلاَبَةَ ، لَقِيَ رَجُلاً قَدِمَ مِنَ الْعُمْرَةِ ، فَقَالَ : بَرَّ الْعَمَلُ ، بَرَّ الْعَمَلُ.

(۱۶۰۶۰) حضرت ابو قلابہ ایک شخص کو ملے جو عمرہ کر کے واپس آیا تھا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: آپ کا عمل قبول ہو، آپ کا عمل قبول ہو۔

(١٦٠٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكٍ ، قَالَ : لَقِيَ طَلْحَةُ حَمَّادًا ، فَقَالَ : بَرَّ نُسُكُكَ.

(۱۶۰۶۱) حضرت طلحہ رحمہ اللہ حضرت حماد رحمہ اللہ کو ملے اور فرمایا: آپ کا عمل (عمرہ) قبول ہو۔

(٥٠٩) في الرجل يَقْدُمُ مِنَ الْحَجِّ مَا يُقَالُ لَهُ

جب کوئی حج کر کے آئے تو اس کو کیا کہا جائے

(١٦٠٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لِلْحَاجِّ إِذَا قَدِمَ : تَقَبَّلَ اللَّهُ نُسُكَكَ ، وَأَعْظَمَ أَجْرَكَ ، وَأَخْلَفَ نَفَقَتَكَ.

(۱۶۰۶۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو دعا دی جب وہ حج کر کے آیا کہ: اللہ تعالیٰ تیرے عمل کو قبول کرے، اور تیرے اجر کو بڑھائے اور تیرے نفقہ کا بہتر بدلہ تجھے عطا کرے۔

(۵۱۰) ما يدعو بِهِ الرَّجُلُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کون سی دعا مانگے

(١٦٠٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحَجَرِ : ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾. (ابو داؤد ۱۸۸۷۔ احمد ۳/ ۴۱۱)

(۱۶۰۶۳) حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے بچا۔

(١٦٠٦٤) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي لاَ يَدَعُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ أَنْ يَقُولَ: رَبِّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتنِي ، وَبَارِكْ لِي فِيهِ ، وَاخْلُفْ عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ.

(ابن خزيمة ۲۷۲۸)

(۱۶۰۶۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رکن یمانی اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے درمیان یہ دعا کبھی نہیں چھوڑا کرتے تھے کہ اے میرے رب تو نے جو رزق مجھے عطا فرمایا ہے مجھے اس پر قناعت کی توفیق عطا فرما اور اس میں میرے لیے برکت پیدا فرما۔ جو کچھ بھی ضائع یا کم ہو جائے تو اس کا بہتر بدل عطا فرما۔

(۵۱۱) في البيت مَا كَانَتْ كِسْوَتُهُ؟

بیت اللہ کا غلاف کیا چیز ہوتی تھی؟

(١٦٠٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَجُوزٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، قَالَتْ : قَدْ أُصِيبَ ابْنُ عَفَّانَ وَأَنَا ابْنَةُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً ، قَالَتْ : وَلَقَدْ رَأَيْت الْبَيْتَ ، وَمَا عَلَيْهِ كِسْوَةٌ ، إلاَّ مَا يَكْسُوهُ النَّاسُ الْكِسَاءُ الأَحْمَر يُطْرَحُ عَلَيْهِ ، وَالثَّوْبُ الأَبْيَضُ ، وَالْكِسَاءُ الصُّوفُ ، وَمَا كُسِيَ مِنْ شَيْءٍ عُلِّقَ عَلَيْهِ ، وَلَقَدْ رَأَيْتهُ ، وَمَا عَلَيْهِ ذَهَبٌ ، وَلاَ فِضَّةٌ ، قَالَ مُحَمَّدٌ : إنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَكُنْ يُكْسَى عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرَ ، وَإِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَسَاهُ الْوَصَائِلَ وَالْقَبَاطِيَّ ، وَالْوَصَائِلُ ثِيَابٌ يَمَانِيَةٌ.

(۱۶۰۶۵) حضرت محمد بن اسحاق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مکہ کی ایک عمر رسیدہ خاتون فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اس وقت میں چودہ سال کی لڑکی تھی، میں نے کعبہ کو اس حال میں دیکھا کہ اس پر کوئی چادر وغیرہ نہ تھی مگر جو لوگوں نے اس پر چڑھا دیا تھا، ایک سرخ رنگ کی چادر جو لوگوں نے اس پر ڈال دی تھی اور سفید کپڑا، اور اونی چادر اور کوئی ایسی

چیز نہیں پہنائی گئی تھی جو خانہ کعبہ پر لٹکائی ہوئی ہو (یعنی غلاف بنایا گیا ہو)۔ تحقیق میں نے بیت اللہ کو اس حال میں دیکھا کہ اس پر کوئی سونا، چاندی نہ تھا، حضرت محمد ویلیٹیلا راوی فرماتے ہیں کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے دور میں خانہ کعبہ پر غلاف نہیں چڑھایا گیا تھا، بیشک حضرت عمر بن عبد العزیز ویلیٹیلا نے مقری اور یمنی چادریں (غلاف) اس پر چڑھائیں۔

(١٦٠٦٦) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ ، قَالَ : حدَّثَنَا فُلَيْحٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُجَلِّلُ بُدْنَهُ قَبْلَ أَنْ تُكْسَى الْكَعْبَةُ الْحَلَلَ وَالأَنْمَاطَ وَالْقَبَاطِيَّ ، ثُمَّ يَنْزِعُهَا قَبْلَ أَنْ يَنْحَرَهَا فَيُرْسِلُ بِهَا إِلَى خَزَنَةِ الْكَعْبَةِ كِسْوَةً لِلْكَعْبَةِ ، فَلَمَّا كُسِيَتِ الْكَعْبَةُ تَرَكَ ذَلِكَ.

(١٦٠٦٦) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب خانہ کعبہ کو غلاف وغیرہ نہیں پہنایا جاتا تھا تو ابن عمر اپنی قربانی کے جانور کا کپڑا یا جل کو قربانی کرنے سے قبل اتار کر خانہ کعبہ کے خزانہ میں جمع کرا دیتے تھے تا کہ اس کو خانہ کعبہ پر چڑھا دیا جائے، پھر جب کعبہ پر غلاف چڑھایا جانے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو ترک فرما دیا۔

(١٦٠٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ كِسْوَةُ الْكَعْبَةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَنْطَاعَ وَالْمُسُوحَ.

(١٦٠٦٧) حضرت لیث ویلیٹیلا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چمڑے اور ٹاٹ کا غلاف خانہ کعبہ پر چڑھایا جاتا تھا۔

(٥١٢) ما يؤمر بِهِ الرَّجُلُ إذَا لَمْ يَكُنْ حَجَّ

آدمی کو کس چیز کا حکم دیا جائے گا جب وہ حج نہ کر سکے

(١٦٠٦٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا إذَا أَتَوُا الْمَرِيضَ لَمْ يَحُجَّ أَمَرُوهُ أَنْ يَنْحَرَ بَدَنَةً.

(١٦٠٦٨) حضرت ابراہیم ویلیٹیلا سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب کسی مریض کے پاس آتے جس نے حج نہ کیا ہوتو اس کو اونٹ کی قربانی کا حکم فرماتے۔

(١٦٠٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إذَا لَمْ يَكُنْ حَجَّ أَنْ يُوصِيَ بِهَدْيٍ.

(١٦٠٦٩) حضرت ابراہیم ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ جب حج نہ کر سکے تو قربانی کی وصیت کر دے۔

(۵۱۳) فی رکعتی الطَّوَافِ مَا یُقْرَأُ فِیهِمَا

طواف کی دو رکعتوں میں کون سی سورت تلاوت کی جائے گی

(۱۶۰۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ(قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ(قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) . (ترمذی ۸۶۹۔ احمد ۳/ ۳۲۰)

(۱۶۰۷۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ اخلاص تلاوت فرمائی۔

(۱۶۰۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ(قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ).

(۱۶۰۷۱) حضرت یعقوب بن زید رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۵۱۴) فی المحرم يُصِيبُ الْقِرْدَ

محرم اگر بندر کا شکار کرلے

(۱۶۰۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمُحْرِمِ يُصِيبُ الْقِرْدَ ، قَالَ :يُحْكَمُ عَلَيْهِ.

(۱۶۰۷۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم اگر بندر کو ماردے تو اس پر حکم لگایا جائے گا۔

(۵۱۵) فی مکة مِنْ أَيْنَ تُدْخَل

مکہ مکرمہ میں کس جگہ سے داخل ہوا جائے گا؟

(۱۶۰۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ ثَنِيَّةِ الْعُلْيَا.

(۱۶۰۷۳) حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ثنیۃ العلیا کی جانب سے داخل ہوئے۔

(۱۶۰۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :مَا أُبَالِي لَوْ دَخَلْت مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ.

(۱۶۰۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر میں مکہ کی نچلی جانب سے مکہ میں داخل ہوں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں (یعنی میں اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتا)۔

(۱۶۰۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى. (بخاری ۱۵۷۶۔ مسلم ۹۱۸)

(۱۶۰۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں اوپر والے پہاڑوں کی طرف سے داخل ہوئے اور نیچے والے پہاڑوں کی طرف سے واپس نکلے۔

(۱۶۰۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان إِذَا خَرَجَ خَرَجَ مِنْ طَرِيقِ بِالشَّجَرَةِ ، وَإِذَا دَخَلَ دَخَلَ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ ، وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا ، وَإِذَا خَرَجَ خَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى. (بخاری ۱۵۳۳۔ مسلم ۹۱۸)

(۱۶۰۷۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے نکلتے تو مسجد شجرہ (ذوالحلیفہ) کی طرف سے نکلتے، اور جب مدینہ منورہ میں داخل ہوتے تو مقام معرّس (آرام کرنے کی جگہ) سے داخل ہوتے، اور جب مکہ مکرمہ داخل ہوتے تو اوپر والے پہاڑوں کی طرف سے اور جب مکہ مکرمہ سے نکلتے تو نیچے والے پہاڑوں کی طرف سے نکلتے۔

(۵۱۶) فِي تَعْظِيمِ الْبَيْتِ

خانہ کعبہ کی عظمت کا بیان

(۱۶۰۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ : إِنَّمَا سُمِّيَ الْبَيْتُ الْعَتِيقَ لأَنَّهُ أُعْتِقَ مِنَ الْجَبَابِرَةِ ، فَلَيْسَ جَبَّارٌ يَدَّعِي أَنَّهُ لَهُ.

(۱۶۰۷۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کعبہ کا نام بیت عتیق اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اس کو جابروں سے آزاد کیا گیا ہے، پس کوئی جابر یہ نہیں کہہ سکتا کہ خانہ کعبہ میرا ہے۔

(۱۶۰۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَغُنْدَرٌ وَشُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَعَطَاءٍ ، وَطَاوُوس : ﴿فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ﴾ قَالُوا : تَهْوِي إِلَيْهِ قُلُوبُهُمْ يَأْتُونَهُ يَعْنِي الْبَيْتَ.

(۱۶۰۷۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت طاوس رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کے دل اس کی طرف پھیر دیئے گئے ہوں وہ اس کے پاس آتے ہوں۔

(۱۶۰۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ﴾ قَالَ : شِدَّةً لِدِينِهِمْ.

(۱۶۰۷۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَمًا لِلنَّاسِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کے دین و مذہب کی شدت کی وجہ سے۔

(۱۶۰۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْكَعْبَةُ لأَنَّهَا مُرَبَّعَةٌ ، وَإِنَّمَا سُمِّيَتِ الْبُدْنُ مِنْ أَجْلِ السَّمَانَةِ.

(۱۶۰۸۰) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ کعبہ کا نام کعبہ اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ مربع ہے، بدنہ کو بدنہ اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ موٹے ہوتے ہیں۔

(۱۶۰۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سفيان ، عَنْ غَالِبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ :﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: يَحُجُّونَ ، ثُمَّ يَعُودُونَ.

(۱۶۰۸۱) حضرت سعید بن جبیر ؒ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَ إِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ لوگ حج کے لیے آتے ہیں پھر وہ دوبارہ اس کا اعادہ کرتے ہیں (بار بار حج کرتے ہیں)۔

(۱۶۰۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يَحُجُّونَهُ ، وَلاَ يَقْضُونَ مِنْهُ وَطَرًا.

(۱۶۰۸۲) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ لوگ حج کے لیے آتے ہیں لیکن وہاں اپنا کوئی مقصد اور مطلب پورا نہیں کرتے۔

(۱۶۰۸۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لَوْلا أَنَّهُ قَالَ :﴿فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ﴾ لاَزْدَحَمَتْ عَلَيْهِ فَارِسٌ وَالرُّومُ.

(۱۶۰۸۳) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر یہ نہ کہا ہوتا کہ ﴿فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ﴾ تو فارس و روم والوں کا اس پر اژدہام ہو جاتا۔

(۵۱۷) لأَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَتْ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ

ایام تشریق کا نام ایام تشریق کیوں رکھا گیا؟

(۱۶۰۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :إِنَّمَا سُمِّيَتْ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ إِنَّهُمْ كَانُوا يَتَشَرَّقُونَ فِي الشَّمْسِ.

(۱۶۰۸۴) حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ ایام تشریق نام اس لیے رکھا گیا کیونکہ اس دن میں قربانی کا گوشت دھوپ میں رکھ کر خشک کرتے تھے۔

(۵۱۸) فی الطواف أَفْضَلُ أَمِ الْعُمْرَةُ

طواف کرنا افضل ہے یا عمرہ کرنا؟

(۱۶۰۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَخْرُجُ إِلَى الْمَدِينَةِ أُهِلُّ بِعُمْرَةٍ مِنْ

مِيقَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :طَوَافُك بِالْبَيْتِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سَفَرِكَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۱۶۰۸۵) حضرت اسلم المنقری ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے کہا: کیا میں مدینہ جاؤں تاکہ میں حضور اقدس ﷺ کے میقات سے عمرہ کے لیے احرام باندھوں؟ آپ ؒ نے فرمایا بیت اللہ کا طواف کرنا میرے نزدیک مدینہ منورہ کی طرف سفر کرنے سے افضل ہے۔

(١٦٠٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :طَوَافُك بِالْبَيْتِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سَفَرِكَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۱۶۰۸۶) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک بیت اللہ کا طواف کرنا مدینہ منورہ کا سفر کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(١٦٠٨٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْخُرُوجِ إِلَى الْعُمْرَةِ.

(۱۶۰۸۷) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ طواف کرنا عمرہ کے لیے نکلنے سے زیادہ میرے نزدیک پسندیدہ ہے۔

(٥١٩) فِي الْمُتْعَةِ ، لأَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَتِ الْمُتْعَةَ

تمتع کا نام تمتع کیوں رکھا گیا؟

(١٦٠٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْمُتْعَةَ لأَنَّهُمْ كَانُوا يَتَمَتَّعُونَ مِنَ النِّسَاءِ وَالثِّيَابِ.

(۱۶۰۸۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اس کا تمتع اس لیے رکھا گیا کیونکہ لوگ اس میں عورتوں اور کپڑوں سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

(١٦٠٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ شَيْبَةَ يَأْخُذُ مَا وَقَعَ مِنْ كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ فَيَضَعُهَا فِي الْفُقَرَاءِ ، قَالَ سُفْيَانُ :لاَ بَأْسَ بِشِرَائِهَا مِنَ الْفُقَرَاءِ إِذَا أَعْطَاهُمْ إِيَّاهُ.

(۱۶۰۸۹) حضرت عبداللہ بن عثمان ؒ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے شیبہ کو دیکھا کہ غلاف کعبہ کا جو کپڑا نیچے گر گیا ہے اس کو اٹھا کر فقراء میں تقسیم کر رہا ہے، حضرت سفیان ؒ نے فرمایا: فقراء سے خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب دینا ہی ان کو ہو۔

(٥٢٠) مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَغْتَسِلَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ

جو حضرات ایام تشریق میں غسل کرنے کو پسند کرتے ہیں

(١٦٠٩٠) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، قَالَ : كَانَ

يُسْتَحَبُّ أو يستحب الْغُسْلُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ إِذَا رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ ، أَوْ إِلَى الْجِمَارِ.

(۱۶۰۹۰) حضرت حکم بن عتیبہ رِیشیلیہ فرماتے ہیں کہ ایام تشریق میں جب مسجد کی طرف جائے یا جمرات کی طرف جائے تو غسل کرنا مستحب ہے۔

(٥٢١) فِي المسلم يَحُجُّ ثُمَّ يَرْتَدُّ عَنِ الإِسْلاَمِ ثُمَّ يَتُوبُ

مسلمان حج کرنے کے بعد مرتد ہو جائے پھر دوبارہ توبہ کرلے

(١٦٠٩١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ سُئِلَ عَمَّنْ أَسْلَمَ فَحَجَّ ، ثُمَّ ارْتَدَّ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الإِسْلاَمِ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَجُّ أَمْ تُجْزِئُهُ تِلْكَ الْحَجَّةُ ؟ قَالَ :إِذَا ارْتَدَّ هَدَمَ الْكُفْرُ كُلَّ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَهُ ، فَعَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ ، وَلاَ يَعْتَدَّ بِذَلِكَ.

(۱۶۰۹۱) حضرت سفیان رِیشیلیہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص مسلمان ہونے کے بعد حج کرے پھر وہ مرتد ہو جائے پھر دوبارہ اسلام قبول کرلے اور اس پر حج واجب ہو جائے تو کیا اس کے لیے پہلا حج کافی ہو جائے گا؟ آپ رِیشیلیہ نے فرمایا جب وہ مرتد ہوا تو اس کے کفر نے پہلے والے سارے کام منہدم کر دیئے، اس پر دوبارہ حج لازم ہے اور اس کو شمار نہیں کیا جائے گا۔

(٥٢٢) فِي الجلاَل أَيَّ لَوْنٍ هُوَ ؟

جھول کس رنگ کا ہو؟

(١٦٠٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، وَعَطَاءٍ ، وَطَاوُوس ، قَالَ : جَلِّلْ أَيَّ لَوْنٍ شِئْتَ.

(۱۶۰۹۲) حضرت عطاء رِیشیلیہ یا حضرت طاؤس رِیشیلیہ فرماتے ہیں کہ جس مرضی رنگ کی چاہو جھول ڈال لو۔

(١٦٠٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ جَلَّلَ بِنَمَطٍ.

(۱۶۰۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سفید اونی رنگ کی جھول ڈالی۔

(١٦٠٩٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يُجَلِّلُ بُدْنَهُ تِلْكَ الْجِلاَلِ الْعَوَالِ.

(۱۶۰۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عوالی کجاوں میں سے اپنے اونٹ پر کجاوا ڈالا۔

(١٦٠٩٥) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ :جَلَّلَ بِالْحِبَرِ.

(۱۶۰۹۵) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے منقش چادر کی جھول ڈالی۔

(۵۲۳) فی المحرم یَقْتُلُ الْوَزَغَةَ

محرم کا چھپکلی کو مارنا

(١٦٠٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ سَأَلَ طَاوُوسًا ، عَنِ الْجُعَلِ وَالْوَزَغِ يَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۶۰۹۶) حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ محرم کالے کیڑوں اور چھپکلی کو مار سکتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں (اگر ماردے)۔

(١٦٠٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الْوَزَغِ يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ؟ فَقَالَ: إِذَا آذَاكَ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۶۰۹۷) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ محرم چھپکلی کو مار سکتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر آپ کو تکلیف پہنچائے تو مارنے میں کوئی حرج نہیں۔

(١٦٠٩٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اُقْتُلُوا الْوَزَغَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ.

(۱۶۰۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ خواہ تم حل میں ہو یا حرم میں چھپکلی کو ماردو (جہاں نظر آئے)۔

(٥٢٤) مَنْ كَرِهَ أَنْ يُتَّخَذَ بِمَكَّةَ سِجْنٌ

جو حضرات مکہ مکرمہ میں قید خانہ بنانے کو ناپسند کرتے ہیں

(١٦٠٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شِبْلِ بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ السِّجْنَ بِمَكَّةَ ، قَالَ : لاَ يَنْبَغِي لِبَيْتِ عَذَابٍ أَنْ يَكُونَ فِي بَيْتِ رَحْمَةٍ.

(۱۶۰۹۹) حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ ناپسند فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں قید خانہ بنایا جائے، فرماتے ہیں کہ مناسب نہیں ہے دار رحمت میں تکلیف وعذاب والا گھر بنایا جائے۔

(١٦١٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ أَنْ يَطُوفَ الطَّوَافَ الْوَاجِبَ فَطَافَ طَوَافَ الصَّدَرِ ، ثُمَّ نَفَرَ ؟ فَقَالَ : سُفْيَانُ : طَوَافُ الصَّدَرِ هُوَ الْوَاجِبُ ، وَعَلَيْهِ دَمٌ لِطَوَافِ الصَّدَرِ ، وَقَالَ : الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ : لاَ يُجْزِئُهُ ، كَأَنَّهُ لَمْ يَطُفْ ، وَفِي قَارِنٍ قَدِمَ فَطَافَ لِلْحَجِّ قَبْلَ الْعُمْرَةَ قَالَ : يُجْعَلُ الطَّوَافُ الَّذِي طَافَه للحج هُوَ لِلْعُمْرَةِ وَعَلَيْهِ طَوَافُ الْحَجِّ ، وَقَالَ : الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ : لاَ يُجْزِئُهُ.

(۱۶۱۰۰) حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص طواف واجب بھول جائے اور وہ طواف وداع کر کے چلا جائے؟ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا طواف صدر واجب ہے اس پر طواف صدر کے لیے

دم لازم ہے، اور حضرت حسن بن صالح رحمہ اللہ نے فرمایا نہیں کافی ہوگا، گویا کہ اس نے طواف ہی نہیں کیا، اور اگر قران کرنے والا عمرہ سے پہلے حج کے لیے طواف کر لے؟ فرمایا جو طواف اس نے حج کے لیے کیا ہے وہ عمرہ کے لیے بنایا جائے گا، اور اس کے ذمہ حج کے لیے دوبارہ طواف کرنا لازم ہے، اور حضرت حسن بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے لیے کافی نہ ہوگا۔

(١٦١٠١) سَمِعْتُ وَكِيعًا ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : إِذَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ السَّهْوُ وَالتَّلْبِيَةُ وَالتَّكْبِيرُ يَبْدَأُ بِالسَّهْوِ ، ثُمَّ التَّلْبِيَةِ ، ثُمَّ التَّكْبِيرِ.

(۱۶۱۰۱) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اس سہو، تلبیہ اور تکبیر جمع ہو جائے تو ابتدا سہو سے کرے پھر تلبیہ اور پھر تکبیر کہے۔

(٥٢٥) فِي الدَّجَاجَةِ السِّنْدِيَّةِ

سندھی مرغی کا بیان

(١٦١٠٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ يَقُولُ : فِي الدَّجَاجَةِ السِّنْدِيَّةِ حُكُومَةٌ.

(۱۶۱۰۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر سندھی مرغی کو مار دے تو اس پر ضمان آئے گی۔

(٥٢٦) في المملوك يَتَمَتَّعُ

غلام اگر حج تمتع کرے

(١٦١٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَمْلُوكِ يَتَمَتَّعُ ، قَالَ : يَذْبَحُ عَنْهُ مَوْلاَهُ شَاةً.

(۱۶۱۰۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام اگر تمتع کرے تو اس کا آقا اس کی طرف سے بکری ذبح کرے گا۔

(٥٢٧) في الطوف حَوْلَ الْمَقَامِ

مقام ابراہیم کے اردگرد طواف کرنا

(١٦١٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : رَآنِي عَطَاءٌ ، وَطَاوُوس وَمُجَاهِدٌ وَأَنَا أَطُوفُ حَوْلَ الْمَقَامِ فَنَهَوْنِي.

(۱۶۱۰۴) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مقام ابراہیم کے اردگرد طواف کر رہا تھا حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ نے مجھے دیکھا اور مجھے منع فرما دیا۔

(٥٢٨) في طرد حَمَامِ الْحَرَمِ

ڈرانا، دور کرنا

(١٦١٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُهُ وَبِيَدِهِ سَعْفَةٌ وَهُوَ يَطْرُدُ

بِهَا حَمَامَ مَكَّةَ.

(۱۶۱۰۵) حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ کو دیکھا آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک شاخ تھی اور آپ رحمہ اللہ اس میں سے مکہ مکرمہ کے کبوتروں کو دور کر رہے تھے۔

(١٦١٠٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مِسْمَارٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَطَاءً فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۱۶۱۰۶) حضرت یونس بن مسمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

(٥٢٩) الصيد يدخل بِهِ الْحَرَمَ فَيُذْبَحُ

شکار کو حرم میں لا کر ذبح کرنا

(١٦١٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ الْمُكْتِبِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الصَّيْدِ يُدْخَلُ بِهِ الْحَرَمَ فَيُذْبَحُ فِيهِ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۶۱۰۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر شکار کر کے اس کو حدود حرم میں لا کر ذبح کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٥٣٠) مَنْ قَالَ الحاجّ يُكْتَبُونَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ حاجیوں کے نام لیلۃ القدر میں لکھ لیے جاتے ہیں

(١٦١٠٨) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : يُكْتَبُ حَاجُّ بَيْتِ اللهِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ ، فَمَا يُغَادَرُ مِنْهُمْ أَحَدٌ ، وَلاَ يُزَادُ فِيهِمْ أَحَدٌ.

(۱۶۱۰۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کا حج کرنے والوں کے نام اور ان کے آباؤ اجداد کے نام لیلۃ القدر میں لکھ لیے جاتے ہیں، پس ان میں سے نہ کسی کو چھوڑا جاتا ہے اور نہ ہی ان میں کسی کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

(٥٣١) في المحرم يُلَبِّي وَهُوَ جُنُبٌ

محرم کا جنبی ہونے کی حالت میں تلبیہ پڑھنا

(١٦١٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُلَبِّيَ الْجُنُبُ.

(۱۶۱۰۹) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محرم جنبی ہونے کی حالت میں تلبیہ پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١٦١١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ قَالَ : لَبِّ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

(۱۶۱۱۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر حال میں تلبیہ پڑھو۔

(۵۳۲) فی البدنة یَکُونُ لَهَا لَبَنٌ تُهْدَی

قربانی والی اونٹنی کا اگر دودھ نکلے تو اس کو ہدیہ کیا جائے گا

(۱۶۱۱۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْرَائِیلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ تُهْدَی الْبُدْنَةُ ذَاتُ الدَّرِّ.

(۱۶۱۱۱) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ دودھ والی اونٹنی کے دودھ کو ہدیہ کر دیا جائے گا۔

(۵۳۳) فی الرجل یُصِیبُ الصَّیْدَ ثُمَّ یَأْکُلُ مِنْهُ

محرم شکار کرنے کے بعد اس کے گوشت کو بھی کھالے

(۱۶۱۱۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :عَلَیْهِ الْجَزَاءُ وَقِیمَةُ مَا أَکَلَ إِذَا أَعْطَی جَزَاءً ، ثُمَّ أَکَلَ مِنْهُ.

(۱۶۱۱۲) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اس شکار کی جزاء اور جو گوشت اس نے کھایا اس کی قیمت بھی لازم ہوگی، جب اس نے جزاء ادا کر دینے کے بعد اس کا گوشت کھایا ہو۔

(۵۳۴) فی الرجل یَسْتَقْرِضُ وَیَحُجُّ

کوئی قرضہ مانگ کر حج کرے

(۱۶۱۱۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ أَبِی أَوْفَی یُسْأَلُ ، عَنِ الرَّجُلِ یَسْتَقْرِضُ وَیَحُجُّ ؟ قَالَ :یَسْتَرْزِقُ اللَّهَ ، وَلاَ یَحُجُّ.

(۱۶۱۱۳) حضرت ابن ابی اوفی ؓ سے دریافت کیا گیا اگر کوئی شخص قرضہ طلب کر کے حج کرے تو یہ کیسا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا کہ وہ اللہ سے رزق کی دعا کرے گا اور حج نہ کرے گا۔ (یعنی جب رزق میں برکت ہو اور اپنے پیسے ہوں تب حج کرے)۔

(۱۶۱۱٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ ، أَنَّهُ کَانَ یَسْتَقْرِضُ وَیَحُجُّ ، فَقِیلَ لَهُ : تَسْتَقْرِضُ وَتَحُجُّ ؟ فَقَالَ :إِنَّ الْحَجَّ أَقْضَی لِلدَّیْنِ.

(۱۶۱۱۴) حضرت محمد بن المنکدر ؒ نے قرضہ لے کر حج کیا، آپ ؒ سے دریافت کیا گیا کہ آپ ؒ نے قرضہ لے کر حج کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا حج کی ادائیگی کی وجہ سے دیون کی ادائیگی بہت جلد ہو جاتی ہے۔

(۱۶۱۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنِ ابْنِ سُوقَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ ، قَالَ :الْحَجُّ أَقْضَی لِلدَّیْنِ.

(۱۶۱۱۵) حضرت محمد بن المنکدر ؒ فرماتے ہیں کہ حج کی ادائیگی کی وجہ سے دیون کی ادائیگی بہت جلد ہو جاتی ہے۔

(۵۳۵) فی المحرم یَکُونُ بِهِ الْجُرْحُ فِی جَسَدِهِ

محرم کے جسم میں زخم ہو (اور وہ اس پر خوشبو والی دوا لگا لے)

(۱۶۱۱۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : كَانَ الْحَكَمُ وَأَصْحَابُنَا يَقُولُونَ فِي الْمُحْرِمِ يَكُونُ بِهِ الْقُرُوحُ فِي جَسَدِهِ وَرَأْسِهِ فَيُدَاوِيهَا بِالطِّيبِ ؟ قَالُوا : فِيهِ كَفَّارَتَانِ ، كَفَّارَةٌ فِي رَأْسِهِ وَكَفَّارَةٌ فِي جَسَدِهِ.

(۱۶۱۱۶) حضرت حکم ویشیلا اور ہمارے اصحاب ہیں فرماتے ہیں کہ محرم کے جسم اور سر میں اگر زخم ہو اور وہ ان پر خوشبو دار دوا لگا لے تو اس پر دو کفارے ہیں، ایک کفارہ سر میں دوا لگانے کی وجہ سے لازم ہے اور ایک کفارہ جسم کی دوا کی وجہ سے۔

(۱۶۱۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ.

(۱۶۱۱۷) حضرت حجاج ویشیلا فرماتے ہیں کہ اس پر ایک ہی کفارہ لازم ہے۔

(۵۳۶) فِي الْمُحْرِمِ يَلْبَسُ الْقَبَاءَ

محرم کا قباء پہننا

(۱۶۱۱۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ مَنِ اضْطُرَّ إِلَى ثَوْبٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَلَمْ يَكُنْ لَهُ إِلاَّ قَبَاءٌ فَلْيَنْكُسْهُ ، يَجْعَلُ أَعْلاَهُ أَسْفَلَهُ ، ثُمَّ لِيَلْبَسْهُ.

(۱۶۱۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ محرم کے کپڑے اگر تنگ ہو جائیں اور اس کے پاس قباء کے علاوہ کوئی اور کپڑا نہ ہو تو اس کو پلٹ دے، اس کے اوپر والے حصے نیچے کر دے اور اس کو پہن لے۔

(۱۶۱۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالاَ : لاَ يُدْخِلُ الْمُحْرِمُ مَنْكِبَيْهِ فِي الْقَبَاءِ ، وَلاَ بَأْسَ أَنْ يَرْتَدِيَ بِهِ.

(۱۶۱۱۹) حضرت عطاء ویشیلا اور حضرت مجاہد ویشیلا فرماتے ہیں کہ محرم اپنے کندھوں کو قباء میں داخل نہیں کرے گا اور اگر قباء کو اوڑھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۱۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُدْخِلُ الْمُحْرِمُ مَنْكِبَيْهِ فِي الْقَبَاءِ ، وَلاَ بَأْسَ أَنْ يَرْتَدِيَ بِهِ.

(۱۶۱۲۰) حضرت ابراہیم ویشیلا بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔

(۱۶۱۲۱) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ الْقَبَاءَ ، مَا لم يُدْخِل مَنْكِبَيْهِ فِيهِ.

(۱۶۱۲۱) حضرت حسن ویشیلا فرماتے ہیں کہ محرم اگر اپنے کندھے قباء میں داخل نہ کرے تو پھر اس کو اوڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱٦۱۲۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ ، قَالَ : سُئِلَ عِكْرِمَةُ ، عَنْ مُحْرِمٍ لَبِسَ قَبَاءً ، قَالَ : يَخْلَعُهُ.

(۱٦۱۲۲) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ محرم قباء پہن سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا قباء کو اتار دے گا (نہیں پہنے گا)

(۵۳۷) مَن كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ لَمْ يَنْزِلِ الْمَنْزِلَ الَّذِي هَاجَرَ مِنْهُ

جو حضرات مکہ مکرمہ آنے کے بعد اس جگہ نہیں اترتے جس جگہ سے ہجرت کی تھی

(۱٦۱۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَائِشَةَ كَانَا إِذَا قَدِمَا مَكَّةَ لَمْ يَنْزِلَا الْمَنْزِلَ الَّذِي هَاجَرَا مِنْهُ.

(۱٦۱۲۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو جس جگہ سے ہجرت کی تھی وہاں پر نہ اترتے تھے۔

(۱٦۱۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا كَرِهَ أَنْ يَنْزِلَ بَيْتَهُ الَّذِي هَاجَرَ مِنْهُ.

(۱٦۱۲۴) حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جب حج کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو اس گھر میں اترنے کو ناپسند جانا جس گھر سے ہجرت کی تھی۔

(۵۳۸) أين ينزل مِنْ عَرَفَةَ ؟

عرفات میں کس جگہ اترا جائے گا؟

(۱٦۱۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ طَيْسَلَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ نَزَلَ الأَرَاكَ بِعَرَفَةَ.

(۱٦۱۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عرفات میں مقام الاراک میں اترتے تھے۔

(۱٦۱۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ نَزَلَ الأَرَاكَ.

(۱٦۱۲٦) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مقام الاراک میں اترتے تھے۔

(۱٦۱۲۷) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُرِبَتْ لَهُ الْقُبَّةُ بِنَمِرَةَ فَجَاءَ فَنَزَلَ.

(۱٦۱۲۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سفید دھاریوں والا خیمہ نصب کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس میں اترے (قیام فرمایا)۔

(۱٦۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ نَزَلَ الْحِيَاضَ بِعَرَفَةَ.

(۱۶۱۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عرفہ میں مقام حیاض میں اترے۔

(۵۳۹) فی مس مِنبرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھونا

(۱۶۱۲۹) حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنِی أَبُو مَوْدُودٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِی یَزِیدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَیْطٍ ، قَالَ : رَأَیْتُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلاَ لَهُمَ الْمَسْجِدُ قَامُوا إِلَی رُمَّانَةِ الْمِنبَرِ الْقَرْعَاء فَمَسَحُوهَا وَدَعَوْا ، قَالَ :وَرَأَیْت یَزِیدَ یَفْعَلُ ذَلِكَ.

(۱۶۱۲۹) حضرت یزید بن عبداللہ بن قسیط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ جب مسجد خالی ہو جاتی تو وہ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جاتے اور اس کو چھو کر دعا فرماتے، راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یزید رحمہ اللہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(۱۶۱۳۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ یَزِیدَ اللَّیْثِیِّ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، أَنَّهُ کَرِهَ أَنْ یَضَعَ یَدَهُ عَلَی الْمِنبَرِ.

(۱۶۱۳۰) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہاتھ رکھنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۵۴۰) من کان إِذَا صَعِدَ مِنبَرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَ نَعْلَیْهِ

جو حضرات منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چڑھتے وقت جوتے اتار دیتے تھے

(۱۶۱۳۱) حَدَّثَنَا معَنُ بْنُ عِیسَی ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَیْسٍ ، قَالَ :رَأَیْتُ أَبَا بَکْرٍ إِذَا رَقِیَ عَلَی الْمِنبَرِ خَلَعَ نَعْلَیْهِ.

(۱۶۱۳۱) حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب آپ رضی اللہ عنہ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چڑھے تو جوتے اتار لیے۔

(۱۶۱۳۲) حَدَّثَنَا مَعْنِ بْنِ عِیسَی ، عَنْ مَالِكَ ، قَالَ :سُئِلَ الزُّهَرِی هَلْ تُقَلِّد الْمَرْأَةُ أَوْ تُشْعِرُ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۶۱۳۲) حضرت امام زہری رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا عورت قلادہ ڈالے گی اور اشعار کرے گی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۱۳۳) حَدَّثَنَا معَنُ بْنُ عِیسَی، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ :رَأَیْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ إِذَا رَقِیَ مِنبَرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَ نَعْلَیْهِ.

(۱۶۱۳۳) حضرت محمد بن ھلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو دیکھا جب آپ رحمہ اللہ منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چڑھتے تو جوتے اتار دیتے۔

(٥٤١) فی المناسك لأَيِّ شَيْءٍ جُعِلَتْ ؟

مناسک حج کیوں فرض کیے گئے؟

(١٦١٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَهْدِيٍّ ، قَالَ :حدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :إِنَّمَا جَعَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْمَنَاسِكَ لِيُكَفِّرَ بِهَا خَطَايَا بَنِي آدَمَ.

(۱۶۱۳۴) حضرت شعبی ریلیٹیئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مناسک حج کو بندوں پر اس لیے فرض فرمایا تا کہ انسانوں کے گناہوں کو معاف کرے (گناہوں کا کفارہ ہو جائے)۔

(٥٤٢) فی الماشی کَیْفَ یَدْفَعُ ؟

پیدل چلنے والا کیسے چلے گا؟

(١٦١٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ:قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ يَدْفَعُ الْمَاشِي؟ قَالَ: كَيْفَ تَيَسَّرَ.

(۱۶۱۳۵) حضرت ابن جریج ریلیٹیئے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ریلیٹیئے سے دریافت کیا کہ پیدل چلنے والا کیسی (چال) چلے گا؟ آپ ریلیٹیئے نے فرمایا جیسے اس کو آسانی ہو۔

(٥٤٣) فی المحرم یَجِدُ الرِّیحَ الْمُنْتِنَةَ

محرم اگر بدبودار ہوا محسوس کرے

(١٦١٣٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ لِلْمُحْرِمِ إِذَا مَرَّ بِرِيحٍ مُنْتِنَةٍ أَنْ يَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى أَنْفِهِ يُمْسِكُهُ.

(۱۶۱۳۶) حضرت ابو جابر ریلیٹیئے ناپسند کرتے تھے کہ محرم کو اگر بدبودار ہوا آئے اور وہ ناک پر کپڑا رکھ کر اس کو روکے۔

(١٦١٣٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۶۱۳۷) حضرت عطاء ریلیٹیئے فرماتے ہیں کہ اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١٦١٣٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُوس، وَمُجَاهِدٍ، قَالُوا: لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۶۱۳۸) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٥٤٤) فی رجل رَمَی الْجَمْرَةَ وَلَمْ یَحْلِقْ أَیَحْلِقُ غَیْرَهُ

آدمی رمی کرنے کے بعد خود حلق کروانے سے پہلے دوسرے لوگوں کا حلق کر سکتا ہے؟

(١٦١٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :رَجُلٌ رَمَى الْعَقَبَةَ ، وَلَمْ يَحْلِقْ أَيَحْلِقُ النَّاسُ ؟

قَالَ : نَعَمْ.

(۱۶۱۳۹) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا کہ کوئی آدمی رمی کرنے کے بعد حلق کروانے سے پہلے دوسرے لوگوں کا حلق کر سکتا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا ہاں۔

(٥٤٥) في المحرم يَبيعُ شَعْرَهُ

محرم کا حلق کرنے کے بعد بالوں کا فروخت کرنا

(١٦١٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ شَعْرَهُ إِذَا حَلَقَهُ يَعْنِي الْمُحْرِمَ.

(۱۶۱۴۰) حضرت عطاء ؒ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ محرم حلق کرنے کے بعد بالوں کو فروخت کرے۔

(٥٤٦) من قَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَرِشٍ شَاةٌ

ہر جگالی کرنے والے جانوروں میں بکری لازم ہے

(١٦١٤١) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَرِشٍ شَاةٌ.

(۱۶۱۴۱) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ جگالی کرنے والے جانوروں میں بکری لازم ہے۔

(١٦١٤٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَرِشٍ شَاةٌ.

(۱۶۱۴۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جگالی کرنے والے جانوروں میں بکری لازم ہے۔

(٥٤٧) في الرجل يَطُوفُ وَهُوَ مُضْطَبِعٌ

طواف کے دوران چادر کو دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا

(١٦١٤٣) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَنِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَرْمُلُ بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ وَهُوَ مُضْطَبِعٌ.

(۱۶۱۴۳) حضرت محمد بن عبد الرحمٰن العدنی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن علی ؒ کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان رمل کرتے ہوئے دیکھا آپ نے اپنی چادر دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالی ہوئی تھی۔

(١٦١٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا. (ابو داؤد ۱۸۷۸۔ احمد ۴/ ۲۲۳)

(۱۶۱۴۴) حضرت ابن یعلی ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو طواف کرتے ہوئے دیکھا، اس حال میں کہ آپ ﷺ نے چادر دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالی ہوئی تھی۔

(۱۶۱۴۵) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ ابن يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(۱۶۱۴۵) حضرت ابن یعلی ؒ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۶۱۴۶) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا.

(۱۶۱۴۶) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ اسی طرح طواف فرماتے تھے۔

(۵۴۸) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ﴾ کی تفسیر

(۱۶۱۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مجلز فِي قَوْله :(حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا) قَالَ :مَا كَانَ يَعِيشُ فِي الْبَرِّ والبحر فَلاَ تَصِدْهُ ، وَمَا كَانَ يَعِيشُ فِي الْبَحْرِ فَذَاكَ.

(۱۶۱۴۷) حضرت ابو مجلز ؒ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جو جانور سمندر اور خشکی میں زندہ رہتے ہیں ان کو شکار نہیں کیا جائے گا اور جو جانور سمندر میں رہتے ہیں وہ بھی اسی طرح ہیں۔

(۵۴۹) فِي الْمُحْرِمِ يَجْلِسُ عَلَى الْفِرَاشِ الْمَصْبُوغِ

محرم کا رنگے ہوئے گدے پر بیٹھنا

(۱۶۱۴۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدٍ التَّمَّارِ، قَالَ:رَأَيْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ جَالِسًا عَلَى حشية حَمْرَاءَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۶۱۴۸) حضرت سفیان التمار ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ ؓ کو حالت احرام میں سرخ گدی پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(۱۶۱۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى الْفِرَاشِ الْمَصْبُوغِ بِالزَّعْفَرَانِ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۱۶۱۴۹) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ محرم اگر زعفران سے رنگے ہوئی گدی پر بیٹھے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۱۵۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۶۱۵۰) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۱۵۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ نُبِّئْتُ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْلِسَ الْمُحْرِمُ عَلَى الْفِرَاشِ الْمَصْبُوغِ بِالزَّعْفَرَانِ.

(۱۶۱۵۱) حضرت ابن عمر ؓ زعفران سے رنگی ہوئی گدی پر بیٹھنے کو ناپسند کرتے تھے۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ○

مُصنّف ابن ابی شیبہ مترجم

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۵

حدیث نمبر ۱۱۱۵۴ تا حدیث نمبر ۱۳۳۳۸

مترجم

مولانا محمد اویس سرور

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اُردو بازار لاہور

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۞ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۞ سورہ نجم 4،3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۵

حدیث نمبر ۱۶۱۵۲ تا حدیث نمبر ۱۹۶۴۸

مؤلف

الامام ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: مُصنف ابن ابی شیبہ (مترجم)
(جلد نمبر ۵)

مترجم: مولانا محمد اویس سرور ﷾

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اِقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

اجمالی فہرست

﴿جلد نمبر ۷﴾

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

﴿جلد نمبر ۸﴾

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

﴿جلد نمبر ۹﴾

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْايْمَان وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجلِ يَسْتَشْهِدُ يغسّل أم لا ؟

﴿جلد نمبر ۱۰﴾

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغسّل الشّهِيد

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهد باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

﴿جلد نمبر ۱۱﴾

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ النِّکَاحِ

کِتَابُ الطَّلَاقِ

كِتَابُ النِّكَاحِ

(۱) فِي التَّزْوِيجِ مَنْ كَانَ يَأْمُرُ بِهِ وَيَحُثُّ عَلَيْهِ

جو حضرات نکاح کا حکم اور اس کی ترغیب دیا کرتے تھے

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۱٦۱۵۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي الْمُغَلِّسِ ، عَنْ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَانَ مُوسِرًا لأَنْ يَنْكِحَ فَلَمْ يَنْكِحْ فَلَيْسَ مِنَّا. (ابو داؤد ۲۰۲۔ عبدالرزاق ۱۰۳۷٦)

(۱٦۱۵۲) حضرت ابونجیح سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو نکاح کی وسعت رکھنے کے باوجود نکاح نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۱٦۱۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :عَنْ سَعْدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لاَخْتَصَيْنَا. (مسلم ۱۰۲۰۔ احمد ۱/ ۱۷٦)

(۱٦۱۵۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بغیر شادی کے رہنے سے منع فرمایا۔ اگر آپ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم اپنے آپ کو خصی کر لیتے۔

(۱٦۱۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ :كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ بِمِنًى ، فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ ، فَقَالَ له عُثْمَانُ :يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَلاَ أُزَوِّجُك جَارِيَةً شَابَّةً لَعَلَّهَا تُذَكِّرُك بَعْضَ مَا مَضَى مِنْ زَمَانِكَ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَمَا لَئِنْ قُلْتُ ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ،

فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ. (بخاری ۵۰۶۵۔ مسلم ۱۰۱۸)

(۱۶۱۵۴) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں منیٰ میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا۔ اس دوران امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو وہ ان کے ساتھ کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اے ابو عبد الرحمن! میں ایک جوان لڑکی سے آپ کی شادی نہ کروادوں؟ شاید وہ آپ کے ماضی کو تازہ کر سکے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ بھی یہ بات کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے نوجوانو! تم میں جو شادی اور اس کے متعلقات پر دسترس رکھتا ہو اسے چاہئے کہ شادی کرلے، کیونکہ شادی نگاہ کو جھکانے والی اور شرمگاہ کو پاکیزہ بنانے والی ہے۔ جو شخص شادی کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ مستقل روزہ رکھے کیونکہ یہ روزہ گناہوں کے مقابلے میں ڈھال بن جائے گا۔

(۱۶۱۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ. (بخاری ۵۰۶۶۔ مسلم ۱۰۱۹)

(۱۶۱۵۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے نوجوانو! تم میں جو شادی اور اس کے متعلقات پر دسترس رکھتا ہو اسے چاہئے کہ شادی کرلے، کیونکہ شادی نگاہ کو جھکانے والی اور شرمگاہ کو پاکیزہ بنانے والی ہے۔ جو شخص شادی کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ مستقل روزہ رکھے کیونکہ یہ روزہ گناہوں کے مقابلے میں ڈھال بن جائے گا۔

(۱۶۱۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، وَكَانَ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ قَالَ :زَوِّجُونِي فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي أَنْ لاَ أَلْقَى اللَّهَ أَعْزَبًا.

(۱۶۱۵۶) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جب حضرت شداد بن اوس کی بینائی ختم ہوگئی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ میری شادی کرادو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نصیحت فرمائی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات نہ کروں کہ میں شادی شدہ نہ ہوں۔

(۱۶۱۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ مُعَاذٌ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ :زَوِّجُونِي إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ أَعْزَبًا.

(۱۶۱۵۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی مرض الوفات میں فرمایا کہ میری شادی کرادو کیونکہ میں اللہ تعالیٰ سے بغیر نکاح کی حالت کے ملنا پسند نہیں کرتا۔

(۱۶۱۵۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :قَالَ لِي طَاوُوسٌ :لَتَنْكِحَنَّ ، أَوْ لأَقُولَنَّ لَكَ مَا قَالَ عُمَرُ لأَبِي الزَّوَائِدِ :مَا يَمْنَعُكَ مِنَ النِّكَاحِ إِلاَّ عَجْزٌ ، أَوْ فُجُورٌ.

(۱۶۱۵۸) حضرت ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے مجھ سے فرمایا کہ یا تو نکاح کرلو ورنہ میں تمہیں وہی بات کہوں گا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو الزوائد سے کہی تھی کہ تمہیں نکاح سے یا تو کمزوری نے روکا ہے یا بدکاری نے۔

(۱۶۱۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيرٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : لاَ يَتِمُّ نُسُكُ الشَّابِّ حَتَّى يَتَزَوَّجَ.

(۱۶۱۵۹) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جوان کی عبادتیں اور قربانیاں بغیر نکاح کے کامل نہیں ہوسکتیں۔

(۱۶۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ سَيَّارٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : لَوْ لَمْ أَعِشْ أَوَ لو لَمْ أَكُنْ فِي الدُّنْيَا إلاَّ عَشْرًا لأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدِي فِيهِنَّ امْرَأَةٌ.

(۱۶۱۶۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے دنیا میں صرف دس دن زندہ رہنا ہو تو میری خواہش ہوگی کہ میری کوئی بیوی ہو۔

(۱۶۱۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَزَوَّجُوا النِّسَاءَ فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَكُمْ بِالْمَالِ.

(۱۶۱۶۱) حضرت عروہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ ان کی وجہ سے تمہیں مال ملے گا۔

(۱۶۱۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ ابْتَغُوا الْغِنَى فِي الْبَائَةِ.

(۱۶۱۶۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شادی کر کے مال کی امید رکھو۔

(۱۶۱۶۳) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمْ يُرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ. (بیهقی ۷۸)

(۱۶۱۶۳) حضرت طاوس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محبت کرنے والوں کے لئے نکاح جیسی کوئی چیز نہیں۔

(۱۶۱۶٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ : حدَّثَنَا إسْرَائِيلُ عن أبي إسحاق ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إلاَّ لَيْلَةٌ لأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ لِي فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ امْرَأَةٌ.

(۱۶۱۶۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے دنیا میں صرف ایک رات زندہ رہنا ہو تو میری خواہش ہوگی کہ میری کوئی بیوی ہو۔

(۱۶۱۶٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ ، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَلاَ نَسْتَخْصِي ؟ قَالَ : لاَ ، ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إلَى الأَجَلِ ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ﴾.

(بخاری ۴۶۱۵۔ مسلم ۱۱)

(۱۶۱۶۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نوجوان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم

اپنی مردانہ خواہشات کوختم نہ کرلیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر آپ نے اس بات کی رخصت دی کہ ہم کسی کپڑے کے بدلے عورت سے ہمیشہ کا نکاح کرلیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرو۔

(۱۶۱۶۶) حَدَّثَنَا صَاحِبٌ لَنَا يُكَنَّى بِأَبِي بَكْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى ، عَنِ التَّبَتُّلِ. (ترمذی ۱۰۸۲۔ احمد ۵/ ۱۷)

(۱۶۱۶۶) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر شادی کے رہنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲) من قَالَ لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ ، أَوْ سُلْطَانٍ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ولی یا سلطان کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

(۱۶۱۶۷) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّمَا امْرَأَةٍ لَمْ يُنْكِحْهَا الْوَلِيُّ ، أَوِ الْوُلاَةُ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، قَالَهَا ثَلاَثًا ، فَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا أصاب مِنْهَا ، فَإِنَ اشْتَجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لاَ وَلِيَّ لَهُ. (ابوداؤد ۲۰۷۶۔ احمد ۶/ ۱۶۵)

(۱۶۱۶۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت نے ولی یا سرپرستوں کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر اس کے خاوند نے اس سے نفع اٹھایا تو عورت کو اتنا مہر مل جائے گا جس قدر اس نے نفع اٹھایا۔ اگر ولیوں کا اختلاف ہو جائے تو سلطان اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہیں۔

(۱۶۱۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَخٍ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّ عُمَرَ رَدَّ نِكَاحَ امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا.

(۱۶۱۶۸) حضرت عبد الرحمن بن معبد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کے ولی کی اجازت کے بغیر کئے گئے نکاح کو رد کر دیا تھا۔

(۱۶۱۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ.

(۱۶۱۶۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۶۱۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : مَا كَانَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ فِي النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ مِنْ عَلِيٍّ حَتَّى كَانَ يَضْرِبُ فِيهِ.

(۱۶۱۷۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بغیر ولی کے نکاح کے معاملے میں تمام صحابہ میں سب سے زیادہ سخت حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ وہ ایسا کرنے پر مارا کرتے تھے۔

(۱۶۱۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ نِكَاحَ إلاَّ بِوَلِيٍّ ، أَوْ سُلْطَانٍ مُرْشِدٍ.

(۱۶۱۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ولی یا سمجھدار سلطان کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۶۱۷۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ:سَمِعْتُ الْوَضَّاحَ، قَالَ:سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ: لاَ نِكَاحَ إلاَّ بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْنِ.

(۱۶۱۷۲) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۶۱۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : لاَ نِكَاحَ إلاَّ بِوَلِيٍّ.

(۱۶۱۷۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۶۱۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ نِكَاحَ إلاَّ بِوَلِيٍّ ، أَوْ سُلْطَانٍ.

(۱۶۱۷۴) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ ولی یا سلطان کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۶۱۷٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ إلاَّ بِإِذْنِ وَلِيِّهَا ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلِيٌّ فَالسُّلْطَانُ.

(۱۶۱۷۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ عورت کا نکاح اس کے ولی کی اجازت سے ہی منعقد ہوگا اگر کوئی ولی نہ ہو تو سلطان اس کا ولی ہے۔

(۱۶۱۷٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَصْحَابِهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۶۱۷۶) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۶۱۷۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ إلاَّ بِإِذْنِ وَلِيِّهَا ، وَإِنْ نَكَحَتْ عَشَرَةً ، أَوْ بِإِذْنِ سُلْطَانٍ.

(۱۶۱۷۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت خواہ دس مرتبہ نکاح کرے اس کا نکاح ولی کی اجازت سے یا سلطان کی اجازت سے ہی ہوگا۔

(۱۶۱۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ فِي الْمَرْأَةِ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ لَيْسَ لَهَا وَلِيٌّ ، قَالَ : الْحَسَنُ السُّلْطَانُ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۱۶۱۷۸) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی عورت کا کوئی ولی نہ ہو تو اس کا ولی کون ہوگا؟ حضرت حسن نے فرمایا کہ سلطان اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کوئی بھی مسلمان۔

(۱۶۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ قَالاَ : لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ إِلاَّ بِإِذْنِ وَلِيِّهَا ، وَلاَ يُنْكِحُهَا وَلِيُّهَا إِلاَّ بِإِذْنِهَا.

(۱۶۱۷۹) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ عورت کا نکاح اس کے ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہوسکتا اور اس کا ولی اس کی مرضی کے بغیر نکاح نہیں کرے گا۔

(۱۶۱۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ قَدْ حَمَلَتْ ، فَقَالَتْ : تَزَوَّجَنِي بِشَهَادَةٍ مِنْ أُمِّي وَأُخْتِي ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَدَرَأَ عَنْهُمَا الْحَدَّ ، وَقَالَ : لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ.

(۱۶۱۸۰) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک حاملہ عورت لائی گئی۔ اس نے کہا کہ میرے خاوند نے مجھ سے شادی کی ہے۔ خاوند نے کہا کہ میں نے اپنی ماں اور اپنی بہن کو گواہ بنا کر اس سے شادی کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں میں فرقت کروائی اور ان سے حد کو ساقط کر دیا اور فرمایا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۶۱۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ وَلاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِشُهُودٍ.

(۱۶۱۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا اور گواہوں کے بغیر بھی نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۶۱۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ وَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لاَ وَلِيَّ لَهُ. (احمد ۱/ ۲۵۰۔ ابن ماجہ ۱۸۸۰)

(۱۶۱۸۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا اور جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے۔

(۱۶۱۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ وَبِصَدُقَةٍ مَعْلُومَةٍ وَشُهُودٍ وَعَلاَنِيَةٍ.

(۱۶۱۸۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ولی کی اجازت کے بغیر، دو عادل گواہوں کے بغیر، معلوم صدقہ یعنی مہر کے بغیر اور علانیہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۶۱۸٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ جَارِيَةٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ يَعْنِي لَيْسَ لَهَا مَوْلًى ، خَطَبَهَا رَجُلٌ ، أَيُزَوِّجُهَا رَجُلٌ مِنْ جِيرَانِهَا ، قَالَ : تَأْتِي الأَمِيرَ قَالَ : فَإِنَّهَا أَضْعَفُ مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ : فَتُكَلِّمُ رَجُلاً يُكَلِّمُ لَهَا الأَمِيرُ ، قَالَ : فَإِنَّهَا أَضْعَفُ مِنْ ذَلِكَ ؟ قَالَ : لاَ أَعْلَمُ إِلاَّ ذَلِكَ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : فَالْقَاضِي ؟ قَالَ : فَالْقَاضِي إِذًا ، إِلاَّ أَنَّهُ يَجْعَلُ الْقَاضِي رُخْصَةً.

(۱۶۱۸۴) حضرت معتمر کے والد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ اگر کسی لڑکی کا کوئی ولی نہ ہو اور کوئی شخص اسے

نکاح کا پیغام بھیجے تو کیا اس لڑکی ہمسایہ اس کا نکاح کرواسکتا ہے؟ حضرت حسن نے فرمایا کہ وہ امیرِ وقت سے کہے گی۔ میں نے کہا کہ اگر وہ اس کی دسترس نہ رکھتی ہو تو؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ کسی آدمی کے ذمے لگائے کہ وہ امیر سے بات کرے۔ میں نے کہا کہ اگر وہ اس کی بھی دسترس نہ رکھتی ہو تو؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اس سے زیادہ نہیں جانتا۔ میں نے کہا کہ کیا قاضی اس کا نکاح کراسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اس صورت میں قاضی کراسکتا ہے۔ البتہ حضرت حسن نے قاضی کے لئے رخصت رکھی۔

(١٦١٨٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ : إِذَا اتَّفَقَ الْوَلِيُّ وَالأُمُّ تَزَوَّجَا ، وَإِنِ اخْتَلَفَا فَالْوَلِيُّ.

(۱۶۱۸۵) حضرت زیاد فرماتے ہیں کہ جب ولی اور لڑکی کی ماں کا اتفاق ہو جائے تو دونوں اس کی شادی کرادیں اور اگر اختلاف ہو تو ولی کا قول معتبر ہوگا۔

(١٦١٨٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ. (ابو داؤد ۲۰۷۸۔ احمد ۳۹۴)

(۱۶۱۸۶) حضرت ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(١٦١٨٧) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ بْنُ مِينَاءَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَدْنَى مَا يَكُونُ فِي النِّكَاحِ أَرْبَعَةٌ : الَّذِي يُزَوِّجُ وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ وَشَاهِدَانِ.

(۱۶۱۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نکاح میں کم از کم چار افراد ہونے چاہئیں: شادی کرانے والا، شادی کرنے والا اور دو گواہ۔

(١٦١٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ.

(۱۶۱۸۸) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(١٦١٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ فَذَهَبَ هُوَ وَرَجُلٌ وَجَاءَ الْوَلِيُّ وَرَجُلٌ.

(۱۶۱۸۹) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نکاح کا ارادہ کیا تو آپ ایک آدمی کو لے کر گئے اور ولی ایک آدمی کو لے کر آیا۔

(١٦١٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، أَوْ غَيْرُهُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : أَدْنَى مَا يَكُونُ فِي النِّكَاحِ أَرْبَعَةٌ : الَّذِي يَتَزَوَّجُ وَالَّذِي يُزَوِّجُ وَشَاهِدَانِ.

(۱۶۱۹۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نکاح میں کم از کم چار آدمی ضرور ہوں: شادی کرنے والا، شادی کرانے والا، دو گواہ۔

(۳) فی المرأة إذا تزوجت بغیر ولی

اگر کوئی عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے تو کیا حکم ہے؟

(۱۶۱۹۱) حَدَّثَنَا إسماعيل ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ :جَمَعَتِ الطَّرِيقُ رَكْبًا ، فَجَعَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ ثَيِّبٌ أَمْرَهَا إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ غَيْرِ وَلِيِّهَا ، فَأَنْكَحَهَا رَجُلاً ، قَالَ :فَجَلَدَ عُمَرُ النَّاكِحَ وَالْمُنْكِحَ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۶۱۹۱) حضرت عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک راستے میں مختلف قافلے جمع ہوئے۔ ان میں ایک ثیبہ عورت نے اپنا معاملہ اپنے ولی کے علاوہ کسی دوسرے شخص کے حوالے کیا کہ وہ کسی سے اس کی شادی کرا دے۔ اس نے کسی آدمی سے اس کی شادی کرادی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے نکاح کرنے والے اور نکاح کروانے والے کو کوڑا مارا اور ان کے درمیان جدائی کرادی۔

(۱۶۱۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَالْحَسَنِ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا ، قَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ، وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ :إِنْ أَجَازَهُ الأَوْلِيَاءُ فَهُوَ جَائِزٌ.

(۱۶۱۹۲) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا تو ان کے درمیان جدائی کروادی جائے گی۔ حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ اگر اولیاء اجازت دے دیں تو پھر جائز ہے۔

(۱۶۱۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ بِغَيْرِ وَلِيٍّ فَسَكَتَ، وَسَأَلْت سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ ، فَقَالَ :لاَ يَجُوزُ.

(۱۶۱۹۳) حضرت مصعب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر سکتی ہے؟ وہ خاموش رہے۔ میں نے حضرت سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جائز نہیں۔

(۱۶۱۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سفيان عن هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :إِذَا نُكِحَتِ الْمَرْأَةُ بِغَيْرِ وَلِيٍّ ، ثُمَّ أَجَازَ الْوَلِيُّ جَازَ.

(۱۶۱۹۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ولی کی اجازت کے بغیر کسی عورت کا نکاح کرایا گیا، پھر ولی نے اجازت دے دی تو اس کا نکاح ہو گیا۔

(۱۶۱۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ بُكَيْرٍ قَالَ :تَزَوَّجَتِ امْرَأَةٌ بِغَيْرِ وَلِيٍّ وَلاَ بَيِّنَةٍ فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ فَكَتَبَ أَنْ تُجْلَدَ مِئَةً ، وَكَتَبَ إِلَى الأَمْصَارِ ، أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ بِغَيْرِ وَلِيٍّ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِيَةِ.

(۱۶۱۹۵) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے ولی کی اجازت اور گواہی کے بغیر نکاح کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اس بارے میں خط لکھا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔ پھر آپ نے سب شہروں میں خط لکھا کہ جس عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو وہ زانیہ کی طرح ہے۔

(۱۶۱۹۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ رَجُلاً زَوَّجَ امْرَأَةً وَلَهَا وَلِيٌّ هُوَ أَوْلَى مِنْهُ بِدُرُوبِ الرُّومِ ، فَرَدَّ عُمَرُ النِّكَاحَ وَقَالَ : الْوَلِيُّ وَإِلاَّ فَالسُّلْطَانُ.

(۱۶۱۹۶) اہل جزیرہ کے ایک آدمی کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کی شادی کرائی جبکہ اس مرد کے علاوہ اس کا کوئی اور قریب کا ولی بھی تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اس نکاح کو مسترد کر دیا اور فرمایا کہ پہلا حق ولی کا ہے پھر سلطان کا۔

(۷) باب من أجازه بغَيْرِ وَلِيٍّ وَلَمْ يُفَرِّقْ

جن حضرات کے نزدیک بغیر ولی کے نکاح کی صورت میں میاں بیوی میں جدائی نہیں کرائی جائے گی

(۱۶۱۹۷) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ بَحْرِيَّةَ بِنْتِ هَانِىءٍ قَالَتْ : تَزَوَّجْت الْقَعْقَاعَ بْنَ شَوْرٍ فَسَأَلَنِي وَجَعَلَ لِي مُذْهَبًا مِنْ جَوْهَرٍ عَلَى أَنْ يَبِيتَ عِنْدِي لَيْلَةً فَبَاتَ ، فَوَضَعْت لَهُ تَوْرًا فِيهِ خَلُوقٌ فَأَصْبَحَ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ ، فَقَالَ لِي : فَضَحْتِينِي ، فَقُلْتُ لَهُ : مِثْلِي يَكُونُ سِرًّا ؟ فَجَاءَ أَبِي مِنَ الأَعْرَابِ ، فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ عَلِيًّا ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْقَعْقَاعِ : أَدَخَلْتَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، فَأَجَازَ النِّكَاحَ.

(۱۶۱۹۷) حضرت بحریہ بنت ہانیء فرماتی ہیں کہ میں نے قعقاع بن شور سے شادی کی۔ انہوں نے مجھے سونے کا زیور دیا کہ وہ میرے پاس ایک رات گذاریں۔ چنانچہ انہوں نے میرے گھر رات گذاری۔ میں نے خلوق کا ایک برتن ان کے پاس رکھا۔ صبح ان کے کپڑوں پر خلوق خوشبو لگی ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھے کہا کہ تم نے اس خوشبو کی وجہ سے میری رسوائی کا سامان کر دیا کہ اب اس شادی کا سب کو پتہ چل جائے گا۔ میں نے کہا کہ کیا مجھ جیسی سے کوئی راز رہ سکتا ہے؟ پھر میرے دیہاتی والد آئے اور قعقاع بن شور کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قعقاع سے کہا کہ کیا تم نے اپنی بیوی سے دخول کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کو جائز قرار دیا۔

(۱۶۱۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ : سَأَلْتُ مُوسَى بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، فَقَالَ : يَجُوزُ فِي الْمَرْأَةِ تَزْوِيجٌ بِغَيْرِ وَلِيٍّ.

(۱۶۱۹۸) حضرت مصعب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا

کہ بغیر ولی کے عورت کی شادی کرانا جائز ہے۔

(۱۶۱۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ امْرَأَةٍ تَزَوَّجُ بِغَيْرِ وَلِيٍّ، فَقَالَ: إِنْ كَانَ كُفُؤًا جَازَ.

(۱۶۱۹۹) حضرت معمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے سوال کیا کہ کیا عورت بغیر ولی کی اجازت کے نکاح کر سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر خاوند بیوی کا کفوء ہو تو جائز ہے۔

(۱۶۲۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا كَانَ كُفُؤًا جَازَ.

(۱۶۲۰۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کفوء ہوں تو جائز ہیں۔

(۱۶۲۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أَجَازَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ بِغَيْرِ وَلِيٍّ أَنْكَحَتْهَا أُمُّهَا بِرِضَاهَا.

(۱۶۲۰۱) حضرت علی نے بغیر ولی کے نکاح کرنے کو جائز قرار دیا اور فرمایا کہ اس کی ماں اس کی اجازت سے اس کا نکاح کرا سکتی ہے۔

(۱۶۲۰۲) حَدَّثَنَا سَلَّامٌ وَجَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ عَمَّ وَلَدِي خَطَبَنِي فَرَدَّهُ أَبِي وَزَوَّجَنِي وَأَنَا كَارِهَةٌ، قَالَ: فَدَعَا أَبَاهَا، فَسَأَلَهُ، عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنِّي أَنْكَحْتُهَا وَلَمْ آلُوهَا خَيْرًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ نِكَاحَ لَكِ، اذْهَبِي فَانْكِحِي مَنْ شِئْتِ. (عبدالرزاق ۱۰۳۰۳)

(۱۶۲۰۲) حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میرے چچا زاد بھائی نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن میرے والد نے اس رشتے کو رد کر دیا اور میری شادی ایسی جگہ کرادی جہاں مجھے پسند نہیں۔ حضور ﷺ نے اس کے والد کو بلایا اور اس سے اس بارے میں سوال کیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کا نکاح کرایا ہے اور اس کے لئے خیر کا ارادہ نہیں کیا۔ نبی پاک ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تیرا نکاح نہیں ہوا، جاؤ اور جس سے چاہو نکاح کرلو۔

(۱۶۲۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّيْنِ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلاً مِنْهُمْ يُدْعَى خِذَامًا أَنْكَحَ ابْنَةً لَهُ، فَكَرِهَتْ نِكَاحَ أَبِيهَا فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَرَدَّ عَنْهَا نِكَاحَ أَبِيهَا، فَخُطِبَتْ فَنَكَحَتْ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ، وَذَكَرَ يَحْيَى أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّهَا كَانَتْ ثَيِّبًا. (بخاری ۵۱۳۹۔ ابوداؤد ۲۰۹۴)

(۱۶۲۰۳) حضرت عبد الرحمن بن یزید انصاری اور مجمع بن یزید انصاری فرماتے ہیں کہ خذام نامی ایک آدمی نے اپنی بیٹی کی شادی کرائی۔ اس لڑکی نے اپنے والد کے کرائے ہوئے نکاح کو ناپسند کیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور ساری بات

کا ذکر کیا۔ حضور ﷺ نے اس کے والد کے نکاح کو مسترد کر دیا۔ پھر اس کے نکاح کے پیغام آئے اور انہوں نے ابولبابہ بن عبد المنذر رسے نکاح کر لیا۔ راوی یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ وہ ثیبہ تھیں۔

(١٦٢٠٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَحَتْ حَفْصَةَ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ غَضِبَ وَقَالَ : أَيْ عِبَادَ اللهِ ، أَمِثْلِي يُفْتَاتُ عَلَيْهِ فِي بَنَاتِهِ ؟ فَغَضِبَتْ عَائِشَةُ وَقَالَتْ :أَيُرْغَبُ ، عَنِ الْمُنْذِرِ.

(۱۶۲۰۴) حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حفصہ بنت عبدالرحمن بن ابی بکر کی شادی منذر بن زبیر سے کرادی۔ اس وقت ان کے والد عبدالرحمن غائب تھے۔ جب حضرت عبدالرحمن واپس آئے تو بہت غصے ہوئے اور فرمایا کہ اے اللہ کے بندو! کیا میرے جیسے شخص اس قابل ہیں کہ ان کی بیٹیوں کے بارے میں اس کی مرضی کے بغیر فیصلہ کیا جائے؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا غصہ میں آئیں اور فرمایا کہ کیا منذر جیسے لوگوں سے اعراض کیا جاسکتا ہے؟

(١٦٢٠٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ :رُفِعَتْ إلَى عَلِيٍّ امْرَأَةٌ زَوَّجَهَا خَالُهَا وأمها ، قَالَ :فَأَجَازَ عَلِيٌّ النِّكَاحَ ، قَالَ :وَقَالَ سُفْيَانُ :لاَ يَجُوزُ لأَنَّهُ غَيْرُ وَلِيٍّ ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ :هُوَ جَائِزٌ لأَنَّ عَلِيًّا حِينَ أَجَازَهُ كَانَ بِمَنْزِلَةِ الْوَلِيِّ.

(۱۶۲۰۵) حضرت ہزیل فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسی عورت کا مقدمہ آیا جس کے ماموں اور اس کی ماں نے اس کی شادی کرادی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے نکاح کو جائز قرار دیا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ یہ جائز نہیں کیونکہ یہ ولی نہیں ہیں۔ حضرت علی بن صالح فرماتے ہیں کہ جائز ہے کیونکہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس نکاح کو جائز قرار دیا تو وہ ولی کے درجہ میں تھے۔

(١٦٢٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إذَا رُفِعَ إلَيْهِ رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِغَيْرِ وَلِيٍّ فَدَخَلَ بِهَا أَمْضَاهُ.

(۱۶۲۰۶) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسے شخص کا مقدمہ آیا جس نے ولی کی اجازت کے بغیر کسی سے شادی کی اور اس سے دخول بھی کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس نکاح کو جائز قرار دیا۔

(٥) من قَالَ لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُزَوِّجَ الْمَرْأَةَ وَإِنَّمَا الْعَقْدُ بِيَدِ الرَّجُلِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ عورت کسی عورت کی شادی نہیں کرا سکتی بلکہ نکاح کروانے کا اختیار مردوں کو ہے

(١٦٢٠٧) حدَّثَنَا محمد بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ:لَيْسَ الْعَقْدُ بِيَدِ النِّسَاءِ، إِنَّمَا الْعَقْدُ بِيَدِ الرِّجَالِ.

(۱۶۲۰۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نکاح کرانے کا اختیار عورت کو نہیں بلکہ یہ اختیار مرد کو ہے۔

(١٦٢.٨) حَدَّثَنَا ابن إِدْرِيس ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ : لاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ الْفَتَى مِنْ بَنِي أَخِيهَا إِذَا هَوَى الْفَتَاةَ مِنْ بنات أَخِيهَا ضَرَبَتْ بَيْنَهُمَا سِتْرًا وَتَكَلَّمَتْ ، فَإِذَا لَمْ يَبْقَ إِلاَّ النِّكَاحَ قَالَتْ : يَا فُلاَنُ ، أَنْكِحْ ، فَإِنَّ النِّسَاءَ لاَ يُنْكِحْنَ.

(۱۶۲۰۸) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب دیکھتیں کہ ان کے بھائی کے بچوں میں سے کوئی نوجوان کسی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے تو ان کے درمیان پردہ کردیتیں اور بات کرتیں۔ اور جب نکاح کے علاوہ کوئی صورت نہ بچتی تو فرماتیں اے فلاں! ان کا نکاح کرادو کیونکہ عورتیں نکاح نہیں کراسکتیں۔

(١٦٢.٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لاَ تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ.

(۱۶۲۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت عورت کی شادی نہیں کراسکتی۔

(١٦٢١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : لاَ تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ.

(۱۶۲۱۰) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ عورت عورت کی شادی نہیں کراسکتی۔

(١٦٢١١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ أَمَتَهَا ، فَإِذَا أَعْتَقَتْهَا لَمْ تُزَوِّجْهَا.

(۱۶۲۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عورت اپنی باندی کی شادی کراسکتی ہے، جب وہ اسے آزاد کردے تو اس کی شادی نہیں کراسکتی۔

(١٦٢١٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : لاَ تَشْهَدُ الْمَرْأَةُ ، يَعْنِي الْخِطْبَةَ وَلاَ تُنْكِحُ.

(۱۶۲۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت پیغام نکاح کے وقت حاضر نہ ہوگی اور نہ نکاح کراسکتی ہے۔

(٦) في المرأة تُزَوِّجُ نفسَهَا

کیا ایک عورت اپنا نکاح خود کراسکتی ہے؟

(١٦٢١٣) حدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، فَقَالَتْ : إِنِّي زَوَّجْت نَفْسِي ، فَقَالَ : إِنَّك لِتُحَدِّثِينِي أَنَّك زَنَيْت ؟ فَسَفَعَتْ برنَّة ثُمَّ انْطَلَقَتْ.

(۱۶۲۱۳) حضرت سعید بن یزید فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت جابر بن زید کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی شادی کرادی۔ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ تو مجھ سے یہ گفتگو کررہی ہے کہ تو نے زنا کیا ہے! یہ سن کر اس عورت نے چیخ ماری اور اس کا رنگ بدل گیا پھر وہ چلی گئی۔

(١٦٢١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : لاَ تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا ، وَكَانُوا يَقُولُونَ : إِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا.

(۱۶۲۱۴) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ عورت اپنا نکاح نہیں کرا سکتی، اسلاف کہا کرتے تھے کہ زانیہ وہ ہے جو اپنا نکاح خود کرادے۔

(١٦٢١٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ.

(۱۶۲۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(١٦٢١٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّ الْبَغَايَا اللاَّتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ.

(۱۶۲۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فاحشہ عورتیں وہ ہوتی ہیں جو بغیر گواہی کے اپنا نکاح کر لیتی ہیں۔

(٧) الرجل يزوج ابنته مَنْ قَالَ يَسْتَأْمِرُهَا

جو حضرات فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی بیٹی کی شادی کرانے سے پہلے اس سے اجازت طلب کرے گا

(١٦٢١٧) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تُسْتَأْمَرُ النِّسَاءُ فِي أَبْضُعِهِنَّ ، قَالَتْ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّهُنَّ يَسْتَحْيِينَ ، قَالَ : الأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا ، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فَسُكَاتُهَا إِقْرَارُهَا.

(بخاری ۶۹۴۶۔ مسلم ۶۵)

(۱۶۲۱۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شادی کرانے سے پہلے عورتوں سے اجازت طلب کی جائے گی۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ اس بات سے حیاء کریں گی! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے، باکرہ سے اجازت طلب کی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کا اقرار ہے۔

(١٦٢١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا ، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا. (ترمذی ۱۱۰۸۔ ابو داؤد ۲۰۹۱)

(۱۶۲۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حق دار ہے، باکرہ سے اجازت طلب کی جائے گی اور اس کی خاموشی ہی اس کا اقرار ہے۔

(١٦٢١٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خُطِبَ أَحَدٌ مِنْ بَنَاتِهِ جَلَسَ إِلَى جَنْبِ خِدْرِهَا ، فَقَالَ : إِنَّ فُلاَنًا يَخْطُبُ فُلاَنَةَ فَإِنْ سَكَتَتْ بِهِ زَوَّجَهَا ، وَإِنْ طَعَنَتْ

بِيَدِهَا وَأَشَارَ حَفْصٌ بِيَدِهِ السَّبَّابَةِ أَيْ يَطْعَنُ فِي فَخِذِهِ لَمْ يُزَوِّجْهَا. (عبدالرزاق ۱۰۲۷۹۔ بزار ۱۴۲۱)

(۱۶۲۱۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی کسی صاحبزادی کا پیغامِ نکاح آتا تو آپ اس کے پردہ والے کمرے کے پاس بیٹھ کر فرماتے کہ فلاں نے فلانی کے لئے پیغامِ نکاح بھیجا ہے۔ اگر وہ خاموش رہتیں تو وہ نکاح کرا دیتے اور اگر وہ اپنے ہاتھ چھوتیں تو آپ ان کی شادی نہ کراتے۔ یہ کہتے ہوئے راوی حضرت حفص نے اپنی انگشتِ شہادت کو ران میں چبھویا۔

(۱۶۲۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ لَا يُزَوِّجُ الرَّجُلُ ابنته حَتَّى يَسْتَأْمِرَهَا.

(۱۶۲۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی بیٹی کی اس وقت تک شادی نہیں کرا سکتا جب تک اس سے اجازت طلب نہ کرلے۔

(۱۶۲۲۱) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي عِيَالِ أَبِيهَا لَمْ يَسْتَأْمِرْهَا، وَإِنْ كَانَتْ فِي غَيْرِ عِيَالِهِ اسْتَأْمَرَهَا إِذَا أَرَادَ أَنْ يُنْكِحَهَا.

(۱۶۲۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب عورت اپنے باپ کی سرپرستی میں ہو تو وہ اس سے اجازت طلب نہیں کرے گا اور اگر وہ کسی اور کی سرپرستی میں ہو تو اس کا نکاح کرنے سے پہلے اس سے اجازت طلب کرے گا۔

(۱۶۲۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عاصم، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يَسْتَأْمِرُ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ فِي النِّكَاحِ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ.

(۱۶۲۲۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی باکرہ اور ثیبہ بیٹی کا نکاح کرانے سے پہلے اس سے اجازت طلب کرے گا۔

(۱۶۲۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: نِكَاحُ الأَبِ جَائِزٌ عَلَى ابْنَتِهِ، بِكْرًا كَانَ، أَوْ ثَيِّبًا، كَرِهَتْ، أَوْ لَمْ تَكْرَهْ.

(۱۶۲۲۳) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ باپ کے لئے بیٹی کا نکاح ہر صورت میں کرانا جائز ہے، خواہ وہ باکرہ ہو یا ثیبہ اور خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند۔

(۱۶۲۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَا يُكْرِهُ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ الثَّيِّبَ عَلَى نِكَاحٍ هِيَ تَكْرَهُهُ.

(۱۶۲۲۴) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ آدمی کے لئے اپنی ثیبہ بیٹی کا نکاح ایسی جگہ کرانا مکروہ نہیں جہاں نکاح کو وہ ناپسند سمجھتی ہو۔

(۱۶۲۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ الْقَاسِمُ وَسَالِمٌ يَقُولَانِ: إِذَا زَوَّجَ أَبُو الْبِكْرِ الْبِكْرَ فَهُوَ لَازِمٌ لَهَا، وَإِنْ كَرِهَتْ.

(۱۶۲۲۵) حضرت قاسم اور حضرت سالم فرمایا کرتے تھے کہ جب باکرہ کے باپ نے اس کا نکاح کرا دیا تو وہ طے ہو گیا خواہ اس کو ناپسند ہو۔

(۱۶۲۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِنَّ أَبُو الْبِكْرِ دَعَاهَا إِلَى رَجُلٍ وَدَعَتْ هِيَ إِلَى آخَرَ،

قَالَ :يَتْبَعُ هَوَاهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ ، وَإِنْ كَانَ الَّذِى دَعَاهَا إِلَيْهِ أَبُوهَا أَسْنَى فِي الصَّدَاقِ أَخْشَى أَنْ يَقَعَ فِي نَفْسِهَا ، وَإِنْ أَكْرَهَهَا أَبُوهَا فَهُوَ أَحَقُّ.

(۱۶۲۲۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر باکرہ لڑکی کا باپ کسی سے اس کا نکاح کرانا چاہے اور وہ کسی اور سے نکاح کی خواہش مند ہو تو باپ کو چاہئے کہ وہ اپنی بیٹی کی خواہش کا احترام کرے اگر اس میں کوئی حرج نہ ہو۔ اگرچہ باپ کی پسند کے رشتے میں مہر زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ اور اگر لڑکی کا باپ اسے مجبور کرے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔

(۱۶۲۲۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :لاَ يُجْبِرُ عَلَى النِّكَاحِ إِلاَّ الأَبُ.

(۱۶۲۲۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ باپ کے سوا کوئی عورت کو نکاح پر مجبور نہیں کر سکتا۔

(۱۶۲۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ أَحَدًا مِنْ بَنَاتِهِ قَعَدَ إِلَى خِدْرِهَا ، فَقَالَ إِنَّ فُلاَنًا يَذْكُرُكِ.

(۱۶۲۲۸) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب اپنی کسی بیٹی کا نکاح کرانا چاہتے تو اس کے پردے کے پاس بیٹھ جاتے اور فرماتے کہ فلاں تمہارا ذکر کر رہا تھا۔

(۱۶۲۲۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :تُسْتَأْمَرُ الْبِكْرُ ، وَإِنْ كَانَتْ بَيْنَ أَبَوَيْهَا.

(۱۶۲۲۹) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ باکرہ عورت سے اجازت طلب کی جائے گی خواہ وہ اپنے والدین کے درمیان ہو۔

(۱۶۲۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ :جَاءَتْ فَتَاةٌ إِلَى عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ :إِنَّ أَبِي زَوَّجَنِي من ابْنِ أَخِيهِ لِيَرْفَعَ بِي خَسِيسَتَهُ وَإِنِّي كَرِهْت ذَلِكَ ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ :انْتَظِرِي حَتَّى يَأْتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى أَبِيهَا ، فَجَعَلَ الأَمْرَ إِلَيْهَا ، فَقَالَتْ :أَمَّا إِذَا كَانَ الأَمْرُ إِلَيَّ فَقَدْ أَجَزْت مَا صَنَعَ أَبِي ، إِنَّمَا أَرَدْت أَنْ أَعْلَمَ هَلْ لِلنِّسَاءِ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ؟. (احمد ۶/ ۱۳۶۔ دار قطنی ۴۵)

(۱۶۲۳۰) حضرت ابن بریدہ فرماتے ہیں کہ ایک جوان عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ میرے باپ نے میری شادی اپنے بھتیجے سے کرادی ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے اپنی غربت کو دور کر سکے۔ مجھے یہ نکاح ناپسند ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو فیصلہ فرمائیں گے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ سے ساری بات کا ذکر کیا گیا تو آپ نے اس کے والد کو بلا بھیجا۔ آپ نے فیصلے کا اختیار اس عورت کو دے دیا۔ اس پر اس عورت نے کہا کہ اگر فیصلے کا اختیار مجھے ہے تو میں اپنے والد کے کیے گئے نکاح کو جائز قرار دیتی ہوں۔ میں صرف یہ جاننا چاہتی تھی کہ کیا عورتوں کو کوئی حق ہوتا ہے یا نہیں؟

(۸) فی الیتیمۃ مَنْ قَالَ تُسْتَأْمَرُ فِی نَفْسِهَا

جو حضرات فرماتے ہیں کہ یتیم لڑکی سے نکاح کرانے کے لئے اجازت طلب کی جائے گی اور اس کا اقرار اس کی خاموشی ہے

(۱۶۲۳۱) حَدَّثَنَا سُفْيَان بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : عَنْ سَعِيدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا. (عبدالرزاق ۱۰۲۹۵)

(۱۶۲۳۱) حضرت سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یتیم لڑکی سے نکاح کی اجازت طلب کی جائے گی اور اس کا اقرار اس کی خاموشی ہے۔

(۱۶۲۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا ، فَإِنْ قَبِلَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا ، وَإِنْ أَبَتْ فَلاَ جَوَازَ عَلَيْهَا.

(ابو داؤد ۲۰۸۶۔ احمد ۲/ ۲۵۹)

(۱۶۲۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یتیم لڑکی سے نکاح کی اجازت طلب کی جائے گی ، اگر وہ قبول کرلے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر وہ انکار کردے تو اس پر کوئی زبردستی نہیں۔

(۱۶۲۳۳) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّمَا يَتِيمَةٍ خُطِبَتْ فَلاَ تُنْكَحُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ ، فَإِنْ هِيَ أَقَرَّتْ فَلْتُنْكَحْ وَإِقْرَارُهَا سُكُوتُهَا ، وَإِنْ أَنْكَرَتْ فَلاَ تُنْكَحُ. (احمد ۴/ ۴۰۸۔ دار قطنی ۷۷)

(۱۶۲۳۳) حضرت ابو بردہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی یتیم لڑکی کو نکاح کا پیغام بھجوایا گیا تو اس کا نکاح اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک اس سے اجازت نہ طلب کی جائے۔ اگر وہ ہاں کردے تو اس کا نکاح کرادیا جائے اور اس کا سکوت اس کا اقرار ہے۔ اگر وہ انکار کردے تو اس کا نکاح نہیں کرایا جائے گا۔

(۱۶۲۳۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا ، فَرِضَاهَا أَنْ تَسْكُتَ.

(۱۶۲۳۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یتیم لڑکی سے اس کی رضا طلب کی جائے گی اور اس کی رضا اس کی خاموشی ہے۔

(۱۶۲۳۵) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ.

(۱۶۲۳۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۶۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَشُرَيْحٍ قَالُوا : تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا ، وَرِضَاهَا أَنْ تَسْكُتَ.

(۱۶۲۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یتیم لڑکی سے اس کے دل کی اجازت طلب کی جائے گی اور اس کی رضا اس کی خاموشی ہے۔

(۱۶۲۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا زُوِّجَتِ الْيَتِيمَةُ فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ رِضَاهَا ، وَإِنْ كَرِهَتْ لَمْ تُزَوَّجْ.

(۱۶۲۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب یتیم لڑکی کی شادی کرائی جائے، اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی رضا ہے اور اگر اس نے ناپسند کیا تو اس کی شادی نہیں کرائی جائے گی۔

(۱۶۲۳۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عن شريح قَالَ : إِنْ سَكَتَتْ وَرَضِيَتْ فَقَدْ سَلَّمَتْ ، وَإِنْ كَرِهَتْ و معضت لَمْ تُنْكَحْ.

(۱۶۲۳۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر وہ خاموش رہے اور راضی رہے تو گویا اس نے مان لیا اور اگر وہ ناپسند کرے اور اظہار ناگواری کرے تو اس کا نکاح نہیں کرایا جائے گا۔

(۱۶۲۳۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَجَرِيرٌ كِلاَهُمَا ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْيَتِيمَةِ إِذَا زُوِّجَتْ قَالَ : فَإِنْ سَكَتَتْ ، أَوْ بَكَتْ فَهُوَ رِضَاهَا ، وَإِنْ كَرِهَتْ لَمْ تُزَوَّجْ ، وَلَمْ يَذْكُرْ جَرِيرٌ كَرِهَتْ. (احمد ۴/ ۳۹۴۔ ابن حبان ۴۰۸۵)

(۱۶۲۳۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر یتیم لڑکی کی شادی کرائی گئی، اگر وہ خاموش رہی یا رو پڑی تو یہ اس کی رضا ہے، اگر اس نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو اس کی شادی نہ کرائی جائے گی۔

(۱۶۲۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي الْيَتِيمَةِ : إِذَا زُوِّجَتْ فَضَحِكَتْ ، أَوْ بَكَتْ ، أَوْ سَكَتَتْ فَهُوَ رِضَاهَا.

(۱۶۲۴۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ یتیم لڑکی کی اگر شادی کرائی جائے اور وہ ہنس پڑے یا رو پڑے یا خاموش رہے تو یہ اس کی رضا مندی ہے۔

(۱۶۲۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو مُوسَى : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا ، فَإِنْ سَكَتَتْ فَقَدْ أَذِنَتْ ، وَإِنْ أَنْكَرَتْ لَمْ تُنْكَحْ.

(۱۶۲۴۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یتیم لڑکی سے اس کے دل کی اجازت طلب کی جائے گی، اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر وہ انکار کر دے تو اس کا نکاح نہیں کرایا جائے گا۔

(۹) فی الولیین یُزَوِّجَانِ

اگر دو ولی نکاح کرائیں تو کس کا نکاح معتبر ہے؟

(۱۶۲۴۲) حَدَّثَنَا حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ فَهِيَ لِلأَوَّلِ. (مسلم ۷۔ ابن ماجه ۲۱۹۰)

(۱۶۲۴۲) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دو ولی نکاح کرائیں تو پہلے کا نکاح معتبر ہے۔

(۱۶۲۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ : ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ فَهِيَ لِلأَوَّلِ. (ابو داؤد ۲۰۸۱۔ ابن ماجه ۲۱۹۱)

(۱۶۲۴۳) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دو ولی نکاح کرائیں تو پہلے کا نکاح معتبر ہے۔

(۱۶۲۴۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ امْرَأَةً زَوَّجَهَا وَلِيٌّ لَهَا بِالْكُوفَةِ عُبَيْدُ اللهِ ، وَتَزَوَّجَهَا بِالشَّامِ رَجُلٌ آخَرُ قَبْلَ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : فَقَدِمَ الرَّجُلُ ، فَخَاصَمَ عُبَيْدَ اللهِ إِلَى عَلِيٍّ فَقَضَى بِهَا علي لِلأَوَّلِ بَعْدَ مَا ولدت للآخر.

(۱۶۲۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت کا نکاح کوفہ میں موجود ایک ولی ''عبید اللہ'' نے کیا، جبکہ شام میں موجود ایک شخص نے عبید اللہ سے پہلے اس سے نکاح کر لیا تو کس کا نکاح معتبر ہوگا؟ جب شام میں موجود آدمی کوفہ آیا تو وہ یہ مقدمہ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عدالت میں حاضر ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے کے حق میں فیصلہ کر دیا حالانکہ دوسرے سے اس کا بچہ پیدا ہو چکا تھا۔

(۱۶۲۴۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : الأَوَّلِ عُبَيْدِ اللهِ.

(۱۶۲۴۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ گذشتہ روایت میں پہلے سے مراد ''عبید اللہ'' ہے۔

(۱۶۲۴۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ وَأَشْعَثَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : إِذَا أَنْكَحَ الْوَلِيَّانِ فَالنِّكَاحُ لِلأَوَّلِ.

(۱۶۲۴۶) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب دو ولی نکاح کرائیں تو پہلے کا نکاح معتبر ہے۔

(۱۶۲۴۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَانِ ، قَالَ : تخَيَّرُ.

(۱۶۲۴۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر دو ولیوں نے کسی عورت کی شادی کرادی تو عورت کو اختیار دیا جائے گا۔

(١٦٢٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ :إِذَا أَنْكَحَ مُجِيزَانِ فَهِيَ لِلأَوَّلِ.

(۱۶۲۴۸) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جب دو ولی نکاح کرائیں تو پہلے کا نکاح معتبر ہے۔

(١٦٢٤٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي جَارِيَةٍ مِنْ جُهَيْنَةَ زَوَّجَهَا وَلِيُّهَا رَجُلاً مِنْ قَيْسٍ ، وَزَوَّجَهَا أخوها رَجُلاً مِنْ جُهَيْنَةَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنْ أَدْخِلْ عَلَيْهَا شُهُودًا عُدُولاً ثم خَيِّرْهَا ، فَأَيَّهُمَا اخْتَارَتْ فَهُوَ زَوْجُهَا.

(۱۶۲۴۹) حضرت ثابت بن قیس غفاری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے نام خط لکھا کہ جہینہ قبیلے کی ایک لڑکی کا نکاح اس کے ولی نے قبیلہ قیس کے ایک آدمی سے کرادیا، جبکہ اس کے بھائی نے اس کا نکاح جہینہ قبیلے کے ایک آدمی سے کرایا ہے، اب وہ کس کی بیوی ہوگی؟ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ اس کے سامنے عادل گواہ لاؤ پھر اسے اختیار دو، وہ جس کو اختیار کرے وہی اس کا شوہر ہے۔

(١٦٢٥٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عن سفيان ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي أَخَوَيْنِ زَوَّجَا أُخْتًا لَهُمَا قَالَ تُخَيَّرَ.

(۱۶۲۵۰) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر دو بھائیوں نے مختلف جگہ اپنی ایک بہن کی شادی کرادی تو اس کو دونوں کے بارے میں اختیار ہوگا۔

(١٦٢٥١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ فِي الْوَلِيَّيْنِ إِذَا زَوَّجَا قَالَ أَيُّهُمَا رَضِيَتْ فَهُوَ زَوْجُهَا.

(۱۶۲۵۱) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر دو ولیوں نے کسی عورت کی شادی کرادی تو جس سے وہ راضی ہو وہی اس کا خاوند ہے۔

(١٠) الْيَتِيمَةُ تُزَوَّجُ وَهِيَ صَغِيرَةٌ مَنْ قَالَ لَهَا الْخِيَارُ

اگر یتیم لڑکی کے نابالغ ہونے کی حالت میں اس کی شادی کرادی گئی تو اس کا کیا حکم ہے؟

(١٦٢٥٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عن سليمان ، عَنْ سَلْمِ بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْيَتِيمَيْنِ :إِذَا زُوِّجَا وَهُمَا صَغِيرَانِ أَنَّهُمَا بِالْخِيَارِ.

(۱۶۲۵۲) حضرت سلم بن ابی ذیال فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے خط میں ایک حکم نامہ لکھا کہ اگر ایک یتیم لڑکے اور ایک یتیم لڑکی کے نابالغ ہونے کی حالت میں ان کی شادی کرادی گئی تو بالغ ہونے پر انہیں اختیار ہے۔

(١٦٢٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لَهَا الْخِيَارُ.

(۱۶۲۵۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اسے اختیار ہے۔

(١٦٢٥٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : هِيَ بِالْخِيَارِ.

(۱۶۲۵۴) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اسے اختیار ہے۔

(١٦٢٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : فِي الصَّغِيرَتَيْنِ ، قَالَ : هُمَا بِالْخِيَارِ إِذَا شَبَّا.

(۱۶۲۵۵) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب یتیم بچوں کا نابالغ ہونے کی حالت میں نکاح کرایا گیا تو بالغ ہونے پر انہیں اختیار ہے۔

(١٦٢٥٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ فِي وَلِيِّ الْيَتِيمَةِ إِذَا زَوَّجَهَا وَهِيَ صَغِيرَةٌ قَالَ : النِّكَاحُ جَائِزٌ ، وَلَهَا الْخِيَارُ.

(۱۶۲۵۶) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جب یتیم لڑکی کے ولی نے نابالغ ہونے کی حالت میں اس کا نکاح کرادیا تو نکاح جائز ہے اور اسے اختیار ہوگا۔

(١٦٢٥٧) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ : النِّكَاحُ جَائِزٌ وَلاَ خِيَارَ لَهَا.

(۱۶۲۵۷) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اس کا نکاح جائز ہے اور اسے اختیار بھی نہیں۔

(١١) المرأة يأبى وَلِيُّهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا

اگر کسی عورت کا ولی اس کا نکاح کرانے سے انکار کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(١٦٢٥٨) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ قَالَ : خَطَبَ رَجُلٌ سَيِّدَةً مِنْ بَنِي لَيْثٍ ثَيِّبًا ، فَأَبَى أَبُوهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا ، فَكَتَبَتْ إِلَى عُثْمَانَ ، فَكَتَبَ عُثْمَانُ : إِنْ كُفُؤًا فَقُولُوا لأَبِيهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا ، فَإِنْ أَبَى أَبُوهَا فَزَوِّجُوهَا.

(۱۶۲۵۸) حضرت زیاد بن علاقہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بنولیث کی ایک ثیبہ عورت کو نکاح کا پیغام بھجوایا۔ اس کے باپ نے اس کی شادی کرانے سے انکار کردیا۔ اس عورت نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خط لکھ کر حکم دیا کہ اگر وہ آدمی اس عورت کا کفو ہے تو اس کے باپ سے کہو کہ اس کی شادی کرادے۔ اگر وہ شادی نہ کرائے تو پھر بھی اس کی شادی کرادو۔

(١٦٢٥٩) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا اخْتَلَفَ الْوَلِيُّ وَالْمَرْأَةُ نَظَرَ السُّلْطَانُ ، فَإِنْ كَانَ الْوَلِيُّ مُضَارًّا زَوَّجَهَا وَإِلاَّ رَدَّ أَمْرَهَا إِلَى وَلِيِّهَا.

(۱۶۲۵۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر ولی اور سلطان کا اختلاف ہوگیا تو سلطان دیکھے گا اگر ولی عورت کو نقصان پہنچا رہا ہے تو اس عورت کی بات معتبر ہوگی اور اگر ایسا نہ ہو تو معاملہ ولی کے سپرد ہوگا۔

(١٦٢٦٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الأَشْجَعِيِّ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ شُرَيْحًا مَعَهَا

أُمُّهَا وَعَمُّهَا ، فَأَرَادَتِ الأُمُّ رَجُلاً وَأَرَادَ الْعَمُّ رَجُلاً ، فَخَيَّرَهَا شُرَيْحٌ ، فَاخْتَارَتِ الَّذِي اخْتَارَتْ أُمُّهَا ، فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْعَمِّ :تَأْذَنُ ؟ قَالَ :لاَ وَاللَّهِ لاَ آذَنُ قَالَ :أَتَأْذَنُ قَبْلَ أَنْ لاَ يَكُونَ لَكَ إِذْنٌ ؟ قَالَ :لاَ وَاللَّهِ لاَ آذَنُ ، قَالَ شُرَيْحٌ :اذْهَبِي فَأَنْكِحِي ابْنَتَكِ مَنْ شِئْتِ.

(۱۶۲۶۰) حضرت ابوجعفر اشجعی کہتے ہیں کہ ایک عورت اپنی ماں اور اپنے چچا کے ساتھ حضرت شریح کے پاس آئی۔ اس کی ماں ایک آدمی سے اور اس کا چچا دوسرے آدمی سے اس کا نکاح کرانا چاہتا تھا۔ حضرت شریح نے اس عورت کو اختیار دیا تو اس عورت نے اپنی ماں کی پسند کو اختیار کیا۔ حضرت شریح نے اس کے چچا سے پوچھا کہ کیا تم اجازت دیتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں خدا کی قسم! ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ حضرت شریح نے فرمایا کہ کیا تم اجازت دیتے ہو قبل اس کے کہ تمہاری اجازت نہ رہے۔ اس کے چچا نے کہا کہ میں خدا کی قسم! ہرگز اجازت نہیں دوں گا۔ حضرت شریح نے اس عورت کی ماں سے فرمایا تم اپنی بیٹی کو لے جاؤ اور جہاں چاہو اس کا نکاح کرادو۔

(۱۲) فِي رَجُلٍ يُزَوِّجُ ابْنَهُ وَهُوَ صَغِيرٌ ، مَنْ أَجَازَهُ

جن حضرات کے نزدیک نابالغ بیٹے کا نکاح کرانا باپ کے لئے جائز ہے

(۱۶۲۶۱) حدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا أَنْكَحَ الرَّجُلُ ابْنَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَلَيْسَ بِنِكَاحٍ ، وَإِذَا زَوَّجَهُ وَهُوَ صَغِيرٌ جَازَ نِكَاحُهُ.

(۱۶۲۶۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر آدمی نے اپنے بالغ بیٹے کا نکاح کرایا اور وہ اس پر راضی نہیں تھا تو یہ نکاح جائز نہیں ہے۔ اگر اس کے نابالغ ہونے کی حالت میں اس کا نکاح کرایا تو جائز ہے۔

(۱۶۲۶۲) حدَّثَنَا مُطَرِّفٌ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَهُ ، أَوِ ابْنَتَهُ فَالْخِيَارُ لَهُمَا إِذَا شَبَّا.

(۱۶۲۶۲) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنے نابالغ بیٹے یا بیٹی کا نکاح کرایا تو بالغ ہونے کے بعد انہیں اختیار ہوگا۔

(۱۶۲۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَالْحَسَنِ وَقَتَادَةَ قَالُوا :إِذَا أَنْكَحَ الصِّغَارَ آبَاؤُهُمْ جَازَ نِكَاحُهُمْ.

(۱۶۲۶۳) حضرت زہری، حضرت حسن اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اگر باپ دادا نابالغ بچوں کا نکاح کرادیں تو نکاح جائز ہے۔

(۱۶۲۶٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَهُ وَهُوَ صَغِيرٌ فَتَزْوِيجُهُ جَائِزٌ عَلَيْهِ ، وَالصَّدَاقُ عَلَى الابْنِ.

(۱۶۲۶۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح کرادیا تو نکاح جائز ہے البتہ مہر بیٹے پر واجب ہوگا۔

(۱۶۲٦٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :لاَ يُجْبَرُ عَلَى النِّكَاحِ إِلاَّ الأَبُ.

(۱۶۲۶۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ نکاح پر باپ کے سوا کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔

(١٦٢٦٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِذَا أَنْكَحَ الرَّجُلُ ابْنَهُ وَهُوَ صَغِيرٌ فَنِكَاحُهُ جَائِزٌ وَلاَ طَلاَقَ لَهُ.

(۱۶۲۶۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنے نابالغ بیٹے کا نکاح کرادیا تو نکاح جائز ہے اور اس بچے کے پاس طلاق کا حق نہیں ہوگا۔

(١٣) فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ ابْنَهُ وَهُوَ صَغِيرٌ عَلَى مَنْ يَكُونُ الْمَهْرُ

اگر کوئی شخص اپنے نابالغ بچے کی شادی کرائے تو مہر کس پر واجب ہوگا؟

(١٦٢٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :قَالَ شُرَيْحٌ :إِذَا أَنْكَحَ الرَّجُلُ ابْنَهُ وَهُوَ صَغِيرٌ جَازَ عَلَيْهِ فَإِذَا بَلَغَ فَإِنْ طَلَّقَ فَنِصْفُ الْمَهْرِ عَلَى الَّذِي كَفَلَ بِهِ.

(۱۶۲۶۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے نابالغ بچے کی شادی کرائے تو یہ جائز ہے۔ البتہ جب وہ بالغ ہو اور طلاق دے دے تو نصف مہر اس پر واجب ہوگا جو بچے کا کفیل ہے۔

(١٦٢٦٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :الصَّدَاقُ عَلَى الابْنِ.

(۱۶۲۶۸) حضرت حسن فرماتے ہیں مہر بچے پر واجب ہوگا۔

(١٦٢٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنِ الرَّجُلِ يُزَوِّجُ ابْنَهُ وَهُوَ صَغِيرٌ ، قَالَ الْحَكَمُ:هو عَلَى الابْنِ، وَقَالَ حَمَّادٌ:هُوَ عَلَى الأَبِ ، وَقَالَ قَتَادَةُ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ عَلَى الَّذِي أَنْكَحْتُمُوهُ، يَعْنِي :الصَّدَاقَ عَلَى الابْنِ.

(۱۶۲۶۹) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنے نابالغ بچے کی شادی کرادے تو مہر کس پر واجب ہوگا؟ حضرت حکم نے فرمایا کہ مہر لڑکے پر واجب ہے۔ حضرت حماد نے فرمایا کہ باپ پر لازم ہے۔ حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مہر اس پر واجب ہے جس کا تم نے نکاح کرایا یعنی لڑکے پر۔

(١٦٢٧٠) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :هُوَ عَلَى الأَبِ.

(۱۶۲۷۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اس صورت میں مہر باپ پر لازم ہے۔

(۱٤) فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ، أَيَشْتَرِطُ إِمْسَاكًا بِمَعْرُوفٍ

کیا کوئی آدمی کسی لڑکی کی شادی کراتے وقت امساک بمعروف (اچھے طریقے سے نبھا کرنا) یا تسریح باحسان (بھلائی کے ساتھ رخصت کرنا) کی شرط لگا سکتا ہے؟

(۱٦٢٧١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ إِذَا زَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِهِ، أَوِ امْرَأَةً مِنْ بَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ لِزَوْجِهَا: أُزَوِّجُكَ تُمْسِكُ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ تُسَرِّحُ بِإِحْسَانٍ.

(۱٦٢٧١) حضرت عوف فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی کسی بیٹی یا اپنے عزیزوں میں سے کسی بچی کی شادی کراتے تو اس کے خاوند سے کہتے کہ میں اس کی شادی اس بات پر کرتا ہوں کہ تم امساک بمعروف (اچھے طریقے سے نبھا کرنا) یا تسریح باحسان (بھلائی کے ساتھ رخصت کرنا) کرو گے۔

(۱٦٢٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا زَوَّجَ اشْتَرَطَ: ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ تَسْرِيحٌ بإحسان﴾.

(۱٦٢٧٢) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب کسی بچی کی شادی کراتے تو خاوند سے امساک بمعروف (اچھے طریقے سے نبھا کرنا) یا تسریح باحسان (بھلائی کے ساتھ رخصت کرنا) کی شرط لگاتے۔

(۱٦٢٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَنْكَحَ قَالَ: أُنْكِحُكَ عَلَى مَا قَالَ اللَّهُ: ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾.

(۱٦٢٧٣) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کا نکاح کراتے تو فرماتے کہ میں تم سے اس بات پر نکاح کراتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ یعنی یا اچھے طریقے سے نبھاؤ یا عمدہ طریقے سے چھوڑ دو۔

(۱٦٢٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ أَنَّهُ خَطَبَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ مَوْلاَةً لَهُ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱٦٢٧٤) حضرت سلیمان نے حضرت ابن عمر کی ایک مولاۃ خاتون کے لئے نکاح کا پیغام بھجوایا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہی فرمایا۔

(۱٦٢٧٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَأَلْتُه، فَقُلْتُ: أَكَانُوا يَشْتَرِطُونَ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ: ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾؟ قَالَ، فَقَالَ: ذَلِكَ لَهُمْ، وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطُوا مَا كَانَ أَصْحَابُنَا يَشْتَرِطُونَ.

(۱۶۲۷۵) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ کیا اسلاف نکاح کرتے وقت امساک بمعروف (اچھے طریقے سے نبھا کرنا) یا تسریح باحسان (بھلائی کے ساتھ رخصت کرنا) کی شرط لگایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ یہ شرط تو نہ لگاتے تھے بلکہ شرط لگائے بغیر اس بات کا لحاظ ہوتا تھا۔

(۱۶۲۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ قَالَ : ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾.

(۱۶۲۷۶) حضرت ضحاک قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد امساک بمعروف (اچھے طریقے سے نبھا کرنا) یا تسریح باحسان (بھلائی کے ساتھ رخصت کرنا) ہے۔

(۱۶۲۷۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ قَالَ: ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾.

(۱۶۲۷۷) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد امساک بمعروف (اچھے طریقے سے نبھا کرنا) یا تسریح باحسان (بھلائی کے ساتھ رخصت کرنا) ہے۔

(۱۶۲۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ قَالَ: عُقْدَةُ النِّكَاحِ، قَالَ : قَوْلُهُ : قَدْ نكحت.

(۱۶۲۷۸) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عقدِ نکاح ہے۔

(۱۶۲۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَمُجَاهِدٍ ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ قَالَ : أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ.

(۱۶۲۷۹) حضرت عکرمہ اور حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تم نے ان سے اللہ کی امانت کو لیا ہے اور ان کی شرم گاہوں کو اپنے لئے اللہ کے کلمے سے حلال کیا ہے۔

(۱۶۲۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ قَالَ : ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾.

(۱۶۲۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَخَذْنَ مِنكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد امساک بمعروف (اچھے طریقے سے نبھا کرنا) یا تسریح باحسان (بھلائی کے ساتھ رخصت کرنا) ہے۔

(۱۵) فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ عَبْدَهُ أَمَتَهُ بِغَيْرِ مَهْرٍ وَلاَ بَيِّنَةٍ

کیا کوئی آدمی اپنے غلام کی شادی اپنی باندی سے بغیر مہر اور بغیر گواہوں کے کرا سکتا ہے؟

(۱۶۲۸۱) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ أَمَتَهُ بِغَيْرِ مَهْرٍ وَلاَ بَيِّنَةٍ.

(۱۶۲۸۱) حضرت حسن اس بات کو جائز قرار دیتے تھے کہ کوئی آدمی اپنے غلام کی شادی اپنی باندی سے بغیر مہر اور بغیر گواہوں کے کرادے۔

(۱۶۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ عَبْدَهُ أَمَتَهُ بِغَيْرِ شُهُودٍ قَالَ :يُشْهِد أَحَبُّ إِلَيَّ ، وَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَهُوَ جَائِزٌ.

(۱۶۲۸۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے غلام کی شادی اپنی باندی سے بغیر گواہوں کے کرا سکتا ہے البتہ اگر کسی کو گواہ بنا لے تو بہتر ہے۔

(۱۶۲۸۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانُوا يُكْرِهُونَ الْمَمْلُوكَيْنِ عَلَى النِّكَاحِ وَيُغْلِقُونَ عَلَيْهِمَا الْبَابَ.

(۱۶۲۸۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف غلام اور باندی کو نکاح پر مجبور کرتے تھے اور ان کے لئے دروازہ بند کرتے تھے۔

(۱۶۲۸٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ عَبْدَهُ بِغَيْرِ مَهْرٍ.

(۱۶۲۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے غلام کی شادی اپنی باندی سے بغیر مہر کے کرا سکتا ہے۔

(۱۶۲۸۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي فَاطِمَةَ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ قَالَ :قُلْتُ :رَجُلٌ قَالَ لِمَمْلُوكِهِ : دُونَكَ جَارِيَتِي هَذِهِ فُلاَنَةُ ، فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَتَّخِذَهَا لِنَفْسِكَ وَإِلاَّ فَبِعْهَا وَرُدَّ عَلَيَّ ثَمَنَهَا ، قَالَ :اكْسُهَا ثَوْبًا.

(۱۶۲۸۵) حضرت ابو فاطمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی اپنے غلام سے یہ کہے کہ میری فلاں باندی لے لو، اگر چاہو تو اس سے نکاح کر لو اور اگر چاہو اسے بیچ کر اس کی قیمت مجھے دے دو۔ تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کو جوڑا پہنا دے۔

(۱٦) فِي الْمَمْلُوكِ كَمْ يَتَزَوَّجُ مِنَ النِّسَاءِ

غلام کتنی شادیاں کر سکتا ہے؟

(۱۶۲۸٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ :لاَ يَنْكِحُ الْعَبْدُ فَوْقَ اثْنَتَيْنِ.

(۱۶۲۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ غلام صرف دو شادیاں کرسکتا ہے۔

(١٦٢٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي الْعَبْدِ قَالَ : يَتَزَوَّجُ أَرْبَعًا ، وَقَالَ عَطَاءٌ : اثْنَتَيْنِ.

(۱۶۲۸۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ غلام چار شادیاں کرسکتا ہے۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ غلام صرف دو شادیاں کرسکتا ہے۔

(١٦٢٨٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُ الْمَمْلُوكُ إِلاَّ امْرَأَتَيْنِ.

(۱۶۲۸۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ غلام صرف دو شادیاں کرسکتا ہے۔

(١٦٢٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : يَتَزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ.

(۱۶۲۸۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ غلام صرف دو شادیاں کرسکتا ہے۔

(١٦٢٩٠) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ فِي الرَّجُلِ الْمَمْلُوكِ : يُكْرَهُ لَهُ أَنْ يَجْمَعَ أَكْثَرَ مِنَ اثْنَتَيْنِ ، وَلاَ يُذْكَرُ إِمَاءً كُنَّ ، أَوْ حَرَائِرَ ، إِنَّمَا مَالُهُ مَالُ مَوْلاَهُ.

(۱۶۲۹۰) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ غلام کے لئے دو سے زیادہ شادیاں کرنا مکروہ ہے، خواہ آزاد عورتیں ہوں یا باندیاں۔ غلام کا مال آقا کا مال ہے۔

(١٦٢٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : يَتَزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ.

(۱۶۲۹۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ غلام صرف دو شادیاں کرسکتا ہے۔

(١٦٢٩٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : إِذَا أَذِنَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهِ فِي الْجَارِيَةِ يَشْتَرِيهَا أَنْ يَطَأَهَا فَهُوَ نِكَاحٌ مِنَ السَّيِّدِ ، وَلاَ يَطَأُ فَوْقَ اثْنَتَيْنِ.

(۱۶۲۹۲)......

(١٦٢٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَنْ يَعْلَمُ مَا يَحِلُّ لِلْمَمْلُوكِ مِنَ النِّسَاءِ ؟ قَالَ رَجُلٌ : أَنَا ، قَالَ : كَمْ ؟ قَالَ : امْرَأَتَيْنِ ، فَسَكَتَ.

(۱۶۲۹۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ سوال کیا کہ کون جانتا ہے کہ غلام کتنی شادیاں کرسکتا ہے؟ ایک آدمی نے کہا میں جانتا ہوں۔ حضرت عمر نے پوچھا کتنی شادیاں کرسکتا ہے؟ اس نے کہا دو۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی تصدیق کرتے ہوئے خاموش ہوگئے۔

(١٦٢٩٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا وَالْقَاسِمَ ، عَنِ الْعَبْدِ ، كَمْ يَتَزَوَّجُ ؟ فَقَالاَ : أَرْبَعًا.

(۱۶۲۹۴) حضرت خالد بن ابی عمران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم اور حضرت قاسم سے پوچھا کہ غلام کتنی شادیاں کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا چار۔

(۱۶۲۹۵) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :أَجْمَعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنَّ الْمَمْلُوكَ لَا يَجْمَعُ مِنَ النِّسَاءَ فَوْقَ اثْنَتَيْنِ.

(۱۶۲۹۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اجماع تھا کہ غلام دو سے زیادہ شادیاں نہیں کرسکتا۔

(۱۶۲۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :يَتَزَوَّجُ الْمَمْلُوكُ فَوْقَ اثْنَتَيْنِ.

(۱۶۲۹۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ غلام دو سے زیادہ شادیاں کرسکتا ہے۔

(۱۷) العبد يتزوج بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ

اگر غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرلے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۶۲۹۷) حدَّثَنَا وَكِيعُ بن الجرَّاح ، عَنْ سُفيَان ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَا :إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ ثُمَّ أَذِنَ الْمَوْلَى فَهُوَ جَائِزٌ.

(۱۶۲۹۷) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی، پھر آقا نے اسے اجازت دے دی تو جائز ہے۔

(۱۶۲۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِذَا أَجَازَهُ الْمَوْلَى فَهُوَ جَائِزٌ.

(۱۶۲۹۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی، پھر آقا نے اسے اجازت دے دی تو جائز ہے۔

(۱۶۲۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ ، قَالَا :إِنْ شَاءَ أَجَازَ النِّكَاحَ سَيِّدُهُ ، وَإِنْ شَاءَ رَدَّهُ.

(۱۶۲۹۹) حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو آقا اگر چاہے تو اجازت دے دے اور چاہے تو منع کردے۔

(۱۶۳۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :قَالَ :إِنْ أَجَازَهُ المولى جَازَ ، وَقَالَ حَمَّادٌ :يَسْتَأْنِفُ النِّكَاحَ.

(۱۶۳۰۰) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر آقا نے غلام کے نکاح کو باقی رکھا تو باقی رہے گا۔ حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اجازت ملنے پر دوبارہ نکاح کرے گا۔

(۱۸) الرجل يطلق الْمَرْأَةَ فَيَتَزَوَّجُهَا عَبْدٌ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ

اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اس سے شادی کرلے تو کیا وہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی؟

(۱۶۳۰۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا عَبْدٌ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَدَخَلَ بِهَا ، قَالَ الْحَسَنُ :لَيْسَ بِزَوْجٍ.

(۱۶۳۰۱) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اس سے شادی کرلے اور شرعی ملاقات بھی کرلے تو کیا وہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی؟ حضرت حسن نے فرمایا کہ یہ اس کا خاوند نہیں ہے۔ یعنی وہ پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں ہوگی۔

(۱۶۳۰۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ ، وَقَالَ الْحَكَمُ :هُوَ زَوْجٌ وَلَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا.

(۱۶۳۰۲) حضرت شعبی سے بھی یہی منقول ہے۔ البتہ حضرت حکم فرماتے ہیں کہ یہ غلام اس کا خاوند بن گیا۔ اب وہ پہلے خاوند سے نکاح کرسکتی ہے۔

(۱۶۳۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ تُطَلَّقُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا عَبْدٌ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ : كُلُّ نِكَاحٍ عَلَى غَيْرِ وَجْهِ نِكَاحٍ فَإِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ.

(۱۶۳۰۳) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو تین طلاق دے اور کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اس سے شادی کرلے تو کیا وہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ نکاح درست نہیں، لہٰذا وہ پہلے خاوند سے نکاح نہیں کرسکتی۔

(۱۶۳۰۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِ ، لأَنَّهُ نِكَاحٌ لَيْسَ رِشْدَةً.

(۱۶۳۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ پہلے خاوند سے نکاح نہیں کرسکتی، کیونکہ نکاح درست نہیں۔

(۱۶۳۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ :لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَرْجِعَ بِهِ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ حَتَّى تُنْكَحَ نِكَاحَ الْمُسْلِمِينَ الَّذِي يَجُوزُ.

(۱۶۳۰۵) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ وہ اس وقت تک پہلے خاوند سے نکاح نہیں کرسکتی جب تک مسلمانوں والا جائز نکاح نہ

کرلے۔

(۱۶۳۰۶) حَدَّثَنَا عَفَّانَ قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا لَيْثٌ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ :كُلُّ نِكَاحٍ كَانَ بِغَيْرِ سُنَّةٍ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لاَ تَحِلُّ لِزَوْجِهَا الأَوَّلِ.

(۱۶۳۰۶) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ غیر شرعی نکاح سے عورت پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں ہوتی۔

(۱۶۳۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي الْعَبْدِ وَالْخَصِيِّ قَالَ :هُوَ زَوْجٌ.

(۱۶۳۰۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ غلام اور خصی بہرحال زوج ہیں۔

(۱۹) الْحُرُّ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ مَنْ كَرِهَهُ

جن حضرات کے نزدیک آزاد آدمی کا باندی سے نکاح کرنا مکروہ ہے

(۱۶۳۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الْحُرِّ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ قَالَ :مَا ازْلَحَفَ ، عَنِ الزِّنَا إلاَّ قَلِيلاً لِقَوْلِهِ :﴿وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾ قَالَ :يَقُول ، عَنْ نِكَاحِ الأَمَةِ.

(۱۶۳۰۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ کسی آزاد شخص نے باندی سے نکاح کیا تو وہ زنا سے تھوڑا سا پیچھے ہٹا، کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾ میں فرماتے ہیں کہ اگر تم باندی کے نکاح سے رک جاؤ تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

(۱۶۳۰۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَا تَزَحَّفَ ، عَنِ الزِّنَا إلاَّ قَلِيلاً.

(۱۶۳۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی آزاد شخص نے باندی سے نکاح کیا تو وہ زنا سے تھوڑا سا پیچھے ہٹا۔

(۱۶۳۱۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ تَزْوِيجَ الأَمَةِ مَا قَدَرَ عَلَى الْحُرَّةِ إلاَّ أَنْ يَخْشَى الْعَنَتَ.

(۱۶۳۱۰) حضرت حسن اس شخص کے لئے باندی سے نکاح کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے جو آزاد سے نکاح پر قادر ہو۔ البتہ اگر زنا کا خوف ہو تو جائز ہے۔

(۱۶۳۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ :سَأَلَ عَطَاءٌ جَابِرًا ، عَنْ نِكَاحِ الأَمَةِ ، فَقَالَ :لاَ يَصْلُحُ الْيَوْمَ.

(۱۶۳۱۱) حضرت عطاء نے حضرت جابر سے باندی سے نکاح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اب یہ جائز نہیں۔

(۱۶۳۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :لاَ يَصْلُحُ لِلْحُرِّ أَنْ يَتَزَوَّجَ الأَمَةَ إلاَّ أَنْ لاَ يَجِدَ طَوْلاً.

(۱۶۳۱۲) مکحول فرماتے ہیں کہ آزاد آدمی باندی سے اسی صورت میں شادی کرسکتا ہے جب کہ وہ آزاد عورت کا خرچہ نہ برداشت کرسکے۔

(۱۶۳۱۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنَ حَيَّانَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ ، فَقَالَتْ :إنَّ رَجُلاً يَخْطُبُ عَلَيَّ أَمَتِي ، قَالَ :لاَ تُزَوِّجِيهِ قَالَتْ :فَإِنَّهُ يَخْشَى عَلَى نَفْسِهِ ، قَالَ :لاَ تُزَوِّجِيهِ ، قَالَتْ :فَإِنَّهُ يَخْشَى أَنْ يَزْنِيَ بِهَا ، قَالَ :فَزَوِّجِيهِ.

(۱۶۳۱۳) حضرت عمارہ بن حیان کہتے ہیں کہ ایک عورت حضرت جابر بن زید کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ ایک آدمی نے میرے پاس میری باندی کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہاں اس کی شادی نہ کراؤ۔ اس عورت نے کہا کہ پیغام بھیجنے والے کو گناہ کا اندیشہ ہے۔ انہوں نے پھر فرمایا کہ وہاں اس کی شادی نہ کراؤ۔ اس عورت نے کہا کہ پیغام بھیجنے والے کو اندیشہ ہے کہ وہ اس باندی سے زنا کر بیٹھے گا۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر وہاں اس کی شادی کرادو۔

(۱۶۳۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ سُئِلاَ ، عَنْ نِكَاحِ الأَمَةِ فَقَالاَ : ﴿لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ﴾.

(۱۶۳۱۴) حضرت حکم اور حضرت حماد سے باندی سے نکاح کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے قرآن کی آیت پڑھی ﴿لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ﴾ یہ اس کے لئے جائز ہے جسے زنا کا خوف ہو۔

(۱۶۳۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :إنَّهُ مِمَّا وُسِّعَ بِهِ عَلَى هَذِهِ الأُمَّةِ ، نِكَاحُ الأَمَةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ.

(۱۶۳۱۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اس امت کو باندی اور عیسائی عورت سے نکاح کرنے کی گنجائش دی گئی ہے۔

(۱۶۳۱٦) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ يحيى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :أَيُّمَا عَبْدٍ نَكَحَ حُرَّةً فَقَدْ أُعْتِقَ نِصْفُهُ ، وَأَيُّمَا حُرٍّ نَكَحَ أَمَةً فَقَدْ أَرَقَّ نِصْفَهُ.

(۱۶۳۱۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس غلام نے کسی آزاد عورت سے نکاح کیا اس غلام کا آدھا حصہ آزاد ہو گیا اور جس آزاد نے باندی سے نکاح کیا اس کا آدھا حصہ غلام ہو گیا۔

(۱۶۳۱۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :نِكَاحُ الأَمَةِ كَالْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ ، لاَ يَحِلُّ إلاَّ لِلْمُضْطَرِّ.

(۱۶۳۱۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ باندی کا نکاح مردار، خون اور خنزیر کے گوشت کی طرح ہے جو صرف سخت مجبور کیلئے جائز ہے۔

(۱۹) من رَخَّصَ لِلْحُرِّ أَنْ يَتَزَوَّجَ الأَمَةَ ، كَمْ يَجْمَعُ مِنْهُنَّ

ایک آزاد آدمی کتنی باندیوں سے شادی کر سکتا ہے؟

(۱۶۳۱۸) حدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَخُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ

يَتَزَوَّجُ الْحُرُّ مِنَ الإِمَاءِ إِلاَّ وَاحِدَةً.

(۱۶۳۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آزاد آدمی صرف ایک باندی سے نکاح کرسکتا ہے۔

(۱۶۳۱۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ : قَالَ : يَتَزَوَّجُ الْحُرُّ مِنَ الإِمَاءِ أَرْبَعَةً ، وَقَالَ حَمَّادٌ : ثِنْتَيْنِ.

(۱۶۳۱۹) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ آزاد آدمی چار باندیوں سے نکاح کرسکتا ہے۔ حضرت حماد فرماتے ہیں کہ صرف دو باندیوں سے نکاح کرسکتا ہے۔

(۱۶۳۲۰) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يَتَزَوَّجُ الْحُرُّ أَرْبَعَ إِمَاءٍ وَأَرْبَعَ نَصْرَانِيَّاتٍ ، وَالْعَبْدُ كَذَلِكَ.

(۱۶۳۲۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ آزاد آدمی چار باندیوں سے نکاح کرسکتا ہے، چار عیسائی عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے۔ غلام کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱۶۳۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : إِنَّمَا أَحَلَّ اللَّهُ وَاحِدَةً لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ عَلَى نَفْسِهِ وَلَمْ يَجِدْ طَوْلاً.

(۱۶۳۲۱) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک باندی کو اس شخص کے لئے حلال کیا ہے جسے گناہ کا خوف ہو اور وہ آزاد کا خرچہ برداشت نہ کرسکتا ہو۔

(۲۰) من كَرِهَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ

جن حضرات کے نزدیک آزاد عورت کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنا مکروہ ہے

(۱۶۳۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الأَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ. (عبدالرزاق ۱۳۰۹۹۔ طبرانی ۱۷)

(۱۶۳۲۲) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۶۳۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لاَ يَنْكِحُ الأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ لَمْ يُتْرَكْ.

(۱۶۳۲۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ آزاد کے ہوتے ہوئے باندی سے شادی نہیں کی جائے گی۔ اگر ایسا کیا گیا تو اسے اسی حال پر نہیں چھوڑا جائے گا۔

(۱۶۳۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ الأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ ، وَيَتَزَوَّجُ الْحُرَّةَ

عَلَى الأَمَةِ.

(۱۶۳۲۴) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ آدمی آزاد کے ہوتے ہوئے باندی سے شادی نہیں کرسکتا اور باندی کے ہوتے ہوئے آزاد سے نکاح کرسکتا ہے۔

(١٦٣٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زِرٍّ أَوْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : لاَ تُنْكَحُ الأَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ ، وَتُنْكَحُ الْحُرَّةُ عَلَى الأَمَةِ.

(۱۶۳۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی آزاد کے ہوتے ہوئے باندی سے شادی نہیں کرسکتا اور باندی کے ہوتے ہوئے آزاد سے نکاح کرسکتا ہے۔

(١٦٣٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : لاَ يَنْكِحُ الأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ إِلاَّ الْمَمْلُوكُ.

(۱۶۳۲۶) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ آزاد کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح صرف غلام ہی کرسکتا ہے۔

(١٦٣٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : إِلاَّ الْمَمْلُوكَ.

(۱۶۳۲۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آزاد کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح صرف غلام ہی کرسکتا ہے۔

(١٦٣٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : يَتَزَوَّجُ الْحُرَّةَ عَلَى الأَمَةِ ، وَلاَ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ.

(۱۶۳۲۸) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ آدمی آزاد کے ہوتے ہوئے باندی سے شادی نہیں کرسکتا اور باندی کے ہوتے ہوئے آزاد سے نکاح کرسکتا ہے۔

(١٦٣٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الملك ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ الْحُرَّةَ عَلَى الأَمَةِ قَالَ : حَسَنٌ.

(۱۶۳۲۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی باندی کے ہوتے ہوئے آزاد عورت سے شادی کرے تو یہ اچھا ہے۔

(١٦٣٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ قَالَ : قُلْتُ لأَبِي : رَجُلٌ نَكَحَ أَمَةً عَلَى حُرَّةٍ وَإِنَّهُ يُزْعَمُ إِنَّهُ قَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : صَدَقُوا.

(۱۶۳۳۰) حضرت ابن طاوس کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ کیا آدمی آزاد کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرسکتا ہے۔ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنا حرام ہے؟ حضرت طاوس نے فرمایا کہ لوگ ٹھیک کہتے ہیں۔

(١٦٣٣١) حَدَّثَنَا عَبدَة بن سليمان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ قَالاَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الأَمَةِ.

(۱۶۳۳۱) حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص آزاد عورت کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرلے تو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس شخص اور باندی کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی۔

(١٦٣٣٢) حَدَّثَنَا حَكَّامٌ الرَّازِيّ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ أَمَةً عَلَى حُرَّةٍ قَالَ :يُوجَعُ ظَهْرُهُ وَتُنْزَعُ مِنْهُ.

(۱۶۳۳۲) حضرت زہری سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص آزاد عورت کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرلے تو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس شخص کی کمر کو تکلیف دی جائے گی اور ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(٢٣) إذَا نَكَحَ الْحُرَّةَ عَلَى الأَمَةِ فُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الأَمَةِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جس نے باندی کے ہوتے ہوئے آزاد عورت سے شادی کرلی تو اس کے اور باندی کے درمیان جدائی کرادی جائے گی

(١٦٣٣٣) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْحُرَّةَ عَلَى الأَمَةِ فُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إلاَّ أَنْ يَكُونَ لَهَا مِنْهُ وَلَدٌ.

(۱۶۳۳۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جس نے باندی کے ہوتے ہوئے آزاد عورت سے شادی کرلی تو اس کے اور باندی کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ البتہ اگر اس کا کوئی بچہ ہو تو ایسا نہ کریں گے۔

(١٦٣٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :نِكَاحُ الْحُرَّةِ عَلَى الأَمَةِ طَلاَقُ الأَمَةِ.

(۱۶۳۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ باندی کے ہوتے ہوئے آزاد عورت سے شادی کرنا باندی کو طلاق ہے۔

(١٦٣٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ مِثْلَهُ إلاَّ أَنَّهُ قَالَ :هِيَ كَالْمَيْتَةِ يُضْطَرُّ إلَيْهَا ، فَإِذَا أَغْنَاكَ اللَّهُ فَاسْتَغْنِ.

(۱۶۳۳۵) حضرت مسروق بھی یہی فرماتے ہیں البتہ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ اس مردار کی طرح ہے جس کی طرف انسان مجبور ہو جائے۔ جب اللہ نے اسے باندی سے بے نیاز کردیا ہے تو اسے بھی بے نیاز ہو جانا چاہئے۔

(١٦٣٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ :نِكَاحُ الْحُرَّةِ عَلَى الأَمَةِ طَلاَقُ الأَمَةِ.

(۱۶۳۳۶) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ باندی کے ہوتے ہوئے آزاد عورت سے شادی کرنا باندی کو طلاق ہے۔

(١٦٣٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إذَا تَزَوَّجَ الْحُرَّةَ عَلَى الأَمَةِ فَهُوَ لِلْمَمْلُوكَةِ طَلاَقٌ.

(۱۶۳۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ باندی کے ہوتے ہوئے آزاد عورت سے شادی کرنا باندی کو طلاق دینے کے مترادف ہے۔

(۲۳) الأَمَةُ يَتَزَوَّجُهَا عَلَى الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ

باندی کے ہوتے ہوئے یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کرنے کا حکم

(۱۶۳۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَمْلُوكَةَ عَلَى الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ قَالاَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَمْلُوكَةِ.

(۱۶۳۳۸) حضرت ابن مسیب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے باندی کے ہوتے ہوئے کسی عیسائی یا یہودی عورت سے شادی کی تو اس کے اور باندی کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۶۳۳۹) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْمَرْأَةُ النَّصْرَانِيَّةُ : لاَ يَتَزَوَّجُ عَلَيْهَا أَمَةً مُسْلِمَةً.

(۱۶۳۳۹) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عیسائی عورت کسی آدمی کے نکاح میں ہو تو وہ کسی مسلمان باندی سے نکاح نہیں کرسکتا۔

(۲۴) من كره أَنْ يَتَزَوَّجَ النَّصْرَانِيَّةَ عَلَى الْمُسْلِمَةِ

جن حضرات کے نزدیک مسلمان عورت کے ہوتے ہوئے عیسائی عورت سے شادی نہیں کرسکتا

(۱۶۳۴۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ عَلَى الْمُسْلِمَةِ يَعْنِي الْمُسْلِمَ.

(۱۶۳۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمان کسی مسلمان عورت کے ہوتے ہوئے یہودی یا عیسائی عورت سے شادی نہیں کرسکتا۔

(۲۵) في الحرة وَالأَمَةِ إِذَا اجْتَمَعَتَا كَيْفَ قِسْمَتُهُمَا

جب ایک آدمی کے نکاح میں آزاد اور باندی ہوں تو ان کے درمیان کیسے تقسیم کرے گا؟

(۱۶۳۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ الْحُرَّةَ عَلَى الأَمَةِ قَسَمَ لِهَذِهِ يَوْمًا وَلِهَذِهِ يَوْمَيْنِ.

(۱۶۳۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی باندی کے ہوتے ہوئے آزاد سے نکاح کرے تو باندی کو ایک دن اور آزاد کو دو دن دے گا۔

(١٦٣٤٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ الْحُرَّةَ عَلَى الأَمَةِ قَسَمَ لِلأَمَةِ يَوْمًا وَلِلْحُرَّةِ يَوْمَيْنِ.

(۱۶۳۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی باندی کے ہوتے ہوئے آزاد سے نکاح کرے تو باندی کو ایک دن اور آزاد کو دو دن دے گا۔

(١٦٣٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۶۳۴۳) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(١٦٣٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : لِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ وَلَيْلَتَانِ ، وَلِلأَمَةِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ.

(۱۶۳۴۴) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ آزاد کو دو دن اور دو راتیں جبکہ باندی کو ایک دن اور ایک رات دے گا۔

(١٦٣٤٥) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : إِذَا اجْتَمَعَتَا قَسَمَ لِلْحُرَّةِ الثُّلُثَيْنِ مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ.

(۱۶۳۴۵) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ جب آزاد اور باندی جمع ہو جائیں تو آزاد کو اپنے نفس اور مال کے دو ثلث دے گا۔

(١٦٣٤٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَعَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالاَ : يَتَزَوَّجُ الْحُرَّةَ عَلَى الأَمَةِ وَيَقْسِمُ يَوْمًا ويومين.

(۱۶۳۴۶) حضرت ابو جعفر اور حضرت عامر فرماتے ہیں کہ باندی کے ہوتے ہوئے آزاد عورت سے شادی کر سکتا ہے اور باندی کو ایک جبکہ آزاد کو دو دن دے گا۔

(١٦٣٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا نُكِحَتِ الْحُرَّةُ عَلَى الأَمَةِ فُضِّلَتِ الْحُرَّةُ ، فِي الْقَسْمِ ، لِلْحُرَّةِ لَيْلَتَانِ وَلِلأَمَةِ لَيْلَةٌ.

(۱۶۳۴۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب باندی کے ہوتے ہوئے آزاد عورت سے نکاح کیا گیا تو تقسیم میں آزاد کو برتری حاصل ہوگی۔ آزاد کے لئے دو راتیں اور باندی کے لئے ایک رات ہوگی۔

(١٦٣٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا نَكَحَ الأَمَةَ ثُمَّ وَجَدَ مَا يَنْكِحُ الْحُرَّةَ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَيَقْسِمُ لَيْلَتَيْنِ وَلَيْلَةً.

(۱۶۳۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے باندی سے نکاح کیا پھر اس نے آزاد عورت سے بھی نکاح کر لیا۔ وہ اگر چاہے تو باندی کو روکے رکھے۔ لیکن باندی کو ایک رات اور آزاد کو دو راتیں دے گا۔

(١٦٣٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : يَقْسِمُ لِلْحُرَّةِ يَوْمَيْنِ وَلِلأَمَةِ يَوْمًا.

(۱۶۳۴۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ آزاد کو دو دن اور باندی کو ایک دن دے گا۔

(۱٦٣٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :لِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ وَلِلأَمَةِ يَوْمٌ.

(۱۶۳۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آزاد کو دو دن اور باندی کو ایک دن دے گا۔

(١٦٣٥١) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :لِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ وَلِلأَمَةِ يَوْمٌ.

(۱۶۳۵۱) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ آزاد کو دو دن اور باندی کو ایک دن دے گا۔

(٢٦) المسلمة والنصرانية يَجْتَمِعَانِ ، مَنْ قَالَ قِسْمَتُهُمَا سَوَاءٌ

جن حضرات کے نزدیک مسلمان اور عیسائی بیوی کے درمیان برابری کرے گا

(١٦٣٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سليمان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ فِيمَنْ يَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ عَلَى الْمُسْلِمَةِ قَالاَ :يَقْسِمُ بَيْنَهُمَا سَوَاءً.

(۱۶۳۵۲) حضرت ابن مسیب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے مسلمان بیوی کے ہوتے ہوئے عیسائی یا یہودی عورت سے شادی کی تو وہ ان دونوں کے درمیان برابری کرے گا۔

(١٦٣٥٣) حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :قِسْمَتُهُمَا سَوَاءٌ.

(۱۶۳۵۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان برابری کرے گا۔

(١٦٣٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ يَقْسِمُ لَهَا كَمَا يَقْسِمُ لِلْحُرَّةِ.

(۱۶۳۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان برابری کرے گا جیسے آزاد عورتوں کے درمیان برابری کی جاتی ہے۔

(١٦٣٥٥) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمُسْلِمَةَ وَالْيَهُودِيَّةَ ، أَوِ النَّصْرَانِيَّةَ قَالَ :يُسَوِّي بَيْنَهُمَا فِي الْقِسْمَةِ مِنْ مَالِهِ وَنَفْسِهِ.

(۱۶۳۵۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے مسلمان اور یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کی تو وہ ان دونوں کے درمیان مال وجان کی تقسیم میں برابری کرے گا۔

(١٦٣٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَلَيْسَ بِالأَحْمَرِ ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنهُ فَقَالاَ :هُمَا فِي الْقِسْمَةِ سَوَاءٌ.

(۱۶۳۵۶) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تقسیم میں وہ دونوں برابر ہیں۔

(٢٧) فی الرجل يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيُظْهِرُ فِي الْعَلاَنِيَةِ شَيْئًا وَفِي السِّرِّ أَقَلَّ

اگر کوئی آدمی کسی عورت کا مہر مقرر کرتے ہوئے علانیہ کچھ اور کہے اور خفیہ طور پر کچھ اور تو خفیہ کا اعتبار ہوگا

(١٦٣٥٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ : فِي صَدَاقِ السِّرِّ : إذَا أَعْلَنَ أَكْثَرَ مِنْهُ يُؤْخَذُ بِالسِّرِّ وَتَبْطُلُ الْعَلاَنِيَةُ.

(١٦٣٥٧) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے عورت کا مہر مقرر کرتے ہوئے خفیہ طور پر کچھ کہا اور علانیہ طور پر کچھ اور کہا تو خفیہ طور پر کہے گئے کا اعتبار ہوگا اور علانیہ باطل ہو جائے گا۔

(١٦٣٥٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : يُؤْخَذُ بِالسِّرِّ وَتَبْطُلُ الْعَلاَنِيَةُ.

(١٦٣٥٨) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ خفیہ طور پر کہے گئے کا اعتبار ہوگا اور علانیہ باطل ہو جائے گا۔

(١٦٣٥٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : الأَمْرُ عَلَى السِّرِّ.

(١٦٣٥٩) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ خفیہ طور پر کہے گئے کا اعتبار ہوگا۔

(١٦٣٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ ، عَنِ الرَّجُلِ أَصْدَقَ أَلْفًا فِي السِّرِّ وَأَعْلَنَ أَلْفَيْنِ قَالَ : يُؤْخَذُ بِالسِّرِّ لأَنَّهُ الْحَقُّ ، وَتُبْطَلُ الْعَلاَنِيَةُ.

(١٦٣٦٠) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم بن عتیبہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی خفیہ طور پر ایک ہزار اور علانیہ طور پر دو ہزار مہر مقرر کرے تو کس کا اعتبار ہوگا۔ انہوں نے فرمایا کہ خفیہ طور پر کہے گئے کا اعتبار ہوگا کیونکہ وہی حق ہے اور علانیہ باطل ہو جائے گا۔

(١٦٣٦١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : يُؤْخَذُ بِالأَوَّلِ مِنْهُمَا.

(١٦٣٦١) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ ان دونوں میں سے پہلے کا اعتبار ہوگا۔

(٢٨) من قَالَ يُؤْخَذُ بِالْعَلاَنِيَةِ

جن حضرات کے نزدیک علانیہ کا اعتبار ہوگا

(١٦٣٦٢) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : يُؤْخَذُ بِالْعَلاَنِيَةِ.

(١٦٣٦٢) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ علانیہ کا اعتبار ہوگا۔

(١٦٣٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : يُؤْخَذُ بِالْعَلاَنِيَةِ.

(۱۶۳۶۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ علانیہ کا اعتبار ہوگا۔

(۱۶۳٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ :لَقِيتُ الشَّعْبِيَّ فَسَأَلْتُهُ ، عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ قَالَ : شُرَيْحٌ ، هَدَمَ الْعَلاَنِيَةُ السِّرَّ.

(۱۶۳۶۴) حضرت منصور بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی سے ملا اور میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ علانیہ خفیہ کو باطل کردے گا۔

(۱٦٣٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ شُعَيب ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ :يُؤْخَذُ بِالْعَلاَنِيَةِ.

(۱۶۳۶۵) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ علانیہ کا اعتبار ہوگا۔

(۲۹) الرجل يتزوج الأَمَةَ ثُمَّ يَشْتَرِيهَا

اگر کوئی شخص کسی باندی سے نکاح کرے پھر اسے خرید لے تو کیا حکم ہے؟

(۱٦٣٦٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ والشَّعْبِيِّ قَالاَ :إِذَا كَانَتِ الأَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَاشْتَرَاهَا قَالاَ : النِّكَاحُ مُنْهَدِم ، وَتَكُونُ جَارِيَةً لَهُ يَطَؤُهَا إِنْ شَاءَ.

(۱۶۳۶۶) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں باندی تھی، پھر اس نے باندی کو خرید لیا تو نکاح ختم ہوجائے گا اور وہ اس کی باندی ہوگی اگر چاہے تو اس سے وطی کرلے۔

(۱٦٣٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ تكون تحته الأَمَةُ ثُمَّ يَشْتَرِيهَا قَالَ :أَذْهَبَ الرِّقُّ عُقْدَتَهَا.

(۱۶۳۶۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی باندی کو خرید لیا تو رقیت نکاح کو ختم کردے گی۔

(۱٦٣٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بن الجراح ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ ثُمَّ يَشْتَرِيهَا قَالَ :يَطَؤُهَا بِالْمِلْكِ.

(۱۶۳۶۸) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے باندی سے شادی کی پھر اسے خرید لیا تو چاہے تو ملک کی وجہ سے اس سے وطی کرسکتا ہے۔

(۱٦٣٦٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ :يَطَؤُهَا بِالْمِلْكِ.

(۱۶۳۶۹) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ ملک کی وجہ سے اس سے وطی کرسکتا ہے۔

(۱٦٣٧٠) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْب قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً ، عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ فَيَشْتَرِيهَا قَالَ :هِيَ أَمَتُهُ يَصْنَعُ بِهَا مَا شَاءَ ، قَالَ :وَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۶۳۷۰) حضرت ابن ابی ذئب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں باندی ہو اور وہ اسے خرید لے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اس کی باندی ہے وہ اس کے ساتھ جو چاہے کرے۔ میں نے یہی سوال حضرت زہری سے کیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔

(۱۶۳۷۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ ، عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ أَمَةٌ فَاشْتَرَاهَا، قَالَ :هَدَمَ الشِّرَاءُ النِّكَاحَ ، قَالَ جَعْفَرٌ :وَسَأَلْت مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ ، عَنْ ذَلِكَ قَالَ :تَحِلُّ لَهُ مِنْ قِبَلِ بابين ، مِنْ قِبَلِ التَّزْوِيجِ وَمِنْ قِبَلِ الشِّرَاءِ.

(۱۶۳۷۱) حضرت جعفر بن برقان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کے نکاح میں باندی تھی پھر اس نے اسے خرید لیا۔ انہوں نے فرمایا کہ خریدنا نکاح کو ختم کردے گا۔ حضرت جعفر کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں میمون بن مہران سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ اس کے لئے دونوں دروازوں سے جائز ہے، نکاح کے دروازے سے بھی اور ملکیت کے دروازے سے بھی۔

(۱۶۳۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ أَمَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً ثُمَّ أَعْتَقَ الْعَبْدَ فَاشْتَرَى امْرَأَتَهُ ، مَا مَنْزِلَتُهَا ؟ قَالَ :إِذَا اشْتَرَاهَا فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ السُّرِّيَةِ ، وَقَدْ أَفْتَى بِذَلِكَ عِكْرِمَةُ وَالْحَسَنُ بن أبي الحسن.

(۱۶۳۷۲) حضرت عمرو سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کے نکاح میں کوئی باندی ہو، وہ اس کو ایک طلاق دے دے۔ پھر غلام کو آزاد کردیا گیا اور اس نے اپنی بیوی کو خرید لیا تو اس کی بیوی کا کیا درجہ ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ جب اس کو خرید لیا تو وہ باندی کے مرتبے میں ہوگی۔ حضرت عکرمہ اور حضرت حسن بن ابی الحسن نے بھی یہی فتویٰ دیا۔

(۳۰) الرجل تكون تَحْتَهُ الأَمَةُ فَيُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ يَشْتَرِيهَا

اگر ایک آدمی کے نکاح میں کوئی باندی ہو اور وہ اسے دو طلاقیں دیدے پھر خرید لے تو کیا حکم ہے؟

(۱۶۳۷۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُمَا قَالاَ :لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۷۳) حضرت عثمان بن عفان اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۶۳۷۴) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ :قَرَأْت كِتَابَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ :إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۷۴) حضرت محمد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کے خط میں لکھا ہوا پڑھا کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۶۳۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۷۵) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۶۳۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۷۶) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۶۳۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لاَ يَطَؤُهَا.

(۱۶۳۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس سے وطی نہیں کرے گا۔

(۱۶۳۷۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۶۳۷۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى وَالشَّعْبِيِّ قَالاَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ إلاَّ مِنْ حَيْثُ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ ، حَتَّى تزوج زَوْجًا غَيْرَهُ وَيَدْخُلَ بِهَا.

(۱۶۳۷۹) حضرت ابو الضحیٰ اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے اور دوسرا خاوند اس سے وطی نہ کرلے۔

(۱۶۳۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ إلاَّ مِنْ حَيْثُ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ.

(۱۶۳۸۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۶۳۸۱) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۸۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۶۳۸۲) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۸۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۶۳۸۳) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عن مَمْلُوكَةٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا فَبَتَّهَا ثُمَّ اشْتَرَاهَا ؟ قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ إلاَّ مِنْ حَيْثُ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ.

(۱۶۳۸۳) حضرت ابو عبد الرحمن نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر کوئی باندی کسی شخص کے نکاح میں تھی، اس نے اسے ایک طلاق دی، پھر وہ بائنہ ہوگئی اور آدمی نے اسے خرید لیا، اب اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ

اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(١٦٣٨٤) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ إلاَّ مِنْ حَيْثُ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ.

(۱۶۳۸۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(١٦٣٨٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۸۵) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

(١٦٣٨٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : سَأَلْتُ عَنْهُ عَبِيدَةَ ، فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيَّ.

(۱۶۳۸۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت عبیدہ سے سوال کیا تو انہوں نے اس سے منع فرمایا۔

(٣١) فيه أَلَهُ أَنْ يَغْشَاهَا بِالْمِلْكِ ؟

کیا ایسی باندی کا سابقہ خاوند اب ملکیت کی بنا پر اس سے مباشرت کرسکتا ہے؟

(١٦٣٨٧) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : هِيَ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ.

(۱۶۳۸۷) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اب یہ اس کی باندی ہے۔

(١٦٣٨٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : يَطَؤُهَا بِمِلْكِ الْيَمِينِ.

(۱۶۳۸۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اب ملکیت کی بنا پر اس سے مباشرت کرسکتا ہے۔

(١٦٣٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : أَحَلَّتْهَا آيَةٌ وَحَرَّمَتْهَا آيَةٌ أُخْرَى ، وَلاَ آمُرُك وَلاَ أَنْهَاك.

(۱۶۳۸۹) حضرت حمید بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ پہلی آیت ﴿واحل لکم ماوراء ذالکم﴾ نے اسے حلال کیا۔ دوسری آیت ﴿حتی تنکح زوجا غیرہ﴾ نے اسے حرام کردیا۔ میں نہ تو تمہیں حکم دیتا ہوں اور نہ منع کرتا ہوں۔

(١٦٣٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : لَيْسَ لَهُ أَنْ يَغْشَاهَا بِمِلْكِ الْيَمِينِ ، وَإِنْ شَاءَ أَعْتَقَهَا وَزَوَّجَهَا ، وَكَانَتْ عِنْدَهُ عَلَى وَاحِدَةٍ ، وَكَانَ قَتَادَةُ يَأْخُذُ بِهِ.

(۱۶۳۹۰) حضرت سعید بن میسب فرماتے ہیں کہ ملکیت کی وجہ سے وہ اس سے مباشرت نہیں کرسکتا، اگر چاہے تو اسے آزاد کرکے اس سے نکاح کرلے۔ پھر اس کے پاس صرف ایک طلاق کا حق رہ جائے گا۔ حضرت قتادہ کا بھی یہی قول تھا۔

(١٦٣٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي سَلَمَةَ مِثْلَهُ.

(۱۶۳۹۱) حضرت جابر اور حضرت ابو سلمہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۳۲) فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْأَمَةُ فَيُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ

اگر غلام اپنی باندی بیوی کو دو طلاقیں دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۶۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ : فِي رَجُلٍ يَعْنِي عَبْدٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ وَهِيَ مَمْلُوكَةٌ فَأُعْتِقَا ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : لَا يَتَزَوَّجُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۹۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی غلام اپنی باندی بیوی کو دو طلاقیں دے دے، پھر وہ دونوں آزاد ہو جائیں تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱۶۳۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَيُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ فَيُعْتَقَانِ جَمِيعًا قَالَا : لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۹۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ باندی اگر کسی غلام کے نکاح میں ہو، پھر وہ اسے طلاق دے، پھر دونوں اکٹھے آزاد ہو جائیں تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱۶۳۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ فِي الْعَبْدِ يُطَلِّقُ الْأَمَةَ تَطْلِيقَتَيْنِ فَيُعْتَقَانِ جَمِيعًا قَالَ : لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۶۳۹۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ باندی اگر کسی غلام کے نکاح میں ہو، پھر وہ اسے طلاق دے، پھر دونوں اکٹھے آزاد ہو جائیں تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱۶۳۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سليمان ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَوْلًى لِبَنِي نَوْفَلٍ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَامْرَأَتِي مَمْلُوكَيْنِ فَطَلَّقْتُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقْنَا بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرَدْتُ مُرَاجَعَتَهَا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : إِنْ رَاجَعْتَهَا فَهِيَ عِنْدَكَ عَلَى وَاحِدَةٍ وَمَضَتِ اثْنَتَانِ ، قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۶۳۹۵) حضرت ابو الحسن (مولی بنی نوفل) فرماتے ہیں کہ میں اور میری بیوی دونوں مملوک تھے۔ میں نے اسے دو طلاقیں دے دیں۔ پھر ہم دونوں آزاد ہو گئے۔ میں اس سے رجوع کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم اس سے رجوع کرو تو ایک طلاق کا حق لے کر رجوع کرو گے۔ دو طلاقیں گذر گئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۱۶۳۹۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حدَّثَنَا شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعَتِّبٍ ، عَنْ أَبِي

الْحَسَنِ مَوْلًى لِبَنِي نَوْفَلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

(ابو داؤد ۲۱۸۱۔ احمد ۱/ ۲۲۹)

(۱۶۳۹۶) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۶۳۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالاَ : إِذَا أُعْتِقَتْ فِي عِدَّتِهَا ، فَإِنَّهُ يَتَزَوَّجُهَا إِنْ شَاءَ وَتَكُونُ عِنْدَهُ عَلَى وَاحِدَةٍ.

(۱۶۳۹۷) حضرت ابو سلمہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اگر اسے عدت میں آزاد کردیا گیا تو اب خاوند اگر چاہے تو اس سے شادی کرلے اور اس کے پاس ایک طلاق کا حق رہ جائے گا۔

(۳۳) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ فَيَشْتَرِي بَعْضَهَا ، يَطَؤُهَا أَمْ لاَ

ایک آدمی کے نکاح میں باندی تھی، اس نے اس کا کچھ حصہ خرید لیا اب وہ اس سے وطی کرسکتا ہے یا نہیں؟

(۱۶۳۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ تَزَوَّجَ أَمَةً بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَاشْتَرَى نَصِيبَ أَحَدِهِمَا قَالَ : يَكُفُّ عَنْهَا حَتَّى يَشْتَرِيَ نَصِيبَ الآخَرِ.

(۱۶۳۹۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے ایسی باندی سے نکاح کیا جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھی، پھر اس نے ان میں سے ایک کا حصہ خرید لیا تو وہ اس وقت تک اس سے رکا رہے جب تک دوسرا حصہ بھی نہ خرید لے۔

(۱۶۳۹۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۶۳۹۹) حضرت ابراہیم بھی یہی فرماتے ہیں۔

(۱٦٤٠٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : لَمْ يَزِدْهُ مِلْكُهُ مِنْهَا إِلاَّ قُرْبًا.

(۱۶۴۰۰) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ملکیت کی وجہ سے تعلق میں اضافہ ہی ہوگا۔

(۱٦٤٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ مِنَ امْرَأَتِهِ نَصِيبًا فَلاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى يَسْتَخْلِصَهَا.

(۱۶۴۰۱) حضرت زہری فرمایا کرتے تھے کہ جب آدمی نے اپنی بیوی کا کچھ حصہ خرید لیا تو اس وقت تک اس کے قریب نہ جائے جب تک اسے چھڑا نہ لے۔

(۳۴) فِي رَجُلٍ يُعْتِقُ أَمَتَهُ وَيَجْعَلُ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا ، مَنْ يَرَاهُ جَائِزًا وَمَنْ فَعَلَهُ

جن حضرات کے نزدیک باندی سے نکاح کرتے ہوئے اس کی آزادی کو مہر بنانا جائز ہے

(١٦٤٠٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عِتْقَ صَفِيَّةَ صَدَاقَهَا. (بخاری ۱۷۳ـ ابوداؤد ۲۹۹۱)

(۱۶۴۰۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کی آزادی کو ان کا مہر بنا دیا۔

(١٦٤٠٣) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِن شَاء الرَّجُل أَعْتَقَ أُمَّ وَلَدِهِ وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا.

(۱۶۴۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی ام ولد کو آزاد کر کے اس کی آزادی کو اس کا مہر بنا سکتا ہے۔

(١٦٤٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : مَنْ أَعْتَقَ وَلِيدَتَهُ ، أَوْ أُمَّ وَلَدِهِ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا رَأَيْت ذَلِكَ جَائِزًا لَهُ.

(۱۶۴۰۴) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنی باندی یا ام ولد کو آزاد کیا اور اس کی آزادی کو اس کا مہر بنا دیا تو میں اسے جائز سمجھتا ہوں۔

(١٦٤٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا ، إِنَّ ذَلِكَ جَائِزٌ لَهُ.

(۱۶۴۰۵) حضرت زہری فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی آدمی نے اپنی باندی کو آزاد کیا اور اس کی آزادی کو اس کا مہر بنایا تو یہ جائز ہے۔

(۳۵) من قَالَ لَهَا مَعَ ذَلِكَ شَيْءٌ وَهُوَ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ باندی کی آزادی کو مہر بنانے والا قربانی کے جانور پر سواری کرنے والے کی طرح ہے

(١٦٤٠٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الرَّجُلِ يَعْتِقُ الأَمَةَ وَيَجْعَلُ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا قَالَ : هُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ.

(۱۶۴۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باندی کی آزادی کو مہر بنانے والا قربانی کے جانور پر سواری کرنے والے کی طرح ہے۔

(١٦٤٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَعْتِقُ أَمَتَهُ

وَيَتَزَوَّجُهَا مَثَلُ الرَّجُلِ يَرْكَبُ بَدَنَتَهُ.

(۱۶۴۰۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باندی کی آزادی کو مہر بنانے والا قربانی کے جانور پر سواری کرنے والے کی طرح ہے۔

(١٦٤٠٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا جَعَلَ عِتْقَ أَمَتِهِ صَدَاقَهَا كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَجْعَلَ لَهَا شَيْئًا مَعَ ذَلِكَ.

(۱۶۴۰۸) حضرت ابن سیرین فرمایا کرتے تھے کہ باندی کو آزاد کر کے اس کی آزادی کو نکاح کا مہر بنانے والے کو چاہئے کہ اس کے ساتھ کوئی اور چیز بھی مقرر کرے۔

(١٦٤٠٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لأَمَتِهِ : قَدْ أَعْتَقْتُكِ وَتَزَوَّجْتُكِ ، قَالَ : هِيَ حُرَّةٌ إِنْ شَاءَتْ تَزَوَّجْته ، وَإِنْ شَائَتْ لَمْ تَزَوَّجْهُ.

(۱۶۴۰۹) حضرت عطاء فرماتے کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تجھے آزاد کیا اور تجھ سے شادی کی تو وہ آزاد ہو جائے گی۔ البتہ عورت اگر چاہے تو اس سے شادی کر لے اور اگر چاہے تو نہ کرے۔

(٣٦) فِي الرَّجُلِ يَعْتِقُ أَمَتَهُ لِلَّهِ تَعَالَى ، أَلَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا

اگر ایک شخص نے اپنی باندی کو اللہ کے لئے آزاد کیا تو وہ اس سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(١٦٤١٠) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا أَعْتَقَهَا لِلَّهِ تَعَالَى فَلاَ يَعُودُ فِيهَا ، وَلاَ يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يَعْتِقَهَا لِيَتَزَوَّجَهَا.

(۱۶۴۱۰) حضرت انس بن مالک اور حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی باندی کو اللہ کے لئے آزاد کیا تو وہ اس میں اب رجوع نہ کرے۔ البتہ اگر شادی کرنے کے لئے آزاد کیا تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(١٦٤١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّخَعِيِّ ، أَنَّهُ كَرِهَ إِذَا أَعْتَقَهَا لِلَّهِ.

(۱۶۴۱۱) حضرت نخعی فرماتے ہیں کہ اگر اللہ کے لئے آزاد کیا تو نکاح کرنا مکروہ ہے۔

(١٦٤١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَعْتِقَهَا ثُمَّ يَتَزَوَّجَهَا.

(۱۶۴۱۲) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ آدمی آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے۔

(١٦٤١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَعْتِقَهَا لِوَجْهِ اللهِ تَعَالَى ثُمَّ يَتَزَوَّجَهَا.

(۱۶۴۱۳) حضرت سعید بن مسیب اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ آدمی اللہ کے لئے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے۔

(۱۶٤۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ بُشَيْرَ بْنَ كَعْبٍ قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا﴾ ، فَقَالَ لِجَارِيَتِهِ: إِنْ دَرَيْت مَا مَنَاكِبُهَا فَأَنْتِ حُرَّةٌ لِوَجْهِ اللهِ ، قَالَتْ: فَإِنَّ مَنَاكِبَهَا جِبَالُهَا ، فَكَأَنَّمَا سُفِعَ وَجْهُهُ ، وَرَغِبَ فِي جَارِيَتِهِ فَجَعَلَ يَسْأَلُ ، عَنْ ذَلِكَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَأْمُرُهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْهَاهُ حَتَّى لَقِيَ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : دَعْ مَا يَرِيبُك إِلَى مَا لاَ يَرِيبُك فَإِنَّ الْخَيْرَ فِي طُمَأْنِينَةٍ وَإِنَّ الشَّرَّ فِي رِيبَةٍ ، فتَرَكَ ذَلِكَ.

(۱٦٤۱٤) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بُشیر بن کعب نے یہ آیت پڑھی ﴿فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا﴾ پھر اپنی باندی سے کہا کہ اگر تم ''مناکبھا'' کا معنی بتادو تو تم آزاد ہو۔ اس نے کہا کہ اس سے مراد ''پہاڑ'' ہیں۔ یہ سنتے ہی بشیر بن کعب کا رنگ بدل گیا! وہ اپنی اس باندی سے محبت کرتے تھے۔ اب انہوں نے اس بارے میں لوگوں سے پوچھنا شروع کردیا کہ اسے آزاد کروں یا نہیں۔ بعض نے آزاد کرنے کو کہا اور بعض نے اس سے منع کیا۔ انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور اسے اختیار کرلو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے۔ خیر طمانیت کا نام ہے اور شک میں شر ہے۔ لہٰذا بشیر بن کعب نے اس باندی کو چھوڑ دیا۔

(۳۷) لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَإِنْ أَعْتَقَهَا لِلَّهِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اللہ کے لیے آزاد کرکے بھی اس سے نکاح کرسکتا ہے

(۱٦٤۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ الْحَسَنَ ، وَعَطَاءً كَانَا لاَ يَرَيَانِ بِذَلِكَ بَأْسًا ، وَإِنْ أَعْتَقَهَا لِلَّهِ وَيَقُولاَنِ : هُوَ أَعْظَمُ لِلأَجْرِ.

(۱٦٤۱٥) حضرت حسن اور حضرت عطاء اللہ کے لئے آزاد کی جانے والی باندی سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ زیادہ ثواب کا کام ہے۔

(۱٦٤۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَعْتِقُ جَارِيَتَهُ وَيَتَزَوَّجُهَا أنه كَانَ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا ، وَإِنْ أَعْتَقَهَا لِلَّهِ.

(۱٦٤۱٦) حضرت حسن سے جب اللہ کے لئے آزاد کی جانے والی باندی سے نکاح کے بارے میں سوال کیا جاتا تو وہ اس کو جائز قرار دیتے تھے۔

(۳۸) من كان يَكْرَهُ النِّكَاحَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ

جن حضرات نے اہلِ کتاب عورتوں سے نکاح کو مکروہ قرار دیا ہے

(۱٦٤۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ : تَزَوَّجَ حُذَيْفَةُ يَهُودِيَّةً فَكَتَبَ إِلَيْهِ

عُمَرُ أَنْ خَلِّ سَبِيلَهَا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ :إِنْ كَانَتْ حَرَامًا خَلَّيْت سَبِيلَهَا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ :إِنِّي لاَ أَزْعُمُ أَنَّهَا حَرَامٌ وَلَكِنِّي أَخَافُ أَنْ تَعَاطَوا الْمُومِسَاتِ مِنْهُنَّ.

(۱۶۴۱۷) حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ سے شادی کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک خط لکھا جس میں حکم دیا کہ اس کا راستہ چھوڑ دو۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب میں لکھا کہ اگر یہ حرام ہے تو میں اس کا راستہ چھوڑ دیتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ حرام تو نہیں کہتا البتہ مجھے ڈر ہے کہ اس سے لوگ فاحشہ اور شریر یہودی عورتوں کی طرف جانے لگیں گے۔

(۱۶٤۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً ، عَنْ نِكَاحِ الْيَهُودِيَّاتِ وَالنَّصْرَانِيَّات فَكَرِهَهُ وَقَالَ :كَانَ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمَاتُ قَلِيلٌ.

(۱۶۴۱۸) حضرت عبدالملک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے یہودی اور عیسائی عورتوں سے نکاح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ایسا کرنا مکروہ ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں مسلمان عورتیں کم تھیں۔

(۱۶٤۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ نِكَاحَ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ ، وَلاَ يَرَى بِطَعَامِهِنَّ بَأْسًا.

(۱۶۴۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اہل کتاب عورتوں سے نکاح کو مکروہ قرار دیتے تھے، وہ ان کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھانے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۱٦٤۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ نِكَاحَ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَرَأَ :﴿وَلاَ تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ﴾.

(۱۶۴۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اہل کتاب عورتوں سے نکاح کو مکروہ قرار دیتے تھے اور یہ آیت پڑھتے تھے ﴿وَلاَ تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ﴾۔

(۳۹) فِيمَنْ رَخَّصَ فِي نِكَاحِ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ

جن حضرات نے اہل کتاب عورتوں سے نکاح کرنے کی رخصت دی ہے

(۱٦٤۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيَّةً.

(۱۶۴۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی عورت سے شادی کی تھی۔

(۱٦٤۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ أَنَّ طَلْحَةَ تَزَوَّجَ نَصْرَانِيَّةً.

(۱۶۴۲۲) حضرت ہبیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک عیسائی عورت سے شادی کی تھی۔

(١٦٤٢٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: شَهِدْنَا الْقَادِسِيَّةَ مَعَ سَعْدٍ وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ لاَ نَجِدُ سَبِيلاً إِلَى الْمُسْلِمَاتِ فَتَزَوَّجْنَا الْيَهُودِيَّاتِ وَالنَّصْرَانِيَّات فَمِنَّا مَنْ طَلَّقَ وَمِنَّا مَنْ أَمْسَكَ.

(۱۶۴۲۳) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم جنگ قادسیہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے۔ ان دنوں مسلمان خواتین سے نکاح تک ہمیں رسائی نہیں تھی، لہٰذا ہم نے یہودی اور عیسائی عورتوں سے شادی کی۔ پھر بعض لوگوں نے انہیں طلاق دے دی اور بعض نے انہیں روکے رکھا۔

(١٦٤٢٤) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ جَارٍ لِحُذَيْفَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ نَكَحَ يَهُودِيَّةً وَعِنْدَهُ عَرَبِيَّتَانِ.

(۱۶۴۲۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ایک پڑوسی فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ سے شادی کی حالانکہ ان کے نکاح میں دو عربی عورتیں تھیں۔

(١٦٤٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِنِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ.

(۱۶۴۲۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اہل کتاب عورت سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(١٦٤٢٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالنِّكَاحِ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۶۴۲۶) حضرت شعبی اہل کتاب عورتوں سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(١٦٤٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِنِكَاحِ الْيَهُودِيَّاتِ وَالنَّصْرَانِيَّات إِلاَّ أَهْلَ الْحَرْبِ.

(۱۶۴۲۷) حضرت ابوعیاض فرماتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی عورتوں سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ اہل حرب عورتوں سے نکاح نہیں کیا جا سکتا۔

(٤٠) الْمُسْلِمُ كَمْ يَجْمَعُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

ایک مسلمان کتنی اہل کتاب عورتوں سے شادی کر سکتا ہے؟

(١٦٤٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ أَرْبَعًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۶۴۲۸) حضرت ابن مسیب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان چار اہل کتاب عورتوں سے شادی کر سکتا ہے۔

(١٦٤٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ أَرْبَعًا

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۶۴۲۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان چار اہل کتاب عورتوں سے شادی کرسکتا ہے۔

(١٦٤٣٠) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزهري قَالَ :يَتَزَوَّجُ الْحُرُّ أَرْبَعَ إِمَاءٍ وَأَرْبَعَ نَصْرَانِيَّاتٍ وَالْعَبْدُ كَذَلِكَ.

(۱۶۴۳۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ آزاد آدمی چار باندیوں یا چار عیسائی عورتوں کو نکاح میں جمع کرسکتا ہے۔ غلام کا بھی یہی حکم ہے۔

(٤١) فِي نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ إِذَا كَانُوا حَرْبًا لِلْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں کے خلاف میدان کارزار میں سرگرم اہل کتاب کی خواتین سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(١٦٤٣١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ يَحِلُّ نِكَاحُ نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ إِذَا كَانُوا حَرْبًا ، قَالَ الْحَكَمُ :فَحَدَّثْت بِهِ إِبْرَاهِيمَ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ.

(۱۶۴۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں مصروف اہل کتاب کی خواتین سے نکاح جائز نہیں۔ حضرت حکم فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت ابراہیم کو بتائی تو وہ بہت خوش ہوئے۔

(١٦٤٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بن مُحَمَّد الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ قَالَ :نِسَاءُ أَهْلِ الْكِتَابِ لَنَا حَلاَلٌ إِلاَّ أَهْلَ الْحَرْبِ فَإِنَّ نِسَائَهُمْ وَذَبَائِحَهُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ.

(۱۶۴۳۲) حضرت ابوعیاض فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنا ہمارے لئے حلال ہے البتہ اگر وہ جنگ کررہے ہوں تو ان کی عورتیں اور ذبیحہ حرام ہو جاتا ہے۔

(١٦٤٣٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :إِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ لاَ يَحِلُّ لَنَا مُنَاكَحَتُهُ وَلاَ ذَبِيحَتُهُ ، أَهْلُ الْحَرْبِ.

(۱۶۴۳۳) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ کچھ اہل کتاب ایسے ہیں جن کی عورتیں اور ذبیحہ ہمارے لئے حلال نہیں۔ وہ اہل کتاب مسلمانوں سے جنگ کرنے والے ہیں۔

(١٦٤٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكر ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْعتوَارِيُّ ، وَيَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، إِذَا دَخَلَتْ مِنْ أَرْضِ الْحَرْبِ تَدْخُلُ أَرْضَ الْعَرَبِ بِأَمَانٍ ، إِنْ أَظْهَرَتِ السُّكُونَ فِي أَرْضِ الْعَرَبِ فَلاَ بَأْسَ

أَنْ يَنْكِحَهَا الْمُسْلِمُ ، وَإِنْ لَمْ تُظْهِرْ ذَلِكَ إِلاَّ عِنْدَ الْخِطْبَةِ لَمْ تُنْكَحْ.

(۱۶۴۳۴) حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ اسلاف نے اہل کتاب کی عورت کے بارے میں فرمایا ہے کہ اگر وہ ارضِ حرب سے نکلے تو ارض عرب میں امان کے ساتھ داخل ہوگی۔ اگر وہ ارضِ عرب میں سکون ظاہر کرے تو مسلمان کے لئے اس سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر وہ صرف پیغام نکاح کی صورت میں سکون ظاہر کرے تو اس سے نکاح نہیں کیا جائے گا۔

(٤٢) فِي نِكَاحِ إِمَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ

اہلِ کتاب کی باندیوں سے نکاح کا بیان

(١٦٤٣٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ :إِمَاءُ أَهْلِ الْكِتَابِ بِمَنْزِلَةِ حَرَائِرِهِمْ.

(۱۶۴۳۵) حضرت ابو میسرہ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کی باندیاں ان کی آزاد عورتوں کی طرح ہیں۔

(١٦٤٣٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ :إِنَّمَا رُخِّصَ لِهَذِهِ الأُمَّةِ فِي نِسَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَمْ يُرَخَّصْ فِي الإِمَاءِ.

(۱۶۴۳۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس امت کے لئے اہل کتاب کی آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت ہے ان کی باندیوں سے نکاح کرنے کی اجازت نہیں۔

(١٦٤٣٧) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّهُ كَرِهَ نِكَاحَ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۶۴۳۷) حضرت مکحول نے اہل کتاب کی باندیوں سے نکاح کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(١٦٤٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :﴿مِنْ فَتَيَاتِكُمَ الْمُؤْمِنَاتِ﴾ ، قَالَ :لاَ يَنْبَغِي لِلْحُرِّ الْمُسْلِمِ أَنْ يَنْكِحَ أَمَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۶۴۳۸) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿مِنْ فَتَيَاتِكُمَ الْمُؤْمِنَاتِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آزاد مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی اہل کتاب باندی سے نکاح کرے۔

(٤٣) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَى صَدَاقٍ عَاجِلٍ وَآجِلٍ

معجّل اور موجل مہر کا بیان

(١٦٤٣٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَن مسور أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ :إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ فَقَدْ وَجَبَ الْعَاجِلُ وَالآجِلُ إِلاَّ أَنْ تَشْتَرِطَ فِي الآجِلِ.

(۱۶۴۳۹) حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے ماتحتوں کے نام خط لکھا کہ جب آدمی اپنی بیوی سے ازدواجی تعلق قائم کرلے تو معجّل

اور مؤجل مہر واجب ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر مؤجل کی شرط لگائی ہو تو پھر واجب نہیں ہوتا۔

(١٦٤٤٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ إلَى مَيْسَرَةٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : إلَى مَوْتٍ ، أَوْ فِرَاقٍ.

(۱۶۴۴۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے عورت سے آسانی سے مہر ادا کرنے کی شرط لگائی تو مہر کی ادائیگی موت یا جدائی پر فرض ہوگی۔

(١٦٤٤١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الآجِلِ مِنَ الْمَهْرِ : هُوَ حَالٌّ إلاَّ أَنْ تَكُونَ لَهُ مُدَّةٌ مَعْلُومَةٌ.

(۱۶۴۴۱) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اگر مہر مؤجل کی مدت معلومہ مقرر نہ ہو تو وہ فوری طور پر واجب ہو جاتا ہے۔

(١٦٤٤٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : تَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَأَةً بِآجِلٍ وَعَاجِلٍ إلَى مَيْسَرَةٍ فَقَدَّمَتْهُ إلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ ، دُلِّينَا عَلَى مَيْسَرَةٍ نَأْخُذْهُ لَكِ.

(۱۶۴۴۲) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے کسی عورت سے آسانی سے ادائیگی کی شرط پر مہر معجل اور مؤجل کے ساتھ نکاح کیا۔ عورت یہ مقدمہ لے کر حضرت شریح کی عدالت میں آئی تو انہوں نے اس عورت سے فرمایا کہ تم ہمیں آسانی کی تفصیل بتا دو ہم تمہیں مہر دلوا دیتے ہیں۔

(١٦٤٤٣) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: إذَا دَخَلَ بِهَا فَلاَ دَعْوَى لَهَا فِي الآجِلِ.

(۱۶۴۴۳) حضرت ایاس بن معاویہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے عورت سے ازدواجی ملاقات کر لی تو اب عورت کے لئے مؤجل کا دعویٰ نہیں ہوگا۔

(١٦٤٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : الْعَاجِلُ آجِلٌ إلَى مَوْتٍ ، أَوْ فُرْقَةٍ.

(۱۶۴۴۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مہر عاجل بھی آجل ہے اور اجل موت یا فرقت تک ہے۔

(١٦٤٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُولُ : هُوَ حَالٌّ تَأْخُذُهُ إذَا شِئْتِ.

(۱۶۴۴۵) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر وہ چاہے تو وہ اسی وقت وصول کر سکتی ہے۔

(١٦٤٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ وَالزُّهْرِيِّ قَالاَ : فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَرَأَى بِهَا جُنُونًا ، أَوْ جُذَامًا ، أَوْ بَرَصًا ، أَوْ عَفَلاً إنَّهَا تُرَدُّ مِنْ هَذَا وَلَهَا الصَّدَاقُ الَّذِي اسْتَحَلَّ بِهِ فَرْجَهَا الْعَاجِلُ وَالآجِلُ وَصَدَاقُهُ عَلَى مَنْ غَرَّهُ.

(۱۶۴۴۶) حضرت مکحول اور حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، پھر اس عورت میں جنون، کوڑھ، برص یا شرم گاہ میں بال اگنے کی بیماری دیکھی تو ان بیماریوں کی وجہ سے اسے واپس بھیج سکتا ہے۔ البتہ عورت کو مہر ملے گا خواہ

مؤجل ہو یا معجّل۔ یہ مہر اس شخص پر واجب ہوگا جس نے آدمی کو اس عورت سے نکاح کرنے پر ابھارا ہوگا۔

(٤٤) فِي نِكَاحِ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ

بنوتغلب کی عیسائی عورتوں سے نکاح کرنے کا بیان

(١٦٤٤٧) حَدَّثَنَا عَبدَة بن سليمان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذَبَائِحَ نَصَارَى بَنِي تَغْلِبَ وَنِسَائَهُمْ وَيَقُولُ :هُمْ مِنَ الْعَرَبِ.

(۱۶۴۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ بنوتغلب کا ذبیحہ اور ان کی عورتوں سے نکاح کو مکروہ قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ عرب لوگ ہیں۔

(١٦٤٤٨) حَدَّثَنَا عَبدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا وَيَقُولُ :انْتَحَلُوا دِينًا فَذَلِكَ دِينُهُمْ.

(۱۶۴۴۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بنوتغلب کے ذبیحہ اور ان کی عورتوں سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ انہوں نے ایک دین اختیار کیا، اب یہی ان کا دین ہے۔

(١٦٤٤٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ نَصَارَى الْعَرَبِ هَلْ تَحِلُّ نِسَاؤُهُمْ لِلْمُسْلِمِينَ قَالَ :لَيْسُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلاَ تَحِلُّ نِسَاؤُهُمْ وَلاَ طَعَامُهُمْ لِلْمُسْلِمِينَ.

(۱۶۴۴۹) حضرت عمرو بن ہرم فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید سے عرب عیسائیوں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا ان کی عورتوں سے نکاح کرنا حلال ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اہلِ کتاب نہیں، ان کی عورتیں اور ان کا کھانا مسلمانوں کے لئے حلال نہیں ہے۔

(١٦٤٥٠) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيرٍ ، قَالَ :قَالَ عِكْرِمَةُ : ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ قَالَ : نصارى الْعَرَبِ فِي ذَبَائِحِهِمْ وَفِي نِسَائِهِمْ.

(۱۶۴۵۰) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت عرب عیسائیوں کے ذبیحہ اور ان کی عورتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(١٦٤٥١) حَدَّثَنَا عَفَّانَ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ . كُلُوا ذَبَائِحَ بَنِي تَغْلِبَةَ وَتَزَوَّجُوا نِسَائَهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾ فَلَوْ لَمْ يَكُونُوا مِنْهُمْ إلاَّ بِالْوِلاَيَةِ لَكَانُوا مِنْهُمْ.

(۱۶۴۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بنوتغلب کا ذبیحہ کھاؤ اور ان کی عورتوں سے شادی کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

(١٦٤٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مِعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَرِهَ ذَبَائِحَ نَصَارَى الْعَرَبِ وَنِسَائَهُمْ.

(۱۶۴۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عیسائی عربوں کے ذبیحہ اوران کی عورتوں سے نکاح کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(١٦٤٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مِعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ.

(۱۶۴۵۳) حضرت ابراہیم نے عیسائی عربوں کے ذبیحہ اوران کی عورتوں سے نکاح کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(١٦٤٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۶۴۵۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٥) فِي الْوَصِيِّ أَلَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ؟

کیا وصی نکاح کرا سکتا ہے؟

(١٦٤٥٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الحميد ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ شُرَيْحًا أَجَازَ نِكَاحَ وَصِيٍّ وَصِيٌّ.

(۱۶۴۵۵) حضرت سماک بن حرب فرماتے ہیں کہ حضرت شریح نے وصی کے کرائے ہوئے نکاح کو درست قرار دیا۔

(١٦٤٥٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ : يُشَاوِرُ الْوَلِيُّ الْوَصِيَّ فِي النِّكَاحِ وَيَلِي عُقْدَةَ النِّكَاحِ الْوَلِيُّ.

(۱۶۴۵۶) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ ولی نکاح کرانے کے لئے وصی سے مشورہ کرے گا اور عقد نکاح کا نگران ولی ہی ہوگا۔

(١٦٤٥٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ فِي وَصِيٍّ زَوَّجَ يَتِيمَةً صَغِيرَةً فِي حِجْرِهِ قَالَ : جَائِزٌ.

(۱۶۴۵۷) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر کسی وصی نے اپنی پرورش میں موجود کسی یتیم بچی کا نکاح کرا دیا تو یہ جائز ہے۔

(١٦٤٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْوَصِيِّ يُزَوِّجُ قَالَ : هُوَ جَائِزٌ.

(۱۶۴۵۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی وصی نکاح کرادے تو جائز ہے۔

(١٦٤٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَارِثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَعَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالاَ : مَا صَنَعَ الْوَصِيُّ فَهُوَ جَائِزٌ إِلاَّ النِّكَاحَ.

(۱۶۴۵۹) حضرت شعبی اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نکاح کے علاوہ وصی کا ہر تصرف جائز ہے۔

(١٦٤٦٠) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَجْعَلُ لِلْوَصِيِّ من أَمْرِ النِّكَاحِ شَيْئًا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ قَالَ : أَنْتَ وَصِيِّي فِي نِكَاحِ أخواتي وبناتي فَإِنْ فَعَلَ فَالْوَصِيُّ أَحَقُّ مِنَ الْوَلِيِّ وَإِلاَّ فَالْوَلِيُّ أَحَقُّ مِنَ الْوَصِيِّ.

(۱۶۴۶۰) حضرت حسن وصی کو نکاح کی اجازت نہ دیتے تھے البتہ اگر اسے وصی بنانے والا یہ کہے کہ تو میری بہنوں اور میری

بیٹیوں کے نکاح کا وصی ہے۔ اگر وہ ایسا کرے تو وصی نکاح کے معاملے میں ولی سے زیادہ حق دار ہے۔ اگر یہ نہ کہا تو ولی وصی سے زیادہ حق دار ہوگا۔

(٤٦) الرجل يتزوج الْمَرْأَةَ عَلَى أَنَّهُ حُرٌّ فيُوجَدُ مَمْلُوكًا

اگر کسی آدمی نے خود کو آزاد بتاتے ہوئے نکاح کیا لیکن بعد میں وہ غلام نکلا تو کیا حکم ہے؟

(١٦٤٦١) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلاً عَلَى أَنَّهُ حُرٌّ فَوُجِدَ عَبْدًا قَالَ: تُخَيَّرُ.

(۱۶۴۶۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے خود کو آزاد بتاتے ہوئے نکاح کیا لیکن بعد میں وہ غلام نکلا تو عورت کو اختیار ہوگا۔

(١٦٤٦٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ دَلَّسَ نَفْسَهُ لاِمْرَأَةٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ حُرٌّ وَهوَ عَبْدٌ قَالَ: تُخَيَّرُ.

(۱۶۴۶۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے خود کو آزاد بتاتے ہوئے نکاح کیا لیکن بعد میں وہ غلام نکلا تو عورت کو اختیار ہوگا۔

(١٦٤٦٣) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي امْرَأَةٍ غُرَّتْ بِعَبْدٍ وَكَانَتْ تَحْسَبُهُ حُرًّا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: تُخَيَّرُ.

(۱۶۴۶۳) حضرت زہری سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی عورت کو غلام کے بارے میں دھوکا دیا گیا وہ اسے آزاد سمجھتی رہی جبکہ وہ غلام تھا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت کو اختیار ہوگا۔

(١٦٤٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدٍ أَتَى قَوْمًا فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهُ حُرٌّ فَأَنْكَحُوهُ امْرَأَةً حُرَّةً ثُمَّ عَلِمُوا بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّهُ عَبْدٌ غُرَّتْ بِهِ قَالَ: إِذَا عَلِمَتْ بِهِ فَإِنْ شَائَتْ مَكَثَتْ بِهِ، وَإِنْ شَائَتْ فَارَقَتْهُ وَلاَ حَقَّ لَهُ عَلَيْهَا.

(۱۶۴۶۴) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی غلام کسی قوم کے پاس آیا اور اس نے ان سے کہا کہ وہ آزاد ہے۔ لوگوں نے ایک آزاد عورت کی اس سے شادی کرادی۔ پھر بعد میں انہیں علم ہوا کہ یہ غلام تھا اور اس عورت کو دھوکا دیا گیا ہے؟ حضرت جابر نے فرمایا کہ جب اسے علم ہو تو اسے اختیار ہوگا کہ چاہے اس کے پاس رہے اور اگر چاہے تو اس سے جدائی اختیار کرلے۔ مرد کو عورت پر کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔

(١٦٤٦٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: أَيُّمَا عَبْدٍ جَاءَ إلَى حُرَّةٍ فَزَوَّجَتْهُ فَعَلِمَتْ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّهُ مَمْلُوكٌ فَإِنْ شَائَتِ اسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ ، وَإِنْ شَائَتْ فَارَقَتْهُ.

(۱۶۴۶۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے خود کو آزاد بتاتے ہوئے نکاح کیا لیکن بعد میں وہ غلام نکلا تو عورت کو اختیار ہوگا کہ اس کے پاس رہے یا اس سے جدا ہو جائے۔

(٤٧) في الرجل يَمْلِكُ عُقْدَةَ الْمَرْأَةِ أَتَحِلّ لأَبِيهِ إذَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا

اگر ایک آدمی کسی عورت سے نکاح کرے لیکن اس سے ازدواجی ملاقات کی نوبت نہ آئے تو کیا اس آدمی کے باپ کے لئے اس عورت کا نکاح کرنا جائز ہوگا

(١٦٤٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الجَرَّاحِ عن سفيان ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :إذَا تَزَوَّجَ الابْنُ لَمْ تَحِلَّ لِلأَبِ دَخَلَ بِهَا ، أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بها وَإِذَا تزوج الأَبُ لَمْ تَحِلَّ لِلابْنِ دَخَلَ بِهَا ، أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا.

(۱۶۴۶۶) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا تو وہ عورت اس کے باپ کے لئے حلال نہیں خواہ اس نے ازدواجی ملاقات کی ہو یا نہ کی ہو۔ اور اسی طرح اس کے بیٹے کے لئے بھی حلال نہیں خواہ اس نے ازدواجی ملاقات کی ہو یا نہ کی ہو۔

(١٦٤٦٧) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :مَنْ مَلَكَ عُقْدَةَ امْرَأَةٍ فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَى ابْنِهِ وعلى أَبِيهِ وَأَيُّهُمَا جَرَّدَ فَنظَرَ إلَى الْعَوْرَةِ كَذَلِكَ.

(۱۶۴۶۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا تو وہ عورت اس کے بیٹے اور باپ پر حرام ہو جائے گی۔ اسی طرح ان دونوں میں سے کسی نے کسی عورت کی شرم گاہ دیکھی تو وہ بھی دوسرے کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(١٦٤٦٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عن أبي بكر ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :أَيُّهُمَا مَلَكَ عُقْدَةَ امْرَأَةٍ حُرِّمَتْ عَلَى الآخَرِ.

(۱۶۴۶۸) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ باپ اور بیٹے میں سے کسی نے بھی کسی عورت سے نکاح کیا تو وہ عورت دوسرے کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(١٦٤٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَيَتَزَوَّجُهَا أَبُوهُ فَكَرِهَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى :﴿وَحَلاَئِلُ أَبْنَائِكُمْ﴾.

(۱۶۴۶۹) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی نے کسی عورت سے شادی کی اور اس سے ازدواجی ملاقات سے پہلے اسے طلاق دے دی تو کیا اس آدمی کا باپ اس عورت سے نکاح کرسکتا ہے؟ انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ﴿وَحَلاَئِلُ أَبْنَائِكُمْ﴾

(١٦٤٧٠) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ قَالاَ :ثَلاَثُ آيَاتٍ مُبْهَمَاتٌ :﴿وَحَلاَئِلُ أَبْنَائِكُمْ﴾ وَ﴿مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ﴾ وَ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ﴾ قَالَ :أَشْعَثُ :وَهَذِهِ الرَّابِعَةُ لَيْسَتْ بِمُبْهَمَةٍ

﴿وَرَبَائِبُكُمَ اللاَّتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمْ﴾ فَقَرَأَهَا مُعَاذٌ إِلَى آخِرِهَا.

(۱۶۴۷۰) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ تین آیات مبہم ہیں ① ﴿وَحَلاَئِلُ أَبْنَائِكُمْ﴾ ② ﴿مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ﴾ ③ ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ﴾ حضرت اشعث فرماتے ہیں اور یہ ④ چوتھی آیت مبہم نہیں ہے ﴿وَرَبَائِبُكُمَ اللاَّتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمْ﴾ راوی حضرت معاذ نے اس آیت کو آخر تک پڑھا۔

(١٦٤٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا لَمْ تَحِلَّ لأَبِيهِ.

(۱۶۴۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے کسی عورت سے شادی کی اور اس سے ازدواجی ملاقات نہ کی تو پھر بھی وہ اس کے باپ کے لئے حلال نہیں۔

(٤٨) فِي الرَّجُلِ يُجَرِّدُ الْمَرْأَةَ أَوْ يَلْمِسُهَا مَنْ قَالَ لاَ تَحِلُّ لاِبْنِهِ وَإِنْ فَعَلَ الأَبُ

اگر کسی شخص نے کسی عورت کو چھوا یا اس کے کپڑے اتارے تو وہ اس کے باپ اور بیٹوں کے لئے حرام ہو جائے گی

(١٦٤٧٢) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ عُمَرَ جَرَّدَ جَارِيَتَهُ فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا بَعْضُ بَنِيهِ، فَقَالَ: إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لَكَ.

(۱۶۴۷۲) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک باندی کے کپڑے اتارے، بعدازاں آپ کے ایک بیٹے نے آپ سے وہ باندی مانگی تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔

(١٦٤٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ عُمَرَ جَرَّدَ جَارِيَةً لَهُ فَطَلَبَهَا إِلَيْهِ بَعْضُ بَنِيهِ، فَقَالَ: إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لَكَ.

(۱۶۴۷۳) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک باندی کے کپڑے اتارے، بعدازاں آپ کے ایک بیٹے نے آپ سے وہ باندی مانگی تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔

(١٦٤٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ جَرَّدَ جَارِيَةً لَهُ ثُمَّ سَأَلَهُ إِيَّاهَا بَعْضُ وَلَدِهِ، فَقَالَ إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لَكَ.

(۱۶۴۷۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک باندی کے کپڑے اتارے، بعدازاں آپ کے ایک بیٹے نے آپ سے وہ باندی مانگی تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔

(١٦٤٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، سُلَيْمَانُ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ

اللهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ نَهَى بَنِيهِ ، عَنْ جَارِيَةٍ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ قَالَ : وَمَا نَعْلَمُهُ وَطِئَهَا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ اطَّلَعَ مِنْهَا عَلَى أَمْرٍ كَرِهَ أَنْ يَطَّلِعَ وَلَدُهُ مُطَّلَعَهُ.

(۱۶۴۷۵) حضرت عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں کہ جب میرے والد کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میری فلاں باندی سے تم میں سے کوئی جماع نہ کرے۔ عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں کہ ہمارے علم کے مطابق میرے والد نے اس باندی سے جماع تو نہیں کیا تھا البتہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اسے برہنہ دیکھا ہو۔

(١٦٤٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ عُمَرَ جَرَّدَ جَارِيَةً لَهُ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا بَعْضُ وَلَدِهِ ، فَقَالَ : إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لَكَ.

(۱۶۴۷۶) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک باندی کو برہنہ دیکھا، پھر ایک مرتبہ آپ کے ایک بیٹے نے آپ سے اس باندی کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ تمہارے لئے حلال نہیں۔

(١٦٤٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ بِمِثْلِ هَذَا.

(۱۶۴۷۷) ایک اور سند سے یہی منقول ہے۔

(١٦٤٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : قَالَ مَسْرُوقٌ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ : إِنِّي لَمْ أُصِبْ مِنْ جَارِيَتِي هَذِهِ إِلاَّ مَا يُحَرِّمُهَا عَلَى وَلَدِي الْمَسَّ وَالنَّظَرَ.

(۱۶۴۷۸) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جب حضرت مسروق کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی اس باندی سے صرف اتنا تعلق رکھا ہے جس سے یہ میرے بیٹوں پر حرام ہوگئی ہے یعنی چھونا اور دیکھنا۔

(١٦٤٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ مُجَاهِدٌ : إِذَا مَسَّ الرَّجُلُ فَرْجَ الأَمَةِ ، أَوْ مَسَّ فَرْجُهُ فَرْجَهَا ، أَوْ بَاشَرَهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُحَرِّمُهَا عَلَى أَبِيهِ وَعَلَى ابْنِهِ.

(۱۶۴۷۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی باندی کی شرمگاہ کو چھوا، یا اپنی شرمگاہ کو اس کی شرمگاہ سے لگایا، یا اس سے جماع کیا تو یہ باندی اس کے باپ اور بیٹوں پر حرام ہو جائے گی۔

(١٦٤٨٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ جَرَّدَ جَارِيَتَهُ هَلْ تَحِلُّ لابْنِهِ ، أَوْ لأَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذَلِكَ إِذَا قَبَّلَهَا ، أَوْ جَرَّدَهَا لِشَهْوَةٍ.

(۱۶۴۸۰) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی باندی کو برہنہ دیکھ لے تو کیا وہ باندی اس کے باپ یا بیٹوں کے لئے حلال ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر اس نے اپنی باندی کا بوسہ لیا یا شہوت کی وجہ سے اس کے کپڑے اتارے تو اس کا باپ اور اس کے بیٹے اس باندی کو استعمال نہیں کر سکتے۔

(١٦٤٨١) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَيُّمَا رَجُلٍ جَرَّدَ جَارِيَةً

فَنَظَرَ مِنْهَا إِلَى ذَلِكَ الأَمْرِ فَإِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لاِبْنِهِ.

(۱۶۴۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی باندی کے کپڑے اتار کر اسے دیکھا تو یہ اس کے بیٹے کے لئے حلال نہیں۔

(١٦٤٨٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ سَأَلَ عَنْهُ الشَّعْبِيَّ ، فَقَالَ : قَدْ زَعَمُوا أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى جَارِيَةً فَخَشِيَتِ امْرَأَتُهُ أَنْ يَتَّخِذَهَا فَأَمَرَتِ ابْنًا لَهَا غُلاَمًا أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَيْهَا لِيُحَرِّمَهَا عَلَى زَوْجِهَا.

(۱۶۴۸۲) حضرت ابراہیم نے ایک مسئلہ کے بارے میں فرمایا کہ اہل علم کی رائے تھی کہ اگر کوئی آدمی کوئی باندی خریدے اور اس کی بیوی کو خوف ہو کہ یہ اس باندی سے جماع کرے گا، وہ عورت اپنے بیٹے سے کہے کہ وہ اس باندی کے ساتھ لیٹ جائے تو یہ باندی اس کے خاوند پر حرام ہو جائے گی۔

(١٦٤٨٣) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ كَرِهَ أَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ امْرَأَةً قَبَّلَهَا أَبُوهُ ، أَوْ نَظَرَ إِلَى مَحَاسِرِهَا.

(۱۶۴۸۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کسی باندی کا بوسہ لیا یا اس کی شرمگاہ کو دیکھا تو وہ باندی اس کے بیٹے کے لئے حرام ہے۔

(١٦٤٨٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : أَيُّمَا رَجُلٍ جَرَّدَ جَارِيَةً حُرِّمَتْ عَلَى ابْنِهِ وَعَلَى أَبِيهِ.

(۱۶۴۸۴) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی باندی کو برہنہ دیکھ لے تو وہ باندی اس کے باپ یا بیٹوں کے لئے حلال نہ ہوگی۔

(١٦٤٨٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ جَارِيَةٍ كَانَتْ لِرَجُلٍ فَمَسَّ قُبُلَهَا بِيَدِهِ ، أَوْ أَبْصَرَ عَوْرَتَهَا ثُمَّ وَهَبَهَا لاِبْنٍ لَهُ أَيَصْلُحُ له أَنْ يَتَطَأَهَا قَالَ : لاَ.

(۱۶۴۸۵) حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی کی باندی ہے، اس نے اس کی شرمگاہ کو چھوا یا اس کی شرمگاہ کو دیکھا پھر اپنے بیٹے کو تحفہ میں دے دی تو کیا بیٹا اس سے وطی کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(١٦٤٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : كَتَبَ مَسْرُوقٌ إِلَى أَهْلِهِ : انْظُرُوا جَارِيَتِي فَلاَ تَبِيعُوهَا فَإِنِّي لَمْ أُصِبْ مِنْهَا إِلاَّ مَا يُحَرِّمُهَا عَلَى وَلَدِي اللَّمْسَ وَالنَّظَرَ.

(۱۶۴۸۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق نے اپنے گھر والوں کو خط میں لکھا کہ میری باندی کو مت بیچنا، میں نے اس سے صرف اتنا تعلق رکھا ہے جو اسے میرے بیٹوں پر حرام کر دیتا ہے۔ یعنی چھونا اور دیکھنا۔

(۴۹) الرَّجُلُ يَقَعُ عَلَى أُمِّ امْرَأَتِهِ، أَوِ ابْنَةِ امْرَأَتِهِ مَا حَالُ امْرَأَتِهِ

اگر کسی آدمی نے اپنی ساس یا بیوی کی بیٹی سے صحبت کی تو بیوی کا کیا حکم ہے؟

(۱۶٤۸۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى أُمِّ امْرَأَتِهِ قَالَ :تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۱۶۴۸۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی ساس سے صحبت کی تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی۔

(۱٦٤۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :حَرُمَتَانِ أَنْ تَخْطَاهُمَا وَلَا يُحَرِّمُهَا ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۶۴۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بیٹی سے مجامعت کی وجہ سے ماں اور ماں سے مجامعت کی وجہ سے بیٹی حرام ہو جاتی ہے۔

(۱٦٤۸۹) حَدَّثَنَا حَفص بن غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ نَظَرَ إِلَى فَرْجِ امْرَأَةٍ وَابْنَتِهَا. (دار قطنی ۹۲)

(۱۶۴۸۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو رحمت کی نگاہ سے نہیں دیکھیں گے جس نے کسی عورت اور اس کی بیٹی کی شرمگاہ کو دیکھا۔

(۱٦٤۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي هَانِيءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ نَظَرَ إِلَى فَرْجِ امْرَأَةٍ لَمْ تَحِلَّ لَهُ أُمُّهَا وَلَا ابْنَتُهَا. (بیہقی ۱۷۰)

(۱۶۴۹۰) حضرت ابو ہانی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی شخص نے کسی عورت کی شرمگاہ کو دیکھا تو اس کے لئے اس کی ماں اور بیٹی حلال نہیں رہیں۔

(۱٦٤۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَامِرٍ فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى ابْنَةِ امْرَأَتِهِ قَالَا :حَرُمَتَا عَلَيْهِ كِلَاهُمَا، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ ، وَكَانُوا يَقُولُونَ إِذَا اطَّلَعَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَرْأَةِ عَلَى مَا لَا يَحِلُّ لَهُ ، أَوْ لَمَسَهَا لِشَهْوَةٍ فَقَدْ حَرُمَتَا عَلَيْهِ جَمِيعًا.

(۱۶۴۹۱) حضرت ابراہیم اور حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کی بیٹی سے جماع کیا تو وہ دونوں اس پر حرام ہو جائیں گی۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ علماء کہا کرتے تھے کہ جب آدمی نے کسی عورت کے ایسے حصے کو دیکھا جسے دیکھنا حلال نہیں تھا یا اسے شہوت کے ساتھ چھوا تو وہ عورت اور اس کی ماں اور بیٹی اس پر حرام ہو جائیں گی۔

(١٦٤٩٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِذَا أَتَى الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ حَرَامًا حُرِّمَتْ عَلَيْهِ ابْنَتُهَا ، وَإِنْ أَتَى ابْنَتَهَا حُرِّمَتْ عَلَيْهِ أُمُّهَا.

(۱۶۴۹۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس کی بیٹی اور ماں اس پر حرام ہو جائیں گی۔

(١٦٤٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مسبحٍ قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ رَجُلٍ فَجَرَ بِأَمَةٍ ثم أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُمَّهَا قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُهَا.

(۱۶۴۹۳) حضرت عبداللہ بن مسبح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے اس مرد کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے کسی عورت سے زنا کیا تو کیا وہ اس کی ماں سے شادی کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(١٦٤٩٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنْ رَجُلٍ زَنَى بِأُمِّ امْرَأَتِهِ ، قَالاَ : أَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يُفَارِقَهَا.

(۱۶۴۹۴) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے اپنی بیوی کی ماں سے زنا کیا تو اب اس کے لئے کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک ان کا جدا ہو جانا بہتر ہے۔

(١٦٤٩٥) حَدَّثَنَا حَفْص بن غِيَاثٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا غَمَزَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ بِشَهْوَةٍ لَمْ يَتَزَوَّجْ أُمَّهَا وَلاَ ابْنَتَهَا.

(۱۶۴۹۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی باندی کو شہوت سے چھوا تو وہ اس کی ماں اور بہن سے شادی نہیں کر سکتا۔

(١٦٤٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ قَالاَ : إِذَا فَجَرَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ فَإِنَّهَا تَحِلُّ لَهُ وَلاَ يَحِلُّ لَهُ شَيْءٌ مِنْ بَنَاتِهَا.

(۱۶۴۹۶) حضرت مجاہد اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس عورت سے شادی کرنا تو اس کے لئے جائز ہے لیکن وہ اس کی کسی بیٹی سے نکاح نہیں کر سکتا۔

(١٦٤٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : كَانَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَالْحَسَنُ يَكْرَهَانِ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ يَعْنِي فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى أُمِّ امْرَأَتِهِ.

(۱۶۴۹۷) حضرت جابر بن زید اور حضرت حسن اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی اس عورت کو چھوئے جس کی ماں سے اس نے صحبت کی ہو۔

(١٦٤٩٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ رَجُلٍ يَفْجُرُ بِأُمِّ امْرَأَتِهِ ، فَقَالَ : أَمَّا الأُمُّ فَحَرَامٌ ، وَأَمَّا الْبِنْتُ فَحَلاَلٌ.

(۱۶۴۹۸) حضرت یزید رشک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی ساس سے زنا

کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ماں حرام ہو جائے گی اور بیٹی حلال رہے گی۔

(۵۰) اَلرَّجُلُ تَكُوْنُ تَحْتَهُ الأَمَةُ الْمَمْلُوكَةُ وَابْنَتُهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَطَأَ أُمَّهَا

اگر ایک آدمی کی ملکیت میں باندی اور اس کی بیٹی دونوں ہوں اور وہ ایک سے جماع کرنا چاہے تو شرعی حکم کیا ہے؟

(۱٦٤٩٩) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سُئِلَ عُمَرُ ، عَنْ جَمْعِ الأُمِّ وَابْنَتِهَا مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ ، فَقَالَ : لاَ أُحِبُّ أَنْ يخبرهما جَمِيعًا.

(۱۶۴۹۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص کی ملکیت میں ایک باندی اور اس کی بیٹی دونوں ہوں تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ ان دونوں سے جماع کرے۔

(۱٦٥٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ قَيْسِ بن أبي حازم قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ الرَّجُلُ يَقَعُ عَلَى الْجَارِيَةِ وَابْنَتِهَا تَكُونَانِ عِنْدَهُ مَمْلُوكَتَيْنِ ، فَقَالَ : حَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ وَأَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ أُخْرَى وَلَمْ أَكُنْ لأَفْعَلَهُ.

(۱۶۵۰۰) حضرت قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی ملکیت میں موجود باندی اور اس کی بیٹی سے جماع کرے تو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں کو ایک آیت نے حرام اور دوسری نے حلال کیا ہے۔ البتہ میں ایسا ہرگز نہ کرتا۔

(۱٦٥٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِيَارٍ الأَسْلَمِيِّ قَالَ : كَانَتْ عِنْدِي جَارِيَةٌ كُنْت أَتَطِئُهَا وَكَانَتْ مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا فَأَدْرَكَتِ ابْنَتُهَا فَأَرَدْت أَنْ أمسك عَنْهَا وأتطي ابْنَتَهَا فَقُلْتُ : لاَ أَفْعَلُ ذَلِكَ حَتَّى أَسْأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَلَمْ أَكُنْ لنطلع مِنْهُما مُطَّلَعًا وَاحِدًا.

(۱۶۵۰۱) حضرت عبداللہ بن نیار اسلمی کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک باندی تھی، اس کے ساتھ اس کی ایک بیٹی بھی تھی۔ جب اس کی بیٹی جوان ہوگئی تو میں نے سوچا کہ اس باندی کو چھوڑ کر اس کی بیٹی سے جماع کروں۔ میں نے دل میں سوچا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے پوچھے بغیر ایسا ہرگز نہ کروں گا۔ چنانچہ میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو دونوں کے ساتھ ہرگز صحبت کا معاملہ نہ کروں۔

(۱٦٥٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ سَأَلَ عَائِشَةَ ، فَقَالَ : إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً أُصِيب مِنْهَا وَلَهَا ابْنَةٌ قَدْ أَدْرَكَتْ فاصيب مِنْهَا ؟ فَنَهَتْهُ ، فَقَالَ : لاَ حَتَّى تَقُولِي هِيَ حَرَامٌ ، فَقَالَتْ : لاَ يَفْعَلُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِي وَلاَ مِمَّنْ أَطَاعَنِي وَسَأَلْت ابْنَ عُمَرَ فَنَهَانِي عَنْهُ.

(۱۶۵۰۲) حضرت معاذ بن عبید اللہ بن معمر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ میرے پاس ایک باندی ہے میں نے اس سے صحبت کر رکھی ہے۔ اس کی ایک بیٹی ہے جو جوان ہوگئی ہے کیا میں اس سے بھی جماع کر سکتا ہوں؟ حضرت عائشہ نے اس سے منع فرمایا۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا وہ مجھ پر حرام ہے۔ اگر آپ حرام ہونے کا کہیں تو میں ایسا نہیں کروں گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے اہل اور میرے اطاعت کرنے والوں میں سے کسی نے ایسا نہیں کیا۔ اور میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے بھی اس سے منع فرمایا۔

(١٦٥٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : كَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ وَلِيدَةٌ وَابْنَتُهَا ، فَكَانَ يَقَعُ عَلَيْهِمَا فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ عَلِيٌّ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : إِذَا أَحَلَّتْ لك آيَةٌ وَحَرَّمَتْ عَلَيْك أُخْرَى فَإِنَّ أَمْلَكَهُمَا آيَةُ الْحَرَامِ.

(۱۶۵۰۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ ہمدان کے ایک آدمی کے پاس ایک باندی اور اس کی بیٹی تھیں۔ وہ ان دونوں سے جماع کرتا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع دی گئی۔ انہوں نے اس آدمی سے اس بارے میں سوال کیا تو اس نے ایسا کرنے کا اقرار کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ ایک آیت نے تجھ پر حلال کیا ہے تو دوسری نے حرام کیا ہے۔ ان میں سے زیادہ غالب حرام کرنے والی آیت ہے۔

(١٦٥٠٤) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : فِي التَّوْرَاةِ الَّتِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى إِنَّهُ لَا يَكْشِفُ رَجُلٌ فَرْجَ امْرَأَةٍ وَابْنَتِهَا إِلَّا مَلْعُونٌ ، مَا فَصَّلَ لَنَا حُرَّةً وَلَا مَمْلُوكَةً.

(۱۶۵۰۴) حضرت ابن منبہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کردہ تورات میں تھا: ''کسی عورت اور اس کی بیٹی کی شرمگاہ کو ظاہر کرنے والا ملعون ہے''۔ اس میں یہ تفصیل نہ تھی کہ آزاد عورت ہو یا باندی۔

(١٦٥٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ قَالَ : إِنَّ لِي وَلِيدَةً وَابْنَتَهَا وَإِنَّهُمَا قَدْ أَعْجَبَتَانِي أَفَأَطَؤُهُمَا ؟ قَالَ : آيَةٌ أَحَلَّتْ وَآيَةٌ حَرَّمَتْ ، أَمَّا أَنَا فَلَمْ أَكُنْ أَقْرَبُ هَذَا.

(۱۶۵۰۵) حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک باندی اور اس کی بیٹی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں سے جماع کروں، کیا ایسا کرنا درست ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آیت نے اسے حلال کیا اور ایک نے حرام۔ البتہ میں تو اس عمل کے قریب بھی نہ جاتا۔

(١٦٥٠٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ : لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَأُخْتِهَا.

(۱۶۵۰۶) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ کسی آدمی کے لئے عورت اور اس کی بیٹی یا اس کی بہن کو جمع کرنا جائز نہیں۔

(۵۱) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ الأُخْتَانِ مَمْلُوكَتَانِ فَيَطَأُهُمَا جَمِيعًا

اگر کسی آدمی کے پاس دو مملوک بہنیں ہوں تو کیا وہ ان دونوں سے جماع کر سکتا ہے؟

(١٦٥٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : سَأَلْتُه ، عَنْ رَجُلٍ لَهُ أَمَتَانِ أُخْتَانِ وَطِءَ إِحْدَاهُمَا ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَطَأَ الأُخْرَى قَالَ : لاَ حَتَّى يُخْرِجَهَا مِنْ مِلْكِهِ ، قَالَ : قُلْتُ : فَإِنَّه زَوَّجَهَا عَبْدَهُ ؟ قَالَ : لاَ حَتَّى يُخْرِجَهَا من مِلْكِهِ.

(۱۶۵۰۷) حضرت موسیٰ بن ایوب کے چچا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی کے پاس دو مملوک بہنیں ہوں تو کیا وہ ان دونوں سے جماع کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں ایسا کرنا درست نہیں۔ البتہ ایک کو اپنی ملکیت سے نکال کر ایسا کر سکتا ہے۔ میں نے سوال کیا کہ اگر ان میں سے ایک کی اپنے غلام سے شادی کرا دے تو پھر کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں جب تک ایک کو اپنی ملکیت سے نکال نہ دے۔

(١٦٥٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ أَنَّ ابْنَ الْكَوَّاءِ سَأَلَ عَلِيًّا ، عَنِ الْجَمْعِ بَيْنَ الأُخْتَيْنِ ، فَقَالَ : حَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ وَأَحَلَّتْهُمَا أُخْرَى وَلَسْتُ أَفْعَلُ أَنَا وَلاَ أَهْلِي.

(۱۶۵۰۸) حضرت ابن کواء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا آدمی دو بہنوں کو جمع کر سکتا ہے۔؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک آیت نے اسے حلال اور دوسری نے حرام کیا ہے۔ البتہ میں اور میرے اہل ایسا نہ کریں گے۔

(١٦٥٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : أَغْضَبُوا ابْنَ مَسْعُودٍ فِي الأُخْتَيْنِ الْمَمْلُوكَتَيْنِ ، فَغَضِبَ وَقَالَ : جَمَلَ أَحَدُكُمْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ.

(۱۶۵۰۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس بات پر بہت غصہ آتا کہ کوئی شخص دو بہنوں کو جمع کرے۔ آپ فرماتے کہ تم لوگوں کو اپنے مملوکوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہئے۔

(١٦٥١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ فِي رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ الأَمَتَانِ الأُخْتَانِ فَيَطَأُ إِحْدَاهُمَا قَالَ : لاَ يَطَأُ الأُخْرَى حَتَّى يُخْرِجَهَا من مِلْكِهِ.

(۱۶۵۱۰) حضرت مکحول سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص کی ملکیت میں دو بہنیں ہوں، ایک سے جماع کیا ہو تو کیا دوسری سے جماع کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں جب تک صحبت شدہ کو اپنی ملکیت سے نہ نکال دے اس وقت تک جائز نہیں۔

(١٦٥١١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنْ أَبِي الأَخْضَرِ ، عَنْ عَمَّارٍ قَالَ : مَا حَرَّمَ اللَّهُ مِنَ الْحَرَائِرِ شَيْئًا إِلاَّ وَقَدْ حَرَّمَهُ مِنَ الإِمَاءِ إِلاَّ أَنَّ الرَّجُلَ قَدْ يَجْمَعُ مَا شَاءَ مِنَ الإِمَاءِ.

(۱۶۵۱۱) حضرت عمار فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آزاد عورتوں میں حرام کیا ہے وہ باندیوں میں بھی حرام کیا ہے۔ البتہ آدمی

باندیوں کو جتنا چاہے رکھ سکتا ہے۔ (ان کی تعداد مقرر نہیں)

(١٦٥١٢) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ : سُئِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، عَنِ الأُخْتَيْنِ من مِلْكِ الْيَمِينِ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا ، فَقَالَ : أَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ وَحَرَّمَتْهَا آيَةٌ ، وَأَمَّا أَنَا فَمَا أُحِبُّ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ.

(١٦٥١٢) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا دو مملوک بہنوں سے جماع کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کتاب اللہ کی ایک آیت نے اسے حلال اور دوسری نے حرام کیا ہے۔ البتہ میں تو ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔

(١٦٥١٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهُ أَمَتَانِ أُخْتَانِ وَقَعَ عَلَى إِحْدَاهُمَا أَيَقَعُ عَلَى الأُخْرَى؟ قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : لاَ يَقَعُ عَلَى الأُخْرَى مَا دَامَتِ الَّتِي وَقَعَ عَلَيْهَا فِي مِلْكِهِ.

(١٦٥١٣) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا دو مملوک بہنوں سے جماع کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب تک جماع شدہ باندی اس کی ملک میں ہے اس کی بہن سے جماع نہیں کرسکتا۔

(١٦٥١٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهُ أَمَتَانِ اختان أَيَطَؤُهُمَا ؟ فَقَالَ : أَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ ، ثُمَّ أَتَيْتُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ مُحَمَّدٍ ، ثُمَّ سَأَلْت ابْنَ مُنَبِّهٍ ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّهُ فِيمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى أَنَّهُ مَلْعُونٌ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الأُخْتَيْنِ قَالَ : فَمَا فَصَّلَ لَنَا حُرَّتَيْنِ وَلاَ مَمْلُوكَتَيْنِ قَالَ : فَرَجَعْت إِلَى ابْنِ الْمُسَيَّبِ فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ.

(١٦٥١٤) حضرت عبد العزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن حنفیہ سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی کی ملکیت میں دو بہنیں ہوں تو کیا وہ ان دونوں سے جماع کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک آیت نے انہیں حلال اور دوسری نے حرام قرار دیا ہے۔ پھر میں حضرت سعید بن مسیب کے پاس آیا تو انہوں نے بھی محمد بن حنفیہ والی بات کہی۔ پھر میں نے حضرت ابن منبہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کردہ شریعت کے مطابق دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنے والا ملعون ہے۔ اس میں تفصیل نہیں تھی کہ دونوں آزاد ہوں یا باندیاں۔ عبد العزیز کہتے ہیں کہ میں نے جا کر ابن منبہ کی بات سعید بن مسیب کو بتائی تو انہوں نے اللہ کی تکبیر بیان کی۔

(١٦٥١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَرِهَتْهُ.

(١٦٥١٥) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عمل کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(١٦٥١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ لَهُ أَمَتَانِ أُخْتَانِ فَغَشِيَ إِحْدَاهُمَا ثُمَّ أَمْسَكَ عَنْهَا هَلْ لَهُ أَنْ يَغْشَى الأُخْرَى ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ لاَ يَغْشَاهَا حَتَّى يُخْرِجَ عَنْهُ هَذِهِ الَّتِي غَشِيَ مِنْ مِلْكِهِ.

(١٦٥١٦) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص کی ملکیت میں دو بہنیں ہوں، ایک سے جماع کیا ہو تو کیا دوسری سے جماع

کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں جب تک صحبت شدہ کو اپنی ملکیت سے نہ نکال دے اس وقت تک جائز نہیں۔

(۱۶۵۱۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ قَالاَ: إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ أُخْتَانِ فَلاَ يَقْرَبَنَّ وَاحِدَةً مِنْهُمَا.

(۱۶۵۱۷) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کی ملکیت میں دو بہنیں ہوں تو دونوں میں سے ایک کے قریب نہ جائے۔

(۱۶۵۱۸) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالاَ : يَحْرُمُ مِنْ جَمْعِ الإِمَاءِ مَا يَحْرُمُ مِنْ جَمْعِ الْحَرَائِرِ إِلاَّ الْعَدَدَ.

(۱۶۵۱۸) حضرت شعبی اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ سوائے تعداد کے باندیوں اور آزاد عورتوں سے صحبت کے احکامات ایک جیسے ہیں۔

(۱۶۵۱۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عُثْمَانَ ، عَنِ الأُخْتَيْنِ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا ، فَقَالَ : أَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ وَلاَ آمُرُكَ وَلاَ أَنْهَاكَ فَلَقِيَ عَلِيًّا بِالْبَابِ ، فَقَالَ : عَمَّ سَأَلْتَهُ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ : لَكِنِّي أَنْهَاكَ وَلَوْ كَانَ لِي عَلَيْكَ سَبِيلٌ ثُمَّ فَعَلْتَ ذَلِكَ لأَوْجَعْتُكَ.

(۱۶۵۱۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص کی ملکیت میں دو بہنیں ہوں، ایک سے جماع کیا ہو تو کیا دوسری سے جماع کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک آیت نے انہیں حلال اور دوسری نے حرام قرار دیا ہے۔ البتہ میں نہ اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں۔ پھر وہ سوال کرنے والا دروازہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اسی بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں اور اگر مجھے تم پر قدرت ہوئی اور تم نے ایسا کیا تو میں تمہیں سزا دوں گا۔

(۱۶۵۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ سَأَلُوا مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأُخْتَيْنِ مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِينُ ، يَكُونَانِ عِنْدَ الرَّجُلِ فَيَطَؤُهُمَا قَالَ : لَيْسَ بِذَلِكَ بَأْسٌ ، فَسَمِعَ بِذَلِكَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ ، فَقَالَ أَفْتَيْتَ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ أُخْتُهُ مَمْلُوكَةً كَانَ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا ؟ فَقَالَ : أَمَا وَاللَّهِ إِنَّمَا رَدَدْتَنِي أَدْرِكْ فَقُلْ لَهُمَ اجْتَنِبُوا ذَلِكَ ، فَإِنَّهُ لاَ يَنْبَغِي لَهُمْ ، قَالَ : قُلْتُ : إِنَّمَا هِيَ الرَّحِمُ مِنَ الْعَتَاقَةِ وَغَيْرِهَا.

(۱۶۵۲۰) حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ عرب کے ایک قبیلے نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا آدمی دو مملوک بہنوں سے جماع کرسکتا ہے؟ انہوں نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا۔ یہ بات حضرت نعمان بن بشیر کو پہنچی، انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس فتویٰ کا اقرار کیا۔ اس پر حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا کہ آپ یہ بتائیں کہ اگر وہ باندی کسی ایسے شخص کے پاس ہوتی جس کی بہن باندی ہو تو کیا اس کے لئے اس سے وطی کرنا جائز ہے؟ یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے میری آنکھیں کھول دیں۔ تم ان لوگوں کے پاس جاؤ اور انہیں ایسا کرنے سے منع کرو۔ ان کے لئے

ایسا کرنا مناسب نہیں ہے۔ حضرت قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یہ آزادی وغیرہ کا رحمی رشتہ ہے۔

(۵۲) الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَلَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُمَّهَا

اگر آدمی نے منکوحہ کو دخول سے پہلے طلاق دے دی تو کیا اس کی ماں سے نکاح کر سکتا ہے؟

(۱۶۵۲۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، أَيَتَزَوَّجُ أُمَّهَا ؟ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : هِيَ بِمَنْزِلَةِ الرَّبِيبَةِ.

(۱۶۵۲۱) حضرت قتادہ سے سوال کیا گیا کہ اگر آدمی نے منکوحہ کو دخول سے پہلے طلاق دے دی تو کیا اس کی ماں سے نکاح کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ یہ ربیبہ کے درجہ میں ہے۔

(۱۶۵۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ.

(۱۶۵۲۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۶۵۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا إِذَا طَلَّقَهَا وَيَكْرَهُهَا إِذَا مَاتَتْ عِنْدَهُ.

(۱۶۵۲۳) حضرت زید بن ثابت عورت کو قبل از دخول طلاق دینے کی صورت میں عورت کی ماں سے نکاح کو بالکل جائز سمجھتے تھے۔ اور قبل از دخول عورت کے انتقال کی صورت میں اسے مکروہ بتاتے تھے۔

(۱۶۵۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ مُسْلِمَ بْنَ عُوَيْمِرِ بْنِ الأَجْدَعِ مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ كِنَانَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَنْكَحَهُ امْرَأَةً بِالطَّائِفِ ، قَالَ : فَلَمْ أُجَامِعْهَا حَتَّى تُوُفِّيَ عَمِّي ، عَنْ أُمِّهَا ، وَأُمُّهَا ذَاتُ مَالٍ كَثِيرٍ ، فَقَالَ لِي أَبِي هَلْ لَكَ فِي أُمِّهَا ؟ فَقُلْتُ : وَدِدْت وَكَيْفَ وَقَدْ نَكَحْتُ ابْنَتَهَا ، قَالَ : فَسَأَلْت ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ انْكِحْهَا ، وَسَأَلْت ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ : لاَ تَنْكِحْهَا : قَالَ : فَكَتَبَ أَبِي عُوَيْمِرٍ فِي ذَلِكَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَخْبَرَهُ فِي كِتَابِهِ بِمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَبِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ : لاَ أُحِلُّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَلاَ أُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ وَأَنْتَ وَذَاكَ وَالنِّسَاءُ كَثِيرٌ قَالَ : فَلَمْ يَنْهَنِي وَلَمْ يَأْذَنْ وَانْصَرَفَ أَبِي عَنْهَا فَلَمْ نُنْكِحْهَا.

(۱۶۵۲٤) بنو بکر بن کنانہ کے حضرت مسلم بن عویمر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے طائف میں ایک عورت سے میری شادی کی۔ ابھی میں نے اس سے جماع نہ کیا تھا کہ اس کی ماں کے خاوند کا انتقال ہوگیا۔ اس کی ماں ایک مالدار عورت تھیں۔ میرے والد نے مجھ سے کہا کہ اگر تم اس کی ماں سے شادی کرلو تو بہتر ہے۔ میں نے کہا کہ وہ تو ٹھیک ہے لیکن میں نے اس کی بیٹی سے نکاح کرلیا ہے۔ پھر اس بارے میں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم اس سے نکاح کرلو۔ پھر حضرت ابن

عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نکاح نہ کرو۔ پھر ابو عویمر نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام ایک خط لکھا جس میں حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر کی رائے درج کی اور اس بارے میں حضرت معاویہ کی رائے معلوم کی۔ حضرت معاویہ نے انہیں خط میں لکھا کہ جو چیز اللہ نے حلال کی ہے میں اسے حرام نہیں کرتا اور جو حرام کی ہے میں اسے حلال نہیں کرتا۔ آپ کے پاس اور بھی بہت سی عورتیں ہیں۔ پھر انہوں نے نہ مجھے اس سے منع کیا اور نہ اجازت دی۔ پھر میرے والد نے اس خیال کو چھوڑ دیا اور ہم نے اس سے نکاح نہ کیا۔

(١٦٥٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيع بن الجراح ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ أَفْتَى فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، أَوْ مَاتَتْ عِنْدَهُ ، فَقَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُمَّهَا ثُمَّ أَتَى الْمَدِينَةَ فَرَجَعَ فَأَتَاهُمْ فَنَهَاهُمْ وَقَدْ وَلَدَتْ أَوْلاَدًا.

(١٦٥٢٥) حضرت ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فتویٰ دیا کہ اگر کسی آدمی نے دخول سے پہلے اپنی بیوی کو طلاق دی یا مر گیا تو وہ اس عورت کی ماں سے شادی کرسکتا ہے۔ پھر جب وہ مدینہ آئے تو انہوں نے اپنے فتویٰ سے رجوع کرلیا اور لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کیا۔ حالانکہ عورتوں کی شادی کے بعد بچے بھی ہو چکے تھے۔

(١٦٥٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ ابن جريج قَالَ : أخبرني دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ فِي ﴿أُمَّهَاتِ نِسَائِكُمْ﴾ قَالَ : مَا أَرْسَلَ اللَّهُ فَأَرْسِلُوا ، وَمَا بَيَّنَ فَاتَّبِعُوا.

(١٦٥٢٦) حضرت مسروق قرآن مجید کی آیت ﴿أُمَّهَاتِ نِسَائِكُمْ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جس چیز کو اللہ نے مبہم رکھا ہے اسے مبہم رہنے دو اور جسے وضاحت سے بیان کیا ہے اس کی اتباع کرو۔

(١٦٥٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ قَالَ فِي ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمَ اللاَّتِي فِي حُجُورِكُمْ﴾ : أُرِيدَ بِهِمَا جَمْعُهُمَا.

(١٦٥٢٧) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمَ اللاَّتِي فِي حُجُورِكُمْ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہاں دخول مراد ہے۔

(١٦٥٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ لاَ يَرَاهَا وَلاَ يُجَامِعُهَا حَتَّى يُطَلِّقَهَا أَيَتَزَوَّجُ أُمَّهَا ؟ قَالَ : لاَ هِيَ مُرْسَلَةٌ.

(١٦٥٢٨) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی نے عورت سے شادی کی، پھر اسے دیکھے اور جماع کئے بغیر اسے طلاق دے دی تو کیا وہ اس کی ماں سے شادی کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(١٦٥٢٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ عُقْدَةَ امْرَأَةٍ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا.

(١٦٥٢٩) حضرت مکحول اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ آدمی کسی عورت سے نکاح کرنے کے بعد اس کی ماں سے

شادی کرے۔

(١٦٥٣٠) حَدَّثَنَا عَفَّانَ قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ سَعِيدٍ الْهُذَلِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِنْتَ امْرَأَةٍ مَاتَتْ أُمُّهَا عِنْدَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا.

(۱۶۵۳۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند خیال فرماتے تھے کہ آدمی کسی ایسی عورت کی ماں سے شادی کرے جس کا دخول سے پہلے انتقال ہو جائے۔

(١٦٥٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ أَبِي نَجِيحٍ : الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَيَتَزَوَّجُ أُمَّهَا ؟ فَقَالَ : سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَنْهَى عَنْهَا وَعَطَاءً.

(۱۶۵۳۱) حضرت ابن علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو نجیح سے سوال کیا کہ اگر آدمی کسی عورت سے دخول کئے بغیر اسے طلاق دے دے تو کیا اس کی ماں سے شادی کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عکرمہ اور حضرت عطاء کو اس سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

(١٦٥٣٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ فِي ﴿أُمَّهَاتِ نِسَائِكُمْ﴾ قَالَ : هِيَ مُبْهَمَةٌ.

(۱۶۵۳۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿أُمَّهَاتِ نِسَائِكُمْ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ مبہم ہے۔

(١٦٥٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زمعة عن ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَرِهَهَا ، وَقَالَ هِيَ مُبْهَمَةٌ.

(۱۶۵۳۳) حضرت طاوس نے بھی اس آیت کو مبہم قرار دیا ہے۔

(١٦٥٣٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : هِيَ مُبْهَمَةٌ.

(۱۶۵۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اس آیت کو مبہم قرار دیا ہے۔

(٥٣) مَا قَالُوا فِي الْعَبْدِ يَتَسَرَّى ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

جن حضرات نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ غلام اپنے مال میں تصرف کر سکتا ہے

(١٦٥٣٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى عَبْدَهُ يَتَسَرَّى فِي مَالِهِ فَلاَ يَعِيبُ ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۶۵۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے غلام کو اس کے مال میں تصرف کرنے دیتے تھے اور اسے برا نہیں سمجھتے تھے۔

(١٦٥٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ نَافِعٌ إِنَّ الْعَبْدَ يَتَسَرَّى فِي مَالِهِ وَلاَ يَتَسَرَّى فِي مَالِ سَيِّدِهِ.

(۱۶۵۳۶) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ غلام اپنے مال میں تصرف کر سکتا ہے لیکن اپنے مالک کے مال میں نہیں۔

(۱٦٥٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَتَسَرَّى الْعَبْدُ بِإِذْنِ سَيِّدِهِ.

(۱٦۵۳۷) حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ غلام اپنے مال میں اپنے آقا کی اجازت سے تصرف کرے۔

(۱٦٥٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَسَرَّى الْعَبْدُ.

(۱٦۵۳۸) حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غلام اپنے مال میں تصرف کرے۔

(۱٦٥٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱٦۵۳۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غلام اپنے مال میں تصرف کرے۔

(۱٦٥٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱٦۵۴۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غلام اپنے مال میں تصرف کرے۔

(۱٦٥٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إِذَا أَذِنَ الْمَوْلَى لِعَبْدِهِ فِي التَّسَرِّي ، فَلْيَتَّخِذْ مِنْهُنَّ مَا شَاءَ.

(۱٦۵۴۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب آقا نے غلام کو تصرف کی اجازت دے دی تو وہ کرسکتا ہے۔

(۱٦٥٤٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :لَمْ نَكُنْ نَرَى بِتَسَرِّي الْعَبْدِ فِي مَالِ سَيِّدِهِ بَأْسًا.

(۱٦۵۴۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غلام اپنے مالک کے مال میں تصرف کرے۔

(۱٦٥٤٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سليمان ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱٦۵۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غلام اپنے مال میں تصرف کرے۔

(۱٦٥٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عبد اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَهُ غُلاَمٌ تَاجِرٌ ، وَكَانَ يَأْذَنُ لَهُ فَيَتَسَرَّى السِّتَّ وَالسَّبْعَ.

(۱٦۵۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک غلام تھا جو تجارت کرتا تھا، حضرت ابن عباس نے اسے اجازت دے رکھی تھی اور وہ مال میں تصرف کرتا تھا۔

(٥٤) من كره أَنْ يَتَسَرَّى الْعَبْدُ

جن حضرات کے نزدیک غلام کا مال میں تصرف کرنا مکروہ ہے

(۱٦٥٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :يَتَزَوَّجُ وَلاَ يَتَسَرَّى.

(۱٦۵۴۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ غلام شادی کرسکتا ہے مالی تصرفات نہیں کرسکتا۔

(۱٦٥٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُزَوِّجَهُ.

(۱٦۵۴٦) حضرت ابن سیرین اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ غلام کی شادی کرائی جائے۔

(١٦٥٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا ، عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ : أَلَمْ تَسْمَعِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾.

(۱۶۵۴۷) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ﴿إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ﴾

(١٦٥٤٨) حَدَّثَنَا حَفْص بن غياث، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَكَمِ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَتَسَرَّى، وَإِنْ أَذِنَ لَهُ مَوْلَاهُ.

(۱۶۵۴۸) حضرت حکم اور حضرت ابن سیرین نے اس بات کو ناپسند قرار دیا کہ غلام مالی معاملات کرے خواہ آقا نے اجازت دے دی ہو پھر بھی نہیں۔

(١٦٥٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سليمان ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَسَرَّى الْعَبْدُ.

(۱۶۵۴۹) حضرت ابراہیم اس بات کو ناپسند خیال فرماتے تھے کہ غلام مالی تصرفات کرے۔

(٥٥) الْمَرْأَةُ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ وَبِهَا بَرَصٌ ، أَوْ جُذَامٌ فَيَدْخُلُ بِهَا

اگر آدمی کسی عورت سے شادی کرے اور پھر اسے کوڑھ یا پھلبہری ہونے کا پتہ چلے، اور وہ اس سے دخول کرلے تو کیا حکم ہے؟

(١٦٥٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَبِهَا بَرَصٌ ، أَوْ جُذَامٌ ، أَوْ جُنُونٌ فَدَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَذَلِكَ غُرْمٌ عَلَى وَلِيِّهَا.

(۱۶۵۵۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کسی عورت سے شادی کرے، پھر اسے پتہ چلے کہ عورت کو کوڑھ، پھلبہری یا جنون ہے، لیکن وہ اس عورت سے دخول کرے تو فرج کے استحلال کی وجہ سے مرد پر مہر واجب ہوگا۔ جس کا تاوان عورت کے ولی سے لیا جائے گا۔

(١٦٥٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ فِي الْمَجْنُونَةِ وَالْبَرْصَاءِ :إِنْ دَخَلَ فَهِيَ امْرَأَتُهُ ، وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۶۵۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے پاگل یا پھلبہری کی شکار عورت سے شادی کی پھر اس سے دخول کیا تو وہ اس کی بیوی ہے اور اگر دخول نہ کیا تو دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی۔

(١٦٥٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :أَرْبَعٌ لَا يَجُوزْنَ فِي بَيْعٍ وَلَا نِكَاحٍ :الْبَرْصَاءُ وَالْمَجْنُونَةُ وَالْمَجْذُومَةُ وَذَاتُ الْقَرَنِ.

(۱۶۵۵۲) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ چار عورتوں سے نہ نکاح جائز ہے نہ باندی ہونے کی صورت میں انہیں خریدنا درست

ہے: پھلبہری کا شکار، پاگل، کوڑھی، رحم یا شرمگاہ کی بیماری کا شکار عورت۔

(۱٦٥٥۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي ذَلِكَ ، فَكَتَبَ أَنَّهُ قَدْ اتَّمَنَهُمْ عَلَى مَا هُوَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ فَأَجَازَهَا عَلَيْهِ.

(۱٦۵۵۳) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، پھر اس میں کوئی عیب معلوم ہوا۔ تو اس بارے میں اس نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو خط لکھا۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ اس عورت کو اپنے پاس ہی رکھو۔

(۱٦٥٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَدْخُلُ بِهَا فَيَظْهَرُ عَلَيْهَا دَاءٌ أَنَّهُ كَانَ يُوجِبُهَا عَلَيْهِ.

(۱٦۵۵۴) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر آدمی کسی عورت سے شادی کرے اور اس سے دخول بھی کر لے، پھر بعد میں کوئی بیماری ظاہر ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کی ذمہ داری مرد پر ہوگی۔

(۱٦٥٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ قَالَ: لَيْسَ لَهُ إِلاَّ أَمَانَةُ أَصْهَارِهِ.

(۱٦۵۵۵) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے صرف رشتے داری کی امانت ہے۔

(۱٦٥٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : الْحُرَّةُ لاَ تُرَدُّ مِنْ عَيْبٍ.

(۱٦۵۵٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کسی عیب کی وجہ سے آزاد عورت کو واپس نہیں کیا جا سکتا۔

(۱٦٥٥٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ كَانَ يُعَوِّضُ الْبَرْصَاءَ.

(۱٦۵۵۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت شریح پھلبہری کا شکار عورت کا عوض مرد کو دلایا کرتے تھے۔

(۱٦٥٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ وَالزُّهْرِيِّ قَالاَ : فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَدَخَلَ فَرَأَى بِهَا جُنُونًا ، أَوْ جُذَامًا ، أَوْ بَرَصًا ، أَوْ عَفَلاً : إِنَّمَا تُرَدُّ مِنْ هَذَا وَلَهَا الصَّدَاقُ الَّذِي اسْتَحَلَّ بِهِ فَرْجَهَا الْعَاجِلُ وَالآجِلُ وَصَدَاقُهُ عَلَى مَنْ غَرَّهُ.

(۱٦۵۵۸) حضرت مکحول اور حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، پھر اس میں پاگل پن، کوڑھ، پھلبہری یا رحم کی بیماری ظاہر ہوئی تو اس عورت کو واپس کیا جائے گا اور اسے عاجل یا آجل مہر ملے گا جس سے آدمی نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا۔ اس مہر کی ذمہ داری اس شخص پر ہوگی جس نے مرد کو رشتہ کرنے پر ابھارا۔

(۱٦٥٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ جَمِيلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ ، أَوْ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ غِفَارٍ فَقَعَدَ مِنهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنَ الْمَرْأَةِ فَأَبْصَرَ بِكَشْحِهَا بَرَصًا فَقَامَ عَنْهَا ، فَقَالَ : سَوِّي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ وَارْجِعِي إِلَى بَيْتِكِ.

(۱٦۵۵۹) حضرت کعب بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غفاریہ عورت سے شادی کی، جب آپ ان سے ہم

بستری فرمانے لگے تو اس کے جسم پر پھلبہری کے نشان دیکھے، آپ نے ان سے فرمایا کہ اپنے کپڑے سیدھے کرلو اور اپنے گھر واپس چلی جاؤ۔

(۱۶۵۶۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : لاَ تُرَدُّ الْحُرَّةُ مِنْ عَيْبٍ.

(۱۶۵۶۰) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ آزاد عورت کو عیب کی وجہ سے واپس نہیں کیا جائے گا۔

(۵۶) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَبِهِ جُذَامٌ ، أَوْ بَرَصٌ ، أَوْ عَيْبٌ فِي جَسَدِهِ

شادی کے بعد اگر مرد میں کوڑھ، پھلبہری یا کوئی جسمانی عیب معلوم ہو تو عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

(۱۶۵۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَبِالرَّجُلِ عَيْبٌ لَمْ تَعْلَمْ بِهِ ، جُنُونٌ ، أَوْ جُذَامٌ ، أَوْ بَرَصٌ خُيِّرَتْ.

(۱۶۵۶۱) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر شادی کے بعد اگر مرد میں کوڑھ، پھلبہری یا کوئی جسمانی عیب معلوم ہو تو عورت کے لئے اختیار ہے کہ چاہے تو اس کے ساتھ رہے اور چاہے تو علیحدگی اختیار کرلے۔

(۱۶۵۶۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَبِهِ الْبَرَصُ قَالَ : كَانَ لاَ يَرَاهُ مِنَ الرَّجُلِ شَيْئًا ، وَأَمَّا الْجُذَامُ فَإِنْ شَاءَتْ أَقَرَّتْ مَعَهُ ، وَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْهُ.

(۱۶۵۶۲) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر شادی کے بعد مرد میں پھلبہری کا مرض معلوم ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر کوڑھ نکلے تو عورت کے لئے اختیار ہے کہ چاہے تو اس کے ساتھ رہے اور چاہے تو علیحدگی اختیار کرلے۔

(۱۶۵۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ وَهُوَ أَيُّوبُ ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَبِهِ جُنُونٌ ، أَوْ دَاءٌ عُضَالٌ لاَ تَعْلَمُ بِهِ قَالَ : هِيَ بِالْخِيَارِ إِذَا عَلِمَتْ وَقَالَ أَبُو هَاشِمٍ : هِيَ امْرَأَتُهُ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ.

(۱۶۵۶۳) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اگر شادی کے بعد مرد میں جنون یا کوئی اور بیماری ظاہر ہو تو عورت کے لئے اختیار ہے کہ چاہے تو اسی مرد کے ساتھ رہے اور چاہے تو علیحدگی اختیار کرلے۔ حضرت ابو ہاشم فرماتے ہیں کہ یہ عورت اس مرد کی بیوی ہے وہ چاہے تو اسے رکھے اور چاہے تو طلاق دے دے۔

(۵۷) فِي الرَّجُلِ يَطَأُ الْجَارِيَةَ الْمَجُوسِيَّةَ تكون، مَنْ كَرِهَهُ

جن حضرات کے نزدیک مجوسیہ باندی سے نکاح کرنا ممنوع ہے

(۱٦٥٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ: سَأَلْتُ مُرَّةَ، عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي، أَوْ يَسْبِي الْجَارِيَةَ الْمَجُوسِيَّةَ ثُمَّ يَقَعُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ تَعْلَمَ الإِسْلاَمَ قَالَ لاَ يَصْلُحُ، وَسَأَلْت سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: مَا هُوَ بِأَخْيَرَ مِنْهَا إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ.

(۱٦۵٦۴) حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ فرماتے ہیں کہ میں نے مرہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص مجوسیہ باندی کو خریدے یا قیدی بنا کر لائے تو اس کے اسلام قبول کرنے سے پہلے اس سے وطی کر سکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسا کرنا درست نہیں۔ میں نے سعید بن جبیر سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو یہ اس مجوسیہ سے بہتر نہیں ہے۔

(۱٦٥٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: إِذَا كَانَتْ وَلِيدَةٌ مَجُوسِيَّةٌ، فَإِنَّهُ لاَ يَنْكِحُهَا حَتَّى تُسْلِمَ.

(۱٦۵٦۵) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ مجوسیہ لڑکی کے مسلمان ہونے سے پہلے اس سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

(۱٦٥٦٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لاَ تَقْرَبِ الْمَجُوسِيَّةَ حَتَّى تَقُولَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، فَإِذَا قَالَتْ ذَلِكَ فَهُوَ مِنْهَا إِسْلاَمٌ.

(۱٦۵٦٦) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جب تک مجوسیہ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ کرے مسلمان مرد اس کے قریب نہیں جا سکتا۔ جب وہ اقرار کر لے تو مسلمان ہے۔

(۱٦٥٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْمَجُوسِيَّةِ قَالَ: لاَ تَقْرَبْهَا حَتَّى تُسْلِمَ.

(۱٦۵٦۷) حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ مجوسیہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے مسلمان اس کے قریب نہیں جا سکتا۔

(۱٦٥٦٨) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الْمَجُوسِيَّةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ قَالَ: لاَ يَطَؤُهَا.

(۱٦۵٦۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مجوسیہ سے وطی کرنا درست نہیں۔

(۱٦٥٦٩) حَدَّثَنَا جَرِير بن عبد لحميد، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا سُبِيَتِ الْمَجُوسِيَّاتُ وَعَبَدَةُ الأَوْثَانِ عُرِضَ عَلَيْهِنَّ الإِسْلاَمُ وجبرن فَإِنْ أَسْلَمْنَ وُطِئْنَ وَاسْتُخْدِمْنَ، وَإِنْ أَبَيْنَ أَنْ يُسْلِمْنَ اسْتُخْدِمْنَ وَلَمْ يُوطَئْنَ.

(۱٦۵٦۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب مجوسی اور بت پرست عورتیں قیدی بنائی جائیں تو انہیں اسلام کی دعوت دی جائے گی اور اسلام قبول کرنے پر اصرار کیا جائے گا۔ اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو ان سے وطی کرنا بھی درست اور خدمت لینا بھی درست۔ اگر اسلام قبول نہ کریں تو ان سے وطی تو نہیں کی جائے گی البتہ خدمت لی جا سکتی ہے۔

(۱۶۵۷۰) حَدَّثَنَا الثَّقَفِیُّ ، عَنْ مُثَنًّی ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ یَشْتَرِیَ الرَّجُلُ الْجَارِیَۃَ الْمَجُوسِیَّۃَ فَیَتَسَرَّاھَا.

(۱۶۵۷۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ مجوسیہ باندی خرید کر اس میں تصرف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۵۷۱) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللہِ ، عَنْ مُثَنًّی قَالَ : کَانَ عَطَاءٌ وَطَاوُسٌ وَعَمْرُو بْنُ دِینَارٍ لاَ یَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ یَتَسَرَّی الرَّجُلُ الْمَجُوسِیَّۃَ وَکَرِھَہُ سَعِیدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ.

(۱۶۵۷۱) حضرت مثنیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت عمرو بن دینار کے نزدیک مجوسیہ باندی میں تصرف کرنا جائز ہے جبکہ حضرت سعید بن مسیب اسے مکروہ خیال فرماتے ہیں۔

(۱۶۵۷۲) حَدَّثَنَا شَاذَانُ قَالَ : حدَّثَنَا شَرِیکٌ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ بَکْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، عَنْ رَبِیعِ بْنِ خُثَیْمٍ قَالَ : إِذَا أَصَبْتَ الأَمَۃَ الْمُشْرِکَۃَ فَلاَ تَأْتِیھَا حَتَّی تُسْلِمَ وَتَغْتَسِلَ.

(۱۶۵۷۲) حضرت ربیع بن خثیم فرماتے ہیں کہ جب تمہیں کوئی مشرکہ باندی ملے تو اس سے تب تک جماع نہ کرو جب تک وہ اسلام قبول کر کے غسل نہ کرلے۔

(۵۸) فی الجاریۃ النَّصْرَانِیَّۃِ وَالْیَھُودِیَّۃِ تکُونُ لِرَجُلٍ یَطَؤُھَا أَمْ لاَ ؟

نصرانیہ اور یہودیہ باندی سے جماع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۱۶۵۷۳) حَدَّثَنَا جَرِیر بن عبد لحمید ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاھِیمَ قَالَ : إذَا سُبِیَتِ الْیَھُودِیَّاتُ وَالنَّصْرَانِیَّات عُرِضَ عَلَیْھِنَّ الإِسْلاَمُ وَجُبِرْنَ عَلَیْہِ فَإِنْ أَسْلَمْنَ ، أَوْ لَمْ یُسْلِمْنَ وطِئْنَ وَاسْتُخْدِمْنَ.

(۱۶۵۷۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب یہودی یا نصرانی عورتوں کو قیدی بنایا جائے تو انہیں اسلام کی دعوت دی جائے گی اور اسلام قبول کرنے پر اصرار کیا جائے گا۔ پھر وہ اسلام قبول کریں یا نہ کریں ان سے جماع کیا جاسکتا ہے اور ان سے خدمت بھی لی جاسکتی ہے۔

(۱۶۵۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ فِی الرَّجُلِ إذَا کَانَتْ لَہُ وَلِیدَۃٌ یَھُودِیَّۃٌ ، أَوْ نَصْرَانِیَّۃٌ ، فَإِنَّہُ یَتَطِؤُھَا.

(۱۶۵۷۴) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ آدمی یہودی یا عیسائی باندی سے وطی کرسکتا ہے۔

(۱۶۵۷۵) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْیَھُودِیَّۃُ وَالنَّصْرَانِیَّۃُ یَتَّطئھما.

(۱۶۵۷۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ آدمی یہودی یا عیسائی باندی سے وطی کرسکتا ہے۔

(۱۶۵۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ : إذَا أَصَابَ الرَّجُلُ الْجَارِیَۃَ الْمُشْرِکَۃَ فَلْیُقْرِرْھَا

بِشَهَادَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ أَبَتْ أَن تُقِرَّ لَمْ يَمْنَعْهُ ذَلِكَ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهَا.

(۱۶۵۷۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب آدمی کو کوئی مشرکہ باندی حاصل ہو تو لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے کی دعوت دے۔ اگر وہ انکار بھی کر دے تب بھی وہ اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(۱۶۵۷۷) حَدَّثَنَا عَبدَة بن سليمان، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ، كَانَ عَبْدُاللهِ يَكْرَهُ أَمَتَهُ مُشْرِكَة.

(۱۶۵۷۷) حضرت عبداللہ مشرکہ باندی سے صحبت کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۱۶۵۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلَهُ أَنْ يَغْشَاهَا إِنْ شَاءَ وَيُكْرِهَهَا عَلَى الْغُسْلِ.

(۱۶۵۷۸) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کے پاس مشرکہ باندی ہو تو آدمی اس سے جماع کر سکتا ہے۔ اور اسے غسل پر مجبور کر سکتا ہے۔

(۱۶۵۷۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِر بن سليمان، عَنْ نَاجِيَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمَسْبِيَّةِ: لَا يَطَؤُهَا حَتَّى تُهَلِّلَ وَتُسْلِمَ.

(۱۶۵۷۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیدی عورت سے آدمی اس وقت تک جماع نہ کرے جب تک وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر کے اسلام قبول نہ کر لے۔

(۱۶۵۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ مِنَ السَّبْيِ فَيَقَعُ عَلَيْهَا قَالَ: لَا حَتَّى يُعَلِّمَهَا الصَّلَاةَ وَالْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ.

(۱۶۵۸۰) حضرت عمرو بن ہرم فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی کسی قیدی باندی کو خرید لے تو کیا اس سے جماع کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس وقت تک جماع نہیں کر سکتا جب تک اسے نماز، غسلِ جنابت اور زیر ناف بال صاف کرنا نہ سکھا دے۔

(۱۶۵۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى مَجُوسِ أَهْلِ هَجَرَ يَعْرِضُ عَلَيْهِمَ الإِسْلَامَ فَمَنْ أَسْلَمَ قَبِلَ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُسْلِمْ ضَرَبَ عَلَيْهِ الْجِزْيَةَ غَيْرَ نَاكِحِي نِسَائِهِمْ وَلَا آكِلِي ذَبَائِحِهِمْ. (عبدالرزاق ۱۰۰۲۸۔ بیہقی ۲۸۵)

(۱۶۵۸۱) حضرت حسن بن محمد فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں کے بارے میں حکم دیتے ہوئے خط لکھا کہ انہیں اسلام کی دعوت دی جائے اور جو اسلام لے آئے اس کا اسلام قبول کر لیا جائے اور جو اسلام قبول نہ کرے اس پر جزیہ مقرر کر دیا جائے۔ البتہ ان کی عورتوں سے نکاح نہیں کیا جائے گا اور ان کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا۔

(۵۹) فِی الرَّجُلِ یَطْلُبُ الْوَلَدَ مِنْ وَلَدِ الزِّنَا وَیَطَؤُهَا ، مَنْ کَرِهَ ذَلِکَ

حرامیہ باندی سے جماع کرنے اور اس سے طلبِ اولاد کا حکم

(۱۶۵۸۲) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ ، أَخْبَرَنِی مَنْ سَمِعَ سَعِیدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یُکْرَهُ أَنْ یَطْلُبَ الرَّجُلُ الْوَلَدَ مِنَ الأَمَةِ إِذَا کَانَتْ وَلَدَ الزِّنَا.

(۱۶۵۸۲) حضرت سعید بن مسیب نے حرامیہ باندی سے طلب اولاد کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۱۶۵۸۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ قَالَ : یَتَسَرَّی وَلَدَ الزِّنَا وَلاَ یَطْلُبُ وَلَدَهَا.

(۱۶۵۸۳) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ آدمی حرامیہ باندی سے جماع تو کرسکتا ہے لیکن اولاد حاصل کرنا درست نہیں۔

(۱۶۵۸٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِی الرُّوَاعِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ وَلَدِ الزِّنَا ، فَقَالَ : النِّسَاءُ کَثِیرٌ.

(۱۶۵۸۴) حضرت ابورواع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حرامیہ باندی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ عورتیں بہت ہیں۔

(۱۶۵۸۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ قَالَ لاَ بَأْسَ أَنْ یَتَسَرَّاهَا.

(۱۶۵۸۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حرامیہ باندی میں تصرف کرنا جائز ہے۔

(۱۶۵۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِی الرَّجُلِ یَکُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ لِزِنْیَةٍ قَالَ : هِیَ کَعَرَضِ مَالِهِ یَتَّطِؤُهَا.

(۱۶۵۸۶) حضرت حسن حرامیہ باندی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ اس کا مال ہے اس سے جماع کرسکتا ہے۔

(۱۶۵۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ یَشْتَرِیَ الرَّجُلُ وَلَدَ الزِّنْیَةِ یَتَسَرَّاهَا.

(۱۶۵۸۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حرامیہ باندی کو خریدنے اور اس سے جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۵۸۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِر بن سلیمان ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ سَیَّار مَوْلًی لِمُعَاوِیَةَ قَالَ : أَرَادَ رَجُل أَنْ یَتَزَوَّجَ بِنْتَ زِنْیَةٍ فَسَأَلَ عَنْ ذَلِکَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : لاَ ، إذا أَتَزَوَّجَ أُمَّهَا أَحَبُّ إِلَیَّ مِنْ أَنْ أَتَزَوَّجَهَا.

(۱۶۵۸۸) حضرت سیار مولی معاویہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے کسی حرامیہ عورت سے شادی کا ارادہ کیا اور اس بارے میں ایک صحابی سے پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم ایسا نہ کرو، اس سے شادی کرنے سے بہتر ہے کہ تم اس کی ماں سے شادی کرلو۔

(۱۶۵۸۹) حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیرِینَ فِی الرَّجُلِ یَتَسَرَّی وَلَدَ الزِّنَا قَالَ : وَمَا

ذَنْبُهُ فِيمَا عَمِلَ أَبَوَاهُ.

(۱۶۵۸۹) حضرت محمد بن سیرین حرامیہ عورت سے شادی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کے والدین کے گناہ کا وبال اس پر کیوں ہو۔

(۱۶۵۹۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُولُ :لَوْ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ وَلَدِ الزِّنَا لَمْ أُبَالِي أَنْ أَطَأَهَا.

(۱۶۵۹۰) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر میرے پاس کوئی حرامیہ باندی ہو تو مجھے اس سے جماع کرنے میں کوئی عار نہیں۔

(٦٠) في الرجل تكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ فَتَفْجُرُ ، أَيَطَؤُهَا أَمْ لاَ ؟

زانیہ باندی سے جماع کرنے کا بیان

(١٦٥٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمرو ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَطِيءَ جَارِيَةً بَعْدَ مَا أَنْكَرَ وَلَدَهَا.

(۱۶۵۹۱) حضرت ابو معبد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک ایسی باندی سے جماع کیا جس کے بچے کا انکار کیا تھا۔

(١٦٥٩٢) حَدَّثَنَا حَفْص بن غياث ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لبابة ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ أَمَته إِذَا فَجَرَتْ ، وَيَرَى أَنَّ ذَلِكَ تَحْصِينٌ لَهَا.

(۱۶۵۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما زانیہ باندی سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے اور فرماتے کہ یہ اس کے لئے پاکیزگی کا سبب ہوگا۔

(١٦٥٩٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ وَطِيءَ جَارِيَةً لَهُ بَعْدَ مَا فَجَرَتْ.

(۱۶۵۹۳) حضرت سعید بن مسیب نے ایک زانیہ باندی سے جماع کیا۔

(١٦٥٩٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يَطَأُ أَمَتَهُ وَقَدْ زَنَتْ قَالَ :هُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ وَطِئَهَا ، وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ.

(۱۶۵۹۴) حضرت شعبی سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی زانیہ باندی سے جماع کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے اختیار ہے اگر چاہے تو اس سے جماع کرلے اور اگر چاہے تو اسے روکے رکھے۔

(١٦٥٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَكْرَهُ أَمَته قَدْ زَنَتْ.

(۱۶۵۹۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایسی باندی سے جماع کرنے کو مکروہ خیال کرتے تھے جس نے زنا کیا ہو۔

(١٦٥٩٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَمَتَهُ تَفْجُرُ أَيَطَؤُهَا ؟

قَالَ: لاَ وَلاَ كَرَامَةَ.

(۱۶۵۹۶) حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی اپنی زانیہ باندی سے جماع کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۶۱) فِي الرَّجُلِ يَرَى امْرَأَتَهُ تَفْجُرُ، أَوْ يَبْلُغُهُ ذَلِكَ، أَيَطَؤُهَا أَمْ لاَ ؟

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بدکاری کرتے دیکھے یا سنے تو کیا اس سے جماع کرسکتا ہے؟

(۱۶۵۹۷) حَدَّثَنَا حفص بن غياث، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالاَ: إذَا رَأَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ تَفْجُرُ لَمْ يُحَرِّمْهَا ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۶۵۹۷) حضرت حماد اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بدکاری کرتے دیکھے تو اس سے بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔

(۱۶۵۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يرى تَزْنِي امْرَأَتُهُ قَالَ: لاَ يُحَرِّمُهَا ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۶۵۹۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بدکاری کرتے دیکھے تو اس سے بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔

(۱۶۵۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ مَسْلَمَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: إنِّي رَأَيْت مَعَ امْرَأَتِي رَجُلاً، قَالَ: تَطِيبُ نَفْسُك، أَوْ كَيْفَ تَطِيبُ نَفْسُك أَنْ تُمْسِكَهَا وَقَدْ رَأَيْت مَا رَأَيْت وَلَمْ تَحْرُمْ عَلَيْك.

(۱۶۵۹۹) حضرت سالم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ دیکھنے کے بعد اب اس کے ساتھ تمہارا معاملہ درست کیسے رہ سکتا ہے؟ حضرت سالم نے اس عورت کو مرد پر حرام قرار نہیں دیا۔

(۱۶۶۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الرَّجُلِ يَرَى مِنِ امْرَأَتِهِ فَاحِشَةً أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يُمْسِكَهَا.

(۱۶۶۰۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو زنا کرتے دیکھے تو اس سے جماع کرنا مکروہ ہے۔

(۱۶۶۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: إذَا اطَّلَعَ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ أَنَّهَا تَفْجُرُ لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَنْ يُمْسِكَهَا، وَإِذَا فَجَرَ هُوَ، لَمْ يَحِلَّ لَهَا أَنْ تُقِيمَ مَعَهُ.

(۱۶۶۰۱) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو زنا میں مبتلا دیکھے تو اس کے لئے اسے اپنے پاس رکھنا حلال نہیں اور جب کوئی عورت اپنے خاوند کو زنا میں مبتلا دیکھے تو اس کے لئے اس کے پاس رہنا حلال نہیں۔

(۱۶۶۰۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي زَمْزَمَ

فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَذَكَر له أَنَّهُ تَسَقَّط امْرَأَتَهُ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا فَجَرَتْ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَبِئْسَ مَا صَنَعْت إِنْ كُنت فَعَلْت مِثْلَ الَّذِي أَقَرَّتْ بِهِ عَلَى نَفْسِهَا ، فَأَمْسِكَ عليك امْرَأَتَكَ ، وَإِنْ كَانَتْ لَمْ تَفْعَلْ فَخَلِّ سَبِيلَهَا.

(۱۶۶۰۲) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بئر زمزم کے پاس بیٹھا تھا۔ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو بچہ ضائع کرنے پر مجبور کیا کیونکہ اس عورت کا کہنا تھا کہ اس نے بدکاری کی ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا کہ تم نے بہت برا کیا۔کیونکہ اگر تم نے بھی اس جیسا کام کیا ہے جس کا وہ اپنے لئے اقرار کررہی ہے تو اسے اپنی بیوی بنا کر رکھو اور اگر تم نے ایسا کام نہیں کیا تو اس کا راستہ چھوڑ دو۔

(۱۶۶۰۳) حَدَّثَنَا عَبدَة بن سليمان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ، إذَا رَأَى أَحَدُكُمَ امْرَأَتَهُ ، أَوْ أُمَّ وَلَدِهِ عَلَى فَاحِشَةٍ فَلاَ يَقْرَبْهَا.

(۱۶۶۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی یا ام ولد باندی کو مبتلائے زنا دیکھے تو اس کے قریب نہ جائے۔

(۱۶۶۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَام قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ طَاوُوسٍ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: إنِّي وَجَدْت فِي مَجْلِسِي رَجُلاً ، فَقَالَ طَاوُوسٌ: إنْ طَابَتْ نَفْسُك أَنْ تُمْسِكَهَا وَقَدْ رَأَيْت مَا رَأَيْت فَأَنْتَ أَعْلَمُ.

(۱۶۶۰۴) حضرت سلمہ بن وہرام کہتے ہیں کہ میں حضرت طاوس کے پاس بیٹھا تھا،ایک آدمی نے ان سے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو اپنی بیوی سے زنا کرتے دیکھا ہے۔انہوں نے فرمایا کہ اگر تمہارا دل مانے تو اس عورت کو اپنے پاس رکھ لو حالانکہ تم سب دیکھ چکے ہیں اور تم زیادہ بہتر جانتے ہو۔

(۱۶۶۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إنَّ عِنْدِي امْرَأَةً أَحَبُّ النَّاسِ إلَيَّ ، وَإِنَّهَا لاَ تَمْنَعُ يَدَ لاَمِسٍ ، قَالَ : طَلِّقْهَا قَالَ : لاَ أَصْبِرُ عَنْهَا ، قَالَ : فَاسْتَمْتِعْ بِهَا.

(ابو داؤد ۲۰۴۲۔ بیہقی ۱۵۵)

(۱۶۶۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میری ایک بیوی ہے جو مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے، وہ درست کردار کی حامل نہیں۔اس کے بارے میں میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو طلاق دے دو۔اس نے کہا میں اس کے بغیر رہ بھی نہیں سکتا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اس سے فائدہ اٹھاتے رہو۔

(٦٢) فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ، مَا حَالُ امْرَأَتِهِ عِنْدَهُ ؟

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی بہن (سالی) سے زنا کرے تو اس کی بیوی کا کیا حکم ہے؟

(١٦٦٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاوَزَ حُرْمَتَيْنِ إِلَى حُرْمَةٍ وَإِنْ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۱۶۶۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سالی سے زنا کرنے والا بڑے گناہ کا مرتکب ہے لیکن اس کی بیوی حرام نہیں ہوگی۔

(١٦٦٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ إِذَا زَنَى الرَّجُلُ بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ فَإِنَّهَا لاَ تَحْرُمُ عَلَيْهِ ، لاَ يُحَرِّمُ حَرَامٌ حَلاَلاً.

(۱۶۶۰۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی بہن (سالی) سے زنا کرے تو اس کی بیوی حرام نہیں ہوگی کیونکہ حرام کسی حلال چیز کو حرام نہیں کرسکتا۔

(١٦٦٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثقفي ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْهَا ، فَقَالَ لاَ يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلاَلَ ، جَسَرْتُ عَلَيْهَا ، وَهَابَهَا إِبْرَاهِيمُ وَالشَّعْبِيُّ.

(۱۶۶۰۸) حضرت ابن اشوع سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ کوئی حرام چیز حلال کو حرام نہیں کرسکتی۔ میں نے تو یہ بات کہنے کی ہمت کی ہے حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی یہ کہنے سے ڈرتے تھے۔

(١٦٦٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۱۶۶۰۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس صورت میں اس کی بیوی اس پر حرام ہوجائے گی۔

(١٦٦١٠) وَحَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ قَتَادَةُ: لاَ يُحَرِّمُهَا ذَلِكَ عَلَيْهِ غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يَغْشَى امْرَأَتَهُ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي بَنَى بِهَا.

(۱۶۶۱۰) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ سالی کے ساتھ زنا کرنے کی صورت میں بیوی حرام تو نہیں ہوگی البتہ وہ اپنی بیوی سے اس وقت جماع نہیں کرسکتا جب تک وہ عورت عدت نہ گزار لے جس سے اس نے جماع کیا ہے۔

(١٦٦١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَالْحَسَنِ أَنَّهُمَا قَالاَ: حَرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۱۶۶۱۱) حضرت جابر بن زید اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سالی سے زنا کرنے کی صورت میں بیوی حرام ہوجائے گی۔

(١٦٦١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ النَّخَعِيِّ :مِثْلَ قَوْلِ قَتادة ، وَإِنْ كَانَتْ حَامِلاً فَحَتَى تَضَعَ حَمْلَهَا.

(۱۶۶۱۲) حضرت نخعی بھی حضرت قتادہ کی طرح اس بات کے قائل ہے کہ مزنیہ سالی عدت گزارے گی اور وہ عدت وضع حمل تک

ہو سکتی ہے۔

(۱۶۶۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :لاَ يُحَرِّمُهَا ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۶۶۱۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ سالی کے ساتھ زنا کرنے سے بیوی حرام نہیں ہوتی۔

(۱۶۶۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :لاَ يُحَرِّمُهَا ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۶۶۱۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ سالی کے ساتھ زنا کرنے سے بیوی حرام نہیں ہوتی۔

(۱۶۶۱۵) حَدَّثَنَا أبو عَبْد الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:حَرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۱۶۶۱۵) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ سالی کے ساتھ زنا کرنے سے بیوی حرام ہو جائے گی۔

(۱۶۶۱٦) حَدَّثَنَا أبو عَبْد الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَمْ تَحْرُمْ امْرَأَتُهُ عَلَيْهِ.

(۱۶۶۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سالی کے ساتھ زنا کرنے سے بیوی حرام نہیں ہوتی۔

(٦٣) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِرَجُلٍ فَزُفَّتْ إِلَيْهِ ابْنَةٌ لَهُ أُخْرَى

ایک آدمی نے کسی شخص کی بیٹی سے نکاح کیا لیکن شب زفاف میں دوسری بیٹی اسے پیش کی گئی تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۱۶۶۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ أَبِي الْوَضِينِ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ بنتا لَهُ ابْنَةَ مَهِيرَةٍ فَزَوَّجَهُ وَزَفَّ إِلَيْهِ ابْنَةً لَهُ أُخْرَى بنت فَتَاة فَسَأَلَهَا الرَّجُلُ بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا :ابْنَةُ مَنْ أَنْتِ ؟ قَالَتْ :ابْنَةُ الْفَتَاةِ تَعْنِي فُلاَنَةً ، فَقَالَ :إِنَّمَا تَزَوَّجْت إِلَى أبيك ابنته ابْنَةِ الْمَهِيرَةِ فَارْتَفَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، فَقَالَ :امْرَأَةٌ بِامْرَأَةٍ وَسَأَلَ مَنْ حَوْلَهُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، فَقَالَ : امْرَأَةٌ بِامْرَأَةٍ ، فَقَالَ الرَّجُلُ :لِمُعَاوِيَةَ ، ارْفَعْنَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، فَقَالَ :اذْهَبُوا إِلَيْهِ فَأَتَوْا عَلِيًّا فَرَفَعَ عَلِيٌّ مِنَ الأَرْضِ شَيْئًا ، فَقَالَ :الْقَضَاءُ فِي هَذَا أَيْسَرُ مِنْ هَذَا ، لِهَذِهِ مَا سُقْتَ إِلَيْهَا بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَعَلَى أَبِيهَا أَنْ يجهز الأُخْرَى بِمَا سُقْتَ إِلَى هَذِهِ وَلاَ تَقْرَبْهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ هَذِهِ الأُخْرَى ، قَالَ:وَأَحْسَبُ أَنَّهُ جَلَدَ أَبَاهَا ، أَوْ أَرَادَ أَنْ يَجْلِدَهُ.

(۱۶۶۱۷) حضرت ابو الوضین فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے شام کے ایک شخص کی بیٹی جس کی کنیت ''ابنۃ مہیرۃ'' (مہیرہ کہنے کی وجہ اس کے مہر کا زیادہ ہونا تھا) تھی، نکاح کیا۔ لیکن شبِ زفاف میں اسے ایک دوسری بیٹی پیش کر دی گئی جس کی کنیت ''ابنۃ فتاۃ'' (اس کا مہر کم تھا) تھی۔ جب اس رات آدمی نے اس لڑکی سے جماع کر لیا تو پوچھا ''تو کون ہے؟'' اس نے کہا کہ میں ''ابنۃ

فتاۃ'' ہوں۔ اس آدمی نے کہا تمہارے باپ نے تو میری شادی ''ابنۃ مہیرۃ'' سے کی تھی۔ پس یہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت کے بدلے عورت ہوگئی لہٰذا کوئی جھگڑا نہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس موجود شامی علماء سے اس بارے میں مشورہ کیا تو انہوں نے بھی یہی فتویٰ دیا۔ پھر اس آدمی نے کہا کہ میں یہ قضیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے جانا چاہتا ہوں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت دے دی۔ مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے زمین سے کوئی معمولی سی چیز اٹھائی اور فرمایا کہ میرے لئے اس کا فیصلہ کرنا اس چیز سے بھی زیادہ معمولی ہے۔ اس عورت کو تو اتنا مہر ملے گا جو تو نے اس کی شرمگاہ کو حلال کرنے کے لئے اسے ادا کیا ہے۔ اور اس کے باپ پر لازم ہے کہ دوسری بیٹی کو وہ مال دے جو تو نے اسے ادا کیا ہے اور تو اس کے قریب اس وقت تک نہ جانا جب تک پہلی لڑکی عدت نہ گزار لے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لڑکی کے والد کو کوڑے لگوائے یا کوڑے لگوانے کا ارادہ فرمایا۔

(٦٤) مَا قَالُوا فِي مهور النِّسَاءِ وَاخْتِلاَفُهُمْ فِي ذَلِكَ

مہر کے بارے میں علماء کی آراء اور اختلاف

(١٦٦١٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةَ الطَّائِفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابن البيلماني مَوْلَى عُمَرَ قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا الْعَلاَئِقُ بَيْنَهُمْ ؟ قَالَ : مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ أَهْلُوهُمْ.

(بیہقی ۲۳۹۔ ابن عدی ۲۱۸۸)

(۱۶۶۱۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ کنوارے لوگوں کی شادیاں کراؤ۔ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! ان کے مہر کیا ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ جس پر ان کے گھر والے راضی ہو جائیں۔

(١٦٦١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيبَةَ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اسْتَحَلَّ بِدِرْهَمٍ فَقَدِ اسْتَحَلَّ قَالَ : وَسَمِعْت وَكِيعًا يُفْتِي بِهِ يَقُولُ : يَتَزَوَّجُهَا بِدِرْهَمٍ. (ابویعلی ۹۳۹)

(۱۶۶۱۹) حضرت ابن ابی لبیبہ کے دادا فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ایک درہم کے ذریعہ بھی عورت کو حلال کیا اس کے لئے حلال ہوگئی۔ حضرت وکیع کا فتویٰ بھی یہی تھا کہ مہر میں ایک درہم دینا بھی جائز ہے۔

(١٦٦٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَعْلَيْنِ فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نِكَاحَهُ. (ترمذی ۱۱۱۳۔ احمد ۳/ ۴۴۵)

(۱۶۶۲۰) حضرت عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عہد نبوی ﷺ میں دو جوتے مہر کے عوض ایک عورت سے نکاح کیا اور آپ ﷺ نے اس کے نکاح کو جائز قرار دیا۔

(١٦٦٢١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَ رَجُلاً امْرَأَةً عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهَا سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ. (بخاری ۲۳۱۰۔ مسلم ۷۷)

(۱۶۶۲۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کی ایک عورت سے اس مہر پر شادی کرائی کہ وہ عورت کو قرآن مجید کی ایک سورت سکھائے گا۔

(١٦٦٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :لَوْ رَضِيَتْ بِسَوْطٍ كَانَ مَهْرَهَا.

(۱۶۶۲۲) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ عورت اگر ایک درہ (کوڑا) مہر لینے پر راضی ہو جائے تو وہی اس کا مہر بن جائے گا۔

(١٦٦٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :تَزَوَّجَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قُوِّمَتْ ثَلاَثَةَ دَرَاهِمَ وَثُلُثًا.

(۱۶۶۲۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سونے کی ایک گٹھلی کے عوض نکاح کیا، وہ گٹھلی تین درہم اور ایک تہائی درہم کے برابر تھی۔

(١٦٦٢٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ الزَّوْجُ وَالْمَرْأَةُ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ مَهْرٌ.

(۱۶۶۲۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جتنے مہر پر میاں بیوی راضی ہو جائیں وہی مہر کافی ہے۔

(١٦٦٢٥) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ عَلَى عَشَرَةِ دَرَاهِمَ قَالَ :قَدْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَتَزَوَّجُونَ عَلَى أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ وَأَكْثَرَ.

(۱۶۶۲۵) حضرت عطاء اس شخص کے بارے میں جو دس دراہم کے عوض نکاح کرے فرماتے تھے کہ مسلمان اس سے کم اور اس سے زیادہ پر بھی نکاح کیا کرتے تھے۔

(١٦٦٢٦) حَدَّثَنَا إسماعيل ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ :قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ :رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِدِرْهَمٍ قَالَ : لاَ يَصْلُحُ إلاَّ بِثَوْبٍ ، أَوْ بِشَيْءٍ.

(۱۶۶۲۶) حضرت صالح بن مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص ایک درہم کے عوض کسی عورت سے نکاح کرے تو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کپڑا یا اس جیسی کوئی چیز بہتر ہے۔

(١٦٦٢٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ مَا أَدْنَى مَا يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ :

نَوَاةٌ مِنْ ذَهَبٍ ، أَوْ وَزْنُ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ.

(۱۶۶۲۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے مہر کی کم از کم مقدار کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سونے کی ایک گٹھلی یا اس کے برابر کوئی چیز۔

(۱۶۶۲۸) حَدَّثَنَا حَفْص بن غياث ، عَنْ أَشْعَثَ وَهِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ تُغَالُوا فِي مُهُورِ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا ، أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللهِ لَكَانَ أَحَقَّكُمْ بِهَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلاَكُمْ ، مَا زَوَّجَ بِنْتًا مِنْ بَنَاتِهِ وَلاَ تَزَوَّجَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ إلاَّ عَلَى اثْنَتَى عَشْرَةَ أُوقِيَّةً. (ابو داؤد ۲۰۹۹۔ احمد ۱/ ۴۰)

(۱۶۶۲۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو بہت زیادہ مہر نہ دو، کیونکہ اگر یہ دنیا میں کوئی عزت کی چیز ہوتی یا تقویٰ کا سبب ہوتی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد اس کے زیادہ حقدار ہوتے۔ حالانکہ آپ نے اپنی تمام صاحبزادیوں کا نکاح اور اپنی تمام ازواج سے نکاح بارہ اوقیہ چاندی پر کیا ہے۔

(۱۶۶۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِي قَالَ قَالَ عُمَرُ : لاَ تُغَالُوا صُدُقَ النِّسَاءِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ حَفْصٍ. (ابن ماجه ۱۸۸۷)

(۱۶۶۲۹) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۶۶۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ صَدَاقُ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَاقُ نِسَائِهِ خَمْسَ مِئَةِ دِرْهَمٍ. (ابو داؤد ۲۰۹۸۔ عبدالرزاق ۱۰۴۰۷)

(۱۶۶۳۰) حضرت محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں اور آپ کی ازواج کا مہر پانچ سو درہم تھا۔

(۱۶۶۳۱) حَدَّثَنَا شَرِيك عَبْدِاللهِ، عَنْ دَاوُدَ الزعَافِرِي، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: لاَ مَهْرَ بِأَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

(۱۶۶۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دس درہم سے کم مہر نہیں ہوتا۔

(۱۶۶۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيع بن الجراح ، عَنِ ابن أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ عُمَرَ نَهَى أَنْ يُزَادَ النِّسَاء عَلَى أَرْبَعِ مِئَةٍ.

(۱۶۶۳۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کا مہر چار سو سے زائد کرنے سے منع کیا ہے۔

(۱۶۶۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَزَوَّجَ عَلَى أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِينَ ، وَكَانَ الْحَكَمُ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۱۶۶۳۳) حضرت ابراہیم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ چالیس درہم سے کم مہر کے عوض نکاح کیا جائے اور حضرت حکم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۶۶۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : تَزَوَّجَ ابْنُ عُمَرَ صَفِيَّةَ عَلَى

أَرْبَعِ مِئَةِ دِرْهَمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ إِنَّ هَذَا لاَ يَكْفِينَا فَزَادَهَا مِئَتَيْنِ سِرًّا مِنْ عُمَرَ.

(۱۶۶۳۴) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے چار سو درہم کے عوض صفیہ سے نکاح فرمایا، صفیہ نے انہیں پیغام بھیجا کہ اتنا مہر کافی نہیں ہے۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے چھپ کر دو سو درہم کا اضافہ کیا۔

(١٦٦٣٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :السُّنَّةُ فِي النِّكَاحِ اثْنَا عَشَرَ أُوقِيَّةً وَنِصْفَ فَذَلِكَ خَمْسُ مِئَةِ دِرْهَمٍ.

(۱۶۶۳۵) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نکاح میں سنت بارہ اوقیہ پورے اور نصف اوقیہ چاندی ہے اور یہ پانچ سو درہم بنتے ہیں۔

(١٦٦٣٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ :لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ جُنَاحٌ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِقَلِيلٍ مِنْ مَالِهِ ، أَوْ كَثِيرٍ إِذَا تَرَاضَوْا وَأَشْهَدُوا.

(۱۶۶۳۶) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے کسی قلیل وکثیر مال پر نکاح کرنا لازم نہیں، بس باہمی رضامندی کافی ہے۔

(١٦٦٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بن مُوسَى ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ :لَوْ أَصْدَقَهَا سَوْطًا لَحَلَّتْ لَهُ.

(۱۶۶۳۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اگر آدمی عورت کو ایک درہ مہر میں دے تو کافی ہے۔

(١٦٦٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ :حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الأَنْصَارِيُّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ عَلَى بَيْتٍ وَرِثَهُ مِنْ بَعْضِ نِسَائِهِ.

(۱۶۶۳۸) حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ بنت زمعہ سے ایک کمرے کے عوض نکاح کیا جو آپ کو ایک اہلیہ کی طرف سے وراثت میں ملا تھا۔

(١٦٦٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِد الأحمر ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ عَلَى الدِّرْهَمِ وَالدِّرْهَمَين مِثْلِ مَهْرِ الْبَغِيِّ.

(۱۶۶۳۹) حضرت ابراہیم اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیتے تھے کہ عورتوں کا مہر فاحشہ کی اجرت کی طرح ایک یا دو درہم رکھا جائے۔

(١٦٦٤٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شعبة عن أَبِي سَلَمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :سَمِعَهُ يَقُولُ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُتَزَوَّجَ عَلَى أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثِ أَوَاقٍ.

(۱۶۶۴۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اسلاف علماء اس بات کو ناپسند قرار دیتے تھے کہ عورت کا مہر تین اوقیہ سے کم ہو۔

(١٦٦٤١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سَخْبَرَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَعْظَمُ النِّسَاءِ بَرَكَةً أَيْسَرُهُنَّ مُؤْنَةً. (احمد ۶/ ۱۴۵۔ حاکم ۱۷۸)

(۱۶۶۴۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ برکت اس نکاح میں ہوتی ہے جس میں خرچہ سب سے کم ہوتا ہے۔

(۱۶۶۴۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ أَنَّ أَبَا حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيَّ اسْتَعَانَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَهْرِ امْرَأَةٍ نَكَحَهَا فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَمْ أَصْدَقْتَهَا ؟ فَقَالَ : مِئَتَي دِرْهَمٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْتُمْ تَغْرِفُونَ مِنْ بَطْحَانَ مَا زِدْتُمْ. (احمد ۳/ ۴۴۸۔ طبرانی ۸۸۴)

(۱۶۶۴۲) حضرت محمد بن ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ ابو حدرد اسلمی نے اپنی بیوی کے مہر میں حضور ﷺ سے مدد چاہی آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کے لئے کتنا مہر طے کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ دوسو درہم، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم دراہم کو بطحان نامی وادی سے ہاتھوں میں بھر کر لاتے تو اتنا زیادہ مہر نہ رکھتے۔

(۶۵) مَنْ تَزَوَّجَ عَلَى الْمَالِ الْكَثِيرِ وَزَوَّجَ بِهِ

جن حضرات نے زیادہ مہر پر نکاح کیا اور کروایا ہے

(۱۶۶۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سليمان ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ النَّجَاشِيَّ زَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ حَبِيبَةَ عَلَى أَرْبَعِ مِئَةِ دِينَارٍ. (ابوداؤد ۲۱۰۰۔ ابن سعد ۹۸)

(۱۶۶۴۳) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ نجاشی نے حضور ﷺ سے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح چار سو دینار کے عوض کرایا۔

(۱۶۶۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّ عُمَرَ تَزَوَّجَ أُمَّ كُلْثُومٍ عَلَى أَرْبَعِينَ أَلْفِ دِرْهَمٍ.

(۱۶۶۴۴) حضرت عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے چالیس ہزار درہم کے عوض نکاح فرمایا۔

(۱۶۶۴۵) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى ثَلاَثِينَ أَلْفًا.

(۱۶۶۴۵) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف نے ایک عورت سے تیس ہزار درہم کے عوض نکاح فرمایا۔

(۱۶۶۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الصَّدَاقَ أَرْبَعَ مِئَةِ دِينَارٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۱۶۶۴۶) حضرت مغیرہ بن حکیم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے چار سو دینار مہر دینے والے حضرت عمر بن عبد العزیز ہیں۔

(١٦٦٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ تَزَوَّجَ شُميلة السُّلمية عَلَى عَشَرَةِ آلاَفٍ.

(۱۶۶۴۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے شمیلہ سلمیہ سے دس ہزار درہم کے عوض نکاح فرمایا۔

(١٦٦٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَوِّجُ الْمَرْأَةَ مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى عَشَرَةِ آلاَفٍ.

(ابو یوسف ۱۰۲۱)

(۱۶۶۴۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ہر بیٹی کا نکاح دس ہزار درہم کے عوض کرایا۔

(١٦٦٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَهْدِيٍّ ، عَنْ غَيْلاَنَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ أَنَّهُ أَصْدَقَ امْرَأَةً تَزَوَّجَهَا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ عِشْرِينَ أَلْفًا.

(۱۶۶۴۹) حضرت مطرف نے بنو عقیل کی ایک خاتون سے بیس ہزار درہم کے عوض نکاح فرمایا۔

(١٦٦٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ عُمَرَ رَخَّصَ أَنْ تُصْدَقَ الْمَرْأَةُ أَلْفَيْنِ وَرَخَّصَ عُثْمَانُ فِي أَرْبَعَةِ آلاَفٍ.

(۱۶۶۵۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چار ہزار مہر دینے کی اجازت دی ہے۔

(١٦٦٥١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ كُرَيْبِ بْنِ هِشَامٍ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ.

(۱۶۶۵۱) حضرت کریب بن ہشام جو کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد ہیں، انہوں نے ایک عورت سے چار ہزار درہم کے عوض نکاح فرمایا۔

(١٦٦٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : خَطَبَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ إِلَى عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ابْنَتَهُ فَأَبَى إِلاَّ عَلَى حُكْمِهِ فَحَكَّمَ عَدِيٌّ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِينَ وَأَرْبَعَ مِئَةٍ فَبَعَثَ إِلَيْهِ عَمْرٌو بِعَشَرَةِ آلاَفٍ ، فَقَالَ : جَهِّزْهَا.

(۱۶۶۵۲) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ عمرو بن حریث نے حضرت عدی بن حاتم کی بیٹی کے لئے پیام نکاح بھیجا۔ عدی نے مہر کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا مطالبہ کیا جو کہ چار سو اسی بنتے تھے۔ عمرو بن حریث نے اس مالیت کے عوض حضرت عدی کی بیٹی سے نکاح کر لیا۔

(١٦٦٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا مِئَةَ جَارِيَةٍ

مَعَ كُلِّ جَارِيَةٍ أَلْفُ دِرْهَمٍ.

(۱۶۶۵۳) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ایک عورت سے نکاح فرمایا، اور اس کے پاس سو باندیاں بھیجیں ہر باندی کے پاس ایک ہزار درہم تھے!

(٦٦) مَا قَالُوا فِي إِعْلاَنِ النِّكَاحِ

نکاح کے اعلانیہ ہونے کا بیان

(١٦٦٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَأَسَرَّ ذَلِكَ ، فَكَانَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهَا فِي مَنْزِلِهَا فَرَآهُ جَارٌ لَهَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقَذَفَهُ بِهَا فَخَاصَمَهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، هَذَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى جَارِيَةٍ وَلاَ أَعْلَمُهُ تَزَوَّجَهَا ، فَقَالَ لَهُ :مَا تَقُولُ ؟ فَقَالَ :تَزَوَّجْت امْرَأَةً عَلَى شَيْءٍ دُونٍ فَأَخْفَيْتُ ذَلِكَ ، قَالَ :فَمَنْ شَهِدَكُمْ ؟ قَالَ :أَشْهَدْت بَعْضَ أَهْلِهَا ، قَالَ :فَدَرَأَ الْحَدَّ ، عَنْ قَاذِفِهِ وَقَالَ: أَعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ وَحَصِّنُوا هَذِهِ الْفُرُوجَ.

(۱۶۶۵۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے کسی عورت سے خفیہ طور پر شادی کی، وہ اس کے گھر آیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ عورت کے ایک پڑوسی نے آدمی کو اس کے گھر آتے دیکھ لیا تو اس پر تہمت لگا دی۔ یہ جھگڑا لے کر وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تہمت لگانے والے پڑوسی نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! یہ شخص میری پڑوسن کے پاس آتا ہے اور مجھے ان کے نکاح کا کوئی علم نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا بیان معلوم کیا تو اس نے کہا میں نے اس عورت سے خفیہ طور پر شادی کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گواہوں کی بابت سوال کیا تو اس نے کہا عورت کے کچھ رشتہ دار اس نکاح کے گواہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تہمت لگانے والے پر حد تو جاری نہ کی البتہ ان سے فرمایا کہ نکاح کو اعلانیہ کیا کرو اور شرمگاہوں کو پاکدامن رکھو۔

(١٦٦٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ :لاَ يَصْلُحُ نِكَاحُ السِّرِّ.

(۱۶۶۵۵) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد فرمایا کرتے تھے کہ خفیہ نکاح اچھا نہیں ہے۔

(١٦٦٥٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيس ، قَالَ :سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ :لَيْسَ فِي الإِسْلاَمِ نِكَاحُ السِّرِّ.

(۱۶۶۵۶) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ اسلام میں خفیہ نکاح نہیں ہے۔

(١٦٦٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ، أَشَرُّ النِّكَاحِ نكاح السِّرِّ.

(۱۶۶۵۷) حضرت عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ بدترین نکاح خفیہ نکاح ہے۔

(٦٧) مَا قَالُوا فِي اللَّهْوِ وَفِي ضَرْبِ الدُّفِّ فِي الْعُرْسِ

شادی کے موقع پر ڈھول بجانے اور گانے کی اجازت

(١٦٦٥٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرُوسٍ ، فَقَالَ : لَوْ كَانَ مَعَ هَذَا لَهْوٌ. (بخاری ۵۱۶۲۔ حاکم ۱۸۴)

(۱۶۶۵۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کا گزر ایک شادی کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اگر یہاں کچھ لہو (گانا وغیرہ) ہوتا تو اچھا تھا۔

(١٦٦٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا اسْتَمَعَ صَوْتًا أَنْكَرَهُ وَسَأَلَ عَنْهُ ، فَإِنْ قِيلَ عُرْسٌ ، أَوْ خِتَانٌ أَقَرَّهُ.

(۱۶۶۵۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی گانے بجانے کی آواز سنتے تو اسے برا قرار دیتے اور اس کے بارے میں سوال کرتے ، اگر ان سے کہا جاتا کہ یہ شادی یا بچے کے ختنہ کی تقریب ہے تو آپ کچھ نہ کہتے۔

(١٦٦٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيع بن الجراح ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي عُرْسٍ تَضْرِبُ بِالدُّفِّ : ارْعَفِي ارْعَفِي.

(۱۶۶۶۰) بنو سلمہ کے ایک شیخ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہ نے شادی کے موقع پر دف بجانے والی ایک لڑکی سے کہا کہ آگے بڑھ کر بجاؤ، آگے بڑھ کر بجاؤ۔

(١٦٦٦١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : لَقَدْ ضُرِبَ لَيْلَةَ الملك بِالدُّفِّ وَغُنِّيَ عَلَى رَأْسِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ.

(۱۶۶۶۱) حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ شادی کی رات میں ڈھول بجایا گیا اور حضرت عبد الرحمن بن عوف کے پاس گانا گایا گیا۔

(١٦٦٦٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مَسْعُود وَقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَعِنْدَهُمَا جَوَارٍ يُغَنِّينَ ، فَقُلْتُ : أَتَفْعَلُونَ هَذَا وَأَنْتُمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ. (بیہقی ۲۸۹۔ طبرانی ۶۹۰)

(۱۶۶۶۲) حضرت عامر بن سعد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو مسعود اور حضرت قرظہ بن کعب کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے پاس کچھ لڑکیاں بیٹھی گانا گا رہی تھیں۔ میں نے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ہو کر ایسا کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ شادی کے موقع پر گانے وغیرہ کی اجازت دی گئی ہے۔

(١٦٦٦٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ يَعْنِي الضَّرْبَ بِالدُّفِّ. (ترمذی ۱۰۸۸۔ احمد ۳/ ۴۱۸)

(۱۶۶۶۳) حضرت محمد بن حاطب فرماتے ہیں کہ حلال وحرام کے درمیان آواز یعنی دف بجانے کا فرق ہے۔

(١٦٦٦٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ ، عَنْ عامر بن سعد أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ وَقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ فِي عُرْسٍ فَسَمِعْت صَوْتَ غِنَاءٍ ، فَقُلْتُ : أَلَا تَسْمَعَانِ ؟ فَقَالَا : إِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي الْغِنَاءِ عِنْدَ الْعُرْسِ وَالْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ مِنْ غَيْرِ نِيَاحَةٍ. (حاکم ۱۸۴۔ طیالسی ۱۲۲۱)

(۱۶۶۶۴) حضرت عامر بن سعد کہتے ہیں کہ میں حضرت ثابت بن ودیعہ اور حضرت قرظہ بن کعب کے ساتھ ایک شادی میں شریک تھا۔ میں نے گانے کی آواز سنی تو کہا کہ کیا آپ دونوں یہ آواز نہیں سن رہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں شادی میں گانے کی اور میت پر بغیر آواز کے رونے کی اجازت دی گئی ہے۔

(١٦٦٦٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ : كَانَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ مِلَاكٌ فَلَمَّا أَنْ فَرَغُوا وَرَجَعَ مُحَمَّدٌ إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ لَهُنَّ : فَأَيْنَ صفاقتكن قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : يَعْنِي الدُّفَّ.

(۱۶۶۶۵) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ محمد ویلیئیر کے ایک گھر میں شادی تھی۔ جب لوگ شادی کی تقریب سے فارغ ہو گئے اور محمد ویلیئیر اپنے گھر واپس آئے تو عورتوں سے پوچھا کہ تمہارے دف کہاں ہیں۔

(١٦٦٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ : دَخَلَ ابْنُ مَسْعُودٍ عُرْسًا فِيهِ مَزَامِيرُ وَلَهْوٌ فَقَعَدَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ.

(۱۶۶۶۶) ایک صاحب نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شادی میں شریک ہوئے جس میں بانسریاں اور گانے کے آلات تھے، آپ بیٹھ گئے اور اس سے منع نہیں فرمایا۔

(١٦٦٦٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ حين خَتَنَ بَنِيهِ فَدَعَا اللَّاعِبِينَ فَأَعْطَاهُمْ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ ، أَوْ قَالَ : ثَلَاثَةً.

(۱۶۶۶۷) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جب اپنے بیٹے کے ختنے کیے تو کھیل تماشا کرنے والوں کو بلایا اور انہیں تین یا چار دراہم عطا کیے۔

(٦٨) من كره الدُّفَّ

جن حضرات کے نزدیک دف بجانا ناجائز ہے

(١٦٦٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مَغْرَاءَ العمى ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ صَوْتَ دُفٍّ ،

فَقَالَ :الْمَلاَئِكَةُ لاَ يَدْخُلُونَ بَيْتًا فِيهِ دُفٌّ.

(۱۶۶۶۸) حضرت مغراء عمی فرماتے ہیں کہ حضرت شریح نے ایک مرتبہ دف کی آواز سنی تو فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں دف ہو۔

(۱۶۶۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :قَالَ لِي خَيْثَمَةُ :أما سَمِعْت سُوَيْدًا يَقُولُ :لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ دُفٌّ.

(۱۶۶۶۹) حضرت سوید فرماتے ہیں کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں دف ہو۔

(۱۶۶۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَسْتَقْبِلُونَ الْجَوَارِيَ فِي الأَزِقَّةِ مَعَهُنَّ الدُّفُّ فَيَشُقُّونَهَا.

(۱۶۶۷۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ لڑکیوں سے دف لے کر پھاڑ دیا کرتے تھے۔

(٦٩) من رخص أن يجمع الرجل بين امرأة رجل وابنته من غيرها

جن حضرات کے نزدیک کسی شخص کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی جو اس کے علاوہ کسی اور بیوی سے ہو، دونوں سے نکاح کرنا جائز ہے

حدثنا أبو عبد الرحمن بقي بن مخلد ، قَالَ :حدثنا أبو بكر قَالَ :

(۱۶۶۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ القاسم ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ جَمَعَ بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَتِهِ يَعْنِي مِنْ غَيْرِهَا.

(۱۶۶۷۱) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر نے حضرت علی کی سابقہ بیوی اور ان کی اس بیٹی سے نکاح کیا جو اس بیوی کے علاوہ کسی اور بیوی سے تھی۔

(۱۶۶۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ صَفْوَانَ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ وَابْنَتَهُ يَعْنِي مِنْ غَيْرِهَا.

(۱۶۶۷۲) حضرت عکرمہ بن خالد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن صفوان نے بنو ثقیف کے ایک آدمی کی سابقہ بیوی اور اس کی اس بیٹی سے نکاح کیا جو اس کے علاوہ کسی اور بیوی سے تھی۔

(۱۶۶۷۳) حَدَّثَنَا ابْنِ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ :سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا وَقَالَ :نُبِّئْت أَنْ جَبَلَةَ رَجُلٌ كَانَ يَكُونُ بِمِصْرٍ تَزَوَّجَ أُمَّ وَلَدِ رَجُلٍ وَابْنَتَهُ يَعْنِي مِنْ غَيْرِهَا.

(۱۶۶۷۳) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ اس بارے میں حضرت محمد بن سیرین سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی

حرج نہیں۔ اور فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا کہ مصر میں جبلہ نامی ایک آدمی تھا۔ اس نے ایک آدمی کی ام ولد باندی اور اس کی ایسی بیٹی سے نکاح کیا جو اس کے علاوہ کسی اور عورت سے تھی۔

(١٦٦٧٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : نُبِّئْتُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ قَرْحَاء رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ امْرَأَةِ رَجُلٍ وَابْنَتِهِ مِنْ غَيْرِهَا.

(۱۶۶۷۴) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ ایک صحابی سعد بن قرحاء نے ایک آدمی کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی سے نکاح کیا جو اس کے علاوہ کسی اور بیوی سے تھی۔

(١٦٦٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ أُمِّ وَلَدِ رَجُلٍ وَابْنَتِهِ يَعْنِي مِنْ غَيْرِهَا.

(۱۶۶۷۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ آدمی کسی عورت کی ام ولد باندی اور اور اس کی ایسی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے جو کسی اور بیوی سے ہو۔

(١٦٦٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ امْرَأَةِ الرَّجُلِ وَابْنَتِهِ يَعْنِي مِنْ غَيْرِهَا.

(۱۶۶۷۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کسی شخص کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی سے نکاح کرے جو اس کے علاوہ کسی اور بیوی سے ہو۔

(١٦٦٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ ابْنَةِ الرَّجُلِ وَامْرَأَةِ أَبِيهَا ، وَإِنَّ الْحَسَنَ كَرِهَهُ.

(۱۶۶۷۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کسی شخص کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی سے نکاح کرے جو اس کے علاوہ کسی اور بیوی سے ہو۔ جبکہ حضرت حسن کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(١٦٦٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ ، عَنْ ذَلِكَ فَكَرِهَهُ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُهم : يَا أَبَا سَعِيدٍ ، هَلْ تَرَى بَيْنَهُمَا شَيْئًا ؟ فنظر ، فَقَالَ : لاَ أَرَى بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

(۱۶۶۷۸) حضرت حسن سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اسے ناجائز قرار دیا۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا ان دونوں کے درمیان کوئی تعلق ہے؟ انہوں نے غور وفکر کیا پھر فرمایا کہ مجھے ان دونوں کے درمیان کچھ نظر نہیں آتا۔

(١٦٦٧٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بن سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَبَيْنِ امْرَأَةِ أَبِيهَا.

(۱۶۶۷۹) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کسی شخص کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی سے

نکاح کرے جو اس کے علاوہ کسی اور بیوی سے ہو۔

(١٦٦٨٠) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا ، فَقَالَ لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۱۶۶۸۰) حضرت ابن عون نے اس بارے میں حضرت محمد سے سوال کیا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار فرمایا۔

(٧٠) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا

جن حضرات کے نزدیک کسی آدمی کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی جو کسی اور بیوی سے ہے دونوں سے نکاح کرنا مکروہ ہے

(١٦٦٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ ، عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةَ الرَّجُلِ وَابْنَتَهُ فَكَرِهَ ذَلِكَ يَعْنِي مِنْ غَيْرِهَا.

(۱۶۶۸۱) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ آدمی اگر کسی شخص کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی جو کسی اور بیوی سے ہو دونوں کو نکاح میں جمع کرے تو کیسا ہے؟ انہوں نے اسے ناجائز قرار دیا۔

(١٦٦٨٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَرِيزٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَامْرَأَةِ أَبِيهَا.

(۱۶۶۸۲) حضرت عکرمہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ کوئی آدمی کسی شخص کی سابقہ بیوی اور اس کی ایسی بیٹی سے نکاح کرے جو اس کے علاوہ کسی اور بیوی سے ہو۔

(٧١) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَتَجِيءُ الْمَرْأَةُ فَتَقُولُ قَدْ أَرْضَعْتُهُمَا

شادی کے بعد اگر کوئی عورت آکر اس بات کا دعویٰ کرے کہ میں نے دونوں کو دودھ پلایا ہے تو کیا حکم ہے؟

(١٦٦٨٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثَيْمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سُئِلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجُوزُ فِي الرَّضَاعِ مِنَ الشُّهُودِ ؟ قَالَ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ.

(احمد ۲/ ۱۰۹۔ بیہقی ۴۶۴)

(۱۶۶۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رضاعت کے گواہوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی اور ایک عورت کافی ہیں۔

(۱۶۶۸٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ :تَزَوَّجْت ابْنَةَ أَبِي إهَابِ التَّمِيمِيِّ فَلَمَّا كَانَتْ صَبِيحَةُ مِلْكِهَا جَاءَتْ مَوْلَاةٌ لأَهْلِ مَكَّةَ ، فَقَالَتْ :إنِّي أَرْضَعْتُكُمَا فَرَكِبَ عُقْبَةُ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَقَدْ سَأَلْت أَهْلَ الْجَارِيَةِ فَأَنْكَرُوا ، فَقَالَ :كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ غَيْرَهُ.

(بخاری ۸۸۔ ابوداؤد ۳۵۹۸)

(۱۶۶۸۴) حضرت عقبہ بن حارث فرماتے ہیں کہ میں نے ابواہاب تیمی کی بیٹی سے شادی کی، شادی کی صبح مکہ کی ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ عقبہ سوار ہو کر مدینہ منورہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا قصہ عرض کیا، ساتھ یہ بتایا کہ میں نے لڑکی کے گھر والوں سے سوال کیا لیکن انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اب تو کہا جا چکا ہے! پس عقبہ بن حارث نے اس عورت کو چھوڑ کر کسی اور سے شادی کر لی۔

(۱٦٦٨٥) حَدَّثَنَا عَبدَة بن سليمان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ إذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ مَرْضِيَّةً جَازَتْ شَهَادَتُهَا فِي الرَّضَاعَةِ وَيُؤْخَذُ بِيَمِينِهَا.

(۱۶۶۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب دودھ پلانے کا اقرار کرنے والی عورت راضی لوگوں میں سے ہو تو رضاعت میں اس کی گواہی جائز ہے اور اس کی قسم کا اعتبار کیا جائے گا۔

(۱٦٦٨٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ عُمَرَ رَدَّ شَهَادَةَ امْرَأَةٍ فِي رِضَاعٍ.

(۱۶۶۸۶) حضرت عکرمہ بن خالد کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رضاعت کے معاملے میں ایک عورت کی گواہی کو رد کر دیا تھا۔

(۱٦٦٨٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حلام بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ فَائِدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَزَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْهُمَا ، فَأَتَى عَلِيًّا فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ :هِيَ امْرَأَتُك لَيْسَ أَحَدٌ يُحَرِّمُهَا عَلَيْك ، وَإِنْ تَنَزَّهْتَ فَهُوَ أَفْضَلُ ، وَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۶۶۸۷) حضرت بکیر بن فائد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے شادی کی تو ایک عورت نے آکر دعویٰ کیا کہ اس نے دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ وہ آدمی مسئلہ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ تیری بیوی ہے اسے کوئی تجھ پر حرام نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر تو اس سے علیحدہ ہو جائے تو بہتر ہے۔ اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔

(۱٦٦٨٨) ٠عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :نُبِّئْت أَنَّ امْرَأَةً فِي زَمَانِ عُثْمَانَ جَاءَتْ إلَى أَهْلِ بَيْتٍ ، فَقَالَتْ :قَدْ أَرْضَعْتُكُمْ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۶۶۸۸) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک عورت ایک میاں بیوی کے پاس آئی اور دعویٰ کیا

کہ اس نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی۔

(١٦٦٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : كَانَتِ الْقُضَاةُ يُفَرِّقُونَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَامْرَأَتِهِ بِشَهَادَةِ الْمَرْأَةِ فِي الرَّضَاعِ.

(۱۶۶۸۹) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ قاضی حضرات رضاعت میں ایک عورت کی گواہی پر میاں بیوی کے درمیان تفریق کرادیا کرتے تھے۔

(١٦٦٩٠) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ الْعَاقِلَةِ تَجُوزُ فِي الرَّضَاعَةِ.

(۱۶۶۹۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ایک عاقلہ عورت کی گواہی رضاعت کے معاملے میں کافی ہے۔

(٧٢) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَدْخُلُ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئًا

نکاح کے بعد عورت کو کچھ دیئے بغیر اس سے شرعی ملاقات کرنا کیسا ہے؟

(١٦٦٩١) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ : زَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَأَمَرَ بِامْرَأَتِهِ أَنْ تَدْخُلَ عَلَيْهِ فَصَارَ ذَلِكَ الرَّجُلُ بَعْدُ مِنْ أَشْرَافِ الْمُسْلِمِينَ. (ابوداؤد ۲۱۲۱۔ ابن ماجہ ۱۹۹۲)

(۱۶۶۹۱) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان مرد کی شادی کرائی جس کے پاس کچھ نہ تھا۔ آپ نے اسے اجازت دی کہ وہ اپنی بیوی سے شرعی ملاقات کرسکتا ہے۔ یہ آدمی بعد میں مسلمانوں کے سرکردہ لوگوں میں سے ہوا۔

(١٦٦٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : تَزَوَّجَ فُلاَنُ بْنُ هَرِمٍ لَيْلَى بِنْتَ الْعَجْمَاءِ فِي زَمَنِ عُمَرَ فَدَخَلَ بِهَا وَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا مِنْ صَدَاقِهَا.

(۱۶۶۹۲) حضرت رکین کے والد فرماتے ہیں کہ ہرم کے ایک بیٹے نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لیلیٰ بنت عجماء سے شادی کی اور مہر کا کچھ حصہ دیئے بغیر اس سے شرعی ملاقات کی۔

(١٦٦٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ كُرَيْبِ بْنِ هِشَامٍ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ زَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ ثُمَّ دَخَلَ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئًا مِنْ صَدَاقِهَا.

(۱۶۶۹۳) حضرت کریب بن ہشام جو کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ انہوں نے ایک عورت سے چار ہزار درہم کے عوض نکاح کیا اور اسے مہر کا کچھ حصہ دیئے بغیر اس سے شرعی ملاقات فرمائی۔

(١٦٦٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : اخْتَلَفَ فِيهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ رَخَّصَ فِيهِ وَأَيُّ ذَلِكَ فَعَلَ فَلاَ بَأْسَ.

(۱۶۶۹۴) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اس بارے میں مدینہ کے علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک ایسا کرنا جائز اور بعض کے نزدیک ناجائز ہے۔ البتہ آدمی جو بھی کرلے اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۶۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِی عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :إذَا كَانَتْ بِهِ رَاضِيَةٌ لَمْ نَرَ بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۱۶۶۹۵) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جب عورت اس پر راضی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۶۹۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۶۶۹۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۷۳) من قَالَ لاَ يَدْخُلُ بِهَا حَتَّى يُعْطِيَهَا شَيْئًا

جن حضرات کے نزدیک مہر کا کچھ حصہ دیئے بغیر شرعی ملاقات نہیں کرسکتا

(۱۶۶۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْنِيَ بِفَاطِمَةَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَدِّمْ شَيْئًا.

(۱۶۶۹۷) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے شرعی ملاقات کا ارادہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں مہر کا کچھ حصہ ادا کردو۔

(۱۶۶۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِی حَمْزَةَ قَالَ :شَهِدْت ابْنَ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَعَسِرَ ، عَنْ صَدَاقِهَا ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ :إن لَمْ تَجِدْ إلاَّ نَعْلَك فَأَعْطِهَا إيَّاهَا ثُمَّ ادْخُلْ بِهَا.

(۱۶۶۹۸) حضرت ابوحمزہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، ان سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ ایک آدمی نے شادی کی ہے لیکن وہ اس کا مہر ادا کرنے سے عاجز آگیا ہے۔ اس کے لئے کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر اور کچھ نہ ہو تو اسے اپنی جوتی ہی دے دو پھر اس کے ساتھ شرعی ملاقات کرو۔

(۱۶۶۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :يُعْطِيهَا وَلَوْ خِمَارًا.

(۱۶۶۹۹) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اسے شرعی ملاقات سے پہلے کچھ نہ کچھ ضرور دے خواہ ایک دوپٹہ ہی دے دے۔

(۱۶۷۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :كَانَ يَقُولُ :يُلْقِي عَلَيْهَا وَلَوْ ثَوْبًا ثُمَّ يَدْخُلُ بِهَا.

(۱۶۷۰۰) حضرت ابن سیرین فرمایا کرتے تھے کہ اسے خواہ ایک کپڑا ہی دے پھر اس کے ساتھ شرعی ملاقات کرے۔

(۱۶۷۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَدْخُلَ بِهَا وَلَمْ يُعْطِهَا مِنْ صَدَاقِهَا شَيْئًا.

(۱۶۷۰۱) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی بیوی کو مہر کا کچھ حصہ دیئے بغیر اس سے شرعی ملاقات کرے۔

(١٦٧٠٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : سُئِلَ الزُّهْرِيُّ ، عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَهُوَ مَلِيءٌ بِصَدَاقِهَا أَيَدْخُلُ بِهَا وَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا ؟ قَالَ : مَضَتِ السُّنَّةُ أَنْ لاَ يَدْخُلَ بِهَا حَتَّى يُعْطِيَهَا ولو شَيْئًا.

(۱۶۷۰۲) حضرت ضحاک بن عثمان فرماتے ہیں کہ حضرت زہری سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو شادی کے بعد عورت کا مہر دینے پر قدرت نہ رکھتا ہو کیا وہ بیوی سے جماع کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ سنت یہی رہی ہے کہ جب تک کوئی نہ کوئی چیز ادا نہ کردے شرعی ملاقات نہ کرے۔

(١٦٧٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : يُهْدِي شَيْئًا.

(۱۶۷۰۳) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ شرعی ملاقات سے پہلے کوئی چیز اسے ہدیہ میں دے دے۔

(١٦٧٠٤) حَدَّثَنَا شبابة قَالَ : حدَّثَنَا هشَام بْنِ الغَاز ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى امْرَأَةٍ حَتَّى يَقْدُمَ إليها ما قَلَّ ، أَوْ كَثُرَ.

(۱۶۷۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنی بیوی کو کوئی تھوڑی یا زیادہ چیز دیئے بغیر اس سے شرعی ملاقات کرے۔

(١٦٧٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ : أَعْطِهَا دِرْعَك الْحُطَمِيَّةَ. (عبدالرزاق ۱۰۴۲۹۔ احمد ۱/ ۸۰)

(۱۶۷۰۵) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنی زوجہ کو اپنی حطمی چادر ہی دے دو۔

(٧٤) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَيَشْتَرِطُ لَهَا دَارَهَا

ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی اور اس کے لئے اسی کے گھر میں رہنے کی شرط لگائی تو جن حضرات کے نزدیک اس شرط کو پورا کرنا ضروری ہے

(١٦٧٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لَهَا شَرْطُهَا ، قَالَ رَجُلٌ : إِذًا يُطَلِّقْنَنَا ، فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشَّرْطِ.

(۱۶۷۰۶) حضرت عبدالرحمن بن غنم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ شرط اب عورت کا حق ہے۔ ایک آدمی نے کہا کہ پھر تو وہ ہمیں چھوڑ دیں گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حقوق کا معاملہ شرط لگانے کے وقت ہوتا ہے۔

(۱۶۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ غَنْمٍ عن عمر ، قَالَ : لَهَا شَرْطُهَا.

(۱۶۷۰۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شرط کا پورا ہونا عورت کا حق ہے۔

(۱۶۷۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَحَقَّ الشَّرْطِ أَنْ يُوَفَّى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ.

(بخاری ۵۱۵۱۔ ابو داؤد ۲۱۳۲)

(۱۶۷۰۸) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر وہ شرط جس کے ذریعہ شرم گاہ کو حلال کیا جائے اس کا حق یہ ہے کہ اسے پورا کیا جائے۔

(۱۶۷۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ سَأَلَ عَنْهَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ ، فَقَالَ :لَهَا شَرْطُهَا.

(۱۶۷۰۹) حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے اس بارے میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ شرط کا پورا کرنا عورت کا حق ہے۔

(۱۶۷۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ :إِذَا شَرَطَ لَهَا دَارَهَا فَهُوَ بِمَا يَسْتَحِلُّ مِنْ فَرْجِهَا.

(۱۶۷۱۰) حضرت ابو شعثاء فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے عورت کے لئے اس کے گھر کی شرط لگائی تو یہ ایک ایسی شرط ہے جس کے ذریعے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے۔

(۱۶۷۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ امْرَأَةً خَاصَمَتْ زَوْجَهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَدْ شَرَطَ لَهَا دَارَهَا حِينَ تَزَوَّجَهَا فَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهَا مِنْهَا فَقَضَى عُمَرُ أَنَّ لَهَا دَارَهَا ، لاَ يُخْرِجُهَا مِنْهَا وَقَالَ :وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوِ اسْتَحْلَلْتَ فَرْجَهَا بِزِنَةِ أُحُدٍ ذَهَبًا لأَخَذْتُ مَا بِهِ لَهَا.

(۱۶۷۱۱) حضرت ابو زناد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس ایک مقدمہ لے کر آئی کہ اس کے خاوند نے نکاح کے وقت اس کو اسی کے گھر میں ٹھہرانے کی شرط لگائی تھی۔ اب وہ اس کو اس گھر سے نکالنا چاہتا ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ عورت کا حق ہے کہ وہ اپنے گھر میں رہے خاوند اسے اس سے نکال نہیں سکتا۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اگر تو نے احد پہاڑ کے برابر سونے کے عوض بھی عورت کی شرمگاہ کو حلال کیا ہوتا تو وہ بھی میں تجھ سے لے کر اسے دیتا۔

(۱۶۷۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالاَ : يُخْرِجُهَا ، فَقَالَ يَحْيَى بْنُ الْجَزَّارِ :فَبِأَيِّ شَيْءٍ يَسْتَحِلُّ الْفَرْجَ فَبِأَيِّ كَذَا وَكَذَا فَرَجَعَا ؟.

(۱۶۷۱۲) حضرت مجاہد اور حضرت سعید بن جبیر نے پہلے فتویٰ دیا کہ وہ اسے گھر سے نکال سکتا ہے۔ یہ سن کر حضرت یحییٰ بن جزار نے فرمایا کہ پھر اس نے کس چیز کے عوض عورت کی شرمگاہ کو حلال کیا ہے؟ اس پر دونوں حضرات نے اپنے فتویٰ سے رجوع کرلیا۔

(۷۵) من قَالَ لَيْسَ شَرْطُهَا بِشَيْءٍ وَلَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا

جن حضرات کے نزدیک اس شرط کی کوئی حیثیت نہیں

(۱۶۷۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بن ابی طالب فِي الَّتِي شُرِطَ لَهَا دَارُهَا قَالَ :شَرْطُ اللهِ قَبْلَ شَرْطِهَا.

(۱۶۷۱۳) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے اپنی بیوی کے لئے اسی کے گھر میں رہنے کی شرط لگائی ''اللہ کی شرط اس عورت کی شرط سے پہلے ہے۔''

(۱۶۷۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَيَشْتَرِطُ لَهَا دَارَهَا قَالَ :يُخْرِجُهَا إِنْ شَاءَ.

(۱۶۷۱۴) حضرت سعید بن مسیب اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے اپنی بیوی کے لئے اسی کے گھر میں رہنے کی شرط لگائی ''اگر چاہے تو اسے نکال سکتا ہے''

(۱۶۷۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ ، فَقَالَتْ : شَرَطَ لَهَا دَارَهَا ، فَقَالَ :شَرْطُ اللهِ قَبْلَ شَرْطِهَا.

(۱۶۷۱۵) حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت حضرت شریح کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ میرے خاوند نے میرے لئے میرے گھر میں رہنے کی شرط لگائی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی شرط اس کی شرط سے پہلے ہے۔

(۱۶۷۱٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالاَ :يُخْرِجُهَا إِنْ شَاءَ.

(۱۶۷۱۶) حضرت ابراہیم اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو اسے گھر سے نکال سکتا ہے۔

(۱۶۷۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :يَذْهَبُ بِهَا حَيْثُ شَاءَ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ.

(۱۶۷۱۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ وہ اپنی بیوی کو جہاں چاہے لے جا سکتا ہے اور شرط باطل ہے۔

(۱۶۷۱۸) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَشَرَطَ لَهَا دَارَهَا قَالَ :لاَ شَرْطَ لَهَا.

(۱۶۷۱۸) حضرت محمد اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے اپنی بیوی کے لئے اسی کے گھر میں رہنے کی شرط لگائی کہ اس کے لئے کوئی شرط نہیں۔

(۱۶۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ جُرَيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ طَاوُوسًا وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَخْطُبُ الْمَرْأَةَ

فَتَشْرُطُ عَلَيْهِ أَشْيَاءَ ، قَالَ :لَيْسَ الشَّرْطُ بِشَيْءٍ.

(۱۶۷۱۹) حضرت طاوس سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے کسی عورت کو پیام نکاح بھجوایا اور اس کے لئے بہت شرطیں اپنے اوپر لازم کرلیں۔ اس کے لئے کیا حکم ہے؟ حضرت طاوس نے فرمایا کہ شرط کوئی چیز نہیں ہے۔

(۷۶) فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ ابْنَتَهُ وَيَشْتَرِطُ لِنَفْسِهِ شَيْئًا

ایک آدمی اپنی بیٹی کی شادی کرائے اور اپنے لئے کسی چیز کی شرط لگائے تو کیا حکم ہے؟

(١٦٧٢٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ أَنَّ رَجُلاً زَوَّجَ ابْنَتَهُ عَلَى أَلْفِ دِينَارٍ وَشَرَطَ لِنَفْسِهِ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَضَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِلْمَرْأَةِ بِأَلْفَيْنِ دُونَ الأَبِ.

(۱۶۷۲۰) حضرت اوزاعی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کرائی کہ ایک ہزار دینار بیٹی کو اور ایک ہزار دینار باپ کو ملیں گے۔ ان کا مقدمہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا تو انہوں فرمایا کہ عورت کو دو ہزار دینار ملیں گے اور باپ کو کچھ نہیں ملے گا۔

(١٦٧٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :إِنْ كَانَ هُوَ الَّذِي يُنْكِحُ فَهُوَ لَهُ.

(۱۶۷۲۱) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ نکاح کرانے والا ہے تو اسے اس کی لگائی گئی شرط ملے گی۔

(١٦٧٢٢) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ مُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عُرْوَةَ وَسَعِيدٍ قَالاَ :أَيُّمَا امْرَأَةٍ أُنْكِحَتْ عَلَى صَدَاقٍ ، أَوْ عِدَةٍ لأَهْلِهَا كَانَ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا ، وَمَا كَانَ مِنْ حِبَاءٍ لأَهْلِهَا فَهُوَ لَهُمْ.

(۱۶۷۲۲) حضرت عروہ اور حضرت سعید فرماتے ہیں کہ جس چیز کا تعلق مہر یا نکاح کے عقد سے ہو وہ تو عورت کو ملے گی اور اگر کوئی ہبہ یا تحفہ وغیرہ ہو تو وہ اس کے گھر والوں کو مل سکتا ہے۔

(١٦٧٢٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ مَسْرُوقًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ فَاشْتَرَطَ عَلَى زَوْجِهَا عَشَرَةَ آلاَفٍ سِوَى الْمَهْرِ.

(۱۶۷۲۳) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق نے اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کرائی کہ اس کا خاوند مہر کے علاوہ دس ہزار دینار دے گا۔

(١٦٧٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ :لِلْمَرْأَةِ مَا اسْتُحِلَّ بِهِ فَرْجُهَا.

(۱۶۷۲۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ عورت کو وہ سب کچھ ملے گا جس کے عوض وہ خاوند کے لئے حلال ہوئی ہے۔

(١٦٧٢٥) عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ الْمَخْلَدِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :مَا اشْتَرَطَ من حِبَاءٍ لأَخِيهَا ، أَوْ أَبِيهَا فَهِيَ أَحَقُّ بِهِ إِنْ تَكَلَّمَتْ فِيهِ.

(۱۶۷۲۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ عورت کے بھائی یا باپ کے لئے اگر کسی ہبہ وغیرہ کی شرط لگائی گئی ہے تو اگر عورت دعویٰ

کرے تو اس کی زیادہ مستحق ہے۔

(۷۷) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ فَتَقُولُ اقْسِمْ لِي

اگر کوئی عورت مرد سے کہے کہ مجھے طلاق نہ دے بلکہ میں اپنا حق چھوڑتی ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۶۷۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ فَكَرِهَ مِنْ أَمْرِهَا إِمَّا كِبَرًا ، أَوْ غَيْرَهُ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا ، فَقَالَتْ : لاَ تُطَلِّقْنِي وَاقْسِمْ لِي مَا شِئْتَ فَجَرَتِ السُّنَّةُ بِذَلِكَ فَنَزَلَتْ : ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾. (طبرانی ۳۰۹۔ حاکم ۳۰۸)

(۱۶۷۲۶) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ کی بیٹی حضرت رافع بن خدیج کے نکاح میں تھیں۔ رافع بن خدیج کو ان کا ادھیڑ پن یا کوئی اور چیز بری لگی تو انہوں نے انہیں طلاق دینے کا ارادہ کرلیا۔ لیکن خاتون نے کہا کہ آپ مجھے طلاق نہ دیں بلکہ میرے لئے جو چاہیں حق میں سے تقسیم کرلیں۔ اس کے بعد سے یہ دستور بن گیا اور قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی (ترجمہ) اگر عورت کو اپنے خاوند سے برائی یا بے نیازی کا خدشہ ہو۔ (الخ)

(۱۶۷۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ عن أبيه ، عَنْ عَائِشَةَ ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ الآيَةَ قَالَتْ : نَزَلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُولُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيدُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَتَقُولُ : لاَ تُطَلِّقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنِّي فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِيهِمَا. (بخاری ۲۴۵۰۔ مسلم ۲۳۱۶)

(۱۶۷۲۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قرآن مجید کی یہ آیت: (ترجمہ) اگر عورت کو اپنے خاوند سے برائی یا بے نیازی کا خدشہ ہو۔ (الخ) اس عورت کے بارے میں نازل ہوئی جو ایک طویل عرصے سے ایک آدمی کی بیوی تھی۔ وہ آدمی اس عورت کو طلاق دینا چاہتا تھا۔ لیکن اس عورت کا کہنا تھا کہ مجھے طلاق نہ دو اپنے پاس رکھو۔ اور میں تم سے کسی حق کا مطالبہ نہ کروں گی۔ یہ آیت اس موقع پر نازل ہوئی۔

(۱۶۷۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ : أَنَّ رَافِعَ بْنِ خَدِيجٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى امْرَأَتِهِ ، فَقَالَ لاِمْرَأَتِهِ الأُولَى : إِنْ شِئْتِ أَنْ أُمْسِكَكِ وَلاَ أَقْسِمَ لَكِ ، وَإِنْ شِئْتِ طَلَّقْتُكِ ، فَاخْتَارَتْ أَنْ يُمْسِكَهَا وَلاَ يُطَلِّقَهَا.

(۱۶۷۲۸) حضرت ابو نجاشی فرماتے ہیں کہ حضرت رافع بن خدیج نے ایک عورت سے شادی کی اور اپنی پہلی بیوی سے کہا کہ اگر تم چاہو میں تمہیں طلاق نہیں دیتا البتہ تمہیں تمہاری تقسیم کا حصہ نہ ملے گا۔ اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں طلاق دے دیتا ہوں اس عورت نے

اس بات کو اختیار کیا وہ اسے اپنے نکاح میں باقی رکھیں طلاق نہ دیں۔

(۱۶۷۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بِنْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَخَيَّرَهَا بَيْنَ أَنْ يُمْسِكَهَا وَلاَ يَقْسِمُ لَهَا وَبَيْنَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَاخْتَارَتْ أَنْ يُمْسِكَهَا وَلاَ يُطَلِّقَهَا.

(۱۶۷۲۹) حضرت ابراہیم بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر کی صاحبزادی ایک قریشی شخص کے نکاح میں تھیں۔اس آدمی نے انہیں اختیار دیا کہ اگر وہ اس کے نکاح میں رہنا چاہیں تو رہیں البتہ انہیں ان کی تقسیم کا حصہ نہ ملے گا۔دوسری صورت یہ ہے کہ وہ طلاق لے لیں۔انہوں نے نکاح کے باقی رکھنے کا اختیار کیا اور طلاق لینے سے انکار کیا۔

(۱۶۷۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثقفي ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عبيدة قَالَ : سَأَلْتُه ، عَنْ هَذِهِ الآيَةِ : ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ قَالَ : هُوَ رَجُلٌ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ قَدْ خَلاَ مِنْ سَهْمِهَا فَيُصَالِحُهَا مِنْ حَقِّهَا عَلَى شَيْءٍ فَهُوَ لَهُ مَا رَضِيَتْ فَإِذَا كَرِهَتْ فَلَهُ أَنْ يَعْدِلَ عَلَيْهَا ، أَوْ يُرْضِيَهَا من حَقِّهَا ، أَوْ يُطَلِّقَهَا.

(۱۶۷۳۰) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں سوال کیا (ترجمہ) اگر عورت کو اپنے خاوند سے برائی یا بے نیازی کا خدشہ ہو۔(الخ) انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی جس کی کوئی بیوی ہو اور وہ اسے چھوڑنا چاہتا ہو،لیکن وہ اس سے اس بات پر صلح کرلے کہ عورت اپنا حق چھوڑ دے گی۔اور اگر عورت اپنا حق چھوڑنے پر راضی نہ ہو تو چاہے تو اپنا حق پورا پورا لے یا اس سے طلاق لے لے۔

(۱۶۷۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْعَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ يَسْتَفْتِيهِ فِي ﴿امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ ، فَقَالَ : هِيَ الْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتنبو عَيْنَاهُ مِنْ دَمَامَتِهَا ، أَوْ فَقْرِهَا ، أَوْ سُوءِ خُلُقِهَا فَتَكْرَهُ فِرَاقَهُ فَإِنْ وَضَعَتْ لَهُ مِنْ مهرها شَيْئًا حَلَّتْ لَهُ ، وَإِنْ جَعَلَتْ مِنْ أَيَّامِهَا شَيْئًا فَلاَ حَرَجَ.

(۱۶۷۳۱) حضرت خالد بن عرعرہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر عورت کو اپنے خاوند سے برائی یا بے نیازی کا خدشہ ہو تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ عورت ہے جس کا خاوند اس کی بداخلاقی، تنگدستی اور نامناسب رویہ سے تنگ ہو اور وہ اسے چھوڑنا چاہے لیکن بیوی اس سے الگ ہونے پر راضی نہ ہو۔اگر عورت اپنے مہر میں سے کوئی مقدار اس کے لئے چھوڑ دے تو مرد کے لئے حلال ہے اور اگر عورت اپنے حق سے دستبردار ہو جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۷۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا أَسَنَّتْ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حَتَّى لَقِيَتِ اللَّهَ.

(۱۶۷۳۲) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بہت عمر رسیدہ ہو گئیں تو انہوں نے اپنے حصے کا دن ہمیشہ کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے ہبہ کر دیا۔

(۱٦۷۳۳) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ.

(۱٦۷۳۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱٦۷۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ فِي قوله تعالى :﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ﴾ فَكَانَ مِمَّنْ آوَى عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ وَزَيْنَبُ وَحَفْصَةُ ، فَكَانَ قسمتهن مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ فيهن سَوَاءً ، وَكَانَ مِمَّنْ أَرْجَى سَوْدَةُ وَجُوَيْرِيَةُ وَأُمُّ حَبِيبَةَ وَمَيْمُونَةُ وَصَفِيَّةُ ، فَكَانَ يَقْسِمُ لَهُنَّ مَا شَاءَ ، وَكَانَ أَرَادَ أَنْ يُفَارِقَهُنَّ فَقُلْنَ لَهُ :اقْسِمْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ مَا شِئْتَ وَدَعْنَا نَكُونُ عَلَى حَالِنَا. (ابن جرير ٢٥)

(۱٦۷۳٤) حضرت ابورزین قرآن مجید کی آیت (ترجمہ) ''ان میں سے آپ جسے چاہیں چھوڑ دیں اور جسے چاہے ساتھ رکھ لیں'' (الاحزاب:۵۱) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت کے بعد حضور ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو رکھنا چاہتے۔ ان کا حصہ آپ ﷺ کی ذات اور آپ کے جسم میں برابر ہوتا۔ جنہیں آپ چھوڑنا چاہتے تھے وہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ آپ ان کے لیے جو چاہتے تقسیم فرماتے۔ جب آپ نے انہیں چھوڑنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے حضور ﷺ سے فرمایا کہ آپ ہمارے لئے جو چاہیں حصہ مقرر فرما دیں اور ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دیں۔

(۷۸) الْمَرْأَةُ تَمْلِكُ مِنْ زَوْجِهَا شِقْصًا

اگر عورت اپنے غلام خاوند کے کسی حصہ کی مالک بن جائے تو کیا حکم ہے؟

(۱٦۷۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ امْرَأَةً مَلَكَتْ مِنْ زَوْجِهَا قِيمَةَ سَبْعَة دَرَاهِم فَسُئِلَ مَيْسَرَةُ ، عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ : حرُمَتْ عَلَيْهِ وَلاَ أَدْرِي مِنْ أَيْنَ تَحِلُّ لَهُ ؟ فَلَقِيت الشَّعْبِيَّ فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : الْقَ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي مُوسَى فَاسْأَلْهُ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَاضٍ فَأَتَيْته فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : إِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَيْئًا فَدَعْهُ إِلَى مَا تَسْتَطِيعُ فَأَتَيْت الشَّعْبِيَّ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ فَضَحِكَ وَقَالَ : اذْهَبْ إِلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ فَأَتَيْته فَسَأَلْته ، فَقَالَ ، حَرُمَتْ عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ ، مِنْ أَيْنَ تَحِلُّ لَهُ ؟ فقَالَ : تَهَبُ ، أَوْ تُعْتِقُ ، أَوْ تَبِيعُ فَرَجَعْت إِلَى الشَّعْبِيِّ فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : ارْجِعْ إِلَيْهِ فَاسْأَلْهُ أَتَعْتَدُّ مِنْهُ ؟ فَأَتَيْته ، فَقَالَ : لاَ ، إِنَّمَا هُوَ مَاؤُهُ فَرَجَعْت إِلَى الشَّعْبِيِّ فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ : طَابَقَ الْفَتْوَى فَأَتَيْت ابْنَ مَعْقِلٍ فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ عَبْدُ السَّلاَمِ : فَلَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ : يَسْتَقْبِلاَنِ لِلنِّكَاحِ.

(۱٦۷۳٥) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت اپنے خاوند کی سات درہم کے بقدر مالک بن گئی۔ اس بارے میں حضرت میسرہ سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عورت اپنے خاوند کے لئے حرام ہوگئی۔ اور میں نہیں جانتا کہ وہ

اس کے لئے کیسے حلال ہوگی؟ میں حضرت شعبی سے ملا اوران سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابو بکر بن ابی موسیٰ سے ملو اوران سے سوال کرو۔ وہ ان دنوں وہاں قاضی تھے۔ میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تم کسی چیز کی طاقت نہیں رکھتے تو وہ کام کرلو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔ میں حضرت شعبی کے پاس آیا اوران سے سارا واقعہ ذکر کیا تو وہ مسکرا دیئے۔ اور فرمایا کہ تم عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے پاس جاؤ اوران سے سوال کرو۔ میں ان کے پاس گیا اوران سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عورت اپنے خاوند کے لئے حرام ہوگئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ وہ کیسے حلال ہوگی؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اسے ہبہ کردے، یا آزاد کردے یا بیچ دے۔ میں واپس حضرت شعبی کے پاس گیا میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کے پاس واپس جاؤ اور ان سے سوال کرو کہ وہ عدت گزارے گی یا نہیں؟ میں ان کے پاس واپس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں وہ عدت نہیں گزارے گی۔ میں حضرت شعبی کے پاس واپس آیا اور انہیں اطلاع دی تو انہوں نے فرمایا کہ فتوی کو محفوظ کرلو۔ میں ابن معقل کے پاس آیا۔ راوی عبدالسلام فرماتے ہیں کہ ان کا قول مجھے یاد نہیں رہا البتہ عمار بن رزیق نے عطاء بن سائب کی روایت سے ابن معقل کا قول نقل کیا ہے کہ وہ دونوں نکاح کا اعادہ کریں گے۔

(١٦٧٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَأَلْتُ مَيْسَرَةَ ، عَنِ امْرَأَةٍ وَرِثَتْ مِنْ زَوْجِهَا شَيْئًا قَالَ : حَرُمَتْ عَلَيْهِ.

(۱۶۷۳۶) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت میسرہ سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جو اپنے غلام مالک کی وارث بن جائے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ عورت اپنے خاوند کے لئے حرام ہو جائے گی۔

(١٦٧٣٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي امْرَأَةٍ مَلَكَتْ مِنْ زَوْجِهَا شَيْئًا فَقَالَ : حَرُمَتْ عَلَيْهِ إِلاَّ أَنْ تُعْتِقَهُ سَاعَةَ تَمْلِكُهُ.

(۱۶۷۳۷) حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں جو اپنے غلام خاوند کے کسی حصہ کی مالک بن جائے فرماتے ہیں کہ اگر اس عورت نے مالک بنتے ہی فوراً اپنے خاوند کو آزاد نہ کیا تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔

(١٦٧٣٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَهُ.

(۱۶۷۳۸) حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(١٦٧٣٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ قَالَ : حَرُمَتْ عَلَيْهِ.

(۱۶۷۳۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وہ عورت اپنے خاوند پر حرام ہو جائے گی۔

(١٦٧٤٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يونس ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : قد حَرُمَتْ عَلَيْهِ فَلْيَسْتَأْنِفْ نِكَاحَهَا إِنْ أَرَادَهَا.

(۱۶۷۴۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ عورت خاوند پر حرام ہو جائے گی اور اگر چاہے تو دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔

(١٦٧٤١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ : وَقَالَ ذَلِكَ الشَّعْبِيُّ.

(۱۶۷۴۱) حضرت شعبی بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(١٦٧٤٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ طَاوُوسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ وَقَعَ لَهَا فِي زَوْجِهَا شِرْكٌ فَأَعْتَقَتْهُ سَاعَةَ مَلَكَتْهُ ، فَقَالَ :لَوْ كَانَ قَدر ذُبَابٍ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۶۷۴۲) حضرت طاوس سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جسے اس کے غلام خاوند کی ملکیت میں حصہ مل جائے اور وہ اسی وقت اسے آزاد کردے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر ایک مکھی کے برابر بھی تاخیر ہوئی تو دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(١٦٧٤٣) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :حَرُمَتْ عَلَيْهِ.

(۱۶۷۴۳) حضرت زہری فرماتے ہیں وہ عورت اپنے خاوند پر حرام ہو جائے گی۔

(١٦٧٤٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنِ الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ زَوْجِهَا سَهْمًا قَالاَ : حَرُمَتْ عَلَيْهِ ، وَإِنْ تَزَوَّجَهَا فَإِنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلاَثِ تَطْلِيقَاتٍ.

(۱۶۷۴۴) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جو اپنے غلام خاوند کے کسی حصہ کی مالک بن جائے۔ ان دونوں نے فرمایا کہ وہ اپنے خاوند پر حرام ہو جائے گی۔ اور اگر وہ اس سے شادی کرے تو مرد کے پاس تین طلاقوں کا اختیار ہوگا۔

(١٦٧٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنْ أُعْتِقَ بعد تَزَوَّجَهَا فَإِنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلاَثِ تَطْلِيقَاتٍ لَمْ تَكُنْ فرقتهما طَلاَقًا.

(۱۶۷۴۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر آزادی کے بعد شادی کرے تو اس کے پاس تین طلاقوں کا حق ہوگا۔ اور ان کے درمیان کی فرقت طلاق شمار نہیں کی جائے گی۔

(١٦٧٤٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقَ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:حَرُمَتْ عَلَيْهِ.

(۱۶۷۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت اپنے خاوند پر حرام ہو جائے گی۔

(١٦٧٤٧) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ فِي الْمَرْأَةِ تَمْلِكُ زَوْجَهَا قَالَ:إِنْ أَعْتَقَتْهُ مَكَانَهَا فَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا.

(۱۶۷۴۷) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی مالک بنے تو اگر وہ اسے اسی وقت آزاد کردے تو ان کا نکاح باقی رہے گا۔

(١٦٧٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :إِذَا كَانَ لِلْمَمْلُوكِ امْرَأَةٌ حرة فَمَاتَ مَوْلَى الْمَمْلُوكِ فَوَرِثَتِ امْرَأَتُهُ نَصِيبًا مِنْهُ فَإِنْ أَعْتَقَتْهُ مَكَانَهَا فَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا الأَوَّلِ ، وَإِنْ لَمْ تُعْتِقْهُ حَرُمَتْ عَلَيْهِ.

(۱۶۷۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی غلام کی کوئی آزاد بیوی ہو اور غلام کا مالک مرجائے اور وہ بیوی اپنے خاوند کے کسی حصے کی مالک بن جائے تو اگر اس نے اپنے خاوند کو آزاد کردیا تو ان کا پہلا نکاح باقی رہے گا اور اگر اس نے آزاد نہ کیا تو وہ عورت اپنے خاوند پر حرام ہو جائے گی۔

(۷۹) كَمْ يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ ؟

نامرد کو علاج کے لئے کتنی مہلت دی جائے گی؟

(۱٦۷٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : يُؤَجَّلُ سَنَةً فَإِنْ وَصَلَ ، وَإِلاَّ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَالْتَمَسَا مِنْ فَضْلِ اللهِ يَعْنِي الْعِنِّينَ.

(۱۶۷۴۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی، اگر وہ کسی قابل ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ پھر وہ دونوں اللہ کا فضل تلاش کریں۔

(۱٦۷٥۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ وَحُصَيْنُ بْنُ قَبِيصَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ : يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً فَإِنْ جَامَعَ ، وَإِلاَّ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۶۷۵۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی، اگر وہ کسی قابل ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱٦۷٥۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِي حَنْظَلَةَ النعمان ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ أَجَّلَ الْعِنِّينَ سَنَةً.

(۱۶۷۵۱) حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نامرد کو ایک سال کی مہلت دلوائی۔

(۱٦۷٥۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً ، فَإِنْ وَصَلَ إِلَيْهَا ، وَإِلاَّ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۶۷۵۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی، اگر وہ کسی قابل ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱٦۷٥۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى شُرَيْحٍ أَنْ يُؤَجِّلَ الْعِنِّينِ سَنَةً مِنْ يَوْمِ يُرْفَعُ إليه.

(۱۶۷۵۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت شریح کو خط میں لکھا کہ نامرد کو اس دن سے ایک سال کی مہلت دی جائے گی جب سے اس کا مقدمہ قاضی کے پاس پیش ہوا۔

(١٦٧٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ أَجَّلَ رَجُلاً عَشَرَةَ أَشْهُرٍ لَمْ يَصِلْ إِلَى أَهْلِهِ.

(۱۶۷۵۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے اس شخص کو دس مہینے کی مہلت دی جو اپنی بیوی سے جماع کرنے کے قابل نہ تھا۔

(١٦٧٥٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا لَمْ يَصِلَ الرَّجُلُ إلَى امْرَأَتِهِ أُجِّلَ سَنَةً أَو عَشَرَةَ أَشْهُرٍ.

(۱۶۷۵۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی سے جماع کرنے کے قابل نہ ہو اسے علاج کے لیے ایک سال یا دس مہینے کی مہلت دی جائے گی۔

(١٦٧٥٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ الْمُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالاَ :يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ مِنْ يَوْمِ يُرْفَعُ إلَى السُّلْطَانِ قَالَ يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ :يُؤَجَّلُ سَنَةً وَقَالَ مُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :لاَ أَحْفَظُ الْوَقْتَ وَلَكِنَّهُ يُؤَجَّلُ مِنْ يَوْمِ يُرْفَعُ إلَى السُّلْطَانِ.

(۱۶۷۵۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نامرد کو اس دن سے مہلت دی جائے گی جب سے اس کا فیصلہ سلطان کی مجلس میں پیش ہوا۔ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے وقت تو یاد نہیں البتہ اسے اس دن سے مہلت دی جائے گی جس دن اس کا مقدمہ قاضی کی عدالت میں پیش ہوا۔

(١٦٧٥٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ الشعبي أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِقَوْلِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً.

(۱۶۷۵۷) حضرت عامر شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب فرمایا کرتے تھے کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

(١٦٧٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً فَإِنْ وَصَلَ إلَيْهَا ، وَإِلاَّ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۶۷۵۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی، اگر وہ کسی قابل ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دونوں کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی۔

(١٦٧٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :يَسْتَقْبِلُ بِهَا مِنْ يَوْمِ تُخَاصِمُهُ سَنَةً.

(۱۶۷۵۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جس دن مقدمہ عدالت میں پیش ہوا اس دن سے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

(١٦٧٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ وَالَّذِي يُؤْخَذُ ، عَنِ امْرَأَتِهِ سَنَةً.

(۱۶۷۶۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

(۱۶۷۶۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً فَإِنْ وَصَلَ إِلَيْهَا ، وَإِلاَّ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۶۷۶۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی، اگر وہ کسی قابل ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۶۷۶۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَشْيَاخِهِمْ أَنَّ أَبَا حَلِيمَةَ مُعَاذًا الْقَارِئَ تَزَوَّجَ ابْنَةَ حارثة بْنِ النُّعْمَانِ الأَنْصَارِيِّ فَلَمْ يَصِلْ إِلَيْهَا فَأَجَّلَهُ عُمَرُ سَنَةً ، قَالَ يَحْيَى :فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ حَيْثُ حَالَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَّ عَلَى حارثة ابْنَتِهِ.

(۱۶۷۶۲) حضرت یحییٰ بن سعید اپنے ایک شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ ابو حلیمہ معاذ القاری نے حارثہ بن نعمان انصاری کی بیٹی سے شادی کی۔ لیکن وہ ان سے جماع کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک سال کی مہلت دی۔ حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ مجھے عبد الرحمن انصاری نے بتایا کہ جب ایک سال گزر گیا تو دونوں کے درمیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جدائی کرادی اور فرمایا کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے حارثہ کی بیٹی کا مسئلہ حل کرادیا۔

(۱۶۷۶۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ أَجَّلَ الْعِنِّينَ سَنَةً.

(۱۶۷۶۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نامرد کو ایک سال کی مہلت دی۔

(۱۶۷۶۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُولُ :يُؤَجَّلُ سَنَةً لاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ مِنْ يَوْمِ يُرْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۱۶۷۶۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ اور میرے خیال میں یہ مہلت اس وقت سے ہوگی جب اس کا مقدمہ قاضی کے پاس آیا۔

(۱۶۷۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسَيْرٍ قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَأُتِيَ بِعِنِّينٍ فَإِذَا إِنْسَانٌ ضَرِيرٌ فَأَجَّلَهُ سَنَةً.

(۱۶۷۶۵) حضرت نسیر فرماتے ہیں کہ میں عبد الملک بن مروان کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک نابینا نامرد لایا گیا انہوں نے اسے علاج کے لئے ایک سال کی مہلت دی۔

(۱۶۷۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً.

(۱۶۷۶۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔

(۸۰) فِيهِ إِذَا خُيِّرَتْ فَإِنْ شَاءَتْ أَقَامَتْ ، وَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْهُ

اگر عورت کو نامرد سے چھٹکارے کے لئے اختیار دیا جائے تو اسے نکاح کی بقاء اور اختتام کے بارے میں اختیار ہے

(۱۶۷۶۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَعُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ : تُخَيَّرُ فِي رَأْسِ الْحَوْلِ فَإِنْ شَائَتْ أَقَامَتْ ، وَإِنْ شَائَتْ فَارَقَتْهُ.

(۱۶۷۶۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سال پورا ہونے پر عورت کو اختیار دیا جائے گا چاہے تو نکاح کو باقی رکھے اور چاہے تو ختم کردے۔

(۱۶۷۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ أَنْ أَجِّلْهُ سَنَةً فَإِنَ اسْتَطَاعَهَا ، وَإِلاَّ خَيِّرْهَا فَإِنْ شَاءَتْ أَقَامَتْ ، وَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْهُ.

(۱۶۷۶۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے خط لکھا کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دو، اگر وہ جماع پر قادر ہو جائے تو ٹھیک ورنہ عورت کو اختیار دے دو، چاہے تو نکاح کو باقی رکھے اور چاہے تو ختم کردے۔

(۸۱) من قَالَ إِذَا اخْتَارَتْهُ فَلَيْسَ لَهَا خِيَارٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب اس نے نکاح کے باقی رکھنے کو اختیار کر لیا تو اس کا خیار ختم ہو جائے گا

(۱۶۷۶۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ أَجَلاً فَإِنْ وَصَلَ ، وَإِلاَّ خُيِّرَتْ فَإِنَ اخْتَارَتْهُ فَلَيْسَ لَهَا خِيَارٌ بَعْدَ ذَلِكَ.

(۱۶۷۶۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نامرد کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی اگر وہ جماع پر قادر ہو جائے تو ٹھیک ورنہ عورت کو اختیار دیا جائے گا۔ اگر وہ نکاح کے باقی رکھنے کو اختیار کر لے تو اس کا اختیار ختم ہو جائے گا۔

(۸۲) فِي امْرَأَةِ الْعِنِّينِ مَا لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ

نامرد کی بیوی کے مہر کی کیا صورت ہوگی؟

(۱۶۷۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنِ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ أَجَّلَ

الْعِنِّينَ سَنَةً فَإِنْ أَتَاهَا ، وَإِلاَّ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۶۷۷۰) حضرت سعید بن میسب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نامرد کو ایک سال کی مہلت دی۔ اور فرمایا کہ اگر وہ ایک سال میں جماع کے قابل ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۶۷۷۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْعِنِّينِ إِذَا لَمْ يَصِلْ إِلَى امْرَأَتِهِ : إِنَّ عَلَيْهِ نِصْفَ صَدَاقٍ.

(۱۶۷۷۱) حضرت شریح اس نامرد کے بارے میں جو اپنی بیوی سے جماع پر قادر نہ ہو سکا فرماتے تھے کہ اسے آدھا مہر دینا ہوگا۔

(۱۶۷۷۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : عَلَيْهِ الصَّدَاقَ.

(۱۶۷۷۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نامرد پر پورا مہر لازم ہوگا۔

(۱۶۷۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : لَهَا الْمَهْرُ.

(۱۶۷۷۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نامرد پر پورا مہر لازم ہوگا۔

(۱۶۷۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ : أَجَّلَهُ عُمَرُ سَنَةً فَإِنْ وَصَلَ ، وَإِلاَّ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصَّدَاقُ.

(۱۶۷۷۴) حضرت سعید بن میسب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نامرد کو ایک سال کی مہلت دینے کو کہا اور پھر اگر وہ جماع پر قادر ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ اور عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۶۷۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ.

(۱۶۷۷۵) حضرت سعید بن میسب فرماتے ہیں کہ نامرد کی عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۶۷۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ.

(۱۶۷۷۶) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۶۷۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : لَهَا نِصْفُ صَدَاقٍ.

(۱۶۷۷۷) حضرت طاوس فرماتے ہیں نامرد کی بیوی کو آدھا مہر ملے گا۔

(۸۳) فيه إذا وَصَلَ مَرَّةً ثُمَّ حُبِسَ عَنْهَا

اگر نامرد ایک مرتبہ جماع کرنے کے بعد اس پر قادر نہ رہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۶۷۷۸) حَدَّثَنَا عبد الله بْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا وَصَلَ إِلَيْهَا مَرَّةً لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا.

(۱۶۷۷۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے ایک مرتبہ جماع کر لیا تو دونوں کے درمیان جدائی نہیں کرائی جائے گی۔

(۱۶۷۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :إِذَا قَدَرَ عَلَيْهَا مَرَّةً فَهِيَ امْرَأَتُهُ أَبَدًا.

(۱۶۷۷۹) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جب آدمی ایک مرتبہ جماع پر قدرت پالے تو وہ ہمیشہ کے لئے اس کی بیوی ہے۔

(۱۶۷۸۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِذَا أَصَابَهَا مَرَّةً فَلاَ كَلاَمَ لَهَا وَلاَ خُصُومَةَ.

(۱۶۷۸۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب وہ ایک مرتبہ جماع کر لے تو عورت کو کلام اور خصومت کا حق نہیں۔

(۱۶۷۸۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ :مَا زِلْنَا نَسْمَعُ أَنَّهُ إِذَا أَصَابَهَا مَرَّةً فَلاَ كَلاَمَ لَهَا وَلاَ خُصُومَةَ.

(۱۶۷۸۱) حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ ہم ہمیشہ سے یہ سنتے آئے ہیں کہ جب وہ ایک مرتبہ جماع کر لے تو عورت کو کلام اور خصومت کا حق نہیں۔

(۱۶۷۸۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:إِذَا أَصَابَهَا مَرَّةً فَلاَ كَلاَمَ لَهَا وَلاَ خُصُومَةَ.

(۱۶۷۸۲) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جب وہ ایک مرتبہ جماع کر لے تو عورت کو کلام اور خصومت کا حق نہیں۔

(۱۶۷۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي هَاشِمٍ قَالاَ :إِنْ تَزَوَّجَهَا ثُمَّ وَطِئَهَا مَرَّةً ثُمَّ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَغْشَاهَا ، فَإِنَّهُ لاَ خِيَارَ لَهَا بَعْدَ تِلْكَ الْمَرَّةِ.

(۱۶۷۸۳) حضرت قتادہ اور حضرت ابو ہاشم فرماتے ہیں کہ اگر شادی کے بعد خاوند ایک مرتبہ وطی کر لے اور دوبارہ اس پر قدرت نہ رکھے تو اس کے بعد عورت کے لئے اختیار نہیں ہے۔

(۱۶۷۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :إِذَا وَطِئَهَا مَرَّةً فَلَيْسَ لَهَا خِيَارٌ.

(۱۶۷۸۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر شادی کے بعد خاوند ایک مرتبہ وطی کر لے اور دوبارہ اس پر قدرت نہ رکھے تو اس کے بعد عورت کے لئے اختیار نہیں ہے۔

(۸۴) فِي تزويج الْفَاسِقِ

فاسق سے شادی کرانے کا بیان

(۱۶۷۸۵) حَدَّثَنَا حَكَّام الرَّازِيّ، عَنْ خَلِيلِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:مَنْ زَوَّجَ فَاسِقًا فَقَدْ قَطَعَ رَحِمَهُ.

(۱۶۷۸۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جس نے کسی لڑکی کی شادی فاسق سے کرائی اس نے قطع رحمی کی۔

(۸۵) فِي الأَمة تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ حُرٌّ

وہ باندی جسے آزاد کر دیا جائے اور اس کا خاوند کوئی آزاد ہو تو کیا حکم ہے؟

(۱۶۷۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَان بْنِ يَسَارٍ ، وَالْحَسَنِ ، وَعِكْرِمَةَ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ خِيَارَ لَهَا عَلَى الْحُرِّ.

(۱۶۷۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آزاد ہونے والی عورت کے لئے خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں اختیار نہیں ہے۔

(١٦٧٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :قُلْتُ لَهُ :لَهَا خِيَارٌ عَلَى الْحُرِّ ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۶۷۸۷) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ آزاد ہونے والی عورت کے لئے خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں اختیار ہے یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(١٦٧٨٨) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ :لَيْسَ لَهَا خِيَارٌ مِنَ الْحُرِّ وَلَهَا خِيَارٌ مِنَ الْعَبْدِ.

(۱۶۷۸۸) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ آزاد ہونے والی عورت کے لئے خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں اختیار نہیں ہے البتہ خاوند کے غلام ہونے کی صورت میں اختیار ہے۔

(١٦٧٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :لاَ خِيَارَ لِلأَمَةِ إِذَا أُعْتِقَتْ وَزَوْجُهَا حُرٌّ.

(۱۶۷۸۹) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ آزاد ہونے والی عورت کے لئے خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں اختیار نہیں ہے

(١٦٧٩٠) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ كَانَ لَهَا عَبْدٌ فَزَوَّجَتْهُ جَارِيَةً لها بِكْرًا فَكَانَتْ تَكْرَهُ زَوْجَهَا وَكَانَتْ تُرِيدُ عِتْقَهَا فَخَافَتْ أَنْ تُعْتِقَ الْوَلِيدَةَ فَتُفَارِقَ زَوْجَهَا فَأَعْتَقَتِ الْعَبْدَ حَتَّى إِذَا أُثْبِتَ الْعَتِيقُ أَعْتَقَتِ الْوَلِيدَةَ بَعْدَ ذَلِكَ.

(۱۶۷۹۰) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ صفیہ بنت ابی عبید کا ایک غلام تھا۔ انہوں نے اس کی شادی اپنی ایک باکرہ باندی سے کرادی۔ وہ باندی اپنے خاوند کو پسند نہیں کرتی تھی اور آزاد ہونا چاہتی تھی۔ صفیہ بنت ابی عبید کو اندیشہ تھا کہ اگر انہوں نے باندی کو آزاد کیا تو وہ اپنے خاوند سے علیحدہ ہو جائے گی۔ پس انہوں نے پہلے غلام کو آزاد کر دیا اور پھر بعد میں باندی کو آزاد کیا۔

(٨٦) من قَالَ لَهَا الْخِيَارُ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ

جن حضرات کے نزدیک خاوند آزاد ہو یا غلام، باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہوگا

(١٦٧٩١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ فَأَعْتَقَتْهَا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ لَهَا زَوْجٌ حُرٌّ. (بخاری ۶۷۵۱۔ ابوداؤد ۲۲۲۸)

(۱۶۷۹۱) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدا اور پھر انہیں آزاد کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کے باقی رکھنے یا ختم کرنے کا اختیار دیا حالانکہ ان کے خاوند آزاد تھے۔

(١٦٧٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :تُخَيَّرُ ، وَإِنْ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ.

(۱۶۷۹۲) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ خاوند آزاد ہو یا غلام، باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہوگا۔ خواہ اس کا خاوند قریشی ہی کیوں نہ ہو۔

(۱٦٧٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : لَهَا الْخِيَارُ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا ، أَوْ عَبْدًا.

(۱۶۷۹۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ خاوند آزاد ہو یا غلام، باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہوگا۔

(۱٦٧٩٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : تُخَيَّرُ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا ، أَوْ عَبْدًا.

(۱۶۷۹۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ خاوند آزاد ہو یا غلام، باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہوگا۔

(۱٦٧٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : لَهَا الْخِيَارُ ، وَإِنْ كَانَتْ تَحْتَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ.

(۱۶۷۹۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ خاوند آزاد ہو یا غلام، باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہوگا۔ خواہ اس کا خاوند امیر المؤمنین ہی کیوں نہ ہو۔

(۱٦٧٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : لَهَا الْخِيَارُ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ.

(۱۶۷۹۶) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ خاوند آزاد ہو یا غلام، باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہوگا۔

(۱٦٧٩٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمَمْلُوكَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتُعْتَقُ قَالَ : لَهَا الْخِيَارُ مَا لَمْ يَمَسَّهَا.

(۱۶۷۹۷) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی باندی کسی غلام کی بیوی ہو اور وہ باندی آزاد ہو جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب تک خاوند نے بیوی کو چھوا نہ ہو اس وقت تک اسے خیار ہے۔

(۱٦٧٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْت طَاوُوسًا وَسُئِلَ عَنِ الأَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ حُرٌّ تُخَيَّرُ ؟ فَقَالَ : لاَ عِلْمَ لِي ، وَلَكِنَّهَا إِذَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ خُيِّرَتْ.

(۱۶۷۹۸) حضرت طاؤس سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کا خاوند آزاد ہو تو کیا اسے خیار دیا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس بارے میں مجھے علم نہیں البتہ اگر وہ کسی غلام کی بیوی ہو تو اسے اختیار دیا جائے گا۔

(۱٦٧٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : تُخَيَّرُ حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا ، أَوْ عَبْدًا.

(۱۶۷۹۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ خاوند آزاد ہو یا غلام، باندی کو آزاد ہونے کے بعد اختیار ہوگا۔

(۸۷) من قَالَ إذَا وَطِئَهَا فَلاَ خِيَارَ لَهَا

جو حضرات فرماتے ہیں کہ عورت کی آزادی کے بعد اگر خاوند نے اس سے جماع کرلیا تو اس کا اختیار ختم ہوجائے گا

(۱۶۸۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا أُعْتِقَتِ الأَمَةُ فَلَهَا الْخِيَارُ مَا لَمْ يَطَأْهَا زَوْجُهَا.

(۱۶۸۰۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کی آزادی کے بعد اگر خاوند نے اس سے جماع کرلیا تو اس کا اختیار ختم ہو جائے گا۔

(۱۶۸۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِذَا قَرِبَهَا فَلاَ خِيَارَ لَهَا قَدْ أَقَرَّتْ.

(۱۶۸۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کی آزادی کے بعد اگر خاوند نے اس سے جماع کرلیا تو اس کا اختیار ختم ہوجائے گا۔

(۱۶۸۰۲) حَدَّثَنَا عَبدَة، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ جَارِيَةً لَهَا، فَقَالَتْ: إِنْ وَطِئَكِ زَوْجُكِ فَلاَ خِيَارَ لَكِ.

(۱۶۸۰۲) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت حفصہ نے ایک باندی کو آزاد کیا اور فرمایا کہ اگر تمہارے خاوند نے تم سے جماع کرلیا تو تمہارا اختیار ختم ہوجائے گا۔

(۱۶۸۰۳) حَدَّثَنَا عَبدَة، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: إِذَا غَشِيَهَا زَوْجُهَا فَلاَ خِيَارَ لَهَا.

(۱۶۸۰۳) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ عورت کی آزادی کے بعد اگر خاوند نے اس سے جماع کرلیا تو اس کا اختیار ختم ہوجائے گا۔

(۱۶۸۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، وَنَافِعٍ قَالاَ: لَهَا الْخِيَارُ مَا لَمْ يَغْشَهَا.

(۱۶۸۰۴) حضرت ابو قلابہ اور حضرت نافع فرماتے ہیں کہ عورت کی آزادی کے بعد اگر خاوند نے اس سے جماع کرلیا تو اس کا اختیار ختم ہوجائے گا۔

(۱۶۸۰٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا أُعْتِقَتِ الأَمَةُ فَلَهَا الْخِيَارُ مَا لَمْ يَطَأْهَا زَوْجُهَا.

(۱۶۸۰۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں عورت کی آزادی کے بعد اگر خاوند نے اس سے جماع کرلیا تو اس کا اختیار ختم ہوجائے گا۔

(۸۸) فيه إذا وَطِئَهَا وَهِيَ لاَ تَعْلَمُ أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ

اگر عورت کو خیار کے بارے میں علم نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

(۱۶۸۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا أُعْتِقَتِ الأَمَةُ ثُمَّ وَطِئَهَا وَهِيَ لاَ تَعْلَمُ أَنَّ

لَهَا الْخِيَارَ فَلَهَا الْخِيَارُ قَالَ :وَبَلَغَنِي ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۶۸۰۶) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند نے وطی کی، حالانکہ وہ خیار کے متعلق جانتی نہ تھی تو اس کا خیار باقی رہے گا۔ حضرت حسن بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(١٦٨٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :بَلَغَنِي ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ :لَهَا الْخِيَارُ وَقَالَ :لَوْ كَانَ لِي عَلَيْهِ سُلْطَانٌ لَضَرَبْتُهُ.

(۱۶۸۰۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند نے وطی کی، حالانکہ وہ خیار کے متعلق جانتی نہ تھی تو اس کا خیار باقی رہے گا۔ اگر مجھے اختیار ہوتا تو میں ایسا کرنے والے مرد کو مارتا۔

(١٦٨٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ قَالَ :وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :إِنْ أَصَابَهَا وَلاَ تَعْلَمُ فَلَهَا الْخِيَارُ إِذَا عَلِمَتْ وَلَوْ أَصَابَهَا مِنْهَا مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۱۶۸۰۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند نے وطی کی، حالانکہ وہ خیار کے متعلق جانتی نہ تھی تو اس کا خیار باقی رہے گا۔ خواہ سو مرتبہ جماع کر لے۔

(١٦٨٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ ، إِذَا أُعْتِقَتِ الأَمَةُ فَأَصَابَهَا مُبَادِرًا قَالَ :بِئْسَ مَا صَنَعَ ، قَالَ :قُلْتُ :لَهَا خِيَارٌ عَلَى الْحُرِّ ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۶۸۰۹) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے عرض کیا کہ جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے خاوند نے اس سے فوراً جماع کر لیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس نے بہت برا کیا۔ میں نے کہا کہ کیا اس کو آزاد خاوند کی صورت میں اختیار ہوگا؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(١٦٨١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شعبة، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ:إِذَا وَطِئَهَا وَهِيَ لاَ تَعْلَمُ أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ فَلَهَا الْخِيَارُ إِذَا عَلِمَتْ.

(۱۶۸۱۰) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند نے وطی کی، حالانکہ وہ خیار کے متعلق جانتی نہ تھی تو جب اسے معلوم ہو اس کا خیار باقی رہے گا۔

(١٦٨١١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ حَمَّادٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :إِذَا وَقَعَ عَلَيْهَا وَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ فَلَهَا الْخِيَارُ إِذَا عَلِمَتْ.

(۱۶۸۱۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند نے وطی کی، حالانکہ وہ خیار کے متعلق جانتی نہ تھی تو جب اسے معلوم ہو اس کا خیار باقی رہے گا۔

(۸۹) فیھا إذا وَطِئَھَا وَھِیَ تَعْلَمُ أَنَّ لَھَا الْخِیَارَ

جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند نے وطی کی، حالانکہ وہ خیار کے متعلق جانتی تھی تو اس کا خیار باقی نہیں رہے گا

(۱۶۸۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ جُوَیبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ إِذَا وَطِئَھَا وَھِیَ تَعْلَمُ أَنَّ لَھَا الْخِیَارَ فَذَاكَ مِنْھَا رِضًا.

(۱۶۸۱۲) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند نے وطی کی، حالانکہ وہ خیار کے متعلق جانتی تھی تو یہ اس کی رضا کے قائم مقام ہے۔

(۱۶۸۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا وَقَعَ عَلَیْھَا زَوْجُھَا وَقَدْ عَلِمَتْ أَنَّ لَھَا الْخِیَارَ فَلاَ خِیَارَ لَھَا.

(۱۶۸۱۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کیا گیا اور اس کے ساتھ اس کے خاوند نے وطی کی، حالانکہ وہ خیار کے متعلق جانتی تھی تو اس کا خیار باقی نہیں رہے گا۔

(۹۰) فی الرجل یَقُولُ قَدْ عَلِمْتِ أن لك الْخِیَارَ أَتُسْتَحْلَفُ لَہُ

اگر کوئی شخص بیوی کے متعلق یہ دعویٰ کرے کہ اسے خیار کا علم تھا تو کیا بیوی سے قسم لی جائے گی؟

(۱۶۸۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا غَشِیَھَا قَبْلَ أَنْ تَخْتَارَ اُسْتُحْلِفَت أَنَّھَا لَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لَھَا الْخِیَارَ ثُمَّ خُیِّرَتْ إِذَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ.

(۱۶۸۱۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر بیوی کے خیار استعمال کرنے سے قبل خاوند نے اس سے جماع کیا تو بیوی سے قسم لی جائے گی کہ وہ خیار کے متعلق نہ جانتی تھی۔ پھر اگر وہ غلام کے نکاح میں تھی تو اسے اختیار دیا جائے گا۔

(۱۶۸۱٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَہُ امْرَأَۃٌ فَأُعْتِقَتْ فَغَشِیَھَا بَعْدَ الْعِتْقِ ، فَقَالَتْ : لَمْ أَشْعُرْ أَنَّ لِی خِیَارًا ، قَالَ : تُسْتَحْلَفُ أَنَّھَا لَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لَھَا الْخِیَارَ ثُمَّ تُخَیَّرُ وَسَأَلْت حَمَّادًا، فَقَالَ : ھِیَ امْرَأَتُہُ وَلاَ تُخَیَّرُ.

(۱۶۸۱۵) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جس کی آزادی کے بعد اس کے خاوند نے اس سے جماع کیا، لیکن عورت کا کہنا یہ ہے کہ مجھے خیار کا علم نہیں تھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اس عورت سے خیار کا علم نہ ہونے پر قسم لی جائے گی پھر اسے اختیار دیا جائے گا۔ میں نے یہی سوال حضرت حماد سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ اس کی بیوی ہے اسے اختیار نہیں دیا جائے گا۔

(۱۶۸۱٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَۃَ قَالَ: أَخْبَرَنِی الْھَیْثَمُ ، عَنْ حَمَّادٍ أَنَّہُ قَالَ: تُسْتَحْلَفُ أَنَّھَا لَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لَھَا الْخِیَارَ.

(۱۶۸۱۶) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اس سے اس بات پر قسم لی جائے گی کہ اسے خیار کا علم نہیں تھا۔

(۹۱) فِي الْمُكَاتَبَةِ إِذَا أُعْتِقَتْ يَكُونُ لَهَا الْخِيَارُ

کیا مکاتبہ باندی ❶ کو آزاد کے بعد اختیار ہوگا؟

(۱۶۸۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ معمر عن رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ فِي الْمُكَاتَبَةِ قَالَ :تُخَيَّرُ

(۱۶۸۱۷) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ مکاتبہ باندی کو آزادی کے بعد اختیار ہوگا۔

(۱۶۸۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :تُخَيَّرُ الْمُكَاتَبَةُ

(۱۶۸۱۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ مکاتبہ باندی کو آزادی کے بعد اختیار ہوگا۔

(۱۶۸۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :إِذَا كَاتَبَتِ الْمَرْأَةُ أَعَانَهَا زَوْجُهَا عَلَى مُكَاتَبَتِهَا ثُمَّ أُعْتِقَتْ فَلاَ خِيَارَ لَهَا.

(۱۶۸۱۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر مکاتبہ باندی کی آزادی کے لئے اس کے خاوند نے اس کی مدد کی تو آزادی کے بعد اسے اختیار نہیں ہوگا۔

(۱۶۸۲۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ فِي الْمُكَاتَبَةِ:تَسْعَى وَمَعَهَا زَوْجُهَا قَالَ:لَهَا الْخِيَارُ، وَإِنْ سَعَى مَعَهَا.

(۱۶۸۲۰) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ مکاتبہ باندی کو آزادی کے بعد اختیار ہوگا خواہ اس کے خاوند نے اس کے ساتھ مکاتبت کی رقم ادا کرنے میں کوشش کی ہو۔

(۹۲) في تزويج النَّهَارِيَّاتِ

نہاریات ❷ سے نکاح کرنے کا بیان

(۱۶۸۲۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِتَزْوِيجِ النَّهَارِيَّاتِ.

(۱۶۸۲۱) حضرت حسن اور حضرت عطاء کے نزدیک نہاریات سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۸۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ نِكَاحَ النَّهَارِيَّاتِ وَكَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

---

❶ مکاتبہ باندی سے مراد ایسی باندی جس کا مالک اس سے ایک مخصوص رقم کی وصولی کے بعد اسے آزاد کرنے کا معاہدہ کرلے۔

❷ "نہاریات" سے مراد ایسی عورتیں ہیں جن کے بارے میں خاوند یہ شرط لگائے کہ وہ صرف دن کے وقت ان سے ملے گا اور ان کی تقسیم کا حصہ صرف دن میں ہوگا۔

(۱۶۸۲۲) حضرت حسن کے نزدیک نہاریات سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۸۲۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۱۶۸۲۳) حضرت حماد کے نزدیک نہاریات سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔

(۹۳) فی الرجل يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَيَشْتَرِطُ عَلَيْهَا مَا قَسَمْت لَكَ من شيء فِي لَيْلٍ ، أَوْ نَهَارٍ

ایک آدمی نکاح میں یہ شرط لگائے کہ عورت کو دن یا رات میں کوئی حصہ نہیں ملے گا

(۱۶۸۲٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَشَرَطَ لَهَا :مَا قَسَمْتُ لَكِ مِنْ لَيْلٍ ، أَوْ نَهَارٍ رَضِيتِ بِهِ ، قالا :هَذَا شَرْطٌ فَاسِدٌ.

(۱۶۸۲۴) حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نکاح میں یہ شرط لگائے کہ عورت کو دن یا رات میں کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ اور عورت اس پر راضی ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ شرط فاسد ہے۔

(۱۶۸۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : كَانَ يُسْأَلُ ، عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَشْتَرِطُ عَلَيْهَا أَنْ لاَ يَأْتِيَهَا كَذَا وَكَذَا ، وَلاَ يُنْفِقُ عَلَيْهَا إلاَّ شَيْئًا مَعْلُومًا ، قَالَ :إنَّمَا الصُّلْحُ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الدُّخُولِ ، فَكَانَ يَكْرَهُهُ.

(۱۶۸۲۵) حضرت زہری اس شخص کے بارے میں جو نکاح میں یہ شرط لگائے کہ وہ اس کے پاس نہیں آئے گا اور اس پر صرف معلوم مقدار ہی خرچ کرے گا، فرماتے ہیں کہ وہ صلح جس کا قرآن میں حکم ہے وہ تو ایک مرتبہ کے جماع کے بعد ہے۔ گویا ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(۱۶۸۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ :سُئِلَ يُونُسُ ، عَنِ الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ ، فَقَالَ : كَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا إِذَا كَانَتْ عَلاَنِيَةً ، وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَكْرَهُ ابْتِدَائَهُ وَلاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا بَعْدَ ذَلِكَ.

(۱۶۸۲۶) حضرت یونس سے نکاح میں لگائی جانے والی شرط کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اگر وہ علانیہ ہو، جبکہ حضرت ابن سیرین ابتداء میں مکروہ خیال کرتے تھے اور اگر بعد میں لگائی جائے تو وہ بھی کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۶۸۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :سَأَلْته عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ امْرَأَةٌ فَيَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَشْتَرِطُ لِهَذِهِ يَوْمًا وَلِهَذِهِ يَوْمَيْنِ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۶۸۲۷) حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنی بیویوں میں سے ایک کے ساتھ ایک دن اور دوسری کے ساتھ دو دن مقرر کر لے تو انہوں نے فرمایا کہ ایسا کرنا جائز ہے۔

(۹۴) فی الرجل یَتَزَوَّجُ الْمَرْأَۃَ فَیَشْتَرِطُون عَلَیْہِ إِنْ جِئْت بِمَهْرِهَا إِلَی کَذَا وَکَذَا وَإِلَّا فَلاَ نِکَاحَ بَیْنَنَا

اگر نکاح کو اس شرط کے ساتھ مشروط کیا جائے کہ اگر فلاں دن تک خاوند نے مہر دے دیا تو ٹھیک ورنہ نکاح نہیں ہوگا

(۱۶۸۲۸) حَدَّثَنَا إسْمَاعِیلَ بْنِ عَیَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَۃً فَاشْتَرَطُوا عَلَیْہِ :إِنْ جِئْت بِمَهْرِهَا إِلَی کَذَا وَکَذَا ، وَإِلاَّ فَلاَ نِکَاحَ بَیْنَنَا ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لاَ بَأْسَ بِذَلِکَ.

(۱۶۸۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر نکاح کو اس شرط کے ساتھ مشروط کیا جائے کہ اگر فلاں دن تک خاوند نے مہر دے دیا تو ٹھیک ورنہ نکاح نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۸۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَکٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ :هُوَ جَائِزٌ وَکَأَنَّہُ جَعَلَہُ حَلِفًا ، وَکَانَ الْحَسَنُ یَقُولُ : قَدْ جَازَ النِّکَاحُ وَبَطَلَ الشَّرْطُ.

(۱۶۸۲۹) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا جائز ہے۔ یہ عمل خلع کے حکم میں ہوگا۔ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ نکاح جائز ہے اور شرط باطل ہے۔

(۱۶۸۳۰) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ قَالَ :کُلُّ شَرْطٍ فِی النِّکَاحِ فَالنِّکَاحُ یَهْدِمُہُ إلاَّ الطَّلاَقَ.

(۱۶۸۳۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نکاح میں طلاق کے علاوہ لگائی جانے والی ہر شرط کو نکاح ختم کر دیتا ہے۔

(۹۵) فی الرجل یَتَزَوَّجُ الْمَرْأَۃَ عَلَی شَیْءٍ وتَصِلُ إلَیْہِ

کسی خاص چیز کے عوض نکاح کرنے کا بیان

(۱۶۸۳۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ ، عَنْ جَدَّتِہِ أَنَّ أَبَاهَا تَزَوَّجَ امْرَأَۃً بِخَادِمٍ لَهَا فَخَاصَمَتْ أَبَاهَا إلَی شُرَیْحٍ فَقَضَی لَهَا بِالْخَادِمِ وَقَضَی لِلْمَرْأَۃِ بِقِیمَۃِ الْخَادِمِ.

(۱۶۸۳۱) حضرت عمرو بن قیس کی دادی فرماتی ہیں کہ ان کے باپ نے ایک عورت سے میری خادمہ کے عوض شادی کی۔ میں یہ مقدمہ لے کر قاضی شریح کی عدالت میں گئی تو انہوں نے میرے لئے خادمہ کا اور اس عورت کے لئے خادمہ کی قیمت کا فیصلہ کیا۔

(۱۶۸۳۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إسْمَاعِیلَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ فِی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَۃً عَلَی أَنْ یُعْتِقَ أَبَاهَا فَلَمْ یَقْدِرْ عَلَیْہِ ، قَالَ :عَلَیْہِ قِیمَۃُ الأَبِ.

(۱۶۸۳۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے عورت سے اس بات کے عوض شادی کی کہ وہ اس عورت کے باپ کو آزاد کرے گا اور وہ اس کی آزادی پر قادر نہ ہوسکا تو اس پر اس کے باپ کی قیمت لازم ہوگی۔

(۱۶۸۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ المرأة عَلَى أَنْ يُحِجَّهَا قَالَ هُوَ جائز.

(۱۶۸۳۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ وہ اسے حج کرائے گا تو یہ جائز ہے۔

(۱۶۸۳٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةً عَلَى أَنَّ صَدَاقَهَا عِتْقُ أَبِيهَا فَلَمْ يَبِعْهُ قَالَ :لَهَا قِيمَةُ الأَبِ.

(۱۶۸۳۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے عورت سے اس بات کے عوض شادی کی کہ وہ اس عورت کے باپ کو آزاد کرے گا اور وہ اس کی آزادی پر قادر نہ ہوسکا تو اس پر اس کے باپ کی قیمت لازم ہوگی۔

(۱۶۸۳٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى أَنْ يُحِجَّهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ :لَهَا نِصْفُ أَدْنَى مَا يَحُجُّ بِهِ إنْسَانٌ.

(۱۶۸۳۵) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ وہ اسے حج کرائے گا لیکن اسے دخول سے پہلے طلاق دے دی تو اس پر حج کے خرچے کا نصف لازم ہوگا۔

(۹٦) فِي الرجل يُزَوِّجُ الرَّجُلَ فَيُنْكِرُ مَا حَالُ الصَّدَاقِ ؟

اگر ایک آدمی دوسرے کا نکاح کرادے اور دولہا بعد میں انکار کرے تو مہر کی کیا صورت ہوگی؟

(۱٦۸۳٦) حَدَّثَنَا ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :إذَا خَطَبَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ فَزَوَّجَهُ فَأَنْكَرَ عَلَيْهِ الآخَرُ فَحَقُّهَا ثَابِتٌ عَلَى هَذَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۶۸۳۶) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے دوسرے کی طرف سے نکاح کا پیغام بھجوایا اور نکاح کرادیا، جبکہ بعد میں دولہے نے انکار کردیا تو عورت کا حق نکاح کرانے والے پر ثابت ہوگا اور نصف مہر دینا پڑے گا۔

(۱٦۸۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ كَتَبَ إلَى أَبِيهِ ، أَوْ إلَى مَوْلاَهُ أَنْ يُزَوِّجَهُ فَزَوَّجَهُ فَجَاءَ فَأَنْكَرَ عَلَيْهِ قَالَ الشَّعْبِيُّ :إنْ أَجَازَ الزَّوْجُ النِّكَاحَ فَهُوَ جَائِزٌ ، وَإِنْ لَمْ يُجِزْهُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَلَيْسَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَدَاقٌ إنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا.

(۱۶۸۳۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنے باپ یا مولی کو خط لکھا کہ اس کی شادی کرادے۔ انہوں نے شادی کرادی، لیکن اس نے انکار کردیا تو اس بارے میں حضرت شعبی فرماتے تھے کہ اگر خاوند نکاح کو باقی رکھے تو ٹھیک ورنہ اس نکاح کی

کوئی حیثیت نہیں۔ اور شرعی ملاقات سے پہلے کسی پر مہر بھی واجب نہیں ہوگا۔

(١٦٨٣٨) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ زَوَّجَ أَبَاهُ وَهُوَ غَائِبٌ فَلَمْ يَرْضَ الأَبُ قَالَ : الصَّدَاقُ عَلَى الابْنِ فَإِنْ زَوَّجَ الأَبُ الابْنَ فَلَمْ يَرْضَ الابْنُ فَالصَّدَاقُ عَلَى الأَبِ.

(۱۶۸۳۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنے باپ کا نکاح کرادیا حالانکہ باپ موجود نہیں تھا، پھر اگر باپ راضی نہ ہوا تو مہر بیٹے پر لازم ہوگا اور اگر باپ نے بیٹے کا نکاح کرایا اور بیٹا راضی نہ ہوا تو مہر باپ پر لازم ہوگا۔

(٩٧) في العزل وَالرُّخْصَةِ فِيهِ

عزل [1] اور اس کی اجازت کا بیان

(١٦٨٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ.

(بخاری ۵۲۰۷۔ مسلم ۱۳۷)

(۱۶۸۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عزل کیا کرتے تھے اور قرآن نازل ہو رہا تھا یعنی اس کی ممانعت نہیں آئی۔

(١٦٨٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدًا كَانَ يَعْزِلُ عَنْ جَارِيَةٍ لَهُ.

(۱۶۸۴۰) حضرت خارجہ بن زید فرماتے ہیں کہ حضرت زید اپنی ایک باندی سے عزل کیا کرتے تھے۔

(١٦٨٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ زَيْدًا وَسَعْدًا كَانَا يَعْزِلاَنِ.

(۱۶۸۴۱) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید اور حضرت سعد عزل کیا کرتے تھے۔

(١٦٨٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّهُ خَلَفَ عَلَى امْرَأَةِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ ، أَوْ تَعْزِلُ مِنْ قُرُوحٍ بِهَا كَيْ لاَ تَغْتَسِلَ.

(۱۶۸۴۲) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت اسماعیل شیبانی کا نکاح حضرت رافع بن خدیج کی بیوی سے ہوا۔ انہوں نے اسماعیل شیبانی کو بتایا کہ رافع بن خدیج عزل کیا کرتے تھے۔

(١٦٨٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَائِدَةَ بن عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾ قَالَ : مَنْ شَاءَ أَنْ يَعْزِلَ فَلْيَعْزِلْ وَمَنْ شَاءَ أَنْ لاَ يَعْزِلَ فَلاَ يَعْزِلْ.

(۱۶۸۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو عزل کرنا چاہے کرلے اور جو نہ کرنا چاہے نہ کرے۔

(١٦٨٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ أَنَّ خَبَّابًا كَانَ يَعْزِلُ ، عَنْ سَرَارِيهِ.

---

[1] عزل سے مراد جماع کے دوران انزال کے وقت آلہ تناسل کو شرمگاہ سے باہر نکال کر انزال کرنا۔

(۱۶۸۴۴) حضرت یحییٰ بن عباد فرماتے ہیں کہ حضرت خباب اپنی باندیوں سے عزل کیا کرتے تھے۔

(١٦٨٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ سَعْدٍ - يَعْنِي عَامِرًا - أَنَّ سَعْدًا كَانَ يَعْزِلُ.

(۱۶۸۴۵) حضرت عامر بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت سعد عزل کیا کرتے تھے۔

(١٦٨٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْعَزْلِ :اخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فَكَانَ زَيْدٌ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَعْزِلاَنِ.

(۱۶۸۴۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عزل کے بارے میں صحابہ کرام کا اختلاف ہے۔حضرت زید اور حضرت انس بن مالک عزل کیا کرتے تھے۔

(١٦٨٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ زَيْدًا وَسَعْدًا كَانَا يَعْزِلاَنِ.

(۱۶۸۴۷) حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید اور حضرت سعد عزل کیا کرتے تھے۔

(١٦٨٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بن عُثْمَانَ ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَفْلَحَ قَالَ : نَكَحْت أُمَّ وَلَدِ أَبِي أَيُّوبَ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ يَعْزِلُ وَأَخْبَرَتْنِي أُمُّ وَلَدِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ عَنْهَا وَقَالَ سَالِمٌ ، عَنْ عَائِشَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ إِنَّ سَعْدًا كَانَ يَعْزِلُ ، عَنْ أُمَّهَاتِ أَوْلاَدِهِ.

(۱۶۸۴۸) حضرت عبدالرحمٰن بن افلح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی ام ولد باندی سے شادی کی۔اس نے مجھے بتایا کہ حضرت ابو ایوب عزل کیا کرتے تھے۔اور مجھے حضرت زید بن ثابت کی ام ولد باندی نے بھی بتایا کہ وہ بھی عزل کیا کرتے تھے۔حضرت سالم عائشہ بنت سعد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد اپنی ام ولد باندیوں سے عزل کیا کرتے تھے۔

(١٦٨٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سليمان ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : كَانَتِ الأَنْصَارُ لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِالْعَزْلِ ، وَكَانَ مِمَّنْ يَقُولُ ذَلِكَ زَيْدٌ ، وَأَبُو أَيُّوبَ وَأُبَيٌّ.

(۱۶۸۴۹) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ انصار صحابہ عزل کرنے میں کوئی برائی نہ سمجھتے تھے اور حضرت زید، حضرت ابو ایوب اور حضرت ابی اس کے قائل تھے۔

(١٦٨٥٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلْقَمَةَ وَأَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ كَانُوا يَعْزِلُونَ.

(۱۶۸۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد عزل کیا کرتے تھے۔

(١٦٨٥١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ وَيَتَأَوَّلُ هَذِهِ الآيَةَ :﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّك مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّاتِهِمْ﴾.

(۱۶۸۵۱) حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین عزل کرتے تھے اور اس آیت کو دلیل کے طور پر پیش فرماتے ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّك مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّاتِهِمْ﴾۔

(۱۶۸۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ امْرَأَةً تَقُولُ :كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَعْزِلُ عَنِّي.

(۱۶۸۵۲) حضرت ابو عمران نے ایک خاتون سے نقل کیا ہے کہ حضرت حسن بن علی عزل کیا کرتے تھے۔

(۱۶۸۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ سُئِلَ عَنِ الْعَزْلِ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا ، وَقَالَ :هُوَ حَرْثُك إِنْ شِئْتَ أَعْطَشْته ، وَإِنْ شِئْتَ أَسْقَيْته.

(۱۶۸۵۳) حضرت سعید عزل میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے اور فرماتے کہ وہ تمہاری کھیتی ہے چاہو تو پیاسا رکھو اور چاہو تو سیراب کرو۔

(۱۶۸۵٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ :قُلْتُ لِعِكْرِمَةَ :أَعْزِلُ ، عَنْ جَارِيَةٍ لِي ؟ قَالَ :هُوَ حَرْثُك فَإِنْ شِئْتَ فَأَعْطِشْهُ ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَرْوِهِ.

(۱۶۸۵۴) حضرت مسعود بن علی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ سے سوال کیا کہ کیا میں اپنی باندی سے عزل کرسکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تمہاری کھیتی ہے چاہو تو پیاسا رکھو اور چاہو تو سیراب کرو۔

(۱۶۸۵۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ السَّرَّاجِ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ ، عَنِ الْعَزْلِ ، فَقَالَ :قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي وَمِنْك سَعْدٌ.

(۱۶۸۵۵) حضرت زبرقان سراج فرماتے ہیں کہ میں نے ابن معقل سے عزل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ عمل تو مجھ سے اور تجھ سے بہتر یعنی حضرت سعد نے بھی کیا ہے۔

(۱۶۸۵٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ فَلاَ نُنْهَى.

(۱۶۸۵۶) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم عزل کرتے اور قرآن نازل ہوتا تھا لیکن ہمیں اس سے منع نہیں کیا گیا۔

(۱۶۸۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشر ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ امه ، عَنْ سُرِّيَّةٍ لِعُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ.

(۱۶۸۵۷) حضرت عمر کی ایک باندی روایت کرتی ہیں کہ وہ عزل کیا کرتے تھے۔

(۱۶۸۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشر حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ قَزَعَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ :إن ابْنَتِي هَذِهِ الَّتِي فِي الْخِدْرِ مِنَ الْعَزْلِ.

(۱۶۸۵۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری یہ بیٹی جو جوان ہو کر پردے میں بیٹھی ہے، عزل کرنے کے باوجود پیدا ہوئی ہے۔

(۱۶۸۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ،

فَقَالَ :إنَّ لِی خَادِمًا تَسْتَقِی عَلَی نَاضِحٍ لِی وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا ، فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا قَدَّرَ اللَّهُ مِنْ نَفْسٍ أَنْ يَخْلُقَهَا إلاَّ وَهِيَ كَائِنَةٌ. (مسلم ۶۴۔ ابن ماجہ ۸۹)

(۱۶۸۵۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میری ایک خادمہ ہے، جو میرے لئے پانی بھرتی ہے۔ میں اس سے عزل کرتا ہوں لیکن پھر بھی اس نے بچے کو جنم دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جان کے دنیا میں آنے کا اللہ نے فیصلہ کرلیا وہ آ کر رہتی ہے۔

(۱۶۸۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشر ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ :أَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بن سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْعَزْلِ فَدَعَا جَارِيَةً لَهُ ، فَقَالَ :عَزَلْتُ عَنْكِ أَمْسِ.

(۱۶۸۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اپنی ایک باندی کو بلایا اور فرمایا کہ کیا کل میں نے تجھ سے عزل کیا تھا؟

(۱۶۸۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشر ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ :حَدَّثَنِی عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا كَانَ يَعْزِلُ ، عَنِ الأَمَةِ إذَا خَشِيَ أَنْ تَحْمِلَ.

(۱۶۸۶۱) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت سعد کو جب کبھی باندی کے حاملہ ہونے کی توقع ہوتی تو عزل کیا کرتے تھے۔

(۹۸) من كره الْعَزْلَ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِيهِ

جن حضرات کے نزدیک عزل کی اجازت نہیں

(۱۶۸۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا يَكْرَهَانِ الْعَزْلَ وَيَأْمُرَانِ النَّاسَ بِالْغُسْلِ مِنْهُ.

(۱۶۸۶۲) حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما عزل کو مکروہ قرار دیتے تھے اور اس کے بعد غسل کے وجوب کے قائل تھے۔

(۱۶۸۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بن سليمان ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رِجَالاً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْعَزْلَ ، مِنْهُمْ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.

(۱۶۸۶۳) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ کچھ مہاجرین حضرات عزل کو مکروہ قرار دیتے تھے ان میں دوسروں کے ساتھ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

(۱۶۸۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :الْعَزْلُ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ.

(۱۶۸۶۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عزل زندہ درگور کرنے کی ایک شکل ہے۔

(۱۶۸۶۵) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى جَارِيَةً لِبَعْضِ بَنِيهِ ، فَقَالَ : مَا لِي لاَ أَرَاهَا تَحْمِلُ ، لَعَلَّكَ تَعْزِلُ عَنْهَا لَوْ أَعْلَمُ ذَلِكَ لأَوْجَعْتُ ظَهْرَكَ.

(۱۶۸۶۵) حضرت میمون بن مہران کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کے لئے ایک باندی خریدی۔ کچھ عرصہ بعد فرمایا کہ یہ حاملہ کیوں نہیں ہوتی! شاید تم اس سے عزل کرتے ہو؟ اگر مجھے پتہ چلا تو میں تمہیں ماروں گا۔

(۱۶۸۶۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ فِي الْعَزْلِ قَالَ : مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ مُسْلِمًا يصنعه.

(۱۶۸۶۶) حضرت ابوامامہ عزل کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں کسی مسلمان سے اس کی توقع نہیں رکھتا۔

(۱۶۸۶۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَالِكِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ فِي الْعَزْلِ ، قَالَ : هِيَ الْمَوْؤُودَةُ الْخَفِيَّةُ.

(۱۶۸۶۷) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ عزل زندہ درگور کرنے کی ایک شکل ہے۔

(۱۶۸۶۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْعَزْلَ.

(۱۶۸۶۸) حضرت اسود عزل کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۱۶۸۶۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِنْدَلِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي مُغِيرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا خَلَصْتُ إِلَيْكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلاَّ بِقَيْنَةٍ ، وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا ، أُرِيدُ بِهَا السُّوقَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : جَائَهَا مَا قُدِّرَ. (طبرانی ۲۳۰۷۔ مسند ۱۶۱۱)

(۱۶۸۶۹) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں مشرکین سے صرف ایک باندی ہی بچا کے لاسکا ہوں اور میں اس سے عزل کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے تقدیر یہاں لائی ہے۔

(۱۶۸۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْهُمَا جَمِيعًا ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : لَمَّا أَصَبْنَا سَبْيَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ اسْتَمْتَعْنَا من النساء وَعَزَلْنَا عَنْهُنَّ قَالَ ثم : إني وَقَفْتُ عَلَى جَارِيَةٍ فِي سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ قَالَ : فَمَرَّ بِي رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ الْجَارِيَةُ يَا أَبَا سَعِيدٍ ، قُلْتُ : جَارِيَةٌ لِي أَبِيعُهَا ، قَالَ : هَلْ كُنْتَ تُصِيبُهَا ؟ قَالَ ، قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَلَعَلَّكَ تَبِيعُهَا وَفِي بَطْنِهَا مِنْكَ سَخْلَةٌ ؟ قَالَ : قُلْتُ : كُنْتُ أَعْزِلُ عَنْهَا ، قَالَ تِلْكَ الْمَوْؤُودَةُ الصُّغْرَى ، قَالَ : فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : كَذَبَتْ يَهُودُ كَذَبَتْ يَهُودُ. (نسائی ۹۰۸۴۔ طحاوی ۳۲)

(۱۶۸۷۰) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو مصطلق کی عورتیں قیدی بن کر ہمارے ہاتھ لگیں۔ ہم ان سے جماع کرتے تھے اور عزل کرتے تھے۔ پھر ایک دن میں ایک باندی کے ساتھ بنو قینقاع کے بازار میں تھا کہ ایک یہودی میرے پاس سے گذرا اور بولا اے ابو سعید یہ باندی کیسی! میں نے کہا میری باندی ہے اور میں اسے بیچنا چاہتا ہوں۔ اس نے پوچھا کہ کیا تم نے اس سے جماع کیا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کہ تم اسے بیچنا چاہتے ہو حالانکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے پیٹ میں تمہارا نطفہ موجود ہو۔ میں نے کہا کہ میں اس سے عزل کیا کرتا تھا۔ اس نے کہا کہ یہ زندہ درگور کرنے کی ایک شکل ہے۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہود نے جھوٹ بولا یہود نے جھوٹ بولا۔

(١٦٨٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ :دَخَلْتُ أَنَا ، وَأَبُو صرمة الْمَازِنِيُّ فَوَجَدْنَا أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ كَمَا يُحَدِّثُ أَبُو سَلَمَةَ ، وَأَبُو أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :كَذَبَتْ يَهُودُ ، وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ :وَمَا عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا وَقَدْ قَدَّرَ اللَّهُ مَا هُوَ خَالِقٌ مِنْ خَلْقِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۴۱۳۸۔ مسلم ۱۲۷)

(۱۶۸۷۱) حضرت عبد اللہ بن محیریز کہتے ہیں کہ میں اور حضرت ابو صرمہ مازنی حاضر ہوئے تو ہم نے حضرت ابو سعید خدری کو وہی بات بیان کرتے سنا جو ابو سلمہ اور ابو امامہ بیان کر رہے تھے۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود نے جھوٹ بولا اور اس حدیث کے آخر میں یہ ہے کہ تم ایسا نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک پیدا ہونے والوں کی تقدیر کا فیصلہ کر دیا ہے۔

(٩٩) من قَالَ يَعْزِلُ عَنِ الأَمَةِ وَتُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ

جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ باندی سے عزل کیا جا سکتا ہے جبکہ آزاد عورت سے اجازت لی جائے گی

(١٦٨٧٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ وَعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالاَ :يُعْزَلُ ، عَنِ الأَمَةِ وَتُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةَ.

(۱۶۸۷۲) حضرت ابراہیم تیمی اور حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ باندی سے عزل کیا جا سکتا ہے جبکہ آزاد عورت سے اجازت لی جائے گی۔

(١٦٨٧٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۶۸۷۳) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(١٦٨٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ.

(۱۶۸۷۴) حضرت محمد سے بھی یونہی منقول ہے۔

(١٦٨٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :لاَ يُعْزَلُ ، عَنِ الْحُرَّةِ إِلاَّ بِإِذْنِهَا.

(۱۶۸۷۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ آزاد عورت کی اجازت کے بغیر اس سے عزل نہیں کیا جاسکتا۔

(۱٦٨٧٦) حَدَّثَنَا عبد الرحمن بْنُ مَهْدِيٍّ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ سَوَّارٍ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :تُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ يُعْزَلُ ، عَنِ الأَمَةِ.

(۱۶۸۷۶) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ آزاد عورت سے اجازت لی جائے گی اور باندی سے بلا اجازت عزل کیا جائے گا۔

(۱٦٨٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :لاَ يُعْزَلُ ، عَنِ الْحُرَّةِ إلاَّ بِإِذْنِهَا.

(۱۶۸۷۷) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ آزاد عورت کی اجازت کے بغیر اس سے عزل نہیں کیا جاسکتا۔

(۱٦٨٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سُعَادَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالُوا :تُسْتَأْمَرُ الْحُرَّةُ وَلاَ تُسْتَأْمَرُ الأَمَةُ.

(۱۶۸۷۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ آزاد عورت سے اجازت لی جائے گی جبکہ باندی سے اجازت نہیں لی جائے گی۔

(۱٦٨٧٩) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :سُئِلَ عَنِ الأَمَةِ يُعْزَلُ عَنْهَا ، قَالَ :نَعَمْ ، وَأَمَّا الْحُرَّةُ فَيَسْتَأْمِرُهَا.

(۱۶۸۷۹) حضرت عبدالملک فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ کیا باندی سے عزل کیا جائے گا انہوں نے فرمایا کہ ہاں، البتہ آزاد عورت سے اجازت طلب کی جائے گی۔

(۱٦٨٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ ، عَنِ الأَمَةِ وَلاَ يَقُولُ فِي الْحُرَّةِ شَيْئًا.

(۱۶۸۸۰) حضرت طاوس باندی سے عزل کی اجازت دیتے تھے جبکہ آزاد کے بارے میں کچھ نہیں فرماتے تھے۔

(۱۰۰) فی الرجل يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ الْعَذْرَاءَ أَيَسْتَبْرِئُهَا

باندی کو خریدنے کے بعد حمل سے محفوظ ہونے کا یقین کرنا ضروری ہے

(۱٦٨٨١) حَدَّثَنَا عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الأَمَةَ الْعَذْرَاءَ قَالَ : لاَ يَقْرَبَنَّ مَا دُونَ رَحِمِهَا حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا.

(۱۶۸۸۱) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص باندی خریدے تو اس کے حمل سے پاک ہونے کا یقین کر لینے تک اس کے قریب نہ جائے۔

(۱٦٨٨٢) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً عَذْرَاءَ قَالَ:يَسْتَبْرِءُ رَحِمَهَا.

(۱۶۸۸۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص باندی خریدے تو اس کے رحم کے خالی ہونے کا یقین کر لے۔

(۱۶۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : يَسْتَبْرِئُهَا ، وَإِنْ كَانَتْ بِكْرًا.

(۱۶۸۸۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ باندی کے حمل سے پاک ہونے کا یقین کرلے خواہ وہ باکرہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۶۸۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ.

(۱۶۸۸۴) حضرت عکرمہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۶۸۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً بَيْنَ أَبَوَيْهَا عَذْرَاءَ قَالَ : يَسْتَبْرِئُهَا بِحَيْضَتَيْنِ ، وَإِنْ لاَ تَحِيضُ فَبِخَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ يَوْمًا.

(۱۶۸۸۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جو شخص باندی خریدے تو دوحیضوں تک اس کے حمل سے پاک ہونے کا یقین کرلے اور اگر اسے حیض نہ آتے ہوں تو پینتالیس دن تک انتظار کرے۔

(۱۶۸۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنِ اشْتَرَى أَمَةً عَذْرَاءَ فَلاَ يَسْتَبْرِئُهَا.

(۱۶۸۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو پردہ نشین باندی خریدے اس کے حمل سے پاک ہونے کا یقین کرنا ضروری نہیں۔

(۱۰۱) من كان يَقُولُ تُسْتَبْرَأُ الأَمَةُ بِحَيْضَةٍ

جن حضرات کے نزدیک ایک حیض سے باندی کے حمل سے پاک ہونے کا یقین ہو جائے گا

(۱۶۸۸۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ : أَمَا عَلِمْت ان عُمَرَ حتى انْقِضَاء أَجَلِهِ ، وَابْنَ مَسْعُودٍ بِالْعِرَاقِ حتى انْقِضَاء أَجَلِهِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانُوا يَسْتَبْرِئُونَ الأَمَةَ بِحَيْضَةٍ حَتَّى كَانَ مُعَاوِيَةُ ، فَكَانَ يَقُولُ : حَيْضَتَانِ ، فَقَالَ الزُّهْرِيُّ : وَأَنَا أَزِيدُكَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ.

(۱۶۸۸۷) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے کہا کہ کیا آپ نہیں جانتے کہ حضرت عمر، حضرت ابن مسعود اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم اپنی وفات تک اس بات کے قائل تھے کہ ایک حیض سے باندی کے حاملہ نہ ہونے کا پتہ چل جاتا ہے۔ جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دوحیض تک انتظار کے قائل تھے۔ حضرت زہری نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک اور صاحب بتاتا ہوں اور وہ حضرت عبادہ بن صامت ہیں۔

(۱۶۸۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: تُسْتَبْرَأُ الأَمَةُ بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۸۸۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ باندی کے حمل سے محفوظ ہونے کا ایک حیض سے پتہ چل جائے گا۔

(۱۶۸۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ وَقُثَمٍ وَنَاجِيَةَ قَالُوا : أَيُّمَا رَجُلٍ اشترى جَارِيَةً فَلاَ يَقْرَبْهَا حَتَّى تَحِيضَ.

(۱۶۸۸۹) حضرت صلہ، قثم اور ناجیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کوئی باندی خریدی تو وہ اسے حیض آنے تک اس کے قریب نہ جائے۔

(۱۶۸۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الأَمَةِ الَّتِي تُوطَأُ قَالَ : إِذَا بِيعَتْ ، أَوْ أُعْتِقَتْ فَلْتُسْتَبْرَأْ بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۸۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس باندی کے بارے میں فرماتے ہیں جس سے اس کے مالک نے وطی کی ہو، کہ جب اسے بیچا جائے یا آزاد کیا جائے تو وہ ایک حیض کے ذریعے اپنے رحم کی پاکی کا یقین کرے گا۔

(۱۶۸۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : سَأَلْتُه ، عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً لَهَا زَوْجٌ ، قَالَ : يَسْتَبْرِءُ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۸۹۱) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا اگر آدمی نے کسی ایسی باندی کو خریدا جس کا کوئی خاوند ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک حیض سے اس کے رحم کے خالی ہونے کا یقین کرے گا۔

(۱۶۸۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : مَنِ اشْتَرَى جَارِيَةً فَلاَ يَقْرَبْهَا حَتَّى يَسْتَبْرِنَهَا بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۸۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص باندی خریدے وہ اس وقت تک اس کے پاس نہ جائے جب تک ایک حیض کے ذریعے اس کے رحم کے خالی ہونے کا یقین نہ کرلے۔

(۱۶۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۸۹۳) حضرت ابراہیم بھی ایک حیض کو کافی سمجھتے تھے۔

(۱۶۸۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : تُسْتَبْرَأُ الأَمَةُ بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۸۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک حیض تک رحم کے خالی ہونے کا یقین کرے گا۔

(۱۶۸۹۵) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ بن وردان، عَنْ بُرد، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : إذا اشْتَرَيْت الأَمَةَ قَالَ : يَسْتَبْرِئُهَا بِحَيْضَةٍ وَاحِدَةٍ.

(۱۶۸۹۵) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جب باندی خریدی گئی تو ایک حیض تک اس کے پاک ہونے کا یقین کیا جائے گا۔

(۱۶۸۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ قَالاَ : تُسْتَبْرَأُ الأَمَةُ بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۸۹۶) حضرت عطا اور حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ باندی کے حمل سے خالی ہونے کا یقین ایک حیض تک کیا جائے گا۔

(۱۶۸۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَنِ اشْتَرَى جَارِيَةً فَلْيَسْتَبْرِئْهَا بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۸۹۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص باندی خریدے وہ ایک حیض تک اس کے حمل سے خالی ہونے کا انتظار کرے۔

(۱۰۲) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَائِضٌ

اگر خریدی ہوئی باندی حائضہ ہو تو کیا حکم ہے؟

(۱۶۸۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا اشْتَرَاهَا وَهِيَ حَائِضٌ فَلِيَسْتَبْرِئْهَا بِحَيْضَةٍ أُخْرَى.

(۱۶۸۹۸) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اگر حائضہ باندی کو خریدا تو مزید ایک حیض تک اس کے حمل سے خالی ہونے کا انتظار کرے۔

(۱۶۸۹۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِنْ شَاءَ اجْتَزَأَ بِهَذِهِ الْحَيْضَةِ.

(۱۶۸۹۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر چاہے تو اسی حیض کو کافی سمجھ سکتا ہے۔

(۱۰۳) فيها إذا اشْتَرَاهَا مِنِ امْرَأَةٍ أَيَسْتَبْرِئُهَا

اگر باندی کو کسی عورت سے خریدا تو کیا حمل سے خالی ہونے کا یقین کیا جائے گا؟

(۱۶۹۰۰) حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا اشْتَرَاهَا مِنَ امْرَأَةٍ فَلِيَسْتَبْرِئْهَا بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۹۰۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر باندی کو کسی عورت سے خریدا تب بھی اس کے حیض کے ذریعے حمل سے خالی ہونے کا یقین کیا جائے گا۔

(۱۶۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا اشْتَرَاهَا مِنَ امْرَأَةٍ اسْتَبْرَأَهَا.

(۱۶۹۰۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر باندی کو کسی عورت سے خریدا تب بھی حمل سے خالی ہونے کا یقین کیا جائے گا۔

(۱۰۴) اشتراها ولم تَحِضْ

اگر باندی کو خریدا اور وہ حائضہ نہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

(۱۶۹۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، وَابْنِ سِيرِينَ فِي الرَّجُلِ يستبرء الأَمَةَ الَّتِي لَمْ تَحِضْ قَالَ: كَانَا لاَ يَرَيَانِ أَنَّ ذَلِكَ يَتَبَيَّنُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثَةِ أَشْهُرٍ.

(۱۶۹۰۲) حضرت ابوقلابہ اور حضرت ابن سیرین اس باندی کے بارے میں فرماتے ہیں جو خریدی جانے کے بعد حائضہ نہ ہو کہ حمل سے خالی ہونے کے لئے کم از کم تین مہینے تک انتظار کیا جائے گا۔

(۱۶۹۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ يَسْتَبْرِئُهَا بِثَلاَثَةِ أَشْهُرٍ.

(۱۶۹۰۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ تین مہینے تک اس کے حمل سے خالی ہونے کا انتظار کیا جائے گا۔

(۱۶۹۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيث، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ قَالاَ: تُسْتَبْرَأُ بِحَيْضَةٍ، وَإِنْ كَانَتْ لاَ تَحِيضُ فَثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ.

(۱۶۹۰۴) حضرت عطاء اور حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اگر ایک حیض سے اس کا حمل سے خالی ہونا معلوم ہو جائے تو ٹھیک ورنہ تین حیض تک انتظار کیا جائے گا۔

(۱۶۹۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ.

(۱۶۹۰۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تین ماہ تک انتظار کیا جائے گا۔

(۱۶۹۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: بِثَلاَثَةِ أَشْهُرٍ.

(۱۶۹۰۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ تین ماہ تک انتظار کیا جائے گا۔

(۱۶۹۰۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ بن سليمان، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ.

(۱۶۹۰۷) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ تین ماہ تک انتظار کیا جائے گا۔

(۱۰۵) فِي الْوَصِيفَةِ من قَالَ تُسْتَبْرَأُ بِشَهْرٍ وَنِصْفٍ

وہ عورت جسے حیض نہ آتا ہو اس کا استبراء جن حضرات کے نزدیک ڈیڑھ مہینہ ہوگا

(۱۶۹۰۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي اسْتِبْرَاءِ الأَمَةِ الَّتِي لَمْ تَحِضْ: خَمْسَةٌ وَأَرْبَعُونَ.

(۱۶۹۰۸) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ جس باندی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کا استبراء پینتالیس دن ہے۔

(۱۶۹۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهْرٌ وَنِصْفٌ.

(۱۶۹۰۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جس باندی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کا استبراء ڈیڑھ ماہ ہے۔

(۱۶۹۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ شَهْرٌ وَنِصْفٌ.

(۱۶۹۱۰) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جس باندی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کا استبراء ڈیڑھ ماہ ہے۔

(۱۶۹۱۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنِ النُّعْمَانِ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَطَاءٍ قَالاَ: تُسْتَبْرَأُ الْجَارِيَةُ الَّتِي لَمْ تَحِضْ بِخَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ يَوْمًا.

(۱۶۹۱۱) حضرت قتادہ اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جس باندی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کا استبراء پینتالیس دن ہے۔

(۱۶۹۱۲) حَدَّثَنَا عبدالرحمن بن محمد الْمُحَارِبِيُّ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: يَسْتَبْرِئُهَا بِخَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ يَوْمًا.

(۱۶۹۱۲) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جس باندی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کا استبراء پینتالیس دن ہے۔

(۱۶۹۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: إِنْ كَانَتْ لاَ تَحِيضُ فَأَرْبَعُونَ يَوْمًا.

(۱۶۹۱۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس باندی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کا استبراء چالیس دن ہے۔

(۱۶۹۱٤) حَدَّثَنَا عَبدَة بن سليمان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِى مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ : شَهْرٌ وَنِصْفٌ.

(۱۶۹۱۴) حضرت ابن میتب اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جس باندی کو حیض نہ آتا ہو تو اس کا استبراء ڈیڑھ ماہ ہے۔

(١٠٦) من قَالَ تُسْتَبْرَأُ الأَمَةُ بِحَيْضَتَيْنِ إِذَا كَانَتْ تَحِيضُ

جن حضرات کے نزدیک قابل حیض باندی کا استبراء دو حیض ہے

(١٦٩١٥) حَدَّثَنَا عَبدَة بن سليمان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ عَن سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِى مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ : تُسْتَبْرَأُ الأَمَةُ بِحَيْضَتَيْنِ إِذَا كَانَتْ تَحِيضُ.

(۱۶۹۱۵) حضرت ابن میتب اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قابل حیض باندی کا استبراء دو حیض ہے۔

(١٦٩١٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : وُضِعَت عِنْدِى أَمَةٌ تُسْتَبْرَأُ فَحَاضَتْ حَيْضَةً ثُمَّ ظَهَرَ لَهَا حَمْلٌ ، فَكَانَ يَسْتَبْرِئُهَا بِحَيْضَتَيْنِ.

(۱۶۹۱۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک ایسی باندی لائی گئی جس کے استبراء کو دیکھا جا رہا تھا کہ ایک حیض آنے کے بعد پھر اس کا حمل ظاہر ہو گیا، اس کے بعد سے وہ دو حیضوں کے ذریعہ استبراء کرنے لگے۔

(١٠٧) فى الرجل يَسْتَبْرِأُ الأمة يُصِيبُ مِنْهَا شَيْئًا دُونَ الْفَرْجِ أَمْ لاَ ؟

استبراء کے دوران مالک باندی کی شرمگاہ کے علاوہ کہیں سے تلذذ حاصل کر سکتا ہے یا نہیں؟

(١٦٩١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ سئلَ يُونُسَ، عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِى الأَمَةَ فَيَسْتَبْرِئُهَا، يُصِيبُ مِنْهَا الْقُبْلَةَ وَالْمُبَاشَرَةَ؟ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ : يُكْرَهُ أَنْ يُصِيبَ مِنْهَا مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِهَا حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا ، وَيَذْكُرُ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالْقُبْلَةِ بَأْسًا.

(۱۶۹۱۷) حضرت یونس سے سوال کیا گیا کہ استبراء کے دوران مالک باندی کی شرمگاہ کے علاوہ کہیں سے تلذذ حاصل کر سکتا ہے یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن سیرین استبراء کے دوران ہر طرح کے تلذذ کو مکروہ خیال فرماتے تھے جبکہ حضرت حسن بوسہ لینے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(١٦٩١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِى كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِى الرَّجُلِ يَشْتَرِى الْجَارِيَةَ الصَّغِيرَةَ وَهِىَ أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَمَسَّهَا قَبْلَ أَنْ يَسْتَبْرِئَهَا.

(۱۶۹۱۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کوئی بہت چھوٹی باندی خریدی تو استبراء سے پہلے اسے چھونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۹۱۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً صَغِيرَةً لاَ يُجَامَعُ مِثْلُهَا ؟ قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يَطَأَهَا وَلاَ يَسْتَبْرِئَهَا.

(۱۶۹۱۹) حضرت ایاس بن معاویہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے بہت چھوٹی باندی خریدی جس عمر کی باندیوں سے جماع نہیں کیا جاتا تو مالک استبراء کے بغیر اس سے جماع کرسکتا ہے۔

(۱۶۹۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُقَبِّلَهَا حَتَّى يَسْتَبْرِئَهَا.

(۱۶۹۲۰) حضرت قتادہ نے بوسہ لینے تک استبراء کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۱۶۹۲۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ اللَّخْمِيِّ قَالَ : وَقَعَتْ لابْنِ عُمَرَ جَارِيَةٌ يَوْمَ جَلُولاَءَ فِي سَهْمِهِ ، كَأَنَّ فِي عُنُقِهَا إبْرِيقَ فِضَّةٍ قَالَ : فَمَا مَلَكَ نَفْسَهُ أَنْ جَعَلَ يُقَبِّلُهَا وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

(۱۶۹۲۱) حضرت ایوب لخمی فرماتے ہیں کہ جلولاء کی جنگ میں ایک باندی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حصہ میں آئی اس کی گردن چاندی کی صراحی جیسی تھی۔ انہوں نے اس کا بوسہ لیا۔

(۱۰۸) فی الرجل يُرِيدُ أَنْ يَبِيعَ الْجَارِيَةَ ، مَنْ قَالَ يَسْتَبْرِئُهَا

آقا کو چاہئے کہ باندی کو بیچنے سے پہلے اس کے رحم کے خالی ہونے کا یقین کرلے

(۱۶۹۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ : بَاعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ جَارِيَةً لَهُ كَانَ يَقَعُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَسْتَبْرِئَهَا فَظَهَرَ بِهَا حَمْلٌ عِنْدَ الَّذِي اشْتَرَاهَا فَخَاصَمَهُ إلَى عُمَرَ ، فَقَالَ عُمَرُ : كُنْت تَقَعُ عَلَيْهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَبِعْتَهَا قَبْلَ أَنْ تَسْتَبْرِئَهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : مَا كُنْت لِذَلِكَ بِخَلِيقٍ ، فَدَعَا الْقَافَةَ فَنَظَرُوا إلَيْهِ فَأَلْحَقُوهُ بِهِ.

(۱۶۹۲۲) حضرت عبید اللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ عبد الرحمن بن عوف نے ایک ایسی باندی کو بیچا جس سے وہ جماع کیا کرتے تھے۔ اور اس کے رحم کے خالی ہونے کا یقین نہ کیا۔ جس شخص نے اسے خریدا اس کے پاس حمل ظاہر ہوگیا۔ تو وہ مقدمہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر نے حضرت عبد الرحمن سے پوچھا کہ کیا تم اس سے جماع کیا کرتے تھے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے اس کے رحم کے خالی ہونے کا یقین کئے بغیر اسے بیچ دیا؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ایسا کرنا آپ کے شایانِ شان نہیں تھا۔ پھر انہوں نے قیافہ شناسوں کو بلایا اور انہوں نے بچے کو دیکھ کر

بچہ ان کے حوالے کردیا۔

(١٦٩٢٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ يَسْتَبْرِءُ الرَّجُلُ أَمَتَهُ إِذَا بَاعَهَا بِحَيْضَةٍ ، وَإِذَا اشْتَرَاهَا بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۹۲۳) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ جب باندی کو خریدے اور جب باندی کو بیچے استبراء کے لئے ایک مہینہ انتظار کرے۔

(١٦٩٢٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِر بن سليمان ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ نُبَاتَة ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْوَصِيفَةَ فَلَمْ تَبْلُغِ الْحَيْضَ اسْتَبْرَأَهَا بِثَلاَثَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا غَشِيَهَا فَأَرَادَ بَيْعَهَا فَلْيَسْتَبْرِئْهَا أَيْضًا بِثَلاَثَةِ أَشْهُرٍ.

(۱۶۹۲۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے ایسی عورت خریدی جسے حیض نہیں آتا تو اس کا استبراء تین ماہ تک ہوگا پھر اس کے جماع کے بعد اگر اسے بیچنا چاہے تو پھر تین ماہ تک استبراء کا انتظار کرے۔

(١٦٩٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبِيعَهَا فَلْيَسْتَبْرِئْهَا.

(۱۶۹۲۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو باندی کو بیچنا چاہے وہ استبراء کرے۔

(١٦٩٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الأَمَةِ الَّتِي تُوطَأُ : إِذَا بِيعَتْ ، أَوْ وُهِبَتْ ، أَوْ أُعْتِقَتْ فَلْتُسْتَبْرَأْ بِحَيْضَةٍ.

(۱۶۹۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس باندی سے وطی کی گئی پھر اسے بیچ دیا گیا، یا تحفہ میں دے دیا گیا یا آزاد کردیا گیا تو ایک حیض تک حمل کے نہ ہونے کا یقین کیا جائے گا۔

(١٠٩) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾

قرآن مجید کی آیت: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں'' کا بیان

(١٦٩٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ : كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ : إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾. (بخاری ۴۵۲۸۔ ۱۰۵۸)

(۱۶۹۲۷) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ یہود کہا کرتے تھے کہ جب آدمی عورت کے پیچھے کھڑا ہو کر آگے جماع کرے تو بچہ بھینگا ہوتا ہے۔ اس پر قرآن مجید کی آیت: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں'' نازل ہوئی۔

(١٦٩٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ) قَالَ : مَنْ شَاءَ أَنْ يَعْزِلَ فَلْيَعْزِلْ وَمَنْ شَاءَ أَنْ لاَ يَعْزِلَ فَلاَ يَعْزِلْ.

(۱۶۹۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو عزل کرنا چاہے کرلے اور جو نہ کرنا چاہے نہ کرے۔

(١٦٩٢٩) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : يَأْتِيهَا كَيْفَ شَاءَ قَائِمٌ وَقَاعِدٌ وَعَلَى كُلِّ حَالٍ يَأْتِيهَا مَا لَمْ يَكُنْ فِي دُبُرِهَا.

(۱۶۹۲۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ آدمی جس طرح چاہے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اپنی بیوی سے جماع کر سکتا ہے البتہ لواطت نہیں کر سکتا۔

(١٦٩٣٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ : إِنْ شِئْتَ فَأْتِهَا مُسْتَلْقِيَةً ، وَإِنْ شِئْتَ فَمُتَحَرِّكَةً ، وَإِنْ شِئْتَ فَبَارِكَةً.

(۱۶۹۳۰) حضرت ابو صالح قرآن مجید کی آیت: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر تو چاہے تو لیٹ کر اگر چاہے تو پہلو کے بل اور اگر چاہے تو گھٹنوں کے بل اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(١٦٩٣١) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ : مِنْ قِبَلِ الطُّهْرِ وَلاَ تَأْتُوهُنَّ مِنْ قِبَلِ الْحَيْضِ.

(۱۶۹۳۱) حضرت ابو رزین قرآن مجید کی آیت: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ طہر کی طرف سے آؤ اور حیض کی طرف سے نہ آؤ۔

(١٦٩٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهِ : (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) قَالَ : طُهْرًا غَيْرَ حُيَّضٍ.

(۱۶۹۳۲) حضرت ضحاک قرآن مجید کی آیت: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ طہر کی طرف سے آؤ اور حیض کی طرف سے نہ آؤ۔

(١٦٩٣٣) حَدَّثَنَا عبد الرحمن بن محمد الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ : (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) قَالَ : ظَهْرٌ بِبَطْنٍ كَيْفَ شِئْت إِلاَّ فِي دُبُرٍ ، أَوْ مَحِيضٍ.

(۱۶۹۳۳) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ دبر اور حیض کے علاوہ جس طرح چاہو آؤ۔

(١٦٩٣٤) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ تَزَوَّجُوا فِي الأَنْصَارِ فَكَانُوا يُجَبُّونَهُنَّ ، وَكَانَتِ الأَنْصَارُ

لَا تَفْعَلْ ذَلِكَ ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ لِزَوْجِهَا : حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَتْ أَنْ تَسْأَلَهُ فَسَأَلَتْهُ ؟ فَدَعَاهَا فَقَرَأَ عَلَيْهَا : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ صِمَامًا وَاحِدًا.

(ترمذی ۲۹۷۹۔ احمد ۶/ ۳۱۰)

(۱۶۹۳۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مہاجرین مدینہ آئے تو انہوں نے انصاری عورتوں سے شادیاں کیں۔ مہاجر لوگ عورتوں کو گھٹنوں کے بل بٹھا کران کے سرزمین پر رکھ کر جماع کرتے تھے۔ جبکہ انصار ایسا نہیں کرتے تھے۔ ایک انصار عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ اس بارے میں حضور ﷺ سے سوال کیا جائے۔ وہ عورت تو سوال کرنے سے شرمائی میں نے سوال کیا تو آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' پھر فرمایا کہ آمد کا سوراخ ایک ہی ہے۔

(۱۶۹۳۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّ بَعْضَ الْيَهُودِ لَقِيَ بَعْضَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ : تَأْتُونَ النِّسَاءَ وَرَائَهُنَّ ؟ قَالَ : كَأَنَّهُ كَرِهَ الإِبْرَاكَ قَالَ :فَذَكَرُوا ذَلِكَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ فَرَخَّصَ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ أَنْ يَأْتُوا النِّسَاءَ فِي الْفُرُوجِ كَيْفَ شَاؤُوا وَانِّى شَاؤُوا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِنَّ ، وَإِنْ شَاؤُوا مِنْ خَلْفِهِنَّ.

(۱۶۹۳۵) حضرت مرہ ہمدانی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک یہودی ایک مسلمان سے ملا اور اس سے کہا کہ تم اپنی بیویوں کے پیچھے سے ان سے جماع کرتے ہو؟ گویا اس نے اس انداز کو ناپسند کیا کہ آدمی پیچھے کھڑا ہو کر بیوی کی شرمگاہ میں دخول کرے۔ اس موقع پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو رخصت دی کہ اپنی بیویوں کی شرم گاہ میں جیسے چاہیں جماع کرسکتے ہیں خواہ آگے سے خواہ پیچھے سے۔

(۱۶۹۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُرَّةَ : ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ : كَانَتِ الْيَهُودُ يَسْخَرُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي إِتْيَانِهِمَ النِّسَاءَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ فِي الْفُرُوجِ أَنَّى شِئْتُمْ.

(۱۶۹۳۶) حضرت مرہ قرآن مجید کی آیت ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کے بارے میں فرماتے ہیں یہود مسلمانوں سے یہ مذاق کیا کرتے تھے کہ وہ پیچھے کھڑے ہو کر عورتوں سے جماع کرتے ہیں اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' یعنی شرمگاہوں میں جس طرح چاہو جماع کرو۔

(۱۶۹۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قوله تعالى : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ : يَأْتِيهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهَا وَمِنْ خَلْفِهَا مَا لَمْ يَكُنْ فِي الدُّبُرِ

(۱۶۹۳۷) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ لواطت نہ کرے اس کے علاوہ جیسے چاہے بیوی سے مل سکتا ہے۔

(۱۶۹۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ ليث عن عِيسَى بْنِ سِنَان ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي قَوْلِهِ : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ قَالَ : إِنْ شِئْتَ فَاعْزِلْ ، وَإِنْ شِئْتَ فَلاَ تَعْزِلْ.

(۱۶۹۳۸) حضرت سعید بن مسیب قرآن مجید کی آیت ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو عزل کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔

(۱۶۹۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْت الْحَسَنَ يَقُولُ : كَانَ الْمُشْرِكُونَ لاَ يَأْلُونَ مَا شَدَّدُوا عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَيَقُولُونَ : لاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْتُوا النِّسَاءَ إلاَّ مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾.

(۱۶۹۳۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مشرکین مسلمانوں کا مذاق اڑاتے تھے کہ تمہارے لئے بہت سختیاں ہیں کہ تم اپنی بیوی سے صرف ایک رخ سے جماع کر سکتے ہو، اس موقع پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ''

(۱۶۹۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : مِنْ قِبَلِ الْفَرْجِ.

(۱۶۹۴۰) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یعنی شرمگاہ کی طرف سے۔

(۱۶۹۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ كَثِيرٍ الرَّمَّاحِ ، عَنْ أَبِي ذِرَاعٍ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ قَوْلِهِ : (فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ) قَالَ : إِنْ شِئْتَ عَزْلاً ، وَإِنْ شِئْتَ غَيْرَ عَزْلٍ.

(۱۶۹۴۱) حضرت ابو ذراع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید کی آیت ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم چاہو تو عزل کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔

(۱۶۹۴۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قوله تعالى : (فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ)

قَالَ : آتُوا النِّسَاءَ فِی أَقْبَالِهِنَّ عَلَی کُلِّ نَحْوٍ.

(۱۶۹۴۲) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿نِسَاؤُکُمْ حَرْثٌ لَکُمْ فَأْتُوا حَرْثَکُمْ أَنَّی شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اپنی بیویوں کی شرمگاہ میں جس طرح چاہو جماع کرو۔

(۱۱۰) فی قوله ﴿فأتوهن من حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾

قرآن مجید کی آیت: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (ترجمہ) ''تم بیویوں سے یوں ملو جیسے ملنے کا نے حکم دیا ہے''

(۱۶۹۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ قَالَ : مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوا.

(۱۶۹۴۳) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (ترجمہ) ''تم بیویوں سے یوں ملو جیسے ملنے کا اللہ نے حکم دیا ہے'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب تمہیں بیویوں سے دور رہنے کو کہیں تو دور رہو۔ یعنی حالت حیض میں۔

(۱۶۹۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ قَالُوا : فِي الْفُرُوجِ.

(۱۶۹۴۴) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (ترجمہ) ''تم بیویوں سے یوں ملے جیسے ملنے کو اللہ نے حکم دیا ہے'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ شرمگاہوں میں جماع کرو۔

(۱۶۹۴۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمَ اللَّهُ أَنْ تَعْتَزِلُوهُنَّ فِي الْمَحِيضِ.

(۱۶۹۴۵) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (ترجمہ) ''تم بیویوں سے یوں ملے جیسے ملنے کو اللہ نے حکم دیا ہے'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حیض میں ان سے دور رہو۔

(۱۶۹۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الأَزْرَقِ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ : ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ قَالَ : مِنْ قِبَلِ التَّزْوِيجِ ، مِنْ قِبَلِ الْحَلاَلِ.

(۱۶۹۴۶) حضرت ابن حنفیہ قرآن مجید کی آیت: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (ترجمہ) ''تم بیویوں سے یوں ملے جیسے ملنے کو اللہ نے حکم دیا ہے'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ شادی کر کے اور حلال طریقے سے جماع کرو۔

(۱۶۹۴۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ قَالَ : أُمِرُوا بِاعْتِزَالِ النِّسَاءِ فِي الْمَحِيضِ ، فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمَ اللَّهُ إِذَا تَطَهَّرْنَ مِنْ حَيْثُ نُهُوا عَنْهُنَّ فِي

مَحِیضِهِنَّ.

(۱۶۹۴۷) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (ترجمہ) ''تم بیویوں سے یوں ملے جیسے ملنے کو اللہ نے حکم دیا ہے'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حیض کی حالت میں ان سے دور رہو۔

(۱۶۹۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ : ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ قَالَ : مِنْ قِبَلِ الطُّهْرِ.

(۱۶۹۴۸) حضرت ابورزین قرآن مجید کی آیت: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (ترجمہ) ''تم بیویوں سے یوں ملے جیسے ملنے کو اللہ نے حکم دیا ہے'' کے بارے میں فرماتے ہیں قرآن مجید کی آیت: ﴿فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ﴾ (ترجمہ) ''تم بیویوں سے یوں ملے جیسے ملنے کو اللہ نے حکم دیا ہے'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ طہر کی حالت میں جماع کرو۔

(۱۱۱) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ﴾

قرآن مجید کی آیت: ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ﴾

''اگر تم چاہو بھی تو بیویوں کے درمیان عدل کی طاقت نہ رکھو گے''

(۱۶۹۴۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ : نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ﴾ فِي عَائِشَةَ.

(۱۶۹۴۹) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت: ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ﴾ ''اگر تم چاہو بھی تو بیویوں کے درمیان عدل کی طاقت نہ رکھو گے'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۱۶۹۵۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ : الْحُبُّ وَالْجِمَاعُ.

(۱۶۹۵۰) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت: ﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ﴾ ''اگر تم چاہو بھی تو بیویوں کے درمیان عدل کی طاقت نہ رکھو گے'' سے مراد محبت اور جماع ہے۔

(۱۶۹۵۱) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ قَالَ : فِي الْحُبِّ ﴿فَلاَ تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ﴾ قَالَ : فِي الْغَشَيَانِ ﴿فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾ قَالَ : لاَ أَيِّمَ وَلاَ ذَاتَ زَوْجٍ.

(۱۶۹۵۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿فَلاَ تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ﴾ محبت کے بارے میں اور ﴿فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾ جماع کے بارے میں نازل ہوئیں۔ کہ وہ عورت نہ تو کنواری ہو اور نہ شادی شدہ۔

(۱۶۹۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ النَّحْوِيُّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾ قَالَ : لاَ مُطَلَّقَةً وَلاَ ذَاتَ بَعْلٍ.

(۱۶۹۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ عورت نہ تو طلاق یافتہ رہے اور نہ ہی خاوند والی رہے۔

(۱۱۴) من قَالَ أَغْلَقَ الْبَابَ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ

جب خلوت کے لئے دروازہ بند کر دیا اور پردہ ڈال دیا تو مہر واجب ہو گیا

(۱۶۹۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا أَغْلَقُوا بَابًا وَأَرْخَوْا سِتْرًا ، أَوْ كَشَفُوا خِمَارًا فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ.

(۱۶۹۵۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خلوت کے لئے دروازہ بند کر دیا اور پردہ ڈال دیا تو مہر واجب ہو گیا۔

(۱۶۹۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ بِمِثْلِهِ ، زَادَ فِيهِ : وَخَلاَ بِهَا.

(۱۶۹۵۴) ایک اور سند سے کچھ اضافے کے ساتھ یونہی منقول ہے۔

(۱٦۹٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا أَرْخَى سِتْرًا عَلَى امْرَأَتِهِ وَأَغْلَقَ بَابًا وَجَبَ الصَّدَاقُ.

(۱۶۹۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خلوت کے لئے دروازہ بند کر دیا اور پردہ ڈال دیا تو مہر واجب ہو گیا۔

(۱٦۹٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ.

(۱۶۹۵۶) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱٦۹٥۷) حَدَّثَنَا عَبدَة بن سليمان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الأَحْنَفِ أَنَّ عُمَرَ وَعَلِيًّا قَالاَ : إِذَا أَغْلَقَ بَابًا ، أَوْ أَرْخَى سِتْرًا فَلَهَا الصَّدَاقُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ.

(۱۶۹۵۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خلوت کے لئے دروازہ بند کر دیا اور پردہ ڈال دیا تو مہر واجب ہو گیا۔ اور عورت پر عدت بھی واجب ہو گی۔

(۱٦۹٥۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ امْرَأَةً ، فَقَالَ عِنْدَهَا فَأَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَى زَيْدٍ ، فَقَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً ، فَقَالَ مَرْوَانُ : إِنَّهُ مِمَّنْ لاَ يُتَّهَمُ ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ : لَوْ أَنَّهَا جَاءَتْ بِحَمْلٍ ، أَوْ بِوَلَدٍ أَكُنْتَ تُقِيمُ عَلَيْهَا الْحَدَّ ؟.

(۱۶۹۵۸) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی اور اس کے ساتھ دوپہر کو کچھ وقت گزارا۔ مروان نے حضرت زید سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ایسی عورت کے لئے پورا مہر ہوگا۔ مروان نے کہا کہ وہ شخص ان لوگوں میں سے نہیں جنہیں متہم کیا جائے۔ حضرت زید نے فرمایا کہ اگر وہ حاملہ ہو جائے یا بچے کو جنم دے تو کیا آپ اس پر

حد قائم کریں گے؟

(۱٦٩٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : اجْتَمَعَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ وَمُعَاذٌ : أَنَّهُ إِذَا أَغْلَقَ الْبَابَ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ.

(۱۶۹۵۹) حضرت عمر اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خلوت کے لئے دروازہ بند کر دیا اور پردہ ڈال دیا تو مہر واجب ہوگیا۔

(۱٦٩٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَضَى الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ أَنَّهُ مَنْ أَغْلَقَ بَابًا ، أَوْ أَرْخَى سِتْرًا فَقَدْ وَجَبَ الْمَهْرُ وَوَجَبَتِ الْعِدَّةُ.

(۱۶۹۶۰) حضرت زرارہ بن اوفی فرماتے ہیں کہ خلفاء راشدین کا فیصلہ تھا کہ جب خلوت کے لئے دروازہ بند کر دیا اور پردہ ڈال دیا تو مہر واجب ہوگیا۔ اور اس پر عدت واجب ہوگی۔

(۱٦٩٦١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا أُرْخِيَتِ السُّتُورُ فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ.

(۱۶۹۶۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب پردے ڈال دیئے گئے تو مہر واجب ہوگیا۔

(۱٦٩٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَرْخَى سِتْرًا ، أَوْ أَغْلَقَ بَابًا فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ.

(۱۶۹۶۲) حضرت نافع بن جبیر بن مطعم ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ جب خلوت کے لئے دروازہ بند کر دیا اور پردہ ڈال دیا تو مہر واجب ہوگیا۔

(۱٦٩٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا أَغْلَقَ بَابًا أو أَرْخَى سِتْرًا أو خَلَى فَلَهَا الصَّدَاقُ.

(۱۶۹۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خلوت کے لئے دروازہ بند کر دیا اور پردہ ڈال دیا اور خلوت ہوگئی تو مہر واجب ہوگیا۔

(۱٦٩٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابن سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ قَالاَ : إِذَا أَرْخَى سِتْرًا ، أَوْ خَلَى وَجَبَ الْمَهْرُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ.

(۱۶۹۶۴) حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خلوت کے لئے پردہ ڈال دیا یا خلوت اختیار کر لی تو مہر واجب ہوگیا اور عدت واجب ہوگی۔

(۱٦٩٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ حيان ، عَنْ جَابِرٍ انه قَالَ : إِذَا نَظَرَ إِلَى فَرْجِهَا ثُمَّ

طَلَّقَهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ.

(۱۶۹۶۵) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ آدمی نے جب عورت کی شرمگاہ کو دیکھا اور پھر اسے طلاق دے دی تو مرد پر مہر واجب اور عورت پر عدت واجب ہوگی۔

(۱۶۹۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :إِذَا أُجِيفَتِ الأَبْوَابُ وَأُرْخِيَتِ السُّتُورُ وَجَبَ الصَّدَاقُ.

(۱۶۹۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خلوت کے لئے دروازہ بند کردیا اور پردہ ڈال دیا تو مہر واجب ہوگیا۔

(۱۶۹۶۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :إِذَا اطَّلَعَ مِنْهَا عَلَى مَا لاَ يَحِلُّ لِغَيْرِهِ وَجَبَ لها الصَّدَاقُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ.

(۱۶۹۶۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب خاوند نے بیوی کی ان جگہوں کو دیکھ لیا جنہیں دیکھنا کسی اور کے لئے حلال نہیں تو مہر اور عدت واجب ہوگئے۔

(۱۶۹۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ رَجُلاً اجْتَلَى امْرَأَتَهُ فِي طَرِيقٍ فَجَعَلَ لَهَا عُمَرُ الصَّدَاقَ كَامِلاً.

(۱۶۹۶۸) حضرت عبد الرحمن بن ثوبان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے راستہ میں اپنی بیوی کو برہنہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے پورے مہر کا فیصلہ فرمایا۔

(۱۱۳) من قَالَ لها نصف الصَّدَاقِ

جن حضرات کے نزدیک خلوت کی صورت میں عورت کے لئے نصف مہر ہوگا

(۱۶۹۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ :لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ ، وَإِنْ جَلَسَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا.

(۱۶۹۶۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خلوت کی صورت میں عورت کے لئے نصف مہر ہوگا۔خواہ خاوند اس کی دو ٹانگوں کے درمیان بیٹھ جائے۔

(۱۶۹۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ خَلَى بِهَا.

(۱۶۹۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے دخول سے پہلے عورت کو طلاق دے دی تو اسے آدھا مہر ملے گا۔ خواہ اس سے خلوت اختیار کی ہو۔

(۱۶۹۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۶۹۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خلوت کی صورت میں عورت کے لئے نصف مہر ہوگا۔

(١٦٩٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِشُرَيْحٍ :إِنِّي تَزَوَّجْت امْرَأَةً فَمَكَثَتْ عِنْدِي ثَمَانَ سِنِينَ ثُمَّ طَلَّقْتهَا وَهِيَ عَذْرَاءُ قَالَ :لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۶۹۷۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت شریح سے کہا کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی، وہ میرے پاس آٹھ سال تک رہی پھر میں نے اس سے شرعی ملاقات کئے بغیر اسے طلاق دے دی۔ انہوں نے فرمایا کہ عورت کو نصف مہر ملے گا۔

(١٦٩٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۶۹۷۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ خلوت کی صورت میں عورت کے لئے نصف مہر ہوگا۔

(١١٤) فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ، مَنْ قَالَ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَزَوَّجَ

جس عورت کا خاوند گم ہو جائے، جن حضرات کے نزدیک وہ شادی نہیں کر سکتی

(١٦٩٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنْ مَنْصُور ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :إذَا فَقَدَتْ زَوْجَهَا لَمْ تُزَوَّجْ حَتَّى يقبل أو ان يَمُوتَ.

(۱۶۹۷۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ شادی نہیں کر سکتی یہاں تک کہ وہ واپس آجائے یا مر جائے۔

(١٦٩٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ:لَيْسَ لَهَا أَنْ تَزَوَّجَ حَتَّى تَبَيَّنَ لَهَا مَوْتُهُ.

(۱۶۹۷۵) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ جب تک اس کی موت کا یقین نہ ہو جائے وہ عورت شادی نہیں کر سکتی۔

(١٦٩٧٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي امْرَأَةٍ تَفْقِدُ زَوْجَهَا ، أَوْ يَأْخُذُهُ الْعَدُوُّ ، قَالَ :تَصْبِرُ فَإِنَّمَا هِيَ امْرَأَتُهُ ، يُصِيبُهَا مَا أَصَابَ النِّسَاءَ حَتَّى يَجِيءَ زَوْجُهَا ، أَوْ يَبْلُغَهَا إنَّهُ مَاتَ.

(۱۶۹۷۶) حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں جس کا خاوند گم ہو جائے یا اسے دشمن پکڑ لیں فرماتے ہیں کہ وہ صبر کرے، کیونکہ وہ ایک عورت ہے اور عورتوں کو ایسے حالات پیش آتے ہیں۔ وہ اس وقت اس کی بیوی رہے گی یہاں تک کہ اس کا خاوند واپس آجائے یا مر جائے۔

(١٦٩٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:لاَ تُزَوَّجُ امْرَأَةُ الْمَفْقُودِ حَتَّى يَرْجِعَ، أَوْ يَمُوتَ.

(۱۶۹۷۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند گم ہو جائے وہ شادی نہیں کر سکتی یہاں تک کہ وہ واپس آجائے یا مر جائے۔

(١٦٩٧٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَانِئٍ قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ غَابَ

زَوْجُهَا عَنْهَا زَمَانًا لاَ تَعْلَمُ لَهُ بِمَوْتٍ وَلاَ حَيَاةٍ قَالَ :تَرَبَّصُ حَتَّى تَعْلَمَ حَيٌّ هُوَ أَمْ مَيِّتٌ.

(۱۶۹۷۸) حضرت عمرو بن ھانی ٔفرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی عورت کا خاوند ایک لمبے عرصے سے غائب ہو اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہ زندہ ہے یا مردہ تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ عورت انتظار کرے یہاں تک کہ معلوم ہو جائے کہ وہ زندہ ہے یا مردہ۔

(١٦٩٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: لاَ تَزَوَّجُ امْرَأَةُ الْمَفْقُودِ حَتَّى يَأْتِيَهَا يَقِينُ مَوْتِ زَوْجِهَا.

(۱۶۹۷۹) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند گم ہو جائے وہ شادی نہیں کر سکتی یہاں تک کہ اسے خاوند کی موت کا یقین ہو جائے۔

(١٦٩٨٠) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ قَالاَ : لاَ تَزَوَّجُ أَبَدًا حَتَّى يَأْتِيَهَا الْخَبَرُ.

(۱۶۹۸۰) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند گم ہو جائے وہ شادی نہیں کر سکتی یہاں تک کہ اسے اس کی خبر مل جائے۔

(١٦٩٨١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۶۹۸۱) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(١١٥) وَمَنْ قَالَ تَعْتَدُّ وَتَزَوَّجُ وَلاَ تَرَبَّصُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ شوہر کے گم ہو جانے کی صورت میں وہ عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے انتظار نہیں کرے گی

(١٦٩٨٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالاَ :فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ :تَرَبَّصُ أَرْبَعَ سِنِينَ وَتَعْتَدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(۱۶۹۸۲) حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عورت شوہر کے گم ہو جانے کی صورت میں چار سال انتظار کرے گی اور چار مہینے دس دن عدت گزارے گی۔

(١٦٩٨٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ :حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ فِي غرفة الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ :تَرَبَّصُ أربع سِنِينَ ثُمَّ يُدْعَى وَلِيُّهُ فَيُطَلِّقُهَا فَتَعْتَدُّ بَعْدَ ذَلِكَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(۱۶۹۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورت کا شوہر گم ہو جانے کی صورت میں فرماتے ہیں کہ عورت چار سال انتظار کرے گی پھر آدمی کے

ولی کو بلایا جائے گا اور وہ عورت کو طلاق دے گا پھر وہ چار مہینے دس دن عدت گزارے گی۔

(۱٦٩٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْفَقِيدِ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَالَ :تَعْتَدُّ امْرَأَتُهُ سَنَةً.

(۱۶۹۸۴) حضرت سعید بن مسیب گم ہو جانے والے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کی بیوی ایک سال عدت گزارے گی۔

(١٦٩٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ أَنَّ رَجُلاً انتَسَفَتْهُ الْجِنُّ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ فَأَتَتِ امْرَأَتُهُ عُمَرَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرَبَّصَ أَرْبَعَ سِنِينَ ثُمَّ أَمَرَ وَلِيَّهُ بَعْدَ أَرْبَعِ سِنِينَ أَنْ يُطَلِّقَهَا ثُمَّ أَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا تَزَوَّجَتْ فَإِنْ جَاءَ زَوْجُهَا خُيِّرَ بَيْنَ امْرَأَتِهِ وَالصَّدَاقِ.

(۱۶۹۸۵) حضرت یحییٰ بن جعدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص کو جن اٹھا کر لے گئے۔ اس کی بیوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ساری صورت حال بتائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ چار سال انتظار کرے۔ چار سال بعد خاوند کے ولی کو حکم دیا کہ وہ عورت کو طلاق دے دے۔ پھر عورت کو عدت گزارنے کا حکم دیا۔ جب عدت پوری ہو جائے تو وہ شادی کر سکتی ہے اور اگر اس کا خاوند واپس آ جائے تو مرد کو بیوی اور مہر میں سے ایک چیز کا اختیار دیا جائے گا۔

(١٦٩٨٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْفَقِيدِ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ :تَرَبَّصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً.

(۱۶۹۸۶) حضرت سعید بن مسیب گم ہو جانے والے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کی بیوی ایک سال عدت گذارے گی۔

(١١٦) فِي الْمَفْقُودِ يَجِيءُ وَقَدْ تَزَوَّجَتِ امْرَأَتُهُ

گم شدہ شخص واپس آئے اور اس کی بیوی شادی کر چکی ہو تو کیا حکم ہے؟

(١٦٩٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ :شَهِدْت عُمَرَ خَيَّرَ مَفْقُودًا تَزَوَّجَتِ امْرَأَتُهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْمَهْرِ الَّذِي سَاقَهُ إِلَيْهَا.

(۱۶۹۸۷) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ انہوں ایک ایسے شخص کو جو گم ہو گیا تھا اور اس کی بیوی نے شادی کر لی تھی۔ اختیار دیا کہ چاہے تو بیوی واپس لے لے یا وہ مہر واپس لے لے جو اس نے عورت کو دیا تھا۔

(١٦٩٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالاَ : إِنْ جَاءَ زَوْجُهَا خُيِّرَ بَيْنَ امْرَأَتِهِ وَبَيْنَ الصَّدَاقِ الأَوَّلِ.

(۱۶۹۸۸) حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عورت کا خاوند واپس آئے تو اسے بیوی اور دیئے گئے مہر کے درمیان اختیار ہو گا۔

(١٦٩٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ سُئِلَ عُمَرُ ، عَنْ رَجُلٍ غَابَ ، عَنِ امْرَأَتِهِ فَبَلَغَهَا أَنَّهُ مَاتَ فَتَزَوَّجَتْ ثُمَّ جَاءَ الزَّوْجُ الأَوَّلُ ، فَقَالَ عُمَرُ :يُخَيَّرُ الزَّوْجُ الأَوَّلُ بَيْنَ الصَّدَاقِ وَامْرَأَتِهِ فَإِنِ اخْتَارَ

الصَّدَاقَ تَرَكَهَا مَعَ الزَّوْجِ الآخَرِ ، وَإِنْ شَاءَ اخْتَارَ امْرَأَتَهُ وَقَالَ عَلِيٌّ :لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ الآخَرُ مِنْ فَرْجِهَا وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا ثُمَّ تَعْتَدُّ ثَلاَثَ حِيَضٍ ثُمَّ تُرَدُّ عَلَى الأَوَّلِ.

(۱۶۹۸۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو غائب ہو گیا اور اس کی بیوی کو اس کے مرنے کی اطلاع ملی تو اس نے عدت گزار کر شادی کر لی۔ پھر پہلا خاوند آ گیا تو کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پہلے خاوند کو مہر اور عورت کے درمیان اختیار دیا جائے گا۔ اگر وہ مہر اختیار کر لے تو عورت دوسرے خاوند کے پاس رہے گی اور اگر وہ چاہے تو اپنی بیوی کو اختیار کر لے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کو دوسرے خاوند کی طرف سے مہر ملے گا اور دونوں کے درمیان تفریق کرا دی جائے گی، پھر وہ تین حیض عدت گزارے گی اور پہلے خاوند کو واپس کر دی جائے گی۔

(۱۶۹۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ :إِنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً كَانَ نُعِيَ إِلَيْهَا زَوْجُهَا ، إِنَّهُ جَاءَ كِتَابٌ مِنْهُ أَنَّهُ حَيٌّ ، فَقَالَ له إِبْرَاهِيمُ :اعْتَزِلْهَا فَإِذَا قَدِمَ فَإِنْ شَاءَ اخْتَارَ الَّذِي أَصْدَقَهَا وكَانَتِ امْرَأَتَكَ عَلَى حَالِهَا ، وَإِنِ اخْتَارَ الْمَرْأَةَ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا مِنْك فَهِيَ امْرَأَةُ الأَوَّلِ وَلَهَا مَا أَصْدَقَهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا قَالَ :فَأُوَاكِلُهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ وَلاَ تَدْخُلْ عَلَيْهَا حَتَّى تُؤْذِنَهَا.

(۱۶۹۹۰) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابراہیم کے پاس آیا اور کہا کہ ایک عورت کو اس کے خاوند کے انتقال کر جانے کی خبر ملی اور اس نے شادی کر لی تو بعد میں اس کے زندہ ہونے کا خط آ گیا۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ جب وہ آئے تو اپنی بیوی سے دور رہے۔ پھر اگر چاہے تو مہر واپس لے لے اور عورت اپنی حالت پر باقی رہے گی اور اگر وہ عورت کو اختیار کر لے تو عدت گزرنے کے بعد وہ اسی کی بیوی ہوگی۔ البتہ دوسرے خاوند کی طرف سے اسے مہر ضرور ملے گا۔ اس شخص نے کہا کہ کیا میں اس عورت کی مواکلت کر سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں البتہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس مت جانا۔

(۱۶۹۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ سُهَيَةَ ابْنَةِ عُمَيْرٍ الشَّيْبَانِيَّةِ قَالَتْ :نُعِيَ إِلَيَّ زَوْجِي مِنْ قَنْدَابِيلَ فَتَزَوَّجْت بَعْدَهُ الْعَبَّاسَ بْنَ طَرِيفٍ أَخَا بَنِي قَيْسٍ ، فَقَدِمَ زَوْجِي الأَوَّلُ فَانْطَلَقْنَا إِلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ : كَيْفَ أَقْضِي بَيْنَكُمْ وانا عَلَى حَالِي هَذِهِ ؟ قُلْنَا : قَدْ رَضِينَا بِقَضَائِكَ فَخَيَّرَ الزَّوْجَ بَيْنَ الصَّدَاقِ وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ فَلَمَّا أُصِيبَ عُثْمَانُ انْطَلَقْنَا إِلَى عَلِيٍّ وَقَصَصْنَا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَخَيَّرَ الزَّوْجَ الأَوَّلَ بَيْنَ الصَّدَاقِ وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ فَاخْتَارَ الصَّدَاقَ فَأَخَذَ مِنِّي أَلْفَيْنِ وَمِنَ الآخَرِ أَلْفَيْنِ.

(۱۶۹۹۱) حضرت سہیہ بنت عمیر شیبانیہ فرماتی ہیں کہ مجھے قندابیل میں اپنے خاوند کے انتقال کی خبر ملی۔ میں نے بعد میں عباس بن طریف جو بنو قیس کے بھائی تھے شادی کر لی۔ بعد میں میرے پہلے خاوند بھی واپس آ گئے۔ ہم مسئلہ پوچھنے حضرت عثمان بن عفان کے پاس گئے، اس وقت وہ محصور تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس حال میں تمہارے درمیان فیصلہ کیسے کر سکتا ہوں؟ ہم نے کہا کہ ہم آپ کے فیصلے پر راضی ہیں۔ انہوں نے خاوند کو مہر اور عورت میں سے ایک چیز کا اختیار دیا۔ جب حضرت عثمان کو شہید کر دیا گیا تو

ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور سارا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے پہلے خاوند کو مہر اور عورت کے درمیان اختیار دیا۔ پس انہوں نے مہر کو اختیار کرتے ہوئے مجھ سے اور دوسرے خاوند سے دو دو ہزار لئے۔

(۱۶۹۹۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :امْرَأَةُ الْمَفْقُودِ امْرَأَةُ الأَوَّلِ.

(۱۶۹۹۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ گم شدہ آدمی کی شادی کرنے والی بیوی خاوند کے واپس آجانے کی صورت میں پہلے کی بیوی ہے۔

(۱۶۹۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ :قَضَى فِينَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَوْلاَةٍ لَهُمْ كَانَ زَوْجُهَا قَدْ نُعِيَ فَزُوِّجَتْ ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا ، فَقَضَى أَنَّ زَوْجَهَا الأَوَّلَ يُخَيَّرُ إِنْ شَاءَ امْرَأَتَهُ، وَإِنْ شَاءَ صَدَاقَهُ ، قَالَ عُمَرُ :وَكَانَ الْقَاسِمُ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۶۹۹۳) حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ لایا گیا کہ ایک عورت کو اس کے خاوند کے انتقال کی خبر ملی اور اس نے شادی کر لی۔ پھر اس کا پہلا خاوند بھی آ گیا تو حضرت عبداللہ بن زبیر نے فیصلہ فرمایا کہ اس کے پہلے خاوند کو اختیار دیا جائے گا اگر چاہے تو بیوی کو لے لے اور اگر چاہے تو اپنا دیا ہوا مہر واپس لے لے۔ حضرت عمر بن حمزہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بھی یہی کہا کرتے تھے۔

(۱۶۹۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حُمَيد بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عُمَرَ خَيَّرَ الْمَفْقُودَ وَقَدْ تَزَوَّجَتِ امْرَأَتُهُ ، فَاخْتَارَ الْمَالَ فَجَعَلَهُ عَلَى زَوْجِهَا الأَحْدَثِ قَالَ حُمَيْدٌ :فَدَخَلْتُ عَلَى الْمَرْأَةِ الَّتِي قَضَى فِيهَا هَذَا ، فَقَالَتْ :فَأَعَنْتُ زَوْجِي الآخَرَ بِوَلِيدَةٍ.

(۱۶۹۹۴) حضرت حمید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو مہر اور بیوی میں اختیار دیا جو گم ہو گیا تھا اور اس کی بیوی نے شادی کر لی تھی۔ اس نے مہر کو اختیار کر لیا اور وہ مال آپ نے دوسرے خاوند پر لازم کیا۔ حضرت حمید کہتے ہیں کہ میں اس عورت کے پاس گیا جس کے بارے میں یہ فیصلہ ہوا تھا تو اس نے کہا کہ میں نے ایک بچی کے ذریعے دوسرے خاوند کی مدد کی ہے۔

(۱۱۷) في الرجل يَكُونُ تَحْتَهُ الْوَلِيدَةُ فَيُطَلِّقُهَا طلاَقًا بَائِنًا فَتَرْجِعُ إِلَى سَيِّدِهَا فَيَطَؤُهَا ، أَلِزَوْجِهَا أَنْ يُرَاجِعَهَا ؟

ایک شخص کے نکاح میں کوئی باندی تھی، اس نے اسے طلاق بائنہ دے دی، وہ اپنے آقا کے پاس واپس آئی اور اس نے اس سے وطی کی تو کیا خاوند اس سے رجوع کر سکتا ہے؟

(۱۶۹۹٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ :لَيْسَ بِزَوْجٍ يَعْنِي السَّيِّدَ.

(۱۶۹۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا خاوند نہیں ہے۔

(۱۶۹۹۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :لَيْسَ بِزَوْجٍ.

(۱۶۹۹۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ آقا خاوند نہیں ہے۔

(۱۶۹۹۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ يَقُولُ :لَيْسَ بِزَوْجٍ.

(۱۶۹۹۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آقا خاوند نہیں ہے۔

(۱۶۹۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ زَيْدٍ قَالَ :هُوَ زَوْجٌ إِذَا لَمْ يُرِدِ الإِحْلاَلَ.

(۱۶۹۹۸) حضرت زید فرماتے ہیں کہ آقا خاوند کے حکم میں ہے اگر اس کا حلال کرنے کا ارادہ نہ ہو۔

(۱۶۹۹۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مَرْوَانَ الأَصْفَرِ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، قَالَ : فَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ عُثْمَانُ وَزَيْدٌ ، قَالاَ : هُوَ زَوْجٌ ، فَقَامَ عَلِيٌّ مُغْضَبًا كَارِهًا لِمَا قَالاَ.

(۱۶۹۹۹) حضرت ابو رافع فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا اس وقت ان کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما بھی وہاں موجود تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں رخصت دی اور دونوں نے فرمایا کہ وہ زوج ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی اس بات پر ناگواری کی وجہ سے وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

(۱۷۰۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :هُوَ زَوْجٌ يقول السَّيِّدَ.

(۱۷۰۰۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ آقا خاوند ہے۔

(۱۷۰۰۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :سَأَلْتُ حَمَّادًا ، عَنْ رَجُلٍ تَحْتَهُ أَمَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ يَغْشَاهَا سَيِّدُهَا ، هَلْ تَرْجِعُ إِلَى زَوْجِهَا ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۱۷۰۰۱) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کے نکاح میں کوئی باندی ہو اور وہ اس کو دو طلاقیں دے دے۔ پھر اس باندی کا آقا اس سے وطی کرے تو کیا وہ واپس اپنے خاوند کے پاس جا سکتی ہے۔ انہوں نے اسے ناپسند فرمایا۔

(۱۷۰۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ مَمْلُوكَةٌ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ إِنَّ سَيِّدَهَا تَسَرَّاهَا ثُمَّ تَرَكَهَا ، أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الَّذِي طَلَّقَهَا أن يراجعها ؟ قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۷۰۰۲) حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کے نکاح میں کوئی باندی ہو اور وہ اس کو طلاق دے دے پھر اس کا آقا اس سے جماع کرے تو کیا خاوند اس سے رجوع کر سکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا وہ عورت اب پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں جب تک کہ وہ کسی اور سے شادی نہ کر لے۔

(۱۷۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ أن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ، كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ أَمَةٌ تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ غَشِيَهَا سَيِّدُهَا غشيانا لاَ يُرِيدُ بِذَلِكَ مُخَادَعَةً وَلاَ إِحْلاَلاً أَنْ تَرْجِعَ إِلَى زَوْجِهَا بخطبة.

(۱۷۰۰۳) حضرت زید بن ثابت اور حضرت زبیر بن عوام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی ایسی بیوی کو دو طلاقیں دے دے جو باندی ہو پھر اس کا آقا اس سے جماع کرلے اور اس سے مقصود کوئی دھوکہ وغیرہ نہ ہو تو وہ اپنے پہلے خاوند کے پاس نکاح کے ذریعے واپس جاسکتی ہے۔

(۱۷۰۰٤) حَدَّثَنَا عَبدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبرَاهِيمَ فِي الأَمَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ يَغْشَاهَا سَيِّدُهَا :إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِزَوْجِهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۷۰۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جس کے نکاح میں کوئی باندی ہو اور وہ اس کو دو طلاقیں دے دے۔ پھر اس باندی کا آقا اس سے وطی کرے تو وہ پہلے خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کہ کسی اور سے شادی نہ کرلے۔

(۱۷۰۰٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ :إِذَا طَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ وَطِئَهَا السَّيِّدُ تَزَوَّجَهَا إِنْ شَاءَ.

(۱۷۰۰۵) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی باندی بیوی کو دو طلاقیں دیں پھر اس کے آقا نے اس سے جماع کرلیا تو وہ اس سے شادی کرسکتا ہے۔

(۱۱۸) في الرجل تَكُونُ تَحْتَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَيُطَلِّقُ إِحْدَاهُنَّ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَتَزَوَّجَ خَامِسَةً حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ

اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا جن حضرات کے نزدیک مکروہ ہے

(۱۷۰۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ مَرْوَانَ سَأَلَهُ عَنْهَا فَكَرِهَهَا.

(۱۷۰۰۶) حضرت سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ مروان نے حضرت زید بن ثابت سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا۔

(۱۷۰۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ:لاَ يَتَزَوَّجُ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۰۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ پانچویں سے اس وقت تک شادی نہیں کرسکتا جب تک طلاق یافتہ کی عدت نہ

گذر جائے۔

(۱۷۰۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَلَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ قَالَ : لاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْخَامِسَةَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۰۸) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔

(۱۷۰۰۹) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُ خَامِسَةً حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔

(۱۷۰۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ ، قَالَ عَطَاءٌ : إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ.

(۱۷۰۱۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر دونوں کے درمیان کوئی میراث یا رجوع نہ ہو تو شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۰۱۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ إِحْدَاهُنَّ ثَلاَثًا ، أَيَتَزَوَّجُ خَامِسَةً ؟ قَالَ : لاَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۱۱) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک نکاح نہیں کر سکتا۔

(۱۷۰۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ ، وَقَالَ عَطَاءٌ : إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ.

(۱۷۰۱۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر دونوں کے درمیان کوئی میراث یا رجوع نہ ہو تو شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۰۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۱۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔

(١٧٠١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ أَنَّ عُتْبَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَانَتْ عِنْدَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ إحْدَاهُنَّ ثُمَّ تَزَوَّجَ خَامِسَةً قَبل أَن تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ فَسَأَلَ مَرْوَانُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : لاَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۱۴) حضرت محمد بن ابراہیم تیمی کہتے ہیں کہ عتبہ بن ابی سفیان کے نکاح میں چار بیویاں تھیں۔ انہوں نے ایک کو طلاق دے کر اس کی عدت پوری ہونے سے پہلے پانچویں سے شادی کرلی۔ مروان نے اس بارے میں حضرت ابن عباس سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ چوتھی کی عدت پوری ہونے سے پہلے پانچویں سے نکاح نہیں سکتا۔

(١٧٠١٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُ خَامِسَةً حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۱۵) حضرت ابو صادق فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔

(١٧٠١٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : إذَا كَانَتْ تَحْتَ الرَّجُلِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ إحْدَاهُنَّ فَلاَ يَتَزَوَّجُ خَامِسَةً حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ فَإِنْ مَاتَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيَتَزَوَّجْ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ.

(۱۷۰۱۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا مکروہ ہے۔ اگر وہ مرجائے تو اس کا شوہر چاہے تو اسی دن بھی شادی کرسکتا ہے۔

(١١٩) من قَالَ لاَ بأس أَنْ يَتَزَوَّجَ خَامِسَةً قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّةِ الَّتِي طَلَّقَ

اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو طلاق یافتہ کی عدت پوری ہونے تک پانچویں سے نکاح کرنا جن حضرات کے نزدیک مکروہ نہیں ہے

(١٧٠١٧) حَدَّثَنَا حَمَّاد بن خالد ، عَنْ مَالِكِ بن أنس ، عَنْ رَبِيعَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا قَالاَ : فِي الَّذِي عِنْدَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ إحْدَاهُنَّ : يَتَزَوَّجُ مَتَى ما شَاءَ.

(۱۷۰۱۷) حضرت قاسم اور حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے تو وہ جب چاہے شادی کرسکتا ہے۔

(۱۳۰) فی الرجل تکُونُ تحتهُ الْمرْأةُ فیُطلِّقُها فیتزوّجُ أُخْتها فِی عِدّتِها

اگر ایک آدمی کسی عورت کو طلاق دے تو کیا اس کی عدت میں اس کی بہن سے شادی کر سکتا ہے؟

(۱۷۰۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِیٍّ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَلَمْ تَنْقَضِ عِدَّتُهَا حَتَّى تَزَوَّجَ أُخْتَهَا ، فَفَرَّقَ عَلِیٌّ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ لَهَا الصَّدَاقَ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَقَالَ :تُكْمِلُ الأُخْرَى عِدَّتَهَا وَهُوَ خَاطِبٌ فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ كَامِلَةً وَتَعْتَدَّانِ مِنْهُ جَمِيعًا ، كُلُّ وَاحِدَةٍ ثَلاَثَ قُرُوءٍ ، فَإِنْ كَانَتَا لاَ تَحِيضَانِ فَثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ.

(۱۷۰۱۸) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے کسی عورت کو طلاق دی اور اس کی عدت میں اس کی بہن سے شادی کر لی، اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی اور مہر مرد کے ذمہ لازم رکھا۔ اور فرمایا کہ جب پہلی بیوی عدت پوری کرلے تو یہ نکاح کا پیغام بھیجے اگر اس نے دخول کیا ہے تو پورا مہر واجب ہوگا اور عورت پر پوری عدت ہوگی اور وہ دونوں عدت گزاریں گی اور ہر ایک کی عدت تین حیض ہوگی اگر انہیں حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے تک عدت گزاریں گی۔

(۱۷۰۱۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَةً ثُمَّ تَزَوَّجَ أُخْتَهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمَرْوَانَ فَرِّقْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۱۹) حضرت عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اس کی بہن سے شادی کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مروان سے فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرادو یہاں تک کہ طلاق یافتہ عورت کی عدت گزر جائے۔

(۱۷۰۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا نَكَحَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ طَلَّقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَ أُخْتَهَا فِي عِدَّتِهَا ، قَالَ :نِكَاحُهُمَا حَرَامٌ وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلاَ صَدَاقَ لَهَا وَلاَ عِدَّةَ عَلَيْهَا.

(۱۷۰۲۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی عورت سے شادی کرے پھر اسے طلاق دے دے۔ پھر اس کی عدت میں اس کی بہن سے شادی کرلے تو اس کا نکاح حرام ہے۔ ان دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی۔ عورت کے لئے نہ مہر واجب ہوگا اور نہ ہی عدت واجب ہوگی۔

(۱۷۰۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ :سُئِلَ عَامِرٌ ، عَنْ رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَ أُخْتَهَا فِي عِدَّتِهَا ، قَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۰۲۱) حضرت زکریا فرماتے ہیں کہ حضرت عامر سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے پھر اس کو طلاق دے دے پھر اس عورت کی عدت میں اس کی بہن سے شادی کرلے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دونوں کے درمیان جدائی

کرائی جائے گی۔

(۱۷۰۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ إِذَا كَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فَطَلَّقَهَا ثَلاَثًا كَرِهَ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُخْتَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي طَلَّقَ.

(۱۷۰۲۲) حضرت حسن اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ ایک آدمی کسی عورت کو تین طلاق دے دے اور اس کی عدت میں اسی کی بہن سے شادی کرلے۔

(۱۷۰۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّةِ أُخْتِهَا مِنْهُ.

(۱۷۰۲۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کسی عورت کو طلاق دے کر اس کی عدت میں اس کی بہن سے شادی نہیں کی کرسکتی۔

(۱۳۱) من رخص فِي ذَلِكَ

جن حضرات نے اس کی رخصت دی ہے

(۱۷۰۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا أَنْ يَتَزَوَّجَ أُخْتَهَا فِي عِدَّتِهَا.

(۱۷۰۲۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کسی عورت کو تین طلاقیں دے کر اس کی عدت میں اس کی بہن سے شادی کرلے۔

(۱۷۰۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَخِلاَسٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا وَهِيَ حَامِلٌ ، قَالُوا : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُخْتَهَا فِي عِدَّتِهَا ، قَالَ : وَكَانَ عُبَيْدُ بْنُ نُضَيْلَةَ يَكْرَهُهُ حَتَّى ذُكِرَ ذلك لِلْحَسَنِ فَكَأَنَّهُ نَزَعَ عَنْهُ.

(۱۷۰۲۵) حضرت حسن، حضرت سعید بن مسیب اور حضرت خلاس فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کو تین طلاقیں دے اور وہ عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت میں اس کی بہن سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ عبید بن نضیلہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے۔ جب اس بات کا تذکرہ حضرت حسن سے کیا گیا تو گویا انہوں نے اسے ناپسند کیا۔

(۱۳۲) فی المرأة تُنْكَحُ عَلَى عَمَّتِهَا، أَوْ خَالَتِهَا

کیا اپنی بیوی کی پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا جاسکتا ہے؟

(۱۷۰۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلاَ خَالَتِهَا. (بخاری ۵۱۰۸۔ احمد ۳/ ۳۳۸)

(۱۷۰۲۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت کی زوجیت کی صورت میں اس کی پھوپھی اور خالہ سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

(۱۷۰۲۷) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا وَلاَ عَلَى عَمَّتِهَا.

(۱۷۰۲۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت کی زوجیت کی صورت میں اس کی خالہ اور پھوپھی سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

(۱۷۰۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلاَ عَلَى خَالَتِهَا.

(۱۷۰۲۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ کسی عورت کی زوجیت کی صورت میں اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

(۱۷۰۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ :لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلاَ عَلَى خَالَتِهَا.

(۱۷۰۲۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ کسی عورت کی زوجیت کی صورت میں اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

(۱۷۰۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلاَ عَلَى خَالَتِهَا وَلاَ تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أخيها وَلاَ الْخَالَةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا وَلاَ تُزَوَّجُ الصُّغْرَى عَلَى الْكُبْرَى وَلاَ الْكُبْرَى عَلَى الصُّغْرَى. (ترمذی ۱۱۲۶۔ ابوداؤد ۲۰۵۸)

(۱۷۰۳۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی عورت کی زوجیت کی صورت میں اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔ بھتیجی کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی پھوپھی سے نکاح نہیں کیا جاسکتا، بھانجی کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی خالہ سے نکاح نہیں کیا جاسکتا، چھوٹی بہن کے منکوحہ ہونے کی صورت میں بڑی بہن سے اور بڑی بہن کے منکوحہ ہونے کی صورت میں چھوٹی بہن سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

(۱۷۰۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلاَ عَلَى خَالَتِهَا.

(۱۷۰۳۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

(۱۷۰۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ نُهِيَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ

عَلَى عَمَّتِهَا أو عَلَى خَالَتِهَا أو يَطَأُ الرجل امْرَأَةً فِي بَطْنِهَا جَنِينٌ لِغَيْرِهِ. (مالك ٢١)

(۱۷۰۳۲) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ کسی عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی پھوپھی اور اس کی خالہ سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس طرح آدمی کے لئے اس عورت سے وطی کرنا ناجائز ہے جس کے بطن میں کسی دوسرے کا جنین ہو۔

(١٧٠٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : لاَ يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ عَمَّةَ امْرَأَتِهِ وَلاَ خَالَتَهَا فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلاَ يَتَزَوَّجُ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

(۱۷۰۳۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کسی عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس عورت کی پھوپھی اور خالہ سے نکاح نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اسے طلاق دے تو اس کی عدت پوری ہونے سے پہلے ان میں سے کسی سے نکاح نہیں کر سکتا۔

(١٧٠٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : سَأَلْتُهُ ، عَنِ امْرَأَةٍ نُكِحَتْ عَلَى خَالَتِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۰۳۴) حضرت زکریا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے سوال کیا کہ ایک عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی رضاعی خالہ سے نکاح کیا گیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی۔

(١٧٠٣٥) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : لاَ يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ امْرَأَةٍ وَعَمَّتِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِينُ.

(۱۷۰۳۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ کسی آدمی کے لئے درست نہیں کہ وہ کسی عورت کو اور اس کی رضاعی پھوپھی کو غلامی میں جمع کرے۔

(١٧٠٣٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ فَتْحَ مَكَّةَ : لاَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلاَ عَلَى خَالَتِهَا.

(احمد ٢/ ٢٠٧- عبدالرزاق ١٠٧٥١)

(۱۷۰۳۶) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا کہ کسی عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی پھوپھی یا خالہ سے نکاح نہیں کیا جا سکتا۔

(١٧٠٣٧) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلاَ عَلَى خَالَتِهَا.

(۱۷۰۳۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کسی عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا جائے۔

(۱۷۰۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى خَالَتِهَا فَضَرَبَهُ عُمَرُ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۰۳۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی خالہ سے نکاح کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے مارا اور دونوں کے درمیان جدائی کرادی۔

(۱۷۰۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَيَزِيدُ بْنُ إبراهيم ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا ، أَوْ عَلَى خَالَتِهَا.

(۱۷۰۳۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کسی عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا جائے۔

(۱۲۳) فی الجمع بَيْنَ ابْنَتَيِ الْعَمِّ

دو چچازاد بہنوں کو نکاح میں جمع کرنے کا بیان

(۱۷۰۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : يُكْرَهُ الْجَمْعُ بَيْنَ ابْنَتَيِ الْعَمِّ لِفَسَادٍ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۰۴۰) حضرت عطاء اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ دو چچازاد بہنوں کو نکاح میں جمع کیا جائے کیونکہ اس سے دونوں کے درمیان فساد ہوگا۔

(۱۷۰۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنًا لِعَلِيٍّ جَمَعَ بَيْنَ ابْنَتَي عَمٍّ لَهُ قَالَ : فَأُدْخِلَتَا عَلَيْهِ فِي لَيْلَةٍ.

(۱۷۰۴۱) حضرت حسن بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادہ نے دو چچازاد بہنوں کو نکاح میں جمع کیا اور ایک ہی رات میں وہ دونوں انہیں پیش کی گئیں۔

(۱۷۰۴۲) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْقَرَابَةِ مِنْ أَجْلِ الْقَطِيعَةِ.

(۱۷۰۴۲) حضرت حسن قطع رحمی کے اندیشے سے اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ دو چچازاد بہنوں کو نکاح میں جمع کیا جائے۔

(۱۷۰۴۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : سُئِلَ : هَلْ يَصْلُحُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُزَوَّجَ عَلَى ابْنَةِ عَمِّهَا ؟ قَالَ : تِلْكَ الْقَطِيعَةُ وَلاَ تَصْلُحُ الْقَطِيعَةُ.

(۱۷۰۴۳) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ ایک عورت کے لئے اس کی چچازاد بہن کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس شخص سے نکاح کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ قطع رحمی ہے جو کہ درست نہیں۔

(۱۷۰۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي خَالِدٌ الْفَأْفَاء ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْکَحَ الْمَرْأَۃُ عَلَی قَرَابَتِھَا مَخَافَۃَ الْقَطِیعَۃِ. (ابو داؤد ۲۰۸۔ عبدالرزاق ۱۰۷۶۷)

(۱۷۰۴۴) حضرت عیسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قطع رحمی کے اندیشے سے کسی عورت کے منکوحہ ہونے کی صورت میں اس کی قریبی رشتہ دار خاتون سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۲٤) فی الرجل یَفْجُرُ بِالْمَرْأَۃِ ثُمَّ یَتَزَوَّجُھَا، مَنْ رَخَّصَ فِیہِ

ایک آدمی کسی عورت سے زنا کرنے کے بعد اس سے شادی کر سکتا ہے

(۱۷۰٤۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ أَبِی یَزِیدَ ، عَنْ أَبِیہِ أَنَّ سِبَاعَ بْنَ ثَابِتٍ تَزَوَّجَ ابْنَۃَ رَبَاحِ بْنِ وَھْبٍ وَلَہُ ابْنٌ مِنْ غَیْرِھَا وَلَھَا ابْنَۃٌ مِنْ غَیْرِہِ فَفَجَرَ الْغُلاَمُ بِالْجَارِیَۃِ فَظَھَرَ بِالْجَارِیَۃِ حَمْلٌ فَرُفِعَا إلَی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاعْتَرَفَا فَجَلَدَھُمَا وَحَرَص أَنْ یُجْمَعَ بَیْنَھُمَا فَأَبَی الْغُلاَمُ.

(۱۷۰٤۵) حضرت ابو یزید کہتے ہیں کہ سباع بن ثابت نے رباح بن وہب کی بیٹی سے شادی کی۔ سباع کا کسی اور عورت سے ایک بیٹا تھا اور بنت رباح کی کسی اور خاوند سے ایک بیٹی تھی۔ اس لڑکے نے لڑکی سے زنا کیا اور لڑکی کو حمل ٹھہر گیا۔ یہ معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو ان دونوں نے گناہ کا اعتراف کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوڑے لگوائے اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ ان دونوں کا نکاح کر دیا جائے لیکن اس لڑکے نے انکار کر دیا۔

(۱۷۰٤٦) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِیفَۃَ ، عَنْ أَبِی ھَاشِمٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِی رَجُلٍ وَامْرَأَۃٍ أَصَابَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا مِنَ الآخَرِ حَدًّا ثُمَّ أَرَادَ أَنْ یَتَزَوَّجَھَا ، قَالَ : لاَ بَأْسَ ، أَوَّلُہُ سِفَاحٌ وَآخِرُہُ نِکَاحٌ.

(۱۷۰٤٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی مرد و عورت باہم مبتلائے برائی ہوں اور ان پر حد بھی جاری ہو اور وہ شخص اس عورت سے نکاح کرنا چاہے تو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اس معاملے کی ابتداء برائی سے ہوئی اور انتہاء نکاح پر ہوگی۔

(۱۷۰٤۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إسْمَاعِیلَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ : أَوَّلُہُ سِفَاحٌ وَآخِرُہُ نِکَاحٌ.

(۱۷۰٤۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اس معاملے کی ابتداء برائی سے ہوئی اور انتہاء نکاح پر ہوگی۔

(۱۷۰٤۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ أَبِی جُنَابٍ ، عَنْ بُکَیْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ أَبِیہِ قَالَ : قَرَأْتُ مِنَ اللَّیْلِ (حم عسق) فَمَرَرْتُ بِھَذِہِ الآیَۃِ : ﴿وَھُوَ الَّذِی یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ ، عَنْ عِبَادِہِ وَیَعْفُو ، عَنِ السَّیِّئَاتِ وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ﴾ فَغَدَوْتُ إلَی عَبْدِ اللهِ أَسْأَلُہُ عَنْھَا فَأَتَاہُ رَجُلٌ فَسَأَلَہُ ، عَنِ الرَّجُلِ یَفْجُرُ بِالْمَرْأَۃِ ثُمَّ یَتَزَوَّجُھَا فَقَرَأَ عَبْدُ اللهِ : ﴿وَھُوَ الَّذِی یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ ، عَنْ عِبَادِہِ وَیَعْفُو ، عَنِ السَّیِّئَاتِ﴾.

(۱۷۰٤۸) حضرت اخنس فرماتے ہیں کہ ایک رات میں ﴿حم عسق﴾ سورت پڑھ رہا تھا، جب میں اس آیت پر پہنچا (ترجمہ) وہ اللہ

اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی لغزشات کو معاف کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتا ہے۔ اس آیت نے میرے دل پر بہت اثر کیا، میں صبح اس بارے میں سوال کرنے کے لئے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ اتنے میں ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے پھر اس سے شادی کرلے تو یہ کیسا ہے؟ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) ''وہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی لغزشات کو معاف کرتا ہے''

(۱۷۰۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ عن عُرْوَةَ بن عَبْدِ اللهِ بْنِ قُشَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :أَوَّلُهُ سِفَاحٌ وَآخِرُهُ نِكَاحٌ أَوْ أَوَّلُهُ حَرَامٌ وَآخِرُهُ حَلَالٌ.

(۱۷۰۴۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس معاملے کی ابتداء برائی اور انتہاء نکاح ہے یا یہ فرمایا کہ اس کی ابتداء حرام اور انتہاء حلال ہے۔

(۱۷۰۵۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ رَجُلاً فَجَرَ بِامْرَأَةٍ وَهُمَا بِكْرَانِ فَجَلَدَهُمَا أَبُو بَكْرٍ وَنَفَاهُمَا ثُمَّ زَوَّجَهَا إِيَّاهُ بَعْدَ الْحَوْلِ.

(۱۷۰۵۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ دو غیر شادی شدہ مرد و عورت نے زنا کیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کردیا پھر ایک سال بعد ان دونوں کا نکاح کرادیا۔

(۱۷۰۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا.

(۱۷۰۵۱) حضرت سعید بن مسیب اس نکاح میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۷۰۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ :سَأَلَهُ رَجُلٌ ، عَنْ رَجُلٍ فَجَرَ بِامْرَأَةٍ ، أَيَتَزَوَّجُهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ :﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ ، عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو ، عَنِ السَّيِّئَاتِ﴾.

(۱۷۰۵۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت علقمہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور پھر اس سے شادی کرلے تو ایسا کرنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، پھر قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) ''وہ اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی لغزشات کو معاف کرتا ہے''

(۱۷۰۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ شَيْبَةَ أَبِي نَعَامَةَ قَالَ :سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَنَا أَسْمَعُ ، عَنْ رَجُلٍ فَجَرَ بِامْرَأَةٍ ، أَيَتَزَوَّجُهَا ؟ قَالَ :أَوَّلُهُ سِفَاحٌ وَآخِرُهُ نِكَاحٌ أَحَلَّهَا لَهُ مَالُهُ.

(۱۷۰۵۳) حضرت شیبہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور پھر اس سے شادی کرلے تو ایسا کرنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا اس معاملے کی ابتداء برائی اور انتہاء نکاح ہے اور مال نے اس عورت کو مرد کے لئے حلال کردیا۔

(۱۷۰۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا ، قَالَ

:هُوَ أَحَقُّ بِهَا ، هُوَ أَفْسَدَهَا.

(۱۷۰۵۴) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت جابر بن زید سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور پھر اس سے شادی کرلے تو ایسا کرنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا وہ اس عورت کا زیادہ حق دار ہے کیونکہ اسی نے اسے خراب کیا ہے۔

(۱۷۰۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :لاَ بَأْسَ ، هُوَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ سَرَقَ نَخْلَةً ثُمَّ اشْتَرَاهَا.

(۱۷۰۵۵) حضرت عکرمہ اس نکاح کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس شخص کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص کھجور چوری کرے پھر اسے خرید لے۔

(۱۷۰۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمًا عَنْهُ ، فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۷۰۵٦) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۰۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ :إِذَا تَابَا وَأَصْلَحَا فَلاَ بَأْسَ به.

(۱۷۰۵۷) حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جب دونوں توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۰۵۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، أَوِ ابْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ أَشْيَمَ قَالَ : لاَ بَأْسَ إِنْ كَانَا تَائِبَيْنِ فَاللَّهُ أَوْلَى بِتَوْبَتِهِمَا ، وَإِنْ كَانَا زَانِيَيْنِ فَالْخَبِيثُ عَلَى الْخَبِيثِ.

(۱۷۰۵۸) حضرت صلہ بن اشیم فرماتے ہیں کہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، اگر وہ دونوں توبہ کرلیں تو اللہ ان کی توبہ کو قبول کرنے والا ہے، اگر وہ بدکار ہیں تو بدکار ہی بدکار کے لائق ہے۔

(۱۷۰۵۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ أَصَابَتْ خَطِيئَةً ثُمَّ رُئِيَ مِنْهَا خَيْرًا ، أَيَنْكِحُهَا الرَّجُلُ ؟ فَقَالَ لَهُ عمر كَمَا بَلَغَنِي :أتظن أنى أنهاك ؟.

(۱۷۰۵۹) حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبد العزیز سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک عورت کسی مرد سے مبتلاء گناہ ہو، پھر بعد میں اس عورت کے اعمال وافعال سے خیر کا صدور ہونے لگے تو کیا وہ اس مرد سے شادی کرسکتی ہے؟ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ میں اس سے منع کروں گا؟!

(۱۷۰٦۰) حَدَّثَنَا سفيان بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ :سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ رَجُلٍ زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا ، قَالَ :الآنَ أَصَابَ الْحَلاَلَ.

(۱۷۰٦۰) حضرت عبید اللہ بن ابی یزید فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور پھر اس سے شادی کرلے تو ایسا کرنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا اب تو اسے حلال کا راستہ ملا ہے۔

(۱۷۰٦۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ قَالاَ :إِذَا فَجَرَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ فَإِنَّهَا تَحِلُّ لَهُ.

(۱۷۰۶۱) حضرت مجاہد اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے تو اس عورت سے نکاح کرنا حلال ہے۔

(١٧٠٦٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشر ، عَنْ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وسعيد بْنِ جُبَيْرٍ فِي الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا قَالُوا : لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ إذَا تَابَا وَأَصْلَحَا.

(۱۷۰۶۲) حضرت سعید بن میسب، حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور پھر اس سے شادی کر لے تو اس اگر وہ دونوں توبہ کر کے زندگی بدل لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٧٠٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشر قَالَ حَدَّثَنَا : سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُهُ سِفَاحٌ وَآخِرُهُ نِكَاحٌ ، أَوَّلُهُ حَرَامٌ وَآخِرُهُ حَلاَلٌ.

(۱۷۰۶۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور پھر اس سے شادی کر لے تو ایسا کرنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کی ابتدا برائی اور انجام نکاح سے ہوا، اس کا اول حرام اور انتہا حلال ہے۔

(١٢٥) من كره أَنْ يَتَزَوَّجَهَا

جن حضرات کے نزدیک اس عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے جس سے زنا کیا

(١٧٠٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصُّدَائِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : جَاءَ إلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إنَّ لِي ابْنَةَ عَمٍّ أَهْوَاهَا وَقَدْ كُنْت نِلْت مِنْهَا ، فَقَالَ : إنْ كَانَ شَيْئًا بَاطِنًا يَعْنِي الْجِمَاعَ فَلاَ ، وَإِنْ كَانَ شَيْئًا ظَاهِرًا يَعْنِي الْقُبْلَةَ فَلاَ بَأْسَ.

(۱۷۰۶۴) حضرت عبد الرحمن صدائی کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ میری ایک چچا زاد بہن ہے، میں اس سے محبت کرتا ہوں اور شادی کرنا چاہتا ہوں۔ البتہ میں نے اس سے تلذذ بھی حاصل کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر شیٔ باطن یعنی دخول کیا ہے تو شادی نہیں کر سکتے اور اگر شیٔ ظاہر یعنی بوسہ وغیرہ لیا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

(١٧٠٦٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ عن الحكم ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : لاَ يَزَالاَنِ زَانِيَيْنِ.

(۱۷۰۶۵) حضرت عبد اللہ (اس شخص کے بارے میں جو کسی عورت سے زنا کرنے کے بعد شادی کرنا چاہے) فرماتے ہیں کہ وہ دونوں پھر بھی زانی ہی رہیں گے۔

(١٧٠٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : لاَ يَزَالاَنِ زَانِيَيْنِ مَا اصْطَحَبَا.

(۱۷۰۶۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (اس شخص کے بارے میں جو کسی عورت سے زنا کرنے کے بعد شادی کرنا چاہے) فرماتی ہیں کہ وہ

ساتھ رہ کر بھی زانی ہی رہیں گے۔

(۱۷.۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ : هُمَا زَانِيَانِ ، لِيَجْعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا الْبَحْرُ.

(۱۷۰۶۷) حضرت جابر بن زید (اس شخص کے بارے میں جو کسی عورت سے زنا کرنے کے بعد شادی کرنا چاہے) فرماتے ہیں کہ وہ دونوں زانی ہیں ان کے درمیان تو سمندر ہونا چاہئے۔

(۱۷.۶۸) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنِ الْبَرَاءِ فِي الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا ، قَالَ : لاَ يَزَالاَنِ زَانِيَيْنِ أَبَدًا.

(۱۷۰۶۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اس شخص کے بارے میں جو کسی عورت سے زنا کرنے کے بعد شادی کرنا چاہے فرماتے ہیں کہ وہ ہمیشہ زانی ہی رہیں گے۔

(۱۳۶) ما جاء فِي إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وما جاء فِيهِ مِنَ الْكَرَاهَةِ

بیوی سے لواطت کی حرمت کا بیان

(۱۷.۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِيسَى بن حِطَّان ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلاَّمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ، لاَ تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ ، أَوْ قَالَ : فِي أَدْبَارِهِنَّ. (ترمذی ۱۱۶۶۔ دارمی ۱۱۴۱)

(۱۷۰۶۹) حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا، پس تم عورتوں کی سرین میں جماع نہ کرو۔ (یعنی لواطت نہ کرو۔)

(۱۷.۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلاً ، أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا.

(ترمذی ۱۱۶۵۔ ابن حبان ۴۴۱۸)

(۱۷۰۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو محبت کی نظر سے نہیں دیکھیں گے جس نے کسی مرد یا کسی عورت کے ساتھ لواطت کی۔

(۱۷.۷۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْتَى النِّسَاءُ فِي أَعْجَازِهِنَّ وَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ.

(۱۷۰۷۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ عورتوں سے لواطت کی جائے اور فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ حق کہنے سے نہیں شرماتا۔

(۱۷۰۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :هِيَ اللُّوطِيَّةُ الصُّغْرَى. (نسائی ۸۹۹۷)

(۱۷۰۷۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ''چھوٹی لوطیت'' ہے۔

(۱۷۰۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :وَهَلْ يَفْعَلُ ذَلِكَ إِلاَّ كَافِرٌ.

(۱۷۰۷۳) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ کام (یعنی لواطت) تو صرف کافر ہی کرسکتا ہے۔

(۱۷۰۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بن وساج، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ:وَهَلْ يَفْعَلُ ذَلِكَ إِلاَّ كَافِرٌ.

(۱۷۰۷۴) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ کام (یعنی لواطت) تو صرف کافر ہی کرسکتا ہے۔

(۱۷۰۷٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الشَّقَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْقَعْقَاعِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : مَحَاشُّ النِّسَاءِ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ.

(۱۷۰۷۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورتیں کی سرینیں تم پر حرام ہیں۔

(۱۷۰۷٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :مَنْ أَتَاهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَقَدْ كَفَرَ.

(۱۷۰۷۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے مردوں یا عورتوں سے لواطت کی اس نے کفر کیا۔

(۱۷۰۷۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَكِيمٍ الأَثْرَمِ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :مَنْ أَتَى حَائِضًا ، أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(ابوداؤد ۳۸۹۹۔ دارمی ۱۱۳۶)

(۱۷۰۷۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کسی حائضہ سے جماع کیا یا کسی عورت سے لواطت کی تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی شریعت کا انکار کیا۔

(۱۷۰۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخَطْمِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قَيْسٍ الْخَطْمِيِّ ، عَنْ هَرَمِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ، لاَ تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أعجازهن.

(طبرانی ۳۷۴۰۔ بیہقی ۹۶)

(۱۷۰۷۸) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حق کہنے سے نہیں شرماتا تم عورتوں سے لواطت نہ کرو۔

(۱۷۰۷۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ وُهَيب ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُخَلَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا.

(ابوداؤد ۲۱۵۵۔ ابن ماجہ ۱۹۲۳)

(۱۷۰۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو رحمت کی نظر سے نہیں دیکھیں گے جس نے عورت کی دبر میں دخول کیا۔

(۱۷۰۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنِ بَهْرَامَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ ، أَوْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ :نَادَى عَلِيٌّ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ :سَلُونِي سَلُونِي ، فَقَالَ رَجُلٌ :أَتُؤْتَى النِّسَاءُ فِي أَدْبَارِهِنَّ ؟ فَقَالَ :سَفَلْتَ سَفَّلَ اللَّهُ بِكَ ، أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ :﴿أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ﴾ الآيَةَ.

(۱۷۰۸۰) حضرت ابو معتمر یا ابو جویریہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر اعلان کیا کہ مجھ سے سوال کرو، مجھ سے سوال کرو۔ ایک آدمی نے کہا کہ کیا عورتوں کی دبر میں دخول کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تجھے گھٹیا کرے تو نے گھٹیا سوال کیا۔ پھر فرمایا کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھا (ترجمہ) کیا تم بے حیائی کا کام کرتے ہو۔ (الآیۃ)

(۱۲۷) فی الرجل مَا لَهُ مِنِ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا ؟

آدمی حیض کی حالت میں بیوی کے ساتھ کیا کرسکتا ہے؟

(۱۷۰۸۱) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّزِرَ بِإِزَارٍ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا. (بخاری ۳۰۰۔ مسلم ۲۴۲)

(۱۷۰۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی حالت حیض میں ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے ازار پہننے کا حکم دیتے اور پھر ازار کے اوپر سے تعلق فرماتے۔

(۱۷۰۸۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَأْتَزِرَ فِي فور حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا ، وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ. (بخاری ۳۰۲۔ مسلم ۲)

(۱۷۰۸۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی حالت حیض میں ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے حیض کے بہاؤ کے دوران ازار پہننے کا حکم دیتے اور پھر ازار کے اوپر سے تعلق فرماتے۔ اور تم میں کون اس حد تک اپنی شہوت پر قابو پاسکتا ہے جتنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس پر قابو تھا۔

(۱۷۰۸۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ :أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ

زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ النَّبِيِّ بِنَحْوِ مِنْهُ. (بخاری ۳۰۳۔ احمد ۶/ ۳۳۶)

(۱۷۰۸۳) ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۷۰۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَبْدَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ :نُفِسْتُ وَأَنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي حِضْتُ فِي فِرَاشِي فَذَهَبْتُ لأَتَأَخَّرَ ، فَقَالَ :مَكَانَكِ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكِ أَنْ تَجْعَلِي عَلَيْكِ ثَوْبًا.

(طبرانی ۱۱۶۰۲)

(۱۷۰۸۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بستر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی کہ میں حائضہ ہوگئی، میں پیچھے ہٹنے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر رہو۔ تمہارے لئے اتنا کافی ہے کہ تم اپنے اوپر کپڑا ڈال لو۔

(۱۷۰۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ فِي مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ :إِذَا كَانَ عَلَى فَرْجِهَا خِرْقَةٌ.

(۱۷۰۸۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر حائضہ کی شرمگاہ پر کپڑا ہو تو اس کے ساتھ لیٹنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۰۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۰۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حیض کی حالت میں ازار سے اوپر کا حصہ تعلق کے لئے کافی ہے۔

(۱۷۰۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۰۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حیض کی حالت میں ازار سے اوپر کا حصہ تعلق کے لئے کافی ہے۔

(۱۷۰۸۸) حَدَّثَنَا جرير، عَنْ يَزِيد، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: لَكَ مَا فَوْقَ الإِزَارِ وَلاَ تَطَّلِعْ عَلَى مَا تَحْتَهُ.

(۱۷۰۸۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حیض کی حالت میں ازار سے اوپر کا حصہ تعلق کے لئے کافی ہے۔ اس سے نیچے کی طرف مت جھانکو۔

(۱۷۰۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سُئِلَتْ :مَا لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ ؟ قَالَتْ :مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۰۸۹) حضرت میمون بن مہران کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ حیض کی حالت میں آدمی بیوی سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ازار سے اوپر کا حصہ اس کے لئے ہے۔

(۱۷۰۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إِذَا ألقت عَلَى فَرْجِهَا خِرْقَةً فَيُبَاشِرُهَا.

(۱۷۰۹۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب عورت حیض کی حالت میں شرم گاہ پر کپڑا ڈال لے تو تم اس سے تعلق کر سکتے ہو۔

(۱۷۰۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ :إِذَا كَفَّتِ الْحَائِضَةُ عَنْهَا الأَذَى فَاصْنَعْ بِهَا مَا شِئْتَ.

(۱۷۰۹۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حائضہ خود سے گندگی کو دور کر لے تو تم جو چاہو کر سکتے ہو۔

(۱۷۰۹۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :يَأْتِيهَا مَا أخطأ الدَّمُ.

(۱۷۰۹۲) حضرت عامر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حائضہ کا خون آدمی کو نہ لگے تو وہ اس سے تعلق کر سکتا ہے۔

(١٧.٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا قِلاَبَةَ :مَا لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ :يَذْكُرُونَ مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۰۹۳) حضرت حبیب جرمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو قلابہ سے سوال کیا کہ آدمی حیض کی حالت میں عورت سے کیا تلذذ کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ علماء فرماتے ہیں کہ ازار سے اوپر کا حصہ استعمال کر سکتا ہے۔

(١٧.٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لَكَ مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۰۹۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب عورت حیض کی حالت میں ہو تو تم اس کے ازار کے اوپر کا حصہ استعمال کر سکتے ہو۔

(١٧.٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۰۹۵) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جب عورت حیض کی حالت میں ہو تو تم اس کے ازار کے اوپر کا حصہ استعمال کر سکتے ہو۔

(١٧.٩٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يَسْأَلُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ :أُبَاشِرُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ ؟ قَالَ :اجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ ذَلِكَ مِنْهَا ثَوْبًا ثُمَّ بَاشِرْهَا.

(۱۷۰۹۶) حضرت عبد الرحمن بن حرملہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا کہ جب میری بیوی حالت حیض میں ہو تو کیا میں اس سے مباشرت کر سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ اپنے اور اس کے درمیان ایک کپڑا ڈال کر اس سے مباشرت کر سکتے ہو۔

(١٧.٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ غَيْلاَنَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَضَعَهُ عَلَى الْفَرْجِ وَلاَ يُدْخِلُهُ.

(۱۷۰۹۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ آلۂ تناسل کو شرم گاہ پر رکھے اور دخول نہ کرے تو جائز ہے۔

(١٧.٩٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ هِشَامٍ الرَّاسِبِيِّ قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمًا ، عَنِ الرَّجُلِ يُضَاجِعُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَقَالَ :أَمَّا نَحْنُ آلَ عُمَرَ فَنَعْزِلُهُنَّ.

(۱۷۰۹۸) حضرت شیبہ بن ہشام راسبی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو حالت حیض میں اپنی بیوی کے ساتھ لیٹے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم آل عمر رضی اللہ تو اس حال میں ان سے الگ رہتے ہیں۔

(١٧.٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۰۹۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب عورت حیض کی حالت میں ہو تو تم اس کے ازار کے اوپر کا حصہ استعمال کر سکتے ہو۔

(١٧١..) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، فِي الْحَائِضِ :لَكَ مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۱۰۰) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ جب عورت حیض کی حالت میں ہو تو تم اس کے ازار کے اوپر کا حصہ استعمال کر سکتے ہو۔

(١٧١.١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ ، عَنْ نَدْبَةَ مَوْلاَةِ مَيْمُونَةَ ،

عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ ، أَوِ الرُّكْبَتَيْنِ مُحْتَجِزَةً بِهِ.

(ابو داؤد ۲۷۱۔ احمد ۶/ ۳۳۶)

(۱۷۱۰۱) ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت حیض میں اپنی ازواج سے تعلق فرماتے تھے جس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ زوجہ پر آدھی رانوں یا گھٹنوں تک ازار ہوتا۔

(۱۷۱۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَلْعَبَ عَلَى بَطْنِهَا وَبَيْنَ فَخِذَيْهَا.

(۱۷۱۰۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حالت حیض میں عورت کے پیٹ یا رانوں کے درمیان دل لگی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۱۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ قَالَ : خَرَجَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى عُمَرَ قَالَ لَهُمْ : مِمَّنْ أَنْتُمْ ؟ قَالُوا : مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، قَالَ : فَبِإِذْنٍ جِئْتُمْ ؟ قَالُوا ، نَعَمْ ، فَسَأَلُوهُ عَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَقَالَ : سَأَلْتُمُونِي ، عَنْ خِصَالٍ مَا سَأَلَنِي عنهن أَحَدٌ بَعْدَ أَنْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَمَّا مَا لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلَهُ مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(۱۷۱۰۳) حضرت عاصم بن عمرو بجلی فرماتے ہیں کہ کچھ اہل عراق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم عراقی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم اجازت سے آئے ہو؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ پھر ان لوگوں نے سوال کیا کہ حیض کی حالت میں عورت سے کچھ کیا جا سکتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے وہ سوال کیا ہے جو مجھ سے اس وقت کے بعد سے کسی نے نہیں کیا جب سے میں نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کی ہے۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ حیض کی حالت میں آدمی عورت کے ازار کے اوپر سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

(۱۳۹) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾

قرآن مجید کی آیت ﴿وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾

(ترجمہ) ''اور تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو'' کی تفسیر

(۱۷۱۰٤) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : يَقُولُ : إِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَإِنِّي أُرِيدُ امْرَأَةً أَمْرُهَا كَذَا وَكَذَا وَيُعَرِّضُ لَهَا بِالْقَوْلِ.

(۱۷۱۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نکاح کا پیغام دینے کے لئے آدمی عورت کو کہہ سکتا ہے کہ میں تجھ میں رغبت رکھتا ہوں اور میں ایک ایسی عورت چاہتا ہوں جس میں ایسی ایسی خوبیاں ہوں، وہ قول کے ذریعے اس سے اظہار کر سکتا ہے۔

(۱۷۱۰٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ

خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ قَالَ يَقُولُ :إِنَّكِ جَمِيلَةٌ وَإِنَّكِ لَنَافِقَةٌ إِنَّكِ إِلَى خَيْرٍ ، وَيُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ :لَا تَفُوتِينِي بِنَفْسِكِ وَإِنِّي عَلَيْكِ لَحَرِيصٌ.

(۱۷۱۰۵) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ (ترجمہ) ''اورتم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ کہہ سکتا ہے کہ تو خوبصورت ہے، تو خرچ کرنے والی ہے، تو خیر کے راستے پر ہے۔اور یہ کہنا مکروہ ہے کہ مجھے اپنے سے محروم نہ کرنا میں تیرے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔

(۱۷۱۰۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِذَلِكَ كُلِّهِ.

(۱۷۱۰۶) حضرت ابراہیم پیام نکاح کے لئے کسی بھی قسم کے الفاظ کے استعمال کو مکروہ نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۷۱۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ :إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا تَزَوَّجْتُكِ وَيَقُولُ مَا شَاءَ.

(۱۷۱۰۷) حضرت حسن اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ عورت کی عدت گزرنے کے بعد آدمی کہے کہ میں نے تجھ سے شادی کی۔اس کے علاوہ جو مرضی کہے۔

(۱۷۱۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :يَقُولُ :إِنِّي بِكِ لَمُعْجَبٌ وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ فَلَا تَفُوتِينَا بِنَفْسِكِ.

(۱۷۱۰۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ کہہ سکتا ہے کہ مجھے تو پسند ہے، مجھے تجھ میں رغبت ہے اور مجھے خود سے محروم نہ کر۔

(۱۷۱۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :يَقُولُ :إِنَّكِ لَجَمِيلَةٌ وَإِنَّكِ لَنَافِقَةٌ وَإِنَّكِ لَإِلَى خَيْرٍ.

(۱۷۱۰۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ وہ کہہ سکتا ہے کہ تو خوبصورت ہے، تو خرچ کرنے والی ہے، تو خیر کے راستے پر ہے۔

(۱۷۱۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ فِي الْمَرْأَةِ يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَيُرِيدُ الرَّجُلُ خِطْبَتَهَا وَكَلَامَهَا قَالَ :يَقُولُ :إِنِّي بِكِ لَمُعْجَبٌ وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَإِنِّي عَلَيْكِ لَحَرِيصٌ وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ.

(۱۷۱۱۰) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت کے خاوند کا انتقال ہو جائے اور کوئی آدمی اسے نکاح کا پیام بھیجنا چاہے تو یہ کہہ سکتا ہے کہ مجھے تو پسند ہے، مجھے تجھ میں رغبت ہے، میں تجھے چاہتا ہوں۔اوران جیسے اور الفاظ بھی کہہ سکتا ہے۔

(۱۷۱۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ فِي قَوْلِهِ :﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ قَالَ :يَذْكُرُهَا إِلَى وَلِيِّهَا وَلَا يُشْعِرُهَا.

(۱۷۱۱۱) حضرت عبیدہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ (ترجمہ) ''اورتم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عورت کے ولی سے اس کا تذکرہ کرے گا عورت سے بات

نہیں کرے گا۔

(۱۷۱۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ :انْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ وَلاَ تَفُوتِينَا بِنَفْسِكِ. (مسلم ۳۹۔ ابو داؤد ۲۲۸۱)

(۱۷۱۱۲) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ آپ ام شریک کے یہاں منتقل ہو جائیں اور ہمیں اپنی ذات سے محروم نہ رکھیں۔

(۱۷۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿إِلاَّ أَنْ تَقُولُوا قَوْلاً مَعْرُوفًا﴾ قَالَ :يقول :إِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَإِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ بَيْنَكِ وَبَيْنِي.

(۱۷۱۱۳) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ یہ کہے کہ مجھے تجھ میں رغبت ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھے اور مجھے جمع فرمادیں گے۔

(۱۷۱۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :يَقُولُ :إِنَّكِ لَجَمِيلَةٌ وَإِنَّكِ لَنَافِقَةٌ ، وَإِنْ قَضَى اللَّهُ أَمْرًا كَانَ.

(۱۷۱۱۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ آپ خوبصورت ہیں، آپ خرچ کرنے والی ہیں۔ اگر اللہ کا فیصلہ ہوا تو بندھن ہو جائے گا۔

(۱۷۱۱۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ عن إبراهيم قَالَ :لاَ بَأْسَ بالهدية فِي تَعْرِيضِ النِّكَاحِ.

(۱۷۱۱۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ پیام نکاح بھیجتے ہوئے کوئی ہدیہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۷۱۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بشر ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَفَاطِمَةَ :لاَ تَفُوتِينَا بِنَفْسِكِ.

(۱۷۱۱۶) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ ہمیں اپنی ذات سے محروم نہ رکھنا۔

(۱۷۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ قَالَ :يَعْرِضُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ :إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ ، وَلاَ يَنْصِبُ فِي الْخِطْبَةِ.

(۱۷۱۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ (ترجمہ) ''اور تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آدمی نکاح کا پیغام دیتے ہوئے یوں کہے گا کہ میں شادی کرنا چاہتا ہوں اور پیام نکاح میں اسی عورت کو مقرر نہیں کرے گا۔

(۱۷۱۱۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ قَالَ :يَقُولُ ، إِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ

وَلَوَدِدْتُ أَنِّي تَزَوَّجْتُكِ حَتَّى يُعْلِمَهَا إِنَّهُ يُرِيدُ تَزْوِيجَهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُوجِبَ عُقْدَةً ، أَوْ يُعَاهِدَهَا عَلَى عَهْدٍ.

(۱۷۱۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ (ترجمہ) ''اورتم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ کہے گا کہ مجھے تم میں رغبت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم سے شادی کروں۔ پس کوئی معاہدہ یا وعدہ کئے بغیر اسے بتادے کہ وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔

(۱۷۱۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ قَالَ : يَقُولُ فِي الْعِدَّةِ : إِنِّي عَلَيْكِ لَحَرِيصٌ وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَنَحْوَ هَذَا.

(۱۷۱۱۹) حضرت قاسم قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ (ترجمہ) ''اورتم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عدت میں عورت سے کہے گا کہ میں تجھے پسند کرتا ہوں اور تجھ میں رغبت رکھتا ہوں اور اس جیسے الفاظ کہہ سکتا ہے۔

(۱۷۱۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ : ﴿ وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ قَالَ : يَقُولُ : إِنَّكِ لَجَمِيلَةٌ وَإِنَّكِ لَنَافِقَةٌ ، وَإِنْ قَضَى اللَّهُ شَيْئًا كَانَ.

(۱۷۱۲۰) حضرت عامر قرآن مجید کی آیت ﴿ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ (ترجمہ) ''اورتم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ کہے گا تو خوبصورت ہے، خرچ کرنے والی ہے اور اگر اللہ کا فیصلہ ہوا تو یہ بندھن ہو جائے گا۔

(۱۷۱۲۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ قَالَ : قَوْلُ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ : إِنَّكِ لَجَمِيلَةٌ وَإِنَّكِ لَنَافِقَةٌ وَإِنَّكِ لإِلَى خَيْرٍ ، وَلْيَكُنْ ذِكْرُ خِطْبَتِهَا فِي نَفْسِهِ ، لاَ يُبْدِيهِ لَهَا ، هَذَا كُلُّهُ حِلٌّ مَعْرُوفٌ.

(۱۷۱۲۱) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ﴾ (ترجمہ) ''اورتم پر کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو نکاح کا پیغام دو'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آدمی عورت سے کہے گا کہ تو خوبصورت ہے، تو خرچ کرنے والی ہے اور خیر کے راستے پر ہے۔ البتہ بہتر ہے کہ پیام نکاح کا تذکرہ اس کے دل میں ہو۔ اسے عورت کے سامنے ظاہر نہ کرے اور یہ سب حلال اور نیکی ہے۔

(۱۷۱۲۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى فِي قَوْلِهِ : ﴿إِلاَّ أَنْ تَقُولُوا قَوْلاً مَعْرُوفًا﴾ قَالَ : يَقُولُ : إِنِّي لأَشْتَهِيكِ.

(۱۷۱۲۲) حضرت ابوالضحیٰ قرآن مجید کی آیت ﴿إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ عورت سے کہے گا

کہ میں تیری چاہت رکھتا ہوں۔

(۱۳۹) فی العبد یَتَزَوَّجُ بِغَیْرِ إِذْنِ مَوْلاَہُ فَیُعْطِی الصَّدَاقَ فَیُعْلَمُ بِہِ

اگر کوئی غلام آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرے اور مہر دے اور پھر آقا کو علم ہو تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَیْسٍ أَنَّ غُلاَمًا لأَبِی مُوسَی ، وَکَانَ صَاحِبَ إِبِلِہِ تَزَوَّجَ أَمَۃً لِبَنِی جَعْدَۃَ وَسَاقَ إِلَیْہَا خَمْسَ ذَوْدٍ فَحُدِّثَ أَبُو مُوسَی فَأَرْسَلَ إِلَیْہِمْ: أَرْسِلُوا إِلَیَّ غُلاَمِی وَمَالِی، فَقَالُوا : أَمَّا الْغُلاَمُ فَغُلاَمُکَ ، وَأَمَّا الْمَالُ فَقَدِ اسْتَحَلَّ بِہِ فَرْجَ صَاحِبَتِنَا فَاخْتَصَمُوا إِلَی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقَضَی لَہُمْ عُثْمَانُ بِخُمُسَی مَا اسْتَحَلَّ بِہِ فَرْجَ صَاحِبَتِہِمْ وَرَدَّ عَلَی أَبِی مُوسَی ثَلاَثَۃَ أَخْمَاسِہِ.

(۱۷۱۲۳) حضرت عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا، جوان کے اونٹوں کا نگران بھی تھا۔ اس نے بنو جعدہ کی ایک باندی سے شادی کی اور اسے مہر میں پانچ اونٹ دیئے۔ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے بنو جعدہ کو پیغام بھجوایا کہ میرا غلام اور میرا مال مجھے واپس کرو۔ انہوں نے کہا کہ غلام تو آپ کا ہی ہے البتہ وہ مال اب عورت کا مہر بن گیا۔ یہ مقدمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ پورے مال کے دو خمس تو عورت کا مہر ہوں گے اور تین خمس ابوموسیٰ اشعری کو دے دیئے جائیں۔

(۱۷۱۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ قَالَ : تَزَوَّجَ عَبْدٌ لأَبِی مُوسَی فِی إِمْرَۃِ عُمَرَ عَلَی خَمْسِ قَلاَئِصَ فَرُفِعَ ذَلِکَ إِلَی عُمَرَ فَجَعَلَ لِلْمَرْأَۃِ قَلُوصَیْنِ وَلأَبِی مُوسَی ثَلاَثَ قَلاَئِصَ ، أَوْ أَعْطَاہَا ثَلاَثَ قَلاَئِصَ وَرَدَّ عَلَی أَبِی مُوسَی قَلُوصَیْنِ قَالَ : أُرَاہُ تَزَوَّجَ بِغَیْرِ إِذْنِہِ.

(۱۷۱۲۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے پانچ اونٹنیوں کے عوض شادی کی۔ پھر یہ مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش ہوا تو انہوں نے تین اونٹنیاں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دینے کا حکم دیا یا عورت کا مہر تین اونٹنیوں کو بنایا اور دو اونٹنیاں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو واپس کیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں اس غلام نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تھا۔

(۱۷۱۲۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ تَمَّامٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : لاَ صَدَاقَ لَہَا ، ہِیَ أَبَاحَتْ فَرْجَہَا.

(۱۷۱۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسی عورت کو بالکل مہر نہیں ملے گا، اس نے خود اپنے فرج کو حلال کیا ہے۔

(۱۷۱۲٦) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : یُؤْخَذُ مِنْہَا مَا اسْتَہْلَکَتْ ، وَمَا لَمْ تَسْتَہْلِکْ.

(۱۷۱۲۶) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ ایسی عورت سے وہ تمام مہر واپس لیا جائے گا جو اس نے خرچ کر دیا اور جو اس نے خرچ

نہیں کیا۔

(۱۷۱۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : يُؤْخَذُ مِنْهَا مَا لَمْ تَسْتَهْلِكْ ، فَأَمَّا مَا اسْتَهْلَكَتْ فَلاَ شَيْءَ.

(۱۷۱۲۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایسی عورت سے وہ مال واپس لیا جائے گا جو اس نے خرچ نہ کیا ہو اور جو خرچ کر دیا اس کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔

(۱۷۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنِ الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ ، قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلاَ صَدَاقَ لَهَا ، يُؤْخَذُ مِنْهَا مَا أَخَذَتْ.

(۱۷۱۲۸) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر کسی غلام نے کسی عورت سے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لی تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی، عورت کو مہر نہیں ملے گا اور جو کچھ دیا گیا ہے واپس لیا جائے گا۔

(۱۷۱۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي مَمْلُوكٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَدَخَلَ بِهَا قَالَ لَهَا مَا أَخَذَتْ.

(۱۷۱۲۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لی اور عورت سے دخول بھی کر لیا تو جو مہر عورت کو دے چکا ہے وہ عورت کا ہوگا۔

(۱۷۱۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْعَبْدِ إِذَا تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَلَيْسَ بِنِكَاحٍ وَلَيْسَ لَهَا بِشَيْءٍ.

(۱۷۱۳۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو شادی نہیں ہوئی اور عورت کو مہر بھی نہیں ملے گا۔

(۱۷۱۳۱) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلاَهُ وَسَاقَ صَدَاقًا ، قَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ ، وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا أَخَذَ الْمَوْلَى الصَّدَاقَ.

(۱۷۱۳۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی اور عورت کو مہر بھی دے دیا تو اگر دخول کر چکا ہے تو عورت کو پورا مہر ملے گا اور اگر دخول نہ کیا ہو تو مہر کی رقم آقا کو حاصل ہوگی۔

(۱۳۰) من كره لِلْعَبْدِ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ وَقَالَ إِنْ تَزَوَّجَ فَهُوَ عَاهِرٌ

جن حضرات کے نزدیک آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرنے والا غلام زانی ہے

(۱۷۱۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَهُوَ عَاهِرٌ. (ابوداؤد ۲۰۸۰۔ احمد ۳۷۷)

(۱۷۱۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی وہ زانی ہے''

(۱۷۱۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ او قَالَ :نكح بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ. (حاکم ۱۹۴۔ احمد ۳/ ۳۸۲)

(۱۷۱۳۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جس غلام نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی وہ زانی ہے''

(۱۷۱۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :نِكَاحُ الْعَبْدِ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ زِنًا ، وَيُعَاقَبُ الَّذِي زَوَّجَهُ.

(۱۷۱۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غلام کا آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرنا زنا ہے اور اس کی شادی کروانے والا سزا کا مستحق ہوگا۔

(۱۷۱۳٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَزَوَّجَ عَبْدُهُ بِغَيْرِ إِذْنٍ ضَرَبَهُ الْحَدَّ.

(۱۷۱۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو اس پر حد جاری ہوگی۔

(۱۷۱۳٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْجَرِيرِيِّ قَالَ :سَأَلْتُ غُنَيْمَ بْنَ قَيْسٍ ، قُلْتُ :الْعَبْدُ يَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ ، أَزَانٍ هُوَ ؟ قَالَ :قَدْ عَصَى ، قُلْتُ :أَزَانٍ هُوَ ؟ قَالَ :قَدْ عَصَى.

(۱۷۱۳۶) حضرت جریری کہتے ہیں کہ میں نے غنیم بن قیس سے سوال کیا کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو کیا وہ زانی ہوگا؟ انہوں نے فرمایا وہ گناہ گار ہوگا۔ میں نے پھر سوال کیا، کیا وہ زانی ہوگا؟ انہوں نے پھر فرمایا کہ وہ گناہ گار ہوگا۔

(۱۷۱۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ ، قَالَ :قَدْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَسَلُوا عَنْهُ.

(۱۷۱۳۷) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اگر کسی غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو اس نے گناہ کیا ہے، اس کے بارے میں سوال کرلو۔

(۱۷۱۳۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ :لَا يَتَزَوَّجُ الْعَبْدُ إِلَّا بِإِذْنِ مَوْلَاهُ.

(۱۷۱۳۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ غلام آقا کی اجازت کے بغیر شادی نہیں کرسکتا۔

(۱۳۱) فِی قَوْلِهِ تَعَالَی (وَلَکِنْ لاَ تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا)

قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰکِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر

(۱۷۱۳۹) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ فِی قَوْلِهِ : ﴿وَلَکِنْ لاَ تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا﴾ قَالَ : لاَ یَأْخُذُ عَلَیْهَا عَهْدًا وَلاَ مِیثَاقًا أَلاَّ تَزَوَّجَ غَیْرَهُ.

(۱۷۱۳۹) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰکِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس کا معنی ہے کہ آدمی عورت سے ایسا عہد و پیمان نہ لے کہ وہ عورت کسی اور سے شادی نہ کرے گی۔

(۱۷۱۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِی قَوْلِهِ : ﴿وَلَکِنْ لاَ تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا﴾ یَخْطُبُهَا فِی عِدَّتِهَا.

(۱۷۱۴۰) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰکِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس کی عدت میں اسے نکاح کا پیغام نہ بھجوائے۔

(۱۷۱۴۱) حَدَّثَنَا عبد الوهاب الثَّقَفِیُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : ﴿وَلَکِنْ لاَ تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا﴾ قَالَ : یَلْقَی الْوَلِیَّ فَیَذْکُرُ رَغْبَةً وَحِرْصًا.

(۱۷۱۴۱) حضرت محمد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰکِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ ولی سے مل کر اپنی رغبت اور خواہش کو ظاہر کرے۔

(۱۷۱۴۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِینِ ، عَنْ سَعِیدٍ قَالَ : لاَ یُقَاضِیهَا فِی الْعِدَّةِ أَنْ لاَ تَزَوَّجَ غَیْرَهُ.

(۱۷۱۴۲) حضرت سعید قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰکِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مرد عورت سے اس بات کا تقاضا نہ کرے کہ وہ کسی دوسرے سے شادی نہ کرے۔

(۱۷۱۴۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : (وَلَکِنْ لاَ تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا) قَوْلُ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ : لاَ تَفُوتِینِی بِنَفْسِكِ فَإِنِّی نَاکِحُكِ ، هَذَا لاَ یَحِلُّ.

(۱۷۱۴۳) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰکِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد آدمی کا عورت سے یہ کہنا ہے کہ مجھے خود سے محروم نہ کرنا، میں تم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کہنا حلال نہیں ہے۔

(۱۷۱۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَیْرٍ ، عَنْ أَبِی مِجْلَزٍ ، وَالْحَسَنِ : ﴿وَلَکِنْ لاَ تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا﴾ قَالاَ : الزِّنَا.

(۱۷۱۴۴) حضرت حسن قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰکِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زنا ہے۔

(۱۷۱٤٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ : ﴿وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا﴾ قَالَ :الزِّنَا.

(۱۷۱۴۵) حضرت حسن قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰکِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زنا ہے۔

(۱۷۱٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقول ﴿وَلٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا﴾ قَالَ:الزِّنَا.

(۱۷۱۴۶) حضرت حسن قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰکِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زنا ہے۔

(۱۷۱٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّی ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :الزِّنَا.

(۱۷۱۴۷) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰکِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زنا ہے۔

(۱۷۱٤۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِی مِجْلَزٍ قَالَ :الزِّنَا.

(۱۷۱۴۸) حضرت ابو مجلز قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰکِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زنا ہے۔

(۱۷۱٤۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِی هِلال عَنْ حَيَّانَ الأَعْرَجِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :الزِّنَا.

(۱۷۱۴۹) حضرت جابر بن زید قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰکِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زنا ہے۔

(۱۷۱٥۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ:لاَ يُقَاضِيهَا أَنْ لاَ تَزَوَّجَ غَيْرَهُ.

(۱۷۱۵۰) حضرت ضحاک قرآن مجید کی آیت ﴿وَلٰکِنْ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اس عورت سے اس بات کا تقاضا نہ کرے کہ وہ کسی اور سے شادی نہ کرے۔

(۱۳۲) فی الرجل يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَفْجُرُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

اس آدمی کا کیا حکم ہے جس کا کسی عورت سے نکاح ہو لیکن وہ اپنی بیوی کے ساتھ شرعی ملاقات سے پہلے کہیں زنا کر بیٹھے؟

(۱۷۱٥۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَنَش بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ :أُتِیَ عَلِیٌّ بِرَجُلٍ قَدْ أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَا ، فَقَالَ لَهُ علی :أُحْصِنْتَ ؟ قَالَ :نَعَمْ قَالَ :إِذًا تُرْجَمُ ، قَالَ فَرَفَعَهُ إِلَى السِّجْنِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِیّ دَعَا بِهِ فَقَصَّ أَمْرَهُ عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ :إِنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لَمْ يَدْخُلْ بِهَا ، فَفَرِحَ بِذَلِكَ عَلِیٌّ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ وَفَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ وَأَعْطَاهَا نِصْفَ الصَّدَاقِ فِيمَا يُرَى سِمَاك.

(۱۷۱۵۱) حضرت حنش بن معتمر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے زنا کا اقرار کیا تھا۔ حضرت

علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے کہا جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اسے سنگسار کر دیا جائے۔ اسے جیل میں بند کر دیا گیا۔ شام کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا واقعہ لوگوں سے بیان کیا تو ایک آدمی نے کہا کہ اس نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے لیکن ابھی شرعی ملاقات نہیں کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات پر خوش ہوئے اور اسے سنگسار کرنے کے بجائے صرف حد جاری کرنے کا حکم دیا اور اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کرادی اور عورت کو نصف مہر دلوایا۔

(۱۷۱۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ الْبِكْرَ إِذَا زَنَتْ جُلِدَتْ وَفُرِّقَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا وَلَيْسَ لَهَا شَيْءٌ ثُمَّ تَأَوَّلَ الْحَسَنُ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾.

(۱۷۱۵۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر باکرہ (منکوحہ) زنا کا ارتکاب کرے تو اسے کوڑے مارے جائیں گے، اس کے خاوند سے اس کی جدائی کرادی جائے گی اور اسے مہر نہیں ملے گا۔ پھر حضرت حسن نے یہ آیت پڑھی ﴿وَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾۔

(۱۷۱۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ، يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلاَ صَدَاقَ لَهَا.

(۱۷۱۵۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں ان کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور عورت کو مہر نہیں ملے گا۔

(۱۷۱۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ تَزْنِي قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلاَ صَدَاقَ لَهَا وَجَلْدُ مِئَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ ، وَإِنْ هُوَ زَنَى فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۱۵۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے عورت سے نکاح کیا پھر وہ عورت دخول سے پہلے زنا کا ارتکاب کر بیٹھی تو دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور عورت کو مہر نہیں ملے گا۔ اسے سو کوڑے مارے جائیں گے، ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اور اگر مرد نے زنا کا ارتکاب کیا تو دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۷۱۵۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :هِيَ امْرَأَتُهُ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، إِنْ شَاءَ طَلَّقَ ، وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ كَمَا أَنَّهُ لَوْ فَجَرَ لَمْ تُنْزَعْ عَنْهُ امْرَأَتُهُ.

(۱۷۱۵۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں وہ عورت اسی کی بیوی رہے گی اس پر حد جاری ہوگی۔ اگر وہ چاہے تو اسے طلاق دے دے اور اگر چاہے تو روک کر رکھے۔ یہ اسی طرح ہے کہ زنا کرنے والے شخص سے اس کی بیوی دور نہیں کی جاتی۔

(۱۷۱۵٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ فِي رَجُلٍ زَنَى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِامْرَأَتِهِ ، فَكَانَ مِنْ رَأْيِهِ أَنْ لاَ يُفَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ.

(۱۷۱۵۶) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے شرعی ملاقات سے قبل زنا کا ارتکاب کیا تو اس کی بیوی سے اس کی علیحدگی نہیں کرائی جائے گی۔

(۱۷۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَأَصَابَ أَحَدُهُمَا فَاحِشَةً قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ :يُجْلَدُ وَلاَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۱۵۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر ایک مرد وعورت کا نکاح ہوا اور شرعی ملاقات سے پہلے کسی ایک نے زنا کا ارتکاب کیا تو انہیں کوڑے لگائے جائیں گے لیکن دونوں کے درمیان جدائی نہیں کرائی جائے گی۔

(۱۷۱۵۸) حدّثنا ابن فُضَيل عَن ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَتْ :تَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَأَةً ثُمَّ فَجَرَ بِأُخْرَى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِامْرَأَتِهِ فَجَلَدَهُ أَبُو بَكْرٍ مِئَةً وَنَفَاهُ سَنَةً.

(۱۷۱۵۸) حضرت صفیہ بنت ابی عبید فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے نکاح کرنے کے بعد شرعی ملاقات سے پہلے کسی دوسری عورت سے زنا کیا تو حضرت ابو بکر نے اسے سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا۔

(۱۳۳) فی قوله (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ)

قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر

(۱۷۱۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَنَّ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُمْ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً فَأَصَابُوا حَيًّا مِنَ الْعَرَبِ يَوْمَ أَوْطَاسٍ فَهَزَمُوهُمْ وَقَتَلُوهُمْ وَأَصَابُوا نِسَاءً لَهُنَّ أَزْوَاجٌ من زنى ، فَكَانَ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تأثموا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ مِنْهُنَّ فحلال لَكُمْ. (مسلم ۳۳۔ ابوداؤد ۲۱۴۸)

(۱۷۱۵۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی جنگ میں ایک لشکر کو عرب کے ایک قبیلے کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا۔ انہوں نے اس قبیلے سے لڑائی کی اور انہیں شکست دے دی۔ پھر ان کی بعض ایسی عورتوں سے جماع کیا جن کے خاوند تھے۔ ان کے اس عمل کو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے گناہ سمجھا کیونکہ ان کے خاوند تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی یہ آیت نازل فرمائی ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ یعنی تمہاری باندیاں بھی تمہارے لئے حلال ہیں۔

(۱۷۱٦۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عن إِبْرَاهِيمَ قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ ، فِي قوله تعالى : ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَ :ذَوَاتُ الأَزْوَاجِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ.

(۱۷۱۶۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان عورتوں سے مراد وہ مشرک عورتیں ہیں جن کے خاوند ہوں۔

(۱۷۱۶۱) حَدَّثَنَا عبد الوهاب الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ :سَبَايَا كَانَ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ قَبْلَ أَنْ يُسْبَيْنَ.

(۱۷۱۶۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان سے مراد وہ عورتیں ہیں جو قیدی ہوں اور قیدی بنائے جانے سے پہلے ان کے خاوند ہوں۔

(۱۷۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ أَنَسٍ : ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَ : ذَوَاتُ الأَزْوَاجِ.

(۱۷۱۶۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کے خاوند ہوں۔

(۱۷۱۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زمعة ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ سعيد بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :ذَوَاتُ الأَزْوَاجِ ، يَرْجِعُ ذَلِكَ إِلَى أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ الزِّنَا.

(۱۷۱۶۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کے خاوند ہوں۔

(۱۷۱۶٤) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ وَهِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ : ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالأَرْبَعِ :إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

(۱۷۱۶۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر خاوند والی عورت تیرے لئے حرام ہے البتہ وہ عورتیں جو قیدی بنا کر لائی جائیں وہ حلال ہیں۔

(۱۷۱٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الصَّلْتِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُلُّ ذَاتِ زَوْجٍ عَلَيْك حَرَامٌ إِلاَّ مَا أَصَبْتَ مِنَ السَّبَايَا.

(۱۷۱۶۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر خاوند والی عورت تیرے لئے حرام ہے البتہ وہ عورتیں جو قیدی بنا کر لائی جائیں وہ حلال ہیں۔

(۱۷۱٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :نَزَلَتْ يَوْمَ أَوْطَاسٍ.

(۱۷۱۶۶) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت یوم اوطاس کے دن نازل ہوئی۔

(۱۷۱٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ حَسَنٍ قَالَ : كُلُّ ذَاتِ زَوْجٍ عَلَيْك حَرَامٌ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ يَمِينُك يَعْنِي مِنَ السَّبَايَا.

(۱۷۱۶۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ہر خاوند والی عورت تیرے لئے حرام ہے سوائے باندیوں کے یعنی قیدی بنا کر لائی جانے والی

عورتوں کے۔

(۱۷۱۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ.

(۱۷۱۶۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۱۶۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :هُوَ الزِّنَا ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ :هُوَ الزِّنَا ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ :هُوَ الزِّنَا ﴿إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :﴿إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ يَنْزِعُ الرَّجُلُ وَلِيدَته امْرَأَةَ عَبْدِهِ وَقَالَ غَيْرُهُ :سَبَايَا الْعَدُوِّ يُوطَأْنَ إِذَا مَا سُبِيَتْ أَزْوَاجُهُنَّ.

(۱۷۱۶۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وہ زنا ہے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ وہ زنا ہے۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ وہ زنا ہے سوائے ان عورتوں کے جو تمہاری ملکیت میں ہوں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ سوائے ان عورتوں کے جو تمہاری ملکیت میں ہوں۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ دشمن کی قیدی عورتوں سے اس صورت میں جماع کیا جاسکتا ہے جب ان کے خاوند بھی قید کئے گئے ہوں۔

(۱۷۱۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :أَرْبَعٌ.

(۱۷۱۷۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ایسی چار عورتیں رکھ سکتا ہے۔

(۱۷۱۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :أَرْبَعٌ.

(۱۷۱۷۱) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ ایسی چار عورتیں رکھ سکتا ہے۔

(۱۷۱۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ :﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ قَالَ :ذَوَاتُ الأَزْوَاجِ.

(۱۷۱۷۲) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کے خاوند ہوں۔

(۱۷۱۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ فِي قَوْلِهِ :﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَ :كُلُّ ذَاتِ زَوْجٍ عَلَيْكَ حَرَامٌ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ، أَوْ تَشْتَرِيهَا.

(۱۷۱۷۳) حضرت عبداللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہر خاوند والی عورت تجھ پر حرام ہے سوائے اس کے جو تیری باندی ہو یا تو نے اسے خریدا ہو۔

(۱۷۱۷۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :كُلُّ ذَاتِ زَوْجٍ عَلَيْكَ حَرَامٌ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِنَ السَّبَايَا يُرِيدُ ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾.

(۱۷۱۷۴) حضرت حسن قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہر خاوند والی عورت

تیرے لئے حرام ہے سوائے تیری قیدی باندی کے۔

(۱۷۱۷۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مَكْحُولٍ :﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَ :ذَوَاتُ الأَزْوَاجِ.

(۱۷۱۷۵) حضرت مکحول قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کے خاوند ہوں۔

(۱۷۱۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ قَالَ :سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ عَنْهَا ، فَقَالَ :لاَ أَدْرِي ، وَسَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ، فَقَالَ :هِيَ كُلُّ ذَاتِ زَوْجٍ.

(۱۷۱۷۶) حضرت ابو السوداء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار فرمایا اور حضرت شعبی سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد ہر خاوند والی عورت ہے۔

(۱۷۱۷۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَ :من النساء كُلِّهِنَّ إِلاَّ ذَوَاتِ الأَزْوَاجِ مِنَ السَّبَايَا.

(۱۷۱۷۷) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان سے مراد تمام عورتیں ہیں سوائے ان خاوند والی عورتوں کے جنہیں قیدی بنایا گیا ہو۔

(۱۷۱۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ :﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ قَالَ :الزِّنَا ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ :هُوَ الزِّنَا ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :هُوَ الزِّنَا إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ يَنْزِعُ الرَّجُلُ وَلِيدَته امْرَأَةَ عَبْدِهِ فَيَطَؤُهَا إِنْ شَاءَ ، وَقَالَ غَيْرُهُ :سَبَايَا الْعَدُوِّ.

(۱۷۱۷۸) حضرت عطاء قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایسی عورتوں سے جماع زنا ہے۔ حضرت مجاہد بھی اسے زنا قرار دیتے ہیں۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ مملوکہ عورتوں کے علاوہ کسی سے جماع کرنا زنا ہے۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دشمن کی قیدی عورتیں ہیں۔

(۱۷۱۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ :حدثنا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ فِي قَوْلِهِ :﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ قَالَ :نَزَلَتْ فِي نِسَاءِ أَهْلِ حُنَيْنٍ ، لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ السَّبَايَا ، فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَرْأَةَ مِنْهُنَّ قَالَتْ :إِنَّ لِي زَوْجًا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى :﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ قَالَ :السَّبَايَا مِنْ ذَوَاتِ الأَزْوَاجِ.

(۱۷۱۷۹) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت حنین

والوں کی عورتوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے حنین کو فتح فرمایا تو مسلمانوں کے ہاتھ بہت سے قیدی لگے۔ جب کوئی مسلمان کسی قیدی عورت کے پاس جاتا تو وہ کہتی کہ میرا تو خاوند ہے۔ چنانچہ حضور ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ اس سے مراد وہ قیدی عورتیں ہیں جن کے خاوند ہوں۔

(۱۷۱۸۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ نهى، عَنِ الزِّنَا.

(۱۷۱۸۰) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ہیں کہ اس میں زنا سے منع کیا گیا ہے۔

(۱۷۱۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : لَا تَغُرَّنَّكُمْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ إِنَّمَا عَنَى بِهِ الإِمَاءَ وَلَمْ يَعْنِ بِهَا الْعَبِيدَ.

(۱۷۱۸۱) حضرت سعید بن مسیب قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت سے دھوکہ کا شکار نہ ہو جانا۔ اس سے مراد باندیاں ہیں غلام نہیں ہیں۔

(۱۳٤) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ)

قرآن مجید کی آیت ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۱۷۱۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ قَالَ : لَا يَحِلُّ لَكَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ إِلَّا مَا سَبَيْتَ ، أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ.

(۱۷۱۸۲) حضرت ابورزین قرآن مجید کی آیت ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے صرف وہ مشرکہ عورتیں حلال ہیں جو قیدی بنائی گئی ہوں یا تم ان کے مالک بن جاؤ۔

(۱۷۱۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : مِنْ مُسْلِمَةٍ وَلَا نَصْرَانِيَّةٍ وَلَا كَافِرَةٍ.

(۱۷۱۸۳) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مسلمان عورتیں مراد ہیں نہ کہ عیسائی اور کافر عورتیں۔

(۱۷۱۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ قَالَ : نِسَاءُ الأُمَمِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۷۱۸۴) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اہل کتاب کی عورتیں ہیں۔

(۱۷۱۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ : ﴿لاَ يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ قَالَ : مِنْ بَعْدِ هَذَا السَّبَبِ.

(۱۷۱۸۵) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿لاَ يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سبب کے بعد کی عورتیں مراد ہیں۔

(۱۷۱۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ زِيَادٍ قَالَ : قِيلَ لأُبَيٍّ : لَوْ هَلَكَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ؟ قَالَ : وَمَنْ يَمْنَعُهُ ؟ أَحَلَّ اللَّهُ لَهُ ضَرْبًا مِنَ النِّسَاءِ ، فَكَانَ يَتَزَوَّجُ مِنْهُنَّ مَنْ شَاءَ ، ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللاَّتِي﴾ حَتَّى خَتَمَ الآيَةَ. (طبری ۲۹۔ دارمی ۲۲۳۰)

(۱۷۱۸۶) حضرت زیاد کہتے ہیں کہ حضرت ابی سے سوال کیا گیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کی سب ازواج انتقال کر جاتیں تو کیا آپ کے لئے نکاح حلال ہوتا؟ حضرت ابی نے جواب دیا کہ کس چیز نے منع کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے لئے عورتوں کی ہر قسم کو حلال کیا ہے۔ وہ جس سے چاہتے شادی کر سکتے تھے پھر انہوں نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللاَّتِي﴾

(۱۷۱۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ. (ترمذی ۳۲۱۶۔ احمد ۴۱)

(۱۷۱۸۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وصال تک رسول اللہ ﷺ کے لئے سب عورتیں حلال تھیں۔

(۱۷۱۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : ﴿وَلاَ أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ﴾ قَالَ : لاَ تَبَدَّلُ بِهِنَّ يَهُودِيَّاتٍ وَلاَ نَصْرَانِيَّاتٍ.

(۱۷۱۸۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلاَ أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ﴾ میں جن عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ لانے کا حکم دیا جا رہا ہے ان سے یہودی اور عیسائی عورتیں مراد ہیں۔

(۱۷۱۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، أَوْ أَعْرَابِيَّةٍ.

(۱۷۱۸۹) حضرت حکم قرآن مجید کی آیت ﴿لاَ يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اہل کتاب یا دیہاتی عورتیں ہیں۔

(۱۷۱۹۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَلاَ أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ﴾ قَالَ : ذَلِكَ لَوْ طَلَّقَهُنَّ لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَنْ يَسْتَبْدِلَ ، قَالَ : وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْكِحُ مَا شَاءَ بَعْدَ مَا نَزَلَتْ ، وَنَزَلَتْ وَتَحْتَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَتَزَوَّجَ أُمَّ حَبِيبَةَ وَجُوَيْرِيَةَ.

(۱۷۱۹۰) حضرت عبداللہ بن شداد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ اگر نبی اپنی ازواج کو طلاق دے دیں تو ان عورتوں کو تبدیل کرنا حلال نہیں۔ جہاں تک نکاح کی بات ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بھی نکاح کیا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ کے نکاح میں نو عورتیں تھیں پھر آپ نے حضرت ام حبیبہ اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہما سے نکاح فرمایا۔

(۱۷۱۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :﴿وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ﴾ قَالَ: قَصَرَهُ اللَّهُ عَلَى نِسَائِهِ التِّسْعِ اللاَّتِي مَاتَ عَنْهُنَّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :فَأَخْبَرْت بِذَلِكَ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ ، فَقَالَ :بَلْ كَانَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ.

(۱۷۱۹۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ﴾ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ان نو عورتوں پر محدود فرمادیا جن کی موجودگی میں آپ کا وصال ہوا۔ حضرت علی بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن حسین کو یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ کو اس کے بعد بھی نکاح کرنے کی اجازت تھی۔

(۱۳۵) في قوله (الزَّانِي لاَ يَنْكِحُ إِلاَّ زَانِيَةً)

قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً﴾ کی تفسیر

(۱۷۱۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ :(الزَّانِي لاَ يَنْكِحُ إِلاَّ زَانِيَةً) لاَ يَزْنِي الزَّانِي إِلاَّ بِزَانِيَةٍ.

(۱۷۱۹۲) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زانی زانیہ سے ہی زنا کرتا ہے۔

(۱۷۱۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :﴿الزَّانِي لاَ يَنْكِحُ إِلاَّ زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً﴾ قَالَ : كَانَ يُقَالُ نَسَخَتْهَا الَّتِي بَعْدَهَا ﴿وَأَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ﴾ قَالَ :وَكَانَ يُقَالُ إِنَّهَا مِنْ أَيَامَى الْمُسْلِمِينَ.

(۱۷۱۹۳) حضرت سعید بن مسیب قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت ﴿وَأَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ﴾ کی وجہ سے منسوخ ہے۔ اس سے مراد مسلمانوں کی بیوہ عورتیں ہیں۔

(۱۷۱۹۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لاَ يَزْنِي إِلاَّ بِزَانِيَةٍ ، أَوْ مُشْرِكَةٍ.

(۱۷۱۹۴) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ زانیہ یا مشرکہ سے زنا کرتا ہے۔

(۱۷۱۹۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: كُنَّ بَغَايَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

(۱۷۱۹۵) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو زمانہ جاہلیت میں فاحشہ تھیں۔

(۱۷۱۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ : سَأَلْتُ عُرْوَةَ ، عَنْ قَوْلِهِ : ﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً﴾ قَالَ : كُنَّ نِسَاءً بَغَايَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَهُنَّ رَايَاتٌ يُعْرَفْنَ بِهَا.

(۱۷۱۹۶) حضرت عروہ قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو زمانہ جاہلیت میں فاحشہ تھیں۔ ان کے مخصوص جھنڈے ہوتے تھے جن سے یہ پہچانی جاتی تھیں۔

(۱۷۱۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشعبی قَالَ : نِسَاءٌ كُنَّ يُكْرِينَ أَنْفُسَهُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

(۱۷۱۹۷) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زمانہ جاہلیت کی وہ عورتیں ہیں جو جسم فروشی کرتی تھیں۔

(۱۷۱۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهِ : (الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ) قَالَ : لَا يَزْنِي حِينَ يَزْنِي إلَّا بِزَانِيَةٍ وَلَا تَزْنِي حِينَ تَزْنِي إلَّا بِزَانٍ مِثْلِهَا.

(۱۷۱۹۸) حضرت ضحاک قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ کہ زنا کرنے والا زانیہ سے زنا کرتا ہے اور زنا کرنے والی زانی سے زنا کراتی ہے۔

(۱۷۱۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهُ.

(۱۷۱۹۹) حضرت سعید بن جبیر سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۷۲۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بَغَايَا كُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَجْعَلْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ كَرَايَاتِ الْبَيَاطِرَةِ ، يَأْتِيهِنَّ النَّاسُ ، يُعْرَفْنَ بِذَلِكَ.

(۱۷۲۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زمانہ جاہلیت کی فاحشہ عورتیں ہیں جن کے دروازوں پر مویشی فروشوں کے مخصوص جھنڈے ہوتے تھے، اور لوگ ان کے پاس آتے تھے۔ جھنڈوں کے ذریعے لوگوں کو ان کا پتہ چلتا تھا۔

(۱۷۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ عُرْوَةَ نَحْوَهُ.

(۱۷۲۰۱) حضرت عروہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۷۲۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : ﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً﴾ يَعْنِي بِالنِّكَاحِ : يُجَامِعُهَا.

(۱۷۲۰۲) حضرت ابن عباس قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس آیت میں نکاح

سے مراد مباشرت ہے۔

(۱۷۲۰۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لاَ يُجَامِعُهَا إِلاَّ زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ.

(۱۷۲۰۳) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زانیہ یا مشرکہ سے زانی اور مشرک ہی مباشرت کرتا ہے۔

(۱۷۲۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارُ الْعُصْفُرِيّ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ : كُنَّ بَغَايَا بِمَكَّةَ قَبْلَ الإِسْلاَمِ ، فَكَانَ رِجَالٌ يَتَزَوَّجُونَهُنَّ فَيُنْفِقْنَ عَلَيْهِمْ مَا أَصَبْنَ فَلَمَّا جَاءَ الإِسْلاَمُ تَزَوَّجَهُنَّ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الإِسْلاَمِ فَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ.

(۱۷۲۰۴) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ عورتیں اسلام سے پہلے مکہ میں فحاشی کا دھندہ کرتی تھیں۔ لوگ ان سے شادی کرتے تھے اور ان پر خرچ کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو کچھ مسلمان مردوں نے بھی ان سے شادی کرنا چاہی تو رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں سے نکاح کو حرام قرار دے دیا۔

(۱۷۲۰٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :(الزَّانِي لاَ يَنْكِحُ إِلاَّ زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً) قَالَ :الزَّانِي لاَ يزنى إِلاَّ بِزَانِيَةٍ ، أَوْ مُشْرِكَةٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ كَنَّى.

(۱۷۲۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زانی کسی زانیہ یا مشرکہ سے ہی زنا کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس بات کو کنایۃً بیان فرمایا ہے۔

(۱۷۲۰٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ :(الزَّانِي لاَ يَنْكِحُ إِلاَّ زَانِيَةً) بَغَايَا مُتَعَالِنَاتٌ كُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقِيلَ لَهُنَّ :هَذَا حَرَامٌ فَأَرَادُوا نِكَاحَهُنَّ فَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نِكَاحَهُنَّ.

(۱۷۲۰۶) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿الزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد زمانہ جاہلیت میں جسم فروشی کا پیشہ کرنے والی عورتیں ہیں۔ ان عورتوں کو بتایا گیا کہ یہ حرام ہے تو انہوں نے نکاح کا ارادہ کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے ان سے نکاح کو حرام قرار دیا۔

(١٣٦) من قَالَ لاَ يَتَزَوَّجُ مَحْدُودٌ إِلاَّ مَحْدُودَةً وَمَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ

وہ مرد جس پر حد جاری ہوئی وہ کسی ایسی عورت سے ہی نکاح کرسکتا ہے جس پر حد جاری ہوئی یا کسی اور سے بھی کرسکتا ہے؟

(۱۷۲۰۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :أَحَلُّ النِّسَاءِ لِلزَّانِي الزَّانِيَةُ قَالَ :وَسَأَلْتُ

الْحَسَنَ ، فَقَالَ :إنا لاَ نُفتِي فِي الْمَسْتُورِ وَلَكِنِ الْمَحْدُودُ لاَ يَتَزَوَّجُ إلاَّ مَحْدُودَةً.

(۱۷۲۰۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ زنا کار مرد کے لئے سب سے بہتر زانیہ ہی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم چھپے ہوئے کے بارے میں فتویٰ نہیں دیتے۔ البتہ حد کا شکار شخص صرف اسی عورت سے شادی کرسکتا ہے جس پر حد جاری ہوئی ہو۔

(۱۷۲۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِمَحْدُودٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً غَيْرَ مَحْدُودَةٍ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۲۰۸) حضرت ابن سابط فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسا شخص لایا گیا جس پر حد جاری ہوئی تھی اور اس نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جس پر حد جاری نہیں ہوئی تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں میں جدائی کرادی۔

(۱۷۲۰۹) حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ أَنَّ مَوْلاَةً لِبَنِي حَارِثَةَ جُلِدَتْ حَدَّ الزِّنَا فَأَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَاسْتَشَارَ أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ :لاَ ، إلاَّ أَنْ تَكُونَ عَمِلْتَ مِثْلَ عَمَلِهَا.

(۱۷۲۰۹) حضرت عبداللہ بن عبیدہ فرماتے ہیں کہ بنو حارثہ کی ایک باندی پر حد زنا جاری ہوئی۔ ایک آدمی نے اس عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارا اس سے نکاح درست نہیں یہاں تک کہ تم بھی وہی عمل کرو جو اس نے کیا ہے۔

(۱۷۲۱۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلاً أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ ابْنَةً ، فَقَالَتْ :إنِّي أَخْشَى أَنْ أَفْضَحَكَ ، إنِّي قَدْ بَغَيْتُ ، فَأَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ :أَلَيْسَتْ قَدْ تَابَتْ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ : فَزَوِّجْهَا.

(۱۷۲۱۰) حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیٹی کی شادی کرنے کا ارادہ کیا تو بیٹی نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ میں آپ کو رسوا کردوں گی کیونکہ میں نے بدکاری کا ارتکاب کیا ہے۔ وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا اس نے توبہ کرلی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر اس کی شادی کرادے۔

(۱۳۷) في الرجل يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فتزوّجُ زَوْجًا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے اور وہ کسی اور آدمی سے شادی کرلے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۲۱۱) حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :إنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلاَقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ :تُرِيدِينَ

أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ ؟ لاَ حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ. (بخاری ۲۶۳۹۔ مسلم ۱۱۱)

(۱۷۲۱۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رفاعہ قرظی کی بیوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں رفاعہ کے نکاح میں تھی، انہوں نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ پھر میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے شادی کی، وہ محض کپڑے کی جھالر کی طرح تھے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا ''اگر تم رفاعہ کے نکاح میں واپس جانے کا ارادہ رکھتی ہو تو یہ اس وقت تک درست نہیں جب تک تم دوسرے خاوند کا شہد نہ چکھ لو اور وہ تمہارا شہد نہ چکھ لے''

(۱۷۲۱۲) حَدَّثَنَا أبو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تحل له حَتَّى يَذُوقَ الآخر عُسَيْلَتَهَا وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ. (ابو داؤد ۲۳۰۳۔ احمد ۶/ ۴۲)

(۱۷۲۱۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں جب تک دوسرا شوہر اس عورت کا شہد نہ چکھ لے اور عورت اس کا شہد نہ چکھ لے۔

(۱۷۲۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل حديث الأعمش. (بخاری ۵۲۶۱۔ مسلم ۱۱۵)

(۱۷۲۱۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۲۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ.

(بخاری ۵۲۶۵۔ مسلم ۱۱۴)

(۱۷۲۱۴) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۲۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ رَزِينٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَأَغْلَقَ الْبَابَ وَأَرْخَى السِّتْرَ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ.

قَالَ وَكِيعٌ بأخرة : رَزِينِ بْنِ سُلَيْمَانَ. (احمد ۲/ ۲۵۔ بیہقی ۳۷۵)

(۱۷۲۱۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، پھر اس عورت نے کسی دوسرے شخص سے شادی کی، اس نے دروازہ بند کیا اور پردہ ڈال لیا، پھر اسے دخول سے پہلے طلاق دے دی تو کیا وہ پہلے شوہر کے لئے حلال ہوگئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں جب تک وہ دوسرے خاوند سے شادی کرنے کے بعد اس کا شہد نہ چکھ لے۔

(۱۷۲۱٦) حَدَّثَنَا شَرِيك ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَهُزَّهَا بِهِ هَزِيزَ الْبِكْرِ ، قَالَ :

وَقَالَتْ عَائِشَةُ :حَتَّى يَذُوقَ الآخَرُ عُسَيْلَتَهَا وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ.

(۱۷۲۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں جب تک وہ باکرہ عورت کی طرح اسے ہلا نہ لے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ تب تک پہلے کے لیے حلال نہیں جب تک دوسرا اس کا شہد اور عورت اس کا شہد نہ چکھ لے۔

(۱۷۲۱۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِي ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :لاَ تَحِلُّ لِلأَوَّلِ حَتَّى يُجَامِعَهَا الآخَرُ وَيَدْخُلَ بِهَا.

(۱۷۲۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ پہلے کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک دوسرا اس سے جماع نہ کرلے اور اس سے دخول نہ کرلے۔

(۱۷۲۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :لاَ تَحِلُّ لِلأَوَّلِ حَتَّى يُجَامِعَهَا الآخَرُ.

(۱۷۲۱۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ پہلے کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرا اس سے جماع نہ کرلے۔

(۱۷۲۱۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ :لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى يُشَفْشِفَهَا بِهِ ، وَقَالَ علي :حَتَّى تَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ.

(۱۷۲۱۹) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ پہلے کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرا اس سے جماع نہ کرلے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک وہ اس کا شہد نہ چکھ لے۔

(۱۷۲۲۰) حدَّثَنَا الأَشْيَبُ الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ الْغِفَارِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :حَتَّى تَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ. (ابن جرير ۴۷۷)

(۱۷۲۲۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت پہلے خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک دوسرے کا شہد نہ چکھ لے۔

(۱۳۸) في الرجل يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِكْرًا وَثَيِّبًا كَمْ يُقِيمُ عِنْدَهَا ؟

اگر آدمی باکرہ یا ثیبہ عورت سے شادی کرے تو اس کے پاس کتنا قیام کرے گا؟

(۱۷۲۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خالد عن أبي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا ، قَالَ خَالِدٌ :قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ :أَمَا لَوْ قُلْتُ :إِنَّهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهَا سُنَّةٌ قَالَ خَالِدٌ :فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيرِينَ ، فَقَالَ :زِدْتُمْ هَذِهِ أَرْبَعًا وَهَذِهِ لَيْلَةً.

(بخاری ۵۲۱۳۔ مسلم ۱۰۸۴)

(۱۷۲۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی بیوی کی موجودگی میں کسی باکرہ سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن ٹھہرے گا اور اگر ثیبہ سے شادی کرے تو اس کے پاس تین دن ٹھہرے گا۔ ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ سمجھ لو کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا یہ سنت ہے۔ حضرت خالد فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت ابن سیرین کو سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ باکرہ کے لئے تم نے چار دن اور ثیبہ کے لئے ایک دن زیادہ کردیا۔

(١٧٢٢٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لِلْبِكْرِ سَبْعًا وَلِلثَّيِّبِ ثَلاَثًا. (دارمی ۲۲۰۹۔ مسلم ۱۰۸۳)

(۱۷۲۲۲) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باکرہ کے لئے سات دن اور ثیبہ کے لئے تین دن ہیں۔

(١٧٢٢٣) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إسحاق ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمثله. (دارمی ۲۲۰۹)

(۱۷۲۲۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(١٧٢٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عن سفيان ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا وَقَالَ لَهَا :إِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ ، وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي. (مسلم ۱۰۸۳۔ ابو داؤد ۲۱۱۵)

(۱۷۲۲۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا تو ان کے پاس تین دن قیام فرمایا۔ پھر ان سے فرمایا کہ آپ کے لئے آپ کے اہل کی طرف سے کوئی بوجھ نہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے پاس سات دن رہوں اور اگر میں آپ کے پاس سات دن رہوں تو اپنی دوسری ازواج کے پاس بھی سات دن رہوں گا۔

(١٧٢٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلاَثًا وَقَالَ :إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ ، وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِغَيْرِكِ ، قِيلَ لِلْحَكَمِ :مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا الْحَدِيثَ ؟ فَقَالَ :هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ أَهْلِ الْحِجَازِ مَعْرُوفٌ.

(۱۷۲۲۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو ان کے پاس تین دن قیام فرمایا اور پھر ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے پاس سات دن ٹھہر جاؤں اور اگر سات دن ٹھہرا تو دوسری ازواج کے پاس بھی سات دن ٹھہروں گا۔ حضرت حکم سے سوال کیا گیا کہ آپ کو یہ حدیث کس نے بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث اہل حجاز کے یہاں مشہور ہے۔

(١٧٢٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدَة بن سليمان ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ قَالاَ :إذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ

عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى امْرَأَتِهِ ، أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا.

(۱۷۲۲۶) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب آدمی بیوی کی موجودگی میں کسی باکرہ سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن قیام کرے۔ اور اگر ثیبہ سے شادی کرے تو اس کے پاس تین دن قیام کرے۔

(۱۷۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مِثْلَهُ.

(۱۷۲۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۷۲۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لِلْبِكْرِ ثَلَاثًا وَلِلثَّيِّبِ لَيْلَتَين.

(۱۷۲۲۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ آدمی باکرہ کے پاس تین دن اور ثیبہ کے پاس دو راتیں ٹھہرے گا۔

(۱۷۲۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَ الْبِكْرِ ثَلَاثًا وللثَّيِّبِ لَيْلَتَيْنِ.

(۱۷۲۲۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ آدمی باکرہ کے پاس تین دن اور ثیبہ کے پاس دو راتیں ٹھہرے گا۔

(۱۷۲۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :يُقِيمُ عِنْدَ الْبِكْرِ ثَلَاثًا وَيَقْسِمُ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ لَيْلَتَيْنِ ثُمَّ يَقْسِمُ.

(۱۷۲۳۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ باکرہ کے پاس تین دن قیام کرے پھر تقسیم کرے اور ثیبہ سے شادی کے بعد اس کے پاس دو راتیں قیام کرے اور پھر تقسیم کرے۔

(۱۷۲۳۱) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بَلَغَهُ قَالَ :الْبِكْرُ ثَلَاثًا وَالثَّيِّبُ لَيْلَتَيْنِ.

(۱۷۲۳۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ باکرہ کے لئے تین اور ثیبہ کے لئے دو راتیں ہیں۔

(۱۷۲۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَام ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :لِلْبِكْرِ سَبْعًا وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثًا.

(۱۷۲۳۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ باکرہ کے لئے سات اور ثیبہ کے لئے تین راتیں ہیں۔

(۱۷۲۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ قَالَا :هُمَا سَوَاءٌ فِي الْقَسْمِ.

(۱۷۲۳۳) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ باکرہ اور ثیبہ تقسیم میں برابر ہیں۔

(۱۷۲۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَخِلَاسٍ قَالُوا :إذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَقَامَ عِندَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يَقْسِمُ ، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ لَيْلَتَيْنِ ثُمَّ يَقْسِمُ.

(۱۷۲۳۴) حضرت حسن، حضرت سعید بن مسیب اور حضرت خلاس فرماتے ہیں کہ جب بیوی کی موجودگی میں باکرہ سے شادی کی تو اس کے پاس تین دن قیام کرے، اور اگر ثیبہ سے شادی کرے تو اس کے پاس دو راتیں قیام کرے۔ پھر تقسیم کرے۔

(۱۷۲۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :مِنَ السُّنَّةِ لِلْبِكْرِ سَبْعًا وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثًا ، قَالَ حُمَيْدٌ : وَقَالَ الْحَسَنُ :سَبْعًا وَلَيْلَتَيْنِ.

(۱۷۲۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ باکرہ کے پاس سات دن اور ثیبہ کے پاس تین دن قیام کرے۔ حضرت حسن سات اور دو راتوں کی تقسیم کے قائل تھے۔

(۱۳۹) في المستحاضة، مَنْ كَرِهَ أَنْ يَأْتِيَهَا زَوْجُهَا

جن حضرات کے نزدیک مستحاضہ سے وطی کرنا مکروہ ہے

(۱۷۲۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَامِعٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الزرَّاد، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ قَمِير، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: الْمُسْتَحَاضَةُ لاَ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۳٦) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اس سے جماع نہ کرے۔

(۱۷۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجَامِعَهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۳۷) حضرت ابراہیم مستحاضہ بیوی سے وطی کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۱۷۲۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّاب الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.

(۱۷۲۳۸) حضرت محمد مستحاضہ بیوی سے وطی کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۱۷۲۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: لاَ يَغْشَاهَا وَلاَ تَصُومُ.

(۱۷۲۳۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اس سے وطی نہ کرے گا اور وہ روزہ بھی نہ رکھے گی۔

(۱۷۲٤۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: لاَ تَصُومُ وَلاَ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۴۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مستحاضہ نہ روزہ رکھے اور نہ اس کا خاوند اس سے جماع کرے۔

(۱۷۲٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: يَأْتِيهَا زَوْجُهَا؟ قَالَ: مَا نَقُولُ فِيهِ إِلاَّ مَا سَمِعْنَا.

(۱۷۲۴۱) حضرت ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن یسار سے سوال کیا کہ کیا مستحاضہ کا خاوند اس سے جماع کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کے بارے میں وہی کہتے ہیں جو ہم نے اس بارے میں سنا ہے۔

(۱٤۰) من قَالَ يَأْتِي الْمُسْتَحَاضَةَ زَوْجُهَا

جن حضرات کے نزدیک مستحاضہ کا خاوند اس سے جماع کرسکتا ہے

(۱۷۲٤۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: الْمُسْتَحَاضَةُ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۴۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اس سے وطی کرسکتا ہے۔

(۱۷۲۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنْ حُمَیْدٍ ، عَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : بَلَغَنِی أَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ : إِذَا شَکَّتْ فِی الْحَیْضِ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَلاَ یَقْرَبُهَا حَتَّی تَطْهُرَ ، فَقَالَ : بِئْسَ مَا قَالَ ، الصَّلاَةُ أَعْظَمُ حُرْمَةً.

(۱۷۲۴۳) ایک مرتبہ حجاج نے بیان کیا کہ جب عورت کو حیض کا شک ہو تو وہ غسل کر کے نماز پڑھ لے اور اس کا خاوند اس کے قریب اس وقت تک نہ جائے جب تک پاک نہ ہو جائے۔ کسی نے کہا کہ اس نے بدترین بات کی ہے کیونکہ نماز زیادہ احترام والی چیز ہے۔

(۱۷۲۴٤) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ : یَأْتِیهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(۱۷۲٤٥) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : یَأْتِیهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۴۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(۱۷۲٤٦) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ : یَغْشَاهَا زَوْجُهَا إِنْ شَاءَ.

(۱۷۲۴۶) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اگر چاہے اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(۱۷۲٤۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ فِی الْمُسْتَحَاضَةِ : یَأْتِیهَا زَوْجُهَا وَتَصُومُ.

(۱۷۲۴۷) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے اور وہ روزہ بھی رکھے گی۔

(۱۷۲٤۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سفیان عن سَالِمٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ فی المستحاضة قَالَ : یَأْتِیهَا ، الصَّلاَةُ أَعْظَمُ حُرْمَةً.

(۱۷۲۴۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے۔ اور نماز زیادہ حرمت والی چیز ہے۔

(۱۷۲٤۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ سعید بْنِ الْمُسَیَّبِ ، وَالْحَسَنِ فِی الْمُسْتَحَاضَةِ : تَصُومُ وَتُصَلِّی وَتَقْضِی الْمَنَاسِكَ وَیَغْشَاهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۴۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مستحاضہ روزہ رکھے گی اور نماز پڑھے گی اور مناسک ادا کرے گی اور اس کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(۱۷۲٥٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَکَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ قَالَ : الْمُسْتَحَاضَةُ تَصُومُ وَتُصَلِّی وَیَأْتِیهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مستحاضہ روزہ رکھے گی اور نماز پڑھے گی اور اس کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(۱۷۲٥۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ مُوسَی ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ قَالَ : الْمُسْتَحَاضَةُ یَأْتِیهَا زَوْجُهَا.

(۱۷۲۵۱) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کا خاوند اس سے جماع کر سکتا ہے۔

(١٤١) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ)

قرآن مجید کی آیت ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر

(١٧٢٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ شُرَيْحٌ : هُوَ الزَّوْجُ يَعْنِي ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾.

(١٧٢٥٢) حضرت شریح قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(١٧٢٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ : ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ هُوَ الزَّوْجُ.

(١٧٢٥٣) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(١٧٢٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ مُجَاهِدٌ : ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ هُوَ الزَّوْجُ ، ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ﴾ ترد الْمَرْأَةُ شَطْرَهَا ﴿أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ إِتْمَامُ الزَّوْجِ الصَّدَاقَ كُلَّهُ.

(١٧٢٥٤) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔ ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ﴾ سے مراد یہ ہے کہ عورت اپنا حصہ لوٹا دے۔ ﴿أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ سے مراد یہ ہے کہ خاوند پورا پورا مہر ادا کردے۔

(١٧٢٥٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، وَعن إسماعيل ، عَنِ الشَّعبى ، عَنْ شُرَيْحٍ وَجُوَيْبِرٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالُوا : هُوَ الزَّوْجُ.

(١٧٢٥٥) حضرت ابراہیم، حضرت شریح، حضرت شعبی، حضرت ضحاک قرآن مجید کی آیت ﴿أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(١٧٢٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ : ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ قَالَ : الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الزَّوْجُ ، إِنْ شَائَتْ أَنْ تَعْفُوَ هِيَ فَلَا تَأْخُذُ مِنْ صَدَاقِهَا شَيْئًا ، وَإِنْ شَاءَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ.

(١٧٢٥٦) حضرت سعید بن مسیب قرآن مجید کی آیت ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔ اگر عورت چاہے تو مہر معاف کردے اور کچھ بھی نہ لے اور اگر چاہے تو آدھا آدھا تقسیم کرلیں۔

(۱۷۲۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمرو أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَتَمَّ لَهَا الصَّدَاقَ وَقَالَ : أَنَا أَحَقُّ بِالعَفْوِ.

(۱۷۲۵۷) حضرت نافع بن جبیر نے عورت کو دخول سے پہلے طلاق دی اور اسے پورا مہر دیا اور فرمایا کہ میں زیادہ دینے کا زیادہ حق دار ہوں۔

(۱۷۲۵۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ أَفْلَحَ بن سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ : ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ هُوَ الزَّوْجُ ، يُعْطِي مَا عِنْدَهُ عَفْوًا.

(۱۷۲۵۸) حضرت محمد بن کعب قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔ وہ زیادہ دے سکتا ہے۔

(۱۷۲۵۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ الزَّوْجُ ، وَأَمَّا قَوْلُهُ : ﴿إِلاَّ أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ فَهِيَ الْمَرْأَةُ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَإِمَّا أَنْ تَعْفُوَ ، عَنِ النِّصْفِ لِزَوْجِهَا وَإِمَّا أَنْ يَعْفُوَ زَوْجُهَا فَيُكْمِلَ لَهَا الصَّدَاقَ.

(۱۷۲۵۹) حضرت نافع قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔ اور وہ عورت جسے اس کا خاوند دخول سے پہلے طلاق دے تو عورت چاہے تو آدھا مہر معاف کردے اور اگر آدمی چاہے تو باقی ماندہ آدھا مہر دے کر پورا مہر ہی دے۔

(۱۷۲۶۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : هُوَ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۶۰) حضرت شریح قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِيْ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(۱۷۲۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : هُوَ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۶۱) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِيْ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(۱۷۲۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ قَالاَ : ﴿الَّذِيْ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ هُوَ الْوَلِيُّ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ : هُوَ الزَّوْجُ ، فَكَلَّمَاهُ فِي ذَلِكَ فَمَا بَرِحَا حَتَّى تَابَعَا سَعِيدًا.

(۱۷۲۶۲) حضرت طاوس اور حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِيْ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ولی ہے۔ حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔ ان دونوں حضرات نے اس بارے میں حضرت سعید سے بات کی اور دونوں حضرت سعید کے نکتہ نظر کے قائل ہوگئے۔

(۱۷۲۶۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ : هُوَ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۶۳) حضرت سعید قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِيْ بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(١٧٢٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۶۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(١٧٢٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ ، عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يَقُولُ : ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۶۵) حضرت کعب قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(١٧٢٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عاصم ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : الزَّوْجُ.

(بیهقی ۲۵۱۔ طبری ۲۳۷)

(۱۷۲۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(١٧٢٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : هُوَ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۶۷) حضرت شریح قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(١٧٢٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : هُوَ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۶۸) حضرت شریح قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(١٧٢٦٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : هُوَ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۶۹) حضرت ضحاک قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(١٧٢٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: ﴿إِلاَّ أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ قَالَ : الزَّوْجُ.

(۱۷۲۷۰) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَا الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(١٧٢٧١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَمُجَاهِدٍ قَالاَ : ﴿الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ الزَّوْجُ.

(۱۷۲۷۱) حضرت جبیر اور حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

(۱٤۲) من قَالَ ﴿الَّذِی بِیَدِہِ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ الْوَلِیُّ

جوحضرات قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ولی ہے

(۱۷۲۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :ہُوَ الْوَلِیُّ.

(۱۷۲۷۲) حضرت عطاء قرآن مجید کی آیت ﴿أَوْ یَعْفُوَا الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ولی ہے۔

(۱۷۲۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ أَبِی رَجَاءٍ قَالَ:سُئِلَ الْحَسَنُ ، عَنِ ﴿الَّذِی بِیَدِہِ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ قَالَ:ہُوَ الْوَلِیُّ.

(۱۷۲۷۳) حضرت حسن قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ولی ہے۔

(۱۷۲۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ :ہُوَ الْوَلِیُّ.

(۱۷۲۷۴) حضرت علقمہ قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ولی ہے۔

(۱۷۲۷٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ ہُوَ الْوَلِیُّ.

(۱۷۲۷۵) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ولی ہے۔

(۱۷۲۷٦) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ قَالَ ہُوَ الْوَلِیُّ.

(۱۷۲۷۶) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ولی ہے۔

(۱۷۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ :الَّذِی بِیَدِہِ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ الأَبُ.

(۱۷۲۷۷) حضرت زہری قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد باپ ہے۔

(۱۷۲۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :ہُوَ الْوَلِیُّ.

(۱۷۲۷۸) حضرت حسن قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ولی ہے۔

(۱۷۲۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ﴿إِلاَّ أَنْ یَعْفُونَ﴾ قَالَ :الثَّیِّبَاتُ ﴿أَوْ یَعْفُوَا الَّذِی بِیَدِہِ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ وَلِیُّ الْبِکْرِ.

(۱۷۲۷۹) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ﴿إِلاَّ أَنْ یَعْفُونَ﴾ سے مراد ثیبہ عورتیں ہیں اور ﴿أَوْ یَعْفُوَا الَّذِی بِیَدِہِ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ﴾ سے مراد باکرہ کا ولی ہے۔

(۱۷۲۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ ، عَنْ عِکْرِمَۃَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :رَضِیَ اللَّہُ بِالْعَفْوِ وَأَمَرَ بِہِ فَإِنْ عَفَتْ عَفَتْ ، وَإِنْ أَبَتْ وَعَفَا وَلِیُّہَا جَازَ ، وَإِنْ أَبَتْ.

(۱۷۲۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ زائد دینے سے خوش ہوتا ہے اور اللہ نے اسی کا حکم دیا ہے۔ اگر عورت معاف کردے تو معاف ہوگا اور اگر وہ انکار کردے تو اس کا ولی معاف کرسکتا ہے، ولی کا معاف کرنا جاری ہوگا خواہ عورت انکار ہی کرے۔

(۱٤۳) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ)

قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ کی تفسیر

(۱۷۲۸۱) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ صَالِحٍ الدَّهَّانِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ قَالَ :الْكَفُّ وَرُقْعَةُ الْوَجْهِ.

(۱۷۲۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہتھیلیاں اور چہرہ ہے۔

(۱۷۲۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ :﴿وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إلاَّ مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ قَالَ :الثِّيَابُ.

(۱۷۲۸۲) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کپڑے ہیں۔

(۱۷۲۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، وَعِكْرِمَةَ :﴿وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ قَالاَ : الْكُحْلُ وَالْخَاتَمُ وَالثِّيَابُ.

(۱۷۲۸۳) حضرت ابو صالح اور حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سرمہ، انگوٹھی اور کپڑے ہیں۔

(۱۷۲۸٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ﴿وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ قَالَ :مَا فَوْقَ الدِّرْعِ إلاَّ مَا ظَهَرَ مِنْهَا.

(۱۷۲۸۴) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ چیز ہے جو چادر کے اوپر ہے۔ البتہ جو ظاہر ہو اس کی گنجائش ہے۔

(۱۷۲۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :الثِّيَابُ.

(۱۷۲۸۵) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کپڑے ہیں۔

(۱۷۲۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ، الْكُحْلُ وَالثِّيَابُ.

(۱۷۲۸۶) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَاظَھَرَ مِنْھَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کپڑے اور سرمہ ہیں۔

(۱۷۲۸۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَۃَ ، عَنْ أُمِّ شَبِیبٍ ، عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ :الْقُلْبُ وَالْفَتْخَۃُ.

(۱۷۲۸۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَاظَھَرَ مِنْھَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کنگن اور انگوٹھی ہیں۔

(۱۷۲۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَۃَ ، عَنْ إسْمَاعِیلَ بْنِ أَبِی خَالِدٍ ، عَنْ مَاھَانَ :إلاَّ مَا ظَھَرَ مِنْھَا ، قَالَ :الثِّیَابُ.

(۱۷۲۸۸) حضرت ماہان قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَاظَھَرَ مِنْھَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کپڑے ہیں۔

(۱۷۲۸۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِر ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ ابْنِ شِھَابٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :الْوَجْہُ وَالثِّیَابُ.

(۱۷۲۸۹) حضرت حسن قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَاظَھَرَ مِنْھَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کپڑے اور چہرہ ہیں۔

(۱۷۲۹۰) حَدَّثَنَا شَبَابَۃُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ :حدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ الْغَازِ قَالَ :حدَّثَنَا نَافِعٌ عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ :الزِّینَۃُ الظَّاھِرَۃُ: الْوَجْہُ وَالْکَفَّانِ.

(۱۷۲۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ظاہری زینت چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں۔

(۱۷۲۹۱) حَدَّثَنَا شَبَابَۃُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ : حدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ الْغَازِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَائً یَقُولُ : الزِّینَۃُ الظَّاھِرَۃُ : الْخِضَابُ وَالْکُحْلُ.

(۱۷۲۹۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ظاہری زینت خضاب اور سرمہ ہیں۔

(۱۷۲۹۲) حَدَّثَنَا شَبَابَۃُ ، عَنْ ھِشَامٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَکْحُولاً یَقُولُ :الزِّینَۃُ الظَّاھِرَۃُ :الْوَجْہُ وَالْکَفَّانِ.

(۱۷۲۹۲) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ ظاہری زینت چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں۔

(۱۷۲۹۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِی الأَحْوَصِ قَالَ :الثِّیَابُ.

(۱۷۲۹۳) حضرت ابوالاحوص قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَاظَھَرَ مِنْھَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کپڑے ہیں۔

(۱۷۲۹٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ :حدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ : ﴿وَلاَ یُبْدِینَ زِینَتَھُنَّ إلاَّ مَا ظَھَرَ مِنْھَا﴾ الْخَاتَمُ وَالْخِضَابُ وَالْکُحْلُ.

(۱۷۲۹۴) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَاظَھَرَ مِنْھَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس

سے مراد انگوٹھی، خضاب اور سرمہ ہیں۔

(۱۷۲۹۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا لَيْثٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :الْخِضَابُ وَالْكُحْلُ.

(۱۷۲۹۵) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خضاب اور سرمہ ہیں۔

(۱۷۲۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ:الزِّينَةُ زِينَتَانِ :زِينَةٌ ظَاهِرَةٌ وَزِينَةٌ بَاطِنَةٌ لاَ يَرَاهَا إِلاَّ الزَّوْجُ ، وَأَمَّا الزِّينَةُ الظَّاهِرَةُ فَالثِّيَابُ ، وَأَمَّا الزِّينَةُ الْبَاطِنَةُ فَالْكُحْلُ وَالسِّوَارُ وَالْخَاتَمُ.

(۱۷۲۹۶) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ زینت کی دو قسمیں ہیں ایک ظاہری زینت اور دوسری باطنی زینت ہے۔ باطنی زینت تو شوہر کے سوا کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ ظاہری زینت کپڑے ہیں۔ اور باطنی زینت سرمہ، کنگن اور انگوٹھی ہیں۔

(۱۷۲۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلاَّ مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ قَالَ :وَجْهُهَا وَكَفُّهَا.

(۱۷۲۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں۔

(۱۷۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلم ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : كَفُّهَا وَوَجْهُهَا.

(۱۷۲۹۸) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں۔

(۱۷۲۹۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ :حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سَابُورَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ :﴿وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلاَّ مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ قَالَ :الْكَفُّ وَالْخَاتَمُ.

(۱۷۲۹۹) حضرت عبدالوارث قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہتھیلی اور انگوٹھی ہیں۔

(۱۷۳۰۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :﴿مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ قَالَ :الْوَجْهُ وَثُغْرَةُ النَّحْرِ.

(۱۷۳۰۰) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿مَاظَهَرَ مِنْهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد چہرہ اور حلق کا بانسا ہیں۔

(۱٤٤) في الرضاع مَنْ قَالَ لاَ يُحَرِّمه الرَّضْعَتَانِ وَلاَ الرَّضْعَةُ

رضاعت کا بیان: جن حضرات کے نزدیک ایک یا دو چسکیاں لینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

(۱۷۳۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أُمِّ

الْفَضْلِ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَالرَّضْعَتَانِ وَالْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ.

(مسلم ۱۸۔ احمد ۶/ ۳۳۹)

(۱۷۳۰۱) حضرت امّ فضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک یا دو مرتبہ دودھ پینے سے یا ایک یا دو چسکیوں سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(۱۷۳۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ. (ابن حبان ۴۲۲۵۔ احمد ۴/ ۴)

(۱۷۳۰۲) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک یا دو چسکیوں سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(۱۷۳۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ. (بخاری ۵۱۰۲۔ مسلم ۳۲)

(۱۷۳۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رضاعت تب ثابت ہوتی ہے جب خوب پیٹ بھر کر بچہ دودھ پیئے۔

(۱۷۳۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ :لاَ تُحَرِّمُ الغبقة وَلاَ الْغَبْقَتَانِ.

(بیہقی ۴۵۷)

(۱۷۳۰۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک یا دو مرتبہ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(۱۷۳۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الرَّضَاعِ ، فَقَالَ :لاَ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلاَ الرَّضْعَتَانِ وَلاَ الثَّلاَثُ.

(۱۷۳۰۵) حضرت ابوزبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے رضاعت کے بارے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک، دو یا تین چسکیوں سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(۱۷۳۰٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ زَيْدٍ قَالَ :لاَ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلاَ الرَّضْعَتَانِ.

(۱۷۳۰۶) حضرت زید فرماتے ہیں کہ ایک یا دو چسکیوں سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(۱۷۳۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ :يُحَرِّمُ مِنْهُ مَا فَتَقَ الأَمْعَاءَ.

(۱۷۳۰۷) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ حرمت اتنے دودھ سے ثابت ہوتی ہے جس سے آنتیں سیراب ہو جائیں۔

(۱۷۳۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّمَا يُحَرِّمُ مِنَ

الرَّضَاعِ مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَأَنْشَزَ الْعَظْمَ.

(۱۷۳۰۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اتنا دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے جس سے گوشت بنے اور ہڈی توانا ہو۔

(۱۷۳۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسَى: لاَ يُحَرِّمُ الرَّضَاعُ إلاَّ مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَالدَّمَ.

(۱۷۳۰۹) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اتنے دودھ سے رضاعت ثابت ہوتی ہے جس سے گوشت اور خون بنے۔

(۱۷۳۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا أَرَادَتْ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا أَحَدٌ أَمَرَتْ بِهِ فَأُرْضِعَ فَأَمَرَتْ أُمَّ كُلْثُومٍ أَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا عَشْرَ رَضَعَاتٍ فَأَرْضَعَتْهُ ثَلاَثًا فَمَرِضَتْ، فَكَانَ لاَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَأَمَرَتْ فَاطِمَةَ بِنْتَ عُمَرَ أَنْ تُرْضِعَ عَاصِمَ بْنَ سَعْدٍ مَوْلًى لَهُمْ عَشْرَ رَضَعَاتٍ، فَأَرْضَعَتْهُ فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا. (عبدالرزاق ۱۳۹۲۹)

(۱۷۳۱۰) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جب کسی بچے کے بارے میں یہ ارادہ ہوتا کہ وہ بڑا ہو کر ان سے ملاقات کے لئے آسکے تو اپنی کسی عزیزہ خاتون کو حکم دیتی کہ وہ اسے دودھ پلا دیں۔ (تاکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کی رضاعی خالہ یا پھوپھی بن جائیں) اس سلسلے میں انہوں نے (اپنی بہن) حضرت ام کلثوم کو حکم دیا کہ وہ حضرت سالم کو (جبکہ وہ بچے تھے) دس چسکیاں پلائیں، (تاکہ سالم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھانجے بن جائیں) انہوں نے انہیں تین چسکیاں پلائیں اور وہ بیمار ہوگئیں، لہٰذا وہ بڑے ہو کر ان کے پاس نہیں آتے تھے۔ اسی طرح (حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا) نے فاطمہ بنت عمر کو حکم دیا کہ عاصم ابن سعد کو (جبکہ وہ بچے تھے) دس چسکیاں پلائیں (تاکہ عاصم بن سعد ان کے رضاعی بھانجے بن جائیں) چنانچہ انہوں نے اس طرح کیا تو وہ ان کے پاس آیا کرتے تھے۔

(۱۴۵) من قَالَ يُحَرِّمُ قَلِيلُ الرَّضَاعِ وَكَثِيرُهُ

جن حضرات کے نزدیک تھوڑا یا زیادہ دودھ پلانے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے

(۱۷۳۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ أَسْأَلُهُ، عَنِ الرَّضَاعِ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ عَلِيًّا، وَعَبْدَ اللهِ كَانَا يَقُولاَنِ: قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ حَرَامٌ.

(۱۷۳۱۱) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو خط لکھا کہ وہ مجھے حرمتِ رضاعت کو ثابت کرنے والے دودھ کے متعلق بتادیں۔ تو انہوں نے میری طرف خط لکھا کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

(۱۷۳۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: يُحَرِّمُ قَلِيلُ الرَّضَاعِ كَمَا يُحَرِّمُ كَثِيرُهُ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۱۷۳۱۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تھوڑے یا زیادہ دودھ سے حرمتِ رضاعت ثابت ہوجاتی ہے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول مجھے زیادہ پسند ہے۔

(۱۷۳۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عن سفيان ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وسُئِلَ عَنِ المرأة تُرْضِعُ الصَّبِيَّ الرَّضْعَةَ ، فَقَالَ : إذَا عقا الصَّبِيُّ حَرُمَتْ عَلَيْهِ ، وَمَا وَلَدَتْ.

(۱۷۳۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر عورت کسی بچے کو ایک چسکی دودھ پلائے تو کیا اس سے رضاعت ثابت ہوجاتی ہے، انہوں نے فرمایا کہ جب بچے نے منہ لگالیا تو وہ عورت اور اس کی بیٹیاں اس کے لئے حرام ہوگئیں۔

(۱۷۳۱٤) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : اشْتَرَطَ عَشْرَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ قِيلَ : إنَّ الرَّضْعَةَ الْوَاحِدَةَ تُحَرِّمُ.

(۱۷۳۱۴) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ پہلے حرمت رضاعت کے لئے دس چسکیوں کی شرط تھی، پھر کہا گیا کہ ایک چسکی سے بھی حرمت ثابت ہوجاتی ہے۔

(۱۷۳۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ قَالاَ : الْمَصَّةُ تُحَرِّمُ.

(۱۷۳۱۵) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ایک چسکی سے بھی حرمت ثابت ہوجاتی ہے۔

(۱۷۳۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأحمر ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : الْمَرَّةُ الْوَاحِدَةُ تُحَرِّمُ.

(۱۷۳۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک چسکی سے بھی حرمت ثابت ہوجاتی ہے۔

(۱۷۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ : سَأَلْتُ ابن عمر ، فَقَالَ الْمَصَّةُ الْوَاحِدَةُ تُحَرِّمُ.

(۱۷۳۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک چسکی سے بھی حرمت ثابت ہوجاتی ہے۔

(۱۷۳۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ وَعن حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وعَمَّنْ سَمِعَ عَطَاءً ، قَالَ زَمْعَةُ : وَسَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ : قَالُوا : يُحَرِّمُ قَلِيلُ الرَّضَاعِ وَكَثِيرُهُ.

(۱۷۳۱۸) بہت سے بزرگ فرماتے ہیں کہ دودھ تھوڑا پیے یا زیادہ حرمتِ رضاعت ثابت ہوجاتی ہے۔

(١٤٤) مَا قَالُوا فِي الرَّضَاعِ ، يَحْرُمُ مِنْهُ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہوجاتے ہیں

(۱۷۳۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَقَالَ : إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَإِنَّهُ

يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ. (بخاری ۲۶۴۵۔ مسلم ۱۳)

(۱۷۳۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سے فرمائش کی گئی کہ آپ حضرت حمزہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے نکاح کرلیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ میری رضاعی بہن ہیں اور جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں رضاعت سے بھی حرام ہوجاتے ہیں۔

(۱۷۳۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا قَالَ : عِنْدَكُمْ شَيْءٌ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، ابْنَةُ حَمْزَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِي ، إِنَّهَا بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ. (مسلم ۱۱۔ احمد ۱/ ۸۲)

(۱۷۳۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ قریش میں شادی کی رغبت رکھتے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی ایسی خاتون ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں، کیونکہ وہ میری رضاعی بہن ہیں۔

(۱۷۳۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : أَتَانِي عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَفْلَحُ بن أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ عَمُّك فَأْذَنِي لَهُ قالت : إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ : تَرِبَتْ يَدَاك، أَوْ يَمِينُك. (مسلم ۱۰۶۹۔ ابن ماجه ۱۹۴۸)

(۱۷۳۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے پاس میرے رضاعی چچا افلح بن ابی القعیس آئے۔ اس وقت پردے کے احکام نازل ہوچکے تھے انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں منع کردیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ وہ تمہارے چچا ہیں، تم انہیں ملاقات کی اجازت دے دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے، مرد نے دودھ نہیں پلایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم نے عجیب بات کہی ہے۔

(۱۷۳۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أن أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ ؟ قَالَ : إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِي قَالَتْ : فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ : وَاللَّهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي ، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلاَ تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ.

(بخاری ۵۱۰۶۔ مسلم ۱۰۷۲)

(۱۷۳۲۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ میری بہن یعنی ابو سفیان کی بیٹی سے نکاح کرنا پسند کریں گے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں۔ حضرت ام

حبیبہ نے عرض کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے درہ بنت ابی سلمہ کے لئے نکاح کا پیغام دیا ہے۔ حضور ﷺ نے استفسار فرمایا کہ ابوسلمہ کی بیٹی؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر وہ میری پرورش میں نہ بھی ہوتی تو میرے لئے حلال نہیں تھی، کیونکہ وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ مجھے اور اس کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے۔ مجھے اپنی بہنوں اور بیٹیوں سے نکاح کی دعوت نہ دو۔

(۱۷۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُ مِنَ الْوِلاَدَةِ.

(۱۷۳۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب یہ تھا کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

(۱۷۳۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ : حدَّثَنِي عَمِّي إِيَاسُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لاَ تَنْكِحْ مَنْ أَرْضَعَتْهُ امْرَأَةُ أَخِيك وَلاَ امْرَأَةُ أَبِيك وَلاَ امْرَأَةُ ابْنِك.

(۱۷۳۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس عورت سے شادی نہ کرو جسے تمہارے بھائی کی بیوی نے دودھ پلایا ہو، نہ اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرو اور نہ اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرو۔

(۱۷۳۲٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

(۱۷۳۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

(۱۷۳۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

(۱۷۳۲۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

(۱۷۳۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ : أُرَاهُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

(۱۷۳۲۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

(۱۷۳۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ. (مسلم ۹۔ ابن ماجہ ۱۹۳۷)

(۱۷۳۲۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

(۱۷۳۲۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بن عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : سَمِعْتُ سُوَيْد بْنَ غَفَلَةَ يَقُولُ : يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

(۱۷۳۲۹) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

(۱۷۳۳۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّهُ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ ؟ فَقَالَ :إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِي ، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ. (بخاری ۴۲۵۱)

(۱۷۳۳۰) حضرت براء فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کرلیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں۔ وہ میری رضائی بہن ہے۔

(۱۴۷) من قَالَ لاَ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلاَّ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ

جن حضرات کے نزدیک صرف اس بچے کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے جس کی عمر دو سال سے کم ہو

(۱۷۳۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : لاَ رَضَاعَ إِلاَّ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ.

(۱۷۳۳۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صرف اس بچے کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے جس کی عمر دو سال سے کم ہو۔

(۱۷۳۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ لاَ رَضَاعَ إِلاَّ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ.

(۱۷۳۳۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صرف اس بچے کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے جس کی عمر دو سال سے کم ہو۔

(۱۷۳۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ :لاَ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلاَّ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ.

(۱۷۳۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صرف اس بچے کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے جس کی عمر دو سال سے کم ہو۔

(۱۷۳۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ رَضَاعَ إِلاَّ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ.

(۱۷۳۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صرف اس بچے کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے جس کی عمر دو سال سے کم ہو۔

(۱۷۳۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ.

(۱۷۳۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس بچے کا دودھ چھڑوا دیا گیا ہو اس کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(۱۷۳۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ لاَ رَضَاعَ إِلاَّ مَا كَانَ فِي الصِّغَرِ.

(۱۷۳۳۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صرف بچے کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

(۱۷۳۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ.

(۱۷۳۳۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس بچے کا دودھ چھڑوا دیا گیا ہو اس کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(۱۷۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :لاَ رَضَاعَ بَعْدَ الْفِصَالِ.

(۱۷۳۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس بچے کا دودھ چھڑوا دیا گیا ہو اس کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(۱۷۳۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ ، عَنِ الرَّضَاعِ ، فَقَالَتْ :لاَ رَضَاعَ إِلاَّ مَا كَانَ فِي الْمَهْدِ قَبْلَ الْفِطَامِ.

(۱۷۳۳۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رضاعت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رضاعت صرف اس وقت ثابت ہوتی ہے جب کہ بچہ گود میں ہو اور اس کا دودھ چھڑوایا نہ گیا ہو۔

(۱۷۳٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ سُئِلَ عَنِ الرَّضَاعِ ، فَقَالَ :لاَ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلاَّ مَا فَتَقَ الأَمْعَاءَ ، وَكَانَ فِي الثَّدْيِ قَبْلَ الْفِطَامِ.

(۱۷۳۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رضاعت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ رضاعت اتنا دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے جو انتڑیوں کو سیراب کردے۔ اور بچے کا دودھ چھڑانے سے پہلے چھاتی میں ہو۔

(۱۷۳٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ.

(۱۷۳۴۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۳٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ.

(۱۷۳۴۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۳٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلْقَمَةَ مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ تُرْضِعُ صَبِيًّا لَهَا بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ ، فَقَالَ :لاَ تسقيه داء ك.

(۱۷۳۴۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ایک عورت کے پاس سے گذرے جو اپنے بچے کو دو سال کے بعد دودھ پلا رہی تھی۔ انہوں نے اس سے فرمایا کہ اسے اپنی بیماری مت پلاؤ۔

(۱۷۳٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِذَا فُطِمَ الصَّبِيُّ فَلاَ رَضَاعَ بَعْدَ الْفِطَامِ.

(۱۷۳۴۴) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جس بچے کا دودھ چھڑوا دیا گیا ہو اس کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(۱۷۳۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : لاَ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إلاَّ مَا كَانَ فِي الصِّغَرِ.

(۱۷۳۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حرمتِ رضاعت صرف بچپن میں دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے۔

(۱۷۳٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : لاَ رَضَاعَ إلاَّ مَا كَانَ فِي الْمَهْدِ ، وَإِلاَّ مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَالدَّمَ.

(۱۷۳۴۶) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ رضاعت اس وقت ثابت ہوتی ہے جب بچے کو بچپن میں دودھ پلایا جائے اور جس کی مقدار اتنی ہو جس سے گوشت اور خون بنے۔

(۱۷۳٤۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : مَا كَانَ مِنْ رضاع ، أَوْ سَعُوطٍ فِي السَّنَتَيْنِ فَهُوَ رَضَاعٌ ، وَمَا كَانَ بَعْدُ فَلَيْسَ بِرَضَاعٍ.

(۱۷۳۴۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ دو سال کے اندر دودھ پلایا جائے تو حرمتِ رضاعت ثابت ہوتی ہے۔ اس کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

(۱٤۸) في نكاح الْمُتْعَةِ

نکاحِ متعہ کا بیان

(۱۷۳٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَحَسَنٍ ابْنَى مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لابْنِ عَبَّاسٍ : أَمَا عَلِمْتَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى ، عَنِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ ؟.

(بخاری ۴۲۱۶۔ مسلم ۲۹)

(۱۷۳۴۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے؟

(۱۷۳٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ الْفَتْحِ ، عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ. (مسلم ۲۶۔ ابو داؤد ۲۰۶۶)

(۱۷۳۴۹) حضرت سبرہ جہنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن متعہ سے منع فرمادیا۔

(۱۷۳٥۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُولُ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إنِّي كُنْتُ قد أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الاِسْتِمْتَاعِ ، أَلاَ وَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهَا إلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُ وَلاَ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا.

(مسلم ۲۵۔ ابن ماجہ ۱۹۶۲)

(۱۷۳۵۰) حضرت سبرہ جہنی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ رکن اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے تھے اور فرمار ہے تھے: ''اے لوگو! میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، اب اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک کے لئے حرام قرار دے دیا ہے، اگر کسی کے پاس متعہ والی بیوی ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دے اور جو مہر تم نے انہیں دیا ہے وہ واپس نہ لو۔

(۱۷۳۵۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنْ إيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلاَثًا ثُمَّ نَهَى عَنْهَا.

(مسلم ۱۸۔ احمد ۴/ ۵۵)

(۱۷۳۵۱) حضرت ایاس بن سلمہ کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اوطاس والے سال میں متعہ کی اجازت دی تھی، پھر اس سے منع فرمادیا۔

(۱۷۳۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لَوْ تَقَدَّمْتُ فِيهَا لَرَجَمْتُ يَعْنِي الْمُتْعَةَ.

(۱۷۳۵۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں متعہ کرنے والوں کو سنگسار کرنے کا حکم دوں گا۔

(۱۷۳۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :نَهَى عُمَرُ ، عَنْ مُتْعَتَيْنِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَمُتْعَةِ الْحَجِّ.

(۱۷۳۵۳) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو متعوں: متعۃ النساء اور متعۃ الحج سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۳۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ ، فَقَالَ :لاَ نَعْلَمُهَا إلاَّ السِّفَاحَ.

(۱۷۳۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے متعہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم تو اسے بے حیائی ہی سمجھتے ہیں۔

(۱۷۳۵٥) حَدَّثَنَا عَبْدَة ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ الْمُتْعَةِ ، فَقَالَ :حرَامٌ فَقِيلَ لَهُ :إنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يُفْتِي بِهَا ، فَقَالَ :فَهَلاَّ تَرَمْرَمَ بِهَا فِي زَمَانِ عُمَرَ.

(۱۷۳۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے متعہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حرام ہے۔ ان سے کہا گیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تو اس کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس کے بارے میں بلند آواز سے اعلان کیوں نہیں کرتے تھے۔

(۱۷۳۵٦) حَدَّثَنَا عَبْدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ :رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ ، لَوْلاَ إنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ صَارَ الزِّنَا جِهَارًا.

(۱۷۳۵۶) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے اگر وہ متعہ سے منع نہ کرتے تو زنا

سر عام ہوا کرتا۔

(۱۷۳۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : وَاللَّهِ مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَذِنَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ، مَا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ وَلَا بَعْدُ. (عبدالرزاق ۱۴۰۴۰)

(۱۷۳۵۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! متعہ صرف تین دن کے لئے جائز تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی اجازت دی تھی، متعہ نہ تو اس سے پہلے جائز تھا نہ اس کے بعد کبھی جائز ہوا۔

(۱۷۳۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، قَالَ : قَالَ لِي ابْنُ ذُوَيْبٍ : سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ : إِنَّ الذِّئْبَ يُكَنَّى أَبَا جَعْدَةَ ، أَلَا وَإِنَّ الْمُتْعَةَ هِيَ الزِّنَا.

(۱۷۳۵۸) حضرت ابن ذویب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ بھیڑیے کی کنیت ابو جعدہ ہے اور متعہ زنا ہے۔

(۱۷۳۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : كَانَتْ سُنَّةُ الْمُتْعَةِ سُنَّةَ النِّكَاحِ إِلَّا أَنَّ الْأَجَلَ كَانَ فِي أَيْدِيهِنَّ.

(۱۷۳۵۹) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ متعہ کا طریقہ نکاح والا تھا لیکن اس میں مدت عورتوں کے اختیار میں ہوتی تھی۔

(۱۷۳۶۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوْ أُتِيتُ بِرَجُلٍ تَمَتَّعَ بِامْرَأَةٍ لَرَجَمْتُهُ إِنْ كَانَ أُحْصِنَ فَإِنْ كَانَ لَمْ يَكُنْ أُحْصِنَ ضَرَبْتُهُ.

(۱۷۳۶۰) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی لایا جائے جس نے کسی عورت سے متعہ کیا ہو، اگر وہ شادی شدہ ہو تو میں اسے سنگسار کروں گا اور اگر وہ غیر شادی شدہ ہو تو میں اسے کوڑے لگواؤں گا۔

(۱۷۳۶۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَكْحُولاً يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ إِلَى أَجَلٍ قَالَ : ذَلِكَ الزِّنَا.

(۱۷۳۶۱) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ عورت سے کسی مخصوص مدت تک کے لئے شادی کرنا زنا ہے۔

(۱۷۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ قَالَ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَا نَسْتَخْصِي ؟ قَالَ : لَا ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ إِلَى الْأَجَلِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ﴾.

(۱۷۳۶۲) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم اپنی جوانی کے دور میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے (شدتِ شہوت) سے تنگ آ کر حضور ﷺ سے عرض کیا کہ ہم خود کو خصی کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو، پھر آپ نے ہمیں رخصت دے دی کہ ہم عورت سے کپڑے کے بدلے ایک خاص مدت تک کے لئے نکاح کر لیں۔ پھر حضرت عبد اللہ

نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال کی ہیں، انہیں حرام نہ کرو۔

(۱۴۹) فی الرجل يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ فَيَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ لِيُحِلَّهَا لَهُ

ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور دوسرا آدمی اس سے اس لئے شادی کرے تاکہ وہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے۔ اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۷۳۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ أُوتَى بِمُحِلٍّ وَلاَ مُحَلَّلٍ لَهُ إِلاَّ رَجَمْتُهُمَا.

(۱۷۳۶۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میرے پاس کوئی حلالہ کرنے والا لایا گیا یا وہ شخص لایا گیا جس کے لئے حلالہ کیا گیا تھا تو میں انہیں سنگسار کروں گا۔

(۱۷۳۶٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَالْمُحَلَّلَةَ.

(۱۷۳۶۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے، حلالہ کرانے والے اور حلالہ کی جانے والی عورت سب پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۷۳٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ تَحْلِيلِ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا قَالَ : ذَلِكَ السِّفَاحُ ، لَوْ أَدْرَكَكُمْ عُمَرُ لَنَكَّلَكُمْ.

(۱۷۳۶۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ عورت کو پہلے خاوند کے لئے حلال کرانا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ بے حیائی ہے اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوتے تو تمہیں اس عمل پر عبرت کا نشان بنا دیتے۔

(۱۷۳٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ دَعْلَجٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : الْمُحَلِّلُ مَلْعُونٌ.

(۱۷۳۶۶) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حلالہ کرنے والا ملعون ہے۔

(۱۷۳٦٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالاَ : إِذَا هَمَّ أَحَدُ الثَّلاَثَةِ فَسَدَ النِّكَاحُ.

(۱۷۳۶۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تینوں میں سے ایک کا ارادہ طلاق کا ہو تو نکاح فاسد ہو جائے گا۔

(۱۷۳٦٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لِيُحِلَّهَا لِزَوْجِهَا ، فَقَالَ الْحَكَمُ : يُمْسِكُهَا وَقَالَ حَمَّادٌ : أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُفَارِقَهَا.

(۱۷۳۶۸) حضرت شعبہ ؒ کہتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے عورت سے اس لئے شادی کی کہ وہ اسے پہلے خاوند کے لئے حلال کرے گا تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت حکم نے فرمایا کہ اسے اپنے پاس روکے رکھے۔ حضرت حماد ؒ نے فرمایا کہ میرے نزدیک اس سے جدا ہو جانا بہتر ہے۔

(۱۷۳۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً لِيُحِلَّهَا لِزَوْجِهَا وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ قَالَ :لاَ يَصْلُحُ ذَلِكَ إذَا كَانَ تَزَوَّجَهَا لِيُحِلَّهَا.

(۱۷۳۶۹) حضرت جابر بن زید ؒ اس شخص کے بارے میں جس نے کسی عورت سے اس لئے شادی کی تا کہ اسے پہلے خاوند کے لئے حلال کرے، حالانکہ وہ اس بات کو نہ جانتا تھا۔ فرماتے ہیں کہ اگر صرف حلال کرنے کے لئے شادی کی ہے تو یہ درست نہیں۔

(۱۷۳۷۰) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :لُعِنَ الْمُحِلُّ وَالْمُحَلَّلُ لَهُ.

(۱۷۳۷۰) حضرت ابن سیرین ؒ کہتے ہیں کہ حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کرایا جائے دونوں پر لعنت کی گئی ہے۔

(۱۷۳۷۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. (ترمذی ۱۸۲۰۔ احمد ۱/ ۴۶۲)

(۱۷۳۷۱) حضرت عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۷۳۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنِ جابر بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ. (ابو داؤد ۲۰۷۰۔ احمد ۱/ ۸۳)

(۱۷۳۷۲) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۷۳۷۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْقَرْيَةِ بِغَيْرِ عِلْمِهِ وَلاَ عِلْمِهَا فَأَخْرَجَ شَيْئًا مِنْ مَالِهِ فَتَزَوَّجَهَا بِهِ لِيُحِلَّهَا لَهُ ، فَقَالَ :لاَ ، ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ مِثْلِ ذَلِكَ ، فَقَالَ :لاَ حَتَّى يَنْكِحَهَا مُرْتَغِبًا لِنَفْسِهِ ، حَتَّى يَتَزَوَّجَهَا مُرْتَغِبًا لِنَفْسِهِ ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى يَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ.

(۱۷۳۷۳) حضرت عمرو بن دینار ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے دے، پھر دیہات سے ایک آدمی آئے جو نہ مرد کو جانتا ہو اور نہ عورت کو، وہ اپنا کچھ مال نکالے اور عورت سے اس بنیاد پر شادی کرے کہ عورت کو مرد کے لئے حلال کرے تو یہ کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ درست نہیں۔ حضور ﷺ سے یہی سوال کیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا یہ درست نہیں۔ اس سے اپنے نفس کی چاہت کے بغیر نکاح نہ کرے، اس سے اپنے نفس کی چاہت کے بغیر نکاح نہ کرے۔ اگر اس نے ایسا

کیا تو عورت پہلے خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک آدمی عورت کا شہد نہ چکھ لے۔

(۱۷۳۷۴) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ :حدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ ، فَقَالَ :إِنَّ رَجُلاً مِنْ قَوْمِي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فَنَدِمَ وَنَدِمَتْ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْطَلِقَ فَأَتَزَوَّجَهَا وَأُصْدِقَهَا صَدَاقًا ثُمَّ أَدْخُلَ بِهَا كَمَا يَدْخُلُ الرَّجُلُ بِامْرَأَتِهِ ، ثُمَّ أُطَلِّقَهَا حَتَّى تَحِلَّ لِزَوْجِهَا ، قَالَ ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ :اتَّقِ اللَّهَ يَا فَتَى وَلاَ تَكُونَنَّ مِسْمَارَ نَارٍ لِحُدُودِ اللهِ.

(۱۷۳۷۴) حضرت عباد بن منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت حسن رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ میری قوم کے ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں، پھر اسے اور اس کی بیوی کو اس پر افسوس ہوا۔ میں چاہتا ہوں کہ میں اس عورت سے شادی کروں، اسے اس کا مہر دوں، پھر اس سے شرعی ملاقات کروں اور پھر اسے طلاق دے دوں تاکہ وہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے، یہ کرنا کیسا ہے؟ حضرت حسن رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا کہ اے نوجوان! اللہ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ کی حدود کو پامال نہ کرو۔

(۱۷۳۷۵) حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الأَخْنَسِيِّ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

(ترمذی ۴۳۷۔ احمد ۲/ ۳۲۳)

(۱۷۳۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۱۵۰) فی المرأة يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَتَضَعُ بَعْدَ وَفَاتِهِ بِيَسِيرٍ من قَالَ قد حلت

اگر حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے تو جن حضرات کے نزدیک بچے کو جنم دینے سے عدت پوری ہو جائے گی

(۱۷۳۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ قَالَ :وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِبِضْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَشَوَّفَتْ فَعِيبَ ذَلِكَ عَلَيْهَا وَذُكِرَ أَمْرُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ مَضَى أَجَلُهَا.

(طبرانی ۸۹۶۔ دارمی ۲۲۸۱)

(۱۷۳۷۶) حضرت ابو سنابل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سبیعہ بنت حارث نے اپنے خاوند کی وفات کے بیس اور کچھ دن بعد بچے کو جنم دیا۔ جب وہ نفاس سے پاک ہوئیں تو انہوں نے زیب وزینت اختیار کر لی۔ انہیں اس بات پر برا بھلا کہا گیا، جب اس بات کا

حضور ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اگر وہ ایسا کرتی ہیں تو ٹھیک ہے، کیونکہ ان کی عدت گزر چکی ہے۔

(۱۷۳۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يحيى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : كُنْتُ أَنَا ، وَابْنُ عَبَّاسٍ ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَتَذَاكَرْنَا : الرَّجُلُ يَمُوتُ ، عَنِ الْمَرْأَةِ فَتَضَعُ بَعْدَ وَفَاتِهِ بِيَسِيرٍ فَقُلْتُ : إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَجَلُهَا آخِرُ الأَجَلَيْنِ فَتَرَاجَعَا بِذَلِكَ ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، فَقَالَتْ : إِنَّ سُبَيْعَةَ الأَسْلَمِيَّةَ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، وَإِنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ يُكْنَى أَبَا السَّنَابِلِ خَطَبَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّهَا قَدْ حَلَّتْ فَأَرَادَتْ أَنْ تَتَزَوَّجَ غَيْرَهُ ، فَقَالَ لَهَا أَبُو السَّنَابِلِ : إِنَّكِ لَمْ تَحِلِّينَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ سُبَيْعَةُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ. (مسلم ۱۲۲۔ ترمذی ۱۱۲۳)

(۱۷۳۷۷) حضرت ابو سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں، حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ ؓ ایک مجلس میں تھے۔ ہمارے درمیان مذاکرہ ہوا کہ اگر ایک عورت کا خاوند مر جائے اور وہ عورت خاوند کی وفات کے تھوڑے عرصے بعد بچے کو جنم دے تو اس کی عدت کا کیا حکم ہوگا؟ میں نے کہا کہ اس کی عدت مکمل ہو جائے گی۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے فرمایا کہ وضع حمل اور چار مہینے دس دن میں سے جو زیادہ ہو وہ اس کی عدت ہوگی۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا کہ میں تو اپنے بھائی ابو سلمہ کے ساتھ ہوں۔ پھر انہوں نے حضرت ابن عباس ؓ کے غلام کریب کو حضرت ام سلمہ ؓ کے پاس بھیجا۔ حضرت ام سلمہ ؓ نے اس مسئلے کا فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ سبیعہ اسلمی ؓ نے اپنے خاوند کی وفات کے چالیس دن بعد بچے کو جنم دیا۔ بچے کی پیدائش کے بعد بنو عبدالدار کے ایک آدمی جن کی کنیت ابو سنابل تھی انہوں نے سبیعہ اسلمی ؓ کو نکاح کا پیغام دیا اور ان سے کہا کہ آپ کی عدت مکمل ہو چکی ہے۔ سبیعہ نے کسی اور سے نکاح کا ارادہ کیا تو ابو سنابل نے کہا کہ تمہاری عدت مکمل نہیں ہوئی۔ سبیعہ نے اس بات کا حضور ﷺ سے تذکرہ کیا تو آپ نے انہیں شادی کرنے کی اجازت دے دی۔

(۱۷۳۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ أَنَّ سُبَيْعَةَ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِشَهْرٍ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ. (بخاری ۵۳۲۰۔ احمد ۴/ ۳۲۷)

(۱۷۳۷۸) حضرت مسور ؓ فرماتے ہیں کہ سبیعہ نے اپنے خاوند کی وفات کے ایک مہینے بعد بچے کو جنم دیا تو حضور ﷺ نے انہیں شادی کی اجازت دے دی۔

(۱۷۳۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبَاكَ يَقُولُ : لَوْ وَضَعَتِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا ذَا بَطْنِهَا وَهُوَ عَلَى السَّرِيرِ فَقَدْ حَلَّتْ.

(۱۷۳۷۹) ایک انصاری نے حضرت ابن عمر ؓ سے بیان کیا کہ میں نے آپ کے والد کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند مرنے کے بعد جنازے کی چارپائی پر ہو اور عورت بچے کو جنم دے دے تو اس عورت کی عدت مکمل ہوگئی۔

(۱۷۳۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ قَالاَ :إذَا وَضَعَتْ وَهُوَ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ فِي أَكْفَانِهِ فَقَدْ حَلَّتْ.

(۱۷۳۸۰) حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب خاوند کفن میں ملبوس گھر میں پڑا ہوا اور اس کی بیوی بچے کو جنم دے دے تو عدت مکمل ہوگئی۔

(۱۷۳۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ زَيْدٌ :قَدْ حَلَّتْ وَقَالَ عَلِيٌّ :أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ زَيْدٌ:أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَتْ يَئِيسًا قَالَ عَلِيٌّ :فَآخِرُ الأَجَلَيْنِ قَالَ عُمَرُ :لَوْ وَضَعَتْ ذَا بَطْنِهَا وَزَوْجُهَا عَلَى نَعْشِهِ لَمْ يَدْخُلْ حُفْرَتَهُ لَكَانَتْ قَدْ حَلَّتْ.

(۱۷۳۸۱) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بچے کو جنم دیتے ہی عورت کی عدت مکمل ہوگئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔ حضرت زید نے فرمایا کہ اگر عورت ایسی عمر کو پہنچ چکی ہو جس میں حمل اور ولادت کا تصور نہیں ہوتا تو اس کی عدت کیا ہوگی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دونوں میں سے زیادہ طویل مدت عدت کی مدت ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر حاملہ کے خاوند کی نعش کو قبر میں نہ اتارا گیا ہو اور وہ بچے کو جنم دے دے تو اس عورت کی عدت مکمل ہوگئی۔

(۱۷۳۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ:وَاللَّهِ مَنْ شَاءَ لَقَاسَمْتُهُ لَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرَى بَعْدَ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. (ابوداؤد ۲۳۰۱۔ ابن ماجہ ۲۰۳۰)

(۱۷۳۸۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص چاہے تو میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ چھوٹی سورۃ النساء (سورۃ الطلاق) (جس میں عدت کے وضع حمل ہونے کا تذکرہ ہے) قرآن مجید کی آیت ﴿أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا﴾ کے بعد نازل ہوئی ہے۔

(۱۷۳۸۳) حَدَّثَنَا عبد الوهاب الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ : إذَا وَضَعَتْ حَلَّتْ

(۱۷۳۸۳) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے تو بچہ جنتے ہی اس کی عدت مکمل ہو جائے گی۔

(۱۷۳۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ ، أَوْ تُوُفِّيَ عَنْهَا فَإِنَّ أَجَلَهَا أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا.

(۱۷۳۸۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حاملہ کو طلاق دے دے یا اس کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔

(۱۷۳۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :أَجَلُ كُلِّ حَامِلٍ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا قَالَ : وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ :آخِرُ الأَجَلَيْنِ.

(۱۷۳۸۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں میں سے زیادہ مدت اس کی عدت ہوگی۔

(۱۷۳۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيهِ مَسْرُوقٌ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :آخِرُ الأَجَلَيْنِ.

(۱۷۳۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں میں سے زیادہ مدت اس کی عدت ہوگی۔

(۱۷۳۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَالِمٍ قَالَ :قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ عِدَدًا مِنْ عِدَدِ النِّسَاءِ لَمْ يُذْكَرْ فِي كِتَابِ اللهِ ، الصِّغَارُ وَالْكِبَارُ وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَاللاَّئِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ وَاللاَّئِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾. (حاکم ۴۹۲۔ ابن جریر ۱۴۱)

(۱۷۳۸۷) حضرت عمرو بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کچھ عورتوں کی عدت قرآن مجید میں بیان نہیں کی گئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی یہ آیت نازل فرمائی ﴿وَاللاَّئِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ وَاللاَّئِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطلاق:۴)

(۱۷۳۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى قَالَ :فَقَالَ :آخِرُ الأَجَلَيْنِ قَالَ :فَذَكَرْتُ حَدِيثَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ سُبَيْعَةَ قَالَ فَضَمَزَ لِي أَصْحَابُهُ قَالَ:فَقُلْتُ :إِنِّي لَجَرِيءٌ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ إِنْ كَذَبْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ.

(بخاری ۴۵۳۲۔ نسائی ۵۷۱۵)

(۱۷۳۸۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کے حلقے میں تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ حاملہ کی عدت دونوں میں سے زیادہ طویل مدت ہے۔ اس پر میں نے حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی تو ان کے شاگرد مجھے گھورنے لگے۔ میں نے کہا کہ میں حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ جب کہ انہوں نے مسجد کے ایک گوشے میں اس کو بیان کیا۔

(۱۷۳۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا :عِدَّتُهَا آخِرُ الأَجَلَيْنِ.

(۱۷۳۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت دونوں مدتوں میں سے زیادہ ہے۔

(۱۷۳۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِينَ، أَوْ بِشَهْرٍ، أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ فَمَرَّ بِهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ، فَقَالَ: قَدْ تَصَنَّعْتِ لِلأَزْوَاجِ؟ لاَ، حَتَّى يَأْتِيَ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: قَدْ حَلَلْتِ لِلأَزْوَاجِ.
(بخاری ۵۳۱۹۔ بیہقی ۴۱۹)

(۱۷۳۹۰) حضرت عبید اللہ رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے بیس دن یا ایک مہینہ بعد بچے کو جنم دیا۔ ان کے یہاں ابو سنابل بن بعکک رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا تو انہوں نے کہا کہ کیا تم شادی کے لئے تیار ہو؟ چار مہینے دس دن تک شادی نہ کرنا۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور ساری بات بیان کی تو آپ نے فرمایا کہ تم شوہروں کے لئے حلال ہو۔

(۱۷۳۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ وَعَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُمَا كَتَبَا إِلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ يَسْأَلاَنِهَا عَنْ أَمْرِهَا فَكَتَبَتْ إِلَيْهِمَا أَنَّهَا وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَتَهَيَّأَتْ تَطْلُبُ الْخَيْرَ فَمَرَّ بِهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ، فَقَالَ: قَدْ أَسْرَعْتِ، اعْتَدِّي آخِرَ الأَجَلَيْنِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، اسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ: وَمَا ذَاكِ؟ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: إِنْ وَجَدْتِ زَوْجًا صَالِحًا فَتَزَوَّجِي. (بخاری ۵۳۱۹۔ مسلم ۱۱۲۲)

(۱۷۳۹۱) حضرت مسروق رحمہ اللہ اور حضرت عمرو بن عتبہ رحمہ اللہ نے حضرت سبیعہ بنت حارث رحمہا اللہ کو خط لکھا اور ان کے واقعے کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ انہوں نے اپنے خاوند کی وفات کے پچیس دن بعد بچے کو جنم دیا تھا۔ پھر وہ خیر کی تلاش میں تیار ہوگئیں۔ ابو سنابل بن بعکک رضی اللہ عنہ کا ان کے پاس سے گزر ہوا تو انہوں نے کہا کہ تم نے بہت جلدی کی، دونوں عدتوں میں سے زیادہ طویل مدت کو گزارو یعنی چار مہینے دس دن۔ پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے لئے دعاء مغفرت فرمادیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا بات پیش آئی؟ انہوں نے سارا قصہ سنایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہیں اچھا خاوند ملے تو اس سے شادی کرلو۔

(۱۷۳۹۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ: تَتَرَبَّصُ أَبْعَدَ الأَجَلَيْنِ، فَقَالَ رَجُل إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ تَسْفِي نَفْسَهَا؟ فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ فَرُّوخَ لاَ يَعْلَمُ.

(۱۷۳۹۲) حضرت عبد الرحمن بن معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھا، ان سے ایک آدمی نے سوال

کیا کہ جس حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت کیا ہوگی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دونوں میں سے زیادہ لمبی مدت کو عدت بنائے گی۔ ایک آدمی نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو وضعِ حمل پر عدت کے مکمل ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ نہیں جانتے۔

(۱۵۱) فِي الرجل يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ عَنْهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا

نکاح کے بعد مہر دینے سے پہلے اگر خاوند کا انتقال ہو جائے

(۱۷۳۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَهَا الصَّدَاقُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ ، فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ : شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ مِثْلَ ذَلِكَ. (ابن ماجه ۱۸۹۱۔ احمد ۴/ ۲۸۰)

(۱۷۳۹۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی عورت سے شادی کرے، نہ اسے مہر دے اور نہ اس سے دخول کرے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت کو پورا مہر ملے گا، اسے میراث ملے گی اور اس پر پوری عدت واجب ہوگی۔ حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے بروع بنت واشق کے بارے میں یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۱۷۳۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : مِثْلَهُ.

(ابو داؤد ۲۱۰۸۔ ابن ماجه ۱۸۹۱)

(۱۷۳۹۴) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۳۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ ، عَنْ فِرَاسٍ. (ترمذی ۱۱۴۵۔ ابو داؤد ۲۱۰۸)

(۱۷۳۹۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۳۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ أن ابْنَ عُمَرَ زَوَّجَ ابْنًا لَهُ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِهِ ، فَتُوُفِّيَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، وَلَمْ يُسَمِّ لَهَا صَدَاقًا ، فَطَلَبُوا إِلَى ابْنِ عُمَرَ الصَّدَاقَ ، فَقَالَ : لَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ ، فَأَبَوْا أَنْ يَرْضَوْا بِذَلِكَ، فَجَعَلُوا بَيْنَهُمْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، فَأَتَوْهُ فَقَالَ : لَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ.

(۱۷۳۹۶) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کی شادی کرائی۔ ان کا انتقال مہر کے مقرر کرنے سے پہلے اور دخول کرنے سے پہلے ہو گیا، لڑکی والوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مہر کا مطالبہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے لئے

کوئی مہر نہیں ہے، انہوں نے اس بات کو ماننے سے انکار کیا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ثالث بنایا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس عورت کو مہر نہیں ملے گا۔

(۱۷۳۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ تَرِثُ وَتَعْتَدُّ.

(۱۷۳۹۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ وارث بھی ہوگی اور عدت بھی گزارے گی۔

(۱۷۳۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، وَعَطَاءٍ فِي الَّذِي يُفَوِّضُ إلَيْهِ فَيَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ قَالاَ :لَهَا الْمِيرَاثُ وَلَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ.

(۱۷۳۹۸) حضرت ابوشعثاء رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر نکاح کے بعد مہر کی ادائیگی سے پہلے کسی کا انتقال ہو جائے تو عورت کو میراث ملے گی مہر نہیں ملے گا۔

(۱۷۳۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو وَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ يُرَى أَنَّهُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :لَهَا الْمِيرَاثُ وَلاَ صَدَاقَ لَهَا.

(۱۷۳۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسے میراث ملے گی مہر نہیں ملے گا۔

(۱۷۴۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلاً بِالْمَدِينَةِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَالُوا :لَهَا الْمِيرَاثُ وَلاَ مَهْرَ لَهَا وَقَالَ مَسْرُوقٌ :لاَ يَكُونُ مِيرَاثٌ حَتَّى يَكُونَ قَبْلَهُ مَهْرٌ.

(۱۷۴۰۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ایک آدمی نے ایک عورت سے شادی کی اور اس کے لئے مہر مقرر کرنے اور دخول سے پہلے اس کا انتقال ہوگیا۔ تو لوگوں نے کہا کہ اسے میراث ملے گی مہر نہیں ملے گا۔ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میراث اس وقت تک نہیں ملتی جب تک اس سے پہلے مہر نہ ہو۔

(۱۷۴۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ ، أَوِ الصَّدَاقُ ، شَكَّ أَبُو بَكْرٍ.

(۱۷۴۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اسے آدھا مہر ملے گا۔ یا فرمایا کہ اسے پورا مہر ملے گا۔ (راوی ابوبکر کو شک ہے)

(۱۷۴۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إلَى ابْنِ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ :إنَّ رَجُلاً مِنَّا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يُجَامِعْهَا حَتَّى مَاتَ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :مَا سُئِلْتُ عَنْ شَيْءٍ مُنْذُ فَارَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ هَذَا، سَلُوا غَيْرِي فَتَرَدَّدُوا فِيهَا شَهْرًا قَالَ: فَقَالَ: مَنْ أَسْأَلُ وَأَنْتُمْ أَخِيَّةُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ بِهَذَا الْبَلَدِ؟ فَقَالَ: سَأَقُولُ فِيهَا بِرَأْيِي فَإِنْ يَكُنْ صَوَابًا فَمِنَ اللهِ ، وَإِنْ يَكُنْ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ ، أَرَى أَنَّ لَهَا مَهْرَ نِسَائِهَا لاَ وَكْسَ وَلاَ شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا ، فَقَالَ: نَاسٌ مِنْ أَشْجَعَ :نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى مِثْلَ الَّذِي

قَضَيْتَ فِي امْرَأَةٍ مِنَّا يُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ ابْنَةُ وَاشِقٍ قَالَ :فَمَا رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَرِحَ بِشَيْءٍ مَا فَرِحَ يَوْمَئِذٍ بِهِ.

(ابن حبان ۴۱۰۱۔ حاکم ۱۸۰)

(۱۷۴۰۲) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے شادی کی اور اس کا مہر مقرر کرنے سے پہلے اور اس سے جماع کرنے سے پہلے انتقال کر گیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اب تک مجھ سے اتنا مشکل سوال نہیں کیا گیا، تم کسی اور سے پوچھ لو، لوگ ایک ماہ ادھر ادھر سوال کرتے پھرتے رہے لیکن کسی نتیجہ پر نہ پہنچے۔ چنانچہ وہ آدمی پھر حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ آپ اس شہر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں ممتاز مقام رکھتے ہیں، آپ ہی بتا دیجئے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنی رائے سے بات کروں گا، اگر ٹھیک ہو تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہو تو میری طرف سے اور شیطان کی طرف سے ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ اسے اس کے خاندان کی عورت کے برابر مہر ملے گا نہ کم نہ زیادہ، اور اسے میراث بھی ملے گی اور اس پر اس عورت کی عدت لازم ہوگی جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فتویٰ سن کر بنو اشجع کے لوگ کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری ایک عورت بروع بنت واشق کے بارے میں یہی فیصلہ فرمایا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جتنا خوش دیکھا اتنا خوش میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا۔

(١٧٤٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ :تَزَوَّجَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِنْتًا لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ كَانَتْ أُمُّهَا أَسْمَاءَ بِنْتَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ فَتُوُفِّيَ وَلَمْ يَكُنْ فَرَضَ لَهَا صَدَاقًا فَطَلَبُوا مِنْهُ الصَّدَاقَ وَالْمِيرَاثَ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :لَهَا الْمِيرَاثُ وَلاَ صَدَاقَ لَهَا فَأَبَوْا ذَلِكَ عَلَى ابْنِ عُمَرَ فَجَعَلُوا بَيْنَهُمْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، فَقَالَ زَيْدٌ :لَهَا الْمِيرَاثُ وَلاَ صَدَاقَ لَهَا.

(۱۷۴۰۳) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی سے شادی کی۔ اس لڑکی کی والدہ کا نام اسماء بنت زید بن خطاب تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اس بیٹے کا مہر مقرر کرنے سے پہلے ہی انتقال ہو گیا۔ لڑکی والوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مہر اور میراث کا مطالبہ کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے میراث ملے گی لیکن مہر نہیں ملے گا۔ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اس بات کا انکار کیا تو انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ثالث بنایا تو حضرت زید نے فرمایا کہ اسے میراث ملے گی لیکن مہر نہیں ملے گی۔

(١٧٤٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :لَهَا الْمِيرَاثُ وَلاَ صَدَاقَ لَهَا.

(۱۷۴۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس لڑکی کو میراث ملے گی لیکن مہر نہیں ملے گا۔

(١٧٤٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الَّتِي يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ لَهَا وَقَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا :أَنَّ لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا وَيُحَدِّثُ بِذَلِكَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِدَّةَ الْمُتَوَفَّى وَلَهَا

الْمِيرَاثُ. (سعيد بن منصور ٩٣٣- عبدالرزاق ١٠٩٠٠)

(۱۷۴۰۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت جس کا خاوند مہر کی تقرری اور شرعی ملاقات سے پہلے انتقال کر جائے اسے اپنے خاندان کی دوسری عورتوں کے برابر مہر ملے گا۔ وہ اس بات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کرتے تھے۔ وہ عورت اس عورت کی طرح عدت گزارے گی جس کا خاوند فوت ہو جائے اور اسے میراث بھی ملے گی۔

(١٧٤٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :لَهَا الْمِيرَاثُ وَلاَ صَدَاقَ لَهَا.

(۱۷۴۰۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسے میراث ملے گی لیکن مہر نہیں ملے گا۔

(١٥٢) ما حق الزَّوْجِ عَلَى امْرَأَتِهِ ؟

عورت پر خاوند کا کیا حق ہے؟

حدثنا أبو عبد الرحمن بقي بن مخلد ، قَالَ :حدثنا أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة ، قال :

(١٧٤٠٧) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بن عُثْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلاً أَتَى بِابْنَةٍ لَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّ ابْنَتِي هَذِهِ أَبَتْ أَنْ تَتَزَوَّجَ قَالَ ، فَقَالَ لَهَا :أَطِيعِي أَبَاكِ قَالَ ، قَالَتْ :لاَ حَتَّى تُخْبِرَنِي مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ ؟ فَرَدَّدَتْ عَلَيْهِ مَقَالَتَهَا قَالَ ، فَقَالَ :حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ أَنْ لَوْ كَانَ بِهِ قُرْحَةٌ فَلَحَسَتْهَا ، أَوِ ابْتَدَرَ مَنْخِرَاهُ صَدِيدًا ، أَوْ دَمًا ثُمَّ لَحَسَتْهُ مَا أَدَّتْ حَقَّهُ قَالَ ، فَقَالَتْ :وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ أَتَزَوَّجُ أَبَدًا قَالَ ، فَقَالَ :لاَ تُنْكِحُوهُنَّ إِلاَّ بِإِذْنِهِنَّ. (ابن حبان ٤١٦٤- حاكم ١٨٨)

(۱۷۴۰۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی اپنی بیٹی کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ میری یہ بیٹی شادی کرنے سے انکار کر رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچی سے فرمایا کہ اپنے باپ کی بات مان لو۔ اس لڑکی نے کہا کہ میں اس وقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک آپ مجھے یہ نہ بتا دیں کہ بیوی پر خاوند کا کیا حق ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوی پر خاوند کا حق یہ ہے کہ اگر خاوند کو پھوڑا نکل آئے اور اس کی بیوی اس پھوڑے کو چاٹے یا اس سے پیپ اور خون نکلے اس کی بیوی اس کو چاٹے تو پھر بھی اس کا حق ادا نہیں کیا۔ اس پر اس لڑکی نے کہا کہ پھر تو اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں کبھی شادی نہیں کروں گی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باپ سے فرمایا کہ عورتوں کا نکاح ان کی اجازت کے بغیر نہ کرو۔

(١٧٤٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ : سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا

رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ. (ترمذی ۱۱۶۱۔ طبرانی ۸۸۴)

(۱۷۴۰۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت کا انتقال اس حال میں ہو کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

(۱۷٤۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَتَتِ امْرَأَةٌ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زوجته ؟ قَالَ : لَا تَمْنَعُهُ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَتْ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهِ ؟ قَالَ : لَا تَصَدَّقُ بِشَيْءٍ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِنْ فَعَلَتْ كَانَ لَهُ الأَجْرُ وَعَلَيْهَا الْوِزْرُ ، قَالَتْ : يَا نَبِي الله مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى امرأته قَالَ : لَا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهِ إلا بِإِذْنِهِ فَإِنْ فَعَلَتْ لَعَنَتْهَا مَلَائِكَةُ اللهِ وَمَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْغَضَبِ حَتَّى تَتُوبَ ، أَوْ تراجع قَالَتْ : يَا نَبِيَّ اللهِ : فَإِنْ كَانَ لَهَا ظَالِمًا ؟ قَالَ : وَإِنْ كَانَ لَهَا ظَالِمًا ، قَالَتْ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا يَمْلِكُ عَلَيَّ أَمْرِي أَحَدٌ بَعْدَ هَذَا أَبَدًا مَا بَقِيتُ.

(۱۷۴۰۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ''اے اللہ کے رسول! بیوی پر خاوند کا کیا حق ہے؟'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند کا حق یہ ہے کہ بیوی اسے اپنے نفس سے منع نہ کرے خواہ وہ چکی پر بیٹھی ہو۔ اس عورت نے پھر سوال کیا ''اے اللہ کے رسول! بیوی پر خاوند کا کیا حق ہے؟'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند کے گھر سے کوئی چیز اس کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ کرے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو خاوند کو اجر اور بیوی کو گناہ ملے گا۔ اس عورت نے پھر عرض کیا ''اے اللہ کے رسول! بیوی پر خاوند کا کیا حق ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے، اگر اس نے ایسا کیا تو اس پر اللہ کے فرشتے، رحمت کے فرشتے اور غضب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے ہیں جب تک وہ توبہ نہ کرلے یا واپس نہ آجائے۔ اس عورت نے سوال کیا کہ خواہ اس کا خاوند ظالم ہی ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں خواہ وہ ظالم ہی ہو۔ پھر اس عورت نے عرض کیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے آج کے بعد میں اپنے معاملے کا مالک کسی کو نہیں بناؤں گی یعنی شادی نہیں کروں گی۔

(۱۷٤۱۰) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ مِحْصَنٍ أَنَّ عَمَّةً لَهُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ حَاجَةً فَلَمَّا قَضَتْ حَاجَتَهَا قَالَ : أَلَكِ زَوْجٌ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ : فَأَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ ؟ قَالَتْ : مَا آلُوهُ خَيْرًا إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ قَالَ : انْظُرِي ، فَإِنَّهُ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ.

(احمد ۴/ ۳۴۱۔ حاکم ۱۸۹)

(۱۷۴۱۰) حضرت حصین بن محصن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری پھوپھی کسی کام کے سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، جب حاجت پوری ہوگئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہارے خاوند ہیں؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ تم اس کے ساتھ کیسا سلوک کرتی ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں ہمیشہ ان کی بھلائی کا ہی سوچتی ہوں، سوائے اس کے کہ میں عاجز آ جاؤں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دھیان رکھنا وہی تمہاری جنت ہے اور وہی تمہاری جہنم ہے۔

(۱۷۴۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ :لَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ مِنَ الْيَمَنِ قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، رَأَيْنَا قَوْمًا يَسْجُدُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَفَلاَ نَسْجُدُ لَكَ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ ، إِنَّهُ لاَ يَسْجُدُ أَحَدٌ لأَحَدٍ دون الله وَلَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا يَسْجُدُ لأَحَدٍ لأَمَرْتُ النِّسَاءَ يَسْجُدْنَ لأَزْوَاجِهِنَّ.

(۱۷۴۱۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب یمن سے واپس آئے تو انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم نے ایک قوم کو دیکھا جو ایک دوسرے کو سجدہ کیا کرتے تھے، کیا ہم بھی آپ کو سجدہ نہ کریں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، سوائے اللہ کے کسی کو سجدہ نہیں کیا جا سکتا، اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔

(۱۷۴۱۲) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ. (ابن ماجہ ۱۸۵۳۔ حارث ۴۹۸)

(۱۷۴۱۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۴۱۳) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ :ثَلاَثَةٌ لاَ تُجَاوِزُ صَلاَةُ أَحَدِهِمْ رَأْسَهُ ، إِمَامٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ ، وَامْرَأَةٌ تَعْصِي زَوْجَهَا ، وَعَبْدٌ آبِقٌ مِنْ سَيِّدِهِ.

(۱۷۴۱۳) حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز ان کے سر سے اوپر بھی نہیں جاتی: ایک وہ امام جس سے لوگ ناراض ہوں۔ دوسری وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمان ہو اور تیسرا وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگا ہوا ہو۔

(۱۷۴۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عُطَارِدٍ يُقَالُ لَهَا رَبِيعَةُ قَالَتْ :قَالَتْ عَائِشَةُ :يَا مَعَاشِرَ النِّسَاءِ ، لَوْ تَعْلَمْنَ حَقَّ أَزْوَاجِكُنَّ عَلَيْكُنَّ لَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ مِنْكُنَّ تَمْسَحُ الْغُبَارَ ، عَنْ وَجْهِ زَوْجِهَا بِحُرِّ وَجْهِهَا.

(۱۷۴۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اے عورتو! اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے شوہروں کا تم پر کیا حق ہے تو تم ان کے چہروں کا غبار اپنے چہروں کے ذریعے صاف کرنے لگو۔

(۱۷۴۱۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ قَالَ :كَانَ يُقَالُ :أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا اثْنَانِ :امْرَأَةٌ تَعْصِي زَوْجَهَا وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ.

(۱۷۴۱۵) حضرت عمرو بن حارث بن مصطلق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب دو لوگوں کو ہوگا: ایک وہ عورت جو اپنے خاوند کی نافرمان ہو اور دوسرا وہ امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں۔

(۱۷۴۱۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ إِذَا أَرَدْنَ أَنْ يَبْنِينَ بِامْرَأَةٍ عَلَى

زَوْجِهَا بَدَأْنَ بِعَائِشَةَ فَأَدْخَلْنَهَا عَلَيْهَا فَتَضَعُ يَدَهَا عَلَى رَأْسِهَا تَدْعُو لَهَا وَتَأْمُرُهَا بِتَقْوَى اللهِ وَحَقِّ الزَّوْجِ.

(۱۷۴۱۶) حضرت حمید ؒ کی والدہ فرماتی ہیں کہ جب مدینہ والے اپنی بیٹی کو اس کے خاوند کے پاس رخصت کرنے لگتے تو اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لاتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے سر پر ہاتھ پھیرتیں، اس کے لئے دعا کرتیں اور اسے تقویٰ اختیار کرنے اور خاوند کا حق ادا کرنے کی نصیحت فرماتیں۔

(۱۷۴۱۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ يَنْبَغِي لِشَيْءٍ أَنْ يَسْجُدَ لِشَيْءٍ وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَكَانَ النِّسَاءُ لأَزْوَاجِهِنَّ.

(۱۷۴۱۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی کے لیے کسی چیز کو سجدہ کرنا جائز نہیں، اگر اللہ کے غیر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورتوں کو اجازت ہوتی کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کریں۔

(۱۷۴۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلاَئِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ.

(بخاری ۵۱۹۳۔ مسلم ۱۲۲)

(۱۷۴۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کرے، خاوند اس سے ناراض ہو کر رات گزارے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

(۱۷۴۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لأَحَدٍ لأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ أَنَّ رَجُلاً أَمَرَ امْرَأَتَهُ أَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ جَبَلٍ أَحْمَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ، أَوْ مِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَحْمَرَ كَانَ نَوْلُهَا أَنْ تَفْعَلَ.

(۱۷۴۱۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں کسی کو اجازت دیتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، اگر آدمی اپنی بیوی کو حکم دے کہ سرخ پہاڑ کو کالے پہاڑ کی طرف اور کالے پہاڑ کو سرخ پہاڑ کی طرف منتقل کر دے تو عورت پر لازم ہے کہ وہ ایسا کرے۔

(۱۷۴۲۰) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: جَلَسْنَا عِنْدَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ، وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُورِ. (ترمذی ۱۱۶۰۔ احمد ۴/ ۲۳)

(۱۷۴۲۰) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب خاوند بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے تو وہ ضرور آئے خواہ تنور پر بیٹھی ہو۔

(۱۷۴۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مَصَّتْ أَنْفَ زَوْجِهَا مِنَ الْجُذَامِ حَتَّى تَمُوتَ مَا أَدَّتْ حَقَّهُ.

(۱۷۴۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف فرمایا کرتے تھے کہ اگر عورت کوڑھ کی وجہ سے خاوند کی ناک چاٹے اور اس کی وجہ سے اس کا انتقال ہو جائے تو پھر بھی اس نے خاوند کا حق ادا نہیں کیا۔

(۱۷۴۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ يَذْكُرُ أَنَّ سَلْمَانَ قَدَّمَهُ قَوْمٌ لِيُصَلِّيَ بِهِمْ فَأَبَى عَلَيْهِمْ حَتَّى دَفَعُوهُ ، فَلَمَّا صَلَّى بِهِمْ قَالَ : أَكُلُّكُمْ رَاضٍ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ثَلاَثَةٌ لاَ تُقْبَلُ صَلاَتُهُمْ : الْمَرْأَةُ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِغَيْرِ إِذْنِهِ وَالْعَبْدُ الآبِقُ وَالرَّجُلُ يَؤُمُّ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ.

(۱۷۴۲۲) حضرت قاسم بن مخیمرہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان کو ان کی قوم نے نماز پڑھانے کے لئے آگے کیا، انہوں نے انکار کیا لیکن لوگوں نے اصرار کر کے انہیں آگے کر ہی دیا، جب وہ نماز پڑھا کر فارغ ہوگئے تو فرمایا کہ کیا تم سب میرے نماز پڑھانے سے راضی ہو؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ عورت جو اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے، دوسرا بھاگا ہوا غلام اور تیسرا وہ شخص جو لوگوں کو نماز پڑھائے لیکن وہ اس کو ناپسند کرتے ہوں۔

(۱۷۴۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلاَثَةٌ لاَ تُجَاوِزُ صَلاَتُهُمْ آذَانَهُمْ حَتَّى يَرْجِعُوا : الْعَبْدُ الآبِقُ وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ.

(۱۷۴۲۳) حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے اوپر بھی نہیں جاتی جب تک وہ توبہ نہ کرلیں: بھاگا ہوا غلام، وہ عورت جس کا خاوند اس سے ناراض ہو، وہ امام جس کے مقتدی اس سے ناراض ہوں۔

(۱۷۴۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ : إِنَّ الْمَرْأَةَ لاَ تَصُومُ تَطَوُّعًا إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْنِي زَوْجَهَا.

(۱۷۴۲۴) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔

(۱۷۴۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَصُومُ تَطَوُّعًا وَهُوَ شَاهِدٌ إِلاَّ بِإِذْنِهِ يَعْنِي زَوْجَهَا.

(۱۷۴۲۵) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب عورت کا خاوند موجود ہو تو وہ اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔

(۱۵۳) المرأة الصالحة وَالسَّيِّئَةُ الْخُلُقِ

اچھے اخلاق والی اور برے اخلاق والی عورت

(۱۷٤۲٦) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو عن يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : خَيْرُ فَائِدَةٍ اسْتَفَادَهَا الْمُسْلِمُ بَعْدَ الإِسْلاَمِ امْرَأَةٌ جَمِيلَةٌ ، تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَهَا وَتَحْفَظُهُ إِذَا غَابَ عَنْهَا فِي مَالِهِ وَنَفْسِهَا. (ابو داؤد ۱۶۶۱۔ سعید بن منصور ۵۰۱)

(۱۷۴۲۶) حضرت یحییٰ بن جعدہ ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کے بعد مسلمان کے سب سے زیادہ فائدے والی چیز وہ خوبصورت عورت ہے جسے آدمی دیکھے تو خوش ہو جائے، جب وہ اسے حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور وہ جب وہ سفر میں ہو تو اس کے مال اور عزت کی حفاظت کرے۔

(۱۷٤۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَا اسْتَفَادَ رَجُلٌ ، أَوْ قَالَ عَبْدٌ بَعْدَ إِيمَانٍ بِاللَّهِ خَيْرًا مِنِ امْرَأَةٍ حَسَنَةِ الْخُلُقِ وَدُودٍ وَلُودٍ ، وَمَا اسْتَفَادَ رَجُلٌ بَعْدَ الْكُفْرِ بِاللَّهِ شَرًّا مِنِ امْرَأَةٍ سَيِّئَةِ الْخُلُقِ حَدِيدَةِ اللِّسَانِ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مِنْهُنَّ غُنْمًا لاَ يُحْذَى مِنْهُ وَإِنَّ مِنْهُنَّ غُلاًّ يُفْدَى مِنْهُ.

(۱۷۴۲۷) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد آدمی کو اچھے اخلاق والی، زیادہ محبت کرنے والی اور بچوں کو جنم دینے والی عورت سے بڑھ کر خیر عطا نہیں ہوئی۔ اور کفر کے بعد آدمی کو برے اخلاق والی اور تیز زبان والی بیوی سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں ملی۔ بعض عورتیں ایسی نعمت ہیں جن سے بے رغبتی نہیں رکھی جا سکتی اور بعض عورتیں ایسی مصیبت ہیں کہ ان سے بچا نہیں جا سکتا۔

(۱۷٤۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ : مَثَلُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ عِنْدَ الرَّجُلِ كَمَثَلِ التَّاجِ الْمَخُوصِ بِالذَّهَبِ عَلَى رَأْسِ الْمَلِكِ وَمَثَلُ الْمَرْأَةِ السَّوْءِ عِنْدَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْحِمْلِ الثَّقِيلِ عَلَى الشَّيْخِ الْكَبِيرِ.

(۱۷۴۲۸) حضرت عبد الرحمن بن ابزی ؒ فرماتے ہیں کہ نیک بیوی کی مثال سونے سے مزین اس تاج کی ہے جو کسی بادشاہ کے سر پر ہو اور نیک مرد کی بری بیوی کی مثال اس بھاری بوجھ کی سی ہے جو کسی بوڑھے کی کمر پر ہو۔

(۱۷٤۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : ثَلاَثَةٌ يَدْعُونَ فَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ : رَجُلٌ آتَى سَفِيهًا مَالَهُ وَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : ﴿وَلاَ تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ﴾ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ فَلَمْ يُطَلِّقْهَا ، أَوْ لَمْ يُفَارِقْهَا وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ.

(۱۷۴۲۹) حضرت ابو موسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ تین لوگ ایسے ہیں جو بلاتے ہیں لیکن ان کی کوئی نہیں سنتا۔ ایک وہ شخص جس نے کسی بے وقوف کے پاس مال رکھوایا ہو، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) تم اپنا مال بے وقوفوں کے پاس مت رکھواؤ۔ دوسرا وہ آدمی جس کے نکاح میں کوئی بد اخلاق عورت ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے اور نہ اس سے جدائی اختیار کرے۔ تیسرا وہ آدمی جس کا حق کسی آدمی پر لازم ہو لیکن اس کے پاس کوئی گواہ نہ ہو۔

(۱۷٤۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِالثَّلاَثِ الْفَوَاقِرِ ، قَالَ :وَمَا هُنَّ ؟ قَالَ :إِمَامٌ جَائِرٌ ، إِنْ أَحْسَنْتَ لَمْ يَشْكُرْ ، وَإِنْ أَسَأْتَ لَمْ يَغْفِرْ وَجَارُ سَوْءٍ إِنْ رَأَى حَسَنَةً غَطَّاهَا ، وَإِنْ رَأَى سَيِّئَةً أَفْشَاهَا وَامْرَأَةُ السَّوْءِ إِنْ شَهِدْتَهَا غَاظَتْكَ ، وَإِنْ غِبْتَ عَنْهَا خَانَتْكَ.

(۱۷۴۳۰) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں تین مصیبتوں کے بارے میں نہ بتاؤں: ایک وہ ظالم سلطان کہ اگر تم اچھا کام کرو تو وہ تمہارا شکریہ ادا نہ کرے اور اگر غلطی کرو تو وہ تمہیں معاف نہ کرے۔ دوسرا برا پڑوسی، اگر تمہاری اچھائی دیکھے تو چھپا دے اور اگر برائی دیکھے تو افشاء کردے۔ تیسری ایسی بری بیوی کہ اگر تم موجود ہو تو تمہیں غصہ دلائے اور اگر تم غیر موجود ہو تو تمہارے ساتھ خیانت کرے۔

(۱۷٤۳۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ أنه كَانَ إِذَا زَوَّجَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ خَلاَ بِهَا فَنَهَاهَا ، عَنْ سَيِّءِ الأَخْلاَقِ وَأَمَرَهَا بِأَحْسَنِهَا.

(۱۷۴۳۱) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جعدہ بن ہبیرہ ؒ کا معمول تھا کہ جب وہ اپنی کسی بیٹی کی شادی کراتے تو اسے تنہائی میں نصیحت فرماتے بری عادات سے بچنے کا حکم دیتے اور اچھے اخلاق کا حکم دیتے۔

(۱۷٤۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ :النِّسَاءُ ثَلاَثَةٌ :امْرَأَةٌ هَيِّنَةٌ لَيِّنَةٌ عَفِيفَةٌ مُسْلِمَةٌ وَدُودٌ وَلُودٌ تُعِينُ أَهْلَهَا عَلَى الدَّهْرِ ، وَلاَ تُعِينُ الدَّهْرَ عَلَى أَهْلِهَا ، وَقَلَّ مَا تَجِدُهَا ، ثَانِيَةٌ :امْرَأَةٌ عَفِيفَةٌ مُسْلِمَةٌ إِنَّمَا هِيَ وِعَاءٌ لِلْوَلَدِ لَيْسَ عِنْدَهَا غَيْرُ ذَلِكَ ، ثَالِثَةٌ :غُلٌّ قَمِلٌ يَجْعَلُهَا اللَّهُ فِي عُنُقِ مَنْ يَشَاءُ وَلاَ يَنْزِعُهَا غَيْرُهُ ، الرِّجَالُ ثَلاَثَةٌ :رَجُلٌ عَفِيفٌ مُسْلِمٌ عَاقِلٌ يَأْتَمِرُ فِي الأُمُورِ إِذَا أَقْبَلَتْ وَتَشَبَّهت ، فَإِذَا وَقَعَتْ خَرَجَ مِنْهَا بِرَأْيِهِ وَرَجُلٌ عَفِيفٌ مُسْلِمٌ لَيْسَ لَهُ رَأْيٌ فَإِذَا وَقَعَ الأَمْرُ أَتَى ذَا الرَّأْيِ وَالْمَشُورَةِ فَشَاوَرَهُ وَاسْتَأْمَرَهُ ثُمَّ نَزَلَ عِنْدَ أَمْرِهِ، وَرَجُلٌ حَائِرٌ بَائِرٌ لاَ يَأْتَمِرُ رُشْدًا وَلاَ يُطِيعُ مُرْشِدًا.

(۱۷۴۳۲) حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ عورتیں تین قسم کی ہیں: ایک وہ اچھے مزاج والی، نرم طبیعت والی، پاکدامن، مسلمان، محبت کرنے والی، اولاد کو جنم دینے والی بیوی جو اپنے خاوند کی ہر حال میں معاونت کرے اور مصیبتوں پر شکوہ نہ کرے۔ لیکن

ایسی عورت بہت کم ملتی ہے۔ دوسری وہ پاکدامن اور مسلمان عورت، جو بچوں کی تربیت کرے اور اسے بچوں کے علاوہ کوئی کام نہ ہو۔ تیسری وہ عورت جو بدمزاج اور بدفطرت ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسی عورت جس کے گلے میں چاہے ڈال دیتا ہے اور اسے اللہ کے سوا کوئی ٹال نہیں سکتا۔ مردوں کی بھی تین قسمیں ہیں: ایک وہ پاکدامن مسلمان سمجھدار مرد جو ہر طرح کے معاملات کی فہم رکھتا ہو، اگر کسی مشکل میں مبتلا ہو تو اپنی دانائی کی وجہ سے اس سے نکل جائے۔ دوسرا وہ پاکدامن مسلمان مرد جو خود تو صاحب الرائے نہ ہو لیکن جب کوئی معاملہ پیش آئے تو سمجھدار اور صاحب الرائے سے مشورہ کرے اور اس کے مشورے پر عمل کرے اور تیسرا وہ نادان اور بے وقوف شخص جو نہ خود صاحب الرائے ہو نہ کسی سمجھدار سے مشورہ کرے اور نہ کسی خیر خواہ کی اطاعت کرے۔

(١٥٤) ما ينكح، وَأَفْضَلُ مَا يُنْكَحُ عَلَيْهِ ؟

نکاح کی بنیاد کن چیزوں کو بنانا چاہئے؟

(١٧٤٣٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بن عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ. (مسلم ١٠٨٧۔ ترمذی ١٠٨٦)

(١٧٤٣٣) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت سے اس کے دین، اس کے مال اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ تمہیں چاہئے کہ لازمی طور پر دین دار عورت سے شادی کرو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(١٧٤٣٤) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَدَنِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمَّتِهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى إِحْدَى خِصَالٍ ثَلَاثٍ: تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى مَالِهَا ، عَلَى جَمَالِهَا ، تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا ، عَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ وَالْخُلُقِ تَرِبَتْ يَمِينُكَ.

(حاکم ١٦١۔ احمد ٣/ ٨٠)

(١٧٤٣٤) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت سے تین خصوصیات میں سے کسی ایک کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے: یا تو اس کے مال کی وجہ سے یا خوبصورتی کی وجہ سے یا دین داری کی وجہ سے۔ تمہیں چاہیے کہ شادی کی بنیاد دینداری اور اخلاق کو بناؤ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(١٧٤٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ رَفَعَهُ قَالَ : تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى دِينِهَا وَخُلُقِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا ، أَيْنَ بِكَ ، عَنْ ذَاتِ الْخُلُقِ وَالدِّينِ ، تَرِبَتْ يَمِينُكَ. (سعيد بن منصور ٥٠٢)

(١٧٤٣٥) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت سے اس کے دین، اخلاق، مال

یا جمال کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ تمہیں چاہئے کہ شادی کی بنیاد دینداری اور اخلاق کو بناؤ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(١٧٤٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:تُنكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى مَالِهَا وَعَلَى حَسَبِهَا وَعَلَى جَمَالِهَا وَعَلَى دِينِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ، تَرِبَتْ يَمِينُكَ.

(۱۷۴۳۶) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت سے مال، خاندان، جمال یا دین کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ تمہیں چاہئے کہ دینداری کو بنیاد بنا کر نکاح کرو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(١٥٥) ما يؤمر بِهِ الرَّجُلُ إذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ ؟

بیوی سے شرعی ملاقات کے کیا آداب ہیں؟

(١٧٤٣٧) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ :بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا. (بخاری ۳۲۷۱۔ مسلم ۱۱۶)

(۱۷۴۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے (ترجمہ) اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ فرما، جو اولاد تو ہمیں عطا کرے اس کو بھی شیطان سے محفوظ فرما۔ یہ دعا پڑھنے کے بعد اگر اللہ نے اولاد دی تو وہ شیطانی اثرات سے محفوظ رہے گی۔

(١٧٤٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ :تَزَوَّجْتُ وَأَنَا مَمْلُوكٌ فَدَعَوْتُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمُ ابْنُ مَسْعُودٍ ، وَأَبُو ذَرٍّ وَحُذَيْفَةُ قَالَ : وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ قَالَ :فَذَهَبَ أَبُو ذَرٍّ لِيَتَقَدَّمَ فَقَالُوا :إِلَيْكَ ، قَالَ :أَوَ كَذَلِكَ ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِمْ وَأَنَا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ وَعَلَّمُونِي فَقَالُوا :إِذَا أُدْخِلَ عَلَيْكَ أَهْلُكَ فَصَلِّ عَلَيْكَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلِ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ خَيْرِ مَا دَخَلَ عَلَيْكَ وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنْ شَرِّهِ ثُمَّ شَأْنَكَ وَشَأْنَ أَهْلِكَ.

(۱۷۴۳۸) حضرت ابو اسید کے مولی حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ جب میں نے شادی کی تو میں غلام تھا۔ میں نے نبی ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت کی دعوت کی۔ ان میں حضرت ابن مسعود، حضرت ابوذر اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آگے ہونے لگے تو ساتھیوں نے ان سے فرمایا آپ آگے بڑھیں اور مجھے نماز پڑھانے کو کہا۔ میں غلام تھا پھر بھی میں نے نماز پڑھائی۔ پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا جب تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ تو دو رکعت نماز پڑھو، پھر اللہ تعالیٰ سے خیر مانگو اور شر سے پناہ چاہو۔ پھر اپنی بیوی کے ساتھ مصروف ہو جاؤ۔

(١٧٤٣٩) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ ابْنِ أَخِي عَلْقَمَةَ بن قَيس ،

عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إذا غَشِيَ أَهْلَهُ فَأَنْزَلَ قَالَ :اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنَا نَصِيباً.

(۱۷۴۳۹) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب اپنی اہلیہ کے ساتھ مباشرت فرماتے تو یہ دعا پڑھتے (ترجمہ) اے اللہ! جو اولاد تو ہمیں عطا کرے شیطان کو اس پر تسلط نہ دینا۔

(۱۷٤٤۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَتْ لاَ تُزَفُّ بِالْمَدِينَةِ جَارِيَةٌ إلَى زَوْجِهَا حَتَّى يُمَرَّ بِهَا فِي الْمَسْجِدِ فَتُصَلِّيَ فِيهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ :قَالَ :أُرَاهُ قَالَ :رَكْعَتَيْنِ وَحَتَّى يُمَرَّ بِهَا عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْعُونَ لَهَا.

(۱۷۴۴۰) حضرت ام موسیٰ فرماتی ہیں کہ مدینہ میں جب کسی لڑکی کو رخصت کیا جاتا تو پہلے اس کو مسجد میں لا کر دو رکعت نماز پڑھائی جاتی اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس لائی جاتی تا کہ وہ اس کے لئے دعا فرمائیں۔

(۱۷٤٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إلَى عَبْدِ اللهِ يُقَالُ لَهُ أَبُو جَرِيرٍ ، فَقَالَ : إنِّي تَزَوَّجْتُ جَارِيَةً شَابَّةً وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَفْرَكَنِي قَالَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :إنَّ الإِلْفَ مِنَ اللهِ وَالْفَرْكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، يُرِيدُ أَنْ يُكَرِّهَ إلَيْكُمْ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ ، فَإِذَا أَتَتْك فَمُرْهَا فَلْتُصَلِّ خلفك رَكْعَتَيْنِ.

(۱۷۴۴۱) حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ ابوجریر نامی ایک صاحب حضرت عبد اللہ کے پاس آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ میں نے ایک جوان لڑکی سے شادی کی ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھ سے بیزار نہ ہو جائے۔ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ محبت اللہ طرف سے ہے اور نفرت شیطان کی طرف سے ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز کو تمہارے لئے ناپسندیدہ بنا دے۔ جب وہ تمہارے پاس آئے تو اسے حکم دو کہ وہ تمہارے پیچھے دو رکعات نماز پڑھے۔

(۱۵٦) فی المرأة تَلْحَقُ بِأَرْضِ الشِّرْكِ يُعْتَدُّ بِهَا ؟

اگر کوئی مسلمان عورت مشرکین کی سرزمین میں جا بسے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۷٤٤۲) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ :﴿وَلاَ تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ﴾ قَالَ :إذَا لَحِقَتِ امْرَأَةُ الْمُسْلِمِ بِالْمُشْرِكِينَ لَمْ يُعْتَدَّ بِهَا مِنْ نِسَائِهِ.

(۱۷۴۴۲) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلاَ تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان کی بیوی مشرکین کی سرزمین میں جا بسے تو وہ مسلمان کی بیوی نہیں شمار کی جائے گی۔

(۱۷٤٤۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهُ.

(۱۷۴۴۳) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۵۷) من كَان يَقُولُ يُطْعِمُ فِي الْعُرْسِ وَالْخِتَانِ

شادی اور ختنوں کے موقع پر کھانا کھلانا

(۱۷٤٤٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بن عوف :أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ يَعْنِي ، حِينَ تَزَوَّجَ. (بخاری ۲۰۴۹۔ ابو داؤد ۲۱۰۲)

(۱۷۴۴۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے شادی کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا ”ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری سے کرو“

(۱۷٤٤٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ بَيَان ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ :بَنَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالاً إِلَى الطَّعَامِ. (بخاری ۵۱۷۰۔ ترمذی ۳۲۱۹)

(۱۷۴۴۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج میں ایک سے شرعی ملاقات فرمائی تو مجھے بھیجا کہ میں کچھ لوگوں کو کھانے کے لئے بلالاؤں۔

(۱۷٤٤٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :لَمَّا تَزَوَّجَ بِلاَلٌ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَهَبٍ، قَالَ لِبِلاَلٍ :سُقْ هَذَا ، ثُمَّ قَالَ :أَعِينُوا أَخَاكُمْ فِي وَلِيمَتِهِ. (ابو داؤد ۲۲۶۔ سعید بن منصور ۵۸۸)

(۱۷۴۴۶) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے شادی کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سونا لایا گیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اسے اپنی ضرورت میں خرچ کرلو۔ پھر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ولیمہ میں اپنے بھائی کی مدد کرو۔

(۱۷٤٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورِ بن صَفِيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ. (نسائی ۶۶۰۷۔ احمد ۶/ ۱۱۳)

(۱۷۴۴۷) حضرت منصور بن صفیہ رحمہ اللہ اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک زوجہ کا ولیمہ دو مد شعیر کے ساتھ فرمایا۔

(۱۷٤٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ :لَمَّا تَزَوَّجَ أَبِي :سِيرِينُ دَعَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الأَنْصَارِ دَعَاهُمْ وَدَعَا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ هِشَامٌ :وَأَظُنُّهُ قَالَ وَمُعَاذًا قَالَ :فَكَانَ أُبَيٌّ صَائِمًا فَلَمَّا طَعِمُوا دَعَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَأَمَّنَ الْقَوْمُ.

(۱۷۴۴۸) حضرت حفصہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ جب میرے والد سیرین نے شادی کی تو سات دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی دعوت کی۔ جب انصار کی دعوت کا دن ہوا تو حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہم کو بلایا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا اس دن روزہ تھا۔ جب سب نے کھانا کھالیا تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دعا کی اور باقی لوگوں نے اس دعا پر آمین کہا۔

(۱۷٤٤۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ فَأَشْبَعَ الْمُسْلِمِينَ خُبْزًا وَلَحْمًا. (بخاری ۴۷۹۳۔ مسلم ۱۰۴۸)

(۱۷۴۴۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ولیمہ فرمایا اور مسلمانوں کو خوب سیر کر کے روٹی اور گوشت کھلایا۔

(۱۷٤٥۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَجُوزٌ مِنَ الْحَيِّ قَالَتْ :زَوَّجَ أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ بَعْضَ بَنِيهِ قَالَتْ :فَأَوْلَمَ عَلَيْهِ فَدَعَا نَاسًا.

(۱۷۴۵۰) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کی شادی کرائی پھر ولیمہ کیا اور کچھ لوگوں کو دعوت دی۔

(۱۷٤٥۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُطْعِمُ عَلَى خِتَانِ الصِّبْيَانِ.

(۱۷۴۵۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بچوں کے ختنے کے موقع پر کھانا کھلاتے تھے۔

(۱۷٤٥۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ، عَنِ الأَعْمَشِ أن أَبَا وَائِلٍ :أَوْلَمَ بِرَأْسِ بَقَرَةٍ وَأَرْبَعَةِ أَرْغِفَةٍ.

(۱۷۴۵۲) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رحمہ اللہ نے گائے کی سری اور چار بڑی روٹیوں سے ولیمہ کھلایا۔

(۱۷٤٥۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ :عَرَّسْتُ فِي عَهْدِ أَبِي فَآذَنَ أَبِي النَّاسَ ، وَكَانَ فِيمَنْ آذَنَ لأَبِي أَيُّوبَ.

(۱۷۴۵۳) حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی زندگی میں شادی کی، میرے والد نے لوگوں کو بلایا جن میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

(۱۷٤٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ يُونُسَ الأَيْلِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ نَحَرَ جَزُورًا.

(۱۷۴۵۴) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حمزہ بن عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ نے ولیمہ کے لئے کئی اونٹ ذبح کئے۔

(۱۷٤٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ :أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ :خَتَنَنِي أَبِي أَنَا وَنُعَيْمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَذَبَحَ عَلَيْنَا كَبْشًا وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَجْذِلُ بِهِ عَلَى الْغِلْمَانِ.

(۱۷۴۵۵) حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے میرے اور نعیم بن عبد اللہ رحمہ اللہ کے ختنے کرائے اور ہمارے لئے ایک مینڈھا ذبح کرایا، مجھے یاد ہے کہ ہم اس کے ٹکڑے لڑکوں کی طرف کاٹ کر پھینک رہے تھے۔

(۱۵۸) مَا قَالُوا فِي الَّتِي وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس عورت کا بیان جس نے اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دیا

(۱۷٤٥٦) حَدَّثَنَا حدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ يقال :إِنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ

مِنَ اللاَّتِی وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِیِّ علیه السلام. (بخاری ۵۱۱۳۔ مسلم ۵۰)

(۱۷۴۵۶) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کردیا۔

(۱۷٤٥٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :﴿وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ﴾ قَالَ : لم تَهَبْ نَفْسَهَا.

(۱۷۴۵۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس عورت نے اپنا نفس ہبہ نہیں کیا۔

(۱۷٤٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَسْأَلُهُمْ قَالَ :فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَلِیٌّ قَالَ شُعْبَةُ :وَظَنِّی أَنَّهُ ابْنُ حُسَيْنٍ قَالَ :وَأَخْبَرَنِی أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ عَلِیُّ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ :هِیَ امْرَأَةٌ مِنَ الأَزْدِ يُقَالُ لَهَا أُمُّ شَرِيكٍ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(نسائی ۸۹۲۸۔ احمد ۶/ ۳۶۲)

(۱۷۴۵۸) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبد الملک نے مدینہ والوں سے اس عورت کے بارے میں پوچھنے کے لئے خط لکھا تو جواب میں حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ نے لکھا کہ وہ قبیلہ ازد کی ام شریک نامی عورت تھیں جنہوں نے اپنا نفس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کردیا تھا۔

(۱۷٤٥٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِی عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِی السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ أَنَّهَا امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ وَهِیَ مِمَّنْ أَرْجَأَ.

(۱۷۴۵۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک انصاری عورت تھیں جنہوں نے اپنا نفس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کردیا تھا۔

(۱۷٤٦٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :وَحَدَّثَنِی أَهْلُ الْمَدِينَةِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ لِلشَّیْءِ :لَهُوَ أَعْظَمُ نَحْيًا مِنْ نَحْیِ أُمِّ شَرِيكٍ.

(۱۷۴۶۰) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مدینہ والے کسی بہت زیادہ برکت والی چیز کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ وہ ام شریک کے مشکیزے سے بھی زیادہ ہے۔

(۱۷٤٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَعُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيدةَ قَالُوا :الَّتِی وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةُ. (طبری ۲۳۔ بیہقی ۵۵)

(۱۷۴۶۱) حضرت محمد بن کعب، حضرت عمر بن حکم اور حضرت عبداللہ بن عبیدہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جس عورت نے اپنا نفس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کردیا تھا وہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

(١٧٤٦٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ﴾ قَالَ :بِغَيْرِ صَدَاقٍ.

(۱۷۴۶۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بغیر مہر کے نکاح کرنا ہے۔

(١٧٤٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :(وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ) قَالَ :فَعَلَتْ وَلَمْ يَفْعَلْ.

(۱۷۴۶۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عورت نے تو نفس ہبہ کر دیا تھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں فرمایا۔

(١٥٩) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ أُخْتَانِ

اگر آدمی اسلام قبول کر لے اور اس کے پاس دو سگی بہنیں ہوں تو کیا حکم ہے؟

(١٧٤٦٤) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ : حدَّثَنَا أَشْيَاخٌ عُمَرِيِّينَ مِنْ جُلَسَاءِ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ أَنَّ هَمَّامَ بْنَ عُمَيْرٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ كَانَ جَمَعَ بَيْنَ أُخْتَيْنِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حَتَّى كَانَ فِي خِلاَفَةِ عُمَرَ وَأَنَّهُ رُفِعَ شَأْنُهُ إِلَى عُمَرَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ :اخْتَرْ إِحْدَاهُمَا وَاللَّهِ لَئِنْ قَرِبْتَ الأُخْرَى لأَضْرِبَنَّ رَأْسَكَ.

(۱۷۴۶۴) حضرت عوف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنو تیم اللہ کے ہمام بن عمیر نامی آدمی کے پاس جاہلیت میں دو سگی بہنیں (بیوی یا باندی کے طور پر) تھیں۔ اور ان میں سے کسی سے بھی علیحدگی اختیار نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں اس کا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اس کو پیغام دیا کہ دونوں میں سے ایک کو اختیار کر لو اور خدا کی قسم اگر تم دوسری کے پاس گئے تو میں تمہارے سر پر ماروں گا۔

(١٧٤٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِذَا أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ أُخْتَانِ حَبَسَ الأُولَى مِنْهُمَا إِنْ شَاءَ.

(۱۷۴۶۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اسلام قبول کرے اور اس کے پاس (بیوی یا باندی کے طور پر) دو عورتیں ہوں تو اگر وہ چاہے تو پہلی کو روک لے۔

(١٧٤٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ ، عَنْ أَبِي خِرَاشٍ الرُّعَيْنِيِّ ، عَنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ :قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي أُخْتَانِ تَزَوَّجْتُهُمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَقَالَ :إِذَا رَجَعْتَ فَطَلِّقْ إِحْدَاهُمَا. (ترمذی ۱۱۲۹۔ احمد ۴/ ۲۳۲)

(۱۷۴۶۶) حضرت دیلمی فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے پاس آیا تو اس وقت میرے نکاح میں دو سگی بہنیں تھیں جن سے میں نے جاہلیت میں شادی کی تھی۔ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب تم واپس جاؤ تو ایک کو طلاق دے دینا۔

(۱٦٠) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ

ایک آدمی اسلام قبول کرے اور اس کے نکاح میں دس عورتیں ہوں تو کیا حکم ہے؟

(۱۷٤٦۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَسْلَمَ غَيْلاَنُ بْنُ سَلَمَةَ الثَّقَفِيُّ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا.

(دار قطنی ۲۷۱۔ بیہقی ۱۸۳)

(۱۷۴۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی نے اسلام قبول کیا تو ان کے نکاح میں دس عورتیں تھیں۔ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے چار رکھ لو۔

(۱۷٤٦۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ عَشْرٌ ، أَوْ سِتُّ نِسْوَةٍ قَالَ : يُمْسِكُ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا.

(۱۷۴۶۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اسلام قبول کرے اور اس کے نکاح میں دس یا چھ عورتیں ہوں تو وہ ان میں سے چار رکھ لے۔

(۱۷٤٦۹) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ حُمَيْضَةَ بْنِ الشَّمَرْدَلِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ الأَسَدِيِّ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا. (ابو داؤد ۲۲۳۶۔ ابن ماجہ ۱۹۵۲)

(۱۷۴۶۹) حضرت حمیضہ بن شمردل فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن حارث نے اسلام قبول کیا تو ان کے نکاح میں آٹھ عورتیں تھیں حضور ﷺ نے انہیں چار کو اختیار کرنے کا حکم دیا۔

(۱٦١) مَا قَالُوا فِي قَوْلِهِ (غَيْرِ أُولِي الإِرْبَةِ)

قرآن مجید کی آیت ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۱۷٤۷٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِهِ : ﴿غَيْرِ أُولِي الإِرْبَةِ﴾ قَالَ : الَّذِي لَمْ يَبْلُغْ أَرَبُهُ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَى عَوْرَةِ النِّسَاءِ.

(۱۷۴۷۰) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ بچہ ہے جو اس سمجھ کو نہ

پہنچا ہو کہ عورتوں کے معاملات پر آگاہ ہوسکے۔

(۱۷۴۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ أَظُنُّهُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ فِي قَوْلِهِ : ﴿غَيْرِ أُولِي الإِرْبَةِ﴾ قَالَ : هو الأَبْلَهُ الَّذِي لاَ يَعْرِفُ أَمْرَ النِّسَاءِ.

(۱۷۴۷۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ بچہ ہے جو اس سمجھ کو نہ پہنچا ہو کہ عورتوں کے معاملات پر آگاہ ہوسکے۔

(۱۷۴۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿غَيْرِ أُولِي الإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ﴾ قَالَ : الَّذِي لاَ أرب له بِالنِّسَاءِ.

(۱۷۴۷۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ بچہ ہے جو اس سمجھ کو نا پہنچا ہو کہ عورتوں کے معاملات پر آگاہ ہوسکے۔

(۱۷۴۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : الْمَعْتُوهُ.

(۱۷۴۷۳) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد پاگل ہے۔

(۱۷۴۷۴) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : هُوَ الَّذِي يَقُولُونَ : أَحْمَقُ.

(۱۷۴۷۴) حضرت حسن رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بے وقوف ہے۔

(۱۷۴۷۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : هُوَ الَّذِي لاَ تَسْتَحْيِي مِنْهُ النِّسَاءُ.

(۱۷۴۷۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ ہے جس سے عورتیں حیا نہ کرتی ہوں۔

(۱۷۴۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : هُوَ الَّذِي لاَ يَقُومُ إِرْبُهُ.

(۱۷۴۷۶) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جس کی عقل قائم نہ ہو۔

(۱۶۲) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تُزَوَّجُ فِي عِدَّتِهَا أَلَهَا صَدَاقٌ أَمْ لاَ ؟

جو عورت اپنی عدت میں شادی کر لے اسے مہر ملے گا یا نہیں؟

(۱۷۴۷۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : فَرَّقَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ

صَدَاقَهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ :لَمْ يَكُنْ صَدَاقُهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ ، هُوَ بِمَا أَصَابَ مِنْ فَرْجِهَا.

(۱۷۴۷۷) حضرت مکحول ویشید فرماتے ہیں کہ ایک عورت سے اس کی عدت میں شادی کی گئی حضرت عمر رضی اللہ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی اور عورت کا مہر بیت المال میں جمع کرادیا۔ حضرت زہری ویشید فرماتے ہیں کہ مہر کا مال بیت المال میں نہیں جائے گا یہ اس کی شرمگاہ کا عوض ہے۔

(۱۷٤۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَيُجعَلُ صَدَاقَهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ وَقَالَ عَلِي :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا.

(۱۷۴۷۸) حضرت شعبی ویشید فرماتے ہیں کہ ایک عورت سے اس کی عدت میں شادی کی گئی حضرت عمر رضی اللہ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی اور عورت کا مہر بیت المال میں جمع کرادیا۔ حضرت علی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی لیکن مہر شرمگاہ کے حلال ہونے کا عوض بنے گا۔

(۱۷٤۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا.

(۱۷۴۷۹) حضرت سعید بن مسیب ویشید فرماتے ہیں کہ دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی لیکن مہر شرمگاہ کے حلال ہونے کا عوض بنے گا۔

(۱۷٤۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَيُلْقَى الصَّدَاقُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۱۷۴۸۰) حضرت سلیمان بن یسار ویشید فرماتے ہیں کہ دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی اور مہر بیت المال میں جمع کرایا جائے گا۔

(۱۷٤۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : كُلُّ نِكَاحٍ فَاسِدٍ نَحْوَ الَّذِي تُزَوَّجُ فِي عِدَّتِهَا وَأَشْبَاهِهِ ، هَذَا مِنَ النِّكَاحِ الْفَاسِدِ إذَا كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۴۸۱) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ ہر نکاح فاسد جیسے عورت کا عدت میں شادی کرنا وغیرہ، ایسے نکاحوں میں اگر آدمی نے بیوی سے دخول کیا تو عورت کو مہر تو ملے گا البتہ دونوں میں جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۷٤۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا وَيَكُونُ لَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا.

(۱۷۴۸۲) حضرت حکم ویشید فرماتے ہیں کہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ البتہ فرج کو حلال کرنے کی وجہ سے عورت کو مہر ملے گا۔

(۱۷٤٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : قَضَى عُمَرُ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ فِي عِدَّتِهَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا مَا عَاشَا وَيُجْعَلَ صَدَاقُهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ وَقَالَ : كَانَ نِكَاحُهَا حَرَامًا فَصَدَاقُهَا حَرَامًا ، وَقَضَى فِيهَا عَلِيٌّ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَتُوَفِّيَ عِدَّةَ مَا بَقِيَ مِنَ الزَّوْجِ الأَوَّلِ ثُمَّ تَعْتَدُّ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ وَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا ثُمَّ إِنْ شَاءَ خَطَبَهَا بَعْدَ ذَلِكَ.

(۱۷۴۸۳) حضرت مسروق ویشیلی فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنی عدت میں شادی کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ جب تک یہ زندہ ہیں ان کے درمیان جدائی کرادی جائے اور ان کا مہر بیت المال میں جمع کرادیا جائے۔ اور فرمایا کہ ان کا نکاح بھی حرام تھا اور مہر بھی حرام ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے، پھر عورت پہلے خاوند کی باقی ماندہ عدت گزارے پھر تین حیض عدت گزارے اور شرمگاہ کو حلال کرنے کی وجہ سے اسے مہر ملے گا۔ پھر اگر آدمی چاہے تو اسے دوبارہ نکاح کا پیغام بھجوادے۔

(١٦٣) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ فَتُعْجِبُهُ مَنْ قَالَ يُجَامِعُ أَهْلَهُ

ایک آدمی کی نظر کسی اجنبی عورت پر پڑے اور وہ اسے اچھی محسوس ہو تو اسے چاہئے کہ اپنی بیوی سے صحبت کرلے؟

(۱۷٤٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَرَجَعَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَعِنْدَهَا نِسْوَةٌ يَدُفْنَ طِيبًا قَالَ : فَعَرَفْنَ فِي وَجْهِهِ فَأَخْلَيْنَهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَخَرَجَ ، فَقَالَ : مَنْ رَأَى مِنْكُمُ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَلْيُوَاقِعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلُ الَّذِي مَعَهَا. (مسلم ۹)

(۱۷۴۸۴) حضرت عبداللہ بن حبیب ویشیلی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ باہر تشریف لائے، ایک خاتون پر آپ کی نگاہ پڑی اور وہ آپ کو بھلی محسوس ہوئی۔ آپ واپس حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، ان کے پاس کچھ عورتیں بیٹھی خوشبو بنا رہی تھیں۔ ان عورتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو چلی گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حاجت کو پورا فرمایا اور باہر تشریف لے آئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کی نظر اگر کسی عورت پر پڑے اور وہ اسے بھلی محسوس ہو تو اپنی بیوی سے صحبت کرلے کیونکہ جو کچھ اس عورت میں ہے وہ اس کی بیوی میں بھی ہے۔

(۱۷٤٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي حَصِينٍ إِلاَّ إِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ : يَدُفْنَ طِيبًا.

(۱۷۴۸۵) ایک اور سند سے الفاظ کے فرق کے ساتھ یونہی منقول ہے۔

(۱۷٤۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُلاَّمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ رَأَى مِنكُمُ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ فَلْيُوَاقِعْ أَهْلَهُ فَإِنَّ مَعَهُنَّ مِثْلَ الَّذِي مَعَهُنَّ. (دارمی ۲۲۱۵)

(۱۷۴۸۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کسی شخص کی نظر اگر کسی عورت پر پڑے اور وہ اسے بھلی محسوس ہو تو اپنی بیوی سے صحبت کرلے کیونکہ جو کچھ ان عورتوں میں ہے وہ اس کی بیویوں میں بھی ہے۔

(۱۷٤۸۷) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً ، فَأَتَى أُمَّ سَلَمَةَ فَوَاقَعَهَا وَقَالَ :إِذَا رَأَى أحد كم امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ مَعَهُنَّ مِثْلَ الَّذِي مَعَهُنَّ.

(۱۷۴۸۷) حضرت سالم بن ابی جعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی نگاہ ایک عورت پر پڑی، وہ بھلی محسوس ہوئی تو آپ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شرعی ملاقات کی اور ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی شخص کی نظر اگر کسی عورت پر پڑے اور وہ اسے بھلی محسوس ہو تو اپنی بیوی سے صحبت کرلے کیونکہ جو کچھ ان عورتوں میں ہے وہ اس کی بیویوں میں بھی ہے۔

(۱۷٤۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ.

(مسلم۹۔ ابو داؤد ۲۱۴۴)

(۱۷۴۸۸) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کا قول ایک اور سند سے بھی منقول ہے۔

(۱۷٤۸۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ تُعْجِبُهُ قَالَ :يَذْكُرُ أَخْسَاءَ الْبَقَرِ.

(۱۷۴۸۹) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کی نظر کسی عورت پر پڑے اور وہ اسے اچھی لگے تو گائے کے نامکمل بچے کو یاد کرلے۔

(۱۷٤۹۰) حَدَّثَنَا زيد بْنُ حُبَاب ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ فتعجبه قَالَ :يَذْكُرُ مَنَاتِنَهَا.

(۱۷۴۹۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کی نظر کسی عورت پر پڑے اور وہ اسے اچھی لگے تو عورت کی بدبوار چیزوں کا خیال لائے۔

(١٦٤) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَى حُكْمِهَا

ایک آدمی عورت سے اس بات پر شادی کرے کہ مہر کے بارے میں عورت کی فرمائش مانی جائے گی

(۱۷٤۹۱) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّخَعِيَّ قَالَ :تَزَوَّجَ الأَشْعَثُ امْرَأَةً عَلَى حُكْمِهَا فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ :أَرْضِهَا أَرْضِهَا.

(۱۷۴۹۱) حضرت نخعی ؒ فرماتے ہیں کہ اشعث نے ایک عورت سے منہ مانگے مہر پر شادی کی، پھر یہ مقدمہ حضرت عمر ؓ کے پاس لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے راضی کرو، اسے راضی کرو۔

(۱۷۴۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إذا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ عَلَى حُكْمِهَا ، أَوْ حُكْمِهِ فَجَارَ فِي الصَّدَاقِ أو جَارُوا رُدَّ ذَاكَ إِلَى صَدَاقِ مِثْلِهَا لاَ وَكْسَ وَلاَ شَطَطَ وَالنِّكَاحُ جَائِزٌ.

(۱۷۴۹۲) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شادی اس بات پر ہوئی کہ مہر کے معاملے میں عورت یا مرد کے حکم کا اعتبار ہوگا اور بعد میں جھگڑا ہوگیا تو بغیر کسی زیادتی کے مہر مثلی ملے گا اور نکاح جائز ہے۔

(۱۷۴۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ :خَطَبَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ إِلَى عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ابْنَتَهُ فَأَبَى إِلاَّ عَلَى حُكْمِهِ فَرَجَعَ عَمْرٌو فَاسْتَشَارَ أَصْحَابَهُ فَقَالُوا :أَتُرِيدُ أَنْ تُحَكِّمَ رَجُلاً مِنْ طيءٍ فِي عَقْدِكَ فَأَبَتْ نَفْسُهُ فَتَزَوَّجَهَا عَلَى حُكْمِهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَحَكَّمَ عَدِيٌّ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِينَ وَأَرْبَعَ مِئَةٍ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ عَمْرٌو بِعَشَرَةِ آلاَفٍ وَقَالَ :جَهِّزْهَا.

(۱۷۴۹۳) حضرت محمد بن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ عمرو بن حریث ؒ نے عدی بن حاتم ؓ کی بیٹی کے لئے نکاح کا پیغام بھجوایا۔ عدی بن حاتم ؓ نے فرمایا کہ مہر میرے حکم کے مطابق طے ہوگا۔ عمرو بن حریث نے اپنے دوستوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ کیا تم طی کے ایک آدمی کو اپنے نکاح کے معاملے کا حاکم بناؤ گے۔ عمرو بن حریث نے پھر بھی انہیں ہی حکم سونپ دیا تو حضرت عدی نے فیصلہ کیا کہ حضور ﷺ کی سنت چار سو اسی ہے۔ عمرو نے انہیں دس ہزار بھیجے اور کہا کہ اپنی بیٹی کی رخصتی فرما دیجئے۔

(۱۷۴۹۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ الأَشْعَثَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى حُكْمِهَا فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْهَا ، فَقَالَ :بِتُّ لَيْلَةً لاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ اللَّهُ مَخَافَةَ أَنْ تَحْكُمَ عَلَيَّ فِي مَالِ قَيْسٍ ، فَقَالَ :لَيْسَ ذَلِكَ لَهَا إِنَّمَا لَهَا مَهْرُ نِسَائِهَا.

(۱۷۴۹۴) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اشعث ؒ نے ایک عورت سے اس کے منہ مانگے مہر پر شادی کی اور پھر حضرت عمر ؓ سے اس بارے میں سوال کیا کہ میں نے اس کے ساتھ ایک رات گزاری ہے جس کا علم صرف اللہ کو ہے، اس خوف کے ساتھ کہ کہیں وہ مجھ پر قیس کے مال کی فرمائش نہ کردے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اسے یہ نہیں ملے گا اسے مہر مثلی ملے گا۔

(۱۷۴۹۵) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى حُكْمِهِ فَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ قَبْلَ أَنْ يَحْكُمَ الرَّجُلُ قَالَ :لَهَا صَدَاقُ نِسَائِهَا.

(۱۷۴۹۵) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی عورت سے اپنی مرضی کے مہر پر شادی کرے اور مہر کی تقرری سے پہلے آدمی کا انتقال ہوجائے تو عورت کو مہر مثلی ملے گا۔

(۱۷٤۹٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى حُكْمِهِ فَحَكَمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ قَالَ :يَجُوزُ ، قَدْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَتَزَوَّجُونَ عَلَى أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ وَأَكْثَرَ.

(۱۷۴۹۶) حضرت عبدالملک ویٹھیڈ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے اپنی مرضی کا مہر دینے پر شادی کی، پھر اس نے دس درہم مہر دیے تو حضرت عطاء ویٹھیڈ نے اسے جائز قرار دیا اور فرمایا کہ مسلمان اس سے کم اور زیادہ مہر پر نکاح کیا کرتے تھے۔

(۱٦٥) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ ، مَا يُقَالُ لَهُ ؟

جس آدمی کی شادی ہو اسے کیا دعا دینی چاہیے؟

(۱۷٤۹۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لآخَرَ :بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ، فَقَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَقُولُوا هَكَذَا قُولُوا :بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ.

(۱۷۴۹۷) حضرت حسن ویٹھیڈ فرماتے ہیں ایک آدمی نے دوسرے کی شادی کے موقع پر اسے دعا دی: بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ (خوش رہو اور اولاد پاؤ) رسول اللہ صَلَّانْفَيْقَةً نے یہ سنا تو فرمایا کہ یوں نہ کہو بلکہ یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے۔

(۱۷٤۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عَقِيلَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي جُشَمٍ فَدَعَاهُمْ فَقَالُوا :بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ ، فَقَالَ :لاَ تَقُولُوا ذَاكَ :قَالُوا :كَيْفَ نَقُولُ يَا أَبَا يَزِيدٍ ؟ قَالَ :تَقُولُونَ :بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ فَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ ، أَوْ نُؤْمَرُ بِذَلِكَ. (ابن ماجه ۱۹۰٦۔ احمد ۱/ ٤٥۱)

(۱۷۴۹۸) حضرت حسن ویٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ نے بنو جشم کی ایک عورت سے شادی کی پھر لوگوں کی دعوت کی تو لوگوں نے انہیں بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ کہہ کر دعا دی۔ انہوں نے فرمایا کہ یوں نہ کہو۔ لوگوں نے پوچھا کہ پھر ہم کیا کہیں تو انہوں نے فرمایا کہ تم کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا فرمائے کیونکہ ہمیں یہی کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۱٦٦) ما قَالُوا فِي الرَّجُلِ تَمُرُّ بِهِ الْمَرْأَةُ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا ، مَنْ كَرِهَ ذَلِكَ

بدنظری کی ممانعت

(۱۷٤۹۹) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَائَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي.

(مسلم ۱٦۹۹۔ ابو داؤد ۲۱٤۱)

(۱۷۴۹۹) حضرت جریر ویٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّانْفَيْقَةً سے اچانک پڑ جانے والی نظر کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنی نگاہ کو پھیر لو۔

(۱۷۵۰۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : لَا تُتْبِعَنَّ نَظَرَكَ حُسْنَ رِدَاءِ امْرَأَةٍ فَإِنَّ النَّظَرَ يَجْعَلُ شَهْوَةً فِي الْقَلْبِ.

(۱۷۵۰۰) حضرت علاء بن زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ اپنی نظر کو کسی عورت کی چادر کے حسن پر بھی مت ڈالو کیونکہ نظر دل میں خواہش کو بیدار کرتی ہے۔

(۱۷۵۰۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : (قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ) قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : الرَّجُلُ يَنْظُرُ الْمَرْأَةَ لَا يَرَى مِنْهَا مُحَرَّمًا قَالَ : مَا لَكَ أَنْ تثقبها بِعَيْنِكَ ؟.

(۱۷۵۰۱) حضرت عاصم احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے قرآن مجید کی آیت پڑھی (ترجمہ) مومنین سے کہہ دو کہ اپنی نگاہوں کو جھکائیں۔ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے کہا کہ آدمی کسی عورت کو دیکھتا ہے لیکن اس کی حرام کردہ چیزوں کو نہیں دیکھتا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم اپنی آنکھوں سے اس میں سوراخ کرنا چاہتے ہو؟

(۱۷۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : نَظْرَةٌ يَهْوَاهَا الْقَلْبُ فَلَا خَيْرَ فِيهَا.

(۱۷۵۰۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ نظر جو دل میں خواہش کو بیدار کرے اس میں کوئی خیر نہیں۔

(۱۷۵۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الإِيَادِيِّ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ : لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الأُولَى وَلَيْسَ لَكَ الآخِرَةُ. (ترمذی ۲۷۷۷۔ ابو داؤد ۲۱۴۲)

(۱۷۵۰۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی کہ ایک نظر پڑ جائے تو دوسری نہ ڈالو، کیونکہ پہلی نظر میں تو گنجائش ہے لیکن دوسری میں تمہارے لئے گنجائش نہیں۔

(۱۷۵۰٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ : كُنْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي طَرِيقٍ فَاسْتَقْبَلَتْنَا امْرَأَةٌ أو جارية قَالَ : فَنظرْنَا إِلَيْهَا جَمِيعًا قَالَ ثُمَّ إِنَّ سَعِيدًا غَضَّ بَصَرَهُ فَنَظَرْتُ أنا ، قَالَ : فَقَالَ لِي سَعِيدٌ : الأُولَى لَكَ وَالثَّانِيَةُ عَلَيْكَ.

(۱۷۵۰۴) حضرت موسیٰ جہنی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں ایک راستے میں حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے ساتھ تھا۔ ہمارے سامنے ایک عورت یا لڑکی آئی تو ہم سب کی نگاہ اس پر پڑ گئی، پھر حضرت سعید نے نگاہ جھکا لی لیکن میں دیکھتا رہا، مجھ سے حضرت سعید نے فرمایا کہ پہلی نظر میں پکڑ نہیں لیکن دوسری میں پکڑ ہے۔

(۱۷۵۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : النَّظْرَةُ الأُولَى لَا يَمْلِكُهَا أَحَدٌ وَلَكِنِ الَّذِي يَدُسُّ النَّظَرَ دَسًّا.

(۱۷۵۰۵) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلی نظر پر گرفت نہیں لیکن اگر کوئی دیکھتا ہی رہے تو قابلِ گرفت ہے۔

(۱۷۵۰٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ دَاوُدَ أَبِي الهيثم قَالَ قَالَ رَجُلٌ لاِبْنِ سِيرِينَ : أَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فِي الطَّرِيقِ أَلَيْسَ لِي

النَّظْرَةُ الأُولَى ثُمَّ أَصْرِفُ عَنْهَا بَصَرِى ؟ قَالَ : أَمَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ : ﴿يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ﴾ ﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الأَعْيُنِ، وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ﴾.

(۱۷۵۰۶) حضرت ابوہیثم ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن سیرین ؒ سے سوال کیا کہ اگر میرے سامنے کوئی عورت راستے میں آجائے اور میں اس سے نگاہ پھیرلوں تو کیا مجھے گناہ ملے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا قرآن نہیں پڑھتے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اہلِ ایمان سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے۔

(۱۷۵۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَحْدُوجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ : إِذَا لَقِيتَ الْمَرْأَةَ فَغُضَّ عَيْنَيْكَ حَتَّى تَمْضِيَ.

(۱۷۵۰۷) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ جب تمہارا کسی عورت سے سامنا ہو تو اس کے گذرنے تک اپنی نگاہ کو جھکا کر رکھو

(۱۷۵۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ : لاَ يَضُرُّكَ حُسْنُ امْرَأَةٍ مَا لَمْ تَعْرِفْهَا.

(۱۷۵۰۸) حضرت ابوقلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ تمہیں عورت کا حسن کوئی نقصان نہ دے گا جب تک تم اسے پہچان نہ لو۔

(۱۷۵۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ : بَيْنَا أَنَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ رَأَيْتُ امْرَأَةً فَأَعْجَبَنِي دَلُّهَا فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهَا فَوَجَدْتُهَا مَشْغُولَةً وَلاَ يَضُرُّكَ حُسْنُ امْرَأَةٍ مَا لَمْ تَعْرِفْهَا.

(۱۷۵۰۹) حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ فرماتے ہیں کہ دورانِ طواف ایک عورت پر میری نگاہ پڑی، وہ مجھے بھلی محسوس ہوئی، میں نے اس کے بارے میں سوال کرنا چاہا لیکن وہ مصروف تھی۔ تمہیں عورت کا حسن اس وقت تک نقصان نہیں دیتا جب تک تم اسے جان نہ لو۔

(۱۷۵۱۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ طَاوُوسٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ إِلَى الْمَرْأَةِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ زَوْجًا ، أَوْ ذَا مَحْرَمٍ.

(۱۷۵۱۰) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے بیوی یا محرم رشتہ دار کے علاوہ کسی عورت کو دیکھنا درست نہیں۔

(۱۷۵۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو عُمَيْرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : كَانَ طَاوُوسٌ لاَ يَصْحَبُ رُفْقَةً فِيهَا امْرَأَةٌ.

(۱۷۵۱۱) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ؒ کسی ایسے قافلے میں نہ جاتے جس میں عورتیں ہوتیں۔

(۱۷۵۱۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي طُفَيْلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَا عَلِيُّ ، إِنَّ لَكَ كَنْزًا فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّكَ ذُو قَرْنَيْهَا فَلاَ تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الآخِرَةُ. (احمد ۱/ ۱۵۹۔ دارمی ۲۷۰۹)

(۱۷۵۱۲) حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے علی! تمہارے لئے جنت میں ایک خزانہ ہے

اور تم جنت کے دونوں کناروں کو پانے والے ہو، ایک نظر پڑ جائے تو دوسری مت ڈالو کیونکہ پہلی نظر کی گنجائش ہے لیکن دوسری کی اجازت نہیں۔

(۱۷۵۱۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الأَعْيُنِ ، وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ﴾ قَالَ : الرَّجُلُ يَكُونُ فِي الْقَوْمِ فَتَمُرُّ بِهِمُ الْمَرْأَةُ فَيُرِيهِمْ أَنَّهُ يَغُضُّ بَصَرَهُ عَنْهَا فَإِنْ رَأَى مِنْهُمْ غَفْلَةً نَظَرَ إِلَيْهَا فَإِنْ خَافَ أَنْ يَفْطَنُوا بِهِ غَضَّ بَصَرَهُ وَقَدِ اطَّلَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ أَنَّهُ وَدَّ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَوْرَتِهَا.

(۱۷۵۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت (ترجمہ) اللہ آنکھوں کی خیانت اور دل میں چھپے خیالات کو جانتا ہے۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بعض اوقات ایک آدمی کچھ لوگوں میں بیٹھا ہوتا ہے اور وہاں سے ایک عورت گذرتی ہے، وہ لوگوں کو یہ باور کراتا ہے کہ اس نے اپنی نگاہ جھکالی ہے، پھر اگر وہ لوگوں کو خود سے غافل پاتا ہے تو عورت کو دیکھنے لگتا ہے اور اگر اسے اندیشہ ہو کہ لوگ اسے دیکھ لیں گے تو نظر کو جھکالیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل کے خیالات سے بھی واقف ہے کہ وہ آدمی عورت کے چھپے ہوئے حصے کو بھی دیکھنا چاہتا ہے۔

(۱۷۵۱٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :قَالَ أَبُو مُوسَى :لأَنْ تَمْتَلِءَ مَنْخِرَيَّ مِنْ رِيحِ جِيفَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَمْتَلِئَا مِنْ رِيحِ امْرَأَةٍ.

(۱۷۵۱۴) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ناک میں کسی مردار کی بو آئے یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ اس میں کسی عورت کی خوشبو آئے۔

(۱۷۵۱٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لأَنْ أُزَاحِمَ بَعِيرًا مَطْلِيًّا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُزَاحِمَ امْرَأَةً.

(۱۷۵۱۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تارکول سے لیپ کئے اونٹ سے ٹکراؤں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کسی عورت سے ٹکراؤں۔

(۱۷۵۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ :كُلُّ عَيْنٍ فَاعِلَةٌ يَعْنِي زَانِيَةً.

(۱۷۵۱۶) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر بدنظر آنکھ زنا کرنے والی ہے۔

(١٦٧) الرجل يطلق امْرَأَتَهُ طلاَقًا بَائِنًا قبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ يُجَامِعُهَا وَهُوَ يَرَى أَنَّ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةً ، مَا لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ ؟

اگر ایک آدمی دخول سے پہلے عورت کو طلاق بائنہ دے دے اور پھر اس خیال سے جماع کر بیٹھے کہ ابھی رجوع کا حق ہے تو اس عمل کا کیا حکم ہوگا؟

(١٧٥١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ غَشِيَهَا وَهُوَ يَرَى أَنَّ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةً قَالَ :لَهَا الصَّدَاقُ وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۵۱۷) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو دخول سے پہلے ایک یا دو طلاقیں دیدے اور یہ سمجھتے ہوئے اس سے جماع کرے کہ ابھی رجوع کا حق باقی ہے تو عورت کو مہر ملے گا اور دونوں کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی۔

(١٧٥١٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ غَشِيَهَا وَهُوَ يَرَى أَنَّ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةً قَالَ :لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً لِغِشْيَانِهِ إِيَّاهَا.

(۱۷۵۱۸) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کرلی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر ملے گا۔ کیونکہ مرد عورت سے جماع کر چکا ہے۔

(١٧٥١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ عن مَطَرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۷۵۱۹) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کرلی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(١٧٥٢٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۷۵۲۰) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کرلی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(١٧٥٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لَهَا صَدَاقٌ وَنِصْفٌ.

(۱۷۵۲۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کرلی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر اور نصف ملے گا۔

(١٧٥٢٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا وَاحِدَةً ثُمَّ غَشِيَهَا وَهُوَ يَرَى أَنَّ لَهُ عَلَيْهَا الرَّجْعَةَ قَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۷۵۲۲) حضرت زہری ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کرلی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور اس عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۷۵۲۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَهَا صَدَاقٌ وَنِصْفٌ وَقَالَ الْحَكَمُ: لَهَا الصَّدَاقُ.

(۱۷۵۲۳) حضرت ابراہیم ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کرلی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر اور نصف ملے گا۔ اور حضرت حکم ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ اسے پورا مہر ملے گا۔

(۱۷۵۲٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَجَهِلَ فَأَصَابَهَا قَالَ: لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۷۵۲۴) حضرت عطاء ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں، پھر جہالت کی وجہ سے اس سے جماع کرلیا تو اس عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۷۵۲۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَهَا صَدَاقٌ وَنِصْفٌ.

(۱۷۵۲۵) حضرت عطاء ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کرلی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر اور نصف ملے گا۔

(۱۷۵۲٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: صَدَاقٌ وَنِصْفٌ.

(۱۷۵۲۶) حضرت حماد ویلیٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کرلی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر اور نصف ملے گا۔

(۱۷۵۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ عَمَّنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا ثُمَّ قِيلَ لَهُ: إِنَّهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْكَ فَدَخَلَ بِهَا بِالنِّكَاحِ الأَوَّلِ فَمَكَثَتْ عِنْدَهُ سَنَتَيْنِ فَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا فَعَلِمَ بِذَلِكَ أَنَّهَا عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَيُعْطِي الْمَرْأَةَ بِنِكَاحِهَا الأَوَّلِ نِصْفَ مَهْرِهَا ومن دُخُولِهِ بِهَا وَمُجَامَعَتِهِ إِيَّاهَا مَهْرًا كَامِلاً.

(۱۷۵۲۷) حضرت جابر بن زید ویلیٹیلا سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو چھونے سے پہلے اسے طلاق دے دے اور اسے کہا جائے کہ وہ تجھ پر حرام نہیں ہوئی، اور وہ پہلے نکاح کی بنیاد پر اس سے جماع کرلے اور وہ عورت اس مرد کے پاس دو سال تک ٹھہری رہے اور اولاد کو جنم دے پھر انہیں علم ہو کہ یہ عورت تو اس مرد پر حرام ہوگئی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت جابر بن زید ویلیٹیلا نے فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی، وہ عورت کو پہلے نکاح کی وجہ سے آدھا مہر دے گا اور دخول اور جماع کی وجہ سے پورا مہر دے گا۔

(۱۷۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :لَهَا الصَّدَاقُ.

(۱۷۵۲۸) حضرت شعبی ویشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کر لی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۷۵۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لَهَا صَدَاقٌ وَنِصْفٌ.

(۱۷۵۲۹) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو (دخول سے پہلے) طلاق دی اور پھر اس سے یہ سمجھتے ہوئے وطی کر لی کہ اسے رجوع کا حق حاصل ہے تو اس عورت کو پورا مہر اور نصف ملے گا۔

(۱٦٨) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ فَتعتقُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَتُخَيَّرُ فَتَخْتَارُ نَفْسَهَا ، هَلْ لَهَا الصَّدَاقُ ؟

اگر ایک آدمی کسی باندی سے شادی کرے، پھر دخول سے پہلے اس باندی کو آزاد کر دیا جائے، پھر شرعی حکم کے مطابق اس عورت کو خاوند کے قبول کرنے اور نہ کرنے کا اختیار ملے لیکن وہ خاوند سے علیحدگی کو اختیار کر لے تو کیا اسے مہر ملے گا؟

(۱۷۵۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَمِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَمَةً أُعْتِقَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَبْلَ أَنْ يُدْخَلَ بِهَا قَالَ :لاَ شَيْءَ لَهَا ، لاَ يُجْمَعُ عَلَيْهِ أَمْرٌ يَذْهَبُ بِنَفْسِهَا وَمَالِهِ.

(۱۷۵۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی کسی باندی سے شادی کرے، پھر دخول سے پہلے اس باندی کو آزاد کر دیا جائے، پھر شرعی حکم کے مطابق اس عورت کو خاوند کے قبول کرنے اور نہ کرنے کا اختیار ملے لیکن وہ خاوند سے علیحدگی کو اختیار کر لے تو کیا اسے مہر ملے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے کچھ نہیں ملے گا، وہ اپنے نفس اور مہر دونوں چیزوں کو حاصل نہیں کر سکتی۔

(۱۷۵۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا أُعْتِقَتِ الأَمَةُ وَهِيَ تَحْتَ الْعَبْدِ فَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلاَ صَدَاقَ لَهَا وَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۷۵۳۱) حضرت حسن ویشید فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی باندی کسی غلام کے نکاح میں تھی، پھر اسے آزاد کیا گیا اور آزادی کے بعد اختیار دیا گیا اور اس نے دخول سے پہلے اپنے نفس کو اختیار کر لیا تو اس عورت کو مہر نہیں ملے گا اور یہ طلاق بائنہ ہوگی۔

(۱۷۵۳۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ أَمَتَهُ عَلَى مَهْرٍ مُسَمًّى ثُمَّ أَعْتَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا زَوْجُهَا فَتُخَيَّرُ فَتَخْتَارُ نَفْسَهَا قَالَ :يَبْطُلُ النِّكَاحُ وَيَرُدُّ عَلَى الزَّوْجِ مَهْرَهُ.

(۱۷۵۳۲) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے مقرر شدہ مہر پر اپنی باندی سے شادی کی، پھر وہ باندی دخول سے

پہلے آزاد کردی گئی، پھر اسے اختیار ملا اور اس نے اپنے نفس کو اختیار کرلیا تو نکاح باطل ہو جائے گا اور مہر اس کے خاوند کو واپس کیا جائے گا۔

(۱۷۵۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَقَدْ أُعْتِقَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلاَ صَدَاقَ لَهَا.

(۱۷۵۳۳) حضرت ابراہیم ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کسی باندی سے شادی کرے، پھر دخول سے پہلے اس باندی کو آزاد کر دیا جائے، پھر شرعی حکم کے مطابق اس عورت کو خاوند کے قبول کرنے اور نہ کرنے کا اختیار ملے لیکن وہ خاوند سے علیحدگی کو اختیار کرلے تو اسے مہر نہیں ملے گا۔

(۱۷۵۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : لاَ شَيْءَ لَهَا.

(۱۷۵۳۴) حضرت مجاہد ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کسی باندی سے شادی کرے، پھر دخول سے پہلے اس باندی کو آزاد کر دیا جائے، پھر شرعی حکم کے مطابق اس عورت کو خاوند کے قبول کرنے اور نہ کرنے کا اختیار ملے لیکن وہ خاوند سے علیحدگی کو اختیار کرلے تو اسے کچھ نہیں ملے گا۔

(١٦٩) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ يَسَعُهَا أَنْ تَقِرَّ مَعَهُ ، أَوْ تُرَافِعَهُ إِلَى السُّلْطَانِ ؟

ایک آدمی اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور پھر اپنے قول سے رجوع کرلے تو عورت اس مرد کے ساتھ قیام پذیر رہے یا معاملہ قاضی کے دربار میں لے جائے؟

(۱۷۵۳٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لاَ يَسَعُهَا أَنْ تَقَارَّهُ حَتَّى تُرَافِعَهُ إِلَى السُّلْطَانِ فَإِمَّا حَدٌّ وَإِمَّا مُلاَعَنَةٌ.

(۱۷۵۳۵) حضرت حسن ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور پھر اپنے قول سے رجوع کرلے تو عورت کے لئے اس مرد کے ساتھ رہنے کی گنجائش نہیں، وہ اس معاملے کو قاضی کے پاس لے جائے، پھر یا تو اس مرد پر حد لگے گی یا لعان ہوگا۔

(۱۷۵۳٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ عِنْدَ رَهْطٍ تَسَاكَنَا وَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَلاَ يَعُودُ لِذَلِكَ.

(۱۷۵۳۶) حضرت ابراہیم ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ اگر کسی جماعت کے پاس اپنے قول سے رجوع کرلے تو دونوں ساتھ رہیں اور آدمی

اللہ سے معافی مانگے اور دوبارہ ایسے نہ کرنے کا عزم کرے۔

(۱۷۵۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا قَذَفَهَا بِالزِّنَا إِنْ شَاءَ أَكْذَبَ نَفْسَهُ وَجُلِدَ وَرُدَّتْ إِلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۱۷۵۳۷) حضرت شعبی ویٹیلیڈ فرماتے ہیں کہ اگر مرد نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی، پھر اگر چاہے تو اپنے قول سے رجوع کرلے، اور اس پر حد قذف جاری ہوگی اور وہ عورت اسی کی بیوی رہے گی۔

(۱۷۵۳۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ بِالزِّنَا ثُمَّ لاَ تُرَافِعُهُ قَالَ : يُكَذِّبُ نَفْسَهُ وَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا.

(۱۷۵۳۸) حضرت شعبی ویٹیلیڈ اس مرد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور پھر مسئلہ قاضی کی عدالت میں پیش نہ کرے کہ وہ اپنے قول سے رجوع کرلے تو نکاح باقی رہے گا۔

(۱۷۰) فی الرجل یَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ یُطَلِّقُهَا وَهُوَ مَرِیضٌ قَبْلَ أَنْ یَدْخُلَ بِهَا

ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے پھر دخول سے پہلے حالتِ مرض میں اسے طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۵۳۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلاَ مِيرَاثَ لَهَا ، وَلاَ عِدَّةَ عَلَيْهَا.

(۱۷۵۳۹) حضرت عمر بن عبد العزیز ویٹیلیڈ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے پھر دخول سے پہلے حالتِ مرض میں اسے طلاق دے دے تو اسے نصف مہر ملے گا، میراث نہیں ملے گی اور اس پر عدت بھی واجب نہیں ہوگی۔

(۱۷۵٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِمِثْلِهِ.

(۱۷۵۴۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۵٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلاَ مِيرَاثَ لَهَا وَلاَ عِدَّةَ عَلَيْهَا.

(۱۷۵۴۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۵٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا وَهُوَ مَرِيضٌ فَإِنَّهَا لاَ تَرِثُهُ وَلاَ عِدَّةَ عَلَيْهَا وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۷۵۴۲) حضرت زہری ویٹیلیڈ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے پھر دخول سے پہلے حالتِ مرض میں اسے

طلاق دے دے تو وہ عورت وارث نہیں ہوگی، اس پر عدت بھی نہیں ہوگی اور اسے آدھا مہر ملے گا۔

(۱۷۵٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً وَلاَ مِيرَاثَ لَهَا وَلاَ عِدَّةَ عَلَيْهَا.

(۱۷۵۴۳) حضرت جابر بن زید ویشیڈ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے پھر دخول سے پہلے حالتِ مرض میں اسے طلاق دے دے تو اسے پورا مہر ملے گا، میراث نہیں ملے گی اور عدت بھی واجب نہیں ہوگی۔

(۱۷۵٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُهُ.

(۱۷۵۴۴) حضرت قتادہ ویشیڈ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(۱۷۵٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ.

(۱۷۵۴۵) حضرت حسن ویشیڈ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے پھر دخول سے پہلے حالتِ مرض میں اسے طلاق دے دے تو اسے پورا مہر ملے گا، میراث ملے گی اور عدت بھی واجب ہوگی۔

(۱۷۵٤٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي مَرَضِهِ ثَلاَثًا ، أَوْ تَطْلِيقَةً قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلاَ مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۵۴۶) حضرت حارث ویشیڈ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے پھر دخول سے پہلے حالتِ مرض میں اسے تین طلاقیں یا ایک طلاق دے دے تو اس عورت کو میراث نہیں ملے گی۔

(۱۷۵٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلاَ مِيرَاثَ لَهَا.

(۱۷۵۴۷) حضرت شعبی ویشیڈ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے پھر دخول سے پہلے حالتِ مرض میں اسے طلاق دے دے تو اسے میراث نہیں ملے گی۔

(۱۷۱) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةَ زَوْجِ أُمِّهِ

کیا آدمی اپنی ماں کے خاوند کی بیوی سے شادی کر سکتا ہے؟

(۱۷۵٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَيْفٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُجَيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةَ زَوْجِ أُمِّهِ قَالَ : وَكَانَ طَاوُوسٌ وَعَطَاءٌ لاَ يَرَيَانِ بِهِ بَأْسًا.

(۱۷۵۴۸) حضرت مجاہد ویشیڈ آدمی کے اپنی ماں کے خاوند کی بیوی سے شادی کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے جبکہ حضرت طاؤس ویشیڈ اور عطاء ویشیڈ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۷۵٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ امْرَأَةَ زَوْجِ أُمِّهِ.

(۱۷۵۴۹) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کے اپنی ماں کے خاوند کی بیوی سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تُزَاحِمْ مَنْ زَاحَمَ أَبُوكَ ، زَوْجَ أُمِّكَ.

(۱۷۵۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سے بندھن نہ باندھو جس سے تمہارے ماں باپ میں سے کسی نے بندھن باندھا جیسے تمہاری ماں کا خاوند۔

(۱۷۲) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تَزَوَّجُ وَلَهَا زَوْجٌ وَتَجِيءُ بِوَلَدٍ ، لِمَنِ الْوَلَدُ مِنْهُمَا ؟

اگر ایک عورت نے (غلطی سے) اس حال میں شادی کی کہ اس کا خاوند تھا، پھر بچہ پیدا ہوگیا تو بچہ کس کا ہوگا؟

(۱۷۵۵۱) حدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَزَوَّج وَلَهَا زَوْجٌ قَالَ : إِنْ جَاءَتْ بِهِ وَهُوَ يَشُكُّ فِيهِ فَهُوَ للأَوَّلِ ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ وَهُوَ لاَ يَشُكُّ فِيهِ فَهُوَ لِلآخَرِ.

(۱۷۵۵۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت نے (غلطی سے) اس حال میں شادی کی کہ اس کا خاوند تھا، پھر بچہ پیدا ہوگیا تو اگر دوسرے خاوند کو شک ہو تو بچہ پہلے کا ہوگا اور اگر اسے شک نہ ہو تو بچہ دوسرے کا ہی ہوگا۔

(۱۷۵۵۲) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَتَزَوَّجَهَا آخَرُ في عدتها وَقَدْ حَاضَتْ حَيْضَةً : الوَلَدُ لِلآخَرِ.

(۱۷۵۵۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر دوسرے آدمی نے اس عورت سے اس کی عدت میں شادی کرلی، اور اس عورت کو حیض آچکا تھا تو بچہ دوسرے کا ہوگا۔

(۱۷۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُقَبِّلُ الْمَرْأَةَ ، تَحِلُّ لَهُ ابْنَتُهَا ، أَوْ يُقَبِّلُ ابْنَتَهَا تَحِلُّ لَهُ أُمُّهَا ؟

اگر ایک آدمی کسی عورت کا بوسہ لے تو کیا اس عورت کی بیٹی اس مرد کے لیے حلال ہوگی؟ یا وہ کسی لڑکی کا بوسہ لے تو اس لڑکی کی ماں اس آدمی کے لئے حلال ہوگی؟

(۱۷۵۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : إِذَا قَبَّلَهَا ، أَوْ لَمَسَهَا ، أَوْ نَظَرَ إِلَى فَرْجِهَا حَرُمَتْ عَلَيْهِ ابْنَتُهَا.

(۱۷۵۵۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کسی عورت کا بوسہ لے، اسے شہوت کے ساتھ چھوئے یا اس کی شرمگاہ کو دیکھے تو اس کی بیٹی اس مرد پر حرام ہو جائے گی۔

(١٧٥٥٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا قَبَّلَ الأُمَّ لَمْ تَحِلَّ لَهُ ابْنَتُهَا وَإِذَا قَبَّلَ ابْنَتَهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ أُمُّهَا.

(۱۷۵۵۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کسی ماں کا بوسہ لے تو اس کی بیٹی حرام ہو جائے گی اور اگر کسی بیٹی کا بوسہ لے تو ماں حرام ہو جائے گی۔

(١٧٥٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقَبِّلُ الْمَرْأَةَ ، أَوْ يَلْمِسُهَا ، أَوْ يَأْتِيهَا فِي غَيْرِ فَرْجِهَا ، إِنْ شَاءَ تَزَوَّجَهَا ، وَإِنْ شَاءَ تَزَوَّجَ ابْنَتَهَا ، وَإِنْ كَانَتِ الْبِنْتَ ، تَزَوَّجَ الأُمَّ إِنْ شَاءَ.

(۱۷۵۵۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کسی عورت کا بوسہ لیا، یا اسے شہوت سے چھوا یا شرمگاہ کے علاوہ کسی اور جگہ اس سے صحبت کی تو چاہے تو اس سے شادی کرلے اور چاہے تو اس کی بیٹی سے شادی کرلے اور اگر کسی لڑکی سے ایسے کیا تو اس کی ماں سے شادی کرسکتا ہے۔

(١٧٥٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي هَاشِمٍ قَالاَ :فِي الرَّجُلِ يُقَبِّلُ ام امرأته ، أَوِ ابْنَتَهَا ، قَالاَ :حَرُمَتْ عَلَيْهِ امرأته.

(۱۷۵۵۶) حضرت قتادہ اور حضرت ابو ہاشم رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کی ماں یا بیٹی کا بوسہ لیا تو بیوی اس پر حرام ہو جائے گی۔

(١٧٤) مَا قَالُوا فِي الْمَمْلُوكِ، لَهُ أَنْ يَرَى شَعْرَ مَوْلاَتِهِ ؟

جن حضرات کے نزدیک غلام اپنی مالکن کے بال دیکھ سکتا ہے

(١٧٥٥٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ الْمَمْلُوكُ إلَى شَعْرِ مَوْلاَتِهِ.

(۱۷۵۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غلام اپنی مالکن کے بال دیکھ سکتا ہے۔

(١٧٥٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ تَضَعَ الْمَرْأَةُ ثَوْبَهَا عِنْدَ مَمْلُوكِهَا ، وَإِنْ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَرَى شَعْرَهَا.

(۱۷۵۵۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ اس بات کو جائز سمجھتے تھے کہ عورت اپنے کپڑے اپنے غلام کے پاس رکھوائے، لیکن اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ غلام اپنی مالکن کے بال دیکھے۔

(۱۷۵۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَرَى الْعَبْدُ شَعْرَ مَوْلاَتِهِ.

(۱۷۵۵۹) حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عطاء ؒ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ غلام اپنی مالکن کے بال دیکھے۔

(۱۷۵۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :تَسْتَتِرُ الْمَرْأَةُ مِنْ غُلاَمِهَا.

(۱۷۵۶۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے غلام سے پردہ کرے گی۔

(۱۷۵۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : لاَ تَغُرَّنَّكُمْ هَذِهِ الآيَةُ :﴿إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ إنَّمَا عَنَى بِهَا الإِمَاءَ وَلَمْ يَعْنِ بِهَا الْعَبِيدَ.

(۱۷۵۶۱) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ تمہیں قرآن مجید کی اس آیت سے دھوکہ نہ ہو ﴿إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ اس سے مراد باندیاں ہیں غلام نہیں ہیں۔

(۱۷۵۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَمْلُوكُ عَلَى مَوْلاَتِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهَا.

(۱۷۵۶۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ غلام اپنی مالکن کی اجازت کے بغیر داخل نہیں ہوسکتا۔

(۱۷۵۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْظُرَ الْمَمْلُوكُ إِلَى شَعْرِ مَوْلاَتِهِ.

(۱۷۵۶۳) حضرت ضحاک ؒ اس بات کو درست نہیں سمجھتے کہ غلام اپنے مالکن کے بال دیکھے۔

(۱۷۵) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى شَعْرِ أمه أو أُخْتِهِ ؟

آدمی اپنی ماں یا بہن کے بال دیکھ سکتا ہے

(۱۷۵۶۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسِفَّ الرَّجُلُ النَّظَرَ إِلَى أُخْتِهِ أَو ابْنَتِهِ.

(۱۷۵۶۴) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ آدمی کا اپنی بہن یا بیٹی کے بالوں کو مستقل طور پر دیکھنا مکروہ ہے۔

(۱۷۵۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ إِلَى شَعْرِ ابْنَتِهِ ، أَوْ أُخْتِهِ.

(۱۷۵۶۵) حضرت طاؤس ؒ کے نزدیک آدمی کا اپنی بیٹی یا بہن کے بالوں کو دیکھنا مکروہ ہے۔

(۱۷۵۶۶) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَرَى مِنَ النِّسَاءِ مَا يُحَرِّمُ عَلَيْهِ نِكَاحَهُ رُؤُوسُهُنَّ يَسْتَتِرْنَ أَحَبُّ إِلَيَّ ، وَإِنْ رَأَى فَلاَ بَأْسَ.

(۱۷۵۶۶) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جن عورتوں سے آدمی کا نکاح حرام ہے ان کے سروں کا پردہ کرنا میرے نزدیک اچھا ہے۔ البتہ آدمی کی نگاہ اگر پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۵۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ كَانَا يَدْخُلاَنِ عَلَى أُخْتِهِمَا أُمِّ كُلْثُومٍ وَهِيَ تمتشط.

(۱۷۵۶۷) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما اپنی بہن حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت چلے جایا کرتے تھے جب وہ کنگھی کر رہی ہوتی تھیں۔

(۱۷۵٦۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَضَعُ خِمَارَهَا عِنْدَ أَخِيهَا قَالَ وَاللَّهِ مَا لَهَا ذَاكَ.

(۱۷۵۶۸) حضرت حسن رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا عورت اپنے بھائی کے سامنے اپنا دوپٹہ اتار سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم! وہ ایسا نہیں کر سکتی۔

(۱۷۵٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَعَرِ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ.

(۱۷۵۶۹) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر ذی محرم عورت کے بال دیکھنا بھی مکروہ ہے۔

(۱۷٦) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى شَعْرِ أُمِّهِ وَيُفَلِّيهَا ؟

ماں کے بالوں کو دیکھنا، ان میں کنگھی کرنا اور چٹیاں بنانا کیسا ہے؟

(۱۷۵۷۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُوَرِّقٍ أَنَّهُ كَانَ يُفَلِّي أُمَّهُ.

(۱۷۵۷۰) حضرت مورق رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اپنی والدہ کی چٹیاں کیا کرتے تھے۔

(۱۷۵۷۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ طَلْقًا كَانَ يُذَوِّبُ أُمَّهُ.

(۱۷۵۷۱) حضرت طلق رحمہ اللہ اپنی والدہ کی چٹیاں کیا کرتے تھے۔

(۱۷۵۷۲) حَدَّثَنَا وكيع عن شريك عن رجل عن الضحاك أنه كان يمشط أمه.

(۱۷۵۷۲) حضرت ضحاک رحمہ اللہ اپنی والدہ کی کنگھی کیا کرتے تھے۔

(۱۷۵۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَعْرِ أُمِّهِ وَأَنْ تَسْتَتِرَ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۱۷۵۷۳) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ والدہ کے بال دیکھنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر بالوں کو چھپایا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

(۱۷۵۷٤) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : لَوْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّي لَقُلْت : أَيَّتُهَا الْعَجُوزُ ، غَطِّي رَأْسَك.

(۱۷۵۷۴) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ بہتر ہے کہ جب میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو کہوں اے اماں! سر ڈھانپ لے۔

(۱۷۵۷٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّهُ كَانَ

يُذَوِّبُ أُمَّهُ.

(۱۷۵۷۵) حضرت ابن الحنفیہ رحمہ اللہ اپنی والدہ کی چٹیاں کیا کرتے تھے۔

(۱۷۵۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُزَاحِمٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: لَوْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّي لَقُلْتُ :غَطِّي رَأْسَكِ.

(۱۷۵۷٦) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بہتر ہے کہ جب میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو کہوں اے اماں! سر ڈھانپ لے۔

(۱۷۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُبَاشِرُ أُمَّهُ ؟

جلد کے جلد کو چھونے کا حکم

(۱۷۵۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :مُبَاشَرَةُ الرَّجُلِ أُخْتَهُ أَو أُمَّهُ شُعْبَةٌ مِنَ الزِّنَا.

(۱۷۵۷۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کی جلد کا اپنی بہن یا ماں کی جلد کو چھونا زنا کا ایک حصہ ہے۔ (یہاں باب میں لفظ یباشر سے مراد جلد کا جلد کو چھونا ہے، مباشرت مروجہ مراد نہیں۔ نیز پاؤں اور ہتھیلیوں وغیرہ کو چھونا بھی مراد نہیں)

(۱۷۸) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى شَعْرِ جَدَّتِهِ ، أَوِ امْرَأَةِ جَدِّهِ

دادی یا نانی کے بال دیکھنے کا حکم

(۱۷۵۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ لاَ يَرَيَانِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَى أَنَّ رُؤْيَتَهُنَّ لَهُمَا حِلٌّ.

(۱۷۵۷۸) حضرت محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو نہیں دیکھا کرتے تھے، جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کے لئے امہات المؤمنین کو دیکھنا جائز سمجھتے تھے۔

(۱۷۵۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَيَرَى الرَّجُلُ رَأْسَ خَتَنَتِهِ قَالَ :فَتَلاَ عَلَيَّ الآيَةَ: ﴿وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلاَّ لِبُعُولَتِهِنَّ ، أَوْ آبَائِهِنَّ ، أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ ، أَوْ أَبْنَائِهِنَّ ، أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ ، أَوْ إِخْوَانِهِنَّ ، أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ ، أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ﴾ الآيَةَ ، فَقَالَ :أَرَاهَا فِيهِنَّ.

(۱۷۵۷۹) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا آدمی اپنی ساس کے سر کو دیکھ سکتا ہے تو انہوں نے جواب میں یہ آیت پڑھی (ترجمہ) وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اپنے شوہروں کے، اپنے سسروں کے، اپنے بیٹوں کے، اپنے خاوند کے بیٹوں کے، اپنے بھائیوں کے، اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے، یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے۔ پھر فرمایا کہ کیا تو اسے ان میں دیکھتا ہے۔

(۱۷۵۸۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَعِكْرِمَةَ فِي هَذِهِ :﴿وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إلاَّ لِبُعُولَتِهِنَّ ، أَوْ آبَائِهِنَّ ، أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ﴾ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا قَالاَ :لَمْ يُذْكَرِ الْعَمُّ وَالْخَالُ لأَنَّهُمَا ينعتان لأَبْنَائِهِمَا وَقَالاَ :لاَ تَضَعُ خِمَارَهَا عِنْدَ الْعَمِّ وَالْخَالِ.

(۱۷۵۸۰) حضرت شعبی اور حضرت عکرمہ رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إلاَّ لِبُعُولَتِهِنَّ ، أَوْ آبَائِهِنَّ ، أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ﴾ (الی آخرالآیۃ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس میں چچا اور ماموں کا تذکرہ نہیں ہے، اس لئے کہ یہ دونوں اپنے بیٹوں کے تذکرے میں آگئے، اور فرمایا کہ عورت چچا اور ماموں کے سامنے اپنا دوپٹہ نہ اتارے۔

(۱۷۹) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ، أَوِ الرَّجُلِ يُحِلُّ لِرَجُلٍ جَارِيَتَهُ يَطَؤُهَا ؟

کیا کوئی مرد یا عورت کسی دوسرے مرد کو اپنی باندی سے جماع کی اجازت دے سکتے ہیں؟

(۱۷۵۸۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ صَخْرِ بْنُ جُوَيْرِيَةَ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ أَحَلَّتْ جَارِيَتَهَا لِزَوْجِهَا ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لاَ أَدْرِي ، لَعَلَّ هَذَا لَوْ كَانَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ لَرَجَمَهُ ، إنَّهَا لاَ تَحِلُّ لَكَ جَارِيَةٌ إلاَّ جَارِيَةٌ إنْ شِئْتَ بِعْتَهَا ، وَإِنْ شِئْتَ أَعْتَقْتَهَا ، وَإِنْ شِئْتَ وَهَبْتَهَا ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتَهَا مَنْ شِئْتَ.

(۱۷۵۸۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا کوئی عورت اپنی باندی کو اپنے خاوند کے لئے حلال قرار دے سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم، لیکن اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہوتا تو وہ اسے سنگسار کرنے کا حکم دیتے، تیرے لئے صرف وہی باندی حلال ہے جسے تو اپنے مرضی سے بیچ سکے اور اپنی مرضی سے آزاد کر سکے، اگر چاہے تو اسے ہبہ کر سکے اور اگر چاہے تو اس سے نکاح کر سکے۔

(۱۷۵۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :لاَ يَحِلُّ فَرْجٌ إلاَّ بِمِلْكٍ ، أَوْ نِكَاحٍ ، إنْ طَلَّقَ جَازَ ، وَإِنْ أَعْتَقَ جَازَ ، وَإِنْ وَهَبَ جَازَ.

(۱۷۵۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرج کی حلت مکمل ملکیت یا نکاح سے ثابت ہوتی ہے، کہ اگر چاہے تو طلاق دے دے، اگر چاہے تو آزاد کر دے اور اگر چاہے تو ہبہ کر دے۔

(۱۷۵۸۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :سَأَلْته عَنِ امْرَأَةٍ تُحِلُّ وَلِيدَتَهَا لاِبْنِهَا قَالَ :لاَ تَحِلُّ لَهُ إلاَّ بِنِكَاحٍ ، أَوْ بِهِبَةٍ ، أَوْ بِشِرَاءٍ.

(۱۷۵۸۳) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا عورت کی باندی اس کے بیٹے کے لئے حلال ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حلت نکاح، ہبہ یا خریدنے سے ثابت ہوتی ہے۔

(۱۷۵۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لاَ يُعَارُ الْفَرْجُ ، وَإِنْ وَقَعَ عَلَيْهَا فَهِيَ لَهُ.

(۱۷۵۸۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فرج عاریۃً نہیں لیا جاتا اگر مالک کی اجازت سے کسی نے جماع کیا تو وہ اسی کی ہوگئی۔

(۱۷۵۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ قَالَ لآخَرَ :جَارِيَتِي لَكَ تَطَؤُهَا فَإِنْ حَمَلَتْ فَهِيَ لَكَ ، وَإِنْ لَمْ تَحْمِلْ رَدَدْتَهَا عَلَيَّ ، قَالَ :إذَا وَطِئَهَا فَهِيَ لَهُ.

(۱۷۵۸۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے دوسرے سے کہا کہ تو میری باندی سے جماع کرلے، اگر وہ حاملہ ہوگئی تو تیری اور اگر حاملہ نہ ہوئی تو مجھے واپس کردینا۔ اس صورت میں اگر اس آدمی نے اس سے وطی کی تو وہ اسی کی ہوجائے گی۔

(۱۷۵۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ وَعَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالاَ :إذَا أُحِلَّ لَهُ فَرْجُهَا فَهِيَ لَهُ.

(۱۷۵۸٦) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے باندی کی فرج کسی کے لئے حلال کیا تو وہ اسی کی ہوگئی۔

(۱۷۵۸۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي امْرَأَةٍ أَحَلَّتْ لِرَجُلٍ جَارِيَتَهَا فَوَلَدَتْ مِنْهُ ، فَقَالَ إبْرَاهِيمُ :هَذَا فَرْجٌ أَتَاهُ بِجَهَالَةٍ فَأُلْحِقَ بِهِ الْوَلَدَ وَادْفَعْ إلَى هَذِهِ وَلِيدَتَهَا.

(۱۷۵۸۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت نے اپنی باندی اپنے خاوند کے لئے حلال کردی اور اس جماع سے باندی نے بچے کو جنم دیا تو یہ ایک ایسی شرمگاہ ہے جس پر جہالت کی وجہ سے آیا گیا ہے، بچہ آدمی کا ہوگا اور یہ باندی ام ولد کی حیثیت سے مالکن کو واپس لوٹائی جائے گی۔

(۱۷۵۸۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :الْفَرْجُ لاَ يُعَارُ.

(۱۷۵۸۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ شرمگاہ عاریۃً نہیں دی جاسکتی۔

(۱۷۵۸۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ :حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ خَيْشُومٍ قَالَ سَأَلَ عِكْرِمَةَ رَجُلٌ قَالَ :أَمَةٌ لِصَاحِبَتِي أَحَلَّتْهَا لِي قَالَ :لاَ تَحِلُّ لَكَ إلاَّ أَنْ تَمْلِكَ رَقَبَتَهَا.

(۱۷۵۸۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے کسی آدمی نے سوال کیا کہ کیا میری بیوی کی باندی میرے لئے حلال ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں تمہارے لئے صرف وہ حلال ہے جس کے تم مالک ہو۔

(۱۸۰) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى مُكَاتَبَتِهِ

کیا آدمی مکاتبہ باندی سے جماع کرسکتا ہے؟

(۱۷۵۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى مُكَاتَبَتِهِ قَالَ يَحسبُ لَهَا صَدَاقُ مِثْلِهَا.

(۱۷۵۹۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی مکاتبہ باندی سے جماع کیا تو اسے مہر مثلی ادا کرے گا۔

(۱۷۵۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :إذَا غَشِيَ مُكَاتَبَتَهُ فَهِيَ أُمُّ

وَلَدِهِ.

(۱۷۵۹۱) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر مکاتبہ باندی سے جماع کیا تو وہ ام ولد بن جائے گی۔

(۱۷۵۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ وَطِيءَ مُكَاتَبَتَهُ قَالَ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَعَلَيْهِ الْعُقْرُ وَالْحَدُّ ، وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَلَيْسَ عَلَيْهِ الْعُقْرُ.

(۱۷۵۹۲) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی مکاتبہ باندی سے جماع کیا، اگر زبردستی کیا تو حد بھی لگے گی عقر (فرج مغصوب کی دیت) بھی دینا ہوگی۔ اور اگر مکاتبہ کی خوشی سے کیا تو حد تو لگے گی لیکن عقر نہیں دے گا۔

(۱۷۵۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ: تَعُودُ الْمُكَاتَبَةُ فَتَكُونُ أُمَّ وَلَدٍ يَعْنِي إِذَا وَطِئَهَا فَوَلَدَتْ.

(۱۷۵۹۳) حضرت ابن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر مکاتبہ باندی سے وطی کی اور اس کا بچہ ہوگیا تو وہ ام ولد بن جائے گی۔

(۱۷۵۹٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ امْرَأَتَهُ وَيَشْتَرِطُ عَلَيْهَا فِي الْمُكَاتَبَةِ أَنْ يَطَأَهَا قَالَ: لاَ بَأْسَ بِهِ ، لَهُ شَرْطُهُ وَلَهُ أَنْ يَطَأَهَا.

(۱۷۵۹۴) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنی باندی کو اس شرط پر مکاتبہ بنائے کہ اس سے وطی کرتا رہے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں، شرط برقرار رہے گی اور وہ وطی کر سکتا ہے۔

(۱۷۵۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ وَطِيءَ مُكَاتَبَتَهُ ، فَقَالَ: مَا رَقَّ مِنْهَا مهر لِمَا أُعْتِقَ مِنْهَا.

(۱۷۵۹۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے مکاتبہ باندی سے وطی کی تو اس کی باقی ماندہ غلامی اس کی آزادی کا مہر بن جائے گی۔

(۱۸۱) مَا قَالُوا فِي الزَّانِي ، كَيْفَ يَكُونُ عَلَيْهِ عُقْرٌ ؟

جن حضرات کے نزدیک زانی پر عقر (فرج مغصوب کی دیت) نہیں ہے

(۱۷۵۹٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَيْسَ عَلَى زَانٍ عُقْرٌ.

(۱۷۵۹۶) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ زانی پر عقر (فرج مغصوب کی دیت) نہیں ہے۔

(۱۷۵۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنْ عَبْدٍ رَجُلٍ اسْتَكْرَهَ حُرَّةً قَالاَ: لاَ عُقْرَ عَلَيْهِ، لاَ يَضُرُّكَ حُرَّةً كَانَتْ ، أَوْ أَمَةً.

(۱۷۵۹۷) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد ؒ سے اس غلام کے بارے میں سوال کیا جو کسی آزاد عورت سے زبردستی زنا کرے، کہ اس پر عقر ہوگا یا نہیں ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس پر عقر نہیں ہے خواہ عورت آزاد ہو یا باندی۔

(۱۷۵۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَعَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالاَ : إِنْ كَانَتْ بِكْرًا فَالْعُقْرُ وَالْحَدُّ ، وَإِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا فَالْحَدُّ.

(۱۷۵۹۸) حضرت عطاء اور حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت باکرہ ہو تو عقر اور حد دونوں لازم ہوں گے اور اگر ثیبہ ہو تو صرف حد لگے گی۔

(۱۷۵۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لاَ يَجْتَمِعُ حَدٌّ وَلاَ صَدَاقٌ عَلَى زَانٍ.

(۱۷۵۹۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زانی پر حد اور تاوان جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا أَوْقَعْتُ عَلَيْهِ الْحَدَّ لَمْ آخُذْ مِنْهُ الْعُقْرَ.

(۱۷۶۰۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر حد جاری ہو جائے تو تاوان نہیں لیا جائے گا۔

(۱۸۲) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تُقَبِّلُ رَأْسَ الرَّجُلِ وَلَيْسَتْ مِنْهُ بِمَحْرَمٍ

کیا غیر محرم عورت آدمی کا سر چوم سکتی ہے؟

(۱۷۶۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُعْنِقٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ : لأَنْ يجعل فِي رَأْسِي مِخْيَطٌ حَتَّى يخبو أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تُقَبِّلَ رَأْسِي امْرَأَةٌ لَيْسَتْ بِمَحْرَمٍ.

(۱۷۶۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کوئی سوئی پوری کی پوری اپنے سر میں چبھو دوں مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ کوئی غیر محرم عورت میرے سر کو چومے۔

(۱۷۶۰۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لأَنْ يثقب القمل دِمَاغ رَجُلٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ تُفَلِّيه امْرَأَةٌ يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا ، قَالَ : وَذَكَرَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُفَلِّي مَرَّة رَجُلاً فَقَبَّلَتْهُ.

(۱۷۶۰۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی کا دماغ جوؤں سے بھر جائے، یہ اس سے بہتر ہے کہ کوئی غیر محرم عورت اس کے بالوں کی مینڈیاں بنائے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ ایک مرتبہ ایک عورت ایک آدمی کی مینڈیاں بنا رہی تھی تو اس نے اس کا بوسہ لے لیا تھا۔

(۱۷۶۰۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : لاَ يَحِلُّ لاِمْرَأَةٍ تَغْسِلُ رَأْسَ رَجُلٍ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ مَحْرَمٌ.

(۱۷۶۰۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غیر محرم عورت کے لئے آدمی کا سر دھونا درست نہیں۔

(۱۷۶۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

قَالَ : لأَنْ يَعْمِدَ أَحَدُكُمْ إِلَى مِخْيَطٍ فَيَغْرِزُ بِهِ فِي رَأْسِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَغْسِلَ رَأْسِي امْرَأَةٌ لَيْسَتْ مِنِّي ذَاتَ مَحْرَمٍ.

(۱۷۶۰۴) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں کوئی شخص ایک سوئی پوری میرے سر میں چبھو دے یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ کوئی غیر محرم عورت میرے سر کو دھوئے۔

(۱۷٦۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ : سَافَرْت مَعَ امْرَأَةٍ إِلَى مَكَّةَ نَصَفَ وَإِنَّ فِيهَا لَبَقِيَةٌ فَكَانَتْ تَغْسِلُ رَأْسِي ، أَوْ تَفْلِي رَأْسِي.

(۱۷۶۰۵) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک عورت کے ساتھ مکہ تک کا سفر کیا، وہ میرا سر دھویا کرتی تھی یا فرمایا کہ وہ میری چٹیاں بنایا کرتی تھی۔

(۱۷٦۰٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَغَسَلَتْ ثِيَابِي وَمَشَطَتْ رَأْسِي.

(۱۷۶۰۶) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے کپڑے دھوئے اور میرے سر میں کنگھی کی۔

(۱۸۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ أَلَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا ؟

اگر آدمی کسی باندی سے شادی کرے تو کیا اس کو اس کے شہر سے نکال سکتا ہے؟

(۱۷٦۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ قَالَ : لَيْسَ لَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا مِنَ الْمِصْرِ.

(۱۷۶۰۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی باندی سے شادی کرے تو اسے اس کے شہر سے نہیں نکال سکتا۔

(۱۷٦۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَمَكْحُولٍ قَالاَ : لَيْسَ لَهُمْ بُدٌّ من أَنْ يَسْتَخْدِمُوهَا.

(۱۷۶۰۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مالک کو خدمت کی فراہمی ضروری ہے۔

(۱۸٤) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تَهَبُ نَفْسَهَا لِزَوْجِهَا

اگر کوئی عورت خود کو خاوند کے لئے ہبہ کر دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷٦۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بُشِّرَ

بِجَارِيَةٍ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ :هَبْهَا لِي ، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ، لَمْ تَحِلَّ الْمَوْهُوبَةُ لأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَصْدَقَهَا سَوْطًا حَلَّتْ لَهُ.

(۱۷۶۰۹) حضرت ابن قسیط فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن میسب سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی کو بیٹی کی پیدائش کی خبر دی گئی، اس سے ایک آدمی نے کہا کہ اسے میرے لئے ہبہ کرتے ہو؟ حضرت سعید بن میسب نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لئے ہبہ شدہ عورت حلال نہیں، اگر وہ اس کو ایک کوڑا (سوط) ہی مہر دے دے تو پھر بھی اس کے لئے حلال ہو جائے گی۔

(۱۷۶۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :لاَ يَحِلُّ لأَحَدٍ أَنْ يَهَبَ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ مَهْرٍ إلاَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۷۶۱۰) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ بغیر مہر کے لئے کسی کے لئے اپنی بیٹی کو ہبہ کرنا درست نہیں، یہ صرف نبی ﷺ کے لئے تھا۔

(۱۷۶۱۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنْ رَجُلٍ وَهَبَ ابْنَتَهُ لِرَجُلٍ فَقَالاَ :لاَ يَجُوزُ إلاَّ بِصَدَاقٍ.

(۱۷۶۱۱) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ آدمی کا اپنی بیٹی کو کسی آدمی کے لئے ہبہ کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بغیر مہر کے درست نہیں۔

(۱۷۶۱۲) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبيدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ :سُئِلَ مَكْحُولٌ ، عَنِ الرَّجُلِ يَهَبُ أُخْتَهُ ، أَوِ ابْنَتَهُ لِلرَّجُل وَلاَ يَفْرِضُ لَهَا صَدَاقًا ، فَقَالَ مَكْحُولٌ وَالزُّهْرِيُّ :لَمْ تَحِلَّ الْمَوْهُوبَةُ لأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۷۶۱۲) حضرت مکحول سے سوال کیا گیا کہ آدمی اپنی بیٹی یا بہن کو کسی کے لئے ہبہ کرسکتا ہے کہ مہر معاف کر دے؟ حضرت مکحول اور حضرت زہری نے فرمایا کہ موہوبہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لئے حلال نہیں ہے۔

(۱۷۶۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :أَيُّمَا امْرَأَةٍ وَهَبَهَا أَبُوهَا لِرَجُلٍ ، أَوْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ فَلَهَا مهر مِثْلُهَا إنْ دَخَلَ بِهَا ، وَإِلاَّ فَإِنَّمَا عَلَيْهِ الْمُتْعَةُ إِنْ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا.

(۱۷۶۱۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ہر وہ عورت جس نے خود کو کسی کے لئے ہبہ کر دیا یا اس کے باپ نے اسے کسی کے لئے ہبہ کر دیا تو ایسی عورت کو مہر مثلی ملے گا اگر دخول کیا اور اگر دخول نہ کیا اور دخول سے پہلے طلاق دے دی تو اسے متعہ ملے گا۔

(۱۷۶۱۴) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ :سُئِلَ عَطَاءٌ ، عَنِ امْرَأَةٍ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ قَالَ :لاَ يَكُونُ إلاَّ بِصَدَاقٍ.

(۱۷۶۱۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ عورت کا اپنے آپ کو کسی مرد کے لئے ہبہ کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بغیر مہر کے درست نہیں۔

(۱۷۶۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : مَا تَسْتَحِي امْرَأَةٌ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إلَيْك مَنْ تَشَاءُ﴾ قَالَتْ : فَقُلْتُ : إنَّ رَبَّك لَيُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاك. (بخاری ۵۱۱۳ـ مسلم ۵۰)

(۱۷۶۱۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عورت اس بات سے نہیں شرماتی کہ اپنے آپ کو کسی مرد کے لے ہبہ کردے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إلَيْك مَنْ تَشَاءُ﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس آیت کے نزول کے بعد میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کا رب آپ کی خواہش پورا کرنے میں جلدی کرتا ہے۔

(۱۷۶۱۶) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي امْرَأَةٍ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ ، فَقَالَ : لاَ يَصْلُحُ إلاَّ بِصَدَاقٍ ، لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ إلاَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۷۶۱۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کا اپنے آپ کو کسی مرد کے لئے ہبہ کرنا بغیر مہر کے درست نہیں، یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔

(۱۸۵) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَدْخُلُ بِهَا فَتَكُونُ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ

ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرے، دخول بھی کرے اور پھر معلوم ہو کہ وہ تو محرم ہے

(۱۷۶۱۷) حَدَّثَنَا هُشَيْم ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِيمَنْ تَزَوَّجَ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ فَدَخَلَ بَهَا قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ.

(۱۷۶۱۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے غلطی سے کسی محرم سے شادی کر کے ہمبستری بھی کی تو عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۷۶۱۸) حَدَّثَنَا هُشَيْم ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أنه قَالَ : لَهَا مَا أَخَذَتْ.

(۱۷۶۱۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو عورت نے مہر لیا وہ اسی کا ہوگا۔

(۱۷۶۱۹) حَدَّثَنَا هُشَيْم ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ مِثْلَهُ.

(۱۷۶۱۹) حضرت حماد رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۷۶۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْم ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لاَ صَدَاقَ لَهَا دَخَلَ بِهَا ، أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا ، أَيُصْدُقُ الرَّجُلُ أُخْتَهُ ، أَوْ أُمَّهُ ؟.

(۱۷۶۲۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کو مہر نہیں ملے گا خواہ آدمی نے دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ کیا آدمی اپنی بہن یا ماں کو مہر دے گا؟

(۱۷۶۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ أُخْتَهُ فِي الرَّضَاعَةِ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ ثُمَّ عَلِمَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ : بَطَلَ النِّكَاحُ فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلاَ صَدَاقَ.

(۱۷۶۲۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے انجانے میں اپنی رضائی بہن سے شادی کر لی پھر اسے بعد میں علم ہوا تو یہ نکاح باطل ہوگا، اگر دخول کیا تو فرج کو حلال کرنے کی بنا پر مہر لازم ہوگا اور اگر دخول نہ ہوا تو بغیر مہر کے دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۷۶۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ أُخْتَهُ ، أَوْ أُخْتَ امْرَأَتِهِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَدَخَلَ بِهَا وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ قَالَ :لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۷۶۲۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص نے انجانے میں اپنی سگی یا رضائی بہن سے شادی کی اور پھر دخول بھی کر بیٹھا تو اسے مہر ملے گا۔

(۱۷۶۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لَهَا الصَّدَاقُ بما أحدث.

(۱۷۶۲۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے پورا مہر ملے گا۔

(۱۷۶۲۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ :كُلُّ جِمَاعٍ دُرِءَ فِيهِ الْحَدُّ فَفِيهِ الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۷۶۲۴) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ جماع جس میں حد نہ ہو اس میں پورا مہر ہوتا ہے۔

(۱۷۶۲۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَإِذَا هِيَ أُخْتُهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَأَصَابَهَا وَلَمْ يَشْعُرْ بِهَا قَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلَيْسَ لَهَا الصَّدَاقُ كُلُّهُ ، لَهَا بَعْضُهُ.

(۱۷۶۲۵) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے انجانے میں اپنی رضائی بہن سے شادی کر لی اور اس سے جماع بھی کر بیٹھا تو دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی، اور عورت کو پورا مہر نہیں ملے گا بلکہ کچھ حصہ ملے گا۔

(۱۸۶) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ الصَّبِيَّةَ ، أَوْ يَتَزَوَّجُهَا

نابالغ بچی کی شادی کرانے اور اس سے شادی کرنے کا حکم

(۱۷۶۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ ابْنَةُ ثَمَانَ عَشْرَةَ. (مسلم ۷۲۔ احمد ۴۲)

(۱۷۶۲۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نو سال کی عمر میں نکاح فرمایا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو ان کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

(۱۷۶۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الزُّبَيْرَ زَوَّجَ ابْنَةً لَهُ صَغِيرَةً حِينَ نُفِسَتْ يَعْنِي حِينَ وُلِدَتْ.

(۱۷۶۲۷) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رحمہ اللہ نے اپنی ایک بیٹی کی شادی اس وقت کرادی تھی جب وہ پیدا ہوئی تھی۔

(۱۷۶۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ زَوَّجَ ابْنًا لَهُ ابْنَةً لِمُصْعَبٍ صَغِيرَةً.

(۱۷۶۲۸) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے اپنے ایک بیٹے کی شادی حضرت مصعب رحمہ اللہ کی ایک نابالغ بیٹی سے کرائی تھی۔

(۱۷۶۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ عُمَرَ خَطَبَ إِلَى عَلِيٍّ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُومٍ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّهَا صَغِيرَةٌ فَانْظُرْ إِلَيْهَا ، فَأَرْسَلَهَا إِلَيْهِ بِرِسَالَةٍ فَمَازَحَهَا ، فَقَالَتْ : لَوْلاَ أَنَّكَ شَيْخٌ ، أَوْ لَوْلاَ أَنَّكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَأَعْجَبَ عُمَرَ مُصَاهَرَتُهُ فَخَطَبَهَا فَأَنْكَحَهَا إِيَّاهُ.

(۱۷۶۲۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تو چھوٹی ہے۔ پھر انہوں نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی طرف ایک پیغام بھیجا جن میں ان سے مزاح کیا، انہوں نے جواب میں کہا کہ اگر آپ بوڑھے نہ ہوتے یا اگر آپ امیر المؤمنین نہ ہوتے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مصاہرت کا رشتہ پسند تھا، چنانچہ انہوں نے پھر نکاح کا پیغام بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کرا دیا۔

(۱۷۶۳۰) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ نِكَاحَ الصَّغِيرَيْنِ.

(۱۷۶۳۰) حضرت طاوس رحمہ اللہ دو نابالغ بچوں کے نکاح کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۱۷۶۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ قَالَ : كَانَ الحسن لاَ يُعْجِبُهُ نِكَاحُ الصِّغَارِ.

(۱۷۶۳۱) حضرت حسن رحمہ اللہ کو نابالغ بچوں کا نکاح پسند نہیں تھا۔

(۱۸۷) من كره الأَعْرَابِيَّ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُهَاجِرَةَ

جن حضرات کے نزدیک دیہاتی کا مہاجرہ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے

(۱۷۶۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ إِنَّ الأَعْرَابِيَّ لاَ يَنْكِحُ الْمُهَاجِرَةَ ، يُخْرِجُهَا مِنْ دَارِ الْهِجْرَةِ.

(۱۷۶۳۲) حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف خط لکھا کہ کوئی دیہاتی کسی مہاجرہ عورت

سے نکاح نہ کرے کہ اسے دار ہجرت سے نکال دے۔

(۱۷۶۳۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بنَ العَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الأَعْرَابِيُّ المُهَاجِرَةَ.

(۱۷۶۳۳) حضرت حسن ریلیٹیے اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ دیہاتی کسی مہاجرہ سے نکاح کرے۔

(۱۷۶۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الأَعْرَابِيُّ المُهَاجِرَةَ لِيُخْرِجَهَا مِنَ المِصْرِ.

(۱۷۶۳۴) حضرت شعبی ریلیٹیے اس بات کو مکروہ خیال فرماتے ہیں کہ کوئی دیہاتی کسی مہاجرہ سے نکاح کرے تا کہ اسے شہر سے لے جائے۔

(۱۷۶۳٥) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بِنَ حُمَيْدٍ ، عَنِ الرَّكِينِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : خَطَبَ مَنْظُورُ بْنُ زَبَّان إِلَى خَالِهِ وَكَانَا حَاجَّيْنِ ، أَوْ مُعْتَمِرَيْنِ فَقَالَ : نَعَمْ إِذَا رَجَعْتُ أَنْكَحْتُكَ ، فَخَرَجَ إِلَيْهَا أَخُوهَا ابْنُ أُمِّهَا وَأَبِيهَا فَأَنْكَحَهَا ابْنَ خَالِهَا فَقَدِمَ وَقَد أنكحت ، فَغَضِبَ أَبُوهَا غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ : إِنِّي أبرأ إِلَى اللهِ مِنْ هَذَا النِّكَاحِ ، إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ : لَا يُنْكَحُ المُهَاجِرَاتُ الأَعْرَابَ.

(۱۷۶۳۵) حضرت رکین ریلیٹیے کے والد فرماتے ہیں کہ منظور بن زبان نے اپنے ماموں سے رشتہ مانگا۔ (اس وقت وہ دونوں حج یا عمرے میں تھے) انہوں نے جواب میں کہا کہ ٹھیک ہے جب میں واپس لوٹوں گا تو تمہارا نکاح کرادوں گا، ادھر اس لڑکی کے سگے بھائی نے اپنے ماموں زاد سے اس لڑکی کا نکاح کرادیا جس کا رشتہ اس کے باپ نے وہاں طے کیا تھا، جب وہ واپس آئے تو لڑکی کا نکاح ہو چکا تھا، وہ اس صورت حال کو دیکھ کر بہت ناراض ہوئے اور کہا کہ میں اس نکاح سے بالکل بری ہوں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مہاجرات کا نکاح دیہاتیوں سے نہیں کرایا جاسکتا۔

(۱۸۸) ما قالوا فِي لَبَنِ الْفَحْلِ مَنْ كَرِهَهُ

جن حضرات کے نزدیک کسی عورت کے دودھ اترنے کا سبب بننے والا مرد بھی شرعی حیثیت رکھتا ہے

(۱۷۶۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيس ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عن الزهري ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ رَجُلٍ لَهُ امْرَأَةٌ وَسُرِّيَّةٌ ولدت إِحْدَاهُمَا غُلَامًا وَأَرْضَعَتْ إِحْدَاهُمَا جَارِيَةً هَلْ يَصْلُحُ لِلْغُلَامِ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْجَارِيَةَ ؟ قَالَ : لَا ، اللِّقَاحُ وَاحِدٌ.

(۱۷۶۳۶) حضرت عمرو بن شرید ریلیٹیے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی کی ایک بیوی اور ایک باندی ہو، ان میں سے ایک کسی لڑکے کو جنم دے اور دوسری کسی لڑکی کو دودھ پلائے تو کیا اس لڑکے کا دودھ پینے والی لڑکی سے نکاح درست ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں، کیونکہ دونوں میں دودھ کے اترنے کا سبب ایک مرد ہے۔

(۱۷۶۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَرِهَ لَبَنَ الْفَحْلِ وَكَرِهَ قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ فِيهِ.

(۱۷۶۳۷) حضرت مجاہد ؒ کے نزدیک کسی عورت کے دودھ اترنے کا سبب بننے والا مرد بھی شرعی حیثیت رکھتا ہے۔

(۱۷۶۳۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَهُ يَعْنِي لَبَنَ الْفَحْلِ.

(۱۷۶۳۸) حضرت حسن ؒ کے نزدیک کسی عورت کے دودھ اترنے کا سبب بننے والا مرد بھی شرعی حیثیت رکھتا ہے۔

(۱۷۶۳۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۱۷۶۳۹) حضرت شعبی ؒ کے نزدیک کسی عورت کے دودھ اترنے کا سبب بننے والا مرد بھی شرعی حیثیت رکھتا ہے۔

(۱۷۶٤۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : كَانَ يَرَى لَبَنَ الْفَحْلِ يُحَرِّمُ.

(۱۷۶۴۰) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ نزدیک کسی عورت کے دودھ اترنے کا سبب بننے والا مرد بھی حرمت کو ثابت کرتا ہے۔

(۱۷۶٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سفيان ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَالِمٍ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۱۷۶۴۱) حضرت سالم ؒ کے نزدیک کسی عورت کے دودھ اترنے کا سبب بننے والا مرد بھی شرعی حیثیت رکھتا ہے۔

(۱۷۶٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ : قُلْتُ امْرَأَةُ أَبِي أَرْضَعَتْ جَارِيَةً مِنْ عَرَضِ النَّاسِ بِلِبَانِ إِخْوَتِي مِنْ أَبِي ، تَحِلُّ لِي ؟ قَالَ : لاَ ، أَبُوكَ أَبُوهَا ، وَسَأَلْت طَاوُوسًا ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ وَسَأَلْت الْحَسَنَ ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ وَسَأَلْت مُجَاهِدًا ، فَقَالَ : اخْتَلَفَ فِيهِ النَّاسُ وَلاَ أَقُولُ فِيهَا شَيْئًا وَسَأَلْت ابْنَ سِيرِينَ ، فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ مُجَاهِدٍ.

(۱۷۶۴۲) حضرت عباد بن منصور ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد ؒ سے سوال کیا کہ میرے والد کی بیوی نے ایک لڑکی کو میری باپ شریک بہن کے حصے کا دودھ پلایا، کیا وہ لڑکی میرے لئے حلال ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں، تیرا باپ اس کا باپ ہے۔ میں نے یہی سوال حضرت طاوس ؒ کیا انہوں نے بھی یہی فرمایا۔ یہ سوال میں نے حضرت حسن ؒ سے کیا انہوں نے بھی یہی فرمایا۔ یہ سوال میں نے حضرت مجاہد ؒ سے کیا انہوں نے فرمایا کہ اس میں اہلِ علم کا اختلاف ہے۔ میں اس میں کوئی بات نہیں کہتا۔ میں نے ابن سیرین ؒ سے یہ سوال کیا تو انہوں نے بھی حضرت مجاہد ؒ والی بات کہی۔

(۱۷۶٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : ذَكَرْت ذَلِكَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، فَقَالَ نُبِّئْت أَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ اخْتَلَفُوا فِيهِ فَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكْرَهْهُ وَمَنْ كَرِهَ أَفْضَلُ فِي أَنْفُسِنَا مِمَّنْ لَمْ يَكْرَهْهُ ، وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِيمَنْ يَكْرَهُهُ.

(۱۷۶۴۳) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا تذکرہ حضرت محمد بن سیرین ؒ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ اہلِ مدینہ کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے اسے مکروہ بتایا ہے اور بعض کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ جن حضرات نے اسے مکروہ بتایا ہے وہ ہمارے نزدیک زیادہ بہتر ہیں۔ قاسم بن محمد بھی اسے مکروہ بتاتے تھے۔

(١٧٦٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَدِمَ الزُّهْرِيُّ المدينة فِي أَوَّلِ خِلاَفَةِ هِشَامٍ فَذَكَرَ أَنَّ عُرْوَةَ كَانَ يُحَدِّثُ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَى عَائِشَةَ وَقَدْ أَرْضَعَتْهُمَا امْرَأَةُ أَخِيهِ فَأَبَتْ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : فَهَلاَّ أَذِنْت لَهُ ؟ فَإِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلاَدَةُ فَفَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لِذَلِكَ فَطَلَّقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ امْرَأَتَهُ عِنْدَ ذَلِكَ.

(۱۷۶۴۴) حضرت محمد بن عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ہشام ؒ کی خلافت کے ابتدائی دنوں میں مدینہ منورہ آئے اورانہوں نے بیان کیا کہ حضرت عروہ ؒ حضرت عائشہ ؓ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ابوقعیس ؒ حضرت عائشہ ؓ سے ملاقات کے لئے اجازت چاہتے تھے، حضرت عائشہ ؓ اور حضرت ابوقعیس کو ابوقعیس کے بھائی کی بیوی نے دودھ پلایا تھا۔ حضرت عائشہ ؓ نے انہیں اجازت دینے سے انکار کردیا۔ حضرت عروہ ؒ کا خیال ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے اس بات کا تذکرہ حضور ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے انہیں اجازت کیوں نہیں دی، رضاعت بھی ان چیزوں کو حرام کردیتی ہے جنہیں نسب حرام کرتا ہے۔ حضور ﷺ کا یہ ارشاد سن کر اہلِ مدینہ گھبرا گئے۔ عبداللہ بن ابی حبیبہ مولیٰ زبیر نے اس موقع پر اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔

(١٧٦٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : ذُكِرَ لَبَنُ الْفَحْلِ ، فَقَالَ وَقَدْ كَرِهَهُ أُنَاسٌ وَرَخَّصَ فِيهِ أُنَاسٌ ، فَكَانَ مَنْ كَرِهَهُ عِنْدَ النَّاسِ أَفْضَلُ ، وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِمَّنْ كَرِهَهُ.

(۱۷۶۴۵) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین ؒ نے ایک مرتبہ دودھ اترنے کا سبب بننے والے مرد کے حکم کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ بعض لوگوں کے نزدیک یہ مکروہ ہے، بعض نے اس کی اجازت دی ہے۔ جن لوگوں نے اسے مکروہ خیال کیا ان کا قول زیادہ بہتر ہے۔ قاسم بن محمد ؒ بھی اسے مکروہ سمجھتے تھے۔

(١٧٦٤٦) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ كَرِهَ لَبَنَ الْفَحْلِ.

(۱۷۶۴۶) حضرت ہشام ؒ نے دودھ اترنے کا سبب بننے والے مرد کو شرعی حیثیت دی ہے۔

(١٨٩) من رخص فِي لَبَنِ الْفَحْلِ وَلَمْ يَرَهُ شَيْئًا

جن حضرات کے نزدیک دودھ اترنے کا سبب بننے والا مرد شرعاً کوئی حیثیت نہیں رکھتا

(١٧٦٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ عَن أُمِهِ زَيْنَب ابْنَة أَبِي سَلَمَةَ قَالَت : كَانَتْ أَسْمَاءُ أَرْضَعَتْنِي ، وَكَانَ الزُّبَيْرُ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَأَنَا أَمْتَشِطُ وَيَأْخُذُ الْقَرْنَ مِنْ قُرُونِي وَيَقُولُ : أَقْبِلِي عَلَيَّ فحدثني بربي أَنَّهُ أَبِي وَأن مَا وَلَدَ إِخْوَتِي ، فَلَمَّا كَانَ يوم الْحَرَّةِ أَرْسَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ

الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ ابْنَتِي عَلَى حَمْزَةَ بن الزُّبَيْرِ وَحَمْزَةُ وَمُصْعَبٌ لِلْكَلْبِيَّةِ فَأَرْسَلْت إِلَيْهِ : هَلْ تَصْلُحُ لَهُ ؟ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ : إِنَّمَا تُرِيدِينَ مَنْعِي بِنْتَكِ وَأَنَا أَخُوك ، وَمَا وَلَدَتْ أَسْمَاءُ فَهُمْ إِخْوَتُك وما وَلَدُ الزُّبَيْرِ لِغَيْرِ أَسْمَاءَ فَلَيْسَ لَكَ بِإِخْوَةٍ فَأَرْسِلِي فَسَلِي فَأَرْسَلْتُ فَسَأَلْتُ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ وَأُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالُوا : إِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ لاَ تُحَرِّمُ شَيْئًا.

(۱۷۶۴۷) حضرت زینب بنت ابی سلمہ رحمہا اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مجھے دودھ پلایا تھا۔ چنانچہ (ان کے خاوند) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ میرے پاس اس وقت تشریف لے آتے جب میں کنگھی کر رہی ہوتی اور میری چٹیا کو پکڑ لیتے، اور وہ مجھے اپنی بیٹی سمجھتے ہوئے مجھ سے باتیں کرتے اور وہ اپنے بیٹوں کو میرا بھائی سمجھتے۔ یوم حرہ کو ان کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حمزہ بن زبیر رحمہ اللہ کے لئے میری بیٹی کا ہاتھ مانگا۔ حمزہ اور مصعب (حضرت زبیر کے دو بیٹے، حضرت اسماء کے بیٹے نہ تھے بلکہ) بنو کلب کی عورت سے تھے۔ میں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو پیغام دیا کہ کیا میری بیٹی کا نکاح ان سے ہوسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم میری طرف سے بھیجے گئے رشتے کا انکار کر رہی ہو حالانکہ میں تمہارا بھائی ہوں؟ جو بچے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ہوئے ہیں وہ تمہارے بھائی ہیں اور جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی کسی اور بیوی سے ہوئے ہیں وہ تمہارے بھائی نہیں ہیں، تم یہ مسئلہ کسی اور سے پوچھ سکتی ہو۔ اس وقت بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن بقید حیات تھے، میں نے ان سے سوال کیا تو سب نے فرمایا کہ مردوں کی طرف سے آنے والی رضاعت کسی چیز کو حرام نہیں کرتی۔

(۱۷۶۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءً وَسُلَيْمَانَ ابْنَى يَسَارٍ ، عَنِ الرَّضَاعَةِ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ فَقَالُوا : لاَ تُحَرِّمُ شَيْئًا.

(۱۷۶۴۸) حضرت یزید بن عبد اللہ بن قسیط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن، سعید بن مسیب، عطاء اور حضرت سلیمان بن یسار رحمہم اللہ سے مردوں کی طرف سے آنے والی رضاعت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کسی چیز کو حرام نہیں کرتی۔

(۱۷۶۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : حدَّثَنِي آل رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ زَوَّجَ ابْنَتَهُ ابْنَ أَخِيهِ رِفَاعَةَ بْنِ خَدِيجٍ وَقَدْ أَرْضَعَتْهَا أُمُّ وَلَدٍ لَهُ سِوَى أُمِّ ابنِهِ الَّذِي أَنْكَحَهَا إِيَّاهُ.

(۱۷۶۴۹) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بھائی رفاعہ بن خدیج کے بیٹے سے کرائی، حالانکہ اس لڑکی کو ایک ایسی عورت نے دودھ پلایا تھا جو اس لڑکے کی ماں تو نہ تھی لیکن حضرت رفاعہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کی ایسی باندی تھی جس سے ان کی اولاد بھی ہوئی تھی۔ یعنی اس باندی کے دودھ اترنے کا سبب حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ تھے۔

(۱۷٦۵۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ لَبَنَ الْفَحْلِ شَيْئًا.

(۱۷٦۵۰) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دودھ اترنے کا سبب بننا مرد کو رضاعی باپ نہیں بناتا۔

(۱۷٦۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِلَبَنِ الْفَحْلِ بَأْسًا.

(۱۷٦۵۱) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دودھ اترنے کا سبب بننا مرد کو رضاعی باپ نہیں بناتا۔

(۱۷٦۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : أَوَّلُ مَا سَمِعْت بِلَبَنِ الْفَحْلِ وَنَحْنُ بِمَكَّةَ فَجَعَلَ إيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ : وَمَا بَأْسُ هَذَا وَمَنْ يَكْرَهُ هَذَا ؟.

(۱۷٦۵۲) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے پہلی مرتبہ مکہ میں دودھ اترنے کا سبب بننے والی مرد کی حرمت کے بارے میں سنا، تو اس موقع پر ایاس بن معاویہ رحمہ اللہ نے کہنا شروع کیا کہ اس میں کیا حرج ہے؟ اور اسے کون مکروہ سمجھتا ہے۔

(۱۷٦۵۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى لَبَنَ الْفَحْلِ شَيْئًا.

(۱۷٦۵۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دودھ اترنے کا سبب بننا مرد کو رضاعی باپ نہیں بناتا۔

(۱۷٦۵٤) حَدَّثَنَا عُبَيْد اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِلَبَنِ الْفَحْلِ بَأْسًا.

(۱۷٦۵۴) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دودھ اترنے کا سبب بننا مرد کو رضاعی باپ نہیں بناتا۔

(۱۹۰) إذا فرق بَيْنَ الْمُتَلاَعِنَيْنِ لَمْ يَجْتَمِعَا أَبَدًا وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا

جب لعان کرنے والے مرد و عورت کے درمیان جدائی کرادی گئی تو وہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے اور آدمی اس عورت سے شادی نہیں کرسکتا

(۱۷٦۵۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلاَعِنَيْنِ وَقَالَ حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ. (بخاری ۶۸۵۴۔ ابو داؤد ۲۲۴۵)

(۱۷٦۵۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے خاوند بیوی کے درمیان جدائی کرائی اور فرمایا کہ تم دونوں کا حساب اللہ پر ہے۔

(۱۷٦۵٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَضَى أَنْ لاَ قُوتَ لَهَا عَلَيه وَلاَ نَفَقَةَ. (ابو داؤد ۲۲۵۰۔ طیالسی ۲٦٦۷)

(۱۷٦۵٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرائی اور فیصلہ فرمایا کہ مرد پر عورت کے لئے نہ تو کھانے کا انتظام ہوگا اور نہ نفقہ۔

(۱۷٦۵۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: الْمُتَلاَعِنَانِ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلاَ يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا.

(۱۷۶۵۷) حضرت عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور وہ دونوں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ وعَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالاَ: لاَ يَجْتَمِعَا الْمُتَلاَعِنَانِ أَبَدًا.

(۱۷۶۵۸) حضرت علی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والے مرد وعورت کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :الْمُتَلاَعِنَانِ لاَ يَجْتَمِعَا فِي مِصْرٍ.

(۱۷۶۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والے مرد وعورت کبھی ایک شہر میں جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶۶۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ قَالَ :سَأَلْتُ عَمرًا ، فَقَالَ :كَانَ الْحَسَنُ يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا فَلاَ يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا.

(۱۷۶۶۰) حضرت حسن رحمہ اللہ لعان کرنے والے مرد وعورت کے درمیان جدائی کرادیتے تھے اور ان کے پھر کبھی جمع نہ ہونے کے قائل تھے۔

(۱۷۶۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَن مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا لاَعَنَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا فَلاَ يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا.

(۱۷۶۶۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مرد اپنی بیوی سے لعان کرے تو ان کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور وہ دونوں کبھی جمع نہیں ہوں گے۔

(۱۷۶۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :لاَ يَجْتَمِعَانِ.

(۱۷۶۶۲) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والے مرد وعورت دوبارہ کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :لاَ يَجْتَمِعَانِ.

(۱۷۶۶۳) حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والے مرد وعورت دوبارہ کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶۶٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :لاَ يَجْتَمِعَانِ.

(۱۷۶۶۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والے مرد وعورت دوبارہ کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :الْمُتَلاَعِنَانِ لاَ يَجْتَمِعَانِ.

(۱۷۶۶۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والے مرد وعورت دوبارہ کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ إسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّهُمَا إذَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا لَمْ يَجْتَمِعَا أَبَدًا.

(۱۷۶۶۶) حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شرعی طریقہ یہی رہا ہے کہ لعان کرنے والے مرد وعورت دوبارہ کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۷۶۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :فِي رَجُلٍ لاَعَنَ ثُمَّ أَكْذَبَ نَفْسَهُ فِي الْعِدَّةِ قَالَ :إذَا لاَعَنَ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا.

(۱۷۶۶۷) حضرت حسن ریشیئ نے ایک ایسے آدمی کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا پھر عدت میں اپنی بات سے رجوع کرلیا۔ انہوں نے فرمایا کہ جب لعان کیا تو ان دونوں کے درمیان ہر طرح کا رشتہ ختم ہوگیا۔

(۱۹۱) من قَالَ لَهُ أَنْ يَخْطُبَهَا إذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ

جن حضرات کے نزدیک لعان کرنے والا مرد اپنے قول سے رجوع کرنے کے بعد عورت کو پیامِ نکاح بھجوا سکتا ہے

(۱۷۶۶۸) حدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمُلاَعِنِ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ قَالَ :يُضْرَبُ وَهُوَ خَاطِب.

(۱۷۶۶۸) حضرت سعید بن مسیب ریشیئ فرماتے ہیں کہ اگر لعان کرنے والا مرد اپنے قول سے رجوع کرلے تو اس پر حد جاری ہوگی اور وہ نکاح کا پیام اس عورت کو بھیج سکتا ہے۔

(۱۷۶۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَأُلْزِقَ بِهِ الْوَلَدُ وَرُدَّتْ إلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۱۷۶۶۹) حضرت شعبی ریشیئ فرماتے ہیں کہ جب لعان کرنے والے نے اپنے آپ کو جھوٹا قرار دے دیا تو اس پر حد جاری ہوگی، بچہ اسی کی طرف منسوب کیا جائے گا اور اس کی بیوی اس کی طرف واپس لوٹا دی جائے گی۔

(۱۷۶۷۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ أنه سُئِلَ عَنِ الْمُتَلاَعِنَيْنِ ، فَقَالَ :يَتَزَوَّجُهَا إنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ.

(۱۷۶۷۰) حضرت حماد ریشیئ سے لعان کرنے والے میاں بیوی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ اپنی تکذیب کردے تو اس سے شادی کرسکتا ہے۔

(۱۹۲) مَا قَالُوا فِي الْمُتَلاَعِنَيْنِ إذَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا يَكُونُ لَهَا مَهْرٌ ؟

اگر لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرادی جائے تو عورت کو مہر ملے گا یا نہیں؟

(۱۷۶۷۱) حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلاَعِنَيْنِ وَقَالَ :حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لاَ سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَالِي؟ قَالَ: لاَ مَالَ لَكَ ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا ، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ.

(بخاری ۵۳۵۰۔ مسلم ۵)

(۱۷۶۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرائی اور فرمایا کہ تمہارا حساب اللہ کے ذمے ہے، تم میں سے ایک جھوٹا ہے اور اب مرد کا عورت پر کوئی حق نہیں۔ اس پر اس آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میرے لئے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو سچا ہے تو عورت سے مباشرت کی حلت کے بدلے تیرا مال خرچ ہو گیا اور اگر تو جھوٹا ہے تو پھر تو کسی قسم کا حق باقی نہیں رہا۔

(۱۷۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلاَعِنَيْنِ قَالَ : فَتَعَلَّقَ بِهَا فَقَالَ : مَالِي ، فَقُلْتُ لاَ مَالَ لَكَ ، قَالَ : فَانْطَلَقَ إِلَى أَبِي بُرْدَةَ وَقَالَ : يَذْهَبُ مَالِي وَامْرَأَتِي جَمِيعًا ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : إِنَّ الَّذِي أَمَرْتَهُ أَنْ يُلاَعِنَ بَيْنَنَا قَالَ لاَ شَيْءَ لَكَ ، قَالَ : وَفَعَلَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ! قَالَ : فَجِئْتُ قَالَ : فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ : مَا يَقُولُ هَذَا ؟ قَالَ : قُلْتُ : وَمَا يَقُولُ ؟ قَالَ : يَقُولُ : ذَهَبَتِ امْرَأَتُهُ وَمَالُهُ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا يَحْمِلُ الْفُسَّاقَ عَلَى أَنْ يَزْنُوا ؟ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يَقْذِفُهَا ثُمَّ يُلاَعِنُهَا وَيَأْخُذُ مَالَهُ ؟ قَالَ : فَكَتَبَ بِهِ إِلَى الْحَجَّاجِ قَالَ : فَقَالَ : صَدَقَ ، قَالَ : ثُمَّ إِنَّ رَجُلاً أَتَانِي ، قَالَ : فَظَنَنْتُ أَنَّ الْحَجَّاجَ أَمَرَهُ ، فَقَالَ : الَّذِي قُلْتَ أَشَيْءٌ قُلْتَهُ بِرَأْيِكَ ، أَوْ شَيْءٌ بَلَغَكَ ؟ قُلْتُ : قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْتِ بَنِي الْعَجْلاَنِ.

(بخاری ۵۳۴۹۔ مسلم ۴)

(۱۷۶۷۲) حضرت داود فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان جدائی کرادی، آدمی نے سوال کیا کہ میرے مال کا کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ تجھے کوئی مال نہیں ملے گا۔ پھر وہ آدمی ابو بردہ رحمہ اللہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ کیا میرا مال اور میری عورت دونوں گئے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ کہا کہ جس شخص نے تجھے لعان کا حکم دیا ہے اس نے کہا ہے کہ تیرے لئے کچھ نہیں ہے۔ کہا کہ کیا اس نے ایسا کیا ہے؟ کہا ہاں۔ کہا کہ میں گیا۔ کہا کہ ابو بردہ کہتے ہیں کہ یہ کیا کہتا ہے؟ کہا میں نے کہا کہ وہ کیا کہتا ہے؟ کہا وہ کہتا ہے کہ اس کی بیوی اور مال دونوں گئے۔ کہا میں نے کہا کہ فاسقوں کو زنا پر کیا چیز آمادہ کرتی ہے؟ وہ ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور پھر اس پر تہمت لگاتا ہے پھر اس سے لعان کرتا ہے اور پھر اپنا مال لے لیتا ہے، یہ بات حجاج کی طرف لکھی گئی تو اس نے کہا اس نے سچ کہا۔ پھر ایک آدمی میرے پاس آیا اور میں یہ سمجھا کہ حجاج نے اسے حکم دیا ہوگا۔ اس نے کہا کہ آپ نے جو بات کی ہے وہ اپنی رائے سے کی ہے یا آپ تک پہنچی ہے۔ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے بنو عجلان کی بہن کے بارے میں اسی کا فیصلہ فرمایا تھا۔

(۱۹۳) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تُصْدِقُ الرَّجُلَ

اگر عورت نکاح کا مہر خود ادا کرنا چاہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۶۷۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ

رَجُلاً عَلَى أَنَّ عَلَيْهَا الصَّدَاقَ وبِيَدِهَا الفُرْقَةُ والجِمَاعُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : خَالَفْتَ السُّنَّةَ وَوَلَّيْتَ الأَمْرَ غَيْرَ أَهْلِهِ، عَلَيْكَ الصَّدَاقُ وَبِيَدِكَ الجِمَاعُ والفُرْقَةُ ، وَلَكَ السُّنَّةُ.

(۱۷۶۷۳) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ ایک مقدمہ حضرت علی ؓ کے پاس لایا گیا کہ ایک عورت نے کسی آدمی سے اس شرط پر شادی کی کہ مہر عورت کے ذمے ہوگا اور جدائی اور جماع کا اختیار بھی اسی کے پاس ہوگا۔ حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ تو نے سنت کی مخالفت کی اور معاملے کا ذمہ دار غیر اہل کو بنایا، مہر تجھ پر ہی ہوگا، جماع اور جدائی کا اختیار بھی تیرے پاس ہوگا، اور تیرے لئے ہی سنت ہے۔

(۱۷۶۷٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الحَسَنِ قَالَ :لَيْسَ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَصْدُقْنَ الرِّجَالَ.

(۱۷۶۷۴) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ عورتیں مردوں کو مہر نہیں دے سکتیں۔

(۱۹٤) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ أُخْتَهُ، أَيَجُوزُ ذَلِكَ عَلَيْهَا ؟

کیا کوئی شخص اپنی بہن کی شادی کرا سکتا ہے؟

(۱۷۶۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ زَوَّجَ أُخْتاً لَهُ بِوَاسِطَةٍ فَكَرِهَتْ قَالَ: هِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا قُلْتُ: إِنَّهُ أَخُوهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا. قَالَ: هِيَ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ أَبِيهَا إِذَا كَرِهَتْ.

(۱۷۶۷۵) حضرت حماد بن ابی درداء ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ؒ سے سوال کیا کہ کیا کوئی شخص اپنی بہن کی شادی کرا سکتا ہے جبکہ وہ اسے ناپسند کرتی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ لڑکی اپنے نفس کی اپنے بھائی سے زیادہ حقدار ہے۔ میں نے پوچھا کہ اگر وہ اس کا سگا بھائی ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ لڑکی کو اگر رشتہ ناپسند ہو تو وہ اپنے باپ سے بھی زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے۔

(۱۷۶۷٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الحَسَنِ فِي رَجُلٍ زَوَّجَ أُخْتَهُ وأَبُوهَا غَائِبٌ قَالَ :الأَمْرُ إِلَى أَبِيهَا.

(۱۷۶۷۶) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنے باپ کی غیر موجودگی میں اپنی بہن کی شادی کرائی تو اس کا معاملہ اس کے باپ کے سپرد ہوگا۔

(۱۹٥) مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ، مَنْ قَالَ لاَ بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا

اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرنا چاہے تو جن حضرات کے نزدیک وہ اسے دیکھ سکتا ہے

(۱۷۶۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : خَطَبْت امْرَأَةً ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ نَظَرْت إِلَيْهَا ؟ قُلْتُ :لاَ ، قَالَ :فَانْظُرْ إِلَيْهَا ، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا.

(ترمذی ۱۰۸۷۔ ابن ماجہ ۱۸۶۵)

(۱۷۶۷۷) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھجوایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا کہ اسے دیکھ لو، یہ تمہارے رشتے کے دیرپا ہونے کا سبب بنے گا۔

(۱۷۶۷۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ بن مُحَمَّدٍ قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَاد قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمَ امْرَأَةً فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ مِنْهَا إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ فَخَطَبْت جَارِيَةً مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَكُنْت أَتَخَبَّأُ تَحْتَ الْكَرَبِ حَتَّى نَظَرْت مِنْهَا إِلَى مَا يَدْعُونِي إِلَى نِكَاحِهَا فَتَزَوَّجْتهَا.

(۱۷۶۷۸) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیام بھجوائے تو اگر اس کے اس دیکھنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے دیکھ لے'' پس میں نے بنو سلمہ کی ایک لڑکی کے لئے نکاح کا پیغام بھجوایا اور کھجور کی چھال کے نیچے چھپ کر میں نے اسے دیکھا اور پھر اس سے شادی کر لی۔

(۱۷۶۷۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمِّهِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ :خَطَبْت امْرَأَةً فَجَعَلْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتَّى نَظَرْت إِلَيْهَا فِي نَخْلٍ لَهَا فَقِيلَ له:أَتَفْعَلُ هَذَا وَأَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :فَقُلْتُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا أَلْقَى اللَّهُ فِي قَلْبِ امْرِءٍ مِنْكُمْ خِطْبَةَ امْرَأَةٍ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا. (طبرانی ۵۰۰)

(۱۷۶۷۹) حضرت محمد بن مسلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھجوایا پھر میں اس کی کھجوروں کی چھال میں چھپ کر اسے دیکھتا تھا۔ مجھے کہا گیا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر ایسا کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کے دل میں کسی عورت کے ساتھ نکاح کا ارادہ ڈال دے تو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۶۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابن طَاوُوسٍ قَالَ :أَرَدْت أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً ، فَقَالَ لِي أَبِي :اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ :فَلَبِسْت وَتَهَيَّأْت فَلَمَّا رَآنِي قَالَ :لاَ تَذْهَبْ.

(۱۷۶۸۰) حضرت ابن طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے شادی کا ارادہ کیا تو مجھ سے میرے والد نے کہا کہ جاؤ اور اسے دیکھ لو۔ میں نے نئے کپڑے پہنے اور تیار ہو گیا تو میرے والد نے مجھ سے فرمایا کہ مت جاؤ۔

(۱۷۶۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا.

(۱۷۶۸۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو شادی سے پہلے اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۷۶۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : ﴿وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ﴾.

(۱۷۶۸۲) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو شادی سے پہلے اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ﴾ [الاحزاب ۵۲]

(۱۷۶۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عن سهل بن مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ، عَنْ عَمِّهِ سليمان بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ : رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ يُطَارِدُ نُبَيْتَةَ بِنْتَ الضَّحَّاكِ وَهِيَ عَلَى إِنْجَارٍ مِنْ أَنَاجِيرِ الْمَدِينَةِ بِبَصَرِهِ ، فَقُلْتُ : أَتَفْعَلُ هَذَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا أَلْقَى اللَّهُ فِي قَلْبِ امْرِءٍ خِطْبَةَ امْرَأَةٍ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا. (ابن حبان ۴۰۴۲)

(۱۷۶۸۳) حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن مسلمہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ نبیتہ بنت ضحاک کو دیکھ رہے تھے، میں نے کہا کہ آپ ایسا کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تمہارے دل میں کسی عورت سے نکاح کا ارادہ ڈال دے تو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۹۶) قَوْلُهُ (فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللاَّتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ)

قرآن مجید کی آیت ﴿فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللاَّتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ﴾ [النساء ۱۲۷] کی تفسیر

(۱۷۶۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَبِيدَةَ ، عَنْ قَوْلِهِ : ﴿فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللاَّتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنكِحُوهُنَّ﴾ قَالَ : تَرْغَبُونَ فِيهِنَّ.

(۱۷۶۸۴) حضرت محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید کی آیت ﴿فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللاَّتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنكِحُوهُنَّ﴾ کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جن میں تمہیں رغبت ہو۔

(۱۷۶۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ فِي هَذِهِ : تَرْغَبُونَ عَنْهُنَّ.

(۱۷۶۸۵) حضرت حسن رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللاَّتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنكِحُوهُنَّ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جن سے تم اعراض کرتے ہو۔

(۱۷۶۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى

النِّسَاءِ اللاَّتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ قَالَتْ : أُنْزِلَتْ فِي الْيَتِيمَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا غَيْرُهُ فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضُلُهَا فَلاَ يَتَزَوَّجُهَا وَلاَ يُزَوِّجُهَا غَيْرَهُ. (بخاری ۵۱۳۱۔ مسلم ۲۳۱۵)

(۱۷۶۸۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قرآن مجید کی آیت ﴿فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللاَّتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتی ہیں کہ یہ آیت اس یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی جو ایک آدمی کے پاس تھی اور اسکے مال میں شریک تھی، وہ آدمی اس سے شادی کرنے کو ناپسند کرتا تھا اور اس بات کو بھی ناپسند کرتا تھا کہ کوئی اور اس سے شادی کرے اور اس کے مال میں شریک ہو، وہ اسے شادی سے محروم رکھتا تھا نہ خود اس سے شادی کرتا تھا نہ کسی اور کو کرنے دیتا تھا۔

(۱۷۶۸۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ فِي حِجْرِهِ تَرِكَةٌ بِهَا عُوَارٌ فَلْيَضُمَّهَا إِلَيْهِ ، وَإِنْ كَانَتْ رَغْبَةً بِهِ فَلْيُزَوِّجْهَا غَيْرَهُ.

(۱۷۶۸۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کی پرورش میں کوئی یتیم لڑکی ہو تو اس سے شادی کر لے اور اگر وہ اس سے شادی کو ناپسند کرے تو کسی اور سے اس کی شادی کرا دے۔

(۱۷۶۸۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عن إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ : ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ قَالَ : الْمَرْأَةُ يَكُونُ بِهَا عَرَجٌ ، أَوْ عَوَرٌ فَلاَ يَنْكِحُونَهَا حَتَّى يَرِثُوهَا.

(۱۷۶۸۸) حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللاَّتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جس عورت میں کوئی جسمانی عیب مثلاً لنگڑا پن یا بھینگا پن ہو تو اس عورت کو وارث بنانے سے پہلے اس کا نکاح نہ کرو۔

(۱۷۶۸۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ﴾ قَالَ : مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي أَوَّلِ السُّورَةِ مِنَ الْمَوَارِيثِ ، وَكَانُوا لاَ يُوَرِّثُونَ امْرَأَةً وَلاَ صَبِيًّا حَتَّى يَحْتَلِمَ.

(۱۷۶۸۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللاَّتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد میراث کے وہ احکام ہیں جو سورت کے شروع میں بیان کئے گئے۔ لوگ عورت کو اور نابالغ بچے کو وارث نہیں بناتے تھے۔

(۱۷۶۹۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عن إِسْرَائِيلَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ فِي قَوْلِ اللهِ : ﴿وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللاَّتِي لاَ تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ ، فَقَالَ : كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا كَانَتْ عِنْدَ وَلِيٍّ رَغِبَ عَنْ حَسَبِهَا ، أَوْ حُسْنِهَا ، شَكَّ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا وَلَمْ يَتْرُكْ أَحَدًا يَتَزَوَّجُهَا :

﴿وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَنْ تَقُومُوا لِلْيَتَامَى بِالْقِسْطِ﴾ قَالَ: كَانُوا لَا يُوَرِّثُونَ إِلَّا الْأَكْبَرَ فَالْأَكْبَرَ.

(۱۷۶۹۰) حضرت ابو مالک ﷫ قرآن مجید کی آیت ﴿فِیْ یَتَامَی النِّسَآءِ اللَّاتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ أَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عورت جب کسی ولی کے پاس ہوتی تو وہ اس کے خاندان اور حسن سے اعراض کرتے ہوئے نہ تو اس سے خود شادی کرتا اور نہ اسے کسی سے شادی کرنے دیتا۔ اور قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں ﴿وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَنْ تَقُومُوا لِلْيَتَامَى بِالْقِسْطِ﴾ کہ لوگ پہلے بڑے کو پھر اس سے چھوٹے کو وارث بناتے تھے۔

(۱۹۷) مَا ذُكِرَ فِي نِكَاحِ نِسَاءِ الصَّابِئِينَ

بت پرست عورتوں سے نکاح کا بیان

(۱۷۶۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ ذَبَائِحَهُمْ وَنِسَائَهُمْ، يَعْنِي الصَّابِئِينَ.

(۱۷۶۹۱) حضرت حسن ﷫ نے بت پرستوں کے ذبیحہ اور ان سے نکاح کو ناجائز بتایا ہے۔

(۱۹۸) قَوْلُهُ تَعَالَى (فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ)

قرآن مجید کی آیت ﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۱۷۶۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ: ﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ قَالَ: مَا حَلَّ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ، ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا.

(۱۷۶۹۲) حضرت ابو مالک ﷫ قرآن مجید کی آیت ﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مراد ہے کہ وہ عورت جو تمہارے لئے حلال ہیں۔

(۱۷۶۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ يَقُولُ: مَا أَحْلَلْتُ لَكُمْ.

(۱۷۶۹۳) حضرت عائشہ ﷞ قرآن مجید کی آیت ﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ﴾ کی تفسیر میں فرماتی ہیں کہ اس سے مراد حلال عورتیں ہیں۔

(۱۷۶۹۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى﴾ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنْ قُرَيْشٍ يَكُونُ عِنْدَهُ النِّسْوَةُ وَيَكُونُ عِنْدَهُ الْأَيْتَامُ فَيَذْهَبُ مَالُهُ فَيَمِيلُ عَلَى الْأَيْتَامِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾.

(۱۷۶۹۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قریش کے لوگوں کے پاس کچھ عورتیں اور کچھ یتیم بچے ہوتے، اس کا مال ختم ہو جاتا تو وہ یتیموں کی طرف مائل ہو جاتا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ﴾

(۱۹۹) قوله (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ)

قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ کی تفسیر

(۱۷۶۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : قَوْلُهُ : ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ قَالَ : إِحْصَانُ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ أَنْ تَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَأَنْ تُحْصِنَ فَرْجَهَا.

(۱۷۶۹۵) حضرت عامر رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی عورت کی پاکدامنی یہ ہے کہ وہ جنابت کا غسل کرے اور اپنی شرمگاہ کو پاک رکھے۔

(۱۷۶۹۶) حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قوله : ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ قَالَ : الْعَفَائِفُ.

(۱۷۶۹۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان سے مراد پاکدامن عورتیں ہیں۔

(۲۰۰) فی قَوْلِهِ (عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ)

قرآن مجید کی آیت ﴿عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ﴾ کی تفسیر

(۱۷۶۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : ﴿عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ﴾ قَالَ : ذِكْرُهُ إِيَّاهَا فِي نَفْسِهِ.

(۱۷۶۹۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مرد کا عورت کو اپنے دل میں یاد کرنا ہے۔

(۱۷۶۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ الْحَسَنِ : ﴿عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ﴾ قَالَ : فِي الْخِطْبَةِ.

(۱۷۶۹۸) حضرت حسن رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد پیامِ نکاح میں یاد کرنا ہے۔

(۲۰۱) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَظْلِمُهَا مَهْرَهَا

مہر کے معاملے میں عورت سے زیادتی کرنے کا وبال

(۱۷۶۹۹) أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ نَكَحَ امْرَأَةً وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَهْرِهَا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ زَانٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۱۷۶۹۹) حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے عورت سے نکاح کیا اور اس کی نیت یہ تھی کہ عورت کا مہر اپنے پاس رکھے گا تو وہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن زنا کرنے والا شمار ہوگا۔

(۱۷۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أُمِّ هَمْدَانَ ، عَنْ عَمَّتِهَا ، عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَتَا :لَيْسَ شَيْءٌ أَشَدَّ مِنْ مَهْرِ امْرَأَةٍ ، أَوْ أَجْرِ أَجِيرٍ.

(۱۷۷۰۰) حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ حساب وکتاب کے اعتبار سے عورت کے مہر اور مزدور کی مزدوری سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

(۲۰۲) من قَالَ لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُكَاتَبَةَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهَا

جن حضرات کے نزدیک مکاتبہ کے باقی ماندہ بدلِ کتابت کو مہر بنا کر شادی کرنا جائز ہے

(۱۷۷۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الحَكَمِ قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَها عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ كِتَابَتِهَا.

(۱۷۷۰۱) حضرت حکم رحمہ اللہ کے نزدیک مکاتبہ کے باقی ماندہ بدلِ کتابت کو مہر بنا کر شادی کرنا جائز ہے۔

(۲۰۳) (ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ لاَ تَعُولُوا)

قرآن مجید کی آیت ﴿ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ کی تفسیر کا بیان

(۱۷۷۰۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ هُرَيْمٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ لاَ تَعُولُوا﴾ قَالَ :تَمِيلُوا.

(۱۷۷۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "تَعُوْلُوْا" سے مراد میلان ہے۔

(۱۷۷۰۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مُهَلْهِلٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ﴿ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ لاَ تَعُولُوا﴾ قَالَ:تَمِيلُوا.

(۱۷۷۰۳) حضرت ابورزین رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "تَعُوْلُوْا" سے مراد میلان ہے۔

(۱۷۷۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :﴿ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ لاَ تَعُولُوا﴾ قَالَ :تَمِيلُوا.

(۱۷۷۰۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "تَعُوْلُوْا" سے مراد میلان ہے۔

(۱۷۷۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ :﴿ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ لاَ تَعُولُوا﴾ قَالَ :تَمِيلُوا.

(۱۷۷۰۵) حضرت حسن رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "تَعُوْلُوْا" سے مراد میلان ہے۔

(۱۷۷۰۶) حَدَّثَنَا عَثَّام بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ :﴿ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ لاَ تَعُولُوا﴾ قَالَ :تَمِيلُوا.

(۱۷۷۰۶) حضرت ابو مالک رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "تَعُوْلُوْا" سے مراد میلان ہے۔

(۱۷۷۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ جُوَيْبِر ، عَنِ الضَّحَّاكِ :﴿ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ لاَ تَعُولُوا﴾ قَالَ :تَمِيلُوا.

(۱۷۷۰۷) حضرت ضحاک رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "تَعُوْلُوْا" سے مراد میلان ہے۔

(۲۰۴) فی الرجل يَتَزَوَّجُ وَهُوَ مَرِيضٌ ، أَيَجُوزُ ؟

کیا مرض الموت میں نکاح کرنا جائز ہے؟

(۱۷۷۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالاَ :يَجُوزُ تَزْوِيجُ الْمَرِيضِ وَبَيْعُهُ وَشِرَاؤُهُ.

(۱۷۷۰۸) حضرت شعبی اور حضرت حسن رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ مریض کا شادی کرنا اور خرید وفروخت کرنا جائز ہے۔

(۱۷۷۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي الْمَرِيضِ هُوَ يَتَزَوَّجُ؟ قَالَ:هُوَ جَائِزٌ مِنْ غَيْرِ الثُّلُثِ.

(۱۷۷۰۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا مریض کے لئے شادی کرنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ثلث کے علاوہ میں جائز ہے۔

(۱۷۷۱۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :أَرَادَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ أَنْ يَشْتَرِيَ ثُمْنَهُ مِنْ بِنْتِ جَرِيرٍ وَهُوَ مَرِيضٌ فَأَبَتْ فَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا ثَلاَثًا وَهُوَ مَرِيضٌ فَجَازَ.

(۱۷۷۱۰) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبد الرحمن ابن ام الحکم رحمہ اللہ نے حالتِ مرض الموت میں جریر کی بیٹی سے ایک ثمن مال کے بدلے نکاح کا ارادہ کیا تو انہوں نے انکار کیا اور جب حالت مرض میں ایک تہائی مال پر مہر کا ارادہ کیا تو اس نکاح کو درست قرار دیا گیا۔

(۱۷۷۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إنَّ مُعَاوِيَةَ أَجَازَهُ.

(۱۷۷۱۱) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ؓ نے اسے جائز قرار دیا۔

(۱۷۷۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ وَهُوَ مَرِيضٌ أَيَجُوزُ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ إِنَّهُ يَجُوزُ.

(۱۷۷۱۲) حضرت عبداللہ بن یزید باہلی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو حالتِ مرض الموت میں شادی کرے۔انہوں نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے۔

(۱۷۷۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ وَهُوَ مَرِيضٌ قَالَ : إِنْ كَانَ مُضَارًّا لَمْ يَجُزْ ، وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا تَزَوَّجَهَا لِتَقُومَ عَلَيْهِ فَهُوَ جَائِزٌ.

(۱۷۷۱۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مرض الموت میں ورثاء کو نقصان پہنچانے کے لئے شادی کرے تو یہ درست نہیں اور اگر خدمت کے لئے شادی کرے تو جائز ہے۔

(۱۷۷۱٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ فِي مَرَضِهِ قَالَ : هُوَ مِنْ ثُلُثِه.

(۱۷۷۱۴) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ مرض الموت میں ثلث مال کے عوض شادی کرنا جائز ہے۔

(۱۷۷۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، عَنِ الْمَرِيضِ يَتَزَوَّجُ ؟ قَالَ : مَا أَرَاهُ إِلاَّ حَدَثًا.

(۱۷۷۱۵) حضرت ابن جریج ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے مریض کے شادی کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ میرے نزدیک تو ایک نئی چیز ہے۔

(۱۷۷۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ فِي مَرَضه قَالَ : لاَ يَجُوزُ.

(۱۷۷۱۶) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ مرض الموت میں شادی کرنا درست نہیں ہے۔

(۱۷۷۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ غَالِبٍ قَالَ : سَأَلْتُ نَافِعًا عَنْهُ ، فَقَالَ : هُوَ جَائِزٌ وَتَرِثُهُ وَتَأْخُذُ صَدَاقَهَا.

(۱۷۷۱۷) حضرت خلیفہ بن غالب ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع ؒ سے مرض الموت میں شادی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ جائز ہے۔وہ وارث بھی ہوگی اور مہر بھی لے گی۔

(۱۷۷۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي رَبِيعَةَ تَزَوَّجَ وَهُوَ مَرِيضٌ أَرَادَ أَنْ تَرِثَهُ ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا قَرَابَةٌ.

(۱۷۷۱۸) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ ابن ابی ربیعہ ؒ نے حالت مرض الموت میں ایک عورت سے شادی کی، وہ اسے اپنا وارث بنانا چاہتے تھے۔ان کے اور اس عورت کے درمیان ایک رشتہ تھا۔

(۲۰۵) قَوْلُهُ (فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ)

قرآن مجید کی آیت ﴿فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ﴾ کی تفسیر

(۱۷۷۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا ذَهَبَتْ إِلَى الْمُشْرِكِينَ أَعْطَوْا زَوْجَهَا مِثْلَ مَهْرِهَا وَإِذَا ذَهَبَتْ إِلَى قَوْمٍ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُمْ عَهْدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿فَعَاقَبْتُمْ﴾ فَأَصَبْتُمْ غَنِيمَةً ﴿فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا﴾ يَقُولُ : اتُوا زَوْجَهَا مِنَ الْغَنِيمَةِ مِثْلَ مَهْرِهَا.

(۱۷۷۱۹) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی عورت مشرکین کے ہاتھ لگ جائے تو اس کے خاوند کو مہر مثلی ادا کرو اور جب کوئی عورت ایسی قوم میں چلی جائے جس قوم اور مشرکین کے درمیان عہد نہ ہو اور مال غنیمت ہاتھ لگے تو ان کے خاوندوں کو غنیمت میں سے مہر مثلی ادا کرو۔

(۱۷۷۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَصِيفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ ، أَوْ نَحْوَهُ.

(۱۷۷۲۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۰۶) من كان يُحِبُّ أَنْ يَتَخَيَّرَ فِي التَّزْوِيجِ وَمَنْ كَانَ لاَ يَفْعَلُ

اولاد کی شادی اچھی جگہ کرانے کا بیان

(۱۷۷۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ منيح ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ (ابن عدى ۲۱۸۷)

(۱۷۷۲۱) حضرت عروہ بن زبیر ؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی اولاد کے لئے اچھے رشتے تلاش کرو۔

(۱۷۷۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلْقَمَةَ كَانَ إِذَا تَزَوَّجَ تَزَوَّجَ إِلَى أَدْنَى بَيْتِهِ.

(۱۷۷۲۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ جب شادی کرتے تو اچھے گھر میں شادی کرتے۔

(۱۷۷۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خِرَاشٍ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعِنْدَهُ امْرَأَةٌ لَهُ سَحْمَاءُ ، أَوْ شَحْبَاءُ قَالَ : وَهُوَ فِي مِظَلَّةٍ لَهُ سَوْدَاءَ قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : يَا أَبَا ذَرٍّ ، لَوِ اتَّخَذْتَ امْرَأَةً هِيَ أَرْفَعُ مِنْ هَذِهِ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ لأَنْ أَتَّخِذَ امْرَأَةً تَضَعُنِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَّخِذَ امْرَأَةً تَرْفَعُنِي.

(۱۷۷۲۳) حضرت عبداللہ بن خراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مقامِ ربذہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا، ان کی اہلیہ کا رنگ کالا تھا، یا فرمایا کہ وہ بھوک اور کمزوری کی وجہ سے بے حال تھیں، اپنے ایک کالے رنگ کے چھپر میں تھے، ان سے کہا گیا کہ اے ابوذر! اگر آپ اس سے بہتر عورت سے شادی کر لیتے تو اچھا ہوتا! انہوں نے فرمایا کہ میں ایسی عورت سے شادی کروں جو میرے نام وشہرت میں کمی کا سبب بنے مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایسی عورت سے شادی کروں جو میرے نام ونمود میں زیادتی کا سبب بنے۔

(۱۷۷۲٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :قَالَ :عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :مَا بَقِيَ فِيَّ مِنْ أَخْلاَقِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْءٌ إلاَّ أَنِّي لَسْتُ أُبَالِي أَيَّ الْمُسْلِمِينَ نَكَحْتُ وَأَيُّهُمْ أَنْكَحْتُ.

(۱۷۷۲۴) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ میں جاہلیت کی کوئی عادت باقی نہیں رہی سوائے اس کے کہ مجھے اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ میں کس مسلمان سے شادی کر رہا ہوں اور کس سے شادی کرا رہا ہوں۔

(۱۷۷۲٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :كَانَ عَلْقَمَةُ يَخْطُبُ إلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ.

(۱۷۷۲۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ اپنے سے کم تر لوگوں کو نکاح کا پیغام بھجواتے تھے۔

(۱۷۷۲٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ :حدَّثَنَا هشَام ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ ابْنَةَ عَبْدٍ خَيَّاطٍ فَوَلَدَتْ عِنْدَهُ غُلاَمًا فَانْتَفَى مِنْهُ ، فَقَالَ لَهُ شُرَيْحٌ :مَا الَّذِي دَلَّك عَلَى أَنْ تَزَوَّجَ بِنْتَ عَبْدٍ خَيَّاطٍ وَأَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ فِي شَرَفٍ مِنَ الْعَطَاءِ هو الَّذِي دَعَاك إلَى أَنْ تَنْتَفِيَ مِنْهُ .

(۱۷۷۲۶) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک غلام درزی کی بیٹی سے شادی کی۔ اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا لیکن اس آدمی نے اسے اپنا بچہ ماننے سے انکار کر دیا۔ حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا کہ جس چیز نے تجھے ایک غلام درزی کی بیٹی سے شادی پر مجبور کیا حالانکہ تو عرب کا ایک معزز آدمی ہے اسی چیز نے تجھے اس سے ہونے والے بچے کو اپنا بیٹا ماننے سے انکار کرنے پر ابھارا ہے۔ (یعنی شیطان نے تیرے دل میں وسوسے ڈالے ہیں)

(۲۰۷) ما قالوا فِي الْمَرْأَةِ يَكُونُ لَهَا الْمَمْلُوكُ فَتَقُولُ أُعْتِقُكَ عَلَى أَنْ تَزَوَّجَنِي

اگر کوئی مالکن اپنے غلام سے یہ کہے کہ میں تجھے اس شرط پر آزاد کرتی ہوں کہ تو مجھ سے شادی کر لے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۷۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ امْرَأَةٍ قَالَتْ لِعَبْدِهَا: أُعْتِقَكَ عَلَى أَنْ تَزَوَّجَنِي فَقَالَ :لَوْ أَنَّهَا بَدَأَتْ يَعْتِقُهُ ! قَالَ :وَسَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ ، قَالَ :فَسَأَلْتُ مُجَاهِدًا فغَضِبَ وَقَالَ :فِي هَذِهِ عُقُوبَةٌ مِنَ اللهِ وَمِنَ السُّلْطَانِ.

(۱۷۷۲۷) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی مالکن اپنے غلام سے یہ کہے کہ میں تجھے اس شرط پر آزاد کرتی ہوں کہ تو مجھ سے شادی کرلے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بہتر تھا کہ وہ اسے آزاد کردیتی۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ کے مثل بات فرمائی۔ میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے سوال کیا تو وہ غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ یہ اللہ اور سلطان کی طرف سے قابلِ سزا عمل ہے۔

(۱۷۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَا : تَعْتِقُهُ وَلَا تُشَاطِرُهُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ :فِي هَذِهِ عُقُوبَةٌ مِنَ اللهِ وَمِنَ السُّلْطَانِ.

(۱۷۷۲۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ اسے آزاد کردے لیکن شرط نہ لگائے اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ اللہ اور بادشاہ کی طرف سے سزا کا سبب ہے۔

(۲۰۸) فی قوله (وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ)

قرآن مجید کی آیت ﴿وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۱۷۷۲۹) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ﴾ قَالَ : فِي النَّفَقَةِ.

(۱۷۷۲۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نفقہ ہے۔

(۱۷۷۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :نَصِيبُهَا مِنْ نَفْسِهِ وَمِنْ مَالِهِ.

(۱۷۷۳۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مرد کے مال اور جان سے عورت کا حصہ ہے۔

(۱۷۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :النَّفَقَةُ وَالأَيَّامُ.

(۱۷۷۳۱) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نفقہ اور ایام ہیں۔

(۲۰۹) قَوْلُهُ (أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ)

قرآن مجید کی آیت ﴿أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۱۷۷۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ﴾ قَالَ :ذِكْرُهُ إِيَّاهُ فِي نَفْسِهِ.

(۱۷۷۳۲) حضرت مجاہد ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مرد کا عورت کو اپنے دل میں یاد کرنا ہے۔

(۱۷۷۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ :﴿أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ﴾ :الخِطْبَةَ.

(۱۷۷۳۳) حضرت حسن ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد پیامِ نکاح ہے۔

(۳۱۰) من قَالَ النُّفَسَاءُ لاَ تُزَوَّجُ حَتَّى تَطْهُرَ

کیا نفاس والی عورت پاک ہونے سے پہلے نکاح کر سکتی ہے؟

(۱۷۷۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَحَمَّادٍ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا لِلنُّفَسَاءِ أَنْ تُزَوَّجَ حَتَّى تَطْهُرَ.

(۱۷۷۳۴) حضرت شعبی ؒ اور حضرت حماد ؒ کے نزدیک نفاس والی عورت کے لئے پاک ہونے سے پہلے نکاح کرنا درست ہے۔

(۱۷۷۳٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي النُّفَسَاءِ:لاَ تُزَوَّجُ حَتَّى يَذْهَبَ الدَّمُ.

(۱۷۷۳۵) حضرت شعبی ؒ اور حضرت مسیب بن رافع ؒ فرماتے ہیں کہ نفاس والی عورت خون بند ہونے سے پہلے نکاح نہیں کر سکتی۔

(۱۷۷۳٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ قَالاَ :فِي النُّفَسَاءِ :تُزَوَّجُ ، وَإِنْ لَمْ يَذْهَبِ الدَّمُ.

(۱۷۷۳۶) حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ وہ شادی کر سکتی ہے خواہ خون بند نہ ہو۔

(۱۷۷۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :كَانَ يَكْرَهُهُ فَإِنْ تَزَوَّجَتْ فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ.

(۱۷۷۳۷) حضرت حسن ؒ نفاس والی عورت کے نکاح کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے، لیکن اگر کر لے تو نکاح جائز ہے۔

(۳۱۱) مَا قَالُوا فِي النُّفَسَاءِ كَمْ تَجْلِسُ حَتَّى يَغْشَاهَا زَوْجُهَا ؟

نفاس والی عورت کا خاوند کتنے دن تک اس سے جماع نہیں کر سکتا؟

(۱۷۷۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ نَفِسَتْ فَرَأَتِ الطُّهْرَ

لِعِشْرِينَ لَيْلَةً فَاغْتَسَلَتْ ثُمَّ جَاءَتْ فَدَخَلَتْ مَعَهُ فِي لِحَافِهِ فَقَالَ :مَنْ هَذِهِ ؟ فَقَالَتْ :فُلاَنَةُ ، فَقَالَ :أَوَلَيْسَ قَدْ نَفِسْت ؟ قَالَتْ :إِذًا قَدْ رَأَيْت الطُّهْرَ ، قَالَ :فَضَرَبَهَا بِرِجْلِهِ حَتَّى أَخْرَجَهَا مِنَ اللِّحَافِ وَقَالَ :لاَ تغرني عَنْ دِينِي حَتَّى يَمْضِيَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا.

(۱۷۷۳۸) حضرت عائذ بن عمرو رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی ہیں، یہ ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے بیعت رضوان میں حصہ لیا، ان کی ایک زوجہ کو نفاس لاحق ہوا، وہ بیس دن بعد پاک ہوگئیں، لہٰذا غسل کیا اور آکر اپنے خاوند کے لحاف میں ان کے ساتھ لیٹ گئیں۔ انہوں نے پوچھا کون ہے؟ بتایا کہ فلانی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم حالتِ نفاس میں نہیں تھی؟ زوجہ نے کہا کہ میں پاک ہوگئی ہوں، انہوں نے ٹانگ کے ذریعے انہیں اپنے لحاف سے نکال دیا اور فرمایا کہ مجھے میرے دین کے بارے میں دھوکہ نہ دو، جب تک چالیس دن نہ گذر جائیں مت آنا۔

(۱۷۷۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ :لِنِسَائِهِ :لاَ تَشَرَّفْنَ لِي دُونَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِي النِّفَاسِ.

(۱۷۷۳۹) حضرت عثمان بن ابی العاص ؓ نے اپنے بیویوں سے فرمایا کہ نفاس کے دوران چالیس دن سے پہلے میری طرف مت جھانکنا۔

(۱۷۷٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :تَجْلِسُ النُّفَسَاءُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.

(۱۷۷۴۰) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ نفساء چالیس دن تک شوہر سے دور رہے گی۔

(۱۷۷٤۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:تَرَبَّصُ النُّفَسَاءُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ :تَرَبَّصُ شَهْرَيْنِ ثُمَّ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ.

(۱۷۷۴۱) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ نفساء چالیس دن رکے گی، پھر غسل کر کے نماز پڑھے گی۔ حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ دو مہینے رکے گی پھر وہ مستحاضہ کی طرح ہے۔

(۱۷۷٤۲) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لاَ تَجْلِسُ النُّفَسَاءُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ ليلة ، وقَالَ :عَطَاءٌ :تَجْلِسُ عَادَتَهَا الَّتِي اعْتَادَتْ ، وَلاَ تَجْلِسُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

(۱۷۷۴۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ نفساء چالیس دن سے زیادہ نہیں رکے گی۔ حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ وہ اپنی عادت کے بقدر رکے گی اور چالیس دن سے زیادہ نہیں رکے گی۔

(۱۷۷٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :تَجْلِسُ النُّفَسَاءُ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.

(۱۷۷۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نفاس والی عورت چالیس دن تک رکے گی۔

(۱۷۷٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ : حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ ، عَنْ مُسَّةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَقْعُدُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، وَكُنَّا نُلَطِّخُ عَلَى وُجُوهِنَا الْوَرْسَ مِنَ الْكَلَفِ. (ترمذی ۱۳۹۔ ابو داؤد ۳۱۵)

(۱۷۷۴۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نفساء چالیس دن تک رکا کرتی تھیں اور ہم اپنے چہروں پر نمیالی سرخی کی وجہ سے ورس نامی زرد بوٹی لگایا کرتی تھیں۔

(۲۱۲) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ أو يسبيها ، مَا قَالُوا في ذلك

اگر آدمی کسی باندی کو خریدے یا قیدی بنائے اور وہ حاملہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۷۷٤٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً وَهِيَ حَامِلٌ أَيَطَؤُهَا ؟ قَالَ : لاَ ، وَقَرَأَ : (وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ).

(۱۷۷۴۵) حضرت عبید اللہ بن ابی زیاد رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی باندی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو کیا اس سے جماع کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ پھر قرآن مجید کی آیت پڑھی (ترجمہ) حمل والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ بچے کو جنم دے دیں۔

(۱۷۷٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ أَبَا مُوسَى نَهَى حِينَ فَتَحَ تُسْتَرَ : أَلاَ تُوطَأُ الْحَبَالَى ، وَلاَ يُشَارِكُ الْمُشْرِكِينَ فِي أَوْلاَدِهِمْ ، فَإِنَّ الْمَاءَ يَزِيدُ فِي الْوَلَدِ ، أَشَيْءٌ قَالَهُ بِرَأْيِهِ ؟ أَوْ شَيْءٌ رَوَاهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَوْطَاسٍ أَنْ تُوطَأَ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ ، أَوْ حَائل حَتَّى تُسْتَبْرَأَ.

(۱۷۷۴۶) حضرت داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے کہا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے تستر کی فتح کے دن فرمایا تھا کہ کسی حاملہ عورت سے جماع نہ کیا جائے اور مشرکین کی اولاد میں شراکت نہ کی جائے، کیونکہ پانی بچے میں اضافہ کرتا ہے۔ انہوں نے یہ بات اپنی رائے سے کہی تھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی فتح کے دن فرمایا تھا کہ کسی حاملہ سے بچے کی پیدائش سے پہلے جماع نہ کیا جائے اور دوسری خواتین سے اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک ان کے رحم کا خالی ہونا معلوم نہ ہو جائے۔

(۱۷۷٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ وَطِئَ حُبْلَى.

(۱۷۷۴۷) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی حاملہ سے وطی کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۱۷۷۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (احمد ۱/ ۲۵۶۔ طبرانی ۱۲۰۹۰)

(۱۷۷۴۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۷۷۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ ، مَوْلَى تُجِيبَ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ نَحْوَ الْمَغْرِبِ فَفَتَحْنَا قَرْيَةً يُقَالُ لَهَا جَرْبَةُ قَالَ : فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا ، فَقَالَ : إِنِّي لاَ أَقُولُ فِيكُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِينَا يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُسْقِيَنَّ مَائَهُ زَرْعَ غَيْرِهِ. (احمد ۴/ ۱۰۸۔ طبرانی ۴۴۸۳)

(۱۷۷۴۹) حضرت ابومرزوق رحمہ اللہ مولیٰ تجیب کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ مغرب کی طرف جنگ کی، ہم نے جربہ نامی ایک گاؤں کو فتح کیا تو حضرت رویفع رضی اللہ عنہ نے ہم میں بیان فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ آپ نے فتح خیبر کے دن فرمایا تھا کہ جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پانی سے کسی دوسرے کی کھیتی سیراب نہ کرے۔

(۱۷۷۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ ، مَوْلَى تُجِيبَ ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

(۱۷۷۵۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۷۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ تُوطَأَ الْحَامِلُ حَتَّى تَضَعَ ، أَوِ الْحَائِضُ حَتَّى تُسْتَبْرَأَ بِحَيْضَةٍ.

(۱۷۷۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ سے وضع حمل سے پہلے اور غیر حاملہ سے حیض کے ذریعے رحم کے صاف ہونے کا یقین ہونے سے پہلے وطی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ وَقُثَمٍ وَنَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالُوا : أَيُّمَا رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً حُبْلَى فَلاَ يَطَؤُهَا حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً فَلاَ يَقْرَبْهَا حَتَّى تَحِيضَ.

(۱۷۷۵۲) حضرت صلہ، حضرت قثم اور حضرت ناجیہ بن کعب رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کوئی حاملہ باندی خریدے تو وضع حمل سے پہلے اس کے ساتھ جماع نہ کرے۔ اور اگر غیر حاملہ خریدے تو اس کو حیض آنے تک اس کے قریب نہ جائے۔

(۱۷۷۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : نُهِيَ أَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ وَلِيدَةً ، أَوِ

امْرَأَةً وَفِي بَطْنِهَا جَنِينٌ لِغَيْرِهِ.

(۱۷۷۵۳) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ آدمی کسی ایسی باندی یا عورت سے جماع کرے جس کے پیٹ میں کسی دوسرے کا بچہ ہو۔

(۱۷۷۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ تُسْتَرُ أَصَابَ أَبُو مُوسَى سَبَايَا فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنْ لاَ يَقَعَ أَحَدٌ عَلَى امْرَأَةٍ حبلى حَتَّى تَضَعَ وَلاَ تُشَارِكُوا الْمُسْلِمِينَ فِي أَوْلاَدِهِمْ فَإِنَّ الْمَاءَ تَمَامُ الْوَلَدِ.

(۱۷۷۵۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تستر فتح ہوا تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کچھ باندیاں لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط میں یہ حکم لکھ بھیجا کہ وضعِ حمل سے پہلے کوئی شخص کسی عورت سے جماع نہ کرے، مشرکین کی اولاد میں حصہ دار نہ بنو کیونکہ پانی بچے کو پورا کرتا ہے۔

(۱۷۷۵٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مُنَادِيًا فنادى فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا ؛ أَنْ لاَ يَطَأَ الرِّجَالُ حَامِلاً حَتَّى تَضَعَ ، وَلاَ حَائِلاً حَتَّى تَحِيضَ.

(۱۷۷۵۵) حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ میں ایک منادی سے اعلان کرایا کہ حاملہ سے وضع حمل تک اور غیر حاملہ سے حیض کے آنے تک جماع نہ کرو۔

(۱۷۷۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عن أَنْ تُوطَأَ الْحَبَالَى حَتَّى يَضَعْنَ.

(۱۷۷۵۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر میں حاملہ عورت سے وضعِ حمل سے پہلے جماع سے منع فرمایا تھا۔

(۱۷۷۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى امْرَأَةٍ مُجِحٍّ وَهِيَ عَلَى بَابِ خِبَاءٍ ، أَوْ فُسْطَاطٍ ، فَقَالَ : لِمَنْ هَذِهِ ؟ فَقَالُوا : لِفُلاَنٍ ، قَالَ : أَيُلِمُّ بِهَا ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ ، فَكَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ يَغْذُوهُ فِي بَصَرِهِ وَسَمْعِهِ ، كَيْفَ يَرِثُهُ وَهُوَ لاَ يَحِلُّ لَهُ.

(مسلم ۱۰۶۶۔ ابو داؤد ۲۱۴۹)

(۱۷۷۵۷) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غزوہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی حاملہ عورت کے پاس سے گزرے جو قریب الولادت تھی (اور قیدی بنا کر لائی گئی تھی)، وہ خیمے کے دروازے پر کھڑی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا کہ یہ کس کی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ فلاں کی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ اس سے جماع کرتا ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خیال آتا ہے کہ میں اس پر ایسی لعنت کروں جو قبر میں اس کے ساتھ جائے۔ وہ اس (سے پیدا ہونے

والے بچے) سے کیسے خدمت لے گا حالانکہ اس کی سماعت اور بصارت کو تقویت دے رہا ہے؟ وہ اس کا وارث کیسے ہوگا حالانکہ وہ اس کے لئے حلال نہیں ہے؟

(۳۱۳) مَا قَالُوا فی المرأة تُفسِدُ الْمَرْأَةَ بِيَدِهَا، مَا عَلَيْهَا فِي ذَلِكَ ؟

اگر کوئی عورت اپنے ہاتھ سے کسی لڑکی کا پردۂ بکارت زائل کر دے تو اس پر کیا تاوان ہوگا؟

(۱۷۷۵۸) حَدَّثَنَا هُشَيْم ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ رَجُلاً كَانَتْ عِنْدَهُ يَتِيمَةٌ و كَانَتْ تَحْضُرُ مَعَهُ طَعَامَهُ قَالَ : فَخَافَتِ امْرَأته أَنْ يَتَزَوَّجَهَا عَلَيْهَا قَالَ : وَغَابَ الرَّجُلُ غَيْبَةً فَاسْتَعَانَتِ امْرَأته نِسْوَةً عَلَيْهَا فَضَبَطْنَهَا لَهَا وَأَفْسَدَتْ عُذْرَتَهَا بِيَدِهَا ، وَقَدِمَ الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَفْقِدُهَا ، عَنْ مَائِدَتِهِ ، فَقَالَ لاِمْرَأَتِهِ : مَا شَأْنُ فُلاَنَةَ لاَ تَحْضُرُ طَعَامِي كَمَا كَانَتْ تَحْضُرُ ؟ فَقَالَتْ : دَعْ عَنْك فُلاَنَةَ ، فَقَالَ : مَا شَأْنُهَا ؟ قَالَ : فَقَذَفَتْهَا قَالَ : فَانْطَلَقَ الرجل حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا ، فَقَالَ : مَا شَأْنُك ؟ مَا أَمْرُك ؟ قَالَ : فَجَعَلَتْ لاَ تَزِيدُ عَلَى الْبُكَاءِ ، فَقَالَ : أَخْبِرِينِي فَأَخْبَرَتْهُ قَالَ : فَانْطَلَقَ إِلَى عَلِيٍّ رضى الله عنه فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةِ الرَّجُلِ وَإِلَى النِّسْوَةِ فَسَأَلَهُنَّ قَالَ : فَمَا لَبِثْنَ أَنِ اعْتَرَفْنَ قَالَ : فَقَالَ لِلْحَسَنِ : اقْضِ فِيهَا ، فَقَالَ الْحَسَنُ : أَرَى الْحَدَّ عَلَى مَنْ قَذَفَهَا وَالْعُقْرَ عَلَيْهَا وَعَلَى الْمُمْسِكَاتِ قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : لَوْ كُلِّفت إِبِلٌ طَحِيناً لَطَحَنَتْ قَالَ : وَمَا يَطْحَنُ يَوْمَئِذٍ بَعِيرٌ.

(۱۷۷۵۸) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کے پاس ایک یتیم بچی تھی، وہ کھانا بھی اس کے ساتھ کھاتی تھی، آدمی کی بیوی کو اندیشہ ہوا کہ کہیں آدمی اس سے شادی نہ کر لے، چنانچہ ایک مرتبہ جب وہ آدمی کہیں گیا ہوا تھا تو اس عورت نے کچھ عورتوں کی مدد سے اس لڑکی کو باندھا اور اس کے پردۂ بکارت کو زائل کر دیا، جب آدمی واپس آیا تو دسترخوان پر اس یتیم بچی کو نہ پایا۔ اس نے اپنی بیوی سے اس کے بارے میں پوچھا تو وہ کہنے لگی کہ اس کا تو ذکر ہی نہ کرو، آدمی نے وجہ پوچھی تو عورت نے بچی پر زنا کا الزام لگا دیا۔ آدمی اس بچی کے پاس آیا اور اس سے واقعہ کی تصدیق چاہی، بچی نے رونے کے علاوہ کوئی بات نہ کی، اس نے اصرار کیا تو بچی نے ساری بات بتا دی۔ وہ آدمی اس مقدمے کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ساری بات عرض کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کی بیوی کو اور باقی عورتوں کو بلا لیا اور ان سے سوال کیا، انہوں نے فوراً ساری بات کو تسلیم کر لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے فیصلہ کرنے کو کہا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تہمت لگانے والی عورت پر حد جاری ہوگی اور پردۂ بکارت کو زائل کرنے کا جرمانہ اس عورت پر اور پکڑنے والی عورتوں پر ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اونٹوں سے پسوائی کا کام لیا جاتا تو آج میں ان عورتوں کو اونٹوں کے نیچے پسوا دیتا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس زمانے میں اونٹوں سے پسوائی کا کام نہیں لیا جاتا تھا۔

(۱۷۷۵۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ جَوَارٍ أَرْبَعًا اجْتَمَعْنَ ، فَقَالَتْ إِحْدَاهُنَّ : هِيَ رَجُلٌ ، وَقَالَتِ الأُخْرَى : هِيَ امْرَأَةٌ وَقَالَتِ الثَّالِثَةُ : أَنَا أَبُو الَّتِي زَعَمَتْ أَنَّهَا امْرَأَةٌ وَقَالَتِ الرَّابِعَةُ : أَنَا أَبُو الذى زَعَمَتْ أَنَّهَا رَجُلٌ ، فَخَطَبَتِ الَّتِي زَعَمَتْ أَنَّهَا أَبُو الرَّجُلِ إِلَى الَّتِي زَعَمَتْ أَنَّهَا أَبُو الْمَرْأَةِ ، فَزَوَّجَتْهَا ، فَأَفْسَدَتِ الَّتِي زَعَمَتْ أَنَّهَا رَجُلٌ الْجَارِيَةَ الَّتِي زَوَّجَتْهَا ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ، فَجَعَلَ صَدَاقَهَا عَلَى أَرْبَعَتِهِنَّ ، وَرَفَعَ حِصَّةَ الَّتِي زَعَمَتْ أَنَّهَا امْرَأَةٌ ، لأَنَّهَا أَمْكَنَتْ مِنْ نَفْسِهَا ، قَالَ : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمُزَنِيِّ ، فَقَالَ : لَوْ أَنِّي وُلِّيتُ ذَلِكَ لَمْ أَرَ الصَّدَاقَ إِلاَّ عَلَى الَّتِي أَفْسَدَتْهَا.

(۱۷۷۵۹) حضرت شعبی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ چار نوعمر لڑکیاں کھیلنے کے لئے جمع ہوئیں، ایک نے کہا کہ وہ آدمی ہے، دوسری نے کہا کہ وہ عورت ہے، تیسری نے کہا کہ وہ عورت کا باپ ہے، چوتھی نے کہا کہ وہ آدمی کا باپ ہے۔ آدمی کے باپ کا کردار ادا کرنے والی نے عورت کے باپ کا کردار ادا کرنے سے اس کی بیٹی کا رشتہ مانگا۔ جب شادی ہوگئی تو لڑکے کا کردار ادا کرنے والی لڑکی نے عورت کا کردار ادا کرنے والی بچی کے پردہ بکارت کو نقصان پہنچا دیا۔ یہ سارا مقدمہ عبد الملک بن مروان کے پاس پیش کیا گیا۔ انہوں نے مہر کے برابر رقم چاروں لڑکیوں پر لازم کی اور عورت کا کردار ادا کرنے والی لڑکی کے حصے کو اٹھا دیا۔ یہ فیصلہ عبد اللہ بن معقل مزنی ولیٹیلا کے پاس پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر یہ میرے پاس آتا تو میں صرف پردہ بکارت کو زائل کرنے والی لڑکی پر تاوان کو لازم کرتا۔

(۱۷۷۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ امْرَأَةً افْتَضَّتْ جَارِيَةً بِأُصْبُعِهَا وَقَالَتْ : إِنَّهَا زَنَتْ فَرَفَعَتْ إِلَى عَلِيٍّ فَغَرَّمَهَا الْعُقْرَ وَضَرَبَهَا ثَمَانِينَ لِقَذْفِهَا إِيَّاهَا.

(۱۷۷۶۰) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنی انگلی سے ایک بچی کا پردہ بکارت زائل کر دیا اور کہہ دیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس یہ مقدمہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ عورت پر پردۂ بکارت کو زائل کرنے کا تاوان ہوگا اور تہمت لگانے کی وجہ سے اسی کوڑے پڑیں گے۔

(۱۷۷۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ نِسْوَةً كُنَّ بِالشَّامِ ، فَأَشِرْنَ وَبَطِرْنَ وَلَعِبْنَ الْحُزُقَّةَ ، فَرَكِبَتْ وَاحِدَةٌ الأُخْرَى ، وَنَخَسَتِ الأُخْرَى ، فَأَذْهَبَتْ عُذْرَتَهَا ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ، فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَقَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ ، فَقَالاَ : عَلَيْهِنَّ الدِّيَةُ ، وَيُرْفَعُ نَصِيبُ وَاحِدَةٍ ، وَقَالَ ابْنُ مُعْقِلٍ : يَرَى مِنْ نَطَفِهَا إِلَى نَاخِسَتِهَا ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : وَأَنَا أَرَى ذَلِكَ وَلَهَا عُقْرُهَا.

(۱۷۷۶۱) حضرت شعبی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ شام میں کچھ لڑکیاں کھیلنے کے لئے جمع ہوئیں، ایک لڑکی دوسری پر سوار ہوئی اور دوسری نیچے دب گئی جس کی وجہ سے اس کا پردہ بکارت زائل ہوگیا۔ یہ مقدمہ عبد الملک بن مروان کے پاس لایا گیا تو انہوں نے فضالہ بن عبید ولیٹیلا اور قبیصہ بن ذؤیب ولیٹیلا سے اس بارے میں سوال کیا۔ ان دونوں نے فرمایا کہ ان سب لڑکیوں پر دیت واجب ہوگی اور

ایک کا حصہ اٹھالیا جائے گا۔ ابن معقل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دیت صرف اس پر ہونی چاہئے جس نے اسے دبایا ہے۔ حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں یہی ہونا چاہئے اور دیت کے بجائے پردہ بکارت کو زائل کرنے کا تاوان ہونا چاہئے۔

(۱۷۷۶۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ؛ أَنَّ جَارِيَتَيْنِ كَانَتَا بِالْحَمَّامِ ، فَدَفَعَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى فَانْتَقَضَتْ عُذْرَتُهَا ، فَقَضَى لَهَا شُرَيْحٌ : عَلَيْهَا بِمِثْلِ صَدَاقِهَا.

(۱۷۷۶۲) حضرت بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو لڑکیاں حمام میں تھیں، ایک نے دوسرے کو دھکا دیا تو اس کا پردہ بکارت زائل ہو گیا۔ قاضی شریح رحمہ اللہ نے اس کے لئے مہر مثلی کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۱۴) مَا قَالُوا فِي رجلين تَزَوَّجَا أُخْتَيْنِ فَأُدْخِلَتِ امْرَأَةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ

دو آدمیوں کی دو بہنوں سے شادی ہوئی لیکن ہر ایک کے پاس منکوحہ کے علاوہ دوسری لائی گئی تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۷۶۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلَيْنِ تَزَوَّجَا أُخْتَيْنِ فَأُدْخِلَ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا امْرَأَةُ صَاحِبِهِ قَالَ لَهُمَا الصَّدَاقُ وَيَرْجِعُ الزَّوْجَانِ عَلَى مَنْ غَرَّهُمَا.

(۱۷۷۶۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر دو آدمیوں کی دو بہنوں سے شادی ہوئی لیکن ہر ایک کے پاس منکوحہ کے علاوہ دوسری لائی گئی تو دونوں عورتوں کو مہر ملے گا اور مہر کے لیے خاوند اس سے رجوع کریں گے جس کی غلطی سے ایسا ہوا ہے۔

(۱۷۷۶٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ ذَلِكَ.

(۱۷۷۶۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(۱۷۷٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا.

(۱۷۷۶۵) حضرت حسن رحمہ اللہ بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(۱۷۷٦٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ قَالَ : تَزَوَّجَ أَخَوَانِ أُخْتَيْنِ ، فَأُدْخِلَتِ امْرَأَةُ هَذَا عَلَى هَذَا ، وَامْرَأَةُ هَذَا عَلَى هَذَا ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَرَدَّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَى زَوْجِهَا ، وَأَمَرَ زَوْجَهَا أَنْ لاَ يَقْرَبَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا ، وَجَعَلَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا الصَّدَاقَ عَلَى الَّذِي وَطِئَهَا لِغِشْيَانِهِ إِيَّاهَا ، وَجَعَلَ جِهَازَهَا وَالْغُرْمَ عَلَى الَّذِي زَوَّجَهَا.

(۱۷۷۶۶) حضرت خلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دو بھائیوں کا دو بہنوں سے نکاح ہوا، ہر ایک کے پاس منکوحہ کے علاوہ دوسری عورت لائی گئی، یہ مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیش ہوا آپ نے ہر عورت کو اس کے اصل خاوند کی طرف واپس فرمایا اور حکم دیا کہ عدت گزرنے تک خاوند اپنی بیویوں کے قریب نہ جائیں۔ پھر آپ نے جماع کرنے والوں پر مہر کو لازم قرار دیا

اور تاوان اس شخص پر لازم کیا جس نے شادی کرائی تھی۔

(۲۱۵) مَا قَالُوا فِی مهر الْبَغِيِّ ، مَنْ نَهَى عَنْهُ

فاحشہ کی کمائی کی حرمت کا بیان

(۱۷۷۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مَهْرِ الْبَغِيِّ. (بخاری ۲۲۳۷۔ ترمذی ۱۲۷۶)

(۱۷۷۶۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فاحشہ کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۷۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ. (مسلم ۱۱۹۹۔ ابوداؤد ۳۴۱۴)

(۱۷۷۶۸) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پچھنے لگانے والے کی کمائی بری ہے اور زنا کی کمائی بری ہے۔

(۱۷۷۶۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ مَهْرِ الْبَغِيِّ. (احمد ۴/ ۳۰۸)

(۱۷۷۶۹) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاحشہ کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۷۷۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَهْرِ الْبَغِيِّ. (ابویعلی ۸۹۲۔ طبرانی ۲۷۳)

(۱۷۷۷۰) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاحشہ کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۷۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ يَقُولُ لِجَارِيَتِهِ : اذْهَبِي فَابْغِينَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾. (مسلم ۲۶)

(۱۷۷۷۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی ابن سلول اپنی باندی سے کہتا تھا کہ جاؤ اور ہمارے لئے جسم فروشی کی کمائی لاؤ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ

یُکْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾

(١٧٧٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانُوا يُكْرِهُونَ أَنْ يَتَزَوَّجُوا عَلَى الدِّرْهَمِ وَالدِّرْهَمَيْنِ مِثْلَ مَهْرِ الْبَغِيِّ.

(۱۷۷۷۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو ناپسند قرار دیتے تھے کہ فاحشہ کی کمائی کی طرح ایک یا دو درہم پر نکاح کریں۔

(١٧٧٧٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مَهْرِ الْبَغِيِّ.

(۱۷۷۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاحشہ کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

(٣١٦) مَا قَالُوا فِي الرجل يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ وَالْحُرَّةَ فِي عُقْدَةٍ

اگر آدمی ایک ہی عقد میں ایک باندی اور ایک آزاد عورت سے شادی کرے تو کیا حکم ہے؟

(١٧٧٧٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ أَمَةً وَحُرَّةً فِي عُقْدَةٍ قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الأَمَةِ ، أَوْ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ أُخْتَيْنِ فِي عُقْدَةٍ قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۷۷۴) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک ہی عقد میں ایک باندی اور ایک آزاد عورت سے شادی کرے تو آدمی اور باندی کے درمیان جدائی کرائی جائے گی۔ اسی طرح اگر ایک عقد میں دو بہنوں سے نکاح کیا تو اس صورت میں دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی۔

(١٧٧٧٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ حُرَّةً وَأَمَةً فِي عُقْدَةٍ فَسَدَ نِكَاحُهُمَا.

(۱۷۷۷۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عقد میں ایک آزاد اور ایک باندی سے نکاح کیا تو ان کا نکاح فاسد ہوگا۔

(٣١٧) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا فَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَنَّهَا أُخْتُهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، اس سے شرعی ملاقات کی پھر وہ مر گیا۔ پھر اس بات پر گواہی قائم ہوگئی کہ وہ عورت اس کی رضاعی بہن ہے۔ اب کیا حکم ہے؟

(١٧٧٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ، ثُمَّ دَخَلَ بِهَا ،

ثُمَّ مَاتَ ، ثُمَّ قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَنَّهَا أُخْتُهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ وَلاَ مِيرَاثَ لَهَا.

(۱۷۷۷۶) حضرت حسن رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، اس سے شرعی ملاقات کی پھر وہ مر گیا، پھر اس بات پر گواہی قائم ہوگئی کہ وہ عورت اس کی رضاعی بہن ہے۔ اب کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت کو مہر ملے گا لیکن میراث نہیں ملے گی۔

(۲۱۸) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَكُونُ وَلِيَّ الْمَرْأَةِ فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا ، مَا يَصْنَعُ ؟

ایک آدمی کسی عورت کا ولی ہو لیکن اس سے نکاح کرنا چاہے تو کیا کرے؟

(۱۷۷۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ؛ أَنَّ الْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ خَطَبَ امْرَأَةً ، وَهُوَ وَلِيُّهَا ، وَمَعَهُ أَوْلِيَاءُ مِثْلُهُ ، فَأَمَرَ بَعْضَ أَوْلِيَائِهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا إِيَّاهُ.

(۱۷۷۷۷) حضرت رکین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ایک عورت کے ولی تھے، انہوں نے اس عورت کو پیامِ نکاح بھیجنا چاہا، ان کے ساتھ اس عورت کے کچھ ولی اور بھی تھے۔ انہوں نے ایک ولی کو حکم دیا کہ وہ ان کا نکاح اس عورت سے کرادیں۔

(۱۷۷۷۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا أَرَادَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ أَنْ يُزَوِّجَهَا بِإِذْنِهَا مِنْ نَفْسِهِ وَلَّى أَمْرَهَا رَجُلاً ثُمَّ تَزَوَّجَهَا بِشَهَادَةِ الْعُدُولِ.

(۱۷۷۷۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت کے ولی کا ارادہ ہو کہ وہ اس عورت سے نکاح کرے تو اسے چاہئے کہ کسی آدمی کو عورت کا ولی بنادے اور پھر عادل گواہوں کی موجودگی میں اس عورت سے نکاح کرلے۔

(۲۱۹) فِي نِكَاحِ الْمُضْطَهَدِ

زبردستی کرائے گئے نکاح کا حکم

(۱۷۷۷۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ نِكَاحَ الْمُضْطَهَدِ.

(۱۷۷۷۹) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زبردستی کیے گئے شخص کا نکاح نہیں ہوتا۔

(۱۷۷۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : لاَ نِكَاحَ لِمُضْطَهَدٍ.

(۱۷۷۸۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زبردستی کیے گئے شخص کا نکاح نہیں ہوتا۔

(۲۲۰) فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَخْتَلِفَانِ فِي الْعَاجِلِ مِنَ الْمَهْرِ

اگر مرد و عورت میں عاجل مہر کے بارے میں اختلاف ہوجائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۷۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ : سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ فَدَخَلَ بِهَا فَادَّعَتْ أَنَّهُ لَمْ

يَبْرأ إِلَيْهَا مِنَ الْعَاجِلِ فَقَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : الْمَخْرَجُ عَلَيْهَا فِي الْعَاجِلِ ، أَنَّهُ بَقِيَ عَلَيْهِ كَذَا وَكَذَا وَدُخُولُهُ عَلَيْهَا أَبْرَأَهُ.

(۱۷۷۸۱) حضرت عبدالاعلیٰ ؒ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے عورت سے عاجل اور آجل مہر کے عوض نکاح کیا، آدمی نے عورت سے شرعی ملاقات بھی کی لیکن عورت نے یہ دعویٰ کر دیا کہ اس نے ابھی عاجل مہر ادا نہیں کیا۔ تو حضرت عبدالاعلیٰ ؒ نے فرمایا کہ سعید ؒ نے قتادہ ؒ کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ عاجل میں عورت کے لئے مہر کے نکالے جانے کی صورت یہ ہے کہ مرد پر اتنا مہر باقی رہ گیا ہے اور مرد کا عورت سے دخول کرنا عاجل سے بری ہوتا ہے۔

(۱۷۷۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمَطَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : الْمَخْرَجُ عَلَيْهِ.

(۱۷۷۸۲) حضرت حسن ؒ فرمایا کرتے تھے کہ مرد سے عاجل مہر وصول کیا جائے گا۔

(۲۳۱) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ ، أَوِ الْجَارِيَةُ فَيَشُكُّ فِي وَلَدِهَا ، مَا يَصْنَعُ ؟

ایک آدمی کی کوئی بیوی یا باندی ہو لیکن اسے بچے میں شک ہو تو وہ کیا کرے؟

(۱۷۷۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ شَكَّ فِي وَلَدٍ لَهُ فَأَمَرَ أَنْ يُدْعَى لَهُ الْقَافَةُ.

(۱۷۷۸۳) حضرت حمید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس ؓ کو اپنے بچے کے بارے میں شک ہوا تو انہوں نے قیافہ شناس کو بلوانے کا حکم دیا۔

(۱۷۷۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيِّ ، عَنْ عبد اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ : بَاعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ جَارِيَةً كَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَسْتَبْرِئَهَا فَظَهَرَ بِهَا حَمْلٌ عِنْدَ الَّذِي اشْتَرَاهَا فَخَاصَمَهُ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ عُمَرُ هَلْ كُنْت تَقَعُ عَلَيْهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَبِعْتَهَا قَبْلَ أَنْ تَسْتَبْرِئَهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : مَا كُنْت لِذَلِكَ بِخَلِيقٍ ، قَالَ : فَدَعَا الْقَافَةَ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَأَلْحَقُوهُ بِهِ ، قَالَ : فَوُلِدَ لَهُ مِنْهَا ولد كَثِيرٌ فَمَا عَيَّرُوهُ بِهِ.

(۱۷۷۸۴) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ نے اپنی ایک باندی کے رحم کے خالی ہونے کا یقین کرنے سے پہلے اسے فروخت کر دیا، پھر خریدنے والے کے پاس اس کا حمل ظاہر ہوا۔ تو یہ مقدمہ حضرت عمر ؓ کے پاس پیش کیا گیا۔ حضرت عمر ؓ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ سے فرمایا کہ کیا تم اس سے جماع کیا کرتے تھے؟ انہوں نے اقرار کیا، پھر پوچھا کہ کیا تم نے اس کے رحم کے صاف ہونے کا یقین کئے بغیر اسے بیچ دیا۔ انہوں نے اقرار کیا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ پھر انہوں نے قیافہ شناسوں کو بلایا، انہوں نے بچے کو دیکھا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ کا بچہ قرار دیا، پھر اس باندی سے حضرت عبدالرحمن ؓ کی بہت اولاد ہوئی اور کسی نے اسے برا قرار نہ دیا۔

(۱۷۷۸٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَشُكُّ فِي وَلَدِهِ قَالَ : مُرْهُ

فَلْيَسْتَلْحِقْهُ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : مَنْ أَقَرَّ أَنَّهُ أَصَابَ وَلِيدَةً ، أَوْ غَشِيَ أَلْحَقْنَا بِهِ وَلَدَهَا ، وَسَأَلْت عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، فَقَالَ : مُرْهُ فَلْيَسْتَلْحِقْهُ.

(۱۷۷۸۵) حضرت عثمان بن اسود ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو اپنے بچے کے نسب کے بارے میں شک ہوا تو حضرت عطاء ؒ نے اس سے فرمایا کہ اسے حکم نے بچے کو اپنا بچہ قرار دے۔ کیونکہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے اس بارے میں فرمایا ہے کہ جس نے اس بات کا اقرار کیا کہ اس نے کسی باندی سے جماع کیا ہے تو ہم بچے کو اسی کا قرار دیں گے۔ پھر میں نے اس بارے میں حضرت عکرمہ بن خالد ؒ سے سوال کیا تو انہوں نے بھی فرمایا کہ اسے حکم دو کہ بچے کو اپنا بچہ قرار دے۔

(۱۷۷۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : حَصِّنُوهُنَّ ، أَوْ لاَ تُحْصِنُوهُنَّ ، لاَ تَلِدُ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ عَلَى فِرَاشِ أَحَدِكُمْ إِلاَّ أَلْحَقْته بِهِ يَعْنِي السَّرَارِيَّ.

(۱۷۷۸۶) حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ تم ان باندیوں کو پاکدامن سمجھو یا نہ سمجھو، ان میں سے کسی عورت نے اگر تم میں سے کسی کے بستر پر بچے کو جنم دیا تو وہ بچہ اسی کا ہوگا۔

(۲۲۲) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَعْبَثُ بِذَكَرِهِ

مرد کا بلا وجہ آلۂ تناسل کو ہاتھ میں لینا درست نہیں

(۱۷۷۸۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى قَالَ : رَأَيْتُ رَجُلاً سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي رَجُلٌ أَعْبَثُ بِذَكَرِي حَتَّى أُنْزِلَ ، قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أُفٍّ أُفٍّ ، هُوَ خَيْرٌ مِنَ الزِّنَا وَنِكَاحُ الإِمَاءِ خَيْرٌ مِنْهُ.

(۱۷۷۸۷) حضرت ابو یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے سوال کیا کہ اے ابن عباس! میں اپنے آلۂ تناسل کو ہاتھ میں لیتا ہوں اور مجھے انزال ہو جاتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا ''اف، اف! یہ زنا جیسا تو نہیں لیکن اس سے بہتر ہے کہ تم باندیوں سے نکاح کرلو۔''

(۱۷۷۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ هُوَ الْفَاعِلُ بِنَفْسِهِ.

(۱۷۷۸۸) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ مشت زنی کرنے والا اپنے ساتھ بدکاری کرنے والا ہے۔

(۱۷۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ شَيْخٍ قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْهَا يَعْنِي الْخَضْخَضَةَ ، فَقَالَ : ذَاكَ الْفَاعِلُ بِنَفْسِهِ.

(۱۷۷۸۹) حضرت ابن عمر ؓ سے مشت زنی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنے ساتھ بدکاری کرنے

والا ہے۔

(۱۷۷۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَفْلَحَ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سُئِلَ عَنِ ﴿الَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ، أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمَ الْعَادُونَ﴾: فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ عَادٍ.

(۱۷۷۹۰) حضرت قاسم رحمہ اللہ سے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں سوال کیا گیا (ترجمہ) ''جو لوگ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی باندیوں اور بیویوں کے کہیں شہوت پوری نہیں کرتے، اس بارے میں وہ قابلِ ملامت نہیں ہیں۔ جو لوگ اس حد سے تجاوز کریں تو وہ سرکشی کرنے والے ہیں'' اس پر حضرت قاسم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو باندیوں اور بیویوں کے علاوہ کہیں شہوت پوری کریں تو وہ سرکشی کرنے والے ہیں۔

(۲۳۳) مَا قَالُوا فِي نِكَاحِ الشِّغَارِ

نکاحِ شغار (رشتے کے لین دین کے ساتھ) نکاح کرنا کیسا ہے؟

(۱۷۷۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ، وَزَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ: الشِّغَارُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ: زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ حَتَّى أُزَوِّجَكَ ابْنَتِي، أَوْ زَوِّجْنِي أُخْتَكَ حَتَّى أُزَوِّجَكَ أُخْتِي. (مسلم ۶۱۔ ابن ماجہ ۱۸۸۴)

(۱۷۷۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا ہے۔ ابن نمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نکاحِ شغار یہ ہے کہ ایک آدمی کہے کہ تو اپنی بیٹی سے میری شادی کرا دے میں اپنی بیٹی سے تیری شادی کرا دیتا ہوں یا اپنی بہن سے میری شادی کرا دے میں اپنی بہن سے تیری شادی کرا دیتا ہوں۔

(۱۷۷۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدَة، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الشِّغَارِ. (بخاری ۲۹۶۰۔ مسلم ۵۸)

(۱۷۷۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ معقل، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْله.

(۱۷۷۹۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۷۷۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ الشِّغَارَ وَالشِّغَارُ: الرَّجُلُ يُزَوِّجُ الرَّجُلَ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ بِغَيْرِ مَهْرٍ.

(۱۷۷۹۴) سوید بن غفلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلاف نکاحِ شغار کو ناپسند فرماتے تھے۔ شغار یہ ہے کہ آدمی کسی مرد کی شادی بغیر مہر

کے اس شرط پر کرائے کہ وہ اس کی شادی کرائے گا۔

(۱۷۷۹۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمُشَاغِرَيْنِ :يُقَرَّانِ عَلَى نِكَاحِهِمَا وَيُؤْخَذُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَدَاقٌ.

(۱۷۷۹۵) حضرت عطاء ﷫ نکاح شغار کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان کا نکاح باقی رہے گا اور دونوں کو مہر ملے گا۔

(۱۷۷۹۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لاَ شِغَارَ فِي الإِسْلاَمِ. (ترمذی ۱۱۲۳۔ ابو داؤد ۲۵۷۴)

(۱۷۷۹۶) حضرت عمران بن حصین ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں نکاح شغار نہیں ہے۔

(۱۷۷۹۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ. (مسلم ۶۲۔ احمد ۳/ ۳۳۹)

(۱۷۷۹۷) حضرت جابر ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۴) مَا قَالُوا فِي خُطَبِ النِّكَاحِ

نکاح کے خطبوں کا بیان

(۱۷۷۹۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الصَّلاَةِ وَخُطْبَةَ الْحَاجَةِ فَأَمَّا خُطْبَةُ الصَّلاَةِ فَالتَّشَهُّدُ ، وَأَمَّا خُطْبَةُ الْحَاجَةِ ، فَـ إِنَّ :الْحَمْدَ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ يَقْرَأُ ثَلاَثَ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ : ﴿اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَائَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ ثُمَّ تَعْمِدُ لِحَاجَتِكَ. (ابو داؤد ۲۱۱۱۔ احمد ۱/ ۴۳۲)

(۱۷۷۹۸) حضرت عبد اللہ ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز اور حاجت کا خطبہ سکھایا۔ نماز کا خطبہ تشہد ہے اور حاجت کا خطبہ یہ ہے: (ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اس سے مدد مانگتے ہیں، ہم اس سے معافی چاہتے ہیں، ہم اپنے نفس کے شرور سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ پھر قرآن مجید کی تین آیات پڑھتے: (ترجمہ) اللہ سے ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے، اور تم اسی حال میں مرنا کہ تم مسلمان ہو۔

(ترجمہ) اللہ سے ڈرو جس کے بارے میں اور صلہ رحمی کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔
(ترجمہ) اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کرو۔ اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح فرمائے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا...... یہ خطبہ پڑھنے کے بعد اپنی حاجت کا ارادہ کرو۔

(۱۷۷۹۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِیہِ أَنَّ الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ کَانَ یُزَوِّجُ بَعْضَ بَنَاتِ الْحَسَنِ وَہُوَ یتعرق العرق.

(۱۷۷۹۹) حضرت جعفر کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی حضرت حسن کی ایک لڑکی کا نکاح اس حال میں کروا رہے تھے کہ وہ ہڈی سے گوشت اتار کر کھا رہے تھے۔

(۱۷۸۰۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ نَصْرٍ ، عَنْ عَطَائٍ أَنَّہُ قَرَأَ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیمِ ثُمَّ زَوَّجَ.

(۱۷۸۰۰) حضرت نصر فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر نکاح کرا دیا۔

(۱۷۸۰۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ ہِشَامٍ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ أَنَّ مَسْرُوقًا زَوَّجَ شُرَیْحًا وَلَمْ یَخْطُبْ ثُمَّ قَالَ : قَدْ قُضِیت تِلْکَ الْحَاجَۃَ.

(۱۷۸۰۱) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق نے حضرت شریح کی شادی کرائی لیکن خطبہ نہیں پڑھا اور فرمایا کہ یہ ضرورت پوری ہوگئی۔

(۱۷۸۰۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ أَبِی بَکْرِ بْنِ حَفْصٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُرْوَۃَ بْنَ الزُّبَیْرِ یَقُولُ : خَطَبْت إِلَی ابْنِ عُمَرَ ابْنَتَہُ ، فَقَالَ : إِنَّ ابْنَ أَبِی عَبْدِ اللہِ لأَہْلٌ أَنْ یُنْکَحَ ؟ نَحْمَدُ اللَّہَ وَنُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، وَقَدْ زَوَّجْنَاکَ عَلَی مَا أَمَرَ اللَّہُ: ﴿إِمْسَاکٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِیحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ قَالَ : شُعْبَۃُ : أَحْسَبُہُ قَالَ : أَنْکَحَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلاً وَہُوَ یَمْشِی ، قَالَ : شُعْبَۃُ : قَالَ أَبُو بَکْرِ بْنُ حَفْصٍ : لاَ أَدْرِی الَّذِی قَالَ : أَحْسَبُہُ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ أَوِ ابْنُ عُمَرَ. (بیہقی ۱۴۷)

(۱۷۸۰۲) حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر کی بیٹی کے لئے نکاح کا پیغام بھجوایا تو انہوں نے فرمایا کہ ابو عبداللہ کا بیٹا نکاح کا اہل ہے۔ ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں، نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ ہم نے اللہ کے امر ﴿إِمْسَاکٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِیحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ پر عمل کرتے ہوئے تمہاری شادی کرادی۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے چلتے ہوئے ایک آدمی کا نکاح کرا دیا۔

(۲۲۵) من کَرِہَ لِلْمَرْأَۃِ أَنْ تَنَامَ مُسْتَلْقِیَۃً

جن حضرات کے نزدیک عورت کا بالکل سیدھا لیٹ کر سونا مکروہ ہے

(۱۷۸۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ حُمَیْدَۃَ مَوْلاَۃٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ قَالَتْ : کَانَ عُمَرُ یَقُولُ

:لَا تَدَعِينَ بَنَاتِي يَنَمْنَ مُسْتَلْقِيَاتٍ عَلَى ظُهُورِهِنَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَظَلُّ يَطْمَعُ مَا دُمْنَ كَذَلِكَ.

(۱۷۸۰۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اپنی بیٹیوں کو بالکل سیدھا لیٹ کر مت سونے دو کیونکہ جب تک وہ اس حالت میں رہتی ہیں شیطان ان میں رغبت کرتا رہتا ہے۔

(۱۷۸۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ :كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَكْرَهُ أَنْ تَكُونَ الْمَرْأَةُ مُسْتَلْقِيَةً.

(۱۷۸۰۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کے نزدیک عورت کا بالکل سیدھا لیٹ کر سونا مکروہ ہے۔

(٢٢٦) فِي الرَّجُلِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ تَكُونُ تَحْتَهُ النَّصْرَانِيَّةُ فَتُسْلِمُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، أَلَهَا الصَّدَاقُ ؟

اگر کسی یہودی یا عیسائی مرد کے نکاح میں کوئی یہودی یا عیسائی عورت ہو اور وہ عورت دخول سے پہلے اسلام قبول کرلے تو کیا اسے مہر ملے گا؟

(۱۷۸۰٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِذَا أَسْلَمَتِ الْمَرْأَةُ وَلَهَا زَوْجٌ يَهُودِيٌّ ، أَوْ نَصْرَانِيٌّ ، أَوْ مَجُوسِيٌّ ، وَلَمْ يُسْلِمْ هُوَ فَلاَ شَيْءَ لَهَا مَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا.

(۱۷۸۰۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت اسلام قبول کرے اور اس کا کوئی یہودی، عیسائی یا مجوسی خاوند ہو جس نے اسلام قبول نہ کیا ہو تو جب تک دخول نہ کرے اسے کچھ نہیں ملے گا۔

(۱۷۸۰٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لاَ شَيْءَ لَهَا.

(۱۷۸۰۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے کچھ نہیں ملے گا۔

(۱۷۸۰۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بن العَوام ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۷۸۰۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور عورت کو آدھا مہر ملے گا۔

(۱۷۸۰۸) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ :لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۷۸۰۸) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس عورت کو آدھا مہر ملے گا۔

(۱۷۸۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ؛ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ نَصْرَانِيَّةٌ فَأَسْلَمَتْ ، وَأَبَى زَوْجُهَا أَنْ يُسْلِمَ قَالَ :أَرَى أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ كَامِلاً ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا رَدَّتْ إِلَيْهِ مَا أَعْطَاهَا.

(۱۷۸۰۹) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی کافر مرد کے نکاح میں عیسائی عورت ہو اور وہ عورت اسلام قبول

کرلے جبکہ اس کا شوہر اسلام قبول کرنے سے انکار کردے تو کیا حکم ہے؟ حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی، اگر مرد نے دخول کیا ہے تو عورت کو پورا مہر ملے گا اور اگر دخول نہیں کیا تو عورت اسے حاصل شدہ مال واپس کرے گی۔

(۱۷۸۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ : لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۷۸۱۰) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس عورت کو آدھا مہر ملے گا۔

(۲۲۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ لاِمْرَأَتِهِ بِصَدَاقِهَا فِي مَرَضِهِ

اگر کوئی شخص مرض الموت میں بیوی کے لئے مہر کا اقرار کرے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۸۱۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ : فِي رَجُلٍ أَقَرَّ لاِمْرَأَتِهِ بِصَدَاقِهَا فِي مَرَضِهِ قَالَ : لاَ يَجُوزُ ذَلِكَ.

(۱۷۸۱۱) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مرض الموت میں بیوی کے لئے مہر کا اقرار کرے تو یہ درست نہیں۔

(۱۷۸۱۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ أَنَّ مَسْرُوقًا أَجَازَ إِقْرَارَهُ.

(۱۷۸۱۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ایسے اقرار کو درست قرار دیا۔

(۱۷۸۱۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : يَجُوزُ إِقْرَارُهُ لَهَا بِصَدَاقِ مِثْلِهَا.

(۱۷۸۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مہر مثلی کا اقرار کرنا درست ہے۔

(۱۷۸۱۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ ذَلِكَ.

(۱۷۸۱۴) حضرت حسن رحمہ اللہ کے نزدیک ایسا اقرار درست ہے۔

(۱۷۸۱۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ إِقْرَارَهُ لَهَا لأَنَّهَا وَارِثٌ ، وَلاَ يَجُوزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ.

(۱۷۸۱۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خاوند کے لئے ایسا اقرار درست نہیں کیونکہ عورت اس کی وارث ہے اور وارث کے لئے وصیت نہیں ہوتی۔

(۲۲۸) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَخْتَلِفَانِ فِي الصَّدَاقِ

اگر مہر کے بارے میں میاں بیوی کا اختلاف ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۸۱۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : الْقَوْلُ قَوْلُ الرَّجُلِ وَقَالَ حَمَّادٌ ، وَابْنُ

ذَکْوَانَ :الْقَوْلُ قَوْلُهَا مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَهْرِ مِثْلِهَا.

(۱۷۸۱۶) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ مرد کا قول معتبر ہوگا اور حضرت حماد اور حضرت ذکوان ؒ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کا قول مہرِ مثلی سے کم کا ہو تو عورت کا قول معتبر ہوگا۔

(۱۷۸۱۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ :هُوَ قَوْلُهَا مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَدَاقِ نِسَائِهَا.

(۱۷۸۱۷) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کا قول مہرِ مثلی سے کم کا ہو تو عورت کا قول معتبر ہوگا۔

(۱۷۸۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالاَ :فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى عَاجِلٍ، أَوْ آجِلٍ فَدَخَلَ بِهَا قَالاَ :الْبَيِّنَةُ أَنَّهُ دَفَعَهُ إِلَيْهَا.

(۱۷۸۱۸) حضرت سعید بن جبیر اور حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے عورت سے مہرِ آجل اور مہرِ عاجل کے بدلے نکاح کیا، پھر آدمی نے دخول کرلیا تو گواہی اس بات پر قائم ہوگی کہ اس نے مہر ادا کردیا ہے۔

(۲۲۹) فی المرأة تَدَّعِي الصَّدَاقَ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا

اگر کوئی عورت خاوند کی وفات کے بعد مہر کا دعویٰ کرے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۸۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْمَرْأَةِ تَدَّعِي الصَّدَاقَ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا قَالَ :يَسْأَلُهَا الْبَيِّنَةَ.

(۱۷۸۱۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت خاوند کی وفات کے بعد مہر کا دعویٰ کرے تو قاضی اس سے گواہی مانگے گا۔

(۱۷۸۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :بينتها وَقَالَ حَمَّادٌ : صَدَاقُ نِسَائِهَا.

(۱۷۸۲۰) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی عورت خاوند کی وفات کے بعد مہر کا دعویٰ کرے تو گواہی لائے گی۔ حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ اسے مہرِ مثلی ملے گا۔

(۱۷۸۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :الْبَيِّنَةُ عَلَى أَهْلِ الصَّدَاقِ أَوْلِيَاءِ الْمَرْأَةِ وَعَلَى أَهْلِ الرَّجُلِ الْمُخْرَجِ مِنْ ذَلِكَ.

(۱۷۸۲۱) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ گواہی مہر والوں پر یعنی عورت کے اولیاء پر ہوگی اور مرد کے اہل پر اس سے نکالا ہوا ہوگا۔

(۲۳۰) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، مَا لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ ؟

اگر کوئی شخص دخول سے پہلے اپنی بیوی پر تہمت لگادے تو کیا اسے مہر ملے گا؟

(۱۷۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ

امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ : يُلاَعِنُهَا وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ فَإِنْ ظَهَرَ بِهَا حَمْلٌ فَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۷۸۲۲) حضرت ابراہیم رَحِمَہُ اللہُ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دخول سے پہلے اپنی بیوی پر تہمت لگادے تو مرد بیوی سے لعان کرے اور اسے نصف مہر ملے گا اور اگر اس کا حمل ظاہر ہو جائے تو اسے پورا مہر ملے گا۔

(۱۷۸۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا لاَعَنَهَا وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۷۸۲۳) حضرت عامر رَحِمَہُ اللہُ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دخول سے پہلے اپنی بیوی پر تہمت لگادے تو مرد اس سے لعان کرے گا اور اسے آدھا مہر ملے گا۔

(۱۷۸۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ عُمَرَ قَالاَ : إِذَا قَذَفَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا لاَعَنَهَا وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۷۸۲۴) حضرت حسن اور حضرت ابن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دخول سے پہلے اپنی بیوی پر تہمت لگادے تو مرد اس سے لعان کرے گا اور اسے آدھا مہر ملے گا۔

(۱۷۸۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى مِثْلَهُ.

(۱۷۸۲۵) حضرت زرارہ بن اوفی رَحِمَہُ اللہُ سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۸۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۷۸۲۶) حضرت ابراہیم رَحِمَہُ اللہُ سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۸۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا لاَعَنَ وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۷۸۲۷) حضرت شعبی رَحِمَہُ اللہُ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دخول سے پہلے اپنی بیوی پر تہمت لگادے تو مرد اس سے لعان کرے گا اور اسے آدھا مہر ملے گا۔

(۱۷۸۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : إِذَا كَانَ بِهَا حَمْلٌ فَلَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۷۸۲۸) حضرت حکم رَحِمَہُ اللہُ فرماتے ہیں کہ اگر اس کا حمل ظاہر ہو تو اسے پورا مہر ملے گا۔

(۱۷۸۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : يُلاَعِنُ وَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۷۸۲۹) حضرت عطاء رَحِمَہُ اللہُ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دخول سے پہلے اپنی بیوی پر تہمت لگادے تو مرد اس سے لعان کرے گا اور اسے آدھا مہر ملے گا۔

(۲۳۱) مَا قَالُوا فِي الْعَدْلِ بَيْنَ النِّسْوَةِ إِذَا اجْتَمَعْنَ وَمَنْ كَانَ يَفْعَلُهُ

بیویوں کے درمیان عدل کرنے کا بیان

(۱۷۸۳۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ ثُمَّ يَقُولُ : اللَّهُمَّ هَذِهِ قِسْمَتِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلاَ تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ أَنْتَ وَلاَ أَمْلِكُ.

(۱۷۸۳۰) حضرت ابوقلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج کے مابین عدل سے تقسیم فرمایا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ اے اللہ! یہ میری وہ تقسیم ہے جو میرے اختیار میں تھی اور جو میرے اختیار میں نہیں تیرے اختیار میں ہے اس کے بارے میں مجھ سے مواخذہ نہ فرما۔

(۱۷۸۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ ثُمَّ يَقُولُ : اللَّهُمَّ هَذَا فِعْلِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلاَ تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلاَ أَمْلِكُ. (احمد ۶/ ۱۴۴۔ ابن حبان ۴۲۰۵)

(۱۷۸۳۱) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج کے مابین عدل سے تقسیم فرمایا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ اے اللہ! یہ میری وہ تقسیم ہے جو میرے اختیار میں تھی اور جو میرے اختیار میں نہیں تیرے اختیار میں ہے اس کے بارے میں مجھ سے مواخذہ نہ فرما۔

(۱۷۸۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ مُعَاذًا كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فِي يَوْمِ هَذِهِ عِنْدَ هَذِهِ ، أَوْ يَكُونَ فِي يَوْمِ هَذِهِ عِنْدَ هَذِهِ.

(۱۷۸۳۲) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ ؓ کی دو بیویاں تھیں، وہ اس بات کو ناپسند کرتے کہ ایک کی باری والے دن دوسری کے یہاں سے وضو بھی کرلیں یا دوسری کے پاس رہیں۔

(۱۷۸۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ فِي الذى له امْرَأَتَانِ : يُكْرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فِي بَيْتِ إِحْدَاهُمَا دُونَ الأُخْرَى.

(۱۷۸۳۳) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں تو ایک کی باری والے دن دوسرے کے یہاں وضو کرنا بھی مکروہ ہے۔

(۱۷۸۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بكر ، عَنْ عُبَيْدٍ أَبِي الْحَزْمِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : كَانَتْ لِي امْرَأَتَانِ فَكُنْت أَعْدِلُ بَيْنَهُمَا حَتَّى فِي الْقُبَلِ.

(۱۷۸۳۴) حضرت جابر بن زید ؒ فرماتے ہیں کہ میری دو بیویاں تھیں میں ان دونوں کے درمیان توجہ کرنے میں بھی عدل سے

کام لیتا تھا۔

(١٧٨٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ حَتَّى فِي الطِّيبِ ، يَتَطَيَّبُ لِهَذِهِ كَمَا يَتَطَيَّبُ لِهَذِهِ.

(۱۷۸۳۵) حضرت مجاہد ویٹھیڑ فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ خوشبو لگانے میں بھی بیویوں کے درمیان برابری سے کام لیں۔ایک کے لئے بھی وہی خوشبو لگائیں جو دوسری کے لئے لگاتے ہیں۔

(١٧٨٣٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ بَيْنَ الضَّرَائِرِ ، فَقَالَ : إِنْ كَانُوا لَيُسَوُّونَ بَيْنَهُمْ حَتَّى تَبْقَى الْفَضْلَةُ مِمَّا لاَ يُكَالُ مِنَ السَّوِيقِ وَالطَّعَامِ ، فَيَقْسِمُونَهُ كَفًّا كَفًّا إِذَا كَانَ يَبْقَى الشَّيْءُ مِمَّا لاَ يَسْتَطِعُ كَيْلَهُ.

(۱۷۸۳۶) حضرت ابراہیم ویٹھیڑ ایک سے زیادہ شادیاں کرنے والے شخص سے فرمایا کرتے تھے کہ اسلاف بیویوں کے درمیان برابری کرنے میں اس قدر احتیاط سے کام لیتے تھے کہ ستو اور غلے وغیرہ میں سے وہ چیز جو بچ جاتی اور کیل میں نہ آسکتی تو اس کو ہتھیلیوں سے تقسیم کرتے۔

(١٧٨٣٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحَلَّ نِسَائَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ قَالَ : فَأَحْلَلْنَ لَهُ ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ.

(بخاری ۱۹۸۔ مسلم ۹۱)

(۱۷۸۳۷) حضرت ابراہیم ویٹھیڑ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ نے دیکھ بھال کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر قیام کے لئے باقی ازواج سے اجازت طلب کی۔سب نے اجازت دے دی اور آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں قیام پذیر ہو گئے۔

(١٧٨٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَت لَهُ امْرَأَتَانِ ، فَكَانَ يَمِيلُ مَعَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَحَدُ شِقَّيْهِ سَاقِطٌ. (ترمذی ۱۱۴۱۔ ابوداؤد ۲۱۳۶)

(۱۷۸۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کی خاطر مدارت دوسری سے بڑھ کر کرتا ہو تو قیامت کے دن اسے اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا ایک پہلو گرا ہوگا۔

(۲۳۲) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْمَرْأَتَانِ ، أَوِ الْجَارِيَتَانِ فَيَطَأُ إِحْدَاهُمَا وَالأُخْرَى تَنْظُرُ

اگر کسی آدمی کی دو بیویاں یا دو باندیاں ہوں تو کیا دوسری کے سامنے ایک سے جماع کرسکتا ہے؟

(۱۷۸۳۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ غَالِبٍ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ ، أَوْ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تكُونُ لَهُ امْرَأَتَانِ فِي بَيْتٍ قَالَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ الْوُجْسَ وَهُوَ أَنْ يَطَأَ إِحْدَاهُمَا وَالأُخْرَى ترى ، أَوْ تَسْمَعُ.

(۱۷۸۳۹) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کی دو بیویاں ایک کمرے میں ہوں تو ایک کے سامنے یا اس کے سنتے ہوئے دوسری سے جماع کرنا مکروہ ہے۔

(۱۷۸۴۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ يَنَامُ بَيْنَ جَارِيَتَيْنِ.

(۱۷۸۴۰) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ اپنی دو باندیوں کے درمیان سویا کرتے تھے۔

(۱۷۸۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ بَيْنَ الأَمَتَيْنِ.

(۱۷۸۴۱) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ دو باندیوں کے درمیان سونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۳۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ تُهْدَى إِلَيْهِ امْرَأَتُهُ فَتَقُولُ لَمْ يَمَسَّنِي ويصدقها مَا لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ؟

ایک آدمی کو اس کی بیوی پیش کی گئی، لیکن وہ کہتی ہے کہ اس نے مجھے نہیں چھوا، مرد بھی اس کی تصدیق کرتا ہے، کیا اس عورت کو مہر ملے گا؟

(۱۷۸۴۲) هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عزرة عن شريح أنه قَالَ فِي رَجُلٍ أُهْدِيَتْ إِلَيْهِ امْرَأَتُهُ فَزَعَمَ أَنَّهُ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا ، وَأَقَرَّتْ هِيَ بِذَلِكَ ، فَقَضَى لَهَا بِنِصْفِ الصَّدَاقِ ، وَأَلْزَمَهَا الْعِدَّةَ وَقَالَ : لاَ أُصَدِّقُكَ عَلَى نَفْسِكَ وَلاَ أُصَدِّقُكِ لِنَفْسِك.

(۱۷۸۴۲) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کو اس کی بیوی پیش کی گئی، لیکن اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے بیوی سے دخول نہیں کیا، عورت بھی اس کا اقرار کرتی ہے، تو عورت کو نصف مہر ملے گا اور اس پر عدت بھی لازم ہوگی۔ نیز یہ فیصلہ کرنے کے بعد قاضی شریح ؒ نے فرمایا کہ میں تیرے نفس پر تیری تصدیق نہیں کرتا اور عورت کے نفس پر اس کی تصدیق نہیں کرتا۔

(۱۷۸۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :عَلَيْهِ كَامِلاً إِنْ شَاءَتْ أَخَذَتْهُ ، وَإِنْ شَاءَتْ تَرَكَتْهُ.

(۱۷۸۴۳) حضرت حسن ؒ ایسی صورت میں فرماتے ہیں کہ مرد پر پورا مہر لازم ہوگا عورت چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

(۲۳۴) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا جَاءَ شَهْرُ كَذَا وَكَذَا زَوَّجْتُك ابْنَتِي

اگر ایک آدمی کسی شخص سے یہ کہے کہ جب فلاں مہینہ آئے گا تو میں اپنی بیٹی سے تیری شادی کرادوں گا تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۷۸۴۴) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ :سَأَلَ الشَّعْبِيَّ رَجُلٌ ، فَقَالَ رَجُلٌ قَالَ لِلرَّجُلِ :إِذَا مَضَى شَوَّالٌ زَوَّجْتُك ابْنَتِي ، فَقَالَ :لَيْسَ هَذَا بِنِكَاحٍ.

(۱۷۸۴۴) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی آدمی سے کہا کہ جب شوال کا مہینہ گذر جائے گا تو میں اپنی بیٹی سے تیری شادی کرادوں گا تو یہ نکاح نہیں ہے۔

(۲۳۵) فِي العبد يَأْذَنُ لَهُ مَوْلاَهُ فِي التَّزْوِيجِ مَنْ قَالَ عَلَيْهِ النَّفَقَةُ

اگر آقا غلام کو شادی کی اجازت دے تو نفقہ اسی پر لازم ہوگا

(۱۷۸۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ بِإِذْنِ مَوْلاَهُ قَالَ :عَلَيْهِ النَّفَقَةُ.

(۱۷۸۴۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آقا غلام کو شادی کی اجازت دے تو نفقہ اسی پر لازم ہوگا۔

(۲۳۶) فِي المرأة تَجْلِسُ حَاسِرَةً عِنْدَ أَبِيهَا ، أَوِ ابْنِهَا

عورت کا اپنے بیٹے یا باپ کے ساتھ کھلے سر بیٹھنا کیسا ہے؟

(۱۷۸۴۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لاَ تَحَسَّرُ الْمَرْأَةُ عِنْدَ وَلَدٍ وَلا وَالِدٍ وَلاَ أَخٍ إِلاَّ عِنْدَ زَوْجِهَا.

(۱۷۸۴۶) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے بیٹے، والد یا بھائی کے پاس کھلے سر نہیں بیٹھ سکتی، صرف خاوند کے ساتھ بیٹھ سکتی ہے۔

(۱۷۸۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :مُبَاشَرَةُ الرَّجُلِ أُمَّهُ

وَأُخْتَهُ شُعْبَةٌ مِنَ الزِّنَا.

(۱۷۸۴۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کی جلد کا اپنی ماں یا بہن کی جلد کو چھونا زنا کا ایک شعبہ ہے۔

(۲۳۷) فی الإخبار مَا یَصْنَعُ الرَّجُلُ بِامْرَأَتِهِ ، أَوِ الْمَرْأَةُ بِزَوْجِهَا

میاں بیوی کے لئے خلوت کی باتوں کو بیان کرنے کی ممانعت

(۱۷۸٤۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : مَا أُبَالِي إِذَا خَلَوْت بِأَهْلِي وَأَغْلَقْت بَابِي وَأَرْخَيْت سِتْرِي حَدَّثْت بِهِ النَّاسَ ، أَوْ صَنَعْت ذَلِكَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

(۱۷۸۴۸) حضرت سلمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ خلوت اختیار کروں، دروازہ بند کروں، پردہ لٹکا دوں اور پھر ان باتوں کو بیان کروں تو میرے لئے لوگوں سے ان باتوں کا بیان کرنا اور اس حالت میں لوگوں کا مجھے دیکھنا برابر ہے۔

(۱۷۸٤۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ الْعُمَرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ مَوْلًى لأَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا.

(مسلم ۱۲۴۔ ابو داؤد ۴۸۳۷)

(۱۷۸۴۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین شخص قیامت کے دن وہ ہوگا جو اپنی بیوی سے ضرورت پوری کرے اور وہ اس سے ضرورت پوری کرے پھر وہ اس کے راز کو افشا کردے۔

(۱۷۸۵۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنِ الطُّفَاوِيِّ ، عَنْ أَبِي هريرة قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عمى أَحَدُكُمْ يُخْبِرُ بِمَا صَنَعَ بِأَهْلِهِ ؟ وَعَسَى إِحْدَاكُنَّ أَنْ تُخْبِرَ بِمَا يَصْنَعُ بِهَا زَوْجُهَا ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّهُمْ لَيَفْعَلُونَ وَإِنَّهُنَّ لَيَفْعَلْنَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِمَثَلِ ذَلِكَ؟ إنما مَثَلُ ذَلِكَ كَمَثَلِ شَيْطَانٍ لَقِيَ شَيْطَانَةً فَوَقَعَ عَلَيْهَا فِي الطَّرِيقِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ. (ابو داؤد ۲۰۱۵۔ احمد ۲/ ۵۴۰)

(۱۷۸۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات کیسے درست ہے کہ تم مردوں میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے ملاقات کی تفصیل لوگوں کو بتائے یا تم میں سے کوئی عورت اپنے خاوند سے ملاقات کی تفصیل لوگوں کو بتائے۔ اس پر ایک سیاہ فام عورت نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! کہ جب مرد اور عورت یہ کرتے ہیں تو بتانے میں کیا حرج ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں یہ بات ایک مثال سے سمجھاتا ہوں، اس کی مثال ایسے ہے جیسے نر شیطان کسی مادہ شیطان سے ملتا ہے اور راستہ میں اس سے جماع کرتا ہے جبکہ لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں، وہ اس سے اپنی ضرورت پوری کرتا ہے جبکہ لوگ دیکھ

رہے ہوتے ہیں۔

(۱۷۸۵۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَوَّامٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾ قَالَ : كانوا إِذَا أَتَوْا عَلَى ذِكْرِ النِّكَاحِ كَنَوْا عَنْهُ.

(۱۷۸۵۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب وہ نکاح کا تذکرہ کرتے ہیں تو کنایہ کے ساتھ کرتے ہیں۔

(۲۳۸) مَا قَالُوا فِي النِّكَاحِ فِي عَامٍ مِنَ الْجَدْبِ

قحط سالی کے دنوں میں نکاح کی ممانعت

(۱۷۸۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ حَبِيبٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ لَا يُجِيزُ النِّكَاحَ فِي عَامِ سَنَةٍ يَعْنِي مَجَاعَةً.

(۱۷۸۵۲) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قحط سالی کے دنوں میں نکاح کی اجازت نہیں دیتے تھے۔

(۲۳۹) فی الرجل الْوَلِيِّ يُزَوِّجُ الْمَرْأَةَ فَلاَ تَرْضَى ثُمَّ تَرْضَى بَعْدُ

اگر ولی کسی عورت کا نکاح کرائے لیکن وہ راضی نہ ہو البتہ بعد میں راضی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۷۸۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا أَنْكَحَ الْمَرْأَةَ الْوَلِيُّ فَلَمْ تَرْضَ ثُمَّ رَضِيَتْ بَعْدُ لَمْ يَصْلُحْ ذَلِكَ النِّكَاحُ حَتَّى يَكُونَ نِكَاحٌ جَدِيدٌ.

(۱۷۸۵۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ولی کسی عورت کا نکاح کرائے لیکن وہ راضی نہ ہو البتہ بعد میں راضی ہو جائے تو پرانا نکاح درست نہیں نیا کرنا ہوگا۔

(۲۴۰) فی الرجل يُقِرُّ بِوَلَدِهِ، مَنْ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ

ایک مرتبہ بچے کا اقرار کرنے کے بعد اس کا انکار نہیں کر سکتا

(۱۷۸۵٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: إِذَا أَقَرَّ بِوَلَدِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ.

(۱۷۸۵۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بچے کا اقرار کرنے کے بعد اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

(۱۷۸۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا أَقَرَّ بِهِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ.

(۱۷۸۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بچے کا اقرار کرنے کے بعد اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

(۱۷۸۵٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: إِذَا أَقَرَّ بِهِ، أَوْ هُنِّئَ بِهِ، أَوْ أَوْلَمَ عَلَيْهِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْتَفِيَ مِنْهُ.

(۱۷۸۵۶) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بچے کا اقرار کرنے کے بعد اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

(۱۷۸۵۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَغَيْرِهِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :إذَا أَقَرَّ بِالْوَلَدِ طَرْفَةَ عَيْنٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ.

(۱۷۸۵۷) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ پلک جھپکنے کے برابر بھی بچے کا اقرار کرنے کے بعد اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

(۱۷۸۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ بِابْنٍ لَهُ قَدْ أَقَرَّ بِهِ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنْفِيَهُ فَشَهِدُوا أَنَّهُ وُلِدَ فِي بَيْتِهِ وَأَنَّهُمْ هَنَّؤُوهُ بِهِ وَأَقَرَّ بِهِ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :الْزَمْ وَلَدَكَ قَالَ عَامِرٌ :كان عُمَرُ يَقْضِي بِذَلِكَ.

(۱۷۸۵۸) حضرت مجالد فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی کے پاس ایک آدمی ایک بچہ لے کر آیا جس کا پہلے اقرار کر چکا تھا اب انکار کرنا چاہتا تھا۔ لوگوں نے گواہی دی کہ یہ بچہ اس کے گھر میں پیدا ہوا ہے اور لوگوں نے اس کی مبارک باد بھی دی تھی، آدمی نے اس بات کا اقرار کیا تو حضرت شریح نے فیصلہ فرمایا کہ اپنے بچے کو اپنے پاس رکھو۔ حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بھی یہی فیصلہ فرمایا کرتے تھے۔

(۱۷۸۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إذَا أَقَرَّ الرَّجُلُ بِوَلَدِهِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ عَلَى حَالٍ.

(۱۷۸۵۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بچے کا اقرار کرنے کے بعد اس کا کسی حال میں انکار نہیں کر سکتا۔

(۱۷۸۶۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ وَعُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا أَقَرَّ بِالْوَلَدِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْتَفِيَ مِنْهُ ، وَقَالَ حَمَّادٌ :إذَا أَقَرَّ بِالْحَمْلِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُنْكِرَهُ ، إِنْ شَاءَ يَقُولُ :أَخْطَأْت فِي الْعِدَّةِ.

(۱۷۸۶۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بچے کا اقرار کرنے کے بعد اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر حمل کا اقرار کیا تو اس کے پاس انکار کی گنجائش نہیں ہے، وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ مجھے عدت میں غلطی لگی تھی۔

(۱۷۸۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ :إذَا تَبَيَّنَ حَمْلُ سُرِّيَّتِهِ فَلَهُ إنْكَارُهُ مَا لَمْ يُقِرَّ بِهِ بَعْدَ مَا تَضَعُ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ أَقَرَّ بِالْحَمْلِ ثُمَّ أَنْكَرَهُ بَعْدَ مَا تَضَعُ فَلَهُ ذَلِكَ.

(۱۷۸۶۱) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ کسی آدمی کی بیوی یا باندی کا حمل ظاہر ہوا تو وہ وضع حمل کے بعد اقرار سے پہلے انکار کر سکتا ہے، اور اگر اس نے حمل کا اقرار کیا اور پھر وضع حمل کے بعد اس کا انکار کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

(۱۷۸۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ :إذَا أَقَرَّ بِوَلَدِهِ ثُمَّ نَفَاهُ لَزِمَهُ.

(۱۷۸۶۲) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ اگر اپنے بچے کا اقرار کیا پھر نفی کرے تو پھر بھی بچہ اسی کا ہوگا۔

(۱۷۸۶۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إذَا انْتَفَى الرَّجُلُ مِنْ وَلَدِهِ لاَعَنَ أُمَّهُ إِنْ كَانَتْ حَيَّةً ، وَإِنْ كَانَتْ قَدْ مَاتَتْ جُلِدَ الْحَدَّ وَأُلْزِقَ بِهِ الْوَلَدُ فَإِنْ كَانَ ابْنَ سُرِّيَّةٍ صَارَ عَبْدًا.

(۱۷۸۶۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنے بچے کا انکار کیا تو بیوی اگر زندہ ہو تو لعان کرے گا اور اگر مرچکی ہو تو اس پر حد جاری ہوگی اور بچہ اسی کا ہوگا، اگر وہ بچہ باندی کا بچہ ہو تو غلام ہوگا۔

(١٧٨٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ وَالْحَكَمِ قَالاَ :إِذَا أَقَرَّ بِوَلَدِهِ ثُمَّ نَفَاهُ قَالَ الْحَكَمُ :يُضْرَبُ وَقَالَ حَمَّادٌ :يَلْزَمُ الْوَلَدُ بِالإِقْرَارِ وَيُلاَعِنُ وَذَكَرَ أَنَّ سُفْيَانَ كَانَ يَقُولُهُ.

(۱۷۸۶۴) حضرت حماد اور حضرت حکم ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر آدمی بچے کا اقرار کرنے کے بعد پھر انکار کردے تو کیا حکم ہے؟ حضرت حکم ؒ نے فرمایا کہ اس پر حد جاری ہوگی۔ حضرت حماد ؒ نے فرمایا کہ اقرار سے بچہ لازم ہو گیا اور وہ لعان کرے گا، انہوں نے ذکر کیا کہ حضرت سفیان ؒ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(١٧٨٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ بِوَلَدِهِ ثُمَّ يَنْتَفِي مِنْهُ قَالَ : يُلاَعِنُ بِكِتَابِ اللهِ وَيَلْزَمُ الْوَلَدُ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۱۷۸۶۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے بچے کا اقرار کیا پھر اس کا انکار کیا تو وہ اللہ کی کتاب کے مطابق لعان کرے گا، اور رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق بچہ اسی کا ہوگا۔

(١٧٨٦٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ؛ عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ أَقَرَّ بِوَلَدٍ له مِنْ جَارِيَتِهِ حَتَّى صَارَ رَجُلاً وَزَوَّجَهُ ثُمَّ أَنْكَرَهُ قَالَ :لَيْسَ إنْكَارُهُ بِشَيْءٍ ، يُلْزَقُ بِهِ.

(۱۷۸۶۶) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی باندی سے اپنے کسی بچے کا اقرار کیا۔ پھر وہ مرد بن گیا اور اس نے اس کی شادی کرادی پھر اس نے انکار کردیا تو یہ انکار کوئی حیثیت نہیں رکھتا، اور وہ بچہ اسی کا ہوگا۔

(١٧٨٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَهُ :أَنْ يَنْفِيَهُ ، وَإِنْ كَانَ رَجُلاً.

(۱۷۸۶۷) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ وہ بچے کا انکار کرسکتا ہے خواہ وہ مرد بن چکا ہو۔

(١٧٨٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ :جَائَتِ امْرَأَةٌ إلَى أَبِي مُوسَى وَأَبُوهَا وَزَوْجُهَا وَأُمُّهَا وَهِيَ حُبْلَى يَقُولُ زَوْجُهَا :هِيَ جَارِيَةٌ وَإِنَّمَا كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَهَا فَكَلَّمَ الْجَارِيَةَ ، فَقَالَتْ :زَوَّجَنِيهِ أَبِي وَأُمِّي ، وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيَّ فَيَصْنَعُ بِي مَا يَصْنَعُ الرَّجُلُ بِامْرَأَتِهِ قَالَ :فَضَرَبَ رَأْسَهُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ :هِيَ امْرَأَتُك وَالْوَلَدُ وَلَدُك.

(۱۷۸۶۸) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ ایک عورت اپنے خاوند، اپنے باپ اور اپنی ماں کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی، وہ حاملہ تھی، اس کے خاوند نے کہا کہ یہ ایک باندی تھی، میں اس کے ساتھ دل لگی کرتا تھا، جب کہ عورت کا کہنا تھا کہ میرے ماں باپ نے اس سے میری شادی کی ہے اور یہ میرے پاس آتا تھا، اور وہ سب کرتا تھا جو ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ ؓ نے اپنا کوڑا اس آدمی کے سر پر مارا اور فرمایا کہ یہ تیری بیوی ہے اور بچہ تیرا ہی ہے۔

(۲۴۱) مَا قَالُوا فِي قَوْلِهِ (إِذَا أُحْصِنَّ)

قرآن مجید کی آیت ﴿إِذَا أُحْصِنَّ﴾ کی تفسیر

(۱۷۸۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ : ﴿إِذَا أُحْصِنَّ﴾ قَالَ : إِذَا أَحْصَنَتْهُنَّ الْبُعُولَةُ.

(۱۷۸۶۹) حضرت حسن رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿إِذَا أُحْصِنَّ﴾ کی تفسیر میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ کا قول ذکر کرتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ شادی کے ذریعہ پاک ہو جائیں۔

(۱۷۸۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَؤُهَا : ﴿فَإِذَا أُحْصِنَّ﴾ يَقُولُ : إِذَا تَزَوَّجْنَ.

(۱۷۸۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿إِذَا أُحْصِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ان کا شادی کرنا ہے۔

(۲۴۲) مَا قَالُوا فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ كَانَ حُرًّا ، أَوْ عَبْدًا ؟

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے بارے میں کہ وہ غلام تھے یا آزاد؟

(۱۷۸۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ حُرًّا.

(۱۷۸۷۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے خاوند آزاد تھے۔

(۱۷۸۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا.

(۱۷۸۷۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے خاوند آزاد تھے۔

(۱۷۸۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنِ النَّخَعِيِّ ، عَنِ الأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ : أن زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ حُرًّا حِينَ أُعْتِقَتْ.

(۱۷۸۷۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی آزادی کے وقت ان کے خاوند آزاد تھے۔

(۱۷۸۷٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَتْ : كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا.

(۱۷۸۷۴) حضرت صفیہ بنت ابی عبید رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے خاوند غلام تھے۔

(۱۷۸۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا.

(۱۷۸۷۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت بریرہ ؓ کے خاوند غلام تھے۔

(۱۷۸۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ ، عَبْدٌ لِبَنِي الْمُغِيرَةِ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ.

(۱۷۸۷۶) حضرت عکرمہ ؒ ہیں کہ حضرت بریرہ ؓ کے خاوند ایک حبشی غلام تھے۔ان کا نام مغیث تھا اور وہ بنومخزوم کی شاخ بنومغیرہ کے غلام تھے۔

(۱۷۸۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيرَةِ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فِي طُرُقِ الْمَدِينَةِ يَتْبَعُهَا وَدُمُوعُهُ تسيل عَلَى لِحْيَتِهِ يَتَرَضَّاهَا كَي تَخْتَارَهُ فَلَمْ تَخْتَرْهُ يَعْنِي زَوْجَ بَرِيرَةَ.

(۱۷۸۷۷) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت بریرہ ؓ کے خاوند بنومغیرہ کے ایک سیاہ فام غلام تھے، ان کا نام مغیث تھا، گویا کہ وہ منظر میرے سامنے ہے جب وہ مدینہ کی گلیوں میں حضرت بریرہ ؓ کے پیچھے جارہے ہوتے تھے اور ان کے آنسو ان کی داڑھی پر بہہ رہے ہوتے تھے، وہ انہیں راضی کرنا چاہتے تھے لیکن حضرت بریرہ ؓ نے انہیں اختیار نہیں کیا۔

(۱۷۸۷۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كان زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدا أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ.

(۱۷۸۷۸) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت بریرہ ؓ کے خاوند ایک سیاہ فام غلام تھے۔

(۱۷۸۷۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ بَرِيرَةَ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ لَهَا زَوْجٌ حُرٌّ.

(۱۷۸۷۹) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ جب حضرت بریرہ ؓ کو آزاد کیا گیا تو حضور ﷺ نے انہیں اختیار دیا (کہ اپنے نکاح کو باقی رکھیں یا ختم کردیں) ان کے خاوند آزاد تھے۔

(۱۷۸۸۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا.

(۱۷۸۸۰) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ حضرت بریرہ ؓ کے خاوند آزاد تھے۔

(۲٤۳) مَا قَالُوا فِي الْحُسْنِ مَا هُوَ ؟

حسن کس چیز کا نام ہے؟

(۱۷۸۸۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عُمَرَ الأَعْوَرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : الْبَيَاضُ نِصْفُ الْحُسْنِ.

(۱۷۸۸۱) حضرت عائشہ rضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سفیدی آدھا حسن ہے۔

(۱۷۸۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : أُعْطِيَ يُوسُفُ وَأُمُّهُ ثُلُثَ الْحُسْنِ.

(۱۷۸۸۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام اوران کی والدہ کوایک تہائی حسن عطاء ہوا تھا۔

(۱۷۸۸۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أُعْطِيَ يُوسُفُ شَطْرَ الْحُسْنِ. (احمد ۳/ ۱۴۸۔ حاکم ۵۷۰)

(۱۷۸۸۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو آدھا حسن عطا ہوا تھا۔

(٢٤٤) في مباشرة الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ

آدمی کا آدمی کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ ایک لحاف میں لیٹنا درست نہیں

(۱۷۸۸٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْجَرِيرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنِ الطُّفَاوِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُبَاشِرُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَلاَ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ إِلاَّ الْوَالِدُ وَلَدَهُ أَوِ الْوَلَدُ وَالِدَهُ.

(ابوداؤد ۴۰۱۵۔ احمد ۲/ ۳۲۵)

(۱۷۸۸۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ کوئی آدمی کسی آدمی کے ساتھ اور کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک لحاف میں نہ لیٹے ،البتہ باپ اپنے بیٹے کے ساتھ اور بیٹا اپنے باپ کے ساتھ لیٹ سکتا ہے۔

(۱۷۸۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عبد اللهِ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاشِرَ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ أَجْلَ أَنْ تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا. (بخاری ۵۲۴۰۔ ابوداؤد ۲۱۴۳)

(۱۷۸۸۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک لحاف میں نہ لیٹے کہ بعد میں اپنے خاوند کے سامنے اس کی صفات کا تذکرہ کرے۔

(۱۷۸۸٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : أخبرني زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلاَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ. (ترمذی ۲۷۹۳۔ ابوداؤد ۴۰۱۴)

(۱۷۸۸۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے۔

(۱۷۸۸۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمِصْرِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْحِمْيَرِيُّ

، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحَجَرِيِّ الْهَيْثَمِ ، عَنْ عَامِرٍ الْحَجَرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا رَيْحَانَةَ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مُعَاكَمَةِ ، أَوْ مُكَاعَمَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ ، وَمُعَاكَمَةِ أَوْ مُكَاعَمَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ فِي شِعَارٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ.

(ابوداؤد ۴۰۴۶۔ احمد ۴/ ۱۳۴)

(۱۷۸۸۷) حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ یا کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ اس طرح لیٹے کہ ان کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔

(۱۷۸۸۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ أَبِي شِهَابٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاشِرَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى : وَأَنَا أَرَى فِي ذَلِكَ تَعْزِيرًا. (حاکم ۲۸۷۔ احمد ۳/ ۳۴۸)

(۱۷۸۸۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ یا کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک لحاف میں لیٹے۔ حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں اس عمل پر حد جاری ہونی چاہئے۔

(۱۷۸۸۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاشِرَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ. (احمد ۱/ ۳۱۴۔ ابن حبان ۵۵۸۲)

(۱۷۸۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ یا کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک لحاف میں لیٹے۔

(۲٤٥) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّهِ وَعَلَى أُخْتِهِ

آدمی اپنی ماں یا بہن کے یہاں آنے سے پہلے اجازت طلب کرے

(۱۷۸۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي ؟ قَالَ : نَعَمْ ، أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانَةً. (بیہقی ۹۷)

(۱۷۸۹۰) حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے ان سے اجازت طلب کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں، کیا تم انہیں عریاں دیکھنا پسند کرو گے؟

(۱۷۸۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نذير ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : إِنْ لَمْ تَفْعَلْ أَوْشَكَ أَنْ تَرَى مِنْهَا مَا يَسُوئُكَ.

(۱۷۸۹۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہیں ایسی چیز دیکھنی پڑ سکتی ہے جو تمہیں پسند نہ ہو۔

(۱۷۸۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ رجل لِعُمَرَ : أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي ؟ قَالَ : نَعَمْ ، اسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا.

(۱۷۸۹۲) حضرت ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں، اجازت طلب کرو۔

(۱۷۸۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : جَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي ؟ قَالَ : نَعَمْ ، مَا عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهَا تُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا.

(۱۷۸۹۳) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ کیا میں اپنی والدہ کے پاس آنے سے پہلے اجازت طلب کروں؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں، وہ ہر وقت ایسی حالت میں نہیں ہوتیں جس میں دیکھنا تمہیں پسند ہو۔

(۱۷۸۹٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ وَأَخَوَاتٌ لَهُ بِمَكَّةَ فِي بَيْتٍ وَأَهْلُ مَكَّةَ يَخْتَلِفُ أَحَدُهُمْ إِلَى أَهْلِهِ فِي اللَّيْلِ مِرَارًا ، فَكَانَ يَأْتِيهِنَّ بِاللَّيْلِ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ : أَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِنَّ كُلَّمَا دَخَلْتُ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الدُّخُولِ عَلَيْهِنَّ بِغَيْرِ إِذْنٍ.

(۱۷۸۹۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ اور ان کی کچھ بہنیں مکہ میں ایک گھر میں رہتے تھے۔ حضرت عطاء رحمہ اللہ اپنی مصروفیات کی وجہ سے رات کو دیر سے گھر آتے تھے۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ میں جب بھی ان کے پاس جاؤں تو ان سے اجازت طلب کروں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہاں اور آپ نے انہیں بغیر اجازت جانے کی اجازت نہ دی۔

(۱۷۸۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : اسْتَأْذِنْ عَلَى أُمِّكَ ، وَإِنْ كَانَتْ عَجُوزًا.

(۱۷۸۹۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنی والدہ کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرو خواہ وہ بوڑھی ہوں۔

(۱۷۸۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : عَلَيْكُمْ أَنْ تَسْتَأْذِنُوا عَلَى أُمَّهَاتِكُمْ.

(۱۷۸۹۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم پر لازم ہے کہ اپنی ماؤں کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرو۔

(۱۷۸۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ كُرْدُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلَى أَبِيهِ وَأُمِّهِ وَعَلَى ابْنِهِ وَعَلَى أخيه وعلى أُخْتِهِ.

(۱۷۸۹۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے ماں باپ، اپنی بیٹی، اپنے بھائی اور اپنی بہن کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرے۔

(۱۷۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وعَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالاَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا.

(۱۷۸۹۸) حضرت زہری اور حضرت حسن رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرے گا۔

(۱۷۸۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ ، عَنْ صِلَةَ قَالَ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلَى أُمِّهِ.

(۱۷۸۹۹) حضرت صلہ رحمہ اللہ فرماتی ہیں کہ آدمی اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرے گا۔

(۱۷۹۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عن قتادة عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ يستأذن عليها يعني على أمه.

(۱۷۹۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرے گا۔

(۱۷۹۰۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ : قُلْتُ أَيَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلَى أُمِّهِ وَعَلَى أُخْتِهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، اسْتَأْذِنْ عَلَيْهِمَا.

(۱۷۹۰۱) حضرت جعفر بن برقان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا آدمی اپنی ماں اور بہن کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرے گا؟ انہوں نے فرمایا ہاں، اجازت طلب کرو۔

(۱۷۹۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عِكْرِمَةَ أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي ؟ قَالَ : نَعَمْ ، اسْتَأْذِنْ عَلَى أُمِّكَ.

(۱۷۹۰۲) حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علقمہ رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کروں؟ انہوں نے فرمایا ہاں اجازت طلب کرو۔

(۱۷۹۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: وَأَخُو الْمَرْأَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا.

(۱۷۹۰۳) حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کا بھائی اجازت لے کر آئے گا۔

(۳۴۶) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُ عَلَى جَارِيَتِهِ ؟

کیا آدمی اپنی باندی کے پاس آنے سے پہلے بھی اجازت طلب کرے گا؟

(۱۷۹۰۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : إِنَّهُ لَمْ يُؤْمَرْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ الإِذْنَ وَإِنِّي آمُرُ جَارِيَتِي هذه أَنْ تَسْتَأْذِنَ عَلَيَّ.

(۱۷۹۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ باندی کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرنے کا حکم نہیں دیا گیا، لوگوں نے تو بہت زیادہ اجازت مانگنا شروع کردی ہے، میں اپنی باندی کو حکم دیتا ہوں کہ وہ اجازت لے کر میرے پاس آئے۔

(١٧٩٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ عبدالملك، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: غَلَبَ الشَّيْطَانُ النَّاسَ عَلَى الاستئذان فِي السَّاعَاتِ ﴿الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ﴾.

(١٧٩٠٥) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اجازت طلب کرنے کے معاملے میں شیطان لوگوں پر غالب آ گیا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ﴾

(١٧٩٠٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ فى قوله ﴿وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ﴾ قَالَ: كَانَ أَهْلُنَا يُعَلِّمُونَا أَنْ نُسَلِّمَ قَالَ: فَكَانَ أَحَدُنَا إِذَا جَاءَ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيَدْخُلُ فُلَانٌ ؟.

(١٧٩٠٦) حضرت محمد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر والے ہمیں سلام کرنا سکھایا کرتے تھے، ہم میں سے جب کوئی آتا تو السلام علیکم کہتا اور ساتھ کہتا کہ فلاں داخل ہو جائے؟

(١٧٩٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: نَزَلَتْ فِي النِّسَاءِ: ﴿لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾.

(١٧٩٠٧) حضرت ابوعبد الرحمن فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ عورتوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

(١٧٩٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: ﴿لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ قَالَ: لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ قُلْتُ: فَإِنَّ النَّاسَ لاَ يَعْمَلُونَ بِهَا قَالَ: اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ.

(١٧٩٠٨) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ منسوخ نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ لوگ اسے جانتے نہیں ہیں اور اللہ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔

(١٧٩٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ وَسُئِلَ عَنِ الإِذْنِ، فَقَالَ: اسْتَأْذِنْ عِنْدَ كُلِّ عَوْرَةٍ ثُمَّ هُوَ طَوَّافٌ بَعْدَهَا.

(١٧٩٠٩) حضرت قاسم رحمہ اللہ سے اذن کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہر پردے والی چیز سے اجازت طلب کرو پھر اس کے بعد وہ چکر لگانے والا ہے۔

(٢٤٧) مَا قَالُوا فِي قَوْلِهِ ﴿وَلاَ تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ﴾

قرآن مجید کی آیت ﴿وَلاَ تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ﴾ کی تفسیر کا بیان

(١٧٩١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: ﴿وَلاَ تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ﴾ قَالَ: انْقِضَاءُ الْعِدَّةِ.

(۱۷۹۱۰) حضرت قتادہ ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عدت کا گذر جانا ہے۔

(۱۷۹۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَالْفَضْلُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْث ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ﴾ قَالَ : انْقِضَاءُ الْعِدَّةِ.

(۱۷۹۱۱) حضرت مجاہد ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد عدت کا گزر جانا ہے۔

(۱۷۹۱۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ : ﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ﴾ قَالَ : لَا تُوَاعِدُوهَا فِي عِدَّتِهَا إِنِّي أَتَزَوَّجُك حين تَنْقَضِيَ عِدَّتُك.

(۱۷۹۱۲) حضرت ابو مالک قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عورتوں کی عدت میں ان سے یہ وعدہ نہ کرو کہ میں تیری عدت گذرنے کے بعد تجھ سے شادی کروں گا۔

(۲۴۸) (واهجروهن في الْمَضَاجِعِ)

قرآن مجید کی آیت ﴿واهجروهن في المضاجع﴾ کی تفسیر کا بیان

(۱۷۹۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ﴾ قَالَ : لَا تَقْرَبُهَا.

(۱۷۹۱۳) حضرت مجاہد ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کے قریب مت جاؤ۔

(۱۷۹۱۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ :قَوْلُهُ ﴿وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ﴾ قَالَا : لَا يُضَاجِعُهَا.

(۱۷۹۱۴) حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت شعبی ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھ مت لیٹو۔

(۱۷۹۱۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ﴾ قَالَ : إِذَا أَطَاعَتْهُ فِي الْمَضْجَعِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَضْرِبَهَا.

(۱۷۹۱۵) حضرت ابن عباس ؓ قرآن مجید کی آیت ﴿وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب عورت لیٹنے میں مرد کی اطاعت کرے تو وہ اسے مار نہیں سکتا۔

(۱۷۹۱۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ وَمِقْسَمٍ : قَوْلُهُ ﴿وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ﴾ قَالَ : مِقْسَمٌ : وَلَا تَقْرَبُ فِرَاشَهَا وَقَالَ عِكْرِمَةُ : هُوَ الْكَلَامُ وَقَالَا جَمِيعًا :

﴿واضْرِبُوهُنَّ﴾ ضَرْبٌ غَيْرُ مُبَرِّحٍ.

(۱۷۹۱۶) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ اور حضرت مقسم رحمہ اللہ سے قرآن مجید کی آیت ﴿وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ﴾ کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرت مقسم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہجر مضجع سے مراد اس کے بستر کے قریب نہ جانا اور حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے مراد بات کرنا ہے۔ جبکہ ﴿واضْرِبُوهُنَّ﴾ کے بارے میں دونوں نے فرمایا کہ اس سے مراد ایسی مار ہے جو زخم نہ ڈالے۔

(۱۷۹۱۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :﴿واضْرِبُوهُنَّ﴾ قَالَ :ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ غَيْرُ مُؤَثِّرٍ.

(۱۷۹۱۷) حضرت حسن رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿واضْرِبُوهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ایسی مار ہے جو زخم نہ ڈالے۔

(۲٤۹) مَا قَالُوا فِي الِاسْتِتَارِ إذَا جَامَعَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ

دورانِ صحبت پردہ کرنے کا بیان

(۱۷۹۱۸) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ الْفِهْرِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ :إذَا جَامَعْتَ فَاسْتَتِرْ.

(۱۷۹۱۸) حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم بیوی سے جماع کرو تو پردہ ڈال لو۔

(۱۷۹۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا جَامَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ وَلاَ يَتَجَرَّدَانِ تَجَرُّدَ الْعَيْرَيْنِ. (طبرانی ۷۶۸۳۔ بزار ۱۴۴۸)

(۱۷۹۱۹) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم جماع کرو تو پردہ ڈال لو اور اونٹوں کی طرح بالکل ننگے نہ ہو جاؤ۔

(۲۵۰) مَا قَالُوا فِي الرَّضَاعِ بِلَبَنِ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ وَالْفَاجِرَةِ

یہودیہ، نصرانیہ یا فاحشہ کے دودھ سے رضاعت ثابت ہونے کا بیان

(۱۷۹۲۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ الفهري ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَنْهَى مُسْلِمًا أَنْ يُرَاضِعَ نَصْرَانِيًّا.

(۱۷۹۲۰) حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رحمہ اللہ نے مسلمان کو نصرانی کا رضاعی بھائی بننے سے منع کیا ہے۔

(۱۷۹۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ غَالِبٍ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُرْضِعَ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ الصَّبِيَّ وَقَالَ : إِنَّهَا تَشْرَبُ الْخَمْرَ.

(۱۷۹۲۱) حضرت ابوجعفر ؒ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ یہودیہ یا نصرانیہ کسی بچے کو دودھ پلائیں، فرمایا کہ یہ شراب پیتی ہیں۔

(۱۷۹۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرب ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُرْضِعَ امْرَأَته بِلَبَنِ الْفُجُورِ.

(۱۷۹۲۲) حضرت مجاہد ؒ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ کوئی عورت بدکاری کے ذریعے اترنے والا دودھ کسی بچے کو پلائے۔

(۱۷۹۲۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِرَضَاعِ الزَّانِيَةِ ، أَوْ لَبَنِ الْمَجُوسِيَّةِ.

(۱۷۹۲۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں زانیہ کی رضاعت یا مجوسیہ کے دودھ میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۱) باب كراهية أَنْ تَصِفَ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ لِزَوْجِهَا

ایک عورت کو دوسری عورت کے اوصاف اپنی خاوند کے سامنے بیان کرنا مکروہ ہے

(۱۷۹۲٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ لِلنِّسَاءِ : لاَ تَصِفْنَنِي لأَزْوَاجِكُنَّ.

(۱۷۹۲۴) حضرت عائشہ ؓ عورتوں سے فرمایا کرتی تھیں کہ اپنے خاوندوں کے سامنے میرا وصف بیان نہ کرو۔

(۲۵۲) من قَالَ إذَا تزَوَّجَ الرجُل أَمَةً وَقَعَ عَلَيْهَا وَلَمْ يَسْتَبْرِئْهَا

اگر آدمی نے اپنی باندی سے جماع کیا پھر اس سے شادی کرلی تو رحم کے خالی ہونے کا یقین کئے بغیر جماع کرسکتا ہے

(۱۷۹۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْمَكِّيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ الرجل أَمَةً وَقَعَ عَلَيْهَا وَلَمْ يَسْتَبْرِئْهَا.

(۱۷۹۲۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی باندی سے جماع کیا پھر اس سے شادی کرلی تو رحم کے خالی ہونے کا یقین کئے بغیر جماع کرسکتا ہے۔

(۱۷۹۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَهَا لَمْ يَسْتَبْرِئْهَا.

(۱۷۹۲۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی باندی سے جماع کیا پھر اس سے شادی کرلی تو رحم کے خالی ہونے کا یقین کئے بغیر جماع کرسکتا ہے۔

(۱۷۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِذَا تَزَوَّجَ الأَمَةَ تَزَوُّجًا لَمْ يَسْتَبْرِئْهَا.

(۱۷۹۲۷) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی باندی سے جماع کیا پھر اس سے شادی کر لی تو رحم کے خالی ہونے کا یقین کئے بغیر جماع کر سکتا ہے۔

(۲۵۳) من قَالَ لاَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

کسی کے پیامِ نکاح پر پیامِ نکاح نہ بھیجا جائے

(۱۷۹۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلاَ يَبِع عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ إلاَّ أَنْ يَأْذَنَ لَهُ.

(مسلم ۵۰۔ ابو داؤد ۲۰۷۴)

(۱۷۹۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیامِ نکاح پر پیامِ نکاح نہ بھیجے اور اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔

(۱۷۹۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَخْطُب عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ. (مسلم ۵۲۰۔ ترمذی ۱۱۳۴)

(۱۷۹۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیامِ نکاح پر پیامِ نکاح نہ بھیجے۔

(۲۵٤) مَا ذُكِرَ فِي الزِّنَا ، وَمَا جَاءَ فِيهِ

زنا کی مذمت کا بیان

(۱۷۹۳۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُدْرِكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَزْنِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(۱۷۹۳۰) حضرت ابن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زانی جب زنا کرتا ہے تو مومن نہیں ہوتا۔

(۱۷۹۳۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ مُدْرِكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. (طیالسی ۸۲۳۔ احمد ۴/ ۳۵۲)

(۱۷۹۳۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۷۹۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ :يُعْرَفُ الزُّنَاةُ بِنَتْنِ فُرُوجِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۱۷۹۳۲) حضرت ابان بن عثمان ؒ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن زنا کار لوگ اپنی شرمگاہوں کی بدبو سے پہچانے جائیں گے۔

(۱۷۹۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ :إِنَّ أَكْبَرَ مَا يُصِيبُ النَّاسَ مِنَ الذُّنُوبِ الزِّنَا ، هُوَ شَهْوَةٌ وَلَيْسَ لَهُ رِيحٌ فَيُؤْخَذ وَلاَ يَكَادُ تُقَامُ حُدُودُهُ.

(۱۷۹۳۳) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ لوگ سب سے زیادہ زنا کا شکار ہوتے ہیں وہ شہوت ہے، اس کی کوئی بو نہیں کہ پکڑا جاسکے اور حدود قائم کی جاسکیں۔

(۱۷۹۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ أَكْثَرَ ذُنُوبِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي النِّسَاءِ.

(۱۷۹۳۴) حضرت ابوصالح ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ اہل جنت کے اکثر گناہ عورتوں میں ہیں۔

(۱۷۹۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ لِغِلْمَانِهِ :مَنْ أَرَادَ مِنْكُمُ الْبَائَةَ زَوَّجْنَاهُ ، لاَ يَزْنِي مِنْكُمُ الزَّانِي إِلاَّ نَزَعَ اللَّهُ نُورَ الإِيمَانِ مِنْ قَلْبِهِ فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرُدَّهُ رَدَّهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَمْنَعَهُ مَنَعَهُ.

(۱۷۹۳۵) حضرت ابن عباس ؓ نے اپنے غلاموں سے فرمایا کہ جو تم میں سے پاکدامنی چاہتا ہے تو ہم اس کی شادی کرادیتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی زنا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کے نور کو چھین لیتا ہے اور پھر چاہتا تو لوٹا دیتا ہے اور اگر چاہتا ہے تو نہیں لوٹاتا۔

(۱۷۹۳٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :الإِيمَانُ نزِهٌ فَمَنْ زَنَى فَارَقَهُ الإِيمَانُ فَمَنْ لاَمَ نَفْسَهُ وَرَاجَعَ رَاجَعَهُ الإِيمَانُ.

(۱۷۹۳۶) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایمان گناہوں سے روکنے والا وصف ہے، جب انسان زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے دور ہوجاتا ہے اور جو نفس کو ملامت کرتا ہے تو اس کا ایمان واپس آجاتا ہے۔

(۱۷۹۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَرَكْت بَعْدِي عَلَى أُمَّتِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ.

(بخاری ۵۰۹۶۔ مسلم ۲۰۹۷)

(۱۷۹۳۷) حضرت اسامہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنی امت کے مردوں کے لئے اپنے بعد عورتوں سے بڑا فتنہ کوئی نہیں دیکھا۔

(۱۷۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ كُفْرُ مَنْ مَضَى إلاَّ مِنْ قِبَلِ النِّسَاءِ وَهُوَ كَائِنٌ كُفْرُ مَنْ بَقِيَ مِنْ قِبَلِ النِّسَاءِ.

(۱۷۹۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تم سے پہلے والے لوگوں کا کفر عورتوں کی وجہ سے تھا اور آئندہ بھی کفر عورتوں کی وجہ سے ہوگا۔

(۱۷۹۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بن عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(۱۷۹۳۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی زنا کرتا ہے تو اس وقت مومن نہیں ہوتا۔

(۱۷۹٤۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۲۴۷۵۔ مسلم ۱۰۰)

(۱۷۹۴۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۵۵) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ يَتَزَوَّجُهَا الْخَصِيُّ

خصی آدمی سے شادی کرنے کا بیان

(۱۷۹٤۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ :حدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمِصْرِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيب ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رُفِعَ إِلَيْهِ خَصِيٌّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يُعْلِمْهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۷۹۴۱) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ لایا گیا کہ خصی آدمی نے کسی عورت سے شادی کی جبکہ عورت کو اس کا علم نہیں تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی۔

(۱۷۹٤۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كان يقُول :لاَ يَنْكِحُ الْخَصِيُّ حُرَّةً مُسْلِمَةً.

(۱۷۹۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خصی کسی مسلمان آزاد عورت سے نکاح نہیں کرسکتا۔

(۲٥٦) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ زَوَّجَ ابْنَتَهُ ثُمَّ مَاتَ الزَّوْجُ وَلَمْ تَعْلَمِ الابْنَةُ

اگر کسی آدمی نے اپنی بیٹی کی شادی کرائی پھر خاوند مر گیا لیکن بیٹی کو علم نہیں تھا

(۱۷۹٤۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :سَأَلْتُ حَمَّادًا ، عَنْ رَجُلٍ زَوَّجَ ابْنَتَهُ ثُمَّ مَاتَ الزَّوْجُ وَلَمْ تَعْلَمِ الابْنَةُ

بِذَلِكَ ، فَقَالَ :لاَ تَرِثُ وَسَأَلْتُ الْحَكَمَ ، فَقَالَ :تَرِثُ.

(۱۷۹۴۳) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیٹی کی شادی کرائی پھر خاوند مر گیا لیکن بیٹی کو علم نہیں تھا تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ وارث نہیں ہوگی اور میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وارث ہوگی۔

(۲۵۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَزُفُّ ابْنَتَهُ إِلَى زَوْجِهَا

شبِ زفاف کے دن آدمی کا اپنی بیٹی کو اس کے خاوند کے پاس لے جانا

(۱۷۹٤٤) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :زَفَّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ابْنَتَهُ إِلَى زَوْجِهَا.

(۱۷۹۴۴) حضرت داود بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ خود اپنی بیٹی کو ان کے خاوند کے پاس لے کر گئے۔

. (۲۵۸) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ أُمَّهُ

آدمی کا اپنی والدہ کی شادی کرانا

(۱۷۹٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ ابْنَهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا فَكَرِهَ ذَلِكَ ، وَذَهَبَ إِلَى عُمَرَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ عمر :اذْهَبْ فَإِذَا كَانَ غَدًا أَتَيْتُكُمْ قَالَ :فَجَاءَ عُمَرُ فَكَلَّمَهَا وَلَمْ يُكْثِرْ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ ابْنِهَا ، فَقَالَ لَهُ :زَوِّجْهَا فَوَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ حَنْتَمَةَ بِنْتَ هِشَامٍ يَعْنِي عُمَرُ أُمَّ نَفْسِهِ سَأَلَتْنِي أَنْ أُزَوِّجَهَا لَزَوَّجْتها ، فَزَوَّجَ الرَّجُلُ أُمَّهُ.

(۱۷۹۴۵) حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے بیٹے سے کہا کہ میری شادی کرادے، بیٹے نے اس بات پر ناگواری کا اظہار کیا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ساری بات عرض کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جاؤ میں تمہارے پاس کل آؤں گا۔ اگلے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور اس عورت سے مختصر بات چیت کی پھر اس کے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ تم اس کی شادی کرادو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں عمر کی جان ہے! اگر حنتمہ بنت ہشام (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ) مجھ سے شادی کرانے کا کہتیں تو میں ضرور ان کی شادی کرادیتا۔ پس آدمی نے اپنی والدہ کی شادی کرادی۔

(۱۷۹٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ خَطَبَ أُمَّ سُلَيْمٍ ، فَقَالَتْ :يَا أَبَا طَلْحَةَ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنَّ آلِهَتَكَ الَّتِي تَعْبُدُ خَشَبَةٌ تنبت مِنَ الأَرْضِ ، نَجَرَهَا حَبَشِيُّ بَنِي فُلاَنٍ قَالَ :بَلَى ، قَالَتْ :فَلاَ تَسْتَحْيِي مِنْ ذَلِكَ اسلم فَإِنَّكَ إِنْ أَسْلَمْتَ لَمْ أُرِدْ مِنْكَ صَدَاقًا غَيْرَهُ قَالَ حَتَّى أَنْظُرَ قَالَ :فَذَهَبَ ثُمَّ جَاءَ ، فَقَالَ :أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ

اللهِ قَالَتْ :يَا أَنَسُ ، قُمْ فَزَوِّجْ أَبَا طَلْحَةَ ، فَزَوَّجَهَا.

(۱۷۹۴۶) حضرت ثابت رحمہ اللہ اور اسماعیل بن عبداللہ بن ابی طلحہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو پیامِ نکاح بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ اے ابوطلحہ! کیا تم نہیں جانتے کہ جن معبودوں کی تم پوجا کرتے ہو وہ ایک محض ایک لکڑی ہے جو زمین سے اگتی ہے اور اسے فلاں حبشی نے اگایا ہے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا واقعی بات تو یوں ہی ہے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر تمہیں اس سے شرم کیوں نہیں آتی، تم اسلام قبول کرلو، تمہارا اسلام کو قبول کرنا ہی میرا مہر ہوگا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سوچنے کے لئے وقت مانگا پھر آئے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے انس اٹھو اور ابوطلحہ سے میرا نکاح کرادو۔ چنانچہ انہوں نے نکاح کرادیا۔

(۲۵۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُقَبِّلُ ابْنَتَهُ، أَوْ أُخْتَهُ

آدمی اپنی بیٹی یا بہن کو پیار کرسکتا ہے

(۱۷۹۴۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ :حَدَّثَنِي يَزِيدُ النَّحْوِيُّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ مَغَازِيهِ قَبَّلَ فَاطِمَةَ. (بخاری ۳۶۲۳۔ مسلم ۹۷)

(۱۷۹۴۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ سے واپس آتے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پیار کیا کرتے تھے۔

(۱۷۹۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ رَأْسَ عَائِشَةَ.

(۱۷۹۴۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سر پر پیار دیا۔

(۱۷۹۴۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ ايمن ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ اسْتَشَارَ أُخْتَهُ فِي شَيْءٍ فَأَشَارَتْ عليه فَقَبَّلَ رَأْسَهَا. (ترمذی ۱۱۷۲۔ دارمی ۲۷۸۲)

(۱۷۹۴۹) حضرت حارث بن ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کسی چیز کے بارے میں اپنی بہن سے مشورہ طلب کیا، انہوں نے اچھا مشورہ دیا تو انہوں نے اپنی بہن کے سر پر پیار دیا۔

(۲۶۰) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ عَلَى الْمُغِيبَةِ

جن عورتوں کے خاوند شہر میں موجود نہ ہوں ان سے مرد ملاقات کے لئے نہیں جاسکتے

(۱۷۹۵۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنْ يُدْخلَ عَلَى الْمُغِيبَاتِ.

(۱۷۹۵۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ان عورتوں سے ملاقات کے لئے جایا جائے جن کے خاوند شہر میں نہیں ہیں۔

(۱۷۹۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ وَمِسْعَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: أَلاَ لاَ يَلِجُ رَجُلٌ عَلَى امْرَأَةٍ إلاَّ وَهِيَ ذَاتُ مَحْرَمٍ مِنْهُ ، وَإِنْ قِيلَ :حَمْوُهَا ؟ أَلاَ إنَّ حَمْوَهَا الْمَوْتُ.

(۱۷۹۵۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خبردار! کوئی شخص غیر محرم عورت سے ملاقات نہ کرے، اور اگر دیور یا جیٹھ کے بارے میں پوچھو تو میں کہوں گا کہ وہ تو موت ہیں۔

(۱۷۹۵۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :سَمِعْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَلاَ لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إلاَّ وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ. (بخاری ۳۰۰۶۔ مسلم ۴۲۴)

(۱۷۹۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار! کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے، الا یہ کہ اس عورت کے ساتھ کوئی محرم ہو۔

(۱۷۹۵۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي زُبَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَلاَ لاَ يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ إلاَّ أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا ، أَوْ ذَا مَحْرَمٍ. (مسلم ۱۹۔ ابن حبان ۵۵۸۷)

(۱۷۹۵۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مرد کسی عورت کے گھر میں رات نہ رہے الا یہ کہ وہ اس کا خاوند ہو یا محرم رشتہ دار۔

(۱۷۹۵٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إلاَّ الْحَمْوَ ؟ فَقَالَ :الْحَمْوُ الْمَوْتُ. (بخاری ۵۲۳۲۔ مسلم ۲۱)

(۱۷۹۵۴) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ ایک انصاری نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! دیور یا جیٹھ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ تو موت ہے۔

(۱۷۹۵۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَوْلًى لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ أَرْسَلَهُ إلَى عَلِيٍّ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ فَأَذِنَ لَهُ حَتَّى إذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمَوْلَى عَمْرًا عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ إنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ.

(ترمذی ۲۷۷۹۔ احمد ۴/ ۲۰۳)

(۱۷۹۵۵) حضرت ذکوان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خادم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا

کہ ان سے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی اجازت طلب کریں جب اجازت مل گئی تو انہوں نے اپنی ضرورت کی بات کی تو خادم نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی تو اس پر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم عورتوں سے ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر ملاقات کریں۔

(۱۷۹۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ :قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :نُهِينَا أَنْ نَدْخُلَ عَلَى الْمُغِيبَاتِ إلاَّ بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ.

(۱۷۹۵۶) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ ہم عورتوں سے ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر ملاقات کریں۔

(۳۶۱) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ عَلَى الْوُصَفَاءِ

خادموں اور باندیوں کے عوض شادی کرنے کا بیان

(۱۷۹۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ عَلَى كَذَا وَكَذَا وَصِيفًا.

(۱۷۹۵۷) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی عورت سے اس بات پر شادی کرے کہ اسے اتنے خادم دے گا۔

(۱۷۹۵۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ عَلَى بِنْتٍ وَخَادِمٍ وَعَلَى الْوُصَفَاءِ وَالْوَصَائِفِ.

(۱۷۹۵۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خادمہ باندیوں اور غلاموں کے عوض شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۶۲) مَا قَالُوا فِي الْجَارِيَةِ تُشَوَّفُ وَيُطَافُ بِهَا

چھوٹی بچیوں کا بناؤ سنگھار کر کے مردوں کے سامنے آنا

(۱۷۹۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْيَامِيِّ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ عِمْرَانَ رَجُلٍ مِنْ زَيْدِ اللهِ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا شَوَّفَتْ جَارِيَةً وَطَافَتْ بِهَا وَقَالَتْ :لَعَلَّنَا نَتَصَيد بِهَا شَبَابَ قُرَيْشٍ.

(۱۷۹۵۹) بنو زید اللہ کی ایک خاتون بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک باندی کو بناؤ سنگھار کر کے اس کے ساتھ باہر آئیں اور فرمایا کہ اس کے ذریعے ہم قریش کے نوجوانوں کا شکار کریں گے۔ (مراد یہ تھی کہ بچی کی خوبصورتی اور بناؤ سنگھار اس کے رشتۂ ازدواج میں آسانی کا باعث بن سکتا ہے۔ راویہ کے مجہول ہونے کی بنا پر یہ روایت ضعیف ہے)

(۱۷۹۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُمْ مَرُّوا عَلَيْهِ بِجَارِيَةٍ قَدْ زُيِّنَتْ قَالَ :فَدَعَا بِهَا وَنَظَرَ إِلَيْهَا وَأَجْلَسَهَا فِي حِجْرِهِ ، وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهَا وَدَعَا لَهَا بِالْبَرَكَةِ.

(۱۷۹۶۰) حضرت ابو حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ اپنی ایک سنوری ہوئی بچی کو لے کر حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے، انہوں نے اسے بلایا، اس کی طرف دیکھا، اسے اپنے ساتھ بٹھایا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اسے برکت کی دعا دی۔

(۱۷۹۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَشْيَاخِهِ قَالَ قَالَ :عُمَرُ :إِذَا أَرَادَ أَحَدٌ مِنْكُمْ أَنْ يُحَسِّنَ الْجَارِيَةَ فَلْيُزَيِّنْهَا وَلْيُطَوِّفْ بِهَا يَتَعَرَّضْ بِهَا رِزْقَ اللهِ.

(۱۷۹۶۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کوئی یہ چاہے کہ اپنی بچی کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرے تو اسے تیار کرے اور باہر لائے، اللہ تعالیٰ کا رزق اس کے لئے آئے گا۔ (یعنی اس کی شادی ہو جائے گی)

(۲۶۳) من كان يكره أن يُكْرِهَ الْمَرْأَةَ عَلَى مَا لاَ تَهْوَى مِنَ الرِّجَالِ

ناپسندیدہ مردوں سے عورت کی شادی کرانا مکروہ ہے

(۱۷۹۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الرجل الدَّمِيمِ مِنَ الرِّجَالِ فَإِنَّهُنَّ يُحْبِبْنَ مِنْ ذَلِكَ مَا تُحِبُّونَ.

(۱۷۹۶۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنی بیٹیوں کو پستہ قد اور بدشکل آدمیوں سے نکاح کرنے پر مجبور نہ کرو کیونکہ جو تم پسند کرتے ہو اسے وہ بھی پسند کرتی ہیں۔

(۲٦٤) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ

ارضِ حرب میں شادی کرنا درست نہیں

(۱۷۹٦۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ وَيَدَعُ وَلَدَهُ فِيهِمْ.

(۱۷۹۶۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اس بات کو ناپسندیدہ خیال فرماتے تھے کہ آدمی ارضِ حرب میں شادی کرے اور اپنے بچے کو وہیں چھوڑ دے۔

(۱۷۹٦٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَرِهَ نِكَاحَ نَصَارَى أَهْلِ الرُّومِ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ الْعَهْدِ قَالَ :فَوَصَفَ مُحَمَّدٌ الرَّجُلَ يَكُونُ أَسِيرًا فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَ

فَيَكْرَهُ ذَلِكَ لَهُ.

(۱۷۹۶۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ایسے رومی عیسائیوں سے نکاح کو مکروہ قرار دیا ہے جو عہد میں نہ ہوں۔ حضرت محمد رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ قیدی آدمی کا شادی کرنا مکروہ ہے۔

(۳۶۵) من قَالَ لاَ يُحْصِنُ الرَّجُلَ نِكَاحُ الْحَرَامِ

ناجائز نکاح آدمی کو محصن نہیں بناتا

(۱۷۹۶۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لاَ يُحْصِنُ الرَّجُلَ نِكَاحُ الْحَرَامِ.

(۱۷۹۶۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ناجائز نکاح آدمی کو محصن نہیں بناتا۔

(۱۷۹۶۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ عن الشعبى قَالَ لاَ يُحْصِنُ الرَّجُلَ نِكَاحُ الْحَرَامِ.

(۱۷۹۶۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ناجائز نکاح آدمی کو محصن نہیں بناتا۔

(۳۶۶) مَا قَالُوا فِي النَّقْشِ بِالْخِضَابِ

خضاب کے ذریعے نقش بنانے کا حکم

(۱۷۹۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ قَالَت: سَمِعْتُ عُمَرَ يَنْهَى عَنِ النَّقْشِ وَالتَّطَارِيفِ فِي الْخِضَابِ.

(۱۷۹۶۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خضاب کے ذریعے نقش ونگار بنانے اور اس سے انگلیوں کے کناروں کو رنگنے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۹۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمَيَّةُ قَالَتْ: كُنْت أُقَيِّنُ الْعَرَائِسَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلْت عَائِشَةَ عَنِ الْخِضَابِ، فَقَالَتْ: لاَ بَأْسَ بِهِ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ نَقْشٌ.

(۱۷۹۶۸) حضرت امیہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ میں مدینے میں دلہنوں کو تیار کیا کرتی تھی۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خضاب کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اگر نقش نہ بنائے جائیں۔

(۱۷۹۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ خَالِد، عَنْ شَيْخٍ أَنَّ عُمَرَ نَهَى عَنْ نَقْشٍ فِي الْخِضَابِ وَالتَّطَارِيفِ.

(۱۷۹۶۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خضاب کے ذریعے نقش ونگار بنانے اور اس سے انگلیوں کے کناروں کو رنگنے سے منع فرمایا ہے۔

(۳۶۷) مَا قَالُوا فِي الْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لئے خلوق کا استعمال کیسا ہے؟

(۱۷۹۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ:

مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَخَلِّقٌ بِالزَّعْفَرَانِ ، فَقَالَ لِي : يَا يَعْلَى ، هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ ؟ فَقُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَاذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ، قَالَ : فَغَسَلْته ثُمَّ غَسَلْته ثُمَّ لَمْ أَعُدْ.

(ترمذی ۲۸۱۶۔ احمد ۴/ ۱۷۱)

(۱۷۹۷۰) حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے میں نے زعفران لگایا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اے یعلیٰ! کیا تمہاری بیوی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ اسے دھولو، اسے دھولو اور پھر دوبارہ مت لگانا۔ میں گیا، میں نے اسے دھویا، پھر دھویا اور پھر دوبارہ کبھی نہ لگایا۔

(۱۷۹۷۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَجَرِيرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ كَرِهَ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوقَ. (ابوداؤد ۴۲۱۹۔ ابویعلی ۵۰۷۴)

(۱۷۹۷۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرد رنگ کے استعمال کو مردوں کے لئے ناپسند قرار دیا ہے۔

(۱۷۹۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ. (مسلم ۱۶۶۳۔ ابوداؤد ۴۱۷۶)

(۱۷۹۷۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران لگانے سے منع فرمایا ہے۔

(۱۷۹۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى سَوَادَ بْنَ عَمْرٍو مُتَخَلِّقًا، فَقَالَ : خطْ خطْ ، وَرْسٌ وَرْسٌ. (عبدالرزاق ۱۸۰۳۸)

(۱۷۹۷۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواد بن عمرو رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے زرد رنگ لگایا ہوا تھا آپ نے ان سے فرمایا کہ اس میں دوسرا رنگ ملالو، اس میں دوسرا رنگ ملالو، ورس کا استعمال کرو، ورس کا استعمال کرو۔

(۱۷۹۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَا تَقْرَبُ الْمَلَائِكَةُ مُتَضَمِّخًا بِخَلُوقٍ.

(۱۷۹۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فرشتے اس شخص کے پاس نہیں جاتے جس نے خلوق نامی زرد خوشبو لگا رکھی ہو۔

(۱۷۹۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ الأَشْعَرِيَّ لَمَّا قَدِمَ الْبُصْرَةَ رَأَى قَيْسَ بْنَ عُبَادٍ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، أَوْ قَالَ: خَلُوقٍ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَانْطَلَقَ فَغَسَلَهُ ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ الأَشْعَرِيُّ: مَا أَسْرَعَ مَا اعتب هَذَا.

(۱۷۹۷۵) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جب بصرہ آئے تو قیس بن عباد کو دیکھا انہوں نے زرد بوٹی لگا رکھی تھی۔ حضرت اشعری رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف دیکھا تو وہ گئے اور اسے دھو کر آ گئے۔ حضرت اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ کتنی جلدی سمجھنے والا ہے!

(۱۷۹۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُ دُعِيَ إِلَى عُرْسٍ بِلَيْلٍ

فَادَّهَنَ بِدُهْنٍ فِيهِ صُفْرَةٌ فَأَصْبَحَ وَفِي لِحْيَتِهِ صُفْرَةٌ فَغَسَلَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ فَغَسَلَهَا بِصَابُون.

(۱۷۹۷۶) حضرت یزید بن ابی زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کو ایک رات ایک شادی میں بلایا گیا، وہاں انہوں نے ایک خوشبو لگائی جس میں زردی تھی، صبح ان کی داڑھی میں زردی تھی۔ انہوں نے اسے دھویا لیکن وہ صاف نہ ہوئی، انہوں نے پھر اسے صابن سے دھویا۔

(۱۷۹۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنْ عَمَّارٍ قَالَ :قَدِمْت مِنَ سَفَرٍ فَمَسَّحَنِي أَهْلِي بِشَيْءٍ مِنَ صُفْرَةٍ فَأَتَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْت عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي وَقَالَ :انْطَلِقْ فَاغْسِلْ عَنْك هَذَا ، فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ فَبَقِيَ مِنْ أَثَرِهِ شَيْءٌ فَأَتَيْتُهُ فَسَلَّمْت عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرَحِّبْ بِي ، فَقَالَ :انْطَلِقْ فَاغْسِلْ عَنْك هَذَا ، فَذَهَبْتُ فَغَسَلْته ثُمَّ جِئْت فَسَلَّمْت عَلَيْهِ فَرَحَّبَ بِي وَقَالَ : إنَّ الْمَلاَئِكَةَ لاَ تَقْرَبُ جِنَازَةَ كَافِرٍ وَلاَ جُنُبٍ وَلاَ مُتَضَمِّخٍ بِخَلُوقٍ. (مسندہ ۴۴۱)

(۱۷۹۷۷) حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر سے واپس آیا تو میری بیوی نے مجھے کوئی ایسی چیز لگادی جس میں زردی ملی ہوئی تھی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام کیا لیکن آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا اور مجھے خوش آمدید بھی نہیں کہا۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور اسے دھو کر آؤ۔ میں گیا میں نے اسے دھویا لیکن اس کا اثر باقی رہ گیا۔ میں آیا میں نے سلام کیا لیکن آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا اور مجھے خوش آمدید بھی نہ کہا۔ پھر فرمایا کہ جاؤ اور اسے دھو کر آؤ۔ میں گیا میں نے اسے دھویا پھر میں آیا میں نے سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ فرشتے کافر کے جنازے، جنبی اور زرد رنگ لگانے والے مرد کے پاس نہیں جاتے۔

(۳۶۸) من رخص فِي الْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ

جن حضرات کے نزدیک مردوں کے لئے خلوق کے استعمال کی گنجائش ہے

(۱۷۹۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ :رَأَيْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ مُضَمَّخًا بِالْخَلُوقِ كَأَنَّهُ عُرْجُونٌ.

(۱۷۹۷۸) حضرت نعمان بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے خلوق جیسا رنگ لگا رکھا تھا۔

(۱۷۹۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ أَبِي سَاسَانَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ كَثِيرٍ النَّهْشَلِيِّ قَالَ :رَأَيْتُ أَنَسًا قَدْ مَسَحَ ذِرَاعَيْهِ بِشَيْءٍ مِنْ خَلُوقٍ مِنْ وَضَحٍ كَانَ بِهِ.

(۱۷۹۷۹) حضرت ابان بن کثیر نہشلی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک ؓ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے بازوؤں کے درمیان کسی عذر کی وجہ سے خلوق لگا رکھی تھی۔

(۳۶۹) من قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ

بچہ باپ کا ہوگا

(۱۷۹۸۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. (بخاری ۲۴۲۱۔ مسلم ۱۰۸۱)

(۱۷۹۸۰) حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا۔

(۱۷۹۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ. (احمد ۲۵۔ ابویعلی ۱۹۹)

(۱۷۹۸۱) حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا۔

(۱۷۹۸۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. (مسلم ۱۰۸۱۔ ترمذی ۱۱۵۷)

(۱۷۹۸۲) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا۔

(۱۷۹۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الأَثْلَبُ قِيلَ :وَمَا الأَثْلَبُ ؟ قَالَ :الْحَجَرُ.

(ابو داؤد ۲۲۶۸۔ احمد ۲/ ۱۷۹)

(۱۷۹۸۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔

(۱۷۹۸٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. (ترمذی ۲۱۲۰۔ ابوداؤد ۲۲۶۹)

(۱۷۹۸۴) حضرت ابوامامہ باہلی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا۔

(۱۷۹۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ :حَدَّثَنِي رَبَاحُ الْحَبَشِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ.

(۱۷۹۸۵) حضرت عثمان ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا۔

(۱۷۹۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. (بخاری ۶۷۵۰۔ احمد ۲/ ۳۸۶)

(۱۷۹۸۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا۔

(۱۷۹۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ.

(۱۷۹۸۷) حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا۔

(۱۷۹۸۸) حُدِّثْتُ عن جَرِير ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. (ابو يعلى ۵۱۲۶۔ ابن حبان ۴۱۰۴)

(۱۷۹۸۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ باپ کا ہوگا۔

(۲۷۰) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَلْحَقُ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ ، أَتُزَوَّجُ امْرَأَتُهُ ؟

اگر کوئی شخص دشمنوں کی سرزمین میں چلا جائے تو کیا اس کی بیوی کی شادی کرادی جائے گی؟

(۱۷۹۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ :حدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنِ الرَّجُلِ يَلْحَقُ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ أَتَتَزَوَّجُ امْرَأَتُهُ ؟ قَالَ :أَحَدُهُمَا :لاَ ، وَقَالَ :الآخَرُ :نَعَمْ.

(۱۷۹۸۹) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص دشمنوں کی سرزمین میں چلا جائے تو کیا اس کی بیوی کی شادی کرادی جائے گی؟ ایک نے فرمایا ہاں اور دوسرے نے فرمایا نہیں۔

(۲۷۱) مَا قَالُوا فِي تَزْوِيجِ الأَبْكَارِ ، وَمَا ذُكِرَ فِي ذَلِكَ

باکرہ عورتوں سے نکاح کی فضیلت

(۱۷۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :حدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :عَلَيْكُمْ بِالأَبْكَارِ مِنَ النِّسَاءِ فَإِنَّهُنَّ أَعْذَبُ أَفْوَاهًا وَأَصَحُّ أَرْحَامًا وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ.

(۱۷۹۹۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باکرہ عورتوں سے نکاح کو ترجیح دو کیونکہ ان کی گفتگو زیادہ شیریں ہوتی ہے، زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہوتی ہیں اور وہ تھوڑے پر راضی ہو جاتی ہیں۔

(۱۷۹۹۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : تَزَوَّجُوا الأَبْكَارَ فَإِنَّهُنَّ أَقَلُّ خِبًّا وَأَشَدُّ وُدًّا.

(۱۷۹۹۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باکرہ عورتوں سے شادی کرنے کو ترجیح دو، کیونکہ یہ تھوڑے پر گزارا کرنے والی اور زیادہ محبت کرنے والی ہوتی ہیں۔

(۱۷۹۹۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلَيْكُمْ بِالْجَوَارِي الشَّوَابِّ فَانْكِحُوهُنَّ فَإِنَّهُنَّ أَطْيَبُ أَفْوَاهًا وَأَعَزُّ أَخْلاَقًا افيح أَرْحَامًا. (سعيد بن منصور ۵۱۴۔ عبدالرزاق ۱۰۳۴۲)

(۱۷۹۹۲) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نوجوان لڑکیوں سے نکاح کرنے کو ترجیح دو کیونکہ وہ زیادہ شیریں گفتگو والی ہوتی ہیں، اچھے اخلاق والی ہوتی ہیں اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔

(۱۷۹۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :سَأَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بِكْرًا تَزَوَّجْت أَمْ ثَيِّبًا ؟ قَالَ :قُلْتُ :لاَ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ :فَهَلاَّ جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا وَتُلاَعِبُك.

(ابوداؤد ۲۰۴۱۔ بیهقی ۳۵۱)

(۱۷۹۹۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری شادی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے سوال کیا کہ تم نے باکرہ سے شادی کی یا ثیبہ سے؟ میں نے کہا ثیبہ سے، آپ نے فرمایا کہ باکرہ سے کیوں نہیں کی وہ تمہارے ساتھ دل لگی کرتی اور تم اس کے ساتھ۔

(۱۷۹۹٤) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ نُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مَشَيْت مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَك امْرَأَةٌ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ، فَقَالَ :ثَيِّبًا نَكَحْت أَمْ بِكْرًا ؟ قُلْتُ: تَزَوَّجْتها وَهِيَ ثَيِّبٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْلاَ تَزَوَّجْتها جَارِيَةً تُلاَعِبُهَا قَالَ :قُلْتُ لَهُ :قتل أبى مَعَك يَوْم كَذَا وَكَذَا وَتَرَكَ جَوَارِيًا له فكَرِهْت أَنْ أَضُمَّ إِلَيْهِنَّ جَارِيَةً ، فَتَزَوَّجْت ثَيِّبًا تَقْصَعُ قَمْلَ إِحْدَاهُنَّ ، وَتَخِيطُ دِرْعَ إِحْدَاهُنَّ إِذَا تَخَرَّقَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَإِنَّك نِعِمَّا رَأَيْت. (مسلم ۵۵۔ احمد ۳/ ۳۵۸)

(۱۷۹۹۴) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے جابر! کیا تمہاری بیوی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے ثیبہ سے شادی کی یا باکرہ سے؟ میں نے کہا کہ ثیبہ سے شادی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے نوجوان لڑکی سے شادی کرتے تاکہ تم اس سے دل لگی کرتے۔ میں نے کہا کہ میرے والد فلاں جنگ میں آپ کی معیت میں جامِ شہادت نوش کر گئے، ان کی چھوٹی چھوٹی بیٹیاں ہیں، میں نے ان کے ساتھ ایک اور نوجوان کو لانا پسند نہ کیا۔ میں نے ایک ثیبہ سے شادی کی تاکہ وہ ان کی جوئیں بھی نکالے اور اگر ان کا کپڑا پھٹ جائے تو اسے بھی سی دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے صحیح بات سوچی۔

(۲۷۲) مَا قَالُوا فِي الأَكْفَاءِ فِي النِّكَاحِ

نکاح میں برابری کرنے کا بیان

(۱۷۹۹۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :مَا بَقِيَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَخْلاَقِ الْجَاهِلِيَّةِ ، إلاَّ أَنِّي لاَ أُبَالِي إلَى أَيِّ الْمُسْلِمِينَ نَكَحْتُ وَأَيَّهُمْ أَنْكَحْتُ.

(۱۷۹۹۵) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ میں جاہلیت کی عادات میں سے کوئی باقی نہیں رہی سوائے اس کے کہ میں نکاح کرتے اور کراتے ہوئے یہ نہیں سوچتا کہ کس مسلمان سے کررہا ہوں اور کس سے نکاح کروارہا ہوں۔

(۱۷۹۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَتَزَوَّجَ الْعَرَبِيُّ الأَمَةَ.

(۱۷۹۹۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عربی کسی باندی سے شادی کرے۔

(۱۷۹۹۷) حَدَّثَنَا سُوَيْد بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ نَكَحَ مَوْلًى لَنَا عَرَبِيَّةً فَأُوتِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ليستعدى عَلَيْهِ ، فَقَالَ :وَاللَّهِ لَقَدْ عَدَا مَوْلَى آلِ كَثِيرٍ طَوْرَهُ.

(۱۷۹۹۷) حضرت محمد بن عبد اللہ بن کثیر بن صلت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک مولیٰ نے ایک عربی عورت سے شادی کی، وہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ آل کثیر کا مولیٰ اسی کے راستے پر چل پڑا ہے۔

(۱۷۹۹۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ :لأَمْنَعَنَّ فُرُوجَ ذَوَاتِ الأَحْسَابِ مِنَ النِّسَاءِ إلاَّ مِنَ الأَكْفَاءِ.

(۱۷۹۹۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اعلیٰ حسب والی عورتوں کو صرف ان کے برابر کے مردوں سے شادی کرنے کا حکم دیتا ہوں۔

(۱۷۹۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مِسْعَر ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ :عَرَضَ أَبِي عَلَى سَلْمَانَ أُخْتًا له فَأَبَى وَتَزَوَّجَ مَوْلاَةً لَهُ يُقَالُ لَهَا بُقَيْرَةُ.

(۱۷۹۹۹) حضرت عمرو بن ابی قرہ کندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے فرمائش کی کہ وہ ان کی بہن سے شادی کرلیں، انہوں نے انکار کردیا اور ان کی بقیرہ نامی ایک مولاہ سے شادی کرلی۔

(۱۸۰۰۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْكِنْدِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ :لاَ نَؤُمُّهُمْ وَلاَ نَنْكِحُ نِسَائَهُمْ.

(۱۸۰۰۰) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ان کی امامت بھی نہیں کریں گے اور ان کی عورتوں سے شادی بھی نہیں کریں گے۔

(۱۸۰۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي الْعَرَبِيِّ وَالْمَوْلَى : لاَ يَسْتَوِيَانِ فِي النَّسَبِ.

(۱۸۰۰۱) حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عربی اور مولی نسب میں برابر نہیں ہو سکتے۔

(۱۸۰۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ :حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْكُفُؤِ فِي النِّكَاحِ ، فَقَالَ :فِي الدِّينِ وَالْمَنْصِبِ قَالَ :قُلْتُ :فِي الْمَالِ ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۸۰۰۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے نکاح میں برابری کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ برابری دین اور منصب میں ہوتی ہے، میں نے پوچھا مال میں ہوتی ہے، انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔

(۲۷۳) في الغيرة، وَمَا ذُكِرَ فِيهَا

غیرت کا بیان

(۱۸۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا ، وَمَا بَطَنَ.

(مسلم ۳۳۔ بخاری ۷۴۰۳)

(۱۸۰۰۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں، اسی وجہ سے اس نے ہر طرح کی ظاہری اور باطنی بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے۔

(۱۸۰۰٤) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ وَرَّادٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ ؟ فَوَاللَّهِ لأَنَا أَغْيَرُ مِنْ سَعْدٍ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِن أَجْلِ غَيْرَةِ اللهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا ، وَمَا بَطَنَ. (بخاری ۷۴۱۶۔ مسلم ۱۷)

(۱۸۰۰۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم سعد رضی اللہ عنہ کی غیرت پر تعجب کرتے ہو؟ میں سعد رضی اللہ عنہ سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی غیرت کی وجہ سے ہر طرح کی ظاہری اور باطنی بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے۔

(۱۸۰۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عَتِيكٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ :نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ فَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ ، وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ

فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ. (احمد ۵/ ۴۴۵۔ دارمی ۲۲۲۶)

(۱۸۰۰۵) حضرت ابن عتیک الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غیرت کی ایک قسم ایسی ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ایک قسم ایسی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ جو غیرت اللہ کو پسند ہے وہ غیرت ہے جو شک اور نافرمانی میں ہو اور جو غیرت اللہ کو ناپسند ہے یہ وہ غیرت ہے جو شک و نافرمانی کے بغیر ہو۔

(۱۸۰۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :احْبِسُوا النِّسَاءَ فِي الْبُيُوتِ فَإِنَّ النِّسَاءَ عَوْرَةٌ وَإِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ وَقَالَ :لَهَا :إِنَّكِ لاَ تَمُرِّينَ بِأَحَدٍ إِلاَّ أُعْجِبَ بِكِ. (ترمذی ۱۱۷۳۔ ابن حبان ۵۵۹۸)

(۱۸۰۰۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کو گھر میں رکھو کیونکہ عورت چھپانے کی چیز ہے، جب عورت اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے تاڑتا ہے، اور اسے کہتا ہے کہ تو جس کے پاس سے بھی گذرتی ہے اسے متاثر کر دیتی ہے۔

(۱۸۰۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :اسْتَعِينُوا عَلَى النِّسَاءِ بِالْعُرْيِ إِنَّ إِحْدَاهُنَّ إِذَا كَثُرَتْ ثِيَابُهَا وَحَسُنَتْ زِينَتُهَا أَعْجَبَهَا الْخُرُوجُ.

(۱۸۰۰۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کو سادہ رکھ کے ان کی مدد کرو، کیونکہ جب ان کے کپڑے زیادہ ہوتے ہیں اور زینت عمدہ ہوتی ہے تو انہیں باہر نکلنا پسند ہوتا ہے۔

(۱۸۰۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْمَرْأَةِ عَوْرَةٌ حَتَّى ظُفُرُهَا.

(۱۸۰۰۸) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کی ہر چیز پردہ ہے حتی کہ اسکے ناخن بھی۔

(۱۸۰۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي غَيُورٌ وَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ غَيُورًا ، وَمَا مِنَ امْرِءٍ لاَ يَغَارُ إِلاَّ مَنْكُوسُ الْقَلْبِ.

(۱۸۰۰۹) حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں بہت غیرت والا ہوں، حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی غیرت والے تھے اور غیرت صرف وہ شخص نہیں کرتا جو دیوث یا مخنث ہو۔

(۲۷٤) من كان يَقُولُ إِذَا دُرِأَ اللِّعَانَ أُلْزِقَ بِهِ الْوَلَدُ

جب لعان ختم کر دیا جائے تو بچہ باپ کا ہی ہوگا

(۱۸۰۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ وَمُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:إِذَا دُرِأَ اللِّعَانَ أُلْزِقَ بِهِ الْوَلَدُ.

(۱۸۰۱۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب لعان ختم کر دیا جائے تو بچہ باپ کا ہی ہوگا۔

(۱۸۰۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ مِثْلَهُ.

(۱۸۰۱۱) حضرت مجاہد رطیشید سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۰۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا لَمْ يَكُنْ لِعَانٌ أُلْحِقَ الْوَلَدُ بِالْوَالِدِ.

(۱۸۰۱۲) حضرت شعبی رطیشید فرماتے ہیں کہ جب لعان ختم کر دیا جائے تو بچہ باپ کا ہی ہوگا۔

(۲۷۵) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ، أَيَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا ؟

اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے تو کیا اس کی بیٹی سے شادی کرسکتا ہے؟

(۱۸۰۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ: إِذَا زَنَى الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا وَلاَ أُمَّهَا.

(۱۸۰۱۳) حضرت سعید بن مسیب رطیشید اور حضرت حسن رطیشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس کی بیٹی یا اسکی ماں سے شادی نہیں کرسکتا۔

(۱۸۰۱٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ حَرَامًا حَرُمَتْ عَلَيْهِ ابْنَتُهَا وَإِذَا أَتَى ابْنَتَهَا حَرُمَتْ عَلَيْهِ أُمُّهَا.

(۱۸۰۱۴) حضرت عطاء رطیشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس کی بیٹی اس پر حرام ہو جائے گی اور اگر اس کی بیٹی سے زنا کیا تو اس کی ماں حرام ہو جائے گی۔

(۱۸۰۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ فِي الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ قَالاَ: لاَ يَحِلُّ لَهُ شَيْءٌ مِنْ بَنَاتِهَا.

(۱۸۰۱۵) حضرت مجاہد رطیشید اور حضرت عطاء رطیشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس کی بیٹی اس کے لئے حلال نہیں ہے۔

(۱۸۰۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسَبِّحٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ رَجُلٍ فَجَرَ بِأَمَةٍ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُمَّهَا قَالَ: لاَ يَتَزَوَّجُهَا.

(۱۸۰۱۶) حضرت عبداللہ بن مسبح رطیشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رطیشید سے سوال کیا کہ آدمی نے ایک باندی سے زنا کیا تو کیا اس کی ماں سے شادی کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں کرسکتا۔

(۲۷٦) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ ، أَوْ يُطَلِّقُهَا وَلَهَا ابْنَةٌ ، يَحِلُّ لاِبْنِ الرَّجُلِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا ؟

ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، پھر وہ مر گیا یا طلاق دے دی، جبکہ اس آدمی کی پہلے سے ایک بیٹی تھی، کیا آدمی کے بیٹے کے لئے اس لڑکی سے شادی کرنا جائز ہے؟

(۱۸۰۱۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سَيْفٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لو أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَطَلَّقَهَا ، أَوْ مَاتَ عَنْهَا وَلَهَا ابْنَةٌ ، يَحِلُّ لاِبْنِ الرَّجُلِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا.

(۱۸۰۱۷) حضرت طاؤس فرمایا کرتے تھے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، پھر وہ مر گیا یا طلاق دے دی، جبکہ اس آدمی کی پہلے سے ایک بیٹی تھی، آدمی کے بیٹے کے لئے اس لڑکی سے شادی کرنا جائز ہے۔

(۱۸۰۱۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سَيْفٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۸۰۱۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۸۰۱۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سَيْفٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۱۸۰۱۹) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ یہ مکروہ ہے۔

(۱۸۰۲۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَيْفٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۱۸۰۲۰) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔

کِتَابُ الطَّلاَقِ

(۱) مَا قَالُوا فِي طَلاَقِ السُّنَّةِ مَاهو، مَتَى يُطَلِّقُ ؟

طلاقِ سنت کیا ہے؟ یہ طلاق کب دی جائے؟

(۱۸۰۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَوَكِيعٌ ، وَحَفْصٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ قَالَ :فِي غَيْرِ جِمَاعٍ.

(۱۸۰۲۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ انہیں اس حال میں طلاق دو کہ وہ پاک ہوں اور اس طہر میں ان سے جماع نہ کیا ہو۔

(۱۸۰۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ ، فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ.

(۱۸۰۲۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اسے اس حال میں طلاق دے کہ وہ پاک ہو اور اس طہر میں اس سے جماع نہ کیا ہو۔

(۱۸۰۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ الدَّالاَنِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ ، قَالَ :بَلَغَ أَبَا مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيْهِمْ ، فَأَتَاهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَقُولُ أَحَدُكُمْ :قَدْ تَزَوَّجْتُ ، قَدْ طَلَّقْتُ وَلَيْسَ كَذَا عِدَّةُ الْمُسْلِمِينَ ، طَلِّقُوا الْمَرْأَةَ فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا. (ابن ماجه ۲۰۱۷۔ ابن حبان ۴۲۶۵)

(۱۸۰۲۳) حضرت حمید بن عبد الرحمن حمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے ناراض

ہوئے ہیں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ایک کہتا ہے کہ میں نے شادی کی! میں نے طلاق دے دی! یہ مسلمانوں کا طریقہ نہیں ہے۔ عورت کی اس کی عدت کے شروع میں طلاق دو۔ (کہ اس کے لئے عدت کو شمار کرنا آسان ہو)

(١٨٠٢٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي هَذَا الْحَرْفِ : ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ قَالَ : فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ.

(۱۸۰۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عورت کو اس کی عدت کے شروع میں طلاق دو۔ (کہ اس کے لئے عدت کو شمار کرنا آسان ہو)

(١٨٠٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ ، يَعْنِي عَلِيًّا ، لَوْ أَنَّ النَّاسَ أَصَابُوا حَدَّ الطَّلاَقِ مَا نَدِمَ رَجُلٌ عَلَى امْرَأَةٍ ، يُطَلِّقُهَا وَهِيَ حَامِلٌ قَدْ تَبَيَّنَ حَمْلُهَا ، أَوْ طَاهِرٌ لَمْ يُجَامِعْهَا مُنْذُ طَهُرَت ، يَنْتَظِرُ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا طَلَّقَهَا ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا رَاجَعَهَا ، وَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَهَا خَلَّى سَبِيلَهَا.

(۱۸۰۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو طلاق پر حد کا سامنا کرنا پڑے تو کوئی آدمی اپنی بیوی کو حالتِ حمل میں طلاق دینے کے بعد اور اس طہر میں طلاق دینے کے بعد جس میں اس سے جماع نہ کیا ہو، نادم نہ ہو، وہ انتظار کرے اور اسے عدت کے شروع میں طلاق دے، پھر اگر رجوع کرنا چاہے تو رجوع کر لے اور اگر اسے رخصت ہی کرنا چاہے تو رخصت کر دے۔

(١٨٠٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : طَلاَقُ السُّنَّةِ فِي قُبُلِ الْعِدَّةِ ، يُطَلِّقُهَا طَاهِرًا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ ، وَإِنْ كَانَ بِهَا حَمْلٌ طَلَّقَهَا مَتَى شَاءَ.

(۱۸۰۲۶) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاقِ سنت یہ ہے کہ عدت کے شروع میں طلاق دی جائے، وہ اسے اس حال میں طلاق دے کہ وہ پاک ہو اور اس سے جماع نہ کیا ہو، اور اگر وہ حاملہ ہو تو اسے جب چاہے طلاق دے دے۔

(١٨٠٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيضَ ، ثُمَّ تَطْهُرَ ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا ، وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا ، فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ.

(مسلم ۱۰۹۴۔ مالک ۵۳)

(۱۸۰۲۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ وہ رجوع کر لیں، پھر عورت پاک ہو، پھر اسے حیض آئے، پھر جب پاک

ہوتو چاہے تو جماع سے پہلے اسے طلاق دے دے اور چاہے تو روک لے، کیونکہ عدت وہی ہے جو اللہ نے بیان فرمائی ہے۔

(۱۸۰۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ : طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ.

(۱۸۰۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ وہ رجوع کرلیں، پھر پاک ہونے کے بعد جماع سے پہلے طلاق دے دیں۔

(۱۸۰۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا ، أَوْ حَامِلاً. (مسلم ۵۔ ابو داؤد ۲۱۷۴)

(۱۸۰۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ وہ رجوع کرلیں، پھر پاک ہونے کی حالت میں یا حاملہ ہونے کی حالت میں طلاق دے دیں۔

(۱۸۰۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : إِذَا طَلَّقَهَا فِي طُهْرٍ قَدْ جَامَعَهَا فِيهِ ، لَمْ تَعْتَدَّ فِيهِ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ.

(۱۸۰۳۰) حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایسے طہر میں طلاق دی جس میں جماع کیا تھا تو وہ حیض شمار نہیں ہوگا۔

(۱۸۰۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا طَلَّقَهَا وَهِيَ طَاهِرٌ فَقَدْ طَلَّقَهَا لِلسُّنَّةِ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ جَامَعَهَا.

(۱۸۰۳۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حالتِ طہر میں طلاق دی تو سمجھو کہ طلاقِ سنت دی خواہ اس سے جماع کیا ہو۔

(۱۸۰۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ (فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ) قَالاَ : طَاهِرًا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ.

(۱۸۰۳۲) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ اسے حالتِ طہر میں بغیر جماع کے طلاق دے۔

(۱۸۰۳۳) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ (فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ) قَالَ : طَاهِرًا ، أَوْ حَامِلاً.

(۱۸۰۳۳) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ اسے حالتِ طہر میں یا حالتِ حمل میں طلاق دے۔

(١٨٠٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : مَا طَلَّقَ رَجُلٌ طَلاَقَ السُّنَّةِ فَنَدِمَ.

(۱۸۰۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاقِ سنت دینے والا کبھی نادم نہیں ہوتا۔

(١٨٠٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : طَلاَقُ السُّنَّةِ فِي قُبُلِ الطُّهْرِ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ

(۱۸۰۳۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاقِ سنت بغیر جماع کے طہر سے پہلے ہوتی ہے۔

(٢) ما يُسْتَحَبُّ مِنْ طَلاَقِ السُّنَّةِ ، وَكَيْفَ هُوَ ؟

طلاق کا مستحب طریقہ کیا ہے؟

(١٨٠٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : مَنْ أَرَادَ الطَّلاَقَ الَّذِي هُوَ الطَّلاَقُ فَلْيُطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً ، ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَحِيضَ ثَلاَثَ حِيَضٍ.

(۱۸۰۳۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صحیح معنی میں طلاق دینا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ صرف ایک طلاق دے کر عورت کو چھوڑ دے اور تین حیض گزرنے دے۔

(١٨٠٣٧) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : طَلاَقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ طَاهِرًا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ ، ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

(۱۸۰۳۷) حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاقِ سنت یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو بغیر جماع کے طہر میں طلاق دے پھر اس کی عدت گذرنے دے۔

(١٨٠٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي طَلاَقِ السُّنَّةِ : أَنْ يُطَلِّقَهَا وَاحِدَةً ، ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَبِينَ بِهَا.

(۱۸۰۳۸) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاقِ سنت یہ ہے کہ آدمی ایک طلاق دے دے پھر اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ بائنہ ہو جائے۔

(١٨٠٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لَوْ أَنَّ النَّاسَ أَصَابُوا حَدَّ الطَّلاَقِ ، مَا نَدِمَ رَجُلٌ عَلَى امْرَأَةٍ ، يُطَلِّقُهَا وَاحِدَةً ، ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتَّى تَحِيضَ ثَلاَثَ حِيَضٍ.

(۱۸۰۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو طلاق پر حد جاری ہو تو کوئی آدمی بیوی کو طلاق دینے کے بعد شرمندہ نہ ہو، وہ عورت کو ایک طلاق دے دے اور پھر اسے تین حیض آنے تک چھوڑے رکھے۔

(۱۸۰۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَاحِدَةً ، ثُمَّ يَتْرُكَهَا حَتَّى تَحِيضَ ثَلاَثَ حِيَضٍ.

(۱۸۰۴۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلاف اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ آدمی بیوی کو ایک طلاق دے پھر تین حیض تک اسے چھوڑے رکھے۔

(۱۸۰۴۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٌ ؛ فِي طَلاَقِ السُّنَّةِ قَالاَ : يُطَلِّقُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

(۱۸۰۴۱) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاقِ سنت یہ ہے کہ آدمی بیوی کو طلاق دے اور پھر عدت گذرنے تک اسے چھوڑے رکھے۔

(۱۸۰۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْحَكِيمِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ : مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُولُ أَحَدُهُمْ لاِمْرَأَتِهِ : اذْهَبِي إِلَى أَهْلِكِ ، فَيُطَلِّقُهَا فِي أَهْلِهَا ، فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ أَشَدَّ النَّهْيِ ، قَالَ عَبْدُ الْحَكِيمِ : يَعْنِي بِذَلِكَ الْعِدَّةَ.

(۱۸۰۴۲) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ اپنے اہل کے پاس چلی جا! اور پھر وہ اسے اس کے اہل میں طلاق دیتا ہے۔ انہوں نے اس سے سختی سے منع کیا۔

(۲) مَا قَالُوا فِي الْحَامِلِ ، كَيْفَ تُطَلَّقُ ؟

حاملہ کو کیسے طلاق دی جائے گی؟

(۱۸۰۴۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : سُئِلَ جَابِرٌ عَنْ حَامِلٍ كَيْفَ تُطَلَّقُ ؟ فَقَالَ : يُطَلِّقُهَا وَاحِدَةً ، ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَضَعَ.

(۱۸۰۴۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ حاملہ کو کیسے طلاق دی جائے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک طلاق دے دے، پھر وضعِ حمل تک اسے چھوڑے رکھے۔

(۱۸۰۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ الزُّهْرِيَّ ؟ فَقَالَ : كُلُّ ذَلِكَ لَهَا وَقْتٌ.

(۱۸۰۴۴) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے حاملہ کی طلاق کے وقت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سارا اس کا وقت ہے۔

(۱۸۰۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ قَالاَ : إِذَا كَانَتْ حَامِلاً طَلَّقَهَا مَتَى شَاءَ.

(۱۸۰۴۵) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حاملہ کو جب چاہے طلاق دے سکتا ہے۔

(۱۸۰۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُطَلِّقَ الْحَامِلَ وَاحِدَةً، ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَضَعَ.

(۱۸۰۴۶) حضرت حماد ویشید فرماتے ہیں کہ مستحب ہے کہ حاملہ کو ایک طلاق دے دے پھر وضعِ حمل تک اسے چھوڑے رکھے۔

(۱۸۰۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :تُطَلَّقُ الْحَامِلُ بِالأَهِلَّةِ.

(۱۸۰۴۷) حضرت عامر ویشید فرماتے ہیں کہ حاملہ کو چاند کے اعتبار سے طلاق دی جائے گی۔

(٤) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ؟

اگر حالتِ حیض میں بیوی کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۰۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ :إذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَلاَ تَعْتَدُّ بِهَا ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ مِثْلَهُ.

(۱۸۰۴۸) حضرت ابوقلابہ ویشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ حضرت زہری ویشید اور حضرت قتادہ ویشید بھی یہی فرماتے ہیں۔

(۱۸۰۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الَّذِي يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، قَالَ :لاَ تَعْتَدُّ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ.

(۱۸۰۴۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :إذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، لَمْ تَعْتَدَّ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ.

(۱۸۰۵۰) حضرت شریح ویشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوس قَالَ:إذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، لَمْ تَعْتَدَّ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ.

(۱۸۰۵۱) حضرت طاوس ویشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ،عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :لاَ تَعْتَدُّ بِهَا

(۱۸۰۵۲) حضرت زہری ویشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۵۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ تَعْتَدُّ بِهَا.

(۱۸۰۵۳) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لاَ تَعْتَدُّ بِهَا.

(۱۸۰۵۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : إِذَا طَلَّقَهَا وَهِيَ حَائِضٌ ، لَمْ تَعْتَدَّ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ.

(۱۸۰۵۵) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۵٦) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ سَاعَةَ حَاضَتْ ، قَالَ : لاَ تَعْتَدُّ بِهَا.

(۱۸۰۵۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : لاَ تَعْتَدُّ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ.

(۱۸۰۵۷) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَخِلاَسٍ قَالاَ : لاَ تَعْتَدُّ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ.

(۱۸۰۵۸) حضرت سعید رحمہ اللہ اور حضرت خلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۰۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : لاَ تَعْتَدُّ بِهَا.

(۱۸۰۵۹) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تو اس حیض کو عدت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(٥) مَنْ كَانَ يَرَى أَنْ تَعْتَدَّ بِالْحَيْضَةِ مِنْ عِدَّتِهَا

جن حضرات کے نزدیک اس حیض کو بھی عدت میں شمار کیا جائے گا

(١٨٠٦٠) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : هُوَ قُرْءٌ مِنْ أَقْرَائِهَا.

(۱۸۰۶۰) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ وہ حیض بھی تین حیضوں میں سے ایک ہے۔

(١٨٠٦١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَانَ يَقُولُ : تَعْتَدُّ بِتِلْكَ الْحَيْضَةِ.

(۱۸۰۶۱) حضرت حسن ریشید فرمایا کرتے تھے کہ اس حیض کو بھی عدت میں شمار کیا جائے گا۔

(٦) مَنْ قَالَ يَحْتَسِبُ بِالطَّلاَقِ إِذَا طَلَّقَ وَهِيَ حَائِضٌ

جن حضرات کے نزدیک حالتِ حیض میں دی گئی طلاق معتبر ہے

(١٨٠٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : احْتَسَبْتَ بِهَا ؟ قَالَ : فَقَالَ : فَمَهْ ، يَعْنِي بِالتَّطْلِيقَةِ.

(۱۸۰۶۲) حضرت انس بن سیرین ریشید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ حالتِ حیض میں دی گئی طلاق کا اعتبار کریں گے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں!

(١٨٠٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَقِيلَ لَهُ : احْتَسَبْتَ بِهَا ؟ يَعْنِي التَّطْلِيقَةَ ، قَالَ : فَقَالَ : فَمَا يَمْنَعُنِي إِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ ؟.

(۱۸۰۶۳) حضرت یونس بن جبیر ریشید کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حالتِ حیض میں طلاق دی تھی۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے حیض میں دی گئی طلاق کا اعتبار کیا تھا انہوں نے فرمایا اگر مجھے نادانی یا لاچاری کا سامنا تھا تو مجھے کس چیز نے منع کیا؟

(٧) مَا قَالُوا إِذَا طَلَّقَ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً ، مَتَى تَنْقَضِي عِدَّتُهَا ؟

اگر ہر طہر میں ایک طلاق دی تو عدت کا شمار کب سے ہوگا؟

(١٨٠٦٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَهَا ثَلاَثًا لِلسُّنَّةِ ، طَلَّقَهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَاحِدَةً ، وَتَعْتَدُّ بِحَيْضَةٍ أُخْرَى عِنْدَ آخِرِ طَلاَقِهَا.

(۱۸۰۶۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاقِ سنت دینا چاہے تو اسے ہر طہر میں ایک طلاق دے اور آخری طلاق کے بعد والے حیض سے عدت شمار کرے۔

(۱۸۰۶۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :عَلَيْهَا حَيْضَةٌ أُخْرَى بَعْدَ آخِرِ تَطْلِيقَةٍ.

(۱۸۰۶۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آخری طلاق کے بعد ایک اور حیض کی عدت عورت پر لازم ہوگی۔

(۱۸۰۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ كُلِّ حَيْضَةٍ ، وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ لِيُطَوِّلَ عَلَيْهَا ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ ، فَعِدَّتُهَا مِنْ أَوَّلِ الْعِدَّةِ مَا لَمْ يُرَاجِعْهَا.

(۱۸۰۶۶) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ ہر حیض سے پہلے عورت کو طلاق دینے کو مکروہ خیال فرماتے تھے، ان کے مطابق یہ عمل عورت کی عدت کو بڑھا دیتا ہے، اس صورت میں ان کے نزدیک عدت پہلی طلاق سے شمار کی جائے گی اگر درمیان میں رجوع نہ کیا ہو۔

(۱۸۰۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَمَكَثَتْ شَهْرًا ، ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً أُخْرَى ، فَإِنَّ عِدَّتَهَا مِنْ أَوَّلِ الطَّلاَقِ مَا لَمْ يُرَاجِعْهَا.

(۱۸۰۶۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے، ایک مہینے بعد پھر دوسری طلاق دے تو اس کی عدت پہلی طلاق سے ہوگی جب تک رجوع نہ کیا ہو۔

(۱۸۰۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ عِنْدَ كُلِّ حَيْضَةٍ تَطْلِيقَةً ، قَالَ :تَعْتَدُّ مِنْ أَوَّلِ طَلاَقِهَا ، مَا لَمْ تَكُنْ مُرَاجَعَةٌ.

(۱۸۰۶۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کو ہر حیض پر ایک طلاق دی تو عدت پہلی طلاق سے شمار کی جائے اگر رجوع نہ کیا ہو۔

(۱۸۰۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَخَيْثَمَةَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : كُلَّمَا حَاضَتْ وَقَعَتْ تَطْلِيقَةٌ ، وَتَعْتَدُّ حَيْضَةً أُخْرَى بَعْدَ الثَّلاَثِ . قَالَ وَكِيعٌ :وَالنَّاسُ عَلَيْهِ.

(۱۸۰۶۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بھی حائضہ ہو اور ایک طلاق واقع ہو تو تین کے بعد ایک اور حیض عدت گزارے گی۔ حضرت وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا عمل بھی یہی ہے۔

(۱۸۰۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، وَخِلاَسِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّهُمَا قَالاَ :تَعْتَدُّ مِنْ آخِرِ طَلاَقِهَا . قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :وَلاَ يُعْجِبُنَا ذَلِكَ.

(۱۸۰۷۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت خلاس بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آخری طلاق کے بعد سے عدت شروع کرے گی۔ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں یہ پسند نہیں۔

(۸) مَا قَالُوا فِي الإِشْهَادِ عَلَى الرَّجْعَةِ، إذَا طَلَّقَ ثُمَّ رَاجَعَ؟

طلاق کے بعد بیوی سے رجوع پر گواہ بنانے کا بیان

(۱۸۰۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ أَشْهَدَ عَلَى رَجْعَةِ صَفِيَّةَ حِينَ رَاجَعَهَا.

(۱۸۰۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کیا تو اس پر گواہ بنائے۔

(۱۸۰۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثُمَّ رَاجَعَهَا، فَيَجْهَلُ أَنْ يُشْهِدَ؟ قَالَ: يُشْهِدُ إِذَا عَلِمَ.

(۱۸۰۷۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر رجوع کر لیا لیکن اسے گواہ بنانے کا علم نہیں تھا تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب معلوم ہو تب گواہ بنالے۔

(۱۸۰۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ عَامِرٍ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُجَامِعُهَا قَبْلَ أَنْ يُشْهِدَ عَلَى رَجْعَتِهَا، قَالَ: كَيْفَ تَقُولُ يَا مُغِيرَةُ فِي رَجُلٍ فَعَلَ بِامْرَأَةِ قَوْمٍ لَيْسَ مِنْهَا بِسَبِيلٍ؟.

(۱۸۰۷۳) حضرت عامر رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر رجوع پر گواہ بنائے بغیر اس سے جماع کر لیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اے مغیرہ! تم اس شخص کے بارے میں کیا کہو گے جو کسی قوم کی عورت کے ساتھ یہ کرے اور اس کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو!

(۱۸۰۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ النَّبْلِي، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَأَشْهَدَ، ثُمَّ رَاجَعَهَا وَلَمْ يُشْهِدْ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ يُكْرَهُ ذَلِكَ تَأَثُّمًا، وَلَكِنْ كَانَ يُخَافُ أَنْ يَجْحَدَ.

(۱۸۰۷۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور طلاق پر گواہ بنائے لیکن رجوع کرے تو رجوع پر گواہ نہ بنائے اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کا گناہ تو نہیں ہوتا لیکن لوگوں میں انکار کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

(۱۸۰۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَغْشَاهَا وَلَمْ يُشْهِدْ، قَالَ: غِشْيَانُهُ لَهَا مُرَاجَعَةٌ، فَلْيُشْهِدْ.

(۱۸۰۷۵) حضرت حسن رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو ایک طلاق دے پھر اس سے جماع کرلے اور کسی کو گواہ نہ بنائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ آدمی کو عورت سے جماع کرنا ہی رجوع ہے اب گواہ بنالے۔

(۱۸۰۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالُوا: الْجِمَاعُ رَجْعَةٌ فَلْيُشْهِدْ.

(۱۸۰۷۶) حضرت ابراہیم، حضرت شعبی اور حضرت طاؤس رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جماع رجوع ہے، اب گواہ بنالے۔

(۱۸۰۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَى عَدْلٍ مِنكُمْ﴾ قَالَ : أُمِرُوا أَنْ يُشْهِدُوا عِنْدَ الطَّلاَقِ وَالرَّجْعَةِ.

(۱۸۰۷۷) حضرت ضحاک ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَى عَدْلٍ مِنْكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ طلاق اور رجوع پر گواہ بنائیں۔

(۱۸۰۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ يُرَاجِعُ امْرَأَتَهُ وَلاَ يُشْهِدُ ، قَالَ : فَلْيُشْهِدْ عَلَى رَجْعَتِهَا.

(۱۸۰۷۸) حضرت حکم ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے رجوع کرے لیکن اس پر گواہ نہ بنائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے رجوع پر گواہ بنانے چاہئیں۔

(۱۸۰۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الْفُرْقَةُ وَالرَّجْعَةُ بِالشُّهُودِ.

(۱۸۰۷۹) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جدائی اور رجوع گواہوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔

(۱۸۰۸۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، فَحَنَثَ وَقَدْ غَشِيَهَا فِي عِدَّتِهَا ، وَقَدْ عَلِمَ بِذَلِكَ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ ، قَالَ : غِشْيَانُهُ لَهَا مُرَاجَعَةٌ.

(۱۸۰۸۰) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر عدت گزرنے کے بعد اس نے قسم کھائی کہ وہ عدت میں اس سے جماع کر چکا ہے تو اس کا جماع کرنا رجوع ہے۔

(۱۸۰۸۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۸۰۸۱) حضرت ابراہیم ؒ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۰۸۲) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ وَلَمْ يُشْهِدْ ، وَرَاجَعَ وَلَمْ يُشْهِدْ ؟ فَقَالَ : طَلَّقَ فِي غَيْرِ عِدَّةٍ ، وَرَاجَعَ فِي غَيْرِ سُنَّةٍ ، لِيُشْهِدْ عَلَى مَا صَنَعَ.

(۱۸۰۸۲) حضرت عمران بن حصین ؓ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور اس پر گواہ نہ بنائے اور رجوع کرے اور اس پر بھی گواہ نہ بنائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس نے بغیر شرعی طریقے کے طلاق دی اور شرعی طریقے کے بغیر رجوع کیا اسے چاہئے کہ اس پر گواہ بنائے۔

(۹) بَابٌ فِي الرَّجُلِ يُرَاجِعُ فِي نَفْسِهِ

اپنے دل میں رجوع کرنے کا حکم

(۱۸۰۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ : أَنَّهَا وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ . وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ.

(۱۸۰۸۳) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے خط میں لکھا کہ یہ ایک طلاق بائنہ ہوگی۔ یہی قتادہ رحمہ اللہ کا بھی قول ہے۔

(۱۸۰۸۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ ، عَنْ أَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ :إذَا رَاجَعَ فِی نَفْسِہِ فَلَیْسَ بِشَیْئٍ.

(۱۸۰۸۴) حضرت ابو شعثاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل میں رجوع کرنا کوئی چیز نہیں ہے۔

(۱۰) فِی الرَّجُلِ یَقُولُ لاِمْرَأَتِہِ إنْ دَخَلْتِ ہَذِہِ الدَّارَ فَأَنْتِ طَالِقٌ ، فَتَدْخُلُ وَلاَ یَعْلَمُ ، مَنْ قَالَ یُشْہِدُ عَلَی رَجْعَتِہَا إذَا عَلِمَ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو اس گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے، وہ اس گھر میں داخل ہوئی لیکن آدمی کو علم نہیں تھا تو اسے جب علم ہو تو رجوع پر گواہ بنانا ضروری ہے

(۱۸۰۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ سَعِیدٍ قَالَ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِہِ :إنْ دَخَلْتِ دَارَ فُلاَنٍ فَأَنْتِ طَالِقٌ ، فَدَخَلَتْ وَہُوَ لاَ یَشْعُرُ ، حَتَّی مَضَی لِذَلِکَ أَشْہُرٌ ؟ فَحَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَۃَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِیدٍ ، وَخِلاَسٍ قَالُوا :إذَا عَلِمَ أَشْہَدَ عَلَی مُرَاجَعَتِہَا.

(۱۸۰۸۵) حضرت سعید رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے، وہ عورت اس گھر میں داخل ہوگئی لیکن مرد کو علم نہ تھا۔ اسے کئی مہینوں بعد پتہ چلا تو اس بارے میں حضرت حسن، حضرت سعید اور حضرت خلاس رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جب اسے علم ہو تو اپنے رجوع پر گواہ بنائے۔

(۱۸۰۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِی رَجُلٍ قَالَ :إنْ دَخَلْتِ دَارَ فُلاَنٍ فَأَنْتِ طَالِقٌ وَاحِدَۃً، فَدَخَلَتْ وَہُوَ لاَ یَشْعُرُ ، قَالَ :إنْ کَانَ غَشِیَہَا فِی الْعِدَّۃِ فَغِشْیَانُہُ لَہَا مُرَاجَعَۃٌ ، وَإِلاَّ فَقَدْ بَانَتْ مِنْہُ بِوَاحِدَۃٍ.

(۱۸۰۸۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں شخص کے گھر میں داخل ہوئی تو تجھے ایک طلاق ہے، اگر وہ داخل ہوئی اور مرد کو علم نہیں تھا، اب اگر عدت میں آدمی نے اس سے جماع کیا تھا تو جماع کرنا رجوع ہے اور اگر نہیں کیا تھا تو عورت کو ایک طلاق بائنہ ہو جائے گی۔

(۱۱) مَنْ کَرِہَ أَنْ یُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَہُ ثَلاَثًا فِی مَقْعَدٍ وَاحِدٍ ، وَأَجَازَ ذَلِکَ عَلَیْہِ

جن حضرات کے نزدیک ایک نشست میں تین طلاقیں دینا مکروہ ہے، لیکن یہ واقع ہو جائیں گی

(۱۸۰۸۷) حَدَّثَنَا سَہْلُ بْنُ یُوسُفَ ، عَنْ حُمَیْدٍ ، عَنْ وَاقِعِ بْنِ سَحْبَانَ قَالَ :سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَہُ ثَلاَثًا فِی مَجْلِسٍ ؟ قَالَ :أَثِمَ بِرَبِّہِ ، وَحُرِّمَتْ عَلَیْہِ امْرَأَتُہُ.

(۱۸۰۸۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ایسا کرنے سے انسان اللہ کی بارگاہ میں گناہ گار ہوتا ہے لیکن اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی۔

(۱۸۰۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّ عَمِّي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَقَالَ : إِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللَّهَ ، فَأَنْدَمَهُ اللَّهُ ، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا.

(۱۸۰۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تیرے چچا نے اللہ کی نافرمانی کی ہے، اللہ اسے رسوا کرے، اب اس کے پاس کوئی چارا نہیں۔

(۱۸۰۸۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فِي مَجْلِسٍ ، أَوْجَعَهُ ضَرْبًا ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۰۸۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دے دی تھیں، آپ نے اسے سزا دی اور دونوں کے درمیان جدائی کرادی۔

(۱۸۰۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ : الرَّجُلُ يُرِيدُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ؟ قَالَ : يُطَلِّقُهَا فِي مَقَاعِدَ مُخْتَلِفَةٍ.

(۱۸۰۹۰) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دینا چاہے تو کیا یہ درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مختلف نشستوں میں اسے طلاق دے۔

(۱۸۰۹۱) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ : مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَقَدْ عَصَى رَبَّهُ ، وَبَانَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ.

(۱۸۰۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی۔

(۱۸۰۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا جَمِيعًا ، قَالَ : إِنْ فَعَلَ فَقَدْ عَصَى رَبَّهُ ، وَبَانَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ.

(۱۸۰۹۲) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی۔

(۱۸۰۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانُوا يُنَكِّلُونَ مَنْ طَلَّقَ ثَلاَثًا فِي مَقْعَدٍ وَاحِدٍ.

(۱۸۰۹۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلاف ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے والے کو سزا دیتے تھے۔

(۱۲) مَنْ رَخَّصَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُطَلِّقَ ثَلاَثًا فِي مَجْلِسٍ

جن حضرات کے نزدیک تین طلاقیں دینے میں کوئی حرج نہیں

(۱۸.۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فِي مَقْعَدٍ وَاحِدٍ ؟ قَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِذَلِكَ بَأْسًا ، قَدْ طَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَلَمْ يُعَبْ ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۸۰۹۴) حضرت محمد ریشید سے ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی تھیں اور انہیں اس پر کسی قسم کی مذمت کا سامنا نہ ہوا۔

(۱۸.۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۱۸۰۹۵) حضرت محمد ریشید کے نزدیک ایک مجلس میں تین طلاقیں دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۸.۹۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ أَرَادَ أَنْ تَبِينَ مِنْهُ امْرَأَتُهُ ، قَالَ : يُطَلِّقُهَا ثَلاَثًا.

(۱۸۰۹۶) حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی۔

(۱۳) فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مِئَةً ، أَوْ أَلْفًا فِي قَوْلٍ وَاحِدٍ

اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کو ایک جملے میں سو یا ہزار طلاقیں دیں تو کیا حکم ہے؟

(۱۸.۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي تِسْعَةً وَتِسْعِينَ مَرَّةً ؟ قَالَ : فَمَا قَالُوا لَكَ ؟ قَالَ : قَالُوا : قَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ ، قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَقَدْ أَرَادُوا أَنْ يُبْقُوا عَلَيْكَ ، بَانَتْ مِنْكَ بِثَلاَثٍ وَسَائِرُهُنَّ عُدْوَانٌ.

(۱۸۰۹۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ننانوے مرتبہ طلاق دے دی ہے! انہوں نے اس سے پوچھا کہ تجھے لوگوں نے کیا کہا؟ اس نے کہا کہ مجھے لوگوں نے کہا کہ تیری بیوی تجھ پر حرام ہو گئی۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ نے فرمایا کہ وہ چاہتے ہیں کہ تجھ پر رحم کریں، وہ تین طلاقوں کے بعد ہی بائنہ ہو گئی تھی، باقی طلاقیں گناہ ہیں۔

(۱۸.۹۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِئَةَ تَطْلِيقَةٍ ؟ قَالَ : حَرَّمَتْهَا ثَلاَثٌ ، وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ عُدْوَانٌ.

(۱۸۰۹۸) حضرت عبد اللہ رضی اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ

عورت تین طلاقوں سے حرام ہو جائے گی اور ستانوے طلاقیں گناہ ہیں۔

(١٨٠٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَالأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : إِنِّي طَلَّقْت امْرَأَتِي مِئَةً ؟ فَقَالَ : بَانَتْ مِنْك بِثَلاَثٍ ، وَسَائِرُهُنَّ مَعْصِيَةٌ.

(۱۸۰۹۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں اب کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تین طلاقوں سے بائنہ ہوگئی تھی باقی معصیت ہیں۔

(١٨١٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً بَطَّالاً كَانَ بِالْمَدِينَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ أَلْفًا ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ : إِنَّمَا كُنْتُ أَلْعَبُ ، فَعَلاَ عُمَرُ رَأْسَهُ بِالدُّرَّةِ ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۱۰۰) حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ایک بہت زیادہ ہنسی مزاح کرنے والا آدمی تھا۔ اس نے اپنے بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دیں، اس کا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا گیا تو اس نے کہا کہ میں تو مزاح کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سر پر کوڑا مارا اور ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی۔

(١٨١٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا ؟ قَالَ : بَانَتْ مِنْك بِثَلاَثٍ ، وَاقْسِمْ سَائِرَهُنَّ بَيْنَ نِسَائِك.

(۱۸۱۰۱) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں، اب کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تین طلاقوں سے ہی بائنہ ہوگئی تھی اور باقی طلاقیں اپنی دوسری بیویوں کے درمیان تقسیم کر دے۔

(١٨١٠٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ، إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِئَةَ مَرَّةٍ ، وَإِنَّمَا قُلْتُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً فَتَبِينُ مِنِّي بِثَلاَثٍ ، هِيَ وَاحِدَةٌ ؟ فَقَالَ : بَانَتْ مِنْك بِثَلاَثٍ ، وَعَلَيْك وِزْرُ سَبْعَةٍ وَتِسْعِينَ.

(۱۸۱۰۲) حضرت عنترہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے پاس آیا اور اس نے کہا اے ابن عباس! میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دیں، میں نے یہ ایک ہی جملے میں دی ہیں، کیا وہ تین طلاقوں کے ذریعے مجھ سے بائنہ ہوگئی جبکہ وہ ایک ہی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تین طلاقوں کے ذریعے تجھ سے بائنہ ہوگئی اور تجھ پر ستانوے طلاقوں کا گناہ ہے۔

(١٨١٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : إِنِّي طَلَّقْت امْرَأَتِي أَلْفًا ، أَوَ مِئَةً ، قَالَ : بَانَتْ مِنْك بِثَلاَثٍ ، وَسَائِرُهُنَّ وِزْرٌ ، اتَّخَذْت آيَاتِ اللهِ هُزُوًا.

(۱۸۱۰۳) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار یا سو طلاقیں دے دی ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تین طلاقوں سے بائنہ ہوگئی ہے اور باقی گناہ ہیں، تو نے اللہ کی آیات کو مذاق بنالیا۔

(۱۸۱۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي تِحْيَى قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ : إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِئَةً ، قَالَ : ثَلاَثٌ يُحَرِّمْنَهَا عَلَيْك ، وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ عُدْوَانٌ.

(۱۸۱۰۴) حضرت معاویہ بن ابی تحیی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں اب کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تین طلاقوں سے تجھ پر حرام ہوگئی اور باقی ستانوے گناہ ہیں!

(۱۸۱۰۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِئَةً ؟ فَقَالَ : ثَلاَثٌ يُحَرِّمْنَهَا عَلَيْهِ ، وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَضْلٌ.

(۱۸۱۰۵) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تین طلاقوں سے وہ حرام ہو جائے گی اور ستانوے زائد ہیں۔

(۱۸۱۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَأَنَا عِنْدَهُ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِئَةَ مَرَّةٍ ؟ قَالَ : بَانَتْ مِنْك بِثَلاَثٍ ، وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ يُحَاسِبُك اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۱۸۱۰۶) حضرت سعید مقبری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن! میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں، کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تین طلاقوں سے بائنہ ہوگئی ہے اور ستانوے طلاقوں کا قیامت کے دن تجھے حساب دینا ہوگا۔

(۱۸۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ : قَالَ : إِنِّي طَلَّقْتُهَا مِئَةً ؟ قَالَ : بَانَتْ مِنْك بِثَلاَثٍ ، وَسَائِرُهُنَّ إِسْرَافٌ وَمَعْصِيَةٌ.

(۱۸۱۰۷) حضرت شریح رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ تین طلاقوں سے بائنہ ہوگئی اور باقی اسراف اور معصیت ہیں۔

(۱۸۱۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ ، فَقَالَ : إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا قَالَ : بَانَتْ مِنْك الْعَجُوزُ.

(۱۸۱۰۸) حضرت حسن رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دیں تو انہوں نے فرمایا کہ بڑھیا تجھ سے جدا ہوگئی۔

(۱۸۱۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ :إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا ؟ قَالَ :الثَّلاَثُ تُحَرِّمُهَا عَلَيْك ، وَاقْسِمْ سَائِرَهُنَّ بَيْنَ أَهْلِك.

(۱۸۱۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تین طلاقوں نے اسے تجھ پر حرام کردیا اور باقی کو اپنی دوسری بیویوں میں تقسیم کردے۔

(۱۴) مَنْ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ عَدَدَ النُّجُومِ

جس شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ ''تجھے ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق'' تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۸۱۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلاَمٌ ، فَطَلَّقْتُهَا عَدَدَ النُّجُومِ ، قَالَ :تَكَلَّمْتَ بِالطَّلاَقِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :قَدْ بَيَّنَ اللَّهُ الطَّلاَقَ ، فَمَنْ أَخَذ بِهِ فَقَدْ بُيِّنَ لَهُ ، وَمَنْ لَبَّسَ عَلَى نَفْسِهِ جَعَلْنَا بِهِ لَبْسَهُ ، وَاللَّهِ لاَ تُلَبِّسُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَنَتَحَمَّلُهُ عَنْكُمْ ، هُوَ كَمَا تَقُولُونَ ، هُوَ كَمَا تَقُولُونَ.

(۱۸۱۱۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میری اور میری بیوی کے درمیان کچھ بات چیت بڑھ گئی اور میں نے اسے ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق دے دی۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم نے طلاق کا لفظ کہا تھا؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طلاق کو واضح کر کے بیان کردیا ہے، جو اس سے استفادہ کرے تو اس کے لئے وضاحت ہوجاتی ہے اور جو اسے اپنے لئے مشکل بنالے ہم اس کے لئے مشکل بنادیتے ہیں۔ خدا کی قسم! اپنے نفوس کو ایسی مشکل میں نہ ڈالو جسے تمہاری طرف سے ہمیں برداشت کرنا پڑے۔ معاملہ وہی ہے جو تم کہتے ہو، معاملہ وہی ہے جو تم کہتے ہو۔

(۱۸۱۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :لَوْ قَالَهَا لِنِسَاءِ الْعَالَمِينَ بَعْدَ أَنْ يَمْلِكَهُنَّ ، كُنَّ عَلَيْهِ حَرَامًا.

(۱۸۱۱۱) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے ساری دنیا کی عورت کا مالک بننے کے بعد انہیں کہا کہ تمہیں ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق ہے تو سب حرام ہوجائیں گی۔

(۱۸۱۱۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرٍو ؛ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ ؟ فَقَالَ :يَكْفِيهِ مِنْ ذَلِكَ رَأْسُ الْجَوْزَاءِ.

(۱۸۱۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق دے دی تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کے لئے جوزاء ستارے کا سرا ہی کافی ہے۔

(۱۵) الرَّجُلُ يَقُولُ يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةَ فَهِيَ طَالِقٌ ، مَنْ كَانَ لاَ يَرَاهُ شَيْئًا

اگر ایک آدمی نے کہا کہ ''جس دن میں فلانی عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق'' جن حضرات کے نزدیک اس جملہ کی کوئی حیثیت نہیں

(۱۸۱۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ عَامِرٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ طَلاَقَ إلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ. (ترمذی ۱۱۸۱۔ احمد ۲/ ۲۰۷)

(۱۸۱۱۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طلاق نکاح کے بعد ہی ہوتی ہے۔

(۱۸۱۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَمَّنْ سَمِعَ طَاوُوسًا يَقُولُ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ طَلاَقَ إلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ ، وَلاَ عِتْقَ قَبْلَ مِلْكٍ. (عبدالرزاق ۱۱۴۵۵)

(۱۸۱۱۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طلاق نکاح کے بعد اور آزادی ملکیت کے بعد ہوتی ہے۔

(۱۸۱۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ طَلاَقَ إلاَّ مِنْ بَعْدِ النِّكَاحِ. (ابوداؤد ۲۸۶۵۔ عبدالرزاق ۱۱۴۵)

(۱۸۱۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق نکاح کے بعد ہی ہوتی ہے۔

(۱۸۱۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ طَلاَقَ إلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ ، وَلاَ عِتْقَ إلاَّ بَعْدَ مِلْكٍ.

(۱۸۱۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ طلاق نکاح کے بعد ہی ہوتی ہے اور آزادی ملکیت کے بعد ہوتی ہے۔

(۱۸۱۱۷) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لاَ طَلاَقَ إلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ.

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ : إذَا وَقَعَ النِّكَاحُ وَقَعَ الطَّلاَقُ. (حاکم ۴۱۹)

(۱۸۱۱۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ طلاق نکاح کے بعد ہی ہوتی ہے۔

حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب نکاح ہوگا تبھی طلاق ہوگی۔

(۱۸۱۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَا أُبَالِي تَزَوَّجْتُهَا ، أَوْ وَضَعْتُ يَدِي عَلَى هَذِهِ السَّارِيَةِ ، يَعْنِي أَنَّهَا حَلاَلٌ.

(۱۸۱۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں عورت سے شادی کروں یا اپنا ہاتھ اس

ستون پر رکھوں، یعنی یہ حلال ہے۔

(۱۸۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، رَفَعَهُ ؛ قَالَ : لاَ طَلاَقَ قَبْلَ نِكَاحٍ. (بیہقی ۳۱۹)

(۱۸۱۱۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔

(۱۸۱۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ مَرْوَانَ سَأَلَ عَنْهَا ابْنَ عَبَّاسٍ ؟ فَقَالَ : لاَ طَلاَقَ قَبْلَ نِكَاحٍ ، وَلاَ عِتْقَ قَبْلَ مِلْكٍ.

(۱۸۱۲۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مروان نے اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نکاح سے پہلے طلاق اور ملکیت سے پہلے آزادی نہیں ہوتی۔

(۱۸۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ : يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةَ ، فَهِيَ طَالِقٌ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۱۲۱) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص کہے کہ جس دن میں فلاں عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں۔

(۱۸۱۲۲) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مَنْصُورًا عَنِ الرَّجُلِ تُذْكَرُ لَهُ الْمَرْأَةُ ، فَيَقُولُ : يَوْمَ أَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ ؟ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَاهُ طَلاَقًا.

(۱۸۱۲۲) حضرت خلف بن خلیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے منصور رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر آدمی کسی عورت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہے کہ جس دن میں اس سے شادی کروں اسے طلاق ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن رحمہ اللہ اسے کوئی چیز نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۸۱۲۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَتَزَوَّجَ الَّتِي يَقُولُ : يَوْمَ أَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ.

(۱۸۱۲۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اس بات کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے کہ آدمی یہ کہے کہ جس دن فلاں عورت سے میری شادی ہوا سے طلاق ہو جائے گی۔

(۱۸۱۲٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۱۲۴) حضرت عطاء اور حضرت طاؤس رحمہما اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۱۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ : يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةَ فَهِيَ طَالِقٌ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، إِنَّمَا الطَّلاَقُ بَعْدَ النِّكَاحِ.

(۱۸۱۲۵) حضرت سعید بن جبیر ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جس دن میں فلاں عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں، طلاق نکاح کے بعد ہوتی ہے۔

(۱۸۱۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ؛ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ قَالَ: لاَ طَلاَقَ قَبْلَ نِكَاحٍ.

(۱۸۱۲٦) حضرت علی بن حسین ؒ فرماتے ہیں کہ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔

(۱۸۱۲۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لاَ طَلاَقَ إلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ.

(۱۸۱۲۷) حضرت علی بن حسین ؒ فرماتے ہیں کہ طلاق نکاح کے بعد ہوتی ہے۔

(۱۸۱۲۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ رِفَاعَةَ الأَنْصَارِيُّ ، أَنَّهُ ذَكَرَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ ، قِيلَ لَهُ : ذُكِرَ لَنَا أَنَّك تَخْطُبُ فُلاَنَةً ، امْرَأَةً سَمَّوْهَا ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ : هِيَ طَالِقٌ إِنْ تَزَوَّجَهَا ، فَزَعَمَ عَبْدُ اللهِ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدًا ؟ فَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَلاَ أَرَاهُ شَيْئًا ، قَالَ يَحْيَى : وَبَلَغَنِي أَنَّ عُرْوَةَ كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ مِثْلَ قَوْلِ سَعِيدٍ.

(۱۸۱۲۸) حضرت سعید بن مسیب ؒ کے سامنے تذکرہ کیا گیا کہ ایک انصاری سے کسی نے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ تم فلاں عورت کو پیامِ نکاح بھجوا رہے ہو؟ ان انصاری نے کہا کہ اگر میں اس سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے۔ حضرت سعید ؒ نے فرمایا کہ میرے خیال میں تو اس بات کی کوئی اہمیت نہیں۔ حضرت یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ؒ بھی اسی بات کے قائل تھے۔

(۱۸۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَوَكِيعٌ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ شُرَيْحٍ ؛ قَالَ : لاَ طَلاَقَ إلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ.

(۱۸۱۲۹) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ طلاق نکاح کے بعد ہی ہوتی ہے۔

(۱٦) فِي رَجُلٍ قَالَ يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةً ، فَهِيَ طَالِقٌ ثَلاَثًا

اگر ایک آدمی نے کہا کہ ''میں جس دن فلاں عورت سے شادی کروں اسے تین طلاقیں'' تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۸۱۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُعَرِّفٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لاَ طَلاَقَ قَبْلَ نِكَاحٍ ، قَالَ : وَسَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۱۳۰) حضرت طاوس ؒ فرماتے ہیں کہ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔ میں نے اس بارے میں قاسم بن عبدالرحمٰن سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں۔

(۱۸۱۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ رَوَاحٍ الضَّبِّيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ،

وَمُجَاهِدًا ، وَعَطَاءً عَنْ رَجُلٍ قَالَ :يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةً فَهِيَ طَالِقٌ ؟ فَقَالُوا :لَيْسَ بِشَيْءٍ ، قَالَ :وَقَالَ سَعِيدٌ : أَيَكُونُ سَيْلٌ قَبْلَ مَطَرٍ ؟.

(۱۸۱۳۱) حضرت حسن بن رواح ضبی ولیٹیو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب، حضرت مجاہد اور حضرت عطاء ہیں سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں جس دن فلاں عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے، اس بات کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں۔ حضرت سعید ولیٹیو نے مثال سے بات سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ کیا سیلاب بارش سے پہلے آسکتا ہے۔

(۱۸۱۳۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ آدَمَ ، مَوْلَى خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ﴾ ، فَلاَ يَكُونُ طَلاَقٌ حَتَّى يَكُونَ نِكَاحٌ. (سعید بن منصور ۱۰۲۸)

(۱۸۱۳۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قرآن مجید کی آیت ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ طلاق اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک نکاح نہ ہو۔

(۱۸۱۳۳) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالاَ: لاَ طَلاَقَ إِلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ.

(۱۸۱۳۳) حضرت محمد بن کعب اور حضرت نافع بن جبیر ہیں فرماتے ہیں کہ طلاق نکاح کے بعد ہی ہوتی ہے۔

(۱۷) مَنْ كَانَ يُوقِعُهُ عَلَيْهِ ، وَيُلْزِمُهُ الطَّلاَقَ إِذَا وَقَّتَ

جن حضرات کے نزدیک ایسی طلاق واقع ہوجاتی ہے اور اگر طلاق کو کسی وقت کے ساتھ جوڑ دیا جائے تو اس وقت طلاق ہوجاتی ہے

(۱۸۱۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :كَانَ سَالِمٌ ، وَقَاسِمٌ ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ يَرَوْنَهُ جَائِزًا عَلَيْهِ.

(۱۸۱۳۴) حضرت سالم، حضرت قاسم اور حضرت عمر بن عبد العزیز ہیں اس طلاق کو جائز سمجھتے تھے۔

(۱۸۱۳٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :يَكُفُّ عَنْهَا.

(۱۸۱۳۵) حضرت مجاہد ولیٹیو فرماتے ہیں کہ اس عورت سے دور رہے۔

(۱۸۱۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :إِذَا وَقَّتَ وَقَعَ.

(۱۸۱۳۶) حضرت شعبی ولیٹیو اور حضرت ابراہیم ولیٹیو فرماتے ہیں کہ جب طلاق کو کسی وقت کے ساتھ خاص کر دیا تو طلاق واقع ہوجائے گی۔

(۱۸۱۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : كُلُّ امْرَأَةٍ أَتَزَوَّجُهَا عَلَيْكِ فَهِيَ طَالِقٌ ، قَالَ :فَكُلُّ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا عَلَيْهَا ، فَهِيَ طَالِقٌ.

(۱۸۱۳۷) حضرت شعبی ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تیرے ہوتے ہوئے جس عورت سے بھی شادی کروں اسے طلاق ہے، تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اس بیوی کے ہوتے ہوئے جس عورت سے بھی شادی کرے گا اسے طلاق ہو جائے گی۔

(۱۸۱۳۸) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِذَا الرَّجُلُ شَرَطَ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ عَقْدِ النِّكَاحِ أَنَّ كُلَّ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا عَلَيْهَا فَهِيَ طَالِقٌ ، وَكُلَّ سُرِّيَّةٍ يَتَسَرَّى فَهِيَ حُرَّةٌ ، جَازَ عَلَيْهِ.

(۱۸۱۳۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی عورت سے نکاح کرتے ہوئے یہ شرط لگائی کہ آدمی نے اس عورت کے ہوتے ہوئے کسی عورت سے شادی کی تو اسے طلاق اور اگر کوئی باندی اس کے پاس آئی تو وہ آزاد تو یہ شرط درست ہوگی۔

(۱۸۱۳۹) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :قَالَ الزُّهْرِيُّ :إِذَا وَقَعَ النِّكَاحُ وَقَعَ الطَّلاَقُ.

(۱۸۱۳۹) حضرت حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ جب نکاح واقع ہوگا تو طلاق بھی واقع ہو جائے گی۔

(۱۸۱۴۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :كُلُّ امْرَأَةٍ أَتَزَوَّجُهَا عَلَيْكِ فَهِيَ طَالِقٌ ، قَالَ :هَذَا وَقْتٌ هُوَ دَاخِلٌ عَلَيْهِ.

(۱۸۱۴۰) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تیرے ہوتے ہوئے اگر میں نے کسی عورت سے شادی کی تو اسے طلاق ہے تو جب بھی یہ کسی سے نکاح کرے گا اسے طلاق ہو جائے گی۔

(۱۸۱۴۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ :سُئِلَ الْقَاسِمُ ، وَسَالِمٌ عَنْ رَجُلٍ قَالَ :يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةً فَهِيَ طَالِقٌ ؟ قَالاَ :هِيَ كَمَا قَالَ.

(۱۸۱۴۱) حضرت قاسم ؒ اور حضرت سالم ؒ سے سوال کیا گیا اگر کوئی آدمی یہ کہے کہ میں جس دن فلانی عورت سے شادی کروں اسے طلاق ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو اس نے کہا ہے اسی طرح ہوگا۔

(۱۸۱۴۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ :يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةً فَهِيَ طَالِقٌ ؟ قَالَ :هِيَ طَالِقٌ ، سُئِلَ عُمَرُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ :يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةً فَهِيَ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي ؟ قَالَ :لاَ يَتَزَوَّجُهَا حَتَّى يُكَفِّرَ.

(۱۸۱۴۲) حضرت عبید اللہ بن عمر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم ؒ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے کہا کہ جس دن میں فلانی عورت سے شادی کروں اسے طلاق ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب وہ اس سے شادی

کرے گا اسے طلاق ہو جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی کسی عورت کے بارے میں یہ کہے کہ جس دن میں فلاں عورت سے شادی کروں اس دن وہ میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ کفارہ دینے سے پہلے اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔

(١٨١٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُ وَقَّتَ امْرَأَةً إِنْ تَزَوَّجَهَا ، فَسَأَلَ ابْنَ مَسْعُودٍ ؟ فَقَالَ : أَعْلِمْهَا الطَّلاَقَ ثُمَّ تَزَوَّجْهَا.

(۱۸۱۴۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ نے ایک عورت کو کہا کہ اگر وہ اس سے شادی کریں تو اسے طلاق ہے پھر اس بارے میں انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے پہلے طلاق کا بتا دو پھر اس سے شادی کرو۔

(١٨١٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ سَالِمًا ، وَالْقَاسِمَ ، وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ : يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةَ فَهِيَ طَالِقٌ الْبَتَّةَ ؟ فَقَالُوا كُلُّهُمْ : لاَ يَتَزَوَّجُهَا.

(۱۸۱۴۴) حضرت عمر بن حمزہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت قاسم، حضرت ابو بکر بن عبد الرحمٰن اور حضرت ابو بکر بن عمرو رحمہم اللہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے کہا کہ میں جس دن فلاں عورت سے شادی کروں اسے طلاق ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ان سب نے فرمایا کہ وہ اس سے شادی نہ کرے۔

(١٨١٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رَجُل ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ : يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةَ فَهِيَ طَالِقٌ ؟ فَقَالَ شُرَيْحٌ : إِذَا سَمِعْتَ بَوَادِيَ النُّوكَاء حُلَّ بِهِ ، يَعْنِي أَنَّهَا طَالِقٌ.

(۱۸۱۴۵) حضرت شریح رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ ایک آدمی نے کہا کہ میں جس دن فلاں عورت سے شادی کروں اسے طلاق ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب وہ اس سے شادی کرے گا اسے طلاق ہو جائے گی۔

(١٨١٤٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ نَجِيحٍ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ قَالَ : إِنْ تَزَوَّجْتُ فُلاَنَةَ فَهِيَ طَالِقٌ ، أَوْ يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلاَنَةَ فَهِيَ طَالِقٌ ؟ قَالَ الشَّعْبِيُّ : هُوَ كَمَا قَالَ ، فَقُلْتُ : إِنَّ عِكْرِمَةَ يَزْعُمُ أَنَّ الطَّلاَقَ بَعْدَ النِّكَاحِ ، فَقَالَ : جَرْمِزٌ مولى ابن عباس.

(۱۸۱۴۶) حضرت سوید بن نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا کہ اس نے کہا کہ اگر میں فلانی عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جیسے اس نے کہا ہے ایسے ہی ہوگا۔ میں نے کہا کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق نکاح کے بعد ہوتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جرمز ابن عباس کے مولیٰ ہیں۔

(۱۸) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ كُلُّ امْرَأَةٍ أَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ ، وَلاَ يُوَقِّتُ وَقْتًا

اگر کسی آدمی نے کہا کہ میں جس عورت سے شادی کروں اسے طلاق اور کوئی وقت مقرر نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۱۴۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ قُدَامَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : رَجُلٌ قَالَ : كُلُّ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ ، وَكُلُّ جَارِيَةٍ يَشْتَرِيهَا فَهِيَ حُرَّةٌ ، فَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أَنْكِحْ وَلَمْ أَتَسَرَّ.

(۱۸۱۴۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی یہ کہے کہ میں اگر کسی عورت سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے اور اگر کوئی باندی خریدوں تو وہ آزاد ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں اس کی جگہ ہوتا تو نہ شادی کرتا اور نہ کوئی باندی خریدتا۔

(۱۸۱۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : إِذَا قَالَ كُلُّ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۱۴۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کوئی چیز نہیں۔

(۱۸۱۴۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَمَكْحُولٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ : كُلُّ امْرَأَةٍ أَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ ، أَنَّهُمَا كَانَا يُوجِبَانِ ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۸۱۴۹) حضرت زہری رحمہ اللہ اور حضرت مکحول رحمہ اللہ سے اس بارے میں منقول ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہتا تھا کہ جس عورت سے میں شادی کروں تو اسے طلاق ہے وہ اس بات کو لازم قرار دیتے تھے۔

(۱۸۱۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ : كُلُّ امْرَأَةٍ أَتَزَوَّجُهَا فَهِيَ طَالِقٌ ؟ قَالَ : كَيْفَ تُطَلِّقُ مَا لاَ تَمْلِكُ ؟ إِنَّمَا الطَّلاَقُ بَعْدَ النِّكَاحِ.

(۱۸۱۵۰) حضرت عبدالملک بن سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں جس عورت سے شادی کروں اسے طلاق ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس کے تم مالک نہیں اسے طلاق کیسے دے سکتے ہو؟ طلاق تو نکاح کے بعد ہوتی ہے۔

(۱۹) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۸۱۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالاَ : فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ

ثَلاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۵۱) حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱۸۱۵۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :إذَا طَلَّقَ الْبِكْرَ وَاحِدَةً فَقَدْ بَتَّهَا ، وَإِذَا طَلَّقَهَا ثَلاثًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے باکرہ کو ایک طلاق دی تو وہ بائنہ ہو جائے گی اور اگر وہ اسے دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱۸۱۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بِكْرًا ثَلاثًا ؟ قَالَ عَطَاءٌ : فَقُلْتُ :ثَلاثٌ فِي الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو :مَا يُدْرِيكَ ؟ إنَّمَا أَنْتَ قَاصٌّ وَلَسْتَ بِمُفْتٍ ، الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا وَالثَّلاثُ تُحَرِّمُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۵۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا ان سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی باکرہ بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ باکرہ کو تین کا کیا مطلب، اس کے لئے تو ایک ہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم، تم قاضی ہو مفتی نہیں، ایک طلاق اسے بائنہ بنا دے گی اور تین طلاقیں اسے حرام کر دیں گی یہاں تک کہ وہ کسی دوسرے شخص سے شادی کرے۔

(۱۸۱۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ : مُعَاوِيَةُ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ ، وَعَائِشَةَ قَالُوا :لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۵۴) حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱۸۱۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ فِي الَّذِي يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَقَالَ :لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۵۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱۸۱۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ سُئِلَتْ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ؟ فَقَالَتْ :لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَطَأَهَا غَيْرُهُ.

(۱۸۱۵۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دیدے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب تک دوسرا خاوند اس سے شادی کر کے ملاقات نہ کر لے یہ پہلے کے لئے حلال نہیں۔

(۱۸۱۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِذَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمَدْخُولِ بِهَا.

(۱۸۱۵۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دیں تو وہ اس عورت کے درجہ میں ہے جس سے دخول کیا ہو۔

(۱۸۱۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ بِمِثْلِهِ.

(۱۸۱۵۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۸۱۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَر .(ح) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إيَاسِ بْنِ بُكَيْر ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، وَعَائِشَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالُوا: لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۵۹) حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱۸۱۶۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَعقِلٍ ؛ فِي رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ :لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۶۰) حضرت معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے۔

(۱۸۱۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيُطَلِّقُهَا ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ :إِنْ قَالَ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، كَلِمَةً وَاحِدَةً ، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ، وَإِذَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا طَلاَقًا مُتَّصِلاً فَهُوَ كَذَلِكَ.

(۱۸۱۶۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نکاح کے بعد دخول سے پہلے عورت کو تین طلاقیں دے دے تو اگر اس نے ایک ہی لفظ میں تین طلاقیں دی ہیں تو یہ عورت اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے آدمی سے شادی نہ کر لے اور اگر الگ الگ دی ہیں تب بھی یہی حکم ہے۔

(۱۸۱۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۶۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۶۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱٦٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۶۴) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱٦٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْد ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِيمَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱٦٥) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱٦٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱٦٦) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالُوا : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱٦٧) حضرت سعید بن مسیب، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت حمید بن عبد الرحمن رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ : أَكْرَهُهُ.

(۱۸۱٦٨) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۱٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ (ح) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالاَ : إِذَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَلاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۱۶۹) حضرت عبیدہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی اگر بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرلے۔

(۲۰) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا ، مَتَى يَقَعُ عليها ؟

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے کہا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۱۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، قَالَ :بَانَتْ بِالأُولَى وَالأُخْرَيَانِ لَيْسَ بِشَيْءٍ ، قَالَ :قُلْتُ :مَنْ يَقُولُ هَذَا ؟ قَالَ :عَلِيٌّ ، وَزَيْدٌ ، وَغَيْرُهُمَا ، يَعْنِي قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا.

(۱۸۱۷۰) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے کہا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو وہ پہلے جملے سے ہی بائنہ ہوجائے گی اور باقی دونوں طلاقوں کا کوئی اثر نہیں۔ حضرت مطرف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ اس بات کا قائل کون ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ وغیرہ۔

(۱۸۱۷۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قَالَ لامْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، فَقَد بَانَتْ بِوَاحِدَةٍ وَسَقَطَتِ اثْنَتَانِ.

(۱۸۱۷۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے کہا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو وہ پہلے جملے سے ہی بائنہ ہوجائے گی اور باقی دونوں طلاقوں کا کوئی اثر نہیں۔

(۱۸۱۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْفُقَيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قَالَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، بَانَتْ بِالأُولَى ، وَالأُخْرَيَانِ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۱۷۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے کہا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو وہ پہلے جملے سے ہی بائنہ ہوجائے گی اور باقی دونوں طلاقوں کا کوئی اثر نہیں۔

(۱۸۱۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هَمَّام ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، قَالَ :بَانَتْ بِالأُولَى.

(۱۸۱۷۳) حضرت خلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے کہا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو وہ پہلے جملے سے ہی بائنہ ہوجائے گی۔

(۱۸۱۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالاَ :بَانَتْ بِالأُولَى ، وَثِنْتَانِ لَيْسَتَا بِشَيْءٍ.

(۱۸۱۷۴) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے کہا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو وہ پہلے جملے سے ہی بائنہ ہو جائے گی اور باقی دونوں طلاقوں کا کوئی اثر نہیں۔

(۱۸۱۷٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا قَالَ لَهَا أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَقَدْ حُرِّمَتْ عليه.

(۱۸۱۷۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے کہا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔

(۱۸۱۷٦) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ، وَلَوْ قَالَهَا تَتْرَى بَانَتْ بِالأُولَى.

(۱۸۱۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دیں تو وہ اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے شادی نہ کر لے، اگر اس نے یہ تین طلاقیں الگ الگ دیں تو وہ پہلی طلاق سے ہی بائنہ ہو جائے گی۔

(۲۱) مَنْ قَالَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ

اگر آدمی نے دخول سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو جن حضرات کے نزدیک ایک طلاق واقع ہوگی

(۱۸۱۷۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَعَطَاءٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ :إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۱۷۷) حضرت طاوس رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے دخول سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو ایک طلاق واقع ہوگی۔

(۱۸۱۷۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ؛ أَنَّ طَاوُوسًا قَالَ :جَاءَ أَبُو الصَّهْبَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ :هَاتِ مِنْ هُنَيَّاتِكَ :إِنَّ الثَّلاَثَ كُنَّ يُحْسَبْنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرِ إِمَارَةِ عُمَرَ وَاحِدَةً ، فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ النَّاسَ قَدْ تَتَابَعُوا فِي الطَّلاَقِ ، فَأَجَازَهُنَّ عَلَيْهِ. (مسلم ۱۰۹۹۔ ابو داؤد ۲۱۹۲)

(۱۸۱۷۸) حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابو صہباء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے۔ انہوں نے کہا کہ تم اپنا

تھوڑا سا وقت دو: تین طلاقیں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی زمانے میں ایک ہی شمار کی جاتی تھیں پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے طلاق دینے کو معمول ہی بنا لیا ہے تو انہوں نے تین طلاقوں کو تین قرار دے دیا۔

(۱۸۱۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا :إِذَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۱۷۹) حضرت طاوس، حضرت عطاء اور حضرت جابر بن زید رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے تین طلاقیں دے دیں تو وہ ایک ہی شمار ہوگی۔

(۳۲) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ وَاحِدَةً ، فَيَلْقَاهُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ طَلَّقْتَ ؟ ، فَيَقُولُ نَعَمْ ، ثُمَّ يَلْقَاهُ آخَرُ ، فَيَقُولُ طَلَّقْتَ ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ

اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو ایک طلاق دے، پھر اسے ایک آدمی ملے اور اس سے پوچھے کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب دے ہاں دے دی، پھر ایک اور آدمی ملے وہ بھی یہی سوال کرے تو آدمی جواب دے کہ ہاں دے دی تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۱۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَيَقُولُ : طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، ثُمَّ لَقِيَهُ آخَرُ ، فَقَالَ :طَلَّقْتَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَقَالَ :إِنْ كَانَ نَوَى الأُولَى فَهِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۱۸۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو ایک طلاق دے، پھر اسے ایک آدمی ملے اور اس سے پوچھے کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب دے ہاں دے دی، پھر ایک اور آدمی ملے وہ بھی یہی سوال کرے تو آدمی جواب دے کہ ہاں دے دی تو اگر ان کو جواب دینے میں اس نے پہلی طلاق کی نیت کی تھی تو طلاق ایک ہی رہے گی۔

(۱۸۱۸۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ فَيَلْقَاهُ الرَّجُلُ ، فَيَقُولُ :طَلَّقْتَ ؟ فَيَقُولُ :نَعَمْ ، ثُمَّ يَلْقَاهُ آخَرُ فَيَقُولُ :طَلَّقْتَ؟ فَيَقُولُ:نَعَمْ ، فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، وَالشَّعْبِيِّ قَالاَ :إِذَا أَرَادَ الأُولَى فَلاَ بَأْسَ.

(۱۸۱۸۱) حضرت ابن معقل رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو ایک طلاق دے، پھر اسے ایک آدمی ملے اور اس سے پوچھے کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب دے ہاں دے دی، پھر ایک اور آدمی ملے وہ بھی یہی سوال کرے تو آدمی جواب دے کہ ہاں دے دی تو اگر ان کو جواب دینے میں اس نے پہلی طلاق کی نیت کی تھی اور طلاق ایک

ہی رہے گی۔

(۱۸۱۸۲) حدَّثَنَا عَبدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَلُقِيَ ، فَقِيلَ لَهُ : طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقِيلَ لَهُ: طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: مَا نَوَى.

(۱۸۱۸۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی، راستے میں اسے ایک آدمی ملا اس نے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر ایک اور آدمی ملا اس نے بھی یہی سوال کیا تو اس نے پھر ہاں کہا۔ یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی نیت کا اعتبار ہے۔

(۱۸۱۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً، ثُمَّ طَلَّقَهَا أُخْرَى ، فَكَانَتَا اثْنَتَيْنِ ، ثُمَّ لَقِيَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنْ كَانَ إِنَّمَا أَرَادَ مَا كَانَ طَلَّقَ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۱۸۱۸۳) حضرت عبدربہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی، راستے میں اسے ایک آدمی ملا اس نے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر ایک اور آدمی ملا اس نے بھی یہی سوال کیا تو اس نے پھر ہاں کہا۔ تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر دونوں مرتبہ ہاں کہنے میں پہلی طلاق کی نیت تھی تو کچھ لازم نہیں۔

(۱۸۱۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : أَنْتِ طَالِقٌ فَقَالَتْ : أَيَّ شَيْءٍ تَقُولُ ؟ ، فَقَالَ : أَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ ، فَقَالَ حَمَّادٌ : إِنْ كَانَ أَرَادَ أَنْ يُفْهِمَهَا فَلاَ بَأْسَ.

(۱۸۱۸۴) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے۔ اس کی بیوی نے کہا کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے کہا میں تمہیں طلاق دے رہا ہوں تو اگر محض اسے سمجھانے کے لئے دوبارہ کہا تو ایک ہی طلاق ہوگی۔

(۱۸۱۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّاداً عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ : أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ؟ قَالاَ : هِيَ ثَلاَثٌ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ نَوَى الأُولَى ، وَإِذَا قَالَ اعْتَدِّي ، فَمِثْلُ ذَلِكَ.

(۱۸۱۸۵) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تین طلاقیں ہو جائیں گی اور اگر اس نے ایک کی نیت کی ہو تو ایک ہوگی، اور اگر بیوی سے کہا کہ عدت شمار کر تو بھی یہی حکم ہے۔

(۱۸۱۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي الْعَيْزَارِ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ : طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ كَذَا وَكَذَا ، ثَلاَثًا ، أَوْ أَرْبَعًا ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ : نَعَمْ ؟ قَالَ إِبْرَاهِيمُ : بَانَتْ مِنْهُ.

(۱۸۱۸۶) حضرت عقبہ بن ابی عیزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دیں۔ پھر اس سے کسی آدمی نے سوال کیا تو کیا تو اپنی بیوی کو اتنی اتنی یعنی تین یا چار طلاقیں دے دیں اور آدمی نے جواب میں کہا ہاں تو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ عورت بائنہ ہو جائے گی۔

(۲۳) فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ إِلَى سَنَةٍ ، مَتَى يَقَعُ عَلَيْهَا ؟

اگر آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے ایک سال تک طلاق ہے تو طلاق کب واقع ہوگی؟

(۱۸۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ إِلَى سَنَةٍ ، قَالَ :يَقَعُ عَلَيْهَا يَوْمَ قَالَ.

(۱۸۱۸۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے ایک سال تک طلاق ہے تو طلاق اسی وقت واقع ہو جائے گی۔

(۱۸۱۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُؤَجِّلُ فِي الطَّلاَقِ.

(۱۸۱۸۸) حضرت سعید بن رحمہ اللہ مسیب فرماتے ہیں کہ طلاق کو موجل نہیں کیا جا سکتا۔

(۱۸۱۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُؤَجِّلُ فِي الطَّلاَقِ.

(۱۸۱۸۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق کو موجل نہیں کیا جا سکتا۔

(۱۸۱۹۰) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا طَلَّقَ إِلَى أَجَلٍ وَقَعَ.

(۱۸۱۹۰) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کسی خاص مدت کے لئے طلاق دی تو اسی وقت واقع ہو جائے گی۔

(۱۸۱۹۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ فُرَاتٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ : كَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُولُ :تَعْتَدُّ يَوْمَ قَالَ.

(۱۸۱۹۱) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس وقت طلاق دی اسی وقت سے عدت شروع ہو جائے گی۔

(۲٤) مَنْ قَالَ لاَ يُطَلِّقُ حَتَّى يَجِيءَ الأَجَلُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کسی مدت کو مقرر کر کے اس سے طلاق دی تو طلاق اسی وقت واقع ہوگی

(۱۸۱۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:مَنْ وَقَّتَ فِي الطَّلاَقِ وَقْتًا، فَدَخَلَ ذَلِكَ الْوَقْتُ، وَقَعَ الطَّلاَقُ.

(۱۸۱۹۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی مدت کو مقرر کر کے اس سے طلاق دی تو طلاق اسی وقت واقع ہوگی۔

(۱۸۱۹۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:حَتَّى يَجِيءَ الأَجَلُ.

(۱۸۱۹۳) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی مدت کو مقرر کر کے اس سے طلاق دی تو طلاق اسی وقت واقع ہوگی۔

(۱۸۱۹۴) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إلَى أَجَلِه.

(۱۸۱۹۴) حضرت ابن عباس رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ اگر کسی مدت کو مقرر کر کے اس سے طلاق دی تو طلاق اسی وقت واقع ہوگی۔

(۱۸۱۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :إذَا أَهْلَلْتُ شَهْرَ كَذَا وَكَذَا ، فَامْرَأَتِي طَالِقٌ إلَى رَأْسِ السَّنَةِ ؟ قَالَ :أرَى أَنَّهَا طَالِقٌ إلَى الأَجَلِ الَّذِي سَمَّى ، وَتَحِلُّ لَهُ فِيمَا دُونَ ذَلِكَ.

(۱۸۱۹۵) حضرت جابر بن زید رَحِمَہُ اللهُ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب فلاں مہینہ آئے تو میری بیوی کو طلاق تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب مقررہ مدت آئے گی تبھی طلاق واقع ہوگی اس وقت تک عورت حلال ہے۔

(۱۸۱۹۶) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نَبَاتَةَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ؛ أَنَّهُ قَالَ لِغُلاَمٍ لَهُ :هُوَ عَتِيقٌ إلَى الْحَوْلِ.

(۱۸۱۹۶) حضرت ابوذر رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے اپنے ایک غلام کے بارے میں کہا تھا کہ وہ ایک سال بعد آزاد ہے۔

(۲۵) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ اعْتَدِّي ، مَا يَكُونُ ؟

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ عدت شمار کر، تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۸۱۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :اعْتَدِّي ، قَالَ :هِيَ تَطْلِيقَةٌ إذَا عَنَى الطَّلاَقَ.

(۱۸۱۹۷) حضرت ابراہیم رَحِمَہُ اللهُ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ عدت شمار کر، اور اس سے طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۱۸۱۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :هِيَ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۱۹۸) حضرت جابر بن زید رَحِمَہُ اللهُ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ عدت شمار کر، اور اس سے طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۱۸۱۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :اعْتَدِّي وَاحِدَةٌ.

(۱۸۱۹۹) حضرت عطاء رَحِمَہُ اللهُ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ عدت شمار کر، اور اس سے طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۱۸۲۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :هِيَ وَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا.

(۱۸۲۰۰) حضرت حسن رَحِمَہُ اللهُ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ عدت شمار کر، اور اس سے طلاق کی نیت کی تو ایک

طلاق واقع ہو جائے گی، اور وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔

(١٨٢٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، أَنْتِ طَالِقٌ ، وَنَوَى الأُولَى ؟ قَالاَ : هِيَ وَاحِدَةٌ ، وَكَذَلِكَ إِذَا قَالَ اعْتَدِّي ، اعْتَدِّي.

(۱۸۲۰۱) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو کہا کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے اور ایک ہی طلاق کی نیت کی تو کیا حکم ہے؟ ان دونوں نے فرمایا کہ ایک ہی طلاق واقع ہوگی اور اگر یہ کہا کہ عدت شمار کر، عدت شمار کر، تب بھی یہی حکم ہے۔

(١٨٢٠٢) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالاَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لامْرَأَتِهِ : اعْتَدِّي ، اعْتَدِّي ، وَقَالَ : إِنِّي نَوَيْت وَاحِدَةً ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۲۰۲) حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ عدت شمار کر، عدت شمار کر اور ایک کی نیت کی تو ایک طلاق واقع ہوگی۔

(١٨٢٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : اعْتَدِّي ، اعْتَدِّي ، يَنْوِي ثَلاَثًا ، قَالَ : هِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۲۰۳) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ عدت شمار کر، عدت شمار کر اور تین کی نیت کی تو ایک طلاق واقع ہوگی۔

(٣٦) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا قَالَ اعْتَدِّي ثَلاَثًا ؟

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے تین مرتبہ کہا کہ ''عدت شمار کر'' تو کیا حکم ہے

(١٨٢٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لامْرَأَتِهِ : اعْتَدِّي ثَلاَثًا ، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۲۰۴) حضرت حسن ؒ اور حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے تین مرتبہ کہا کہ ''عدت شمار کر'' تو وہ اس کے لئے حلال نہیں جب تک کسی اور سے شادی نہ کر لے۔

(١٨٢٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۲۰۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۷) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ فَاعْتَدِّى ، وَإِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ وَاعْتَدِّى

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے عدت شمار کر، تجھے طلاق ہے عدت شمار کر، تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۲۰۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، وَأَبِى حَرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِى رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ فَاعْتَدِّى ، قَالَ :هِىَ وَاحِدَةٌ ، وَإِذَا قَالَ :أَنْتِ طَالِقٌ وَاعْتَدِّى ، فَهِىَ اثْنَتَانِ.

(۱۸۲۰۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے عدت شمار کر، تجھے طلاق ہے عدت شمار کر، تو دو طلاقیں واقع ہوں گی۔

(۲۸) مَا قَالُوا فِى طَلاَقِ الْمَجْنُونِ

مجنون کی طلاق کا حکم

(۱۸۲۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ قَالَ :لاَ يَجُوزُ طَلاَقُ الْمَجْنُونِ.

(۱۸۲۰۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مجنون کی طلاق درست نہیں۔

(۱۸۲۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِىِّ ، قَالَ :الْمَجْنُونُ لاَ يَجُوزُ طَلاَقُهُ.

(۱۸۲۰۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مجنون کی طلاق درست نہیں۔

(۱۸۲۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِى ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِىِّ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ :لَيْسَ لِمَجْنُونٍ وَلاَ لِسَكْرَانَ طَلاَقٌ.

(۱۸۲۰۹) حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ مجنون اور نشہ میں مبتلا کی طلاق درست نہیں۔

(۱۸۲۱۰) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِىُّ ، عَنْ هَارُونَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنْ طَلاَقِ الْمَجْنُونِ ؟ فَقَالَ :لَيْسَ بِشَىْءٍ ، وَالسُّلْطَانُ يَنْظُرُ فِيهِ ، يُسْأَلُ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ طَلَّقَ وَتُصْبر يَمِينَهُ.

(۱۸۲۱۰) حضرت ہارون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین سے مجنون کی طلاق کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں۔ سلطان اس میں غور فکر کرے گا اور گواہی طلب کرے گا کہ اس نے طلاق دی ہے اور قسم کا انتظار کرے گا۔

(۱۸۲۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ :سُئِلَ جَابِرٌ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مَجْنُونٌ ، حِينَ أَخَذَهُ جُنُونُهُ ؟ قَالَ :لاَ يَجُوزُ.

(۱۸۲۱۱) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر ؓ سے مجنون کی طلاق کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی درست نہیں۔

(۱۸۲۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ طَلاَقُ الْمَجْنُونِ إِذَا أُخِذَ بِهِ ، فَإِذَا صَحَّ فَهُوَ جَائِزٌ.

(۱۸۲۱۲) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ مجنون کی طلاق درست نہیں، جب وہ صحیح ہو جائے تو اس کی طلاق درست ہے۔

(۲۹) مَا قَالُوا فِي طَلاَقِ الْمَعْتُوهِ

ناقص العقل (معتوہ) کی طلاق کا حکم

(۱۸۲۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :كُلُّ طَلاَقٍ جَائِزٌ ، إِلاَّ طَلاَقَ الْمَعْتُوهِ.

(۱۸۲۱۳) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ ناقص العقل کی طلاق کے علاوہ ہر طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُهُ.

(۱۸۲۱۴) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۸۲۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:قَالَ عَلِيٌّ:كُلُّ طَلاَقٍ جَائِزٌ، إِلاَّ طَلاَقَ الْمَعْتُوهِ.

(۱۸۲۱۵) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ ناقص العقل کی طلاق کے علاوہ ہر طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۱٦) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ الْمُجَبَّرَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، وَهُوَ مَعْتُوهٌ ، فَأَمَرَهَا ابْنُ عُمَرَ أَنْ تَعْتَدَّ ، فَقِيلَ لَهُ :إِنَّهُ مَعْتُوهٌ ، فَقَالَ :إِنِّي لَمْ أَسْمَعِ اللَّهَ اسْتَثْنَى لِمَعْتُوهٍ طَلاَقًا ، وَلاَ غَيْرَهُ.

(۱۸۲۱۶) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ مجبر بن عبدالرحمن ؒ نے اپنی بیوی کو ناقص العقل ہو جانے کی حالت میں طلاق دی تو حضرت ابن عمر ؓ نے ان کی بیوی کو عدت گزارنے کا حکم دیا۔ ان سے کہا گیا کہ وہ تو ناقص العقل ہیں۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا کہ میں نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ناقص العقل یا کسی اور کی طلاق کو مستثنیٰ قرار دیا ہو۔

(۱۸۲۱۷) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ لِمَعْتُوهٍ ، وَلاَ لِصَبِيٍّ طَلاَقٌ.

(۱۸۲۱۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ ناقص العقل اور بچے کی طلاق نہیں ہوتی۔

(۱۸۲۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا طَلَّقَ الْمَعْتُوهُ فِي حَالِ إِفَاقَتِهِ ، جَازَ.

(۱۸۲۱۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب ناقص العقل شخص نے افاقہ کی حالت میں طلاق دی تو اس کی طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۱۸۲۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : طَلاَقُهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۲۱۹) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ معتوہ کی طلاق کوئی چیز نہیں ہے۔

(۱۸۲۲۰) حدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ طَلاَقُهُ.

(۱۸۲۲۰) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ معتوہ کی طلاق کوئی چیز نہیں ہے۔

(۱۸۲۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ طَلاَقُهُ.

(۱۸۲۲۱) حضرت ضحاک ؒ فرماتے ہیں کہ معتوہ کی طلاق کوئی چیز نہیں ہے۔

(۱۸۲۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ لَهُ طَلاَقٌ.

(۱۸۲۲۲) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ معتوہ کی طلاق کوئی چیز نہیں ہے۔

(۱۸۲۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : كُلُّ الطَّلاَقِ جَائِزٌ ، إلاَّ طَلاَقَ الْمَعْتُوهِ.

(۱۸۲۲۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ معتوہ کے علاوہ ہر ایک کی طلاق جائز ہے۔

(۱۸۲۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ لِمَعْتُوهٍ طَلاَقٌ.

(۱۸۲۲۴) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ معتوہ کی طلاق کوئی چیز نہیں ہے۔

(۳۰) مَا قَالُوا فِي الَّذِي بِهِ الْمُوتَةُ يُطَلِّقُ

جس شخص کو مُو تہ (بے ہوشی اور جنون کا دورہ) ہو اس کی طلاق کا حکم کیا ہے؟

(۱۸۲۲٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الَّذِي بِهِ الْمُوتَةُ ، قَالَ : إذَا طَلَّقَ عِنْدَ أَخْذِهَا إيَّاهُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَإِذَا أَفَاقَ فَطَلاَقُهُ جَائِزٌ.

(۱۸۲۲۵) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو مُو تہ (بے ہوشی اور جنون کا دورہ) ہو اس کی طلاق کوئی چیز نہیں جب اسے افاقہ ہو تو اس کی طلاق جائز ہے۔

(۱۸۲۲٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۲۲۶) حضرت ابراہیم ؒ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۲۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الَّذِي تُصِيبُهُ الْخَطْرَةُ مِنَ الْجُنُونِ يُطَلِّقُ ، قَالَ الْحَسَنُ : لاَ يَلْزَمُهُ ، وَقَالَ قَتَادَةُ : إذَا اشْتَرَى وَبَاعَ لَزِمَهُ ، وَإِذَا طَلَّقَ فِي حَالِ جُنُونِهِ لَمْ يَلْزَمْهُ.

(۱۸۲۲۷) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص پر پاگل پن کا دورہ ہو اور وہ طلاق دے تو اس کی طلاق نہیں ہوتی۔ حضرت

قتادہ ریشیڈ فرماتے ہیں کہ جب اس نے خرید وفروخت کی تو اس کا اعتبار ہوگا لیکن اگر حالتِ جنون میں طلاق دی تو طلاق نہیں ہوگی۔

(۱۸۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ فِي الْمُصَابِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْحِينَ قَالَ: طَلَاقُهُ وَعِتَاقُهُ جَائِزٌ.

(۱۸۲۲۸) حضرت شعبی ریشیڈ اس شخص کے بارے میں جسے جنون وغیرہ کا دورہ پڑا ہو فرماتے ہیں کہ اس کا طلاق دینا اور آزاد کرنا درست ہے۔

(۱۸۲۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ: الْجُنُونُ جُنُونَانِ، فَإِنْ كَانَ لَا يُفِيقُ لَمْ يَجُزْ لَهُ طَلَاقٌ، وَإِنْ كَانَ يُفِيقُ فَطَلَّقَ فِي حَالِ إِفَاقَتِهِ لَزِمَهُ ذَلِكَ.

(۱۸۲۲۹) حضرت قتادہ ریشیڈ فرماتے ہیں کہ جنون کی دو قسمیں ہیں، اگر جنون سے افاقہ نہ ہوتا ہو تو طلاق جائز نہیں اور اگر افاقہ ہو جاتا ہے تو افاقہ کی حالت کی طلاق درست ہے۔

(۳۱) مَا قَالُوا فِي الْمَجْنُونِ وَالْمَعْتُوهِ، يَجُوزُ لِوَلِيِّهِ أَنْ يُطَلِّقَ عَنْهُ

کیا مجنون اور معتوہ کا ولی ان کی طرف سے طلاق دے سکتا ہے؟

(۱۸۲۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَمْرٍو :إِذَا عَبِثَ الْمَجْنُونُ بِامْرَأَتِهِ ، طَلَّقَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.

(۱۸۲۳۰) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی کتاب میں تھا کہ جب مجنون اپنی بیوی کو پریشان کرتا ہو تو اس کا ولی عورت کو طلاق دے سکتا ہے۔

(۱۸۲۳۱) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يُطَلِّقُ وَلِيُّ الْمُوَسْوِسِ ، وَلْيَنْتَظِرْ عَسَى أَنْ يُفِيقَ.

(۱۸۲۳۱) حضرت عطاء ریشیڈ فرماتے ہیں کہ مجنون کا ولی اس کی طرف سے طلاق دے سکتا ہے لیکن وہ اس کے ٹھیک ہونے کا انتظار کرے۔

(۱۸۲۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : طَلَاقُ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ لَيْسَ بِشَيْءٍ ، طَلَاقُهُ إِلَى وَلِيِّهِ.

(۱۸۲۳۲) حضرت سعید بن مسیب ریشیڈ فرماتے ہیں کہ مغلوب العقل اور معتوہ کی طلاق درست نہیں، اس کی طرف سے اس کا ولی طلاق دے گا۔

(۱۸۲۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي قِلَابَةَ فِي امْرَأَةٍ زَوْجُهَا مَجْنُونٌ ، لَا يَرْجُونَ أَنْ يَبْرَأَ ، يُطَلِّقُ عَنْهُ وَلِيُّهُ ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ :لَا ، إِنَّهَا امْرَأَةٌ ابْتَلَاهَا اللَّهُ بِالْبَلَاءِ ، فَلْتَصْبِرْ.

(۱۸۲۳۳) حضرت ایوب ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقلابہ ریشید کو خط لکھا کہ ایسے مجنون کی بیوی جس کے ٹھیک ہونے کی کوئی امید نہ ہو تو کیا اس کی طرف سے ولی عورت کو طلاق دے سکتا ہے؟ انہوں نے مجھے جواب میں لکھا کہ وہ طلاق نہیں دے سکتا، اس عورت کو اللہ نے آزمائش میں ڈالا ہے اسے چاہئے کہ صبر کرے۔

(١٨٢٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ عَلَيْهِ طَلاَقُ وَلِيِّهِ.

(۱۸۲۳۴) حضرت زہری ریشید فرماتے ہیں کہ مجنون وغیرہ کے ولی کی طلاق درست نہیں۔

(٣٢) مَا قَالُوا فِي الْمَجْنُونِ يُخَافُ أَنْ يَقْتُلَ امْرَأَتَهُ

ایسے مجنون کے بارے میں کیا حکم ہے جس کے بارے میں اندیشہ ہو کہ یہ اپنی بیوی کو مار ڈالے گا؟

(١٨٢٣٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ فِي رَجُلٍ مَجْنُونٍ يُخَافُ أَنْ يَقْتُلَ امْرَأَتَهُ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : أَنْ أَجِّلْهُ سَنَةً يَتَدَاوَى.

(۱۸۲۳۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ ایسے مجنون کے بارے میں کیا حکم ہے جس کے بارے میں اندیشہ ہو کہ یہ اپنی بیوی کو مار ڈالے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک سال تک علاج معالجہ کی مہلت دو۔

(٣٣) مَا قَالُوا فِي طَلاَقِ الصَّبِيِّ

بچے کی طلاق کا حکم

(١٨٢٣٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ طَلاَقُ الصَّبِيِّ.

(۱۸۲۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بچے کی طلاق نہیں ہوتی۔

(١٨٢٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ طَلاَقُ الصَّبِيِّ.

(۱۸۲۳۷) حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ بچے کی طلاق نہیں ہوتی۔

(١٨٢٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِذَا عَقَلَ الصَّبِيُّ الصَّلاَةَ وَالصَّوْمَ ، فَطَلاَقُهُ جَائِزٌ. قَالَ : وَقَالَ الْحَسَنُ : لاَ يَجُوزُ طَلاَقُهُ حَتَّى يَحْتَلِمَ.

(۱۸۲۳۸) حضرت سعید بن مسیب ریشید فرماتے ہیں کہ جب بچے کو نماز اور روزے کی تمیز ہو جائے تو اس کی طلاق درست ہے اور حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ اس کے بالغ ہونے تک اس کی طلاق نہیں ہوتی۔

(١٨٢٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِمْرَانَ الْعَنْزِيِّ ، قَالَ : طَلَّقْتُ وَأَنَا غُلاَمٌ لَمْ أَحْتَلِمْ ، فَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ؟ فَقَالَ : إِذَا حَفِظْتَ الصَّلاَةَ وَصُمْتَ رَمَضَانَ ، فَقَدْ جَازَ طَلاَقُكَ.

(۱۸۲۳۹) حضرت اسماعیل بن عنزی ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک نابالغ بچہ تھا، میں نے طلاق دے دی اور اس بارے میں حضرت سعید بن مسیب ولیٹیلیہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم نے نماز یاد کر لی ہے اور رمضان کے روزے رکھے ہیں تو تمہاری طلاق جائز ہے۔

(١٨٢٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ غُلاَمٍ طَلَّقَ ثَلاَثًا ؟ فَقَالَ :مَا أُرَاهُ إِذَا عَقَلَ أَنَّ الثَّلاَثَ تُبِينُ أَنْ يَجْتَمِعَا.

(۱۸۲۴۰) حضرت علی بن مالک ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ولیٹیلیہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی بچہ تین طلاقیں دے دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر اسے اس بات کی سمجھ نہ ہوتی کہ تین طلاقوں سے جدائی ہو جاتی ہے تو میں اسے کچھ نہ سمجھتا۔

(١٨٢٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ :اُكْتُمُوا الصِّبْيَانَ النِّكَاحَ.

(۱۸۲۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بچوں کے نکاح کو پوشیدہ رکھو۔

(١٨٢٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۱۸۲۴۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(١٨٢٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :اُكْتُمُوا الصِّبْيَانَ النِّكَاحَ ، وَقَالَ :كُل طَلاَقٍ جَائِزٌ ، إِلاَّ طَلاَقَ الْمُبَرْسَمِ وَالْمَعْتُوهِ.

(۱۸۲۴۳) حضرت ضحاک ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ بچوں کے نکاح کو پوشیدہ رکھو۔ اور فرماتے ہیں کہ ہر طلاق جائز ہے سوائے معتوہ اور ایسے شخص کی طلاق جسے برسم ہو یعنی ایسی بیماری میں جس میں انسان الٹی سیدھی باتیں کرنے لگتا ہے۔

(١٨٢٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ عِتْقُ الصَّبِيِّ ، وَلاَ نِكَاحُهُ ، وَلاَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِهِ بِشَيْءٍ.

(۱۸۲۴۴) حضرت شعبی ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ بچے کی آزادی اور نکاح اور کسی دوسری چیز کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(١٨٢٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلاَقِ الصَّبِيِّ ؟ قَالَ : النِّسَاءُ كَثِيرٌ.

(۱۸۲۴۵) حضرت قعقاع ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ سے بچے کی طلاق کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ عورتیں بہت ہیں۔

(١٨٢٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي طَلاَقِ الصَّبِيِّ قَالَ :لَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَالنِّسَاءُ كَثِيرٌ.

(۱۸۲۴۶) حضرت قعقاع ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ سے بچے کی طلاق کے بارے میں سوال کیا تو انہوں

نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں اور عورتیں بہت ہیں۔

(۱۸۲٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُزَوِّجُونَهُمْ وَهُمْ صِغَارٌ ، وَيَكْتُمُونَهُمُ النِّكَاحَ مَخَافَةَ أَنْ يَقَعَ الطَّلاَقُ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ. قَالَ سُفْيَانُ : فَإِذَا وَقَعَ لَمْ يَرَوْهُ شَيْئًا.

(۱۸۲۴۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اسلاف بچوں کی شادیاں کرادیا کرتے تھے اور نکاح کو ان سے پوشیدہ رکھتے تھے کہ کہیں ان کی زبان پر طلاق جاری نہ ہوجائے۔ حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ اگر طلاق کا لفظ ان کی زبان پر آ بھی جاتا تو اسے کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۸۲٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُصْعَبٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي طَلاَقِ الصَّبِيِّ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۲۴۸) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ بچے کی طلاق کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۱۸۲٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ طَلاَقِ الصَّبِيِّ ؟ فَقَالاَ : لاَ يَجُوزُ.

(۱۸۲۴۹) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے بچے کی طلاق کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ درست نہیں۔

(٣٤) مَا قَالُوا فِي طَلاَقِ الْمُبَرْسَمِ ، وَالَّذِي يَهْذِي

برسم نامی بیماری کے شکار اور الٹی سیدھی باتیں کرنے والے کی طلاق کا حکم

(۱۸۲٥۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُس ، قَالَ : حدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، لَمْ أَرَ بِهِ بَأْسًا ، قَالَ : كُنَّا فِي غَزَاةٍ ، فَبُرْسِمَ صَاحِبٌ لَنَا ، فَطَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاثًا ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالُوا لَهُ : قُلْتَ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : مَا أَعْلَمَنِي ، قُلْتُ : مِنْ هَذَا قَلِيلاً ، وَلاَ كَثِيرًا ، وَمَا أَعْرِفُهُ ، فَرَكِبَ رَجُلٌ مِنَّا إلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي حَاجَةٍ ، فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ سَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ ، فَدَيَّنَهُ.

(۱۸۲۵۰) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شامی شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم ایک غزوہ میں تھے، کہ ہمارے ایک ساتھی کو الٹی سیدھی باتیں کرنے والی بیماری ہوگئی، اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ جب اسے افاقہ ہوا تو لوگوں نے اس سے کہا کہ تو نے یہ یہ بات کی تھی، اس نے کہا کہ مجھے تو کوئی علم نہیں کہ میں نے اس طرح کی کوئی تھوڑی یا زیادہ بات کی ہو اور میں نہیں جانتا۔ ہم میں سے ایک سوار کسی ضرورت کے لئے حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کے پاس گیا جب اس نے ضرورت پوری کرلی تو اس بارے میں سوال کیا، انہوں نے فرمایا کہ اس سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔

(۱۸۲٥۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُس.

(۱۸۲۵۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۸۲۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : طَلاَقُ الْمُبَرْسَمِ وَالْمَحْمُومِ الَّذِي يَهْذِي ، وَنِكَاحُ الْمَجْنُونِ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۲۵۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ برسم نامی بیماری کے شکار جوالٹی سیدھی باتیں کرتا ہو، اور بخار زدہ جوالٹی سیدھی باتیں کرتا ہوان دونوں کی طلاق اور مجنون کا نکاح معتبر نہیں۔

(۱۸۲۵۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ طَلاَقُ الْمُبَرْسَمِ ، وَالْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ فِي مَرَضِهِ.

(۱۸۲۵۳) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ برسم کا شکار اور مغلوب العقل کی طلاق ان کے مرض میں درست نہیں۔

(۱۸۲۵٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ فِي طَلاَقِ الْمُبَرْسَمِ الَّذِي يَهْذِي وَلاَ يَعْقِلُ ، مَا يَقُولُ ، قَالَ : لاَ طَلاَقَ لَهُ ، وَلاَ عِتَاقَ لَهُ مَا دَامَ عَلَى ذَلِكَ.

(۱۸۲۵۴) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ برسم کے شکار شخص جوالٹی سیدھی باتیں کرتا ہو اور اسے اپنی باتوں کی سمجھ نہ ہو تو اس کی طلاق اور آزاد کرنے کا اعتبار نہیں۔

(۱۸۲۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وَعَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : لاَ يَجُوز طَلاَق الْمُبَرْسَمِ.

(۱۸۲۵۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ برسم کا شکار شخص کی طلاق معتبر نہیں۔

(۱۸۲۵٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : لاَ يَجُوزُ طَلاَق الْمُبَرْسَمِ ، أَوْ مَنْ نَزَلَ بِهِ بَلاَءٌ فِي غَيرِ نَشْوَى.

(۱۸۲۵۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ برسم کا شکار شخص کی طلاق معتبر نہیں، نیز وہ شخص جس پر نشے کے علاوہ کوئی آفت آئے اور اس کی عقل کو خراب کردے۔

(۱۸۲۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي قِلاَبَةَ أَسْأَلُهُ عَنْ طَلاَقِ الْمُبَرْسَمِ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ :إِنَّهُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الشُّهُودُ إِنْ كَانَ يَعْقِلُ فَطَلاَقُهُ جَائِزٌ ، وَإِنْ كَانَ لاَ يَعْقِلُ فَطَلاَقُهُ لاَ يَجُوزُ.

(۱۸۲۵۷) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ کو خط لکھا اور ان سے برسم کے شکار شخص کی طلاق کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے مجھے خط میں لکھا کہ اس میں گواہوں کی گواہی کا اعتبار ہوگا، اگر تو اسے سمجھ ہے تو اسکی طلاق جائز ہے اور اگر اسے سمجھ نہیں تو اس کی طلاق جائز نہیں ہے۔

(۳۵) مَنْ أَجَازَ طَلاَقَ السَّكْرَانِ

نشے میں مبتلا شخص کی طلاق کا حکم

(۱۸۲۵۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : طَلاَقُ السَّكْرَانِ جَائِزٌ.

(۱۸۲۵۸) حضرت مجاہد ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۵۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالَ : طَلاَقُ النَّشْوَانِ جَائِزٌ.

(۱۸۲۵۹) حضرت ابراہیم ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ طَلاَقَ السَّكْرَانِ.

(۱۸۲۶۰) حضرت عطاء ریٹیلیز نشے میں مبتلا شخص کی طلاق کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

(۱۸۲۶۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : طَلاَقُهُ جَائِزٌ ، وَيُوجَعُ ظَهْرُهُ.

(۱۸۲۶۱) حضرت حسن ریٹیلیز اور حضرت محمد ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے لیکن اسے کوڑے پڑیں گے۔

(۱۸۲۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ قَالاَ : طَلاَقُهُ جَائِزٌ.

(۱۸۲۶۲) حضرت حسن ریٹیلیز اور حضرت محمد ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : طَلاَقُ السَّكْرَانِ جَائِزٌ.

(۱۸۲۶۳) حضرت سعید بن مسیب ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۶٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَجَازَ طَلاَقَ السَّكْرَانِ وَجَلَدَه.

(۱۸۲۶۴) حضرت عمر بن عبد العزیز ریٹیلیز نے نشے میں مبتلا شخص کی طلاق کو درست قرار دیا اور اسے کوڑے لگوائے۔

(۱۸۲۶۵) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : طَلَّقَ جَارٌ لِي سَكْرَان ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَسْأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ؟ فَقَالَ : إِنْ أُصِيبَ فِيهِ الْحَقُّ ، فَرِّقْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ ، وَضُرِبَ ثَمَانِينَ.

(۱۸۲۶۵) حضرت عبد الرحمٰن بن حرملہ ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ میرے ایک پڑوسی نے نشے کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر مجھے کہا کہ میں حضرت سعید بن مسیب ریٹیلیز سے سوال کروں۔ ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے اور آدمی کو اسی کوڑے پڑیں گے۔

(۱۸۲۶٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : طَلاَقُهُ جَائِزٌ.

(۱۸۲۶۶) حضرت ابراہیم ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : يَجُوزُ طَلاَقُهُ.

(۱۸۲۶۷) حضرت میمون ؒ فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : يَجُوزُ طَلاَقُ السَّكْرَانِ.

(۱۸۲۶۸) حضرت عبدالرحمن ؒ فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَ : قُلْتُ لِمَالِكٍ : حُدِّثْتَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قَالاَ : طَلاَقُهُ جَائِزٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۱۸۲۶۹) حضرت سلیمان بن یسار ؒ اور حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۱۸۲۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ ، عَنْ أَبِي لَبِيدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ أَجَازَ طَلاَقَ السَّكْرَانِ بِشَهَادَةِ نِسْوَةٍ.

(۱۸۲۷۰) حضرت عمر ؓ نے عورتوں کی گواہی پر نشہ میں مبتلا شخص کی طلاق کو واقع قرار دیا۔

(۱۸۲۷۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ، أَوْ أَعْتَقَ جَازَ عَلَيْهِ، وَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۱۸۲۷۱) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص نے جب کسی کو طلاق دی یا غلام کو آزاد کیا تو یہ واقع ہے اور حد قائم ہوگی۔

(۱۸۲۷۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَجُوزُ طَلاَقُهُ ، وَالْحَدُّ فِي ظَهْرِهِ.

(۱۸۲۷۲) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے، البتہ اس پر حد جاری ہوگی۔

(۱۸۲۷۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : مَنْ طَلَّقَ فِي سُكْرٍ مِنَ اللهِ ، فَلَيْسَ طَلاَقُهُ بِشَيْءٍ ، وَمَنْ طَلَّقَ فِي سُكْرٍ مِنَ الشَّيْطَانِ فَطَلاَقُهُ جَائِزٌ.

(۱۸۲۷۳) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے مغلوب العقل ہو جانے والے (جیسے مجنون یا معتوہ وغیرہ) کی طلاق نہیں ہوتی اور شیطان کی طرف سے مغلوب العقل ہونے والے (جیسے شرابی وغیرہ) کی طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۲۷۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنِ الْهَيْثَمِ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: طَلاَقُ السَّكْرَانِ جَائِزٌ.

(۱۸۲۷۴) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست ہے۔

(۳۶) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى طَلاَقَ السَّكْرَانِ جَائِزًا

جن حضرات کے نزدیک نشے میں مبتلا شخص کی طلاق درست نہیں

(۱۸۲۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : كَانَ لاَ يُجِيزُ

طَلاَقَ السَّكْرَانِ وَالْمَجْنُونِ. قَالَ : وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُجِيزُ طَلاَقَهُ ، وَيُوجِعُ ظَهْرَهُ ، حَتَّى حَدَّثَهُ أَبَانُ بِذَلِكَ.

(۱۸۲۷۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نشے میں مبتلا اور مجنون کی طلاق کو واقع قرار نہیں دیتے تھے جبکہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ اسے واقع قرار دیتے تھے اور نشے باز پر حد جاری کرتے تھے۔

(۱۸۲۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَعِكْرِمَةَ ، وَعَطَاءٍ ، وَطَاوُسٍ ، قَالُوا :لَيْسَ بِجَائِزٍ.

(۱۸۲۷۶) حضرت جابر بن زید، حضرت عکرمہ، حضرت عطاء اور حضرت طاوس رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق نہیں ہوتی۔

(۱۸۲۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ الْقَاسِمَ ، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، كَانَا لاَ يُجِيزَانِ طَلاَقَ السَّكْرَانِ.

(۱۸۲۷۷) حضرت قاسم رحمہ اللہ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

(۱۸۲۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبَاحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُهُ.

(۱۸۲۷۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

(۱۸۲۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُهُ.

(۱۸۲۷۹) حضرت طاوس رحمہ اللہ نشے میں مبتلا شخص کی طلاق کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

(۳۷) فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ، وَيَقُولُ عَنَيْتُ غَيْرَ امْرَأَتِي

اگر کوئی شخص طلاق دینے کے بعد کہے کہ میں نے اپنی بیوی کے علاوہ کسی اور عورت کو مراد لیا تھا تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ السُّمَيْطِ السَّدُوسِيِّ ، قَالَ : خَطَبْتُ امْرَأَةً ، فَقَالُوا لِي : لاَ نُزَوِّجُكَ حَتَّى تُطَلِّقَ امْرَأَتَكَ ثَلاَثًا ، فَقُلْتُ :قَدْ طَلَّقْتُهَا ثَلاَثًا ، قَالَ :فَزَوَّجُونِي ثُمَّ نَظَرُوا ، فَإِذَا امْرَأَتِي عِنْدِي، فَقَالُوا: أَلَيْسَ قَدْ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ ؟ قُلْتُ :بَلَى ، كَانَتْ تَحْتِي فُلاَنَةُ بِنْتُ فُلاَنٍ ، فَطَلَّقْتُهَا ، فَأَمَّا هَذِهِ فَلَمْ أُطَلِّقْهَا ، فَأَتَيْتُ شَقِيقَ بْنَ مَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ وَهُوَ يُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقُلْتُ :سَلْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ هَذِهِ ، فَسَأَلَهُ ؟ فَقَالَ :نِيَّتُهُ.

(۱۸۲۸۰) سمیط سدوسی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا، انہوں نے مجھے کہا کہ جب تک تم

اپنی بیوی کو طلاق نہ دو ہم نکاح نہیں کریں گے، میں نے اسے تین طلاقیں دے دیں، انہوں نے میری شادی کرادی، شادی کے بعد انہوں نے دیکھا کہ میری بیوی تو میرے پاس ہے، انہوں نے کہا کہ تم نے اپنے بیوی کو طلاق نہیں دی تھی؟ میں نے کہا کہ دی تھی۔ میرے نکاح میں فلانہ بنت فلاں تھی میں نے اس کو طلاق دی تھی اس کو نہیں دی تھی۔ پھر میں شقیق بن مجزاۃ کے پاس آیا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کا ارادہ کررہے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ امیر المومنین سے اس بارے میں سوال کرنا، انہوں نے سوال کیا تو حضرت عثمان نے فرمایا کہ اس کی نیت کا اعتبار ہے۔

(۱۸۲۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِم ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ جَالِسًا مَعَ امْرَأَتِهِ عَلَى وِسَادَةٍ ، وَكَانَ الرَّجُلُ رضا ، فَقَالَ لامْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ ، يَعْنِي الْوِسَادَةَ ، فَقَالَ طَاوُوسٌ :مَا أَرَى عَلَيْك شَيْئًا.

(۱۸۲۸۱) حضرت طاؤس سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ ایک تکیے پر بیٹھا تھا، آدمی نے اپنی بیوی کو خطاب کرتے ہوئے تکیہ کی نیت کرتے ہوئے کہا کہ تجھے طلاق ہے، تو کیا حکم ہے؟ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(۱۸۲۸۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالَ :الطَّلاَقُ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلاَقَ.

(۱۸۲۸۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق سے جو نیت ہو وہی ہوتا ہے۔

(۱۸۲۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ :قَدْ أَعْتَقْتُكِ ، قَالَ :لاَ يَكُونُ طَلاَقًا ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ نَوَى ذَلِكَ.

(۱۸۲۸۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا میں نے تجھے آزاد کیا اور طلاق کی نیت تھی تو طلاق ہوگی۔

(۱۸۲۸٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ مَسْرُوقٌ :إِنَّمَا الطَّلاَقُ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلاَقَ.

(۱۸۲۸۴) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق سے جو نیت ہو وہی ہوتا ہے۔

(۱۸۲۸٥) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو ثُمَامَةَ ، وَامْرَأَتُهُ مِنْ أَهْلِنَا ؛ أَنَّ كِنَانَةَ بْنَ نَقْبٍ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ ، وَقَدْ وَلَدَتْ لَهُ أَوْلاَدًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَقَالَ لَهَا :مَا فَوْقَ نِطَاقِكَ مُحَرَّرٌ ، فَخَاصَمَتْهُ إِلَى الأَشْعَرِيِّ ، فَقَالَ :أَرَدْتَ بِمَا قُلْتَ الطَّلاَقَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَقَدْ أَبَنْتَهَا مِنْك.

(۱۸۲۸۵) حضرت ابو ثمامہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ کنانہ بن نقب رحمہ اللہ کے نکاح میں ایک عورت تھی، جس کے بطن سے زمانہ جاہلیت میں ان کی اولاد بھی ہوئی تھی، کنانہ نے اس عورت سے کہا کہ تیرے پیٹ سے اوپر کا حصہ آزاد ہے، وہ عورت جھگڑا لے کر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے آدمی سے پوچھا کہ کیا تو نے طلاق کی نیت کی تھی۔ اس نے کہا جی ہاں۔ حضرت

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر ہم نے اسے تجھ سے جدا کر دیا۔

(۱۸۲۸۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : أَنْتِ عَتِيقَةٌ ، قَالَ : هِيَ تَطْلِيقَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا.

(۱۸۲۸۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق کی نیت کرتے ہوئے کہا کہ تو آزاد ہے تو ایک طلاق پڑ جائے گی اور وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۸۲۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ صَبِرَةَ الْحَنَفِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ ، فَأَخَذَ نَوَاةً ، فَقَالَ : نَوَاةٌ طَالِقٌ ، نَوَاةٌ طَالِقٌ ، ثَلاَثًا ، قَالَ : فَرُفِعَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : مَا نَوَيْتَ ؟ ، قَالَ : نَوَيْتُ امْرَأَتِي ، قَالَ : فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۲۸۷) حضرت عیسیٰ بن حطان کہتے ہیں کہ ریان بن صبرہ حنفی رحمہ اللہ اپنی قوم کی مسجد میں بیٹھا تھا، اس نے ایک گٹھلی پکڑی اور تین مرتبہ کہا کہ گٹھلی کو طلاق ہے۔ یہ مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پیش ہوا، آپ نے اس سے پوچھا کہ تیری نیت کیا تھی؟ اس نے کہا کہ میں نے بیوی کو طلاق دینے کی نیت کی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان جدائی کرا دی۔

(۱۸۲۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : حَبْلُكِ عَلَى غَارِبِكَ ، فَكَتَبَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : مُرْهُ فَلْيُوَافِنِي بِالْمَوْسِمِ ، فَوَافَاهُ بِالْمَوْسِمِ ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ ، مَا نَوَيْتَ ؟ قَالَ : امْرَأَتِي ، قَالَ : فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۲۸۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا اس نے اپنی بیوی سے کہا تھا کہ تیری رسی تیری گردن پر ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اسے کہو کہ موسم حج میں مجھے ملے۔ وہ آدمی موسم حج میں آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تمہاری نیت کیا تھی؟ اس نے کہا کہ میں نے بیوی کو طلاق دینے کی نیت کی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی۔

(۳۸) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ قَدْ أَذِنْتُ لَكِ فَتَزَوَّجِي

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تجھے اجازت دی، تو شادی کر لے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۲۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : قَدْ أَذِنْتُ لَكِ فَتَزَوَّجِي ، قَالَ : إِنْ لَمْ يَنْوِ طَلاَقًا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلشَّعْبِيِّ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ إِنَّ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا لَيَكُونُ طَلاَقًا.

(۱۸۲۸۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تجھے اجازت دی، تو شادی کر لے تو اگر طلاق کی نیت نہیں تھی تو یہ کچھ نہیں، یہ بات حضرت شعبی رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کی گئی تو انہوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے نام کی قسم کھائی جاتی ہے، اس سے بہتر یہ تھا کہ طلاق ہو جاتی۔

(۱۸۲۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حَرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :أُخْرُجِي مِنْ بَيْتِي ، مَا يُجْلِسُكِ فِي بَيْتِي ؟ لَسْتِ لِي بِامْرَأَةٍ ، يَقُولُ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، قَالَ الْحَسَنُ :هَذِهِ وَاحِدَةٌ ، وَيَنْظُرُ مَا نَوَى.

(۱۸۲۹۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میرے گھر سے نکل جا! تو میرے گھر میں کیوں بیٹھی ہے؟ تو میری بیوی نہیں ہے! یہ تین مرتبہ کہا۔ حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا لیکن یہ ایک مرتبہ ہوگا اور اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(۳۹) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ لاَ حَاجَةَ لِي فِيكِ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۲۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ :لاَ حَاجَةَ لِي فِيكِ ، قَالَ :نِيَّتُهُ.

(۱۸۲۹۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(۱۸۲۹۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :لاَ حَاجَةَ لِي فِيكِ ، قَالَ مَكْحُولٌ :لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۲۹۲) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں تو اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۱۸۲۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شعبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :اذْهَبِي حَيْثُ شِئْتِ ، لاَ حَاجَةَ لِي فِيكِ ؟ قَالاَ :إِنْ نَوَى طَلاَقًا فَوَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا.

(۱۸۲۹۳) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے پوچھا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر طلاق کی نیت کی تھی تو ایک طلاق واقع ہو جائے گی اور وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۸۲۹۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عمرو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :أُخْرُجِي ، اسْتَتِرِي ، اذْهَبِي ، لاَ حَاجَةَ لِي فِيكِ ، فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ ، إِنْ نَوَى الطَّلاَقَ.

(۱۸۲۹۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ نکل جا، پردہ کر لے، چلی جا، مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں تو ایک طلاق پڑے گی اگر طلاق کی نیت کی ہو۔

(۱۸۲۹۵) حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : اِلْحَقِي بِأَهْلِكِ، قَالَ :هَذِهِ وَاحِدَةٌ ، وَقَالَ قَتَادَةُ :مَا أَعُدُّ هَذَا شَيْئًا.

(۱۸۲۹۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا تو ایک طلاق پڑ جائے گی۔ حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو کچھ نہیں سمجھتا۔

(۴۰) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ قَدْ خَلَّيْتُ سَبِيلَكِ ، أَوْ لاَ سَبِيلَ لِي عَلَيْك

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تیرا راستہ چھوڑ دیا یا مجھے تجھ پر کوئی حق نہیں تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۲۹۶) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :قدْ خَلَّيْتُ سَبِيلَكِ ، قَالَ :نِيَّتُهُ ، قَالَ :أَرَأَيْتَ إِنْ نَوَى ثَلاَثًا ، قَالَ :أَخَافُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ.

(۱۸۲۹۶) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تیرا راستہ چھوڑ دیا تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس نے تین کی نیت کی ہو! انہوں نے کہا کہ مجھے خوف ہے کہ ایسا ہی ہے۔

(۱۸۲۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا قَالَ : لاَ سَبِيلَ لِي عَلَيْكِ ، فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۲۹۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ میرا تجھ پر کوئی حق نہیں تو ایک طلاقِ بائنہ پڑ جائے گی۔

(۱۸۲۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۲۹۸) حضرت عامر رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۴۱) مَنْ قَالَ إذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا وَهِيَ حَامِلٌ ، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

اگر کسی نے اپنی بیوی کو حالتِ حمل میں تین طلاقیں دے دیں تو وہ عورت اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے شادی نہ کر لے

(۱۸۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وَعَنْ عِمْرَانَ

بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ عِقَالٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، وَأَبِي مَالِكٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالُوا : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا وَهِيَ حَامِلٌ ، لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۲۹۹) حضرت ابراہیم، حضرت عامر، حضرت مصعب بن سعد، حضرت ابو مالک اور حضرت عبد اللہ بن شداد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو حالتِ حمل میں تین طلاقیں دے دیں تو وہ عورت اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے شادی نہ کرلے۔

(٤٢) فِي الرَّجُلِ يَكْتُبُ طَلاَقَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهِ

اگر کوئی شخص اپنے ہاتھ سے اپنی بیوی کی طلاق لکھے تو کیا حکم ہے؟

(١٨٣٠٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا كَتَبَ الطَّلاَقَ بِيَدِهِ ، وَجَبَ عَلَيْهِ.

(۱۸۳۰۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنے ہاتھ سے اپنی بیوی کی طلاق لکھی تو یہ واقع ہو جائے گی۔

(١٨٣٠١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّ رَجُلاً كَتَبَ طَلاَقَ امْرَأَتِهِ عَلَى وِسَادَةٍ ، فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ الشَّعْبِيُّ ، فَرَآهُ طَلاَقًا.

(۱۸۳۰۱) حضرت علی بن حکم بنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے ہاتھ سے تکیے پر اپنی بیوی کے لئے طلاق لکھی۔ اس بارے میں حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا تو انہوں نے اسے طلاق قرار دیا۔

(١٨٣٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَتَبَ بِطَلاَقِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ نَدِمَ، فَأَمْسَكَ الْكِتَابَ ؟ قَالَ : إِنْ أَمْسَكَ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَإِنْ أَمْضَاهُ فَهُوَ طَلاَقٌ.

(۱۸۳۰۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو طلاق لکھی، پھر نادم ہوا اور خط کو روک لیا تو طلاق ہوگی یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر روک لیا تو طلاق نہیں ہوگی اور اگر جانے دیا تو طلاق ہو جائے گی۔

(١٨٣٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكْتُبُ إِلَى امْرَأَتِهِ بِطَلاَقِهَا ، ثُمَّ يَبْدُو لَهُ أَنْ يُمْسِكَ الْكِتَابَ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ ، وَإِنْ بَعَثَ بِهِ إِلَيْهَا ، اعْتَدَّتْ مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْكِتَابُ.

(۱۸۳۰۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کے نام طلاق لکھی، پھر اسے خیال آیا کہ اس خط کو روک دے، تو اگر وہ تکلم نہ کرے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں، اگر خط بیوی کی طرح بھیج دیا تو جس دن سے خط اسے ملے اسی دن سے وہ عورت عدت شمار کرے گی۔

(١٨٣٠٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ : إِذَا كَتَبَ الرَّجُلُ إِلَى امْرَأَتِهِ : إِذَا أَتَاكِ كِتَابِي هَذَا فَأَنْتِ طَالِقٌ ، فَإِنْ لَمْ يَأْتِهَا الْكِتَابُ ، فَلَيْسَ هِيَ بِطَالِقٍ ، وَإِنْ كَتَبَ : أَمَّا بَعْدُ فَأَنْتِ طَالِقٌ ، فَهِيَ

طَالِقٌ ، وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةُ :هِيَ طَالِقٌ.

(۱۸۳۰۴) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو خط لکھا اور اس میں تحریر کیا کہ جب میرا یہ خط تمہارے پاس آئے تو تمہیں طلاق ہے، اگر خط اس کے پاس نہ پہنچا تو طلاق نہ ہوگی، اور اگر خط میں لکھا: اما بعد! تمہیں طلاق ہے۔ تو اگر خط نہ بھی پہنچے تو طلاق ہو جائے گی۔

(٤٣) الْجَارِيَةُ تُطَلَّقُ ، وَلَمْ تَبْلُغ الْمَحِيضَ ، مَا تَعْتَدُّ ؟

اگر کسی نابالغ بچی کو طلاق دی گئی تو وہ عدت کیسے گزارے گی؟

(١٨٣٠٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الْجَارِيَةِ إذَا طُلِّقَتْ وَلَمْ تَبْلُغ الْمَحِيضَ، قَالُوا:تَعْتَدُّ بِالشُّهُورِ، فَإِنْ حَاضَتْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْضِيَ الشُّهُورُ ، اسْتَأْنَفَتِ الْعِدَّةَ بِالْحَيْضِ ، فَإِنْ حَاضَتْ بَعْدَ مَا مَضَتِ الشُّهُورُ ، فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا.

(۱۸۳۰۵) حضرت حسن رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی نابالغ بچی کو طلاق دی گئی تو وہ عدت کیسے گزارے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ مہینوں کے حساب سے عدت گزارے گی، اگر مہینے ختم ہونے سے پہلے اسے حیض آجائے تو وہ عدت کو حیض کے اعتبار سے دوبارہ شروع کرے گی، اگر مہینے پورے ہونے کے بعد اسے حیض آیا تو اس کی عدت مکمل ہوگئی۔

(١٨٣٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْجَارِيَةَ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ الْمَحِيضَ، قَالَ:تَعْتَدُّ ثَلاثَةَ أَشْهُرٍ ، فَإِنْ هِيَ حَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَ الثَّلاثَةَ الأَشْهُرُ ، انْهَدَمَتْ عِدَّةُ الشُّهُورِ، وَاسْتَأْنَفَتْ عِدَّةَ الْحَيْضِ.

(۱۸۳۰۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے نابالغ بچی کو طلاق دے دی تو وہ تین مہینے عدت گذارے گی، اگر تین مہینے پورے ہونے سے پہلے اسے حیض آ گیا تو اس کی عدت منہدم ہوگئی اب وہ نئے سرے سے حیض کے اعتبار سے عدت پوری کرے۔

(١٨٣٠٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَارِيَةٍ طُلِّقَتْ بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا زَوْجُهَا ، وَهِيَ لاَ تَحِيضُ ، فَاعْتَدَّتْ شَهْرَيْنِ وَخَمْسَةً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ، ثُمَّ إنَّهَا حَاضَتْ ؟ قَالَ : تَعْتَدُّ بَعْدَ ذَلِكَ ثَلاثَةَ قُرُوءٍ ، وَكَذَلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(۱۸۳۰۷) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک نابالغ لڑکی کو اس کے خاوند نے دخول کے بعد طلاق دے دی، اس نے دو مہینے پچیس دن کی عدت گزاری تھی کہ اسے حیض آ گیا، اب وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اب وہ تین حیض عدت کے گزارے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(٤٤) فِي الرَّجُل تكُونُ عِنْدَهُ الْجَارِيَةُ الصَّغِيرَةُ، وَالَّتِي قَدْ أَيِسَتْ، كَيْفَ يُطَلِّقُهَا ؟

اگر مرد کے نکاح میں ایسی عورت ہو جسے عدمِ بلوغت یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو آدمی اسے کیسے طلاق دے؟

(١٨٣٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ الْمَرْأَةُ قَدْ أَيِسَتْ مِنَ الْمَحِيضِ ، أَوِ الْجَارِيَةُ الَّتِي لَمْ تَحِضْ ، فَمَتَى مَا شَاءَ طَلَّقَهَا.

(۱۸۳۰۸) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ اگر مرد کے نکاح میں ایسی عورت ہو جسے عدمِ بلوغت یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو آدمی اسے جب چاہے طلاق دے دے۔

(١٨٣٠٩) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يُطَلِّقَ الَّتِي لَمْ تَحِضْ عِنْدَ الإِهْلاَلِ.

(۱۸۳۰۹) حضرت عمر بن عبد العزیز ریشید کو یہ بات پسند تھی کہ ایسی عورت کو چاند نکلنے پر طلاق دی جائے جسے حیض نہ آتا ہو۔

(١٨٣١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُطَلِّقُهَا عِنْدَ الأَهِلَّةِ.

(۱۸۳۱۰) حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ ایسی عورت کو چاند کے حساب سے طلاق دے۔

(١٨٣١١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضيل ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ قَدْ قَعَدَتْ مِنَ الْمَحِيضِ ، وَالْجَارِيَةُ لَمْ تَحِضْ ، فَأَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ ، فَيُطَلِّقُ عِنْدَ غُرَّةِ الْهِلاَلِ ، وَلاَ يُطَلِّقُ غَيْرَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

(۱۸۳۱۱) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ اگر مرد کے نکاح میں ایسی عورت ہو جسے عدمِ بلوغت یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو آدمی اسے طلاق دینا چاہے تو چاند کی پہلی کو اسے طلاق دے دے پھر عدت پوری ہونے تک طلاق نہ دے۔

(٤٥) فِي الرَّجُل تكُونُ لَهُ النِّسْوَةُ ، فَيَقُولُ إِحْدَاكُنَّ طَالِقٌ ، وَلاَ يُسَمِّي

اگر ایک آدمی کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں اور وہ کہے کہ تم میں سے ایک کو طلاق ہے، کسی کا نام نہ لے تو کیا حکم ہے؟

(١٨٣١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ : امْرَأَتُهُ طَالِقٌ ، وَلَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ؟ قَالَ : يَضَعُ يَدَهُ عَلَى أَيَّتِهِنَّ شَاءَ. قَالَ مَعْمَرٌ : وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۸۳۱۲) حضرت معمر ریشید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد ریشید سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی کی چار بیویاں ہوں اور وہ کہے کہ اس کی ایک بیوی کو طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ جس پر چاہے ہاتھ رکھ لے۔ حضرت معمر ریشید کہتے ہیں کہ حضرت

حسن رحمہ اللہ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(۱۸۳۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَقْرَعَ بَيْنَهُنَّ.

(۱۸۳۱۳) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی کے ایسا کہنے کی صورت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرعہ اندازی کرائی تھی۔

(۱۸۳۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ (ح) وعَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : إِنْ كَانَ سَمَّى شَيْئًا فَهُوَ مَا سَمَّى ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ سَمَّى مِنْهُنَّ شَيْئًا ، دَخَلَ عَلَيْهِنَّ الطَّلاَقُ.

(۱۸۳۱۴) حضرت قتادہ رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر اس نے کسی ایک کا نام لیا تو اسی کو طلاق ہوگی اور اگر نام نہ لیا تو سب کو طلاق ہو جائے گی۔

(۱۸۳۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ عَرِيفًا لِبَنِي سَعْدٍ سَأَلَ الْحَسَنَ ، وَكَانَ السُّلْطَانُ اسْتَحْلَفَهُ ؟ فَقَالَ : لَكَ مَا نَوَيْتَ.

(۱۸۳۱۵) حضرت حسن رحمہ اللہ سے جب یہ سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آدمی کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(۱۸۳۱٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي رَجُلٍ قَالَ : امْرَأَتُهُ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، وَلَهُ نِسْوَةٌ ، فَقَالَ : إِنْ كَانَ نَوَى مِنْهُنَّ شَيْئًا فَهِيَ الَّتِي نَوَى ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَوَى مِنْهُنَّ شَيْئًا فَلْيَخْتَرْ أَيَّتَهُنَّ شَاءَ ، وَكَذَلِكَ الإِيلاَءُ وَالظِّهَارُ.

(۱۸۳۱۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص کی زیادہ بیویاں ہوں اور وہ کہے کہ اس کی ایک بیوی کی تین طلاق تو اگر کسی کی نیت کی تھی تو اسے طلاق ہوگی اور اگر کسی کی نیت نہیں کی تو ان میں سے جس کو چاہے اختیار کر لے۔ ایلاء اور ظہار کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱۸۳۱۷) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَنِي ، قَالَ : سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، فَاطَّلَعَتْ مِنْهُنَّ امْرَأَةٌ ، فَقَالَ : أَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ تَقُولُ : هِيَ هَذِهِ ، وَتَقُولُ هَذِهِ : هِيَ ، فَلَمْ يَعْرِفْهَا ؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : بِنَّ مِنْهُ جَمِيعًا.

(۱۸۳۱۷) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی کی چار بیویاں تھیں، ان میں سے ایک بیوی نے اسے جھانکا تو اس نے کہا کہ تجھے قطعی طلاق ہے، جب وہ ان کے پاس آیا تو ہر ایک کہنے لگی کہ وہ دوسری تھی، وہ اسے پہچان بھی نہ سکا کہ وہ کون سی تھی تو کیا حکم ہے؟ حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سب اس سے جدا ہو جائیں گی۔

(٤٦) فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالطَّلاَقِ فَيَبْدَأُ بِهِ

اگر آدمی ان شاء اللہ کہہ کر طلاق دے لیکن اگر طلاق سے ابتداء کرے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۳۱۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ شُرَيْحٌ : إِذَا بَدَأَ بِالطَّلاَقِ وَالْعَتَاقِ قَبْلَ الْمَثْنَوِيَّةِ

وَقَعَ الطَّلاَقُ وَالْعَتَاقُ ، حَنِثَ ، أَوْ لَمْ يَحْنَثْ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ :إِذَا لَمْ يَحْنَثْ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهِ.

(۱۸۳۱۸) حضرت شریح رایٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے طلاق یا عتاق کا تذکرہ کر کے ان شاء اللہ کہا تو طلاق اور عتاق واقع ہو جائیں گے، خواہ وہ قسم توڑ دے یا باقی رکھے۔ اور حضرت سعید بن جبیر رایٹیلا فرماتے ہیں کہ اگر اس نے قسم نہیں توڑی تو پھر واقع نہیں ہوں گے۔

(۱۸۳۱۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ :إِذَا قَدَّمَ الطَّلاَقَ أَوْ أَخَّرَهُ ، فَهُوَ سَوَاءٌ إِذَا وَصَلَهُ بِكَلاَمِهِ.

(۱۸۳۱۹) حضرت حسن رایٹیلا اور حضرت شعبی رایٹیلا فرماتے ہیں کہ طلاق کا مقدم اور مؤخر کرنا ایک جیسا ہے، جب اسے کلام کے ساتھ ملا کر لائے۔

(۱۸۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ :لَهُ ثُنْيَاهُ قَدَّمَ الطَّلاَقَ ، أَوْ أَخَّرَهُ.

(۱۸۳۲۰) حضرت سعید بن مسیب رایٹیلا اور حضرت حسن رایٹیلا فرماتے ہیں کہ طلاق کو مقدم کرے یا مؤخر اس کا ان شاء اللہ کہنا باقی رہے گا۔

(۱۸۳۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الاِسْتِثْنَاءِ فِي الطَّلاَقِ وَالْعِتْقِ ، قَالَ :لَهُ ثُنْيَاهُ قَدَّمَ الطَّلاَقَ ، أَوْ أَخَّرَهُ.

(۱۸۳۲۱) حضرت زہری رایٹیلا طلاق اور عتاق کے استثناء کے بارے میں فرماتے ہیں کہ طلاق کو مقدم کرے یا مؤخر اس کا ان شاء اللہ کہنا باقی رہے گا۔

(۱۸۳۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :إِذَا بَدَأَ بِالطَّلاَقِ وَقَعَ ، حَنِثَ ، أَوْ لَمْ يَحْنَثْ ، وَكَانَ يَقُولُ إِبْرَاهِيمُ :وَمَا يُدْرِي شُرَيْحًا.

(۱۸۳۲۲) حضرت شریح رایٹیلا فرماتے ہیں کہ جب طلاق سے ابتداء کرے تو واقع ہو جائے گی حانث ہو یا نہ ہو اور حضرت ابراہیم رایٹیلا فرماتے تھے کہ شریح نہیں جانتے۔

(۱۸۳۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ امْرَأَتِي طُرُوقًا، فَقَالَتْ لِي: مَا جِئْتَ بِهَذِهِ السَّاعَةِ إِلاَّ وَلَكَ امْرَأَةٌ غَيْرِي ، فَقُلْتُ: كُلُّ امْرَأَةٍ لِي فَهِيَ طَالِقٌ ثَلاَثًا غَيْرَكِ ، فَسَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۳۲۳) حضرت سعید زبیدی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رات کو اپنی بیوی کے پاس بہت دیر سے آیا تو وہ مجھے کہنے لگی تم میرے پاس اس وقت صرف اس لئے آئے ہو کہ تمہاری کوئی اور بیوی بھی ہے، میں نے کہا کہ اگر میری کوئی اور بیوی ہو تو اس کو طلاق ہے، میں نے اس بارے میں حضرت ابراہیم رایٹیلا سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس جملے میں کوئی حرج نہیں۔

(٤٧) مَا قَالُوا فِي الاِسْتِثْنَاءِ فِي الطَّلاَقِ

طلاق میں استثناء کا بیان

(١٨٣٢٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الاِسْتِثْنَاءَ فِي الطَّلاَقِ.

(۱۸۳۲۴) حضرت ابراہیم ؒ طلاق میں استثناء کے قائل تھے۔

(١٨٣٢٥) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَالنَّخَعِيِّ ، وَالزُّهْرِيِّ ، قَالُوا: إذَا قَالَ الرَّجُلُ لاِمْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ ، إنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا إنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَلَهُ ثُنْيَاهُ.

(۱۸۳۲۵) حضرت عطاء، حضرت طاوس، حضرت مجاہد، حضرت نخعی اور حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا اگر میں ایسا ایسا نہ کروں تو ان شاء اللہ تجھے طلاق ہے تو اس کا استثناء قابلِ لحاظ ہوگا۔

(١٨٣٢٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، قَالَ :لَهُ ثُنْيَاهُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۸۳۲۶) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ ان شاء اللہ تجھے طلاق ہے تو اس کا استثناء قابلِ لحاظ ہوگا۔ حضرت حکم ؒ بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(١٨٣٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَإِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :هِيَ طَالِقٌ إنْ شَاءَ اللَّهُ ، قَالاَ :ذَهَبَتْ مِنْهُ.

(۱۸۳۲۷) حضرت قتادہ ؒ اور حضرت ایاس بن معاویہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ ان شاء اللہ تجھے طلاق ہے تو طلاق ہو جائے گی۔

(١٨٣٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :هِيَ طَالِقٌ إنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَهِيَ طَالِقٌ ، وَلَيْسَ اسْتِثْنَاؤُهُ بِشَيْءٍ.

(۱۸۳۲۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ ان شاء اللہ تجھے طلاق ہے تو طلاق ہو جائے گی اور اس کے استثناء کی کوئی حیثیت نہیں۔

(١٨٣٢٩) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إذَا قَالَ الرَّجُلُ لاِمْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ إنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَلَيْسَتْ بِطَالِقٍ ، وَإِذَا قَالَ لِعَبْدِهِ : أَنْتَ حُرٌّ إنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَهُوَ حُرٌّ. (دارقطنی ۹۴۔ بیہقی ۳۶۱)

(۱۸۳۲۹) حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا

کہ تجھے ان شاء اللہ طلاق ہے تو اسے طلاق نہیں ہوگی۔ اور اگر اپنے غلام سے کہا کہ تو ان شاء اللہ آزاد ہے تو غلام آزاد ہو جائے گا۔

(٤٨) مَنْ لَمْ يَرَ طَلاَقَ الْمُكْرَهِ شَيْئًا

جن حضرات کے نزدیک طلاق کے لئے مجبور کئے گئے شخص کی طلاق نہیں ہوتی

(١٨٣٣٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَلْحَةَ الْخُزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَيْسَ لِمُكْرَهٍ وَلاَ لِمُضْطَهَدٍ طَلاَقٌ.

(۱۸۳۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ طلاق کے لئے مجبور کئے گئے اور زبردستی کئے گئے شخص کی طلاق نہیں ہوتی۔

(١٨٣٣١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى طَلاَقَ الْمُكْرَهِ شَيْئًا.

(۱۸۳۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق کے لئے مجبور کئے گئے شخص کی طلاق نہیں ہوتی۔

(١٨٣٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ أَلْغَاه.

(۱۸۳۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایسی طلاق کو لغو قرار دیا۔

(١٨٣٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ ثَابِت ، مَوْلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : كَانَا لاَ يَرَيَانِ طَلاَقَ الْمُكْرَهِ شَيْئًا.

(۱۸۳۳۳) حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ طلاق کے لئے مجبور کئے گئے شخص کی طلاق نہیں ہوتی۔

(١٨٣٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَرَهُ شَيْئًا.

(۱۸۳۳۴) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق کے لئے مجبور کئے گئے شخص کی طلاق نہیں ہوتی۔

(١٨٣٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : لاَ طَلاَقَ وَلاَ عَتَاقَ عَلَى مُكْرَهٍ.

(۱۸۳۳۵) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق کے لئے مجبور کئے گئے شخص کی طلاق اور عتاق کا اعتبار نہیں۔

(١٨٣٣٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَيُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى طَلاَقَ الْمُكْرَهِ شَيْئًا.

(۱۸۳۳۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق کے لئے مجبور کئے گئے شخص کی طلاق نہیں ہوتی۔

(١٨٣٣٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَاهُ شَيْئًا. قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ فِي حَدِيثِهِ : قَالَ عَطَاءٌ : الشِّرْكُ أَعْظَمُ مِنَ الطَّلاَقِ.

(۱۸۳۳۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شرک طلاق سے بڑھ کر ہے۔

(١٨٣٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ طَلاَقِ الْمُكْرَهِ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۳۳۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ طلاق کے لئے مجبور کئے گئے شخص کی طلاق نہیں ہوتی۔

(١٨٣٣٩) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى طَلاَقَ الْمُكْرَهِ وَعَتَاقَهُ جَائِزًا.

(۱۸۳۳۹) حضرت ضحاک ؒ فرماتے ہیں کہ طلاق کے لئے مجبور کئے گئے شخص کی طلاق اور عتاق کا کوئی اعتبار نہیں۔

(١٨٣٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لَكُمْ عَنْ ثَلاَثٍ : الْخَطَأُ ، وَالنِّسْيَانُ ، وَمَا أُكْرِهْتُمْ عَلَيْهِ. (عبدالرزاق ۱۱۴۱۶۔ سعید بن منصور ۱۱۴۵)

(۱۸۳۴۰) حضرت حسن ؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے تین چیزوں کو معاف کردیا: غلطی، بھول اور وہ کام جس پر تم مجبور کئے گئے۔

(١٨٣٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّ عَامِلاً مِنَ الْعُمَّالِ ضَرَبَ رَجُلاً حَتَّى طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، قَالَ : فَكُتِبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فَلَمْ يُجِزْ ذَلِكَ.

(۱۸۳۴۱) حضرت محمد بن عبدالرحمن ؒ فرماتے ہیں کہ ایک عامل نے ایک شخص پر تشدد کیا اور اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ جب یہ معاملہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے پاس پیش ہوا تو انہوں نے اس طلاق کو درست قرار نہیں دیا۔

(١٨٣٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ طَلاَقَ وَلاَ عَتَاقَ فِي إِغْلاَقٍ.

(ابوداؤد ۲۱۸۷۔ احمد ۶/ ۲۷۶)

(۱۸۳۴۲) حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ زبردستی دی گئی طلاق اور آزادی کا کوئی اعتبار نہیں۔

(٤٩) مَنْ كَانَ يَرَى طَلاَقَ الْمُكْرَهِ جَائِزًا

جو حضرات مجبور کئے گئے شخص کی طلاق کو درست سمجھتے تھے

(١٨٣٤٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لاَ تَرَى طَلاَقَ الْمُكْرَهِ شَيْئًا ؟ قَالَ : إِنَّهُمْ يَكْذِبُونَ عَلَيَّ.

(۱۸۳۴۳) حضرت سیار ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ؒ سے کہا کہ لوگ آپ کے بارے میں کہتے ہیں کہ آپ مجبور کئے گئے شخص کی طلاق کو درست نہیں سمجھتے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ مجھ پر جھوٹ گھڑتے ہیں۔

(١٨٣٤٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : طَلاَقُ الْمُكْرَهِ جَائِزٌ.

(۱۸۳۴۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ مجبور کئے گئے شخص کی طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۳۴۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : هُوَ جَائِزٌ ، إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ افْتَدَى بِهِ نَفْسَهُ.

(۱۸۳۴۵) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ مجبور کیے گئے شخص کی طلاق ہو جاتی ہے۔ یہ اس نے اپنی جان کا فدیہ دیا ہے۔

(۱۸۳۴٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ طَلاَقَ الْمُكْرَهِ.

(۱۸۳۴۶) حضرت سعید بن مسیب ویشید فرماتے ہیں کہ مجبور کیے گئے شخص کی طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۳٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ رَجُلٍ، قَدْ سَمَّاهُ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: طَلاَقُ الْمُكْرَهِ جَائِزٌ.

(۱۸۳۴۷) حضرت شریح ویشید فرماتے ہیں کہ مجبور کیے گئے شخص کی طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۳٤۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ إِنَّ طَلاَقَ الْمُكْرَهِ جَائِزٌ.

(۱۸۳۴۸) حضرت ابوقلابہ ویشید فرماتے ہیں کہ مجبور کیے گئے شخص کی طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۳٤۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَوْ وُضِعَ السَّيْفُ عَلَى مَفْرِقِهِ ، ثُمَّ طَلَّقَ ، لأَجَزْتُ طَلاَقَهُ.

(۱۸۳۴۹) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کے سر پر تلوار رکھی جائے اور پھر وہ طلاق دے دے تو میں اس طلاق کو واقع قرار دے دوں گا۔

(۱۸۳۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يُكْرَهُ عَلَى أَمْرٍ مِنْ أَمْرِ الْعَتَاقِ ، أَوِ الطَّلاَقِ قَالَ : إِذَا أَكْرَهَهُ السُّلْطَانُ جَازَ ، وَإِذَا أَكْرَهَهُ اللُّصُوصُ لَمْ يَجُزْ.

(۱۸۳۵۰) حضرت شعبی ویشید سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کو طلاق یا عتاق پر مجبور کیا گیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر سلطان نے مجبور کیا تو درست ہے اور اگر چوروں نے مجبور کیا تو درست نہیں۔

(٥٠) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ امْرَأَتَانِ ، فَيَنْهَى إِحْدَاهُمَا عَنِ الْخُرُوجِ ، فَخَرَجَتِ الَّتِي لَمْ يَنْهَ ، فَقَالَ فُلاَنَةُ خَرَجْتِ ؟ أَنْتِ طَالِقٌ

ایک آدمی کی دو بیویاں ہو، وہ ایک کو نکلنے سے منع کرے، لیکن دوسری بیوی نکلے جسے نکلنے سے منع نہیں کیا تھا تو وہ سمجھے کہ وہ نکلی ہے جس کو منع کیا تھا لہٰذا وہ کہے کہ اے فلانی! تو نکلی؟ تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۳۵۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ لَهُ امْرَأَتَانِ ، نَهَى إِحْدَاهُمَا عَنِ الْخُرُوجِ ،

فَخَرَجَتِ الَّتِي لَمْ يَنْهَ ، فَظَنَّ أَنَّهَا الَّتِي نَهَاهَا أَنْ تَخْرُجَ ، فَقَالَ : فُلاَنَةُ خَرَجْتِ ؟ أَنْتِ طَالِقٌ ، قَالَ : تُطَلَّقُ الَّتِي أَرَادَ وَنَوَى.

(۱۸۳۵۱) حضرت حسن رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی کی دو بیویاں ہوں، وہ ایک کو نکلنے سے منع کرے، لیکن دوسری بیوی نکلے جسے نکلنے سے منع نہیں کیا تھا تو وہ سمجھے کہ وہ نکلی ہے جس کو منع کیا تھا لہٰذا وہ کہے کہ اے فلانی! تو نکلی؟ تجھے طلاق ہے۔تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس کی نیت کی ہے اسے طلاق ہوگی۔

(۱۸۳۵۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تُطَلَّقَانِ جَمِيعًا ، تُطَلَّقُ الَّتِي أَرَادَ بِتَسْمِيَتِهِ إِيَّاهَا ، وَتُطَلَّقُ هَذِهِ بِقَوْلِهِ لَهَا : أَنْتِ طَالِقٌ.

(۱۸۳۵۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کی دو بیویاں ہوں، وہ ایک کو نکلنے سے منع کرے، لیکن دوسری بیوی نکلے جسے نکلنے سے منع نہیں کیا تھا تو وہ سمجھے کہ وہ نکلی ہے جس کو منع کیا تھا لہٰذا وہ کہے کہ اے فلانی! تو نکلی؟ تجھے طلاق ہے۔تو اس صورت میں دونوں کو طلاق ہو جائے گی، جس کا نام لیا اسے اس کے نام کی وجہ سے اور دوسری کو یہ کہنے کی وجہ سے کہ تجھے طلاق ہے۔

(۱۸۳۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : إِنْ خَرَجْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ، فَاسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ ثِيَابَهَا فَلَبِسَتْهَا ، فَأَبْصَرَهَا زَوْجُهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَابِ ، فَقَالَ : قَدْ فَعَلْتِ ؟ أَنْتِ طَالِقٌ، قَالَ : يَقَعُ طَلاَقُهُ عَلَى امْرَأَتِهِ.

(۱۸۳۵۳) حضرت زہری رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو نکلی تجھے طلاق ہے۔اس کے بعد کسی عورت نے اس کی بیوی کے کپڑے مانگے اور پہن کر باہر جانے لگی، اس کے خاوند نے دیکھ کر کہا کہ تو باہر نکل گئی۔لہٰذا تجھے طلاق ہے تو یہ طلاق اس کی بیوی کو ہو جائے گی۔

(۱۸۳۵٤) حَدَّثَنَا عُمَرُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنْ حَلَفَ رَجُلٌ عَلَى امْرَأَتِهِ أَنَّهَا لاَ تَخْرُجُ، فَخَرَجَتِ امْرَأَةٌ لَهُ أُخْرَى ، فَقِيلَ لَهُ : هَذِهِ امْرَأَتُك ، فَحَسِبَهَا الأُخْرَى فَطَلَّقَهَا ، قَالَ عَطَاءٌ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۳۵۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو قسم دی کہ وہ باہر نہیں نکلے گی۔لیکن اس کی کوئی دوسری بیوی باہر نکلی، اسے کسی نے کہا کہ وہ تیری بیوی ہے۔وہ یہ سمجھا کہ شاید یہ وہ ہے جسے نکلنے سے منع کیا تھا اور اس نے اسے طلاق دے دی تو طلاق نہیں ہوگی۔

(۱۸۳۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ ، فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا ، قَالَ : مَنْ هَذِهِ ؟ قِيلَ : فُلاَنَةُ ، قَالَ : إِنَّهَا طَالِقٌ ، وَكَانَتِ الَّتِي لَمْ يُسَمِّ ، قَالَ : قَدْ وَقَعَ الطَّلاَقُ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا.

(۱۸۳۵۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں، ان میں سے ایک باہر نکلی اور اس نے سوال کیا کہ یہ کون ہے؟ اسے بتایا گیا کہ فلانی ہے۔اس نے کہا کہ اسے طلاق ہے، حالانکہ جس کا نام لیا گیا یہ وہ نہیں تھی۔تو کیا حکم ہے؟ انہوں

نے فرمایا کہ دونوں کو طلاق ہو جائے گی۔

(۱۸۳۵۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ ، أَوْ مَمْلُوكَتَانِ فَدَعَا إِحْدَاهُمَا ، فَقَالَ :أَنْتِ طَالِقٌ ، فَأَجَابَتْهُ الأُخْرَى ، قَالَ :تَطْلُقُ الَّتِي سَمَّى ، وَإِنْ قَالَ لِعَبْدِهِ ، فَمِثْلُ ذَلِكَ.

(۱۸۳۵۶) حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کی بیویاں یا دو باندیاں تھیں۔ اس نے ایک کو بلایا اور کہا کہ تجھے طلاق ہے۔ اسے دوسری نے جواب دیا تو اسے طلاق ہوگی جس کا اس نے نام لیا، اگر اپنے غلام سے کہا تب بھی یہی حکم ہے۔

(۵۱) مَا قَالُوا فِي الرَّجُل يَقُولُ لامْرَأَتِهِ الْحَقِي بِأَهْلِك

اگر ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ ''اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا'' تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۳۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :الْحَقِي بِأَهْلِكِ، قَالَ :نِيَّتُهُ.

(۱۸۳۵۷) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک شخص اپنی بیوی سے کہا کہ ''اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا'' تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کی نیت کا اعتبار ہے۔

(۱۸۳۵۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ :الْحَقِي بِأَهْلِكِ ، قَالَ :لَيْسَ بِشَيْءٍ ، إِلاَّ أَنْ يَنْوِيَ طَلاَقًا فِي غَضَبٍ.

(۱۸۳۵۸) حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ ''اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا'' تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں، اگر غصے میں تھا اور طلاق کی نیت کی تو طلاق ہو جائے گی۔

(۱۸۳۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :إِذَا قَالَ :الْحَقِي بِأَهْلِكِ ، قَالَ : هَذِهِ وَاحِدَةٌ ، وَقَالَ قَتَادَةُ :مَا أَعُدُّ هَذَا شَيْئًا.

(۱۸۳۵۹) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا تو ایک طلاق ہوگئی۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس کو کچھ بھی شمار نہیں کرتا۔

(۱۸۳۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : أُخْرُجِي ، الْحَقِي بِأَهْلِكِ يَنْوِي الطَّلاَقَ ؟ قَالاَ :هِيَ وَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا.

(۱۸۳۶۰) حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ نکل جا، اپنے گھر والوں سے مل جا اور اس نے طلاق کی نیت بھی کی ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک طلاق ہوگی اور وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۵۲) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ نِصْفَ تَطْلِيقَةٍ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو آدھی طلاق دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۳۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَهُنَّ : بَيْنَكُنَّ ثَلاَثُ تَطْلِيقَاتٍ ، قَالَ : بَانَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ بِثَلاَثِ تَطْلِيقَاتٍ ، وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ نِصْفَ تَطْلِيقَةٍ ، قَالَ : هِيَ تَطْلِيقَةٌ تَامَّةٌ.

(۱۸۳۶۱) حضرت حارث عکلی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کی چار بیویاں ہوں اور وہ ان سے کہے کہ تمہارے درمیان تین طلاقیں، تو ان میں سے ہر ایک تین طلاقوں کے ساتھ بائنہ ہو جائے گی، اور اگر آدمی نے اپنی بیوی کو آدھی طلاق دی تو وہ پوری ایک طلاق شمار کی جائے گی۔

(۱۸۳۶۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ كَانَ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، فَقَالَ لَهُنَّ : بَيْنَكُنَّ تَطْلِيقَةٌ ، قَالَ : لِكُلِّ وَاحِدَةٍ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۳۶۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی چار بیویاں ہوں اور کہے کہ تم سب کے درمیان ایک طلاق ہے تو سب کو ایک ایک طلاق ہوگی۔

(۱۸۳۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ رَوَّادُ بْنُ جَرَّاحٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : الرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ نِصْفَ تَطْلِيقَةٍ ؟ قَالَ : هِيَ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۳۶۳) حضرت اوزاعی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو آدھی طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ ایک طلاق ہوگی۔

(۱۸۳۶۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، وَقَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ كَانَ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، فَقَالَ لَهُنَّ : بَيْنَكُنَّ تَطْلِيقَةٌ ، قَالَ : عَلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۳۶۴) حضرت حماد ؒ اور حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کی چار بیویاں ہوں اور وہ کہے کہ تم سب کے درمیان ایک طلاق ہے تو ہر ایک کو ایک طلاق ہوگی۔

(۱۸۳۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا قَالَ : أَنْتِ طَالِقٌ نِصْفَ ، أَوْ ثُلُثَ تَطْلِيقَةٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۳۶۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو کہا کہ تجھے آدھی یا ایک تہائی طلاق ہے تو وہ ایک طلاق ہوگی۔

(۵۳) فِي الرَّجُلِ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِطَلاَقِ امْرَأَتِهِ

اگر کوئی شخص دل میں بیوی کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۳۶۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا ، مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهِ ، أَوْ تَعْمَلْ بِهِ. (بخاری ۲۵۲۸۔ مسلم ۲۰۲)

(۱۸۳۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دل کے خیالات کو معاف کر دیا ہے جب تک وہ ان تکلم نہ کریں یا اس کے تقاضے پر عمل نہ کرے۔

(۱۸۳۶۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، وَالْحَسَنِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : حدِيثُ النَّفْسِ بِالطَّلاَقِ لَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : لَوْ لَمْ يُسْأَلْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ.

(۱۸۳۶۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ دل میں طلاق دینا کوئی چیز نہیں۔ ابن سیرین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اس سے سوال نہ کیا جائے تو زیادہ اچھی بات ہے۔

(۱۸۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ آدَمَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ عَنِ الرَّجُلِ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِالطَّلاَقِ ؟ قَالَ : لَيْسَ حَدِيثُ النَّفْسِ بِشَيْءٍ.

(۱۸۳۶۸) حضرت اسماعیل بن آدم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص بیوی کو دل میں طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دل میں کی گئی بات کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(۱۸۳۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۳۶۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۳۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالاَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۳۷۰) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دل میں دی گئی طلاق کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۱۸۳۷۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَعَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ بِنَحْوِهِ.

(۱۸۳۷۱) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے یونہی منقول ہے۔

(۱۸۳۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالطَّلاَقِ ، أَوِ الْعَتَاقِ ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۳۷۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر دل میں طلاق دی یا آزاد کیا تو اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

(٥٤) مَا قَالُوا فِي رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ رَجُلٍ ، فَيُطَلِّقُ ، مَا قَالُوا فِيهِ ؟

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ کسی دوسرے آدمی کے سپرد کر دے، پھر وہ دوسرا آدمی طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۳۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ غَيْرِهِ ، فَمَا طَلَّقَ مِنْ شَيْءٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۳۷۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ کسی دوسرے آدمی کے سپرد کر دے، پھر وہ دوسرا آدمی طلاق دے دے تو ایک طلاق بائنہ ہوگی۔

(۱۸۳۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ رَجُلٍ، قَالَ: هُوَ كَمَا قَالَ.

(۱۸۳۷۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ کسی دوسرے آدمی کے سپرد کر دے، پھر وہ دوسرا آدمی جو کرے گا وہی نافذ ہوگا۔

(۱۸۳۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : انْطَلِقْ فَطَلِّقْ عَنِّي فُلاَنَةَ ، قَالَ : هُوَ جَائِزٌ ، إِنْ طَلَّقَ جَازَ.

(۱۸۳۷۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا کہ جاؤ اور میری طرف سے فلانی عورت کو طلاق دے دو۔ انہوں نے کہا کہ جائز ہے، اگر اس نے طلاق دی تو جائز ہے۔

(۱۸۳۷٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، قَالَ : سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ رَجُلٍ آخَرَ ، فَطَلَّقَهَا الرَّجُلُ ثَلاَثًا ؟ فَقَالَ : هِيَ وَاحِدَةٌ ، إِنَّمَا جَعَلَ أَمْرَهَا بِيَدِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً.

(۱۸۳۷۶) حضرت عامر سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ کسی دوسرے آدمی کے سپرد کر دے، پھر وہ دوسرا آدمی تین طلاق دے دے تو کیا حکم ہے، انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک طلاق ہوگی، اس نے عورت کا معاملہ آدمی کے ہاتھ میں ایک مرتبہ ہی دیا تھا۔

(۱۸۳۷۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ رَجُلٍ ، فَطَلَّقَ ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۳۷۷) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ کسی دوسرے آدمی کے سپرد کر دے، پھر وہ دوسرا آدمی طلاق دے دے تو ایک طلاق بائنہ ہوگی۔

(۱۸۳۷۸) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَعْمَرًا يَذْكُرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ طَلاَقَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، أَوْ بِيَدِ أَخِيهَا ، أَوْ أَبِيهَا ، أَوْ بِيَدِ أَحَدٍ ، فَالْقَوْلُ مَا قَالَ ، إِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ ، وَإِنْ طَلَّقَهَا ثِنْتَيْنِ فَثِنْتَيْنِ ، وَإِنْ طَلَّقَ ثَلاَثًا فَثَلاَثًا.

(۱۸۳۷۸) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی طلاق کا معاملہ اسی کے سپرد کرے، اس کے بھائی یا باپ یا کسی اور کے سپرد کردے تو مختار شخص جو بھی کرے وہ نافذ ہوگا۔ اگر ایک طلاق دی تو ایک، دو دیں تو دو، اور اگر تین دیں تو تین۔

(۵۵) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، فَتُطَلِّقُ نَفْسَهَا ، وَمَا قَالُوا فيه ؟

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ اسی کے سپرد کردے اور وہ خود کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۳۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ : إِنِّي جَعَلْتُ أَمْرَ امْرَأَتِي بِيَدِهَا ، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلاَثًا ، فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللهِ : مَا تَقُولُ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : أُرَاهَا وَاحِدَةً ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا ، فَقَالَ عُمَرُ : وَأَنَا أَيْضًا أَرَى ذَلِكَ.

(۱۸۳۷۹) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے سپرد کردیا اور اس نے خود کو تین طلاقیں دے دیں، اب کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا میرے خیال میں ایک طلاق ہوئی، اور آدمی بیوی سے رجوع کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری بھی رائے یہی ہے۔

(۱۸۳۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : إِنْ جُزْتِ عَتَبَةَ هَذَا الْبَابِ ، فَأَمْرُكِ بِيَدِكِ ، فَجَازَتْ ، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا طَلاَقًا كَثِيرًا ، قَالَ زَيْدٌ : هِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۳۸۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تم نے اس دروازے کی چوکھٹ عبور کی، تو تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اس عورت نے چوکھٹ عبور کی اور پھر عورت نے خود کو کئی طلاقیں دے دیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک طلاق ہوگی۔

(۱۸۳۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَلاَلِ الْعَتَكِيِّ ؛ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ : قُلْتُ : رَجُلٌ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، قَالَ : فَأَمْرُهَا بِيَدِهَا.

(۱۸۳۸۱) حضرت ابو حلال عتکی ایک وفد کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ اسی کے ہاتھ میں دے دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کا معاملہ اسی کے ہاتھ میں ہوگا۔

(۱۸۳۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ شَدَّادٍ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَلاَلِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عُثْمَانَ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ؟ قَالَ : الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ.

(۱۸۳۸۲) حضرت ابوالحلال ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان ؓ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا معاملہ اسی کے سپرد کردے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو فیصلہ وہ کرے وہی نافذ ہوگا۔

(۱۸۳۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ.

(۱۸۳۸۳) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اختیار دیئے جانے کی صورت میں جو فیصلہ بیوی کرے وہی نافذ ہوگا۔

(۱۸۳۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عن عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ.

(۱۸۳۸۴) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ اختیار دیئے جانے کی صورت میں جو فیصلہ بیوی کرے وہی نافذ ہوگا۔

(۱۸۳۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ (ح) وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، قَالَ : الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ.

(۱۸۳۸۵) حضرت ابوعیاض ؒ فرماتے ہیں کہ اختیار دیئے جانے کی صورت میں جو فیصلہ بیوی کرے وہی نافذ ہوگا۔

(۱۸۳۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ.

(۱۸۳۸۶) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ اختیار دیئے جانے کی صورت میں جو فیصلہ بیوی کرے وہی نافذ ہوگا۔

(۱۸۳۸۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلاَثًا ، قَالَ : هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۳۸۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے سپرد کردیا اور اس نے خود کو تین طلاقیں دے دیں تو تین طلاقیں ہوجائیں گی۔

(۱۸۳۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، قَالَ : الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ ، فَإِن تناكرا حُلِّف.

(۱۸۳۸۸) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ اختیار دیئے جانے کی صورت میں جو فیصلہ بیوی کرے وہی نافذ ہوگا، اگر کوئی انکار کرے تو اس سے قسم لی جائے گی۔

(۱۸۳۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَالزُّهْرِيِّ ، قَالاَ : الْقَضَاءُ مَا قَضَتْ.

(۱۸۳۸۹) حضرت مکحول ؒ اور حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اختیار دیئے جانے کی صورت میں جو فیصلہ بیوی کرے وہی نافذ ہوگا۔

(۱۸۳۹۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَكَمِ : قَالَتْ : قَدْ طَلَّقْت نَفْسِي ثَلاَثًا ؟ قَالَ : قَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِثَلاَثٍ ، يَعْنِي إِذَا جَعَلَ أَمْرَهَا بِيَدِهَا.

(۱۸۳۹۰) حضرت شعبہ ریشیٹیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ریشیٹیہ سے سوال کیا اگر آدمی بیوی کا معاملہ اس کے سپرد کردے اور عورت کہے کہ میں نے خود کو تین طلاقیں دے دیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تین طلاقوں کے ساتھ بائنہ ہوجائے گی۔

(۱۸۳۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، فَطَلَّقَتْ نَفْسَهَا ثَلاَثًا ، قَالَ : هِيَ وَاحِدَةٌ ، ثُمَّ لَقِيَ عُمَرَ فَقَالَ : نِعْمَ مَا رَأَيْتَ.

(۱۸۳۹۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے سپرد کردیا اور اس نے خود کو تین طلاقیں دے دیں تو ایک طلاق واقع ہوگی۔ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے بہترین رائے دی ہے۔

(۱۸۳۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : حُدِّثْنَا إِذْ ذَاكَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ فِي رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، قَالَ : إِنْ رَدَّتِ الأَمْرَ إِلَيْهِ فَلاَ شَيْءَ ، وَإِنْ طَلَّقَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا.

(۱۸۳۹۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز ریشیٹیہ نے بنوتمیم کے ایک آدمی کے بارے میں لکھا جس نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے سپرد کردیا تھا کہ معاملہ مرد کی طرف لوٹے گا اور اگر عورت نے خود کو طلاق دی تو ایک طلاق ہوگی اور آدمی رجوع کا زیادہ حق دار ہے۔

(٥٦) مَا قَالُوا فيه إِذا جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا فَتَقُولُ أَنْتَ طَالِقٌ ثَلاَثًا

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر عورت نے کہا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۳۹۳) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : أَمْرُكِ بِيَدِكِ ، فَقَالَتْ : أَنْتَ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : خَطَّأَ اللَّهُ نَوْنَهَا ، لَوْ قَالَتْ : أَنَا طَالِقٌ ثَلاَثًا ، لَكَانَ كَمَا قَالَتْ.

(۱۸۳۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر عورت نے کہا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے اس کی زبان پر غلط بات کو جاری کردیا، اگر وہ یہ کہتی کہ مجھے تین طلاقیں ہیں تو پھر طلاق ہوتی۔

(۱۸۳۹۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : ذَكَرْتُهُ لإِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ : سَوَاءٌ هِيَ وَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا إِنْ قَالَتْ : طَلَّقْتُكَ ، أَوْ طَلَّقْتُ نَفْسِي.

(۱۸۳۹۴) حضرت منصور ریشیٹیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ریشیٹیہ سے سوال کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اس

کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر عورت نے کہا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ خواہ یہ کہے کہ میں نے تجھے طلاق دی اور خواہ یہ کہے کہ میں نے خود کو طلاق دی۔ دونوں صورتوں میں ایک طلاق ہوجائے گی اور وہ خاوند رجوع کا زیادہ حق دار ہوگا۔

(١٨٣٩٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : خَطَّأَ اللَّهُ نَوْنَهَا.

(١٨٣٩٥) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر عورت نے کہا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے اس کی زبان پر غلط بات کو جاری کردیا۔

(١٨٣٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، فَقَالَتْ : أَنْتَ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، قَالَ : خَطَّأَ اللَّهُ نَوْنَهَا.

(١٨٣٩٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور پھر عورت نے کہا کہ تجھے تین طلاقیں ہیں تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے اس کی زبان پر غلط بات کو جاری کردیا۔

(١٨٣٩٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ : قَالَ مَنْصُورٌ ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ ، إِنَّهُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَهْلِي بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ ، وَإِنَّهَا قَالَتْ : لَوْ كَانَ مَا بِيَدِكَ مِنَ الأَمْرِ بِيَدِي لَعَلِمْتَ مَا أَصْنَعُ؟ فَقُلْتُ لَهَا : هُوَ بِيَدِكِ ، قَالَتْ : فَإِنِّي قَدْ طَلَّقْتُكَ ثَلاَثًا ، قَالَ عَبْدُ اللهِ : هِيَ تَطْلِيقَةٌ وَاحِدَةٌ ، وَأَنْتَ أَحَقُّ بِهَا ، قَالَ : ثُمَّ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ ، فَقَالَ : لَوْ قُلْتَ غَيْرَ ذَلِكَ لَرَأَيْتُ أَنَّكَ لَمْ تُصِبْ.

(١٨٣٩٧) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمن! میرے اور میری بیوی کے درمیان کچھ جھگڑا ہوا، اس نے مجھے کہا کہ اگر تم اپنا معاملہ میرے ہاتھ میں دے دو تو تم دیکھنا کہ میں کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا کہ وہ تیرے ہاتھ ہے، پھر اس نے خود کو تین طلاقیں دے دیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک طلاق ہوئی، اور تم اس سے رجوع کرنے کے زیادہ حقدار ہو۔ وہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اس کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تم اس کے علاوہ کوئی اور بات کرتے تو میں سمجھتا کہ تم نے صحیح بات نہیں کی۔

(٥٧) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ فَتَخْتَارُهُ ، أَوْ تَخْتَارُ نَفْسَهَا

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور اس نے خود کو اختیار کرلیا تو کیا حکم ہے؟

(١٨٣٩٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ، فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلاَ شَيْءَ ، وَقَالَ عَلِيٌّ : إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ

بَائِنَةٌ ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِرَجْعَتِهَا .

(۱۸۳۹۸) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور اس نے خود کو اختیار کرلیا تو ایک طلاق بائنہ ہوگی۔ اور اگر اس نے اپنے خاوند کو اختیار کیا تو کچھ نہیں ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو ایک طلاق بائنہ ہوگی اور اگر اس نے اپنے خاوند کو اختیار کیا تو بھی ایک طلاق ہوگی اور آدمی رجوع کا زیادہ حقدار ہوگا۔

(۱۸۳۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَا أُبَالِي خَيَّرْتُ امْرَأَتِي وَاحِدَةً ، أَوْ مِئَةً ، أَوْ أَلْفًا ، بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي ، وَلَقَدْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَتْ : قَدْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ ، أَفَكَانَ طَلاَقًا ؟. (بخاری ۵۲۶۳۔ مسلم ۱۱۵۴)

(۱۸۳۹۹) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ میری بیوی مجھے اختیار کرنے کے بعد ایک، سو یا ہزار طلاقیں اختیار کرلے۔ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا تھا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا تھا تو کیا یہ طلاق ہوگئی؟

(۱۸٤۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ بِشْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يُحَدِّثُ ؛ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أُتِيَ وَهُوَ بِالشَّامِ فِي رَجُلٍ خَيَّرَ امْرَأَتَهُ فَاخْتَارَتْ زَوْجَهَا ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، قَالَ : وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُفْتِي بِذَلِكَ ، وَقَضَى بِهِ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ بِالْمَدِينَةِ.

(۱۸۴۰۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ شام میں تھے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کو اختیار دے دیا اور اس نے اپنے خاوند کو اختیار کرلیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی یہی فرمایا کرتے تھے اور حضرت ابان بن عثمان رحمہ اللہ نے بھی مدینہ میں یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۱۸٤۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا خَلَعَ الرَّجُلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ مِنْ عُنُقِهِ ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَإِنِ اخْتَارَتْهُ.

(۱۸۴۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے اپنی بیوی کا معاملہ اپنی گردن سے اتار دیا تو ایک طلاق ہوگئی خواہ عورت اپنے خاوند کو ہی اختیار کرلے۔

(۱۸٤۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِيٍّ ، فَسُئِلَ عَنِ الْخِيَارِ ؟ فَقَالَ : سَأَلَنِي عَنْهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ ، فَقُلْتُ : إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، فَقَالَ : لَيْسَ كَمَا قُلْتَ : إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلاَ شَيْءَ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا مِنْ مُتَابَعَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ . فَلَمَّا وُلِّيتُ وَأَتَيْتُ فِي الْفُرُوجِ رَجَعْتُ إِلَى مَا كُنْتُ أَعْرِفُ ، فَقِيلَ لَهُ : رَأْيُكُمَا فِي الْجَمَاعَةِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ رَأْيِكَ

فِي الْفُرْقَةِ ، فَضَحِكَ عَلِيٌّ وَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، فَسَأَلَهُ ؟ فَقَالَ : إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلاَثٌ ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۴۰۲) حضرت زاذان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان سے اختیار کے بارے میں سوال کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اس بارے میں سوال کیا تھا تو میں نے کہا تھا کہ اگر وہ اپنے نفس کو اختیار کرلے تو ایک طلاقِ بائنہ ہے اور اگر اپنے خاوند کو اختیار کرلے تو ایک طلاق ہوگی، اور خاوند رجوع کا زیادہ حق دار ہوگا۔ انہوں نے فرمایا کہ جو تم نے کہا ہے وہ درست نہیں، اگر وہ اپنے نفس کو اختیار کرلے تو ایک طلاق ہوگی اور آدمی رجوع کا زیادہ حقدار ہوگا، اور اگر اس نے اپنے خاوند کو اختیار کیا تو کچھ لازم نہ ہوا اور وہ آدمی اس عورت کا زیادہ حق دار ہوگا۔ امیر المومنین کے یہ فرمادینے کے بعد میرے پاس ان کی اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ جب مجھے امیر بنایا گیا اور میرے پاس شادی کے مسائل لائے جانے لگے تو میں نے دوبارہ سابقہ رائے کو اختیار کرلیا۔ ان سے کہا گیا کہ جماعت کے سامنے آپ کی جو رائے ہے وہ ہمارے نزدیک آپ کی تنہائی والی رائے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرادیئے اور فرمایا کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا اور اس مسئلے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر اس نے اپنے نفس کو اختیار کرلیا تو تین طلاقیں ہوگئیں اور اگر اس نے اپنے خاوند کو اختیار کرلیا تو ایک طلاق ہوگی۔

(۱۸٤۰۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ : اخْتَارِي ، قَالَ : إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلاَ شَيْءَ.

(۱۸۴۰۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے آپ کو اختیار کرلے، پس اگر اس نے اپنے آپ کو اختیار کرلیا تو ایک طلاق پڑ گئی اور اگر اس نے اپنے خاوند کو اختیار کرلیا تو کچھ نہ ہوا۔

(۱۸٤۰٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلاَثٌ ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ.

(۱۸۴۰۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت نے اپنے نفس کو اختیار کرلیا تو تین طلاقیں ہوئیں اور اگر اپنے خاوند کو اختیار کرلیا تو ایک طلاق ہوئی۔

(۱۸٤۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، وَأَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : إِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا ، وَإِنِ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَلاَ شَيْءَ.

(۱۸۴۰۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت نے اپنے نفس کو اختیار کرلیا تو ایک طلاق ہوئی اور آدمی رجوع کا زیادہ حق دار ہوگا اور اگر اس نے اپنے خاوند کو اختیار کرلیا تو کوئی چیز لازم نہ ہوئی۔

(۱۸٤۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ ، فَلَمْ يَعْدُدْهَا عَلَيْنَا شَيْئًا. (بخاری ۵۲۶۲۔ مسلم ۲۸)

(۱۸۴۰۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں اختیار دیا۔ ہم نے آپ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو اختیار فرمایا، آپ نے اس اختیار کو طلاق شمار نہیں فرمایا۔

(۱۸٤۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ ، فَتَخْتَارُ زَوْجَهَا ؟ قَالَ :لَيْسَ بِشَيْءٍ ، قُلْتُ :فَإِنِ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا ؟ قَالَ :تَطْلِيقَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا.

(۱۸۴۰۷) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر رحمہ اللہ سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور وہ اپنے خاوند کو اختیار کر لے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں۔ میں نے کہا کہ اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کر لے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک طلاق ہوگی اور آدمی رجوع کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۸٤۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي رَجُلٍ خَيَّرَ امْرَأَتَهُ ، فَرَدَّتْ ذَلِكَ إِلَيْهِ ، وَلَمْ تَقْضِ فِيهِ شَيْئًا ، قَالَ :لَيْسَ ذَلِكَ بِشَيْءٍ .

(۱۸۴۰۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور عورت نے اختیار مرد کو واپس دے دیا اور اس میں کوئی فیصلہ نہ کیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں۔

(۱۸٤۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْخِيَارِ ، مِثْلَ قَوْلِ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ.

(۱۸۴۰۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور عورت نے اختیار مرد کو واپس دے دیا اور اس میں کوئی فیصلہ نہ کیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں۔

(۵۸) مَنْ قَالَ اخْتَارِي وَأَمْرُكِ بِيَدِكِ ، سَوَاءٌ

مرد کا بیوی سے کہنا کہ ''تجھے اختیار ہے'' اور یہ کہنا کہ ''تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے'' ایک جیسے ہیں

(۱۸٤۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ :أَمْرُكِ بِيَدِكِ وَاخْتَارِي ، سَوَاءٌ.

(۱۸۴۱۰) حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مرد کا بیوی سے کہنا کہ ''تجھے اختیار ہے'' اور یہ کہنا کہ ''تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے'' ایک جیسے ہیں۔

(۱۸٤۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :فِي قَوْلِهِمْ أَمْرُكِ بِيَدِكِ وَاخْتَارِي ، سَوَاءٌ.

(۱۸۴۱۱) حضرت مسروق رِحْمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد کا بیوی سے کہنا کہ ''تجھے اختیار ہے'' اور یہ کہنا کہ ''تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے'' ایک جیسے ہیں۔

(١٨٤١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، وَزَيْدٍ ، قَالُوا : أَمْرُكِ بِيَدِكِ وَاخْتَارِي ، سَوَاءٌ.

(۱۸۴۱۲) حضرت علی، حضرت عبداللہ اور حضرت زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُم فرماتے ہیں کہ مرد کا بیوی سے کہنا کہ ''تجھے اختیار ہے'' اور یہ کہنا کہ ''تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے'' ایک جیسے ہیں۔

(١٨٤١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : أَمْرُكِ بِيَدِكِ وَاخْتَارِي ، سَوَاءٌ.

(۱۸۴۱۳) حضرت ابراہیم رِحْمَہُ اللہ اور حضرت شعبی رِحْمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد کا بیوی سے کہنا کہ ''تجھے اختیار ہے'' اور یہ کہنا کہ ''تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے'' ایک جیسے ہیں۔

(١٨٤١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَعَلَ أَمْرُكِ بِيَدِكِ وَاخْتَارِي ، سَوَاءً.

(۱۸۴۱۴) حضرت عمر بن عبد العزیز رِحْمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد کا بیوی سے کہنا کہ ''تجھے اختیار ہے'' اور یہ کہنا کہ ''تیرا معاملہ تیرے ہاتھ ہے'' ایک جیسے ہیں۔

(٥٩) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ ، فَلاَ تَخْتَارُ حَتَّى تَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهَا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور عورت اختیار قبول نہ کرے اور مجلس سے اٹھ جائے تو کیا حکم ہے؟

(١٨٤١٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، فَهُوَ مَا قَالَتْ فِي مَجْلِسِهَا ، فَإِنْ تَفَرَّقَا فَلاَ شَيْءَ.

(۱۸۴۱۵) حضرت جابر بن زید رِحْمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے دے تو یہ اختیار صرف مجلس تک باقی رہے گا جب مجلس برخاست ہو جائے تو اختیار ختم ہو جائے گا۔

(١٨٤١٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ، قَالاَ : أَيُّمَا رَجُلٍ مَلَّكَ امْرَأَتَهُ أَمْرَهَا ، أَوْ خَيَّرَهَا ، فَافْتَرَقَا مِنْ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ ، فَلَمْ تُحْدِثْ فِيهِ شَيْئًا ، فَأَمْرُهَا إِلَى زَوْجِهَا.

(۱۸۴۱۶) حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دے دیا، پھر ان

کی مجلس برخاست ہوگئی اور عورت نے کوئی بات نہ کی تو معاملہ مرد کے پاس چلا جائے گا۔

(۱۸٤۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ رَجُلٍ ، فَقَامَ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا ، فَلاَ أَمْرَ لَهُ.

(۱۸۴۱۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا معاملہ کسی آدمی کے سپرد کر دیا اور اس آدمی نے کوئی فیصلہ نہ کیا اور مجلس برخاست ہوگئی تو اس کا اختیار ختم ہو گیا۔

(۱۸٤۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، فَلَمْ تَخْتَرْ فِي مَجْلِسِهَا ذَلِكَ ، فَلاَ خِيَارَ لَهَا.

(۱۸۴۱۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور عورت نے اس مجلس میں اختیار کو استعمال نہ کیا تو اس کا اختیار ختم ہو گیا۔

(۱۸٤۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، فَإِنِ اخْتَارَتْ ، وَإِلاَّ فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَخْتَارَ كُلَّمَا شَائَتْ.

(۱۸۴۱۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کو اختیار دیا، اب اگر عورت فوری طور پر اختیار کو استعمال کرلے تو ٹھیک ورنہ وہ جب کبھی بھی چاہے اختیار کو استعمال نہیں کر سکتی۔

(۱۸٤۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلاَ شَيْءَ.

(۱۸۴۲۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب عورت مجلس سے اٹھ گئی تو اختیار ختم ہو گیا۔

(۱۸٤۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشِيرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالاَ : إِذَا افْتَرَقَا فِي التَّمْلِيكِ وَالتَّخْيِيرِ ، فَلاَ خِيَارَ لَهَا.

(۱۸۴۲۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تملیک اور اختیار میں جدا ہو گئے تو اختیار ختم ہو گیا۔

(۱۸٤۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عبد اللهِ بْنِ عَمْرٍو ؛ فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ ، قَالَ : ذَلِكَ لَهَا مَا دَامَتْ فِي مَجْلِسِهَا.

(۱۸۴۲۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کو اختیار دیا تو اختیار اس وقت تک باقی رہے گا جب تک دونوں مجلس میں رہیں۔

(۱۸٤۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ ، قَالُوا : إِنْ قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا قَبْلَ أَنْ تَخْتَارَ ، فَلاَ خِيَارَ لَهَا.

(۱۸۴۲۳) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اگر اختیار ملنے کے بعد اختیار کو مجلس میں

استعمال نہ کرے تو اختیار ختم ہو جائے گا۔

(١٨٤٢٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، فَلَمْ تَخْتَرْ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ ، فَلَيْسَ لَهَا فِي ذَلِكَ خِيَارٌ.

(۱۸۴۲۴) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مرد نے بیوی کو اختیار دیا اور اس نے مجلس میں اختیار کو استعمال نہ کیا تو اختیار ختم ہو گیا۔

(٦٠) مَنْ قَالَ أَمْرُهَا بِيَدِهَا حَتَّى تَتَكَلَّمَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ عورت کے بولنے تک اسے اختیار رہے گا یعنی جب بات کی تو اختیار ختم ہو جائے گا

(١٨٤٢٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي رَجُلٍ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، قَالَ :هُوَ لَهَا حَتَّى تَتَكَلَّمَ ، أَوْ جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِ رَجُلٍ ، قَالَ :هُوَ بِيَدِهِ حَتَّى يَتَكَلَّمَ.

(۱۸۴۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کا اختیار اس کے حوالے کر دیا تو یہ اس وقت تک اس کے پاس رہے گا جب تک وہ کوئی بات نہ کرلے۔ اسی طرح اگر یہ اختیار کسی آدمی کے ہاتھ میں دیا تو یہ اس آدمی کے پاس بھی بات کرنے تک رہے گا، یعنی جب بات کی تو اختیار ختم ہو جائے گا۔

(١٨٤٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً جَعَلَ أَمْرَ امْرَأَتِهِ بِيَدِهَا ، فَقَامَتْ وَلَمْ تَقْضِ شَيْئًا ، فَرُفِعَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ :عَلَى مَا قُمْتِ ؟ قَالَتْ :عَلَى أَنْ لاَ أَرْجِعَ إِلَيْهِ ، فَأَبَانَهَا عَنْهُ.

(۱۸۴۲۶) حضرت حسن بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کا معاملہ اسی کو سونپ دیا وہ کھڑی ہوئی اور اس نے کوئی فیصلہ نہ کیا، یہ معاملہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش ہوا، انہوں نے عورت سے پوچھا کہ تم کس نیت سے کھڑی ہوئی تھیں؟ اس نے کہا کہ میں اس ارادے سے کھڑی ہوئی تھی کہ دوبارہ کبھی اس کے پاس نہ آؤں گی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو آدمی سے جدا کرا دیا۔

(٦١) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ ، فَيَرْجِعُ فِي الأَمْرِ قَبْلَ أَنْ تَخْتَارَ

اگر کوئی شخص بیوی کو اختیار دے تو کیا بیوی کے اختیار کو استعمال کرنے سے پہلے اختیار واپس لے سکتا ہے؟

(١٨٤٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ خَيَّرَ امْرَأَتَهُ ، قَالَ :لَهُ أَنْ يَرْجِعَ مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ.

(۱۸۴۲۷) حضرت شعبی ریلٹی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے تو اس کے بولنے سے پہلے اختیار واپس لے سکتا ہے۔

(۱۸٤۲۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :لَهُ ذَلِكَ.

(۱۸۴۲۸) حضرت جابر بن زید ریلٹی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے تو اس کے بولنے سے پہلے اختیار واپس لے سکتا ہے۔

(۱۸٤۲۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ ، أَوْ يَجْعَلُ أَمْرَهَا بِيَدِهَا ، ثُمَّ يَرُدُّ ذَلِكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقُولَ شَيْئًا ، قَالَ :لَهُ ذَلِكَ.

(۱۸۴۲۹) حضرت عطاء ریلٹی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے تو اس کے بولنے سے پہلے اختیار واپس لے سکتا ہے۔

(۱۸٤۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :إِذَا خَيَّرَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، فَقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا ، فَلاَ أَمْرَ لَهَا ، فَإِنِ ارْتَجَعَ فِيهَا قَبْلَ أَنْ تَخْتَارَ ، فَلاَ شَيْءَ لَهَا.

(۱۸۴۳۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اختیار دے اور وہ عورت مجلس سے اٹھ جائے تو عورت کا اختیار ختم ہوگیا اور اگر مرد عورت کے اختیار کو استعمال کرنے سے پہلے رجوع کرلے تو کوئی چیز لازم نہ ہوگی۔

(٦٢) فِي الرَّجُلِ يُخَيِّرُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَتَخْتَارُ وَاحِدَةً

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق کا اختیار دے اور وہ ایک کو استعمال کرلے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸٤۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِذَا خَيَّرَهَا ثَلاَثًا ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا مَرَّةً فَهِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۳۱) حضرت عبداللہ ریلٹی فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاق کا اختیار دے دیا اور عورت نے خود کو ایک مرتبہ اختیار کیا تو تین طلاقیں واقع ہوجائیں گی۔

(۱۸٤۳۲) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ خَيَّرَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثَ مِرَارٍ ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا مَرَّةً وَاحِدَةً ، قَالَ :بَانَتْ مِنْهُ بِثَلاَثٍ.

(۱۸۴۳۲) حضرت شعبی ریلٹی فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاق کا اختیار دیا اور عورت نے خود کو ایک مرتبہ اختیار کیا تو تین طلاقیں واقع ہوجائیں گی۔

(۱۸٤۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : اخْتَارِي ، فَسَكَتَتْ ، ثُمَّ قَالَ :اخْتَارِي ، فَسَكَتَتْ ، ثُمَّ قَالَ :اخْتَارِي ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا عِنْدَ الثَّالِثَةِ ؟ فَأَبَانَهَا مِنْهُ ، فَجَعَلَهَا ثَلاَثًا.

(۱۸۴۳۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے عورت سے کہا تجھے اختیار ہے، وہ خاموش رہی، پھر کہا تجھے اختیار ہے وہ پھر خاموش رہی، پھر کہا تجھے اختیار ہے، اب اس نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت بائنہ ہو جائے گی اور یہ تین طلاقیں ہوں گی۔

(١٨٤٣٤) حُدِّثْتُ عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا خَيَّرَهَا ثَلاَثًا فَاخْتَارَتْ مَرَّةً، فَهِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۳۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاق کا اختیار دیا اور عورت نے خود کو ایک مرتبہ اختیار کیا تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

(٦٣) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا خَيَّرَهَا فَسَكَتَتْ وَلَمْ تَقُلْ شَيْئًا

اگر ایک آدمی نے عورت کو اختیار دیا لیکن وہ خاموش رہی اور اس نے کوئی بات نہ کی تو کیا حکم ہے؟

(١٨٤٣٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سُكُوتُهَا رِضًا بِالزَّوْجِ ، إِذَا خَيَّرَهَا فَسَكَتَتْ.

(۱۸۴۳۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور وہ خاموش رہی تو خاموشی خاوند کے ساتھ رہنے کی رضامندی کی علامت ہے۔

(١٨٤٣٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سُكُوتُهَا رِضًا بِالزَّوْجِ.

(۱۸۴۳۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اختیار دیا اور وہ خاموش رہی تو خاموشی خاوند کے ساتھ رہنے کی رضامندی کی علامت ہے۔

(٦٤) مَا قَالُوا فِي رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو قطعی طلاق دے تو کیا حکم ہے؟

(١٨٤٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ ؟ فَقَالَ : مَا أَرَدْتَ بِهَا ؟ فَقَالَ : وَاحِدَةً ، قَالَ : آللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِهَا إِلاَّ وَاحِدَةً ؟ قَالَ : آللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِهَا إِلاَّ وَاحِدَةً ، قَالَ : فَرَدَّهَا عَلَيْهِ. (ابوداؤد ۲۲۰۱۔ بیہقی ۳۴۲)

(۱۸۴۳۷) حضرت عبداللہ بن علی بن یزید بن رکانہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیوی کو قطعی طلاق دی، پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ نے پوچھا کہ اس سے تمہارا

ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ایک طلاق کا ارادہ تھا۔ حضور ﷺ نے پھر پوچھا کہ کیا خدا کی قسم ایک ہی طلاق کا ارادہ تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایک ہی طلاق کا ارادہ تھا۔ لہٰذا حضور ﷺ نے ان کے نکاح کو باقی رکھا۔

(۱۸٤۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قطعی طلاق تین طلاقیں ہیں۔

(۱۸٤۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الْبَتَّةِ ثَلاَثُ تَطْلِيقَاتٍ.

(۱۸۴۳۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قطعی طلاق تین طلاقیں ہیں۔

(۱۸٤٤۰) حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ :تَطْلِيقَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا.

(۱۸۴۴۰) حضرت عمر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قطعی طلاق ایک طلاق ہے اور آدمی رجوع کا زیادہ حق دار ہوگا۔

(۱۸٤٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ جَعَلَ الْبَتَّةَ تَطْلِيقَةً ، وَزَوْجُهَا أَمْلَكُ بِهَا.

(۱۸۴۴۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قطعی طلاق ایک طلاق ہے اور آدمی رجوع کا زیادہ حق دار ہوگا۔

(۱۸٤٤۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ (ح) وَعَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۴۴۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۸٤٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لاِمْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ ، إِنَّهَا وَاحِدَةٌ بَائِنٌ ، وَقَالَ عَلِيٌّ :هِيَ ثَلاَثٌ ، وَقَالَ شُرَيْحٌ :نَقِفُهُ عَلَى بِدْعَتِهِ.

(۱۸۴۴۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تجھے قطعی طلاق ہے تو ایک طلاق بائنہ پڑے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں ہوں گی جبکہ حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم اسے اس کی بدعت پر موقوف کریں گے۔

(۱۸٤٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :شَهِدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ عِنْدَ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ. أَنَّ عُمَرَ جَعَلَهَا وَاحِدَةً ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، وَأَنَّ الرَّائِشَ بْنَ عَدِيٍّ شَهِدَ عَلَى عَلِيٍّ ، أَنَّهُ جَعَلَهَا ثَلاَثًا ، وَأَنَّ شُرَيْحًا قَالَ :نِيَّتُهُ.

(۱۸۴۴۴) حضرت عروہ بن مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قطعی طلاق کو ایک طلاق قرار دیا اور خاوند کو رجوع کا حق دار ٹھہرایا۔ جبکہ رائش بن عدی رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دی کہ انہوں نے طلاق قطعی کو تین طلاقیں قرار دیا۔ جبکہ حضرت شریح رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(۱۸۴۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا أَرْسَلَ عُرْوَةُ إِلَى شُرَيْحٍ اعْتَلَّ عَلَيْهِ فَعَزَمَ عَلَيْهِ لَيَقُولَنَّ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ سَنَّ سُنَنًا ، وَإِنَّ النَّاسَ قَدِ ابْتَدَعُوا ، وَإِنَّهُمْ عَمَدُوا إِلَى بِدَعِهِمْ فَخَلَطُوهَا بِالسُّنَنِ ، فَإِذَا انْتَهَى إِلَيْكَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ ، فَمَيِّزُوا السُّنَنَ فَأَمْضُوهَا عَلَى وَجْهِهَا ، وَأَلْحِقُوا الْبِدَعَ بِأَهْلِهَا ، أَمَّا طَالِقٌ : فَمَعْرُوفَةٌ ، وَأَمَّا الْبَتَّةَ : فَبِدْعَةٌ يُوقَفُ عَلَى بِدْعَتِهِ ، فَإِنْ شَاءَ تَقَدَّمَ ، وَإِنْ شَاءَ تَأَخَّرَ.

(۱۸۴۴۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ویلیٹیز نے اس بارے میں حضرت شریح ویلیٹیز سے استفسار کیا، انہوں نے کوئی جواب دینے سے معذرت کی تو حضرت عروہ ویلیٹیز کے اصرار پر انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دین پر عمل کرنے کے لئے شریعت کو مقرر کیا لیکن لوگوں نے اس میں بہت سی نئی باتیں ایجاد کر ڈالیں، انہوں نے بدعتوں کو سنتوں کے ساتھ خلط کر لیا، جب تمہارے پاس ایسا کوئی معاملہ آئے تو سنتوں کو الگ کر کے ان کے مطابق فیصلہ کر لیا کرو اور بدعتوں کو اربابِ بدعت کے سپرد کر دو۔ باقی جہاں تک طلاق کا معاملہ ہے تو وہ ایک معروف چیز ہے جبکہ قطعی ہونا ایک بدعت ہے جس کا مدار آدمی کی نیت پر ہے چاہے تو تقدم کرے اور چاہے تو تاخر۔

(۱۸۴۴۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَ بِظِئْرٍ لَهُ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ : إِنَّ ظِئْرِي هَذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَهَلْ عِنْدَكُمَا بِذَلِكَ عِلْمٌ ؟ أَوْ هَلْ تَجِدَانِ لَهُ رُخْصَةً ؟ فَقَالاَ : لاَ ، وَلَكِنَّا تَرَكْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ عِنْدَ عَائِشَةَ ، فَأْتِهِمْ فَسَلْهُمْ ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيْنَا فَأَخْبِرْنَا ، فَأَتَاهُمْ فَسَأَلَهُمْ ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : بَتَّتْ ، وَذَكَرَ مِنْ عَائِشَةَ مُتَابَعَةً لَهُمَا.

(۱۸۴۴۶) حضرت نافع ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی رضائی ماں کے خاوند کو حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور فرمایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو دخول سے پہلے طلاقِ قطعی دے دی ہے، آپ کے پاس اس بارے میں کوئی علم ہے؟ یا آپ کے پاس اس بارے میں کوئی رخصت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں تو علم نہیں، تم حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کے پاس جاؤ اور ان سے سوال کرو، پھر آ کر ہمیں بھی بتاؤ۔ وہ گئے اور ان سے سوال کیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے اس کے لئے حلال نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ بائنہ ہو گئی۔ جبکہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بھی انہی حضرات کی متابعت کو نقل کیا۔

(۱۸۴۴۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ؛ فِي الْبَتَّةَ : إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ ، وَإِنْ نَوَى ثَلاَثًا فَثَلاَثٌ.

(۱۸۴۴۷) حضرت سعید ویلیٹیز طلاقِ قطعی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر ایک کی نیت کی تو ایک طلاق اور اگر تین کی نیت کی تو تین طلاقیں ہوں گی۔

(۱۸۴۴۸) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنْ نَوَى طَلاَقًا فَأَدْنَى مَا يَكُونُ مِنْ نِيَّتِهِ

فِي ذَلِكَ وَاحِدَةٌ بَائِنٌ ، إِنْ شَاءَ وَشَائَتْ تَزَوَّجَهَا ، وَإِنْ نَوَى ثَلاَثًا فَثَلاَثٌ.

(۱۸۴۴۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر طلاق کی نیت کی ہے تو اس کی نیت کا کم از کم یعنی ایک طلاقِ بائنہ تو ہو جائے گی اگر چاہیں تو دوبارہ نکاح کر لیں اور اگر تین کی نیت کی تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

(۱۸٤٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُسْأَلُ عَنْ نِيَّتِهِ.

(۱۸۴۴۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اس کی نیت کا پوچھا جائے گا۔

(۱۸٤٥٠) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۵۰) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں ہوں گی۔

(۱۸٤٥۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَالزُّهْرِيِّ ، قَالاَ :ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۵۱) حضرت مکحول ؒ اور حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں ہوں گی۔

(۱۸٤٥۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ الْبَتَّةَ ؟ فَقُلْتُ لَهُ :إِنَّ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ كَانَ يَقُولُ :هِيَ وَاحِدَةٌ ، فَقَالَ عُمَرُ :لَوْ كَانَ الطَّلاَقُ أَلْفًا ، مَا أَبْقَت الْبَتَّةَ مِنْهُ شَيْئًا.

(۱۸۴۵۲) حضرت ابوبکر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے مجھ سے طلاقِ قطعی کے بارے میں سوال کیا تو میں نے ان سے کہا کہ ابان بن عثمان فرمایا کرتے تھے کہ ایک طلاق ہوگی۔ حضرت عمر ؒ نے فرمایا کہ اگر طلاقیں ایک ہزار بھی ہوں تو طلاقِ قطعی دینے سے ایک طلاق بھی باقی نہیں رہے گی۔

(۱۸٤٥۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :يَا أَبَا بَكْرٍ ، الْبَتَّةَ ، مَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهَا ؟ فَقُلْتُ لَهُ :كَانَ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ يَجْعَلُهَا وَاحِدَةً ، فَقَالَ عُمَرُ :لَوْ أَنَّ الطَّلاَقَ أَلْف ، مَا أَبْقَت الْبَتَّةَ مِنْهُ شَيْئًا ، مَنْ قَالَ الْبَتَّةَ ، فَقَدْ رَمَى بِالْغَايَةِ الْقُصْوَى.

(۱۸۴۵۳) حضرت ابوبکر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے مجھ سے طلاقِ قطعی کے بارے میں سوال کیا کہ لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں، میں نے ان سے کہا کہ ابان بن عثمان ؒ فرمایا کرتے تھے کہ ایک طلاق ہوگی۔ حضرت عمر ؒ نے فرمایا کہ اگر طلاقیں ایک ہزار بھی ہوں تو طلاقِ قطعی دینے سے ایک طلاق بھی باقی نہیں رہے گی۔ جس نے قطعی کا لفظ کہا اس نے انتہاء کو چھولیا۔

(۱۸٤٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ فِي الْبَتَّةَ :ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۵۴) حضرت زید بن ثابت ؓ فرماتے ہیں کہ طلاقِ قطعی تین طلاقیں ہیں۔

(٦٥) مَا قَالُوا فِي الْخَلِيَّةِ

عورت کو تخلیہ کا کہنا کیا حکم رکھتا ہے؟

(١٨٤٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ قَالاَ :فِي الْخَلِيَّةِ تَطْلِيقَةٌ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِرَجْعَتِهَا.

(۱۸۴۵۵) حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عورت کو تخلیہ کا کہنا ایک طلاق ہے اور آدمی کو رجوع کا حق ہوگا۔

(١٨٤٥٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ كُرْدُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي الْخَلِيَّةِ قَالَ :نِيَّتُهُ.

(۱۸۴۵۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کو تخلیہ کا کہنے میں مرد کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(١٨٤٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کو تخلیہ کا کہنا تین طلاقیں ہیں۔

(١٨٤٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۵۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کو تخلیہ کا کہنا تین طلاقیں ہیں۔

(١٨٤٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :الْخَلِيَّةُ مَا نَوَى.

(۱۸۴۵۹) حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کو تخلیہ کا کہنے میں نیت کا اعتبار ہوگا۔

(١٨٤٦٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْخَلِيَّةِ :إِنْ نَوَى طَلاَقًا فَأَدْنَى مَا يَكُونُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنًا ، إِنْ شَائَتْ وَشَاءَ تَزَوَّجَهَا ، وَإِنْ نَوَى ثَلاَثًا فَثَلاَثٌ.

(۱۸۴۶۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو تخلیہ کا کہا اور طلاق کی نیت کی تو کم از کم ایک طلاق واقع ہوگی اور اگر چاہیں تو نکاح کر لیں اور اگر تین کی نیت کی تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

(٦٦) مَا قَالُوا فِي الْبَرِيَّةِ مَا هِيَ ؟ وَمَا قَالُوا فِيهَا ؟

عورت کو بری ءالذمہ کہنے کا حکم

(١٨٤٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ ؛ فِي الْبَرِيَّةِ:قَالاَ :تَطْلِيقَةٌ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا.

(۱۸۴۶۱) حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ءالذمہ کہا تو ایک طلاق ہوگی اور آدمی کو رجوع کا حق ہوگا۔

(١٨٤٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ءالذمہ کہا تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

(١٨٤٦٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۶۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ءالذمہ کہا تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

(١٨٤٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : هِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۴۶۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ءالذمہ کہا تو ایک طلاق ہوگی۔

(١٨٤٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : هُوَ كَمَا قَالَ.

(۱۸۴۶۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو کہا ہے وہی ہوگا۔

(١٨٤٦٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ ، وَإِنْ نَوَى ثِنْتَيْنِ فَثِنْتَانِ ، وَإِنْ نَوَى ثَلاَثًا فَثَلاَثٌ.

(۱۸۴۶۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ءالذمہ کہا تو اگر ایک کی نیت کی تو ایک، دو کی نیت کی تو دو اور تین کی نیت کی تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

(١٨٤٦٧) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي الْبَرِيَّةِ قَالَ : هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۶۷) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ءالذمہ کہا تو تین طلاقیں ہوں گی۔

(١٨٤٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الْبَرِيَّةِ ، قَالَ : مَا نَوَى.

(۱۸۴۶۸) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ءالذمہ کہا تو نیت کا اعتبار ہوگا۔

(١٨٤٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ الطَّائِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : بَرِئْتُ مِنْكِ ؟ قَالَ : نِيَّتُهُ.

(۱۸۴۶۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ءالذمہ کہا تو نیت کا اعتبار ہوگا۔

(١٨٤٧٠) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ لَزِمَتْهُ امْرَأَتُهُ تَسْأَلُهُ الطَّلاَقَ ، فَقَالَ : اذْهَبِي فَأَنَا مِنْكِ بَرِيءٌ ، وَأَنْتِ مِنِّي بَرِيئَةٌ ، وَلاَ يَنْوِي الطَّلاَقَ حِينَئِذٍ ؟ فَقَالَ : إِنْ لَمْ يَكُنْ نَوَى الطَّلاَقَ فَلَيْسَ بِطَلاَقٍ ، وَإِنْ كَانَ نَوَى الطَّلاَقَ فَهِيَ وَاحِدَةٌ ، وَلَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فِي عِدَّتِهَا.

(۱۸۴۷۰) حضرت عمرو رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کی بیوی اس سے طلاق پر اصرار کرے اور وہ اس سے کہے کہ جا تو میری طرف سے آزاد ہے اور میں تیری طرف سے آزاد ہوں اور وہ طلاق کی نیت نہ کرے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر طلاق کی نیت نہ کی تو طلاق نہ ہوگی اور اگر طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق ہوگی اور اسے عدت میں

رجوع کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

(۱۸۴۷۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ قَالَ فِي الْبَرِيَّةِ :إنْ نَوَى الطَّلاَقَ فَأَدْنَى مَا يَكُونُ مِنْ نِيَّتِهِ فِي ذَلِكَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ ، إنْ شَائَتْ وَشَاءَ تَزَوَّجَهَا ، وَإِنْ نَوَى ثَلاَثًا فَثَلاَثٌ.

(۱۸۴۷۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ءالذمہ کہا تو طلاق کی نیت کرنے کی صورت میں کم از کم ایک طلاق بائنہ تو واقع ہو جائے گی اور اگر دونوں چاہیں تو آدمی اس سے شادی کر سکتا ہے اور اگر تین کی نیت کی تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

(۱۸۴۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :هِيَ ثَلاَثٌ لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۴۷۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو بری ءالذمہ کہا تو یہ تین طلاقیں ہیں اور یہ عورت اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی اور شخص سے نکاح نہ کرلے۔

(۱۸۴۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ :الْبَرِيَّةُ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۷۳) حضرت زید بن ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کو بری اور آزاد کہنا تین طلاقوں کے قائم مقام ہے۔

(٦٧) مَا قَالُوا فِي الْبَائِنِ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ سے جدا ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۴۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ ؛ فِي الْبَائِنِ تَطْلِيقَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِرَجْعَتِهَا.

(۱۸۴۷۴) حضرت عمر اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھ مجھ سے جدا ہے تو یہ ایک طلاق ہے اور آدمی رجوع کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۸۴۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ سے جدا ہے تو یہ تین طلاقوں کے برابر ہے۔

(۱۸۴۷۶) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي الْبَائِنِ قَالَ :هِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۷۶) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ سے جدا ہے تو یہ تین طلاقوں کے برابر ہے۔

(۱۸۴۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الْبَائِنِ :مَا نَوَى.

(۱۸۴۷۷) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں نیت کا اعتبار ہے۔

(۱۸۴۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الْبَائِنَةِ :ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۷۸) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ سے جدا ہے تو یہ تین طلاقوں کے برابر ہے۔

(١٨٤٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الْبَائِنُ ثَلاَثٌ ، لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۴۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ سے جدا ہے تو یہ تین طلاقوں کے برابر ہے۔ یہ عورت اس کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے شادی نہ کر لے۔

(١٨٤٨٠) حدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ فِي الْبَائِنَةِ :ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۸۰) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ سے جدا ہے تو یہ تین طلاقوں کے برابر ہے۔

(٦٨) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَجٌ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تو میرے لئے مصیبت ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(١٨٤٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ دَجَاجَةَ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ :أَنْتِ عَلَيَّ حَرَجٌ ، فَقَالَ عُمَرُ :مَا هِيَ بِأَهْوَنِهِنَّ.

(۱۸۴۸۱) حضرت نعیم بن دجاجہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دیں پھر کہا کہ تو میرے لئے مصیبت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ مصیبت سے کم تو نہیں۔

(١٨٤٨٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، وَأَبِي حَسَّانَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ :ثَلاَثٌ ، قَالَ قَتَادَةُ :وَكَانَ ذَلِكَ رَأْيَ الْحَسَنِ يُفْتِي بِهِ.

(۱۸۴۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میرے لئے مصیبت ہے تو یہ تین طلاقوں کے قائم مقام ہے اور حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(١٨٤٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ معمر ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي طَلاَقِ الْحَرَجِ :ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۸۳) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میرے لئے مصیبت ہے تو یہ تین طلاقوں کے برابر ہے۔

(١٨٤٨٤) حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، عَنْ وُهَيْبٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ فِي طَلاَقِ الْحَرَجِ:مَا نَوَى.

(۱۸۴۸۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میرے لئے مصیبت ہے تو اس میں نیت کا اعتبار ہے۔

(۱۸٤۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي طَلاَقِ الْحَرَجِ : ثَلاَثًا ، قَالَ : وَكَذَلِكَ قَالَ الْحَسَنُ.

(۱۸۴۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میرے لئے مصیبت ہے تو یہ تین طلاقوں کے برابر ہے۔ حضرت حسن رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے تھی۔

(٦٩) مَا قَالُوا فِي الْحَرَامِ ، إِذَا قَالَ لَهَا أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ ، مَنْ رَآهُ طَلاَقًا

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸٤۸٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لاِمْرَأَتِهِ : أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ ، فَهِيَ ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ تین طلاقوں کے قائم مقام ہے۔

(۱۸٤۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ تین طلاقوں کے قائم مقام ہے۔

(۱۸٤۸۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُخَوَّلٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْحَرَامُ إِنْ نَوَى طَلاَقًا فَهِيَ وَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِرَجْعَتِهَا ، وَإِنْ لَمْ يَنْوِ طَلاَقًا ، فَهِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا.

(۱۸۴۸۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ ایک طلاق ہے اور وہ آدمی رجوع کا زیادہ حق دار ہے، اور اگر اس نے طلاق کی نیت نہ کی تو یہ قسم ہے جس کا کفارہ دے گا۔

(۱۸٤۸۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُخَوَّلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۴۸۹) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸٤۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ ؛ فِي الْحَرَامِ : إِنْ نَوَى يَمِينًا فَيَمِينٌ ، وَإِنْ نَوَى طَلاَقًا فَمَا نَوَى.

(۱۸۴۹۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو اگر قسم کی نیت کی تو قسم ہے اور اگر طلاق کی نیت کی تو طلاق ہے۔

(۱۸٤۹۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : الْحَرَامُ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۴۹۱) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے۔

(۱۸٤۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لاِمْرَأَتِهِ : هِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ ،

يَنْوِي الطَّلاَقَ ، فَأَدْنَى مَا يَكُونُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۴۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اور طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق بائنہ ہوگی۔

(١٨٤٩٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنْ نَوَى طَلاَقًا ، فَأَدْنَى مَا يَكُونُ مِنْ نِيَّتِهِ فِي ذَلِكَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ ، إِنْ شَاءَ وَشَائَتْ تَزَوَّجَهَا ، وَإِنْ نَوَى ثَلاَثًا فَثَلاَثٌ.

(۱۸۴۹۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اور طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق بائنہ ہوگی، اگر وہ دونوں چاہیں تو آدمی اس سے نکاح کرلے اور اگر تین کی نیت کی تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

(١٨٤٩٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ : هِيَ ثَلاَثٌ ، لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۴۹۴) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو تین طلاقیں ہو جائیں گی اور عورت اس مرد کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے شخص سے شادی نہ کرلے۔

(١٨٤٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ : ثَلاَثٌ.

(۱۸۴۹۵) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو تین طلاقیں ہو جائیں گی۔

(٧٠) مَنْ كَانَ يَقُولُ الْحَرَامُ يَمِينٌ وَلَيْسَتْ بِطَلاَقٍ

اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کو کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو جن حضرات کے نزدیک یہ طلاق نہیں قسم ہے

(١٨٤٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : الْحَرَامُ يَمِينٌ.

(۱۸۴۹۶) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم کے حکم میں ہے۔

(١٨٤٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ عُمَرَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۴۹۷) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(١٨٤٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : يَمِينٌ.

(۱۸۴۹۸) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم کے حکم میں ہے۔

(١٨٤٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا : الْحَرَامُ يَمِينٌ.

(۱۸۴۹۹) حضرت ابن عباس، حضرت جابر بن زید، حضرت سعید بن جبیر، حضرت سعید بن مسیب، حضرت سلیمان بن یسار رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم کے حکم میں ہے۔

(۱۸۵۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :مَا أُبَالِي إِيَّاهَا حَرَّمْتُ ، أَوْ مَاءً فُرَاتًا.

(۱۸۵۰۰) حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کو حرام کہنا اور فرات کے پانی کو حرام کہنا ایک جیسا ہے۔

(۱۸۵۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُسٍ ، قَالاَ :يَمِينٌ.

(۱۸۵۰۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم کے حکم میں ہے۔

(۱۸۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :قَالَ أُنَاسٌ :ثَلاَثٌ ، وَقَالَ آخَرُونَ : كَفَّارَةُ يَمِينٍ ، وَأَنَا أَرَى عَلَيْهِ كَفَّارَةَ الظِّهَارِ.

(۱۸۵۰۲) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بیوی کو حرام کہنے سے تین طلاقیں ہو جائیں گی اور بعض کہتے ہیں کہ قسم کا کفارہ دینا ہوگا جبکہ میری رائے یہ ہے کہ ظہار کا کفارہ دینا ہوگا۔

(۱۸۵۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالاَ : الْحَرَامُ يَمِينٌ.

(۱۸۵۰۳) حضرت سعید رحمہ اللہ اور حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم کے حکم میں ہے۔

(۱۸۵۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَنْ لاَ أَتَّهِمُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْحَرَامُ يَمِينٌ ، (قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ).

(۱۸۵۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم کے حکم میں ہے، اور اللہ تعالیٰ نے تم پر قسموں کے کفارے کو مقرر کیا ہے۔

(۱۸۵۰۵) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالاَ :الْحَرَامُ يَمِينٌ.

(۱۸۵۰۵) حضرت مکحول رحمہ اللہ اور حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم کے حکم میں ہے۔

(۱۸۵۰۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :مَا أُبَالِي حَرَّمْتُهَا ، أَوْ حَرَّمْتُ جَفْنَةً مِنْ ثَرِيدٍ.

(۱۸۵۰۶) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک عورت کو حرام کرنا اور ثرید کے پیالے کو حرام کرنا ایک جیسا ہے۔

(۱۸۵۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَابْنَ مَسْعُودٍ ، قَالُوا : مَنْ قَالَ لامْرَأَتِهِ : هِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَلَيْسَتْ عَلَيْهِ بِحَرَامٍ ، وَعَلَيْهِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

(۱۸۵۰۷) حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میرے لئے حرام ہے تو وہ حرام نہیں ہوگی، اس پر قسم کا کفارہ لازم ہوگا۔

(۱۸۵۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لامْرَأَتِهِ : أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۵۰۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو یہ کوئی چیز نہیں۔

(۱۸۵۰۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : قَالَ عَامِرٌ : زَعَمَ أُنَاسٌ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَجْعَلُهَا عَلَيْهِ حَرَامًا ، حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ، وَاللَّهِ مَا قَالَهَا عَلِيٌّ قَطُّ ، وَلأَنَا أَعْلَمُ بِهَا مِنَ الَّذِي قَالَهَا ؟ إِنَّمَا قَالَ : مَا أَنَا بِمُحِلِّهَا لَهُ ، وَلاَ بِمُحَرِّمِهَا عَلَيْهِ ، إِنْ شَاءَ فَلْيَتَقَدَّمْ ، وَإِنْ شَاءَ فَلْيَتَأَخَّرْ.

(۱۸۵۰۹) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مسلک یہ تھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے لئے حرام کہہ دے تو اس سے تین طلاقیں واقع ہوجاتی ہیں اور عورت اس خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے مرد سے شادی نہ کرلے۔ خدا کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کبھی ایسا نہیں فرمایا اور نہ میں کسی ایسے شخص کو جانتا ہوں جو اس کا قائل تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں نہ تو اسے حلال قرار دیتا ہوں اور نہ حرام، اگر وہ چاہے تو تقدم کرلے اور اگر چاہے تو تأخر کرلے۔

(۱۸۵۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ : أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ ، قَالَ : يُعْتِقُ رَقَبَةً ، وَإِنْ قَالَ ذَلِكَ لأَرْبَعٍ ، فَأَرْبَعُ رِقَابٍ.

(۱۸۵۱۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو ایک غلام آزاد کرے اور اگر یہ بات چار بیویوں سے کہی تو چار غلام آزاد کرے۔

(۷۱) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا قَالَ كُلُّ حِلٍّ عَلَيَّ فَهُوَ حَرَامٌ

اگر کسی شخص نے کہا کہ میرے لئے ہر حلال حرام ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۵۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ : كُلُّ حِلٍّ عَلَيَّ فَهُوَ حَرَامٌ ، قَالَ : لَوْلاَ امْرَأَتُهُ ، لأَمَرْتُهُ أَنْ يُكَفِّرَ يَمِينَهُ.

(۱۸۵۱۱) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ میرے لئے ہر حلال حرام ہے تو اگر اس کی بیوی نہ ہو تو میں

اسے قسم کا کفارہ ادا کرنے کا حکم دوں گا۔

(۱۸۵۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ قَالَ :كُلُّ حِلٍّ عَلَيَّ فَهُوَ حَرَامٌ ؟ قَالَ :لاَ يُوجِبُ طَلاَقًا ، وَلاَ يُحَرِّمُ حَلاَلاً ، يُكَفِّرُ يَمِينَهُ.

(۱۸۵۱۲) حضرت عمر بن ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ میرے لئے ہر حلال حرام ہے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ طلاق کو ثابت نہیں کرتا اور حلال کو حرام نہیں کرتا، وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

(۱۸۵۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :إِذَا قَالَ :كُلُّ حِلٍّ عَلَيَّ حَرَامٌ ، إِنْ نَوَى طَلاَقًا فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا ، وَإِنْ لَمْ يَنْوِ طَلاَقًا فَهِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا.

(۱۸۵۱۳) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ میرے لئے ہر حلال حرام ہے تو اگر اس نے طلاق کی نیت کی تو ایک طلاق ہوگی اور وہ رجوع کا زیادہ حق دار ہے اور اگر طلاق کی نیت نہیں کی تو یہ قسم ہے اس کا کفارہ دے۔

(۱۸۵۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ :إِذَا قَالَ :كُلُّ حِلٍّ عَلَيَّ حَرَامٌ ، أَطْعَمَ عَشْرَةَ مَسَاكِينَ.

(۱۸۵۱۴) حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ میرے لئے ہر حلال حرام ہے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

(۱۸۵۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالاَ : كُلُّ حِلٍّ عَلَيَّ حَرَامٌ ، كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

(۱۸۵۱۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ میرے لئے ہر حلال حرام ہے تو قسم کا کفارہ دے۔

(۱۸۵۱٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَلِيٍّ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ: كُلُّ حِلٍّ عَلَيَّ فَهُوَ حَرَامٌ، قَالَ:تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ ، وَلاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ، وَيُكَفِّرُ يَمِينَهُ مِنْ مَالِهِ.

(۱۸۵۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنی بیوی کے بارے میں کہا کہ میرے لئے ہر حلال چیز حرام ہے تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو جائے گی، اور اس عورت کے لئے دوسرے شخص سے نکاح کئے بغیر اس سے نکاح کرنا درست نہیں اور مرد اپنے مال میں سے قسم کا کفارہ ادا کرے۔

(۷۲) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَهَبُ امْرَأَتَهُ لأَهْلِهَا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی اسی کے گھر والوں کو ہبہ کردے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۵۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي الرَّجُلِ

يَهَبُ امْرَأَتَهُ لِأَهْلِهَا ، قَالَ :إِنْ قَبِلَهَا أَهْلُهَا فَتَطْلِيقَةٌ يَمْلِكُ رَجْعَتَهَا ، وَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوهَا فَلاَ شَيْءَ.

(۱۸۵۱۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی اس کے گھر والوں کو ہبہ کردے تو اگر اس کے گھر والے قبول کرلیں تو ایک طلاق ہے اور اسے رجوع کا حق ہوگا اور اگر وہ قبول نہ کریں تو کچھ لازم نہیں۔

(۱۸۵۱۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إِنْ قَبِلُوهَا فَتَطْلِيقَةٌ يَمْلِكُ رَجْعَتَهَا.

(۱۸۵۱۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی اس کے گھر والوں کو ہبہ کردے تو اگر وہ قبول کرلیں تو ایک طلاق ہے اور اسے رجوع کا حق ہوگا۔

(۱۸۵۱۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا :هُوَ عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لاِمْرَأَتِهِ :اسْتَفْلِحِي بِأَمْرِكِ ، أَوِ اخْتَارِي ، أَوْ قَدْ وَهَبْتُكِ لأَهْلِكِ ، فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۵۱۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا تو اپنے معاملے کو خود دیکھ لے، یا کہا کہ تجھے اختیار ہے یا کہا کہ میں نے تجھے تیرے گھر والوں کے لئے ہبہ کردیا تو یہ ایک طلاق کے کلمات ہیں۔

(۱۸۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنْ قَبِلُوهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ ، وَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوهَا فَوَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا.

(۱۸۵۲۰) حضرت حسن رحمہ اللہ ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی اس کے گھر والوں کو ہبہ کردے تو اگر وہ قبول کرلیں تو ایک طلاقِ بائنہ ہے اور اگر وہ قبول نہ کریں تو ایک طلاق ہے اور مرد کو رجوع کا حق ہوگا۔

(۱۸۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ :إِذَا وَهَبَهَا لأَهْلِهَا فَقَبِلُوهَا فَثَلاَثٌ ، لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ، وَإِنْ رَدُّوهَا فَوَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، وَبِهِ كَانَ يَأْخُذُ الْحَسَنُ.

(۱۸۵۲۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی اس کے گھر والوں کو ہبہ کردے تو یہ تین طلاقوں کے قائم مقام ہے، اب وہ عورت اس خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی دوسرے مرد سے شادی نہ کرلے۔ اگر وہ قبول کرنے سے انکار کردیں تو ایک طلاق ہے اور آدمی کو رجوع کا حق حاصل ہوگا۔ حضرت حسن رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے تھی۔

(۱۸۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ وَهَبَهَا لأَهْلِهَا ، قَالَ عَطَاءٌ :إِنْ قَبِلُوهَا فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ ، وَإِنْ رَدُّوهَا فَلاَ شَيْءَ.

(۱۸۵۲۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی اس کے گھر والوں کو ہبہ کردے تو اگر وہ قبول کرلیں تو ایک طلاق اور اگر وہ قبول نہ کریں تو کچھ لازم نہیں۔

(۱۸۵۲۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ فِي الَّتِي تُوهَبُ لأَهْلِهَا : تَطْلِيقَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا.

(۱۸۵۲۳) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی اسی کے گھر والوں کو ہبہ کردے تو ایک طلاق ہے اور مرد کو رجوع کا حق ہوگا۔

(١٨٥٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الْمَوْهُوبَةِ لأَهْلِهَا : إِنْ قَبِلُوهَا فَتَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ ، وَإِنْ رَدُّوهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا.

(۱۸۵۲۴) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی اسی کے گھر والوں کو ہبہ کردے تو اگر وہ قبول کرلیں تو ایک طلاق بائنہ اور اگر وہ انکار دیں تو ایک طلاقِ رجعی ہے اور مرد کو رجوع کا حق ہوگا۔

(١٨٥٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۱۸۵۲۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(١٨٥٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : إِذَا وَهَبَهَا لأَهْلِهَا وَهُوَ لاَ يُرِيدُ بِذَلِكَ طَلاَقاً ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ قَبِلُوهَا ، أَوْ رَدُّوهَا ، وَإِنْ نَوَى طَلاَقًا ، فَهُوَ مَا نَوَى مِنَ الطَّلاَقِ قَبِلُوهَا ، أَوْ رَدُّوهَا.

(۱۸۵۲۶) حضرت وکیع ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی اسی کے گھر والوں کو ہبہ کردے تو اگر طلاق کا ارادہ نہیں تھا تو کچھ نہ ہوا خواہ وہ قبول کرلیں یا واپس کردیں اور اگر طلاق کی نیت کی تو جو نیت کی وہ واقع ہوگا خواہ وہ واپس کردیں یا قبول کرلیں۔

(٧٣) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَرَاحَنِي اللَّهُ مِنْك ، فَقَالَ نَعَمْ

اگر عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ اللہ نے تجھے مجھ سے راحت دی اور آدمی نے کہا ہاں تو کیا حکم ہے؟

(١٨٥٢٧) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَتِ امْرَأَةٌ لِزَوْجِهَا : أَرَاحَنِي اللَّهُ مِنْك ، قَالَ حُمَيْدٌ : أَوْ نَحْوًا مِنْ هَذَا ، قَالَ : فَقَالَ : نَعَمْ ، فَنَعَمْ ، فَنَعَمْ ، قَالَ : فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ : تُرِيدُ أَنْ أَتَحَمَّلَهَا عَنْك ؟ هِيَ بِكَ ، هِيَ بِك.

(۱۸۵۲۷) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ اللہ نے مجھے تجھ سے راحت دی اور آدمی نے جواب میں کہا کہ ہاں، ہاں، ہاں۔ یہ مقدمہ حضرت عمر ؓ کے پاس پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ میں اس راحت کو تجھ سے دور کردوں، وہ تیرے ساتھ ہے وہ تیرے ساتھ ہے۔

(۷٤) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ وَاحِدَةً كَأَلْفٍ، أَوْ أَنْتِ طَالِقٌ حِمْلَ بَعِيرٍ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے ایک ایسی طلاق ہے جو ہزار طلاقوں کے برابر ہے یا کہا کہ تجھے ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۵۲۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حِمْلَ بَعِيرٍ، قَالَ: لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۵۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اونٹ کے بوجھ کے برابر طلاق ہے تو یہ عورت اس خاوند کے لئے حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے مرد سے شادی نہ کرلے۔

(۱۸۵۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُسَيْدٍ، عَنْ عَرْفَجَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً كَأَلْفٍ، قَالَتْ: لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۸۵۲۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے ایک ایسی طلاق ہے جو ہزار طلاقوں کے برابر ہے تو یہ عورت اس خاوند کے لئے حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے مرد سے شادی نہ کرلے۔

(۷۵) فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا، ثُمَّ يَجْحَدُهَا

اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے اور پھر انکار کردے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۵۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ثُمَّ يَجْحَدُهَا، قَالَ: أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ تُرَافِعَهُ إِلَى السُّلْطَانِ، فَإِنْ حَلَفَ فَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ تَفْتَدِيَ مِنْهُ إِذَا هُوَ حَلَفَ.

(۱۸۵۳۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے اور پھر انکار کردے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ مقدمہ سلطان کے پاس لے جایا جائے اور اس آدمی سے قسم اٹھوائی جائے، اگر وہ قسم کھالے تو میرے خیال میں بہتر یہ ہے کہ عورت اسے فدیہ دے کر خلع کرلے۔

(۱۸۵۳۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِنْ كَانَتْ صَادِقَةً، فَقَدْ حَلَّتْ لَهَا الْفِدْيَةُ.

(۱۸۵۳۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے اور پھر انکار کردے تو اگر عورت سچی ہے تو اس کے لئے فدیہ دے کر خلع لینا درست ہے۔

(۱۸۵۳۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: تُقَدِّمُهُ إِلَى السُّلْطَانِ فَتَسْتَحْلِفُهُ.

(۱۸۵۳۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت ایسی صورت میں خاوند کو سلطان کے پاس لے جائے اور وہ اس سے قسم لے۔

(۱۸۵۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَدَّعِي أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا وَلَيْسَ لَهَا بَيِّنَةٌ ، قَالَ : كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَقَرَّ عِنْدَهُ وَلاَ تَفِرَّ.

(۱۸۵۳۳) حضرت حسن ریشید سے سوال کیا گیا کہ ایک عورت دعویٰ کرتی ہے کہ اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دے دی ہیں، اس عورت کے پاس کوئی گواہی نہیں ہے وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اسی کے پاس رہے اس کے پاس سے کہیں نہ جائے۔

(۱۸۵۳٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : هُمَا زَانِيَانِ مَا اجْتَمَعَا.

(۱۸۵۳۴) حضرت جابر بن زید ریشید فرماتے ہیں کہ جب تک وہ اکٹھے رہیں گے زنا کریں گے۔

(۱۸۵۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عن مجاهد قَالَ : كَانَتْ لاِبْنِ عُمَرَ سَبِيَّةٌ ، فَكَانَ زَوْجُهَا يُسَارُّهَا بِالطَّلاَقِ ، فَقَالَتْ لاِبْنِ عُمَرَ : إِنَّهُ يَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ فِي السِّرِّ ، فَأَحْلَفَهُ وَتَرَكَهُ.

(۱۸۵۳۵) حضرت مجاہد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ کی ایک باندی کا خاوند اسے علیحدگی میں طلاق دیتا تھا، اس باندی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ سے بات کی تو انہوں نے اس کے خاوند سے قسم لی اور اسے چھوڑ دیا۔

(۱۸۵۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْهُذَيْلِ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ شَيْخٍ يُكَنَّى : أَبَا عَمْرٍو ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ : إِنَّ زَوْجَهَا يُطَلِّقُهَا فِي السِّرِّ وَيَجْحَدُهَا فِي الْعَلاَنِيَةِ ، فَقَالَ : عَلَيْهِ أَنْ يَحْلِفَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ مَا طَلَّقَ ، وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ فَعَلَ.

(۱۸۵۳۶) ایک بزرگ ابو عمرو ریشید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میرا خاوند علیحدگی میں مجھے طلاق دیتا ہے اور لوگوں کے سامنے آ کر انکار کر دیتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ آدمی کو چاہئے کہ اللہ کی چار قسمیں کھائے کہ اس نے طلاق نہیں دی اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر اس نے طلاق دی ہو تو اس پر اللہ کی لعنت۔

(۱۸۵۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ ، وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، ثُمَّ يَجْحَدُهَا ؟ قَالَ : تَهْرُبُ مِنْهُ.

(۱۸۵۳۷) حضرت ابن سیرین ریشید فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد انکار کرے تو عورت اس کے پاس سے بھاگ جائے۔

(۱۸۵۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : تَسْتَحْلِفُهُ دُبُرَ الصَّلاَةِ ، فَإِنْ حَلَفَ رُدَّتْ عَلَيْهِ.

(۱۸۵۳۸) حضرت زہری ریشید فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص طلاق دینے کے بعد انکار کر دے تو عورت نماز کے بعد اس سے قسم لے، اگر وہ قسم کھالے تو وہ عورت واپس آجائے گی۔

(۱۸۵۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، وَلَيْسَ لَهَا بَيِّنَةٌ ؟ قَالَ : تَفْتَدِي بِمَالِهَا ، قَالَ : قُلْتُ : فَإِنْ أَبَى ؟ قَالَ : تَهْرُبُ مِنْهُ وَلاَ تُقَارُّهُ.

(۱۸۵۳۹) حضرت شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے اور عورت کے پاس کوئی گواہی نہ ہو اور مرد انکار کردے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت فدیہ دے کر اس مرد سے چھٹکارا حاصل کرلے۔ میں نے کہا اگر مرد انکار کرے تو پھر؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت اس کے پاس سے بھاگ جائے، اس کے پاس نہ ٹھہرے۔

(۱۸۵٤۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ سَوَّارٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَانَ يَأْمُرُ مِثْلَ هَذِهِ أَنْ تَهْرُبَ.

(۱۸۵۴۰) حضرت محمد رحمہ اللہ اس صورت میں عورت کو مرد کے پاس سے بھاگ جانے کا مشورہ دیتے تھے۔

(۷٦) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِالشَّيْءِ ، فَيَغْلَطُ فَيُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ

اگر کوئی شخص بیوی سے کوئی بات کرنا چاہے لیکن غلطی سے بیوی کو طلاق کے کلمات زبان سے نکال دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۵٤۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ عُمَارَةَ قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ غَلِطَ بِطَلاَقِ امْرَأَتِهِ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ عَلَى الْمُؤْمِنِ غَلَطٌ.

(۱۸۵۴۱) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص بیوی سے کوئی بات کرنا چاہے لیکن غلطی سے بیوی کو طلاق کے کلمات زبان سے نکال دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ غلطی سے نکلا ہوا لفظ مومن کو نقصان نہیں پہنچاتا۔

(۱۸۵٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَالْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ أَرَادَ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِشَيْءٍ ، فَغَلِطَ فَطَلَّقَ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : يَلْزَمُهُ.

(۱۸۵۴۲) حضرت عامر رحمہ اللہ اور حضرت حکم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص بیوی سے کوئی بات کرنا چاہے لیکن غلطی سے بیوی کو طلاق کے کلمات زبان سے نکال دے تو کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں جبکہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ طلاق ہو جائے گی۔

(۷۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ طَلاَقًا بَائِنًا ، ثُمَّ يُتْبِعُهَا بِطَلاَقٍ فِي عِدَّتِهَا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاقِ بائنہ دے پھر اس کی عدت میں ایک اور طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۵٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً بَائِنًا ، وَقَعَ

عَلَيْهِ طَلاَقُهُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۵۴۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاقِ بائنہ دے پھر اس کی عدت میں ایک اور طلاق دے دے تو عدت میں دی گئی ہر طلاق معتبر ہوگی۔

(۱۸۵٤٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ طَلاَقًا بَائِنًا ، ثُمَّ يَتْبَعُهَا بِطَلاَقٍ فِي عِدَّتِهَا ، قَالَ : يَلْحَقُهَا طَلاَقُهُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۵۴۴) حضرت سعید ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاقِ بائنہ دے پھر اس کی عدت میں ایک اور طلاق دے دے تو عدت میں دی گئی ہر طلاق معتبر ہوگی۔

(۱۸۵٤٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۵۴۵) حضرت ابراہیم ؒ بھی یونہی فرماتے ہیں۔

(۱۸۵٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو عِصَامٍ رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَعَنْ مَكْحُولٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فِي عِدَّتِهَا ، قَالُوا : يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلاَقُ.

(۱۸۵۴۶) حضرت مکحول ؒ اور حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاقِ بائنہ دے پھر اس کی عدت میں ایک اور طلاق دے دے تو عدت میں دی گئی ہر طلاق معتبر ہوگی۔

(۱۸۵٤٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : يَلْزَمُ الْمُطَلَّقَةَ الطَّلاَقُ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۵۴۷) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاقِ بائنہ دے پھر اس کی عدت میں ایک اور طلاق دے دے تو عدت میں دی گئی ہر طلاق معتبر ہوگی۔

(۱۸۵٤٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۵۴۸) حضرت شریح ؒ سے یونہی منقول ہے۔

(۱۸۵٤٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ : يَلْزَمُهَا الطَّلاَقُ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۵۴۹) حضرت شعبی ؒ اور حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ عدت میں دی گئی طلاق معتبر ہے۔

(٧٨) مَا قَالُوا فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ ، أَوِ الْحُرِّ تَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ ، كَمْ طَلاَقُهَا ؟

اگر ایک غلام کے نکاح میں آزاد عورت اور آزاد مرد کے نکاح میں باندی ہو تو کتنی طلاقوں کا حق ہوگا؟

(۱۸۵۵۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الطَّلاَقُ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ.

(۱۸۵۵۰) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ طلاق اور عدت کا تعلق عورتوں سے ہے۔

(۱۸۵۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : السُّنَّةُ بِالْمَرْأَةِ فِي الطَّلاَقِ ، أَوِ الْعِدَّةِ.

(۱۸۵۵۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دین میں طلاق اور عدت کا تعلق عورتوں سے ہے۔

(۱۸۵۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : الطَّلاَقُ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ.

(۱۸۵۵۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق اور عدت کا تعلق عورتوں سے ہے۔

(۱۸۵۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : الطَّلاَقُ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ.

(۱۸۵۵۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق اور عدت کا تعلق عورتوں سے ہے۔

(۱۸۵۵٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : نُبِّئْتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

(۱۸۵۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۵۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : تَبِينُ الأَمَةُ مِنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ بِتَطْلِيقَتَيْنِ.

(۱۸۵۵۵) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باندی خواہ آزاد کے نکاح میں ہو یا غلام کے دو طلاقوں سے بائنہ ہو جائے گی۔

(۱۸۵۵٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : إِذَا كَانَتِ الأَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَطَلاَقُهَا ثِنْتَانِ ، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ ، وَإِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْعَبْدِ ، فَطَلاَقُهَا ثَلاَثٌ ، وَعِدَّتُهَا ثَلاَثُ حِيَضٍ.

(۱۸۵۵۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی باندی آزاد کے نکاح میں ہو تو اس کی طلاقیں دو اور عدت بھی دو حیض ہیں اور اگر آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو تو اس کی طلاقیں تین اور عدت بھی تین حیض ہیں۔

(۷۹) مَنْ قَالَ الطَّلاَقُ بِالرِّجَالِ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ طلاق کا تعلق مردوں اور عدت کا عورتوں سے ہے

(۱۸۵۵۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ نُفَيْعًا فَتَى أُمِّ سَلَمَةَ ، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حُرَّةٌ تَطْلِيقَتَيْنِ ، فَحَرَصُوا عَلَى أَنْ يَرُدُّوهَا عَلَيْهِ ، فَأَبَى عُثْمَانُ وَزَيْدٌ ، قَالَ سُلَيْمَانُ : وَيَقُولُ أَحَدٌ غَيْرَ هَذَا؟ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ ، كَتَبْتُ إِلَى أَبِي قِلاَبَةَ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : إِنَّهُ حَدَّثَنِي مَنْ أَطْمَئِنُّ إِلَى حَدِيثِهِ : أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَقَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ ، قَالاَ : إِذَا كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا وَهِيَ أَمَةٌ ، فَطَلاَقُهُ طَلاَقُ حُرٍّ ، وَعِدَّتُهَا عِدَّةُ أَمَةٍ ، وَإِنْ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَهِيَ حُرَّةٌ ، فَطَلاَقُهُ طَلاَقُ عَبْدٍ ، وَعِدَّتُهَا عِدَّةُ حُرَّةٍ.

(۱۸۵۵۷) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ایک غلام نفیع نے اپنی آزاد بیوی کو دو طلاقیں دے دیں، لوگ چاہتے تھے کہ یہ خاتون واپس ان کے نکاح میں چلی جائیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا، حضرت سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کیا کسی نے اس کے علاوہ کوئی بات کرنی ہے؟ جب میں مدینہ آیا تو میں نے حضرت

ابوقلابہ رحمہ اللہ کو خط لکھا، انہوں نے مجھے جواب میں ایک حدیث لکھ بھیجی جس سے میرا دل مطمئن ہوگیا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کا خاوند آزاد ہو تو طلاق آزاد والی ہوگی اور عدت باندی والی اور اگر کسی آزاد عورت کا خاوند غلام ہو تو طلاق غلام والی ہوگی اور عدت آزاد والی۔

(۱۸۵۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ :الطَّلاَقُ بِالرِّجَالِ ، وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ.

(۱۸۵۵۸) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق کا تعلق مردوں سے اور عدت کا عورتوں سے ہے۔

(۱۸۵۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۵۵۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۵۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ (ح) وَسُفْيَانُ ، عَمَّنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيَّ ، قَالُوا :الطَّلاَقُ بِالرِّجَالِ ، وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ.

(۱۸۵۶۰) بہت سے حضرات فرماتے ہیں کہ طلاق کا تعلق مردوں سے اور عدت کا عورتوں سے ہے۔

(۱۸۵۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا نُفَيْعٌ أَنَّهُ كَانَ مَمْلُوكًا وَتَحْتَهُ حُرَّةٌ ، فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ، فَسَأَلَ عُثْمَانَ ، وَزَيْدًا ؟ فَقَالاَ :طَلاَقُكَ طَلاَقُ عَبْدٍ ، وَعِدَّتُهَا عِدَّةُ حُرَّةٍ.

(۱۸۵۶۱) حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نفیع ایک غلام تھے اور ان کے نکاح میں ایک آزاد خاتون تھیں، انہوں نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں، اس بارے میں انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہاری طلاق غلام والی اور ان کی عدت آزاد عورتوں والی ہے۔

(۱۸۵۶۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :إِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْعَبْدِ ، فَقَدْ بَانَتْ بِتَطْلِيقَتَيْنِ ، وَعِدَّتُهَا ثَلاَثُ حِيَضٍ ، وَإِذَا كَانَتِ الأَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ ، فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِثَلاَثٍ ، وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ.

(۱۸۵۶۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آزاد عورت کسی غلام کے نکاح میں ہو تو دو طلاقوں سے بائنہ ہو جائے گی اور تین حیض عدت گزارے گی اور اگر کوئی باندی کسی آزاد کے نکاح میں ہو تو تین طلاقوں سے بائنہ ہوگی اور دو حیض عدت گزارے گی۔

(۱۸۵۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :الطَّلاَقُ لِلرِّجَالِ ،وَالْعِدَّةُ لِلنِّسَاءِ.

(۱۸۵۶۳) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق کا تعلق مردوں سے اور عدت کا عورتوں سے ہے۔

(۸۰) فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ عَبْدَهُ أَمَتَهُ ثُمَّ يَبِيعُهَا ، مَنْ قَالَ بَيْعُهَا طَلاَقُهَا

اگر کوئی شخص اپنے غلام کی اپنی باندی سے شادی کرائے پھر باندی کو بیچ دے تو جن حضرات کے نزدیک اسے بیچنا طلاق کے مترادف ہے

(١٨٥٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : بَيْعُ الأَمَةِ طَلاَقُهَا.

(۱۸۵۶۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باندی کو بیچنا اس کی طلاق ہے۔

(١٨٥٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُبَيٍّ قَالَ : بَيْعُ الأَمَةِ طَلاَقُهَا.

(۱۸۵۶۵) حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باندی کو بیچنا اس کی طلاق ہے۔

(١٨٥٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَجَابِرٌ ، وَأَنَسٌ ، قَالُوا : بَيْعُ الأَمَةِ طَلاَقُهَا.

(۱۸۵۶۶) حضرت ابن عباس، حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ باندی کو بیچنا اس کی طلاق ہے۔

(١٨٥٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : أَيُّهُمَا بِيعَ ، فَذَاكَ لَهَا طَلاَقٌ.

(۱۸۵۶۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام اور باندی میں سے جو بھی بیچا گیا تو یہ ان کی طلاق کی مانند ہے۔

(١٨٥٦٨) حَدَّثَنَا عَبدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : أَيُّهُمَا بِيعَ ، فَذَاكَ لَهَا طَلاَقٌ.

(۱۸۵۶۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام اور باندی میں سے جو بھی بیچا گیا تو یہ ان کی طلاق کی مانند ہے۔

(١٨٥٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : بُضْعُهَا فِي بَيْعِ أَيِّهِمَا كَانَ.

(۱۸۵۶۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غلام اور باندی میں سے جو بھی بیچا گیا تو یہ ان کی طلاق کی مانند ہے۔

(١٨٥٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : بَيْعُهُ طَلاَقُهَا.

(۱۸۵۷۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام کو بیچنا اس کی طلاق ہے۔

(١٨٥٧١) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : سَأَلْتُ عَامِرًا عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى وَلِيدَةً وَلَهَا زَوْجٌ ، أَيَقَعُ عَلَيْهَا ؟ قَالَ : إِنْ وَقَعَ عَلَيْهَا لَمْ يُغَيِّرْ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ، قَالَ : وَإِنْ يَتَنَزَّهْ خَيْرٌ لَهُ.

(۱۸۵۷۱) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص خاوند والی باندی کو خریدے تو کیا اس سے جماع کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ جماع کرلے تو کوئی تبدیلی نہیں آئے گی لیکن اس کا ایسی باندی سے دور رہنا بہتر ہے۔

(١٨٥٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : إِذَا بِيعَتِ الأَمَةُ ، أَوْ وُهِبَتْ ، أَوْ وُرِثَتْ ، أَوْ

أُعْتِقَتْ ، فَهُوَ فِرَاقٌ.

(۱۸۵۷۲) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر باندی کو بیچا گیا، ہبہ کیا گیا، کوئی اس کا وارث بن گیا یا اسے آزاد کیا گیا تو یہ خاوند سے اس کی جدائی ہے۔

(۸۱) مَنْ قَالَ لَيْسَ هُوَ بِطَلاَقٍ ، وَلاَ يَطَؤُهَا الَّذِي يَشْتَرِيهَا حَتَّى تُطَلَّقَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ یہ طلاق نہیں ہے، البتہ خریدنے والا اس وقت تک جماع نہیں کرسکتا جب تک اسے طلاق نہ دے دی جائے

(۱۸۵۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ اشْتَرَى جَارِيَةً مِنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ ، فَأُخْبِرَ أَنَّ لَهَا زَوْجًا ، فَرَدَّهَا.

(۱۸۵۷۳) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے ایک باندی خریدی انہیں بتایا گیا کہ اس کا خاوند بھی ہے تو انہوں نے اس باندی کو واپس کردیا۔

(۱۸۵۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَهَبَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ جَارِيَةً ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ لَهَا زَوْجًا ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ.

(۱۸۵۷۴) حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ایک باندی ہدیہ میں دی، جب وہ اس کے قریب جانے لگے تو اس نے بتایا کہ اس کا خاوند ہے، پس حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اس باندی کو واپس کردیا۔

(۱۸۵۷۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نمير ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :اشْتَرَى بُضْعَهَا.

(۱۸۵۷۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نے اس کی شرمگاہ کو بھی خریدا ہے۔

(۱۸۵۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّ سَعْدًا اشْتَرَى جَارِيَةً لَهَا زَوْجٌ ، فَلَمْ يَقْرَبْهَا حَتَّى اشْتَرَى بُضْعَهَا مِنْ زَوْجِهَا بِخَمْسِ مِئَةٍ.

(۱۸۵۷۶) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک ایسی باندی خریدی جس کا خاوند تھا، وہ اس باندی کے اس وقت تک قریب نہ گئے جب تک اس کے خاوند سے اس کا حق پانچ سو کے عوض نہ خرید لیا۔

(۱۸۵۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّ سَعْدًا زَوَّجَ جَارِيَةً لَهُ مَمْلُوكًا لَهُ ، فَتَبِعَتْهَا نَفْسُهُ ، قَالَ :فَجَعَلَ لِغُلاَمِهِ جُعْلاً عَلَى أَنْ يُطَلِّقَهَا.

(۱۸۵۷۷) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک باندی کی شادی اپنے ایک غلام سے کرادی۔ بعد میں انہوں نے خود اس باندی کو حاصل کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے غلام کو اس بات پر عوض دیا کہ وہ اس کو طلاق

دے دے۔

(۱۸۵۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَهْدَى إِلَى عُثْمَانَ جَارِيَةً ، فَلَمَّا جَرَّدَهَا ، قَالَتْ :إِنَّ لِي زَوْجًا ، فَرَدَّهَا إِلَى مَوْلاَهَا ، وَقَالَ :أَهْدَيْتَ لِي جَارِيَةً لَهَا زَوْجٌ.

(۱۸۵۷۸) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عثمان ؓ کو اپنی باندی ہدیہ میں دے دی، جب انہوں نے اس سے جماع کرنا چاہا تو اس نے کہا کہ میرا ایک خاوند ہے، تو انہوں نے وہ اس کے مالک کو واپس کردی اور فرمایا کہ تو نے مجھے ایک ایسی باندی ہبہ کی جس کا خاوند تھا۔

(۱۸۵۷۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِم ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :أَهْدَى رَجُلٌ مِنْ هَمْدَانَ لِعَلِيٍّ جَارِيَةً ، فَلَمَّا أَتَتْهُ سَأَلَهَا عَلِيٌّ :أَفَارِغَةٌ ، أَمْ مَشْغُولَةٌ ؟ فَقَالَتْ :مَشْغُولَةٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ :فَاعْتَزَلَهَا ، وَأَرْسَلَ إِلَى زَوْجِهَا فَاشْتَرَى بُضْعَهَا مِنْهُ بِعِشْرِينَ وَأَرْبَعِ مِئَةٍ.

(۱۸۵۷۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ ہمدان کے ایک آدمی نے اپنی ایک باندی حضرت علی ؓ کو ہدیہ میں دی، جب وہ ان کے پاس آئی تو حضرت علی ؓ نے اس سے سوال کیا کہ تو فارغہ ہے یا مشغول ہے؟ اس نے کہا اے امیر المؤمنین! میں مشغول ہوں یعنی میرا خاوند ہے، حضرت علی ؓ اس سے پیچھے ہٹ گئے اور اس کے خاوند کو پیغام بھیج کر بلوایا اور اس کا حق چار سو بیس میں خرید لیا۔

(۱۸۵۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :الْعَبْدُ أَحَقُّ بِامْرَأَتِهِ أَيْنَمَا وَجَدَهَا ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ طَلَّقَهَا طَلاَقًا بَائِنًا.

(۱۸۵۸۰) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ غلام اپنی بیوی کا زیادہ حق دار ہے جہاں کہیں بھی اسے پائے، البتہ اگر اس کو طلاقِ بائنہ دے دی تو اس کا حق ختم ہوگیا۔

(۱۸۵۸۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ رَأَى امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ ، فَسَأَلَ عَنْهَا ؟ قَالُوا :هَذِهِ أَمَةٌ لِفُلاَنٍ ، فَاشْتَرَاهَا بِأَرْبَعَةِ آلاَفِ دِرْهَمٍ ، وَإِذَا لَهَا زَوْجٌ ، فَأَعْطَاهُ مِئَةَ دِرْهَمٍ عَلَى أَنْ يُطَلِّقَهَا فَأَبَى ، فَزَادَهُ فَأَبَى ، فَزَادَهُ فَأَبَى حَتَّى بَلَغَ خَمْسَ مِئَةِ دِرْهَمٍ فَأَبَى ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ.

(۱۸۵۸۱) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ حضرت عبد الرحمن ؓ نے ایک عورت دیکھی جو انہیں بھلی محسوس ہوئی، انہوں نے اس کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ یہ فلاں کی باندی ہے، انہوں نے چار ہزار درہم کے عوض اسے خرید لیا، بعد میں معلوم ہوا کہ اس کا خاوند بھی ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے خاوند کو ایک سو درہم دیئے کہ وہ اسے طلاق دے دے، اس نے طلاق دینے سے انکار کردیا، انہوں نے رقم کو بڑھایا اس نے پھر انکار کیا وہ بڑھاتے رہے اور وہ انکار کرتا رہا یہاں تک کہ انہوں نے پانچ سو درہم دینے کی پیش کش کی لیکن اس نے پھر بھی انکار کردیا تو حضرت عبد الرحمن ؓ نے وہ باندی اس

کو دے دی۔

(۱۸۵۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، أَوْ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ؛ أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ كَرِهَ أَنْ يَطَأَهَا وَلَهَا زَوْجٌ.

(۱۸۵۸۲) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی عورت سے جماع کرے جبکہ اس کا خاوند بھی ہو۔

(۱۸۵۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: إِنِّي لأَكْرَهُ أَنْ أَطَأَ فَرْجَ امْرَأَةٍ، لَوْ وَجَدْتُ مَعَهَا رَجُلاً لَمْ أُقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ.

(۱۸۵۸۳) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو مکروہ خیال کرتا ہوں کہ میں کسی ایسی عورت سے جماع کروں جس کے ساتھ میں کسی آدمی کو دیکھوں تو اس پر حد جاری نہ کرسکوں۔

(۱۸۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَعَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَطَأَهَا وَلَهَا زَوْجٌ. وَزَادَ فِيهِ عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ: وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: لاَ يَصْلُحُ زَوْجَانِ فِي الإِسْلاَمِ.

(۱۸۵۸۴) حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ کسی ایسی عورت سے جماع کیا جائے جس کا خاوند ہو۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ان کی طرف منسوب ہے کہ اسلام میں ایک عورت کے دو خاوند نہیں ہو سکتے۔

(۱۸۵۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ اشْتَرَى جَارِيَةً لَهَا زَوْجٌ، قَالَ: فَرَدَّهَا، وَقَالَ: دَلَّسْتَ لِي إِذَنْ.

(۱۸۵۸۵) حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک ایسی باندی خریدی جس کا خاوند تھا پھر اسے واپس کردی اور فرمایا کہ وہ میرے لئے مشتبہ تھی۔

(۸۲) فِي الرَّجُلِ يَأْذَنُ لِعَبْدِهِ فِي النِّكَاحِ، مَنْ قَالَ الطَّلاَقُ بِيَدِ الْعَبْدِ

اگر کوئی شخص اپنے غلام کو شادی کی اجازت دے تو طلاق کا حق غلام کے پاس ہوگا

(۱۸۵۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْمَكِّيِّ، عَنْ سَالِمٍ، وَالْقَاسِمِ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالُوا: قَالَ عُمَرُ: إِنَّمَا الطَّلاَقُ بِيَدِ مَنْ يَحِلُّ لَهُ الْفَرْجُ.

(۱۸۵۸٦) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق کا حق اسے ہوتا ہے جس کے لئے شرمگاہ حلال ہوتی ہے۔

(۱۸۵۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بن عَوْذ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَنْكَحْتُ أَمَتِي عَبْدِي؟ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: لَيْسَ لَكَ ذَلِكَ.

(۱۸۵۸۷) حضرت ابو سعید بن عوذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ میں نے اپنی باندی

کا نکاح اپنے غلام سے کیا پھر میں نے سوچا کہ میں ان دونوں کے درمیان جدائی کرادوں تو کیا میں ایسا کرسکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ تم ایسا نہیں کرسکتے۔

(۱۸۵۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا أَذِنَ السَّيِّدُ ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ الْعَبْدِ.

(۱۸۵۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب آقا نے اجازت دی تو طلاق کا اختیار غلام کو ہی ہوگا۔

(۱۸۵۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إذَا تَزَوَّجَ بِإِذْنِ سَيِّدِهِ ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ الْعَبْدِ.

(۱۸۵۸۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت سے شادی کی تو پھر بھی طلاق کا اختیار غلام کو ہی ہوگا۔

(۱۸۵۹۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ أَبِي إسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، وَحُذَيْفَةَ ، قَالُوا فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ بِإِذْنِ مَوَالِيهِ :الطَّلاَقُ بِيَدِ الْعَبْدِ.

(۱۸۵۹۰) حضرت علی، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت سے شادی کی تو پھر بھی طلاق کا اختیار غلام کو ہی ہوگا۔

(۱۸۵۹۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ قَالُوا :إذَا كَانَتِ الْمَمْلُوكَةُ لِغَيْرِهِ ، أَوْ كَانَتْ عِنْدَهُ ، وَقَدْ أَذِنَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ الْمَمْلُوكِ.

(۱۸۵۹۱) حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اگر باندی کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہو اور کسی غلام کا مالک اسے اس باندی سے شادی کرنے کی اجازت دے دے تو طلاق کا حق غلام کو ہوگا۔

(۱۸۵۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لأَبِي :الرَّجُلُ يُنْكِحُ مَمْلُوكَهُ مَمْلُوكَتَهُ ، هَلْ يَصِحُّ لَهُ أَنْ يَنْزِعَهَا مِنْهُ بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ ؟ قَالَ :بِئْسَ مَا صَنَعَ.

(۱۸۵۹۲) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی باندی کی اپنے غلام سے شادی کرادے تو کیا اس کی رضامندی کے بغیر دونوں کو جدا کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر ایسا کرے تو بہت برا کرے گا۔

(۱۸۵۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إذَا نَكَحَ الْعَبْدُ بِإِذْنِ سَيِّدِهِ ، فَإِنَّ الطَّلاَقَ بِيَدِ الْعَبْدِ ، إِنْ شَاءَ طَلَّقَ ، وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ.

(۱۸۵۹۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ غلام نے اپنے آقا کی اجازت سے شادی کی تو طلاق کا اختیار غلام کو ہوگا، اگر چاہے تو طلاق دے اور اگر چاہے تو روکے رکھے۔

(۱۸۵۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ :إنَّ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَقُولُ :إذَا زَوَّجَ السَّيِّدُ ، فَإِنَّ الطَّلاَقَ بِيَدِهِ ، فَقَالَ :كَذَبَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ.

(۱۸۵۹۴) حضرت ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے کہا کہ حضرت جابر بن زید فرمایا کرتے تھے

کہ جب آقا نے غلام کی شادی کرائی تو طلاق کا حق اسی کو ہوگا، حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جابر بن زید نے غلط کہا۔

(۱۸۵۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : الطَّلاَقُ بِيَدِ مَنْ يَمْلِكُ الْبُضْعَ.

(۱۸۵۹۵) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاق کا اختیار اسی کو ہوگا جو شرمگاہ کا حق رکھتا ہے۔

(۱۸۵۹۶) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِإِذْنِ مَوْلاَهُ ، فَطَلاَقُهُ بِيَدِ الْعَبْدِ ، لَيْسَ لِلسَّيِّدِ أَنْ يُطَلِّقَ عَنْهُ.

(۱۸۵۹۶) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب غلام نے اپنے آقا کی اجازت سے شادی کی تو طلاق کا حق غلام کو ہوگا۔ آقا اس کی طرف سے طلاق نہیں دے سکتا۔

(۱۸۵۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ ، أَوْ أَذِنَ لَهُ فِي التَّزْوِيجِ ، فَإِنَّ الطَّلاَقَ بِيَدِ الْعَبْدِ.

(۱۸۵۹۷) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آقا نے غلام کی شادی کرائی یا اسے شادی کی اجازت دی تو طلاق کا حق غلام کو ہوگا۔

(۱۸۵۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : مَنْ زَوَّجَ عَبْدَهُ أَمَتَهُ بِمَهْرٍ وَبَيِّنَةٍ ، لاَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَنْزِعَهَا مِنْهُ ، وَلاَ يَحِلُّ لَهُ فَرْجُهَا حَتَّى يَمُوتَ.

(۱۸۵۹۸) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے غلام کی اپنی باندی سے مہر کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں شادی کرادی تو وہ اس سے چھین نہیں سکتا، اور موت تک اب اس باندی کی شرمگاہ اس کے لئے حلال نہیں۔

(۱۸۵۹۹) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : إِذَا أَذِنَ السَّيِّدُ لِعَبْدِهِ أَنْ يَتَزَوَّجَ ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ الْعَبْدِ.

(۱۸۵۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آقا نے اپنے غلام کو شادی کی اجازت دی تو طلاق کا اختیار غلام کو ہوگا۔

(۱۸۶۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُمْ قَالُوا : الطَّلاَقُ بِيَدِ السَّيِّدِ.

(۱۸۶۰۰) حضرت انس بن مالک، حضرت ابن عباس، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ طلاق کا اختیار آقا کو ہوگا۔

(۱۸۶۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : إِذَا زَوَّجْتَ عَبْدَكَ أَمَتَكَ ، ثُمَّ بِعْتَهُ ، فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَمْنَعَهُ.

(۱۸۶۰۱) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم نے اپنے باندی کی اپنے غلام سے شادی کردی اور پھر غلام کو بیچ بھی دیا تو اسے اس کی بیوی کے پاس آنے سے منع نہیں کر سکتے۔

(١٨٦٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ :إذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِإِذْنِ سَيِّدِهِ ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ الْعَبْدِ.

(۱۸۶۰۲) حضرت سعید بن مسیب ؒ اور حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جب غلام نے اپنے آقا کی اجازت سے شادی کی تو طلاق کا حق غلام کو ہوگا۔

(٨٣) مَنْ قَالَ إذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إذْنِ السَّيِّدِ ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ السَّيِّدِ

جوحضرات فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو طلاق کا حق آقا کو ہوگا

(١٨٦٠٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :إذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إذْنِ سَيِّدِهِ ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ سَيِّدِهِ.

(۱۸۶۰۳) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو طلاق کا حق آقا کو ہوگا۔

(١٨٦٠٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إذْنِ سَيِّدِهِ ، قَالَ :إنْ شَاءَ السَّيِّدُ أَبْطَلَ ذَلِكَ ، وَإِنْ شَاءَ سَكَتَ.

(۱۸۶۰۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو آقا اگر چاہے تو نکاح کو ختم کردے اور اگر چاہے تو خاموش رہے۔

(١٨٦٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ إذْنِ سَيِّدِهِ ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ السَّيِّدِ ، وَإِذَا تَزَوَّجَ بِإِذْنِهِ ، فَالطَّلاَقُ بِيَدِ الْعَبْدِ.

(۱۸۶۰۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کی تو طلاق کا حق آقا کو ہوگا، اور اگر آقا کی اجازت سے شادی کی تو طلاق کا حق غلام کو ہوگا۔

(١٨٦٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، مِثْلَهُ.

(۱۸۶۰۶) حضرت ابن عمر ؓ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٨٤) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تُسْلِمُ قَبْلَ زَوْجِهَا ، مَنْ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا

اگر عورت اپنے خاوند سے پہلے اسلام قبول کرلے تو دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ:

(١٨٦٠٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا فَهِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا.

(۱۸۶۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر عیسائی عورت اپنے خاوند سے پہلے اسلام قبول کرلے تو وہ اپنے نفس کی مختار ہوگی۔

(۱۸۶۰۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ ، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالاَ فِي النَّصْرَانِيَّةِ تُسْلِمُ تَحْتَ زَوْجِهَا ، قَالاَ :الإِسْلاَمُ أَخْرَجَهَا مِنْهُ.

(۱۸۶۰۸) حضرت حسن اور حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی عیسائی کی عیسائی بیوی نے اسلام قبول کرلیا تو اسلام عورت کو اس کی بیوی ہونے سے نکال دے گا۔

(۱۸۶۰۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي النَّصْرَانِيَّةِ تُسْلِمُ تَحْتَ زَوْجِهَا قَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۶۰۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت اپنے خاوند سے پہلے اسلام قبول کرلے تو دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۸۶۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ فِي نَصْرَانِيٍّ تَكُونُ تَحْتَهُ نَصْرَانِيَّةٌ فَتُسْلِمُ ، قَالُوا :إِنْ أَسْلَمَ مَعَهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ ، وَإِنْ لَمْ يُسْلِمْ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۶۱۰) حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی عیسائی شخص کی عیسائی بیوی اسلام قبول کرلے تو اگر اس کا خاوند بھی اسلام قبول کرلے تو یہ اس کی بیوی رہے گی اور اگر وہ اسلام قبول نہ کرے تو ان کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۸۶۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ السَّفَّاحِ بْنِ مَطَرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كُرْدُوسٍ قَالَ :كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ :عُبَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ زُرْعَةَ ، عِنْدَهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، وَكَانَ عُبَادَةُ نَصْرَانِيًّا ، فَأَسْلَمَتِ امْرَأَتُهُ وَأَبَى أَنْ يُسْلِمَ ، فَفَرَّقَ عُمَرُ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۶۱۱) حضرت داود بن کردوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنو تغلب کا ایک شخص عبادہ بن نعمان بن زرعہ جو کہ ایک عیسائی تھا، اس کے نکاح میں بنو تمیم کی ایک عیسائی عورت تھی، اس عورت نے اسلام قبول کرلیا لیکن عبادہ نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کے درمیان جدائی کرادی۔

(۱۸۶۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ:إِذَا أَسْلَمَتِ الْمَرْأَةُ قَبْلَ زَوْجِهَا انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ النِّكَاحِ.

(۱۸۶۱۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب عورت نے اپنے خاوند سے پہلے اسلام قبول کرلیا تو ان کے نکاح کا رشتہ ختم ہوگیا۔

(۱۸۶۱۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ :عُبَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ ، وَكَانَ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَأَسْلَمَتْ ، فَدَعَاهُ عُمَرُ فَقَالَ :إِمَّا أَنْ تُسْلِمَ وَإِمَّا أَنْ أَنْزِعَهَا مِنْكَ، فَأَبَى أَنْ يُسْلِمَ ، فَنَزَعَهَا مِنْهُ عُمَرُ.

(۱۸۶۱۳) حضرت یزید بن علقمہ ویشید فرماتے ہیں کہ بنوتغلب کا ایک آدمی جس کا نام عبادہ بن نعمان تھا، اس کے عقد میں بنوتمیم کی ایک عورت تھی، اس عورت نے اسلام قبول کرلیا تو حضرت عمر رضی اللہ نے اس کے خاوند کو بلایا اور فرمایا کہ چاہو تو اسلام قبول کرلو بصورتِ دیگر ہم تمہاری بیوی کو تم سے جدا کردیں گے، اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا تو حضرت عمر رضی اللہ نے اس کی بیوی کو اس سے جدا کردیا۔

(۱۸۶۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الْيَهُودِيِّ ، أَوِ النَّصْرَانِيِّ تُسْلِمُ امْرَأَتُهُ عِنْدَهُ ، قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۶۱۴) حضرت حکم ویشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی عیسائی یا یہودی کی بیوی نے اسلام قبول کرلیا تو ان کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۸٦۱٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ نَصْرَانِيٍّ وَامْرَأَتُهُ نَصْرَانِيَّةٌ ، فَأَسْلَمَتْ ؟ قَالَ : فَرِّق ، فَرِّق.

(۱۸۶۱۵) حضرت عمرو بن مرہ ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ویشید سے سوال کیا کہ اگر کسی عیسائی مرد کی عیسائی بیوی نے اسلام قبول کرلیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ان کے درمیان جدائی کرادو، ان کے درمیان جدائی کرادو۔

(۱۸٦۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۶۱۶) حضرت سعید بن جبیر ویشید فرماتے ہیں کہ اگر عورت اپنے خاوند سے پہلے اسلام قبول کرلے تو دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۸۵) مَنْ قَالَ إِذَا أَسْلَمَتْ وَلَمْ يُسْلِمْ لَمْ تُنْزَعْ مِنْهُ

اگر کافر کی کافرہ بیوی نے اسلام قبول کرلیا تو جن حضرات کے نزدیک ان کے درمیان جدائی نہیں کرائی جائے گی

(۱۸٦۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ امْرَأَةُ الْيَهُودِيِّ ، أَوِ النَّصْرَانِيِّ كَانَ أَحَقَّ بِبُضْعِهَا ، لأَنَّ لَهُ عَهْدًا.

(۱۸۶۱۷) حضرت علی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی یہودی یا عیسائی کی بیوی نے اسلام قبول کرلیا تو وہ اس کے خاوند ہونے کے زیادہ حق دار ہیں کیونکہ ان کا مسلمانوں سے معاہدہ ہے۔

(۱۸٦۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، وَشُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا دَامَ فِي دَارِ الْهِجْرَةِ.

(۱۸۶۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کافر خاوند اس کا زیادہ حق دار ہے جب تک وہ دونوں دار الہجرت میں ہوں۔

(۱۸۶۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ : يُخَيَّرْنَ.

(۱۸۶۱۹) حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں اس بارے میں لکھا تھا کہ عورتوں کو اختیار دیا جائے گا۔

(۱۸۶۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا كَانَتْ فِي الْمِصْرِ.

(۱۸۶۲۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا خاوند اس کا زیادہ حق دار ہوگا جب تک وہ عورت شہر میں ہو۔

(۱۸۶۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : يُقَرَّانِ عَلَى نِكَاحِهِمَا.

(۱۸۶۲۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کا نکاح باقی رہے گا۔

(۱۸۶۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ هَانِيءَ بْنَ قَبِيصَةَ الشَّيْبَانِيَّ ، وَكَانَ نَصْرَانِيًّا عِنْدَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَأَسْلَمْنَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُقَرْنَ عِنْدَهُ.

(۱۸۶۲۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہانی بن قبیصہ شیبانی ایک عیسائی تھا، اس کے عقد میں چار عورتیں تھیں، ان سب نے اسلام قبول کرلیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حکم لکھا کہ وہ عورتیں اسی کے پاس رہیں گی۔

(۱۸۶۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ نَصْرَانِيَّةً أَسْلَمَتْ تَحْتَ نَصْرَانِيٍّ فَأَرَادُوا أَهْلُهَا أَنْ يَنْزِعُوهَا مِنْهُ ، فَتَرَحَّلُوا إِلَى عُمَرَ فَخَيَّرَهَا.

(۱۸۶۲۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عیسائی مرد کی عیسائی عورت نے اسلام قبول کرلیا، اس کے گھر والوں* نے اسے اس کے خاوند سے آزاد کرانا چاہا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سفر کیا تو انہوں نے اس عورت کو اختیار دیا۔

(۸۶) مَنْ قَالَ إِذَا أَبَى أَنْ يُسْلِمَ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ

اگر کسی کافر کی بیوی اسلام قبول کرلے اور اس کا خاوند اسلام قبول کرنے سے انکار کردے تو جن حضرات کے نزدیک یہ ایک طلاق کے حکم میں ہے

(۱۸۶۲٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ الْحَسَنَ ، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالاَ : تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۶۲۴) حضرت حسن اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۶۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ وَامْرَأَتُهُ مُشْرِكَيْنِ فَأَسْلَمَتْ وَأَبَى أَنْ يُسْلِمَ بَانَتْ مِنْهُ بِوَاحِدَةٍ ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۸۶۲۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی اور اس کی بیوی مشرک ہوں اور بیوی اسلام قبول کرلے اور خاوند اسلام

قبول کرنے سے انکار کردے تو عورت کو ایک طلاقِ بائنہ ہو جائے گی اور حضرت عکرمہ رحمہ اللہ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(۱۸۶۲۶) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :تَفْرِيقُ الإِمَامِ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۶۲۶) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قاضی کا جدائی کرانا ایک طلاق ہے۔

(۸۷) مَا قَالُوا فِيهِ ، إِذَا أَسْلَمَ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا ؟ مَنْ قَالَ هُوَ أَحَقُّ بِهَا

اگر مسلمان ہونے والی عورت کا خاوند اس کی عدت میں اسلام قبول کرلے تو جن حضرات کے نزدیک وہ رجوع کا زیادہ حقدار ہے

(۱۸۶۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ امْرَأَةَ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ أَسْلَمَتْ قَبْلَهُ ، ثُمَّ أَسْلَمَ وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ ، فَرُدَّتْ إِلَيْهِ ، وَذَلِكَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مالک ۴۶)

(۱۸۶۲۷) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ بن ابی جہل کی بیوی نے ان سے پہلے اسلام قبول کرلیا، پھر ان کی عدت میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسلام قبول کرلیا تو وہ واپس ان کے نکاح میں چلی گئیں اور ایسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں ہوا تھا۔

(۱۸۶۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :إِذَا أَسْلَمَ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ

(۱۸۶۲۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر نومسلم عورت کا خاوند اس کی عدت میں اسلام قبول کرلے تو وہ اسی کی بیوی رہے گی۔

(۱۸۶۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِنْ أَسْلَمَ وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا.

(۱۸۶۲۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر نومسلم عورت کا خاوند اس کی عدت میں اسلام قبول کرلے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

(۱۸۶۳۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ :هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۶۳۰) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر نومسلم عورت کا خاوند اس کی عدت میں اسلام قبول کرلے تو وہ اسی کی بیوی رہے گی۔

(۱۸۶۳۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِنْ أَسْلَمَ وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ فَهِيَ امْرَأَتُهُ.

(۱۸۶۳۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر نومسلم عورت کا خاوند اس کی عدت میں اسلام قبول کرلے تو وہ اسی کی بیوی رہے گی۔

(۱۸۶۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ قَالَ :حُدِّثْنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ :إِذَا أَسْلَمَ الزَّوْجُ بَعْدَ امْرَأَتِهِ خَيَّرَهَا مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ ، أَوْ قَالَ :هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۶۳۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے بعد اسلام قبول کرے تو عدت کے دوران عورت کو اختیار ہوگا، یا یہ فرمایا کہ عورت کی عدت میں اسلام قبول کرنے کی صورت میں وہ زیادہ حق دار ہوگا۔

(۱۸٦۳۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَيُّمَا يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَسْلَمَ ، ثُمَّ أَسْلَمَتِ امْرَأَتُهُ فَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا سُلْطَانٌ.

(۱۸۶۳۳) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی یہودی یا عیسائی نے اسلام قبول کیا پھر اس کی بیوی نے اسلام قبول کیا تو ان کا عقد باقی رہے گا البتہ اگر سلطان نے ان کے درمیان جدائی کرادی ہو تو پھر عقد ختم ہوگیا۔

(۸۸) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي الظِّهَارِ وَقْتٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ظہار میں کوئی وقت نہیں ہوتا

(۱۸٦۳٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ أَنَّهُمَا قَالاَ : لَيْسَ فِي الظِّهَارِ وَقْتٌ ، وَلاَ يَدْخُلُ فِيهِ إِيلاَءٌ ، وَإِنْ تَطَاوَلَ ذَلِكَ.

(۱۸۶۳۴) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ظہار میں وقت نہیں ہوتا اور اس میں ایلاء داخل نہیں ہوتا خواہ وہ کتنا ہی طویل کیوں نہ ہو جائے۔

(۱۸٦۳۵) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۱۸۶۳۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸٦۳٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُظَاهِرُ مِنِ امْرَأَتِهِ ، وَلاَ يُوَقِّتُ أَجَلاً قَالَ : لاَ تَبِينُ مِنْهُ امْرَأَتُهُ وَإِنْ لَمْ يَقَعْ عَلَيْهَا ، مَا دَامَ يَتَلَوَّمُ فِي الْكَفَّارَةِ.

(۱۸۶۳۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے جماع کیا اور کوئی وقت مقرر نہ کیا تو اس کی بیوی اس سے جدا نہیں ہوگی خواہ وہ اس سے جماع نہ کرے، جبکہ تک کہ وہ کفارے کا انتظار کر رہا ہے۔

(۱۸٦۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لَيْسَ فِي الظِّهَارِ وَقْتٌ.

(۱۸۶۳۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ظہار میں کوئی وقت نہیں ہوتا۔

(۱۸٦۳۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : لَيْسَ فِي الظِّهَارِ وَقْتٌ.

(۱۸۶۳۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ظہار میں کوئی وقت نہیں ہوتا۔

(۱۸٦۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : لَيْسَ فِي الظِّهَارِ وَقْتٌ.

(۱۸۶۳۹) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ظہار میں کوئی وقت نہیں ہوتا۔

(۱۸٦٤٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : إِنْ قَرِبْتُهَا سَنَةً فَهِيَ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ ، قَالَ : فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : لاَ يَدْخُلُ الإِيلاَءُ فِي الظِّهَارِ.

(۱۸٦۴۰) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں ایک سال تک تیرے قریب آیا تو تو میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہے تو ایلاء ظہار میں داخل نہیں ہوگا۔

(۱۸٦٤١) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ قَالاَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لامْرَأَتِهِ : هِيَ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ ، فَمَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهُوَ إِيلاَءٌ ، وَإِذَا قَالَ : هِيَ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي ، فَتَرَكَهَا سَنَةً فَلَيْسَ بِإِيلاَءٍ.

(۱۸٦۴۱) حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کے بارے میں کہا کہ وہ اس کے لئے چار مہینے تک اس کی ماں کی پشت کی طرح ہے، اور چار مہینے گذر گئے تو یہ ایلاء ہے اور اگر یہ کہا کہ وہ اس کی ماں کی پشت کی طرح ہے اور پھر اسے ایک سال تک چھوڑے رکھا تو یہ ایلاء نہیں ہے۔

(۱۸٦٤٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ يَدْخُلُ إِيلاَءٌ فِي ظِهَارٍ ، وَلاَ ظِهَارٌ فِي إِيلاَءٍ.

(۱۸٦۴۲) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ ایلاء ظہار میں اور ظہار ایلاء میں داخل نہیں ہوتا۔

(۸۹) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا قَالَ أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي إِنْ قَرِبْتُكِ

اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں تیرے قریب آیا تو تو میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸٦٤٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : لَيْسَ فِي الظِّهَارِ وَقْتٌ ، إِلاَّ أَنْ يَقُولَ : إِنْ قَرِبْتُكِ ، فَإِنْ قَالَ فَتَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ بَانَتْ مِنْهُ بِالإِيلاَءِ.

(۱۸٦۴۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ظہار میں کوئی وقت نہیں ہوتا لیکن اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں تیرے قریب آیا، تو پھر ظہار میں وقت داخل ہوسکتا ہے، اگر اس نے یہ کہا اور چار مہینے تک اسے چھوڑے رکھا تو عورت ایلاء کی وجہ سے بائنہ ہوجائے گی۔

(۱۸٦٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لامْرَأَتِهِ : أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي إِنْ قَرِبْتُكِ ، فَإِنْ قَرِبَهَا وَقَعَ الظِّهَارُ ، وَإِنْ تَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ بَانَتْ مِنْهُ بِالإِيلاَءِ.

(۱۸٦۴۴) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں تیرے قریب آیا تو تو میرے لئے میری

ماں کی پشت کی طرح ہے، اور اگر وہ اس کے قریب آیا تو ظہار ہو جائے گا اور اگر چار مہینے تک چھوڑے رکھا تو عورت ایلاء کی وجہ سے بائنہ ہو جائے گی۔

(۱۸۶٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : هُوَ إِيلاءٌ.

(۱۸۶۴۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ یہ ایلاء ہے۔

(۱۸٦٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : إِنْ قَرِبْتُكِ فَأَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي ، فَتَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۶۴۶) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اگر میں تیرے قریب آیا تو تو میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہے اور اسے چار مہینے تک چھوڑے رکھا تو یہ کوئی چیز نہیں۔

(۱۸٦٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لامْرَأَتِهِ : إِنْ قَرِبْتُكِ فَأَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي ، فَإِنْ قَرِبَهَا فِي الأَرْبَعَةِ الأَشْهُرِ فَهُوَ ظِهَارٌ ، وَقَدْ ثبت عَلَيْهِ ، وَإِنْ لَمْ يَقْرَبْهَا حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهُوَ إِيلاءٌ ، وَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِوَاحِدَةٍ.

(۱۸۶۴۷) حضرت حسن ؒ اور حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں تیرے پاس آیا تو تو میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہے اور اگر وہ چار مہینے میں اس کے پاس آیا تو وہ ظہار ہے اور اگر نہ آیا تو ایلاء ہے اور عورت ایک طلاق سے بائنہ ہو جائے گی۔

(۱۸٦٤٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ قَالاَ : سَأَلْتُهُمَا عَنْ رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : إِنْ قَرِبْتُكِ سَنَةً فَأَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي ؟ قَالاَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ ، وَبِهِ يَأْخُذُ أَبُو بَكْرٍ.

(۱۸۶۴۸) حضرت شعبہ ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ اگر میں ایک سال تک تیرے قریب آیا تو تو میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح ہے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو ایک طلاق بائنہ ہو جائے گی۔

(۱۰۹) مَا قَالُوا فِي الْمُبَارَأَةِ تَكُونُ طَلاَقًا

جن حضرات کے نزدیک مباراۃ (یعنی خاوند بیوی کا ایک دوسرے سے بری ہونا) طلاق ہے

(۱۸٦٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ ، وَالإِيلاءُ وَالْمُبَارَأَةُ كَذَلِكَ.

(۱۸۶۴۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ خلع طلاق بائنہ ہے اور اسی طرح ایلاء اور مباراۃ بھی۔

(۱۸٦٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : كُلُّ طَلاَقٍ كَانَ نِكَاحُهُ مُسْتَقِيمًا ، إِذَا تَفَرَّقَا فِي

ذَلِكَ النِّكَاحِ ، وَإِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ بِالطَّلاَقِ فَهِيَ وَاحِدَةٌ ، الْمُبَارَأَةُ وَأَخْذُهُ الْفِدَاءَ.

(۱۸۶۵۰) حضرت عطاء ویشیڈ فرماتے ہیں کہ ہر وہ طلاق جس کا نکاح درست ہو جب میاں بیوی اس نکاح میں جدا ہوں گے (خواہ طلاق کا تکلم نہ کیا ہو) تو وہ ایک طلاق ہوگی، جیسے مباراۃ اور خلع وغیرہ۔

(۱۸٦٥١) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَبْدِ الْكَرِيمِ : بَلَغَنِي أَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَقُولُ : الْمُبَارَأَةُ أَشَدُّ الطَّلاَقِ ؟ قَالَ : مَا نَرَاهُ إِذَا أَخَذَ مِنْهَا شَيْئًا افْتَدَتْ بِهِ إِلاَّ بِمَنْزِلَةِ الْخُلْعِ.

(۱۸۶۵۱) حضرت زہری ویشیڈ فرمایا کرتے تھے کہ مباراۃ طلاق کی سخت ترین قسم ہے، جب مرد عورت سے کوئی فدیہ لے تو یہ خلع کے درجہ میں ہے۔

(۹۱) مَنْ قَالَ كُلُّ فُرْقَةٍ تَطْلِيقَةٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ہر جدائی طلاق ہے

(۱۸٦٥٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ : كُلُّ فُرْقَةٍ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۶۵۲) حضرت سعید بن مسیب ویشیڈ اور حضرت حسن ویشیڈ فرماتے ہیں کہ ہر جدائی طلاق ہے۔

(۱۸٦٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كُلُّ فُرْقَةٍ كَانَتْ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ فَهِيَ طَلاَقٌ.

(۱۸۶۵۳) حضرت ابراہیم ویشیڈ فرماتے ہیں کہ ہر وہ جدائی جو مردوں کی طرف سے آئے، طلاق ہے۔

(۱۸٦٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلُّ فُرْقَةٍ فَهِيَ طَلاَقٌ.

(۱۸۶۵۴) حضرت شعبی ویشیڈ فرماتے ہیں کہ ہر جدائی طلاق ہے۔

(۱۸٦٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كُلُّ فُرْقَةٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۶۵۵) حضرت قتادہ ویشیڈ فرماتے ہیں کہ ہر جدائی طلاق ہے۔

(۱۸٦٥٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : كُلُّ فُرْقَةٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۶۵۶) حضرت عطاء ویشیڈ فرماتے ہیں کہ ہر جدائی طلاق ہے۔

(۱۸٦٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كُلُّ فُرْقَةٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ.

(۱۸۶۵۷) حضرت ابراہیم ویشیڈ فرماتے ہیں کہ ہر جدائی طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸٦٥٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لَيس كُلُّ فُرْقَةٍ طَلاَقًا.

(۱۸۶۵۸) حضرت طاؤس ویشیڈ فرماتے ہیں کہ ہر جدائی طلاق نہیں ہے۔

(٩٢) مَا قَالُوا فِي الأَمَةِ تُعْتَقُ تُخَيَّرُ ، فَتَخْتَارُ نَفْسَهَا

اگرکسی باندی کوآزاد ہونے کے بعد اختیار دیا جائے اور وہ اپنے نفس کو اختیار کرلے تو کیا حکم ہے؟

(١٨٦٥٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ (ح) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالُوا :إِذَا كَانَتِ الأَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ ، فَأُعْتِقَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ، كَانَتْ فُرْقَةً بِغَيْرِ طَلاَقٍ.

(۱۸۶۵۹) حضرت ابراہیم، حضرت طاؤس اور حضرت عامر رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی باندی کسی آزاد شخص کے نکاح میں ہو، اس باندی کو آزاد کیا جائے اور وہ اپنے نفس کو اختیار کرلے تو یہ بغیر طلاق کے فرقت ہوگی۔

(١٨٦٦٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّاد (ح) وعَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :إِذَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ، فَهِيَ فُرْقَةٌ بِغَيْرِ طَلاَقٍ.

(۱۸۶۶۰) حضرت حماد رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کو آزاد کیا گیا پھر اسے اختیار دیا گیا اور اس نے اپنے نفس کو اختیار کرلیا تو یہ بغیر طلاق کے فرقت ہوگی۔

(١٨٦٦١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :هِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ.

(۱۸۶۶۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ طلاقِ بائن ہے۔

(١٨٦٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :إِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ.

(۱۸۶۶۲) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر اس نے اپنے نفس کو اختیار کرلیا تو یہ طلاقِ بائن ہے۔

(٩٣) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِه إِنْ شِئْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(١٨٦٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ :إِنْ شِئْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ، قَالَ :إِنْ شَائَتْ فَهِيَ طَالِقٌ ، وَإِنْ لَمْ تَشَأْ فَلاَ شَيْءَ.

(۱۸۶۶۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے تو اگر وہ چاہے تو طلاق ہوگی اور اگر نہ چاہے تو طلاق نہیں ہوگی۔

(١٨٦٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شِئْتِ ، فَقَالَتْ :قَدْ شِئْتُ ، فَقَالَ :هِيَ طَالِقٌ وَهُوَ أَحَقُّ بِالرَّجْعَةِ ، وَإِذَا قَالَ :إِنْ شِئْتُ طَلَّقْتُكِ ، فَقَالَتْ :قَدْ شِئْتُ ، قَالَ :إِنْ شَاءَ لَمْ يُطَلِّقْهَا.

(۱۸۶۶۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے تو اگر عورت نے کہا کہ میں نے طلاق کو چاہ لیا تو اسے ایک طلاق ہو جائے گی اور مرد کو رجوع کا حق ہوگا اور اگر کہا کہ اگر تو چاہے تو میں تجھے طلاق دے دوں اور اس نے کہا کہ میں نے چاہ لیا تو اگر مرد چاہے تو طلاق دے دے۔

(٩٤) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ لَسْتِ لِي بِامْرَأَةٍ، مَا يَكُونُ ؟

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری بیوی نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟

(١٨٦٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ ، مَوْلَى آلِ سَمُرَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ فَائِدٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لامْرَأَتِهِ : إِنْ فَعَلْتِ كَذَا وَكَذَا فَلَسْتِ لِي بِامْرَأَةٍ ، فَفَعَلَتْهُ ، فَانْطَلَقَتْ مَعَهُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، فَقَالَ :مَا نَوَى ، وَأَتَتْ مَعَهُ أَبَا عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيَّ فَقَالَ :مَا نَوَى ، وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ :لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۶۶۵) حضرت عروہ بن فائد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں فلاں کام کرے تو میری بیوی نہیں ہے، اس عورت نے وہی کام کیا، پھر وہ اپنے خاوند کے ساتھ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی انہوں نے فرمایا کہ جو نیت کی تھی وہ واقع ہو گیا، پھر وہ اپنے خاوند کے ساتھ حضرت ابو عبداللہ جدلی کے پاس گئی انہوں نے بھی فرمایا کہ جو نیت کی ہے وہ واقع ہو گیا، اور حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں ہے۔

(١٨٦٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :إِنَّ الْحَجَّاجَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :لَسْتِ لِي بِامْرَأَةٍ ، فَقَالَ :تَطْلِيقَةٌ ، فَقَالَ سَعِيدٌ :مَا أَبْعَدَ.

(۱۸۶۶۶) حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا کہ حجاج اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتا ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری بیوی نہیں تو ایک طلاق ہو جائے گی، یہ سن کر حضرت سعید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بہت بعید از قیاس بات ہے۔

(١٨٦٦٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :مَا أَنْتِ لِي بِامْرَأَةٍ مِرَارًا ، وَهُوَ غَضْبَانُ ؟ قَالَ إِبْرَاهِيمُ :مَا أُرَاهُ بَلَغَ هَذَا ، إِلاَّ وَهُوَ يُرِيدُ الطَّلاَقَ.

(۱۸۶۶۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کئی مرتبہ غصے کی حالت میں کہے کہ تو میری بیوی نہیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال میں وہ طلاق کا ارادہ کر کے ہی اس حد کو پہنچ سکتا ہے۔

(١٨٦٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :لَسْتِ لِي بِامْرَأَةٍ ، قَالَ: مَا نَوَى.

(۱۸۶۶۸) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری بیوی نہیں تو اس کی نیت کا اعتبار ہے۔

(۱۸۶۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : لَسْت لِي بِامْرَأَةٍ ، قَالاَ : كِذْبَةٌ ، لَيْسَتْ بِشَيْءٍ.

(۱۸۶۶۹) حضرت حسن ریٹیلیز اور حضرت عطاء ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میری بیوی نہیں تو یہ جھوٹ ہے اور یہ کچھ نہیں۔

(۱۸۶۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : إِذَا وَاجَهَهَا بِهِ ، وَأَرَادَ الطَّلاَقَ ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۶۷۰) حضرت قتادہ ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ جب اس کی طرف منہ کر کے کہا اور طلاق کا ارادہ کیا تو ایک طلاق ہو جائے گی۔

(۹۵) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُسْأَلُ أَلَكَ امْرَأَةٌ ؟ وَلَهُ امْرَأَةٌ ، فَيَقُولُ لاَ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اگر ایک صاحبِ زوجہ شخص سے پوچھا جائے کہ تیری کوئی بیوی ہے؟ وہ جواب میں کہے نہیں تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۶۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قِيلَ لَهُ : أَلَكَ امْرَأَةٌ ؟ وَلَهُ امْرَأَةٌ ، فَقَالَ : لاَ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيم : كِذْبَةٌ كَذَبَهَا.

(۱۸۶۷۱) حضرت ابراہیم ریٹیلیز سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک صاحبِ زوجہ شخص سے پوچھا جائے کہ تیری کوئی بیوی ہے؟ وہ جواب میں کہے نہیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس نے ایک جھوٹ بولا ہے۔

(۱۸۶۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ : كِذْبَةٌ ؛ فِي الرَّجُلِ لَهُ امْرَأَةٌ فَيُسْأَل : أَلَكَ امْرَأَةٌ ؟ فَيَقُولُ : لاَ.

(۱۸۶۷۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک صاحبِ زوجہ شخص سے پوچھا جائے کہ تیری کوئی بیوی ہے؟ وہ جواب میں کہے نہیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس نے ایک جھوٹ بولا ہے۔

(۱۸۶۷۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سيار ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : هُوَ كَاذِبٌ.

(۱۸۶۷۳) حضرت شعبی ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے۔

(۱۸۶۷۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۶۷۴) حضرت حکم ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ یہ کچھ نہیں۔

(۱۸۶۷۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : هُوَ كَاذِبٌ.

(۱۸۶۷۵) حضرت حسن ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے۔

(٩٦) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُقَالُ لَهُ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ ؟ فَيَقُولُ نَعَمْ ، وَلَمْ يَكُنْ فَعَلَ

اگر کسی شخص سے سوال کیا جائے کہ کیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب میں کہے ہاں حالانکہ اس نے طلاق نہ دی ہو تو کیا حکم ہے؟

(١٨٦٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ قِيلَ لَهُ : طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ ؟ وَلَمْ يَكُنْ فَعَلَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ : يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلاَقُ.

(١٨٦٧٦) حضرت ابراہیم ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص سے سوال کیا جائے کہ کیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب میں کہے ہاں، حالانکہ اس نے طلاق نہ دی ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ طلاق واقع ہو جائے گی۔

(١٨٦٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قِيلَ لَهُ : طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ ؟ وَلَمْ يَكُنْ طَلَّقَهَا ، فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ الْحَسَنُ : فَقَدْ طُلِّقَتْ.

(١٨٦٧٧) حضرت حسن ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص سے سوال کیا جائے کہ کیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب میں کہے ہاں، حالانکہ اس نے طلاق نہ دی ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس عورت کو طلاق ہوگئی۔

(١٨٦٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقَالُ لَهُ : طَلَّقْتَ ؟ وَلَمْ يَكُنْ طَلَّقَ ، فَيَقُولُ : نَعَمْ ، فَقَالَ : كِذْبَةٌ.

(١٨٦٧٨) حضرت عامر ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص سے سوال کیا جائے کہ کیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ وہ جواب میں کہے ہاں، حالانکہ اس نے طلاق نہ دی ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس نے ایک جھوٹ بولا۔

(٩٧) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً ، يَنْوِي ثَلاَثًا

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو ایک لفظ میں طلاق دی اور تین کی نیت کی تو کیا حکم ہے؟

(١٨٦٧٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : النِّيَّةُ فِيمَا خَفِيَ ، فَأَمَّا مَا ظَهَرَ ، فَلاَ نِيَّةَ فِيهِ.

(١٨٦٧٩) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ نیت مخفی چیزوں میں ہوتی ہے ظاہر چیزوں میں نیت کا اعتبار نہیں ہوتا۔

(١٨٦٨٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً يَنْوِي ثَلاَثًا ، قَالَ : هِيَ وَاحِدَةٌ.

(١٨٦٨٠) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی اور نیت تین کی کی تو ایک طلاق واقع ہوگی۔

(۱۸۶۸۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَعْفَرٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :هِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۶۸۱) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک طلاق ہوگی۔

(۱۸۶۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ ثَلاَثًا ، قَالَ : فَسَأَلُوا لَهُ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقِيلَ :هِيَ وَاحِدَةٌ.

(۱۸۶۸۲) حضرت حکم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تجھے طلاق ہے اور ہاتھ سے تین کا اشارہ کرے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک طلاق واقع ہوگی۔

(۱۸۶۸۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، قَالَ :سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ أَبْوَابِ الطَّلاَقِ ؟ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ :سُئِلَ رَجُلٌ مَرَّةً : أَطَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ ؟ قَالَ :فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ بِأَرْبَعِ أَصَابِعَ ، وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ، فَفَارَقَ امْرَأَتَهُ.

(۱۸۶۸۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص سے سوال کیا گیا کہ کیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اس نے انگلی سے چار کا اشارہ کیا اور کوئی بات نہ کی تو اس نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا۔

(۹۸) مَنْ قَالَ اللِّعَانُ تَطْلِيقَةٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ لعان ایک طلاق ہے

(۱۸۶۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :اللِّعَانُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۶۸۴) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لعان ایک طلاقِ بائنہ ہے۔

(۱۸۶۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حماد ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :اللِّعَانُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۶۸۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لعان ایک طلاقِ بائنہ ہے۔

(۱۸۶۸٦) حَدَّثَنَا هُشَيم ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :الْمُلاَعِنُ أَشَدُّ مِنَ الَّذِي يُطَلِّقُ ثَلاَثًا ؟ فَقَالَ :نَعَمْ.

(۱۸۶۸۶) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا لعان کرنے والا تین طلاقیں دینے والے سے زیادہ شدید حکم والا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

(۱۸۶۸۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الْمُلاَعَنَةُ أَشَدُّ مِنَ الرَّجْمِ.

(۱۸۶۸۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لعان سنگسار کرنے سے زیادہ سخت چیز ہے۔

(۹۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ، أَوْ تَطْلِيقَةً، فَتَزَوَّجُ ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَيْهِ، عَلَى كَمْ تَكُونُ عِنْدَهُ؟

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیں، پھر اس سے شادی کر لی تو اب اس کے پاس کتنی طلاقوں کا حق ہوگا؟

(۱۸۶۸۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَأَلْتُ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَتَزَوَّجَتْ، ثُمَّ إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا، ثُمَّ إِنَّ الأَوَّلَ تَزَوَّجَهَا، عَلَى كَمْ هِيَ عِنْدَهُ؟ قَالَ: هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلاَقِ.

(۱۸۶۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بحرین کے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دی تھیں، پھر اس عورت نے شادی کی اور اس کے دوسرے خاوند نے بھی اسے طلاق دے دی، پھر پہلے خاوند نے اس سے نکاح کیا تو اس کے پاس کتنی طلاقوں کا حق ہوگا، انہوں نے فرمایا کہ اس کے پاس باقی ماندہ طلاق کا حق ہوگا۔

(۱۸۶۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، وَحَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أُبَيٍّ، قَالَ: تَرْجِعُ إِلَيْهِ بِمَا بَقِيَ مِنَ الطَّلاَقِ.

(۱۸۶۸۹) حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اب اس کے پاس باقی ماندہ طلاق کا حق رہے گا۔

(۱۸۶۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّ زِيَادًا سَأَلَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، وَشُرَيْحًا عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ، فَتَبِينُ، فَيَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ فَيُطَلِّقُهَا، أَوْ يَمُوتُ عَنْهَا، فَيَتَزَوَّجُهَا الأَوَّلُ، عَلَى كَمْ تَكُونُ عِنْدَهُ؟ فَقَالَ عِمْرَانُ: عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلاَقِ، وَقَالَ شُرَيْحٌ: نِكَاحٌ جَدِيدٌ، وَطَلاَقٌ جَدِيدٌ.

(۱۸۶۹۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت زیاد رحمہ اللہ نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت شریح رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دیں، پھر وہ بائنہ ہوگئی اور پھر کسی آدمی نے اس سے شادی کر کے اسے طلاق دے دی یا وہ فوت ہوگیا، اور پھر پہلے آدمی نے اس سے شادی کر لی تو اس کے پاس کتنی طلاقوں کا حق باقی رہے گا؟ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ باقی ماندہ طلاقوں کا جبکہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نیا نکاح اور نئی طلاق ہے۔

(۱۸۶۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ، وَأُبَيٌّ، وَأَبُو الدَّرْدَاءِ،

وَمُعَاذٌ ، يَقُولُونَ :تَرْجِعُ إِلَيْهِ عَلَى مَا بَقِيَ.

(۱۸۶۹۱) حضرت عمر، حضرت ابی، حضرت ابو درداء اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ باقی ماندہ طلاقوں کا حق باقی رہے گا۔

(۱۸٦۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ مَزِيدَةَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لاَ يَهْدِمُ الزَّوَاجَ ، إِلاَّ الثَّلاَثُ.

(۱۸۶۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شادی کے رشتے کو تین طلاقیں ہی ختم کرتی ہیں۔

(۱۸٦۹۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَزِيدَةَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :عَلَى مَا بَقِيَ.

(۱۸۶۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باقی ماندہ طلاقوں کا حق ہوگا۔

(۱۸٦۹٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أُبَيٍّ قَالَ :عَلَى مَا بَقِيَ.

(۱۸۶۹۴) حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باقی ماندہ طلاقوں کا حق ہوگا۔

(۱۸٦۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ :قَضَى عُمَرُ ، وَمُعَاذٌ ، وَزَيْدٌ ، وَأُبَيٌّ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّهَا عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلاَقِ.

(۱۸۶۹۵) حضرت عمر، حضرت معاذ، حضرت زید، حضرت ابی اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ باقی ماندہ طلاقوں کا حق ہوگا۔

(۱۸٦۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلاَقِ.

(۱۸۶۹۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باقی ماندہ طلاقوں کے ساتھ واپس آئے گی۔

(۱۰۰) مَنْ قَالَ هِيَ عِنْدَهُ عَلَى طَلاَقٍ جَدِيدٍ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں طلاقِ جدید کا حق ہوگا

(۱۸٦۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :هِيَ عِنْدَهُ عَلَى طَلاَقٍ مُسْتَقْبَلٍ.

(۱۸۶۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں طلاقِ جدید کا حق ہوگا۔

(۱۸٦۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، وَسُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ قَالاَ :هِيَ عِنْدَهُ عَلَى طَلاَقٍ جَدِيدٍ.

(۱۸۶۹۸) حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں طلاقِ جدید کا حق ہوگا۔

(۱۸٦۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :هِيَ عِنْدَهُ عَلَى ثَلاَثٍ.

(۱۸۶۹۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ نئے عقد کی صورت میں عورت تین طلاقوں کے ساتھ واپس آئے گی۔

(۱۸۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَقُولُونَ : يَهْدِمُ الثَّلاَثَ ، وَلاَ يَهْدِمُ الْوَاحِدَةَ وَالثِّنْتَيْنِ ، يَعْنِي طَلاَقًا جَدِيدًا.

(۱۸۷۰۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ کے شاگرد فرمایا کرتے تھے کہ تین طلاقیں نئی طلاق کا حق دلواسکتی ہیں تو ایک اور دو طلاقیں کیوں نہیں دلواسکتیں؟

(۱۸۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَقُولُونَ : يَهْدِمُ الثَّلاَثَ ، وَلاَ يَهْدِمُ الْوَاحِدَةَ وَالثِّنْتَيْنِ.

(۱۸۷۰۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ کے شاگرد فرمایا کرتے تھے کہ تین طلاقیں نئی طلاق کا حق دلوا سکتی ہیں تو ایک اور دو طلاقیں کیوں نہیں دلواسکتیں؟

(۱۸۷۰۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ أَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ كَانُوا يَقُولُونَ : يَهْدِمُ الْوَاحِدَةَ وَالثِّنْتَيْنِ كَمَا يَهْدِمُ الثَّلاَثَ ، إِلاَّ عَبِيدَةَ فَإِنَّهُ قَالَ : هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ.

(۱۸۷۰۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ کے شاگرد فرمایا کرتے تھے جبکہ حضرت عبیدہ فرماتے تھے کہ مرد کے پاس صرف باقی ماندہ طلاقوں کا حق ہوگا۔ ایک اور دو طلاقیں نئی طلاق کا حق دلواسکتی ہیں جس طرح تین طلاقیں نئی طلاق کا حق دلواتی ہیں۔

(۱۸۷۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : عَلَى طَلاَقٍ جَدِيدٍ ، وَعَلَى نِكَاحٍ جَدِيدٍ.

(۱۸۷۰۳) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ وہ نئی طلاق اور نئے نکاح کے ساتھ واپس آئے گی۔

(۱۸۷۰٤) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : هِيَ عِنْدَهُ عَلَى طَلاَقٍ جَدِيدٍ.

(۱۸۷۰۴) حضرت میمون ؒ فرماتے ہیں کہ وہ نئی طلاق کے ساتھ واپس آئے گی۔

(۱۸۷۰٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ رَجَاءٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ ، قَالَ : قُلْتُ : رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً فَبَانَتْ مِنْهُ ، فَحَلَّتْ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا ، فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا ، أَوْ طَلَّقَهَا ، فَرَجَعَتْ إِلَى الأَوَّلِ ، عَلَى كَمْ هِيَ عِنْدَهُ ؟ قَالَ : عَلَى مَا بَقِيَ مِنَ الطَّلاَقِ . قَالَ : قُلْتُ : فَطَلَّقَهَا أُخْرَى فَبَانَتْ مِنْهُ ، فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا ، أَوْ طَلَّقَهَا ، فَرَجَعَتْ إِلَى زَوْجِهَا الأَوَّلِ ، عَلَى كَمْ هِيَ عِنْدَهُ ؟ قَالَ : هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ . قُلْتُ : فَطَلَّقَهَا أُخْرَى ، فَحَلَّتْ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا ، ثُمَّ دَخَلَ بِهَا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا ، أَوْ طَلَّقَهَا ، فَرَجَعَتْ إِلَى زَوْجِهَا الأَوَّلِ ، عَلَى كَمْ هِيَ عِنْدَهُ ؟ قَالَ : هِيَ عَلَى ثَلاَثٍ.

(۱۸۷۰۵) حضرت رجاء ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قبیصہ ؒ سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی

اور وہ بائنہ ہوگئی، اس نے عدت پوری کی اور کسی مرد سے شادی کرلی، اس نے اس سے دخول کیا پھر وہ مرگیا یا اس کو طلاق دے دی، یہ پھر پہلے خاوند کے پاس واپس آئی تو کتنی طلاقوں کے ساتھ واپس آئے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ باقی ماندہ طلاقوں کے ساتھ، میں نے سوال کیا کہ اگر اس نے اسے دوسری مرتبہ طلاق دی، وہ بائنہ ہوگئی، پھر اس نے کسی آدمی سے نکاح کیا، اس نے اس سے دخول کیا اور پھر وہ مرگیا یا اسے طلاق دے دی، یہ پھر پہلے خاوند کے پاس واپس آئی تو کتنی طلاقوں کے ساتھ واپس آئے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ باقی ماندہ طلاقوں کے ساتھ، میں نے کہا کہ اس نے پھر طلاق دے دی، اس نے عدت کے بعد کسی اور مرد سے شادی کرلی، اس نے اس سے دخول کیا اور پھر اسے طلاق دے دی یا مرگیا یہ عورت پھر پہلے خاوند کے پاس واپس آئی تو کتنی طلاقوں کے ساتھ واپس آئے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ تین طلاقوں کے ساتھ۔

(۱۸۷۰۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : إنْ دَخَلَ بِهَا فَإِنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى ثَلاَثِ تَطْلِيقَاتٍ ، وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَإِنَّهَا عِنْدَهُ عَلَى بَقِيَّةِ الطَّلاَقِ.

(۱۸۷۰۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس نے دخول کیا تو تین طلاقوں کے ساتھ واپس آئے گی اور اگر دخول نہ کیا تو باقی ماندہ طلاقوں کے ساتھ واپس آئے گی۔

(۱۰۱) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ إذَا حَمَلْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو حاملہ ہوئی تو تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۷۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : يَقَعُ عَلَيْهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً ، ثُمَّ يُمْسِكُ حَتَّى تَطْهُرَ ، فَإِذَا اسْتَبَانَ حَمْلُهَا بَانَتْ.

(۱۸۷۰۷) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا جب تو حاملہ ہوئی تو تجھے طلاق ہے تو آدمی کو چاہئے کہ ہر طہر میں اس سے جماع کرنے کے بعد دوبارہ جماع نہ کرے یہاں تک کہ وہ دوبارہ حیض آنے کے بعد پاک ہوجائے، جب اس کا حمل ظاہر ہوجائے تو وہ بائنہ ہوجائے گی۔

(۱۸۷۰۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : إذَا حَمَلْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ، قَالَ : يَغْشَاهَا إذَا طَهُرَتْ مِنَ الْحَيْضِ ، ثُمَّ يُمْسِكُ عَنْهَا إلَى مِثْلِ ذَلِكَ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : يَغْشَاهَا حَتَّى تَحْمِلَ.

(۱۸۷۰۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب تو حاملہ ہوئی تجھے طلاق ہے، تو وہ عورت کے حیض سے پاک ہونے کے بعد اس سے جماع کرے اور پھر رک جائے۔ حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ اس کے حمل کے ظاہر ہونے تک اس سے جماع کرسکتا ہے۔

(۱۰۲) مَا قَالُوا فِي الْمَجُوسِيَّيْنِ يُسْلِمُ أَحَدُهُمَا قَبْلَ صَاحِبِهِ

اگر مجوسی میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کرلے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۷۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعِكْرِمَةَ ، وَكِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُمْ قَالُوا :إذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بِالإِسْلاَمِ ، فَلاَ سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا إلاَّ بِخِطْبَةٍ.

(۱۸۷۰۹) حضرت حسن، حضرت عکرمہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مجوسی میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کرلے تو مرد کو بغیر نئے سرے سے پیغام نکاح کے عورت پر کوئی حق نہیں رہا۔

(۱۸۷۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَجُوسِيَّيْنِ إذَا أَسْلَمَا فَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا ، فَإِنْ أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ صَاحِبِهِ ، فَقَدِ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ النِّكَاحِ.

(۱۸۷۱۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مجوسی میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کرلے تو ان کا نکاح ختم ہوگیا۔

(۱۸۷۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ مِثْلَهُ إلاَّ أَنَّهُ قَالَ :بَانَتْ مِنْهُ.

(۱۸۷۱۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۸۷۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ وَامْرَأَتِهِ يَكُونَانِ مُشْرِكَيْنِ فَيُسْلِمَانِ ، قَالَ: يَثْبُتُ نِكَاحُهُمَا ، فَإِنْ أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ الآخَرِ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا ، يَعْنِي بِذَلِكَ الْمَجُوسَ وَالْمُشْرِكِينَ غَيْرَ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۱۸۷۱۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مشرک مرد وعورت اگر اکٹھے اسلام قبول کرلیں تو ان کا نکاح باقی رہے گا اور اگر ایک اسلام قبول کرلے تو ان کا نکاح ختم ہوجائے گا، یہ حکم مجوسیوں اور مشرکوں کا ہے اہلِ کتاب کا نہیں۔

(۱۸۷۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الْمَجُوسِيَّيْنِ :إذَا أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ صَاحِبِهِ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۸۷۱۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مجوسی میاں بیوی میں سے کوئی ایک اسلام قبول کرلے تو ان کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔

(۱۰۳) قَالَ لَيْسَ فِي الطَّلاَقِ وَالْعَتَاقِ لَعِبٌ ، وَقَالَ هُوَ لَهُ لاَزِمٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ طلاق اور غلام کو آزاد کرنے میں مزاح نہیں ہوتا، یہ لازم ہوجاتے ہیں

(۱۸۷۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :ثَلاَثٌ لاَ يُلْعَبُ بِهِنَّ :النِّكَاحُ ،

وَالْعَتَاقُ ، وَالطَّلاَقُ.

(۱۸۷۱۴) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مزاح نہیں ہوتا: نکاح، عتاق اور طلاق

(۱۸۷۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : أَرْبَعٌ جَائِزَاتٌ عَلَى كُلِّ حَالٍ :الْعِتْقُ ، وَالطَّلاَقُ ، وَالنِّكَاحُ ، وَالنَّذْرُ.

(۱۸۷۱۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں ہر حال میں نافذ ہو جاتی ہیں: غلام کی آزادی، طلاق، نکاح اور نذر

(۱۸۷۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي كِبْرَان ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ :ثَلاَثٌ لاَ يُلْعَبُ بِهِنَّ :الطَّلاَقُ ، وَالنِّكَاحُ ، وَالنَّذْرُ.

(۱۸۷۱۶) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین چیزوں میں مزاح نہیں ہوتا: طلاق، نکاح اور نذر

(۱۸۷۱۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ :كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ ، وَسُلَيْمَانُ ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ :مَا أَقَلْتُمُ السُّفَهَاءَ عَنْ شَيْءٍ ، فَلاَ تُقِيلُوهُمُ الطَّلاَقَ وَالْعَتَاقَ.

(۱۸۷۱۷) حضرت عمرو بن مہاجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان، سلیمان، عمر بن عبدالعزیز اور یزید بن عبدالملک رحمہم اللہ نے خط میں لکھا تھا کہ تم بے وقوفوں کی سب باتوں کو معاف کر دو لیکن طلاق اور غلام کی آزادی میں انہیں چھوٹ نہ دو۔

(۱۸۷۱۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :ثَلاَثٌ لاَ لَعِبَ فِيهِنَّ : النِّكَاحُ ، وَالطَّلاَقُ ، وَالْعِتَاقُ.

(۱۸۷۱۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مزاح نہیں ہوتا: نکاح، طلاق اور آزادی

(۱۸۷۱۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُطَلِّقُ ثُمَّ يَرْجِعُ ، يَقُولُ : كُنْتُ لاَعِبًا ، وَيُعْتِقُ ثُمَّ يَرْجِعُ ، يَقُولُ : كُنْتُ لاَعِبًا ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلاَ تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللهِ هُزُوًا﴾ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ طَلَّقَ ، أَوْ حَرَّرَ ، أَوْ أَنْكَحَ ، أَوْ نَكَحَ ، فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ لاَعِبًا فَهُوَ جَائِزٌ. (طبری ۴۸۲۔ طبرانی ۷۸۰)

(۱۸۷۱۹) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں آدمی اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد رجوع کر لیتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تو مزاح کر رہا تھا، غلام کو آزاد کرتا تھا اور رجوع کر لیتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تو مزاح کر رہا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرمایا ﴿وَلاَ تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللهِ هُزُوًا﴾ اللہ کی آیات کو مذاق نہ بناؤ، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے طلاق دی، غلام کو آزاد کرایا، نکاح کرایا یا نکاح کیا اور پھر کہا کہ میں تو مزاح کر رہا تھا یہ چیزیں پھر بھی نافذ ہو جائیں گی۔

(۱۸۷۲۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :مَهْمَا أَقَلْتَ السُّفَهَاءَ مِنْ أَيْمَانِهِمْ ، فَلاَ تُقِلْهُمُ الْعَتَاقَ وَالطَّلاَقَ.

(۱۸۷۲۰) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے خط میں لکھا کہ بے وقوفوں کی ہر غلطی کو معاف کردو لیکن غلام کی آزادی اور طلاق دینے کو معاف نہ کرو۔

(۱۸۷۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ سَعِيدٍ، قَالَ: ثَلاَثٌ لَيْسَ فِيهِنَّ لَعِبٌ: الْعِتَاقُ، وَالطَّلاَقُ، وَالنِّكَاحُ

(۱۸۷۲۱) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مزاح نہیں ہوتا: عتاق، طلاق اور نکاح

(۱۰۴) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ بِالْفَارِسِيَّةِ

عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں طلاق دینے کا حکم

(۱۸۷۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ: بهشتم، قَالَ: تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۷۲۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کو ''بہشتم'' کہا تو ایک طلاق ہو جائے گی۔

(۱۸۷۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: طَلاَقُ الْعَجَمِيِّ بِلِسَانِهِ جَائِزٌ.

(۱۸۷۲۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عجمی شخص کا اپنی زبان میں طلاق دینا جائز ہے۔

(۱۸۷۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ دَغْلَجٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ بِالْفَارِسِيَّةِ قَالَ: يَلْزَمُهُ.

(۱۸۷۲۴) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فارسی میں طلاق دینے سے طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۷۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ: بهشتم، قَالَ: يَلْزَمُهُ الطَّلاَقُ.

(۱۸۷۲۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی کو ''بہشتم'' کہا تو ایک طلاق ہو جائے گی۔

(۱۸۷۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ: بهشتم، بهشتم، بهشتم، قَالَ: قَدْ قَالَهَا بِلِسَانِهِ، ذَهَبَتْ مِنْهُ.

(۱۸۷۲۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی زبان میں بیوی کو ''بہشتم، بہشتم، بہشتم'' کہا تو طلاق ہو جائے گی۔

(۱۰۵) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ، مَتَى يَطِيبُ لَهُ أَنْ يَخْلَعَ امْرَأَتَهُ؟

آدمی کے لئے اپنی بیوی کو خلع کا کہنا کب درست ہے؟

(۱۸۷۲۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، وَابْنِ سِيرِينَ، قَالاَ: لاَ يَحِلُّ الْخُلْعُ حَتَّى يُوجَدَ رَجُلٌ عَلَى بَطْنِهَا، لأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿إِلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾.

(۱۸۷۲۷) حضرت ابوقلابہ اور حضرت ابن سیرین رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کے لئے بیوی کو خلع کا کہنا اس وقت تک مناسب نہیں جب تک وہ اس کے پیٹ پر کسی دوسرے مرد کو نہ دیکھ لے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾۔

(۱۸۷۲۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْخُذَ فِدْيَةً مِنَ امْرَأَتِهِ أَنْ لاَ تُطِيعَهُ ، وَلاَ تَبَرَّ لَهُ قَسَمًا ، فَإِنْ فَعَلَتْ ذَلِكَ ، فَكَانَ مِنْ قِبَلِهَا شَيْءٌ ، حَلَّتْ لَهُ الْفِدْيَةُ ، فَإِنْ أَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهَا الْفِدْيَةَ ، وَأَبَتْ أَنْ تُطِيعَهُ ، بَعَثَا حَكَمَيْنِ : حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ ، وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا.

(۱۸۷۲۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے صرف اتنی بات پر بیوی سے خلع کا فدیہ لینا درست نہیں کہ وہ اس کی اطاعت نہ کرے اور اس کی قسم کو پورا نہ کرے، البتہ اگر وہ ایسا کرلے تو اس کے لئے فدیہ حلال ہے، اگر خاوند فدیہ قبول کرنے سے انکار کرے اور عورت اطاعت سے انکار کرے تو دونوں فیصلے کے لئے دو آدمی مقرر کریں ایک عورت کے گھر والوں سے ایک مرد کے گھر والوں سے۔

(۱۸۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا كَرِهَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا ، فَلْيَأْخُذْ مِنْهَا وَلْيَدَعْهَا.

(۱۸۷۲۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت اپنے خاوند کو ناپسند کرے تو آدمی اس سے فدیہ لے کر اسے چھوڑ دے۔

(۱۸۷۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ مَرْوَانَ الأَصْفَرِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ ، قَالَ : يَطِيبُ لَكَ الْخُلْعُ إِذَا قَالَتْ : لاَ أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ ، وَلاَ أَبَرُّ لَكَ قَسَمًا ، وَلاَ أُطِيعُ لَكَ أَمْرًا.

(۱۸۷۳۰) حضرت حمید بن عبد الرحمن حمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے عورت سے خلع کرنا اس وقت اچھا ہے جب وہ کہے کہ میں نہ تو تمہارے لئے غسلِ جنابت کروں گی نہ تو تمہاری قسم پوری کروں گی اور نہ تمہارے حکم کی اطاعت کروں گی۔

(۱۸۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يَطِيبُ لِلرَّجُلِ الْخُلْعُ إِذَا قَالَتْ : لاَ أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ ، وَلاَ أُطِيعُ لَكَ أَمْرًا ، وَلاَ أَبَرُّ لَكَ قَسَمًا ، وَلاَ أُكْرِمُ نَفْسًا.

(۱۸۷۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے عورت سے اس وقت علیحدگی کرنا درست ہے جب عورت کہے کہ میں نہ تو تمہارے لئے غسلِ جنابت کروں گی، نہ تمہاری بات مانوں گی، نہ تمہاری قسم پوری کروں گی اور نہ کسی کا اکرام کروں گی۔

(۱۸۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ : إِذَا عَصَتْكَ ، وَآذَتْكَ.

(۱۸۷۳۲) حضرت مقسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب وہ تمہیں تکلیف دے یا تمہاری نافرمانی کرے تو تم اس سے قطع تعلق کرلو۔

(۱۸۷۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيد ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ : (لاَ جُنَاحَ) قَالَ : ذَلِكَ فِي الْخُلْعِ ، إِذَا قَالَتْ : لاَ أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ.

(۱۸۷۳۳) حضرت حسن رحمہ اللہ آیتِ خلع کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ اس وقت مناسب ہے جب عورت کہے کہ میں تمہارے لئے غسلِ جنابت نہیں کروں گی۔

(۱۸۷۳۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ خَالِدٍ السِّجِسْتَانِيِّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ فِي قوله تعالى : ﴿لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ قَالَ : إِذَا فَعَلَتْ ذَلِكَ ، حَلَّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا.

(۱۸۷۳۴) حضرت ضحاک ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اگر عورت ایسا کرے تو مرد کے لئے فدیہ لینا درست ہے۔

(۱۸۷۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَخْلَعُ الْمَرْأَةَ ، قَالَ : إِذَا أَتَى ذَلِكَ مِنْ قِبَلِهَا فَلاَ بَأْسَ.

(۱۸۷۳۵) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر برے تعلقات کا سبب عورت ہو تو مرد کے لئے خلع کرنا درست ہے۔

(۱۸۷۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : قَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ : إِذَا كَانَ النُّشُوزُ مِنْ قِبَلِهَا حَلَّ لَهُ فِدَاؤُهَا.

(۱۸۷۳۶) حضرت جابر بن زید ؒ فرماتے ہیں کہ اگر برے تعلقات کا سبب عورت ہو تو مرد کے لئے فدیہ لینا درست ہے۔

(۱۸۷۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ هِشَامٍ ؛ أَنَّ عُرْوَةَ كَانَ يَقُولُ : لاَ يَحِلُّ لَهُ الْفِدَاءُ حَتَّى يَكُونَ الْفَسَادُ مِنْ قِبَلِهَا ، وَلَمْ يَكُنْ يَقُولُ : لاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَقُولَ : لاَ أَبَرُّ لَكَ قَسَمًا ، وَلاَ أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ.

(۱۸۷۳۷) حضرت عروہ ؒ فرمایا کرتے تھے کہ فدیہ اس وقت تک درست نہیں جب تک فساد عورت کی طرف سے نہ ہو، وہ یہ نہیں فرمایا کرتے تھے کہ فدیہ اس وقت تک درست نہیں جب تک عورت یہ نہ کہے کہ میں تیری قسم کو پورا نہیں کروں گی اور تیرے لئے غسل جنابت نہ کروں گی۔

(۱۸۷۳۸) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ طَاوُوسٌ يَقُولُ: يَحِلُّ لَهُ الْفِدَاءُ مَا قَالَ اللَّهُ: ﴿ إِلاَّ أَنْ يَخَافَا أَلاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ ﴾ وَلَمْ يَكُنْ يَقُولُ قَوْلَ السُّفَهَاءِ : حَتَّى تَقُولَ : لاَ أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ ، وَلَكِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ﴿ إِلاَّ أَنْ يَخَافَا أَلاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ ﴾ فِيمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ ، فِي الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ.

(۱۸۷۳۸) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ؒ فرمایا کرتے تھے کہ خلع میں فدیہ اس وقت تک درست ہے جب تک دونوں کو خوف ہو کہ اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے، صرف اتنی بات پر فدیہ درست نہیں ہوتا کہ عورت کہے کہ میں تیرے لئے غسل جنابت نہ کروں گی، بلکہ اصل بنیاد اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھنا ہے، اللہ کی حدود دونوں پر مقرر کی گئی ہیں جیسے اچھا سلوک اور صحبت۔

(۱۸۷۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنْ قَوْلِ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا ، لاَ أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ ، وَلاَ أَبَرُّ لَكَ قَسَمًا ، وَلاَ أُطِيعُ لَكَ أَمْرًا ؟ قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، يُمْسِكُهَا.

(۱۸۷۳۹) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے عورت کے اس جملے کے بارے میں سوال کیا کہ وہ اپنے شوہر سے یہ کہے کہ میں تیرے لئے غسلِ جنابت نہیں کروں گی اور تیری قسم کو بھی پورا نہیں کروں گی اور تیری بات بھی نہیں مانوں گی، انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی اہم بات نہیں اسے اپنے پاس ہی رکھے۔

(۱۸۷۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : سُئِلَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ : ﴿إِلاَّ أَنْ يَخَافَا أَلاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ﴾ قَالَ : مَا افْتُرِضَ عَلَيْهِمَا فِي الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ.

(۱۸۷۴۰) حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے قرآن مجید آیت ﴿إِلاَّ أَنْ يَخَافَا أَلاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ﴾ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد حسنِ سلوک اور صحبت ہیں۔

(۱۸۷۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ كَثِيرٍ، مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ؛ أَنَّ عُمَرَ أُتِيَ بِامْرَأَةٍ نَاشِزٍ، فَقَالَ لِزَوْجِهَا: اخْلَعْهَا.

(۱۸۷۴۱) حضرت کثیر مولی ابن سمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک ایسی عورت کا مقدمہ لایا گیا تو جو اپنے شوہر کی نافرمان تھی، آپ نے اس کے شوہر سے فرمایا کہ اس سے خلع کرلو۔

(۱۸۷۴۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَعَطَاءٍ ، وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، أَنَّهُم قَالُوا : لاَ يَحِلُّ الْخُلْعُ إِلاَّ مِنَ النَّاشِزِ.

(۱۸۷۴۲) حضرت زہری، عطا اور عمرو بن شعیب رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ خلع صرف نافرمان بیوی سے کیا جا سکتا ہے۔

(۱۰۶) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ إِذَا خَلَعَ امْرَأَتَهُ، كَمْ يَكُونُ مِنَ الطَّلاَقِ ؟

خلع کتنی طلاقوں کے قائم مقام ہے؟

(۱۸۷۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جُمْهَانَ ؛ أَنَّ امْرَأَةً اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا ، فَجَعَلَهَا عُثْمَانُ تَطْلِيقَةً ، وَمَا سَمَّى.

(۱۸۷۴۳) حضرت جمہان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے خلع لیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے ایک طلاق قرار دیا۔

(۱۸۷۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : خَلَعَ جُمْهَانُ الأَسْلَمِيُّ امْرَأَةً ، ثُمَّ نَدِمَ وَنَدِمَتْ، فَأَتَوْا عُثْمَانَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ ، قَالَ : فَقَالَ عُثْمَانُ : هِيَ تَطْلِيقَةٌ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ سَمَّيْتَ شَيْئًا ، فَهُوَ عَلَى مَا سَمَّيْتَ. (شافعی ۱۶۵۔ بیهقی ۳۱۶)

(۱۸۷۴۴) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جمہان اسلمی رحمہ اللہ نے ایک عورت سے خلع کیا، پھر دونوں کو افسوس ہوا، دونوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ایک طلاق ہے، البتہ اگر طلاق کی تعداد مقرر کردو تو وہ مقرر کردہ کے

مطابق ہے۔

(١٨٧٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جُمْهَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ قَالَ : الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۷۴۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق ہے۔

(١٨٧٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ : كَانَ أَبِي يَجْعَلُ الْخُلْعَ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً.

(۱۸۷۴۶) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد خلع کو ایک طلاق قرار دیتے تھے۔

(١٨٧٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْخُلْعَ تَطْلِيقَةً. (عبدالرزاق ١١٧٥٨)

(۱۸۷۴۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خلع کو ایک طلاق قرار دیا۔

(١٨٧٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۴۸) حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق ہے۔

(١٨٧٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ : لاَ تَكُونُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ ، إِلاَّ فِي فِدْيَةٍ ، أَوْ إِيلاَءٍ ، إِلاَّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ هَاشِمٍ قَالَ : عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ.

(۱۸۷۴۹) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک طلاقِ بائنہ صرف خلع اور ایلاء میں ہوتی ہے۔

(١٨٧٥٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَجَابِرٌ ، عَنْ عَامِرٍ. (ح) وَعَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالُوا : الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۵۰) حضرت ابراہیم، حضرت عامر، حضرت عطاء اور حضرت سعید بن جبیر رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(١٨٧٥١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ ، وَالإِيلاَءُ وَالْمُبَارَأَةُ كَذَلِكَ.

(۱۸۷۵۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاقِ بائنہ ہے اور اسی طرح ایلاء اور مباراۃ بھی۔

(١٨٧٥٢) حَدَّثَنَا عَبَّادٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ. (ح) وَيُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَخْلَعُ امْرَأَتَهُ قَالاَ : أَخْذُهُ الْمَالَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۵۲) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(١٨٧٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا خَلَعَ الرَّجُلُ أَمْرَ امْرَأَتِهِ مِنْ عُنُقِهِ ، فَهِيَ وَاحِدَةٌ ، وَإِنِ اخْتَارَتْهُ.

(۱۸۷۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاقِ بائنہ ہے خواہ عورت خود اختیار کرے۔

(۱۸۷۵٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيَى قَالَ : قَالَ قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ : الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ ، إِنْ شَائَتْ تَزَوَّجَتْهُ بِصَدَاقٍ جَدِيدٍ.

(۱۸۷۵۴) حضرت قبیصہ بن ذؤیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق ہے، اگر عورت چاہے تو نئے مہر پر نکاح کرلے۔

(۱۸۷۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : كُلُّ خُلْعٍ أُخِذَ عَلَيْهِ فِدَاءٌ فَهُوَ طَلاَقٌ ، وَهُوَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۵۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہر وہ خلع جس کا عوض لیا گیا وہ ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : كُلُّ خُلْعٍ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۵۶) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۵۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : هُوَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۵۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : هُوَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۵۹) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷٦۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ قَالَ : فِي قِرَائَةِ أُبَيٍّ : الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۶۰) حضرت ابی رحمہ اللہ کی قراءت میں ہے وہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷٦۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كُلُّ مُفْتَدِيَةٍ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا ، لاَ تَرْجِعُ إِلَى زَوْجِهَا إِلاَّ أَنْ تَشَاءَ.

(۱۸۷۶۱) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ عورت جس کے نفس کا فدیہ دیا گیا ہو وہ اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے، وہ اپنی مرضی سے ہی پہلے خاوند کی طرف لوٹ سکتی ہے۔

(۱۸۷٦۲) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۷۶۲) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷٦۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ جَعَلَ الْخُلْعَ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً.

(۱۸۷۶۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۷۶۴) حضرت ابو سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے۔

(۱۸۷٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ ، وَمَا اشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ مِنَ

الطَّلاَقِ فَهُوَ لَهَا.

(۱۸۷۶۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاق بائنہ ہے، اور اگر عورت نے کسی طلاق کی شرط لگائی تو وہ بھی ہو جائے گی۔

(۱۰۷) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى الْخُلْعَ طَلاَقًا

جو حضرات خلع کو طلاق نہیں سمجھتے

(۱۸۷۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّمَا هُوَ فُرْقَةٌ وَفَسْخٌ ، لَيْسَ بِطَلاَقٍ ، ذَكَرَ اللَّهُ الطَّلاَقَ فِي أَوَّلِ الآيَةِ ، وَفِي آخِرِهَا ، وَالْخُلْعُ بَيْنَ ذَلِكَ ، فَلَيْسَ بِطَلاَقٍ قَالَ الله : ﴿الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ .

(۱۸۷۶۶) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ خلع صرف جدائی اور فسخ نکاح ہے یہ طلاق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے طلاق کا آیت کے شروع اور آخر میں تذکرہ فرمایا ہے درمیان میں خلع کا ذکر ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ [البقرة ۲۲۹]

(۱۰۸) مَا قَالُوا فِي عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ ، كَيْفَ هِيَ ؟

خلع یافتہ عورت کی عدت

(۱۸۷۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (ح) وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ : عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ.

(۱۸۷۶۷) حضرت سعید بن مسیب ؒ اور حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت کی عدت مطلقہ کی طرح ہے۔

(۱۸۷۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَقُولُ : تَعْتَدُّ ثَلاَثَ حِيَضٍ ، وَهُوَ أَوْلَى بِخِطْبَتِهَا فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۷۶۸) حضرت عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ وہ تین حیض تک عدت گزارے گی اور خلع کرنے والا خاوند عدت میں پیامِ نکاح کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۸۷۶۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، وَهُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُلُّ فُرْقَةٍ كَانَتْ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ ، فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ.

(۱۸۷۶۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ مرد و عورت کے درمیان ہونے والی ہر جدائی میں عدت طلاق یافتہ عورت کی عدت

جیسی ہوگی۔

(۱۸۷۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُهُ.

(۱۸۷۷۰) حضرت حسن ویشید بھی یہی فرماتے ہیں۔

(۱۸۷۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :عِدَّتُهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ.

(۱۸۷۷۱) حضرت سالم ویشید فرماتے ہیں کہ وہ تین حیض عدت گزارے گی۔

(۱۸۷۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَهُشَيْمٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :عِدَّتُهَا ثَلَاثُ قُرُوءٍ.

(۱۸۷۷۲) حضرت شعبی ویشید فرماتے ہیں کہ اس کی عدت تین حیض ہے۔

(۱۸۷۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ ، عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ.

(۱۸۷۷۳) حضرت علی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ کی عدت طلاق یافتہ کی عدت کے برابر ہے۔

(۱۸۷۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَأَبِي عِيَاضٍ ، وَخِلاَسٍ ، قَالُوا :عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ ، وَعِدَّةُ الْمُلاَعَنَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ.

(۱۸۷۷۴) حضرت سعید، ابوعیاض اور خلاس ویشید فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ اور لعان کردہ عورت کی عدت مطلقہ کی عدت کی طرح ہے۔

(۱۸۷۷٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، وَغَيْرِهِم ، أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ :عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ :ثَلَاثَةُ قُرُوءٍ.

(۱۸۷۷۵) بہت سے حضرات فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ کی عدت طلاق یافتہ کی طرح تین حیض ہے۔

(۱۰۹) مَنْ قَالَ عِدَّتُهَا حَيْضَةٌ

جن حضرات کے نزدیک خلع یافتہ عورت کی عدت ایک حیض ہے

(۱۸۷۷٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُثْمَانَ ؛ أَنَّهُ قَالَ :عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ.

(۱۸۷۷۶) حضرت عثمان رضی اللہ فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت کی عدت ایک حیض ہے۔

(۱۸۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ.

(۱۸۷۷۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت کی عدت ایک حیض ہے۔

(۱۸۷۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ الرُّبَيِّعَ اخْتَلَعَتْ مِنْ

زَوْجِهَا ، فَأَتَى عَمُّهَا عُثْمَانَ فَقَالَ :تَعْتَدُّ بِحَيْضَةٍ ؟ قَالَ :تَعْتَدُّ بِحَيْضَةٍ ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ :تَعْتَدُّ ثَلاَثَ حِيَضٍ ، حَتَّى قَالَ هَذَا عُثْمَانُ ، فَكَانَ يُفْتِي بِهِ وَيَقُولُ :خَيْرُنَا وَأَعْلَمُنَا.

(۱۸۷۷۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رُبَیِّع رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند سے خلع لے لی، ان کے چچا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ ایک حیض عدت گزارے گی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس سے پہلے خلع یافتہ کی عدت تین حیض ہونے کے قائل تھے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس حکم کے بعد ایک حیض کے عدت ہونے کے قائل ہوگئے اور فرمایا کرتے تھے کہ وہ ہم سے بہتر اور ہم سے زیادہ جاننے والے تھے۔

(۱۸۷۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ سَعِيدِ بْنِ حَمَلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ ، قَضَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَمِيلَةَ ابْنَةِ سَلُولٍ.

(ابو داؤد ۲۲۰۶۔ عبدالرزاق ۱۱۸۵۸)

(۱۸۷۷۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت کی عدت ایک حیض ہے، اس کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیلہ بنت سلول رضی اللہ عنہا کے بارے میں فرمایا تھا۔

(۱۸۷۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:عِدَّتُهَا حَيْضَةٌ.

(۱۸۷۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت کی عدت ایک حیض ہے۔

(۱۸۷۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ الرُّبَيِّعَ اخْتَلَعَتْ فَأُمِرَتْ بِحَيْضَةٍ.

(۱۸۷۸۱) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت رُبَیِّع رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند سے خلع لی اور پھر ایک حیض عدت گزارنے کا انہیں حکم دیا گیا۔

(۱۱۰) مَا قَالُوا فِي عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ ، أَيْنَ تَعْتَدُّ ؟

خلع یافتہ عورت عدت کہاں گزارے گی؟

(۱۸۷۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الْمُخْتَلِعَةِ تَعْتَدُّ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا ، لأَنَّهُ إِنْ شَاءَ رَاجَعَهَا.

(۱۸۷۸۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت اپنے خاوند کے گھر میں عدت گزارے گی تاکہ اگر وہ چاہے تو رجوع کرلے۔

(۱۸۷۸۳) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ الرُّبَيِّعَ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا ، فَأَتَى مُعَوِّذٌ

عُثْمَانَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ : أَتَنْتَقِلُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، تَنْتَقِلُ.

(۱۸۷۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند سے خلع لی تو (ربیع کے والد) حضرت معوذ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے سوال کیا کہ کیا وہ وہاں سے منتقل ہو سکتی ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں وہ اس گھر سے منتقل ہو سکتی ہیں۔

(۱۱۱) مَا قَالُوا فِي الْخُلْعِ ، يَكُونُ دُونَ السُّلْطَانِ ؟

کیا سلطان کی مداخلت کے بغیر خلع ہو سکتی ہے؟

(۱۸۷۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : أُتِيَ بِشر بْنُ مَرْوَانَ فِي خُلْعٍ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ ، فَلَمْ يُجِزْهُ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ شِهَابٍ الْخَوْلاَنِيُّ : شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أُتِيَ فِي خُلْعٍ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ ، فَأَجَازَهُ.

(۱۸۷۸۴) حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بشر بن مروان کے پاس میاں بیوی کے درمیان خلع کا ایک مسئلہ لایا گیا، بشر نے اس کی اجازت نہ دی، تو حضرت عبداللہ بن شہاب خولانی رحمہ اللہ نے بشر سے کہا کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا، ان کے پاس خلع کا ایک مسئلہ لایا گیا تو انہوں نے اس کی اجازت دے دی تھی۔

(۱۸۷۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا أَجَازَ خُلْعًا دُونَ السُّلْطَانِ.

(۱۸۷۸۵) حضرت شریح رحمہ اللہ نے سلطان کی مداخلت کے بغیر خلع کی اجازت دی ہے۔

(۱۸۷۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ ؛ أَنَّ عَمَّهَا خَلَعَهَا مِنْ زَوْجِهَا ، وَكَانَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ ، دُونَ عُثْمَانَ ، فَأَجَازَ ذَلِكَ عُثْمَانُ.

(۱۸۷۸۶) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کے چچا نے انہیں ان کے خاوند سے خلع لے کر دی، ان کا خاوند شراب پیا کرتا تھا، یہ خلع انہوں نے امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مداخلت کے بغیر لی، لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے جائز قرار دیا۔

(۱۸۷۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : الْخُلْعُ جَائِزٌ دُونَ السُّلْطَانِ.

(۱۸۷۸۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع سلطان کے بغیر بھی جائز ہے۔

(۱۸۷۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : الْخُلْعُ جَائِزٌ دُونَ السُّلْطَانِ.

(۱۸۷۸۸) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع سلطان کے بغیر بھی جائز ہے۔

(۱۸۷۸۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، سَمِعَهُ يَقُولُ : كَانُوا يَخْتَلِعُونَ عِنْدَنَا دُونَ السُّلْطَانِ ، فَإِذَا رُفِعَ

إلَى السُّلْطَانِ أَجَازَهُ.

(۱۸۷۸۹) حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ لوگ ہمارے پاس بغیر سلطان کے خلع کیا کرتے تھے، جب معاملہ سلطان کے پاس پیش ہوتا تو وہ بھی اس کی اجازت دے دیتے۔

(۱۱۲) من قَالَ هُوَ عِنْدَ السُّلْطَانِ

جن حضرات کے نزدیک خلع کے لئے سلطان کے پاس جانا ضروری ہے

(۱۸۷۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : هُوَ عِنْدَ السُّلْطَانِ.

(۱۸۷۹۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ خلع سلطان کے پاس ہی ہوگی۔

(۱۸۷۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الْمُخْتَلِعَةِ قَالَ : إِنْ كَانَتْ نَاشِزًا ، أَمَرَهُ السُّلْطَانُ أَنْ يَخْلَعَ.

(۱۸۷۹۱) حضرت سعید بن جبیر خلع لینے والی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر عورت نافرمان ہو تو سلطان مرد کو خلع کا حکم دے گا۔

(۱۱۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَخْلَعُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ، مَنْ قَالَ يَلْحَقُهَا الطَّلاَقُ

اگر ایک آدمی خلع کرنے کے بعد عورت کو طلاق دے تو جن حضرات کے نزدیک طلاق نافذ ہو جائے گی

(۱۸۷۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : كَانَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ، وَابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولاَنِ فِي الَّتِي تَفْتَدِي مِنْ زَوْجِهَا : لَهَا طَلاَقٌ مَا كَانَتْ فِي عِدَّتِهَا.

(۱۸۷۹۲) حضرت عمران بن حصین اور حضرت ابن مسعود فرمایا کرتے تھے کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي فَضَالَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الأَعْوَرِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : لِلْمُخْتَلِعَةِ طَلاَقٌ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۷۹۳) حضرت ابو الدرداء فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۷۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : اخْتَلَفَ ابْنُ مَسْعُودٍ ، وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الرَّجُلِ يَخْلَعُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ، قَالَ أَحَدُهُمَا : لَيْسَ طَلاَقُهُ بِشَيْءٍ ، وَقَالَ الآخَرُ : مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ فَإِنَّ الطَّلاَقَ يَلْحَقُهَا.

(۱۸۷۹۴) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد طلاق کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اختلاف ہے، ایک فرماتے ہیں کہ اس طلاق کی کوئی حیثیت نہیں جبکہ دوسرے فرماتے ہیں کہ عدت میں طلاق موثر ہوگی۔

(۱۸۷۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :يَلْحَقُهَا الطَّلاَقُ.

(۱۸۷۹۵) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۷۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :يَجْرِي عَلَيْهَا الطَّلاَقُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۷۹۶) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۷۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَخْلَعُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ، قَالَ :أَخْذُهُ الْمَالَ تَطْلِيقَةٌ ، وَكَلاَمُهُ بِالطَّلاَقِ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۷۹۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع کرنے کے بعد اگر عورت کو طلاق دی تو آدمی کا مال لینا ایک طلاق ہے اور طلاق کا کہنا دوسری طلاق ہے۔

(۱۸۷۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَخِلاَسٍ قَالاَ : يَلْحَقُهَا الطَّلاَقُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۷۹۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت خلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۷۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ ، وَمَا أَتْبَعَ مِنَ الطَّلاَقِ ، فَإِنَّهُ يَلْحَقُهَا مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۷۹۹) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع ایک طلاقِ بائنہ ہے، خلع کے بعد عدت میں طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

(۱۸۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَخْلَعُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ، قَالَ :ذَلِكَ أَبْعَدُ لَهُ مِنْهَا.

(۱۸۸۰۰) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی خلع کے بعد اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو یہ اسے بیوی سے اور زیادہ دور کرنے والی چیز ہے۔

(۱۸۸۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ:يَلْزَمُ الْمُطَلَّقَةَ الطَّلاَقُ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۸۰۱) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۸۸۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تُبَارِءُ زَوْجَهَا فَيُطَلِّقُهَا ، قَالاَ :يَقَعُ عَلَيْهَا مَا كَانَتْ فِي عِدَّتِهَا . قَالَ سُفْيَانُ :نَرَى أَنَّهُ يَقَعُ.

(۱۸۸۰۲) حضرت ابراہیم ریشید اور حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ اگر خلع کے بعد اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے تو عدت میں طلاق واقع ہو جائے گی۔ حضرت سفیان ریشید فرماتے ہیں کہ ہماری رائے بھی یہی ہے کہ طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۱۸۸۰۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمُخْتَلِعَةِ ، قَالَ :يَلْحَقُهَا الطَّلاَقُ.

(۱۸۸۰۳) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق ہو جاتی ہے۔

(۱۱٤) من قَالَ لاَ يَلْحَقُهَا الطَّلاَقُ

جن حضرات کے نزدیک خلع کے بعد عدت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

(۱۸۸۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ :لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۸۰۴) حضرت ابن عباس اور حضرت ابن زبیر تفکیننا فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

(۱۸۸۰٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :لاَ يَلْحَقُهَا طَلاَقُهُ إيَّاهَا ، مَا كَانَتْ فِي عِدَّةٍ مِنْهُ بَائِنَةً.

(۱۸۸۰۵) حضرت جابر بن زید ریشید فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

(۱۸۸۰٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، وَمَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَحَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمُخْتَلِعَةِ :لاَ يَقَعُ عَلَيْهَا طَلاَقُ زَوْجِهَا مَا كَانَتْ فِي عِدَّةٍ مِنْهُ بَائِنَةً.

(۱۸۸۰۶) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، خواہ عورت عدت میں ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۸۸۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ :لاَ يَقَعُ عَلَيْهَا الطَّلاَقُ مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۸۸۰۷) حضرت طاؤس ریشید فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، خواہ عورت عدت میں ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۸۸۰۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَطَاوُوسٍ قَالاَ :إذَا خَلَعَ ثُمَّ طَلَّقَ ، لَمْ يَقَعْ طَلاَقُهُ.

(۱۸۸۰۸) حضرت شعبی ریشید اور حضرت طاؤس ریشید فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

(۱۸۸۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ الْمُخْتَلِعَةَ لاَ يَلْحَقُهَا الطَّلاَقُ فِي عِدَّتِهَا.

(۱۸۸۰۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع کے بعد عدت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، خواہ عورت عدت میں ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۸۸۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، وَابْنِ ثَوْبَانَ ، قَالاَ : إِنْ طَلَّقَهَا فِي مَجْلِسِهِ لَزِمَهُ ، وَإِلاَّ فَلاَ.

(۱۸۸۱۰) حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ اور حضرت ابن ثوبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر خلع کی مجلس میں طلاق دی تو واقع ہوگی ورنہ نہیں۔

(۱۱۵) مَا قَالُوا فِي الْمُخْتَلِعَةِ ، تَكُونُ لَهَا نَفَقَةٌ ، أَمْ لاَ ؟

خلع لینے والی عورت کا نفقہ عدت کے دوران مرد پر لازم ہوگا یا نہیں؟

(۱۸۸۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لِلْمُخْتَلِعَةِ السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ.

(۱۸۸۱۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(۱۸۸۱۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لِلْمُخْتَلِعَةِ السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ ، لأَنَّهَا لَوْ شَائَتْ تَزَوَّجَتْ زَوْجَهَا فِي عِدَّتِهَا تَزَوَّجَتْهُ.

(۱۸۸۱۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا کیونکہ اگر وہ چاہے تو عدت میں اپنے شوہر سے شادی کرسکتی ہے۔

(۱۸۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : الْمُخْتَلِعَةِ لَهَا النَّفَقَةُ.

(۱۸۸۱۳) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کو نفقہ ملے گا۔

(۱۸۸۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَبْدَةُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ سُئِلَ عَنِ الْمُخْتَلِعَةِ : لَهَا نَفَقَةٌ ؟ فَقَالَ : كَيْفَ يُنْفِقُ عَلَيْهَا وَهُوَ يَأْخُذُ مِنْهَا ؟.

(۱۸۸۱۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا خلع لینے والی عورت کو نفقہ ملے گا انہوں نے فرمایا کہ وہ اس پر کیسے خرچ کرسکتا ہے حالانکہ مرد نے عورت سے پیسے وصول کئے ہیں۔

(۱۸۸۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لَيْسَ لِلْمُخْتَلِعَةِ وَلاَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا سُكْنَى وَلاَ نَفَقَةٌ.

(۱۸۸۱۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ خلع لینے والی عورت کے لئے اور اس عورت کے لئے جسے تین طلاقیں دی جاچکی

ہوں رہائش اور نفقہ نہیں ہے۔

(۱۸۸۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيد ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :لَيْسَ لِلْمُخْتَلِعَةِ وَالْمُبَارِئَةِ نَفَقَةٌ.

(۱۸۸۱۶) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی اور نکاح سے فارغ ہو جانے والی عورت کے لئے نفقہ نہیں ہے۔

(۱۱۶) مَا قَالُوا فِي مُتْعَةِ الْمُخْتَلِعَةِ ؟

خلع لینے والی عورت کے متعہ کے بارے میں علماء کی آراء

(۱۸۸۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لِلْمُمَلَّكَةِ ، وَالْمُخَيَّرة ،وَالْمُخْتَلِعَةِ ، مُتْعَةٌ.

(۱۸۸۱۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کو اس کے معاملے کا مالک بنا دیا گیا ہو، یا اسے اختیار دے دیا گیا ہو یا اس نے خلع لی ہو، ایسی عورت کو متعہ ملے گا۔

(۱۸۸۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لِلْمُخْتَلِعَةِ مُتْعَةٌ.

(۱۸۸۱۸) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کو متعہ ملے گا۔

(۱۸۸۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ :لَيْسَ لِلْمُخْتَلِعَةِ مُتْعَةٌ، كَيْفَ يُمَتِّعُهَا وَهُوَ يَأْخُذُ مِنْهَا؟

(۱۸۸۱۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کو متعہ بھی نہیں ملے گا، وہ اسے کیسے متعہ دے حالانکہ وہ اس سے مال لے رہا ہے۔

(۱۸۸۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مَتَاعٌ ، إلاَّ الْمُخْتَلِعَةَ.

(۱۸۸۲۰) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کے علاوہ ہر طلاق یافتہ کے لئے متعہ ہے۔

(۱۸۸۲۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:لَيْسَ لِلْمُخْتَلِعَةِ مُتْعَةٌ.

(۱۸۸۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کے لئے متعہ نہیں ہے۔

(۱۱۷) مَا قَالُوا فِي الْمُخْتَلِعَةِ ، أَلِزَوْجِهَا أَنْ يُرَاجِعَهَا ؟

خلع یافتہ عورت کا خاوند اس سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۱۸۸۲۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَبِيب بْنِ مِهْرَانَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ امْرَأَةٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِبَقِيَّةِ مَهْرٍ كَانَ لَهَا عَلَيْهِ ، فَهَلْ لَهُمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إِنْ لَمْ يَكُنْ ذَكَرَ فِيهَا طَلاَقًا بِمَهْرٍ جَدِيدٍ ، قَالَ :وَسَأَلْتُ مَاهَانَ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، وَلَوْ بِكُوزٍ مِنَ الْمَاءِ.

(۱۸۸۲۲) حضرت حبیب بن مہران رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر کسی عورت نے

اپنے خاوند سے باقی ماندہ مہر کے عوض خلع کی تو کیا وہ رجوع کر سکتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ہاں اگر طلاق کا ذکر نہ کیا ہو نئے مہر کے ساتھ رجوع کر سکتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ماہان رحمہ اللہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں خواہ پانی کی ایک صراحی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۸۸۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً عَلَى جُعْلٍ ، فَلاَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ وَهُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ.

(۱۸۸۲۳) حضرت عامر رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے اپنی بیوی کو کسی عوض کے بدلے ایک طلاق دے دی تو وہ رجوع کا حق نہیں رکھتا، بلکہ پیامِ نکاح بھجوائے گا۔

(۱۸۸۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَقُولُ : صَاحِبُهَا أَوْلَى بِخِطْبَتِهَا فِي الْعِدَّةِ

(۱۸۸۲۴) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد کہا کرتے تھے کہ خلع یافتہ عورت کا خاوند عدت کے دوران پیامِ نکاح بھجوانے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۸۸۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدَة ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا خَلَعَهَا ثُمَّ نَدِمَا وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا ، لَمْ تَرْجِعْ إِلَيْهِ ، إِلاَّ بِخِطْبَةٍ.

(۱۸۸۲۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مرد نے عورت کو خلع کے ذریعے طلاق دی، پھر دونوں کو ندامت ہوئی، جبکہ عورت اپنی عدت میں ہو تو وہ پیامِ نکاح کے بغیر رجوع نہیں کر سکتا۔

(۱۸۸۲٦) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُهَا بِأَقَلَّ مِمَّا أَخَذَ مِنْهَا.

(۱۸۸۲۶) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو کچھ آدمی نے بیوی سے لیا ہے اس سے کم پر نکاح نہیں کر سکتا۔

(۱۸۸۲۷) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ يَقُولُ فِي الْمُخْتَلِعَةِ : إِذَا قَبِلَ مِنْهَا زَوْجُهَا الْفِدْيَةَ ، ثُمَّ خَطَبَهَا بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ : يَتَزَوَّجُهَا وَيُسَمِّي لَهَا مَهْرًا جَدِيدًا.

(۱۸۸۲۷) حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ مختلعہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر خاوند نے اس سے فدیہ قبول کر لیا پھر اس کے بعد پیامِ نکاح بھجوایا تو وہ شادی کر سکتا ہے لیکن نیا مہر مقرر کرے گا۔

(۱۸۸۲۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمُخْتَلِعَةِ إِذَا أَرَادَ زَوْجُهَا مُرَاجَعَتَهَا ، قَالَ : يَخْطُبُهَا بِمَهْرٍ جَدِيدٍ. (دار قطنی ۲۷۶۔ بیهقی ۳۱۴)

(۱۸۸۲۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت کا خاوند اگر اس سے رجوع کرنا چاہے تو نئے مہر کے ساتھ پیامِ نکاح بھجوائے گا۔

(۱۱۸) من كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْمُخْتَلِعَةِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا

عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں

(۱۸۸۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو زَوْجَهَا ، قَالَ : تَرُدِّينَ عَلَيْهِ مَا أَخَذْتِ مِنْهُ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، وَأَزِيدُهُ ، قَالَ : أَمَّا زِيَادَةً فَلاَ.

(۱۸۸۲۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے خاوند کی شکایت لے کر آئی، آپ نے فرمایا کہ جو تم نے اس سے لیا تھا اسے واپس دے دیا؟ اس نے کہا ہاں میں نے زیادہ دے دیا، آپ نے فرمایا کہ زیادتی نہیں کر سکتی۔

(۱۸۸۳۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ يَأْخُذُ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں۔

(۱۸۸۳۱) حَدَّثَنَا ابن إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۸۳۱) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۸۸۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : لاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۳۲) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں۔

(۱۸۸۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لاَ يَأْخُذُ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا ، فَإِنْ أَخَذ رَدَّ عَلَيْها.

(۱۸۸۳۳) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں، اگر لیا تو واپس دینا ہوگا۔

(۱۸۸۳۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۳۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں۔

(۱۸۸۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ : لاَ يَأْخُذُ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۳۵) حضرت زہری رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں۔

(۱۸۸۳۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَعَطَاءٍ ، وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالُوا : لاَ يَأْخُذُ مِنْهَا زَوْجُهَا إِلاَّ مَا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۳۶) حضرت زہری، حضرت عطاء اور حضرت عمرو بن شعیب رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں۔

(۱۸۸۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۳۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں۔

(۱۸۸۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِالْكَرِيمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۳۸) حضرت سعید بن میسّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں۔

(۱۸۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ؟ فَكَرِهَا أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۳۹) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے اس بارے میں سوال کیا تو ان دونوں نے فرمایا کہ مہر سے زیادہ معاوضہ خلع کے لئے لینا درست نہیں۔

(۱۸۸٤۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :مَنْ خَلَعَ امْرَأَتَهُ فَأَخَذَ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا ، فَلَمْ يُسَرِّحْ بِإِحْسَانٍ.

(۱۸۸۴۰) حضرت میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے اپنی بیوی سے مہر سے زیادہ معاوضہ لیا اس نے احسان کے ساتھ رخصت نہیں کیا۔

(۱۸۸٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرتے ہوئے مہر سے زیادہ معاوضہ لینا درست نہیں۔

(۱۸۸٤۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ؛ أَنَّهُ سَأَلَهُ : كَيْفَ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ فِي الْمُخْتَلِعَةِ ؟ فَقَالَ :إِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا فَوْقَ مَا أَعْطَاهَا ، فَقَالَ رَجَاءٌ :قَالَ قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ :اقْرَأِ الآيَةَ الَّتِي بَعْدَهَا : ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لاَّ يُقِيمَا حُدُودَ اللهِ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ﴾.

(۱۸۸۴۲) حضرت رجاء بن حیوہ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ حضرت حسن رحمہ اللہ خلع یافتہ کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے، انہوں نے فرمایا کہ وہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ مہر سے زیادہ معاوضہ خلع لے۔ حضرت رجاء رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کہ قبیصہ بن ذؤیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد والی آیت پڑھو جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود پر قائم نہیں رہ سکیں گے تو دونوں پر اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ عورت کچھ فدیہ دے دے۔

(۱۱۹) من رَخَّصَ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْمُخْتَلِعَةِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا

جن حضرات کے نزدیک مہر سے زیادہ بدلِ خلع دینا درست ہے

(۱۸۸٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ كَثِيرٍ ، مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ أُتِيَ بِامْرَأَةٍ نَاشِزٍ ، فَأَمَرَ بِهَا إِلَى بَيْتٍ كَثِيرِ الزِّبْلِ ثَلاَثًا ، ثُمَّ دَعَاهَا ، فَقَالَ : كَيْفَ وَجَدْتِ ؟ فَقَالَتْ : مَا وَجَدْتُ رَاحَةً مُذْ كُنْتُ عِنْدَهُ ، إِلاَّ هَذِهِ اللَّيَالِيَ الَّتِي حُبِسْتُهَا ، قَالَ : اخْلَعْهَا وَلَوْ مِنْ قُرْطِهَا.

(۱۸۸۴۳) حضرت کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کے پاس خاوند کی نافرمان ایک عورت لائی گئی، آپ نے اسے تین دن کے لئے بند کروادیا، پھر اسے بلایا اور اس سے پوچھا کہ تم نے کیسا محسوس کیا؟ اس نے کہا جب سے میری اس شخص سے شادی ہوئی ہے اس کے بعد سے لے کر اب تک مجھے صرف انہی دنوں میں راحت ملی ہے جن دنوں میں میں یہاں قید رہی ہوں، آپ نے اس کے خاوند سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو خواہ اس کے کان کی ایک بالی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۸۸٤٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَطَرٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَالَ : اخْلَعْهَا بِمَا دُونَ عِقَاصِهَا.

(۱۸۸۴۴) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ عورت سے خلع کرلو خواہ اس کے بال باندھنے والے کپڑے سے کم چیز کے عوض ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۸۸٤٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ مَوْلاَةً لِصَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا ، حَتَّى اخْتَلَعَتْ بِبَعْضِ ثِيَابِهَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ.

(۱۸۸۴۵) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید ؓ کی ایک مولاہ خاتون نے اپنے خاوند سے اپنی تمام چیزوں حتی کہ اپنے بعض کپڑوں کے بدلے خلع لی، اور جب یہ بات حضرت ابن عمر ؓ کو معلوم ہوئی تو آپ نے اس سے منع نہ فرمایا۔

(۱۸۸٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تَخْتَلِعُ حَتَّى بِعِقَاصِهَا.

(۱۸۸۴۶) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ عورت مرد سے خلع لے سکتی ہے خواہ بال باندھنے کا کپڑا تک دینا پڑے۔

(۱۸۸٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۸۸۴۷) حضرت مجاہد ؒ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۸٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَأْخُذُ مِنْهَا حَتَّى عِقَاصِهَا.

(۱۸۸۴۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ خاوند خلع کے عوض عورت سے ہر چیز حتی کہ اس کے بال باندھنے کا کپڑا بھی لے

سکتا ہے۔

(۱۸۸٤۹) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ جُوَیْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَخْتَلِعَ الْمَرْأَةُ مِنْ زَوْجِهَا ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا.

(۱۸۸۴۹) حضرت ضحاک ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی مہر سے زیادہ عوض لے کر بھی خلع کرے تو درست ہے۔

(۱۲۰) فِی الْمَرْأَةِ تَخْتَلِعُ مِنْ زَوْجِهَا ، ثُمَّ یَتَزَوَّجُهَا ، ثُمَّ یُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ یَدْخُلَ بِهَا ، أَیُّ شَیْءٍ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ ؟

ایک عورت نے اپنے خاوند سے خلع لی، پھر وہ اسی سے شادی کرتا ہے اور دخول سے پہلے اسے طلاق دے دیتا ہے تو عورت کو کتنا مہر ملے گا؟

(۱۸۸۵۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ؛ فِی رَجُلٍ بَانَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ بِخُلْعٍ ، أَوْ إِیلاَءٍ ، فَتَزَوَّجَهَا ، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ یَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۸۸۵۰) حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک عورت اپنے خاوند سے خلع یا ایلاء کے ذریعے جدا ہوئی، پھر آدمی نے اسی عورت سے شادی کی اور دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت کو پورا مہر ملے گا۔

(۱۸۸۵۱) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ زَكَرِیَّا بْنِ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ ، وَأَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ؛ فِی الرَّجُلِ یُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِیقَةً بَائِنَةً ، ثُمَّ یَتَزَوَّجُهَا فِی عِدَّتِهَا ، ثُمَّ یُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ یَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ : لَهَا الصَّدَاقُ ، وَعَلَیْهَا عِدَّةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ.

(۱۸۸۵۱) حضرت شعبی ولیٹیلیہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دیتا ہے، پھر آدمی نے اسی عورت سے اس کی عدت میں شادی کی اور دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت کو پورا مہر ملے گا اور عورت پر پوری عدت لازم ہوگی۔

(۱۸۸۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ؛ مِثْلَهُ ، وَقَالَ : وَهُوَ أَمْلَكُ بِرَجْعَتِهَا.

(۱۸۸۵۲) حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ سے یونہی منقول ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ وہ اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۸۸۵۳) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ؛ لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً ، وَعَلَیْهَا الْعِدَّةُ كَامِلَةً.

(۱۸۸۵۳) حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ اسے پورا مہر ملے گا اور عورت پر پوری عدت لازم ہوگی۔

(۱۲۱) من قَالَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اسے آدھا مہر ملے گا

(۱۸۸۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَبِينُ مِنْ زَوْجِهَا بِتَطْلِيقَةٍ ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ ، ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ :لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۸۸۵۴) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت اپنے خاوند سے ایک یا دو طلاقوں کے ذریعہ بائنہ ہوئی اور پھر آدمی نے اسی عورت سے شادی کر لی اور پھر اسے طلاق دے دی اور دخول نہ کیا تو عورت کو آدھا مہر ملے گا۔

(۱۸۸۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ آلَى مِنِ امْرَأَتِهِ فَبَانَتْ مِنْهُ ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فِي عِدَّتِهَا ، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ؟ قَالَ :لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ ، وَلَيْسَ عَلَيْهَا عِدَّةٌ.

(۱۸۸۵۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا، وہ اس سے جدا ہوئی اور اس نے اس کی عدت میں اس نے نکاح کیا اور دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت کو آدھا مہر ملے گا اور اس پر عدت نہیں ہوگی۔

(۱۸۸۵٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَالْحَسَنِ، قَالاَ :إِذَا خَلَعَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فِي عِدَّتِهَا ، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ ، وَتُكْمِلُ مَا بَقِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْعِدَّةِ.

(۱۸۸۵٦) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے خلع کیا اور پھر عدت میں اس سے شادی کر لی اور پھر دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی تو عورت کو پورا مہر ملے گا اور عورت باقی عدت کو مکمل کرے گی۔

(۱۸۸۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ.

(۱۸۸۵۷) حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسے آدھا مہر ملے گا۔

(۱۸۸۵۸) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ؛ فِي الْمُخْتَلِعَةِ إِذَا قَبِلَ مِنْهَا زَوْجُهَا الْفِدْيَةَ ، ثُمَّ خَطَبَهَا بَعْدَ ذَلِكَ ، قَالَ :يَتَزَوَّجُهَا وَيُسَمِّي لَهَا صَدَاقًا ، فَإِنْ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ ، قَالَ جَعْفَرٌ :وَكَانَ غَيْرُ مَيْمُونٍ يَقُولُ :لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلاً.

(۱۸۸۵۸) حضرت میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے بیوی سے خلع کا فدیہ لے لیا پھر اسے نکاح کا پیغام بھجوایا اور اس سے شادی کی اور مہر مقرر کیا پھر دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی تو عورت کو آدھا مہر ملے گا۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت میمون رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اسے آدھا مہر ملے گا۔

(۱۳۲) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ مَرِيضٌ، فَمَاتَ فِي الْعِدَّةِ ؟

اگر ایک عورت نے خاوند کے مرض الموت میں اس سے خلع لی اور پھر وہ عدت میں مر گیا تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۸۵۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا اخْتَلَعَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ مَرِيضٌ ، ثُمَّ مَاتَ فِي الْعِدَّةِ ، فَلاَ مِيرَاثَ لَهَا.

(۱۸۸۵۹) حضرت حارث عکلی ویشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت نے خاوند کے مرض الموت میں اس سے خلع لی اور پھر وہ عدت میں مر گیا تو عورت کو میراث نہیں ملے گی۔

(۱۸۸۶۰) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۱۸۸۶۰) حضرت شعبی ویشید سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۸۶۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيِّ، عَنْ تَوْبَةَ بْنِ نَمِرٍ، عَنْ سِمَاكِ ابْنِ عِمْرَانَ ؛ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ سَأَلَ قَبِيصَةَ عَنِ الْمُخْتَلِعَةِ يَتَوَارَثَانِ؟ قَالَ: لاَ، لأَنَّهَا افْتَدَتْ بِمَالِهَا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهَا.

(۱۸۸۶۱) حضرت سماک بن عمران ویشید کہتے ہیں کہ عبد الملک نے قبیصہ ویشید سے سوال کیا کہ خلع کرنے والے میاں بیوی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں کیونکہ عورت نے اپنی خوشی سے اسے اپنے مال کا فدیہ دیا ہے۔

(۱۳۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُولِي مِنِ امْرَأَتِهِ، فَتَمْضِي أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ، مَنْ قَالَ هُوَ طَلاَقٌ

ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا اور پھر اس کو چار مہینے گذر گئے تو جن حضرات کے نزدیک ایسا کرنا ایک طلاق ہے

(۱۸۸۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالاَ فِي الإِيلاَءِ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ ، وَهِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا.

(۱۸۸۶۲) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ایلاء کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاق ہے اور اس کے بعد عورت اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے۔

(۱۸۸۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ آلَى مِنَ امْرَأَتِهِ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِتَطْلِيقَةٍ.

(۱۸۸۶۳) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب چار مہینے گذر گئے تو عورت ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہوگئی۔

(١٨٨٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ قَالَ :إذَا آلَى ، فَمَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِتَطْلِيقَةٍ.

(۱۸۸۶۴) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے ایلاء کیا اور چار مہینے گذر گئے تو عورت ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہوگئی۔

(١٨٨٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالاَ : إذَا آلَى فَلَمْ يَفِيءْ حَتَّى تَمْضِيَ الأَرْبَعَةُ الأَشْهُرُ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۸۶۵) حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عورت نے مرد کے ساتھ ایلاء کیا اور ایفاء نہ کیا اور چار مہینے گذر گئے تو عورت کو ایک طلاق بائنہ ہوگئی۔

(١٨٨٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدًا أَمِيرَ مَكَّةَ عَنِ الإِيلاَءِ ؟ فَقَالَ :كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ :إذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ مَلَكَتْ أَمْرَهَا ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۱۸۸۶۶) حضرت حبیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امیرِ مکہ نے حضرت سعید رحمہ اللہ سے ایلاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو عورت اپنے معاملہ کی مالک ہو جاتی ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(١٨٨٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :عَزِيمَةُ الطَّلاَقِ انْقِضَاءُ الأَرْبَعَةِ الأَشْهُرِ ، وَالْفَيْءُ الْجِمَاعُ. (بیہقی ۳۷۹)

(۱۸۸۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ طلاق کی عزیمت چار مہینوں کا گذر جانا ہے۔

(١٨٨٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :إذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۸۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاق بائنہ ہے۔

(١٨٨٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ قَبِيصَةَ قَالَ :إذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۸۶۹) حضرت قبیصہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاق بائنہ ہے۔

(١٨٨٧٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنِ سَالِم ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالاَ :إذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۸۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے۔

(۱۸۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ، وَهِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا.

(۱۸۸۷۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے، اور وہ مرد اس سے رجوع کرنے کا زیادہ حقدار ہے۔

(۱۸۸۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فِي الإِيلاَءِ كَانَتْ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً ، فَأَخْبَرْتُ شُرَيْحًا بِقَوْلِ مَسْرُوقٍ ، فَقَالَ بِهِ.

(۱۸۸۷۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ایلاء کہ چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے، حضرت شریح رحمہ اللہ کو جب حضرت مسروق رحمہ اللہ کے اس قول کی خبر دی گئی تو انہوں نے کہا کہ یہی درست ہے۔

(۱۸۸۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ قَالاَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۸۷۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے۔

(۱۸۸۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، قَالاَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فِي الإِيلاَءِ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ ، وَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا.

(۱۸۸۷۴) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ایلاء میں چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے، اور وہ مرد عورت سے رجوع کرنے کا زیادہ حقدار ہے۔

(۱۸۸۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ ، وَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا.

(۱۸۸۷۵) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے، اور وہ مرد عورت سے رجوع کرنے کا زیادہ حقدار ہے۔

(۱۸۸۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : آلَى ابْنُ أَنَسٍ مِنَ امْرَأَتِهِ ، فَلَبِثَتْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ ، فَبَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَجْلِسِ إِذْ ذكر ، فَأَتَى ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ : أَعْلِمْهَا أَنَّهَا قَدْ مَلَكَتْ أَمْرَهَا ، فَأَتَاهَا فَأَخْبَرَهَا ، فَقَالَتْ : فَأَنَا أَهْلُكَ ، وَأَصْدَقُهَا رِطْلاً.

(۱۸۸۷۶) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا، وہ عورت چھ مہینے تک ٹھہری رہی، ایک مرتبہ وہ آدمی ایک مجلس میں بیٹھا تھا کہ اسے ایلاء یاد آ گیا، وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان

سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس عورت کو بتادو کہ وہ اپنے معاملے کی خود مالک بن گئی ہے، وہ آدمی اس کے پاس آیا اور اسے خبر دی، اس عورت نے کہا کہ میں تیری ہی بیوی ہوں اور آدمی نے اس عورت کو ایک رطل مہر دیا۔

(۱۸۸۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : قَرَأْتُ فِي كِتَابِ أَبِي قِلاَبَةَ عِنْدَ أَيُّوبَ : سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ ، وَسَالِمًا عَنِ الإِيلاَءِ ؟ فَقَالاَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ.

(۱۸۸۷۷) حضرت جریر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ایوب ؒ کے پاس موجود حضرت ابوقلابہ ؒ کے خط میں پڑھا ہے کہ میں نے حضرت ابوسلمہ ؒ اور حضرت سالم ؒ سے ایلاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو ایک طلاق بائنہ ہو جاتی ہے۔

(۱۸۸۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ ، وَيَخْطُبُهَا زَوْجُهَا فِي عِدَّتِهَا ، وَلاَ يَخْطُبُهَا غَيْرُهُ.

(۱۸۸۷۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے، عدت میں اس کا خاوند اس عورت کو پیامِ نکاح بھجواسکتا ہے کوئی اور نہیں بھجواسکتا۔

(۱۲۴) فِي الْمُولِي يُوقَفُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ چار مہینے گذرنے کے بعد حکم ایلاء کرنے والے (مُولی) پر موقوف ہوگا

(۱۸۸۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ بْنِ حَرْبٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُوقِفُهُ بَعْدَ الأَرْبَعَةِ حَتَّى يُبَيِّنَ رَجْعَةً ، أَوْ طَلاَقًا.

(۱۸۸۷۹) حضرت عمرو بن سلمہ بن حرب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ چار مہینے گذرنے کے بعد ایلاء کے حکم کو مُولی پر موقوف رکھتے تھے کہ وہ خود بیان کرے کہ رجوع ہے یا طلاق ہے۔

(۱۸۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَوْقَفَهُ.

(۱۸۸۸۰) حضرت عبدالرحمن بن ابن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ایلاء کے حکم کو مُولی پر موقوف قرار دیا۔

(۱۸۸۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ؛ عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مَرْوَانَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يُوقَفُ عِنْدَ الأَرْبَعَةِ حَتَّى يُبَيِّنَ طَلاَقًا ، أَوْ رَجْعَةً.

(۱۸۸۸۱) حضرت مروان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ چار مہینے گذرنے کے بعد ایلاء کے حکم کو مُولی پر موقوف رکھتے تھے کہ وہ خود بیان کرے کہ رجوع ہے یا طلاق ہے۔

(۱۸۸۸۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مَرْوَانَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : أَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أُوقِفُهُ بَعْدَ الأَرْبَعَةِ ، فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ ، وَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ ، وَقَالَ مَرْوَانُ : لَوْ وُلِّيتُ لَفَعَلْتُ مِثْلَ مَا يَفْعَلُ.

(۱۸۸۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حکم کو مُولی پر موقوف رکھوں گا کہ وہ چاہے تو رجوع کرلے اور چاہے تو طلاق دے دے، مروان کہتے ہیں کہ اگر میرے پاس یہ معاملہ لایا جائے تو میں بھی یہی کروں گا۔

(۱۸۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِقَوْلِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ : يُوقَفُ.

(۱۸۸۸۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اہلِ مدینہ سے فرمایا کرتے تھے کہ حکم مُولی پر موقوف ہوگا۔

(۱۸۸۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ مَرْوَانَ أَوْقَفَهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ.

(۱۸۸۸۴) حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مروان نے ایلاء کے حکم کو چھ مہینے بعد مُولی کے فیصلے پر موقوف رکھا۔

(۱۸۸۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا : يُوقَفُ.

(۱۸۸۸۵) حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ سے نقل کرتے ہیں کہ حکم کو مُولی پر موقوف رکھا جائے گا۔

(۱۸۸۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الإِيلاَءِ ؟ فَقَالَ : الأُمَرَاءُ يَقْضُونَ فِي ذَلِكَ.

(۱۸۸۸۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایلاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں امراء فیصلہ کریں گے۔

(۱۸۸۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالُوا: فِي الإِيلاَءِ يُوقَفُ.

(۱۸۸۸۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایلاء میں فیصلہ مُولی پر موقوف ہوگا۔

(۱۸۸۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ فِي الْمُولِي : يُوقَفُ.

(۱۸۸۸۸) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایلاء میں فیصلہ مُولی پر موقوف ہوگا۔

(۱۸۸۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : لاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَفْعَلَ إِلاَّ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ ، إِمَّا أَنْ يَفِيءَ ، وَإِمَّا أَنْ يَعْزِمَ.

(۱۸۸۸۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے لئے صرف وہی کرنا حلال ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ چاہے تو رجوع کرلے اور چاہے تو طلاق دے دے۔

(۱۸۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ : يُوقَفُ الْمُولِي.

(۱۸۸۹۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایلاء میں فیصلہ مُولی پر موقوف ہوگا۔

(۱۸۸۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ وُقِفَ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ الأَرْبَعَةُ الأَشْهُرِ فَيُقَالُ لَهُ :اتَّقِ اللَّهَ فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ ، وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَ طَلاَقًا يُعْرَفُ.

(۱۸۸۹۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے تو چار مہینے گذرنے سے پہلے اس سے کہا جائے گا کہ اللہ سے ڈرو یا تو رجوع کرلو اور چاہو تو طلاق دے دو۔

(۱۸۸۹۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، بِنَحْوِهِ.

(۱۸۸۹۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :يُوقَفُ الْمُولِي عِنْدَ انْقِضَاءِ الأَرْبَعَةِ ، فَإِنْ فَاءَ فَهِيَ امْرَأَتُهُ ، وَإِنْ لَمْ يَفِيءْ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۸۹۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چار مہینے گذرنے کے بعد مُولی سے تفتیش کی جائے گی کہ اگر رجوع کرلے تو یہ اسی کی بیوی رہے گی اور اگر رجوع نہ کرے تو یہ ایک طلاق بائنہ ہوگی۔

(۱۸۸۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ ، وَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ.

(۱۸۸۹۴) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو چاہے تو رجوع کرلے اور چاہے تو طلاق دے دے۔

(۱۸۸۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ :الإِيلاَءُ لَيْسَ بِشَيْءٍ ، يُوقَفُ.

(۱۸۸۹۵) حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایلاء کوئی چیز نہیں، فیصلہ مُولی پر موقوف ہوگا۔

(۱۸۸۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسُئِلَ عَنِ الإِيلاَءِ ؟ قَالَ : يُوقَفُ فَيُقَالُ لِلَّذِي يَسْأَلُهُ :هَلْ طَلَّقْتَ ؟ قَالَ :لاَ ، وَلَكِنْ يَدْعُو الإِمَامُ فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ ، وَإِمَّا أَنْ يُفَارِقَ.

(۱۸۸۹۶) حضرت حنظلہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے ایلاء کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا ایلاء کا فیصلہ مُولی پر موقوف ہوگا کہ اس سے سوال کیا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ امام بلائے گا اور پھر اس کے سامنے چاہے تو رجوع کرلے اور چاہے تو طلاق دے دے۔

(۱۲۵) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى الإِيلاَءَ طَلاَقًا

جو حضرات ایلاء کو طلاق نہیں سمجھتے تھے

(۱۸۸۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَجْعَلُ فِي الإِيلاَءِ طَلاَقًا.

(۱۸۸۹۷) حضرت ابومجلز ایلاء کو طلاق نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۸۸۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الإِيلاَءِ ؟ فَقَالَ :لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۸۸۹۸) حضرت عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے ایلاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کوئی چیز نہیں۔

(۱۸۸۹۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَبَانَ الْعَطَّارِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ :الإِيلاَءُ مَعْصِيَةٌ ، وَلاَ تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۱۸۸۹۹) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایلاء ایک معصیت ہے اور اس سے بیوی حرام نہیں ہوتی۔

(۱۸۹۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ :قَرَأْتُ فِي كِتَابِ أَبِي قِلاَبَةَ عِنْدَ أَيُّوبَ :سَأَلْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ؟ فَقَالاَ :مَعْصِيَةٌ ، وَلَيْسَ بِطَلاَقٍ.

(۱۸۹۰۰) حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ اور حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایلاء معصیت ہے طلاق نہیں ہے۔

(۱۳۶) من قَالَ إذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فِي الإِيلاَءِ، فَعَلَيْهَا أَنْ تَعْتَدَّ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب ایلاء میں چار مہینے گزر جائیں تو عورت پر عدت گزارنا ضروری ہے

(۱۸۹۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالاَ :إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فِي الإِيلاَءِ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ ، وَعَلَيْهَا أَنْ تَعْتَدَّ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ.

(۱۸۹۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ایلاء میں چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے اور عورت پر تین حیض عدت گزارنا لازم ہوگا۔

(۱۸۹۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ ، وَتَعْتَدُّ بَعْدَ ذَلِكَ ثَلاَثَ حِيَضٍ.

(۱۸۹۰۲) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ایلاء میں چار مہینے گذر جائیں تو یہ ایک طلاقِ بائنہ ہے اور عورت پر تین حیض عدت گزارنا لازم ہوگا۔

(۱۸۹۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ قَالاَ :تَعْتَدُّ بَعْدَ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ.

(۱۸۹۰۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایلاء کردہ عورت چار مہینے کے بعد مطلقہ والی عدت گزارے گی۔

(۱۸۹۰۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ قَالاَ :إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ فَمَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، فَإِنَّهَا تَعْتَدُّ بَعْدَ ذَلِكَ ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ ، إِذَا كَانَتْ لاَ تَحِيضُ.

(۱۸۹۰۴) حضرت حکم ریشید اور حضرت حماد ریشید فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا اور چار مہینے گذر گئے تو اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو وہ تین مہینے عدت گزارے گی۔

(۱۸۹۰۵) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ فَمَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ ، وَتَسْتَقْبِلُ الْعِدَّةَ.

(۱۸۹۰۵) حضرت مکحول ریشید فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا اور چار مہینے گذر گئے تو ایک طلاق ہوگئی اور وہ عدت نئے سرے سے گزارے گی۔

(۱۸۹۰۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهَا عِدَّةٌ.

(۱۸۹۰۶) حضرت جابر بن زید ریشید فرماتے ہیں کہ اس پر عدت لازم نہیں ہے۔

(۱۸۹۰۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ آلَى مِنِ امْرَأَتِهِ حَتَّى مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ كَيْفَ تَعْتَدُّ ؟ قَالَ : تَعْتَدُّ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ.

(۱۸۹۰۷) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا اور چار مہینے گذر گئے تو وہ تین حیض عدت کے گزارے گی۔

(۱۲۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُولِي دُونَ الأَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ، مَنْ قَالَ لَيْسَ بِإِيلاَءٍ

جن حضرات کے نزدیک چار مہینے سے کم کا ایلاء شرعی ایلاء نہیں ہے

(۱۸۹۰۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عَامِرٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : إِذَا آلَى مِنِ امْرَأَتِهِ شَهْرًا ، أَوْ شَهْرَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثَةً ، مَا لَمْ يَبْلُغِ الْحَدَّ فَلَيْسَ بِإِيلاَءٍ.

(۱۸۹۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایک مہینے، دو مہینے یا تین مہینے کا ایلاء کیا یعنی اتنا جو چار مہینے کی حد کو نہ پہنچے تو یہ ایلاء نہیں ہے۔

(۱۸۹۰۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِذَا حَلَفَ عَلَى دُونِ الأَرْبَعَةِ فَلَيْسَ بِإِيلاَءٍ.

(۱۸۹۰۹) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے سے کم بیوی سے دور رہنے کی قسم کھائی تو یہ ایلاء نہیں ہے۔

(۱۸۹۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالاَ : إِذَا حَلَفَ عَلَى دُونِ الأَرْبَعَةِ فَلَيْسَ بِإِيلاَءٍ.

(۱۸۹۱۰) حضرت طاوس ریشید اور حضرت سعید بن جبیر ریشید فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے سے کم بیوی سے دور رہنے کی قسم کھائی تو یہ ایلاء نہیں ہے۔

(۱۸۹۱۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ حَلَفَ أَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ، فَتَرَكَهَا حَتَّى مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، قَالَ : لَا يَكُونُ مُولِيًا.

(۱۸۹۱۱) حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے قسم کھائی کہ وہ تین ماہ تک بیوی کے قریب نہیں جائے گا اور اسے چھوڑے رکھا اور چار مہینے گذر گئے تو یہ ایلاء نہیں ہوگا۔

(۱۲۸) من قَالَ إِذَا حَلَفَ عَلَى دُونِ الْأَرْبَعِ فَهُوَ مُولٍ

جن حضرات کے نزدیک چار مہینے سے کم کا ایلاء بھی شرعی ایلاء ہے

(۱۸۹۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَجُلًا آلَى مِنِ امْرَأَتِهِ عَشْرًا ، فَأَوْقَعَهُ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ.

(۱۸۹۱۲) حضرت عبداللہ ریشید فرماتے ہیں کہ جس شخص نے دس دن کے لئے اپنی بیوی سے ایلاء کیا اس پر ایلاء کا حکم نافذ ہوگا۔

(۱۸۹۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ قَالَا : إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ شَهْرًا ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، إِنَّهَا تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

(۱۸۹۱۳) حضرت حسن ریشید اور حضرت محمد ریشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے ایک مہینے تک کے لئے ایلاء کیا پھر چار مہینے گذر گئے تو ایک طلاقِ بائنہ پڑ گئی۔

(۱۸۹۱٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لامْرَأَتِهِ : وَاللَّهِ لَا أَقْرَبُكِ الْيَوْمَ ، فَتَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ فَهُوَ إِيلَاءٌ.

(۱۸۹۱۴) حضرت حماد ریشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ خدا کی قسم! میں آج تیرے قریب نہیں آؤں گا اور پھر چار مہینے تک اسے چھوڑے رکھا تو یہ ایلاء ہے۔

(۱۸۹۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا حَلَفَ عَلَى دُونِ أَرْبَعَةٍ فَهُوَ مُولٍ.

(۱۸۹۱۵) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ اگر چار مہینے سے کم کی قسم کھائی تو بھی ایلاء ہوگیا۔

(۱۸۹۱٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ أَنْ لَا يَقْرَبَ امْرَأَتَهُ شَهْرًا قَالَ : هُوَ مُولٍ.

(۱۸۹۱۶) حضرت حکم ریشید فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے قسم کھائی کہ وہ ایک ماہ تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا تو وہ ایلاء کرنے والا ہے۔

(۱۲۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُولِي مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ يُرِيدُ فَيَفِيءُ إِلَيْهَا فَيَمْنَعُهُ مِنْ ذَلِكَ مَرَضٌ، أَوْ عُذْرٌ فَيَفِيءُ بِلِسَانِهِ، مَنْ قَالَ هُوَ رَجْعَةٌ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے پھر وہ اس قسم کو توڑنا چاہے لیکن کسی مرض یا عذر کی وجہ سے نہ توڑ سکے اور زبان سے ایلاء کی قسم کو توڑنے کا کہہ دے تو جن کے نزدیک یہ رجوع کے حکم میں ہے

(۱۸۹۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ : آلَى رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ فَنُفِسَتِ امْرَأَتُهُ قَالَ : فَسَأَلْتُ عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدَ وَمَسْرُوقًا فَقَالُوا : إِذَا فَاءَ بِلِسَانِهِ فَقَدْ فَاءَ.

(۱۸۹۱۷) حضرت ابوشعثاء ویشیئ کہتے ہیں کہ علاقے کے ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا پھر وہ عورت نفاس کا شکار ہوگئی تو میں نے اس بارے میں حضرت علقمہ، حضرت اسود اور حضرت مسروق ویشیئ سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا کہ جب زبان سے قسم توڑنے کو کہہ دیا تو قسم ٹوٹ گئی۔

(۱۸۹۱۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا آلَى الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ فَمَنَعَهُ مِنْ جِمَاعِهَا مَرَضٌ ، أَوْ شُغُلٌ ، أَوْ عُذْرٌ مِنْهُ ، أَوْ مِنْهَا ، وَأَشْهَدَ عَلَى فَيْئِهِ أَجْزَأَهُ ذَلِكَ.

(۱۸۹۱۸) حضرت ابراہیم ویشیئ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا، لیکن کسی مرض، مصروفیت یا عذر وغیرہ نے جماع سے روکے رکھا لیکن آدمی نے قسم سے رجوع پر گواہ بنا لئے تو یہ کافی ہے۔

(۱۸۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ : إِذَا رَاجَعَ بِلِسَانِهِ فَهِيَ رَجْعَةٌ.

(۱۸۹۱۹) حضرت ابوقلابہ ویشیئ فرماتے ہیں کہ جب کسی نے اپنی زبان سے رجوع کر لیا تو یہ رجوع ہے۔

(۱۸۹۲۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فِي الْمُولِي : إِذَا كَانَ مَرِيضًا ، أَوْ كَانَ مُسَافِرًا ، أَوْ كَانَتْ حَائِضًا أَشْهَدَ عَلَى فَيْئِهِ.

(۱۸۹۲۰) حضرت زہری ویشیئ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے بیوی سے ایلاء کیا، پھر وہ بیمار ہوگیا یا بیوی سے دور سفر میں تھا یا بیوی حائضہ ہوگئی تو وہ رجوع پر کسی کو گواہ بنا لے۔

(۱۸۹۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعِكْرِمَةَ قَالاَ : إِذَا كَانَ لَهُ عُذْرٌ يُعْذَرُ بِهِ فَأَشْهَدَ أَنَّهُ قَدْ فَاءَ إِلَيهَا فَذَلِكَ لَهُ.

(۱۸۹۲۱) حضرت حسن ویشیئ اور حضرت عکرمہ ویشیئ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کو کوئی عذر ہو تو وہ عورت سے رجوع کرنے پر کسی کو گواہ بنا لے۔

(۱۸۹۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِی عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا آلَی الرَّجُلُ مِنَ امْرَأَتِهِ فَأَشْهَدَ أَنَّهُ قَدْ فَاءَ فَذَلِكَ لَهُ.

(۱۸۹۲۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کی اور رجوع پر گواہ بنالیا تو کافی ہے۔

(۱۳۰) من قَالَ لاَ فَیْءَ لَهُ إِلَّا الْجِمَاعُ

جن حضرات کے نزدیک بغیر جماع کے ایلاء کی قسم ختم نہیں ہوتی

(۱۸۹۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : الْفَیْءُ الْجِمَاعُ.

(۱۸۹۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایلاء کی قسم کو ختم کرنے کا طریقہ جماع ہے۔

(۱۸۹۲٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : عَزِیمَةُ الطَّلاَقِ انْقِضَاءُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَالْفَیْءُ الْجِمَاعُ.

(۱۸۹۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ طلاق کے عزم کا پختہ ہونا چار مہینوں کا گذرنا ہے اور ایلاء کی قسم کو ختم کرنے کا طریقہ جماع ہے۔

(۱۸۹۲۵) حَدَّثَنَا جَرِیرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ وَالْحَکَمِ قَالاَ : لاَ فَیْءَ إِلاَّ الْجِمَاعُ.

(۱۸۹۲۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ جماع کے بغیر ایلاء کی قسم ختم نہیں ہوتی۔

(۱۸۹۲٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ قَالَ : لاَ فَیْءَ إِلاَّ الْجِمَاعُ.

(۱۸۹۲۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جماع کے بغیر ایلاء کی قسم ختم نہیں ہوتی۔

(۱۸۹۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ : لاَ فَیْءَ إِلاَّ الْجِمَاعُ.

(۱۸۹۲۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ جماع کے بغیر ایلاء کی قسم ختم نہیں ہوتی۔

(۱۸۹۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ : الْفَیْءُ الْجِمَاعُ.

(۱۸۹۲۸) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ ایلاء کی قسم کو ختم کرنے کا طریقہ جماع ہے۔

(۱۸۹۲۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ بَذِیمَةَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ : الْفَیْءُ الْجِمَاعُ.

(۱۸۹۲۹) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ ایلاء کی قسم کو ختم کرنے کا طریقہ جماع ہے۔

(۱۸۹۳۰) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ عَلِیٍّ ، وَابْنِ مَسْعُودٍ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالُوا : الْفَیْءُ الْجِمَاعُ ، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : فَإِنْ کَانَ بِهِ عِلَّةٌ مِنْ کِبَرٍ ، أَوْ مَرَضٍ ، أَوْ حَبْسٍ یَحُولُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ الْجِمَاعِ ، فَإِنَّ فَیْئَهُ أَنْ یَفِیءَ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ.

(۱۸۹۳۰) حضرت علی، حضرت ابن مسعود اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ایلاء کی قسم کو ختم کرنے کا طریقہ جماع ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اسے بڑھاپے کی وجہ سے کوئی عذر ہو، کوئی بیماری ہو، یا قید کی وجہ سے بیوی تک رسائی نہ رکھتا ہو تو زبان یا دل سے رجوع کر لینا بھی کافی ہے۔

(۱۸۹۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ آلَى مِنَ امْرَأَتِهِ فَقَالَ يَنَالُ مِنْهَا مَا يَنَالُ الرَّجُلُ مِنَ امْرَأَتِهِ إلاَّ أَنَّه لم يُجَامِعَهَا فَإِنْ مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا فَهِيَ طَالِقٌ بَائِنٌ.

(۱۸۹۳۱) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے اور اس کے بعد جماع کے علاوہ اپنی بیوی سے وہ سب کچھ کر لے جو ایک خاوند اپنی بیوی سے کرتا ہے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر جماع سے پہلے چار مہینے گذر گئے تو طلاقِ بائنہ ہو جائے گی۔

(۱۸۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ :الْفَيْءُ الْجِمَاعُ.

(۱۸۹۳۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایلاء کی قسم کو ختم کرنے کا طریقہ جماع ہے۔

(۱۳۱) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُولِي مِنَ الأَمَةِ، كَمْ إِيلاَؤُه منها ؟

اگر کسی شخص کے نکاح میں باندی ہو تو اس سے ایلاء کے لئے کتنا عرصہ ہوگا؟

(۱۸۹۳۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الإِيلاَءِ مِنَ الأَمَةِ :إِذَا مَضَى شَهْرَانِ ، وَلَمْ يَفِيءْ زَوْجُهَا ، فَقَدْ وَقَعَ الإِيلاَءُ.

(۱۸۹۳۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی شخص کے نکاح میں باندی ہو اور وہ اس سے ایلاء کرے تو دو مہینے گذر جانے پر ایلاء واقع ہو جائے گا۔

(۱۸۹۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِيمَنْ آلَى مِنْ أَمَةٍ قَالَ :إيلاَؤُهَا شَهْرَانِ.

(۱۸۹۳۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باندی سے ایلاء کی مدت دو ماہ ہے۔

(۱۸۹۳۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إِيلاَءُ الأَمَةِ نِصْفُ إِيلاَءِ الْحُرَّةِ.

(۱۸۹۳۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باندی کا ایلاء آزاد عورت کے ایلاء سے ہے۔

(۱۸۹۳٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۸۹۳۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۸۹۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي الْحُرِّ إذَا آلَى مِنَ الأَمَةِ ، أَوْ طَلَّقَها فعِدَّتُها نِصْفُ عِدَّةِ الْحُرَّةِ.

(۱۸۹۳۷) حضرت ضحاک ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آزاد نے باندی سے ایلاء کیا یا اسے طلاق دی تو اس کی عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے۔

(۱۸۹۳۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَمَّنْ يُولِي مِنَ الأَمَةِ فَقَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : عِدَّتُهَا شَهْرَانِ ، وَسَأَلْت حَمَّادًا فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۸۹۳۸) حضرت شعبہ ﷫ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ﷫ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی باندی سے ایلاء کرے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم ﷫ فرماتے تھے کہ اس کی عدت دو ماہ ہے۔ اور میں نے حضرت حماد ﷫ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا۔

(۱۳۲) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُولِي مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرنے کے بعد اسے طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۹۳۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا آلَى ، ثُمَّ طَلَّقَ ، أَوْ طَلَّقَ ، ثُمَّ آلَى هَدَمَ الطَّلاَقُ الإِيلاَءَ.

(۱۸۹۳۹) حضرت ابراہیم ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا پھر اسے طلاق دے دی یا طلاق دی پھر ایلاء کیا تو طلاق ایلاء کو ختم کر دے گی۔

(۱۸۹٤۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : هُمَا كَفَرَسَيْ رِهَانٍ ، أَيُّهُمَا سَبَقَ أُخِذَتْ بِهِ ، وَإِنْ وَقَعَا جَمِيعًا أُخِذَتْ بِهِمَا.

(۱۸۹۴۰) حضرت شعبی ﷫ فرماتے ہیں کہ طلاق اور ایلاء دوڑ کے دو گھوڑوں کی طرح ہیں، جو پہلے ہو اسی کا اعتبار ہوگا اور اگر دونوں اکٹھے ہوں تو دونوں کا اعتبار ہوگا۔

(۱۸۹٤۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ.

(۱۸۹۴۱) حضرت حسن ﷫ بھی حضرت شعبی ﷫ والی بات فرمایا کرتے تھے۔

(۱۸۹٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يُولِي مِنِ امْرَأَتِهِ ، ثُمَّ يُطَلِّقُ قَالَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ ثَلاَثَ حِيَضٍ ، فَقَدْ بَانَتْ.

(۱۸۹۴۲) حضرت شعبی ﷫ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا پھر اسے طلاق دے دی، اگر تین حیض آنے سے پہلے چار مہینے گذر گئے تو وہ عورت بائنہ ہوگئی۔

(۱۸۹٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : يَهْدِمُ الطَّلاَقُ الإِيلاَءَ.

(۱۸۹۴۳) حضرت ابراہیم ﷫ فرماتے ہیں کہ طلاق ایلاء کو ختم کر دیتی ہے۔

(۱۸۹٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :يَهْدِمُ الطَّلاَقُ الإِيلاَءَ.

(۱۸۹۴۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ طلاق ایلاء کوختم کردیتی ہے۔

(۱۸۹٤٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :يَهْدِمُ الطَّلاَقُ الإِيلاَءَ وَقَالَ عَلِيٌّ:هُمَا كَفَرَسَيْ رِهَانٍ.

(۱۸۹۴۵) حضرت عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ طلاق ایلاء کوختم کردیتی ہے، حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں دوڑ کے دو گھوڑوں کی طرح ہیں۔

(۱۳۳) من قَالَ الإِيلاَءُ فِي الرِّضَى وَالْغَضَبِ ، وَمَنْ قَالَ فِي الْغَضَبِ

ایلاء غصے اور خوشی دونوں حالتوں میں ہوتا ہے

(۱۸۹٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :الإِيلاَءُ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ.

(۱۸۹۴۶) حضرت عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایلاء غصے اور خوشی دونوں حالتوں میں ہوتا ہے۔

(۱۸۹٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حُرَيْث بن عَمِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ :قَالَ جُبَيْرٌ لاِمْرَأَتِهِ :إن ابْنَ أَخِي مَعَ ابْنِكَ ، فَقَالَتْ :مَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أُرْضِعَ اثْنَيْنِ ، قَالَ :فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَقْرَبَهَا حَتَّى تَفْطِمَهُ قَالَ :فَلَمَّا فَطَمَوهُ مُرَّ بِهِ عَلَى الْمَجْلِسِ فَقَالَ الْقَوْمُ :حَسَنٌ مَا غَذَوْتُمُوهُ قَالَ :فَقَالَ جُبَيْرٌ :إنِّي حَلَفْت أَنْ لاَ أَقْرَبَهَا حَتَّى تَفْطِمَهُ ، قَالَ :فَقَالَ الْقَوْمُ :هَذَا إيلاَءٌ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :إنْ كُنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَضَبًا ، فَلاَ تَحِلُّ لَكَ امْرَأَتُكَ ، وَإِلاَّ فَهِيَ امْرَأَتُكَ.

(۱۸۹۴۷) حضرت ام عطیہ ؓ فرماتی ہیں کہ حضرت جبیر ؓ نے اپنی بیوی سے کہا کہ میرے بھائی کا بیٹا تیرے بیٹے کے ساتھ دودھ پیئے گا، انہوں نے کہا کہ میں دو بچوں کو دودھ نہیں پلا سکتی، حضرت جبیر ؒ نے قسم کھالی کہ جب تک وہ اس بچے کو دودھ نہیں چھڑا دیتیں اس وقت تک وہ اپنی بیوی کے قریب نہ جائیں گے۔ جب اس بچے کا دودھ چھڑا دیا گیا اور وہ لوگوں کے پاس سے گذرا تو لوگوں نے کہا کہ تم نے اسے اچھی غذا دی ہے، حضرت جبیر ؒ نے کہا کہ میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اس وقت تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جاؤں گا جب تک وہ اس کا دودھ نہیں چھڑا دیتی، لوگوں نے کہا کہ یہ ایلاء ہے، حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ اگر تم نے غصے میں ایسا کیا تھا تو تمہارے لئے تمہاری بیوی حلال نہیں اور اگر غصے میں نہیں کیا تو یہ تمہاری بیوی ہے۔

(۱۸۹٤٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :إنَّمَا الإِيلاَءُ فِي الْغَضَبِ.

(۱۸۹۴۸) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ ایلاء غصے میں ہوتا ہے۔

(۱۸۹۴۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ ، عَنِ الإِيلاَءِ فَقَالَ : إِنَّمَا الإِيلاَءُ مَا كَانَ فِي الْغَضَبِ ، قَالَ : وَسَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ فَقَالَ : مَا أَدْرِي مَا هَذَا ؟ وَتَلاَ آيَةَ الإِيلاَءِ.

(۱۸۹۴۹) حضرت قعقاع بن یزید ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ سے ایلاء کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ایلاء تو غصے میں ہوتا ہے۔ میں نے حضرت ابن سیرین ؒ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو اسے نہیں جانتا، پھر انہوں آیت ایلاء تلاوت کی۔

(۱۸۹۵۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ أَلاَّ يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى تَفْطِمَ صَبِيَّهَا ، قَالاَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَقَدْ دَخَلَ الإِيلاَءُ.

(۱۸۹۵۰) حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے قسم کھائی کہ وہ اس وقت تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جائے گا جب تک وہ اپنے بچے کا دودھ نہ چھڑادے تو اگر وہ چار مہینے تک رکا رہے تو ایلاء داخل ہو جائے گا۔

(۱۸۹۵۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : الإِيلاَءُ فِي الرِّضَى وَالْغَضَبِ سَوَاءٌ.

(۱۸۹۵۱) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ غصے اور خوشی کا ایلاء برابر ہے۔

(۱۳۴) من قَالَ لاَ إِيلاَءَ إِلاَّ بِحَلِفٍ

جن حضرات کے نزدیک ایلاء صرف قسم کے ساتھ ہی ہوتا ہے

(۱۸۹۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لاَ إِيلاَءَ إِلاَّ بِحَلِفٍ.

(۱۸۹۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایلاء صرف قسم کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔

(۱۸۹۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : الإِيلاَءُ لاَ يَكُونُ إِلاَّ بِحَلِفٍ عَلَى الْجِمَاعِ.

(۱۸۹۵۳) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ ایلاء جماع نہ کرنے کی قسم کھانے سے ہوتا ہے۔

(۱۸۹۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ رَجُلٍ هَجَرَ امْرَأَتَهُ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ : قَدْ طَالَ الْهِجْرَانَ ، قُلْتُ : يَدْخُلُ عَلَيْهِ الإِيلاَءُ ؟ قَالَ : حَلَفَ ؟ قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : لاَ إِيلاَءَ إِلاَّ بِيَمِينٍ.

(۱۸۹۵۴) حضرت ابو حرہ ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کو سات مہینے تک چھوڑے رکھے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس نے جدائی کو بہت طول دے دیا، میں نے کہا کہ کیا ایلاء داخل ہو جائے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا اس نے قسم کھائی تھی؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا کہ ایلاء قسم کے بغیر نہیں ہوتا۔

(۱۸۹۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لاَ إِيلاَءَ إِلاَّ أَنْ يَحْلِفَ.

(۱۸۹۵۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ایلاء صرف قسم کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔

(۱۸۹۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : كُلُّ يَمِينٍ مَنَعَتْ جِمَاعًا حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ إيلاَءٌ.

(۱۸۹۵٦) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ہر وہ قسم جو جماع سے روک دے اور اس پر چار مہینے گذر جائیں تو ایلاء ہو جاتا ہے۔

(۱۸۹۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ رَجُلٍ هَجَرَ امْرَأَتَهُ فَمَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ قَالَ : لاَ تَحْرُمُ عَلَيْهِ إلاَّ أَنْ يَكُونَ أَقْسَمَ بِاللَّهِ لاَ يَمَسُّهَا ، وَلاَ يُصَالِحُهَا ، فَإِنْ أَقْسَمَ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يُرَاجِعْ حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ ، وَهِيَ الأَلِيَّةُ.

(۱۸۹۵۷) حضرت جابر بن زید ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو چھوڑے رکھے اور چار مہینے گذر جائیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اس پر حرام نہیں ہوگی، البتہ اگر اس نے قسم کھائی ہو کہ وہ اسے چھوئے گا بھی نہیں اور اس سے صلح نہیں کرے گا، اگر اس نے اس بات پر قسم کھائی ہو اور چار مہینے تک وہ اس سے رجوع نہ کرے تو عورت بائنہ ہو جائے گی اور ایلاء یافتہ ہو جائے گی۔

(۱۸۹۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : لاَ إيلاَءَ إلاَّ أَنْ يَحْلِفَ.

(۱۸۹۵۸) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ قسم کے بغیر ایلاء نہیں ہوتا۔

(۱۸۹۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : كُلُّ يَمِينٍ مَنَعَتْ جِمَاعًا فَهِيَ إيلاَءٌ.

(۱۸۹۵۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ ہر ایسی قسم جو جماع سے منع کر دے وہ ایلاء ہے۔

(۱۸۹٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : كُلُّ يَمِينٍ مَنَعَتْ جِمَاعًا فَهِيَ إيلاَءٌ.

(۱۸۹٦۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ہر ایسی قسم جو جماع سے منع کر دے وہ ایلاء ہے۔

(۱۳۵) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُولِي مِنَ الْمَرْأَةِ فَتَمْضِي الْعِدَّةُ ثُمَّ يُطَلِّقُ

اگر کوئی شخص بیوی سے ایلاء کرے، پھر عورت عدت گذارے اور وہ پھر اس کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۸۹٦۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إذَا انْقَضَتْ عِدَّةُ الإِيلاَءِ فطلق ، فَإِنَّهُ لاَ يَعُدُّهُ شَيْئًا.

(۱۸۹٦۱) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایلاء کی عدت گذرنے کے بعد عورت کو طلاق دی تو پہلے والی عدت کا کوئی شمار

نہ ہوگا۔

(۱۸۹۶۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ: إذَا قَالَ الرَّجُلُ لامْرَأَتِهِ وَهِيَ تَعْتَدُّ مِنْهُ فِي الإِيلاَءِ، أَوْ طَلاَقٍ: هِيَ طَالِقٌ ، فَإِنَّ طلاقه ذَلِكَ جَائِزٌ عَلَيْهَا ، فَإِذَا قَالَ :أَنْتِ طَالِقٌ بَعْدَ مَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ ، يُطَلِّقُ مَا لاَ يَمْلِكُ.

(۱۸۹۶۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کی بیوی ایلاء یا طلاق کی عدت گذار رہی ہو اور عدت کے دوران آدمی اسے پھر طلاق دے دے تو طلاق درست ہے، اگر اس نے عدت گذرنے کے بعد طلاق دی تو اس طلاق کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

(۱۳۶) مَا قَالُوا فِي الْعَبْدِ يُولِي مِنَ الْحُرَّةِ

اگر کوئی غلام اپنی آزاد بیوی سے ایلاء کرنا چاہے تو کتنی مدت ہوگی؟

(۱۸۹۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ سُئِلَ عَنْ إيلاَءِ الْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ فَقَالَ: تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ.

(۱۸۹۶۳) حضرت حسن ؒ سے غلام شخص کی آزاد بیوی کی مدتِ ایلاء کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ چار مہینے ہے۔

(۱۸۹٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو عِصَامٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :إيلاَءُ الْعَبْدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ إيلاَءِ الْحُرِّ.

(۱۸۹۶۴) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ غلام کے لئے مدت ایلاء آزاد کی مدت ایلاء کا نصف ہے۔

(۱۳۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُولِي مِنَ امْرَأَتِهِ فَتَمْضِي عِدَّةُ الإِيلاَءِ قَالُوا لَهُ أَنْ يَخْطُبَهَا فِي الْعِدَّةِ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے اور عورت عدتِ ایلاء کو گذارنے لگے تو جن حضرات کے نزدیک خاوند عدت میں اسے پیامِ نکاح دے سکتا ہے

(۱۸۹٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :لاَ يَخْطُبُهَا فِي عِدَّتِهَا غَيْرُهُ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا كَانَ هُوَ وَالنَّاسُ سَوَاءً.

(۱۸۹۶۵) حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ عدت میں ایلاء کرنے والے خاوند کے علاوہ کوئی اسے پیامِ نکاح نہیں دے سکتا اور جب عدت گذر جائے تو وہ اور دوسرے لوگ برابر ہیں۔

(۱۸۹٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ومحمد قَالَ :يَخْطُبُهَا هُوَ فِي عِدَّتِهَا وَلاَ يَخْطُبُهَا غَيْرُهُ.

(۱۸۹۶۶) حضرت حسن ؒ اور حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ وہ عدت میں پیام نکاح دے سکتا ہے اور کوئی نہیں دے سکتا۔

(۱۸۹۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ ، أَوْ يَتَحَدَّثُونَ فِي الإِيلاَءِ :إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ وَيَخْطُبُهَا فِي عِدَّتِهَا إِنْ شَاءَ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :فَقُلْت لِمُحَمَّدٍ إِنَّ عَامِرًا يَقُولُ : يَخْطُبُهَا فِي عِدَّتِهَا وَلاَ يَخْطُبُهَا غَيْرُهُ ، قَالَ :صَدَقَ عَامِرٌ.

(۱۸۹۶۷) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ اسلاف ایلاء کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو ایک طلاقِ بائنہ ہوجائے گی اور وہ اس کی عدت میں چاہے تو اسے پیامِ نکاح دے سکتا ہے۔ حضرت ابن عون ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد سے کہا کہ حضرت عامر ؒ فرمایا کرتے تھے کہ وہ عدت میں پیامِ نکاح دے سکتا ہے اس کے علاوہ کوئی نہیں دے سکتا، انہوں نے فرمایا کہ حضرت عامر ؒ نے سچ کہا۔

(۱۸۹۶۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ مَسْرُوقًا قَالَ : إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَيَخْطُبُهَا زَوْجُهَا فِي عِدَّتِهَا وَلاَ يَخْطُبُهَا غَيْرُهُ.

(۱۸۹۶۸) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ جب چار مہینے گذر جائیں تو ایک طلاق بائنہ ہوجائے گی اور اس کا خاوند اس کی عدت میں اسے پیامِ نکاح دے سکتا ہے کوئی اور نہیں دے سکتا۔

(۱۸۹۶۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : لاَ تَعْتَدُّ مِنْ زَوْجِهَا إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَلَكِنْ تَعْتَدُّ مِنَ النَّاسِ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ.

(۱۸۹۶۹) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ ایلاء یافتہ عورت کا خاوند اگر اس سے شادی کرنا چاہے تو عدت گزارنے کی ضرورت نہیں اور اگر کوئی اور شادی کرنا چاہے تو تین حیض عدت کے گذارے گی۔

(۱۳۸) مَا قَالُوا إِذَا آلَى مِنِ امْرَأَتِهِ ، تَكُونُ لَهَا نَفَقَةٌ أَمْ لاَ ؟

جو شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے اس پر بیوی کا نفقہ واجب ہوگا یا نہیں؟

(۱۸۹۷۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا وَهِيَ حَامِلٌ وَلِلْمُولَى عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ النَّفَقَةُ.

(۱۸۹۷۰) حضرت حسن ؒ فرمایا کرتے تھے کہ وہ عورت جسے تین طلاقیں دی گئی ہوں اور وہ حاملہ ہو اور جس سے ایلاء کیا گیا ہو اور وہ حاملہ ہو تو اس پر نفقہ واجب ہوگا۔

(۱۸۹۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا وَالْمُولَى عَنْهَا وَالْمُخْتَلِعَةِ وَالْمُلاَعَنَةِ وَهُنَّ حَوَامِلُ لَهُنَّ النَّفَقَةُ إِلاَّ أَنْ يُشْتَرَطَ ذَلِكَ عَلَى الْمُخْتَلِعَةِ.

(۱۸۹۷۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ وہ عورت جسے تین طلاقیں دی گئی ہوں، یا اس سے ایلاء کیا گیا ہو یا اس نے خلع لی ہو یا

اس سے لعان کیا گیا ہو، وہ یہ سب حاملہ ہوں تو ان کا نفقہ خاوند پر واجب ہے، اگر خلع لینے والی عورت سے نفقہ کے نہ لینے کی شرط لگائی گئی ہو تو نفقہ واجب نہیں۔

(۱۳۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ أَنْ لاَ يَبْنِيَ بِامْرَأَتِهِ فِي مَوْضِعٍ ، مَنْ قَالَ لَيْسَ بِمُولٍ

اگر کسی شخص نے یہ قسم کھائی کہ فلاں جگہ اپنی بیوی سے جماع نہیں کرے گا تو جن حضرات کے نزدیک وہ ایلاء کرنے والا نہیں ہے

(۱۸۹۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَعَاسَرَهُ أَهْلُهَا فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَبْنِيَ بِهَا ، قَالَ الزُّهْرِيُّ :لاَ إِيلاَءَ إِلاَّ بَعْدَ دُخُولٍ.

(۱۸۹۷۲) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی پھر اس عورت کے گھر والوں نے آدمی کو پریشان کیا تو اس نے قسم کھائی کہ وہ اپنی بیوی سے جماع نہیں کرے گا تو یہ ایلاء نہیں کیونکہ ایلاء تو دخول کے بعد ہوتا ہے۔

(۱۸۹۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِذَا آلَى مِنْهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلَيْسَ بِإِيلاَءٍ ، قُلْتُ :وَإِنْ كَانَ عَلَى جِمَاعِهَا قَادِرًا ؟ قَالَ ، وَإِنْ كَانَ عَلَى جِمَاعِهَا قَادِرًا.

(۱۸۹۷۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے دخول سے پہلے ایلاء کی تو یہ ایلاء نہیں۔ ان سے سوال کیا گیا کہ اگر وہ جماع پر قادر ہو کر جماع نہ کرے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جماع پر قادر ہو کر جماع نہ کرے تب بھی یہی حکم ہے۔

(۱۸۹۷٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ فِي رَجُل قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :وَاللَّهِ لاَ أَبْنِي بِامْرَأَتِي فِي هَذَا الْبَيْتِ ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، قَالَ :هُوَ إِيلاَءٌ وَقَالَ حَمَّادٌ :لَيْسَ بِإِيلاَءٍ.

(۱۸۹۷۴) حضرت ابو ہاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کے بارے میں کہا کہ خدا کی قسم میں اس گھر میں اپنی بیوی سے جماع نہیں کروں گا پھر چار مہینے تک اس کے قریب نہ گیا تو یہ ایلاء ہے جبکہ حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ایلاء نہیں ہے۔

(۱۸۹۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَاسْتَزَادُوهُ فِي الْمَهْرِ فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَزِيدَهُمْ وَلاَ يَدْخُلَ بِهَا حَتَّى يَكُونُوا هُمَ الَّذِينَ يَطْلُبُونَ ذَلِكَ مِنْهُ قَالَ : فَتَرَكَهَا سِنِينَ ، ثُمَّ طَلَبُوا إِلَيْهِ فَدَخَلَ بِهَا فَلَمْ يَرَهُ إِيلاَءً ، قَالَ وَكِيعٌ :وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَكَذَلِكَ نَقُولُ.

(۱۸۹۷۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے شادی کی، لوگوں نے مہر میں اضافے کا مطالبہ کیا حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی کہ نہ تو مہر میں اضافہ کریں گے اور نہ ہی عورت سے دخول کریں گے، پھر دو سال تک انہیں چھوڑ ا رکھا، پھر لوگوں نے ان سے درخواست کی تو انہوں نے اپنی بیگم سے شرعی ملاقات فرمائی اور اسے ایلاء قرار نہ دیا، حضرت

وکیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ؒ کا بھی یہی مسلک ہے اور ہماری بھی یہی رائے ہے۔

(۱۴۰) من قَالَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا لَهَا النَّفقةُ

جن حضرات کے نزدیک تین طلاقیں دی گئی عورت کے لئے خاوند پر نفقہ واجب ہوگا

(۱۸۹۷۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: لاَ نجيز قَوْلُ الْمَرْأَةِ فِي دِينِ اللهِ ، الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ ، زَادَ ابْنُ فُضَيْلٍ :وَقَالَتْ عَائِشَةُ :مَا لَهَا فِي أَنْ تَذْكُرَ هَذَا خَيْرٌ.

(۱۸۹۷۶) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے دین میں عورت کے قول کو جاری نہیں کرتے (یہ حضرت فاطمہ بنت قیس ؓ کے قول پر تعریض ہے) تین طلاقیں دی گئی عورت کے لئے خاوند پر رہائش اور نفقہ واجب ہوگا، حضرت ابن فضیل ؒ نے اپنی روایت میں اضافہ کیا ہے کہ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ عورت کے لئے اس بات میں خیر نہیں کہ وہ اس کا تذکرہ کرے۔

(۱۸۹۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ قَالاَ :لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ.

(۱۸۹۷۷) حضرت عمر اور حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(۱۸۹۷۸) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ.

(۱۸۹۷۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(۱۸۹۷۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ والشَّعْبِيِّ قَالَ :لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ.

(۱۸۹۷۹) حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(۱۸۹۸۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :لِلْمُطَلَّقَةِ النَّفَقَةُ مَا لَمْ تَحْرُمْ فَإِذَا حَرُمَتْ فَلَهَا مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ.

(۱۸۹۸۰) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ جس طلاق یافتہ عورت کو اس وقت تک نفقہ ملے گا جب تک وہ حرام نہ ہوجائے اور جب وہ حرام ہوجائے تو اسے نیکی کے ساتھ فائدہ دیا جائے گا۔

(۱۸۹۸۱) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ وَالشَّعْبِيِّ قَالُوا فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا :لَهَا السُّكْنَى وَلاَ نَفَقَةَ.

(۱۸۹۸۱) حضرت حسن، حضرت شعبی اور حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(۱۸۹۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: ذَكَرْتُ لِإِبْرَاهِيمَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، فَقَالَ إبْرَاهِيمُ: قَالَ عُمَرُ: لاَنَدَعُ كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لاَ نَدْرِي حَفِظَتْ، أَوْ نَسِيَتْ، وَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنَى

وَالنَّفَقَةَ.

(۱۸۹۸۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک عورت کے قول کی وجہ سے اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے، ہم نہیں جانتے کہ وہ عورت بھول گئی یا اس نے یاد رکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ طلاق یافتہ عورت کی رہائش اور نفقہ خاوند پر لازم کیا کرتے تھے۔

(۱۸۹۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ رَجُلٍ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ فِي بَيْتٍ بِكِرَاءٍ عَلَى مَنِ الْكِرَاءُ ؟ قَالَ : عَلَى زَوْجِهَا ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ زَوْجِهَا قَالَ : فَعَلَيْهَا ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهَا ؟ قَالَ : فَعَلَى الأَمِيرِ.

(۱۸۹۸۳) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور وہ کسی کرائے کے گھر میں رہتی ہو تو کرایہ کس پر لازم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کے خاوند پر، میں نے پوچھا کہ اگر اس کے خاوند کے پاس کرایہ نہ ہو تو کس پر واجب ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس عورت پر، میں نے عرض کیا کہ اگر اس عورت کے پاس بھی نہ ہو تو پھر کس پر واجب ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ امیر پر۔

(۱۸۹۸٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ.

(۱۸۹۸۴) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(۱۸۹۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : لاَ نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا لِقَوْلِ الْمَرْأَةِ ، الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ.

(۱۸۹۸۵) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک عورت کے قول کی وجہ سے اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے، تین طلاقیں دی گئی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(۱۸۹۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ.

(۱۸۹۸۶) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک عورت کے قول کی وجہ سے اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے۔

(۱۸۹۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ شُرَيْحًا قَالَ : الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ.

(۱۸۹۸۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(۱۸۹۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ.

(۱۸۹۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت کو رہائش اور نفقہ ملے گا۔

(۱٤۱) من قَالَ إذَا طَلَّقَهَا ثَلاثًا لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت کو نفقہ نہیں ملے گا

(۱۸۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ :إنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنَى وَلاَ نَفَقَةً. (مسلم ۴۸۔ ترمذی ۱۱۳۵)

(۱۸۹۸۹) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان کے خاوند نے انہیں تین طلاقیں دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رہائش اور نفقہ نہیں دلوایا۔

(۱۸۹۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ :طَلَّقَنِي زَوْجِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاثًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ سُكْنَى لَكِ وَلاَ نَفَقَةَ.

(مسلم ۱۱۱۷۔ ترمذی ۱۱۸۰)

(۱۸۹۹۰) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے رہائش اور نفقہ نہیں ملے گا۔

(۱۸۹۹۱) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :الْمُطَلِّقُ ثَلاثًا لاَ يُجْبَرُ عَلَى النَّفَقَةِ.

(۱۸۹۹۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دینے والے کو نفقہ پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸۹۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَالْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتهمَا يَقُولاَنِ :الْمُطَلَّقَةُ ثَلاثًا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا لَيْسَ لَهُمَا سُكْنَى وَلاَ نَفَقَةٌ.

(۱۸۹۹۲) حضرت عکرمہ اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ تین طلاقیں دی گئی عورت اور وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو انہیں رہائش اور نفقہ نہیں ملے گا۔

(۱۸۹۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلاثًا لاَ نَفَقَةَ لَهَا.

(۱۸۹۹۳) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اسے نفقہ نہیں ملے گا۔

(۱۸۹۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :لاَ نَفَقَةَ لَهَا.

(۱۸۹۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اسے نفقہ نہیں ملے گا۔

(۱۸۹۹٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :سَأَلْته عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ هل

لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ ؟ قَالَ : لاَ نَفَقَةَ لَهَا.

(۱۸۹۹۵) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو حتمی طلاق دے دے تو کیا اسے نفقہ ملے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے نفقہ نہیں ملے گا۔

(۱٤۱) مَا قَالُوا فِيهِ إذَا طَلَّقَهَا وَهِيَ حَامِلٌ ؟ مَنْ قَالَ عَلَيْهِ النَّفَقَةُ

اگر حاملہ کو طلاق دی جائے تو کیا مرد پر نفقہ واجب ہوگا

(۱۸۹۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : لاَ يُطَلِّقُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَيُنَدِّمَهُ اللَّهُ فَيُنْفِقَ عَلَيْهَا حَمْلَهَا وَرَضَاعَهَا حَتَّى تَفْطِمَهُ.

(۱۸۹۹٦) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بیوی کو حالت حمل میں طلاق دے اللہ اسے نادم کرے گا، اور حالتِ حمل اور حالتِ رضاعت میں اس پر خرچ کرے گا یہاں تک کہ بچے کا دودھ چھڑوا دے۔

(۱۸۹۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا وَهِيَ حَامِلٌ فَلَهَا عَلَيْهِ النَّفَقَةُ حُرَّةً كَانَتْ ، أَوْ أَمَةً.

(۱۸۹۹۷) حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ جب آدمی نے اپنی بیوی کو حالتِ حمل میں تین طلاقیں دیں تو عورت کا نفقہ مرد پر لازم ہوگا خواہ وہ آزاد ہو یا باندی۔

(۱۸۹۹۸) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ قَالَ : لاَ نَفَقَةَ لَهَا إِلاَّ أَنْ تَكُونَ حُبْلَى فَيُنْفِقَ عَلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا.

(۱۸۹۹۸) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو حتمی طلاق دے دی تو عورت کو نفقہ نہیں ملے گا لیکن اگر وہ حاملہ ہو تو نفقہ ملے گا یہاں تک کہ بچہ پیدا ہو جائے۔

(۱۸۹۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا وَالْمُولَى عَنْهَا وَالْمُخْتَلِعَةُ وَالْمُلاَعَنَةُ وَهُنَّ حَوَامِلُ لَهُنَّ النَّفَقَةُ.

(۱۸۹۹۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ عورت جسے تین طلاقیں دی گئی ہوں، یا اس سے ایلاء کیا گیا ہو، یا اس نے خلع لیا ہو، یا اس سے لعان کیا گیا ہو اور یہ عورتیں حاملہ ہوں تو انہیں نفقہ ملے گا۔

(۱۹۰۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالاَ : لِكُلِّ حَامِلٍ نَفَقَةٌ.

(۱۹۰۰۰) حضرت شعبی اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ہر حاملہ کو نفقہ ملے گا۔

(۱۹۰۰۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ : سُئِلَ عَامِرٌ عَنِ الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ أَيُنْفِقُ

عَلَيْهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إِذَا كَانَ حُرًّا.

(۱۹۰۰۱) حضرت عامر رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو حالتِ حمل میں طلاق دے دے تو کیا اسے نفقہ دے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اگر آزاد مرد ہو تو نفقہ دے گا۔

(۱۹۰۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ : ﴿فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ قَالَ :إِذَا طَلَّقَهَا وَهِيَ حَامِلٌ أنفق عَلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ.

(۱۹۰۰۲) حضرت ضحاک رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو حالتِ حمل میں طلاق دے دی تو وضع حمل تک اسے نفقہ دے گا۔

(۱٤۳) مَا قَالُوا فِي الْمُخْتَلِعَةِ الْحَامِلِ ؟ مَنْ قَالَ لَهَا النَّفَقَةُ

کیا خلع لینے والی حاملہ کو نفقہ ملے گا؟

(۱۹۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ وَشُرَيْحًا قَالاَ :فِي الْمُخْتَلِعَةِ الْحَامِلِ : لَهَا النَّفَقَةُ.

(۱۹۰۰۳) حضرت ابو عالیہ رحمہ اللہ اور حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی حاملہ کو نفقہ ملے گا۔

(۱۹۰۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لَهَا النَّفَقَةُ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ.

(۱۹۰۰۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کو نفقہ ملے گا البتہ اگر اس نے نہ لینے کی شرط کو قبول کر لیا ہو تو پھر نہیں ملے گا۔

(۱۹۰۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :لَهَا النَّفَقَةُ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ عَلَيْهَا قَالَ وَقَالَ ابْنُ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ :لَهَا النَّفَقَةُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ :لَهَا النَّفَقَةُ ، إِنَّمَا يُنْفِقُ عَلَى وَلَدِهِ.

(۱۹۰۰۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کو نفقہ ملے گا البتہ اگر اس نے نہ لینے کی شرط کو قبول کر لیا ہو تو پھر نہیں ملے گا، حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اسے نفقہ ملے گا، حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے نفقہ ملے گا، آدمی اپنی اولاد پر خرچ کرے گا۔

(۱۹۰۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الْقَاسِمِ فِي الْمُخْتَلِعَةِ الْحَامِلِ:لاَ بُدَّ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ.

(۱۹۰۰٦) حضرت قاسم رحمہ اللہ خلع لینے والی حاملہ عورت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اسے نفقہ ضرور ملے گا۔

(۱۹۰۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ :لَهَا النَّفَقَةُ.

(۱۹۰۰۷) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسے نفقہ ملے گا۔

(۱۹۰۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : كَانَ يَجْعَلُ لَهَا النَّفَقَةَ إِذَا كَانَتْ حَامِلاً.

(۱۹۰۰۸) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر وہ حاملہ ہو تو اسے نفقہ ملے گا۔

(۱۹۰۰۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالاَ : لِكُلِّ حَامِلٍ نَفَقَةٌ.

(۱۹۰۰۹) حضرت شعبی اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ہر حاملہ عورت کو نفقہ ملے گا۔

(۱۹۰۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُخْتَلِعَةِ الْحَامِلِ : لَهَا النَّفَقَةُ.

(۱۹۰۱۰) حضرت شعبی خلع لینے والی حاملہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اسے نفقہ ملے گا۔

(۱٤٤) من قَالَ لاَ نَفَقَةَ لِلْمُخْتَلِعَةِ الْحَامِلِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی حاملہ کو نفقہ نہیں ملے گا

(۱۹۰۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالُوا : لاَ نَفَقَةَ لَهَا.

(۱۹۰۱۱) حضرت سعید بن مسیب، حضرت حسن اور حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ خلع لینے والی عورت کو نفقہ نہیں ملے گا۔

(۱٤٥) الْعَبْدُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ ، مَنْ قَالَ عَلَيْهِ النَّفَقَةُ

اگر کوئی غلام اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے دے تو جن حضرات کے نزدیک اس پر نفقہ لازم ہوگا

(۱۹۰۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ وَالأَمَةِ تَحْتَ الْحُرِّ يُطَلِّقَانِ وَهُمَا حَامِلاَنِ ، لَهُمَا النَّفَقَةُ.

(۱۹۰۱۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آزاد عورت کسی غلام کے نکاح میں ہو یا باندی کسی آزاد کے نکاح میں ہو اور ان کے حاملہ ہونے کی صورت میں انہیں طلاق ہو جائے تو انہیں نفقہ ملے گا۔

(۱۹۰۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْعَبْدِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ : عَلَيْهِ النَّفَقَةُ حَتَّى تَضَعَ.

(۱۹۰۱۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی غلام اپنی بیوی کو حالتِ حمل میں طلاق دیدے تو اس پر بچے کی پیدائش تک عورت کا نفقہ لازم ہوگا۔

(۱۹۰۱٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حرة أَنْفَقَ عَلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ فَإِذَا وَضَعَتْ لَمْ يُنْفِقْ عَلَيْهَا.

(۱۹۰۱۴) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر غلام نے اپنی آزاد بیوی کو طلاق دے دی تو بچے کی پیدائش تک نفقہ اس پر لازم رہے گا، بچہ کی پیدائش کے بعد نفقہ لازم نہ ہوگا۔

(۱۹۰۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : الْحُرُّ إِذَا كَانَتْ تَحْتَهُ الأَمَةُ فَطَلَّقَهَا ، فَإِنَّ عَلَيْهِ النَّفَقَةَ حَتَّى تَضَعَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَجْرُ الرَّضَاعِ.

(۱۹۰۱۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر کسی آزاد کے نکاح میں باندی ہو اور وہ اس کو طلاق دے دے تو بچے کی پیدائش تک اس پر نفقہ لازم ہے، اور اس پر دودھ پلانے کی اجرت لازم نہ ہوگی۔

(١٤٦) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ وَلَمْ يَفْرِضْ وَلَمْ يَدْخُلْ ، مَنْ قَالَ يُجْبَرُ عَلَى الْمُتْعَةِ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حالانکہ نہ مہر مقرر کیا اور نہ اس سے شرعی ملاقات کی تو جن حضرات کے نزدیک اسے متعہ کی ادائیگی پر مجبور کیا جائے گا

(۱۹۰۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ وَلَمْ يَفْرِضْ وَلَمْ يَدْخُلْ فَجَبَرَهُ شُرَيْحٌ عَلَى الْمُتْعَةِ.

(۱۹۰۱٦) حضرت زید بن حارث فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، لیکن اس کے لئے مہر مقرر نہ کیا اور نہ ہی اس سے دخول کیا تو حضرت شریح نے اسے متعہ کی ادائیگی پر مجبور کیا تھا۔

(۱۹۰۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ مغفل قَالَ : إِنَّمَا يُجْبَرُ عَلَى الْمُتْعَةِ مَنْ طَلَّقَ وَلَمْ يَفْرِضْ وَلَمْ يَدْخُلْ.

(۱۹۰۱۷) حضرت ابن مغفل فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حالانکہ نہ مہر مقرر کیا اور نہ اس سے شرعی ملاقات کی تو اسے متعہ کی ادائیگی پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۹۰۱۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا جُبِرَ عَلَى أَنْ يُمَتِّعَهَا.

(۱۹۰۱۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حالانکہ نہ مہر مقرر کیا اور نہ اس سے شرعی ملاقات کی تو اسے متعہ کی ادائیگی پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۹۰۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِنَّمَا يُجْبَرُ عَلَى الْمُتْعَةِ مَنْ طَلَّقَ وَلَمْ يَفْرِضْ وَلَمْ يَدْخُلْ.

(۱۹۰۱۹) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حالانکہ نہ مہر مقرر کیا اور نہ اس سے شرعی ملاقات کی تو اسے متعہ کی ادائیگی پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۹.۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ :يُمَتِّعُهَا بِمِثْلِ نِصْفِ مَهْرِ مِثْلِهَا.

(۱۹۰۲۰) حضرت حماد ریشید فرماتے ہیں کہ اسے متعہ میں مہر مثلی کا نصف دے گا۔

(۱۹.۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :إذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، وَقَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ لَهَا فَلَيْسَ لَهَا إلاَّ الْمَتَاعُ.

(۱۹۰۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حالانکہ نہ مہر مقرر کیا اور نہ اس سے شرعی ملاقات کی تو عورت کو متعہ کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا۔

(۱۹.۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ فِيمَنْ طَلَّقَ وَلَمْ يَفْرِضْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ قَالَ :لَهَا الْمُتْعَةُ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ :لَهَا مَعَ الْمُتْعَةِ شَيْءٌ.

(۱۹۰۲۲) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، حالانکہ نہ مہر مقرر کیا اور نہ اس سے شرعی ملاقات کی تو اسے متعہ کی ادائیگی پر مجبور کیا جائے گا، حضرت ابن سیرین ریشید فرماتے ہیں کہ اسے متعہ کے ساتھ بھی کچھ ملے گا۔

(١٤٧) من قَالَ لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتعَةٌ

جن حضرات کے نزدیک ہر طلاق یافتہ عورت کے لئے متعہ ہے

(۱۹.۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتعَةٌ إلاَّ الَّتِي طُلِّقَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَإِنَّ لَهَا نِصْفَ الصَّدَاقِ.

(۱۹۰۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر طلاق یافتہ عورت کے لئے متعہ ہے، سوائے اس عورت کے جسے دخول سے پہلے طلاق دی گئی اسے نصف مہر ملے گا۔

(۱۹.۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ متعة دَخَلَ بِهَا ، أَوْ لَمْ يَدْخُلْ ، فَرَضَ لَهَا ، أَوْ لَمْ يَفْرِضْ لَهَا.

(۱۹۰۲۴) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ ہر طلاق یافتہ عورت کے لئے متعہ ہے، اس سے دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو، اس کے لئے مہر مقرر کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

(۱۹.۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنْ الربيع عن أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ :لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مَتَاعٌ.

(۱۹۰۲۵) حضرت ابو عالیہ ریشید فرماتے ہیں کہ ہر طلاق یافتہ عورت کے لئے متعہ ہے۔

(۱۹۰۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ :لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ.

(۱۹۰۲٦) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ہر طلاق یافتہ عورت کے لئے متعہ ہے۔

(۱۹۰۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ ابْنِ أَبِی عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :إِنَّ الْحَسَنَ وَأَبَا الْعَالِيَةِ يَجْعَلاَنِ لِلْمُطَلَّقَةِ الَّتِی قَدْ دُخِلَ بِهَا الْمَتَاعَ وَالَّتِی لَمْ يُدْخَلْ بِهَا الْمَتَاعَ ، فَقَالَ سَعِيدٌ :إِنَّمَا كَانَ لَهَا فِی سُورَةِ الأَحْزَابِ فَلَمَّا نَزَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ جُعِلَ لِلَّتِی فُرِضَ لَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلاَ مُتْعَةَ لَهَا.

(۱۹۰۲۷) حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن میسب سے عرض کیا کہ حضرت حسن اور حضرت ابو عالیہ مدخول بہا اور غیر مدخول بہا دونوں کے لئے متعہ کو لازم قرار دیتے تھے، حضرت سعید نے فرمایا کہ سورۃ الاحزاب میں یہی تھا، جب سورۃ البقرۃ نازل ہوئی تو اس عورت کے لئے مہر کا آدھا فرض کر دیا گیا جس کے لئے مہر مقرر ہوا تھا اور اسے متعہ نہیں ملے گا۔

(۱٤۸) مَا قَالُوا إِذَا فَرَضَ لَهَا فَلاَ مُتْعَةَ لَهَا ؟

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جس عورت کے لئے مہر مقرر کیا گیا ہو اسے متعہ نہیں ملے گا

(۱۹۰۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مَتَاعٌ إِلاَّ الَّتِی طُلِّقَتْ وَقَدْ فُرِضَ لَهَا.

(۱۹۰۲۸) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ہر طلاق یافتہ عورت کو متعہ ملے گا سوائے اس عورت کے جس کے لئے مہر مقرر کیا گیا اور اسے طلاق دے دی گئی۔

(۱۹۰۲۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :سُئِلَ :الرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَقَدْ فَرَضَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، لَهَا مَتَاعٌ ؟ قَالَ :كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ :لاَ مَتَاعَ لَهَا.

(۱۹۰۲۹) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے لئے مہر مقرر کرے اور اسے دخول سے پہلے طلاق دے دے تو کیا اسے متعہ ملے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے متعہ نہیں ملے گا۔

(۱۹۰۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ :إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَقَدْ فَرَضَ لَهَا فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَلاَ مَتَاعَ لَهَا.

(۱۹۰۳۰) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے عورت کو طلاق دے دی اور اس کے لئے مہر مقرر کیا تھا تو اسے نصف مہر ملے گا اور اس کو متعہ بھی نہیں ملے گا۔

(۱۹۰۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمَسْعُودِیِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :إِنَّ لَهَا فِی

النِّصْفِ لَمَتَاعًا يَعْنِي الَّتِي لَمْ يُدْخَلْ بِهَا.

(۱۹۰۳۱) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس عورت سے دخول نہ کیا ہو اس کے لئے متعہ کے طور پر نصف مہر ہوگا۔

(۱۴۹) مَا قَالُوا فِي الْمُتْعَةِ مَا هِيَ ؟

متعہ کیا ہے؟

(۱۹۰۳۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ حَمَّمَ امْرَأَتَهُ الَّتِي طَلَّقَ جَارِيَةً سَوْدَاءَ.

(۱۹۰۳۲) حضرت صالح بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد متعہ میں ایک سیاہ باندی دی تھی۔

(۱۹۰۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَتَّعَ امْرَأَتَهُ بِثَلاَثِ مِئَةٍ.

(۱۹۰۳۳) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو تین سو کا متعہ دیا۔

(۱۹۰۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ مَتَّعَ امْرَأَتَهُ بِعَشَرَةِ آلاَفٍ.

(۱۹۰۳۴) حضرت سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو دس ہزار کا متعہ دیا۔

(۱۹۰۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ إِيَاسٍ ، عَنْ أَبِي مجلز قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ :عَدَّ كَذَا عَدَّ كَذَا حَتَّى عَدَّ ثَلاَثِينَ.

(۱۹۰۳۵) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے متعہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے گنتے گنتے تیس تک گنا۔

(۱۹۰۳۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَمَتَّعَهَا بِثَلاَثِ مِئَةٍ.

(۱۹۰۳۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور انہیں متعہ میں تین سو دیئے۔

(۱۹۰۳۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَمَتَّعَهَا بِثَلاَثِ مِئَةٍ.

(۱۹۰۳۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور انہیں متعہ میں تین سو درہم دیئے۔

(۱۹۰۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ أَنَّهُ مَتَّعَ بِثَلاَثِ مِئَةٍ.

(۱۹۰۳۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور انہیں متعہ میں تین سو درہم دیئے۔

(۱۹۰۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ ، عَنْ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاه طَلَّقَ فَمَتَّعَ بواحدة.

(۱۹۰۳۹) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور متعہ میں ایک دیا۔

(١٩٠٤٠) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ طَلَّقَ فَمَتَّعَ بِوَلِيدَةٍ.

(۱۹۰۴۰) حضرت عبداللہ بن عبداللہ ؒ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور متعہ میں ایک باندی دی۔

(١٩٠٤١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ مَتَّعَ بِوَلِيدَةٍ.

(۱۹۰۴۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور متعہ میں ایک باندی دی۔

(١٥٠) مَا قَالُوا فِي أَرْفَعِ الْمُتْعَةِ وَأَدْنَاهَا

متعہ کی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم مقدار کا بیان

(١٩٠٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ عكرمة ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَرْفَعُ الْمُتْعَةِ الْخَادِمُ ، ثُمَّ دُونَ ذَلِكَ : الْكِسْوَةُ ، ثُمَّ دُونَ ذَلِكَ : النَّفَقَةُ.

(۱۹۰۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے اعلیٰ متعہ خادم ہے، پھر اس سے کم کپڑے پہنانا ہے اور پھر اس سے کم نفقہ ہے۔

(١٩٠٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : أَوْضَعُ الْمُتْعَةِ الثَّوْبُ وَأَرْفَعُهَا الْخَادِمُ.

(۱۹۰۴۳) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ سب سے کم تر متعہ کپڑا ہے اور سب سے اعلیٰ خادم ہے۔

(١٩٠٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : مِنْ أَوْسَطِ الْمُتْعَةِ الدِّرْعُ وَالْخِمَارُ وَالْمِلْحَفَةُ.

(۱۹۰۴۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ درمیانہ متعہ چادر، دوپٹہ اور اوڑھنی ہے۔

(١٩٠٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ داود ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي مَتَاعِ الْمُطَلَّقَةِ : ثِيَابُهَا فِي بَيْتِهَا ، الدِّرْعُ وَالْخِمَارُ وَالْمِلْحَفَةُ وَالْجِلْبَابُ.

(۱۹۰۴۵) حضرت شعبی ؒ مطلقہ کے متعہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ گھر میں پہننے والے کپڑے ہیں: دوپٹہ، چادر، اوڑھنی اور بڑی چادر۔

(١٩٠٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَانَ النَّاسُ يُمَتِّعُونَ فَمِنْهُمْ مَنْ يُمَتِّعُ بِالْخَادِمِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يُعْطِي الْمِائَتَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يُعْطِي الدِّرْعَ وَالْخِمَارَ وَالْمِلْحَفَةَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يُعْطِي النَّفَقَةَ.

(۱۹۰۴۶) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ لوگ بیویوں کو متعہ دیا کرتے تھے، کوئی خادم دیتا تھا، کوئی دوسو دیتا تھا، کوئی چادر، دوپٹہ اور اوڑھنی دیا کرتا تھا اور کوئی نفقہ دیتا تھا۔

(۱۹.٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِيء ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ :حَدَّثَنِي عَقِيلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَعْلاَهُ الْخَادِمُ ، ثُمَّ الْكِسْوَةُ ، ثُمَّ النَّفَقَةُ.

(۱۹۰۴۷) حضرت ابن شہاب زہری ریشید فرماتے ہیں کہ سب سے اعلیٰ متعہ خادم ہے، پھر کپڑا اور پھر نفقہ۔

(۱۵۱) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ ، بِمَ تَعْتَدُّ ؟

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو استحاضہ کی حالت میں طلاق دے تو وہ عدت کیسے گزارے گی؟

(۱۹.٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :الْمُسْتَحَاضَةُ تَعْتَدُّ بِالأَقْرَاءِ.

(۱۹۰۴۸) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ مستحاضہ اقراء (طہر یا حیض) کے اعتبار سے عدت گذارے گی۔

(۱۹.٤٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ تَعْتَدُّ بِالأَقْرَاءِ.

(۱۹۰۴۹) حضرت جابر بن زید ریشید فرماتے ہیں کہ مستحاضہ اقراء (طہر یا حیض) کے اعتبار سے عدت گذارے گی۔

(۱۹.٥٠) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ طَاوُوسٌ :تَعْتَدُّ بِالشُّهُورِ.

(۱۹۰۵۰) حضرت طاؤس ریشید فرماتے ہیں کہ مستحاضہ مہینوں کے اعتبار سے عدت گذارے گی۔

(۱۹.٥١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا قَالاَ :الْمُسْتَحَاضَةُ تَعْتَدُّ بِالأَقْرَاءِ.

(۱۹۰۵۱) حضرت حکم ریشید اور حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ مستحاضہ اقراء (طہر یا حیض) کے اعتبار سے عدت گذارے گی۔

(۱۹.٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَكَمِ ، وَالْحَسَنِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالُوا :تَعْتَدُّ بِأَيَّامِ أَقْرَائِهَا.

(۱۹۰۵۲) حضرت عطاء، حضرت حکم اور حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ مستحاضہ اقراء (طہر یا حیض) کے اعتبار سے عدت گذارے گی۔

(۱۹.٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :تَعْتَدُّ بِالأَقْرَاءِ.

(۱۹۰۵۳) حضرت زہری ریشید فرماتے ہیں کہ مستحاضہ اقراء (طہر یا حیض) کے اعتبار سے عدت گذارے گی۔

(۱۹.٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْن طَهْمَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :الْمُسْتَحَاضَةُ تَعْتَدُّ بِالأَقْرَاءِ.

(۱۹۰۵۴) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ مستحاضہ اقراء (طہر یا حیض) کے اعتبار سے عدت گذارے گی۔

(۱۹.٥٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ :إذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمُسْتَحَاضَةَ فَحَاضَتِ الثَّالِثَةَ أَدْنَى مَا كَانَتْ تَحِيضُ فَلاَ يَمْلِكُ زَوْجُهَا الرَّجْعَةَ وَلاَ تَغْتَسِلُ وَلاَ تُصَلِّي حَتَّى يَأْتِيَ عَلَيْهَا أَكْثَرُ مِمَّا

كَانَتْ تَحِيضُ.

(۱۹۰۵۵) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو استحاضہ کی حالت میں طلاق دے دے، اگر اسے تیسرا حیض، حیض کی معمول کی مدت سے پہلے آجائے تو اس کا خاوند رجوع کا اختیار نہیں رکھتا، وہ غسل نہ کرے اور نہ نماز پڑھے یہاں تک کہ جتنے دن اسے حیض آتا ہے اس سے زیادہ دن گذر جائیں۔

(١٩٠٥٦) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ سَنَةٌ.

(۱۹۰۵۶) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ کی عدت ایک سال ہے۔

(١٩٠٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ إِنَّ مِنْ رِيبَةِ الْمُسْتَحَاضَةُ وَالَّتِي لاَ تَسْتَقِيمُ لَهَا حَيْضَةٌ تَحِيضُ فِي الشَّهْرِ مَرَّتَيْنِ وَفِي الأَشْهُرِ مَرَّةً عِدَّتُهَا ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ قَالَ :فَكَانَ قَتَادَةُ ذَلِكَ رَأْيُهُ.

(۱۹۰۵۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مستحاضہ اور وہ عورت جس کے حیض کی کوئی ترتیب نہ ہو (کبھی ایک مہینے میں دو مرتبہ آجائے اور کبھی کئی مہینوں میں ایک مرتبہ آئے) اس کی عدت تین ماہ ہے۔ حضرت قتادہ رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے تھے۔

(١٩٠٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَّةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :تَذَاكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَابْنُ عُمَرَ امْرَأَةَ الْمَفْقُودِ فَقَالاَ :جَمِيعًا :تَرَبَّصُ أَرْبَعَ سِنِينَ ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا وَلِيُّ زَوْجِهَا ، ثُمَّ تَرَبَّصُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، ثُمَّ تَذَاكَرَا النَّفَقَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :لَهَا النَّفَقَةُ فِي مَالِهِ بِحَبْسِهَا نَفْسَهَا فِي سَبَبِهِ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لَيْسَ كَذَلِكَ ، إِذَنْ تُجْحِفُ بِالْوَرَثَةِ وَلَكِنَّهَا تَأْخُذُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ فَإِنْ قَدِمَ فَذَلِكَ لَهَا عَلَيْهِ فِي مَالِهِ وَإِلاَّ فَلاَ شَيْءَ لَهَا.

(۱۹۰۵۸) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مابین اس عورت کے بارے میں گفتگو ہوئی جس کا خاوند گم ہوگیا ہو، دونوں حضرات نے فرمایا کہ وہ چار سال انتظار کرے گی پھر اس کے خاوند کا ولی اسے طلاق دے دے گا، پھر وہ چار مہینے اور دس دن تک عدت گذارے گی، پھر ان دونوں حضرات کے درمیان نفقہ کے بارے میں گفتگو ہوئی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت کو مرد کے مال میں سے نفقہ ملے گا کیونکہ اس کی وجہ سے عورت رکی رہی ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے، اس طرح تو ورثہ کا نقصان ہوگا، البتہ عورت مرد کے مال میں سے لے گی اگر وہ آگیا تو وہ مال عورت کا ہوگا اور اگر وہ نہ آیا تو عورت کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۱۵۲) مَا قَالُوا فِي النُّفَسَاءِ تُطَلَّقُ ، مَنْ قَالَ تَعْتَدُّ بِذَلِكَ الدَّمِ

اگر نفاس والی عورت کو طلاق دی جائے تو جن حضرات کے نزدیک وہ نفاس کو عدت میں شمار کرے گی

(۱۹.۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : إِذَا طُلِّقَتِ النُّفَسَاءُ لاَ تَعْتَدُّ بِذَلِكَ الدَّمِ.

(۱۹۰۵۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نفاس والی عورت کو طلاق دی گئی تو وہ نفاس کو عدت میں شمار نہیں کرے گی۔

(۱۹.۶۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ النُّفَسَاءِ هَلْ تَعْتَدُّ بِالنِّفَاسِ ؟ قَالَ : لاَ تَعْتَدُّ بِنِفَاسِهَا.

(۱۹۰۶۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر نفاس والی عورت کو طلاق دی گئی تو کیا وہ نفاس کو عدت میں شمار کرے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ نفاس کو عدت میں شمار نہیں کرے گی۔

(۱۹.۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِذَا طُلِّقَتْ وَهِيَ نُفَسَاءُ لَمْ تَعْتَدَّ بِدَمِ نِفَاسِهَا فی عدتها.

(۱۹۰۶۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو حالتِ نفاس میں طلاق دی گئی تو وہ اسے عدت میں شمار نہیں کرے گی۔

(۱۹.۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ نُفَسَاءُ لَمْ تَعْتَدَّ بِدَمِ نِفَاسِهَا فِي عِدَّتِهَا.

(۱۹۰۶۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کو حالتِ نفاس میں طلاق دی گئی تو وہ اسے عدت میں شمار نہیں کرے گی۔

(۱۵۳) مَا قَالُوا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ ، مَتَى يَتَبَيَّنُ أَنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ ؟

عورت کے مستحاضہ ہونے کا یقین کیسے ہوگا؟

(۱۹.۶۳) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ : تَسْتَبِينُ الْمُسْتَحَاضَةُ أَنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ إِذَا جَاوَزَتْ حَيْضَتُهَا آخِرَ مَا تَطْهُرُ فِيهِ النِّسَاءُ.

(۱۹۰۶۳) حضرت حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کے مستحاضہ ہونے کا یقین اس وقت ہوگا جب اس کا حیض اس آخری حد کو پار

کرجائے جس میں عورتیں پاک ہوجاتی ہیں۔

(١٩٠٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : إِذَا أَدْرَكَ قُرْءٌ قُرْءًا فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.

(١٩٠٦٤) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ایک حیض دوسرے حیض تک پہنچ جائے تو عورت مستحاضہ ہے۔

(١٥٤) مَا قَالُوا فِي الأَقْرَاءِ ، مَا هِيَ ؟

''اَقراء'' سے کیا مراد ہے؟

(١٩٠٦٥) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنَّمَا الأَقْرَاءُ الأَطْهَارُ.

(١٩٠٦٥) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اقراء سے مراد طہر ہیں۔

(١٩٠٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ الْقَاسِمُ وَسَالِمٌ يَقُولاَنِ : إِن الأَقْرَاءَ الأَطْهَارُ.

(١٩٠٦٦) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اقراء سے مراد طہر ہیں۔

(١٩٠٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : الأَقْرَاءُ الْحِيَضُ.

(١٩٠٦٧) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اقراء سے مراد حیض ہیں۔

(١٥٥) مَا قَالُوا فِي عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ ، مَنْ قَالَ ثَلاَثُ حِيَضٍ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا

ام ولد باندی کی عدت کا بیان، جن حضرات کے نزدیک اس کے آقا کے فوت ہونے کی صورت میں وہ تین حیض عدت گزارے گی

(١٩٠٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ ثَلاَثُ حِيَضٍ.

(١٩٠٦٨) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کی عدت تین حیض ہے۔

(١٩٠٦٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : ثَلاَثُ حِيَضٍ.

(١٩٠٦٩) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کی عدت تین حیض ہے۔

(١٩٠٧٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ وَأَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : ثَلاَثُ حِيَضٍ.

(١٩٠٧٠) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کی عدت تین حیض ہے۔

(١٩٠٧١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ.

(١٩٠٧١) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یونہی منقول ہے۔

(١٩٠٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ قَالاَ : ثَلاَثُ حِيَضٍ

إذَا مَاتَ عَنْهَا.

(۱۹۰۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کی عدت تین حیض ہے۔ جب آقا فوت ہو جائے۔

(١٩.٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :ثَلاَثَةُ قُرُوءٍ.

(۱۹۰۷۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کی عدت تین حیض ہے۔

(١٥٦) من قَالَ عِدَّتُهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

جن حضرات کے نزدیک اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے

(١٩.٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ قَبِيصَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ :لاَ تُلْبِسُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا ، عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا. (ابوداؤد ۲۳۰۲۔ ابویعلی ۷۳۰۰)

(۱۹۰۷۴) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو خلط نہ کرو، ام ولد کی عدت وہی ہے جو اس عورت کی ہوتی ہے جس کا خاوند فوت ہو جائے۔

(١٩.٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْد ، وَعَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ أَنَّهما قَالاَ :عِدَّتُهَا إذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زوجها عِدَّةُ الْحُرَّةِ.

(۱۹۰۷۵) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کی عدت وہی ہے جو اس آزاد عورت کی ہوتی ہے جس کا خاوند فوت ہو جائے۔

(١٩.٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زوجها أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(۱۹۰۷۶) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ام ولد باندی کا آقا انتقال کر جائے تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔

(١٩.٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُمَا قَالاَ :عدة أُمِّ الْوَلَدِ إذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(۱۹۰۷۷) حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ام ولد باندی کا آقا انتقال کر جائے تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔

(١٩.٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ :سَأَلَ الحَكَم بن عُتَيْبَةَ الزُّهْرِيَّ ، عَنْ عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ إذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا ، فَقَالَ :السُّنَّةُ ، فقَالَ :وما السُّنَّةُ ؟ قَالَ :بَرِيرَةُ أُعْتِقَتْ فَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ.

(ابن ماجہ ۲۰۰۷۔ بیہقی ۲۵۱)

(۱۹۰۷۸) حضرت حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے ام ولد باندی کے آقا کے انتقال کر جانے کے بعد اس کی عدت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں سنت ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا گیا تو انہوں نے آزاد عورت والی عدت گزاری تھی۔

(۱۹۰۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(۱۹۰۷۹) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ام ولد باندی کا آقا انتقال کر جائے تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔

(۱۹۰۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۹۰۸۰) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ اور حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ام ولد باندی کا آقا انتقال کر جائے تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔

(۱۹۰۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۹۰۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ام ولد باندی کا آقا انتقال کر جائے تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے۔

(۱۵۷) من قَالَ عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ حَيْضَةٌ

جن حضرات کے نزدیک ام ولد باندی کی عدت ایک حیض ہے

(۱۹۰۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، وَابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :عِدَّتُهَا حَيْضَةٌ.

(۱۹۰۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کی عدت ایک حیض ہے۔

(۱۹۰۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ :عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إذَا تُوُفِّيَ عنها سَيِّدُهَا حَيْضَةٌ.

(۱۹۰۸۳) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کے آقا کے انتقال کر جانے کی صورت میں اس کی عدت ایک حیض ہے۔

(۱۹۰۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :عِدَّتُهَا حَيْضَةٌ إذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا.

(۱۹۰۸۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کے آقا کے انتقال کر جانے کی صورت میں باندی (ام ولد باندی) کی عدت ایک حیض ہے۔

(۱۹۰۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدٍ قَالَ :عِدَّتُهَا حَيْضَةٌ.

(۱۹۰۸۵) حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کے آقا کے انتقال کر جانے کی صورت میں باندی (ام ولد باندی) کی عدت ایک حیض ہے۔

(۱۹۰۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : عِدَّتُهَا حَيْضَةٌ.

(۱۹۰۸۶) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کے آقا کے انتقال کر جانے کی صورت میں باندی کی عدت ایک حیض ہے۔

(۱۹۰۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : عِدَّتُهَا حَيْضَةٌ فَلِمَ لاَ تُوَرِّثُونَهَا إِذَا جَعَلْتُمُوهَا ثَلاَثَ حِيَضٍ.

(۱۹۰۸۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی کے آقا کے انتقال کر جانے کی صورت میں ام ولد باندی کی عدت ایک حیض ہے۔ اگر تم اس کی عدت تین حیض قرار دیتے ہو تو اس کو آقا کا وارث کیوں نہیں بناتے ؟!۔

(۱۹۰۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ قَالاَ : عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ وَالسُّرِّيَّةِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا شَهْرَانِ وَخَمْسُ لَيَالٍ.

(۱۹۰۸۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ولد باندی اور آقا سے ازدواجی تعلقات رکھنے والی باندی کا جب انتقال ہو جائے تو اس کی عدت دو مہینے پانچ راتیں ہے۔

(۱۹۰۸۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْقَاسِمَ وَذُكِرَ لَهُ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ فَرَّقَ بَيْنَ رِجَالٍ وَنِسَائِهِمْ كُنَّ أُمَّهَاتِ أَوْلاَدٍ نُكِحْنَ بَعْدَ حَيْضَةٍ ، أَوْ حَيْضَتَيْنِ حَتَّى يَعْتَدِدْنَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ ، يَقُولُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ : ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا﴾ أَتُرَاهُنَّ مِنَ الأَزْوَاجِ.

(۱۹۰۸۹) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ کے سامنے کسی نے تذکرہ کیا کہ عبد الملک بن مروان رحمہ اللہ نے مردوں اور ان کی ایسی بیویوں کے درمیان جدائی کرادی جو اپنے آقاؤں کی ام ولد تھیں۔ لیکن ایک یا دو حیضوں کے بعد ان کے نکاح کرا دیئے گئے تھے۔ عبد الملک بن مروان رحمہ اللہ کا حکم تھا کہ وہ چار مہینے دس دن کی عدت گزاریں۔ یہ سن کر حضرت قاسم رحمہ اللہ نے فرمایا سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ تو قرآن مجید میں فرماتے ہیں ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا﴾ تو کیا یہ آقا ان کے خاوند ہیں؟

(۱۵۸) مَا قَالُوا فِي أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا أُعْتِقَتْ ، كَمْ تَعْتَدُّ ؟

اگر ام ولد کو آزاد کر دیا جائے تو وہ کتنی عدت گزارے گی؟

(۱۹۰۹۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَمَرَ أُمَّ وَلَدٍ أُعْتِقَتْ أَنْ تَعْتَدَّ ثَلاَثَ حِيَضٍ وَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ فَكَتَبَ يُحَسِّنُ رَأْيَه.

(۱۹۰۹۰) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس ام ولد کو جسے آزاد کیا گیا تھا حکم دیا کہ وہ تین حیض عدت کے گزارے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہی فیصلہ لکھ کر بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی رائے کو پسند فرمایا۔

(۱۹.۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إذَا أَعْتَقَهَا فَعِدَّتُهَا ثَلاَثُ حِيَضٍ.

(۱۹۰۹۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب ام ولد کو آزاد کیا گیا تو اس کی عدت تین حیض ہے۔

(۱۹.۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا أَعْتَقَهَا، أَوْ مَاتَ عَنْهَا فَعِدَّتُهَا ثَلاَثُ حِيَضٍ.

(۱۹۰۹۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ولد کو آزاد کرے یا اسے چھوڑ کر مر جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔

(۱۹.۹۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :إذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ أُمَّ وَلَدِهِ اعْتَدَّتْ بِحَيْضَتَيْنِ : وَقَالَ الزُّهْرِيُّ :ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ.

(۱۹۰۹۳) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی اپنی ام ولد کو آزاد کردے تو اس کی عدت دو حیض ہے۔ حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی عدت تین حیض ہے۔

(۱۹.۹۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الرَّجُلِ إذَا أَعْتَقَ سُرِّيَّتَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ اعْتَدَّتْ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ إذا كَانَتْ تَحِيضُ ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَعِدَّتُهَا ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ إِنْ تَزَوَّجَهَا غَيْرُهُ.

(۱۹۰۹۴) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی نے اپنی ایسی باندی کو آزاد کیا جس سے اس کے ازدواجی تعلقات تھے تو اگر اسے حیض آتا ہو تو تین حیض عدت گزارے گی اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو مہینے کی عدت گزارے گی۔

(۱۹.۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :عِدَّتُهَا حَيْضَةٌ إذَا أَعْتَقَهَا ، أَوْ مَاتَ عَنْهَا.

(۱۹۰۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام ولد کی عدت ایک حیض ہے خواہ اسے آزاد کیا جائے یا آقا مر جائے۔

(۱۵۹) مَا قَالُوا كَمْ عِدَّةُ الأَمَةِ إذَا طُلِّقَتْ ؟

جب باندی کو طلاق دی جائے تو وہ کتنی عدت گزارے گی؟

(۱۹.۹۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ :عِدَّةُ الأَمَةِ حَيْضَتَانِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ.

(۱۹۰۹۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت دو حیض ہے۔ اگر اسے حیض نہ آتے ہوں تو اس کی عدت ڈیڑھ مہینہ ہے۔

(۱۹.۹۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :عِدَّةُ الأَمَةِ حَيْضَتَانِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ.

(۱۹۰۹۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت دو حیض ہے۔ اگر حیض نہ آتے ہوں تو وہ ڈیڑھ مہینہ کی عدت گزارے گی۔

(۱۹.۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۹۰۹۸) حضرت ابراہیم ؒ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۹.۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عِدَّةِ الأَمَةِ فَقَالَ : حَيْضَتَانِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ.

(۱۹۰۹۹) حضرت سالم بن عبد اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت دو حیض ہے۔ اگر حیض نہ آتے ہوں تو وہ ڈیڑھ مہینہ کی عدت گزارے گی۔

(۱۹۱.۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : عِدَّةُ الأَمَةِ حَيْضَتَانِ.

(۱۹۱۰۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت دو حیض ہے۔

(۱۹۱.۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ فَحَيْضَتَانِ ، وَإِنْ كَانَتْ ممن لاَ تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ.

(۱۹۱۰۱) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت دو حیض ہے۔ اگر حیض نہ آتے ہوں تو وہ ڈیڑھ مہینہ کی عدت گزارے گی۔

(۱۹۱.۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : عِدَّةُ الأَمَةِ حَيْضَتَانِ إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَنِصْفٌ.

(۱۹۱۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت دو حیض ہے۔ اگر حیض نہ آتے ہوں تو وہ ڈیڑھ مہینہ کی عدت گزارے گی۔

(۱۹۱.۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو سَمع عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ يَقُولُ : أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ يَقُولُ : سَمِعْت عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : لَوِ اسْتَطَعْت أَنْ أَجْعَلَ عِدَّةَ الأَمَةِ حَيْضَةً وَنِصْفًا فَعَلْت فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : لَوْ جَعَلْتهَا شَهْرًا وَنِصْفًا فَسَكَتَ.

(۱۹۱۰۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں باندی کی عدت ایک حیض اور نصف مقرر کرنے کی طاقت رکھتا تو ضرور ایسا کر دیتا۔ ایک آدمی نے ان سے کہا کہ اگر آپ ان کی عدت ڈیڑھ مہینہ مقرر کر دیں تو زیادہ بہتر ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سکوت اختیار فرمالیا۔

(۱۹۱.٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : عِدَّةُ الأَمَةِ حَيْضَتَانِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَشَهْرَانِ.

(۱۹۱۰۴) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت دو حیض ہے۔ اگر حیض نہ آتے ہوں تو وہ ڈیڑھ مہینہ کی عدت گزارے گی۔

(۱۹۱.۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي الأَمَةِ الَّتِي لَمْ تَحِضْ وَقَدْ رَاهَقَتْ : عِدَّتُهَا خَمْسَةٌ وَأَرْبَعُونَ يَوْمًا فَإِنْ كَانَتْ تَحِيضُ فَعِدَّتُهَا حَيْضَةٌ.

(۱۹۱۰۵) حضرت ضحاک ؒ فرماتے ہیں کہ ایسی باندی جو قریب البلوغ ہو اور اسے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت پینتالیس دن ہیں۔ اگر اسے حیض آتا ہو تو اس کی عدت ایک حیض ہے۔

(۱۹۱۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي عِدَّةِ الأَمَةِ قَالَ :إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ فَحَيْضَتَانِ ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ فَعِدَّتُهَا خَمْسَةٌ وَأَرْبَعُونَ يَوْمًا.

(۱۹۱۰۶) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر باندی کو حیض آتا ہو تو اس کی عدت دو حیض ہیں اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت پینتالیس دن ہیں۔

(۱۹۱۰۷) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :عِدَّةُ الأَمَةِ مِثْلُ نِصْفِ عِدَّةِ الْحُرَّةِ

(۱۹۱۰۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے۔

(۱٦٠) مَا قَالُوا فِي الأَمَةِ تَكُونُ لِلرَّجُلِ فَيُعْتِقُهَا ، تَكُونُ عَلَيْهَا عِدَّةٌ ؟

اگر کوئی شخص اپنی باندی کو آزاد کردے تو کیا اس پر عدت واجب ہوگی؟

(۱۹۱۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الأَمَةِ الَّتِي تُوطَأُ :إِذَا بِيعَتْ ، أَوْ وُهِبَتْ ، أَوْ أُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِأْ بِحَيْضَةٍ.

(۱۹۱۰۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ باندی جس سے جماع کیا گیا ہو اگر اسے بیچ دیا جائے یا ہبہ میں دے دیا جائے یا آزاد کر دیا جائے تو وہ ایک حیض عدت گزارے گی۔

(۱۹۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الأَمَةِ إِذَا أُعْتِقَتْ قَالَ :عِدَّتُهَا ثَلاَثُ حِيَضٍ.

(۱۹۱۰۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کر دیا جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔

(۱۹۱۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ فِي الأَمَةِ إِذَا أُعْتِقَتْ قَالَ:تَعْتَدُّ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ.

(۱۹۱۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کر دیا جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔

(۱۹۱۱۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :الأَمَةُ إِذَا أُعْتِقَتِ اعْتَدَّتْ بِحَيْضَتَيْنِ ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ :ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ.

(۱۹۱۱۱) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کیا جائے تو وہ دو حیض عدت گزارے گی۔ حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ وہ تین حیض عدت گزارے گی۔

(۱۹۱۱۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :تَعْتَدُّ ثَلاَثَ حِيَضٍ.

(۱۹۱۱۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب باندی کو آزاد کر دیا جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔

(۱۶۱) مَا قَالُوا فِي الأَمَةِ تَعْتِقُ وَلَهَا زَوْجٌ فَتَخْتَارُ نَفْسَهَا

اگر کسی باندی کو آزاد کیا جائے اور اس کا خاوند ہو تو وہ اپنے نفس کو اختیار کر لے تو عدت کا کیا حکم ہوگا؟

(۱۹۱۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بَرِيرَةَ أَنْ تَعْتَدَّ عِدَّةَ الْحُرَّةِ.

(۱۹۱۱۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ وہ آزاد عورتوں والی عدت گزاریں۔

(۱۹۱۱٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ بَرِيرَةَ اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ.

(۱۹۱۱۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا گیا تو انہوں نے آزاد عورت والی عدت گزاری۔

(۱۹۱۱٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَرِيرَةُ أُعْتِقَتْ فَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ.

(۱۹۱۱۵) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا گیا تو انہوں نے آزاد عورت والی عدت گزاری۔

(۱٦۲) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ تَحْتَهُ الأَمَةُ فَيُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَةً ثُمَّ تُعْتَقُ

اگر ایک آدمی کے نکاح میں کوئی باندی ہو اور وہ اسے ایک طلاق دے دے پھر اس باندی کو آزاد کر دیا جائے تو اس کی عدت کا کیا حکم ہے؟

(۱۹۱۱٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الأَمَةِ طَلُقَتْ تَطْلِيقَتَيْنِ لَمْ يُدْرِكْهَا عَتَاقُهُ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ قَالَ :تَعْتَدُّ عِدَّةَ الأَمَةِ.

(۱۹۱۱۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کو دو طلاقیں دی جائیں اور پھر اسے عدت کے پورا ہونے سے پہلے آزادی مل جائے تو باندی والی عدت گزارے گی۔

(۱۹۱۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :إِذَا طُلِّقَتْ تَطْلِيقَةً ، ثُمَّ أَدْرَكَهَا عَتَاقُهُ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ وَإِذَا طُلِّقَتْ تَطْلِيقَتَيْنِ ، ثُمَّ أَدْرَكَتْهَا عَتَاقُهُ اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الأَمَةِ لَمَّا بَانَتْ مِنْهُ ، وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا كَذَلِكَ.

(۱۹۱۱۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کسی باندی کو ایک طلاق دی جائے اور پھر اس کو عدت کے پورا ہونے سے پہلے آزادی مل جائے تو وہ آزاد عورت والی عدت گزارے گی۔ اگر اسے دو طلاقیں دی جائیں اور پھر اسے آزادی مل جائے تو وہ باندی والی عدت گزارے گی۔ یہی حکم اس باندی کا ہے جس کا خاوند مر جائے۔ اور پھر اسے آزادی بھی مل جائے۔

(۱۹۱۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ أَمَةٌ تَطْلِيقَةً ، ثُمَّ أُعْتِقَتْ فِي الْعِدَّةِ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ حُرَّةٍ وَإِذَا طَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ، ثُمَّ أُعْتِقَتْ قَالَ : لاَ يَتَزَوَّجُهَا حَتَّى تَزَوَّجَ زَوْجًا غَيْرَهُ ، وَعِدَّتُهَا عِدَّةُ أَمَةٍ.

(۱۹۱۱۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے اپنی ایسی بیوی کو جو کہ باندی تھی ایک طلاق دے دی، پھر عدت کے دوران اسے آزاد بھی کر دیا گیا تو وہ آزاد عورت والی عدت گزارے گی۔ اور جب اس کو دو طلاقیں دیں اور پھر وہ آزاد کر دی گئی تو وہ اس وقت تک اس سے شادی نہیں کر سکتا جب تک وہ کسی اور سے شادی نہ کر لے۔ اس کی عدت باندی والی عدت ہوگی۔

(۱۹۱۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي الأَمَةِ إِذَا طُلِّقَتْ تَطْلِيقَتَيْنِ ، ثُمَّ أُعْتِقَتْ فِي عِدَّتِهَا قَالَ : تَعْتَدُّ حَيْضَتَيْنِ ، وَإِنْ طُلِّقَتْ وَاحِدَةً فَأُعْتِقَتْ فِي عِدَّتِهَا قَالَ : تَعْتَدُّ ثَلاَثَ حِيَضٍ وَزَوْجُهَا أَحَقُّ بِهَا.

(۱۹۱۱۹) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک باندی کو دو طلاقیں دی گئیں۔ پھر اسے اس کی عدت میں آزاد کر دیا گیا تو وہ دو حیض عدت گزارے گی۔ اگر اسے ایک طلاق دی گئی اور اسے اس کی عدت میں آزاد کر دیا گیا تو وہ تین حیض عدت گزارے گی اور اس کا خاوند اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔

(۱۹۱۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ : عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ.

(۱۹۱۲۰) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی عدت آزاد عورت والی عدت ہوگی۔

(۱۹۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : إِذَا طُلِّقَتِ الأَمَةُ تَطْلِيقَتَيْنِ ، ثُمَّ أُعْتِقَتْ عِنْدَ ذَلِكَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الأَمَةِ ، وَإِذَا طُلِّقَتْ وَاحِدَةً ، ثُمَّ أُعْتِقَتْ عِنْدَ ذَلِكَ فَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ.

(۱۹۱۲۱) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کو دو طلاقیں دی گئیں پھر اسے آزاد کر دیا گیا تو اس کی عدت باندی والی عدت ہوگی اور اگر اسے ایک طلاق دینے کے بعد آزاد کیا گیا تو اس کی عدت آزاد عورت والی عدت ہوگی۔

(۱۶۳) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ فَيَمُوتُ ثُمَّ تَعْتِقُ بَعْدَ مَوْتِهِ

اگر کسی شخص کے نکاح میں باندی ہو اور وہ آدمی مرجائے اور اس کی موت کے بعد باندی کو بھی آزاد کر دیا جائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۱۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي امْرَأَةٍ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا ، ثُمَّ أُعْتِقَتْ قَالَ : تَمْضِي عَلَى عِدَّةِ الأَمَةِ وَلَيْسَ لَهَا إِلاَّ عِدَّةُ الأَمَةِ.

(۱۹۱۲۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کا خاوند انتقال کر جائے اور پھر اسے آزاد بھی کر دیا جائے تو وہ باندی والی

عدت گذارے گی۔

(۱۹۱۲۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زُرْعَةَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ مَمْلُوكَةٌ فَأَدْرَكَهَا الْعِتْقُ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا فتتم أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(۱۹۱۲۳) حضرت شعبی ریشیلہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کا خاوند انتقال کر جائے اور پھر اسے آزاد بھی کر دیا جائے اور وہ عدت میں ہو تو وہ چار مہینے دس دن پورے کرے گی۔

(١٦٤) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تَزَوَّجُ فِي عِدَّتِهَا فَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا ، بعدة أَيِّهِمَا تَبْدَأُ ؟

اگر کوئی عورت اپنی عدت میں شادی کر لے اور پھر میاں بیوی کے درمیان جدائی کرا دی جائے تو وہ کس عدت کو پہلے گزارے گی؟

(۱۹۱۲۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ :قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ :رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ آخَرُ فَتَزَوَّجَهَا ؟ قَالَ عُمَرُ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَتُكْمِلُ عِدَّتَهَا الأُولَى ، وَتَأْتنِف مِنْ هَذَا عِدَّةً جَدِيدَةً وَيُجْعَلُ الصَّدَاقُ فِي بَيْتِ الْمَالِ وَلاَ يَتَزَوَّجُهَا الثَّانِي أَبَدًا ، وَيَصِيرُ الأَوَّلُ خَاطِبًا ، وَقَالَ عَلِيٌّ :يُفَرَّقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا ، وَتُكْمِلُ عِدَّتَهَا الأُولَى ، وَتَعْتَدُّ مِنْ هَذَا عِدَّةً جَدِيدَةً ، وَيُجْعَلُ لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا ، وَيَصِيرَانِ كِلاَهُمَا خَاطِبَيْنِ.

(۱۹۱۲۴) حضرت صالح بن مسلم ریشیلہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور پھر عدت میں کوئی دوسرا آدمی اس سے شادی کر لے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی۔ اور وہ دوسرے خاوند سے نئے سرے سے عدت شروع کرے گی اور اس کا مہر بیت المال سے دیا جائے گا۔ دوسرا خاوند تو اس سے کبھی شادی نہیں کر سکتا اور پہلا خاوند پیامِ نکاح بھیج سکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے اور اس کے خاوند کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی۔ وہ پہلی عدت کو پورا کرے گی اور اس خاوند سے نئی عدت گزارے گی۔ وہ آدمی ہی اس کا مہر دے گا اور وہ دونوں اسے پیامِ نکاح بھجوا سکتے ہیں۔

(۱۹۱۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ فِي عِدَّتِهَا قَالَ الشَّعْبِيُّ :تَسْتَأْنِفُ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ وَتُكْمِلُ مَا بَقِيَ عَلَيْهَا مِنَ الأَوَّلِ ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ :تُكْمِلُ مَا بَقِيَ مِنَ الأَوَّلِ وَتَسْتَأْنِفُ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ.

(۱۹۱۲۵) حضرت شعبی ریشیلہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عدت میں شادی کر لے اور پھر میاں بیوی کے درمیان جدائی کرا دی جائے تو تین حیضوں سے نئے سرے سے عدت پوری کرے گی اور باقی ماندہ عدت کو پہلے حیض سے شروع کرے گی۔ اور حضرت ابراہیم ریشیلہ

فرماتے ہیں کہ وہ پہلے خاوند کی باقی ماندہ عدت کو پورا کرے گی اور پھر نئے سرے سے تین حیض پورے کرے گی۔

(۱۹۱۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَتُكْمِلُ عِدَّتَهَا مِنَ الأَوَّلِ ، وَتَعْتَدُّ مِنْ مَاءِ الآخَرِ ، وَيَكُونُ لَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا ، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَلْتَزَوَّجْهُ ، أَوْ غَيْرَهُ إِنْ شَائَتْ.

(۱۹۱۲۶) حضرت حکم ویشیئ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ عورت پہلی عدت کو پورا کرے گی پھر دوسرے پانی کی عدت شروع کرے گی۔ اس کو دوسرے خاوند سے مہر بھی ملے گا۔ جب عدت پوری ہو جائے تو چاہے تو اس دوسرے مرد سے شادی کرلے اور چاہے تو کسی اور سے شادی کرلے۔

(۱۶۵) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ يَكُونُ لَهَا زَوْجٌ وَلَهَا وَلَدٌ مِنْ غَيْرِهِ فَيَمُوتُ بَعْضُ وَلَدِهَا ، مَنْ قَالَ لاَ يَأْتِيهَا زَوْجُهَا حَتَّى تَحِيضَ

اگر ایک عورت کا کوئی خاوند ہو اور اس عورت کے پیٹ میں کسی اور کا بچہ ہو اور وہ بچہ مر جائے تو جن حضرات کے نزدیک مرد اس وقت تک عورت کے قریب نہیں آسکتا جب تک اسے حیض نہ آجائے

(۱۹۱۲۷) حَدَّثَنَا عبد الله بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ وَلَهَا وَلَدٌ مِنْ غَيْرِهِ فَيَمُوتُ قَالَ : لاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ مَا فِي بَطْنِهَا ، أَوْ تَحِيضَ حَيْضَةً.

(۱۹۱۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت کا کوئی خاوند ہو اور اس عورت کے پیٹ میں کسی اور کا بچہ ہو تو مرد اس وقت تک عورت کے قریب نہیں آسکتا جب تک اس کے پیٹ کے بچے کی صورت حال واضح نہ ہو جائے یا جب تک اسے حیض نہ آجائے۔

(۱۹۱۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عُمَرَ قَالَ : لاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى يَنْظُرَ هل بها حَبَلٌ ، أَوْ لاَ.

(۱۹۱۲۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت تک اس کے قریب نہ جائے جب تک یہ بات واضح نہ ہو جائے کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں ہے۔

(۱۹۱۲۹) حَدَّثَنَا يحيى بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ الْمُخَارِقِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ : لاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى تَعْتَدَّ ، أَوْ قَالَ : حَتَّى تَحِيضَ.

(۱۹۱۲۹) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس وقت تک اس کے قریب نہ جائے جب تک وہ عدت نہ گزار لے یا اسے حیض نہ آجائے۔

(۱۹۱۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَقَالَ لِلزَّوْجِ وَلِلْمَرْأَةِ وَلَدٌ مِنْ غَيْرِهِ :لَيْسَ لَكَ أَنْ تَسْتَلْحِقَ سَهْمًا لَيْسَ لَكَ.

(۱۹۱۳۰) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پڑھایا اور پھر خاوند سے فرمایا (جب کہ عورت کا کسی دوسرے مرد سے بچہ تھا) تیرے لئے یہ بات درست نہیں کہ تو کسی دوسرے کے حصے پر قبضہ جمائے۔

(۱۹۱۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعُمَارَةَ قَالاَ :لاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى يبين حَمْلٌ أَمْ لاَ.

(۱۹۱۳۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت عمارہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ وہ اس وقت تک اس کے قریب نہ جائے جب تک حمل کا ہونا اور نہ ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔

(۱۹۱۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً.

(۱۹۱۳۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ اس وقت تک اس کے قریب نہ جائے جب تک اسے حیض نہ آجائے۔

(١٦٦) مَا قَالُوا فِي امْرَأَةِ الْعِنِّينِ ؟ إِذَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا عَلَيْهَا عِدَّةٌ ؟

اگر نامرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کرادی جائے تو کیا عورت عدت گزارے گی؟

(۱۹۱۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ :أَجَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعِنِّينَ سَنَةً فَإِنِ اسْتَطَاعَهَا وَإِلاَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ.

(۱۹۱۳۳) حضرت سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نامرد کو ایک سال کی مہلت دی کہ اگر وہ جماع کی طاقت رکھے تو ٹھیک ورنہ میاں بیوی کے درمیان جدائی کرادی جائے گی اور عورت پر عدت لازم ہوگی۔

(۱۹۱۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِذَا مَضَتِ السَّنَةُ اعْتَدَّتْ بَعْدَ السَّنَةِ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ ، وَإِنْ لَمْ يُطَلِّقْهَا.

(۱۹۱۳۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب مہلت کو ایک سال گزر جائے تو عورت مطلقہ والی عدت گزارے گی خواہ نامرد نے طلاق نہ دی ہو۔

(۱۹۱۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي امْرَأَةِ الْعِنِّينِ قَالَ :عَلَيْهَا الْعِدَّةُ إِذَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۱۹۱۳۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نامرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کرادی جائے تو اس پر عدت لازم ہوگی۔

(۱۹۱۳٦) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بن عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :عَلَيْهَا الْعِدَّةُ.

(۱۹۱۳۶) حضرت عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب نامرد اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کرادی جائے تو اس پر عدت لازم ہوگی۔

(۱۶۷) مَا قَالُوا فِي الْمُرْتَدِّ، عَنِ الإِسْلاَمِ ؟ أَعَلَى امْرَأَتِهِ عِدَّةٌ ؟

کیا مرتد کی بیوی پر عدت لازم ہوگی؟

(۱۹۱۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : كَمْ تَعْتَدُّ امْرَأَتُهُ ؟ يَعْنِي الْمُرْتَدَّ ، قَالَ : ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ ، قُلْتُ : فَإِنْ قُتِلَ ؟ قَالَ : أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(۱۹۱۳۷) حضرت موسیٰ بن ابی کثیر ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ؒ سے پوچھا کہ مرتد شخص کی بیوی کتنی عدت گزارے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ تین حیض۔ میں نے پوچھا اگر اسے قتل کردیا جائے تو؟ فرمایا چار مہینے دس دن۔

(۱۹۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ قَالاَ : ؛ فِي الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ يَرْتَدُّ ، عَنِ الإِسْلاَمِ وَيَلْحَقُ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ قَالاَ : تَعْتَدُّ امراته ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ ، وَإِنْ كَانَتْ لاَ تَحِيضُ فَثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ ، وَإِنْ كَانَتْ حَامِلاً أن تَضَعَ حَمْلَهَا ، ثُمَّ تَزَوَّجُ إِنْ شَائَتْ ، وَإِنْ هُوَ رَجَعَ فَتَابَ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا يَثْبُتَانِ عَلَى نِكَاحِهِمَا.

(۱۹۱۳۸) حضرت شعبی ؒ اور حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہوکر کافروں کی سرزمین میں چلا جائے تو اس کی بیوی کو اگر حیض آتا ہو تو تین حیض عدت گزارے گی اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے۔ اگر حاملہ ہو تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ پھر وہ چاہے تو شادی کرسکتی ہے۔ اگر اس کا خاوند عدت پوری ہونے سے پہلے واپس آجائے اور توبہ کرلے تو ان کا نکاح باقی رہے گا۔

(۱۹۱۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا ارْتَدَّ الرَّجُلُ ، عَنِ الإِسْلاَمِ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ بِتَطْلِيقَةٍ بَائِنَةٍ وَلَيْسَ عَلَيْهَا سَبِيلٌ إِنْ رَجَعَ وَتَعْتَدُّ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ.

(۱۹۱۳۹) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مرتد ہوجائے تو اس کی بیوی کو ایک طلاق بائنہ ہوجائے گی۔ اس کے پاس بیوی سے رجوع کرنے کا حق نہیں ہوگا اور عورت مطلقہ والی عدت گزارے گی۔

(۱۹۱۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : هُوَ أَحَقُّ بها مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ ، إِنْ رَجَعَ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ ، قَالَ أَبُو مَعْشَرٍ : فَكَتَبَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي الْمُرْتَدِّ.

(۱۹۱۴۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب تک عورت عدت میں ہے وہ اس کا زیادہ حق دار ہوگا اگر عدت میں وہ رجوع کرلے تو وہ اسی کی بیوی رہے گی۔ حضرت ابو معشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے یہی بات حضرت عبد الحمید بن عبد الرحمن کی طرف مرتد کے بارے میں لکھی تھی۔

(١٦٨) مَا قَالُوا فِي ذِمِّيَّةٍ طُلِّقَتْ ، أَوْ مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَأَسْلَمَتْ فِي الْعِدَّةِ ، كَمْ يَكُونُ عَلَيْهَا مِنَ الْعِدَّةِ ؟

اگر ذمیہ عورت کو طلاق ہو جائے یا اس کا خاوند مر جائے اور وہ عدت میں مسلمان ہو جائے تو کتنی عدت گزارے گی؟

(١٩١٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ، عَنِ امْرَأَةٍ ذِمِّيَّةٍ طُلِّقَتْ فَأَسْلَمَتْ فِي عِدَّتِهَا ، قَالَ :إِذَا أَسْلَمَتْ فِي عِدَّتِهَا لَزِمَهَا مَا لَزِمَ الْمُسْلِمَاتِ.

(١٩١٤١) حضرت زیاد بن عبد الرحمن ویشیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ویشیلہ سے سوال کیا کہ اگر ذمیہ عورت کو طلاق ہو جائے یا اس کا خاوند مر جائے اور وہ عدت میں مسلمان ہو جائے تو کتنی عدت گزارے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ اسلام قبول کرنے کے بعد اس پر مسلمان عورتوں کے احکام لاگو ہوں گے۔

(١٩١٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ قَالَ :سُئِلَ الْحَسَنُ ، عَنْ نَصْرَانِيَّةٍ تحت نَصْرَانِيٍّ فَأَسْلَمَتْ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :عَلَيْهَا عِدَّةٌ قَالَ :نَعَمْ ، عَلَيْهَا عِدَّةُ ثَلاَثِ حِيَضٍ ، أَوْ ثَلاَثَةِ أَشْهُرٍ.

(١٩١٤٢) حضرت ابوحرہ رضی اللہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ سوال کیا گیا کہ اگر کوئی نصرانی عورت جو کہ ایک نصرانی کے نکاح میں تھی۔ اگر اسلام قبول کرتی ہے تو کیا ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اس پر عدت لازم ہوگی، تین حیض یا تین مہینے۔

(١٩١٤٣) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ :سُئِلَ عَطَاءٌ ، عَنِ الْمَرْأَةِ يَمُوتُ زَوْجُهَا وَهو نَصْرَانِيٌّ ، ثُمَّ تُسْلِمُ كَمْ تَعْتَدُّ ؟ قَالَ :أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(١٩١٤٣) حضرت عطاء ویشیلہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی عورت کا عیسائی خاوند مر جائے اور عورت اسلام قبول کر لے تو وہ کتنی عدت گزارے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ چار مہینے اور دس دن۔

(١٦٩) من قَالَ طَلاَقُ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ طَلاَقُ الْمُسْلِمَةِ وَعِدَّتُهُمَا مِثْلُ عِدَّتِهَا

جن حضرات کے نزدیک عیسائی اور یہودی عورت کی طلاق مسلمان عورت کی طلاق کی طرح ہے اور ان کی عدت بھی مسلمان عورت کی طرح ہے

(١٩١٤٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :طَلاَقُ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ طَلاَقُ

الْمُسْلِمَةِ وَعِدَّتُهُمَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ.

(۱۹۱۴۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ عیسائی اور یہودی عورت کی طلاق مسلمان عورت کی طلاق کی طرح ہے اوران کی عدت بھی آزاد مسلمان عورت کی طرح ہے۔

(۱۹۱٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ فِيمَنْ تَزَوَّجَ الْيَهُودِيَّةَ ، أَوِ النَّصْرَانِيَّةَ عَلَى الْمُسْلِمَةِ قَالَ : يَقْسِمُ بَيْنَهُمَا سَوَاءً وَطَلاَقُهَا طَلاَقُ حُرَّةٍ وَعِدَّتُهَا كَذَلِكَ.

(۱۹۱۴۵) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے مسلمان عورت کے ہوتے ہوئے کسی یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کی تو ان کے درمیان برابری سے کام لے۔ ان کی طلاق اور عدت بھی آزاد مسلمان عورت کی طرح ہوگی۔

(۱۹۱٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ : طَلاَقُ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّة طَلاَقُ الْحُرَّةِ وَعِدَّتُهُمَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ وَيَقْسِمُ لَهُمَا كَمَا يَقْسِمُ لِلْحُرَّةِ.

(۱۹۱۴۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عیسائی اور یہودی عورت کی طلاق مسلمان عورت کی طلاق کی طرح ہے اوران کی عدت بھی آزاد مسلمان عورت کی طرح ہے۔ اوران کے درمیان تقسیم بھی آزاد عورت کی طرح کرے گا۔

(۱۹۱٤٧) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : عِدَّةُ النَّصْرَانِيَّةِ مِثْلُ عِدَّةِ الْمُسْلِمَةِ وَقِسْمَتُهُمَا سَوَاءٌ.

(۱۹۱۴۷) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نصرانیہ کی عدت مسلمان عورت کی طرح ہے اوران کے درمیان تقسیم بھی برابر ہوگی۔

(۱۹۱٤٨) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمُسْلِمَةَ وَالْيَهُودِيَّةَ ، أَوِ النَّصْرَانِيَّةَ قَالَ : يُسَوِّي بَيْنَهُمَا فِي الْقَسمِ مِنْ مَالِهِ وَنَفْسِهِ.

(۱۹۱۴۸) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی جو مسلمان، یہودیہ اور عیسائیہ عورت سے شادی کرے تو مال اور جان میں ان کے درمیان برابری کرے گا۔

(۱۹۱٤٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ النَّصْرَانِيَّةَ فَقَالاَ : قِسْمَتُهُمَا سَوَاءٌ.

(۱۹۱۴۹) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عیسائی عورت سے شادی کرے تو (مسلمان عورت کے ہوتے ہوئے ان دونوں میں برابری اور تقسیم کا) کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دونوں کے درمیان تقسیم میں برابری کرے گا۔

(۱۷۰) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدَانِ فَتَضَعُ أَحَدهما

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کوطلاق دے دے اور اس کے پیٹ میں دو بچے ہوں، وہ ایک کو جنم دے دے تو عدت کا حکم ہے؟

(۱۹۱۵۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :إذَا وَضَعَتْ وَلَدًا وَبَقِيَ فِي بَطْنِهَا وَلَدٌ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَضَعِ الآخَرَ.

(۱۹۱۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت ایک بچے کو جنم دے اور دوسرا اس کے پیٹ میں ہو تو مرد اس سے رجوع کرسکتا ہے جب تک وہ دوسرے بچے کو جنم نہ دے دے۔

(۱۹۱۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :إذَا وَضَعَتْ وَلَدًا وَبَقِيَ فِي بَطْنِهَا وَلَدٌ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا مَا لَمْ تَضَعِ الآخَرَ.

(۱۹۱۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت نے ایک بچے کو جنم دیا اور ایک بچہ اس کے پیٹ میں باقی تھا تو مرد اس سے رجوع کرنے کا حقدار ہے جب تک وہ دوسرے بچے کو جنم نہ دے دے۔

(۱۹۱۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ.

(۱۹۱۵۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۹۱۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً فَتَضَعُ وَلَدًا ، ويكون فِي بَطْنِهَا آخَرُ ، فَيُرَاجِعُهَا زَوْجُهَا فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالُوا :إنْ شَاءَ رَاجَعَهَا حَتَّى تَضَعَ الآخَرَ مِنْهما.

(۱۹۱۵۳) حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب، حضرت عطاء اور حضرت سلیمان بن یسار رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک طلاق دے اور اس کے بعد عورت ایک بچے کو جنم دے اور دوسرا بچہ اس کے رحم میں ہو تو دوسرے بچے کی پیدائش سے پہلے آدمی اس سے رجوع کرسکتا ہے۔

(۱۹۱۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدَانِ ، قَالَ هُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا مَا لَمْ تَضَعِ الآخَرَ وَتَلاَ :﴿وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾.

(۱۹۱۵۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور اس کے پیٹ میں دو بچے ہوں تو وہ دوسرے بچے کی پیدائش تک رجوع کا حق رکھتا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی ﴿وَأُولاَتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾

(۱۹۱۵۵) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ فِی الَّذِی یُطَلِّقُ وَفِی بَطْنِهَا الولدان قَالَ لَهُ الرَّجْعَةُ حَتَّى تَضَعَ مَا فِی بَطْنِهَا.

(۱۹۱۵۵) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک مرد اپنی بیوی کو طلاق دے اور اس کے رحم میں دو بچے ہوں تو مرد اس وقت تک رجوع کرسکتا ہے جب تک وہ دوسرے بچے کو جنم نہ دے۔

(۱۹۱۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَضَعِ الآخَرَ.

(۱۹۱۵۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد اپنی بیوی سے اس وقت تک رجوع کرسکتا ہے جب تک دوسرے بچے کو جنم نہ دے دے۔

(۱۹۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَالْحَسَنِ وَسُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ وَعَطَاءِ بْنِ أَبِی رَبَاحٍ قَالُوا :هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَضَعَ الآخَرَ.

(۱۹۱۵۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ اور حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد اپنی بیوی سے اس وقت تک رجوع کرسکتا ہے جب تک دوسرے بچے کو جنم نہ دے دے۔

(۱۹۱۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ زَکَرِیَّا ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : کَانُوا یَقُولُونَ :لَوْ کَانَ وَلَدٌ وَاحِدٌ خَرَجَ مِنْهُ طَائِفَةٌ کان یَمْلِكُ الرَّجْعَةَ مَا لَمْ یَخْرُجْ کُلُّهُ.

(۱۹۱۵۸) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلاف فرمایا کرتے تھے کہ اگر ایک بچے کا کچھ حصہ اپنی ماں کے رحم سے باہر آجائے تو پھر بھی خاوند کو رجوع کا حق ہوتا ہے جب تک بچہ پورے کا پورا باہر نہ آجائے۔

(۱۹۱۵۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ قَالَ:حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی خَالِد، عَنِ أَبِی حَنْظَلَةَ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ:هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَضَعِ الآخَرَ.

(۱۹۱۵۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد اپنی بیوی سے اس وقت تک رجوع کرسکتا ہے جب تک دوسرے بچے کو جنم نہ دے دے۔

(۱۷۱) من قَالَ إِذَا وَضَعَتْ أَحَدَهُمَا فَقَدْ حَلَّتْ

جن حضرات کے نزدیک اگر ایک بچے کو جنم دے دے تو عدت ختم ہوجاتی ہے

(۱۹۱۶۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا تُوُفِّیَ الرَّجُلُ ، أَوْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِیَ حَامِلٌ فَوَضَعَتْ وَلَدًا وَبَقِیَ فِی بَطْنِهَا آخَرُ فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا بِالأَوَّلِ.

(۱۹۱۶۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی کا انتقال ہوگیا یا اس نے اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے دی۔ عورت نے بچے کو جنم دیا اور اس کے پیٹ میں ایک اور بچہ بھی تھا تو پہلے بچے کی پیدائش سے عدت پوری ہوگئی۔

(۱۹۱۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا وَضَعَتْ أَحَدَهُمَا فَقَدْ بَانَتْ.

(۱۹۱۶۱) حضرت ابراہیم ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ جب اس نے ایک بچہ جنم دے دیا تو وہ بائنہ ہوگئی۔

(۱۹۱۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : إِذَا وَضَعَتِ الأَوَّلَ فَقَدْ بَانَتْ ، قَالَ : قِيلَ لَهُ : تَزَوَّجُ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ قَتَادَةُ : خُصِمَ الْعَبْدُ.

(۱۹۱۶۲) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اس نے ایک بچے جو جنم دے دیا تو وہ بائنہ ہوگئی۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا اب وہ شادی کر سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ بندے (حضرت عکرمہ) سے جھگڑا کیا گیا۔

(۱۷۲) مَا قَالُوا أَيْنَ تَعْتَدُّ ؟ مَنْ قَالَ فِي بَيْتِهَا

عورت عدت کہاں گزارے گی؟

(۱۹۱۶۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : تَعْتَدُّ الْمُطَلَّقَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا ، وَلاَ تَكْتَحِلُ بِكُحْلٍ زِينَةً.

(۱۹۱۶۳) حضرت ابراہیم ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے خاوند کے گھر میں عدت گزارے گی۔ اور زینت والا سرمہ نہیں لگائے گی۔

(۱۹۱۶٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ : إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي ثَلاَثًا ، وَإِنَّهَا تُرِيدُ أَنْ تَخْرُجَ ، قَالَ : احْبِسْهَا ، قَالَ : لاَ تجلس قَالَ : قَيِّدْهَا قَالَ : إِنَّ لَهَا إِخْوَةً غَلِيظَةً رِقَابُهُمْ ، قَالَ : اسْتَعْدِ الأَمِيرَ.

(۱۹۱۶۴) حضرت مسروق ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں اور وہ گھر سے جانا چاہتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اسے روکے رکھو۔ اس آدمی نے کہا کہ وہ نہیں رکتی۔ انہوں نے فرمایا کہ اسے قید کرو۔ اس آدمی نے کہا کہ اس عورت کے بھائی ہیں جو بڑے مضبوط اور توانا ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امیر کی طرف رجوع کرو۔

(۱۹۱٦٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : الْمُطَلَّقَةُ تَزُورُ وَلاَ تَبِيتُ.

(۱۹۱۶۵) حضرت عروہ ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ طلاق یافتہ عورت اپنے اقارب سے ملاقات کر سکتی ہے لیکن وہاں رات نہیں گزار سکتی۔

(۱۹۱٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا لاَ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَلاَ تَمَسُّ طِيبًا إِلاَّ عِنْدَ الطُّهْرِ بنبذة مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ.

(۱۹۱۶۶) حضرت سعید بن مسیب ولیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں وہ اپنے خاوند کے گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔ وہ خوشبو بھی صرف طہر میں لگائے جو کہ قسط اور اظفار نامی خوشبو میں سے معمولی سی۔

(۱۹۱٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو زُكَيرٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ : طَلَّقْتُ

بِنْت عَمٍّ لِي ثَلاَثًا الْبَتَّةَ فَأَتَيْت سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَسْأَلُهُ فَقَالَ : تَعْتَدُّ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا حَيْثُ طُلِّقَتْ ، قَالَ : وَسَأَلْت الْقَاسِمَ وَسَالِمًا وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ وَخَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فَكُلُّهُمْ يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِ سَعِيدٍ.

(۱۹۱۶۷) حضرت عبدالرحمن بن نضلہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی چچازاد بہن کو تین طلاقیں دے دیں پھر میں حضرت سعید بن مسیب ؒ کے پاس آیا کہ ان سے اس بارے میں سوال کروں۔ انہوں نے فرمایا کہ وہاں اپنے خاوند کے گھر میں عدت گزارے گی جہاں اسے طلاق دی گئی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت قاسم، سالم، ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث، خارجہ بن زید اور سلیمان بن یسار ؒ سے سوال کیا تو ان سب نے وہی بات کی جو حضرت سعید بن مسیب ؒ نے فرمائی تھی۔

(۱۹۱۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا : تَعْتَدَّانِ فِي بَيْتِ زَوْجَيْهِمَا وَتَحِدَّانِ.

(۱۹۱۶۸) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں یا اس کا خاوند انتقال کر گیا ہو وہ اپنے خاوند کے گھر میں عدت گزاریں گی اور زیر ناف بالوں کو صاف کریں گی۔

(۱۹۱۶۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ ، فَانْطَلَقَتْ إِلَى أَهْلِهَا ، فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ إِلَى مَرْوَانَ : اتَّقِ اللَّهَ وَرُدَّ الْمَرْأَةَ إِلَى بَيْتِهَا ، فَقَالَ مَرْوَانُ : إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ غَلَبَنِي.

(۱۹۱۶۹) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید بن عاص ؒ نے اپنی بیوی (بنت عبدالرحمن بن حکم ؒ) کو طلاق دی۔ وہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی گئیں۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے مروان کے پاس پیغام بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور عورت کو اس کے خاوند کے گھر واپس بھیج دو۔ مروان نے کہا کہ عبدالرحمن ؒ مجھ پر غالب آگئے ہیں۔

(۱۹۱۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : لاَ تَبِيتُ الْمَبْتُوتَةُ وَلاَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا إِلاَّ فِي بَيْتِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

(۱۹۱۷۰) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ جس عورت کو طلاق دے دی گئی ہو یا اس کا خاوند انتقال کر گیا ہو تو وہ اپنے خاوند کے گھر میں ہی رہے گی جب تک اس کی عدت پوری نہ ہو جائے۔

(۱۹۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ : طُلِّقَتِ امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ فَسُئِلَ فُقَهَاءُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا : تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا ، فَسُئِلَ سَعِيدٌ : فَقَالَ : تَمْكُثُ.

(۱۹۱۷۱) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ کہتے ہیں کہ مدینہ میں ایک عورت کو طلاق دی گئی پھر اس کے بارے میں مدینہ کے فقہاء سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنے خاوند کے گھر میں رہے گی۔ اس بارے میں حضرت سعید ؒ سے سوال کیا گیا تو انہوں

نے فرمایا کہ وہ اپنے خاوند کے گھر میں ہی رہے گی۔

(۱۷۳) من رَخَّصَ لِلْمُطَلَّقَةِ أَنْ تَعْتَدَّ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا

جن حضرات کے نزدیک مطلقہ عدت میں اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ بھی کہیں رہ سکتی ہے

(۱۹۱۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ قَالَ :فَأَمَرَهَا أَنْ تَحَوَّلَ. (مسلم ۱۱۲۱۔ ابن ماجه ۲۰۳۳)

(۱۹۱۷۲) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے (طلاق کے بعد) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے اندیشہ ہے کہ اس گھر میں میرے ساتھ زیادتی کی جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے اہل کے پاس جانے کی اجازت دے دی۔

(۱۹۱۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُس ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلاثًا :تَعْتَدُّ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِنْ شَائَتْ.

(۱۹۱۷۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں اگر وہ چاہے تو اپنے خاوند کے گھر کے علاوہ کہیں بھی عدت گزار سکتی ہے۔

(۱۹۱۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ حَبِيبٍ قَالَ:سَأَلْتُ عَطَاءً فَقَالَ:تَعْتَدُّ حَيْثُ شَائَتْ، وَقَالَهُ الْحَسَنُ أَيْضًا.

(۱۹۱۷۴) حضرت حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مطلقہ کی عدت کے مقام کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جہاں چاہے وہاں عدت گزار سکتی ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی یہی فرماتے تھے۔

(۱۹۱۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بن عَمرو قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ : كَتَبْتُ ذَلِكَ مِنْ فِيهَا كِتَابًا ، قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ، فَإِنْ وَضَعْت شَيْئًا لَمْ يَرَ شَيْئًا.

(مسلم ۱۱۱۲۔ ابو داؤد ۲۲۷۸)

(۱۹۱۷۵) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بنو مخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی۔ انہوں نے مجھے حتمی طلاق دے دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر چلی جاؤ۔ وہ نابینا آدمی ہیں۔ اگر تم ضرورت کے تحت اپنے کپڑے اتارو گی تو بھی وہ کچھ نہ دیکھ سکیں گے۔

(۱۷٤) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا طَلَّقَهَا وَهِيَ فِي بَيْتٍ بِكِرَاءٍ، مَا تَصْنَعُ ؟

اگر عورت کرائے کے گھر میں رہتی تھی اور اسے طلاق ہوگئی تو اب وہ کیا کرے؟

(۱۹۱۷٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ طُلِّقَتْ وَهِيَ سَاكِنَةٌ فِي بَيْتٍ

بِكِرَاءٍ فَقَالَ :إِنْ أَحْسَنَ أَنْ يُعْطِيَ أَجْرًا وَتَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

(۱۹۱۷٦) حضرت ابراہیم ؒ سے سوال کیا گیا کہ ایک عورت کرائے کے گھر میں رہتی تھی اور اسے طلاق ہوگئی تو اب وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ بہتر ہے کہ آدمی مکان کا کرایہ دے اور وہ عدت کے پورا ہونے تک اسی گھر میں رہے۔

(۱۹۱۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ :سُئِلَ سعيد بْنُ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ امْرَأَةٍ طُلِّقَتْ وَهِيَ فِي بَيْتٍ بِكِرَاءٍ عَلَى مَنِ الْكِرَاءُ ؟ قَالَ :عَلَى زَوْجِهَا.

(۱۹۱۷۷) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک عورت کرائے کے گھر میں رہتی ہو اور اسے طلاق ہو جائے تو کرایہ کون دے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ کرایہ اس کے خاوند پر لازم ہوگا۔

(۱۷۵) مَا قَالُوا فِي الْمُطَلَّقَةِ، لَهَا أَنْ تَحُجَّ فِي عِدَّتِهَا ؟ مَنْ كَرِهَهُ

کیا عورت عدت کے دنوں میں حج کرسکتی ہے؟

(۱۹۱۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ رَدَّ نِسْوَةً حَاجَّاتٍ ، أَوْ مُعْتَمِرَاتٍ خَرَجْنَ فِي عِدَّتِهِنَّ.

(۱۹۱۷۸) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ان عورتوں کو واپس بھیج دیا جو عدت کے دنوں میں حج یا عمرے کے لئے گئی تھیں۔

(۱۹۱۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ عن مجاهد أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَدَّا نِسْوَةً حَوَاجَّ أَوْ مُعْتَمِرَاتٍ حَتَّى اعْتَدَدْنَ فِي بُيُوتِهِنَّ.

(۱۹۱۷۹) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ اور حضرت عثمان ؓ نے عدت میں حج یا عمرے کے لئے جانے والی عورتوں کو واپس بھیج دیا تھا۔

(۱۹۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رَدَّ نِسْوَةً حَاجَّاتٍ أو مُعْتَمِرَاتٍ خَرَجْنَ فِي عِدَّتِهِنَّ.

(۱۹۱۸۱) حضرت ابن مسعود ؓ نے حج یا عمرے کے لیے نکلنے والی ان عورتوں کو واپس بھیج دیا جو عدت میں نکلی تھیں۔

(۱۹۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَالْمُطَلَّقَةُ لاَ تَحُجُّ وَلاَ تَعْتَمِرُ وَلاَ تَلْبَسُ مُجَسَّدًا.

(۱۹۱۸۱) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے یا جسے طلاق دے دی جائے وہ نہ حج کرے، نہ عمرہ کرے اور جسم کے ساتھ جڑا ہوا کپڑا بھی نہ پہنے۔

(۱۹۱۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ زَجَرَ امْرَأَةً تَحُجُّ فِي عِدَّتِهَا.

(۱۹۱۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو ڈانٹا تھا جو اپنی عدت میں حج کے لئے گئی۔

(۱۹۱۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : رَدَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِسْوَةً مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حَاجَّاتٍ قُتِلَ أَزْوَاجُهُنَّ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمِيَاهِ.

(۱۹۱۸۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں کو ذوالحلیفہ سے واپس بھیج دیا تھا جو حج کرنے گئی تھیں جبکہ ان کے خاوند وہاں شہید کر دیئے گئے تھے۔

(۱۹۱۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : رَدَّ عُمَرُ نِسْوَةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَيْدَاءِ ، فَمَنَعَهُنَّ الْحَجَّ.

(۱۹۱۸۴) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں کو بیداء سے واپس بھیج دیا تھا جن کے خاوند انتقال کر گئے تھے اور انہیں حج سے روک دیا تھا۔

(۱۷٦) من رَخَّصَ لِلْمُطَلَّقَةِ أَنْ تَحُجَّ فِي عِدَّتِهَا

جن حضرات نے عورت کو عدت میں حج کرنے کی اجازت دی ہے

(۱۹۱۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ عَائِشَةَ أَحَجَّتْ أُمَّ كُلْثُومٍ فِي عِدَّتِهَا.

(۱۹۱۸۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو ان کی عدت میں حج کرایا۔

(۱۹۱۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا لِلْمُطَلَّقَاتِ ثَلاَثًا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ أَنْ يَحْجُجْنَ فِي عِدَّتِهِنَّ.

(۱۹۱۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ عورتیں اپنی عدت میں حج کریں۔

(۱۹۱۸۷) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا : تَحُجَّانِ عَنْهُمَا فِي عِدَّتِهِمَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَقَالَ حَبِيبٌ : وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۱۹۱۸۷) حضرت حبیب معلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا عورت اپنی عدت میں حج کر سکتی ہے۔ انہوں نے فرمایا ہاں کر سکتی ہے۔ حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(۱۷۷) فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا ، مَنْ قَالَ تَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا

وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے جن حضرات کے نزدیک وہ اپنے خاوند کے گھر میں عدت گزارے گی

(۱۹۱۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَكَانَتْ تَحْتَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُخْتَهُ الفُرَيْعَةَ ابْنَةَ مَالِكٍ قَالَتْ : خَرَجَ زَوْجِي فِي طَلَبِ أَعْلاَجٍ لَهُ فَأَدْرَكَهُمْ بِطَرَفِ الْقَدُومِ فَقَتَلُوهُ فَجَاءَ نَعْيُ زَوْجِي وَأَنَا فِي دَارٍ مِنْ دُورِ الأَنْصَارِ شَاسِعَةٍ عَنْ دُورِ أَهْلِي فَأَتَيْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْت : يَا رَسُولَ اللهِ ، إنَّهُ أَتَانِي نَعْيُ زَوْجِي وَأَنَا فِي دَارٍ شَاسِعَةٌ ، عَنْ دَارِ أَهْلِي وَدَارِ إخْوَتِي وَلَمْ يَدَعْ مَالاً يُنْفَقُ عَلَيَّ وَلاَ مَالَ وَرِثْته وَلاَ دَارَ يَمْلِكُهَا فَإِنْ رَأَيْت أَنْ تَأْذَنَ فَأَلْحَقَ بدَارِ أَهْلِي ، ودَارِ إخْوَتِي ، فَإِنَّهُ أَحَبُّ إلَيَّ وَأَجْمَعُ إلَيَّ بَعْضَ أَمْرِي قَالَ : فَافْعَلِي إنْ شِئْتِ ، قَالَتْ : فَخَرَجْت قَرِيرَةً عَيْنٍ لِمَا قَضَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إذَا كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ ، أَوْ فِي بَعْضِ الْحُجْرَةِ دَعَانِي فقال : كَيْفَ زَعَمْت ؟ قَالَتْ : فَقَصَصْت عَلَيْهِ الْقِصَّةَ ، قَالَ : امْكُثِي فِي بَيْتِكَ الَّذِي كَانَ فِيهِ نعي زَوْجِك حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ، قَالَتْ : فَاعْتَدَدْت فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. (ترمذی ۱۲۰۴۔ ابوداؤد ۲۲۹۴)

(۱۹۱۸۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند اپنے عجمی غلاموں کی تلاش میں نکلے جو کہ فرار ہو گئے تھے۔ وہ انہیں مقام قدوم میں ملے جہاں انہوں نے میرے خاوند کو شہید کر دیا۔ جب مجھے میرے خاوند کے انتقال کی خبر ملی تو اس وقت میں میں انصار کے ایک گھر میں تھی جو میرے اہل وعیال کے گھروں سے دور تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ مجھے میرے خاوند کے انتقال کی خبر آ پہنچی ہے اور میں ایک ایسے گھر میں ہوں جو میرے والدین اور میرے بھائیوں کے گھر سے دور ہے۔ میرے خاوند نے میرے لئے پیسے بھی نہیں چھوڑے جو مجھ پر خرچ کئے جائیں، نہ مال ہے جس کی میں وارث بنوں اور نہ ہی کوئی ایسا گھر ہے جس کے وہ مالک ہیں۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنے والدین اور اپنے بھائیوں کے گھر چلی جاؤں۔ یہ مجھے زیادہ پسند ہے اور اس میں میرے لئے زیادہ فائدہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جو چاہو کر لو۔ حضرت فریعہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فیصلہ سن کر میں اس حال میں باہر آئی کہ میری آنکھیں ٹھنڈی تھیں۔ پھر اس کے بعد میں مسجد میں تھی یا کسی کمرے میں تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ تم نے کیا فیصلہ کیا؟ میں نے سارا واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا کہ اس گھر میں ہی ٹھہری رہو جس میں تمہارے خاوند کے انتقال کی خبر آئی تھی یہاں تک کہ مدت پوری ہو جائے۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے چار مہینے اور دس دن وہیں گزارے۔

(۱۹۱۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ نِسْوَةً مِنْ هَمْدَانَ قُتِلَ عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ

فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :يَجْتَمِعْنَ بِالنَّهَارِ وَيَبِتْنَ فِي بُيُوتِهِنَّ.

(۱۹۱۸۹) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمدان کی کچھ عورتوں کے خاوند قتل کردیئے گئے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ دن کو جمع ہوجایا کریں اور رات اپنے گھروں میں گزارا کریں۔

(۱۹۱۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :تُوُفِّيَ عَنْ نِسْوَةٍ مِنْ هَمْدَانَ أَزْوَاجُهُنَّ فَأَرَدْنَ أَنْ يَجْتَمِعْنَ فِي بَيْتِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يَعْتَدِدْنَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ يَسْأَلُنَّهُ قَالَ :تَعْتَدُّ كُلُّ امْرَأَةٍ فِي بَيْتِهَا.

(۱۹۱۹۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمدان کی کچھ عورتوں کے خاوند قتل کردیئے گئے۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ ان میں سے ایک عورت کے گھر میں عدت گزارلیں۔ اس بارے میں سوال کرنے کے لئے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر عورت اپنے گھر میں عدت گزارے۔

(۱۹۱۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، عَنْ أُمِّهِ مُسَيْكَةَ أَنَّ امْرَأَةً زَارَتْ أَهْلَهَا وَهِيَ فِي عِدَّةٍ فَتَمَخَّضَتْ عِنْدَهُم فَبَعَثُونِي إِلَى عُثْمَانَ بَعْدَ ما صَلَّى الْعِشَاءَ وَأَخَذَ مَضْجَعَهُ فَقُلْت :إنَّ فُلاَنَةَ زَارَتْ أَهْلَهَا وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا وَهِيَ تَمْخُضُ فَمَا تَأْمُرُنِي ؟ قَالَ :فَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُحْمَلَ إِلَى بَيْتِهَا فِي تِلْكَ الْحَالِ.

(۱۹۱۹۱) حضرت مسیکہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت عدت میں اپنے گھر والوں سے ملاقات کرنے گئی۔ وہاں اس کے بچے کی ولادت کا وقت قریب آگیا۔ ان لوگوں نے مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ میں ان سے اس بارے میں سوال کروں۔ اس وقت وہ عشاء کی نماز پڑھ کر اپنے بستر پر جاچکے تھے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ فلاں عورت اپنی عدت میں اپنے گھر والوں سے ملاقات کے لئے گئی تھی وہاں اسے بچے کی پیدائش کا درد ہونے لگا ہے۔ آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے اسی حال میں اس کے گھر لے جایا جائے۔

(۱۹۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَبِهَا فَاقَةٌ فَسَأَلَتْ عُمَرَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَهَا ؟ فَرَخَّصَ لَهَا أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَهَا بَيَاضَ يَوْمِهَا.

(۱۹۱۹۲) حضرت ابن ثوبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت کے خاوند کا انتقال ہوگیا اور وہ فاقہ کا شکار تھی۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت چاہی کہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس بات کی رخصت دے دی کہ دن کی روشنی میں وہاں چلی جایا کرے۔

(۱۹۱۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَسَأَلَتْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهَا إلاَّ فِي بَيَاضِ يَوْمِهَا أَوْ لَيْلَتِهَا.

(۱۹۱۹۳) حضرت محمد بن عبدالرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت کا خاوند فوت ہوگیا۔ اس نے اپنے گھر والوں کے پاس جانے کے بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے اسے روشنی میں ان کے پاس جانے کی

اجازت دے دی۔

(۱۹۱۹۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَتِ امْرَأَةٌ تَعْتَدُّ مِنْ زَوْجِهَا ، تُوُفِّيَ عَنْهَا ، فَاشْتَكَى أَبُوهَا، فَأَرْسَلَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ تَسْأَلُهَا :تَأْتِي أَبَاهَا تُمَرِّضُهُ؟ فَقَالَتْ :إِذَا كُنْتِ إِحْدَى طَرَفَيِ النَّهَارِ فِي بَيْتِكِ.

(۱۹۱۹۴) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا تھا اور وہ عدت میں تھی۔ اس دوران اس عورت کے والد بیمار ہو گئے۔ اس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیج کر سوال کیا کہ کیا وہ اپنے والد کی تیمارداری کے لئے جاسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر دن کے ایک کنارے میں اپنے گھر میں رہو تو جاسکتی ہو۔

(۱۹۱۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ:الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لاَ تَبِيتُ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا.

(۱۹۱۹۵) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو گیا ہو وہ اپنے گھر کے علاوہ کہیں رات نہیں رہ سکتی۔

(۱۹۱۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَاعْتَدَّتْ فِي غير بَيْتِهَا يَوْمًا فَأَمَرَهَا ابْنُ عُمَرَ أَنْ تَقْضِيَهُ.

(۱۹۱۹۶) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا تھا اس نے عدت کے دنوں میں سے ایک دن اپنے گھر کے علاوہ کہیں گزارا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے وہ دن قضا کرنے کا حکم دیا۔

(۱۹۱۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ :سَأَلْتُ أَبِي ، عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا ، أَتَنْتَقِلُ ؟ قَالَ :لاَ ، إِلاَّ أَنْ يَنْتَقِلَ أَهْلُهَا فَتَنْتَقِلَ مَعَهُمْ.

(۱۹۱۹۷) حضرت ہشام بن عروہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سوال کیا کہ وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو کیا وہ شہر چھوڑ سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ البتہ اگر اس کے گھر والے چھوڑ رہے ہوں تو چھوڑ سکتی ہے۔

(۱۹۱۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا ؟ قَالَ :لاَ.

(۱۹۱۹۸) حضرت خصیف ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ولیٹیلا سے سوال کیا کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو گیا ہو کیا وہ اپنے گھر سے نکل سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۱۹۱۹۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ يَقُولاَنِ :لاَ تَنْتَقِلُ.

(۱۹۱۹۹) حضرت حکم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ وہ گھر تبدیل نہیں کر سکتی۔

(۱۹۲۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَقُولُونَ :لاَ تَخْرُجُ حَتَّى تُوَفِّيَ أَجَلَهَا فِي بَيْتِ زَوْجِهَا.

(۱۹۲۰۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد فرمایا کرتے تھے کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو گیا ہو وہ اپنی عدت پوری کئے بغیر خاوند کے

گھر سے نہیں نکل سکتی۔

(١٩٢٠١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَأَنَّ أَبَاهَا اشْتَكَى فَاسْتَأْذَنَتْ عُمَرَ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهَا إِلاَّ فِي لَيلة.

(۱۹۲۰۱) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت خاوند کے فوت ہونے کے بعد عدت گزار رہی تھی۔ کہ اس کے والد بیمار ہوگئے۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی تیمارداری کی اجازت چاہی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صرف دن کے وقت انہیں جانے کی اجازت دی۔

(١٩٢٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جميلة قَالَ : تُوُفِّيَ صَدِيقٌ لِي وَتَرَكَ زرعا لَهُ بِقُبَاءَ فَجَائَتِ امْرَأَتُهُ فَقَالَتْ : سَلِ ابْنَ عُمَرَ أَخْرُجُ فَأَقُومُ عَلَيْهِ ؟ فَأَتَيْت ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ : تَخْرُجُ بِالنَّهَارِ وَلاَ تَبِيتُ بِاللَّيْلِ.

(۱۹۲۰۲) حضرت عوف بن ابی جمیلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے ایک دوست کا انتقال ہوگیا۔ قباء میں ان کا کھیت تھا۔ ان کی بیوی نے مجھ سے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کرو کہ کیا میں اس کھیت میں کام کرسکتی ہوں؟ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ دن کے وقت نکل سکتی ہے رات کو نہیں نکل سکتی۔

(١٩٢٠٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ ابْنَةً لِعَبْدِ اللهِ بْنُ عُمَرَ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَأَتَتْهُمْ فَأَرَادَتْ أَنْ تَبِيتَ عِنْدَهُمْ فَمَنَعَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ : ارْجِعِي إِلَى بَيْتِكَ فَبِيتِي فِيهِ.

(۱۹۲۰۳) حضرت انس بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کے خاوند کا انتقال ہوگیا۔ وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئی اور اس نے ارادہ کیا کہ وہ ان کے پاس رات گزارے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایسا کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اپنے گھر چلی جاؤ اور وہیں رات گزارو۔

(۱۷۸) من رَخَّصَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تَخْرُجَ

جن حضرات کے نزدیک خاوند کے فوت ہو جانے کے بعد عورت اس کے گھر سے جا سکتی ہے

(١٩٢٠٤) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : نَقَلَ عَلِيٌّ أُمَّ كُلْثُومٍ حِينَ قُتِلَ عُمَرُ وَنَقَلَتْ عَائِشَةُ أُخْتَهَا حِينَ قُتِلَ طَلْحَةُ.

(۱۹۲۰۴) حضرت حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا گھر اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن کا گھر تبدیل کرادیا تھا۔

(١٩٢٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : تَخْرُجُ.

(۱۹۲۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاوند کے فوت ہو جانے کے بعد عورت اس کے گھر سے جاسکتی ہے۔

(۱۹۲۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الشَّعْثَاءِ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا قَالاَ :تَخْرُجُ.

(۱۹۲۰۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت ابوشعثاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خاوند کے فوت ہو جانے کے بعد عورت اس کے گھر سے جاسکتی ہے۔

(۱۹۲۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أنهما قَالاَ :تَعْتَدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا حَيْثُ شَائَتْ.

(۱۹۲۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔

(۱۹۲۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :كَانَ عَلِيٌّ يُرَحِّلُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا.

(۱۹۲۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ خاوند کے فوت ہو جانے کے بعد عورت کو اس کے گھر سے جانے کی اجازت دیتے تھے۔

(۱۹۲۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلِيًّا نَقَلَ أُمَّ كُلْثُومٍ بَعْدَ سَبْعٍ.

(۱۹۲۰۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (اپنی صاحبزادی) حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو ان کے شوہر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کی شہادت کے سات دن بعد اپنے گھر لے آئے تھے۔

(۱۷۹) فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَةً ، أَوْ حَيْضَتَيْنِ

اگر ایک آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے اور پھر اسے ایک یا دو حیض آجائیں اور وہ عورت شادی کرلے تو کیا پہلے خاوند کے پاس رجوع کا حق ہوگا؟

(۱۹۲۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَةً ، أَوْ حَيْضَتَيْنِ وَتَزَوَّجَتْ فِي عِدَّتِهَا فَانْقَضَتْ عِدَّتُهَا عِنْدَ زَوْجِهَا فَقَالَ :بَانَتْ مِنْهُ بِتَطْلِيقَةٍ.

(۱۹۲۱۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دے اور اسے ایک یا دو حیض آجائیں، پھر وہ عورت عدت میں کسی سے شادی کرلے اور اس کی عدت دوسرے خاوند کے پاس پوری ہو تو وہ پہلے خاوند سے ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہو جائے گی۔

(۱۹۲۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ :سُئِلَ سَعِيدٌ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا ، ثُمَّ عَلِمَ إِنَّهُ تَزَوَّجَهَا فِي عِدَّتِهَا وَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا عِنْدَهُ ، هَلْ لِزَوْجِهَا الأَوَّلِ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَلاَ رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا لأَنَّ عِدَّتَهَا قَدِ انْقَضَتْ عِنْدَ هَذَا.

(۱۹۲۱۱) حضرت عبد الاعلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے اس کی عدت میں شادی کرے اور پھر اسے بعد میں معلوم ہو کہ وہ عورت عدت میں ہے تو کیا پہلے خاوند کو رجوع کا حق ہے؟ انہوں نے سند بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی اور مرد کو رجوع کا حق نہیں ہوگا کیونکہ عورت کی عدت اس کے پاس پوری ہوگئی۔

(۱۹۲۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ :زَوْجُهَا أَحَقُّ بِهَا وَلاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

(۱۹۲۱۲) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کا شوہر اس کا زیادہ حقدار ہے اور وہ عدت پوری ہونے تک اسکے قریب نہیں جائے گا۔

(۱۹۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ حَيْضَتَيْنِ ، ثُمَّ تزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ حَيْضَتَيْنِ قَالَ :بَانَتْ مِنَ الأَوَّلِ وَلاَ تُحْتَسَبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ.

(۱۹۲۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیں، پھر اس کے پاس اسے دو حیض آئے اور پھر ایک آدمی نے اس سے شادی کی اور اس کے پاس اسے ایک حیض آیا تو وہ پہلے خاوند سے بائنہ ہوگئی اور اس کے بعد والے کو شمار نہیں کرے گی۔

(۱۹۲۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :تُحْتَسَبُ بِهِ.

(۱۹۲۱۴) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد والے کو شمار کرے گی۔

(۱۸۰) مَا قَالُوا فِي الأَمَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا ، كَمْ تَعْتَدُّ ؟

کسی باندی کے خاوند کا انتقال ہو جائے تو وہ کتنی عدت گزارے گی؟

(۱۹۲۱۵) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إنْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا يَعْنِي الأَمَةَ اعْتَدَّتْ شَهْرَيْنِ وَخَمْسَ لَيَالٍ.

(۱۹۲۱۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کے خاوند کا انتقال ہو جائے تو وہ دو مہینے پانچ دن عدت گزارے گی۔

(۱۹۲۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :عِدَّةُ الأَمَةِ إذَا مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا نِصْفُ عِدَّةِ الْحُرَّةِ شَهْرَانِ وَخَمْسَةُ أَيَّامٍ.

(۱۹۲۱۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باندی کی عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے یعنی دو مہینے پانچ دن۔

(۱۹۲۱۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي مَمْلُوكَةٍ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا حُرًّا فَعِدَّتُهَا شَهْرَانِ وَخَمْسَةُ أَيَّامٍ.

(۱۹۲۱۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کے خاوند کا انتقال ہو جائے تو وہ دو مہینے پانچ دن عدت گزارے گی۔

(۱۹۲۱۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَابْنِ قُسَيْطٍ فِي الأَمَةِ :إذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا حُرًّا فَعِدَّتُهَا شَهْرَانِ وَخَمْسَةُ أَيَّامٍ.

(۱۹۲۱۸) حضرت سعید بن مسیب ؒ اور حضرت ابن قسیط ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی باندی کے خاوند کا انتقال ہو جائے تو وہ دو مہینے پانچ دن عدت گزارے گی۔

(۱۹۲۱۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ فِي الأَمَةِ :إذَا مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ.

(۱۹۲۱۹) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ اگر باندی کے خاوند کا انتقال ہو جائے تو وہ آزاد عورت والی عدت گزارے گی۔

(۱۸۱) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا فَتَحِيضُ الثَّالِثَةَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُرَاجِعَهَا ، مَنْ قَالَ لاَ رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا

ایک عورت کو اس کا خاوند طلاق دے اور پھر عدت میں اسے تیسرا حیض آ جائے تو جن حضرات کے نزدیک اب خاوند رجوع نہیں کر سکتا

(۱۹۲۲۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ :إذَا طَعَنَتْ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ.

(۱۹۲۲۰) حضرت زید بن ثابت ؓ فرماتے ہیں کہ جب عورت کا تیسرا حیض شروع ہو گیا تو وہ خاوند سے آزاد ہو گئی۔

(۱۹۲۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ :كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُولُ :إذَا حَاضَتِ المطلقة الْحَيْضَةَ الثَّالِثَةَ قَبْلَ أَنْ يُرَاجِعَهَا زَوْجُهَا فَلاَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ.

(۱۹۲۲۱) حضرت زید بن ثابت ؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب رجوع سے پہلے عورت کا تیسرا حیض شروع ہو گیا تو خاوند رجوع نہیں کر سکتا۔

(۱۹۲۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ وَزَيْدًا كَانَا يَقُولاَنِ :إذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ الثَّالِثِ فَلَيْسَ لَهُ عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ.

(۱۹۲۲۲) حضرت عائشہ ؓ اور حضرت زید ؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب عورت تیسرے حیض میں داخل ہو گئی تو اب آدمی رجوع نہیں کر سکتا۔

(۱۹۲۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُمَا قَالاَ :إذَا

حَاضَتِ الثَّالِثَةَ فَقَدْ بَانَتْ.

(۱۹۲۲۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت کو تیسرا حیض آ جائے تو وہ بائنہ ہوگئی۔

(۱۹۲۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالاَ : إِذَا دَخَلَتْ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَانَتْ.

(۱۹۲۲۴) حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت کو تیسرا حیض آ جائے تو وہ بائنہ ہوگئی۔

(۱۹۲۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : إِذَا دَخَلَتْ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ.

(۱۹۲۲۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت کو تیسرا حیض آ جائے تو وہ بائنہ ہوگئی۔

(۱۸۲) من قَالَ هُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ

جن حضرات کے نزدیک آدمی اس وقت تک رجوع کا حق رکھتا ہے جب تک عورت تیسرے حیض سے غسل نہ کرلے

(۱۹۲۲٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ أَنَّهُمَا قَالاَ : مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ.

(۱۹۲۲۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق دینے کے بعد آدمی اس وقت تک رجوع کا حق رکھتا ہے جب تک عورت تیسرے حیض سے غسل نہ کرلے۔

(۱۹۲۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالاَ : هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ.

(۱۹۲۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق دینے کے بعد آدمی اس وقت تک رجوع کا حق رکھتا ہے جب تک عورت تیسرے حیض سے غسل نہ کرلے۔

(۱۹۲۲۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ أنهما قَالاَ : هُوَ أَحَقُّ بِهَا.

(۱۹۲۲۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق دینے کے بعد آدمی اس وقت تک رجوع کا حق رکھتا ہے جب تک عورت تیسرے حیض سے غسل نہ کرلے۔

(۱۹۲۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ قَالَا : هُوَ أَحَقُّ بِهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ.

(۱۹۲۲۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق دینے کے بعد آدمی اس وقت تک رجوع کا حق رکھتا ہے جب تک عورت تیسرے حیض سے غسل نہ کرلے۔

(۱۹۲۳۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ الْكَلَاعِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ وَأَبَا الدَّرْدَاءِ وَعُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيَّ كَانُوا يَقُولُونَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ :إِنَّهُ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ ، يَرِثُهَا وَتَرِثُهُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۹۲۳۰) حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن مسعود، حضرت ابودرداء، حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت عبد اللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ ایک یا دو طلاقیں دینے کے بعد آدمی اس وقت تک رجوع کا حق رکھتا ہے جب تک عورت تیسرے حیض کا غسل نہ کرلے۔ جب تک وہ عدت میں ہے وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

(۱۹۲۳۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِنْ دَخَلَ عَلَيْهَا الْمُغْتَسَلَ قَبْلَ أَنْ تُفِيضَ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا. (سعید بن منصور ۱۲۲۳)

(۱۹۲۳۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت کے غسل خانے میں جانے کے بعد پانی ڈالنے سے پہلے وہ رجوع کرلے تو وہ اس کا حقدار ہے۔

(۱۹۲۳۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :هُوَ أَحَقُّ بِهَا حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ.

(۱۹۲۳۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق دینے کے بعد آدمی اس وقت تک رجوع کا حق رکھتا ہے جب تک عورت تیسرے حیض سے غسل نہ کرلے۔

(۱۹۲۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ تَغْتَسِلُ فَقَالَ :قَدْ رَاجَعْتُكِ فَقَالَتْ : كَذَبْتَ كَذَبْتَ ، وَصَبَّتِ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهَا كَانَ أَحَقَّ بِهَا.

(۱۹۲۳۳) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس اس وقت جائے جب وہ تیسرے حیض سے فارغ ہونے کے بعد غسل کرنے لگی ہو اور اس سے کہے کہ میں نے تجھ سے رجوع کی، اور وہ عورت کہے کہ تو نے جھوٹ بولا، تو نے جھوٹ بولا اور اپنے سر پر پانی ڈال لے تو بھی وہ شخص اس عورت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

(۱۹۲۳٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ أَنَّ امْرَأَةً تَزَوَّجَتْ شَابًّا فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً ،

أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ قَالَ : فَأَتَاهَا وَهِيَ تَغْتَسِلُ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَالَ : يَا فُلاَنَةُ إِنِّي قَدْ رَاجَعْتُك ، فَقَالَتْ : كَذَبْت، لَيْسَ ذَلِكَ إِلَيْك ، فَارْتَفَعُوا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَا تَرَى يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ : فَقَالَ : أَنْشُدُك بِاللَّهِ ، هَلْ كُنْت لَطَمْتِيهِ بِالْمَاءِ ؟ قَالَتْ : مَا فَعَلْت ، قَالَ : فَقَالَ : خُذْ بِيَدِهَا.

(۱۹۲۳۴) حضرت ضحاک بن مزاحم ؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک عورت نے کسی نوجوان سے شادی کی۔ اس نوجوان نے اسے ایک یا دو طلاقیں دے دیں۔ پھر وہ اس کے پاس اس وقت آیا جب وہ عورت تیسرے حیض کا غسل کر رہی تھی۔ اور اس سے کہا کہ اے فلانی! میں نے تجھ سے رجوع کیا۔ اس عورت نے کہا کہ تو نے جھوٹ بولا! تو ایسا کر ہی نہیں سکتا۔ پھر یہ مقدمہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کے پاس پیش ہوا۔ ان کے پاس حضرت عبد اللہ ؓ بھی بیٹھے تھے۔ حضرت عمر ؓ نے ان سے فرمایا کہ اے ابو عبد الرحمن! آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے عورت کو قسم دے کر پوچھا کہ کیا تو نے اپنے جسم پر پانی ڈال لیا تھا؟ اس نے کہا نہیں۔ حضرت عبد اللہ ؓ نے نوجوان سے فرمایا کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر لے جا۔

(۱۸۳) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ فَيُعْلِمُهَا الطَّلاَقَ ثُمَّ يُرَاجِعُهَا وَلاَ يُعْلِمُهَا الرَّجْعَةَ حَتَّى تَزَوَّجَ

ایک شخص اپنی بیوی کو اعلانیہ طلاق دے اور پھر رجوع کر لے لیکن عورت کو رجوع کا علم نہ ہو اور وہ شادی کر لے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۲۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ أَبَا كَنَفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَلَمْ يُعْلِمْهَا فَأَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا ولم يعلمها ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : إِنْ أَدْرَكْتَهَا قَبْلَ أَنْ تَتَزَوَّجَ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِهَا.

(۱۹۲۳۵) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ ابو کنف ؓ نے اپنی بیوی کو اطلاع دیئے بغیر طلاق دی اور پھر اطلاع دیئے بغیر رجوع کر لیا۔ حضرت عمر ؓ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اس کے شادی کرنے سے پہلے اسے پالو تو تم ہی اس کے حقدار ہو۔

(۱۹۲۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا طَلَّقَهَا ، ثُمَّ أَشْهَدَ عَلَى رَجْعَتِهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ أَعْلَمَهَا ، أَوْ لَمْ يُعْلِمْهَا.

(۱۹۲۳۶) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر رجوع پر کسی کو گواہ بنا لے تو وہ اپنی بیوی کا زیادہ حقدار ہے اس کا اعلان کرے یا نہ کرے۔

(۱۹۲۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ شُرَيْحٍ

فَجَاءَ رَجُلٌ يُخَاصِمُ امْرَأَته فَقَالَتْ :طَلَّقَنِي وَلَمْ يُعْلِمْنِي الرَّجْعَةَ حَتَّى مَضَتْ عِدَّتِي وَتَزَوَّجْت وَدَخَلَ بِي زَوْجِي فَقَالَ شُرَيْحٌ :أَلاَ أَعْلَمْتَهَا الرَّجْعَةَ كَمَا أَعْلَمْتَهَا الطَّلاَقَ ؟ فَلَمْ يَرُدَّهَا عَلَيْهِ.

(۱۹۲۳۷) حضرت عمیر بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کا جھگڑا لے کر آیا۔ عورت کہتی تھی کہ اس نے مجھے طلاق دی، لیکن رجوع کا نہ بتایا، یہاں تک کہ میری عدت گزر گئی اور میں نے شادی کر لی۔ میرے خاوند نے مجھ سے دخول بھی کر لیا۔ حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس آدمی سے کہا کہ جیسے تم نے اسے طلاق کا بتایا تھا رجوع کا کیوں نہ بتایا؟! پھر آپ نے عورت اسے واپس نہ کی۔

(۱۹۲۳۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :إذَا طَلَّقَهَا ، ثُمَّ لَمْ يُخْبِرْهَا بِالرَّجْعَةِ حَتَّى تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ فَتَزَوَّجَتْ فَدَخَلَ بِهَا الزَّوْجُ الثَّانِي ، فَلاَ شَيْءَ لَهُ.

(۱۹۲۳۸) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اسے رجوع کی اطلاع نہ دی یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی اور اس نے شادی کر لی اور دوسرے خاوند نے اس سے دخول بھی کر لیا تو پہلے کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۱۹۲۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ رَاجَعَهَا فَكَتَمَهَا الرَّجْعَةَ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ، قَالَ :إِنْ أَدْرَكَهَا قَبْلَ أَنْ تَزَوَّجَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، وَإِلاَّ فَهُوَ ضَيَّعَ.

(۱۹۲۳۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر اس سے رجوع کر لیا لیکن رجوع کو خفیہ رکھا یہاں تک کہ عورت کی عدت گزر گئی۔ تو اگر عورت کے نکاح کرنے سے پہلے اس نے عورت کو پالیا تو وہ اسکی بیوی ہوگی اور اگر عورت نے شادی کر لی تو اس کی رجوع ضائع ہوگئی۔

(۱۹۲۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ أَبَا كَنَفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ سَافَرَ وَرَاجَعَهَا ، وَكَتَبَ إلَيْهَا بِذَلِكَ ، وَأَشْهَدَ عَلَى ذَلِكَ ، فَلَمْ يَبْلُغْهَا الْكِتَابُ حَتَّى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ ، فَتَزَوَّجَتِ الْمَرْأَةُ فَرَكِبَ إلَى عُمَرَ ، فَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ :أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا.

(۱۹۲۴۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو کنف رحمہ اللہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر سفر پر چلے گئے اور بیوی سے رجوع کر لیا۔ اس کی طرف خط بھی لکھا اور اس رجوع پر گواہ بھی بنا لئے۔ عورت کو ان کا خط نہیں ملا اور عدت کے پورا ہونے پر اس نے شادی کر لی۔ ابو کنف رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اس عورت کے اس وقت تک زیادہ حقدار ہو جب تک وہ اس سے دخول نہ کر لے۔

(۱۹۲۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ :هُوَ أَحَقُّ بِهَا دُخِلَ بِهَا ، أَوْ لَمْ يُدْخَلْ.

(۱۹۲۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اس صورت میں پہلا خاوند زیادہ حقدار ہے خواہ دوسرا دخول کرے یا نہ کرے۔

(۱۹۲۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَرَى ذَلِكَ.

(۱۹۲۴۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کی رائے بھی یہی تھی۔

(۱۹۲٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ يَذْكُرُ ، عَنْ أَبِي كَنَفٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ رَاجَعَهَا وَلَمْ يُعْلِمْهَا الرَّجْعَةَ فَتَزَوَّجَتْ فَرَكِب فِي ذَلِكَ إلَى عُمَرَ فَقَالَ : ارْجِعْ ، فَإِنْ وَجَدْتَهَا لَمْ تَأْتِ زَوْجَهَا الَّذِي نَكَحَتْ فَهِيَ امْرَأَتُك ، فَرَجَعَ فَلَمْ يَجِدْهَا أَتَتْ زَوْجَهَا فَقَبَضَهَا.

(۱۹۲۴۳) حضرت حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو کنف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھران سے رجوع کرلیا لیکن رجوع کی اطلاع انہیں نہ دی۔ پھران کی بیوی نے شادی کرلی۔ ابو کنف رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ اور اگر ان کا خاوندان کے قریب نہیں گیا تو وہ تمہاری بیوی ہے۔ وہ گئے اور دیکھا کہ ان کے خاوندابھی ان کے قریب نہ گئے تھے۔ لہٰذا ابو کنف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حاصل کرلیا۔

(۱۹۲٤٤) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ بَعَثَ إلَيْهَا بِالرَّجْعَةِ فَلَمْ تَأْتِهَا الرَّجْعَةُ حَتَّى تَزَوَّجَتْ قَالَ : بَانَتْ مِنْهُ ، وَإِنْ أَدْرَكَتْهَا الرَّجْعَةُ قَبْلَ أَنْ تَزَوَّجَ فَهِيَ امْرَأَتُهُ.

(۱۹۲۴۴) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اسے رجوع کا پیغام بھیجا۔ لیکن رجوع کا پیغام ملنے سے پہلے وہ شادی کرچکی تھی تو وہ عورت بائنہ ہوجائے گی اور اگر شادی کرنے سے پہلے رجوع کا پیغام ملا تو وہ اسی کی بیوی رہے گی۔

(۱۹۲٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : إذَا رَاجَعَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۹۲۴۵) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دل میں رجوع کرنے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔

(۱۸٤) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجُهَا ثُمَّ يَمُوتُ عَنْهَا ، فِي أَيِّ يَوْمٍ تَعْتَدُّ ؟

اگر کوئی شخص بیوی کو طلاق دے دے یا فوت ہوجائے تو وہ کس دن سے عدت گزارے گی؟

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ :

(۱۹۲٤٦) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدًا وَعَطَاءً عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا ، مِنْ أَيِّ يَوْمٍ تَعْتَدُّ ؟ فَقَالُوا : مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ قَالَ : وَسَمِعْت عِكْرِمَةَ وَنَافِعًا وَمُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُونَ : عِدَّتُهَا من يَوْمَ يَمُوتُ : وَقَالَ طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ : مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ.

(۱۹۲۴۶) حضرت ایوب ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؒ، حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عطاء ؒ سے سوال کیا کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ کس دن سے عدت گزارے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ جس دن اس کے خاوند کا انتقال ہوا۔ حضرت عکرمہ ؓ، حضرت نافع ؓ اور حضرت محمد بن سیرین ؓ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ اس دن سے عدت گزارے گی جس دن اس کے خاوند کا انتقال ہوا ہے۔ حضرت طلق بن حبیب ؒ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(۱۹۲۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ يَحْسِبُهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَوْمَ يَمُوتُ.

(۱۹۲۴۷) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ وہ اس دن سے عدت گزارے گی جس دن خاوند کا انتقال ہوا ہے۔

(۱۹۲۴۸) حدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ الْعِدَّةُ مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ وَيُطَلِّقُ.

(۱۹۲۴۸) حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا جس دن وہ طلاق دے۔

(۱۹۲۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: عِدَّتُهَا مِنْ يَوْمِ طَلَّقَهَا وَمِنْ يَوْمِ يَمُوتُ عَنْهَا.

(۱۹۲۴۹) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوگی جس دن آدمی طلاق دے یا جس دن اس کا انتقال ہو۔

(۱۹۲۵۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عن خالد عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، وَابْنِ سِيرِينَ، وَأَبِي الْعَالِيَةِ، قَالُوا: الْعِدَّةُ مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ وَمِنْ يَوْمِ طَلَّقَ، فَمَنْ أَكَلَ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْئًا فَهُوَ مِنْ نَصِيبِهِ.

(۱۹۲۵۰) حضرت ابوقلابہ ؒ، حضرت ابن سیرین ؒ اور حضرت ابوعالیہ ؒ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا وہ طلاق دے۔ جس نے میراث میں سے کوئی چیز کھائی تو وہ اس کے حصہ میں سے شمار ہوگی۔

(۱۹۲۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: تَعْتَدُّ الْمَرْأَةُ مِنْ زَوْجِهَا وَهُوَ غَائِبٌ مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ، أَوْ مِنْ يَوْمِ يُطَلِّقُ.

(۱۹۲۵۱) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا جس دن وہ طلاق دے۔

(۱۹۲۵۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ وَالزُّهْرِيِّ قَالاَ: تَعْتَدُّ الْمَرْأَةُ مِنْ يَوْمِ مَاتَ، أَوْ طَلَّقَ.

(۱۹۲۵۲) حضرت مکحول ؒ اور حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا جس دن وہ طلاق دے۔

(۱۹۲۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ: تَقَعُ الْعِدَّةُ مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ وَيَوْمِ يَتَكَلَّمُ بِالطَّلاَقِ.

(۱۹۲۵۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا جس دن وہ طلاق کی بات کرے۔

(۱۹۲۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عن ليث، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ.

(۱۹۲۵۴) حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو۔

(۱۹۲۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا.

(۱۹۲۵۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو۔

(۱۹۲۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ قَالَ :قَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ :مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ ، أَوْ يُطَلِّقُ.

(۱۹۲۵٦) حضرت جابر بن زید ؒ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا جس دن وہ طلاق دے۔

(۱۹۲۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مِنْ يَوْمِ مَاتَ أَو طَلَّقَ.

(۱۹۲۵۷) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا جس دن وہ طلاق دے۔

(۱۹۲۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :الْعِدَّةُ مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ ، ويوم يُطَلِّقُ.

(۱۹۲۵۸) حضرت عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا جس دن وہ طلاق دے۔

(۱۹۲۵۹) حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَوْقَفَهُ قَالَ : الْعِدَّةُ مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ وَيُطَلِّقُ.

(۱۹۲۵۹) حضرت عبد الرحمن بن زید ؒ فرماتے ہیں کہ عدت اس دن سے شمار ہوتی ہے جس دن خاوند کا انتقال ہو یا جس دن وہ طلاق دے۔

(۱۸۵) من قَالَ مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جس دن عورت کو خبر ملے اس دن سے عدت شروع کرے گی

(۱۹۲٦۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ :مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ.

(۱۹۲٦۰) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ جس دن عورت کو خبر ملے اس دن سے عدت شروع کرے گی۔

(۱۹۲٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ.

(۱۹۲٦۱) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ جس دن عورت کو خبر ملے اس دن سے عدت شروع کرے گی۔

(۱۹۲٦۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ.

(۱۹۲٦۲) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ جس دن عورت کو خبر ملے اس دن سے عدت شروع کرے گی۔

(۱۹۲٦۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ.

(۱۹۲۶۳) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جس دن عورت کو خبر ملے اس دن سے عدت شروع کرے گی۔

(۱۹۲٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ.

(۱۹۲۶۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن عورت کو خبر ملے اس دن سے عدت شروع کرے گی۔

(۱۹۲٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَخِلاَسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا قَالاَ :تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ.

(۱۹۲۶۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت خلاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن عورت کو خبر ملے اس دن سے عدت شروع کرے گی۔

(١٨٦) من قَالَ إِذَا شَهِدَتِ الشُّهُودُ فَالْعِدَّةُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ

جن حضرات کے نزدیک عورت اس دن سے عدت شروع کرے گی جب گواہ فوتید گی یا طلاق کی گواہی دیں

(۱۹۲٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ :إِذَا شَهِدَتِ الشُّهُودُ عَلَى طَلاَقٍ ، أَوْ مَوْتٍ فَعِدَّتُهَا مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

(۱۹۲۶۶) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اس دن سے عدت شروع کرے گی جب گواہ فوتید گی یا طلاق کی گواہی دیں۔

(۱۹۲٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا كَانَ غَائِبًا مِنْ يَوْمِ تُوُفِّيَ إِذَا شَهِدَتْ عَلَى ذَلِكَ الشُّهُودُ.

(۱۹۲۶۷) حضرت سعید بن میسب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ اس وقت سے عدت شروع کرے گی جس دن گواہ اس کے فوت ہونے کی گواہی دے دیں۔

(۱۹۲٦٨) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُولُ :سألت سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهُوَ غَائِبٌ مِنْ أي يوم تَعْتَدُّ ؟ قَالَ :مِنْ يَوْمِ مَاتَ زَوْجُهَا ، تَعْتَدُّ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ وَإِذَا طُلِّقَتْ فَمِثْلُ ذَلِكَ.

(۱۹۲۶۸) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ کس دن سے عدت گزارنا شروع کرے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر گواہی قائم ہو جائے تو جس دن اس کے خاوند کا انتقال ہوا اسی دن سے عدت گزارنا شروع کردے اور جب طلاق ہو جائے تب بھی یہی حکم ہے۔

(۱۹۲٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ مَاتَ ، أَوْ طَلَّقَ

إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ.

(۱۹۲۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عورت اس دن سے عدت شروع کرے گی جب فوتیدگی یا طلاق کی گواہی قائم ہوجائے۔

(۱۹۲۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا قَالاَ : تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ مَاتَ ، أَوْ طَلَّقَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ.

(۱۹۲۷۰) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اس دن سے عدت شروع کرے گی جب فوتیدگی یا طلاق کی گواہی قائم ہوجائے۔

(۱۹۲۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :تَعْتَدُّ مِنْ يَوْمِ مَاتَ ، أَوْ طَلَّقَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ.

(۱۹۲۷۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اس دن سے عدت شروع کرے گی جب فوتیدگی یا طلاق کی گواہی قائم ہوجائے۔

(۱۹۲۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ :تَعْتَدُّ الْمَرْأَةُ مِنْ يَوْمِ مَاتَ ، أَوْ طَلَّقَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ.

(۱۹۲۷۲) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت اس دن سے عدت شروع کرے گی جب فوتیدگی یا طلاق کی گواہی قائم ہوجائے۔

(۱۹۲۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيِّ قَالاَ :إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ فَالْعِدَّةُ مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ ، وَإِنْ لَمْ تَقُمْ فَيَوْمَ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ.

(۱۹۲۷۳) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گواہی ہوتو عدت اس دن سے شروع ہوگی جس دن خاوند کا انتقال ہوا اور اگر گواہی نہ ہوتو اس دن سے جب اسے انتقال کی خبر ملی۔

(۱۹۲۷۴) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ، أَوْ يَمُوتُ وَهُوَ غَائِبٌ قَالَ :إِنْ قَامَتْ بَيِّنَةٌ عَادِلَةٌ إِذَا اعْتَدَّتْ مِنْ يَوْمِ يَمُوتُ وَإِلاَّ فَمِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ.

(۱۹۲۷۴) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے غائب ہونے کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی یا فوت ہوگیا تو اگر عادل گواہی قائم ہوجائے تو عورت اسی دن سے عدت گزارنا شروع کرے جس دن انتقال ہوا اور اگر عادل گواہی نہ ہوتو اس دن سے عدت گزارے جس دن اسے اطلاع ملی۔

(۱۹۲۷۵) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :إِذَا شَهِدَتِ الشُّهُودُ فَمِنْ يَوْمِ مَاتَ يَعْنِي فِي الْعِدَّةِ.

(۱۹۲۷۵) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب گواہ گواہی دے دیں تو عورت اس دن سے عدت گزارے جس دن خاوند

کا انتقال ہوا۔

(۱۸۷) مَا قَالُوا فِي الْعَبْدِ يَأْبَقُ وَلَهُ امْرَأَةٌ ، يَكُونُ إِبَاقُهُ طَلاَقًا ؟

اگر شادی شدہ غلام فرار ہو جائے تو کیا اس کا فرار ہونا طلاق کے مترادف ہے؟

(۱۹۲۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :إِبَاقُ الْعَبْدِ لَيْسَ بِطَلاَقٍ.

(۱۹۲۷۶) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ غلام کا فرار ہونا طلاق نہیں ہے۔

(۱۹۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ :لَيْسَ ذَلِكَ لَهُ بِطَلاَقٍ.

(۱۹۲۷۷) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ غلام کا فرار ہونا طلاق نہیں ہے۔

(۱۹۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِبَاقُهُ طَلاَقُهَا.

(۱۹۲۷۸) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ غلام کا فرار ہونا طلاق ہے۔

(۱۹۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَوْشَبٍ ، عَنِ الْحَسَنِ سُئِلَ عَنْ عَبْدٍ آبِقٍ وَلَهُ امْرَأَةٌ فَقَالَ :إِنْ جَاءَ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ فَهِيَ امْرَأَتُهُ ، وَإِنْ جَاءَ بَعْدَ مَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِتَطْلِيقَةٍ.

(۱۹۲۷۹) حضرت حوشب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن سے سوال کیا گیا کہ اگر شادی شدہ غلام فرار ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ عدت پوری ہونے سے پہلے واپس آ جائے تو وہ اسی کی بیوی ہوگی اور اگر عدت پوری ہو جائے تو وہ ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہو جائے گی۔

(۱۸۸) مَا قَالُوا فِي الْمُطَلَّقَةِ ، يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا أَمْ لاَ ؟

طلاق یافتہ عورت کا خاوند (جس کے پاس رجوع کا حق ہو) اس کے پاس آنے سے پہلے اجازت لے گا یا نہیں؟

(۱۹۲۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا طَلَّقَ طَلاَقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ :كَانَ أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ :يَخْفِقُ بِنَعْلَيْهِ.

(۱۹۲۸۰) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کے پاس رجوع کا حق تھا تو وہ اس کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرے گا۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب فرمایا کرتے تھے کہ وہ جوتوں کی آواز سے اسے اطلاع دے گا۔

(۱۹۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بن عمر ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ

تَطْلِيقَتَيْنِ ، فَكَانَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا.

(۱۹۲۸۱) حضرت نافع ویلئے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دیں تھیں اور وہ ان کے پاس جانے سے پہلے اجازت لیا کرتے تھے۔

(۱۹۲۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :تَعْتَدُّ الْمُطَلَّقَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَلَا تَكْتَحِلُ بِكُحْلٍ زِينَةً وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا يَكُونُ مَعَهَا فِي بَيْتِهَا.

(۱۹۲۸۲) حضرت ابراہیم ویلئے فرماتے ہیں کہ طلاق یافتہ عورت اپنے خاوند کے گھر میں عدت گزارے گی اور وہ زینت کے لئے سرمہ نہیں لگائے گی اور اس کا خاوند اس کی اجازت سے ہی اس کے پاس آسکتا ہے۔ اور وہ اس کے ساتھ اس کے کمرے میں نہیں ہوگا۔

(۱۹۲۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْيَسْتَأْنس وَلْيَتَنَحْنَحْ وَلَا يغترنها بِدُخُولٍ.

(۱۹۲۸۳) حضرت حسن رضی اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب آدمی (اپنی طلاق یافتہ عدت گزارنے والی) بیوی کے پاس جانے لگے تو اسے اپنی آمد کا احساس دلادے اور گلا صاف کرنے کی آواز نکال لے، اچانک اس کے پاس بلا اطلاع داخل نہ ہو۔

(۱۹۲۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :إِذَا طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً ، فَإِنَّهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا.

(۱۹۲۸۴) حضرت سعید بن مسیب ویلئے فرماتے ہیں کہ جب بیوی کو ایک طلاق دے دی تو اس کے پاس جانے سے پہلے اجازت طلب کرے۔

(۱۹۲۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَا :يُشْعِرُ بِالتَّنَحْنُحِ.

(۱۹۲۸۵) حضرت ابراہیم ویلئے اور حضرت مجاہد ویلئے فرماتے ہیں کہ گلا صاف کر کے اسے اپنی آمد کا احساس دلائے۔

(۱۹۲۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :يُشْعِرُهَا بِالتَّنَحْنُحِ.

(۱۹۲۸۶) حضرت عطاء ویلئے فرماتے ہیں کہ گلا صاف کر کے اسے اپنی آمد کا احساس دلائے۔

(۱۹۲۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا ؟ قَالَ :يُصَوِّتُ وَيَتَنَحْنَحُ قَالَ :وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لَا يَصْلُحُ أَنْ يَرَى شَعْرَهَا.

(۱۹۲۸۷) حضرت قتادہ ویلئے سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دے تو کیا اس کے پاس آنے سے پہلے اجازت طلب کرے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں وہ آواز دے اور گلا صاف کرنے کی آواز نکالے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس کے لئے اس عورت کے بال دیکھنا درست نہیں ہے۔

(۱۸۹) من قَالَ لاَ تَخرُجُ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا إِذَا كَانَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ

اگر خاوند کے پاس رجوع کا حق ہوتو عورت اس کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہیں نکل سکتی

(۱۹۲۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ.

(۱۹۲۸۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہوں تو عورت اس کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔

(۱۹۲۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهِ : ﴿لاَ تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلاَ يَخْرُجْنَ﴾ . قَالَ : لاَ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا مَا كَانَ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ.

(۱۹۲۸۹) حضرت ضحاک رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿لاَ تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلاَ يَخْرُجْنَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب تک مرد کے پاس رجوع کا حق ہو عورت اس کے گھر سے نہیں نکل سکتی۔

(۱۹۰) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا طَلَّقَهَا طَلاَقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ تَشَوَّفُ وَتَزَيَّنُ لَهُ

جن حضرات کے نزدیک اگر آدمی نے عورت کو طلاقِ رجعی دی ہوتو وہ بناؤ سنگھار اور زیب وزینت اختیار کر سکتی ہے

(۱۹۲۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ طَلاَقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ قَالَ : تَكْتَحِلُ وَتَلْبَسُ الْمُصَبَّغ وَتَشَوَّفُ لَهُ ، وَلاَ تَضَعُ ثِيَابَهَا.

(۱۹۲۹۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کو طلاقِ رجعی دی ہوتو وہ سرمہ لگا سکتی ہے، رنگ والے کپڑے پہن سکتی ہے، بناؤ سنگھار کر سکتی ہے۔ لیکن اپنے کپڑے نہیں اتارے گی۔

(۱۹۲۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ تَزَيَّنَتْ لَهُ وَتَعَرَّضَتْ لَهُ وَاسْتَتَرَتْ.

(۱۹۲۹۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کو طلاقِ رجعی دی ہوتو وہ اس کے لئے زیب وزینت اختیار کرے گی، اس کے سامنے آئے گی اور جسم کو ڈھانپ کر رکھے گی۔

(۱۹۲۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَإِنَّهَا تَزَيَّنُ وَتَشَوَّفُ لَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَضَعَ خِمَارَهَا عِنْدَهُ.

(۱۹۲۹۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہوں تو وہ اس کے لئے زیب وزینت اور بناؤ سنگھار اختیار کرسکتی ہے لیکن اس کے سامنے اپنی چادر نہیں اتارے گی۔

(۱۹۲۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ :إذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، فَإِنَّهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا ، وَتَلْبَسُ مَا شَائَتْ مِنَ الثِّيَابِ وَالْحُلِيِّ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمَا إلاَّ بَيْتٌ وَاحِدٌ ، فَلْيَجْعَلاَ بَيْنَهُمَا سِتْرًا ، وَيُسَلِّمُ إذَا دَخَلَ.

(۱۹۲۹۳) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تو وہ اس کے پاس آنے سے پہلے اجازت طلب کرے گا۔ البتہ عورت جیسے کپڑے اور زیورات چاہے استعمال کرسکتی ہے۔ اگر ان دونوں کے پاس ایک ہی کمرہ ہو تو درمیان میں پردہ ڈال لیں اور آدمی آنے سے پہلے سلام کرے۔

(۱۹۲۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَتَادَةَ قَالاَ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ قَالاَ :تَشَوَّفُ لَهُ.

(۱۹۲۹۴) حضرت زہری رحمہ اللہ اور حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیں تو عورت اس کے لئے بناؤ سنگھار کرسکتی ہے۔

(۱۹۲۹٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :لَتَشَوَّفُ لَهُ ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَرَى شَعْرَهَا.

(۱۹۲۹۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طلاقِ رجعی کے بعد عورت اپنے خاوند کے لئے بناؤ سنگھار کرسکتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے اس کے بال دیکھنا درست نہیں۔

(۱۹۲۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :تَزَيَّنُ لَهُ وَتَضَعُ لَهُ إذَا طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً.

(۱۹۲۹۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تو وہ اس کے لئے زیب وزینت اختیار کرسکتی ہے اور بن ٹھن کر رہ سکتی ہے۔

(۱۹۱) من قَالَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثَةً بِمَنْزِلَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا فِي الزِّينَةِ

جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں وہ زیب وزینت کے حکم میں اس عورت کی طرح ہے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو

(۱۹۲۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : كَتَبَ إلَيَّ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ ، أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، وَفُقَهَاءَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ :وَأَحْسِبُهُ قَالَ :وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، عنِ الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا ،

فَقَالُوا: تَحِدَّانِ وَتَتْرُكَانِ الْكُحْلَ وَالتَّخْضِيبَ وَالتَّطَيُّبَ وَالتَّمَشُّطَ.

(۱۹۲۹۷) حضرت عطاء خراسانی، حضرت سعید بن مسیب، فقہاء مدینہ اور حضرت سلیمان بن یسار رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت جسے تین طلاقیں دے دی گئی ہوں اور وہ عورت جس کے خاوند کا انتقال ہو گیا ہو وہ دونوں زیر ناف بالوں کو صاف کریں گی لیکن سرمہ، خضاب، خوشبو اور کنگھی کا استعمال نہیں کریں گی۔

(۱۹۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا سَوَاءٌ فِي الزِّينَةِ.

(۱۹۲۹۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین طلاق یافتہ عورت اور وہ جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو زینت کے معاملے میں دونوں کا ایک حکم ہے۔

(۱۹۲۹۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا لاَ تَكْتَحِلُ بِكُحْلِ زِينَةٍ.

(۱۹۲۹۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین طلاق یافتہ عورت زینت کے لئے سرمہ نہیں لگائے گی۔

(۱۹۳۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا لاَ تَكْتَحِلاَنِ وَلاَ تَخْتَضِبَانِ.

(۱۹۳۰۰) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت جسے تین طلاقیں دے دی گئی ہوں اور وہ عورت جس کے خاوند کا انتقال ہو گیا ہو وہ دونوں سرمہ نہیں لگائیں گی اور خضاب بھی استعمال نہیں کریں گی۔

(۱۹۳۰۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا: لاَ تَكْتَحِلُ وَلاَ تَزَيَّنُ، وَهُوَ أَشَدُّ عِنْدَهُ مِنَ الْمُتَوَفَّى عِنْدَهُ.

(۱۹۳۰۱) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کو تین طلاقیں دے دی گئی ہوں وہ سرمہ نہیں لگائے گی اور زینت بھی اختیار نہیں کرے گی۔ اس کا حکم اس عورت سے زیادہ سخت ہے جس کا خاوند انتقال کر گیا ہو۔

(۱۹۳۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: الْمُطَلَّقَةُ ثَلاَثًا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا سَوَاءٌ فِي الزِّينَةِ.

(۱۹۳۰۲) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت جسے تین طلاقیں دے دی گئی ہوں اور وہ عورت جس کے خاوند کا انتقال ہو گیا ہو وہ دونوں زینت کے حکم میں برابر ہیں۔

(۱۹۲) مَا قَالُوا فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا، مَا تَجْتَنِبُ مِنَ الزِّينَةِ فِي عِدَّتِهَا؟

وہ عورت جس کا خاوند انتقال کر گیا ہو وہ عدت میں زینت کی کن کن چیزوں سے اجتناب کرے گی؟

(۱۹۳۰۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ: لاَ تَكْتَحِلُ وَلاَ

تَخْتَضِبُ وَلاَ تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا ، إلاَّ ثَوْبَ عَصْبٍ ، وَلاَ تَطَيَّبُ إلاَّ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنْ حَيْضَتِهَا بِنَبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ ، وَأَظْفَارٍ ، تَقُولُ :فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا.

(۱۹۳۰۳) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس عورت کا خاوند انتقال کر گیا وہ وہ عدت میں سرمہ اور خضاب استعمال نہیں کرے گی، رنگا ہوا کپڑے نہیں پہنے گی، البتہ عصب نامی کپڑا پہن سکتی ہے۔ خوشبو استعمال نہیں کرے گی البتہ حیض کا غسل کرتے ہوئے قسط اور اظفار نامی خوشبو میں سے تھوڑی سی لگا سکتی ہے۔

(١٩٣٠٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :كَانَ يَنْهَى الْمُتَوَفَّى عَنْهَا ، عَنِ الطِّيبِ وَالزِّينَةِ.

(۱۹۳۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس عورت کو خوشبو اور زینت سے منع کیا کرتے تھے جس کے خاوند کا انتقال ہو گیا ہو۔

(١٩٣٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ :اشْتَكَتْ صَفِيَّةُ عَيْنَهَا لَمَّا تُوُفِّيَ ابْنُ عُمَرَ ، فَكَانَتْ تَقْطُرُ فِيهَا الصَّبِرَ.

(۱۹۳۰۵) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد ان کی اہلیہ حضرت صفیہ کی آنکھ میں تکلیف ہوئی تو وہ آنکھ میں صبر نامی بوٹی کا پانی ٹپکایا کرتی تھیں۔ (یعنی علاج کے لئے بھی سرمہ نہیں لگاتی تھیں)

(١٩٣٠٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ لاَحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :تَتْرُكُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا الْكُحْلَ وَالطِّيبَ ، وَالْحُلِيَّ وَالْمُصَبَّغَةَ.

(۱۹۳۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند انتقال کر جائے وہ سرمہ، خوشبو، زیور اور رنگ استعمال نہیں کرے گی۔

(١٩٣٠٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الحسن مِثْلَهُ.

(۱۹۳۰۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(١٩٣٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لاَ تَكْتَحِلُ ، وَلاَ تَخْتَضِبُ ، وَلاَ تَلْبَسُ ثَوْبًا إلاَّ ثَوْبَ عَصْبٍ ، وَلاَ تَبِينُ عَنْ بَيْتِهَا ، وَلَكِنْ تَزُورُ بِالنَّهَارِ.

(۱۹۳۰۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت جس کا خاوند انتقال کر گیا ہو وہ نہ سرمہ لگائے گی، نہ خضاب اور نہ ہی خوشبو، وہ صرف عصب نامی کپڑا پہنے گی۔ اپنے خاوند کے گھر سے باہر رات نہیں رہے گی البتہ اقارب سے ملاقات کے لئے جا سکتی ہے۔

(١٩٣٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أمينة بِنْتَ عُثْمَانَ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَرَمِدَتْ عَيْنُهَا ، فَبَعَثَتْ إِلَى عَائِشَةَ تَسْأَلُهَا ، فَنَهَتْهَا أَنْ تَكْتَحِلَ بِالإِثْمِدِ ، فَبَعَثَتْ إِلَيهَا إِنِّي قَد كُنت عودته عَينِي ، وَإِنِي قَد خَشَيت عَلَيهَا ، فَبَعَثَتْ إِلَيهَا لاَ تَكْتَحِلُ بِالإِثْمِدِ ، وَإِنِ انْفَضَخَتْ عَيْنُكِ.

(۱۹۳۰۹) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ امینہ بنت عثمان ؓ کے خاوند فوت ہو گئے، خاوند کی فوتیدگی کے بعد ان کی آنکھ میں تکلیف ہوگئی۔ انہوں نے حضرت عائشہ ؓ کے پاس کسی کو بھیج کر پوچھا کہ بیماری کی صورت میں میں آنکھوں میں اثمد سرمہ لگایا کرتی تھی۔ مجھے اپنی آنکھ کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے تو کیا میں وہی سرمہ استعمال کرلوں؟ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ اثمد سرمہ ہرگز نہ لگانا خواہ تمہاری آنکھ ہی ضائع ہو جائے۔

(۱۹۳۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :سَأَلَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ :إنِّي امْرَأَةٌ عَطَّارَةٌ ، وَإِنَّ زَوْجِي قَدْ مَاتَ ، فَنَهَاهَا وَقَالَ :لاَ تَكْتَحِلِي إلاَّ مِنْ ضَرُورَةٍ.

(۱۹۳۱۰) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ سے ایک عورت نے سوال کیا کہ میں خوشبو بیچتی ہوں اور میرے خاوند کا انتقال ہوگیا ہے کیا میرے لئے ایسا کرنا درست ہے؟ حضرت مجاہد نے انہیں خوشبو کو ہاتھ لگانے سے منع کیا اور فرمایا کہ تم سرمہ بھی ضرورت کے تحت لگا سکتی ہو۔

(۱۹۳۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ :لاَ تَلْبَسُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا فِي عِدَّتِهَا حَلْيًا.

(۱۹۳۱۱) حضرت ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے وہ اپنی عدت میں زیور نہیں پہن سکتی۔

(۱۹۳) فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ مَنْ قَالَ يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ نَصِيبِهَا

اگر کسی حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر اس کے وراثتی حصے میں سے خرچ کیا جائے گا

(۱۹۳۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالاَ : لاَ نَفَقَةَ لَهَا ، يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ نَصِيبِهَا.

(۱۹۳۱۲) حضرت ابن عباس ؓ اور حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اسے نفقہ نہیں ملے گا بلکہ اس پر اسی کے وراثتی حصے میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۳۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، وَالْحَسَنِ قَالَ :كَانُوا يَقُولُونَ :لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ ، حَسْبُهَا الْمِيرَاثُ.

(۱۹۳۱۳) حضرت سعید بن مسیب ؒ، حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ اور حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ اسے نفقہ نہیں ملے گا اور اس کے لئے میراث کافی ہے۔

(۱۹۳۱٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :مِنْ نَصِيبِهَا.

(۱۹۳۱۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر اس کے وراثتی حصے میں سے خرچ کیا

جائے گا۔

(۱۹۳۱٤م) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :مِنْ نَصِيبِهَا.

(۱۹۳۱۴م) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۱۹۳۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :قَالَ قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ :لَوْ أَنْفَقْت عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ نَصِيبِهَا ، أَنْفَقْت عَلَيْهَا مِنْ نَصِيبِ الَّذِي فِي بَطْنِهَا.

(۱۹۳۱۵) حضرت قبیصہ بن ذؤیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر میں عورت پر اس کے حصے کے علاوہ خرچ کروں تو میں اس کے حصے میں سے خرچ کروں گا جو اس کے پیٹ میں ہے۔

(۱۹۳۱٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ نَصِيبِهَا.

(۱۹۳۱۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر اس کے وراثتی حصے میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۳۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ :فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ لاَ نَفَقَةَ لَهَا وَقَضَى بِهِ فِينَا ابْنُ الزُّبَيْرِ.

(۱۹۳۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اسے نفقہ نہیں ملے گا۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمارے بارے میں یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۱۹۳۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ نَصِيبِهَا وَسَمِعْت وَكِيعًا يَقُولُ :كَانَ سُفْيَانُ يَقُولُ :يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ نَصِيبِهَا.

(۱۹۳۱۸) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر اس کے وراثتی حصے میں سے خرچ کیا جائے گا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اگر کسی حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر اس کے وراثتی حصے میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۳۱۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ :نَفَقَتُهَا مِنْ نَصِيبِهَا.

(۱۹۳۱۹) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر اس کے وراثتی حصے میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹٤) من قَالَ يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا

(۱۹۳۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ وَشُرَيْحٍ قَالُوا :يُنْفَقُ عَلَيْهَا

مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۳۲۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَشُرَيْحٍ قَالاَ يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۱) حضرت عبداللہ اور حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۳۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۳۲۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ قَالاَ يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۳۲٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۳۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۵) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۳۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ وَقُضَاةُ أَهْلِ الْكُوفَةِ يَقُولُونَ : يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۶) حضرت شریح رحمہ اللہ اور کوفہ کے قضاۃ فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۳۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ : إِنْ كَانَ الْمَالُ لَهُ أُنْفِقَ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۳۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَقُولُونَ

فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا : إِنْ كَانَ الْمَالُ كَثِيرًا فَنَفَقَتُهَا مِنْ نَصِيبِ الْغُلاَمِ ، وَإِنْ كَانَ الْمَالُ قَلِيلاً ، مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۸) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب فرمایا کرتے تھے کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اگر وہ آدمی زیادہ مال والا ہو تو اس کا نفقہ بچے کے حصے میں سے ہوگا اور اگر تھوڑے مال والا ہو تو کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۳۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ وَحَمَّادٍ ، وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا الحَامِل : الْمُتَوَفَّى عَنْهَا يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۳۲۹) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹۵) مَا قَالُوا فِي أُمِّ الْوَلَدِ ، يَمُوتُ عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ ، مِنْ أَيْنَ يُنْفَقُ عَلَيْهَا ؟

اگر ام ولد حاملہ ہو اور اس کا آقا انتقال کر جائے تو اس پر کہاں سے خرچ کیا جائے گا؟

(۱۹۳۳۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، أن ابْنَ سِيرِينَ قَالَ : كَانَ يَرَى لِكُلِّ حَامِلٍ نَفَقَةً قَالَ : فولى أُمّ وَلَدٍ يَعْلَى بْنُ خَالِدٍ ، فَكَانَ يَرَى لَهَا النَّفَقَةَ فَكَرِهَ أَنْ يُنْفِقَ دُونَ الْقَاضِي ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ يَعْلَى فَمَنعَهَا هو ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ : يُنْفَقُ عَلَيْهَا فَإِنْ وَلَدَتْهُ حَيًّا فَنَفَقَتهَا مِنْ نَصِيبِ وَلَدِهَا ، وَإِنْ وَلَدَتْهُ مَيِّتًا أُلْغِيَ ذَلِكَ.

(۱۹۳۳۰) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ ہر حاملہ کے لئے نفقہ کے قائل تھے۔ یعلی بن خالد کی ام ولد کے لئے انہوں نے نفقہ کی رائے دی تھی لیکن وہ اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ ام ولد پر قاضی کے بغیر خرچ کیا جائے۔ انہوں نے عبدالملک بن یعلی کی طرف پیغام بھیجا تو انہوں نے نفقہ سے منع کر دیا۔ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اس پر خرچ کیا جائے گا۔ اگر زندہ بچے کو جنم دے تو اس کا نفقہ بچے کے حصے میں سے ہوگا اور اگر مردہ بچے کو جنم دے تو اسے لغو قرار دے دیا جائے گا۔

(۱۹۳۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ : إِذَا كَانَتْ أُمُّ وَلَدٍ فَتُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا فَنَفَقَتُهَا مِنْ نَصِيبِ الَّذِي فِي بَطْنِهَا.

(۱۹۳۳۱) حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر ام ولد کا آقا فوت ہو جائے تو اس کا نفقہ اس کے حصے میں سے ہوگا جو اس کے پیٹ میں ہے۔

(۱۹۶) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ فَتَرْتَفِعُ حَيْضَتُهَا

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور پھر اس کو حیض نہ آئے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۳۳۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ بِالْحَيْضِ ، وَإِنْ طَالَتْ ، قَالَ حَفْصٌ : فَذَكَرَ السَّنَةَ وَأَكْثَرَ.

(۱۹۳۳۲) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق یافتہ عورت کی عدت حیض سے شمار کی جائے گی خواہ وہ طویل ہی کیوں نہ ہو جائے۔ حضرت حفص فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک سال یا زائد کا تذکرہ کیا۔

(۱۹۳۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَعَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُمَا قَالاَ : تَعْتَدُّ بِالْحَيْضِ.

(۱۹۳۳۳) حضرت شعبی اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ حیض کے اعتبار سے عدت گزارے گی۔

(۱۹۳۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا طُلِّقَتِ الْمَرْأَةُ فَحَاضَتْ حَيْضَةً ، أَوْ حَيْضَتَيْنِ ، ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَتُهَا اعْتَدَّتْ لِلْحَيضِ ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ ، ثُمَّ اعْتَدَّتْ لِلْحَمْلِ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ ، ثُمَّ حَلَّتْ لِلرِّجَالِ.

(۱۹۳۳۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت کو طلاق دی جائے، پھر اسے ایک یا دو حیض آئی اور اس کے بعد اس کا حیض بند ہو جائے تو وہ حیض کے لئے تین مہینے شمار کرے گی اور حمل کے لئے نو مہینے شمار کرے گی، پھر مردوں کے لئے حلال ہو جائے گی۔

(۱۹۳۳٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا طَلَّقَهَا فَحَاضَتْ حَيْضَةً ، أَوْ حَيْضَتَيْنِ تَرَبَّصُ سَنَةً ، ثُمَّ تَمْكُثُ بَعْدَ السَّنَةِ ثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ ، ثُمَّ تَزَوَّجَ.

(۱۹۳۳۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت کو طلاق دی گئی، پھر اسے ایک یا دو حیض آئے اور پھر حیض بند ہو گئے تو وہ ایک سال تک انتظار کرے اور ایک سال کے بعد پھر تین مہینے انتظار کرے پھر شادی کرے۔

(۱۹۳۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ الزُّهْرِيُّ إِنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرْضِعُ ابْنًا لَهُ ، فَمَكَثَتْ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ ، أَوْ ثَمَانِيَةَ أَشْهُرٍ لاَ تَحِيضُ فَقِيلَ لَهُ : إِنْ مِتَّ وَرِثَتْكَ فَقَالَ : احْمِلُونِي إِلَى عُثْمَانَ فَحَمَلُوهُ فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى عَلِيٍّ وَزَيْدٍ فَسَأَلَهُمَا فَقَالاَ : نَرَى أَنْ تَرِثَهُ ، فَقَالَ : وَلِمَ ؟ فَقَالاَ : لأَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ اللاَّئِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ ، وَلاَ من اللاَّئِي لم يَحِضْنَ ، وَإِنَّمَا يَمْنَعُهَا مِنَ الْمَحِيضِ الرَّضَاعُ فَأَخَذَ الرَّجُلُ ابْنَهُ فَلَمَّا فَقَدَتْهُ حَاضَتْ حَيْضَةً ، ثُمَّ حَاضَتْ فِي الشَّهْرِ الثَّانِي حَيْضَةً أُخْرَى ، ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَحِيضَ الثَّالِثَة فَوَرِثَتْهُ

(۱۹۳۳۶) حضرت یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری نے میری طرف خط لکھا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، جبکہ وہ اس کے ایک بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ پھر وہ عورت سات مہینے یا آٹھ مہینے رکی رہی اسے حیض نہ آیا۔ آدمی سے کسی نے کہا کہ اگر تو مر گیا تو وہ تیری وارث ہوگی۔ اس نے کہا کہ مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ، اسے حضرت عثمان کے پاس لے جایا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور یہ انہی سے اس بارے میں سوال کرے۔ انہوں دونوں حضرات نے فرمایا کہ ہماری رائے تو یہ ہے کہ وہ وارث ہوگی۔ اس نے کہا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس لئے کہ یہ ان عورتوں میں سے نہیں جو حیض سے مایوس ہیں اور ان میں سے بھی نہیں جنہیں حیض نہیں آتا۔ اس کو حیض نہ آنے کی وجہ بچے کو دودھ پلانا ہے۔ اس کے بعد آدمی نے اپنا بچہ اس سے لے لیا، بچے کا دودھ چھڑوا دینے کے بعد اس عورت کو ایک حیض آیا، پھر دوسرے مہینے اسے دوسرا حیض آیا، پھر عورت کو تیسرا حیض آنے سے پہلے آدمی کا انتقال ہو گیا تو وہ عورت اس کی وارث بن گئی۔

(۱۹۳۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ الأَحْوَصَ ، رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَمَاتَ وَهِيَ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ مِنَ الدَّمِ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَ عَنْهَا فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَمَنْ هُنَاكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُوجَدْ عِنْدَهُمْ فِيهَا عِلْمٌ فَبَعَثَ فِيهَا رَاكِبًا إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالَ :لاَ تَرِثُهُ ، وَإِنْ مَاتَتْ لَمْ يَرِثْهَا قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى ذَلِكَ.

(۱۹۳۳۷) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شام کے ایک آدمی جن کا احوص تھا انہوں نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے دیں، ابھی وہ عورت تیسرے حیض میں تھی کہ آدمی کا انتقال ہو گیا۔ یہ مقدمہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا گیا تو انہوں نے اس بارے میں حضرت فضالہ بن عبید سے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال کیا۔ لیکن کسی نے اس کا جواب نہ دیا۔ لہٰذا ایک سوار کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس اس بارے میں سوال کرنے کے لئے بھیجا گیا انہوں نے فرمایا کہ وہ وارث نہیں ہوگی اور اگر عورت مر جائے تو خاوند بھی وارث نہیں ہوگا اور انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی یہی فرمایا کرتے تھے۔

(۱۹۳۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً ، أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَحَاضَتْ حَيْضَةً ، أَوْ حَيْضَتَيْنِ فِي سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ، ثُمَّ لَمْ تَحِضِ الثَّالِثَةَ حَتَّى مَاتَتْ فَأَتَى عَبْدَ اللهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :حَبَسَ اللَّهُ عَلَيْكَ مِيرَاثَهَا وَوَرَّثَهُ مِنْهَا.

(۱۹۳۳۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دیں پھر خاتون کو سولہ یا سترہ مہینوں میں ایک یا دو حیض آئے، انہیں تیسرا حیض نہ آیا کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ حضرت علقمہ حضرت عبداللہ کے پاس آئے اور ان سے اس بارے میں سوال کیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ نے اس کی میراث تمہارے لئے روک کر رکھی۔ پھر حضرت عبداللہ نے انہیں وارث قرار دیا۔

(۱۹۳۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ جده حبان بْنِ مُنْقِذٍ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَتَانِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَامْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ وَأَنَّهُ طَلَّقَ الأَنْصَارِيَّةَ وَهِيَ تُرْضِعُ وَكَانَتْ إِذَا أَرْضَعَتْ مَكَثَتْ سَنَةً لاَ تَحِيضُ ، فَمَاتَ حِبَّانُ عِنْدَ رَأْسِ السَّنَةِ فَوَرِثَهَا عُثْمَانُ وَقَالَ لِلْهَاشِمِيَّةِ : هَذَا رَأْيُ ابْنِ عَمِّكَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

(۱۹۳۳۹) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان ریشید کہتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت حبان بن منقذ کی دو بیویاں تھیں، ایک بنو ہاشم سے اور دوسری انصار سے۔ انہوں نے اپنی انصاریہ بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ بچے کو دودھ پلاتی تھیں۔ جب وہ بچے کو دودھ پلاتی تھیں تو انہیں ایک سال تک حیض نہیں آتا تھا۔ حضرت حبان وہ سال پورا ہونے سے پہلے انتقال کر گئے تو حضرت عثمان ریاٹیو نے ان کی بیوی کو وارث قرار دیا۔ اور ہاشمیہ بیوی سے فرمایا کہ یہی رائے تمہارے چچازاد حضرت علی بن ابی طالب ریاٹیو کی بھی ہے۔

(۱۹۳٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الَّتِي لاَ تَحِيضُ إِلاَّ فِي الأَشْهُرِ قَالَ : تَعْتَدُّ بِالْحَيْضِ ، وَإِنْ تَطَاوَلَ.

(۱۹۳۴۰) حضرت زہری ریشید فرماتے ہیں کہ جس عورت کو کئی مہینوں میں ایک مرتبہ حیض آتا ہو وہ بھی عدت حیض کے اعتبار سے گزارے گی خواہ حیض طویل ہی کیوں نہ ہو جائے۔

(۱۹۷) فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَيَكْتُمُهَا ذَلِكَ حَتَّى تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ

اگر کوئی شخص اپنے بیوی کو طلاق دے دے، اور طلاق کو چھپائے رکھے یہاں تک کہ عدت گزر جائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۳٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ أَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَأَشْهَدَ رَجُلَيْنِ فِي السِّرِّ وَقَالَ : اكْتُمَا عَلَيَّ ، فَكَتَمَا عَلَيْهِ ، حَتَّى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَارْتَفَعَا إِلَى عَلِيٍّ فَاتَّهَمَ الشَّاهِدَيْنِ وَجَلَدَهُمَا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةً.

(۱۹۳۴۱) حضرت خلاس ریشید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور دو آدمیوں کو خفیہ طریقے سے گواہ بنایا اور ان سے کہا کہ اس راز کو چھپا کر رکھنا۔ انہوں نے اس بات کو خفیہ رکھا یہاں تک کہ عورت کی عدت گزر گئی۔ یہ مقدمہ انہوں نے حضرت علی ریاٹیو کے پاس پیش کیا تو حضرت علی ریاٹیو نے گواہ کو مجرم گردانتے ہوئے کوڑے لگوائے اور مرد کو رجوع کے حق سے محروم قرار دیا۔

(۱۹۳٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يُعْلِمْهَا سَنَةً فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : بِئْسَ مَا صَنَعَ.

(۱۹۳۴۲) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر ؓ نے اپنی ایک بیوی کو طلاق دی اور ایک سال تک انہیں طلاق کی خبر نہ دی۔ حضرت ابن عمر ؓ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے بہت برا کیا۔

(١٩٣٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ أَنَّ شُرَيْحًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَكَتَمَهَا الطَّلاَقَ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ، فَعَابُوا ذَلِكَ عَلَيْهِ.

(۱۹۳۴۳) حضرت محمد بن منتشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور پھر طلاق کو چھپائے رکھا یہاں تک کہ عدت گزر گئی تو اہلِ علم نے اسے برا قرار دیا۔

(١٩٨) مَا قَالُوا فِي الْحَكَمَيْنِ ، مَنْ قَالَ مَا صَنَعَا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ دو ثالث میاں بیوی کے درمیان جو فیصلہ کردیں وہ نافذ ہوگا

(١٩٣٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :الْحَكَمَانِ بِهِمَا يَجْمَعُ اللَّهُ وَبِهِمَا يُفَرِّقُ.

(۱۹۳۴۴) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ ثالثوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ میاں بیوی کو جمع کرتا ہے اور انہی کے ذریعے جدا کرتا ہے۔

(١٩٣٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :مَا قَضَى الْحَكَمَانِ جَائِزٌ.

(۱۹۳۴۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ دو ثالث میاں بیوی کے درمیان جو فیصلہ کردیں وہ نافذ ہوگا۔ فرماتے ہیں کہ دو ثالث میاں بیوی کے درمیان جو فیصلہ کردیں وہ نافذ ہوگا۔

(١٩٣٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ :الْحَكَمَانِ إِنْ شَائَا جَمَعَا ، وَإِنْ شَائَا فَرَّقَا.

(۱۹۳۴۶) حضرت ابو سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ ثالث چاہیں تو دونوں کو جمع کردیں اور چاہیں تو جدا کردیں۔

(١٩٣٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قوله تعالى :﴿إِنْ يُرِيدَا إِصْلاَحًا يُوَفِّقَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا﴾ قَالَ :هُمَا الْحَكَمَانِ.

(۱۹۳۴۷) حضرت مجاہد ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿إِنْ يُرِيدَا إِصْلاَحًا يُوَفِّقَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دو ثالث ہیں۔

(١٩٣٤٨) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :إِذَا الْحَكَمَانِ اخْتَلَفَا ، فَلاَ :حُكْمَ لَهُمَا وَيُجْعَلُ غَيْرُهُ وَإِنِ اتَّفَقَا جَازَ حُكْمُهُمَا.

(۱۹۳۴۸) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ جب دو فیصلہ کرنے والوں میں اختلاف ہوجائے تو ان کے فیصلے کا کوئی اعتبار نہیں کسی اور

کو ثالث بنایا جائے اور اگر ان کا اتفاق ہو جائے تو انہی کا فیصلہ نافذ ہوگا۔

(۱۹۳۴۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُسٍ فِي الْحَكَمَيْنِ :إذَا حَكَمَا فَخُذْ بِحُكْمِهِمَا وَلاَ تَتَّبِعْ أَثَرَ غَيْرِهِمَا ، وَإِنْ كَانَ قَدْ حُكِمَ قَبْلَهُمَا عَلَيْكَ.

(۱۹۳۴۹) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جب دو فیصلہ کرنے والے فیصلہ کردیں تو ان کا فیصلہ قبول کرلو اور کسی اور کے پیچھے مت جاؤ اگرچہ ان کی طرف سے تمہارے خلاف ہی فیصلہ کیا گیا ہو۔

(۱۹۳۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿إِنْ يُرِيدَا إِصْلاَحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا﴾ قَالَ :هُمَا الْحَكَمَانِ.

(۱۹۳۵۰) حضرت ابن عباس قرآن مجید کی آیت ﴿إِنْ يُرِيدَا إِصْلاَحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دو ثالث ہیں۔

(۱۹۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَعْجِزُ عَنْ نَفَقَةِ امْرَأَتِهِ ، يُجْبَرُ عَلَى أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ أَمْ لاَ وَاخْتِلاَفُهُمَا فِي ذَلِكَ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا نفقہ دینے سے عاجز آجائے تو اس کو طلاق پر مجبور کیا جائے گا یا نہیں؟

(۱۹۳۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الرَّجُلِ يَعْجِزُ عَنْ نَفَقَةِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ :يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقُلْت :سُنَّةٌ ؟ فَقَالَ :سُنَّةٌ.

(۱۹۳۵۱) حضرت ابو زناد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا نفقہ دینے سے عاجز آجائے تو اس کو طلاق پر مجبور کیا جائے گا یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی۔ میں نے پوچھا کہ کیا یہ سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں یہ سنت ہے۔

(۱۹۳۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :سَأَلْته عَنِ الرَّجُلِ يُعْسِرُ عَنْ نَفَقَةِ امْرَأَتِهِ ، فَقَالَ :لاَ بُدَّ مِنْ أَنْ يُنْفِقَ ، أَوْ يُطَلِّقَ.

(۱۹۳۵۲) حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا نفقہ دینے سے عاجز آجائے تو اس کو طلاق پر مجبور کیا جائے گا یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ یا اسے نفقہ دے یا طلاق۔

(۱۹۳۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :يُسْتَأْنَى بِهِ ، قَالَ :وَبَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ ذَلِكَ.

(۱۹۳۵۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اسے مہلت دی جائے گی اور فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز بھی یونہی

فرماتے ہیں۔

(۱۹۳۵٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا عَجَزَ الرَّجُلُ عَنْ نَفَقَةِ امْرَأَتِهِ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا.

(۱۹۳۵۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا نفقہ دینے سے عاجز آ جائے تو دونوں کے درمیان جدائی نہیں کرائی جائے گی۔

(۱۹۳۵۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَعْجِزُ ، عَنْ نَفَقَةِ امْرَأَتِهِ ، قَالَ : لَا يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ، امْرَأَةٌ ابْتُلِيَتْ فَلْتَصْبِرْ.

(۱۹۳۵۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا نفقہ دینے سے عاجز آ جائے تو دونوں کے درمیان جدائی نہیں کرائی جائے گی۔ اس عورت پر آزمائش آئی ہے یہ صبر کرے۔

(۱۹۳۵٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا ، عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُنْفِقُ قَالَ : يُؤَجَّلُ سَنَةً ، قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ يَجِدْ ؟ قَالَ : يُطَلِّقُهَا.

(۱۹۳۵۶) حضرت شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے لیکن اس کے پاس اسے دینے کے لئے کچھ نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ میں نے کہا کہ اگر پھر بھی کچھ نہ ہو سکے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اسے طلاق دے دے۔

(۱۹۳۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

(۱۹۳۵۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کے درمیان جدائی کرا دی جائے گی۔

(۲۰۰) من قَالَ عَلَى الْغَائِبِ نَفَقَةٌ فَإِنْ بَعَثَ وَإِلَّا طَلَّقَ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جو شخص بیوی سے دور چلا گیا ہو اس پر بھی بیوی کا نفقہ لازم ہے اگر وہ بھیجے تو ٹھیک وگرنہ طلاق دے

(۱۹۳۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ فِيمَنْ غَابَ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَأْمُرُهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا إِلَى نِسَائِهِمْ ، إِمَّا أَنْ يُفَارِقُوا ، وَإِمَّا أَنْ يَبْعَثُوا بِالنَّفَقَةِ ، فَمَنْ فَارَقَ مِنْهُمْ فَلْيَبْعَثْ بِنَفَقَةِ مَا تَرَكَ.

(۱۹۳۵۸) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مختلف علاقوں کی طرف روانہ کردہ لشکروں کے سپہ سالاروں کو حکم لکھا تھا کہ جو لوگ اپنی بیویوں سے دور ہیں انہیں حکم دو کہ وہ اپنی بیویوں کے پاس لوٹ جائیں۔ یا تو انہیں چھوڑ دیں یا انہیں نفقہ بھیجیں۔ جو اپنی بیوی کو چھوڑنا چاہتا ہے وہ اس نفقے کو بھی بھیجے جو اب تک نہیں بھیجا ہے۔

(۱۹۳۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : مَنْ غَابَ ، عَنِ امْرَأَتِهِ سَنَتَيْنِ فَلْيُطَلِّقْ ، أَوْ لِيَقْفِلْ إِلَيْهَا.

(۱۹۳۵۹) حضرت عمر بن عبد العزیز ویشید نے اپنے گورنروں کے نام یہ خط لکھا کہ جو شخص دو سال سے اپنی بیوی سے دور ہے وہ یا تو اسے طلاق دے دے یا اس کے لئے نفقہ بھیجے۔

(۱۹۳۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ مَنْ غَابَ عَنِ امْرَأَتِهِ سَنَتَيْنِ فَلْيُطَلِّقْ ، أَوْ لِيَقْفِلْ إِلَيْهَا.

(۱۹۳۶۰) حضرت عکرمہ ویشید فرماتے ہیں کہ جو شخص دو سال سے اپنی بیوی سے دور ہے وہ یا تو اسے طلاق دے دے یا اس کے لئے نفقہ بھیجے۔

(۱۹۳۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا طَالَتْ غَيْبَةُ الرَّجُلِ ، عَنِ امْرَأَتِهِ أَنْفَقَ عَلَى امْرَأَتِهِ ، أَوْ طَلَّقَهَا.

(۱۹۳۶۱) حضرت شعبی ویشید فرماتے ہیں کہ جب آدمی کافی عرصے سے اپنی بیوی سے دور ہو تو یا تو اپنی بیوی کو نفقہ دے یا اسے طلاق دے دے۔

(۱۹۳۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى عَلَى الْغَائِبِ نَفَقَةً.

(۱۹۳۶۲) حضرت حکم ویشید کے نزدیک بیوی سے دور شخص پر نفقہ واجب نہیں۔

(۱۹۳۶۳) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا طَالَتْ غَيْبَةُ الرَّجُلِ عَنِ امْرَأَتِهِ فَلْيُرْسِلْ إِلَيْهَا نَفَقَةً ، أَوْ لِيُطَلِّقْهَا.

(۱۹۳۶۳) حضرت شعبی ویشید فرماتے ہیں کہ جو شخص کافی عرصے سے بیوی سے دور ہو تو یا تو اسے نفقہ بھیجے یا اسے طلاق دے دے۔

(۲۰۱) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَتَطْلُبُ النَّفَقَةَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، هَلْ لَهَا ذَلِكَ؟

اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے تو کیا عورت دخول سے پہلے اس سے نفقہ طلب کر سکتا ہے؟

(۱۹۳۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ، قَالَ : لاَ نَفَقَةَ لَهَا حَتَّى يَدْخُلَ بِهَا.

(۱۹۳۶۴) حضرت عطاء ویشید فرماتے ہیں کہ آدمی جب آدمی کسی عورت سے نکاح کرے تو اسے اس وقت تک نفقہ نہیں ملے گا جب تک وہ اس سے دخول نہ کر لے۔

(۱۹۳۶۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ كَامِلِ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا ، ثُمَّ غَابَ عَنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ أَخَذَتْهُ بِالنَّفَقَةِ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : لاَ نَفَقَةَ لَهَا حَتَّى يَدْخُلَ بِهَا.

(۱۹۳۶۵) حضرت کامل بن فضیل ریٹیلیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے اوراس سے دخول کئے بغیر کہیں چلا جائے تو جب وہ واپس آئے تو کیا عورت اس سے نفقہ لے گی۔ حضرت شعبی نے فرمایا کہ جب تک دخول نہ کرلے نفقہ نہیں ملے گا۔

(۱۹۳۶۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ :سُئِلَ يُونُسُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ، ثُمَّ غَابَ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، هَلْ لَهَا نَفَقَةٌ ؟ فَقَالَ : كَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى لَهَا عَلَيْهِ نَفَقَةً حَتَّى يَدْخُلَ بِهَا إِلاَّ أَنْ يَقُولُوا لَهُ : خُذْهَا فَلاَ يَأْخُذُهَا.

(۱۹۳۶۶) حضرت یونس ریٹیلیہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور پھر اس سے دخول کئے بغیر کہیں دور چلا جائے تو کیا اس عورت کو نفقہ ملے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اس عورت کو اس وقت تک نفقہ نہیں ملے گا جب تک وہ اس سے دخول نہ کرلے۔ یا پھر یہ کہ لڑکی کے اولیاء نے اسے کہا کہ لڑکی کو لے جا لیکن وہ ساتھ نہ لے جائے تو پھر نفقہ ملے گا۔

(۱۹۳۶۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُسَامِ بْنِ مِصَكٍّ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا نَفَقَةٌ إِلاَّ مِنْ يَوْمِ تَطْلُبُ ذَلِكَ.

(۱۹۳۶۷) حضرت ابراہیم ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ عورت کا نفقہ مرد پر اس وقت لازم ہوتا ہے جب عورت مطالبہ کرے۔

(۱۹۳۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّف ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُنْفِقَ عَلَى امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَ الْحَبْس مِنْ قِبَلِهَا.

(۱۹۳۶۸) حضرت عامر ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ جب دوری کی وجہ عورت ہو تو وہ مرد پر نفقہ دینا واجب نہیں۔

(۲۰۲) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا وَهِيَ عَاصِيَةٌ لِزَوْجِهَا ، أَلَهَا النَّفَقَةُ ؟

اگر کوئی عورت خاوند کی نافرمانی میں گھر سے نکلے تو کیا اسے نفقہ ملے گا؟

(۱۹۳۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا عَاصِيَةً لِزَوْجِهَا ، أَلَهَا نَفَقَةٌ ؟ قَالَ :لاَ ، وَإِنْ مَكَثَتْ عِشْرِينَ سَنَةً.

(۱۹۳۶۹) حضرت شعبی ریٹیلیہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی عورت خاوند کی نافرمانی میں گھر سے نکلے تو کیا اسے نفقہ ملے گا؟ فرمایا کہ نہیں خواہ وہ بیس سال تک باہر رہے۔

(۱۹۳۷۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ امْرَأَةٍ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا عَاصِيَةً ، هَلْ لَهَا نَفَقَةٌ؟ قَالَ :نَعَمْ :وَسَأَلْت حَمَّادًا فَقَالَ :لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ.

(۱۹۳۷۰) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے سوال کیا کہ اگر کوئی عورت خاوند کی نافرمانی میں گھر سے نکلے تو کیا اسے نفقہ ملے گا؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ حضرت حماد سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے نفقہ نہیں ملے گا۔

(۱۹۳۷۱) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ هَارُونَ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ امْرَأَةٍ خَرَجَتْ مُرَاغِمَةً لِزَوْجِهَا ، لَهَا نَفَقَةٌ ؟ قَالَ : لَهَا جَوَالِقُ مِنْ تُرَابٍ.

(۱۹۳۷۱) حضرت ہارون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی عورت خاوند کی نافرمانی میں گھر سے نکلے تو کیا اسے نفقہ ملے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے مٹی ملے گی۔

(۳۰۳) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا وَهُوَ مَرِيضٌ ، هَلْ تَرِثُهُ ؟

اگر کوئی شخص مرض الموت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو کیا وہ اس کے مال میں وراثت کا حصہ پائے گی؟

(۱۹۳۷۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ صَالِحٍ أَنَّ عُثْمَانَ وَرَّثَ امْرَأَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ حِينَ طَلَّقَهَا فِي مَرَضِهِ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ.

(۱۹۳۷۲) حضرت صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو مرض الموت میں طلاق دی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں عدت گزرنے کے بعد میراث میں حصہ دار بنایا۔

(۱۹۳۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : إِذَا طَلَّقَهَا وَهُوَ مَرِيضٌ وَرِثَتْهَا مِنْهُ وَلَوْ مَضَى سَنَةٌ مَا لَمْ يَبْرَأْ ، أَوْ تتزوج.

(۱۹۳۷۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مرض الموت میں طلاق دے تو وہ وارث ہوگی۔ اگرچہ اس کے بعد ایک سال گزر جائے۔ البتہ اگر آدمی پھر سے تندرست ہوگیا یا عورت نے شادی کرلی تو پھر میراث نہیں ملے گی۔

(۱۹۳۷۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ ، ثُمَّ مَاتَ ، فَقَالَ : قَدْ وَرَّثَ عُثْمَانُ ابْنَةَ الأَصْبَغِ الْكَلْبِيَّةَ ، وَأَمَّا أَنَا فَلاَ أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوتَةٌ.

(۱۹۳۷۴) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص مرض الموت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو کیا وہ اس کے مال میں وراثت کا حصہ پائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان نے اصبغ کی بیٹی کو میراث میں حصہ دلوایا تھا لیکن میرے خیال میں ایسی عورت وارث نہ ہوگی۔

(۱۹۳۷۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ سَأَلَ الْحَسَنَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فِي مَرَضِهِ فَمَاتَ ، وَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ، قَالَ : تَرِثُ.

(۱۹۳۷۵) حضرت خالد بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص مرض الموت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو کیا وہ اس کے مال میں وراثت کا حصہ پائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ وارث ہوگی۔

(۱۹۳۷۶) حَدَّثَنَا عُبَيد اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَطاء قَالَ :لَوْ مَرِضَ سَنَةً وَرِثَتْهَا مِنْهُ.

(۱۹۳۷۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ ایک سال تک بیمار رہا تو عورت وارث ہوگی۔

(۲۰۴) من قَالَ تَرِثُهُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ مِنْهُ إِذَا طَلَّقَ وَهُوَ مَرِيضٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مرض الموت کی حالت میں طلاق دے تو اگر عورت اس کی وفات کے وقت عدت میں ہو تو وارث ہوگی

(۱۹۳۷۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :أَتَانِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فِي مَرَضِهِ :أَنَّهَا تَرِثُهُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ وَلاَ يَرِثُهَا.

(۱۹۳۷۷) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے میرے پاس عروہ بارقی آئے اور انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مرض الموت کی حالت میں تین طلاقیں دے دے تو اگر عورت اس کی وفات کے وقت عدت میں ہو تو وارث ہوگی۔ جبکہ مرد عورت کا وارث نہیں ہوگا۔

(۱۹۳۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :تَرِثُهُ وَلاَ يَرِثُهَا مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۹۳۷۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک عورت عدت میں ہے وہ تو خاوند کی وارث ہوگی لیکن وہ اس کا وارث نہیں ہوگا۔

(۱۹۳۷۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَمَاتَ فَوَرِثَتْهُ.

(۱۹۳۷۹) حضرت جعفر رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو مرض الوفات میں طلاق دی اور پھر وہ ان کی وارث ہوئی تھی۔

(۱۹۳۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ دَاوُدَ وَأَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :إذَا طَلَّقَ ثَلاَثًا فِي مَرَضِهِ وَرِثَتْهُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۹۳۸۰) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے اپنی بیوی کو مرض الموت میں طلاق دی تو اگر آدمی کے انتقال کے وقت عورت عدت میں تھی تو وہ وارث ہوگی۔

(۱۹۳۸۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ أُمَّ الْبَنِينَ بِنْتَ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ كَانَتْ تَحْتَ

عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا حُصِرَ طَلَّقَهَا وَقَدْ كَانَ أَرْسَلَ إِلَيْهَا لِيَشْتَرِيَ مِنْهَا ثُمُنَهَا فَأَبَتْ فَلَمَّا قُتِلَ أَتَتْ عَلِيًّا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: تَرَكَهَا حَتَّى إِذَا أَشْرَفَ عَلَى الْمَوْتِ طَلَّقَهَا ، فَوَرَّثَهَا.

(۱۹۳۸۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ام بنین بنت عیینہ بن حصن، حضرت عثمان بن عفان کے نکاح میں تھیں۔ جب حضرت عثمان کا کاشانۂ خلافت میں محاصرہ کیا گیا تو انہوں نے ام بنین کو طلاق دے دی۔ وہ ان کی طرف پیغام بھیجا کرتے تھے کہ ان سے ان کا ثمن خرید لیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد ام بنین نے اس بات کا تذکرہ حضرت علی سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے اسے چھوڑ دیا پھر جب موت کے قریب ہوئے تو اسے طلاق دے دی اور اسے وارث بنا دیا۔

(۱۹۳۸۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ هِشَامَ بْنَ هُبَيْرَةَ كَتَبَ إِلَى شُرَيْحٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فِي مَرَضِهِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ شُرَيْحٌ: أَنَّهُ فَارٌّ مِنْ كِتَابِ اللهِ ، تَرِثُهُ.

(۱۹۳۸۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت ہشام بن ہبیرہ نے حضرت شریح کو خط لکھا جس میں ان سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مرض الموت میں تین طلاقیں دے دے تو کیا وہ اس کی وارث ہوگی؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اللہ کی کتاب سے بھاگنا چاہتا ہے، وہ وارث ہوگی۔

(۱۹۳۸۳) حَدَّثَنَا حُمَيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا فِي مَرَضِهِ قَالَ: تَرِثُهُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۹۳۸۳) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مرض الموت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو اگر اس کی عدت میں آدمی کا انتقال ہو جائے تو وہ وارث ہوگی۔

(۱۹۳۸٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: سَأَلْتُ عُرْوَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ ، أَيَرِثُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ ؟ وَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ ؟ فَقَالَ: لاَ يَرِثُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ وَلاَ نَفَقَةَ لَهَا إِلاَّ أَنْ تَكُونَ حُبْلَى ، فَيُنْفِقَ عَلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ ، أَوْ يُطَلِّقَ مُضَارًّا فِي مَرَضِهِ.

(۱۹۳۸۴) حضرت ہشام کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو حتمی طلاق دے دے تو کیا وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے؟ اور کیا عورت کو نفقہ ملے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے اور عورت کو نفقہ بھی نہیں ملے گا، البتہ اگر حاملہ ہو تو نفقہ ملے گا۔ آدمی بچے کی پیدائش تک اس پر خرچ کرے گا۔ اسی طرح اگر مرض الموت میں عورت کو نقصان پہنچانے کے لئے طلاق دے تب بھی یہی حکم ہے۔

(۱۹۳۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ هِشَامِ بن عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلاَثًا وَهُوَ مَرِيضٌ: تَرِثُهُ مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۱۹۳۸۵) حضرت عائشہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا فرماتی ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مرض الموت میں تین طلاقیں دے دے تو اگر عدت میں آدمی کا انتقال ہو جائے تو عورت وارث ہوگی۔

(۱۹۳۸٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : لاَ تَخْتَلِفُونَ مَنْ فَرَّ مِنْ كِتَابِ اللهِ رُدَّ إِلَيْهِ يَعْنِي ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ.

(۱۹۳۸٦) حضرت ابن سیرین رَحِمَهُ اللهُ فرماتے ہیں کہ اہل علم فرمایا کرتے تھے کہ تو اختلاف نہیں کرو گے، جو شخص اللہ کی کتاب سے بھاگے گا اسے اسی کی طرف لوٹایا جائے گا یعنی وہ شخص جو مرض الوفات میں اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔

(۳۰۵) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ عِنْدَهُ امْرَأَتُهُ عَلَى ثِنْتَيْنِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا الثَّالِثَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے چکا ہو اور مرض الموت میں تیسری طلاق دے دے تو وراثت کا کیا حکم ہوگا؟

(۱۹۳۸۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ فِي رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ عَلَى تَطْلِيقَةٍ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا قَبْلَ ذَلِكَ تَطْلِيقَتَيْنِ فَيُطَلِّقُهَا فِي مَرَضِهِ فَمَاتَ فِي الْعِدَّةِ : لاَ يَرِثُهَا وَلاَ تَرِثُهُ.

(۱۹۳۸۷) حضرت حارث رَحِمَهُ اللهُ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے چکا ہو اور مرض الموت میں اسے تیسری طلاق دے دے اور عدت میں آدمی کا انتقال ہو جائے تو وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔

(۳۰٦) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ بِالطَّلاَقِ فَيَنْسَى فَيَفْعَلُهُ ، أَوِ الْعَتَاقِ

اگر کوئی شخص کسی عمل پر طلاق یا آزادی کی قسم کھائے اور پھر بھول کر وہ کام کر لے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۳۸۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَالَ : إِنْ دَخَلْتُ دَارَ بَنِي فُلاَنٍ فَامْرَأَتِي طَالِقٌ ، فَيَنْسَى فَيَدْخُلُهَا ، أَوْ دَخَلَهَا وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ ، قَالَ : كَانَ يَجْعَلُهُ مِثْلَ العمد إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ فَيَقُولُ : إِلاَّ أَنْ أَنْسَى.

(۱۹۳۸۸) حضرت حسن رَحِمَهُ اللهُ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر میں فلاں کے گھر میں داخل ہوا تو میری بیوی کو طلاق ہے، پھر وہ بھول کر اس گھر میں داخل ہو گیا اور بغیر علم کے وہاں داخل ہو گیا تو یہ جان بوجھ کر جانے کی طرح ہوگا۔ البتہ اگر اس نے قسم کھاتے ہوئے بھول وغیرہ کو مستثنیٰ کیا تھا تو پھر طلاق نہیں ہوگی۔

(۱۹۳۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : حلَفَ أَخِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ : بِعِتْقِ جَارِيَةٍ لَهُ أَلاَّ يَشْرَبَ مِنْ يدها ، إِلَى أَجَلٍ ضَرَبَهُ ، فَنَسِيَ قَبْلَ الأَجَلِ فَشَرِبَ ، فَاسْتَفْتَيْتُ لَهُ عَطَاءً وَمُجَاهِدًا وَسَعِيدَ بْنَ

جُبَیْرٍ ، وَعَلِیًّا الأَزْدِیَّ ، فَکُلُّهُمْ رَأَی أَنَّهَا حُرَّةٌ.

(۱۹۳۸۹) حضرت عبداللہ بن عثمان فرماتے ہیں کہ میرے بھائی عمر بن عثمان نے اس بات کی قسم کھائی کہ فلاں مدت تک اگر فلاں باندی کے ہاتھ سے پیوں تو وہ آزاد ہے۔ پھر وہ مدت پوری ہونے سے پہلے بھول گئے اور اس کے ہاتھ سے پی لیا۔ میں نے حضرت عطاء، حضرت مجاہد، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت علی ازدی سے اس بارے میں سوال کیا تو ان سب نے یہی کہا کہ وہ آزاد ہے۔

(۱۹۳۹۰) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٍ قَالَ : حدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِیثِ ابْنُ جُرَیْجٍ فَأَنْکَرَ أَنْ یَکُونَ کان عَطَاءٌ یَرَی فِی النِّسْیَانِ شَیْئًا ، قَالَ وَقَالَ عَطَاءٌ :بَلَغَنِی أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لأُمَّتِی ، عَنْ ثَلاَثٍ :عَنِ الْخَطَإِ وَالنِّسْیَانِ وَمَا اسْتُکْرِهُوا عَلَیْهِ. (حاکم ۳۶۲)

(۱۹۳۹۰) حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے تین چیزوں کو اٹھالیا ہے: خطا، بھول اور وہ عمل جو زبردستی کرایا گیا ہو۔

(۱۹۳۹۱) حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ مُبَارَکٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ (ح) ، وَعَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عمر بن عَبْدِ الْعَزِیزِ ، أَنَّهُمَا کَانَا یُوجِبَانِ طَلاَقَ النِّسْیَانِ.

(۱۹۳۹۱) حضرت زہری اور حضرت عمر بن عبدالعزیز بھول کر دی گئی طلاق کو نافذ قرار دیتے تھے۔

(۱۹۳۹۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الکَرِیم أَبِی أُمَیَّةَ ، عَنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ جَائِزٌ عَلَیْهِ.

(۱۹۳۹۲) حضرت عبداللہ بن مسعود کے اصحاب اس طلاق کو نافذ قرار دیتے تھے۔

(۲۰۷) مَا قَالُوا فِی الرَّجُلَیْنِ یَحْلِفَانِ عَلَی الشَّیْءِ بِالطَّلاَقِ وَلاَ یَعْلَمَانِ مَا هُوَ ؟

اگر دو آدمی کسی ایسی بات پر بیوی کو طلاق دینے کی قسم کھالیں جس کے بارے میں جانتے نہ ہوں تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۳۹۳) حَدَّثَنَا جَرِیرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ قَالَ لآخَرَ: إنَّك لَحَسُودٌ ، فَقَالَ الآخَرُ :أَحْسَدُنَا امْرَأَتُهُ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :قَدْ خِبْتُمَا وَخَسِرْتُمَا وَبَانَتْ مِنْکُمَا امْرَأَتُکُمَا.

(۱۹۳۹۳) حضرت شعبی سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے دوسرے سے کہا تو بہت حاسد ہے۔ دوسرے نے کہا کہ ہم دونوں میں سے جو زیادہ حسد کرتا ہے اس کی بیوی کو طلاق۔ پہلے نے کہا ٹھیک ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی نے فرمایا کہ تم دونوں نے نقصان اٹھایا اور دونوں نے غلطی کی، تم دونوں کی بیویوں کو طلاق ہوگئی۔

(۱۹۳۹٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْحَارِثِ قَالَ : أُدَيِّنُهما وَآمُرُهُمَا بِتَقْوَى اللهِ وَأَقُولُ : أَنْتُمَا أَعْلَمُ بِمَا حَلَفْتُمَا عَلَيْهِ قَالَ : وباب التدين فِي هَذَا وَشِبْهِهِ.

(۱۹۳۹۴) حضرت حارث ویشیؒ فرماتے ہیں کہ میں یہ بات ان کی دینداری پر چھوڑوں گا اور انہیں اللہ سے ڈرنے کا حکم دوں گا۔ اور کہوں گا کہ تم دونوں نے جو قسم کھائی ہے اس کے بارے میں تم زیادہ جانتے ہو۔ وہ فرماتے ہیں کہ دینداری کا باب اس مسئلے میں اس جیسے مسائل میں دیکھا جاتا ہے۔

(۱۹۳۹٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ : سُئِلَ سَعِيدٌ ، عَنْ رَجُلَيْنِ قَالَ أَحَدُهُمَا لِطَائِرٍ : إِنْ لَمْ يَكُنْ غُرَابًا فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، وَقَالَ الآخَرُ : إِنْ لَمْ يَكُنْ حَمَامًا فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ ثَلاَثًا فَحَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : إِذَا طَارَ الطَّائِرُ وَلاَ تَدْرِى مَا هُوَ فَلاَ يَقْرَبُهَا هَذَا وَلاَ يَقْرَبُهَا هَذَا.

(۱۹۳۹۵) حضرت سعید ویشیؒ سے سوال کیا گیا کہ دو آدمیوں نے ایک پرندہ دیکھا، ایک نے کہا کہ اگر یہ کوا نہ ہو تو اس کی بیوی کو تین طلاق اور دوسرے نے کہا کہ اگر یہ کبوتر نہ ہو تو اس کی بیوی کو تین طلاق۔ تو انہوں نے حضرت قتادہ کا قول نقل کیا کہ وہ فرماتے تھے کہ جب پرندہ اڑا اور معلوم نہ تھا کہ وہ کیا ہے تو نہ یہ اپنی بیوی کے قریب جائے اور نہ یہ اپنی بیوی کے قریب جائے۔

(۱۹۳۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ مَرَّ عَلَيْهِمَا طَائِرٌ فَقَالَ أَحَدُهُمَا : امْرَأَتُهُ طَالِقٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ طيرًا ، وَقَالَ الآخَرُ : امْرَأَتُهُ طَالِقٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ غُرَابًا ، وَطَارَ الطير قَالَ : يَعْتَزِلاَنِ نِسَائَهُمَا.

(۱۹۳۹۶) حضرت شعبی ویشیؒ سے سوال کیا گیا کہ دو آدمیوں کے پاس سے ایک پرندہ گزرا، ایک نے کہا کہ اگر یہ پرندہ نہ تو اس کی بیوی کو طلاق ہے اور دوسرے نے کہا کہ اگر یہ کوا نہ ہو تو اس کی بیوی کو طلاق ہے اور وہ پرندہ اڑ گیا۔ حضرت شعبی نے فرمایا کہ وہ دونوں اپنی بیویوں سے علیحدہ ہو جائیں۔

(۲۰۸) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ ، أَوِ الْمَرْأَةِ تَسْأَلُ ابْنَهَا أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ

اگر کوئی مرد یا عورت اپنے بیٹے سے کہیں کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۳۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ : حدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ عُمَرَ امْرَأَتُهُ ، وَكَانَ يُعْجَبُ بِهَا ، وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لَهُ : طَلِّقْهَا ، فَأَبَى فَذَكَرَهَا عُمَرُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَطِعْ أَبَاكَ وَطَلِّقْهَا. (ترمذی ۱۱۸۹۔ ابو داؤد ۵۰۹۵)

(۱۹۳۹۷) حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر ویشیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی تھیں جن سے وہ بہت محبت کرتے تھے، جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ عورت پسند نہ تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس کو طلاق

دے دو۔ انہوں نے طلاق دینے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے تذکرہ کیا۔ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اپنے والد کی اطاعت کرو اور اسے طلاق دے دو۔

(۱۹۳۹۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الأَسَدِيِّ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَاهُ أَعْرَابِيَّانِ فَاكْتَنَفَاهُ فَقَالَ أَحَدُهُمَا : إِنِّي كُنْتُ أَبْغِي إِبِلاً لِي فَنَزَلْتُ بِقَوْمٍ فَأَعْجَبَتْنِي فَتَاةٌ لَهُمْ فَتَزَوَّجْتُهَا فَحَلَفَ أَبَوَايَ أَنْ لاَ يَضُمَّاهَا أَبَدًا ، وَحَلَفَ الْفَتَى فَقَالَ : عَلَيْهِ أَلْفُ مُحَرَّرٍ وَأَلْفُ هَدِيَّةٍ وَأَلْفُ بَدَنَةٍ إِنْ طَلَّقَهَا ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَا أَنَا بِالَّذِي آمُرُكَ أَنْ تُطَلِّقَ امْرَأَتَكَ وَلاَ أَنْ تَعُقَّ وَالِدَيْكَ ، قَالَ : فَمَا أَصْنَعُ بِهَذِهِ الْمَرْأَةِ ؟ قَالَ : ابْرُرْ وَالِدَيْكَ.

(۱۹۳۹۸) حضرت ابوطلحہ اسدی ؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ دو دیہاتی اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ ایک نے کہا کہ میں اپنا اونٹ تلاش کرتا ہوا ایک قوم میں جا پہنچا، ان کی ایک لڑکی مجھے بہت پسند آئی میں نے اس سے شادی کر لی۔ میرے والدین نے قسم کھالی ہے کہ وہ اس عورت کو بہو کے طور پر کبھی قبول نہ کریں گے۔ لڑکے نے قسم کھالی کہ اگر وہ اس کو طلاق دے تو اس پر ایک ہزار غلام آزاد کرنا، ایک ہزار ہدیے دینا اور ایک ہزار اونٹ صدقہ کرنا لازم ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نہ تو تمہیں طلاق دینے کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی والدین کی نافرمانی کا۔ اس نے کہا کہ پھر میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ والدین سے حسنِ سلوک کا معاملہ کرتے رہو۔

(۱۹۳۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : كَانَ مِنَ الْحَيِّ فَتًى فِي بَيْتٍ لَمْ تَزَلْ بِهِ أُمُّهُ حَتَّى زَوَّجَتْهُ ابْنَةَ عَمٍّ لَهُ فَعَلِقَ مِنْهَا مَعْلَقًا ، ثُمَّ قَالَتْ لَهُ أُمُّهُ : طَلِّقْهَا ، فَقَالَ : لاَ أَسْتَطِيعُ ، عَلِقَتْ مِنِّي مَا لاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أُطَلِّقَهَا مَعَهُ ، قَالَتْ : فَطَعَامُكَ وَشَرَابُكَ عَلَيَّ حَرَامٌ حَتَّى تُطَلِّقَهَا ، فَرَحَلَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ إِلَى الشَّامِ ، فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَهُ ، فَقَالَ : مَا أَنَا بِالَّذِي آمُرُكَ أَنْ تُطَلِّقَ امْرَأَتَكَ ، وَلاَ أَنَا بِالَّذِي آمُرُكَ أَنْ تَعُقَّ وَالِدَتَكَ.

(۱۹۳۹۹) حضرت ابوعبدالرحمن ؒ فرماتے ہیں کہ ایک قبیلے میں ایک نوجوان تھا جس کی والدہ نے اصرار کر کے اس کی شادی اس کی چچا زاد بہن سے کرا دی۔ پھر وہ لڑکا بھی اس سے محبت کرنے لگا۔ پھر اس کی والدہ نے اسے حکم دیا کہ اس لڑکی کو طلاق دے دے۔ اس نوجوان نے کہا کہ اب میں اسے چاہنے لگا ہوں اور اب اسے طلاق دینے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس کی ماں نے کہا کہ تیرا کھانا اور تیرا پانی مجھ پر حرام ہے جب تک تو اسے طلاق نہ دے دے۔ اس نوجوان نے شام کی طرف سفر کیا اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور ان سے سارا قصہ ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نہ تو تمہیں اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اپنی والدہ کی نافرمانی کا کہتا ہوں۔

(۱۹۴۰۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّ أُمَّهُ أَمَرَتْهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ، ثُمَّ أَمَرَتْهُ بَعْدَ

ذلِكَ أَنْ يُطَلِّقَ فَقَالَ الْحَسَنُ لَيسَ طَلَاقه امرأته مِنْ بَرِّ أُمِّه فِي شَيْءٍ.

(۱۹۴۰۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اس کی ماں نے پہلے اسے حکم دیا کہ شادی کر لے اور پھر اسے حکم دیا کہ اب اپنی بیوی کو طلاق دے۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ بیوی کو طلاق دینا ماں کی فرمانبرداری کا حصہ نہیں ہے۔

(۳۰۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ النِّسْوَةُ فَيُطَلِّقُ إِحْدَاهُنَّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلاَ يُدْرَى أَيَّتُهُنَّ طَلَّقَ ؟

ایک آدمی کی زیادہ بیویاں ہوں، وہ ایک کو طلاق دے اور فوت ہو جائے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے کس کو طلاق دی ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۴۰۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي رَجُلٍ كُنَّ لَهُ نِسْوَةٌ فَطَلَّقَ إِحْدَاهُنَّ ، ثُمَّ مَاتَ ، لَمْ يَعْلَمْ أَيَّتَهُنَّ طَلَّقَ ؟ قَالَ :فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :يَنَالُهُنَّ مِنَ الطَّلاَقِ مَا يَنَالُهُنَّ مِنَ الْمِيرَاثِ.

(۱۹۴۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی کی زیادہ بیویاں ہوں، وہ ایک کو طلاق دے اور فوت ہو جائے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ اس نے کس کو طلاق دی ہے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ان سب کو طلاق کا اتنا حصہ ملے گا جتنا میراث میں سے ملے گا۔

(۱۹۴۰۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ كُنَّ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ إِحْدَاهُنَّ ، ثُمَّ تَزَوَّجَ أُخْرَى ، ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يُدْرَ أَيَّتَهُنَّ الَّتِي طَلَّقَ ، قَالَ :فَقَالَ الشَّعْبِيُّ :للأربع الأول ثَلاَثَةُ أَرْبَاعِ الْمِيرَاثِ وَلِلْخَامِسَةِ الرُّبُعُ.

(۱۹۴۰۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کی چار بیویاں تھیں، اس نے ان میں سے ایک کو طلاق دے کر ایک اور عورت سے شادی کر لی، پھر وہ انتقال کر گیا اور یہ معلوم نہ ہوا کہ اس نے کس کو طلاق دی تھی۔ اس صورت میں میراث کے تین ربع پہلی چار بیویوں کو ملیں گے اور پانچویں کو ایک ربع ملے گا۔

(۱۹۴۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ كُنَّ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ إِحْدَاهُنَّ لاَ يَدْرِي أَيَّتَهُنَّ طَلَّقَ ؟ ، ثُمَّ تَزَوَّجَ خَامِسَةً ، ثُمَّ مَاتَ ، قَالَ :يُكْمَلُ لِهَذِهِ الَّتِي زَوَّجَ رُبُعُ الْمِيرَاثِ وَمَا بَقِيَ بَيْنَ هَؤُلاَءِ الأَرْبَعِ.

(۱۹۴۰۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی کی چار بیویاں ہوں اور وہ ایک کو طلاق دے دے اور یہ معلوم نہ ہو کہ

اس نے کس کو طلاق دی ہے اور پھر وہ پانچویں سے شادی کرلے تو جس سے شادی کی ہے اسے میراث میں سے ربع ملے گا اور باقی تین ربع باقی عورتوں کو مل جائیں گے۔

(١٩٤٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ فِي رَجُلٍ كُنَّ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ إِحْدَاهُنَّ ، ثُمَّ تَزَوَّجَ خَامِسَةً ، ثُمَّ مَاتَ وَلاَ يَعْلَمُ أَيَّتَهُنَّ طَلَّقَ ؟ قَالَ : رُبُعُ الثُّمُنِ لِلَّتِي تَزَوَّجَ أَخِيرًا وَثَلاَثَةُ أَرْبَاعٍ بَيْنَ هَؤُلاَءِ الأَرْبَعِ.

(۱۹۴۰۴) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو چار بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے کر پانچویں سے شادی کرلے اور پھر اس کا انتقال ہو جائے اور معلوم نہ ہو کہ کس کو طلاق دی ہے، اس صورت میں ثمن کا ربع اس عورت کو ملے گا جس سے سب سے آخر میں شادی کی ہے اور تین ربع باقی چار عورتوں کو مل جائیں گے۔

(١٩٤٠٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ : رُبُعُ الرُّبُعِ ، أَوْ رُبُعُ الثُّمُنِ لِلَّتِي تَزَوَّجَهَا آخِرًا وَيَقْسِمُ مَا بَقِيَ بَيْنَهُنَّ.

(۱۹۴۰۵) حضرت عطاء ؒ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ربع کا ربع یا ثمن کا ربع اس عورت کو ملے گا جس سے سب سے آخر میں شادی کی اور باقی دوسری عورتوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا۔

(١٩٤٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ : يُقْرَعُ بَيْنَهُنَّ.

(۱۹۴۰۶) حضرت سعید بن مسیب ؒ اور حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے گی۔

(٢١٠) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالطَّلاَقِ لَيَضْرِبَنَّ غُلاَمَه ، أَوْ لَيَتَزَوَّجَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ ، فَيَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يَفْعَلَ

٠ اگر کوئی شخص طلاق کی قسم کھا کر کہے کہ وہ ضرور بضرور اپنے غلام کو مارے گا یا اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے کسی اور عورت سے شادی کرے گا اور ایسا کرنے سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(١٩٤٠٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : هِيَ طَالِقٌ إِنْ لَمْ يَتَزَوَّجْ عَلَيْهَا ، قَالَ : هِيَ امْرَأَتُهُ حَتَّى يَتَزَوَّجَ ، فَإِنْ مَاتَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَلاَ مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا.

(۱۹۴۰۷) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر وہ اس کے ہوتے ہوئے کسی اور عورت سے شادی نہ کرے تو اسے طلاق ہے۔ اس صورت میں جب یہ شادی کرلے تو اسے طلاق نہیں ہوگی۔ اگر دونوں میں سے کوئی ایک مر گیا تو ایک دوسرے کی میراث میں حصہ دار نہیں ہوں گے۔

(۱۹٤۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ حَلَفَ :امْرَأَتُهُ طَالِقٌ إِنْ لَمْ يَضْرِبْ غُلاَمَهُ مِئَةَ سَوْطٍ ، قَالَ :هِيَ امْرَأَتُهُ حَتَّى يَمُوتَ الْغُلاَمُ.

(۱۹۴۰۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے قسم کھائی کہ اگر وہ اپنے غلام کو سو کوڑے نہ مارے تو اس کی بیوی کو طلاق ہے۔اس قسم کی صورت میں غلام کے مرجانے تک وہ اس کی بیوی رہے گی۔

(۱۹٤۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ غَيْلاَنَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :امْرَأَتُهُ طَالِقٌ إِنْ لَمْ يَضْرِبْ غُلاَمَهُ ، فَأَبَقَ ، قَالَ :يُجَامِعُهَا وَيَتَوَارَثَانِ.

(۱۹۴۰۹) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر وہ اپنے غلام کو نہ مارے تو اس کی بیوی کو طلاق ہے۔ پھر اس کا غلام بھاگ گیا۔وہ دونوں جماع کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے کے وارث بھی ہوں گے۔

(۱۹٤۱۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ قَالَ :إِنْ لَمْ آتِ الْبَصْرَةَ فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ ، قَالَ :فَلَمْ يَأْتِهَا حَتَّى مَاتَتْ ، ثُمَّ أَتَاهَا بَعْدُ ، قَالَ :لاَ مِيرَاثَ لَهُ مِنْهَا ، إِنَّمَا اسْتَبَانَ حنثه الآنَ.

(۱۹۴۱۰) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اگر یہ قسم کھائی کہ اگر وہ بصرہ نہ گیا تو اس کی بیوی کو طلاق ہے، پھر وہ بصرہ نہ گیا یہاں تک کہ اس کی بیوی کا انتقال ہو گیا اور پھر وہ اس کے انتقال کے بعد بصرہ چلا گیا۔اس صورت میں عورت کو میراث نہیں ملے گی اور آدمی کی قسم کا ٹوٹنا اب متحقق ہوگا۔

(۱۹٤۱۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إِنْ أتى البصرة بَعْدَ الْمَوْتِ وَرِثَهَا.

(۱۹۴۱۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صورت مذکورہ میں اگر وہ اس کی موت کے بعد بصرہ گیا تو وہ اس عورت کا وارث ہوگا۔

(۱۹٤۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ :إِنْ لَمْ أَتَزَوَّجْ عَلَيْهَا ، وَإِنْ لَمْ أُخْرِجْك فَأَنْتِ طَالِقٌ ، قَالاَ :لاَ يَقْرَبُهَا ، وَإِنْ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ لَمْ يَتَوَارَثَا.

(۱۹۴۱۲) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں نے تجھ پہ کسی اور سے شادی نہ کی یا میں نے تجھے نہ نکالا تو تجھے طلاق ہے۔اس صورت میں آدمی اپنی بیوی کے قریب نہیں جا سکتا اور اگر وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔

(۱۹٤۱۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الحسن ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ :إِنْ لَمْ أَخْرُجْ إِلَى وَاسِطَ فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ، قَالَ :يَغْشَاهَا وَلاَ يَتَوَارَثَانِ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ :لاَ يَغْشَاهَا حَتَّى يَفْعَلَ مَا قَالَ.

(۱۹۴۱۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں واسط کی طرف نہ گیا تو اس کی بیوی کو طلاق۔اس صورت میں آدمی اپنی بیوی سے جماع کرے گا اور وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔اور حضرت ابن

سیرین فرماتے ہیں کہ وہ اس وقت تک اس سے جماع نہ کرے جب تک وہ کرنہ لے جس کا وہ کہہ رہا ہے۔

(۲۱۱) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ثَلاَثًا فِي مَرَضِهِ فَيَمُوتُ ، أَعَلَى امْرَأَتِهِ عِدَّةٌ لِوَفَاتِهِ ؟

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مرض الوفات میں تین طلاقیں دے اور پھر انتقال کر جائے تو کیا عورت پر اس کی وفات کی عدت لازم ہوگی؟

(۱۹٤۱٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :قَالَ شُرَيْحٌ :أَتَانِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ فِي الْمُطَلِّقِ ثَلاَثًا فِي مَرَضِهِ :ترثه مَا دَامَتْ فِي الْعِدَّةِ لاَ يَرِثُهَا وَعَلَيْهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا.

(۱۹۴۱۴) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بارقی میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے پیغام لے کر آئے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مرض الوفات میں تین طلاقیں دے دے تو عورت اس کی وارث ہوگی جب کہ وہ عورت کا وارث نہیں ہوگا۔ اور عورت پر اس عورت کی عدت لازم ہوگی جس کا خاوند انتقال کر چکا ہو۔

(۱۹٤۱٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :عَلَيْهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا.

(۱۹۴۱۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت پر اس عورت کی عدت لازم ہوگی جس کا خاوند انتقال کر چکا ہو۔

(۱۹٤۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ قَالاَ :إنْ مَاتَ الرَّجُلُ فِي عِدَّتِهَا اعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(۱۹۴۱۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کا انتقال عورت کی عدت میں ہو جائے تو وہ چار مہینے دس دن عدت گزارے گی۔

(۱۹٤۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :بَابٌ مِنَ الطَّلاَقِ جَسِيمٌ :إذَا وَرِثَتِ اعْتَدَّتْ.

(۱۹۴۱۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ طلاق کا ایک بہت طویل باب ہے، جب وہ وارث ہوگی تو عدت بھی گزارے گی۔

(۱۹٤۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ قَالَ :لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنْ عِدَّتِهَا إلاَّ يَوْمٌ وَاحِدٌ ، ثُمَّ مَاتَ ، وَرِثَتْهُ وَاسْتَأْنَفَتْ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا.

(۱۹۴۱۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عدت کا ایک ہی دن باقی رہ جائے اور وہ مر جائے تو عورت وارث ہوگی اور نئے سرے سے اس عورت کی عدت گزارے گی جس کا خاوند انتقال کر گیا ہو۔

(۱۹٤۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :تَسْتَأْنِفُ الْعِدَّةَ.

(۱۹۴۱۹) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ نئے سرے سے عدت گزارے گی۔

(٢١٢) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لأُمِّ وَلَدِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ

اگر کوئی شخص اپنی ام ولد سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو کیا حکم ہے؟

(١٩٤٢٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ وَلَدِهِ وَحَلَفَ : أَن لاَ يَقْرَبُهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ﴾ إلَى آخِرِ الآيَةِ فَقِيلَ لَهُ : أَمَّا الْحَرَامُ فَحَلاَلٌ وَأَمَّا الْيَمِينُ الَّتِي حَلَفت عَلَيْهَا فَقَدْ فَرَضَ اللَّهُ لكم تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ فِي الْيَمِينِ الَّتِي حَلَفت عَلَيْهَا. (نسائی ٨٩٠٧- ابن جرير ١٥٦)

(١٩٤٢٠) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اس بات کی قسم کھالی کہ اپنی ام ولد کے قریب نہیں جائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ﴾ تو اس میں آپ سے کہا گیا کہ جسے حرام کیا ہے وہ حلال ہے اور جو قسم آپ نے کھائی ہے تو اللہ تعالیٰ نے قسموں کو کفارہ سکھادیا ہے۔

(١٩٤٢١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لأُمِّ وَلَدِهِ : أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ ، قَالَ يُكَفِّرُ يَمِينَهُ وَيَأْتِي أَمَتَهُ.

(١٩٤٢١) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی ام ولد سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو وہ اس قسم کا کفارہ ادا کرے اور اپنی باندی کے پاس جائے۔

(١٩٤٢٢) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ : إنْ قَالَ : أَمَتُهُ عَلَيْهِ حَرَامٌ قَالَ : يُكَفِّرُ يَمِينَهُ وَيَأْتِي أَمَتَهُ.

(١٩٤٢٢) حضرت ابن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کہا کہ اس کی باندی اس پر حرام ہے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور اپنی باندی کے پاس جائے۔

(٢١٣) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ شَهِدَ عَلَيْهِ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ فِي مَوْطِنٍ بِأَنَّهُ طَلَّقَ فِي مواطن

اگر کسی آدمی کے بارے میں تین شخصوں نے مختلف جگہوں میں طلاق دینے کی گواہی دی تو کیا حکم ہے؟

(١٩٤٢٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَشَهِدَ عَلَيْهِ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ ، كُلُّ رَجُلٍ يَشْهَدُ فِي مَوْطِنٍ غَيْرِ مَوْطِنِ صَاحِبِهِ فَقَضَى عَبْدُ اللهِ بْنُ مَوْهَبٍ أَنَّهَا تَطْلِيقَةٌ.

(١٩٤٢٣) حضرت عطاء خراسانی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اس پر تین آدمیوں کو گواہ بنایا۔ ہر

ایک شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اس نے الگ الگ جگہ طلاق دی ہے۔ اس صورت میں حضرت عبداللہ بن موہب نے فیصلہ فرمایا کہ یہ ایک طلاق ہوگی۔

(٢١٤) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ قَالَ امْرَأَتُهُ أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ دَخَلْت بَيْتَ فُلاَنٍ ، فَأَدْخَلَت بَعْضَ جَسَدِهَا

اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں شخص کے گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے اور اس نے اپنے جسم کا کچھ حصہ اس گھر میں داخل کیا تو کیا حکم ہے؟

(١٩٤٢٤) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لامْرَأَتِهِ : أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ دَخَلْت بَيْتَ فُلاَنٍ ، فَأَدْخَلَتْ بَعْضَ جَسَدِهَا فَقَدْ وَقَعَ الطَّلاَقُ عَلَيْهَا.

(۱۹۴۲۴) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں شخص کے گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے اور اس نے اپنے جسم کا کچھ حصہ اس گھر میں داخل کیا تو اسے طلاق ہو جائے گی۔

(٢١٥) فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ لاَ تَحِلِّينَ لِي

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میرے لئے حلال نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟

(١٩٤٢٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : لاَ تَحِلِّينَ لِي قَالَ : نِيَّتُهُ إِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ ، وَإِنْ نَوَى ثَلاَثًا فَثَلاَثٌ.

(۱۹۴۲۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میرے لئے حلال نہیں ہے تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اگر اس نے ایک کی نیت کی تو ایک اور اگر تین کی نیت کی تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

(١٩٤٢٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۱۹۴۲۶) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٢١٦) فِي رَجُلٍ أَخَذَ لِصًّا فَكُلِّمَ فِيهِ فَحَلَفَ بِالطَّلاَقِ فَغَلَبَهُ فَانْفَلَتَ مِنْهُ

اگر ایک آدمی نے کسی چور کو پکڑا اور اس کے بارے میں اس سے بات کی گئی تو اس نے طلاق کی قسم کھالی، پھر وہ اس پر غالب آ گیا اور اس سے بھاگ گیا تو کیا حکم ہے؟

(١٩٤٢٧) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ وَاقِدٍ مَوْلَى بَنِي حَنْظَلَةَ قَالَ : سُئِلَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ رَجُلٍ أَخَذَ

لِصًّا فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَطَلَبُوا إِلَيْهِ أَنْ يَتْرُكَهُ ، فَقَالَ : إِنْ تَرَكْته فَامْرَأَته طَالِقٌ ثَلاَثًا ، فَغَلَبَهُ عَلَى نَفْسِهِ فَأُفْلِتَ مِنْهُ قَالَ : فَقَالَ عَطَاءٌ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، إِنَّمَا غَلَبَه عَلَى نَفْسِهِ.

(۱۹۴۲۷) حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی شخص نے کوئی چور پکڑا، پھر لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے اور لوگوں نے اس سے مطالبہ کیا کہ اس چور کو چھوڑ دو۔ اس نے کہا کہ اگر وہ اس کو چھوڑے تو اس کی بیوی کو تین طلاق۔ پھر چور اس پر غالب آ گیا اور اس سے بھاگ گیا تو حضرت عطاء نے فرمایا کہ اس پر کچھ لازم نہیں وہ اس پر غالب آ گیا تھا۔

(۲۱۷) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ ابْنَتَهُ وَهِيَ صَغِيرَةٌ

کیا کوئی شخص اپنی نابالغ بیٹی کی شادی کرا سکتا ہے؟

(۱۹٤۲۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ وَهِيَ صَغِيرَةٌ فَرَأَى أَنْ يَخْلَعَهَا فَذَلِكَ جَائِزٌ عَلَيْهَا ، فَقَالَ يُونُسُ : وَكَانَ غَيْرُ الْحَسَنِ لاَ يَرَى ذَلِكَ.

(۱۹۴۲۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص اپنی نابالغ بیٹی کی شادی کرا دے پھر وہ اس کو خلع کرانا چاہے تو یہ جائز ہے۔ جبکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ خلع کرانا درست نہیں ہے۔

(۱۹٤۲۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّ رَجُلاً خَلَعَ ابْنَتَهُ فَلَمْ تَرْضَ ، قَالَ : وَقَعَ عَلَيْهَا الطَّلاَقُ وَأَبُوهَا ضَامِنٌ لِمَا افْتَدَى بِهِ.

(۱۹۴۲۹) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی نابالغ بیٹی کی طرف سے خلع کرنا چاہا لیکن وہ راضی نہ ہوئی تو اس پر طلاق واقع ہو جائے گی اور اس کا والد فدیہ کا ضامن ہوگا۔

(۲۱۸) فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ إِذَا حِضْت فَأَنْتِ طَالِقٌ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب تجھے حیض آئے تو تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹٤۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَالْحَكَمِ فِي امْرَأَةٍ قَالَ لَهَا زَوْجُهَا : إِذَا حِضْت فَأَنْتِ طَالِقٌ ، فَارْتَفَعَتْ حَيْضَتُهَا وحبلت قَالاَ : لِيُجَامِعُهَا حَتَّى تَحِيضَ ، وَقَالَ عَامِرٌ : إِنْ صَلَحَ فِي الْقَرِيبِ ، فَإِنَّهُ يَصْلُحُ فِي الْبَعِيدِ.

(۱۹۴۳۰) حضرت عامر رحمہ اللہ اور حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب تجھے حیض آیا تو تجھے طلاق ہے۔ پھر اس کا حیض بند ہو گیا اور وہ حاملہ ہو گئی تو آدمی اس سے اس وقت تک جماع کر سکتا ہے جب تک اسے حیض نہ آ جائے۔ حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ قریب میں درست ہے تو دور میں بھی درست ہے۔

(۲۱۹) فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ إِذَا شِئْتِ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب تو چاہے تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹٤۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ كُلَّمَا شِئْتِ ، قَالَ الْحَكَمُ :كُلَّمَا شَائَتْ فَهِيَ طَالِقٌ ، وَقَالَ حَمَّادٌ :مَرَّةً.

(۱۹۴۳۱) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رضی اللہ عنہ اور حضرت حماد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب تو چاہے تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ حضرت حکم نے فرمایا کہ وہ جب چاہے اسے طلاق ہو جائے گی اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ طلاق ہو سکتی ہے۔

(۲۲۰) فِي الطَّلاَقِ ، بِيَدِ مَنْ هُوَ ؟

طلاق کا اختیار کس کے قبضے میں ہوگا؟

(۱۹٤۳۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِذَا زَوَّجَ الأَبُ فَالطَّلاَقُ بِيَدِ الأَبِ ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ :مَنْ مَلَكَ النِّكَاحَ ، فَإِنَّ فِي يَدِهِ الطَّلاَقَ.

(۱۹۴۳۲) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب باپ نے شادی کرائی تو طلاق کا اختیار بھی اسی کو ہوگا۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جو نکاح کا مالک ہوگا وہی طلاق کا بھی مالک ہوگا۔

(۲۲۱) فِي الطَّلاَقِ فِي الشِّرْكِ ، مَنْ رَآهُ جَائِزًا

جن حضرات کے نزدیک حالتِ شرک میں دی گئی طلاق کا اعتبار ہے

(۱۹٤۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَرَاهُ جَائِزًا.

(۱۹۴۳۳) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ حالتِ شرک میں دی گئی طلاق کو جائز قرار دیتے تھے۔

(۱۹٤۳٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَعَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا كَانَا يَرَيَانِ طَلاَقَ الشِّرْكِ جَائِزًا.

(۱۹۴۳۴) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ اور حضرت شعبی رضی اللہ عنہ حالتِ شرک میں دی گئی طلاق کو جائز قرار دیتے تھے۔

(۱۹٤۳۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَاهُ جَائِزًا.

(۱۹۴۳۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ حالتِ شرک میں دی گئی طلاق کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۹٤۳٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَبَلَغَكَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ

أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ عَلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ مِنْ نِكَاحٍ ، أَوْ طَلاَقٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۱۹۴۳۶) حضرت ابن جریج رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے اہل جاہلیت کو ان میں رائج نکاح اور طلاق کے ضابطوں کو باقی رکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں ایسا ہی ہے۔

(١٩٤٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا فَقَالاَ :جَائِزٌ يَعْنِي طَلاَقَ الشِّرْكِ.

(۱۹۴۳۷) حضرت شعبہ رضی اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے حالت شرک میں دی گئی طلاق کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ جائز ہے۔

(١٩٤٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :لَمْ يَزِدْهُ الإِسْلاَمُ إِلاَّ شِدَّةً.

(۱۹۴۳۸) حضرت عامر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ اسلام نے سختی میں اضافہ کیا ہے۔

(١٩٤٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَطْلِيقَتَيْنِ ، ثُمَّ أَسْلَمَ فَطَلَّقَهَا فِي الإِسْلاَمِ تَطْلِيقَةً فَسَأَلَ عُمَرُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَقَالَ :طَلاَقُهُ فِي الشِّرْكِ لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۹۴۳۹) حضرت قتادہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے زمانہ جاہلیت میں اپنی بیوی کو دو طلاقیں دیدیں۔ پھر اسلام قبول کیا اور اسلام میں اپنی بیوی کو ایک طلاق دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حالتِ شرک میں دی گئی طلاق کا کوئی اعتبار نہیں۔

(٢٢٣) قَوْلُهُ تعالى (وَلاَ يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ)

قرآن مجید کی آیت ﴿ولا يحل لهنَّ أن يَّكتمن ما خلق الله في أرحامهن﴾ کی تفسیر کا بیان

(١٩٤٤٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ تعالى :﴿وَلاَ يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ﴾ قَالَ :الْحَيْضُ ، ثُمَّ قَالَ خَالِدٌ :الدَّمُ.

(۱۹۴۴۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلاَ يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حیض ہے اور حضرت خالد فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خون ہے۔

(١٩٤٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَإِبْرَاهِيمَ قَالَ أَحَدُهُمَا :الْحَبَلُ ، والحيض وَقَالَ الآخَرُ الْحَيْضُ.

(۱۹۴۴۱) حضرت مجاہد رضی اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلاَ يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حمل اور حیض ہے اور حضرت ابراہیم رضی اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حیض ہے۔

(۱۹٤٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : أَنْ تَقُولَ : أَنَا حَامِلٌ ، وَلَيْسَتْ بِحَامِلٍ ، أَوْ تَقُولَ : أَنَا حَائِلٌ ، وَلَيْسَتْ بِحَائِلٍ.

(۱۹۴۴۲) حضرت مجاہد ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ عورت یہ کہے کہ میں حاملہ ہوں حالانکہ وہ حاملہ نہ ہو۔ یا وہ یہ کہے کہ میں حائل ہونے والی ہوں حالانکہ وہ حائل ہونے والی نہ ہو۔

(۱۹٤٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : الْحَيْضُ وَالْحَبَلُ ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ الْحَبَلُ.

(۱۹۴۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حیض اور حمل ہے اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حمل ہے۔

(۱۹٤٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : الْوَلَدُ وَالْحَيْضُ.

(۱۹۴۴۴) حضرت ضحاک قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اولاد اور حیض ہے۔

(۱۹٤٤٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ﴾ قَالَ : لَا يَحِلُّ لِلْمُطَلَّقَةِ أَنْ تَقُولَ : أَنا حَائِضٌ ، وَلَيْسَتْ بِحَائِضٍ ، وَلَا تَقُولُ : إِنِّي حُبْلَى ، وَلَيْسَتْ بِحُبْلَى وَلَا تَقُولُ : لَسْت بِحُبْلَى ، وَهِيَ حُبْلَى.

(۱۹۴۴۵) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ طلاق شدہ عورت کے لئے یہ کہنا حلال نہیں کہ میں حائضہ ہوں حالانکہ وہ حائضہ نہ ہو اور یہ کہنا بھی جائز نہیں کہ میں حاملہ ہوں حالانکہ وہ حاملہ نہ ہو اور جب وہ حاملہ ہو تو یہ کہنا درست نہیں کہ میں حاملہ نہیں ہوں۔

(۱۹٤٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ (وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ) قَالَ : الْحَيْضُ.

(۱۹۴۴۶) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حیض ہے۔

(۱۹٤٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ﴾ قَالَ : الْحَبَلُ وَالْحَيْضُ قَالَ : وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : الْحَيْضُ وَحْدَهُ.

(۱۹۴۴۷) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے

ہیں کہ اس سے مراد حمل اور حیض ہے اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حیض ہے۔

(۲۲۳) من قَالَ لامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹٤٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لامْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ فَسَأَلَ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا فَقَالاَ :نَرَى أَنْ نُحَلِّفَهُ مَا أَرَادَ الْبَتَّةَ.

(۱۹۴۴۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟ وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس بارے میں حضرت سالم رحمہ اللہ اور حضرت قاسم رحمہ اللہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہماری رائے یہ ہے کہ اس سے قسم لی جائے کہ اس نے حتمی طلاق کا ارادہ نہیں کیا۔

(۱۹٤٤۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ :أَنْتِ طَالِقٌ ، ولَمْ يُسَمِّ عَدَدَ الطَّلاَقِ قَالَ :نحمله ذَلِكَ ، إِنْ نَوَى وَاحِدَةً ، أَوِ اثْنَتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثَةً.

(۱۹۴۴۹) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے طلاق ہے اور اس نے تعداد کا تذکرہ نہیں کیا تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا کہ ایک دی ہے یا دو یا تین۔

(۲۲٤) فِي الْمُطَلَّقَةِ كَمْ يُنْفَقُ عَلَيْهَا ؟

مطلقہ کا نفقہ کتنا ہوگا؟

(۱۹٤٥۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :نَفَقَةُ الْمُطَلَّقَةِ كُلَّ يَوْمٍ نصفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

(۱۹۴۵۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مطلقہ پر ہر روز گندم کا نصف صاع خرچ کیا جائے گا۔

(۱۹٤٥۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي امْرَأَةٍ أَضَرَّ بِهَا زَوْجُهَا فَفَرَضَ لَهَا الشَّعْبِيُّ فِي كُلِّ شَهْرٍ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ وَدِرْهَمَيْنِ.

(۱۹۴۵۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ نے اس عورت کے لئے ہر مہینے میں گندم کے پندرہ صاع اور دو درہم لازم کئے جس کے خاوند نے اسے نقصان پہنچایا تھا۔

(۱۹٤٥۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ فَرَضَ لامْرَأَةٍ وَخَادِمِهَا اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا كُلَّ شَهْرٍ :أَرْبَعَةً لِلْخَادِمِ وَثَمَانِيَةً لِلْمَرْأَةِ.

(۱۹۴۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نفقہ میں عورت اور اس کی خادمہ کے لئے ہر مہینے بارہ درہم مقرر کئے، چار خادمہ کے لئے اور آٹھ عورت کے لئے۔

(۱۹٤٥۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأحمر ، عَنْ أُمِّ خَصِيبِ الْوَابِشِيَّةِ أَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَتَرَكَهَا حَامِلاً ، فَخَاصَمَتْ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَضَى أَنْ يُنفِقَ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ خَمْسَةَ عَشَرَ.

(۱۹۴۵۳) حضرت ام خصیب واشیہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ ان کے خاوند کا انتقال ہو گیا اور وہ حاملہ تھیں۔ وہ اپنا مقدمہ لے کر حضرت شریح کے پاس گئیں تو انہوں نے فرمایا کہ کل مال میں سے ان پر پندرہ دراہم خرچ کئے جائیں گے۔

(۱۹٤٥٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : يُنْفِقُ عَلَى خَادِمٍ وَاحِدَةٍ.

(۱۹۴۵۴) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خادمہ پر ایک درہم خرچ کیا جائے گا۔

(۲۲۵) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَلَهَا وَلَدٌ صَغِيرٌ

اگر کوئی شخص کسی عورت کو طلاق دے اور اس کا چھوٹا بچہ ہو تو وہ کس کے پاس رہے گا؟

(۱۹٤٥٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : خَاصَمَ عُمَرُ أُمَّ عَاصِمٍ فِي عَاصِمٍ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَضَى لَهَا بِهِ مَا لَمْ يَكْبَرْ ، أَوْ يَتَزَوَّجْ فَيَخْتَارُ لِنَفْسِهِ قَالَ : هِيَ أَعْطَفُ وَأَلْطَفُ وَأَرَقُّ وَأَحْنَى وَأَرْحَمُ.

(۱۹۴۵۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام عاصم کو فریق بنا کر حضرت عاصم کی پرورش کا مسئلہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا۔ انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ حضرت ام عاصم کے پاس رہے گا جب تک بالغ نہ ہو جائے اور یا جب تک شادی نہ کر لے۔ اور فرمایا کہ ماں بچے پر زیادہ مہربان، رحم کرنے والی، نرم دل اور شفقت کرنے والی ہوتی ہے۔

(۱۹٤٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ : شَهِدْتُ عُمَرَ خَيَّرَ صَبِيًّا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ.

(۱۹۴۵۶) حضرت عبد الرحمن بن غنم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچے کو ماں اور باپ کے درمیان اختیار دیا۔

(۱۹٤٥۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ : الأَبُ أَحَقُّ ، وَالأُمُّ أَرْفَقُ.

(۱۹۴۵۷) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باپ زیادہ حقدار ہے اور ماں زیادہ نرمی کرنے والی ہے۔

(۱۹٤٥۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، أَوْ حُدِّثْتُ عَنْهُ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ صَبِيًّا بَيْنَ أَبَوَيْهِ. (ترمذی ۱۳۵۷۔ احمد ۲/ ۲۴۶)

(۱۹۴۵۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو ماں باپ کے درمیان اختیار دیا۔

(۱۹٤٥۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : هِيَ أَحَقُّ بِوَلَدِهَا ، وَإِنْ تَزَوَّجَتْ.

(۱۹۴۵۹) حضرت حسن فرماتے ہیں عورت بچے کی زیادہ حق دار ہے خواہ شادی بھی کرلے۔

(۱۹٤٦٠) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَهِيَ أَحَقُّ بِوَلَدِهَا مَا لَمْ تَتَزَوَّجْ ، أَوْ تَخْرُجْ بِهِ مِنَ الأَرْضِ.

(۱۹۴۶۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو عورت اس وقت تک بچے کی زیادہ حق دار ہے جب تک شادی نہ کرلے اور جب تک وہ علاقہ نہ چھوڑنا چاہے۔

(۱۹٤٦۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ إسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ خَيَّرَ صَبِيًّا بَيْنَ أَبَوَيْهِ أَيَّهُمَا يَخْتَارُ.

(۱۹۴۶۱) حضرت مسروق نے ماں باپ کے بارے میں بچے کو اختیار دیا تھا۔

(۱۹٤٦۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بن أبى كثير ، عَنْ سلمان أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ إلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَأَرَادَتْ أَنْ تَأْخُذَ وَلَدَهَا قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اسْتَهِمَا فِيهِ فَقَالَ الرَّجُلُ : مَنْ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِي ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلابْنِ : اخْتَرْ أَيَّهُمَا شِئْتَ قَالَ : فَاخْتَارَ أُمَّهُ فَذَهَبَتْ بِهِ.

(احمد ۲/ ۴۴۷۔ طحاوی ۳۰۸۸)

(۱۹۴۶۲) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی تھی۔ وہ عورت اپنا بچہ لینا چاہتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میاں بیوی بچے کے بارے میں قرعہ اندازی کرلو۔ آدمی نے کہا کہ میرے اور میرے بچے کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے بچے سے فرمایا کہ جس کو چاہو اختیار کرلو۔ بچے نے ماں کو اختیار کرلیا اور وہ اسے لے کر چلی گئی۔

(۱۹٤٦۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَضَى بِعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ لأُمِّهِ ، وَقَضَى عَلَى عُمَرَ بِالنَّفَقَةِ.

(۱۹۴۶۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ نے حضرت عاصم بن عمر کا فیصلہ ان کی والدہ کے حق میں کیا اور بچے کا نفقہ حضرت عمر پر لازم کیا۔

(۱۹٤٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ طَلَّقَ أُمَّ عَاصِمٍ ، ثُمَّ أَتَى عَلَيْهَا ، وَفِي حِجْرِهَا عَاصِمٌ ، فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَهُ مِنْهَا ، فَتَجَاذَبَاهُ بَيْنَهُمَا حَتَّى بَكَى الْغُلاَمُ ، فَانْطَلَقَا إلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : يَا عُمَرُ ، مَسْحُهَا وَحِجْرُهَا وَرِيحُهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْك حَتَّى يَشِبَّ الصَّبِيُّ فَيَخْتَارَ.

(۱۹۴۶۴) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضرت ام عاصم کو طلاق دے دی، پھر وہ ان

کی گود میں سے حضرت عاصم کو لینے کے لئے آئے۔ ان دونوں نے بچے کو حاصل کرنا چاہا تو بچہ رو پڑا۔ دونوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ ماں کا پیار، ماں کی گود اور ماں کی خوشبو بچے کے لئے تم سے بہتر ہے۔ جب بچہ بڑا ہوگا تو وہ خود اختیار کر لے گا۔

(١٩٤٦٥) حدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ طَلَّقَ امرأته جَمِيلَةَ بِنْتَ عَاصِمِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ أَبِي الأَقْلَحِ فَتَزَوَّجَتْ ، فَجَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ ابْنَهُ فَأَدْرَكَتْهُ الشَّمُوسُ ابْنَةُ أَبِي عَامِرٍ الأَنْصَارِيَّةُ ، وَهِيَ أُمُّ جَمِيلَةَ ، فَأَخَذَتْهُ ، فَتَرَافَعَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُمَا مُتَشَبِّثَانِ ، فَقَالَ لِعُمَرَ : خَلِّ بَيْنَهَا وَبَيْنَ ابْنِهَا ، فأخذته.

(١٩٤٦٥) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ حضرت جمیلہ بنت عاصم بن ثابت کو طلاق دے دی۔ پھر جمیلہ بنت عاصم نے شادی کر لی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو لینے کے لئے آئے۔ حضرت جمیلہ کی والدہ شموس بنت ابی عامر انصاریہ نے بچے کو اٹھا لیا اور دونوں اس مقدمے کو لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ بچے اور اس کی ماں کے بیچ میں مت آؤ۔ پھر وہ بچے کو لے کر چلی گئیں۔

(٢٣٦) مَا قَالُوا فِي الأَوْلِيَاءِ وَالأَعْمَامِ ، أَيُّهُمْ أَحَقُّ بِالْوَلَدِ ؟

اولیاء اور چچوں میں سے بچے کا زیادہ حقدار کون ہے؟

(١٩٤٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَمِّهَا فَمَاتَ عَنْهَا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَجَاءَ بَنُو عَمِّ الْجَارِيَةِ فَقَالُوا : إنا أَخِذُو ابْنَتَنَا قَالَتْ : إِنِّي أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ أَنْ تفرقُوا بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنَتِي فَأَنَا الْحَامِلُ وَأَنَا الْمُرْضِعُ وَلَيْسَ أَحَدٌ أخير لقرب ابْنَتِي مِنِّي فَأَبَوا ، فَقَالَتْ : مَوْعِدُكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : إِذَا خَيَّرَكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي : أَخْتَارُ اللَّهَ وَالإِيمَانَ وَدَارَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لاَ تَذْهَبُونَ بِهَا مَا بَقِيَتْ عُنُقِي فِي مَكَانِهَا وَجَاؤُوا إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَضَى لَهُمْ بِهَا فَقَالَ بِلاَلٌ : يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ، شَهِدْت هَؤُلاَءِ النَّفَرُ وَهَذِهِ الْمَرْأَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَمُوا فَقَضَى بِهَا لأُمِّهَا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لاَ يَذْهَبُونَ بِهَا مَا دَامَتْ عُنُقِي فِي مَكَانِهَا فَدَفَعَهَا إِلَى أُمِّهَا.

(١٩٤٦٦) حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دیہات کی ایک عورت اپنے چچا زاد کے گھر میں تھی۔ (اس خاوند سے اس کی ایک بیٹی پیدا ہوئی) اس کے خاوند کا انتقال ہو گیا تو اس نے ایک انصاری مرد سے شادی کر لی۔ اس شادی کے بعد لڑکی کے چچا زاد آ گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم اپنی بیٹی کو لے جائیں گے۔ اس عورت نے کہا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتی ہوں کہ تم میرے اور میری

بیٹی کے درمیان میں نہ آؤ۔ میں نے اس کو پیٹ میں اٹھایا ہے اور میں نے اس کو دودھ پلایا ہے۔ مجھ سے بڑھ کر کوئی اس بچی کا استحقاق نہیں رکھتا۔ لوگوں نے اس کی بات کا انکار کیا تو اس نے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو اور فیصلہ کرالو۔ پھر اس خاتون نے اپنی بچی سے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ تمہیں اختیار دیں تو تم کہنا کہ میں نے اللہ کو، ایمان کو، مہاجرین اور انصار کے گھر کو اختیار کرلیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم! جب تک میری جان ہے تم اسے نہیں لے جاسکتے۔ (حضور ﷺ کے وصال کے بعد) پھر وہ لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ نے بچی کا فیصلہ اس کے خاندان والوں کے حق میں کردیا۔ اس پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! میری موجودگی میں یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے، یہ عورت بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بچی کا فیصلہ عورت کے حق میں فرمایا تھا۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے جب تک میں زندہ ہوں تم اس بچی کو نہیں لے جاسکتے۔ پھر آپ نے وہ بچی اس کی ماں کو دے دی۔

(۱۹٤٦۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي جَارِيَةٍ أَرَادَتْ أُمُّهَا أَنْ تَخْرُجَ بِهَا مِنَ الْكُوفَةِ فَقَالَ : عَصَبَتُهَا أَحَقُّ بِهَا مِنْ أُمِّهَا إِنْ خَرَجَتْ.

(۱۹۴۶۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ کے پاس ایک مقدمہ لایا گیا کہ ایک خاتون اپنی بیٹی کو کوفہ سے نکالنا چاہتی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر ماں بچی کو شہر سے نکالنا چاہتی ہے تو بچی کے عصبات اس کے زیادہ حقدار ہیں۔

(۱۹٤٦۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْجَرْمِيِّ قَالَ : غَزَا أَبِي نَحْوَ الْبَحْرِ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِي قَالَ : فَقُتِلَ فَجَاءَ عَمِّي لِيَذْهَبَ بِي فَخَاصَمَتْهُ أُمِّي إِلَى عَلِيٍّ قَالَ : وَمَعِي أَخٌ لِي صَغِيرٌ قَالَ : فَخَيَّرَنِي عَلِيٌّ ثَلاَثًا فَاخْتَرْتُ أُمِّي فَأَبَى عَمِّي أَنْ يَرْضَى قَالَ : فَوَكَزَهُ عَلِيٌّ بِيَدِهِ وَضَرَبَهُ بِدِرَّتِهِ وَقَالَ : وَهَذَا أَيْضًا لو قَدْ بَلَغَ خُيِّرَ.

(۱۹۴۶۸) حضرت عمارہ بن ربیعہ جرمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے والد ایک سمندری غزوہ میں شہید ہوگئے۔ میرے چچا مجھے لینے کے لئے آگئے۔ میری والدہ اس مقدمہ کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ میرا چھوٹا بھائی بھی میرے ساتھ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے تین مرتبہ اختیار دیا تو میں نے اپنی والدہ کو اختیار کیا۔ میرے چچا نے اس فیصلے کو ماننے سے انکار کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں مکا مارا اور انہیں اپنا کوڑا مارا اور فرمایا کہ یہ فیصلہ ہو چکا اور جب یہ بالغ ہوگا تو اسے اختیار دیا جائے گا۔

(۱۹٤٦۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ : خَيَّرَ شُرَيْحٌ غُلاَمًا وَجَارِيَةً يَتِيمَيْنِ فَاخْتَارَتِ الْجَارِيَةُ مَوَالِيَهَا وَاخْتَارَ الْغُلاَمُ عَمَّتَهُ فِيمَا يَحْسَبُ فَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ.

(۱۹۴۶۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ایک یتیم لڑکے اور ایک یتیم لڑکی کو اختیار دیا۔ لڑکی نے اپنے موالی کو اور لڑکے نے اپنی پھوپھی کو اختیار کیا تو حضرت شریح نے اسے درست قرار دیا۔

(۱۹٤۷۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَضَاعِ الصَّبِيِّ قَالَ : أُمُّهُ أَحَقُّ بِهِ مَا كَانَتْ فِي الْمِصْرِ فَإِذَا أَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ بِهِ إِلَى السَّوَادِ فَالأَوْلِيَاءُ.

(۱۹۴۷۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ بچے کو دودھ پلانے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر اس کی ماں اسی شہر میں ہو تو وہ زیادہ حقدار ہے اور اگر وہ شہر کو چھوڑنا چاہے تو اولیاء اس انتظام کے زیادہ حقدار ہیں۔

(۲۳۷) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لامْرَأَتِهِ لأُغِيظَنَّكِ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے کہ میں ضرور بضرور تجھ پر بہت زیادہ غصہ ڈھاؤں گا تو کیا حکم ہے؟

(۱۹٤۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : مَا الإِيلاَءُ ؟ قَالَ : أَنْ يَحْلِفَ : لاَ يُكَلِّمُهَا وَلاَ يُجَامِعُهَا وَلاَ يَجْمَعُ رَأْسَهُ وَرَأْسَهَا وَلَيَغِيظَنَّهَا ، أَوْ لَيَسُوؤَنَّهَا.

(۱۹۴۷۱) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ ایلاء کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ آدمی اس بات کی قسم کھالے کہ وہ بیوی سے بات نہیں کرے گا، اس سے جماع نہیں کرے گا، اس کا اور اس کی بیوی کا سر جمع نہیں ہوں گے۔ یا وہ اس پر ضرور بضرور بہت زیادہ غصہ ڈھائے گا یا وہ اس کے ساتھ بہت برا سلوک کرے گا۔

(۱۹٤۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لامْرَأَتِهِ : وَاللَّهِ لأَسُوءَنَّكِ قَالَ : إِنْ كَانَ يَعْنِي بِذَلِكَ امْرَأَةً يَتَزَوَّجُهَا ، أَوْ جَارِيَةً يَتَسَرَّاهَا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَإِنْ كَانَ يَعْنِي الْجِمَاعَ فَهُوَ إِيلاَءٌ.

(۱۹۴۷۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ خدا کی قسم میں تیرے ساتھ بہت برا سلوک کروں گا، اگر اس جملے سے اس کی مراد یہ تھی کہ وہ کسی اور عورت سے شادی کرے گا یا کسی باندی سے جماع کرے گا تو یہ کوئی چیز نہیں اور اگر مراد جماع نہ کرنے کی نیت تھی تو یہ ایلاء ہے۔

(۱۹٤۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُولُ ؛ فِي الرَّجُلِ قَالَ لامْرَأَتِهِ : وَاللَّهِ لأَسُوءَنَّكِ ، فَتَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ : فَهُوَ إِيلاَءٌ.

(۱۹۴۷۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ خدا کی قسم! میں تیرے ساتھ بہت برا سلوک کروں گا اور پھر چار مہینے تک اسے چھوڑے رکھا تو یہ ایلاء ہے۔

(۲۲۸) فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ ، أَوْ يَمُوتُ وَفِي مَنْزِلِهِ مَتَاعٌ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کوطلاق دے دے یا مرجائے اور اس کے گھر میں سامان ہوتو کیا حکم ہے؟

(۱۹۴۷٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ رَجُلاً ادَّعَى مَتَاعَ الْبَيْتِ فَجِئْنَ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ إِلَى شُرَيْحٍ فَشَهِدْنَ قُلْنَ : دَفَعْنَا إِلَيه الصَّدَاقَ وَقُلْنَا : جَهِّزْهَا فَجَهَّزَهَا فَقَضَى عَلَيْهِ بِالْمَتَاعِ وَقَالَ : إِنَّ عُقْرَهَا مِنْ مَالِكَ.

(۱۹۴۷۴) حضرت ابن سیرین ریشید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے گھر کے سامان کا دعویٰ کیا، اس کی چاروں بیویاں حضرت شریح کے پاس آئیں اور انہوں نے گواہی دیتے ہوئے کہا کہ ہم نے اسے مہر دے دیا تھا۔ اور کہا تھا کہ اس کا سامان خرید لے تو اس نے سامان خرید لیا تھا۔ حضرت شریح ریشید نے سامان کا فیصلہ آدمی کے خلاف کیا اور فرمایا کہ اس کا تاوان تیرے مال سے ہوگا۔

(۱۹٤٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى أَبِي قِلاَبَةَ أَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُحَدِّثُ : الْبَيْتُ فِي مَتَاعِ الْمَرْأَةِ ، لِمَنْ هُوَ ؟ قَالَ : هُوَ لَهُ مَا لَمْ يُعْطِهَا.

(۱۹۴۷۵) حضرت ایوب ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو قلابہ ریشید کے نام ایک خط لکھا جس میں ان سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے عورت کے سامان سے کمرہ تیار کیا پھر وہ مر گیا تو سامان کس کا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ مرد کا ہی ہوگا جب تک وہ عورت کو دے نہ دے۔

(۱۹٤٧٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : مَا كَانَ لِلرِّجَالِ فَهُوَ لِلرِّجَالِ ، وَمَا كَانَ لِلنِّسَاءِ فَهُوَ لِلنِّسَاءِ ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِمَنْ أَقَامَ الْبَيِّنَةَ.

(۱۹۴۷۶) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ جھگڑے کی صورت میں جو چیزیں مردوں کی ہوتی ہیں وہ مردوں کی ہوں گی اور جو عورتوں کی ہوتی ہیں وہ عورتوں کی ہوں گی۔ اور باقی ماندہ اس کے لئے ہوگا جس نے گواہی قائم کی۔

(۱۹٤٧٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدة ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : مَا كَانَ لِلرِّجَالِ فَهُوَ لِلرِّجَالِ وَمَا كَانَ لِلنِّسَاءِ فَهُوَ لِلنِّسَاءِ ، وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمْ.

(۱۹۴۷۷) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ جس چیز کا تعلق مردوں سے ہو وہ مردوں کے لئے ہے اور جس کا تعلق عورتوں سے ہو وہ عورتوں کو ملے گی اور جو باقی بچے وہ ان کے درمیان تقسیم ہوگا۔

(۱۹٤٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الَّتِي يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا قَالَ : لَهَا مَا أَغْلَقَتْ عَامَّةَ مَالِهَا إِلاَّ مَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ الرَّجُلِ الطَّيْلَسَانُ وَالْقَمِيصُ وَنَحْوُهُ.

(۱۹۴۷۸) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کے لئے آدمی کے مال میں سے وہ چیز ہوگی جس سے اپنے دروازے پر پردہ ڈال سکے۔ جیسے چادر اور قمیص وغیرہ۔

(۱۹۴۷۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ فَقَالَ :ثِيَابُ الْمَرْأَةِ لِلْمَرْأَةِ وَثِيَابُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ وَمَا تَشَاجَرَا فَلَمْ يَكُنْ لِهَذَا وَلاَ لِهَذَا فَهُوَ لِلَّذِي فِي يَدَيْهِ.

(۱۹۴۷۹) حضرت حماد ؒ سے گھر کے سامان کی بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ عورت کے کپڑے عورت کے لئے اور مرد کے کپڑے مرد کے لئے ہیں۔ اور جس چیز کے بارے میں ان کا جھگڑا ہو جائے وہ اس کا ہوگا جس کے قبضے میں ہو۔

(۱۹۴۸۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ :إِذَا دَخَلَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى زَوْجِهَا وَمَعَهَا حُلِيٌّ وَمَتَاعٌ فَمَكَثَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا حَتَّى تَمُوتَ فَهُوَ مِيرَاثٌ ، وَإِنْ أَقَامَ أَهْلُهَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ كَانَ عَارِيَةً عِنْدَهَا إِلاَّ أَنْ يَكُونُوا قَدْ أَعْلَمُوا بِذَلِكَ الزَّوْجَ فِي حَيَاتِهَا قَبْلَ مَوْتِهَا.

(۱۹۴۸۰) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ جب عورت اپنے خاوند کے پاس آئے اور اس کے پاس زیورات اور سامان ہوں اور وہ اپنے خاوند کے پاس ٹھہرے۔ پھر اس کے خاوند کا انتقال ہو جائے تو یہ سب کچھ میراث ہوگا۔ خواہ عورت کے گھر والے اس بات پر گواہی بھی قائم کر دیں کہ یہ اس کے پاس صرف استعمال کے لئے تھا۔ البتہ اگر وہ خاوند کی زندگی میں اس بات کو واضح کر دیں تو ٹھیک ہے۔

(۱۹۴۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ شَيْخًا كَانَ أَدْرَكَ شُرَيْحًا يَذْكُرُ عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ فِي مَتَاعِ الْبَيْتِ :فَمَا كَانَ مِنْ سِلاَحٍ ، أَوْ مَتَاعِ الرَّجُلِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ.

(۱۹۴۸۱) حضرت شریح ؒ گھر کے سامان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ ہتھیار اور مردوں کا سامان مرد کے لئے ہوگا۔

(۱۹۴۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ :إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ مَتَاعًا مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ فَمَا كَانَ لِلرَّجُلِ لاَ يَكُونُ لِلْمَرْأَةِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ وَمَا يَكُونُ لِلْمَرْأَةِ لاَ يَكُونُ لِلرَّجُلِ ، هُوَ لِلْمَرْأَةِ ، وَمَا يَكُونُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَهُوَ لِلرَّجُلِ إِلاَّ أَنْ تُقِيمَ الْمَرْأَةُ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ لَهَا.

(۱۹۴۸۲) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص انتقال کر جائے اور گھر میں کچھ سامان چھوڑے تو مردوں والا سامان مرد کے لئے اور عورتوں والا سامان عورت کے لئے ہوگا۔ اور جو مردوں اور عورتوں کے درمیان مشترک ہوتا ہے وہ مرد کے لئے ہوگا۔ البتہ اگر عورت اس بات پر گواہی قائم کر دے کہ یہ اس کا ہے تو پھر اسی کا ہوگا۔

(۲۲۹) مَا قَالُوا فِي الصَّبِيِّ يَمُوتُ أَبُوهُ وَأُمُّهُ وَلَهُ مَالٌ ، رَضَاعُهُ مِنْ أَيْنَ يَكُونُ ؟

اگر کسی بچے کے ماں اور باپ دونوں مر جائیں اور اس کے حصے میں مال ہو تو اس کو دودھ پلانے کا انتظام کہاں سے کیا جائے گا؟

(۱۹۴۸۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ :رَضَاعُ الصَّبِيِّ مِنْ نَصِيبِهِ.

(۱۹۴۸۳) حضرت ابن معقل ؒ فرماتے ہیں کہ بچے کی رضاعت اس کے حصے میں سے ہوگی۔

(١٩٤٨٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ رَضَاعُهُ مِنْ نَصِيبِهِ.

(۱۹۴۸۴) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ بچے کی رضاعت اس کے حصے میں سے ہوگی۔

(١٩٤٨٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ فِي رَضَاعِ صَبِيٍّ فَجَعَلَ رَضَاعَهُ فِي مَالِهِ وَقَالَ لِوَلِيِّهِ : لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ لَجَعَلْنَا رَضَاعَهُ فِي مَالِكَ ، أَلاَ تَرَاهُ يَقُولُ : ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾

(۱۹۴۸۵) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عتبہ ؒ کے پاس ایک بچے کی رضاعت کا مقدمہ لایا گیا انہوں نے رضاعت بچے کے مال میں سے لازم فرمائی اور اس کے ولی سے کہا کہ اگر اسکا مال نہ ہوتا تو ہم آپ کے مال میں سے اس کے دودھ کا انتظام کرتے۔ کیا تم نے قرآن مجید کی یہ آیت نہیں پڑھی ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾

(١٩٤٨٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ يَقُولُ : إِنْ وَفَّى رَضَاعَهُ نَصِيبُهُ فَهُوَ مِنْ نَصِيبِهِ ، وَإِنْ لَمْ يَفِ فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۴۸۶) حضرت ابراہیم ؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر بچے کا حصہ رضاعت کو پورا کردے تو اس کے حصے میں سے ہوگی اور اگر نہ ہو تو پھر پورے مال میں سے۔

(١٩٤٨٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي الرَّضِيعِ : يُنْفَقُ عَلَيْهِ مِنْ نَصِيبِهِ قَلِيلاً كَانَ ، أَوْ كَثِيرًا.

(۱۹۴۸۷) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ دودھ پیتے بچے پر اس کے حصے میں سے خرچ کیا جائے گا وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔

(١٩٤٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ : إِنْ كَانَ الْمَالُ لَهُ أُنْفِقَ عَلَيْهِ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۴۸۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب فرمایا کرتے تھے کہ بچے پر جمیع مال میں سے خرچ کیا جائے گا۔

(١٩٤٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ كَانَ يَقُولُ : النَّفَقَةُ وَالرَّضَاعُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۱۹۴۸۹) حضرت شریح ؒ فرمایا کرتے تھے کہ نفقہ اور رضاعت تمام مال میں سے ہوں گے۔

(٢٣٠) فِي قَوْلِهِ ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾

قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر کا بیان

(١٩٤٩٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ قَالَ : عَلَى

الْوَارِثِ مِثْلُ مَا عَلَى أَبِيهِ أَنْ يَسْتَرْضِعَ لَهُ.

(۱۹۴۹۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وارث پر وہی لازم ہے جواس کے باپ پر لازم تھا یعنی اس کے دودھ کا انتظام کرنا۔

(۱۹٤۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ مثل مَا عَلَى أَبِيهِ مِنَ الرَّضَاعِ.

(۱۹۴۹۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وارث پر وہی لازم ہے جواس کے باپ پر لازم تھا یعنی اس کے دودھ کا انتظام کرنا۔

(۱۹٤۹۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَحَمَّادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ :رَضَاعُ الصَّبِيِّ.

(۱۹۴۹۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بچے کے دودھ کا انتظام کرنا ہے۔

(۱۹٤۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَشْعَثَ وَهِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ: ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ فَقَالَ:الرَّضَاعُ.

(۱۹۴۹۳) حضرت حسن رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بچے کے دودھ کا انتظام کرنا ہے۔

(۱۹٤۹٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَلَيْهِ الرَّضَاعُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ نَفَقَةُ الحَامِلِ.

(۱۹۴۹۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وارث پر رضاع لازم ہے لیکن حاملہ کا نفقہ لازم نہیں ہے۔

(۱۹٤۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ وَعَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :لاَ يُضَارُّ.

(۱۹۴۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسے نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔

(۱۹٤۹٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي هَذِهِ الآيَةِ: ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ قَالَ:الْوَالِدُ يَمُوتُ وَيَتْرُكُ وَلَدًا صَغِيرًا فَإِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَرَضَاعُهُ فِي مَالِهِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَرَضَاعُهُ عَلَى عَصَبَتِهِ.

(۱۹۴۹۶) حضرت ضحاک رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اگر باپ کا انتقال ہو جائے اور وہ چھوٹا بچہ چھوڑے تو اگر باپ کا مال ہے تو بچے کے دودھ کا انتظام اسی کے مال میں سے ہوگا اور اگر مال نہ ہو تو یہ عصبات کی ذمہ داری ہوگی۔

(۱۹٤۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :جَاؤُوا بِيَتِيمٍ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ :أَنْفِقْ عَلَيْهِ ، قَالَ :لَوْ لَمْ أَجِدْ إِلاَّ أَقْصَى عَشِيرَتِهِ لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمْ.

(۱۹۴۹۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ ایک یتیم بچے کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس

لائے اور عرض کیا کہ اس کے نفقہ کا انتظام کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے اس کے دور کے رشتہ دار بھی مل جائیں تو بھی اس کا نفقہ ان پر لازم کروں گا۔

(۱۹٤۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : شَهِدْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُتْبَةَ قَالَ لِوَلِيِّ يَتِيمٍ: لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ لَقَضَيْتُ عَلَيْكَ بِنَفَقَتِهِ لأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾

(۱۹۴۹۸) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عتبہ نے ایک یتیم کے ولی سے کہا کہ اگر اس کا مال نہ ہوتا تو میں تجھ پر اس کا نفقہ لازم کرتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾

(۱۹٤۹۹) حدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ قَالَ : هُوَ الْوَالِدُ ، يعني : النَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فَعَلَى الْعَصَبَةِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ جُبِرَتِ الأُمُّ عَلَى رَضَاعِهِ ، وَإِذَا عَرَفَهَا الْوَلَدُ فَلَمْ يَأْخُذْ مِنْ غَيْرِهَا ، جُبِرَتْ عَلَى رَضَاعِهِ.

(۱۹۴۹۹) حضرت ضحاک ؒ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ بچے کا نفقہ باپ پر لازم ہے، اگر وہ نہ ہو تو عصبات پر لازم ہے اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو ماں کو دودھ پلانے کا حکم دیا جائے گا۔ اگر بچہ ماں کے علاوہ کسی سے دودھ نہ پیے تو اسے بچے کو دودھ پلانے پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۹٥۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ قَالَ : عَلَى الْوَارِثِ أَنْ لاَ يُضَارَّ.

(۱۹۵۰۰) حضرت ابن عباس ؓ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وارث پر لازم ہے کہ اس کا نقصان نہ ہونے دے۔

(۱۹٥۰۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ : ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ قَالَ : لاَ يُضَارُّ.

(۱۹۵۰۱) حضرت ضحاک قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وارث پر لازم ہے کہ اس کا نقصان نہ ہونے دے۔

(۲۳۱) من قَالَ الرَّضَاعُ عَلَى الرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ

جن حضرات کے نزدیک بچے کے دودھ کا انتظام مرد کے ذمہ ہے عورت کے ذمہ نہیں

(۱۹٥۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَوْقَفَ بَنِي عَمِّ مَنْفُوسٍ كَلاَلَةً بِرَضَاعِهِ عَلَى ابْنِ عَمٍّ لَهُ. (ابن جرير ٥٠٠)

(۱۹۵۰۲) حضرت سعید بن مسیب ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ نے ایسے بچے کے دودھ کا انتظام اس کے چچازاد مردوں پر کیا جس کے باپ کے انتقال کے بعد اس کا کوئی مال باقی نہیں رہا تھا۔

(۱۹۵۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ :وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ :عَلَى الرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ.

(۱۹۵۰۳) حضرت حسن رضی اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ بچے کے دودھ کا انتظام مرد کے ذمہ ہے عورت کے ذمہ نہیں۔

(۱۹۵۰٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :سُئِلَ عَنْ صَبِيٍّ لَهُ أُمٌّ وَعَمٌّ وَالأُمُّ مُوسِرَةٌ وَالْعَمُّ مُعْسِرٌ فَقَالَ :النَّفَقَةُ عَلَى الْعَمِّ.

(۱۹۵۰۴) حضرت حسن رضی اللہ سے سوال کیا گیا کہ اس بچے کی ماں مال دار ہے جبکہ چچا غریب ہے، دودھ کے انتظام کی ذمہ داری کس پر ہوگی؟ انہوں نے فرمایا کہ نفقہ چچا پر لازم ہے۔

(۱۹۵۰٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ :إِذَا كَانَ عَمٌّ وَأُمٌّ فَعَلَى الأُمِّ بِقَدْرِ مِيرَاثِهَا وَعَلَى الْعَمِّ بِقَدْرِ مِيرَاثِهِ.

(۱۹۵۰۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جب ماں بھی ہو اور چچا بھی تو ماں کی ذمہ داری اس کی میراث کے بقدر اور چچا کی ذمہ داری اس کی میراث کے بقدر ہوگی۔

(۲۳۲) مَا قَالُوا فِيهِ إِذَا طَلَّقَهَا وَلَهَا وَلَدٌ رَضِيعٌ

جب آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کا دودھ پیتا بچہ تھا تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ :إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَلَهَا مِنْهُ وَلَدٌ فَعَلَيْهِ الرَّضَاعُ.

(۱۹۵۰۶) حضرت مسروق ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کا دودھ پیتا بچہ تھا تو دودھ کا انتظام مرد پر لازم ہوگا۔

(۱۹۵۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :عَلَيْهِ رَضَاعُهُ حَتَّى تَفْطِمَهُ.

(۱۹۵۰۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور اس کا دودھ پیتا بچہ تھا تو دودھ کا انتظام مرد پر لازم ہوگا۔ جبکہ بچہ دودھ پینا چھوڑ نہ دے۔

(۲۳۳) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ يُفْرَضُ لَهَا مِنْ مَالِ بِنْتِهَا

کیا کسی عورت کو اس کی بیٹی کے مال میں سے دیا جاسکتا ہے؟

(۱۹٥٠٨) حَدَّثَنَا أبو بكر الْحَنَفِيُّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ :سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمَرْأَةِ يُفْرَضُ لَهَا مِنْ مَالِ ابْنَتِهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، أُراه حَقًّا.

(۱۹۵۰۸) حضرت ضحاک بن عثمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا عورت کو اس کی بیٹی کے مال میں سے دیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، میں اسے درست سمجھتا ہوں۔

(۱۹٥٠٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :الْيَتِيمُ أُمُّهُ مُحْتَاجَةٌ أَيُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ مَالِهِ ؟ قَالَ عَطَاءٌ :لَيْسَ لَهَا شَيْءٌ ؟ قُلْتُ :لاَ ، قَالَ :نَعَمْ.

(۱۹۵۰۹) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے کہا کہ اگر کسی یتیم کی ماں محتاج ہو تو کیا اس پر اس کے مال میں سے خرچ کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ کیا اس کی ماں کے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

(۲۳٤) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ يَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يُلاَعِنَهَا

اگر ایک آدمی اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے پھر لعان سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو کیا وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے؟

(۱۹٥١٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :يَتَوَارَثَانِ مَا لَمْ يَتَلاَعَنَا.

(۱۹۵۱۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک لعان نہ ہو ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

(۱۹٥١١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :يَتَوَارَثَانِ مَا لَمْ يَتَلاَعَنَا.

(۱۹۵۱۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک لعان نہ ہو ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

(۱۹٥١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا مَاتَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ اللِّعَانِ تَوَارَثَا.

(۱۹۵۱۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب لعان سے پہلے دونوں میں سے کوئی ایک مر گیا تو وہ وارث ہوں گے۔

(۱۹٥١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :يَرِثُهَا ، وَقَالَ الْحَكَمُ :يُضْرَبُ وَيَرِثُهَا.

(۱۹۵۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد عورت کا وارث ہوگا۔ حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مرد کو کوڑے لگائے جائیں گے اور وہ وارث ہوگا۔

(۱۹۵۱۴) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ يُلاَعِنَهَا قَالَ : إِنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ جُلِدَ وَوَرِثَ ، وَإِنْ أَقَامَ شُهُودًا وَرِثَ ، وَإِنْ حَلَفَ لَمْ يَرِثْ.

(۱۹۵۱۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور وہ عورت لعان سے پہلے انتقال کر گئی تو اگر وہ آدمی اپنی تکذیب کردے تو اسے کوڑے لگائے جائیں گے اور وہ وارث ہوگا اور اگر وہ گواہ پیش کردے تو وارث ہوگا اور اگر قسم کھائے تو وارث نہیں ہوگا۔

(۱۹۵۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا مَاتَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ الْمُلاَعَنَةِ إِنْ هِيَ أَقَرَّتْ بِهَا رُجِمَتْ وَصَارَ إِلَيْهَا الْمِيرَاثُ وَإِنِ الْتَعَنَتْ وَرِثَتْ ، وَإِنْ لَمْ تُقِرَّ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فَلاَ مِيرَاثَ لَهَا وَلاَ عِدَّةَ عَلَيْهَا.

(۱۹۵۱۵) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ان دونوں میں سے کوئی ایک لعان سے پہلے مر گیا اور پھر اگر عورت زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا اور میراث اس کے مال میں شامل ہوگی اور اگر وہ لعان کرے تو وارث ہوگی۔ اگر وہ ان دونوں چیزوں میں سے کسی کا اقرار نہ کرے تو اسے میراث نہیں ملے گی اور اس پر عدت بھی لازم نہیں ہوگی۔

(۱۹۵۱۶) حدثنا إسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ مَاتَتْ قَالاَ : يَرِثُهَا وَلاَ مُلاَعَنَةَ بَيْنَهُمَا.

(۱۹۵۱۶) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی اور پھر وہ مر گئی تو آدمی اس عورت کا وارث ہوگا اور دونوں کے درمیان لعان نہ ہوگا۔

(۱۹۵۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : يُجْلَدُ وَلاَ مُلاَعَنَةَ بَعْدَ الْمَوْتِ.

(۱۹۵۱۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں اسے کوڑے لگائے جائیں گے اور موت کے بعد لعان نہیں ہوتا۔

(۱۹۵۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا قَذَفَهَا ، ثُمَّ مَاتَتْ قَبْلَ أَنْ يُلاَعِنَهَا قَالَ : إِنْ شَاءَ أَكْذَبَ نَفْسَهُ وَوَرِثَ ، وَإِنْ شَاءَ لاَعَنَ وَلَمْ يَرِثْ.

(۱۹۵۱۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور وہ لعان سے پہلے مر گئی تو اگر وہ چاہے تو اپنی تکذیب کردے اور وارث ہو جائے اور اگر چاہے تو لعان کرلے اس صورت میں وارث نہیں ہوگا۔

(۱۹۵۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : يَتَوَارَثَانِ مَا لَمْ يَتَلاَعَنَا.

(۱۹۵۱۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک لعان نہ ہوا ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

(۲۳۵) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَامْرَأَتُهُ حَامِلٌ

اگر ایک شخص کا انتقال ہو جائے اور اس کی بیوی حاملہ ہو تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ : يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ حَتَّى تَضَعَ ، ثُمَّ يُقْسَمُ الْمِيرَاثُ.

(۱۹۵۲۰) حضرت شعبی ریشیڈ فرماتے ہیں کہ اگر کسی حاملہ کا خاوند انتقال کر جائے تو بچے کی پیدائش تک اس پر کل مال میں سے خرچ کیا جائے گا پھر میراث تقسیم کی جائے گی۔

(۱۹۵۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَامْرَأَتُهُ حُبْلَى لَمْ يُقْسَمِ الْمِيرَاثُ حَتَّى تَضَعَ.

(۱۹۵۲۱) حضرت ابراہیم ریشیڈ فرماتے ہیں کہ جب کسی حاملہ کا خاوند انتقال کر جائے تو بچے کی پیدائش تک میراث تقسیم نہیں کی جائے گی۔

(۱۹۵۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : يُقْسَمُ وَيُتْرَكُ نَصِيبُ ذَكَرٍ فَإِنْ كَانَتْ أُنْثَى رُدَّ عَلَى الْوَرَثَةِ ، وَإِنْ كَانَ ذَكَرًا كَانَ لَهُ.

(۱۹۵۲۲) حضرت ضحاک ریشیڈ فرماتے ہیں کہ حاملہ کا خاوند انتقال کر جائے تو میراث تقسیم کر دی جائے گی، اور ایک لڑکے کا حصہ چھوڑ دیا جائے گا اگر لڑکی پیدا ہوئی تو باقی ماندہ حصہ ورثاء میں تقسیم ہوگا اور اگر لڑکا ہوا تو اس کو مل جائے گا۔

(۲۳۶) مَا يُجْبَرُ الرَّجُلُ عَلَيْهِ مِنَ النَّفَقَةِ ؟

آدمی کو کس کا نفقہ دینے پر مجبور کیا جائے گا؟

(۱۹۵۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ : يُجْبَرُ كُلُّ ذِي مَحْرَمٍ عَلَى أَنْ يُنْفِقَ عَلَى مَحْرَمِهِ.

(۱۹۵۲۳) حضرت حماد ریشیڈ فرماتے ہیں کہ ہر ذی محرم کو اپنے محرم پر خرچ کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۹۵۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : يُجْبَرُ عَلَى نَفَقَةِ كُلِّ وَارِثٍ.

(۱۹۵۲۴) حضرت حسن رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ہر وارث کے نفقہ پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۹۵۲٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ جَبَرَ رَجُلاً عَلَى نَفَقَةِ ابْنِ أَخِيهِ.

(۱۹۵۲۵) حضرت حسن رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے ایک آدمی کو اپنے بھائی کا نفقہ دینے پر مجبور کیا تھا۔

(۱۹۵۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: يُجْبَرُ الرَّجُلُ عَلَى نَفَقَةِ وَالِدَيْهِ، يُنْفِقُ عَلَيْهِمَا بِالْمَعْرُوفِ.

(۱۹۵۲٦) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کو اس کے والدین کا نفقہ دینے پر مجبور کیا جائے گا اور وہ ان پر نیکی کے ساتھ خرچ کرے گا۔

(۱۹۵۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُجْبَرُ عَلَى نَفَقَةِ أَخِيهِ، إِذَا كَانَ مُعْسِرًا.

(۱۹۵۲۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کا بھائی تنگدست ہو تو اسے اس پر خرچ کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱۹۵۲۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يُلْزِمُ وَلَدَ ابْنِهِ إِذَا كَانَ فَقِيرًا، وَكَانَ الْجَدُّ غَنِيًّا.

(۱۹۵۲۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دادا مالدار ہو تو اسے تنگدست پوتے پر خرچ کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

(۲۳۷) فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَالِدِهِ بِغَيْرِ أَمْرِهِ

اگر کوئی شخص اپنے والد کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر لے لے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ رَجُلٌ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ: إِنَّ أَبِي يَحْرِمُنِي مَالَهُ فَيَقُولُ: لاَ أُنْفِقُ عَلَيْكَ شَيْئًا، فَقَالَ: خُذْ مِنْ مَالِ أَبِيكَ بِالْمَعْرُوفِ.

(۱۹۵۲۹) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرے والد مجھے اپنے مال سے محروم رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں تجھ پر خرچ نہیں کروں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ اپنے باپ کے مال میں سے نیکی کے ساتھ لے لو۔

(۲۳۸) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ يَا أُخَيَّةُ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو "اے چھوٹی بہن" کہہ دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۳۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ: يَا أُخَيَّةُ: قَالَ: مَا هَذَا وَتَمْرَتَانِ إِلاَّ وَاحِدٌ.

(۱۹۵۳۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو "اے چھوٹی بہن" کہہ دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ اور دو کھجوریں ایک جیسی چیز ہیں۔

(۱۹۵۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ يَا أُخَيَّةُ قَالَ: لاَ تَقُلْ لَهَا: يَا أُخَيَّةُ. (ابو داؤد ۲۲۰۳)

(۱۹۵۳۱) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ اپنی بیوی کو اے چھوٹی بہن کہہ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے اے چھوٹی بہن مت کہو۔

(۲۳۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَتَّهِمُ امْرَأَتَهُ أَنْ تَكُونَ غَيَّبَتْ له صِكَّكًا فَحَلَفَ أَنَّهَا قَدْ فَعَلَتْ

اگر ایک آدمی اپنی بیوی پر الزام لگائے کہ اس نے اس کے پیسے چرائے ہیں اور پھر اس بات پر قسم کھالے کہ اس نے واقعی ایسا کیا ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ زِيَادٍ الأَعْلَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي امْرَأَةٍ غَيَّبَتْ صِكَكَ رَجُلٍ فَقَالَ : أَنْتِ طَالِقٌ ثَلاَثًا إِنْ لَمْ تَكُنْ قد غَيَّبْتِهَا ، فَقَالَ الْحَسَنُ : إِنْ كَانَ صَادِقًا فَهِيَ امْرَأَتُهُ ، وَسَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُولُ : يُدَيَّنُ فِي ذَلِكَ.

(۱۹۵۳۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت نے اپنے خاوند کے پیسے چرالیے تو آدمی نے کہا کہ اگر تو نے نہ چرائے ہوں تو تجھے تین طلاق۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی سچا ہے تو وہ اس کی بیوی رہے گی۔ حضرت حماد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس معاملے میں اس کی دینداری دیکھی جائے گی۔

(۲٤٠) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تَدَّعِي أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا

اگر کوئی عورت یہ دعویٰ کرے کہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی ہے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ ادَّعَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ طَلَّقَهَا فَرَافَعَتْهُ إِلَى السُّلْطَانِ فَاسْتَحْلَفَهُ إِنَّهُ لَمْ يُطَلِّقْ ، ثُمَّ رُدَّتْ عَلَيْهِ وَمَاتَ ، قَالَ الْحَسَنُ : تَرِثُهُ.

(۱۹۵۳۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی اور یہ مقدمہ لے کر سلطان کے پاس گئی۔ سلطان نے خاوند سے قسم لی کہ اس نے طلاق نہیں دی۔ پھر وہ عورت واپس اس کے ساتھ بھیج دی گئی اور خاوند مر گیا تو وہ عورت اس کی وارث ہوگی۔

(۲٤۱) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ عِنْدَ رَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَمَاتَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ وَشَهِدَ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ

اگر ایک آدمی دو مردوں اور ایک عورت کے سامنے اپنی بیوی کو طلاق دے، پھر دو گواہ مردوں میں سے ایک کا انتقال ہو جائے اور طلاق کے بارے میں ایک مرد اور ایک عورت گواہی دیں تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۳٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ رَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فَشَهِدَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةُ وَغَابَ الآخَرُ قَالَ :تُعْزَلُ عَنْهُ حَتَّى يَجِيءَ الْغَائِبُ.

(۱۹۵۳۴) حضرت شعبی ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص دو مردوں اور ایک عورت کی موجودگی میں اپنی بیوی کو طلاق دے دے، پھر ایک مرد اور عورت گواہی دیں جبکہ دوسرا مرد موجود نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس غائب شخص کے آنے تک بیوی کو اس کے خاوند سے الگ رکھا جائے گا۔

(۲٤۲) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ حَلَفَ بِالطَّلاَقِ ثَلاَثًا إِنْ كَلَّمَ أَخَاهُ

اگر ایک آدمی نے یہ قسم کھائی کہ اگر اس نے اپنے بھائی سے بات کی تو اس کی بیوی کو تین طلاق تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، وَسَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِذَا قَالَ الرَّجُلُ :إِنْ كَلَّمَ أَخَاهُ فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، فَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً ، ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا ، فَإِذَا بَانَتْ كَلَّمَ أَخَاهُ ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا إِنْ شَاءَ بَعْدُ.

(۱۹۵۳۵) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کہا کہ اگر اس نے اپنے بھائی سے بات کی تو اس کی بیوی کو تین طلاق۔ اگر وہ چاہے تو ایک طلاق دے دے اور پھر اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کی عدت گزر جائے اور جب وہ بائنہ ہو جائے تو اپنے بھائی سے بات کرلے۔ پھر اس کے بعد اگر چاہے تو اس سے شادی کرلے۔

(٢٤٣) من كَرِهَ الطَّلاَقَ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ

بغیر کسی وجہ کے طلاق دینا جن حضرات کے نزدیک ناپسندیدہ ہے

(١٩٥٣٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ :تَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَّقَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :طَلَّقْتَهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :مِنْ بَأْسٍ ؟ قَالَ :لاَ يَا رَسُولَ اللهِ ، ثُمَّ تَزَوَّجَ أُخْرَى ، ثُمَّ طَلَّقَهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :طَلَّقْتَهَا ؟ قَالَ:نَعَمْ، قَالَ:مِنْ بَأْسٍ؟ قَالَ :لاَ يَا رَسُولَ اللهِ ، ثُمَّ تَزَوَّجَ أُخْرَى ، ثُمَّ طَلَّقَهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَطَلَّقْتَهَا؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ:مِنْ بَأْسٍ؟ قَالَ:لاَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّالِثَةِ :إنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ كُلَّ ذَوَّاقٍ مِنَ الرِّجَالِ وَلاَ كُلَّ ذَوَّاقَةٍ مِنَ النِّسَاءِ.

(دار قطنی ۵۱۶۷۔ بزار ۱۴۹۸)

(۱۹۵۳۶) حضرت شہر بن حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی، پھر اسے طلاق دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کوئی وجہ تھی؟ انہوں نے کہا نہیں۔ انہوں نے پھر کسی عورت سے شادی کی، پھر اسے طلاق دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کوئی وجہ تھی؟ انہوں نے کہا نہیں۔ انہوں نے پھر کسی عورت سے شادی کی، پھر اسے طلاق دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کوئی وجہ تھی؟ انہوں نے کہا نہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ہر مزے چکھنے والا مرد اور ہر مزے چکھنے والی عورت پسند نہیں ہیں۔

(١٩٥٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ معرِّفٍ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا أَحَلَّ اللَّهُ أَبْغَضَ إلَيْهِ مِنَ الطَّلاَقِ. (ابو داؤد ۲۱۷۰)

(۱۹۵۳۷) حضرت محارب بن دثار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال کیا ہے ان میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔

(١٩٥٣٨) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ ، أَوْ يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ لاَ تُزَوِّجُوا حَسَنًا ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ مِطْلاَقٌ.

(۱۹۵۳۸) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے والد روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل عراق یا اہل کوفہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اپنی بیٹیوں کی شادی حسن رضی اللہ عنہ سے نہ کراؤ وہ بہت طلاق دینے والے آدمی ہیں۔

(۱۹۵۳۹) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَا زَالَ الْحَسَنُ يَتَزَوَّجُ وَيُطَلِّقُ حَتَّى حَسِبْت أَنْ يَكُونَ عَدَاوَةً فِي الْقَبَائِلِ.

(۱۹۵۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ شادی کرتے ہیں اور طلاق دیتے ہیں، یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہے کہ قبائل میں دشمنی کا سبب نہ بن جائیں۔

(۲٤٤) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِطَلاَقِ امْرَأَتِهِ فِي الشَّيْءِ فَيَخْتَلِفَانِ

اگر کوئی شخص کسی چیز کے متعلق کر کے اپنی بیوی کو طلاق دینے کی قسم کھائے اور پھر دونوں کا اختلاف ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ : سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : إِنْ لَمْ أَكُنْ دَفَعْت إِلَيْك كَذَا وَكَذَا فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، قَالَ : فَحَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ : إِنْ كَانَتْ لَهُ بَيِّنَةٌ وَإِلاَّ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ.

(۱۹۵۴۰) حضرت عبد الاعلیٰ رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں تجھے اتنا مال نہ دوں تو تجھے تین طلاقیں، اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت سعید رحمہ اللہ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اگر آدمی کے پاس گواہی ہو تو ٹھیک ورنہ عورت بائنہ ہو جائے گی۔

(۱۹۵٤۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ قَالَ لَهَا زَوْجُهَا : إِنْ لَمْ أُنْفِقْ عَلَيْك عَشَرَةَ دَرَاهِمَ كُلَّ شَهْرٍ فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ : قَدْ مَضَتْ ثَلاَثَةُ أَشْهُرٍ لَمْ تُنْفِقْ عَلَيَّ شَيْئًا، قَالَ : الْقَوْلُ مَا قَالَ الرَّجُلُ إِلاَّ أَنْ تُقِيمَ الْمَرْأَةُ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ لَمْ يُنْفِقْ عَلَيْهَا.

(۱۹۵۴۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں تجھ پر ہر مہینے دس درہم خرچ نہ کروں تو تجھے تین طلاق۔ عورت نے دعویٰ کیا کہ اس نے تین مہینے سے مجھ پر کچھ خرچ نہیں کیا۔ اس صورت میں آدمی کا قول معتبر ہوگا البتہ اگر عورت خرچ نہ کرنے پر گواہی قائم کر دے تو اس کی بات مانی جائے گی۔

(۱۹۵٤۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ قَالَ لِغَرِيمِهِ : إِنْ لَمْ أَقْضِك حَقَّك قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ ، قَالَ : فَلَقِيَهُ مِنَ الْغَدِ فَزَعَمَ أَنَّهُ لَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا قَالَ : فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ : قَدْ طَلَّقْتنِي قَالَ : فَخَاصَمْته إِلَى الشَّعْبِيِّ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : أَمَّا امْرَأَتُك فَنُدِينُك فِيهَا ، وَأَمَّا الرَّجُلُ فَبَيِّنَتُك فيها أَنَّك دَفَعْت إِلَيْهِ مَالَهُ وَإِلاَّ فَأَعْطِهِ حَقَّهُ.

(۱۹۵۴۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص نے اپنے قرض خواہ سے کہا کہ اگر میں نے غروب شمس سے پہلے تیرا حق ادا نہ کیا تو میری بیوی کو طلاق۔ پھر وہ اس سے اگلے دن ملا اور اس نے کہا کہ اس نے کوئی چیز ادا نہیں کی۔ اس کی عورت نے اس سے کہا

کہ تو نے مجھے طلاق دے دی ہے۔ پھر وہ یہ مقدمہ لے کر حضرت شعبی رحمہ اللہ کے پاس گئی۔ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے کہا کہ جہاں تک تمہاری بیوی کا سوال ہے تو وہ ہم تمہاری دین داری پر چھوڑتے ہیں اور جہاں تک آدمی کی بات ہے تو تم گواہی لاؤ کہ تم نے اس کا حق ادا کر دیا ہے ورنہ اس کا حق ادا کرو۔

(٢٤٥) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ قَدْ خَلَعْتُك ، وَلَمْ يَفْعَلْ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تجھ سے خلع کی، حالانکہ اس نے خلع نہ کی ہو تو کیا حکم ہے؟

(١٩٥٤٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ أنه قَالَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ :قَدْ خَلَعْتُك ، وَلَمْ يَكُنْ خَلَعَهَا قَالَ :قَدْ خَلَعَهَا وَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ.

(۱۹۵۴۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں۔ نے تجھ سے خلع کی، حالانکہ اس نے خلع نہ کی ہو تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس نے خلع کر لی اور اس پر کچھ لازم نہ ہوگا۔

(٢٤٦) مَا قَالُوا فِي الْحُرَّةِ تُجْبَرُ عَلَى رَضَاعِ ابْنِهَا ؟

آزاد عورت کو بچے کو دودھ پلانے پر مجبور کیا جائے گا یا نہیں؟

(١٩٥٤٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ: لاَ تُجْبَرُ الحرة عَلَى الرَّضَاعِ وَتُجْبَرُ أُمُّ الْوَلَدِ.

(۱۹۵۴۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آزاد عورت کو بچے کو دودھ پلانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا جبکہ ام ولد کو مجبور کیا جائے گا۔

(١٩٥٤٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ :إذَا كَانَ لِلْمَرْأَةِ صَبِيٌّ مُرْضَعٌ فَهِيَ أَحَقُّ بِهِ وَلَهَا أَجْرُ الرَّضَاعِ مِثْلُهَا إنْ قَبِلَتْهُ ، وَإِنْ لَمْ تَقْبَلْهُ اسْتَرْضَعَ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا إنْ قَبِلَ الصَّبِيُّ مِنْ غَيْرِهَا فَذَلِكَ ، وَإِنْ لَمْ يَقْبَلْ جُبِرَتْ عَلَى رَضَاعِهِ وَأُعْطِيَتْ أَجْرَ مِثْلِهَا.

(۱۹۵۴۵) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت کا دودھ پینے والا بچہ ہو تو وہ اس کو دودھ پلانے کی زیادہ حقدار ہے، اور اس اس جیسی عورتوں کے برابر بدلہ ملے گا اگر وہ دودھ پلانے کو قبول کرلے۔ اور اگر وہ قبول نہ کرے تو کسی اور سے دودھ پلوایا جائے گا۔ اگر بچہ کسی اور عورت کا دودھ پینے لگے تو ٹھیک ورنہ اس کی ماں کو دودھ پلانے پر مجبور کیا جائے گا اور اسے اس کی قیمت دی جائے گی۔

(١٩٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى﴾ قَالَ :إذَا قَامَ الرَّضَاعُ عَلَى شَيْءٍ فَالأُمُّ أَحَقُّ بِهِ.

(۱۹۵۴۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اگر رضاعت کسی چیز پر قائم ہوتو ماں اس کی زیادہ حقدار ہے۔

(۱۹۵٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ :إذَا كَانَ الْوَلَدُ لاَ يَأْخُذُ مِنْ غَيْرِهَا وَخَشِيَ عَلَيْهِ جُبِرَتْ.

(۱۹۵۴۷) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر بچہ کسی اور عورت کا دودھ نہ پئے اور اس کی جان کو خطرہ ہوتو ماں کو ہی دودھ پلانے پر مجبور کیا جائے گا۔

(۲٤۷) مَا قَالُوا فِيمَنْ رَخَّصَ أَنْ يخْرِجَ امْرَأَتَهُ

عورت کا گھر بدلنے کے احکامات

(۱۹۵٤۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أبْرَاهِيمَ قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :﴿إِلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ قَالَ :الْفَاحِشَةُ أَنْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِهَا ، فَإِذَا فَعَلَتْ ذَلِكَ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يُخْرِجُوهَا.

(۱۹۵۴۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ فاحشہ یہ ہے کہ وہ اپنے خاوند کے گھر والوں سے بدزبانی کرے، جب وہ ایسا کرے تو وہ اسے اس کے گھر سے نکال سکتے ہیں۔

(۱۹۵٤۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي قَوْلِ اللهِ تعالى :(إِلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ) قَالَ :خُرُوجُهَا مِنْ بَيْتِها فَاحِشَةٌ.

(۱۹۵۴۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عورت کا گھر سے نکلنا فاحشہ ہے۔

(۱۹۵٥۰) حدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ﴿وَلاَ يَخْرُجْنَ إِلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ قَالَ :إِلاَّ أَنْ تَخْرُجَ لِحَدٍّ.

(۱۹۵۵۰) حضرت حماد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ کسی حد کے لئے نکلے تو درست ہے۔

(۱۹۵٥۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهِ تعالى :﴿إِلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ الْفَاحِشَةُ الْمُبَيِّنَةُ عِصيان الزَّوجِ.

(۱۹۵۵۱) حضرت ضحاک رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ فاحشہ مبینہ سے مراد خاوند کی نافرمانی ہے۔

(۱۹۵٥۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :﴿إِلاَّ أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ قَالَ :

خُرُوجُهَا فَاحِشَةٌ.

(۱۹۵۵۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس کا گھر سے نکلنا فاحشہ ہے۔

(۲۴۸) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ قَالَ لِرَجُلٍ إِنْ لَمْ تَأْكُلْ هَذِهِ اللُّقْمَةَ فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ ، فَجَائَتِ السِّنَّوْرُ فَأَكَلَتْهَا

اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا کہ اگر تو نے یہ لقمہ نہ کھایا تو میری بیوی کو طلاق اور اتنے میں ایک بلی آئی اور اس لقمہ کو کھا گئی تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۵۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ أَخَذَ لُقْمَةً ، فَقَالَ رَجُلٌ : إِنْ لَمْ تَأْكُلْهَا فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ فَجَازَتْ سِنَّوْرٌ فَأَخَذَتِ اللُّقْمَةَ فَقَالَ : طُلِّقَتِ امْرَأَتُهُ.

(۱۹۵۵۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا کہ اگر تو نے یہ لقمہ نہ کھایا تو میری بیوی کو طلاق اور اتنے میں ایک بلی آئی اور اس لقمہ کو کھا گئی تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کی بیوی کو طلاق ہوگئی۔

(۱۹۵۵٤) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ : جَاءَ إِلَى الشَّعْبِيِّ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : إِنْ لَمْ تَأْكُلِي هَذَا الْعِرْقَ ، فَامْرَأَتُهُ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، فَجَائَتِ السِّنَّوْرُ ، فَأَخَذَتِ الْعِرْقَ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : لَمْ يَجْعَلْ لَهَا مَخْرَجًا ، لاَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مَخْرَجًا.

(۱۹۵۵۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو نے یہ چیز نہ کھائی تو تجھے تین طلاقیں، اتنے میں ایک بلی آئی اور اس نے وہ چیز کھالی۔ اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس نے عورت کا راستہ بند کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا راستہ بند کردیا۔

(۲۴۹) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ كَتَبَ إِلَى امْرَأَتِهِ بِكِتَابٍ فَخَيَّرَهَا فِيهِ فَقَرَأَتْهُ وَلَمْ تَكَلَّمْ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کے نام خط لکھا اور اس میں اسے طلاق کا اختیار دیا اس نے خط پڑھا لیکن کوئی بات نہ کی تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ بِكِتَابٍ ، فَقَالَ : إِنَّ رَجُلاً كَتَبَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَجَعَلَ أَمْرَهَا بِيَدِهَا فَقَرَأَتِ الْكِتَابَ ، ثُمَّ وَضَعَتْهُ تَحْتَ الْفِرَاشِ ، فَقَامَتْ وَلَمْ تَقُلْ

شَيْئًا ، قَالَ : لاَ شَيْءَ لَهَا.

(۱۹۵۵۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی ایک خط لے کر آیا اور اس نے کہا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کے نام ایک خط لکھا اور اس میں اسے طلاق کا اختیار دیا، عورت نے خط پڑھا اور اسے بستر کے نیچے رکھ دیا۔ پھر وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوگئی اور کوئی بات نہ کی تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عورت کا اختیار باقی نہیں رہا۔

(۲۵۰) مَا قَالُوا فِي الْعَبْدِ يُطَلِّقُ طَلاَقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ

اگر کوئی غلام طلاقِ رجعی دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۵٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ طَلاَقًا يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ فَعَلَيْهِ النَّفَقَةُ.

(۱۹۵۵٦) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی غلام طلاقِ رجعی دے تو اس پر نفقہ لازم ہوگا۔

(۲۵۱) مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَدَّعِي الرَّجْعَةَ قَبْلَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ

اگر کوئی شخص عدت گزر جانے کے بعد رجوع کر لینے کا دعویٰ کرے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۵۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا ادَّعَى الرَّجْعَةَ بَعد انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ فَعَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ.

(۱۹۵۵۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عدت گزر جانے کے بعد رجوع کر لینے کا دعویٰ کرے تو اس پر گواہی لازم ہے۔

(۱۹۵۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : إِذَا ادَّعَى الرَّجْعَةَ بَعد انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ ، وَإِنْ جَاءَ بِبَيِّنَةٍ.

(۱۹۵۵۸) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عدت گزر جانے کے بعد رجوع کر لینے کا دعویٰ کرے تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی خواہ وہ گواہی قائم کر لے۔

(۱۹۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : إِنْ قَالَ بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ : قَدْ رَاجَعْتُكِ لَمْ يُصَدَّقْ.

(۱۹۵۵۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص عدت گزر جانے کے بعد رجوع کر لینے کا دعویٰ کرے تو اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

(۲۵۲) مَا قَالُوا فِي رَجُلٍ شَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلاَنِ بِطَلاَقِ امْرَأَتِهِ فَفَرَّقَ الْقَاضِي ثُمَّ رَجَعَ أَحَدُهُمَا

اگر کسی آدمی کے بارے میں دو شخص گواہی دیں کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے پھر قاضی ان دونوں کے درمیان جدائی کرادے، اس کے بعد دونوں گواہوں میں سے ایک اپنی گواہی سے رجوع کرلے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۶۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زَادِيٍّ مَوْلَى بُجَيْلَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلاَنِ بِطَلاَقِ امْرَأَتِهِ ، فَفَرَّقَ الْقَاضِي بَيْنَهُمَا فَرَجَعَ أَحَدُ الشَّاهِدَيْنِ وَتَزَوَّجَهَا الآخَرُ ، قَالَ : فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : مَضَى الْقَضَاءُ ، وَلاَ يَلْتَفِتُ إِلَى رُجُوعِ الَّذِي رَجَعَ.

(۱۹۵۶۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کے بارے میں دو شخص گواہی دیں کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے، پھر قاضی ان دونوں کے درمیان جدائی کرادے، اس کے بعد دونوں گواہوں میں سے ایک اپنی گواہی سے رجوع کرلے اور دوسرا اس عورت سے شادی کرلے تو کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ قضاء نافذ ہو چکی اب رجوع کرنے والے کے قول کا اعتبار نہیں ہوگا۔

(۲۵۳) مَا قَالُوا فِي قَوْلِهِ تعالى (الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ)

قرآن مجید کی آیت ﴿الطلاق مرتان فإمساك بمعروف أو تسريح باحسان﴾ کی تفسیر

(۱۹۵۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْت قَوْلَ اللهِ تَعَالَى : ﴿الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ فَأَيْنَ الثَّالِثَةُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ هِيَ الثَّالِثَةُ. (ابوداؤد ۲۲۰۔ بیهقی ۳۴۰)

(۱۹۵۶۱) حضرت ابورزین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ قرآن مجید کی آیت ﴿الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ میں دو طلاقوں کا تذکرہ ہے، تیسری طلاق کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا مہربانی کے ساتھ روکنا یا احسان کے ساتھ رخصت کر دینا ہی تیسری طلاق ہے۔

(۱۹۵۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لاِمْرَأَتِهِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ أَقْرَبُك وَلاَ تَحِلِّينَ مِنِّي قَالَتْ : فَكَيْفَ تَصْنَعُ ؟ قَالَ : أُطَلِّقُك حَتَّى إِذَا دَنَا مُضِيُّ عِدَّتِك

رَاجَعْتُك ، فجزعت فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ قَالَ :فَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ جَدِيدًا ، مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ. (ترمذی ۱۱۹۲۔ مالك ۸۰)

(۱۹۵۶۲) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نہ تو تیرے قریب آؤں گا اور نہ تو میرے نکاح سے نکل سکے گی۔ عورت نے کہا کہ تم ایسا کس طرح کرو گے؟ اس آدمی نے کہا کہ میں تجھے طلاق دوں گا اور جب تیری عدت پوری ہونے کا وقت قریب آئے گا تو میں تجھ سے رجوع کرلوں گا۔ وہ عورت پریشان ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس موقع پر قرآن مجید کی آیت ﴿إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ نازل ہوئی۔ پھر لوگوں کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ طلاق دی ہوتی تھی یا نہ دی ہوتی تھی۔ (درمیانی صورت کوئی نہ تھی)

(۱۹۵۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : ﴿الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ قَالَ : إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ فَيُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُرَاجِعَهَا كَانَتْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا أُخْرَى فَلاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۹۵۶۳) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہے تو اسے دو طلاقیں دے دے، پھر جب وہ اس سے رجوع کرنا چاہے تو کر لے اور اگر ایک چاہے تو ایک طلاق دے دے، اس تیسری طلاق کے بعد وہ عورت اس خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کسی اور مرد سے شادی نہ کرلے۔

(۱۹۵۶٤) حَدَّثَنَا عُبَيد الله قَال أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ : ﴿الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً فَإِنْ شَاءَ نَكَحَهَا ، وَإِذَا طَلَّقَهَا ثِنْتَيْنِ فَإِنْ شَاءَ نَكَحَهَا ، فَإِذَا طَلَّقَهَا ثَلاَثًا ، فَلاَ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ.

(۱۹۵۶۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دے تو چاہے تو اس سے نکاح بحال کرلے۔ اور جب دو طلاقیں دے تو چاہے تو اس سے نکاح کرلے اور جب تیسری طلاق دے دے تو اب وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں جب تک کسی اور آدمی سے شادی نہ کرلے۔

(۱۹۵٦٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ قَالَ :يُطَلِّقُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ ، فَإِذَا حَاضَتْ ، ثُمَّ طَهُرَتْ فَقَدْ تَمَّ الْقُرْءُ ، ثُمَّ طَلَّقَ الثَّانِيَةَ كَمَا طَلَّقَ الأُولَى إِنْ أَحَبَّ أَنْ يَفْعَلَ ، فَإِذَا طَلَّقَ الثَّانِيَةَ ، ثُمَّ حَاضَتِ الْحَيْضَةَ الثَّانِيَةَ ، فَهَاتَانِ تَطْلِيقَتَانِ وَقُرْئَانِ ، ثُمَّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلثَّالِثَةِ : ﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ فَيُطَلِّقُهَا

فِی ذَلِکَ الْقُرْءِ کُلِّهِ إِنْ شَاءَ حِینَ تَجْمَعُ عَلَیْهَا ثِیَابَهَا.

(۱۹۵۶۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِیحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی بیوی کو ایسے طہر میں طلاق دے جس میں اس سے جماع نہ کیا ہو، پھر جب اسے حیض آئے اور پھر طہر آئے تو ایک قرء مکمل ہوگیا۔ پھر اسے دوسری طلاق اسی طرح دے جس طرح پہلی طلاق دی تھی۔ اگر وہ ایسا کرنا چاہے تو کرلے۔ پھر جب وہ دوسری طلاق دے دے اور اسے دوسرا حیض آجائے تو یہ دو طلاقیں اور دو قرء ہوگئے۔ پھر اللہ تعالیٰ تیسری طلاق کے بارے میں فرماتا ہے کہ ﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِیحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ پھر وہ اس پورے قرء میں اگر چاہے تو اس کو طلاق دے دے یہاں تک کہ عورت اپنے کپڑوں کو سمیٹ لے۔

(۱۹۵۶۶) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :إِنَّمَا هُوَ فُرْقَةٌ وَفَسْخٌ ، لَیْسَ بِطَلَاقٍ ، ذَکَرَ اللَّهُ الطَّلَاقَ فِی أَوَّلِ الآیَةِ وَفِی آخرها وَالْخُلْعَ بَیْنَ ذَلِکَ فَلَیْسَ بِطَلَاقٍ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَی : ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِیحٌ بِإِحْسَانٍ﴾.

(۱۹۵۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِیحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ فرقت اور فسخ ہے طلاق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آیت کے شروع میں اور آخر میں طلاق کا ذکر کیا ہے اور ان دونوں کے درمیان خلع کا ذکر کیا ہے جو کہ طلاق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ تَسْرِیحٌ بِإِحْسَانٍ﴾

(۱۹۵۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ، عَنْ أَیُّوبَ قَالَ:قَالَ عِکْرِمَةُ:لَعَلَّ اللَّهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِکَ أَمْرًا قَالَ:مَا یُحْدِثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ.

(۱۹۵۶۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿لَعَلَّ اللَّهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِکَ أَمْرًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ ہے جو تین کے بعد ہو۔

(۱۹۵۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی غَنِیَّةَ ، عَنْ جُوَیْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاکِ : ﴿لَعَلَّ اللَّهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِکَ أَمْرًا﴾ قَالَ :لَعَلَّهُ أَنْ یُرَاجِعَهَا فِی الْعِدَّةِ.

(۱۹۵۶۸) حضرت ضحاک رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿لَعَلَّ اللَّهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِکَ أَمْرًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ شاید کہ وہ عدت میں رجوع کرلے۔

(۱۹۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنْ دَاوُدَ الأَوْدِیِّ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ : ﴿لَا تَدْرِی لَعَلَّ اللَّهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِکَ أَمْرًا﴾ قَالَ :لَا تَدْرِی لَعَلَّکَ تَنْدَمُ فَیَکُونُ لَکَ سَبِیلٌ إِلَی الرَّجْعَةِ.

(۱۹۵۶۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿لَا تَدْرِی لَعَلَّ اللَّهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِکَ أَمْرًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ نہیں جانتے کہ شاید بعد میں آپ نادم ہوں اور آپ کے لئے رجوع کا راستہ بن جائے۔

(٢٥٤) مَا قَالُوا إِذَا طَلَّقَ سِرًّا رَاجَعَ سِرًّا

جوحضرات فرماتے ہیں کہ جب طلاق پوشیدہ طریقے پر دی ہے تو رجوع بھی پوشیدہ کرے

(١٩٥٧٠) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :إذَا طَلَّقَ سِرًّا رَاجَعَ سِرًّا فتلك رَجْعَةٌ ، فَإِنْ وَاقَعَ فَلاَ بَأْسَ ، وَإِنْ طَلَّقَ عَلاَنِيَةً وَرَاجَعَ فَلْيُشْهِدْ عَلَى رَجْعَتِهِ.

(۱۹۵۷۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب پوشیدگی سے طلاق دی تو رجوع بھی پوشیدگی سے کرلے، تو یہ رجوع ہے۔ اگر اس کے بعد اس نے جماع بھی کرلیا تو کوئی حرج نہیں۔ اگر طلاق علانیہ دی اور رجوع کرلیا تو اپنے رجوع پر گواہ بنالے۔

(١٩٥٧١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :إذَا طَلَّقَ سِرًّا رَاجَعَ سِرًّا.

(۱۹۵۷۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب طلاق پوشیدہ طریقے پر دی ہے تو رجوع بھی پوشیدہ کرے۔

(٢٥٥) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ آلَى مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ مَاتَ ؟

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا پھر وہ مرگیا تو کیا حکم ہے؟

(١٩٥٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : آلَى رَجُلٌ مِنِ امْرَأَتِهِ ، ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا فِي آخِرِ عِدَّتِهَا قَالَ :تَعْتَدُّ أَحَدَ عَشَرَ شَهْرًا.

(۱۹۵۷۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا پھر وہ اس کی عدت کے آخری دنوں میں مرگیا تو عورت گیارہ مہینے عدت گزارے گی۔

(٢٥٦) من قَالَ إِذَا اشْتَرَطَتِ الْمُخْتَلِعَةُ عَلَى زَوْجِهَا الطَّلاَقَ فَهُوَ لَهَا

اگر کسی خلع لینے والی عورت نے اپنے خاوند پر طلاق کی شرط لگائی تو اس کو اس شرط کا حق ہے

(١٩٥٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ بَائِنٌ وَمَا اشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ مِنَ الطَّلاَقِ فَهُوَ لَهَا.

(۱۹۵۷۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خلع طلاق بائنہ ہے۔ اگر خلع لینے والی عورت نے طلاق کی شرط لگائی تو یہ شرط معتبر ہوگی۔

(۲۵۷) مَا قَالُوا فِي طَلاَقِ الْمُكَاتَبَةِ ؟

مکاتبہ باندی کی طلاق کا بیان

(۱۹۵۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْمُكَاتَبَةُ طَلاَقُهَا طَلاَقُ الأَمَةِ وَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الأَمَةِ.

(۱۹۵۷۴) حضرت ابراہیم ویشیلا فرماتے ہیں کہ مکاتبہ باندی کی طلاق کا حکم باندی کی طلاق والا ہے اور اس کی عدت بھی باندی کی عدت کی طرح ہے۔

(۲۵۸) مَا قَالُوا فِي الْمَرْأَةِ تَزَوَّجُ فِي عِدَّتِهَا فَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ، عَلَى مَنِ النَّفَقَةُ ؟

اگر ایک عورت اپنی عدت میں شادی کرلے پھران دونوں کے درمیان تفریق کرادی جائے تو نفقہ کس پرواجب ہوگا؟

(۱۹۵۷٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : النَّفَقَةُ عَلَى مَنْ تَعْتَدُّ مِنْ مَائِهِ.

(۱۹۵۷۵) حضرت ابراہیم ویشیلا فرماتے ہیں کہ نفقہ اس پر ہوگا جس کے پانی پر وہ عدت گزار رہی ہے۔

(۲۵۹) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ فَتَفْجُرُ ، أَوْ يَفْجُرُ هُوَ فَيُرْجَمُ أَحَدُهُمَا ؟

اگر کوئی عورت یا مرد زنا کا ارتکاب کریں اور اسے سنگسار کردیا جائے تو کیا دوسرے کے لئے میراث ہوگی؟

(۱۹۵۷٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : أَيُّهُمَا رُجِمَ الزَّوْجُ ، أَوِ الْمَرْأَةُ فَلِصَاحِبِهِ مِنْهُ الْمِيرَاثُ.

(۱۹۵۷۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میاں بیوی میں سے کسی ایک کو اگر سنگسار کیا گیا تو دوسرے کو میراث ملے گی۔

(۱۹۵۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا رُجِمَ فَلَهَا الْمِيرَاثُ.

(۱۹۵۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر خاوند کو سنگسار کیا گیا تو بیوی کو میراث ملے گی۔

(۱۹۵۷۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ ، ثُمَّ فَجَرَتْ أُقِيمَ عَلَيْهَا الْحَدُّ ، وَإِنْ مَاتَتْ تَحْتَ السِّيَاطِ وَرِثَهَا.

(۱۹۵۷۸) حضرت ابراہیم ویشیلا فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے کسی عورت سے شادی کی پھر اس عورت نے بدکاری کا ارتکاب کیا اور

اس پر حد جاری ہوئی اور وہ مرگئی تو مرد عورت کا وارث ہوگا۔

(۱۹۵۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ أَقَامَ أَرْبَعَةَ شُهَدَاءَ عَلَى امْرَأَتِهِ أَنَّهَا زَنَتْ قَالَ :تُرْجَمُ وَيَرِثُهَا.

(۱۹۵۷۹) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کے زنا کار ہونے پر چار گواہ قائم کردیئے تو عورت کو سنگسار کیا جائے گا اور مرد اس کا وارث ہوگا۔

(۲۶۰) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ صَغِيرَةً ، أَيُلاَعِنُ "

اگر کسی مرد نے اپنی نابالغ بیوی پر تہمت لگائی تو کیا وہ لعان کرے گا؟

(۱۹۵۸۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ صَغِيرَةٌ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ وَلاَ لِعَانٌ.

(۱۹۵۸۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی نابالغ بیوی پر تہمت لگائی تو اس پر حد اور لعان لازم نہیں ہوں گے۔

(۲۶۱) مَا قَالُوا ؛ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى أَنَّ أَمْرَهَا بِيَدِ رَجُلٍ ؟

ایک آدمی نے کسی عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ عورت کا معاملہ آدمی کے ہاتھ میں ہوگا

(۱۹۵۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنِ الْحَكَمِ وَالزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى أَنَّ أَمْرَهَا بِيَدِ رَجُلٍ ، قَالَ الْحَكَمُ :لَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ :بَلَى ، وَقَالَ سُفْيَانُ :رَأْيِي رَأْيُ الزُّهْرِيِّ.

(۱۹۵۸۱) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت زہری رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی نے عورت سے اس شرط پر شادی کی کہ عورت کا معاملہ آدمی کے ہاتھ میں ہوگا۔ حضرت حکم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ کوئی شرط نہیں۔ حضرت زہری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کیوں نہیں ایسا ہی ہوگا۔ حضرت سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میری رائے وہی ہے جو حضرت زہری رحمہ اللہ کی ہے۔

(۲۶۲) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شِئْتِ ؟

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۸۲) حَدَّثَنَا حَكَّامٌ الرَّازِيّ ، عَنْ عَنْبَسَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ :إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لاِمْرَأَتِهِ : أَنْتِ طَالِقٌ إِذَا شِئْتِ ، فَقَدْ خَيَّرَهَا.

(۱۹۵۸۲) حضرت مسروق رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو چاہے تو تجھے طلاق ہے، اسے گویا آدمی نے اختیار دے دیا۔

(٢٦٣) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةً فِي الْعِدَّةِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ؟

اگر آدمی نے ایک عورت سے عدت میں شادی کی پھر اسے طلاق دے دی تو کیا حکم ہے؟

(١٩٥٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلاً فَمَكَثَتْ عِنْدَهُ سِنِينَ ، ثُمَّ قَدِمَ زَوْجُهَا فَأَخَذَهَا فَطَلَّقَهَا الآخَرُ قَالَ : لاَ طَلاَقَ لَهُ.

(۱۹۵۸۳) حضرت شعبی رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت نے کسی آدمی سے شادی کی اور پھر دو سال اس کے پاس رہی۔ پھر اس کا شوہر آیا اور اس عورت کو لے گیا۔ پھر دوسرے آدمی نے اس کو طلاق دے دی تو اس کی طلاق کا اعتبار نہیں ہے۔

(١٩٥٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : كُلُّ نِكَاحٍ فَاسِدٍ لاَ يَثْبُتُ فَلَيْسَ طَلاَقُهُ فِيهِ طَلاَق.

(۱۹۵۸۴) حضرت عطاء رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ ہر نکاح فاسد کا کوئی اعتبار نہیں اور اس کی طلاق کی کوئی حیثیت نہیں۔

(٢٦٤) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يُحَكِّمَانِ الرَّجُلَ ثم يَرْجِعَانِ

اگر میاں بیوی کسی آدمی کو ثالث بنائیں اور پھر رجوع کر لیں تو کیا حکم ہے؟

(١٩٥٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ قُلْتُ : رَجُلٌ وَامْرَأَتُهُ حَكَّمَا رَجُلَيْنِ ، ثُمَّ بَدَا لَهُمَا أَنْ يَرْجِعَا ، قَالَ : ذَلِكَ لَهُمَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمَا فَإِذَا تَكَلَّمَا فَلَيْسَ لَهُمَا أَنْ يَرْجِعَا.

(۱۹۵۸۵) حضرت صالح بن مسلم رطیٹیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رطیٹیلہ سے سوال کیا کہ اگر میاں بیوی کسی آدمی کو ثالث بنائیں اور پھر رجوع کر لیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے اس وقت تک ہے جب تک وہ بات نہ کریں، جب وہ دونوں بات کر لیں تو وہ رجوع نہیں کر سکتے۔

(٢٦٥) مَا قَالُوا فِي اللِّعَانِ كَيْفَ هُوَ ؟

لعان کی کیا کیفیت ہے؟

(١٩٥٨٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : كَيْفَ اللِّعَانُ ؟ قَالَ : خُذْ مَا فِي الْقُرْآنِ : أَشْهَدُ بِاللَّهِ أَشْهَدُ بِاللَّهِ.

(۱۹۵۸۶) حضرت ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا کہ لعان کا کیا طریقہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ قرآن مجید میں مذکور لعان کے الفاظ کو اللہ کی قسم کے ساتھ ادا کریں۔

(٢٦٦) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ فَتَضَعُ ؟

اگر کوئی شخص کسی حاملہ بیوی کو طلاق دے اور پھر وہ بچے کو جنم دے دے تو کیا حکم ہے؟

(١٩٥٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ :حدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُون ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ تَحْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ، وَكَانَ رَجُلاً شَدِيدًا عَلَى النِّسَاءِ فكرهته فَسَأَلَتْهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ حَامِلٌ ، فَأَبَى ، فَلَمَّا ضَرَبَهَا الطَّلْقُ أَلَحَّتْ عَلَيْهِ فِي تَطْلِيقَةٍ ، فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً وَهُوَ يَتَوَضَّأُ ، ثُمَّ خَرَجَ فَأَدْرَكَهُ إِنْسَانٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ قَدْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا ، قَالَ :خَدَعَتْنِي خَدَعَهَا اللَّهُ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَتْ فَقَالَ :سَبَقَ كِتَابُ اللهِ فِيهَا ، اخْطُبْهَا فَقَالَ :إنها لاَ تَرْجِعُ لِي أَبَدًا.

(ابن ماجه ۲۰۲۶۔ بيهقی ۴۲۱)

(۱۹۵۸۷) حضرت عمرو بن میمون اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ام کلثوم حضرت زبیر بن عوام کے نکاح میں تھیں۔ وہ عورتوں پر سختی کرنے والے آدمی تھے۔ جس کی وجہ سے وہ انہیں ناپسند کرتی تھیں۔ انہوں نے حالتِ حمل میں حضرت زبیر سے طلاق کا مطالبہ کیا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ جب انہیں دردِ زہ ہونے لگا تو انہوں نے ایک طلاق کا پرزور مطالبہ کیا۔ حضرت زبیر وضو کر رہے تھے انہوں نے ایک طلاق دے دی۔ جب وہ باہر آئے تو انہیں کسی نے بتایا کہ حضرت ام کلثوم نے بچے کو جنم دے دیا ہے۔ حضرت زبیر نے کہا اللہ اس کا ناس کرے اس نے مجھے دھوکہ دیا! پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے قصہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب غالب آگئی، تم انہیں نکاح کا پیام بھیج سکتے ہو۔ حضرت زبیر نے فرمایا کہ اب وہ کبھی میرے نکاح میں واپس نہیں آئیں گی۔

(٢٦٧) مَا قَالُوا فِي الْعَبْدِ يُطَلِّقُ لَيْسَ عَلَيْهِ مُتْعَةٌ ؟

غلام اگر طلاق دے تو اس پر متعہ لازم نہیں

(١٩٥٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :إِذَا طَلَّقَ الْمَمْلُوكُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ مُتْعَةٌ.

(۱۹۵۸۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ غلام اگر طلاق دے تو اس پر متعہ لازم نہیں۔

(۲٦۸) مَا قَالُوا ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ فِي الْمَنَامِ ؟

اگر کوئی شخص خواب میں طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ ، أَوْ أَعْتَقَ فِي مَنَامِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۱۹۵۸۹) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص خواب میں طلاق دے یا آزاد کردے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

(۱۹۵۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : رُفِعَ الْقَلَمُ ، عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ. (ابوداؤد ۴۴۰۱۔ نسائی ۷۳۴۵)

(۱۹۵۹۰) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ سویا ہوا انسان جاگنے تک مرفوع القلم ہے۔

(۱۹۵۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رُفِعَ الْقَلَمُ ، عَنْ ثَلاَثَةٍ ، عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ.

(ابن ماجہ ۲۰۴۱۔ احمد ۱۰۰)

(۱۹۵۹۱) حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے ایک سویا ہوا جب تک وہ جاگ نہ جائے۔

(۲٦۹) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَتَلْحَقُ إحْدَاهُنَّ بِدَارِ الْحَرْبِ

اگر کسی آدمی کی چار بیویاں ہوں اور ان میں سے ایک دار الحرب چلی جائے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ كُنَّ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَلَحِقَتْ إحْدَاهُنَّ بِدَارِ الْحَرْبِ ، قَالَ : يُتْبِعُهَا الطَّلاَقَ ، ثُمَّ يَتَزَوَّجُ.

(۱۹۵۹۲) حضرت عامر ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کی چار بیویاں ہوں اور ان میں سے ایک دار الحرب چلی جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کو طلاق دے کر شادی کرے۔

(۲۷۰) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ إِنْ دَخَلْتِ دَارَ فُلاَنٍ فَأَنْتِ طَالِقٌ ، فَتُهْدَمُ

اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں شخص کے گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے اس کے بعد وہ گھر گر گیا تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۵۹۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنِ الْحَسَنِ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : إِنْ دَخَلْت دَارَ فُلاَنٍ

فَأَنْتِ طَالِقٌ فَهُدِمَتِ الدَّارُ قَالَ :إذَا هُدِمَتِ الدَّارُ فَلَيْسَ بِطَلاَقٍ وَقَالَ ابْنُ هَاشِمٍ :إذَا كَانَتِ الدَّارُ فِي مِلْكِ الرَّجُلِ فَهُدِمَتْ ، أَوْ كَانَتْ طَرِيقًا فَدَخَلَتْهُ فَقَدْ وَقَعَ عَلَيْهَا الطَّلاَقُ.

(۱۹۵۹۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو فلاں شخص کے گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق ہے اس کے بعد وہ گھر گر گیا تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر گھر گرا دیا گیا تو طلاق نہیں ہوگی۔ حضرت ابو ہاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر گھر اس آدمی کا تھا اور یا راستہ بن گیا اور وہ عورت وہاں سے گذری تو اسے طلاق ہو جائے گی۔

(۲۷۱) مَا ذُكِرَ من الرُّخْصَةِ مِنَ الطَّلاَقِ

طلاق دینے کی اجازت کا بیان

(۱۹۵۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :أَشْهَدُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ طَلَّقَ.

(۱۹۵۹۴) حضرت عامر رحمہ اللہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے طلاق دی تھی۔

(۱۹۵۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حَدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ :طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَتَيْنِ إحْدَاهُمَا مِنْ بَنِي عَامِرٍ.

(۱۹۵۹۵) حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو عورتوں کو طلاق دی، جن میں سے ایک بنو عامر سے تھی۔

(۱۹۵۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ يُطَلِّقُ، إنَّمَا كَانَ يَعْتَزِلُ.

(۱۹۵۹۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طلاق نہیں دی تھی۔ آپ نے محض عزلت اختیار فرمائی تھی۔

(۱۹۵۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَاقِرًا فَطَلَّقَهَا ، ثُمَّ قَالَ :مَا آتِي النِّسَاءَ عَلَى لَذَّةٍ ، فَلَوْلاَ الْوَلَدُ مَا أَرَدْتهنَّ.

(۱۹۵۹۷) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنو مخزوم کی ایک بانجھ عورت سے شادی کی پھر اسے طلاق دے دی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں عورتوں سے لذت کے حصول کے لئے ہم بستری نہیں کرتا اگر اولاد نہ ہوتی تو میں عورتوں کے پاس نہ پھٹکتا۔

(۱۹۵۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو هلال ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عُمَرَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَإِذَا هِيَ شَمْطَاءُ فَطَلَّقَهَا.

(۱۹۵۹۸) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے شادی کی، وہ بانجھ نکلی تو آپ نے اسے طلاق دے دی۔

(۱۹۵۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ :طَلَّقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ

امْرَأَتَهُ فَقَالَ :أَمَا إِنِّي لَمْ أُطَلِّقْهَا مِنْ أَمْرٍ سَائَنِي وَلَكِنْ لَمْ يُصِبْهَا عِنْدِي بَلَاءٌ.

(۱۹۵۹۹) حضرت قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دی، پھر فرمایا کہ میں نے اسے کسی برائی کی وجہ سے طلاق نہیں دے۔ بلکہ اسے میرے پاس کوئی آزمائش نہیں پہنچی۔

(۱۹٦۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ وَعُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي الْجَوْنِ فَطَلَّقَهَا وَهِيَ الَّتِي اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ.

(بخاری ۵۲۵۴۔ ابن ماجه ۲۰۳۷)

(۱۹۶۰۰) حضرت محمد بن کعب، حضرت عبد اللہ بن عبیدہ رحمہ اللہ اور حضرت عمر بن حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو جون کی ایک عورت سے شادی کی، پھر اسے طلاق دے دی۔ یہ وہی عورت تھی جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگی تھی۔

(۲۷۲) من كَرِهَ الطَّلَاقَ وَالْخُلْعَ

جن حضرات نے طلاق اور خلع کو مکروہ قرار دیا ہے

(۱۹٦۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ قَاسِمٍ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ سَعِيدٍ :سُرِّيَّةٌ كَانَتْ لِعَلِيٍّ قَالَتْ :قَالَ عَلِيٌّ :يَا أُمَّ سَعِيدٍ ، قَدِ اشْتَقْتُ أَنْ أَكُونَ عَرُوسًا ، قَالَتْ :وَعِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَقُلْتُ :طَلِّقْ إِحْدَاهُنَّ وَاسْتَبْدِلْ ، فَقَالَ :الطَّلَاقُ قَبِيحٌ ، أَكْرَهُهُ.

(۱۹۶۰۱) حضرت ام سعید رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی باندی تھیں فرماتی ہیں کہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اے ام سعید رضی اللہ عنہا! میرا دل چاہتا ہے کہ میں دولہا بنوں۔ اس وقت ان کے نکاح میں چار عورتیں تھیں۔ میں نے ان سے کہا کہ ایک کو طلاق دے دیجئے اور شادی کر لیجیے۔ انہوں نے فرمایا کہ طلاق برا کام ہے مجھے پسند نہیں۔

(۲۷۳) مَا ذُكِرَ مِنَ الْكَرَاهِيَةِ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَطْلُبْنَ الْخُلْعَ

خلع طلب کرنے کی ناپسندیدگی کا بیان

(۱۹٦۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الْمُخْتَلِعَاتِ الْمُنْتَزِعَاتِ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ. (احمد ۲/ ۴۱۴۔ بیهقی ۳۱٦)

(۱۹۶۰۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خلع اور طلاق طلب کرنے والی عورتیں ہی دراصل منافق عورتیں ہیں۔

(۱۹٦۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ وَأَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ لَمْ تَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

(۱۹۶۰۳) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت بغیر کسی پریشانی کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کرے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گی۔

(١٩٦٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عن حَمَّادِ بْنُ سَلَمَة ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ. (ابوداؤد ۲۲۲۱۔ احمد ۵/ ۲۸۳)

(۱۹۶۰۴) حضرت ثوبان سے ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(١٩٦٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الشَقَرِيِّ أَنَّ امْرَأَةً اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَ إبْرَاهِيمُ :أَمَا إنَّهَا مُخَاصِمَتُك عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۱۹۶۰۵) حضرت ابوعبداللہ ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے خاوند سے خلع طلب کی تو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں تیری مجرم ہوگی۔

(١٩٦٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :إذَا أَرَادَ النِّسَاءُ الْخُلْعَ فَلاَ تَكْفُرُوهُنَّ.

(۱۹۶۰۶) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورتیں خلع طلب کریں تو انہیں خاوند کی ناشکری پر مت ڈالو۔

(١٩٦٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الرَّجُلِ الدَّمِيمِ فَإِنَّهُنَّ يُحْبِبْنَ مِنْ ذَلِكَ مَا تُحِبُّونَ.

(۱۹۶۰۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لڑکیوں کو پست قد اور بدشکل مرد سے شادی کرنے پر مجبور نہ کرو، کیونکہ جو تم پسند کرتے ہو اسے وہ بھی پسند کرتی ہیں۔

(٢٧٤) مَا قَالُوا فِي قَوْلِهِ تعالى (وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ)

قرآن مجید کی آیت ﴿للرجال عليهن درجة﴾ کی تفسیر

(١٩٦٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ سَلْمَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :إنِّي أُحِبُّ أَنْ أَتَزَيَّنَ لِلْمَرْأَةِ ، كَمَا أُحِبُّ أَنْ تَتَزَيَّنَ لِي الْمَرْأَةُ ، لأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ :(وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ) وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنْظِفَ حَقِّي عَلَيْهَا ، لأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ :﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾.

(۱۹۶۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں عورت کے لیے خوبصورت بنوں جس طرح مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ میرے لئے خوبصورتی اختیار کرے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کے لئے بھی وہ حقوق ہیں جو ان پر

ذمہ داریاں ہیں۔ اور میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ میں اس سے اپنا حق پورا پورا لوں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مردوں کا عورتوں پر ایک درجہ ہے۔

(۱۹۶۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ :﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾ قَالَ :إِمَارَةٌ.

(۱۹۶۰۹) حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حکم چلانا ہے۔

(۱۹۶۱۰) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :(وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ) قَالَ :لاَ أَعْلَمُ إِلاَّ أَنَّ :(وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ) إِذَا عَرَفْنَ تِلْكَ الدَّرَجَةَ.

(۱۹۶۱۰) حضرت محمد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿للرجال عليهن درجة﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سوائے اس کے میں کچھ نہیں جانتا کہ جو عورتوں کے فرائض ہیں وہی مردوں کے بھی فرائض ہیں۔ جب وہ اس درجہ کو پہچان لیں۔

(۱۹۶۱۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ :(وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ) قَالَ :يُطَلِّقُهَا وَلَيْسَ لَهَا مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ.

(۱۹۶۱۱) حضرت مالک رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿للرجال عليهن درجة﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کو طلاق دے سکتا ہے لیکن عورت کے ہاتھ میں طلاق کا اختیار نہیں ہے۔

(۱۹۶۱۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :(وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ) قَالَ فَضْلُ اللهِ ، مَا فَضَّلَهُ اللَّهُ بِهِ عَلَيْهَا مِنَ الْجِهَادِ ، وَفَضَّلَ مِيرَاثَهُ عَلَى مِيرَاثِهَا ، وَكُلُّ مَا فُضِّلَ بِهِ عَلَيْهَا.

(۱۹۶۱۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿للرجال عليهن درجة﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اللہ کا فضل ہے جو اللہ تعالیٰ نے مرد کو جہاد، میراث اور دوسرے احکامات میں عطا کیا ہے۔

(۲۷۵) الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَلَهُ غَيْرُهَا فَقِيلَ له طَلِّقْهَا

اگر ایک آدمی بیوی کے ہوتے ہوئے کسی عورت سے شادی کرے اور اس سے کہا جائے کہ اس کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۶۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَمُجَاهِدًا عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ قَدْ دَخَلَ بِهَا ، فَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا امْرَأَةً ، فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ الأُولَى :أَجْعَلُ لَكَ جُعْلاً عَلَى أَنْ تُطَلِّقَنِي تَطْلِيقَةً ، وَتُطَلِّقَ امْرَأَتَكَ هَذِهِ تَطْلِيقَةً ، فَفَعَلَ فَقَالَ الْحَكَمُ :بَانَتَا جَمِيعًا ، وقَالَ مُجَاهِدٌ :بَانَتِ الَّتِي لَمْ يَدْخُلْ بِهَا ، وَوَقَعَ عَلَى الأُخْرَى تَطْلِيقَةٌ.

وَقَالَ وَكِيعٌ :والناس عَلَى قَوْلِ الْحَكَمِ.

(۱۹۶۱۳) حضرت عبداللہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی کے نکاح میں کوئی ایسی عورت ہو جس سے اس نے دخول کیا ہو۔ پھر وہ ایک اور عورت سے شادی کرلے اور پہلی بیوی یہ کہے کہ میں تمہیں اس بات پر اتنا معاوضہ دیتی ہوں کہ تم مجھے بھی ایک طلاق دے دو اور اس عورت کو بھی ایک طلاق دے دو، اس آدمی نے ایسا ہی کیا تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟ حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دونوں بائنہ ہو جائیں گی۔ حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس سے دخول نہیں کیا وہ بائنہ ہو جائے گی اور دوسری پر ایک طلاق واقع ہوگی۔

(٢٧٦) فِي مُدَارَاةِ النِّسَاءِ

عورتوں کے ساتھ ہمدردی کرنے کا بیان

(١٩٦١٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ :اشْتَكَى إِبْرَاهِيمُ إِلَى رَبِّهِ دَرْنًا فِي خُلُقِ سَارَةَ ، فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ ، فَإِنْ قَوَّمْتَهَا كَسَرْتَهَا ، وَإِنْ تَرَكْتَهَا اعْوَجَّتْ ، فَالْبَسْ عَلَى مَا كَانَ فِيهَا.

(۱۹۶۱۴) حضرت ابو البختری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے حضرت سارہ کے اخلاق کی شکایت کی، اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ عورت پسلی کی طرح ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو ٹیڑھا کر دو گے۔ اس کی عادتوں کے باوجود اس کے ساتھ گزارا کرو۔

(١٩٦١٥) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ يَقُولُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ ، وَإِنَّك إِنْ تُرِدْ إِقَامَةَ الضِّلَعِ تَكْسِرْهُ ، فَدَارِهَا تَعِشْ بِهَا ، فَدَارِهَا تَعِشْ بِهَا. (ابن حبان ۴۱۷۸۔ حاکم ۱۷۴)

(۱۹۶۱۵) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے منبر پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرمایا کہ عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے، اگر تم پسلی کو سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ دو گے۔ تم اس کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے زندگی گزارو۔ تم اس کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے زندگی گزارو۔

(١٩٦١٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ثُرَيْبٍ قَالَ: أَكْرَيْتُ الْحُجَّاجَ، فَدَخَلْت الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، فَإِذَا عُمَرُ وَجَرِيرٌ ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ لِجَرِيرٍ :يَا أَبَا عَمْرٍو كَيْفَ تَصْنَعُ مَعَ نِسَائِكَ؟ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنِّي أَلْقَى مِنْهُنَّ شِدَّةً ، مَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدْخُلَ بَيْتَ إِحْدَاهُنَّ فِي غَيْرِ يَوْمِهَا ، وَلاَ أُقَبِّلُ ابْنَ إِحْدَاهُنَّ فِي غَيْرِ يَوْمِ أُمِّهِ إِلاَّ غَضِبْنَ :قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ :إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُنَّ لاَ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَلاَ يُؤْمِنَّ لِلْمُؤْمِنِينَ ،

لَعَلَّكَ أَنْ تَكُونَ فِي حَاجَةِ إِحْدَاهُنَّ فَتَتَّهِمُك ، قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، وَهُوَ فِي الْقَوْمِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ شَكَا إِلَى اللهِ دَرْنًا فِي خُلُقِ سَارَةَ قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ الْمَرْأَةَ مِثْلُ الضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا ، وَإِنْ تَرَكْتَهَا اعْوَجَّتْ ، فَالْبَسْ أَهْلَكَ عَلَى مَا فِيهِمْ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللهِ : إِنَّ فِي قَلْبِكَ مِنَ الْعِلْمِ غَيْرَ قَلِيلٍ ، قَالَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، زَادَ فِيهِ بَعْضُ أَصْحَابِهِ ، أَظُنُّهُ سُفْيَانَ : مَا لَمْ يَرَ عَلَيْهَا خَرْبَةً فِي دِينِهَا.

(۱۹۶۱۶) حضرت اوس بن ثریب ؒ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کے ارادے سے مسجد حرام میں داخل ہوئے تو مسجد میں حضرت عمر ؓ اور حضرت جریر ؓ تھے۔ حضرت عمر ؓ نے حضرت جریر ؓ سے پوچھا کہ اے ابو عمرو ؓ! آپ کا اپنی عورتوں کے ساتھ کیسا رویہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ مجھے ان کی طرف سے بہت سختی کا سامنا ہے۔ میں ان میں سے کسی کے کمرے میں باری کے بغیر داخل نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ان میں سے کسی کے بچے کو بھی اس کی ماں کی باری کے علاوہ کسی اور دن چوم لوں تو وہ غصے میں آجاتی ہیں۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ ان میں بہت سی عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتیں اور نہ مومنین کو مانتی ہیں۔ بلکہ اگر تمہیں ان میں سے کسی کی کبھی ضرورت ہو تو وہ تم پر ہی الزام دھریں گی۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے کہا کہ اے امیر المومنین! کیا آپ نے نہیں سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے حضرت سارہ ؓ کے اخلاق اور ان کی نافرمانی کی شکایت کی تھی، تو ان سے کہا گیا تھا کہ عورت پسلی کی طرح ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ دو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو ٹیڑھا کر دو گے۔ ان کی عادتوں کے باوجود ان کے ساتھ گزارہ کرو۔ یہ سن کر حضرت عمر ؓ نے تین مرتبہ حضرت عبداللہ ؓ سے فرمایا کہ تمہارے دل میں بہت زیادہ علم ہے۔

(۱۹۶۱۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاَهُ ، إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَه ، وَإِنْ تَرَكْتَه لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ ، اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ. (بخاری ۳۳۳۱۔ مسلم ۶۰)

(۱۹۶۱۷) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو، عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے، پسلی میں بھی سب سے ٹیڑھا حصہ اوپر والا ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ دو گے۔ اگر تم اسے چھوڑ دو گے تو وہ اور ٹیڑھی ہوتی جائے گی۔ عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔

(۱۹۶۱۸) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ رُكَيْنٍ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ : قَدِمَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَلَى عُمَرَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا يَلْقَى مِنَ النِّسَاءِ مِنْ سُوءِ أَخْلاَقِهِنَّ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : إِنِّي أَلْقَى مِثْلَ مَا تَلْقَى مِنْهُنَّ ، إِنِّي لآتِي قَالَ : السُّوقَ أَوِ النَّاسَ ، أَشْتَرِي مِنْهُمَ الدَّابَّةَ ، أَوِ الثَّوْبَ فَتَقُولُ الْمَرْأَةُ : إِنَّمَا انْطَلَقَ يَنْظُرُ إِلَى فَتَاتِهِمْ ، أَوْ يَخْطُبُ إِلَيْهِمْ ، قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ : أَوَمَا تَعْلَمُ ما شَكَا إِبْرَاهِيمُ مِنْ دَرْءٍ فِي خُلُقِ سَارَةَ ، فَأَوْحَى اللَّهُ

إِلَيْهِ :إِنَّمَا هِيَ مِن ضِلَعٍ فَخُذِ الضِّلَعَ فَأَقِمْهُ ، فَإِنِ اسْتَقَامَ وَإِلاَّ فَالْبَسْهَا عَلَى مَا فِيهَا.

(۱۹۶۱۸) حضرت نعیم بن حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی بیویوں کی بداخلاقی کی شکایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس پریشانی کا سامنا تمہیں ہے مجھے بھی ہے۔ میں جب کبھی بازار جاؤں یا لوگوں سے ملوں، کوئی جانور یا کپڑا خریدوں تو کہنے لگتی ہیں کہ یہ بازار لڑکیوں کو دیکھنے جاتا ہے اور انہیں نکاح کا پیام دیتا ہے! یہ سن کر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے اخلاق اور ان کی نافرمانی کی شکایت کی تھی تو ان سے کہا گیا تھا کہ عورت پسلی کی طرح ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ دو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو ٹیڑھا کر دو گے۔ ان کی عادتوں کے باوجود ان کے ساتھ گزارہ کرو۔

(۲۷۷) مَا قَالُوا فِي السِّقْطِ تَنْقَضِي بِهِ الْعِدَّةُ ؟

اگر نامکمل بچہ پیدا ہو جائے تو کیا عدت مکمل ہو جائے گی؟

(۱۹۶۱۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ السِّقْطِ فَقَالَ :تَنْقَضِي بِهِ الْعِدَّةُ.

(۱۹۶۱۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر نامکمل بچہ پیدا ہو جائے تو کیا عدت مکمل ہو جائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں عدت مکمل ہو جائے گی۔

(۱۹۶۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :السِّقْطُ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ التَّامِّ.

(۱۹۶۲۰) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نامکمل بچہ پورے بچے کے حکم میں ہے۔

(۱۹۶۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ قَالاَ :إِنْ أَسْقَطَتِ الْحُرَّةُ ، فَقَدِ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا.

(۱۹۶۲۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب عورت نے نامکمل بچے کو جنم دیا تو اس کی عدت مکمل ہو گئی۔

(۱۹۶۲۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو مُنَازِلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُولُ :إِذَا أَسْقَطَتِ الْمَرْأَةُ سِقْطًا تَمَّ عِدَّةُ الْحُرَّةِ ، وَأُعْتِقَتِ السُّرِّيَّةُ.

(۱۹۶۲۲) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب عورت نے نامکمل بچے کو جنم دیا تو آزاد عورت کی عدت مکمل ہو گئی اور باندی آزاد ہو گئی۔

(۱۹۶۲۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُطَلَّقَةِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا إِذَا رَمَتْ بِوَلَدِهَا قَبْلَ أَنْ يَتِمَّ خَلْقُهُ قَالَ :إِذَا اسْتَبَانَ مِنْهُ شَيْءٌ حَلَّتْ لِلزَّوْجِ ، قَالَ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ :حَتَّى يَسْتَبِينَ وَيُعْرَفَ إِنَّهُ وَلَدُهُ.

(۱۹۶۲۳) حضرت حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عدت گزارنے والی عورت اگر نا تمام بچے کو جنم دے تو وہ خاوند کے لئے حلال ہو گئی

اورابن شبرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر بچہ اتنا ہو کہ اس کا انسان ہونا معلوم ہو سکے تو عدت مکمل ہوگئی۔

(١٩٦٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ :إِذَا أَلْقَتْهُ عَلَقَةً ، أَوْ مُضْغَةً بَعْدَ أَنْ يُعْلَمَ أَنَّهُ حَمْلٌ فَفِيهِ الْغُرَّةُ وَتَنْقَضِي بِهِ الْعِدَّةُ ، وَإِنْ كَانَتْ أُمَّ وَلَدٍ أُعْتِقَتْ.

(۱۹۶۲۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت نے بچے کو جما ہوا خون یا لوتھڑا ہونے کی حالت میں جنم دیا بعد اس کے کہ حمل ہونا معلوم ہو چکا تھا تو اس میں غرہ ہے۔ اور اس سے عدت پوری ہو جائے گی اور اگر ام ولد ہو تو آزاد ہو جائے گی۔

(٢٧٨) الرَّجُلاَنِ يَخْتَلِفَانِ فِي أَمْرٍ وَاحِدٍ فَيَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنهُمَا هُوَ مَا قُلْت

اگر دو آدمیوں کا کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے اور ہر ایک اپنی بات کو حق کہے تو کیا حکم ہے؟

(١٩٦٢٥) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً ، عَنْ رَجُلَيْنِ حَلَفَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا :إِنَّ مَا قُلْتُ كَذَلِكَ ، وَتَحْتَ أَحَدِهِمَا خَالَتِي قَالَ :يُدَيَّنَان.

(۱۹۶۲۵) حضرت خالد بن وردان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر دو آدمیوں کا کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے اور ہر ایک اپنی بات کو حق کہے تو کیا حکم ہے؟ جبکہ ان میں سے ایک کے نکاح میں میری خالہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کی دینداری کا اعتبار ہوگا۔

(٢٧٩) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ إلَى سَنَةٍ

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ تجھے ایک سال تک طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

(١٩٦٢٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاء ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :إِنْ قَرِبْتُك سَنَةً فَأَنْتِ طَالِقٌ ، قَالَ :إِنْ قَرِبَهَا قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ الأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، وَإِنْ تَرَكَهَا حَتَّى تَمْضِيَ الأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِوَاحِدَةٍ ، وَيَتَزَوَّجُهَا إِنْ شَاءَ ، وَلاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى تَمْضِيَ السَّنَةُ.

(۱۹۶۲۶) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں ایک سال تک تیرے قریب آیا تو تجھے طلاق ہے۔ پھر اگر چار مہینے پورے ہونے سے پہلے وہ اس کے قریب آیا تو اسے تین طلاقیں ہو جائیں گی۔ اور اگر اسے چھوڑے رکھا یہاں تک کہ چار مہینے گزر گئے تو عورت ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہو جائے گی اور آدمی اگر چاہے تو اس سے نکاح کرلے لیکن سال پورا ہونے سے پہلے اس کے قریب نہ جائے۔

(١٩٦٢٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاء ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :إِنْ قَرِبَهَا قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، فَهِيَ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، فَإِنْ تَرَكَهَا حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِوَاحِدَةٍ ، وَيَتَزَوَّجُهَا إِنْ شَاءَ

، وَيَدْخُلُ بِهَا قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ السَّنَةُ.

(۱۹۶۲۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ چار مہینے پورے ہونے سے پہلے اس کے پاس آیا تو اسے تین طلاقیں ہوجائیں گی اور اگر اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ چار مہینے گزر گئے تو وہ ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہوجائے گی۔ اور اگر چاہے تو اس سے شادی کرلے اور سال پورا ہونے سے پہلے اس سے جماع کرسکتا ہے۔

(۱۹۶۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِنْ قَرِبَهَا قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ الأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ طَالِقٌ ثَلاَثًا ، وَإِنْ تَرَكَهَا حَتَّى تَمْضِيَ الأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ ، فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ بِوَاحِدَةٍ ، وَلاَ يَتَزَوَّجُهَا حَتَّى يَمْضِيَ مِنَ السَّنَةِ أَقَلُّ مِمَّا يَدْخُلُ عَلَيْهِ الإِيلاَءُ ، شَهْرَانِ ، أَوْ ثَلاَثَةٌ ، وَيَتَزَوَّجُهَا وَلاَ يَقْرَبُهَا حَتَّى تَمْضِيَ السَّنَةُ وَذَلِكَ رَأْيُ سَعِيدٍ.

(۱۹۶۲۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ چار مہینے پورے ہونے سے پہلے اس کے قریب آیا تو اسے تین طلاقیں ہوجائیں گی۔ اور اگر چار مہینے تک اسے چھوڑے رکھا تو وہ ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہوجائے گی، اور وہ اس سے اس وقت تک شادی نہیں کرسکتا جب تک ایلاء سے کم دن یعنی دو یا تین مہینے نہ گزر جائیں۔ پھر وہ اس سے شادی کرلے لیکن ایک سال تک اس کے قریب نہ جائے۔ حضرت سعید رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے تھی۔

(۲۸۰) مَا قَالُوا فِي إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا ؟

عورت کا اپنے خاوند کی وفات پر سوگ منانا

(۱۹۶۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ تَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ يَحِلُّ لاِمْرَأَةٍ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ إِلاَّ عَلَى زَوْجٍ. (مسلم ۶۵۔ احمد ۶/ ۳۷)

(۱۹۶۲۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت اپنے خاوند کے علاوہ کسی کے لئے تین دن سے زیادہ سوگ نہیں منا سکتی۔

(۱۹۶۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ تَذْكُرَانِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّ ابْنَةً لَهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا فَهِيَ تُرِيدُ أَنْ تَكْحُلَهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ ، وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، قَالَ حُمَيْدٌ : فَسَأَلْتُ زَيْنَبَ : مَا رَمْيُهَا بِالْبَعْرَةِ ؟ فَقَالَتْ : كَانَتِ امْرَأَةٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَمَدَتْ إِلَى شَرِّ بَيْتٍ لَهَا ، فَجَلَسَتْ فِيهِ سَنَةً ، فَإِذَا مَرَّتِ السَّنَةُ خَرَجَتْ ، وَرَمَتْ بِبَعْرَةٍ مِنْ وَرَائِهَا. (مسلم ۶۱۔ ترمذی ۱۱۹۷)

(۱۹۶۳۰) حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک خاتون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ ان کی ایک بیٹی کا خاوند انتقال کر گیا ہے۔ اس کی آنکھ میں تکلیف ہے اور وہ سرمہ لگانا چاہتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ایک سال پورے ہونے پر اونٹ کی مینگنی پھینکتی تھی، اب تو عدت چار مہینے دس دن ہے۔ حضرت حمید رضی اللہ عنہ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ اونٹ کی مینگنی پھینکنے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں عورت خاوند کے انتقال کے بعد ایک بدترین کمرے میں جا بیٹھتی تھی، ایک سال تک وہیں رہتی جب سال پورا ہو جاتا تو باہر نکلتی اور اپنے پیچھے اونٹ کی مینگنی پھینکتی تھی۔

(۱۹۶۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ يَحِلُّ لاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تَحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ إِلاَّ عَلَى زَوْجٍ. (احمد ۶/ ۲۸۶۔ طبرانی ۳۶۱)

(۱۹۶۳۱) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے اپنے خاوند کے علاوہ کسی کے لئے تین دن سے زیادہ سوگ منانا درست نہیں۔

(۱۹۶۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُحَدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ إِلاَّ الْمَرْأَةُ تَحِدُّ عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلاَ تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلاَّ ثَوْبَ عَصْبٍ وَلاَ تَكْتَحِلُ وَلاَ تَطَيَّبُ إِلاَّ عِنْدَ أَدْنَى طُهْرِهَا بِنُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ ، أَوْ أَظْفَارٍ.

(بخاری ۵۳۴۲۔ مسلم ۱۱۲۸)

(۱۹۶۳۲) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا درست نہیں۔ البتہ عورت اپنے خاوند کا سوگ چار مہینے دس دن تک منائے گی۔ وہ رنگا ہوا کپڑا نہیں پہنے گی، صرف عصب شدہ کپڑا پہن سکتی ہے۔ سرمہ نہیں لگائے گی اور خوشبو بھی نہیں لگائے گی، البتہ اپنے طہر کے قریب ہونے پر قسط اور اظفار خوشبو تھوڑی سی لگا سکتی ہے۔

(۱۹۶۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي مجلز قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا تَعْتَدُّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، فَقَالَ رَجُلٌ :إِنَّ هَذَا لَكَثِيرٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :قَدْ كُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُحِدْنَ أَكْثَرَ مِنْ هَذَا.

(۱۹۶۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس عورت کا خاوند انتقال کر جائے وہ چار مہینے دس دن عدت گزارے گی۔ ایک آدمی نے کہا کہ یہ بہت زیادہ ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جاہلیت میں عورتیں اس سے بھی زیادہ سوگ منایا کرتی تھیں۔

(۱۹۶۳۴) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ أُمَّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ يَقُلْنَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَحِلُّ لاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

الآخِرِ تَحُدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلاَّ عَلَى بَعْلِهَا فَإِنَّهَا تَحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. (مسلم ۱۱۲۸)

(۱۹۶۳۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہیں مناسکتی، سوائے اپنے خاوند کے، اس پر چار مہینے دس دن تک سوگ منائے گی۔

(۲۸۱) من كَانَ لاَ يَرَى الإِحْدَادَ

جو حضرات سوگ کے قائل نہ تھے

(۱۹۶۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الإِحْدَادَ شَيْئًا.

(۱۹۶۳۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سوگ کے قائل نہ تھے۔

(۲۸۲) من قَالَ اؤْتُمِنَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى فَرْجِهَا

عورت کی شرمگاہ اس کے پاس امانت ہے

(۱۹۶۳۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ هِشَامٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ أُبَيٍّ قَالَ : إِنَّ مِنَ الأَمَانَةِ أَنَّ الْمَرْأَةَ اؤْتُمِنَتْ عَلَى فَرْجِهَا.

(۱۹۶۳۶) حضرت ابی الضحیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کے پاس اس کی شرمگاہ امانت کے طور پر رکھوائی گئی ہے۔

(۱۹۶۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ أُبَيٍّ قَالَ : إِنَّ مِنَ الأَمَانَةِ أَنَّ الْمَرْأَةَ اؤْتُمِنَتْ عَلَى فَرْجِهَا.

(۱۹۶۳۷) حضرت ابی الضحیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امانت داری کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ عورت اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے۔

(۱۹۶۳۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : الْفَرْجُ أَمَانَةٌ.

(۱۹۶۳۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شرمگاہ امانت ہے۔

(۱۹۶۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ : مِنَ الأَمَانَةِ أَنَّ الْمَرْأَةَ اؤْتُمِنَتْ عَلَى فَرْجِهَا.

(۱۹۶۳۹) حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کے پاس اس کی شرمگاہ امانت کے طور پر رکھوائی گئی ہے۔

(۱۹۶٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَهُ عَدَدُ النِّسَاءِ فَقَالَ : إِنَّا لَمْ نُؤْمَرْ أَنْ نَفْتَحِهِنَّ.

(۱۹۶۴۰) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ کے سامنے عورتوں کا تذکرہ کیا گیا تو فرمایا کہ ہمیں ان کے تذکرے کرنے کی اجازت نہیں۔

(۱۹٦٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلاَثَ حِيَضٍ ، وَطَهُرَتْ عِنْدَ كُلِّ قُرْءٍ وَصَلَّتْ ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِشُرَيْحٍ : قُلْ فِيهَا فَقَالَ شُرَيْحٌ : إِنْ جَائَتْ بَيِّنَةٌ مِنْ بِطَانَةِ أَهْلِهَا مِمَّنْ يُرْضَى بِدِينِهِ وَأَمَانَتِهِ يَشْهَدُونَ أَنَّهَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلاَثَ حِيَضٍ وَطَهُرَتْ عِنْدَ كُلِّ قُرْءٍ وَصَلَّتْ فَهِيَ صَادِقَةٌ وَإِلاَّ فَهِيَ كَاذِبَةٌ فَقَالَ عَلِيٌّ : قالون ، وَعَقَدَ ثَلاَثِينَ بِيَدِهِ يَعْنِي بِالرُّومِيَّةِ.

(۱۹٦۴۱) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ ایک عورت جس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی تھی، حضرت علی ؓ کے پاس آئی اور اس کا خیال تھا کہ اسے ایک مہینے میں تین حیض آچکے ہیں اور وہ ہر حیض سے پاک ہو کر نماز پڑھ چکی ہے۔ حضرت علی ؓ نے حضرت شریح ؒ کو اس کا فیصلہ کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر اس کے رشتہ داروں میں سے دیندار اور امانتدار لوگ گواہی دیں کہ اسے ایک مہینے میں تین حیض آئے ہیں اور یہ ہر حیض سے پاک ہو کر نماز ادا کرتی رہی ہے تو یہ سچی ہے اور اگر وہ گواہی نہ دیں تو یہ جھوٹی ہے۔ حضرت علی ؓ نے اس جواب پر رومی انداز میں پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

(۲۸۳) مَا قَالُوا فِي الْحَيْضِ ؟

حیض کی مدت کا بیان

(۱۹٦٤۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قُرُوءُ الْحَيْضِ : أَرْبَعٌ ، خَمْسٌ ، سِتٌّ ، سَبْعٌ ، ثَمَانٍ ، تِسْعٌ ، عَشْرٌ ، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

(۱۹٦۴۲) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ حیض کے دن چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو اور دس ہو سکتے ہیں پھر غسل کرے اور نماز پڑھے۔

(۱۹٦٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ : لاَ تَكُونُ الْمُسْتَحَاضَةُ يَوْمًا وَلاَ يَوْمَيْنِ وَلاَ ثَلاَثَةً حَتَّى تَبْلُغَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ عَشَرَةَ أَيَّامٍ كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً.

(۱۹٦۴۳) حضرت عثمان بن ابی العاص ؓ فرماتے ہیں کہ ایک، دو یا تین دن خون آنے سے عورت مستحاضہ شمار نہیں ہوگی بلکہ جب دس دن پورے ہو جائیں تو عورت مستحاضہ ہوگی۔

(۱۹٦٤٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أُمِّ الضَّحَّاكِ بِنْتِ رَاشِدٍ قَالَتْ : سَمِعْت خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ يقول : أَقَلُّ مَا تَكُونُ حَيْضَةُ الْمَرْأَةِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، وَآخِرُهَا عَشَرَةٌ.

(۱۹٦۴۴) حضرت خالد بن معدان ؒ فرماتے ہیں کہ عورت کے حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

(۱۹٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :

الْحَيْضُ ثِنتَا عَشْرَةَ.

(۱۹۶۴۵) حضرت سعید بن جبیر ؓ فرماتے ہیں کہ حیض کی مدت بارہ دن ہیں۔

(١٩٦٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :أَقْصَى مَا تَجْلِسُ الْحَائِضُ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً.

(۱۹۶۴۶) حضرت عطاء ؓ فرماتے ہیں کہ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن ہیں۔

(١٩٦٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :الْحَيْضُ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۱۹۶۴۷) حضرت عطاء ؓ فرماتے ہیں کہ حیض پندرہ دن ہیں۔

(١٩٦٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :أَقْرَاؤُهَا مَا كَانَتْ تَحِيضُ.

(۱۹۶۴۸) حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ جب تک حیض آئے وہی حیض کی مدت ہے۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ○

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۶

حدیث نمبر ۱۹۶۳۹ تا حدیث نمبر ۲۳۸۷۹

مترجم

مولانا محمد اویس سرور

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اردو بازار لاہور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ٦

حدیث نمبر ١٩٦٤٩ تا حدیث نمبر ٢٣٨٧٩

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ٢٣٥ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور ظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MAKTABA E REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: مصنف ابن ابی شیبہ مترجم
(جلد نمبر ۶)

مترجم: مولانا محمد اویس سرور ظلہٗ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اِقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

اجمالی فہرست

جلد نمبر ۱

جلد نمبر ۲

جلد نمبر ۳

جلد نمبر ۴

جلد نمبر ۵

جلد نمبر ۶

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبِّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْايْمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرّجلِ يَسْتَشْهِد يغسّل أم لا؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغسّل الشّهِيد

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهد باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ الْجِهَادِ

کِتَابُ الصَّیْدِ

كِتَابُ الْبُيُوعِ والأقْضِيَة

كِتَابُ الْجِهَادِ

(۱) مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

جہاد کی فضیلت اور اس کی ترغیب

(۱۹۶٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى مُؤْتَةَ فَاسْتَعْمَلَ زَيْدًا ، فَإِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ ، فَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَابْنُ رَوَاحَةَ ، قَالَ : فَتَخَلَّفَ ابْنُ رَوَاحَةَ يُجَمِّعُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَا خَلَّفَكَ ، فَقَالَ : أُجَمِّعُ مَعَكَ ، فَقَالَ : لَغَدْوَةٌ ، أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

(ترمذی ۱۶۳۹۔ احمد ۱/ ۲۵۶)

(۱۹۶۴۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے موتہ کی طرف ایک لشکر روانہ فرمایا اور ان پر حضرت زید رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار مقرر کیا، آپ نے حکم دیا کہ اگر زید رضی اللہ عنہ شہید ہو جائیں تو جعفر رضی اللہ عنہ کو امیر بنا لیا جائے اگر جعفر بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ کو امیر بنا لیا جائے۔ لشکر کی روانگی کے باوجود حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھنے کی غرض سے پیچھے رہ گئے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو پوچھا کہ آپ پیچھے کیوں رہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ آپ کے ساتھ جمعہ پڑھنے کی غرض سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح اور ایک شام لگانا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔

(۱۹۶۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَغَدْوَةٌ ، أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (بخاری ۲۷۹۴۔ مسلم ۱۱۴)

(۱۹۶۵۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح اور ایک شام کا لگا دینا، دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔

(۱۹۶۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِىء ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِى أَيُّوبَ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُرَحْبِيلَ بن شَرِيكٍ الْمَعَافِرِيُّ ، عَنْ أَبِى عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ.(مسلم ۱۱۱۵۔ احمد ۵/ ۴۲۲)

(۱۹۶۵۱) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح اور ایک شام کا لگا دینا ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہو۔

(۱۹۶۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِى حَازِمٍ ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :غَدْوَةٌ ، أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا. (بخاری ۲۷۹۳۔ ۱۵۰۰)

(۱۹۶۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام ساری دنیا سے بہتر ہے۔

(۱۹۶۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِى مُرَاوِحٍ ، عَنْ أَبِى ذَرٍّ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ :إيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ. (بخاری ۲۵۱۸۔ مسلم ۱۳۶)

(۱۹۶۵۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

(۱۹۶٥٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إيَاسٍ أَبِى عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ :الصَّلاَةُ لِوَقْتِهَا ، قَالَ : قُلْتُ :ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ :بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ :قُلْتُ :ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ :الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۱۹۶۵۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے پوچھا: پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ میں نے کہا پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

(۱۹۶۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ :مَثَلُ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ مَثَلُ الَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ حَتَّى يَرْجِعَ الْغَازِي مَتَى مَا رَجَعَ. (احمد ۴/ ۲۷۲۔ بزار ۳۲۲۲)

(۱۹۶۵۵) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا واپس آنے تک اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھے اور رات کو قیام کرے۔

(۱۹٦۵٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : غَدْوَةٌ ، أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (بخاری ۲۷۹۲۔ مسلم ۱۴۹۹)

(۱۹٦۵٦) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں ایک صبح ایک شام کا لگا دینا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔

(۱۹٦۵۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَأُرْعِدَ قَلْبُهُ مِنَ الْخَوْفِ ، تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ عِذْقُ النَّخْلَةِ.

(طبرانی ٦۰۸٦۔ ابن المبارك ۳۵)

(۱۹٦۵۷) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اللہ کے راستے میں ہو اور خوف کی وجہ سے اس کا دل کانپے تو اس کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے کھجور کے خوشے سے کھجوریں گرتی ہیں۔

(۱۹٦۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَّالِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقُلْت : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَخْبِرْنِي عَنْ ذُرْوَتِهِ ، فَقَالَ : أَمَّا ذُرْوَتُهُ فَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ يَعْنِي ذُرْوَةَ الإِسْلاَمِ. (احمد ۵/ ۲۳۷۔ طبرانی ۳۰۵)

(۱۹٦۵۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم غزوہ تبوک سے واپس آئے تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کے کوہان کی چوٹی کے بارے میں بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام کے کوہان کی چوٹی اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے۔

(۱۹٦۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَضَمَّنَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ إِيمَانًا به وَتَصْدِيقًا لِرُسُلِهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ، أَوْ يُرْجِعَهُ إِلَى مَنْزِلِهِ ، نَائِلاً مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ ، أَوْ غَنِيمَةٍ. (بخاری ۳٦۔ مسلم ۱۰۷)

(۱۹٦۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ جو شخص اللہ کے راستے میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اللہ کے رسول کی تصدیق کرتے ہوئے نکلا وہ یا تو اسے جنت میں داخل کرے گا یا اجر و غنیمت لے کر واپس لائے گا۔

(۱۹٦٦۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنَا بِعَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تُطِيقُونَهُ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنَا فَلَعَلَّنَا أَنْ نُطِيقَهُ ، قَالَ : مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللهِ ، لاَ يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ ، وَلاَ صَدَقَةٍ ، حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ إِلَى أَهْلِهِ.

(بخاری ۲۷۸۷۔ مسلم ۱۱۰)

(١٩٦٦٠) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں ایسا عمل بتا دیجئے جو اللہ کے راستے میں جہاد کے برابر ہو؟ آپ نے فرمایا کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بتا دیجئے، شاید ہم اس کی طاقت رکھتے ہوں! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو مجاہد کے واپس آنے تک روزہ رکھے اور اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے ہوئے راتوں کو قیام کرے وہ اس قیام وصیام میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے۔

(١٩٦٦١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أَتَخَلَّفَ عَنْ سَرِيَّةٍ تَخْرُجُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَلَكِنْ لَيْسَ عِنْدِي مَا أَحْمِلُهُمْ ، وَلَوَدِدْت أَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، ثُمَّ أُحْيَا ، ثُمَّ أُقْتَلُ ، ثُمَّ أُحْيَا ، ثُمَّ أُقْتَلُ.

(بخاری ٢٩٧٢۔ مسلم ١٤٩٧)

(١٩٦٦١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ کے راستے میں نکلنے والے کسی لشکر سے پیچھے نہ رہوں، لیکن لوگوں کو بھیجنے کے سوا میرے پاس کوئی چارہ کار نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ مجھے اللہ کے راستے میں شہید کیا جائے، پھر زندہ کیا جائے، پھر شہید کیا جائے، پھر زندہ کیا جائے، پھر شہید کیا جائے۔

(١٩٦٦٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعَدَّ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لاَ يَخْرُجُ إلاَّ لِجِهَادٍ فِي سَبِيلِي ، وَإِيمَانٍ بِي وَتَصْدِيقٍ بِرُسُلِي ، فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ، وَأَنْ أُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلاً مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ ، أَوْ غَنِيمَةٍ ، قَالَ : وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلاَفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ أَبَدًا ، وَلَكِنْ لاَ أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ ، وَلاَ يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتْبَعُونِي ، وَلاَ تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ فَيَتَخَلَّفُوا بَعْدِي ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْت أَنْ أَغْزُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأُقْتَلَ ، ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ ، ثُمَّ أَغْزُوَ فَأُقْتَلَ.

(مسلم ١٤٩٦۔ احمد ٢/ ٢٣١)

(١٩٦٦٢) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے اس شخص سے وعدہ کیا ہے جو میرے راستہ میں مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے اور میرے رسول کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد کے لیے نکلے کہ میں اسے اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا یا اسے اس کے گھر اجر وغنیمت کے ساتھ واپس لوٹاؤں گا۔ یہ فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے! کہ اگر مجھے مسلمانوں پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔ لیکن چونکہ میرا یہاں رہنا ضروری ہوتا ہے اس لیے میں لوگوں کو روانہ کر دیتا ہوں اور چونکہ ان کا جانا ضروری ہوتا ہے اس لیے وہ میری بات مان لیتے ہیں۔ ان کے دل اس بات پر خوش نہیں ہوتے کہ وہ مجھے پیچھے چھوڑ دیں۔ قسم ہے

اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! میری خواہش یہ ہے کہ میں اللہ کے راستے میں جہاد کروں پھر مجھے شہید کیا جائے، پھر جہاد کروں پھر مجھے شہید کیا جائے، پھر جہاد کروں اور پھر مجھے شہید کر دیا جائے۔

(١٩٦٦٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، أَخْبَرَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ ، قَالَ : ثَلاَثَةٌ يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ : الرَّجُلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي الصَّلاَةِ ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ. (احمد ٣/ ٨٥۔ عبد بن حميد ٩١١)

(۱۹۶۶۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تین آدمی ایسے ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ مسکراتا ہے ایک وہ آدمی جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے۔ دوسرے وہ لوگ جو نماز کے لیے صف بنائیں اور تیسرے وہ لوگ جو دشمن سے مقابلے کے لیے صف بنائیں۔

(١٩٦٦٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رِبْعِيًّا يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ثَلاَثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ فَذَكَرَ : أَحَدُهُمْ رَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهُزِمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ ، أَوْ يُفْتَحَ لهم بِصَدْرِهِ. (احمد ٥/ ١٥٣۔ ابن حبان ٣٣٥٠)

(۱۹۶۶۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ مسکراتا ہے۔ ان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو کسی لشکر میں ہو، وہ دشمن سے برسرِ پیکار ہوں اور انہیں شکست ہو جائے لیکن یہ آدمی سینہ تان کر کھڑا ہو جائے اور شہید ہو جائے یا اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ فتح عطا فرما دیں۔

(١٩٦٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا ، وَلاَ أَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ، إِلاَّ الشَّهِيدَ فَيَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ. (بخاری ٢٨١٧۔ مسلم ١٠٨)

(۱۹۶۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی کوئی انسان مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اتنا کچھ ضرور عطا فرما دیتے ہیں کہ دنیا میں واپس جانا یا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب کا حصول اس کے نزدیک کوئی خوشگوار چیز نہیں ہوتی۔ سوائے شہید کے، کیونکہ وہ جب شہادت کا اجر دیکھے گا تو خواہش کرے گا کہ دنیا میں واپس چلا جائے اور اللہ کے راستہ میں شہید کر دیا جائے۔

(١٩٦٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ ، قَالَ : أَتَتْهُ امْرَأَةٌ قُتِلَ ابْنُهَا ، وَلَمْ يَكُنْ لَهَا غَيْرُهُ وَكَانَ اسْمُهُ حَارِثَةَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرُ ، وَإِنْ يَكُنْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ فَسَتَعْلَمُ مَا أَصْنَعُ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الأَعْلَى. (بخاری ٣٩٨٢)

(۱۹۶۶۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جنگ میں ایک عورت کا بیٹا شہید ہو گیا جس کا نام حارثہ رضی اللہ عنہ تھا۔ اس عورت کا

اپنے بیٹے کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ وہ عورت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میرا بیٹا جنت میں ہے تو میں صبر کروں گی۔ اگر وہ جنت کے علاوہ کہیں اور ہے تو میں ایسا ماتم کروں گی کہ سب کو پتہ چل جائے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جنتیں تو بہت سی ہیں اور وہ تو جنت الفردوس میں ہے۔

(۱۹۶۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الشُّهَدَاءُ عَلَى بَارِقٍ: نَهَرٍ بِبَابِ الْجَنَّةِ فِي قُبَّةٍ خَضْرَاءَ يَخْرُجُ عَلَيْهِمْ رِزْقُهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً. (احمد ١/ ٢٦٦۔ ابن حبان ٤٦٥٨)

(۱۹۶۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شہداء بارق میں ہیں، بارق جنت کے دروازے پر ایک نہر ہے جو کہ ایک سبز گنبد میں ہے۔ شہداء کو صبح وشام ان کا رزق دیا جاتا ہے۔

(۱۹۶۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : ذُكِرَ الشُّهَدَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : لاَ تَجِفُّ الأَرْضُ مِنْ دَمِ الشَّهِيدِ حَتَّى تَبْتَدِرَهُ زَوْجَتَاهُ كَأَنَّهُمَا ظِئْرَانِ أَضَلَّتَا فَصِيلَيْهِمَا فِي بَرَاحٍ مِنَ الأَرْضِ وَفِي يَدِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حُلَّةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (احمد ٢/ ٤٢٧)

(۱۹۶۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے سامنے کچھ شہداء کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا ابھی شہید کا لہو زمین پر خشک نہیں ہوتا کہ جنت میں اس کی دو بیویاں اس طرح سے بے تاب ہو کر اس کا انتظار کرتی ہیں جیسے کسی دودھ پلانے والی ماں کا دودھ پیتا بچہ زمین پر گم ہو جائے اور وہ اس کو تلاش کرے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں (شہید کے استعمال کے لیے) ایسا قیمتی جوڑا ہوتا ہے جو ساری دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے زیادہ قیمتی ہے۔

(۱۹۶۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ. (دارمی ٢٣٩٢۔ ابن حبان ٤٦٣٩)

(۱۹۶۶۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ سے سوال کیا گیا کہ افضل جہاد کس شخص کا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ جس کا گھوڑا ہلاک ہو جائے اور اس کا اپنا خون بہہ چکا ہو۔

(۱۹۶۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ. (طیالسی ٢٢٧٣)

(۱۹۶۷۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ سے سوال کیا گیا کہ افضل جہاد کس شخص کا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ جس کا گھوڑا ہلاک ہو جائے اور اس کا اپنا خون بہہ چکا ہو۔

(۱۹٦٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ خَيْرُ النَّاسِ فِيهِ مَنْزِلَةً مَنْ أَخَذَ بِعَنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ كُلَّمَا سَمِعَ بِهَيْعَةٍ اسْتَوَى عَلَى مَتْنِهِ ، ثُمَّ يَطْلُبُ الْمَوْتَ فِي مَظَانِّهِ ، وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَابِ ، يُقِيمُ الصَّلاَةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ ، وَيَدَعُ النَّاسَ إِلاَّ مِنْ خَيْرٍ. (مسلم ١٢٧ـ ابن حبان ٤٦٠٠)

(١٩٦٧١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اللہ کے نزدیک درجے کے اعتبار سے سب سے بہترین شخص وہ ہوگا جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر چل کھڑا ہو، جب بھی وہ کوئی خطرہ محسوس کرے تو لپک کر گھوڑے پر سوار ہو جائے۔ پھر موت کو موت کی جگہوں پر تلاش کرے۔ دوسرا وہ آدمی جو کسی گھاٹی میں چلا جائے وہاں نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے اور لوگوں کو خیر کی خاطر چھوڑ دے۔

(۱۹٦٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّك عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَمِلَ هَذَا يَسِيرًا وَأُجِرَ كَثِيرًا.

(بخاری ٢٨٠٨ـ مسلم ١٤٤)

(١٩٦٧٢) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھا، اس نے قتال کیا اور شہید ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے عمل تو تھوڑا کیا لیکن اجر بہت سا کما لیا۔

(۱۹٦٧٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيِّ ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي تُجَاهَ الْعَدُوِّ يَقُولُ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ السُّيُوفَ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ : يا أبا موسى آنْتَ سَمِعْت هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَسَلَّ سَيْفَهُ وَكَسَرَ غِمْدَهُ وَالْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ ، وَقَالَ : أَقْرَأُ عَلَيْكُمَ السَّلاَمَ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى الْعَدُوِّ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. (مسلم ١٤٦ـ ترمذی ١٦٥٩)

(١٩٦٧٣) حضرت ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے والد نے دشمن کا آمنا سامنا ہونے پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ تلواریں جنت کی چابیاں ہیں۔ یہ حدیث سن کر ایک پراگندہ حالت کے حامل شخص نے کہا کہ اے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ! کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، میں نے سنی ہے۔ اس پر اس آدمی نے اپنی تلوار نکالی اور نیام کو توڑ کر اپنے ساتھیوں کو سلام کیا پھر دشمن کی طرف بڑھا اور ان سے لڑتا رہا، یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

(۱۹۶۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَامَ يَزِيدُ بْنُ شَجَرَةَ فِي أَصْحَابِهِ ، فَقَالَ :إِنَّهَا قَدْ أَصْبَحَتْ عَلَيْكُمْ مِنْ بَيْنِ أَخْضَرَ وَأَحْمَرَ وَأَصْفَرَ ، وَفِي الْبُيُوتِ مَا فِيهَا ، فَإِذَا لَقِيتُمُ الْعَدُوَّ غَدًا فَقُدُمًا قُدُمًا فَإِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا تَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنْ خُطْوَةٍ ، إِلاَّ تَقَدَّمَ إِلَيْهِ الْحُورُ الْعِينِ ، فَإِنْ تَأَخَّرَ اسْتَتَرْنَ مِنْهُ ، وَإِنِ اسْتُشْهِدَ كَانَتْ أَوَّلُ نَضْحَةٍ كَفَّارَةَ خَطَايَاهُ ، وَتَنْزِلُ إِلَيْهِ ثِنْتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، تَنْفُضَانِ عَنْهُ التُّرَابَ، وَتَقُولاَنِ لَهُ:مَرْحَبًا، قَدْ آنَ لَكَ ، وَيَقُولُ:مَرْحَبًا قَدْ آنَ لَكُمَا.

(طبرانی ۶۴۲۔ مسندہ ۵۲۷)

(۱۹۶۷۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں میں کھڑے ہوئے تھے اور ان سے فرمایا کہ تم پر تمہارے گھروں میں سبز، سرخ، اور زرد نعمتیں برس رہی ہیں، کل جب تم دشمن کی طرف بڑھو تو ایک ایک قدم رکھ کر آگے بڑھنا، کیونکہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب آدمی دشمن کے مقابلہ میں ایک قدم آگے بڑھتا ہے تو موٹی آنکھوں والی حوریں اس کی طرف بڑھتی ہیں اور جب وہ پیچھے ہٹتا ہے تو حوریں بھی اس سے پردہ کر لیتی ہیں۔ جب وہ شہید ہو جاتا ہے تو اس کے خون کا پہلا قطرہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ اس کے شہید ہونے کے بعد دو حوریں اس کے پاس آتی ہیں اور اس سے مٹی صاف کرتی ہیں اور اسے کہتی ہیں کہ تجھے خوش آمدید! ہم تیرے لیے ہیں، وہ کہتا ہے تمہیں مبارک ہو میں تمہارے لیے ہوں۔

(۱۹۶۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُوسَى أَبِي جَعْفَرٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ سَبْرَةَ بْنِ أَبِي فَاكِهٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لاِبْنِ آدَمَ بِأَطْرُقِهِ فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الإِسْلاَمِ ، فَقَالَ :تُسْلِمُ وَتَدَعُ دِينَك وَدِينَ آبَائِكَ؟ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْهِجْرَةِ ، فَقَالَ :تُهَاجِرُ ، وَتَدَعُ مَوْلِدَك فَتَكُونُ كَالْفَرَسِ فِي طِوَلِهِ ، ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْجِهَادِ ، فَقَالَ :تُجَاهِدُ ، فَتُقْتَلُ ، فَتَتَزَوَّجُ امْرَأَتُكَ ، وَيُقْسَمُ ميراثك ؟ قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ ضَمِنَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ إِنْ قُتِلَ ، أَوْ مَاتَ غَرَقًا ، أَوْ حَرَقًا ، أَوْ أَكَلَهُ السَّبُعُ.

(بخاری ۲۴۳۱۔ طبرانی ۶۵۵۸)

(۱۹۶۷۵) حضرت سبرہ بن ابی فاکہہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شیطان ابن آدم کے راستوں میں بیٹھ جاتا ہے۔ کبھی وہ اسلام کے راستے میں بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تو اسلام قبول کرے گا اور اپنے اور اپنے آباء و اجداد کے دین کو چھوڑ دے گا تو یہ بڑے گھاٹے کا سودا ہوگا۔ پھر ہجرت کے راستے میں بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تو ہجرت کرے گا تو اپنے جائے پیدائش کو چھوڑ دے گا اور اس گھوڑے کی طرح ہو جائے گا جو بیڑیوں میں بندھا ہو۔ پھر جہاد کے راستے میں بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تو جہاد کرے گا تو مر جائے گا۔ پھر تیری بیوی کی کہیں شادی ہو جائے گی اور تیری میراث تقسیم ہو جائے گی۔ اس کے

بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان شیطانی وساوس کے باوجود جس شخص نے یہ اعمال جاری رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہے خواہ وہ شہید ہو جائے یا ڈوب کر مر جائے یا جل کر مر جائے یا اسے درندے کھالیں۔

(۱۹۶۷۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَتِيكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، ثُمَّ جَمَعَ أَصَابِعَهُ الثَّلاَثَةَ ، ثُمَّ قَالَ :وَأَيْنَ الْمُجَاهِدُونَ ، فَخَرَّ عَنْ دَابَّتِهِ وَمَاتَ ، فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ ، أَوْ لَسَعَتْهُ دَابَّةٌ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ ، وَمَنْ مَاتَ حَتْفَ أَنْفِهِ ، فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ ، وَمَنْ قُتِلَ قَعْصًا فَقَدَ اسْتَوْجَبَ الْمَآبَ. (احمد ۴/ ۳۶۔ حاکم ۸۸)

(۱۹۶۷۶) حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلا۔ یہ فرما کر آپ نے اپنی تین انگلیوں کو جمع فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا کہ جہاد کرنے والے کہاں ہیں؟ اور وہ اپنی سواری سے گر کر مر گیا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ اس کا اجر ثابت ہو گیا، یا اسے کسی چیز نے ڈس لیا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ثابت ہو گیا، یا وہ طبعی موت مر گیا تو اس کا اجر بھی ثابت ہو گیا اور اگر کوئی دشمن کہ وار سہہ کر مرا تو اس نے اچھے ٹھکانے کو پالیا۔

(۱۹۶۷۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ جُلُوسٌ ، فَقَالَ :أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلاً ؟ قُلْنَا :بَلَى ، يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يُقْتَلَ ، أَوْ يَمُوتَ ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَلِيهِ ؟ قَالُوا :بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ يُقِيمُ الصَّلاَةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ يَعْتَزِلُ شَرَّ النَّاسِ. (نسائی ۲۳۵۰۔ دارمی ۲۳۹۵)

(۱۹۶۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کے پاس تشریف لائے، سب لوگ بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ کے نزدیک سب سے بہترین مرتبہ کس شخص کا ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں، یا رسول اللہ ﷺ! ضرور ارشاد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بہترین درجہ اس شخص کا ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کو پکڑے جا رہا ہو اور وہ شہید کر دیا جائے یا مر جائے۔ میں تمہیں بتاؤں اس کے بعد کس شخص کا مرتبہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ضرور بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے کنارہ کش ہو کر کسی گھاٹی میں رہتا ہو، نماز قائم کرتا ہو اور زکوۃ ادا کرتا ہو اور لوگوں کے شر سے محفوظ رہتا ہو۔

(۱۹۶۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ زَادَ فِيهِ ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ ، جَعَلَ اللَّهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي أَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ ، تَرِدُ أَنْهَارَ الجنة ، وَتَأْكُلُ

ثِمَارِهَا ، وَتَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَائَتْ ، فَلَمَّا رَأَوْا حُسْنَ مَقِيلِهِمْ ، وَمَطْعَمِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ ، قَالُوا : يَا لَيْتَ قَوْمَنَا يَعْلَمُونَ مَا صَنَعَ اللَّهُ لَنَا ، كَيْ يَرْغَبُوا فِي الْجِهَادِ ، وَلاَ يَنْكُلُوا عَنْهُ ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : فَإِنِّي مُخْبِرٌ عَنْكُمْ وَمُبَلِّغٌ إِخْوَانَكُمْ ، فَفَرِحُوا وَاسْتَبْشَرُوا بِذَلِكَ ، فَذَلِكَ قوله تعالى : ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ إِلَى قوله تعالى وَأَنَّ اللَّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ؟

(ابو داؤد ۲۵۱۲۔ احمد ۱/ ۲۶۵)

(۱۹۶۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے بھائی شہید ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی روحیں سبز پرندوں میں ڈال دیتا ہے۔ وہ جنت کی نہروں پر جاتے ہیں جنت کا پھل کھاتے ہیں اور جنت میں جہاں چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں جہاں اپنے عمدہ ٹھکانے اور بہترین کھانے پینے کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کاش ہماری قوم ان چیزوں کو جان لے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے پیدا کی ہیں۔ تاکہ وہ بھی جہاد کا شوق رکھیں اور اس سے پیچھے نہ ہٹیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں تمہارے بھائیوں کو ان باتوں سے مطلع کر دیتا ہوں۔ اور پھر وہ خوش ہو جاتے ہیں اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس سے مراد قرآن مجید کی یہ آیات ہیں۔ ترجمہ: جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے ان کو مرے ہوئے نہ سمجھنا، وہ مرے ہوئے نہیں ہیں بلکہ اللہ کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔ جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے رہ گئے اور شہید ہو کر ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ قیامت کے دن ان کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہوا ہے اور اس سے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ (آل عمران:۱۶۹۔۱۷۱)

(۱۹۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ أُمَّةٍ رَهْبَانِيَّةٌ وَرَهْبَانِيَّةُ ، هَذِهِ الأُمَّةِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(سعید بن منصور ۲۳۰۹)

(۱۹۶۷۹) حضرت ابوایاس معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر امت کی ایک رہبانیت ہوتی ہے اور میری امت کی رہبانیت اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے۔

(۱۹۶۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا ثَوْرٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ رِيَاحٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِلَيْلَةٍ هِيَ أَفْضَلُ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ حَارِسٌ حَرَسَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فِي أَرْضِ خَوْفٍ ، لَعَلَّهُ أَلاَ يَؤُوبَ إِلَى أَهْلِهِ. (نسائی ۸۸۶۸)

(۱۹۶۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں ایسی رات بتاتا ہوں جو شب قدر سے بھی زیادہ افضل ہے؟ اس پہرے دار کی رات ہے جو اللہ کے راستے میں ایسی جگہ پہرہ دے جہاں سے اسے اپنے گھر والوں کے پاس واپس نہ جانے کا خوف ہو۔

(۱۹۶۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُ ثَلاَثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ ، الشَّهِيدُ ، وَرَجُلٌ عفيف مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ ، وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ ، وَأَدَّى حَقَّ مَوَالِيهِ ، وَأَوَّلُ ثَلاَثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ أَمِيرٌ مُسَلَّطٌ ، وَذُو ثَرْوَةٍ من مال لاَ يُؤَدِّي حَقَّهُ ، وَفَقِيرٌ فَخُورٌ. (ترمذی ۱۶۴۲۔ احمد ۲/ ۴۷۹)

(۱۹۶۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں سب سے پہلے تین شخص داخل ہوں گے۔ ایک شہید، دوسرا پاک دامن اور اہل وعیال کے باوجود سوال سے بچنے والا اور تیسرا وہ غلام جس نے اپنے رب کی بہترین عبادت کی اور اپنے آقاؤں کا حق بھی ادا کیا۔ اسی طرح تین شخص سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے ایک ظالم امیر اور دوسرا وہ مالدار جو مال کا حق ادا نہ کرے اور تیسرا غریب متکبر۔

(۱۹۶۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ لَيَضْحَكُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ ، كِلاَهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ، يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُسْتَشْهَدُ ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى قَاتِلِهِ فَيُسْلِمُ ، فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُسْتَشْهَدُ.

(مسلم ۱۵۰۵۔ احمد ۲/ ۲۴۴)

(۱۹۶۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں پر ہنستا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرے اور وہ دونوں جنت میں جائیں گے۔ وہ اس طرح کہ ایک اللہ کے راستے قتال کرتا ہوا شہید ہو جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ دوسرے کو ہدایت دیتا ہے اور وہ اسلام قبول کر کے اللہ کے راستے میں لڑتا ہوا شہید ہو جاتا ہے۔

(۱۹۶۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّ النَّاسَ قَدْ غَزَوْا ، وَحَبَسَنِي شَيْءٌ ، فَدُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يُلْحِقُنِي بِهِمْ ، قَالَ : هَلْ تَسْتَطِيعُ قِيَامَ اللَّيْلِ ؟ قَالَ : أَتَكَلَّفُ ذَلِكَ ، قَالَ : هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ النَّهَارِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنَّ إِحْيَائَكَ لَيْلَكَ وَصِيَامَكَ نَهَارَكَ كَنَوْمَةِ أَحَدِهِمْ.

(۱۹۶۸۳) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ لوگوں نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور میں کسی مجبوری کی وجہ سے رہ گیا، مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ میں ان کے برابر ہو جاؤں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تم رات کو قیام کرنے کی طاقت رکھتے ہو؟ اس نے کہا: میں ایسا کر لوں گا۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم ہر دن کو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہو؟ اس شخص نے کہا کہ جی ہاں! میں ایسا کر لوں گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا رات کو قیام کرنا اور دن کو روزہ رکھنا ان کی نیند کے برابر نہیں ہو سکتا۔

(۱۹۶۸۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَلَى

ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَهُوَ مُتَحَنِّطٌ فَقُلْتُ :أَيْ عَمِّ ، أَلَا تَرَى مَا لَقِيَ النَّاسُ ؟ فَقَالَ :الآنَ يَا ابْنَ أَخِي ، الآنَ يَا ابْنَ أَخِي.

(۱۹۶۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ یمامہ کے دن حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! اب پتہ چلا ہے، اب پتہ چلا ہے۔

(۱۹۶۸۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ وَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ﴾ قَالَ :هُمْ أَوَّلُهُمْ رَوَاحًا إِلَى الْمَسْجِدِ، وَأَوَّلُهُمْ خُرُوجًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ.

(۱۹۶۸۵) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن ابی سودہ رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اس آیت کی تلاوت کی ﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ﴾ پھر فرمایا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسجد کی طرف سب سے پہلے جاتے ہیں اور اللہ کے راستے میں سب سے پہلے نکلتے ہیں۔

(۱۹۶۸۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ فَرْوَةَ اللَّخْمِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّمَا سَرِيَّةٍ خَرَجَتْ فَرَجَعَتْ وَقَدْ اخفقت فَلَهَا أَجْرُهَا مَرَّتَيْنِ.

(۱۹۶۸۶) حضرت فررہ لخمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی جماعت اللہ کے راستے میں جائے اور بغیر مال غنیمت کے واپس آئے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

(۱۹۶۸۷) حَدَّثَنَا عِيسَى ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :مَنْ بَاتَ حَارِسًا حَرَسَ لَيْلَةً أَصْبَحَ وَقَدْ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ ، قَالَ الأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ مَكْحُولٌ :بَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ تَحَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ.

(۱۹۶۸۷) حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری، صبح کو اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ساری رات پہرہ دے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۱۹۶۸۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَارِسُ نَطْحَةٌ ، أَوْ نَطْحَتَانِ ، ثُمَّ لاَ فَارِسَ بَعْدَهَا أَبَدًا وَالرُّومُ ذَاتُ الْقُرُونِ أَصْحَابُ بَحْرٍ وَصَخْرٍ كُلَّمَا ذَهَبَ قَرْنٌ خَلَفَه قَرْنٌ مَكَانَهُ ، هَيْهَاتَ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ ، هُمْ أَصْحَابُكُمْ مَا كَانَ فِي الْعَيْشِ خَيْرٌ. (حارث ۷۰۲)

(۱۹۶۸۸) حضرت ابن محیریز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فارس مسلمانوں سے ایک یا دو مرتبہ جنگ کرے گا پھر اس کے بعد مملکت فارس کا وجود نہ رہے گا۔ روم سینگوں والا ہے وہ سمندر اور چٹانوں کے مالک لوگ ہیں۔ جب ان کا ایک سینگ ختم ہو جاتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ آخری زمانے میں یہ ختم ہو جائیں گے۔

(۱۹۶۸۹) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ حُجْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ إِلاَّ مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ قَالَ: هُمُ الشُّهَدَاءُ ثَنِيَّةُ اللَّهِ حَوْلَ الْعَرْشِ ، مُتَقَلِّدِينَ السُّيُوفَ.

(۱۹۶۸۹) حضرت سعید بن جبیر ریٹیلیے نے یہ آیت تلاوت کی ﴿فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ پھر فرمایا اس آیت میں مستثنیٰ لوگوں سے مراد شہداء ہیں، وہ اللہ کے عرش کے گرد رزق پانے والے لوگ ہیں اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے تلواریں گردن میں لٹکا رکھی ہیں۔

(۱۹۶۹۰) حَدَّثَنَا عِيسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا اشْتَدَّ حزن أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْ أُصِيبَ مَعَ زَيْدٍ يَوْمَ مُؤْتَةَ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيُدْرِكَنَّ الْمَسِيحُ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ أَقْوَامًا إِنَّهُمْ لَمِثْلُكُمْ ، أَوْ خَيْرٌ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، وَلَنْ يُخْزِيَ اللَّهُ أُمَّةً أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا. (حاكم ۴۱)

(۱۹۶۹۰) حضرت عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ غزوہ موتہ میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کی شہادت پر جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا دکھ حد سے بڑھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ حضرت مسیح کو اس امت کی کچھ ایسی قومیں پائیں گی جو تمہاری طرح ہیں یا تم سے بہترین (یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی) اللہ تعالیٰ اس امت کو ہرگز رسوا اور بے یار و مددگار نہیں چھوڑے گا جس کے شروع میں میں ہوں اور اس کے آخر میں حضرت مسیح ہیں۔

(۱۹۶۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ يَوْمَ بَدْرٍ : ﴿سابقوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ﴾ قَالَ مسعر : إِمَّا الَّتِي فِي آلِ عِمْرَانَ ، وَإِمَّا الَّتِي فِي الْحَدِيدِ ؟ فَقَالَ ابن قُسْحُم : إِنْ فَتَحْتُمْ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا لِمَنْ لَقِيَ هَؤُلاَءِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ؟ فَقَالَ : الْجَنَّةُ ، قَالَ : حَسْبِي مِنَ الدُّنْيَا ، وَفِي يَدِهِ تَمَرَاتٍ فَأَلْقَاهَا ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقُتِلَ.

(مسلم ۱۴۵۔ ابن المبارک ۷۷)

(۱۹۶۹۱) حضرت ابوبکر بن حفص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر میں ﴿سابقوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ﴾ ''یعنی اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف لپکو جس کی چوڑائی زمین و آسمان کے برابر ہے۔'' (حضرت مسعر فرماتے ہیں کہ یا تو یہ سورۃ آل عمران کی آیت تھی یا سورۃ الحدید کی)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سن کر ابن قسحم رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! اس شخص کا کیا بدلہ ہے جو ان کافروں سے لڑے اور شہید ہو جائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا بدلہ جنت ہے۔ ابن قسحم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دنیا کے بدلے میں جنت میرے لیے کافی ہے۔ ان کے ہاتھ میں کچھ کھجوریں تھیں، انہوں نے کھجوریں پھینکیں، آگے بڑھے اور دشمن سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(۱۹۶۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ قَالَ رَجُلٌ : يَوْمَ

الْقَادِسِيَّةِ : اللَّهُمَّ إِنَّ حُدَيَة سَوْدَاءُ بذية ، فَزَوِّجْنِي الْيَوْمَ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقُتِلَ ، قَالَ : فَمَرُّوا عَلَيْهِ وَهُوَ مُعَانِقٌ رَجُلٍ عَظِيمٍ.

(۱۹۶۹۲) حضرت نعیم بن ابی ہند رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں ایک آدمی نے اپنی بیوی کا نام لے کر دعا کی کہ اے اللہ میری بیوی رحمہ اللہ کالی اور پستہ قد ہے، آج جنت کی کسی حور سے میری شادی کرادے۔ پھر وہ آگے بڑھے اور شہید ہوگئے۔ بعد میں جب ساتھیوں کا ان کی نعش سے گذر ہوا تو دیکھا کہ وہ ایک بڑے پہلوان سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے ہیں۔

(۱۹۶۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ وَقَدْ قُطِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلاَهُ ، وَهُوَ يَفْحَصُ وَهُوَ يَقُولُ : ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ : مَنْ أَنْتَ يَا عَبْدَ اللهِ ؟ قَالَ : أَنَا امْرُؤٌ مِنَ الأَنْصَارِ.

(۱۹۶۹۳) حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں لوگوں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے تھے، وہ تڑپ رہا تھا اور یہ آیت پڑھ رہا تھا: (ترجمہ) ''وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین میں سے ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام کیا۔ یہ بہترین ساتھی ہیں۔'' ایک آدمی نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اے اللہ کے بندے! اس نے کہا کہ میں ایک انصاری ہوں۔

(۱۹۶۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : مَرَّتِ امْرَأَةٌ بِابْنِهَا وَزَوْجِهَا قَتِيلَيْنِ ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : أَنْتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْوَحْيَ ، فَإِنْ كَانَ هَذَانِ مُنَافِقَيْنِ لم نَبْكِهِمَا ، وَلَمْ نُنعِمْهُمَا عَيْنًا ، وَإِنْ كَانَا غَيْرَ مُنَافِقَيْنِ ، قُلْنَا فِيهِمَا مَا نَعْلَمُ ، قَالَ : أَجَلْ ، لَمْ يَكُونَا مُنَافِقَيْنِ ، لَقَدْ تُلُقِّيَا بِثِمَارِ الْجَنَّةِ ، وَلَقَدْ تَبَاشَرَتْ بِهِمَا الْمَلاَئِكَةُ ، قَالَ : تَقُولُ الْمَرْأَةُ : الآنَ حَقٌّ أَلاَ أَبْكِيهِمَا قَالَ : أَلاَ إِنَّكِ مَعَهُمَا.

(عبدالرزاق ۲۶۹۲)

(۱۹۶۹۴) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ایک عورت کا بیٹا اور اس کا خاوند فوت ہوگیا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل کی۔ اگر یہ دونوں منافق تھے تو نہ ہم ان پر روئیں گے اور نہ ان کے بارے میں آنکھیں ٹھنڈی کریں گے۔ اگر یہ دونوں منافق نہیں تھے تو ہمیں ان کے بارے میں کچھ بتا دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دونوں منافق نہیں تھے۔ انہیں جنت کے پھل پیش کیے گئے اور فرشتوں نے ان کا استقبال کیا۔ اس عورت نے کہا کہ پھر تو ضروری ہے کہ میں نہ رووں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اور سنو! تم بھی ان کے ساتھ ہوگی۔

(۱۹۶۹٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ قَدَ انْتَثَرَ قَصَبُهُ ، أَوْ بَطْنُهُ ، فَقَالَ : لِبَعْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيْهِ : ضُمَّ إِلَيَّ مِنْهُ ، أَدْنُو قَيْدَ رُمْحٍ ، أَوْ رُمْحَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ

فَمَرَّ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ.

(۱۹۶۹۵) حضرت عون بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں لوگوں کا گذر ایک ایسے شخص پر ہوا جس کا پیٹ پھٹا ہوا تھا اس کی آنتیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ اس نے ایک آدمی سے کہا کہ میری آنتیں اندر کر دو تا کہ میں اللہ کے راستے میں مزید ایک یا دو نیزوں کی مقدار آگے بڑھ سکوں۔ چنانچہ اس نے ایسا کر دیا۔

(١٩٦٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ أَبِي هَارُونَ الْغَنَوِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، يُقَالُ لَهُ مُسْلِمُ بْنُ شَدَّادٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :الشُّهَدَاءُ فِي قِبَابٍ فِي رِيَاضٍ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ ، يُبْعَثُ لَهُمْ حُوتٌ وَثَوْرٌ يَعْتَرِكَانِ ، يَلْهُونَ بِهِمَا ، إذَا احْتَاجُوا إلَى شَيْءٍ عَقَرَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، فَأَكَلُوا مِنْهُ فَوَجَدُوا طَعْمَ كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الْجَنَّةِ.

(۱۹۶۹۶) حضرت ابن ابی کعب ؓ فرماتے ہیں کہ شہداء جنت کے باغیچوں میں گنبدوں میں ہوں گے۔ ان کے سامنے ایک مچھلی اور ایک اونٹ کا تماشا ہوگا جس سے وہ لطف اندوز ہوں گے۔ جب انہیں کسی کھانے کی چیز کی ضرورت ہوگی تو ان میں سے ایک دوسرے کو مار ڈالے گا۔ وہ اسے کھائیں گے اور جنت میں موجود ہر چیز کا ذائقہ محسوس کریں گے۔

(١٩٦٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَش ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ ، قَالَ :السُّيُوفُ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ ، فَإِذَا تَقَدَّمَ الرَّجُلُ إلَى الْعَدُوِّ قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ :اللَّهُمَّ انْصُرْهُ ، وَإِنْ تَأَخَّرَ ، قَالَتْ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ ، فَأَوَّلُ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِ السَّيْفِ يُغْفَرُ لَهُ بِهَا من كُلِّ ذَنْبٍ ، وَيَنْزِلُ عَلَيْهِ حَوْرَاوَانِ تَمْسَحَانِ الْغُبَارَ عَنْ وَجْهِهِ وَتَقُولاَنِ :قَدْ آنَ لَكَ وَيَقُولُ لَهُمَا :وانتما قَدْ آنَ لَكُمَا.

(۱۹۶۹۷) حضرت یزید بن شجرہ ؒ فرماتے ہیں کہ تلواریں جنت کی چابیاں ہیں، جب کوئی شخص دشمن کی طرف بڑھتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ یا اللہ! اس کی مدد فرما۔ اگر وہ پیچھے ہٹتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ! اسے معاف فرما۔ تلوار کا وار لگنے سے ہونے والے زخم سے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس کے لیے جنت سے دو حوریں اترتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم تیرے لیے ہیں۔ وہ ان دونوں سے کہتا ہے کہ میں تمہارے لیے ہوں۔

(١٩٦٩٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أن النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ :أَيُّ الأَعْمَالِ خَيْرٌ ، أَوْ أَفْضَلُ ؟ قَالَ :إيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ، قِيلَ :ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ :الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قِيلَ :ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ :حَجٌّ مَبْرُورٌ. (بخاری ۲۶۔ مسلم ۱۳۵)

(۱۹۶۹۸) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل بہتر یا افضل ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا کہ پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، پھر پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: مقبول حج۔

(۱۹۶۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أفضل الشهداء الَّذِينَ يُلْقَوْنَ فِي الصَّفِّ فَلاَ يَلْفِتُونَ وُجُوهَهُمْ حَتَّى يُقْتَلُوا ، أُولَئِكَ يَتَلَبَّطُونَ فِي الْغُرَفِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ ، يَضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ ، إِنَّ رَبَّكَ إِذَا ضَحِكَ إِلَى قَوْمٍ فَلاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ.

(طبرانی ۴۱۴۳۔ حارث ۶۳۳)

(۱۹۶۹۹) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ افضل شہداء وہ ہیں جو کسی صف میں دشمن کے خلاف برسر پیکار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے چہرے نہیں پھیرتے اور شہید ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ جنت کے بالا خانوں میں عیش کریں گے۔ ان کا رب انہیں دیکھ کر مسکرائے گا۔ تمہارا رب جس قوم کو دیکھ کر مسکراتا ہے اس سے حساب نہیں لیتا۔

(۱۹۷۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَجُلاً يُرِيدُ أَنْ يَشْرِيَ نَفْسَهُ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ ، وَامْرَأَتُهُ تُنَاشِدُهُ ، قَالَ : رُدُّوا هَذِهِ عَنِّي ، فَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّهُ يُصِيبُهَا الَّذِي أُرِيد مَا نَفِسْتُ عَلَيْهَا ، إِنِّي وَاللَّهِ لَئِنِ اسْتَطَعْتُ لاَ يَمْضِي يَوْمَ يَزُولُ هَذَا مِنْ مَكَانِهِ ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى جَبَلٍ ، فَإِنْ غَلَبْتُمْ عَلَى جَسَدِي فَخُذُوهُ ، قَالَ قَيْسٌ : فَمَرَرْنَا عَلَيْهِ ، فَرَأَيْنَاه بَعْدَ ذَلِكَ قَتِيلاً فِي تِلْكَ الْمَعْرَكَةِ.

(۱۹۷۰۰) حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ یرموک میں ایک آدمی خود کو موت کے لیے پیش کر رہا تھا اور اس کی بیوی اسے روک رہی تھی۔ اس شخص نے کہا اسے مجھ سے دور کر دو۔ جو مقصد اس وقت میرے پیش نظر ہے اس میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ پھر اس نے ایک پہاڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر میرا بس چلتا تو میں اسے ایک دن میں اس کی جگہ سے ہٹا دیتا۔ اگر تم میرا جسم حاصل کر سکو تو اسے دفنا دینا۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد میں ہم نے دیکھا کہ وہ جو شخص اس جنگ کے شہداء میں پڑا ہے۔

(۱۹۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا كَهْمَس ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ عن ابن الأحمس ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي ذَرٍّ : حدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْك ، عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : هَاتِ ، إِنِّي لاَ إِخَالُنِي أَنْ أَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ إِذْ سَمِعْته مِنْهُ ، قَالَ : قُلْتُ : ذَكَرْت ثَلاَثَةً يُحِبُّهُمُ اللَّهُ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ وَقُلْته ، أَمَّا الَّذِي يُحِبُّ اللَّهُ ، فَرَجُلٌ لَقِيَ فِئَةً فَانْكَشَفَتْ فِئَتُهُ ، فَقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ حَتَّى يُقْتَلَ ، أَوْ يَفْتَحَ اللَّهُ لَهُ وَرَجُلٌ أَسْرَى مَعَ قَوْمٍ حَتَّى يحبوا أن يمسوا الأَرْضَ ، فَنَزَلُوا ، فَقَامَ يُصَلِّي حَتَّى أَيْقَظَهُمْ بِرَحِيلِهِمْ ، وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ جَارُ سُوءٍ فَصَبَرَ عَلَى أَذَاهُ. (احمد ۵/ ۱۵۱)

(۱۹۷۰۱) حضرت ابن احمس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے آپ کا بیان کردہ ایک ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا ہے۔ انہوں نے فرمایا: بیان کرو، میرے خیال میں، میں نے کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی جھوٹی بات کو منسوب نہیں کیا۔ میں نے کہا کہ آپ نے بیان کیا ہے کہ تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس بات کو سنا

ہے اور بیان کیا ہے کہ جن تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان میں ایک تو وہ آدمی جو کسی جماعت سے قتال کرے، وہ جماعت غالب آنے لگے تو یہ پھر بھی ان سے لڑتا ہوا شہید ہو جائے یا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے فتح عطا فرما دیں۔ دوسرا وہ آدمی جو رات کو لوگوں کے ساتھ سفر کرے، جب وہ سب تھک کر لیٹ جائیں تو یہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور پھر لوگوں کو آگے بڑھنے کے لیے جگائے۔ تیسرا وہ آدمی جس کا پڑوسی کوئی برا شخص ہو اور وہ اس کی تکالیف پر صبر کرے۔

(۱۹۷۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَوْفٍ الأَحْمَسِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ إِذْ جَائَهُ رَسُولُ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنِ النَّاسِ ، فَقَالَ : أُصِيبَ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَآخَرُونَ لاَ أَعْرِفُهُمْ ، فَقَالَ عُمَرُ : لَكِنَّ اللَّهَ يَعْرِفُهُمْ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَجُلٌ شَرَى نَفْسَهُ ، فَقَالَ مُدْرِكُ بْنُ عَوْفٍ : ذَلِكَ وَاللهِ خَالِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، زَعَمَ النَّاسُ أَنَّهُ أَلْقَى بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ : كَذَبَ أُولَئِكَ وَلَكِنَّهُ مِمَّنَ اشْتَرَى الآخِرَةَ بِالدُّنْيَا.

(۱۹۷۰۲) حضرت مدرک بن عوف احمسی ؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر ؓ کے پاس تھا کہ نعمان بن مقرن ؒ کا قاصد آیا۔ حضرت عمر ؓ نے اس سے مجاہدین کی صورت حال پوچھی تو اس نے بتایا کہ فلاں فلاں شخص شہید ہو گئے اور کچھ ایسے لوگ بھی شہید ہوئے جنہیں میں نہیں جانتا۔ اس شخص نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! ایک آدمی ایسا بھی تھا جو خود کو موت کے لیے پیش کر رہا تھا۔ اس پر حضرت مدرک بن عوف ؒ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! خدا کی قسم وہ میرے ماموں تھے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ انہوں نے خود کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں ڈالا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے دنیا کے بدلے آخرت کو خرید لیا۔

(۱۹۷۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَش ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إِذَا زَحَفَ الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وُضِعَتْ خَطَايَاهُ عَلَى رَأْسِهِ ، فَتَحَاتُّ كَمَا يَتَحَاتُّ عِذْقُ النَّخْلَةِ.

(۱۹۷۰۳) حضرت سلیمان ؓ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اللہ کے راستے میں چلتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر پر رکھے جاتے ہیں اور پھر اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح کھجوروں کا خوشہ جھڑتا ہے۔

(۱۹۷۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : سَمِعْته يَقُولُ : غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرِ حِجَجٍ لِمَنْ قَدْ حَجَّ.

(۱۹۷۰۴) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستہ میں ایک صبح دس حج کرنے سے افضل ہے۔

(۱۹۷۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ : سَفْرَةٌ يَعْنِي غَزْوَةً فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنْ خَمْسِينَ حَجَّةً.

(۱۹۷۰۵) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستہ میں ایک لڑائی پچاس مرتبہ حج کرنے سے افضل ہے۔

(١٩٧٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيُّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لِمِئَةَ دَرَجَةٍ ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَةِ إِلَى الدَّرَجَةِ ، كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ ، أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(بخاری ۲۷۹۰۔ نسائی ۳۳۴۰)

(۱۹۷۰۶) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ جنگ میں سو درجے ہیں۔ دو درجوں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان خلاء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان درجوں کو اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے بنایا ہے۔

(١٩٧٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : أَوَّلُ آيَةٍ نَزَلَتْ مِنْ بَرَائَةَ : ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ﴾.

(۱۹۷۰۷) حضرت ابوالضحیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ سورۃ البراءۃ کی پہلی آیت یہ نازل ہوئی: (ترجمہ) ”نکلو! ہلکے ہو یا بوجھل، اور اللہ کے راستے میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔“

(١٩٧٠٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ عَلِيٍّ الصَّنعانِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ فِي قوله تعالى : ﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلاَنِيَةً﴾ قَالَ : عَلَى الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۱۹۷۰۸) حضرت ابن عباس ؓ قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلاَنِيَةً﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اللہ کے راستہ میں گھوڑوں پر خرچ کرنا ہے۔

(١٩٧٠٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى الدِّمَشْقِيُّ ، أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ عَجْلاَنَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ فِي قوله تعالى : ﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلاَنِيَةً﴾ قَالَ : عَلَى الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ : ثُمَّ ذَكَرَ مَنْ رَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ لَمْ يَرْبِطْه رِيَاءً ، وَلاَ سُمْعَةً كَانَ مِنَ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

(۱۹۷۰۹) حضرت سہل بن عجلان باہلی ؒ قرآن مجید کی آیت: ﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلاَنِيَةً﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اللہ کے راستے میں گھوڑوں پر خرچ کرنا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے راستے میں گھوڑا باندھے اور اس میں کسی قسم کی ریا یا شہرت پسندی کی آمیزش نہ ہو تو یہ ان لوگوں میں سے ہوگا جو اپنا مال دن رات اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں۔

(١٩٧١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرِ عَبْدٍ أَبَدًا ، وَلَنْ يَلِجَ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى يَلِجَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ. (ترمذی ۱۶۳۳۔ احمد ۲/ ۵۰۵)

(۱۹۷۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک ناک میں جمع نہیں ہو سکتے۔ اللہ کے خوف سے رونے والے کا جہنم میں داخل ہونا اسی طرح ناممکن ہے جس طرح تھنوں میں دودھ کا واپس جانا۔

(۱۹۷۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : أُرِيهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ، فَرَأَى جَعْفَرًا مَلَكًا ذَا جَنَاحَيْنِ ، مُضَرَّجًا بِالدِّمَاءِ ، وَزَيْدًا مُقَابِلَهُ عَلَى السَّرِيرِ ، وَابْنَ رَوَاحَةَ جَالِسٌ مَعَهُمْ ، كَأَنَّهُمَا مُعْرِضَانِ عَنْهُ.

(طبرانی ۱۴۶۸۔ ابن حبان ۷۰۴۷)

(۱۹۷۱۱) حضرت سالم بن ابی جعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ صحابہ کرام خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت جعفر رضی اللہ ایک فرشتے کی صورت میں ہیں اور ان کے پیروں پر خون لگا ہوا ہے۔ حضرت زید رضی اللہ ان کے سامنے ایک تخت پر بیٹھے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ بھی ان کے ساتھ بیٹھے ہیں لیکن ان دونوں حضرات کا رخ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ سے دوسری طرف ہے۔

(۱۹۷۱۲) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَوْدِيُّ ، أَنَّ وَبَرَةَ أَبَا كُرْزٍ الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الرَّبِيعَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ : بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ ، إِذْ هُوَ بِغُلاَمٍ مِنْ قُرَيْشٍ شَابٌّ مُعْتَزِلٍ عَنِ الطَّرِيقِ يَسِيرُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَيْسَ ذَلِكَ فُلاَنٌ ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَادْعُوهُ ، قَالَ : مَا لَكَ اعْتَزَلْتَ من الطَّرِيقِ ؟ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَرِهْته لِلْغُبَارِ ، قَالَ : فَلاَ تَعْتَزِلْهُ ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّهُ لَذَرِيرَةُ الْجَنَّةِ. (ابوداؤد ۳۰۵۔ نسائی ۸۸۱۹)

(۱۹۷۱۲) حضرت ربیع بن زید رضی اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے جا رہے تھے کہ قریش کا ایک لڑکا رستے سے ذرا ہٹ کر چل رہا تھا۔ آپ نے اسے دیکھ کر اس کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ فلاں لڑکا نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا کہ جی ہاں وہی ہے۔ آپ نے اسے بلا کر اس سے پوچھا کہ تم راستے سے ہٹ کر کیوں چل رہے ہو؟ اس نے کہا: کہ میں غبار سے بچنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ راستے سے ہٹ کر نہ چلو کیوں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! یہ غبار جنت کی خوشبو ہے۔

(۱۹۷۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ أَقَامَ عَنِ الْجِهَادِ عَامًا وَاحِدًا ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ فَغَزَا مِنْ عَامِهِ ، وَقَالَ : مَا رَأَيْت فِي هَذِهِ الآيَةِ مِنْ رُخْصَةٍ.

(۱۹۷۱۳) حضرت ابو عوام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ کسی وجہ سے ایک سال جہاد پر نہ جا سکے۔ پھر انہوں نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ ''نکلو! ہلکے ہو یا بوجھل۔'' پھر آپ ایک سال تک حج کرتے رہے اور

فرماتے تھے اس آیت کے بعد کسی قسم کی رخصت باقی نہیں رہتی۔

(۱۹۷۱۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ :أَوَّلُ شَيْءٍ نَزَلَ مِنْ بَرَاءَةٍ :﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ .

(۱۹۷۱۴) حضرت ابو مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سورۃ البراءۃ کی سب سے پہلے یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾

(۱۹۷۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ :﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ قَالَ : الشَّيْخُ وَالشَّابُّ.

(۱۹۷۱۵) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ سے مراد ہے جوان اور بوڑھے سب نکلیں۔

(۱۹۷۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :شُيُوخًا وَشَبَابًا ، قَالَ قَتَادَةُ :نِشَاطًا وَغَيْرَ نِشَاطٍ.

(۱۹۷۱۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس کی تشریح جوان اور بوڑھوں سے اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کی تشریح ہوشیار اور نادان سے کی ہے۔

(۱۹۷۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ :﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ قَالَ :مَشَاغِيلُ وَغَيْرُ مَشَاغِيلَ.

(۱۹۷۱۷) حضرت حکم رحمہ اللہ نے آیت قرآنی ﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ کی تفسیر مصروف اور فارغ سے کی ہے۔

(۱۹۷۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :الشَّيْخُ وَالشَّابُّ.

(۱۹۷۱۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر جوان اور بوڑھوں سے کی ہے۔

(۱۹۷۱۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ:﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ قَالَ:فِينَا الثَّقِيلُ وَذُو الْحَاجَةِ ، والضعفة وَالْمُشْتَغِلُ.

(۱۹۷۱۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ ﴿ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ہم میں مریض، ضرورت مند، کمزور اور مصروف لوگ ہیں۔

(۱۹۷۲۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :شُيُوخًا وَشَبَابًا.

(۱۹۷۲۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جوان اور بوڑھے ہیں۔

(۱۹۷۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بُوعِدَ مِنَ النَّارِ مِئَةَ خَرِيفٍ. (نسائی ۲۵۶۲)

(۱۹۷۲۱) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں ایک روزہ رکھا

وہ جنت سے سو خریف دور کر دیا جاتا ہے۔

(۱۹۷۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَصُومُ عَبْدٌ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، إِلاَّ بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ سَبْعِينَ خَرِيفًا. (بخاری ۲۸۴۰۔ نسائی ۲۵۶۱)

(۱۹۷۲۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص اللہ کے راستے میں روزہ رکھتا ہے تو اس کی وجہ سے ستر خریف جہنم سے دور کر دیا جاتا ہے۔

(۱۹۷۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهُ ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

(۱۹۷۲۳) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا اپنا قول بھی یہی منقول ہے۔

(۱۹۷۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَهُ اللَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ عَامًا. (ابن عدی ۷۱۷)

(۱۹۷۲۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں ایک روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر خریف دور فرما دیتے ہیں۔

(۱۹۷۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَهَنَّمَ خَنْدَقٌ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ.

(۱۹۷۲۵) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے ایک خندق دور فرما دیں گے اور اس خندق کا فاصلہ زمین و آسمان کے درمیانی خلاء کے برابر ہے۔

(۱۹۷۲٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ فِي الْجَنَّةِ قَصْرٌ ، يُقَالُ لَهُ عَدَنٌ ، فِيهِ خَمْسَةُ آلاَفِ بَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ خَمْسَةُ آلاَفِ بَابٍ ، عَلَى كُلِّ بَابٍ خَمْسَةُ آلاَفِ حِبَرَة قَالَ يَعْلَى أَحْسَبُهُ ، قَالَ : لاَ يَدْخُلُهُ إِلاَّ نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ.

(۱۹۷۲۶) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک محل ہے جس کا نام عدن ہے۔ اس میں پانچ ہزار دروازے ہیں۔ ہر دروازے پر پانچ ہزار پردے ہیں۔ اس میں صرف نبی، صدیق یا شہید داخل ہوں گے۔

(۱۹۷۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ : ﴿أُولَئِكَ هُمَ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ﴾ قَالَ : هَذِهِ لِلشُّهَدَاءِ خَاصَّةً.

(۱۹۷۲۷) حضرت مسروق رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿أُولَئِكَ هُمَ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ

شہداء کے ساتھ خاص ہے۔

(۱۹۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لِلشُّهَدَاءِ خَاصَّةً.

(۱۹۷۲۸) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ شہداء کے ساتھ خاص ہے۔

(۱۹۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لِلشَّهِيدِ سِتُّ خِصَالٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :يُؤَمَّنُ مِنْ عَذَابِ اللهِ ، وَمِنَ الْفَزَعِ الأَكْبَرِ ، وَيَشْفَعُ فِي كَذَا وَكَذَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ، وَيُحَلَّى حِلْيَةَ الإِيمَانِ ، وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَيُغْفَرُ لَهُ كُلُّ ذَنْبٍ. (بخاری ۶۴۲۔ احمد ۴/ ۲۰۰)

(۱۹۷۲۹) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ شہید کو قیامت کے دن چھ انعام ملیں گے ① وہ اللہ کے عذاب سے مامون رہے گا۔ ② وہ بڑے خوف (فزع اکبر) سے محفوظ رہے گا۔ ③ وہ اپنے گھر والوں میں سے اتنے اتنے لوگوں کی شفاعت کرے گا۔ ④ اسے ایمان کا زیور پہنایا جائے گا۔ ⑤ وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لے گا۔ ⑥ اس کے ہر گناہ کو معاف کر دیا جائے گا۔

(۱۹۷۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ:غَزْوَةٌ لِمَنْ قَدْ حَجَّ، خَيْرٌ مِنْ عَشْرِ حَجَّاتٍ.

(۱۹۷۳۰) حضرت علقمہ ؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص حج کر چکا ہو اس کا ایک غزوہ دس حج کرنے سے بہتر ہے۔

(۱۹۷۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ ، عَنْ هَذِهِ الآيَةِ :﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ فَقَالَ :أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ :أَرْوَاحُهُمْ كَطَيْرٍ خُضْرٍ ، تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ ، فِي أَيِّهَا شَائَتْ ، ثُمَّ تَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ ، إِذَا طَلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ ، فَقَالَ :سَلُونِي مَا شِئْتُمْ ، فَقَالُوا :يَا رَبَّنَا وَمَاذَا نَسْأَلُكَ ، وَنَحْنُ نَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ فِي أَيِّهَا شِئْنَا ، قَالَ :فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمَ اطِّلَاعَةً ، فَقَالَ :سَلُونِي مَا شِئْتُمْ ، فَقَالُوا :يَا رَبَّنَا وَمَاذَا نَسْأَلُكَ وَنَحْنُ نَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ فِي أَيِّهَا شِئْنَا ، قَالَ :فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذِ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمَ اطِّلَاعَةً ، فَقَالَ :سَلُونِي مَا شِئْتُمْ ، فَقَالُوا :يَا رَبَّنَا وَمَاذَا نَسْأَلُكَ ، وَنَحْنُ نَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ فِي أَيِّهَا شِئْنَا ، قَالَ :فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لن يُتْرَكُوا ، قَالُوا :نَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا إِلَى الدُّنْيَا حَتَّى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ ، قَالَ :فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُمْ لَا يَسْأَلُونَ إِلاَّ هَذَا تَرَكَهُمْ.

(مسلم ۱۵۰۲۔ ابن ماجہ ۲۸۰۱)

(۱۹۷۳۱) حضرت مسروق ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے قرآن مجید کی اس آیت کے بارے میں سوال کیا: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اس بارے میں حضور ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کی صورت میں ہوتی ہیں اور جنت میں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی پھرتی ہیں۔ پھر وہ عرش سے لٹکے ہوئے قنادیل پر بیٹھی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے

جو تم چاہتے ہو وہ مانگو، وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم آپ سے اور کیا مانگیں ہم جنت میں سیر کر رہے ہیں اس کے علاوہ ہمیں اور کیا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم مجھ سے جو چاہتے ہو مانگو۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم تجھ سے کیا مانگیں، ہم جنت میں سیر و تفریح کر رہے ہیں، اس کے علاوہ ہمیں کس چیز کی خواہش ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمائے گا کہ تم جو چاہتے ہو مجھ سے مانگو۔ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم آپ سے کیا مانگیں، ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں ہمیں اور کیا چاہیے، پھر جب وہ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ضرور کچھ دینا چاہتے ہیں تو وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں واپس لوٹا دے تاکہ ہم جا کر تیرے راستے میں جہاد کریں۔ جب اللہ تعالیٰ دیکھیں گے کہ وہ جنت کی کوئی چیز مانگ ہی نہیں رہے تو اللہ تعالیٰ انہیں ان کے حال میں چھوڑ دیں گے۔

(١٩٧٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ ، قَالَ :قلْنَا لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ :حَدِّثْنَا يَا كَعْبُ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :ارْمُوا مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أبي النَّحَّام :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا الدَّرَجَةُ ؟ قَالَ :أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ أُمِّكَ وَلَكِنْ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ مِئَةُ عَامٍ ، يَا كَعْبُ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول :مَنْ شَابَ فِي سَبِيلِ اللهِ شَيْبَةً كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً. (ترمذی ١٦٣٤۔ احمد ٤/ ٢٣٥)

(١٩٧٣٢) حضرت شرحبیل بن سمط رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے کعب رضی اللہ عنہ! ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ کوئی حدیث سنائیں اور اللہ سے ڈریں! حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دشمن پر تیر چلاؤ۔ جس کا تیر دشمن کو لگ گیا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر حضرت عبد الرحمٰن بن ابی نحام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! وہ درجہ کتنا ہے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ درجہ تمہارے باپ کی زمین جتنا نہیں بلکہ دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ ہم نے پھر کہا اے کعب رضی اللہ عنہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ کوئی حدیث سنائیں اور اس سے ڈریں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کے بال اللہ کے راستے میں سفید ہوئے اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا اور جس شخص نے اللہ کے راستہ میں تیر چلایا یہ اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک غلام آزاد کیا۔

(١٩٧٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْخَثْعَمِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ.

(بخاری ٩٠٧۔ احمد ٥/ ٢٢٦۔ طبرانی ٦٦١)

(۱۹۷۳۳) حضرت مالک بن عبد اللہ خثعمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے قدم اللہ کے راستے میں گرد آلود ہوئے اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دیتے ہیں۔

(۱۹۷۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لأَنْ أُمَتِّعَ بِسَوْطٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حَجَّةٍ فِي إِثْرِ حَجَّةٍ.

(۱۹۷۳٤) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے راستے میں اپنا کوڑا استعمال کروں یہ مجھے حج کے بعد حج کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

(۱۹۷۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ :إِنِّي أَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۱۹۷۳٥) حضرت سعد فرماتے ہیں کہ میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا۔

(۱۹۷۳٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، لأن قُتِلْت فِي سَبِيلِ اللهِ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَايَ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنْ قُتِلْت فِي سَبِيلِ اللهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلاً غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ إِلاَّ الدَّيْنَ ، كَذَا قَالَ لِي جِبْرِيلُ.

(۱۹۷۳٦) حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ اگر میں اللہ کے راستے میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ اگر تم صبر کرتے ہوئے، ثواب کی نیت کرتے ہوئے، آگے بڑھتے ہوئے اور پیچھے نہ دیکھتے ہوئے شہید ہوئے، تو قرض کے علاوہ تمہارے سارے اعمال معاف ہو جائیں گے۔ مجھے جبریل نے یونہی بتایا ہے۔

(۱۹۷۳۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَمَّا أَقْبَلْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدًا مِنَ الْمُتَخَلِّفِينَ فَلاَ يُكَلِّمْهُ ، وَلاَ يُجَالِسْهُ.

(۱۹۷۳۷) حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ جب ہم غزوہ تبوک سے واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی پیچھے رہ جانے والوں سے ملے تو نہ ان سے بات کرے اور نہ ان کی ہم نشینی اختیار کرے۔

(۱۹۷۳۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :عَلَيْكُمْ بِالْحَجِّ ، فَإِنَّهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أَمَرَ اللَّهُ بِهِ ، وَالْجِهَادُ أَفْضَلُ مِنْهُ.

(۱۹۷۳۸) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ تم پر حج لازم ہے، یہ ایک نیک عمل ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، اور جہاد حج سے

افضل ہے۔

(۱۹۷۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عن عبد الله بن مسلم ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ فِي الْجَنَّةِ قَصْرٌ يُدْعَى عَدْنٌ حَوْلَهُ المروُح وَالبروُج، لَهُ خَمْسَةُ آلَافِ بَابٍ ، لاَ يَسْكُنُهُ ، أَوْ لاَ يَدْخُلُهُ إِلاَّ نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ ، أَوْ إِمَامٌ عَادِلٌ.

(۱۹۷۳۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک محل ہے جس کا نام عدن ہے۔ اس کے اردگرد چراگاہیں ہیں۔ اس کے پانچ ہزار دروازے ہیں۔ ہر دروازے سے صرف نبی، صدیق، شہید یا عادل امام ہی داخل ہوسکتا ہے۔

(۱۹۷٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : النُّعَاسُ عند الْقَتْلِ أَمَنَةٌ مِنَ اللهِ ، وَعِنْدَ الصَّلاَةِ مِنَ الشَّيْطَانِ ، وَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ﴾؟

(۱۹۷۴۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ کے وقت نیند آنا اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی طمانیت ہے اور نماز کے وقت نیند آنا شیطان کی طرف سے ہے۔ پھر انہوں نے اس آیت کی تلاوت کی: ﴿إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ﴾

(۱۹۷٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ يَرْمِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ يَرْفَعُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَرَفَعَ أَبُو طَلْحَةَ رَأْسَهُ يَقُولُ : نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ يَا رَسُولَ اللهِ. (بخاری ۳۸۱۱۔ مسلم ۱۳۶)

(۱۹۷۴۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے تیر چلا رہے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک بلند کر رکھا تھا، اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی اپنا سر بلند کر کے کہہ رہے تھے کہ اے اللہ کے رسول! میں آپ سے پہلے نشانہ بنوں گا۔

(۱۹۷٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ. (بخاری ۳۸۱۱۔ ترمذی ۳۰۰۷)

(۱۹۷۴۲) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ احد کے دن ان لوگوں میں سے تھا جن پر اللہ تعالیٰ نے سکون کی نیند طاری کی۔

(۱۹۷٤۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي طَلْحَةَ. (ترمذی ۳۰۰۷)

(۱۹۷۴۳) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

(۱۹۷٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ الزُّهْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ : لَمَّا بُعِثَ أَبُو مُوسَى عَلَى الْبَصْرَةِ كَانَ مِمَّنْ بُعِثَ مَعَهُ الْبَرَاءُ ، وَكَانَ مِنْ وُزَرَائِهِ وَكَانَ يَقُولُ لَهُ : اختر من عملي ، فَقَالَ : الْبَرَاءُ : وَمُعْطِيَّ أَنْتَ مَا سَأَلْتُك ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : أَمَا إِنِّي لاَ أَسْأَلُك إِمَارَةَ مِصْرٍ ، وَلاَ جِبَايَتَهُ ، وَلَكِنْ

أَعْطِنِي قَوْسِي وَرُمْحِي ، وَفَرَسِي وَسَيْفِي ، وَدِرْعِي ، وَالْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَبَعَثَهُ عَلَى جَيْشٍ ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ قُتِلَ.

(۱۹۷۴۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو بصرہ بھیجا گیا تو ان کے ساتھ جانے والوں میں حضرت براء رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ ان کے نائبین اور وزراء میں سے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ان سے فرمایا کرتے تھے کہ آپ اپنے لیے کوئی عہدہ منتخب کر لیجئے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں جو آپ سے طلب کروں گا آپ مجھے دیں گے؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جی ہاں! حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ سے مصر اور اس کی نواحی بستیوں کی امارت نہیں مانگتا، بلکہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے میری کمان، میرا گھوڑا، میرا نیزہ اور میری تلوار دے دیں اور مجھے اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے جانے دیں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ بھیج دیا۔ وہ اس لشکر کے سب سے پہلے شہید تھے۔

(۱۹۷٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : تَمَثَّلَ الْبَرَاءُ بِبَيْتٍ مِنْ شِعْرٍ فَقُلْتُ لَهُ : أَيْ أَخِي تَمَثَّلْتَ بِبَيْتٍ مِنْ شِعْرٍ ، لاَ تَدْرِي لَعَلَّهُ آخِرُ شَيْءٍ تَكَلَّمْتَ بِهِ ؟ قَالَ : لاَ أَمُوتُ عَلَى فِرَاشِي ، لَقَدْ قَتَلْتُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ مِئَةَ رَجُلٍ إِلاَّ رَجُلاً.

(۱۹۷۴۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ایک شعر گنگنایا۔ میں نے ان سے کہا اے بھائی! آپ شعر گنگنا رہے ہیں، اگر یہ آپ کا آخری کلام ہوا تو کیا بنے گا؟ انہوں نے فرمایا: کہ میں اپنے بستر پر نہیں مروں گا، میں نے ننانوے مشرکوں اور کافروں کو قتل کیا ہے۔

(۱۹۷٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ ، فَقَالَ : غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَئِنْ أَرَانِيَ اللَّهُ قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ ؟ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ ، يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ ، وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ هَؤُلاَءِ ، يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهُ سَعْدٌ باخراها دون أحد ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : أَنَا مَعَكَ ، قَالَ سَعْدٌ : فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ ، وَوُجِدَ فِيهِ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ ضَرْبَةً بِسَيْفٍ وَطَعْنَةً بِرُمْحٍ وَرَمْيَةً بِسَهْمٍ فَكُنَّا نَقُولُ : فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ : ﴿فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ﴾؟ (بخاری ۲۸۰۵۔ مسلم ۱۵۱۲)

(۱۹۷۴۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے چچا کسی وجہ سے غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں پہلی لڑائی میں تو شریک نہ ہو سکا، لیکن اگر اللہ نے مجھے دوبارہ کافروں سے لڑنے کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں! پھر غزوہ اُحد میں جب مسلمان بکھر گئے تو میرے چچا نے کہا کہ اے اللہ! میں مسلمانوں کے قتل پر تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور کافروں کے قتل پر براءت کا اظہار کرتا ہوں۔ پھر وہ آگے بڑھے تو انہیں احد کے پاس حضرت

سعد رضی اللہ عنہ ملے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں آپ کے ساتھ ہوں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جیسی لڑائی انہوں نے کی میں ایسی لڑائی کی طاقت نہ رکھتا تھا۔ ان کے جسم میں بیس سے زیادہ تلواروں، نیزوں اور تیروں کے نشان تھے۔ ہم ان کے اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں کہا کرتے تھے کہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی ہے: (ترجمہ) ''ان میں سے بعض نے تو اپنی منت کو پورا کر دیا اور بعض انتظار کر رہے ہیں۔'' (الاحزاب:۲۳)

(۱۹۷۴۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بن ثَوْبَانَ ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي مُنِيبٍ الْجُرَشِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بُعِثْت بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ حَتَّى يُعْبَدَ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ وَجُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي ، وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي ، وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ. (ابوداؤد ۴۰۲۷۔ احمد ۲/ ۵۰)

(۱۹۷۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے قیامت سے پہلے تلوار کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ یہاں تک کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کی جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے، میرا رزق میرے نیزے کے نیچے ہے۔ میری مخالفت کرنے والے کا مقدر ذلت اور رسوائی ہے۔ جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔

(۱۹۷۴۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ :رَجُلٌ قَامَ مِنْ فِرَاشِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ ، وَأَهْلِهِ قَامَ إِلَى صَلاَتِهِ ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي ، ورَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى فَفَرَّ أَصْحَابُهُ ، فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْفِرَارِ وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوعِ فَرَجَعَ حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلاَئِكَتِهِ :يَا مَلاَئِكَتِي انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي رَجَعَ حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي. (ابوداؤد ۲۵۲۸۔ حاکم ۱۱۲)

(۱۹۷۴۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے۔ ایک وہ آدمی جو اپنی محبوب بیوی، بستر اور لحاف کو چھوڑ کر میری چاہت اور میرے انعامات کی خواہش میں نماز کے لیے کھڑا ہو جائے۔ دوسرا وہ آدمی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے، اس کے ساتھ بھاگ جائے، اسے میدان جنگ سے بھاگنے کا وبال یاد آئے اور وہ واپس جانے کے بجائے دشمن پر لپکے اور شہید ہو جائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میرے اس بندے کو دیکھو، یہ دشمن کی طرف میری چاہت اور میرے انعامات کی خواہش میں واپس گیا اور شہید ہو گیا۔

(۱۹۷۴۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :اتَّكَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ابْنَةِ مِلْحَانَ ، قَالَ :فَأَغْفَى فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَتَبَسَّمُ ، قَالَ :فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ ، مِمَّ ضَحِكُك ؟ قَالَ :مِنْ أُنَاسٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ هَذَا الْبَحْرَ الأَخْضَرَ ، مَثَلُهُمْ مَثَلُ الْمُلُوكِ عَلَى الأَسِرَّةِ ، قَالَ :فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ، قَالَ :

فَنَكَحَتْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَرَكِبَتْ مَعَ ابْنِهِ قَرَظَةَ ، فَلَمَّا قَفَلَتْ وَقَصَتْ بِهَا دَابَّتُهَا فَقَتَلَتْهَا فَدُفِنَتْ ثَمَّ.

(بخاری ۲۷۸۸۔ مسلم ۱۶۰)

(۱۹۷۴۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے گھر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نیند طاری ہوگئی، کچھ دیر بعد آپ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضرت بنت ملحان رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ سبز سمندر میں جہاد کریں گے، قیامت کے دن وہ بادشاہوں کی طرح تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! دعا فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرما دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اسے بھی ان میں شامل فرما دے۔ اس کے بعد ان کا نکاح حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوگیا۔ بعد ازیں وہ اپنے بیٹے حضرت قرظہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سوار ہو کر سمندری سفر پر روانہ ہوئیں، واپس آتے ہوئے اپنی سواری سے گر کر شہید ہوگئیں اور وہیں دفن ہوئیں۔

(۱۹۷۵۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لأَنْ أَغْزُوَ فِي الْبَحْرِ غَزْوَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُنْفِقَ قِنْطَارًا مُتَقَبَّلاً فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۱۹۷۵۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں ایک لڑائی لڑنا میرے نزدیک اللہ کے راستے میں بہت سا مال خرچ کرنے سے بہتر ہے جو قبول ہو جائے۔

(۱۹۷۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لَمْ يُدْرِكِ الْغَزْوَ مَعِي فَلْيَغْزُ فِي الْبَحْرِ ، فَإِنَّ غَزْوَ الْبَحْرِ أَفْضَلُ مِنْ غَزْوَتَيْنِ فِي الْبَرِّ وَإِنَّ شَهِيدَ الْبَحْرِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيِ الْبَرِّ ، إِنَّ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ أَصْحَابُ الْوُكُوفِ قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا أَصْحَابُ الْوُكُوفِ ؟ قَالَ :قَوْمٌ تَكْفَؤُهُمْ مَرَاكِبُهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ. (عبدالرزاق ۹۶۳۱)

(۱۹۷۵۱) حضرت علقمہ بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے میرے ساتھ جنگ کا موقع نہ مل سکا اسے چاہیے کہ سمندری جہاد میں حصہ لے، کیونکہ ایک سمندری جنگ خشکی پر لڑی جانے والی دو جنگوں سے افضل ہے۔ سمندر میں شہید ہونے والے کے لیے خشکی کے دو شہیدوں کے برابر اجر ہے۔ اللہ کے نزدیک افضل شہداء ''اصحاب الوکوف'' ہیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! ''اصحاب الوکوف'' کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: کہ جن کی سواریاں الٹ جائیں اور اس سے وہ شہید ہو جائیں۔

(۱۹۷۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَمَّنْ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ غَازِيًا كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ شَهِيدًا فِي الْبَرِّ.

(۱۹۷۵۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سمندری جہاد سے زندہ سلامت واپس آنے والا اس عابد کی طرح ہے جو خشکی

پر لڑتے ہوئے خون میں لوٹ پوٹ ہو کر شہید ہو چکا ہے۔

(۱۹۷۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ أَفْضَلُ مِنْ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ ، مَنْ جَازَ الْبَحْرَ غَازِيًا فَكَأَنَّمَا جَازَ الأَوْدِيَةَ كُلَّهَا.

(۱۹۷۵۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سمندر کا ایک غزوہ خشکی کے دس غزوات سے افضل ہے۔ جس نے جنگ فرماتے ہوئے سمندر کو عبور کیا گویا اس نے زمین کی تمام وادیوں کو عبور کر لیا۔

(۱۹۷۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : خَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ غَازِيًا فِي الْبَحْرِ وَأَنَا مَعَهُ.

(۱۹۷۵۴) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سمندری جہاد پر روانہ ہوئے میں ان کے ساتھ تھا۔

(۱۹۷۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ يَرْكَبُ الْبَحْرَ إِلاَّ حَاجٌّ ، أَوْ غَازٍ ، أَوْ مُعْتَمِرٌ.

(۱۹۷۵۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حاجی، مجاہد اور عمرے کا ارادہ کرنے والے کے علاوہ کوئی سمندر کا سفر نہ کرے۔

(۱۹۷۵٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالَ : عَجِبْتُ لِرَاكِبِ الْبَحْرِ وَعَجِبْتُ لِتَاجِرِ هَجَرٍ.

(۱۹۷۵٦) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے سمندری سفر کرنے والے اور تجارت کی خاطر ہجرت کرنے والے پر بہت تعجب ہے۔

(۱۹۷۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يَسْأَلُنِي اللَّهُ عَنْ جَيْشٍ رَكِبُوا الْبَحْرَ أَبَدًا. يعني التغرير.

(۱۹۷۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے سمندر کا سفر کرنے والے لشکر کے بارے میں سوال نہیں کرے گا۔

(۱۹۷۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بكير ، حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ ، أَنَّهُ وَافَى الْمِقْدَادَ جَالِسًا عَلَى تَابُوتٍ مِنْ تَوَابِيتِ الصَّيَارِفَةِ وَقَدْ فَضَلَ عَنْهُ عِظَمًا فَقُلْتُ لَهُ : لقد أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَيْكَ يَا أَبَا الأَسْوَدِ، قَالَ: أَبَتْ عَلَيْنَا سُورَةُ الْبَحُوثِ يَعْنِي سُورَةَ التَّوْبَةِ: ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾.

(۱۹۷۵۸) ابو راشد حبرانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جہادی سفر میں ایک تابوت پر سوار تھا۔ ان کا جسم اتنا وزنی اور زیادہ تھا کہ تابوت سے لٹک رہا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو اسود رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ نے آپ جیسے لوگوں کو معذور قرار دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ سورۃ البراءۃ یعنی سورۃ التوبہ کی آیت ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾ نے ہمارے معذور ہونے کا انکار کیا ہے۔

(١٩٧٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبِي الَّذِي أَرْضَعَنِي مَنْ بَنِي مُرَّةَ ، قَالَ :كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى جَعْفَرٍ يَوْمَ مُؤْتَةَ نَزَلَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ شَقْرَاءَ فَعَرْقَبَهَا ، ثُمَّ مَضَى فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. (ابو داؤد ٢٥٧٦۔ حاکم ٢٠٩)

(١٩٧٥٩) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے بنو مرہ کے رضائی والد نے مجھے بتایا کہ انہوں نے جنگ موتہ میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے شقراء گھوڑے سے اترے، اس کی کونچیں کاٹیں اور لہراتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(١٩٧٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَتَيْتُ عَلَى عَبْدِ بْنِ مَخْرَمَةَ صَرِيعًا عَامَ الْيَمَامَةِ ، فَوَقَفْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَر ، هَلْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فاجْعَلْ لِي فِي هَذَا الْمِجَنِ ماء لَعَلِّي أُفْطِرُ ، فَأَتَيْت الْحَوْضَ وَهُوَ مَمْلُوءٌ دَمًا فَضَرَبْتُ بحجْفَةٍ مَعِي ، ثُمَّ اغْتَرَفْت فِيهِ فَأَتَيْته فَوَجَدْته قَدْ قَضَى.

(١٩٧٦٠) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ میں، میں حضرت عبداللہ بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ زخموں سے چور زمین پر پڑے تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہوا تو انہوں نے پوچھا: اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ! کیا روزے دار نے افطار کر لیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ پھر مجھے اس ڈھال میں پانی دے دو تا کہ میں افطار کرلوں۔ میں پانی لینے حوض پر گیا تو وہ خون سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے خون کو الگ کر کے پانی لیا، جب میں ان کے پاس آیا تو ان کی روح پرواز کر چکی تھی۔

(١٩٧٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ سَمِعْت سَعِيدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ :كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَشَدَّ الْمُسْلِمِينَ بَأْسًا يَوْمَ أُحُدٍ.

(١٩٧٦١) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد میں تمام مسلمانوں سے بڑھ کر لڑائی کی۔

(١٩٧٦٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِي ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ أَوَّلُ النَّاسِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ سَعْدٌ.

(١٩٧٦٢) حضرت معاویہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں سب سے پہلے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے تیر چلایا۔

(١٩٧٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى بِشَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ :يُعْطَى الْمُجَاهِدِينَ.

(١٩٧٦٣) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اللہ کے راستے میں کوئی چیز خرچ کرنے کی وصیت کی تو وہ مجاہدین کو دی جائے گی۔

(١٩٧٦٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عن شمر ، عَنْ شَهْرٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :

صَامَ یَوْمًا فِی سَبِیلِ اللهِ کَانَ بَیْنَہُ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقٌ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ.

(۱۹۷۶۴) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں ایک روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ایسی خندق بنا دیتے ہیں جس کا فاصلہ زمین وآسمان کے خلاء کے برابر ہے۔

(۱۹۷۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ أَبِی ثَابِتٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ جَعْدَۃَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوْلاَ أَنْ أَسِیرَ فِی سَبِیلِ اللهِ ، أَوْ أَضَعَ جَنْبِی لِلَّهِ فِی التُّرَابِ ، أَوْ أُجَالِسَ قَوْمًا یَلْتَقِطُونَ طَیِّبَ الْکَلاَمِ کَمَا یُلْتَقَطُ طَیِّبُ التَّمْرِ لأَحْبَبْتُ أَنْ أَکُونَ قَدْ لَحِقْتُ بِاللَّهِ.

(۱۹۷۶۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں اللہ کے راستے میں نہ چلوں، میں اللہ کے راستے میں اپنی پیشانی کو مٹی پر نہ رکھوں اوران لوگوں کی ہم نشینی اختیار نہ کروں جو اچھے کلام کو اس طرح چنتے ہیں جیسے عمدہ کھجوروں کو چنا جاتا ہے تو میری خواہش ہوگی کہ میرا انتقال ہو جائے۔

(۱۹۷۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَیْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ ، عَنْ قَیْسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیدِ یَقُولُ : قَدْ مَنَعَنِی کَثِیرًا مِنَ الْقِرَائَۃِ ، الْجِہَادُ فِی سَبِیلِ اللهِ.

(۱۹۷۶۶) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں زیادہ جہاد کرنے کی وجہ سے میں بہت سا قرآن نہیں سیکھ سکا۔

(۱۹۷۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ أَبِی خَالِدٍ ، عَنْ زِیَادٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیدِ ، قَالَ : مَا کَانَ فِی الأَرْضِ لَیْلَۃٌ ، أُبَشَّرُ فِیہَا بِغُلاَمٍ ، وَیُہْدَی إِلَیَّ عَرُوسٌ أَنَا لَہَا مُحِبٌّ أَحَبَّ إِلَیَّ مِنْ لَیْلَۃٍ شَدِیدَۃِ الْجَلِیدِ فِی سَرِیَّۃٍ مِنَ الْمُہَاجِرِینَ أُصَبِّحُ بِہِمُ الْعَدُوَّ ، فَعَلَیْکُمْ بِالْجِہَادِ.

(۱۹۷۶۷) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ روئے زمین پر ایسی رات جس میں مجھے ایک بیٹے کی خوشخبری دی جائے اور میری طرف ایک ایسی دلہن بھیجی جائے جس سے میں محبت رکھتا ہوں، اس رات سے زیادہ پسند نہیں، جو سخت مشقت والی ہو، میں مجاہدین کے ایک لشکر کے ساتھ اسے بسر کروں اور صبح کو انہیں لے کر دشمن پر حملہ کر دوں۔ پس تم پر جہاد لازم ہے۔

(۱۹۷۶۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، عَنْ یُونُسَ بْنِ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَیْزَارِ بْنِ حُرَیْثٍ ، قَالَ : قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیدِ ، وَاللَّهِ مَا أَدْرِی مِنْ أَیِّ یَوْمٍ أنا أفر ؟ یَوْمٍ أَرَادَ اللَّہُ أَنْ یُہْدِیَ لِی فِیہِ الشَّہَادَۃَ ، أَوْ مِنْ یَوْمٍ أَرَادَ اللَّہُ أَنْ یُہْدِیَ لِی فِیہِ کَرَامَۃً.

(۱۹۷۶۸) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میں کس دن سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ اس دن سے جس میں اللہ تعالیٰ مجھے شہادت عطا فرمائیں یا اس دن سے جس میں مجھے کوئی بڑا اعزاز دیا جائے۔

(۱۹۷۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَہَّابِ الثَّقَفِیُّ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عن مُحَمَّدٍ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ ، قَالَ : إِنْ

أَدْرَكَتْنِي وَلَيْسَ لِي قُوَّةٌ فَاحْمِلُونِي عَلَى سَرِيرٍ يَعْنِي الْقِتَالَ ، حَتَّى تَضَعُونِي بَيْنَ الصَّفَّيْنِ.

(۱۹۷٦۹) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لڑائی کا وقت آجائے اور مجھ میں اٹھنے کی طاقت نہ ہو تو مجھے اٹھا کر صفوں کے درمیان رکھ دینا۔

(۱۹۷۷۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عُمَيْلَةَ ، عَنْ خَرِيمِ بْنِ فَاتِكٍ الأَسَدِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كُتِبَتْ لَهُ سَبْعُ مِئَةِ ضِعْفٍ. (ترمذی ۱٦۲۵۔ احمد ۴/ ۳۴۵)

(۱۹۷۷۰) حضرت خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں ایک درہم خرچ کیا اسے سات سو گنا اجر عطا کر دیا جائے گا۔

(۱۹۷۷۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَيْسَرَةُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ كَعْبًا عَنْ جَنَّةِ الْمَأْوَى ، فَقَالَ :أَمَّا جَنَّةُ الْمَأْوَى فَجَنَّةٌ فِيهَا طَيْرٌ خُضْرٌ تَرْتَقِي فِيهَا أَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ.

(۱۹۷۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے جنت الماویٰ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: کہ یہ وہ جنت ہے جس میں سبز پرندے ہیں کہ ان میں شہداء کی روحیں ہوں گی۔

(۱۹۷۷۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ مَضْمُونٌ عَلَى اللهِ إِمَّا أَنْ يكفته إِلَى مَغْفِرَتِهِ وَرَحْمَتِهِ وَإِمَّا أَنْ يُرْجِعَهُ بِأَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَمَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ لاَ يَفْتُرُ حَتَّى يَرْجِعَ.

(ابن ماجه ۲۷۵۴۔ ابو يعلى ۱۳۳۱)

(۱۹۷۷۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ کے رستے میں جہاد کرنے والے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے کہ یا تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی مغفرت اور رحمت عطا فرمائیں گے یا وہ اجر اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹ آئے گا۔ اللہ کے رستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو دن کو روزہ رکھے اور رات کو قیام کرے اور اپنے ان اعمال میں کوئی سستی نہ برتے۔

(۱۹۷۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، حَدَّثَنَا أَبُو مُنِيبٍ الْجُرَشِيُّ ، أَنَّ رَجُلاً نَزَلَ عَلَى تَمِيمٍ وَسَافَرَ مَعَهُ فَرَآهُ قَصَرَ فِي السَّفَرِ عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ فِي أَهْلِهِ ، فَقَالَ :رَحِمَكَ اللَّهُ ، أَرَاكَ قَدْ قَصَّرْتَ عَمَّا كُنْتَ عَلَيْهِ فِي أَهْلِكَ ؟ فَقَالَ :أَوَ لاَ يَكْفِينِي ، أَنَّ يكون لِي أَجْرُ صَائِمٍ وَقَائِمٍ.

(۱۹۷۷۳) حضرت ابو منیب جرشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا اور ان کے ساتھ اللہ کے راستے میں سفر پر نکلا۔ سفر میں نکل کر اس نے اپنے معمول کی عبادت سے کم عبادت کی۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اللہ تم پر

رحم فرمائے! تم نے اپنے معمول سے کم عبادت کیوں کی؟ اس نے کہا: اس لیے کہ اللہ کے راستے میں نکلنے کی وجہ سے مجھے دن کو روزہ رکھنے والوں اور رات کو قیام کرنے والوں کے برابر ثواب مل رہا ہے وہ میرے لیے کافی ہے۔

(١٩٧٧٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ ، قَالَ : غَارَتْ خَيْلٌ لِلْمُشْرِكِينَ عَلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ أَبُو قَتَادَةَ وَقَدْ رَجَّلَ شَعْرَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إنِّي لأَرَى شَعْرَك حَبَسَك ؟ فَقَالَ : لآتِيَنَّكَ بِرَجُلٍ سَلَمٍ ، قَالَ : وَكَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُوَفِّرُوا شُعُورَهُمْ.

(١٩٧٧٤) حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مشرکین کے گھڑ سواروں نے مدینہ کی چراگاہ پر حملہ کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بھگانے کے لیے روانہ ہوئے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر بعد آئے انہوں نے بالوں پر کنگھی کی ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ شاید تمہارے بالوں نے تمہیں روکے رکھا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں آپ کے پاس ایک آدمی قیدی بنا کر لاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ لوگ بالوں کو درست رکھنا پسند کرتے تھے۔

(١٩٧٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : لأَنْ يَكُونَ لِي ابْنٌ مُجَاهِدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مِئَةِ أَلْفٍ.

(١٩٧٧٥) حضرت ابوعبد الرحمن سلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا ایک بیٹا میرے نزدیک ایک لاکھ بیٹوں سے بہتر ہے۔

(١٩٧٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ رَبُّكُمْ : مَنْ خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِي ابْتِغَاءَ وَجْهِي فَأَنَا لَهُ ضَامِنٌ ، إنْ أَنَا قَبَضْته فِي وَجْهِهِ أَدْخَلته الْجَنَّةَ ، وَإِنْ أَنَا أَرْجَعْته أَرْجَعْته بِمَا أَصَابَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ. (بخاری ٣٦۔ مسلم ١٤٩٥)

(١٩٧٧٦) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا رب فرماتا ہے جو شخص میرے راستے میں مجھے راضی کرنے کے لیے نکلے میں اس کا ضامن ہوں کہ اگر میں نے اس کی جان لے لی تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا اور اگر میں اسے واپس لے آیا تو میں اسے اجر اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لاؤں گا۔

(١٩٧٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ وَسُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُغْبَطُ الرَّجُلُ فِيهِ بِقِلَّةِ حَاذِهِ كَمَا يُغْبَطُ بِكَثْرَةِ مَالِهِ وَوَلَدِهِ ، فَقَالُوا : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَمَا خَيْرُ مَالِ الرَّجُلِ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ : فَرَسٌ صَالِحٌ وَسِلاَحٌ صَالِحٌ يَزُولاَنِ مَعَ الْعَبْدِ حَيْثُ زَالَ.

(١٩٧٧٧) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں اہل وعیال کی کمی پر اس طرح فخر کیا جائے گا جیسے اہل وعیال کی زیادتی پر فخر کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: اے ابوعبد الرحمن رحمہ اللہ! اس دن آدمی کا بہترین مال کیا چیز

ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: عمدہ گھوڑا اور عمدہ ہتھیار جو ہر جگہ اس کے ساتھ رہیں۔

(١٩٧٧٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ : غَزَا أَبُو أَيُّوبَ أَرْضَ الرُّومِ فَمَرِضَ ، فَقَالَ : إِذْ أَنَا مِتّ ، فَإِنْ صَافَفْتُمُ الْعَدُوَّ فَادْفِنُونِي تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ.(نسائی ٤٤٢٠- سعید بن منصور ٢٤٥٠)

(١٩٧٧٨) حضرت ابوظبیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سرزمین روم میں جہاد کے لیے گئے اور وہیں بیمار ہوگئے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب میں مرجاؤں اور تمہارا دشمن سے سامنا ہو تو مجھے اپنے پاؤں کے نیچے دفن کردینا۔

(١٩٧٧٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو سَلاَّمٍ الدِّمَشْقِيُّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : كُنْتُ رَجُلاً رَامِيًا ، فَكَانَ يَمُرُّ بِي عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَيَقُولُ : يَا خَالِدُ اخْرُجْ بِنَا نَرْمِي ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَبْطَأْتُ عَنْهُ ، فَقَالَ : يَا خَالِدُ تَعَالَ أُخْبِرُكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلاَثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ : صَانِعُهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِي بِهِ وَمُنْبِلُهُ وَلَيْسَ اللَّهْوُ إِلاَّ فِي ثَلاَثٍ : تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلاَعَبَتُهُ أَهْلَهُ وَرَمْيُهُ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ فَهِيَ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا ، أَوْ كَفَرَهَا.

(١٩٧٧٩) حضرت خالد بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک ماہر تیرانداز تھا۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ جب کبھی میرے پاس سے گزرتے تو فرماتے کہ اے خالد! چلو آؤ تیراندازی کرتے ہیں۔ ایک دن میں نے کچھ سستی کی تو انہوں نے فرمایا: کہ اے خالد رضی اللہ عنہ! آؤ میں تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سناتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ اس کے بنانے والے کو اگر اس نے اس کے بنانے میں خیر کا ارادہ کیا۔ اس کے چلانے والے کو اور اس کے سیدھا کرنے والے کو۔ دل لگی کے تین کام ایسے ہیں جن میں ثواب ملتا ہے۔ ایک آدمی کا اپنے گھوڑے کو سدھانا، دوسرا آدمی کا اپنی بیوی سے صحبت کرنا اور تیسرا کمان سے تیر پھینکنا اور اس کو سیدھا کرنا۔ جس شخص نے تیراندازی سیکھنے کے بعد اسے چھوڑ دیا۔ اس نے اس نعمت کی ناشکری کی۔

(١٩٧٨٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ رِجَالٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ ، قَالُوا : لَمَّا صَرَفَ مُعَاوِيَةُ عَيْنَهُ الَّتِي تَمُرُّ عَلَى قُبُورِ الشُّهَدَاءِ فأجريت عَلَيْهِمَا يَعْنِي عَلَى قَبْرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ ، وَعَلَى قَبْرِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ ، فبرز قَبْرَاهُمَا ، فَاسْتُصْرِخَ عَلَيْهِمَا ، فَأَخْرَجْنَاهُمَا يَتَثَنَّيَانِ تَثَنِّيًا كَأَنَّهُمَا مَاتَا بِالأَمْسِ ، عَلَيْهِمَا بُرْدَتَانِ قَدْ غُطِّيَ بِهِمَا عَلَى وُجُوهِهِمَا ، وَعَلَى أَرْجُلِهِمَا شَيْءٌ مِنْ نَبَاتِ الإِذْخِرِ.

(١٩٧٨٠) حضرت اسحاق بنو سلمہ رحمہ اللہ کے کچھ آدمیوں سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں چشمے کا پانی احد کے شہداء کی قبروں کی طرف آگیا۔ اس کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کی قبر ظاہر ہوگئی۔ فیصلہ یہ ہوا کہ ان حضرات کی قبروں کو کسی دوسری جگہ منتقل کردیا جائے۔ جب ہم نے ان حضرات کے مبارک جسموں کو قبروں

سے نکالا تو وہ اس طرح تازہ تھے جیسے کل ہی ان کا انتقال ہوا ہو۔ ان کے چہرے والے حصوں کو چادر سے اور پاؤں کو اذخر نامی گھاس سے ڈھانپا گیا تھا۔

(١٩٧٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبِي عَبْدُ اللهِ : أَيْ بُنَيَّ لَوْلاَ نُسَيَّاتٌ أَخْلُفُهُنَّ مِنْ بَعْدِي مِنْ بَنَاتٍ وَأَخَوَاتٍ ، لأَحْبَبْتُ أَنْ أُقَدِّمَكَ أَمَامِي وَلَكِنْ كُنْ فِي نَظَّارِي الْمَدِينَةِ ، قَالَ : فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ جَائَتْ بِهِمَا عَمَّتِي قَتِيلَيْنِ يَعْنِي أَبَاهُ وَعَمَّهُ قَدْ عَرَضَتْهُمَا عَلَى بَعِيرٍ.

(بخاری ٤٠٥٢)

(١٩٧٨١) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ اے میرے بیٹے! اگر مجھے ان بچیوں کی فکر نہ ہوتی تو میں میدان جنگ میں تمہیں اپنے سے پہلے بھیجتا، لیکن ان کی دیکھ بھال کے لیے تم یہاں مدینہ میں رہ جاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ دنوں بعد میری پھوپھی میرے والد اور میرے چچا کی نعشوں کو ایک اونٹ پر لاد کر لے آئیں۔

(١٩٧٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ يَوْمَ أُحُدٍ ، قَالُوا : لَيْتَ إِخْوَانَنَا يَعْلَمُونَ مَا أَصَبْنَا مِنَ الْخَيْرِ كَيْ يَزْدَادُوا رَغْبَةً ، فَقَالَ اللَّهُ : أَنَا أُبَلِّغُ عَنْكُمْ فَنَزَلَتْ : ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿الْمُؤْمِنِينَ﴾.

(١٩٧٨٢) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت (ترجمہ): ''جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل کردیئے جائیں انہیں مردہ شمار نہ کرو، وہ زندہ ہیں اور انہیں اللہ کے یہاں رزق دیا جاتا ہے۔'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب غزوہ احد میں حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تو انہوں نے شہادت کے بعد کہا کہ کاش ہمارے بھائیوں کو اس خیر کا علم ہوجائے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ان تک تمہارا یہ پیغام پہنچاتا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ﴾ سے لے کر ﴿الْمُؤْمِنِينَ﴾ (آل عمران: ١٦٩) تک آیت نازل فرمائی۔

(١٩٧٨٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بن جبلة ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي بِالسَّيْفِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ، وَجُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي وَجُعِلَ الذُّلُّ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَنِي وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ. (ابن المبارك ١٠٥)

(١٩٧٨٣) حضرت طاوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت سے پہلے مجھے تلوار دے کر بھیجا ہے، اللہ نے میرے رزق کو میرے نیزے کے نیچے رکھا ہے، میرے مخالفت کرنے والے کا مقدر ذلت اور رسوائی ہے، جس

نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کر لی وہ ان میں سے ہے۔

(١٩٧٨٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ : جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ سَيِّدِ قَوْمٍ ، فَقَدْ صَدَقْتَ اللَّهَ مَا وَعَدْتَه ، وَاللَّهُ صَادِقُكَ مَا وَعَدَكَ. (ابن سعد ٤٢٩)

(١٩٧٨٤) حضرت عبد اللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ حالت نزع میں تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: اے قوم کے سردار! اللہ تجھے بہترین بدلہ عطا فرمائے، تو نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اسے سچا کر دکھایا اور اللہ نے تجھ سے جو وعدہ کیا ہے اللہ اسے بھی سچا کر دکھائے گا۔

(١٩٧٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : جَائَتْ كَتِيبَةٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مِنْ كَتَائِبِ الْكُفَّارِ فَلَقِيَهُمْ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَخَرَقَ الصَّفَّ حَتَّى خَرَجَ ، ثُمَّ كَبَّرَ رَاجِعًا فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا فَإِذَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لأَبِي هُرَيْرَةَ فَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ﴾.

(١٩٧٨٥) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ کفار کا ایک لشکر مشرق کی طرف سے آیا تو انصار کے ایک آدمی نے ان پر حملہ کیا اور ان کی صفوں کو چیرتا ہوا دوسری طرف سے نکل گیا، پھر پیچھے سے ان پر حملہ آور ہوا اور ان کی صفوں کو چیرتا ہوا باہر نکل آیا۔ اس نے دو یا تین مرتبہ ایسا کیا، جب دور سے دیکھا گیا تو وہ حضرت سعد بن ہشام تھے۔ اس بات کا ذکر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کیا گیا تو انہوں نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی رضا کی خاطر اپنے نفس کو فروخت کر دیتے ہیں۔ (البقرۃ:٢٠٧)

(١٩٧٨٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ أُتِيَ بِطَعَامٍ ، قَالَ شُعْبَةُ : أَحْسَبُهُ كَانَ صَائِمًا ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : قُتِلَ حَمْزَةُ ، فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ ، وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، وَقُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، وَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ ، قَدْ أُصِبْنَا مَا أُصِبْنَا ، قَالَ شعبة أَوْ قَالَ : أُعْطِينَا مِنْهَا مَا أُعْطِينَا ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : إِنِّي لأَخْشَى أَنْ تَكُونَ قَدْ عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِي الدُّنْيَا ، قَالَ شُعْبَةُ : وَأَظُنُّهُ قَامَ ، وَلَمْ يَأْكُلْ.

(١٩٧٨٦) حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ روزے سے تھے، ان کے پاس کھانا لایا گیا تو انہوں نے فرمایا: کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو ان کو کفنانے کے لیے ہمارے پاس کپڑا نہیں تھا، حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو ان کو کفنانے کے لیے بھی ہمارے پاس کپڑا نہیں تھا حالانکہ وہ بھی مجھ سے بہتر تھے۔ اب دنیا کا بہت سامال ومتاع ہمارے قبضہ میں آ گیا ہے۔ اس کے بعد حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ ہمیں ہمارا اجر دنیا ہی میں نہ دے دیا گیا ہو۔ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں وہ اٹھ گئے اور انہوں نے کھانا نہیں کھایا۔

(١٩٧٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ ، عَنْ سَيَّارِ بْنِ مَنْظُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ ، قَالَ :تَجَهَّزْت غَازِيًا ، فَلَمَّا وَضَعْت رِجْلِي فِي الْغَرْزِ ، قَالَ لِي أَبِي ، يَا بُنَيَّ اجْلِسْ ، قُلْتُ :أَلاَ كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ أَتَجَهَّزَ وَأُنْفِقَ ؟ قَالَ :أَرَدْت أَنْ يُكْتَبَ لِي أَجْرُ غَازٍ وَأَنَّهَا كُرْبَةٌ تَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ ، فَإِنْ أَدْرَكْتهَا فَسَوْفَ تَرَانِي كَيْفَ أَفْعَلُ ، وَإِنْ لَمْ أُدْرِكْهَا فَعَجِّلْ عليها.

(١٩٧٨٧) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں جہاد کی تیاری کر کے نکلنے لگا تو میرے والد نے مجھ سے فرمایا: ٹھہر جاؤ اے میرے بیٹے! میں نے کہا آپ مجھے پہلے نہیں روک سکتے تھے جب میں نے تیاری نہیں کی تھی اور اس پر روپے خرچ نہیں کیے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں چاہتا تھا کہ تمہارے لیے مجاہد کا اجر لکھ دیا جائے۔ انہوں نے شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس طرف سے ایک مصیبت آنے والی ہے اگر میں نے اسے پالیا تو تم دیکھو گے میں اس میں کیا کرتا ہوں اور اگر میں اسے نہ پا سکا تو تم جھپٹ کر اس کی طرف لپکنا۔

(١٩٧٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ :أَرَادَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ الْغَزْوَ فَأَشْرَفَ إِلَيْهِ أَبُوهُ ، فَقَالَ :يَا بُنَيَّ لاَ تَفْعَلْ ، فَإِنَّ صَرِيخَ الشَّامِ إِذَا جاء بَلَغَ كُلَّ مُسْلِمٍ.

(١٩٧٨٨) حضرت ابن معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے جہاد کے لیے جانے کا ارادہ کیا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیٹا ابھی نہ جاؤ، شام سے ایک جنگ آنے والی ہے جو ہر مسلمان کو اپنی زد میں لے گی۔

(١٩٧٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ ، قَالَ :انْدَقَّتْ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ ، فَمَا صَبَرَتْ فِي يَدِي إِلاَّ صَفِيحَةٌ يَمَانِيَةٌ.

(١٩٧٨٩) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ موتہ میں نو تلواریں میرے ہاتھ سے ٹوٹیں۔ صرف ایک یمنی مضبوط تلوار باقی رہی جس نے میرا ساتھ دیا۔

(١٩٧٩٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ أَنْ يُعْطِيَهُ سَيْفًا ، فَقَالَ :لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُك سَيْفًا تَقُومُ بِهِ فِي الْكَيُّولِ ، قَالَ :فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِهِ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ يَقُولُ :

إِنِّي امْرُؤٌ بَايَعَنِي خَلِيلِي وَنَحْنُ عِنْدَ أَسْفَلِ النَّخِيلِ.

أَلاَ أَقُومُ الدَّهْرَ فِي الْكَيُّولِ أَضْرِبُ بِسَيْفِ اللهِ وَالرَّسُولِ.

(١٩٧٩٠) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ مجھے ایک تلوار دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ ہو کہ میں تمہیں تلوار دوں لیکن تم پچھلی صف میں کھڑے ہو جاؤ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تلوار دی وہ مشرکین سے لڑائی کرتا جاتا تھا، ساتھ ساتھ یہ شعر پڑھتا تھا۔ (ترجمہ) میں وہ شخص ہوں کہ مجھ سے میرے خلیل نے

کھجور کے درختوں کے نیچے کھڑے ہوکر یہ وعدہ لیا ہے کہ میں پچھلی صف میں نہ کھڑا رہوں بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی تلوار کو لے کر دشمنوں سے جنگ کروں۔

(۱۹۷۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يَبْقَى مُؤْمِنٌ إِلاَّ لَحِقَ بِالشَّامِ.

(۱۹۷۹۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ہر مومن شام چلا جائے گا۔

(۱۹۷۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :كَانَ فُرِضَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يُقَاتِلَ الرَّجُلُ مِنهُمَ الْعَشَرَةَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، قَوْلُهُ تعلى ﴿إِنْ يَكُنْ مِنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِئَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنكُمْ مِئَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا﴾ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ التَّخْفِيفَ فَجَعَلَ عَلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الرَّجُلَيْنِ قوله تعالى : ﴿فَإِنْ يَكُنْ مِنكُمْ مِئَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِئَتَيْنِ﴾ فَخَفَّفَ عَنْهُمْ ذَلِكَ وَنُقِصُوا مِنَ النَّصْرِ بِقَدْرِ ذَلِكَ. (بخاری ۴۶۵۳۔ ابو داؤد ۲۶۳۹)

(۱۹۷۹۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلے مسلمانوں پر اس بات کو فرض قرار دیا گیا تھا کہ ایک آدمی دس مشرکوں سے قتال کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ترجمہ) اگر تم میں بیس صبر کرنے والے ہیں تو وہ دوسو پر غالب آئیں گے اور اگر سو ہیں تو وہ ہزار پر غالب آئیں گے۔ یہ بات مسلمانوں پر دشوار گذری تو اللہ تعالیٰ نے تخفیف فرمادی کہ ایک آدمی دو مشرکوں سے قتال کرے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (ترجمہ) اگر تم میں سو صبر کرنے والے ہیں تو وہ دوسو پر غالب آئیں گے۔ بعد میں ان پر اس میں بھی تخفیف کر دی گئی اور مدد میں اسی کے بقدر کمی کر دی گئی۔

(۱۹۷۹۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْغَسَّانِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ كَعْبٌ :أَحَبُّ الْبِلاَدِ إِلَى اللهِ الشَّامِ ، وَأَحَبُّ الشَّامِ إِلَيْهِ الْقُدْسُ ، وَأَحَبُّ الْقُدسِ إِلَيْهِ جَبَلُ نابلس ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَمَاسَحُونَهُ بَيْنَهُمْ بِالْحِبَالِ.

(۱۹۷۹۳) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو سب ملکوں سے پسندیدہ ملک شام ہے، شام میں سب سے محبوب جگہ القدس ہے۔ قدس میں سب سے محبوب جگہ جبل نابلس ہے۔ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ رسیوں کے ذریعے لین دین کریں گے۔

(۱۹۷۹٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلاَحِمِ دِمَشْقُ ، وَمَعْقِلُهُمْ مِنَ الدَّجَّالِ بَيْتُ الْمَقْدِسِ ، وَمَعْقِلُهُمْ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ بَيْتُ الطُّورِ. (حاکم ۴۶۳۔ ابن عساکر ۲۳۲)

(۱۹۷۹۴) حضرت ابو زاھریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنگوں کے زمانے میں مسلمانوں کا

ٹھکانہ دمشق، دجال کے مقابلے میں ان کا ٹھکانہ بیت المقدس اور یاجوج ماجوج کے مقابلے میں ان کا ٹھکانہ بیت الطور ہے۔

(١٩٧٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيَّ أَخْبَرَهُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ إِذْ ، قَالَ : طُوبَى لِلشَّامِ طُوبَى لِلشَّامِ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلِمَاذَا ؟ قَالَ : لأَنَّ مَلاَئِكَةَ الرَّحْمَنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا. (ترمذی ٣٩٥٤۔ ابن حبان ١١٤)

(١٩٧٩٥) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے قرآن مجید کی تلاوت کررہے تھے کہ آپ نے فرمایا: شام کے لیے خوشخبری، شام کے لیے خوشخبری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! شام کے لیے خوشخبری کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ شام پر فرشتوں نے اپنے پر پھیلا رکھے ہیں۔

(١٩٧٩٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : مَالَ مَكْحُولٌ ، وَابْنُ زَكَرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمِلْتُ مَعَهُمَا فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ لِي جُبَيْرٌ : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْمَرٍ وَكَانَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : سَتُصَالِحُكُمَ الرُّومُ صُلْحًا آمِنًا ثم تَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ، ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ مُرْتَفِعٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ : غَلَبَ الصَّلِيبُ ، فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَيُجْمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ. (ابو داؤد ٢٧٦١۔ ابن حبان ٦٧٠٨)

(١٩٧٩٦) حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں، حضرت مکحول رحمہ اللہ اور حضرت ابن ابی زکریا رحمہ اللہ، حضرت خالد بن معدان رحمہ اللہ کی طرف گئے۔ انہوں نے ہمیں حضرت جبیر بن نفیر رحمہ اللہ کے حوالے سے ایک حدیث سنائی کہ حضرت جبیر رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ چلو ایک صحابی حضرت ذو مخمر کے پاس جائیں۔ میں جبیر بن قصیر کے ساتھ ان کے پاس حاضر ہوا۔ حضرت جبیر نے ان سے ''ہدنہ'' کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ اہل روم عنقریب تم سے امن والی صلح کریں گے، پھر تم اور وہ دشمنوں کے ساتھ جنگیں کرو گے، ان جنگوں میں تم کامیاب ہوجاؤ گے اور تمہیں مال غنیمت اور سلامتی حاصل ہوگی، پھر تم ٹیلوں والی ایک سرزمین پر ٹھہرو گے تو وہاں ایک عیسائی صلیب کو بلند کر کے کہے گا کہ صلیب غالب آگئی۔ اس پر مسلمانوں کے ایک آدمی کو غصہ آئے گا اور وہ اس صلیب کو توڑ دے گا۔ اس موقع پر اہل روم صلح ختم کردیں گے اور لڑائی کے لیے جمع ہوں گے۔

(١٩٧٩٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَشْيَاخِهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : وَفِّرُوا الأَظْفَارَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَإِنَّهَا سِلاَحٌ.

(۱۹۷۹۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ میں ناخن لمبے رکھو کیونکہ یہ بھی ایک ہتھیار ہے۔

(۱۹۷۹۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : إِذَا عُرِضَ عَلَيْكُمَ الْغَزْوُ فَلاَ تَخْتَارُوا أَرْمِينِيَةَ ، فَإِنَّ بِهَا عَذَابًا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۱۹۷۹۸) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں جہاد کی پیش کش کی جائے تو ارمینیہ کا انتخاب مت کرنا کیونکہ وہاں اللہ کی طرف سے سخت سردی کا عذاب نازل ہوا ہے۔

(۱۹۷۹۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : غَزَوْنَا أَرْضَ الرُّومِ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ ، وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَشَرِبَ الْخَمْرَ ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَحُدَّهُ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : تَحُدُّونَ أَمِيرَكُمْ ، وَقَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ فَيَطْمَعُونَ فِيكُمْ ، فَقَالَ : لأَشْرَبَنَّهَا ، وَإِنْ كَانَتْ مُحَرَّمَةً ، وَلأَشْرَبَنَّ عَلَى رَغْمِ مَنْ رَغِمَ.

(۱۹۷۹۹) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرزمین روم میں جہاد کیا، اس وقت ہمارا امیر ایک قریشی تھا، اس نے شراب پی تو ہم نے اس پر حد جاری کرنا چاہی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم اپنے امیر پر حد جاری کرو گے حالانکہ تم دشمن کے قریب ہو، اس طرح تو دشمن تم پر چڑھ دوڑے گا؟ اس امیر نے کہا کہ میں ضرور شراب پیوں گا اگرچہ یہ حرام ہے اور میں ضرور شراب پیوں گا خواہ کسی کو برا لگے۔

(۱۹۸۰۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الْمُطْعِمِ بْنِ الْمِقْدَامِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا رَابَطْت ثَلاَثًا فَلْيَتَعَبَّدَ الْمُتَعَبِّدُونَ مَا شَاؤُوا.

(۱۹۸۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر یہی تین دن جہاد کی تیاری میں گذار لوں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ عبادت کرنے والے کتنی عبادت کرتے ہیں۔

(۱۹۸۰۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ ، وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا أُجِيرَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَجَرَى عَلَيْهِ صَالِحُ عَمَلِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (مسلم ۱۵۲۰۔ احمد ۵/ ۴۴۰)

(۱۹۸۰۱) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک دن جہاد کی تیاری میں گذارنا ایک مہینے کے روزے اور ایک مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ جس شخص کا انتقال جہاد کی تیاری میں ہوا اسے قبر کے عذاب سے بچایا جائے گا اور اس کے لیے نیک اعمال کا ثواب قیامت تک جاری رہے گا۔

(۱۹۸۰۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : سَاحِلُ الْبَحْرِ. (ابن ماجه ۲۷۶۷۔ احمد ۲/ ۴۰۴)

(۱۹۸۰۲) یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مختلف الفاظ کے ساتھ منقول ہے۔

(۱۹۸۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، أَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ :أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ ، سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا كَتَمْتُكُمُوهُ كَرَاهِيَةَ تَفَرُّقِكُمْ عَنِّي ، سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ رِبَاطِ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ ، فَلْيَخْتَرْ كُلُّ امْرِءٍ لِنَفْسِهِ مَا شَاءَ.

(ترمذی ١٦٦٧۔ طیالسی ٨٧)

(۱۹۸۰۳) ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی تھی جو میں نے تم سے اس لیے چھپائی تا کہ تم مجھ سے دور نہ چلے جاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں سرحدوں کی ایک دن کی نگرانی دوسری جگہوں پر ایک ہزار دن کی نگرانی سے بہتر ہے، پس ہر شخص اپنے لیے جو چاہے منتخب کر لے۔

(۱۹۸۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا دَاوُد بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَسْقَلاَنِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :تَمَامُ الرِّبَاطِ أَرْبَعُونَ يَوْمًا. (سعید بن منصور ٢٤١٠)

(۱۹۸۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رباط چالیس دن کا ہوتا ہے۔

(۱۹۸۰٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى الصَّدَفِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ الذمارِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الرِّبَاطِ أَرْبَعُونَ يَوْمًا. (طبرانی ٧٦٠٦)

(۱۹۸۰۵) حضرت مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رباط (سرحدوں کی حفاظت کی ذمہ داری) چالیس دن کا ہوتا ہے۔

(۱۹۸۰٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى غُفْرَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ ابْنًا لاِبْنِ عُمَرَ رَابَطَ ثَلاَثِينَ لَيْلَةً ، ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ لَهُ :ابْنُ عُمَرَ :أَعْزِمُ عَلَيْك لَتَرْجِعَنَّ فَلْتَرَابِطَنَّ عَشْرًا حَتَّى تُتِمَّ الأَرْبَعِينَ.

(۱۹۸۰٦) حضرت عمر بن عبد اللہ مولیٰ غفرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے تیس دن جہاد کے لیے گذارے۔ جب واپس آئے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم واپس جاؤ اور دس دن مزید جہاد کے لیے گذارو تا کہ چالیس دن پورے ہو جائیں۔

(۱۹۸۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ وَجُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ يَقُولاَنِ :يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ أَفْضَلُ الْجِهَادِ الرِّبَاطُ ، فَقُلْت :وَمَا ذَلِكَ ؟ قَالَ :إِذَا انْطَاطَ الْغَزْوُ وَكَثُرَتِ الْغَرَائِمُ وَاسْتُحِلَّتِ الْغَنَائِمُ فَأَفْضَلُ الْجِهَادُ يَوْمَئِذٍ الرِّبَاطُ.

(ابن حبان ٤٨٥٦۔ طبرانی ٣٣٤)

(۱۹۸۰۷) حضرت ابوامامہ اور حضرت جبیر بن نفیر ؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں افضل جہاد رباط ہو گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا کہ ایسا کب ہوگا؟ انہوں نے فرمایا کہ غزوے کم ہو جائیں گے، تاوان زیادہ ہو جائیں، مال غنیمت کو حلال سمجھا جانے لگے گا تو اس موقع پر افضل جہاد رباط ہے۔

(١٩٨٠٨) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ وَصَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، قَالاَ :مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا مَاتَ شَهِيدًا.

(۱۹۸۰۸) حضرت یزید بن عبد اللہ ؒ اور صفوان بن سلیم ؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص جہاد کے لیے سفر کرتا ہوا انتقال کر گیا تو اس نے شہادت کا درجہ پا لیا۔

(١٩٨٠٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ ابْنِ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ، قَالَ : لَقَدِ افْتَتَحَ الْفُتُوحَ أَقْوَامٌ مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمَ الذَّهَبَ ، وَلاَ الْفِضَّةَ ، إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهَا الْعَلاَبِيَّ وَالآنُكَ وَالْحَدِيدَ.

(۱۹۸۰۹) حضرت ابوامامہ باہلی ؒ فرماتے ہیں کہ کچھ قوموں کو بہت سی فتوحات حاصل ہوں گی۔ ان قوموں کی تلواروں کا زیور سونے یا چاندی کا نہیں بلکہ سرخ تانبے، سفید تانبے اور لوہے کا ہوگا۔

(١٩٨١٠) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ صُدِعَ رَأْسُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

(سعيد بن منصور ٢٣٢٥۔ بزار ٦٧٧)

(۱۹۸۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا اللہ کے راستے میں سر درد ہوا اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ سارے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔

(١٩٨١١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْن عَمْرو وَسُئِلَ :أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلاً قُسْطَنْطِينِيَّةُ ، أَوْ رُومِيَّةُ ؟ قَالَ :فَدَعَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو بِصُنْدُوقٍ لَهُ حِلَقٌ فَأَخْرَجَ مِنْهُ كِتَابًا فَجَعَلَ يَقْرَأُهُ ، قَالَ :فَقَالَ :بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكْتُبُ إِذْ سُئِلَ :أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ يُفْتَحُ أَوَّلاً قُسْطَنْطِينِيَّةُ ، أَوْ رُومِيَّةُ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بَلْ مَدِينَةُ هِرَقْلَ تُفْتَحُ أَوَّلاً . (احمد ٢/ ١٧٦۔ حاكم ٤٢٢)

(۱۹۸۱۱) حضرت ابو قبیل ؒ کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ سے سوال کیا کہ پہلے قسطنطنیہ فتح ہوگا یا رومیہ؟ حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ نے اپنا ایک حلقوں والا صندوق منگوایا اور اس میں سے ایک کتاب نکال کر پڑھنا شروع کر دی۔ پھر فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے گرد بیٹھ کر لکھا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ سے سوال کیا گیا کہ پہلے قسطنطنیہ فتح ہوگا یا رومیہ؟ نبی

پاک ﷺ نے فرمایا تھا کہ پہلے ہرقل کا شہر فتح ہوگا۔

(۱۹۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ ، قَالاَ : قَالَ سَلْمَانُ بْنِ رَبِيعَةَ : قَتَلْت بِسَيْفِي هَذَا مِئَة مُسْتَلْئِم كلهم يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ ، مَا قَتَلْتُ مِنهُمْ رَجُلاً صَبْرًا.

(۱۹۸۱۲) حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس تلوار سے سوایسے آدمیوں کو قتل کیا ہے جو غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے میں نے ان میں سے کسی صاحب دین آدمی کو قتل نہیں کیا۔

(۱۹۸۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْيَاخِهِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو مُوسَى : لَقَدْ رَأَيْتُنِي خَامِسَ خَمْسَةٍ ، أَوْ سَادِسَ سِتَّةٍ مَا فِي يَدِي ، وَلاَ رِجْلِي ظُفُرٌ إِلاَّ وَقَدْ نَصَلَ ، ثُمَّ قَالَ : مَا خَالَفَ إِلَى ذِكْرِ هَذَا ، اللَّهُ يُجْزِيْنِي بِذَلِكَ.

(۱۹۸۱۳) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا، میں ان پانچ یا چھ آدمیوں میں سے ایک تھا جن کے ہاتھوں اور پاؤں کا ہر ناخن نکل چکا تھا۔ پھر فرمایا کہ نہ جانے میں نے کیوں اس بات کو بیان کر دیا میں تو اس کا اجر صرف اللہ سے چاہتا تھا۔

(۱۹۸۱٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ، لَهُ عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يَسُرُّهُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا ، وَلاَ أَنَّ لَهُ مِثْلَ نَعِيمِهَا إِلاَّ الشَّهِيدَ ، فَإِنَّهُ مِمَّا يَرَى مِنَ الثَّوَابِ يَوَدُّ أَنَّهُ رَجَعَ فَقُتِلَ. (سعید بن منصور ۲۵۵۴)

(۱۹۸۱۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سوائے شہید کے کسی کو یہ خصوصیت حاصل نہیں کہ جب اس کی روح نکلتی ہے تو وہ واپس دنیا کی طرف اور دنیا کی نعمتوں کی طرف جانے کی خواہش کرتا ہے اور وہ یہ خواہش اس لیے کرتا ہے کہ وہ جب شہادت کے اجر کو دیکھتا ہے تو خواہش کرتا ہے کہ واپس دنیا میں جائے اور دوبارہ اللہ کے راستے میں شہید ہو۔

(۱۹۸۱۵) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ سِتُّ خِصَالٍ : يَغْفِرُ اللَّهُ ذَنْبَهُ عِنْدَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ تُصِيبُ الأَرْضَ مِنْ دَمِهِ ، وَيُحَلَّى حُلَّةَ الإِيمَانِ ، وَيُزَوَّجُ الْحُورَ الْعِينِ ، وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَيُؤَمَّنُ مِنَ الْفَزَعِ الأَكْبَرِ أَوْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۱۹۸۱۵) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شہید کو چھ طرح کا اجر ملتا ہے ① اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ ② اسے ایمان کا زیور پہنایا جاتا ہے۔ ③ حورعین سے اس کی شادی کی جاتی ہے۔ ④ اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ ⑤ قبر کا عذاب اس سے ہٹا لیا جاتا ہے۔ ⑥ قیامت کے دن کی سختی سے وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔

(۱۹۸۱٦) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا عَنِ الْمُبَارَزَةِ فَأَكَبَّ هُنَيْهَةً ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ﴾.

(۱۹۸۱۶) حضرت مغیرہ بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ سے مبارزت کے بارے میں سوال کیا تو تھوڑی دیر انہوں نے سر کو جھکایا پھر اس آیت کی تلاوت کی (ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے رستے میں صف بنا کر اس طرح قتال کرتے ہیں جیسے کہ کوئی مضبوط عمارت ہو۔

(۱۹۸۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إلَى التَّهْلُكَةِ﴾ قَالَ : أَنْفِقْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَوْ بِمِشْقَصٍ.

(۱۹۸۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إلَى التَّهْلُكَةِ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں، اللہ کے رستے میں خرچ کرو خواہ تیر کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۹۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إذَا لَقِيتَ فَانْهَدْ قَائِمًا فَإِنَّهُ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي النَّفَقَةِ.

(۱۹۸۱۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تمہارا دشمن سے سامنا ہو تو خوب توانا ہو کر دلیری سے اس پر حملہ کرو کیونکہ یہ آیت تو خرچ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۱۹۸۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ : شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ ، وَذَلِقَ مِنَ الْعَطَشِ حَتَّى جَعَلَ يَقَعُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَتَرَكَهُ أَصْحَابُهُ ، فَجَاءَ أُبَيّ بْنُ خَلَفٍ يَطْلُبُ بِدَمِ أَخِيهِ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ ، فَقَالَ : أَيْنَ هَذَا الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَلْيَبْرُزْ لِي ، فَإِنْ كَانَ نَبِيًّا قَتَلَنِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْطُونِي الْحَرْبَةَ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَبِكَ حِرَاكٌ ؟ قَالَ : إنِّي قَدِ اسْتَسْقَيْتُ اللَّهَ دَمَهُ ، فَأَخَذَ الْحَرْبَةَ ، ثُمَّ مَشَى إلَيْهِ فَطَعَنَه فَصَرَعَهُ عَنْ دَابَّتِهِ وَحَمَلَهُ أَصْحَابُهُ فَاسْتَنْقَذُوهُ فَقَالُوا : مَا نَرَى بِكَ بَأْسًا ، فَقَالَ : إنَّهُ قَدِ اسْتَسْقَى اللَّهَ دَمِي إنِّي لأَجِدُ لَهَا مَا لَوْ كَانَ عَلَى مُضَرَ وَرَبِيعَةَ لَوَسِعَتْهُمْ.

(بخاری ۲۹۱۱۔ مسلم ۱۴۱۶)

(۱۹۸۱۹) حضرت عمارہ فرماتے ہیں کہ غزوہ اُحد میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا تھا اور آپ کے سامنے والے دانت بھی ٹوٹ گئے تھے۔ آپ پیاس کی شدت سے بے چین ہو کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے تھے اور آپ کے بہت سے ساتھی بھی اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے تھے۔ اس جنگ میں ابی بن خلف اپنے بھائی امیہ بن خلف کا بدلہ لینے کے لیے موجود تھا۔ اس نے للکار کر کہا کہ وہ شخص جو اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہے، وہ میرے سامنے آئے، اگر وہ واقعی نبی ہے تو وہ مجھے مار ڈالے گا۔ اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے نیزہ دو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ تو شدید پیاس اور گرمی کا شکار ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کا خون پلائے گا۔ آپ نے نیزہ پکڑا، اس کی طرف تشریف لے گئے اور اسے نیزہ مار کر سواری سے نیچے گرا دیا۔ اس کے ساتھی اسے بچا کر لے گئے اور اسے تسلی دی کہ تمہیں زیادہ چوٹ نہیں آئی۔ اس نے کہا کہ انہوں نے اللہ سے میرا خون مانگا ہے، مجھے

اس زخم کی اتنی تکلیف ہو رہی ہے کہ اگر قبیلۂ مضر اور قبیلہ ربیعہ میں تقسیم کر دی جائے تو سب بے چین ہو جائیں۔

(۱۹۸۲۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مِينَاءَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

(احمد ۲/ ۵۳۲)

(۱۹۸۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح اور ایک شام کا لگا دینا، جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔

(۱۹۸۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ ؟ قَالَ فَقَالُوا : الْمَقْتُولُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ : إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَنْ لَقَلِيلٌ ، الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ اللهِ شَهِيدٌ وَالْخَارُّ عَنْ دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ شَهِيدٌ ، وَالْغَرِقُ فِي سَبِيلِ اللهِ شَهِيدٌ ، وَالطَّعِينُ فِي سَبِيلِ اللهِ شَهِيدٌ ، وَالْمَبْطُونُ فِي سَبِيلِ اللهِ شَهِيدٌ ، وَالْمَجْنُوبُ فِي سَبِيلِ اللهِ شَهِيدٌ ، يَعْنِي قُرْحَةَ ذَاتِ الْجَنْبِ. (مسلم ۱۶۴۔ احمد ۲/ ۴۴۱)

(۱۹۸۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم شہید کسے سمجھتے ہو؟ لوگوں نے کہا: کہ جو اللہ کے راستے میں مارا جائے۔ آپ نے فرمایا: کہ اس طرح تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ اللہ کے راستے میں جان دینے والا بھی شہید ہے، اللہ کے راستے میں سواری سے گر کر ہلاک ہونے والا بھی شہید ہے، اللہ کے راستے میں ڈوبنے والا بھی شہید ہے، اللہ کے راستے میں طاعون کا شکار ہونے والا بھی شہید ہے، اللہ کے راستے میں پیٹ کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے، اور اللہ کے راستے میں پھوڑے کا شکار ہو کر مرنے والا بھی شہید ہے۔

(۱۹۸۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ ؟ قَالُوا : الَّذِي يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُقْتَلُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَنْ لَقَلِيلٌ ، الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ اللهِ شَهِيدٌ ، وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ ، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ يَعْنِي حَامِلاً شَهِيدٌ. (احمد ۵/ ۳۱۵۔ دارمی ۲۴۱۴)

(۱۹۸۲۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا کہ تم شہید کسے سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا جو اللہ کے راستے میں قتال کرے اور جان دے دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ اللہ کے راستے میں مرنے والا شہید ہے، طاعون سے مرنے والا شہید ہے، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، بچے کو جنم دیتے ہوئے مرنے والی عورت بھی شہید ہے۔

(۱۹۸۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ فِي مَرَضِهِ ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْ أَهْلِهِ :إِنَّا كُنَّا لَنَرْجُو أَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ قَتْلَ شَهَادَةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ :إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَنْ لَقَلِيلٌ ، الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ اللهِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدٌ وَالْحَرِقُ وَالْغَرِقُ و المجنوب شَهِيدٌ يَعْنِي قُرْحَةَ ذَاتِ الْجَنْبِ.

(ابن ماجه ۲۸۰۳۔ طبرانی ۱۷۸۰)

(۱۹۸۲۳) حضرت ابوعمیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جبر بن عتیک رضی اللہ عنہ کے مرض الوفات میں ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو ان کے گھر والوں نے عرض کیا کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ ان کا انتقال اللہ کے راستے میں شہادت سے ہوگا۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح تو میری امت کے شہید بہت کم ہوں گے۔ اللہ کے راستے میں جان دینے والا بھی شہید ہے، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے، طاعون سے مرنے والا شہید ہے، بچے کو جنم دیتے ہوئے مرنے والی عوت شہید ہے، جل کر، ڈوب کر اور پھوڑے سے مرنے والا بھی شہید ہے۔

(۱۹۸۲٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ : الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ وَالنُّفَسَاءُ.

(۱۹۸۲۴) حضرت صفوان بن امیہ فرماتے ہیں کہ طاعون شہادت ہے، ڈوبنا شہادت ہے، پیٹ کی بیماری سے اور عورت کا بچے کو جنم دیتے ہوئے مرنا شہادت ہے۔

(۱۹۸۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ مِمَّنْ يَغْرَقُ فِي الْبُحُورِ وَيَتَرَدَّى مِنَ الْجِبَالِ وَتَأْكُلُهُ السِّبَاعُ لَشُهَدَاءُ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۱۹۸۲۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو لوگ سمندر میں غرق ہو جاتے ہیں، یا پہاڑوں سے گر جاتے ہیں، یا جانور انہیں کھا جاتے ہیں، یہ سب لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک شہداء شمار کیے جائیں گے۔

(۱۹۸۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنِ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : الطَّاعُونُ وَالْبَطْنُ وَالنُّفَسَاءُ وَالْغَرَقُ ، وَمَا أُصِيبَ بِهِ مُسْلِمٌ ، فَهُوَ لَهُ شَهَادَةٌ.

(۱۹۸۲۶) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طاعون، پیٹ کی بیماری، حمل، غرق اور ان کو پہنچنے والی ہر تکلیف شہادت کا سبب ہے۔

(۱۹۸۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ ، أَنَّ أَبَا حُصَيْنٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَا صَالِحٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلِّمْنِي عَمَلاً يَعْدِلُ الْجِهَادَ ، قَالَ :لاَ أَجِدُهُ ، قَالَ :هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ لاَ تَفْتُرَ وَتَصُومَ ، لاَ تُفْطِرَ ؟ قَالَ :لاَ أَسْتَطِيعُ ذَلِكَ ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :إِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِي طِوَلِهِ فَتُكْتَبُ

بِهِ حَسَنَاتُهُ. (بخاری ٢٧٨٥۔ احمد ٢/ ٣٤٤)

(١٩٨٢٧) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو جہاد کے برابر ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو کسی ایسے عمل کو نہیں جانتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی طاقت رکھتے ہو کہ جب مجاہد نکل جائے تو مسجد میں جاؤ اور بغیر سستی کے نماز پڑھو اور بغیر افطار کیے مسلسل روزے رکھو؟ اس نے کہا: میں تو اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مجاہد کا گھوڑا اپنی رسی میں چکر لگاتا ہے پھر بھی مجاہد کے لیے ثواب لکھا جاتا ہے۔

(١٩٨٢٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ رَجُلٍ ، أَوْ مَا مِنْ أَحَدٍ يُنْفِقُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ إلاَّ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْعُونَهُ : تَعَالَ يَا فُلاَنُ ، تَعَالَ هَذِهِ خَيْرٌ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَيْ رَسُولَ اللهِ ، هَذَا الَّذِي لاَ تَوَى عَلَيْهِ ، فَقَالَ : إنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ. (بخاری ١٨٩٧۔ مسلم ٨٥)

(١٩٨٢٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی کوئی شخص دو چیزیں اللہ کے راستے میں خرچ کرے گا تو قیامت کے دن بہت سے نگہبان فرشتے اسے بلائیں گے کہ اے فلاں! ادھر آ جا، ادھر خیر ہے یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے شخص کے لیے تو کوئی ہلاکت نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ تم انہی لوگوں میں سے ہو۔

(١٩٨٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِعُمَرَ : يَا خَيْرَ النَّاسِ ، قَالَ : لَسْت بِخَيْرِ النَّاسِ ، أَلاَ أُخْبِرُكُم بِخَيْرِ النَّاسِ ؟ قَالَ : بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ لَهُ صِرْمَةٌ مِنْ إبِلٍ أَوْ غَنَمٍ أَتَى بِهَا مِصْرًا مِنَ الأَمْصَارِ فَبَاعَهَا ، ثُمَّ أَنْفَقَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَكَانَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ ، فَذَلِكَ خَيْرُ النَّاسِ.

(١٩٨٢٩) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں بہترین شخص کہہ کر مخاطب کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں لوگوں میں سے بہترین شخص نہیں۔ بلکہ لوگوں میں بہترین گاؤں میں رہنے والا وہ شخص ہے جس کے پاس اونٹوں یا بکریوں کا ریوڑ ہو، وہ اسے لے کر شہر کی طرف آئے اور پھر انہیں بیچ کر ان کی قیمت اللہ کے راستے میں خرچ کرے، اور مسلمانوں اور مسلمانوں کے دشمنوں کے درمیان برسرپیکار ہو جائے یہ شخص لوگوں میں سب سے بہتر شخص ہے۔

(١٩٨٣٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ اللَّجْلاَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالإِيمَانُ فِي جَوْفِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ ، وَلاَ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ رَجُلٍ. (احمد ٢/ ٣٤٢۔ حاکم ٧٢)

(۱۹۸۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ایمان اور بخل ایک مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے اور اللہ کے رستے کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک مسلمان میں جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۹۸۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمٍ يَرْفَعُهُ إلَى مُعَاذٍ ، قَالَ :مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ درجة.

(ترمذی ۱۶۳۸۔ احمد ۴/ ۱۱۳)

(۱۹۸۳۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے بال اللہ کے راستے میں سفید ہوئے یہ اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوں گے اور جس نے اللہ کے راستے میں ایک تیر چلایا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرمائیں گے۔

(۱۹۸۳۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :مَا مِنْ حَالٍ أَحْرَى أَنْ يُسْتَجَابَ لِلْعَبْدِ فِيهِ إلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ عَافِرًا وَجْهَهُ سَاجِدًا.

(۱۹۸۳۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی مسلمان کے لیے دعا کی قبولیت کا سب سے زیادہ اہم مقام وہ ہوتا ہے جب وہ اللہ کے راستے میں ہو یا جب اس نے اپنے چہرے کو سجدے کی حالت میں مٹی پر رکھا ہوا ہو۔

(۱۹۸۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :أَسْلَمَ الزُّبَيْرُ وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشْرَ سَنَةً ، وَلَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وقتل وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَسِتِّينَ سَنَةً.

(۱۹۸۳۳) حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو اس وقت ان کی عمر سولہ برس تھی۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر غزوہ میں شریک رہے اور ساٹھ سال سے کچھ زائد ان کی عمر تھی جب انہیں شہید کیا گیا۔

(۱۹۸۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَمَّا أَتَى أَبُو عُبَيْدَةَ الشَّامَ حُصر هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَأَصَابَهُمْ جَهْدٌ شَدِيدٌ ، قَالَ :فَكَتَبَ إلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ إلَيْهِ عُمَرُ :سَلاَمٌ عَلَيْك، أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّهُ لَمْ تَكُنْ شِدَّةٌ إلاَّ جَعَلَ اللَّهُ بَعْدَهَا مَخْرَجًا ، وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ ، وَكَتَبَ إلَيْهِ :﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ قَالَ :فَكَتَبَ إلَيْهِ أَبُو عُبَيْدَةَ :سَلاَمٌ ، أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ، قَالَ :﴿اعلموا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلاَدِ﴾ إلَى آخِرِ الآيَةِ ، قَالَ :فَخَرَجَ عُمَرُ بِكِتَابِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَقَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ :يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ ، إنَّمَا كَتَبَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعَرِّضُ بِكُمْ وَيَحُثُّكُمْ عَلَى الْجِهَادِ ، قَالَ زَيْدٌ :فَقَالَ أَبِي :فَإِنِّي لَقَائِمٌ فِي السُّوقِ إذْ أَقْبَلَ قَوْمٌ مُبَيِّضِينَ قَدَ اطَّلَعُوا مِنَ الثَّنِيَّةِ فِيهِمْ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ يُبَشِّرُونَ النَّاسَ ، قَالَ: فَخَرَجْت أَشْتَدُّ حَتَّى دَخَلْت عَلَى عُمَرَ فَقُلْت :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَبْشِرْ بِنَصْرِ اللهِ وَالْفَتْحِ ، فَقَالَ عُمَرُ : اللَّهُ أَكْبَرُ رُبَّ قَائِلٍ لَوْ كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ.

(۱۹۸۳۴) حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ شام آئے تو ان کا اور ان کے ساتھیوں کا محاصرہ کرلیا گیا۔ اس وقت وہ شدید تکلیف کا شکار ہوئے۔ انہوں نے مشکل کی اس گھڑی میں مدد کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کا جواب ان الفاظ کے ساتھ دیا: ''امابعد! اللہ تعالیٰ نے ہر مشکل کے بعد آسانی رکھی ہے، ایک مشکل دو آسانیوں پر ہرگز غالب نہیں آسکتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو یہ آیت بھی لکھ بھیجی (ترجمہ) اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر کی تلقین کرو۔ (آل عمران: آخری آیت)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے پھر دوبارہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس میں یہ آیت لکھ بھیجی: (ترجمہ) جان لو کہ دنیا کی زندگی کھیل، تماشا، زینت، باہمی تفاخر اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی حرص ہی تو ہے۔ (الحدید: ۲۰)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا یہ خط لوگوں کو پڑھ کر سنایا پھر فرمایا کہ اے مدینہ کے لوگو! ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تمہیں جہاد کی دعوت دے رہے ہیں۔ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بازار میں کھڑا تھا کہ سفید لباس والے کچھ لوگ گھاٹی سے نیچے اترتے ہوئے نظر آئے، ان میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ لوگوں کو فتح کی خوشخبری دے رہے تھے۔ میں خوشی سے سرشار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور میں نے کہا اے امیر المؤمنین! فتح کی خوشخبری ہو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور فرمایا کہ کاش خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فتح کی خوشخبری دینے والا بھی آجائے۔

(۱۹۸۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ رِزْقَ هَذِهِ الأُمَّةِ فِي سَنَابِكِ خَيْلِهَا وَأَزِجَّةِ رِمَاحِهَا مَا لَمْ يَزْرَعُوا فَإِذَا زَرَعُوا صَارُوا مِنَ النَّاسِ.

(۱۹۸۳۵) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کا رزق گھوڑے کے کھروں اور نیزوں کے نیچے رکھ دیا ہے جب تک یہ زراعت نہیں کرتے۔ جب یہ زراعت کریں گے تو عام لوگوں کی طرح ہو جائیں گے۔

(۱۹۸۳۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : مُؤْمِنٌ مُجَاهِدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ، وَمُؤْمِنٌ اعْتَزَلَ فِي شِعْبٍ مِنَ الْجِبَالِ ، أَوْ قَالَ شِعْبَةٍ : كَفَى النَّاسَ شَرَّهُ.

(بخاری ۲۷۸۶۔ مسلم ۱۲۲)

(۱۹۸۳۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے افضل مومن کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مومن جو اپنے مال اور اپنی جان کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کر رہا ہو، اور وہ مومن جو لوگوں سے کنارہ کش ہو کے پہاڑ کی ایک گھاٹی میں جا کر بیٹھ گیا ہو۔

(۱۹۸۳۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِيَادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ السَّكُونِي ، قَالَ

كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَعْدٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ أَصْحَابَهُ ، فَقَالَ :فِي آخِرِ حَدِيثِهِ :أَيُّهَا النَّاسُ ، إنَّ اللَّهَ أَرَادَ بِكُمُ الْيُسْرَ ، وَلَمْ يُرِدْ بِكُمُ الْعُسْرَ وَاللَّهِ وَاللَّهِ لَغَزْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حَجَّتَيْنِ ، وَلَحَجَّةٌ أَحُجُّهَا إلى بَيْتِ اللهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عُمْرَتَيْنِ وَلَعُمْرَةٌ أَعْتَمِرُهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ ثَلاَثَةٍ آتيهنّ بَيْتَ الْمَقْدِسِ.

(۱۹۸۳۷) حضرت ابو کبشہ براء بن قیس سکونی ولیٹیو فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا تھا وہ اپنے ساتھیوں سے بیان فرما رہے تھے۔ اپنے بیان کے آخر میں انہوں نے فرمایا کہ اللہ تم سے آسانی کا ارادہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تم سے مشکل کا ارادہ نہیں فرماتا۔ خدا کی قسم! اللہ کے راستے میں ایک غزوہ دو حج کرنے سے زیادہ افضل ہے، ایک حج میرے نزدیک دو مرتبہ عمرے کرنے سے بہتر ہے اور ایک عمرہ میرے نزدیک تین مرتبہ بیت المقدس جانے سے بہتر ہے۔

(۱۹۸۳۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي فِرَاسٍ يَزِيدَ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ :إنَّ اللَّهَ يَضْحَكُ إِلَى أَصْحَابِ الْبَحْرِ مِرَارًا حِينَ يَسْتَوِي فِي مَرْكَبِهِ وَيُخَلِّي أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَحِينَ يَأْخُذُهُ الْمَيْدُ فِي مَرْكَبِهِ وَحِينَ يُوَجَّهُ الْبَرُّ فَيُشْرِفُ إِلَيْهِ. (ابن خزيمة ۳۴۳)

(۱۹۸۳۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سمندر والوں پر کئی مرتبہ مسکراتا ہے، ایک جب وہ اپنے اہل وعیال اور مال کو چھوڑ کر اپنی کشتی پر بیٹھتا ہے، دوسرا جب اس کی کشتی سمندر میں ہچکولے کھاتی ہے اور تیسرا جب اسے خشکی نظر آتی ہے اور وہ اس کی طرف جھانکتا ہے۔

(۱۹۸۳۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ الْعُطَارِدِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا كَانَ فِي الصَّفِّ فِي الْقِتَالِ لَمْ يَلْتَفِتْ.

(۱۹۸۳۹) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دورانِ قتال جب کسی صف میں کھڑے ہوتے تھے تو دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔

(۱۹۸٤۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي هَذِهِ الآيَةِ :﴿وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لاَ تَشْعُرُونَ﴾ قَالَ :أَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ فِي طَيْرٍ بِيضٍ فَقَاقِيعَ فِي الْجَنَّةِ.

(۱۹۸۴۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لاَ تَشْعُرُونَ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ شہداء کی روحیں پانی کے بلبلوں کی طرح جنت میں سفید پرندوں میں ہوتی ہیں۔

(۱۹۸٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عَتِيكٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَّا مَا يُحِبُّ مِنَ الْخُيَلاَءِ فَالرَّجُلُ يَخْتَالُ بِسَيْفِهِ عِنْدَ

الْقِتَالِ ، وَعِنْدَ الصَّدَقَةِ ، وَلَا يُحِبُّ الْمَرَحَ. (ابو داؤد ۲۶۵۲۔ احمد ۵/ ۴۴۵)

(۱۹۸۴۱) حضرت ابن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو موقع پر فخر کو پسند کیا جا سکتا ہے ایک اس آدمی کا فخر جو قتال کے وقت تلوار اٹھا کر اکڑ کر چلے اور دوسرا اللہ کے راستے میں صدقہ پر فخر، البتہ تکبر اور غرور کو پسند نہیں کیا جا سکتا۔

(۱۹۸٤۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنِ السِّمْطِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سَلْمَانَ ، أَنَّهُ كَانَ فِي جُنْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَأَصَابَهُمْ حَصْرٌ وَضُرٌّ ، فَقَالَ سَلْمَانُ لأَمِيرِ الْجُنْدِ : أَلاَ أُخْبِرُك بِمَا سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عَوْنًا لَكَ عَلَى هَذَا الْجُنْدِ ؟ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ رَابَطَ يَوْمًا ، أَوْ لَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ عَدْلَ صِيَامِ شَهْرٍ وَصَلاَتِهِ الَّذِي لاَ يُفْطِرُ ، وَلاَ يَنْصَرِفُ إِلاَّ لِحَاجَةٍ وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللهِ أُجْرِيَ لَهُ أَجْرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ بَيْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. (مسنده ۴۵۵)

(۱۹۸۴۲) حضرت سمط بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے ایک لشکر میں تھے، مسلمانوں کو حصار اور تکلیف کا سامنا ہوا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے امیر لشکر سے کہا میں آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان سناتا ہوں جو اس لشکر کے معاملے میں آپ کے لیے مدد کا سبب ہوگا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے ایک دن یا ایک رات اللہ کے راستے میں جہاد کی غرض سے گذاری یہ اس کے لیے اس مہینہ کے برابر ہیں جس میں وہ مسلسل روزے رکھے اور مسلسل نماز پڑھے، جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو گیا اسے اس وقت تک اس شہادت کا اجر ملتا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اہل جنت اور اہل جہنم کو ان کا بدلہ دینے سے فارغ نہ ہو جائیں۔

(۱۹۸٤۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ:أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الأَنْصَارِيُّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ فِي قوله تعالى: ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ قَالَ:النَّفَقَةُ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۱۹۸۴۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد اللہ کے راستے میں خرچ کرنا ہے۔

(۱۹۸٤٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ خَالِدٍ الأَنْصَارِيُّ فِي قَوْلِهِ : ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ قَالَ :مَنْ رَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا.

(۱۹۸۴۴) ایوب بن خالد انصاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جس نے اللہ کے راستے میں استعمال کرنے کے لیے گھوڑا پالا وہ قرض حسن دینے والا ہے۔

(۱۹۸٤٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، قَالَ : مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ لَمْ يَأْتِ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلاَّ فُتِحَ لَهُ ، فَقَالَ مُوسَى :سَمِعْت أَشْيَاخَنَا

يَقُولُونَ :زوجين دينار ودرهم ، أَوْ دِرْهَمٌ وَدِينَارٌ.

(۱۹۸۴۵) حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن حکیم بن حزام ؒ فرماتے ہیں کہ جس نے اللہ کے راستے میں زوجین کو خرچ کیا وہ جنت کے جس دروازے سے بھی جائے گا وہ اس کے لیے کھول دیا جائے گا۔ راوی موسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے شیوخ سے سنا ہے کہ زوجین سے مراد دینار اور درہم ہیں۔

(۱۹۸٤٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ أَخِي ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْمَهْرِيِّ وَمُدْرِكٍ ، قَالاَ :لاَ يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي صَدْرِ مُؤْمِنٍ.

(۱۹۸۴۶) حضرت ابو شیبہ مہری اور حضرت مدرک ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک مومن کے پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۹۸٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ :أَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ فِي الْعَرْشِ فَيَطَّلِعُ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ فَيَقُولُ :سَلُونِي ثَلاَثًا يَقُولُهَا فَيَقُولُونَ :رَبَّنَا نَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّنَا إِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلُ فِي سَبِيلِكَ قَتْلَةً أُخْرَى.

(۱۹۸۴۷) حضرت ابراہیم تیمی ؒ فرماتے ہیں کہ شہداء کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کی شکل میں جہنم کی سیر کرتی ہیں۔ وہ عرش سے لٹکی ہوئی قندیلوں کی طرف جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے تین مرتبہ فرماتا ہے کہ تم مجھ سے جو چاہتے ہو مانگو۔ وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو ہمیں دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ ہم تیرے راستے میں ایک مرتبہ اور لڑائی کریں۔

(۱۹۸٤٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ مُعَاذُ ابْنُ عَفْرَاءَ :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يُضْحِكُ الرَّبَّ مِنْ عَبْدِهِ ؟ قَالَ :غَمْسُهُ يَدَهُ فِي الْعَدُوِّ حَاسِرًا ، قَالَ :فَأَلْقَى دِرْعًا كَانَتْ عَلَيْهِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. (بيهقى ٩٩)

(۱۹۸۴۸) حضرت عاصم بن قتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن عفراء ؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کس بات پر مسکراتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مجاہد بغیر مسلح حالت میں دشمن پر چڑھائی کرتا ہے۔ اس پر حضرت معاذ ؓ نے اپنی زرہ پھینک دی اور دشمن سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔

(۱۹۸٤٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ نِمْرَانَ بْنِ مِخْمَرٍ الرَّحَبِيِّ ، قَالَ :كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ يَسِيرُ بِالْجَيْشِ وَهُوَ يَقُولُ :أَلاَ رُبَّ مُبَيِّضٍ لِثِيَابِهِ مُدَنِّسٍ لدينه.

(۱۹۸۴۹) نمران بن مخمر رحبی ؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ ایک لشکر کے ساتھ جا رہے تھے اور ساتھ ساتھ یہ فرما رہے تھے۔ بہت سے کپڑوں کو صاف رکھنے والے ایسے ہیں جو دین کو میلا کر رہے ہیں۔

(۱۹۸٥٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ،

عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فَاضِلَةً فِي سَبِيلِ اللهِ فَسَبْعُ مِئَةِ ضِعْفٍ.

(۱۹۸۵۰) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں اپنے زائد مال میں سے ایک روپیہ خرچ کیا اسے سات سوگنا اجر دیا جائے گا۔

(۱۹۸۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ عُمَرُ : حَجَّةٌ هَاهُنَا ، ثُمَّ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى مَكَّةَ ، ثُمَّ أَخْرُجُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى.

(۱۹۸۵۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مکہ مکرمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں یہاں حج کروں گا پھر اللہ کے راستے میں نکل جاؤں گا۔

(۱۹۸۵۲) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَتْ : حَدَّثَنِي عَمِّي ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَنْ فِي الْجَنَّةِ ؟ قَالَ : النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ ، وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالْمَوْؤُودَةُ فِي الْجَنَّةِ. (ابوداؤد ۲۵۱۳۔ احمد ۵۸)

(۱۹۸۵۲) حضرت خنساء بنت معاویہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے میرے چچا (اسلم بن سلیم رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جنت میں کون جائے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی جنت میں جائیں گے، شہید جنت میں جائے گا اور زندہ درگور کی ہوئی لڑکی جنت میں جائے گی۔

(۱۹۸۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى ، قَالَ : سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَقُولُ : جُرِحَ طَلْحَةُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَعِشْرِينَ جُرْحًا. (سعيد بن منصور ۲۸۳۹)

(۱۹۸۵۳) حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بیس سے زیادہ زخم آئے تھے۔

(۱۹۸۵٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللهِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ ، وَتَنْجِيزًا لِمَوْعُودِ اللهِ فَهُوَ مِثْلُ الصَّائِمِ الْقَائِمِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ ، أَوْ مِنْ حَيْثُ خَرَجَ. (احمد ۲/ ۴۶۵۔ ابن حبان ۴۶۲۱)

(۱۹۸۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی رضا کو چاہتے ہوئے اللہ کے وعدے کے حصول کے لئے اللہ کے راستے میں نکلے، وہ اس روزہ دار، شب زندہ دار کی طرح ہے جو مجاہد کے نکلنے سے واپس آنے تک روزے میں مصروف رہے۔

(۱۹۸۵۵) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ جَرِيحٌ يجرح فِي سبيل اللهِ إِلاَّ

جَاءَ جُرْحُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْمِي ، لَوْنُهُ لَوْنُ الدَّمِ ، وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ ، قَدِّمُوا أَكْثَرَ الْقَوْمِ قُرْآنًا فَاجْعَلُوهُ فِي اللَّحْدِ. (بيهقي ١١)

(۱۹۸۵۵) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو اللہ کے راستے میں زخم لگا، وہ جب قیامت کے دن آئے گا تو اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا۔ خون کا رنگ تو سرخ ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔ جو قرآن زیادہ جانتا ہو اسے آگے کرو اور اسے لحد میں اتارو۔

(١٩٨٥٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ كَاتِبِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ صَدَاقَةٌ مَعْرُوفَةٌ فَطَلَبْت إِلَيْهِ أَنْ يَنْسَخَ لِي رِسَالَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى إِلَى عُبَيْدِ اللهِ قَالَ : فَنَسَخَهَا لِي ، فَكَانَ فِيهَا ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَوَى عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ تَسْأَلُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا ، أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ وَكَانَ يَنْتَظِرُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ نهد إِلَى عَدُوِّهِ وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ ، وَهَازِمَ الأَحْزَابِ ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ. (بخاري ٢٩٦٦ـ مسلم ٢٠)

(۱۹۸۵۶) مدینہ منورہ کے ایک شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے اور عبید اللہ بن زیاد رضی اللہ عنہ کے ایک کاتب کے درمیان گہری دوستی تھی۔ میں نے اس سے کہا مجھے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے عبید اللہ بن زیاد کی طرف لکھے گئے ایک خط کا نسخہ بنادے۔ اس نے مجھے اس کا نسخہ بنا کر دیا تو اس میں تھا: حضرت عبد اللہ ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دشمن سے نبرد آزما ہونے کی دعا نہ مانگو، جب دشمن سے سامنا ہو جائے تو ثابت قدم رہو۔ یاد رکھو جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ زوال کے وقت تک انتظار فرماتے جب سورج زائل ہو جاتا تو دشمن پر حملہ کرتے اور فرماتے: (ترجمہ) اے اللہ! تو کتاب کو نازل کرنے والا ہے۔ تو بادلوں کو برسانے والا ہے، تو لشکروں کو شکست دینے والا ہے، انہیں شکست دے دے اور ہماری مدد فرما۔

(١٩٨٥٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، حَدَّثَنَا هَزِيمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، قَالَ : فَضْلُ الْغَازِي فِي الْبَحْرِ عَلَى الْغَازِي فِي الْبَرِّ كَفَضْلِ الْغَازِي فِي الْبَرِّ عَلَى الجالس فِي بَيْتِهِ.

(۱۹۸۵۷) حضرت یحییٰ بن عباد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سمندر میں جہاد کرنے والے کی خشکی میں جہاد کرنے والے پر اتنی فضیلت ہے جتنی خشکی میں جہاد کرنے والے کی گھر میں بیٹھنے والے پر ہے۔

(١٩٨٥٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ عَامَ تَبُوكَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى نَخْلَةٍ ، فَقَالَ : أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ ؟ إِنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ رَجُلاً يَحْمِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَلَى

ظَهْرِ فَرَسِهِ ، أَوْ ظَهْرِ بَعِيرِهِ ، أَوْ عَلَى قَدَمَيْهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ وَإِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلاً فَاجِرًا يَقْرَأُ كِتَابَ اللهِ لاَ يَرْعَوِي إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ. (احمد ۳/ ۳۷۔ حاکم ٦۷)

(۱۹۸۵۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ والے سال حضور ﷺ نے کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں بہترین اور بدترین آدمی کے بارے میں بتاتا ہوں۔ بہترین آدمی وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے یا اونٹ پر سوار ہو یا پیدل ہو اور اسے موت آجائے۔ بدترین آدمی وہ، جو فاجر اور بے حیا آدمی ہے جو اللہ کی کتاب پڑھتا تو ہے لیکن اس کے مضامین پر کان نہیں دھرتا۔

(۱۹۸۵۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، قَالَ :قَالَ أَبُو طَلْحَةَ :(انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً) قَالَ :كُهُولاً وَشَبَابًا ، قَالَ :مَا أَرَى اللَّهَ عَذَرَ أَحَدًا ، فَخَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَجَاهَدَ.

(۱۹۸۵۹) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت (انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس میں جوانوں اور بوڑھوں ہر دو کو حکم ہے۔ پھر فرمایا کہ میرے خیال میں اس آیت نے کسی کے لیے کسی عذر کو نہیں چھوڑا، پھر وہ شام چلے گئے اور جہاد کیا۔

(۱۹۸٦۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ مَاتَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ.

(احمد ۱/ ۴۰۔ حاکم ۱۷۵)

(۱۹۸٦۰) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کے راستے میں قتل کر دیا گیا یا مر گیا تو وہ جنت میں جائے گا۔

(۱۹۸٦۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ الدُّعَاءَ كَانَ يُسْتَحَبُّ عِنْدَ نُزُولِ الْقَطْرِ ، وَإِقَامَةِ الصَّلاَةِ ، وَالْتِقَاءِ الصَّفَّيْنِ.

(۱۹۸٦۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین مواقع ہیں جب دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ ① بارش کے وقت ② نماز کی اقامت کے وقت ③ جنگ میں صفوں میں کھڑا ہونے کے وقت۔

(۱۹۸٦۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الْمُثَنَّى ، قَالَ :سَمِعْتُ جَدِّي رِيَاحَ بْنَ الْحَارِثِ يَذْكُرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يَقُولُ :وَاللَّهِ لَمَشْهَدٌ يَشْهَدُهُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَوْمًا وَاحِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْبَرَّ فِيهِ وَجْهُهُ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ ، وَلَوْ عُمِّرَ عُمْرَ نُوحٍ.

(ابن ابی عاصم ۱۴۳۵)

(۱۹۸۶۲) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اللہ کے راستے میں جہاد کی غرض نے ایک ایسا دن گذارنا جس میں چہرہ غبار آلود ہو جائے یہ عمر نوح ملنے پر ساری عمر عبادت کرنے سے افضل ہے۔

(۱۹۸۶۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، حَدَّثَنِي الْعَلاَءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي النَّارِ. (مسلم ۱۵۰۵۔ ابو داؤد ۲۴۸۷)

(۱۹۸۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جہنم میں کافر اور اس کا مسلمان قاتل جمع نہیں ہو سکتے۔

(۱۹۸٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ السَّائِبِ الرَّقَاشِيِّ ، قَالَ :سَأَلَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ : أَيُّ دَابَّةٍ عَلَيْك مَكْتُوبَةٌ ؟ قَالَ :فَقُلْت :فَرَسٌ ، قَالَ :تِلْكَ الْغَايَةُ الْقُصْوَى مِنَ الأَجْرِ ، ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى أَحَبِّ عِبَادِ اللهِ إِلَى اللهِ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ ؟ قَالَ :عَبْدٌ مُؤْمِنٌ مُعْتَقِلٌ رُمْحَهُ عَلَى فَرَسِهِ يَمِيلُ بِهِ النُّعَاسُ يَمِينًا وَشِمَالاً فِي سَبِيلِ اللهِ يَسْتَغْفِرُ الرَّحْمَن وَيَلْعَنُ الشَّيْطَانَ ، قَالَ :وَتُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَيَقُولُ اللَّهُ لِمَلاَئِكَتِهِ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي ، قَالَ : فَيَسْتَغْفِرُونَ لَهُ ، قَالَ :ثُمَّ قَرَأَ :﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمَ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۱۹۸۶۴) حضرت واصل بن سائب رقاشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء بن رباح رحمہ اللہ نے مجھ سے سوال کیا کہ کون سی سواری ایسی ہے جس کو رکھنا فرض ہے؟ میں نے عرض کیا: گھوڑا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ تو انتہائی اجر کی چیز ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ کے بندوں میں اللہ کے نزدیک انبیاء، صدیقین اور شہداء کے بعد سب سے زیادہ اجر کس کا ہے؟ وہ مومن بندہ جو اللہ کے راستے میں گھوڑے پر سوار اپنے نیزے سے ٹیک لگائے بیٹھا ہے اور نیند کی وجہ سے کبھی دائیں ڈولتا ہے کبھی بائیں۔ وہ رحمن سے مغفرت طلب کرتا ہے اور شیطان پر لعنت کرتا ہے۔ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے بندے کو دیکھو، فرشتے بھی اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس بات پر خرید لیا ہے کہ ان کے لیے جنت ہے وہ اللہ کے راستے میں قتال کرتے ہیں۔ (التوبہ:۱۱۱)

(۱۹۸٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كَانَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، وَأَبُو مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيُّ ، وَأَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ ، فَسَمَّاهُ بِاسْمِهِ ، فَقَالَ :أَرَأَيْت إِنْ أَنَا

أَخَذْت سَيْفِي فَجَاهَدْت بِهِ أُرِيدُ وَجْهَ اللهِ فَقُتِلْت وَأَنَا عَلَى ذَلِكَ ، أَيْنَ أَنَا ؟ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ، قَالَ حُذَيْفَةُ عِنْدَ ذَلِكَ اسْتَفْهَمَ الرَّجُلُ وَأَفْهِمْهُ فَلَيَدْخُلَنَّ النَّارَ كَذَا وَكَذَا يَصْنَعُ ، مَا قَالَ هَذَا ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ :إنْ أَخَذْت سَيْفَك فَجَاهَدْت بِهِ فَأَصَبْت الْحَقَّ فَقُتِلْت وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ فَأَنْتَ فِي الْجَنَّةِ ، وَمَنْ أَخْطَأَ الْحَقَّ فَقُتِلَ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ ، فَلَمْ يُوَفِّقْهُ اللَّهُ ، وَلَمْ يُسَدِّدْهُ دَخَلَ النَّارَ ، قَالَ الْقَوْمُ :صَدَقْت. (عبدالرزاق ۹۵٦۵)

(۱۹۸٦۵) حضرت ابو عبیدہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مسجد میں تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ! اگر میں اپنی تلوار پکڑ کر اللہ کی رضا کے جذبے پر قائم رہتے ہوئے جہاد کروں اور اسی جذبہ پر قتل کر دیا جاؤں تو میں کہاں جاؤں گا؟ انہوں نے فرمایا: جنت میں، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر فرمایا کہ اس شخص کی بات کو سمجھو اور اسے ٹھیک بات سمجھاؤ، کیونکہ بات کو غلط سمجھنے کی وجہ سے یہ جہنم میں بھی جا سکتا ہے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم نے حق کو درست طریقے سے سمجھا پھر اپنی تلوار لے کر اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے تو جنت میں جاؤ گے لیکن اگر کوئی شخص حق کو سمجھنے میں غلطی کرے اور اس کو راہ حق کی ہدایت نہ ملے، اس پر وہ قتل ہو جائے تو وہ جہنم میں جائے گا۔ اس پر سب لوگوں نے کہا کہ آپ ٹھیک کہتے ہیں۔

(۱۹۸٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانُوا يَقُولُونَ :الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الْجُلُوسِ ، وَالْجُلُوسُ خَيْرٌ مِنَ الْقِتَالِ عَلَى الضَّلاَلِ وَمَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فَلْيَتَعَدَّهُ إلَى مَا لاَ يَرِيبُهُ.

(۱۹۸٦٦) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلاف کہا کرتے تھے کہ اللہ کے راستے میں قتال کرنا گھر بیٹھنے سے بہتر ہے اور گھر بیٹھنا گمراہی کے راستے میں قتال کرنے سے بہتر ہے۔ جس آدمی کو کسی چیز میں شک ہو تو وہ شک سے بالاتر ہو کر معاملہ کو اختیار کرے۔

(۱۹۸٦۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿لاَ يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ﴾ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ادْعُ لِي زَيْدًا وَلْيَجِيء بِاللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ ، أَوْ قَالَ :بِالْكَتِفِ ، فَقَالَ : اكْتُبْ ﴿لاَ يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ فَقَالَ :ابْنُ أُمِّ مَكْتُومَ وَكَانَ ضَرِيرَ الْبَصَرِ :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمَا تَأْمُرُنِي فَإِنِّي لاَ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ مكانه :﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾.

(بخاری ۲۸۳۱۔ مسلم ۱۵۰۸)

(۱۹۸٦۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿لاَ يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾، ﴿وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ﴾ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ زید رضی اللہ عنہ کو بلاؤ اور اسے کہو کہ تختی اور دوات بھی لے آئے۔'' پھر فرمایا لکھو ﴿لاَ يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ یہ آیت سن کر ایک نابینا صحابی حضرت عمرو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

یارسول اللہ! میں جہاد کی طاقت نہیں رکھتا، آپ مجھے کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ کو نازل فرمایا۔

(۱۹۸٦۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : إِنَّ الشُّهَدَاءَ ذُكِرُوا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ لِلْقَوْمِ : مَا تَرَوْنَ الشُّهَدَاءَ ؟ قَالَ الْقَوْمُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، هُمْ مِمَّنْ يُقْتَلُ فِي هَذِهِ الْمَغَازِي ، قَالَ : فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ : إِنَّ شُهَدَائَكُمْ إِذًا لَكَثِيرٌ ، إِنِّي أُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ : إِنَّ الشَّجَاعَةَ وَالْجُبْنَ غَرَائِزُ فِي النَّاسِ يَضَعُهَا اللَّهُ حَيْثُ يَشَاءُ فَالشُّجَاعُ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَاءِ مَنْ لاَ يُبَالِي أَنْ لاَ يَؤُوبَ إِلَى أَهْلِهِ ، وَالْجَبَانُ فَارٌّ عَنْ حَلِيلَتِهِ ، وَلَكِنَّ الشَّهِيدَ مَنِ احْتَسَبَ بِنَفْسِهِ ، وَالْمُهَاجِرَ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ وَالْمُسْلِمَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

(۱۹۸٦۸) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ شہداء کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کہ تم شہداء کن لوگوں کو سمجھتے ہو؟ حاضرین نے کہا اے امیر المؤمنین! جو جنگوں میں مارے جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس طرح تو تمہارے شہید اور بہت زیادہ ہو جائیں گے۔ میں تمہیں شہداء کے بارے میں بتاتا ہوں۔ بہادری اور بزدلی یہ لوگوں میں موجود خصلتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ جس میں چاہتا ہے رکھتا ہے۔ بہادر آدمی اس بات کی پرواہ کیے بغیر قتال کرتا ہے کہ اس کے پیچھے والوں کا کیا ہوگا۔ بزدل اپنی موت سے بھاگتا ہے، شہید اپنی جان کو داؤ پر لگا دیتا ہے۔ مہاجر وہ ہے جو اللہ کے منع کردہ امور کو چھوڑ دے اور مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

(۱۹۸٦۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَوَّلَ رَجُلٍ سَلَّ سَيْفًا فِي سَبِيلِ اللهِ الزُّبَيْرُ ، نُفِحَ نَفْحَةٌ ، أُخِذَ رَسُولُ اللهِ ، فَخَرَجَ الزُّبَيْرُ يَشُقُّ النَّاسَ بِسَيْفِهِ وَرَسُولُ اللهِ بِأَعْلَى مَكَّةَ ، قَالَ فَلَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَا لَكَ يَا زُبَيْرُ ؟ قَالَ : أُخْبِرْتُ أَنَّكَ أُخِذْتَ ؟ قَالَ : فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ وَلِسَيْفِهِ. (عبدالرزاق ۲۰۴۲۹۔ احمد فی فضائل الصحابة ۱۲٦٦)

(۱۹۸٦۹) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں سب سے پہلا تلوار چلانے والے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں، ایک مرتبہ یہ افواہ پھیلی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں نے گرفتار کرلیا ہے، اس پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تلوار پکڑ کر لوگوں میں سے گذرتے ہوئے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بالائی حصہ میں تھے، ملاقات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پوچھا کہ اے زبیر! کیا ہوا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے خبر ملی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں نے پکڑ لیا ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دعا دی اور ان کی تلوار کے لیے بھی دعا فرمائی۔

(۱۹۸۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جَابِرٍ الرُّعَيْنِيَّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ شَيَّعَ جَيْشًا فَمَشَى مَعَهُمْ ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ اغْبَرَّتْ أَقْدَامُنَا فِي سَبِيلِهِ ، قَالَ : فَقَالَ

رَجُلٌ :إِنَّمَا شَيَّعْنَاهُمْ ، فَقَالَ :إِنَّمَا جَهَّزْنَاهُمْ وَشَيَّعْنَاهُمْ وَدَعَوْنَا لَهُمْ.

(۱۹۸۷۰) حضرت جابر رعینی ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک لشکر کو رخصت کرتے ہوئے ان کے ساتھ چلے تو فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہمارے قدم اس کے راستے میں گرد آلود ہو گئے، ایک آدمی نے کہا کہ ہم تو محض ان کے پیچھے چلے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے انہیں تیار کیا، ہم ان کے پیچھے چلے اور ہم نے ان کے لیے دعا کی ہے۔

(۱۹۸۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَوْ غَيْرِهِ يَحْسَبُ الشَّكُّ مِنْهُ، قَالَ :بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ جَيْشًا إِلَى الشَّامِ فَخَرَجَ يُشَيِّعُهُمْ عَلَى رِجْلَيْهِ فَقَالُوا :يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَوْ رَكِبْتَ ، قَالَ :إِنِّي أَحْتَسِبُ خُطَايَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۱۹۸۷۱) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لشکر روانہ فرمایا اور آپ پیدل ان کے ساتھ چلے۔ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! آپ سوار ہو جائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اللہ کے راستے میں اپنے قدم چلانا چاہتا ہوں۔

(۱۹۸۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :لَمَّا أَسْلَمَ عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ وَاللَّهِ لاَ أَتْرُكُ مَقَامًا قُمْته لِيُصَدَّ بِهِ عَنْ سَبِيلِ اللهِ إِلاَّ قُمْت مِثْلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَلاَ أَتْرُكُ نَفَقَةً أَنْفَقْتهَا أَصُدُّ بِهَا عَنْ سَبِيلِ اللهِ إِلاَّ أَنْفَقْتُ مِثْلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ نَزَلَ فَتَرَجَّلَ فَقَاتَلَ قِتَالاً شَدِيدًا فَقُتِلَ ، فَوُجِدَ بِهِ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ مِنْ بَيْنِ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ وَضَرْبَةٍ. (طبرانی ۱۰۲۲۔ حاکم ۲۴۲)

(۱۹۸۷۲) حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اللہ کے راستے سے روکنے میں جتنی طاقت خرچ کی ہے میں اللہ کے راستے کی طرف لانے میں اس سے دوہری طاقت خرچ کروں گا اور میں نے اللہ کے راستے سے روکنے میں جتنا مال خرچ کیا ہے میں اللہ کے راستے میں اس سے دوگنا مال خرچ کروں گا۔ جنگ یرموک میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے اترے اور پیدل لڑتے ہوئے زبردست لڑائی کی اور شہید ہو گئے۔ ان کے جسم پر نیزوں، تیروں اور تلواروں کے ستر سے زیادہ زخم تھے۔

(۱۹۸۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ بِشْرٍ التَّغْلِبِيُّ ، قَالَ :كَانَ أَبِي جَلِيسًا لأَبِي الدَّرْدَاءِ بِدِمَشْقَ ، وَكَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ مِنَ الأَنْصَارِ ، وَكَانَ الرَّجُلُ مُتَوَحِّدًا ، قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ ، إِنَّمَا هُوَ يُصَلِّي فَإِذَا انْصَرَفَ ، فَإِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَتَهْلِيلٌ ، حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلَهُ ، فَمَرَّ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةً تَنْفَعُنَا ، وَلاَ تَضُرُّك ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، كَبَاسِطِ يَدَيْهِ بِالصَّدَقَةِ لاَ يَقْبِضُهَا ، ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَسَلَّمَ ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا

وَلَا تَضُرُّكَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ فَأَصْلِحُوا رِحَالَكُ
وَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ حَتَّى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ.

(ابو داؤد ۴۰۸۶۔ احمد ۴/ ۱۷۹)

(۱۹۸۷۳) حضرت قیس بن بشر تغلبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے والد دمشق میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ دمشق میں ابن حنظلیہ رضی اللہ عنہ نام کے ایک گوشہ نشین انصاری صحابی بھی موجود تھے۔ وہ لوگوں سے بہت کم میل جول رکھتے تھے۔ وہ نماز سے فارغ ہوتے تو تسبیح وتہلیل کرتے اپنے گھر چلے جاتے۔ ایک مرتبہ وہ ہمارے پاس سے گذرے، ہم حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ انہوں نے سلام کیا تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتا دیجئے جو ہمیں فائدہ دے اور آپ کو اس کے بتانے سے کوئی نقصان نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایسا ہے جیسے صدقہ کو مسلسل بلا روک کے جاری رکھنے والا۔ پھر وہ ایک دن ہمارے پاس سے گذرے اور سلام کیا تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی ایسی بات بتا دیجئے جو ہمیں فائدہ دے اور آپ کو اس سے کوئی نقصان نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اپنے بھائیوں سے ملاقات کرنی ہو تو اپنی سواریاں اور اپنا لباس درست کر لیا کرو تا کہ لوگوں میں بیٹھے ہوئے برے نہ لگو۔ اللہ تعالیٰ برے کام کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

(۱۹۸۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ :اغدوا بِنَا حَتَّى نَجْتَعِلَ
قَالَ :فَغَدَوْت إِلَيْهِ ، فَقَالَ لِي :إِنِّي قَرَأْت الْبَارِحَةَ سُورَةَ بَرَاءَةَ فَوَجَدْتهَا تَحُثُّ عَلَى الْجِهَادِ ، قَالَ :فَخَرَجَ.

(۱۹۸۷۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ ہمارے پاس آؤ تا کہ ہم مال غنیمت کے حصے بنائیں۔ میں صبح ان کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رات کو سورۃ التوبہ کی تلاوت کی یہ سورت جہاد کی ترغیب دے رہی ہے۔ یہ فرما کر وہ جہاد کے لیے روانہ ہوگئے۔

(۱۹۸۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :ابن عُمَرَ فِي الْجَعَالَةِ :لَا أَبِيعُ نَصِيبِي مِ
الْجِهَادِ ، وَلَا أَغْزُو عَلَى أَجْرٍ.

(۱۹۸۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جہاد میں حاصل ہونے والا حصہ فروخت نہیں کرتا اور میں مال کے لیے جہا
نہیں کرتا۔

(۱۹۸۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنِ الشَّقِيقِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ
عَنِ الْجَعَائِلِ ، فقَالَ :إِنْ أَخَذْتهَا فَأَنْفِقْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَتَرْكُهَا أَفْضَلُ وَسَأَلْت ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ :لَمْ أَكُ
لأَرْتَشِيَ إِلَّا مَا رَشَانِي اللَّهُ.

(۱۹۸۷۶) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مال غنیمت کے بارے میں سوال کیا

نہوں نے فرمایا کہ اگر تمہیں مل جائے تو اللہ کے راستے میں خرچ کرو اور نہ لو تو بہتر ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو فرمایا کہ ...ں تو بغیر محنت کے وہی چیز لیتا ہوں جو اللہ مجھے دیتا ہے۔

(١٩٨٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الأَعْجَمِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَعَائِلِ ، قَالَ : إِنْ جَعَلْتَهَا فِي سِلاَحٍ ، أَوْ كُرَاعٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَلاَ بَأْسَ ، قَالَ : وَإِنْ جَعَلْتَهَا فِي عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ فَهُوَ غَيْرُ طَائِلٍ.

(١٩٨٧٧) حضرت عبید اللہ بن اعجم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مال غنیمت کے بارے میں سوال کیا تو نہوں نے فرمایا کہ اگر تم اس مال کو کسی ہتھیار یا گھوڑے پر خرچ کرو تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر کسی غلام یا باندی میں خرچ کرو تو مناسب بات نہیں۔

(١٩٨٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَى النَّاسِ بَعْثٌ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : إِنَّا قَدْ وَضَعْنَا عَنْكَ الْبَعْثَ وَعَنْ وَلَدِكَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ جَرِيرٌ : إِنِّي بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالنُّصْحِ لِلْمُسْلِمِينَ ، فَإِنْ ننشط نَخْرُجُ فِيهِ ، وَإِلاَّ قَوَّيْنَا مَنْ يَخْرُجُ. (بخاری ۵۷۔ مسلم ۹۷)

(١٩٨٧٨) حضرت ابو بکر بن عمرو بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگوں کو ایک مرتبہ زبردستی جہاد کے لیے بھیجا گیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ ہم نے آپ کو اور آپ کے بیٹے کو زبردستی نہیں بھیج رہے۔ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے دست اقدس پر امیر کی اطاعت و فرمانبرداری اور مسلمانوں کی خیر خواہی کی بیعت کی ہے۔ اگر ہمیں بھیجا جائے گا تو ہم جائیں گے وگرنہ جانے والوں کو قوت فراہم نہیں کریں گے۔

(١٩٨٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سُئِلَ الأَسْوَدُ عَنِ الرَّجُلِ يُجْعَلُ لَهُ ويجعل هُوَ أَقَلَّ مِمَّا جُعِلَ لَهُ وَيَسْتَفْضِلُ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ ، وَسُئِلَ شُرَيْحٌ عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ : دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكَ.

(١٩٨٧٩) حضرت اسود رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی مجاہد کو مال غنیمت میں غیر مجاہد سے زیادہ حصہ ملے لیکن وہ اس زیادہ حصے کو کم سمجھے اور زیادہ کا مطالبہ کرے تو یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، حضرت شریح رحمہ اللہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور جو تمہیں شک میں نہ ڈالے اسے اپنا لو۔

(١٩٨٨٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالْجُعْلِ فِي القبيلة بَأْسًا.

(١٩٨٨٠) حضرت مکحول رحمہ اللہ مال غنیمت میں سے کوئی زیادہ حصہ کسی خاص قبیلے کو دینے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۱۹۸۸۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ حُدَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الَّذِينَ يَغْزُونَ مِنْ أُمَّتِي وَيَأْخُذُونَ الْجُعْلَ يَتَقَوَّوْنَ بِهِ عَلَى عَدُوِّهِمْ كَمَثَلِ أُمِّ مُوسَى تُرْضِعُ وَلَدَهَا وَتَأْخُذُ أَجْرَهَا. (ابوداؤد ۳۳۲- بیہقی ۲۷)

(۱۹۸۸۱) حضرت جبیر بن نفیر حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے وہ لوگ جو جہاد کرتے ہیں اور جہاد کر کے مال غنیمت میں دوسرے مجاہدین سے زیادہ حصہ لیتے ہیں اور دشمن کے خلاف اسے بطور طاقت کے استعمال کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی مثال حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی سی ہے جو اپنے بیٹے کو دودھ پلاتی تھیں اور (فرعون سے) اس کا عوض لیتی تھیں۔

(۱۹۸۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ قُلْتُ : الرَّجُلُ يُرِيدُ الْغَزْوَ فَيُعَانُ ؟ قَالَ : مَا زَالَ الْمُسْلِمُونَ يُمَتِّعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

(۱۹۸۸۲) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص جہاد کرنا چاہے تو کیا اس کی مدد کی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ مسلمان ہمیشہ ایک دوسرے کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔

(۱۹۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نسير ، أَنَّ الرَّبِيعَ كَانَ يَأْخُذُ الْجَعَالَةَ فَيَجْعَلُهَا فِي الْمَسَاكِينِ.

(۱۹۸۸۳) حضرت نسیر فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع رحمہ اللہ مال غنیمت میں سے مجاہد کو ملنے والا زیادہ حصہ لیتے تھے اور اسے مساکین میں تقسیم کر دیتے تھے۔

(۱۹۸۸٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ أُعْطِيَ يَوْمَ غَزَا شيئا فَقَبِلَهُ.

(۱۹۸۸۴) حضرت عثمان بن اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ کو جہاد کے ایک دن کے عوض کوئی چیز پیش کی گئی جو انہوں نے قبول فرمالی۔

(۱۹۸۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ وَالأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ أَنَّهُمْ كَرِهُوا الْجَعَائِلَ وَذَلِكَ فِي الْبَعْثِ.

(۱۹۸۸۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ، حضرت اسود رحمہ اللہ اور حضرت مسروق رحمہ اللہ نے مال غنیمت میں سے مجاہد کو ملنے والے زائد حصہ کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۱۹۸۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْجَعَائِلَ.

(۱۹۸۸۶) حضرت مسروق رحمہ اللہ نے جعائل کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۱۹۸۸۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : كَانَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ ، وَابْنُ قُسَيْطٍ وَعَمْرُو بْنُ عَلْقَمَةَ يَأْخُذُونَ الْجَعَائِلَ وَيَخْرُجُونَ.

(۱۹۸۸۷) حضرت نعمان بن ابی عیاش ، ابن لقیط اور حضرت عمرو بن علقمہ مالِ غنیمت کے زائد حصے کو لیتے تھے اور جہاد کے لیے نکلتے تھے۔

(۱۹۸۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ يُؤَالِفُ الرَّجُلَ ، ثُمَّ يَغْزُو عَنْهُ.

(۱۹۸۸۸) حضرت عبدالرحمن بن یزید کسی آدمی سے دوستی لگاتے تھے اور پھر اس کے حصے کا جہاد کرتے تھے۔

(۱۹۸۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهَا أَحَبُّ إلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ الأَيَّامِ ، يَعْنِي أَيَّامَ الْعَشْرِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ قَالَ : وَلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ إلاَّ رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ. (بخاری ۹۶۹۔ ابو داؤد ۲۴۳۰)

(۱۹۸۸۹) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عمل صالح کے لیے اللہ تعالیٰ کو ذوالحجہ کے دس دن سے زیادہ محبوب دن اور کوئی نہیں۔ لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا یہ دن اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ افضل ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ دن اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے بھی زیادہ افضل ہیں۔ البتہ اگر کوئی آدمی اللہ کے راستے میں اپنی جان اور اپنا مال لے کر جائے اور کچھ بھی واپس نہ لائے۔

(۱۹۸۹۰) حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيَّ مِنْ وَرَاءِ نَهْرِ بَلْخَ وَهُوَ يَقُولُ : لاَ عَيْشَ إلاَّ لَمَعَانُ الْخَيْلِ.

(۱۹۸۹۰) حضرت بریدہ اسلمی نے دریائے بلخ کے کنارے کھڑے ہو کر فرمایا کہ زندگی تو بس گھوڑوں کی چمک کے ساتھ ہے۔

(۱۹۸۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِئَة كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ.

(مسلم ۱۵۰۶۔ احمد ۱۲۱)

(۱۹۸۹۱) حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی ایک لگام والی اونٹنی لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یہ اونٹنی میں اللہ کے راستے میں وقف کرتا ہوں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تجھے اس کے بدلے سات سو اونٹنیاں ملیں گی، وہ سب کی سب بالگام اونٹنیاں ہوں گی۔

(۱۹۸۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: رَفَعْت رَأْسِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فَمَا أَرَى أَحَدًا مِنَ الْقَوْمِ إلاَّ يَمِيدُ تَحْتَ حجفته مِنَ النُّعَاسِ. (بخاری ۴۰۶۸۔ ترمذی ۳۰۰۷)

(۱۹۸۹۲) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ احد میں اپنا سر اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ ہر شخص نیند کا شکار ہے۔

(۱۹۸۹۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ ، عن ثابت ، عن انس ، وعَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ.

(۱۹۸۹۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۹۸۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي صَعْصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :لَقِيت أَبَا ذَرٍّ فَقُلْت :حَدِّثْنِي حَدِيثًا سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا مِنْ مُسْلِمٍ أَنْفَقَ مِنْ مَالِهِ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلاَّ ابْتَدَرَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ ، وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ :زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ :دِينَارَيْنِ وَدِرْهَمَيْنِ وَعَبْدَيْنِ ، وَاثْنَتَيْنِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.

(ابن حبان ۴۶۴۳۔ احمد ۵/ ۱۵۱)

(۱۹۸۹۴) حضرت صعصعہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب کوئی مسلمان اللہ کے راستے میں اپنے مال کے دو حصے خرچ کرتا ہے تو جنت کے فرشتے اسے اپنی طرف بلاتے ہیں۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ زوجین کا معنی بیان فرماتے کہ اس سے مراد یا تو دو دینار یا دو درہم یا دو غلام یا کوئی سی دو چیزیں ہیں۔

(۱۹۸۹٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ :كَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ بَعْثًا ندب النَّاسَ ، فَإِذَا كَمُلَ لَهُ مِنَ الْعِدَّةِ مَا يُرِيدُ ، جَهَّزَهُمْ بِمَا كَانَ عِنْدَهُ ، وَلَمْ تَكُنِ الأَعْطِيَةُ فُرِضَتْ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ.

(۱۹۸۹۵) حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب کوئی لشکر بھیجنے کا ارادہ کرتے تو لوگوں کو اس کے لیے جمع فرماتے، جب مطلوبہ مقدار پوری ہو جاتی تو اپنے پاس موجود چیزوں سے انہیں سامان جہاد فراہم کرتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ''اعطیہ'' فرض نہ تھا۔

(۱۹۸۹٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيَاضٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلِيلَ الْكَلاَمِ قَلِيلَ الْحَدِيثِ ، فَلَمَّا أُمِرَ بِالْقِتَالِ شَمَّرَ ، فَكَانَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ بَأْسًا.

(۱۹۸۹٦) حضرت سعد بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر خاموش رہتے اور بہت کم بات فرماتے تھے۔ جب قتال کا حکم ہوتا تو اس کے لیے مستعد ہو جاتے اور سب لوگوں سے زیادہ بہادری کا مظاہرہ فرماتے۔

(۱۹۸۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْزُوا تَصِحُّوا وَتَغْنَمُوا.

(۱۹۸۹۷) حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جہاد کرو تندرست رہو گے اور مال

غنیمت حاصل کرو گے۔

(۱۹۸۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَزْرَقِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلاَثَةً الْجَنَّةَ : صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَالْمُمِدَّ بِهِ ، وَقَالَ : ارْمُوا وَارْكَبُوا ، وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا ، وَكُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلاَّ رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ وَمُلاَعَبَتَهُ أَهْلَهُ ، فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ. (ترمذی ۱۶۳۷۔ احمد ۴/ ۱۴۸)

(۱۹۸۹۸) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، اس کے بنانے والے کو جو اس کی بناوٹ میں خیر کی نیت رکھے، اس کے چلانے والے کو اور اس کے سیدھا کرنے والے کو۔ تیر چلاؤ اور جانور کی سواری کرو۔ میرے نزدیک تمہارا تیر اندازی کرنا سواری کرنے سے بہتر ہے۔ ہر کھیل مسلمان کے لیے مناسب ہے، البتہ کمان سے تیر چلانا، گھوڑے کو سدھانا اور بیوی سے دل لگی کرنا حق کے کھیل ہیں۔

(۱۹۸۹۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُمَيْرٍ الرُّعَيْنِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَلِيٍّ التجيبي ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رَيْحَانَةَ يَقُولُ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَصَبْنَا بَرْدَ لَيْلَةٍ ، فَلَقَدْ رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَحْفِرُ الْحُفْرَةَ ، ثُمَّ يَدْخُلُ فِيهَا ، وَيَضَعُ تُرْسَهُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ : أَنَا ، فَقَالَ : مِمَّنْ أَنْتَ ؟ فَانْتَسَبَ لَهُ فَدَعَا لَهُ بِخَيْرٍ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ ؟ فَقُلْتُ : أَنَا ، فَقَالَ : مِمَّنْ أَنْتَ ؟ فَقُلْتُ : أَبُو رَيْحَانَةَ ، فَدَعَا لِي بِدُونِ دُعَاءِ لِلأَنْصَارِيِّ ، ثُمَّ قَالَ : حُرِّمَتِ النَّارُ عَلَى ثَلاَثَةِ أَعْيُنٍ : عَيْنٌ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَعَيْنٌ بَكَتْ ، أَوْ دَمَعَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ.

وَسَكَتَ مُحَمَّدُ بْنُ سُمَيْرٍ ، عَنِ الثَّالِثَةِ ، لَمْ يَذْكُرْهَا. (بخاری ۲۷۴۸۔ احمد ۴/ ۱۳۴)

(۱۹۸۹۹) حضرت ابو ریحانہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد پر نکلے۔ ایک رات بہت شدید سردی تھی سردی کی وجہ سے لوگوں کا یہ حال تھا کہ گڑھا کھود کر اس میں داخل ہوتے اور اس پر اپنی زین ڈال دیتے۔ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ ایک انصاری آدمی نے کہا کہ میں پہرہ دوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کون ہو؟ اس پر اس نے اپنا نسب نامہ بیان کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خیر کی دعا دی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ آج رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ میں نے کہا میں پہرہ دوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں ابو ریحانہ ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے ان انصاری صحابی کے علاوہ کوئی دعا فرمائی پھر فرمایا کہ تین آنکھیں ایسی ہیں جن پر جہنم کی آگ حرام ہے، ایک وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں بیدار رہی اور دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کے خوف سے آنسو بہایا۔ راوی محمد بن سمیر نے تیسری آنکھ کا ذکر نہیں

کیا۔ (شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری آنکھ وہ ہے جو غیر محرم کو دیکھنے سے جھک گئی)۔

(١٩٩٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَش ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شَبْلٍ ، عن طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كَانَ سَلْمَانُ إِذَا قَدِمَ مِنَ الْغَزْوِ نَزَلَ الْقَادِسِيَّةَ ، وَإِذَا قَدِمَ مِنَ الْحَجِّ نَزَلَ الْمَدَائِنَ غَازِيًا.

(١٩٩٠٠) حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ جب جہاد سے واپس آتے تو قادسیہ ٹھہرتے اور جب حج سے واپس ہوتے تو جہاد کے لیے مدائن میں قیام فرماتے۔

(١٩٩٠١) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ كُلِمَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ كُلِمَ فِي سَبِيلِهِ ، يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ جُرِحَ. (بخاری ۲۳۷۔ مسلم ۱۴۹۶)

(١٩٩٠١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو اللہ کے راستے میں زخم لگا (اللہ ہر اس شخص کو جانتا ہے جسے اللہ کے راستے میں زخم لگا) قیامت کے دن اس کا زخم اسی حالت میں ہوگا جس دن سے زخم لگا۔

(١٩٩٠٢) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ أَظَلَّ رَأْسَ غَازٍ أَظَلَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا حَتَّى يَسْتَقِلَّ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ حَتَّى يَمُوتَ ، أَوْ يَرْجِعَ ، وَمَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذْكَرُ فِيهِ اسْمُ اللهِ ، بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

(احمد ۲۰۔ ابن حبان ۴۶۲۸)

(١٩٩٠٢) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجاہد کے سر پر سایہ کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سایہ نصیب فرمائیں گے جس شخص نے مجاہد کو جہاد کی تیاری کرائی اس کے لیے مجاہد کی شہادت یا واپس آنے تک اس کے برابر اجر ہے، جس شخص نے کوئی ایسی مسجد بنائی جس میں اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔

(١٩٩٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، أَنَّ سَهْلاً حَدَّثَهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ أَعَانَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ غَارِمًا فِي عُسْرَتِهِ ، أَوْ مُكَاتَبًا فِي رَقَبَتِهِ ، أَظَلَّهُ اللَّهُ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ. (احمد ۳/ ۴۸۷۔ حاکم ۸۹)

(١٩٩٠٣) حضرت سھل بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں مجاہد کی مدد کی، یا مشکل کے وقت میں کسی مقروض کی مدد کی یا مکاتب غلام کی اس کی آزادی کے لیے مدد کی تو اللہ تعالیٰ اسے اس دن سایہ عطا فرمائیں گے جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(١٩٩٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا ، أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا ، أَوْ حَاجًّا ، أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أُجُورِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا. (ترمذی ۸۰۷۔ احمد ۴/ ۱۱۴)

(۱۹۹۰۴) حضرت خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا یا کسی مجاہد کو تیار کرایا یا کسی حاجی کا انتظام کیا یا ان کے جانے کے بعد ان کے گھر والوں کا خیال رکھا تو اس کے لیے ان کے اجر کے برابر اجر ہوگا اوران کے اجر میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔

(١٩٩٠٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلاَثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي : الشَّهِيدُ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ لَمْ يَشْغَلْهُ رِقُّ الدُّنْيَا عَنْ طَاعَةِ رَبِّهِ وَفَقِيرٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ.

(ترمذی ۱۶۵۲۔ احمد ۲/ ۴۲۵)

(۱۹۹۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ان تین لوگوں کے بارے میں بتایا گیا جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، ایک شہید، دوسرا وہ غلام جو اپنے آقا کی خدمت کے باوجود اپنی رب کی اطاعت میں کوتاہی نہ کرے اور تیسرا وہ نادار جو اہل وعیال والا ہو لیکن کسی سے سوال نہ کرے۔

(۲) مَا قَالُوا فِي الْغَزْوِ أَوَاجِبٌ هُوَ ؟

کیا جہاد کرنا واجب ہے

(١٩٩٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ مَعْمَرٌ : كَانَ مَكْحُولٌ يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ يَحْلِفُ عَشَرَةَ أَيْمَانٍ : إِنَّ الْغَزْوَ لَوَاجِبٌ عَلَيْكُمْ ، ثُمَّ يَقُولُ : إِنْ شِئْتُمْ زِدْتُكُمْ.

(۱۹۹۰۶) حضرت معمر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مکحول نے قبلہ کی طرف رخ کر کے دس مرتبہ قسم کھائی، پھر فرمایا کہ جہاد تم پر واجب ہے۔اس کے بعد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں اس سے زیادہ بھی قسم کھا سکتا ہوں۔

(١٩٩٠٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ لِي دَاوُد : قُلْت لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : قَدْ أَعْلَمُ أَنَّ الْغَزْوَ لَوَاجِبٌ عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ ، قَالَ : فَسَكَتَ ، قَالَ : فَقَالَ : قَدْ عَلِمْت لَوْ أَنْكَرَ مَا قُلْتُ لَبَيَّنَ لِي ، فَقُلْت لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : تَجَهَّزْت ؟ لاَ يَنْهَزُنِي إِلاَّ ذَلِكَ حَتَّى رَابَطْت ، قَالَ : قَدْ أَجْزَأَتْ عَنْك.

(۱۹۹۰۷) حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ جہاد تمام لوگوں پر واجب ہے۔ یہ سن کر وہ خاموش رہے۔ میں جانتا تھا کہ اگر انہیں میری بات سے اختلاف ہوگا تو وہ اسے ضرور ظاہر کریں گے۔ میں

نے پھر حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کہا کہ میں نے جہاد کے لیے تیاری کر لی ہے اور میں جہاد کے لیے روانہ ہونے لگا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ میں تمہاری ذمہ داریاں انجام دوں گا۔

(۱۹۹۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :الْغَزْوُ وَاجِبٌ ؟ فَقَالَ :هُوَ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ :مَا عَلِمْنَا.

(۱۹۹۰۸) حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا جہاد واجب ہے۔ انہوں نے اور حضرت عمرو بن دینار نے فرمایا کہ ہم نہیں جانتے۔

(۱۹۹۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :عُرَى الإِيمَانِ أَرْبَعَةٌ : الصَّلاَةُ وَالزَّكَاةُ وَالْجِهَادُ وَالأَمَانَةُ.

(۱۹۹۰۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایمان کی بنیاد چار چیزیں ہیں۔ ① نماز ② زکوۃ ③ جہاد ④ امانت۔

(۱۹۹۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، قَالَ حُذَيْفَةُ :الإِسْلاَمُ ثَمَانِيَةُ أَسْهُمٍ :الصَّلاَةُ سَهْمٌ ، وَالزَّكَاةُ سَهْمٌ ، وَالْجِهَادُ سَهْمٌ ، وَالْحَجُّ سَهْمٌ ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ سَهْمٌ ، وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ سَهْمٌ ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ ، وَقَدْ خَابَ مَنْ لاَ سَهْمَ لَهُ. (بزار ۲۹۲۸۔ دارقطنی ۶۲۸)

(۱۹۹۱۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام کے آٹھ حصے ہیں، نماز ایک حصہ ہے، زکوۃ ایک حصہ ہے، جہاد ایک حصہ ہے، حج ایک حصہ ہے، رمضان کا روزہ ایک حصہ ہے، اچھے کام کا حکم دینا ایک حصہ ہے، برے کام سے روکنا ایک حصہ ہے۔ وہ شخص نامراد ہے جس کے پاس کوئی نہیں حصہ ہے۔

(۱۹۹۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :إِذَا أَحَسَّ أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ جُبْنًا فَلاَ يَغْزُوَنَّ.

(۱۹۹۱۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر تم میں سے کسی کو بزدلی لاحق ہو تو وہ ہرگز جہاد نہ کرے۔

(۱۹۹۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَطِيَّةَ مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بِشْرٍ السَّكْسَكِيِّ ، قَالَ :قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، مَالَكَ تَحُجُّ وَتَعْتَمِرُ وَقَدْ تَرَكْتَ الْغَزْوَ فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ قَالَ :وَيْلَكَ إِنَّ الإِيمَانَ بُنِيَ عَلَى خَمْسٍ :تَعْبُدُ اللَّهَ ، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ ، وَتَحُجُّ ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ ، قَالَ :فَرَدَّهَا عَلَيَّ . فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ تَعْبُدُ اللَّهَ ، وَتُقِيمُ الصَّلاَةَ ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ ، وَتَحُجُّ ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ ، كَذَلِكَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ الْجِهَادُ حَسَنٌ. (بخاری ۸۔ مسلم ۲۲)

(۱۹۹۱۲) حضرت یزید بن بشر سکسکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت ان کے پاس ایک عراقی شخص آیا اور اس نے کہا کہ اے عبداللہ بن عمر! کیا بات ہے آپ حج اور عمرہ تو کرتے ہیں لیکن آپ نے

اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چھوڑ دیا ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیرا ناس ہو! ایمان کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ یہ کہ تو اللہ کی عبادت کرے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، حج کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔ اس آدمی نے کہا کہ یہ باتیں مجھے دوبارہ بتائیں؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے بندے! تو اللہ کی عبادت کر، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر، حج کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یونہی فرمایا ہے، ان کے بعد پھر جہاد اچھا عمل ہے۔

(۱۹۹۱۳) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَغْزُو بِنَفْسِهِ وَيَحْمِلُ عَلَى الظَّهْرِ وَيَرَى أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ الأَعْمَالِ بَعْدَ الصَّلاَةِ.

(۱۹۹۱۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں کو جہاد کے لیے بھیجتے تھے اور انہیں سواری پر سوار کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی کہ نماز کے بعد افضل عمل اللہ کے راستے میں جہاد کرنا ہے۔

(۱۹۹۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ أُمَيَّةَ الشَّامِيِّ، قَالَ: كَانَ مَكْحُولٌ وَرَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ يَخْتَارَانِ السَّاقَةَ لاَ يُفَارِقَانِهَا.

(۱۹۹۱۴) حضرت امیہ شامی فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول اور حضرت رجاء بن حیوہ لشکر کے پچھلے حصے میں رہتے تھے اور اس سے جدا نہیں ہوتے تھے۔

(۱۹۹۱۵) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْغَالِبُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَقْتُولِ.

(۱۹۹۱۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں غالب رہنے والا شہید سے افضل ہے۔

كَمَلَ كِتَابُ الْجِهَادِ والحمد لله حق حمده.

كِتَابُ الصَّيْدِ

شکار کے اسلامی آداب واحکام

(۱) مَا قَالُوا فِي الْكَلْبِ يَأْكُلُ مِنْ صَيْدِهِ؟

کیا کتے کا شکار کیا ہوا جانور کھانا جائز ہے

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ، قَالَ:

(۱۹۹۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ الضَّبِّيُّ ، عَنْ بَيَانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قُلْتُ : إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ ، قَالَ : إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ ، وَإِنْ قَتَلْنَ إِلاَّ أَنْ يَأْكُلْنَ ، فَإِنْ أَكَلْنَ فَلاَ تَأْكُلْ ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ ، وَإِنْ خَالَطَهَا كِلاَبٌ أُخْرَى فَلاَ تَأْكُلْ. (بخاری ۵۴۸۳۔ ابو داؤد ۲۸۴۲)

(۱۹۹۱۶) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم لوگ کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کو بھیجو اور انہیں بھیجتے وقت اللہ کا نام لو تو اس کے لائے شکار کو کھالو خواہ کتے اس شکار کو مار ڈالیں، اگر وہ اس میں سے کھالیں تو پھر تم اس شکار کو مت کھاؤ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ جس شکار میں سے اس نے خود کھایا ہے اسے اپنے لیے دبوچا ہوگا۔ اگر تمہارے کتوں کے ساتھ دوسرے کتے بھی مل جائیں تو پھر بھی اس شکار کو مت کھاؤ۔

(۱۹۹۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ فَأَكَلَ مِنْهُ ، وَلَمْ تُدْرِكْ ذَكَاتَهُ فَلاَ تَأْكُلْ مِنْهُ ، وَإِنْ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَوَجَدْتَه قَدْ مَاتَ فَكُلْ.

(۱۹۹۱۷) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑو اور وہ اس میں سے کھالے اور تمہیں اس کو ذبح کرنے کا موقع نہ ملے تو اس میں سے مت کھاؤ اور اگر وہ اس میں سے نہ کھائے لیکن تم اس شکار کو مردہ حالت میں پاؤ تو بھی اس کو کھالو۔

(۱۹۹۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِذَا أَرْسَلْت كَلْبَك فَأَخَذَ الصَّيْدَ فَأَكَلَ مِنْهُ فَلاَ تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ ، وَإِنْ هُوَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَيْك ، وَإِنْ قَتَلَ.

(۱۹۹۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑ دو اور وہ اس میں سے کھالے تو تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ اس نے شکار کو اپنے لیے دبوچا ہے اور اگر وہ اس میں سے نہ کھائے تو تم کھالو کیونکہ اس نے یہ شکار تمہارے لیے کیا ہے خواہ وہ شکار مر جائے پھر بھی کھالو۔

(۱۹۹۱۹) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا أَرْسَلْت كَلْبَك فَأَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ.

(۱۹۹۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑو اور وہ اس میں سے کچھ کھالے تو اس شکار کو مت کھاؤ کیونکہ اس نے اسے اپنے لیے روکا ہے۔

(۱۹۹۲۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا أَكَلَ مِنْ صَيْدِهِ فَاضْرِبْهُ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ.

(۱۹۹۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا اپنے شکار کو کھائے تو اسے مارو کیونکہ وہ سدھایا ہوا کتا نہیں ہے۔

(۱۹۹۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ مِنَ الصَّيْدِ فَلَيْسَ بِمُعَلَّمٍ.

(۱۹۹۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کتا اپنے شکار کو کھائے تو سدھایا ہوا نہیں ہے۔

(۱۹۹۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ فَلاَ تَأْكُلْ.

(۱۹۹۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کتا شکار سے کھالے تو اس کو مت کھاؤ۔

(۱۹۹۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِی الْمِنْهَالِ الطَّائِیِّ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَأَلْته عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ ، فَقَالَ : وَذِّمه وَأَرْسِلْهُ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ، وَكُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْك ، مَا لَمْ يَأْكُلْ.

(۱۹۹۲۳) حضرت ابومنہال طائی کے چچا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کتے کے شکار کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کتے کے گلے میں سے سدھائے ہوئے کتے کی نشانی والا پٹہ ڈالو، اس کو شکار پر چھوڑ دو اور بسم اللہ پڑھو، پھر جو بھی شکار وہ کرے اسے کھالو، البتہ اس نے بھی کھالیا تو مت کھاؤ۔

(۱۹۹۲٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ مِنَ الصَّيْدِ فَلاَ تَأْكُلْ.

(۱۹۹۲۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کتا شکار میں سے کھالے تو اسے مت کھاؤ۔

(١٩٩٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ فِي الْكَلْبِ يَأْكُلُ ، قَالَ : إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ ، وَلَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ فَلاَ تَأْكُلْ.

(١٩٩٢٥) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار میں سے کھائے تو اس نے یہ شکار اپنے لیے کیا ہے تمہارے لیے نہیں کیا، اس لیے اسے مت کھاؤ۔

(١٩٩٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : هُوَ مَيْتَةٌ.

(١٩٩٢٦) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جس شکار سے کتا کھالے وہ مردار ہے۔

(١٩٩٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : إِذَا أَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ.

(١٩٩٢٧) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار میں سے کھالے تو تم مت کھاؤ۔

(١٩٩٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَإِنْ قَتَلَ ، قَالَ سُفْيَانُ : وَأَشُكُّ فِي الْبَازِي.

(١٩٩٢٨) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑو اور اللہ کا نام لو تو اس کو کھاؤ خواہ وہ شکار کو مار ڈالے۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے باز کے بارے میں شک ہے۔

(١٩٩٢٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الْكَلْبِ يَأْكُلُ مِنْ صَيْدِهِ ؟ قَالَ : لاَ تَأْكُلْ.

(١٩٩٢٩) حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا گیا کہ اگر کتا اپنے شکار میں سے کھالے تو کیا اس کو کھایا جا سکتا ہے؟ فرمایا اس صورت میں شکار کو نہ کھاؤ۔

(١٩٩٣٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ أَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ.

(١٩٩٣٠) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار میں سے کھالے تو تم اس کو مت کھاؤ۔

(١٩٩٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ فَلاَ تَأْكُلْ.

(١٩٩٣١) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار میں سے کھالے تو اس کو مت کھاؤ۔

(١٩٩٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلْ مَا لَمْ يَأْكُلْ.

(١٩٩٣٢) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ جب تم کتے کو روانہ کرتے وقت اللہ کا نام لو تو اس کے شکار کو کھالو بشرطیکہ وہ خود اس میں سے نہ کھائے۔

(١٩٩٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَأَبِي بُرْدَةَ ، قَالاَ : صَيْدُ الْكَلْبِ ، إِنْ أَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ.

(١٩٩٣٣) حضرت شعبی اور حضرت ابو بردہ فرماتے ہیں کہ کتا اگر اپنے شکار میں سے کھائے تو تم اسے مت کھاؤ۔

(١٩٩٣٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ فِي الْكَلْبِ إِذَا كَانَ مُعَلَّمًا فَأَصَابَ صَيْدًا : فَإِنْ أَكَلَ مِنهُ فَلاَ تَأْكُلْ ، وَإِنْ قَتَلَ فَأَمْسَكَ عَلَيْك فَكُلْ.

(۱۹۹۳۴) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سدھایا ہوا کتا اگر شکار پر چھوڑو اور وہ اس شکار میں سے کھالے تو تم اسے مت کھاؤ اور اگر وہ اسے مارڈالے لیکن نہ کھائے تو اسے کھالو۔

(١٩٩٣٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَرْسَلْت كَلْبَك فَأَكَلَ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ فَلاَ تَأْكُلْ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَتَعَلَّمْ مَا عَلَّمْته.

(۱۹۹۳۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑو اور وہ اس شکار میں سے کھالے تو یہ شکار اس نے اپنے لیے روکا ہے تم اس میں سے مت کھاؤ، کیونکہ جو تم نے اسے سکھایا ہے وہ اس نے نہیں سیکھا۔

(١٩٩٣٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَلْمَى أُمِّ رَافِعٍ ، عن أبي رافع قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَرْسَلَ الرَّجُلُ صَائِدَهُ ، وَذَكَرَ اسْمَ اللهِ ، فَلْيَأْكُلْ مَا لَمْ يَأْكُلْ. (رويانى ٦٩٨)

(۱۹۹۳٦) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی اپنے شکاری جانور کو چھوڑے اور وہ اس پر اللہ کا نام بھی لے تو اگر اس شکاری جانور نے شکار کو نہ کھایا ہو تب اس میں سے کھالے۔

(١٩٩٣٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ، وَعَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ عَائِذِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا أَهْلُ صَيْدٍ ، قَالَ : إِذَا أَرْسَلْت كَلْبَك ، وَذَكَرْت اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ فامسك عليك فَكُلْ ، قَالَ : قُلْتُ : وَإِنْ قَتَلَ ؟ قَالَ : وَإِنْ قَتَلَ.

(بخاری ۵۴۷۸۔ مسلم ۱۵۳۲)

(۱۹۹۳۷) حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم شکاری لوگ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑو اور اللہ کا نام لو، اگر وہ شکار کو روک لے تو تم اسے کھالو، میں نے کہا خواہ وہ اسے مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا ہاں خواہ وہ اسے مار ڈالے۔

(٢) من رَخَّصَ فِي أَكْلِهِ وَأَكَلَهُ

جن حضرات نے اس بات کی رخصت دی ہے کہ اگر شکاری کتا شکار میں سے کھالے تو پھر بھی اسے کھا سکتے ہیں

(١٩٩٣٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُلْ ، وَإِنْ أَكَلَ.

(١٩٩٣٨) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار میں سے کھا بھی لے تو پھر بھی اسے کھالو۔

(١٩٩٣٩) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَسَعْدٍ وَسَلْمَانَ ؛ أَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا بَأْسًا إِذَا أَكَلَ مِنْ صَيْدِهِ ، أَنْ يَأْكُلَ مِنْ صَيْدِهِ.

(١٩٩٣٩) حضرت ابو جعفر، حضرت سعد اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اس بات کو جائز قرار دیتے تھے کہ اگر شکاری کتا شکار میں سے کچھ کھا لے تو پھر بھی اس میں سے کھایا جا سکتا ہے۔

(١٩٩٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعْدَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قُلْتُ إِنَّ لَنَا كِلاَبًا ضَوَارِيَ نُرْسِلُهَا عَلَى الصَّيْدِ فَتَأْكُلُ وَتَقْطَعُ ، فَقَالَ : وَإِنْ لَمْ يَبْقَ إِلاَّ بِضْعَةً.

(١٩٩٤٠) حمید بن مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ہمارے شکاری کتے ہیں، ہم انہیں شکار پر چھوڑتے ہیں، وہ اس میں سے کچھ کھا لیتے ہیں تو کیا ہمارے لیے اس کو کھانا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم اس میں سے کھالو خواہ وہ صرف ایک ٹکڑا ہی باقی چھوڑیں۔

(١٩٩٤١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَأَلْتُه عَنِ الْكَلْبِ يُرْسَلُ عَلَى الصَّيْدِ ، فَقَالَ : كُلْ ، وَإِنْ أَكَلَ ثُلُثَيْهِ ، فَقُلْت : عَنْ مَنْ ؟ قَالَ : عَنْ سَلْمَانَ.

(١٩٩٤١) حضرت قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن میسب رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کتے کو شکار پر چھوڑا جائے اور وہ اس میں سے کھالے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ اس کے دو ثلث حصے کو بھی کھا جائے پھر بھی تم اس میں سے کھا سکتے ہو۔ میں نے پوچھا کہ یہ بات آپ کس کے حوالے سے کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے۔

(١٩٩٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا أَرْسَلْت كَلْبَك فَأَكَلَ فَكُلْ ، وَإِنْ أَكَلَ ثُلُثَيْهِ.

(١٩٩٤٢) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑو اور وہ اس میں سے کچھ کھا لے تو تم اس میں سے کھا سکتے ہو خواہ وہ اس کے دو تہائی حصے کو کھالے۔

(١٩٩٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : إِنْ أَكَلَ ثُلُثَيْهِ فَكُلِ الثُّلُثَ الْبَاقِيَ.

(١٩٩٤٣) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار کے دو تہائی حصے کو کھالے تو تم بقیہ ایک تہائی کو کھا سکتے ہو۔

(١٩٩٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُلْ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ إِنْ أَكَلَ مِنْ طَرِيدَتِهِ.

(١٩٩٤٤) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار کے اکثر حصے کو کھالے پھر بھی تم اسے کھا سکتے ہو۔

(١٩٩٤٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ لَهُ : إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ فَكُلْ ، وَإِنْ لَمْ يَبْقَ إِلاَّ بِضْعَةٌ.

(۱۹۹۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار میں سے کھا لے تو تم بھی اس میں سے کھا سکتے ہو خواہ اس میں سے گوشت کا ایک ٹکڑا ہی باقی رہے۔

(۳) الْكَلْبُ يُرْسَلُ عَلَى صَيْدِهِ فَيَعْتَقِبُهُ غَيْرُهُ

اگر کوئی آدمی اپنے کتے کو کسی شکار پر چھوڑے اور کوئی دوسرا کتا بھی اس کے پیچھے لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

(١٩٩٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ فَمَا يَحِلُّ لَنَا وَمَا يَحْرُمُ عَلَيْنَا ؟ قَالَ : يَحِلُّ لَكُمْ (مَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ) قَالَ : قُلْتُ : وَإِنْ قَتَلَ؟ قَالَ: وَإِنْ قَتَلَ، قَالَ : وَإِنْ خَالَطَهَا كِلاَبٌ أُخْرَى فَلاَ تَأْكُلْ حَتَّى تَعْلَمَ ، أَنَّ كَلْبَكَ هُوَ الَّذِي أَخَذَهُ.

(ابو داؤد ۲۸۴۵۔ ترمذی ۱۴۷۰)

(۱۹۹۴۶) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم شکاری لوگ ہیں، ہمارے لیے کیا چیز حلال ہے اور کیا چیز حرام ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن شکاری جانوروں کو تم اللہ کے دیئے ہوئے علم میں سے سکھاؤ تو وہ جس جانور کو تمہارے لیے شکار کریں اس کو کھالو، بشرطیکہ تم نے اسے روانہ کرتے وقت اس پر اللہ کا نام لیا ہو، میں نے عرض کیا خواہ وہ اسے مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں خواہ وہ اسے مار ڈالے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہارے کتے کے ساتھ دوسرے کتے بھی مل جائیں تو تم اس شکار کو اس وقت تک استعمال نہیں کر سکتے جب تک تمہیں یہ معلوم نہ ہو کہ تمہارے کتے نے اسے شکار کیا ہے۔

(١٩٩٤٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ صَيْدِ الْكِلاَبِ ، فَقَالَ : أَلَيْسَتْ مُقَلَّدَةً ؟ قَالَ : قُلْتُ : بلى ، انْطَلَقْت أَقُودُهَا ؟ قَالَ : أَكُلُّهَا تَقُودُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : مِنْهَا مَا أَقُودُ ، وَمِنْهَا مَا يَتْبَعُنِي ، قَالَ : إِذَا رَأَيْت الصَّيْدَ ، وَخَلَعْت كَلْبَك ، وَذَكَرْت اسْمَ اللهِ عليه فَكُلْ مَا اصَّادَ ، وَأَمَّا الْكَلْبُ التَّابِعُ ، فَإِنْ أَخَذَهُ فَلاَ تلبس بِهِ ، إِلاَّ أَنْ تَجِدهُ حَيًّا فَتَذْبَحَهُ ، وَإِمَّا أَنْ يَفْتَرِسَهُ كَلْبٌ لَمْ تُرْسِلْهُ فَذَلِكَ حَرَامٌ.

(۱۹۹۴۷) حضرت جمیل بن زید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کتوں کے شکار کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا انہیں شکار کے لیے سدھایا گیا ہے؟ میں نے کہا ہاں! اور میں ان کے پیچھے چلتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ سب کتے

تمہارے آگے چلتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں کچھ میرے پیچھے بھی آتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم کوئی شکار دیکھو اور اپنے کتے کو اس پر چھوڑو اور اللہ کا نام لو تو جو شکار وہ کرے وہ کھالو۔ البتہ اگر تمہارے پیچھے آنے والا کتا بھی شکار کرے تو اسے ان کے ساتھ نہ ملاؤ اگر وہ شکار تمہیں زندہ مل جائے تو اسے ذبح کرلو، اگر تم نے کتے کو نہیں چھوڑا بلکہ اس نے اسے خود شکار کیا اور مار ڈالا تو یہ حرام ہے۔

(۱۹۹۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ الرَّجُلِ يُرْسِلُ الْكَلْبَ الْمُعَلَّمَ فَيَأْخُذُ الصَّيْدَ فَيَقْتُلُهُ فَيَجِدُ مَعَهُ كِلاَبًا غَيْرَ مُعَلَّمَةٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ، أَنَّ كَلْبَهُ الْمُعَلَّمَ قَتَلَه فَلْيَأْكُلْ ، وَإِنْ شَكَّ فَلاَ يَدْرِي لَعَلَّ غَيْرَ الْكَلْبِ شَرِكَهُ فَلاَ يَأْكُلْ.

(۱۹۹۴۸) اسامہ بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی اپنے سدھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑے اور وہ شکار کو پکڑ کر مار ڈالے۔ لیکن یہ آدمی اپنے کتے کے ساتھ کچھ سدھائے کتے دیکھے تو کیا حکم ہے؟ حضرت قاسم نے فرمایا کہ اگر اسے معلوم ہو جائے کہ سدھائے ہوئے کتے نے اسے قتل کیا ہے تو اسے کھالے اور اگر اسے شک ہو کہ کسی دوسرے کتے نے اس کے ساتھ مل کر اسے قتل کیا ہے تو اسے نہ کھائے۔

(۱۹۹۴۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا رَدَّ الْكَلْبُ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ عَلَى الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ صَيْدًا فَقَدْ أَفْسَدَ.

(۱۹۹۴۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بلا سدھایا کتا سدھائے کتے کے ساتھ مل کر شکار کرے تو اس نے شکار کو خراب کردیا۔

(٤) إذَا أَرْسَلَهُ وَنَسِيَ أَنْ يُسَمِّيَ اللَّهَ

اگر کوئی شکاری کتے کو روانہ کرتے وقت اللہ کا نام لینا بھول گیا تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۹۵۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ يَنْسَى أَنْ يُسَمِّيَ عَلَى كَلْبِهِ فَيَقْتُلُ ، قَالَ : يَأْكُلُ.

(۱۹۹۵۰) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کتے کو روانہ کرتے وقت اس پر بسم اللہ پڑھنا بھول گیا اور کتے نے شکار کو مار ڈالا تو کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے کھالے۔

(۱۹۹۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ عن ابْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُرْسِلُ كَلْبَهُ وَيَنْسَى أَنْ يُسَمِّيَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۹۹۵۱) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کتے کو روانہ کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو اس میں کوئی

حرج نہیں۔

(۱۹۹۵۲) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَرْسَلَ كَلْبَهُ ، وَلَمْ يُسَمِّ ، قَالَ : الْمُسْلِمُ فِيهِ اسْمُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۱۹۹۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنے کتے کو شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہر مسلمان کے دل میں اللہ کا نام ہے۔

(۱۹۹۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، قَالَ : حدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَرْسَلَ كَلْبَهُ فَنَسِيَ أَنْ يُسَمِّيَ فَلْيَأْكُلْ.

(۱۹۹۵۳) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کتے کو روانہ کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو پھر بھی شکار کو کھالے۔

(۱۹۹۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُرْسِلُ كَلْبَهُ وَصَقْرَهُ فَيَنْسَى أَنْ يُسَمِّيَ فَيَقْتُلُهُ ، قَالَ : يَأْكُلُ.

(۱۹۹۵۴) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے کتے یا شکرے کو شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا اور اس نے شکار کو مار ڈالا تو وہ اس شکار کو کھا سکتا ہے۔

(٥) إذَا نَسِيَ أَنْ يُسَمِّيَ ثُمَّ سَمَّى قَبْلَ أَنْ يَقْتُلَ

اگر کوئی آدمی شکاری جانور کو روانہ کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا لیکن شکار کے مرنے سے پہلے اس نے بسم اللہ پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۹۵٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا رَمَيْتَ بِالسَّهْمِ ، وَلَمْ تُسَمِّ فَذَكَرْتَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَ الصَّيْدَ ، ثُمَّ سَمَّيْتَ ، ثُمَّ قَتَلَهُ فَكُلْ ، وَالْكَلْبُ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۱۹۹۵۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم شکار کی طرف تیر پھینکو اور اس پر بسم اللہ نہ پڑھو اور شکار کے قتل ہونے سے پہلے تمہیں بسم اللہ یاد آجائے اور تم پڑھ لو پھر شکار ہلاک ہو تو اسے کھالو۔ کتے کا بھی یہی حکم ہے۔

(۱۹۹٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا انْفَلَتَ الْكَلْبُ وَصَاحِبُهُ لاَ يَشْعُرُ ، فَقَالَ بَعْدَ مَا يَطْلُبُ الْكَلْبُ الصَّيْدَ : بِسْمِ اللهِ ، فَأَصَادَ الْكَلْبُ فَلْيَأْكُلْ.

(۱۹۹۵٦) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مالک کے علم کے بغیر کتا شکار کے پیچھے لگ جائے کتے کے شکار کو تلاش کرنے کے بعد اگر شکاری بسم اللہ پڑھ لے اور پھر کتا شکار کرے تو وہ اسے کھا سکتا ہے۔

(۱۹۹٥٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ ، أَوْ سَهْمَكَ ، فَنَسِيتَ أَنْ تُسَمِّيَ ، أَيْ حِينَ تُرْسِلُهُ ، ثُمَّ سَمَّيْتَ قَبْلَ أَنْ تَأْخُذَهُ ، فَلاَ تَأْكُلْ حَتَّى تُسَمِّيَ حِينَ تُرْسِلُهُ.

(۱۹۹۵۷) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے کتے یا تیر کو شکار کی طرف روانہ کرو اور اس وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جاؤ۔ پھر بعد میں وہ تیر یا کتا شکار تک پہنچے تو تم اس شکار کو نہیں کھا سکتے۔ اس لیے کہ یہ بات ضروری ہے کہ تم اسے روانہ کرتے وقت بسم اللہ پڑھو۔

(۱۹۹۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ ؛ فِي رَجُلٍ رَمَى وَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللهِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۱۹۹۵۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تیر پھینکتے وقت اللہ کا نام لینا بھول جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۹۹۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ ابن حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قُلْتُ : رَمَيْت بِحَجَرِي وَنَسِيت أَنْ أُسَمِّيَ ، قَالَ : فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَكُلْ.

(۱۹۹۵۹) حضرت ابن حرملہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ میں اپنے پتھر کو شکار کی طرف پھینکتے ہوئے اللہ کا نام لینا بھول جاؤں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھ کر اسے کھالو۔

(٦) الرَّجُلُ يُرْسِلُ كَلْبَهُ عَلَى صَيْدٍ فَيَأْخُذُ غَيْرَهُ

اگر کوئی آدمی اپنے کتے کو کسی شکار پر چھوڑے لیکن وہ کوئی دوسرا جانور شکار کرلے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۹۹٦۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ أَرْسَلَ كَلْبَهُ عَلَى صَيْدٍ فَيَأْخُذُ غَيْرَهُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۱۹۹٦۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اگر اپنے کتے کو کسی شکار پر چھوڑے اور وہ کوئی دوسرا جانور شکار کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۹۹٦۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَأَلْتُه عَنِ الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيُصِيبُ غَيْرَهُ ، قَالَ : يَأْكُلُ.

(۱۹۹٦۱) حضرت حجاج رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر آدمی کسی شکار کی طرف تیر پھینکے اور وہ کسی اور جانور کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے کھالے۔

(۱۹۹٦۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ رَمَى صَيْدًا وَسَمَّى عَلَيْهِ فَأَصَابَ غَيْرَهُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۱۹۹٦۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے بسم اللہ پڑھ کر کسی جانور پر تیر پھینکا اور وہ کسی دوسرے جانور کو لگ گیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۹۹٦۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۱۹۹۶۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۱۹۹٦٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ يَرْمِي الصَّيْدَ ، وَلاَ يَتَعَمَّد فَيُصِيبُ أَحَدَهُمَا قَالَ : يَأْكُلُ إِذَا ذَكَرَ اسْمَ اللهِ.

(۱۹۹۶۴) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے شکار کی طرف تیر پھینکا اس نے کسی خاص جانور کے نشانہ نہ باندھا اور وہ کسی ایک کو لگ گیا تو وہ اس کو کھا سکتا ہے، بشرطیکہ اس نے اسے روانہ کرتے وقت بسم اللہ پڑھی ہو۔

(۷) فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمُشْرِكِ

مشرک کے کتے کے شکار کا حکم

(۱۹۹٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي كَلْبِ الْمُشْرِكِ، قَالَ: إِنَّمَا هُوَ كَشَفْرَتِهِ ، قَالَ : قَالَ الزُّهْرِيُّ : إِذَا كُنْتَ أَنْتَ تَصِيدُ بِهِ فَلاَ بَأْسَ.

(۱۹۹٦۵) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے مشرک کے کتے کے شکار کو مکروہ قرار دیا۔ حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر تم خود اس کے کتے سے شکار کرو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۹۹٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ وَالْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ.

(۱۹۹٦٦) حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے مجوسی، یہودی اور عیسائی کے کتے کے شکار کو مکروہ قرار دیا۔

(۱۹۹٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ يَصِيدُ بِكَلْبِ الْمَجُوسِيِّ ، وَلاَ يَأْكُلُ مِنْ صَيْدِهِ.

(۱۹۹٦۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمان مجوسی کے کتے سے نہ تو شکار کر سکتا ہے اور نہ اس کا شکار کھا سکتا ہے۔

(۱۹۹٦٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَسْتَعِينَ الْمُسْلِمُ بِكَلْبِ الْمَجُوسِيِّ فَيَصِيدُ بِهِ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَسْتَعِينَ بِكَلْبِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فَيَصِيدَ بِهِ.

(۱۹۹٦۸) حضرت حسن رحمہ اللہ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ مسلمان شکار کرنے میں کسی مجوسی کتے سے مدد لے، البتہ ان کے نزدیک یہودی اور عیسائی کے کتے سے مدد لے کر شکار کر سکتا ہے۔

(۱۹۹٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ.

(۱۹۹٦۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے مجوسی کے کتے سے شکار کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۱۹۹۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَلْبُهُ كَسِكِّينِهِ.

(۱۹۹۷۰) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا کتا اس کی چھری کی طرح ہے۔

(۱۹۹۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِصَيْدِ الْيَهُودِيِّ

وَالنَّصْرَانِيِّ وَذَبَائِحِهِمْ ، وَلاَ خَيْرَ فِي صَيْدِ الْمَجُوسِ وَذَبَائِحِهِمْ.

(۱۹۹۷۱) حضرت جابر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی کا شکار اور ذبیحہ حلال ہے۔ البتہ مجوسی کے شکار اور ذبیحہ میں کوئی خیر نہیں۔

(۱۹۹۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ خَيْرَ فِي صَيْدِ الْمَجُوسِيِّ ولا بَازِهِ ، وَلاَ فِي كَلْبِهِ.

(۱۹۹۷۲) حضرت جابر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ مجوسی کے شکار، اس کے باز اور اس کے کتے میں خیر نہیں۔

(۱۹۹۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا كَرِهَا صَيْدَ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ.

(۱۹۹۷۳) حضرت مجاہد رضی اللہ اور حضرت عطاء رضی اللہ نے مجوسی کے کتے کے شکار کو مکروہ قرار دیا۔

(۱۹۹۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كان يَكْرَه أَنْ يَسْتَعِيرَ الرَّجُلُ كَلْبَ الْمَجُوسِيِّ ، أَوِ النَّصْرَانِيِّ ، أَوِ الْيَهُودِيِّ فَيَصِيدَ بِهِ وَيَقُولُ : مَا عَلَّمْتُمْ أَنْتُمْ.

(۱۹۹۷۴) حضرت حسن رضی اللہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ مسلمان کسی مجوسی، عیسائی اور یہودی سے اس کا کتا مانگ کر اس سے شکار کرے۔ وہ اس کی دلیل قرآن مجید کی آیت (وما علّمتم) پڑھتے کہ اس میں مسلمانوں کو خطاب ہے۔

(۱۹۹۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ.

(۱۹۹۷۵) حضرت ابو جعفر رضی اللہ نے مجوسی کے کتے کے شکار کو مکروہ قرار دیا۔

(۱۹۹۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ الْمَجُوسِيِّ.

(۱۹۹۷۶) حضرت مجاہد رضی اللہ نے مجوسی کے شکار کو مکروہ قرار دیا۔

(۱۹۹۷۷) سَمِعْت وَكِيعًا يَقُولُ : سَمِعْت سُفْيَانَ يَكْرَهُ صَيْدَ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ حَتَّى يَأْخُذَ مِنْ تَعْلِيمِ الْمُسْلِمِ.

(۱۹۹۷۷) حضرت سفیان رضی اللہ فرماتے ہیں کہ مجوسی کا کتا جب تک مسلمان سے تعلیم نہ لے تو اس کا شکار مکروہ ہے۔

(٨) فی صید طیر المجوسی

مجوسی کے شکاری پرندے کے شکار کا بیان

(۱۹۹۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : الْمَجُوسِيُّ يُرْسِلُ إلى بَازِهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ

(۱۹۹۷۸) حضرت ابن جریج رضی اللہ فرماتے ہیں کہ

(۱۹۹۷۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي طَيْرِ الْمَجُوسِيِّ ، قَالَ : لاَ يُؤْكَلُ.

(۱۹۹۷۹) حضرت حسن رضی اللہ فرماتے ہیں کہ مجوسی کے پرندے کا شکار نہ کھایا جائے گا۔

(۱۹۹۸۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هِشَامٍ وَوَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ صَقْرِهِ وَبَازِهِ.

(۱۹۹۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجوسی کے شکرے اور باز کے شکار کو مکروہ قرار دیا۔

(۱۹۹۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: لاَ خَيْرَ فِي صَقْرِهِ ، وَلاَ فِي بَازِهِ.

(۱۹۹۸۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجوسی کے شکرے اور باز کا شکار مکروہ ہے۔

(۱۹۹۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ صَقْرِهِ وَبَازِهِ.

(۱۹۹۸۲) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجوسی کے شکرے اور باز کا شکار مکروہ ہے۔

(۹) الرَّجُلُ يَأْخُذُ الصَّيْدَ وَبِهِ رَمَقٌ ، مَا قَالُوا فِي ذَلِكَ وَمَا جَاءَ فِيهِ ؟

اگر کوئی آدمی شکار کو پکڑے اور اس میں زندگی کی رمق موجود ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۱۹۹۸۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَخَذْتَ الصَّيْدَ وَبِهِ رَمَقٌ فَمَاتَ فِي يَدِكَ فَلاَ تَأْكُلْهُ.

(۱۹۹۸۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تم شکار کو پکڑ و اور اس میں زندگی کی رمق موجود ہو اور وہ تمہارے ہاتھ میں مر جائے تو اسے مت کھاؤ۔

(۱۹۹۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ رَمَى دُبسيًا بِحَجَرٍ فَأَخَذَ عَبْدُ اللهِ يُعَالِجُهُ بِقَدُومٍ مَعَهُ لِيَذْبَحَهُ فَمَاتَ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَهُ فَأَلْقَاهُ.

(۱۹۹۸۴) حضرت عبید اللہ بن عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع رحمہ اللہ نے ایک کبوتر کو پتھر مارا اور اسے گرا دیا، انہوں نے اسے پکڑ کر اپنے پاس موجود ایک تیشہ اس کی گردن پر پھیرا تا کہ اسے ذبح کر دیں لیکن وہ ان کے ذبح کرنے سے پہلے مر گئی تو انہوں نے اسے پھینک دیا۔

(۱۹۹۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا كُنْتَ فِي تَخْلِيصِ الصَّيْدِ فَسَبَقَكَ بِنَفْسِهِ فَلاَ بَأْسَ أَنْ تَأْكُلَهُ ، وَإِنْ تَرَبَّصْتَ بِهِ فَمَاتَ فَلاَ تَأْكُلْهُ.

(۱۹۹۸۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تم شکار تک پہنچنے کی کوشش کرو اور وہ تمہارے پہنچنے سے پہلے مر جائے تو اس کھانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر تم اسے پکڑ لو اور تمہیں ذبح کرنے کا موقع بھی ملے لیکن تم اس کو ذبح نہ کرو تو اب اسے مت کھاؤ۔

(۱۹۹۸٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يُدْرِكُ الصَّيْدَ وَبِهِ رَمَقٌ فَيَدَعُ الْكَلْبَ حَتَّى يَقْتُلَهُ ، قَالَ :لاَ يَأْكُلُ.

(۱۹۹۸۶) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی شکار کو پہنچے اور اس میں زندگی کی

رمق موجود ہو لیکن اس کا کتا اسے مار ڈالے تو اس شکار کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے مت کھائے۔

(١٩٩٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حَرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ أَرْسَلَ كَلْبَهُ عَلَى صَيْدٍ ، فَأَدْرَكَ الصَّيْدَ وَبِهِ رَمَقٌ ، فَمَاتَ فِي يَدَيْهِ ، فَقَالَ : إِذَا كَانَ الْكَلْبُ مُكَلَّبًا فَلْيَأْكُلْ.

(١٩٩٨٧) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے اپنے کتے کو شکار پر چھوڑا، جب آدمی شکار تک پہنچا تو اس میں زندگی کی رمق باقی تھی لیکن وہ اس کے ہاتھ میں مر گیا اب اگر اس کا کتا سدھایا ہوا تھا تو وہ آدمی اسے کھا سکتا ہے۔

(١٠) الرَّجُلُ يُرْسِلُ الْكَلْبَ وَيُسَمِّي وَلَمْ يَرَ صَيْدًا

اگر کوئی شکار کو دیکھے بغیر کتے کو روانہ کر دے اور بسم اللہ بھی پڑھ لے

(١٩٩٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ أَحَدُهُمْ يُرْسِلُ كَلْبَهُ وَيُسَمِّي ، وَلَا يَرَى صَيْدًا فَإِذَا صَادَ أَكَلَهُ.

(١٩٩٨٨) حضرت معاویہ بن قرہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی شکار کو دیکھے بغیر اپنے کتے کو روانہ کر دے اور کتا شکار کر لے تو اس شکار کو کھا لے۔

(١٩٩٨٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ حَجَّاجٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الْكِلَابِ تَنْفَلِتُ مِنْ مَرَابِطِهَا فَتَقْتُلُ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ.

(١٩٩٨٩) حضرت حجاج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے ان کتوں کے قتل کے بارے میں سوال کیا جو اپنے باندھے جانے کی جگہ سے بھاگ جائیں اور شکار کر لیں تو اس کا شکار کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں۔

(١١) مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ كَلْبَهُ ؟

کتوں کو شکار پر چھوڑتے وقت کیا کہا جائے؟

(١٩٩٩٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَعْرُوف ، قَالَ : خَرَجْنَا بِكِلَابٍ فَلَقِينَا ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ : إِذَا أَرْسَلْتُمُوهُ فَسَمُّوا اللَّهَ عَلَيْهَا وَقُولُوا : اللَّهُمَّ اهْدِ صُدُورَهَا.

(١٩٩٩٠) حضرت معروف ؒ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے کتوں کو لے کر نکلے اور حضرت ابن عمر ؓ سے ہماری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ جب تم اپنے کتوں کو روانہ کرو تو بسم اللہ پڑھو اور یہ کہو: (ترجمہ) اے اللہ ان کے دلوں کو درست راستہ دکھا۔

(١٩٩٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، أَنَّ أَبَاهُ كَانَ إِذَا أَرْسَلَ كِلَابَهُ ، قَالَ : اللَّهُمَّ اهْدِ صُدُورَهَا.

(١٩٩٩١) حضرت عبداللہ بن ابی بکر ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد جب اپنے کتوں کو شکار کے لیے روانہ کرتے تو یہ دعا دہ کرتے

تھے (ترجمہ) اے اللہ! ان کے دلوں کو سیدھا راستہ دکھا۔

(۱۲) الْكَلْبُ يَشْرَبُ مِنْ دَمِ الصَّيْدِ

اگر کتا شکار کا خون پی لے تو کیا حکم ہے؟

(۱۹۹۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : إِنْ شَرِبَ مِنْ دَمِهِ فَلاَ تَأْكُلْ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَعْلَمْ مَا عَلَّمْته.

(۱۹۹۹۲) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار کا خون پی لے تو اس کا شکار مت کھاؤ کیونکہ جو تم نے اسے سکھایا ہے وہ اس نے نہیں سیکھا۔

(۱۹۹۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِنْ أَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ ، وَإِنْ شَرِبَ فَكُلْ.

(۱۹۹۹۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کتا اگر شکار کا گوشت کھائے تو اسے مت کھاؤ لیکن اگر وہ خون پیئے تو کھا سکتے ہو۔

(۱۹۹۹٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِنْ أَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ ، وَإِنْ شَرِبَ فَلاَ تَأْكُلْ.

(۱۹۹۹۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کتا اگر شکار کا گوشت کھائے تو تم اسے نہ کھاؤ اور اگر وہ اس کا خون پیئے تو اسے کھالو۔

(۱۹۹۹٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ أَكَلَ فَكُلْ وَإِنْ شَرِبَ فَكُلْ.

(۱۹۹۹۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کتا اگر شکار کا گوشت کھائے تو اسے پھر بھی کھالو اور اگر وہ اس کا خون پی لے تو پھر بھی کھالو۔

(۱۳) فِي صَيْدِ الْبَازِي ، مَنْ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا

جن حضرات کے نزدیک باز کا شکار بھی جائز ہے

(۱۹۹۹٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ فِي الطَّيْرِ وَالْبُزَاةِ وَالصُّقُورِ وَغَيْرِهَا ، وَمَا أَدْرَكْت ذَكَاتَهُ فَهُوَ لَكَ ، وَمَا لَمْ تُدْرِكْ ذَكَاتَهُ فَلاَ تَأْكُلْهُ.

(۱۹۹۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ پرندوں، بازوں یا شکروں کے ذریعے کئے گئے شکار کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں اس شکار کو ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو کھالو اور اگر ذبح نہ کر سکو تو پھر نہ کھاؤ۔

(۱۹۹۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الْكَلْبُ وَالْبَازِي شَيْءٌ وَاحِدٌ ، كُلٌّ صُيُودٌ.

(۱۹۹۹۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کتا ہو یا باز سب کا ایک حکم ہے یہ سب شکاری ہیں۔

(۱۹۹۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، قَالَ : قَالَ خَيْثَمَةُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ :هَذَا مَا قَدْ أُثْبِتُّ لَكَ ، إِنَّ الصُّقُورَ وَالْبَازِيَ مِنَ الْجَوَارِحِ.

(١٩٩٩٨) حضرت خثیمہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شکرا اور باز سب شکاری ہیں۔

(١٩٩٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا بِصَيْدِ الْبَازِي وَالصَّقْرِ.

(١٩٩٩٩) حضرت حسن رحمہ اللہ باز اور شکرے کے شکار میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٠٠٠٠) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الصَّقْرِ وَالْبَازِي هما بِمَنْزِلَةِ الْكَلْبِ.

(٢٠٠٠٠) حضرت حسن رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ باز اور شکرا کتے کی طرح ہیں۔

(٢٠٠٠١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :﴿وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ﴾ قَالَ :مِنَ الطَّيْرِ وَالْكِلاَبِ.

(٢٠٠٠١) حضرت مجاہد نے آیت قرآنی ﴿وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ﴾ کی تفسیر میں پرندوں اور کتوں کا ذکر کیا ہے۔

(١٤) الْبَازِي يَأْكُلُ مِنْ صَيْدِهِ

اگر باز اپنے شکار میں سے کھالے تو کیا حکم ہے؟

(٢٠٠٠٢) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ صَيْدِ الْبَازِي ، فَقَالَ :مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ. (ابوداؤد ٢٨٤٥۔ احمد ٤/ ٢٥٧)

(٢٠٠٠٢) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کے شکار کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: کہ باز تمہارے لیے جو شکار کرے اسے کھالو۔

(٢٠٠٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ قَالَ :إِذَا أَكَلَ فَلاَ تَأْكُلْ.

(٢٠٠٠٣) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ باز اگر شکار میں سے کھائے تو تم مت کھاؤ۔

(٢٠٠٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ :كُلْ مِنْ صَيْدِ الْبَازِي ، وَإِنْ أَكَلَ.

(٢٠٠٠٤) حضرت جابر اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ باز کا شکار کھاؤ خواہ اس نے خود اس میں سے کھایا ہو۔

(٢٠٠٠٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ فِي الصَّقْرِ وَالْكَلْبِ :إِنْ أَصَابَ مِنْهُ ، أَوْ أَكَلَ مِنْهُ فَكُلْ، وَإِنْ أَكَلَ.

(٢٠٠٠٥) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ اگر باز اپنے شکار میں سے کھائے پھر بھی تم اس کو کھالو۔

(٢٠٠٠٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي الْكَلْبِ إذَا كَانَ مُعَلَّمًا فَأَصَابَ صَيْدًا ، أَوِ

الْبَازِی فَأَکَلَ فَلاَ تَأْکُلْ.

(۲۰۰۰۶) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ سدھایا ہوا کتا یا باز شکار میں سے کچھ کھالے تو تم نہ کھاؤ۔

(۲۰۰۰۷) حَدَّثَنَا جَرِیرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ ، عَنِ الشَّیْبَانِیِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :إذَا نَتَفَ الطَّیْرَ ، أَوْ أَکَلَ فَکُلْ ، فَإِنَّمَا تَعْلِیمُہُ أَنْ یَرْجِعَ إلَیْک.

(۲۰۰۰۷) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر شکاری پرندہ شکار کو نوچے یا کھائے تو تم بھی اس میں سے کھالو کیونکہ اس کی تعلیم بس اتنی ہے کہ وہ تمہارے پاس واپس آئے۔

(۲۰۰۰۸) حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُہَیْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَالْحَکَمِ ، قَالاَ :إذَا أَرْسَلْت صَقْرَک ، أَوْ بَازِیک ، ثُمَّ دَعَوْته فَأَتَاک فَذَاکَ عِلْمُہُ ، فَإِذا أَرْسَلْت عَلَی صَیْدٍ فَأَکَلَ فَکُلْ.

(۲۰۰۰۸) حضرت عامر اور حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے شکرے یا باز کو شکار پر چھوڑ و، پھر تم اسے بلاؤ اور وہ تمہارے پاس آ جائے تو اس کی تعلیم یہی ہے، ایسے پرندے کو جب تم شکار پر چھوڑ و اور وہ اس میں سے کھالے تو تم بھی اسے کھا سکتے ہو۔

(۲۰۰۰۹) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِی الْفُرَاتِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :إذَا أَرْسَلْت کَلْبَک أو بَازِیک فَکُلْ ، وَإِنْ أَکَلَ ثُلُثَہُ.

(۲۰۰۰۹) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے کتے یا باز کو شکار پر چھوڑو تو اس کا شکار کھاؤ خواہ اس کا دو تہائی کھالیا ہو۔

(۲۰۰۱۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِیدِ الشَّنی ، عَنْ عِکْرِمَۃَ ، قَالَ :إذَا أَکَلَ الْبَازُ ، أَوِ الصَّقْرُ فَلاَ تَأْکُلْ.

(۲۰۰۱۰) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اگر باز یا شکرا شکار میں سے کھائے تو اسے نہ کھاؤ۔

(۲۰۰۱۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الرَّبِیعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَائٍ فِی الْبَازِی وَالصَّقْرِ :یَأْکُلُ ، قَالَ عَطَائٌ :إذَا أَکَلَ فَلاَ تَأْکُلْ ، وَقَالَ :الْحَسَنُ :کُلْ.

(۲۰۰۱۱) حضرت حسن اور حضرت عطاء سے باز اور شکرا کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اگر وہ شکار میں سے کھالیں تو کیا حکم ہے؟ حضرت عطاء نے فرمایا کہ ایسی صورت میں مت کھاؤ۔ حضرت حسن نے فرمایا کہ کھالو۔

(۲۰۰۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ الْمُبَارَکِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِیہِ ، أَنَّہُ لَمْ یَرَ بِصَیْدِ الْفَہْدِ بَأْسًا.

(۲۰۰۱۲) حضرت طاوس چیتے کے شکار کو جائز سمجھتے تھے۔

(۲۰۰۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَکٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیح ، عَنْ مُجَاہِدٍ ، قَالَ :الْفَہْدِ مِنَ الْجَوَارِح.

(۲۰۰۱۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ چیتا شکاری جانور ہے۔

(۲۰۰۱۴) حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ .لاَ بَأْسَ بِصَیْدِ الْفَہْدِ.

(۲۰۰۱۴) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ چیتے کے شکار میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٠١٥) حَدَّثَنَا رَوَّاد بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِصَيْدِ الْفَهْدِ.

(٢٠٠١٥) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ چیتے کے شکار میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٠١٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْفَهْدُ وَالشَّاهِينُ بِمَنْزِلَةِ الْكَلْبِ.

(٢٠٠١٦) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ چیتا اور شاہین کتے کی طرح ہیں۔

(٢٠٠١٧) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ صَيْدَ الْكَلْبِ وَالْفَهْدِ إذَا أَكَلَ مِنْهُ وَكَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِصَيْدِ الْبَازِي إذَا أَكَلَ لأَنَّ الْكَلْبَ وَالْفَهْدَ يُضَرَّيَانِ وَالْبَازِ لاَ يُضَرَّى.

(٢٠٠١٧) حضرت ابراہیم اس شکار کو مکروہ قرار دیتے تھے جس میں سے کتا یا چیتا کھالے، لیکن اگر باز کھائے تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کیونکہ کتا اور چیتا شکار کھانے کے شوقین ہیں جبکہ باز ایسا نہیں۔

(١٥) فِي صيدِ المجوسِيِّ السّمك

مجوسی کی شکار کردہ مچھلی کا حکم

(٢٠٠١٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِصَيْدِ الْمَجُوسِيِّ السَّمَكِ.

(٢٠٠١٨) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجوسی کی شکار کردہ مچھلی میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٠١٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُلِ السَّمَكَ، لاَ يَضُرُّكَ مَنْ صَادَهُ.

(٢٠٠١٩) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مچھلی کھالو اور اس کی پرواہ نہ کرو کہ اسے کس نے شکار کیا ہے۔

(٢٠٠٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْمَجُوسِيِّ إِلاَّ الْحِيتَانَ.

(٢٠٠٢٠) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مجوسی کے شکار میں سے سوائے مچھلی کے اور کچھ نہ کھایا جائے گا۔

(٢٠٠٢١) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كُلْ صَيْدَ الْبَحْرِ مَا صَادَه الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ وَالْمَجُوسِيُّ.

(٢٠٠٢١) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ سمندر کی چیزوں میں یہودی، عیسائی اور مجوسی کا شکار کھالو۔

(٢٠٠٢٢) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِصَيْدِ الْمَجُوسِيِّ السَّمَكَ.

(٢٠٠٢٢) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مجوسی کی شکار کردہ مچھلی کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٠٢٣) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : كُلْ مِنْ صَيْدِ الْمَجُوسِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْيَهُودِيِّ لِلسَّمَكِ.

(٢٠٠٢٣) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ مجوسی، عیسائی اور یہودی کی شکار کردہ مچھلی کھالو۔

(٢٠٠٢٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا بِصَيْدِ الْمَجُوسِيِّ لِلسَّمَكِ.

(۲۰۰۲۴) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین مجوسی کی شکار کردہ مچھلی میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٢٠٠٢٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَأَلْته عَنِ الْمَجُوسِيِّ يَصِيدُ السَّمَكَ ، قَالَ : صَيْدُهُ ذَكِيٌّ.

(۲۰۰۲۵) حضرت مطرف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے مجوسی کی شکار کردہ مچھلی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا شکار ذبح کرنے کی طرح ہے۔

(٢٠٠٢٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِصَيْدِ الْمَجُوسِيِّ يَعْنِي لِلسَّمَكِ.

(۲۰۰۲۶) حضرت حماد مجوسی کی شکار کردہ مچھلی کو جائز قرار دیتے تھے۔

(٢٠٠٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ تَأْكُلُ مِنْ صَيْدِ الْمَجُوسِيِّ إِلاَّ السَّمَكَ وَالْجَرَادَ.

(۲۰۰۲۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مجوسی کے شکار میں سے مچھلی اور ٹڈی کے علاوہ کچھ نہ کھاؤ۔

(٢٠٠٢٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَالنَّخَعِيِّ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِصَيْدِ الْمَجُوسِيِّ لِلسَّمَكِ.

(۲۰۰۲۸) حضرت عطاء اور حضرت نخعی مجوسی کی شکار کردہ مچھلی میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٢٠٠٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُؤْكَلُ صَيْدُهُمْ فِي الْبَحْرِ ، وَلاَ يُؤْكَلُ صَيْدُهُمْ فِي الْبَرِّ.

(۲۰۰۲۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجوسی کا سمندر کا شکار کھایا جائے گا خشکی کا شکار نہ کھایا جائے گا۔

(١٦) مَنْ كَرِهَ صَيدَ المجوسيِّ

جن حضرات نے مجوسی کے شکار کو مکروہ قرار دیا ہے

(٢٠٠٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ الْمَجُوسِيِّ لِلسَّمَكِ.

(۲۰۰۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجوسی کی شکار کردہ مچھلی کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢٠٠٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَأَلْته عَنْ صَيْدِ الْمَجُوسِيِّ فَكَرِهَهُ.

(۲۰۰۳۱) مالک بن مغول فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے مجوسی کی شکار کردہ مچھلی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے

اسے مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۰۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ تَأْكُلْ مِنْ صَيْدِ الْمَجُوسِيِّ سَمَّى ، أَوْ لَمْ يُسَمِّ.

(۲۰۰۳۲) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجوسی کا شکار نہ کھاؤ خواہ وہ بسم اللہ پڑھے یا نہ پڑھے۔

(۱۷) الرّجل يرمِي الصّيد ويغِيب عنه ثمّ يجِد سهمه فِيهِ

اگر کوئی شکار کی طرف تیر مارے لیکن وہ نظروں سے اوجھل ہو جائے ، بعد میں اسے اپنا تیر جانور کو لگا ہوا ملے کیا حکم ہے؟

(۲۰۰۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ ، فَقَالَ : إنِّي رَمَيْت أَرْنَبًا فَأَعْجَزَنِي طَلَبُهَا حَتَّى أَدْرَكَنِي اللَّيْلُ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهَا حَتَّى أَصْبَحْت فَوَجَدْتهَا وَفِيهَا سَهْمِي ، فَقَالَ : أَصْمَيْتَ ، أَوْ أَنْمَيْت ؟ قَالَ : لاَ بَلْ أَنْمَيْت ، قَالَ : إنَّ اللَّيْلَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ عَظِيمٌ ، لاَ يَقْدُرُ قدره إِلاَّ الَّذِي خَلَقَهُ لَعَلَّهُ أَعَانَ عَلَى قَتْلِهَا شَيْءٌ انْبِذْهَا. (ابوداؤد ۳۸۳)

(۲۰۰۳۳) حضرت ابورزین فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس ایک خرگوش لایا اس نے کہا کہ میں نے ایک خرگوش کو تیر مارا، میں اسے تلاش نہ کر سکا یہاں تک کہ رات ہوگئی، صبح وہ خرگوش مجھے مل گیا اور اس میں میرا تیر تھا، اب اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے اسی وقت مار دیا تھا یا وہ بعد میں کسی اور عارض سے مرا تھا؟ اس نے کہا نہیں، وہ بعد میں مرا تھا، حضور ﷺ نے فرمایا کہ رات اللہ کی ایک عظیم مخلوق ہے، اس کی حقیقت سوائے اس کے خالق کے کوئی نہیں جان سکتا، شاید اس خرگوش کو کسی اور چیز نے مارا ہو اس لیے اسے پھینک دو۔

(۲۰۰۳۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَزِينٍ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْهُ. (بیهقی ۲۴۱)

(۲۰۰۳۴) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۰۰۳۵) حَدَّثَنَا أبو مُعَاوِيَة ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ ، فَقَالَ : إنِّي أَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنِّي ، ثُمَّ أَجِدُ سَهْمِي فِيهِ مِنَ الْغَدِ أَعْرِفُهُ ، قَالَ : أَمَّا أَنَا فَكُنْت آكُلُهُ.

(۲۰۰۳۵) زید بن وہب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ میں ایک جانور کو تیر ماروں اور وہ مجھ سے غائب ہو جائے ، اگلے دن وہ مجھے ملے اور اس میں میرا تیر ہو تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ حضرت ابو

الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے ساتھ ایسا ہوتو میں کھالوں گا۔

(٢٠٠٣٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ عَبْدٌ أَسْوَدُ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ ، إِنِّي أَرْمِي الصَّيْدَ فَأُصْمِي وَأُنْمِي ، فَقَالَ : مَا أَصْمَيْتَ فَكُلْ وَمَا أَنْمَيْت فَلاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۰۳۶) ایک حبشی غلام نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر میں کسی جانور پر تیر چلاؤں اور میں اسے اپنے تیر سے ہلاک کردوں یا تیر لگنے کے بعد وہ کسی اور وجہ سے ہلاک ہوتو کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ تمہارا تیر لگنے سے ہلاک ہوتو کھالو اور اگر بعد میں ہلاک ہوتو اسے مت کھاؤ۔

(٢٠٠٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ حَفْصٍ.

(۲۰۰۳۷) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٠٠٣٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا رَمَى ، ثُمَّ وَجَدَ سَهْمَهُ مِنَ الْغَدِ فَلْيَأْكُلْ.

(۲۰۰۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی شکار کو تیر مارے اور اگلے دن اپنا تیر اس میں لگا دیکھے تو اسے نہ کھائے۔

(٢٠٠٣٩) حَدَّثَنَا ابن فُضَيْل ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ ، قَالَ : فَإِنْ وَجَدْته لَمْ يَقَعْ فِي مَاءٍ ، وَلَمْ يَقَعْ مِنْ جَبَلٍ ، وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ سَبُعٌ فَكُلْ.

(۲۰۰۳۹) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شکار کو تیر مارے اور وہ غائب ہو جائے تو اب اگر وہ اسے پانی میں، یا پہاڑ سے گرا ہوا یا کسی درندے کا روندا ہوا نہ پائے تو کھالے۔

(٢٠٠٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : إِذَا وَجَدْت سَهْمَك فِيهِ مِنَ الْغَدِ فَعَرَفْته فَلاَ بَأْسَ.

(۲۰۰۴۰) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ اگر تم اگلے دن شکار میں اپنا تیر لگا پاؤ تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٠٤١) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا غَابَ عَنْك لَيْلَةً ، وَإِنْ وَجَدْت سَهْمَك فِيهِ مِنَ الْغَدِ فَعَرَفْتهِ ، فَلاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۰۴۱) حضرت مکحول فرمایا کرتے تھے کہ شکار اگر رات کو تم سے غائب ہو جائے اور اگلے دن تم اپنا تیر اس میں لگا دیکھو اور اسے پہچان لو تو اسے مت کھاؤ۔

(٢٠٠٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا رَمَيْت الصَّيْدَ فَغَابَ عَنْك لَيْلَةً فَمَاتَ فَوَجَدْت سَهْمَك فِيهِ فَلاَ تَأْكُلْهُ.

(۲۰۰۴۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب تم شکار کو تیر مارو اور وہ تم سے غائب ہو کر مر جائے تو تم اس میں اپنا تیر بھی دیکھو تو اسے مت کھاؤ۔

(٢٠٠٤٣) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنِّي أَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنِّي ، ثُمَّ أَجِدُهُ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَ لَهُ : سَعِيدٌ : إِنْ وَجَدْتَه وَلَيْسَ فِيهِ إِلاَّ سَهْمُكَ فَكُلْ ، وَإِنْ لاَ فَلاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۰۴۳) حضرت حبیب بن ابی عمرہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا کہ میں اگر شکار کو تیر ماروں اور وہ مجھ سے غائب ہو جائے اور پھر بعد میں مل جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت سعید ؒ نے فرمایا کہ اگر اس میں صرف تمہارے تیر کا نشان ہو تو کھالو اور اگر اس کے علاوہ بھی کچھ ہو تو مت کھاؤ۔

(٢٠٠٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَحَدُنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِي أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلاَثَةَ ، ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ أَيَأْكُلُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِنْ شَاءَ ، أَوَ قَالَ : يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ. (بخاری ۵۴۸۴۔ مسلم ۱۵۳۱)

(۲۰۰۴۴) حضرت عدی بن حاتم ؓ نے سوال کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شکار پر تیر چلاتا ہے اور دو تین دن تک اسے تلاش کرتا ہے، وہ شکار اسے مردہ حالت میں ملتا ہے اور تیر اس میں پیوست ہوتا ہے تو اس کا کھانا کیسا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر چاہے تو اسے کھا سکتا ہے۔

(٢٠٠٤٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ أَرْمِيه فَأَطْلُبُ الأَثَرَ بَعْدَ لَيْلَةٍ؟ قَالَ : إِذَا وَجَدْتَ سَهْمَكَ فِيهِ، وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ سَبُعٌ فَكُلْ. (ترمذی ۱۴۶۸۔ احمد ۴/ ۳۷۷)

(۲۰۰۴۵) حضرت عدی بن حاتم ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اگر میں شکار پر تیر چلاؤں اور وہ اگلے دن ملے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ اگر تمہارا تیر اس میں پیوست ہو اور اس کو کسی درندے نے نہ کھایا ہو تو تم کھا سکتے ہو۔

(١٨) إذا رمى صيدًا فوقع فِي الماءِ

اگر شکار کو تیر لگے اور وہ پانی میں گر جائے

(٢٠٠٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا رَمَيْتَ طَيْرًا فَوَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلاَ تَأْكُلْ ، فَإِنِّي أَخَافُ ، أَنَّ الْمَاءَ قَتَلَهُ ، وَإِنْ رَمَيْتَ صَيْدًا وَهُوَ عَلَى جَبَلٍ فَتَرَدَّى فَلاَ تَأْكُلْهُ فَإِنِّي أَخَافُ ، أَنَّ التَّرَدِّي الذى أَهْلَكَهُ.

(۲۰۰۴۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم شکار کو تیر مارو اور وہ پانی میں گر جائے تو اسے مت کھاؤ، کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہیں اسے پانی نے نہ مار ڈالا ہو اور اگر تم شکار کو تیر مارو اور وہ پہاڑ سے گر جائے تو اسے مت کھاؤ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں گرنے کی وجہ سے اس کی موت واقع نہ ہوئی ہو۔

(۲۰۰٤۷) حَدَّثَنَا عبدہ بن سليمان ، عن عاصم ، عن الحسن :مثله.

(۲۰۰۴۷) حضرت حسن سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۲۰۰٤۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ ، قَالَ : إِنْ وَجَدْته لَمْ يَقَعْ فِي الْمَاءِ ، وَلَمْ يَقَعْ مِنْ جَبَلٍ ، وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ سَبُعٌ فَكُلْ.

(۲۰۰۴۸) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شکار کو تیر مارے اور وہ اس سے غائب ہو جائے اگر وہ اسے پانی میں گرا ہوا، یا پہاڑ سے گرا ہوا یا درندے سے محفوظ حالت میں پائے تو کھالے۔

(۲۰۰٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي دَجَاجَةٍ ذُبِحَتْ فَوَقَعَتْ فِي مَاءٍ فَكَرِهَ أَكْلَهَا.

(۲۰۰۴۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر مرغی کو ذبح کیا جائے اور وہ پانی میں گر جائے تو اس کا کھانا مکروہ ہے۔

(۲۰۰٥۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا رَمَيْته فَوَقَعَ فِي مَاءٍ فَلاَ تَأْكُلْهُ ، وَإِذَا رَمَيْته فَتَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَلاَ تَأْكُلْهُ.

(۲۰۰۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب تم جانور کو پکڑو اور وہ پانی میں گر جائے تو اسے مت کھاؤ اور اگر تم اسے تیر مارو اور وہ پہاڑ سے گر جائے تو بھی اسے مت کھاؤ۔

(۲۰۰٥۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : إِذَا وَقَعَ فِي مَاءٍ فَلاَ تَأْكُلْهُ.

(۲۰۰۵۱) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جب شکار پانی میں گر جائے تو اسے مت کھاؤ۔

(۲۰۰٥۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِذَا رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَقَعَ فِي مَاءٍ فَلاَ تَأْكُلْ ، وَإِنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَلاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۰۵۲) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جب شکار پانی میں گر جائے تو اسے مت کھاؤ اور جب پہاڑ سے گر جائے تو بھی اسے مت کھاؤ۔

(۲۰۰٥۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : إِنْ وَجَدْته لَمْ يَتَرَدَّ مِنْ جَبَلٍ ، وَلَمْ يُجَاوِزْ مَاءً فَلْتَأْكُلْهُ.

(۲۰۰۵۳) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ اگر تم اسے اس حال میں پاؤ کہ وہ پہاڑ سے نہ گرا ہو اور وہ پانی میں نہ ڈوبا ہو تو اسے کھا

سکتے ہو۔

(۲۰۰۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ فِي رَجُلٍ رَمَى صَيْدًا عَلَى شَاهِقٍ فَتَرَدَّى حَتَّى وَقَ عَلَى الأَرْضِ وَهُوَ مَيِّتٌ ، قَالَ : إِنْ كَانَ يَعْلَمُ أَنَّهُ مَاتَ مِنْ رَمْيَتِهِ أُكِلَ ، وَإِنْ كان شَكَّ أَنَّهُ مَاتَ مِنَ التَّرَدِّي لَمْ يُؤْكَلْ.

(۲۰۰۵۴) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ اگر کسی شکاری نے بلندی پر بیٹھے شکار کو تیر مارااور وہ نیچے آ گا تو اگر وہ جانتا ہو کہ وہ اس کے تیر لگنے سے مرا ہے تو کھالے اور اگر اس کو شک ہو کہ وہ نیچے گرنے سے مرا ہے تو اسے نہ کھائے۔

(۱۹) فِي الرَّجلِ يضرِب الصّيد فيبين مِنه العضو

اگر کوئی بھی آدمی شکار کو تیر مارے اور اس کا عضو ٹوٹ جائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۰۵۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ ، عَنْ رَجُلٍ ضَرَبَ رِجْلَ حِمَارٍ وَحْشٍ فَقَطَعَهَا ، فَقَالَ : دَعُوا مَا سَقَطَ وَذَكُّوا مَا بَقِيَ فَكُلُوهُ.

(۲۰۰۵۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شکار حمار وحشی کے پاؤں پر وار کر کے اس کا پاؤں کاٹ دے تو کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو حصہ کٹ گیا ہے اسے پھینک دو اور باقی جانور کو ذبح کر کے کھالو۔

(۲۰۰۵٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَ ضَرَبَ الصَّيْدَ فَبَانَ عُضْوٌ لَمْ يَأْكُلْ مَا أَبَانَ وَأَكَلَ مَا بَقِيَ.

(۲۰۰۵٦) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شکار پر وار کرے اور اس کا کوئی عضو کٹ جائے تو کٹے ہوئے عضو کو نہ کھائے باقی کو کھالے۔

(۲۰۰۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : إِذَا ضَرَبَ الرَّجُلُ الصَّيْ فَبَانَ عُضْوٌ مِنهُ تَرَكَ مَا سَقَطَ وَأَكَلَ مَا بَقِيَ.

(۲۰۰۵۷) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شکار پر وار کرے اور اس کا کوئی عضو الگ ہو جائے تو وہ گرے ہوئے عضو کو چھو دے اور باقی ماندہ کو کھالے۔

(۲۰۰۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ يَدَعُ مَا أَبَانَ وَيَأْكُلُ مَا بَقِيَ ، فَإِنْ جَزَلَهُ جَزْلاً فَلْيَأْكُلْه.

(۲۰۰۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ٹوٹے ہوئے عضو کو چھوڑ دے اور باقی کو کھالے اگر اسے بری طرح پھاڑ کے رکھ دے تو پھر بھی کھالو۔

۲۰۰۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ.

(۲۰۰۵۹) حضرت عطاء سے بھی یہی منقول ہے۔

۲۰۰۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: إِذَا أَبَانَ مِنْهُ عُضْوًا تَرَكَ مَا أَبَانَ وَذَكَّى مَا بَقِيَ، وَإِنْ جَزَلَهُ بِاثْنَيْنِ أَكَلَهُ.

(۲۰۰۶۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر شکار سے کوئی عضو الگ ہو جائے تو اسے چھوڑ دے اور باقی کو ذبح کر کے کھالے، اگر وار نے اسے دو ٹکڑے کر دیا ہو تو پھر بھی کھالے۔

۲۰۰۶۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي رَجُلٍ ضَرَبَ صَيْدًا فَأَبَانَ مِنْهُ يَدًا، أَوْ رِجْلاً وَهُوَ حَيٌّ، ثُمَّ مَاتَ، قَالَ: يَأْكُلُهُ، وَلاَ يَأْكُلُ مَا بَانَ مِنْهُ إِلاَّ أَنْ يَضْرِبَهُ فَيَقْطَعَهُ فَيَمُوتَ مِنْ سَاعَته فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَلْيَأْكُلْهُ كُلَّهُ.

(۲۰۰۶۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے کسی شکار کو تیر مارا اور اس کا ہاتھ یا پاؤں توڑ دیا جبکہ جانور زندہ تھا، پھر وہ مر گیا تو سے کھالے اور اس کے کٹے ہوئے حصے کو نہ کھائے۔ البتہ اگر اس نے اتنا شدید وار کیا کہ اس عضو کے کٹتے ہی مر گیا تو اس صورت ں سارا ہی کھالے۔

۲۰۰۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي الرَّجُلِ يَضْرِبُ الصَّيْدَ بِالشَّيْءِ فَيَبِينُ مِنْهُ الشَّيءُ وَيَتَحَامَلُ مَا كَانَ فِيهِ الرَّأْسُ، قَالَ: لاَ يَأْكُلُ مَا بَانَ مِنْهُ، وَإِنْ وَقَعَا جَمِيعًا أَكَلَهُ.

(۲۰۰۶۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شکاری شکار کو کوئی چیز مارے جس سے اس کا عضو ہی الگ ہو جائے تو یہ اس سر الے حصے کو اٹھائے اور باقی حصے کو نہ کھائے، اگر اس کا جسم دو ٹکڑے ہو گیا تو پھر اسے کھالے۔

۲۰۰۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَطَاءٍ، قَالاَ: إِذَا ضَرَبَ الصَّيْدَ فَسَقَطَ عَنْهُ عُضْوٌ فَلاَ يَأْكُله يَعْنِي الْعُضْوَ.

(۲۰۰۶۳) حضرت حسن اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر شکار پر وار کیا اور اس کا کوئی عضو کاٹ دیا تو اس عضو کو نہ کھائے۔

(۳۰) المناجل تنصب فتقطع

اگر درانتیاں شکار کے لیے لگائی جائیں اور ان کی زد میں کوئی شکار آجائے تو کیا حکم ہے؟

۲۰۰۶٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بن عبد الرحمن، عن مَسْرُوق سُئِلَ عَنْ صَيْدِ الْمَنَاجِلِ، قَالَ: إِنَّهَا تَقْطَعُ مِنَ الظِّبَاءِ وَالْحُمُرِ فَيَبِينُ مِنْهُ الشَّيءُ وَهُوَ حَيٌّ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا أَبَانَ مِنْهُ وَهُوَ حَيٌّ فَدَعْهُ وَكُلْ مَا سِوَى ذَلِكَ.

(۲۰۰۶۴) حضرت مسروق نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ درانتیوں کے ذریعے شکار کا کیا حکم ہے یہ خفیہ جگہوں میں لگائی جاتی ہیں اور بعض اوقات ہرنوں اور حمار وحشی کے عضو کو کاٹ دیتی ہیں جبکہ جانور زندہ ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے کٹے ہوئے عضو کو چھوڑ دو اور باقی حصے کو کھالو۔

(٢٠٠٦٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَنَاجِلِ الَّتِي تُوضَعُ فَتَمُرُّ بِهَا فَتَقْطَعُ مِنْهَا ، قَالَ :لاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۰۶۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر درانتیاں لگائی جائیں اور ان سے جانور کا کوئی عضو کٹ جائے تو اسے کھانا جائز نہیں۔

(٢٠٠٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا وَقَعَ الصَّيْدُ فِي الْحِبَالَةِ ، فَكَانَ فِيهَا حَدِيدَةٌ فَأَصَابَ الصَّيْدُ الْحَدِيدَةَ فَكُلْ ، وَإِنْ لَمْ تُصِبه الْحَدِيدَةَ ، فَإِنْ لَمْ تُدْرِكْ ذَكَاتَهُ فَلاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۰۶۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر جانور کسی جال میں گرا اور اس میں لوہے کے آلات لگے اور وہ لوہا اس کو چھو گیا تو کھالو اور اگر لوہا اس کو نہیں چھا اور تمہیں وہ جانور ذبح کرنے کا موقع بھی نہیں ملا تو اسے مت کھاؤ۔

(٢٠٠٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ الْمَنَاجِلِ ، وَقَالَ سَالِمٌ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۰۶۷) حضرت عامر نے درانتیوں سے شکار کو مکروہ قرار دیا اور حضرت سالم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱) فِي الْمِعراض

معراض ❶ کے ذریعہ شکار کا بیان

(٢٠٠٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ ، فَقَالَ :مَا أَصَبْت بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا أَصَبْت بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ.

(بخاری ۵۴۷۵۔ مسلم ۱۵۲۹)

(۲۰۰۶۸) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے ذریعے شکار کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر جانور کو اس کی نوک لگے تو کھالو اور اگر اس کا عرض لگے تو یہ مردار ہے۔

(٢٠٠٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إنَّا قَوْمٌ نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ فَمَا يَحِلُّ لَنَا ؟ قَالَ :لاَ تَأْكُلْ مَا أَصَبْت بِالْمِعْرَاضِ إلاَّ مَا ذَكَّيْت. (احمد ۲۵۷۔ طبرانی ۱۶۲)

❶ معراض اس تیر کو کہتے ہیں جس کے پر نہ ہوں، یہ ہدف کو عرض کے اعتبار سے لگتا ہے نوک کی جانب سے نہیں لگتا۔

(۲۰۰۶۹) حضرت عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم معراض سے شکار کریں تو کیا وہ ہمارے لیے حلال ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ معراض سے شکار کیا گیا صرف وہ جانور تمہارے لیے حلال ہے جسے تم ذبح کرو۔

(۲۰۰۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ مَا قَتَلَ الْمِعْرَاض.

(۲۰۰۷۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ معراض سے کیا گیا شکار کھا لیتے تھے۔

(۲۰۰۷۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَالَ سَلْمَان :مَا خَزَقَ الْمِعْرَاضُ فَكُلْ.

(۲۰۰۷۱) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ اگر معراض شکار کے اندر گھس جائے تو اسے کھالو۔

(۲۰۰۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَأْكُلْ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ إِلاَّ أَنْ يَخزِقَ.

(۲۰۰۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معراض کا شکار اس وقت تک حلال نہیں اس کے جسم کو کاٹ نہ ڈالے۔

(۲۰۰۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

(۲۰۰۷۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۰۰۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَصَافِيرَ صَادَهُنَّ بِمِعْرَاضٍ فَمِنْهَا مَا جَعَلَهُ فِي مِخْلاَتِهِ وَمِنْهَا مَا جَعَلَهُ فِي خَيْطٍ ، فَقَالَ :هَذَا مَا صِدْتُ بِمِعْرَاضٍ ، مِنْهَا مَا أَدْرَكْتُ ذَكَاتَهُ ، وَمِنْهَا مَا لَمْ أُدْرِكْ ذَكَاتَهُ ، فَقَالَ :مَا أَدْرَكْت ذَكَاتَهُ فَكُلْ ، وَمَا لَمْ تُدْرِكْ ذَكَاتَهُ فَلاَ تَأْكُلْهُ.

(۲۰۰۷۴) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ ایک آدمی صحابی رسول حضرت فضالہ بن عبید کے پاس کچھ پرندے لے کر آیا جنہیں اس نے معراض سے شکار کیا تھا۔ ان میں سے بعض اس نے تھیلے میں رکھے تھے اور کچھ دھاگے سے باندھ رکھے تھے۔ اس نے کہا کہ ان میں سے کچھ کو میں نے ذبح کیا ہے اور کچھ ذبح کرنے سے پہلے مر گئے۔ حضرت فضالہ نے فرمایا کہ جنہیں تم نے ذبح کیا ہے انہیں کھالو اور جنہیں تم نے ذبح نہیں کیا انہیں مت کھاؤ۔

(۲۰۰۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَأَبَا مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيَّ كَانَا يَأْكُلاَنِ مَا قَتَلَ الْمِعْرَاضُ.

(۲۰۰۷۵) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ حضرت فضالہ بن عبید اور حضرت ابو مسلم خولانی معراض سے کیے گئے شکار کو کھا لیتے تھے۔

(۲۰۰۷۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ رَجُلاً

رَمَى أَرْنَبًا بِعَصًا فَكَسَرَ قَوَائِمَهَا ، ثُمَّ ذَبَحَهَا فَأَكَلَهَا.

(۲۰۰۷۶) عبید بن سعد فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے لاٹھی سے خرگوش اس طرح شکار کیا کہ اس کے پاؤں بھی توڑ دیئے پھر اسے ذبح کیا تو اسے کھا سکتا ہے۔

(۲۰۰۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، فَقَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، عَنِ الْمِعْرَاضِ ، فَقَالَ : لَمْ يَكُنْ مِنْ نَبَالِ الْمُسْلِمِينَ فَلاَ تَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا إِلاَّ شَيْئًا قَدْ خُزِقَ.

(۲۰۰۷۷) حضرت خصیف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے معراض کے ذریعے شکار کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ مسلمانوں کے تیروں میں سے نہ تھا، اس کا شکار نہ کھاؤ البتہ اگر وہ جانور کی کھال کو چیر دے تو کاٹ سکتے ہیں۔

(۲۰۰۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْمِعْرَاضِ ، فَقَالَ : إِذَا كُنْتَ أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَخَزَقَ كَمَا يَخْزِقُ السَّهْمُ فَكُلْ ؟ فَإِنْ أَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلاَ تَأْكُلْ إِلاَّ أَنْ تُذَكِّيَهُ.

(۲۰۰۷۸) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے معراض کے شکار کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر تیر کی طرح اس کا نوکیلا حصہ شکار کو لگے تو اسے کھالو اور اگر یہ عرض کے اعتبار سے لگے اور ذبح نہ کر سکو تو نہ کھاؤ۔

(۲۰۰۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِمَا أُصِيبَ بِالْمِعْرَاضِ.

(۲۰۰۷۹) حضرت سعید معراض کے ذریعے کیے شکار میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۰۰۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تَأْكُلْ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ إِلاَّ أَنْ يَخْزِقَ.

(۲۰۰۸۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ تم معراض کا شکار اس وقت تک نہیں کھا سکتے جب تک وہ اس کی کھال کو کاٹ نہ دے۔

(۲۰۰۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تَأْكُلْ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ إِلاَّ أَنْ يَخْزِقَ.

(۲۰۰۸۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ معراض اگر جانور کی کھال کو نہ کاٹے تو اس کا شکار مت کھاؤ۔

(۲۰۰۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ إِلاَّ مَا خَزَقَ.

(۲۰۰۸۲) حضرت ابراہیم جانور کی کھال نہ کٹنے کی صورت میں معراض کے شکار کو ممنوع قرار دیتے تھے۔

(۲۰۰۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ وَسَالِمٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الْمِعْرَاضَ إِلاَّ مَا أَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ.

(۲۰۰۸۳) حضرت قاسم اور حضرت سالم معراض کے شکار کو مکروہ قرار دیتے تھے، البتہ اگر ذبح کا موقع مل جائے تو پھر کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۰۰۸۴) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : أَمَّا الْمِعْرَاضُ فَقَدْ كَانَ نَاسٌ يَكْرَهُونَهُ

قَالَ :هُوَ مَوْقُوذَةٌ وَلَكِنْ إِذَا خَزَقَ.

(۲۰۰۸۴) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ اسلاف معراض سے کیے گئے شکار کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ معراض اگر جانور کی کھال کو نہ کاٹے تو یہ جانور مردار ہے۔

(۲۰۰۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَأْكُلُ مَا أَصَابَتِ الْبُنْدُقَةُ وَالْحَجَرُ وَالْمِعْرَاضُ.

(۲۰۰۸۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مٹی کی گولی، پتھر اور معراض سے کیا گیا شکار نہ کھاتے تھے۔

(۲۲) فِي الْبندقةِ والحجرِ يرمي بِهِ فيقتل، ما قالوا فِي ذلِكَ ؟

اگر مٹی کی گولی یا پتھر کو شکار پر پھینکا جائے اور شکار مر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۲۰۰۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو عن سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ عَمَّارٌ :إِذَا رَمَيْت بِالْحَجَرِ ، أَوِ الْبُنْدُقَةِ وَذَكَرْت اسْمَ اللهِ فَكُلْ ، وَإِنْ قَتَلَ.

(۲۰۰۸۶) حضرت عمار فرماتے ہیں کہ جب تم اللہ کا نام لے کر مٹی کی گولی یا پتھر شکار کی طرف پھینکو تو اس شکار کو کھاؤ خواہ وہ اس کو مار ڈالے۔

(۲۰۰۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَأْكُلُ مَا أَصَابَتِ الْبُنْدُقَةُ وَالْحَجَرُ.

(۲۰۰۸۷) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مٹی کی گولی اور پتھر سے شکار کردہ جانور نہیں کھاتے تھے۔

(۲۰۰۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الْقَاسِمِ وَسَالِمٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الْبُنْدُقَةَ إِلاَّ مَا أَدْرَكْت ذَكَاتَهُ.

(۲۰۰۸۸) حضرت قاسم اور حضرت سالم مٹی کی گولی سے شکار کردہ جانور کو مکروہ قرار دیتے تھے البتہ جسے ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۰۰۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْمِعْرَاضِ وَالْبُنْدُقَةِ ، فَقَالَ : ذَلِكَ مَا يُفْتِي بِهِ أَهْلُ الشَّامِ ، وَإِذَا هُوَ لاَ يَرَاهُ.

(۲۰۰۸۹) حضرت عیسیٰ بن مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے معراض اور مٹی کی گولی سے شکار کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اہل شام اس کے بارے میں کیا فتویٰ دیں حالانکہ انہوں نے اسے دیکھا ہی نہیں۔

(۲۰۰۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ تَأْكُلْ مَا أَصَبْت بِالْبُنْدُقَةِ ، إِلاَّ أَنْ تُذَكِّيَ.

(۲۰۰۹۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مٹی کی گولی سے شکار کردہ جانور کو بغیر ذبح کئے مت کھاؤ۔

(۲۰۰۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ ليث ، عن مجاهد ، قَالَ :ما أصبت بالبندقة أو بالحجر فلا تأكل إلا أن تذكى.

(۲۰۰۹۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مٹی کی گولی سے شکار کردہ جانور کو بغیر ذبح کیے مت کھاؤ۔

(۲۰۰۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :مَا رَدَّ عَلَيْك حَجَرُك فَكُلْ ، وَكَانَ عِكْرِمَةُ يَكْرَهُهُ وَيَقُولُ :هُوَ مَوْقُوذَةٌ.

(۲۰۰۹۲) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ پتھر سے جو شکار کرو اسے کھالو، حضرت عکرمہ اسے مکروہ قرار دیتے اور مردہ کہا کرتے تھے۔

(۲۰۰۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَك ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابن أبي نجيح ، عن مجاهد :أنه كرهه.

(۲۰۰۹۳) حضرت مجاہد نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(۲۰۰۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : كُلُ وَحْشِيَّةٍ أَصَبْتهَا بِعَصًا ، أَوْ بِحَجَرٍ ، أَوْ بِبُنْدُقَةٍ وَذَكَرْت اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ فكلها.

(۲۰۰۹۴) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ ہر وہ جنگلی جانور جسے تم لاٹھی، پتھر یا پانی کی گولی سے شکار کرو اور اس پر اللہ کا نام لو تو اسے کھالو۔

(۲۰۰۹۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا قَتَلَ الْحَجَرُ فَلاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۰۹۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب پتھر جانور کو مار ڈالے تو اسے مت کھاؤ۔

(۲۰۰۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لاَ تَأْكُلْ مِنْ صَيْدِ الْبُنْدُقَةِ إلاَّ مَا ذَكَّيْت.

(۲۰۰۹۶) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ مٹی کی گولی سے کیا گیا شکار اس وقت تک نہ کھاؤ جب تک تم اسے ذبح نہ کرو۔

(۲۰۰۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا رَمَى الرَّجُلُ الصَّيْدَ بِالْحَجَرِ ، وبالجُلاَهِقة فَلاَ تَأْكُلْهُ إلاَّ أَنْ تُدْرِكَ ذَكَاتَهُ.

(۲۰۰۹۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر آدمی شکار کو پتھر یا مٹی کی گولی مارے تو اسے اس وقت تک نہیں کھا سکتا جب تک اسے ذبح کرنے کا موقع نہ پالے۔

(۲۳) فِي صيدِ الجرادِ والحوتِ ، وما ذكاته ؟

ٹڈی اور مچھلی کا شکار اور ان کی حلت کی صورت

(۲۰۰۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جابر ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْجَرَادُ وَالنُّونُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ فَكُلُوهُ.

(۲۰۰۹۸) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ٹڈی اور مچھلی ہر حال میں حلال ہیں اس لیے انہیں کھالو۔

(٢٠٠٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ : الْحِيتَانُ ذَكِيٌّ كُلُّهَا وَالْجَرَادُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ.

(۲۰۰۹۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مچھلیاں ساری کی ساری پاک ہیں اور ٹڈی ساری کی ساری حلال ہے۔

(٢٠١٠٠) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :الْجَرَادُ وَالْحِيتَانُ ذَكِيٌّ كُلُّهُ ، إِلاَّ مَا مَاتَ فِي الْبَحْرِ ، فَإِنَّهُ مَيْتَةٌ.

(۲۰۱۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مچھلی اور ٹڈی ساری کی ساری حلال ہیں البتہ اگر وہ سمندر میں مرجائے تو مردار ہے۔

(٢٠١٠١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :ذَكَاةُ الْحُوتِ فَكُّ لَحْيَيْهِ.

(۲۰۱۰۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مچھلی کی حلت اس کے جبڑوں کو کھولنا ہے۔

(٢٠١٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :ذَكَاةُ الْحُوتِ أَخْذُهُ.

(۲۰۱۰۲) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ مچھلی کی حلت اسے پکڑنا ہے۔

(٢٠١٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ:ذَكَاةُ الْحُوتِ أَخْذُهُ وَالْجَرَادُ ذَكِيٌّ.

(۲۰۱۰۳) حضرت ابن الحنفیہ فرماتے ہیں کہ مچھلی کی حلت اسے پکڑنا ہے اور ٹڈی ساری حلال ہے۔

(٣٤) فِي الطَّافِي

وہ مچھلی جو سمندر میں مرجائے اور خراب ہوجائے اس کا کیا حکم ہے؟

(٢٠١٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :مَا مَاتَ فِيهِ فَطَفَا فَلاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۱۰۴) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جو مچھلی سمندر میں مرجائے اور خراب ہوجائے اسے مت کھاؤ۔

(٢٠١٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا كَرِهَا الطَّافِيَ مِنَ السَّمَكِ.

(۲۰۱۰۵) حضرت قتادہ اور حضرت سعید بن مسیب نے سمندر میں مرکر خراب ہونے والی مچھلی کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢٠١٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَانَ لاَ يَكْرَهُ مِنَ السَّمَكِ شَيْئًا إِلاَّ الطَّافِيَ مِنْهُ.

(۲۰۱۰۶) حضرت خالد بن محمد صرف اس مچھلی کو مکروہ قرار دیتے تھے جو سمندر میں مرکر خراب ہوجائے۔

(۲۰۱۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عن عمرو ، عن أبى الشعثاء قَالَ :يكره الطافى منه ، وكل ما جزره.

(۲۰۱۰۷) حضرت ابوالشعثاء سمندر میں مرکر ہلاک ہونے والی مچھلی کو مکروہ قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو تازہ مری ہو اسے کھالو۔

(۲۰۱۰۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : إِنِّي آتِي الْبَحْرَ فَأَجِدُهُ قَدْ جَفَلَ سَمَكًا كَثِيرًا ، فَقَالَ :كُلْ مَا لَمْ تَرَ سَمَكًا طَافِيًا.

(۲۰۱۰۸) حضرت عبداللہ بن ابی ہذیل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میں سمندر کے کنارے پر بہت سی مچھلیوں کو گرا ہوا دیکھتا ہوں، ان کا کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو مچھلی خراب نہ ہوا سے کھالو۔

(۲۰۱۰۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مَا مَاتَ فِي الْبَحْرِ ، فَإِنَّهُ مَيْتَةٌ.

(۲۰۱۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو جانور سمندر میں مرجائے وہ مردار ہے۔

(۲۰۱۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ مِنَ السَّمَكِ مَا يَمُوتُ فِي الْمَاءِ إِلاَّ أَنْ يَتَّخِذَ الرَّجُلُ حَظِيرَةً فَمَا دَخَلَ فِيهَا فَمَاتَ فَلَمْ يَرَ بِأَكْلِهِ بَأْسًا.

(۲۰۱۱۰) حضرت ابراہیم نے سمندر میں مرنے والی مچھلی کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ اگر کوئی مچھلی آدمی کے جال میں پھنس کر مرے تو وہ جائز ہے۔

(۲۰۱۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ فِي الْحُوتِ يُوجَدُ فِي الْبَحْرِ مَيْتًا فَنَهَى عَنْهُ.

(۲۰۱۱۱) حضرت طاوس نے اس مچھلی کے کھانے سے منع کیا جو مردار حالت میں سمندر میں پائی جائے۔

(۲۰۱۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ كَرِهَ الطَّافِيَ مِنْهُ.

(۲۰۱۱۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ سمندر میں مرکر خراب ہونے والی مچھلی کھانا مکروہ ہے۔

(۲۰۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ الطَّافِيَ.

(۲۰۱۱۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سمندر میں مرکر خراب ہونے والی مچھلی کھانا مکروہ ہے۔

(۲۵) مَنْ رخص فِي الطّافِي مِن السّمكِ

جن حضرات نے سمندر میں مرکر خراب ہو جانے والی مچھلی کو کھانے کی اجازت دی ہے

(۲۰۱۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ وَجَدَ سَمَكَةً طَافِيَةً فَأَكَلَهَا.

(۲۰۱۱۴) حضرت معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب نے سمندر میں ایک مچھلی دیکھی جو مرکر خراب ہو چکی تھی انہوں نے

اسے کھالیا۔

(۲۰۱۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، أَنَّهُ قَالَ :السَّمَكَةُ الطَّافِيَةُ عَلَى الْمَاءِ حَلاَلٌ.

(۲۰۱۱۵) حضرت ابن عباس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہ قول قسم کھا کر نقل کیا کہ پانی کی سطح پر تیرتی مچھلی حلال ہے۔

(۲۰۱۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِالسَّمَكِ الطَّافِي بَأْسًا.

(۲۰۱۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مر کر سمندر کے اوپر تیرتی مچھلی کو حلال قرار دیتے تھے۔

(۳۶) مَا قَذَفَ بِهِ فِي الْبَحْرِ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ

اگر سمندر مچھلی کو باہر پھینک دے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۲۰۱۱۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي عُبَيْدَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَنَفِدَ زَادُنَا فَمَرَرْتُ بِحُوتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَأَرَدْنَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْهُ فَنَهَانَا أَبُو عُبَيْدَةَ ، ثُمَّ قَالَ :نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ تبارك وتعالى كُلُوا فَأَكَلْنَا ، قَالَ :فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ ، فَقَالَ :إِنْ كَانَ بَقِيَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَابْعَثُوا بِهِ إِلَيَّ.

(بخاری ۲۴۸۳۔ مسلم ۱۷)

(۲۰۱۱۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک لشکر میں روانہ کیا اس سفر میں ہمارا توشۂ سفر ختم ہوگیا۔ اس اثناء میں ہم نے ایک (بہت بڑی) مچھلی دیکھی جسے سمندر نے باہر پھینک دیا تھا۔ ہم نے اسے کھانے کا ارادہ کیا تو پہلے تو حضرت ابوعبیدہ نے ہمیں منع کر دیا پھر فرمایا کہ ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں اور ہم اللہ کے راستے میں ہیں۔ اس مچھلی کو کھالو۔ چنانچہ ہم نے اسے کھالیا۔ پھر جب ہم واپس آئے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر اس مچھلی کا کچھ حصہ تمہارے پاس ہو تو مجھے بھی دو۔

(۲۰۱۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي السَّمَكِ يَجْزُرُ عَنْهُ الْمَاءُ ، قَالَ : كُلْ.

(۲۰۱۱۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس مچھلی کو سمندر باہر پھینکے اسے کھالو۔

(۲۰۱۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عن عمرو ، عن أبي الشعثاء قَالَ : كل ما جزر عنه.

(۲۰۱۱۹) حضرت ابوالشعثاء فرماتے ہیں کہ جس مچھلی کو سمندر باہر پھینکے اسے کھالو۔

(۲۰۱۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :مَا جَزَرَ عَنْهُ ضَفِيرُ الْبَحْرِ فَكُلْ.

(۲۰۱۲۰) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جس مچھلی کو سمندر باہر پھینکے اسے کھالو۔

(۲۰۱۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ :مَا قَذَفَ الْبَحْرُ فَهُوَ حَلاَلٌ.

(۲۰۱۲۱) حضرت عبدالرحمن بن عوف فرماتے ہیں کہ جس مچھلی کو سمندر باہر پھینکے وہ حلال ہے۔

(۲۰۱۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عن الأعرج عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ زَيْدٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِمَا قَذَفَ الْبَحْرُ.

(۲۰۱۲۲) حضرت زید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس مچھلی کو سمندر باہر پھینکے اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ أَنَّهُمَا قَالاَ :إِذَا نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ ، ثُمَّ مَاتَ فَلاَ يَرَيَانِ بِأَكْلِهِ بَأْسًا.

(۲۰۱۲۳) حضرت سعید بن میسب اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جس مچھلی کو سمندر باہر پھینکے پھر وہ مرجائے تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۱۲٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ فِي قَوْلِهِ :﴿مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ﴾ قَالَ :مَا لَفَظَ الْبَحْرُ ، وَإِنْ كَانَ مَيِّتًا.

(۲۰۱۲۴) حضرت ابو ایوب قرآن مجید کی آیت ﴿مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ جانور ہیں جنھیں سمندر باہر پھینک دے خواہ وہ مردہ ہی کیوں نہ ہوں۔

(۳۷) قوله تعالی (مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ)

(۲۰۱۲۵) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ :﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ﴾ مَا أَلْقَى الْبَحْرُ عَلَى ظَهْرِهِ مَيِّتًا.

(۲۰۱۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ مچھلی ہے جسے سمندر مردہ حالت میں باہر پھینک دے۔

(۲۰۱۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :مَا لَفَظَ عَلَى ظَهْرِهِ مَيِّتًا فَهُوَ طَعَامُهُ.

(۲۰۱۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت قرآنی میں وطعامہ سے مراد وہ مچھلی ہے جسے سمندر باہر پھینک دے۔

(۲۰۱۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ :مَا لَفَظَ الْبَحْرُ فَهُوَ طَعَامُهُ ، وَإِنْ كَانَ مَيِّتًا.

(۲۰۱۲۷) حضرت ابوایوب فرماتے ہیں کہ آیت قرآنی میں (و طعامه) سے مراد وہ مچھلی ہے جسے سمندر باہر پھینک دے خواہ وہ مردار ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۰۱۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ :مَا كُنَّا نَتَحَدَّثُ إِلاَّ أَنَّ طَعَامَهُ مَالِحُه.

(۲۰۱۲۸) حضرت ابوالشعثاء فرماتے ہیں کہ آیت میں (و طعامه) سے مراد نمکین مچھلی ہے۔

(۲۰۱۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :طَعَامُهُ مَا قَذَفَ.

(۲۰۱۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آیت میں و طعامه سے مراد وہ مچھلی ہے جسے سمندر باہر پھینک دے۔

(۲۰۱۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا قَذَفَ.

(۲۰۱۳۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آیت میں و طعامه سے مراد وہ مچھلی ہے جسے سمندر باہر پھینک دے۔

(۲۰۱۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سُئِلَ عَنْ صَيْدِ الْبَحْرِ وَطَعَامِهِ ، قَالَ :طَعَامُهُ مَا لَفَظَ وَهُوَ حَيٌّ.

(۲۰۱۳۱) حضرت سعید بن مسیب سے سمندر کے شکار اور اس کے طعام کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اس سے مراد وہ زندہ جاندار ہیں جنہیں سمندر باہر پھینک دے۔

(۲۸) الحيتان يقتل بعضها بعضًا

اس مچھلی کا حکم جسے دوسری مچھلی مار ڈالے

(۲۰۱۳۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ سَعْدِ الْجَارِي ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ عَمْرٍو ، عَنِ الْحِيتَانِ تَمُوتُ صَرْدًا ، أَوْ يَقْتُلُ بَعْضُهَا بَعْضًا ، قَالاَ :حَلاَلٌ.

(۲۰۱۳۲) حضرت سعد جاری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے ان مچھلیوں کے بارے میں سوال کیا جو سردی سے مر جائیں یا دوسری مچھلیوں نے انہیں مار ڈالا ہو۔ دونوں حضرات نے فرمایا کہ وہ حلال ہیں۔

(۲۰۱۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْحُوتَ الَّتِي قَتَلَتْهَا الْحُوتُ.

(۲۰۱۳۳) حضرت طاوس اس مچھلی کو مکروہ قرار دیتے ہیں تھے جسے دوسری مچھلی نے مار دیا ہو۔

(۲۰۱۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ سَعْدٍ الْجَارِي ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهَا.

(۲۰۱۳۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسی مچھلی کو کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۱۳٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ

رَجُلٍ رَمَى بِشِصِّه فَأَخَذَ سَمَكَةً ، فَجَائَتْ سَمَكَةٌ أُخْرَى فَضَرَبَتْهَا ، فَذَهَبَتْ بِنِصْفِهَا ، قَالَ :يَأْكُلُ مَا بَقِيَ.

(۲۰۱۳۵) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی مچھلی پکڑنے کے لیے کانٹا پانی میں ڈالے۔اس میں ایک مچھلی پھنس جائے لیکن دوسری مچھلی آکر اس پر حملہ کرے اور اس کا آدھا حصہ لے جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا وہ باقی حصے کو کھا سکتا ہے۔

(۳۹) باب الرّجلِ يطعن الصّيد طعنا

اگر کوئی آدمی شکار کو نیزہ مار کر شکار کرے تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۱۳۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِبُرْدٍ: الرَّجُلُ يَكُونُ عَلَى الرَّحْلِ فَيَطْعَنِ الْحِمَارَ وَيَذْكُرُ اسْمَ اللهِ، أَوْ يَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَذَكَرَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ قَالَ :إذَا ذَكَرَ اسْمَ اللهِ حِينَ يَضْرِبُ ، أَوْ يَطْعَنُ فَلَيْس بِهِ بَأْسٌ.

(۲۰۱۳۶) حضرت معتمر بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت برد سے ذکر کیا اگر ایک آدمی سوار ہوا اور کسی حمار کو نیزہ مار دے اور اللہ کا نام بھی لے یا تلوار مارے تو کیا حکم ہے؟ حضرت برد نے حضرت مکحول کا قول سنایا کہ اگر تلوار یا نیزہ مارتے ہوئے اس نے اللہ کا نام لیا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۱۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ طَعَنَ صَيْدًا بِرُمْحِهِ وَسَمَّى ، قَالَ : يَأْكُلُهُ.

(۲۰۱۳۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے شکار کو نیزہ مارتے ہوئے بسم اللہ پڑھی تو اسے کھالے۔

(۲۰۱۳۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ، قَالَ : لاَ يَأْكُلُ مَا يَطْعَن بِهِ فِي الْحَلْقِ ، ثُمَّ يَقْطَعُ العروق ، قَالَ : ذَلِكَ لَيْسَ بِذَبْحٍ وَلَكِنَّهُ الْقَتْلُ.

(۲۰۱۳۸) حضرت یحیٰی بن یعمر فرماتے ہیں کہ نیزہ مارنے سے جانور اس وقت تک حلال نہیں ہوسکتا جب تک اس کے حلق میں نیزہ مار کر اس کی رگیں نہ کاٹے۔کیونکہ یہ ذبح نہیں بلکہ قتل ہے۔

(۲۰۱۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : كَانَ الظَّبْيُ يَمُرُّ بِهِمْ فَيَضْرِبُونَهُ بِأَسْيَافِهِمْ فَيَقْطَعُ هَذَا الْيَدَ وَهَذَا الرِّجْلَ فَسَمِعْت مُصْعَبًا بن الزبير يَخْطُبُ وَيَنْهَى عَنْ ذَلِكَ.

(۲۰۱۳۹) حضرت سماک فرماتے ہیں کہ بعض اوقات کوئی ہرن لوگوں کے پاس سے گزرتی تو وہ اپنی تلواروں سے اس پر اس طرح وار کرتے کہ اس کا بازو وہاں جا گرتا اور پاؤں ادھر جا پڑتا جب حضرت مصعب بن زبیر کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

(۳۰) فِي صيدِ الكلبِ البهيمِ

کالے کتے کے ذریعے شکار کرنے کا حکم

(۲۰۱۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ الْكَلْبِ الأَسْوَدِ الْبَهِيمِ.

(۲۰۱۴۰) حضرت حسن نے کالے کتے کے ذریعے شکار کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۲۰۱۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۰۱۴۱) حضرت ابراہیم نے کالے کتے کے ذریعے شکار کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۲۰۱۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ صَيْدَ الْكَلْبِ الأَسْوَدِ وَيَقُولُ :أُمِرَ بِقَتْلِهِ فَكَيْفَ يُؤْكَلُ صَيْدُهُ.

(۲۰۱۴۲) حضرت قتادہ کالے کتے کے شکار کو مکروہ قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کے تو قتل کا حکم دیا گیا ہے اس کے شکار کو کیسے کھایا جاسکتا ہے۔

(۲۰۱۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ الْكَلْبِ الأَسْوَدِ الْبَهِيمِ.

(۲۰۱۴۳) حضرت عروہ نے کالے کتے کے ذریعے شکار کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۳۱) ما قالوا فِي الإِنسيّةِ توحّش الإِبلِ والبقرِ

اگر پالتو جانور جیسے اونٹ گائے وغیرہ وحشی ہو جائیں تو ان کا کیا حکم ہے؟

(۲۰۱۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :مَا أَعْجَزَكَ مِمَّا فِي يَدِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الصَّيْدِ.

(۲۰۱۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو جانور تمہارے قابو میں نہ آئیں وہ شکار کی طرح ہیں۔

(۲۰۱۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : إذَا نَدَّ مِنَ الإِبِلِ وَالْبَقَرِ شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ كَمَا تَصْنَعُونَ بِالْوَحْشِ.

(۲۰۱۴۵) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر اونٹ یا گائے وغیرہ تمہارے قابو سے باہر ہو جائیں تو ان کے ساتھ وہی معاملہ کرو جو جنگلی جانوروں کے ساتھ کرتے ہو۔

(۲۰۱۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي بَقَرَةٍ شَرَدَتْ ، قَالَ :هِيَ بِمَنْزِلَةِ الصَّيْدِ.

(۲۰۱۴۶) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ اگر کوئی گائے وحشی ہو جائے تو وہ شکار کی طرح ہے۔

(۲۰۱۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، أَنَّ بَعِيرًا نَدَّ فَطَعَنَهُ رَجُلٌ بِالرُّمْحِ فَسُئِلَ عَلِيٌّ عَنْهُ ، فَقَالَ : كُلْهُ

وَاهْدِ لِي عَجُزه.

(۲۰۱۴۷) حضرت حبیب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک اونٹ وحشی ہوگیا تو ایک آدمی نے اسے نیزہ مار دیا۔ اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے کھالو اور (پھر ازراہِ مزاح فرمایا کہ) اس کے پچھلے حصہ کا گوشت مجھے بھی ہدیہ کرو۔

(٢٠١٤٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا قَالاَ :إذَا تَوَحَّشَ الْبَعِيرُ أَو الْبَقَرَةُ صُنِعَ بِهِمَا مَا يُصْنَعُ بِالْوَحْشِيَّةِ.

(۲۰۱۴۸) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر اونٹ یا گائے وحشی ہو جائیں تو ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے گا جو وحشی جانور کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

(٢٠١٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :هُوَ بِمَنْزِلَةِ الصَّيْدِ.

(۲۰۱۴۹) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایسا جانور شکار کی طرح ہے۔

(٢٠١٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ زِيَادِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، أَنَّ حِمَارًا وَحْشِيًّا اسْتَعْصَى عَلَى أَهْلِهِ فَضَرَبُوا عُنُقَهُ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ :تِلْكَ أَسْرَعُ الذَّكَاةِ.

(۲۰۱۵۰) حضرت زیاد بن ابی مریم فرماتے ہیں کہ ایک حمار وحشی اپنے عیال کے قابو سے باہر ہوگیا، انہوں نے اس کی گردن پر تلوار ماردی۔ پھر اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ جلدی ذبح ہونے والا ہے۔

(٢٠١٥١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : كَانَ حِمَارٌ وَحْشٍ فِي دَارِ عَبْدِ اللهِ فَضَرَبَ رَجُلٌ عُنُقَهُ بِالسَّيْفِ وَذَكَرَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :صَيْدٌ فَكُلُوهُ.

(۲۰۱۵۱) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں ایک حمار وحشی ہوگیا۔ ایک آدمی نے اس کی گردن پر بسم اللہ پڑھ کر تلوار ماری تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شکار ہے اسے کھالو۔

(٢٠١٥٢) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ ، أَوْ نَحْوِهِ.

(۲۰۱۵۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٠١٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، أَنَّ حِمَارًا لأَهْلِ عَبْدِ اللهِ ضَرَبَ رَجُلٌ عُنُقَهُ بِالسَّيْفِ فَسُئِلَ عَبْدُ اللهِ ، فَقَالَ : كُلُوهُ ، إنَّمَا هُوَ صَيْدٌ.

(۲۰۱۵۳) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ کے گھر میں ایک حمار کو وحشی ہونے پر ایک آدمی نے اس کی گردن میں تلوار ماری۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے کھالو یہ شکار ہے۔

(۲۰۱۵۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ ثَوْرًا حَرِبَ فِي بَعْضِ دُورِ الْمَدِينَةِ ، فَضَرَبَهُ رَجُلٌ بِالسَّيْفِ ، وَذَكَرَ اسْمَ اللهِ فَسُئِلَ عَنْهُ ، فَقَالَ : ذَكَاةٌ وَحِيَّةٌ ، وَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهِ.

(۲۰۱۵۴) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ مدینہ کے ایک گھر میں ایک بیل وحشی ہوگیا ایک آدمی نے بسم اللہ پڑھ کر اس کو تلوار ماری۔ اس بارے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ حلال اور پاکیزہ ہے اور اسے کھالو۔

(۲۰۱۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَدَّ بَعِيرٌ فَضَرَبَهُ رَجُلٌ بِالسَّيْفِ فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ الْبَهَائِمَ لَهَا أَوَابِدُ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غلبكم مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا.

(بخاری ۲۴۸۸۔ مسلم ۲۰)

(۲۰۱۵۵) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ اتنے میں ایک اونٹ سرکش ہوگیا۔ ایک آدمی نے اسے تلوار ماری۔ اس بات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ پالتو جانور وحشی جانوروں کی طرح بعض اوقات سرکش اور بے قابو ہوجاتے ہیں جو جانور تمہارے بس سے باہر ہوجائیں ان کے ساتھ یونہی کرو۔

(۳۲) السّمك يحظّر له الحظِيرة

جال میں پھنس کر مرنے والی مچھلی کا حکم

(۲۰۱۵۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَيُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا بِمَا مَاتَ مِنَ السَّمَكِ فِي الْحَظِيرَةِ.

(۲۰۱۵۶) حضرت ابراہیم اور حضرت حسن اس مچھلی کے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جو جال میں مرجائے۔

(۲۰۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَان ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ مِنَ السَّمَكِ مَا يَمُوتُ فِي الْمَاءِ إِلاَّ أَنْ يَتَّخِذَ الرَّجُلُ حَظِيرَةً فَمَا دَخَلَ فِيهَا فَمَاتَ لَمْ يَرَ بأكله بَأْسًا.

(۲۰۱۵۷) حضرت ابراہیم پانی میں مرنے والی مچھلی کو مکروہ قرار دیتے تھے، البتہ وہ مچھلی جو آدمی کے جال میں پھنس کر مرے اسے جائز قرار دیتے تھے۔

(۲۰۱۵۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مَعْقِلِ بن عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِذَا حَظَّرْت فِي الْمَاءِ حَظِيرَةً فَمَا مَاتَ فِيهَا فَكُلْ.

(۲۰۱۵۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جو مچھلی تمہارے جال میں پھنس کر مرے اسے کھالو۔

(۳۳) مَنْ قَالَ إذا أنهر الدّم فكل ما خلا سِنًّا ، أَوْ عظمًا

جو حضرات فرماتے ہیں کہ ناخن اور ہڈی کے علاوہ ہر وہ چیز جو خون بہائے اس سے ذبح کرنا جائز ہے

(۲۰۱۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ : إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرِنْ ، أَعْجِلْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ ، أَوْ ظُفُرٌ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ ، أَمَّا السِّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ. (بخاری ۵۵۴۳۔ ابو داؤد ۲۸۱۴)

(۲۰۱۵۹) حضرت عبایہ بن رفاعہ کے دادا فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کل دشمن سے ہمارا سامنا ہوگا ا ہمارے پاس کوئی چھری وغیرہ نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے ذبح کرو اور جلدی سے اس کی جان نکالو۔ ہر وہ چیز جو خو بہائے اور خون بہاتے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھا لو البتہ دانت اور ناخن کا استعمال نہ کرو۔ میں تمہیں اس بارے میں بن ہوں کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشہ والوں کی چھری ہے۔

(۲۰۱۶۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا أُتِيَ بِعَصَافِيرَ فَدَعَا بِلِيـ فَذَبَحَهُنَّ بِهَا.

(۲۰۱۶۰) حضرت ابو ادریس فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ پرندے لائے گئے انہوں نے بانس کے چھلکے سے انہ ذبح کیا۔

(۲۰۱۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَلْقَمَةُ عَنِ اللِّيطَةِ يُذْ بِهَا وَالْمَرْوَةِ ، فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بها وقال : كُلْ مَا أَفْرَى الأَوْدَاجَ إِلاَّ السِّنَّ وَالظُّفُرَ.

(۲۰۱۶۱) حضرت مسیب بن رافع سے نوکیلے پتھر اور بانس کے چھلکے سے ذبح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس م کوئی حرج نہیں، ہڈی اور ناخن کے علاوہ ہر وہ چیز جو رگیں کاٹ دے اس سے ذبح کیا ہوا جانور کھالو۔

(۲۰۱۶۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِذَبْحِ اللِّيطَةِ، أَوْ قَالَ : الْقَصَبَةَ.

(۲۰۱۶۲) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بانس کی چھال یا بانس کے ساتھ ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۱۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : تَذَاكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الشَّعْثَاءِ مَا يُذَكَّى بِ فَقَالَ : مَا أَفْرَى الأَوْدَاجَ ، وَمَا أَفْرَى مَا حَزَّ.

(۲۰۱۶۳) حضرت ابو شعثاء کے سامنے جانور کو ذبح کرنے کے آلے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہر وہ چیز

ں کاٹ دے اس سے ذبح کرنا جائز ہے۔

(۲۰۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَا أَفْرَى الأَوْدَاجَ وَأَهْرَاقَ الدَّمَ فكل مَا خَلاَ النَّابَ وَالظُّفُرَ وَالْعَظْمَ.

(۲۰۱۶۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ دانت، ناخن اور ہڈی کے علاوہ ہر وہ چیز جو خون بہائے اسے ذبح کردہ وہ جانور کھالو۔

(۲۰۱۶) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُون ، قَالَ : كُلُّ مَا أَفْرَى اللَّحْمَ وَقَطَعَ الأَوْدَاجَ إِلاَّ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْرَهُونَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَيَقُولُونَ :إِنَّهُمَا مُدَى الْحَبَشَةِ.

(۲۰۱۶۵) حضرت جعفر بن میمون فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو خون بہائے اور رگیں کاٹ دے اس سے ذبح کردہ جانور حلال ہے۔ تہ اسلاف دانت اور ناخن سے ذبح کرنے کو مکروہ سمجھتے اور انہیں حبشہ والوں کی چھری قرار دیتے تھے۔

(۲۰۱۶) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ ذَكَاةَ إِلاَّ بِالأَسَلِ والظُّرَرِ ، وَمَا قَطَعَ الأَوْدَاجَ وَفَرَى اللَّحْمَ فَكُلْ مَا خَلاَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ.

(۲۰۱۶۶) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ذبح کسی دھاری دار تیز لوہے، یا دھاری دار تیز پتھر سے کرنا جائز ہے۔ ہر وہ چیز جو رگیں کاٹ دے یا خون بہائے تو ناخن اور دانت کے علاوہ ہر اس چیز سے ذبح کردہ جانور کھالو۔

(۲۰۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ :أَصْعَدْنَا فِي الْحَاجِّ فَأَصَابَ صَاحِبٌ لَنَا أَرْنَبًا فَلَمْ يَجِدْ مَا يُذَكِّيهَا بِهِ فَذَبَحَهَا بِظُفُرِهِ فَمَلُّوهَا فَأَكَلُوهَا ، وَأَبَيْتُ أَنْ آكُلَ ، قَالَ :فَلَقِيت ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :أَحْسَنْت حِينَ لَمْ تَأْكُلْ ، قَتَلَهَا خَنْقًا.

(۲۰۱۶۷) حضرت ابو رجاء فرماتے ہیں کہ ہم کانٹوں والی ایک سرزمین میں لمبا سفر کر رہے تھے کہ ہمارے ایک ساتھی نے ایک خرگوش پکڑا، اسے ذبح کرنے کے لیے کوئی چیز نہ ملی تو اس نے اسے اپنے ناخن سے ذبح کردیا، پھر گرم ریت میں بھون کر اسے کھا لیا۔ میں نے وہ خرگوش کھانے سے انکار کیا، پھر میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے نہ کھا کر بہت اچھا کیا کیونکہ اسے گلا گھونٹ کر مارا گیا تھا۔

(۲۰۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يُذْبَحُ بِسِنٍّ ، وَلاَ عَظْمٍ ، وَلاَ ظُفُرٍ ، وَلاَ قَرْنٍ.

(۲۰۱۶۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دانت، ہڈی، ناخن اور سینگ سے ذبح نہ کیا جائے۔

(۲۰۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الذَّبِيحَةِ بِالْمَرْوَةِ وشقة العصا ، فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ وَرَخَّصَ فِيهِ

(ابو داؤد ۲۸۱۷۔ ابن ماجہ ۳۱۷۷)

(۲۰۱۶۹) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نوکیلے پتھر یا لاٹھی کی دھار سے ذبح کیے جانے

والے جانور کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اس کی رخصت دے دی۔

(۲۰۱۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الذَّبِيحَةِ اللِّيطَةِ ، فَقَالَ :كُلْ مَا فَرَى الأَوْدَاجَ إِلاَّ سِنًّا ، أَوْ ظُفُرًا.

(مسلم ۲۲۔ نسائی ۴۴۹۲)

(۲۰۱۷۰) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بانس کی دھار سے ذبح شدہ جانور کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ دانت اور ناخن کے علاوہ ہر وہ چیز جو رگیں کاٹ دے اس کا ذبح جائز ہے۔

(۲۰۱۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ذَبِيحَةِ الْقَصَبَةِ ، إِذَا لَمْ يَجِدْ سِكِّينًا ، فَقَالَ :إِذَا فرت فَقَطَعَتِ الأَوْدَاجَ كَقَطْعِ السِّكِّينِ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ وَإِذَا ثُلغت ثلغًا فَلاَ تَأْكُلْ وَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَبِيحَةِ الْمَرْوَةِ إِذَا لَمْ يَجِدْ سِكِّينًا ، فَقَالَ :إِذَا بَرَتْ فَقَطَعَتِ الأَوْدَاجَ فَكُلْ ، وَإِذَا ثُلِغت ثلغًا فَلاَ تَأْكُلْ.

(۲۰۱۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی کو چھری نہ ملے اور وہ بانس کی دھار سے ذبح کر دے تو ایسا کرنا کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ چھری کی طرح رگیں کاٹ دے اور اس پر ذبح کرنے والے نے اللہ کا نام لیا ہو تو کھا لو اور اگر اس سے رگیں نہ کٹیں اور جانور مر جائے تو مت کھاؤ۔ میں نے ان سے چھری نہ ملنے کی صورت میں نوکیلے پتھر سے ذبح شدہ جانور کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ رگوں کو کاٹ دے تو کھالو اور اگر رگوں کو نہ کاٹ سکے اور جانور مر جائے تو مت کھاؤ۔

(۲۰۱۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، قَالَ :أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبَيْنِ قَدْ ذَبَحْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا. (ابن ماجه ۳۱۷۵)

(۲۰۱۷۲) حضرت محمد بن صیفی فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو خرگوش لے کر حاضر ہوا جنہیں میں نے نوکیلے پتھر سے ذبح کیا تھا آپ نے مجھے وہ خرگوش کھانے کا حکم دیا۔

(۲۰۱۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (احمد ۳۔ دارمی ۲۰۱۴)

(۲۰۱۷۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۰۱۷۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :اذْبَحْ بِحَجَرِكَ وحديدتك وعودك وَعَظْمَك.

(۲۰۱۷۴) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ جانور کو اپنے پتھر، اپنے لوہے، اپنی لکڑی اور اپنی ہڈی سے ذبح کر سکتے ہیں۔

(۲۰۱۷۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ، قَالَ : كُلْ مَا يُجْرَحُ ، وَلَا تَأْكُلْ مَا يُفْدَغُ ، وَكُلُّ شَيْءٍ يَفْرِي الأَوْدَاجَ فَكُلْ وَلَوْ بِلِيطَةٍ ، أَوْ بشظية حَجَرٍ.

(۲۰۱۷۵) حضرت یحییٰ بن یعمر فرماتے ہیں کہ جو چیز زخم لگائے اس سے ذبح کیا ہوا کھالو اور جو چیز ہلکا سا پھاڑے اس کا ذبح کیا ہوا نہ کھاؤ۔ ہر وہ چیز جو لوگوں کو کاٹے اس سے ذبح کیا ہوا کھالو خواہ ہو بانس کی دھار ہو یا پتھر کی نوک۔

(۲۰۱۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : اذْبَحْ بِالْحَجَرِ وَاللِّيطَةِ وَكُلُّ شَيْءٍ مِنَ الشَّفْرَةِ مَا لَمْ يَجْرَحْ ، أَوْ يَفْدَغْ.

(۲۰۱۷۶) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ پتھر، بانس کی دھار اور ہر تیز دھار آلے سے ایسا ذبح کرو کہ کٹ جائے۔

(۲۰۱۷۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى الأَسْوَدِ ، فَقَالَ لَهُ : أَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ ؟ فَقَالَ لَهُ الأَسْوَدُ : لَا فَلَمَّا قَفَى الأَعْرَابِيُّ قُلْتُ : أَلَيْس لَا بَأْسَ أَنْ يَذْبَحَ بِالْمَرْوَةِ ؟ قَالَ : إِنَّمَا هَذَا يُرِيدُ أَنْ يَفصد بَعِيرَهُ فَإِذَا مَاتَ ، قَالَ : ذَكَّيْته.

(۲۰۱۷۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی حضرت اسود کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ کیا میں نوکیلے پتھر سے ذبح کر سکتا ہوں؟ حضرت اسود نے فرمایا نہیں۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے کہا کہ کیا نوکیلے پتھر سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ شخص اپنے اونٹ کو داغنا چاہتا تھا جب وہ مرجاتا تو یہ کہتا کہ میں نے اسے ذبح کیا ہے۔

(۲۰۱۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا ذَبَحْت بِالْعُودِ وَالْمَرْوَةِ فَقَطَعْتَ الأَوْدَاجَ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

(۲۰۱۷۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جب تم لکڑی یا نوکیلے پتھر سے ذبح کرو اور رگیں کاٹ دو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۱۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : سَأَلْته عَنِ الذَّبِيحَةِ بِالْمَرْوَةِ ، فَقَالَ : إِذَا كَانَتْ حَدِيدَةً لَا تَرِدُ الأَوْدَاجَ فَكُلْ.

(۲۰۱۷۹) حضرت سلمہ بن بشر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ سے سوال کیا کہ کیا نوکیلے پتھر سے ذبح کرنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب وہ تیز دھار ہو اور رگوں کو کاٹ دے تو کھالو۔

(۲۰۱۸۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : كُلْ ذَبِيحَةَ الْمَرْوَةِ.

(۲۰۱۸۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نوکیلے پتھر کا ذبیحہ کھالو۔

(۲۰۱۸۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ السدى ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا لَمْ تَجِدْ إِلَّا الْمَرْوَةَ فَاذْبَحْ بِهَا.

(۲۰۱۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں نوکیلے پتھر کے علاوہ کچھ نہ ملے تو اسی سے ذبح کرلو۔

(۲۰۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلْ مَا ذُبِحَ بِالشَّفْرَةِ وَالْمَرْوَةِ وَالْقَصَبَةِ وَالْعُودِ ومَا أَفْرَى الأَوْدَاجَ ، وَأَنْهَرَ الدَّمَ ، وَكَانَ يُكْرَهُ السِّنُّ وَالْعَظْمُ وَالظُّفْرُ.

(۲۰۱۸۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ تیز دھار آلے، نوکیلے پتھر، بانس کی دھار، لکڑی اور ہر اس چیز سے ذبح کردہ جانور کو کھالو جو رگوں کو کاٹ دے اور خون بہائے۔ البتہ دانت ہڈی اور ناخن سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

(۲۰۱۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ غُلاَمًا مِنْ بَنِي حَارِثَةَ كَانَ يَرْعَى لِقْحَةً له فَأَتَاهَا الْمَوْتُ وَلَيْسَ مَعَهُ مَا يُذَكِّيهَا بِهِ فَأَخَذَ وَتَدًا فَنَحَرَهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا.

(۲۰۱۸۳) حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ بنو حارثہ کا ایک غلام اپنی حاملہ اونٹنی کو احد پہاڑ کے پاس چرا رہا تھا، وہ اونٹنی اچانک مرنے لگی، اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی جس سے وہ اسے ذبح کرتا، اس نے باندھنے کی کھونٹی اٹھائی اور اسے نحر کردیا، پھر اس بارے میں حضور ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے اسے کھانے کا حکم دیا۔

(۲۰۱۸٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ : كُنْت فِي غَنَمٍ فَعَلاَ الذِّئْبُ فبقر النَّعْجَةُ مِنْ غَنَمِي فَنَثَرَ قَصَبَهَا فِي الأَرْضِ ، فَأَخَذْت ظِرَارًا مِنَ الأَظرةِ فَضَرَبْت بَعْضَهُ بِبَعْضٍ حَتَّى صَارَ لِي مِنْهُ كَهَيْئَةِ السِّكِّينِ فَذَبَحْتُ بِهِ الشَّاةَ وَأَهْرَقْتُ بِهِ الدَّمَ وَقَطَعْت الْعُرُوقَ ، فَقَالَ : انْظُرْ مَا مَسَّ الأَرْضَ مِنْهَا فَاقْطَعْهُ ، فَإِنَّهُ قَدْ مَاتَ وَكُلْ سَائِرَهَا.

(۲۰۱۸۴) حضرت ابو طلحہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے کہا کہ میں اپنے بکریوں کے ریوڑ کو چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور اس نے ایک بھیڑ پر حملہ کردیا۔ اس نے بھیڑ کو بالکل نڈھال کردیا اور اس کی انتڑی باہر نکال دی۔ میں نے ایک پتھر کو توڑ کر چھری کی طرح بنایا اور اس سے بکری کو ذبح کردیا۔ اس کا خون بھی بہا اور اس کی رگیں بھی کٹ گئیں۔ اب فرمائیں کہ اس بکری کا کیا حکم ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو حصہ زمین پر گر گیا تھا اسے پھینک دو اور باقی کو کھالو۔

(۲۰۱۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لِيُذَكِّيَنَّ لَكُمُ الأَسَلُ : الرِّمَاحُ وَالنَّبْلُ.

(۲۰۱۸۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بات کی بھرپور کوشش کرو کہ نیزے یا تیر سے ذبح کرو۔

(۲۰۱۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ جُوَيْرِيَةَ لَهُمْ سَوْدَاءَ ذَبَحَتْ شَاةً بِمَرْوَةَ ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا. (بخاری ۲۳۰۴۔ مسندہ ۵۰۰)

(۲۰۱۸۶) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ایک سیاہ فام باندی نے نوکیلے پتھر سے ایک بکری ذبح کی، اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا تو آپ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔

(۲۰۱۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كُلْ مَا أَفْرَى الأَوْدَاجَ إِلاَّ سِنٌّ ، أَوْ ظُفُرٌ.

(۲۰۱۸۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دانت اور ناخن کے علاوہ ہر وہ چیز جو رگیں کاٹ دے اس کو کھالو۔

(۲۰۱۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ الذَّبِيحَةِ بِالْعُودِ ، فَقَالَ : كُلْ مَا لَمْ يُفْدَغْ.

(۲۰۱۸۸) حضرت محمد سے لکڑی کے ذریعے ذبح کردہ جانور کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ہر وہ چیز جو رگوں کو کاٹ دے اسے کھالو۔

(۲۰۱۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الذَّكَاةُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ.

(۲۰۱۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ذبح حلق اور شہ رگ کاٹنا ہے۔

(۲۰۱۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ ، أَنَّ بَعِيرًا تَرَدَّى فِي مَنْهَلٍ مِنْ تِلْكَ الْمَنَاهِلِ فَلَمْ يَسْتَطِيعُوا أَنْ يَنْحَرُوهُ فَسَأَلُوا سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ : لاَ مَنْحَرَ إِلاَّ مَنْحَرُ إبْرَاهِيمَ عليه السلام.

(۲۰۱۹۰) حضرت داود بن ابی عاصم فرماتے ہیں کہ پانی کے گھاٹ پر ایک اونٹ سرکش ہوگیا۔ لوگوں نے حضرت سعید بن میتب سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے منحر کے سوا کوئی منحر نہیں ہے۔

(۲۰۱۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ نَحْرَ إِلاَّ فِي الْمَنْحَرِ وَالْمَذْبَحِ.

(۲۰۱۹۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ منحر اور مذبح کے علاوہ کہیں نحر نہیں ہے۔

(۲۰۱۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَغْرُورِ ، عَنِ ابن الْفَرَافِصَةِ : أن الفَرَافِصَة كَانَ عِنْدَ عُمَرَ فَأَمَرَ مُنَادِيَهُ ، إنَّ النَّحْرَ فِي اللَّبَّةِ ، وَالْحَلْقِ لِمَنْ قدر وَأَقِرُّوا الأَنْفُسَ حَتَّى تَزْهَقَ. (عبدالرزاق ۸۶۱۴)

(۲۰۱۹۲) حضرت ابن فرافصہ کہتے ہیں کہ حضرت فرافصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے منادی کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ اعلان کرو کہ نحر شہ رگ اور حلق میں اس کے لیے ہے جو اس کی طاقت رکھے۔ جانور کے جسم کو روح نکلنے تک چھوڑے رکھو۔

(۲۰۱۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ ذَبَحَ شَاةً مِنْ قَفَاهَا فَكَرِهَ أَكْلَهَا.

(۲۰۱۹۳) حضرت ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بکری کو گدی کی جانب سے ذبح کیا تو حضرت عطاء نے اس کے کھانے کو مکروہ قرار دیا۔

(٣٤) مَنْ قَالَ تكون الذّكاة فِي غيرِ الحلقِ واللّبّةِ

جوحضرات فرماتے ہیں کہ ذبح حلق اور شہ رگ کے علاوہ ہے

(٢٠١٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ ، عَنْ أَشْيَاخٍ لَهُمْ ، أَنَّ بَعِيرًا تَرَدَّى فِي عين فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ ، فَقَالَ :اطْعَنُوهُ وَكُلُوهُ. (طبرانی ۴۳۸۰)

(۲۰۱۹۴) بنو حارثہ کے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک چشمہ میں ایک اونٹ پھنس گیا،لوگوں نے اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے نیزہ مار کر کھالو۔

(٢٠١٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّ بَعِيرًا تَرَدَّى فِي بِئْرٍ فَصَارَ أَعْلاَهُ أَسْفَلَهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :قَطِّعُوهُ أَعْضَاءً وَكُلُوهُ.

(۲۰۱۹۵) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ کنویں میں اس طرح گرا کہ اس کا نچلا حصہ اوپر ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے اعضا کو کاٹو اور اسے کھالو۔

(٢٠١٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْبَعِيرِ يَتَرَدَّى فِي الْبِئْرِ ، فَقَالَ :يُطْعَنُ حَيْثُ قُدِرَ ، وَيُذْكَرُ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ.

(۲۰۱۹۶) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اگر اونٹ کنویں میں گر جائے تو جیسے ممکن ہو بسم اللہ پڑھ کر اسے نیزہ مار دیا جائے۔

(٢٠١٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلاَّ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ ؟ فَقَالَ :لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لأَجْزَأَكَ. (ترمذی ۱۴۸۱۔ ابن ماجہ ۳۱۸۴)

(۲۰۱۹۷) حضرت ابو العشراء کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ذبح کے لیے حلق اور شہ رگ کاٹنا ضروری ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر تم اس کی ران میں نیزہ مار دو تو بھی کافی ہے۔

(٢٠١٩٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ عَبَايَةَ ، قَالَ :تَرَدَّى بَعِيرٌ فِي رَكِيَّةٍ ، وَابْنُ عُمَرَ حَاضِرٌ فَنَزَلَ رَجُلٌ لِيَنْحَرَهُ ، فَقَالَ :لاَ أَقْدِرُ أَنْ أَنْحَرَهُ ، فقال ابْنُ عُمَرَ ، اذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ وَأَجْهِزْ عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ شَاكِلَتِهِ فَفَعَلَ ، فَأُخْرِجَ مُقَطَّعًا فَأَخَذَ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ عُشْرًا بِدِرْهَمَيْنِ ، أَوْ بِأَرْبَعَةٍ.

(۲۰۱۹۸) حضرت عبایہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک اونٹ سرکش ہو گیا۔ ایک آدمی نے اسے نحر کرنا چاہا،لیکن اس کے لیے ایسا ممکن نہ ہوا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر اس کے پہلو میں نیزہ مار دو۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس اونٹ میں سے گوشت کا ایک ٹکڑا نکالا گیا جسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دو یا چار درہم میں خرید لیا۔

(٢٠١٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ فِي قِرْمَلٍ تَرَدَّى فِي

بِئْرٍ ، فَقَالَ : قَطِّعُوهُ وَكُلُوهُ.

(۲۰۱۹۹) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بہت بڑا اونٹ کنویں میں گر کر پھنس جائے تو اس کے ٹکڑے کاٹ کر کھالو۔

(۲۰۲۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ السَّلْمَانِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ أَرْعَى مَنَائِحَ لأَهْلِي بِظَهْرِ الْكُوفَةِ يَعْنِي الْعِشَارَ ، قَالَ : فَتَرَدَّى مِنْهَا بَعِيرٌ فَخَشِيت أَنْ يَسْبِقَنِي بِذَكَاةٍ فَأَخَذْت حَدِيدَةً فَوَجَأْت بِهَا فِي جَنْبِهِ ، أَوْ سَنَامِهِ ، ثُمَّ قَطَّعْته أَعْضَاءً وَفَرَّقْته عَلَى سَائِرِ أَهْلِي ، ثُمَّ أَتَيْتُ أَهْلِي فَأَبَوْا أَنْ يَأْكُلُوا حَيْثُ أَخْبَرْتهمْ خَبَرَهُ فَأَتَيْت عَلِيًّا فَقُمْت عَلَى بَابِ قَصْرِهِ فَقُلْت : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ : لَبَّيْكَاهُ لَبَّيْكَاهُ ، فَأَخْبَرْته خَبَرَهُ ، فَقَالَ : كُلْ وَأَطْعِمْنِي عَجُزَهُ.

(۲۰۲۰۰) حضرت ابوراشد سلمانی فرماتے ہیں کہ میں اپنی حاملہ اونٹنیوں کو کوفہ کے پاس چرا رہا تھا کہ ایک اونٹ پانی میں بری طرح پھنس گیا۔ مجھے ڈر تھا کہ ذبح کرنے سے پہلے اس کی جان نکل جائے گی، چنانچہ میں نے ایک لوہا پکڑا اور اس کی کمر یا اس کے کوہان میں مار دیا۔ پھر میں نے اس کے ٹکڑے کر دیئے اور اپنے گھر والوں کو دے دیئے۔ لیکن انہوں نے ساری تفصیل سن کر اسے کھانے سے انکار کر دیا۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان کے محل کے دروازے کے پاس کھڑے ہو کر میں نے آواز لگائی: اے امیر المؤمنین! اے امیر المؤمنین! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ میں نے انہیں پوری بات سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ اسے کھالو اور اس کے پچھلے حصے کا گوشت مجھے دے دو۔

(۲۰۲۰۱) حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ وَمَسْرُوقٌ يَقُولاَنِ: أَيُّمَا بَعِيرٍ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ فَلَمْ يَجِدُوا مَنْحَرَهُ فَلْيَجَؤُوه بِالسِّكِّينِ فَهُوَ ذَكَاتُهُ.

(۲۰۲۰۱) حضرت شریح اور حضرت مسروق فرمایا کرتے تھے کہ اگر اونٹ کنویں میں گر جائے اور اس کو نحر کرنا ممکن نہ ہو تو اس کو چھری مار دیں، یہی اس کو ذبح کرنا ہے۔

(۳۵) فِي الذَّكَاةِ إذَا تحرَّكَ مِنها شَيْءٌ فكل

ذبح شدہ جانور اگر حرکت کرے تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سعيد ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : رَجَعْت إِلَى أَهْلِي وَقَدْ كَانَ لَهُمْ شَاةٌ فَإِذَا هِيَ مَيْتَةٌ فَذَبَحْتهَا فَتَحَرَّكَتْ فَأَتَيْت أَبَا هُرَيْرَةَ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهَا ، قَالَ : ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثابت فَذَكَرْت لَهُ أَمْرَهَا ، فَقَالَ : إِنَّ الْمَيِّتَ يَتَحَرَّكُ.

(۲۰۲۰۲) ابو مرہ مولیٰ عقیل بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر آیا تو ان کے پاس ایک بکری تھی جو مری ہوئی محسوس ہو

رہی تھی میں نے اسے ذبح کیا، تو اس نے حرکت کی، میں نے یہ ساری بات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انہوں نے مجھے وہ بکری کھانے کا حکم دیا۔ پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مردہ جانور بھی حرکت کرتا ہے۔

(٢٠٢٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فِي الذَّبِيحَةِ ، قَالَ : إِذَا مَصَعَتْ بِذَنَبِهَا ، أَوْ طَرَفَتْ ، أَوْ تَحَرَّكَتْ فَقَدْ حَلَّتْ.

(٢٠٢٠٣) حضرت عبید بن عمیر ذبیحہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر وہ اپنی دم ہلائے یا آنکھ حرکت کرے تو وہ حلال ہے۔

(٢٠٢٠٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا.

(٢٠٢٠٤) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٢٠٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا ذُكِّيَتْ فَحَرَّكَتْ ذَنَبًا ، أَوْ طَرَفًا ، أَوْ رِجْلاً فَهِيَ ذَكِيَّةٌ.

(٢٠٢٠٥) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر ذبیحہ نے ذبح کے بعد دم، آنکھ یا پاؤں ہلایا ہو تو وہ حلال ہے۔

(٢٠٢٠٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الذَّبِيحَةِ: إِذَا ذُكِّيَتْ فَحَرَّكَتْ طَرَفًا، أَوْ رِجْلاً فَهِيَ ذَكِيٌّ.

(٢٠٢٠٦) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر ذبیحہ نے اپنی آنکھ یا پاؤں ہلایا تو وہ حلال ہے۔

(٢٠٢٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَامِرَ بْنِ عَبْدَةَ ، عَنْ بَطَّةٍ وَقَعَتْ فِي بِئْرٍ فَأَخْرَجُوهَا وَبِهَا رَمَقٌ ، فَقَالَ : اذْبَحُوهَا وَكُلُوهَا.

(٢٠٢٠٧) حضرت صباح بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر بن عبدہ سے سوال کیا کہ ایک بطخ کنویں میں گر گئی تھی، لوگوں نے اسے نکالا تو اس میں زندگی کی رمق موجود تھی، اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے ذبح کر کے کھالو۔

(٢٠٢٠٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا طَرَفَتْ بِعَيْنِهَا ، أَوْ مَصَعَتْ بِذَنَبِهَا ، أَوْ رَكَضَتْ بِرِجْلِهَا فَكُلْ.

(٢٠٢٠٨) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ذبیحہ نے اپنی آنکھ، یا دم یا پاؤں ہلایا تو اسے کھالو۔

(٢٠٢٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : مَا أَدْرَكْت مِنْ ذَلِكَ يَطْرِفُ بِعَيْنِهِ ، أَوْ يُحَرِّكُ ذَنَبَهُ فَذُبِحَ فَهُوَ حَلاَلٌ ، وَمَا ذُبِحَ فَلَمْ تَطْرِفْ لَهُ عَيْنٌ ، وَلَمْ يَتَحَرَّكْ لَهُ ذَنَبٌ فَهُوَ حَرَامٌ مَيْتَةٌ.

(٢٠٢٠٩) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ کسی جانور کو اگر تم اس حال میں ذبح کرو اور اس نے اپنی آنکھ یا دم ہلائی تھی تو وہ حلال ہے۔ اگر اس کو ذبح کیا گیا لیکن اس نے نہ اپنی آنکھ ہلائی نہ دم تو وہ مردار ہے اور حرام ہے۔

(٢٠٢١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ مُوسَى بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَرَّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَلَى

نَعَامَةٍ مُلْقَاةٍ عَلَى الْكُنَاسَةِ تَحَرَّكُ ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ ؟ فَقَالُوا : نَخَافُ أَنْ تَكُونَ مَوْقُوذَةً ؟ فَقَالَ : كُنْتُمْ تَدَعُونَهَا لِلشَّيْطَانِ ، إِنَّمَا الْوَقِيذُ مَا مَاتَ فِي وَقِيذِهِ.

(۲۰۲۱۰) حضرت نعمان بن علی فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ایک شتر مرغ کے پاس سے گذرے جسے کوڑے میں پھینکا گیا اور وہ حرکت کر رہا تھا۔ حضرت سعید بن جبیر نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے مردار سمجھ کر ڈال دیا۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ اسے شیطان کے لیے کیوں چھوڑتے ہو۔ مردار تو وہ ہوتا ہے جو ساکن ہو جائے۔

(۲۰۲۱۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مجلز ، قَالَ : كَانُوا يرجون فِي الْمُنْخَنِقَةِ وَالْمَوْقُوذَةِ وَالْمُتَرَدِّيَةِ إِلاَّ مَا ذَكَّيْتُمْ ، ثُمَّ حَرَّمَ اللَّهُ ذَلِكَ كُلَّهُ إلا ما ذُكِّيَ.

(۲۰۲۱۱) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ اسلاف قرآن مجید کی آیت (الا ما ذکیتم) کو گلا گھونٹے ہوئے، مردار اور گر کر ہلاک ہونے والے جانور سے استثناء مانتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ذبح کردہ کے علاوہ ہر ایک چیز کو حرام قرار دے دیا۔

(۳۶) فِي المجثّمةِ الّتِي نُهِي عنها

مجثمہ کی ممانعت کا بیان

(۲۰۲۱۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ الْمُجَثَّمَةَ. (ترمذی ۱۷۹۵۔ احمد ۲/ ۳۶۶)

(۲۰۲۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن مجثمہ کو حرام قرار دیا۔

(۲۰۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ.

(۲۰۲۱۳) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ سے منع فرمایا۔

(۲۰۲۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : نَهَى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ.

(۲۰۲۱۴) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ مجثمہ سے منع کیا گیا ہے۔

(۲۰۲۱۵) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُجَثَّمَةَ وَالْخِلْسَةَ وَالنُّهْبَةَ.

(ترمذی ۱۴۷۸۔ احمد ۳/ ۳۲۳)

(۲۰۲۱۵) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کو حرام قرار دیا ① وہ جانور جنہیں باندھ کر شکار کیا گیا ہو۔ ② وہ جانور جنہیں کسی درندے سے چھڑایا جائے اور وہ ذبح کرنے سے پہلے مر جائیں۔ ③ وہ جانور جنھیں کسی سے چھینا گیا ہو۔

☆ مجثمہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جسے باندھ کر تیر مارا جائے۔

(۲۰۲۱۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الْمُجَثَّمَةِ. (بخاری ۵۶۲۹۔ ترمذی ۱۸۲۵)

(۲۰۲۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجثمہ سے منع فرمایا۔

(۳۷) ما قالوا فِي الطَّيرِ والشَّاةِ ترمى حتّى يموت

اگر مرغی یا بکری وغیرہ کو تیر مارا جائے اور وہ مر جائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۲۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : أَرَأَيْت لَوْ رَمَيْت دِيكًا ، أَوْ كَبْشًا بِالنَّبْلِ كُنْت تَأْكُلُهُ ؟ قَالَ : لاَ هُوَ مَيْتَةٌ.

(۲۰۲۱۷) حضرت ابو جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ اگر میں کسی مرغ یا بھیڑ کو تیر ماروں تو کیا آپ اسے کھائیں گے؟ انہوں نے فرمایا نہیں وہ تو مردار ہے۔

(۲۰۲۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ.

(۲۰۲۱۸) حضرت طاوس اس سے منع فرمایا کرتے تھے۔

(۲۰۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا ، فَقَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ .

(بخاری ۵۵۱۵۔ مسلم ۱۵۴۹)

(۲۰۲۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جو مرغی کو باندھ کر نشانہ بنا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لعنت کی ہے جو جانوروں پر نشانے بازی کریں۔

(۲۰۲۲۰) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ. (ابن ماجه ۳۱۸۵)

(۲۰۲۲۰) حضرت ابو سعید رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے جانوروں پر نشانہ بازی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۰۲۲۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَرَّ عَلَى أُنَاسٌ مِنَ الأَنْصَارِ قَدْ وَضَعُوا حَمَامَةً يَرْمُونَهَا ، فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخَذَ الرُّوحُ غَرَضًا.

(مسلم ۱۵۴۹۔ ترمذی ۱۴۷۵)

(۲۰۲۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جنہوں نے ایک کبوتری رکھی ہوئی تھی اور اسے تیر مار رہے تھے، آپ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے ذی روح کو نشانہ بازی کے لیے ہدف بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٠٢٢٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ دَارَ الإِمَارَةِ وَقَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا ، فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصَبَّرَ الْبَهَائِمُ.

(بخاری ۵۵۱۳۔ مسلم ۱۵۴۹)

(۲۰۲۲۲) حضرت ہشام بن زید بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ دارالامارۃ میں داخل ہوا، وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو باندھ رکھا تھا اور اسے نشانہ بنا رہے تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ جانوروں کو باندھ کر انہیں نشانہ بنا کر مار دیا جائے۔

(٢٠٢٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَرِّعِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الْبَهَائِمِ صَبْرًا. (مسلم ۱۵۵۰۔ ابن ماجہ ۳۱۸۸)

(۲۰۲۲۳) حضرت ابوزبیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ جانور کو باندھ کر نشانہ بنا کر قتل کیا جائے۔

(٢٠٢٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ تِعْلَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ صَبْرِ الْبَهِيمَةِ وَمَا أُحِبُّ أَنِّي صَبَرْتُ دَجَاجَةً ، وَلاَ أَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا. (طبرانی ۴۰۰۴۔ احمد ۵/ ۴۲۲)

(۲۰۲۲۴) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا۔ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں ایک مرغی کو بھی اس طرح باندھ کر ہلاک کروں اور مجھے اس کے بدلے فلاں فلاں چیز مل جائے۔

(٣٨) ما ينهى عن أكلِهِ مِن الطّيرِ والسِّباعِ ؟

کون سے پرندوں اور جانوروں کا کھانا منع ہے؟

(٢٠٢٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عن أبي إدريس عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. (بخاری ۵۷۸۰۔ مسلم ۱۵۳۳)

(۲۰۲۲۵) حضرت ابوثعلبہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچلی والے ہر جانور کو کھانے سے منع فرمایا۔

(٢٠٢٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ ، عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

(۲۰۲۲۶) حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں کچلی والے جانور کو کھانے سے منع فرمایا۔

(٢٠٢٢٧) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. (ابوداؤد ۳۷۹۹۔ ترمذی ۱۴۷۹)

(۲۰۲۲۷) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے غزوہ خیبر میں کچلی والے ہر جانور کو کھانے سے منع فرمایا۔

(۲۰۲۲۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

(۲۰۲۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہر کچلی والے جانور اور پنجے سے شکار کرنے والے پرندے کو کھانے سے منع فرمایا۔

(۲۰۲۲۹) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلَّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

(۲۰۲۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم خیبر میں ہر کچلی والے جانور اور پنجے سے شکار کرنے والے پرندے کو کھانے سے منع فرمایا۔

(۲۰۲۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

(۲۰۲۳۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم خیبر میں کچلی والے جانور اور پنجے سے شکار کرنے والے پرندے کو کھانے سے منع فرمایا۔

(۲۰۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ كُلَّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ ، وَكُلَّ سَبُعٍ ذِي نَابٍ.

(۲۰۲۳۱) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اسلاف پنجے سے شکار کرنے والے پرندے اور کچلی والے جانور کو ناجائز قرار دیتے تھے۔

(۲۰۲۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ مِنَ الطَّيْرِ مَا أَكَلَ الْجِيَفَ.

(۲۰۲۳۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف مردار کھانے والے پرندے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۲۰۲۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ لَقَطَ مِنَ الطَّيْرِ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ ، وَكُلُّ شَيْءٍ نَهَشَ بِمِنْقَارِهِ ، أَوْ أَخَذَ بِمِخْلَبِهِ ، فَكَانَ يَكْرَهُ لَحْمَهُ ، وَكَانَ يَكْرَهُ لَحْمَ الصُّرَدِ.

(۲۰۲۳۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ چگ کر کھانے والا پرندہ بالکل حلال ہے۔ چونچ اور پنجوں سے شکار کرنے والا مکروہ ہے۔ وہ لٹورے کے گوشت کو مکروہ خیال کرتے تھے۔

(۲۰۲۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ : إِنَّ الْيَهُودَ لاَ يَأْكُلُونَ مِنَ الطَّيْرِ إِلاَّ مَا لَقَطَ ، قَالَ : فَأَعْجَبَ ذَلِكَ مُجَاهِدًا.

(۲۰۲۳۴) حضرت ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے کہا کہ یہودی صرف وہ پرندے کھاتے ہیں جو چگتے ہیں:

حضرت مجاہد نے اس بات کو پسند فرمایا۔

(٢٠٢٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا سُئِلَتْ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ ، قَالَتْ : ﴿لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾ ، ثُمَّ تَقُولُ : إِنَّ الْبُرْمَةَ لَيَكُونُ فِيهَا الصُّفْرَةُ.

(۲۰۲۳۵) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب کچلی والے جانوروں اور نوکیلے پنجے والے پرندوں کے بارے میں سوال کیا جاتا تو وہ یہ آیت پڑھتیں ﴿لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾

(٢٠٢٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ مُوسَى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَكْلَ سِبَاعِ الطَّيْرِ وَسِبَاعِ الْوَحْشِ.

(۲۰۲۳۶) حضرت ابوجعفر نے خونخوار شکاری اور درندوں کے کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٣٩) ما قالوا فِي لحمِ الغرابِ ؟

کوے کے گوشت کا بیان

(٢٠٢٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَنْ يَأْكُلُ الْغُرَابَ وَقَدْ سَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسِقًا ؟. (ابن ماجه ٣٢٤٨۔ بيهقى ٣١٧)

(۲۰۲۳۷) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کوے کا گوشت کھائے رسول اللہ ﷺ نے اسے فاسق قرار دیا ہے۔

(٢٠٢٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ وَسُئِلَ عَنْ لَحْمِ الْغُرَابِ وَالْحُدَيَّا ، فَقَالَ : دَجَاجَةٌ سَمِينَةٌ.

(۲۰۲۳۸) حضرت عکرمہ سے کوے کے گوشت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ موٹی مرغی ہے۔

(٢٠٢٣٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَحْمِ الْغُرَابِ وَالْحُدَيَّةِ ، فَقَالَ : أَحَلَّ اللَّهُ حَلاَلاً وَحَرَّمَ حَرَامًا وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ فَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ عَنْهُ.

(۲۰۲۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کوے اور چیل کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں کو حرام قرار دے دیا اور حلال چیزوں کو حلال قرار دے دیا۔ کچھ چیزوں کے بارے میں خاموشی ہے جن کے بارے میں خاموشی ہے ان کے بارے میں معافی ہے۔

(٢٠٢٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۲۴۰) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٢٤١) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالطَّيْرِ كُلِّهِ بَأْسًا إِلاَّ أَنْ تَقْذَرَ مِنْهُ شَيْئًا.

(۲۰۲۴۱) حضرت حجاج تمام پرندوں کو جائز قرار دیتے تھے سوائے ان کے جو گندگی کھائیں۔

(٢٠٢٤٢) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ عَمَّنْ سَمِعَ إبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۲۰۲۴۲) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٢٠٢٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : مَا لَمْ يُحَرَّمْ عَلَيْكَ فِي القرآن فَهُوَ لَكَ حَلاَلٌ.

(۲۰۲۴۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جن چیزوں کی حرمت قرآن میں نہیں آئی وہ حلال ہیں۔

(٤٠) ما قالوا فِي أكل اليربوعِ ؟

یربوع (چوہے کی مانند ایک جانور) کے کھانے کا بیان

(٢٠٢٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِأَكْلِ الْيَرْبُوعِ.

(۲۰۲۴۴) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ یربوع کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٢٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۲۴۵) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ یربوع کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٢٤٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْيَرْبُوعِ.

(۲۰۲۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یربوع کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٢٤٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الذِّئْبِ لاَ يُؤْكَلُ وَالْيَرْبُوعُ يُؤْكَلُ.

(۲۰۲۴۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ بھیڑیے کو نہیں کھایا جائے گا، یربوع کو کھایا جائے گا۔

(٢٠٢٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۲۴۸) حضرت عطاء خراسانی فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٢٤٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي الْوَسِيمِ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَسَنَ بْنَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْيَرْبُوعِ ، قَالَ : فَأْرُ الْبَرِّيَّةِ.

(۲۰۲۴۹) حضرت ابوویسم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن حسین بن علی سے یربوع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٢٠٢٥٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا ، عَنْ أَكْلِ الْيَرْبُوعِ فَكَرِهَاهُ.

(۲۰۲۵۰) حضرت حکم اور حضرت حماد نے یربوع کے کھانے کو مکروہ قرار دیا۔

(۴۱) مَا قَالُوا فِي قَتْلِ الْأَوْزَاغِ ؟

چھپکلیوں کو مارنے کا بیان

(۲۰۲۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ. (بخاری ۳۳۰۷۔ مسلم ۱۴۲)

(۲۰۲۵۱) حضرت ام شریک فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا ہے۔

(۲۰۲۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ ، يَعْنِي الْوَزَغَ.

(۲۰۲۵۲) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا۔

(۲۰۲۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي خَالِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَدِّي عُقْبَةَ بْنِ فَاكِهٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ نِصْفَ النَّهَارِ فَاسْتَأْذَنْت عَلَيْهِ فَخَرَجَ مُتَّزِرًا ، بِيَدِهِ عَصَى فَقُلْت : أَيْنَ كُنْت فِي هَذِهِ السَّاعَةِ ؟ فَقَالَ : كُنْت أَتْبَعُ هَذِهِ الدَّابَّةَ ، يَكْتُبُ اللَّهُ بِقَتْلِهَا الْحَسَنَةَ وَيَمْحُو بِهِ السَّيِّئَةَ فَاقْتُلْهَا ، وَهِيَ الْوَزَغُ. (ابن ماجہ ۱۳۱۶۔ احمد ۴/ ۷۸)

(۲۰۲۵۳) حضرت عقبہ بن فاکہ کہتے ہیں کہ میں نصف نہار کے وقت حضرت زید بن ثابت کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو وہ ازار پہنے ہوئے ہاتھ میں لاٹھی پکڑے باہر تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا کہ اس وقت آپ کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اس جانور کو تلاش کر رہا ہوں جس کو مارنے پر اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرماتے ہیں اس کو مارو اور وہ جانور چھپکلی ہے۔

(۲۰۲۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقْتُلُ الْأَوْزَاغَ.

(۲۰۲۵۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چھپکلیوں کو مارا کرتی تھیں۔

(۲۰۲۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَفْعَلُهُ.

(۲۰۲۵۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چھپکلیوں کو مارا کرتی تھیں۔

(۲۰۲۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً كَانَتْ لَهُ بِهَا صَدَقَةٌ.

(۲۰۲۵۶) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جس نے ایک چھپکلی کو مارا اسے ایک صدقے کا ثواب ملتا ہے۔

(۲۰۲۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً كُفِّرَ عَنْهُ سَبْعُ خَطِيئَاتٍ

(۲۰۲۵۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جس نے ایک چھپکلی کو مارا اس کے سات گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(۲۰۲۵۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَائِبَةَ مَوْلَاةٍ لِفَاكِهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَرَأَتْ فِي بَيْتِهَا رُمْحًا مَوْضُوعًا ، فَقَالَتْ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا تَصْنَعِينَ بِهَذَا ؟ قَالَتْ : نَقْتُلُ بِهَا هَذِهِ الأَوْزَاغَ ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ اللهِ لَمَّا أُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ تَكُنْ دَابَّةٌ فِي الأَرْضِ إِلاَّ أَطْفَأَتِ النَّارَ عَنْهُ غَيْرَ الْوَزَغِ ، فَإِنَّهُ كَانَ يَنْفُخُ عَلَيْهِ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ. (ابن ماجه ۳۲۳۱۔ احمد ۶/ ۱۰۹)

(۲۰۲۵۸) حضرت فاکہ بن مغیرہ کی مولاۃ حضرت سائبہ فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں ان کے پاس حاضر ہوئی تو وہاں ایک نیزہ پڑا تھا۔ میں نے پوچھا کہ اے ام المؤمنین! آپ اس نیزے کا کیا کریں گی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم اس سے چھپکلیوں کو قتل کریں گے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ جب خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو زمین پر موجود ہر جانور آگ کو بجھا رہا تھا جبکہ چھپکلی آپ پر پھونکیں مار کر اسے اور زیادہ بھڑکا رہی تھی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارنے کا حکم دیا۔

(۲۰۲۵۹) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ ، قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمَّتِي قُرَيْبَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ ؛ قَالَتْ : كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَأْمُرُ بِقَتْلِ الْوَزَغِ.

(۲۰۲۵۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا چھپکلیوں کو مارنے کا حکم دیتی تھیں۔

(۲۰۲٦۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اقْتُلُوا الْوَزَغَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ.

(۲۰۲٦۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چھپکلی کو حل اور حرم دونوں جگہ مار ڈالو۔

(۲۰۲٦۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْس ، عن أبيه ، قَالَ : كانت لعائشة قناة تقتل بها الوزغ.

(۲۰۲٦۱) حضرت ابو عمیس کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نیزہ تھا جس سے وہ چھپکلیوں کو مارتی تھیں۔

(۲۰۲٦۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْوَزَغِ.

(۲۰۲٦۲) حضرت مجاہد چھپکلیوں کو مارنے کا حکم دیتے تھے۔

(٤٢) ما قالوا فِي قتلِ الحيّاتِ والرّخصةِ فِيهِ

سانپوں کو مارنے کا بیان

(۲۰۲٦۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ : ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ قَالَ : فَنَحْنُ نَأْخُذُهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً

إِذْ دَخَلَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اقْتُلُوهَا ، فَابْتَدَرْنَا لَهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا بِنَفْسِهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَقَاهَا اللَّهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا.

(بخاری ۱۸۳۰۔ مسلم ۱۳۷)

(۲۰۲۶۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ساتھ ایک غار میں تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ اس آیت کے نازل ہوتے ہی ہم نے اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے حاصل کرلیا۔ اتنے میں ایک سانپ غار میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو۔ ہم سانپ کو مارنے کے لیے بڑھے ہی تھے کہ وہ بھاگ گیا پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ نے اسے تمہارے شر سے اور تمہیں اس کے شر سے بچالیا۔

(۲۰۲٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا عَلَى كُلِّ حَالٍ.

(۲۰۲۶۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سانپوں کو ہر حال میں مار ڈالو۔

(۲۰۲٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ.

(۲۰۲۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ شیش ناگ کو مارنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

(۲۰۲٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ عُمَرُ :أَصْلِحُوا مَثَاوِيكُمْ وَأَخِيفُوا الْهَوَامَّ قَبْلَ أَنْ تُخِيفَكُمْ ، فَإِنَّهُ لاَ يَظْهَرُ لَكُمْ مِنْهُنَّ مُسْلِمٌ.

(۲۰۲۶۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے گھروں کو صاف رکھو، حشرات کو ان میں پیدا نہ ہونے دو، انہیں ڈراؤ قبل اس کے کہ وہ تمہیں ڈرائیں کیونکہ مسلمان (جن) تمہارے سامنے ان کی شکل میں ظاہر نہ ہوگا۔

(۲۰۲٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ قَتَلَ حَيَّةً قَتَلَ كَافِرًا.

(۲۰۲۶۷) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جس نے سانپ کو قتل کیا گویا اس نے کافر کو قتل کیا۔

(۲۰۲٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا ، إِلاَّ الَّذِي كَأَنَّهُ مِلْمُولٌ ، فَإِنَّهُ جِنُّهَا.

(۲۰۲۶۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سانپوں کو قتل کرو صرف اس سانپ کو قتل نہ کرو جو سرمہ دانی کی سلائی کی طرح ہے کیونکہ یہ جن ہے۔

(۲۰۲٦٩) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الجان ، وَيَأْمُرُ بِقَتْلِهَا وَيَقُولُ : الْجَانُّ مِسخُ الْجِنِّ كَمَا مُسِخَتِ الْقِرَدَةُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

(۲۰۲۶۹) حضرت ابن عباس رٹائیہ اژدھا کو مارتے تھے اور اسے مارنے کا حکم دیتے اور فرماتے تھے کہ اژدھا جنوں کی بگڑی ہوئی شکل ہے جس طرح بندر بنی اسرائیل کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں۔

(۲۰۲۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ، ثُمَّ أُمِرَ بِنَبْذِهِنَّ.

(۲۰۲۷۰) حضرت ابن عمر رٹائیہ سانپوں کو مار کر پھینکنے کا حکم دیتے تھے۔

(۲۰۲۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ وَمُحَمَّدٌ يَأْمُرَانِ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ إِلاَّ الْجَانَّ الَّذِي كَأَنَّهُ قَصَبَةُ فِضَّةٍ.

(۲۰۲۷۱) حضرت حسن اور حضرت محمد چاندی کی مانند اژدھے کے علاوہ سب سانپوں کو مارنے کا حکم دیتے تھے۔

(۲۰۲۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فضيل ، عن مغيرة ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَأْمُرُونَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ إِلاَّ الْجَانَّ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ.

(۲۰۲۷۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف سب سانپوں کو مارنے کا حکم دیتے تھے سوائے اس اژدھے کے جو چاندی کے مانند ہو۔

(۲۰۲۷۳) حَدَّثَنَا خلف ابْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : سَأَلْته عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ ؟ فَقَالَ : وَدِدْت أَنِّي وَجَدْت مَنْ يَتَّبِعُهُنَّ فَيَقْتُلُهُنَّ ، وَنُعْطِيه عَنْ ذَلِكَ أَجْرًا.

(۲۰۲۷۳) حضرت ابوطلحہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر سے سانپوں کو مارنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا شخص ہو جو انہیں تلاش کر کے مارے اور ہم اسے اس کا عوض دیں۔

(۲۰۲۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :مَا يَضُرُّ أَحَدَكُمْ قَتَلَ حَيَّةً ، أَوْ قَتَلَ كَافِرًا إِلاَّ الَّذِي كَأَنَّهُ مَيْلٌ ، فَإِنَّهُ جِنُّهَا.

(۲۰۲۷۴) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ سانپ اور کافر کو مارنا ایک جیسا ہے البتہ وہ سانپ جو سرمہ دانی کی سلائی کی طرح ہو اسے مارنا درست نہیں وہ جن ہے۔

(۲۰۲۷٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ ذِي الطفيتين ، فَإِنَّهُ يَلْتمس الْبَصَرَ ، وَيُصِيبُ الْحَمْلَ يَعْنِي حَيَّةً خَبِيثَةً. (بخاری ۳۳۰۸۔ مسلم ۱۲۷)

(۲۰۲۷۵) حضرت عائشہ رٹیلٹیا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شیش ناگ کو مارنے کا حکم دیا کیونکہ یہ آنکھ کو تلاش کرتا ہے اور حمل کو نشانہ بناتا ہے۔

(۲۰۲۷٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى :قَالَ أَبُو لَيْلَى :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَيَّاتِ فِي الْبُيُوتِ ؟ فَقَالَ :إِنْ رَأَيْتُمُوهُنَّ فِي

مَسَاكِنِكُمْ ، فَقُولُوا لَهُنَّ :نَنْشُدُكُمْ بِالْعَهْدِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُمْ نُوحٌ ، نَنْشُدُكُمْ بِالْعَهْدِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُمْ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد ، أَنْ لاَ تُؤْذُونَا ، فَإِنْ رَأَيْتُمْ مِنْهُنَّ شَيْئًا فَاقْتُلُوهُنَّ. (ترمذی ۱۴۸۵۔ ابوداؤد ۵۲۱۸)

(۲۰۲۷۶) حضرت ابو لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے حضور ﷺ سے گھروں میں سانپوں کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم انہیں اپنے گھروں میں دیکھو تو ان سے کہو کہ ہم تمہیں حضرت نوح سے کیا ہوا تمہارا وعدہ یاد دلاتے ہیں، ہم تمہیں حضرت سلیمان بن داود سے کیا ہوا تمہارا وعدہ یاد دلاتے ہیں کہ تم ہمیں تکلیف نہ دو۔ پھر بھی اگر تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے مار ڈالو۔

(۲۰۲۷۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الأَعْيَنِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَتَلَ حَيَّةً قَتَلَ كَافِرًا.

(احمد ۳۹۴۔ بزار ۱۸۴۷)

(۲۰۲۷۷) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سانپ کو مارا اس نے کافر کو مارا۔

(۲۰۲۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفْرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعد ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَنْ قَتَلَ حَيَّةً قَتَلَ كَافِرًا.

(۲۰۲۷۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جس نے سانپ کو مارا اس نے کافر کو مارا۔

(۲۰۲۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَنْ قَتَلَ حَيَّةً فَقَدْ قَتَلَ عَدُوًّا كَافِرًا.

(۲۰۲۷۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جس نے سانپ کو مارا اس نے دشمن کافر کو مارا۔

(٤٣) مَا قَالُوا فِي قَتْلِ الْكِلاَبِ

کتوں کو مارنے کا بیان

(۲۰۲۸۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ . أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ. (ابن ماجه ۳۶۵۱۔ احمد ۶/ ۱۴۳)

(۲۰۲۸۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں جس کتے کو دیکھوں اسے مار دوں۔

(۲۰۲۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بن حَكِيم ، عَنْ سَلْمَى أُمِّ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ :أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ ، فَلَمْ أَدَعْ كَلْبًا إِلاَّ قَتَلْته.

(طحاوی ۵۳۔ احمد ۶/ ۳۹۱)

(۲۰۲۸۱) حضرت ابو رافع فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں جس کتے کو دیکھوں اسے مار دوں۔

(٢٠٢٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ ، حَتَّى قَتَلْنَا كَلْبَ امْرَأَةٍ جَاءَتْ بِهِ مِنَ الْبَادِيَةِ. (بخاری ۳۳۲۳۔ مسلم ۱۲۰۰)

(۲۰۲۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا، ہم نے کتے مارنے شروع کیے، یہاں تک ایک عورت جو گاؤں سے کتا لائی تھی، ہم نے اس کے کتے کو بھی مار دیا۔

(٢٠٢٨٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ ، ثُمَّ قَالَ :مَا لَهُمْ وَلِلْكِلاَبِ ، ثُمَّ رَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ.

(مسلم ۹۳۔ ابوداؤد ۷۵)

(۲۰۲۸۳) حضرت عبد اللہ بن مغفل فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ کتے لوگوں کے کس کام کے؟ پھر آپ نے شکار کے کتے رکھنے کی اجازت دے دی۔

(٢٠٢٨٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعليه الْكَآبَةَ فَقُلْتُ :مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَعَدَنِي أَنْ يَأْتِيَنِي فلم يأتيني مُنْذُ ثَلاَثٍ ، قَالَ :فأجاز كَلْبٌ ، قَالَ أُسَامَةُ :فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِي وَصِحْت ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا لَكَ يَا أُسَامَةَ ؟ فَقُلْت :أجاز كَلْبٌ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ فَقُتِلَ. (مسلم ۸۲۔ طبرانی ۳۸۷)

(۲۰۲۸۴) حضرت اسامہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کچھ پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! خیریت تو ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے میرے پاس آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ تین دن سے میرے پاس نہیں آئے۔ اتنے میں ایک کتا وہاں سے گذرا۔ میں نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور میں چلایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے اسامہ کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ ایک کتا گذرا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارنے کا حکم دیا اور اسے مار دیا گیا۔

(٢٠٢٨٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ عُثْمَانَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ وَذَبْحِ الْحَمَامِ.

(۲۰۲۸۵) حضرت عثمان نے کتوں کو مارنے اور کبوتر کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔

(٢٠٢٨٦) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ حَتَّى إِنَّ الْمَرْأَةَ كَانَتْ تَدْخُلُ بِالْكَلْبِ فَيُقْتَلُ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ ، قَالَ :لَوْلاَ أَنَّ الْكِلاَبَ أُمَّةٌ مِنَ الأُمَمِ لأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ نُقْطَتَانِ ، فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ.

(مسلم ۴۷۔ ابوداؤد ۲۸۴۰)

(۲۰۲۸۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے اس حکم اس پابندی سے عمل کیا کہ اگر کوئی عورت شہر میں کتا لے کر آتی تو اس کے نکلنے سے پہلے کتے کو مار دیا جاتا تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کتے اللہ کی پیدا کی ہوئی جماعت نہ ہوتے تو میں سب کو قتل کرنے کا حکم دے دیتا، لہٰذا تم صرف اس تیز کالے کتے کو قتل کرو جس کی آنکھوں کے درمیان دو نقطے ہوں کیونکہ یہ کتا شیطان ہے۔

(۲۰۲۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ. (مسلم ۴۴۔ احمد ۲/ ۱۱۳)

(۲۰۲۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔

(٤٤) فِي وَسْمِ الدَّابَّةِ وَمَا ذَكَرُوا فِيهِ

جانور کے چہرے پر گدائی کرنے اور نشان لگانے کی ممانعت

(۲۰۲۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى حِمَارٍ يُوسَمُ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ :أَلَمْ أَنْهَ عَنْ هَذَا ؟ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا. (مسلم ۱۰۶۔ ابوداؤد ۲۵۵۷)

(۲۰۲۸۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک حمار کے پاس سے گذرے، اس کے چہرے پر نشان لگا ہوا تھا، آپ نے فرمایا کہ کیا میں نے ایسا کرنے سے منع نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۰۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضْرَبَ وَجْهُ الدَّابَّةِ.

(۲۰۲۸۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے چہرے پر نشان لگانے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۰۲۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أنه كره أن تُعْلَمَ الصورة.

(۲۰۲۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چہرے پر نشان لگانا مکروہ ہے۔

(۲۰۲۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضْرَبَ الصُّورَةُ. (بخاری ۵۵۴۱۔ احمد ۲/ ۱۱۸)

(۲۰۲۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر نشان لگانے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۰۲۹۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :رَآنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ مَوْسُومٍ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَكَرِهَ ذَلِكَ ، وَقَالَ فِيهِ قَوْلاً شَدِيدًا.

(۲۰۲۹۲) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک ایسے حمار پر سوار دیکھا، جس کی آنکھوں کے درمیان نشان

لگا ہوا تھا، آپ نے اس عمل کو ناپسند قرار دیا اور اس بارے میں سخت بات فرمائی۔

(۲۰۲۹۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ ، وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ. (مسلم ۱۰۶)

(۲۰۲۹۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر نشان لگانے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۰۲۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ يُلْطَمُ الْوَجْهُ ، وَلاَ يُوسَمُ.

(۲۰۲۹۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ چہرے پر نہ تو مارا جائے گا اور نہ ہی نشان لگایا جائے گا۔

(۲۰۲۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : نُهِيَ عَنْ وَسْمِهَا فِي وَجْهِهَا.

(۲۰۲۹۵) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ چہرے پر نشان لگانے سے منع کیا گیا ہے۔

(۲۰۲۹۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُكْرَهُ أَنْ تُوسَمَ الْعَجْمَاءُ عَلَى خَدِّهَا ، أَوْ تُلْطَمَ ، أَوْ تُجَرَّ بِرِجْلِهَا إِلَى مَذْبَحِهَا.

(۲۰۲۹۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جانور کے چہرے پر نشان لگانا، یا چہرے پر مارنا یا اسے پاؤں سے گھسیٹ کر ذبح خانے کی طرف لے جانا مکروہ ہے۔

(۲۰۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ شَيْءٍ حُرْمَةٌ ، وَحُرْمَةُ الْبَهَائِمِ وُجُوهُهَا.

(۲۰۲۹۷) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک کی ایک لائق احترام چیز ہوتی ہے، جانوروں کی لائق احترام چیز ان کا چہرہ ہے۔

(۳۵) من رخّص فِي السِّمةِ

جن حضرات نے جانور پر نشان لگانے کی اجازت دی ہے

(۲۰۲۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِرَجُلٍ : هَبْهُ لِي ، أَوَ قَالَ بِعْنِيهِ يَعْنِي جَمَلاً ، قَالَ : هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَوَسَمَهُ بِسِمَةِ الصَّدَقَةِ ، ثُمَّ بَعَثَ بِهِ. (احمد ۴/ ۱۷۳۔ طبرانی ۶۹۴)

(۲۰۲۹۸) حضرت یعلی بن مرہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ اپنا اونٹ مجھے ہدیہ کر دو۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ اونٹ آپ کا ہوا، آپ نے اس اونٹ پر صدقے کا نشان لگا کر اسے روانہ کرا دیا۔

(۲۰۲۹۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ فِي السِّمَةِ فِي مُؤَخَّرِ الأُذُنِ.

(۲۰۲۹۹) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ کان کے پیچھے نشان لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عن يحيى بن سعيد، عن سعيد بن المسيب، قَالَ: لَا بأس بالسمة في الأذن.

(۲۰۳۰۰) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ کان پر نشان لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۳۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ :مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِأَبِي وَهُوَ يَسِمُ وَسْمَ قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ ، فَقَالَ :ابْنُ عُمَرَ :لَا تُلْحِمْ لَا تُلْحِمْ.

(۲۰۳۰۱) حضرت محمد ابن زیاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس سے گذرے وہ جانور پر حضرت قدامہ بن مظعون کا نشان لگا رہے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اتنی زور سے نشان نہ لگا کہ گوشت تک پہنچ جائے۔ اتنی زور سے نشان نہ لگاؤ کہ گوشت تک پہنچ جائے۔

(۲۰۳۰۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمِرْبَدِ يَسِمُ غَنَمًا لَهُ ، أَحْسَبُهُ قَالَ :فِي آذَانِهَا.

(بخاری ۵۵۴۲۔ مسلم ۱۰۹)

(۲۰۳۰۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مقام مربد میں اپنی بکریوں پر نشان لگا رہے تھے۔

(۲۰۳۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ:سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ، عَنْ وَسْمِ الْغَنَمِ فِي آذَانِهَا، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۰۳۰۳) حضرت سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے بکریوں کے کانوں پر نشان لگانے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اسے جائز قرار دیا۔

(٤٦) فِي اتِّخَاذِ الكلب وما ينقص مِن أجرِهِ

کتا پالنے کی مذمت اور اس کی وجہ سے ثواب کا نقصان

(۲۰۳۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى بَنِي مُعَاوِيَةَ فَنَبَحَتْ عَلَيْنَا كِلَابٌ ، فَقَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ ، أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ. (بخاری ۵۴۸۰۔ مسلم ۵۲)

(۲۰۳۰۴) حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بنو معاویہ کی طرف گیا۔ وہاں کچھ کتے ہم پر بھونکے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے شکار یا مریض کی حفاظت کے علاوہ کسی اور غرض سے کتا

پالا تو اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی کی جائے گی۔

(۲۰۳۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا ، إِلاَّ كَلْبَ صَيْدٍ ، أَوْ مَاشِيَةٍ ، نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ. (مسلم ۵۱۔ احمد ۸)

(۲۰۳۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے شکار یا پہرے داری کے علاوہ کسی اورغرض سے کتا پالا تو اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی کی جائے گی۔

(۲۰۳۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلاَّ كَلْبَ صَيْدٍ ، أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ ، قَالَ :وَقَالَ سَالِمٌ :وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ:أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ. (بخاری ۵۴۸۱۔ مسلم ۵۴)

(۲۰۳۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے شکار یا پہرے داری کے علاوہ کسی اورغرض سے کتا پالا تو اس کے ثواب سے روزانہ دو قیراط کی کمی کی جائے گی۔ حضرت ابو ہریرہ نے ''کلب حرث'' کے الفاظ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔

(۲۰۳۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ زَادَ فِيهِ :أَوْ كَلْبَ مَخَافَةٍ.

(۲۰۳۰۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ''کلب مخافۃ'' کا اضافہ ہے۔

(۲۰۳۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلاَّ كَلْبَ قَنَصٍ ، أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطان. (ابو یعلی ۵۰۲۵)

(۲۰۳۰۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے شکار، جانوروں کی نگرانی یا پہرے داری کے علاوہ کسی اورغرض سے کتا پالا اس کے ثواب سے ہر روز دو قیراط کی کمی کی جائی گی۔

(۲۰۳۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عمر بن الوليد الشَّنِّي ، عن عكرمة قَالَ :إلا كلب زرع ، أو كلب قنص ، أو كلب ماشية ، أو كلب مخافة.

(۲۰۳۰۹) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جس شخص نے شکار یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کسی اورغرض سے کتا پالا اس کے گھر والوں کے ثواب سے ہر روز ایک قیراط کی کمی کی جائے گی۔

(۲۰۳۱۰) حَدَّثَنَا عبد الأعلى ، عن برد ، عن مكحول ، قَالَ :من اقتنى كلبا ليس بكلب صيد أو ماشية ؛ نقص من أجر أهل بيته كل يوم قيراط.

(۲۰۳۱۰) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ جس شخص نے شکار یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کسی اورغرض سے کتا پالا اس کے گھر والوں کے ثواب سے ہر روز ایک قیراط کی کمی کی جائے گی۔

(۲۰۳۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ الزَّرْعِ ، وَلاَ صَيْدٍ ، وَلاَ مَاشِيَةٍ فإنه ينقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ. (بخاری ۲۳۲۲۔ مسلم ۵۸)

(۲۰۳۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے زراعت، شکار یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کسی اور غرض سے کتا پالا، اس کے ثواب سے ہر روز ایک قیراط کی کمی کی جائے گی۔

(۲۰۳۱۲) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لاَ يُغْنِي عَنْهُ زَرْعا ، وَلاَ ضَرْعا نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ. (بخاری ۳۳۲۵۔ مسلم ۶۱)

(۲۰۳۱۲) حضرت سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے کھیتی باڑی یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے کتا پالا تو اس کے ثواب سے ہر روز ایک قیراط کی کمی کی جائے گی۔

(۲۰۳۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ. (مسلم ۵۰۔ ترمذی ۱۴۸۷)

(۲۰۳۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کتا پالا اس کے ثواب سے روزانہ کی بنیاد پر ایک قیراط کی کمی کی جائے گی۔

(٤٧) الرّخصة فِي اتِّخاذِ الكلبِ

کتا پالنے کی رخصت

(۲۰۳۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رُخِّصَ فِي الْكِلاَبِ فِي بَيْتِ الْمُعْوِرِ.

(۲۰۳۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے گھر میں کتا پالنے کی اجازت ہے جس میں فساد کا اندیشہ ہو۔

(۲۰۳۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْفُضَيل ، قَالَ :كَانَ أَنَسٌ يَأْتِينَا وَمَعَهُ كَلْبٌ لَهُ ،فقلنا له ، فَقَالَ :إِنَّهُ يَحْرُسُنَا.

(۲۰۳۱۵) حضرت ابو فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ان کے ساتھ ایک کتا تھا، ہم نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ہماری پہرے داری کرتا ہے۔

(۲۰۳۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَّخِذُ كَلْبًا يَحْرُسُ دَارِهِ ، فَقَالَ :لاَ خَيْرَ فِيهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ كَلْبَ صَيْدٍ.

(۲۰۳۱۶) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ اگر کتا گھر کی رکھوالی کے لیے رکھا جائے تو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی خیر نہیں البتہ اگر شکار کے لیے ہو تو پھر ٹھیک ہے۔

(٤٨) الملائِکۃ لاَ تدخل بیتًا فِیهِ کلبٌ

فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو

(۲۰۳۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ ، وَلاَ كَلْبٌ. (بخاری ۳۳۲۲۔ مسلم ۱۶۶۵)

(۲۰۳۱۷) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

(۲۰۳۱۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ. (احمد ۵/ ۳۵۳)

(۲۰۳۱۸) حضرت ابن بریدہ کے والد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو۔

(۲۰۳۱۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي بُكَيْر بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ صُورَةٌ. (بخاری ۵۹۵۸۔ مسلم ۸۵)

(۲۰۳۱۹) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

(۲۰۳۲۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ صُورَةٌ.

(ابوداؤد ۲۲۹۔ احمد ۱/ ۸۳)

(۲۰۳۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

(۴۹) فِي رمي حمامِ الأمصارِ

شہری کبوتروں کے مارنے کا بیان

(۲۰۳۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَرْمِيَ طَيْرَ جاره ، وَإِذَا رَمَاهُ فَعَلَيْهِ ثَمَنُهُ.

(۲۰۳۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ پڑوسی کے پرندے کو تیر مارنا مکروہ ہے، ایسی صورت میں مارنے والے پر پرندے کی قیمت لازم ہوگی۔

(۲۰۳۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلاً يَسْأَلُ نَافِعًا عَنْ صَيْدِ حَمَامِ الْمَدِينَةِ فَكَرِهَهَا.

(۲۰۳۲۲) حضرت نافع سے شہری کبوتر کو شکار کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، أَوْ حُدِّثْتُ عَنْهُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ حَمَامِ المدينة وَالأَمْصَارِ.

(۲۰۳۲۳) حضرت حسن نے شہری کبوتروں کا شکار کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۲۰۳۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُحَالَ الرَّجُلُ يَعْنِي : يَأْذَنَ هَذَا لِهَذَا فِي حَمَامِهِ وَهَذَا لِهَذَا فِي حَمَامِهِ.

(۲۰۳۲۴) حضرت ابراہیم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو اور دوسرا آدمی پہلے آدمی کو اپنے کبوتر کا شکار کرنے کی اجازت دے دے۔

(۲۰۳۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ صَيْدَ حَمَامِ الأَمْصَارِ.

(۲۰۳۲۵) حضرت نافع نے شہری کبوتروں کے شکار کو مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۳۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ رَجُلٍ أَصَابَ صَيْدًا بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ : يُحْكَمُ عَلَيْهِ.

(۲۰۳۲۶) حضرت حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی لیلیٰ سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص شہر میں کسی جانور کا شکار کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسے سزا دی جائے گی۔

کِتَابُ الْبُیُوع والأقضِیة

(۱) فی الشریکین مَنْ قَالَ الرِّبح علی ما اصطلحا علیہِ، والوضِیعة علی رأسِ المالِ

ان حضرات کے اقوال کا تذکرہ جو فرماتے ہیں کہ اگر کسی چیز میں دو شریک ہوں تو نفع ان کی طے کردہ مقدار کے بقدر تقسیم ہوگا اور نقصان راس المال میں سے پورا کیا جائے گا

حدثنا أبو عبد الرحمن قال حدثنا أبو بكر ، عبد الله بن محمد بن أبي شيبة ، قَالَ :

(۲۰۳۲۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَصْحَابِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن إبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، فِي الشَّرِيكَيْنِ ، قَالاَ :الشَّرِكَةُ عَلَى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ.

(۲۰۳۲۷) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ کسی چیز کے دو شریکوں کو نفع ان کی طے کردہ مقدار کے بقدر ملے گا اور نقصان راس المال میں سے پورا کیا جائے گا۔

(۲۰۳۲۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :إذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْمَتَاعَ وَأَشْرَكَ فِيهِ أَحَدًا فَالرِّبْحُ عَلَى مَا اشْتَرَطَا عَلَيْهِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ.

(۲۰۳۲۸) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کوئی چیز خریدی پھر اس میں کسی دوسرے کو شریک بنایا تو نفع طے کردہ مقدار کے برابر ہوگا اور نقصان مال میں سے پورا کیا جائے گا۔

(۲۰۳۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سفيان ، عن عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ أَبِي كُلَيْبٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي الشَّرِيكَيْنِ يُخْرِجُ هَذَا مِئَةً وَهَذَا مِئَتَيْنِ ، قَالاَ : الرِّبْحُ عَلَى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ

وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ.

(۲۰۳۲۹) حضرت جابر بن زید اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر دو شریک ایسے ہوں جن میں سے ایک نے سو اور دوسرے نے دوسو لگائے ہوں تو نفع طے کردہ شرط کے مطابق ہوگا اور نقصان اصل مال میں سے نکالا جائے گا۔

(٢٠٣٣٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالَا :الرِّبْحُ عَلَى مَا اشْتَرَطَا عَلَيْهِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ

(۲۰۳۳۰) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ نفع طے شدہ شرط کے مطابق ہوگا اور نقصان اصل مال میں سے نکالا جائے گا۔

(٢٠٣٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الرِّبْحُ عَلَى مَا اشْتَرَطَا عَلَيْهِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى رَأْسِ الْمَالِ.

(۲۰۳۳۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نفع طے شدہ مقدار کے مطابق ہوگا اور نقصان اصل مال میں سے نکالا جائے گا۔

(٢٠٣٣٢) حدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۰۳۳۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٠٣٣٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:الرِّبْحُ عَلَى مَا اشْتَرَطَا عَلَيْهِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى رَأْسِ الْمَالِ.

(۲۰۳۳۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نفع طے شدہ مقدار کے مطابق ہوگا اور نقصان اصل مال میں سے نکالا جائے گا۔

(٢٠٣٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا وَقَتَادَةَ ، عَنْ رَجُلَيْنِ اشْتَرَكَا ، فَجَاءَ أَحَدُهُمَا بِأَلْفَيْنِ ، وَجَاءَ الآخَرُ بِأَلْفٍ فَاشْتَرَكَا وَاشْتَرَطَا ، أَنَّ الْوَضِيعَةَ بَيْنَهُمَا وَالرِّبْحَ نِصْفَيْنِ ، فَقَالَ :الرِّبْحُ عَلَى مَا اشْتَرَطَا عَلَيْهِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ.

(۲۰۳۳۴) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم، حضرت حماد اور حضرت قتادہ سے سوال کیا کہ اگر دو آدمیوں نے باہم شراکت پر کام کیا، ایک دو ہزار اور دوسرا ایک ہزار لایا۔ انہوں نے یہ شرط لگائی کہ نقصان دونوں کے درمیان ہوگا اور نفع بھی دونوں کو آدھا آدھا ملے گا۔ اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نفع طے کردہ شرط کے مطابق ہوگا اور نقصان اصل مال میں سے پورا کیا جائے گا۔

(٢٠٣٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ قَالَ :إِذَا وَلَاهُ الرَّجُلُ بِصَفْقَةٍ بِنَسِيئَةٍ ، ثُمَّ أَدْخَلَ فِيهَا رَجُلٌ آخَرَ فَالضَّمَانُ عَلَى صَاحِبِ الصَّفْقَةِ وَلَيْسَ عَلَى شَرِيكِهِ شَيْءٌ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْدٌ ، فَإِنْ كَانَ نَقْدٌ فَالْوَضِيعَةُ عَلَى صَاحِبِ النَّقْدِ ، وَالرِّبْحُ عَلَى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ.

(۲۰۳۳۵) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے ادھار پر کوئی معاملہ کیا، پھر اس میں کسی دوسرے آدمی کو شریک کر لیا تو

ضمان معاملہ کرنے والے پر ہوگا اگر دوسرے کی طرف سے کوئی نقدی نہ ہوتو اس پر کچھ لازم نہ ہوگا اور اگر نقدی ہوتو نقصان نقدی والے کو ہوگا اور نفع طے شدہ حصہ کے بقدر تقسیم ہوگا۔

(۲۰۳۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمُضَارَب ، أَوِ الشَّرِيكَيْنِ ، قَالَ سُفْيَانُ : لاَ أَدْرِي أَيَّهُمَا قَالَ ، الرِّبْحُ عَلَى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ.

(۲۰۳۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ مضاربت اور شراکت کرنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ نفع طے شدہ حصے کے بقدر اور نقصان اصل مال میں سے ہوگا۔

(۲۰۳۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ طَاوُوس ، وَأَنَا أَسْمَعُ ، عَنْ شَرِيكَيْنِ اشْتَرَكَا أَحَدُهُمَا أَكْثَرُ رَأْسَ مَالٍ وَأَسْنَى فِي الْوَضِيعَةِ فَقَالَ : طَاوُوس : لاَ يُغْرَمُ وَلَهُ رَأْسُ مَالِهِ.

(۲۰۳۳۷) حضرت طاوس سے سوال کیا گیا کہ دو آدمیوں نے اس طرح شراکت داری کی کہ ایک کا مال دوسرے سے زیادہ تھا اور اس کو نقصان میں بھی زیادہ کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اس پر تاوان نہیں ہوگا اس پر صرف راس المال ہی لازم ہوگا۔

(۲) فِي الرَّجلِ يشترِي الشّيء ولا ينظر إليهِ مَنْ قَالَ هو بِالخِيارِ إذا رآه إن شاء أخذ وإن شاء ترك

اگر کسی آدمی نے کوئی چیز دیکھے بغیر خریدی تو جن حضرات کے نزدیک اسے رکھنے یا چھوڑنے کا اختیار ہوگا

(۲۰۳۳۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيمَنِ اشْتَرَى شَيْئًا لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهِ كَائِنًا مَا كَانَ قَالَ : هُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَ ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

(۲۰۳۳۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کوئی چیز دیکھے بغیر خرید لی تو اسے دیکھنے کے بعد اختیار ہے خواہ رکھے یا چھوڑ دے۔

(۲۰۳۳۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۰۳۳۹) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۲۰۳۴۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ ، وَزَادَ فِيهِ : وَهُوَ بِالْخِيَارِ ، وَإِنْ وَجَدَهُ كَمَا شُرِطَ لَهُ.

(۲۰۳۴۰) حضرت ابراہیم سے مذکورہ مضمون میں یہ اضافہ منقول ہے کہ دیکھنے کے بعد اگر طے شدہ شرط کے مطابق ہو پھر بھی اختیار ہے۔

(۲۰۳۴۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنِ اشْتَرَى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا رَآهُ ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ : إِذَا كَانَ كَمَا وَصَفَ ، فَهُوَ جَائِزٌ.

(۲۰۳۴۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی چیز دیکھے بغیر خرید لی تو دیکھنے کے بعد اس کے بارے میں اختیار ہے۔ حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اگر وہ بیان کردہ وصف کے مطابق تھی تو اب واپس نہیں کرسکتا۔

(۲۰۳۴۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، وَابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : إِذَا وَجَدَهُ كَمَا وُصِفَ لَهُ ، فَهُوَ جَائِزٌ ، وَلاَ خِيَارَ لَهُ.

(۲۰۳۴۲) ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر وہ چیز طے شدہ وصف کے مطابق نکلی تو واپس نہیں کرسکتا۔

(۲۰۳۴۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مَحْمُولٍ ، مَوْلَى آلِ عُمَارَةَ ، قَالَ : بِعْتُ مِنْ رَجُلٍ بُرْدَيْنِ وَشَرَطْتُ عَلَيْهِ : إِنْ نَشَرَ أَحَدَهُمَا فَقَدْ وَجَبَ ، فَنَشَرَ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَرْضَهُ ، فَجَاءَ يَرُدُّهُمَا فَأَبَيْتُ عَلَيْهِ ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ : لك الرِّضَى ، وَلَيْسَ لَهُ ، إِنَّمَا الْبَيْعُ ، عَنْ تَرَاضٍ.

(۲۰۳۴۳) حضرت محمول مولی آل عمارہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دو چادریں فروخت کیں اور شرط لگائی کہ اگر تم نے ایک چادر کو کھولا تو دونوں کی بیع لازم ہوگی۔ اس نے ایک چادر کو کھولا، پھر وہ اس بیع سے راضی نہ ہوا اور مجھے واپس کرنے کے لیے آ گیا۔ میں نے واپس کرنے سے انکار کیا اور یہ مقدمہ لے کر قاضی شریح کے پاس گیا انہوں نے فرمایا کہ تیری رضا ہے اس کی نہیں ہے جبکہ بیع تو باہمی رضامندی کا نام ہے۔

(۲۰۳۴۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الشَّيْءَ ، لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهِ غَائِبًا عَنْهُ ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ ، إِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ ، إِنْ شَاءَ أَخَذَ ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ. (دار قطنی ۸۔ بیهقی ۲۶۸)

(۲۰۳۴۴) حضرت مکحول سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی آدمی کسی چیز کو اس طرح خریدے کہ اس کو دیکھا نہ ہو اور وہ چیز اس سے غائب ہو تو دیکھنے کے بعد اسے اختیار ہے کہ چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

(۲۰۳۴۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْعِدْلَ مِنَ الْبُرِّ فَنَظَرَ بَعْضُ التُّجَّارِ إِلَى بَعْضِهِ ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ إِذَا لَمْ يَرَ عُوَارًا فِيمَا يَنْظُر إِلَيْهِ.

(۲۰۳۴۵) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے گندم کی ایک مخصوص مقدار خریدی اور پھر تاجروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تو اس کے باوجود وہ بیع قائم رہے گی۔ ہاں البتہ اگر ظاہر میں کوئی عیب نظر آئے تو ختم کرسکتا ہے۔

(۲۰۳۴۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ، عَنْ رَجُلٍ رَأَى عَبْدًا أَمْسِ فَاشْتَرَاهُ الْيَوْمَ ، قَالاَ : لاَ حَتَّى يَرَاهُ يَوْمَ اشْتَرَاهُ.

(۲۰۳۴۶) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا اگر کوئی کسی سے ایک غلام گذشتہ کل خرید چکا

ہو اور اسے دیکھے بغیر آج فروخت کرنا چاہے تو کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جس دن اسے خریدا ہے اسی دن دیکھے بغیر فروخت نہیں کرسکتا۔

(٣) فِی مشارکۃِ الیھودِیّ والنّصرانِیّ

یہودی یا عیسائی کو شریک بنانے کا بیان

(٢٠٣٤٧) حَدَّثَنَا هُشَيم ، عَنْ أَبِى حَمْزَة ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : إنَّ أبی رَجُل جَلاَّبًا يَجْلُبُ الْغَنَم ، وَ لَيُشَارِكُ الْيَهُودِیَّ ، وَالنَّصْرَانِیَّ ، قَالَ : لاَ يُشَارِكْ يَهُودِيًّا ، وَلاَ نَصْرَانِيًّا ، وَلاَ مَجُوسِيًّا ، قَالَ : قُلْتُ : لِمَ قَالَ : لأَنَّهُمْ يُرْبُونَ وَالرِّبَا لاَ يَحِلُّ.

(٢٠٣٤٧) ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میرے والد بکریوں کے تاجر ہیں وہ بعض اوقات کسی یہودی یا عیسائی کو اپنا شریک بناتے ہیں، کیا ایسا کرنا ٹھیک ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کسی یہودی، عیسائی یا مجوسی کو شریک نہ بناؤ۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ وہ سود کا لین دین کرتے ہیں حالانکہ سود حرام ہے۔

(٢٠٣٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ تُشَارِكَ الْيَهُودِیَّ ، وَالنَّصْرَانِیَّ ، وَلاَ يَمُرُّوا عَلَيْكَ فِی صَلاَتِكَ ، فَإِنْ فَعَلُوا فَهُمْ مِثْلُ الْكَلْبِ.

(٢٠٣٤٨) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ کسی یہودی یا عیسائی سے مشارکت نہ کرو، انہیں نماز میں اپنے آگے سے نہ گزرنے دو، اگر گذر جائیں تو یہ کتے کی طرح ہیں (یعنی نماز ٹوٹ جائے گی)۔

(٢٠٣٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا بِشَرِكَةِ الْيَهُودِیِّ وَالنَّصْرَانِیِّ إذَا كَانَ الْمُسْلِمُ هُوَ الَّذِی يلی الشِّرَاءَ وَالْبَيْعَ.

(٢٠٣٤٩) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر خرید وفروخت مسلمان خود کرتا ہو تو یہودی یا عیسائی کو شریک بنانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٣٥٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِى مُحَمَّدٍ النَّاجِی ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ تُعْطِ الذِّمِّیَّ مَالاً مُضَارَبَةً وَخُذْ مِنْهُ مَالاً مُضَارَبَةً ، فَإِذَا مَرَرْتَ بِأَصْحَابِ صَدَقَةٍ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُ مَالُ ذِمِّیٍّ.

(٢٠٣٥٠) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ کسی ذمی کو مضاربت کے لیے مال نہ دو البتہ بطور مضاربت کے اس سے مال لے سکتے ہو۔ جب تم اس مال کے ساتھ زکوۃ وصول کرنے والوں کے پاس سے گذرو تو انہیں بتادو کہ یہ ذمی کا مال ہے۔

(٢٠٣٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ ، وَطَاوُوسٌ ، وَمُجَاهِدٌ يَكْرَهُونَ شَرِكَةَ الْيَهُودِیِّ وَالنَّصْرَانِیِّ إلا إذَا كَانَ الْمُسْلِمُ هُوَ يلی الشِّرَاءَ وَالْبَيْعَ.

(٢٠٣٥١) حضرت عطاء، طاوس اور مجاہد یہودی یا عیسائی سے مشارکت کو مکروہ قرار دیتے تھے الا یہ کہ خرید وفروخت مسلمان کرے۔

(۲۰۳۵۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ تَصْلُحُ مُشَارَكَةُ الْمُشْرِكِ فِي حَرْثٍ ، وَلاَ بَيْعٍ يَغِيبُ عَلَيْهِ ، لأَنَّ الْمُشْرِكَ يَسْتَحِلُّ فِي دِينِهِ الرِّبَا ، وَثَمَنَ الْخِنْزِيرِ.

(۲۰۳۵۲) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ مشرک سے مشارکت کھیتی باڑی اور ایسے امور میں درست نہیں جن میں وہ غائب ہو کیونکہ شرک کے دین میں سود اور خنزیر کی قیمت حلال ہے۔

(۲۰۳۵۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِشَرِكَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ إِذَا كُنْتُ تَعْمَلُ بِالْمَالِ.

(۲۰۳۵۳) حضرت ایاس بن معاویہ فرماتے ہیں کہ اگر مال خود خرچ کرو تو یہودی یا عیسائی سے مشارکت کر سکتے ہو۔

(۲۰۳۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : خُذْ مِنْهُمْ مَالاً مُضَارَبَةً ، وَلاَ تَدْفَعْهُ إِلَيْهِمْ.

(۲۰۳۵۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ذمیوں سے مضاربت کا مال لے سکتے ہو پر انہیں دے نہیں سکتے۔

(٤) فِي رَجُلٍ أَسلف فِي طعامٍ وأخذ بعض طعامٍ ، وبعض رأسِ المالِ مَنْ قَالَ لاَ بأس؟

ایک آدمی نے کسی سے غلے پر بیع سلم کی اور کچھ غلہ لے لیا اور کچھ راس المال واپس لے لیا۔ جن حضرات کے نزدیک یہ درست ہے

(۲۰۳۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ سَلاَّمُ بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنِّي أَسْلَفْتُ رَجُلاً أَلْفَ دِرْهَمٍ فِي طَعَامٍ ، فَأَخَذْتُ مِنْهُ نِصْفَ سَلَفِي طَعَامًا ، فَبِعْتُهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ ، ثُمَّ أَتَانِي فَقَالَ : خُذْ بَقِيَّةَ رَأْسِ مَالِكَ : خَمْسَ مِئَةٍ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ذَلِكَ الْمَعْرُوفُ ، وَلَهُ أَجْرَانِ.

(۲۰۳۵۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے ایک ہزار درہم پر ایک آدمی سے غلے کی وصولی کے لیے بیع سلم کی۔ میں نے اس سے غلہ کا آدھا حصہ لیا اور اسے ایک ہزار درہم کا بیچ دیا۔ پھر وہ میرے پاس آیا اور راس المال کا آدھا یعنی پانچ سو درہم مجھے واپس کر دیے، یہ کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ معروف ہے اور اسے دو بدلے ملیں گے۔

(۲۰۳۵٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَلِكَ الْمَعْرُوفُ.

(۲۰۳۵٦) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ معروف ہے۔

(۲۰۳۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مُطَرِّفٍ الأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَأْخُذَ بَعْضَ سَلَمِهِ وَبَعْضَ رَأْسِ مَالِهِ.

(۲۰۳۵۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کچھ راس المال واپس لے لے اور کچھ بیع سلم کا سامان لے لے۔

(٢٠٣٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۰۳۵۸) حضرت ابن حنفیہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٣٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۳۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٣٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۳۶۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٣٦١) حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّر ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : إ أَسْلَفَ مِئَةَ دِينَارٍ فِي أَلْفِ فَرْقٍ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ خَمْسَ مِئَةِ فَرْقٍ ، وَيَكْتُبَ عَلَيْهِ خَمْسِينَ دِينَارًا.

(۲۰۳۶۱) حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے سو دینار کے بدلے ایک ہزار فرق پر بیع سلم کی تو اس بات میں کوئی حر نہیں کہ پانچ سو فرق لے لے اور پانچ سو دینار واپس لے لے۔ (فرق ایک پیمانے کا نام ہے)

(٢٠٣٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۳۶۲) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٣٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِ

(۲۰۳۶۳) حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٣٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ الدَّالاَنِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أبجر ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلاً أَسْلَمَ دَرَاهِمَ فَأَخَذَ بَعْضَهُ حِنْطَةً وَبَعْضَهُ دَرَاهِمَ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ ، ذَلِكَ الْمَعْرُوفُ.

(۲۰۳۶۴) حضرت حمید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے دراہم کے عوض کثیر پر بیع سلم کی اور پھر کچھ گندم لے لی' باقی دراہم واپس لے لیے تو یہ معروف ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٥) من كره أن يأخذ بعض سَلَمِه وبعضًا طعامًا

جن حضرات کے نزدیک بیع سلم میں کچھ سامان اور باقی مال لینا مکروہ ہے

(٢٠٣٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يُسْلَفُ فِي الطَّعَامِ ، فَقَالَ : لِلَّذِي كَانَ يُسْلِفُ لَهُ : لاَ تَأْخُذْ بَعْضَ رأس مَالِنَا وَبَعْضَ طَعَامِنَا ، وَلَكِنْ خُذْ رَأْسَ مَا

كُلَّهُ ، أَوِ الطَّعَامَ وَافِيًا.

(۲۰۳۶۵) حضرت عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو غلے میں بیع سلم کیا کرتے تھے لیکن وہ اس آدمی سے کہتے کہ کچھ غلہ اور کچھ مال نہ لینا۔ یا تو سارا مال لے لو یا سارا غلہ لے لو۔

(۲۰۳۶۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يُسْلِمُ السَّلَمَ فَيَأْخُذُ بَعْضَ سَلَمِهِ دَرَاهِمَ وَبَعْضَ سَلَمِهِ طَعَامًا ، فَقَالَ : لاَ تَأْخُذْ إِلاَّ رَأْسَ مَالِكَ ، أَوْ طَعَامًا كُلَّهُ.

(۲۰۳۶۶) شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سوال کیا کہ اگر بیع سلم میں کوئی کچھ مال اور کچھ سلم کا سامان لے لے تو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یا تو سارا سامان لے لو یا سارا غلہ لے لو۔

(۲۰۳۶۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۰۳۶۷) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۲۰۳۶۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ : هَذَا فَاسِدٌ ، لاَ تَأْخُذْ إِلاَّ رَأْسَ مَالِكَ ، أَوْ طَعَامًا كُلَّهُ.

(۲۰۳۶۸) حضرت ابو عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ فاسد ہے، یا تو سارا مال لے لو یا سارا سامان لے لو۔

(۲۰۳۶۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ فِي رَجُلٍ أَسْلَمَ مِئَةَ دِرْهَمٍ فِي طَعَامٍ فَأَخَذَ نِصْفَ سَلَمِهِ طَعَامًا وَعَسُرَ عَلَيْهِ النِّصْفُ فَقَالَ : لاَ خُذْ سَلَمَكَ ، رَأْسَ مَالِكَ جَمِيعًا.

(۲۰۳۶۹) حضرت عبداللہ بن معقل فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی سے سو درہم کے عوض غلے پر بیع سلم کی اور آدھا غلہ لے لیا اور آدھا مال تو یہ درست نہیں، وہ راس المال پورا لے لے۔

(۲۰۳۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فَيَأْخُذُ نِصْفَ سَلَمِهِ وَبَعْضا دِرْهَمٍ فَكَرِهَهُ.

(۲۰۳۷۰) حضرت ابراہیم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(۲۰۳۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ بَعْضَ سَلَمِهِ وَبَعْضًا طَعَامًا.

(۲۰۳۷۱) حضرت طاوس نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(۲۰۳۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرٍ عَمَّنْ يَذْكُرُ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ بَعْضَ سَلَمِهِ وَبَعْضًا حِنْطَةً.

(۲۰۳۷۲) حضرت ابو سلمہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(٢.٣٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :خُذْ رَأْسَ سَلَمِكَ ، أَوْ رَأْسَ مَالِكَ.

(۲۰۳۷۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یا تو سامان لے لو یا مال واپس لے لو۔

(٢.٣٧٤) أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ :كَرِهَهُ ، وَأَنَّ عَطَاءً لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا

(۲۰۳۷۴) حضرت مجاہد اسے مکروہ اور حضرت عطاء اسے مباح سمجھتے تھے۔

(٢.٣٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ بَعْضَ سَلَمِهِ وَبَعْضًا طَعَامًا.

(۲۰۳۷۵) حضرت جابر بن زید نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(٢.٣٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۰۳۷٦) حضرت شریح نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(٢.٣٧٧) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۰۳۷۷) حضرت سعید بن جبیر نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(٢.٣٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَالِمٍ وَالْقَاسِمِ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَأْخُذَ بَعْضَ سَلَمِهِ وَبَعْضًا طَعَامًا.

(۲۰۳۷۸) حضرت سالم اور حضرت قاسم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(٢.٣٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَأْخُذَ بَعْضَ سَلَمِهِ وَبَعْضًا طَعَامًا.

(۲۰۳۷۹) حضرت ابن سیرین نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(٢.٣٨.) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَسُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَسُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَسُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْمُصْطَلِقِ وَسُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ معقل أَنَّهُمْ كَرِهُوا أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ بَعْضَ سَلَمِهِ وَبَعْضَ رَأْسِ مَالِهِ.

(۲۰۳۸۰) بہت سے علماء نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ بیع سلم میں کچھ مال لے اور کچھ سامان۔

(۶) فِی الرَّهْنِ فِی السَّلَمِ

بیع سلم میں گروی رکھوانے کا بیان

(۲۰۳۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ فَرَهَنَهُ دِرْعَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ فُضَيْلٍ : إِلَى أَجَلٍ. (بخاری ۲۲۰۰۔ مسلم ۱۲۲۶)

(۲۰۳۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے کچھ عرصہ کی بیع پر غلہ خریدا اور اس کے پاس اپنی زرہ رہن رکھوائی۔ (ابن فضیل کی روایت میں الی اجل کے الفاظ نہیں)

(۲۰۳۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالرَّهْنِ فِي السَّلَمِ.

(۲۰۳۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلم میں گروی رکھوانا جائز ہے۔

(۲۰۳۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالرَّهْنِ فِي السَّلَمِ.

(۲۰۳۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلم میں گروی رکھوانا جائز ہے۔

(۲۰۳۸۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِنَحْوِهِ.

(۲۰۳۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلم میں گروی رکھوانا جائز ہے۔

(۲۰۳۸۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، وَابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الأَعْمَش، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالرَّهْنِ فِي السَّلَمِ بَأْسًا ، قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ: ذَلِكَ الرِّبْحُ الْمَضْمُونُ، قَالَ ابراهيم: قَدْ يَأْخُذُ الرَّهْنَ ، ثُمَّ يَرْتَفِعُ السِّعْرُ.

(۲۰۳۸۵) حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ سلم میں گروی رکھوانے میں کوئی حرج نہیں۔ ان سے کہا گیا کہ حضرت سعید بن جبیر فرماتے تھے کہ یہ ملا ہوا نفع ہے تو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ بعض اوقات رہن رکھنے کے بعد بھاؤ بڑھ بھی تو جاتا ہے۔

(۲۰۳۸۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ، عَنِ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ فَقَالَ : وَدِدْت أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَعْطَيْتُ شَيْئًا إِلاَّ بِرَهْنٍ.

(۲۰۳۸۶) شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سلم میں گروی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میری خواہش تو یہ ہے کہ میں گروی کے بغیر کوئی چیز نہ دوں۔

(۲۰۳۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بِالرَّهْنِ فِي السَّلَمِ بَأْسًا.

(۲۰۳۸۷) حضرت سعید بن مسیب اور حضرت عطاء سلم میں گروی رکھوانے کو ٹھیک سمجھتے تھے۔

(۲۰۳۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِطَعَامٍ. (ابن ماجه ۲۴۳۸)

(۲۰۳۸۸) حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس غلے کے بدلے رہن رکھی ہوئی تھی۔

(۲۰۳۸۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنَّ دِرْعَهُ لَمَرْهُونَةٌ بِثَلاَثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَخَذَهَا رِزْقًا لِعِيَالِهِ. (احمد ۲۳۶۔ دارمی ۲۵۸۲)

(۲۰۳۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تمیں صاع جو کے بدلے میں گروی رکھوائی ہوئی تھی یہ جو آپ نے اپنے ایک سال کی خوراک کے لیے حاصل کیے تھے۔

(۲۰۳۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمًا عَنِ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ فَقَرَأَ (فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ) كَأَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۰۳۹۰) حضرت خالد بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے سلم میں رہن کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی (فرھان مقبوضة) گویا ان کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔

(۲۰۳۹۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ السَّرَّاجِ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ معقل عَنِ السَّلَمِ آخُذُ فِيهِ الرَّهْنَ ، أَوِ الْقَبِيلَ ؟ فَقَالَ :اسْتَوْثِقْ مِنَ الَّذِي لَكَ خير.

(۲۰۳۹۱) حضرت زبرقان سراج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن معقل سے سوال کیا کہ بیع سلم میں رہن اور کفیل رکھنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو تمہارے لیے محفوظ ہو وہ معاہدہ کرو۔

(۲۰۳۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْن، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ:إِنِّي لأَعْجَبُ مِمَّنْ يَكْرَهُ الرَّهْنَ، وَ الْقَبِيلَ فِي السَّلَمِ.

(۲۰۳۹۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو سلم میں گروی یا کفیل کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

(۲۰۳۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ تَأْخُذَ ثِقَةً بِمَالِكَ ، فَقَالَ لَهُ :رَجُلٌ :إِنَّ قَوْمًا يَكْرَهُونَ الْقَبِيلَ ، وَلاَ يَرَوْنَ بِالْكَفِيلِ بَأْسًا.

(۲۰۳۹۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مال کی حفاظت کا معاہدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ان سے ایک آدمی نے کہا کہ ایک قوم کے لوگ سلم میں مطلق کفیل کو ناپسند سمجھتے ہیں اور نفوس کے کفیل میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

(۲۰۳۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ لاَ يَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۰۳۹۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے شاگرد اس کو ٹھیک سمجھتے تھے۔

(۲۰۳۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۰۳۹۵) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۰۳۹۶) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ قَالُوا : لاَ بَأْسَ بِالرَّهْنِ فِي السَّلَمِ.

(۲۰۳۹۶) حضرت ابو جعفر، سالم اور قاسم فرماتے ہیں کہ سلم میں گروی رکھوانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۳۹۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَ أَوَّلُهُ حَلاَلاً ، فَالرَّهْنُ مِمَّا أُمِرَ بِهِ.

(۲۰۳۹۷) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اگر بنیاد حلال ہو تو رہن مامور بہ چیزوں میں سے ہے۔

(۲۰۳۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ فَقَالَ : اسْتَوْثِقْ مِنْ مَالِكَ.

(۲۰۳۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیع سلم میں گروی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے مال کی حفاظت کا معاہدہ کرو۔

(۲۰۳۹۹) حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَامِرٌ عَنِ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ ، قَالَ : إِنِّي لاَ أَقُولُ فِيهِ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ جُبَيْرٍ : إِنَّهُ رِبًا مَضْمُونٌ. (عبدالرزاق ۱۴۰۹۲)

(۲۰۳۹۹) حضرت عامر سے سلم میں رہن کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو اس میں وہ بات کہوں گا جو سعید بن جبیر نے کی کہ یہ ملایا ہوا سود ہے۔

(۲۰۴۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالرَّهْنِ وَالْكَفِيلِ فِي السَّلَمِ.

(۲۰۴۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلم میں رہن اور کفیل میں کوئی حرج نہیں۔

(۷) من كره الرّهن في السّلم

جن حضرات کے نزدیک سلم میں گروی رکھوانا مکروہ ہے

(۲۰۴۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَكْرَهُ الرَّهْنَ وَالْقَبِيلَ فِي السَّلَمِ.

(۲۰۴۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سلم میں گروی اور کفیل کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۲۰۴۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ السَّلَمَ وَيَأْخُذُ الرَّهْنَ فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ : ذَلِكَ الشَّفُّ الْمَضْمُونُ يَعْنِي الرِّبْحَ.

(۲۰۴۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سلم میں گروی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ملایا ہوا نفع ہے۔

(۲۰۴۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ وَسَالِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ.

(۲۰۴۰۳) حضرت ابن عباس سلم میں گروی کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۲۰۴۰۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : كُلُّ بَيْعِ نَسَاءٍ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ الْقَبِيلُ وَالرَّهْنُ فِيهِ.

(۲۰۴۰۴) حضرت طاوس ادھار والی بیع میں رہن اور کفیل کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۲۰۴۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَتِيقٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : آخُذُ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ ؟ فَقَالَ : ذَلِكَ رِبْحٌ مَضْمُونٌ ، قَالَ : قُلْتُ : آخُذُ الْكَفِيلَ ؟ قَالَ : ذَلِكَ رِبْحٌ مَضْمُونٌ.

(۲۰۴۰۵) حضرت بکیر بن عتیق کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے سوال کیا کہ کیا سلم میں گروی رکھوا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ ملایا ہوا نفع ہے۔ میں نے کہا کہ کیا میں کفیل بنا سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا کہ یہ ملایا ہوا نفع ہے۔

(۲۰۴۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْجَعْدِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ.

(۲۰۴۰۶) حضرت شریح سلم میں رہن کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۲۰۴۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الرَّهْنَ وَالْقَبِيلَ فِي السَّلَمِ.

(۲۰۴۰۷) حضرت سعید بن جبیر سلم میں رہن اور کفیل کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۸) مَنْ قَالَ ليس بين العبدِ وبين سيِّدِهِ رِبًا

جن حضرات کے نزدیک آقا اور اس کے غلام کے درمیان سود نہیں ہوتا

(۲۰۴۰۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ سَيِّدِهِ رِبًا ، وكان يبيع ثمرته من غلمانه قبل أن تطعم.

(۲۰۴۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ آقا اور اس کے غلام کے درمیان سود نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے وہ اپنے غلاموں کے پھل پکنے سے پہلے خرید لیتے تھے۔

(۲۰۴۰۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بن غياث ، الشيباني ، عن الشعبي ، قَالَ : لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ سَيِّدِهِ رِبًا ؛ يُعْطِيهِ دِرْهَمًا وَيَأْخُذُ مِنْهُ دِرْهَمَيْنِ.

(۲۰۴۰۹) شعبی فرماتے ہیں کہ غلام اور اس کے آقا کے درمیان سود نہیں ہوتا۔ وہ غلام کو ایک درہم دے کر اس سے دو درہم بھی لے سکتا ہے۔

(۲۰۴۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ أبي الْعَوَّامِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ سَيِّدِهِ رِبًا.

(۲۰۴۱۰) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ غلام اور اس کے آقا کے درمیان سود نہیں ہوتا۔

(۲۰۴۱۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَعَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَعَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ سَيِّدِهِ رِبًا.

(۲۰۴۱۱) حضرت جابر اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ غلام اور اس کے آقا کے درمیان سود نہیں ہوتا۔

(۲۰۴۱۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيَّ ، عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَبْدٌ يُؤَدِّي خَمْسَةَ دَرَاهِمَ كُلَّ شَهْرٍ فَقَالَ : أَعْطِنِي مِئَتَيْ دِرْهَمٍ كُلَّ شَهْرٍ وَأُعْطِيكَ كُلَّ شَهْرٍ تِسْعَةَ دَرَاهِمَ ، قَالَ : فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۰۴۱۲) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی سے سوال کیا کہ ایک آقا اپنے غلام کو ہر مہینے پانچ درہم دیتا ہے اور تقاضا کرتا ہے کہ تو مجھے ہر مہینے دو سو درہم دے اور میں تجھے ہر مہینے نو درہم دوں گا۔ ان حضرات نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۴۱۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُعْطِيَ الرَّجُلُ مَمْلُوكَهُ الدَّرَاهِمَ عَلَى أَنْ يَزِيدَهُ فِي الْغَلَّةِ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : يُعْطِيهِ بدنة ، أَوْ دَابَّةً ، أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ مِنَ الْمَنَائِحِ وَيَزِيدُ عَلَيْهِ مَا شَاءَ.

(۲۰۴۱۳) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ آدمی اپنے غلام کو اس بنا پر درہم دے کہ وہ غلے میں اضافہ کرے۔ ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اس کو جانور یا سواری دے یا کوئی چیز دے میرا پھر جتنا چاہے اضافہ کرے۔

(۲۰۴۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ سَيِّدِهِ رِبًا.

(۲۰۴۱۴) حضرت جابر بن زید اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ غلام اور اس کے آقا میں سود نہیں ہوتا۔

(۲۰٤۱٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ بَيْنَ الْمَمْلُوكِ وَبَيْنَ سَيِّدِهِ رِبًا.

(۲۰۴۱۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ غلام اور اس کے آقا میں سود نہیں ہوتا۔

(۹) فِي شِرَاءِ الْبُقُولِ وَالرِّطَابِ

سبزیوں اور بانس نما چیزوں کی فروخت کا بیان

(۲۰٤۱٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ الرِّطَابِ جَزَّةً بَعْدَ جَزَّةٍ.

(۲۰۴۱۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بانس وغیرہ کو ٹکڑے کر کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰٤۱۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ الرِّطَابِ الْجَزَّةَ بَعْدَ الْجَزَّةِ، وَالْقِطْعَةَ بَعْدَ الْقِطْعَةِ.

(۲۰۴۱۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ بانس وغیرہ کو ٹکڑے کر کے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰٤۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً ، عَنْ بَيْعِ الرَّطْبَةِ جَزَّتَيْنِ ، قَالَ : لاَ يَصْلُحُ إِلاَّ جَزَّةً.

(۲۰۴۱۸) حضرت برید بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے بانس وغیرہ کو ٹکڑے کر کے بیچنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے ایک ہی ٹکڑے میں بیچنا چاہیے۔

(۲۰٤۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الْقَضْبِ وَالْحِنَّاءِ ، وَكَرِهَ بَيْعَ الْخِيَارِ ، وَالْخِرْبِزَ ، إِلاَّ جَنِيَّةً.

(۲۰۴۱۹) حضرت مجاہد بانس اور مہندی کی بیع کو مکروہ قرار دیتے تھے اور خربوزے وغیرہ کی بیع کو جنیہ کے علاوہ مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۲۰٤۲۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ ، عَنْ بَيْعِ الْقَصِيلِ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ ، فَقُلْتُ: إِنَّهُ تَسَنْبَلُ ، فَكَرِهَهُ.

(۲۰۴۲۰) حضرت شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ سے ایسی فصل کے بارے میں سوال کیا جو سبز ہونے کی حالت میں کاٹی جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے کہا کہ اگر اس کے خوشے آگئے ہوں تو انہوں نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا۔

(۲۰٤۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:لاَ تُسْلِمُوا فِي فِرَاخٍ حَتَّى تَبْلُغَ.

(۲۰۴۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیج سے نکلے ہوئے پودے میں بیع سلم نہ کرو جب تک وہ بڑا نہ ہو جائے۔

(۲۰٤۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :لاَ يُشْتَرَى السُّنْبُلُ حَتَّى يَبْيَضَّ.

(۲۰۴۲۲) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ خوشوں والے پودے کو سفید ہونے سے پہلے نہیں بیچ سکتے۔

(۲۰٤۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ وَالْقَاسِمِ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ الرِّطَابِ إِلاَّ جَزَّةً.

(۲۰۴۲۳) حضرت ابن اشوع اور حضرت قاسم نے بانسوں وغیرہ کو ٹکڑے کر کے بیچنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۲۰٤۲٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُكْرَهُ السَّلَمُ فِي الْعِنَبِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ وَالتُّفَّاحِ وَالْكُمَّثْرَى وَالْبِطِّيخِ وَالْقِثَّاءِ وَالسُّنْبُلِ وَالرَّطْبِ وَأَشْبَاهِهِ.

(۲۰۴۲۴) حضرت ابراہیم انگوروں، خشک کھجوروں، تر کھجوروں، سیب، امرود، خربوزے، تربوز، خوشوں اور بانسوں وغیرہ میں بیع سلم کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۱۰) الرّجل يدفع إلى الخيّاطِ الثّوب فيقطعه

ایک آدمی درزی کو کپڑے دے اور درزی انہیں کاٹ دے تو کیا حکم ہے؟

(۲۰٤۲٥) حَدَّثَنَا جَرِير ، عَنْ مُغِيرَة ، عَنْ حَمَّاد ، عَنْ إِبْرَاهِيم ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يتقبل الْخَيَّاطُ الثياب بِأَجْرٍ

مَعْلُومٍ ، يُقَبِّلُهَا بِدُونِ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ يَعْرِفَهَا بِشَيْءٍ ، أَوْ يَقْطَعَ ، أَوْ يُعْطِيَهُ سُلُوكًا وَإِبَرًا ، وَيَخِيطَ فِيهَا شَيْئًا ، فَإِنْ لَمْ يَعْرِفْهَا بِهَذَا ، أَوْ بِشَيْءٍ مِنْهُ ، فَلاَ يَأْخُذَنَّ فَضْلاً.

(۲۰۴۲۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ درزی کپڑے معلوم اجرت کے بدلے قبول کرے۔ وہ اجرت معلوم کیے بغیر اس صورت میں قبول کرسکتا ہے اگر کسی طرح اس کی علامت لگائی ہو یا اسے کاٹ دیا ہو یا اسے اس کا کچھ حصہ سوئی سے سی دیا ہو، اگر کوئی علامت نہ لگائی تو زائد کو وصول نہیں کرسکتا۔

(۲۰۴۲٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْخُذَ الثَّوْبَ وَيُعْطِيَهُ بِأَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ بِالثُّلُثَيْنِ ، وَالنِّصْفُ إِذَا قَطَعَ ، أَوْ عَمِلَ فِيهِ.

(۲۰۴۲٦) حضرت حماد اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ درزی کپڑا لے اور دیتے ہوئے دو ثلث اور یا نصف کم کردے اگر اس نے اس کو کاٹا ہو یا اس میں کچھ کام کیا ہو۔

(۲۰۴۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ وَأَبَا الْعَالِيَةِ فَقُلْتُ : إِنِّي رَجُلٌ خَيَّاطٌ أَقْطَعُ الثَّوْبَ وَأُوَاجِرُهُ بِأَقَلَّ مِمَّا آخُذُهُ بِهِ؟ قَالاَ : تَعْمَلُ فِيهِ شَيْئًا؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، أَقْطَعُهُ وَأَضُمُّهُ ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ.

(۲۰۴۲۷) حضرت ابو نضرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ اور حضرت ابو العالیہ سے سوال کیا کہ میں درزی ہوں اور کپڑے سیتا ہوں میں جتنا اس میں سے لیتا ہوں اس سے کم اجرت طے کرتا ہوں، ایسا کرنا ٹھیک ہے؟ انہوں نے فرمایا تم اس میں کوئی کام کرتے ہو؟ میں نے کہا اسے کاٹ کر اسے سیتا ہوں، انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۴۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدْفَعُ إِلَى الرَّجُلِ الثَّوْبَ فَيُوَاجِرُهُ بِأَقَلَّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا عَمِلَ فِيهِ وَقَطَعَهُ ، قَالَ : يَسْتَأْذِنُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ.

(۲۰۴۲۸) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو کپڑا دے اور اس کی اجرت کپڑے کی قیمت سے کم ہو تو اگر اس نے اس میں کام کیا اور کپڑا کاٹا تو اس میں کوئی حرج نہیں البتہ اجازت لینا بہتر ہے۔

(۲۰۴۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ فِي الْخَيَّاطِ يَدْفَعُ الثَّوْبَ بِالنِّصْفِ ، أَوِ الثُّلُثِ ، أَوِ الرُّبُعِ ، قَالَ : إِذَا أَعَانَهُ بِشَيْءٍ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۰۴۲۹) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص درزی کو کپڑے کا نصف، ثلث یا ربع دے اور کسی چیز سے اس کی مدد کرے تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۱) الرّجل يشهد الطّعام يكال بين يديه

اگر کسی آدمی کے سامنے غلے کو تولا جائے تو کیا خریدتے وقت دوبارہ تلوانا ہوگا؟

(۲۰۴۳۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَيَانٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي

الطَّعَامَ قَدْ شَهِدَ كَيْلَهُ ، قَالَ : لاَ ، حَتَّى يَجْرِىَ فِيهِ الصَّاعَانِ.

(۲۰۴۳۰) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی آدمی نے غلے کا وزن ہوتے دیکھا ہو تو کیا خریدنے سے پہلے دوبارہ اس کو ماپنا ضروری ہوگا۔ انہوں نے فرمایا کہ خریدنے سے پہلے دوبارہ اس کا ماپنا ضروری ہے۔

(٢٠٤٣١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَكُونُ شَاهِدَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُكَالُ أَشْتَرِيهِ آخُذُهُ بِكَيْلِهِ ؟ فَقَالَ : مَعَ كُلِّ صَفْقَةٍ كَيْلَةٌ.

(۲۰۴۳۱) حضرت مطرف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے سوال کیا میں ایک غلے کے ماپے جانے کے وقت موجود تھا، کیا میں اسے ماپے بغیر خرید سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہر سودے کے لیے الگ طور پر ماپنا ضروری ہے۔

(٢٠٤٣٢) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى آلِ سَعْدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : رَجُلٌ ابْتَاعَ طَعَامًا فَاكْتَالَهُ ، أَيَصْلُحُ لِي أَنْ أَشْتَرِيَهُ بِكَيْلِ الرَّجُلِ ؟ فَقَالَ : لاَ ، حَتَّى يُكَالَ بَيْنَ يَدَيْكَ.

(۲۰۴۳۲) حضرت زیاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا کہ اگر کوئی آدمی غلے کو ماپ کر خریدے تو کیا دوسرے آدمی کے لیے اس کے ماپنے پر اکتفاء کرتے ہوئے خریدنا ٹھیک ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ اپنے سامنے ماپ کرانا ضروری ہے۔

(٢٠٤٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مَيْمُونٍ الْقَنَّادِ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : الرَّجُلُ يَشْتَرِى الماشية وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى وَزْنِهَا أَشْتَرِيهَا بِوَزْنِهَا ؟ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : ذَلِكَ الرِّبَا ، خَالَطَ الْكَيْلَ وَالْوَزْنَ.

(۲۰۴۳۳) حضرت میمون قناد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا کہ ایک آدمی ایک جانور بیچتا ہے میں اس کو وزن کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو کیا اسی وزن سے خرید سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ کہا جاتا تھا کہ یہ وہ سود ہے جو کیل اور وزن کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

(٢٠٤٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : قَدِمَ رَجُلٌ بِجِلاَلٍ فَاشْتَرَاهَا رَجُلٌ ، فَكَالَ مِنْهُ جُلَّةً ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَهَا بِكَيْلِهَا فَكَرِهَهُ الْحَسَنُ.

(۲۰۴۳۴) حضرت خالد بن عبد الرحمن سلمی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کچھ برتن بیچنے کے لیے پیش کیے۔ ایک آدمی نے انہیں خرید لیا۔ پھر اسے اسی کیل کے ساتھ بیچنے کا ارادہ کیا تو حضرت حسن نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٢٠٤٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ ، وَسَأَله رَجُل ، عَنْ رجل اشْتَرَى طَعَامًا ، وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَى كَيْلِهِ ، قَالَ : لاَ ، حَتَّى يَكِيلَهُ.

(۲۰۴۳۵) حضرت فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی چیز کو کیل ہوتے دیکھا اور اگر اسے خریدنا چاہے تو دوبارہ کیل کرنا ہوگا۔

(٢٠٤٣٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سَوَادَةَ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلَيْنِ

اشْتَرَى أَحَدُهُمَا طَعَامًا وَالآخَرُ مَعَهُ فَقَالَ : قَدْ شَهِدْتَ الْبَيْعَ وَالْقَبْضَ ، فَقَالَ : خُذْ مِنِّي رِبْحًا وَأَعْطِنِيهِ ؟ قَالَ : لاَ حَتَّى يَجْرِيَ فِيهِ الصَّاعَانِ ، فَيَكُونُ لَكَ زِيَادَتُهُ وَعَلَيْهِ نُقْصَانُهُ.

(۲۰۴۳۶) حضرت محمد بن سیرین سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے کھانا خریدا، دوسرا اس کے ساتھ تھا وہ کہتا ہے کہ میں نے بیع اور قبضے کو دیکھا ہے پھر وہ نفع کے ساتھ اس چیز کو خریدنا چاہتا ہے تو کیا اسی کیل میں خریدے۔ انہوں نے فرمایا کہ دوسری مرتبہ بیچنے سے پہلے دوبارہ ماپنا ضروری ہے تاکہ اضافے اور کمی کا علم ہو جائے۔

(۱۲) فِي الرَّجلِ يشترِي الثّوب بِدِينارٍ إلا دِرهم

ایک درہم کم ایک دینار میں کپڑا خریدنے کا حکم

(۲۰۴۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ الثَّوْبَ بِدِينَارٍ إِلاَّ دِرْهَمٌ بِنَسِيئَةٍ.

(۲۰۴۳۷) حضرت ایوب اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی ایک درہم کم ایک دینار میں ادھار کے ساتھ کپڑا خریدے۔

(۲۰۴۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ الثَّوْبَ بِدِينَارٍ إِلاَّ دِرْهَمًا.

(۲۰۴۳۸) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی ایک درہم کم ایک دینار میں ادھار کے ساتھ کپڑا خریدے۔

(۲۰۴۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُشْتَرَى الثَّوْبَ بِدِينَارٍ إِلاَّ دِرْهَمًا.

(۲۰۴۳۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک درہم کم ایک دینار کے بدلے کپڑا بیچنا مکروہ ہے۔

(۲۰۴۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ صَخْرِ بْنِ أَبِي غَلِيظٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اشْتَرَى ثَوْبًا بِدِينَارٍ إِلاَّ دِرْهَمًا.

(۲۰۴۴۰) حضرت صخر بن ابی غلیظ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن کو دیکھا کہ وہ ایک درہم کم ایک دینار کے بدلے کپڑا خرید رہے تھے۔

(۲۰۴۴۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يَقُولَ: أَبِيعُك بِدِينَارٍ وَتَزِيدُنِي دِرْهَمَيْنِ.

(۲۰۴۴۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی شخص کہے کہ میں نے تمہیں یہ چیز ایک دینار کے بدلے فروخت کی اور تم میرے لیے دو درہم اضافہ کردو۔

(۲۰۴۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ : أَبِيعُك هَذَا الثَّوْبَ بِدِينَارٍ إِلاَّ دِرْهَمًا.

(۲۰۴۴۲) حضرت ابراہیم اور حضرت عطاء اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی سے کہے کہ میں تمہیں یہ کپڑا ایک درہم کم ایک دینار میں دیتا ہوں۔

(۱۳) فِی الرّجلِ یملِکُ المحرم مِنه یعتِق أم لاَ ؟

اگر کوئی شخص محرم رشتہ دار کا مالک ہو تو وہ آزاد ہوگا یا نہیں؟

(۲۰۴۴۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ :إذَا مَلَكَ الرَّجُلُ أخاه فهو حر.

(۲۰۴۴۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

(۲۰۴۴۴) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مغیرة ، عن حماد ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ :إذَا مَلَكَ الرَّجُلُ عَمَّهُ ، أَوْ عَمَّتَهُ ، أَوْ خَالَهُ أَوْ خَالَتَهُ ؛ فَهُوَ عَتِیقٌ وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ أَبَوَیْهِ.

(۲۰۴۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے چچا، پھوپھی، ماموں یا خالہ کا مالک ہو تو وہ آزاد ہو جائیں گے۔ یہ اس کے لیے والدین کی طرح ہیں۔

(۲۰۴۴۵) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ أَبَانَ بن تَغْلِبَ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ وَالشَّعْبِیِّ ، قَالاَ :مَنْ مَلَكَ عَمَّهُ ، أَوْ عَمَّتَهُ أَوْ خَالَهُ ، أَوْ خَالَتَهُ وَمَا دُونَ ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ ، فَهُوَ عَتِیقٌ.

(۲۰۴۴۵) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے چچا، پھوپھی، ماموں یا خالہ کا مالک ہوا تو وہ آزاد ہو جائیں گے یہ اس کے لیے والدین کی طرح ہیں۔

(۲۰۴۴۶) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَیْلَی ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِیمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ مَلَكَ ذَا رحم مَحْرَمٍ ، فَهُوَ حُرٌّ.

(۲۰۴۴۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی محرم رشتہ دار کا مالک ہوا وہ آزاد ہو جائے گا۔

(۲۰۴۴۷) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بن سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. (ترمذی ۱۳۶۵۔ ابو داؤد ۳۹۴۵)

(۲۰۴۴۷) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۰۴۴۸) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَیْلَی، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ، فَهُوَ حُرٌّ.

(۲۰۴۴۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی محرم رشتہ دار کا مالک ہوا تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

(۲۰۴۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَی ، عَنْ أَشْیَاخِهِ ، عنِ الزُّبَیْرِ ، یَوْمَ الطَّائِفِ مَلَكَ خَالاَتٍ لَهُ فَأُعْتِقْنَ بِمِلْكِهِ إیَّاهُنَّ.

(۲۰۴۴۹) حضرت زبیر طائف کی لڑائی میں اپنی کچھ خالاؤں کے مالک ہوئے تو وہ آزاد ہو گئیں۔

(۲۰۴۵۰) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْیَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الأَحْنَفِ ، قَالَ :جَاءَ رَجُ

إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ :إِنَّ عَمِّي زَوَّجَنِي وَلِيدَتَهُ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَسْتَرِقَّ وَلَدِي ، قَالَ :لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ.

(۲۰۴۵۰) حضرت مستورد بن احنف فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میرے چچا نے اپنی باندی کی بیٹی سے میری شادی کرادی، اس کے ذریعے وہ میرے بچوں کو غلام بنانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسا نہیں کر سکتے۔

(۲۰٤٥١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَالْحَسَنِ، قَالاَ :مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ، فَهُوَ حُرٌّ.

(۲۰۴۵۱) حضرت جابر بن زید اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جو قریبی رشتہ دار کا مالک ہوا وہ رشتہ دار آزاد ہو جائے گا۔

(۲۰٤٥٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ يَعْتِقُ كُلُّ رَحِمٍ إِذَا مَلَكَهُ ذُو رَحِمٍ.

(۲۰۴۵۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی رشتہ دار کا مالک ہوا وہ آزاد ہو جائے گا۔

(۲۰٤٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالاَ :إِذَا مَلَكَ الْعَمَّةَ وَالْخَالَةَ وَبِنْتَ الْعَمِّ وَكُلَّ ذِي مَحْرَمٍ عَتَقَ.

(۲۰۴۵۳) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی پھوپھی، خالہ یا چچا کی بیٹی یا کسی رشتہ دار کا مالک ہوا تو وہ آزاد ہو جائیں گے۔

(۲۰٤٥٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يَمْلِكُ وَلَدٌ وَالِدَهُ ، وَلاَ وَالِدٌ وَلَدَهُ ، قَالَ :وَالْعَمَّةُ وَالْخَالَةُ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ.

(۲۰۴۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اولاد ماں باپ کی اور ماں باپ اولاد کے مالک نہیں بن سکتے۔ پھوپھی اور خالہ کا بھی یہی رتبہ ہے۔

(۲۰٤٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ ، فَهُوَ عِتْقٌ ، أَوْ هُوَ عَتِيقٌ.

(۲۰۴۵۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی رشتہ دار کا مالک ہوا تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

(۲۰٤٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنِ ابن أبي نجيح ، عن عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا مَلَكَ الْعَمَّةَ أو الخالة ؛ فبتلك المنزلة.

(۲۰۴۵۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جو شخص پھوپھی یا خالہ کا مالک بنے تو وہ ماں کے رتبہ میں ہیں۔

(۲۰٤٥٧) حَدَّثَنَا عبد الأعلى، عن يعلى، عن يونس، عن الحسن قَالَ :من ملك ذا رحم؛ فقد عتق، أو هو عتيق.

(۲۰۴۵۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی رشتہ دار کا مالک بنے تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

(۲۰٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنِ ابن أبي نجيح ، عن عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا مَلَكَ الْعَمَّةَ وَالْخَالَةَ عَتَقَا.

(۲۰۴۵۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جو شخص پھوپھی یا خالہ کا مالک بنے وہ آزاد ہو جائیں گے۔

(٢٠٤٥٩) أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ ، عن شعبة عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُعْتِقُ الْوَلَدَ وَالْوَالِدَ إِذَا مَلَكَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ.

(۲۰۴۵۹) حضرت شریح اولاد کو ماں باپ اور ماں باپ کو اولاد کے مملوک بننے کی صورت میں آزاد کردیتے تھے۔

(٢٠٤٦٠) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّهُ مَنْ مَلَكَ مِنْ مَحْرَمِهِ شَيْئًا فَهُوَ حُرٌّ ، بِمِلْكِهِ عَتِيقٌ ، قَالَ : وَمَا وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْقَرَابَةِ رَحِمٌ أَمَرَ اللَّهُ بِصِلَتِهَا وَنَهَى عَنْ عُقُوقِهَا ، وَلاَ أَعْلَمُ مِنَ الْعُقُوقِ شَيْئًا أَشَدَّ مِنْ أَنْ يَتَّخِذَ الرَّجُلُ قَرِيبَهُ مَمْلُوكًا.

(۲۰۴۶۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ سنت یہ جاری رہی کہ جو شخص اپنے محرم کا مالک بنا اس کا محرم آزاد ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے اور قطع رحمی سے منع کیا ہے۔ اس سے بڑی قطع رحمی کیا ہوسکتی ہے کہ آدمی کسی رشتہ دار کو مملوک بنالے۔

(٢٠٤٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا مَلَكَ الأَخ فَلاَ يُعْتِقُ عَلَيْهِ.

(۲۰۴۶۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کا مالک بنے تو وہ آزاد نہیں ہوگا۔

(١٤) فِي الرَّجلِ يموت وعِنده الودِيعة والدّين

اگر کسی شخص کا انتقال اس حالت میں ہو کہ اس کے پاس امانت بھی ہو اور اس پر قرض بھی ہو تو کیا حکم ہے؟

(٢٠٤٦٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَبْدَأُ بِالْوَدِيعَةِ.

(۲۰۴۶۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امانت کی ادائیگی سے ابتداء کی جائے گی۔

(٢٠٤٦٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَبْدَأُ بِالأَمَانَةِ.

(۲۰۴۶۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ امانت کی ادائیگی سے ابتداء کی جائے گی۔

(٢٠٤٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الودِيعة والْمُضَارَبَةُ وَالدَّيْنُ كُلُّ ذَلِكَ بِالْحِصَصِ.

(۲۰۴۶۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ امانت، مضاربت اور قرض کی ادائیگی حصوں کے اعتبار سے ہوگی۔

(٢٠٤٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَطَاوُسٍ وَالزُّهْرِيِّ قَالُوا : يَأْخُذُونَ بِالْحِصَص.

(۲۰۴۶۵) حضرت ابراہیم، حضرت طاوس اور حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حصوں کے اعتبار سے تقسیم ہوگی۔

(٢٠٤٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْمُضَارَبَةُ وَالدَّيْنُ سَوَاءٌ إِذَا لَمْ يُعَرَّفْ شَيْئًا بِعَيْنِهِ.

(۲۰۴۶۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی چیز کا بعینہ علم نہ ہو تو مضاربت اور قرض برابر ہیں۔

(٢٠٤٦٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَأَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَطَاءٍ وَالزُّهْرِيِّ قَالُوا : إِذَا مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَعِنْدَهُ مُضَارَبَةٌ ، أَوْ وديعة فَهُمْ فِيهِ عَلَى الْحِصَصِ.

(٢٠٤٦٧) حضرت شعبی، حضرت ابو جعفر، حضرت عطاء اور حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جس آدمی کا انتقال ہوا اور اس پر قرض تھا اور اس کے پاس مضاربت یا امانت تھی تو حصوں کے اعتبار سے تقسیم ہوگی۔

(٢٠٤٦٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ وَشُرَيْحٍ فِي الدَّيْنِ الْوَدِيعَةِ : بِالْحِصَصِ ، قَالَ عَامِرٌ : إِذَا لَمْ تُوجَدْ بِعَيْنِهَا.

(٢٠٤٦٨) حضرت مسروق اور حضرت شریح قرض اور ودیعت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ حصوں کے اعتبار سے ہوں گے، اور حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جب بعینہ علم نہ ہو۔

(٢٠٤٦٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : يُحَاصُّ الْغُرَمَاءُ.

(٢٠٤٦٩) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ قرض خواہوں کو حصوں کے اعتبار سے تقسیم کیا جائے گا۔

(٢٠٤٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْوَدِيعَةُ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ.

(٢٠٤٧٠) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امانت قرض کی طرح ہے۔

(١٥) في الرّجل يموت أو يفلِس وعِنده سِلعةٌ بعينِها

اگر کوئی آدمی مرجائے یا مفلس ہو جائے اور اس کے پاس سامان ہو تو کیا حکم ہے؟

(٢٠٤٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عن النضر بن أنس عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ سِلْعَتَهُ قَائِمَةً بِعَيْنِهَا ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنَ الْغُرَمَاءِ. (مسلم ١١٩٤۔ احمد ٣٤٧)

(٢٠٤٧١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص مفلس ہو جائے اور اس کا سامان بعینہ موجود ہو تو وہ قرض خواہوں سے زیادہ مستحق ہے۔

(٢٠٤٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ وَجَدَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غُرَمَائِهِ.

(بخاری ٢٤٠٢۔ ابو داؤد ٣٥١٣)

(٢٠٤٧٢) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا مال کسی ایسے آدمی کے پاس

بعینہ موجود ہو جو مفلس ہو چکا ہے تو وہ غرماء سے زیادہ مستحق ہے۔

(٢٠٤٧٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهِ ، فَهُوَ أَحَقُّ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ اقْتَضَى مِنْ مَالِهِ شَيْئًا ، فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(٢٠٤٧٣) حضرت عوف فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے حضرت عمر بن عبدالعزیز کا خط پڑھا گیا۔ جس میں لکھا تھا کہ اگر کوئی شخص مفلس ہو جائے اور اس کے پاس کسی شخص کا سامان بعینہ موجود ہو تو وہ باقی غرماء سے زیادہ مستحق ہوگا۔ البتہ اگر اس نے اس کے مال میں کچھ کمالیا تو وہ قرض خواہوں کے حصے میں آئے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(٢٠٤٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُفْلِسِ يَجِدُ عِنْدَهُ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ ، قَالَ : إِنْ كَانَ أَخَذَ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا ، فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ وَإِلا فَهُوَ لَهُ.

(٢٠٤٧٤) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ اگر کسی مفلس ہو جانے والے شخص کے پاس کسی شخص کا مال بعینہ موجود ہو تو وہ اسی کا ہے البتہ اگر اس کی ثمن حاصل ہوئی ہو تو وہ قرض خواہوں کے حصے میں آئے گی۔

(٢٠٤٧٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَجَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : هُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ.

(٢٠٤٧٥) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ بھی قرض خواہوں کا حصہ ہے۔

(٢٠٤٧٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : هُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ.

(٢٠٤٧٦) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ بھی غرماء کا حصہ ہے۔

(٢٠٤٧٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : دَفَعْتُ إِلَى رَجُلٍ مَالاً مُضَارَبَةً ، فَانْطَلَقَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ حُلْوَانَ مَاتَ ، فَانْطَلَقْتُ فَوَجَدْتُ كِيسِي بِعَيْنِهِ ، فَقَالَ عَامِرٌ : لَيْسَ لَكَ دُونَ الْغُرَمَاءِ.

(٢٠٤٧٧) حضرت شعبی کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے سوال کیا کہ میں نے ایک آدمی کو مضاربت کے لیے کچھ مال دیا تھا، سفر تجارت کے لیے نکلا اور حلوان میں اس کا انتقال ہو گیا۔ میں پیچھے گیا اور میں نے دیکھا کہ میری دی ہوئی تھیلی بعینہ موجود ہے حضرت عامر نے فرمایا کہ قرض خواہوں کو چھوڑ کر تو نہیں لے سکتا۔

(٢٠٤٧٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِمَّنْ سِوَاهُ.

(٢٠٤٧٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا مال کسی مفلس ہو جانے والے کے پاس بعینہ موجود ہو تو وہ اسی کا ہے۔

(٢٠٤٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا أَفْلَسَ الرجل

وَسِلْعَتُهُ قَائِمَةٌ بِعَيْنِهَا ، فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ.

(۲۰۴۷۹) حضرت علی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کا مال مفلس ہو جانے والے شخص کے پاس بعینہ موجود ہو تو وہ اس کا ہے۔

(۲۰٤۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :هُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ.

(۲۰۴۸۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ قرض خواہوں کا ہے۔

(۲۰٤۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :هُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ.

(۲۰۴۸۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ وہ قرض خواہوں کا ہے۔

(۲۰٤۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ:هُوَ أُسْوَةٌ إلاَّ أَنْ يَكُونَ حَبَسَهَا لَهُ سُلْطَانٌ.

(۲۰۴۸۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر سلطان نہ روکے تو پھر غرماء کا ہے۔

(١٦) الرّجل يسكِن الرّجل السّكنى

ایک آدمی دوسرے کو کسی مکان میں ٹھہرا لے تو کیا حکم ہے؟

(۲۰٤۸۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ أَسْكَنَتْ أَسْمَاءَ بِنْتَ زَيْدٍ حُجْرَةً لَهَا حَيَاتَهَا ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ حَفْصَةُ قَبَضَ ابْنُ عُمَرَ الْحُجْرَةَ.

(۲۰۴۸۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ نے اسماء بنت یزید کو ان کی پوری زندگی کے لیے اپنے کمرے میں ٹھہرایا۔ جب حضرت حفصہ کا انتقال ہو گیا تو وہ کمرہ حضرت ابن عمر رضی اللہ نے حاصل کر لیا۔

(۲۰٤۸٤) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أَنَّ السُّكْنَى عَارِيَّةٌ فَإِذَا قَالَ :هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ ، فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ مَا بَقِيَتْ مِنْهُمُ امْرَأَةٌ فَإِذَا انْقَرَضُوا جَمِيعًا رَجَعَتْ إلَى وَرَثَتِهِ.

(۲۰۴۸۴) حضرت عمر بن عبد العزیز نے خط میں لکھا کہ رہائش عاریہ کی چیز ہے۔ اگر رہائش دینے والا کہے کہ یہ اس کے لیے اور اس کے بعد آنے والوں کے لیے ہے تو یہ اس کے لیے اور اس کے بعد آنے والوں کے لیے ہوگی۔ جب تک ان میں سے ایک عورت بھی باقی رہے۔ اگر ایک عورت بھی باقی نہ رہے تو ورثاء کی طرف لوٹ جائے گی۔

(۲۰٤۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُسْكِنُ الرَّجُلَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ ، ثُمَّ يَمُوتُ ، قَالَ :لاَ تَسْتَطِيعُ وَرَثَتُهُ أَنْ يُخْرِجُوهُ ، وَلاَ عَقِبَهُ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ.

(۲۰۴۸۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی آدمی کو اور اس کے بعد والوں کو اپنے کسی مکان میں ٹھہرایا پھر وہ مر گیا تو ورثاء اسے اور اس کے بعد والوں کو نکال نہیں سکتے جب تک ان میں سے ایک فرد بھی باقی ہو۔

(۲۰٤۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ السَّائِبِ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ إذَا أَسْكَنَتْ قَالَتْ :

أَسْكَنْتُكَ مَا بَدَا لِي.

(۲۰۴۸۶) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب کسی کو اپنے کسی مکان میں ٹھہراتیں تو فرماتیں کہ میں تمہیں اس وقت تک کے لیے ٹھہراتی ہوں جب تک مناسب سمجھوں۔

(۲۰٤۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ أَخِي شُرَيْحٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : السُّكْنَى على مَا اشْتَرَطَ صَاحِبُهَا.

(۲۰۴۸۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ کسی کو رہائش دینے کا معاملہ صاحب مکان کی صوابدید پر ہے۔

(۲۰٤۸۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ شُرَيْحٍ بِنَحْوِهِ.

(۲۰۴۸۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۰٤۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : السُّكْنَى عَارِيَّةٌ.

(۲۰۴۸۹) حضرت حسن اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ رہائش عاریہ کی چیز ہے۔

(۲۰٤۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ ، عَنْ رَجُلٍ أَسْكَنَ رَجُلاً دَارِهِ فَمَاتَ الْمُسْكِنُ وَالمسكَنُ ، قَالَ : تَرْجِعُ إِلَى وَرَثَةِ الْمُسْكِنِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَبَا عِمْرَانَ ، أليس كَانَ يُقَالُ : مَنْ مَلَكَ شَيْئًا حَيَاتَهُ ، فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ ، قَالَ : إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الْعُمْرَى ، فَأَمَّا السُّكْنَى وَالْغَلَّةُ وَالْعَارِيَّةُ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى وَرَثَتِهَا.

(۲۰۴۹۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی کسی کو اپنے گھر میں ٹھہرائے ، پھر ٹھہرانے والا اور ٹھہرا ہوا انتقال کر جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ مکان ورثاء کے پاس آجائے گا۔ میں نے عرض کیا اے ابو عمران! کیا یہ نہیں کہا جاتا تھا کہ جو شخص کسی کو تاحیات کسی چیز کا مالک بنائے تو وہ اس کے بعد اس کے ورثاء کی ہوتی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آباد کی جانے والی زمینوں میں ہوتا ہے۔ رہائش، غلہ اور عاریہ ورثاء کی طرف لوٹتے ہیں۔

(۲۰٤۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا وَهَبَ الرَّجُلُ شَيْئًا فَقَالَ : هُوَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَهُوَ لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ وَإِذَا ، قَالَ : هِيَ لَكَ حَيَاتَكَ ، فَهِيَ رَاجِعَةٌ إِلَيْهِ.

(۲۰۴۹۱) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی کو کوئی چیز سپرد کرتے ہوئے کہا کہ یہ تیرے لیے اور تیرے گھر والوں کے لیے ہے، تو وہ اس کے لیے اور اس کے ورثاء کے لیے ہوگی اور اگر یہ کہا کہ یہ تیری زندگی میں تیرے لیے ہے تو یہ ہدیہ کرنے والے کے ورثاء کی طرف لوٹے گی۔

(۲۰٤۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : السُّكْنَى عَارِيَّةٌ.

(۲۰۴۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ رہائش عاریہ ہے۔

(۲۰٤۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : اخْتَصَمَ إِخْوَةٌ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ أَحَدُهُمْ : زَوَّجَنِي

وَأَسْكَنَنِي وأثابني ، فَقَالَ :أَزَوَّجَهُ وَأَسْكَنَهُ ؟ فَقَالُوا :زَوَّجَهُ وَأَسْكَنَهُ فَقَالَ :شَاهِدَانِ ذَوَا عَدْلٍ عَلَى أَنَّهُ آثَرَكَ بِهَا عَلَى نَفْسِهِ فِي حَيَاتِهِ.

(۲۰۴۹۳) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت شریح کی عدالت میں کچھ بھائیوں کا جھگڑا ہوا۔ایک کہتا تھا کہ اس نے میرے شادی کرائی، مجھے رہائش دی اور مجھے ٹھکانہ دیا، حضرت شریح نے سوال کیا کہ کیا اس نے اس کی شادی کرائی اور رہائش دی۔لوگوں نے تصدیق کی تو قاضی شریح نے فرمایا کہ دو عادل گواہ یہ گواہی دیں کہ اس نے تجھے اپنے زندگی میں خود پر ترجیح دی۔

(۱۸) مَنْ قَالَ لاَ تجوز الصّدقة حتّى تقبض

جن حضرات کے نزدیک قبضے سے پہلے صدقہ وزکوۃ معتبر نہیں

(۲۰۴۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ:تَصَدَّقَ رَجُلٌ بِمِئَةِ دِينَارٍ عَلَى ابْنِهِ وَهُمَا شَرِيكَانِ وَالْمَالُ فِي يَدَيِ ابْنِهِ ، قَالَ: لاَ يَجُوزُ حَتَّى يَحُوزَهَا ، قَضَى أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ:أَنَّهُ إِنْ لَمْ يَحُزْ فَلاَ شَيْءَ لَهُ.

(۲۰۴۹۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو ایک سو دینار صدقہ میں دیے۔وہ دونوں شریک تھے اور مال بیٹے کے سامنے تھا۔تو یہ صدقہ اس وقت تک درست نہیں جب تک وہ قبضہ نہ کر لے۔حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے کہ اگر اس نے قبضہ نہ کیا تو اسے کچھ نہیں ملے گا۔

(۲۰٤۹٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِي ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَا بَالُ رِجَالٍ يَنْحَلُونَ أَوْلاَدَهُمْ نِحَلاً ، فَإِذَا مَاتَ أَحَدُهُمْ ، قَالَ :مَالِي وَفِي يَدِي ، وَإِذَا مَاتَ هُوَ ، قَالَ :قَدْ كُنْتُ نَحَلْتُهُ وَلَدِي ، لاَ نَحْلَةَ إِلاَّ نِحْلَةٌ يَحُوزُهَا الْوَلَدُ أو الْوَالِدِ.

(۲۰۴۹۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ اپنی خوشی سے اولاد کو مال دیتے ہیں لیکن جب ان میں سے کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ میرا مال ہے اور میرے قبضے میں ہے۔کہ جب وہ مر جاتا ہے تو کہتا ہے کہ میں اپنے بیٹے کو خوشی سے دیا تھا۔خوشی سے دیا ہوا مال وہی ہوتا ہے جس پر اولاد یا باپ قبضہ کر لیں۔

(۲۰٤۹٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ :شُكِيَ ذَلِكَ إِلَى عُثْمَانَ ، أَنَّ الْوَلَدَ إِذَا كَانَ صَغِيرًا لاَ يَحُوزُ ، فَرَأَى ، أَنَّ أَبَاهُ إِذَا وَهَبَ لَهُ وَأَشْهَدَ حَازَ.

(۲۰۴۹۶) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان سے شکایت کی گئی کہ چھوٹا بچہ مال پر قبضہ نہیں کرسکتا تو ان کی رائے یہ تھی کہ باپ جب ہبہ کر دے اور گواہی دے تو وہ قبضہ کر لے۔

(۲۰٤۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ ، أَنَّهُ قَالَ :لاَ تَجُوزُ الصَّدَقَةُ

حَتَّى تُقْبَضَ إلاَّ لِصَبِيٍّ بَيْنَ أَبَوَيْهِ ، فَإِنَّ قَبْضَهُمَا لَهُ قَبْضٌ.

(۲۰۴۹۷) حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ بغیر قبضہ کے صدقہ نہیں ہوتا سوائے اس بچے کے جو ماں باپ کے ساتھ ہو، ماں باپ کا قبضہ اس کا قبضہ ہے۔

(۲۰٤۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :لاَ تَجُوزُ الصَّدَقَةُ حَتَّى تُقْبَضَ.

(۲۰۴۹۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بغیر قبضے کے صدقہ نہیں ہوتا۔

(۲۰٤۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، مِثْلَهُ.

(۲۰۴۹۹) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۰۵۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ الصَّدَقَةُ حَتَّى تُقْبَضَ.

(۲۰۵۰۰) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ بغیر قبضہ کے صدقہ نہیں ہوتا۔

(۲۰۵۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :كَانَ مُعَاذٌ وَشُرَيْحٌ يَقُولاَنِ :لاَ تَجُوزُ الصَّدَقَةُ حَتَّى تُقْبَضَ إلاَّ لِصَبِيٍّ بَيْنَ أَبَوَيْهِ.

(۲۰۵۰۱) حضرت معاذ اور حضرت شریح فرماتے ہیں کہ بغیر قبضہ کے صدقہ نہیں ہوتا سوائے اس بچے کے جو ماں باپ کے ساتھ ہو۔

(۲۰۵۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ :نَحَلَنِي أَبِي نِصْفَ دَارِهِ ، فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ :إنْ سَرَّكَ أَنْ تجوزَ ذَلِكَ فَاقْبِضْهُ ، فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي الأَنْحَالِ:مَا قُبِضَ مِنْهُ ، فَهُوَ جَائِزٌ ، وَمَا لَمْ يُقْبَضْ مِنْهُ ، فَهُوَ مِيرَاثٌ.

(۲۰۵۰۲) حضرت نضر بن انس فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے اپنا گھر اپنی خوشی سے دے دیا۔ ابو بردہ نے مجھ سے فرمایا کہ صدقہ کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ تم اس پر قبضہ کرلو۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے کہ خوشی سے دیئے گئے ہدیہ میں قبضہ ہو تو وہ جاری ہوتا ہے ورنہ وہ میراث میں جاتا ہے۔

(۲۰۵۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا فَقَالاَ :لاَ تَجُوزُ حَتَّى يُقْبَضَ.

(۲۰۵۰۳) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ بغیر قبضہ کے صدقہ نہیں ہوتا۔

(۲۰۵۰٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا عُلِمَتِ الصَّدَقَةُ فَهِيَ جَائِزَةٌ ، وَإِنْ لَمْ تُقْبَضْ ، فَإِذَا قَالَ :دَارِي الَّتِي فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا ، أَوْ غُلاَمِي ، فَهُوَ جَائِزٌ ، وَإِنْ لَمْ يَقْبِضْ.

(۲۰۵۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب صدقہ کا علم ہو تو وہ نافذ ہوتا ہے خواہ اس پر قبضہ نہ ہو، اگر وصول کرنے والے نے کہا کہ فلاں جگہ میرا گھر ہے یا فلاں میرا غلام ہے تو یہ اس کا ہوگیا خواہ قبضہ نہ کرے۔

(۲۰۵۰۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ :إذَا عُلِمَت الصَّدَقَةُ فَهِيَ جَائِزَةٌ،

وَإِنْ لَمْ تُقْبَضْ.

(۲۰۵۰۵) حضرت علی اور حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جب صدقہ کا علم ہو تو یہ جائز ہے خواہ قبضہ نہ ہو۔

(٢٠٥٠٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ نَحَلَهَا جِذَاذَ عِشْرِينَ وَسْقًا ، فَلَمَّا حَضَرَ ، قَالَ لَهَا : وَدِدْتُ أَنَّك كُنْتِ حُزْتِيهِ ، أَوْ جَدَدْتِيهِ ، وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ الْوَارِثِ.

(۲۰۵۰٦) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بیس وسق کی مقدار ایک ہدیہ دیا۔ جب ان کا وصال ہونے لگا تو انہوں نے فرمایا کہ بہتر تھا کہ تم اس پر قبضہ کر لیتیں کیونکہ اب وہ ورثاء کا مال بن گیا۔

(٢٠٥٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : الصَّدَقَةُ إِذَا عُلِمَتْ قُبِضَتْ ، أَوْ لَمْ تُقْبَضْ.

(۲۰۵۰۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب صدقہ کا علم ہو جائے تو ملکیت ثابت ہو جاتی ہے خواہ قبضہ ہو یا نہ ہو۔

(٢٠٥٠٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ الصَّدَقَةُ حَتَّى تُقْبَضَ.

(۲۰۵۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبضہ تک صدقہ ثابت نہیں ہوتا۔

(٢٠٥٠٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : هِيَ جَائِزَةٌ ، وَإِنْ لَمْ تُقْبَضْ.

(۲۰۵۰۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قبضہ کے بغیر بھی صدقہ ہو جاتا ہے۔

(٢٠٥١٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ الصَّدَقَةُ حَتَّى تُقْبَضَ.

(۲۰۵۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبضے کے بغیر صدقہ نہیں ہوتا۔

(١٨) فِي الْكِتَابَةِ عَلَى الوصفاءِ

خدمت کے غلام کے عوض مکاتب بنانے کا بیان

(٢٠٥١١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْكِتَابَةِ عَلَى الْوُصَفَاءِ.

(۲۰۵۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ خدمت کے غلام کے عوض مکاتبت کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٠٥١٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ حَفْصَةَ كَاتَبَتْ غُلاَمًا لَهَا عَلَى وُصَفَاءَ.

(۲۰۵۱۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک غلام کو خدمت کے عوض مکاتب بنایا۔

(٢٠٥١٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بن سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَتْنِي خَتَنَةٌ لِي يُقَالُ لَهَا سَارَةُ مَوْلاَةٌ لأَبِي بَرْزَةَ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ كَاتَبَ بَعْضَ مَمَالِيكِهِ عَلَى رَقِيقٍ.

(۲۰۵۱۳) حضرت ابو برزہ نے اپنے ایک غلام کو خدمت کے غلام کے عوض مکاتب بنایا۔

(۲۰۵۱٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَجَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُكَاتَبَ عَبْدٌ عَلَى الْوُصَفَاءِ.

زَادَ فِيهِ جَرِيرٌ :وَالْوَصَائِفَ.

(۲۰۵۱۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ غلام کو خدمت کے غلاموں کے عوض مکاتب بنانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۵۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمَّارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ:لاَ بَأْسَ ان يكاتب عبد عَلَى الْوُصَفَاءِ.

(۲۰۵۱۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ غلام کو خدمت کے غلاموں کے عوض مکاتب بنانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۵۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بِهِ بَأْسًا أَنْ يُكَاتَبَ الْمُكَاتَبُ عَلَى الْوُصَفَاءِ.

(۲۰۵۱۶) حضرت حسن و ابن سیرین دونوں حضرات خدمت کے غلاموں کے عوض غلام کو مکاتب بنانے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۰۵۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُكَاتِبَ عَبْدَهُ عَلَى الْوُصَفَاءِ.

(۲۰۵۱۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ غلام کو خدمت کے غلاموں کے عوض مکاتب بنانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۵۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُكَاتِبَ الرَّجُلُ مَمْلُوكَهُ عَلَى الْوُصَفَاءِ.

(۲۰۵۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدمت کے غلاموں کے عوض غلام کو مکاتب بنانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۵۱۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى غُلاَمَيْنِ يَصْنَعَانِ مِثْلَ صِنَاعَتِهِ فَارْتَفَعَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ :إِنْ لَمْ يَجِئْك بِغُلاَمَيْنِ يَصْنَعَانِ مِثْلَ صِنَاعَتِهِ فَرُدَّهُ إِلَى الرِّقِّ.

(۲۰۵۱۹) حضرت عکرمہ بن خالد مخزومی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو دو غلاموں کی خدمت پر مکاتب مقرر کیا وہ دونوں اسی کا پیشہ کرتے تھے۔ وہ دونوں ایک اپنا مقدمہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اگر وہ تیرے پاس ایسے غلام نہ لائے جو اس کا پیشہ جانتے ہوں تو اسے دوبارہ غلام بنالے۔

(۲۰۵۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ:لاَ بَأْسَ أَنْ يُكَاتِبَ عَبْدَهُ عَلَى رَقِيقٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى.

(۲۰۵۲۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ایک مقرر مدت تک غلام کے عوض اپنے غلام کو مکاتب بنانا ہے۔

(۲۰۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْكِتَابَةِ عَلَى الْوُصَفَاءِ ، يَدًا بِيَدٍ وَيَكْرَهُ ذَلِكَ نَسِيئَةً ، وَذَلِكَ رَأْيُ قَتَادَةَ.

(۲۰۵۲۱) حضرت عمر بن عبد العزیز بغیر ادھار کے برابر برابر خدمت والے غلاموں کے عوض مکاتبت کو درست خیال کرتے تھے۔

حضرت قتادہ کی بھی یہی رائے تھی۔

(۲۰۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : هَذِهِ مُكَاتَبَةُ سِيرِينَ عِنْدَنَا هَذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ غُلاَمَهُ ، كَاتَبَهُ عَلَى كَذَا وَكَذَا من أَلْفٍ ، وَعَلَى غُلاَمَيْنِ له يَعْمَلاَنِ مِثْلَ عَمَلِهِ.

(۲۰۵۲۲) حضرت عبید اللہ بن ابی بکر بن انس فرماتے ہیں کہ یہ ہمارے نزدیک سیرین کی مکاتبت ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی ایسی ایک مکاتبت فرمائی۔ انہوں نے اپنے غلام کو ایک خاص مقدار مال اور دو ایسے غلاموں کے عوض مکاتبت بنایا جو اس کا کام کرتے تھے۔

(۱۹) من كره العِينة

جن حضرات کے نزدیک بیع عینہ ناجائز ہے یعنی ایسی بیع جس میں ایک آدمی دوسرے کو معلوم مدت کے ادھار اور معلوم ثمن کے عوض ایک چیز بیچے پھر بیچنے والا خود نقد قیمت جو پہلے سے کم ہو ادا کر کے وہ چیز اس سے خرید لے

(۲۰۵۲۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نُهِيَ ، عَنِ الْعِينَةِ.

(بخاری ۲۱۲۶۔ مسلم ۱۱۶۰)

(۲۰۵۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیع عینہ سے منع کیا گیا ہے۔

(۲۰۵۲۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : الْعِينَةُ حَرَامٌ.

(۲۰۵۲۴) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ عینہ حرام ہے۔

(۲۰۵۲۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى التورق يَعْنِي الْعِينَةَ.

(۲۰۵۲۵) حضرت ایاس بن معاویہ بیع تورق کے قائل تھے۔ (تورق ایسی بیع ہے جس میں ایک ادھار پر کوئی چیز خریدے پھر کوئی تیسرا آدمی اس چیز کو کم قیمت پر نقد خریدے)۔

(۲۰۵۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْعِينَةَ.

(۲۰۵۲۶) حضرت ابن سیرین عینہ کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

(۲۰۵۲۷) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : ذَكَرُوا عِنْدَ مُحَمَّدٍ الْعِينَةَ فَقَالَ : نُبِّئْتُ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ : دِرْهَمٌ بِدِرْهَمٍ وَبَيْنَهُمَا حَرِيرَةٌ.

(۲۰۵۲۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت محمد کے پاس عینہ کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک درہم کے بدلے ایک درہم ہے۔

(٢٠٥٢٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ وَيَزِيدَ بْنِ مَرْدَانُبَةَ ، قَالَ أَحَدُهُمَا :جَائَنَا ، وَقَالَ الآخَرُ :جَاءَ كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ :إِنَّهُ مَنْ قِبَلَكَ عَنِ الْعِينَةِ ، فَإِنَّهَا أُخْتُ الرِّبَا.

(۲۰۵۲۸) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ایک خط میں لکھا کہ بیع عینہ سے منع کرو یہ سود کی بہن ہے۔

(٢٠٥٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا الْعِينَةَ وَمَا أَدْخَلَ النَّاسُ فِيهِ بينها.

(۲۰۵۲۹) حضرت حسن اور ابن سیرین نے عینہ کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢٠٥٣٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَسْرُوقًا كَرِهَ الْعِينَةَ وَالْحَرِيرَ.

(۲۰۵۳۰) حضرت مسروق نے عینہ اور ریشم کی بیع کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٣٠) الرّجل يكري الدّابّة فيجاوز بها

ایک آدمی کرائے پر کوئی سواری لے پھر طے شدہ مقام سے آگے لے جائے تو کیا حکم ہے؟

(٢٠٥٣١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ ، قَالَ :شَهِدْت شُرَيْحًا وَاخْتَصَمَ إِلَيْهِ رَجُلاَنِ اكْتَرَى أَحَدُهُمَا مِنَ الآخَرِ دَابَّةً إِلَى مَكَانٍ مَعْلُومٍ فَجَاوَزَ ، فَضَمَّنَهُ شُرَيْحٌ.

(۲۰۵۳۱) حضرت ابو عطاء فرماتے ہیں کہ میں قاضی شریح کے پاس حاضر تھا، ان کے پاس دو آدمی مقدمہ کے کر آئے کہ ایک آدمی نے دوسرے سے ایک سواری پر ایک خاص مقام تک کے لیے لی تھی، وہ اس سے آگے لے گیا، حضرت شریح نے سواری کے مالک کو ضمان دلوایا۔

(٢٠٥٣٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن رَجُلٍ تكَارَى دَابَّةً فَجَاوَزَ بِهَا ، قَالَ :هُوَ ضَامِنٌ ، وَلاَ كِرَاءَ عَلَيْهِ فِيمَا خَالَفَ.

(۲۰۵۳۲) حضرت حسن بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی کوئی سواری کرائے پر لے اور مقررہ مقام سے آگے لے جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ ضامن ہوگا اور مخالفتِ معاملہ کی صورت میں اس پر کرایہ نہیں۔

(٢٠٥٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :إِذَا سَلِمَت الدَّابَّةُ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ الْكِرَائَانِ.

(۲۰۵۳۳) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر سواری محفوظ رہے تو اس پر دو کرائے جمع ہو جائیں گے۔

(٢٠٥٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ شُرَيْحٍ

أَنَّهُ قَضَى فِي رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ مِنْ رَجُلٍ دَابَّةً إِلَى البردمة ، فَجَاوَزَ عَلَيْهَا الْوَقْتَ فَعَطِبَتْ فَمَاتَتْ ، فَجَعَلَ عَلَيْهِ الأَجْرَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي سَمَّى ، وَضَمَّنَهُ الدَّابَّةَ حِينَ خَالَفَ.

(۲۰۵۳۴) حضرت محمد بن عبید اللہ ثقفی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بردمہ نامی مقام تک کے لیے ایک جانور کرائے پر لیا لیکن وہ اسے مقررشدہ جگہ سے آگے لے گیا وہاں وہ جانور حادثے کا شکار ہو کر مر گیا۔ اس مقدمہ کا قاضی شریح نے یہ فیصلہ فرمایا کہ مقررشدہ جگہ کا تو کرایہ دلوایا اور آگے بڑھنے پر جانور کا ضمان دلوایا۔

(۲۰۵۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا تَكَارَى الرَّجُلُ الدَّابَّةَ إِلَى الْمَكَانِ كَانَ لَهُ كِرَاؤُهَا ، فَإِنْ جَاوَزَ عَلَيْهَا فَنَفَقَتْ كَانَ لَهُ كِرَاؤُهَا الأَوَّلُ ، وَعَلَيْهِ أَنْ يَضْمَنَهَا.

(۲۰۵۳۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی سواری کو ایک خاص علاقے تک کے لیے کرائے پر لیا تو اگر اس مقام سے تجاوز کیا اور اس کو نقصان پہنچا تو اس پر پہلا کرایہ ہوگا اور ضمان بھی ہوگا۔

(۲۰۵۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي رَجُلٍ اكْتَرَى دَابَّةً فَجَاوَزَ الْوَقْتَ ، قَالَ : يُجْمَعُ عَلَيْهِ الْكِرَاءُ وَالضَّمَانُ.

(۲۰۵۳۶) قاضی شریح فرماتے ہیں کہ اگر کرائے کے جانور مقرر مقام سے آگے لے جایا گیا تو کرایہ اور ضمان دونوں لازم ہوں گے۔

(۳۱) فِي الرَّجلِ يشتري المتاع فيهلِكَ فِي يدِ البائِعِ قبل أن يقبضه المبتاع

اگر گاہک کوئی چیز خرید لے اور وہ قبضے سے پہلے بائع کے پاس ہی ہلاک ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۵۳۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ مَتَاعًا هَلَكَ فِي يَدَيِ الْبَائِعِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ ، قَالَ :إِنْ كَانَ قَالَ لَهُ :خُذْ مَتَاعَك ، فَلَمْ يَأْخُذْهُ ، فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي ، وَإِنْ كَانَ ، قَالَ : لاَ أَدْفَعُهُ لَكَ حَتَّى تَأْتِيَ بِالثمنِ ، فَهُوَ مَالُ الْبَائِعِ.

(۲۰۵۳۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی سے کوئی چیز خریدی اور وہ قبضے سے پہلے بائع کے پاس ہی ہلاک ہوگئی۔ اس صورت میں اگر بائع نے کہا تھا کہ اپنا سامان لے لو تو یہ نقصان گاہک کا ہوگا اور اگر بائع نے کہا تھا کہ میں تمہیں یہ اس وقت تک نہیں دوں گا جب تک تم مجھے اس کی قیمت نہ لا دو تو یہ نقصان بائع کا ہوگا۔

(۲۰۵۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عن دَاوُد ، قَالَ :قُلْتُ لِعَامِرٍ :رَجُلٌ اشْتَرَى بَزًّا إِلَى أَجَلٍ فَحَبَسَهُ وَعَكَمَهُ وَوَضَعَهُ فِي مَنْزِلِ الْبَائِعِ وَلَمْ يَحْتَبِسْهُ رَهْنًا بِالْمَالِ ، فَاحْتَرَقَ الْمَالُ ، قَالَ :مِنْ مَالِ الْبَائِعِ.

(۲۰۵۳۸) حضرت داود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے کسی سے کوئی چیز خریدی اور اسے تیار کر

کے بائع کے مکان میں ہی چھوڑ دیا اور اسے مال کا رہن تصور نہ کیا تو کیا حکم ہے اگر وہ مال جل جائے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ بائع کا نقصان ہوا۔

(۲۰۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْمَتَاعَ فَقَالَ :الْمُشْتَرِي :انْقُلْهُ إِلَيَّ ، وَقَالَ الْبَائِعُ :لاَ حَتَّى تَأْتِيَنِي بِالثمنِ فَهَذَا بِمَنْزِلَةِ الرَّهْنِ ، إِنْ هَلَكَ ، فَهُوَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ ، وَإِنْ قَالَ الْبَائِعُ لِلْمُشْتَرِي :انقُلْهُ ، فَقَالَ :دَعْهُ حَتَّى آتِيَك بِالثمن ، فَهَذَا بِمَنْزِلَةِ الْوَدِيعَةِ ، إِنْ هَلَكَ ، فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي ، وَيَبِيعُ هَذَا ، وَلاَ يَبِيعُ ذَاكَ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :فَذَكَرْته لِمُحَمَّدٍ فَقَالَ :صَدَقَ أَظُنُّ.

(۲۰۵۳۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے کوئی چیز خریدی اور مشتری نے کہا کہ اسے میرے حوالے کردو، بائع نے کہا کہ جب تک تم ثمن نہ لے آؤ میں تمہیں نہیں دوں گا۔ یہ معاملہ رہن کے درجہ میں ہوگا۔ اگر وہ ہلاک ہوا تو بائع کے مال میں سے ہوگا۔ اور اگر بائع نے مشتری سے کہا کہ اسے اپنے قبضے میں لے لو اور مشتری نے کہا کہ میں جب تک قیمت نہ لے آؤں اس وقت تک قبضہ نہ کروں گا تو یہ ودیعت کے حکم میں ہوگا۔ اگر ہلاک ہوا تو مشتری کے مال سے ہلاک ہوگا۔ ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت محمد سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال میں انہوں نے سچ کہا۔

(۲۰۵۴۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، أَنَّ رَجُلاً ابْتَاعَ مِنْ رَجُلٍ مَتَاعًا إِلَى أَجَلٍ وَحَبَسَهُ ، فَبَيَّتَهُمْ حَرِيقٌ مِنَ اللَّيْلِ فَاحْتَرَقَ بَعْضُهُ ، فَسَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ :هُوَ مِنْ مَالِ الَّذِي هُوَ فِي يَدَيْهِ.

(۲۰۵۴۰) حضرت داود بن ابی ہند کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے مقررہ مدت تک ادائیگی کی شرط پر کچھ مال خریدا اور اسے بائع کے پاس چھوڑ دیا۔ رات کو گھر میں آگ لگ گئی اور کچھ سامان جل گیا۔ اس بارے میں میں نے حضرت شعبی سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جس کے قبضے میں تھا اسی کا نقصان ہوا۔

(۲۲) فِي المكاتب يشترط عليهِ مولاه ألا يخرج ولا يتزوّج

اس مکاتب کا بیان جس کا مولی یہ شرط لگادے کہ وہ نہ تو اس شہر سے نکلے گا نہ شادی کرے گا

(۲۰۵۴۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا اشْتَرَطَ عَلَى مُكَاتَبِهِ أَلاَّ يَخْرُجَ ، وَلاَ يَتَزَوَّجَ ، قَالَ :فَشَرْطُهُ بَاطِلٌ ، يَسِيرُ حَيْثُ يَشَاءَ وَيَتَزَوَّجُ.

(۲۰۵۴۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے مکاتب پر یہ شرط لگائی کہ وہ نہ تو اس شہر سے نکلے گا اور نہ ہی شادی کرے گا تو یہ شرط باطل ہے۔ وہ جہاں چاہے جاسکتا ہے اور شادی بھی کرسکتا ہے۔

(۲۰۵۴۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِنَّكُمْ تَشْتَرِطُونَ عَلَى الْمُكَاتَبِ شُرُوطًا لاَ تَحِلُّ تَشْتَرِطُونَ عَلَيْهِ أَلاَّ يَخْرُجَ ، وَلاَ يَتَزَوَّجَ ، قَالَ :يَخْرُجُ وَيَتَزَوَّجُ.

(۲۰۵۴۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تم مکاتب پر ایسی شرطیں لگاتے ہو جو تمہارے لیے درست نہیں، تم شرط لگاتے ہو کہ وہ شہر سے باہر نہ جائے اور شادی نہ کرے۔ وہ شہر سے باہر جا سکتا ہے اور شادی بھی کر سکتا ہے۔

(۲۰۵٤۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، مِثْلَهُ.

(۲۰۵۴۳) ایک اور سند سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۲۰۵٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لأَهْلِ المكاتبِ مَا اشْتَرَطُوا عَلَيْهِ وَلَهُمْ مَا أَخَذُوا مِنْهُ.

(۲۰۵۴۴) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ کاتب غلام کے مالکوں کو وہ ملے گا جس کی انہوں نے شرط لگائی اور جو انہوں نے لیا وہ ان کا ہو گیا۔

(۲۰۵٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يَخْرُجُ إِنْ شَاءَ.

(۲۰۵۴۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اگر وہ چاہے تو جا سکتا ہے۔

(۲۰۵٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرَطَ عَلَى مُكَاتَبِهِ أَنْ لاَّ يَخْرُجَ ، قَالَ : يَخْرُجُ ، قَالَ وَكِيعٌ ، وقَالَ سُفْيَانُ : لاَ يَخْرُجُ إِلاَّ بِإِذْنِ مَوْلاَهُ.

(۲۰۵۴۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے شرط لگائی کہ مکاتب شہر سے باہر نہیں نکل سکتا۔ تو یہ شرط درست نہیں وہ نکل سکتا ہے۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ وہ مولی کی اجازت کے بغیر نہیں جا سکتا۔

(۲۰۵٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أُمِّي، أَنَّ جَدَّهَا كَانَ مُكَاتَبًا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ الأَسْلَمِيِّ ، فَأَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَمَنَعَهُ فَأَتَى عُثْمَانَ فَقَالَ : لَيْسَ لَكَ أَنْ تَمْنَعَهُ ، فَخَلَّى عَنْهُ.

(۲۰۵۴۷) حضرت محمد بن ابی یحییٰ فرماتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے بتایا کہ ان کے دادا عبداللہ بن قیس اسلمی کے مکاتب تھے۔ انہوں نے بصرہ جانے کا ارادہ کیا تو عبداللہ بن قیس نے منع کر دیا۔ میرے دادا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم اسے منع نہیں کر سکتے۔ لہٰذا انہیں جانے دیا گیا۔

(۲۰۵٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِطُ عَلَى مُكَاتَبِهِ أَنْ لاَّ يَخْرُجَ ، وَلاَ يَتَزَوَّجَ ، قَالَ : يَتَزَوَّجُ وَيَخْرُجُ.

(۲۰۵۴۸) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی نے مکاتب پر شرط لگائی کہ وہ شہر سے باہر نہیں جا سکتا اور شادی نہیں کر سکتا تو یہ شرط قابل قبول نہیں۔

(۲۰۵٤۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَشْتَرِطُوا عَلَى الْمُكَاتَبِ مَا يُضِرُّ بِهِ : أَنْ لاَّ يَخْرُجَ مِنَ الْمِصْرِ ، وَلاَ يَتَزَوَّجَ.

(۲۰۵۴۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف مکاتب پر ایسی شرطوں کے لگانے کو مکروہ قرار دیتے تھے جس سے اس کا نقصان ہو کہ وہ شہر سے باہر نہیں جا سکتا اور شادی نہیں کر سکتا۔

(۲۳) فِی السَّیفِ المحلّٰی والمِنطقۃِ المحلاۃ والمصحفِ

زیور چڑھی تلوار، زیور چڑھے سامان اور مصحف وغیرہ کی بیع کا بیان

(۲۰۵۵۰) حَدَّثَنَا شَرِیکُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ : کَانَ خَبَّابٌ قَیْناً وَکَانَ رُبَّمَا اشْتَرَی السَّیْفَ الْمُحَلَّی بِالْوَرِقِ وَرُبَّمَا ذُکِرَ الْمُصْحَفَ.

(۲۰۵۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت خباب لوہار تھے وہ بعض اوقات چاندی چڑھی تلواریں خریدتے تھے۔ اور کبھی مصحف کا ذکر بھی کیا۔

(۲۰۵۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ، عَنْ حُصَیْنٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ یَشْتَرِیَ السَّیْفَ الْمُحَلَّی بِالدراھم.

(۲۰۵۵۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ دراہم کے بدلے زیور سے آراستہ تلوار خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۵۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ یَشْتَرِیَ السَّیْفَ الْمُفَضَّضَ بالتأخیر.

(۲۰۵۵۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ چاندی چڑھی تلوار تاخیری ادائیگی کے ساتھ خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۵۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ أَنَّهُ کَرِهَهُ.

(۲۰۵۵۳) حضرت ابن سیرین نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(۲۰۵۵٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِی قِلاَبَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَتَانَا کِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَرْضِ فَارِسَ أَنْ لاَ تَبِیعُوا السُّیُوفَ فِیهَا حَلْقَةُ فِضَّةٍ بِالدَّرَاهِمِ.

(۲۰۵۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم ارض فارس میں تھے۔ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ جس تلوار کا حلقہ چاندی کا ہو اسے دراہم کے بدلے مت بیچو۔

(۲۰۵۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ یَزِیدَ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ أَبِی عِمْرَانَ یُحَدِّثُ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ ، قَالَ : أُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ بِقِلاَدَةٍ فِیهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ ابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِتِسْعَةِ دَنَانِیرَ ، أَوْ بِسَبْعَةٍ فَأَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ : لاَ حَتَّی تُمَیِّزَ مَا بَیْنَهُمَا ، فَقَالَ : إنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ ، قَالَ : لاَ حَتَّی تُمَیِّزَ مَا بَیْنَهُمَا قَالَ : فَرَدَّهُ حَتَّی مَیَّزَ مَا بَیْنَهُمَا.

(مسلم ۱۲۱۴۔ ابوداؤد ۳۳۴۴)

(۲۰۵۵۵) حضرت فضالہ بن عبید فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہار لایا گیا جس میں پتھروں کے ساتھ سونا

لگا ہوا تھا۔ ایک آدمی نے اسے نو یا سات دینار کا خریدا۔ جب وہ حضور ﷺ کے پاس آیا اور ساری بات عرض کی، تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے لیے اسے خریدنا اس وقت تک درست نہیں جب تک فرق نہ کرلو۔ اس نے کہا کہ میں نے تو پتھروں کا ارادہ کیا تھا۔ حضور ﷺ نے یہ فرمایا کہ یہ بیع اس وقت تک درست نہیں جب تک دونوں کے درمیان فرق نہ کرلو۔ پھر اس آدمی نے دوبارہ واپس کیا اور تمیز کرنے کے بعد خریدا۔

(۲۰۵۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ شُرَيْحٌ ، عَنْ قَوْسٍ ذَهَبٍ فِيهِ فُصُوصٌ ، قَالَ : تُنْزَعُ الْفُصُوصُ ، ثُمَّ يُبْتَاعُ الذَّهَبُ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

(۲۰۵۵۶) حضرت شریح سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک سونے کی کمان بیچی جائے جس میں نگینے لگے ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نگینے اتار کر سونے کو وزن کے برابر بیچا جائے گا۔

(۲۰۵۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تُبَاعُ الْمِنْطَقَةُ الْمُحَلاَّةُ وَالسَّيْفُ الْمُحَلَّى بِنَسِيئَةٍ.

(۲۰۵۵۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سونا چڑھی کسی چیز یا تلوار کو ادھار کے ساتھ نہیں بیچ سکتے۔

(۲۰۵۵۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، وَعَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا بِشِرَاءِ السَّيْفِ الْمُفَضَّضِ ، وَالْخِوَانِ الْمُفَضَّضِ ، وَالْقَدَحِ الْمُفَضَّضِ بِالدَّرَاهِمِ.

(۲۰۵۵۸) حضرت ابن سیرین اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ چاندی چڑھی تلوار، چاندی چڑھی طشتری اور چاندی چڑھے پیالے کو دراہم کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُشْتَرَى السَّيْفُ الْمُحَلَّى بِفِضَّةٍ وَيَقُولُ : اشْتَرِهِ بِالذَّهَبِ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۰۵۵۹) حضرت زہری زیور چڑھی تلوار کی بیع کو چاندی کے بدلے مکروہ قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ سونے کو برابر سرابر خریدو۔

(۲۰۵۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى ، عَنِ السَّيْفِ الْمُحَلَّى بِالْفِضَّةِ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَقَالَ مَكْحُولٌ : الْجَارِيَةُ تُبَاعُ وَعَلَيْهَا حُلِيٌّ.

(۲۰۵۶۰) حضرت سعید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے سلیمان بن موسیٰ سے زیور چڑھی تلوار کی بیع کو چاندی کے بدلے کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور حضرت مکحول نے فرمایا کہ باندی کو بھی تو زیور کے ساتھ ہی فروخت کیا جاتا ہے۔

(۲۰۵۶۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا ، عَنِ السَّيْفِ الْمُحَلَّى يُبَاعُ بِالدَّرَاهِمِ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : إِذَا كَانَتِ الدَّرَاهِمُ أَكْثَرَ مِنَ الْحِلْيَةِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۵۶۱) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے زیور چڑھی تلوار کی بیع چاندی کے بدلے کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور حضرت حکم نے فرمایا کہ اگر دراہم زیور سے زیادہ ہوں تو کچھ حرج نہیں۔

(٢٠٥٦٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ حُنَيْنٍ ، قَالَ : سئل عَلِيًّا عن جَامَاتٍ مِنْ ذَهَبٍ ، مَخْلُوطات بِفِضَّةٍ أَتُبَاعُ بِالْفِضَّةِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : هَكَذَا بِرَأْسِهِ ، أَيْ لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۵۶۲) حضرت مغیرہ بن حنین فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایسی چیز جس میں سونا اور چاندی ہو کیا اسے صرف چاندی کے بدلے فروخت کیا جاسکتا ہے انہوں نے سر کے اشارے سے اس کی اجازت دی۔

(٢٠٥٦٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، أَنَّ مُحَمَّدًا كَانَ يَكْرَهُ شِرَاءَ السَّيْفِ الْمُحَلَّى إلاَّ بِعَرَضٍ.

(۲۰۵۶۳) حضرت عمر نے زیور چڑھی تلوار کی بیع کو صرف عرض (نقدین کے علاوہ ہر چیز) کے ساتھ جائز قرار دیا ہے۔

(٢٠٥٦٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا إِذَا كَانَ الثمنُ أَكْثَرَ مِنَ الْحِلْيَةِ ، وَيَكْرَهُهُ إِذَا كَانَ الثمنُ أَقَلَّ مِنَ الْحِلْيَةِ.

(۲۰۵۶۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ثمن زیور سے زیادہ ہو تو کوئی حرج نہیں اور اگر کم ہو تو مکروہ ہے۔

(٢٠٥٦٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَغَيْرِهِ ، أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِاشْتِرَاءِ السَّيْفِ الْمُحَلَّى وَالْخَاتَمِ بِالدِّرْهَمِ.

(۲۰۵۶۵) حضرت حسن زیور چڑھی تلوار اور انگوٹھی کی بیع دراہم کے بدلے کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٠٥٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ الدَّالاَنِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كُنَّا نَبِيعُ السَّيْفَ الْمُحَلَّى بِالْفِضَّةِ وَنَشْتَرِيهِ.

(۲۰۵۶۶) حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ ہم زیور چڑھی تلوار کو چاندی کے بدلے خریدا اور بیچا کرتے تھے۔

(٢٠٥٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ السَّيْفِ الْمُحَلَّى بِالدَّرَاهِمِ.

(۲۰۵۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زیور چڑھی تلوار کو دراہم کے بدلے بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٤) فِي بيعِ من يزيد

نیلامی کی بیع کا بیان

(٢٠٥٦٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ كَذَلِكَ كَانَتْ تُبَاعُ الأَخْمَاسُ.

(۲۰۵۶۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نیلامی کی بیع میں کوئی حرج نہیں۔ اخماس کو اس طرح بیچا جاتا تھا۔

(۲۰۵۶۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ مَنْ يَزِيدُ إِلاَّ الشُّرَكَاءَ بَيْنَهُمْ.

(۲۰۵۶۹) حضرت مکحول نے نیلامی کی بیع کو مکروہ قرار دیا ہے البتہ شرکاء آپس میں کر سکتے ہیں۔

(۲۰۵۷۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعَثَ عميرة بْنَ يزيد الْفِلَسْطِينِيَّ يَبِيعُ السَّبْيَ فِيمَنْ يَزِيدُ ، فَلَمَّا فَرَغَ جَائَهُ فَقَالَ لَهُ :عُمَرُ :كَيْفَ كَانَ الْبَيْعُ الْيَوْمَ ؟ فَقَالَ :إِنْ كَانَ كَاسِدًا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لَوْلاَ أَنِّي كُنْتُ أَزِيدَ عَلَيْهِمْ فَأُنْفِقُهُ ، فَقَالَ عُمَرُ :كُنْتَ تَزِيدُهُ عَلَيْهِمْ ، وَلاَ تُرِيدُ أَنْ تَشْتَرِيَ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، قَالَ عُمَرُ هَذَا النَّجْشُ لاَ يَحِلُّ ، ابْعَثْ يَا عميرة مُنَادِيًا يُنَادِي أَلاَ إِنَّ الْبَيْعَ مَرْدُودٌ إِنَّ النَّجْشَ لاَ يَحِلُّ.

(۲۰۵۷۰) حضرت عمرو بن مہاجر کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے عمیرو بن یزید فلسطینی کو بھیجا تاکہ وہ قیدیوں کو نیلام کر دیں۔ جب وہ فارغ ہو کر واپس آئے تو حضرت عمر نے ان سے پوچھا کہ آج کی بیع کیسی رہی؟ انہوں نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین! اگر میں خود بیچ میں جا کر بھاؤ نہ بڑھاتا تو آج مندا ہو جاتا۔ حضرت عمر نے ان سے پوچھا کہ کیا تم محض بھاؤ بڑھانے کے لیے خریدنے کے ارادے کے بغیر بولی لگاتے رہے؟ انہوں نے اقرار کیا تو حضرت عمر ریلٹیلا نے فرمایا کہ یہ نجش ہے یہ حلال نہیں، اے عمیرہ! اعلان کر دو کہ بیع مردود ہے اور نجش حلال نہیں ہے۔

(۲۰۵۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ الْخُزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَاعَ إِبِلاً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فِيمَنْ يَزِيدُ.

(۲۰۵۷۱) حضرت ہشام خزاعی فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زکوۃ کے اونٹوں کو نیلام کر کے فروخت کیا۔

(۲۰۵۷۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَخْضَرِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فِيمَنْ يَزِيدُ.

(نسائی ٦٠٩٩۔ ترمذی ٤٧٩)

(۲۰۵۷۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ نیلامی کے ذریعے فروخت فرمایا۔

(۲۰۵۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ، إِنْ تَزِيدِ فِي السَّوْمِ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ.

(۲۰۵۷۳) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر خریدنے کا ارادہ ہو تو بولی لگا کر قیمت بڑھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۵۷٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ مَنْ يَزِيدُ إِلاَّ بَيْعَ الْمَوَارِيثِ وَالْغَنَائِمِ.

(۲۰۵۷۴) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین نے مواریث اور غنیمتوں کے علاوہ بولی کی بیع کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢٠٥٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ عَمَّنْ سَمِعَ مُجَاهِدًا ، وَعَطَاءً ، قَالاَ :لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ.

(۲۰۵۷۵) حضرت مجاہد اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ بولی کی بیع میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٥٧٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ بَاعَ الْمَغَانِمَ فِيمَنْ يَزِيدُ.

(۲۰۵۷۶) حضرت ابو جعفر خطمی فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے غنائم کو بولی کی بیع کے ساتھ بیچا۔

(٢٥) من كره شِراء المصاحِفِ

جن حضرات کے نزدیک مصاحف کی خرید وفروخت مکروہ ہے

(٢٠٥٧٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ ، قَالَ :خطر عَلَيَّ رَجُلاً مِنَ الْبَصْرَةِ وَمَعَهُ مَصَاحِفُ يَبِيعُهَا فَأَتَيْتُ مَسْرُوقَ بْنَ الأَجْدَعِ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الأَنْصَارِيَّ وَشُرَيْحًا فَسَأَلْتُهُمْ فَقَالُوا :مَا نُحِبُّ أَنْ نَأْخُذَ بِكِتَابِ اللهِ ثَمَنًا.

(۲۰۵۷۷) حضرت مسلم بن صبیح فرماتے ہیں کہ میرے سامنے سے ایک بصری شخص گذرا جو مصاحف بیچ رہا تھا میں مسروق بن اکوع، حضرت عبداللہ بن یزید انصاری اور حضرت شریح کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں تو یہ پسند نہیں کہ ہم اللہ کی کتاب کے بدلے قیمت وصول کریں۔

(٢٠٥٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الْمَصَاحِفِ وَابْتِيَاعَهَا.

(۲۰۵۷۸) حضرت عبیدہ نے مصاحف کی خرید وفروخت کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢٠٥٧٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ الأَيْدِيَ تُقْطَعُ فِي بَيْعِ الْمَصَاحِفِ.

(۲۰۵۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خواہش ہے کہ مصاحف بیچنے والے کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔

(٢٠٥٨٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَلحسُ الدُّبُر أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ بَيْعِ الْمَصَاحِفِ ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى عَرْضِهَا أَجْرًا.

(۲۰۵۸۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ شہد کی مکھیوں کا مجھے ڈسنا مجھے مصاحف بیچنے سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت ابراہیم مصاحف کی اجرت کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٢٠٥٨١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الْمَصَاحِفِ ، وَقَالَ :هِيَ لِمَنْ يَقْرَأُ مِنْ

أَهْلِ الْبَيْتِ ، وَكَرِهَ الْكِتَابَ فِيهَا بِالأُجْرَةِ.

(۲۰۵۸۱) حضرت ابراہیم نے مصاحف کی بیع کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ وہ مصاحف گھر والوں میں سے جو چاہے پڑھ لے اور اجرت کے بدلے انہیں لکھنا مکروہ ہے۔

(۲۰۵۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : بِئْسَ التِّجَارَةُ بَيْعُ الْمَصَاحِفِ.

(۲۰۵۸۲) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ بدترین تجارت مصاحف کو بیچنا ہے۔

(۲۰۵۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَرِهَ شِرَاءَ الْمَصَاحِفِ وَبَيْعَهَا.

(۲۰۵۸۳) حضرت عبداللہ سے مصاحف کے خریدنے اور بیچنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۲۰۵۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : وَدِدْتُ أَنِّي رَأَيْتُ الأَيْدِيَ تُقَطَّعُ فِي بَيْعِ الْمَصَاحِفِ.

(۲۰۵۸۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خواہش ہے کہ مصاحف بیچنے والے کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔

(۲۰۵۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ يَكْرَهُ بَيْعَ الْمَصَاحِفِ.

(۲۰۵۸۵) حضرت علقمہ نے مصاحف کے بیچنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۲۰۵۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، أَنَّ ابْنَ سِيرِينَ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَهَا وَشِرَائَهَا.

(۲۰۵۸۶) حضرت ابن سیرین مصاحف کے بیچنے اور خریدنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۲۰۵۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : سَأَلْتُ شُرَيْحًا وَمَسْرُوقًا، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ ، عَنْ بَيْعِ الْمَصَاحِفِ فَقَالُوا : لاَ تَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ ثَمَنًا.

(۲۰۵۸۷) حضرت ابوالضحیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح، حضرت مسروق اور حضرت عبداللہ بن یزید سے مصاحف کی بیع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب کی قیمت نہ لو۔

(۲۰۵۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَلْقَمَةَ : أَبِيعُ مُصْحَفًا ؟ قَالَ : لاَ.

(۲۰۵۸۸) حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ سے پوچھا کہ کیا میں مصحف بیچ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۳۶) مَنْ رَخَّصَ فِي اشْتِرَائِهَا

جن حضرات نے مصحف خریدنے کی اجازت دی ہے

(۲۰۵۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّهُ قَالَ : اشْتَرِهَا ، وَلاَ تَبِعْهَا.

(۲۰۵۸۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مصحف کو خریدلو لیکن اسے فروخت نہ کرو۔

(٢٠٥٩٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي اشْتِرَاءِ الْمَصَاحِفِ وَكَرِهَ بَيْعَهَا.

(۲۰۵۹۰) حضرت ابن عباس نے مصحف کے خریدنے کو جائز اور بیچنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢٠٥٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۰۵۹۱) حضرت سعید بن جبیر سے بھی یونہی منقول ہے۔

(٢٠٥٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :اشْتَرِهَا ، وَلاَ تَبِعْهَا.

(۲۰۵۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مصاحف کو خریدلو لیکن مت بیچو۔

(٢٠٥٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِشِرَائِهَا.

(۲۰۵۹۳) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ ان کے خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٥٩٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِشِرَاءِ الْمَصَاحِفِ ، وَأَنْ يُعْطِيَ عَلَى كِتَابِهَا أَجْرًا.

(۲۰۵۹۴) حضرت جعفر کے والد فرماتے ہیں کہ مصحف کے خریدنے میں اور اس کے لکھنے پر اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٥٩٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :اشْتَرِ ، وَلاَ تَبِعْ.

(۲۰۵۹۵) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ مصاحف کو خریدلو لیکن بیچو نہیں۔

(٢٠٥٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ :أَمَرَنِي الشَّعْبِيُّ أَنْ أَبِيعَ.

(۲۰۵۹۶) حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی نے مجھے خریدنے کا حکم دیا ہے۔

(٢٠٥٩٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ:حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ:سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ ، عَنْ بَيْعِ الْمَصَاحِفِ، فَقَالَ :اشْتَرِهَا ، وَلاَ تَبِعْهَا.

(۲۰۵۹۷) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سلمہ سے مصاحف کی بیع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ انہیں خریدلو لیکن بیچو نہیں۔

(٢٧) مَنْ رَخَّص بيع المصاحِفِ

جن حضرات نے مصاحف کو بیچنے کی اجازت دی ہے

(٢٠٥٩٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ وَالشَّعْبِيِّ، أَنَّهُمَا كَانَا يُرَخِّصَانِ فِي بَيْعِ الْمَصَاحِفِ.

(۲۰۵۹۸) حضرت ابو عالیہ اور حضرت شعبی نے مصاحف کے بیچنے کو درست قرار دیا ہے۔

(۲۰۵۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ :إِنَّهُمَا لَيْسُوا يَبِيعُونَ كِتَابَ اللهِ ، إِنَّمَا يَبِيعُونَ الْوَرِقَ وَعَمَلَ أَيْدِيهِمْ.

(۲۰۵۹۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ لوگ اللہ کی کتاب نہیں بیچتے دراصل کاغذ اور اپنا کام بیچتے ہیں۔

(۲۰۶۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا بَأْسًا.

(۲۰۶۰۰) حضرت حسن مصاحف کی خرید و فروخت کو درست سمجھتے تھے۔

(۲۰۶۰۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، عَنِ الْحَسَنِ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِبَيْعِ الْمَصَاحِفِ.

(۲۰۶۰۱) حضرت حسن اور حضرت شعبی کے نزدیک مصاحف کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۶۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا بَأْسًا.

(۲۰۶۰۲) حضرت حسن کے نزدیک مصاحف کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۸) فِي أخذِ الأجرِ على كِتابها

مصاحف کی کتابت پر اجرت لینا

(۲۰۶۰۳) حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيّ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : هَاهُنَا قَوْمٌ يَكْتُبُونَ الْمَصَاحِفَ بِالأَجْرِ فَقَالَ :أَمَّا أَنْتَ فَلاَ تَفْعَلْهُ.

(۲۰۶۰۳) حضرت ایوب بن عائذ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبہ سے سوال کیا کہ کچھ لوگ مصاحف کی کتابت پر اجرت لیتے ہیں، یہ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم ایسا مت کرنا۔

(۲۰۶۰۴) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ يُكْرَهُ أَنْ يُشَارِطَ عَلَى كِتَابَتِهَا.

(۲۰۶۰۴) حضرت محمد نے مصحف کی کتابت کا مالی معاہدہ کرنے کو مکروہ کہا ہے۔

(۲۰۶۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُ كَتَبَ لَهُ نَصْرَانِيٌّ مُصْحَفًا مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ بِتِسْعِينَ دِرْهَمًا.

(۲۰۶۰۵) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی کے ایک بیٹے حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن نے حیرہ کے ایک عیسائی سے نوے درہم کے بدلے مصحف لکھوایا تھا۔

(۲۰۶۰۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ كِتَابَ الْمَصَاحِفِ بِالأَجْرِ وَتَأَوَّلَ هَذِهِ

الآیَةَ ﴿فَوَیْلٌ لِلَّذِینَ یَکْتُبُونَ الْکِتَابَ بِأَیْدِیهِمْ﴾.

(۲۰۶۰۶) حضرت ابراہیم نے مصحف کی کتابت پر اجرت لینے کو مکروہ قرار دیا اور دلیل کے طور پر یہ آیت پڑھی: ﴿فَوَیْلٌ لِلَّذِینَ یَکْتُبُونَ الْکِتَابَ بِأَیْدِیهِمْ﴾۔

(۲۰۶۰۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ یَکْتُبَ مُصْحَفًا فَاسْتَعَانَ أَصْحَابَهُ وَکَتَبُوهُ.

(۲۰۶۰۷) حضرت علقمہ نے ایک مصحف لکھنے کا ارادہ کیا تو اپنے ساتھیوں سے مدد لی اور انہوں نے لکھا۔

(۲۰۶۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، أَنَّهُ کَانَ لاَ یَرَی بَأْسًا أَنْ یُعْطِی عَلَی کِتَابِهِ ، یَعْنِی أَجْرًا.

(۲۰۶۰۸) حضرت جعفر کے والد فرماتے ہیں کہ مصحف کی کتابت پر اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۶۰۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ إِبْرَاهِیمَ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ أَبِی مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، أَنَّهُ کَانَ یَکْرَهُ أَنْ یُعْطِیَ عَلَی کِتَابِهَا أَجْرًا.

(۲۰۶۰۹) حضرت ابراہیم کے نزدیک مصحف کی کتابت پر اجرت لینا مکروہ ہے۔

(۲۹) الرّجل یرید أن یشتری الجاریة فیمسُّها

اگر کوئی شخص باندی خریدنا چاہے تو کیا اسے چھو سکتا ہے؟

(۲۰۶۱۰) حَدَّثَنَا جَرِیر ، عَنْ مَنْصُور ، عَنْ مُجَاهِد ، قَالَ : کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ أَمْشِی فِی السُّوقِ فَإِذَا نَحْنُ بِنَاسٍ مِنَ النَّخَّاسِینَ قَدِ اجْتَمَعُوا عَلَی جَارِیَةٍ یُقَلِّبُونَهَا ، فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَنَحَّوْا وَقَالُوا : ابْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ ، فَدَنَا مِنْهَا ابْنُ عُمَرَ فَلَمَسَ شَیْئًا مِنْ جَسَدِهَا ، وَقَالَ : أَیْنَ أَصْحَابُ هَذِهِ الْجَارِیَةِ ، فَإِنَّمَا هِیَ سِلْعَةٌ.

(۲۰۶۱۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ غلام فروشوں کے ایک بازار سے گزرا۔ وہاں کچھ لوگ ایک باندی کے پاس کھڑے اس کا بوسہ لے رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو پیچھے ہٹ گئے اور کہا کہ ابن عمر آگئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس باندی کے پاس گئے اور اسے چھوا پھر فرمایا کہ اس باندی کے مالک کہاں ہیں یہ تو ایک سامان ہے۔

(۲۰۶۱۱) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ کَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ یَشْتَرِیَ الْجَارِیَةَ وَضَعَ یَدَهُ عَلَی أَلْیَتَیْهَا ، أَوْ بَیْنَ فَخِذِهَا وَرُبَّمَا کَشَفَ عَنْ سَاقَیْهَا.

(۲۰۶۱۱) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی باندی خریدنے کا ارادہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس کے جسم کے مختلف حصوں پر رکھتے اور بعض اوقات اس کی پنڈلی سے کپڑا اٹھاتے۔

(۲۰۶۱۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عُبَیْدِ الْمُکْتِبِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ

قَالَ :مَا أُبَالِي مَسِسْتهَا ، أَوْ مَسِسْتُ هَذَا الْحَائِطَ.

(۲۰۶۱۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے لیے اسے چھونا اور اس دیوار کو چھونا ایک جیسا ہے۔

(۲۰۶۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَاوَمَ بِجَارِيَةٍ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى ثَدْيَيْهَا وَصَدْرِهَا.

(۲۰۶۱۳) حضرت ابوجعفر نے ایک باندی کا معاملہ کیا پھر اس کے سینے اور پستان کو ہاتھ لگایا۔

(۲۰۶۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً وَسُئِلَ عَنِ الْجَوَارِي اللاتِي تُبَعْنَ بِمَكَّةَ ، فَكَرِهَ النَّظَرَ إِلَيْهِنَّ إِلاَّ لِمَنْ يُرِيدُ أَنْ يَشْتَرِيَ.

(۲۰۶۱۴) حضرت عطاء سے مکہ میں فروخت کی جانے والی باندیوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ انہیں دیکھنا صرف ان کے لیے جائز ہے جو خریدنا چاہتے ہوں۔

(۲۰۶۱۵) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا بُعِثَ إِلَيْهِ بِالْجَارِيَةِ يَنْظُرُ إِلَيْهَا كَشَفَ بَيْنَ سَاقَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا.

(۲۰۶۱۵) حضرت محمد کو جب کوئی باندی دیکھنے کے لیے بھیجی جاتی تھی تو وہ صرف اس کی پنڈلیاں اور بازو دیکھتے تھے۔

(۲۰۶۱٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ صَدِيقًا لَهُ أَسْوَدَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ يَشْتَرِيَ لَهُ جَارِيَةً ، فَفَعَلَ ، فَعَابَ شَيْئًا مِنْ سَاقِ الْجَارِيَةِ ، قَالَ :فَبَلَغَ ذَلِكَ الأَسْوَدَ مِنْ قَوْلِهِ ، فَقَالَ :مَا أُحِبُّ أَنِّي نَظَرْت إِلَى سَاقَيْهَا ؛ وَلاَ أَنِّي كَذَا وَكَذَا.

(۲۰۶۱۶) حضرت ابراہیم کا ایک سیاہ فام دوست تھا۔ انہوں نے اسے لکھا کہ ان کے لیے ایک باندی خریدے اس نے باندی خریدی لیکن اس کی پنڈلی انہیں پسند نہ آئی۔ یہ بات اس دوست کو معلوم ہوئی تو اس نے کہا کہ اس کی پنڈلی دیکھنا مجھے پسند نہ ہوا۔

(۲۰۶۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَكِيمٍ الأَثْرَمِ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ خَطَبَهُمْ فَقَالَ :لاَ أَعْلَمُ رَجُلاً اشْتَرَى جَارِيَةً فَنَظَرَ إِلَى مَا دُونَ الْحَاوِيَةِ وَإِلَى مَا فَوْقَ الرُّكْبَةِ إِلاَّ عَاقَبْته.

(۲۰۶۱۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا جس میں فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوا کہ کسی شخص نے باندی خریدتے ہوئے اسے سینے سے نیچے یا گھٹنوں سے اوپر سے دیکھا ہے تو میں اسے سزا دوں گا۔

(۳۰) فِي الشِّرَاءِ إِلَى الْعَطَاءِ وَالْحَصَادِ مَنْ كَرِهَهُ

جن حضرات کے نزدیک کھیتی کے کٹنے اور سالانہ وظیفہ ملنے کی مالیت کی بدلے بیع کرنا مکروہ ہے

(۲۰۶۱۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ إِلَى الْعَطَاءِ وَالْحَصَادِ وَلَكِنْ يُسَمِّي شَهْرًا.

(۲۰٦۱۸) حضرت ابراہیم اس بات کو مکروہ خیال فرماتے تھے کہ سالانہ وظیفہ یا فصل کی کٹائی کے بدلے بیع کرے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مہینہ مقرر کرنا ضروری ہے۔

(٢٠٦١٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أو عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تُسْلِمْ إلَى عَصِيرٍ ، وَلاَ إلَى عَطَاءٍ ، وَلاَ إلَى الأَنْدَرِ يَعْنِي الْبَيْدَرَ.

(۲۰٦۱۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عصیر تک کے لیے، سالانہ وظیفے تک کے لیے اور کھجور کی اترائی تک کے لیے بیع نہ کرو۔

(٢٠٦٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۲۰٦۲۰) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٠٦٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ تَبِعْ إلَى الْحَصَادِ ، ولاَ إلَى الْجِدَادِ ، وَلاَ إلَى الدِّرَاسِ ، وَلَكِنْ سَمِّ شَهْرًا.

(۲۰٦۲۱) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ کھیتی کے کٹنے کے لیے، کھجوروں کے اترنے تک کے لیے اور سالانہ وظیفے تک لیے بیع نہ کرو بلکہ مہینہ مقرر کرو۔

(٢٠٦٢٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ ، عَنِ الْبَيْعِ إلَى الْعَطَاءِ فَقَالَ : ما أَدْرِي مَا هُوَ.

(۲۰٦۲۲) حضرت محمد سے سالانہ وظیفے تک کے لیے بیع کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کیا چیز ہے۔

(٢٠٦٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : كَرِهَهُ.

(۲۰٦۲۳) حضرت عطاء نے سالانہ وظیفے تک کی بیع کو مکروہ قرار دیا۔

(٢٠٦٢٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّهُ كَرِهَ الْبَيْعَ إلَى الْعَطَاءِ.

(۲۰٦۲۴) حضرت حکم نے سالانہ وظیفے تک کی بیع کو مکروہ قرار دیا۔

(٢٠٦٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا ضابيء بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا ، عَنِ السَّلَفِ إلَى إدْرَاكِ الثَّمَرَةِ فَقَالَ: لاَ إلاَّ إلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(۲۰٦۲۵) حضرت ضابی بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے پھلوں کے پک جانے تک کے لیے بیع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ درست نہیں۔ معلوم مدت تک کے لیے بیع کرو۔

(٢٠٦٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَتِيقٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَشْتَرِي إلَى الْحَصَادِ وَإِلَى الدِّرَاسِ

؟ قَالَ :اشْتَرِ كَيْلاً مَعْلُومًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(۲۰۶۲۶) حضرت بکیر بن عتیق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے سوال کیا کہ کیا میں کھیتی کے کٹنے یا پھلوں کے اترنے تک کے لیے بیع کر سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں معلوم پیمانے اور معلوم مدت تک کے لیے بیع کرو۔

(۳۱) من رخّص فِي الشِّراءِ إلى العطاءِ

جن حضرات کے نزدیک سالانہ وظیفے تک کے لیے بیع جائز ہے

(۲۰۶۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، أَنَّ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ كُنَّ يَشْتَرِينَ إِلَى الْعَطَاءِ.

(۲۰۶۲۷) حضرت حبیب فرماتے ہیں کہ امہات المؤمنین سالانہ وظیفے کے بدلے میں بیع کیا کرتی تھیں۔

(۲۰۶۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَشْتَرِي إِلَى الْعَطَاءِ.

(۲۰۶۲۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سالانہ وظیفے کے بدلے خرید وفروخت کیا کرتے تھے۔

(۲۰۶۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَعَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنْ دِهْقَانًا بَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ بِثَوْبِ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٍ بِذَهَبٍ ، وَقَالَ حَفْصٌ :مَرْسُومٍ بِذَهَبٍ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ بِأَرْبَعَةِ آلاَفِ دِرْهَمٍ إِلَى الْعَطَاءِ.

(۲۰۶۲۹) حضرت جعفر بن عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں کہ ایک دہقان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سونے کی کڑھائی والا ریشم کا کپڑا بھیجا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن حریث سے چار ہزار درہم کے بدلے خرید لیا جن کی ادائیگی سالانہ وظیفہ میں سے ہونا طے پائی۔

(۲۰۶۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ نُوحِ بْنِ أَبِي بِلاَلٍ ، قَالَ :اشْتَرَى مِنِّي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ إِلَى عَطَائِهِ طَعَامًا.

(۲۰۶۳۰) حضرت نوح بن بلال کہتے ہیں کہ علی بن قیس نے مجھ سے سالانہ وظیفے کے بدلے خریدا۔

(۲۰۶۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْبَيْعِ إِلَى الْعَطَاءِ.

(۲۰۶۳۱) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سالانہ وظیفے تک کے ادھار کے بدلے چیز خریدنا درست ہے۔

(۳۲) فِي السّوِيقِ بِالحِنطةِ وأشباهِهِ من أجازه

جو کے بدلے گندم اور اس طرح کی دوسری بیعات کا بیان

(۲۰۶۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ حُكَيمِ بْنِ رزيق ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْبُرِّ بِالدَّقِيقِ ، قَالَ :هُوَ رِبًا.

(۲۰۶۳۲) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ گندم کو آٹے کے بدلے لینا سود ہے۔

(۲۰۶۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ السَّوِيقَ بِالْحِنْطَةِ وَأَشْبَاهِهَا.

(۲۰۶۳۳) حضرت ابراہیم ستو کی بیع گندم وغیرہ کے بدلے مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۲۰۶۳۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْحِنْطَةِ بِالدَّقِيقِ ، وَالْحِنْطَةِ بِالسَّوِيقِ ، وَالدَّقِيقِ بِالْحِنْطَةِ ، وَالْخُبْزِ بِالْحِنْطَةِ ، وَالْفَلْسِ بِالْفَلْسَيْنِ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۰۶۳۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ گندم کی بیع آٹے کے بدلے، گندم کی بیع ستو کے بدلے، آٹے کی بیع گندم کے بدلے، روٹی کی بیع گندم کے بدلے اور ایک سکے کی بیع دو سکوں کے ذریعے کرنے میں اگر دست بدست ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۶۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ ، عَنِ الْخُبْزِ بِالْبُرِّ ، قَالَ : الْخُبْزُ مِنَ الْبُرِّ.

(۲۰۶۳۵) حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد سے گندم کے بدلے روٹی کی بیع کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ روٹی گندم سے ہی بنتی ہے۔

(۲۰۶۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ، عَنْ حِنْطَةٍ بِدَقِيقٍ فَكَرِهَاهُ.

(۲۰۶۳۶) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے گندم کے بارے میں آٹے کی بیع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اسے ناپسند قرار دیا۔

(۲۰۶۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ الْحِنْطَةَ بِالسَّوِيقِ.

(۲۰۶۳۷) حضرت حکم گندم کے بدلے ستو کی بیع کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۲۰۶۳۸) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ السَّوِيقِ بِالْحِنْطَةِ ، قَالَ : قَالَ : إِنْ لَمْ يَكُنْ رِبًا فَرِيبَةٌ.

(۲۰۶۳۸) حضرت عامر سے گندم کے بدلے ستو کی بیع کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر اس میں سود نہ ہو تو سود کا ہی شائبہ تو ہے۔

(۲۰۶۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ، عَنْ قَفِيزِ حِنْطَةٍ بِقَفِيزَيْ دَقِيقٍ فَكَرِهَاهُ.

(۲۰۶۳۹) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے دو قفیز آٹے کے بدلے ایک قفیز گندم کی بیع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۶٤۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَهُ إِلاَّ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

(۲۰۶۴۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ برابر سرابر ہوں تو مکروہ نہیں۔

(۲۰۶٤۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَهُ إِلاَّ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

(۲۰۶۴۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ برابر سرابر ہوں تو مکروہ نہیں۔

(٢٠٦٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَرِهَهُ إِلاَّ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

(۲۰۶۴۲) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ برابر سرابر ہوں تو مکروہ نہیں۔

(٣٣) فِي الخلاصِ فِي البيعِ

بیع میں خلاص کا بیان

(٢٠٦٤٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : لَيْسَ الْخَلاَصُ بِشَيْءٍ ، مَنْ بَاعَ بَيْعًا فاسْتُحِقَّ فهو لِصَاحِبِهِ ، وَعَلَى الْبَائِعِ الثمنُ الَّذِي أَخَذَهُ بِهِ ، لَيْسَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ.

(۲۰۶۴۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ خلاص کوئی چیز نہیں، جس نے کوئی چیز بیچی اور پھر اس میں کوئی شریک نکل آیا تو بائع سے صرف وہ ثمن لی جائے گی جو اسنے وصول کی تھی، زیادتی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔

(٢٠٦٤٤) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : لاَ يَشْتَرِطُ الْخَلاَصَ إِلاَّ أَحْمَقُ ، سَلِّمْ كَمَا بِعْتَ ، أَوِ ارْدُدْه كَمَا أَخَذْتَ.

(۲۰۶۴۴) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ خلاص کی شرط تو کوئی احمق ہی لگائے گا، یا تو مبیع کو اسی طرح واپس کر دو جس طرح بھی تھی یا رکھ لو۔

(٢٠٦٤٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الْخَلاَصَ شَيْئًا.

(۲۰۶۴۵) حضرت عطاء کے نزدیک بھی خلاص کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

(٢٠٦٤٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُحْسِنُ فِي الْخَلاَصِ.

(۲۰۶۴۶) حضرت عثمان بتی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلاص کے لیے خیر کیا کرتے تھے۔

(٢٠٦٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ رَجُلاً تَرَكَ امْرَأَتَهُ وَابْنًا لَهُ وَجَارِيَتَهُ ، فَبَاعَتِ امْرَأَتُهُ وَابْنُهُ الْجَارِيَةَ ، فَوَطِئَهَا الَّذِي ابْتَاعَهَا فَوَلَدَتْ ، ثُمَّ جَاءَ صَاحِبُ الْجَارِيَةِ فَتَعَلَّقَ بِهَا، فَخَاصَمَهُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ : عَلِيٌّ : بَاعَتِ امْرَأَتُك وَابْنُك وَقَدْ وَلَدَتْ مِنَ الرَّجُلِ ، سَلِّمِ الْبَيْعَ ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنْشُدُكَ الله لَمَا قَضَيْتَ بِكِتَابِ اللهِ ، فَقَالَ : خُذْ جَارِيَتَكَ وَوَلَدَهَا ، وَقَالَ لِلآخَرِ : خُذِ الْمَرْأَةَ وَالِابْنَ بِالْخَلاَصِ ، فَلَمَّا أَخَذَ سَلَّمَ الآخَرُ الْبَيْعَ.

☆ حدیث نمبر ۲۰۶۴۷ سے خلاص کا معنی یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو بیچ دے اور خریدنے والا اس کو استعمال کرنے لگے۔ پھر اس چیز میں کوئی حقدار نکل آئے تو بائع سے اس چیز کی اصل قیمت بھی لی جائے گی اور جھگڑے کو ختم کرنے کے لیے اضافی تاوان بھی وصول کیا جائے گا۔

(۲۰۶۴۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی اور اپنے بیٹے کے لیے ایک باندی چھوڑی، اس کی بیوی اور بیٹے نے اس باندی کو فروخت کر دیا، خریدار نے اس باندی کے ساتھ جماع کیا اور اس کی اولاد بھی ہوئی، اس کے بعد باندی کا مالک آ گیا اور اس نے باندی کو حاصل کرنا چاہا، یہ مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پیش ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تیری باندی کو تیری بیوی اور تیرے بیٹے نے فروخت کر دیا ہے، اور خریدار کا اس سے بچہ بھی ہو گیا ہے تم بیع کو باقی رکھو، اس نے کہا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، آپ نے اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہیں فرمایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے فرمایا کہ اپنی باندی اور اس کے بچے کو لے جاؤ، پھر آپ نے دوسرے آدمی سے فرمایا کہ عورت اور اس کے بیٹے سے خلاص لے لو، جب ان سے خلاص لے لیا گیا تو دوسرے آدمی نے بیع کو سپرد کر دیا۔

(۲۰۶٤۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَتِ الْقُضَاةُ تَقْضِي فِيمَنْ بَاعَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ ، فَهُوَ لِصَاحِبِهِ إِذَا طَلَبَهُ هُوَ ، وَيُؤْخَذُ هَذَا بِالشَّرْوَى.

(۲۰۶۴۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ قاضی حضرات یہ فیصلہ کیا کرتے تھے کہ جو شخص کسی چیز کو فروخت کرے تو اس پر خلاص لازم نہیں، وہ اس کے صاحب کے لیے ہوگا جب وہ طلب کرے اور اسے مثل ہی لیا جائے گا۔

(۲۰٦٤۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، أَنَّ امْرَأَةً بَاعَتْ دَارًا لِزَوْجِهَا وَهُوَ غَائِبٌ ، فَلَمَّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يُجِيزَ الْبَيْعَ فَخَاصَمَهُ فِيهَا إِلَى إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، فَجَعَلَ الْمُشْتَرِي يَقُولُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ ، أَنْفَقْت فِيهَا أَلْفَيْ دِرْهَمٍ ، فَقَالَ : الْفَاكَ عَلَيَّ الْفَاكَ عَلَيَّ ، قَالَ : فَقَضَى لِلرَّجُلِ بِدَارِهِ وَأَمَرَ امْرَأَتَهُ إِلَى السِّجْنِ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ جَوَّزَ الْبَيْعَ.

(۲۰۶۴۹) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کی عدم موجودگی میں اس کا گھر بیچ دیا، جب وہ واپس آیا تو اس نے بیع کو جاری رکھنے سے انکار کر دیا۔ مقدمہ حضرت ایاس بن معاویہ کی عدالت میں پیش کیا گیا تو مشتری نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اللہ آپ کی اصلاح فرمائے کہ میں نے تو اس پر دو ہزار درہم خرچ کر دیئے ہیں، اس نے کہا کہ تیرے دو ہزار مجھ پر لازم ہیں، تیرے دو ہزار مجھ پر لازم ہیں، حضرت ایاس نے مکان کا فیصلہ اس آدمی کے حق میں کر دیا اور عورت کو جیل میں ڈالنے کا حکم دیا جب انہوں نے اس چیز کو دیکھا تو بیع کو جائز قرار دے دیا۔

(۲۰٦۵۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْخَلاَصَ شَرْطًا قَوِيًّا وَكَانَ يُشَدِّدُ فِيهِ.

(۲۰۶۵۰) حضرت محمد خلاص کو ایک قوی شرط خیال کرتے تھے اور اس میں سختی برتتے تھے۔

(۲۰٦۵۱) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الْخَلاَصَ شَيْئًا.

(۲۰۶۵۱) حضرت حسن کے نزدیک خلاص کی کوئی شرعی حیثیت نہ تھی۔

(٣٤) مَنْ كَانَ يجيز شهادة العبيدِ

جو حضرات غلام کی گواہی کو بہتر مانتے تھے

(٢٠٦٥٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَنَسًا ، عَنْ شَهَادَةِ الْعَبِيدِ فَقَالَ :جَائِزَةٌ.

(۲۰۶۵۲) حضرت مختار بن فلفل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے غلام کی گواہی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا یہ درست ہے۔

(٢٠٦٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ شُرَيْحًا أَجَازَ شَهَادَةَ الْعَبْدِ.

(۲۰۶۵۳) حضرت شریح نے سے غلام کی گواہی کو درست قرار دیا۔

(٢٠٦٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، [illegible] منصور ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :كانوا يجيزونها في الشيء الطفيف.

(۲۰۶۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف معمولی چیزوں میں غلام کی گواہی کو درست قرار دیتے تھے۔

(٢٠٦٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، قَالَ :شَهِدْتُ شُرَيْحًا شَهِدَ عِنْدَهُ عَبْدٌ عَلَى دَارٍ فَأَجَازَ شَهَادَتَهُ ، فَقِيلَ له :إِنَّهُ عَبْدٌ ، فَقَالَ :كُلُّنَا عَبِيدٌ وَأُمُّنَا حَوَّاءُ.

(۲۰۶۵۵) حضرت عمار دہنی فرماتے ہیں کہ میرے سامنے حضرت شریح کی عدالت میں ایک غلام نے کسی گھر کے بارے میں گواہی دی تو انہوں نے اس کی گواہی درست قرار دی، کسی نے کہا کہ یہ تو غلام ہے، انہوں نے فرمایا کہ ہم سب غلام ہیں اور ہم سب کی ماں حوا ہیں۔

(٢٠٦٥٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ شُرَيْحٌ :لاَ نُجِيزُ شَهَادَةَ الْعَبِيدِ فَقَالَ عَلِيٌّ :لاَ ، كُنَّا نُجِيزُهَا ، قَالَ :فَكَانَ شُرَيْحٌ بَعْدُ يُجِيزُهَا إِلاَّ لِسَيِّدِهِ.

(۲۰۶۵۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شریح نے کہا کہ ہم تو غلام کی گواہی کو درست نہیں سمجھتے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم تو غلام کی گواہی کو درست سمجھتے تھے، اس کے بعد سے حضرت شریح غلام کی گواہی اس کے آقا کے علاوہ ہر ایک کے حق میں مانتے تھے۔

(٣٥) مَنْ قَالَ لاَ تجوز شهادة العبدِ

جن حضرات کے نزدیک غلام کی گواہی معتبر نہیں

(٢٠٦٥٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ.

(۲۰۶۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غلام کی گواہی معتبر نہیں۔

(۲۰۶۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ.

(۲۰۶۵۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ غلام کی گواہی معتبر نہیں۔

(۲۰۶۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ.

(۲۰۶۵۹) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ غلام کی گواہی معتبر نہیں۔

(۲۰۶۶۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ ، و
كَانَ فِي شَيْءٍ طَفِيفٍ.

(۲۰۶۶۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ غلام کی گواہی معتبر نہیں، خواہ کسی معمولی چیز میں ہو۔

(۲۰۶۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ :﴿وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ
رِجَالِكُمْ﴾ قَالَ :مِنَ الأَحْرَارِ.

(۲۰۶۶۱) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے م
آزاد مرد ہیں۔

(۲۰۶۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ.

(۲۰۶۶۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ غلام کی گواہی معتبر نہیں۔

(۲۰۶۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ رَدَّ شَهَادَةَ عَبْدٍ.

(۲۰۶۶۳) حضرت شعبی نے غلام کی گواہی کو رد کر دیا تھا۔

(۲۰۶۶۴) سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ :قَالَ سُفْيَانُ :لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْعَبْدِ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَهُوَ قَوْلُ وَكِيعٍ.

(۲۰۶۶۴) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ غلام کی گواہی معتبر نہیں۔

(۲۰۶۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَهْلُ مَكَّةَ لاَ يُجِيزُو
عَلَى دِرْهَمٍ.

(۲۰۶۶۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرات اہل مکہ ایک درہم پر بھی غلام کی گواہی کو قبول نہیں کرتے تھے۔

(۳٦) فِي الرَّاهِنِ والمرتهِنِ يختلِفانِ

اگر راہن اور مرتہن میں اختلاف ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۶۶٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ فَقَالَ :
عَشَرَةٌ ، وَقَالَ هَذَا :عِشْرُونَ ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ الرَّاهِنِ.

(۲۰۶۶۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر راہن اور مرتہن کا اختلاف ہو جائے، ایک دس کہے اور دوسرا بیس تو راہن کا قول معتبر ہوگا۔

(۲۰۶۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :الْقَوْلُ قَوْلُ الْمُرْتَهِنِ.

(۲۰۶۶۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اختلاف کی صورت میں مرتہن کا قول معتبر ہوگا۔

(۲۰۶۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْقَوْلُ قَوْلُ الَّذِي فِي يَدِهِ الرَّهْنُ.

(۲۰۶۶۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جس کے قبضے میں رہن ہو اس کا قول معتبر ہوگا۔

(۲۰۶۶۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ:إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُرْتَهِنِ إلا أن تقوم عليه البينة ، وكل مَنْ كَانَ في يده شيء ؛ فالقول فيه قوله.

(۲۰۶۶۹) حضرت ایاس بن معاویہ فرماتے ہیں کہ اختلاف کی صورت میں مرتہن کا قول معتبر ہوگا، البتہ اگر اس کے خلاف دلیل قائم ہو جائے تو پھر اس کا قول معتبر نہیں ہوگا، اور ہر وہ شخص جس کے قبضہ میں چیز ہو اس کا قول معتبر ہوگا۔

(۲۰۶۷۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ أبي عوانة ، عن قتادة ، قَالَ :إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُرْتَهِنِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِيمَتِهِ ، فَإِذَا زَادَتْ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الرَّاهِنِ.

(۲۰۶۷۰) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جب راہن اور مرتہن کا اختلاف ہو جائے تو پھر مرتہن کا قول معتبر ہوگا، اگر قیمت والی چیز میں اضافے کا اختلاف ہو تو راہن کا قول معتبر ہوگا۔

(۲۰۶۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الرَّاهِنِ إلاَّ أَنْ يُقِيمَ الْمُرْتَهِنُ الْبَيِّنَةَ.

(۲۰۶۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب راہن اور مرتہن کا اختلاف ہو جائے تو راہن کا قول معتبر ہوگا البتہ اگر مرتہن دلیل قائم کردے تو اس کی بات مانی جائے گی۔

(۲۰۶۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ فِي قِيمَةِ الرَّهْنِ فَالْبَيِّنَةُ عَلَى الَّذِي يَدَّعِي الرَّهْنَ.

(۲۰۶۷۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر رہن کی حیثیت میں راہن اور مرتہن کا اختلاف ہو جائے تو رہن کا دعویٰ کرنے والے پر گواہی لازم ہوگی۔

(۲۰۶۷۳) حَدَّثَنَا عَرْعَرَةُ بْنُ الْبِرِنْدِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الأَزْرَقِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : الْقَوْلُ قَوْلُ الْمُرْتَهِنِ.

(۲۰۶۷۳) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اختلاف کی صورت میں مرتہن کا قول معتبر ہوگا۔

(۲۰۶۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ :سُئِلَ حَمَّادٌ ، عَنْ رَجُلٍ فِي يَدِهِ رَهْنٌ

فَقَالَ : هُوَ بِعَشْرَةٍ ، وَقَالَ صَاحِبُهُ : هُوَ بِدِرْهَمٍ ، فَقَالَ : الْبَيِّنَةُ عَلَى مَنِ ادَّعَى الْفَضْلَ كَمَا أَنَّهُ لَوْ قَالَ : هُوَ رَهْنٌ ، وَقَالَ صَاحِبُهُ : هُوَ وَدِيعَةٌ ، كَانَ الْقَوْلُ قَوْلَ صَاحِبِ الْمَتَاعِ.

(۲۰٦۷۴) حضرت حماد سے سوال کیا گیا کہ جس شخص کے قبضے میں رہن ہے وہ کہتا ہے کہ یہ دس درہم کا ہے اور اس کا مالک کہتا ہے کہ یہ ایک درہم کا ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ زیادتی کا دعویٰ کرنے والے پر گواہی لازم ہے جیسا کہ اگر ایک رہن کا دعویٰ کرنے اور دوسرا امانت کا اور مالک کا قول معتبر ہوگا۔

(۲۰٦۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : الْقَوْلُ قَوْلُ الْمُرْتَهِنِ.

(۲۰٦۷۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ مرتہن کا قول معتبر ہوگا۔

(۳۷) من رخّص فِي أكلِ الثمرةِ إذا مرّ بها

باغ کے پاس سے گذرنے والا اس کا پھل کھا سکتا ہے

(۲۰٦۷٦) حَدَّثَنَا شريك ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَثْلِمَ الْحِيطَانَ.

(۲۰٦۷٦) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب کسی باغ کے پاس سے گذرتے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی دیواروں کے کنارے توڑنے کا حکم دیتے تاکہ پھل کھانے والا اندر جا سکے۔

(۲۰٦۷۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي حَكَمٍ الْغِفَارِيَّ يَقُولُ : حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي ، عَنْ عَمِّ أَبِيهَا رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ وَأَنَا غُلاَمٌ أَرْمِي نَخْلَ الأَنْصَارِ ، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ هَاهُنَا غُلاَمًا يَرْمِي نَخْلَنَا ، فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا غُلاَمُ ، لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ ؟ قُلْتُ : آكُلُ ، قَالَ : فَلاَ تَرْمِ النَّخْلَ وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِي أَسْفَلِهَا ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسِي ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ.

(ترمذی ۱۲۸۸۔ ابو داؤد ۲۶۱۵)

(۲۰٦۷۷) حضرت رافع بن عمرو غفاری کہتے ہیں کہ میں چھوٹا لڑکا تھا اور انصار کے درختوں پر پھل اتارنے کے لیے پتھر مارتا تھا، حضور ﷺ سے ذکر کیا گیا کہ ایک لڑکا ہمارے درختوں پر پتھر مارتا ہے، پھر مجھے آپ ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے لڑکے! تم درختوں پر پتھر کیوں مارتے ہو؟ میں نے کہا کہ میں کھجوریں کھانا چاہتا ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا کہ درختوں پر پتھر نہ مارو، جو نیچے گریں وہ کھالو، پھر آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ! اس کا پیٹ بھردے۔

(۲۰٦۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلاً مِنْ مُزَيْنَةَ يَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الثِّمَارِ مَا كَانَتْ فِي أَكْمَامِهَا فَقَالَ : مَ

أَكَلَ بِفِيهِ وَلَمْ يَتَّخِذْ خُبْنَة فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ. (ترمذی ۱۲۸۹۔ احمد ۲۰۷)

(۲۰۶۷۸) قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ خوشوں پر لگے ہوئے پھلوں کو کھانے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جو شخص وہیں کھالے اور تھیلے میں نہ بھرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۶۷۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وَهُوَ بِالْبَحْرَيْنِ ، قَالَ : كُنْتُ فِي أُغَيْلِمَةٍ نَلْقُطُ الْبَلَحَ ، فَفَجِئَنَا عُمَرُ ، فسعى الْغِلْمَانُ ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ مِمَّا أَلْقَتِ الرِّيحُ ، فَقَالَ : أَرِنِيهِ ، فَلَمَّا أَرَيْتُهُ ، قَالَ : انْطَلِقْ ، قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ترى هَؤُلاَءِ الْغِلْمَانَ السَّاعَةَ ، فَإِنَّك إِذَا انْصَرَفْتَ عَنِّي انتزَعُوا مَا مَعِي ، قَالَ : فَمَشَى مَعِي حَتَّى بَلَغْتُ مَأْمَنِي.

(۲۰۶۷۹) حضرت سنان بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ لڑکوں کے ساتھ کچی کھجوریں توڑ رہا تھا کہ اچانک حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لے آئے ، لڑکے بھاگ گئے اور میں وہاں کھڑا ہو گیا ، میں نے کہا اے امیر المؤمنین! میں ان کھجوروں کو اٹھا رہا تھا جو ہوا سے گر گئی ہیں ، آپ نے فرمایا کہ مجھے دکھاؤ میں نے دکھایا تو آپ نے مجھے جانے کا حکم دیا ، میں نے عرض کیا کہ جو لڑکے آپ نے ابھی دیکھے تھے وہ مجھ سے یہ کھجوریں چھین لیں گے ، اس لیے آپ میرے ساتھ چلیں ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے گھر تک میرے ساتھ تشریف لے گئے۔

(۲۰۶۸۰) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا ، عَنِ الَّذِي يَسْقُطُ مِنَ النَّخْلِ لَيْسَ لَكَ ؟ قَالَ : فقَالَ إِبْرَاهِيمُ : إِنَّ الْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بِأَكْلِهِ بَأْسًا.

(۲۰۶۸۰) حضرت علاء بن مسیّب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے درختوں سے گری ہوئی کھجوروں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مہاجرین ان کے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۰۶۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا مَرَرْتَ بِبُسْتَانٍ فَكُلْ ، وَلاَ تَتَّخِذْ خُبْنَةً.

(۲۰۶۸۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی باغ کے پاس سے گزرو تم باغ کا پھل کھا سکتے ہو لیکن ساتھ اٹھا کر لے جا نہیں سکتے۔

(۲۰۶۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : كُنَّا نَغزُو فَنُصِيبُ مِنَ الثِّمَارِ ، وَلاَ نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۰۶۸۲) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ جب ہم کسی غزوہ میں جاتے اور ہمیں پھل ملتے تو ہم ان کے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۰۶۸۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ ، وَابْنَ سِيرِينَ ، قُلْتُ : إِنِّي ربما خَرَجْتُ إِلَى الأُبُلَّةِ ، فَنَمُرُّ بِالنَّخْلِ فَنَأْكُلُ مِنْهُ وبالشجر ، فكِلاَهُمَا رَخَّصَ لِي فِيهِ وَقَالاَ : مَا لَمْ تَحْمِلْ ، أَوْ تُفْسِدْ.

(۲۰۶۸۳) حضرت سفیان بن حسین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین سے سوال کیا کہ ہم بعض اوقات کھجور کے درختوں کے پاس سے گزرے تو ان میں کھانا کیسا ہے؟ ان دونوں حضرات نے اس کی رخصت دی اور فرمایا کہ اگر ساتھ لے کر نہ جاؤ اور خراب نہ کرو تو کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٦٨٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : إِذَا مَرَرْتَ بِبُسْتَانٍ فَنَادِ صَاحِبَهُ ، فَإِنْ أَجَابَكَ فَاسْتَطْعِمْهُ ، وَإِنْ لَمْ يُجِبْكَ فَكُلْ ، وَلاَ تُفْسِدْ.

(۲۰۶۸۴) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ جب کسی باغ کے پاس سے گذرو تو اس کے مالک کو آواز دو، اگر وہ جواب دے تو اس سے مانگ کر کھاؤ اور اگر جواب نہ آئے تو کھاؤ لیکن خراب نہ کرو۔

(٢٠٦٨٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي زَيْنَبَ ، قَالَ : سَافَرْتُ فِي جَيْشٍ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ ، وَأَبِي برزة ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنَ الثِّمَارِ.

(۲۰۶۸۵) حضرت ابوزینب فرماتے ہیں کہ میں ایک لشکر میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، ہم پھلوں کو کھایا کرتے تھے۔

(٢٠٦٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُنْتُ أُسَافِرُ مَعَهُ ، فَكَانَ يَأْكُلُ مِنَ الثِّمَارِ.

(۲۰۶۸۶) حضرت ذر فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم کے ساتھ سفر کیا کرتا تھا وہ پھلوں کو کھالیا کرتے تھے۔

(٢٠٦٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَرَّ بِحَائِطٍ فَلْيَأْكُلْ ، وَلاَ يَحْمِلْ. (احمد ۲۲۴)

(۲۰۶۸۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کھجور کے باغ کے پاس سے گذرے تو اس کو کھا سکتا ہے لیکن ساتھ لے جا نہیں سکتا۔

(٢٠٦٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِثِمَارِ أَهْلِ الذِّمَّةِ.

(۲۰۶۸۸) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ ذمیوں کا پھل کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٠٦٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إبراهيم ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبِيدَةَ ، عَنِ ابْنِ السَّبِيلِ يَمُرُّ بِالثَّمَرَةِ فَقَالَ : يَأْكُلُ ، وَلاَ يُفْسِدُ.

(۲۰۶۸۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے سوال کیا اگر مسافر پھلوں کے باغ کے پاس سے گذرے تو کیا اس میں سے کھا سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ کھا سکتا ہے لیکن خراب نہ کرے۔

(٢٠٦٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبِيدَةَ فَذَكَرَ ، مِثْلَهُ.

(۲۰۶۹) حضرت محمد سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۲۰۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ جُنْدُبَ الْبَجَلِيَّ يَقُولُ : كُنَّا نَغْزُو مَعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَفْعَلُ كَمَا يَفْعَلُونَ ، فَنَأْخُذُ مِنَ الثَّمَرَةِ وَنَأْخُذُ الْعِلْجَ فيدلنا مِنَ الْقَرْيَةِ إِلَى الْقَرْيَةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ نُشَارِكَهُمْ فِي بُيُوتِهِمْ.

(۲۰۶) حضرت جندب بجلی کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ جہاد کرتے تھے، جو وہ کرتے تھے وہ ہم بھی کیا کرتے تھے، ہم پھل کھاتے تھے اور راستہ کے لیے غلام کرایہ پر لیتے تھے جو ہمیں ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک پہنچاتا۔ ہم ان کے ساتھ ان کے گھروں میں شریک نہیں ہوتے۔

(۲۰۶۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا ، عَنِ الْمُسَافِرِ يَأْكُلُ مِنَ الثَّمَرَةِ ، فَقَالَ : إِذَا ظَلَمُوهُمَ الأُمَرَاءُ فَأَحَبُّ إِلَيَّ ان لاَ يَأْكُلَ ، وَسَأَلْتُ الْحَكَمَ فَقَالَ : كُلْ.

(۲۰۶۹) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے سوال کیا کیا مسافر باغ کے پھل کھا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ امراء ان پر ظلم کریں تو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ نہ کھائے اور میں نے حضرت حکم سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کھالے۔

(۲۰۶۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، رَجُلٍ مِنْ بَنِي غُبَرَ ، قَالَ : أَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَدَخَلْتُ حَائِطًا فَأَخَذْت سُنْبُلاً فَفَرَكْتُهُ ، فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَضَرَبَنِي وَأَخَذَ كِسَائِي ، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا أَطْعَمْتَهُ إِذْ كَانَ جَائِعًا ، أَوْ سَاغِبًا ، وَلاَ عَلَّمْتَهُ إِذْ كَانَ جَاهِلاً ، وَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَرَدَّهُ عَلَى صَاحِبِهِ. (ابو داؤد ۲۶۱۳۔ ابن ماجہ ۲۲۹۸)

(۲۰۶۹) بنو غبر کے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ قحط سالی کے دنوں میں میں ایک باغ میں داخل ہوا اور میں نے ایک خوشہ توڑ لیا، اتنے میں باغ کا مالک آ گیا اور اس نے مجھے مارا اور میری چادر چھین لی، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا کہ جب وہ بھوکا تھا تو تو نے اس کو کیوں نہ کھلایا اور جب وہ نہیں جانتا تھا تو تو نے اس کو کیوں نہیں بتایا، پھر آپ نے کپڑا مجھے واپس دلوا دیا۔

(۳۸) من كره أن يأكل مِنها إلا بإذنِ أهلِها

جن حضرات کے نزدیک مالک کی اجازت کے بغیر نہیں کھا سکتا

(۲۰۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى سَعْدٍ ، قَالَ : نَزَلْنَا إِلَى جَانِبِ حَائِطِ دِهْقَانٍ فَقَالَ : لِي سَعْدٌ : إِنْ سَرَّكَ أَنْ تَكُونَ مُسْلِمًا حَقًّا فَلاَ تُصِيبَنَّ مِنْهُ شَيْئًا ، وَأَعْطَانِي دِرْهَمًا ، وَقَالَ : اشْتَرِ بِبَعْضِهِ ثَمَرًا ، أَوْ غداءً وَبِبَعْضِهِ عَلَفًا.

(۲۰۶۹۴) حضرت ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے ایک باغ کی دیوار کے ساتھ پڑاؤ ڈالا تو حضرت سعد نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تم حقیقی مسلمان بن جاؤ تو اس میں سے کچھ نہ لینا، پھر انہوں نے مجھے ایک درہم دیا اور فرمایا کہ اس کے ایک حصے سے پھل اور کھانا اور دوسرے سے چارہ خرید لو۔

(۲۰۶۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا مَرَرْتَ بِنَخْلٍ ، أَوْ نَحْوِهِ وَقَدْ أُحِيطَ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَلاَ تَدْخُلْهُ إِلاَّ بِإِذْنِ صَاحِبِهِ ، وَإِذَا مَرَرْتَ بِهِ فِي فَضَاءِ الأَرْضِ فَكُلْ ، وَلاَ تَحْمِلْ.

(۲۰۶۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم کھجوروں وغیرہ کے پاس سے گزرو جس کے اردگرد باڑ ہو تو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر اس میں داخل مت ہو، اور جب کھلے باغ کے پاس سے گزرو تو اس میں سے کھالو اور ساتھ مت لے جاؤ۔

(۲۰۶۹۶) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الأَصَمِّ ، قَالَ : تلقيت عَائِشَةَ و مقبلة من مكة أَنَا وَابْنٌ لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، وَهُوَ ابْنُ أُخْتِهَا ، وَقَدْ كُنَّا وقعنا فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ، فَبَلَغَهَا ذَلِكَ فَأَقْبَلَتْ عَلَى ابْنِ أُخْتِهَا تَلُومُهُ وَتعذله ، ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيَّ فَوَعَظَتْنِي مَوْعِظَةً بَلِيغَةً.

(۲۰۶۹۶) حضرت یزید بن عاصم کہتے ہیں کہ میں اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملے، جب وہ مکہ سے واپس آ رہی تھیں، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں۔ ہم نے ایک باغ کی دیوار کے ساتھ پڑاؤ ڈالا اور اس باغ کے پھل کھائے، جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے بھانجے کو ڈانٹا اور پھر مجھے بھی خوب نصیحت فرمائی۔

(۲۰۶۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ تَأْكُلْ مِنَ الثَّمَرَةِ إِلاَّ بِالثَّمَنِ.

(۲۰۶۹۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ تم پھل قیمت دے کر ہی کھا سکتے ہو۔

(۲۰۶۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى الْجُعْفِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ تَأْكُلْ مِنَ الثَّمَرَةِ إِلاَّ بِإِذْنِ أَهْلِهَا.

(۲۰۶۹۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ پھل مالک کی اجازت سے کھاؤ۔

(۲۰۶۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ يَحْتَمِي الثَّمَرَةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا حَائِطٌ وَلاَ يَأْكُلُ مِنَ الْحَائِطِ إِلاَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِ.

(۲۰۶۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر پھلوں کے گرد باڑ نہ ہو تو انہیں ممنوع نہیں سمجھا جائے گا اور اگر باڑ ہو تو مالک کی اجازت سے ہی کھایا جا سکتا ہے۔

(۲۰۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُجَاهِدًا ع

يَسْقُطُ مِنَ الشَّجَرِ فَقَالَ : دَعْهُ لِلسِّبَاعِ وَلِلطَّيْرِ.

(۲۰۷۰۰) حضرت عبد الرحمٰن بن حازم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے گر جانے والے پھلوں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے درندوں اور پرندوں کے لیے چھوڑ دو۔

(۲۰۷۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَرِهَ اللُّقَاطَ.

(۲۰۷۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے گرے پڑے پھلوں کے کھانے کو مکروہ قرار دیا۔

(۳۹) من رخّص في جوائز الأمراء والعمال

امراء اور گورنروں کے تحائف قبول کرنے کا بیان

(۲۰۷۰۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ كَانَا يَقْبَلاَنِ جَوَائِزَ مُعَاوِيَةَ.

(۲۰۷۰۲) حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے آنے والے پھلوں کو قبول کر لیتے تھے۔

(۲۰۷۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ تَأْتِيهِمَا هَدَايَا الْمُخْتَارِ فَيَقْبَلاَنِهَا.

(۲۰۷۰۳) حضرت حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس مختار ثقفی کے ہدایا آتے تھے اور وہ انہیں قبول کر لیتے تھے۔

(۲۰۷۰۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِصْمَةَ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَأَتَاهَا رَسُولٌ مِنْ عِنْدِ مُعَاوِيَةَ بِهَدِيَّةٍ فَقَبِلَتْهَا.

(۲۰۷۰۴) حضرت عبد الرحمٰن بن عصمہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا کہ ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے قاصد ہدیہ لے کر آیا، انہوں نے اس ہدیہ کو قبول فرمالیا۔

(۲۰۷۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ بَعَثَ إِلَيْهَا مُعَاوِيَةُ قِلاَدَةً قُوِّمَتْ بِمِئَةِ أَلْفٍ فَقَبِلَتْهَا ، وَقَسَّمَتْهَا بَيْنَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ.

(۲۰۷۰۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف ایک ایسا ہار بھیجا جس کی قیمت تقریباً ایک لاکھ تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس ہار کو قبول فرمالیا اور اسے امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں تقسیم کر دیا۔

(۲۰۷۰۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : أَرْسَلَ مَعِي بِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ بِخَمْسِمِئَةٍ إِلَى

خَمْسَةِ أُنَاسٍ :إِلَى أَبِي جُحَيْفَةَ وَإِلَى أَبِي رَزِينٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ وَمُرَّةَ ، وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَرَدَّهَا أَبُو رَزِينٍ، وَأَبُو جُحَيْفَةَ وَعَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ وَقَبِلَهَا الآخَرَانِ.

(۲۰۷۰۶) حضرت عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ بشر بن مروان نے مجھے پانچ سو درہم دیئے کہ میں انہیں حضرت ابو جحیفہ حضرت ابورزین، حضرت عمرو بن میمون، حضرت مرہ اور حضرت ابوعبدالرحمٰن میں تقسیم کردوں، حضرت ابورزین، حضرت ابو جحیفہ اور حضرت عمرو بن میمون ؓ نے یہ پیسے واپس کردیئے اور باقی حضرات نے قبول فرمالیے۔

(۲۰۷۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.

(۲۰۷۰۷) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۰۷۰۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ ، قَالَ :آتِي الْعَامِلَ فَيُعْطِينِي وَيُجِيزُنِي ؟ فَقَالَ :خُذْهَا لاَ أَبَا لَكَ وَانْطَلِقْ.

(۲۰۷۰۸) حضرت حسن سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ میں عامل کے پاس جاتا ہوں تو وہ مجھے عطا کرتا ہے کیا میں اسے قبول کر لوں؟ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا ناس ہو روپے لو اور چلے جاؤ۔

(۲۰۷۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، نَعُودُهُ وَ مَرِيضٌ ، فَحَمَلَنَا عَلَى فَرَسَيْنِ ، وَرَأَيْتُ أَسْمَاءَ مَوْشُومَةَ الْيَدَيْنِ ، تَذُبُّ عَنْهُ.

(۲۰۷۰۹) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابوبکر ؓ کی بیماری میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہو انہوں نے ہمیں واپسی پر دو گھوڑوں پر سوار کیا، میں حضرت اسماء کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ پر وسمہ لگا ہوا تھا اور وہ اسے ہٹا رہی تھیں۔

(۲۰۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، أَنَّ إِبْرَاهِيمَ وَتَمِيمَ بْنَ سَلَمَ خَرَجَا إِلَى عَامِلٍ فَفَضَّلَ تَمِيمًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْجَائِزَةِ ، فَغَضِبَ إِبْرَاهِيمُ.

(۲۰۷۱۰) حضرت ابراہیم اور حضرت تمیم بن سلمہ ایک عامل کے پاس گئے، اس عامل نے حضرت تمیم کو حضرت ابراہیم سے زیادہ دیئے جس پر حضرت ابراہیم کو غصہ آیا۔

(۲۰۷۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ خَالِدَ بْنَ أَسِيدٍ بَعَثَ إِلَى مَسْرُوقٍ بِثَلاَثِينَ أَلْفًا ، فَرَدَّهَا فَقَالَ لَهُ :لَوْ أَخَذْتَهَا فَتَصَدَّقْتَ بِهَا وَوَصَلْتَ بِهَا ، فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا.

(۲۰۷۱۱) خالد بن سیف نے مسروق کی طرف تیس ہزار درہم بھیجے، انہوں نے وہ واپس کردیئے ان سے کسی نے کہا کہ آپ یہ قبول کر کے انہیں صدقہ کردیں، لیکن پھر بھی انہوں نے وہ درہم لینے سے انکار کردیا۔

(۲۰۷۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِجَوَائِزِ الْعُمَّالِ بَأْسًا.

(۲۰۷۱۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ گورنروں کے تحفے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ رَكِبَ إِلَى عَامِلٍ فَأَجَازَهُ وَحَمَلَهُ عَلَى دَابَّةٍ فَقَبِلَهَا.

(۲۰۷۱۳) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ایک عامل کے پاس گئے، اس عامل نے انہیں انعام دیئے اور ایک سواری پرسوار کیا، حضرت ابراہیم نے سب کچھ قبول کرلیا۔

(۲۰۷۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مِخْوَلٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِجَوَائِزِ الْعُمَّالِ.

(۲۰۷۱۴) حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں کہ عمال کے ہدیے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِجَوَائِزِ الْعُمَّالِ.

(۲۰۷۱۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ عمال کے ہدایا قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، أَنَّ ابْنَ هُبَيْرَةَ أَجَازَ الْحَسَنَ وَبَكْرًا فَقَبِلاَ ، وَأَجَازَ مُحَمَّدًا فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ.

(۲۰۷۱۶) حضرت حمید فرماتے ہیں ل کہ ابن ہبیرہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت بکر کو تحائف بھجوائے۔ ان دونوں حضرات نے قبول کر لیے لیکن جب حضرت محمد کو بھجوائے تو انہوں نے قبول نہیں کیے۔

(۲۰۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ حَبِيبٍ ، أَنَّ رَجُلاً بَعَثَ إِلَى ذَرٍّ بِجَائِزَةٍ فَقَالَ لِلرَّسُولِ : أَكُلُّ مُسْلِمٍ بُعِثَ بِهَذَا ؟ فَقَالَ : لاَ ، قَالَ : رُدَّهُ ، وَقَالَ : ﴿كَلاَّ إِنَّهَا لَظَى نَزَّاعَةً لِلشَّوَى﴾.

(۲۰۷۱۷) حضرت حبیب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ذر کو ایک تحفہ بھجوایا، انہوں نے قاصد سے پوچھا کہ کیا اس نے ہر مسلمان کو یہ ہدیہ بھیجا ہے، اس آدمی نے نفی میں جواب دیا اور حضرت ذر نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور یہ آیت پڑھی:
﴿كَلاَّ إِنَّهَا لَظَى نَزَّاعَةً لِلشَّوَى﴾

(۲۰۷۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ مِينَاءَ ، أَنَّ عَبْدَالْعَزِيزِ بْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَبِلَ مِنْهُ وَبَعَثَ إِلَى عَبْدِاللهِ بْنِ عَيَّاش ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ.

(۲۰۷۱۸) حضرت ابن میناء فرماتے ہیں کہ عبدالعزیز بن مروان نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ایک ہدیہ بھیجا تو انہوں نے قبول کرلیا اور حضرت عبداللہ بن عیاش کی طرف بھی ہدیہ بھیجا انہوں نے قبول نہیں فرمایا۔

(۲۰۷۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لاَ بَأْسَ بِجَائِزَةِ الْعُمَّالِ ، إِنَّ لَهُ مَعُونَةً وَرِزْقًا ، وَإِنَّمَا أَعْطَاكَ مِنْ طَيِّبِ مَالِهِ.

(۲۰۷۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمال کے ہدیہ میں کوئی حرج نہیں، اس کی تجارت اور کام ہے وہ تمہیں اپنے پاکیزہ مال میں سے دیتا ہے۔

(۲۰۷۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَوْ أَتَيْتُ عَامِلاً فَأَجَازَنِي لَقَبِلْتُ مِنْهُ ، إِنَّمَا

هُوَ بِمَنْزِلَةِ بَيْتِ الْمَالِ يَدْخُلُهُ الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ ، وَقَالَ : إِذَا أَتَاكَ الْبَرِيدُ فِي أَمْرِ مَعْصِيَةٍ فَلاَ خَيْرَ فِي جَائِزَتِهِ وَإِذَا أَتَاكَ بِأَمْرٍ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ فَلاَ بَأْسَ بِجَائِزَتِهِ.

(۲۰۷۲۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں اگر کسی عامل کے پاس جاؤں اور وہ مجھے کچھ تحائف دے تو میں اسے قبول کرلوں گا، وہ بیت المال کے درجے میں ہے جس میں اچھا برا ہر طرح کا مال آتا ہے، جب قاصد تمہارے پاس کسی معصیت والے کام کے لیے تحفہ لے کر آئے تو اس تحفے میں کوئی خیر نہیں لیکن اگر کسی جائز کام کے لیے تحفہ لائے تو اس تحفے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ حِذْيَمٍ ، أَنَّ عُمَرَ أَجَازَهُ بِأَلْفِ دِينَارٍ.

(۲۰۷۲۱) حضرت عامر بن حذیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک ہزار دینار کا ہدیہ دیا۔

(۲۰۷۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : خَرَجْنَا ثَلاَثِينَ رَاكِبًا عَلَيْنَا الأَسْوَدُ ، أَمَّرَهُ بِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ ، وَأَجَازَهُ بِخَمْسِينَ دِينَارًا فَقَبِلَهَا.

(۲۰۷۲۲) حضرت اشعث بن ابی الشعثاء فرماتے ہیں کہ ہم تیس آدمیوں کی جماعت ایک سفر پر نکلی، ہمارے امیر حضرت اسود تھے جنہیں بشر بن مروان نے امیر بنایا تھا، بشر نے انہیں پچاس دینار دیئے جو انہوں نے قبول کر لیے۔

(۴۰) من رخّص فِي بيعِ الأخِ مِن الرّضاعةِ

جن حضرات کے نزدیک رضاعی بھائی (جو کہ غلام ہو) کو بیچنا درست ہے

(۲۰۷۲۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ.

(۲۰۷۲۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ رضاعی بھائی کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۲۴) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ وَقَتَادَةَ ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ.

(۲۰۷۲۴) حضرت محمد بن سیرین اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ رضاعی بھائی کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۷۲۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ رضاعی بھائی کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۲۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : يَبِيعُ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهُ ، لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

(۲۰۷۲۶) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ رضاعی بھائی کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنْ بَيْعِ الأَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۷۲۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے رضاعی بھائی کی بیع کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٤١) من كره أن يبيع أخاه من الرّضاعةِ

جن حضرات کے نزدیک رضاعی بھائی کو بیچنا مکروہ ہے

(٢٠٧٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، وَأَبُو دَاوُد الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ.

(۲۰۷۲۸) حضرت جابر بن زید رضاعی بھائی کے بیچنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

(٢٠٧٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي أُخته وَجَدَّتِهِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَكَرِهَ بَيْعَهُمَا.

(۲۰۷۲۹) حضرت حسن نے رضاعی بہن اور رضاعی دادی بیچنے کو مکروہ قرار دیا۔

(٢٠٧٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسُئِلَ عَنْهُ فَكَرِهَهُ ، فَذَكَرْته لِقَتَادَةَ فَقَالَ : كَانَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ يَقُولُهُ ، وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ يَقُولُ : يَبِيعُهُ إِنْ شَاءَ.

(۲۰۷۳۰) حضرت حسن سے رضاعی بھائی کو بیچنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت قتادہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت جابر بن زید کی رائے بھی یہی تھی اور حضرت ابراہیم نخعی فرماتے تھے کہ اگر چاہے تو بیچ سکتا ہے۔

(٢٠٧٣١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَبِيعَ أَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ.

(۲۰۷۳۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رضاعی بھائی کو بیچنا مکروہ ہے۔

(٢٠٧٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ : إِنَّ جَارِيَتِي أَرْضَعَتِ ابْنِي أَمَا أَبِيعُهَا ؟ قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوَدِدْتُ أَنَّهُ أَخْرَجَهَا إِلَى السُّوقِ فَقَالَ : مَنْ يَشْتَرِي مِنِّي أُمَّ وَلَدِي كَأَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۰۷۳۲) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ سے سوال کیا کہ میری باندی نے میرے بیٹے کو دودھ پلایا ہے، کیا میں اس باندی کو بیچ سکتا ہوں؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس بات پر ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بات کتنی عجیب ہوگی کہ تم اسے بازار لے جاؤ اور آواز لگاؤ کہ مجھ سے میرے بچے کی ماں کون خریدے گا؟

(٤٢) فِي الإِشهادِ على الشِّراءِ والبيع

خرید وفروخت پر گواہ بنانے کا بیان

(٢٠٧٣٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ ، عَنْ قوله تعالى : ﴿وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ﴾ فَقَالَ : أَلاَ تَرَى إِلَى قَوْلِهِ : ﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ أَنَّهُ كَانَ يَرَى أَنَّهُ قَدْ نَسَخَ مَا كَانَ قَبْلَهُ.

(۲۰۷۳۳) حضرت سلیمان تیمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ﴾ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم اس آیت کو نہیں دیکھتے: ﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ گویا حضرت حسن گواہ بنانے کے لزوم والی آیت کو منسوخ خیال کرتے تھے۔

(٢٠٧٣٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَشْتَرِي مِنَ الرَّجُلِ الشَّيْءَ حَتْمٌ عَلَيْهِ أَنْ يُشْهِدَ ، لاَ بُدَّ مِنْهُ ؟ قَالَ : لاَ ، أَلاَ تَرَى إِلَى قَوْلِهِ : ﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾.

(۲۰۷۳۴) حضرت اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے سوال کیا کہ جب کوئی آدمی کوئی چیز خریدے تو کیا اس پر گواہ بنانا لازمی اور ضروری ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، کیا تم قرآن مجید کی اس آیت کو نہیں دیکھتے: ﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ اگر تم ایک دوسرے سے مامون ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٧٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ﴾ قَالَ : نَسَخَتْهَا ﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾.

(۲۰۷۳۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ﴾ کو ﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ نے منسوخ کر دیا ہے۔

(٢٠٧٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ مُحْرِزٍ وَأَتَى السُّوقَ وَمَعَهُ دِرْهَمٌ زَيْفٌ فَقَالَ : مَنْ يَبِيعُنِي عِنَبًا طَيِّبًا بِدِرْهَمٍ خَبِيثٍ ، فَاشْتَرَى وَلَمْ يُشْهِدْ

(۲۰۷۳۶) حضرت ربیع بن انس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صفوان بن محمد کو دیکھا کہ ایک دن وہ بازار گئے۔ ان کے پاس ایک درہم تھا، انہوں نے فرمایا کہ اس ایک کھوٹے درہم کے بدلے مجھے عمدہ انگور کون بیچے گا۔ انہوں نے انگور خریدے اور کسی کو گواہ نہیں بنایا۔

(٢٠٧٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَكَمَ قَرَأَ : (فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا) قَالَ : نَسَخَتْ هَذِهِ الشُّهُودَ.

(۲۰۷۳۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ نے گواہ بنانے کو منسوخ کر دیا ہے۔

(۲۰۷۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الْبُيُوعُ ثَلاَثَةٌ :بَيْعُ شُهُودٍ وَكِتَابٍ وَبَيْعٌ بِرِهَانٍ مَقْبُوضَةٍ ، وَبَيْعٌ بِالأَمَانَةِ ، ثم قَرَأَ آيَةَ الدَّيْنِ.

(۲۰۷۳۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بیعات تین قسم کی ہیں ایک وہ بیع جو گواہوں اور تحریر کے ساتھ ہو، ایک وہ بیع جو رہن مقبوضہ کے ساتھ ہو اور ایک وہ بیع جو امانت کے ساتھ ہو پھر انہوں نے آیت دین کی تلاوت کی۔

(۲۰۷۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :ثَلاَثَةٌ لاَ تُسْتَجَابُ لَهُمْ دَعْوَةٌ :رَجُلٌ آتَى سَفِيهًا مَالَهُ ، وَقَالَ اللَّهُ :﴿وَلاَ تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُم﴾ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ فَلَمْ يُفَارِقْهَا وَلَمْ يُطَلِّقْهَا ، وَرَجُلٌ اشْتَرَى وَلَمْ يُشْهِدْ.

(۲۰۷۳۹) حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں کی جائے گی، ایک وہ جو کسی بے وقوف کو اپنا مال دے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیوقوفوں کو اپنا مال نہ دو، دوسرا وہ آدمی جس کے پاس کوئی بداخلاق بیوی ہو وہ نہ اسے طلاق دے اور نہ اس سے جدا ہو اور تیسرا وہ آدمی جو کوئی چیز خریدے تو گواہ نہ بنائے۔

(۲۰۷۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :ثَلاَثَةٌ لاَ تُسْتَجَابُ لَهُمْ دَعْوَةٌ :رَجُلٌ يَدْعُو عَلَى امْرَأَتِهِ وَعَلَى مَمْلُوكِهِ ، وَرَجُلٌ يَبِيعُ وَيَشْتَرِي ، وَلاَ يُشْهِدُ.

(۲۰۷۴۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ تین آدمی ایسے ہیں، جن کی دعا قبول نہیں ہوتی ایک وہ جو اپنی بیوی کے لیے بددعا کرے دوسرا وہ جو اپنے غلام کے لے بددعا کرے اور تیسرا وہ آدمی جو خرید وفروخت کرتے ہوئے گواہ نہ بنائے۔

(۲۰۷۴۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :يُشْهِدُ إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى.

(۲۰۷۴۱) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ خرید وفروخت کرتے ہوئے آدمی گواہ بنائے گا۔

(۲۰۷۴۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :يُشْهِدُ إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى.

(۲۰۷۴۲) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ خرید وفروخت کرتے ہوئے آدمی گواہ بنائے گا۔

(٤٣) فِيما يستحلف بِهِ أهل الكِتابِ

اہل کتاب سے کس کی قسم لی جائے گی؟

(۲۰۷۴۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي الْهَيَّاجِ ، عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ ، قَالَ :اسْتَعْمَلَنِي عَلِيٌّ عَلَى السَّوَادِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَسْتَحْلِفَ أَهْلَ الْكِتَابِ بِاللَّهِ.

(۲۰۷۴۳) حضرت ابوالھیاج فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک علاقے کا گورنر بنایا اور مجھے حکم دیا کہ میں اہل کتاب سے اللہ کی قسم لوں۔

(۲۰۷٤٤) حَدَّثَنَا أبو معاوية ، عن حجاج ، عن مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّهُ اسْتَحْلَفَ الْمُشْرِكَ بِاللَّهِ.

(۲۰۷۴۴) حضرت ابو عبیدہ نے مشرک سے اللہ کی قسم لی۔

(۲۰۷٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحْلِفُ الْمُشْرِكِينَ بِاللَّهِ.

(۲۰۷۴۵) حضرت مسروق نے مشرکین سے اللہ کی قسم لی۔

(۲۰۷٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُسْتَحْلَفُ الْمُشْرِكُ إِلاَّ بِاللَّهِ وَلَكِنْ يُغَلَّظُ عَلَيْهِ فِي دِينِهِ.

(۲۰۷۴۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مشرک سے بھی اللہ کی قسم لی جائے گی لیکن اس سے اس کے دین میں سختی برتی جائے گی۔

(۲۰۷٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ كَعْبَ بْنَ سُورٍ أَدْخَلَهُ الْكَنِيسَةَ وَوَضَعَ التَّوْرَاةَ عَلَى رَأْسِهِ وَاسْتَحْلَفَهُ بِاللَّهِ.

(۲۰۷۴۷) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ کعب بن سور نے ایک غیر مسلم کو کنیسہ میں داخل کیا، اس کے سر پر تورات رکھی اور اس سے اللہ کی قسم لی۔

(۲۰۷٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحْلِفُ الْمُشْرِكِينَ بِاللَّهِ حَيْثُ يَكْرَهُونَ.

(۲۰۷۴۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں حضرت شریح مشرکین سے اللہ کی قسم لیا کرتے تھے جبکہ وہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۰۷٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أبي الغُصْن ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ وَأَرَادَ أَنْ يُحَلِّفَ نَصْرَانِيًّا فَقَالَ : أَحْلِفُ بِاللَّهِ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : قَدْ تَرَكْتُمُ اللَّهَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ، اذْهَبُوا بِهِ إِلَى الْبِيعَةِ فَاسْتَحْلِفُوهُ بِمَا يُسْتَحْلَفُ بِهِ أَهْلُ دِينِهِمْ.

(۲۰۷۴۹) حضرت ابو الغصن فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شعبی کے سامنے ایک نصرانی اللہ کی قسم کھانے لگا تو حضرت شعبی فرمایا کہ تم نے اللہ کو چھوڑ دیا ہے اور دیکھتے بھی ہو پھر آپ نے حکم دیا کہ اسے گرجا کی طرف لے جاؤ اور اس سے قسم لو جو اس کے دین کے لوگ کھاتے ہیں۔

(۲۰۷٥٠) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَيُسْتَحْلَفُ بِالتَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ ؟ قَالَ : اسْتَحْلِفُوهُ بِاللَّهِ ، فَإِنَّ التَّوْرَاةَ وَالإِنْجِيلَ مِنْ كِتَابِ اللهِ.

(۲۰۷۵۰) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ کیا یہودی اور نصرانی سے تورات اور انجیل کی قسم لی جائے گی، انہوں نے فرمایا کہ وہ اللہ کی قسم کھائیں گے کیونکہ تورات اور انجیل اللہ کی کتابیں ہیں۔

(۲۰۷۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُحَلِّفُ الْمُشْرِكِينَ بِدِينِهِمْ.

(۲۰۷۵۱) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ مشرکین اپنے دین کی قسم کھایا کرتے تھے۔

(٤٤) فِي بيعِ جلودِ الميتةِ

(۲۰۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا ، وَطَاوُوسًا عَنْ بَيْعِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَكَرِهَاهَا ، وَقَالَ سَالِمٌ : هَلْ بَيْعُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِلاَّ كَأَكْلِ لَحْمِهَا.

(۲۰۷۵۲) حضرت خالد بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم اور حضرت طاوس سے مردار کی کھالوں کی بیع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا، حضرت سالم نے فرمایا کہ مردار کی کھالوں کی بیع ان کا گوشت کھانے کی طرح ہے۔

(۲۰۷۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سَلَمَةَ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ جُلُودِ الْمَيْتَةِ وَالأُضْحِيَّةِ.

(۲۰۷۵۳) حضرت عکرمہ نے قربانی اور مردار کی کھالوں کی بیع کو مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۷۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ. (ابو داؤد ۳۴۸۲۔ ابن حبان ۴۹۳۸)

(۲۰۷۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کے کھانے کو حرام فرماتے ہیں تو اس کی قیمت کو بھی اس پر حرام کر دیتے ہیں۔

(۲۰۷۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُغِيرَةُ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، قَالَ : سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ جُلُودِ جَوَامِيسَ مَيْتَةٍ فَكَرِهَ بَيْعَهَا قَبْلَ أَنْ تُدْبَغَ.

(۲۰۷۵۵) حضرت شعبی نے مردہ بھینسوں کی کھالوں کی بیع کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے دباغت سے پہلے اس بیع کو مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۷۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَبِيعُوهَا فَيَأْكُلُوا أَثْمَانَهَا ، يَعْنِي جُلُودَ الْمَيْتَةِ.

(۲۰۷۵۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف مردہ کی کھالوں کی بیع کو مکروہ قرار دیتے تھے لیکن ان کی قیمت کو استعمال میں لے آتے تھے۔

(۲۰۷۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَهَا وَلُبْسَهَا قَبْلَ أَنْ تُدْبَغَ.

(۲۰۷۵۷) حضرت ابراہیم نے مردہ کی کھال کی فروخت اور اس کے پہننے کو بغیر دباغت کے مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۷۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيد ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ جُلُودِ الْمَيْتَةِ حَتَّى تُدْبَغَ.

(۲۰۷۵۸) حضرت حسن نے دباغت سے پہلے مردار کی کھالوں کی بیع کو مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۷۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بن جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْمَيْتَةِ.

(بخاری ۲۲۳۶۔ مسلم ۱۲۰۷)

(۲۰۷۵۹) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فتح مکہ والے سال میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے مردار کی بیع کو حرام کر دیا ہے۔

(٤٥) فِي احتِكارِ الطّعامِ

غلے کو ذخیرہ کرنے کا بیان

(۲۰۷۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحْتَكَرَ الطَّعَامُ. (حاکم ۱۱/ ۲۔ طبرانی ۷۷۷۶)

(۲۰۷۶۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھانے کا ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۰۷۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الأَنْصَارِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْحُكْرَةِ.

(۲۰۷۶۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا۔

(۲۰۷۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ مَعْمَرِ ابْنِ نَضْلَةَ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَحْتَكِرُ إِلاَّ خَاطِئٌ.

(مسلم ۱۲۲۷۔ ابو داؤد ۳۴۴۰)

(۲۰۷۶۲) حضرت معمر بن نضلہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کوئی گناہ گار ہی کر سکتا ہے۔

(۲۰۷۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الْحُكْرَةُ خَطِيئَةٌ.

(۲۰۷۶۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ذخیرہ اندوزی گناہ ہے۔

(۲۰۷۶٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا ، ثُمَّ تَصَدَّقَ بِرَأْسِ مَالِهِ وَالرِّبْحِ لَمْ يُكَفِّرْ عَنْهُ.

(۲۰۷۶۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کھانا ذخیرہ کیا پھر اصل مال اور نفع کو صدقہ کر دیا تو اس سے کفارہ نہیں

جائے۔

(۲۰۷۶۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: أُخْبِرَ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ احْتَكَرَ طَعَامًا بِمِئَةِ أَلْفٍ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُحْرَقَ.

(۲۰۷۶۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر دی گئی کہ ایک آدمی نے ایک لاکھ کا غلہ ذخیرہ کر رکھا ہے انہوں نے اسے جلانے کا حکم دے دیا۔

(۲۰۷۶٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ حبيش: قَدْ أَحْرَقَ علىَّ عَلِيٌّ بَيَادِرَ بِالسَّوَادِ كُنْت احْتَكَرْتُهَا لَوْ تَرَكَهَا لَرَبِحْتُهَا مِثْلَ عَطَاءِ الْكُوفَةِ.

(۲۰۷۶٦) حبیش کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرے اس غلے کو جلانے کا حکم دیا جو میں نے ذخیرہ کیا تھا، اگر وہ اسے چھوڑ دیتے تو میں اس میں سے پورے کوفہ کے غلے کے برابر نفع حاصل کر لیتا۔

(۲۰۷٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بابه، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: لاَ يَحْتَكِرُ إلاَّ خَاطِئٌ، أَوْ بَاغٍ.

(۲۰۷٦۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ذخیرہ اندوزی کوئی گناہ گار یا سرکش ہی کر سکتا ہے۔

(۲۰۷٦۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ حَبِيب، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْحُكْرَةِ بِالْبَلَدِ. (حارث ۴۲۷)

(۲۰۷٦۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا ہے۔

(۲۰۷٦۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الأَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ الْوَرَّاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أبو بشر، عن أبي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَقَدْ بَرِءَ مِنَ اللهِ وَبَرِءَ اللَّهُ مِنْهُ، وأَيُّمَا أَهْلِ عَرْصَةٍ ظَلَّ فِيهِمُ امْرُؤٌ جَائِعٌ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُمْ ذِمَّةُ اللهِ.

(احمد ۳۳۔ ابو یعلی ۵۷۴۰)

(۲۰۷٦۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے چالیس دن تک کھانا ذخیرہ کیا تو وہ اللہ سے بری ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بری ہے، وہ صاحب حیثیت لوگ جن میں کوئی بھوکا زندگی گزار رہا ہو اللہ پر ان کی ذمہ داری نہیں ہے۔

(٤٦) فِي الرّجلِ يدفع إلى الرّجلِ الثّوب فيقول بعه بكذا فما ازددت فلك

اگر ایک آدمی دوسرے کو کپڑا دے اور اس سے کہا کہ اسے اتنے کا بیچ دے جو زیادہ ہو وہ تیرا ہے

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بقى ابْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ:

(۲۰۷۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا
يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثَّوْبَ فَيَقُولَ : بِعْهُ بِكَذَا وَكَذَا ، فَمَا ازْدَدْتَ فَلَكَ.

(۲۰۷۷۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی دوسرے کو کپڑا دے اور اس سے کہے کہ میری طرف سے اتنے
اسے بیچ دو اور جو زیادہ کماؤ وہ تمہارے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۷۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا.

(۲۰۷۷۱) حضرت ابن سیرین اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۰۷۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمُطَرِّفِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعْ
الثَّوْبَ فَيَقُولَ : بِعْ هَذَا الثَّوْبَ بِكَذَا وَكَذَا ، فَمَا ازْدَدْتَ فَلَكَ.

(۲۰۷۷۲) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو کپڑا دے اور اس سے کہے کہ اس کپڑے کو اتنے روپے کا میر
طرف سے بیچ دو اور جو زیادہ ہو وہ تمہارا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۰۷۷۳) حضرت عامر اس معاملہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۰۷۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا دَفَعَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ مَتَاعًا فَقَالَ
اسْتَفْضَلْتَ ، فَهُوَ لَكَ ، أَوْ فَبَيْنِي وَبَيْنَكَ ، فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۷۷۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ ایک آدمی دوسرے کو کچھ سامان دے اور اس سے کہے
جو تم زیادہ کما لو وہ تمہارا ہے یا ہم دونوں میں برابر تقسیم ہوگا۔

(۲۰۷۷۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْ
الرَّجُلَ الثَّوْبَ فَيَقُولُ : بِعْهُ بِكَذَا وَكَذَا ، فَمَا زَادَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۷۷۵) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی دوسرے کو ایک کپڑا دے اور اس سے کہے کہ اسے اتنے اتنے میں بیچ دو او
اس سے زیادہ بیچو تو وہ ہم دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۷٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا كَرِهَاهُ.

(۲۰۷۷٦) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم نے اس معاملہ کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۲۰۷۷۷) حَدَّثَنَا حَكَّامٌ الرَّازِيّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا ، قَالَ : وَكَانَ طَاوُو
يَكْرَهُهُ إِلاَّ بِأَجْرٍ مَعْلُومٍ.

(۲۰۷۷۷) حضرت عطاء اس معاملے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جبکہ حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جب تک اجر معلوم نہ ہو

وہ ہے۔

(٢٠٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدْفَعُ إِلَى الرَّجُلِ الثَّوْبَ فَيَقُولُ :بِعْهُ بِكَذَا وَكَذَا، فَمَا اسْتَفْضَلْتَ، فلكَ، قَالَ:إِنْ كَانَ بِنَقْدٍ فَلاَ بَأْسَ، وَإِنْ كَانَ بِنَسِيئَةٍ فَلاَ خَيْرَ فِيهِ.

(٢٠٧٧٦) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی دوسرے کو کپڑا دے اور اس سے کہے کہ اسے اتنے اتنے کا بیچ دو جو زیادہ ہو وہ تیرا ہے اگر یہ نقد ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر ادھار کے ساتھ ہو تو اس میں کوئی خیر نہیں۔

(٤٧) فِي النَّفَقَةِ تضمّ إلى رأسِ المالِ

خرچ کو رأس المال کے ساتھ ملایا جائے گا

(٢٠٧٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ :أنه كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ الْمَتَاعَ الْعَشَرَةَ اثْنَيْ عَشَرَ مَا لَمْ يَأْخُذْ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا.

(٢٠٧٧٧) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات کو درست قرار دیتے تھے کہ آدمی دس کی چیز کو بارہ میں بیچے جب تک کہ خرچ پر نفع نہ لے۔

(٢٠٧٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَرِهَ إِذَا بَاعَ الرَّجُلُ الْمَتَاعَ مُرَابَحَةً أَنْ يَأْخُذَ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا.

(٢٠٧٧٨) حضرت سعید بن مسیب نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ آدمی بیع مرابحہ کرتے ہوئے خرچ پر بھی نفع لے۔

(٢٠٧٧٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(٢٠٧٧٩) حضرت حسن اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٠٧٨٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْخُذَ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا.

(٢٠٧٨٠) حضرت محمد خرچ پر نفع لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٠٧٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَحْسِبَ النَّفَقَةَ عَلَى الْمَتَاعِ.

(٢٠٧٨١) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ خرچ کو سامان میں شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٧٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَجْلاَنَ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :إِنَّا نَشْتَرِي الْمَتَاعَ ، ثُمَّ نَزِيدُ عَلَيْهِ الْقَصَارَةَ وَالْكِرَاءَ ، ثُمَّ نَبِيعُهُ به مرابحة ، قَالَ :لاَ بَأْسَ به.

(٢٠٧٨٢) حضرت عبد الرحمن بن عجلان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ ہم لوگ سامان خریدتے ہیں اور پھر اس پر بار برداری اور کرایہ وغیرہ ڈال کر اسے نفع کے ساتھ بیچتے ہیں کیا یہ درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں۔

(٢٠٧٨٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْبز فَيَتَكَارَى لَهُ ، أَيَأْخُذُ رِبْحًا ؟ قَالَ :إِذَا بَيَّنَ.

(۲۰۷۸۵) حضرت طاوس سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی گندم خریدتا ہے اور پھر اس کا کرایہ بھی ادا کرتا ہے، کیا اس پر نفع لے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ جب اس کو بیان کردے تو کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٧٨٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ مُرَابَحَةً يَأْخُذُ رِبْحًا لِلْكِرَى قَالَ :يَأْخُذُ رِبْحَ مَا نقد فِي الأَرْضِ الَّتِي خَرَجَ مِنْهَا إِنْ شَاءَ، وَمَا نقد فِي الْبَلَدِ الَّذِي بَاعَ فِيهِ فَلاَ يَأْخُذْ رِبْحه.

(۲۰۷۸٦) حضرت عطاء سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی کسی چیز کو نفع کے ساتھ بیچتا ہے اور کرائے پر بھی منافع لیتا ہے تو کیا یہ درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو کچھ اس نے اس زمین پر خرچ کیا ہے جس سے وہ نکلا ہے اس کا نفع تو لے گا اور جو کچھ اس نے اس شہر خرچ کیا جہاں بیچا ہے اس کا نفع نہیں لے گا۔

(٤٨) فِي الرَّجلِ يشترِي مِن الرَّجلِ الشَّيء فيستغلِيهِ فيردّه ويردّ معه درَاهِم

اگر آدمی کسی چیز کو خرید کر واپس کرے اور ساتھ اضافی دراہم دے تو یہ کیسا ہے؟

(٢٠٧٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :ذَلِكَ الْبَاطِلُ.

(۲۰۷۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ باطل ہے۔

(٢٠٧٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لاَ تَأْخُذْ سِلْعَتَكَ وَتَأْخُذَ مَعَهَا فَضْلاً.

(۲۰۷۸۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اپنے سامان کے ساتھ اضافی معاوضہ واپس نہ لو۔

(٢٠٧٨٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ، عَن رَجُلٍ بَاعَ شَاةً مِنْ رَجُلٍ ، ثُمَّ بَدَا لَهُ مِنْ قَبْلِ يَأْخُذَهَا فَقَالَ :أَقِلْنِي ، فَأَبَى ، وَقَالَ :أَعْطِنِي دِرْهَمًا وَأُقِيلُكَ فَكَرِهَهُ.

(۲۰۷۸۹) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا کہ اگر ایک آدمی دوسرے ایک بکری خریدے اور بکری پر قبضہ سے پہلے اس کی رائے بدل جائے اور وہ اس بیع کو ختم کرنا چاہے، بائع بیع کو ختم کرنے سے ا کرے اور کہے کہ تم مجھے ایک درہم دو پھر میں اقالہ کروں گا، اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٢٠٧٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ عَلْقَمَةَ بَاعَ دَابَّةً ، فَأَرَادَ صَاحِبُهَا أَنْ يَرُدَّهَا وَيَرُدَّ مَعَهَا دراهم فَقَالَ عَلْقَمَةُ :هَذِهِ دَابَّتُنَا فَمَا حَقُّنَا فِي دَرَاهِمِكَ ؟.

(۲۰۷۹۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے ایک آدمی کو ایک سواری بیچی، خریدار نے ارادہ کیا کہ وہ یہ سواری واپس دے اور ساتھ کچھ دراہم بھی دے، حضرت علقمہ نے اس سے فرمایا کہ یہ سواری تو ہماری ہے اور تیرے دراہم پر ہمارا کیا حق ہے۔

(۲۰۷۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَرُدَّهَا وَيَرُدَّ مَعَهَا دِرْهَمًا.

(۲۰۷۹۱) حضرت اسود نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ سامان واپس کرے اور اس کے ساتھ درہم بھی دے۔

(۲۰۷۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي معبد ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ابْتَاعَ دارا أو عقارا، فَأَرَادَ أَنْ يُقِيلَهُ فَأَبَى فَتَرَكَ لَهُ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا فَأَقَالَهُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

(۲۰۷۹۲) حضرت جابر بن زید سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے دکان یا زمین کو خریدا، پھر وہ اقالہ کرنا چاہتا ہے لیکن بائع راضی نہیں ہوتا، پھر وہ بائع کے لیے دس یا بیس دراہم چھوڑ دیتا ہے تو ایسا کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَرُدَّهَا وَيَرُدَّ مَعَهَا دِرْهَمًا.

(۲۰۷۹۳) حضرت شعبی نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ چیز واپس کرے اور ساتھ درہم بھی دے۔

(۲۰۷۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى بَعِيرًا فَنَدِمَ الْمُبْتَاعُ ، فَأَرَادَ أَنْ يَرُدَّهُ وَيَرُدَّ مَعَهُ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ سَعِيدٌ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، إِنَّمَا الرِّبَا فِيمَا يُكَالُ وَيُوزَنُ مِمَّا يُؤْكَلُ وَيُشْرَبُ.

(۲۰۷۹۴) حضرت سعید بن مسیب سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے اونٹ خریدا پھر اسے اس معاملے پر افسوس ہوا، وہ اونٹ واپس کرتا ہے ساتھ آٹھ دراہم بھی دیتا ہے، ایسا کرنا کیسا ہے؟ حضرت سعید نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، سود ان چیزوں میں ہوتا ہے جن کا کیل یا وزن کیا جاتا ہے یا جب کھائی اور پی جاتی ہیں۔

(۲۰۷۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلاَنِ فَقَامَا عِنْدَ شُرَيْحٍ ، ثُمَّ تَحَاوَرَا ، فَقَالَ لَهُ أَحَدُهُمَا : اشْهَدُوا أَنِّي قَدْ قَبِلْتُ جَمَلِي وَثَلاَثِينَ دِرْهَمًا ، فَسَكَتَ شُرَيْحٌ ، قَالَ : فَأُرَاهُ لَوْ كَرِهَهُ لأَنْكَرَهُ.

(۲۰۷۹۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ دو آدمی حضرت شریح کے پاس آئے اور گفتگو شروع کی، ان میں سے ایک نے کہا کہ آپ گواہی دیں کہ میں نے اپنا اونٹ اور تیس درہم قبول کر لیے، حضرت شریح خاموش رہے، میرے خیال میں اگر وہ اس معاملے کو ناپسند کرتے تو انکار فرما دیتے۔

(۲۰۷۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بِذَلِكَ بَأْسًا إِذَا استغلى الرَّجُلُ الْبَيْعَ.

(۲۰۷۹٦) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، جبکہ آدمی بیع کے بھاؤ بڑھائے۔

(۲۰۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُغِيثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى بَعِيرًا ، فَأَرَادَ أَنْ يَرُدَّهُ وَيَرُدَّ مَعَهُ دراهم فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۷۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی ایک اونٹ خریدے اور پھر اسے کچھ دراہم کے ساتھ واپس کردے۔

(٢٠٧٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ ، ثُمَّ يَسْتَغْلِيهَا ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَرُدَّهَا وَيَرُدَّ مَعَهَا دراهم.

(۲۰۷۹۸) حضرت حسن اور حضرت ابراہم فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کسی چیز کو دراہم کے ساتھ واپس کرے۔

(٢٠٧٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا تَغَيَّرَتْ عَنْ حَالِهَا فَلاَ بَأْسَ.

(۲۰۷۹۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب اس کی حالت بدل گئی تو ایسا کرنے میں کچھ حرج نہیں۔

(٤٩) فِي العبدِ بِالعبدينِ والبعيرِ بِالبعِيرينِ

ایک غلام کے بدلے دو غلام اور ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ

(٢٠٨٠٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ جَدِّهِ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، قَالَ : الْعَبْدُ خَيْرٌ مِنَ الْعَبْدَيْنِ ، وَالْبَعِيرُ خَيْرٌ مِنَ الْبَعِيرَيْنِ ، وَالثَّوْبُ خَيْرٌ مِنَ الثَّوْبَيْنِ ، لاَ بَأْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسَاءِ ، إِلاَّ مَا كِيلَ وَوُزِنَ.

(۲۰۸۰۰) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غلام دو غلاموں سے بہتر ہے، ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہے، ایک کپڑا دو کپڑوں سے بہتر ہے، فوری ادائیگی کے ساتھ ہونے میں کوئی حرج نہیں، سود ادھار میں ہوتا ہے، کیلی اور وزنی چیزوں کے علاوہ میں۔

(٢٠٨٠١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ اشْتَرَى نَاقَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ بِالرَّبَذَةِ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ : اذْهَبْ فَانْظُرْ ، فَإِنْ رَضِيتَ ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ.

(۲۰۸۰۱) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مقام ربذہ میں چار اونٹوں کے بدلے چار اونٹنیاں خریدیں، پھر آپ نے اپنے بائع سے فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور دیکھو اگر تم راضی ہو جاؤ تو بیع لازم ہوگی۔

(٢٠٨٠٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَبِيعُ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ إِلَى أَجَلٍ ؟ قَالَ : لاَ وَلاَ بَأْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۰۸۰۲) حضرت عبد العزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن علی ابن حنفیہ سے کہا کہ کیا میں ایک اونٹ کو دو اونٹنیوں کے بدلے میں ایک مخصوص مدت تک کے لیے بیچ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں البتہ اگر فوری ادائیگی ہو تو ٹھیک ہے۔

(٢٠٨٠٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَيَوَانُ وَاحِدٌ بِاثْنَيْنِ لاَ يَصْلُحُ ، يَعْنِي نَسِيئَةً. (ترمذی ۱۳۳۸۔ ابن ماجہ ۲۲۷۱)

(۲۰۸۰۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک حیوان کو دو کے بدلے بیچنا اکٹھا (ادھار کے ساتھ) درست نہیں۔

(۲۰۸۰٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الْحَيَوَانِ وَاحِدٌ بِاثْنَيْنِ ، يَعْنِي نَسِيئَةً.

(۲۰۸۰۴) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جانور کو دو کے بدلے (ادھار کے ساتھ) بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۰۸۰٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، قَالَ :بَاعَ عَلِيٌّ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْهُ :سَلِّمْ لِي بَعِيرِي حَتَّى آتِيَكَ بِبَعِيرَيْكَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :لاَ تُفَارِقُ يَدَيَّ خِطَامَهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِبَعِيرَيَّ.

(۲۰۸۰۵) حضرت یزید بن عبد اللہ بن قسیط فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ کو دو اونٹوں کے بدلے فروخت کیا۔ خریدنے والے نے کہا کہ آپ میرا اونٹ میرے حوالے کر دیں اور میں آپ کو آپ کے دو اونٹ لا دیتا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا ہاتھ اس کی لگام کو اس وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک تم میرے پاس میرے اونٹ نہیں لے آتے۔

(۲۰۸۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا بِالْبَعِيرِ بِالْبَعِيرَيْنِ.

(۲۰۸۰۶) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۸۰۷) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْبَعِيرِ بِالْبَعِيرَيْنِ.

(۲۰۸۰۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۸۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُمَا :مَا تَرَيَانِ فِي طَيْلَسَانٍ بِطَيْلَسَانَيْنِ وَفِي مُسْتُقَةٍ بِمُسْتُقَتَيْنِ ؟ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ :لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَكَرِهَهُ إِبْرَاهِيمُ.

(۲۰۸۰۸) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی سے سوال کیا کہ ایک چادر کے بدلے دو چادریں اور ایک وسق کی چیز کے بدلے دو وسق والی چیز دینے کا کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، حضرت ابراہیم نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۸۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْقُبْطِيَّةِ بِالْقُبْطِيَّتَيْنِ.

(۲۰۸۰۹) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ایک قبطی کپڑے کے بدلے دو قبطی کپڑے لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۸۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِالْحُلَّةِ بِالْحُلَّتَيْنِ.

(۲۰۸۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جوڑے کے بدلے دو جوڑے لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۸۱۱) حَدَّثَنَا علي بن مُسْهِرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلُّ ما لَا يُكَالُ ، وَلَا يُوزَنُ ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يُعْطَى وَاحِدًا بِاثْنَيْنِ ، أَوْ ثَلَاثَةٍ ، أَوْ أَقَلَّ ، أَوْ أَكْثَرَ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۰۸۱۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جس کا کیل اور وزن نہیں ہوتا اسے ایک کے بدلے دو یا تین، یا کم یا زیادہ فوری ادائیگی کے ساتھ لینے دینے میں کچھ حرج نہیں۔

(۲۰۸۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَيَوَانُ وَاحِدٌ بِوَاحِدٍ لَا بَأْسَ بِهِ يَدًا بِيَدٍ ، وَلَا خَيْرَ فِيهِ نَسَاءً.

(۲۰۸۱۲) حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک جانور کے بدلے ایک جانور فوری ادائیگی کے ساتھ لین دین کرنے میں کچھ حرج نہیں اور ادھار کے ساتھ کرنے میں کوئی خیر نہیں۔

(۲۰۸۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ : الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ ؟ فقَالَ : يَدًا بِيَدٍ ؟ فقُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَكَرِهَهُ.

(۲۰۸۱۳) حضرت انس بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا ایک اونٹ کو دو اونٹوں کے بدلے دینا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ فوری ادائیگی کے ساتھ ہوگا؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۸۱۴) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِالْبَعِيرِ بِالْبَعِيرَيْنِ نَسِيئَةً.

(۲۰۸۱۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ کو دو اونٹوں کے بدلے ادھار کے ساتھ دینے میں کچھ حرج نہیں۔

(۲۰۸۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الصُّنَابِحِ الأَحْمَسِيِّ ، قَالَ : أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً حَسَنَةً فَقَالَ : مَا هَذِهِ النَّاقَةُ ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي ارْتَجَعْتُهَا بِبَعِيرَيْنِ مِنْ حَوَاشِي الإِبِلِ ، قَالَ : فَنَعَمْ إِذَنْ.

(۲۰۸۱۵) حضرت صنابح احمسی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خوبصورت اونٹنی دیکھی اور فرمایا کہ یہ اونٹنی کیسے حاصل کی؟ اونٹنی کے مالک نے عرض کیا کہ میں نے دو اونٹوں کے بدلے حاصل کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو ٹھیک ہے۔

(۲۰۸۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً. (احمد ۱۲۔ دارمی ۲۵۶۴)

(۲۰۸۱۶) حضرت سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے بدلے جانور ادھار کے ساتھ دینے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٠٨١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْبَرَّادِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ يَصْلُحُ الْحَيَوَانُ بِالْحَيَوَانَيْنِ ، وَلاَ الشَّاةُ بِالشَّاتَيْنِ إلاَّ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۰۸۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جانور دو جانوروں کے بدلے اور ایک بکری دو بکریوں کے بدلے صرف نقد ادائیگی کے ساتھ ہی دینا درست ہے۔

(٢٠٨١٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سُئِلَ عُمَرُ عَنِ الشَّاةِ بِالشَّاتَيْنِ إلَى الْحَيَا ، يَعْنِي الْخِصْبَ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۰۸۱۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک بکری کے بدلے دو بکریاں دینے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(٢٠٨١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْفَرَسِ بِالْفَرَسَيْنِ وَالدَّابَّةِ بِالدَّابَّتَيْنِ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۰۸۱۹) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک گھوڑے کے بدلے دو گھوڑے اور ایک سواری کے بدلے دو سواریاں فوری ادائیگی کے ساتھ دینے میں کچھ حرج نہیں۔

(٢٠٨٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ سَأَلْتُ أَيُّوبَ عَنِ الثَّوْبِ بِالثَّوْبَيْنِ نَسِيئَةً ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُهُ.

(۲۰۸۲۰) حضرت ابن عیینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ایوب رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ کیا ایک کپڑے کے بدلے دو کپڑے ادھار کے ساتھ دینا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت محمد اسے مکروہ قرار دیتے تھے۔

(٢٠٨٢١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى صَفِيَّةَ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ. (مسلم ١٠٤٥۔ ابو داؤد ٢٩٩٠)

(۲۰۸۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو چار غلاموں کے بدلے خریدا۔

(٢٠٨٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْوَازِعِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : مَنْ يَبِيعُنِي بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ ، مَنْ يَبِيعُنِي نَاقَةً بِنَاقَتَيْنِ.

(۲۰۸۲۲) حضرت ابو وازع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو آواز لگاتے سنا کہ مجھے کون ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ بیچے گا؟ مجھے کون دو اونٹنیوں کے بدلے ایک اونٹنی بیچے گا؟

(٢٠٨٢٣) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْبَيْضَةِ بِالْبَيْضَتَيْنِ وَالْجَوْزَةِ بِالْجَوْزَتَيْنِ.

(۲۰۸۲۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک انڈے کے بدلے دو انڈے ایک اخروٹ کے بدلے دو اخروٹ دینے میں کچھ حرج نہیں۔

(٢٠٨٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى مُجَاهِدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْبَيْضَةِ

بِالْبُیَضَتَیْنِ وَالْجَوْزَۃَ بِالْجَوْزَتَیْنِ یَدًا بِیَدٍ.

(۲۰۸۲۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک انڈے کے بدلے دو انڈے ایک اخروٹ کے بدلے دو اخروٹ دینے میں کچھ حرج نہیں۔

(۲۰۸۲۵) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زُفَرَ بْنِ یَزِیدَ ، عَنْ أَبِیہِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا ہُرَیْرَۃَ ، عَنْ شِرَائِ الشَّاۃِ بِالشَّاتَیْنِ إلَی أَجَلٍ فَنَہَانِی ، وَقَالَ : لاَ ، إلاَّ یَدًا بِیَدٍ.

(۲۰۸۲۵) حضرت زفر بن یزید کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک مدت تک کے لئے ایک بکری کے بدلے دو بکریاں خریدنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے منع کیا اور فرمایا کہ یہ درست نہیں، البتہ اگر نقد ادائیگی کے ساتھ ہو تو درست ہے۔

(۵۰) الرّجل یشتری مِن الرّجلِ المبیع فیقول إن کان بِنسِیئۃٍ فبِکذا وإِن کان نقدًا فبِکذا

ایک آدمی دوسرے آدمی سے کوئی چیز خریدے اور کہے: اگر ادھار کے ساتھ ہو تو اتنے کی اور اگر نقد ہو تو اتنے کی، اس صورت کا کیا حکم ہے؟

(۲۰۸۲۶) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عِکْرِمَۃَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ یَقُولَ لِلسِّلْعَۃِ : ہِیَ بِنَقْدٍ بِکَذَا ، وَبِنَسِیئَۃٍ بِکَذَا ، وَلَکِنْ لاَ یَفْتَرِقَا إلاَّ عَنْ رِضًا.

(۲۰۸۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر بیچنے والا سامان کے بارے میں یوں کہے کہ یہ نقد اتنے کا اور ادھار اتنے کا ہے تو اس میں کچھ حرج نہیں، البتہ جدائی کے وقت رضا مندی کا ہونا ضروری ہے۔

(۲۰۸۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاکٍ ، عَنْ أَبِی عُبَیْدَۃَ ، أَوْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللہِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : صَفْقَتَانِ فِی صَفْقَۃٍ رِبًا ، إلاَّ أَنْ یَقُولَ الرَّجُلُ : إنْ کَانَ بِنَقْدٍ فَبِکَذَا ، وَإِنْ کَانَ بِنَسِیئَۃٍ فَبِکَذَا.

(۲۰۸۲۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک معاملے میں دو معاملے سود ہیں، البتہ اگر آدمی یوں کہے کہ نقد اتنے کی اور ادھار اتنے کی تو یہ درست ہے۔

(۲۰۸۲۸) وَکِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ سِمَاکٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللہِ ، عَنْ أَبِیہِ بِمِثْلِہِ.

(۲۰۸۲۸) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۰۸۲۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِیُّ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّہُ کَانَ یَکْرَہُ أَنْ یَسْتَامَ الرَّجُلُ بِالسِّلْعَۃِ یَقُولُ : ہِیَ بِنَقْدٍ بِکَذَا ، وَبِنَسِیئَۃٍ بِکَذَا.

(۲۰۸۲۹) حضرت محمد اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی سامان کے بارے میں یوں کہے کہ نقد اتنے کا اور ادھار اتنے کا۔

(٢٠٨٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَنْهَى عَنِ الْبَيْعَتَيْنِ تحويهما الصَّفْقَةُ.

(۲۰۸۳۰) حضرت سعید بن مسیّب نے ایسی دو بیعات کرنے سے منع کیا ہے جو ایک معاملے پر مشتمل ہوں۔

(٢٠٨٣١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا أَخَذَهُ عَلَى أَحَدِ النَّوْعَيْنِ.

(۲۰۸۳۱) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اس صورت میں اگر دو قسموں میں سے ایک کو لے تو کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٨٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ؛ عَنْ طَاوُوسٍ ، وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو الأَوْزَاعِي ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَقُولَ : هَذَا الثَّوْبُ بِالنَّقْدِ بِكَذَا ، وَبِالنَّسِيئَةِ بِكَذَا ، وَيَذْهَبُ بِهِ عَلَى أَحَدِهِمَا.

(۲۰۸۳۲) حضرت طاوس اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اس بات میں کچھ حرج نہیں کہ آدمی یوں کہے کہ یہ کپڑا نقد اتنے کا اور ادھار اتنے کا ہے اور ان دونوں میں سے ایک معاملے کو قائم رکھے۔

(٢٠٨٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى بَيْعًا ، ثُمَّ قَالَ : لَيْسَ عِنْدِي هَذَا ، أَشْتَرِيهِ بِالنَّسِيئَةِ ، قَالَ : إِذَا تتاركا الْبَيْعَ اشْتَرَاهُ إِنْ شَاءَ.

(۲۰۸۳۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو خریدے اور پھر کہے کہ میرے پاس اس کی قیمت نقد نہیں، میں اس کو ادھار پر خریدتا ہوں پھر اگر وہ دونوں پہلی بیع کو ختم کردیں تو وہ چاہے تو ادھار کے ساتھ خرید سکتا ہے۔

(٢٠٨٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْكَسُهُمَا ، أَوِ الرِّبَا. (ترمذی ۱۲۳۱۔ ابوداؤد ۳۴۵۵)

(۲۰۸۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایک بیع میں دو بیعات کیں اس کے لئے ان دونوں میں سے کم مالیت والی ہے ورنہ وہ سود ہوگا۔

(٢٠٨٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، أَنَّ جَدَّهُ كَانَ إِذَا بَعَثَ تِجَارَةً نَهَاهُمْ عَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ.

(۲۰۸۳۵) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جب تجارتی قافلہ بھیجتے تو انہیں ایک بیع میں دو شرطیں لگانے سے منع فرماتے تھے۔

(٢٠٨٣٦) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي مِنَ الرَّجُلِ الشَّيْءَ فَيَقُولُ : إِنْ كَانَ بِنَقْدٍ فَبِكَذَا ، وَإِنْ كَانَ إِلَى أَجَلٍ فَبِكَذَا ، قَالَ : لاَ بَأْسَ إِذَا انْصَرَفَ عَلَى أَحَدِهِمَا قَالَ : شُعْبَةُ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُغِيرَةَ فَقَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا إِذَا تَفَرَّقَ عَلَى أَحَدِهِمَا.

(۲۰۸۳۶) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص چیز خریدتے ہوئے کہے کہ

نقدا تنے کی اور ادھار اتنے کی تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، جب اس نے جدائی سے پہلے ایک معاملے کو اختیار کرلیا، حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت مغیرہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب وہ دونوں میں سے ایک بات پر راضی ہو کر جدا ہوں تو حضرت ابراہیم بھی اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٥١) فِی بیعِ الولاءِ وهِبتِهِ

ولاء کی بیع اور اس کو ہبہ کرنے کا بیان

(٢٠٨٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلاَءِ ، وَعَنْ هِبَتِهِ. (بخاری ٢٥٣٥۔ مسلم ١١٣٥)

(٢٠٨٣٧) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کی بیع اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٠٨٣٨) حدَّثَنَا جَرِيرٌ وَحَفْصٌ ، وَأَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(٢٠٨٣٨) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ولاء کو نہ بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(٢٠٨٣٩) حدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ:قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّمَا الْوَلاَءُ كَالنَّسَبِ ، أَفَيَبِيعُ الرَّجُلُ نَسَبَهُ.

(٢٠٨٣٩) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ولاء نسب کی طرح ہے، کیا آدمی اپنے نسب کو بیچ سکتا ہے؟

(٢٠٨٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :الْوَلاَءُ بِمَنْزِلَةِ الْحِلْفِ ، لاَ يُبَاعُ، وَلاَ يُوهَبُ ، أَقِرُّوهُ حَيْثُ جَعَلَهُ اللَّهُ.

(٢٠٨٤٠) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ولاء حلف کی طرح ہے، اسے نہ بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے، اسے وہیں رکھو جہاں اللہ تعالیٰ نے اسے مقرر کر دیا ہے۔

(٢٠٨٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَر ، قَالَ :الْوَلاَءُ كَالرَّحِمِ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(٢٠٨٤١) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ولاء رحم کی طرح ہے، اسے نہ بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(٢٠٨٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :الْوَلاَءُ كَالنَّسَبِ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(٢٠٨٤٢) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ولاء نسب کی طرح ہے، اسے نہ بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(٢٠٨٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي مِسْكِينٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(٢٠٨٤٣) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ولاء نسب کی طرح ہے، اسے نہ بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(٢٠٨٤٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: لاَ يُبَاعُ الْوَلاَءُ، وَلاَ يُوهَبُ، وَلاَ يُتَصَدَّقُ بِهِ.

(۲۰۸۴۴) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ ولاء کو نہ بیچا جاسکتا ہے، نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے اور نہ اسے صدقہ کیا جاسکتا ہے۔

(٢٠٨٤٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ، قَالاَ: الْوَلاَءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ لاَ يُبَاعُ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۲۰۸۴۵) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ ولاء نسب کی ایک قسم ہے، اسے نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

(٢٠٨٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِبَيْعِ الْوَلاَءِ إِذَا كَانَ مِنْ مُكَاتبه وَيَكْرَهُهُ إِذَا كَانَ عِتْقًا.

(۲۰۸۴۶) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جب ولاء مکاتبت کی وجہ سے ہو تو اسے بیچنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر عتق کی وجہ سے ہو تو مکروہ ہے۔

(٢٠٨٤٧) حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۲۰۸۴۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ ولاء کو نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

(٢٠٨٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بن عبد الأعلى، عن سويد بن غفلة قَالَ: الْوَلاَءُ كالنسب لاَ يُبَاعُ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۲۰۸۴۸) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ ولاء نسب کی طرح ہے، اسے نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

(٥٢) من رخّص فِي هِبةِ الولاءِ

جن حضرات کے نزدیک ولاء کو ہبہ کرنے کی اجازت ہے

(٢٠٨٤٩) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: وَهَبَتْ مَيْمُونَةُ وَلاَءَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ لاِبْنِ عَبَّاسٍ.

(۲۰۸۴۹) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سلیمان بن یسار کی ولاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ہبہ کردی تھی۔

(٢٠٨٥٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ رَجُلاً فَانْطَلَقَ الْمُعْتَقُ فَوَالَى غَيْرَهُ، قَالَ: لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ إِلاَّ أَنْ يَهَبَهُ الْمُعْتِقُ.

(۲۰۸۵۰) حضرت منصور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کسی آدمی کو آزاد کرے تو وہ کسی اور سے ولاء کا تعلق قائم کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں وہ ایسا نہیں کرسکتا، البتہ اگر آزاد کرنے والا اس ولاء کو ہبہ کردے تو ٹھیک ہے۔

(۲۰۸۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ حَاضِرِ مُحَارِبٍ وَهَبَتْ وَلاَءَ عَبْدِهَا لِنَفْسِهِ وَأَعْتَقَهُ فَأَعْتَقَ نَفْسَهُ ، قَالَ : فَوَهَبَ نَفْسَهُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ : وَمَاتَتْ وَخَاصَمَ الْمُوَالِي إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَدَعَا عُثْمَانُ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَا قَالَ : فَأَتَاهُ بِالْبَيِّنَةِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : اذْهَبْ فَوَالِ مَنْ شِئْتَ ، فَوَالَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ.

(۲۰۸۵۱) حضرت ابوبکر بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے غلام کی ولاء اسی کو ہبہ کردی اور اسے آزاد کردیا تو غلام نے خود کو آزاد کردیا اور خود کو عبدالرحمن بن عمرو بن حزم کے لئے ہبہ کردیا، پھر اس عورت کا انتقال ہوگیا، اس کے موالی اس مقدمہ کو لے کر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی بات پر گواہی طلب کی وہ گواہی لے آیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تم جاؤ اور جس سے چاہو رشتہ ولاء قائم کرلو، پھر اس نے عبدالرحمن بن عمرو بن حزم سے رشتہ ولاء قائم کرلیا۔

(۲۰۸۵۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ وَلاَءِ السَّائِبَةِ وَهِبَتِهِ.

(۲۰۸۵۲) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ولاء سائبہ (ایسی ولاء جس میں آقا اپنے غلام سے کہے جا تجھ پر کسی کی ولاء نہیں) اور اس کے ہبہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۸۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ امْرَأَةً وَهَبَتْ وَلاَءَ مَوَالِيهَا لِزَوْجِهَا ، فَقَالَ هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ : أَمَّا أَنَا فَأَرَاهُ لِزَوْجِهَا مَا عَاشَ ، فَإِذَا مَاتَ رَدَدْتُهُ إِلَى وَرَثَةِ الْمَرْأَةِ.

(۲۰۸۵۳) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے غلاموں کی ولاء اپنے خاوند کے لئے ہبہ کردی، حضرت ہشام بن ہبیرہ کہتے ہیں کہ میں اس ولاء کو اس وقت تک اس کے خاوند کے لئے درست سمجھتا ہوں جب تک وہ زندہ رہے، جب وہ مرجائے تو یہ ولاء عورت کے ورثہ کی طرف لوٹ آئے گی۔

(۵۳) فِي السَّلَفِ فِي الشَّيْءِ الَّذِي لَيس فِي أَيدِي النَّاسِ

اس چیز کے اندر بیع سلف کا بیان جو لوگوں کے پاس نہ ہو

(۲۰۸۵٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: يُكْرَهُ السَّلَفُ فِي الشَّيْءِ الَّذِي لَيْسَ لَهُ فِي أَيْدِي النَّاسِ أَصْلٌ.

(۲۰۸۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف اس چیز میں بیع سلف کو مکروہ قرار دیتے تھے جس کی اصل لوگوں کے پاس موجود نہ ہو۔

(۲۰۸۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ مِنَ الرَّجُلِ شَيْئًا إِلَى أَجَلٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلُهُ ، لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا ، قَالَ يَحْيَى : وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُهُ.

(۲۰۸۵۵) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا جاتا کہ ایک آدمی کسی آدمی سے ایک مدت تک کسی چیز کا معاملہ کرتا ہے حالانکہ لوگوں کے پاس اس کی اصل موجود نہیں تو ایسا کرنا کیسا ہے؟ وہ فرماتے کہ اس میں کوئی حرج نہیں، حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب اس کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۲۰۸۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ السَّلَفَ إِلاَّ فِي شَيْءٍ عِنْدَهُ أَصْلُهُ ، قَالَ أَيُّوبُ :وَنُبِّئْتُ عَنْ طَاوُوس مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۰۸۵٦) حضرت عکرمہ صرف اس چیز میں بیع سلف کو جائز قرار دیتے تھے جس کی اصل موجود نہ ہو ورنہ مکروہ سمجھتے تھے، حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت طاوس کے حوالے سے بھی یہی بتایا گیا ہے۔

(۲۰۸۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالسَّلَفِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ ، كَانَ أَصْلُهُ عِنْدَهُ ، أَوْ لَمْ يَكُنْ ، قَالَ :وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ السَّلَفَ إِلاَّ فِي شَيْءٍ عِنْدَ صَاحِبِهِ أَصْلُهُ.

(۲۰۸۵۷) حضرت حسن معلوم مدت میں بیع سلف کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے خواہ اس کی اصل اس کے پاس ہو یا نہ ہو، حضرت محمد صرف اس چیز میں بیع سلف کو درست سمجھتے تھے جس کی اصل بائع کے پاس موجود ہو۔

(۲۰۸۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لاَ يُسْلَمُ فِي شَيْءٍ إلاَّ ومنه شَيْءٌ فِي أيدي الناس.

(۲۰۸۵۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بیع سلم صرف اس چیز میں کی جا سکتی ہے جس کی نظیر لوگوں کے پاس موجود ہو۔

(٥٤) فِي الأَجِيرِ يضمّن أم لاَ ؟

اجیر (کرائے پر کام کرنے والا) نقصان کی صورت میں ضامن ہوگا یا نہیں ہوگا؟

(۲۰۸۵۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ :أن عليًا وشريحًا كانَا يُضَمِّنان الأجير.

(۲۰۸۵۹) حضرت علی اور حضرت شریح اجیر کو ضامن قرار دیتے تھے۔

(۲۰۸٦۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ ابْنِ عَبِيدِ بْنِ الأَبْرَصِ ، أَنَّ عَلِيًّا ضَمَّنَ نَجَّارًا.

(۲۰۸٦۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑھئی کو ضامن قرار دیا۔

(۲۰۸٦۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مَنْ أَخَذَ أَجْرًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۰۸٦۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے مزدوری لی وہ ضامن ہے۔

(۲۰۸٦۲) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلَهُ.

(۲۰۸۶۲) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٠٨٦٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ خَالِدٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : الأَجِيرُ مَضْمُونٌ لَهُ أَجْرُهُ ضَامِنٌ لِمَا اسْتُوْدِعَ.

(۲۰۸۶۳) حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اجیر کو اس کی اجرت کی ضمانت دی جائے گی اور وہ اپنے پاس موجود چیز کا بھی ضامن ہوگا۔

(٢٠٨٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَخَذَ الأَجِيرُ الْمُشْتَرَكُ شَيْئًا ضَمِنَ.

(۲۰۸۶۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب اجیر مشترک نے کوئی چیز لی تو وہ ضامن ہوگا۔

(٢٠٨٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ إِذَا اشْتَرَى الشَّيْءَ اسْتَأْجَرَ لَهُ مَنْ يَحْمِلُهُ ، قَالَ الْحَكَمُ : يَضْمَنُ.

(۲۰۸۶۵) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ جب اس نے کوئی چیز خریدی تو وہ اس سے اجر لے گا جس نے کام کرایا ہے اور حضرت حکم فرماتے ہیں کہ وہ ضامن ہوگا۔

(٢٠٨٦٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۲۰۸۶۶) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(٢٠٨٦٧) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يُضَمِّنُ الأَجِيرَ إِلاَّ مِنْ تَضْيِيعٍ.

(۲۰۸۶۷) حضرت محمد صرف نقصان کی صورت میں اجیر کو ضامن قرار دیتے تھے۔

(٢٠٨٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كُلُّ أَجِيرٍ أَخَذَ أَجْرًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ إِلاَّ مِنْ عَدُوٍّ مُكَابِرٍ ، أَوْ أَجِيرٍ يَدُهُ مَعَ يَدِكَ.

(۲۰۸۶۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ہر وہ اجیر جو اجرت لے وہ ضامن ہے، البتہ دشمن اور وہ اجیر ضامن نہیں جس کا ہاتھ تیرے ہاتھ کے ساتھ ہے۔

(٢٠٨٦٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى أَجِيرِ الْمُشَاهَرَةِ ضَمَانٌ.

(۲۰۸۶۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مشاہرہ والے اجیر پر ضمان لازم نہیں۔

(٢٠٨٧٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يُضَمِّنُ الْمَلاَّحَ غَرَقًا ، وَلاَ حَرَقًا.

(۲۰۸۷۰) حضرت شریح ملاح کو کشتی کے ڈوب جانے یا جل جانے کی صورت میں ضامن قرار نہیں دیتے تھے۔

(٢٠٨٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ ، أَنَّ عَلِيًّا رضي الله عنه كَانَ

يُضَمِّنُ الأَجِيرَ الْمُشْتَرَكَ.

(۲۰۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ اجیر مشترک کو ضامن قرار دیتے تھے۔

(۲۰۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الأَعْمَش ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّار ، قَالَ : اسْتَأْجَرْتُ حَمَّالاً يَحْمِلُ لِي شَيْئًا فَكَسَرَهُ ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَضَمَّنَهُ ، وَقَالَ : إِنَّمَا اسْتَأْجَرَكَ لِتُبَلِّغَهُ وَلَمْ يَسْتَأْجِرْكَ لِتَكْسِرَهُ.

(۲۰۸۷) حضرت ابوہیثم عطار کہتے ہیں کہ میں نے ایک مزدور کو کرائے پر لیا کہ وہ میرا بوجھ اٹھائے، اس نے میرا سامان توڑ دیا، میں اس کا مقدمہ لے کر حضرت شریح کی عدالت میں گیا تو انہوں نے اسے ضامن قرار دیا اور فرمایا کہ انہوں نے تمہیں اس لئے اجرت پر لیا تھا تا کہ تم سامان پہنچاؤ اس لئے نہیں لیا تھا کہ تم اسے توڑ دو۔

(۲۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر ، حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ الْعَنْسِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً اسْتَأْجَرَ رَجُلاً يَعْمَلُ عَلَى بَعِيرٍ فَضَرَبَهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَضَمَّنَهُ ، وَقَالَ : إِنَّمَا اسْتَأْجَرَكَ لِتُصْلِحَ وَلَمْ يَسْتَأْجِرْكَ لِتُفْسِدَ.

(۲۰۸۷) حضرت زہیر عنسی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو اونٹ پر کام کرنے کے لئے کرائے پر لیا، اس نے اونٹ کو مارا کہ اس کی آنکھ پھوڑ دی، وہ آدمی اس کا مقدمہ لے کر حضرت شریح کی عدالت میں گیا تو حضرت شریح نے اسے ضامن قرار دیا اور فرمایا کہ تمہیں کام سنوارنے کے لئے اس نے مزدوری پر رکھا تھا کام بگاڑنے کے لئے نہیں رکھا تھا!

(۵۵) فِي الرّجلِ يساوم الرّجل بِالشّيءِ فلا يكون عِنده

ایسی چیز کا معاملہ کرنا جو آدمی کے پاس موجود نہ ہو

(۲۰۸۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ، الرَّجُلُ يَأْتِينِي يَسْأَلُنِي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي ما أَبِيعهُ مِنْهُ ، أَبْتَاعُهُ لَهُ مِنَ السُّوقِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : لاَ ، لاَ تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ. (ترمذی ۱۲۳۳۔ ابو داؤد ۳۴۹۷)

(۲۰۸۷) حضرت حکیم بن حزام فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک آدمی میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے اس چیز کی بیع کا سوال کرتا ہے جو میرے پاس موجود نہیں ہے، کیا میں اس سے معاملہ کر کے وہ چیز بازار سے لے کر اسے بیچ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، اس چیز کو نہ بیچو جو تمہارے پاس نہ ہو۔

(۲۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمَسْرُوقٍ : يَأْتِينِي الرَّجُلُ يَطْلُبُ مِنِّي السَّمْنَ وَلَيْسَ عِنْدِي أَشْتَرِيهِ ، ثُمَّ أَدْعُوهُ لَهُ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنِ اشْتَرِهِ فَضَعْهُ عِنْدَكَ ، فَإِذَا جَاءَكَ فَبِعْهُ مِنْهُ.

(۲۰۸۷) حضرت ابو رزین کہتے ہیں کہ ایک آدمی میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کہتا ہے کہ مجھے گھی اور تیل چاہئے، یہ چیزیں

میرے پاس نہیں ہوتیں، کیا میں اس سے معاملہ کر کے منگوا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں، ان چیزوں کو خرید کر اپنے پاس رکھو، پھ
جب وہ آئے تو اسے بیچ دو۔

(۲۰۸۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ إِيَاسٍ ، أَنَّ عَامِرًا وَإِبْرَاهِيمَ اجْتَمَعَا فَسَأَلَهُ
عَنْ رَجُلٍ يَطْلُبُ مِنَ الرَّجُلِ الْمَتَاعَ ، وَلَيْسَ عِنْدَهُ فَيَشْتَرِيهِ ، ثُمَّ يَدْعُوهُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ :يُكْرَهُ ذَلِكَ
وَقَالَ عَامِرٌ :لاَ بَأْسَ إِنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ تَرَكَهُ.

(۲۰۸۷۶) حضرت عبدالملک بن ایاس فرماتے ہیں کہ حضرت عامر اور حضرت ابراہیم ایک جگہ جمع ہوئے، ان دونوں سے سوال
گیا کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے سے سامان کا مطالبہ کرے، وہ سامان اس کے پاس نہ ہو تو کیا وہ اس سے معاملہ کر کے ان چیزوں
منگوا سکتا ہے؟ حضرت ابراہیم نے اس معاملہ کو مکروہ قرار دیا، جبکہ حضرت عامر نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، اگر وہ بعد میں
معاملہ چھوڑنا چاہے تو چھوڑ سکتا ہے۔

(۲۰۸۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِی رَجُلٍ يُرِيدُ مِنَ الرَّجُلِ الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدَهُ ، فَ
تَوَاطَآ عَلَى الثمنِ اشْتَرَاهُ ؟ قَالَ :لاَ يَشْتَرِهِ إِلاَّ عَلَى غی مُوَاطَأَةٍ مِنْ صَاحِبِهِ.

(۲۰۸۷۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی آدمی سے کوئی ایسی چیز خریدنا چاہے جو اس کے پاس معلوم نہ ہو، وہ دونو
ثمن پر اتفاق کرلیں تو کیا وہ اس کو خرید کر دے سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا وہ دوسرے سے معاہدہ مکمل کرنے سے پہلے اسے خرید۔

(۲۰۸۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ المراوضة :
تُوَاصِفَ الرَّجُلَ بِالسِّلْعَةِ لَيْسَتْ عِنْدَكَ ، وَكَرِهَ :الرجل أن يرى للرجل الثَّوْبَ لَيْسَ له فَيَقُولَ مِنْ حَاجَتِ
هَذَا ؟ يَشْتَرِيهِ لِيَبِيعَهُ مِنْهُ.

(۲۰۸۷۸) حضرت سعید بن مسیب بیع مراوضہ کو مکروہ قرار دیتے تھے، جس کی صورت یہ ہوتی کہ آدمی ایسی چیز کا معاملہ کرے جو ا
کے پاس موجود نہ ہو، انہوں نے اس بات کو بھی مکروہ قرار دیا کہ ایک آدمی دوسرے کے پاس کپڑا دیکھے اور اس سے پوچھے ک
تمہیں اس کی ضرورت ہے؟ پھر اس سے اس لئے خریدے تا کہ اسے بیچ دے۔

(۲۰۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِی الْفَضْلِ ، قَالَ :قُلْتُ لِلْحَسَنِ :يَأْتِينِی الرَّجُلُ فَيُسَاوِمُنِی بِالْحَرِ
لَيْسَ عِنْدِی ، قَالَ :فَآتِی السُّوق ، ثُمَّ أَبِيعُهُ ، قَالَ :هَذِهِ الْمُوَاصَفَةُ فَكَرِهَهُ.

(۲۰۸۷۹) حضرت حکم بن ابی فضل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ ایک آدمی میرے پاس آتا ہے اور مجھ
ایسے ریشم کا معاملہ کرتا ہے جو میرے پاس موجود نہیں، پھر میں بازار سے خرید کر اسے فروخت کرتا ہوں کیا یہ درست ہے؟ انہوں
فرمایا کہ یہ مواصفہ ہے اور انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی مُلَيْكَةَ ، قَالَ :اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ طَعَامًا ، بَعْ

عِنْدَہُ وَبَعْضُہُ لَیْسَ عِنْدَہُ ، فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَابْنَ عُمَر ، فَقَالاَ :مَا کَانَ عِنْدَہُ ، فَھُوَ جَائِزٌ ، وَمَا کَانَ لَیْسَ عِنْدَہُ فَلَیْسَ بِشَیْئٍ.

(۲۰۸۸۰) حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے غلہ خریدا، کچھ بائع کے پاس تھا اور کچھ نہیں تھا، اس نے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو اس کے پاس تھا اس میں بیع جائز ہے اور جو اس کے پاس نہیں تھا اس کی بیع جائز نہیں ہے۔

(٥٦) فِی بیعِ الغررِ والعبدِ الآبِقِ

غیر موجود چیزوں اور بھاگے ہوئے غلام کی بیع کا بیان

(۲۰۸۸۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ ، عَنْ جَھْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللہِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاھِیمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ ، عَنْ شَھْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ ، قَالَ :نَھَی رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، عَنْ شِرَائِ مَا فِی بُطُونِ الأَنْعَامِ حَتَّی تَضَعَ ، وَعَمَّا فِی ضُرُوعِھَا إلاَّ بِکَیْلٍ ، وَعَنْ شِرَائِ الْعَبْدِ وَھُوَ آبِقٌ ، وَعَنْ شِرَائِ الْمَغَانِمِ حَتَّی تُقْسَمَ ، وَعَنْ شِرَائِ الصَّدَقَاتِ حَتَّی تُقْبَضَ ، وَعَنْ ضَرْبَۃِ الْغَائِصِ.

(۲۰۸۸۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانوروں کے پیٹ میں موجود بچوں کی خرید وفروخت سے منع فرمایا جب تک وہ پیدا نہ ہو جائیں، اسی طرح تھنوں میں موجود دودھ کی خرید وفروخت سے منع فرمایا جب تک اسے نکال کر ماپ نہ لیا جائے، بھاگے ہوئے غلام کی بیع سے، اور مال غنیمت کی بیع سے جب تک انہیں تقسیم نہ کر دیا جائے، زکوٰۃ میں آنے والی چیزوں کو خریدنے سے جب تک ان پر قبضہ نہ کر لیا جائے اور سمندر میں غوطہ لگانے والے سے یہ معاملہ کرنے سے بھی منع کیا کہ وہ سمندر میں غوطہ لگائے گا اور جو کچھ ملے گا وہ مشتری کو دے دے گا۔

(۲۰۸۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ عِکْرِمَۃَ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لاَ تَبَایَعُوا الصُّوفَ عَلَی ظُھُورِ الْغَنَمِ ، وَلاَ اللَّبَنَ فِی الضُّرُوعِ.

(۲۰۸۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اون جب تک جانور کے جسم پر ہو اور دودھ جب تک تھنوں میں ہو بیچنا جائز نہیں۔

(۲۰۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ بِشْرٍ أَنَّہُ سَمِعَ عِکْرِمَۃَ یَقُولُ :لاَ تَشْتَرِی الْغَرَرَ مِنَ الدَّابَّۃِ الضَّالَّۃِ ، وَلاَ الْعَبْدِ الآبِقِ ، فَإِنَّکَ لاَ تَدْرِی لَعَلَّکَ لاَ تَجِدُھُمَا أَبَدًا ، وَیُؤْکَلُ رَأْسُ مَالِکَ بَاطِلاً.

(۲۰۸۸۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ گم شدہ سواری اور بھاگے ہوئے غلام کو جب تک مل نہ جائے مت بیچو۔ کیونکہ تمہیں کیا معلوم کہ وہ نہ ملیں اور تمہارا مال ضائع ہو جائے۔

(۲۰۸۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. (مسلم ۱۱۵۳۔ ابوداؤد ۳۳۶۹)

(۲۰۸۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر موجود چیز کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(۲۰۸۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سنان بْنِ سَلَمَةَ ، أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى مِنْ رَ
عَبْدًا آبِقًا فَرَدَّ الْبَيْعَ.

(۲۰۸۸۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے سے بھاگا ہوا غلام خریدا تو حضرت سنان بن سلمہ نے اس بیع
کرادیا۔

(۲۰۸۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :نَهَى رَسُ
اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. (احمد ۱۴۴۔ ابن حبان ۴۹۷۲)

(۲۰۸۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر موجود چیز کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(۲۰۸۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَ
عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ.

(۲۰۸۸۷) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر موجود چیز کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(۲۰۸۸۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ بَيْعَ الْغَرَرِ.

(۲۰۸۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف غیر موجود چیز کی بیع کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۲۰۸۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ :لاَ يَجُوزُ بَيْعُهُ حَتَّى يَعْلَمَ الْ
مَا يَعْلَمُ الْمُشْتَرِي.

(۲۰۸۸۹) حضرت ابن سیرین اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ غیر موجود چیز کی بیع اس وقت تک درست نہیں جب تک مبیع
بارے میں بائع اور مشتری کا علم برابر نہ ہو جائے۔

(۲۰۸۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَتَى رَجُلٌ شُرَيْحًا فَقَالَ :إِنَّ لِي عَبْدًا آبِقًا وَإِنَّ رَ
يُسَاوِمُنِي بِهِ فَأَبِيعُهُ مِنْهُ ؟ قَالَ نَعَمْ ، فَإِنَّكَ إِذَا رَأَيْتَهُ فَأَنْتَ بِالْخِيَارِ ، فَإِنْ شِئْتَ أَجَزْتَ الْبَيْعَ ، وَإِنْ شِئْ
تُجِزْهُ.

(۲۰۸۹۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت شریح کے پاس آیا اور اس نے ان سے کہا کہ میرا ایک غلام بھاگ گ
اور ایک آدمی مجھ سے اس کا بھاؤ کر رہا ہے کیا میں اسے بیچ دوں، انہوں نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے، لیکن جب تم اسے د
تمہیں اختیار ہے کہ چاہو تو بیع کو درست قرار دو اور چاہو تو اسے درست قرار نہ دو۔

(۲۰۸۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَعْلَمَهُ مِنْهُ مَا كَانَ يَعْلَمُ مِنْهُ جَازَ بَيْعُهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خِيَارٌ.

(۲۰۸۹۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب اس چیز کے بارے میں وہ ایسی سب باتیں جان لے جو تم جانتے ہو تو بیع درست ہے اور اسے اختیار نہ ہوگا۔

(۲۰۸۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا آبِقًا وَجَدَهُ ، أَوْ لَمْ يَجِدْهُ ، فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ : هُوَ غَرَرٌ.

(۲۰۸۹۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے کوئی بھاگا ہوا غلام خرید لیا کہ اسے ملے یا نہ ملے، یہ بیع کرنا مکروہ ہے اور یہ غرر ہے۔

(۲۰۸۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِبَيْعِ الْغَرَرِ بَأْسًا.

(۲۰۸۹۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے غیر موجود چیز کی بیع میں کوئی حرج محسوس نہیں ہوتا۔

(۲۰۸۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ اشْتَرَى بَعِيرًا وَهُوَ شَارِدٌ.

(۲۰۸۹۴) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بھاگا ہوا اونٹ خریدا تھا۔

(۲۰۸۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو سعد ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الدَّابَّةَ الْغَائِبَةَ إِذَا كَانَ قَدْ رَآهَا وَيَقُولُ : إِنْ كَانَتْ صَحِيحَةً فَهِيَ لِي.

(۲۰۸۹۵) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے کسی غائب سواری کو خریدا اور اسے پہلے دیکھ رکھا تھا اور اس بات پر خریدا کہ اگر وہ ٹھیک ہوئی تو میری ہے تو اس بیع میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۸۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ النَّاسَ قَالُوا : لَيْتَنَا قَدْ رَأَيْنَا بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَبين عُثْمَانَ بَيْعًا ، حَتَّى نَنْظُرَ أَيُّهُمَا أَعْظَمُ جَدًّا فِي التِّجَارَةِ ، فَاشْتَرَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ مِنْ عُثْمَانَ أَفْرَاسًا بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا ، وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ إِنْ كَانَتِ الصَّفْقَةُ أَدْرَكَتْهَا وَهِيَ حَيَّةٌ مَجْمُوعَةٌ إِلَى الرَّاعِي لَيْسَتْ بِضَالَّةٍ ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ ، ثُمَّ جَاوَزَ شَيْئًا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : مَا صَنَعْتُ ؟ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ : أَزِيدُكَ سِتَّةَ آلاَفٍ عَلَى إِنْ أَدْرَكَهَا الرَّسُولُ وَهِيَ حَيَّةٌ فَعَلَيَّ ، فَأَدْرَكَهَا الرَّسُولُ وَقَدْ نَفَقَتْ ، فَخَرَجَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مِنَ الضَّمَانِ بِالشَّرْطِ الآخِرِ.

(۲۰۸۹۶) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ لوگوں نے کہا کہ کاش ہم حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کے درمیان ہونے والی بیع کو دیکھ لیں تا کہ ہم جان لیں کہ تجارت میں ان دونوں میں سے کون زیادہ محنت کرنے والا ہے، پھر حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے چالیس ہزار درہم کے بدلے کچھ گھوڑے خریدے اور شرط لگائی کہ جب معاملہ پورا ہو تو سب گھوڑے زندہ ہوں، چرواہے کے پاس جمع ہوں اور گم نہ ہوں، پس جب بیع کا معاملہ طے ہو گیا اور

حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ تھوڑا آگے بڑھے تو دل میں خود سے کہا کہ تم نے کیا کیا؟ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف واپس گئے اور ا
سے کہا کہ میں تمہارے لئے چھ ہزار زیادہ کردوں گا اگر قاصدان کو زندہ ہونے کی حالت میں پہنچادے، پس جب قاصدان کو
کرآیا تو ان میں کچھ مر گئے تھے، اس طرح حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ دوسری شرط کے ساتھ ضمان سے نکل گئے۔

(۲۰۸۹۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِبَيْعِ الْغَرَرِ
كَانَ عِلْمُهُمَا فِيهِ سَوَاءً.

(۲۰۸۹۷) حضرت شریح غیر موجود چیز کی بیع کو درست سمجھتے تھے اگر دونوں کا علم برابر ہو۔

(۲۰۸۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَ
(عبدالرزاق ۱۰۷

(۲۰۸۹۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر موجود چیز کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(۲۰۸۹۹) حَدَّثَنَا علی بن هاشم ، عن إسماعيل ، عن الحسن وقتادة ، عن الحسن أن النبی صَلَّى اللَّهُ
وَسَلَّمَ نهى عن بيع الغرر.

(۲۰۸۹۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غیر موجود چیز کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(٥٧) فِي الرَّجلِ له أن يطأ مدبّرته

کیا آقا اپنی مدبرہ باندی سے جماع کرسکتا ہے؟

(۲۰۹۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً :أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَطَأُ مُدَبَّرَتَهُ ؟ فَقَالَ :
وَابْنُ عَبَّاسٍ.

(۲۰۹۰۰) حضرت ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی مدبرہ باندی سے
کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی کرتے تھے۔

(۲۰۹۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عن سعيد ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا دَبَّرَ الر
مَمْلُوكَتَهُ فَلَهُ أَنْ يَطَأَهَا.

(۲۰۹۰۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ آدمی جب اپنی باندی کو مدبرہ بنادے تو اس سے وطی کرسکتا ہے۔

(۲۰۹۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لَهُ أَنْ يَطَأَهَا.

(۲۰۹۰۲) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی مدبرہ باندی سے وطی کرسکتا ہے۔

(۲۰۹۰۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَطَأَ الرَّجُلُ مُدَبَّرَتَهُ.

(۲۰۹۰۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی سے وطی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٩٠٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ :لَمْ يَرَيَا بَأْسًا أَنْ تُوطَأَ الْمُعْتَقَةُ عَنْ دُبُرٍ.

(۲۰۹۰۴) حضرت عطاء اور حضرت طاوس مدبرہ باندی سے وطی کرنے کو درست سمجھتے تھے۔

(٢٠٩٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يُعْتِقَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ ، عَنْ دُبُرٍ ، ثُمَّ يَطَأَهَا.

(۲۰۹۰۵) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین مدبرہ باندی سے وطی کرنے کو درست سمجھتے تھے۔

(٢٠٩٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَمْتِعَ الرَّجُلُ مِنْ مُدَبَّرَتِهِ.

(۲۰۹۰٦) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی سے وطی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٩٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهَا.

(۲۰۹۰۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی سے وطی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٩٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَغْشَى الرَّجُلُ أَمَتَهُ وَقَدْ أَعْتَقَهَا عَنْ دُبُرٍ.

(۲۰۹۰۸) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی سے وطی کرنا مکروہ ہے۔

(٢٠٩٠٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَيَطَأُ الرَّجُلُ مُدَبَّرَتَهُ ؟ فَقَالَ :هِيَ عِنْدِي، الآنَ.

(۲۰۹۰۹) حضرت عثمان بن حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ سے سوال کیا کہ کیا آدمی اپنی مدبرہ باندی سے وطی کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اس وقت میرے پاس ہے۔

(٥٨) فِي الْمرأةِ يكون لها على زوجِها مهرٌ فيموت وعليهِ دينٌ

اگر ایک عورت کا مہر اس کے خاوند پر لازم ہو اور وہ مر جائے، جبکہ اس پر کچھ قرضہ بھی ہو تو کیا حکم ہے؟

(٢٠٩١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إِذَا تُوُفِّيَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ صَدَاقُ امْرَأَتِهِ ، فَهِيَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ ، فَإِنْ كَانَ فِي بَيْتِهِ زَيْتٌ ، أَوْ قَمْحٌ ، أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ ، فَهُوَ لِلْوَرَثَةِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ سَمَّاهُ لِلَّتِي دَخَلَ بِهَا وَهُوَ صَحِيحٌ.

(۲۰۹۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی فوت ہو جائے اور اس پر اس کی بیوی کا مہر لازم ہو تو وہ عورت بھی قرض

خواہ ہوں میں سے ایک ہوگی، اگر اس آدمی کے گھر میں تیل یا گندم وغیرہ ہوں تو وہ ورثہ کے لئے ہوں گے اور اگر کوئی چیز اس نے حالتِ صحت میں اپنی منکوحہ بیوی کے لئے مقرر کردی ہو تو ٹھیک ہے۔

(۲۰۹۱۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سَوَادَةَ بْنِ زِيَادٍ وَعَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى الْوُلاَةِ فِي الدَّيْنِ وَمُهُورِ النِّسَاءِ أَنَّهُنَّ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ.

(۲۰۹۱۱) حضرت عمر بن عبد العزیز نے قرض اور بیویوں کے مہر کے بارے میں گورنروں کو خط میں لکھا کہ بیویوں کا مہر بھی قرض کی طرح دیا جائے گا۔

(۵۹) فِي النَّفَرِ يُكَاتِبُونَ جَمِيعًا فَيَمُوتُ بَعْضُهُمْ

اگر غلاموں کی ایک جماعت کو مکاتب بنایا جائے اور ان میں سے کچھ مر جائیں تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۹۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي النَّفَرِ يُكَاتِبُونَ جَمِيعًا فَيَمُوتُ بَعْضُهُمْ ، قَالَ : يَسْعَى الْبَاقُونَ فِيمَا كَاتَبُوا عَلَيْهِ جَمِيعًا.

(۲۰۹۱۲) حضرت ابراہیم سے سوال کیا گیا کہ اگر غلاموں کی ایک جماعت کو مکاتب بنایا جائے اور ان میں سے کچھ مر جائیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ باقی غلام مل کر بدلِ کتابت کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

(۲۰۹۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَمْرًا : مَا كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ ؛ فِي الرَّجُلِ كَاتَبَ مَمَالِيكَهُ جَمِيعًا فَيَمُوتُ بَعْضُهُمْ ، قَالَ : يَرْفَعُ عَنْهُمْ بِالْحِصَّةِ.

(۲۰۹۱۳) حضرت حفص بن غیاث سے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر سے سوال کیا کہ حضرت حسن کی کیا رائے تھی کہ اگر غلاموں کی ایک جماعت کو مکاتب بنایا جائے اور ان میں سے کچھ مر جائیں تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ان سے ان کا حصہ ساقط ہو جائے گا۔

(۲۰۹۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ كَاتَبَ عَبْدَيْنِ لَهُ فَمَاتَ أَحَدُهُمَا قَالَ : يَرْفَعُ عَنْهُ بِالْحِصَّةِ.

(۲۰۹۱۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے دو غلاموں کو مکاتب بنایا اور پھر ان میں سے ایک مر گیا تو اس کا حصہ ساقط ہو جائے گا۔

(۲۰۹۱۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا فَيَمُوتُ بَعْضُهُمْ ، قَالَ : يَرْفَعُ بِالْحِصَّةِ.

(۲۰۹۱۵) حضرت حکم سے سوال کیا گیا کہ اگر غلاموں کی ایک جماعت کو مکاتب بنایا جائے اور ان میں سے کچھ مر جائیں تو کیا حکم

ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ان کا حصہ ساقط ہو جائے گا۔

(۶۰) فِي الرَّجلِ يشترِي الجارِية فتلِد مِنه ثمّ يقِيم الرّجل البيّنة أنّها له

ایک آدمی کوئی باندی خریدے اور اس باندی سے اس کی اولاد بھی ہو اور پھر کوئی آدمی اس بات پر گواہی قائم کر دے کہ یہ باندی اس کی ہے تو کیا حکم ہے؟

(۲۰۹۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً فَوَلَدَتْ مِنْهُ أَوْلاَدًا ، ثُمَّ أَقَامَ الرَّجُلُ الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا لَهُ ، قَالَ : تُرَدُّ عَلَيْهِ وَيُقَوَّمُ عَلَيْهِ وَلَدُهَا فَيَغْرَمُ الَّذِي بَاعَهَا بِمَا عَزَّ وَهَانَ.

(۲۰۹۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی کوئی باندی خریدے اور اس باندی سے اس کی اولاد بھی ہو اور پھر کوئی آدمی اس بات پر گواہی قائم کر دے کہ یہ باندی اس کی ہے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ باندی اس کو واپس کی جائے گی، باندی کے بچے کی قیمت لگائی جائے گی اور باندی کو بیچنے والے سے جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

(۲۰۹۱۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ أَمَتَهُ عِنْدَ رَجُلٍ اشْتَرَاهَا وَقَدْ وَلَدَتْ مِنْهُ ، قَالَ : يَأْخُذُها وَيَأْخُذُ قِيمَةَ الْوَلَدِ مِنْ أَبِيهِمْ وَيُهْضَمُ عَنْهُم مِنَ الْقِيمَةِ شَيْءٌ.

(۲۰۹۱۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی باندی کو کسی آدمی کے پاس دیکھا کہ اس آدمی نے اس کی باندی کو خریدا اور اس سے اس آدمی کی اولاد ہوئی تو وہ باندی کو لے لے گا اور اولاد کے باپ سے اولاد کی قیمت لے گا۔

(۲۰۹۱۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ أَبُو مَيْسَرَةَ : مَكَانَ كُلِّ وَصِيفٍ وَصِيفٌ فَرِيضَةٌ قَدْ حَلبًا وصرًّا.

(۲۰۹۱۸) حضرت میسرہ فرماتے ہیں کہ ہر خادم کے بدلے ایک خادم ہے۔

(۲۰۹۱۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الحسن قَالَ : مَكَانَ كل وصيف وصيفٌ.

(۲۰۹۱۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ہر خادم کے بدلے ایک خادم ہے۔

(۲۰۹۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عن مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَتَى يُقَوَّمُ الْوَلَدُ ؟ قَالَ : يَوْمَ وُلِدُوا.

(۲۰۹۲۰) حضرت سالم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے سوال کیا کہ لڑکے کی قیمت کب سے لگائی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا کہ جس دن وہ پیدا ہوا۔

(۶۱) فِي العارِيّةِ مَنْ كَانَ لاَ يضمّنها ومن كان يفعل

عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان

(۲۰۹۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ

ضَمِّنِ الْعَارِيَةَ إِنْ شَاءَ صَاحِبُهَا.

(۲۰۹۲۱) حضرت ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے ایک خط میں لکھا کہ عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان دلواؤ اگر چیز کا مالک چاہے۔

(۲۰۹۲۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سَوَادَةَ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي امْرَأَةٍ اسْتَعَارَتْ حَلْيًا لِعُرْسٍ فَهَلَكَ الْحَلْيُ ، فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : لاَ ضَمَانَ عَلَيْهَا إِلاَّ أَنْ تَكُونَ بغته غَائِلَةً.

(۲۰۹۲۲) حضرت سوادہ بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے نام خط لکھا کہ ایک عورت نے شادی کے لئے کسی سے زیور مانگا، پھر وہ زیور ضائع ہوگیا۔ اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر عورت نے اس میں کوئی خیانت نہیں کی تو ضمان نہیں ہے۔

(۲۰۹۲۳) حدثنا عبد الوهاب الثقفي ، عن داود ، عن عمر بن عبد العزيز ، أنه كان يضمن العارية.

(۲۰۹۲۳) حضرت عمر بن عبد العزیز عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان مقرر کرتے تھے۔

(۲۰۹۲٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ فِي الْعَارِيَةِ : هُوَ مُؤْتَمَنٌ.

(۲۰۹۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ امانت ہے۔

(۲۰۹۲٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، قَالَ : اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ خَوَاتِيمَ فَأَرَادَتْ أَنْ تَوَضَّأَ فَوَضَعَتْهَا فِي حِجْرِهَا فَضَاعَتْ ، فَارْتَفَعُوا إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ : إِنَّمَا اسْتَعَارَتْ لِتَرُدَّهَا فَخَالَفَتْ ، فَضَمَّنَهَا شُرَيْحٌ.

(۲۰۹۲۵) حضرت شباک فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے کسی سے انگوٹھیاں استعمال کے لئے حاصل کیں، ایک دن وہ وضو کرنے لگی تو اس نے انگوٹھیاں اپنی گود میں رکھ دیں، انگوٹھیاں کہیں گر گئیں، یہ مقدمہ قاضی شریح کی عدالت میں پیش ہوا، ان سے کہا گیا کہ یہ انگوٹھیاں اس نے عاریہ کے طور پر لی تھیں تاکہ واپس کرے، اب اس نے معاہدے کی مخالفت کی ہے، حضرت شریح نے اس کا ضمان مقرر کیا۔

(۲۰۹۲٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَكْرِي وَالْمُسْتَعِيرِ ضَمَانٌ إِلاَّ أَنْ يُخَالِفَا.

(۲۰۹۲٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کرایہ پر چیز لینے والے اور مانگ کر لینے والے پر ضمان نہیں ہے، لیکن اگر معاملے کی مخالفت کریں تو پھر ہے۔

(۲۰۹۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يُضَمِّنَانِ الْمُسْتَعِيرَ.

(۲۰۹۲۷) حضرت حکم اور حضرت حماد عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان مقرر نہیں کرتے تھے۔

(۲۰۹۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا خَالَفَ صَاحِبَ الْعَارِيَةِ ضَمِنَ.

(۲۰۹۲۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب صاحبِ عاریہ نے معاہدے کی مخالفت کی تو ضامن ہوگا۔

(٢٠٩٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الْعَارِيَّةُ مَضْمُونَةٌ.

(۲۰۹۲۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان ہوتا ہے۔

(٢٠٩٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، وَمحمد بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُضَمِّنُ الْعَارِيَّةَ ، وَزَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ :إِذَا تبعها صَاحِبُهَا.

(۲۰۹۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان مقرر کرتے تھے اور ابن جریج کے مطابق جب مالک تقاضا کرے۔

(٢٠٩٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الْعَارِيَّةُ لَيْسَتْ بِبَيْعٍ ، وَلاَ مَضْمُونَةٌ ، إِنَّمَا هُوَ مَعْرُوفٌ إِلاَّ أَنْ يُخَالِفَ فَيُضَمَّنُ.

(۲۰۹۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عاریہ نہ تو بیع ہے نہ اس کا ضمان ہوتا ہے، یہ ایک نیکی ہے البتہ اگر استعمال کرنے والا معاہدہ کی مخالفت کرے تو ضمان ہوگا۔

(٢٠٩٣٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ اسْتَعَارَ مِنْ رَجُلٍ فَرَسًا فَرَكَضَهُ حَتَّى مَاتَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ لأَنَّ الرَّجُلَ يَرْكُضُ فَرَسَهُ.

(۲۰۹۳۲) حضرت ابراہیم سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے گھوڑا عاریہ پر لیا، اس نے گھوڑے کو ایڑ لگائی تو گھوڑا مر گیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ضمان نہیں ہوگا، کیونکہ آدمی گھوڑے کو ایڑ لگایا کرتا ہے۔

(٢٠٩٣٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ الْعَارِيَّةَ.

(۲۰۹۳۳) حضرت مسروق عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان مقرر کرتے تھے۔

(٢٠٩٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عن مبارك عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا اسْتَعَارَ دَابَّةً فَأَكْرَاهَا ضَمِنَ.

(۲۰۹۳۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے جانور مانگ کر کرایہ پر دے دیا تو ضامن ہوگا۔

(٢٠٩٣٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أُنَاسٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ ، أَنَّ صَفْوَانَ هَرَبَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّنَهُ وَأَسْلَمَ ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ حُنَيْنًا فَقَالَ :يَا صَفْوَانُ ، هَلْ لَكَ مِنْ سِلاَحٍ ؟ قَالَ :عَارِيَّةٌ أَمْ غَصْبًا؟ قَالَ :لاَ ، بَلْ عَارِيَّةٌ ، فَأَعَارَهُ مَا بَيْنَ الثَّلاَثِينَ إِلَى الأَرْبَعِينَ دِرْعًا ، وَغَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا ، فَلَمَّا هَزَمَ الْمُشركين جُمِعَتْ دُرُوعُ صَفْوَانَ ، فَفَقَدَ مِنْهَا أَدْرَاعًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :یَا صَفْوَانُ ، إِنَّا فَقَدْنَا مِنْ أَدْرَاعِكَ أَدْرَاعًا فَهَلْ نَغْرَمُ لَكَ ؟ فَقَالَ :لاَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّ فِي قَلْبِي الْيَوْمَ مَا لَمْ يَكُنْ. (ابوداؤد ۳۵۵۸۔ احمد ۳/ ۴۰۱)

(۲۰۹۳۵) حضرت عبداللہ بن صفوان کی اولاد کے ایک آدمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت صفوان رسول اللہ ﷺ کے پاس سے بھاگ گئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف آدمی بھیجا، انہیں امان دیا اور انہوں نے اسلام قبول کرلیا، رسول اللہ ﷺ حنین کی طرف جارہے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اے صفوان تمہارے پاس ہتھیار ہیں؟ انہوں نے کہا کہ عاریہ کے طور پر چاہئے یا غصب کے طور پر، حضور ﷺ نے فرمایا کہ عاریہ کے طور پر، پس حضرت صفوان نے تمیں زرہیں بطور عاریہ کے پیش کردیں، رسول اللہ ﷺ نے حنین کی لڑائی لڑی، جب مشرکین کو شکست ہوگئی تو حضرت صفوان کی زرہیں جمع کی گئیں، چند زرہیں کم تھی، حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے صفوان! ہم نے تمہاری کچھ زرہیں کھودی ہیں، کیا ہم آپ کے لئے ان کی متبادل زرہوں کا انتظام کردیں؟ حضرت صفوان نے فرمایا کہ نہیں اے اللہ کے رسول! جو چیز میرے دل میں آج ہے پہلے کبھی نہ تھی۔

(۲۰۹۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا ضَمَّنَ شُرَيْحٌ عَارِيَةً إِلاَّ امْرَأَةً اسْتَعَارَتْ خَاتَمًا فَوَضَعَتْهُ فِي مَغْسَلِهَا فَحَلَّتْ فَضَمَّنَهَا.

(۲۰۹۳۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت شریح نے عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان کبھی مقرر نہیں کیا، سوائے اس کے کہ ایک عورت نے ایک انگوٹھی عاریہ پر لی، اسے غسل خانے میں رکھا تو وہ انگوٹھی کھوگئی، حضرت شریح نے اس کا ضمان لازم کیا۔

(۲۰۹۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ الْعَارِيَةَ.

(۲۰۹۳۷) حضرت شریح عاریہ (مانگی ہوئی چیز) کا ضمان مقرر کرتے تھے۔

(۲۰۹۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :كَانَ شُرَيْحٌ لاَ يُضَمِّنُ الْعَارِيَةَ وَالْوَدِيعَةَ حَتَّى أَمَرَهُ زِيَادٌ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ :فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ ؟ قَالَ :مَا زَالَ يُضَمِّنُهَا حَتَّى مَاتَ.

(۲۰۹۳۸) حضرت شعبی کہتے ہیں کہ حضرت شریح عاریہ اور امانت کا ضمان لازم نہیں کرتے تھے، پھر انہیں زیاد نے ایسا کرنے کا حکم دیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ پھر وہ کیا کرتے تھے؟ حضرت شعبی نے فرمایا کہ پھر وہ موت تک ضمان لازم ہونے کا فیصلہ کرتے رہے۔

(۲۰۹۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ ، أَنَّ رَجُلاً اسْتَعَارَ مِنْ رَجُلٍ بَعِيرًا فَعَطِبَ الْبَعِيرُ فَسَأَلَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ :يَضْمَنُ.

(۲۰۹۳۹) حضرت عبدالرحمن بن سائب کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے سے اونٹ عاریہ پر لیا، وہ اونٹ ہلاک ہوگیا تو مروان نے اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، انہوں نے اس پر ضمان کو لازم قرار دیا۔

(۲۰۹۴۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ ، قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ : الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ ، وَالدَّيْنُ مُؤَدًّى ، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ يَعْنِي الْكَفِيلَ. (ترمذی ۱۲۶۵۔ ابوداؤد ۳۵۶۰)

(۲۰۹۴۰) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ عاریہ اس کے مالک کی طرف بغیر ضمان کے لوٹایا جائے گا، قرضہ اس کے مالک کی طرف بغیر ضمان کے لوٹایا جائے گا اور کفیل ضامن ہوگا۔

(٢٠٩٤١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتَّى تُؤَدِّيَهُ. (ابوداؤد ۳۵۵۶۔ احمد ۸)

(۲۰۹۴۱) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاتھ نے جو لیا وہ اس پر لازم ہے جب تک واپس نہ کردے۔

(٦٢) فِي الْمكاتبِ عبدٌ ما بقِي عليهِ شيءٌ

جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے

(٢٠٩٤٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ.

(۲۰۹۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

(٢٠٩٤٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ دِرْهَمٌ.

(۲۰۹۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

(٢٠٩٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ زَيْدٍ، قَالَ : قَالَ : الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ.

(۲۰۹۴۴) حضرت زید فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

(٢٠٩٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو خالد الأحمر ، عن ابن أبي عروبة ، عن قتادة ، عن معبد الجهني ، عن عمر ، قَالَ : الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ.

(۲۰۹۴۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

(٢٠٩٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التيمي ، عن رجل ، قَالَ : قَالَ عمر : الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ.

(۲۰۹۴۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

(۲۰۹٤۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ : سُلَيْمَانُ ؟ فَقُلْتُ : سُلَيْمَانُ ، فَقَالَتْ : أَدَّيْتَ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْ كِتَابَتِكَ التى قاطعْت أهلك عَلَيْهَا ، قُلْتُ : نَعَمْ ، إلاَّ شَيْئًا يَسِيرًا قَالَتْ : ادْخُلْ فَإِنَّكَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ.

(۲۰۹٤۷) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی اجازت چاہی، آپ نے سوال کیا سلیمان ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں سلیمان ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا کہ تمہارے مالکوں کا جو بدل کتابت تم پر باقی تھا کیا تم نے ادا کر دیا؟ میں نے کہا جی ہاں، تھوڑا سا باقی ہے، انہوں نے فرمایا کہ پھر تم آجاؤ کیونکہ جب تک تم پر تھوڑا سا بھی بدل کتابت باقی ہے تم غلام ہی ہو۔

(۲۰۹٤۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَتْ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ لاَ يَحْتَجِبْنَ مِنَ الْمُكَاتَبِ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ مِثْقَالٌ ، أَوْ دِينَارٌ.

(۲۰۹٤۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن مکاتب سے پردہ نہیں کرتی تھیں جب تک اس پر بدل کتابت کا ایک مثقال یا ایک دینار بھی باقی ہوتا۔

(۲۰۹٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لِمُكَاتَبٍ لَهَا يُكْنَى أَبَا مَرْيَمَ : ادْخُلْ ، وَإِنْ لَمْ يَبْقَ عَلَيْك إلاَّ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ.

(۲۰۹٤۹) حضرت میمون کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابومریم کی کنیت رکھنے والے ایک مکاتب سے کہا کہ تم اندر آجاؤ خواہ تم پر بدل کتابت کے چار درہم ہی باقی رہتے ہوں۔

(۲۰۹۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حدُّ الْمُكَاتَبِ حَدُّ الْمَمْلُوكِ.

(۲۰۹۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مکاتب اور مملوک کی حد ایک ہے۔

(۲۰۹۵۱) حَدَّثَنَا عبدة بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : حدُّ الْمُكَاتَبِ حَدُّ الْمَمْلُوكِ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ.

(۲۰۹۵۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مکاتب اور مملوک کی حد ایک ہے، جب تک اس پر ایک درہم بھی بدل کتابت کا باقی رہتا ہو۔

(۲۰۹۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ معمر ، عن الزهري ، قَالَ : الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ.

(۲۰۹۵۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

(۲۰۹۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ.

(۲۰۹۵۳) حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

٢٠٩٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُثْمَانَ قَالَ : الْمُكَاتب عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَم.

(٢٠٩٥٤) حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

٢٠٩٥٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حباب ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، وَنَافِعٍ قَالُوا : الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ.

(٢٠٩٥٥) حضرت عطاء، حضرت عبد اللہ بن عبید اور حضرت نافع فرماتے ہیں کہ جب تک مکاتب پر ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہی ہے۔

(٦٣) مَنْ قَالَ إذا أدّى مكاتبته فلا ردّ عليهِ فِي الرِّقِّ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ جب مکاتب نے بدل کتابت کا کچھ حصہ ادا کر دیا تو وہ غلامی میں واپس نہیں جا سکتا

٢٠٩٥٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ مِنْ رَقَبَتِهِ فَلَا رَدَّ عَلَيْهِ فِي الرِّقِّ.

(٢٠٩٥٦) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جب مکاتب نے بدل کتابت کا کچھ حصہ ادا کر دیا تو وہ غلامی میں واپس نہیں جا سکتا۔

٢٠٩٥٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ ثُلُثَ مُكَاتَبَتِهِ ، فَهُوَ غَرِيمٌ.

(٢٠٩٥٧) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مکاتب نے اپنے بدل کتابت کا ایک ثلث ادا کر دیا تو وہ مقروض ہے۔

٢٠٩٥٨) حَدَّثَنَا عبدة بن سليمان ، عن هشام بن عروة ، عن أبيه ، قَالَ : إذا أدى المكاتب شطر مكاتبته فهو غريم يتبع.

(٢٠٩٥٨) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب مکاتب نے بدل کتابت کا نصف ادا کر دیا تو وہ مقروض ہے۔

٢٠٩٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، أَنَّ مَرْوَانَ كَانَ يَقْضِي إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ نِصْفَ مُكَاتَبَتِهِ ، فَهُوَ دَيْنٌ يُتْبَعُ بِهِ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَ بِهِ.

(٢٠٩٥٩) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ مروان یہ فیصلہ دیا کرتا تھا کہ جب مکاتب اپنا نصف بدلِ کتابت ادا کر دے تو باقی قرض ہے، میں نے اس بات کا عبد الملک بن مروان سے تذکرہ کیا تو اس نے اسے ماننے سے انکار کر دیا۔

٢٠٩٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ

عُمَرُ :إِنَّكُمْ تُكَاتِبُونَ مُكَاتَبِينَ ، فَإِذَا أَدَّى النِّصْفَ فَلاَ رَدَّ عَلَيْهِ فِي الرِّقِّ.

(۲۰۹۶۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم مکاتب غلاموں کو مکاتب بناتے ہو جب وہ نصف بدل کتابت ادا کر دے تو غلا میں واپس نہیں جا سکتا۔

(۲۰۹٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :تَجْرِي فِيهِ الْعَتَاقَةُ فِي أَوَّلِ نَجْمٍ.

(۲۰۹۶۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلی قسط کی ادائیگی سے ہی اس میں آزادی آجائے گی۔

(۲۰۹٦۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي مُكَاتَبٍ عَجَزَ وَقَدْ أَدَّى بَعْضَ مُكَاتَبَتِهِ وَ شَرَطُوا عَلَيْهِ ، فَهُوَ رَدٌّ ؟ قَالَ :إِذَا أَدَّى النِّصْفَ ، فَهُوَ غَرِيمٌ.

(۲۰۹۶۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مکاتب کچھ بدلِ کتابت دینے کے بعد عاجز آ گیا اور اس کے مالکوں نے اس پر شرط لگائی تو وہ باطل ہوگی، جب اس نے آدھا بدلِ کتابت ادا کر دیا تو وہ مقروض ہوگا۔

(۲۰۹٦۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عن محمد بن زياد ، قَالَ :إِذَا أَدَّى النِّصْفَ ، فَهُوَ غَرِيمٌ.

(۲۰۹۶۳) حضرت محمد بن زیاد فرماتے ہیں کہ جب اس نے آدھا بدلِ کتابت ادا کر دیا تو وہ مقروض ہوگا۔

(۲۰۹٦٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَدَّى الثُّلُثَ ، أَوِ الرُّبُعَ ، أَوِ النِّصْ فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَسْتَرِقُّوهُ.

(۲۰۹۶۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب اس نے ایک تہائی یا ربع یا نصف ادا کر دیا تو اب وہ اسے غلام نہیں بنا سکتے۔

(۲۰۹٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ نَبْهَانَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَ وَسَلَّمَ :إِذَا كَانَ لإِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ وَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ. (ترمذی ۱۲۶۱۔ ابوداؤد ۳۹۲۴)

(۲۰۹۶۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا کوئی مکاتب غا ہو اور اس کے پاس بدلِ کتابت کی ادائیگی کے قابل مال ہو تو اس سے پردہ کرو۔

(۲۰۹٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ يُقَالُ :إِذَا أَدَّى الثُّلُثَ ، الرُّبُعَ ، فَهُوَ غَرِيمٌ.

(۲۰۹۶۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب ثلث یا ربع ادا کر دیا تو وہ مقروض ہے۔

(۲۰۹٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :يَعْتِقُ مِنَ الْمُكَا بِقَدْرِ مَا أَدَّى.

(۲۰۹۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس قدر بدل کتابت وہ ادا کرتا جائے گا اسی قدر آزاد ہوتا جائے گا۔

(٦٤) مَنْ قَالَ القرض حالٌّ وإن كان إلى أجلٍ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ قرض کی ادائیگی واجب ہوتی ہے خواہ تھوڑی مدت بعد ہی کیوں نہ ہو

(٢٠٩٦٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ وَأَصْحَابِهِ ، وَعَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :وَالْقَرْضُ حَالٌّ ، وَإِنْ كَانَ إلَى أَجَلٍ.

(٢٠٩٦٨) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قرض کی ادائیگی واجب ہوتی ہے خواہ تھوڑی مدت بعد ہی کیوں نہ ہو۔

(٦٥) فِي الرّجلِ يعتِق أمته ويستثنِي ما فِي بطنِها

اگر کوئی شخص اپنی باندی کو بیچے یا آزاد کرے اور اس کے حمل کو مستثنیٰ کر دے تو کیا حکم ہے؟

(٢٠٩٦٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَنْ بَاعَ حُبْلَى ، أَوْ أَعْتَقَهَا وَاسْتَثْنَى مَا فِي بَطْنِهَا ، قَالَ لَهُ :ثُنْيَاهُ فِيمَا قَدِ اسْتَبَانَ خَلْقُهُ ، وَإِنْ لَمْ يَسْتَبِنْ خَلْقُهُ فَلاَ شَيْءَ لَهُ.

(٢٠٩٦٩) حضرت ابراہیم سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص اپنی باندی کو بیچے یا آزاد کرے اور اس کے حمل کو مستثنیٰ کر دے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر حمل کی خلقت ظاہر ہو چکی ہو تو استثناء درست ہے اور اگر اس کی خلقت ظاہر نہیں ہوئی تو استثناء درست نہیں۔

(٢٠٩٧٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ ثُنْيَاهُ فِي الْبَيْعِ ، وَلاَ يُجِيزُ فِي الْعِتْقِ.

(٢٠٩٧٠) حضرت حسن بیع میں استثناء کو درست قرار دیتے تھے لیکن آزادی میں نہیں۔

(٢٠٩٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الأَمَةَ وَيَسْتَثْنِي مَا فِي بَطْنِهَا ، قَالَ لَهُ: ثُنْيَاهُ.

(٢٠٩٧١) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص باندی کو فروخت کرے اور اس کے حمل کو مستثنیٰ کر دے تو درست ہے۔

(٢٠٩٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :هُمَا حُرَّانِ.

(٢٠٩٧٢) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ وہ دونوں آزاد ہوں گے۔

(٢٠٩٧٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالُوا :إذَا أَعْتَقَهَا وَاسْتَثْنَى مَا فِي بَطْنِهَا فَلَهُ ثُنْيَاهُ.

(٢٠٩٧٣) حضرت عطاء، حضرت شعبی اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر باندی کو آزاد کیا اور اس کے حمل کو مستثنیٰ کر دیا تو استثناء درست ہے۔

(٢٠٩٧٤) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا فَقَالاَ :ذَلِكَ لَهُ.

(۲۰۹۷۴) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی باندی کو بیچے یا آز کرے اور اس کے حمل کو مستثنیٰ کر دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ ایسا کر سکتا ہے۔

(٢٠٩٧٥) حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضَّاءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الأَ وَيَسْتَثْنِي مَا فِي بَطْنِهَا ، قَالَ :لَهُ ثُنْيَاهُ.

(۲۰۹۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص باندی کو فروخت کرے اور اس کے حمل کو مستثنیٰ کر دے تو درست ہے۔

(٦٢) فِي الرَّجلِ يدَّعِي الشّيء فيقِيم عليهِ البيِّنة فيستحلف أنّه لم يبع

اگر ایک آدمی کسی چیز کا دعویٰ کرے، پھر اس کے خلاف گواہی قائم ہو جائے تو اس سے قسم لی جائے گی کہ اس نے اسے نہیں بیچا

(٢٠٩٧٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدَّعِي الدَّابَّةَ فِي يَدِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ :ضَلَّتْ مِنِّي قَالَ :لاَ أَقُولُ لِلشُّهُودِ :إِنَّهُ لَمْ يَبِعْ وَلَمْ يَهَبْ ، وَلَكِنْ إِذَا شَهِدَتِ الشُّهُودُ أَنَّهَا دَابَّتُهُ ، ضَلَّتْ مِنْهُ ، أُحَلِّفُ بِاللَّهِ :مَا بَاعَ ، وَلاَ وَهَبَ.

(۲۰۹۷۶) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی کسی آدمی کے پاس موجود سواری کے بارے میں یہ دعویٰ کرے کہ یہ میر سواری ہے جو کہ مجھ سے کھو گئی تھی تو میں گواہوں سے یہ نہیں کہوں گا کہ وہ گواہی دیں کہ نہ اس نے بیچی ہے اور نہ ہبہ کی ہے، جب گواہ اس بات پر گواہی دے دیں گے کہ یہ اس کی سواری ہے جو گم گئی تھی تو میں مدعی سے قسم لوں گا کہ اس نے نہ اسے بیچا اور نہ ہبہ کیا ہے۔

(٢٠٩٧٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إِذَا شَهِدَت الشُّهُودُ أَنَّهَا دَابَّتُهُ أُحَ بِاللَّهِ :مَا أَهْلَكْتُ ، وَلاَ أَمَرْتُ مُهْلِكًا.

(۲۰۹۷۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب گواہ گواہی دے دیں گے کہ یہ اس کی ہے تو میں اس سے قسم لوں گا کہ وہ قسم کھائے نہ میں نے اسے ہلاک کیا ہے اور نہ میں نے ہلاک کرنے والے کو حکم دیا ہے۔

(٢٠٩٧٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثُمَامَ أَنَّ حُذَيْفَةَ عَرَفَ جَمَلاً لَهُ فَخَاصَمَ فِيهِ إِلَى قَاضٍ مِنْ قُضَاةِ الْمُسْلِمِينَ فَصَارَتْ عَلَى حُذَيْفَةَ يَمِينٌ فِ الْقَضَاءِ فَحَلَفَ بِاللَّهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ :مَا بَاعَ ، وَلاَ وَهَبَ.

(۲۰۹۷۸) حضرت حسان بن ثمامہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک اونٹ کو پہچان لیا اور مسلمانوں کے قاضی

اس مقدمہ دائر کیا، فیصلے میں حضرت حذیفہ پر قسم لازم ہوئی تو انہوں نے اللہ کی قسم کھائی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ نہ انہوں نے
سے بیچا ہے اور نہ ہبہ کیا ہے۔

(٦٧) فِي الحِنطَةِ بِالشَّعِيرِ اثنينِ بِواحِدٍ

کیا گندم کے بدلے دگنی جو لی جا سکتی ہے؟

(۲۰۹۷۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ الْحَجَّاجُ يُعْطِي النَّاسَ الرِّزْقَ فَيَقُولُ أَصْحَابُ دار الرِّزْقِ : مَنْ شَاءَ أَخَذَ أَرْبَعَةَ أَجْرِبَةِ شَعِيرٍ بِجَرِيبَيْنِ حِنْطَةٍ الَّذِي لَهُ ، فَسَأَلْنَا إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيَّ فَقَالاَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۹۷۹) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حجاج لوگوں میں غلہ تقسیم کرنے کو کہتا تھا کہ جو چار جرب جو کے بدلے دو جرب گندم لینا چاہتا ہے تو اسے دے دو، میں نے اس بارے میں حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۹۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : إِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَلاَ بَأْسَ بِالْفَضْلِ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۰۹۸۰) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب دونوعوں میں اختلاف ہو جائے تو ایک ہی وقت میں زیادتی کے ساتھ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۹۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا فِيمَا يُكَالُ يَدًا بِيَدٍ وَاحِدًا بِاثْنَيْنِ إِذَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ.

(۲۰۹۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ جب دو چیزوں کا رنگ مختلف ہو تو ایک ہی وقت میں ایک کے بدلے دو کا لین دین کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۹۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : إِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ بِعْ كَيْفَ شِئْتَ.

(۲۰۹۸۱) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ جب انواع مختلف ہو جائیں تو جیسے چاہو بیچ سکتے ہو۔

(۲۰۹۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِبَيْعِ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ يَدًا بِيَدٍ أَحَدُهُمَا أَكْثَرُ مِنَ الآخَرِ.

(۲۰۹۸۲) حضرت زہری اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ گندم کو فی الفور ادائیگی کے ساتھ جو کے بدلے بیچا جائے کہ دونوں چیزوں میں سے ایک کم ہو اور ایک زیادہ۔

(۲۰۹۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ

الصَّنْعَانِيِّ ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُ مِنْهُ يَدًا بِيَدٍ ، وَ يَصْلُحُ نَسِيئَةً.

(۲۰۹۸۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فوری ادائیگی کے ساتھ گندم کو جو کے بدلے دینا جبکہ جو زیادہ ہو درست ہے، البتہ ادھار کے ساتھ درست نہیں ہے۔

(٢٠٩٨٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أُنَيْسِ بْنِ خَالِدٍ التَّمِيمِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الشَّعِيرِ بِالْحِنْطَةِ اثْنَ بِوَاحِدٍ يَدًا بِيَدٍ ، فقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۹۸۵) حضرت انیس بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے گندم کے بدلے جو کی بیع کے بارے میں سوال کیا کہ ایک کے بدلے دو دیے جا سکتے ہیں یا نہیں؟ جبکہ فوری ادائیگی کے ساتھ ہوں، انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٩٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَ وَسَلَّمَ : الْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْلاً بِكَيْلٍ وَزْنًا بِوَزْنٍ لاَ باس فَمَنْ زَادَ أو اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى إِلاَّ مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ. (مسلم ۸۴۔ احمد ۲/ ۲۶۲)

(۲۰۹۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گندم کو گندم کے بدلے دینا، جو کو جو بدلے فوری ادائیگی کے ساتھ، ایک جیسے ماپ کے ساتھ اور ایک جیسے وزن کے ساتھ دینے میں کوئی حرج نہیں، اگر کسی نے زیاد کی تو اس نے سود دیا، البتہ جن چیزوں کے رنگ مختلف ہو جائیں تو ان کی کمی زیادتی میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٠٩٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ، عَنْ عُبَاد بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْب وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مِثْلاً بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ ، إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ. (مسلم ۸۱۔ ابو داؤد ۳۳۴۳)

(۲۰۹۸۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے چاندی کو چاندی کے بدلے، گندم کو گندم کے بدلے، جو کو جو کے بدلے برابر سرابر اور فوری ادائیگی کے ساتھ دینا ہوگا، جب ان اصناف میں اختلاف ہو جائے تو جیسے چاہو بیچ سکتے ہو، جبکہ ان کا فوری ادا ہونا ضروری ہے۔

(٦٨) من كرِه ذلِك

جن حضرات کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ ہے

(٢٠٩٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ غُلاَمًا لَهُ

أَوْ عَبْدًا لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تمر يَشْتَرِى لَهُ بِهِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ ، وَزَجَرَهُ إِنْ زَادُوهُ أَنْ يَزْدَادَ.

(۲۰۹۸۷) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کو کھجوروں کا ایک صاع دے کر بھیجا کہ اس کے بدلے ایک صاع جو لے آئے، آپ نے اسے سختی سے منع کیا کہ ایک صاع سے زیادہ بالکل نہ لینا۔

(۲۰۹۸۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ قَفِيزًا مِنْ بُرٍّ بِقَفِيزَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ.

(۲۰۹۸۸) حضرت ابوعبدالرحمٰن اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ ایک قفیز گندم کے بدلے دو قفیز جو حاصل کیا جائے۔

(۲۰۹۸۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ أَتَاه غلامه فَأُخْبِرَ بِأَنَّ دَابَّتَهُ قَدْ فَنِيَ شَعِيرُهَا ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ من حِنْطَةِ أَهْلِهِ فَيَشْتَرِيَ لَهُ شَعِيرًا، وَلاَ يَأْخُذُ إِلاَّ مِثْلاً بِمِثْلٍ ، قَالَ نَافِعٌ :وَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ بِمِثْلِهَا ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ.

(۲۰۹۸۹) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث کے پاس ان کا غلام آیا اور اس نے بتایا کہ ان کی سواری کے جو ختم ہو گئے ہیں، آپ نے اسے حکم دیا کہ گندم لے کر جائے اور اس کے بدلے جو خرید لے، اور اس سے فرمایا کہ برابر سرابر لے زیادہ نہ لے، حضرت سلیمان بن یسار نے اسی طرح حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی نقل کیا ہے۔

(۶۹) فِي الرَّجلِ يخلِط الشَّعِير بِالحِنطةِ ثمّ يبيعه

گندم اور جو کو ملا کر بیچنے کا بیان

(۲۰۹۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ :مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يَبِيعُ طَعَامًا مَلْغُوثًا فِيهِ شَعِيرٌ ، فَقَالَ :اعْزِلْ هَذَا مِنْ هَذَا ، وَهَذَا مِنْ هَذَا ، ثُمَّ بِعْ هَذَا كَيْفَ شِئْتَ، وَبِعْ ذَا كَيْفَ شِئْتَ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ فِي دِينِنَا غِشٌّ. (ابوداؤد ۱۷۴)

(۲۰۹۹۰) حضرت سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو، جو ملی ہوئی گندم بیچ رہا تھا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ اس کو اس سے الگ کر دو اور اس کو اس سے الگ کر دو، پھر اسے جس طرح چاہو بیچو اور اسے جس طرح چاہو بیچو، بے شک ہمارے دین میں ملاوٹ نہیں ہے۔

(۲۰۹۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَمَانَ أَبِي حُذَيْفَةَ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَخْلِطُ الشَّعِيرَ بِالْحِنْطَةِ ، ثُمَّ يَبِيعُهُ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۰۹۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی گندم میں جو کو ملا کر بیچتا ہے یہ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۹۹۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ یَمَانِ أَبِی حُذَیْفَۃَ أَنَّہُ سَأَلَ الشَّعْبِیَّ عَنْہُ فَکَرِہَہُ.

(۲۰۹۹۳) حضرت شعبی سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا۔

(۲۰۹۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّہُ کَانَ یَکْرَہُ أَنْ یَشْتَرِیَ الرَّجُلُ الطَّعَامَ الْجَیِّدَ وَالرَّدِ... فَیَخْلِطُہُمَا جَمِیعًا ، ثُمَّ یَبِیعُہُمَا ، فَإِنْ کَانَ الَّذِی بَیْنَہُمَا قَرِیبًا فَلاَ بَأْسَ.

(۲۰۹۹۴) حضرت محمد اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ آدمی اعلیٰ اور گھٹیا غلے کو ایک دوسرے میں ملا کر فروخت کرے، البتہ دونوں کا معیار ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہو تو اس میں کچھ حرج نہیں۔

(۲۰۹۹٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِیرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حَمَّادٍ سُئِلَ عَنِ الْبُرِّ یُخْلَطُ بِالشَّ... وَالْبُرِّ یُخْلَطُ بِأَرْدَأَ مِنْہُ فَکَرِہَہُ.

(۲۰۹۹۵) حضرت حماد سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص گندم کو جو کے ساتھ یا گندم کو اس سے گھٹیا درجے کی گندم کے ساتھ ملا کر ... تو کیسا ہے؟ انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۷۰) فِی ولدِ أمِّ الولدِ مَنْ قَالَ ہو بِمنزِلتِہا

ام ولد باندی کی اولاد کا حکم ان کی ماں کا ہوگا

(۲۰۹۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ؛ فِی الرَّجُلِ یُزَوِّجُ أُمَّ وَلَدِہِ عَبْدَہُ فَتَلِدُ أَوْلاَدًا ، قَالَ : ہُمْ بِمَنْزِلَۃِ أُمِّہِمْ ، یَعْتِقُونَ بِعِتْقِہَا وَیَرِقُّونَ بِرِقِّہَا ، فَإِذَا مَاتَ سَیِّدُہُمْ عَتَقُوا.

(۲۰۹۹۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی ام ولد کی شادی اپنے غلام سے کرادے، پھر اس سے اس کی اولاد پید... تو وہ بچے اپنی ماں کے حکم میں ہوں گے، اس کے آزاد ہونے سے وہ آزاد ہو جائیں گے اور اس کی غلامی تک وہ غلام رہیں گے، ... ان کا آقا مر جائے تو وہ آزاد ہو جائیں گے۔

(۲۰۹۹۷) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْہِرٍ ، وَابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ فِی وَلَدِ أُمِّ الْوَلَدِ : یَعْتِقُونَ بِعِتْ... وَیَرِقُّونَ بِرِقِّہَا.

(۲۰۹۹۷) حضرت شعبی ام ولد کی اولاد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کے آزاد ہونے سے وہ آزاد ہو جائیں گے اور اس... غلامی تک وہ غلام رہیں گے۔

(۲۰۹۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَتْ أُمُّ الْوَلَدِ فَوَلَدَتْ فَوَلَدُہَا بِمَنْزِلَتِہَا.

(۲۰۹۹۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب ام ولد کی شادی کرائی گئی اور اس نے بچوں کو جنم دیا تو اس کے بچوں کا حکم ان کی ... والا ہوگا۔

(۲۰۹۹۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : وَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا.

(۲۰۹۹۹) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ام ولد کے بچوں کو حکم ان کی ماں والا ہوگا۔

(۲۱۰۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : وَلَدُ أُمِّ الْوَلَدِ بِمَنْزِلَتِهَا.

(۲۱۰۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام ولد کے بچوں کا حکم ان کی ماں والا ہوگا۔

(۲۱۰۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ حَوْطٍ ، أَنَّ رَجُلاً غَصَبَ رَجُلاً أُمَّ وَلَدٍ لَهُ فَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلاَدًا فَقَالَ شُرَيْحٌ : أَوْلاَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا ، يَسْتَخْدِمُهُمْ ، وَلاَ يَبِيعُهُمْ.

(۲۱۰۰۱) حضرت حوط فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے کی ام ولد کو غصب کیا اور اس سے اس کی اولاد ہوئی، حضرت شریح نے اس مقدمے کا فیصلہ کرتے ہوئے سنایا کہ اولاد اپنی ماں کے حکم میں ہے، اصل مالک ان سے خدمت لے سکتا ہے لیکن انہیں بیچ نہیں سکتا۔

(۲۱۰۰۲) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : وَلَدُ أُمِّ الْوَلَدِ بِمَنْزِلَتِهَا ، يَعْتِقُونَ بِعِتْقِهَا وَيُرَقُّونَ بِرِقِّهَا.

(۲۱۰۰۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ ام ولد کے بچے ان کی ماں کے حکم میں ہیں، اس کے آزاد ہونے سے وہ آزاد ہو جائیں گے اور اس کی غلامی تک وہ غلام رہیں گے۔

(۲۱۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : وَلَدُ أُمِّ الْوَلَدِ بِمَنْزِلَتِهَا ، يَعْتِقُونَ بِعِتْقِهَا ، يَبِيعُهُمْ صَاحِبُهُمْ إِنْ شَاءَ.

(۲۱۰۰۳) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ ام ولد کے بچے ان کی ماں کے حکم میں ہیں، اس کے آزاد ہونے سے وہ آزاد ہو جائیں گے اور ان کا مالک اگر چاہے تو انہیں بیچ سکتا ہے۔

(۲۱۰۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيدَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ أَرَقَّ وَلَدَ أُمِّ الْوَلَدِ.

(۲۱۰۰۴) حضرت عمر بن عبد العزیز نے ام ولد کی اولاد کو غلام بنایا۔

(۷۱) فِي وَلَدِ الْمُدَبَّرَةِ ، مَنْ قَالَ هُمْ بِمَنْزِلَتِهَا

مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے

(۲۱۰۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَتِهَا.

(۲۱۰۰۵) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے۔

(۲۱۰۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عن ابْنُ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : وَلَدُ الْمُعْتَقَةِ ،

عَنْ دُبُرٍ مِنْهَا يُرَقُّونَ بِرِقِّهَا وَيَعْتِقُونَ بِعِتْقِهَا.

(۲۱۰۰٦) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے، اس کی غلامی تک غلام اور اس کی آزادی پر آزاد ہو جائیں گے۔

(۲۱۰۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ مِنْهَا.

(۲۱۰۰۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے۔

(۲۱۰۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : وَلَدُ الْمُعْتَقَةِ ، عَنْ دُبُرٍ بِمَنْزِلَتِهَا ، هُمْ وَأُمُّهُمْ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۱۰۰۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے۔ وہ اور ان کی ماں ایک ثلث میں سے ہوں گے۔

(۲۱۰۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيْدَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ جَعَلَهُمْ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِمْ.

(۲۱۰۰۹) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے۔

(۲۱۰۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عن داود عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : وَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا.

(۲۱۰۱۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے۔

(۲۱۰۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ وَلَدَتْ مِنْ يَوْمِ دُبِّرَتْ فَإِنَّهُمْ بِمَنْزِلَتِهَا ، يَعْتِقُونَ بِعِتْقِهَا وَيُرَقُّونَ بِرِقِّهَا.

(۲۱۰۱۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جس دن سے وہ مدبرہ بنائی گئی ہے اس کے بعد سے پیدا ہونے والے بچوں کا حکم وہی ہوگا جو ان کی ماں کا ہے، وہ اس کی آزادی پر آزاد ہو جائیں گے اور اس کی غلامی تک غلام رہیں گے۔

(۲۱۰۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قِيلَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ ذَلِكَ فَقَالَ الْقَاسِمُ : هَذَا رَأْيِي ، وَمَا أَرَى رَأْيَهُ فِي هَذَا إِلاَّ مُعْتَدِلاً.

(۲۱۰۱۲) حضرت قاسم بن محمد سے کہا گیا کہ اس بارے میں حضرت عمر بن عبد العزیز کی رائے یہ ہے، انہوں نے فرمایا کہ یہ میری رائے ہے اور میں اس معاملے میں ان کی رائے کو معتدل سمجھتا ہوں۔

(۲۱۰۱۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِمْ.

(۲۱۰۱۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے۔

(۲۱۰۱٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَتِهَا ، يَعْتِقُونَ بِعِتْقِهَا وَيُرَقُّونَ بِرِقِّهَا.

(۲۱۰۱۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے، اس کی غلامی تک غلام اور اس کی آزادی پر آزاد ہوجائیں گے۔

(۲۱۰۱۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَشُرَيْحٍ وَمَسْرُوقٍ بِمِثْلِهِ.

(۲۱۰۱۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے، اس کی غلامی تک غلام اور اس کی آزادی پر آزاد ہوجائیں گے۔

(۲۱۰۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالَ :وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَتِهَا.

(۲۱۰۱۶) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے، اس کی غلامی تک غلام اور اس کی آزادی پر آزاد ہوجائیں گے۔

(۲۱۰۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :إِذَا كَانَتِ امْرَأَةٌ فَوَلَدَتْ أَوْلاَدًا فَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا ، إِذَا أُعْتِقَتْ عَتَقُوا.

(۲۱۰۱۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے، اس کی آزادی پر آزاد ہوجائیں گے۔

(۲۱۰۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُمْ قَالُوا :وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِمْ.

(۲۱۰۱۸) حضرت عطاء، حضرت طاوس، حضرت مجاہد اور حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد کا حکم بھی ان کی ماں والا ہے۔

(۲۱۰۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ جَارِيَةً لَهَا ، عَنْ دُبُرٍ فَوَلَدَتْ بَعْدَ ذَلِكَ أَوْلاَدًا :هُمْ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِمْ إِذَا أُعْتِقَتْ عَتَقُوا.

(۲۱۰۱۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنی مدبرہ باندی کو آزاد کیا، اس کے بعد اس کی اولاد ہوئی تو وہ اولاد اپنی ماں کے حکم میں ہوگی، اس کی آزادی پر آزاد ہوجائے گی۔

(۲۱۰۲۰) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :مَا أَرَى أَوْلاَدَ الْمُدَبَّرَةِ إِلاَّ بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِمْ.

(۲۱۰۲۰) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں مدبرہ باندی کی اولاد اپنی ماں کے حکم میں ہے۔

(۲۱۰۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ يَبِيعُهُمْ صَاحِبُهُمْ إِنْ شَاءَ.

(۲۱۰۲۱) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کا مالک اسے چاہے تو بیچ سکتا ہے۔

(۲۱۰۲۲) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ عبيد.

(۲۱۰۲۲) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کی اولاد غلام ہوگی۔

(۷۳) فِي الرّجلِ يشترِي مِن الرّجلِ الشّيء فيدفع إليهِ بعض الشّيء فلا يقبِضه المشترِي حتّى يذهب عِند البائِعِ

اگر ایک آدمی کسی دوسرے آدمی سے کوئی چیز خریدے، بائع کچھ چیز اس کے حوالے کردے لیکن مشتری اس پر قبضہ نہ کرے پھر وہ چیز بائع کے پاس ضائع ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۰۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى جَارِيَةً بِسِتِّينَ دِينَارًا ، فَنَقَدَ ثَلاَثِينَ ، وَارْتَهَنَهَا الْبَائِعُ بِالْبَقِيَّةِ ، فَمَكَثَ أَيَّامًا ، ثُمَّ أَتَى الْمُشْتَرِي بِثَمَنِهَا فَوَجَدَهَا قَدْ مَاتَتْ ، فَقَالَ : مَا أَخَذَ الْبَائِعُ فَلَهُ ، وَأَمَّا الْبَقِيَّةُ فَلِلْمُشْتَرِي.

(۲۱۰۲۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ساٹھ دینار کے بدلے ایک باندی خریدی، تیس دینار نقد دیئے اور باقی کے بدلے بائع کے پاس اسے رہن رکھوا دیا، کچھ دن بعد مشتری باقی پیسے لے کر آیا تو دیکھا کہ وہ باندی مر چکی ہے، اس صورت میں حضرت عمرو بن شریح نے فیصلہ فرمایا کہ جن پر بائع نے قبضہ کیا ہے وہ بائع کے ہیں اور جو باقی ہیں وہ مشتری کے ہیں۔

(۲۱۰۲٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، أَنَّ شُرَيْحًا ، قَالَ فِيهَا : لاَ يَرُدُّ الْبَائِعُ مَا أَخَذَ مِنْ ثَمَنِهَا وَيَدْفِنُ جِيفَتَهُ.

(۲۱۰۲۴) حضرت شریح اس صورت میں فرماتے ہیں کہ بائع نے جو قیمت لی ہے وہ اس سے واپس نہیں لی جائے گی اور اس کی نعش کو دفن کیا جائے گا۔

(۲۱۰۲۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ قَوْلَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْهِ.

(۲۱۰۲۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ عمرو بن حریث کا قول مجھے زیادہ پسند ہے۔

(۲۱۰۲٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ جَارِيَةً فَنَقَدَ بَعْضَ ثَمَنِهَا ، وَأَمْسَكَهَا الْبَائِعُ بِالْبَقِيَّةِ فَمَاتَتْ ، قَالَ : يَرُدُّ عَلَى الْمُشْتَرِي مَا أَخَذَ ، وَهِيَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ.

(۲۱۰۲۶) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی سے ایک باندی خریدی، قیمت کا کچھ حصہ تو نقد ادا کر دیا اور باقی مال کے بدلے وہ بائع کے پاس رکھوا دی، پھر اس باندی کا انتقال ہو گیا تو اس بارے میں حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ مشتری سے لی گئی رقم اس کو واپس کی جائے گی اور نقصان بائع کے مال میں سے ہوگا۔

(۲۱۰۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : إِنْ كَانَ نَقَدَ بَعْضَ الثمنِ وَارْتَهَنَ الْمَتَاعَ

بِالْبَقِیَّةِ فَهَلَكَ الْمَتَاعُ ، فَهُوَ بِمَا ارْتَهَنَهُ وَلَهُ مَا كَانَ قَدْ أَخَذَ ، فَإِنْ كَانَ بَیْعًا مِمَّا یُكَالُ وَیُوزَنُ فنقصانه عَلَى الْبَائِعِ حَتَّى یُوَفِّیَهُ الْمُشْتَرِی.

(۲۱۰۲۷) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اگر قیمت کا کچھ حصہ نقد دے دیا تھا اور باقی حصہ کے بدلے سامان رہن کے طور پر رکھوا دیا، پھر سامان ہلاک ہوگیا تو وہ اس چیز کے بدلے ہوگا جو مزید دینی تھی اور بائع جو وصول کر چکا ہے وہ اسی کا ہوگا، اگر کوئی چیز ایسی تھی جسے تولا یا ماپا جاتا ہے تو اس کا نقصان بائع کے ذمہ ہوگا یہاں تک کہ مشتری اسے پورا کرلے۔

(۷۳) فِی شهادةِ القاذِفِین مَنْ قَالَ هِی جائِزةٌ إذا تاب

تہمت لگانے والوں کی گواہی کا بیان، جن حضرات کے نزدیک اگر وہ توبہ کرلیں تو ان کی گواہی قبول کی جائے گی

(۲۱۰۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ قَالُوا :الْقَاذِفُ إِذَا تَابَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ.

(۲۱۰۲۸) حضرت عطاء، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والا اگر توبہ کرلے تو اس کی گواہی درست ہے۔

(۲۱۰۲۹) حَدَّثَنَا عبد الأعلى ، عن یونس ، عن عكرمة ، قَالَ :إذا تاب ، ولم یُعلم منه إلا خیر ، جازت شهادته.

(۲۱۰۲۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اگر اس سے خیر کا ہی صدور ہوتا ہے تو اس کی گواہی جائز ہے۔

(۲۱۰۳۰) حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :تَجُوزُ شَهَادَتُهُ إِذَا تَابَ.

(۲۱۰۳۰) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والا اگر توبہ کرلے تو اس کی گواہی درست ہے۔

(۲۱۰۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِی عُثْمَانَ ، عَنْ شُرَیْحٍ ، قَالَ :تَجُوزُ شَهَادَتُهُ إِذَا تَابَ.

(۲۱۰۳۱) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والا اگر توبہ کرلے تو اس کی گواہی درست ہے۔

(۲۱۰۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ أَظُنُّهُ ، عَنْ سَعِیدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ لأَبِی بَكْرَةَ :إِنْ تابَ أَقْبَلْ شَهَادَتَهُ.

(۲۱۰۳۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والا اگر توبہ کرلے تو اس کی گواہی قبول کرلو۔

(۲۱۰۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ وَوَكِیعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ:تَجُوزُ إِذَا تَابَ.

(۲۱۰۳۳) حضرت عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والا اگر توبہ کرلے تو اس کی گواہی درست ہے۔

(۲۱۰۳۴) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْیَانَ بْنِ حُسَیْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، قَالَ :تَجُوزُ إِذَا تَابَ.

(۲۱۰۳۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والا اگر توبہ کر لے تو اس کی گواہی درست ہے۔

(۲۱.۳۵) حَدَّثَنَا محمد بن يزيد ، عن العوام ، عن حبيب بن ابی ثابت ، قَالَ :تجوز إذا تاب.

(۲۱۰۳۵) حضرت حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والا اگر توبہ کر لے تو اس کی گواہی درست ہے۔

(۲۱.۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ :تَجُوزُ، وَقَالَ :يَقْبَلُ اللَّهُ توبته، وَلاَ أُجِيزُ أَنَا شَهَادَتَهُ.

(۲۱۰۳۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والا اگر توبہ کر لے تو اس کی گواہی درست ہے، اور فرماتے ہیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو اس کی توبہ قبول کر لیں اور میں اس کی گواہی قبول نہ کروں۔

(۷۴) مَنْ قَالَ لاَ تجوز شهادته إذا تاب

جن حضرات کے نزدیک تہمت لگانے والے کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی

(۲۱.۳۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إذَا أُقِيمَ عَلَى الرَّجُلِ الْحَدُّ فِي الْقَذْفِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ شَهَادَةٌ أَبَدًا ، وَتَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ.

(۲۱۰۳۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص پر حدِ قذف جاری ہو تو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور اس کی توبہ اللہ کا اور اس کا معاملہ ہے۔

(۲۱.۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ ، وَتَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ.

(۲۱۰۳۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص پر حدِ قذف جاری ہو تو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور اس کی توبہ اللہ کا اور اس کا معاملہ ہے۔

(۲۱.۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ إبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيَّ يَتَذَاكَرَانِ ذَلِكَ فَقَالَ إبْرَاهِيمُ :لاَ تَجُوزُ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ :لِمَ ؟ فَقَالَ :إبْرَاهِيمُ :إنَّك لاَ تَدْرِي تَابَ ، أَوْ لَمْ يَتُبْ.

(۲۱۰۳۹) حضرت ابو ہیثم فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی تہمت لگانے والے کی گواہی کے بارے میں بات کر رہے تھے، حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، حضرت شعبی نے اس کی وجہ پوچھی تو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ آپ نہیں جانتے کہ اس نے توبہ کی ہے یا نہیں کی۔

(۲۱.٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْقَاذِفِ :تَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ وَلاَ تَجُوزُ شَهَادَتُهُ.

(۲۱۰۴۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص پر حدِ قذف جاری ہو تو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور اس کی توبہ اللہ

اوراس کا معاملہ ہے۔

(۲۱۰۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالاَ : لاَ شَهَادَةَ لَهُ ، وَتَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ.

(۲۱۰۴۱) حضرت حسن اور حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص پر حدِ قذف جاری ہوتو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اوراس کی توبہ اللہ کا اوراس کا معاملہ ہے۔

(۲۱۰۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمُسْلِمُونَ عُدُولٌ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إلاَّ مَحْدُودًا فِي فِرْيَةٍ.

(۲۱۰۴۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمام مسلمان عدول ہیں (یعنی ان کی گواہی ایک دوسرے کے حق میں قبول کی جائے گی) سوائے ان کے جن پر کسی جرم میں حد جاری ہوئی ہو۔

(۲۱۰۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ ، وَتَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ.

(۲۱۰۴۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص پر حدِ قذف جاری ہوتو اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اوراس کی توبہ اللہ کا اوراس کا معاملہ ہے۔

(۷۵) ما تعرف بِهِ توبته

توبہ کا اندازہ کن علامات سے ہوگا؟

(۲۱۰۴۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :تَوْبَتُهُ أَنْ يُكَذِّبَ نَفْسَهُ.

(۲۱۰۴۴) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والے کی توبہ یہ ہے کہ وہ اپنی تکذیب کرے۔

(۲۱۰۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :تَوْبَتُهُ أَنْ يَقُومَ مِثْلَ مَقَامِهِ فَيُكَذِّبَ نَفْسَهُ.

(۲۱۰۴۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ تہمت لگانے والے کی توبہ یہ ہے کہ وہ اپنی تکذیب کرے۔

(۷٦) فِي بيعِ المدبّرِ

مدبر غلام کی بیع کا بیان

(۲۱۰٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَأَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالاَ :الْمُدَبَّرُ لاَ يُبَاعُ.

(۲۱۰۴۶) حضرت زید بن ثابت اور حضرت شریح فرماتے ہیں کہ مدبر غلام کو بیچا نہیں جا سکتا۔

(٢١٠٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : الْمُدَبَّرَةُ لاَ يَبِيعُهَا سَيِّدُهَا ، وَلاَ يُزَوِّجُهَا ، وَلاَ يَهَبُهَا وَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا.

(۲۱۰۴۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ مدبرہ باندی کو نہ تو اس کا آقا بیچ سکتا ہے، نہ اس کی شادی کرا سکتا ہے اور نہ اسے ہبہ کر سکتا ہے، اس کا بچہ اسی کے حکم میں ہوگا۔

(٢١٠٤٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا : أَيَحِلُّ لِي أَنْ أَبِيعَهَا ؟ قَالَ : لاَ قُلْتُ : أُمْهِرُهَا ؟ قَالَ : لاَ.

(۲۱۰۴۸) حضرت عثمان بن حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے سوال کیا کہ کیا میرے لئے اسے بیچنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، میں نے سوال کیا کہ کیا میں اس کی شادی کرا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(٢١٠٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْمُعْتَقُ عَنْ دُبُرٍ بِمَنْزِلَةِ الْمَمْلُوكِ إلاَّ أَنَّهُ لاَ يُبَاعُ وَلاَ يُوهَبُ ، فَإِذا مَاتَ مَوْلاَهُ عَتَقَ.

(۲۱۰۴۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مدبر غلام عام غلام کی طرح ہے، سوائے اس کے کہ اسے بیچا نہیں جا سکتا اور نہ ہی اسے ہبہ کیا جا سکتا ہے، جب اس کا آقا مر جائے تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

(٢١٠٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الْمُعْتَقِ عَنْ دُبُرٍ إلاَّ أَنْ يُصِيبَ صَاحِبَهُ فَقْرٌ شَدِيدٌ.

(۲۱۰۵۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مدبر غلام کو بیچنا درست نہیں، البتہ اگر اس کے مالک کو شدید فقر لاحق ہو جائے تو پھر اسے بیچا جا سکتا ہے۔

(٢١٠٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ ايوب ، عن محمد ؛ أنه كره بيع المعتق عن دبر إلا من نفسه.

(۲۱۰۵۱) حضرت محمد نے مدبر غلام کی بیع کو مکروہ قرار دیا ہے، البتہ اگر وہ خود راضی ہو تو درست ہے۔

(٢١٠٥٢) حَدَّثَنَا عبد السلام بن حرب ، عن أيوب ، وهشام عن محمد ، قَالَ : لاَ يباع المدبر إلا من نفسه.

(۲۱۰۵۲) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ مدبر غلام کو نہیں بیچا جا سکتا البتہ اگر وہ خود راضی ہو تو بیچ سکتے ہیں۔

(٢١٠٥٣) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَبِيعُهَا إلاَّ أَنْ يَحْتَاجَ إلَى ثَمَنِهَا.

(۲۱۰۵۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اس کو بیچ نہیں سکتا البتہ اگر اسے اس کی قیمت کی احتیاج ہو تو بیچ سکتا ہے۔

(٢١٠٥٤) حَدَّثَنَا شريك ، عن سلمة بن كهيل ، عن عطاء ، وأبو الزبير عن جابر ؛ أن النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باع مدبرًا. (بخاری ۲۱۴۱۔ نسائی ۵۰۲۵)

(۲۱۰۵۴) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مدبر غلام کو فروخت فرمایا تھا۔

(٢١٠٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَجُلاً دَبَّرَ غُلاَمًا فَبَاعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ النَّحَّامِ ، غُلاَمًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ. (بخاری ٢٢٣١۔ مسلم ١٢٨٩)

(۲۱۰۵۵) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے ایک غلام کو مدبر بنایا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ابن نحام سے خرید لیا۔ وہ ایک قبطی غلام تھا جس کا انتقال حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی امارت کے ابتدائی دنوں میں ہوا۔

(٢١٠٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَرِهَ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ.

(۲۱۰۵۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مدبر کی بیع کو مکروہ قرار دیا۔

(٧٧) فِي الرّجلِ يكون له على الرّجلِ الدّين فيهدِي له ، أيحسِبه مِن دينِهِ ؟

ایک آدمی کا دوسرے آدمی پر قرض ہو، اگر مقروض قرض خواہ کو کوئی ہدیہ دے تو کیا اسے قرض میں شمار کیا جائے گا؟

(٢١٠٥٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ الْهُنَائِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الرَّجُلِ يُهْدِي لَهُ غَرِيمُهُ فَقَالَ : إِنْ كَانَ يُهْدِي لَهُ قَبْلَ ذَلِكَ فَلاَ بَأْسَ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يُهْدِي لَهُ قَبْلَ ذَلِكَ فَلاَ يَصْلُحُ.

(۲۱۰۵۷) حضرت یحییٰ بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر کوئی مقروض اپنے قرض خواہ کو کوئی چیز ہدیہ میں دے تو کیا وہ اس کے لئے درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر پہلے بھی دیا کرتا تھا تو کوئی حرج نہیں اور اگر پہلے نہیں دیا کرتا تھا تو پھر درست نہیں۔

(٢١٠٥٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِذَا أَقْرَضْتَ قَرْضًا فَلاَ تُهْدِيَنَّ هَدِيَّةً كُرَاعًا ، وَلاَ رُكُوبَ دَابَّةٍ.

(۲۱۰۵۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم کسی کو کوئی قرض دو تو اس سے ہرگز ہدیہ قبول نہ کرو، حتی کہ بکری کے پائے بھی قبول نہ کرو اور قرض خواہ کی سواری پر سوار بھی مت ہو۔

(٢١٠٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، قَالَ : قَالَ أُبَيٌّ : إِذْ أَقْرَضْتَ قَرْضًا ، فَجَاءَ صَاحِبُ الْقَرْضِ يَحْمِلُهُ وَمَعَهُ هَدِيَّةٌ ، فَخُذْ مِنْهُ قَرْضَهُ ، وَرُدَّ عَلَيْهِ هَدِيَّتَهُ.

(۲۱۰۵۹) حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی کو قرض دو اور صاحب قرض تمہارے پاس کوئی ہدیہ لے کر آئے تو اس میں سے اپنے قرضے کے برابر لے لو اور باقی اسے واپس کر دو۔

(٢١٠٦٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ

فَأَهْدَى إِلَيْهِ لِيُؤَخِّرَ عَنْهُ فَلْيَحْسِبْهُ مِنْ دَيْنِهِ.

(۲۱۰۶۰) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی کا کسی پر قرضہ ہو اور اس کی طرف کوئی چیز بطور ہدیہ کے پیش کی جائے کہ وہ قرض کی وصولی میں کچھ تاخیر کر دے تو اس کو قرض میں سے شمار کرے۔

(٢١٠٦١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ ذَلِكَ قَدْ جَرَى بَيْنَهُمَا قَبْلَ الدَّيْنِ يَدْعُوهُ وَيَدْعُوهُ الآخَرُ وَيُكَافِيهِ فَلاَ بَأْسَ بِذَلِكَ ، وَلاَ يَحْسِبُهُ مِنْ دَيْنِهِ.

(۲۱۰۶۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ان کے درمیان قرض سے پہلے دعوتوں اور ہدایا کا سلسلہ تھا تو کچھ حرج نہیں اور اسے قرض میں سے شمار نہ کرے۔

(٢١٠٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَا يَتَهَادَيَانِ قَبْلَ ذَلِكَ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۱۰۶۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر قرض سے پہلے بھی ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرتے تھے تو کوئی حرج نہیں۔

(٢١٠٦٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ أُبَيًّا كَانَ لَهُ عَلَى عُمَرَ دَيْنٌ فَأَهْدَى إِلَيْهِ هَدِيَّةً فَرَدَّهَا ، فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّمَا الرِّبَا عَلَى مَنْ أَرَادَ أَنْ يُرْبِيَ ، وَيُنْسِيءَ.

(۲۱۰۶۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا کچھ قرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر لازم تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف کچھ ہدیہ بھیجا تو انہوں نے واپس کر دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سود تو اس صورت میں ہوتا ہے جب وہ مال کو بڑھا کر واپس کرنا چاہے یا ادائیگی میں تاخیر کرانا چاہے۔

(٢١٠٦٤) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ، أَنَّ عَلِيًّا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الْقَرْضَ وَيُهْدِي إِلَيْهِ ، قَالَ : ذَلِكَ الرِّبَا الْعَجْلاَنُ

(۲۱۰۶۴) حضرت زید بن ابی انیسہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا یہ بات درست ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو قرض دے تو پھر اس سے ہدیہ قبول کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ بھی سود کی ایک شکل ہے۔

(٢١٠٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابن عُمَرَ ، قَالَ : يُقَاصُّهُ.

(۲۱۰۶۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس سے اس کا بدلے لے گا۔

(٢١٠٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِ الرَّجُلِ وَلَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ إِلاَّ أَنْ يَحْسِبَهُ مِنْ دَيْنِهِ.

(۲۱۰۶۶) حضرت حکم اس بات کو بھی مکروہ خیال فرماتے تھے کہ کسی ایسے آدمی کے گھر سے کھائیں جس پر ان کا قرضہ ہو، البتہ اگر قرض میں سے شمار کرے تو کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٢١٠٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ صَالِحِ بْن حَيٍّ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَ لَكَ

عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ فَلاَ تُضِيفُهُ.

(۲۱۰۶۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی نے تمہارا قرضہ دینا ہو تو اس کی مہمان نوازی قبول نہ کرو۔

(۲۱۰۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: ذُكِرَ لاِبْنِ مَسْعُودٍ أن رَجُلاً أَقْرَضَ رَجُلاً دراهم وَاشْتَرَطَ ظَهْرَ فَرَسِهِ، قَالَ: مَا أَصَابَ مِنْ ظَهْرِ فَرَسِهِ، فَهُوَ رِبًا.

(۲۱۰۶۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے تذکرہ کیا گیا کہ ایک آدمی نے دوسرے کو ایک درہم کا قرض دیا اور اس پر شرط عائد کی کہ اس کے گھوڑے پر سواری کرے گا، یہ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ گھوڑے پر جتنی سواری کرے گا وہ سب سود ہے۔

(۲۱۰۶۹) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَامِرِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إذَا كَانَ لِي عَلَى رَجُلٍ دراهم أَسْتَعِيرُ مِنْهُ دَابَّةً، أَوْ أَطْلُبُ مِنْهُ مَعْرُوفًا، قَالَ: لاَ بَأْس.

(۲۱۰۶۹) حضرت عثمان بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے سوال کیا کہ اگر میں نے کسی آدمی کو کچھ دراہم دے رکھے ہوں تو کیا میں اس سے سواری مانگ سکتا ہوں یا کوئی اور خیر طلب کر سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۰۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ: قَضَاء وَحَمْد.

(۲۱۰۷۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اسلاف فرمایا کرتے تھے کہ یہ فیصلہ ہے اور قابل تعریف فیصلہ ہے۔

(۷۸) فِي الشِّرَاءِ مِن المضطرّ

مجبور شخص سے کوئی چیز خریدنے کا بیان

(۲۱۰۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لاَ تبتع مِنْ مُضْطَرٍّ شيئًا.

(۲۱۰۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجبور شخص سے کوئی چیز مت خریدو۔

(۲۱۰۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ لاَ يُجِيزُ بَيْعَ الضُّغْطَةِ.

(۲۱۰۷۲) حضرت شریح مجبوری کی بیع کو درست قرار نہیں دیتے تھے۔

(۲۱۰۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنْ أَبِي معقل، قَالَ: بَيْعُ الْمُضْطَرِّ رِبًا.

(۲۱۰۷۳) حضرت ابن معقل فرماتے ہیں کہ مجبوری کی بیع سود ہے۔

(۲۱۰۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إسْرَائِيلَ وَعَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ: قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ: الرَّجُلُ يَعَذَّبُ، أَشْتَرِي مِنْهُ؟ قَالَ: لاَ.

(۲۱۰۷۴) حضرت ابو ہیثم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ ایک آدمی تکلیف میں مبتلا ہے کیا میں اس سے خرید

سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(٢١.٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَا تَشْتَرِ مِنْ مُضْطَرٍّ شَيْئًا.

(۲۱۰۷۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مجبور شخص سے کوئی چیز نہ خریدو۔

(٢١.٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : نُهِيَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ.

(۲۱۰۷٦) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ مجبور کی بیع سے منع کیا گیا ہے۔

(٧٩) من كره كلّ قرضٍ جرّ منفعةً

ہر وہ قرض جو کسی نفع کا سبب بنے، ناجائز ہے

(٢١.٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ كُلَّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً.

(۲۱۰۷۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اسلاف فرماتے ہیں کہ ہر وہ قرضہ جو کسی نفع کا سبب بنے، جائز نہیں۔

(٢١.٧٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً ، فَهُوَ رِبًا.

(۲۱۰۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر وہ قرضہ جو کسی نفع کا سبب بنے، سود ہے۔

(٢١.٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ كُلَّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً.

(۲۱۰۷۹) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ ہر وہ قرضہ جو کسی نفع کا سبب بنے، جائز نہیں۔

(٢١.٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَقْرَضَ رَجُلٌ رَجُلاً خَمْسَمِئَةِ دِرْ
وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ ظَهْرَ فَرَسِهِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : مَا أَصَابَ مِنْ ظَهْرِ فَرَسِهِ ، فَهُوَ رِبًا.

(۲۱۰۸۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں ایک آدمی نے دوسرے کو پانچ سو درہم قرض دیا اور اس کے گھوڑے پر سواری کرنے
شرط لگائی، جب حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جتنی سواری کی وہ سب سود ہے

(٢١.٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ كُلَّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً.

(۲۱۰۸۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر وہ قرضہ جو کسی نفع کا سبب بنے، جائز نہیں۔

(٨٠) فِي شِرَاءِ الرَّطَبِ بِالتَّمرِ

کچی کھجور کو پکی کھجور کے بدلے خریدنا

(٢١.٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَرِهَ الرُّطَبَ بِالتَّمْرِ مِثْلاً بِمِثْلٍ ، وَقَالَ
الرُّطَبُ مُنْتَفِخٌ ، وَالتَّمْرُ يَابِسٌ.

(۲۱۰۸۱) حضرت سعید بن مسیب نے کچی کھجور کے بدلے پکی کھجور کے لینے کو مکروہ قرار دیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ کچی کھجور پھولی ہوتی ہے اور پکی خشک ہوتی ہے۔

(۲۱۰۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كان يكره أن يُشْتَرَى الرطب بالتمر اليابس.

(۲۱۰۸۳) حضرت ابراہیم پکی کھجور کے بدلے پکی خشک کھجور کے خریدنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

(۲۱۰۸۴) حَدَّثَنَا ابن فضيل ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُشْتَرَى الرُّطَبُ بِالْيَابِسِ.

(۲۱۰۸۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کچی کھجور کے بدلے پکی کھجور نہیں خریدی جاسکتی۔

(۲۱۰۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمرِ بِالتَّمْرِ كَيْلاً ، وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلاً ، وَعَنْ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلاً.

(مسلم ۱۱۷۱۔ ابو داؤد ۳۳۵۴)

(۲۱۰۸۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی کھجوروں کی بیع پکی کھجور کے بدلے انگور کی بیع کشمش کے بدلے اور کھیتی کی بیع گندم کے بدلے ماپ کر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۰۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الرُّطَبَ بِالتَّمْرِ ، وَقَالَ : هُوَ أَقَلُّهُمَا فِي الْمِكْيَالِ ، أَوْ فِي الْقَفِيزِ.

(۲۱۰۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کچی کھجور کے بدلے پکی کھجور کی بیع کو مکروہ قرار دیا وہ فرماتے ہیں کہ وہ وزن میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

(۲۱۰۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي عَيَّاشٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعْدًا عَنِ السُّلْتِ بِالذُّرَةِ فَكَرِهَهُ ، وقَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ : أَيَنْقُصُ إِذَا جَفَّ ؟ فَقَالُوا : نَعَمْ ، فَكَرِهَهُ. (ترمذی ۱۲۲۵۔ ابن ماجہ ۲۲۶۴)

(۲۱۰۸۷) حضرت زید بن ابی عیاش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد سے سوال کیا کہ بغیر چھلکے والے سفید جو کو مکئی کے بدلے لیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کیا تازہ کھجور کو پکی کھجور کے بدلے بیچا جاسکتا ہے؟ آپ نے سوال کیا کہ کیا تازہ کھجور خشک ہوجانے کے بعد کم ہوجائے گی؟ لوگوں نے ہاں میں جواب دیا تو آپ نے اس کو درست قرار نہ دیا۔

(۲۱۰۸۸) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، أَنَّهُ كَرِهَ التَّمْرَ الرُّطَب بِالْيَابِسِ مِثْلاً بِمِثْلٍ.

(۲۱۰۸۸) حضرت حکم نے تازہ کھجور کو خشک کھجور کے بدلے برابر سرابر دینے کو مکروہ قرار دیا۔

(۸۱) فِي الرَّجلِ يعتِق بعض مملوكِهِ

کیا آدمی اپنے غلام کے کچھ حصے کو آزاد کرسکتا ہے؟

(۲۱۰۸۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنِ الْحَارِثِ عن إبْرَاهِيمَ وَغَيْرِهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَنْ أَ
شِقْصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ لَهُ ، وَكَانَ لَهُ كُلُّهُ ، أَوْ بَعْضُهُ ، فَهُوَ عَتِيقٌ كُلُّهُ.

(۲۱۰۸۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنے غلام کے کچھ حصے کو آزاد کیا، اس کا کچھ حصہ تھا یا سارا تھا، وہ غ
سارے کا سارا آزاد ہو جائے گا۔

(۲۱۰۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي رَجُلٍ ، قَالَ لِجَارِيَتِهِ : فَرْجُكِ حُرٌ
قَالَ : هِيَ حُرَّةٌ ، وَإِذَا عَتَقَ مِنْهَا شَيْءٌ فَهِيَ حُرَّةٌ.

(۲۱۰۹۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنی باندی سے کہا کہ تیری شرمگاہ آزاد ہے، تو وہ آزاد ہو جا
گی، اسی طرح اگر اس کے جسم کے کسی ایک حصے کو آزاد کیا تو وہ ساری کی ساری آزاد ہو جائے گی۔

(۲۱۰۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إلَى عُمَرَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ :
أَعْتَقْتُ ثُلُثَ عَبْدِي ، فَقَالَ عُمَرُ : هُوَ حُرٌّ كُلُّهُ ، لَيْسَ لِلَّهِ شَرِيكٌ.

(۲۱۰۹۱) حضرت خالد بن سلمہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرفہ میں تھے، اس آدمی نے
کہ میں نے اپنے غلام کا ایک تہائی حصہ آزاد کر دیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ سارے کا سارا آزاد ہو گیا، اللہ کا ک
شریک نہیں ہے۔

(۲۱۰۹۲) حَدَّثَنَا وكيع ، عن سفيان ، عن جابر ، عن عامر ، قَالَ : إذا أعتق بعضه ، فهو حر كله.

(۲۱۰۹۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جب کسی نے اپنے غلام کا کچھ حصہ آزاد کیا تو وہ سارے کا سارا آزاد ہو جائے گا۔

(۲۱۰۹۳) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ ثُلُثَ عَبْدِهِ ، قَالَ : يَسْعَى لَهُ
الثُّلُثَيْنِ ، وَلاَ يَضْمَنُ لِبَقِيَّتِهِ.

(۲۱۰۹۳) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے اپنے غلام کا ایک تہائی آزاد کیا تو وہ دو ثلث کی آزادی کی کوشش کر
ایک ثلث کا ضامن نہ ہوگا۔

(۲۱۰۹۴) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، أَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ ثُلُثَ غُلاَمٍ لَهُ ، فر
إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : هُوَ حُرٌّ ، لَيْسَ لله شَرِيكٌ. (ابوداؤد ۳۹۲۹۔ احمد ۵/ ۷۵)

(۲۱۰۹۴) حضرت ابو ملیح فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کا ایک تہائی حصہ آزاد کر دیا، یہ معاملہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

ہوا تو آپ نے فرمایا کہ وہ سارے کا سارا آزاد ہے، اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

(۲۱۰۹۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ لِغُلاَمِهِ : نِصْفُكَ حُرٌّ ، قَالَ : إِنْ كَانَ كَمَا يَقُولُونَ : الضَّمَانُ حَقٌّ ، فَهُوَ عَتِيقٌ ، وَكَانَ مِنْ رَأْيِ الْحَكَمِ أَنْ يُعْتِقَهُ ، قَالَ : وَسَأَلْتُ حَمَّادًا فَقَالَ : يَعْتِقُ نِصْفَهُ وَيَسْعَى فِي النِّصْفِ الْبَاقِي.

(۲۱۰۹۵) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام سے کہے کہ تیرا آدھا حصہ آزاد ہے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اسلاف فرمایا کرتے تھے کہ ضمان حق ہے وہ آزاد ہو جائے گا۔ حضرت حکم کی رائے یہ تھی کہ اسے آزاد کر دے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے نصف کو آزاد کر دے اور باقی کے لیے وہ کوشش کرے گا۔

(۲۱۰۹٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : يُعْتِقُ الرَّجُلُ مَا شَاءَ مِنْ غُلاَمِهِ.

(۲۱۰۹٦) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے غلام کے جتنے حصے کو چاہے آزاد کر سکتا ہے۔

(۲۱۰۹۷) حَدَّثَنَا عبدة بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أَعْتَقَ من عَبْدِهِ قَلِيلاً ، أَوْ كَثِيرًا ، فَهُوَ عَتِيقٌ ، وَإِذَا طَلَّقَ مِنِ امْرَأَتِهِ إِصْبَعًا ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهِيَ طَالِقٌ.

(۲۱۰۹۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے اپنے غلام کو تھوڑا یا زیادہ آزاد کیا تو وہ سارے کا سارا آزاد ہو جائے گا، اور جب اس نے اپنی بیوی کو ایک انگلی یا اس سے زیادہ طلاق دی تو اسے طلاق ہو جائے گی۔

(۸۳) ما تجوز فِيهِ شهادة النِّساءِ

عورتوں کی گواہی کس چیز میں قابل قبول ہے؟

(۲۱۰۹۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : مَضَتِ السُّنَّةُ أَنْ تَجُوزَ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِيمَا لاَ يَطَّلِعُ عَلَيْهِ غَيْرُهُنَّ مِنْ وِلاَدَاتِ النِّسَاءِ وَعُيُوبِهِنَّ ، وَتَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَابِلَةِ وَحْدَهَا فِي الإِسْتِهْلاَلِ ، وَامْرَأَتَانِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ. (عبدالرزاق ۱۵۴۲۷)

(۲۱۰۹۸) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جن چیزوں پر مرد مطلع نہیں ہو سکتے ان میں عورتوں کی گواہی درست ہے، جیسے عورتوں کے یہاں بچے کی پیدائش اور عورتوں کے عیوب وغیرہ، نومولود بچے کے سانس لینے کے بارے میں صرف دائی اور اس کے ساتھ دو عورتوں کی گواہی درست ہوگی۔

(۲۱۰۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِيمَا لاَ تَجُوزُ فِيهِ شَهَادَاتُ الرِّجَالِ : أَرْبَع نسوة ، وَقَالَ الْحَكَمُ : امْرَأَتَانِ تُجْزِيَانِ.

(۲۱۰۹۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جن چیزوں میں مردوں کی گواہی درست نہیں ان میں دوعورتوں کی گواہی کافی ہے۔

(۲۱۱۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ عَلَى الاسْتِهْلاَلِ.

(۲۱۱۰۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نومولود بچے کے سانس لینے کے بارے میں عورتوں کی گواہی درست ہے۔

(۲۱۱۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : مِنَ الشَّهَادَاتِ شَهَادَات لاَ يَجُوزُ فِيهَا إلاَّ شَهَادَاتُ النِّسَاءِ.

(۲۱۱۰۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ بعض گواہیاں ایسی ہیں جن میں صرف عورتوں کی گواہی جاری ہوسکتی ہے۔

(۲۱۱۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالُوا : تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ فِيمَا لاَ يَطَّلِعُ عَلَيْهِ الرِّجَالُ.

(۲۱۱۰۲) حضرت ابراہیم، حضرت حسن اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جن باتوں پر مرد مطلع نہیں ہوسکتے ان میں صرف ایک عورت کی گواہی بھی کافی ہے۔

(۲۱۱۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ أَقَلُّ مِنْ شَهَادَةِ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ فِيمَا لاَ تَجُوزُ فِيهِ شَهَادَةُ الرِّجَالِ.

(۲۱۱۰۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جن چیزوں میں مردوں کی گواہی درست نہیں ان میں چار عورتوں سے کم کی گواہی درست نہیں۔

(۲۱۱۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ قَابِلَةٍ.

(۲۱۱۰۴) حضرت شریح نے دائی کی گواہی کو جائز قرار دیا۔

(۲۱۱۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ قَابِلَةٍ.

(۲۱۱۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دائی کی گواہی کو جائز قرار دیا۔

(۲۱۱۰۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، وَأَبِی حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : تَجُوزُ شَهَادَةُ قَابِلَةٍ وَاحِدَةٍ ، وَقَالَ أَحَدُهُمَا : وَإِنْ كَانَتْ يَهُودِيَّةً.

(۲۱۱۰۶) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ایک دائی کی گواہی کافی ہے اور ان میں سے ایک فرماتے ہیں کہ خواہ وہ یہودیہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۱۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مِنَ الشَّهَادَةِ شَهَادَةٌ لاَ تَجُوزُ فِيهَا إلاَّ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ.

(۲۱۱۰۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بعض گواہیاں ایسی ہیں جن میں صرف عورت کی گواہی جائز ہوسکتی ہے۔

(۸۳۰) فِی الشَّاهِدَيْنِ يَخْتَلِفَانِ

اگر دو گواہوں کا اختلاف ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۱۰۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ فِی الشَّاهِدَيْنِ يَخْتَلِفَانِ فَشَهِدَ أَحَدُهُمَا عَلَى عِشْرِينَ

وَالآخَرُ عَلَى عَشْرَةٍ ، قَالَ :يُؤْخَذُ بِالْعَشْرَةِ.

(۲۱۱۰۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر دو گواہوں کا اختلاف ہو جائے، ایک دس کی گواہی دے اور دوسرا بیس کی تو دس کا فیصلہ کیا جائے گا۔

(۲۱۱۰۹) حَدَّثَنَا شريك ، عن جابر ، عن عامر ، وعن مغيرة ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :مثله.

(۲۱۱۰۹) حضرت ابراہیم سے بھی یونہی منقول ہے۔

(۲۱۱۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاثِلَةَ ، قَالَ :شَهِدَ شَاهِدَانِ عِنْدَ شُرَيْحٍ أَحَدُهُمَا بِأَكْثَرَ وَالآخَرُ بِأَقَلَّ ، فَأَجَازَ شَهَادَتَهُمَا عَلَى الأَقَلِّ.

(۲۱۱۱۰) حضرت عمر بن عبد اللہ بن واثلہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح کے پاس دو گواہوں نے گواہی دی، ایک نے زیادہ کی اور دوسرے نے کم کی گواہی دی، حضرت شریح نے کم والی گواہی کو قبول کیا۔

(۲۱۱۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَلِيحٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاثِلَةَ ، قَالَ : شَهِدَ عِنْدَ شُرَيْحٍ شَاهِدَانِ أَحَدُهُمَا عَلَى أَلْفٍ وَالآخَرُ عَلَى خَمْسِ مِئَةٍ ، فَأَجَازَ شُرَيْحٌ شَهَادَتَهُمَا عَلَى الْخَمْسِ مِئَةٍ.

(۲۱۱۱۱) حضرت عمر بن عبد اللہ بن واثلہ فرماتے ہیں کہ دو گواہوں نے حضرت شریح کے پاس گواہی دی، ایک نے ہزار پر اور دوسرے نے پانچ سو پر، حضرت شریح نے پانچ سو پر دی گئی گواہی کو قبول فرمایا۔

(۲۱۱۱۲) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَهُ أَوْكَسُهُمَا.

(۲۱۱۱۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ کم عدد پر دی گئی گواہی کو قبول کیا جائے گا۔

(۸٤) فِي الحوالةِ ، أله أن يرجع فِيها ؟

کیا حوالہ میں رجوع کی جاسکتی ہے؟

(۲۱۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كُلُّ حَوَالَةٍ تَرْجِعُ إلاَّ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ : أَبِيعُكَ مَا عَلَى فُلاَنٍ وفلان بِكَذَا وَكَذَا ، فَإِذَا بَاعَهُ فَلاَ يَرْجِعُ.

(۲۱۱۱۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر حوالہ میں رجوع کی جاسکتی ہے، البتہ اگر ایک آدمی دوسرے سے یہ کہے کہ میں تجھ سے اس چیز پر بیع کرتا ہوں جو فلاں اور فلاں کے پاس ہے اور اتنے اور اتنے میں بیع کرتا ہوں، اگر وہ بیع کرلے تو رجوع نہیں کرسکتا۔

(۲۱۱۱٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ ابن أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، قَالَ :لاَ يَرْجِعُ فِي الْحَوَالَةِ إلَى صَاحِبِهِ حَتَّى يُفْلِسَ ، أَوْ يَمُوتَ ، وَلاَ يَدَعُ وفاء ، فَإِنَّ الرَّجُلَ يُوسِرُ مَرَّةً وَيُعْسِرُ مَرَّةً.

(۲۱۱۱۴) حضرت حکم بن عتیبہ فرماتے ہیں کہ حوالہ میں صاحب حوالہ کی طرف رجوع نہیں کیا جا سکتا یہاں تک کہ وہ نادار ہو جائے یا مرجائے اور معاہدہ پورا کرنے کے لئے کوئی سبب نہ چھوڑے، اس لئے کہ آدمی کبھی مالدار اور کبھی نادار ہو جاتا ہے۔

(۲۱۱۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ ، عَنْ عُثْمَانَ فِي الْحَوَالَةِ :يَرْجِعُ ، لَيْسَ عَلَى مال مُسْلِمٍ تَوًى.

(۲۱۱۱۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حوالہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حوالہ میں رجوع کیا جا سکتا ہے، مسلمان کے مال کو ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا۔

(۲۱۱۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا احْتَالَ عَلَى مَلِيءٍ ، ثُمَّ أَفْلَسَ بَعْدُ ، فَهُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِ.

(۲۱۱۱۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص نے مالداری کی حالت میں حوالہ کیا اور بعد میں غریب ہو گیا تو وہ مال اس کے لئے جائز ہے۔

(۲۱۱۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَطَّابٍ الْعُصْفُرِيِّ ، قَالَ :أَحَالَنِي رَجُلٌ عَلَى يَهُودِيٍّ فَلَوَّانِي ، فَسَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ فَقَالَ. ارْجِعْ إِلَى الأَوَّلِ.

(۲۱۱۱۷) حضرت خطاب عصفری کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک آدمی نے کسی یہودی کے پاس رکھوائے موجود مال کا حوالہ کیا اور اس یہودی نے مجھے مال دینے سے انکار کیا اور ٹال مٹول سے کام لیا تو میں نے اس بارے میں حضرت شعبی سے سوال کیا، انہوں نے فرمایا کہ پہلے سے رجوع کرو۔

(۲۱۱۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُحِيلُ الرَّجُلَ فَيَتْوَى ، قَالَ :يَرْجِعُ عَلَى الأَوَّلِ.

(۲۱۱۱۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی دوسرے کے پاس مال رکھوائے تو دوسرا اس مال کو ہلاک کر دے تو پہلے سے رجوع کیا جائے گا۔

(۲۱۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ بِنَحْوِهِ.

(۲۱۱۱۹) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۱۱۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ :أَشْتَرِي مِنْكَ مَا عَلَى فُلاَنٍ ، وَقَالَ :هُوَ غَرَرٌ.

(۲۱۱۲۰) حضرت شعبی نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی یہ کہے کہ میں یہ چیز تجھ سے اس چیز کے عوض خریدتا ہوں جو فلاں کے پاس ہے، حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ یہ غرر (غیر موجود چیز میں کیا جانے والا معاملہ) ہے۔

(۲۱۱۲۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بن معاذ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الْحَوَالَةَ بَرَاءةً إلاَّ أَنْ يُبْرِئَهُ ، فَإِذَا أَبْرَأَهُ ، فَقَدْ بَرِءَ.

(۲۱۱۲۱) حضرت حسن حوالہ کو براءت نہیں سمجھتے تھے، ہاں البتہ جب صاحب حق واقعی بری کردے تو بری ہو جائے گا۔

(۸۵) فِي الْمرأةِ تعطِي زوجها

اگر عورت اپنے خاوند کو کوئی چیز دے تو واپس لے سکتی ہے یا نہیں؟

(۲۱۱۲۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، إِنَّ النِّسَاءَ يُعْطِينَ أَزْوَاجَهُنَّ رَغْبَةً وَرَهْبَةً ، فَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْطَتْ زَوْجَهَا شَيْئًا فَأَرَادَتْ أَنْ تَعْتَصِرَهُ فَهِيَ أَحَقُّ بِهِ.

(۲۱۱۲۲) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے حکام کے نام ایک خط میں لکھا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو اپنی مرضی سے کوئی چیز دینا چاہیں تو دے سکتی ہیں، اگر کوئی عورت اپنے خاوند کو کوئی چیز دینے کے بعد واپس لینا چاہے تو وہ اس کی زیادہ حقدار ہے۔

(۲۱۱۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ تَرْجِعُ الْمَرْأَةُ فِي هِبَتِهَا ، وَلاَ يَرْجِعُ الرَّجُلُ فِي هِبَتِهِ.

(۲۱۱۲۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ عورت اپنے ہبہ میں رجوع نہیں کر سکتی اور آدمی بھی اپنی ہبہ کردہ چیز میں رجوع نہیں کر سکتا۔

(۲۱۱۲٤) حَدَّثَنَا وكيع، عن سفيان ، عن منصور ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، في الرجل والمرأة ليس لواحد منهما أن يرجع فيما وهب لصاحبه.

(۲۱۱۲۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ میاں بیوی میں سے کوئی اپنی ہبہ کردہ چیز میں رجوع نہیں کر سکتا۔

(۲۱۱۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الزَّوْجِ وَالْمَرْأَةِ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يَرْجِعَ فِيمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهِ.

(۲۱۱۲۵) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ میاں بیوی میں سے کوئی اپنی ہبہ کردہ چیز میں رجوع نہیں کر سکتا۔

(۲۱۱۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ تُخَاصِمُ زَوْجَهَا إِلَى شُرَيْحٍ فِي شَيْءٍ أَعْطَتْهُ إِيَّاهُ فَقَالَ الرَّجُلُ : أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : (فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا) فَقَالَ شُرَيْحٌ : لَوْ طَابَتْ بِهِ نَفْسُهَا لَمْ تُخَاصِمْكَ.

(۲۱۱۲۶) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک عورت اپنے خاوند کا جھگڑا لے کر حضرت شریح کے پاس آئی، اس نے اپنے خاوند کو کوئی چیز دی تھی اب واپس لینا چاہتی تھی، آدمی نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتے ہیں (ترجمہ) اگر عورتیں تمہیں اپنے دل کی خوشی سے کوئی چیز دے دیں تو اسے سہولت سے کھا لو۔ حضرت شریح نے فرمایا کہ اگر وہ خوشی سے دیتی تو تجھ سے جھگڑا نہ کرتی۔

(۲۱۱۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، عَنْ شُرَیْحٍ :شَاهِدَانِ ذَوَا عَدْلٍ أَنَّهَا تَرَکَتْهُ مِنْ غَیْرِ کُرْهٍ ، وَلاَ هَوَانٍ.

(۲۱۱۲۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اس صورت میں دو عادل آدمی گواہی دیں کہ عورت نے مرد پر اپنے حق کو بغیر کسی زبردستی اور مجبوری کے چھوڑا ہے۔

(۲۱۱۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِیهِ طَاوُوس ، قَالَ :إذَا وَهَبَتِ الْمَرْأَةُ لِزَوْجِهَا ، ثُمَّ رَجَعَتْ فِیهِ یُرَدُّ إلَیْهَا.

(۲۱۱۲۸) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر عورت خاوند کو کوئی چیز ہبہ کر کے اس میں رجوع کرنا چاہے تو وہ چیز اسے واپس کی جائے گی۔

(۲۱۱۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ :إذا أَعْطَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَهِیَ طَیِّبَةُ النَّفْسِ ، فَهُوَ جَائِزٌ ، وَقَالَ مَنْصُورٌ :لاَ یُعْجِبُنِی.

(۲۱۱۲۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب عورت نے اپنے خاوند کو دل کی خوشی سے کوئی چیز دی تو یہ درست ہے، حضرت منصور فرماتے ہیں کہ یہ بات مجھے تو اچھی نہیں لگتی۔

(۲۱۱۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ وَوَکِیعٌ ، عَنْ إسْمَاعِیلَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :یَجُوزُ لَهَا مَا أَعْطَاهَا زَوْجُهَا ، وَلاَ یَجُوزُ لَهُ مَا أَعْطَتْهُ.

(۲۱۱۳۰) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ خاوند جو چیز بیوی کو دے وہ اس کے لئے جائز ہے اور بیوی جو چیز خاوند کو دے وہ اس کے لئے درست نہیں۔

(۸۶) فِی الرَّجلِ یرهن عِند الرّجلِ الأرض

کیا آدمی دوسرے کے پاس زمین رہن رکھوا سکتا ہے؟

(۲۱۱۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ :إذَا ارْتَهَنَ الرَّجُلُ الأَرْضَ فَلَیْسَ لَهُ أَنْ یَعْمَلَ فِیهَا شَیْئًا ، فَإِنْ عَمِلَ فیها شیئا حُسِبَ لِصَاحِبِ الأَرْضِ مِنْ رَهْنِهِ مثلُ أَجْرَ مِثْلِهَا.

(۲۱۱۳۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی نے دوسرے کے پاس کوئی چیز بطور رہن کے رکھوائی تو وہ اس میں کام کاج نہیں کر سکتا، اگر وہ اس میں کوئی کام کرتا ہے تو زمین والے کو اس زمین کا پورا پورا کرایہ ادا کرنا ہوگا۔

(۲۱۱۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِیهِ فِی رَجُلٍ رَهَنَ امْرَأَتَهُ أَرْضًا بِصَدَاقِهَا فَأَکَلَتْ مِنَ الْغَلَّةِ ، قَالَ :لاَ تُحْسَبُ عَلَیْهَا.

(۲۱۱۳۲) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے مہر کے بدلے اپنی بیوی کے پاس اپنی زمین بطور رہن کے رکھوائی اور عورت نے اس کا غلہ کھایا تو یہ اس کے مہر میں سے شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۲۱۱۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ ارْتَهَنَ مَمْلُوكَةً لَهَا ابْنٌ فَأَرْضَعَتْ لَهُ ، قَالَ : يُحْسَبُ لَهُ أَجْرُ مِثْلِهَا بِمَا أَرْضَعَتْ.

(۲۱۱۳۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی باندی رہن رکھوائی، اس کا ایک بیٹا تھا جسے اس نے دودھ پلایا، تو اس کے دودھ پلانے کا اجر شمار کیا جائے گا۔

(۲۱۱۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا انْتَفَعَ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ قَاصَّهُ بِقَدْرِ ذَلِكَ.

(۲۱۱۳۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی نے رہن شدہ چیز سے استفادہ کیا تو اس کا حساب لگایا جائے گا۔

(۲۱۱۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ ارْتَهَنَ دَارًا ، أَوْ غُلاَمًا فَاسْتَغَلَّهُ ، قَالَ :الْغَلَّةُ مِنَ الرَّهْنِ.

(۲۱۱۳۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کے پاس گھر رہن کے طور پر رکھوایا یا غلام رکھوایا اور اس نے اسے استعمال کیا تو وہ فائدہ رہن میں سے شمار ہوگا۔

(۸۷) فِي الرَّجلِ يقِرّ لِوارِثٍ أو غيرِ وارِثٍ بِدينٍ

اگر کوئی شخص وارث یا غیر وارث کے لئے قرض کا اقرار کرے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۱۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :إِذَا أَقَرَّ لِوَارِثٍ بِدَيْنٍ جَازَ.

(۲۱۱۳۶) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جب آدمی نے وارث کے لئے قرض کا اقرار کیا تو جائز ہے۔

(۲۱۱۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَامِرٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ :سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْهُ فَقَالَ :أُحَمِّلُهَا إِيَّاهُ ، وَلاَ أَتَحَمَّلُهَا عَنْهُ.

(۲۱۱۳۷) حضرت حسن سے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں اسے اس پر لازم کرتا ہوں اس سے دور نہیں کرتا۔

(۲۱۱۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَعَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالُوا :إِذَا أَقَرَّ فِي مَرَضٍ لِوَارِثٍ بِدَيْنٍ لَمْ يَجُزْ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ ، وَإِذَا أَقَرَّ لِغَيْرِ وَارِثٍ جَازَ.

(۲۱۱۳۸) حضرت حکم، حضرت ابراہیم، حضرت شعبی اور حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر مرض الوفات میں کوئی شخص کسی وارث کے لئے قرض کا اقرار کرے تو گواہی کے بغیر جائز نہیں اور اگر غیر وارث کے لئے کیا تو جائز ہے۔

(۲۱۱۳۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ لِوَارِثٍ بِدَيْنٍ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ.

(۲۱۱۳۹) حضرت ابن اذینہ فرماتے ہیں کہ وارث کے لئے قرضہ کا اقرار جائز نہیں۔

(۲۱۱٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ إِقْرَارُ الْمَرِيضِ.

(۲۱۱۴۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مریض کا اقرار جائز نہیں۔

(۲۱۱٤۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ أَقَرَّ لِوَارِثٍ بِدَيْنٍ ، قَالَ :جَائِزٌ.

(۲۱۱۴۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وارث کے لئے قرض کا اقرار جائز ہے۔

(۲۱۱٤۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ اعْتِرَافَ الرَّجُلِ عِنْدَ مَوْتِهِ بِالدَّيْنِ لِغَيْرِ وَارِثٍ ، وَلاَ يُجِيزُهُ لِوَارِثٍ إلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۲۱۱۴۲) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ موت کے وقت غیر وارث کے لئے قرض کا اقرار جائز ہے لیکن وارث کے لئے بغیر گواہی کے جائز نہیں۔

(۲۱۱٤۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيُّ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :إِذَا أَقَرَّ الرَّجُلُ بِدَيْنٍ فِي مَرَضِهِ فَأَرَى أَنْ يَجُوزَ عَلَيْهِ لأَنَّهُ لَوْ أَقَرَّ بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ جَازَ وَأَصْدَقُ مَا يَكُونُ عِنْدَ مَوْتِهِ.

(۲۱۱۴۳) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مرض میں قرض کا اقرار کرے تو جائز ہے، کیونکہ اگر حالتِ صحت میں کرتا تو بھی جائز ہوتا اور جب حالتِ مرض میں کر رہا ہے تو بطریقِ اولیٰ جائز ہونا چاہئے۔

(۸۸) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ مِنَ الرَّجُلِ الطَّعَامَ إِلَى أَجَلٍ

نقد ادائیگی کے بعد ایک مقررہ مدت پر غلے کی بیع کرنا

(۲۱۱٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :إِذَا بِعْتَ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ فَحَلَّ الأَجَلُ فَلاَ تَأْخُذْ طَعَامًا ، قَالَ :وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ أَبُو الشَّعْثَاءِ :إِذَا حَلَّ دِينَارُكَ فَخُذْ بِهِ مَا شِئْتَ.

(۲۱۱۴۴) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جب ایک آدمی ایک مقررہ مدت تک غلے کی بیع کرے تو وہ مدت پوری ہو جانے کے بعد خود بخود غلے کو اٹھا نہیں سکتا، حضرت جابر بن زید ابو شعثاء فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے دینار خرچ کردو تو جو چاہو لے سکتے ہو۔

(۲۱۱٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بِعْتُ مِنْ رَجُلٍ تَمْرًا آخُذُ مِنْ ثَمَنِ تَمْرِي تَمْرًا ؟ قَالَ :لاَ تَأْخُذَنَّ طَعَامًا مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ.

(۲۱۱۴۵) حضرت محمد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن میسب سے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو کھجوریں بیچیں، کیا میں کھجوروں کی قیمت سے کھجوریں خرید سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، ایسا غلہ نہ لو جسے کیل یا وزن کیا جاتا ہے۔

(۲۱۱٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا بِعْت طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ فَحَلَّ مَالُكَ فَخُذْ بِهِ مِنَ الْعُرُوضِ مَا شِئْتَ ، لاَ تَأْخُذْ طَعَامًا إلا طعامك بِعَيْنِهِ.

(۲۱۱۴۶) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جب تم نے غلے کو ایک مدت تک کے لئے فروخت کیا، اور تم نے اپنا مال ادا کر دیا تو تم اپنے سامان میں سے جو چاہو لے لو، البتہ اگر غلہ لو تو صرف اپنا غلہ ہی لو۔

(۲۱۱٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فِي رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ غَنَمًا إِلَى أَجَلٍ ، فَلَمَّا حَلَّ الأَجَلُ أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ غَنَمًا وَيُقَاصَّهُ فَكَرِهَهُ.

(۲۱۱۴۷) حضرت ابو سلمہ نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ آدمی دوسرے آدمی کو ایک مدت تک کے لیے ایک ریوڑ فروخت کرے، جب وہ مدت آئے تو وہ ریوڑ کو واپس لے کر بیع کو ختم کرنے کا ارادہ کرے۔

(۲۱۱٤۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ وَحَمَّادٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا الْكُرَّ بِأَرْبَعِينَ نَسأً ، ثُمَّ يَشْتَرِيَ مِنْهُ طَعَامًا ، مِثْلَهُ بِدُونِ الأَرْبَعِينَ.

(۲۱۱۴۸) حضرت حارث اور حضرت حماد نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی غلے کا ایک کُر چالیس میں ادھار پر خریدے اور پھر چالیس کے بغیر اس جیسا غلہ خرید لے۔

(۲۱۱٤۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِذَا بِعْتَ بَيْعًا مِمَّا يُكَالُ وَيُوزَنُ إِلَى أَجَلٍ فَحَلَّ أَجَلُكَ فَلاَ تَأْخُذْهما وَخُذْ مَا خَالَفَهُمَا.

(۲۱۱۴۹) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ کوئی کیلی یا موزونی چیز جب ایک مدت تک کے لئے بیچو اور جب وہ مدت آجائے تو ان دونوں کو نہ لو بلکہ ایسی چیز لو جو ان کے مخالف ہو۔

(۲۱۱٥۰) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالاَ : مَنْ بَاعَ طَعَامًا بِذَهَبٍ إِلَى أَجَلٍ فَحَلَّ الأَجَلُ ، فَلاَ يَأْخُذْ بِهِ تَمْرًا.

(۲۱۱۵۰) حضرت سعید بن میسب اور حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک مقررہ مدت تک کے لئے سونے کے بدلے غلہ خریدے تو مدت کے آنے پر کھجوریں نہ لے۔

(۲۱۱٥۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ تَأْخُذْ كَيْلاً.

(۲۱۱۵۱) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ کیل کر کے نہ لو۔

(۲۱۱٥۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ طَاوُوسًا ، عَنْ رَجُلٍ بَاعَ رَجُلاً بُرًّا إِلَى أَجَلٍ ، فَلَمَّا

حَلَّ الأَجَلُ أَيَأْخُذُ بُرًّا مَكَانَ دَرَاهِمِهِ ؟ قَالَ : لاَ.

(۲۱۱۵۲) حضرت ابراہیم بن نافع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاوس سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے دوسرے کو گندم ایک مدت تک کے لئے بیچی، جب مدت آئی تو کیا وہ دراہم کی جگہ گندم لے سکتا ہے، انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۲۱۱۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن سفيان عن جابر عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ بُرًّا مَكَانَهُ.

(۲۱۱۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دراہم کی جگہ گندم لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۱۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الطَّعَامَ إِلَى أَجَلٍ فَيَحِلُّ فَلاَ يَجِدُ عِنْدَهُ دَرَاهِمَ ، قَالَ : خُذْ مَا شِئْتَ.

(۲۱۱۵۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو ایک مدت تک کے لئے گندم بیچی، جب وہ مدت آئی تو اس کے پاس دراہم نہیں تھے تو وہ جو چاہے لے لے۔

(۲۱۱۵٥) حَدَّثَنَا وكيع ، عن سفيان ، عن حماد ، قَالَ : خذ ما شئت.

(۲۱۱۵۵) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ جو چاہو لے لو۔

(۲۱۱٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : ذَلِكَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ.

(۲۱۱۵۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ یہ غلہ غلے کے بدلے ہوگا۔

(۲۱۱٥۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيعُ الْمَتَاعَ إِلَى أَجَلٍ فَيَحِلُّ الأَجَلُ ، أَيَأْخُذُ مَتَاعًا ؟ فَقَالَ : قَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي غَرِيمَهُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ ، فَقِيلَ لَهُ : أَيَبِيعُ طَعَامًا وَيَأْخُذُ طَعَامًا ؟ قَالَ : فَإِنِّي لاَ أَقُولُ فِيهِ شَيْئًا.

(۲۱۱۵۷) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت محمد سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص سامان کو ایک مدت تک کے لئے بیچے اور جب وہ مدت آجائے تو کیا وہ سامان لے سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے مقروض کے پاس جاتا ہے اور اس سے یہ لے لیتا ہے۔ ان سے کہا گیا کہ کیا وہ غلہ بیچ رہا ہے اور غلہ ہی لے رہا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اس بارے میں کچھ نہیں کہتا۔

(۲۱۱٥۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : قَضَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي دَيْنِ الْمُتَوَفَّى مِنْ طَعَامٍ ، قَالَ : لاَ يَأْخُذُ الطَّعَامَ.

(۲۱۱۵۸) حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس شخص کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو فوت ہو جائے اور اس نے کسی کا غلہ دینا ہو تو غلہ نہیں لیا جائے گا۔

(٨٩) فِي الرجل اشترى دارًا فبناها

ایک آدمی گھر خریدے اور اس کی تعمیر کرے، پھر شفیع یا مستحق نکل آئیں تو کیا حکم ہے؟

(٢١١٥٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الدَّارَ فَيَبْنِيهَا ، ثُمَّ يَجِيءُ الشَّفِيعُ ، قَالَ:يَأْخُذُها بِبُنْيَانِهَا ، أَوْ بقيمتها ، وَقَالَ حَمَّادٌ :يَقْلَعُ بِنَائَهَا وَيَأْخُذُهَا.

(٢١١٥٩) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی گھر خریدنے کے بعد اس کی تعمیر کرے پھر شفعہ کرنے والا آجائے تو وہ یا تو اس کی عمارت کے ساتھ لے گا یا اس کی قیمت ادا کرے گا۔ حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اس کی عمارت کو گرا کر وہ لے سکتا ہے۔

(٢١١٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى دَارًا فَبَنَاهَا ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَحَقَّهَا ، فَكَتَبَ أَنْ تُقَوَّمَ الْعَرْصَةُ وَيُقَوَّمَ الْبِنَاءُ ، فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الْبِنَاءَ بِقِيمَتِهِ ، وَإِنْ أَبَى سَلَّمَ الْعَرْصَةَ بِقِيمَتِهَا.

(٢١١٦٠) حضرت خالد حذاء فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے گھر خرید کر اسے تعمیر کیا، پھر ایک آدمی اس میں مستحق نکل آیا تو زمین اور عمارت کی قیمت لگوائی جائے گی، اگر وہ چاہے تو عمارت کی قیمت ادا کر کے لے لے، اور اگر انکار کرے تو زمین کو اس کی قیمت کے ساتھ گاہک کے حوالے کردے۔

(٢١١٦١) قَالَ وَكِيعٌ :قَالَ سُفْيَانُ :يَقْلَعُ بِنَائَهُ.

(٢١١٦١) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اس کی عمارت گرائی جائے گی۔

(٩٠) فِي الرّجلِ يتزوّج المرأة على الدّارِ

مکان کو مہر بنا کر شادی کرنے کا حکم

(٢١١٦٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنِ ابن عِكْرِمَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى دَارٍ ، فَطَلَبَ شَفِيعُ الدَّارِ الدَّارَ ، قَالَ :يَأْخُذُهَا بِصَدَاقِ مِثْلِ الْمَرْأَةِ ، قَالَ :وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ :لَسْتُ أَرَى ذَلِكَ وَلَكِنْ يَأْخُذُهَا الشَّفِيعُ بِالْقِيمَةِ.

(٢١١٦٢) حضرت حارث عکلی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے ایک مکان کے عوض شادی کرے پھر مکان کا شفیع مکان کو طلب کرے تو عورت کو اس کا مہر مثلی ملے گا، ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ میری رائے یہ نہیں البتہ شفیع اس کی قیمت لے سکتا ہے۔

(٢١١٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ فِي صَدَاقٍ شُفْعَةٌ.

(٢١١٦٣) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مہر میں شفعہ نہیں ہوسکتا۔

(٢١١٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :حُدِّثْتُ عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ فِي صَدَاقٍ شُفْعَةٌ.

(۲۱۱۶۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مہر میں شفعہ نہیں ہوسکتا۔

(۲۱۱٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ عَلَى الدَّارِ ، قَالَ :يَأْخُذُهَا الشَّفِيعُ بِقِيمَةِ الدَّارِ.

(۲۱۱۶۵) حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی نے کسی مکان کے عوض عورت سے نکاح کیا تو شفیع مکان کی قیمت لے سکتا ہے۔

(٩١) فِي الرَّجلِ يكون له على الرَّجلِ الدّين فلا يدرِي أين هو ؟

اگر ایک آدمی نے کسی کا قرضہ دینا ہو اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے تو کیا حکم ہے؟

(٢١١٦٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذا كَانَ عَلَيْكَ دَيْنٌ لِرَجُلٍ فَلَمْ تَدْرِ أَيْنَ هُوَ وَأَيْنَ وَارِثُهُ ؟ فَتَصَدَّقْ بِهِ عَنْهُ ، فَإِنْ جَاءَ فَخَيِّرْهُ.

(۲۱۱۶۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر تم پر کسی آدمی کا قرضہ ہو اور تمہیں معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے یا اس کے ورثاء کہاں ہیں تو اس کی طرف سے صدقہ کردو، اس کے بعد اگر وہ آجائے تو اسے اختیار دے دو۔

(٢١١٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ [illegible]شٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي رَجُلٍ هَلَكَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لاَ يَعْرِفُ صَاحِبَ الدَّيْنِ ، فَأَمَرَ أَنْ يُتَصَدَّقَ عَنْهُ بِذَلِكَ الدَّيْنِ.

(۲۱۱۶۷) حضرت عبداللہ بن حنش فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ہلاک ہوگیا اور اس پر قرضہ تھا، قرضہ دینے والا کو علم نہ تھا کہ وہ کہاں ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ قرضے کے برابر رقم اس کی طرف سے صدقہ کردے۔

(٢١١٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، فَلَمْ يَدْرِ أين وَارِثُهُ فَلْيَجْعَلْهُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا فَلَمْ يَدْرِ أين وَارِثُهُ فَلْيَتَصَدَّقْ بِهِ عَنْهُ.

(۲۱۱۶۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب کوئی مرجائے اور اس پر قرضہ ہو اور معلوم نہ ہو کہ اس کے ورثہ کہاں ہیں تو وہ قرضہ اللہ کے راستے میں خرچ کردیا جائے اور اگر وہ مسلمان ہو اور معلوم نہ ہو کہ اس کے ورثاء کہاں ہیں تو اس کی طرف سے صدقہ کردیا جائے۔

(٢١١٦٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَامِرِ بن شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :اشْتَرَى عَبْدُ اللهِ جَارِيَةً بِسَبْعِ مِئَةِ دِرْهَمٍ فَغَابَ صَاحِبُهَا فَعَرَّفَهَا سَنَةً ، أَوْ قَالَ :حَوْلاً ، ثُمَّ خَرَجَ إلَى الْمَسْجِدِ ، وَجَعَلَ يَتَصَدَّقُ وَيَقُولُ :اللَّهُمَّ فَلَهُ فَإِنْ أَتى فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ ، ثُمَّ قَالَ :هَكَذَا فَاصْنَعُوا بِاللُّقَطَةِ ، أَوْ بِالضَّالَّةِ.

(۲۱۱۶۹) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سات سو درہم میں ایک باندی خریدی، ابھی رقم کی ادائیگی نہیں

ہوئی تھی کہ باندی کا مالک غائب ہوگیا، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ایک سال تک اس کا اعلان کراتے رہے، پھر وہ مسجد گئے اور اس کی قیمت صدقہ کرنا شروع کی، ساتھ ساتھ کہتے جاتے تھے کہ اے اللہ! یہ اس کی طرف سے ہے، اگر وہ آگیا تو میری طرف اور مجھ پر لازم ہوگا، پھر فرمایا کہ ہر گری پڑی یا گمشدہ چیز کے ساتھ یونہی کیا کرو۔

(۹۲) فِي الرّجلِ يشترِي الجارِية مِن الخُمُسِ

خمس سے باندی خریدنے کا بیان

(۲۱۱۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : اشْتَرَيْت جَارِيَةً مِنْ خُمُسٍ قُسِمَ ، فَوَجَدْتُ مَعَهَا خَمْسَةَ عَشَرَ دِينَارًا ، فَأَتَيْتُ بِهَا عَبْدَ الرَّحْمَن بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَقَالَ : هِيَ لَكَ.

(۲۱۱۷۰) حضرت محمد بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے خمس میں سے ایک باندی خریدی، میں نے اس باندی کے پاس پندرہ دینار پائے، میں وہ لے کر حضرت عبد الرحمٰن بن خالد بن ولید کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تمہارے ہیں۔

(۲۱۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى سَبِيَّةً مِنَ الْمَغْنَمِ فَوَجَدَ مَعَهَا فِضَّةً ، قَالَ : يَرُدُّهَا.

(۲۱۱۷۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مال غنیمت میں سے کوئی باندی خریدے اور پھر اس کے پاس اسے چاندی ملے تو اسے واپس کردے۔

(۲۱۱۷۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى أَمَةً يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ مِنَ الْفَيْءِ ، فَأَتَتْهُ بِحَلْيٍ كَانَ مَعَهَا ، فَأَتَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ : اجْعَلْهُ فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۲۱۱۷۲) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے جنگ قادسیہ میں مال غنیمت میں حاصل ہونے والی ایک باندی خریدی، اس باندی پر کچھ زیور تھا، وہ آدمی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ زیور کو مسلمانوں کے مال غنیمت میں جمع کرادو۔

(۹۳) فِي الرّجلِ تكون عليهِ رقبة

اگر کوئی شخص آزاد کرنے کی نیت سے غلام خریدے تو کیا طریقہ ہے؟

(۲۱۱۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيِّ جَسْرِ عَنَزَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ : الرَّجُلُ مِنَّا يُرِيدُ أَنْ يُعْتِقَ الْمُعْتَقَ ، قَالَ : إِذَا اشْتَرَيْتَ مُعْتَقًا تُرِيدُ أَنْ تُعْتِقَهُ فَلاَ تَشْتَرِطْ لأَهْلِهِ الْعِتْقَ ، فَإِنَّهَا عُقْدَةٌ مِنَ الرِّقِّ ، وَلَكِنِ اشْتَرِهِ سَاكِتًا ، فَإِنْ شِئْتَ أَمْسَكْتَ ، وَإِنْ شِئْتَ أَعْتَقْتَ.

(۲۱۱۷۳) حضرت ابوعبداللہ جسری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معقل بن یسار سے کہا کہ ہم میں سے ایک آدمی غلام کو آزاد کرنے کے لئے خریدنا چاہتا ہے تو وہ کیا طریقہ اختیار کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب تم کسی غلام کو آزاد کرنے کی نیت سے خریدو تو اس کے مالک سے آزادی کا تذکرہ کرکے نہ خریدو، بلکہ خاموشی سے خریدو پھر اگر چاہو تو روک لو اور اگر چاہو تو اسے آزاد کردو۔

(۲۱۱۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ :حَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَيُّوبَ فَقَالَ :إِنَّهَا لَيْسَتْ بِتَامَّةٍ.

(۲۱۱۷۴) حضرت ابن علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مذکورہ حدیث کا ذکر حضرت ایوب سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ معاملہ مکمل نہیں ہے۔

(۲۱۱۷٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ رَقَبَةٌ فَاشْتَرَاهَا وَاشْتُرِطَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَهَا ، قَالَ :فَكَرِهَ ذَلِكَ ، وَقَالَ :لَيْسَتْ بِتَامَّةٍ.

(۲۱۱۷۵) حضرت شعبی فرمایا کرتے تھے کہ اگر ایک آدمی پر غلام کا آزاد کرنا لازم تھا، اس نے غلام خریدا اور خریدتے ہوئے اس پر آزاد کرنے کی شرط لگائی گئی تو یہ مکروہ ہے اور یہ معاملہ مکمل نہیں ہے۔

(۲۱۱۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ :إِذَا اشْتَرَاهَا وَاشْتَرَطَ عِتْقَهَا :كَانَا لاَ يَرَيَانِهَا سَلِيمَةً.

(۲۱۱۷۶) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ کسی غلام کو خریدا اور اس کو آزاد کرنا بیع کی شرط میں شامل تھا تو یہ معاملہ سلیمہ نہیں ہے۔

(۲۱۱۷۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ عَلَيْهِ الرَّقَبَةُ الْوَاجِبَةُ فَيَشْتَرِيهَا :فَلاَ يَشْتَرِطُ أَنَّهُ يَشْتَرِيهَا لِلْعِتْقِ.

(۲۱۱۷۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی پر غلام کا آزاد کرنا واجب تھا، پھر اس نے غلام خریدا تو خریدتے ہوئے آزاد کرنے کی شرط نہیں لگائے گا۔

(۲۱۱۷۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ زَائِدَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ فَيَشْتَرِطُ مَوْلاَهَا عِتْقَهَا ، قَالَ :الأَجْرُ لِمَوْلاَهَا الَّذِي اشْتَرَطَ.

(۲۱۱۷۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص باندی خریدے اور اس کے آقا کے ساتھ اس کو آزاد کرنے کی شرط طے کرے تو اس کی آزادی کا ثواب اس کے آقا کو ملے گا۔

(٩٤) فِي الْقَوْمِ يَشْتَرِكُونَ فِي الْعِدْلِ

اگر کچھ لوگ اونٹ پر لدے کسی سامان تجارت میں شریک ہوں تو اس کی فروخت کا طریقہ

(۲۱۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْقَوْمِ يَشْتَرِكُونَ فِي الْعِدْلِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَبِيعَ

بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ قَبْلَ أَنْ يَقْتَسِمُوا.

(۲۱۱۷۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کچھ لوگ اونٹ پر لدے کسی سامان تجارت میں شریک ہوں تو اس کی فروخت ان میں سے ایک آدمی تقسیم سے پہلے کرسکتا ہے۔

(۲۱۱۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ مَتَاعٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَبِيعُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقَاسِمَهُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۱۱۸۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر ایک سامان میں دو آدمی شریک ہوں تو کیا ان میں سے ایک آدمی اپنی حصے کو تقسیم سے پہلے فروخت کرسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں۔

(۲۱۱۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : يَتَخَارَجُ الشَّرِيكَانِ.

(۲۱۱۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں شریک اپنا اپنا سامان نکال لیں۔

(۲۱۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ الْمَتَاعَ قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَهُ.

(۲۱۱۸۲) حضرت محمد اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی سامان کو تقسیم سے پہلے فروخت کردے۔

(۲۱۱۸۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ مَا يَقْدِرُ عَلَى قِسْمَتِهِ حَتَّى يَقْسِمَ ، فَإِذَا كَانَ شَيْءٌ لاَ يَقْدِرُ عَلَى قِسْمَتِهِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۱۱۸۳) حضرت حسن اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ ایسی چیز کو تقسیم سے پہلے بیچنا مکروہ ہے جس میں تقسیم کا اندازہ لگایا جاسکتا ہو، اور جس میں تقسیم کا اندازہ نہ لگایا جاسکتا ہو اسے تقسیم سے پہلے فروخت کرنے میں کچھ حرج نہیں۔

(۲۱۱۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَفَّافُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَبِيعَ الشَّرِيكُ مِنْ شَرِيكِهِ مَا لَمْ يُقَاسِمْهُ خَلاَ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ.

(۲۱۱۸۴) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ تقسیم سے پہلے سامان میں ایک شریک اپنا حصہ فروخت کردے، البتہ کیلی اور موزونی چیزوں میں ایسا نہیں ہوسکتا۔

(۹۵) فِي شِرَاءِ أَرْضِ الخَرَاجِ

خراجی زمین کو خریدنے کا بیان

(۲۱۱۸۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ اشْتَرَى أَرْضَ خَرَاجٍ.

(۲۱۱۸۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے خراجی زمین کو خریدا۔

(٢١١٨٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ بِمِثْلِهِ.

(٢١١٨٦) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے خراجی زمین کو خریدا۔

(٢١١٨٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : لاَ تَشْتَرِ مِنْ أَرْضِ السَّوَ
شَيْئًا إلاَّ مِنْ أَهْلِ بَانِقْيَاء وَأَهْلِ الْحِيرَةِ وَأَهْلِ أُلَّيْسٍ.

(٢١١٨٧) حضرت ابن معقل فرماتے ہیں کہ مضافاتی علاقوں میں اہل بانقیاء، اہل حیرہ اور اہل الیس کے علاوہ کوئی جگہ نہ خریدو۔

(٢١١٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُشْتَرَى مِنَ السُّلْطَانِ مِنْ أَرْضِ
الْجِزْيَةِ.

(٢١١٨٨) حضرت حسن اور حضرت محمد نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے کہ سلطان سے جزیہ والی زمین خریدی جائے۔

(٢١١٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ : لَيْسَ لَكُمْ أَنْ تَشْتَرُوا مِنْ عَقَارِ أَهْ
الذِّمَّةِ ، وَلاَ مِنْ بِلاَدِهِمْ شَيْئًا.

(٢١١٨٩) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک حکم نامے میں تحریر فرمایا کہ ذمیوں کی زمین اور ان کے علاقوں سے
کچھ نہ خریدو۔

(٢١١٩٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي نُعَيْمُ بْنُ سَلاَمَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِ
دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ أَرْضًا يُؤَدِّي عَنْهَا الْجِزْيَةَ.

(٢١١٩٠) حضرت نعیم بن سلامہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ایک آدمی کو زمین دی جس کا جزیہ دیا جاتا تھا۔

(٢١١٩١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، قَالَ : أَخْبَرَنِي رَجَاء ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَتْ لَ
أَرْضٌ يُؤَدُّونَ عَنْهَا الْخَرَاجَ.

(٢١١٩١) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین کی کچھ زمین تھی جس کا وہ خراج ادا کرتے تھے۔

(٢١١٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ ، عَنْ شِرَاءِ أَرْ
الْخَرَاجِ بِمَائِهَا ، فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَجْعَلُوا فِي أَعْنَاقِكُمْ صَغَارًا بَعْدَ
أَنْقَذَكُمَ اللَّهُ مِنْهُ.

(٢١١٩٢) حضرت ابان بن صمعہ کہتے ہیں کہ میں نے بکر بن عبداللہ مزنی سے سوال کیا کہ کیا خراجی زمین کو اس کے چشموں کے سا
خریدا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ تم اپنی گردنوں میں ذلت کا طوق ڈالو جبکہ اللہ تمہیں اس
نجات دے چکا ہے۔

(٢١١٩٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ عَنْ شِ

أَرْضِ الْخَرَاجِ ، أَوْ شَیْءٍ هَذَا مَعْنَاهُ ، فَقَالَ : تُخْرِجُ الصَّغَارَ مِنْ عُنُقِهِ فَتَجْعَلُهُ فِی عُنُقِكَ.

(۲۱۱۹۳) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے خراجی زمین کو خرید نے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ذلت کو اپنی گردن سے نکال کر تمہاری گردن میں ڈالنا چاہتا ہے؟

(۲۱۱۹٤) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ مِسْكِینٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِی شَیْخٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَكْرَهُ شِرَاءَ أَرْضِ الْجِزْیَةِ.

(۲۱۱۹۴) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جزیہ والی زمین کے خرید نے کو مکروہ قرار دیا۔

(۲۱۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ : عَنْ أَبِی عِیَاضٍ ، عَنْ سُفْیَانَ الْعُقَیْلِیِّ ، أَنَّ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ تَشْتَرُوا مِنْ رَقِیقِ أَهْلِ الذِّمَّةِ شَیْئًا فَإِنَّهُمْ أَهْلُ خَرَاجٍ ، یَبِیعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، وَلاَ مِنْ أَرْضِهِمْ. (عبدالرزاق ۱۹۳۹۰)

(۲۱۱۹۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ذمیوں کے غلاموں کو نہ خریدو، کیونکہ وہ خراج والے ہیں اور ایک دوسرے کو بیچتے ہیں اور ان کی زمینیں بھی نہ خریدو۔

(۲۱۱۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِیٍّ ، أَنَّهُ كَانَ یَكْرَهُ أَنْ یُشْتَرَى مِنْ أَرْضِ الخراج شَیْءٌ وَیَقُولُ : عَلَیْهَا خَرَاجُ الْمُسْلِمِینَ.

(۲۱۱۹۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ خراجی زمینوں کے خرید نے کو مکروہ قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ان زمینوں پر مسلمانوں کا خراج لازم ہے۔

(۲۱۱۹۷) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ شَرِیكٍ ، عَنِ الشَّیْبَانِیِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ شِرَاءَ أَرْضِ السَّوَادِ.

(۲۱۱۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذمیوں سے کسی چیز کے خرید نے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۲۱۱۹۸) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ فُضَیْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ شِرَاءِ أَرْضِ الْخَرَاجِ فَقَالَ : لاَ تَبِعْهَا ، وَلاَ تَشْتَرِهَا.

(۲۱۱۹۸) حضرت عبدالرحمن بن حازم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے خراجی زمینوں کو خرید نے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ انہیں نہ بیچو اور نہ ہی خریدو۔

(۲۱۱۹۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ یَكْرَهُ شِرَاءَ أَرْضِ الْجِزْیَةِ.

(۲۱۱۹۹) حضرت مجاہد نے جزیہ والی زمین کے خرید نے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۹٦) الرّجل یشتری الشّیء فیجد بِهِ العیب

ایک آدمی کوئی چیز خریدے اور پھر اس میں عیب نظر آئے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۲۰۰) حَدَّثَنَا أبو بكر بْنُ عَیَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : كَانَ شُرَیْحٌ یَسْتَحْلِفُ عَلَى الدَّاءِ الَّذِی لاَ

يُرَى عَلَى عِلْمِهِ ، وَعَلَى الظَّاهِرِ البتة.

(۲۱۲۰۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت شریح اس بیماری پر قسم دلوایا کرتے تھے جو نظر نہیں آسکتی، اس کے علم پر اور ظاہر پر۔

(۲۱۲۰۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَاعَ غُلاَمًا بِثَمَانِ مِئَةِ دِرْهَمٍ فَوَجَدَ بِهِ الْمُشْتَرِي عَيْبًا ، فَخَاصَمَهُ إِلَى عُثْمَانَ ، قَالَ :فَسَأَلَهُ عُثْمَانُ فَقَالَ :بِعْتُهُ بِالْبَرَائَةِ ، فَقَالَ :أَتَحْلِفُ لَهُ:لَقَدْ بِعْتَهُ وَمَا بِهِ عَيْبٌ تَعْلَمُهُ.

(۲۱۲۰۱) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم کا ایک غلام فروخت کیا، پھر مشتری کو اس میں عیب نظر آ تو وہ یہ مقدمہ لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اسے براءت کے ساتھ بیچا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی قسم کھاتے ہو کہ تم نے اسے بیچا تھا تو اس وقت تمہیں اس میں کسی عیب کا علم نہیں تھا۔

(۲۱۲۰۲) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ ، أَوِ السِّلْعَةَ فَيَجِدُ بِهِ الْعَيْبُ ، قَالَ :يَلْتَمِسُ الْمُبْتَاعُ الْبَيِّنَةَ ، أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ الْبَائِعِ ، فَإِنْ وَجَدَ وَإِلاَّ اسْتُحْلِفَ الْبَائِعُ عَلَى عِلْمِهِ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ :يَحْلِفُ عَلَى عِلْمِهِ.

(۲۱۲۰۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کوئی سامان خریدے اور پھر اس میں عیب پائے تو خریدار کو اس بات پر گواہی کی ضرورت ہوگی کہ یہ عیب بائع کے پاس ہی تھا، اگر گواہی مل جائے تو ٹھیک ورنہ بائع سے قسم لی جائے گی کہ اسے اس عیب کا علم نہ تھا حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ علم کی قسم لی جائے گی۔

(۲۱۲۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً وَبِهَا بَرَصٌ وَلَيْسَ لَه شُهُودٌ قَالَ :يَحْلِفُ الْبَائِعُ بِاللَّهِ :مَا بَاعَهَا وَبِهَا بَرَصٌ.

(۲۱۲۰۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی نے باندی خریدی اور پھر دیکھا کہ اس میں چیچک کی بیماری تھی اور خریدار کے پاس گواہ بھی نہیں تھے تو بائع سے قسم لی جائے گی کہ جب اس نے بیچا تو چیچک نہیں تھی۔

(۲۱۲۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ، قَالَ :كَانَ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَسْتَحْلِفُ الرَّجُلَ مَا يَدْفَعُ عَنْ حَقٍّ يَعْلَمُهُ لَهُ ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ فِي الْيَمِينِ الْمُرْسَلَةِ :إِنَّمَا إِثْمُهُ وَبِرُّهُ عَلَى مَا تَعَمَّدَ.

(۲۱۲۰۴) حضرت عمر بن ذر فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبد الرحمن اس بات پر قسم لیا کرتے تھے کہ بائع نے جب اس چیز حوالے کیا تو اس کے عیب کا اسے علم نہیں تھا، حضرت شعبی یمین مرسلہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا گناہ اس پر ہے جو جا بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے۔

(۲۱۲۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطَاءٍ الْمَدِينِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً بَا

رَجُلاً سِلْعَةً ، فَادَّعَى الْمُشْتَرِي عَيْبًا ، فَخَاصَمَهُ إلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، فَقَالَ الْمُشْتَرِي :احْلِفْ بِاللَّهِ :مَا بِعْتَنِي عيبًا، فَقَالَ:الْبَائِعُ:أَحْلِفُ بِاللَّهِ:لَقَدْ بِعْتُكَ وَمَا أَعْلَمُ بِهَا عَيْبًا ، قَالَ :فَقَالَ :عُثْمَانُ :أَنْصَفَكَ الرَّجُلُ.

(۲۱۲۰۵) حضرت عطاء مدینی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کچھ سامان بیچا، پھر مشتری نے عیب کا دعویٰ کر دیا، اور وہ یہ جھگڑا لے کر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا، مشتری نے کہا کہ اللہ کی قسم کھاؤ کہ جب تم نے مجھے بیچا تھا تو اس میں کوئی عیب نہیں تھا، بائع نے کہا کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ جب میں نے تمہیں یہ چیز بیچی تھی تو مجھے اس میں کسی عیب کا علم نہیں تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آدمی نے تم سے انصاف کیا۔

(۲۱۲۰۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمًا عَنْ أَرْضٍ بَيْضَاءَ اشْتَرَيْتُهَا مِمَّنْ يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا لأَبْنِيَ فِيهَا ، قَالَ :لاَ بَأْسَ ، قَالَ :فَقُلْت :يُؤَدَّى عَنْهَا الْخَرَاجَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ ، قُلْتُ : أُقِرُّ بِالصَّغَارِ ، قَالَ :إنَّمَا ذَلِكَ فِي رُؤُوسِ الرِّجَالِ.

(۲۱۲۰۶) حضرت زبیر بن جنادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے سوال کیا کہ کیا میں خراج والی بنجر زمین کو کھیتی باڑی کے لئے خرید سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، میں نے کہا کہ کیا اس کا خراج ادا کیا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، میں نے کہا کہ میں چھوٹوں کے لئے اقرار کرتا ہوں، انہوں نے کہا کہ یہ بات مردوں کے سروں میں ہوتی ہے۔

(۹۷) فِي بيعِ المحفّلاتِ

بکریوں کے تھنوں میں دودھ بھر کر انہیں فروخت کرنا درست نہیں

(۲۱۲۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ :إيَّاكُمْ وَبَيْعَ الْمُحَفَّلاَتِ فَإِنَّهَا خِلاَبَةٌ ، وَلاَ تَحِلُّ الْخِلاَبَةُ لِمُسْلِمٍ.

(۲۱۲۰۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بکریوں کے تھنوں میں دودھ بھر کر انہیں فروخت کرنے سے اجتناب کرو، کیونکہ یہ دھوکہ ہے اور دھوکہ کسی مسلمان کے لئے درست نہیں۔

(۲۱۲۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :كَانَ يُقَالُ :التَّصْرِيَةُ خِلاَبَةٌ.

(۲۱۲۰۸) حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ بکریوں کے تھنوں کو بھر کر انہیں فروخت کرنا دھوکا ہے۔

(۲۱۲۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَسْتَقْبِلُوا ، وَلاَ تُحَفِّلُوا. (ترمذی ۱۲۶۸۔ احمد ۱/ ۲۵۶)

(۲۱۲۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہر کے باہر سے آنے والے تجارتی قافلے کو شہر سے باہر جا کر نہ ملو اور جانوروں کے تھنوں کو دودھ سے بھر کر فروخت نہ کرو۔

(۲۱۲۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا بَاعَ أَحَدُكُمُ اللِّقْحَةَ ، أَوِ الشَّاةَ فَلاَ يُحَفِّلْهَا.

(احمد ۲/ ۴۸۱۔ ابن ماجہ ۲۲۴۱

(۲۱۲۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اونٹنی یا بکری کو بیچو تو اس کے تھنوں میں دودھ روک کر مت بیچو۔

(۲۱۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ حدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ ، قَالَ :بَيْعُ الْمُحَفَّلاَتِ خِلاَبَةٌ ، وَلا تَحِلُّ الْخِلاَبَةُ لِمُسْلِمٍ.

(۲۱۲۱۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صادق ومصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جانوروں کے تھنوں میں دودھ روک کر اسے فروخت کرنا دھوکا ہے اور دھوکہ دینا مسلمان کے لئے حلال نہیں۔

(۹۸) فِي شِراءِ الغلامِ وبيعِهِ

بچے کی خرید وفروخت کا حکم

(۲۱۲۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ عِتْقُ الصَّبِيِّ ، وَلا بَيْعُهُ ، وَلاَ شِرَاؤُهُ.

(۲۱۲۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بچے کے لئے خرید وفروخت کرنا اور غلام کو آزاد کرنا درست نہیں۔

(۲۱۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ شِرَاءُ الْغُلاَمِ ، وَلاَ بَيْعُهُ إلاَّ بِإِذْنِ وَلِيِّهِ.

(۲۱۲۱۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ بچہ ولی کی اجازت کے بغیر خرید وفروخت کرنے کا حق نہیں رکھتا۔

(۲۱۲۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ :يَجُوزُ بَيْعُهُ وَشِرَاؤُهُ ؟ قَالَ :إِذَا جَازَ بَيْعُهُ وَشِرَاؤُهُ جَازَتْ عَتَاقَتُهُ.

(۲۱۲۱۴) حضرت مطرف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے کہا کہ کیا بچے کے لئے خرید وفروخت کرنا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر اس کے خرید وفروخت کرنے کو درست سمجھتے ہو تو اس کے آزاد کرنے کو بھی درست سمجھو۔

(۲۱۲۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ بَيْعُ الصَّبِيِّ ، وَلاَ شِرَاؤُهُ.

(۲۱۲۱۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بچے کے لئے خرید وفروخت کرنا درست نہیں۔

(۹۹) فِي الرَّجلينِ يختصِمانِ فيدّعِي أحدهما على الآخرِ الشّيء على من تكون اليمِين؟

اگر دو آدمیوں کا جھگڑا ہو، ایک دوسرے پر کسی چیز کے حق کا دعویٰ کرے تو قسم کس پر ہوگی؟

(۲۱۲۱۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَنَادَى حَتَّى بَلَغَ الثَّنِيَّةَ: لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ خَصْمٍ، وَلاَ ظَنِينٍ، وَإِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

(ابو داؤد ۳۹۶۔ عبدالرزاق ۱۵۳۶۵)

(۲۱۲۱۶) حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اعلان کرنے والے کو حکم دیا اور اس نے اعلان کیا کہ فریق مخالف اور گمان رکھنے والے کی گواہ درست نہیں، قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

(۲۱۲۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَعْمَرٍ الْبَصْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى، أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ.

(۲۱۲۱۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے نام خط میں لکھا کہ قسم انکار کرنے والے پر ہے۔

(۲۱۲۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ، أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

(۲۱۲۱۸) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ سنت یہ رہی ہے کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

(۲۱۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ حَسَّانَ أَبِي الأَشْرَسِ، عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا بَاعَنِي جَارِيَةً مُلْتَوِيَةَ الْعُنُقِ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: بَيِّنَتُكَ أَنَّهُ بَاعَكَ دَاءً، وَإِلاَّ فَيَمِينُهُ بِاللَّهِ: مَا بَاعَكَ دَاءً.

(۲۱۲۱۹) حضرت شریح کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ اس شخص نے مجھے ایک باندی بیچی ہے جس کی گردن میں مرض ہے، حضرت شریح نے اس سے فرمایا کہ تم پر گواہی لازم ہے کہ اس نے تمہاری باندی بیماری کی حالت میں بیچی تھی، بصورتِ دیگر وہ قسم کھائے گا کہ اس نے بیماری کے ساتھ تمہیں باندی نہیں بیچی۔

(۲۱۲۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، وابن شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ: احْلِفْ أَنَّكَ لَمْ تَبِعْهُ دَاءً.

(۲۱۲۲۰) حضرت شعبی نے ایک آدمی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ کہ تم نے اسے بیماری کے ساتھ اپنی باندی نہیں بیچی۔

(۲۱۲۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ. (بخاری ۲۵۱۴۔ مسلم ۱۳۳۶)

(۲۱۲۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مدعیٰ علیہ پر قسم کو لازم قرار دیا۔

(۲۱۲۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمَطْلُوبِ. (بیهقی ۱۰۔ دار قطنی ۲۱۹)

(۲۱۲۲۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلوب پر قسم کو لازم قرار دیا۔

(۲۱۲۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ، قَالَ الأَشْعَثُ : فِيَّ وَاللَّهِ نَزَلَتْ : كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي ، فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَكَ بَيِّنَةٌ ؟ فَقُلْتُ : لاَ ، فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ : احْلِفْ ، فَقُلْتُ : إِذًا يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِي ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً﴾. (بخاری ۲۴۱۶۔ مسلم ۲۲۱)

(۲۱۲۲۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے یمین پر قسم کھائی اور کسی مسلمان کا مال حاصل کرنے کے لئے اس میں جھوٹ بولا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے، حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً﴾ میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین کا جھگڑا تھا، میں یہ مقدمہ لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کوئی گواہ ہے میں نے کہا نہیں، آپ نے یہودی سے کہا کہ قسم کھاؤ، میں نے کہا کہ اس طرح تو یہ میرا مال لے جائے گا! اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی۔

(۱۰۰) فِي أَجْرِ الْمُعَلِّمِ

معلّم کے اجرت لینے کا بیان

(۲۱۲۲٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا قِلاَبَةَ عَنِ الْمُعَلِّمِ يُعَلِّمُ وَيَأْخُذُ أَجْرًا ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۲۲۴) حضرت خالد الحذاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کیا معلم تعلیم دے کر اس پر اجرت لے سکتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر وہ اجرت لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۲۲٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعَلِّمَ الْمُعَلِّمُ ، وَلاَ يُشَارِطَ ، فَإِنْ أُعْطِيَ شَيْئًا أَخَذَهُ.

(۲۱۲۲۵) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ معلم تعلیم دے اور (اجرت) کی شرط نہ لگائے اگر اس کو کچھ دے دیا جائے تو اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۲۲٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ ،

وَإِنْ أُعْطِيَ شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ.

(۲۱۲۲۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معلم شرط نہ لگائے اور اگر اُس کو کچھ دیا جائے تو اُس کو قبول کر لینا چاہیئے۔

(۲۱۲۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْخُذَ الْمُعَلِّمُ مَا أُعْطِيَ مِنْ غَيْرِ شَرْطِهِ.

(۲۱۲۲۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ معلم کے اجرت لینے پر کوئی حرج نہیں سمجھتے اگر اُس نے اِس کی شرط نہ لگائی ہو۔

(۲۱۲۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ صَدَقَةَ الدِّمَشْقِيِّ ، عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ بِالْمَدِينَةِ ثَلاَثَةُ مُعَلِّمِينَ يُعَلِّمُونَ الصِّبْيَانَ ، فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَرْزُقُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ خَمْسَةَ عَشَرَ كُلَّ شَهْرٍ.

(۲۱۲۲۸) حضرت وضین بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں تین معلمین بچوں کو تعلیم دینے پر مأمور تھے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان میں سے ہر ایک معلم کو ماہانہ پندرہ (درہم یا دینار) وظیفہ دیا کرتے تھے۔

(۲۱۲۲۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُشَارِطَ الْمُعَلِّمُ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ.

(۲۱۲۲۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ معلم تعلیم قرآن پر اجرت لینے کی شرط لگائے۔

(۲۱۲۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ لِلْمُعَلِّمِ أَنْ يُشَارِطَ.

(۲۱۲۳۰) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ معلم کے لئے اجرت کی شرط لگانے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۲۱۲۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى الْكِتَابَةِ أَجْرًا ، وَكَرِهَ الشَّرْطَ.

(۲۱۲۳۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معلم اگر کتابت پر کچھ اجرت لے لے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط لگانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱۲۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعَلِّمَ بِشَرْطٍ.

(۲۱۲۳۲) حضرت طاؤس رحمہ اللہ معلم کے اجرت کی شرط لگانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱۲۳۳) حَدَّثَنَا يزيد بن هارون، قَالَ:أَخْبَرَنَا شعبة، عن الحكم، قَالَ:ماعلمت أن أحدا كرهه. يعني :أجر المعلم.

(۲۱۲۳۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ کسی نے بھی معلم کے اجر لینے کو ناپسند کیا ہو۔

(۲۱۲۳٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ:أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ:إنِّي لأَرْجُو أَنْ يَأْجُرَهُ اللَّهُ، يُؤَدِّبُهُمْ وَيُعَلِّمُهُمْ.

(۲۱۲۳۴) حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید قوی ہے کہ اللہ پاک اُس کو ضرور اجر عطاء فرمائے گا، وہ بچوں کو تعلیم اور ادب سکھائے۔

(۲۱۲۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَائِذٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الْمُعَلِّمُ لاَ يُشَارِطُ ، فَإِنْ أُهْدِيَ لَهُ شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ.

(۲۱۲۳۵) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ معلم شرط تو نہ لگائے، ہاں اگر اُس کو کچھ ہدیہ دیا جائے تو اس کو قبول کر لینا چاہیئے۔

(۲۱۲۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ بِالْمَدِينَةِ مُعَلِّمٌ عِنْدَهُ مِنْ أَبْنَاءِ أُولَئِكَ الضِّخَامِ ، قَالَ :فَكَانُوا يَعْرِفُونَ حَقَّهُ فِي النَّيْرُوزِ وَالْمِهْرَجَانِ.

(۲۱۲۳٦) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک معلم تھے اُس کے پاس اُس بڑے آدمی (سخی) کے بچے بھی پڑھتے تھے۔ وہ نیروز اور مہرجان میں اُس معلم کے حق کو سمجھتے تھے۔

(۱۰۱) من كره أجر المعلِّم

جو حضرات معلّم کے اجرت لینے کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۱۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ :عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْكِتَابَةَ وَالْقُرْآنَ ، فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ :لَيْسَت بِمَالٍ ، وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ، لآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلأَسْأَلَنَّهُ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، رَجُلٌ أَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ أُعَلِّمُهُ الْكِتَابَةَ وَالْقُرْآنَ ، وَلَيْسَتْ بِمَالٍ ، وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ :إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ بِهَا طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا.

(ابو داؤد ۳۴۰۹۔ احمد ۵/ ۳۱۵)

(۲۱۲۳۷) حضرت عبادہ بن صامت ؓ فرماتے ہیں کہ مدرسہ صفہ کے کچھ طلبہ کو میں نے کتابت اور قرآن پاک کی تعلیم دی، ان میں سے ایک شخص نے مجھے کمان ہدیہ میں دی، پس میں نے یہ کہتے ہوئے قبول کر لیا کہ یہ مال نہیں ہے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتے وقت دشمن پر تیر برساؤں گا۔ میں نے کہا کہ میں ضرور حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے اِس کے متعلق پوچھوں گا۔ پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک شخص نے مجھے کمان ہدیہ میں دی ہے، کیونکہ میں نے اُس کو کتابت اور قرآن کریم کی تعلیم دی تھی اور مال نہیں ہے اس کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد کروں گا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو چاہتا ہے کہ کل قیامت کے دن یہ آگ کا طوق بنا کر تیرے گلے میں ڈالا جائے تو اُس کو قبول کر لے۔

(۲۱۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ :يُكْرَهُ أَرْشُ الْمُعَلِّمِ ، فَإِنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَكْرَهُونَهُ وَيَرَوْنَهُ شَدِيدًا

(۲۱۲۳۸) حضرت عبداللہ بن شقیق ؒ فرماتے ہیں کہ معلم کے اجرت لینے کو ناپسند کیا گیا ہے، بے شک نبی اکرم ﷺ کے صحابہ ؓ اس کو ناپسند کرتے تھے اور اِس کو سخت (گناہ، وبال) سمجھتے تھے۔

٢١٢٣٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ أَبُو سَعْدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يُعَلِّمُ رَجُلاً مَكْفُوفًا ، فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ غَدَّاهُ ، قَالَ : فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنْ شَيْئًا يُتْحِفُكَ بِهِ فَلاَ خَيْرَ فِيهِ ، وَإِنْ كَانَ مِنْ طَعَامِهِ وَطَعَامِ أَهْلِهِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(ابن ماجه ٢١٥٨- بيهقى ١٢٦)

(٢١٢٣٩) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ایک نابینا شخص کو تعلیم دی، اُس کے بعد جب بھی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لاتے وہ آپ کو کھانا کھلاتا، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اِس کے متعلق میرے دل میں کچھ شبہ سا پیدا ہوا، میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ چیز تجھے تحفہ (اجرت) میں دیتا ہے تو تیرے لیے اس میں کوئی خیر نہیں ہے، اور اگر اپنے اور اپنے گھر والوں کے کھانے کے لئے ہے تو پھر اُس کے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢١٢٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَأْخُذُوا عَلَى الْغِلْمَانِ فِي الْكُتَّابِ أَجْرًا.

(٢١٢٤٠) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بچوں کو کتابت سکھا کر اجرت کو ناپسند کرتے تھے۔

(١٠٣) من كره إذا أسلم السّلم أن يصرفه فِي غيرِهِ

جو حضرات اِس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ بیع سلم میں جب ثمن سپرد کر دیا جائے تو اُس کو کسی اور کام میں خرچ کر دے

(٢١٢٤١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمْت فِي طَعَامٍ فَلاَ تَأْخُذَنَّ مَكَانَهُ طَعَامًا غَيْرَهُ ، وَإِنْ اردْتَ أَنْ تَأْخُذَ مَكَانَهُ عَلَفًا فَخُذْ إِنْ شِئْتَ.

(٢١٢٤١) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو کھانے کی چیز میں بیع سلم کرلے تو ہرگز اس کی جگہ دوسرا کھانا نہ لے۔ اگر تو اس کی جگہ چارہ لینا چاہے تو چارہ لے لے۔

(٢١٢٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّ رَجُلاً أَسْلَمَ فِي شَيْءٍ فَلَمْ يَجِدْهُ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ : خُذْ عَرَضًا ، خُذْ غَنَمًا.

(٢١٢٤٢) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی چیز میں بیع سلم کی پھر اس چیز کو نہ پایا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سامان لے لے، بکریاں لے لے۔

(٢١٢٤٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمْتَ سَلَمًا فَلاَ بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَ بِرَأْسِ مَالِكَ عَرَضًا.

(٢١٢٤٣) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تو بیع سلم میں ثمن ادا کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ تو اپنے رأس المال

سے سامان خرید لے۔

(۲۱۲٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إذَا أَسْلَمْتَ فِي شَيْءٍ فَلاَ تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ ، وَلاَ تَصْرِفْهُ فِي غَيْرِهِ.

(۲۱۲۴۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو کسی چیز سلم کرے تو جب تک اُس پر قبضہ نہ کر لے اُس کو آگے فروخت نہ کر، اور نہ ہی اُس کو کسی اور چیز میں خرچ کر۔

(۲۱۲٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالسَّلَمِ ، وَلاَ تَصْرِفْهُ إلَى غَيْرِهِ ، وَلاَ تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ.

(۲۱۲۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اُس کو کسی غیر چیز میں خرچ نہ کرے اور جب تک قبضہ نہ کرلے فروخت نہ کر۔

(۲۱۲٤٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إذَا أَسْلَمْتَ فِي شَيْءٍ فَلاَ تَأْخُذْ إلاَّ مَا أَسْلَمْتَ فِيهِ ، وَلاَ تُسْلِمَنَّ فِي شَيْءٍ ، ثُمَّ تُحَوِّلَهُ إلَى شَيْءٍ آخَرَ.

(۲۱۲۴۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تو کسی چیز میں بیع سلم کرے تو صرف وہی چیز لے جس میں تو نے بیع سلم کی ہے، اور کسی ایسی چیز میں بیع سلم نہ کر کہ جس کو تو بعد میں دوسری چیز سے تبدیل کرے۔

(۲۱۲٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي الْمُخَارِقِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَسْلَمَ الْمُسْلِمُونَ ، فَمِنْ أَسْلَمَ فِي حِنْطَةٍ فَلاَ يَأْخُذْ شَعِيرًا ، وَمَنْ أَسْلَمَ فِي شَعِيرٍ فَلاَ يَأْخُذْ حِنْطَةٍ كَيْلٌ مَعْلُومٌ إلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(۲۱۲۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں نے بیع سلم کی۔ لہٰذا اب جو کوئی بھی گندم میں بیع سلم کرے گا وہ جو نہیں لے سکتا اور جو کوئی جو میں بیع سلم کرے گا وہ گندم نہیں لے سکتا جس کا وزن اور مدت معلوم ہونی چاہیے۔

(۲۱۲٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ تَصْرِفْ سَلَمَكَ فِي شَيْءٍ حَتَّى تَقْبِضَهُ.

(۲۱۲۴۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبضہ کرنے سے قبل اپنے سلم میں تصرف نہ کرنا۔

(۱۰۳) فِي الْبَيِّعَيْنِ يَخْتَلِفَانِ

اگر خرید و فروخت کرنے والوں کا اختلاف ہو جائے

(۲۱۲٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ ، وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ.

(ترمذی ۱۲۷۰۔ ابوداؤد ۳۵۰۵)

(۲۱۲۴۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر بائع اور مشتری کا اختلاف ہو جائے تو بائع کی بات معتبر ہے اور مشتری کو اختیار ہے اگر چاہے تو بیع کرے اور اگر چاہے تو ترک کر دے۔

(۲۱۲۵۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ ، وَالْمَبِيعِ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ ، أَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ ، وَإِنْ كَانَ الْمَبِيع قَدِ اسْتُهْلِكَ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُشْتَرِي ، وَالْبَيِّنَةُ عَلَى الْبَائِعِ.

(۲۱۲۵۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر بائع اور مشتری کا اختلاف ہو جائے اور اُن دونوں کے پاس گواہ نہ ہوں، اور مبیع بھی اپنی حالت پر قائم ہو تو بائع کا قول معتبر ہوگا، اور بیع ختم کر دی جائے گی، اور اگر مبیع ہلاک ہو جائے تو مشتری کی بات مانیں گے اور بائع کے ذمہ گواہ قائم کرنا ہوگا۔

(۲۱۲۵۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْبَيِّعَيْنِ إِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيع قَائِمٌ بِعَيْنِهِ يَسْأَلُهُمَا الْبَيِّنَةَ ، فَإِنْ أَقَامَ أَحَدُهُمَا الْبَيِّنَةَ أُعْطِيَ بِبَيِّنَتِهِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ اسْتَحْلَفَهُمَا ، فَإِنْ جَاءَا بِهَا جَمِيعًا رَدَّ الْبَيْعَ ، وَإِنْ لَمْ يَحْلِفَا رَدَّ الْبَيْعَ ، وَإِنْ حَلَفَ أَحَدُهُمَا وَنَكَلَ الآخَرُ أَعْطَى الَّذِي حَلَفَ . وَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْبَيْعُ قَائِمًا بِعَيْنِهِ ، أَوْ قَالَ : قَدِ اسْتُهْلِكَ يُكَلَّفُ الْبَائِعُ الْبَيِّنَةَ ، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُشْتَرِي.

(۲۱۲۵۱) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر بائع اور مشتری کا اختلاف ہو جائے اور مبیع بھی بعینہ موجود ہو تو دونوں سے گواہ طلب کریں گے، اگر ان میں سے کسی ایک نے گواہ پیش کر دیئے تو اُس کے گواہوں کی وجہ سے اُس کو دے دیا جائے گا، اور اگر اُن دونوں کے پاس گواہ نہ ہوں تو دونوں سے قسم اٹھوائی جائے گی، اور اگر دونوں قسم اٹھالیں تو بیع ختم کر دی جائے گی، اور اگر دونوں قسم اٹھانے سے انکار کر دیں تو بھی بیع ختم کر دیں گے، اور اگر ایک قسم اُٹھالے جبکہ دوسرا انکار کر دے تو جس نے قسم اُٹھائی ہے اُس کو دے دیا جائے گا، اور اگر مبیع بعینہ موجود نہ ہو یا وہ ہلاک ہو گیا ہو تو بائع کو گواہ کا مکلف بنائیں گے اور مشتری پر قسم اُٹھانے کو لازم کریں گے۔

(۲۱۲۵۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : رَجُلاَنِ يَخْتَلِفَانِ فِي بَيْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ ، قَالَ : يُرَدُّ الْبَيْعُ إِذَا لَمْ يَسْتَقِيمَا وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ.

(۲۱۲۵۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ اگر بائع اور مشتری کا بیع میں اختلاف ہو جائے، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر وہ سیدھے نہ ہوں اور اُن کے پاس گواہ موجود نہ ہو تو بیع کو ختم کر دیا جائے گا۔

(۱۰۴) فِي النَّحلِ عِندَ الجلوَةِ

منہ دکھائی کے وقت بیوی کو کوئی تحفہ پیش کرنا

(۲۱۲۵۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ النُّحْلِ عِنْدَ الْجَلْوَةِ ، فَقَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۲۱۲۵۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے منہ دکھائی کے وقت کچھ دینے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

(۲۱۲۵٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّان ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يُنْحَلَ الشَّيْءَ الْمَرْأَةَ لاَ يَفِي بِهِ.

(۲۱۲۵۴) حضرت محمد رضی اللہ عنہ عورت کو منہ دکھائی کے وقت کچھ دینے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱۲۵٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ أَبَا الْخَلِيلِ أَوْصَى أَنْ يُدْفَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ نُحْل كَانَ نَحَلَهَا إِيَّاهُ تَحَرُّجًا مِنْهُ.

(۲۱۲۵۵) حضرت ابوالخلیل نے وصیت فرمائی کہ میری بیوی کو تحفہ دیا جائے۔ انہوں نے وہ تحفہ اس کو حرج سمجھتے ہوئے (تنگ آ کر) دیا تھا۔

(۲۱۲٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى صَدَاقٍ ، أَوْ عِدَةٍ ، فَهُوَ لَهَا إِذَا كَانَ قَبْلَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ ، فَإِنْ حَبَا أَهْلَهَا حِبَاءً بَعْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ ، فَهُوَ لَهُمْ ، وَأَحَقُّ مَا أُكْرِمَ بِهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ وَأُخْتُهُ. (ابو داؤد ۲۱۳۔ احمد ۱۲۲)

(۲۱۲۵۶) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ مہر یا کسی وعدہ پر نکاح کرے تو اگر وہ وعدہ اور حق مہر نکاح سے قبل طے ہو گیا تھا تو وہ عورت کا حق ہے۔ اور اگر نکاح کے بعد مرد عورت کے گھر کے افراد کو کوئی چیز عطیہ کرتا ہے تو وہ ان کے لیے ہے اور آدمی کا جس چیز سے بھی اکرام کیا جائے اس کا سب سے زیادہ حق دار اس کی بیٹی اور بہن ہے۔

(۲۱۲٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْضِي بِهَا ، وَأَنَّ إِيَاسًا كَانَ يَقْضِي بِهَا.

(۲۱۲۵۷) حضرت عبید اللہ بن معمر رضی اللہ عنہ اس کا حکم دیا کرتے تھے اور ایاس رضی اللہ عنہ اس کا حکم نہیں دیا کرتے تھے۔

(۲۱۲٥٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ شُرَيْحًا، وَابْنَ أُذَيْنَةَ كَانَا لاَ يُجِيزَانِ الْجَلْوَةَ.

(۲۱۲۵۸) حضرت شریح رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن اذنیہ رضی اللہ عنہ منہ دکھائی کی رقم کو ناجائز سمجھتے تھے۔

(۲۱۲٥٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، قَالَ :سَأَلْتُ قَتَادَةَ ، عَنْ عَطِيَّةِ الْجَلْوَةِ ، قَالَ :تِلْكَ سُمْعَةٌ ، لاَ تَجُوزُ.

(۲۱۲۵۹) حضرت اوزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے منہ دکھائی کی رقم کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ سنی سنائی بات ہے اور جائز نہیں ہے۔

(۲۱۲٦٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ تُجلى عَلَيه امْرَأَتِهِ فَيَقُولُونَ :لاَ نُرِيك

حَتَّى تَنْحَلَهَا شَيْئًا ، قَالَ :هِيَ وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ ، يُؤْخَذُ بِهَا.

(۲۱۲۶۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایسا شخص کہ جس کے لیے بیوی کو تیار کیا جائے اور لوگ اس شخص سے کہیں کہ ہم تجھ کو بیوی اس وقت تک نہیں دکھائیں گے جب تک کہ تو کوئی چیز عطیہ نہ کر دے۔ حسن اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ عطیہ اس پر واجب ہے جو اس سے لیا جائے گا۔

(۱۰۵) فِي الرّجلِ يكلّم الرّجل فِي الشّيءِ فيهدى له

کوئی شخص کسی کی سفارش کرے تو اُس کو ہدیہ دینا

(۲۱۲۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ :جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَسْعُودٍ إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا هَدِيَّةٌ ، فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ فَقَالُوا :الَّذِي شَفَعْتَ لَهُ ، فَقَالَ :أَخْرِجُوهَا ، أَتَعَجَّلُ أَجْرَ شَفَاعَتِي فِي الدُّنْيَا؟.

(۲۱۲۶۱) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت عقبہ بن عمرو ابو مسعود اپنے گھر تشریف لے گئے وہاں پر ہدیہ موجود تھا، آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ جس کی سفارش کی تھی اُس کی طرف سے ہدیہ ہے، آپ نے فرمایا اِس کو گھر سے باہر نکال دو، کیا میری سفارش کا اجر مجھے دنیا میں جلدی دینا چاہتے ہیں؟

(۲۱۲۶۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ ، عَنِ السُّحْتِ فَقَالَ :الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْحَاجَةَ فَتقضى له فَيُهْدَى إِلَيْهِ فَيَقْبَلُهَا.

(۲۱۲۶۲) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ سے رشوت کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے کوئی ضرورت طلب کرے اور اُس کے لئے فیصلہ کروا دے اور وہ اُس کو کوئی ہدیہ دے تو اُس کو چاہیے کہ ہدیہ قبول کرے۔

(۲۱۲۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ ، قَالَ :قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ :أَتَانِي دِهْقَانٌ عَظِيمُ الْخَرَاجِ فَقَالَ : تقبّلنى مِنَ الْعَامِلِ لاَ أَتَقَبَّلُهُ لأُعْطى عَنْهُ شَيْئًا إِلاَّ لِيُؤْمِنَهُ عَامِلُهُ وَيَضْطَرِبَ فِي حَوَائِجِهِ ، فَلَمْ أَلْبَثْ إِلاَّ قَلِيلاً حَتَّى أَتَانِي بِصَحِيفَتِي ، فَقَال :جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا ، وَحَمَلَنِي عَلَى دَابَّةٍ وَأعطانى دَرَاهم ، وَكَسَانِي ، فَقَالَ : أَرَأَيْتَ إن لَوْ لَمْ تَتَقَبَّلْهُ كَانَ يُعْطِيكَ ؟ قُلْتُ :لاَ قَالَ :لاَ يَصلح لَكَ.

(۲۱۲۶۳) حضرت کلیب بن وائل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر سے عرض کیا کہ میرے پاس ایک دیہاتی آدمی آیا جس کا بہت سارا خراج بنتا تھا۔ اس نے مجھ سے درخواست کی کہ آپ عامل سے میری سفارش کر دیجیے۔ میں اس کی سفارش اس لیے نہیں کرتا کہ مجھ کو اس سے کچھ ہدیہ وغیرہ مل جائے۔ صرف اس لیے تاکہ عامل کو اس دیہاتی پر اعتماد ہو جائے اور عامل اس کی ضروریات کو پورا کر دیا کرے۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہی گذری تھی کہ وہ میرے پاس میرا صحیفہ لے کر آیا اور کہا جزاک اللہ خیرا اور مجھے

سواری پر بٹھایا اور مجھے اور درہم دیئے اور کپڑے پہنائے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کا کیا خیال ہے اگر تو اُس کی سفار
نہ کرتا تو وہ تجھے یہ عطاء کرتا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تیرے لئے ٹھیک اور درست نہیں ہے۔

(٢١٢٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: أَتَى دِهْقَانٌ مِنْ دَهَاقِينِ سَوَادِ الْكُوفَةِ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَسْتَعِينُ بِهِ فِي شَيْءٍ عَلَى عَلِيٍّ، قَالَ: فَكَلَّمَ لَهُ عَلِيًّا، فَقَضَى لَهُ حَاجَتَهُ، قَالَ: فَبَعَثَ إِلَيْهِ الدِّهْقَانُ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا وَبِشَيْءٍ مَعَهَا لاَ أَدْرِي مَا هُوَ ؟ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ : مَا هَذَا ؟ قِيلَ لَهُ : بَعَثَ بِهَا الدِّهْقَانُ الَّذِي كَلَّمْتَ لَهُ فِي حَاجَتِهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : رُدُّوهَا عَلَيْهِ ، فَإِنَّا أَهْلَ بَيْتٍ لاَ نَبِيعُ الْمَعْرُوفَ.

(۲۱۲۶۴) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کوفہ کے گاؤں کے چودھریوں میں سے ایک چودھری حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ حضرت عبداللہ بن جعفر سے علی رضی اللہ عنہ کے خلاف مدد مانگ (کوئی سفارش) مانگ رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اُس کی سفارش کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کی ضرورت پوری فرمادی، چودھری نے آپ کو چالیس ہزار درہم ہدیہ میں بھیجے اور اُس کے ساتھ کچھ اور چیزیں، مجھے نہیں معلوم وہ کیا تھا، جب وہ سب کچھ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے جس چودھری کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سفارش فرمائی تھی اُس نے آپ رضی اللہ عنہ کے لئے بھیجا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واپس اُس کو بھیج دو، ہم اہل بیت نیکی فروخت نہیں کیا کرتے۔

(١٠٦) فِي الرَّجلِ يكتب الكِتاب على النّفر

اس شخص کے بارے میں جو ایک جماعت کے ساتھ لکھت پڑت کرے (یعنی کسی معاملہ، تجارت وغیرہ میں ایک سے زیادہ آدمیوں سے تحریری معاہدہ کرے)

(٢١٢٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : شَهِدْتُهُ وَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنِّي اكْتَتَبْتُ عَلَى هَذَا وَعَلَى رَجُلَيْنِ مَعَهُ : أَيُّهُمْ شِئْتُ أَخَذْتُ بِحَقِّي ، فَقَالَ الرَّجُلُ : صَاحِبَيَّ فِي السُّوقِ ، قَالَ : خُذْ أَيَّهُمْ شِئْتَ.

(۲۱۲۶۵) حضرت طارق بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس حاضر تھا کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا میں نے اس آدمی اور نیز اس علاوہ دو آدمی اور تھے جن کے ساتھ تحریری معاہدہ کیا تھا۔ کیا میں ان میں سے جس سے چاہوں اپنا حق وصول کرسکتا ہوں؟ اُس آدمی نے کہا کہ میرے دونوں ساتھی بازار میں ہیں، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جس مرضی سے تو چاہے اپنا حق وصول کرلے۔

(٢١٢٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : اكْتَتَبْتَ عَلَى رَجُلَيْنِ فِي بَيْعٍ ، أَنَّ حَيَّكُمَا

عَلَى مَيِّتِكُمَا وَمَلِيِّكُمَا عَلَى مُعْدِمِكُمَا قَالَ :يَجُوزُ ، وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى.

٢١٢٦٦) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ، تجارت میں دو آدمیوں پر نام درج

.وایا ہے۔

٢١٢٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ النَّفَرِ يُكْتَبُ عَلَيْهِمُ الصَّكُّ :أَيُّهُمْ شَاءَ أَخَذَ بِجَمِيعِ حَقِّهِ ؟ قَالَ :هُوَ عَلَى شَرْطِهِ ، أَيُّهُمْ شَاءَ أَخَذَ بِجَمِيعِ حَقِّهِ ، وَكَانَ إبْرَاهِيمُ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ إنْسَانٍ مِنْهُمْ بِحِصَّتِهِ وَهُوَ أَعْدَلُ.

٢١٢٦٧) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کچھ آدمیوں کے متعلق اقرار نامہ لکھا گیا ہے، ان میں سے کس سے اپنا مکمل حق وصول کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا کہ وہ تو شرط پر ہے (جو طے ہوا تھا) جس سے چاہے اپنا پورا حق وصول کر لے۔ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ ان میں سے ہر شخص سے اُس کے حصہ کے بقدر وصول کیا جائے، اور فرماتے تھے کہ یہ طریقہ انصاف کے زیادہ قریب ہے۔

٢١٢٦٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْحَقُّ عَلَى الْقَوْمِ ، يَقُولُ :أَيُّهُمْ شِئْتُ أَخَذْتُ بِجَمِيعِ حَقِّي ، قَالَ :هَذَا بِمَنْزِلَةِ الْكَفِيلِ.

٢١٢٦٨) حضرت حکم رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جس کا ایک قوم پر حق ہو، فرماتے ہیں کہ جس سے چاہوں پورا حق وصول کرسکتا ہوں وہ سب بمنزلہ کفیل کے ہیں۔

٢١٢٦٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ ، قَالَ : كَتَبْتُ ذِكْرَ حَقٍّ عَلَى عِدَّةٍ :أَيُّهُمْ شِئْتُ أَخَذْتُ بِحَقِّي ، فَقَدَّمْتُهُمْ إلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ :خُذْ أَيَّهُمْ شِئْتَ.

٢١٢٦٩) حضرت ابوجہم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں پر اپنا حق لکھا تھا کہ ان میں سے کس سے اپنا مکمل حق وصول کرسکتا ہوں، پس میں اُن کو حضرت شریح کے پاس لے گیا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جس سے چاہو وصول کرلو۔

(١٠٧) فِي العبدِ المأذونِ له فِي التِّجارةِ

جس غلام کو آقا نے تجارت کرنے کی اجازت دی ہو اُس کا بیان

٢١٢٧٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَبْدِ الْمَأْذُونِ لَهُ فِي التِّجَارَةِ :إذَا كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَعْتَقَهُ مَوْلاَهُ ، قَالَ :يَسْعَى لَهُمُ الْعَبْدُ فِي دَيْنِهِمْ ، لَمْ يَزِدْهُ الْعِتْقُ إلاَّ صَلاَحًا.

٢١٢٧٠) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ عبد ماذون کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر اُس کے ذمہ قرض ہو اور اُس کا آقا اُس کو آزاد کر دے، تو غلام قرض خواہوں کے قرض ادا کرنے کی کوشش کرے گا، آزادی نے اُس کی صلاحیت کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کیا۔

(۲۱۲۷۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِی الرَّجُلِ یَأْذَنُ لِعَبْدِہِ فَیَدَّانُ ، ثُمَّ یُعْتِقُہُ مَوْلاَہُ ، قَالَ : یَضْمَنُ مَوْلاَہُ الْقِیمَۃَ ، وقَالَ سُفْیَانُ : یَتْبَعُ غُرَمَائُہُ بِمَا بَقِیَ مِنَ الدَّیْنِ.

(۲۱۲۷۱) ایسا غلام کہ جس کو آقا نے تجارت کی اجازت دی ہو پھر وہ مقروض ہو جائے اور اس کا آقا بھی اُس کو آزاد کر دے۔ اُس غلام کے بارے میں حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا آقا اس غلام کی قیمت کا ضامن ہوگا۔ اور حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اُس کے قرض خواہ جو قرض باقی بچا ہے اُس میں اُس کے پیچھے لگے رہیں گے جب تک وہ ادا نہ کر دے۔

(۲۱۲۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی بْنُ عَبْدِ الأَعْلَی ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ؛ فِی الرَّجُلِ یُفْلِسُ فَیُعْتِقُہُ سَیِّدُہُ ، أَنَّ عِتْقَہُ جَائِزٌ ، وَیَضْمَنُ السَّیِّدُ ثَمَنَہُ.

(۲۱۲۷۲) حضرت امام زہری رحمہ اللہ اُس غلام کے متعلق فرماتے ہیں جو مفلس ہو جائے اور اُس کا آقا اُس کو آزاد کر دے، فرماتے ہیں کہ اُس کا آزاد کرنا جائز ہے اور آقا اُس کی قیمت کا ضامن ہوگا۔

(۲۱۲۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِیرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : إِنْ أَعْتَقَہُ سَیِّدُہُ فَالدَّیْنُ عَلَی سَیِّدِہِ.

(۲۱۲۷۳) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آقا اُس کو آزاد کر دے تو قرض کی ادائیگی کا ذمہ دار اُس کا آقا ہے۔

(۲۱۲۷٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَمُغِیرَۃَ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، قَالَ : یَسْعَی لِلْغُرَمَائِ ، لَمْ یَزِدْہُ الْعِتْقُ إلاَّ صَلاَحًا.

(۲۱۲۷۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ قرض خواہوں کی قرض کی ادائیگی کے لئے کوشش کرے گا، اور آزادی نے اُس کی صلاحیت کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کیا۔

(۱۰۸) فِی العبدِ یدّان بغیرِ إذنِ سیِّدِہِ

غلام آقا کی اجازت کے بغیر تجارت کرے اور مقروض ہو جائے

(۲۱۲۷٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إذَا ادَّانَ الْعَبْدُ بِغَیْرِ إِذْنِ مَوَالِیہِ ، ثُمَّ أُعْتِقَ فَإِنَّہُ یُبَاعُ بِذَلِکَ الدَّیْنِ.

(۲۱۲۷۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر غلام آقا کی اجازت کے بغیر تجارت کرے اور مقروض ہو جائے، پھر اُس کو آزاد کر دیا جائے، بے شک اُس کو اُس قرض میں فروخت کیا جائے گا۔

(۲۱۲۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ : فِی الْعَبْدِ یَبِیعُ وَیَشْتَرِی بِغَیْرِ إِذْنِ سَیِّدِہِ ، قَالَ : لَیْسَ عَلَی سَیِّدِہِ شَیْئٌ ، ہُوَ فِی ذِمَّۃِ الْعَبْدِ إِذَا أُعْتِقَ فَعَلَیْہِ.

(۲۱۲۷٦) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اگر غلام آقا کی اجازت کے بغیر خرید وفروخت کرے تو اُس کے آقا پر کوئی چیز لازم نہ آئے گی، سب کچھ غلام کے ذمہ ہے، جب اُس کو آزاد کر دیا جائے تو اُسی پر سب کچھ لازم ہوگا۔

(۲۱۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ حَمَّادٌ ، عَنْ عَبْدٍ اشْتَرَى بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَأَعْتَقَهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَأَمْوَالُهُمْ فِي رَقَبَةِ الْعَبْدِ إِذَا أُعْتِقَ.

(۲۱۲۷۷) حضرت حماد ؒ سے دریافت کیا گیا کہ اگر غلام آقا کی اجازت کے بغیر خرید وفروخت کرے، اور اُس کو آزاد کر دیا جائے، فرمایا آقا پر کچھ بھی لازم نہ آئے گا، قرض خواہوں کا قرض غلام کی گردن پر ہوگا جب وہ آزاد کر دیا جائے۔

(۱۰۹) فی الرّجلِ یشتری الأمة فیطأها ثمّ یجد بها عیبًا

کوئی شخص باندی خریدنے کے بعد اُس کے ساتھ صحبت کرے پھر وہ اس میں موجود عیب پر مطلع ہو جائے

(۲۱۲۷۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عُمَرَ قَالَ : إِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا رَدَّ نِصْفَ الْعُشْرِ ، وَإِنْ كَانَتْ بِكْرًا رَدَّ الْعُشْرَ.

(۲۱۲۷۸) حضرت عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر وہ باندی پہلے ہی ثیبہ ہو تو بیسواں حصہ واپس لے اور اگر وہ باکرہ تھی تو دسواں حصہ واپس وصول کرے گا۔

(۲۱۲۷۹) حَدَّثَنَا شريك ، عن الأعمش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عن شريح : بمثله.

(۲۱۲۷۹) حضرت شریح ؒ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۲۱۲۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ يَرُدُّهَا ، وَلَكِنَّهَا تُكْسَرُ فَتَرُدُّ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَيْبِ.

(۲۱۲۸۰) حضرت علی ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ باندی واپس نہیں کرے گا لیکن عیب کی قیمت اُس کو واپس لٹائی جائے گی۔

(۲۱۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ ، ثُمَّ ظَهَرَ بِهَا دَاءٌ كَانَ عِنْدَ الْبَائِعِ ، قَالَ : كَانَ يُوجِبُهَا عَلَيْهِ ، وَلاَ يَرُدُّ عَلَيْهِ الْبَائِعُ شَيْئًا.

(۲۱۲۸۱) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص باندی خریدے پھر اس میں کوئی بیماری (عیب) ظاہر ہو جائے جو بائع کے پاس سے چلا آرہا ہو تو وہ اُس کے ذمہ لازم ہے، بائع اُس پر کوئی چیز واپس نہیں لٹائے گا۔

(۲۱۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ أَمْضَاهَا عَلَيْهِ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا.

(۲۱۲۸۲) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اُس پر بیع کو نافذ کر دیا جائے گا، اور اُس کو کوئی چیز بھی واپس نہیں لٹائی جائے گی۔

(۲۱۲۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَبِهَا دَاءٌ ، فَيَقَعُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَى ذَلِكَ ، قَالَ :أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُوضَعَ عَنْهُ بِقَدْرِ ذَلِكَ ، وَيُجَوِّزَ عَلَيْهِ.

(۲۱۲۸۳) حضرت محمد رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو باندی خریدے جس میں بیماری ہو، اور وہ عیب پر مطلع ہونے سے قبل ہی اُس سے صحبت کر لے تو فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ اُس کی قیمت کچھ کم کر دی جائے اور یہ بیع اس کے لیے جائز ہوگی۔

(۲۱۲۸٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :مَا كَانَ يُوَقِّتُ فِيهَا شَيْئًا يَقْضِي عَلَى نَحْوِ مَا يَرَى مِنْ هَيْئَتِها.

(۲۱۲۸۴) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باندی کے بارے میں خیار وقت نہیں دیا جائے گا بلکہ خریدنے والا ظاہری حالت کی بنیاد پر فیصلہ کرے گا۔

(۲۱۲۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِنْ كَانَتْ بِكْرًا رَدَّ الْعُشْرَ ، وَإِنْ كَانَتْ ثَيِّبًا رَدَّ نِصْفَ الْعُشْرِ.

(۲۱۲۸۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ باکرہ تھی تو دسواں حصہ ثمن کا واپس کیا جائے گا اور اگر ثیبہ تھی تو دسویں حصے کا نصف واپس کیا جائے گا۔

(۲۱۲۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :يَرُدُّ مَعَهَا عَشَرَةَ دَنَانِيرَ.

(۲۱۲۸۶) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باندی سمیت دس دینار بھی واپس کرے گا۔

(۱۱۰) فِي بيعِ الحاضِرِ لِبادٍ

قحط کے زمانے میں شہری کا دیہاتی کے لئے بیع کرنا

(۲۱۲۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ. (بخاری ۲۱۴۰۔ مسلم ۱۸)

(۲۱۲۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہری کی بیع دیہاتی کے لئے جائز نہیں ہے۔

(۲۱۲۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ ، دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ. (مسلم ۱۱۵۸۔ ترمذی ۱۲۲۳)

۲۱۲۸۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہری آدمی دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے، لوگوں کو چھوڑو، اللہ تعالیٰ تمہارے بعض کے ذریعہ بعضوں کو رزق دیتا ہے۔

۲۱۲۸۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ الْخَيَّاطُ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَاضِرٍ لِبَادٍ. (بخاری ۲۱۵۹۔ احمد ۲/ ۴۲)

۲۱۲۸۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے دیہاتی کے لئے شہری آدمی کی بیع کو منع فرمایا ہے۔

۲۱۲۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الأَعْرَابِيِّ لِلأَعْرَابِيِّ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : فَيَشْتَرِي مِنْهُ لِلْمُهَاجِرِ ؟ قَالَ : لاَ.

۲۱۲۹۰) حضرت حسن رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ دیہاتی شخص سے دیہاتی خریدے، آپ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ مہاجر اس سے خرید کر سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں۔

۲۱۲۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْخَيَّاطِ ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : نُهِيَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ، وَسَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : لاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

۲۱۲۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شہری کا دیہاتی کے لئے بیع کرنے سے منع کیا گیا ہے، اور حضرت ابن عمر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شہری آدمی دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے۔

۲۱۲۹۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ. (احمد ۴۲۰)

۲۱۲۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہری دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے۔

۲۱۲۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ الْيَوْمَ ، إِنَّمَا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصِيبَ النَّاسُ غِرَّةَ أَهْلِ الْبَادِيَةِ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ ، قَالَ عَطَاءٌ : لاَ يَصْلُحُ الْيَوْمَ.

۲۱۲۹۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آج کل ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بے شک حضور ﷺ نے اس لیے منع کیا تا کہ جب دیہاتی لوگ مدینہ میں آئیں تو لوگ ان کے بھولے پن کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔ حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں آج کل بھی یہ ٹھیک اور درست نہیں ہے۔

۲۱۲۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

۲۱۲۹۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شہری دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے۔

۲۱۲۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَكْرَهُونَ بَيْعَ حَاضِرٍ لِبَادٍ ، وقَالَ الشَّعْبِيُّ : وَإِنِّي لأَفْعَلُهُ.

(۲۱۲۹۵) حضرت شعبی ؒ سے مروی ہے کہ مہاجرین ناپسند فرماتے تھے کہ شہری آدمی دیہاتی کے لئے بیع کرے، حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ بے شک میں ایسا کرتا ہوں۔

(۲۱۲۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : دُلُّوهُمْ عَلَى الطَّرِيقِ وَأَخْبِرُوهُمْ بِالسِّعْرِ.

(۲۱۲۹۶) حضرت عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ راستے کی طرف اُن کی راہنمائی کر دو اور اُن کو نرخ کی خبر دے دو۔

(۲۱۲۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ، قَالَ: قُرِىءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لاَ يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

(۲۱۲۹۷) حضرت ایاس بن دغفل ؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کا مکتوب پڑھا گیا، جس میں تحریر تھا کہ شہری آدمی دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے۔

(۲۱۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : قَوْمٌ مِنَ الأَعْرَابِ يَقْدَمُونَ عَلَيْنَا فَأَشْتَرِي لَهُمْ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۲۱۲۹۸) حضرت ابن خثیم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے عرض کیا کہ کچھ دیہاتی ہمارے پاس آتے ہیں ہم اُن سے خریدتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ يُصِيبُوا مِنَ الأَعْرَابِ رُخْصَةً.

(۲۱۲۹۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ وہ اِس بات کو پسند کرتے تھے کہ دیہاتیوں سے اُن کو رخصت اور نرمی پہنچے۔

(۲۱۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ. (بخاری ۲۱۶۱۔ مسلم ۲۱)

(۲۱۳۰۰) حضرت انس بن مالک ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ شہری آدمی دیہاتی کے لئے بیع کرے، اگرچہ وہ اُس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

(۱۱۱) ما جاء فِي ثَمَنِ الكلب

کتے کے ثمن کے متعلق جو وارد ہوا ہے اس کا بیان

(۲۱۳۰۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ثَمَنُ الْكَلْبِ سُحْتٌ.

(۲۱۳۰۱) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ کتے کو فروخت کر کے اُس کی قیمت حرام ہے۔

(۲۱۳۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهى

عَنْ مَهْرِ الْبُغِيِّ ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ.

(۲۱۳۰۲) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ کی کمائی اور کتے کے ثمن سے منع فرمایا۔

(۲۱۳۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَهْرِ الْبُغِيِّ وَعَسْبِ الْفَحْلِ وَكَسْبِ الْحَجَّامِ ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ. (احمد ۲/ ۵۰۰۔ دارقطنی ۷۲)

(۲۱۳۰۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ کی کمائی سے، اونٹوں کے جفتی کروانے سے، حجامت کا پیشہ اختیار کرنے سے اور کتے کے ثمن سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۳۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : أُرَى أَبَا سُفْيَانَ ، ذَكَرَهُ عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ. (ترمذی ۱۲۷۹۔ ابوداؤد ۳۴۷۳)

(۲۱۳۰۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس رضی اللہ عنہ نے کتے کے ثمن سے منع فرمایا۔

(۲۱۳۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، وَعَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّهُمَا كَرِهَا ثَمَنَ الْكَلْبِ إِلاَّ كَلْبَ صَيْدٍ. (ترمذی ۱۲۸۱۔ نسائی ۶۲۶۴)

(۲۱۳۰۵) حضرت ابوالمہزم رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ شکاری کتے کے علاوہ تمام کتوں کے ثمن کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱۳۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَهْرِ الْبُغِيِّ ، وَكَسْبِ الْحَجَّامِ ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ.

(بخاری ۲۰۸۶۔ ابوداؤد ۳۴۷۷)

(۲۱۳۰۶) حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ کے مہر کی کمائی، حجام کی کمائی اور کتے کی قیمت کو وصول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۳۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : ثَمَنُ الْكَلْبِ ، وَمَهْرُ الْبُغِيِّ ، وَثَمَنُ الْخَمْرِ حَرَامٌ. (ابوداؤد ۳۴۷۶۔ احمد ۱/ ۲۳۵)

(۲۱۳۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتے کی قیمت، زانیہ کے مہر کی کمائی اور شراب کی قیمت حرام ہیں۔

(۲۱۳۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَخْبَثُ الْكَسْبِ كَسْبُ الزَّمَّارَةِ ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ.

(۲۱۳۰۸) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں خبیث ترین ذریعہ معاش بانسری بجانا کا کمانا اور کتے کی قیمت (کاروبار) ہے۔

(۲۱۳۰۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ : مَا أُبَالِي ثَمَنَ كَلْبٍ أَكَلْتُ ، أَوْ ثَمَنَ خِنْزِيرٍ.

(۲۱۳۰۹) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ریٹیلیڈ فرماتے ہیں کہ میں کتے کی قیمت اور خنزیر کی قیمت کھانے میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔

(۲۱۳۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا يَكْرَهَانِ ثَمَنَ الْكَلْبِ.

(۲۱۳۱۰) حضرت حکم ریٹیلیڈ اور حضرت حماد ریٹیلیڈ کتے کی قیمت کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۱۳۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بنِ قَارظ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ.

(۲۱۳۱۱) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حجام کی کمائی اور زانیہ کے مہر کی کمائی اور کتے کی قیمت حرام ہیں۔

(۱۱۳) مَنْ رَخَّصَ فِي ثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ

جن حضرات نے شکاری کتے کی قیمت (ثمن) وصول کرنے کی اجازت دی ہے

(۲۱۳۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرة ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ.

(۲۱۳۱۲) حضرت ابراہیم ریٹیلیڈ فرماتے ہیں کہ شکاری کتے کے ثمن میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۳۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِثَمَنِ كَلْبِ السَّلُوقِيِّ.

(۲۱۳۱۳) حضرت عطاء ریٹیلیڈ فرماتے ہیں کہ یمنی کتے کی قیمت وصول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۳۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ قَتَلْتَ كَلْبًا لَيْسَ بِعَقُورٍ فَاغْرَمْ لأَهْلِهِ ثَمَنَهُ.

(۲۱۳۱۴) حضرت عطاء ریٹیلیڈ فرماتے ہیں کہ اگر تو ہڑکائے کتے کے علاوہ کسی دوسرے کتے کو مار دے تو اُس کے مالک کو اُس کی قیمت کا جرمانہ ادا کر۔

(۲۱۳۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ : كَانَ النَّاسُ يَقْضُونَ فِي الْكَلْبِ بِأَرْبَعِينَ دِرْهَمًا.

(۲۱۳۱۵) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان ریٹیلیڈ فرماتے ہیں کہ لوگ (فقہاء کرام ؒ) (کتے کو مارنے کی صورت میں) چالیس درہم کا فیصلہ فرمایا کرتے تھے۔

(۲۱۳۱٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جُسْتَاس ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : فِي كَلْبِ الصَّيْدِ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا ، وَفِي كَلْبِ الْمَاشِيَةِ شَاةٌ مِنَ الْغَنَمِ ، وَفِي كَلْبِ الْحَرْثِ فَرَقٌ مِنْ طَعَامٍ ، وَفِي

كَلْبِ الدَّارِ فَرَقٌ مِنْ تُرَابٍ ، حَقٌّ عَلَى الَّذِي أَصَابَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ ، وَحَقٌّ عَلَى صَاحِبِ الْكَلْبِ أَنْ يَقْبَلَهُ.

(۲۱۳۱۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شکاری کتے کو مارنے کی صورت میں چالیس درہم لازم ہے، اور مویشیوں کے کتے میں ایک بکری، کھیتی باڑی والے کتے میں کھانا تقسیم کرنا ہے اور گھریلو کتے میں مٹی تقسیم کرنا ہے، جس نے مارا ہے اُس پر لازم ہے کہ وہ دے اور کتے کے مالک پر لازم ہے کہ وہ وصول کرے۔

(۲۱۳۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ.

(۲۱۳۱۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کتے کی قیمت وصول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۱۳) فِي الحبسِ فِي الدَّينِ

قرض کی ادائیگی تک قید کرنا

(۲۱۳۱۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : كَانَ لِي عَلَى رَجُلٍ ثَلاَثُ مِئَةِ دِرْهَمٍ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : إِنَّهُمْ وَعَدُونِي أَنْ يُحْسِنُوا إِلَيَّ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا ، قَالَ : وَأَمَرَ بِحَبْسِهِ ، وَمَا طَلَبْتُ إِلَيْهِ أَنْ يَحْبِسَهُ حَتَّى صَالَحَنِي عَلَى مِئَةٍ وَخَمْسِينَ دِرْهَمًا.

(۲۱۳۱۸) حضرت طلق بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے ذمہ میرے تین سو درہم تھے، میں نے اُس کے ساتھ حضرت شریح رحمہ اللہ کے سامنے مخاصمہ کیا، اُس شخص نے عرض کیا کہ انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میرے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گے۔ حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کا ارشاد ہے: إن اللّٰہ یأمرکم أن تؤدّوا الأمانات إلی أھلھا. اور اُس کو قید میں رکھنے کا حکم فرمایا، اور جب تک اُس نے میرے ساتھ ڈیڑھ سو درہم پر صلح نہ کر لی میں اُس کی قید کا مطالبہ کرتا رہا۔

(۲۱۳۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَحْبِسُ فِي الدَّيْنِ.

(۲۱۳۱۹) حضرت شریح رحمہ اللہ قرض کے معاملہ میں قید فرما دیا کرتے تھے۔

(۲۱۳۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الشَّعْبِيِّ يُقَالُ لَهَا أُمُّ جَعْفَرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَنَا لَمْ أَحْبِسْ فِي الدَّيْنِ فَأَنَا أَتْوَيْتُ حَقَّهُ.

(۲۱۳۲۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں قرض میں قید نہیں کرتا تو میں اپنے حق کو ہلاک کر بیٹھتا ہوں۔

(۲۱۳۲۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ وَعُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ : أَنَّ رَجُلاً أَتَى أَبَا هُرَيْرَةَ فِي غَرِيمٍ لَهُ فَقَالَ : احْبِسْهُ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : هَلْ تَعْلَمُ لَهُ عَيْنَ مَالٍ فَآخُذَهُ بِهِ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَهَلْ تَعْلَمُ لَهُ عَقَارًا كَثِيرَةً ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَمَا تُرِيدُ ؟ قَالَ : احْبِسْهُ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنِّي أَدَعُهُ يَطْلُبُ لَكَ وَلِنَفْسِهِ وَلِعِيَالِهِ.

(۲۱۳۲۱) حضرت ابومخزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص اپنے مقروض کو لے کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ اس کو قید کروائیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے کہ اس کے پاس مال موجود ہے جو میں اس سے لے کر تجھے دوں؟ اُس نے عرض کیا نہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ اس کی ملکیت میں بڑی زمین ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے پوچھا کہ پھر تو کیا چاہتا ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ اس کو قید کریں: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں اس کو چھوڑتا ہوں تا کہ یہ تیرے لئے اپنے لیے اور اپنے اہل وعیال کے لئے روزی کمائے۔

(۲۱۳۲۲) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ بْنُ مُوسَی وَزَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِی هِلَالٍ ، عَنْ غَالِبٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَضَی بِمِثْلِ قَوْلِ أَبِی هُرَیْرَةَ.

(۲۱۳۲۲) حضرت حسن رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح فیصلہ فرمایا۔

(۲۱۳۲۳) حَدَّثَنَا وکیع ، قَالَ :حَدَّثَنَا حسن بن عَلِیٍّ ، عن جابر :أن علیًا حبس فی الدّین.

(۲۱۳۲۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قرض میں قید فرمایا۔

(۲۱۳۲۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِالأَعْلَی، قَالَ:شَهِدْتُ شُرَیْحًا حَبَسَ رُسْتُمَ الشَّدِید فِی دَیْنٍ.
قَالَ وَکِیعٌ :مَا أَدْرَکْنَا أَحَدًا مِنْ قُضَاتِنَا ابْنَ أَبِی لَیْلَی وَغَیْرَهُ إِلاَّ وَهُوَ یَحْبِسُ فِی الدَّیْنِ.

(۲۱۳۲۴) عبدالاعلی فرماتے ہیں کہ میں شریح کے پاس حاضر ہوا۔ انہوں نے رستم کو قرض کے بدلہ میں قید کیا۔

(۱۱۴) فِی الرّجلِ یجعل الشّیء حبسًا فِی سبِیلِ اللهِ

آدمی کا کوئی چیز راہِ خدا میں وقف کرنا

(۲۱۳۲۵) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ أَبِی خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ :قَالَ عَلِیٌّ :لاَ حُبُس عَنْ فَرَائِضِ اللهِ إِلاَّ مَا کَانَ مِنْ سِلاَحٍ أَوْ کُرَاعٍ. (بیہقی ۱۶۳)

(۲۱۳۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کے فرائض میں کوئی چیز وقف نہیں ہوتی سوائے اسلحہ اور گھوڑے کے۔

(۲۱۳۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ حبسَ إِلاَّ فِی کُرَاعٍ ، أَوْ سِلاَحٍ.

(۲۱۳۲۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ گھوڑے اور اسلحہ کے علاوہ کوئی بھی چیز راہِ خدا میں وقف نہیں۔

(۲۱۳۲۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، وَابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِی عَوْنٍ ، عَنْ شُرَیْحٍ ، قَالَ :جَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَیْعِ الْحُبُسِ.

(۲۱۳۲۷) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام سے وقف شدہ چیز کی بیع ثابت ہے۔

(۲۱۳۲۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَحْبِسُونَ الْفَرَسَ وَالسِّلاَحَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۲۱۳۲۸) حضرت ابراہیم ویٹھیے فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گھوڑے اور اسلحہ راہِ خدا میں وقف کیا کرتے تھے۔

(۱۱۵) مَنْ كَانَ يرى أن يوقِف الدّار والمسكن

گھر اور رہنے کی جگہ کا وقف کرنا

(۲۱۳۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ الزُّبَيْرَ وَقَفَ دَارًا لَهُ عَلَى الْمَرْدُودَةِ مِنْ بَنَاتِهِ.

(۲۱۳۲۹) حضرت عروہ ویٹھیے سے مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بیٹیوں میں سے جو مطلقہ تھی اُن کے لئے اپنا گھر وقف کیا ہوا تھا۔

(۲۱۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ :أَنَّ عَلِيًّا وَعُمَرَ أَوْقَفَا أَرْضًا لَهُمَا بَتًّا بَتْلاً.

(۲۱۳۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا گھر مطلقہ عورتوں کے لئے وقف کر رکھا تھا۔

(۲۱۳۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَوَّارٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ ، قَالَ :قَالَ عُثْمَانُ :رِبَاعِي الَّتِي بِمَكَّةَ يَسْكُنُهَا بَنِيَّ وَيُسْكِنُونَهَا مَنْ أَحَبُّوا.

(۲۱۳۳۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا مکان جو مکہ مکرمہ میں ہے، اس میں میرے بیٹے اور جو رہنا چاہے وہ رہ سکتا ہے۔

(۲۱۳۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ:الْحبسُ بِمَنْزِلَةِ الْعِتقِ، هُوَ لِلَّهِ فِي الدَّارِ وَالْعَقَارِ.

(۲۱۳۳۲) حضرت عامر ویٹھیے فرماتے ہیں کہ کسی چیز کا وقف کرنا آزاد کرنے کی طرح ہے، گھر اور زمین وغیرہ وقف کرنا اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔

(۲۱۳۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالاً قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ عِنْدِي ، فَمَا تَأْمُرُنِي ؟ قَالَ :إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا ، قَالَ :فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لاَ يُبَاعُ أَصْلُهَا ، وَلاَ يُوهَبُ ، وَلاَ يُورَثُ.

(بخاری ۲۷۳۷۔ مسلم ۱۲۵۵)

(۲۱۳۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین (مال غنیمت میں) ملی، وہ آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: مجھے خیبر میں زمین ملی ہے، اور مجھے اس سے زیادہ پسندیدہ مال کبھی نہیں ملا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اگر تو چاہے تو اصل زمین کو روک کر رکھ لے اور اس کے ذریعہ صدقہ خیرات کرتا رہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ذریعہ صدقہ خیرات کیا۔ اصل زمین کو نہیں بیچا جائے گا اور نہ ہی ھبہ کیا جائے گا۔ نہ ہی وہ کسی کو وراثت میں دی جائے گی۔

(۲۱۳۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَحَفْصٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي جَعَلْتُ حَائِطِي لِلَّهِ ، وَلَوِ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُخْفِيَهُ مَا أُظْهِرته ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اجْعَلْهُ فِي فُقَرَاءِ أَهْلِكَ. (بخاری ۱۴۶۱۔ ابو داؤد ۱۶۸۶)

(۲۱۳۳۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنا باغ اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے، اگر میں اُس کو پوشیدہ رکھنے کی طاقت رکھتا تو اس کو کبھی ظاہر نہ کرتا، آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اِس کو اپنے اہل وعیال میں جو فقراء ہیں اُن کے لئے وقف کر دو۔

(۲۱۳۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَلَمْ تَرَ أَنَّ حُجْرًا الْمَدَرِى أَخْبَرَنِى ، أَنَّ فِي صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْها أَهْلُها بِالْمَعْرُوفِ غَيْرِ الْمُنْكَرِ.

(۲۱۳۳۵) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ حضرت حجر المدری رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں سے اُن کے اہل وعیال اچھے طریقہ سے کھایا کرتے تھے۔

(۱۱٦) فِي بيعِ الماءِ وشِرائِهِ

پانی کی خرید وفروخت کرنا

(۲۱۳۳٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَلْمِ بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الأَرْضُ وَلاَ يَكُونُ لَهُ مَاءٌ يَشْتَرِى ماء لأَرْضِهِ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

(۲۱۳۳۶) حضرت مسلم بن ابو الذیال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ ایک آدمی کی زمین ہے لیکن اُس کے پاس پانی نہیں ہے کیا وہ اپنی زمین کو سیراب کرنے کے لئے پانی خرید سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۳۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فِيمَا قُرِىءَ عَلَيْهِ عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :بَيْعُ الْمَاءِ فِي الْقِرَبِ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ ، هُوَ يَسْتَقِيهِ هُوَ يَحْمِلُهُ ، لَيْسَ كَفَضْلِ الْمَاءِ الَّذِى يَذْهَبُ فِي الأَرْضِ.

(۲۱۳۳۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ مشک میں بھرے ہوئے پانی کو بیچنا جائز ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ وہ اس کو دریا سے نکال کر اس کا بوجھ اٹھا رہا ہے۔ لہٰذا یہ اس پانی کی طرح نہیں ہے جو زمین میں بہہ رہا ہے۔

(۲۱۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ. (ابن ماجہ ۲۴۷۷۔ ابن حبان ۴۹۵۳)

(۲۱۳۳۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زائد پانی کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۳۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ لِيَمْنَعَ بِهِ فَضْلَ الْكَلأ مَنَعَهُ اللَّهُ فَضْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (عبدالرزاق ۱۴۴۹۲)

(۲۱۳۳۹) حضرت ابوقلابہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص زائد پانی کو روکے تا کہ وہ گھاس وغیرہ پر نہ پہنچے تو اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اُس سے زائد انعام واکرام کو روک لیں گے۔

(۲۱۳۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :مَنَعَنِي جَارٌ لِي فَضْلَ مَاءٍ ، فَسَأَلْت عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ؟ فَقَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :لاَ يَحِلُّ بَيْعُ فَضْلِ الْمَاءِ.

(۲۱۳۴۰) حضرت عمران بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک پڑوسی نے زائد پانی روک لیا، میں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ عتبہ رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زائد پانی کی بیع جائز نہیں ہے۔

(۲۱۳۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، قَالَ :كَانَ مَسْرُوقٌ يُعْجِبُهُ ثَمَنُ الْمَاءِ. قَالَ وَكِيعٌ :يَعْنِي السِّقَايَةَ عَلَى الْجَمَلِ وَالظَّهْرِ يَبِيعه.

(۲۱۳۴۱) حضرت مسروق رحمہ اللہ پانی کو فروخت کر کے اُس کے ثمن کو پسند فرماتے تھے۔ مسروق رحمہ اللہ کو یہ بات بہت عجیب معلوم ہوئی تھی، وکیع کہتے ہیں یعنی یہ بات کہ اونٹ اور کمر پر لادتے ہوئے پانی کو بیچا جائے۔

(۲۱۳۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بن زَكَرِيَّا بْن أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :يُكْرَهُ بَيْعُ فَضْلِ الْمَاءِ.

(۲۱۳۴۲) حضرت قاسم رحمہ اللہ بچے ہوئے کی بیع کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۱۳۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ غُلاَمًا لَهُمْ بَاعَ فَضْلَ مَاءٍ لَهُمْ مِنْ عَيْنٍ لَهُمْ بِعِشْرِينَ أَلْفًا ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو :لاَ تَبِيعُوهُ فَإِنَّهُ لاَ يَحِلُّ بَيْعُهُ.

(۲۱۳۴۳) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اُن کا ایک غلام تھا جو ان کے چشمہ کا زائد پانی بیس ہزار میں فروخت کرتا، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اس کو فروخت نہ کرو، بے شک اس کی بیع جائز نہیں۔

(۲۱۳۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، قَالَ :سَمِعْتُ إيَاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُزَنِيَّ ، وَرَأَى أُنَاسًا يَبِيعُونَ الْمَاءَ فَقَالَ :لاَ تَبِيعُوا الْمَاءَ فَإِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ تُبَاعَ.

(ابو داؤد ۳۴۷۲۔ ترمذی ۱۲۷۱)

(۲۱۳۴۴) حضرت ایاس بن عبد المزنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو پانی کی بیع کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اس کو نہ بیچو، بے شک میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بیع سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

(٢١٣٤٥) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَنْعِ فَضْلِ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلأُ. (بخاری ۲۳۵۳۔ مسلم ۳۶)

(۲۱۳۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زائد پانی کو روکنے سے منع فرمایا کہ گھاس وسبزہ وغیرہ رک سکے۔

(٢١٣٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلاثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : رَجُلٌ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ فَضْلَ مَاءٍ عِنْدَهُ ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ (يَعْنِي : كَاذِبًا) وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا ، فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفَى ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ.

(مسلم ۱۷۲۔ ابو داؤد ۳۴۶۸)

(۲۱۳۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین بدنصیب ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا، اول وہ شخص جس کے پاس زائد پانی موجود ہو لیکن وہ مسافر کو نہ دے، دوسرا وہ شخص جو اپنے سامان کو فروخت کرنے کے لئے جھوٹی قسم اٹھائے، تیسرا وہ شخص جو امام کے ہاتھ پر بیعت کرے، پس اگر وہ اُس کو کچھ عطاء کرے تو بیعت کو پورا کرے اور اگر کچھ عطاء نہ کرے تو اُس کو پورا نہ کرے۔

(٢١٣٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمْنَعَ نَقْعُ الْبِئْرِ يَعْنِي : فَضْلَ الْمَاءِ.

(احمد ٦/ ۱۳۹۔ حاکم ٦١)

(۲۱۳۴۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زائد پانی کو روکنے سے منع فرمایا ہے۔

(١١٧) فِي شَهَادَةِ الأَعْمَى

نابینا شخص کی گواہی کا بیان

(٢١٣٤٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الأَعْمَى إِلاَّ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا قَدْ رَآهُ قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ بَصَرُهُ.

(۲۱۳۴۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نابینا کی گواہی دینا جائز نہیں ہاں مگر وہ اُس چیز کی گواہی دے جس کو بینائی کے جانے سے قبل وہ دیکھ چکا ہو تو پھر جائز ہے۔

(۲۱۳۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ: أَنَّ أَبَا بَصِيرٍ شَهِدَ عِنْدَ عَلِيٍّ وَهُوَ أَعْمَى فَرَدَّ شَهَادَتَهُ.

(۲۱۳۴۹) حضرت ابوبصیر ؒ جو نابینا تھے انہوں نے حضرت علی ؓ کے سامنے گواہی دی تو حضرت علی ؓ نے اُن کی گواہی رد فرما دی۔

(۲۱۳۵۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ، قَالاَ: شَهَادَةُ الأَعْمَى جَائِزَةٌ.

(۲۱۳۵۰) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ نابینا کی گواہی جائز ہے۔

(۲۱۳۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ يُجِيزُ شَهَادَةَ الأَعْمَى مَعَ الرَّجُلِ الْعَدْلِ إِذَا عَرَفَ الصَّوْتَ.

(۲۱۳۵۱) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ نابینا شخص اگر آوازوں کو پہچانتا ہو تو پھر اُس کی گواہی ایک عادل کے ساتھ مل کر ٹھیک ہے۔

(۲۱۳۵۲) حَدَّثَنَا ابن مهدى، عن شعبة، قَالَ: سألت الحكم عن شهادة الأعمى؟ فقال: رب شيء تجوز فيه.

(۲۱۳۵۲) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ سے نابینا کی گواہی سے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا کچھ چیزیں ایسی ہیں جن میں جائز ہے۔

(۲۱۳۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الأَعْمَى.

(۲۱۳۵۳) حضرت امام زہری ؒ نابینا کی گواہی کو جائز اور درست سمجھتے تھے۔

(۲۱۳۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ وَإِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ الأَعْمَى.

(۲۱۳۵۴) حضرت شعبی ؒ نابینا کی گواہی کو درست سمجھتے تھے۔

(۲۱۳۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عن عامر، قَالَ: تجوز شَهَادَةُ الأَعْمَى إِذَا كَانَ عَدْلاً.

(۲۱۳۵۵) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ اگر نابینا شخص عادل ہو تو پھر اُس کی گواہی قبول ہے۔

(۲۱۳۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، أَنَّ قَتَادَةَ شَهِدَ عِنْدَ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ أَعْمَى فَرَدَّ شَهَادَتَهُ.

(۲۱۳۵۶) حضرت قتادہ جو نابینا تھا اس نے حضرت ایاس بن معاویہ ؓ کے سامنے گواہی تو آپ ؓ نے اُس کی گواہی کو رد فرما دیا۔

(۲۱۳۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شَهَادَةِ الأَعْمَى فَحَدَّثَ بِحَدِيثٍ ظَنَنَّا أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۱۳۵۷) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے نابینا شخص کی گواہی کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؒ نے مجھ سے ایک حدیث بیان فرمائی، میرا خیال ہے کہ آپ اس کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۱۳۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :سَأَلَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الأَعْ
تَجُوزُ شَهَادَتُهُ وَيَؤُمُّ الْقَوْمَ ؟ قَالَ :وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَؤُمَّ الْقَوْمَ وَيَشْهَدَ ؟.

(۲۱۳۵۸) حضرت حکم بن عتیبہ القاسم بن محمد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا نابینا کو گواہی اور امامت جائز ہے؟ تو انہوں نے جوا
دیا کہ نابینا کی گواہی اور امامت سے کون سی چیز مانع ہے؟

(۱۱۸) فِي شِرَاءِ الْمِنَةِ فِي الْعَطَاءِ

عطاء (سالانہ وظیفے یا راشن) کو فروخت کرنے کا بیان

(۲۱۳۵۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى
أَنْ يَشْتَرِيَ الْمِنَةَ فِي الْعَطَاءِ بِالْعَرَضِ ، قَالَ :وَقَالَ الشَّعْبِيُّ :لاَ يُشْتَرَى بِعَرَضٍ ، وَلاَ بِغَيْرِهِ.

(۲۱۳۵۹) حضرت شریح اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ عطاء کو سامان کے بدلے فروخت کیا جائے۔ حضرت شعبی مطلقاً
نہ سمجھتے تھے۔

(۲۱۳۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الْمِنَةِ
الْعَطَاءِ إِلاَّ بِعَرَضٍ.

(۲۱۳۶۰) حضرت ابن عباس کے نزدیک سامان کے علاوہ عطاء کی بیع مکروہ ہے۔

(۲۱۳۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ، عَنْ شِرَاءِ الزِّيَادَةِ فِي الْعَطَا
قَالَ :لاَ آمُرُ بِهَا ، وَلاَ أَنْهَى عَنْهَا ، وَأَنْهَى عَنْهَا نَفْسِي وَوَلَدِي ، وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، قُلْ
مَنْ؟ قَالَ :أُمَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ.

(۲۱۳۶۱) شعبی سے عطا میں زیادتی کے ساتھ بیع کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نہ اس کا حکم دیتا ہوں
سے منع کرتا ہوں میں خود کو اور اپنی اولاد کو اس سے روکتا ہوں۔ اسے مسلمانوں کے امراء نے کیا ہے اور مجھ سے بہتر تھے۔

(۲۱۳۶۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ :كُنْتُ أَشْتَرِي الزِّيَادَةَ فِي الْعَ
بِخُرَاسَانَ بِالْحَرِيرِ وَالدَّرَاهِمِ ، فَحَجَجْتُ فَسَأَلْتُ سَالِمًا فَقَالَ : أَكْرَهُهُ بِالدَّرَاهِمِ ، وَلَيْسَ بِهِ بَأْ
بِالْعُرُوضِ ، وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ فَقَالَ مِثْلَهُ ، وَسَأَلْتُ عَطَاءً فَقَالَ مِثْلَهُ ، وَسَأَلْتُ الْحَسَ
وَابْنَ سِيرِينَ فَقَالاَ :نَكْرَهُهَا بِالدَّرَاهِمِ ، وَلاَ نَرَى بِهَا بَأْسًا بِالْعُرُوضِ.

(۲۱۳۶۲) بکر بن عثمان فرماتے ہیں کہ میں خراسان میں ریشم اور دراہم کے بدلے عطاء کی زیادتی کو بیچا کرتا تھا۔ ایک سال
نے حج کیا اور اس بارے میں حضرت سالم سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں اگر سامان کے ساتھ ہوں۔ ا

ہم کے ساتھ میں مکروہ سمجھتا ہوں۔ حضرت محمد بن کعب اور حضرت عطاء نے بھی یہی جواب دیا۔ میں نے حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین سے بھی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم اسے درہم کے ساتھ مکروہ سمجھتے ہیں البتہ سامان کے ساتھ کچھ حرج نہیں۔

(۲۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دَاوُد ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ وَمُحَمَّدًا ، عَنْ بَيْعِ الْعَطَاءِ فَقَالاَ :بِعْهُ بِعَرَضٍ.

(۲۱۳۶) حضرت حسن اور حضرت محمد فرماتے ہیں کہ سامان کے ساتھ بیچ سکتے ہو۔

(۱۱۹) في المضارب إذا خالف فربح

مضارب رب المال کی مخالفت کرے اور نفع کما لے

(۲۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ . وَعَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :فِي الْمُضَارِبِ يُخَالِفُ ، قَالاَ :يَتَنَزَّهَانِ عَنِ الرِّبْحِ يَتَصَدَّقَانِ بِهِ.

(۲۱۳۶) حضرت ابو معشر اور حضرت ابراہیم ؒ اُس مضارب کے متعلق فرماتے ہیں جو مخالفت کرے کہ وہ دونوں نفع سے دور رہیں گے اور اُس کو صدقہ کریں گے۔

(۲۱۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :يَتَصَدَّقَانِ بِالرِّبْحِ.

(۲۱۳۶) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ نفع کو صدقہ کردیں گے۔

(۲۱۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ:إِذَا خَالَفَ فَهُوَ ضَامِنٌ، وَالرِّبْحُ لِصَاحِبِ الْمَالِ.

(۲۱۳۶) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ اگر مضارب مخالفت کرے تو وہ ضامن ہوگا اور نفع رب المال کو ملے گا۔

(۲۱۳) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :الرِّبْحُ عَلَى مَا اشْتَرَطَا عَلَيْهِ.

(۲۱۳۶) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ نفع اُس پر ہوگا جو انہوں نے اُس پر شرط لگائی تھی۔

(۲۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ إِيَاسِ بنِ مُعَاوِيَة ، قَالَ :هُوَ ضَامِنٌ ، وَالرِّبْحُ بَيْنَهُمَا.

(۲۱۳۶) حضرت ایاس بن معاویہ ؒ فرماتے ہیں کہ مضارب ضامن ہوگا، اور نفع اُن کے درمیان تقسیم ہوگا۔

(۲۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :مَنْ ضَمِنَ مَالاً ، فَلَهُ رِبْحُهُ.

(۲۱۳) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ جو پیسوں کا ضامن ہے نفع اُس کو ملے گا۔

(۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، مِثْلَهُ، قَالَ:وَقَالَ الشَّعْبِيُّ:يَتَصَدَّقَانِ بِالْفَضْلِ.

(۲۱۳) حضرت شریح ؒ سے اسی طرح مروی ہے اور حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ وہ صدقہ کریں گے۔

(۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيْدَةَ ، أَنَّ رَجُلاً بَعَثَ مَعَهُ بِبِضَاعَةٍ ، فَلَمَّا كَانَ

بِبَعْضِ الطَّرِيقِ رَأَى شَيْئًا يُبَاعُ ، فَأَشْهَدَ أَنَّهُ ضَامِنٌ لِلْبِضَاعَةِ ، ثُمَّ اشْتَرَى بِهَا ذَلِكَ الشَّيْءَ ، فَلَمَّا قَ
الْمَدِينَةَ بَاعَ الَّذِي اشْتَرَى فَرَبِحَ ، فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ :الرِّبْحُ لِصَاحِبِ الْمَالِ.

(۲۱۳۷۱) حضرت ریاح بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کے ساتھ سامان تجارت بھیجا جب وہ راستہ میں تھا تو اُس نے دیکھا کہ کچھ فروخت ہورہا ہے پھر اُس کو یاد آیا کہ وہ سامان کا ضامن ہے، اُس نے اُس سامان سے وہ چیز خرید لی، جب مدینہ تو اُس خریدی ہوئی چیز کو فروخت کر کے نفع کمایا، پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رب المال کا ہے۔

(۱۲۰) فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

حجام کی کمائی کا بیان

(۲۱۳۷۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قُلْتُ لِعِكْرِمَةَ :لِمَ كُرِهَ كَسْبُ الْحَجَّامِ ، قَالَ :لاَ يُكْرَهُ.

(۲۱۳۷۲) حضرت سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ حجام کی کمائی کو کیوں ناپسند کیا گیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو ناپسند نہیں کیا گیا۔

(۲۱۳۷۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :لَوْلاَ أَنَّ الْحَجَّامَ يَمَصُّ الدَّمَ لَمْ أَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۳۷۳) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ اگر حجام خون نہیں چوستا تو میں اس کمائی میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۲۱۳۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي أُسَامَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمًا وَالْقَاسِمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَلَمْ يَرَيَا بَأْسًا ، وَتَلَوَا :﴿قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ﴾ الآيَةَ.

(۲۱۳۷۴) حضرت زید بن اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ اور حضرت قاسم رحمہ اللہ سے حجام کی کمائی کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ دونوں حضرات نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا اور قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿قُلْ لاَ أَجِدُ فِي أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ﴾

(۲۱۳۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ :مَا تُعْجِبُنِي ع الْحَجَّامِ وَالْحَمَّامِ.

(۲۱۳۷۵) حضرت عثمان بن عفان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حجام اور حمام کی اجرت اور کمائی پسند نہیں۔

(۲۱۳۷۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :كَانَ لِلْحَارِثِ غُلاَمٌ حَجَّامٌ.

(۲۱۳۷۶) حضرت حارث رحمہ اللہ کا ایک غلام تھا جو حجام تھا۔

(۲۱۳۷۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَلَ

بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۳۷۷) حضرت قاسم ؒ سے حجامت کے کمائی کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ ؒ نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۲۱۳۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ ، أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ ، فَنَهَاهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتَّى قَالَ :اعْلِفْهُ نَاضِحَك ، أَوْ أَطْعِمْهُ رَقِيقَك.

(ابو داؤد ۳۴۱۵۔ احمد ۵/ ۴۳۶)

(۲۱۳۷۸) حضرت حرام بن سعد بن محیصہ ؒ کے والد نے حضور اقدس ﷺ سے حجام کی کمائی کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا، وہ مسلسل آپ ﷺ سے کلام کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُن پیسوں سے اونٹ کو چارہ ڈال دو یا غلام کو کھلا دو۔

(۲۱۳۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ ، فَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ ، فَخَفَّفُوا عَنْهُ مِنْ غَلَّتِهِ. (بخاری ۲۵۹۲۔ مسلم ۶۲)

(۲۱۳۷۹) حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ابو طیبہ حجام سے پچھنے لگوائے اور اُس کو دو صاع کھانا عطاء فرمایا اور اُس کے گھر والوں سے بات فرمائی انہوں نے اُس کے غلہ میں تخفیف کر دی۔

(۲۱۳۸۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ أَبَا طَيْبَةَ حَجَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ :كَمْ خَرَاجُك ؟ قَالَ :ثَلاَثَةُ آصُعٍ ، قَالَ :فَوَضَعَ عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ صَاعًا وَأَعْطَاهُ أَجْرًا.

(احمد ۲/ ۳۵۳۔ ابو یعلی ۱۷۷۱)

(۲۱۳۸۰) حضرت ابن عمر ؓ سے مروی ہے کہ ابو طیبہ نامی حجام سے آپ ﷺ نے پچھنے لگوائے اور اُس سے پوچھا تیری کتنی اجرت ہے؟ اُس نے عرض کیا تین صاع۔ آپ ﷺ نے اس میں سے ایک صاع کم کروا کر اُس کو اُس کا اجر (دو صاع) عطا فرمایا۔

(۲۱۳۸۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :كَانَ لاَ يَرَى بِكَسْبِ الْحَجَّامِ بالجَلَمين بَأْسًا.

(۲۱۳۸۱) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حجام کی کمائی میں کوئی حرج نہیں ہے جو وہ قینچی کے ساتھ کمائے۔

(۲۱۳۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآجَرَ الْحَجَّامَ ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ. (بخاری ۲۱۰۳۔ ابو داؤد ۳۴۱۶)

(۲۱۳۸۲) حضرت ابن عباس ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اجرت دی، اگر حجام کی کمائی حرام ہوتی تو آپ ﷺ اُس کو عطا نہ فرماتے۔

(۲۱۳۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَغُلَامٌ لَهُ يَحْجُمُهُ قَالَ : فَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ ! مَا تَصْنَعُ بِخَرَاجِ هَذَا ؟ قَالَ : آكُلُهُ وَأُوكِلُهُ ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ.

(۲۱۳۸۳) حضرت عطاء ﷫ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس ﷜ کی خدمت میں حاضر ہوا ایک غلام آپ ﷜ ان کا غلام ان کی حجامت کر رہا تھا۔ میں نے سوال کیا کہ آپ اس اجرت کا کیا کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اس کو خود بھی کھاؤں گا اور اس کو بھی کھلاؤں گا۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے غلام کے منہ کی طرف اشارہ کیا۔

(۲۱۳۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ الطُّهَوِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَجَّامِ حِينَ فَرَغَ : كَمْ خَرَاجُكَ ؟ قَالَ : صَاعَانِ ، قَالَ : فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا ، فَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْته صَاعًا. (ابن ماجه ۲۱۶۳۔ احمد ۱/ ۹۰)

(۲۱۳۸۴) حضرت علی ﷜ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے پچھنے لگوائے پھر حجام سے دریافت کیا کہ تیری اجرت کتنی ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ دو صاع۔ حجام نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک صاع کم کر دیا۔ حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا اور میں نے اس کو ایک صاع دے دیا۔

(۲۱۳۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآجَرَهُ ، وَلَوْ كَانَ بِهِ بَأْسٌ لَمْ يُعْطِهِ.

(۲۱۳۸۵) حضرت ابن عباس ﷜ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے پچھنے لگوائے اور اُس کو اجرت دی اور اگر اس کمائی میں کوئی حرج ہوتا تو آپ ﷺ اس کو عطا نہ فرماتے۔

(۲۱۳۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ : إِنِّي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَلِي غُلَامٌ حَجَّامٌ ، وَيَزْعُمُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنِّي آكُلُ ثَمَنَ الدَّمِ ، فَقَالَ : إِنَّهُمْ لَا يَزْعُمُونَ شَيْئًا ، إِنَّمَا تَأْكُلِينَ خَرَاجَ غُلَامِكَ ، وَلَسْت تَأْكُلِينَ ثَمَنَ الدَّمِ.

(۲۱۳۸۶) حضرت ابن عباس ﷜ کی خدمت میں ایک خاتون حاضر ہوئی اور عرض کیا میں عراق سے ہوں، میرا ایک غلام ہے جو حجامت کرتا ہے، عراق کے لوگوں کا خیال ہے کہ میں خون کی کمائی کھاتی ہوں، آپ ﷜ نے فرمایا: وہ کچھ بھی گمان نہیں کرتے، تو اپنے غلام کی کمائی کھاتی ہے، خون کی کمائی نہیں کھاتی۔

(۲۱۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَعْطَى الْحَجَّامَ عُمَالَتَهُ دِينَارًا. (طبرانی ۷۸۳۰)

(۲۱۳۸۷) حضرت عکرمہ ﷫ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو مزدوری میں ایک دینار عطا فرمایا۔

(۲۱۳۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا معمر ابْنُ سام، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَجِمَ الرَّجُلُ، وَلَا يُشَارِطُ.

(۲۱۳۸۸) حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ آدمی پچھنے لگوائے اور حجام کے ساتھ شرط نہ لگائے۔

(۲۱۳۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :هُوَ سُحْتٌ.

(۲۱۳۸۹) حضرت ابو ہریرہ ؓ ارشاد فرماتے ہیں حجام کی کمائی رشوت ہے۔

(۲۱۳۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَان ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ كَسْبَ الْحَجَّامِ.

(۲۱۳۹۰) حضرت سفیان، حضرت منصور اور حضرت ابراہیم ؒ حجام کی کمائی کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۲۱۳۹۱) حَدَّثَنَا وكيع قَالَ :حدثنا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ.

(۲۱۳۹۱) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حجام کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۳۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ :أَنَّ أَبَاهُ اشْتَرَى غُلاَمًا لَهُ حَجَّامًا فَكَسَرَ مَحَاجِمَهُ ، وَقَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ.

(۲۱۳۹۲) حضرت ابو جحیفہ ؓ نے ایک غلام خریدا جو حجام تھا، آپ ؓ نے اُس کے اوزار توڑ ڈالے اور فرمایا: آپ ﷺ نے خون کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۳۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ غِلْمَةً مِنَ الأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ غُلاَمٌ حَجَّامٌ ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوا كَسْبَهُ فِي عَلَفِ النَّاضِحِ.

(۲۱۳۹۳) حضرت عروہ ؓ سے مروی ہے کہ انصار کے نوجوانوں کے لئے ایک حجام تھا، حضور اقدس ﷺ نے اُن کو حکم فرمایا کہ اس کی کمائی اونٹوں کے چارے میں استعمال کرو۔

(۲۱۳۹٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَارِظٍ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ.

(۲۱۳۹۴) حضرت رافع بن خدیج ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: حجامت کی کمائی، زانیہ کے مہر کی کمائی اور کتے کی قیمت حرام ہیں۔

(۲۱۳۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَأَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ كَسْبَ الْحَجَّامِ.

(۲۱۳۹۵) حضرت ابراہیم ؒ حجام کی کمائی کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۱۳۱) فی الرّجل یتصدّق بالصّدقۃِ ثمّ یردّھا إلیہِ المِیراث

کوئی شخص صدقہ کرے اور وہی چیز وراثت میں دوبارہ اُس کو مل جائے

(۲۱۳۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ ، عَنْ أَبِیہِ ، قَالَ : جَائَتِ امْرَأَۃٌ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : إِنِّی تَصَدَّقْت عَلَی أُمِّی بِجَارِیَۃٍ فَمَاتَتْ أُمِّی وَبَقِیَتِ الْجَارِیَۃُ فَقَالَ لَہَا : وَجَبَ أَجْرُکِ ، وَرَجَعَتْ إِلَیْکِ فِی الْمِیرَاثِ. (مسلم ۸۰۵۔ ابو داؤد ۱۶۵۳)

(۲۱۳۹۶) حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں نے اپنی والدہ پر ایک باندی صدقہ کی تھی، میری والدہ کا انتقال ہوگیا اور باندی میرے پاس رہ گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا اجر پورا ہوگیا اور وہ باندی وراثت میں تیری طرف لوٹ آئی۔

(۲۱۳۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ ہِلاَلٍ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْہُمْ تَصَدَّقَ عَلَی أُمِّہِ بِأَمَۃٍ فَکَاتَبَتْہَا ، ثُمَّ تُوُفِّیَتْ أُمُّہُ ، فَسَأَلَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ فَقَالَ : أَنْتَ تَرِثُ أُمَّک ، وَإِنْ شِئْتَ وَجَّہْتَہَا فِی الْوَجْہِ الَّذِی کُنْتَ وَجَّہْتَہَا فِیہِ ، قَالَ حُمَیْدٌ : فَلَقَدْ رَأَیْتہَا یُقَالُ لَہَا لُبَیْبَۃ.

(۲۱۳۹۷) حضرت حمید بن ہلال رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی والدہ کو باندی صدقہ کی، اس کی والدہ نے اس باندی کو مکاتبہ بنالیا، پھر اُس کا انتقال ہوگیا تو باندی وراثت میں دوبارہ اسی کو مل گئی، اُس شخص نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو اپنی والدہ کے ترکہ کا وارث بنے گا، اور اگر تو اس کے ساتھ وہی معاملہ کرنا چاہے جو پہلے کرتا تھا تو کرسکتا ہے۔ حضرت حمید فرماتے ہیں کہ اس کا نام لبیبہ تھا۔

(۲۱۳۹۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَۃَ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ؛ فِی الرَّجُلِ یَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَۃِ، ثُمَّ یَرِثُہَا ، قَالَ : إِذَا رَدَّہَا إِلَیْہِ کِتَابُ اللهِ فَلاَ بَأْسَ بِہَا ، قَالَ : وَقَالَ قَتَادَۃُ : کَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ یَقُولُ ذَلِکَ.

(۲۱۳۹۸) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو کوئی چیز صدقہ کرے پھر وہ اُس کو وراثت میں واپس مل جائے: فرماتے ہیں کہ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق اس کو مل جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۳۹۹) حَدَّثَنَا ہُشَیْمٌ ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، أَنَّہُ کَانَ یَقُولُ فِی الصَّدَقَۃِ إِذَا وَرِثَہَا : قَالَ : یَجْعَلُہَا فِی مِثْلِ الْوَجْہِ الَّذِی کَانَتْ فِیہِ.

(۲۱۳۹۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی صدقہ کرنے کے بعد وراثت میں دوبارہ اُس کا مالک بن جائے تو جو اُس کے ساتھ پہلے کرتا تھا وہی کرے۔

(۲۱۴۰۰) حَدَّثَنَا ہُشَیْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ التَّیْمِیِّ مِثْلَ ذَلِکَ.

(۲۱۴۰۰) حضرت ابراہیم التیمی رحمہ اللہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۲۱٤۰۱) حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَهَا.

(۲۱۴۰۱) حضرت شریح رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اُس کو کھالیا جائے۔

(۲۱٤۰۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَهَا.

(۲۱۴۰۲) حضرت حسن رحمہ اللہ اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۱٤۰۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلْ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيُطْعِمَكَ حَرَامًا.

(۲۱۴۰۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اُس کو کھالو، اللہ تعالیٰ نے اُس کا کھانا تم پر حرام نہیں کیا۔

(۲۱٤۰٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَا رَدَّ عَلَيْكَ سِهَامُ الْفَرَائِضِ ، فَهُوَ لَكَ حَلاَلٌ.

(۲۱۴۰۴) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو چیز بھی میراث میں حصہ بن کر آپ کو ملے اُس کا کھانا آپ کے لئے حلال ہے۔

(۲۱٤۰٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا كَانَتْ صَدَقَةٌ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ حَقٌّ يَرَى أَنْ يُوَجِّهَهَا فِي مِثْلِ مَا كَانَتْ فِيهِ.

(۲۱۴۰۵) حضرت ابراہیم التیمی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی چیز صدقہ کرتے اور وہ میراث میں اُن کو اگر واپس مل جاتی تو اُس کے ساتھ وہی معاملہ کرتے (اُس کے ساتھ اسی طرح پیش آتے) جس میں وہ پہلے تھا۔

(۲۱٤۰٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا رَدَّهَا إِلَيْهِ حَقٌّ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۱۴۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر وہ وراثت میں واپس آپ کو مل جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۱٤۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ، ثُمَّ يَرِثُهَا ، قَالَ : إِنَّ السِّهَامَ لَمْ تَزِدْهَا إِلاَّ حَلاَلاً.

(۲۱۴۰۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو صدقہ کرے پھر وہی چیز اُس کو میراث میں مل جائے تو میراث میں اُس کا حصہ اس میں حلّت کے علاوہ کسی چیز کا اضافہ نہیں کرے گا۔

(۲۱٤۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ، ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَيْهِ فِي الْمِيرَاثِ ، قَالَ : يَجْعَلُهَا مِنْ حِصَّةِ غَيْرِهِ.

(۲۱۴۰۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص صدقہ کرے پھر وہی چیز وراثت میں اُس کو واپس مل رہی ہو تو اُس کو کسی دوسرے وارث کے حصہ میں ڈال دے۔

(۲۱٤۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُزَرِّعٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْهَا فَقَالَ : إِنْ أَخَذَهَا فَلاَ بَأْسَ ، وَإِنْ أَمْضَاهَا أَفْضَلُ.

(۲۱۴۰۹) حضرت مُزرّع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اگر تو

اپنے حصہ میں لے لے تو کوئی حرج نہیں، اور اگر چھوڑ دے تو یہ افضل ہے۔

(٢١٤١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَجْعَلُهَا فِي مِثْلِهَا.

(۲۱۴۱۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسی کے مثل میں اس کو رکھے گا (دوبارہ صدقہ کردے گا)۔

(٢١٤١١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ ، قَالَ عُمَرُ : السَّائِبَةُ وَالصَّدَقَةُ لِيَوْمِهِمَا.

(عبدالرزاق ۱۶۴۲۹)

(۲۱۴۱۱) حضرت عمر ارشاد فرماتے ہیں کہ منت والی اونٹنی اور صدقہ اسی دن کے لئے ہیں۔ (قیامت کے دن کے لئے)۔

(١٣٢) فِي الرَّجلِ يقرِض الرّجل القرض

کوئی شخص کسی دوسرے کو قرض دے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أبوعَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(٢١٤١٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِم ثُمَّ يَأْخُذُ بِقِيمَتِهَا طَعَامًا : أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۱۴۱۲) حضرت ابن عمر اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص کسی کو دراہم قرضہ میں دے اور بدلہ میں اس سے کھانا (گندم) وصول کرے۔

(٢١٤١٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَحَمَّادٍ وعِكْرِمَةَ ، قَالوا : كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۱۴۱۳) حضرت سعید بن جبیر، حضرت حماد اور حضرت عکرمہ اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢١٤١٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، قَالَ : إذَا كَانَ أَصْلُ الْحَقِّ دَيْنًا فَلاَ تَأْخُذْ مِنْهُ إلاَّ مَا بِعْته بِهِ ، فَإِذَا كَانَ قَرْضًا فَلاَ يَضُرُّك أَنْ تَأْخُذَ غَيْرَ مَا أَقْرَضْتَهُ.

(۲۱۴۱۴) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جب اصل حق دین ہو (یعنی مدت متعین ہو) تو جو چیز دی ہے وہی وصول کر، اور اگر قرض ہو (مدت متعین نہ ہو) تو جو قرض دیا ہے اس کے غیر جنس لینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢١٤١٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ إذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ الدَّرَاهِمَ فَأَتَاهُ فَتَقَاضَاهُ فَقَالَ : خُذْ بِحَقِّكَ شَعِيرًا ، أَوْ حِنْطَةً ، أَوْ تَمْرًا ، أَوْ شَيْئًا غَيْرَ الذَّهَبِ ، قَالَ : إذَا كَانَتْ دَرَاهِمُهُ قَرْضًا فَإِنَّهُ يَأْخُذُ بِهَا مَا شَاءَ.

(۲۱۴۱۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کے کسی شخص پر کچھ دراہم قرض ہوں، اور وہ اُس کے پاس آ کر قرض کا مطالبہ کرے اور مقروض کہے کہ اس کے بدلے جو، گندم، کھجور یا سونے کے علاوہ کوئی چیز رکھ لے تو کوئی حرج نہیں، جب اُس کے درہم دوسرے پر قرض ہوں تو وہ اُس کے بدلے اُس سے جو چاہے وصول کر سکتا ہے۔

(۲۱۴۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ :بِعْت جُزُورًا بِدَرَاهِمَ إلَى الْحَصَادِ ، فَلَمَّا حَلَّ قَضَوْنِي الْحِنْطَةَ وَالشَّعِيرَ وَالسُّلْتَ فَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ :لاَ يَصْلُحُ ، لاَ تَأْخُذْ إلاَّ دَرَاهِمَ.

(۲۱۴۱۶) حضرت ابن حرملہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اونٹنی اس بات پر فروخت کی کہ کٹائی کے دن مجھے درہم بدلے میں چاہئیں۔ جب سپردگی کا وقت آیا تو میرے لیے گندم، جو اور گیہوں کا فیصلہ کیا تو میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ درست نہیں ہے، دراہم کے علاوہ کوئی چیز وصول نہ کرتا۔

(۲۱۴۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :إذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنْهُ عَبْدًا رَخِيصًا.

(۲۱۴۱۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کا دوسرے پر دین ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اُس سے (اُس کے بدلہ میں) سستا غلام لے لے۔

(۱۲۳) فِي الرَّجلِ يعطِي الرّجل الدَّراهِمَ بِالأرضِ ويأخذ بِغيرِها

کوئی شخص کسی آدمی کو ایک شہر میں پیسے دے اور دوسرے شہر میں پہنچ کر اُس سے وصول کر لے

(۲۱۴۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ حَفْص أَبِي الْمُعْتَمِرِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُعْطِيَ الْمَالَ بِالْمَدِينَةِ وَيَأْخُذَ بِإِفْرِيقِيَّةَ

(۲۱۴۱۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ مدینہ منورہ میں پیسے دیئے جائیں اور افریقہ جا کر وصول کر لیے جائیں۔

(۲۱۴۱۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ حَفْص ابي الْمُعْتَمِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ بِنَحْوِهِ.

(۲۱۴۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۲۱۴۲۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يُؤْخَذَ الْمَالُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ وَيُعْطَى بِأَرْضِ الْعِرَاقِ ، وَيُؤْخَذَ بِأَرْضِ الْعِرَاقِ وَيُعْطَى بِأَرْضِ الْحِجَازِ.

(۲۱۴۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ حجاز پہنچ کر مال وصول کر لیا جائے جبکہ وہ عراق

میں دیئے ہوں اور عراق میں وصول کر لیے جائیں جبکہ وہ حجاز میں دیئے ہوں۔

(۲۱۴۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ لَمْ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۴۲۱) حضرت ابراہیم ؒ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۱۴۲۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي مِسْكِينٍ وَخَارِجَةَ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ الْمَالَ بِالْحِجَازِ وَيُعْطِيهِ بِالْعِرَاقِ ، أَوْ بِالْعِرَاقِ وَيُعْطِيهِ بِالْحِجَازِ.

(۲۱۴۲۲) حضرت علی ؓ حجاز میں وہ مال وصول کر لیتے تھے جو وہ عراق میں دیتے تھے یا عراق میں وہ مال وصول کر لیتے تھے جو وہ حجاز میں (قرض) دیا کرتے تھے۔

(۲۱۴۲۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَسْوَدِ يَأْخُذُ الدَّرَاهِمَ بِالْحِجَازِ وَيُعْطِيهِ بِالْعِرَاقِ.

(۲۱۴۲۳) حضرت عبدالرحمٰن بن الاسود ؒ دراہم حجاز میں وصول کر لیتے (جبکہ) دیتے عراق میں تھے۔

(۲۱۴۲۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَدْفَعَ الدَّرَاهِمَ بِالْبَصْرَةِ وَيَأْخُذَهَا بِالْكُوفَةِ.

(۲۱۴۲۴) حضرت محمد ؒ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ بصرہ میں دراہم دے کر کوفہ میں وصول کر لیے جائیں۔

(۲۱۴۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالسَّفْتَجَةِ.

(۲۱۴۲۵) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ رسید لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۴۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ جُعْدُبَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ ، عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا جُذَاذَ خَمْسِينَ وَسْقًا تَمْرًا وَعِشْرِينَ وَسْقًا شَعِيرًا ، فَقَالَ لَهَا عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ : إِنْ شِئْتَ وَفَّيْتُكِيهَا هُنَا بِالْمَدِينَةِ وَتُوفِينَهَا بِخَيْبَرَ ، فَقَالَتْ : حَتَّى أَسْأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ ، فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ : وَكَيْفَ بِالضَّمَانِ ؟. (عبدالرزاق ۱۴۶۴۳)

(۲۱۴۲۶) حضرت زینب الثقفیہ ؓ سے مروی ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے جذاذ کو پچاس وسق کھجور اور بیس وسق جَو عطا فرمائی، حضرت عاصم بن عدی ؒ نے اُن سے کہا: اگر آپ چاہیں تو ہم تجھے یہ مدینہ منورہ میں دے دیں اور تو ہمیں خیبر میں دے دے، انہوں نے عرض کیا: (ٹھہر جاؤ) یہاں تک کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر ؓ سے دریافت کرلوں، پس انہوں نے آپ ؓ سے دریافت کیا؟ آپ ؓ نے فرمایا کہ ضمان کون دے گا؟

(۲۱۴۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُعْطِي التُّجَّارَ الْمَالَ هَاهُنَا وَيَأْخُذُ مِنْهُمْ بِأَرْضٍ أُخْرَى ، فَذُكِرَ ، أَوْ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لاِبْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ مَا لَمْ يَشْتَرِطْ.

(۲۱۴۲۷) حضرت عطاء ؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابن زبیر ؓ تاجروں کو مال یہاں سے دیتے اور دوسری جگہ پہنچ کر وصول فرما

لیتے، اس بات کا ذکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے ہوا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر بطور شرط ایسا نہ کیا گیا ہو تو تب درست ہے۔

(۲۱٤۲۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالسَّفْتَجَةِ ، وَكَانَ مَيْمُونُ بْنُ أَبِي شَبِيبٍ يَكْرَهُهَا.

(۲۱۴۲۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسید حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں اور حضرت میمون بن ابو شبیب اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱٤۲۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ ، عَنْ دِينَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ : أُعْطِي الصَّرَّافَ الدِّرْهَمَ بِالْبَصْرَةِ وَآخُذُ السَّفْتَجَةَ ، آخُذُ مِثْلَ دَرَاهِمِي بِالْكُوفَةِ ، فَقَالَ : أَنَّمَا يُفْعَلُ ذَلِكَ مِنْ أَجْلِ اللُّصُوصِ ، لاَ خَيْرَ فِي قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً.

(۲۱۴۲۹) حضرت دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا: صراف کو بصرہ میں دراہم دے کر اُس سے رسید حاصل کی جاسکتی ہے؟ اُس جیسے دراہم کوفہ میں جا کر اُس سے وصول کر لیے جائیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ چوروں کی وجہ سے ایسا کیا جاتا ہے، البتہ اُس قرض میں کوئی خیر اور بھلائی نہیں ہے جس میں نفع (سود) ہو۔

(۱۲٤) فِي شهادةِ الصِّبيانِ

بچوں کی گواہی کا بیان

(۲۱٤۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : تجوز شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۲۱۴۳۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ بچوں کی گواہی بعض کی بعض کے خلاف جائز ہے۔

(۲۱٤۳۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عن الشيباني ، عن الشعبي ، عن شريح : أنه كان يجيز شهادة الصبيان ، بعضهم على بيع بعض.

(۲۱۴۳۱) حضرت شریح رحمہ اللہ بعض بچوں کی گواہی ایک دوسرے پر بیع کے معاملہ میں صحیح سمجھتے تھے۔

(۲۱٤۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : تَجُوزُ شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ وَيُؤْخَذُ بِأَوَّلِ قَوْلِهِمْ.

(۲۱۴۳۲) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ بچوں کی گواہی جائز ہے، اور اُن کی پہلی بات لی جائے گی۔

(۲۱٤۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ : قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ﴾ وَلَيْسُوا مِمَّنْ يُرْضَى ، قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ : هُمْ أَحْرَى إِذَا سُئِلُوا عَمَّا رَأَوْا أَنْ يَشْهَدُوا ، وقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ : فَمَا رَأَيْت الْقُضَاةَ أَخَذَتْ إِلاَّ بِقَوْلِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

(۲۱۴۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بچوں کی گواہی کے متعلق فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ﴿مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ﴾ جبکہ بچے مِمَّنْ تَرْضَوْنَ میں نہیں آتے۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس چیز کے زیادہ مستحق اور لائق ہیں جس کو چیز کو وہ دیکھیں اور اُس کے متعلق اُن سے سوال کیا جائے تو وہ گواہی دیں، اور حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاضیوں کو نہیں دیکھا کہ وہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے قول کے علاوہ کسی کا قول لیتے ہوں۔

(٢١٤٣٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ عَلَى الْكِبَارِ ، وَتَجُوزُ شَهَادَةُ الصِّبْيَانِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ إذَا فُرِّقَ بَيْنَهُمْ.

(۲۱۴۳۴) بچوں کی گواہی بڑوں کے خلاف جائز نہیں اور بچوں کی گواہی بچوں کے خلاف جائز ہے جب ان کے درمیان کوئی لڑائی، تفرقہ ہو جائے۔

(٢١٤٣٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ ، وَيَأْبَاهُمْ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ.

(۲۱۴۳۵) حضرت شریح رحمہ اللہ بچوں کی گواہی دانت اور موضحہ زخم میں جائز سمجھتے تھے اور اس کے علاوہ ان کی گواہی قبول نہیں کرتے تھے۔

(٢١٤٣٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مَرْيَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَكْحُولاً يَقُولُ : إذَا بَلَغَ الْغُلاَمُ خَمْسَةَ عَشَرَ جَازَتْ شَهَادَتُهُ.

(۲۱۴۳۶) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بچے کی عمر پندرہ برس ہو جائے، تو اُس کی گواہی معتبر (جائز) ہے۔

(٢١٤٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، قَالَ : شهد غُلاَم عِنْدَ قَاضٍ مِنْ قُضَاةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يُقَالُ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ ، فَأَرْسَلَ إلَى سَالِمٍ وَالْقَاسِمِ فَسَأَلَهُمَا عَنْ شَهَادَتِهِ ، قَالاَ : إنْ كَانَ أَنْبَتَ فَأَجِزْ شَهَادَتَهُ.

(۲۱۴۳۷) حضرت داؤد بن حصین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مدینہ منورہ کے قاضیوں میں سے ایک قاضی کے پاس ایک بچے نے گواہی دی، جس کا نام سلمہ بن عبد الرحمن المخزومی تھا۔ حضرت سالم رحمہ اللہ اور حضرت قاسم رحمہ اللہ سے اُس کی گواہی کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر اُس کے زیر ناف کچھ بال آچکے ہیں تو اُس کی گواہی معتبر ہے۔

(٢١٤٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ قَالَ فِي شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ: تُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْتَثْبَتُونَ.

(۲۱۴۳۸) حضرت ابن سیرین بچوں کی گواہی کے متعلق فرماتے ہیں کہ اُن کی گواہی لکھ لی جائے گی اور اُس کی تحقیق اور چھان بین کی جائے گی۔

(٢١٤٣٩) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : يُسْتَثْبَتُونَ.

(۲۱۴۳۹) حضرت حمید بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تحقیق کی جائے گی۔

(٢١٤٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الصَّبِيِّ.

(۲۱۴۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بچوں کی گواہی معتبر نہیں ہے۔

(٢١٤٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الصِّغَارِ حَتَّى يَكْبُرُوا.

(۲۱۴۴۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں بڑے ہونے سے پہلے بچوں کی گواہی معتبر نہیں ہے۔

(٢١٤٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الصَّبِي.

(۲۱۴۴۲) حضرت عامر رحمہ اللہ بچوں کی گواہی کو جائز نہ سمجھتے تھے۔

(٢١٤٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْهَمْدَانِيِّ ، قَالَ : شَهِدْت عِنْدَ شُرَيْحٍ وَأَنَا غُلاَمٌ فَقَالَ : بِإِصْبَعِهِ فِي بَعْضِ جَسَدِي : حَتَّى تَبْلُغَ.

(۲۱۴۴۳) حضرت سلیمان الھمدانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میں چھوٹا تھا تو میں نے حضرت شریح رحمہ اللہ کے سامنے گواہی دی، آپ رحمہ اللہ نے میرے کچھ جسم کو انگلی سے چھو کر فرمایا: بالغ ہونے سے قبل گواہی معتبر نہیں۔

(٢١٤٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : شَهِدَ عِنْدَ ابْنِ أَبِي لَيْلَى صِبْيَانٌ مِنَ الْحَيِّ لَمْ يَبْلُغُوا ، فَقَالَ : اكْتُبْ : شَهِدَ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَهُمْ صِغَارٌ لَمْ يَبْلُغُوا ، فَإِذَا بَلَغُوا فَإِنْ ثَبَتُوا عَلَى شَهَادَتِهِم جَازَتْ ، وَإِنْ رَجَعُوا فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۲۱۴۴۴) حضرت وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی لیلی رحمہ اللہ کے پاس محلّے کے کچھ بچوں نے گواہی دی جو نابالغ تھے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: فلاں، فلاں کی گواہی لکھ لو، جب بالغ ہو جائیں تو دیکھنا کہ اگر اُس پر ثابت اور برقرار ہیں تو گواہی معتبر ہے اور اگر رجوع کرلیں تو وہ گواہی کالعدم ہوگی۔

(٢١٤٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ وَيُرْسِلُ إِلَيْهِمْ فَيَسْأَلُهُمْ عَنْهَا.

(۲۱۴۴۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ بچوں کی گواہی معتبر سمجھتے تھے۔

(٢١٤٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ غِلْمَانٍ فِي آمَّةٍ ، وَقَضَى فِيهَا بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ.

(۲۱۴۴۶) حضرت شریح رحمہ اللہ نے باندی کے معاملہ میں بچے کی گواہی کو قبول کیا اور چار ہزار دراہم کا فیصلہ سنایا۔

(٢١٤٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الصِّبْيَانِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۲۱۴۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ بچوں کی گواہی بچوں کے بارے میں جائز سمجھتے تھے۔

(۱۲۵) فِي القصّارِ والصّبّاغِ وغيرِهِ

رنگ ریز وغیرہ کا بیان

(۲۱٤٤٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ ابن عَبيدِ بْنِ الأَبْرَصِ ، أَنَّ عَلِيًّا ضَمَّنَ نَجَّارًا.

(۲۱۴۴۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑھئی کو ضامن بنایا۔

(۲۱٤٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ يُحَدِّثُ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَمَّنَ الصُّنَّاعَ الَّذِينَ انْتَصَبُوا لِلنَّاسِ فِي أَعْمَالِهِمْ مَا أَهْلَكُوا فِي أَيْدِيهِمْ.

(۲۱۴۴۹) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کاریگروں کو ان کے ہاتھوں ضائع ہونے والی چیزوں کا ضامن قرار دیا ہے۔

(۲۱٤٥٠) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ الْقَصَّارَ وَالصَّوَّاغَ ، وَقَالَ لاَ يُصْلِحُ النَّاسَ إِلاَّ ذَلِكَ.

(۲۱۴۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رنگ ساز اور رنگ ریز کو ضامن بنایا اور فرمایا: لوگوں کے لیے اسی میں بہتری ہے۔

(۲۱٤٥١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ الْقَصَّارَ وَقَالَ : أَعْطِهِ ثَوْبَهُ ، أَوْ شَرْوَاهُ.

(۲۱۴۵۱) حضرت قاضی شریح رحمہ اللہ نے رنگ ساز کو ضامن بنایا اور فرمایا: نقصان کی صورت میں وہی کپڑا دے یا اس جیسا کپڑا دے۔

(۲۱٤٥٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ وَشُرَيْحٍ ، قَالَ : كَانَا يُضَمِّنَانِ الْقَصَّا شرواه يَوْمَ أَخْذِهِ.

(۲۱۴۵۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ اور حضرت شریح رحمہ اللہ رنگ ساز کو ضامن قرار دیتے تھے۔

(۲۱٤٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ وَشُرَيْحٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ فِي قَصَّارٍ خَرَقَ ثَوْبًا : يضْمَنُ قِيمَتَهُ وَيَأْخُذُ ثَوْبَهُ إِلَيْهِ.

(۲۱۴۵۳) حضرت مسروق رحمہ اللہ اور حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رنگ ساز اگر کپڑا پھاڑ دے تو وہ اُس کی قیمت کا ضامن ہوگا اور اُس سے کپڑا وصول کیا جائے گا۔

(۲۱٤٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْقَصَّارِ إِذَا أَفْسَدَ ، قَالَ : هُوَ ضَامِنٌ ، قَالَ وَكَانَ لاَ يُضَمِّنُهُ غَرَقًا ، وَلاَ حَرْقًا ، وَلاَ عَدُوًّا مُكَابِرًا.

(۲۱۴۵۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رنگ ساز اگر خراب کر دے تو وہ ضامن ہے، اور اگر وہ چیز ڈوب جائے یا جل جائے دشمن برباد کر دے تو ضامن نہ ہوگا۔

(٢١٤٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : أَمَرَنِي جَارٌ لِي قَصَّارٌ يُقَالُ لَهُ ثَابِتٌ : أَسْأَل له إِبْرَاهِيمَ : عَنْ رَجُلٍ أَعْطَى غُلاَمًا لَهُ ثَوْبًا فَضَاعَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ : أَلَيْسَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غُلاَمه ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : هُوَ ضَامِنٌ.

(٢١٤٥٥) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ میرے پڑوسی ثابت نے جو رنگ ساز تھا مجھے کہا کہ میں حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کروں کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو کپڑے دیئے، اُس نے وہ ضائع کر دیئے، تو اس کا کیا حکم ہے؟ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا تو آپ ؒ نے فرمایا کہ کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اُس کا غلام ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ؒ نے فرمایا وہ ضامن ہوگا۔

(٢١٤٥٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ حَائِكٍ مَشَى فِي غَزْلٍ بِشُعْلَةٍ مِنْ نَارٍ ، فَوَقَعَتْ شَرَارَةٌ فَأَحْرَقَتِ الْغَزْلَ ، قَالَ : يضمَنُ.

(٢١٤٥٦) حضرت مغیرۃ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا کہ کپڑا بننے والا اونی کپڑوں میں (اون) آگ کے انگاروں کے پاس سے گزرا تو آگ کے انگارے نے اُس اون کو جلا ڈالا، اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا وہ ضامن ہوگا۔

(٢١٤٥٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: يضمَنُ الصَّبَّاغُ وَالْقَصَّارُ وَكُلُّ أَجِيرٍ مُشْتَرِكٍ.

(٢١٤٥٧) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ رنگ ساز اور ہر مشترک اجیر ضامن ہوگا۔

(٢١٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ وَمُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ يُضَمَّنُ الْقَصَّارُ إلاَّ مَا جَنَتْ يَدُهُ.

(٢١٤٥٨) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ رنگ ساز اُسی کا ضامن ہوگا جو اُس کے ہاتھوں نے کیا ہو۔ (جو خرابی اُس کی وجہ سے آئی ہو)۔

(١٣٦) فِي الأمةِ تزعم أنّها حرّةٌ

اگر کوئی باندی خود کو آزاد قرار دے (اور اس سے شادی کر لی جائے تو) کیا حکم ہے؟

(٢١٤٥٩) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ أَمَةً أَتَتْ قَوْمًا فَغَرَّتْهُمْ وَزَعَمَتْ أَنَّهَا حُرَّةٌ ، فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَوَلَدَتْ مِنْهُ أَوْلاَدًا فَوَجَدُوهَا أَمَةً ، فَقَضَى عُمَرُ بِقِيمَةِ أَوْلاَدِهَا فِي كُلِّ مَغْرُورٍ غُرَّةً.

(٢١٤٥٩) حضرت سلیمان بن یسار ؒ سے مروی ہے کہ ایک باندی (ہجرت کر کے) ایک قوم کے پاس آئی اور اُن کو دھوکہ دیا، اور کہا کہ وہ آزاد ہے، ایک شخص نے اُس کے ساتھ نکاح کر لیا اور اس سے کچھ بچے بھی ہو گئے، پھر معلوم ہوا کہ وہ تو باندی ہے تو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کی اولاد کی قیمت ادا کرنے کا فیصلہ یہ فرماتے ہوئے کیا کہ ہر وہ شخص جس کے ساتھ دھوکہ ہوا اُس جرمانے کے طور غرہ (غلام یا باندی) دی جائے گی۔

(٢١٤٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، أَنَّ أَمَةً أَتَتْ طَيِّئاً فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حُرَّةٌ فَتَزَوَّجَ رَجُلٌ ، ثُمَّ إِنَّ سَيِّدَهَا ظَهَرَ عَلَيْهَا فَقَضَى عُثْمَانُ أَنَّهَا وَأَوْلاَدَهَا لِسَيِّدِهَا ، وَجَعَلَ لِزَوْجِهَا مَا أَدْرَكَ مِنْ مَتَاعِ وَجَعَلَ فِيهِمَ السُّنَّةَ ، أَوِ الْمِلَّةَ :فِي كُلِّ رَأْسٍ رَأْسَيْنِ.

(٢١٤٦٠) حضرت خلاس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک باندی قبیلہ طی ء میں آئی، اس نے کہا کہ وہ آزاد ہے، اُس کو آزاد سمجھتے ہو ایک شخص نے اُس کے ساتھ نکاح کرلیا، پھر اُس باندی کا آقا اُس کو لینے آ گیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ باندی اور اُ کے بچے آقا کو ملیں گے، اور اُس کے شوہر کے لئے وہ ہے جو وہ سامان میں سے پالے۔ پھر آپ نے لوگوں میں یہ طریقہ جا فرمادیا کہ ہر ایک نفس میں دو نفس ہیں۔

(٢١٤٦١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُه ، عَنْ جَارِيَةٍ أَبِقَتْ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْ أُخْرَى ، فَأَتَتْ قَوْمًا فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حُرَّةٌ ، فَرَغِبَ فِيهَا رَجُلٌ فَتَزَوَّجَهَا فَوَلَدَتْ أَوْلاَدًا ، ثُمَّ عَلِمُوا أَنَّهَا أَ فَجَاءَ مَوْلاَهَا فَأَخَذَهَا ، قَالَ :يَأْخُذُ الْمَوْلَى أَمَتَهُ ، وَيَفْدِي الأَبُ أَوْلاَدَهُ بغُرَّةٍ غرَّةٍ.

(٢١٤٦١) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک باندی ایک شہر سے بھاگ کر دوسرے شہر چلی گئی، اور ایک قوم کے پاس آ اپنے آپ کو آزاد ظاہر کیا، تو اس میں ایک شخص نے رغبت کی اور اُس کو پسند کر کے اُس کے ساتھ نکاح کرلیا اور اُس سے کچھ بچے ہو گئے، پھر پتہ چلا کہ وہ تو باندی ہے اور اُس کا آقا بھی آ گیا تو کیا وہ اُس باندی کو لے جا سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آقا باندی کو لے جائے گا اور اُس کے بچوں کے باپ کے لئے غلام یا باندی ہے۔ (اُس کو غلام یا باندی دے گا)۔

(٢١٤٦٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ نِصَاحٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : وَلَدِ كُلِّ مَغْرُورٍ غُرَّةٌ.

(٢١٤٦٢) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دھوکے سے کیے گئے نکاح سے پیدا ہونے والے ہر بچے کے بدلے ایک غرہ (غلام یا باندی) ہے۔

(١٢٧) فِي الرَّجلِ يحجر علی غلامِهِ

کوئی شخص اگر غلام کو تصرف (تجارت) وغیرہ کرنے سے روک دے تو کیا حکم ہے؟

(٢١٤٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الأَخْضَرِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا ، أَوْ رَجُلاً مَحْجُورًا عَلَيْهِ فَمَالُهُ أَتْوَى.

(۲۱۴۶۱) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کوئی ایسا غلام بیچا جسے تجارت سے روکا گیا تھا تو اس نے اپنا مال ضائع کر دیا۔

(۲۱۴۶۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَتَى أَهْلَ سُوقِهِ فَأَعْلَمَهُمْ أَنَّهُ حَجَرَ عَلَيْهِ فَلَيْسَ لأَحَدٍ أَنْ يُخَالِطَهُ.

(۲۱۴۶۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آقا بازار والوں کے پاس آکر انہیں بتادے کہ اس نے اپنے غلام کو تجارت سے روک دیا ہے تو پھر کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ اُس کے ساتھ معاملات کرے۔

(۲۱۴۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:إِذَا حَجَرَ الرَّجُلُ عَلَى عَبْدِهِ فِي أَهْلِ سُوقِهِ لَمْ يَجُزْ عَلَيْهِ.

(۲۱۴۶۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غلام کو بازار میں بازار والوں کے سامنے سے تصرف وغیرہ کرنے سے روک دے تو اُس سے بیع وغیرہ کرنا جائز نہیں ہے۔

(۲۱۴۶۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي الْحَجْرِ شَيْئًا.

(۲۱۴۶۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ تجارت سے روکے جانے کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۱۴۶۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ بَكَّارٍ الْعَنَزِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً حَجَرَ عَلَى غُلاَمٍ لَهُ فَرُفِعَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ :كُنْتَ تُرْسِلُهُ بِدِرْهَمٍ يَشْتَرِي بِهِ لَحْمًا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَجَعَلَهُ مَأْذُونًا لَهُ.

(۲۱۴۶۵) حضرت بکار العنزی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو تجارت سے روک دیا، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس معاملہ لے گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مالک سے دریافت کیا کہ کیا تو اسے درہم دے کر گوشت وغیرہ لینے بھیجتا ہے؟ اُس نے عرض کیا جی ہاں، یہ سن کر آپ نے اس غلام کو تجارت کرنے کی اجازت دے دی۔

(۱۲۸) من كره الحجر على الحرّ ومن رخّص فيه

جو حضرات آزاد شخص کو تجارت سے روکنے کو ناپسند کرتے ہیں اور جو حضرات اُس کی اجازت دیتے ہیں

(۲۱۴۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يُحْجَرُ عَلَى حُرٍّ.

(۲۱۴۶۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آزاد شخص کو تجارت سے نہیں روکا جائے گا۔

(۲۱۴۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ :شَهِدْتُ شُرَيْحًا وَأَتَاهُ رَجُلٌ ، مَعَهُ ابْنُ أَخِيهِ قَدَ اسْتَعْلَى عَلَيْهِ ، فَقَالَ الرَّجُلُ :إِنَّ ابْنَ أَخِي يُكْثِرُ أَكْلَ السُّكَّرِ ، يُعَرِّضُ بِالشَّرَابِ ، قَالَ شُرَيْحٌ :أَمْسِكْ عَلَيْهِ مَالَهُ ، وَأَنْفِقْ عَلَيْهِ بِالْمَعْرُوفِ ، قَالَ :وَكَانَ ابْنُ أَخِيهِ قَدْ خَرَجَتْ لِحْيَتُهُ.

(۲۱۴۶۹) حضرت حصین ﷫ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شریح ﷫ کے پاس حاضر تھا ایک شخص آیا اُس کے ساتھ اُس کا بھتیجا
جس کے خلاف وہ مدد چاہ رہا تھا، اُس شخص نے عرض کیا کہ یہ میرا بھتیجا نشہ آور اشیاء بہت کھاتا ہے (اس کا اشارہ شراب کی طرف
تھا) حضرت شریح ﷫ نے فرمایا اُس کا جیب خرچ روک دے اور اُس پر اچھے طریقے سے خرچ کر، حضرت حصین ﷫ فرماتے ہیں
اُس کے بھتیجے کی داڑھی کے بال آچکے تھے۔

(۲۱۴۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ الَّذِي قَدْ ذَهَبَ عَقْلُهُ، أَوْ أَنْكَرَ عَقْلَهُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِذَا ذَهَبَ عَقْلُهُ، أَوْ أَنْكَرَ عَقْلَهُ حُجِرَ عَلَيْهِ.

(۲۱۴۷۰) حضرت عبدالملک بن مغیرۃ ﷫ سے مروی ہے کہ نجدۃ نے حضرت ابن عباس ﷜ کو لکھا اور دریافت کیا کہ وہ بوڑھا شخص
جس کی عقل زائل ہو چکی ہو یا ناسمجھ ہو چکا ہو، (اُس کا کیا حکم ہے؟) آپ ﷜ نے اُس کو لکھا کہ جب اُس کی عقل زائل ہو جائے
ناسمجھ ہو جائے تو اُس کو تجارت وغیرہ سے روک دیا جائے گا۔

(۲۱۴۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوًا مِنْهُ.

(۲۱۴۷۱) حضرت ابن عباس ﷜ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۳۹) مَنْ كَانَ يردّ مِن الحمقِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ (غلام اور باندی کو) حماقت کی وجہ سے واپس کیا جائے گا

(۲۱۴۷۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ شُرَيْحٍ، أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ مِنَ الْحُمْقِ الْبَاتِّ.

(۲۱۴۷۲) حضرت شریح ﷫ فرماتے ہیں کہ حماقت کی وجہ سے (باندی یا غلام کو) واپس کر دیا جائے گا۔

(۲۱۴۷۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي الْمُعَلَّى، مَوْلًى لِبَنِي تَمِيمٍ، قَالَ: شَهِدْتُ إِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَاخْتُصِمَ إِلَيْهِ فِي جَارِيَةٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْ هَذَا جَارِيَةً فَوَجَدْتُهَا حَمْقَاءَ! قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ مِنَ الْحُمْقِ، فَقَالَ: إِنَّهُ حُمْقٌ كَالْجُنُونِ، قَالَ: فَقَالَ لَهَا بِالْفَارِسِيَّةِ: تَذْكُرِينَ لَيْلَةَ وُلِدْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهَا: أَيُّ رِجْلَيْكِ أَطْوَلُ؟ قَالَ: فَقَالَتْ بِإِحْدَى رِجْلَيْهَا: هَذِهِ، قَالَ: فَرُدَّهَا.

(۲۱۴۷۳) حضرت زید ابوالمعلی ﷫ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ایاس بن معاویہ ﷫ کے پاس حاضر تھا، اُس کے پاس
باندی کا جھگڑا لایا گیا، ایک شخص نے کہا کہ میں نے اِس سے باندی خریدی تھی یہ تو احمق ہے، دوسرے نے کہا کہ مجھے تو نہیں
کہ حماقت کی وجہ سے واپس لوٹایا جائے گا، اُس شخص نے عرض کیا کہ حماقت بھی تو جنون کی طرح ہے، آپ ﷫ نے اُس خا
(باندی) سے فارسی میں دریافت کیا کہ تجھے وہ رات یاد ہے جس میں تو پیدا ہوئی تھی؟ اُس نے کہا کہ ہاں، آپ ﷫ نے
سے پوچھا کہ تیری کون سی ٹانگ لمبی ہے؟ اُس نے ایک ٹانگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ، پس اُس کو واپس پہلے

کی طرف لوٹا دیا گیا۔

(۲۱۴۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي الْهَوَجِ ، قَالَ : لاَ يُرَدُّ مِنْهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مَعْرُوفًا. يَعْنِي : حُمْقًا مَعْرُوفًا.

(۲۱۴۷۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ معمولی حماقت و نادانی کی وجہ سے واپس نہیں کیا جائے گا، ہاں البتہ اگر حماقت پاگل پن جیسی ہو تو اسے واپس کر دیا جائے گا۔

(۱۳۰) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْغُلاَمَ فَيَجِدُ بِهِ قَرَعًا أَوْ صَلَعًا

کوئی شخص غلام خریدے، پھر اس کے آدھے سر کو گنجا پائے یا گنجے پن کی بیماری میں مبتلا پائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۴۷۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ الزَّعَافِرِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ مِنَ الصَّلَعِ.

(۲۱۴۷۵) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ گنجے پن کی وجہ سے غلام کو واپس کیا جائے گا۔

(۲۱۴۷۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ ، أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ غُلاَمًا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ بِهِ إِذَا بِهِ قَرَعٌ ، فَخَاصَمَ صَاحِبَهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْ هَذَا هَذَا الْغُلاَمَ وَبِهِ قَرَعٌ ، فَانْظُرْ إِلَى قَرَعِهِ فَإِنَّ الْقَرَعَ لاَ يَحْدُثُ ، قَالَ : فَقَالَ شُرَيْحٌ : لاَ أَجْمَعُ أَنْ أَكُونَ قَاضِيًا وَشَاهِدًا ، أَرِهِ غَيْرِي ، ثُمَّ ائْتِنِي بِهِمْ فَلْيَشْهَدُوا لَكَ ، وَإِلاَّ فَيَمِينُهُ بِاللَّهِ : مَا بَاعَكَهُ وَبِهِ هَذَا الْقَرَعُ.

(۲۱۴۷۶) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے غلام خریدا پھر جب وہ اُس کو لے کر گیا تو وہ گنجا تھا، وہ شخص اس کے ساتھ جھگڑتے ہوئے حضرت شریح کے پاس آیا، اور عرض کیا کہ میں نے اس سے غلام خریدا تھا یہ تو گنجا ہے آپ اس کے گنجے پن کو دیکھئے، یہ گنجا پن کوئی نیا نہیں ہے۔ حضرت شریح نے فرمایا: میں یہ نہیں کر سکتا کہ فیصلہ بھی کروں اور گواہ بھی بنوں، میرے علاوہ کچھ اور لوگوں کو بھی دکھا دو، پھر اُن کے ساتھ میرے پاس آؤ تا کہ وہ تمہارے حق میں گواہی دیں وگرنہ بیچنے والا قسم اٹھائے گا کہ اس نے گنجے پن کے ساتھ نہیں بیچا تھا۔

(۱۳۱) فِي بَيْعِ صَكَّاكِ الرِّزْقِ

راشن کی پرچیوں کو فروخت کرنے کا بیان

(۲۱۴۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِشِرَاءِ الرِّزْقِ إِذَا خَرَجَتِ الْقُطُوطُ ، وَهِيَ : الصَّكَّاكُ ، وَيَقُولُونَ : لاَ تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ.

(۲۱۴۷۷) حضرت ابن عمر اور حضرت زید بن ثابت نے راشن کی پرچیاں خریدنے کو جائز قرار دیا ہے اور فرماتے ہیں کہ قبضہ سے پہلے نہ بیچو۔

(٢١٤٧٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : نُبِّئْتُ ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ كَانَ يَشْتَرِي صِكَاكَ الرِّزْقِ ، فَنَهَى عُمَرُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَقْبِضَ.

(۲۱۴۷۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حکیم بن حزام راشن کی پرچیوں کو بیچتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں قبضے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔

(٢١٤٧٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بِنَحْوِهِ.

(۲۱۴۷۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یونہی منقول ہے۔

(٢١٤٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ بَيْعِ الرِّزْقِ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ وَلَكِنْ لاَ يَبِيعَهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۲۱۴۸۰) حضرت عامر سے راشن کی فروخت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں حرج نہیں لیکن قبضے سے پہلے نہ بیچو۔

(٢١٤٨١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ الرزقِ إِذَا خَرَجَتِ الصِّكَاكُ.

(۲۱۴۸۱) حضرت محمد نے راشن کی پرچیاں نکلنے کے بعد اس کی بیع کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(٢١٤٨٢) حَدَّثَنَا عبد الأعلى ، عن هشام ، عن الحسن : أنه كان يكرهه ويقول : إنه لاَ يجيء سواء ، ويقول إنهم يكيلون بالجريب ، ويقول : اشتر كيلا مسمى إلى أجل مسمى.

(۲۱۴۸۲) حضرت حسن نے اسے مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ اس میں برابری نہیں ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اسلاف جریب کے ذریعے ماپتے تھے۔ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مقررہ پیمانے کو مقررہ مدت تک کے لیے خریدو۔

(٢١٤٨٣) حَدَّثَنَا وكيع ، عن سفيان ، عن سلم بن عبد الرحمن ، عن الحارث ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أنه كره بيع الرزق حتى يقبض الصك.

(۲۱۴۸۳) حضرت ابراہیم نے پرچی کے حصول تک راشن کی بیع کو مکروہ کہا ہے۔

(٢١٤٨٤) حَدَّثَنَا وكيع ، عن سفيان ، عن معمر ، عن الزهري ، أنه كره بيع الرزق حتى يقبضه.

(۲۱۴۸۴) حضرت زہری نے قبضہ تک راشن کی بیع کو مکروہ کہا ہے۔

(۱۳۲) العبد یکون بین الرّجلین فیکاتبه أحدهما

ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو پھر ان میں سے کوئی ایک اُس غلام کو مکاتب بنالے

(۲۱٤۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي عَبْدٍ بَيْنَ ثَلاَثَةٍ كَاتَبَهُ أَحَدُهُمْ ، قَالَ : يُؤْخَذُ مِنْهُ مَا أَخَذَ مِنْهُ فَيُقْسَمُ بَيْنَ شُرَكَائِهِ ، وَالْعَبْدُ بَيْنَهُمْ ، لاَ تَجُوزُ كِتَابَتُهُ.

قال: وكان عطاء يقول : عليه نفاذ عتقه كما يكون على الذى اعتق.

(۲۱۴۸۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اُس غلام کے متعلق فرماتے ہیں جو تین آدمیوں کے درمیان مشترک ہو پھر اُن میں سے ایک اُس کو مکاتب بنالے، تو اُس شخص سے لے لیا جائے گا جو وہ مکاتب غلام سے وصول کرے اور وہ مال تینوں شرکاء کے درمیان تقسیم ہوگا، اور غلام تینوں کی ملکیت میں رہے گا اُس کا مکاتب بنانا جائز نہیں ہے۔

(۲۱٤۸٦) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُكَاتَبٍ كَانَ بَيْنَ ثَلاَثَةٍ قَاطَعَهُ بَعْضُهُمْ وَتَمَسَّكَ بَعْضُهُمْ بِكِتَابَتِهِ فَلَمْ يُقَاطِعْهُ ، وَمَاتَ الْمُكَاتَبُ وَتَرَكَ مَالاً كَثِيرًا ، لِمَنْ تركته ؟ قَالَ : فَقَالَ : سَعِيد بْنَ الْمُسَيَّبِ : يستوفى الَّذِينَ تَمَسَّكُوا بِقِيَّةَ كِتَابَتِهِمْ ، ثُمَّ يَكُونُ مَا بَقِيَ بَيْنَهُمْ.

(۲۱۴۸۶) حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک مکاتب تین آدمیوں کے درمیان مشترک ہے، ان میں سے بعض نے اس کو کتابت سے علیحدہ کر دیا اور بعض نے مال کتابت وصول کیا اور علیحدہ نہ کیا، وہ مکاتب غلام فوت ہو گیا اور اس نے ترکہ میں بہت سے مال چھوڑا، تو اُس کا ترکہ کس کو ملے گا؟ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنہوں نے مکاتب بنایا تھا اُن کو بقیہ مال کتابت دیا جائے گا پھر جو کچھ بچے گا وہ اُن کے درمیان مشترک ہوگا۔

(۲۱٤۸۷) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَكَاتَبَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ ، فَكَرِهَهُ حَمَّادٌ ، وَلَمْ يَرَ بِهِ الْحَكَمُ بَأْسًا.

(۲۱۴۸۷) حضرت حکم اور حضرت حماد سے دریافت کیا گیا کہ ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہے ان میں سے کسی ایک کا اُس کو مکاتب بنانا کیسا ہے؟ حضرت حماد نے اُس کو ناپسند فرمایا اور حضرت حکم نے اُس کی اجازت دی اور ایسا کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۲۱٤۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ : فِي رَجُلٍ كَاتَبَ حِصَّتَهُ مِنْ عَبْدٍ ، قَالَ : إِنْ عَلِمَ أَصْحَابُهُ قَبْلَ أَنْ يُؤَدِّيَ رَدُّوهُ ، وَإِنْ أَدَّى لَمْ يُرَدَّ.

(۲۱۴۸۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ کوئی شخص غلام میں اپنے حصہ کا مکاتب بنالے اگر ادائیگی سے قبل اُس کے ساتھیوں کو پتہ چل جائے تو رد کر دیا جائے گا اور اگر اُن کو معلوم ہونے سے پہلے ادائیگی ہو جائے تو رد نہیں کیا جائے گا۔

(٢١٤٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَامِرٍ فِي عَبْدٍ بَيْنَ ثَلاَثَةٍ فَأَعْتَقَهُ رَجُلاَنِ مِنْهُمْ ، ثُمَّ تُوُفِّيَ الْعَبْدُ وَلَهُ مَالٌ ، قَالَ : يَغْرَمُ اللَّذَانِ أَعْتَقَا لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْ ثُلُثَ ثَمَنِهِ ، ثُمَّ يَقْسِمُ مِيرَاثَهُ عَلَى ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ ، لِكُلِّ رَجُلٍ سَهْمٌ.

(۲۱۴۸۹) حضرت عامر اُس غلام کے متعلق فرماتے ہیں جو تین آدمیوں کے درمیان مشترک تھا ان میں سے دو نے اُس کو آزاد کر دیا، پھر غلام کا انتقال ہو گیا اور اُس نے کچھ مال چھوڑا تو جن دو نے غلام کو آزاد کیا تھا وہ تیسرے شخص کے لئے ثلث مال کا ضامن ہوں گے پھر اُس کے بعد اُس کی وراثت کو تین حصوں میں تقسیم کریں گے اور ہر شریک کو ایک حصہ ملے گا۔

(٢١٤٩٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي عَبْدٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُكَاتِبَهُ أَحَدُهُمَا إِلاَّ بِإِذْنِ شَرِيكِهِ ، فَإِنْ فَعَلَ قَاسَمَهُ الَّذِي لَمْ يُكَاتِبْ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ ، فَإِذَا اسْتَكْمَلَ الَّذِي كَاتَبَهُ مَا كَاتَبَهُ عَلَيْهِ عَتَقَ وَسَعَى فِي نِصْفِ قِيمَتِهِ الَّذِي لَمْ يُكَاتِبْهُ وَالْوَلاَءُ بَيْنَهُمَا.

(۲۱۴۹۰) حضرت حسن فرماتے ہیں جو غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو، اسے دوسرے شریک کی اجازت کے بغیر مکاتب بنانا مکروہ ہے، اور اگر بغیر اجازت کے مکاتب بنا لیا تو جتنا مال پہلا شریک غلام سے وصول کرے گا وہ مال دوسرے شریک کے ساتھ تقسیم کرے گا، ، پھر غلام مکمل بدل کتابت ادا کر دے تو وہ آزاد ہو جائے گا اور جس آقا نے اُس کو آزاد نہیں کیا تھا اُس کے لئے نصف قیمت میں سعی کرے گا اور اُس غلام کی ولاء دونوں کو ملے گی۔

(١٣٣) فِي الرَّجُلِ يموت وعليهِ دينٌ إلى أجلٍ

کوئی شخص فوت ہو جائے اور اُس پر قرض ہو، جس کی ادائیگی کے لئے وقت مقرر ہو

(٢١٤٩١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ اللَّيْثِ ، عن الشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ قَالا : إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ إِلَى أَجَلٍ ، فَقَدْ حَلَّ دَيْنُهُ.

(۲۱۴۹۱) حضرت شعبی ؒ اور حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی فوت ہو جائے اور اُس کے ذمہ قرض ہو ایک مقررہ مدت کے لئے تو اس کا قرض فوری ادا کیا جائے گا۔

(٢١٤٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ؛ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ إِلَى أَجَلٍ، قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: إِذَا أَوْثَقَ الْوَرَثَةُ لِصَاحِبِ الْحَقِّ فَلَهُمْ أَجَلُ صَاحِبِهِمْ ، وَقَالَ الْحَسَنُ : إِذَا مَاتَ ، فَقَدْ حَلَّ دَيْنُهُ.

(۲۱۴۹۲) حضرت ابن سیرین سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس پر ایک مقررہ مدت تک کے لئے قرض ہو؟ آپ نے فرمایا: جب اُس کے ورثاء صاحب حق کو ادائیگی کا یقین دلا دیں تو وہی مدت ہو گی جو مرحوم نے مقرر کی تھی۔ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب مقروض فوت ہو جائے تو قرض فوراً ادا کرنا ہو گا۔

(٢١٤٩٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ، قَالا: إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ أَوْ أَفْلَسَ فَقَدْ حَلَّ مَا

عَلَيْهِ.

(۲۱۴۹۳) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر مقروض فوت ہو جائے یا مفلس ہو جائے تو جو کچھ اُس کے ذمہ تھا وہ اسی وقت سے لازم قرار پائے گا۔

(٢١٤٩٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ أَوْ أَفْلَسَ ، فَقَدْ حَلَّ مَا عَلَيْهِ.

(۲۱۴۹۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر مقروض فوت ہو جائے یا مفلس ہو جائے تو جو کچھ اُس کے ذمہ تھا وہ اسی وقت سے لازم قرار پائے گا۔

(٢١٤٩٥) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَابْنِ شِهَابٍ ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ كَانُوا يَقْضُونَ فِي دَيْنِهِ إِلَى أَجَلٍ.

(۲۱۴۹۵) حضرت ابن شہاب، حضرت ابوبکر بن محمد اور حضرت سعد بن ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ورثاء مقررہ وقت تک قرض کی ادائیگی کریں گے۔

(٢١٤٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ رَجُل ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إِذَا أَوْثَقَ له الْوَرَثَة فَهُوَ إلى أَجَلهُ.

(۲۱۴۹۶) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ جب ورثاء ادائیگی کی یقین دہانی کروادیں تو وہ مقررہ مدت پر ہی ادا کیا جائے گا۔

(٢١٤٩٧) حَدَّثَنَا ابن إدريس ، عن مطرف ، عن الشعبى ، قَالَ :ليس لميت شرط.

(۲۱۴۹۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ میت کے لئے کوئی بھی شرط نہیں ہے۔

(١٣٤) فِي الرَّجلِ يبيع البيع مِمّا يكال فيرفع لِلظّروفِ مِنه شَيْئاً

کوئی شخص پیمانے کے ذریعے ناپی جانے والی چیز بیچے اور برتن کے بدلے میں کچھ نکال لے تو کیا حکم ہے؟

(مثال کے طور پر وہ برتن اور برتن کے اندر موجود چیز کا سو کلوگرام کے بدلے وزن کرے، پھر سو میں دس گرام اس بنیاد پر کم کر دے کہ وہ برتن کا وزن ہے۔)

(٢١٤٩٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ السَّمْنِ وَبَيْعَ الزَّيْتِ ، وَيَرْفَعُ لِلظُّرُوفِ كَذَا وَكَذَا ، وَيَقُولُ :لاَ إلاَّ صَبًّا ، أَوْ وَزْنًا.

(۲۱۴۹۸) حضرت طاؤس ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص گھی اور زیتون کی اس طرح بیع کرے کہ برتن کے بدلے میں کچھ کم

کردے اور کہے کہ یہ وزن کے طور پر ہے۔

(۲۱۴۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْقَطرَ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :الْقَطْرُ الرَّجُلُ يَبِيعُ الرَّجُلَ فَيُلْقِي لِلظُّرُوفِ شَيْئًا مِنَ الْوَزْنِ.

(۲۱۴۹۹) حضرت محمد ؒ قطر کو ناپسند کرتے تھے، حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ قطر یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے بیع کرے اور وزن میں سے کچھ حصہ برتن کے لئے الگ ڈال دے۔

(۲۱۵۰۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَلْمِ بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ ، عَنِ الَّذِي يَبِيعُ الْمَتَاعَ فِي البَوَاسِنِ وَقَدْ جَعَلُوا بَيْنَهُمْ وَزْنَ الظُّرُوفِ شَيْئًا مَعْلُومًا ، قَالَ :يَبِيعُهُ وَزْنًا كُلَّهُ وَالظُّرُوفُ مَعَهُ.

(۲۱۵۰۰) حضرت ابن سیرین سے دریافت کیا کہ لوگ بواسن میں سامان کی بیع کرتے ہیں اور برتن کے بدلے اُس میں کچھ معلوم مقدار میں ڈالتے ہیں؟ آپ ؒ نے فرمایا پورے وزن کی بیع کریں اور برتن اُس کے ساتھ ہی ہوگا۔ (وزن کرنے میں برتن کو ساتھ ہی شمار کیا جائے گا)

(۲۱۵۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَأَبِي هَاشِمٍ ، قَالاَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي السَّمْنَ أَوِ الْعَسَلَ عَلَى أَنْ يَدْفَعَ مِنَ الظُّرُوفِ كَذَا وَكَذَا ، فَزَعَمُوا أَنَّهُ مَكْرُوهٌ.

(۲۱۵۰۱) حضرت قتادہ اور حضرت ابو ہاشم سے دریافت کیا گیا کہ کوئی بھی شخص گھی یا شہد کی بیع اس طرح کرے کہ برتن کے بدلے میں کچھ خاص مقدار کا اضافہ کرے تو انہوں نے اس طرح کرنے کو ناپسند سمجھا۔

(۲۱۵۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَعْرَابِيِّ يَجِيءُ بِالنِّحْيِ مِنَ السَّمْنِ وَيَبِيعُهُ وَيُلْقِي لِلنِّحْيِ أَمْنَانًا ، فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۱۵۰۲) حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک اعرابی گھی کا برتن لے کر آیا اور وہ بیع اس طرح کرتا ہے کہ برتن کے بدلہ میں کچھ کیل ڈالتا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۳۵) فِي الرَّجلِ يشترِي مِن الرّجلِ السِّلعة ويقول قد برِئت إليك

کوئی شخص یہ کہتے ہوئے سامان فروخت کرے کہ میں ہر عیب سے بری ہوں، تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۵۰۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْبَرَائَةَ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ جَائِزًا.

(۲۱۵۰۳) حضرت زید بن ثابت ؓ اس بات کو جائز سمجھتے ہیں کہ بائع یہ کہہ کر چیز فروخت کرے کہ میں ہر عیب سے بری ہوں۔

(۲۱۵۰۴) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَاعَ غُلاَمًا لَهُ بِثَمَانِ مِئَةِ دِرْهَمٍ ،

قَالَ :فَوَجَدَ بِهِ الْمُشْتَرِي عَيْبًا فَخَاصَمَهُ إِلَى عُثْمَانَ ، فَسَأَلَهُ عُثْمَانُ فَقَالَ :بِعْتُهُ بِالْبَرَائَةِ ، فَقَالَ :تَحْلِفُ بِاللَّهِ :لَقَدْ بِعْتَهُ وَمَا بِهِ مِنْ عَيْبٍ تَعْلَمُهُ ؟ فَقَالَ :بِعْتُهُ بِالْبَرَائَةِ ، فَقَالَ :تَحْلِفُ بِاللَّهِ :لَقَدْ بِعْتَهُ وَمَا بِهِ مِنْ عَيْبٍ تَعْلَمُهُ ؟ وَأَبَى أَنْ يَحْلِفَ ، فَرَدَّهُ عُثْمَانُ عَلَيْهِ فَبَاعَهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِأَلْفٍ وَخَمْسِ مِئَةٍ.

(۲۱۵۰۴) حضرت سالم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں ایک غلام فروخت کیا، مشتری نے اس غلام میں عیب پایا اور مخاصمہ کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت فرمایا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اسے بیچتے وقت کہہ دیا تھا کہ میں اس کے ہر عیب سے بری الذمہ ہوں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ آپ قسم اٹھائیں کہ میں نے اس کو غلام فروخت کیا اور اس میں بوقت فروخت کوئی عیب ایسا نہ تھا جو میرے علم میں ہو؟ حضرت ابن عمر نے کہا کہ میں نے بیچتے وقت یہ کہہ دیا تھا کہ میں اس کے ہر عیب سے بری الذمہ ہوں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوبارہ ارشاد فرمایا کہ آپ قسم اٹھائیں کہ میں نے اس کو غلام فروخت کیا اور اس میں بوقت فروخت کوئی عیب ایسا نہ تھا جو میرے علم میں ہو؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ غلام آپ کو واپس کروا دیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بعد میں وہی غلام پندرہ سو درہم میں فروخت کیا۔

(۲۱۵۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا سَمَّى مِنْ عَيْبٍ بَرِءَ مِنْهُ.

(۲۱۵۰۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بائع بیع کرتے وقت جن عیوب کا نام لے کر برأت کا اظہار کرے گا صرف انہی عیوب سے بری ہوگا۔

(۲۱۵۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إِذَا هُوَ سَمَّى بَرِءَ.

(۲۱۵۰٦) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ عیوب کا نام لے لے تو وہ بری ہو جائے گا۔

(۲۱۵۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الدَّابَّةَ وَيَقُولُ :أَبْرَأُ مِنْ كَذَا ، أَبْرَأُ مِنْ كَذَا ، أَبْرَأُ مِنَ الْجَرْدِ ، قَالَ :لاَ ، وَقَالَ :لاَ يَبْرَأُ إِلاَّ مِنْ شَيْءٍ يُسَمِّيهِ وَيُرِيه.

(۲۱۵۰۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص یہ کہتے ہوئے جانور فروخت کرتا ہے کہ میں فلاں عیب سے بری ہوں، فلاں عیب سے بری ہوں اور گنجے پن کی بیماری سے بھی بری ہو، آپ نے فرمایا جن عیوب کا وہ نام لے گا صرف اُن عیوب سے بری ہوگا۔

(۲۱۵۰۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ دِينَارٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ:أَبِيعُ السِّلْعَةَ وَأَتبرأ مِنَ الْقُرُوحِ وَالْجُرُوحِ والنفائغ وَالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ ، فَقَالَ :لاَ تُبْرَأُ حَتَّى تَقُولَ :فِي هَذِه الْعَيْنِ كَذَا ، وَهَذَا كَذَا ، وَإِلاَّ رُدَّ عَلَيْك.

(۲۱۵۰۸) حضرت دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے عرض کیا: مبیع فروخت کرنا یہ کہتے ہوئے کہ میں پھنسیوں سے، زخموں سے، ہاتھ اور پاؤں کے آبلوں سے اور ظاہر و باطن کے ہر عیب سے بری ہوں، یہ کہنا کیسا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تو

بری نہیں ہوگا جب تک یہ نہ کہہ دے کہ اس آنکھ کے عیب سے اور اس چیز کے عیب سے بری ہوں، اگر ایسا نہ کہے تو مبیع کو تجھے واپس کیا جائے گا۔

(۲۱۵۰۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَبْرَأُ مِنَ الْعَيْبِ حَتَّى يُسَمِّيَهُ وَيَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ.

(۲۱۵۰۹) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جب تک تمام عیوب کے نام نہ لے لے اور اُن پر ہاتھ نہ رکھ کر بتادے وہ بری نہ ہوگا۔

(۲۱۵۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الأَزْرَقِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: إِذَا سَمَّى بَرِءَ، وَإِنْ لَمْ يَضَعْ يَدَهُ عَلَى الْعَيْبِ.

(۲۱۵۱۰) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ صرف نام لینے سے بھی وہ بری ہوجائے گا، اگرچہ عیوب پر ہاتھ نہ بھی رکھے۔

(۲۱۵۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: لاَ يَبْرَأُ حَتَّى يَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ.

(۲۱۵۱۱) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ جب تک وہ عیوب پر ہاتھ نہ رکھے بری نہ ہوگا۔

(۲۱۵۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَالَ : أَبِيعُكَ لَحْمًا عَلَى بَارِيَةٍ أَبِيعُكَ مَا أَقَلَّتِ الأَرْضُ ، قَالَ : إِذَا سَمَّى بَرِءَ.

(۲۱۵۱۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں گوشت چٹائی پر رکھ کر فروخت کروں گا، یا میں تجھے وہ چیز فروخت کروں گا جو زمین سے نکلے، اگر وہ عیوب کا نام لے لے تو بری ہوجائے گا۔

(۱۳۶) من كره أن يستعمل الأجير حتّى يبيّن له أجره

جو حضرات اجیر کو اجرت بتائے بغیر اُس سے کام لینے کو ناپسند خیال کرتے ہیں

(۲۱۵۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَأَبِي سَعِيدٍ ، قَالاَ : مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَلْيُعْلِمْهُ أَجْرَهُ. (عبدالرزاق ۱۵۰۲۳)

(۲۱۵۱۳) حضرت ابو ہریرہ ؓ اور حضرت ابو سعید ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص مزدور کو اجرت پر لائے تو اُس کو چاہیے کہ اُس کی اجرت اُس کو بتادے۔

(۲۱۵۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَهْلٍ السَّرَّاجِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُثْمَانُ : مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَلْيُبَيِّنْ لَهُ أَجْرَهُ.

(۲۱۵۱۴) حضرت عثمان ؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص مزدور کو اجرت پر لائے تو اُس کو چاہیے کہ اُس کی اجرت اُس کو بتادے۔

(۲۱۵۱۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُسْتَعْمَلَ الأَجِيرُ حَتَّى يُبَيَّنَ لَهُ أَجْرُهُ.

(۲۱۵۱۵) حضرت ابراہیم اور حضرت ابن سیرین ؒ اجرت بتائے بغیر مزدور سے کام لینے کو ناپسند خیال کرتے تھے۔

(۲۱۵۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسْتَعْمَلَ الأَجِيرَ مَا لاَ يَدْرِى مَا هُوَ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا مَعْلُومًا.

(۲۱۵۱۶) حضرت محمد رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند خیال کرتے تھے کہ مزدور سے کام لیا جائے اور اُس کو اجرت معلوم نہ ہو۔ جب تک اُس کو اجرت نہ بتادے اُس سے کام نہ لے۔

(۲۱۵۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ يُسْتَأْجَرُ الأَجِيرُ إِلاَّ بِأَفْرَاقٍ مَعْلُومَةٍ.

(۲۱۵۱۷) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مزدور کو اجرت پر نہ لائے مگر اس کو اجرت بتا کر جو کہ معلوم ہو۔

(۱۳۷) فِى الرَّجلِ يشترِى الجارِية فيظهر بِها العيب

کوئی شخص باندی خرید کرلائے بعد میں اس باندی میں عیب ظاہر ہوجائے

(۲۱۵۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِى الرَّجُلِ يَشْتَرِى الْجَارِيَةَ فَيَقُولُ الْبَائِعُ : لاَ أَدْفَعُهَا إِلَيْك حَتَّى تَحِيضَ ، فَوُضِعَتْ عَلَى يَدَىْ عَدْلٍ فَمَاتَتْ ، فَقَالَ : هِىَ مِنْ مَالُ الْبَائِعِ.

(۲۱۵۱۸) حضرت حکم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کوئی شخص باندی خریدے اور بائع اُس کو کہے کہ جب تک اس کو حیض نہ آ جائے میں تیرے سپرد نہ کروں گا وہ کسی عادل اور امین شخص کے سپرد کر دی گئی اور فوت ہوگئی، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ بائع کے مال میں سے ہلاک ہوگئی۔ (نقصان بائع کا شمار ہوگا)۔

(۲۱۵۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً فَزَعَمَ أَنَّهَا حُبْلَى ، فَأَنْكَرَ الَّذِى بَاعَهَا فَوَضَعُوا الْجَارِيَةَ عَلَى يَدَىْ عَدْلٍ حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا فَمَاتَتْ ، فَقَالَ : إِنْ كَانَ تَبَيَّنَ حَمْلُهَا فَهِىَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ ، وإِنْ لَمْ يَكُنْ تَبَيَّنْ حَمْلُهَا فَهِىَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِى.

(۲۱۵۱۹) حضرت عامر رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے باندی خریدی اور اس کا خیال تھا کہ یہ باندی حاملہ ہے، جبکہ بائع نے اُس کا انکار کیا، باندی عادل شخص کے سپرد کر دی گئی یہاں تک کہ اُس کا حمل ظاہر ہوا وہ مرگئی تو اُس کا کیا حکم ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر اُس کا حمل ظاہر ہوجائے تو وہ بائع کے مال میں سے ہلاک ہوگی اور اگر حمل ظاہر نہ ہوا تو مشتری کے مال میں سے ہلاک ہوگی۔

(۲۱۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَالْحَكَمِ فِى رَجُلٍ بَاعَ من رجل جَارِيَةً فَظَفِرَ بِعَيْبٍ ، فَوَضَعَاهَا عَلَى يَدَىْ عَدْلٍ فَمَاتَتْ ، قَالاَ : هِىَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ.

(۲۱۵۲۰) حضرت عامر اور حضرت حکم رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے باندی خریدی اور اس میں عیب نکل آئے اور اس کو کسی

عادل کے سپرد کر دیا گیا، پھر وہ باندی مرگئی، اب اس کا کیا حکم ہے؟ دونوں نے فرمایا کہ وہ بائع کے مال میں ہلاک ہوگی۔

(۱۳۸) فِي نثرِ اللوزِ والسّكرِ فِي العرسِ

شادی میں بادام اور شیرینی تقسیم کرنا

(۲۱۵۲۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : شَهِدْت مِلاَكَ عَبَّاسِ بْنِ تَمَّامِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَمَعَنَا عِكْرِمَةُ ، فَجَاؤُوا بِاللَّوْزِ وَالسُّكَّرِ لِيَنْثُرُوهُ فَقَالَ : عِكْرِمَةُ : ائْتُونَا بِهِ عَلَى الأَطْبَاقِ ، فَلْنَأْخُذْ مِنْهُ حَاجَتَنَا.

(۲۱۵۲۱) حضرت حصین ؒ فرماتے ہیں کہ میں عباس بن تمام کی شادی میں شریک تھا۔ ہمارے ساتھ حضرت عکرمہ بھی تھے۔ کچھ لوگ بادام اور شیرینی وغیرہ لائے تا کہ اسے بکھیریں اور لوگوں کی طرف اچھالیں۔ حضرت عکرمہ نے فرمایا کہ یہ چیزیں پلیٹوں میں لاؤ تا کہ ہم اپنی ضرورت کے مطابق لے لیں۔

(۲۱۵۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالنِّهَابِ فِي الْعُرُسَاتِ وَالْوَلاَئِمِ.

(۲۱۵۲۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ شادیوں اور ولیموں وغیرہ میں شیرینی وغیرہ بکھیرنے اور ایک دوسرے سے چھین کر کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۵۲۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى بِهِ عَلَى الأَطْبَاقِ فَيَنَالُونَ مِنْهُ حَاجَتَهُمْ.

(۲۱۵۲۳) حضرت ابن سیرین ؒ پسند فرماتے تھے کہ شرینی وغیرہ کو پلیٹوں میں لایا جائے تا کہ اس میں سے لوگ بقدر حاجت لے لیں۔

(۲۱۵۲٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۵۲۴) حضرت شعبی ؒ بھی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

(۲۱۵۲۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ إبراهيم ، أنه قَالَ : يأخذه الصبيان.

(۲۱۵۲۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اس میں سے بچے اٹھالیتے ہیں۔

(۲۱۵۲٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : دُعِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى إِلَى عُرْسٍ ، فَجَاؤُوا بِسُكَّرٍ لِيَنْثُرُوهُ فَقَالَ : اَقْسِمُوهُ بَيْنَهُمْ.

(۲۱۵۲۶) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی ؒ کو ایک شادی میں بلایا گیا، اس شادی میں لوگ لٹانے کے لئے شیرینی لے کر آئے، آپ ؒ نے فرمایا کہ یہ شیرینی اُن کے درمیان تقسیم کر دو۔

(۲۱۵۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : شَهِدْت

إملاکًا فَجِیءَ بِسُکَّرٍ لِیَنْثُرُوہُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِی لَیْلَی :دَعُوہُ فَاقْسِمُوہُ.

(٢١٥٢٧) حضرت موسیٰ بن عبداللہ ابن یزید انصاری فرماتے ہیں کہ میں ایک شادی میں تھا، لوگ شیرینی بکھیرنے لگے تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے فرمایا (لٹاؤ مت) اس کو رکھ دو اور تقسیم کردو۔

(٢١٥٢٨) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ یَزِیدَ الْخَطْمِیِّ فِی نَثْرِ الْجَوْزِ ، قَالَ :إِنْ وَضَعْتُمُوہُ أَصَبْنَا مِنْہُ ، وَإِنْ نَثَرْتُمُوہُ لَمْ نُصِبْ مِنْہُ.

(٢١٥٢٨) حضرت عبداللہ بن یزید الخطمی بادام وغیرہ لٹانے کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر آپ لوگ وہ رکھ دو گے تو ہم اُن تک پہنچ جائیں گے اور اگر آپ لوگ لٹاؤ گے تو ہم اُس تک نہ پہنچ پائیں گے۔

(٢١٥٢٩) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْرَائِیلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ ، قَالَ :أَدْرَکْت رِجَالاً صَالِحِینَ یَکْرَہُونَ أَکْلَ مَا نُثِرَ.

(٢١٥٢٩) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے کئی صالح لوگوں کو پایا جو لوٹی ہوئی چیز کھانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢١٥٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، أَنَّہُ کَرِہَ انْتِہَابَ الْجَوْزِ وَالسُّکَّرِ. قَالَ : وَقَالَ عَامِرٌ :لاَ بَأْسَ ، إِنَّمَا کُرِہَ مَا لَمْ تَطِبْ بِہِ نَفْسُ صَاحِبِہِ.

(٢١٥٣٠) حضرت ابراہیم بادام اور شیرینی لٹانے کو ناپسند کرتے تھے، حضرت عامر فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں ہے، بے شک اِس کو ناپسند اس لئے کیا گیا ہے کہ شریف آدمی کا نفس اس کو پسند نہیں کرتا۔

(٢١٥٣١) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ:حدَّثَنَا إِسْرَائِیلُ ، عَنْ أَبِی حَصِینٍ ، عن خالد بن سعد ، عَنْ أَبِی مَسْعُودٍ الأَنْصَارِیِّ، أَنَّہُ کَانَ إِذَا نُثِرَ عَلَی الصِّبْیَانِ مَنَعَ صِبْیَانَہُ فَاشْتَرَی لَہُمْ.

(٢١٥٣١) حضرت ابو مسعود انصاری کا معمول تھا کہ جب بچوں پر چیزیں لٹائی جارہی ہوتیں تو یہ بچوں کو ان کے لینے سے منع فرماتے اور اُن کو خرید کر دیتے۔

(٢١٥٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِی حَصِینٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ کَرِہَ نِہَابَ السُّکَّرِ عَلَی الصِّبْیَانِ.

(٢١٥٣٢) حضرت خالد بن سعد بچوں پر شیرینی وغیر لٹانے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢١٥٣٣) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَۃُ ، عَنِ الْحَکَمِ ، قَالَ : کُنْتُ بَیْنَ إبْرَاہِیمَ وَالشَّعْبِیِّ فَسُئِلاَ عَنْ نِہَابِ السُّکَّرِ فِی الْعُرْسِ ، فَکَرِہَہُ إبْرَاہِیمُ ، وَلَمْ یَرَ الشَّعْبِیُّ بِہِ بَأْسًا.

(٢١٥٣٣) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی کے ساتھ تھا، اُن دونوں حضرات سے شادی میں شیرینی وغیرہ لٹانے کے متعلق دریافت کیا گیا، حضرت ابراہیم نے اس کو ناپسند فرمایا، جبکہ حضرت شعبی نے اس

میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۲۱۵۳٤) حَدَّثَنَا شريك ، عن عنبسة ، عن الشعبي :أنه لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا ، وكرهه إبراهيم.

(۲۱۵۳۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے ، اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس کو ناپسند کرتے۔

(۲۱۵۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّهُ كَرِهَ نَثْرَ السُّكَّرِ.

(۲۱۵۳۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ شیرینی وغیرہ لٹانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱۵۳٦) حَدَّثَنَا عيسى بن يونس ، عن الأوزاعي ، عن عطاء :أَنَّهُ كَرِهَ نَثْرَ السُّكَّرِ.

(۲۱۵۳۶) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ بھی اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۳۹) فِي هَذِهِ الآيَةِ (وَمِنَ النَّاسِ من يشتري لهو الحديثِ)

قرآن مجید کی آیت ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِى لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۲۱۵۳۷) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنْهَا؟ فَقَالَ :الْغِنَاءُ ، وَالَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ.

(۲۱۵۳۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید کی آیت ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِى لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ کی تفسیر کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا گانا مراد ہے، قسم ہے اُس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۲۱۵۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:الْغِنَاءُ وَشِرَاءُ الْمُغَنِّيَةِ.

(۲۱۵۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سے مراد گانا بجانا اور آلات موسیقی خریدنا ہے۔

(۲۱۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :هُوَ الْغِنَاءُ ، وَالْغِنَاءُ مِنْهُ ، وَالإِسْتِمَاعُ إِلَيْهِ.

(۲۱۵۳۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِى لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ سے مراد گانا بجا اور گانا سننا ہے۔

(۲۱۵٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :هُوَ الْغِنَاءُ.

(۲۱۵۴۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گانا مراد ہے۔

(۲۱۵٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ :هُوَ الْغِنَاءُ.

(۲۱۵۴۱) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گانا مراد ہے۔

(۲۱۵٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :هُوَ الْغِنَاءُ.

(۲۱۵۴۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گانا مراد ہے۔

(۲۱۵٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ :هُوَ الْغِنَاءُ.

(۲۱۵٤١) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گانا مراد ہے۔

(۲۱۵٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :هُوَ الْغِنَاءُ وَنَحْوُهُ.

(۲۱۵٤٢) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے گانا (موسیقی) اور اس جیسی دوسری چیزیں مراد ہیں۔

(۲۱۵٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ : الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ ، قَالَ :وَقَالَ مُجَاهِدٌ :﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ هو الْغِنَاءُ.

(۲۱۵٤٣) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گانا بجانا (یا سننا) دل میں نفاق پیدا کرتا ہے اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ سے مراد گانا (موسیقی) ہے۔

(۱٤٠) فِي الرَّجلِ يلتقِط الصَّبيّ فينفِق عليهِ

کسی شخص کو کوئی بچہ ملے اور وہ اُس کو پالے اور اُس پر خرچ کرے تو اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

(۲۱۵٤٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْمِسْوَرُ بْنُ زَيْدَ ، أَنَّ امْرَأَةً الْتَقَطَتْ صَبِيًّا فَأَنْفَقَتْ عَلَيْهِ حَتَّى شَبَّ ، ثُمَّ طَلَبَتْ نَفَقَتَهَا ، فَكُتِبَ فِي ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ :أَنْ تُسْتَحْلَفَ أَنَّهَا لَمْ تُنْفِقْ عَلَيْهِ احْتِسَابًا ، فَإِنْ حَلَفَتْ ، اسْتُسْعِي.

(۲۱۵٤٤) حضرت مسور بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت کو بچہ ملا، اُس نے اس کو پالا اور اس پر خرچ کیا یہاں تک کہ وہ جوان ہوگیا، پھر خاتون نے اس لڑکے سے نفقہ کا مطالبہ کیا، اُس لڑکے کے بارے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خط لکھ کر اس کا حکم طلب کیا گیا۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ اس عورت سے قسم لی جائے گی کہ اس نے ثواب کی نیت سے لڑکے پر خرچ نہیں کیا۔ اگر قسم کھالے تو لڑکے سے نفقے کے لیے سعی کرنے کو کہا جائے گا۔

(۲۱۵٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛فِي الرَّجُلِ يُنْفِقُ عَلَى اللَّقِيطِ ، قَالَ :لاَ شَيْءَ لَهُ.

(۲۱۵٤٥) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی لقیط (گرے پڑے بچہ) پر خرچ کرے تو (بعد میں) اس بچہ پر کچھ لازم نہیں ہے۔

(۲۱۵٤٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الْمَنْبُوذُ حُرٌّ ، وَإِنْ طَلَبَ الَّذِي رَبَّاهُ نَفَقَتَهُ وَكَانَ مُوسِرًا رَدَّ عَلَيْهِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مُوسِرًا كَانَ مَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ صَدَقَةً.

(۲۱۵٤٦) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو بچہ ملے وہ آزاد ہے، جس شخص نے اُس بچہ کی پرورش کی ہے اگر وہ نفقہ کا مطالبہ کرے تو اگر بچہ (بڑا ہو کر) مالدار ہو تو اُس کو واپس کرے گا اور اگر وہ بچہ مالدار نہ ہو تو اُس شخص نے جو اُس پر خرچ کیا ہے

وہ صدقہ ہے۔

(۲۱۵۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ ، قَالَ :قَالَ لِي عُمَر عَبْدِ الْعَزِيزِ :إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي وَلَدِ الزِّنَا أَنَّهُ يُقَاصُّ صَاحِبُهُ بِمَا خَدَمَهُ ، وَمَا بَقِيَ اسْتَسعى وَقَضَيْتُ أَنَا :يُقَاصُّهُ بِمَا خَدَمَهُ ، وَمَا بَقِيَ أَدَّيْته عَنْهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۱۵۴۹) حضرت خالد بن ابی صلت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ... الزنا کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا کہ وہ اپنے پالنے والے کا حساب چکائے جو اُس نے اُس کی خدمت کی ہے، اور جو باقی رہ جائے ... کے لئے کوشش کرے، اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جو اُس نے خدمت کی ہے اُس کا حساب چکائے اور جو باقی بچ جائے وہ ... المال سے ادا کیا جائے۔

(۱۴۱) فِي الرَّجلِ يأخذ البعِير الضّالّ فينفِق عليهِ

کسی شخص کو گمشدہ اونٹ ملے اور وہ اُس پر خرچ کرے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۵۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَضَلَّ رَجُلٌ بَعِيرًا فَوَجَدَهُ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ ... عَلَيْهِ ، أَعْلَفَهُ وَأَسْمَنَهُ ، فَاخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرٌ عَلَى الْمَدِينَةِ ، فَقَضَى لِصَا... الْبَعِيرِ بِبَعِيرِهِ ، وَقَضَى عَلَيْهِ بِالنَّفَقَةِ. قَالَ الشَّعْبِيُّ :فَلَمْ يُعْجِبْنِي ذَلِكَ ، فَقَالَ :يَأْخُذُ الرَّجُلُ بَعِيرَهُ ، ... نَفَقَةَ عَلَيْهِ.

(۲۱۵۵۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا اونٹ گم ہو گیا، اُس نے اپنا اونٹ دوسرے شخص کے پاس پایا جو اُس ... پلا رہا ہے، اُس کو چارہ دے کر فربہ کر دیا ہے، وہ دونوں اپنا جھگڑا حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس لے کر گئے، آپ ان د... مدینہ منورہ کے گورنر تھے، آپ نے اونٹ کے مالک کے لئے اونٹ کا فیصلہ فرمایا اور اُس پر اُس کے خرچہ کی ادائیگی کو لازم فر... حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے اس فیصلہ نے تعجب میں نہیں ڈالا، پھر آپ نے فرمایا کہ آدمی اپنا اونٹ پکڑ لے اُس پر کوئی ... وغیرہ بھی نہیں ہے۔

(۲۱۵۵۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ مُرَّةَ يُحَدِّثُ سَعِيد... الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا بَنَى لِلضَّوَالِّ مِرْبَدًا ، فَكَانَ يَعْلِفُهَا عَلَفًا لَا يُسَمِّنُهَا ، وَلَا يُهْزِلُهَا ، مِنْ بَ... الْمَالِ ، فَكَانَتْ تُشْرِفُ بِأَعْنَاقِهَا ، فَمَنْ أَقَامَ بَيِّنَةً عَلَى شَيْءٍ أَخَذَهُ وَإِلاَّ أَقَرَّهَا عَلَى حَالِهَا لَا يَبِيعُهَا ، ... سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :لَوْ وُلِّيت أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ صَنَعْت هَكَذَا.

(۲۱۵۵۱) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گمشدہ اونٹوں کے لئے باڑہ بنایا ہو...

ں میں اُن کو چارہ ڈالا جاتا، نہ اُن کو بہت فربہ کیا جاتا نہ بہت لاغر، سارا خرچ بیت المال کے ذمہ ہوتا، وہ اونٹ گردنوں کو بلند کے جھانکا کرتے تھے، اگر کوئی شخص کسی اونٹ پر گواہ پیش کر دیتا تو وہ لے لیتا ورنہ وہ باڑہ میں اسی حال میں رہتے، اُس کو فروخت یا جاتا۔ حضرت سعید بن مسیب فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھے مسلمانوں کا امیر بنایا جاتا تو میں یہی کرتا۔

(۱۴۲) فِي بيعِ الرّقمِ

تا ہک سے بیع مرابحہ کرنے یا اسے دھوکہ دینے کے لیے کپڑے وغیرہ پر قیمت لکھ کر چٹ لگا دینا

۲۱٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مِنْ أَحَبِّ بُيُوعِهِمْ إلَيَّ بَيْعُ الرَّقْمِ.

۲۱۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک سب سے پسندیدہ بیع وہ ہے جس میں قیمت لکھ کر چٹ لگادی جائے۔

۲۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الرَّقْمِ ، وَقَالَ :إنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُزَيِّنَ سِلْعَتِي بِالْكَذِبِ.

۲۱۵۷) حضرت طاؤس ؒ سامانِ فروخت پر قیمت کی چٹ لگانے کو ناپسند فرماتے تھے، فرماتے تھے کہ میں اس بات کو ناپسند تا ہوں کہ اپنے سامان کو جھوٹ کے ساتھ مزین کروں۔

۲۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :يَرْقُمُ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ مَا شَاءَ ، ثُمَّ يَقُولُ: إنَّمَا رَقَمْته لأُسَاوِمَكُمْ بِهِ ، ثُمَّ يَبِيعُهُ مُنَاقَصَةً :الْعَشَرَةُ بِتِسْعَةٍ.

۲۱۵۵) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے سامان کی جو چاہے قیمت لکھتا ہے پھر وہ کہتا ہے کہ میں نے یہ قیمت ں ہے تا کہ میں تمہارے ساتھ انصاف کروں پھر وہ اُس چیز کو کم کر کے فروخت کرتا ہے، دس کو نو کے ساتھ۔

۲۱۵) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ ، قَالَ :سَأَلْتُ نَافِعًا وَرَبِيعَةَ ، فَقُلْتُ :نَشْتَرِي الْبَزَّ ، ثُمَّ نَزِيدُ عَلَيْهِ فَوْقَ ثَمَنِهِ ، ثُمَّ نَرْقُمُهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ نَبِيعُهُ مُرَابَحَةً ، وَلاَ نُبَيِّنُ الزِّيَادَةَ ، فَقَالَ :لاَ ، هَذِهِ الْمُخَالَبَةُ وَالْمُكَاذَبَةُ.

۲۱۵) حضرت عبدالملک بن ابی قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع اور حضرت ربیع سے دریافت کیا کہ: ہم لوگ خریدتے ہیں پھر اُس پر کچھ ثمن کا اضافہ کرتے ہیں اور پھر اُس پر قیمت کی چٹ لگا دیتے ہیں اور اُس کو بیع مرابحہ کرتے ے فروخت کر دیتے ہیں، لیکن جو ثمن زیادہ کیا ہے اس کو بیان نہیں کرتے، ایسا کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں یہ تو دھوکہ ٹ ہے۔

۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَرْشُمَ الثِّيَابَ ، ثُمَّ يَقُولَ أَبِيعُكُمْ عَلَى رَشْمِي هَذَا مُرَابَحَةً.

(۲۱۵۵۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ آپ کپڑوں پر قیمت لکھ دو پھر یہ کہتے ہوئے فروخت کرو کہ:
آپ کو اس قیمت پر بیع مرابحہ کے ساتھ فروخت کرتا ہوں۔

(۲۱۵۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنِ ابنِ أَبِی غَنِیَّةَ ، عَنِ الْحَکَمِ ، أَنَّہُ قَالَ ذَلِکَ ، وَقَالَ :إنَّمَا ہُوَ شِبْہُ الْمُسَاوَ

(۲۱۵۵۷) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بیع مساومہ کے مثل ہے۔

(۱۴۳) فِی الرَّجلینِ یختصِمانِ فِی الشَّیءِ فیقِیم أحدہما بیِّنتہ

دو آدمیوں کا کسی چیز کے بارے میں جھگڑا ہو جائے پھر ان میں سے ایک گواہ پیش کر دے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۵۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ :ادَّعَی رَجُلٌ بَغْلاً فِی یَدِ رَجُلٍ ، وَ
الْبَیِّنَۃَ أَنَّہُ لَہُ ، وَأَقَامَ الَّذِی ہُوَ فِی یَدِہِ الْبَیِّنَۃَ أَنَّہُ أَنْتَجَہُ ، فَقَضَی بِہِ شُرَیْحٌ لِلَّذِی ہُوَ فِی یَدِہِ.

(۲۱۵۵۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کے قبضہ میں موجود خچر پر دعویٰ کیا اور گواہ پیش کر دیئے
وہ جس کے قبضے میں تھا اس نے اس بات پر گواہ پیش کر دیے کہ یہ خچر اس کے پاس پیدا ہوا ہے۔ حضرت شریح رحمہ اللہ نے اُس کا ف
اُس کے لئے کر دیا جس کے قبضے میں وہ تھا۔

(۲۱۵۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ ، عَنْ أَبِی حَصِینٍ ، قَالَ :اُخْتُصِمَ إلَی عَبْدِ اللہِ بْنِ عُتْبَۃَ فِی لَوَالِی وَأَنَا عِ
فَأَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْہُمَا الْبَیِّنَۃَ أَنَّہَا لَہُ ، قَالَ :فَرَأَیْتُ عَبْدَ اللہِ بْنَ عُتْبَۃَ یُحَرِّکُہُنَّ بِیَدِہِ وَیَقُولُ :ہِیَ لِلْمُ
ہی لِلَّذِی فِی یَدِہِ.

(۲۱۵۵۹) حضرت ابو حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عتبہ کے پاس تھا کہ آپ کے پاس موتیوں کا جھگڑا لایا
ان میں سے ہر ایک نے گواہ پیش کئے کہ یہ اُس کا ہے، میں نے حضرت عبداللہ بن عتبہ کو دیکھا کہ وہ اُس کو اپنے ہاتھ سے حرکت
رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ یہ اُس کا ہے جس کے قبضہ میں ہے۔

(۲۱۵۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَکَمِ ، قَالَ :وُجِدَ بَغْلٌ فِی النَّہْرَیْنِ ، فَأَقَامَ کُلُّ فِرْقَۃٍ الْبَیِّ
لَہُمْ ، فَقَضَی بِہِ عَبْدُ اللہِ بْنُ عُتْبَۃَ :لِلَّذِی ہُوَ فِی أَیْدِیہِمْ.

(۲۱۵۶۰) حضرت حکم سے مروی ہے کہ ایک خچر کے بارے میں دو گروہوں کا جھگڑا ہو گیا، ہر گروہ نے گواہ قائم کئے یہ خچر اُن کا
حضرت عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ نے فیصلہ فرمایا کہ جن کا قبضہ ہے یہ اُن کا ہے۔

(۲۱۵۶۱) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، قَالَ :إذَا اسْتَوَتِ الْبَیِّنَتَانِ ،
لِلَّذِی فِی أَیْدِیہِمْ.

(٢١٥٦١) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب دونوں فریق گواہ پیش کر دیں تو چیز اُس کے لئے ہوگی جس کا قبضہ ہوگا۔

(٢١٥٦٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَ شَاهِدَانِ ، أَنَّ هَذِهِ الدَّابَّةَ لِفُلاَنٍ وَنُتِجَ عِنْدَهُ ، وَشَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّهَا لِفُلاَنٍ وَنُتِجَ عِنْدَهُ ، فَهُوَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ.

(٢١٥٦٢) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب دو گواہ اس بات پر گواہی دیں کہ یہ جانور فلاں شخص کا ہے اور اُس کے پاس پیدا ہوا ہے، اور دوسرے دو گواہ گواہی دیں کہ یہ فلاں کا ہے اور اُس کے پاس پیدا ہوا ہے تو جس کے قبضہ میں ہوگا اُس کے لئے فیصلہ کیا جائے گا۔

(٢١٥٦٣) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ فِي يَدِهِ الثَّوْبُ فَيُقِيمُ الرَّجُلُ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ ثَوْبُهُ ، وَيُقِيمُ الَّذِي هو فِي يَدِهِ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ ثَوْبُهُ ، فَقَالَ : هُوَ لِلَّذِي هُوَ فِي يَدِهِ ، وَقَالَ فِي الدَّابَّةِ : يُقِيمُ هَذَا الْبَيِّنَةَ أنها دابته ، وَيُقِيمُ الَّذِي هي فِي يَدِهِ الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُ ، قَالَ : هِيَ لِلَّذِي هِيَ فِي يَدِهِ.

(٢١٥٦٣) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس کپڑا تھا ایک شخص نے گواہ پیش کر دیئے کہ یہ اُس کا کپڑا ہے، اور جس کے پاس تھا اُس نے بھی گواہ پیش کر دیئے کہ یہ اُس کا ہے، تو آپ نے فرمایا کہ جس کے قبضہ میں ہے اس کا ہے، اور جانور میں ایک شخص نے گواہ پیش کئے کہ یہ اُس کا جانور ہے، اور جس کا قبضہ تھا اُس نے گواہ پیش کر دیئے کہ یہ اُس کا جانور ہے، آپ نے فرمایا جس کے قبضہ میں ہے اُس کا ہے۔

(٢١٥٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا ، فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ لَهُ ، فَقَضَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ بَيْنَهُمَا. (ابوداؤد ٣٣٩- عبدالرزاق ١٥٢٠٢)

(٢١٥٦٤) حضرت تمیم بن طرفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کے متعلق دعویٰ کیا اور ہر ایک نے گواہ پیش کر دیئے کہ یہ اُس کا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ یہ ان دونوں کا ہے۔

(٢١٥٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي دَابَّةٍ ، فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا لَهُ ، فَقَضَى بِهِ بَيْنَهُمَا وَقَالَ : مَا كَانَ أَحْوَجَكُمَا إِلَى مِثْلِ سِلْسِلَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ. (عبدالرزاق ١٥٢٠٤)

(٢١٥٦٥) حضرت ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ دو آدمی ایک جانور کے متعلق جھگڑتے ہوئے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور ان میں سے ایک نے گواہ پیش کر دیئے کہ یہ اُس کا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کا فیصلہ دونوں کے لئے فرما دیا اور فرمایا کہ: تم دونوں میں سے زیادہ محتاج بنی اسرائیل کی زنجیر کی طرح نہیں تھا۔

(٢١٥٦٦) حَدَّثَنَا عبدة ، عن سعيد ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أن رجلين اختصما

فی دابۃ ، فأقام کل واحد منھما البینۃ أنھا لہ ، فقضی النبی صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بھا بینھما.

(ابوداؤد ۳۶۰۸۔ حاکم ۹۴)

(۲۱۵۶۶) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں کا ایک جانور کے بارے میں جھگڑا ہوگیا اور ہر ایک نے گواہ پیش کر دیئے کہ وہ اُس کا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا دونوں کے لئے فیصلہ فرمادیا۔

(۲۱۵۶۷) حَدَّثَنَا عفان ، قَالَ :حَدَّثَنَا ھمام ، عَنْ قَتَادَۃَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی بُرْدَۃَ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ أَبِی مُوسَی ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیثِ عَبْدَۃَ ، عَنْ سَعِیدٍ.

(۲۱۵۶۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۱۵۶۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ أَبِی عَرُوبَۃَ ، عَنْ قَتَادَۃَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ أَبِی رَافِعٍ ، عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ ، أَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا إلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی دَابَّۃٍ وَلَیْسَ لَھُمَا بَیِّنَۃٌ ، فَأَمَرَھُمَا رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْ یَسْتَھِمَا عَلَی الْیَمِینِ. (ابوداؤد ۳۶۱۶۔ احمد ۴۸۹)

(۲۱۵۶۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی ایک جانور کے متعلق جھگڑتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، دونوں کے پاس گواہ نہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ دونوں قسم کے بارے میں قرعہ اندازی کرلیں۔

(۱۴۴) فِی الرَّجلِ یکون لہ علی الرَّجلِ الودِیعۃ فیدفعھا إلیہِ

کسی شخص کی امانت دوسرے کے پاس ہو اور وہ اُس کو دے دے

(۲۱۵۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ ، عَنْ عَطَائٍ فِی رَجُلٍ کَانَتْ لَہُ عَلَی رَجُلٍ دَرَاھِمُ ، فَلَمَّا حَلَّتْ ، قَالَ :أَمْسِکْھَا مُضَارَبَۃً ، قَالَ :لاَ یَصْلُحُ حَتَّی یَقْبِضَھَا مِنْہُ ، ثُمَّ یَدْفَعَھَا إلَیْہِ إنْ شَائَ.

(۲۱۵۶۹) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص کے دوسرے کے پاس کچھ دراہم تھے، جب واپسی کا وقت آیا تو اس نے اُس سے کہا کہ اِس کو بطور مضاربت اپنے پاس رکھ لے، اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اُس کے لئے ٹھیک نہیں ہے جب تک وہ اس سے لے کر قبضہ نہ کرلے پھر اگر چاہے تو اُس کو دوبارہ دے دے۔

(۲۱۵۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِیسَ ، عَنْ ھِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْوَدِیعَۃُ مِثْلُ الْقَرْضِ ، لاَ تُدْفَعُ مُضَارَبَۃً حَتَّی تُقْبَضَ.

(۲۱۵۷۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ امانت بھی قرض کی طرح ہے، قبضہ کرنے سے پہلے اُس کو بطور مضاربت مت دو۔

(۲۱۵۷۱) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنِ الْحَارِثِ فِی رَجُلٍ کَانَ لَہُ عَلَی رَجُلٍ دَرَاھِمُ فَقَالَ لَہُ :اشْتَرِ لِی بِھَا شَیْئًا فَقَالَ :لاَ بَأْسَ ، وَإِنْ ھَلَکَ الَّذِی اشْتَرَی لَہُ فَبَیِّنَتُہُ أَنَّہُ لَہُ اشْتَرَاہُ ، وَإِلاَّ لَمْ یُصَدَّقْ أَنَّہُ اشْتَرَاہُ لَہُ ، وَإِنْ کَانَتْ مُضَارَبَۃً فَلاَ یَشْتَرِی لَہُ بِھَا شَیْئًا حَتَّی یَقْبِضَھَا ، أَوْ یُعْطِیَھَا وَلِیًّا لَہُ.

(۲۱۵۷۱) حضرت حارث سے مروی ہے کہ ایک شخص کے ذمہ دوسرے کے کچھ دراہم بطور امانت تھے، اُس شخص نے اُس سے کہا کہ اِن سے میرے لئے کچھ خرید لے، آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں، ہاں اگر وہ چیز ہلاک ہوگئی اس کو گواہ پیش کرنے پڑیں گے کہ وہ اُس کے لئے خریدا گیا تھا، وگرنہ اُس کی تصدیق نہیں کی جائے گی کہ وہ اُس کے لئے خریدا گیا تھا، اور اگر وہ بطور مضاربت ہوتو وہ اس سے اس کے لئے کچھ نہ خریدے جب تک کہ وہ اُس پر قبضہ نہ کرلے یا اُس کو اُس پر کوئی ولی نہ دے دے۔

(۲۱۵۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُكْرَهُ إذَا كَانَ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ دَيْنٌ أَنْ يُسْلِمَهُ إلَيْهِ فِي شَيْءٍ حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۲۱۵۷۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی کا کسی پر قرضہ ہوتو وہ قرضہ کی رقم قبضہ کیے بغیر بیع سلم میں اس کے حوالے نہ کرے۔

(۲۱۵۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَيْنٌ فَأَسْلَمَهُ إلَيْهِ ، قَالَ :لاَ حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۲۱۵۷۳) حضرت شعبی ؒ سے دریافت کیا گیا کہ کسی شخص پر کسی کا دین ہوتو وہ اس سے بیع سلم کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں جب تک کہ وہ اس پر خود قبضہ نہ کرلے۔

(۲۱۵۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :تُصْرَفُ الْمُضَارَبَةُ فِي الدَّيْنِ ، وَلاَ يُصْرَفُ الدَّيْنُ فِي الْمُضَارَبَةِ.

(۲۱۵۷۴) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ مضاربت کو قرض کی طرف پھیرا جا سکتا ہے مگر قرض کو مضاربت کی طرف نہیں پھیرا جا سکتا۔

(۲۱۵۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانَ ، عَنْ كليب بنِ وَائِلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَيْنٌ ، فَأَرَادَ أَنْ يُسْلِمَه إلَيْهِ فِي طَعَامٍ فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ :لاَ حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۲۱۵۷۵) حضرت ابن عمر ؓ سے دریافت کیا گیا کہ کسی شخص کے ذمہ کسی کا قرض تھا، پھر اُس شخص نے ارادہ کیا کہ اُس کی طرف سے طعام میں ادا کردے، آپ نے اس کو ناپسند فرمایا اور فرمایا کہ نہیں، جب تک کہ وہ قبضہ نہ کرے ایسا نہ کرے۔

(۱٤٥) فِي الرَّجلِ يشترِي مِن الرّجلِ الثّوب فيقطعه ثمّ يجِد بِهِ عوارًا

کوئی شخص کسی سے کپڑا خریدے اور اُس کو کاٹ بھی لے پھر اُس کپڑے میں عیب پائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۵۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عُثْمَانَ أَنَّهُ قَضَى فِي الثَّوْبِ يَشْتَرِيهِ الرَّجُلُ وَبِهِ عَوَارٌ أَنَّهُ يَرُدُّهُ إذَا كَانَ قَدْ لَبِسَهُ.

(۲۱۵۷٦) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کپڑا خریدا اُس کپڑے میں عیب تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ اُس کو واپس کردے، خواہ اس نے اس کو پہنا ہو۔

(۲۱۵۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى ثَوْبًا ثُمَّ رَأَى فِيهِ عَوَارًا ، قَالَ :يُحَطُّ عَنْهُ مِنْ ثَمَنِهِ مَا يَضَعُ ذَلِكَ الْعَوَارَ.

(۲۱۵۷۷) حضرت حسن ریلیٹیلیہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی نے کپڑا خریدا پھر اُس میں عیب پایا، آپ نے فرمایا عیب کی بقدر ثمن میں پیسے واپس کیے جائیں گے۔

(۲۱۵۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَانَ يَقُولُ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الثَّوْبَ فَيَرَى فِيهِ الْعَوَارَ ، قَالَ :كَانَ يَقُولُ :إِذَا تَغَيَّرَ عَنْ حَالِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُجَوِّزَهُ وَيُحَطُّ عَنْهُ قَدْرَ الْعَوَارِ.

(۲۱۵۷۸) حضرت محمد ریلیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کپڑا خریدے، پھر اس میں عیب پائے تو اگر وہ کپڑا اپنی حالت سے بدل گیا ہے تو میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ بیع کو نافذ کیا جائے اور عیب کی بقدر ثمن کم کیا جائے۔

(۲۱۵۷۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ اخْتَصَمَ إِلَيْهِ رَجُلاَنِ اشْتَرَى أَحَدُهُمَا مِنَ الآخَرِ رَاوِيَةً ، فَقَطَعَهَا ، ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا فَقَالَ :الَّذِي أَحْدَثْت فِيهَا أَشَدُّ مِنَ الَّذِي كَانَ بِهَا.

(۲۱۵۷۹) حضرت شریح ریلیٹیلیہ کے پاس دو شخص جھگڑا لے کر آئے، ایک نے دوسرے سے کپڑا خریدا تھا اور پھر اُس کو کاٹ دیا تھا، کاٹنے کے بعد اس میں عیب پایا، آپ نے فرمایا کہ: کاٹنے کی وجہ سے جو عیب تو نے اس میں پیدا کر دیا وہ اُس عیب سے زیادہ سخت ہے جو اس میں تھا۔

(۲۱۵۸۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى ثَوْبًا فَقَطَّعَهُ فَوَجَدَ بِهِ عَوَارًا ، قَالَ : يَرُدُّهُ. وَسَأَلْت حَمَّادًا فَقَالَ :يَرُدُّهُ ، وَيَرُدُّ أَرْشَ التَّقْطِيعِ. قَالَ شُعْبَةُ :وَأَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، أَنَّهُ قَالَ: يُوضَعُ عَنْهُ أَرْشُ الْعَوَارِ.

(۲۱۵۸۰) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے کپڑا خرید کر اُس کو کاٹ لیا پھر اس میں عیب نکل آیا؟ آپ نے فرمایا کہ وہ کپڑا واپس کر دے گا، میں نے پھر حضرت حماد سے یہی دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کہ وہ کپڑا واپس کر دے گا اور کاٹنے کا تاوان بھی واپس کرے گا۔ (کپڑے کو کاٹنے کی وجہ سے جو خرابی آئی ہے اُس کا جرمانہ بھی واپس کرے گا) شعبہ راوی فرماتے ہیں کہ مجھے ہیثم نے خبر دی ہے کہ حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اُس سے عیب کا تاوان لے گا۔

(۲۱۵۸۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى قَمِيصًا فَلَبِسَهُ ، فَأَصَابَتْهُ صُفْرَةٌ مِنْ لِحْيَتِهِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَرُدَّهُ فَلَمْ يَرُدَّهُ مِنْ أَجْلِ الصُّفْرَةِ.

(۲۱۵۸۱) حضرت جبلۃ بن سحیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے ایک قمیض خریدی اور اُس کو پہن

لیا، اس میں آپ کی داڑھی سے زردی لگ گئی، آپ نے وہ قمیض واپس کرنے کا ارادہ کیا پھر اُس زردی کی وجہ سے واپسی کا ارادہ ترک فرمادیا۔

(٢١٥٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ :مَنِ اشْتَرَى ثَوْبًا فَوَجَدَ بِهِ عَيْبًا ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ.

(۲۱۵۸۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ایسی قمیض خریدے جس میں عیب ہو تو اُس کو اختیار ہے۔ (چاہے تو رکھ لے چاہے تو واپس کردے)

(١٤٦) فِي الرّجلِ يشترِي العبد أو الدّار فيستغلّهما

کوئی شخص غلام یا گھر خریدے پھر اُس کو کرایہ پر دے کر اُن سے نفع حاصل کرے

(٢١٥٨٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : النَّمَاءُ مَعَ الضَّمَانِ ، يَعْنِي الرِّبْحَ.

(۲۱۵۸۳) حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ نفع حاصل کرنا ضمان کے ساتھ ہے۔

(٢١٥٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَرُدُّ الْعَبْدَ بِالدَّاءِ ، قَالَ :يَرُدُّهُ وَلَهُ الْغَلَّةُ.

(۲۱۵۸۴) حضرت شریح رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے غلام واپس کردے؟ آپ نے فرمایا کہ واپس کر دے اُس کا نفع اٹھانا اُس کے لئے ہی ہوگا۔ (ضمان وغیرہ نہیں ہے)۔

(٢١٥٨٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى عَبْدًا فَاسْتَغَلَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَادَّعَاهُ فَخَاصَمَهُ إِلَى إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَاسْتَحَقَّهُ ، فَقَضَى لَهُ بِالْعَبْدِ وَبِغَلَّتِهِ ، وَقَضَى لِلرَّجُلِ عَلَى صَاحِبِهِ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْهُ بِمِثْلِ الْعَبْدِ وَبِمِثْلِ غَلَّتِهِ. قَالَ :فَذَكَرْت ذَلِكَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ :هُوَ فَهِمٌ.

(۲۱۵۸۵) حضرت ابن عون سے مروی ہے کہ ایک شخص نے غلام خریدا پھر اُس کو کرایہ پر دے کر نفع حاصل کیا، پھر ایک شخص نے اُس غلام پر دعویٰ کردیا، وہ دونوں جھگڑتے ہوئے حضرت ایاس بن معاویہ کے پاس آئے، وہ اُس غلام کا مستحق نکل آیا آپ نے اُس کے لئے غلام اور اُس کے منافع کا فیصلہ فرمادیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس فیصلہ کا ذکر حضرت محمد بن سیرین سے کیا، آپ نے فرمایا وہ سمجھدار ہیں، جو صحیح سمجھا اُس کا فیصلہ کیا۔

(٢١٥٨٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا فَاطَّلَعَ عَلَى عَيْبٍ وَقَدِ اسْتَغَلَّهُ، قَالَ :الْغَلَّةُ لِلْمُشْتَرِي.

(۲۱۵۸۶) حضرت حسن اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو غلام خریدے پھر وہ عیب پر مطلع ہو، اور وہ اس غلام کو کرایہ پر دے کر نفع بھی اٹھا چکا ہو، آپ نے فرمایا کہ نفع مشتری کے لئے ہوگا۔

(۲۱۵۸۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :الْغَلَّةُ لَهُ بِالضَّمَانِ.

(۲۱۵۸۷) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ نفع جو اٹھایا ہے وہ مشتری کے لئے ہوگا مگر ضمان کے ساتھ۔

(۲۱۵۸۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ :فِي رَجُلٍ اشْتَرَى دَارًا فَاسْتَغَلَّهَا ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَحَقَّهَا ، قَالَ :لاَ أَجْعَلُ لَهُ مِنَ الْغَلَّةِ شَيْئًا ، يَعْنِي الْمُسْتَحِقَّ.

وَفِي أشباه هَذَا فِيمَنَ اسْتَنقَذَ مَنْ فِي يَدَيْهِ.

(۲۱۵۸۸) حضرت حارث عکلی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے مکان خریدا اور پھر اُس کو کرایہ پر دے کر نفع اُٹھایا، پھر ایک شخص اُس کا مستحق نکل آیا، آپ نے فرمایا میں اُس کے لئے اس سے نفع اٹھانے پر کوئی ضمان لازم نہ کروں گا۔

(۲۱۵۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ. (ابو داؤد ۳۵۰۲۔ ترمذی ۱۲۸۵)

(۲۱۵۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ خراج ضمان کے ساتھ ہے۔

(۲۱۵۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ لَهُ :الْغَلَّةُ بِالضَّمَانِ.

(۲۱۵۹۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نفع اٹھانا ضمان کے ساتھ ہے۔

(۲۱۵۹۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ :فِي رَجُلٍ بَاعَ دَارًا لابنه ، وَكَانَ الأَبُ يَرْهَق ، فَجَاءَ الابْنُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَأَبْطَلَ بَيْعَهُ ، وَقَضَى لَهُ بِالدَّارِ ، فَقَالَ :غَلَّتُهَا ؟ فَقَالَ : غَلَّتُهَا بِضَمَانِهَا.

(۲۱۵۹۱) حضرت زید بن ابو حبیب سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے کا مکان فروخت کیا، اُس کا باپ کم عقل تھا، بیٹا حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا تو آپ نے بیع کو باطل کر دیا اور بیٹے کے لئے گھر کا فیصلہ فرمایا۔ بیٹے نے سوال کیا کہ اس کے کرائے کا کیا ہوگا؟ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ اس کا نفع ضمان کے ساتھ ہوگا۔

(۲۱۵۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ حَجَّاجٌ ، عَنْ شُرَيْحٍ :فِي رَجُلٍ غَصَبَ عَبْدًا فَاسْتَغَلَّهُ ، قَالَ :يَرُدُّ الْغَلَّةَ.

(۲۱۵۹۲) حضرت شریح رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے غلام غصب کیا اور پھر اُس سے نفع اُٹھایا، آپ نے فرمایا: کرایہ پر دے کر جو نفع حاصل کیا ہے وہ واپس کرے گا۔

(۱٤۷) فِي الرّجلِ يشترِي ثَمَرُ النّخل ثمّ يبيعه قبل أن يصرِمه

کوئی شخص کھجور کا درخت خریدے پھر پھل کاٹنے سے قبل آگے فروخت کردے

(۲۱۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ لَمْ يَرَيَا بَأْسًا أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ مَا فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ إِذَا أَدْرَكَ ، ثُمَّ يَبِيعُهُ فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ قَبْلَ أَنْ يَصْرِمَهُ.

(۲۱۵۹۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ آدمی درخت پر جو پھل ہے اُس کو خرید لے پھر اُس کو کاٹنے سے قبل آگے فروخت کردے۔

(۲۱۵۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۱۵۹٤) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱۵۹٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ قَالَ : إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ التَّمْرَ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ ، فَلاَ يَبِيعُهَا حَتَّى يَقْبِضَها.

(۲۱۵۹٥) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص درخت پر لگا پھل خریدے تو جب تک اُس پر قبضہ نہ کر لے اُس کو آگے فروخت نہ کرے۔

(۲۱۵۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عكرمة ، أنه كان يكره إذا اشترى الثمرة على رؤوس النخل أن يبيعها حتى يصرمها.

(۲۱۵۹٦) حضرت عکرمہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی درخت پر لگا پھل خرید لے پھر اُس کو کاٹنے سے قبل فروخت کردے۔

(۲۱۵۹۷) حَدَّثَنَا يزيد بن هارون ، عن هشام ، عن الحسن : في الرَّجُلُ يشترى التَّمْرَ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ ، قَالَ : لَا بَأْسَ أَنْ يَبِيعَهُ قَبْلَ أَنْ يَصْرِمَهُ. قَالَ : وَكَانَ مُحَمَّدٌ لاَ يَرَى بِهِ زَمَانًا بَأْسًا ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ فِيهِ ، قَالَ : دَعُوا مَا يَرِيبُكُمْ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكُمْ.

(۲۱۵۹۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی درخت پر لگا پھل خرید لے تو اُس کو کاٹنے سے قبل آگے فروخت کرے تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ہمارے زمانے میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے، پھر جب لوگوں نے اُن سے بہت زیادہ اس بارے میں پوچھنا شروع کیا تو آپ نے فرمایا: اُس چیز کو چھوڑ دو جو تمہیں شک میں ڈال دے اُس کے بدلے میں جو تمہیں شک میں نہ ڈالے۔

(۲۱۵۹۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْفُرَاتِ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : بِعْت قَوْمًا ثَوْبًا وَارْتَهَنْت مِنْهُمْ رَهْنًا إِلَى

أَجَلٍ ، فَلَمَّا حَلَّ الأَجَلُ اشْتَرَيْت مِنْهُمْ نَخْلاً بِمَا لِي عَلَيْهِمْ ، فَقَبَضْته وَيَبَّسْته فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ ، فَوَقَعَ مِنْهُ عِذْقٌ ، فَأَخَذْته ، ثُمَّ جَائُونِي الَّذِينَ بَاعُونِيهِ ، فَرَغِبُوا إِلَيَّ فِي الثَّمَرِ فَبِعْته مِنْهُمْ إِلَى أَجَلٍ ، فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ ، فَسَأَلْت سَالِمًا وَقَصَصْت عَلَيْهِ الْقِصَّةَ ، فَقَالَ : كَانَ فِي نَفْسِكَ أَنْ تَبِيعَهُ مِنْهُمْ ؟ قُلْتُ : لاَ وَاللَّهِ ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِي ، فَقَالَ : لاَ بَأْسَ. قَالَ : وَسَأَلْت الْقَاسِمَ فَقَالَ : كَانَ فِي نَفْسِكَ أَنْ تَبِيعَهُ مِنْهُمْ ؟ قُلْتُ : لاَ وَاللَّهِ ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِي ، قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۲۱۵۹۸) حضرت ثعلبہ بن فرات انصاری ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک قوم کے لوگوں کو کپڑا فروخت کیا اور ایک خاص مدت کے لئے پیسے رہن رکھوا دیئے، جب مقررہ مدت مکمل ہوگئی تو اُن پیسوں کے بدلے میں اُن سے کھجور کے درخت خرید لئے، اور ان پر قبضہ کرلیا اور اُس کے پھل کو درخت پر ہی سکھایا، وہ خوشے بن کر پھل دار بن گئے تو میں نے اُن کو اتار لیا، پھر جن لوگوں نے مجھے فروخت کیا تھا وہ میرے پاس آئے اور اُس پھل کی طرف رغبت کرنے لگے، میں نے وہ پھل اُن کو ایک مقررہ مدت کے لئے فروخت کردیا، اس بارے میں لوگوں نے بہت سی باتیں کیں تو میں نے حضرت سالم ؒ سے اس کے متعلق دریافت کیا اور اُن کو یہ سارا قصہ سنایا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے دل میں تھا کہ میں دوبارہ انہی کو فروخت کروں گا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں خدا کی قسم میرے دل میں یہ خیال بھی نہ گذرا تھا، آپ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں، پھر میں نے حضرت قاسم ؒ سے دریافت کیا؟ آپ نے بھی دریافت کیا کہ کیا تمہارے دل میں یہ خیال تھا کہ دوبارہ انہی کو فروخت کروں گا؟ میں نے عرض کیا نہیں خدا کی قسم میرے دل میں یہ خیال بھی نہ آیا، آپ ؒ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۵۹۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُوسَى النَّحْوِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيتٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي ثَمَرَةَ النَّخْلِ ، قَالَ : لاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَصْرِمَهُ.

(۲۱۵۹۹) حضرت عکرمہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص اگر کھجور کا درخت خریدے، آپ نے فرمایا کہ جب تک پھل نہ کاٹ لے آگے فروخت نہ کرے۔

(۱۴۸) من كره لِلرّجلِ أن يبيع البيع ويستثنِي بعضه

جو حضرات اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ کوئی شخص بیع کرے اور اس میں بعض مجہول حصہ مستثنیٰ کرلے

(۲۱۶۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الثُّنيَا.

(مسلم ۱۱۷۵۔ احمد ۳۱۳)

(۲۱۶۰۰) حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ بیع کر کے اس میں کچھ حصہ

(مجہول) الگ کرلیا جائے۔

(۲۱۶۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَبِيعُ تَمْرَ أَرْضِي وَأَسْتَثْنِي ؟ قَالَ :لاَ تَسْتَثْنِي إِلاَّ شَجَرًا مَعْلُومًا ، وَلاَ تَبْرَأَنَّ مِنَ الصَّدَقَةِ. قَالَ :فَذَكَرْته لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فَكَأَنَّهُ أَعْجَبَهُ.

(۲۱۶۰۱) حضرت عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ؒ سے دریافت کیا کہ: میں اپنی زمین کے پھل فروخت کر کے اس میں سے کچھ حصہ الگ کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا مستثنیٰ نہ کرو، اگر کرنا ہے تو ایک معین درخت الگ کرلو، لیکن اُس کو بھی صدقہ سے بری نہ کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن سیرین ؒ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے اس رائے کو پسند فرمایا۔

(۲۱۶۰۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :لَوْلا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَرِهَ الثُّنْيَا وَكَانَ عِنْدَنَا مَرْضِيًّا مَا رَأَيْنَا بِذَلِكَ بَأْسًا. زَادَ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ :فَتَحَدَّثْنَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ :لاَ أَبِيعُ هَذِهِ النَّخْلَةَ ، وَلاَ أَبِيعُ هَذِهِ النَّخْلَةَ.

(۲۱۶۰۲) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت ابن عمر ؓ بعض مجہول حصہ الگ کرنے کو ناپسند نہ کرتے اور ہماری اپنی مرضی ہوتی تو ہم لوگ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے۔ ابن علیہ راوی اضافہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ فرماتے تھے میں اس (معین) درخت کو فروخت نہیں کروں اس درخت (معین) کو فروخت نہیں کروں گا۔

(۲۱۶۰۳) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَشْتَرِي شَيْئًا مِنَ النَّخلِ بِكَيْلٍ.

(۲۱۶۰۳) حضرت سعید بن المسیب ؒ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کھجور کے درختوں میں سے کچھ ماپ کر خریدے جائیں۔

(۲۱۶۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :أَبِيعُ الرَّجُلُ الشَّاةَ وَيَسْتَثْنِي بَعْضَهَا ، قَالَ: لاَ ، وَلَكِنْ قُلْ :أَبِيعُك نِصْفَهَا.

(۲۱۶۰۴) حضرت ابوحمزہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے عرض کیا کہ میں ایک آدمی کو بکری فروخت کر کے اُس کا بعض حصہ مستثنیٰ کیا ہے، ایسا کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ٹھیک نہیں۔ بلکہ آپ اُس کو یوں کہو کہ میں نصف بکری آپ کو فروخت کرتا ہوں۔

(۲۱۶۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ أَبِي الْجَارُودِ ، قَالَ :سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيعُ الْبَيْعَ وَيَسْتَثْنِي بَعْضَهُ، قَالَ :لاَ يَصْلُحُ ذَلِكَ.

(۲۱۶۰۵) حضرت جابر ؓ سے دریافت کیا گیا کہ آدمی کوئی چیز فروخت کرتا ہے اور اس میں سے کچھ مستثنیٰ کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا

یہ ٹھیک نہیں ہے۔

(۲۱٦۰٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ ، تَمْرَ أَرْضِهِ وَيَسْتَثْنِي الْكُرَّ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يُعْلِمَ نَخْلاً.

(۲۱٦۰٦) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ آدمی اپنی زمین سے کھجور کی بیع کرے اور ایک (یا کچھ) کُر مستثنیٰ کر لے، آپ نے فرمایا تعجب ہے کہ وہ کھجور کے درخت کو جانتا ہے (کہ وہ کتنی کھجور دے گا)۔

(۲۱٦۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي مُوسَى عَنْ رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً ، وَقَالَ : أَنَا شَرِيكٌ فِيهَا ، قَالَ : فَكَرِهَ هَذَا الْبَيْعَ.

(۲۱٦۰۷) حضرت حجاج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر بن ابو موسیٰ ؒ سے دریافت کیا کہ ایک آدمی نے دوسرے کو سامان فروخت کیا اور اُس نے کہا کہ میں سامان میں تیرا شریک ہوں؟ آپ نے اس بیع کو ناپسند فرمایا۔

(۲۱٦۰۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَسْتَثْنِيَ كَيْلاً ، أَوْ سِلاَلاً ، أَوْ كِرَارًا.

(۲۱٦۰۸) حضرت سالم اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ بیع میں کچھ کیل، کُر یا خاص برتن مستثنیٰ کر لئے جائیں۔

(۱٤۹) مَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ

جن حضرات نے اس بیع کی اجازت دی ہے

(۲۱٦۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ بَاعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ. (بخاری ۴۴۳۔ ابوداؤد ۳۴۹۹)

(۲۱٦۰۹) حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک اونٹ یہ شرط لگا کر فروخت کیا کہ مدینہ منورہ تک اس پر سواری کریں گے۔

(۲۱٦۱۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ بَاعَ ، ثَمَرَةً لَهُ بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ وَاسْتَثْنَى مِنْهَا ثَمَانِمِئَةِ درهم.

(۲۱٦۱۰) حضرت عمرو بن حزم ؓ نے چار ہزار دراہم میں پھل فروخت کئے اور اس میں سے آٹھ سو دراہم مستثنیٰ کئے۔

(۲۱٦۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنْ سَالِمٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَبِيعَ ، ثَمَرَتَهُ وَيَسْتَثْنِيَ مِنْهَا مَكِيلَةً مَعْلُومَةً.

(۲۱٦۱۱) حضرت سالم ؒ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ پھلوں کی بیع کی جائے اور اس میں سے کچھ معین کیل مستثنیٰ کر لیے جائیں۔

(۲۱۶۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ بَشِیرٍ ، عَنْ أَبِی حَازِمٍ ، قَالَ : اشْتَرَیْنَا مِنَ ابْنِ عُمَرَ ثَنِیًّا وَاسْتَثْنَی بَعْضَهُ.

(۲۱۶۱۲) حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کچھ خریدا تو انہوں نے اس میں سے کچھ حصہ الگ کیا۔

(۲۱۶۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ یَزِیدَ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ : أَنَّہُ کَانَ لاَ یَرَی بَأْسًا أَنْ یَبِیعَ الرَّجُلُ ، ثَمَرَتَہُ وَیَسْتَثْنِیَ ثُلُثَہُ ، رُبُعَہ ، نِصْفَہَ.

(۲۱۶۱۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اس طرح بیع کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ پھلوں کی بیع کرے اور اس میں سے ثلث، ربع یا نصف مستثنیٰ کر لے۔

(۲۱۶۱٤) حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مَالِکِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أبی الرجال ، عن أمه عمرة : أنها کانت تبیع ثمرة أرضها ، وتستثنی منها.

(۲۱۶۱۴) حضرت عمرۃ رحمہا اللہ اپنے زمین کے پھلوں کی بیع کرتی اور اس میں سے کچھ حصہ مستثنیٰ کر لیتیں۔

(۲۱۶۱۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مَالِکِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِی بَکْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ جَدِّہِ : أَنَّہُ بَاعَ ، ثمرةً بِأَرْبَعَةِ آلاَفِ درهمٍ ، أَوْ بِثَلاَثَةٍ ، وَاسْتَثْنَی مِنْهَا سَبْعَمِئَةٍ.

(۲۱۶۱۵) حضرت عمرو بن حزم نے تین یا چار ہزار کے پھلوں کی بیع کی اور اس میں سے سات سو دراہم مستثنیٰ کئے۔

(۲۱۶۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَش ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ یَبِیعَ السِّلْعَةَ وَیَسْتَثْنِیَ نِصْفَهَا.

(۲۱۶۱۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ سامان کی بیع کی جائے اور اس میں سے نصف مستثنیٰ کر لیا جائے۔

(۲۱۶۱۷) حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مَالِکِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ رَبِیعَةَ الرَّأْیِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ : أَنَّہُ بَاعَ ثَمَرَتَہُ ، وَاسْتَثْنَی مِنْهَا.

(۲۱۶۱۷) حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ نے اپنے پھل فروخت کئے اور اس میں کچھ مستثنیٰ کئے۔

(۱۵۰) مَنْ رَخَّصَ فِی اقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِن الورِقِ

جن حضرات نے سونے اور چاندی اور ایک دوسرے کے بدلے دینے کی اجازت دی ہے۔

(۲۱۶۱۸) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَکَمِ ، قَالَ : کَانَ لاِمْرَأَةِ إبْرَاهِیمَ عَلَی إبْرَاهِیمَ شَیْءٌ ، فَأَمَرَنِی أَنْ أُعْطِیَهَا بِقِیمَةِ الدَّرَاهِمِ دَنَانِیرَ.

(۲۱۶۱۸) حضرت حکم سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم کی اہلیہ کا اُن کے ذمہ کچھ لازم تھا، آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اُن کو اُن دراہم کی قیمت میں دینار دے دوں۔

(٢١٦١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَكُونُ عَلَيْهِ الْوَرِقُ ، فَيُعْطِي قِيمَتَها دَنَانِيرَ ، إذَا قَامَتْ عَلَى سِعْرٍ ، وَيَكُونُ عَلَيْهِ الدَّنَانِيرُ ، فَيُعْطِي الْوَرِقَ بِقِيمَتِهَا.

(٢١٦١٩) حضرت سعید بن جبیر رطیشید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ کو دیکھا آپ پر چاندی لازم تھی آپ نے اس کی قیمت میں دینار دے دیئے ،اور آپ پر دینار لازم تھے آپ نے اس کی قیمت میں چاندی دے دی۔

(٢١٦٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنِ الْبَهِيِّ ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ :أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا بِاقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ ، وَالْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ.

(٢١٦٢٠) حضرت عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ چاندی کے بدلے سونا اور سونے کے بدلے چاندی دی جائے۔

(٢١٦٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ اقْتَضَى ذَهَبًا مِنْ وَرِقٍ ، أَوْ وَرِقًا مِنْ ذَهَبٍ فِي الْقَرْضِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(٢١٦٢١) حضرت موسیٰ بن نافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید ابن جبیر رطیشید سے دریافت کیا کہ آدمی قرض میں سونے کے بدلے چاندی اور چاندی کے بدلے سونا دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢١٦٢٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(٢١٦٢٢) حضرت طاؤس اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٢١٦٢٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَتَادَةَ ، أَنَّهُمَا قَالاَ :لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

(٢١٦٢٣) حضرت قتادہ اور حضرت زہری رطیشید اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٢١٦٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يونس ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِاقْتِضَاءِ الذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ وَالْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ بِقِيمَةِ السُّوقِ.

(٢١٦٢٤) حضرت حسن رطیشید فرماتے ہیں کہ بازار کی قیمت کا لحاظ کر کے اگر سونے کے بدلے چاندی اور چاندی کے بدلے میں سونا دے دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(٢١٦٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(٢١٦٢٥) حضرت حسن رطیشید فرماتے ہیں کہ اس طرح کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢١٦٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الحنفيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(٢١٦٢٦) حضرت قاسم رطیشید فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢١٦٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَكُونَ لِلرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ دَنَانِيرُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ الدَّرَاهِمَ يَصْرِفُهَا ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَزِيدَهُ عَلَى السِّعْرِ ، أَوْ يَنْتَقِصَ مِنْهُ إذَا كَانَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا.

(۲۱۶۲۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے ذمہ دوسرے کے دینار ہوں اور وہ اُن کی جگہ درہم دے دے تو کوئی حرج نہیں، اگر چہ اُس کی قیمت کچھ کم یا زیادہ بھی ہو جائے اگر وہ دونوں اُس پر راضی ہوں۔

(۱۵۱) من کرہ اقتِضاء الذّھبِ مِن الورِقِ

جن حضرات سونے اور چاندی کو ایک دوسرے کے بدلے دینے کو ناپسند قرار دیتے ہیں

(۲۱۶۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ اقْتِضَاءَ الذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ ، وَالْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ.

(۲۱۶۲۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سونے کے بدلے چاندی اور چاندی کے بدلے سونا دینے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱۶۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعْطِيَ الذَّهَبَ مِنَ الْوَرِقِ ، وَالْوَرِقَ مِنَ الذَّهَبِ.

(۲۱۶۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی اس کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۱۶۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ : لاَ تَأْخُذَ الذَّهَبَ مِنَ الْوَرِقِ يَكُونُ لَكَ عَلَى الرَّجُلِ ، وَلاَ تَأْخُذَنَّ الْوَرِقَ مِنَ الذَّهَبِ.

(۲۱۶۳۰) حضرت ابوعبیدۃ بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے ذمے تیری چاندی قرض ہو تو اس سے سونا وصول نہ کر، اور سونے کے بدلے چاندی وصول نہ کر۔

(۲۱۶۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : سَأَلْته عَنِ الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ فَيَأْخُذُ مِنْهُ الدَّنَانِيرَ فَكَرِهَهُ.

(۲۱۶۳۱) حضرت ابوسلمۃ رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے کو دراہم قرض میں دیئے ہیں تو کیا اُس سے دینار وصول کر سکتا ہے؟ آپ نے اِس کو ناپسند کیا۔

(۲۱۶۳۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ : أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۱۶۳۲) حضرت ابوسلمۃ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱۶۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَرَاهِمُ فَأَخَذَ مِنْهَا ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ بِقِيمَتِهَا دَنَانِيرَ فَكَرِهَهُ.

(۲۱۶۳۳) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے ذمے دوسرے کے کچھ دراہم تھے، پھر اُس نے اُن کی قیمت میں دینار وصول کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت محمد رحمہ اللہ نے اِس کو ناپسند کیا۔

(۲۱۶۳۴) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَ
ابْتَعْت مِنْ بُرْدٍ مَوْلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ نَاقَةً بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ، فَجَاءَ يَلْتَمِسُ حَقَّهُ مِنِّي، فَقُلْتُ:عِنْدِي دَرَاهِ
لَيْسَ عِنْدِي دَنَانِيرُ فَقَالَ :حَتَّى أَسْتَأْمِرَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ :خُذْ مِنْهُ دَنَانِيرَ عَيْنًا ، فَإِنْ ا
فَدَعْهُ ، مَوْعِدُهُ اللَّهُ.

(۲۱۶۳۴) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے غلام سے چار دینار میں اونٹنی خریدی، وہ
حق وصول کرنے جب میرے پاس آیا تو میں نے اُس سے کہا کہ میرے پاس دراہم ہیں دینار نہیں ہیں، تم مجھ سے دینار لے لو، اُ
نے کہا کہ میں سعید بن میتب سے پوچھ کرلوں گا۔ حضرت سعید بن میتب نے فرمایا: اس سے دینار ہی وصول کرو، اور اگر وہ ا
کرے تو چھوڑ دینا کیونکہ اللہ پاک نے وعدہ کا وقت مقررہ کیا ہوا ہے۔

(۲۱۶۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَرِهَهُ.

(۲۱۶۳۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱۶۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، مِثْلَهُ.

(۲۱۶۳۶) حضرت عبداللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۵۲) من لم يرَ بالمزارعةِ بالنِّصفِ وبالثّلثِ وبالرّبعِ بأسًا

جو حضرات نصف، ثلث اور ربع کے ساتھ مزارعت کرنے میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے

(۲۱۶۳۷) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بِن عَبْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ فَحَدَّثَنِي ،
عُثْمَانَ أَقْطَعَ خَبَّابًا أَرْضًا ، وَعَبْدَ اللهِ أَرْضًا ، وَسَعْدًا أَرْضًا ، وَصُهَيْبًا أَرْضًا ، فَكِلاَ جَارِيَّ قَدْ رَأَيْته يُ
أَرْضَهُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ :عَبْدَ اللهِ وَسَعْدًا.

(۲۱۶۳۷) حضرت ابراہیم بن مہاجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ سے مزارعۃ کے متعلق دریافت کیا؟ ا
نے مجھے بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب، حضرت عبداللہ، حضرت سعد اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہم کو اپنی زمین دی
میں نے دیکھا کہ آپ نے مزارعۃ بالثلث اور ربع کے تحت زمین دی۔

(۲۱۶۳۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :لَقَدْ أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْ
بِخَيْبَرَ يَعْنِي بِنِصْفٍ.

(۲۱۶۳۸) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خیبر والی زمین مزارعۃ بالنصف کرتے ہوئے دی

(۲۱۶۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ : كَانَ سَعْدٌ ، وَابْنُ مَسْ

يُزَارِعَانِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

(۲۱۶۴۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مزارعۃ بالثلث، اور ربع فرمایا کرتے تھے۔

(٢١٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : جَائَنَا مُعَاذٌ وَنَحْنُ نُعْطِي أَرْضَنَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَلَمْ يَعِبْ ذَلِكَ عَلَيْنَا.

(۲۱۶۴) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم لوگ اپنی زمینیں مزارعۃ بالثلث اور ربع کے تحت دیا کرتے تھے، آپ نے اس پر ہمیں ملامت نہ فرمائی۔

(٢١٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلِ بنِ عِيَاضٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ مُعَاذٍ بِنَحْوِهِ.

(۲۱۶۴) حضرت طاؤس سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢١٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : عَامَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ خَيْبَرَ عَلَى الشَّطْرِ ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ ، ثُمَّ أَهْلُوهُمْ إلَى الْيَوْمِ يُعْطُونَ الثُّلُثَ وَالرُّبُعَ.

(۲۱۶۴۱) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں کو اپنی زمین نصف مزارعۃ دی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر اُن کے اہل وعیال نے آج تک مزارعۃ بالثلث اور ربع فرمائی۔

(٢١٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : سَأَلْته ، عَنِ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ ، فَقَالَ : إنْ نَظَرْتَ فِي آلِ أَبِي بَكْرٍ وَآلِ عُمَرَ وَآلِ عَلِيٍّ وَجَدْتهمْ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ.

(۲۱۶۴۳) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ زمین مزارعۃ بالثلث اور ربع کرتے ہوئے دینا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آل کو دیکھو گے تو آپ اُن کو اس طرح کرتے ہوئے پاؤ گے۔

(٢١٦٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، وَأَبُو الأَحْوَص ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ : رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ وَمَاءٌ ، لَيْسَ لَهُ بَذْرٌ ، وَلاَ بَقَرٌ ، فَأَعْطَانِي أَرْضَهُ بِالنِّصْفِ فَزَرَعْتها بِبَذْرِي وَبَقَرِي ، ثُمَّ قَاسَمْته عَلَى النِّصْفِ، قَالَ : حَسَنٌ.

(۲۱۶۴۴) حضرت کلیب بن وائل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ایک شخص کی اپنی زمین اور پانی ہے لیکن اُس کے پاس دانہ اور بیل نہیں ہے، اُس نے اپنی زمین مزارعۃ بالنصف کے طور پر مجھے دی میں نے اپنے بیج اور بیل کے ساتھ کھیتی باڑی کی (اور جو کچھ نکلا) اُس کو نصف تقسیم کرلیا، (ایسا کرنا ٹھیک ہے)؟ آپ نے فرمایا بہت اچھا ہے۔

(٢١٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بنِ حَصِيرَةَ ، عَنْ صَخْرِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ صُلَيْعٍ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا بِالْمُزَارَعَةِ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۱۶۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ مزارعة بالنصف کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۱۶۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَرْضِي وَبَعِيرِي سَوَا

(۲۱۶۴۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری زمین اور میرا اونٹ برابر ہے۔

(۲۱۶٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ سَالِمًا يَقُولُ : أَكْثَرَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ عَلَى نَفْسِهِ ، وَاللَّهِ لَنكْرِ كِرَاءَ الإِبِلِ.

(۲۱۶۴۷) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ کوفرماتے ہوئے سنا کہ: ابن خدیج رضی اللہ عنہ اپنے نفس پر زیا چاہی، خدا کی قسم میں ضرور بضرور اس سے اونٹ کا کرایہ وصول کروں گا۔

(۲۱۶٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ الْقَنَّادِ ، قَالَ : سَمِعْتُ طَاوُوسًا يَقُولُ : لَا بَأْسَ بِالْمُزَارَعَةِ بِالنِّصْفِ وَالثُّلُ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۶۴۸) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ مزارعة بالنصف ثلث اور ربع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۶٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ: أَنَّهُ كَانَ يُزَارِعُ أَهْلَ السَّوَادِ حَيَاةَ أَبِ

(۲۱۶۴۹) حضرت ابن الاسود اپنے والد محترم کی زندگی میں دیہات والوں کے ساتھ مزارعۃ کرتے تھے۔

(۲۱٦٥۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كُنْتُ أُزَارِعُ بِالثُّلُ وَالرُّبُعِ وَأَحْمِلُهُ إِلَى عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدِ فَلَوْ رَأَوْا بِهِ بَأْسًا لَنَهَوْنِي عَنْهُ.

(۲۱۶۵۰) حضرت ابن الاسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مزارعة بالثلث اور ربع کیا کرتا تھا، میں نے حضرت علقمہ اور حضر الاسود رحمہ اللہ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ (اُن کو باخبر کیا اس بارے میں) پس اگر وہ اس میں کچھ حرج سمجھتے تو مجھے اِس سے ض منع کرتے۔

(۲۱٦٥۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يَأْمُرُ بِإِعْطَاءِ الأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُ

(۲۱۶۵۱) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے زمینوں کو مزارعة بالثلث اور ربع پر دینے کا حکم فرمایا تھا۔

(۲۱٦٥۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عَدِيٍّ أَنْ يُزَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۶۵۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے حضرت عدی رحمہ اللہ کو خط لکھا کہ مزارعة بالثلث اور ربع کرو۔

(۲۱٦٥۳) حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، وَابْنِ سِيرِينَ : أَنَّهُمَا كَانَا لَا يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يُعْطِيَ الرَّجُلُ أَرْ آخَرَ عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُ الثُّلُثَ ، أَوِ الرُّبُعَ ، أَوِ الْعُشْرَ ، وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ مِنَ النَّفَقَةِ شَيْءٌ.

(۲۱۶۵۳) حضرت قاسم اور حضرت ابن سیرین اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے کو اپنی زمین مزارعة بالثل

ربع اور عشر پر دے، اور اس پر نفقہ میں کوئی چیز لازم نہیں ہے۔

(۲۱۶۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :كَانَ أَبِي لاَ يَرَى بِكِرَاءِ الأَرْضِ بَأْسًا.

(۲۱۶۵۴) حضرت ہشام ویشیڈ فرماتے ہیں کہ میرے والد زمین کرایہ (مزارعت) پر دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۱۶۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمًا عَنْهُ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۱۶۵۵) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم ویشیڈ سے دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۶۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ ، قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ :يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، أَنَا وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ ، إِنَّمَا أَتَاهُ رَجُلاَنِ قَدَ اقْتَتَلاَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنُكُمْ فَلاَ تُكْرُوا الْمَزَارِعَ ، فَسَمِعَ رَافِعٌ قَوْلَهُ :لاَ تُكْرُوا الْمَزَارِعَ. (ابو داؤد ۳۳۸۳۔ احمد ۱۸۲)

(۲۱۶۵٦) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرمائے، خدا کی قسم میں اُن سے زیادہ اِس حدیث کو جانتا ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہاری یہی حالت ہے تو تم لوگ زمین کرایہ (مزارعة) پر نہ دیا کرو، حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری قول ''زمین مزارعة پر مت دیا کرو'' سنا۔

(۲۱۶۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلاَّ وَهُمْ يُعْطُونَ أَرْضَهُمْ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۶۵۷) حضرت ابو جعفر ویشیڈ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں مہاجرین کا کوئی بھی گھر ایسا نہ تھا جو اپنی زمینیں مزارعة بالثلث اور ربع پر نہ دیتے ہوں۔

(۲۱۶۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّهُ كَانَ يَدْفَعُ أَرْضَهُ بِالثُّلُثِ.

(۲۱۶۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی زمین مزارعة بالثلث پر دیا کرتے تھے۔

(۲۱۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَرْضِي وَبَعِيرِي سَوَاءٌ.

(۲۱۶۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری زمین اور میرا اونٹ (کرایہ پر دینے کے اعتبار سے) برابر ہیں۔

(۲۱۶٦۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ عَلَى الشَّطْرِ. (مسلم ۱۱۸٦۔ ابو داؤد ۲۹۹۹)

(۲۱۶٦۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں کو زمین مزارعة بالنصف پر عطاء فرمائیں۔

(٢١٦٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيان ، حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، قَالَ :كَانَ لِعَبْدِ الرَّحْمَ
بْنِ أَبِي لَيْلَى أَرْضٌ بِالْفَوَّارَةِ ، فَكَانَ يَدْفَعُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ ، فَيُرْسِلُنِي أُقَاسِمُهُمْ.

(٢١٦٦١) حضرت عبد اللہ بن عیسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کی مقام فوارة میں زمین تھی جو آپ نے مزارعة بالثلث اور ربع پر دی ہوئی تھی، آپ نے مجھے اُن لوگوں کے درمیان تقسیم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

(۱۵۳) من كره أن يعطي الأرض بالثلث والربع

جو حضرات بٹائی پر زمین دینے کو ناپسند کرتے ہیں

(٢١٦٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ :نَهَانَا رَسُولُ الله
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا ، نَهَانَا إِذَا كَانَتْ لأَحَدِنَا أَرْضٌ أَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِ
بِثُلُثٍ ، أَوْ نِصْفٍ ، قَالَ :وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا ، أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ. (ترمذی ١٣٨٣)

(٢١٦٦٢) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے کام سے منع فرمایا ہے جس میں صرف ہمیں نفع ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کسی کی زمین ہو اور وہ اُس کو مزارعة بالثلث، یا ربع پر کسی کو دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی زمین ہو وہ اس میں خود کھیتی باڑی کرے یا اپنے کسی بھائی کے لئے چھوڑ دے۔

(٢١٦٦٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَ
فَقَالَ :أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا. (مسلم ١١٨- احمد ٣٣)

(٢١٦٦٣) حضرت ابن معقل سے مزارعة کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا کہ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(٢١٦٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، سَمِعَ عَمْرًا يُحَدِّثُ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ
(مسلم ١١٧٧- نسائی ٦٥١)

(٢١٦٦٤) حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹائی پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔

(٢١٦٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ :سَمِعَ عَمْرٌو عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ :كُنَّا نُخَابِرُ ، وَلاَ نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّ
زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا فَتَرَكْنَاهُ مِنْ أَجْلِهِ.
(مسلم ١١٧٩- ابو داؤد ٣٣٨٢)

(٢١٦٦٥) حضرت عمرو بن عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ہم لوگ بٹائی پر زمین دیا کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا گمان یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس سے منع فرمایا ہے، ہم نے اُن کی وجہ سے یہ کا

چھوڑ دیا۔

(۲۱۶۶۶) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ ، قُلْتُ : وَمَا الْمُخَابَرَةُ ؟ قَالَ : أَنْ تَأْخُذَ الأَرْضَ بِنِصْفٍ ، أَوْ ثُلُثٍ ، أَوْ رُبُعٍ. (احمد ۱۸۷۔ عبد بن حمید ۲۵۳)

(۲۱۶۶۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹائی پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا مخابرۃ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا کہ زمین نصف یا ثلث پر بٹائی پر دینا۔

(۲۱۶۶۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّا نَأْخُذُ الأَرْضَ مِنَ الدَّهَاقِينِ ، فَأَعْتَمِلُهَا بِبَذْرِي وَبَقَرِي ، فَآخُذُ حَقِّي وَأُعْطِيهِ حَقَّهُ ، فَقَالَ لَهُ : خُذْ رَأْسَ مَالِكَ ، وَلاَ تَرِدْ عَلَيْهِ شَيْئاً فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ هَذَا.

(۲۱۶۶۷) حضرت حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد حرام میں بیٹھا ہوا تھا، آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم جاگیرداروں سے زمین لیتے ہیں، اور اُس میں اپنے دانہ اور بیل سے محنت کرتے ہیں اور اُن سے اپنا حق وصول کرتے ہیں اور اُن کو اُن کا حق دے دیتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اِس سے فرمایا صرف راس المال لیا کرو اس سے زیادہ نہ لیا کرو، اُس نے تین مرتبہ آپ سے پوچھا آپ نے تینوں بار یہی جواب دیا۔

(۲۱۶۶۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : أَنَّهُ كَرِهَ الْمُزَارَعَةَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۶۶۸) حضرت عکرمہ مزارعۃ بالثلث اور ربع کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۲۱۶۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَرِهَ الْمُزَارَعَة بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۶۶۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ مزارعۃ بالثلث اور ربع کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۲۱۶۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعْطِيَ الأَرْضَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۶۷۰) حضرت ابراہیم مزارعۃ بالثلث اور ربع کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۲۱۶۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ كِرَاءَ الأَرْضَ.

(۲۱۶۷۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ زمین کرایہ پر دینے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱۶۷۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لاَ تُكْرِى الأَرْضَ ، وَلاَ بذرة ، أَوْ قَالَ : مَدَرة.

(۲۱۶۷۲) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ زمین اور بیج کرایہ پر مت دو۔

(۲۱۶۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :جَائَنَا أَبُو رَافِعٍ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ يَرْفُقُ بِنَا ، وَطَاعَةُ اللهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ أَرْفَقُ بِنَا ، نَهَانَا أَنْ يَزْرَعَ أَحَدُنَا الأَرْضَ إِلاَّ أَرْضًا يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا ، أَوْ مَنِيحَةً يَمْنَحُهَا رَجُلٌ. (احمد ۴۶۵۔ ابوداؤد ۳۳۹۰)

(۲۱۶۷۳) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک کام سے منع فرمایا۔ وہ ہمارے ساتھ بہت نرمی کرتے تھے، لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سب سے زیادہ نرمی والی بات ہے۔ آپ نے ہمیں فرمایا ہے ہم اپنی زمین مزارعت پر دیں۔ ہمیں حکم ہے کہ یا تو اپنی مملوکہ زمین میں کھیتی باڑی کریں یا ایسی زمین میں جو بلا معاوضہ کام کے لیے دی گئی ہو۔

(۲۱۶۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نُصَيْرِ بْنِ أَدْهَمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ مُزَاحِمٍ يَقُولُ :لاَ يَصْلُحُ مِنَ الأَرْضِ إِلاَّ خَصْلَتَانِ :أَرْضٌ مَنَحَكَهَا رَجُلٌ يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا ، أَوْ أَرْضٌ اسْتَأْجَرْتَهَا بِأَجْرٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(۲۱۶۷۴) حضرت ضحاک بن مزاحم فرماتے ہیں کہ زمین دو ہی خوبیوں کی صلاحیت رکھتی ہے، آدمی جس زمین کے رقبہ کا مالک ہے اُس کو عارضی طور پر دے دے یا زمین کو معین مدت کے لئے معین اجرت پر دے دے۔

(۲۱۶۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِنَّ أَمْثَلَ أَبْوَابِ الزَّرْعِ أَنْ يَسْتَأْجِرَ الأَرْضَ الْبَيْضَاءَ بِأَجْرٍ مَعْلُومٍ.

(۲۱۶۷۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کھیتی باڑی کا بہترین اصول یہ ہے کہ آدمی اپنی زمین معلوم اجرت کے بدلے کسی کو کرایہ پر دے دے۔

(۲۱۶۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ يَصْلُحُ مِنَ الزَّرْعِ إِلاَّ أَرْضٌ تَمْلِكُ رَقَبَتَهَا ، أَوْ أَرْضٌ يَمْنَحُكَهَا رَجُلٌ.

(۲۱۶۷۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کھیتی باڑی درست نہیں ہے مگر اُس زمین میں جس کے رقبہ کا تو مالک ہو، یہ وہ زمین جو کسی نے عارضی طور پر نفع حاصل کرنے کے لئے دی ہو۔

(۲۱۶۷۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَالإِجَارَةِ : إلا أن يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ أَرْضًا ، أَوْ يُعَارَ ، ثُمَّ قَالَ :أَعَارَ أبى أَرْضًا مِنْ رَجُلٍ فَزَرَعَهَا وَبَنَى فِيهَا بُنْيَانًا ، فَخَرَجَ إِلَيْهَا فَرَأَى الْبُنْيَانَ فَقَالَ :مَنْ بَنَى هَذَا ؟ فَقَالُوا :فُلاَنٌ الَّذِى أَعَرْته ، فَقَالَ :أَعِوَضٌ مِمَّا أَعْطَيْته ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :لاَ أَبْرَحُ حَتَّى تَهْدِمُوهُ.

(۲۱۶۷۷) حضرت رفاعۃ بن رافع ابن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کی مزارعۃ اور اجارہ سے منع فرمایا ہے، مگر یہ

کہ آدمی اُس کو خرید لے یا معین مدت کے لئے کرایہ پر لے لے، پھر فرمایا کہ میرے والد محترم نے ایک شخص سے زمین عاریۃً لی اور اس میں کھیتی باڑی کی اور اس میں ایک عمارت بنالی، پھر وہ مالک زمین اُس طرف آیا اور اُس نے عمارت دیکھی اور پوچھا کس نے یہ عمارت بنائی ہے؟ لوگوں نے کہا فلاں شخص نے جس کو آپ نے زمین عاریۃً دی تھی، اُس نے کہا کہ کیا یہ عوض ہے اُس کو جو میں نے اُس کو دیا تھا؟ لوگوں نے کہا ہاں، اُس نے کہا کہ میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا جب تک کہ تم لوگ اس کو گرا نہ دو۔

(١٥٤) فِي كِرَاءِ الأَرْضِ بِالطَّعَامِ

زمین کو گندم کے بدلے کرایہ پر دینا

(٢١٦٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِكِرَاءِ الأَرْضِ بِالطَّعَامِ.

(٢١٦٧٨) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ زمین کو گندم کے بدلے کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢١٦٧٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَأْجِرَ الرَّجُلُ الأَرْضَ الْبَيْضَاءَ بِالْحِنْطَةِ.

(٢١٦٧٩) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں کہ آدمی اپنی زمین گندم کے بدلے کرایہ پر دے دے۔

(٢١٦٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ كِرَاءِ الأَرْضِ بِالدَّرَاهِمِ وَالطَّعَامِ ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(٢١٦٨٠) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ زمین دراہم یا گندم کے عوض کرایہ پر دینا کیسا ہے؟ آپ نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(٢١٦٨١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ نَأْخُذَ بِطَعَامٍ مُسَمًّى.

(٢١٦٨١) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں اگر ہم مقرر کر کے گندم وصول کریں۔

(٢١٦٨٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا ، أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ ، وَلاَ يُكْرِهَا بِثُلُثٍ ، وَلاَ رُبعٍ ، وَلاَ بِطَعَامٍ مُسَمًّى. (مسلم ١١٣ـ نسائی ٤٦٢٣)

(٢١٦٨٢) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس زمین ہے اُس کو چاہیے کہ خود کھیتی باڑی کرے، یا پھر اپنے بھائی کے لئے چھوڑ دے، اس زمین کو ثلث یا ربع پر کرایہ پر مت دے اور نہ ہی مقررہ گندم پر دے۔

(۱۵۲) فِي الرَّجلينِ يدَّعيانِ الشَّيء فيقيم هذا شاهدينِ ويقيم هذا رجلاً

دو آدمی کسی چیز پر دعویٰ کریں پھر اُن میں سے ایک دو گواہ پیش کر دے اور دوسرا ایک گواہ پیش کرے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۶۸۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَتْ دَابَّةٌ فِي أَيْدِي النَّاسِ مِنَ الأَزْدِ ، فَادَّعَاهَا قَوْمٌ ، فَأَقَامُوا الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُمْ أَضَلُّوهَا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَأَقَامَ الَّذِينَ هِيَ فِي أَيْدِيهِمَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُمْ نَتَجُوهَا ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى قَاضِيهِمْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُذَيْنَةَ فَجَعَلَ هَؤُلاَءِ يَغْدُونَ بِبَيِّنَةٍ وَيَرُوحُ الآخَرُونَ بِأَكْثَرَ مِنْهُمْ ، فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ إِلَى شُرَيْحٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : لَسْت مِنَ التَّهَاتُرِ وَالتَّكَاثُرِ فِي شَيْءٍ ، وَالَّذِينَ أَقَامُوا الْبَيِّنَةَ أَنَّهُمْ نَتَجُوهَا وَهِيَ فِي أَيْدِيهِمْ أَحَقُّ ، وَأُولَئِكَ أَوْلَى بِالشُّبْهَةِ.

(۲۱۶۸۳) حضرت شعبی ؒ سے مروی ہے کہ قبیلہ ازد کے لوگوں کے پاس ایک جانور تھا، اُس پر ایک قوم نے دعویٰ کیا اور گواہ پیش کر دیئے کہ یہ اُن کا جانور ہے، جو حضرت عمر بن عبد العزیز کے دور میں گم ہو گیا تھا، اور جانور جن کے قبضہ میں تھا انہوں نے بھی گواہ پیش کر دیئے کہ وہ جانور اُن کے ہاں پیدا ہوا ہے۔ معاملہ اُن کے قاضی عبد الرحمن بن اُذنیہ کے سامنے پیش ہوا، اُن میں سے ایک فریق صبح آ کر گواہ پیش کرتا تو دوسرا فریق شام میں اُس سے زیادہ گواہ پیش کر دیتا، قاضی نے حضرت شریح ؒ کو صورت حال لکھ کر بھیجی، حضرت شریح ؒ نے لکھا کہ گواہوں کی کثرت کا اعتبار نہیں ہے، جنہوں نے گواہ پیش کئے ہیں کہ وہ اُن کے ہاں پیدا ہوا ہے اور وہ جانور ان کے قبضے میں ہے وہ اُس کے زیادہ حق دار ہیں۔

(۲۱۶۸٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَدَّعِيَانِ الدَّابَّةَ لَيْسَتْ فِي يَدِ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ، فَيُقِيمُ أَحَدُهُمَا شَاهِدَيْنِ ، وَالآخَرُ أَرْبَعَةً ، فَقَالَ : هِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ ، لأَنَّ الاِثْنَيْنِ يُوجِبَانِ الْحَقَّ.

(۲۱۶۸۴) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک جانور کے بارے میں دعویٰ کیا، اُس جانور پر دونوں میں سے کسی کا قبضہ نہیں تھا، ان میں سے ایک نے دو گواہ پیش کئے تو دوسرے نے چار گواہ پیش کر دیئے، آپ نے فرمایا جانور دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہوگا، کیونکہ دو گواہ حق کو واجب کر دیتے ہیں۔

(۲۱۶۸٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : هِيَ بَيْنَهُمْ عَلَى حِصَصِ الشُّهُودِ.

(۲۱۶۸۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ وہ اُن کے درمیان گواہوں کے حصوں کی بقدر ہوگا۔

(۲۱۶۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ : أَنَّ هِشَامَ بْنَ هُبَيْرَةَ كَانَ يَقْضِي لأَكْثَرِ الْفَرِيقَيْنِ شُهُودًا.

(۲۱۶۸۶) حضرت ہشام بن ھبیرۃ فریقین میں سے جس کے گواہ زیادہ ہوتے اُس کے حق میں فیصلہ فرماتے۔

(۲۱۶۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : بِعْت بَغْلَةً مِنْ رَجُلٍ ، فَلَبِثَ مَا

شَاءَ اللَّهُ ، فَأَتَانِي وَقَدْ عَرَفْت الْبُغلَةَ عِنْدَهُ ، فَأَتَيْنَا شُرَيْحًا وَانْطَلَقْت بالدَّابَّةِ ، فَأَقَامَ سَبْعَةً مِنَ الشُّهُودِ أَنَّهَا دَابَّتُهُ لَمْ تُبَعْ وَلَمْ تُهَبْ ، وَجَاءَ الآخَرُ بِسِتَّةٍ مِنَ الشُّهُودِ أَنَّهَا دَابَّتُهُ لَمْ تُبَعْ وَلَمْ تُهَبْ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : أَشْهَدُ بِأَنَّ أَحَدَ الْفَرِيقَيْنِ كَاذِبٌ ، فَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ عَلَى ثَلاَثَةَ عَشَرَ سَهْمًا أَعْطَى كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِحِصَّةِ شُهُودِهِ.

(۲۱۶۸۷) حضرت محمد بن کعب ؒ سے مروی ہے کہ میں نے ایک شخص کو خچر فروخت کیا، پس وہ جتنی دیر اللہ نے چاہا رہا، پھر وہ میرے پاس آیا، میں نے اُس کے پاس خچر کو پہچان لیا، ہم دونوں حضرت شریح کے پاس آئے۔ میں اس جانور کو لے کر چل پڑا، ایک نے سات گواہ قائم کر دیئے کہ یہ اُس کا جانور ہے۔ اس کو نہ بیچا گیا ہے نہ ہبہ کیا گیا ہے، اور دوسرا آیا اُس نے چھ گواہ پیش کر دیئے کہ یہ اُس کا جانور ہے نہ اُس کو بیچا گیا ہے نہ ہبہ کیا گیا ہے۔ حضرت شریح ؒ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک فریق یقیناً جھوٹا ہے۔ آپ نے اُس کو اُن کے درمیان تیرہ حصّوں میں تقسیم فرما دیا، ہر ایک ۱۰ اس کے گواہوں کے بقدر حصہ دیا۔

(۲۱۶۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : اخْتَصَمَ إِلَيْهِ رَجُلاَنِ فِي بَغْلَةٍ فَأَقَامَ هَذَا خَمْسَةَ شُهَدَاءَ بِأَنَّهَا نُتِجَتْ عِنْدَهُ ، وَأَقَامَ هَذَا شَاهِدَيْنِ بِأَنَّهَا نُتِجَتْ عِنْدَهُ ، فَجَعَلَهَا عَلِيٌّ بَيْنَهُمْ أَسْبَاعًا.

(۲۱۶۸۸) حضرت علی ؓ کی خدمت میں دو آدمی ایک خچر کے متعلق جھگڑتے ہوئے آئے، ایک نے پانچ گواہ پیش کر دیئے کہ وہ جانور اُس کے ہاں پیدا ہوا ہے، اور دوسرے شخص نے دو گواہ پیش کر دیئے کہ وہ اُس کے ہاں پیدا ہوا ہے، حضرت علی ؓ نے اُس کو اُن کے درمیان سات حصوں میں تقسیم فرما دیا۔

(۱۵٦) فِي العبدِ المأذونِ له فِي التِّجارةِ

وہ غلام جسے تجارت کی اجازت دے دی گئی ہو

(۲۱۶۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا أَفْلَسَ الْعَبْدُ الْمَأْذُونُ لَهُ فِي التِّجَارَةِ فَدَيْنُهُ فِي رَقَبَتِهِ، فَإِنْ شَاءَ مَوْلاَهُ أَنْ يَبِيعَهُ بَاعَهُ ، وَيَقْسِمَ ثَمَنَهُ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ ثَمَنِهِ.

(۲۱۶۸۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر عبد ماذون مفلس ہو جائے، تو اُس کا قرض اُس کی گردن پر ہے، اُس کے آقا کو اختیار ہے اگر چاہے تو اُس غلام کو فروخت کر دے اور قیمتقرض خواہوں کے درمیان تقسیم کر دے، آقا پر اُس کے ثمن سے زائد کچھ لازم نہیں ہے۔

(۲۱۶۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إنْ شَاؤُوا أَنْ يَبِيعُوهُ بَاعُوهُ ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَسْعَوْهُ.

(۲۱۶۹۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر قرض خواہ اُس کو فروخت کرنا چاہیں تو فروخت کر دیں، اگر اُس سے کام کروانا چاہیں تو کام کروالیں۔

(٢١٦٩١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِنْ شَاؤُوا بَاعُوهُ ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَسْعَوْهُ ، قَالَ : فَكَانَ شُرَيْحٌ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۲۱۶۹۱) حضرت شعبی ریشیلا اور حضرت شریح ریشیلا فرماتے ہیں کہ اگر قرض خواہ اُس کو فروخت کرنا چاہیں تو فروخت کر دیں، اگر اُس سے کام کروانا چاہیں تو کام کروالیں۔

(٢١٦٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لاَ يُبَاعُ حَتَّى يُحِيطَ الدَّيْنُ بِرَقَبَتِهِ.

(۲۱۶۹۲) حضرت حکم ریشیلا فرماتے ہیں کہ جب تک قرض اُس کی پوری ملکیت کو نہ گھیر لے تب تک اُس کو فروخت نہیں کریں گے۔

(٢١٦٩٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أُذَيْنَةَ أُوتِيَ عَبْدًا رَكِبَهُ دَيْنٌ فَقَالَ : مَالُهُ بِدَيْنِهِ ، مَالُهُ بِدَيْنِهِ.

(۲۱۶۹۳) حضرت عبد الرحمٰن بن اذنیہ ریشیلا کے پاس ایک غلام لایا گیا جو مقروض تھا، آپ نے فرمایا: اُس کا مال اُس کے قرض کے ساتھ ہے، اُس کا مال اُس کے قرض کے ساتھ ہے۔

(٢١٦٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : دَيْنُهُ فِي ثَمَنِهِ.

(۲۱۶۹۴) حضرت ابن سیرین ریشیلا فرماتے ہیں کہ اُس کا قرض اُس کے ثمن میں ہے۔

(٢١٦٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُبَاعُ الْعَبْدُ فِي الدَّيْنِ ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِئَةُ أَلْفٍ.

(۲۱۶۹۵) حضرت ابراہیم ریشیلا فرماتے ہیں کہ غلام کو قرض میں فروخت نہیں کریں گے، اگرچہ اُس پر ایک لاکھ قرض ہو۔

(٢١٦٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ رجل ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يسعى العبد في الدين ولا يباع.

(۲۱۶۹۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قرض میں غلام سے کام کروایا جائے گا اُس کو فروخت نہیں کیا جائے گا۔

(٢١٦٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْذَنُ لِعَبْدِهِ أَنْ يَسْتَدِينَ ، قَالَ : كَانَ يُرَى أَنْ يُبَاعَ لِلْغُرَمَاءِ.

(۲۱۶۹۷) حضرت شریح ریشیلا فرماتے ہیں اگر غلام کو آقا قرض لینے کی اجازت دے دے تو اُس کے لئے جائز ہے کہ وہ قرض خواہوں کے لئے غلام کو فروخت کرے۔

(١٥٧) فِي الرّجلِ يشتري المتاع أو الغلام فيجد ببعضِهِ عيبًا

کوئی شخص سامان یا غلام خریدے پھر اُس کے بعض حصہ میں عیب پائے

(٢١٦٩٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ

يَشْتَرِى الْمَتَاعَ فَيَجِدُ بِبَعْضِهِ عَيْبًا ، قَالَ :يَأْخُذُهُ كُلَّهُ ، أَوْ يَرُدُّهُ كُلَّهُ.

(۲۱۶۹۸) حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو سامان خریدے پھر اُس کے کچھ حصہ میں عیب پائے تو وہ پورا سامان رکھ لے یا پورا واپس کردے۔

(۲۱۶۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَامِرٍ :فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ فَيَجِدُ بِبَعْضِهِ عَيْبًا ، قَالَ :يَأْخُذُهُ كُلَّهُ ، أَوْ يَرُدُّهُ كُلَّهُ.

(۲۱۶۹۹) حضرت عامر رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو سامان خریدے پھر اُس کے کچھ حصہ میں عیب پائے تو وہ پورا سامان رکھ لے یا پورا واپس کردے۔

(۲۱۷۰۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ ، قَالَ :إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْغُلاَمَيْنِ أَوِ السِّلْعَتَيْنِ فَوَجَدَ بِأَحَدِهِمَا عَيْبًا فَأَرَادَ رَدَّهَا :رَدَّهَا بِقِيمَتِهَا ، وَجَازَتْ عَلَيْهِ الَّتِي لَيْسَ بِهَا عَيْبٌ.

(۲۱۷۰۰) حضرت حارث عکلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دو غلام یا دو مختلف سامان خریدے پھر ان میں سے ایک میں عیب پائے، اور اُس کو واپس کرنا چاہے تو اُس کی قیمت کے ساتھ واپس کرسکتا ہے، اور جس میں عیب نہیں ہے اس میں بیع درست ہوگی۔

(۲۱۷۰۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْعَبِيدَ فَيَجِدُ بِبَعْضِهِمْ عَيْبًا ، فَقَالَ : يُرَدُّ بِقِيمَتِهِ ، وَفِي الْمَتَاعِ مِثْلُهُ ، وَقَالَهُ مُحَمَّدٌ.

(۲۱۷۰۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کچھ غلام خریدے پھر ان میں سے بعض میں عیب ہو تو اُس کی قیمت کے ساتھ واپس کردے اور سامان میں بھی اسی طرح کرے گا۔

(۲۱۷۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ :فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ صَفْقَةً فَيَجِدُ بِبَعْضِهِ عَيْبًا ، قَالَ :يَأْخُذُهُ جَمِيعًا ، أَوْ يَرُدُّهُ جَمِيعًا.

(۲۱۷۰۲) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک ہی معاملہ میں بہت سا سامان خریدے، پھر بعض میں عیب پائے تو وہ سارا رکھ لے یا سارا واپس کردے۔

(۲۱۷۰۳) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ :إِذَا ابْتَاعَ الرَّجُلُ بَيْعَ حُكْرَةٍ فَرَأَى فِيهِ عَيْبًا ، قَالاَ :يَرُدُّهُ كُلَّهُ.

(۲۱۷۰۳) حضرت عامر و ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایک ساتھ کچھ چیزیں خریدے اور ان میں سے کچھ میں عیب دیکھے تو وہ سارا واپس کردے۔

(۲۱۷۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مَتَاعًا فَوَجَدَ بِبَعْضِهِ عَيْبًا ، قَالَ : يَرُدُّهُ وَيَلْزَمه مَا بَقِيَ بِالْقِيمَةِ.

(۲۱۷۰۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص سامان خریدے پھر اس کے کچھ حصہ میں عیب ہو تو اُس حصے کو واپس کردے۔

(۲۱۷.۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ يَسَارٍ :أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ أَزْقَاقًا مِنْ سَمْنٍ وَنَقَدَ صَاحِبَهُ، فَنَقَصَتِ الزِّقَاقُ فَأَرَادَ أَنْ يُقَاصَّهُ بِبَعْضِ الدَّرَاهِمِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :خُذْ بَيْعَك جَمِيعًا، أَوْ رُدَّهُ جَمِيعًا.

(۲۱۷۰۵) حضرت حجاج سے مروی ہے کہ ایک شخص نے گھی کے مشکیزے خریدے اور پیسے نقد ادا کر دیئے، پھر کچھ مشکیزے کم نکلے، تو اُس نے ارادہ کیا کہ اُس کی کمی کچھ دراہم سے دور کرے۔ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: اگر بیع کرنی ہے تو پوری کر دو گر نہ پوری چھوڑ دو۔

(۱۵۸) فِي المضارِبِ مِن أين تكون نفقته ؟

مضارب کے خرچ کی کیا صورت ہوگی؟

(۲۱۷.٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :نَفَقَةُ الْمُضَارِبِ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ :لَيْسَ كَذَلِكَ.

(۲۱۷۰٦) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ مضارب پورے مال میں سے خرچ کرے گا، اور حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔

(۲۱۷.۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْمُضَارِبُ يُنْفِقُ وَيَكْتَسِي بِالْمَعْرُوفِ ، فَإِنْ رَبِحَ كَانَ مِنْ رِبْحِهِ ، وَإِنْ وَضَعَ كَانَ مِنْ رَأْسِ الْمَالِ. قَالَ :وَسَأَلْت ابْنَ سِيرِينَ ، قَالَ :مَا أُحِبُّ أَنْ يُنْفِقَ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ رَبَّ الْمَالِ.

(۲۱۷۰۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ مضارب خرچ کرے گا اور درمیانے درجہ کے کپڑے استعمال کرے گا، اگر اُس کو نفع ہو تو وہ اُس کے نفع میں سے ہوگا، اور اگر اُس کو نقصان ہو تو وہ رأس المال میں سے ہوگا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین ؒ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: رب المال سے اجازت کے بغیر خرچ کرنے کو میں پسند نہیں کرتا۔

(۲۱۷.۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :إِنْ شَاءَ الْمُضَارِبُ اسْتَأْجَرَ الأَجِيرَ وَأَطْعَمَ الرَّقِيقَ إِذَا كَانَ مِنَ الْمُضَارَبَةِ ، وَلاَ يَأْكُلُ مَعَهُمْ.

(۲۱۷۰۸) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر مضارب چاہے تو اجیر کو اجرت پر لے سکتا ہے اور غلام کو کھلا سکتا ہے اگر وہ مضاربۃ میں سے ہو، لیکن خود اُن کے ساتھ مت کھائے۔

(۲۱۷.۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :لاَ يَشْتَرِطُ الْمُضَارِبُ طَعَامًا ، وَلاَ شَيْئًا يَنْتَفِعُ بِهِ إِلاَّ أَنْ

يَكُونَ فِيهِ مَنْفَعَةٌ لِلْمُضَارَبَةِ ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ فِيهِ مَنْفَعَةٌ لِلْمُضَارَبَةِ كَانَ ذَلِكَ فِي مَالِ نَفْسِهِ.

(۲۱۷۰۹) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ مضارب کے لئے کھانے اور کسی ایسی چیز کی شرط نہیں لگائیں گے جس میں اُس کا فائدہ ہو، ہاں اگر اُس میں مضاربہ کا فائدہ ہو تو ٹھیک ہے، اگر مضاربہ کا فائدہ نہ ہو تو وہ اُس کے اپنے ذاتی مال میں سے شمار ہوگا۔

(۲۱۷۱۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ وَسَالِمٍ : أَنَّهُ سَأَلَهُمَا عَنِ الْمُقَارِضِ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيَكْتَسِي وَيَرْكَبُ بِالْمَعْرُوفِ ، قَالَ : إِذَا كَانَ فِي سَبَبِ الْمُضَارَبَةِ فَلَا بَأْسَ.

(۲۱۷۱۰) حضرت قاسم اور سالم سے دریافت کیا گیا کہ مضارب ان پیسوں میں سے کھا پی سکتا ہے، سواری کر سکتا ہے اور کپڑے وغیرہ پہن سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر مضاربہ کی وجہ سے ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(۱۵۹) فِي الشُّفْعَةِ تَكُونُ لِلْغَائِبِ أَمْ لاَ ؟

غائب کے لئے شفعہ ہو سکتا ہے کہ نہیں؟

(۲۱۷۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الشَّفِيعُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ ، يُنْتَظَرُ بِهَا ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَتْ طَرِيقُهُمَا وَاحِدَةً.

(ابو داؤد ۳۵۱۲۔ ترمذی ۱۳۶۹)

(۲۱۷۱۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شفیع پڑوسی پر شفعہ کرنے کا زیادہ حق دار ہے، اگر اُن دونوں کا راستہ ایک ہو اور شفیع غائب ہو تو اُس کا انتظار کیا جائے گا۔

(۲۱۷۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَنَّهُ قَضَى بِالشُّفْعَةِ لِلشَّرِيكِ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ وَكَانَ غَائِبًا صَاحِبُهَا.

(۲۱۷۱۲) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے دس سال بعد شریک کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرمایا، اُس کا شریک (ساتھی) غائب تھا۔

(۲۱۷۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَرَى الشُّفْعَةَ لِلصَّغِيرِ وَالْغَائِبِ.

(۲۱۷۱۳) حضرت حسن رحمہ اللہ بچے اور غائب کے لئے شفعہ کا حق سمجھتے تھے۔

(۲۱۷۱۴) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ : فِي الدَّارِ تُبْتَاعُ وَبِهَا شَفِيعٌ غَائِبٌ ، أَوْ صَغِيرٌ ، قَالَ : الْغَائِبُ أَحَقُّ بِالشُّفْعَةِ حَتَّى يَرْجِعَ ، وَالصَّغِيرُ حَتَّى يَكْبُرَ.

(۲۱۷۱۴) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر گھر فروخت ہوا اور اُس کا شفیع غائب ہو یا چھوٹا ہو تو غائب واپس آنے تک شفعہ کا زیادہ حق دار ہے اور چھوٹا بچہ بڑا ہونے تک حق دار ہے۔

(۲۱۷۱۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ لِغَائِبٍ شُفْعَةٌ. وَكَانَ الْحَارِثُ يَرَى ذَلِكَ.

(۲۱۷۱۵) حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ اور حضرت حارث فرماتے ہیں کہ غائب کے لئے شفعہ کا حق نہیں ہے۔

(۲۱۷۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالحَكَم ، قَالاَ :لِلْغَائِبِ شُفْعَةٌ.

(۲۱۷۱٦) حضرت شعبی ولیٹھیڈ اور حضرت حاکم ولیٹھیڈ فرماتے ہیں غائب کے لئے شفعہ کا حق ہے۔

(۲۱۷۱۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لِلْغَائِبِ شُفْعَةٌ تُكْتَبُ إِلَيْهِ فَإِنْ أَخَذَ وَبَعَثَ بِالثَّمَنِ وَإِلاَّ فَلاَ شُفْعَةَ لَهُ.

(۲۱۷۱۷) حضرت شعبی ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ غائب کے لئے شفعہ کا حق ہے۔ اُس کو خط لکھا جائے گا، اگر وہ شفعہ کو قبول کرے اور گھر کا ثمن بھیج دے تو ٹھیک وگرنہ اُس کے لئے شفعہ نہیں ہے۔ (حق ختم ہو جائے گا۔)

(۱٦٠) فِي التَّوْلِيَةِ بيعٌ أم لاَ ؟

تولیۃ بیع ہے کہ نہیں؟

تولیہ کہتے ہیں کہ جتنے کی خریدی ہے اتنے میں ہی بغیر منافع حاصل کئے آگے فروخت کر دینا۔

(۲۱۷۱۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :صَارَ قَوْلُهُمَا إِلَى أَنَّ التَّوْلِيَةَ بَيْعٌ.

(۲۱۷۱۸) حضرت حسن اور ابن سیرین ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ تولیہ بھی بیع ہے۔

(۲۱۷۱۹) حَدَّثَنَا شَرِيك ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :التَّوْلِيَةُ بَيْعٌ.

(۲۱۷۱۹) حضرت عامر ولیٹھیڈ فرماتے ہیں تولیہ بھی بیع ہے۔

(۲۱۷۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :التَّوْلِيَةُ بَيْعٌ ، وَلاَ تُوَلَّى حَتَّى تُقْبَضَ.

(۲۱۷۲۰) حضرت زہری ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ تولیہ بھی بیع ہی ہے، قبضہ کئے بغیر پیٹھ نہیں پھیرے گا۔

(۲۱۷۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ وأبو أسامة ، عَنْ فطر ، عن الحكم ، قَالَ :التولية بيع.

(۲۱۷۲۱) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ تولیہ بیع ہے۔

(۲۱۷۲۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالتَّوْلِيَةِ بَأْسًا.

(۲۱۷۲۲) حضرت طاؤس ولیٹھیڈ بیع تولیہ کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۱۷۲۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :التَّوْلِيَةُ بَيْعٌ.

(۲۱۷۲۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں تولیہ بیع ہے۔

(۲۱۷۲٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :التَّوْلِيَةُ بَيْعٌ.

(۲۱۷۲۴) حضرت زہری فرماتے ہیں تولیہ بیع ہے۔

(۲۱۷۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :التَّوْلِيَةُ بَيْعٌ.

(۲۱۷۲۰) حضرت محمد ریشیلہ فرماتے ہیں تولیہ بھی بیع ہے۔

(۱۶۱) فِي الرَّجُلِ يأخذ العبد الآبِق فيأبق مِنه

کوئی شخص بھگوڑے غلام کو پکڑ لے پھر وہ اُس کے پاس سے بھی بھاگ جائے

(۲۱۷۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَزْنِ بْنِ بِشْرٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ الْحَارِثِ :أَنَّ رَجُلاً اجْتَعَلَ فِي عَبْدٍ آبِقٍ ، فَأَخَذَهُ لِيَرُدَّهُ ، فَأَبَقَ مِنْهُ ، فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَضَمَّنَهُ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ :أَسَاءَ الْقَضَاءَ ، يَحْلِفُ بِاللَّهِ :لأَبَقَ مِنْهُ ، وَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۱۷۲۱) ایک شخص نے بھگوڑے غلام کو پکڑ لیا تا کہ اُس کے آقا کو واپس کر سکے، وہ غلام اُس کے پاس سے بھی بھاگ گیا، وہ دونوں جھگڑتے ہوئے حضرت شریح کے پاس آئے، آپ نے اُس شخص کو ضامن بنا دیا، جب حضرت علی رضی اللہ کو اس فیصلہ کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا قاضی نے غلطی کی، وہ اُس سے قسم اُٹھوا تا کہ وہ اُس سے بھاگ گیا ہے اور اُس پر ضمان نہیں۔

(۲۱۷۲۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَعَبْدَةُ وَوَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي رَجُلٍ أَخَذَ عَبْدًا آبِقًا لِيَرُدَّهُ ، فَذَهَبَ مِنْهُ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۱۷۲۲) حضرت شعبی ریشیلہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بھگوڑا واپس کرنے کے لئے پکڑے اور وہ غلام اُس کے پاس سے بھاگ جائے تو اُس پر کچھ بھی لازم نہیں ہے۔

(۲۱۷۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۱۷۲۳) حضرت حسن ریشیلہ فرماتے ہیں کہ اُس پر کچھ بھی لازم نہیں ہے۔

(۲۱۷۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّ رَجُلاً أَخَذَ عَبْدًا آبِقًا فَأَبَقَ مِنْهُ ، قَالَ : فَجَاءَ مَوْلَى الْعَبْدِ فَقَدَّمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :قَدْ أَبَقَ مِنْكَ قَبْلَهُ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۱۷۲۴) حضرت شریح ریشیلہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بھگوڑا غلام پکڑا تو وہ اُس کے پاس بھی بھاگ گیا، غلام کا آقا آیا اور اُن کا مقدمہ حضرت شریح کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: غلام اِس سے پہلے ہی تیرے پاس سے بھاگا تھا لہٰذا اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہے۔

(۲۱۷۲۵) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:قَالَ لِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ:إِنْ ذَهَبَ مِنْهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

(۲۱۷۲۵) حضرت ابن جریج ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی ملیکہ نے مجھ سے فرمایا اگر بھگوڑا غلام اس کے پاس سے بھی بھاگ جائے تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے۔

(٢١٧٣١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي هَاشِمٍ وَمَنْصُورٍ قَالُوا :إِنْ فَرَّ مِنَ الَّذِي أَ
فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ.

(۲۱۷۳۱) حضرت قتادہ، حضرت ہاشم اور منصور فرماتے ہیں کہ جس نے بھگوڑے غلام کو پکڑا ہے اُس سے بھی غلام اگر بھ
جائے تو اُس پر کچھ لازم نہیں۔

(١٦٢) مَنْ قَالَ إذا سمّي الكيل والوزن فليكِل

جب کیل اور وزن کو نام لے کر متعین کرلیا جائے تو پھر کیل کر دینا چاہیے

(٢١٧٣٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :
لِعُثْمَانَ طَعَامٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :اذْهَبُوا بِنَا إِلَى عُثْمَانَ نُعِينُهُ عَلَى بَيْعِ طَعَا
فَقَامَ إِلَى جَنْبِهِ وَعُثْمَانُ يَقُولُ :فِي هَذِهِ الْغِرَارَةِ كَذَا وَكَذَا ، وَأَبِيعُهَا بِكَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ص
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا سَمَّيْتَ فَكِلْ. (عبد بن حميد ٥٢ـ احمد ٧٥)

(۲۱۷۳۲) حضرت حکم سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے زمانہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے گندم وغیرہ آئی تو آپ ﷺ
نے ارشاد فرمایا: چلو ہمارے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تا کہ گندم فروخت کرنے میں ہم اُن کی مدد کریں۔ آپ ﷺ
کے پہلو میں کھڑے ہو گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ اس بوری میں اتنی اتنی گندم ہے اور میں اُس کو اتنے اتنے
فروخت کروں گا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نام لے کر متعین کر دو تو کیل کر دیا کرو۔

(٢١٧٣٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ:إِذَا سُمِّيَ الْكَيْلَ وَالْوَزْنَ فَلاَ تَبِعْهُ حَتَّى تَكِيلَه

(۲۱۷۳۳) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب کیل اور وزن کا نام لے کر متعین کر دیا جائے تو کیل کرنے سے پہلے
فروخت نہ کیا کرو۔

(٢١٧٣٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَالْحَسَنِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ :إِذَا سَمَّى الْكَيْلَ وَالْوَزْنَ فَلْيَ

(۲۱۷۳۴) حضرت قتادہ اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب کیل اور وزن کو نام لے کر متعین کر دیا جائے تو پھر ک
دینا چاہیے۔

(٢١٧٣٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَسْلَمْتَ سَلَمًا ، وَسَمَّيْتَ كَيْلاً ، فَلاَ تَأْخُذْ جُزَا

(۲۱۷۳۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب سلم کو اختیار کر لو اور کیل کو متعین کر لو تو پھر اندازے کے ساتھ مت لو۔

(٢١٧٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فِي أَوْسَاقِهِ فَكِتْلُهُ ، يَعْنِي
ابْتَعْته كَيْلاً.

(۲۱۷۳) حضرت شعبی ﷫ فرماتے ہیں کہ جب کیل کر کے کوئی چیز فروخت کرنی ہو تو اُس کو کیل کر لیا کرو۔

(١٦٣) فِي الرَّجلِ يشتري الطّعام تولِيةً قبل أن يقبضه

کوئی شخص گندم پر قبضہ کرنے سے پہلے اس میں بیع تولیہ (بغیر نفع کی بیع) کر سکتا ہے؟

(۲۱۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُوَلِّيَ مِنَ الطَّعَامِ شَيْئًا حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۲۱۷۴) حضرت حسن ﷫ گندم وغیرہ پر قبضہ سے پہلے بیع تولیہ کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِتَوْلِيَةِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَ ، وَيَقُولُ : هُوَ مَعْرُوفٌ.

(۲۱۷۴) حضرت قتادہ گندم پر قبضہ سے پہلے اُس کو بیع تولیہ کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے اور فرماتے ہیں یہ معروف ہے۔

(۲۱۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عن ابن عون ، عن محمد :أنه كرهه.

(۲۱۷۳) حضرت محمد ﷫ اُس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ وَهْبِ الْعَمِّيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُوَلِّيَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ.

(۲۱۷۴) حضرت عطاء ﷫ بھی قبضہ سے پہلے بیع تولیہ کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ :مَنِ اشْتَرَى شَيْئًا بِكَيْلٍ ، أَوْ وَزْنٍ فَلاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ ، وَكَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُوَلِّيَهُ أَوْ يُشْرِكَ فِيهِ بِغَيْرِ كَيْلٍ ، وَلاَ وَزْنٍ.

(۲۱۷) حضرت سعید ﷫ فرماتے ہیں کہ جو شخص کیل یا وزن کے ساتھ کوئی چیز خریدے تو قبضہ سے پہلے اُس کو آگے فروخت نہ کرے، لیکن بیع تولیہ کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے، یا وہ بغیر وزن اور کیل کے کسی کو شریک کر لے۔

(۲۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالتَّوْلِيَةِ وَالشِّرْكِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَوْفَى. (عبدالرزاق ۱۴۲۵۷۔ ابو داؤد ۱۹۸)

(۲۱۷۴) حضرت سعید بن المسیب ﷫ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: سپردگی سے قبل (قبضہ سے) بیع تولیہ اور شرکت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(١٦٤) مَنْ قَالَ إذا بعت بيعًا فلا تبعه حتّى تقبضه

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ قبضہ کرنے سے قبل آگے بیع مت کرو

(۲۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ :قَالَ لِي حَكِيمٌ:

ابْتَعْت طَعَامًا مِنْ طَعَامِ الصَّدَقَةِ فَرَبِحْت فِيهِ قَبْلَ أَنْ أَقْبِضَهُ ، فَأَتَيْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَا-
فَقَالَ :لاَ تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ. (نسائی ٦١٩٥۔ طیالسی ١٣١٨)

(٢١٧٤٣) حضرت حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے قبضہ کرنے سے پہلے صدقات کی گندم میں سے کچھ گندم فروخت کی، مجھے اس میں
نفع ہوا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ﷺ نے ار
فرمایا: قبضہ کرنے سے پہلے آگے بیع مت کیا کرو۔

(٢١٧٤٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، كِلاَهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا ابْتَاعَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَكِيلَهُ ، قَالَ ابْنُ أَبِي زَائِدَ
وَيَقْبِضَهُ. (مسلم ١١٦١۔ بخاری ٢١٢٤)

(٢١٧٤٤) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیع کرے تو
کرنے سے پہلے بیع نہ کرے، حضرت ابن ابی زائدہ فرماتے ہیں یہ بھی فرمایا کہ جب تک قبضہ نہ کرلے۔

(٢١٧٤٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سَأَلْته عَنِ السَّلَفِ فِي الزَّيـ
وَالسَّمْنِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ ؟ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَلَكِنْ لاَ تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ.

(٢١٧٤٥) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے تیل، گھی، گندم اور جَو کے بیعانہ کے متعلق دریافت کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی حر
نہیں مگر اُس پر قبضہ کرنے سے قبل بیع مت کرنا۔

(٢١٧٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :نُبِّئْت أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ كَانَ يَشْتَرِي صِكَاكَ الرَّ
فَنَهَاهُ ابن عُمَرُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَقْبِضَ.

(٢١٧٤٦) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے راشن کی پرچی خریدی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اُ
منع فرمادیا کہ اس پر قبضہ کرنے سے قبل اس کو فروخت نہ کرنا۔

(٢١٧٤٧) حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ أَيُّوبَ.

(٢١٧٤٧) حضرت نافع رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢١٧٤٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إذَا ابْتَعْت بَيْعًا أَبَدًا فَلاَ تَـ
حَتَّى تَقْبِضَهُ.

(٢١٧٤٨) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم کوئی چیز خریدو تو جب تک اس پر قبضہ نہ کرلو اُس کو آگے فروخت مت کرو۔

(٢١٧٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :إذَا اشْتَرَيْت طَعَامًا
تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ ، وَلاَ يَرَى بِالشِّرْكِ بَأْسًا ، أَوْ تُعْطِيَهُ الثَّمَنَ.

(۲۱۷۴۹) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ جب تم گندم وغیرہ خریدو تو جب تک اُس پر قبضہ نہ کرلو اُس کو آگے فروخت مت کرو، اور شرکت میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے، یا اُس کو ثمن عطاء کردے۔

(۲۱۷۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْبَيْعَ ، ثُمَّ يَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ ، قَالَ :لاَ ، حَتَّى يَقْبِضَهُ.

(۲۱۷۵۰) حضرت عطاء ؒ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو مبیع خریدنے کے بعد قبضہ سے قبل آگے فروخت کرنا چاہتا ہے، فرمایا ایسا مت کرو یہاں تک کہ پہلے اُس پر قبضہ کرلو پھر فروخت کرو۔

(۲۱۷۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيعُ الْبَيْعَ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ ؟ قَالَ :إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ فِي الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ.

(۲۱۷۵۱) حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص اگر بیع کرنے کے بعد قبضہ سے پہلے آگے فروخت کردے تو کیسا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا یہ کیلی اور وزنی میں درست ہے۔

(۲۱۷۵۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الطَّعَامُ الَّذِي نُهِيَ عَنْهُ لاَ يُبَاعُ حَتَّى يُقْبَضَ ، وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَ الطَّعَامِ.

(۲۱۷۵۲) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ طعام کے بارے میں منع کیا گیا ہے کہ اُس پر قبضہ کرنے سے قبل اُس کو آگے فروخت نہ کرو، اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر چیز کھانے کی طرح ہی ہے۔ (اس حکم میں)۔

(۲۱۷۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ :أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى الَّذِينَ يَبْتَاعُونَ صُحُفَ الْجَارِ حَتَّى يَسْتَوْفُوهَا.

(۲۱۷۵۳) حضرت زید بن ثابت ؓ منع فرماتے ہیں اُن لوگوں کو جو پڑوسیوں (یا شریک کاروں سے) سے صحف کی بیع کرتے ہیں یہاں تک وہ سپرد کردیں (اور وہ اُس پر قبضہ کرلیں)۔

(۲۱۷۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلاَ يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ :لِمَ ؟ فَقَالَ :أَلاَ تَرَى أَنَّهُمْ يَبْتَاعُونَ الذَّهَبَ وَالطَّعَامَ مُرْجًا. (بخاری ۲۱۳۲۔ مسلم ۲۹)

(۲۱۷۵۴) حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص طعام خریدے وہ اُس کو کیل کرنے سے قبل آگے فروخت نہ کرے، راوی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے دریافت کیا کہ ایسا کیوں ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا کیا آپ نہیں دیکھتے کہ وہ لوگ سونے کے بدلے اس طرح خریدتے ہیں (فروخت کرتے ہیں) کہ طعام موخر ہوتا ہے۔

(۲۱۷۵۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حباب ، قَالَ :حدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي بُكَيْر بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ. (مسلم ۱۱۶۲۔ احمد ۳۳۷)

(۲۱۷۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص طعام کی بیع کرے وہ کیل کرنے سے قبل اُس کی بیع نہ کرے۔

(١٦٥) مَنْ كَانَ يحطّ عنِ المكاتبِ فِي أوّلِ نجومِهِ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ مکاتب جب بدل کتابت کی ادائیگی کرے تو پہلے قسط میں کچھ کمی (رعایت) کرنی چاہیے

(۲۱۷۵۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ﴿ وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي آتَاكُمْ ﴾ قَالَ :الرُّبُعَ مِنْ أَوَّلِ نُجُومِهِ. (ابن جرير ۱۲۹)

(۲۱۷۵۶) حضرت علی سے مروی ہے کہ قرآن پاک کی آیت ﴿ وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِي آتَاكُمْ ﴾ سے مراد پہلی قسط میں ربع چھوڑ دو۔

(۲۱۷۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ عَنْ مُكَاتَبِهِ حَتَّى يَكُونَ فِي آخِرِ نَجْمٍ مَخَافَةَ أَنْ يَعْجِزَ.

(۲۱۷۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی مکاتب پر آخرت قسط تک عاجز ہونے کے اندیشہ سے بدل کتابت لادے رکھے تو ایسا کرنا ناپسندیدہ ہے۔

(۲۱۷۵۸) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يُحِبُّ إِذَا كَانَ الْمُكَاتَبُ أَنْ يَكْتُبَ فِي الْكِتَابِ وَأَحطُّك مِنْ آخِرِ نَجْمٍ مِنْ نُجُومِكَ.

(۲۱۷۵۸) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ جب مکاتب بدل کتابت کو لکھے تو (اس میں لکھوادے کہ) میں تیری آخری قسط میں کمی کردوں گا۔

(۲۱۷۵۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:الْمُكَاتَبُ تُعْطِيهِ الرُّبُعَ مِنْ جَمِيعِ مُكَاتَبَتِهِ تُعَجِّلُهَا مِنْ مَالِكَ.

(۲۱۷۵۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکاتب جب اپنے پورے بدل کتابت کا ربع ادا کردے تو اُس کے مالک سے اس کو آزاد کروانے میں جلدی کروائی جائے گی۔

(۲۱۷٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي شَبِيبٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ عُمَرَ كَاتَبَ عَبْدًا لَهُ يُكَنَّى أَبَا أُمَيَّةَ

فَجَائَہُ بِنَجْمِہِ حِینَ جَاءَ فَقَالَ : یَا أَبَا أُمَیَّۃَ ، اسْتَعِنْ بِہِ فِی مُکَاتَبَتِکَ ، فَقَالَ : یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ ، لَوْ تَرَکْتہ حَتَّی یَکُونَ فِی آخِرِ نَجْمٍ ، قَالَ : إنِّی أَخَافُ أَنْ لاَ أُدْرِکَ ذَاکَ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَآتُوھُمْ مِنْ مَالِ اللہِ الَّذِی آتَاکُمْ﴾.
قَالَ عِکْرِمَۃُ : ھُوَ أَوَّلَ نَجْمٍ أُدِّیَ فِی الإِسْلاَمِ. (بیھقی ۳۲۹)

(٢١٧٦٠) حضرت ابن عباس (رض) سے مروی ہے کہ حضرت عمر (رض) نے اپنے غلام کو مکاتب بنایا جس کی کنیت ابوامیہ تھی، جب وہ بدل کتابت کی قسط لے کر حاضر ہوا تو آپ (رض) نے اُس سے فرمایا: اے ابوامیہ! اپنے بدل کتابت میں مدد طلب کر، اُس نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین (رض)! اگر آپ کو آخری قسط تک رہنے دیں (تو بہتر ہے) آپ (رض) نے فرمایا: مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تو اُس کو نہ پائے گا پھر آپ (رض) نے قرآن پاک کی آیت ﴿ وَآتُوھُمْ مِنْ مَالِ اللہِ الَّذِی آتَاکُمْ ﴾ تلاوت فرمائی۔
حضرت عکرمہ (رح) فرماتے ہیں کہ یہ بدل کتابت کی پہلی قسط ہے جو اسلام میں ادا کی گئی۔

(٢١٧٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنِ الْحَکَمِ بْنِ عَطِیَّۃَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیرِینَ ، قَالَ : کَانَ یُعْجِبُھُمْ أَنْ یَدَعَ لِمُکَاتَبِہِ طَائِفَۃً مِنْ مُکَاتَبَتِہِ.

(٢١٧٦١) حضرت محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ صحابہ کرام (رض) اس کو پسند فرماتے تھے کہ مکاتب کے بدل کتابت میں کچھ حصہ چھوڑ دیں۔

(٢١٧٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ ، عَنْ عَطَائٍ : فِی قولہ تعالی : ﴿وَآتُوھُمْ مِنْ مَالِ اللہِ الَّذِی آتَاکُمْ﴾ قَالَ : مِمَّا أَخْرَجَ اللَّہُ لَکَ مِنْ مُکَاتَبَتِہِ.

(٢١٧٦٢) حضرت عطاء (رح) قرآن پاک کی آیت ﴿ وَآتُوھُمْ مِنْ مَالِ اللہِ الَّذِی آتَاکُمْ ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو کچھ اللہ پاک نے تمہارے لئے تمہارے مکاتب سے نکالا ہے (وہ مراد ہے)۔

(٢١٧٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَائٍ، قَالَ : تُعْطِیہِ مَا طَابَتْ بِہِ نَفْسُک وَلَیْسَ فِیہِ شَیْئٌ مُوَقَّتٌ.

(٢١٧٦٣) حضرت عطاء (رح) فرماتے ہیں کہ جو آپ کا دل کرے اُتنا اُس کو چھوڑ دو اس میں کوئی خاص مقدار مقرر نہیں ہے۔

(٢١٧٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَائٍ . وَعَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُجَاھِدٍ ، قَالاَ : یُوضَعُ عَنْہُ.

(٢١٧٦٤) حضرت مجاہد اور حضرت قاسم (رح) فرماتے ہیں کہ اُس سے کچھ کم کردیا جائے گا۔

(٢١٧٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِیسَ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ مُجَاھِدٍ : ﴿وَآتُوھُمْ مِنْ مَالِ اللہِ الَّذِی آتَاکُمْ﴾ قَالَ : مِمَّا فِی یَدَیْک.

(٢١٧٦٥) حضرت مجاہد قرآن پاک کی آیت ﴿ وَآتُوھُمْ مِنْ مَالِ اللہِ الَّذِی آتَاکُمْ ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو کچھ آپ کے ہاتھ میں ہے (وہ مراد ہے)۔

(٢١٧٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ عَطَائٍ ، عَنْ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمَنِ : أَنَّہُ کَاتَبَ غُلاَمًا فَأَعْطَاہُ الرُّبُعَ ، وَقَالَ : ھَذَا قَوْلُ

عَلِیٌّ : ﴿وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِی آتَاكُمْ﴾.

(۲۱۷۶۶) حضرت ابوعبدالرحمٰن نے غلام کو مکاتب بنایا اور اُس کو ربع عطا کر دیا اور فرمایا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور قرآن کریم کی آیت ﴿ وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللهِ الَّذِی آتَاكُمْ ﴾ تلاوت فرمائی۔

(۱۶۶) فِی حَرِیمِ الآبَارِ كَمْ یَكُونُ ذِرَاعًا ؟

کنویں کی منڈیر (احاطہ) کتنا ذراع ہو؟

(۲۱۷۶۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَدِیِّ بْنِ الْفُضَیْلِ ، قَالَ : أَتَیْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ فَاسْتَحْفَرْتُهُ بِئْرًا ، قَالَ : اُكْتُبْ حَرِیمُهَا خَمْسِینَ ذِرَاعًا وَلَیْسَ لَهُ حَقُّ مُسْلِمٍ ، وَلاَ یَضُرُّهُ ، وَابْنُ السَّبِیلِ أَوْلَی مَنْ یَشْرَبُ.

(۲۱۷۶۷) حضرت عدی بن فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان سے کنویں کی کھدوائی کی درخواست کی۔ انہوں نے فرمایا اس کا احاطہ پچاس ذراع لکھ لو، اور اس میں صرف مسلمان کا حق نہیں ہوگا، اور نہ ہی اُس کو نقصان پہنچائے گا، اور مسافر اس سے پینے کا زیادہ حق دار ہوگا۔

(۲۱۷۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنِ الأَعْطَانِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا أَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ فَكَانَتْ خَمْسِینَ ذِرَاعًا لِنَاحِیَتِهَا یَكُونُ بَیْنَ الْبِئْرَیْنِ مِئَة ، فَلَمَّا كَانَ الإِسْلاَمُ رَأَوْا ، أَنَّ دُونَ ذَلِكَ مُجْزِءٌ ، فَجُعِلَ لِكُلِّ بِئْرٍ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ ذِرَاعًا لِنَاحِیَتِهَا خَمْسُونَ ذِرَاعًا.

(۲۱۷۶۸) حضرت محمد بن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رحمہ اللہ سے کنویں کے احاطہ کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں اُس کے اردگرد کے لئے پچاس ذراع ہوتا تھا، دو کنوؤں کے درمیان سو ہوتا تھا، جب اسلام کا دور آیا تو دیکھا گیا کہ اس سے کم بھی کافی ہو جاتا ہے، پھر ہر کنویں کے لئے پچیس ذراع بنایا گیا، اُس کے اردگرد کے لئے پچاس ذراع۔

(۲۱۷۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : حَرِیمُ الْبِئْرِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا كُلُّهَا ، لَیْسَ لأَحَدٍ أَنْ یَدْخُلَ عَلَیْهِ فِی عَطَنِهِ ، وَلاَ مَائِهِ.

(۲۱۷۶۹) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کنویں کا احاطہ (منڈیر) سارا کا سارا چالیس ذراع کا ہوگا۔ کسی کو اس کی جگہ اور پانی پر قبضہ کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۲۱۷۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : حرِیمُ الْبِدِیء خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ ذِرَاعًا ، وَحَرِیمُ الْعَادِیَّةِ خَمْسُونَ ذِرَاعًا ، وحرِیمُ الزَّرع.

قَالَ الزُّهْرِیُّ : وَبَلَغَنِی ، أَنَّ حَرِیمَ الْعَیْنِ ستمِئَةِ ذِرَاعٍ.

(۲۱۷۷۰) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو کنواں دورِ اسلام میں کھودا جائے اُس کا احاطہ پچیس ذراع ہوگا، اور پورے کھودے ہوئے کنویں کا پچاس ذراع اور کھیتی باڑی والے کنویں کا تین سو ذراع ہوگا۔

حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ چشمے والے کنویں کا چھ سو ذراع ہوگا۔

(۲۱۷۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ . وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : حَرِيمُ الْبِئْرِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا.

(۲۱۷۷۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کنویں کا منڈیر چالیس ذراع ہے۔

(۲۱۷۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَرِيمُ بِئْرِ الْبُدِیءِ خَمْس وَعِشْرُونَ ذِرَاعًا ، وَحَرِيمُ الْبِئْرِ الْعَادِيَّةِ خَمْسُونَ ذِرَاعًا ، قَالَ سَعِيدٌ ، وَحَرِيمُ بِئْرِ الذَّهَبِ ثَلاَثُ مِئَةِ ذِرَاعٍ. (ابوداؤد ۴۰۲۔ حاکم ۹۷)

(۲۱۷۷۲) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کنواں دورِ اسلام میں کھودا جائے اُس کی منڈیر پچیس ذراع ہوگی، اور پرانے کنویں کی پچاس ذراع ہوگی، حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بئر الذھب کی تین سو ذراع ہوگی۔

(۲۱۷۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ بِلاَلِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ حِمَى إِلاَّ فِي ثَلاَثٍ : ثَلَّةُ الْقَلِيبِ. يَعْنِي حَرِيمَ الْبِئْرِ وَحَلْقَةَ الْقَوْمِ. (بیهقی ۱۵۱)

(۲۱۷۷۳) حضرت بلال بن یحیٰ العبسی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کے علاوہ کے لئے احاطہ کرنا نہیں ہے: کنویں کا احاطہ، مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں کا احاطہ۔ (تیسری چیز یہاں مذکور نہیں لیکن حدیث کی دوسری کتابوں میں ہے اور وہ ہے: طول الفرس، یعنی جہاں آدمی گھوڑا باندھے اس جگہ کا احاطہ)

(۱۶۷) فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ مُدَبَّرَهُ ثُمَّ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ شَيْءٌ

کوئی شخص اپنے مدبر غلام کو مکاتب بنالے پھر وہ فوت ہوجائے جبکہ مکاتب پر بدل کتابت میں سے کچھ ابھی باقی ہو، تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۷۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : دَبَّرَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ غُلاَمًا لَهَا ، ثُمَّ أَرَادَتْ أَنْ تُكَاتِبَهُ ، فَكَتَبَ الرَّسُولُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ؟ فَقَالَ : كَاتِبِيهِ ، فَإِنْ أَدَّى مُكَاتَبَتَهُ فَذَاكَ ، وَإِنْ حَدَثَ بِكِ حَدَثٌ عَتَقَ ، قَالَ : وَأُرَاهُ مَا كَانَ عَلَيْهِ لَه. (بیهقی ۳۱۴)

(۲۱۷۷۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ قریش کی ایک خاتون نے اپنا غلام مدبر بنایا، پھر اُس نے اُس کو مکاتب بنانے کا ارادہ کیا،

اور قاصد کو خط دے کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا، آپ نے فرمایا اُس کو مکاتب بنالو، اگر وہ بدل کتابت ادا کردے تو ٹھیک ہے، اور اگر تجھے کوئی معاملہ پیش آجائے (تو مرجائے) تو وہ آزاد ہے۔

(٢١٧٧٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الأَحْنَفِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ :فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ مُدَبَّره خِدْمَتَهُ ، قَالَ :مَا أَخَذَ سَيِّدُهُ فَهُوَ لَهُ ، وَمَا بَقِيَ فَلاَ شَيْءَ له.

(٢١٧٧٥) حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مدبر غلام کی خدمت کو فروخت کردے تو جو کچھ اُس کا آقا وصول کر چکا ہے، وہ اس کا شمار ہوگا اور جو باقی رہ گیا ہے وہ غلام پر لازم نہ ہوگا۔

(٢١٧٧٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الأَحْنَفِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبَّادٍ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :لاَ شَيْءَ لَكُمْ إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ.

(٢١٧٧٦) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے مگر اس میں اس کا اضافہ ہے کہ جب تمہارا ساتھی مرجائے تو پھر تمہارے لئے کچھ نہیں ہے۔

(٢١٧٧٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي دَاوُد بْنُ حُرَيْثٍ ، قَالَ :شَهِدْت شُرَيْحًا قَضَى بِذَلِكَ.

(٢١٧٧٧) حضرت داؤد بن حریث فرماتے ہیں کہ میں حضرت شریح رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے اسی طرح فیصلہ فرمایا۔

(٢١٧٧٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُؤْخَذُ مِنْهُ مَا بَقِيَ.

(٢١٧٧٨) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو باقی اُس کے ذمہ رہ گیا ہے وہ بھی اُس سے وصول کرے گا۔

(٢١٧٧٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ أَيُّوبَ وَهِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :لاَ يُبَاعُ الْمُدَبَّرُ إِلاَّ مِنْ نَفْسِهِ.

(٢١٧٧٩) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مدبر غلام کو فروخت نہ کرے مگر اُس کے نفس کے بدلے میں۔

(٢١٧٨٠) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَهُ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُكَاتِبَهُ.

(٢١٧٨٠) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ مدبر غلام کی بیع کو ناپسند کرتے تھے، اور مدبر غلام کو مکاتب بنانے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٢١٧٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ تُبَاعُ خِدْمَةُ الْمُدَبَّرِ إِلاَّ مِنْ نَفْسِهِ.

(٢١٧٨١) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مدبر غلام کی خدمت کو فروخت نہ کرے مگر اُس کے نفس (جان) کے بدلے میں۔

(١٦٨) فِي مَالِ الْيَتِيمِ يدفع مضاربةً

یتیم کا مال مضاربت میں دینا

(٢١٧٨٢) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عن نافع :أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِي حَجْرِهِ يَتِيمَةٌ ، فَزَوَّجَهَا ، وَدَفَعَ مَالَهَا إِلَى زَوْجِهَا مُضَارَبَةً.

(۲۱۷۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی تربیت میں ایک یتیم بچی تھی، آپ نے اُس کی شادی کر دی اور اُس کا مال بطور مضاربت اُس کے شوہر کو دے دیا۔

(۲۱۷۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دُفِعَ إِلَيْهِ مَالُ يَتِيمٍ مُضَارَبَةً فَطَلَبَ فِيهِ فَأَصَابَ فَقَاسَمَهُ الْفَضْلُ ، ثُمَّ تَفَرَّقَا.

(۲۱۷۸۳) حضرت حمید اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کے پاس یتیم کا مال بطور مضاربت بھیجا۔ انہوں نے اُس سے تجارت کی اور نفع کمایا، پھر انہوں نے منافع کو تقسیم فرمایا اور اس معاملے الگ الگ ہو گئے۔

(۲۱۷۸٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ عِنْدَهُ مَالُ يَتِيمٍ فَأَعْطَاهُ مُضَارَبَةً فِي الْبَحْرِ.

(۲۱۷۸۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یتیم کا مال موجود تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے وہ مال بطور مضاربت بحری تجارت میں دے دیا۔

(۲۱۷۸٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّهُ وَلِيَ مَالَ يَتِيمٍ فَدَفَعَهُ إِلَى مَوْلًى لَهُ.

(۲۱۷۸۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ یتیم کے مال کے والی تھے، انہوں نے وہ مال اُس کے مولیٰ (سرپرست) کو (بطور مضاربت) دے دیا۔

(۲۱۷۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَعْمَلَ الْوَصِيُّ بِمَالِ الْيَتِيمِ ، قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : إِنْ تَوِيَ يَضْمَنُ ؟ قَالَ : لاَ.

(۲۱۷۸۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وصی یتیم کے مال کو کاروبار میں لگائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اگر مال ہلاک ہو جائے تو ضامن ہوگا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نہیں۔

(۲۱۷۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَعْمَلَ الْوَصِيُّ بِمَالِ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ بِهِ.

(۲۱۷۸۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وصی یتیم کے مال کو کاروبار میں لگائے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۷۸۸) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُدْفَعَ مَالُ الْيَتِيمِ مُضَارَبَةً ، وَيَقُولُ : اِضْمَنْهُ ، وَلاَ تُعَرِّضْهُ لِبَرٍّ ، وَلاَ بَحْرٍ.

(۲۱۷۸۸) حضرت حسن رحمہ اللہ یتیم کے مال کو بطور مضاربت دینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اُس مال کا ضامن ہو جا، اُس کو بحری یا زمینی تجارت میں نہ لگا۔

(۲۱۷۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ : إِنِ اتَّجَرْتَ فِيهِ فَرَبِحْتَ فَلَهُ ، وَإِنْ ضَاعَ ضَمِنْتَ ، وَإِنْ وَضَعْته فَهَلَكَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ.

(۲۱۷۸۹) حضرت مجاہد یتیم کے مال کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر اُس کو تجارت میں لگا کر نفع کما لو تو وہ اُس کا ہے، اور اگر نقصان ہو

جائے تو ضامن ہوگا اور اگر وہ پڑا پڑا ہلاک ہو جائے تو ضمان لازم نہ آئے گا۔

(۲۱۷۹۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كُنَّا أَيْتَامًا فِي حِجْرِ عَائِشَةَ فَكَانَتْ تُزَكِّي أَمْوَالَنَا وَتُبْضِعُهَا.

(۲۱۷۹۰) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ ہم کچھ یتیم حضرت عائشہ ؓ کی تربیت میں تھے، آپ ؓ ہمارے مالوں کو پاکیزہ رکھتی تھیں اور تجارت میں لگاتی تھیں۔

(۲۱۷۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿وَلاَ تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إلاَّ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ قَالَ : يُبْتَغَى لِلْيَتِيمِ فِي مَالِهِ.

(۲۱۷۹۱) حضرت ضحاک ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَلاَ تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إلاَّ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ یتیم کے لئے اُس مال میں (روزگار، تجارت) تلاش کیا جائے گا۔

(۱۶۹) فِي الأَكْلِ مِن مالِ اليتيمِ

یتیم کا مال کھانا جرم عظیم ہے

(۲۱۷۹۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ : أَنَّ رَجُلاً قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَضْرِبُ يَتِيمِي ؟ قَالَ : اضْرِبْهُ مِمَّا كُنْت ضَارِبًا مِنْهُ وَلَدَكَ ، قَالَ : فَمَا آكُلُ مِنْ مَالِهِ ؟ قَالَ : بِالْمَعْرُوفِ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مِنْ مَالِهِ ، وَلاَ وَاقِيًا مَالَكَ بِمَالِهِ. (بیهقی ۲۸۵۔ طبری ۲۶۰)

(۲۱۷۹۲) حضرت حسن عرنی ایک کوفی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں اپنے زیر تربیت یتیم کو مار سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس کو اتنا ہی مارو جتنا کہ اگر اُس کی جگہ تمہارا اپنا بیٹا ہوتا تو اُس کو مارتے، اُس شخص نے عرض کیا کہ میں اُس کے مال میں سے کتنا اور کیسے استعمال کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھے اور معروف طریقے سے، اس کے مال کو ضائع کیے بغیر اور اس کے مال کے ذریعے اپنے مال کو بچائے بغیر استعمال کر سکتے ہو۔

(۲۱۷۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : مَا أَكَلْت مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْك ، أَلاَ تَرَى إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ﴾.

(۲۱۷۹۳) حضرت ابو العالیہ ؒ فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال میں جتنا کھاؤ گے وہ تم پر قرض ہوگا، کیا تم دیکھتے نہیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ﴿فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ﴾ جب تم ان کے مال انہیں دو تو اس پر گواہ بناؤ۔

(۲۱۷۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبِيدَةَ عَنْ قَوْلِهِ : ﴿وَمَنْ كَانَ

غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ قَالَ : إِنَّمَا هُوَ قَرْضٌ ، أَلاَ تَرَى إِلَى قَوْلِهِ : ﴿فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ﴾.

(۲۱۷۹۴) حضرت ابن سیرین رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدۃ رطیٹیلا سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ سے کیا مراد ہے؟ آپ رطیٹیلا نے فرمایا اس سے مراد قرض ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ﴾ جب تم ان کے مال انہیں دو تو اس پر گواہ بناؤ۔

(۲۱۷۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :فِي قَوْلِهِ :﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ يَسْتَسْلِفُ مِنْهُ :وَيَتَّجِرُ فِيهِ.

(۲۱۷۹۵) حضرت مجاہد رطیٹیلا اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے ادھار لے کر اُس مال کو تجارت میں لگالے۔

(۲۱۷۹۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْوَصِيُّ إِنِ احْتَاجَ وَضَعَ يَدَهُ مَعَ أَيْدِيهِمْ ، وَلاَ يَلْبس عِمَامَةً.

(۲۱۷۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر وصی محتاج ہو جائے تو اپنا ہاتھ اُن کے ہاتھ کے ساتھ رکھ دے (یعنی یتیموں کے ساتھ کھائے) اور عمامہ نہ پہنے (یعنی سادگی اختیار کرے)

(۲۱۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لبابة ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :فِي قوله تعالى :﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ قَالَ :مِنْ مَالِهِ.

(۲۱۷۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ناداری کی صورت میں ان کے مال میں سے کھاسکتا ہے۔

(۲۱۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ . وَسُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ . وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالُوا :بِالْقَرْضِ.

(۲۱۷۹۸) حضرت سفیان، حضرت سعید بن جبیر رطیٹیلا اور حضرت وائل رطیٹیلا فرماتے ہیں کہ قرض لے کر کھائے۔

(۲۱۷۹۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَسَأَلَتْهُ ، فَقَالَتْ :إِنَّ بَنِيَّ وَإِخْوَةً لَهُمْ مِنْ أَبِيهِمْ وَهُمْ أَيْتَامٌ فِي حَجْرِي ، وَكَانَ لِي مَالٌ فَكُنْتُ أُنْفِقُهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى ذَهَبَ ، وَلَهُمْ مَالٌ فَمَا تَرَى ؟ قَالَ :ضَعِي يَدَكِ مَعَ أَيْدِيهِمْ وَكُلِي بِالْمَعْرُوفِ.

(۲۱۷۹۹) محمد بن کعب سے مروی ہے کہ ایک عورت آئی اور سوال کیا کہ میرے بیٹے اوران کے بھائی جواُن کے والد کی طرف سے .

ہیں، یتیم ہیں اور میری کفالت میں ہیں، میرے پاس اپنا مال ہے، میں اُن پر اپنا مال خرچ کرتی رہی، یہاں تک کہ وہ ختم ہوگیا، اب اُن کا مال موجود ہے اُس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اپنے ہاتھ اُن کے ہاتھوں کے ساتھ رکھو اور معروف طریقے سے کھاؤ۔

(۲۱۸۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعِكْرِمَةَ ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ ، قَالَ : يَضَعُ يَدَهُ.

(۲۱۸۰۰) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ سے مراد یہ ہے کہ اپنے ہاتھ کو رکھ دے۔

(۲۱۸۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ قَالَتْ : أُنْزِلَ ذَلِكَ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ. (بخاری ۴۵۷۵۔ مسلم ۲۳۱۵)

(۲۱۸۰۱) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ یتیم کے مال کے والی کے متعلق نازل ہوا ہے، اگر وہ خود محتاج ہو تو اس میں سے کھا سکتا ہے۔

(۲۱۸۰۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَرْسَلَتْنِي امْرَأَةٌ إِلَيْهِ أَسْأَلُهُ عَنْ يَتَامَى فِي حِجْرِهَا قَامَتْ عَلَيْهِمْ هَلْ تَأْكُلُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ شَيْئًا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، بِالْمَعْرُوفِ.

(۲۱۸۰۲) حضرت شعبی ؒ سے مروی ہے کہ ایک خاتون نے اُن کے پاس اُن یتیموں کے متعلق دریافت کرنے کے لئے بھیجا جو اُن کی تربیت میں تھے، وہ اُن کی سرپرست تھی، کیا وہ اُن کے اموال میں سے کچھ کھا سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں معروف طریقے سے کھا سکتی ہے۔

(۲۱۸۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ العتكية ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُلِي مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ وَاعْلَمِي مَا تَأْكُلِينَ.

(۲۱۸۰۳) حضرت عائشہ ؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ یتیم کے مال میں سے کھالو اور جتنا کھاؤ اُس کو اپنے علم میں رکھو۔

(۲۱۸۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : إِنِّي لأَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ مَالُ الْيَتِيمِ عِنْدِي عُرَّةً حَتَّى أَخْلِطَ طَعَامَهُ بِطَعَامِي وَشَرَابَهُ بِشَرَابِي.

(۲۱۸۰۴) حضرت عائشہ ؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ میں اس بات کو ناپسند کرتی ہوں کہ یتیم کا مال میرے پاس الگ رکھا ہوں یہاں تک کہ میں اپنے کھانے کو اُس کے کھانے کے ساتھ ملا لوں اور اپنے پینے کو اُس کے پینے کے ساتھ ملا لوں۔

(۲۱۸۰۵) حَدَّثَنَا ابْن إدريس ، عَنْ هِشَامِ بن عروة ، عن أبيه أنّه رخص لوالى اليتيم أن يأكل مكان قيامه

بالمعروف.

(۲۱۸۰۵) حضرت عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ یتیم کے والی کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ اُس کے مال میں سے معروف طریقے سے کچھ کھالے۔

(۲۱۸۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ الْأَزْرَقِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ :يَأْكُلُ مِنَ الرِّسْلِ وَالتمرة بِحِسَابِ الأجير.

(۲۱۸۰۶) حضرت شعبی ؒ یتیم کے مال کے والی کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ دودھ اور کھجور میں سے اجیر کے حساب سے تناول کر سکتا ہے۔

(۱۷۰) فِي الرّجل يكري مِن الرّجلِ غلامه أو نحو ذلِك

کسی شخص کا کسی سے غلام اجرت پر لینا

(۲۱۸۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ آجَرَ غُلَامَهُ سَنَةً ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَبِيعَهُ ، قَالَ : يَبِيعُهُ إِنْ شَاءَ.

(۲۱۸۰۷) حضرت حسن ؒ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو اپنا غلام ایک سال کے لئے اجرت پر دے دے پھر وہ دورانِ سال اس غلام کو فروخت کرنے کا ارادہ کرے، فرمایا اگر وہ چاہے تو اُس کو فروخت کر سکتا ہے۔

(۲۱۸۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فِي الْغُلَامِ يَدْفَعُهُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ يُعَلِّمُهُ ، ثُمَّ يُخْرِجُهُ قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ شَرْطُهُ ، قَالَ :يُرَدُّ عَلَى مُعَلِّمِهِ مَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ.

(۲۱۸۰۸) حضرت ایاس بن معاویہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو اپنا غلام دوسرے شخص کے پاس بھیجے تا کہ وہ اُس کو تعلیم دے، پھر وہ شرط مکمل ہونے سے قبل ہی اُس کو وہاں سے نکال لے، تو جو کچھ معلّم نے اُس غلام پر خرچ کیا ہے وہ اُس کو لوٹایا جائے گا۔

(۲۱۸۰۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَأَلْتُه عَنْ رَجُلٍ آجَرَ غُلَامَهُ سَنَةً فَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهُ ؟ قَالَ : لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ.

قَالَ :وَسَأَلْت حَمَّادًا ، فَقَالَ :لَا يَأْخُذُهُ إِلَّا مِنْ مَضَرَّةٍ.

(۲۱۸۰۹) حضرت حکم سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ ایک آدمی نے اپنا غلام ایک سال کے لئے اجرت پر دیا ہوا ہے پھر وہ اُس کو اس سے نکالنے کا ارادہ کرتا ہے تو ایسا کرنا کیسا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ اُس کو واپس نکالنے کی (اُس سے لینے کی) اجازت نہیں ہے۔ پھر میں نے حضرت حماد سے اُس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ اُس سے نہ لے مگر نقصان سے خلاصی پانے کے لئے۔

(٢١٨١٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الضُّحَى يَذْكُرُ : أَنَّ شُرَيْ
وَمَسْرُوقًا كَانَا يَقُولاَنِ فِي الرَّجُلِ إِذَا آجَرَ الْعَبْدَ سَنَةً أَوْ شَهْرًا أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ، ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِ
فَذَلِكَ لَهُ.

(۲۱۸۱۰) حضرت شریح ریلیٹیز اور حضرت مسروق ریلیٹیز فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنا غلام ایک سال، یا ایک مہینے کے لئے یا
مدت کے لئے کرایہ پر دے پھر وہ اُس سے غلام واپس لینے کا ارادہ رکھتا ہوں تو وہ واپس لے سکتا ہے۔

(١٧١) فِي الرَّجلِ تكون عِنده الودِيعة فيعمل بِها لِمن يكون رِبحها
کسی شخص کے پاس امانت کا مال ہو وہ شخص اُس مال کو کاروبار میں لگا کر نفع کما لے تو وہ منافع کس کا شمار ہوگا؟

(٢١٨١١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ رَجُلٍ اسْتُوْدِعَ مَ
فَتَجَرَ فِيهِ ؟ فَقَالَ : كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ : مَا كَانَ فِيهِ مِنْ نَمَاءٍ فَهُوَ لِرَبِّ الْمَالِ ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ : لَيْسَ لِرَبِّ الْمَ
وَلاَ الْمُسْتَوْدَعِ ، وَهُوَ لِلْمَسَاكِينِ.

(۲۱۸۱۱) حضرت ابن ابی نجیح سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ اگر کسی شخص کے پاس امانت رکھوائی جائے اور وہ اُ
تجارت میں لگا لے؟ حضرت عطاء ریلیٹیز نے فرمایا جو منافع حاصل ہو وہ رب المال کو ملے گا، اور حضرت مجاہد ریلیٹیز نے فرمایا نہ رب الما
کو ملے گا اور نہ ہی امانت دار کو بلکہ وہ مساکین کو ملے گا۔

(٢١٨١٢) حَدَّثَنَا أبو بَكر ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ تُحَرَّكُ الْوَدِيعَةُ إلاَّ بِإِذْنِ رَبِّهَا ، فَإِنْ فَعَلَ
فَهُوَ ضَامِنٌ ، وَلَهُ الرِّبْحُ.

(۲۱۸۱۲) حضرت حسن ریلیٹیز فرماتے ہیں کہ امانت کے مال کو اُس کے مالک کی اجازت کے بغیر کاروبار میں مت لگاؤ، اگر اُس
بغیر اجازت ایسا کیا تو وہ ضامن ہوگا اور جو منافع اُس کو حاصل ہوا وہ اُسی کا ہوگا۔

(٢١٨١٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي الْوَدِيعَةِ : لاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ إلاَّ
يُحَوِّلَهَا عَنْ مَوْضِعِهَا ، أَوْ يُغَيِّرَهَا عَنْ حَالِهَا ، فَإِنْ هُوَ غَيَّرَهَا عَنْ مَوْضِعِهَا ، فَكَانَ فِيهِ رِبْحٌ فَإِنَّهُ يَتَصَدَّقُ
وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا.

(۲۱۸۱۳) حضرت ابراہیم ریلیٹیز امانت کے متعلق فرماتے ہیں کہ اُس پر اُس وقت ضمان نہیں آئے گا جب تک وہ اُس کو اُس کی
سے پھیر نہ دے یا اُس کو اُس کی حالت سے تبدیل نہ کر دے، اگر وہ اُس کو اُس کی حالت سے تبدیل کر دے اور اُس کو کچھ منا
حاصل ہو تو اُس کو نفع کو صدقہ کر دے وہ ان میں سے کسی کا نہیں ہوگا۔

(۲۱۸۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ ، عَنْ مَالِ الْيَتِيمِ ؟ فَقَالَ :هُوَ مَضْمُونٌ حَتَّى يَدْفَعَهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيهِ فَضْلٌ ، قَالَ :اصْنَعْ بِفَضْلِهِ مَا شِئْتَ ، هُوَ مَضْمُونٌ حَتَّى تَدْفَعَهُ إِلَيْهِ.

(۲۱۸۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یتیم کے مال کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا کہ جب تک وہ واپس نہ کر دیا جائے وہ مضمون (قابلِ ضمان) رہتا ہے، دریافت کیا گیا کہ اس میں کچھ منافع بھی ہے، فرمایا منافع کے ساتھ جو چاہے کرے لیکن یتیم کا مال جب تک واپس نہ کرے مضمون (قابلِ ضمان) رہے گا۔

(۲۱۸۱۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ الْمَالُ لأَيْتَامٍ فَيَعْمَلُ بِهِ ، قَالَ :هُوَ ضَامِنٌ إِذَا عَمِلَ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَالرِّبْحُ يَتَصَدَّقُ بِهِ.

(۲۱۸۱۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کے پاس یتیموں کا مال ہے، تو کیا وہ اس کو تجارت میں استعمال کر سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اگر وہ اُن کی اجازت کے بغیر کرے تو وہ ضامن ہوگا، اور جو منافع حاصل ہو اُس کو صدقہ کرے گا۔

(۱۷۲) فِي الرَّجُلِ يسلِم فيقول ما كان مِن حِنطةٍ فبكذا

کوئی شخص بیع سلم کرتے ہوئے یوں کہے: جو کچھ گندم میں سے ہے وہ اتنے کا ہے

(۲۱۸۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ :رُبَّمَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ أَلْف درهم وَنَحْوَهَا فَيَقُولُ :إِنْ أَعْطَيْتَنِي بُرًّا فَبِكَذَا ، وَإِنْ أَعْطَيْتَنِي شَعِيرًا فَبِكَذَا ، قَالَ :سَمِّ فِي كُلِّ نَوْعٍ مِنْهَا وَرِقاً مُسَمَّاةً ، فَإِنْ أَعْطَاكَ الَّذِي فِيهِ وَإِلاَّ فَخُذْ رَأْسَ مَالِكَ.

(۲۱۸۱۶) محمد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ بعض اوقات کوئی شخص کسی کے ساتھ ایک ہزار درہم میں بیع سلم کرتا ہے، اور یوں کہتا ہے کہ اگر تو نے مجھے گندم دیا تو یہ سودا اتنے کا ہوگا اور اگر جَو دی تو اتنے میں ہوگا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں سے ہر نوع (قسم) کے لئے الگ قیمت بیان کرے، اگر اُسی قیمت میں مجھے دے دے تو ٹھیک ورنہ اُس سے اپنا راس المال واپس لے لے۔

(۲۱۸۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَسْلَمَ الْمِنْقَرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ :فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ فَيَقُولُ :مَا كَانَ عِنْدَكَ مِنْ حِنْطَةٍ فَبِكَذَا ، وَمَا كَانَ عِنْدَكَ مِنْ حُبُوبٍ فَبِكَذَا :أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۱۸۱۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص بیع سلم کرتے ہوئے یوں کہے کہ جو کچھ تیرے پاس گندم میں سے ہے وہ اتنے کا اور جو کچھ تیرے پاس دانوں میں سے وہ اتنے میں، تو ایسا کرنا ناپسندیدہ ہے۔

(۲۱۸۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سُئِلَ عَامِرٌ عَنِ السَّلَمِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ أَيُّهُمَا اسْتَيْسَرَ عَلَيْهِ أَعْطَاهُ ؟ قَالَ :لاَ يَصْلُحُ.

(۲۱۸۱۸) حضرت عامر سے گندم اور جَو کی بیع سلم کے متعلق دریافت کیا گیا کہ جو بھی آسانی سے میسر ہو دے سکتا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: بیع اس کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ (درست نہیں ہے)

(۲۱۸۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ ، عَنْ عَطَائٍ :فِی رَجُلٍ أَسْلَمَ فِی شَیْئٍ مَعْلُومٍ إلَی أَجَلٍ مَعْلُومٍ فَإِنْ لَمْ یَدْفَعْہُ فَکَذَا وَکَذَا لِشَیْئٍ آخَرَ مَعْلُومٍ ، قَالَ :لاَ یَصْلُحُ.

(۲۱۸۱۹) حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص کسی متعین چیز میں متعین وقت کے لئے بیع سلم کرے اگر وہ اُس کو اتنی ر دے سکے تو اتنی مقدار میں کوئی اور متعین چیز دے سکتا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا یہ درست نہیں ہے۔

(۲۱۸۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِی الرَّجُلِ یُسْلِفُ فَیَقُولُ :إنْ کَانَ بُرًّا فَبِکَذَا ، وَإِ کَانَ شَعِیرًا فَبِکَذَا :أَنَّہُ کَرِہَہُ.

(۲۱۸۲۰) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص یوں کہتے ہوئے سلم کرے کہ اگر گندم ہو تو اتنے میں اور جَو ہو تو اتے میں تو کیسا ہے؟ آپ ؒ نے اُس کو ناپسند فرمایا۔

(۱۷۳) فِی السَّلَمِ فِی الثِّیَابِ

کپڑوں میں بیع سلم کرنا

(۲۱۸۲۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ أَسْلَمَ ، عَن عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ رَزِینِ بْنِ سُلَیْمَانَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، قَالَ لاَ بَأْسَ بالسَّلَمِ فِی الثِّیَابِ ، ذَرْعٌ مَعْلُومٌ إلَی أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(۲۱۸۲۱) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ کپڑوں میں اس طرح بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب کہ ذرا بھی متعین ہوں اور وقت بھی متعین ہو۔

(۲۱۸۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَکٍ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ بْنِ نَشِیطٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ بُکَیْر بْنَ عَبْدِ اللہِ بْنِ الأَشَجِّ عَنِ السَّلَمِ فِ الثِّیَابِ ؟ فَقَالَ :لاَ یَصْلح إلاَّ مَعْلُومَ الرُّقْعَۃِ مَعْلُومَ کَذَا.

(۲۱۸۲۲) حضرت بکیر ابن عبد اللہ بن الاشج سے کپڑوں میں بیع سلم کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا کہ یہ درست نہیں، مگر کپڑا کی مقدار وغیرہ معلوم ہو۔

(۲۱۸۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ وَوَکِیعٌ ، عَنْ زَکَرِیَّا ، قَالَ :سُئِلَ عَامِرٌ عَنِ السَّلَمِ فِی الْکَرَابِیسِ ؟ فَقَالَ : قَ کُنْت أَفْعَلُہُ.

(۲۱۸۲۳) حضرت عامر سے سوتی کپڑوں میں بیع سلم کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ میں تو کرتا تھا۔

(۲۱۸۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَۃَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :إذَا أَسْلَمَ فِی ثَوْبٍ یَعْرِفُ ذَرْعَہُ وَرُقعتہ

بَأْسَ.

(۲۱۸۲۴) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کپڑے کا ذراع اور مقدار وغیرہ معلوم ہو تو پھر بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۸۲۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ فِي السَّلَمِ فِي الصُّوفِ وَالأَكْسِيَةِ.

(۲۱۸۲۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت عطا فرماتے ہیں کہ اون اور کپڑوں میں بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۸۲۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ السَّلَمِ فِي الْكَرَابِيسِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ فِي ذَرْعٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(۲۱۸۲۶) حضرت قاسم رحمہ اللہ سے سوتی کپڑوں میں بیع سلم کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا اگر ذراع اور وقت متعین ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۸۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لاَ يَرَى بِالسَّلَمِ فِي كُلِّ شَيْءٍ بَأْسًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ مَا خَلاَ الْحَيَوَانَ.

(۲۱۸۲۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہر اُس چیز کے بیع سلم میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے جس میں وقت متعین ہو سوائے حیوانات کے۔

(۲۱۸۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ رَجُلٍ أَسْلَمَ فِي سَبَائِبَ ، أَيَبِيعُهُنَّ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَنَّ ، قَالَ : لاَ.

(۲۱۸۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص کپڑوں میں بیع سلم کرے تو وہ سپرد کرنے سے پہلے اُن کی بیع کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

(۱۷۴) من ردّ المكاتب إذا عجز

مکاتب اگر بدل کتابت سے عاجز آجائے تو اُس کو غلامی میں واپس لوٹا دیا جائے گا

(۲۱۸۲۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا تَتَابَعَ عَلَى الْمُكَاتَبِ نَجْمَانِ فَدَخَلَ فِي السَّنَةِ فَلَمْ يُؤَدِّ نُجُومَهُ ، رُدَّ فِي الرِّقِّ.

(۲۱۸۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مکاتب لگاتار بدل کتابت کی دو قسطیں ادا نہ کر سکے تو وہ بیت مال میں داخل ہو جائے گا اگر وہ ایک قسط نہ ادا کر پایا تو اُس کو دوبارہ غلامی میں لوٹا دیا جائے گا۔

(۲۱۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا ، قَالَ الْمُكَاتَبُ : قَدْ عَجَزْتُ ، رُدَّ رَقِيقًا.

(۲۱۸۳۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مکاتب خود کہہ دے کہ میں بدل کتابت سے عاجز ہوں تو اُس کو غلامی میں دوبارہ

لوٹا دیا جائے گا۔

(٢١٨٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ :أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَاتَبَ غُلاَمًا لَهُ عَلَى أَلْفِ دِينَارٍ ، فَأَدَّاهَا إلاَّ مِئَة ، فَرَدَّهُ فِي الرِّقِّ.

(۲۱۸۳۱) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے اپنے غلام کو ہزار دینار پر مکاتب بنایا، اُس نے سو دینار کم سارا مال ادا کر دیا، آپ ؓ نے اُس کو دوبارہ غلامی میں لوٹا دیا۔

(٢١٨٣٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ ، قَالَ :إذَا دَخَلَ نَجْمٌ فِي نَجْمٍ فَقَدِ اسْتَبَانَ عَجْزُهُ.

(۲۱۸۳۲) حضرت حارث عکلی فرماتے ہیں کہ جب بدل کتابت کی قسط دوسری قسط میں داخل ہو جائے تو اس سے مکاتب کا عجز ثابت ہو جائے گا۔

(٢١٨٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ الْمُكَاتَبَ إذَا عَجَزَ، وَلاَ يَسْتَأْنِي بِهِ.

(۲۱۸۳۳) حضرت شریح ؒ نے مکاتب کو دوبارہ غلامی میں لوٹا دیا جب وہ بدل کتابت سے عاجز ہو گیا۔

(٢١٨٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إذَا كَاتَبَ غُلاَمَهُ عَلَى مِئَة أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إلاَّ عَشْرَ أَوَاقٍ ، ثُمَّ عَجَزَ رُدَّ فِي الرِّقِّ.

(ابوداؤد ۳۹۲۲۔ احمد ۲۰۶

(۲۱۸۳۴) حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص غلام کو سو اوقیہ پر مکاتب بنائے، پھر وہ غلام دس اوقیہ کے سوا باقی سارا ادا کر دے پھر وہ اُس دس کے ادا کرنے سے عاجز آ جائے تو اُس کو دوبارہ غلامی میں لوٹا دیا جائے گا۔

(٢١٨٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيد ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :لاَ يُرَدُّ حَتَّى يَعْجِزَ عَنْ سِنِينَ.

(۲۱۸۳۵) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ مکاتب اگر کئی سالوں کی قسطیں ادا کرنے سے عاجز آ جائے تو پھر اُس کو دوبارہ غلامی میں لوٹا دیا جائے گا۔

(١٧٥) فِي بيعِ المجازفةِ لِما قد علِم كيله

جس چیز کی مقدار معلوم ہو اُس کو اندازے سے فروخت کرنا

(٢١٨٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :إذَا عَلِمْت مَكِيلَةَ شَيْءٍ فَلاَ تَبِعْهُ جُزَافًا.

(۲۱۸۳۶) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جب کسی چیز کی مقدار معلوم ہو تو پھر اُس کو اندازے سے فروخت نہ کرو۔

(۲۱۸۳۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي : الرَّجُلُ يَقُولُ : قَدْ كِلْت فِي هَذِهِ الخابية كَذَا وَكَذَا مَنًّا ، وَلاَ أَدْرِي لَعَلَّهُ نقصَ ، أَوْ سُرِق ، أَوْ تَشْتَبهُ الْخَابِيَة ، أَوْ كَانَ فِيهِ غَلَطٌ ، لاَ أَبِيعُك كَيْلاً ، إنَّمَا أَبِيعُك جُزَافًا ، قَالَ : كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَكْرَهُهُ ، وَكَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۸۳۷) حضرت معتمر بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ ایک شخص کہنے لگا کہ میں نے اس مٹکے کو تولا ہے اس میں اتنے من ہے، اور مجھے نہیں معلوم شاید یہ کم ہو گیا ہو، یا اس میں سے چوری ہو گیا ہو یا پھر کسی اور مٹکے سے مل گیا ہو یا پھر اس میں کچھ غلطی ہو گئی ہو، میں اس کو کیل کر کے فروخت نہیں کروں گا، میں اس کو اندازاً فروخت کروں گا، اب اس بیع کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن سیرین نے اِس کو ناپسند کیا اور حضرت حسن ؒ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۱۸۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ كَالَ جُزَافًا ؟ فَقَالَ لَهُ : مَا كَانَ فِي بَيْتِكَ مِنْ حِنْطَةٍ فَبِكَذَا ، وَمَا كَانَ مِنْ شَعِيرٍ فَبِكَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَكَرِهَهُ إِبْرَاهِيمُ.

(۲۱۸۳۸) حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص اندازے سے خرید تا ہے اور کہتا ہے کہ جو کچھ تیرے گھر میں گندم ہے وہ اتنے میں اور جو بھی جَو ہے وہ اتنے اتنے میں؟ حضرت ابراہیم ؒ نے اِس کو ناپسند فرمایا۔

(۲۱۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ : أَنَّهُ سَأَلَ الشَّعْبِيَّ عَنْ قَوْمٍ مِنَ الأَعْرَابِ يَقْدَمُونَ عَلَيْنَا بِالطَّعَامِ فَنَشْتَرِي مِنْهُمْ كَيْلاً ، ثُمَّ نَقُولُ : بِيعُونَا جُزَافًا ، قَالَ : لاَ ، حَتَّى تَتَارَكُوا الْبَيْعِ.

(۲۱۸۳۹) حضرت شعبی ؒ سے دریافت کیا گیا کہ کچھ دیہاتی ہمارے پاس غلہ لے کر آئے ہم نے اُن سے کیل کر کے کچھ خریدا پھر کہنے لگے کہ ہمارے ساتھ اندازے سے بیع کرو؟ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو یہاں تک کہ وہ بیع چھوڑنے پر راضی ہو جائیں۔

(۲۱۸۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَبِيعَهُ جُزَافًا إِذَا أَعْلَمَهُ أَنَّهُ يَعْلَمُ كَيْلَهُ.

(۲۱۸۴۰) حضرت عطاء ؒ اندازاً بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جبکہ اُس چیز کی مقدار معلوم ہو۔

(۲۱۸۴۱) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ جَرَّاحٍ أَبُو عِصَامٍ الْعَسْقَلاَنِيُّ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ وَمُجَاهِدًا وَعِكْرِمَةَ وعَطاء ، عَنْ رَجُلٍ يَأْتِي الرَّجُلَ فَيَبْتَاعَ مِنْ بَيْتِهِ طَعَامًا فِيهِ مُجَازَفَةً ، وَرَبُّ الطَّعَامِ قَدْ عَلِمَ كَيْلَهُ ؟ فَكَرِهَهُ كُلُّهُمْ.

(۲۱۸۴۱) حضرت حسن، حضرت مجاہد، حضرت عکرمہ اور حضرت عطا سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص دوسرے کے پاس آتا ہے اور اندازاً گندم کی بیع کرتا ہے، اور بعض اوقات گندم کی مقدار معلوم بھی ہوتی ہے تو ایسی بیع کرنا کیسا ہے؟ سب حضرات نے اِس کو ناپسند فرمایا۔

(۲۱۸۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عن نَافِعٍ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتنَا وَفِينَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُجَاءُ بِالْأَوْسَاقِ فَتُلْقَى فِي الْمُصَلَّى فَيَقُولُ الرَّجُلُ : كِلْتُ كَذَا وَكَذَا ، وَلاَ أَبِيعُهُ مُكَايَلَةً ، إِنَّمَا أَبِيعُهُ مُجَازَفَةً ، فَلَمْ يَرَوْا بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۸۴۲) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا کہ ان کے سامنے غلے کے وسق لائے جاتے تھے اور ایک آدمی کہتا کہ میں نے ان چیزوں کو کیل کر کے لیا ہے میں انہیں کیل کے حساب سے نہیں بلکہ اندازے سے بیچوں گا۔ اصحاب نبی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۱۸۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ ، فَنَشْتَرِي مِنْهُمَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً ، فَنَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَهُ حَتَّى نُحَوِّلَهُ مِنْ مَكَانِهِ ، أَوْ نَنْقُلَهُ.

(بخاری ۲۱۶۶۔ مسلم ۱۶۱)

(۲۱۸۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ سواروں سے ملتے اور اُن سے اندازے سے گندم وغیرہ خریدتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اِس سے روک دیا جب تک کہ ہم اُس کو اُس کی جگہ سے منتقل نہ کر دیں۔

(۱۷۶) فِي الْمُكَاتَبِ يَمُوتُ وَيَتْرُكُ دَيْنًا وَبَقِيَّةً مِن مُكَاتَبَتِهِ

مکاتب اس حال میں فوت ہو جائے کہ اس کے ذمہ بدل کتابت بھی ہو اور اُس پر قرض بھی ہو

(۲۱۸۴۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَأَشْعَثَ وَإِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ : فِي مُكَاتَبٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَبَقِيَّةٌ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ ، قَالَ : يَضْرِبُ مَوَالِيهِ بِمَا حَلَّ مِنْ نُجُومِهِ.

وَقَالَ حَمَّادٌ : يَضْرِبُونَ بِمَا حَلَّ مَا لَمْ يَحِلَّ.

(۲۱۸۴۴) حضرت شریح رحمہ اللہ اُس مکاتب کے بارے میں فرماتے ہیں جو اِس حال میں فوت ہو کہ اُس پر قرض بھی ہو اور بدل کتابت بھی باقی ہو تو قرض سے پہلے آقاؤں کی واجب الاداء قسطیں ادا کی جائیں گی۔

(۲۱۸۴۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : أَخْطَأَ شُرَيْحٌ ، وَإِنْ كَانَ قَاضِيًا كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُولُ : يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْمُكَاتَبَةِ.

(۲۱۸۴۵) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ اگرچہ قاضی تھے لیکن اُن سے غلطی ہوئی ہے، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے بدل کتابت سے پہلے قرض ادا کریں گے۔

(۲۱۸۴۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ يَضْرِبُ مَوَالِيهِ بِمَا حَلَّ مِنْ نُجُومِهِ مَعَ الْغُرَمَاءِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَجْمٌ حَالٌ بُدِءَ بِالْغُرَمَاءِ فَأَخَذُوا دَيْنَهُمْ ، فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ كَانَ لِمَوَالِيهِ حَتَّى تَتِمَّ مُكَاتَبَتُهُ ، فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ بَعْدَ مُكَاتَبَتِهِ كَانَ لِوَرَثَتِهِ.

(۲۱۸۴۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مکاتب غلام اس حال میں فوت ہو کہ اُس پر قرض ہو تو اُس کے آقا کو قرض خواہوں کے ساتھ رکھیں گے، قسطوں میں سے جو واجب الاداء ہے وہ پہلے دیں گے اور اگر اُس پر فی الفور کوئی قسط لازم نہ ہو تو قرض خواہوں سے ابتداء کریں گے پس وہ اپنا قرض وصول کر لیں گے، اور اگر اس میں سے کچھ بچ جائے تو وہ آقاؤں کو ملے گا یہاں تک کہ بدل کتابت مکمل ہو جائے اور اگر بدل کتابت ادا کرنے کے بعد بھی کچھ بچ جائے تو وہ اُس کے ورثاء کے ملے گا۔

(۲۱۸٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: يَضْرِبُ مَوْلَاهُ مَعَ الْغُرَمَاءِ بِمَا حَلَّ مِنْ نُجُومِهِ.

(۲۱۸۴۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اُس کے آقا کو قرض خواہوں کے ساتھ ملائیں گے قسطوں میں سے جو قسط واجب الاداء ہوئی ہو۔

(۲۱۸٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَن هشام ، عن الحسن ، قَالَ : يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ.

(۲۱۸۴۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرض سے ابتداء کریں گے۔

(۲۱۸٤۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ. (بیهقی ۳۳۳)

(۲۱۸۴۹) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرضے ابتداء کریں گے۔

(۲۱۸٥۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ ، أَنَّهُمَا قَالَا : إِذَا كَانَ عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ وَبَقِيَّةٌ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ ، قَالَ : يُنْظَرُ إِلَى مَا حَلَّ عَلَيْهِ مِنْ نُجُومِهِ ، وَمَا كَانَ لِغُرَمَائِهِ فَيُقَسَّمُ ذَلِكَ بِالْحِصَصِ.

(۲۱۸۵۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر غلام پر قرض بھی ہو اور بدل کتابت بھی باقی ہو تو قسطوں میں سے جو قسط واجب الاداء ہوئی ہو اُس کو دیکھیں گے اور جو اُس کے قرض خواہوں کے لئے تھا اُس کے حصوں کے اعتبار سے تقسیم کر دیں گے۔

(۲۱۸٥۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ وَسُفْيَانَ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى ، كَانُوا يَقُولُونَ : إِذَا مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ : حَلَّ مَا عَلَيْهِ ، فَيَضْرِبُ الْمَوْلَى مَعَ الْغُرَمَاءِ بِجَمِيعِ الْمُكَاتَبَةِ.

(۲۱۸۵۱) حضرت حسن، حضرت سفیان اور حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر غلام فوت ہو جائے اور اُس پر قرض باقی ہو پھر جو کچھ اُس پر تھا وہ (فوراً) واجب الاداء ہو جائے گا، اور اُس کے آقا کو تمام مال مکاتبت میں قرض خواہوں کے ساتھ ملائیں گے۔

(۲۱۸٥۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : أَخْطَأَ شُرَيْحٌ ، وَإِنْ كَانَ قَاضِيًا ، قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ : يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ.

(۲۱۸۵۲) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ اگرچہ قاضی تھے مگر انہوں نے غلطی کی ہے، حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ قرض سے ابتداء کریں گے۔

(١٧٧) فِي البيّنة إذا استوتا

اگر دونوں طرف سے گواہی قائم ہوجائے تو کیا حکم ہے؟

(٢١٨٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي : أَنَّ نَاسًا مِنْ فَهْمٍ خَاصَمُوا نَاسًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فِي مَعْدِنٍ لَهُمْ إِلَى مَرْوَانَ ، فَأَمَرَ مَرْوَانُ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَنْ يَقْضِيَ بَيْنَهُمْ ، فَاسْتَوَتِ الشُّهُودُ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ عَبْدُ اللهِ ، فَجَعَلَهُ لِمَنْ أَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ مِنْ أَجْلِ أَنَّ الشُّهُودَ اسْتَوَتْ.

(٢١٨٥٣) حضرت عروہ ؒ سے مروی ہے کہ قبیلہ فُہم اور قبیلہ بنو سُلیم کے لوگوں کے آپس میں ایک کان کے بارے میں جھگڑا ہو گیا، وہ لوگ اپنا جھگڑا لے کر مروان کے پاس چلے گئے، مروان نے حضرت ابن زبیر ؓ سے درخواست کی کہ ان کے درمیان فیصلہ فرمادیں، جب فیصلہ کرنے لگے تو دونوں طرف سے گواہیاں برابر قائم ہوگئیں، حضرت ابن زبیر ؓ نے اُن کے درمیان قرعہ ڈالا اور دونوں طرف سے گواہیوں کے قائم ہونے کی وجہ سے قرعہ میں جس کا نام نکلا اُس کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔

(٢١٨٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا اسْتَوَتِ الْبَيِّنَتَانِ فَهِيَ لِلَّذِي فِي أَيْدِيهِمْ.

(٢١٨٥٤) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر دونوں طرف سے گواہیاں قائم ہوجائیں تو چیز پر جس کا قبضہ ہوگا اسی کا حق شمار ہوگا۔

(٢١٨٥٥) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْقَوْمِ إِذَا اخْتَلَفَتْ شَهَادَتُهُمْ وَاسْتَوَوْا فِي التَّعْدِيلِ وَالْعَدَدِ : فَالْيَمِينُ عَلَى مَنِ ادُّعِيَ عَلَيْهِ.

(٢١٨٥٥) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی قوم میں گواہوں کا اختلاف ہوجائے اور وہ گواہ تعدیل اور تعداد میں برابر ہوجائیں تو پھر مدعی علیہ پر قسم ہوگی۔

(١٧٨) فِي تلقّي البيوع

(٢١٨٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَسْتَقْبِلُوا ، وَلاَ تُحَفِّلُوا ، وَلاَ يُنَفِّقُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ.

(٢١٨٥٦) حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: سامان تجارت والے قافلہ سے شہر سے باہر جا کر اُس سے ملاقات نہ کرو تا کہ تم کم قیمت میں خرید اکر آگے زیادہ میں بیچو، اور نہ ہی اونٹنی کے تھنوں میں اُس کو فروخت کرنے کے لئے دودھ جمع کرو، اور نہ ہی تم ایک دوسرے کی خاطر سامان کی قیمت کو بڑھاؤ۔

(٢١٨٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ تَلَقُّو

الْبُيُوعَ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ.

(۲۱۸۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ منڈی میں پہنچنے سے پہلے ہی کسان سے کم قیمت میں خرید کر آگے زیادہ قیمت میں فروخت مت کرو۔

(۲۱۸۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ ، قَالَ : قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : لاَ تَلَقَّوا الرُّكْبَانَ.

(۲۱۸۵۸) حضرت ایاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے حضرت عمر بن عبدالعزیز کا حکم نامہ پڑھا گیا تو اس میں تحریر تھا کہ شہر سے باہر جا کر سواروں سے ملاقات نہ کرو (کم قیمت میں خرید کر زیادہ میں فروخت کرنے کے لئے)۔

(۲۱۸۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : نُهِيَ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ ، فَإِنْ تَلَقَّى رَجُلٌ فَاشْتَرَى فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ إِذَا قَدِمَ الْمِصْرَ.

(۲۱۸۵۹) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شہر سے باہر جا کر قافلہ والوں سے کم قیمت دے کر سامان خریدنے سے ہمیں منع کیا گیا ہے، پس اگر کوئی شخص اس ممانعت کے باوجود شہر سے باہر جا کر خرید لے تو جب اُس سامان کا مالک شہر میں آ جائے گا تو اُس کو اختیار ہوگا۔ (اگر چاہے تو پہلی بیع فسخ کر سکتا ہے)۔

(۲۱۸۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ. (بخاری ۲۱۴۹۔ مسلم ۱۱۵۶)

(۲۱۸۶۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر سے باہر جا کر قافلہ والوں سے سامان کم قیمت میں خرید کر شہر میں لا کر زیادہ قیمت میں فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۸۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَلَقَّوا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ. (بخاری ۲۱۵۰۔ مسلم ۱۱۵۵)

(۲۱۸۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ شہر سے باہر جا کر کم قیمت میں سامان خریدنے کے لئے قافلہ والوں سے ملاقات مت کرو۔

(۲۱۸۶۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ التَّلَقِّي. (ابن ماجہ ۲۲۰۶۔ ابویعلی ۵۳۷)

(۲۱۸۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر سے باہر جا کر کم قیمت میں سامان خرید کر شہر میں لا کر زیادہ قیمت میں فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۸۶۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالاَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُلَقَّى الْبُيُوعُ مِنْ أَفْوَاهِ الطُّرُقِ. (طبرانی ۱۲۔ دارقطنی ۲۸۱)

(۲۱۸۶۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ منڈی میں پہنچنے سے پہلے ہی کسان سے کم قیمت میں خرید کر آگے زیادہ قیمت میں فروخت مت کرو۔

(۱۷۹) فِي الْمضاربةِ والعاريّةِ الوديعةِ

مضاربۃ، عاریۃ اور امانت کا بیان

(۲۱۸۶٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَكْرِي وَالْمُسْتَعِيرِ وَالْمُسْتَوْدَعِ ضَمَانٌ إلاَّ أَنْ يُخَالِفَ.

(۲۱۸۶۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کرایہ پر لینے والا، کسی چیز کو عاریۃ دینے والا اور امانت رکھنے والا جب تک (طے شدہ شرائط کی) مخالفت نہ کریں ضامن نہ ہوں گے۔

(۲۱۸٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: إذَا خَالَفَ الْمُسْتَوْدَعُ وَالْمُسْتَعِيرُ وَالْمُسْتَبْضَعُ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۱۸۶۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر امانت دار، عاریۃ لینے والا اور مستبضع (سامان تجارت بنانے والا) اگر (طے شدہ شرائط کے) خلاف کریں تو ضامن ہوں گے۔

(۲۱۸٦٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: إذَا نَهَيْت مُضَارِبَك أَنْ يَشْتَرِيَ مِنْ مَتَاعِ كَذَا وَكَذَا فَاشْتَرَى ضَمِنَ، وَقَالَ حَمَّادٌ: يَتَصَدَّقَانِ بِالرِّبْحِ.

(۲۱۸۶۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر آپ مضارب کو فلاں فلاں چیز کے خریدنے سے منع کرو اور وہ پھر بھی خریدے تو وہ ضامن ہوگا، حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو نفع ہوا ہے اُس کو وہ دونوں صدقہ کریں گے۔

(۲۱۸٦٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: الْمُضَارِبُ مُؤْتَمَنٌ، وَإِنْ خَالَفَ أَمْرَك.

(۲۱۸۶۷) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ مضارب امانت دار ہے اگرچہ وہ آپ کی مخالفت کرے۔

(۲۱۸٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّ عُمَرَ ضَمَّنَ أَنَسًا أَرْبَعَةَ آلاَفٍ كَانَتْ مَعَهُ مُضَارَبَةً.

(۲۱۸۶۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مضاربت کی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو چار ہزار کا ضامن بنایا تھا۔

(۲۱۸٦٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ حسين، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: الْمُضَارِبُ مُؤْتَمَنٌ، وَإِنْ خَالَفَ.

(۲۱۸۶۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مضارب اگر آپ (سے طے شدہ شرائط کی) مخالفت کرے تو وہ امانت دار ہے۔

(۲۱۸۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بنِ مَالِكَ ، قَالَ : اُسْتُوْدِعْتُ سِتَّةَ آلاَفٍ فَذَهَبَتْ ، فَقَالَ لِي عُمَرُ : ذَهَبَ لَكَ مَعَهَا شَيْءٌ ؟ قُلْتُ : لاَ قَالَ : فَضَمَّنَنِي.

(۲۱۸۷۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس چھ ہزار امانت رکھوائی گئی وہ ضائع ہوگئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اُس کے ساتھ تیرا کچھ اور نقصان بھی ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، تو انہوں نے مجھے ضامن بنا دیا۔

(۲۱۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا شَرَطَ رَبُّ الْمَالِ عَلَى الْمُضَارِبِ : لاَ يَنْزِلُ بَطْنَ وَادٍ ، فَنَزَلَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۱۸۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر رب المال مضارب پر یہ شرط لگائے کہ تو بطن وادی میں نہیں اترے گا، پھر اگر وہ اتر جائے (اور اس کا مال ہلاک ہو جائے) تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۱۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَنْ قَاسَمَ الرِّبْحَ فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۱۸۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو منافع تقسیم کر دے اُس پر ضمان نہیں ہوتا۔

(۲۱۸۷۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي مُضَارِبٍ دَفَعَ الْمَالَ إِلَى غَيْرِهِ ، قَالَ : لاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ ، هُوَ أَمِينٌ.

(۲۱۸۷۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مضارب مال اگر (مطلوبہ شخص کے علاوہ) کسی اور کو دے دے تو وہ ضامن ہوگا کیونکہ وہ امین ہے۔

(۲۱۸۷۴) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ أَخِي شُرَيْحٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ قَالَ : إِذَا خَالَفَ فِي الْوَدِيعَةِ وَالْكِرَاءِ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۱۸۷۴) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر امانت اور کرایہ میں (طے شدہ شرائط کی) مخالفت کی جائے، تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۱۸۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي مُضَارِبٍ قَالَ لَهُ صَاحِبُ الْمَالِ : لاَ تُجَاوِزْ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : هُوَ ضَامِنٌ إِنْ جَاوَزَهُ.

(۲۱۸۷۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر رب المال مضارب کو کہہ دے کہ فلاں فلاں جگہ سے آگے مت جانا، اگر وہ پھر بھی چلا جائے تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۱۸۷۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ بِنَحْوِهِ.

(۲۱۸۷۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۱۸۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ تَشْتَرِطْ عَلَى الْمُضَارِبِ شَيْئًا فَإِنِّي

أَخَافُ أَنْ يُخَالِفَ ، فَيُفْسِدَ عَلَيْك ، وَعَلَى نَفْسِهِ.

(۲۱۸۷۷) حضرت ابن سیرین ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ مضارب پر کوئی شرط مت لگاؤ، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے وہ اُس کی مخالفت کرے گا تو اُس کا فساد اُس پر اور آپ پر پڑے گا۔

(۲۱۸۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ دُفِعَ إِلَيْهِ مَالُ مُضَارَبَةً ، وَقَالَ : لاَ تَخْرُجُ مِنَ الْمِصْرِ ، فَخَرَجَ ، قَالَ : لاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۱۸۷۸) حضرت زہری ریٹیلیز سے ایک شخص نے سوال کیا کہ اُس کو مضاربت کا مال دیا گیا ہے، اور اُس کو کہا کہ شہر سے باہر مت نکلنا، وہ پھر چلا گیا، آپ نے فرمایا اُس پر ضمان نہیں ہے۔

(۲۱۸۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ : فِي الْمُضَارِبِ إِذَا اشْتَرَطُوا عَلَيْهِ : أَنْ لاَ يُجَاوِزَ ، فَجَاوَزَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۱۸۷۹) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ اگر مضارب پر کچھ شرائط لگائی جائیں کہ ان سے تجاوز نہ کرنا، اگر وہ پھر بھی کرلے تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۱۸۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : هُوَ ضَامِنٌ.

(۲۱۸۸۰) حضرت ایاس ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ وہ ضامن ہوگا۔

(۲۱۸۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ نَهَاهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۱۸۸۱) حضرت عطاء ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ اگر شہر سے باہر نکلنے سے منع کیا جائے اور وہ پھر بھی نکل جائے تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۱۸۸۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا خَالَفَ الْمُسْتَوْدِعَ وَالْمُسْتَعِيرَ وَالْمُسْتَبْضِعَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۱۸۸۲) حضرت شعبی ریٹیلیز فرماتے ہیں کہ اگر امانت دار، عاریۃ لینے والا اور مستبضع (سامان تجارت بنانے والا) اگر طے شدہ شرائط کے خلاف کریں تو ضامن ہوں گے۔

(۲۱۸۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ لاَ يُضَمِّنُ الْوَدِيعَةَ.

(۲۱۸۸۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے امانت میں ضامن نہیں بنایا تھا۔

(۲۱۸۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ : أَنَّ رَجُلاً اسْتَوْدَعَ رَجُلاً وَدِيعَةً فَهَلَكَتْ فَلَمْ يُضَمِّنْهُ عُمَرُ.

(۲۱۸۸۴) حضرت عبداللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو امانت دی وہ اُس سے ہلاک ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے اُس کو ضامن نہیں بنایا۔

(٢١٨٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَوْدَعِ وَالْمُسْتَعِيرِ ضَمَانٌ إلاَّ أَنْ يُتَّهَمَ.

(۲۱۸۸۵) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں امانت رکھنے والے اور عاریۃً کسی چیز کو لینے والے پر ضمان نہیں ہے، ہاں اگر اُن پر الزام لگ جائے (خود ہلاک کرنے کا) تو پھر ضمان ہے۔

(١٨٠) فِي الرّهنِ إذا كان على يدي عدلٍ أيكون مقبوضًا ؟
رہن اگر کسی عادل شخص کے قبضہ میں ہو تو کیا وہ مقبوضہ شمار ہوگا؟

(٢١٨٨٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ . وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ :أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِالرَّهْنِ إذَا كَانَ عَلَى يَدَيْ عَدْلٍ مَقْبُوضًا.

(۲۱۸۸۶) حضرت حارث اور حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ کسی عادل شخص کے قبضہ میں ہو تو پھر اُس کے رہن ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢١٨٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ وَأَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :هُوَ رَهْنٌ.

(۲۱۸۸۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ رہن ہے۔

(٢١٨٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :لاَ يَكُونُ رَهْنًا حَتَّى يَقْبِضَهُ صَاحِبُهُ.

(۲۱۸۸۸) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک اُس کا صاحب اُس پر قبضہ (وصول نہ ہو جائے) نہ کر لے وہ رہن شمار نہ ہوگا۔

(٢١٨٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ :أَنَّهُ قَرَأَهَا (فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ) ، قَالَ :لاَ يَكُونُ الرَّهْنُ إلاَّ مَقْبُوضًا.

(۲۱۸۸۹) حضرت سعید نے قرآن پاک کی آیت فَرِهَانٌ مقبوضةٌ کی تلاوت فرمائی اور فرمایا: جب تک وصول نہ ہو جائے رہن شمار نہ ہوگا۔

(١٨١) فِي الرّجلِ يدفع إلى الرّجلِ المال مضاربةً
کوئی شخص کسی کو مال مضاربت دے

(٢١٨٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعْطِيَ الرَّجُلُ مَالاً مُضَارَبَةً عَلَى أَنْ يُعْطِيَهُ بِضَاعَةً.

(۲۱۸۹۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اِس کو ناپسند سمجھتے تھے کہ کوئی شخص کسی کو اِس شرط پر مالِ مضاربت دے کہ وہ اُس کو کوئی سامان

دے دے۔

(۲۱۸۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی رَوَّادَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِیهِ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۱۸۹۱) حضرت طاؤس ؒ بھی اس کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۱۸۹۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالاً مُضَارَبَةً ، وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ بِضَاعَةً ؟ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۸۹۲) حضرت حسن ؒ سے دریافت کیا گیا کہ کسی شخص کو اِس شرط پر مالِ مضاربت دینا کہ وہ سامان دے دے؟ آپ ؒ نے اِس کو ناپسند سمجھا۔ حضرت ابن سیرین ؒ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۱۸۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَدْفَعَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ مَالاً مُضَارَبَةً عَلَى أَنْ يجعل لَهُ بِضَاعَةً ، أَوْ يَعْمَلَ لَهُ عَمَلاً.

(۲۱۸۹۳) حضرت محمد بن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی کو مال مضاربت دے اور اُس پر سامان کی یا کام کرنے کی شرط لگائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۸۲) فِی بیعِ أمِّ الولدِ إذا أسقطت

ام ولد کی بیع کرنا جب اُس کا جنین (نا تمام بچہ) گر جائے

(۲۱۸۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِی أُمِّ الْوَلَدِ : أَعْتَقَهَا وَلَدُهَا ، وَإِنْ كَانَ سِقْطًا.

(۲۱۸۹۴) حضرت عمر ؓ ام ولد کے متعلق فرماتے ہیں کہ اُس کا بچہ اُس کو آزاد کرا دے گا اگرچہ وہ نا تمام بچہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۱۸۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَارِبٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ جَارِيَةً بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ قَدْ كَانَتْ أَسْقَطَتْ مِنْ مَوْلاَهَا سِقْطًا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَعَلاَهُ بِالدِّرَّةِ ضَرْبًا ، وَقَالَ : بَعْدَ مَا اخْتَلَطَتْ لُحُومُكُمْ بِلُحُومِهِنَّ وَدِمَاؤُكُمْ بِدِمَائِهِنَّ بِعْتُمُوهُنَّ ، لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمَ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أثمانها.

(۲۱۸۹۵) حضرت قارب ثقفی ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے ایک شخص سے چار ہزار درہم میں باندی خریدی، اُس باندی کا اپنے آقا سے ایک (نا تمام) بچہ ضائع ہو چکا تھا۔ جب حضرت عمر ؓ کو اِس کی خبر پہنچی تو تشریف لائے اور اپنا دُرّہ مارنے کے لئے بلند کیا اور فرمایا: تمہارا گوشت اُس کے گوشت کے ساتھ ملنے کے بعد، اور تمہارا خون اُس کے خون کے ساتھ ملنے کے بعد تم اُس کو

فروخت کرتے ہو؟ اللہ کی لعنت ہو یہودیوں پر کہ اُن پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے چربی فروخت کر کے اُس کی قیمت کو کھالیا۔

(۲۱۸۹۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا حَمَلَتِ الأَمَةُ مِنْ سَيِّدِهَا ، ثُمَّ أَسْقَطَتْ ، قَالَ : إِنْ كَانَ اسْتَبَانَ خَلْقُهُ فَهِيَ أُمُّ وَلَدٍ ، لاَ سَبِيلَ إِلَى بَيْعِهَا.

(۲۱۸۹۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب باندی آقا سے حاملہ ہو جائے، پھر اُس کا بچہ ضائع ہو جائے اگر تو اُس بچے کی خلقت ظاہر ہو تو پھر وہ ام ولد ہے اُس باندی کو فروخت کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

(۲۱۸۹۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ : إِذَا تَلَبَّسَ فِي الْخَلْقِ الرَّابِعِ، فَكَانَ مُخَلَّقًا أُعْتِقَتْ بِهِ الأَمَةُ.

(۲۱۸۹۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بچہ پر معمولی خلقت ظاہر ہو جائے (گوشت وغیرہ آ جائے تو) وہ بچہ شمار ہوگا اور اُس کی ماں آزاد شمار کی جائے گی۔

(۲۱۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ، أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا أَسْقَطَتِ الأَمَةُ مِنْ سَيِّدِهَا فَهِيَ حُرَّةٌ.

(۲۱۸۹۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر باندی کا آقا سے بچہ ضائع ہو جائے تو وہ آزاد ہے۔

(۲۱۸۹۹) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : تَعْتِقُ أُمُّ الْوَلَدِ إِذَا أَسْقَطَتْ إِذَا عُلِمَ أَنَّهُ كَانَ سَقْطًا.

(۲۱۸۹۹) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ام ولد آزاد ہوگی جب اُس کا ناتمام بچہ ضائع ہو جائے جبکہ معلوم بھی ہو کہ وہ ناتمام ضائع ہوا ہے۔

(۲۱۹۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ : فِي أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا وَضَعَتْهُ وَهُوَ مُضْغَةٌ ، فَقَدْ عَتَقَتْ بِهِ.

(۲۱۹۰۰) حضرت حماد ام ولد کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب وہ ناتمام بچہ جن دے تو باندی آزاد شمار ہوگی۔

(۱۸۳) فِي الرَّجلِ يبضِع الرَّجل فيحتاج إليها

اگر کسی شخص کو سامانِ تجارت دے، پھر خود کو اس کی ضرورت پیش آ جائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۹۰۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَأَلْته قُلْتُ : إِنَّا نَحْمِلُ هَذِهِ الْبَضَائِعَ لِلنَّاسِ فَنَحْتَاجُ إِلَيْهَا فِي الطَّرِيقِ ، قَالَ : إِذَا قَدِمْتَ اشْتَرَيْتَ لأَصْحَابِهَا حَاجَتَهَا ، وَلَمْ تَحْبِسْهَا ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : لاَ بَأْسَ ، هُوَ خَيْرٌ لِصَاحِبِ الْبِضَاعَةِ.

(۲۱۹۰۱) راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ہم سامان تجارت لوگوں کے حوالے کرتے ہیں، پھر راستے میں ہمیں اس کی ضرورت پڑ جاتی ہے تو ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ آیا ہم اسے لے سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر تم منزل مقصود پر پہنچ جاؤ تو لوگوں کو ان کی ضرورت کی چیزیں بیچو گے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، آپ نے فرمایا پھر کوئی حرج نہیں۔ یہ سامان والے

کے لئے زیادہ بہتر ہے۔

(۲۱۹.۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ دُفِعَتْ إِلَيْهِ دَرَاهِمُ يَشْتَرِي بِهَا شَيْئًا فَصَرَفَهَا فِي حَاجَتِهِ ، ثُمَّ رَدَّهَا ، فَاشْتَرَى بِهَا الَّذِي أُمِرَ بِهِ ، قَالَ : هُوَ ضَامِنٌ حَتَّى يُسَلِّمَهَا إِلَى رَبِّهَا.

(۲۱۹۰۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کو کچھ دراہم دیئے گئے تا کہ وہ اُن سے کوئی چیز خریدے، اُس نے وہ دراہم اپنی ضرورت میں خرچ کر دیئے، پھر اُن کو واپس کر دیا اور اُس کے ساتھ وہی چیز خریدی جس کا اُس کو کہا گیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک وہ مالک کے سپرد نہ کر دے وہ ضامن ہوگا۔

(۱۸٤) فِي الرَّجلِ يشترِي الشّيء فيستزِيد

آدمی کوئی چیز خریدتے وقت اس میں زیادتی طلب کرے

(۲۱۹.۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بن سميع ، عَنْ مَاهَانَ ، قَالَ : مَرَّ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى رَجُلٍ يَزِنُ ذريرة قَال : أُرْجِحُ ، فَقَالَ : أَقِمْ لِسَانَ الْمِيزَانِ ، فَإِذَا اسْتَقَامَ فَزِدْهُ مِنْ مَالِكِ مَا شِئْتَ.

(۲۱۹۰۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو برادہ تول رہا تھا، اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا ترازو کو جھکا کر تولو؟ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: ترازو کی زبان کو برابر کرو، جب وہ برابر ہو جائے تو اپنی مرضی سے جو چاہو اضافہ کر دو۔

(۲۱۹.٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي سِنَان ، عَنِ ابْنِ الْهُذَيْلِ ، كَذَا قَالَ أَبُو الأَحْوَص ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ اشْتَرَى قَبَاءً ، فَاسْتَزَادَهُ حَبْلاً ، فَأَبَى أَنْ يَزِيدَهُ ، فَرَأَيْتُ عَمَّارًا يُنَازِعُهُ إِيَّاهُ ، فَلاَ أَدْرِي أَيُّهُمَا غَلَبَ عَلَيْهِ.

(۲۱۹۰۴) حضرت ابو الأحوص فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو قباء خریدتے ہوئے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ اُس سے ایک ڈوری زیادہ مانگ رہے تھے اُس نے زیادہ دینے سے انکار کر دیا، میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ اُس سے جھگڑا کر رہے تھے، پھر مجھے نہیں معلوم اس جھگڑے میں کون غالب آیا۔

(۲۱۹.۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ عَمَّارٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۱۹۰۵) حضرت ابن ابو ہذیل رحمہ اللہ سے اسی بھی طرح مروی ہے۔

(۲۱۹.٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَهْدَلٍ أَبِي الْوَضَّاحِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ مَرَّ عَلَى عَائِشَةَ وَقَدِ اشْتَرَتْ لَحْمًا وَهِيَ تَقُولُ لَهُ : زِدْنِي ، فَقَالَ لَهُ : زِدْهَا ، هُوَ أَعْظَمُ لِبَرَكَةِ الْبَيْعِ.

(۲۱۹۰۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک باندی کے پاس سے گذرے جو گوشت خرید رہی تھی، اور باندی دوکان دار سے کہہ رہی تھی کہ کچھ زیادہ ڈال۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوکاندار سے فرمایا: اُس کو کچھ زیادہ ڈال کر دو، بے شک یہ بیع میں برکت کے لئے بہت

بڑا سبب ہے۔

(۲۱۹۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَزِيدَ عَلَى الْبَيْعِ.

(۲۱۹۰۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ بیع میں کچھ زیادہ طلب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۹۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمَّارًا اشْتَرَى قَبَاءً مِنْ رَجُلٍ فَنَازَعَهُ حَبْلاً ، وَعَمَّارٌ يَقُولُ : زِدْنِي ، وَالآخَرُ يَقُولُ : لاَ.

(۲۱۹۰۸) حضرت ابو حصین ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمار ؓ کو ایک شخص سے قباء خریدتے ہوئے دیکھا گیا، آپ اُس سے ایک ڈوری کی زیادتی پر جھگڑا فرما رہے تھے اور حضرت عمار ؓ فرما رہے تھے زیادتی کر، وہ شخص کہہ رہا تھا کہ نہیں۔

(۲۱۹۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَهُ : إِذَا اشْتَرَيْت لَحْمًا فَلاَ تَزْدَادَنَّ.

(۲۱۹۰۹) حضرت ابن عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم گوشت خریدو تو اُس میں زیادتی مت کرو۔

(۱۸۵) فِي الجارِيةِ متى تجوز عطِيّتها ؟

عورت اور باندی کا عطیہ (ہدیہ) کب جائز ہے؟

(۲۱۹۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ أَبُو الشَّعْثَاءِ : لاَ تَجُوزُ لاِمْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ حَتَّى تَلِدَ شَرْوَاهَا.

(۲۱۹۱۰) حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں کہ عورت کے لئے ہدیہ دینا جائز نہیں ہے جب تک وہ بچے کو جنم نہ دے دے۔

(۲۱۹۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ لاِمْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلاَّ بِإِذْنِ زَوْجِهَا.

(۲۱۹۱۱) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ عورت کے لئے خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ (ہدیہ) دینا جائز نہیں ہے۔

(۲۱۹۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا حَالَتْ فِي بَيْتِهَا حَوْلاً جَازَ لَهَا مَا صَنَعَتْ.

(۲۱۹۱۲) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ جب عورت خاوند کے گھر میں ایک سال گذار لے تو وہ جو بھی تصرف کرے اُس کے لئے جائز ہے۔

(۲۱۹۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا وَلَدَتِ الْجَارِيَةُ ، أَوْ وَلَدَ مِثْلُهَا جَازَ لَهَا هِبَتُهَا.

(۲۱۹۱۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ جب باندی بچہ جن دے تو اُس کے لئے ہبہ کرنا جائز ہے۔

(۲۱۹۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : عَهِدَ إِلَيَّ عُمَرُ أَنْ لاَ أُجِيزَ هِبَةً مُمْلِكَةٍ حَتَّى تَحُولَ فِي بَيْتِهَا حَوْلاً ، أَوْ تَلِدَ بَطْنًا.

(۲۱۹۱۴) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم باندی کے ہبہ کو جائز (نافذ) قرار نہیں دیں گے جب تک کہ وہ گھر میں سال نہ گذار لے یا اُس کے بطن سے بچہ نہ ہو جائے۔

(۲۱۹۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ إسماعیل ، عن الشعبی ، عن شریح :بمثله.

(۲۱۹۱۵) حضرت شریح رحمہ اللہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۲۱۹۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :قَرَأْت کِتَابَ عُمَرَ إلَی شُرَیْحٍ بِذَلِکَ ، وَذَلِکَ أَنَّ جَارِیَةً مِنْ قُرَیْشٍ قَالَ لَهَا أَخُوهَا وَهِیَ مُمْلِکَةٌ :تَصَدَّقِی عَلَیَّ بِمِیرَاثِکَ مِنْ أَبِیک قَبْلَ أَنْ تَذْهَبِی إلَی زَوْجِکَ، فَفَعَلَتْ ، ثُمَّ طَلَبَتْ مِیرَاثَهَا فَرَدَّهُ عَلَیْهَا.

(۲۱۹۱۶) حضرت شریح رحمہ اللہ کے سامنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب پڑھا گیا جس میں تحریر تھا کہ قریش کی ایک باندی سے اُس کے بھائی نے کہا کہ اپنے شوہر کے گھر جانے سے پہلے اپنے والد کی میراث میرے حوالہ کردے (مجھے صدقہ کردے) اُس نے ایسا ہی کیا پھر اُس نے بھائی سے میراث طلب کیا تو اُس نے اُس کو واپس لوٹا دیا۔

(۲۱۹۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّیَالِسِیُّ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالَ مُحَمَّدٌ :لاَ تَجُوزُ لاِمْرَأَةٍ عَطِیَّةٌ حَتَّی تَحُولَ حَوْلاً ، أَوْ تَلِدَ وَلَدًا ، وَقَالَ الْحَسَنُ :حَتَّی تَلِدَ وَلَدًا ، أَوْ تَبْلُغَ إنَی ذَلِکَ.

(۲۱۹۱۷) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت کے لئے ہبہ کرنا جائز نہیں ہے جب تک کہ اُس کو سال نہ گذر جائے یا وہ بچہ نہ جنّ دے اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ وہ بچہ جنّ دے یا اتنا وقت گذار لے۔

(۲۱۹۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ إسْمَاعِیلَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :أَرَأَیْت إنْ عَنَسَتْ ، قَالَ :لاَ یَجُوزُ.

(۲۱۹۱۸) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ اگر لڑکی بغیر شادی کے رہے تو آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا اُس کے لئے جائز نہیں ہے۔

(۲۱۹۱۹) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ عن عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ ، قَالاَ :لِلْیَتِیمَةِ خِنَاقَانِ لاَ یَجُوزُ لَهَا شَیْءٌ فِی مَالِهَا حَتَّی تَلِدَ وَلَدًا ، أَوْ تَمْضِیَ عَلَیْهَا سَنَةٌ فِی بَیْتِ زَوْجِهَا.

(۲۱۹۱۹) حضرت عطا اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ خناقان کی یتیمہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اُس کے لئے اپنے مال سے ہبہ کرنا جائز نہیں ہے یہاں تک کہ وہ بچہ جنّ دے یا اپنے خاوند کے مکان میں ایک سال گذار لے۔

(۲۱۹۲۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إسْمَاعِیلَ وَزَکَرِیَّا ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ شُرَیْحٍ :قَالَ لی عُمَرُ :إنِی لاَ أُجِیزَ عَطِیَّةَ جَارِیَةٍ حَتَّی تَحُولَ فِی بَیْتِهَا حَوْلاً ، أَوْ تَلِدَ وَلَدًا. قَالَ إسْمَاعِیلُ :قُلْتُ لِلشَّعْبِیِّ :أَرَأَیْت إنْ عَنَسَتْ یَجُوزُ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۱۹۲۰) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں باندی کے ہبہ کرنے کو جائز نہیں قرار دیتا جب تک وہ گھر میں سال نہ گذار لے یا بچہ جنّ دے۔ حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ اگر لڑکی بغیر شادی کے کنواری رہے تو پھر کیا اُس لئے جائز ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں جائز ہے۔

(۱۸٦) فِي ثَمَنِ السِّنَّورِ

بلی کی قیمت کا بیان

(۲۱۹۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِثَمَنِ الْهِرِّ.

(۲۱۹۲۱) حضرت ابن سیرین ریشید بلی کی ثمن میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۱۹۲۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَطَاوُسٍ : أَنَّهُمَا كَرِهَا ثَمَنَ السِّنَّوْرِ وَبَيْعَهُ وَأَكْلَ لَحْمِهِ وَأَنْ يُنْتَفَعَ بِجِلْدِهِ.

(۲۱۹۲۲) حضرت مجاہد اور حضرت طاوس ریشید بلی کی قیمت کو اُس کے فروخت کرنے کو اُس کے گوشت کھانے کو اور اُس کی کھال سے نفع اٹھانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۱۹۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ ؟ فَقَالاَ : لَا بَأْسَ بِهِ.

(۲۱۹۲۳) حضرت شعبہ ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے بلی کی قیمت کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ریشید نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۹۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ اشْتَرَى هِرًّا فَقَالَ : لَا بَأْسَ بِشِرَائِهِ ، وَكَرِهَ ثَمَنَهُ لِلْبَائِعِ.

(۲۱۹۲۴) حضرت حسن ریشید نے اُس شخص کے متعلق فرمایا جس نے بلی خریدی آپ نے فرمایا اس کے خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن بائع کے لئے اس کی قیمت مکروہ ہے۔

(۲۱۹۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْهُ ؟ فَقَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ.

(۲۱۹۲۵) حضرت عطاء ریشید سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۹۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : أُرَى أَبَا سُفْيَانَ ذَكَرَهُ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْهِرِّ.

(۲۱۹۲۶) حضرت جابر ریشید سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۹۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ : أَنَّهُمَا كَرِهَا ثَمَنَ الْهِرِّ.

(۲۱۹۲۷) حضرت ابو ہریرہ ریشید اور حضرت جابر ریشید بلی کو فروخت کر کے اُس کی قیمت کو وصول کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۱۸۷) فِی مکاتبٍ مات وترك ولدًا أحرارًا

مکاتب آزاد لڑکا چھوڑ کر فوت ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۹۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ عَلِیٌّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِی بَكْرٍ عَلَی مِصْرَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ ، عَنْ مُكَاتَبٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالاً وَوَلَدًا ، فَكَتَبَ يَأْمُرُ فِی المكاتب : إِنْ كَانَ تَرَكَ وَفَاءً لِمُكَاتَبَتِهِ يُدْعَی مَوَالِيهِ فَيَسْتَوْفُونَ ، وَمَا بَقِیَ كَانَ مِيرَاثًا لِوَلَدِهِ.

(۲۱۹۲۸) حضرت مخارق سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مصر بھیجا، انہوں نے مصر سے آپ کو خط لکھا اور اُس مکاتب کے متعلق دریافت کیا جو مال اور اولاد چھوڑ کر فوت ہو جائے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مکاتب کے متعلق تحریر کیا: اگر تو بدل کتابت کے لئے مال چھوڑ کر فوت ہو تو اُس کے آقا کو بلا کر اُن کو بدل کتابت مکمل ادا کیا جائے گا۔ اور جو باقی بچ جائے وہ اُس کی اولاد کے لئے میراث ہوگا۔

(۲۱۹۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ شُرَيْحًا كَانَ يَقْضِی فِی الْمُكَاتَبِ يَمُوتُ وَيَتْرُكُ مَالاً وَوَلَدًا ، يُؤَدِّی عَنْهُ لِمَوَالِيهِ مَا بَقِیَ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ ، وَمَا بَقِیَ رَدَّهُ عَلَی وَلَدِهِ فَقَالَ : إِنَّ شُرَيْحًا كَانَ يَقْضِی فِيهَا بِقَضَاءِ عَبْدِ اللهِ.

(۲۱۹۲۹) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے اُس مکاتب کے متعلق جو مال اور اولاد چھوڑ کر فوت ہو جائے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ: جو بدل کتابت باقی رہ گیا ہے وہ اُس کے آقا کو ادا کیا جائے گا، اور جو مال باقی بچ جائے وہ اس کی اولاد کو مل جائے گا، حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس مسئلہ میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۱۹۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنْ فَضَلَ شَیْءٌ كَانَ لِمَوَالِيهِ حَتَّی تَتِمَّ مُكَاتَبَتُهُ ، وَإِنْ فَضَلَ شَیْءٌ بَعْدَ مُكَاتَبَتِهِ كَانَ لِوَرَثَتِهِ.

(۲۱۹۳۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مال بچ جائے تو وہ آقا کو ملے گا یہاں تک کہ بدل کتابت مکمل ادا ہو جائے۔ اور جو مال اُس کے بعد بچ جائے وہ ورثاء کو ملے گا۔

(۲۱۹۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۱۹۳۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

(۲۱۹۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِی الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، قَالاَ : إِذَا مَاتَ الْمُكَاتَبُ وَلَهُ مَالٌ ، فَهُوَ لِمَوَالِيهِ وَلَيْسَ لِوَلَدِهِ شَیْءٌ.

(۲۱۹۳۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مکاتب مال چھوڑ کر فوت ہو جائے تو وہ مال آقا کو ملے گا اُس کی اولاد کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۲۱۹۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ :فِي مُكَاتَبٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالاً وَوَلَدًا أَحْرَارًا ، قَالَ :يُؤَدَّى مَا بَقِيَ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِوَلَدِهِ.

(۲۱۹۳۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اُس مکاتب کے متعلق فرماتے ہیں جو مال اور آزاد اولاد چھوڑ کر مرے، فرماتے ہیں جو بدل کتابت باقی رہ گیا ہے اُس کو ادا کریں گے اور جو مال باقی بچ جائے وہ اُس کی اولاد کو ملے گا۔

(۱۸۸) فِي الرَّجلِ يعتق العبد وله مالٌ

کوئی شخص اپنا غلام آزاد کرے اُس (غلام) کے پاس اپنا مال بھی موجود ہو تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۹۳٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُيَسَّرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ :أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَعْتَقَهُ فَقَالَ :أَمَا إنَّ مَالَكَ لِي ، وَلَكِنَّهُ لَكَ.

(عبدالرزاق ۱۵٦۵۵)

(۲۱۹۳۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک غلام آزاد کیا اور فرمایا: بے شک تیرا مال میرے لئے تھا، لیکن میں یہ تجھے عطا کرتا ہوں (یہ تیرے لئے ہے)۔

(۲۱۹۳۵) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّ أَنَسًا سَأَلَ غُلاَمًا لَهُ عَنْ مَالِهِ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ :أَنْتَ وَمَالُك لَكَ.

(۲۱۹۳۵) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کے مال کے متعلق دریافت کیا؟ اس کے آپ کو اپنے مال کے بارے میں بتایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو بھی آزاد اور تیرا مال بھی تیرے لئے ہے۔

(۲۱۹۳٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ :أَنَّ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِ عَائِشَةَ أَعْتَقَتْ مَمْلُوكًا فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ :إذَا أَعْتَقْتِيهِ وَلَمْ تَشْتَرِطِي مَالَهُ ، فَمَالُهُ لَهُ.

(۲۱۹۳٦) حضرت عبداللہ بن ابوملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قوم میں ایک خاتون نے غلام آزاد کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُس کے مال کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: اگر تو نے اُن کو آزاد کرتے وقت مال کی شرط نہیں لگائی تو اُن کا مال تیرے لئے ہے۔

(۲۱۹۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ فَقَالَ :أَمَا إنَّ الْمَالَ مَالِي ، وَلَكِنَّهُ لَكَ.

(۲۱۹۳۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک غلام آزاد کیا اور فرمایا: بے شک تیرا مال میرے لئے تھا، لیکن میں یہ تجھے عطا کرتا ہوں (یہ

تیرے لئے ہے)۔

(۲۱۹۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ دَعَا غُلاَمًا لَهُ فَسَأَلَهُ عَنْ مَالِهِ ؟ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ : أَنْتَ وَمَالُكَ لك.

(۲۱۹۳۸) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو بلایا اور اُس سے اُس کے مال کے متعلق دریافت فرمایا؟ اُس نے آپ کو بتایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو بھی آزاد ہے اور تیرا مال بھی تیرے لئے ہے۔

(۲۱۹۳۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إذَا أُعْتِقَ الْعَبْدُ تَبِعَهُ مَالُهُ.

(۲۱۹۳۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب غلام کو آزاد کیا جائے گا تو اُس مال بھی اُسی کو دے دیا جائے گا۔

(۲۱۹۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْمَالُ لِلْعَبْدِ إلاَّ أَنْ يَسْتَثْنِيَهُ السَّيِّدُ.

(۲۱۹۴۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غلام کا مال بھی اسی کو ملے گا ہاں اگر آقا مستثنیٰ کردے تو پھر نہیں ملے گا۔

(۲۱۹۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ غُلاَمَهُ تَبِعَهُ مَالُهُ.

(۲۱۹۴۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب غلام آزاد کیا جائے تو اُس کا مال بھی اُسی کا ہوگا۔

(۲۱۹۴۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لِلْعَبْدِ.

(۲۱۹۴۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب آدمی کو غلام آزاد کرے اور اُس کے پاس مال بھی ہو تو غلام کا مال غلام کو ہی ملے گا۔

(۲۱۹۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : إذَا أُعْتِقَ الْعَبْدُ تَبِعَهُ مَالُهُ.

(۲۱۹۴۳) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب غلام کو آزاد کیا جائے تو اُس کا مال بھی اُس کے تابع ہوگا۔

(۲۱۹۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : فِي الَّذِي يَعْتِقُ الْعَبْدَ وَلَهُ مَالٌ ، قَالَ : أُحِبُّ أَنْ يُبَيِّنَ لَهُ ، إِنْ أَرَادَ أَنْ يُمْسِكَهُ أَمْسَكَهُ ، وَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَجْعَلَهُ مَعَهُ جَعَلَهُ.

(۲۱۹۴۴) حضرت محمد رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو ایسا غلام آزاد کرے جس کے پاس اپنا مال بھی ہو، فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اُس سے بیان کر دیا جائے۔ اگر مال رکھنے کا ارادہ ہو اُس کو رکھ لیا جائے اور اگر غلام کو دینے کا ارادہ ہو تو اُسی کو دے دیا جائے۔

(۲۱۹۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ مَمْلُوكَهُ وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِمَمْلُوكِهِ.

(۲۱۹۴۵) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا غلام آزاد کرے جس کے پاس مال بھی ہو تو وہ مال غلام کو ملے گا۔

(۲۱۹۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إذَا أَعْتَقَهُ فَالْمَالُ لِلسَّيِّدِ.

(۲۱۹۴۶) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب غلام آزاد کیا جائے تو اُس کا جو مال ہے وہ آقا کا ہوگا۔

(۱۸۹) فِي الرّجلِ يسلِم وله أرضٌ

کافر اِس حال میں مسلمان ہو کہ اُس کے پاس اپنی زمین ہو

(۲۱۹٤٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ ، قَالاَ :إذَا أَسْلَمَ وَلَهُ أَرْضٌ وَضَعْنَا عَنْهُ الْجِزْيَةَ وَأَخَذْنَا مِنْهُ خَرَاجَهَا.

(۲۱۹۴۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کافر مسلمان ہو جائے اور اُس کے پاس زمین بھی ہو، تو ہم اُس سے جزیہ ختم کر دیں گے اور اُس سے خراج لیں گے۔

(۲۱۹٤٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ :أَنَّ دِهْقَانًا أَسْلَمَ عَلَى عَهْدِ عَلِيٍّ فَقَالَ لَهُ :عَلِيٌّ :إنْ أَقَمْتَ فِي أَرْضِكَ رَفَعْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ رَأْسِكَ وَأَخَذْنَاهَا مِنْ أَرْضِكَ ، وَإِنْ تَحَوَّلْتَ عَنْهَا فَنَحْنُ أَحَقُّ بِهَا.

(۲۱۹۴۸) حضرت زبیر بن عدی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک کسان مسلمان ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: اگر تو اپنی زمین پر قائم رہتا ہے تو ہم تیرے اوپر سے جزیہ ختم کر دیں گے، اور تیری زمین سے (خراج) لیں گے، اور اگر تو اُس سے پھرتا ہے تو ہم لوگ اُس زمین کے زیادہ حقدار ہیں۔

(۲۱۹٤٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ:أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ أُلَّيْسَ أَسْلَمَا فِي عَهْدِ عُمَرَ، فَأَتَيَا عُمَرُ فَأَخْبَرَاهُ بِإِسْلاَمِهِمَا، فَكَتَبَ لَهُمَا إلَى عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنْ يَرْفَعَ الْجِزْيَةَ ، عَنْ رُؤُوسِهِمَا ، وَأَنْ يَأْخُذَ الطَّسْقَ مِنْ أَرْضِيهِمَا.

(۲۱۹۴۹) حضرت حصین سے مروی ہے کہ اہل اُلیس میں سے دو شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسلمان ہوئے، اور وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے اسلام لانے کے متعلق آپ کو آگاہ کیا، آپ نے اُن دونوں کے متعلق حضرت عثمان بن حنیف رحمہ اللہ کو لکھا کہ اِن سے جزیہ ختم کر واور ان کی زمین سے خراج وصول کرو۔

(۲۱۹٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ :أَنَّ دِهْقَانَةً مِنْ أَهْلِ نَهْرِ الْمَلِكِ أَسْلَمَتْ ، فَقَالَ :عُمَرُ :ادْفَعُوا إلَيْهَا أَرْضَهَا تُؤَدِّي عَنْهَا الْخَرَاجَ.

(۲۱۹۵۰) حضرت طارق سے مروی ہے کہ نہر ملک (بغداد) کا ایک کسان مسلمان ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اِس کو زمین دے دو اور اِس سے خراج وصول کرو۔

(۲۱۹٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ :أَنَّ دِهْقَانَةً أَسْلَمَتْ مِنْ نَهْرِ الْمَلِكِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ خَيِّرُوهَا.

(۲۱۹۵۱) حضرت طارق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نہر ملک کا ایک کسان مسلمان ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: اس کو جزیے اور خراج کے مابین اختیار دے دو۔

(۲۱۹۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ : أَنَّ الرُّفَيْلَ دِهْقَانَ النَّهْرَيْنِ أَسْلَمَ ، فَفَرَضَ لَهُ عُمَرُ فِي أَلْفَيْنِ ، وَرَفَعَ عَنْ رَأْسِهِ الْجِزْيَةَ ، وَدَفَعَ إِلَيْهِ أَرْضَهُ يُؤَدِّي عَنْهَا الْخَرَاجَ.

(۲۱۹۵۲) حضرت عامر سے مروی ہے کہ نہرین کا ایک کسان رفیل مسلمان ہوگیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے لئے دو ہزار مقرر فرمایا اور اُس سے جزیہ ختم فرمایا اور اُس کو اُس کی زمین دے دی اور اُس سے خراج وصول فرمایا۔

(۲۱۹۵۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَمَّنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ فَقَالَ : مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ مِمَّنْ لَهُ ذِمَّةٌ ، فَلَهُ أَرْضُهُ وَمَالُهُ ، وَمَنْ أَسْلَمَ مِمَّنْ لاَ ذِمَّةَ لَهُ ، وَإِنَّمَا أَخَذَهُ عَنْوَةً فَأَرْضُهُ لِلْمُسْلِمِينَ

قَالَ عُبَيْدُ اللهِ : قَرَأْتُ هَذَا فِي كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۲۱۹۵۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ اہل عراق میں سے اگر کوئی مسلمان ہوجائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اہل عراق میں سے اگر وہ مسلمان ہو جو ہمارے ذمہ میں ہیں، تو اُس کی زمین اور اُس کا مال اسی کا ہوگا، اور وہ مسلمان ہو پر جو ہمارے ذمہ میں نہیں ہے جو زمین ہم نے جبراً (جہاد کر کے) فتح کی تھی تو تو وہ زمین مسلمانوں کے لئے ہوگی۔ حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ مسئلہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے مکتوب میں پڑھا تھا۔

(۲۱۹۵٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ ، ثُمَّ أَقَامَ فِي أَرْضِهِ أُخِذَ مِنْهُ الْخَرَاجَ ، فَإِنْ خَرَجَ مِنْهَا لَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ الْخَرَاجُ.

(۲۱۹۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر اہل عراق میں سے کوئی شخص مسلمان ہوجائے پھر اگر وہ اپنی زمین پر قائم رہے تو اُس سے خراج وصول کیا جائے گا۔ اور اگر وہ اُس زمین سے نکل جائے تو اُس سے خراج نہیں وصول کیا جائے گا۔

(۱۹۰) فِي الْمُكَاتَبِ يَعْجِزُ وَقَدْ أَدَّى بَعْضَ مُكَاتَبَتِهِ

مکاتب کچھ بدل کتابت ادا کرنے کے بعد باقی سے عاجز آجائے تو کیا حکم ہے؟

(۲۱۹۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ مُكَاتَبًا لَهُ عَجَزَ فَرَدَّهُ مَمْلُوكًا وَأَمْسَكَ مَا أَخَذَ مِنْهُ.

(۲۱۹۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا غلام بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز آگیا، تو آپ نے اُس کو دوبارہ غلام بنالیا اور جو اُس سے وصول کیا تھا اُس کو اپنے پاس روک لیا۔

(۲۱۹۵٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَهُم مَا أَخَذُوا مِنْهُ.

(۲۱۹۵۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو اُس سے وصول کیا ہے وہ آقا کے لئے ہوگا۔

(۲۱۹۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : يَجْعَلُهُ فِي مِثْلِهِ.

(۲۱۹۵۷) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے مثل میں رکھیں گے۔

(۲۱۹۵۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُنْظَرُ مَا كَانَ أَعَانَهُ النَّاسُ فِي مُكَاتَبَتِهِ فَيَجْعَلُهُ فِي الرِّقَابِ ، وَمَا كَانَ مِنْ كَسْبِهِ وَمَالِهِ ، فَهُوَ لِمَوْلاَهُ.

(۲۱۹۵۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دیکھیں گے کہ جو مال لوگوں نے بدل کتابت کی ادائیگی میں مدد کے لئے عطا کیا تھا وہ غلاموں کے لئے ہوگا اور جو مال اُس نے خود کمایا تھا وہ آقا کے لئے ہوگا۔

(۲۱۹۵۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن شُرَيْحٍ ، قَالَ : يَجْعَلُهُ فِي مِثْلِهِ.

(۲۱۹۵۹) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے مثل میں رکھیں گے۔

(۲۱۹۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : هُوَ لِمَوْلاَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : يَجْعَلُهُ فِي الرِّقَابِ.

(۲۱۹۶۰) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ اُس کے آقا کے لئے ہوگا۔ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اُس کے مثل (یعنی مکاتب) کو دیں گے۔

(۱۹۱) فِي الْمُكَاتَبِ يسأل فيمطى

مکاتب بدل کتابت کے لئے سوال کرے تو اُس کو عطا کیا جائے گا

(۲۱۹۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الفراء ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَرْوَانَ : أَنَّ عَلِيًّا حَثَّ النَّاسَ عَلَى ابْنِ النَّبَّاحِ ، فَجَمَعُوا لَهُ أَكْثَرَ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ ، فَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ ، فَجَعَلَهَا عَلِيٌّ فِي الْمُكَاتَبِينَ.

(۲۱۹۶۱) حضرت جعفر ابن ابو ثروان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابن النباح کی مالی مدد کی ترغیب دی۔ لوگوں نے اس کے لئے اُس کے بدل کتابت سے زیادہ جمع کر دیا، بدل کتابت ادا کرنے کے بعد کچھ بچ گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ دو مکاتبوں کو دے کر اُن کا بدل کتابت ادا کروا دیا۔

(۲۱۹۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مُكَاتَبٌ سَأَلَ فِي رَقَبَةٍ أَوْ رَقَبَتَيْنِ ، فَأُعْطِيَ عَطَاءً ، فَلَمَّا كَثُرَ فِي عَيْنِ أَبِي مُوسَى مَا أُعْطِيَ ، أَمَرَ بِهِ وَبِمَا أُعْطِيَ فَأُدْخِلَ ، ثُمَّ نَظَرَ الَّذِي سَأَلَ فِيهِ فَأَعْطَاهُ إيَّاهُ وَأَخَذَ الْفَضْلَ فَجَعَلَهُ فِي رَقَبَتِهِ ، أَوْ رِقَابٍ.

(۲۱۹۶۲) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مکاتب نے ایک یا دو لوگوں کی آزادی کے لیے سوال کیا، اُس کو عطا کیا گیا، جب وہ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی نظر میں کافی زیادہ ہو گیا، تو اُس کو بلایا، وہ جو اُس کو دیا گیا تھا وہ لے کر وہ حاضر ہوا، پھر آپ نے دیکھا، جتنے کے سوال کیا گیا تھا اُس کو عطا کیا اور جو باقی بچا وہ رکھ لیا اور اُس سے ایک یا کئی غلاموں کو آزاد کیا۔

(۲۱۹۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ، عَنْ صُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَثَّ النَّاسَ عَلَى مُكَاتَبِهِ، فَجَمَعُوا لَهُ فَأَدَّى مُكَاتَبَتَهُ، وَبَقِيَتْ فَضْلَةٌ فَجَعَلَهَا عَبْدُ اللهِ فِي الْمُكَاتَبِينَ.

(۲۱۹۶۳) حضرت صبیح سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مکاتب کا بدل کتابت ادا کرنے کے لئے ترغیب دی، لوگوں نے اُس کے لئے مال جمع کیا، اُس نے بدل کتابت ادا کیا اور کچھ مال بچ گیا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ مال دو مکاتبوں کو عطا کر دیا۔

(۱۹۳) فِي الرَّجلِ يقول لِلرَّجلِ قم على نخلِي

کسی سے باغ میں کام کروانے کے احکام

(۲۱۹۶٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِأَنَّ يُعَالِجَ الرَّجُلُ النَّخلَ وَيَقُومُ عَلَيْهِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ مَا لَمْ يُنْفِقْ هُوَ مِنْهُ شَيْئًا.

(۲۱۹۶۴) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی حرج نہیں اگر آدمی درخت (کھجور) میں کام کرے، اور ثلث یا ربع طے کرے، جب تک کہ وہ اس میں سے کچھ خرچ نہ کرے۔

(۲۱۹٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذَلِكَ إِلاَّ بِأَجْرٍ مَعْلُومٍ.

(۲۱۹۶۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے جب تک کہ اجرت متعین اور معلوم نہ ہو۔

(۲۱۹٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: فِي النَّخْلِ أَنْ يُعْطَى مَنْ عَمِلَ فِيهِ مِنْهُ.

(۲۱۹۶۶) حضرت سالم رحمہ اللہ درخت میں عمل کے متعلق فرماتے ہیں، جو اس میں عمل کرے اسی میں سے عطا کیا جائے گا۔

(۲۱۹٦۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ يُعْمَلُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۹۶۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ہر اُس معاملہ کو ناپسند کرتے تھے جس میں ثلث یا ربع عمل طے کیا جائے۔

(۲۱۹٦۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُسْتَأْجَرَ الأَجِيرُ يَعْمَلُ فِي الأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۹۶۸) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اجیر ثلث یا ربع اجرت پر کوئی کام کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۹٦۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسْتَأْجَرَ الأَجِيرُ فَيَقُولُ: لَكَ ثُلُثٌ أَوْ رُبُعٌ

مِمَّا يُخْرِجُ أَرْضِي هَذِهِ.

(۲۱۹۶۹) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اجیر (مزدور) اس طرح کام کرے کہ اُس کو کہا جائے کہ جو زمین سے پیداوار حاصل ہوگی اس کا ثلث یا ربع مجھے ملے گا یہ ناپسندیدہ (مکروہ) ہے۔

(۱۹۳) فِي الرَّجلِ يدفع إلى الحائكِ الثَّوب

کپڑا بننے والے کو کپڑے میں سے اجرت دینا

(۲۱۹۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ الرَّجُلِ يَدْفَعُ إِلَى النَّسَّاجِ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ وَدِرْهَمٍ ، أَوْ بِالرُّبُعِ ، أَوْ بِمَا تَرَاضَيَا عَلَيْهِ ؟ فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۲۱۹۷۰) حضرت محمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص کسی کو کپڑا بننے کی اجرت کے طور پر کپڑے کا ایک ثلث اور ایک درہم یا ایک ربع دے یا جس پر وہ دونوں راضی ہو جائیں تو یہ کیسا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۲۱۹۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُم كَرِهُوا أَنْ يَدْفَعَ الرَّجُلُ الثَّوْبَ إِلَى النَّسَّاجِ بِالثُّلُثِ ، قَالَ : وَكَانَ عَطَاءٌ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۱۹۷۱) حضرت شعبی، حضرت حکم اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ناپسند سمجھتے تھے کہ کپڑا بننے والے کو اجرت کے طور پر بنے ہوئے کپڑے میں سے ثلث کپڑا دیا جائے، راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۱۹۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَيْهِ بِالثُّلُثِ.

(۲۱۹۷۲) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کپڑا بننے والے کو ثلث کپڑا اجرت کے طور پر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱۹۷۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَدْفَعَ الثَّوْبَ إِلَى النَّسَّاجِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۹۷۳) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کپڑا بننے والے کو کپڑے کا ثلث یا ربع اجرت میں دیا جائے۔

(۲۱۹۷۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ عَنِ الثَّوْبِ يَدْفَعُهُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ إِلَى الْحَائِكِ ؟ قَالَ : شَرْطٌ بِغَيْرِ رأس.

(۲۱۹۷۴) حضرت شہر بن حوشب سے دریافت کیا گیا کہ کپڑا بننے والے کو کپڑا دے کر ثلث یا ربع کپڑا اجرت طے کرنا کیسا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ ایسی شرط ہے جس کا کوئی سر نہیں ہے۔

(۲۱۹۷۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُدْفَعَ الثَّوْبُ إِلَى الْحَائِكِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ.

(۲۱۹۷۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کپڑا بننے والے کو کپڑے میں سے ثلث یا ربع اجرت کے طور پر دینے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢١٩٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَيُّوبَ وَيَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنِ الرَّجُلِ يَدْفَعُ الثَّوْبَ إِلَى النَّسَّاجِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ ؟ فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا.

(٢١٩٧٦) حضرت ایوب رضی اللہ عنہ اور حضرت یعلی بن حکیم سے دریافت کیا گیا کہ کپڑا بننے والے کو ثلث یا ربع کپڑا اجرت پر دینا کیسا ہے؟ آپ دونوں نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(١٩٤) فِي الرَّجُلِ يَضطَرُّ إِلَى مَالِ المسلِمِ

اگر کوئی شخص کسی مسلمان کے مال کو بغیر اجازت حاصل کرنے اور استعمال کرنے پر مجبور ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(٢١٩٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : ذَكَرُوا الرَّجُلَ يُضْطَرُّ إِلَى الْمَيْتَةِ ، وَإِلَى مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ ، فَقُلْتُ : يَأْكُلُ الْمَيْتَةَ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ : يَأْكُلُ مَالَ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ ، فَقَالَ : سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : أَصَبْتَ ، إِنَّ الْمَيْتَةَ تَحِلُّ لَهُ إِذَا اضْطُرَّ ، وَلاَ يَحِلُّ لَهُ مَالُ الْمُسْلِمِ.

(٢١٩٧٧) حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں ذکر چلا کہ اگر ایک آدمی مجبور ہو اور اس کے سامنے مردار اور مسلمان کا مال ہوں تو وہ کیا کھائے، میں نے کہا کہ مردار کھالے۔ حضرت عبداللہ بن دینار نے فرمایا مسلمان کا مال کھالے، حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: آپ نے ٹھیک فرمایا جب آدمی مجبور ہو تو اُس کے لئے مردار کھانا حلال ہو جاتا ہے لیکن مسلمان کا مال مجبوری میں بھی حلال نہیں ہوتا۔

(٢١٩٧٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: إِذَا اُضْطُرَّ إِلَى مَا حَرُمَ عَلَيْهِ، فَمَا حُرِّمَ عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُ حَلاَلٌ.

(٢١٩٧٨) حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آدمی مجبور ہو جائے حرام چیز کی طرف، تو جو اُس پر حرام ہے وہ حلال ہو جاتا ہے۔

(١٩٥) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الجَارِيَةَ أَو يُعتِقُهَا وَيَستَثنِي مَا فِي بَطنِهَا

کوئی شخص باندی کو فروخت یا آزاد اس طرح کرے کہ اُس کے بطن میں جو بچہ ہے اُس کو مستثنیٰ کر دے

(٢١٩٧٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَنْ بَاعَ حُبْلَى أَوْ أَعْتَقَهَا وَاسْتَثْنَى مَا فِي بَطْنِهَا ، قَالَ لَهُ: ثُنْيَاهُ فِيمَا قَدَ اسْتَبَانَ خَلْقُهُ ، وَإِنْ لَمْ يَسْتَبِنْ خَلْقُهُ فَلاَ ثُنْيَا لَهُ.

(٢١٩٧٩) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص حاملہ باندی کو فروخت کرے یا آزاد کر دے اور اُس کے بطن میں جو

بچہ ہے اُس کو مستثنیٰ کر دے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اگر بچے کی خلقت ظاہر ہوگئی تو استثناء ٹھیک ہے، اور اگر خلقت ظاہر نہ ہوئی تو استثناء ٹھیک نہیں۔

(۲۱۹۸۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ ثُنْيَاهُ فِي الْبَيْعِ ، وَلاَ يُجِيزُهَا فِي الْعِتْقِ.

(۲۱۹۸۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیع میں اگر استثناء کرے تو نافذ ہوگا، لیکن آزادی میں استثناء نافذ نہ ہوگا۔

(۲۱۹۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ:فِي الرَّجُلِ يَعْتِقُ الأَمَةَ وَيَسْتَثْنِي مَا فِي بَطْنِهَا، قَالَ لَهُ:ثُنْيَاهُ.

(۲۱۹۸۱) حضرت محمد رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو اپنی باندی کو آزاد کرے اور اُس کے بطن کے بچے کا استثناء کر دے، آپ نے فرمایا اس کو استثناء کا حق ہے۔

(۲۱۹۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :هُمَا حُرَّانِ.

(۲۱۹۸۲) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باندی اور اُس کا بچہ دونوں آزاد شمار ہوں گے۔

(۲۱۹۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ . وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ . وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالُوا :لَهُ ثُنْيَاهُ.

(۲۱۹۸۳) حضرت عطا، حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کو استثناء کا حق ہے۔

(۲۱۹۸٤) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَعْتِقُ الأَمَةَ وَيَسْتَثْنِي مَا فِي بَطْنِهَا ، قَالاَ :لَهُ ذَلِكَ.

(۲۱۹۸۴) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے دریافت کیا کہ آدمی اگر باندی کو آزاد کرے اور اُس کے بطن میں جو بچہ ہے اُس کو مستثنیٰ کر دے؟ آپ دونوں نے فرمایا اس کو ایسا کرنے کا حق ہے۔

(۲۱۹۸۵) حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سَأَلْتُه عَنِ الرَّجُلِ يَعْتِقُ الأَمَةَ وَيَسْتَثْنِي مَا فِي بَطْنِهَا ، قَالَ لَهُ :ثُنْيَاهُ.

(۲۱۹۸۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آدمی اپنی باندی کو آزاد کرے اور اُس کے بطن میں جو بچہ اُس کو مستثنیٰ کر دے تو کیسا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو استثناء کا حق ہے۔

(۱۹۶) فِي الرّجلِ يشترِي الجارِية أو الغلام

کوئی شخص یا باندی خریدے

(۲۱۹۸۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ ، ثُمَّ وَجَدَ بِهِ جُنُونًا ، قَالَ :إِنْ كَانَ الدَّاءُ قَبْلَ الصَّفْقَةِ رَدَّ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِي فَضْلَ مَا بَيْنَ الصِّحَّةِ وَالدَّاءِ ، وَيَجْعَلُ مَا أُخِذَ

فِی مِثْلِهِ.

(٢١٩٨٦) حضرت شعبی رطیٹیلۂ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص غلام خرید کر اُس کو آزاد کردے پھر وہ غلام مجنون نکلے؟ آپ رطیٹیلۂ نے فرمایا اگر یہ بیماری معاملے سے پہلے کی تھی تو بائع مجنون غلام اور صحیح غلام کی قیمت میں سے جو فرق ہے وہ مشتری کو واپس کرے گا، اور جو اُس نے لیا ہے اُس کو اسی کے مثل میں رکھے گا۔

(٢١٩٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ ، ثُمَّ ظَهَرَ بِهِ دَاءٌ كَانَ عِنْدَ الْبَائِعِ ، قَالَ :كَانَ يُوجِبُهُ عَلَيْهِ ، وَلاَ يَرُدُّ الْبَائِعُ شَيْئًا.

(٢١٩٨٧) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو غلام خرید کر آزاد کردے پھر اُس کو پتہ لگے کہ اس میں بیماری ہے جو بائع کے پاس سے چلی آرہی تھی، تو وہ غلام اس پر لینا واجب ہوگا اور بائع پر کچھ بھی واپس لٹانا واجب نہ ہوگا۔

(٢١٩٨٨) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :كَانَ يَرَى أَنْ يُحَطَّ عَنْهُ بِقَدْرِ الْعَيْبِ إِذَا وُجِدَ بِهَا دَاءٌ بَعْدَ الْمَوْتِ.

(٢١٩٨٨) حضرت زہری رطیٹیلۂ عیب کی بقدر ثمن کم کرنے کے قائل تھے جبکہ اُس کی موت کے بعد بیماری کا پتہ لگے۔

(٢١٩٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ عُهْدَةَ بَعْدَ الْمَوْتِ.

(٢١٩٨٩) حضرت عطا فرماتے ہیں کہ مرنے کے بعد کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

(١٩٧) مَنْ قَالَ القرض حالٌّ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ وسعت کے بعد قرض فی الفور ادا کرنا واجب ہے

(٢١٩٩٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ وَأَصْحَابِهِ . وَعَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالُوا :الْقَرْضُ حَالٌّ ، وَإِنْ كَانَ إِلَى أَجَلٍ ، وَبِهِ يَأْخُذُ أَبُو بَكْرٍ.

(٢١٩٩٠) حضرت حارث رضی اللہ عنہ اور حضرت ابراہیم رطیٹیلۂ فرماتے ہیں کہ وسعت کے بعد قرض فی الفور ادا کرنا واجب ہے اگرچہ مدت (بعیدہ) کے لئے لیا ہو۔

(١٩٨) فِي الرَّجلِ يكون تحته الأمة فتلِد مِنه

کسی شخص کی زوجیت میں باندی ہو پھر وہ اُس سے بچہ جَن دے

(٢١٩٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَامِرٍ :فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ فَتَلِدُ مِنْهُ ، يَشْتَرِيهَا ، قَالاَ :يَبِيعُهَا مَا لَمْ تَلِدْ فِي مِلْكِهِ.

(۲۱۹۹۱) حضرت ابراہیم اور حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آدمی باندی سے نکاح کرے پھر اُس سے اُس کا بچہ ہو جائے پھر وہ اُس کو خرید بھی لیتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ دونوں حضرات نے فرمایا: وہ اُس کو فروخت کر سکتا ہے جب تک اُس نے اُس کی ملکیت میں بچہ نہ جنا ہو۔

(۲۱۹۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : يَبِيعُهَا.

(۲۱۹۹۲) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ وہ اُس کو خرید (بیچ) سکتا ہے۔

(۲۱۹۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : هِيَ أُمُّ وَلَدٍ.

(۲۱۹۹۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اُس کی ام ولد ہے۔

(۲۱۹۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : لاَ يَبِيعُهَا ، هِيَ بِمَنْزِلَةِ أُمِّ الْوَلَدِ.

(۲۱۹۹۴) حضرت حماد فرماتے ہیں اُس کو نہ فروخت کرے وہ اُس کی ام ولد ہے۔

(۱۹۹) فِي الرّجلِ يدفع إلى الرّجلِ الشّيء مضاربةً

کوئی شخص کسی کو مضاربۃً کوئی چیز دے

(۲۱۹۹۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ : فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَتَاعًا مُضَارَبَةً ، فَقَوَّمَ الْمَتَاعُ أَلْفَ دِرْهَمٍ ، ثُمَّ بَاعَهُ بِتِسْعِمِئَةٍ ، قَالَ : رَأْسُ الْمَالِ تِسْعُمِئَةٍ.

(۲۱۹۹۵) حضرت حماد اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کوئی شخص کسی کو بطور مضاربت کوئی سامان دے اور سامان کی قیمت ہزار درہم لگائے، پھر وہ اُس کو نو سو درہم میں فروخت کر دے، آپ نے فرمایا راس المال نو سو درہم ہوں گے۔

(۲۱۹۹٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَتَاعًا مُضَارَبَةً وَقَوَّمَاهُ بَيْنَهُمَا قَالَ : رَأْسُ الْمَالِ مَا قُوِّمَ بِهِ الْمَتَاعُ : وَلَيْسَ قِيمَتُهَا بِشَيْءٍ.

(۲۱۹۹۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اُس مسئلہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے کو بطور مضاربت سامان دے اور وہ دونوں اُس کی قیمت لگائیں، آپ نے فرمایا جو سامان کی قیمت لگائی گئی ہے وہ راس المال شمار ہوگا، اور اُس کی اپنی قیمت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

(۲۱۹۹۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ نَبَاتَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ طَاوُوسٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُقَوِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ الْمَتَاعَ فَيَدْفَعُهُ إِلَيْهِ مُضَارَبَةً بِتِلْكَ الْقِيمَةِ.

(۲۱۹۹۷) حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی دوسرے سامان کی قیمت لگائے اور پھر اُس قیمت پر اُس کو بطور مضاربت دے دے۔

(۲۰۰) فِی بیعِ دہ دوازدہ

دس کی بیع بارہ کے ساتھ

(۲۱۹۹۸) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ أَبِی یَزِیدَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّہُ کَرِہَ بَیْعَ دہ دوازدہ ، وَقَالَ : بَیْعُ الأَعَاجِمِ.

(۲۱۹۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ دس کی بارہ کے ساتھ بیع کو ناپسند فرماتے تھے، اور فرماتے تھے کہ یہ عجمیوں کی بیع ہے۔

(۲۱۹۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَتِیقٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ :أَنَّہُ کَانَ یَکْرَہُ بَیْعَ دہ دیازدہ ودہ دوازدہ ، قُلْتُ لَہُ :فَکَیْفَ أَصْنَعُ ؟ قَالَ :قُلْ :أَخَذْتُہُ بِکَذَا ، وَأَبِیعُکَہُ بِکَذَا وَکَذَا.

(۲۱۹۹۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ دس کی گیارہ کے ساتھ اور دس کی بارہ کے ساتھ بیع کرنے کو ناپسند کرتے تھے، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ پھر میں کس طرح کروں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تو کہہ: میں اس کو اتنے میں لیتا ہوں۔ اور اس کو اتنے اتنے میں فروخت کرتا ہوں۔

(۲۲۰۰۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عن عمار الدہنی ، عن ابن أبی نعم ، عن ابن عمر ، قَالَ :ہو ربا.

(۲۲۰۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ سود ہے۔

(۲۲۰۰۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ ہلال بن میمون ، قَالَ :سمعت سعید بن المسیب سئل عن بیع دہ دوازدہ ؟ قَالَ : لاَ باس بہ.

(۲۲۰۰۱) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے بیع دہ دوازدہ (دس کی بارہ کے بدلے میں) کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۰۰۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ یَزِیدَ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، قَالَ :کُنَّا نَکْرَہُہُ ، ثُمَّ لَمْ نَرَ بِہِ بَأْسًا.

(۲۲۰۰۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے ہم اس کو ناپسند کرتے تھے پھر ہم اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۲۰۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَکَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ وَابْنِ سِیرِینَ ، أَنَّہُمَا قَالاَ :لاَ بَأْسَ بِبَیْعِ دہ دوازدہ.

(۲۲۰۰۳) حضرت ابراہیم اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیع دہ، دوازدہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۰۰۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عبد الأعلی ، عن سعید بن جبیر ، عن ابن عباس ، قَالَ :ہو ربا.

(۲۲۰۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سود ہے۔

(۲۲۰۰۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ الْجَعْدِ بْنِ ذَکْوَانَ ، قَالَ :شَہِدْتُ شُرَیْحًا أَجَازَ بَیْعَ دہ دوازدہ.

(۲۲۰۰۵) حضرت جعد بن ذکوان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں قاضی شریح کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے اس بیع کو جائز قرار دیا۔

(۲۲۰۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ : أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ ده دوازده ، قَالَ : يَقُولُ : اشْتَرَيْته بِكَذَا وَكَذَا ، وَأَبِيعهُ بِكَذَا وَكَذَا.

(۲۲۰۰۶) حضرت مسروق اِس بیع کو ناپسند کرتے تھے، اور فرماتے کہ وہ یوں کہے: میں نے اتنے اتنے کا خریدا ہے اور اتنے کا فروخت کرتا ہوں۔

(۲۲۰۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُهُ ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ : هُوَ حَرَامٌ.

(۲۲۰۰۷) حضرت حسن رَحِمَہُ اللہ اِس کو ناپسند سمجھتے تھے اور حضرت عکرمہ فرماتے ہیں یہ حرام ہے۔

(۲۲۰۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : هُوَ رِبًا.

(۲۲۰۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سود ہے۔

(۲۰۱) فِي بيعِ أمّهاتِ الأولادِ

ام ولد کی بیع کرنا

(۲۲۰۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّمَا رَجُلٍ وَلَدَتْ مِنْهُ أَمَتُهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ.

(ابن ماجہ ۲۵۱۵۔ دارمی ۲۵۷۴)

(۲۲۰۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی باندی اُس سے بچہ جنم دے وہ اُس کے مرنے کے بعد آزاد ہے۔

(۲۲۰۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : اسْتَشَارَنِي عُمَرُ فِي بَيْعِ أُمَّهَاتِ الأَوْلاَدِ فَرَأَيْتُ أَنَا وَهُوَ إِذَا وَلَدَتْ أُعْتِقَتْ فَقَضَى بِهِ عُمَرُ حَيَاتَهُ وَعُثْمَانُ مِنْ بَعْدِهِ ، فَلَمَّا وَلِيتُ الأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِمَا رَأَيْت أَنْ أُرِقَّهَا.

قَالَ الشَّعْبِيُّ : فَحَدَّثَنِي ابْنُ سِيرِينَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَبِيدَةَ : مَا تَرَى ؟ قَالَ : رَأْيُ عُمَرَ وَعَلِيٍّ فِي الْجَمَاعَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ حِينَ أَدْرَكَ فِي الاخْتِلاَفِ.

(۲۲۰۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ام ولد کی بیع کے متعلق مشورہ طلب فرمایا۔ میری اور اُن کی رائے یہ ہوئی کہ جب ام ولد بچہ جنم دے تو وہ آقا کے مرنے کے بعد آزاد کر دی جائے گی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں اسی پر فیصلہ فرمایا: اور آپ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اسی پر فیصلہ فرمایا، پھر جب ان کے بعد میں امیر المومنین بنا تو میں نے یہی بہتر سمجھا کہ اس کو باندی بنا دوں، حضرت شعبی رَحِمَہُ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن سیرین نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت

عبیدہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے ادراک اختلاف کے وقت جو قول اختیار کیا۔ اس سے زیادہ مجھے وہ رائے پسند ہے جو علی اور عمر کی مشترکہ رائے تھی صحابہ کے مشورہ میں۔

(٢٢٠١١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا نَافِعٌ :أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلاَ ابْنَ عُمَرَ بِالأَبْوَاءِ ، قَالاَ :تَرَكْنَا ابْنَ الزُّبَيْرِ يَبِيعُ أُمَّهَاتِ الأَوْلاَدِ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ أَتَعْرِفَانِهِ؟ قَالَ :أَيُّمَا رَجُلٍ وَلَدَتْ مِنْهُ جَارِيَةٌ فَهِيَ لَهُ مُتْعَةٌ حَيَاتَهُ ، وَهِيَ حُرَّةٌ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ وَطِءَ جَارِيَةً ، ثُمَّ أَضَاعَهَا فَالْوَلَدُ لَهُ وَالضَّيْعَةُ عَلَيْهِ.

(٢٢٠١١) حضرت نافع سے مروی ہے کہ اہل عراق میں سے دو اشخاص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے الأبواء مقام میں سوال کیا، انہوں نے کہا کہ ہم نے ابن زبیر کو مکہ میں اس حال پر چھوڑا کہ وہ ام ولد کی بیع کر رہے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا لیکن کیا تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جانتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: جس کی باندی اُس سے حاملہ ہو کر بچہ جن دے وہ اُس کے لئے اُس کی زندگی میں نفع کا سامان ہے اور اُس کے مرنے کے بعد وہ باندی آزاد ہے، اور جس شخص نے باندی سے ہمبستری کی اور بچہ ضائع کر دیا اور وہ بچہ اسی کا ہے اور بچہ ضائع کرنے کا وبال اُسی پر ہے۔

(٢٢٠١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ وَتَرَكَ أُمَّ وَلَدٍ فَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ بِيعُهَا ، فَأَتَيْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ :إِنْ كُنْتُمْ لاَ بُدَّ فَاعِلِينَ فَاجْعَلُوهَا مِنْ نَصِيبِ ابْنِهَا.

(٢٢٠١٢) حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محلہ میں ایک شخص فوت ہو گیا، اُس کی ایک ام ولد تھی، حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اُس کو فروخت کر دو، ہم لوگ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ بے شک لازمی ایسا کرنا چاہتے ہو تو اُس باندی کو اُس کے بیٹے کے حصہ میں رکھ دو۔

(٢٢٠١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :بَاعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أُمَّهَاتِ الأَوْلاَدِ فِينَا ، ثُمَّ رَدَّهُنَّ فِينَا ، حَتَّى رَدَّهُنَّ حَبَالَى مِنْ تُسْتَرَ.

(٢٢٠١٣) حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہماری ام اولاد کو فروخت کر دیا۔ پھر وہ ہمیں لٹا دی گئیں۔

(٢٢٠١٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أَتَتْ عَلِيًّا أُمُّ وَلَدٍ فَقَالَ :إِنَّ عُمَرَ قَدْ أَعْتَقَكُنَّ.

(٢٢٠١٤) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ام ولد آئی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کو آزاد کیا تھا۔

(٢٢٠١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ :فَشَا فِي عَسْكَرِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ يَرَى بَيْعَ أُمَّهَاتِ الأَوْلاَدِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَذَاكَرَهُ فِي ذَلِكَ ، فَإِذَا عُمَرُ أَشَدُّ فِي عِتْقِهِنَّ مِنَ الرَّجُلِ

الَّذِی ذَاکَرَہُ ذَلِکَ ، وَإِذَا عُمَرُ یَرَی أَنَّ ذَلِکَ رَأْیُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

(۲۲۰۱۵) حضرت میمون بن مہران سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کے لشکر میں یہ بات پھیل گئی کہ عمر بن عبدالعزیز ام ولد کی بیع کو جائز سمجھتے ہیں۔ پھر ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور اس نے اس بارے میں سوال کیا۔ تب معلوم ہوا کہ عمر بن عبدالعزیز سوال کرنے والے آدمی سے بھی زیادہ سختی سے ام ولد کی آزادی کے قائل تھے اور نیز عمر بن عبدالعزیز کے نزدیک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بھی یہی رائے تھی۔

(۲۲۰۱۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِینَارٍ ، قَالَ : قِیلَ لابْنِ عُمَرَ : إِنَّ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَبِیعُ أُمَّهَاتِ الأَوْلاَدِ ، فَقَالَ : ابْنُ عُمَرَ : لَکِنَّ عُمَرَ قَضَی أَنْ لاَ تُبَاعَ وَلاَ تُوهَبَ وَلاَ تُورَثَ ، یَسْتَمْتِعُ مِنْهَا صَاحِبُهَا حَیَاتَهُ، فَإِذَا مَاتَ فَهِیَ حُرَّۃٌ.

(۲۲۰۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ام ولد کی بیع کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ اُس کی بیع نہ کی جائے، نہ اس کو ہبہ کیا جائے اور نہ ہی اس میں وارثت جاری ہوگی، اس کا آقا اپنی زندگی میں فائدہ اٹھائے گا اور اُسکے مرنے کے بعد یہ آزاد ہے۔

(۲۲۰۱۷) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَۃَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ ذُکِرَ لَهُ بَیْعَ أُمَّهَاتِ الأَوْلاَدِ ، فَقَالَ : لَکِنَّ عُمَرَ الْقَوِیَّ الأَمِینَ أَعْتَقَهُنَّ.

(۲۲۰۱۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ام ولد کی بیع کا ذکر کیا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو قوی بھی تھے اور امین بھی، وہ ان کو آزاد کرتے تھے۔

(۲۲۰۱۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ أَبِی خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَضَی عُثْمَانُ فِی أُمِّ الْوَلَدِ أَنَّهَا حُرَّۃٌ إِذَا وَلَدَتْ مِنْ سَیِّدِهَا.

(۲۲۰۱۸) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ام ولد کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ جب وہ اپنے آقا سے بچہ جن دے تو وہ آزاد ہے۔

(۲۲۰۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عُرْوَۃَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ جَعَلَ أُمَّ الْوَلَدِ مِنْ نَصِیبِ وَلَدِهَا.

(۲۲۰۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ام ولد کو میراث میں بیٹے کے حصہ میں رکھا۔

(۳۰۲) إذا فجرت یرقّها أم لا ؟

ام ولد اگر فحش کام کرے تو کیا وہ دوبارہ غلامی میں آجائے گی یا نہیں؟

(۲۲۰۲۰) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : إِذَا أَتَتْ أُمُّ وَلَدٍ بِفَاحِشَةٍ لاَ یُرِقُّهَا ذَلِکَ ، فَهِیَ عَلَی حَالِهَا ، إِذَا مَاتَ سَیِّدُهَا عَتَقَتْ.

(۲۲۰۲۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر ام ولد کوئی فحش کام کرے تو وہ دوبارہ غلامی میں نہیں آئے گی، بلکہ وہ اپنی حالت پر برقرار رہے گی۔ جب اُس کا آقا فوت ہوگا تو وہ آزاد شمار ہوگی۔

(۲۲.۲۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ لاَ يَرَيَانِ أَنْ تُبَاعَ أُمُّ الْوَلَدِ ، وَإِنْ بَغَتْ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرَى أَنْ تُبَاعَ.

(۲۲۰۲۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ام ولد کی بیع کو درست نہ سمجھتے تھے اگر چہ وہ کوئی فحش کام کرے، اور حضرت ابن سیرین اُس کی بیع کے قائل تھے۔

(۲۲.۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي أُمِّ الْوَلَدِ :هِيَ حُرَّةٌ ، وَإِنْ بَغَتْ.

(۲۲۰۲۲) حضرت عمر بن عبد العزیز نے تحریر فرمایا تھا کہ ام ولد اگر چہ کوئی فحش کام کرے وہ آزاد ہے۔

(۲۲.۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أُمُّ الْوَلَدِ لاَ يُرِقُّهَا الْحَدَثُ.

(۲۲۰۲۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی بھی نیا کام (حادثہ) ام ولد کو دوبارہ غلامی میں نہیں لائے گا۔

(۲۲.۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، قَالَ:لاَ تُبَاعُ أُمُّ الْوَلَدِ ، وَإِنْ فَجَرَتْ.

(۲۲۰۲۴) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ اگر چہ ام ولد کوئی فحش کام کرے پھر بھی اُس کو فروخت نہیں کیا جائے گا۔

(۲۲.۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَوْ سَأَلَهُ رَجُلٌ ، قَالَ:أُمُّ الْوَلَدِ إِذَا فَجَرَتْ أَبِيعُهَا ؟ قَالَ :لاَ ، فُجُورُهَا عَلَى نَفْسِهَا ، وَهِيَ امْرَأَةٌ حُرَّةٌ.

(۲۲۰۲۵) حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر ام ولد کوئی فحش کام کرے تو میں اُس کو فروخت کر سکتا ہوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نہیں، اُس کا غلط کام اُس کے نفس پر ہے (وبال اُسی پر ہے) وہ آزاد ہے۔

(۲۲.۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ مَالِكِ بْن عَامِرٍ الْهَمْدَانِيِّ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ فِي أُمِّ الْوَلَدِ :إِنْ هِيَ أَحْصَنَتْ وَأَسْلَمَتْ وعفت عَتَقَتْ ، وَإِنْ هِيَ فَجَرَتْ وَكَفَرَتْ وَزَنَتْ رُقَّتْ.

(۲۲۰۲۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کے متعلق ارشاد فرمایا: اگر وہ پاکدامن اور مسلمان رہے تو وہ آزاد ہے، اور اگر اُس نے غلط کام کیا ہے؟ کافرہ ہوگئی اور زنا کروایا تو وہ دوبارہ غلامی میں آجائے گی۔

(۳۰۳) فِي العبدِ يدسّ إلى الرّجلِ المال فيشتريهِ

اس غلام کے بارے میں جو کسی شخص کو چوری چوری مال دے دے تا کہ وہ اس غلام کو خرید لے

(۲۲.۲۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ دَسَّ إلَى رَجُلٍ دَرَاهِمَ لِيَشْتَرِيَهُ وَيُعْتِقَهُ ؟ قَالَ:

ظَهَرَ مَوْلاَهُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُعْتِقَهُ فَلَهُ مَا أَخِذَ مِنْ ثَمَنِهِ ، وَيَأْخُذُ عَبْدَهُ ، وَإِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِ بَعْدَ مَا أَعْتَقَهُ الَّذِي أَخَذَهُ، أَخَذَ مِنَ الَّذِي اشْتَرَاهُ سِوَى مَا قَدْ أَخَذَ فَأُعْتِقَ.

(۲۲۰۲۷) ابراہیم رہٗ سے اس غلام کے بارے میں سوال کیا گیا جو کسی دوسرے کو چوری چوری دراہم دے تا کہ وہ اس کو خرید کر آزاد کر سکے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اگر آقا غلام پر دوسرے آدمی کے آزاد کرنے سے قبل ہی قبضہ کر لے تو وہ غلام بھی لے لے گا اور اس کے ثمن بھی لے گا۔ اور اگر دوسرے آدمی کے آزاد کر دینے کے بعد قبضہ کیا ہے تو آزاد کر دینے کے بعد جتنی رقم بچتی ہے وہ مشتری سے معتق) لے گا۔

(۲۲۰۲۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَأْخُذُ ثَمَنَهُ مَرَّةً أُخْرَى ، وَيَصِيرُ وَلاَؤُهُ لِلَّذِي أَعْتَقَهُ.

(۲۲۰۲۸) حضرت ابراہیم رہٗ فرماتے ہیں کہ وہ اُس کا ثمن پھر وصول کرے گا اور غلام کی ولاء اُس کو ملے گی جس نے اُس کو آزاد کیا ہے۔

(۲۲۰۲۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ شِراء لَهُ ، وَلاَ عِتقَ لَهُ ، وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ فَاسِقٌ.

(۲۲۰۲۹) حضرت حسن رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نہ اُس کا خریدنا معتبر ہے نہ اُس کا آزاد کرنا، جو شخص ایسا کام کرے وہ فاسق ہے۔

(۲۲۰۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ دَسَّ إِلَى رَجُلٍ مَالاً فَاشْتَرَاهُ فَأَعْتَقَهُ ، قَالَ الشَّعْبِيُّ :لَوْ أَخَذْته لعَاقَبْته عُقُوبَةً شَدِيدَةً.

(۲۲۰۳۰) حضرت شعبی رہٗ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے کا مال چھپا کر اُس سے غلام خریدا اور آزاد کر دیا۔ حضرت شعبی رہٗ نے فرمایا اگر میں اُس شخص کو پکڑ لوں تو اُس کو اس کام پر سخت سزا دوں۔

(۲۲۰۳۱) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ :فِي عَبْدٍ أَتَى رَجُلاً فَأَعْطَاهُ مَالاً ، وَقَالَ :اشْتَرِنِي ، فَاشْتَرَاهُ فَأَعْتَقَهُ ، ثُمَّ اطَّلِعَ عَلَى ذَلِكَ ، قَالَ :الْبَيْعُ جَائِزٌ ، وَيُؤْخَذُ الثَّمَنُ الَّذِي اشْتُرِي بِهِ الْعَبْدُ.

(۲۲۰۳۱) حضرت حکم اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ غلام ایک شخص کے پاس آیا اور اُس کو مال دیا اور کہا کہ مجھے خرید لے۔ اُس شخص نے غلام کو خرید کر آزاد کر دیا۔ پھر بعد میں وہ اِس پر مطلع ہوا، آپ نے فرمایا بیع تو جائز ہے، اور وہ ثمن لے لیے جائیں گے جن کے بدلہ میں غلام خریدا گیا تھا۔

(۲۲۰۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ وَعَطَاءٍ :فِي عَبْدٍ أَعْطَى رَجُلاً مَالاً فَاشْتَرَاهُ فَأَعْتَقَهُ ، قَالُوا :لاَ يَجُوزُ.

(۲۲۰۳۲) حضرت عامر، حضرت سالم، حضرت قاسم اور حضرت عطاء رہٗ فرماتے ہیں کہ اگر غلام کسی شخص کو مال دے اور وہ شخص اس مال سے غلام کو خرید کر آزاد کر دے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

(۲۲۰۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ ، وَيُعَاقَبُ مَنْ فَعَلَهُ.

(۲۲۰۳۳) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے، اور جو ایسا کرے اُس کو سزا دی جائے گی۔

(۲۲.۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالَا : لَا يَجُوزُ ، وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ ، فَهُوَ فَاسِقٌ.

(۲۲۰۳۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ جو ایسا کرے وہ فاسق ہے۔

(۲.٤) ما جاء فِي بيعِ الخمرِ

شراب کی بیع کا بیان

(۲۲.۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، أَنَّ فُلَانًا يَبِيعُ الْخَمْرَ فَقَالَ : مَا لَهُ قَاتَلَهُ اللَّهُ ، أَلَمْ يَعْلَمْ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا ، فَبَاعُوهَا ، وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا. (بخاری ۲۲۲۳۔ مسلم ۱۲۰۷)

(۲۲۰۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خبر ملی کہ فلاں شخص شراب بیچتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا ہو گیا اُس کو اللہ اُس کو ہلاک کرے۔ کیا اُس کو نہیں معلوم کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو، اُن پر چربی حرام کی گئی، انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا اور اُس کے ثمن کو کھالیا۔

(۲۲.۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : كَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِيَتِيمٍ لَنَا ، فَلَمَّا نَزَلَتِ الآيَةُ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَهْرِيقُوهُ.

(۲۲۰۳۶) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے پاس ایک یتیم بچہ کی شراب تھی۔ جب سورۃ المائدہ میں شراب کی حرمت نازل ہوئی تو ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کو گرا دو۔

(۲۲.۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الرِّبَا ، قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنبَرِ فَتَلَاهُنَّ عَلَى النَّاسِ ، ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَ فِي الْخَمْرِ. (بخاری ۲۰۸۴۔ مسلم ٦٩)

(۲۲۰۳۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں کو آیات پڑھ کر سنائیں پھر شراب کی تجارت کو حرام قرار دے دیا۔

(۲۲.۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوِهِ. (مسلم ۱۲۰٦۔ احمد ٦/ ٤٦)

(۲۲۰۳۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مثل قول منقول ہے۔

(۲۲.۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ بَيَانٍ التَّغْلِبِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ

بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ.

(احمد ۴/ ۲۵۳۔ دارمی ۲۱۰۲)

(۲۲۰۳۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شراب کی بیع کرے وہ ایسا ہے گویا کہ اُس نے خنزیر کو ذبح کیا (کھانے کے لئے)۔

(۲۲۰۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُطِيعِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ : لَعَنَ اللَّهُ فُلاَنًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَذِنَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ ، وَإِنَّ التِّجَارَةَ لاَ تَصْلُحُ فِيمَا لاَ يَحِلُّ أَكْلُهُ وَشُرْبُهُ.

(۲۲۰۴۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: فلاں پر اللہ کی لعنت ہو، وہ پہلا شخص ہے جس نے شراب کی بیع کی اجازت دی، جس چیز کا کھانا اور پینا حلال نہیں اُس کی تجارت بھی ٹھیک نہیں۔

(۲۲۰۴۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :كُنْتُ تَحْتَ مِنْبَرِ حُذَيْفَةَ وَهُوَ بِالْمَدَائِنِ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :أَمَّا بَعْدُ ، أَلاَ إِنَّ بَائِعَ الْخَمْرِ وَشَارِبَهَا فِي الإِثْمِ سَوَاءٌ ، أَلاَ وَمُقْتَنِي الْخَنَازِيرِ وَآكِلُهَا فِي الإِثْمِ سَوَاءٌ.

(۲۲۰۴۱) حضرت ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے منبر کے قریب بیٹھا ہوا تھا آپ اُس وقت مدائن میں تھے۔ آپ نے اللہ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا: امابعد: لوگو! سن لو شراب کی تجارت کرنے والا اور شراب پینے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔ اور خبردار خنزیر کو پالنے والا اور اُس کا گوشت کھانے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

(۲۲۰۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شبيل ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلاً أَثْرَى مِنْ بَيْعِ الْخَمْرِ ، فَقَالَ :اكْسِرُوا كُلَّ آنِيَةٍ لَهُ ، وَسَيِّرُوا كُلَّ مَاشِيَةٍ لَهُ.

(۲۲۰۴۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ ایک شخص شراب کی تجارت سے مال دار ہوا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے تمام مٹکے توڑ دو اور شراب کے تمام جانوروں کو نکال دو۔

(۲۲۰۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :لاَ يَصْلُحُ بَيْعُ الْخَمْرِ ، وَلاَ شُرْبُهَا.

(۲۲۰۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شراب کی بیع اور اُس کا پینا درست نہیں ہے۔

(۲۲۰۴۴) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ أَتَوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنَبِيعُهَا فَنَنْتَفِعُ بِأَثْمَانِهَا ، قَالَ :أَهْرِيقُوهَا.

(۲۲۰۴۴) حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شراب حرام ہوئی تو ہم لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم اُس کو فروخت کر کے اُس کے ثمن سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ساری شراب انڈیل دو۔

(۲۲۰۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْغَافِقِيِّ وَأَبِي طُعْمَةَ مَوْلاَهُمْ ، سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لُعِنَتِ الْخَمْرة عَلَى عَشَرَةِ وُجُوهٍ : لُعِنَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا ، وَعَاصِرِهَا ، وَمُعْتَصِرِهَا ، وَبَائِعِهَا ، وَمُبْتَاعِهَا ، وَحَامِلِهَا وَالْمَحْمُولَةِ إِلَيْهِ ، وَآكِلِ ثَمَنِهَا ، وَشَارِبِهَا ، وَسَاقِيهَا. (ابوداؤد ٣٦٦٦۔ احمد ٢٥)

(۲۲۰۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب دس قسم کے آدمیوں پر ذریعہ لعنت ہے، شراب کے عین پر، اُس کے نچوڑنے والے پر، اُس کے فروخت کرنے والے پر، خریدنے والے پر، اُس کے اُٹھانے والے پر، جس کے لئے اٹھایا جائے اُس پر، اُس کا ثمن کھانے والے پر، اُس کے پینے والے پر اور اس کے پلانے والے پر۔

(۲۲۰۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : لاَ يَصْلُحُ بَيْعُ الْخَمْرِ ، وَلاَ شُرْبُهَا.

(۲۲۰۴۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شراب کی بیع اور اُس کا پینا درست نہیں ہے۔

(۲۲۰۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالأَصْنَامِ.

(۲۲۰۴۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن شراب کی بیع اور بتوں کی پوجا سے منع فرمایا۔

(۲۲۰۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ جَهْمٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عَطَاءً ، قَالَ : وَرِثْت غَرْسًا ، قَالَ : بِعْهُ عِنَبًا ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَشْتَرِيهِ ؟ قَالَ : فَبِعْهُ عَصِيرًا ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَشْتَرِيهِ ؟ قَالَ : فَلاَ تَبِعِ الْخَمْرَ فَإِنَّهُ لاَ يَحِلُّ بَيْعُ الْخَمْرِ.

(۲۲۰۴۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ مجھے وراثت میں انگور کی بیل ملی ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اُس کے انگور فروخت کرو، اُس نے عرض کیا کہ اگر انگور کا خریدار نہ ملے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پھر اُس کا شیرا بنا کر فروخت کر دے، اُس نے عرض کیا کہ اگر اُس کا بھی خریدار نہ ملے؟ آپ نے فرمایا پھر شراب بنا کر فروخت مت کرنا کیونکہ شراب کی بیع جائز نہیں ہے۔

(۲۰۵) فِي اللُّقَطَةِ مَا يصنع بِهَا ؟

پڑی ہوئی کوئی چیز ملے تو اُس کا کیا کرے؟

(۲۲۰۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : وَجَدْت عَشَرَةَ دَنَانِيرَ ، فَأَتَيْت ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا ، فَقَالَ : عَرِّفْهَا عَلَى الْحَجَرِ سَنَةً ، فَإِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَتَصَدَّقْ بِهَا ، فَإِذَا جَاءَ

صَاحِبُهَا فَخَيَّرَهُ الأَجْرَ ، أَوِ الْغُرْمَ.

(۲۲۰۴۹) حضرت رفیع ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے بیس دینار ملے، میں حضرت ابن عباس ؓ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ؓ نے فرمایا اونچی جگہ اس کا ایک سال تک اعلان کرو، اگر کوئی نہ ملے تو صدقہ کردو پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اُس کو اختیار ہے۔ چاہے صدقہ کا اجر لے یا نقصان اپنا لے۔

(۲۲۰۵۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : اشْتَرَى عَبْدُ اللهِ جَارِيَةً بِسَبْعِمِئَةِ دِرْهَمٍ ، فَغَابَ صَاحِبُهَا ، فَأَنْشَدَهُ حَوْلاً ، أَوْ قَالَ : سَنَةً ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَعَلَ يَتَصَدَّقُ وَيَقُولُ : اللَّهُمَّ فَلَهُ ، فَإِنْ أَبَى فَعَلَيَّ ، ثُمَّ قَالَ : هَكَذَا افْعَلُوا بِاللُّقَطَةِ ، أَوْ بِالضَّالَّةِ.

(۲۲۰۵۰) حضرت ابو وائل سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ؓ سے سات سو دراہم میں باندی خریدی، باندی کا مالک غائب ہوگیا تو آپ نے ایک سال تک اُس کی تشہیر کی پھر مسجد میں آئے اور وہ صدقہ کر دیئے اور فرمایا: اے اللہ! یہ اُس کے لئے ہیں، اگر وہ انکار کر دے تو پھر میرے لئے ہیں۔ پھر فرمایا: گم شدہ اور ملی ہوئی شے کے ساتھ بھی اسی طرح کرو۔

(۲۲۰۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلاً مِنْ مُزَيْنَةَ يَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا نَجِدُ فِي السَّبِيلِ الْعَامِرَةِ مِنَ اللُّقَطَةِ ؟ فَقَالَ : عَرِّفْهَا حَوْلاً ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلاَّ فَهِيَ لَكَ. (ابوداؤد ۱۷۰۷۔ احمد ۱۸۰)

(۲۲۰۵۱) حضرت عمرو بن شعیب ؓ سے مروی ہے کہ میں نے مزینہ کے ایک شخص کو حضور اقدس ﷺ سے سوال کرتے سنا کہ: جو پڑی ہوئی چیز ہمیں آباد (جہاں لوگوں کی آمد و رفت کثرت سے ہو) راستے میں ملے اُس کا کیا کریں؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ایک سال تک اُس کی تشہیر کرو، اگر اُس کا مالک مل جائے تو اچھا ہے اگر نہ ملے تو پھر وہ تیرے لئے ہے۔

(۲۲۰۵۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرَيْحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو قَبِيلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ : الْتَقَطْتُ دِينَارًا فَقَالَ : لاَ يُؤْوِي الضَّالَّةَ إِلاَّ ضَالٌّ ، قَالَ : فَأَهْوَى بِهِ الرَّجُلُ لِيَرْمِيَ بِهِ فَقَالَ : لاَ تَفْعَلْ ، قَالَ : فَمَا أَصْنَعُ بِهِ ؟ قَالَ : تُعَرِّفُهُ فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ فَرُدَّهُ إِلَيْهِ وَإِلاَّ فَتَصَدَّقْ بِهِ.

(۲۲۰۵۲) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص کہنے لگا کہ مجھے ایک دینار ملا ہے۔ دوسرے شخص نے کہا کہ گم شدہ چیز کو گمراہ آدمی ہی ٹھکانہ دیتا ہے۔ وہ شخص اُس کو مارنے کے لئے آگے بڑھا تو حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے اُس سے فرمایا ایسا مت کرو، اُس نے دریافت کیا کہ پھر اس دینار کا کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اس کی تشہیر کرو، اگر مالک مل جائے تو اُس کو لٹا دو، وگرنہ اُس کی طرف سے صدقہ کردو۔

(۲۲۰۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ ، عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ : ادْفَعْهَا إِلَى الأَمِيرِ.

(۲۲۰۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے لقطہ (گری پڑی ہوئی چیز) کے متعلق سوال کیا گیا آپ نے فرمایا امیر وقت کے حوالہ کر دو۔

(۲۲۰۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي رُؤَاسٍ ، قَالَ : الْتَقَطْتُ ثَلاَثَ مِئَةِ دِرْهَمٍ فَعَرَّفْتهَا تَعْرِيفًا ضَعِيفًا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَاجٌ فَأَكَلْتهَا حِينَ لَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا ، ثُمَّ أَيْسَرْت فَسَأَلْت عَلِيًّا فَقَالَ : عَرِّفْهَا سَنَةً ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلاَّ فَتَصَدَّقْ بِهَا وَإِلاَّ فَخَيِّرْهُ بَيْنَ الأَجْرِ وَبَيْنَ أَنْ تَغْرَمَهَا لَهُ.

(۲۲۰۵۴) حضرت ابو سفر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ بنی رُؤاس میں سے ایک شخص کہتے ہیں کہ مجھے تین سو دراہم ملے، میں نے اُن کی تھوڑی سی تشہیر کروائی میں اُن دنوں خود محتاج تھا۔ تشہیر کے بعد جب میں نے کسی کو نہ پایا تو میں نے وہ کھا لیے، پھر بعد میں صاحب استطاعت ہو گیا تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اُس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک سال تک اُن کی تشہیر کرو، اگر مالک آ جائے تو اُس کے حوالے کر دو، وگرنہ اُس کی طرف سے صدقہ کر دو، اور اُس کو اختیار ہے کہ اس کا اجر (صدقہ) لے لے یا تو اُس کا نقصان پورا کر دے۔

(۲۲۰۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سمِعْت هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي رُؤَاسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلَهُ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ : عَرِّفْهَا.

(۲۲۰۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۲۲۰۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْد ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَأْمُرُ أَنْ تُعَرَّفَ اللُّقَطَةُ سَنَةً ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلاَّ يتصدق بِهَا ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا خُيِّرَ.

(۲۲۰۵۶) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لقطہ کے متعلق حکم فرماتے تھے کہ ایک سال تک اُس کی تشہیر کرو، اگر مالک آ جائے تو ٹھیک وگرنہ اُس کی طرف سے صدقہ کر دو، اگر پھر اُس کا مالک آ جائے تو اختیار ہے۔

(۲۲۰۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : الْتَقَطْت بَدْرَةً فَأَتَيْت بِهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ : أَغْنِهَا عَنِّي ، فَقَالَ : وَافِ بِهَا الْمَوْسِمَ فَوَافَيْت بِهَا الْمَوْسِمَ فَقَالَ : عَرِّفْهَا حَوْلاً ، فَعَرَّفْتهَا ، فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا فَأَتَيْته ، فَقُلْتُ فَأَغْنِهَا عَنِّي فَقَالَ : أَلاَ أُخْبِرُك بِخَيْرِ سَبِيلِهَا ؟ تَصَدَّقْ بِهَا ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَاخْتَارَ الْمَالَ غَرِمْت لَهُ وَكَانَ الأَجْرُ لَكَ ، وَإِنِ اخْتَارَ الأَجْرَ كَانَ الأَجْرُ لَهُ وَلَك مَا نَوَيْت.

(۲۲۰۵۷) حضرت ابو عقرب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مجھے پیسوں کی ایک تھیلی ملی۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! آپ میری طرف سے ان کی حفاظت کرنے کے لئے نائب بن جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایام حج میں اعلان کرنا، میں نے ایام حج میں اعلان کیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک سال تک تشہیر کرو۔ میں نے تشہیر کی لیکن مالک کو نہ پایا،

میں پھر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ میری طرف سے حفاظت کے لئے نائب بن جائیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تجھے ایک بہتر راستہ بتلاؤں، ان کو صدقہ کر دے، اگر پھر مالک آجائے اور مال مانگے تو نقصان کا ذمہ دار ہے، اور صدقہ کا اجر تجھے ملے گا، اور اگر وہ اجر کا طالب ہو تو اجر اُس کو ملے گا اور تجھے وہی ملے گا جس کی تو نیت کرے گا۔

(٢٢.٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : تُعَرَّفُ اللُّقَطَةُ سَنَةً ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ لَهَا طَالِبًا فَأَعْطِهَا أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فُقَرَاءَ ، وَقُلْ لَهُمْ : هَذِهِ قَرْضٌ مِنْ صَاحِبِهَا عَلَيْكُمْ ، فَإِنْ جَاءَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، وَإِنْ لَمْ يَجِيءْ فَهِيَ صَدَقَةٌ عَلَيْكُمْ مِنْهُ.

(٢٢٠٥٨) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لقطہ کی ایک سال تشہیر کی جائے گی، اگر اُس کا مالک نہ ملے تو فقراء اہل بیت کو دے دے اور ان کو یہ کہہ دے کہ یہ تم پر اس کے مالک کی طرف سے قرض ہے اگر تو مالک آ گیا تو وہ اِس کا زیادہ حقدار ہے۔ اور اگر وہ نہ آیا اُس کی طرف سے تم پر صدقہ ہے۔

(٢٢.٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ سُوَيْد بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : خَرَجْت أَنَا وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ حَتَّى إذَا كُنَّا بِالْعُذَيْبِ الْتَقَطْت سَوْطًا ، فَقَالاَ : لِي : أَلْقِهِ ، فَأَبَيْت ، فَلَمَّا أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْب فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ : الْتَقَطْتُ مِئَة دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ : عَرِّفْهَا سَنَةً ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا إلَيْهِ وَإِلاَّ فَاعْرِفْ عَدَدَهَا وَوِعَائَهَا وَوِكَائَهَا، ثُمَّ تَكُونُ كَسَبِيلِ مَالِك. (بخاری ٢٤٢٦۔ مسلم ١٠)

(٢٢٠٥٩) حضرت سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ میں، زید بن صوحان اور حضرت سلمان بن ربیعہ سفر پر نکلے یہاں تک کہ مقام عذیب پر جب پہنچے تو میں نے ایک کوڑا گرا ہوا اٹھالیا، اُن دونوں نے مجھ سے کہا کہ اِس کو پھینک دو، لیکن میں نے انکار کر دیا۔ جب میں مدینہ آیا تو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اُس کے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو دینار ملے تھے میں نے اُن کو ذکر جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، اگر مالک آجائے تو اُس کے حوالہ کر دو ورنہ ان دیناروں کی تعداد اور تھیلی، برتن وغیرہ کی اچھی طرح پہچان کر لو۔ پھر تو اس رقم کے مالک کے راستہ کی مانند ہے (یعنی پہلے وہ اس رقم کو راستہ سے اٹھالیتا لیکن اب وہ تیرے سے لے گا)۔

(٢٢.٦٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ : عَرِّفْهَا سَنَةً وَأَنْشِدْ ذِكْرَهَا ، فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا فَأَعْطِهَا إيَّاهُ ، وَإِلاَّ فَتَصَدَّقْ بِهَا ، فَإِنْ جَاءَ فَخَيِّرْهُ بَيْنَ الأَجْرِ وَاللُّقَطَةِ.

(٢٢٠٦٠) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے لقطہ کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ایک سال تک تشہیر کرو، اور خوب

اُس کی مشہوری کرو، اگر مالک آجائے تو اُس کے حوالہ کردو، وگرنہ اُس کے لئے صدقہ کردو، پھر صدقہ کرنے کے بعد مالک آجائے تو اُس کو اختیار ہے، صدقہ کا ثواب لے یا گم شدہ چیز۔

(۲۲۰۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي اللُّقَطَةِ: عَرِّفْهَا، لَا آمُرُكَ أَنْ تَأْكُلَهَا، لَوْ شِئْتَ لَمْ تَأْخُذْهَا.

(۲۲۰۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ لقطہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اُس کی تشہیر کرو، میں آپ کو کھانے کا مشورہ نہیں دوں گا، اگر آپ چاہو تو اُس کو مت اٹھاؤ۔

(۲۲۰۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ ، أَوْ ذَوِي عَدْلٍ ، ثُمَّ لَا يُغَيِّرْ وَلَا يَكْتُمْ ، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ. (ابو داؤد ۱۷۰۶۔ احمد ۴/ ۱۶۱)

(۲۲۰۶۲) حضرت عیاض بن حمار سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو لقطہ ملے اُس کو چاہیئے کہ اُس پر دو گواہ بنالے، پھر نہ اُس کو تبدیل کرے نہ ہی چھپائے، اگر اُس کا مالک آجائے تو وہ زیادہ حق دار ہے، اور اگر مالک نہ آئے تو وہ اللہ کا مال (نعمت) ہے جس کو چاہے وہ عطاء کرے۔

(۲۰۶) ما رخّص فِيهِ مِن اللّقطةِ

لقطہ میں جو رخصت دی گئی ہے

(۲۲۰۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ : عَرِّفْهَا سَنَةً ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَنْفِقْهَا. (بخاری ۹۱۔ مسلم ۱۳۴۶)

(۲۲۰۶۳) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک سال تک اُس کی تشہیر کرو اگر مالک آجائے تو ٹھیک وگرنہ خود خرچ کرلو۔

(۲۲۰۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بن فروخ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا: الرَّجُلُ يَجِدُ سَوْطًا؟ فَقَالَتْ : لَا بَأْسَ بِهِ ، يَصِلُ بِهِ الْمُسْلِمُ يَدَهُ، قَالَ : وَالْحِذَاءَ ؟ قَالَتْ : وَالْحِذَاءَ ؟ : قَالَ : وَالْوِعَاءَ ، قَالَتْ : لَا أُحِلُّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ ، الْوِعَاءُ يَكُونُ فِيهِ اللُّقَطَةُ.

(۲۲۰۶۴) حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ ایک شخص کو کوڑا ملتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کوئی حرج نہیں اس میں، اُس تک ایک مسلمان کا ہاتھ پہنچا ہے۔ اُس نے دریافت کیا کہ جوتا ملتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جوتی بھی

(استعمال کرے)۔ اُس نے دریافت کیا برتن؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو اللہ نے حرام کیا ہے وہ حلال نہیں کیا جائے گا۔ برتن میں لقطہ کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

(۲۲.۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً ، فَقَالَ : لَوْلاَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لأَكَلْتُك.

(۲۲۰۶۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو ایک کھجور ملی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر یہ صدقہ کی نہ ہوتی تو میں کھالیتا۔

(۲۲.۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ وَجَدَ تَمْرَةً فَأَكَلَهَا.

(۲۲۰۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کھجور ملی انہوں نے اُس کو تناول فرمالیا۔

(۲۲.۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُرَخِّصُونَ مِنَ اللُّقَطَةِ فِي السَّيْرِ ، وَالْعَصَا ، وَالسَّوْطِ.

(۲۲۰۶۷) حضرت سفیان ، حضرت منصور اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ، کھجور ، عصا اور کوڑے کے لقطہ کو استعمال کرنے کی اجازت دیتے تھے۔

(۲۲.۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُتْبَةَ الْكِنَانِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَلْتَقِطَ السَّيْرَ ، وَالْعِصِيَّ ، وَالسَّوْطَ.

(۲۲۰۶۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لقطہ میں یہ چیزیں ملیں تو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۲.۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الأَوْدِيِّ ، عَنْ بَشِيرٍ : أَنَّهُ رَخَّصَ فِي اللُّقَطَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ.

(۲۲۰۶۹) حضرت بشیر پانچ درہم سے کم قیمت کے لقطہ کے استعمال کی اجازت دیتے تھے۔

(۲۲.۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا كَانَ إِلَيْهَا مُحْتَاجًا فَلْيَأْكُلْهَا.

(۲۲۰۷۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر خود محتاج ہو تو اُس کو کھالے (استعمال کرلے)۔

(۲۲.۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عن أبيه ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّهَا رَخَّصَتْ فِي اللُّقَطَةِ فِي دِرْهَمٍ.

(۲۲۰۷۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک درہم کے لقطہ کی اجازت دیتی تھی۔

(۲۲.۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : لَوْ وَجَدْتُهَا وَأَنَا مُحْتَاجٌ

إِلَيْهَا لأَكَلْتهَا.

(۲۲۰۷۲) حضرت ابورزین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے لقطہ ملے اور میں محتاج ہوتا تو میں اُس کو کھالیتا۔

(۲۲.۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ :أَنَّهَا وَجَدَتْ تَمْرَةً فَأَكَلَتْهَا وَقَالَتْ :لاَ يُحِبُّ اللَّهُ الْفَسَادَ.

(۲۲۰۷۳) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو ایک کھجور ملی تو آپ رضی اللہ عنہا نے وہ تناول فرمالی اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔

(۲۲.۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ شَيْخٍ لَمْ يُسَمه ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ تَمْرَةً فَمَسَحَهَا ، ثُمَّ نَاوَلَهَا مِسْكِينًا.

(۲۲۰۷۴) حضرت مسعر ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کو ایک کھجور ملی آپ اُس کو صاف کیا اور مسکین کو کھلا دیا۔

(۲۲.۷٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ عَمِيرَةَ :أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ :مَا تَقُولُ فِي اللُّقَطَةِ ؟ قَالَ :وما اللقطة؟ قَالَ :الْحَبْلُ وَالزِّمَامُ وَنَحْوُ هَذَا ، قَالَ :تعَرِّفُهُ ، فَإِنْ وَجَدْتَ صَاحِبَهُ رَدَدْته عَلَيْهِ وَإِلاَّ اسْتَمْتَعْت بِهِ.

(۲۲۰۷۵) حضرت میسرہ بن عمیرہ کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ لقطہ کے متعلق آپ رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کون سا لقطہ مراد ہے؟ انہوں نے عرض کیا ڈوری اور لگام وغیرہ، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک سال تک اُس کی تشہیر کرو، اگر مالک مل جائے تو اُس کو لٹادو، وگرنہ اس کو استعمال کرلو۔

(۲۲.۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا يَأْكُلُهَا.

(۲۲۰۷٦) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ محتاج ہو تو خود استعمال کرلے گا۔

(۲۲.۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ ضَالَّةِ الإِبِلِ ؟ فَقَالَ : مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا ، دَعْهَا ، إِلاَّ أَنْ تَعْرِفَ صَاحِبَهَا فَتَدْفَعُهَا إِلَيْهِ ، قَالَ :وَسَأَلْتُهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ ؟ فَقَالَ : عَرِّفْهَا ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا ، وَإِلاَّ فَهِيَ لَكَ ، أَوْ لأَخِيك ، أَوْ لِلذِّئْبِ.

(۲۲۰۷۷) حضرت سالم بن عبداللہ سے گم شدہ اونٹ کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ سم اور مشک موجود ہیں (یعنی پانی کی بھی احتیاج نہیں اور اپنے سموں سے وہ دور تک کا سفر بھی کرسکتی ہے)۔ لہٰذا تو اس کو چھوڑ دے۔ ہاں اگر اس کے مالک کا علم ہو تو اس کو دے دے۔ پھر راوی کہتے ہیں کہ میں نے گم شدہ بکری کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اُس کی تشہیر کرو۔ اگر مالک آجائے تو بہتر ہے وگرنہ یا تو وہ تیرے لئے ہے یا تیرے کسی بھائی کے لئے یا پھر بھیڑیے کے لئے ہے۔

(۲۲.۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ :أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ

النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ :لَكَ ، أَوْ لأَخِیكَ ، أَوْ لِلذِّئْبِ ، وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الإِبِلِ فَقَالَ :مَا تُرِیدُ إِلَیْهَا ؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا ، تَأْكُلُ الْمَرْعَی وَتَرِدُ الْمَاءَ.

(۲۲۰۷۸) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ بکری کے متعلق سوال کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے یا پھر بھیڑیے کے لئے ہے۔

اُس نے گم شدہ اونٹ کے متعلق دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس سے کیا چاہتا ہے۔ اُس کے ساتھ پانی کا مشکیزہ اور نعل موجود ہے۔ چراگاہ سے کھائے گا اور پانی پر جائے گا۔

(۲۲.۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَالِیَةِ قَالَتْ : كُنْت جَالِسَةً عِنْدَ عَائِشَةَ فَأَتَتْهَا امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ :یَا أُمَّ الْمُؤْمِنِینَ، إِنِّی وَجَدْت شَاةً ضَالَّةً، فَكَیْفَ تَأْمُرِینِی أَنْ أَصْنَعَ؟ فَقَالَتْ :عَرِّفِی وَاحْلِبِی وَاعْلِفِی، ثُمَّ عَادَتْ فَسَأَلَتْهَا ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ :تَسْأَلِینِی أَنْ آمُرَكِ أَنْ تَذْبَحِیهَا ، أَوْ تَبِیعِیهَا ، فَلَیْسَ لَكِ ذَلِكِ.

(۲۲۰۷۹) حضرت العالیہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھی کہ ایک خاتون آئی اور عرض کی اے ام المؤمنین! مجھے ایک گم شدہ بکری ملی ہے، آپ رضی اللہ عنہا کیا حکم دیتی ہیں میں اُس کا کیا کروں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اُس کی تشہیر کرو، اُس کا دودھ نکالو اور اُس کو چارہ کھلاؤ، پھر وہ دوبارہ حاضر ہوئی اور سوال کیا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: تو مجھ سے اس امید پر سوال کررہی ہے کہ میں تجھے ذبح یا فروخت کرنے کا حکم دوں گی؟ یہ تیرے لئے جائز نہیں ہے۔

(۲۲.۸۰) حَدَّثَنَا شَرِیكٌ ، عَنْ زُهَیْرِ بْنِ أَبِی ثَابِتٍ ، عَنْ سَلْمَی ، وَلاَ أُرَاهَا إلاَّ ابْنَةَ كَعْبٍ ، قَالَت :وَجَدْت خَاتَمًا فِی طَرِیقِ مَكَّةَ فَسَأَلْت عَائِشَةَ ؟ فَقَالَتْ :تَمَتَّعِی بِهِ.

(۲۲۰۸۰) حضرت بنت کعب رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ مجھے مکہ مکرمہ کے راستہ میں ایک انگوٹھی ملی، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اُس سے فائدہ اٹھاؤ۔

(۲۲.۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : ضَالَّةٌ وَجَدْتهَا ؟ فَقَالَ :أَصْلِحْ إلَیْهَا وَأَنْشِدْ ، قَالَ :فَهَلْ عَلَیَّ إِنْ شَرِبْت مِنْ لَبَنِهَا ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ :مَا أَرَی عَلَیْك فِی ذَلِكَ.

(۲۲۰۸۱) حضرت زید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ مجھے گم شدہ جانور ملا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اِس کی اصلاح کر کے اُس کو نفع بخش بناؤ، اور اُس کی تشہیر کرو، اُس نے دریافت کیا کہ اگر میں اِس کا دودھ استعمال کرلوں تو مجھ پر ضمان ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے خیال میں تجھ پر کچھ نہیں ہے۔

(۲۲.۸۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ أَیُّوبَ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: رُخِّصَ لِلْمُسَافِرِ أَنْ یَلْتَقِطَ السَّوْطَ وَالْعِصِیَّ وَالنَّعْلَیْنِ.

(۲۲۰۸۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مسافر کو اجازت دی گئی جبکہ اس کو کوڑا، عصا اور جوتے اگر ملیں تو استعمال کر لے۔

(۲۲۰۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : وَجَدْت ثَمَانِينَ دِينَارًا فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَأَتَيْت بِهَا عُمَرَ فَقَالَ : عَرِّفْهَا سَنَةً ، قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ تُعْرَفْ ؟ قَالَ : فَاسْتَمْتِعْ بِهَا.

(۲۲۰۸۳) حضرت بدر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اسّی دینار ملے، میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک سال تک تشہیر کرو، میں نے عرض کیا اگر پھر بھی مالک نہ ملے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر نفع اٹھالو۔

(۲۰۷) من كره أخذ اللّقطة

جوحضرات لقطہ اٹھانے کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۲۰۸٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَرْفَعْهَا مِنَ الأَرْضِ ، فَلَسْت مِنْهَا فِي شَيْءٍ.

(۲۲۰۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زمین سے کوئی چیز مت اٹھاؤ کیوں کہ اس میں تیرا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

(۲۲۰۸٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ مُجَاهِدًا وَابْنَ عُمَرَ كَانَا يَطُوفَانِ بِالْبَيْتِ فَوَجَدَا حُقَّةً فِيهَا جَوْهَرٌ ، فَلَمْ يَعْرِضَا لَهَا.

(۲۲۰۸۵) حضرت مجاہد اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، اُن دونوں نے ایک برتن پایا جس میں جواہرات تھے۔ اُن دونوں حضرات نے اُس کی طرف توجہ نہ دی۔

(۲۲۰۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ : أَنَّهُ كَرِهَ أَخْذَ اللُّقَطَةِ.

(۲۲۰۸۶) حضرت ربیع رحمہ اللہ لقطہ اٹھانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۰۸۷) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عُتْبَةَ الدَّهَّانِ ، قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ اللُّقَطَةِ أَخْذَهَا مِنَ الطَّرِيقِ ، فَكَرِهَهَا.

(۲۲۰۸۷) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے لقطہ کے متعلق دریافت کیا گیا کہ راستہ سے اٹھا سکتے ہیں؟ انہوں نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۲۲۰۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَوْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ شَكَّ مَنْصُورٌ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ يَمُرُّ بِالدِّينَارِ فَلاَ يَعرِضُ لَهُ.

(۲۲۰۸۸) حضرت شریح رحمہ اللہ راہ چلتے ہوئے دینار کے قریب سے گزرے لیکن اُس کی توجہ ہی نہ فرمائی۔

(۲۲۰۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّهُ رَأَى دِينَارًا مَطْرُوحًا فَدَاسَهُ بِرِجلِهِ حَتَّى أَتَى بِهِ قَرِيبًا مِنْ مَكَانِ الإِمَامِ فَتَرَكَهُ.

(۲۲۰۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے گرا ہوا ایک دینار دیکھا تو اُس کو اپنے پاؤں سے لڑھکا دیا یہاں تک کہ وہ امام کے مکان کے قریب آ گیا تو پھر آپ نے اُس کو وہیں چھوڑ دیا۔

(۲۲۰۹۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : کُنْتُ عِنْدَ عَطَاءِ بْنِ أَبِی رَبَاحٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ : تَرْکُ اللُّقَطَةِ خَیْرٌ ، أَوْ أَخْذُهَا ؟ قَالَ : لاَ ، بَلْ تَرْکُهَا.

(۲۲۰۹۰) حضرت عطاء بن ابی رباح سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ لقطہ کا اٹھانا بہتر ہے یا چھوڑ دینا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا چھوڑ دینا بہتر ہے۔

(۲۲۰۹۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِینَارٍ، قَالَ: قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ: وَجَدْت لُقَطَةً، قَالَ: وَلِمَ أَخَذْتهَا؟

(۲۲۰۹۱) حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے لقطہ ملا ہے، آپ نے فرمایا اُس کو کیوں اُٹھایا ہے؟

(۲۲۰۹۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مُوسَی بْنِ أَبِی الْفُرَاتِ الْمَکِّیِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ طَاوُوسًا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : وَجَدْت دِینَارًا فَأَخَذْته ، قَالَ : أَأَضَعُهُ مَکَانَهُ ، قَالَ : قَدْ ضمنته.

(۲۲۰۹۲) حضرت طاؤس سے ایک شخص نے دریافت کیا مجھے ایک دینار ملا ہے کیا میں اُس کو دوبارہ اُسی جگہ رکھ دوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تو اُس کا ضامن بن چکا ہے۔

(۲۲۰۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِی حَیَّانَ ، عَنِ الضَّحَّاکِ ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِیرٍ ، عَنْ أَبِیهِ جَرِیرٍ ، قَالَ : الضَّالَّةُ لاَ یَأْخُذُهَا ، أَوْ لاَ یُؤْوِیهَا إلاَّ ضَالٌّ. (ابو داؤد ۱۷۱۷۔ احمد ۴/ ۳۶۲)

(۲۲۰۹۳) حضرت جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گم شدہ چیز کو گمراہ ہی اٹھاتے ہیں۔

(۲۲۰۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إلَی الْکَعْبَةِ : مَنْ أَخَذَ ضَالَّةً ، فَهُوَ ضَالٌّ.

(۲۲۰۹۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کعبہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا جو گم شدہ چیز اٹھائے وہ گمراہ ہے۔

(۲۲۰۹۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، قَالَ ، قَالَ عُمَرُ : لاَ یَضُمُّ الضَّالَّةَ إلاَّ ضَالّ.

وَقَالَ عَلِیٌّ : لاَ یَأْکُلُ الضَّالَّةَ إلاَّ ضَالٌّ.

(۲۲۰۹۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گم شدہ چیز کو گمراہ ہی اٹھاتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گم شدہ چیز کو گمراہ ہی کھاتا ہے۔

(۲۲۰۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ ، قَالَ : وَجَدْت بَعِیرًا فَسَأَلْت عُمَرَ فَقَالَ : عَرِّفْهُ ، فَعَرَّفْته ، فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا یَعْرِفُهُ ، فَأَتَیْته فَقُلْتُ : قَدْ شَغَلَنِی ، قَالَ :

فَأَرْسِلْهُ حَيْثُ وَجَدْتَه.

(۲۲۰۹۶) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک اونٹ ملا، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرما اُس کی تشہیر کرو، میں نے تشہیر کی لیکن کسی کو مالک نہ پایا میں اُن کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اس نے مجھے مشغول کر دیا ہے! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر جہاں سے پکڑا تھا وہیں چھوڑ دو۔

(۲۰۸) فِي اللُّقطةِ تضِيعِ مِن الَّذِي أخذها

جس نے لقطہ اٹھایا تھا اُس سے اگر ضائع ہو جائے

(۲۲۰۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ ، قَالَ :مَنْ أَخَذَ شَيْئًا يُرِيدُ الْحِسْبَةَ فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۲۰۹۷) حضرت حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کی رضا کے لئے لقطہ اٹھائے اُس پر ضمان نہیں ہے۔

(۲۲۰۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:إذَا ضَاعَتِ اللُّقَطَةُ فَصَاحِبُهَا ضَامِنٌ

(۲۲۰۹۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لقطہ ہلاک ہو جائے تو اٹھانے والا ضامن ہوگا۔

(۲۲۰۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ :فِي رَجُلٍ أَخَذَ ضَا فَضَلَّتْ مِنْهُ ، قَالَ :هُوَ أَمِينٌ.

(۲۲۰۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو گم شدہ چیز اٹھائے وہ امین ہے۔

(۲۰۹) مَنْ رخَّصَ فِي السَّلمِ فِي الحيوانِ

جو حضرات حیوان میں سلم کی اجازت دیتے ہیں

(۲۲۱۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ:أَسْلَمَ عَبْدُاللهِ فِي وُصَفَاءِ أَحَدِهِمْ أَبُو زَائِدَةَ مَوْلاَنَ

(۲۲۱۰۰) حضرت قاسم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خادموں میں سلم کیا ان میں سے ایک ہمارے آقا ابو زائد بھی تھے۔

(۲۲۱۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَامِرٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۲۱۰۱) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بنُ حَرْب ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۲۱۰۲) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۲۱۰۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ عِنْدَ أَصْحَا

الشَّاءِ إِذَا سُمِّيَتِ الآجَالُ وَالأَسْنَانُ.

(۲۲۱۰۳) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بکریوں والوں کے نزدیک حیوان کی بیع سلم میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وقت متعین ہو اور عمر بھی مقرر ہو۔

(۲۲۱۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يُسْلِمَ فِي الْحَيَوَانِ أَسْنَانًا مُسَمَّاةً إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى.

(۲۲۱۰۴) حضرت حسن رحمہ اللہ حیوان کی بیع سلم میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے جبکہ عمر اور وقت متعین اور مقرر ہو۔

(۲۲۱۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالسَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ ، وَأَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ دُونَ شَرْطِهِ ، وَفَوْقَهُ مِنَ الأَسْنَانِ إِذَا طَابَتْ بِذَلِكَ نَفْسُ الْمُعْطِي وَالآخِذِ.

(۲۲۱۰۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ حیوان کی بیع سلم میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔ جبکہ آدمی شرط سے کم وصول کرلے اور اُس سے اوپر بھی عمروں میں جبکہ لینے والا اور دینے والا دونوں راضی ہوں۔

(۲۲۱۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ الأَحْوَلِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ : كُنَّا نُسْلِمُ فِي الْوُصَفَاءِ كَذَا وَكَذَا شِبْرًا.

(۲۲۱۰۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ خادموں میں بیع سلم کرتے تھے کہ وہ غلام اتنے اتنے بالشت کا ہونا چاہیے (لمبائی وچوڑائی میں)۔

(۲۲۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَامٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ.

(۲۲۱۰۷) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حیوان کی بیع سلم میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۱۰۸) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ جَرَّاحٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا بِالسَّلَمِ فِي الْوُصَفَاءِ إِذَا كَانَ سِنٌّ مَعْلُومٌ.

(۲۲۱۰۸) حضرت زہری رحمہ اللہ غلاموں کی بیع سلم میں حرج نہیں سمجھتے تھے جب کہ اس کی عمر معلوم ہو۔

(۲۲۱۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۲۱۰۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۲۱۱۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ فِي الْوُصَفَاءِ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۲۱۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حیوان (خادموں) میں بیع سلم کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳۱۰) من کرھه

جو حضرات حیوان میں بیع سلم کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۲۱۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَكْرَهُ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ.

(۲۲۱۱۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حیوان کی بیع سلم کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : أَنَّ عُمَرَ وَحُذَيْفَةَ وَابْنَ مَسْعُود كَانُوا يَكْرَهُونَ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ.

(۲۲۱۱۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حیوان کی بیع سلم کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ : أَنَّ زَيْدَ بْنَ خُلَيْدَ أَسْلَمَ إلَى عِتْرِيس بْنِ عُرْقُوب فِي قَلاَئِصَ ، فَسَأَلَ ابْنَ مَسْعُودٍ ؟ فَكَرِهَ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ.

(۲۲۱۱۳) حضرت طارق سے مروی ہے کہ حضرت زید بن خلیدہ نے عتریس بن عرقوب کے ساتھ نوعمر غلاموں میں بیع سلم کیا، پھر اس کے بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا؟ حضرت رضی اللہ عنہ نے حیوان کی بیع سلم کو ناپسند کیا۔

(۲۲۱۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مِنَ الرِّبَا أَنْ يُسْلَمَ فِي سِنٍّ.

(۲۲۱۱۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر والے جانوروں میں بیع سلم کرنا رباء میں سے ہے۔

(۲۲۱۱۵) حَدَّثَنَا وكيع، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِالأَعْلَى، قَالَ: شَهِدْت شُرَيْحًا رَدَّ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ.

(۲۲۱۱۵) حضرت عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شریح رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھا آپ رحمہ اللہ نے حیوان کی بیع سلم کو رد فرما دیا۔

(۲۲۱۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : سَمِعْتُ سُوَيْد بْنَ غَفَلَةَ يَكْرَهُ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ.

(۲۲۱۱۶) حضرت سوید بن غفلہ حیوان میں بیع سلم کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۱۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَبُو لِينَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ : أَنَّهُ رَخَّصَ فِي السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ ، ثُمَّ رَجَعَ عَنْهُ.

(۲۲۱۱۷) حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے پہلے حیوان میں بیع سلم کی اجازت دی تھی پھر آپ نے اس سے رجوع فرما لیا۔

(۲۲۱۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَر إلَى عَبْدِ اللهِ : لاَ تُسْلِمْ فِي الْحَيَوَانِ.

(۲۲۱۱۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ حیوان میں بیع سلم نہ کرو۔

(۲۲۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمَّارٍ صَاحِبِ السَّابِرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُسْأَلُ عَنِ السَّلَمِ فِي الْحَيَوَانِ ؟ فَنَهَى عَنْهُ ، فَقَالَ : قَدْ كُنْت بِأَذْرَبِيجَانَ سِنِينَ أَوْ سَنَتَيْنِ تَرَاهُمْ يَفْعَلُونَهُ ، وَلاَ تَنْهَاهُمْ ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ : أَنْشُرُ بَذِّي عِنْدَ مَنْ لاَ يُرِيدُهُ ، كَانَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ يَنْهَى عَنْهُ.

(۲۲۱۱۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے حیوان میں بیع سلم کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے اُس سے منع فرمایا۔ سوال کرنے والے نے کہا کہ آپ جب دو سال ملک آزربیجان میں تھے تو آپ حیوان میں بیع سلم ہوتے ہوئے دیکھتے تھے لیکن آپ اس سے منع کیوں نہیں کرتے تھے؟ حضرت سعید رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا میں اپنی رائے ایسے لوگوں میں رکھوں جو اس کی قدر ہی نہیں کرتے؟ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ اس سے منع فرماتے تھے۔

(۲۲۱۲۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : إنَّ أُمَرَاؤُنَا تَنْهَانَا عَنْهُ ، يَعْنِي السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ فِي الْوُصَفَاءِ ، قَالَ : فَأَطِعْ أُمَرَائَك إنْ كَانُوا يَنْهَوْنَ عَنْهُ ، وَأُمَرَاؤُهُمْ يَوْمَئِذٍ مِثْلُ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ.

(۲۲۱۲۰) حضرت ابونضرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ہمارے امراء ہمیں حیوان میں بیع سلم سے منع کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اگر تمہارے امراء اس سے منع کرتے ہیں تو ان کی اطاعت کرو اور اُس وقت اُن کے امراء حضرت حکم غفاری اور حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃ رحمہ اللہ جیسے حضرات تھے۔

(۲۱۱) فِي الرَّجلِ يهب الهبة فيريد أن يرجع فِيها

کوئی شخص ہبہ دینے کے بعد واپس لینے کا ارادہ کرے

(۲۲۱۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِي رَحِمٍ فَهِيَ جَائِزَةٌ ، وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا.

(۲۲۱۲۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے ذی رحم کو ہبہ دے تو وہ اُس کے لئے جائز ہے۔ اور جو غیر ذی رحم محرم کو ہبہ دے تو وہ اُس کا زیادہ حق دار ہے جب تک کہ اُس کا عوض نہ لیا ہو۔

(۲۲۱۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ فَضَالَةَ ، فَأَتَاهُ رَجُلاَنِ يَخْتَصِمَانِ فِي بَازٍ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : وَهَبْت لَهُ بَازِيَ رَجَاءَ أَنْ يُثِيبَنِي ، وَأَخَذَ بَازِيَ وَلَمْ يُثِبْنِي ، فَقَالَ لَهُ الآخَرُ : وَهَبَ لِي بَازَه ، مَا سَأَلْتُهُ ، وَلاَ تَعَرَّضْت لَهُ ، فَقَالَ : رُدَّ عَلَيْهِ بَازَه ، أَوْ أَثِبْهُ ، فَإِنَّمَا يَرْجِعُ فِي الْمَوَاهِبِ النِّسَاءُ وَأَشْرَارُ الأَقْوَامِ.

(۲۲۱۲۲) حضرت عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں کہ میں حضرت فضالہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ دو آدمی ایک باز کے متعلق جھگڑتے ہوئے آئے، ان میں سے ایک نے کہا میں نے اس کو اس امید سے باز ہبہ کیا تھا کہ یہ مجھے عوض دے گا، اور اس نے باز لے لیا اور مجھے عوض نہ دیا، اور دوسرے نے کہا کہ اس نے از خود باز ہبہ کیا ہے میں نے اس سے مانگا یا اصرار نہیں کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو باز واپس کر دو یا اس کو عوض دو، بے شک ہبوں میں رجوع کرنے والے عورتیں اور بُرے لوگ ہوتے ہیں۔

(۲۲۱۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ الأَفْرِيقِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : مَنْ وَهَبَ هِبَةً فَلَمْ يُثَبْ عَلَيْهَا وَأَرَادَ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا فَلْيَرْجِعْ عَلاَنِيَةً غَيْرَ سِرٍّ.

(۲۲۱۲۳) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا کہ جو شخص کسی کو ہبہ دے اور اس پر عوض نہ لے اور وہ اُس سے رجوع کرنا چاہتا ہو تو سب کے سامنے رجوع کرے چھپ کر نہ کرے۔

(۲۲۱۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : الرَّجُلُ أَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا.

(۲۲۱۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے ہبہ کا زیادہ حق دار ہے جب تک کہ اس بدلہ میں اس کو کوئی چیز نہ دی گئی ہو۔ (یعنی اگر وہ موہوبہ شے کسی کو دینی ہو تو واہب ہی کو واپس کر دینا زیادہ بہتر ہے)۔

(۲۲۱۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرَّجُلُ أَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا. (ابن ماجه ۲۳۸۷۔ دار قطنی ۱۸۰)

(۲۲۱۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے ہبہ کا زیادہ حق دار ہے جب تک کہ اُس نے اُس پر عوض نہ لیا ہو۔

(۲۲۱۲٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يَرْضَ مِنْهَا.

(۲۲۱۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آدمی ہبہ کا زیادہ حق دار ہے جب تک وہ اس کو قبول کرے۔

(۲۲۱۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : مَنْ أَعْطَى فِي صِلَةٍ ، أَوْ قَرَابَةٍ ، أَوْ مَعْرُوفٍ ، أَوْ حَقٍّ ، فَعَطِيَّتُهُ جَائِزَةٌ ، وَالْجَانِبُ الْمُسْتَغْزِرُ يُثَابُ مِنْ هِبَتِهِ ، أَوْ تُرَدُّ عَلَيْهِ.

(۲۲۱۲۷) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو صلہ رحمی، قرابت داری یا اچھے طریقے سے یا کسی کے حق کی وجہ سے عطاء کرے تو اُس کا عطیہ (ہبہ) جائز ہے۔ اور جانب مستغزر کو یا تو ثواب مل جاتا ہے یا پھر اپنا عطیہ واپس مل جاتا ہے۔ (جانب مستغزر ایک اصطلاح ہے۔ یعنی دو ھبہ کرنے والوں کو جو باہمی ہبہ کر رہے ہوں تو ان میں سے جس کو زیادہ چیز حصہ میں آ جائے وہ جانب مستغزر ہے۔

(۲۲۱۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إبراهيم ، عن عمرو بْن دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِوَجْهِ

الثَّوَابِ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَرُدَّ.

(۲۲۱۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو ثواب کے لئے ہبہ دے اگر اُس کو واپس بھی لٹا دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۱۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ مَا لَمْ يُثَبْ.

(۲۲۱۲۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو غیر ذی رحم محرم کو ہبہ دے اُس پر عوض نہ وصول کرے اُس کو واپس لینے کا اختیار ہے۔

(۲۲۱۳۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا وَهَبَ الرَّجُلُ الْهِبَةَ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا دَامَتْ فِي يَدِهِ ، فَإِذَا أَعْطَاهَا ، فَقَدْ جَازَتْ.

(۲۲۱۳۰) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی کسی کو ہبہ دے تو وہ اُس کا زیادہ حق دار ہے جب تک کہ وہ اُس کے قبضہ میں ہے پھر جب اُس نے اُس کو عطاء کر دیا تو اب وہ نافذ ہو گیا۔

(۲۱۲) من كره الرّجوع فِي الهِبَةِ

جو حضرات ہبہ دے کر رجوع کرنے کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۲۱۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالاَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا ، فَمَثَلُهُ مَثَلُ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ، ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ. (ترمذی ۱۲۹۹۔ ابوداؤد ۳۵۳۳)

(۲۲۱۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ ہدیہ دے کر واپس لے، جو ایسا کرے اُس کی مثال اُس کتے کی ہے جو پہلے خوب کھائے جب اُس کا پیٹ بھر جائے تو قے کر دے پھر اپنی قے کو چاٹ لے۔

(۲۲۱۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ ، الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ. (بخاری ۲۶۲۲۔ ترمذی ۱۲۹۸)

(۲۲۱۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے لئے بروں کی مثال نہیں ہے (کہ اُن کی پیروی کریں) ہبہ دے کر واپس لینے والا اُس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اُس کو چاٹ لے۔

(۲۲۱۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الَّذِي يَعُودُ فِي عَطِيَّتِهِ مَثَلُ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ، ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ.

(ابن ماجہ ۲۳۸۴۔ احمد ۲/ ۲۵۹)

(۲۲۱۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہبہ دے کر رجوع کرے اُس کی مثال اُس کتے کی ہے جو پیٹ بھرنے کے بعد قے کردے پھر اپنی قے کو دوبارہ چاٹ لے۔

(۲۲۱۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ إِلاَّ الْوَالِدَ. (بیہقی ۱۷۹۔ نسائی ۶۵۳۵)

(۲۲۱۳۴) حضرت طاؤس سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے لئے ہبہ دے کر رجوع کرنا حلال نہیں ہے سوائے اپنے بیٹے سے۔

(۲۲۱۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الَّذِي يَعُودُ فِي صَدَقَتِهِ كَمِثْلِ الْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ. (بخاری ۲۶۲۳۔ احمد ۱/ ۵۴)

(۲۲۱۳۵) حضرت اسلم سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہبہ دے کر واپس رجوع کرے اُس کی مثال اُس کتے کی ہے جو قے کر کے اُس کو چاٹ لے۔

(۲۲۱۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ ، كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ. (نسائی ۶۵۳۶)

(۲۲۱۳۶) حضرت طاؤس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہبہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اُس کتے کی ہے جو قے کر کے پھر اُس کو چاٹ لے۔

(۲۲۱۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ. (بخاری ۲۶۲۱۔ مسلم ۱۲۴۱)

(۲۲۱۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہبہ دے کر واپس لینے والا قے کر کے چاٹنے والے کی طرح ہے۔

(۲۱۳) فِي شِرَاءِ السَّكْرَانِ وَبَيْعِهِ

نشئی آدمی کا خرید و فروخت کرنا

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :

(۲۲۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا تَكَلَّمَ بِهِ السَّكْرَانُ مِنْ شَيْءٍ جَازَ عَلَيْهِ.

(۲۲۱۳۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نشئی آدمی جس چیز کے بارے میں کلام کرے وہ اُس پر نافذ ہو جائے گا۔

(۲۲۱۳۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ فِي السَّكْرَانِ : أَمَّا بَيْعُهُ وَشِرَاؤُهُ فَلاَ

يَجُوزُ ، هُوَ بِمَنْزِلَةِ السَّفِيهِ.

(۲۲۱۳۹) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نشئی آدمی کا خرید وفروخت کرنا جائز اور درست نہیں ہے وہ بے وقوف کے منزلہ میں ہے۔

(٢٢١٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عن عمرو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يُجِيزُ بَيْعَهُ ، وَلاَ شِرَائَهُ.

(۲۲۱۴۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نشئی آدمی کی خرید وفروخت درست نہیں۔

(٢١٤) فِي الرَّجلينِ يشترِكانِ فِي السِّلعةِ فتقوّم على أحدِهما بِعشرةٍ وعلى الآخرِ بِتسعةٍ

دو آدمی کسی سامان کے مالک ہوں ان میں سے ایک کو دس درہم اور دوسرے کو نو درہم میں ملے ہوں

(٢٢١٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي ثَوْبٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ نِصْفُهُ عَلَى أَحَدِهِمَا بِعِشْرِينَ ، وَنِصْفُهُ عَلَى الآخَرِ بِعَشْرَةٍ ، قَالاَ : إِنْ بَاعَاهُ مُسَاوَمَةً ، أَوْ مُرَابَحَةً ، فَهُوَ نِصْفَانِ بَيْنَهُمَا.

(۲۲۱۴۱) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ ایک کپڑا دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا، ان میں سے ایک نے نصف بیس درہم میں اور دوسرے نے نصف دس درہم میں خریدا۔ فرمایا اگر وہ دونوں اُس کو مساومۃ اور مرابحۃ فروخت کریں تو منافع اُن کے درمیان آدھا آدھا ہوگا۔

(٢٢١٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ : فِي رَجُلَيْنِ اشْتَرَيَا سِلْعَةً اشْتَرَى أَحَدُهُمَا نِصْفَهَا بِعِشْرِينَ ، وَاشْتَرَى الآخَرُ نِصْفَهَا بِعَشْرَةٍ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : إِنْ بَاعَاهَا مُرَابَحَةً فَعَلَى رُؤُوسِ أَمْوَالِهِمَا ، وَإِنْ بَاعَاهَا مُسَاوَمَةً فَالنِّصْفُ وَالنِّصْفُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : هُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ.

(۲۲۱۴۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت حکم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے مل کر ایک سامان خریدا، ایک نے آدھا بیس درہم میں اور دوسرے نے آدھا دس درہم میں خریدا، حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ اُس سامان کو مرابحۃ فروخت کریں تو نفع رأس المال کے اعتبار سے ہوگا اور اگر وہ بیع مساومۃ کے اعتبار سے فروخت کریں تو منافع نصف نصف ہوگا۔ اور حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دونوں صورتوں میں منافع آدھا آدھا ہوگا۔

(٢٢١٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ زِيَادِ الأَعْلَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ بَاعَاهَا مُرَابَحَةً. فَالرِّبْحُ عَلَى رَأْسِ الْمَالِ ، وَإِنْ بَاعَاهَا مُسَاوِمَةً ، فَهُوَ بَيْنَهُمَا ، وَعَنْ قَتَادَةَ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۲۱۴۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ اُس کو مرابحۃ فروخت کریں تو منافع رأس المال کی بقدر ہوگا، اور اگر بیع مساومۃ کے ساتھ فروخت کریں تو منافع آدھا آدھا ہوگا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔

(٢٢١٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : سُئِلَ حماد عَنْ سِلْعَةٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تُقَوَّمُ

عَلَى أَحَدِهِمَا بِأَكْثَرَ مِمَّا تُقَوَّمُ عَلَى الآخَرِ ، قَالَ : الرِّبْحُ عَلَى قَدْرِ رُؤُوسِ أَمْوَالِهِمَا.

(۲۲۱۴۴) حضرت حماد سے دریافت کیا گیا کہ ایک سامان دو شخصوں کے درمیان مشترک ہے۔ ایک کو دوسرے سے زیادہ قیمت میں پڑا ہے۔ آپ ریشید نے فرمایا نفع رأس المال کی بقدر ملے گا۔

(۳۱۵) فی الرّهن یقال لِصاحِبِهِ إن لم نَجِیءْ بِفِكَاكِهِ إلی كذا و كذا فهو لك

کوئی شخص کسی کے پاس رہن رکھواتے ہوئے یوں کہے کہ اگر میں تیرے پاس رہن چھڑوانے نہ آیا تو یہ چیز تیری

(۲۲۱٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَرْهَنُ الرَّهْنَ فَيَقُولُ : إِنْ لَمْ أَجِئْكَ بِهِ إِلَى كَذَا وَكَذَا ، فَهُوَ لَكَ ؟ قَالَ : لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ.

(۲۲۱۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص دوسرے کے پاس رہن رکھواتا ہے اور یوں کہتا ہے کہ اگر میں تیرے پاس اتنے اتنے نہ لے کر آیا تو یہ تیری؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اُس کی نہیں ہوگی۔

(۲۲۱٤٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الرَّجُلِ يَرْهَنُ عِنْدَهُ الرَّجُلُ الرَّهْنَ فَيَقُولُ : إِنْ لَمْ آتِكَ بِهِ إِلَى كَذَا وَكَذَا ، فَهُوَ لَكَ ، قَالَ : الرَّهْنُ لاَ يَغْلَقُ ، وَإِنْ قَالَ : إِنْ لَمْ آتِكَ بِهِ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَبِعْهُ وَاقْتَضِ الَّذِي لَكَ ، قَالَ : لاَ يَكُن أَمِينَ نَفْسِهِ ، وَلاَ يَبِعْهُ.

(۲۲۱۴۶) حضرت ابراہیم ریشید سے مروی ہے کہ ایک شخص دوسرے کے پاس رہن رکھواتے ہوئے یوں کہے کہ اگر میں تیرے پاس اتنے اتنے نہ لے کر آیا تو یہ چیز تیری۔ آپ نے فرمایا: مقررہ چیز ادا نہ کر سکنے کی صورت میں مرتہن اُس کا مالک نہیں ہوتا۔ اور اگر وہ رہن رکھتے وقت یوں کہہ دے کہ اگر میں تیرے پاس اتنے اتنے نہ لے کر آیا تو اِس کو فروخت کر کے جتنے تیرے بنتے ہیں وہ پورے کر لے۔ آپ نے فرمایا: اپنے نفس کا امین نہیں ہوگا۔ وہ اُس کو فروخت نہ کرے۔

(۳۱٦) العبد یکون بین الرّجلین فیعتِق أحدهما نصِیبه

غلام دو شخصوں کے درمیان مشترک ہو، ان میں سے ایک شخص اپنا حصہ آزاد کر دے

(۲۲۱٤۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ ، أَوْ نَصِيبًا ، فَعَلَيْهِ خَلاَصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ فِي قِيمَتِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ.

(بخاری ۲۴۹۲ـ مسلم ۱۱۴۰)

(۲۲۱۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کردے، تو اُس پر لازم ہے کہ اگر اُس کے پاس مال ہے تو ساتھی کو مال دے کر اُس کو پورا آزاد کردے، اگر اُس کے پاس مال نہیں ہے تو غلام سے اس قیمت کے بدلہ میں کام لیا جائے گا۔ اُس پر مشقت ڈالے بغیر۔

(۲۲۱۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنْ كَانَ مُوسِرًا ضَمِنَ ، وَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا أُعْتِقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ. (مسلم ۱۱۳۹۔ ابو داؤد ۳۹۳۹)

(۲۲۱۴۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ شخص مالدار ہو تو ضامن ہوگا۔ اور اگر مالدار نہ ہو تو جو اُس نے حصہ آزاد کیا ہے وہ آزاد شمار ہوگا۔

(۲۲۱۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ، عن نافع، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ ، ضَمِنَ لأَصْحَابِهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ سَعَى الْعَبْدُ.

(۲۲۱۴۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کردے تو اگر اُس کے پاس مال ہے تو وہ اپنے ساتھی کے لئے قیمت کا ضامن ہوگا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ مال دار نہیں ہے تو غلام خود اپنی بقیہ قیمت کے لئے کوشش کرے گا۔

(۲۲۱۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ الأَسْوَدِ وبين أُمِّنَا غُلاَمٌ قَدْ شَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ وَأَبْلَى فِيهَا فَأَرَادُوا عِتْقَهُ وَكُنْت صَغِيرًا ، فَذَكَرَ ذَلِكَ الأَسْوَدُ لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ :أَعْتِقُوا أَنْتُمْ ، وَيَكُونُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَى نَصِيبِهِ حَتَّى يَرْغَبَ فِي مِثْلِ مَا رَغِبْتُمْ فِيهِ ، أَوْ يَأْخُذَ نَصِيبَهُ.

(۲۲۱۵۰) حضرت عبد الرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ میرے اور حضرت الاسود اور ہماری والدہ کے درمیان ایک غلام مشترک تھا۔ وہ غلام جنگ قادسیہ میں شریک ہوا اور خوب بہادری دکھائی۔ اُن سب نے اُس کو آزاد کرنے کا ارادہ کیا، میں اُس وقت کم عمر تھا۔ حضرت اسود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنا حصہ آزاد کردو، اور عبد الرحمن کے لئے اُس کا حصہ ہوگا، یہاں تک کہ اس کی بھی اس بات میں رغبت ہو جائے جس میں عبس ہوئی (یعنی آزادی) یا پھر وہ اپنا حصہ وصول کرلے۔

(۲۲۱۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ غُلاَمٌ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي فَأَرَدْت أَنْ أَعْتِقَهُ ، فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ : لاَ تُفْسِدْ عَلَى شُرَكَائِكَ فَتَضْمَنَ ، وَلَكِنْ تَرَبَّصْ حَتَّى يَشِبُّوا.

(۲۲۱۵۱) حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان ایک غلام مشترک تھا، میں نے اُس کو آزاد کرنے کا

ارادہ کیا، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے ذکر کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے شریکوں کی شراکت میں فسادمت ڈال ورنہ تو ضامن ہوگا۔ تو اُن کے بڑے ہونے کا انتظار کر۔

(٢٢١٥٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ، مِثْلَهُ.

(٢٢١٥٢) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢١٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كَانَ ثَلاَثُونَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَمِّنُونَ الرَّجُلَ يَعْتِقُ الْعَبْدَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ صَاحِبِهِ إِنْ كَانَ مُوسِرًا.

(٢٢١٥٣) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی مالدار ہونے کی صورت میں اگر مشترک غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے تو تیس صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ وہ ساتھی کے لئے ضامن ہوگا۔

(٢٢١٥٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّ عَبْدًا كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَعْتَقَهُ أَحَدُهُمَا ، فَرَكِبَ شَرِيكُهُ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ أَنْ يُقَوَّمَ عَلَيْهِ أَعلى الْقِيمَةِ.

(٢٢١٥٤) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک غلام دو شخصوں کے درمیان مشترک تھا، ان میں سے ایک نے اُس کو آزاد کر دیا، اُس کا ساتھی سواری پر سوار ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا، آپ رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: اِس کے لئے غلام کی اعلیٰ قیمت لگا کر ضمان ادا کر۔

(٢٢١٥٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِنْ كَانَ شُرَيْحٌ لَيَحْبِسَهُ بِهِ.

(٢٢١٥٥) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر شریح قاضی ہوتے تو اِس کو ضرور اس کام پر قید کرتے۔

(٢٢١٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ ، قَالَ : يَضْمَنُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدَ.

(٢٢١٥٦) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اگر ایک غلام دو بندوں کے درمیان مشترک ہو پھر اُن میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے، تو اگر اُس کے پاس مال ہے تو ساتھی کے لئے ضامن ہوگا اور اگر مال نہیں ہے تو غلام اپنی باقی قیمت کے لئے کوشش کرے گا۔

(٢٢١٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَنْهُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فَقَالَ : مِثْلَ ذَلِكَ ، فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّهُ صَغِيرٌ ؟ فَقَالَ : السُّنَّةُ.

(٢٢١٥٧) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سلیمان بن یسار سے سوال کیا؟ انہوں نے اسی طرح کہا، میں نے عرض کیا کہ وہ تو چھوٹا ہے انہوں نے کہا کہ سنت یہی ہے۔

(٢٢١٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ نَصِيبًا مِنْ مَمْلُوكٍ لَهُ فِيهِ

شِرْكٌ فَإِنَّهُ يَضْمَنُ مَا بَقِيَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مُوسِرًا ، وَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا اسْتُسْعِيَ الْعَبْدَ.

(۲۲۱۵۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر غلام میں کوئی شخص اپنا حصہ آزاد کردے تو اس کے لئے اس میں حصہ ہے، تو وہ باقی حصہ کا بھی ضامن ہوگا اگر وہ مال دار ہے اور اگر مال دار نہیں ہے تو غلام اپنی باقی قیمت کے لئے خود کوشش کرے گا۔

(۲۲۱۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ :فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَيَعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ ، فَقَالَ :هُوَ ضَامِنٌ لِنَصِيبِ صَاحِبِهِ.

(۲۲۱۵۹) حضرت عروہ سے مروی ہے کہ اگر غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو اور اُن میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کردے تو وہ اپنے ساتھی کے حصہ کا ضامن ہوگا۔

(۲۲۱۶۰) حَدَّثَنَا يحيى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ :فِي عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ ، قَالَ :يَتِمُّ عِتْقُهُ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدَ فِي النِّصْفِ ، وَكَانَ الْوَلاَءُ لِلَّذِي أَعْتَقَ.

(۲۲۱۶۰) حضرت عامر سے مروی ہے کہ ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا اُن میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کردیا، آپ نے فرمایا پورا آزاد ہوگیا ہے اگر اُس کے پاس مال نہیں ہے تو غلام باقی نصف قیمت کے لئے کوشش کرے گا۔ اور غلام کی وَلاء آزاد کرنے والے کو ملے گی۔

(۲۲۱۶۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ :أَنَّ عَبْدًا كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، قَالَ:فَحَبَسَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَاعَ فِيهِ غُنَيْمَةً لَهُ. (مسند ۱۵۱۳)

(۲۲۱۶۱) حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا، ان میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کو روکے رکھا، یہاں تک کہ اس نے اس کے بدلے میں اپنی ایک چھوٹی بکری بیچی۔

(۲۲۱۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ :فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيَعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ ، قَالاَ :هُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِ الَّذِي أَعْتَقَهُ وَيَضْمَنُ لِصَاحِبِهِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ يَوْمَ أَعْتَقَهُ.

(۲۲۱۶۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک غلام جو دو آدمیوں کے درمیان ہو پھر اُن میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کردے، آپ نے فرمایا جس نے آزاد کیا ہے اُس کے مال سے آزاد شمار کیا جائے گا، اور آزاد کرتے وقت جتنی قیمت تھی اُس کا اپنے ساتھی کے لئے ضامن ہوگا۔

(۲۱۷) ما العدل فِي المسلِمين ؟

مسلمانوں میں عدالت کیا ہے؟

(۲۲۱۶۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:الْعَدْلُ فِي الْمُسْلِمِينَ مَنْ لَمْ يُطْعَنْ عَلَيْهِ فِي بَطْنٍ، وَلاَ فَرْجٍ.

(۲۲۱۶۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں عدل یہ ہے کہ اُس پر ظاہر و باطن میں طعن نہ ہو۔

(۲۲۱۶٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حُیٍّ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :تَجُوزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مَا لَمْ يُصِبْ حَدًّا ، أَوْ يُعْلَمُ عَلَيْهِ خَرِبَةٌ فِی دِینِهِ.

(۲۲۱۶۴) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ جب تک آدمی پر حدٗ نہ لگی ہو یا اُس کے دین میں کوئی عیب نہ معلوم ہو اُس کی گواہی دینا ٹھیک ہے۔

(۲۲۱٦٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ مَنْ صَلَّى إِلاَّ أَنْ يَأْتِیَ الْخَصْمُ بِمَا يَجْرَحُهُ بِهِ.

(۲۲۱۶۵) حضرت حسن ؒ نمازی آدمی کی گواہی کو جائز سمجھتے تھے۔ الاّ یہ کہ اس کا خصم کوئی ایسی علت لے آئے جس سے عدالت میں پر جرح ہوسکتی ہو۔

(۲۲۱٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ :سَأَلَ عُمَرُ رَجُلاً ، عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ :لاَ نَعْلَمُ إِلاَّ خَيْرًا ، فَقَالَ :عُمَرُ :حَسْبُك.

(۲۲۱۶۶) حضرت عمر ؓ نے ایک دوسرے شخص کے متعلق دریافت کیا؟ اس نے کہا کہ میں نے تو خیر ہی دیکھی ہے، حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا یہی تعدیل تمہارے لئے کافی ہے۔

(۲۲۱٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :قَالَ شُرَيْحٌ :ادَّعِ وَأَكْثِرْ وَأَطْنِبْ وَأْتِ عَلَى ذَلِكَ بِشُهُودٍ عُدُلٍ ، فَإِنَّا قَدْ أُمِرْنَا بِالْعَدْلِ ، وَأَنْتَ فَسَلْ عَنْهُ ، فَإِنْ قَالُوا :اللَّهُ أَعْلَمُ ، فَاللَّهُ أَعْلَمُ . يَفْرَقُونَ أَنْ يَقُولُوا :هُوَ مُرِيبٌ ، وَلاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ مُرِيبٍ ، فَإِنْ قَالُوا :هُوَمَا عَلِمْنَاهُ عَدْلٌ مُسْلِمٌ ، فَهُوَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ كَذَلِكَ ، وَتَجُوزُ شَهَادَتُهُ.

(۲۲۱۶۷) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ پہلے دعویٰ کرو پھر اس میں زیادتی کرو اور خوب زیادتی طلب کرو، اور پھر اس پر عادل گواہ قائم کرو، بے شک ہمیں عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور آپ ان سے سوال کریں، اگر وہ لوگ کہیں کہ اللہ اعلم، تو اللہ زیادہ جاننے والا ہے، اور وہ اگر الگ الگ ہو کر یوں کہیں کہ وہ شکی ہے (شک میں ہے) تو شک والے کی گواہی معتبر نہیں، اور اگر وہ کہیں کہ: ہمیں نہیں معلوم اِس کے بارے میں مگر یہ عادل اور مسلمان ہے تو پھر وہ ان شاء اللہ اسی طرح ہے اور اُس کی گواہی معتبر ہے۔

(۲۱۸) الرّجل يشتري الجارية على أن لاَ يبيع ولا يهب

کوئی شخص اس شرط پر باندی خریدے کہ اِس کو فروخت یا ہبہ نہیں کرے گا

(۲۲۱٦٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِی، قَالَ:ابْتَعْت جَارِيَةً وَشَرَطَ عَلَیَّ أَهْلُهَا أَنْ لاَ أَبِيعَ ، وَلاَ أَهَبَ،

وَلاَ أُمْهِرَ ، فَإِذَا مِتّ فَهِيَ حُرَّةٌ ، فَسَأَلْت الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.
وَسَأَلْت مَكْحُولاً ؟ فقال : لاَ بأس به. فقلت : تخاف علي منه؟ قَالَ : بلى ، أرجو لك فيه أجرين.
وسألت عَطَاءً ، أَوْ سُئِلَ ؟ فَكَرِهَهُ.
قَالَ الأَوْزَاعِي : فَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْبَيْعُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. وَسَأَلْت عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ ؟ فَقَالَ : هَذَا فَرْجُ سُوءٍ.
وَسَأَلْت الزُّهْرِيَّ فَأَخْبَرَنِي : أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ يَسْأَلُهُ عَنْ جَارِيَةٍ ابْتَاعَهَا مِنِ امْرَأَتِهِ عَلَى أَنَّهُ إِنْ بَاعَهَا فَهِيَ أَحَقُّ بِهَا بِالثَّمَنِ ، فَقَالَ : عُمَرُ : لاَ تَطَأْ فَرْجًا فِيهِ شَيْءٌ لِغَيْرِك.

(۲۲۱۶۸) حضرت اوزاعی سے مروی ہے کہ میں نے ایک باندی خریدی اور اُس کے اہل نے مجھ پر شرط لگائی کہ میں اِس کو فروخت نہیں کروں گا، اور نہ ہی ہبہ کروں گا اور نہ ہی مہر میں دوں گا، اگر میں مرجاؤں تو وہ آزاد ہے، میں نے حضرت حکم بن عتیبہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، میں نے حضرت مکحول ؒ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، میں نے عرض کیا: آپ کو مجھ پر اندیشہ ہے؟ فرمایا کیوں نہیں، میں آپ کے لیے دو اجروں کی امید کرتا ہوں۔ میں نے حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا؟ تو انہوں نے اِس کو ناپسند سمجھا۔

حضرت اوزاعی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ بیع کرنا جائز ہے اور یہ شرط لگانا باطل ہے، میں نے حضرت عبدہ بن ابولبابہ سے دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: یہ بُری شرمگاہ (چیز) ہے۔ میں نے زہری سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ابن مسعود ؓ نے عمر ؓ سے خط کے ذریعہ اس باندی کا حکم پوچھا جو انہوں نے اپنی بیوی سے اس شرط پر خریدی تھی کہ اگر میں اس کو بیچوں تو اس کی قیمت کی حق دار تم ہوگی۔ تو عمر ؓ نے جواب دیا کہ تو ایسی فرج سے ہمبستری نہیں کرسکتا جس میں غیر کا بھی حق ہو۔

(۲۲۱۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَيْسَ مِنْ مَالِكِ مَا كَانَ فِيهِ مَثْنَوِيةٌ لِغَيْرِك.

(۲۲۱۶۹) حضرت قاسم ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: وہ تیرے مال میں سے نہیں ہے، جس میں تیرے غیر کا بھی دوہرا حصہ ہو۔

(۲۲۱۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَان ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّهَا كَرِهَتْ أَنْ تُبَاعَ الْجَارِيَةُ بِشَرْطِ أَنْ لاَ تُبَاعَ.

(۲۲۱۷۰) حضرت عائشہ ؓ ناپسند فرماتی ہیں کہ باندی کو اِس شرط کے ساتھ فروخت کیا جائے کہ اِس کو آگے فروخت نہیں کریں گے۔

(۲۲۱۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ عَلَى أَنْ لاَ يَبِيعَ ، وَلاَ يَهَبُ ، قَالَ : لاَ يَقْرَبُهَا.

(۲۲۱۷۱) حضرت سعید بن جبیر ؒ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص اِس شرط پر باندی خریدتا ہے کہ اُس کو فروخت یا ہبہ نہیں کرے گا، آپ ؒ نے فرمایا وہ اُس کے قریب نہیں آئے گا۔

(۲۲۱۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّهُ كَرِهَهَا.

(۲۲۱۷۲) حضرت عروہ ؓ اِس کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۲۲۱۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ تَطَأُ فَرْجًا فِيهِ شَرْطٌ.

(۲۲۱۷۳) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ ایسی شرمگاہ میں ہمبستری نہ کرو جس میں کوئی شرط ہو۔

(۲۲۱۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ عَلَى أَنْ لاَ يَبِيعَ ، وَلاَ يَهَبَ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۲۲۱۷۴) حضرت ابراہیم ؒ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص اِس شرط پر باندی خریدے کہ اُس کو فروخت یا ہبہ نہیں کرے گا، آپ ؒ نے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

(۲۲۱۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ عَلَى أَنْ لاَ يَبِيعَ ، وَلاَ يَهَبَ ، وَلاَ يَمْهَر ، قَالَ : وَدِدْت أَنِّي وَجَدْتهَا فَاشْتَرَيْتهَا بِهَذَا الشَّرْطِ وَأَشْتَرِطُ لَهُمْ أَنَّهَا عَتِيقٌ إِذَا مِتّ.

(۲۲۱۷۵) حضرت شعبی ؒ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص اِس شرط پر باندی خریدے کہ اُس کو فروخت یا ہبہ یا مہر میں نہیں دے گا، آپ ؒ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میں اُس کو پالوں، میں اُس کو شرط کے ساتھ خرید لوں گا، اور اُن کے لئے شرط لگاؤں گا کہ جب میں مر جاؤں تو یہ آزاد ہے۔

(۲۲۱۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ قَالَ : كُلُّ شَرْطٍ فِي بَيْعٍ يَهْدِمُهُ الْبَيْعُ إِلاَّ الْعَتَاقَ ، وَكُلُّ شَرْطٍ فِي نِكَاحٍ يَهْدِمُهُ النِّكَاحُ إِلاَّ الطَّلاَقَ.

(۲۲۱۷۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ہر وہ شرط جو بیع میں لگائی جائے وہ اس کو گرا دیتی ہے سوائے عتاق کے، اور ہر وہ شرط جو نکاح میں لگائی جائے اُس کو نکاح گرا دیتا ہے سوائے طلاق کے۔

(۲۲۱۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَتَتِ امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ : إِنَّ ابْنَتِي اُشْتُرِيَتْ عَلَى أَنْ لاَ تُبَاعَ ، قَالَ : ابْنَتُك عَلَى شَرْطِهَا.

(۲۲۱۷۷) حضرت شعبی ؒ کے پاس ایک خاتون آئی اور عرض کیا کہ میری بیٹی کو اس شرط پر خریدا گیا ہے کہ اُس کو فروخت نہیں کیا

جائے گا، آپ ﷺ نے فرمایا تیری بیٹی کی شراء کی شرط پر ہے (یعنی جو شرط شراء کے وقت لگائی ہے اسی پر ہو گی)۔

(۲۲۱۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ :أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ اشْتَرَى مِنِ ابنتِهِ زَيْنَبَ جَارِيَةً وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ :إِنْ بَاعَهَا فَهِيَ أَحَقُّ بِهَا بِالثَّمَنِ ، فَسَأَلَ ابْنُ مَسْعُودٍ عُمَرَ فَكَرِهَ أَنْ يَطَأَهَا.

(۲۲۱۷۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی سے باندی خریدی، اُس نے آپ پر شرط لگادی کہ اگر اس کو فروخت کیا تو وہ اُس کے ثمن کی زیادہ حق دار ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے ہمبستری کرنے کو ناپسند کیا۔۔

(۲۲۱۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُمَيْرٍ :أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِعَبْدِ اللهِ :لاَ تَقْرَبْهَا.

(۲۲۱۷۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اُس کے قریب مت جاؤ۔

(۲۱۹) فِي الرَّجلِ يعتِق عبده وليس له مالٌ غيره

اس شخص کے بارے میں جو اپنا غلام آزاد کردے اروا س کی اس غلام کے علاوہ کوئی جائیداد یا مال وغیرہ نہ ہو

(۲۲۱۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الأَعْرَجِ ، قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ أَعْتَقَهُ مَوْلاَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، قَالَ :فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْعَى فِي الدَّيْنِ. (عبدالرزاق ۱۶۷۷۶)

(۲۲۱۸۰) حضرت ابو یحییٰ الاعرج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ غلام کو اُس کے آقا نے اپنی وفات کے وقت آزاد کر دیا اور اُس کے پاس اِس کے علاوہ کوئی دوسرا مال بھی نہیں ہے اور اُس پر (مالک پر) دین بھی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا کہ وہ غلام اپنے آقا کے قرض کے لئے کوشش کرے۔

(۲۲۱۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :سُئِلَ عَلِيٌّ عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، قَالَ :يُعْتَقُ وَيَسْعَى فِي الْقِيمَةِ.

(۲۲۱۸۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے مرتے وقت اپنا غلام آزاد کر دیا اور اُس کے پاس اس کے علاوہ کوئی مال بھی نہیں ہے اور اس پر قرض بھی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ آزاد ہو جائے گا لیکن اپنی قیمت کی بقدر کوشش کرے گا۔

(۲۲۱۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :أَعْتَقَتِ امْرَأَةٌ جَارِيَةً لها ، لَيْسَ لَهَا مَالٌ غَيْرُهَا فَقَالَ

عَبْدُ اللهِ :تَسْعَى فِي قِيمَتِهَا.

(۲۲۱۸۲) حضرت قاسم رایٹیلیہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون نے اپنی باندی آزاد کردی اُس کے پاس اِس کے علاوہ دوسرا مال بھی نہ ہے، حضرت عبداللہ رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: وہ اپنی قیمت میں کوشش کرے گی۔

(۲۲۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ فِ مَرَضِهِ، ثُمَّ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ ، قَالَ يَسْعَى فِي قِيمَتِهِ ، فَإِنْ كَانَتِ الْقِيمَةُ أَكْثَرَ مِنَ الدَّيْ يَسْعَى لِلْغُرَمَاءِ فِي دَيْنِهِمْ ، وَنُظِرَ مَا بَقِيَ مِنْ شَيْءٍ فَلِلْوَرَثَةِ ثُلُثَاهُ وَلَهُ ثُلُثُهُ.

(۲۲۱۸۳) حضرت ابراہیم رایٹیلیہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے مرض الوفات میں اپنا غلام آزاد کیا پھر فوت ہوگیا اور اُس پر دین بھی ہو اور اُس غلام کے علاوہ اُس کے پاس مال بھی نہ ہو، فرماتے ہیں وہ اپنی قیمت کی بقدر کوشش کرے گا، اگر اُس کی قیمت قرض سے زیادہ ہو تو وہ قرض خواہوں کے لئے اُن کے قرض کی کوشش کرے گا، جو کچھ باقی رہ گیا ہے اس میں غور کیا جائے گا، پھ ورثاء کا اس میں دو تہائی ہوگا اور اس کا ایک تہائی حصہ ہوگا۔

(۲۲۱۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ :يُقَوَّمُ قِيمَةَ عَدْلٍ ، ثُمَّ يَسْعَى فِي قِيمَتِهِ.

(۲۲۱۸۴) حضرت شعبی رایٹیلیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مرض الوفات میں غلام آزاد کردے اور اُس کے پاس اُس کے علاوہ دوس مال نہ ہو، تو ایک عادل شخص اُس غلام کی قیمت لگائے گا اور پھر وہ غلام اُس قیمت میں کوشش کرے گا۔

(۲۲۰) الرّجل يعتِق عبده فِي مرضِهِ

کوئی شخص مرض الوفات میں غلام آزاد کردے

(۲۲۱۸٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ فِي مَرَضِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ ، قَالَ :أُجِيزُهُ بِرمَّتِهِ شَيْءٌ جَعَلَهُ لِلَّهِ لاَ أَرُدُّهُ.
وَقَالَ شُرَيْحٌ :أُجِيزُ ثُلُثَهُ وَأَسْتَسْعِيهُ فِي ثُلُثَيْهِ.

(۲۲۱۸۵) حضرت مسروق رایٹیلیہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے مرض الوفات میں اپنا غلام آزاد کردیا اور اُس کے پاس اُس کے علاوہ دوسرا مال بھی نہیں ہے؟ آپ رضی اللہ نے فرمایا: اُس کا یہ فیصلہ کل پر نافذ ہوگا، جس چیز کو اُس نے اللہ کے لئے آزاد کیا میں اُس کو رد نہیں کرسکتا، اور حضرت شریح رایٹیلیہ نے فرمایا: اُس کے ایک ثلث پر نافذ ہوگا اور وہ باقی دو ثلث میں کوشش کرے گا، (مال دے کر آزاد ہوگا)۔

(۲۲۱۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ :أَيُّ الْقَوْلَيْنِ أَعْجَبُ إِلَيْك ؟ قَالَ :قَوْلُ مَسْرُوقٍ

أَعْجَبُهُمَا إِلَيَّ فِي الْفَتْوَى ، وَقَوْلُ شُرَيْحٍ أَحَبُّ إِلَيَّ فِي الْقَضَاءِ.

(۲۲۱۸۶) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ: دونوں میں سے کون سا قول آپ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت مسروق رحمہ اللہ کا قول فتویٰ میں مجھے پسند ہے۔ اور حضرت شریح رحمہ اللہ کا قول قضاء میں مجھے زیادہ پسند ہے۔

(۲۲۱۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :يَعْتِقُ ثُلُثُهُ.

(۲۲۱۸۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں اُس کا ثلث آزاد شمار ہوگا۔

(۲۲۱۸۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ :يَعْتِقُ ثُلُثُهُ وَيَسْعَى فِي ثُلُثَيْهِ.

(۲۲۱۸۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ایسے شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو مرض الوفات میں اپنا غلام آزاد کر دے اور اُس کے پاس اِس کے علاوہ دوسرا مال بھی نہ ہو، اُس کا ثلث آزاد شمار ہوگا، اور باقی دو ثلث میں وہ کوشش کرے گا؟

(۲۲۱۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ بِعِتْقِ مَمْلُوكٍ لَهُ ، فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ ، فَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ يَسْعَى فِيمَا زَادَ.

(۲۲۱۸۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کرنے کی وصیت کرے تو وہ وصیت ثلث مال میں نافذ ہو گی، اگر غلام کی قیمت ثلث سے زائد ہو تو جو زائد رقم ہے اُس کے لئے غلام کوشش کرے گا۔

(۲۲۱) إذا أعتق العَبد فِي مرضِهِ

جن حضرات نے مرض الوفات میں اپنا غلام آزاد کیا

(۲۲۱۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ :زَعَمُوا أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يَقُولُ فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ بَعْضَ مَمْلُوكِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ ، قَالَ :يَعْتِقُ مِنْهُ مَا عَتَقَ وَيُسْتَسْعَى فِيمَا بَقِيَ.

(۲۲۱۹۰) حضرت یونس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ لوگ گمان کرتے تھے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے اُس شخص کے متعلق فرمایا تھا جس نے مرض الوفات میں اپنا بعض غلام آزاد کر دیا تھا، آپ نے فرمایا جتنا اُس نے آزاد کیا ہے اتنا آزاد شمار ہوگا، اور جو حصہ باقی ہے اُس کی قیمت کے لئے اس غلام سے کوشش کرائی جائے گی۔

(۲۲۱۹۱) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ ثُلُثَ عَبْدِهِ فِي مَرَضِهِ ، قَالَ : يُقَامُ فِي ثُلُثِهِ ، فَإِنْ كَانَ أَوْصَى بِوَصَايَا اسْتُسْعِيَ الْعَبْدَ.

(۲۲۱۹۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے اپنا ثلث غلام مرض الوفات میں آزاد کر دیا، فرمایا: وہ ثلث مال

میں نافذ ہوگا، اور اگر اُس نے وصیتوں میں اُس کی وصیت بھی کی تھی تو غلام سے قیمت کی کوشش کروائی جائے گی۔

(۲۲۱۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا أَعْتَقَ بَعْضَ عَبْدِهِ فِي مَرَضِهِ عَتَقَ كُلُّهُ ، فَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ سَعَى فِيمَا بَقِيَ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۱۹۲) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مرض الوفات میں اپنا بعض غلام آزاد کردے، تو پورا غلام آزاد شمار ہوگا اگر غلام کی قیمت ثلث مال سے زائد ہو تو ثلث مال سے جتنا زیادہ ہے اُس کے لئے غلام کوشش کرے گا۔

(۲۲۱۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، قَالَ :سُئِلَ هِشَامٌ عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ ، فَحَدَّثَنَا عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ :هُوَ فِي ثُلُثِهِ ، لاَ يَعْدُو ذَلِكَ.

(۲۲۱۹۳) حضرت ہشام ویشید سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے مرض الوفات میں اپنے غلام کے کچھ حصے آزاد کر دیے، پس آپ نے حضرت حفص بن سلیمان سے روایت بیان کی کہ حضرت حسن ویشید فرماتے ہیں وہ ثلث مال میں سے آزاد ہوگا۔

(۲۲۲) فِي شهادةِ السّمعِ أله أن يشهد بها ؟

کیا صرف سن کر گواہی دینا درست ہے؟

(۲۲۱۹٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ . وَعَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :شَهَادَةُ السَّمْعِ جَائِزَةٌ.

(۲۲۱۹۴) حضرت شعبی ویشید اور حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ سن کر گواہی دینا جائز ہے۔

(۲۲۱۹٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً سَمِعَ مِنْ قَوْمٍ شَيْئًا فَإِنَّهُ يَأْتِ الْقَاضِي فَيَقُولُ :لَمْ يُشْهِدُونِي ، وَلَكِنِّي سَمِعْت كَذَا وَكَذَا.

(۲۲۱۹۵) حضرت حسن ویشید فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی جماعت سے کوئی بات سن لے پھر وہ قاضی کے پاس آئے تو یوں کہے کہ انہوں نے مجھے گواہ تو نہیں بنایا لیکن میں نے ایسے ایسے سنا ہے۔

(۲۲۱۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ ، عَنْ أَبِيهِ فُرَاتٍ ، قَالَ :كَانَ لِي عَلَى رَجُلٍ خَمْسُونَ دِرْهَمًا فَذَهَبْت أَتَقَاضَاهُ وَرَجُلٌ يَسْمَعُ ، فَقُمْت بِهِ إلَى شُرَيْحٍ فَجَحَدَنِي فَقَالَ شُرَيْحٌ :بَيِّنَتُك ، فَقُلْتُ :رَجُلٌ كَانَ يَسْمَعُ وَهُوَ مُقِرٌّ لِي ، فَقَالَ :اُدْعُ بِهِ ، فَدَعَوْت بِهِ فَشَهِدَ ، فَقَالَ :قُمْ فَأَعْطِهِ حَقَّهُ.

(۲۲۱۹۶) حضرت فرات سے مروی ہے کہ میرے پچاس درہم کسی شخص کے اوپر تھے، میں اُس کے پاس گیا، اُس سے قرض کا مطالبہ کیا، اور ایک شخص یہ سب کچھ سن رہا تھا، میں اُس کو حضرت شریح ویشید کے پاس لے کر حاضر ہوا، اس نے میرا انکار کر دیا، حضرت شریح ویشید نے فرمایا: تیرے گواہ کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: ایک شخص یہ سب کچھ سن رہا تھا جبکہ اس نے میرے درہموں کا اقرار کیا تھا، آپ نے فرمایا اُس شخص کو بلاؤ، میں نے اُس کو بلایا اور اُس نے گواہی دی، حضرت شریح ویشید نے اُس شخص سے فرمایا کھڑے

جاؤ اور اُس کو اِس کا حق ادا کرو۔

(۲۲۱۹۷) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ مُخْتَبِيءٍ.

(۲۲۱۹۷) حضرت شریح ؒ مخبوط الحواس شخص کی گواہی کو قبول نہ فرماتے تھے۔

(۲۲۱۹۸) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ ، قَالَ : كَانَ الشَّعْبِيُّ لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ مُخْتَبِيءٍ.

(۲۲۱۹۸) حضرت شعبی ؒ مخبوط الحواس شخص کی گواہی کو قبول نہ کرتے تھے۔

(۲۲۱۹۹) حَدَّثَنَا إسحاق بن منصور، عن إسرائيل، عن مغيرة، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تجوز شهادة المختبيء.

(۲۲۱۹۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ مخبوت الاحواس شخص کی گواہی معتبر نہیں ہے۔

(۲۲۲۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الْمُخْتَبِءِ ، قَالَ : قَالَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ : كَذَا يُفْعَلُ بِالْخَائِنِ الظَّالِمِ ، أَوْ قَالَ الْفَاجِرِ.

(۲۲۲۰۰) حضرت شریح ؒ مخبوط الحواس شخص کی گواہی کو معتبر نہ سمجھتے تھے۔ حضرت عمرو بن حریث فرماتے ہیں کہ یہی معاملہ ظالم خائن کی گواہی کے ساتھ کیا جائے گا۔

(۲۲۲۰۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إذَا أَتَاكَ الْمُشْرِكُونَ فَحَكَّمُوكَ فِيمَا بَيْنَهُمْ بِحُكْمِ الْمُسْلِمِينَ ، فَلاَ تَعْدُهُ إلَى غَيْرِهِ ، أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ، وَخَلِّهِمْ وَأَهْلَ دِينِهِمْ.

(۲۲۲۰۱) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ جب تیرے پاس مشرکین آئیں اور تجھ کو مسلمانوں کے فیصلہ کے مطابق اپنا فیصل مقرر کرلیں تو ان کو غیر اسلام کے فیصلہ کی طرف مت لے جا، یا پھر ان کے اور ان کے اہل دین کے درمیان سے ہٹ جا اور ان سے اعراض کرلے۔

(۳۳۳) فِي الحكومةِ بين اليهودِ والنّصارى

یہود ونصاریٰ کے درمیان فیصلہ کرنا

(۲۲۲۰۲) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ عَنْ حُكُومَةِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى إذَا تَحَاكَمُوا إلَيْنَا ؟ فَقَالَ : احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِكَ فِي الْمُسْلِمِينَ ، لاَ يَجُوزُ بَيْنَهُمْ إلاَّ مَا يَجُوزُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۲۲۲۰۲) حضرت زہری ؒ سے دریافت کیا گیا کہ یہودی ونصاریٰ کے درمیان کیسے فیصلہ کیا جائے، جب وہ اپنا فیصلہ ہمارے پاس لائیں؟ آپ ؒ نے فرمایا: اُن کے درمیان مسلمانوں کی طرح فیصلہ کرو، ان میں بھی وہی امور جائز ہیں جو مسلمانوں میں جائز ہیں۔

(۲۲۲۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : خَلُّوا بَيْنَ أَهْلِ الْكِتَابِ وَبَيْنَ أَحْكَامِهِمْ ، فَإِذَا ارْتَفَعُوا إِلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا عَلَيْهِمْ مَا فِي كِتَابِكُمْ.

(۲۲۲۰۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب اور اُن کے فیصلوں کو چھوڑ دو، جب وہ فیصلہ لے کر خود تمہارے پاس آئیں تو ان کے مابین اپنی کتاب (یعنی قرآن پاک) کے مطابق فیصلہ کرو۔

(۲۲۲۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ علي مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ ، فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ إِلَى عَلِيٍّ يَسْأَلُهُ ، عَنْ مُسْلِمٍ فَجَرَ بِنَصْرَانِيَّةٍ ؟ فَكَتَبَ عَلِيٌّ : أَنْ أَقِمِ الْحَدَّ عَلَى الْمُسْلِمِ الَّذِي فَجَرَ بِالنَّصْرَانِيَّةِ ، وَارْفَعِ النَّصْرَانِيَّةَ إِلَى النَّصَارَى يَقْضُونَ فِيهَا مَا شَاؤُوا.

(۲۲۲۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو مصر کا حاکم بنا کر بھیجا، حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تحریر کیا اور دریافت فرمایا کہ ایک مسلمان نے نصرانیہ عورت سے زنا کیا ہے اِس کا کیا حکم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب تحریر فرمایا کہ جس مسلمان نے نصرانیہ کے ساتھ زنا کیا ہے اُس پر حد جاری کرو، اور نصرانیہ خاتون کو نصاریٰ کے حوالہ کر دو وہ اُس کے بارے میں جو چاہیں فیصلہ کریں۔

(۲۲۲۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : نُسِخَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ﴾ ﴿احْكُمْ بَيْنَهُمْ ، أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾. (طبری ۲۴۵)

(۲۲۲۰۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ﴾ منسوخ ہوگئی ہے قرآن کی آیت ﴿احْكُمْ بَيْنَهُمْ ، أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾ سے۔

(۲۲۲۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ حَكَمَ ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَحْكُمْ.

(۲۲۲۰۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو فیصلہ کرلو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔

(۲۲۲۰۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيًّا بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْهِ يَهُودُ مَعَ يَهُودِيٍّ وَمُنَافِقٍ. (ابو داؤد ۴۴۴۹)

(۲۲۲۰۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس یہودی کو رجم فرمایا تھا جس کو یہود نے ایک یہودی اور منافق کے ساتھ بھیجا تھا۔

(۲۲۲۰۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً.

(ترمذی ۱۴۳۷۔ احمد ۵/ ۹۱)

(۲۲۲۰۸) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور خاتون کو رجم فرمایا۔

(۲۲۲۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ : عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا. (مسلم ۱۳۲۷۔ ابو داؤد ۴۴۴۴)

(۲۲۲۰۹) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو رجم فرمایا۔

(۲۲۲۱۰) حَدَّثَنَا عبد الرحيم بن سليمان ، عَنْ مجالد ، عن عامر ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً. (مسلم ۱۳۲۸۔ ابو داؤد ۴۴۴۸)

(۲۲۲۱۰) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور خاتون کو رجم فرمایا۔

(۲۲۲۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ أَنَا فِيمَنْ رَجَمَهُمَا. (مسلم ۱۳۲۶۔ ابو داؤد ۴۴۴۳)

(۲۲۲۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یہودیوں کو رجم فرمایا۔ میں بھی اُن لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے ان کو رجم کیا تھا۔

(٢٢٤) شهادة شارب الخمر تقبل أم لاَ ؟

شرابی آدمی کی گواہی قبول کریں گے کہ نہیں؟

(۲۲۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُرْدُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ رَجُلاً حُدَّ فِي الْخَمْرِ ، فَشَهِدَ عِنْدَ شُرَيْحٍ ، فَسَأَلَنِي عَنْهُ ؟ فَقُلْتُ :مِنْ خَيْرِ شَبَابِنَا ، فَأَجَازَ شَهَادَتَهُ.

(۲۲۲۱۲) حضرت کردوس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان کو شراب کی وجہ سے حد لگائی گئی، پھر اُس نے حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس گواہی دی، انہوں نے اُس کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا؟ میں نے عرض کیا ہمارے نوجوانوں میں سے اچھا ہے۔ تو آپ نے اُس کی گواہی کو قبول فرمایا۔

(۲۲۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى فِي رَجُلٍ شَرِبَ الْخَمْرَ :إِنْ تَابَ فَاقْبَلْ شَهَادَتَهُ.

(۲۲۲۱۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا کہ شرابی اگر توبہ کر لے تو اُس کی گواہی قبول کر لو۔

(۲۲۲۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ:أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ ضُرِبَ فِي الْخَمْرِ.

(۲۲۲۱۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ایسے شخص کی گواہی قبول فرمائی جس کو شراب کی وجہ سے حد لگائی گئی تھی۔

(٢٢٥) فِي شهادة الأخ لأَخِيهِ

بھائی کی گواہی بھائی کے حق میں

(۲۲۲۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ :أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ

الأَخِ لأَخِيهِ.

(۲۲۲۱۵) حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے بھائی کی گواہی بھائی کے حق میں قبول فرمائی۔

(۲۲۲۱۶) حَدَّثَنَا ابْن فضيل ، عن عطاء بن أبى رباح ، قَالَ : كان بين رجلين من الحى خصومة ، فشهد لأحدهما أخوه لأبيه وأمه عند شريح ، فقال الرجل :أنت أخوه ، قَالَ :فهل لك من الذى تشهد عليه شيء ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ لخصمه :فبأى شيء أرد شهادته؟

(۲۲۲۱۶) حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ محلّہ کے دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا، ان میں سے ایک کے لیے اس کے بھائی نے حضرت شریح رحمہ اللہ کے سامنے گواہی دی، دوسرے شخص نے کہا کہ تو اُس کا بھائی ہے، حضرت شریح رحمہ اللہ نے دریافت فرمایا کہ: کیا تیرے لئے کوئی چیز ہے اُس شخص سے کہ تو اُس پر گواہی دے؟ اُس نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے خصم سے فرمایا پھر کس چیز کی وجہ سے تو اُس کی گواہی کو رد کر رہا ہے؟

(۲۲۲۱۷) حَدَّثَنَا أبو معاوية ، عن عاصم ، عن الشعبى ، قَالَ :أدنى ما تجوز شهادته :شهادة الأخ لأخيه.

(۲۲۲۱۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب سے قریبی رشتہ دار کہ جس کی گواہی جائز ہے وہ ایک بھائی کی دوسرے بھائی کے لیے گواہی ہے۔

(۲۲۲۱۸) حَدَّثَنَا ابن مهدى، عن حماد بن سلمة، عن أبى هاشم، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ:تجوز شهادة الأخ لأخيه.

(۲۲۲۱۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ بھائی کی گواہی بھائی کے حق میں قبول (معتبر) سمجھتے تھے۔

(۲۲۲۱۹) حَدَّثَنَا ابن مهدى ، عن سفيان ، عن عثمان البتى ، عن الشعبى :بمثله.

(۲۲۲۱۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۲۲۰) حَدَّثَنَا روح بن عبادة ، عن ابن جريج ، عن مزاحم بن أبى مزاحم ، عن ابن أبى يزيد ، عن ابن الزبير: انه أجاز شهادة الأخ لأخيه.

(۲۲۲۲۰) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھائی کی گواہی کو بھائی کے حق میں معتبر قرار دیا۔

(۲۲۲۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :تَجُوزُ شَهَادَةُ الأَخِ لأَخِيهِ.

(۲۲۲۲۱) حضرت حسن رحمہ اللہ بھائی کی گواہی بھائی کے حق میں معتبر سمجھتے تھے۔

(۲۲۲۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ:تَجُوزُ شَهَادَةُ الأَخِ لأَخِيهِ إذَا كَانَ عَدْلاً.

(۲۲۲۲۲) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بھائی اگر عادل ہو تو اُس کی گواہی بھائی کے حق میں معتبر ہے۔

(۲۲۲۲۳) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ أَخٍ لأَخِيهِ.

(۲۲۲۲۳) حضرت شریح رحمہ اللہ نے بھائی کی گواہی بھائی کے حق میں قبول فرمائی۔

(۲۳۶) الرّجل یُحَلَّف فینکل عنِ الیمِینِ

آدمی سے قسم اٹھوائی جائے وہ قسم اٹھانے سے انکار کر دے

(۲۲۲۲٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : نَكَلَ رَجُلٌ عِنْدَ شُرَيْحٍ عَنِ الْيَمِينِ ، فَقَضَى شُرَيْحٌ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : أَنَا أَحْلِفُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : قَدْ مَضَى قَضَائِي.

(۲۲۲۲۴) حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت شریح رحمہ اللہ کے سامنے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا، حضرت شریح رحمہ اللہ نے فیصلہ فرما دیا، اُس شخص نے عرض کیا کہ میں قسم اٹھاتا ہوں، حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا میرا فیصلہ اب ہو چکا ہے۔

(۲۲۲۲٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ أَمَرَهُ أَنْ يَسْتَحْلِفَ امْرَأَةً فَأَبَتْ أَنْ تَحْلِفَ فَأَلْزَمَهَا ذَلِكَ.

(۲۲۲۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون سے قسم اٹھانے کا کہا، اُس نے قسم اُٹھانے سے انکار کر دیا، تو انہوں نے وہ قسم اس کو لازم کر دی۔ (یعنی بغیر قسم کے اس کے حق فیصلہ نہیں کیا جائے گا)

(۲۲۲۲٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمٍ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَاعَ غُلاَمًا لَهُ بِثَمَانِمِئَةِ دِرْهَمٍ ، فَوَجَدَ بِهِ الْمُشْتَرِي عَيْبًا فَخَاصَمَهُ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ لَهُ : عُثْمَانُ : بِعته بِالْبَرَائَةِ ، فَأَبَى أَنْ يَحْلِفَ ، فَرَدَّهُ عُثْمَانُ عَلَيْهِ.

(۲۲۲۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم کا ایک غلام فروخت فرمایا۔ مشتری نے اس میں عیب پایا، وہ جھگڑا لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ: آپ نے عیب سے بری ہو کر فروخت کیا تھا؟ انہوں نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غلام اُن کو واپس لٹا دیا۔

(۲۲۲۲۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالاَ : اشْتَرَى عَبْدُ اللهِ غُلاَمًا لاِمْرِءٍ ، فَلَمَّا ذَهَبَ بِهِ إِلَى مَنْزِلِهِ حُمَّ الْغُلاَمُ ، فَجَاءَ لِيَرُدَّ الْغُلاَم ، فَخَاصَمَهُ إِلَى الشَّعْبِيِّ فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ : بَيِّنَتُكَ أَنَّهُ دَلَّسَ لَكَ عَيْبًا ؟ فَقَالَ : لَيْسَ لِي بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ : لِلرَّجُلِ : احْلِفْ أَنَّكَ لَمْ تَبِعْهُ ذَا دَاءٍ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : إِنِّي أَرُدُّ الْيَمِينَ عَلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَضَى الشَّعْبِيُّ بِالْيَمِينِ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : إِمَّا أَنْ تَحْلِفَ وَإِلاَّ جَازَ عَلَيْكَ الْغُلاَمُ.

(۲۲۲۲۷) حضرت مغیرہ اور حضرت شبرمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ نے ایک غلام خریدا، جب اُس کو لے کر مکان پر پہنچے تو غلام کو بخار ہو گیا، وہ غلام کو واپس کرنے کے لئے لے کر آئے، جھگڑا حضرت شعبی رحمہ اللہ کے پاس لے گئے، آپ رحمہ اللہ نے حضرت عبد اللہ سے فرمایا: اس پر گواہ پیش کرو کہ اس نے تیرے سے غلام کے عیب کو چھپایا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا میرے پاس گواہ نہیں ہیں،

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے شخص سے فرمایا: آپ قسم اٹھاؤ کہ آپ نے غلام بیماری کی حالت میں فروخت نہیں کیا۔ اُس شخص نے کہا کہ میں قسم کو عبداللہ پر لوٹاتا ہوں، حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے اُن پر قسم اٹھانے کا فیصلہ فرمایا اور فرمایا: آپ قسم اٹھاؤ وگرنہ آپ پر غلام لازم ہو جائے گا۔

(۲۲۷) فِي الْقَاضِي يأخذ الرِّزق

قاضی کا تنخواہ (اجرت) لینا

(۲۲۲۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابت يَأْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا.

(۲۲۲۲۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قضاء پر اجرت لیتے تھے۔

(۲۲۲۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الأَعْمَش، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مَسْرُوقٍ: أَنَّهُ كَانَ لاَ يَأْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا.
وَذَكَرَ عَنِ الْقَاسِمِ نَحْوَهُ ، أَوْ شَيء هَذَا مَعْنَاهُ.

(۲۲۲۲۹) حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ قضاء پر اجرت نہیں لیتے تھے۔

(۲۲۲۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَكْرَهُ أَنْ آخُذَ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا.

(۲۲۲۳۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قضاء پر اجرت لینے کو ناپسند کرتا ہوں۔

(۲۲۲۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يَنْبَغِي لِقَاضِي الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَأْخُذَ أَجْرًا ، وَلاَ صَاحِبِ مَغْنَمِهِمْ.

(۲۲۲۳۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے قاضی کے لئے اجرت لینا مناسب نہیں ہے، اور نہ ہی اُن کے مال غنیمت والے کے لئے۔

(۲۲۲۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْخُذَ الْقَاضِيَ رِزْقًا مِنْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ.

(۲۲۲۳۲) حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ قاضی بیت المال سے اجرت وصول کرے۔

(۲۲۲۳۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : بَلَغَنَا ، أَوْ قَالَ : بَلَغَنِي ، أَنَّ عَلِيًّا رَزَقَ شُرَيْحًا خَمْسَمِئَةٍ.

(۲۲۲۳۳) حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ کی پانچ سو درہم اجرت (تنخواہ) مقرر فرمائی تھی۔

(۲۲۸) فِی بیعِ الثمرۃِ متی تباع؟

پھلوں کی بیع کا بیان (اُن کو کب فروخت کیا جائے گا؟)

(۲۲۲۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ يُنْهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تُطْعِمَ ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : حَتَّى يَبْدُو صَلاَحُهَا.

(۲۲۲۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھلوں کی بیع سے منع کیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ پک کر کھانے کے قابل ہو جائیں، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب پک کر ظاہر ہو جائیں تو بیع جائز ہے۔

(۲۲۲۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ وَكِيعٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مِنَ الرِّبَا أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ وَهِيَ مُغْضَفَةٌ لَم تَطِبْ.

(۲۲۲۳۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ پکنے سے قبل پھلوں کی بیع کرنا سود ہے۔

(۲۲۲۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : لاَ تُسْلِم فِي نَخْلٍ حَتَّى يَصْفَرَّ ، أَوْ يَحْمَرَّ ، وَلاَ فِي فِرَاخ زَرْعٍ وَهُوَ أَخْضَرُ حَتَّى يُسَنْبِلَ.

(۲۲۲۳۶) حضرت الاسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کھجور میں بیع سلم مت کر یہاں تک کہ وہ زرد یا سرخ نہ ہو جائے، اور اسی طرح چھوٹی کھیتی میں، اس حال میں کہ وہ سرسبز ہو، یہاں تک کہ اُس کا پھول آ جائے۔

(۲۲۲۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا. (بخاری ۲۱۸۳۔ مسلم ۱۱۶۷)

(۲۲۲۳۷) حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو پکنے سے قبل بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۲۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُبَاعُ النَّخْلُ حَتَّى يَشْتَدَّ نَوَاهُ وَتُؤْمَنَ عَلَيْهِ الآفَةُ.

(۲۲۲۳۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک کھجور کی گٹھلی سخت نہ ہو جائے اور وہ آفت سے محفوظ نہ ہو جائے اُس کی بیع نہیں کریں گے۔

(۲۲۲۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زيد بن ثَابِتٍ : أَنَّهُ كَانَ يَبِيعُ ثَمَرَتَهُ إِذَا طَلَعَتِ الثُّرَيَّا.

(۲۲۲۳۹) حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پھلوں کے درخت کی بیع فرما دیتے تھے جب ثریا ستارہ طلوع ہوتا تھا۔ (یہ اُس کے پکنے کی علامت ہوتی)

(٢٢٢٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا. (مسلم ٨٦۔ احمد ٣/ ٣٨١)

(٢٢٢٤٠) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو پکنے سے قبل بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢٢٤١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : لاَ تُبَاعُ الثَّمَرَةُ حَتَّى تَزْهُوَ وَتُؤْمَنَ عَلَيْهَا الآفَةُ.

(٢٢٢٤١) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پھلوں کی بیع مت کرو یہاں تک کہ وہ نشو ونما پالیں اور آفت سے محفوظ ہو جائیں۔

(٢٢٢٤٢) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا ، قِيلَ لأَنَسٍ : وَمَا بُدُوُّ صَلاَحِهَا ؟ قَالَ : تَحْمَرُّ ، أَوْ تَصْفَرُّ. (بخاری ٢١٩٨۔ مسلم ١١٩٠)

(٢٢٢٤٢) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بُدُوِّ صلاح سے قبل پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا بُدُوِّ صلاح سے کیا مراد ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھل سرخ یا زرد ہو جائے۔

(٢٢٢٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ ، عن عامر ، قَالَ : لاَ يُبَاعُ النَّخْلُ حَتَّى يَحْمَرَّ ، أَوْ يَصْفَرَّ.

(٢٢٢٤٣) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کھجور جب تک سرخ یا زرد نہ ہو جائے اُس کی بیع نہیں کی جائے گی۔

(٢٢٢٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا احْمَرَّ بَعْضُهُ فَلاَ بَأْسَ بِشِرَائِهِ.

(٢٢٢٤٤) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کھجور کا بعض حصہ پک کر سرخ ہو جائے تو پھر اُس کی بیع میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٢٢٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أُمِّ ثَوْرٍ ، عَنْ زَوْجِهَا بِشْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : مَتَى يُبَاعُ النَّخْلُ ؟ قَالَ : إِذَا احْمَرَّ ، أَوِ اصْفَرَّ.

(٢٢٢٤٥) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کھجور کی بیع کب کی جائے گی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب وہ پک کر سرخ یا زرد ہو جائے۔

(٢٢٢٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ : لاَ تَبْتَاعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا. قَالَ الزُّهْرِيُّ : فَذَكَرْت ذَلِكَ لِسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ : إِنَّ الْعَاهَةَ تَكُونُ بَعْدَ طُلُوعِ الثُّرَيَّا.

(عبدالرزاق ١٤٣١٦)

(٢٢٢٤٦) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک ثریا ستارہ طلوع نہ ہو جائے پھلوں کو مت خریدو۔ حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے اس کا ذکر فرمایا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک آفت بھی ثریا کے طلوع

ہونے کے بعد آتی ہے۔

(٢٢٢٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ شِرَاءِ الثَّمَرَةِ ؟ فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا.

(٢٢٢٤٧) ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پھلوں کی بیع کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بُدُوِ صلاح سے قبل پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢٢٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ الله ، أَنَّهُمَا قَالاَ : لاَ يُبَاعُ النَّخلُ حَتَّى يَحْمَرَّ ، أَوْ يَصْفَرَّ.

(٢٢٢٤٨) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک کھجور سرخ یا زرد نہ ہو جائے اُس کی بیع نہیں کی جائے گی۔

(٢٢٢٤٩) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنْ لاَ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا.

(٢٢٢٤٩) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے عمّال کو تحریر فرمایا کہ بُدُوِ صلاح سے قبل پھلوں کی بیع نہ کی جائے۔

(٢٢٢٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، عَنْ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُحْرَزَ مِنْ كُلِّ عَارِضٍ.

(ابو داؤد ٣٣٦٢۔ احمد ٢/ ٣٨٧)

(٢٢٢٥٠) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ ہر عارض (آفت سے) محفوظ ہو جائیں۔

(٢٢٢٥١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا. (طبرانی ٧٥٩٢)

(٢٢٢٥١) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بُدُوِ صلاح سے پہلے (پکنے سے قبل) پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢٢٥٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : لاَ تَبْتَاعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا ، قَالُوا : وَمَا بُدُوُّ صَلاَحِهَا ؟ قَالَ : حَتَّى تَذْهَبَ عَاهَتُهَا وَيَخْلُصَ طِيبُهَا.

(٢٢٢٥٢) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بُدُوِ صلاح سے قبل پھلوں کی بیع مت کرو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ بُدُوِ صلاح سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہاں تک کہ وہ آفت سے محفوظ ہو جائے اور

اُس کی خوشبو خالص اور کھری اور صاف ہو جائے۔

(۲۲۲۵۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا. (مسلم ۵۶۔ احمد ۲/ ۲۶۲)

(۲۲۲۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بُدُوِ صلاح سے پہلے (پکنے سے قبل) پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۹) الرّجل يأخذ مِن مالِ عبدِهِ أو أمتِهِ

آقا کا غلام یا باندی کا مال استعمال کرنا

(۲۲۲۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : يَأْخُذُ السيد مِنْ مَالِ مَمْلُوكِهِ مَا شَاءَ.

(۲۲۲۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آقا اپنے مملوک کے مال میں سے جو چاہے لے سکتا ہے۔

(۲۲۲۵٥) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ عَبْدِهِ ؟ فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُ ذَلِكَ مِنَ الإِحْسَانِ.

(۲۲۲۵۵) حضرت محمد رحمہ اللہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ آقا غلام کے مال میں سے لے سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اُس کو احسان میں سے نہیں سمجھتا۔ (مناسب نہیں ہے)۔

(۲۲۲۵٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالُوا : مَنْ كَانَ لَهُ عَبْدٌ مُخَارَجٌ وَأَمَةٌ يَطُوفُ عَلَيْهَا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِمَّا أَعْطَاهُمَا شَيْئًا.

(۲۲۲۵۶) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس شخص کا غلام خراج دیتا ہو یا باندی جس کے ساتھ ہمبستری کرتا ہو اُس آقا کے لئے جائز نہیں ہے جو اُن کو عطا کیا ہے اُس میں سے کچھ وصول کرے۔

(۲۳۰) القاضِي يقضِي فِي المسجِدِ

قاضی کا مسجد میں بیٹھ کر فیصلہ کرنا

(۲۲۲۵۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أن لاَ يَقْعُدَنَّ قَاضٍ فِي الْمَسْجِدِ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِيهِ الْمُشْرِكُونَ فَإِنَّهُمْ نَجَسٌ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ﴾.

(۲۲۲۵۷) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے عمال کو تحریر فرمایا کہ قاضی فیصلہ کے لئے مسجد میں نہ بیٹھے اُس کے پاس مشرک بھی آئیں گے جبکہ وہ ناپاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ﴾.

(۲۲۲۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْمُثَنَّى بن سَعِيدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَسَنَ وَزُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى يَقْضِيَانِ فِي الرَّحْبَةِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ.

(۲۲۲۵۸) حضرت مثنیٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ کو مسجد سے باہر کشادہ زمین پر فیصلہ کرتے ہوئے دیکھا۔

(۲۲۲۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ يَحْيَى بْنَ يَعْمُرَ يَقْضِي فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۲۲۵۹) حضرت عبد الرحمٰن بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ کو مسجد میں بیٹھ کر فیصلہ کرتے ہوئے دیکھا۔

(۲۲۲۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْجَعْدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ شُرَيْحٍ:أَنَّهُ كَانَ إِذَا كَانَ يَوْمُ مَطِيرٍ قَضَى فِي دَارِهِ.

(۲۲۲۶۰) حضرت شریح رحمہ اللہ بارش والے دن اپنے گھر میں فیصلے فرماتے۔

(۲۲۲۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أبي غنية ، قَالَ :رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَقْضِي فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۲۲۶۱) حضرت ابن ابو غنیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ کو مسجد میں فیصلہ کرتے ہوئے دیکھا۔

(۳۳۱) فِي اليهودِيِّ والنّصرانِيِّ والمملوكِ يشهد

یہودی، نصرانی اور غلام کی گواہی دینا

(۲۲۲۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَتَادَةَ ، قَالاَ :أَهْلُ الْكِتَابِ ، وَالْعَبْدُ ، وَالصَّبِيُّ إِذَا كَانَتْ عِنْدَهُمْ شَهَادَةٌ ، فَأَسْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ ، وَعَتَقَ الْعَبْدُ ، وَشَبَّ الصَّبِيُّ ، فَشَهَادَتُهُمْ جَائِزَةٌ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ رُدَّتْ وَهُمْ كَذَلِكَ.

(۲۲۲۶۲) حضرت زہری اور قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اہل کتاب، غلام اور بچہ گواہ ہوں پھر اہل کتاب مسلمان ہو جائے اور غلام آزاد ہو جائے اور بچہ بڑا ہو جائے تو اُن کی گواہی دینا درست ہے، ہاں اگر اُن کی پہلی والی حالت میں گواہی رد کر دی گئی ہو تو پھر جائز نہیں۔

(۲۲۲۶۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :فِي الْعَبْدِ يَشْهَدُ بِالشَّهَادَةِ فَتُرَدُّ ، ثُمَّ يَعْتِقُ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ.

(۲۲۲۶۳) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام اگر غلامی میں گواہی دے اور اُس کی گواہی رد کر دی جائے پھر وہ آزاد ہو جائے تو

پھر اُس کی گواہی (اُسی معاملہ میں جس میں پہلے رد کردی گئی تھی) درست نہیں ہے۔

(٢٢٢٦٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَبْدِ وَالذِّمِّيِّ إِذَا شَهِدَا فَرُدَّتْ شَهَادَتُهُمَا ، ثُمَّ عَتَقَ هَذَا ، أَوْ أَسْلَمَ هَذَا :إِنَّهَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُمَا.

(۲۲۲۶۴) حضرت حسن ﷺ فرماتے ہیں کہ غلام اور ذمی اگر گواہی دیں اور اُن کی گواہی رد کردی جائے پھر غلام آزاد ہو جائے اور ذمی مسلمان ہو جائے تو اُن کی گواہی درست ہے۔

(٢٢٢٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا شَهِدَ الْعَبْدُ فَرُدَّتْ شَهَادَتُهُ ، ثُمَّ أُعْتِقَ ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ :تَجُوزُ.

(۲۲۲۶۵) حضرت ابراہیم ﷺ فرماتے ہیں کہ غلام گواہی دے اور اُس کی گواہی رد کردی جائے، پھر وہ آزاد ہو جائے، تو پھر اُس کی وہ گواہی معتبر نہیں، جبکہ حضرت حکم ﷺ فرماتے ہیں اُس کی گواہی درست ہے۔

(٢٢٢٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِذَا شَهِدَ الْعَبْدُ فَرُدَّتْ شَهَادَتُهُ ، ثُمَّ أُعْتِقَ فَإِنَّهَا لاَ تَجُوزُ.

(۲۲۲۶۶) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ غلام اگر گواہی دے اور اُس کی گواہی رد کردی جائے پھر آزاد ہو جائے تو اُس کی گواہی معتبر نہیں ہے۔

(٢٢٢٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ قَالَ :إِذَا شَهِدَ الْعَبْدُ فَرُدَّتْ شَهَادَتُهُ ، ثُمَّ أُعْتِقَ ، قَالَ :فَإِنَّهَا لاَ تَجُوزُ.

(۲۲۲۶۷) حضرت شریح ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر غلام گواہی دے اور اُس کی گواہی رد کردی جائے پھر وہ آزاد ہو جائے تو اُس کی گواہی معتبر نہیں۔

(٢٢٢٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَعَطَاءٍ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْعَبْدِ :إذا شهدوا شهادة لم يقيموها حتى يُعتق ويسلم اليهودي والنصراني ، فَشَهَادَتُهُمْ جَائِزَةٌ.

(۲۲۲۶۸) حضرت عمر ﷺ یہودی، نصرانی اور غلام کی گواہی کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے کوئی گواہی دی جس کو وہ قائم نہ کر سکے (یعنی رد ہو گئی) یہاں تک کہ غلام آزاد ہو گیا اور یہودی اور نصرانی مسلمان ہو گئے تو ان کی گواہی جائز ہو گی تو اُن کی گواہی درست ہے۔

(۲۳۲) فِي الإِشهادِ يُشهِد رجلينِ أو أكثر

نوٹس دیتے وقت دو یا زیادہ لوگوں کو گواہ بنایا جائے گا

۲۲۲۶۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، قَالَ :حدَّثَني ابْنُ سُرَاقَةَ :أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ كَتَبَ لأَهْلِ دَيْرِ طَيَايَا :إِنِّي أَمَّنْتُكُمْ عَلَى دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَكَنَائِسِكُمْ أَنْ تُخَرَّبَ ، أَوْ تُكسر مَا لَمْ تُحْدِثُوا ، أَوْ تُؤْوُوا مُحْدِثًا مَغِيلَةً ، فَإِنْ أَنْتُمْ أَحْدَثْتُمْ ، أَوْ أَوَيْتُمْ مُحْدِثًا مَغِيلَةً ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنكُمُ الذِّمَّةُ ، وَإِنَّ عَلَيْكُمْ إِنْزَالَ الضَّيْفِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، وَإِنَّ ذِمَّتَنَا بَرِيئَةٌ مِنْ مَعَرَّةِ الْجَيْشِ . شَهِدَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَشُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ وَقُضَاعِي بْنُ عَامِرٍ وَكَتَبَ. (سعيد بن منصور ۲۶۰۵)

۲۲۲۶۶) حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے دیر طیایا کے لوگوں کو لکھا کہ میں نے تمہارے خون، اموال اور عبادت گاہوں کو امان دی ہے کہ اُن کو برباد نہ کیا جائے اور نہ توڑا جائے، جب تک کہ تم لوگ کوئی نیا کام نہ کیئے جاؤ یا تم کسی قاتل کو ٹھکانہ دو، پس اگر تم نے کوئی کام کیا یا کسی قاتل کو ٹھکانہ دیا تو پھر میں تمہارے ذمہ سے بری ہوں، تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم مہمان کی تین دن مہمان نوازی کرو، بے شک ہم لشکر کی غلطی، لغزش سے بری ہیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، حضرت یزید بن سفیان رضی اللہ عنہ، حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور قضاعی بن عامر رضی اللہ عنہ نے گواہی دی (گواہ بنے) اور اس کو لکھ لیا گیا۔

۲۲۲۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِكَاتِبٍ يَكْتُبُ بَيْنَ النَّاسِ وَهُوَ يُشْهِدُ أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْنِ فَنَهَاهُ ، ثُمَّ مَرَّ بَعْدُ فَقَالَ :أَلَمْ أَنْهَكَ ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ :أَطَعْتُ اللَّهَ وَعَصَيْتُكَ.

وَكَانَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ :شَهِدَ عَبْدُاللهِ بْنُ الأَرْقَمِ وَمُعَيْقِيبٌ. وَكَانَ فِي صَدَقَةِ عَلِيٍّ شَهِدَ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ، وَكَتَبَ.

۲۲۲۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گذرے جو لوگوں کے درمیان بیٹھا لکھ رہا تھا۔ اور وہ دو سے زیادہ گواہ بنا رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کو منع فرمایا، پھر کچھ دیر بعد گذرے (تو وہ وہی کام کر رہا تھا) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا؟ اس شخص نے کہا: میں نے اللہ کی اطاعت کی اور آپ کی نافرمانی۔ اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صدقہ کے متعلق تھا، حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ نے گواہی دی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صدقہ کے متعلق فلاں بن فلاں نے گواہی دی تھی۔ اور فلاں نے تحریر کیا۔

۲۲۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ ، قَالَ:حدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَالِمٍ، قَالَ :لَمَّا أَجْلَى الْحَجَّاجُ أَهْلَ الأَرْضِ أَتَتْنِي امْرَأَةٌ بِكِتَابٍ زَعَمَتْ أَنَّ الَّذِي أُعْتِقَ أَبُوهَا :هَذَا مَا اشْتَرَى طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ مِنْ فُلاَنِ بن فلان ، اشْتَرَى مِنْهُ فَتَاهُ دِينَارًا أَوْ دِرْهَمًا بِخَمْسِمِئَةِ دِرْهَمٍ بِالْجَيِّدِ وَالطَّيِّبِ وَالْحَسَنِ ، وَقَدْ دَفَعَ إِلَيْهِ الثَّمَنَ وَأَعْتَقَهُ لِوَجْهِ اللهِ ، فَلَيْسَ لأَحَدٍ عَلَيْهِ سَبِيلٌ إِلاَّ سَبِيلَ الْوَلاَءِ ، فَشَهِدَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ وَزِيَادٌ.

(۲۲۲۷۱) حضرت موسیٰ بن سالم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حجاج نے اہل علاقہ کو جلا وطن کیا، میرے پاس ایک خاتون مکتوب لے کر آئی، اُس کا خیال تھا کہ اُس کا والد آزاد کیا گیا ہے۔ (کہنے لگی) یہ وہ ہے جس کو طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فلان بن فلان سے خرید اُس نے ایک نوجوان سے دینار یا درہم کے بدلے میں خریدا پانچ سو درہم کے بدلے میں جو جید، عمدہ اور اچھے تھے۔ اور اُس کو ثمن بھی دے دیا، اور اُس کو اللہ کے لئے آزاد کر دیا، پھر کسی کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے سوائے ولاء کے راستے کے۔ پس گواہی دی زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عامر اور زیاد نے۔

(۲۳۳) الرّجل يشتري السّلعة وبها عيبٌ

کوئی شخص سامان خریدے اور اس میں عیب ہو

(۲۲۲۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ عِنْدَهُ وَبِهَا عَيْبٌ وَحَدَثَ بِهَا عَيْبٌ آخَرُ ، قَالَ :أَبْطَلَ الآخَرُ الأَوَّلَ.

(۲۲۲۷۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایسی باندی خریدے جس میں عیب ہو، اور مشتری کے پاس آ کر اس ایک اور عیب پیدا ہو جائے تو دوسرا عیب پہلے عیب کو باطل کر دے گا (اُس کو واپس کرنے کا اختیار نہیں ہے)۔

(۲۲۲۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إذَا حَدَثَ عِنْدَهُ دَاءٌ غَيْرُ الَّذِي دُلِّسَ فَإِنَّهُ يَمْضِي عِنْدَهُ وَيَضَعُ عَنْهُ مَا يَضَعُ ذَلِكَ الدَّاءُ مِنْ ثَمَنِهِ.

(۲۲۲۷۳) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر اس میں کوئی نئی بیماری پیدا ہو جائے جو اُس کے علاوہ ہو جو اُس سے چھپائی گئی تو بیماری کی وجہ سے جتنے پیسے کم کیے جاتے ہیں وہ کم کر دے گا۔

(۲۲۲۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ :رُدَّ الدَّاءُ بِدَائِهِ ، فَإِنْ حَدَثَ عَيْبٌ فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي ، وَيَرُدُّ الْبَائِعُ قِيمَةَ الْعَيْبِ.

(۲۲۲۷۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیماری کو بیماری کے بدلے واپس کر دیا جائے گا، اور اگر نیا عیب پیدا ہو جائے تو مشتری کے مال میں شمار ہوگا، اور بائع مشتری کو عیب کی قیمت واپس کرے گا۔

(۲۲۲۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :هُوَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي ، وَيَرُدُّ الْبَائِعُ قِيمَةَ الْعَيْبِ.

(۲۲۲۷۵) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ مشتری کے مال میں سے شمار ہوگا اور بائع عیب کی قیمت واپس کرے گا۔

(۳۳٤) الرّجل يشترِي الشّيء بِكذا و كذا يبيعه مرابحةً فيزداد

کوئی شخص اتنے اتنے کی چیز خرید ے اور اُس کو پھر مرابحۃً فروخت کرے، پس وہ زیادہ وصول کر لے

(۲۲۲۷٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي سِنَان ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ بِقَوْمٍ فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَوْبٌ ، أُرَاهُ قَالَ : بُرْد ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ : بِكَمِ ابْتَعْت ؟ أُرَاهُ قَالَ : هُوَ بِزِيَادَةٍ عَلَى ثَمَنِهِ ، ثُمَّ قَالَ : كَذَبْت ، وَفِيهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ابْتَعْته بِكَذَا وَكَذَا بِدُونِ مَا كَانَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَصَدَّقْ بِالْفَضْلِ. (ابو داؤد ۱٦۴)

(۲۲۲۷٦) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ایک شخص ایک قوم کے پاس سے گذرا جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے، اُس کے پاس کپڑا تھا، جس کی قیمت اُس نے حقیقی قیمت سے زائد بتلائی، راوی کہتے ہیں کہ وہ چادر تھی۔ قوم کے لوگوں میں سے بعض نے اُس سے پوچھا: کتنے کا فروخت کر رہا ہے؟ میرا گمان ہے اُس نے قیمت سے زائد بتلایا۔ پھر اُس نے کہا کہ میں نے جھوٹ بولا ہے۔ اُن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے۔ پھر وہ لوٹا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اِس کو اتنے اتنے کا فروخت کیا جتنے کا یہ تھا اُس کے علاوہ میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زیادہ وصول کیا ہے اُس کو صدقہ کر دے۔

(۳۳۵) السّلم فِي اللّحمِ والرّؤوسِ

گوشت اور سری میں بیع سلم کرنا

(۲۲۲۷۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَرِهَ السَّلَمَ فِي اللَّحْمِ.

(۲۲۲۷۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ گوشت میں بیع سلم کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۲۷۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَا بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الرُّؤُوسِ إِذَا أَرَاهُ قَدْرًا مَعْلُومًا.

(۲۲۲۷۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب سریوں کی مقدار معلوم ہو تو بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۲۷۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ أبي عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ طَاوُوسٍ: أَنَّهُ كَرِهَ اللَّحْمَ بِالْقَدِيدِ نَسِيئَةً.

(۲۲۲۷۹) حضرت طاؤس گوشت کی ادھار بیع اُس گوشت کے ساتھ (جس کو نمک لگا کر دھوپ میں خشک کیا گیا ہو) ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۲۲۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِالسَّلَمِ فِي اللَّحْمِ إِذَا كَانَ لَهُ حَدٌّ يُعْلَمُ.

(۲۲۲۸۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ گوشت کی بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ اُس کی مقدار (حد) معلوم ہو۔

(۲۳۶) التِّجارة فِي السَّابِرِيِّ

سابری کپڑے کی بیع کا حکم

(۲۲۲۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُسٍ :أَنَّهُ كَرِهَ لُبْسَ الْحَرِيرِ وَالسَّابِرِيِّ الرَّقِيقِ وَالتِّجَارَةَ فِيهِمَا.

(۲۲۲۸۱) حضرت طاؤس ریشم اور باریک کپڑے کے پہننے اور اُس کی خرید وفروخت کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۲۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَزْهَرَ سَأَلَ عَطَاءً عَنْ بَيْعِ الْخُمُرِ الرِّقَاقِ فَكَرِهَهَا.

(۲۲۲۸۲) میں نے ازہر کو عطاء سے باریک پردہ کی بیع کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا آپ رحمہ اللہ نے اُس کو ناپسند کیا۔

(۲۲۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ :الْحَرِيرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ السَّابِرِيِّ.

(۲۲۲۸۳) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک سابری کپڑے (باریک کپڑے) سے بہتر ہے ریشم پہن لیا جائے۔

(۲۳۷) العبد بين رجلينِ يعتِقه أحدهما

غلام دو شخصوں کے درمیان مشترک ہو پھر اُن میں سے ایک اُس کو آزاد کر دے

(۲۲۲۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّالاَنِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْ عُمَرَ :فِي عَبْدٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ ، قَالَ :عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ بَقِيَّتَهُ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ سَعَى الْعَبْ فِي رَقَبَته ، وَكَانُوا شُرَكَاءَ فِي الْوَلاَءِ.

(۲۲۲۸۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غلام دو شخصوں کے درمیان مشترک ہو پھر اُن میں سے ایک اُس کو آزاد کر دے فرماتے ہیں کہ اس پر لازم ہے کہ باقی غلام کو بھی آزاد کرے (خرید کر) اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو تو غلام اپنی گردن کے بدلہ میں کرے۔ پھر وہ دونوں اُس غلام کی ولاء میں شریک ہوں گے۔

(۲۲۲۸۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِنْ كَانَ مُوسِرًا ضَمِنَ ، وَكَانَ الْوَلاَءُ لَهُ ، وَإِنْ كَ مُعْسِرًا سَعَى الْعَبْدُ ، وَكَانَ الْوَلاَءُ بَيْنَهُمَا.

(۲۲۲۸۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آزاد کرنے والا مالک اگر مالدار ہے تو ساتھی کے لئے قیمت کا ضامن ہوگا اور غلام ولاء اُس کو ملے گی۔ اور اگر وہ غریب ہے تو غلام خود کوشش کرے گا (بقیہ قیمت کی) اور ولاء اُن دونوں کو ملے گی۔

(۲۲۲۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يَسْعَى الْعَبْدُ وَالْوَلاَءُ يَكُونُ لِلَّذِي أَعْتَقَ.

(۲۲۲۸۶) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غلام دوسرے مالک کے لئے قیمت میں خود کوشش کرے گا، اور ولاء اُس کو ملے گی جس

نے اِس کو آزاد کیا ہے۔

(۲۲۲۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ :فِي عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَعْتَقَهُ أَحَدُهُمَا قَالَ :الْوَلاَءُ بَيْنَهُمَا يَعْنِي إذَا اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ.

(۲۲۲۸۷) حضرت حماد سے مروی ہے کہ اگر غلام دو مالکوں کے درمیان مشترک ہو اور اُن میں سے ایک اُس کو آزاد کردے تو غلام دوسرے کے لئے قیمت میں کوشش کرے گا اور ولاء دونوں کو ملے گی۔

(۲۲۲۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لِلَّذِي أَعْتَقَ سَعَى الْعَبْدُ ، أَوْ لَمْ يَسْعَ.

(۲۲۲۸۸) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں غلام قیمت میں کوشش کرے یا نہ کرے ولاء اُسی کو ملے گی جس نے آزاد کیا ہے۔

(۲۳۸) فِي الحبسِ فِي الكفالةِ

کفالت میں کفیل کو قید کرنا

(۲۲۲۸۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي حَبِيبٌ الَّذِي كَانَ يَقُومُ عَلَى رَأْسِ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ حَبَسَ ابْنَهُ عَبْدَ اللهِ فِي كَفَالَةٍ لِرَجُلٍ كَفَلَ لَهُ بِنَفْسِهِ.

(۲۲۲۸۹) حضرت شریح ریشید نے حبیب کے بیٹے عبداللہ کو ایک شخص کی کفالت میں جس کے لئے وہ کفیل بنفس بنا تھا قید کر دیا تھا۔

(۲۳۹) فِي الرّجلِ يقاطِع مملوكه على الضّريبةِ

کوئی شخص اپنے غلام سے علیحدگی اختیار کرلے اُس مال پر جو وہ مقرر حصہ ادا کرتا ہے

(۲۲۲۹۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ:إذَا كَانَ الْغُلاَمُ فِي الضَّرِيبَةِ فَاشْتَرَى بَيْعًا فَفِي رَقَبَتِهِ. وَقَالَ حماد :إذا أذن مولاه في البيع ؛ ففي رقبته.

(۲۲۲۹۰) حضرت حکم ریشید فرماتے ہیں کہ اگر غلام ایسا ہو تو جو خراج کا مقرر حصہ ادا کرتا ہے وہ کوئی بیع کرے تو وہ معاملہ اُسی کی گردن پر ہے۔ حضرت حماد ریشید فرماتے ہیں کہ اگر مالک نے اُس کو بیع کی اجازت دی ہے تو پھر آقا کی گردن میں ہے۔

(۲۲۲۹۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ وَحَمَّادٍ :إِنَّ الرَّجُلَ إذَا قَاطَعَ مَمْلُوكَهُ عَلَى الضَّرِيبَةِ ، فَقَدْ أَذِنَ لَهُ.

(۲۲۲۹۱) حضرت حارث رضی اللہ عنہ اور حضرت حماد ریشید فرماتے ہیں کہ اگر مالک غلام سے مقررہ خراج پر علیحدگی اختیار کرلے تو یہ اُس کو بیع کی اجازت دینا ہے۔

(۲٤٠) فِي الْمدبّرِ مِن أين هو ؟

مدبّر کتنے مال سے آزاد شمار ہوگا

(٢٢٢٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۲۹۲) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ مدبر ثلث مال میں سے آزاد شمار ہوگا۔

(٢٢٢٩٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ :الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۲۹۳) حضرت حسن ؓ اور حضرت محمد ؒ سے بھی یہی مروی ہے۔

(٢٢٢٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَجْعَلُ الْمُدَبَّرَ مِنَ الثُّلُثِ ، وَأَنَّ عَامِرًا كَانَ يَجْعَلُهُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۲۹۴) حضرت شعبی ؒ سے مروی ہے کہ حضرت علی ؓ نے اور حضرت عامر ؒ نے مدبّر کو ثلث مال میں سے آزاد شمار فرمایا۔

(٢٢٢٩٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :هُوَ مِنَ الثُّلُثِ ، وَقَالَ مَسْرُوقٌ : هُوَ فَارِغٌ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۲۹۵) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ وہ ثلث مال میں سے آزاد شمار ہوگا، اور حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں وہ جمیع مال میں سے آزاد ہوگا۔

(٢٢٢٩٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَشِ وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۲۹۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں مدبر ثلث مال میں سے آزاد ہوگا۔

(٢٢٢٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ. (عبدالرزاق ١٦٦٥٧)

(۲۲۲۹۷) حضرت ابوقلابہ ؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدبر ثلث مال سے آزاد ہوگا۔

(٢٢٢٩٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۲۹۸) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں مدبر ثلث مال سے آزاد ہوگا۔

(٢٢٢٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۲۹۹) حضرت شریح ؒ سے بھی یہی مروی ہے۔

(٢٢٣٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۰۰) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں مدبر جمیع مال سے آزاد ہوگا۔

(۲۲۳۰۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : الْمُدَبَّرُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۰۱) حضرت حماد سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۳۰۲) حَدَّثَنَا شَاذَانُ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنِ الْعَلاَءِ وَالنُّعْمَانِ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ : الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۳۰۲) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں مدبر ثلث مال سے آزاد ہوگا۔

(۲۲۳۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۳۰۳) حضرت عامر سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۴۱) مَنْ قَالَ الكفن مِن جمِيعِ المالِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ کفن جمیع مال میں سے دیا جائے گا

(۲۲۳۰۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : فِي الْكَفَنِ أَنَّهُ مِنْ رَأْسِ جُمْلَةِ الْمَالِ ، لَيْسَ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۳۰۴) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا کفن جمیع مال میں سے دیا جائے گا ثلث مال میں سے نہیں۔

(۲۲۳۰۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۰۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۳۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَ الْمَالُ كَثِيرًا فَمِنْ جَمِيعِ الْمَالِ ، وَإِنْ كَانَ قَلِيلاً فَمِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۳۰۶) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اگر مال زیادہ ہو تو پھر کفن جمیع مال سے ہوگا اور اگر مال قلیل ہو تو ثلث مال میں سے ہوگا۔

(۲۲۳۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۰۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد فرماتے ہیں کفن جمیع مال میں سے ہوگا۔

(۲۲۳۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۰۸) حضرت مجاہد سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۳۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : الْكَفَنُ مِنْ رَأْسِ جُمْلَةِ الْمَالِ ، لاَ مِنَ الثُّلُثِ ، وَلاَ مِنْ غَيْرِهِ.

(۲۲۳۰۹) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ کفن جمیع مال میں سے دیا جائے گا۔ ثلث یا اس کے علاوہ سے نہیں۔

(۲۲۳۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالحَسن ، قَالاَ : الكفن مِنْ

جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۱۰) حضرت سعید بن المسیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کفن جمیع مال میں سے دیا جائے گا۔

(۲۲۳۱۱) حدثنا وكيع ، عن سعيد بن المسيب ، عن قتادة ، عن خِلاس ، قَالَ :الكفن من الثلث.

وقال سعيد بن المسيب :من جميع المال.

(۲۲۳۱۱) حضرت خلاس فرماتے ہیں کہ کفن ثلث مال سے دیا جائے گا۔اور حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں جمیع مال میں سے دیا جائے گا۔

(۲۲۳۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۱۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کفن جمیع مال میں سے دیا جائے گا۔

(۲۲۳۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَهْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کفن جمیع مال سے دیا جائے گا۔

(۲۲۳۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عن عيسى ، عن الشعبي ، قَالَ :الكفن من جميع المال.

(۲۲۳۱۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۳۱٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِد ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۱۵) حضرت ابوقلابہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۳۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ مِنْ نَصِيبِهَا.

(۲۲۳۱۶) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ عورت کا کفن اُس کے حصہ کے مال سے دیا جائے گا۔

(۲۲۳۱۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۲۲۳۱۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کفن جمیع مال میں سے دیا جائے گا۔

(۲۲۳۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ ابى معشر ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

(۲۲۳۱۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے یہی مروی ہے۔

(۲۲۳۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، قَالَ :تُكَفَّنُ مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۲۳۱۹) حضرت خلاس فرماتے ہیں کہ کفن ثلث مال سے دیا جائے گا۔

(٢٤٢) مَنْ قَالَ اللَّقِيط حرٌّ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ راستہ میں پڑا ہوا نومولود بچہ اگر ملے تو وہ آزاد شمار ہوگا

(۲۲۳۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ زُهَيْرٍ الْعَبْسِيِّ :أَنَّ رَجُلاً الْتَقَطَ لَقِيطًا فَأَتَى بِهِ عَلِيًّا فَأَعْتَقَهُ.

(۲۲۳۲۰) حضرت زہیر سے مروی ہے کہ ایک شخص کو نومولود بچہ پڑا ہوا ملا وہ اُس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آیا آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کو آزاد فرما دیا۔ (اُس کو غلام شمار نہیں فرمایا)

(۲۲۳۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سُنَيْنًا أَبَا جَمِيلَةَ يَقُولُ : وَجَدْت مَنْبُوذًا فَذَكَرَهُ عَرِيفِي لِعُمَرَ ، فَأَتَيْته فَقَالَ : هُوَ حُرٌّ ، وَوَلاَؤُهُ لَكَ وَرَضَاعُهُ عَلَيْنَا. (امام مالك ١٩)

(۲۲۳۲۱) حضرت سنین ابو جمیلہ فرماتے ہیں مجھے ایک بچہ ملا۔ میرے واقف کار نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ آزاد ہے اور اُس کی ولاء تمہارے لئے ہے اور اُس کی پرورش ہمارے ذمہ ہے۔

(۲۲۳۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي اللَّقِيطِ ، قَالَ : نِيَّتُهُ إِنْ نَوَى أَنْ يَكُونَ حُرًّا ، فَهُوَ حُرٌّ ، وَإِنْ نَوَى أَنْ يَكُونَ عَبْدًا ، فَهُوَ عَبْدٌ.

(۲۲۳۲۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نومولود بچہ جو پڑا ہوا ملے اُس کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر اٹھانے والے نے آزادی کی نیت کی ہو تو وہ آزاد ہے اور اگر غلامی کی نیت کی ہو تو وہ غلام ہے۔

(۲۲۳۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: اللَّقِيطُ حُرٌّ.

(۲۲۳۲۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نومولود بچہ اگر ملے تو وہ آزاد شمار ہوگا۔

(۲۲۳۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : اللَّقِيطُ حُرٌّ.

(۲۲۳۲۴) حضرت عامر رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۳۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : اللَّقِيطُ لاَ يُسْتَرَقُّ.

(۲۲۳۲۵) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کہیں گرا ہوا بچہ ملے تو اس کو غلام نہیں بنایا جائے گا۔

(۲۲۳۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : اللَّقِيطُ حُرٌّ.

(۲۲۳۲۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نومولود بچہ اگر پڑا ہوا ملے تو وہ آزاد شمار ہوگا۔

(۲۲۳۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْتَقَ لَقِيطًا.

(۲۲۳۲۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نومولود بچہ جو پڑا ہوا ملا تھا اُس کو آزاد فرما دیا۔

(۲۲۳۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ اللَّقِيطِ ؟ فَقَالاَ : هُوَ حُرٌّ.
قَالَ شُعْبَةُ : فَقُلْتُ لِلْحَكَمِ : عَمَّنْ ؟ قَالَ : عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ.

(۲۲۳۲۸) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے نومولود بچہ جو پڑا ہو ملے اُس کے متعلق دریافت کیا؟ انہوں نے فرمایا وہ آزاد شمار ہوگا۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے پوچھا کہ یہ کس سے مروی ہے

آپ رحمہ اللہ نے فرمایا حسن بصری اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔

(۲۲۳۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ ذُهْلِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ مُسَيْحٍ ، قَالَ : خَرَجْت مِنَ الدَّارِ وَلَيْسَ لِي وَلَدٌ ، فَوَجَدْت لَقِيطًا فَأَتَيْت بِهِ عَلِيًّا فَأَلْحَقَهُ فِي مَائِهِ. (عبدالرزاق ۱۳۸۴۱)

(۲۲۳۲۹) حضرت تمیم بن مسیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں گھر سے نکلا میری کوئی اولاد نہ تھی مجھے نومولود بچہ پڑا ہوا ملا۔ میں اُس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کو محلہ والوں کے ساتھ ملا دیا۔

(۲۲۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَوْطٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : هُمْ مَمْلُوكُونَ.

(۲۲۳۳۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ غلام شمار ہوں گے۔

(۲۲۳۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ وَلَدَ زِنًا أَلْحَقَهُ عَلِيٌّ فِي مَائِهِ.

(۲۲۳۳۱) حضرت موسیٰ الجہنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے راستہ میں ولد الزنا پڑا ہوا دیکھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس کو محلہ والوں کے ساتھ ملا دیا۔

(۲۲۳۳۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : جَاءَ كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إلَى أَهْلِ مَكَّةَ : أَنَّ اللَّقِيطَ حُرٌّ.

(۲۲۳۳۲) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اہل مکہ کو تحریر فرمایا: نومولود بچہ جو پڑا ہوا ملے وہ آزاد شمار ہوگا۔

(۲۴۳) فِي الْمُوَاصَفَةِ فِي الْبَيْعِ

غیر موجود چیز کی صرف صفت اور کیفیت بیان کر کے فروخت کرنا

(۲۲۳۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُوَاصِفَ الرَّجُلُ بِالسِّلْعَةِ لَيْسَ عِنْدَهُ.

(۲۲۳۳۳) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی سامان کا وصف بیان کر کے اُس کو فروخت کرے جو اُس کے پاس نہیں ہے۔

(۲۲۳۳۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْمُوَاصَفَةَ.

(۲۲۳۳۴) حضرت حسن رحمہ اللہ وصف بیان کر کے بیع کرنے کو ناپسند کرتے تھے جبکہ چیز غیر موجود ہو۔

(۲۲۳۳۵) حَدَّثَنَا أزهر ، عن ابن عون ، عن محمد : أنه كرهها.

(۲۲۳۳۵) حضرت محمد رحمہ اللہ اس بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۳۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ : الرَّجُلُ يَقُولُ : اشْتَرِ هَذَا الْبَيْعَ وَأَشْتَرِيهِ مِنْك فَكَرِهَهُ.

(۲۲۳۳۶) حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ایک شخص یوں کہتا ہے: تو اس بیع کو خرید لے میں اس کو خریدوں گا تجھ سے۔ (تو ایسا کرنا کیسا ہے؟) آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۲۲۳۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بنِ أَبِي الْفَضْلِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يُسَاوِمُ الرَّجُلَ بِالْحُرِّيَّةِ فَيَقُولُ : لَيْسَ عِنْدِي ، فَيَقُولُ : اشْتَرِهِ حَتَّى أَشْتَرِيَهُ مِنْك ؟ فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ : هَذِهِ الْمُوَاصَفَةُ.

(۲۲۳۳۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ ریشم کا ریٹ لگا تا ہے اور وہ کہتا ہے کہ ریشم میرے پاس نہیں ہے۔ اور وہ کہتا ہے: اس کو خرید لے یہاں تک کہ میں اس کو تجھ سے خرید لوں گا؟ آپ نے اس بیع کو ناپسند فرمایا اور فرمایا یہ بیع مواصفہ ہے۔

(۲۲۳۳۸) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ : أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۲۳۳۸) حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ اس بیع میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۲۳۳۹) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِطَاوُوسٍ : الرَّجُلُ يُسَاوِمُنِي السِّلْعَةَ وَلَيْسَتْ عِنْدِي فَيَقُولُ : اشْتَرِ وَأَشْتَرِي مِنْك ، وَلَوْلاَ مَكَانَهُ مَا اشْتَرَيْتَهَا ؟ فَكَرِهَهُ طَاوُوس.

(۲۲۳۳۹) حضرت ابراہیم بن میسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس سے دریافت کیا: ایک شخص نے مجھ سے ایسے سامان کی قیمت لگائی جو میرے پاس نہیں ہے۔ اور وہ کہتا ہے اس کو خرید لے میں تجھ سے خرید لوں گا۔ اور اگر اُس کی جگہ ہوتا تو میں اُس کو نہ خریدتا؟ حضرت طاؤس نے اس بیع کو ناپسند فرمایا۔

(۲۲۳٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : اشْتَرِى هَذَا الْبَزَّ وَأَشْتَرِيهِ مِنْك فَكَرِهَهُ.

(۲۲۳۴۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے سے یوں کہے: تو اس کپڑے کو خرید لے میں اس کو تجھ سے خرید لوں گا۔ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اس بیع کو ناپسند فرمایا۔

(۲٤٤) بيع اللّبنِ فِي الضّروعِ

تھنوں میں دودھ کی بیع کرنا

(۲۲۳٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَبْتَاعُوا الصُّوفَ عَلَى ظُهُورِ الْغَنَمِ ، وَلاَ اللَّبَنَ فِي الضُّرُوعِ.

(۲۲۳۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں بھیڑ کی پشت پر اون کی بیع مت کرو (یعنی پہلے اس کو اتار لو) اور تھنوں میں دودھ کی بیع مت کرو۔

(۲۲۳٤۲) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زُفَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ شِرَاءِ اللَّبَنِ فِي الضُّرُوعِ ؟ فَنَهَانِي عَنْهُ.

(۲۲۳۴۲) حضرت یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تھنوں میں موجود دودھ کی خریداری کے متعلق دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اِس سے منع فرمادیا۔

(۲۲۳٤۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ مَا فِي بُطُونِ الأَنْعَامِ حَتَّى تَضَعَ ، وَعَمَّا فِي ضُرُوعِهَا إلاَّ بِكَيْلٍ.

(۲۲۳۴۳) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے پیٹ میں موجود بچہ کی بیع سے منع فرمایا ہے جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو جائے۔ اور تھنوں میں موجود دودھ کی بیع سے منع فرمایا مگر وزن کر کے۔

(۲۲۳٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ اللَّبَنِ فِي الضُّرُوعِ إلاَّ كَيْلاً.

(۲۲۳۴۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ تھنوں میں موجود دودھ کی بیع کو ناپسند سمجھتے تھے جب تک ان کو نکال کر کیل نہ کر لیا جائے۔

(۲۲۳٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ اللَّبَنِ فِي ضُرُوعِ الشَّاءِ.

(۲۲۳۴۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ بکری کے تھنوں میں موجود دودھ کو خریدنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۳٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ قَوْمٍ كَانُوا يَبْتَاعُونَ أَلْبَانَ الْبَقَرِ أَيَّامًا مَعْلُومَةً ، ثُمَّ يَبْتَاعُونَهَا ؟ فَقَالَ :لاَ تَصْلُحُ إلاَّ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۲۳۴۶) حضرت وہب بن عقبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اُس قوم کے مقررہ دنوں تک کے دودھ کو خرید کر اس کو آگے فروخت کر دیتے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ بیع تب ہی درست ہوگی جب ہاتھوں ہاتھ ہو۔

(۲۲۳٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ الْقَتَّابِ ، سَمِعَهُ مِنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاعَ لَبَنٌ فِي ضَرْعٍ ، أو سمن فی لبن. (ابوداؤد ۱۸۳۔ دارقطنی ۳۵)

(۲۲۳۴۷) حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تھنوں میں دودھ کی بیع اور دودھ میں گھی کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۳٤۸) حَدَّثَنَا ابن فضيل ، عن مغيرة ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كان يكره أن يشترى اللبن فى ضرع الشَّاةِ.

(۲۲۳۴۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ بکری کے تھنوں میں موجود دودھ کی بیع کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۲۲۳٤۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ

وَمُجَاهِدٍ : أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ اللَّبَنِ فِي الضُّرُوعِ.

(۲۲۳۴۹) حضرت ابراہیم، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد تھنوں میں دودھ کی بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۴۵) فِي الإِمَامِ الْعَادِلِ

امام عادل (عادل بادشاہ) کا بیان

(۲۲۳۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بن سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: فِي الْجَنَّةِ قَصْرٌ يُدْعَى عَدْنًا حَوْلَهُ الْبُرُوجُ وَالْمُرُوجُ لَهُ خَمْسَةُ آلاَفِ بَابٍ ، لاَ يَسْكُنُهُ ، أَوْ لاَ يَدْخُلُهُ إِلاَّ نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ ، أَوْ إِمَامٌ عَادِلٌ.

(۲۲۳۵۰) حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے جنت میں ایک محل ہے جس کا نام عدن ہے۔ اُس کے اردگرد محل میں ہے اور سبزہ ہے، اُس کے پانچ ہزار دروازے ہیں اُس میں نبی، صدیق، شہید اور عادل بادشاہ کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوسکتا۔

(۲۲۳۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عَمَّارٌ : ثَلاَثَةٌ لاَ يَسْتَخِفُّ بِحَقِّهِنَّ إِلاَّ مُنَافِقٌ بَيِّنٌ نفاقه : إِمَامٌ مُقْسِطٌ ، وَمُعَلِّمُ الْخَيْرِ ، وَذُو الشَّيْبَةِ فِي الإِسْلاَمِ. (طبرانی ۷۸۱۹)

(۲۲۳۵۱) حضرت عمار فرماتے ہیں کہ تین قسم کے لوگوں کے حق کی ادائیگی میں استخفاف صرف کھلا منافق ہی کرسکتا ہے۔ ایک امام عادل، دوسرا بھلائی کا درس دینے والا (استاد) اور تیسرے وہ جو اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوگیا ہو۔

(۲۲۳۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : لَعَمَلُ إِمَامٍ عَادِلٍ يَوْمًا خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ سِتِّينَ سَنَةً.

(۲۲۳۵۲) حضرت قیس بن عُباد سے مروی ہے عادل بادشاہ کا ایک دن کا عمل تمہارے ساٹھ سال کے عمل سے بہتر ہے۔

(۲۲۳۵۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: إِنَّ مِنْ إِجْلاَلِ اللهِ إِكْرَامُ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ ، وَحَامِلُ الْقُرْآنِ غَيْرُ الْغَالِي فِيهِ وَلاَ الْجَافِي عَنْهُ ، وَإِكْرَامُ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ.

(۲۲۳۵۳) حضرت ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ بے شک اللہ کے احترام اور اکرام میں سے ہے، بوڑھے مسلمان کا احترام کرنا، اور اُس حامل قرآن کا احترام جو حد سے تجاوز کرنے والا بھی نہ ہو اور اُس کی تلاوت کو ترک کرنے والا بھی نہ ہو اور عادل بادشاہ کا اکرام کرنا۔

(۲۲۳۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعْدَانُ الْجُهَنِيُّ ، عَنْ سَعْدٍ أَبِي مُجَاهِدٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ أَبِي مُدِلَّةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الإِمَامُ الْعَادِلُ لاَ تُرَدُّ دَعْوَتُهُ.

(ابن ماجه ۱۷۵۲۔ احمد ۲/ ۳۰۴)

(۲۲۳۵۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عادل بادشاہ کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

(٤٤٦) الرّجل يحفِر البئر فِي دارِهِ

کوئی شخص اپنے گھر میں کنواں کھودلے

(٢٢٣٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي قَوْمٍ أَرَادُوا أَنْ يَحْفِرُوا فِي دَارِهِمْ حُشًّا أَوْ حَمَّامًا ، قَالَ :مِلْكُهُمْ يَصْنَعُونَ فِيهِ مَا شَاؤُوا.

(۲۲۳۵۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ان لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے گھروں میں باغ اور حمام بنانا چاہتے ہوں کہ ''یہ جگہ ان کی ملک ہے وہ اس میں جو چاہے کر سکتے ہیں''۔

(٢٢٣٥٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ:أَنَّهُ سَدَّ بِئْرًا حَفَرَهَا جَارُهُ خَلْفَ حَائِطِهِ.

(۲۲۳۵۶) حضرت ابن اشوع نے وہ کنواں بند کروادیا جس کو اُن کے پڑوسی نے اُن کی دیوار کے پیچھے کھود دیا تھا۔

(٢٢٣٥٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي حَائِطٍ فِي دَارِ قَوْمٍ ، قَالَ :إنْ شَاءَ نَقَبَ فِيهِ بَابًا.

(۲۲۳۵۷) حضرت حسن رحمہ اللہ نے ایک قوم کے گھر کی دیوار کے بارے میں فرمایا: (تمہاری دیوار ہے) اگر صاحب دار چاہے تو اس میں ایک دروازہ بنا سکتا ہے۔

(٢٢٣٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَضَارُّوا فِي الْحَفْرِ. (ابو داؤد ٤٠٨۔ بیهقی ١٥٦)

(۲۲۳۵۸) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کنواں کھود کر ایک دوسرے کو نقصان مت پہنچاؤ۔

(٢٤٧) فِي رجلٍ قَالَ لِغلامِهِ إن فارقت غرِيمِي فأنت حرٌّ

کوئی شخص اپنے غلام سے یوں کہے: اگر تو میرے قرض خواہ سے علیحدہ ہوا تو، تو آزاد ہے

(٢٢٣٥٩) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو :أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِغُلاَمِهِ :الْزَمْ فُلاَنًا فَإِنْ فَارَقْته فَأَنْتَ حُرٌّ ، فَقَالَ : اشْهَدُوا أَنِّي قَدْ فَارَقْته ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ أَمِيرُ مَكَّةَ فَأَجَازَ عِتْقَهُ ، قَالَ : فَكَانَ الْحَسَنُ يَرَى ذَلِكَ.

(۲۲۳۵۹) حضرت عمرو رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام سے کہا، فلاں کے ساتھ رہ اور اگر تو اُس سے جدا ہو گیا تو آزاد ہے، غلام نے کہا گواہ رہو میں اُس سے جدا ہو گیا تھا۔ معاملہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس گیا جو اُس وقت مکہ کے امیر تھے۔ آپ نے اُس کی آزادی کا فیصلہ فرما دیا۔ فرمایا: حضرت حسن رحمہ اللہ بھی یہی رائے رکھتے تھے۔

(٢٢٣٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : لاَ يَعْتِق.

(٢٢٣٦٠) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے تھے وہ غلام آزاد نہ ہوگا۔

(٢٤٨) الرّجل يدّعِي شهادة القاضِي أو الوالِي

اگر کوئی شخص (مدعی یا مدعی علیہ) قاضی سے گواہی دینے کا مطالبہ کریں

(٢٢٣٦١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ إِبْرَاهِيمَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : اخْتَصَمَ رَجُلاَنِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ادَّعَيَا شَهَادَتَهُ ، فَقَالَ لَهُمَا عُمَرُ : إِنْ شِئْتُمَا شَهِدْت وَلَمْ أَقْضِ بَيْنَكُمَا ، وَإِنْ شِئْتُمَا قَضَيْت وَلَمْ أَشْهَدْ.

(٢٢٣٦١) حضرت ضحاک سے مروی ہے کہ دو آدمی اپنا جھگڑا حضرت عمر ؓ کی خدمت میں لے کر گئے، دونوں نے اُن سے گواہی کا مطالبہ کیا۔ حضرت عمر ؓ نے اُن سے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں گواہی دیتا ہوں مگر پھر میں فیصلہ نہیں کروں گا، اور اگر تم چاہو کہ میں فیصلہ کروں تو پھر میں گواہی نہیں دوں گا۔

(٢٢٣٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى شُرَيْحٍ فَأَتَتْهُ بِشَاهِدٍ ، قَالَ : ائْتِينِي بِشَاهِدٍ آخَرَ ، قَالَت : أَنْتَ شَاهِدِي ، فَاسْتَحْلَفَهَا وَقَضَى لَهَا.

(٢٢٣٦٢) حضرت عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ ایک خاتون حضرت شریح ؒ کے پاس ایک گواہ لے کر حاضر ہوئی، آپ نے فرمایا ایک گواہ اور لاؤ۔ عورت نے کہا آپ میرے گواہ ہیں۔ آپ نے اُس خاتون سے قسم لی اور اُس کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔

(٢٢٣٦٣) حَدَّثَنَا ابن مهدى ، عن سفيان ، عن إسماعيل بن سالم ، عن الشعبى ، قَالَ : لاَ أجمع أن أكون قاضياً وشاهدا.

(٢٢٣٦٣) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ میں دونوں کو اکٹھا نہیں کرتا کہ میں قاضی بھی بنوں اور گواہ بھی۔

(٢٢٣٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَأَلْته عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ، فَأَشْهَدَ عليه شَاهِدَيْنِ، فَاسْتَقْضَى أَحَدَ الشَّاهِدَيْنِ؟ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى شُرَيْحٍ يُخَاصِمُ وَأَنَا جَالِسٌ مَعَهُ، فَجَاءَ الآخَرُ عَلَيْهِ بِشَاهِدٍ، ثُمَّ قَالَ لِشُرَيْحٍ: أَنْتَ تَشْهَدُ لِي، فَقَالَ شُرَيْحٌ: ائْتِ الأَمِيرَ حَتَّى أَشْهَدَ لَكَ. (بیهقی ١٠)

(٢٢٣٦٤) حضرت شعبی ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کا مال دوسرے کے ذمہ تھا۔ اُس نے دو گواہ پیش کر دیئے۔ پھر دو گواہوں میں سے ایک سے فیصلہ کروانا چاہا؟ پھر دوسرا شخص آیا اُس کے ساتھ ایک گواہ تھا، اُس نے حضرت شریح ؒ سے کہا: آپ میرے حق میں گواہی دیں، حضرت شریح ؒ نے فرمایا: امیر کو بلا کر لاؤ۔ تا کہ میں گواہی دے سکوں (یعنی پھر میں قاضی یا فیصل نہیں بنوں گا)

(٢٤٩) فِي شِرَاءِ تُرَابِ الصَّوَّاغِينَ

زرگروں کی مٹی کی بیع کا بیان

(٢٢٣٦٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ تُرَابَ الصَّوَّاغِينَ ، يَعْنِي : شِرَاءَهُ.

(٢٢٣٦٥) حضرت عطاء ؒ سنار کی مٹی (زرگر کی مٹی) کی بیع کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٢٣٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ شِرَاءَ تُرَابِ الصَّوَّاغِينَ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِيَ تُرَابَ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ وَتُرَابَ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ.

(٢٢٣٦٦) حضرت حسن ؓ زرگر کی مٹی کی بیع کو ناپسند سمجھتے تھے۔ مگر یہ کہ سونے کی مٹی کو چاندی کے ساتھ اور چاندی کی مٹی کو سونے کے ساتھ فروخت کیا جائے۔

(٢٢٣٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ شِرَاءِ تُرَابِ الصَّوَّاغِينَ ؟ فَكَرِهَهُ وَقَالَ : هُوَ غَرَرٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ : وَكَانَ أَبِي يَشْتَرِيهِ بِالْعُرُوضِ.

(٢٢٣٦٧) حضرت محمد بن ابو جعد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ؒ سے زرگر کی مٹی کے خریدنے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے اُس کی بیع کو ناپسند فرمایا اور فرمایا یہ دھوکہ ہے۔ حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں میرے والد اُس کو سامنے کے بدلے فروخت کرتے تھے۔ (بیع کرتے تھے)

(٢٢٣٦٨) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُشْتَرَى تُرَابُ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ وَتُرَابُ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ.

(٢٢٣٦٨) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں، سونے کی مٹی کی بیع چاندی کے ساتھ اور چاندی کی مٹی کی سونے کے ساتھ بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٥٠) رجل يبيع الطّعام ، على من يكون أجر الكيّال؟

کوئی شخص کھانا (گندم) خریدے، تو کیل کرنے والے کی اجرت کس پر ہوگی

(٢٢٣٦٩) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ بَرْدَانَ بْنِ أَبِي النَّضْرِ ، قَالَ : كُنْتُ بِعْتُ مِنْ رَجُلٍ طَعَامًا ، فَأَعْطَى الرَّجُلُ أَجْرَ الْكَيَّالِ ، فَسَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : أَعْطِهِ أَنْتَ فَإِنَّمَا هُوَ عَلَيْكَ.

(٢٢٣٦٩) حضرت بردان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو گندم فروخت کی اُس شخص نے کیل کرنے والے کی اجرت خود دے

دی، میں نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے اِس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا اجرت تم ادا کرو، بے شک اُس کی ادائیگی تم پر ہے۔

(۲۵۱) جعل الآبِقِ

بھگوڑے غلام کی مزدوری

(۲۲۳۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَوِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالاَ :مَازِلْنَا نَسْمَعُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْعَبْدِ الآبِقِ يُوجَدُ خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ دِينَارًا أَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

(۲۲۳۷۰) حضرت ابن ابی ملیکہ اور حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم ہمیشہ یہی سنتے آئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھاگے ہوئے غلام کے بارے میں جو کہ حرم سے باہر پکڑا جائے ایک دینار یا دس درہم کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۲۳۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ :أَنَّ رَجُلاً أَصَابَ عَبْدًا آبِقًا بِعَيْنِ التَّمْرِ ، فَجَاءَ بِهِ ، فَجَعَلَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِيهِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا.

(۲۲۳۷۱) حضرت ابوعمرو الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک شخص کو بھگوڑا غلام عین التمر میں ملا، وہ اُس کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس میں چالیس درہم متعین کیے۔

(۲۲۳۷۲) حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شعيب ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ فِي جُعْلِ الآبِقِ دِينَارًا ، أَوِ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا.

(۲۲۳۷۲) حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھگوڑے غلام کی مزدوری ایک دینار یا بارہ درہم بنائے۔

(۲۲۳۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلَهُ.

(۲۲۳۷۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۳۷۴) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَضَى فِي جُعْلِ الآبِقِ إِذَا أُخِذَ عَلَى مَسِيرَةِ ثَلاَثٍ ثَلاَثَةَ دَنَانِيرَ.

(۲۲۳۷۴) حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فیصلہ کیا کہ اُس بھگوڑے غلام کی مزدوری جس کو تین دن کی مسافت سے پکڑا ہو تین دینار ہیں۔

(۲۲۳۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي هَاشِمٍ :أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي جُعْلِ الآبِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا.

(۲۲۳۷۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھگوڑے غلام کی مزدوری کے بارے میں چالیس درہم کا فیصلہ کیا۔

(۲۲۳۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُرَيسٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ

بِجُعْلِ الآبِقِ.

(۲۲۳۷۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں بھگوڑے غلام کو پکڑنے کی مزدوری دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۳۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْمُسْلِمُ يَرُدُّ عَلَى الْمُسْلِمِ.

(۲۲۳۷۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ مسلمان (بھگوڑے غلام کو پکڑ کر) مسلمان کو واپس لوٹا دے گا۔

(۲۲۳۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: أَعْطَيْتُ الْجُعْلَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا.

(۲۲۳۷۸) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ؓ کے دور میں نے چالیس درہم مزدوری دی۔

(۲۲۳۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ . وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا أُخِذَ فِي الْمِصْرِ فَعَشَرَةُ دَرَاهِمَ ، وَإِذَا أُخِذَ خَارِجًا مِنَ الْمِصْرِ فَأَرْبَعُونَ دِرْهَمًا.

(۲۲۳۷۹) حضرت شریح ؒ فرماتے ہیں کہ اگر غلام شہر کے اندر پکڑا جائے تو دس درہم اور اگر شہر سے باہر پکڑا جائے تو چالیس درہم مزدوری ہے۔

(۲۲۳۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَكَمِ: أَنَّهُ قَالَ فِي الآبِقِ: يُؤْخَذُ، قَالَ: الْمُسْلِمُ يَرُدُّ عَلَى الْمُسْلِمِ.

(۲۲۳۸۰) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ بھگوڑا غلام اگر پکڑا جائے، تو مسلمان بغیر مزدوری کے مسلمان کو واپس کر دے۔

(۲۲۳۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالاَ :جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَبْدِ الآبِقِ إِذَا جِيءَ بِهِ خَارِجًا من الْحَرَمِ دِينَارًا.

(۲۲۳۸۱) حضرت ابن ابی ملیکہ ؓ اور حضرت عمرو بن دینار ؓ فرماتے ہیں نبی ﷺ بھاگے ہوئے غلام کی مزدوری جب کہ وہ خارج حرم سے پکڑا کر لایا گیا ہو تو ایک دینار مقرر کی ہے۔

(۲۲۳۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ :أَتَجْتَعِلُ فِي الآبِقِ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قُلْتُ :الْحُرُّ؟ قَالَ :لاَ.

(۲۲۳۸۲) حضرت عبد الکریم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عقبہ ؒ سے دریافت کیا: کیا آپ بھگوڑے غلام کی مزدوری دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا اور آزاد کی؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

(۲۲۳۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِنْ لَمْ يُعْطِهِ جُعْلاً فَلْيُرْسِلْهُ فِي الْمَكَانِ الَّذِي أَخَذَهُ.

(۲۲۳۸۳) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر اُس کو پکڑنے کی مزدوری نہ دے تو اُس کو جہاں سے پکڑا ہے وہیں پر چھوڑ آؤ۔

(۲۵۳) فِي الوالِي والقاضِي يهدى إليهما

قاضی اور والی کا ہدیہ وصول کرنا

(۲۲۳۸٤) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : الْقَاضِي إِذَا أَخَذَ هَدِيَّةً ، فَقَدْ أَكَلَ السُّحْتَ ، وَإِذَا أَخَذَ الرِّشْوَةَ بَلَغَتْ بِهِ الْكُفْرَ.

(۲۲۳۸۴) حضرت مسروق رطیٹیلیہ فرماتے ہیں قاضی اگر ہدیہ وصول کرے تو اُس نے حرام کھایا اور اگر وہ رشوت لے تو کفر تک پہنچ گیا۔

(۲۲۳۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : خَطَبَ عَلِيٌّ بِالْكُوفَةِ وَبِيَدِهِ قَارُورَةٌ فَقَالَ :مَا أَصَبْتُ بِهَا مُنْذُ دَخَلْتُهَا إِلاَّ هَذِه ، أَهْدَاهَا إِلَيَّ دِهْقَانٌ.

(۲۲۳۸۵) حضرت معاذ بن العلاء اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں خطبہ دیا اور اُن کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جب سے خلیفہ بنا ہوں مجھے صرف یہ ایک ہدیہ ملا ہے جو مجھے ایک دہقان نے بھیجا ہے۔

(۲۲۳۸٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ :أَهْدَى الأَصْبَهْبَذُ إِلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ أَرْبَعِينَ أَلْفًا ، أَوْ أَقَلَّ ، أَوْ أَكْثَرَ ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ :إِنْ كَانَ يُهْدِي لَكَ وَأَنْتَ بِالْجَزِيرَةِ فَاقْبَلْهَا مِنْهُ ، وَإِلاَّ فَاحْسِبْهَا لَهُ مِنْ خَرَاجِهِ.

(۲۲۳۸٦) حضرت یوسف بن مہاجر سے مروی ہے کہ لشکر کے قائد نے عبدالحمید کو چالیس ہزار یا اس سے کچھ کم یا اس سے کچھ زیادہ ہدیہ بھیجا۔ انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رطیٹیلیہ کو تحریر کیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تحریر فرمایا: اگر آپ کو ہدیہ اُس وقت ملا ہے جب جزیرہ میں تھے تو پھر قبول کرلو، وگرنہ میں اس کو اُس کی طرف سے خراج شمار کروں گا۔

(۲۲۳۸۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ يُقَالُ :الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ سُحْتٌ.

(۲۲۳۸۷) حضرت ابراہیم رطیٹیلیہ فرماتے ہیں رشوت کا حکم یہ ہے کہ وہ حرام ہے۔

(۲۲۳۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :بَابَانِ مِنَ السُّحْتِ يَأْكُلُهُمَا النَّاسُ : الرِّشَا ، وَمَهْرُ الزَّانِيَةِ.

(۲۲۳۸۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حرام کے دو دروازے ہیں جن سے لوگ کھاتے ہیں، ایک رشوت اور زانیہ کے مہر کی کمائی۔

(۲۲۳۸۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عن ابيه ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، عَنِ السُّحْتِ ؟ فَقَالَ :الرِّشَا.

(۲۲۳۸۹) حضرت عبداللہ بن عمرو بن مرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رطیٹیلیہ

سے حرام کے متعلق دریافت کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا وہ رشوت ہے۔

(۲۲۳۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: هَدَايَا الأُمَرَاءِ غُلُولٌ.

(۲۲۳۹۰) حضرت ابو سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں امراء کے ہدایا خیانت ہیں۔

(۲۲۳۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ هَدَايَا الأُمَرَاءِ فَقَالَ: هِيَ فِي نَفْسِي غُلُولٌ.

(۲۲۳۹۱) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے امراء کے ہدایا کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ میرے خیال میں خیانت ہے۔

(۲۲۳۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: هِيَ سُحْتٌ.

(۲۲۳۹۲) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ یہ حرام ہے۔

(۲۲۳۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاذٌ مِنَ الْيَمَنِ بِرَقِيقٍ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: ادْفَعْهُمْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: وَلِمَ أَدْفَعُ إِلَيْهِ رَقِيقِي؟ قَالَ: فَانْصَرَفَ إِلَى مَنْزِلِهِ وَلَمْ يَدْفَعْهُمْ فَبَاتَ لَيْلَتَهُ ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ، فَدَفَعَهُمْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا بَدَا لَكَ؟ قَالَ: رَأَيْتُنِي فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي إِلَى نَارٍ أَهْوِي إِلَيْهَا، فَأَخَذْتَ بِحُجْزَتِي فَمَنَعْتَنِي مِنْ دُخُولِهَا، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ هَؤُلاَءِ الرَّقِيقُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هُمْ لَكَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى مَنْزِلِهِ قَامَ يُصَلِّي فَرَآهُمْ يُصَلُّونَ خَلْفَهُ فَقَالَ: لِمَنْ تُصَلُّونَ فَقَالُوا: لِلَّهِ، فَقَالَ: اذْهَبُوا أَنْتُمْ لِلَّهِ.

(۲۲۳۹۳) حضرت شقیق سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں یمن سے غلاموں لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: یہ غلام کو دے دو، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے غلام اُن کو کیوں دے دوں؟ پھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اور غلاموں کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس نہیں لے کر گئے۔ انہوں نے رات گذاری پھر جب اگلی صبح ہوئی تو انہوں نے غلام ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دے دیئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ پر کیا ظاہر ہوئی جو آپ نے ایسا کیا؟ حضرت معاذ نے فرمایا کہ میں نے خود کو خواب میں دیکھا کہ آگ میرے قریب ہے اور میں اس میں دھکیلا جا رہا ہوں۔ پھر آپ نے مجھے ازار بند کی جگہ سے پکڑ کر آگ میں گرنے سے بچالیا۔ میرا خیال ہے کہ یہ سب ان غلاموں کی و سے ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ سب غلام تمہارے ہیں۔ پھر جب حضرت معاذ گھر تشریف لائے تو نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے، غلاموں کو دیکھا کہ وہ بھی اُن کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کس کے لئے نما پڑھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کے لئے، حضرت معاذ نے فرمایا: جاؤ تم اللہ کے لئے آزاد ہو۔

(۲۲۳۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى الل

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ : هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : مَا بَالُ رِجَالٍ نُوَلِّيهِمْ أُمُورًا مِمَّا وَلاَّنَاهُ اللَّهُ ، فَيَجِيءُ أَحَدُكُمْ فَيَقُولُ : هَذَا لَكُمْ ، وَهَذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ ، أَفَلاَ يَجْلِسُ فِي بَيْتِ أَبِيهِ ، أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا. (بخاری ۱۵۰۰۔ مسلم ۱۴۶۳)

(۲۲۳۹۴) حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن اللتبیہ کو بنی سُلیم کے صدقات پر عامل بنایا۔ جب وہ آئے تو کہا یہ تمہارے لئے ہے اور یہ میرے لیئے ہدیہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء فرمائی اور پھر فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا اُن کو کسی کام کا والی (نگران) بنایا جاتا ہے اُن امور میں سے جن کا اللہ نے ہمیں بنایا ہے۔ پھر اُن میں سے ایک شخص یہ کہتا ہوا آتا ہے کہ: یہ تمہارے لئے ہے اور یہ میرے لئے ہدیہ ہے۔ اگر وہ سچا ہے تو اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہیں بیٹھ جاتا تاکہ یہ ہدیہ اس کے پاس وہیں آجائے؟

(۲۲۳۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولاً يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أسود مِنَ الأَنْصَارِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: سَمِعْتُك تقول كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَأَنَا أَقُولُهُ الآنَ: مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَأْتِنَا بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ، فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ، وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهَى. (مسلم ۳۰۔ ابوداؤد ۳۵۷۶)

(۲۲۳۹۵) حضرت عدی بن عمیرہ الکندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کسی کو کسی کام پر عامل مقرر کیا جائے پھر وہ اس میں سے سوئی یا اس سے زائد کچھ چھپا لے۔ تو یہ خیانت ہے جو بروز قیامت سامنے لائی جائے گی۔ انصار میں سے ایک سیاہ شخص اس حال میں کھڑا ہوا گویا کہ میں اُس کو دیکھ رہا تھا۔ اُس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے جو کام مجھے سونپا تھا اس کو واپس لے لیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ کیا ہے؟ اُس نے عرض کیا میں نے آپ کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اس طرح اس طرح۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اب اُس کو پھر کہتا ہوں۔ تم میں سے کسی کو کسی کام پر عامل مقرر کر دیا جائے اُس کو چاہیے کہ اُس کے تھوڑے اور زائد کو ہمارے پاس لائے۔ جو اُس میں سے دیا جائے اُس کو لے لے اور جس سے روکا جائے اُس سے منع ہو جائے۔

(۲۲۳۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ : أَنَّ عَلِيًّا اسْتَعْمَلَ رَجُلاً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ : ضُبَيْعَةُ بْنُ زُهَيْرٍ ، أَوْ زُهَيْرُ بْنُ ضُبَيْعَةَ ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنِّي أُهْدِيَ إِلَيَّ فِي عَمَلِي أَشْيَاءُ وَقَدْ أَتَيْتُك بِهَا ، فَإِنْ كَانَتْ حَلاَلاً أَكَلْتُهَا ، وَإِلاَّ فَقَدْ أَتَيْتُك بِهَا ، فَقَبَضَهَا عَلِيٌّ وَقَالَ : لَوْ حَبَسْتَهَا كَانَ غُلُولاً.

(۲۲۳۹۶) حضرت علی ابن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنواسد میں سے ایک شخص کو عامل بنایا۔ جس کا نام ضُبیعہ بن زہیر یا زہیر بن ضبیعہ تھا، جب وہ واپس آیا تو کہا: اے امیر المؤمنین! مجھے کافی ہدیے دیئے گئے۔ میں وہ سب آپ کے پاس لے کر حاضر ہوا ہوں۔ اگر تو وہ میرے لئے حلال ہیں تو میں اُس سے کھالوں۔ وگرنہ میں وہ آپ کو دے دیتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے لے لئے اور فرمایا: اگر تو اُن کو اپنے پاس رکھتا تو یہ خیانت ہوتی۔

(۲۲۳۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ أَبِی الْخَطَّابِ ، عَنْ أَبِی زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِی إِدْرِیسَ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ : لَعَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ وَالرَّائِشَ ، یَعْنِی الَّذِی یَمْشِی بَیْنَہُمَا.

(احمد ۵/ ۲۷۹۔ بزار ۱۳۵۳)

(۲۲۳۹۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے، رشوت لینے والے اور ان کے مابین جو معاونت کا ذریعہ بنے ان سب پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۲۳۹۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنْ خَالِہِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِی سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ.

(ترمذی ۱۳۳۷۔ ابوداؤد ۳۵۷۵)

(۲۲۳۹۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۲۳۹۹) حَدَّثَنَا یَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُمَیْرٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ ، قَالَ : لَمَّا بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنَ رَوَاحَۃَ إِلَی أَہْلِ خَیْبَرَ أَہْدَوْا لَہُ فَرَدَّہُ وَقَالَ : ہُوَ سُحْتٌ.

(۲۲۳۹۹) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو خیبر بھیجا تو انہوں نے اُن کو ہدیے دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ وہ واپس کردیئے اور فرمایا یہ حرام ہے۔

(۲۲٤۰۰) حَدَّثَنَا یَعْلَی ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُمَیْرٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ ، قَالَ : کَتَبَ عُمَرُ إِلَی أَہْلِ الْعِرَاقِ : إِنَّ لَنَا ہَدَایَا دَہَاقِینِنَا.

(۲۲۴۰۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق والوں کو لکھا: ہمارے چوہدریوں اور زمینداروں کے ہدایا ہمارے لیے ہیں (یعنی ہمیں بھیجو اور خود اپنے پاس مت رکھو)۔

(۲۲٤۰۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ أَبِی حَصِینٍ ، عَنْ شُرَیْحٍ ، قَالَ : لُعِنَ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ.

(۲۲۴۰۱) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت کی گئی ہے۔

(۲۵۲) فِی الرَّجلِ یهدِی إلی الرَّجلِ أو یبعث إلیهِ

کوئی شخص کسی کو ہدیہ دے یا اُس کی طرف ہدیہ بھیجے

(۲۲٤۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو حُذَيْفَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ ثَقِيفٍ ، فَأَهْدَوْا إِلَيْهِ هَدِيَّةً ، فَقَالَ : هَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟ قَالُوا : هَدِيَّةٌ ، قَالَ : إِنَّ الْهَدِيَّةَ يُطْلَبُ بِهَا وَجْهُ الرَّسُولِ وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ ، وَإِنَّ الصَّدَقَةَ يُبْتَغَى بِهَا وَجْهُ اللهِ ، قَالُوا : لاَ ، بَلْ هَدِيَّةٌ ، فَقَبِلَهَا مِنْهُمْ ، وَشَغَلُوهُ عَنِ الظُّهْرِ حَتَّى صَلاَّهَا مَعَ الْعَصْرِ .

(نسائی ۶۵۹۳۔ ابو عبید ۱۷۷۰)

(۲۲۴۰۲) حضرت عبد الرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ثقیف کا وفد حاضر ہوا۔ انہوں نے کچھ ہدیہ آپ ﷺ کو دیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ انہوں نے عرض کیا ہدیہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہدیہ سے اللہ کے رسول کی خوشنودی طلب کی جاتی ہے اور حاجت پوری کی جاتی ہے۔ اور صدقہ سے اللہ کی خوشنودی طلب کی جاتی ہے۔ انہوں نے عرض کیا نہیں یہ ہدیہ ہی ہے۔ آپ ﷺ نے اُن سے قبول فرمالیا۔ اور انہوں نے حضور کو ظہر کے تمام وقت مشغول رکھا (یعنی پاس بیٹھے رہے) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ظہر کو عصر کے ساتھ پڑھا۔

(۲۲٤۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا. (بخاری ۲۵۸۵۔ ابو داؤد ۳۵۳۰)

(۲۲۴۰۳) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اور اُس سے بدلہ میں دیتے۔

(۲۲٤۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اهْدِ لِمَنْ لاَ يُهْدِي لَكَ ، وَعُدْ مَنْ لاَ يَعُودُكَ.

(۲۲۴۰۴) حضرت ایوب بن میسرہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس شخص کو ہدیہ دو جو تمہیں ہدیہ نہیں دیتا۔ اور اُس کی عیادت کرو جو تمہاری عیادت نہیں کرتا۔

(۲۲٤۰۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ سَلْمَانَ لَمَّا أَتَى الْمَدِينَةَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ عَلَى طَبَقٍ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قَالَ : صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ ، قَالَ : إِنِّي لاَ آكُلُ الصَّدَقَةَ ، فَرَفَعَهَا ، ثُمَّ أَتَاهُ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهَا فَقَالَ : مَا هَذَا؟ فَقَالَ : هَدِيَّةٌ لَكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَصْحَابِهِ : كُلُوا. (ترمذی ۲۱۔ حاکم ۱۶)

(۲۲۴۰۵) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جب مدینہ حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں

ایک پلیٹ میں ہدیہ لے کر حاضر ہوئے، اُس کو آپ ﷺ کے سامنے رکھا، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ حضرت سلمان نے فرمایا آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب پر صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں صدقہ نہیں کھاتا۔ انہوں نے وہ ہدیہ اٹھوادیا (یعنی واپس کر دیا) پھر اگلے دن اُسی طرح لے کر آئے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ حضرت سلمان نے فرمایا آپ ﷺ کے لئے ہدیہ ہے۔ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کھاؤ۔

(٢٢٤٠٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ ، فَأَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُذْهُ فَإِمَّا أَنْ تَمَوَّلَهُ ، وَإِمَّا أَنْ تَصَدَّقَ بِهِ ، وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ سَائِلٍ وَلاَ مُشْرِفٍ فَخُذْهُ ، وَمَا لاَ ، فَلاَ تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ. (بخاری ۱۴۷۳۔ مسلم ۷۲۳)

(۲۲۴۰۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے مجھے کچھ عطا فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے اس کو عطاء فرمادیں۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لے لو، یا تم اس کو جمع کرتے جاؤ یا پھر اس کو صدقہ کر دو۔ جو مال تم کو بغیر سوال کیے اور بنا طلب مل جائے تو اس کو لے لیا کرو اور جو بنا مانگے نہ ملے تو اس کے پیچھے مت پڑا کرو۔

(٢٢٤٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : أَرْسَلَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمال فَرَدَدْته ، فَلَمَّا جِئْته بِهِ ، قَالَ : مَا حَمَلَك على أَنْ تَرُدَّ مَا أَرْسَلْت بِهِ إِلَيْك ، قَالَ : قُلْتَ لي يَا رَسُولَ اللهِ : إِنَّ خَيْرًا لَكَ أَلاَّ تَأْخُذَ مِنَ النَّاسِ ، قَالَ : إِنَّمَا ذَاكَ أَنْ تَسْأَلَ النَّاسَ ، وَمَا جَاءَ كَ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ فَإِنَّمَا هو رِزْقٌ رَزَقَكَهُ اللَّهُ.

(۲۲۴۰۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے میرے لئے کچھ مال بھیجا جو میں نے واپس کر دیا۔ پھر جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: جو مال میں نے تمہارے طرف بھیجا تھا اُس کو واپس کرنے پر کس چیز نے تمہیں اُبھارا؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا: تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ تم لوگوں سے کچھ مت لینا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اُس وقت ہے جب تم خود لوگوں سے سوال کرو۔ جو تمہارے پاس بغیر سوال کے آئے وہ اللہ کا عطاء کردہ رزق ہے جو اللہ تمہیں عطا فرما رہا ہے۔

(٢٢٤٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عُمَارَةَ : أَنَّ الأَسْوَدَ أَهْدَى إِلَى شُرَيْحٍ نَاقَةً فَقَبِلَهَا.

(۲۲۴۰۸) حضرت اسود رحمہ اللہ نے حضرت شریح رحمہ اللہ کو ایک اونٹنی ہدیہ دی جو انہوں نے قبول فرمالی۔

(٢٢٤٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّ شُرَيْحًا أَهْدَى لِلأَسْوَدِ نَاقَةً ، فَسَأَلَ عَلْقَمَةَ فَقَالَ : مَا تَرَى ؟ قَالَ : أَخُوك أَكْرَمَك ، أَرَى أَنْ تَقْبَلَهَا ، فَقَبِلَهَا.

(۲۲۴۰۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے حضرت اسود ؒ کو اونٹنی ہدیہ دی۔ انہوں نے حضرت علقمہ ؓ سے اُس کے متعلق دریافت فرمایا کہ آپ ؓ کی کیا رائے ہے؟ حضرت علقمہ ؓ نے فرمایا تمہارے بھائی نے تمہارا اکرام کیا ہے میرے خیال میں تم قبول کرلو۔ حضرت اسود نے وہ قبول فرمالیا۔

(۲۲٤۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: رُبَّمَا أَهْدَى أبو الْهَيْثَمِ إِلَى إِبْرَاهِيمَ الْجملَةَ مِنَ الْقَصَبِ فَيَقْبَلُهَا.

(۲۲۴۱۰) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ بعض اوقات حضرت ابوالھیثم حضرت ابراہیم کا نے / بانس کی لکڑی کا گٹھ ہدیہ میں دیتے جن کو وہ قبول فرمالیتے۔

(۲۲٤۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَش ، قَالَ : أُهْدِيَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ طِلاَءٌ ، فَكَانَ حُلْوًا ، فَنَبَذَهُ.

(۲۲۴۱۱) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کو ایک شیرہ ہدیہ دیا گیا جو کہ میٹھا تھا۔ آپ ؒ نے اُس کو پھینک (گرا) دیا۔

(۲۲٤۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عن عمر بْنِ عبد العزيز ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تهادوا تذهب السخيمة ، تصافحوا يذهب الغل.

(۲۲۴۱۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہدیہ دیا کرو اس سے حسد ختم ہو جاتا ہے۔ اور آپس میں مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ اور بغض ختم ہوتا ہے۔

(۲۲٤۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ أُوَيْسًا الْقَرَنِيَّ عَرِيَ فَكَسَاهُ أَبِي ، فَقَبِلَهُ.

(۲۲۴۱۳) حضرت قیس بن یُسیر بن عمرو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اویس قرنی بے لباس تھے، میرے والد نے اُن کو کپڑے ہدیہ دیئے۔ انہوں نے قبول فرمالیے۔

(۲۲٤۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَزِّمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعِ الأَزْدِيِّ ، قَالَ : لاَ يَطِيبُ هَذَا الْمَالُ إلاَّ مِنْ أَرْبَعِ خِلاَلٍ : سَهْمٍ فَيءِ الْمُسْلِمِينَ ، أَوْ تِجَارَةٍ مِنْ حَلاَلٍ ، أَوْ إِعْطَاء مِنْ أَخٍ مُسْلِمٍ عَنْ ظَهْرِ يَدٍ ، أَوْ مِيرَاثٌ فِي كِتَابِ اللهِ.

(۲۲۴۱۴) حضرت محمد بن واسع الازدی ؒ فرماتے ہیں چار صورتوں کے علاوہ مال حلال نہیں ہے۔ مسلمانوں کی غنیمت کا مال یا حلال تجارت ہو، یا کوئی مسلمان بھائی ہدیہ دے، یا اللہ کی کتاب کے مطابق میراث کا حصہ ہو۔

(۲۲٤۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : فِي رَجُلٍ عَرَضَ عَلَيْهِ رَجُلاَنِ مَالاً ، أَحَدُهُمَا أَخٌ مُسْلِمٌ ، وَالآخَرُ قَرَابَةٌ مَعَ السُّلْطَانِ ، مِنْ أَيِّهِمَا يَقْبَلُ ؟ قَالَ : مِنَ الْقَرَابَةِ.

(۲۲۴۱۵) حضرت مجاہد سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص کو دو آدمی مال دینا چاہتے ہیں۔ ان میں سے ایک مسلمان بھائی ہے اور دوسرا بادشاہ کا رشتہ دار، وہ کس کا قبول کرے؟ آپ ؒ نے فرمایا: رشتہ دار سے۔

(۲۲٤۱٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : إِذَا وَصَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَقْبَلْ صِلَتَهُ ، فَإِنْ كَانَ مُحْتَاجًا إِلَيْهِ فَلْيُنْفِقْهُ ، وَإِنْ كَانَ مُسْتَغْنِيًا عَنْهُ فَلْيَضَعْهُ فِي أَهْلِ الْحَاجَةِ.

(۲۲۴۱۶) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں جب تم میں سے کسی کو تمہارا کوئی بھائی ہدیہ دے تو اُس کے ہدیہ کو قبول کرلو۔ پھر اگر وہ محتاج ہو تو اُس کو خرچ کرے۔ اور اگر وہ مستغنی ہے (مال دار ہے) تو کسی ضرورت مند کو دے دے۔ (اس پر خرچ کردے)

(۲۲٤۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، قَالَ : وَلَدَتِ امْرَأَةٌ لِلْمُسَيَّبِ غُلاَمًا ، فَاشْتَرَى لَهُ خَيْثَمَةُ ظِئْرًا ، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ.

(۲۲۴۱۷) حضرت اعمش سے مروی ہے کہ حضرت مسیب رحمہ اللہ کی اہلیہ نے بچہ جنا۔ حضرت خیثمہ نے اُن کے لئے ایک دایہ اور اگر مجھے پائے کھانے کی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا۔

(۲۲٤۱۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَرُدُّوا الْهَدِيَّةَ ، وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ ، وَلاَ تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ. (بخاری ۲۵۶۸۔ احمد ۲/ ۴۷۹)

(۲۲۴۱۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدیہ کو رَدّ نہ کرو اور دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرو، اور مسلمانوں کو مت مارو۔

(۲۲٤۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْته ، وَلَوْ دُعِيت إِلَى كُرَاعٍ لأَجَبْت.

(۲۲۴۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے ایک ذراع (کپڑا) ہدیہ دیا جائے تو میں اُس کو ضرور قبول کرتا ہوں۔ اور اگر مجھے پائے کھانے کی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا۔

(۲۲٤۲۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ ، وَمَنْ أَهْدَى إِلَيْكُمْ كُرَاعًا فَاقْبَلُوهُ.

(۲۲۴۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کے لئے سوال کرے اُس کو عطاء کرو۔ اور جو تمہیں بکری کی پنڈلی بھی ہدیہ دے اُس کو قبول کرو۔

(۲۲٤۲۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ عَلَى طَبَقٍ فَقَالَ : لأَصْحَابِهِ : كُلُوا. (احمد ۵/ ۴۳۸۔ طبرانی ۶۱۵۵)

(۲۲۴۲۱) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پلیٹ میں ہدیہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کھاؤ۔

(۲۲٤۲۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نِعْمَ

الشَّیْءُ الْهَدِیَّةُ بَیْنَ یَدَیِ الْحَاجَةِ. (طبرانی ۲۹۰۳)

(۲۲۴۲۲) حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین چیز۔ بوقت ضرورت ہدیہ کرنا ہے۔

(۲۵۴) الرّجل یصانِع عن نفسِهِ

آدمی کا اپنے آپ کو بچانے کے لئے رشوت وغیرہ دینا

(۲۲٤۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ زَیْدٍ یَقُولُ: لَمْ نَجِدْ فِی ذَلِكَ الزَّمَانِ لَنا شَیْئاً أَنْفَعَ لَنَا مِنَ الرُّشَا.

(۲۲۴۲۳) حضرت جابر بن زید فرماتے ہیں ہم اس زمانے میں اپنے لئے کوئی چیز رشوت سے زیادہ نفع مند نہیں سمجھتے۔

(۲۲٤۲٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَیْسِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لَمَّا أَتَى أَرْضَ الْحَبَشَةِ أُخِذَ فِی شَیْءٍ فَأَعْطَى دِینَارَیْنِ حَتَّى خُلِّیَ سَبِیلُهُ.

(۲۲۴۲۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب حبشہ تشریف لائے تو اُن کو کسی معاملہ میں (ناحق) پکڑ لیا گیا۔ انہوں نے دو دینار دیئے۔ یہاں تک کہ اُن کو چھوڑ دیا گیا۔

(۲۲٤۲۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: اجْعَلْ مَالَكَ جُنَّةً دُونَ دِینِكَ، وَلاَ تَجْعَلْ دِینَكَ جُنَّةً دُونَ مَالِكَ.

(۲۲۴۲۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اپنے مال کو اپنے دین کے لیے اوپر ڈھال بناؤ۔ اور اپنے دین کو مال کے لیے ڈھال نہ بناؤ۔

(۲۲٤۲٦) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ. وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ وَالشَّعْبِیِّ، أَنَّهُمْ قَالُوا: لاَ بَأْسَ أَنْ یُصَانِعَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَالِهِ إِذَا خَافَ الظُّلْمَ.

(۲۲۴۲۶) حضرت جابر بن زید اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی کو اپنے نفس اور مال پر ظلم کا خوف ہو تو جان بچانے کے لئے کچھ پیسے دے دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲٤۲۷) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، عَنْ یُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَهُ.

(۲۲۴۲۷) حضرت حسن سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲٤۲۸) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، عَنْ یُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّهُ کَانَ لاَ یَرَى بَأْسًا أَنْ یُعْطِیَ الرَّجُلُ مِنْ مَالِهِ مَا یَصُونُ بِهِ عِرْضَهُ.

(۲۲۴۲۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی عزت کو بچانے کے لئے اگر اپنے مال میں سے کچھ دے دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۵۵) أكل الرِّبا وما جاء فِيهِ

سود کی حرمت کا بیان

(۲۲٤۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : آكِلُ الرِّبَا وَمُؤْكِلُهُ سَوَاءٌ.

(۲۲۴۲۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سود کھانے والا اور کھلانے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

(۲۲٤۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّاهِبِ ، عَنْ كَعْبِ الأَحْبَارِ ، قَالَ : لأَنْ أَزْنِيَ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ زَنْيَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَكْلِ دِرْهَمٍ رِبًا يَعْلَمُ اللَّهُ أَنِّي أَكَلْته حِينَ أَكَلْته وَهُوَ رِبًا. (احمد ۵/ ۲۲۵)

(۲۲۴۳۰) حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تینتیس بار زنا کروں یہ مجھے اِس سے زیادہ پسند ہے کہ میں سود کا ایک درہم کھاؤں۔ جب میں وہ سود کھاتا ہوں تو میرا اللہ جانتا ہے کہ میں سود کھا رہا ہوں۔

(۲۲٤۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : آكِلُ الرِّبَا وَمُؤْكِلُهُ سواء ، وَكَاتِبُهُ وَشَاهِدُهُ إِذَا عَلِمُوا بِهِ ، وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ لِلْحُسْنِ ، وَلاَوِي الصَّدَقَةِ ، وَالْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ هِجْرَتِهِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۲۴۳۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سود خور اور سود کھلانے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔ اور سودی معاملات لکھنے والا اور اس پر گواہ بننے والا جب وہ اُس کے بارے میں جانتے ہوں، اور خوبصورتی کے لئے گودنے والی اور گودوانے والی خاتون اور صدقہ کو غلط استعمال کرنے والا۔ اور اعرابیوں میں سے جو ہجرت کے بعد مرتد ہوا اُس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے لعنت کی گئی ہے۔

(۲۲٤۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : غُلِّقَتْ عَلَيْكُمْ أَبْوَابُ الرِّبَا فَأَنْتُمْ تَلْتَمِسُونَ مَحَارِمَهَا.

(۲۲۴۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں تم پر سود کے تمام دروازے بند کر دیے گئے ہیں۔ پس تم لوگ اُس کی حرمت کو چاہتے ہو۔ (طلب کرتے ہو۔)

(۲۲٤۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لُعِنَ آكِلُ الرِّبَا وَمُؤْكِلُهُ وَكَاتِبُهُ وَشَاهِدَاهُ.

(۲۲۴۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کھانے والے پر، کھلانے والے پر، اُس کے

معاملات لکھنے والے پر اور گواہوں پر لعنت کی گئی ہے۔

(٢٢٤٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : ثَلاَثٌ لأَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَّنَهُنَّ لَنَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا : الْخِلاَفَةُ وَالْكَلاَلَةُ وَالرِّبَا.

(ابن ماجہ ۲۷۲۷۔ حاکم ۳۰۴)

(۲۲۴۳۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تین چیزوں کو اگر رسول اللہ ﷺ ہمارے لئے بیان فرما دیتے تو یہ دنیا و مافیھا سے زیادہ میرے لئے پسندیدہ ہوتا، ایک خلافت دوسری کلالہ (یعنی ایسی میت کہ جس کی نہ اولاد ہو اور نہ ہی والدین) اور تیسری چیز ہے سود۔

(٢٢٤٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيع ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ وَأَهْوَى بِإِصْبَعَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ ، يَقُولُ : سَمِعْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الْحَلاَلُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ ، وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ ، كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ ، أَلاَ وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ ، أَلاَ وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ، أَلاَ وَهِيَ الْقَلْبُ.

(بخاری ۵۲۔ مسلم ۱۲۲۰)

(۲۲۴۳۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا اس حال میں کہ انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں داخل کی ہوئیں تھیں، فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ سے (ان کانوں سے خود) سنا آپ ﷺ نے فرمایا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں، جو شخص مشتبہات سے بچ گیا اُس نے اپنے دین اور عزت کو صاف اور بری کر دیا۔ اور جو شخص مشتبہات میں پڑا وہ حرام میں پڑا، جیسے چرواہا اگر چراگاہ کے اردگرد جانوروں کو چرائے تو وہ کبھی نہ کبھی چراگاہ میں داخل ہو جائیں گے۔ خبردار ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، اور اللہ کی چراگاہ اُس کی حرام کردہ چیزیں ہیں، خبردار جسم میں ایک ٹکڑا ہے اگر وہ ٹھیک ہو جائے تو سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے، اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے، سنو وہ انسان کا دل ہے۔

(٢٢٤٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَدِرْهَمُ رِبًا أَشَدُّ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى مِنْ سِتٍّ وَثَلاَثِينَ زَنْيَةٍ.

(۲۲۴۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی بدتر ہے۔

(٢٢٤٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الرِّبَا سَبْعُونَ حَوْبًا أَيْسَرُهَا نِكَاحُ الرَّجُلِ أُمَّهُ ، وَأَرْبَى الرِّبَا اسْتِطَالَةُ الرَّجُلِ فِي

عِرْضِ أَخِيهِ. (بخاری ۲۳۹)

(۲۲۴۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے ستر گناہ ہیں، ان میں سب سے کم درجہ ہے کہ آدمی اپنی ماں کے ساتھ زنا (نکاح) کرے اور بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی آبرو میں دست درازی کرے۔

(٢٢٤٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي هَانِئٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَرَأْتُ كِتَابَ أَهْلِ نَجْرَانَ فَوَجَدْتُ فِيهِ إِنْ أَكَلْتُمَ الرِّبَا فَلاَ صُلْحَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُصَالِحُ مَنْ يَأْكُلُ الرِّبَا.

(۲۲۴۳۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ میں نے اہل نجران کے مکتوب میں پڑھا اُس میں لکھا تھا، اگر تم لوگ سود کھاؤ گے تو تمہارے اور ہمارے درمیان کوئی صلح نہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سود خوروں کے ساتھ صلح نہیں فرماتے تھے۔

(٢٢٤٣٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لاَ يَقُومُونَ إِلاَّ كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ﴾ قَالَ : يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَجْنُونًا يُخْنَقُ. (ابن جریر ۱۰۲)

(۲۲۴۳۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ قرآن پاک کی آیت ﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لاَ يَقُومُونَ إِلاَّ كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اُن لوگوں کو قیامت کے دن مجنون اٹھایا جائے گا اور ان کا گلا گھونٹا جائے گا۔

(٢٢٤٤٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ. (بخاری ۲۰۸۶)

(۲۲۴۴۰) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خود اور سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(٢٢٤٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ وَدَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : خَطَبَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّا نَأْمُرُكُمْ بِأَشْيَاءَ لَعَلَّهَا لاَ تَصْلُحُ لَكُمْ ، وَنَنْهَاكُمْ عَنْ أَشْيَاءَ لَعَلَّهَا تَصْلُحُ لَكُمْ ، وَإِنَّ آخِرَ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَاتُ الرِّبَا ، فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْهُنَّ لَنَا ، إِنَّمَا هُوَ الرِّبَا وَالرِّيبَةُ ، فَدَعُوا مَا يَرِيبُكُم إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكُم.

فكان الشعبي إذا سُئِلَ عَنِ الشَّيءِ قَالَ : إِنَّمَا هُوَ الرِّبَا وَالرِّيبَةُ ، فَدَعُوا الرِّبَا وَالْمُرِيبَاتِ. (احمد ۱/ ۳٦)

(۲۲۴۴۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: بے شک میں تمہیں کچھ چیزوں کا حکم دیتا ہوں شاید کہ وہ تمہارے لئے فائدہ مند نہیں ہیں اور تمہیں کچھ چیزوں سے روکتا ہوں شاید کہ وہ تمہارے لئے فائدہ مند ہیں، بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری عہد ہم سے لیا وہ آیت ربا پر تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے پردہ فرما گئے اور ہمیں اس کی تفصیل بیان نہیں فرمائیں۔ بے شک یہ سود بھی ہے اور مشکوک بھی۔ لہٰذا مشکوک شے کو چھوڑ کر غیر مشکوک کو اختیار کرو۔ حضرت شعبی کسی چیز کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ سود اور مشکوک بھی ہے، لہٰذا سود اور مشک میں میں ڈالنے

والی اشیاء کو چھوڑ دو۔

(٢٢٤٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَقَدْ خِفْت أَنْ نَكُونَ قَدْ زِدْنَا فِي الرِّبَا عَشَرَةَ أَضْعَافِهِ مَخَافَتَهُ.

(۲۲۴۴۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ ہم کہیں سود سے بچتے بچتے اس میں مزید دس گناہ آگے نہ نکل جائیں۔

(٢٢٤٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : دَفَعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الأَنْصَارِيُّ إِلَى غُلاَمٍ لَهُ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ ، فَلَحِقَ بِأَصْبَهَانَ فَتَجَرَ حَتَّى صَارَتْ عِشْرِينَ أَلْفًا ، ثُمَّ هَلَكَ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّهُ كَانَ يُقَارِفُ الرِّبَا ، فَأَخَذَ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ وَتَرَكَ مَا سِوَى ذَلِكَ.

(۲۲۴۴۳) حضرت عبداللہ بن یزید انصاری نے اپنے غلام کو چار ہزار درہم دے کر بھیجا، وہ اصبھان گیا اور اُس نے تجارت کی یہاں تک کہ اُس کے پاس بیس ہزار درہم ہو گئے، پھر وہ غلام فوت ہو گیا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ وہ غلام تجارت میں سود کی آمیزش کرتا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے صرف چار ہزار واپس لئے اور باقی پیسے چھوڑ دیئے نہیں لئے۔

(٢٢٤٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الرِّبَا بِضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا ، وَالشِّرْكُ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۲۴۴۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سود کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں اور شرک بھی اسی کے مثل ہے۔

(٢٥٦) فِي الرَّجلِ يسرِق مِن الرَّجلِ الحَدَّ أو الأرض

کوئی شخص کسی کی زمین چرالے

(٢٢٤٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورَ ، عَنْ أَيْمَنَ ، قَالَ : سِمِعْت يَعْلَى يَقُولُ : سَمِعْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ أَنْ يَحْمِلَ تُرَابَهَا إِلَى الْمَحْشَرِ.

(احمد ۴/ ۱۷۲۔ ابن حبان ۵۱۶۴)

(۲۲۴۴۵) حضرت یعلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص کسی کی زمین پر ناحق قبضہ کر لے تو اُس کو قیامت کے دن اُس زمین کی ساری مٹی اٹھانے پر مجبور کیا جائے گا۔

(٢٢٤٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامِ بنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيه ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ.

(بخاری ۳۱۹۸۔ مسلم ۱۲۳۱)

(۲۲۴۴۶) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کوئی شخص زمین کا ایک ٹکڑا

ناحق لے لے، اُس کو قیامت کے دن سات زمینوں کے برابر کر کے اُس کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا۔

(۲۲٤٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : أُخْبِرْت أَنَّهُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَسْرِقُ أَرْضًا يَكُونُ لَهُ تَوْبَةٌ مَا وَجَدَ أَرْضًا يَحْفِرُهَا.

(۲۲۴۴۷) حضرت ابو عمرو الشیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ بے شک نہیں ہے کوئی شخص جو کوئی زمین چرائے اُس کے لئے توبہ ہوگی، نہیں پائی کوئی زمین جو اُس کے لئے کھودی جائے۔

(۲۲٤٤۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِجْلاَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الأَرْضِ طُوِّقَه يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ. (مسلم ۴۳۔ احمد ۲/ ۳۸۸)

(۲۲۴۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ناحق زمین کا ٹکڑا لے لے تو قیامت کے دن سات زمینوں کا اُس کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا۔

(۲۲٤٤۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيٍّ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيْك ؟ فَغَضِبَ ، فَقَالَ : مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ أَنَّهُ حَدَّثَنِي بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ، قَالَ : مَا هُنَّ ؟ قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا ، وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الأَرْضِ.

(بخاری ۱۷۔ احمد ۱/ ۱۱۸)

(۲۲۴۴۹) حضرت ابو طفیل فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا، کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کچھ راز کی باتیں بتائی ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ میں آ گئے اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایسی کوئی سرگوشی نہیں فرمائی جس کو لوگوں سے چھپایا ہو، سوائے اس کے کہ مجھے چار کلمات سکھلائے ہیں، اُس نے عرض کی کیا وہ کون سے کلمات ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس پر اللہ کی لعنت جو والدین پر لعنت کرے، اور اُس پر اللہ کی لعنت جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے، اُس پر اللہ کی لعنت جو فسادی کو ٹھکانہ دے، اور اُس پر اللہ کی لعنت جو زمین کی ملکیت کو تبدیل کر دے۔

(۲۲٤٥۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ محمد بْنِ عقيل ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْظَمُ الْغُلُولِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذِرَاعُ أَرْضٍ يَسْرِقُهَا الرَّجُلُ مِنَ الرَّجُلِ ، وَالْجَارَانِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا الأَرْضُ فَيَسْرِقُ أَحَدُهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ فَيُطَوَّقُهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ. (احمد ۳۴۱۔ طبرانی ۳۴۶۳)

(۲۲۴۵۰) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک قیامت کے دن

سب سے بڑا دھوکہ یہ ہوگا کہ کسی شخص کی کچھ زمین دوسرا اچرا لے، اور دو پڑوسیوں کے درمیان زمین مشترک ہو اور ان میں سے ایک ساتھی کی زمین پر قبضہ کرلے، پس ایسے شخص کے گلے میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔

(۲۲٤٥١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةً :مَنْ أَهَلَّ لِغَيْرِ اللهِ ، وَمَنْ آوَى مُحْدِثًا ، وَمَنْ عَقَّ وَالِدَيْهِ ، وَمَنْ سَرَقَ الْمَنَارَ ، قَالَ :قُلْتُ :وَمَا الْمَنَارُ ؟ قَالَ : الرَّجُلُ يَأْخُذُ مِنْ أَرْضِ صَاحِبِهِ فِي أَرْضِهِ.

(۲۲۴۵۱) حضرت ابن سابط فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے چار آدمیوں پر لعنت فرمائی، جو غیر اللہ کے نام پر قربانی کرے، جو فسادی کو ٹھکانہ دے، جو والدین کی نافرمانی کرے، اور جو منار کو چوری کرے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ منار سے کیا مراد ہے؟ جو اپنے بھائی کی زمین لے کر اپنی زمین میں شامل کرلے۔

(۲۲٤٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :مَنْ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الأَرْضِ فَطَوَّقَتْهُ ذَوَاتُ الأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ تَحْمِلْهُ.

(۲۲۴۵۲) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ جو شخص ناحق زمین پر قبضہ کرلے تو قیامت کے دن مالکان زمین اس کو طوق پہنائیں گے، جس کو وہ اٹھا نہ سکے گا۔

(۲۲٤٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُرَيْبٍ ، عن كريب ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمَلْعُونُ مَنِ انْتَقَصَ شَيْئًا مِنْ تُخُومِ الأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ.

(احمد ۱/ ۲۱۷۔ ابن حبان ۴۴۱۷)

(۲۲۴۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس پر لعنت ہے جو بغیر حق کے زمین کی گھاس وغیرہ میں سے کچھ کمی کردے۔

(۲۵۷) مَنْ قَالَ المسلمون عِند شروطِهم

اس شخص کے بیان میں جو اس بات کا قائل ہے کہ مسلمان اپنی طے شدہ شروط کے مطابق معاملات کریں گے

(۲۲٤٥٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْمُؤْمِنونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ. (ترمذی ۱۳۵۲۔ ابوداؤد ۳۵۸۹)

(۲۲۴۵۴) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان اپنی شروط کے مطابق معاملہ کریں گے۔

(۲۲٤٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ

يَقُولُ :الْمُسْلِمُ عِنْدَ شَرْطِهِ.

(۲۲۴۵۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مسلمان اپنی شرط کے موافق معاملہ کرے گا۔

(٢٢٤٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ مَا لَمْ يُعْصَ اللَّهُ.

(۲۲۴۵۶) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ مسلمان اپنی شرط کے موافق معاملہ کرے گا جب تک کہ اس میں اللہ کی نافرمانی نہ ہو۔

(٢٢٤٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، قَالَ، سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُولُ :لِكُلِّ مُسْلِمٍ شَرْطُهُ.

(۲۲۴۵۷) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان کے لئے اپنی شرط پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(٢٢٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى الشَّعْبِيِّ ، فَقَالَتْ :إِنَّ ابْنَتِي بِيعَتْ عَلَى شَرْطِ أَنْ لاَ تُبَاعَ ، قَالَ :ابْنَتُكِ عَلَى شَرْطِهَا.

(۲۲۴۵۸) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ ایک خاتون حضرت شعبی رحمہ اللہ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا: میری بیٹی نے اس شرط پر بیع کی ہے کہ اُس کو فروخت نہیں کیا جائے گا، آپ نے فرمایا تمہاری بیٹی اپنی شرط پر ہے۔ (اُس شرط پر عمل کرنا ضروری ہے۔)

(٢٢٤٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ الأَشْجَعِيِّ :أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ بَعِيرًا وَهُوَ مَرِيضٌ فَاسْتَثْنَى الْبَائِعُ جِلْدَهُ فَبَرِءَ الْبَعِيرُ ، فَاخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ فَأَرْسَلَهُمَا إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ عَلِيٌّ :يُقَوَّمُ الْبَعِيرُ فِي السُّوقِ فَيَكُونُ لَهُ شَرْوَى جِلْدِهِ.

(۲۲۴۵۹) حضرت عمرو بن راشد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کسی سے اونٹ خریدا وہ اونٹ بیمار تھا، بائع نے اونٹ کی کھال کا استثناء کر دیا، پھر اونٹ بعد میں ٹھیک ہو گیا، وہ دونوں اپنا جھگڑا لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن دونوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بازار میں اونٹ کی قیمت لگائی جائے اور اُس کو کھال کی مثل دیا جائے۔

(٢٢٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هشام ، عن ابن سيرين ، عن شريح ، قَالَ :له شرواه.

(۲۲۴۶۰) حضرت شریح رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(٢٢٤٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ زَيْدٍ :فِي رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ بَعِيرًا وَاشْتَرَطَ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ :شَرْوَى الرَّأْسِ.

(۲۲۴۶۱) حضرت زید سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے کسی کو اونٹ فروخت کیا اور سری کی شرط لگا دی، آپ نے فرمایا اُس کو سری کے مثل دیا جائے گا۔

(٢٢٤٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :بَاعَ رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ بَعِيرًا مَرِيضًا وَاشْتَرَطَ رَأْسَهُ

وَمِسكَهُ ، فَبَرِءَ الْبَعِيرُ فَلَمْ يَنْحَرْهُ فَقَالَ لَهُ شُرَيْحٌ :أَعْطِهِ شَرْوَاهُ ، فَذَكَرْته لِعَامِرٍ فَقَالَ :قَضَى عَلِيٌّ وَشُرَيْحٌ بِالشَّرْوَى.

(۲۲۴۶۲) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو بیمار اونٹ فروخت کیا اور اُس کی سری اور کھال کی شرط لگادی (مستثنیٰ کر دیا) اونٹ ٹھیک ہوگیا اور اُس شخص نے اُس کو ذبح نہ کیا، حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا: اُس کو اُس کا مثل دیا جائے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے اِس کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت شریح رحمہ اللہ دونوں نے مثل کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(٢٢٤٦٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ.

(۲۲۴۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مسلمان اپنی شرطوں کے موافق معاملہ کرتے ہیں۔

(٢٢٤٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ.

(۲۲۴۶۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حقوق کا خاتمہ شرط کے موافق ہونا چاہیے۔

(٢٥٨) النَّجشُ فِي البيعِ

خریدنے کا ارادہ نہ ہو اور چیز کی قیمت کو ویسے ہی بڑھانا تا کہ لالچ میں آکر دوسرا اُس کو خرید لے

(٢٢٤٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عن أبي هريرة ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَنَاجَشُوا ، وَلاَ تَبَاغَضُوا ، وَلاَ تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا.

(بخاری ۶۰۸۔ احمد ۲/ ۵۰۱)

(۲۲۴۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بڑھ چڑھ بولی نہ لگاؤ (جب کہ خریدنا نہ ہو) آپس میں بغض نہ رکھو، اور آپس میں حسد مت کرو، اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔

(٢٢٤٦٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ: النَّاجِشُ آكِلُ الرِّبَا خَائِنٌ.

(۲۲۴۶۶) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جان بوجھ کر قیمت بڑھانے والا سود خور اور خائن ہے۔

(٢٢٤٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، مِثْلَهُ.

(۲۲۴۶۷) ابن ابی اوفیٰ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢٤٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَنَاجَشُوا. (بخاری ۲۱۴۰۔ مسلم ۵۱)

(۲۲۴۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خریدنے کا ارادہ نہ ہو تو قیمت کو مت بڑھاؤ۔

(۲۲٤٦۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : النَّجْشُ لَا يَحِلُّ.

(۲۲۴۶۹) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ کسی کی قیمت پر قیمت لگانا جائز نہیں ہے۔

(۲۵۹) من كره أكل ربح ما لم يضمن

جو حضرات ربح مالم یضمن کے تناول کرنے کو ناپسند کرتے ہیں یعنی ایسے سامان کو فروخت کرنا جو اس نے خریدا تو ہو لیکن اُس پر قبضہ نہ کیا ہو تو ایسی بیع درست نہیں ہے اور ایسا نفع حلال نہیں ہے

(۲۲٤۷۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى : حَدِّثْنِي حَدِيثًا تَجْمَعُ لِي فِيهِ أَبْوَابَ الرِّبَا، قَالَ: لَا تَأْكُلْ شَفَّ شَيْءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانُهُ.

(۲۲۴۷۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے عرض کیا کہ آپ مجھے وہ حدیث سنائیں جس میں آپ نے میرے لیے ربا کی اقسام کو جمع کیا ہے۔ جو آپ نے میرے لئے جمع کی ہو، آپ نے فرمایا کسی ایسی چیز کے نفع کو ہرگز مت کھانا جس کے نقصان کا تو ضامن نہ ہو۔

(۲۲٤۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَتَّابَ بْنَ أَسِيدٍ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ : تَدْرِي إِلَى أَيْنَ بَعَثْتُك ؟ بَعَثْتُك إِلَى أَهْلِ اللهِ ، ثُمَّ قَالَ : انْهَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ : عَنْ بَيْعٍ وَسَلَفٍ، وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ، وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ ، وَعَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ.

(ابو داؤد ۳۴۹۸۔ نسائی ۶۲۲۷)

(۲۲۴۷۱) حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو مکہ والوں کی طرف بھیجا اور فرمایا: تمہیں معلوم ہے میں نے تمہیں کہاں بھیجا ہے؟ میں نے تمہیں اللہ والوں کے پاس بھیجا ہے، پھر فرمایا اُن کو چار چیزوں سے منع کرنا، بیع اور قرض سے، ایک بیع میں دو شرطیں لگانے سے، اور اس شے کے نفع کو استعمال کرنے سے جس کے نقصان کا بھی وہ ضامن نہ ہو یعنی جب تک نفع و نقصان دونوں میں شرکت نہ ہو تو نفع بھی استعمال نہیں کر سکتے) سے اور اُس چیز کی بیع سے جو پاس نہ ہو۔

(۲۲٤۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ : أَنَّ جَدَّهُ كَانَ إِذَا بَعَثَ تِجَارَةً نَهَاهُمْ، عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ ، وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ ، وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يَضْمَنُوا.

(۲۲۴۷۲) حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ اُن کے دادا جب تجارت کا سامان بھیجتے تو اُن کو منع کرتے بیع اور قرض سے،

ایک بیع میں دو شرطیں لگانے سے، اور اس شے کے نفع کو استعمال کرنے سے جس کے نقصان کا بھی وہ ضامن نہ ہو یعنی جب تک نفع و نقصان دونوں میں شرکت نہ ہو تو نفع بھی استعمال نہیں کر سکتے) سے۔

(٣٦٠) مَنْ رَخَّصَ فِي العِينَةِ

جنہوں نے ادھار زیادہ قیمت پر بیچنے کی اجازت دی ہے

(٢٢٤٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ سَعْدٍ :أَنَّ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ اسْتَسْلَفَ حَرِيرًا فِي غُرْمٍ أَصَابَهُمْ.

(٢٢٤٧٣) حضرت جابر بن زید نے ریشم ادھار لیا۔ اس تاوان کے بدلہ میں جو ان کو پہنچا۔

(٢٢٤٧٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْعِينَةِ إذَا كَانَتْ عَلَى وَجْهِ الصِّحَّةِ.

(٢٢٤٧٤) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ادھار بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر صحت کی شرائط پوری ہوں۔

(٢٢٤٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إبْرَاهِيمَ . وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ . وَسُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالُوا :لاَ بَأْسَ بِالْعِينَةِ.

(٢٢٤٧٥) حضرت ابراہیم، حضرت شعبی اور حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ ادھار مہنگا بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٢٤٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قُرَير ، قَالَ :سُئِلَ ابْنُ سِيرِينَ عَنِ الْعِينَةِ ؟ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ يُخْرِجُ متاعه إلَى السُّوقِ ، فَيَبِيعُ بِالنَّقْدِ وَيَبِيعُ بِالنَّسِيئَةِ.

(٢٢٤٧٦) حضرت ابن سیرین سے بیع عینہ کے متعلق دریافت کیا گیا؟ فرمایا جب آدمی اپنا سامان بازار میں لے کر جاتا ہے، تو وہ کچھ سامان نقد فروخت کرتا ہے اور کچھ سامان ادھار۔

(٢٢٤٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو كَعْبٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ:سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنْ بَيْعِ الْحَرِيرِ؟ فَقَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ ، ثُمَّ يَضَعُهُ ، فَإِنْ وَجَدَ رِبْحًا بِالنَّقْدِ بَاعَهُ ، وَإِنْ وَجَدَ رِبْحًا بِالنَّسِيئَةِ بَاعَهُ.

(٢٢٤٧٧) حضرت ابن سیرین سے ریشم کی بیع (ادھار) کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: جب آدمی سامان فروخت کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو سامان رکھتا ہے پھر اگر اُس کو نفع نقد مل رہا ہو تو بھی فروخت کر دیتا ہے اور نفع ادھار میں مل رہا ہو پھر بھی فروخت کر دیتا ہے۔

(٢٢٤٧٨) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْقَاسِمِ :الرَّجُلُ يَطْلُبُ مِنِّي الْحِنْطَةَ وَالزَّيْتَ وَلَيْسَ عِنْدِي إلاَّ أَنَّهُ قَدْ عَرَفَ سِعْرَ ذَلك ، أوْ عَرَفْته فَاشْتَرَيْته ، ثُمَّ أَبِيعُهُ إيَّاهُ إلَى أَجَلٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(٢٢٤٧٨) حضرت افلح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے دریافت کیا کہ: ایک شخص مجھ سے گندم اور زیتون طلب کرتا ہے

اور میرے پاس یہ دونوں نہیں ہیں لیکن میں ان کا بھاؤ جانتا ہوں اور ان کے متعلق جانتا ہوں میں خرید لیتا ہوں پھر میں اُسی کو ایک مدت کے بعد فروخت کر سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں۔

(۳۶۱) الرّهن فِي العِينَةِ

ادھار بیع میں رہن رکھنا

(۲۲٤۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :خُذْ رَهْنًا فِي الْعِينَةِ.

(۲۲۴۷۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ادھار بیع میں رہن طلب کرلو۔

(۲۲٤۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ حُوَيْزَةَ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الرَّهْنِ فِي الْعِينَةِ؟ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۲۴۸۰) حضرت شعبی سے بیع عینہ میں رہن کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۲٤۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَرْزُوقٍ التَّيْمِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ فِي الرَّهْنِ فِي الْعِينَةِ :تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ.

(۲۲۴۸۱) حضرت ابراہیم بیع عینہ میں رہن کے متعلق فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اس حال میں وفات پائی کہ آپ کی زرہ رہن رکھی ہوئی تھی۔

(۲۲٤۸۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ :أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۲۴۸۲) حضرت ضحاک اس کو ناپسند کرتے ہیں۔

(۳۶۲) بيع السّمكِ فِي الماءِ وبيع الآجامِ

پانی میں مچھلی کی بیع کرنا، اور جھاڑیوں کی بیع کرنا

(۲۲٤۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ الْكَاهِلِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :لاَ تَشْتَرُوا السَّمَكَ فِي الْمَاءِ فَإِنَّهُ غَرَرٌ.

(۲۲۴۸۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پانی میں مچھلی کی بیع مت کرو یہ دھوکا ہے۔

(۲۲٤۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ كَرِهَ ضَرْبَةَ التَّالَه.

(۲۲۴۸۴) حضرت ابراہیم جال پھینک کر بیع کو ناپسند سمجھتے تھے۔ (جال پھینکنے سے پہلے ہی یہ کہہ کر بیع کرنا کہ اس میں جتنی مچھلیاں آئیں اُن کی بیع کرتا ہوں)۔

(۲۲٤۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ كَرِهَ ضَرْبَةَ القانص.

(۲۲۴۸۵) حضرت ابراہیم سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢٤٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَعَطَاءٍ :أَنَّهُمْ كَرِهُوا بَيْعَ الآجَامِ.

(۲۲۴۸۶) حضرت جابر، عامر اور حضرت عطاء ﷫ جھاڑیوں کی بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٢٤٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أنه كره بيع الآجام.

(۲۲۴۸۷) حضرت ابراہیم جھاڑیوں کی بیع کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٢٤٨٦) حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَخَّصَ فِي بيع الآجَامِ.

(۲۲۴۸۸) حضرت عمر بن عبد العزیز نے جھاڑیوں کی فروخت کی اجازت (رخصت) دی تھی۔

(٢٦٣) بيع خِدمةِ المدبّرِ

مدبر غلام کی خدمت کی بیع

(٢٢٤٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ :لاَ تُبَاعُ خِدْمَةُ الْمُدَبَّرِ إِلاَّ مِنْ نَفْسِهِ.

(۲۲۴۸۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مدبر غلام کی خدمت کی بیع مت کرو، مگر اپنے لئے۔ (آقا خود خرید سکتا ہے۔)

(٢٢٤٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ قَارِظِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِخِدْمَةِ الْمُدَبَّرِ ، وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُولُهُ.

(۲۲۴۹۰) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں مدبر غلام کی خدمت کی بیع میں کوئی حرج نہیں ہے اور حضرت زہری بھی یہی فرماتے تھے۔

(٢٢٤٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ :عَنْ أيوب السختياني ويحيى بْنِ عتيق ، عن ابن سِيرين ، قَالَ :لاَ بأس ببيع خدمة المدبر من نفسه.

(۲۲۴۹۱) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مدبر غلام کی خدمت کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ اپنے لئے فروخت کرے۔

(٢٢٤٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ :أَنَّ رَجُلَيْنِ كَانَ بَيْنَهُمَا غُلاَمٌ فَأَعْتَقَاهُ عَلَى أَنْ يَخْدُمَهُمَا مَا عَاشَا ، فَاشْتَرَى أَحَدُهُمَا مِنَ الآخَرِ نَصِيبَ صَاحِبِهِ فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ ابْنُ سِيرِينَ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۲۴۹۲) حضرت یونس سے مروی ہے کہ دو آدمیوں کا ایک غلام تھا، انہوں نے اُس کو اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ اُن کی خدمت کرے گا جب تک زندہ رہیں، پھر اُن میں ایک نے اپنے ساتھی کا حصہ خرید لیا، پھر حضرت ابن سیرین سے اِس کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۲۲٤۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِدْمَةَ مُدَبَّرٍ. (بیهقی ۳۱۴)

(۲۲۴۹۳) حضرت ابو جعفر سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مدبر غلام کی خدمت کو فروخت فرمایا۔

(٣٦٤) من كرِه شِراء السّرِقةِ

جو حضرات چوری والے مال (چیز) کے خریدنے کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۲٤۹٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْت سُوقَ الْمُسْلِمين فَاشْتَرِ مَا وَجَدْت مَا لَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ خِيَانَةٌ ، أَوْ سَرِقَةٌ.

(۲۲۴۹۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب تم باز جاؤ تو جو ملے اس کو خرید سکتے ہو جب تک تم کو معلوم نہ ہو جائے کہ یہ شے چوری یا خیانت کی ہے (تب نہ خریدنی چاہیے)۔

(۲۲٤۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اشْتَرَى سَرِقَةً وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهَا سَرِقَةٌ ، فَقَدْ شَرِكَ فِي عَارِهَا وَإِثْمِهَا.

(حاکم ۳۵۔ بیهقی ۳۳۵)

(۲۲۴۹۵) حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے، جس شخص کو معلوم ہو کہ یہ چوری کا مال ہے پھر بھی اُس کو خرید لے تو وہ اُس کی چوری اور گناہ میں شریک ہے۔

(۲۲٤۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَبِيدَةَ : أَشْتَرِي السَّرِقَةَ وَأَنَا أَعْلَمُ أَنَّهَا سَرِقَةٌ ؟ قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : فَأَشْتَرِي الْخِيَانَةَ وَأَنَا أَعْلَمُ أَنَّهَا خِيَانَةٌ ؟ قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : فَأَشْتَرِي نَيْلَ الْعَمَلِ ؟ قَالَ : وَهَلْ تَسْتَطِيعُ تَرْكَهُ ؟.

(۲۲۴۹۶)

(۲۲٤۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ بِمِثْلِهِ.

(۲۲۴۹۷) حضرت عبیدہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٦٥) فِي أجرِ السّمسارِ

کمیشن ایجنٹ کا اجرت لینا

(۲۲٤۹۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَجْرَ السِّمْسَارِ إِلاَّ بِأَجْرٍ مَعْلُومٍ.

(۲۲۴۹۸) حضرت حماد کمیشن ایجنٹ کا اجرت لینے کو ناپسند کرتے تھے ہاں مگر اجرت متعین ہو۔

(٢٢٤٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ :مَا لاَ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ؟ قَالَ :لاَ يَكُونُ سِمْسَارًا.

(۲۲۴۹۹) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ شہری دیہاتی کو کیا کچھ نہیں بیچ سکتا؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ دلال (ایجنٹ) نہیں بن سکتا۔

(٢٢٥٠٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالُوا : لاَ بَأْسَ بِأَجْرِ السِّمْسَارِ إذَا اشْتَرَى يَدًا بِيَدٍ.

(۲۲۵۰۰) حضرت حکم، حضرت ابراہیم اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر نقد خریدے تو کمیشن ایجنٹ کی اجرت دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٢٥٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثٌ أَبُو عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ السَّمْسَرَةِ ، فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهَا.

(۲۲۵۰۱) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے کمیشن دینے کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا؛ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٢٥٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : كَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ السَّمْسَرَةَ.

(۲۲۵۰۲) حضرت سفیان کمیشن کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٦٦) مَنْ كَانَ لاَ يرى فِي الحيوانِ شفعةً

جو حضرات حیوان میں شفعہ کو درست نہیں سمجھتے

(٢٢٥٠٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا :فِي الْعَبْدِ شُفْعَةٌ ؟ قَالاَ :لاَ.

(۲۲۵۰۳) میں نے حماد اور حکم سے پوچھا کہ غلام میں شفعہ کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اس میں شفعہ نہیں ہے۔

(٢٢٥٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ. (ترمذی ۱۳۷۱)

(۲۲۵۰۴) حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ (حکم) فرمایا۔

(٢٢٥٠٥) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ :لَيْسَ فِي الْحَيَوَانِ شُفْعَةٌ.

(۲۲۵۰۵) حضرت حسن فرماتے تھے کہ حیوان میں شفعہ نہیں ہے۔

(٢٢٥٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ

:قَالَ عُثْمَانُ :لَا شُفْعَةَ فِي بِئْرٍ ، وَلَا فَحْلٍ وَالأُرَفُ تَقْطَعُ كُلَّ شُفْعَةٍ. (مالك ۷۱۷۔ عبدالرزاق ۱۴۴۲۶)

(۲۲۵۰۶) حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ کنویں میں اور نخل (نر کھجور کا درخت) میں شفعہ نہیں ہے اور دو زمینوں کی درمیانی حد فاصل تمام باہمی شفعوں کو ختم کر دیتی ہے۔

(۲۲۵۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً :فِي الثَّوْبِ شُفْعَةٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۲۵۰۷) حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا کہ کپڑے میں شفعہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

(۲٦۷) الكِيس يدّعِيهِ رجلانِ

پرس (بٹوا) پر دو شخص دعویٰ کریں

(۲۲۵۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَابْنِ شُبْرُمَةَ وَرَبِيعَةَ الرَّأْيِ ، قَالُوا فِي رَجُلَيْنِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا الْكِيسُ ، فَيَقُولُ هَذَا :لِي بَعْضُه ، وَيَقُولُ هَذَا :لِي كُلُّهُ.

قَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ :لِلَّذِي قَالَ :هُوَ لِي كُلُّهُ ، نِصْفُهُ خَالِصًا ، وَيَكُونُ مَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا.

وَقَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى :الثلث و الثلثان.

وَقَالَ ربيعة :هو بينهما نصفان.

(۲۲۵۰۸) حضرت ابن ابی لیلی، حضرت ابن شبرمہ اور حضرت ربیعۃ الرائی ایسے دو اشخاص کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جن کے پاس ایک پرس ہو ان میں ایک آدھے کا اور دوسرا تمام بٹوے کا دعویٰ کر رہا ہو۔ حضرت ابن شبرمہ نے فرمایا جس نے کل کا دعویٰ کیا ہے آدھا تو خالص اُس کا ہے، اور باقی آدھا اُن دونوں کے درمیان نصف نصف ہوگا، حضرت ابن ابی لیلی نے فرمایا: ایک کو ایک تہائی اور دوسرے کو دو تہائی ملے گا، اور حضرت ربیعہ نے فرمایا وہ پورا دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہوگا۔

(۲۲۵۰۹) حَدَّثَنَا جرير ، عن مغيرة ، عن الحارث :في رجلين بينهما مال ، فادعى الواحد نصفه ، وادعى الآخر الثلثين. قَالَ :يعطى صاحب الثُّلُثَيْنِ نِصْفُ الْمَالِ ، لأَنَّ صَاحِبَ النِّصْفِ قَدْ بَرِىءَ مِنَ النِّصْفِ ، وَيُعْطَى الَّذِي يَدَّعِي النِّصْفَ الثُّلُثَ ، لأَنَّ صَاحِبَ الثُّلُثَيْنِ قَدْ بَرِىءَ مِنَ الثُّلُثِ ، وَبَقِيَ سُدُسٌ فَكِلاَهُمَا يَدَّعِيهِ ، فَهُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ.

(۲۲۵۰۹) حضرت حارث سے مروی ہے کہ دو شخصوں کے درمیان مال مشترک تھا، ان میں سے ایک نے نصف مال کا دعویٰ کیا، اور دوسرے نے دو تہائی کا، فرمایا: دو تہائی والے کو نصف مال ملے گا، کیونکہ جس نے نصف کا دعویٰ کیا ہے وہ دوسرے نصف سے بری ہو گیا ہے، اور جس نے آدھے کا دعویٰ کیا تھا اُس کو ثلث دیں گے، کیونکہ دو ثلث والا ایک ثلث سے بری ہے، اور باقی چھٹا حصہ رہ گیا ہے، لہٰذا یہ دونوں کے مابین مشترک ہوگا۔

(٢٦٨) مَنْ قَالَ لاَ يباعُ الرّهن إلا عِند سلطانٍ

جو یہ فرماتے ہیں کہ رہن کو بادشاہ کے پاس ہی فروخت کیا جائے گا

(۲۲۵۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: لاَ يُبَاعُ الرَّهْنُ إلاَّ عِنْدَ سُلْطَانٍ.

(۲۲۵۱۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ رہن بادشاہ کے پاس ہی فروخت کیا جائے گا۔

(۲۲۵۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ : بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ إلَى إيَاسَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْقَضَاءِ ، فَقَالَ : قُلْ لَهُ : إنَّ عِنْدِي غَزْلاً رَهْناً قَدْ خَشِيت أَنْ يَفْسُدَ ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَبِيعَهُ.

(۲۲۵۱۱) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین نے مجھے ایاس بن معاویہ کے پاس بھیجا جو کہ قاضی تھے، اور فرمایا اُن سے کہو: میرے پاس رہن میں رکھوایا ہوا سوت (اون وغیرہ) ہے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ (رکھا رکھا) خراب ہو جائے گا۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ اُس کو فروخت کر دوں۔

(٢٦٩) مَنْ رَخَّصَ فِي الحكرةِ لِما لاَ يضرّ بِالنّاسِ

جو حضرات اس چیز کی ذخیرہ اندوزی کی اجازت دیتے ہیں کہ جس عوام کا نقصان نہ ہو

(۲۲۵۱۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّهُ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ.

(۲۲۵۱۲) حضرت سعید بن المسیب زیتون کو جمع فرمایا کرتے تھے۔

(۲۲۵۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْخَبَّاطِ ، قَالَ : كُنْتُ أَبْتَاعُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ النَّوَى ، وَالْعَجَمَ ، وَالْخَبَطَ فَيَحْتَكِرُهُ.

(۲۲۵۱۳) حضرت مسلم الخباط فرماتے ہیں کہ میں سعید بن المسیب کے لیے کھجور کی گٹھلی، چھوارے کی گٹھلی اور خشک پتے خرید لیا کرتا تھا اور وہ ان کو جمع کر لیا کرتے تھے۔

(٢٧٠) المرأة تصدّق مِن بيتِ زوجها

عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کر سکتی ہے

(۲۲۵۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غير مفسدة كَانَ لَهَا أَجْرُهَا ، وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا اكْتَسَبَ ، وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ.

زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ :مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْتَقَصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا. (بخاری ۱۴۲۵۔ مسلم ۷۱۰)

(۲۲۵۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اگر عورت خاوند کے گھر سے صحیح طریقہ سے صدقہ کرے تو اُس کا اجر اُس کو ملے گا، اور خاوند کو کمائی کی مثل اور عورت کو خرچ کرنے کے مثل، اور خازن کو بھی اُسی کے مثل اجر ملے گا، اور حضرت ابو معاویہ کی روایت میں اس کا اضافہ ہے کہ اُن کے اجر میں کمی کیے بغیر۔

(۲۲۵۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :سَأَلَتْه امْرَأَةٌ فَقَالَتْ :يَأْتِي الْمِسْكِينُ أَفَأَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ زَوْجِي بِغَيْرِ إِذْنِهِ ؟ فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ لَهَا :آللَّهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِحُلِيِّكِ بِغَيْرِ إِذْنِكِ.

(۲۲۵۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک خاتون نے دریافت کیا کہ! میرے پاس مسکین آتا ہے کیا میں شوہر کی اجازت کے بغیر اُس کے مال میں سے صدقہ کر سکتی ہوں؟ آپ نے اِس کو ناپسند فرمایا: اور اُس کو کہا: کیا تو اپنے شوہر کو اجازت دے گی کہ وہ تیرا زیور تیری اجازت کے بغیر صدقہ کر دے؟

(۲۲۵۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :لاَ تَصَدَّقُ الْمَرْأَةُ إِلاَّ مِنْ قُوتِهَا ، فَأَمَّا مِنْ مَالِ زَوْجِهَا فَلاَ يَحِلُّ لَهَا إِلاَّ بِإِذْنِهِ ، وَيَكُونُ الأَجْرُ بَيْنَهُمَا.

(۲۲۵۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ خاتون اپنی غذا (خوراک) کے علاوہ صدقہ نہ کرے، اور خاوند کے مال میں بغیر اجازت کے صدقہ کرنا حلال نہیں، اور (اگر کر دیا تو) ثواب دونوں کو ملے گا۔

(۲۲۵۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ أُمِّ صَالِحٍ :أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ :يَصْلُحُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا الشَّيْءَ بِغَيْرِ إِذْنِهِ ؟ فَقَالَتْ :مَا عَلَيْهَا إِنْ فَعَلَتْ ذَلِكَ أَمْ نَقَبَتْ بَيْتَ جَارَتِهَا فَسَرَقَتْ.

(۲۲۵۱۷) حضرت ام صالح سے مروی ہے کہ ایک خاتون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: کیا عورت خاوند کے گھر سے اُس کی اجازت کے بغیر کچھ اٹھا سکتی ہے؟ اس کو کوئی فرق نہیں ہے خواہ اس طرح کر لے یا اپنے پڑوسی کے گھر میں نقب لگا کر چوری کر لے۔ (یعنی خاوند کا بلا اجازت استعمال کرنا اور پڑوس کے گھر میں چوری کرنا ایک برابر ہے)

(۲۲۵۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :جَائَتْ هِنْدٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ ، فَلاَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي ، إِلاَّ مَا أَخَذْتُ مِنْ مَالِهِ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ ، فَقَالَ :خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ. (بخاری ۲۲۱۱۔ احمد ۶/ ۳۹)

(۲۲۵۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ہند حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ابو سفیان بخیل انسان ہے اور مجھے اتنا نہیں دیتا جو میرے اور بچوں کے لئے کافی ہو، پھر میں اُس کے مال میں

سے اُس کی اجازت کے بغیر کچھ نکال لیتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: جو تیرے اور بچوں کے لئے کافی ہو اتنا اچھے طریقے سے لے لیا کرو۔

(۲۲۵۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ دَغْفَلٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا أَمْرِي وَأَمْرُ صَاحِبَتِي؟ قَالَ: وَأَيُّ أَمْرِكُمَا؟ قَالَ: تَصَدَّقُ مِنْ بَيْتِي بِغَيْرِ إِذْنِي، قَالَ: الأَجْرُ بَيْنَكُمَا، قَالَ: أَرَأَيْت إِنْ مَنَعْتهَا؟ قَالَ لَهَا مَا احْتَسَبَتْ، وَلَكَ مَا بَخِلْتَ بِهِ. (عبدالرزاق ۱۶۶۱۶)

(۲۲۵۱۹) حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا اور میری خاتون کا حکم (معاملہ) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تم دونوں کا کون سا معاملہ؟ اُس نے عرض کیا کہ وہ میرے گھر سے میری اجازت کے بغیر صدقہ کرتی ہے، آپ نے فرمایا ثواب دونوں کو ملے گا، اُس نے عرض کیا کہ اگر میں اُس کو اس سے روک لوں؟ آپ نے فرمایا اُس کو اس کا ثواب ملے گا جو اُس نے ارادہ کیا اور تیرے لئے (وبال ہے) جو تو نے بخل سے کام لیا۔

(۲۲۵۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: لَمَّا بَايَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا كَلٌّ عَلَى آبَائِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَأَبْنَائِنَا، فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ؟ قَالَ: الرَّطْبُ تَأْكُلِينَهُ وَتُهْدِينَهُ. (ابوداؤد ۱۶۸۳۔ حاکم ۱۳۴)

(۲۲۵۲۰) حضرت سعد سے مروی ہے کہ جب آپ ﷺ نے خواتین سے بیعت لی تو ایک خاتون کھڑی ہوئی گویا کہ وہ مُضر میں سے تھی، عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! سب کچھ ہمارے والدین، شوہروں اور بیٹوں کے لئے ہے، ان اموال میں سے ہمارے لئے کیا حلال ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ تر چیز (جس کو ذخیرہ نہیں کر سکتے) اُس کو کھاؤ بھی اور ہدیہ بھی کرو۔

(۲۲۵۲۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: سَمِعْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: لاَ تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلاَّ بِإِذْنِهِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَلاَ الطَّعَامُ؟ قَالَ: ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا.

(۲۲۵۲۱) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع میں فرماتے ہوئے سنا: کوئی بھی خاتون اپنے شوہر کے گھر سے اُس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے، پوچھا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کھانا بھی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تو سب سے افضل مال ہے۔

(۲۷۱) بیع الشّریکِ جائزٌ فِی شِرکتِہِ

شریک کا اپنی شرکت میں بیع کرنا جائز ہے

(۲۲۵۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَمُحَمَّدٌ وَشُرَيْحٌ، قَالَ: بَيْعُ الشَّرِيكِ جَائِزٌ مَا لَمْ يَنْهَهُ.

(۲۲۵۲۲) حضرت شعبیؒ، محمدؒ اور حضرت شریحؒ فرماتے ہیں کہ شریک کا بیع کرنا جائز ہے جب تک منع نہ کیا گیا ہو۔

(۲۲۵۲۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلُّ شَرِيكٍ بَيْعُهُ فِي شِرْكَتِهِ جَائِزٌ إِلاَّ شَرِكَةً فِي مِيرَاثٍ.

(۲۲۵۲۳) حضرت شعبیؒ فرماتے ہیں کہ ہر شریک کے لئے اپنی شرکت والی چیز کو فروخت کرنا جائز ہے، سوائے میراث والی مشترکہ چیز کے۔

(۲۷۲) الرّجحان فِي الوزنِ

وزن کرتے ہوئے کچھ زیادہ دینا

(۲۲۵۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : جَلَبْت أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ ، فَجَائَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيلَ ، وَعِنْدَنَا وَزَّانٌ يَزِنُ بِالأَجْرِ ، فَقَالَ لَهُ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَاوَزَّانُ زِنْ وَأَرْجِحْ. (ترمذی ۱۳۰۵۔ ابوداؤد ۳۳۲۹)

(۲۲۵۲۴) حضرت سوید بن قیس کہتے ہیں کہ میں اور مخرفہ عبدی مقام ہجر سے کپڑا لائے۔ حضور ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور کپڑا خریدنا چاہا۔ ہمارے پاس ایک وزن کرنے والا تھا جو اجر کا وزن کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ وزن کرو اور زیادہ دو۔

(۲۲۵۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : اشترى منى النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعيرًا ، فوزن لى ثمنه ، وأرجح لى. (بخاری ۲۰۸۹۔ احمد ۳/ ۳۰۲)

(۲۲۵۲۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے اونٹ خریدا اور میرے لئے ثمن کو تولا اور کچھ زائد عطاء کیا۔

(۲۲۵۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن مسعر ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كان لى على النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دين ، فقضانى وزادنى. (بخاری ۴۴۳۔ احمد ۳/ ۳۱۹)

(۲۲۵۲۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے ذمہ میرا کچھ قرض تھا، آپ نے وہ بھی اور کچھ زائد ادا فرمایا۔

(۲۲۵۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسماعيل بن أبى خالد ، عن أبيه ، قَالَ : كَانَ لِي عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ دَيْنٌ ، فَأَتَيْته أَتَقَاضَاهُ ، فَوَجَدْته قَدْ خَرَجَ مِنَ الْحَمَّامِ وَقَدْ أَثَّرَت الْحِنَّاءُ بِأَظْفَارِهِ وَجَارِيَةٌ لَهُ تَحُكُّ الْحِنَّاءَ عَنْهُ بِقَارُورَةٍ ، فَدَعَا بِقَعْب فِيهِ دَرَاهِمُ فَقَالَ : خُذْ هَذَا ، فَقُلْتُ : هَذَا أَكْثَرُ مِنْ حَقِّي ، قَالَ : خُذْهُ ، فَأَخَذْته فَوَجَدْته يَزِيدُ عَلَى حَقِّي بِسِتِّينَ ، أَوْ سَبْعِينَ دِرْهَمًا.

(۲۲۵۲۷) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی کے ذمہ میرا قرض تھا، میں اُن کے پاس وصول کرنے آیا وہ اُس وقت

حمام سے نکل رہے تھے، اور مہندی کے اثرات ان کے ناخونوں پر تھے، اور ان کی باندی بوتل سے ان کی مہندی کو صاف (کھرچ) کررہی تھی۔ آپ نے برتن نما تھیلی منگوائی جس میں درہم تھے، اور مجھ سے فرمایا یہ لے لو، میں نے عرض کیا کہ یہ تو میرے حق سے زیادہ ہے، آپ نے فرمایا رکھ لو، میں نے وہ رکھ لئے اور اس میں میں نے اپنے حق سے ساٹھ یا ستر دراہم زائد پائے۔

(۲۲۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ.

(۲۲۵۲۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں وزن میں زیادہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۷۳) الرّاشِي والمرتشِي

رشوت دینے اور لینے والا

(۲۲۵۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي إدْرِيسَ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ ، وَالْمُرْتَشِيَ ، وَالرَّائِشَ ، يَعْنِي الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا.

(۲۲۵۲۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی ہے، اور جو ان کے درمیان ذریعہ رشوت بنے۔

(۲۲۵۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ.

(۲۲۵۳۰) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۲۵۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ:الرَّاشِي، وَالْمُرْتَشِي، وَالْمُفْتَرِي. قَالَ وَكِيعٌ :يَعْنِي الْمُفْتَرِي الَّذِي يَقُولُ :أَرْتَشِي الْقَاضِيَ.

(۲۲۵۳۱) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں رشوت دینے والا، رشوت لینے والا، اور قاضی کو رشوت دینے والے پر (لعنت ہوئی ہے)۔

(۲۲۵۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :السُّحْتُ الرِّشْوَةُ.

(۲۲۵۳۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں السُّحْتُ سے مراد رشوت ہے۔

(۲۷۴) الرّاهِن يرهن العبد فيعتِقه

کوئی شخص غلام کو رہن رکھوا کر پھر اُس کو آزاد کردے

(۲۲۵۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ رَهَنَ عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ ،

قَالَ :عِتْقُ الْعَبْدِ جَائِزٌ وَيَتْبَعُ الْمُرْتَهِنُ الرَّاهِنَ.

(۲۲۵۳۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر راہن غلام کو رہن رکھ کر پھر آزاد کر دے تو غلام آزاد ہو جائے گا اور مرتہن راہن کے پیچھے لگ جائے گا۔

(٢٢٥٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ صَالِحٍ وَشَرِيكًا عَنِ الرَّجُلِ يَرْهَنُ عَبْدَهُ ، ثُمَّ يُعْتِقُهُ ؟

قَالاَ :عِتْقُهُ جَائِزٌ.

وَقَالَ شَرِيكٌ :يَسْعَى الْعَبْدُ لِلْمُرْتَهِنِ.

وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ :لَيْسَ عَلَيْهِ سِعَايَةٌ.

(۲۲۵۳۴) یحییٰ بن آدم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن صالح اور حضرت شریک سے دریافت کیا کہ ایک شخص غلام رہن رکھوا کر پھر اُس کو آزاد کر دے؟ آپ نے فرمایا اُس کا آزاد کرنا جائز ہے، اور حضرت شریک فرماتے ہیں غلام مرتہن کے قرض کے لئے کوشش کرے گا، اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مرتہن کے لئے کوشش غلام کے ذمہ نہیں ہے۔

(٢٢٥٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ عَبْدًا فَلَمْ يَقْبِضْهُ حَتَّى أَعْتَقَهُ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ عِتْقُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ ، أَوْ يَنْقُدَهُ.

(۲۲۵۳۵) حضرت عطاء ؒ سے مروی ہے کہ اگر ایک شخص نے دوسرے سے غلام خریدا ہے پھر اُس سے قبضہ کرنے سے قبل اُس کو آزاد کر دیا، آپ نے فرمایا کہ قبضہ کرنے سے پہلے اُس کو آزاد کرنا درست نہیں ہے۔

(٢٢٥٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ سَمِعْت سُفْيَانَ يَقُولُ :إِذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ خَرَجَ مِنَ الرَّهْنِ ، وَإِذَا دَبَّرَهُ خَرَجَ مِنَ الرَّهْنِ ، وَإِذَا كَانَتْ أَمَةً فَوَطِئَهَا فَجَائَتْ بِوَلَدٍ خَرَجَتْ مِنَ الرَّهْنِ ، وَإِنْ كَانَ السَّيِّدُ مُوسِرًا أَتْبَعَ الْمُرْتَهِنُ السَّيِّدَ بِالرَّهْنِ ، وَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا سَعَى هَؤُلاَءِ فِي الأَقَلِّ مِنْ قِيمَتِهِمْ وَالرَّهْنِ.

وَقَالَ سُفْيَانُ :يَرْجِعُ بِمَا سَعَى فِيهِ عَلَى الْمَوْلَى إِذَا أَيْسَرَ ، وَأُمُّ الْوَلَدِ وَالْمُدَبَّرُ لاَ يَرْجِعَانِ عَلَى مَوْلاَهُمَا بِشَيْءٍ لأَنَّ خِدْمَتَهُمَا لِلْمَوْلَى.

(۲۲۵۳۶) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غلام کو آزاد کر دے تو وہ رہن سے نکل جائے گا، اور اگر مدبر بنا دے تو بھی رہن سے نکل جائے گا، اور اگر باندی ہو اور اُس سے ہمبستری کر لے اور اُس کا بچہ ہو جائے تو وہ بھی رہن سے نکل جائے گی، اور پھر اگر آقا مال دار ہو تو مرتہن آقا کو پکڑے گا اور اگر آقا غریب ہو تو یہ لوگ (غلام اور باندی) قیمت اور رہن میں جس کی قیمت کم ہے اُس کے لئے کوشش کریں گے، حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ پھر اس غلام سے جتنی سعی کی ہے اس کا اپنے آقا سے رجوع کرے گا (یعنی اس سے اتنے پیسے یا قیمت وصول کرے گا) لیکن ام ولد اور مدبر آقا سے رجوع نہیں کریں گے کیونکہ اُن کی خدمت آقا کے لئے ہوتی ہے۔

(٢٧٥) الرّجلانِ يشترِكانِ فيجيء هذا بِدنانِير وهذا بِدراهِم

دو شخص مشترک ہوں (شرکت کرلیں) اوران میں سے ایک دینار اور دوسرا دراہم لے آئے

(٢٢٥٣٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حدَّثَنَا هشام ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا بِالرَّجُلَيْنِ يَشْتَرِكَانِ فَيَجِيءُ هَذَا بِدَنَانِيرَ وَالآخَرُ بِدَرَاهِمَ ، وَقَالَ :الدَّنَانِيرُ عَيْنٌ كُلُّهُ ، فَإِذَا أَرَادَا أَنْ يَفْتَرِقَا أَخَذَ صَاحِبُ الدَّنَانِيرِ دَنَانِيرَ ، وَأَخَذَ صَاحِبُ الدَّرَاهِمِ دَرَاهِمَ ، ثُمَّ اقْتَسَمَا الرِّبْحَ.

قَالَ هِشَامٌ :وَكَانَ مُحَمَّدٌ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ دَرَاهِمَ وَدَرَاهِمَ ، وَدَنَانِيرَ وَدَنَانِيرَ.

(٢٢٥٣٧) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر دو آدمی شرکت کرنا چاہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ ایک دینار اور دوسرا دراہم لے آئے ،فرمایا: دینار سارے کا سارا عین ہے پھر جب الگ ہونے کا ارادہ کریں تو دینار والا دینار لے لے اور دراہم والا دراہم لے لے اور پھر جو نفع ہے اُس کو تقسیم کرلیں۔

حضرت محمد ریشیلہ پسند فرماتے تھے کہ دراہم دراہم کے ساتھ ہوں اور دینار دینار کے ساتھ۔

(٢٧٦) فِي القاضِي هل يجالِسه أحدٌ على القضاءِ

قاضی کے پاس قضاء پر کوئی بیٹھ سکتا ہے

(٢٢٥٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ شُرَيْحًا يَقْضِي وَعِنْدَهُ أَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ وَأَشْيَاخٌ نَحْوُهُ يُجَالِسُونَهُ عَلَى الْقَضَاءِ.

(٢٢٥٣٨) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح ریشیلہ کو فیصلہ کرتے ہوئے دیکھا،اوراُن کے پاس ابوعمرو الشیبانی اوراُن جیسے دوسرے شیوخ تشریف فرماتھے۔

(٢٢٥٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ وَحَمَّادًا وَالْحَكَمَ وَأَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالآخَرُ عَنْ يَسَارِهِ ، يَنْظُرُ إِلَى الْحَكَمِ مَرَّةً ، وَإِلَى حَمَّادٍ مَرَّةً ، وَالْخُصُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ.

(٢٢٥٣٩) حضرت ادریس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محارب بن دثار، حضرت حماد اور حضرت حکم کو دیکھا،ایک آپ کے دائیں جانب اور دوسرے آپ کے بائیں جانب تھے،وہ کبھی حضرت حکم اور کبھی حضرت حماد کی طرف دیکھتے اور جھگڑا کرنے والا آپ کے سامنے تھا۔

(٢٢٥٤٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، قَالَ :قَالَ لِي الْقَاسِمُ :اجْلِسْ إِلَيَّ وَهُوَ يَقْضِي بَيْنَ النَّاسِ.

(٢٢٥٤٠) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت قاسم نے فرمایا: میرے پاس بیٹھ،اوراس وقت وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ

فرمارہے تھے۔

(٢٧٧) الشّراء بِالعرضِ الإِبِل ونحوها

سامان کے بدلے میں اونٹ وغیرہ خریدنا

(٢٢٥٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ أَعْرَابِيٍّ جَزُورًا بِوَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ ، فَأَرْسَلَ إِلَى خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ فَأَوْفَتْهُ ، وَقَالَ : خِيَارُكُمَ الْمُوفُونَ المطَيِّبُونَ. (احمد ٦/ ٢٦٨)

(٢٢٥٤١) حضرت عروہ ؒ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک اعرابی سے ایک وسق کھجوروں کے بدلے میں اونٹ خریدا، آپ ﷺ نے خولہ بنت حکیم کے پاس پیغام بھیجا تو انہوں نے ایک وسق مکمل بھر کر اور پورا پورا کر کے دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہترین وہ ہے جو پورا پورا دے اور اچھا دے۔

(٢٢٥٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : اشْتَرَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهْرًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ بِمِئَةِ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ : انْطَلِقْ فَقُلْ لَهُمْ : تَأْكُلُون حَتَّى تَشْبَعُوا ، وَتَكْتَالُون حَتَّى تَسْتَوْفُوا. يَعْنِي : الْكَيْلَ ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَحُكُّ بِمِرْفَقَيْهِ. يَعْنِي : يَشْتَدُّ. (ابو داؤد ١٦٩)

(٢٢٥٤٢) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک اعرابی سے سو صاع کھجور کے بدلے ایک بچھڑا خریدا: آنحضرت ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: لوگوں سے جا کر کہہ دو کہ پیٹ بھر کر کھاؤ اور جب تک وزن پورا نہ ہو جائے کیل کرتے رہو (یعنی کوئی چیز دینی ہو تو مکمل وزن کر کے دیا کرو) وہ شخص اس حال میں نکلا کہ اس نے کہنیوں کو ملایا ہوا تھا۔

(٢٢٥٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبِي ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ قُدِّسَتْ أُمَّةٌ لاَ يُعْطَى الضَّعِيفُ فِيهَا حَقَّهُ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ. (ابو یعلی ١٠٩١)

(٢٢٥٤٣) حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ امت پاک نہیں کی جاتی جس میں ضعیف کو اُس کا حق بغیر ٹال مٹول کے نہ دیا جائے۔

(٢٧٨) القوم يشهدون لِلرّجلِ بِالشّيءِ

کچھ لوگ کسی شخص کے لئے گواہی دیں

(٢٢٥٤٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَخَاصَمَ إِلَيْهِ رَجُلٌ

عَامِلاً مِنْ عُمَّالِ الْحَجَّاجِ غَصَبَهُ طَعَامًا كَانَ لَهُ ، فَسَأَلَهُ الْقَاسِمُ الْبَيِّنَةَ ، فَجَاءَ بِبَيِّنَة فَشَهِدُوا أَنَّهُ أَخَذَ طَعَامًا لَهُ مِنْ بُيُوتِهِ ، فَقَالَ لَهُم الْقَاسِمُ : كَم الطعام الذى اخذه ؟ قالوا : لَا ندرى ما كيله ، قَالَ : فإنى لَا أقضى له بشىء حتى تُخْبِرُونِى بِكَيْلِ مَا أَخَذَ مِنَ الطَّعَامِ.

(۲۲۵۴۴) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ میں حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن کی خدمت میں حاضر تھا، آپ کے پاس ایک شخص حجاج کے عمال سے جھگڑا کرتے ہوئے آیا کہ اُس کا کھانا اُس نے غصب کیا ہے، حضرت قاسم نے اُس سے گواہ کا مطالبہ کیا، وہ گواہ لے آیا، اُنہوں نے گواہی دی کہ اس نے اِس کے گھر سے کھانا اٹھایا ہے، حضرت قاسم نے فرمایا کہ کتنا کھانا تھا جو اُس نے اُٹھایا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو ہمیں نہیں معلوم، آپ نے فرمایا کہ جب تک تم لوگ مجھے اُس کے وزن کے بارے میں نہیں بتاؤ گے میں فیصلہ نہیں کروں گا۔

(۲۷۹) الرّجل يشترى مِن الرّجلِ الدّابّة

کوئی شخص کسی سے جانور خریدے

(۲۲۵٤٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : شَهِدْته وَاخْتَصَمَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ اشْتَرَى أَحَدُهُمَا مِنَ الآخَرِ دَابَّةً ، فَقَالَ لِلْقَاسِمِ : مُرْهُ فَلْيُعْطِنِى كَفِيلاً إن أَدْرَكَنِى فِى هَذِهِ الدَّابَّةِ دَرَكٌ ، فَقَالَ : هَلْ كُنْت اشْتَرَطْت عَلَيْهِ ذَلِكَ عِنْدَ عُقْدَةِ الْبَيْعِ ؟ قَالَ : لَا قَالَ : لَيْسَ لَكَ ذَلِكَ.

(۲۲۵۴۵) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ میں حضرت قاسم کے پاس حاضر تھا کہ آپ کے پاس دو شخص جھگڑا کرتے ہوئے آئے، ان میں سے ایک نے دوسرے سے جانور خریدا تھا، اس نے حضرت قاسم سے کہا کہ اس کو حکم دیں کہ مجھے کوئی ضامن دے کہ اگر اس گھوڑے کو معاملہ میں مجھ پر کوئی تاوان آ گیا تو وہ کفیل اس تاوان کو بھرے گا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے بیع کرتے وقت اس کی شرط لگائی تھی؟ اُس نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا، پھر تمہارے لئے ایسا کرنا نہیں ہے۔

(۲۸۰) الرّجل يشترى الشّىء فيذوقه

کوئی شخص خریدنے کے لیے کوئی چیز چکھ کر دیکھے

(۲۲۵٤٦) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ جميل بْنِ بِشْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ مَرَّ بِصَاحِبِ صِيرٍ ، يَعْنِى صَحْنَاةً ، فَأَخَذَ مِنْهُ فَذَاقَهُ ، فَقَالَ : كَيْفَ تَبِيعُ هَذَا ؟.

(۲۲۵۴۶) حضرت جمیل بن بشیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ آپ ایک مچھلی والے کے پاس سے گزرے۔ آپ نے اس میں سے چکھا اور پھر پوچھا کس طرح فروخت کر رہے ہو؟

(۲۲۵٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْفَاكِهَةَ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا يَعْنِي يَذُوقُهَا.

(۲۲۵۴۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی پھل خریدتے وقت پہلے اس میں سے چکھ لے۔

(۲۲۵٤۸) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ إِذَا اشْتَرَى الشَّيْءَ أَنْ يَذُوقَهُ قَبْلَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ.

(۲۲۵۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی چیز خریدنے سے پہلے اُس کو چکھ لے۔

(۲۸۱) الرّجل يبيع السّلعة بالنّقدِ ثمّ يشتريها

کوئی شخص پیسوں کے بدلے سامان فروخت کرے پھر اُس سامان کو خرید لے

(۲۲۵٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ. وَالشَّيْبَانِيُّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ. وَسُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ السِّلْعَةَ بِالنَّقْدِ ، ثُمَّ يَشْتَرِيهَا بِأَقَلَّ مِمَّا بَاعَهَا قَبْلَ أَنْ يَنْتَقِدَ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۲۵۴۹) حضرت ابراہیم سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص پیسوں کے بدلے سامان فروخت کرے پھر اُس سے کم پیسوں میں اسی سامان کو خرید لے، آپ نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۲۲۵۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ إِذَا بَاعَهَا بِالنَّقْدِ أَنْ يَشْتَرِيَهَا بِدُونِ مَا بَاعَهَا إِذَا قَاصَّهُ.

(۲۲۵۵۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ جب سامان کو پیسوں کے بدلے فروخت کرے اور جتنے میں فروخت کیا ہے اُس سے کم میں خرید لے جب کہ برابر سرابر کیا ہو۔

(۲۸۲) مَنْ قَالَ الكفالة والحوالة سواءٌ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ کفالہ اور حوالہ دونوں ایک جیسے (برابر) ہیں

(۲۲۵۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنُ سِيرِينَ ، قَالاَ : الْكَفَالَةُ وَالْحَوَالَةُ سَوَاءٌ.

(۲۲۵۵۱) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ کفالہ اور حوالہ دونوں برابر ہیں۔

(۲۸۳) القوارير الصّحاح بالمكسورة

درست شیشے کو ٹوٹے شیشے کے بدلے فروخت کرنا

(۲۲۵۵۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْقَوَارِيرِ الصِّحَاحِ بِالْوَازِنَةِ

الْمَكْسُورَةِ ، إِذَا كَانَتْ أَفْضَلَ مِنَ الصِّحَاحِ.
وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَكْرَهُ ذَلِكَ إِلاَّ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

(۲۲۵۵۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ درست شیشے کو ٹوٹے ہوئے شیشے کے بدلے فروخت کیا جائے جب کہ وہ درست سے افضل ہو، اور حضرت ابن سیرین اس کو ناپسند فرماتے تھے مگر یہ کہ برابر سرابر ہو۔

(٢٨٤) اللّبن يغشّ بِالماءِ

دودھ میں پانی ملانا

(٢٢٥٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يُشَابَنَّ لَبَنٌ لِبَيْعٍ. (عبدالرزاق ٧٠٢٧)

(۲۲۵۵۳) حضرت حسن سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دودھ کو فروخت کرنے کے لئے اس میں (پانی وغیرہ) نہیں ملایا جائے گا۔

(٢٨٥) الرّجل يكسِر الدِّرهم عِند البقّالِ

کوئی شخص سبزی فروش کے پاس پیسے تڑوائے

(٢٢٥٥٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُكْسَرَ الدِّرْهَمَ عِنْدَ الْبَقَّالِ فَيَأْخُذَ غَيْرَ الَّذِي كَسَرَهُ فِيهِ.

(۲۲۵۵۴) حضرت ابراہیم سبزی فروش سے پاس دراہم تڑوانے ناپسند کرتے تھے، کہ اس کے پاس دراہم تڑوائے اور جو اُس نے اس میں لیا ہے اُس کے علاوہ لے۔

(٢٢٥٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ تَعْجِيلَ الدِّرْهَمِ لِلْبَقَّالِ ، وَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ الْحَسَنُ ؟ فَقَالَ :وَاللَّهِ مَا بَلَغَ مِنَّا هَذَا.

(۲۲۵۵۵) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سبزی فروش کو جلدی درہم دینے کو ناپسند کرتے تھے، پھر حضرت حسن سے اِس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کہ بخدا ہم تک یہ نہیں پہنچا۔

(٢٢٥٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ إِلَى الْبَقَّالِ الدِّرْهَمَ ، قَالَ :لاَ يَأْخُذُ إِلاَّ الَّذِي أَسْلَمَ فِيهِ ، وَإِنْ وَضَعَهُ عِنْدَهُ فَلْيَأْخُذْ مَا شَاءَ.

(۲۲۵۵۶) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ کوئی شخص سبزی فروش کو درہم دے تو فرمایا وہ نہ لے مگر وہی جو سپرد کیا گیا، اور اگر اسی

کے پاس رکھا جائے تو جب چاہے وصول کرلے۔

(۲۲۵۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُعْطِيَ الْبَقَّالَ الدِّرْهَمَ فَيَأْخُذَ مِنْهُ الْبَيْعَ ، وَلَكِنْ يَأْخُذُ مِنْهُ ، فَإِذَا تَمَّ دِرْهَمٌ أَعْطَاهُ.

(۲۲۵۵۷) حضرت محمد ؒ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ سبزی فروش کو درہم دیا جائے اور اُس سے بیع (مبیع) لیا جائے لیکن اُس سے سامان لے لیا جائے جب ایک درہم کا سامان ہو جائے تو پھر اس کو درہم دیا جائے۔

(۲۸۶) الرّجل يشتري المحفّلة فيحلبها

کوئی شخص مُحفّلہ بکری خریدلے پھر وہ اس کا دودھ استعمال کرلے

(۲۲۵۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً ، فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

(بخاری ۲۱۴۸۔ ابو داؤد ۳۴۳۶)

(۲۲۵۵۸) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مصراۃ بکری خریدے (ایسی بکری جس کے مالک نے اُس کو فروخت کرنے سے کچھ دن پہلے اُس کا دودھ نکالنا چھوڑ دیا ہوتا کہ خریدار کو اس کا دودھ زیادہ لگے) اُس کو اختیار ہے، اگر چاہے تو وہ بکری واپس کردے اور جو دودھ اُس نے استعمال کیا ہے اُس کے بدلے میں ایک صاع کھجور دے دے۔

(۲۲۵۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِأَحَدِ النَّظَرَيْنِ ، إِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ.(احمد ۴/ ۳۱۴)

(۲۲۵۵۹) حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو مصراۃ بکری خریدے اُس کو دو باتوں کا اختیار ہے، اگر اُس کو واپس کرنا ہے تو ساتھ ایک صاع کھجور یا ایک صاع گندم دے دے۔

(۲۲۵۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنِ اشْتَرَى مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا.

(۲۲۵۶۰) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص محفلہ بکری خریدے تو وہ اُس کو واپس کردے اور ساتھ ایک صاع گندم وغیرہ دے دے۔

(٢٨٧) الخصّ يدّعِيهِ أهل الدّارين

لکڑی کی چھت جس کا دو گھروں والے دعویٰ کریں

(٢٢٥٦١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُه عَنِ الْخُصِّ يَدَّعِيهِ أَهْلُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَهْلُ هَذِهِ ، قَالَ : هُوَ لِلَّذِي يَلِيهِمُ الْقُمُطُ . وسألته عن الحائط اللّبِن يدعيه أهل هذه الدار ، وأهل هذه ، قَالَ: هو للذى يَلِيهِمُ الأَنْصَافُ.

(٢٢٥٦١) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ لکڑی کی چھت جس کا دو گھروں والے دعویٰ کریں؟ آپ نے فرمایا وہ اُس کے لیے ہے جس کی رسی اُس کے ساتھ ملی ہو اور اُن سے اینٹوں کی دیوار کے متعلق سوال کیا جس کا یہ گھر والا دعویٰ کرے اور وہ بھی دعویٰ کرے؟ فرمایا: وہ اُس کے لئے ہے جس کا نصف اُس کے ساتھ ملا ہو۔

(٢٢٥٦٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : تَقَدَّمْتُ مَعَ أَبِي إِلَى شُرَيْحٍ فَسَمِعْته يَقْضِي بِالْخُصِّ إِلَى مَنْ كَانَتَ إليه الْقِمْطُ.

(٢٢٥٦٢) حضرت حمید کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس گیا، میں نے سنا آپ نے لکڑی کی چھت کا فیصلہ فرمایا کہ جس کی رسی اُس کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

(٢٨٨) من كرِه آجِلًا بِآجِلٍ

جو حضرات ادھار کی ادھار کے ساتھ بیع کرنے کو ناپسند کرتے ہیں

(٢٢٥٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَرِهَ كَالِئًا بِكَالِءٍ يَعْنِي دَيْنًا بِدَيْنٍ.

(٢٢٥٦٣) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ادھار کی ادھار کے ساتھ بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٢٥٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَكَمِ : أَنَّهُ كَرِهَ آجِلاً بِآجِلٍ يَعْنِي : دَيْنًا بِدَيْنٍ.

(٢٢٥٦٤) حضرت حکم بھی اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٢٥٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّهُ كَرِهَ آجِلاً بِآجِلٍ يَعْنِي: دَيْنًا بِدَيْنٍ.

(٢٢٥٦٥) حضرت عطاء بھی اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٢٥٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاعَ كَالِئٌ بِكَالِئٍ ، يَعْنِي : دَيْنًا بِدَيْنٍ. (دار قطنی ۷۱۔ حاکم ۵۷)

(٢٢٥٦٦) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار کی ادھار کے ساتھ بیع کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۸۹) فِی بیعِ العصِیرِ

انگور کے رس (شیرہ) کی بیع کرنا

(۲۲۵۶۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الثَّقَفِیُّ ، عَنْ أَبِی بَکْرِ بْنِ أَبِی مُوسَی :أَنَّ أَبَاہُ کَانَ یَبِیعُ الْعَصِیرَ.

(۲۲۵۶۷) حضرت ابوبکر بن ابی موسیٰ کے والد انگور کے شیرہ کی بیع کرتے تھے۔

(۲۲۵۶۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ شُعْبَۃُ :عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ ، عَنْ عِقَارِ بْنِ الْمُغِیرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ ، قَالَ :سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَیْعِ الْکَرْمِ ؟ فَقَالَ :زَبِّبُوہُ ، ثُمَّ بِیعُوہُ.

(۲۲۵۶۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انگوروں کی بیع کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: اس کو سکھا لو پھر اُس کی بیع کرو۔

(۲۲۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، عَنْ سُفْیَانَ بْنِ دِینَارٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ :أَنَّ صَاحِبَ ضَیْعَۃِ سَعْدٍ أَتَاہُ فَقَالَ :إِنَّ الأَعْنَابَ قَدْ کَثُرَتْ ، فَقَالَ :اتَّخِذْہُ زَبِیبًا ، بِعْہُ عِنَبًا ، فَقَالَ :إِنَّہُ أَکْثَرُ مِنْ ذَلِکَ ، قَالَ :فَخَرَجَ سَعْدٌ إِلَی ضَیْعَتِہِ فَأَمَرَ بِہَا فَقُلِعَتْ ، وَقَالَ لِقَہْرَمَانِہِ :لاَ أَأْتَمِنُکَ عَلَی شَیْئٍ بَعْدَہَا.

(۲۲۵۶۹) حضرت مصعب بن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زمین والا شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فرمایا: انگور بہت زیادہ ہو گئے ہیں، آپ نے فرمایا ان کو سکھا کر کشمش بنا لو، اُس نے عرض کیا کہ وہ اس سے بھی زیادہ ہیں، راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ خود زمین کی طرف تشریف لے گئے اور اُن کو اکھاڑنے کا حکم دیا اور وہ اُکھاڑ دی گئی، پھر آپ نے اپنے وکیل سے کہا کہ اس کے بعد میں تجھ کو پر کسی معاملہ میں بھروسہ نہیں کروں گا۔

(۲۲۵۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ حُصَیْنٍ :أَنَّ أَبَا عُبَیْدَۃَ کَانَ لَہُ کَرْمٌ ، فَکَانَ یَقُولُ لِوُکَلاَئِہِ :بِیعُوہُ عِنَبًا ، فَإِنْ لَمْ یُشْتَرْ فَبِیعُوہُ عَصِیرًا حِینَ تَعْصِرُونَہُ.

(۲۲۵۷۰) حضرت ابوعبیدہ کے انگور تھے، آپ نے اپنے وکلا سے کہا ہوا تھا اس کو انگور ہونے کی حالت میں فروخت کرو، اور اگر نہ خریدے جائیں تو پھر جس وقت اِن کا شیرہ نکالا جائے تو شیرہ نکال کر فروخت کر دو۔

(۲۲۵۷۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَۃَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ . وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِبَیْعِ الْعَصِیرِ مَا لَمْ یَغْلِ.

(۲۲۵۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ انگور کے شیرے کی بیع میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ اس میں نشہ نہ ہو۔

(۲۲۵۷۲) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْہِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ ، عَنْ عَطَائٍ :فِی الرَّجُلِ یَبِیعُ الْعَصِیرَ مِمَّنْ یَجْعَلُہُ خَمْرًا ، قَالَ : أَحَبُّ إِلَیَّ أَنْ یَبِیعَہُ مِنْ غَیْرِ مَنْ یَجْعَلُہُ خَمْرًا ، وَإِنْ بَاعَہُ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۲۵۷۲) حضرت عطاء نے اس شخص کے متعلق فرمایا جو انگور ایسے شخص کو فروخت کر رہا تھا جو اُس کی شراب بنا تا تھا، آپ نے فرمایا

کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ یہ ایسے شخص کو فروخت کیا جائے جو شراب نہ بناتا ہو، اور اگر شراب والے شخص کو بھی فروخت کردے تو بھی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۵۷۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ بَيْعِ الْعَصِيرِ فَقَالَ :بِعْهُ مَا كَانَ حُلْوًا.

(۲۲۵۷۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے انگور کے شیرے کی بیع کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا جب تک میٹھا ہو فروخت کردو۔

(۲۲۵۷٤) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ :فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْكَرْمُ فَيَبِيعُهُ عَصِيرًا ، فَقَالَ : إِذَا بَاعَهُ عَصِيرًا أَوْ عِنَبًا فَلاَ بَأْسَ.

(۲۲۵۷۴) حضرت حکم سے مروی ہے کہ ایک شخص کے انگور تھے وہ اُن کا شیرہ نکال کر فروخت کرتا تھا، آپ نے فرمایا: اُس کو انگور ہونے کی حالت میں فروخت کرو یا شیرہ بنا کر دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۵۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي طَوْقٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ:لاَ تَبِعِ الْعِنَبَ مِمَّنْ يَجْعَلُهُ خَمْرًا.

(۲۲۵۷۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کو انگور فروخت نہ کرو جو اُس کی شراب بناتا ہو۔

(۲۲۵۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْ بَيْعِ الْعَصِيرِ ؟ فَقَالَ :بِعِ الْحَلاَلَ مِمَّنْ شِئْتَ.

(۲۲۵۷۶) حضرت سفیان سے انگور کے شیرے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا حلال چیز کو جس طرح چاہو فروخت کرو۔

(۲۲۵۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جريج ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ تَبِعِ الْعَصِيرَ مِمَّنْ يَجْعَلُهُ خَمْرًا.

(۲۲۵۷۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کو انگور فروخت نہ کرو جو اُس کی شراب بناتا ہو۔

(۲۹۰) الرَّجُلُ يَهَبُ الْهِبَةَ

کوئی شخص موہوبہ چیز کو ہبہ کرے

(۲۲۵۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي رَجُلٍ وَهَبَ لِرَجُلٍ بَهِيمَةً فَوَلَدَتْ ، قَالَ :لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْقِيمَةِ يَوْمَ وَهَبَ.

(۲۲۵۷۸) حضرت زہری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس نے ایک شخص کو جانور ہبہ کیا تھا اور اُس جانور نے بچہ جن دیا تھا، آپ نے فرمایا کہ وہ اس کی قیمت واپس لے لے۔ جس دن اس نے ہبہ کیا تھا اُس دن کے اعتبار سے۔

(۲۲۵۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ :كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْهِبَةِ فِي الْقِيمَةِ يَوْمَ وَهَبَ ، وَكَتَبَ ، إِنَّ الزِّيَادَةَ لِلْمَوْهُوبِ لَهُ.

(۲۲۵۷۹) حضرت عمر بن عبد العزیز نے تحریر فرمایا: جس دن ہبہ کیا اُس دن کی قیمت پر ہبہ پر رجوع کرے گا، اور مزید تحریر فرمایا کہ

موہوبہ چیز اگر بڑھ جائے (مثلاً بچہ جن دے وغیرہ) تو وہ زیادتی موہوب لہ کے لیے ہے۔

(۲۹۱) الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ

کوئی شخص جھوٹی قسم اٹھالے

(۲۲۵۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ، قَالَ : فَدَخَلَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ : مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؟ قُلْنَا ، كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : صَدَقَ ، فِيَّ وَاللَّهِ نَزَلَتْ ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ خُصُومَةٌ ، فَخَاصَمْتُه إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَلَكَ بَيِّنَةٌ ؟ قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : فَلَكَ يَمِينُهُ ، فَقُلْتُ : إِذًا يَحْلِفُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ فَذَكَرَ مِثْلَ قَوْلِ عَبْدِ اللهِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلاً﴾. (بخاری ۲۳۵۶۔ مسلم ۲۲۰)

(۲۲۵۸۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس لیے قسم اٹھائے تا کہ کسی مسلمان کا مال ہتھیا سکے اور وہ اپنی قسم میں جھوٹا ہو تو وہ شخص اس حال میں اللہ کے دربار میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اُس پر غضب ناک ہوں گے۔

حضرت اشعث بن قیس آئے اور دریافت کیا کہ ابو عبدالرحمن نے تم سامنے کیا بیان کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ یہ یہ، فرمایا کہ اُنہوں نے سچ فرمایا ہے، خدا کی قسم میرے متعلق اللہ کا ارشاد بھی نازل ہوا ہے۔ میرے اور ایک یہودی کے بیچ جھگڑا تھا، ہم اپنا جھگڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے، آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا: پھر اس کو قسم اٹھانا پڑے گی، میں نے عرض کیا کہ تب تو یہ قسم اٹھالے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جھوٹی قسم اٹھائے گا، پھر آپ نے حضرت عبداللہ کی روایت کے متعلق بیان فرمایا۔ پھر یہ آیات نازل ہوئی۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾.

(۲۲۵۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّهُ سَمِعَ أَخَاهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ يُحَدِّثُ ، أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لاَ يَقْتَطِعُ رَجُلٌ حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ إِلاَّ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَأَوْجَبَ لَهُ النَّارَ ، قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا ، قَالَ : وَإِنْ كَانَ سِوَاكًا مِنْ أَرَاكٍ. (مسلم ۲۱۹۔ احمد ۵/ ۲۶۰)

(۲۲۵۸۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص جھوٹی قسم سے کسی مسلمان کا مال قطع (ہڑپ) نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اُس پر

جنت کو حرام اور جہنم واجب فرما دیتے ہیں، لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگرچہ وہ ہلکی (معمولی) شئی ہو؟ آپ نے فرمایا اگرچہ وہ پیلو کی مسواک ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۲۵۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عبدُ اللهِ بْنُ نِسْطَاسٍ :أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَحْلِفُ أَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِي هَذَا عَلَى يَمِينٍ آثِمَةٍ ، وَلَوْ عَلَى سِوَاكٍ أَخْضَرَ ، إلاَّ تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ، أَوْ أَوْجَبَ لَهُ النَّارَ. (ابوداؤد ۳۲۴۱۔ ابن ماجہ ۲۳۲۵)

(۲۲۵۸۲) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم نہیں اٹھاتا اگر وہ زرد مسواک کے متعلق ہی کیوں نہ ہو اُس کا ٹھکانا جہنم میں بنا دیا جاتا ہے اور اُس پر جہنم واجب ہو جاتی ہے۔

(۲۲۵۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ جَامِعٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ ظَالِمًا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ. (بخاری ۷۴۴۵۔ مسلم ۱۲۳)

(۲۲۵۸۳) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص مسلمان کا مال جھوٹی قسم کے ساتھ ہڑپ کر جائے اُس کی ملاقات اللہ سے اس حال میں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اُس پر غصہ ہوں گے۔

(۲۲۵۸٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنِ اقْتَطَعَهَا بِيَمِينِهِ كَانَ مِمَّنْ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ ، وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ ، وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. (احمد ۴/ ۳۹۴)

(۲۲۵۸۴) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر جھوٹی قسم کے ساتھ مال پر قبضہ کرے، تو یہ اُن میں سے ہوگا کہ جن سے قیامت کے دن اللہ کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ہی اُن کی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور نہ ہی اُن کو گناہوں سے پاک کرے گا اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۲۲۵۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :إِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظَالِمًا لَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ. (مسلم ۱۲۳۔ ابوداؤد ۳۲۳۹)

(۲۲۵۸۵) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اٹھائے تا کہ مال کو ظلماً کھائے تو اللہ کی اُس کے ساتھ اس حال میں ملاقات ہو گی کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کئے ہوں گے۔

(۲۲۵۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكِنْدِيُّ ، عَنْ كُرْدُوسٍ التَّغْلَبِيِّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلام :مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْذَمُ. (ابوداؤد ۳۲۳۸۔ احمد ۵/ ۲۱۲)

(۲۲۵۸۶) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جھوٹی قسم اٹھائے تا کہ کسی کا مال قبضہ کر لے، تو اُس کی ملاقات اللہ کے ساتھ

اس حال میں ہوگی کہ وہ دم کوڑ زدہ ہوگا۔

(۲۲۵۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَوْرٌ ، عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ غَيْبٍ أَصَابَ فِيهَا مَأْثَمًا صَدَقَ فِيهَا ، أَوْ فَجَرَ.

(۲۲۵۸۷) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص غائب پر قسم اٹھائے اُس کو گناہ ملے گا، خواہ اُس قسم میں سچا ہو یا جھوٹا۔

(۲۲۵۸۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللَّهِ يَمِينَ صَبْرٍ فَأَدْخَلَ فِيهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ إِلاَّ كَانَتْ نُكْتَةً فِي قَلْبِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(ترمذی ۳۰۲۰۔ احمد ۳/ ۴۹۵)

(۲۲۵۸۸) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قسم اٹھائے اور اس میں مکھی کے پر کے برابر بھی اپنی طرف سے آمیزش کر دے تو قیامت کے دن اُس کے دل پر ایک (سیاہ) دھبہ ہوگا۔

(۲۲۵۸۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مَصْبُورَةٍ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ بِوَجْهِهِ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (ابوداؤد ۳۲۴۰۔ احمد ۴/ ۴۳۶)

(۲۲۵۸۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جان بوجھ کر جھوٹی قسم مال کمانے کے لیے اٹھائے اُس کو اپنا ٹھکانہ جہنم کو سمجھ لینا چاہیے۔

(۲۲۵۹۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لِيَقْتَطِعَهُ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ.

(احمد ۱/ ۱۸۸۔ ابو یعلی ۹۵۱)

(۲۲۵۹۰) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص مسلمان کے مال پر قبضہ کرنے کے لئے جھوٹی قسم اٹھائے اُس کے لئے اُس مال میں برکت نہیں دی جائے گی۔

(۲۹۲) فِي رجلٍ رأى جاريةً تباع فقالت إنّي مسروقةٌ

کوئی شخص باندی دیکھے جو فروخت ہو رہی ہو اور وہ باندی کہے میں چوری شدہ ہوں

(۲۲۵۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ رَأَى جَارِيَةً فِي السُّوقِ تُبَاعُ ، فَقَالَتْ : إِنِّي مَسْرُوقَةٌ ، فَقَالَ : تُشْتَرَى ، وَلاَ تُصَدَّقُ ، وَسَأَلْتُ قَتَادَةَ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۲۵۹۱) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے بازار میں باندی دیکھی جو بک رہی تھی، اور اُس باندی نے کہا کہ میں چوری شدہ ہوں، آپ نے فرمایا خریدلو اُس کی تصدیق مت کرو۔

پھر میں نے حضرت قتادہ سے دریافت کیا تو آپ نے اِس کو ناپسند فرمایا۔

(۲۹۳) الرّجل یکاتِب المکاتب

کوئی شخص غلام کو مکاتب بنائے

(۲۲۵۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا كَاتَبَ عَبْدَهُ وَلَهُ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ ، فَهُوَ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ ، وَإِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ وكَتَمَهُمْ فَلَيْسَ لَهُ ذَلِكَ.

(۲۲۵۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے غلام کو مکاتب بنالے اور اُس کے غلام اور باندی اور بھی موجود ہو، تو وہ اُس کے مکاتبت میں ہوگا، اور اگر اُس کے بچے ہوں اور وہ اُن کو چھپالے تو اُس پر کچھ نہیں ہے۔

(۲۲۵۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، بِنَحْوِهِ.

(۲۲۵۹۳) حضرت ابراہیم سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۵۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْر ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :رَجُلٌ كَاتَبَ عَبْدًا لَهُ أَوْ قَاطَعَهُ ، فَكَتَمَهُ مَالاً لَهُ :رَقِيقًا ، أَوْ عَيْنًا ، أَوْ مَالاً غَيْرَ ذَلِكَ ؟ قَالَ :هُوَ لِلْعَبْدِ.

وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى.

(۲۲۵۹۴) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو مکاتب بنایا، اُس نے اپنا مال چھپادیا، تو غلام، یا عین یا مال وغیرہ کس کے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا وہ غلام کے لئے ہوگا۔

(۲۲۵۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:أُمُّ وَلَدِهِ وَوَلَدُهُ يَدْخُلُونَ جَمِيعًا فِي مُكَاتَبَتِهِ.

(۲۲۵۹۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ام ولد اور اُس کی اولاد سب مکاتبت میں داخل ہوں گے۔

(۲۹٤) الرَّجُلُ يُكَاتِبُ الْمُكَاتَبَ وَيَشْتَرِطُ مِيرَاثَهُ

کوئی شخص غلام کو مکاتب بنالے اور اُس کی میراث کی شرط لگادے کہ وہ میں وصول کروں گا

(۲۲۵۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّ رَجُلاً كَاتَبَ غُلاَمًا لَهُ وَاشْتَرَطَ وَلاَئَهُ وَمِيرَاثَهُ وَدَارَهُ ، فَلَمَّا أَدَّى مُكَاتَبَتَهُ عَتَقَ ، ثُمَّ مَاتَ ، فَخَاصَمَ أَوْلِيَاؤُهُ فِي مِيرَاثِهِ ، فَأَبْطَلَ شُرَيْحٌ ذَلِكَ ، فَقَالَ الْمَوْلَى: فَمَا يُغْنِي عَنِّي شَرْطِي مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً ؟ فَقَالَ شُرَيْحٌ :شَرْطُ اللهِ قَبْلَ شَرْطِكَ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً.

(۲۲۵۹۶) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو مکاتب بنالیا، اور اُس کی ولاء، میراث اور گھر کی اپنے لیے شرط لگادی، جب غلام نے بدل کتابت ادا کیا تو وہ آزاد ہوگیا، پھر اُس کا انتقال ہوگیا، اُس کی وفات کے بعد اُس کے اولیاء کا میراث کے بارے میں جھگڑا ہوگیا، حضرت شریح رحمہ اللہ نے اِس کو باطل کر دیا، اُس کے آقا نے کہا کہ مجھے اس میں سال سے لگائی ہوئی شرط کا کیا فائدہ ہوا؟ حضرت شریح نے فرمایا: اللہ کی شرط تجھ سے پہلے پچاس سال سے ہے، اور اُس کا زیادہ حق ہے۔

(۲۲۵۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ : أَنَّ عَدِيًّا كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رَجُلٍ كَاتَبَ غُلاَمًا لَهُ وَشَرَطَ عَلَيْهِ سَهْمًا مِنْ مِيرَاثِهِ ، فَكَتَبَ إليه : إِنَّهُ لَيْسَ لأَحَدٍ شَرْطٌ يَنْقُصُ أَوْ يَنْتَقِصُ شَيْئًا مِنْ فَرَائِضِ اللهِ.

(۲۲۵۹۷) حضرت عدی نے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو لکھا کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو مکاتب بنایا ہے، اور اُس نے میراث میں سے ایک حصہ کی اپنے لئے شرط لگائی ہے، حضرت عمر نے جواب تحریر فرمایا کہ: کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ شرط لگا کر اللہ کے فرائض میں سے کمی کر دے۔

(۲۲۵۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ رَجُلٍ كُوتِبَ ، وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَهْلُهُ أَنَّ لَنَا سَهْمًا مِنْ مِيرَاثِكَ ؟ قَالَ : لاَ ، شَرْطُ اللهِ قَبْلَ شَرْطِهِمْ.

(۲۲۵۹۸) حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا ایک شخص نے غلام کو مکاتب بنایا اور اُس کے اہل نے یہ شرط لگادی کہ تیری میراث میں سے ایک حصہ ہمارا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں! اللہ تعالیٰ کی شرط اُس کی شرط سے پہلے مقرر ہے۔

(۲۲۵۹۹) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : بِنَحْوٍ مِنْ قَوْلِ عَطَاءٍ.

(۲۲۵۹۹) حضرت عطاء سے بھی اِسی طرح مروی ہے۔

(۲۹۵) فِي أَجْرِ الْمُغَنِّيَةِ وَالنَّائِحَةِ

گانا گانے والی اور نوحہ کرنے والی کی اجرت

(۲۲۶۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّهُ كَرِهَ أَجْرَ الْمُغَنِّيَةِ ، زَادَ فِيهِ عَبْدَةُ : وَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ آكُلَهُ.

(۲۲۶۰۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ گانا گانے والی کی اجرت کو ناپسند کرتے تھے، اور حضرت عبدہ نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں اسے کھانے کو بھی ناپسند سمجھتا ہوں۔

(۲۲۶۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَرِهَ أَجْرَ النَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ.

(۲۲۶۰۱) حضرت حسن گانا گانے والی اور نوحہ کرنے والیوں کی اجرت کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۶۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَرِهَ أَجْرَ النَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ وَالْكَاهِنِ.

(۲۲۶۰۲) حضرت ابراہیم گانا گانے والی، نوحہ کرنے والی اور کاہن کی اجرت کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲٦٠٣) حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْن ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ (وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ) قَالَ : مَهْرُ الْبُغْيِ ، وَمَا كَانَ يَأْخُذُ الْكَاهِنُ عَلَى كِهَانَتِهِمْ.

(۲۲۶۰۳) حضرت عبداللہ بن ھُبیرہ "واکلھم السُحت" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے زانیہ کی اجرت مراد ہے، اور جو کچھ کاہن اپنی کہانت سے حاصل کرے۔

(٢٩٦) الرّجل يشترِي الصّكّ بِالبزّ

کوئی شخص کپڑوں کے بدلے چیک دستاویز خرید لے

(۲۲٦٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ الصَّكَّ بِالْبُزِّ عَلَى الرَّجُلِ نَوَى أَوْ لَمْ يَنْوِ.

(۲۲۶۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آدمی اگر چیک کے بدلے میں کپڑے خرید لے تو اس پر کوئی حرج نہیں۔

(۲۲٦٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَأَلْته عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ صَكًّا فِيهِ ثَلاَثَةُ دَنَانِيرَ بِثَوْبٍ ، قَالَ :لاَ يَصْلُحُ.

(۲۲۶۰۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے سے کپڑوں کے بدلے میں دستاویز خریدا ہے جس میں تین دینار ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ درست نہیں۔

(۲۲٦٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ:أَنَّهُ كَرِهَهُ وَقَالَ :هُوَ غَرَرٌ.

(۲۲۶۰۶) حضرت شعبی اس کو ناپسند کرتے تھے، فرماتے تھے کہ یہ دھوکا ہے۔

(۲۲٦٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إذَا تَبَيَّنَ إفْلاَسُ الرَّجُلِ فَلاَ يَجُوزُ عَتَاقُهُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، وَإِنْ لَمْ يَتَبَيَّنْ إفْلاَسُهُ فَعَتَاقُهُ جَائِزٌ.

(۲۲۶۰۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص کا افلاس ظاہر ہو جائے تو اس کے لئے غلام آزاد کرنا جائز نہیں ہے جب کہ اُس پر دین ہو، اور اگر اُس کا افلاس ظاہر نہ ہو تو اُس کے لئے غلام آزاد کرنا جائز ہے۔

(٢٩٧) إنظار المعسِرِ والرِّفق بِهِ

تنگ دست کو مہلت دینا اور اُس کے ساتھ نرمی کرنا

(۲۲٦٠٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ :حدَّثَنِي أَبُو الْيُسْرِ ،

قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ :أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ.

(مسلم ۷۴۔ حاکم ۲۸)

(۲۲۶۰۸) حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص تنگ دست کو مہلت دے دے یا اُس کو معاف کر دے اللہ تعالیٰ اُس کو اپنے عرش کا سایہ عطاء فرمائے گا۔

(۲۲۶۰۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الْيَسَرِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ. (طبرانی ۳۷۴)

(۲۲۶۰۹) حضور اقدس ﷺ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۶۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ :سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ ، قَالَ :كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَيُبَايِعُهُمْ ، وَكَانَ لَهُ كَاتِبٌ وَمُتَجَازِي ، فَيَأْتِيهِ الْمُعْسِرُ وَالْمُسْتَنْظِرُ فَيَقُولُ :كِلْ وَأَنْظِرْ وَتَجَاوَزَ الْيَوْمَ ، يَتَجَاوَزُ عَنَّا ، قَالَ :فَلَقِيَ اللَّهَ وَلَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا غَيْرَهُ فَغَفَرَ لَهُ.

(۲۲۶۱۰) حضرت عبید بن عمیر ؒ سے مروی ہے کہ ایک شخص تھا جو لوگوں کو قرضہ دیتا اور اُن کے ساتھ بیع کرتا تھا، اُس کا ایک کاتب اور ایک قرضہ وصول کرنے والا تھا، اس کے پاس جب کوئی تنگ دست آتا تو اپنے کاتب سے کہتا کہ تول کر دے دو اور کچھ مہلت بھی دے دو۔ آج کے دن درگذر کرو۔ اس کے بدلہ میں اللہ ہم سے درگذر کرے گا۔ وہ شخص اللہ سے اس حالت میں ملا کہ اس عمل کے علاوہ اس نے کوئی بھی اچھا عمل نہیں کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی۔

(۲۲۶۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إلاَّ أَنَّهُ كَانَ رَجُلاً مُوسِرًا يُخَالِطُ النَّاسَ فَيَقُولُ لِغِلْمَانِهِ :تَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ ، فَقَالَ :اللَّهُ لِمَلاَئِكَتِهِ :فَنَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ ، فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ.

(مسلم ۳۰۔ ترمذی ۱۳۰۷)

(۲۲۶۱۱) حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم سے پہلے ایک شخص کا حساب لیا گیا اُس کے نامہ اعمال میں کوئی نیکی نہ تھی سوائے اِس کے کہ وہ مال دار شخص تھا اور لوگوں سے معاملات کرتا تھا، اُس نے اپنے نوکروں سے کہا ہوا تھا تنگ دست کو مہلت دے دیا کرو، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا، میں اِس سے زیادہ اس بات کا مستحق ہوں، تم اِس سے تجاوز کرو (معاف کرو، مہلت دو)۔

(۲۲۶۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ بِنَحْوٍ مِنْهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

(۲۲۶۱۲) حضرت ابو مسعود ؓ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۶۱۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ :صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ نَفَّسَ عَنْ غَرِيمه أَوْ مَحَا عَنْهُ ، كَانَ فِي

ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (احمد ٥/ ٣٠٠۔ عبد بن حميد ١٩٥)

(٢٢٦١٣) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مقروض کو آسودہ حال کرے یا اُس کو معاف کر دے، وہ قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔

(٢٢٦١٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ : قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ : حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : كَانَ رَجُلٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقَالَ : هَلْ عَمِلْت خَيْرًا ؟ قَالَ : مَا أَعْلَمُهُ ، قَالَ : انْظُرْ ، قَالَ : مَا أَعْلَمُهُ إِلاَّ أَنِّي كُنْت رَجُلاً أُجَازِفُ النَّاسَ وَأُخَالِطُهُمْ ، فَكُنْت أُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُوسِرِ ، فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ ، قَالَ عُقْبَةُ : وَأَنَا سَمِعْته يَقُولُ ذَلِكَ. (مسلم ١١٩٥)

(٢٢٦١٤) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے ایک شخص تھا، فرشتہ اُس کی روح قبض کرنے آیا، اور اُس سے پوچھا کہ کیا تیرا کوئی نیک عمل ہے؟ اُس نے کہا کہ میں نہیں جانتا، اُس نے کہا غور کر، اُس شخص نے کہا اس کے علاوہ مجھے نہیں معلوم کہ میں بیع میں لوگوں کو مہلت دیتا تھا، پس میں تنگ دست کو مہلت دیتا اور امیر سے تجاوز کرتا، پس اللہ تعالیٰ نے اُس کو جنت میں داخل فرما دیا۔

(٢٢٦١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، أَنَّ سَهْلاً حَدَّثَهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ أَعَانَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ غَارِمًا فِي عُسْرَتِهِ ، أَوْ مُكَاتَبًا فِي رَقَبَتِهِ أَظَلَّهُ اللَّهُ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ.

(٢٢٦١٥) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی راہ میں مجاہد کی مدد کرے، مقروض کو تنگ دستی میں مہلت دے اور مکاتب کی مدد کرے اللہ پاک اُس کو اُس دن (اپنے عرش کا سایہ نصیب کرے گا) جس دن اُس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

(٢٩٨) فِي السَّوْمِ فِي الْبَيْعِ

بیع میں قیمت مقرر کرنا

(٢٢٦١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِأَعْرَابِيٍّ يَبِيعُ شَيْئًا فَقَالَ : عَلَيْك بِأَوَّلِ السَّوْمَةِ ، أَوْ بِأَوَّلِ السَّوْمِ فَإِنَّ الرِّبَاحَ مَعَ السَّمَاحِ. (ابوداؤد ١٦٧)

(٢٢٦١٦) حضور اقدس ﷺ ایک اعرابی کے قریب سے گذرے وہ کوئی شئی فروخت کر رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر پہلی قیمت لازم ہے، بے شک نفع سہولت اور مہلت دینے کے ساتھ ہے۔

(٢٢٦١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابن أَبِي حُسَيْنٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَيِّدُ السِّلْعَةِ أَحَقُّ بِالسَّوْمِ. (ابوداؤد ١٦٦)

(۲۲٦۱۷) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: سامان کا مالک قیمت لگانے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۲۲٦۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَرْثِم أنْفَه بِالسَّوْمِ.

(۲۲٦۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جانور (گھوڑا وغیرہ) کی ناک پر قیمت چسپاں کر دیا کرو۔

(۲۹۹) فِي التِّجارةِ والرَّغبةِ فِيها

تجارت اور اُس کی فضیلت میں

(۲۲٦۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ :انْظُرُوا مَا زَادَ فِي مَالِي مُنْذُ دَخَلْت فِي الْخِلاَفَةِ فَابْعَثُوا بِهِ إِلَى الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِي ، فَإِنِّي قَدْ كُنْت أَسْتَحِلُّهُ ، وَقَدْ كُنْت أَصَبْت مِنَ الْوَدَكِ نَحْوًا مِمَّا كُنْت أَصَبْت مِنَ التِّجَارَةِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ : فَلَمَّا مَاتَ نَظَرْنَا ، فَإِذَا عَبْدٌ نُوبِيٌّ يَحْمِلُ صِبْيَانَهُ وَنَاضِحٌ كَانَ يَسْقِي عَلَيْهِ ، قَالَتْ :فَبَعَثْنَا بِهِمَا إِلَى عُمَرَ ، قَالَتْ :فَأَخْبَرَنِي جَدِّي ، أَنَّ عُمَرَ بَكَى وَقَالَ :رَحْمَةُ اللهِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، لَقَدْ أَتْعَبَ مَنْ بَعْدَهُ تَعَبًا شَدِيدًا.

(۲۲٦۱۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مرض الوفات قریب آیا، آپ نے فرمایا: میرے مال میں دیکھو خلافت میں آنے کے بعد اس میں کتنا اضافہ ہوا ہے، اور وہ میرے بعد والے خلیفہ کو بھیج دو، بے شک میں اُس کو حلال سمجھتا تھا، جتنا مال میں نے تجارت میں کمایا ہے تقریباً اتنی ہی مالیت کے جانور بھی میرے پاس موجود ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم نے دیکھا تو ایک نوبی غلام (یعنی جس کی آنکھیں درست نہ ہوں اور وہ ٹھیک سے دیکھ بھی نہ سکتا ہو) تھا۔ جس نے اپنے بچے اٹھائے ہوئے تھے اور ایک اونٹنی تھی جس پر پانی لایا کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے یہ سب عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے میرے دادا نے بتایا کہ عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا کہ ابو بکر پر اللہ رحم فرمائے انہوں نے اپنے بعد میں آنے والوں کو مشقت میں ڈال دیا ہے۔

(۲۲٦۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لَوْلاَ هَذِهِ الْبُيُوعُ صِرْتُمْ عَالَةً عَلَى النَّاسِ.

(۲۲٦۲۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ خرید وفروخت نہ ہوتی تو تم لوگوں پر بوجھ بن جاتے۔

(۲۲٦۲۱) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :قالَتْ عَائِشَةُ :كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَتْجَرَ قُرَيْشٍ.

(۲۲٦۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ قریش میں سب سے بڑے تاجر تھے۔

(۲۲٦۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :كُنْت تَاجِرًا قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْت أَنْ أَجْمَعَ بَيْنَ التِّجَارَةِ وَالْعِبَادَةِ فَلَمْ يَسْتَقِمْ لِي ، فَتَرَكْت التِّجَارَةَ وَأَقْبَلْت عَلَى الْعِبَادَةِ.

(۲۲۶۲۲) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے تجارت کیا کرتا تھا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوگئی تو میں نے تجارت اور عبادت کو جمع کرنے کا ارادہ کیا، تو وہ میرے لئے نہ ہو سکا، تو میں نے تجارت چھوڑ دی اور عبادت پر لگ گیا۔

(۲۲۶۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ أَتْجَرَ قُرَيْشٍ.

(۲۲۶۲۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اِس بات کی خبر دی گئی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ قریش کے بڑے تاجر تھے۔

(۲۲۶۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : لَدِرْهَمٌ مِنْ تِجَارَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عَشَرَةٍ مِنْ عَطَائِي.

(۲۲۶۲۴) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تجارت سے حاصل کیا گیا ایک درہم مجھے تحفے میں ملے ہوئے دس درہموں سے زیادہ پسند ہے۔

(۲۲۶۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلاَلاً اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَسَعْيًا عَلَى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللَّهَ وَوَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلاَلاً مُكَاثِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ. (عبد بن حمید ۱۴۳۳۔ بیهقی ۹۸۹۰)

(۲۲۶۲۵) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حلال دنیا جمع کرے۔ سوال سے بچنے کے لیے، اپنے گھر والوں کی کفایت کرنے کے لیے اور اپنے پڑوسی پر مہربانی اور نرمی کرنے کے لیے۔ ایسا شخص اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور جو شخص کثرت مال اور ریا کاری کی نیت سے حلال مال جمع کرے گا تو ایسا شخص اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ اس سے ناراض ہوگا۔

(۲۲۶۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى أَبُو نَعَامَةَ سَمِعَهُ أَوْ قَالَ : حَدَّثَنَا حريث بْنُ الرَّبِيعِ الْعَدَوِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : كُتِبَتْ عَلَيْكُمْ ثَلاَثَةُ أَسْفَارٍ : الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَالرَّجُلُ يَسْعَى بِمَالِهِ فِي وَجْهٍ مِنْ هَذِهِ الْوُجُوهِ ، أَبْتَغِي بِمَالِي مِنْ فَضْلِ اللهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمُوتَ عَلَى فِرَاشِي ، وَلَوْ قُلْتُ : إِنَّهَا شَهَادَةٌ ، لَرَأَيْت أَنَّهَا شَهَادَةٌ.

(۲۲۶۲۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تمہارے لئے تین سفر لکھ دیئے گئے ہیں، حج اور عمرہ کے لئے، اللہ کے راستہ میں

جہاد کے لئے، اور آدمی کا تجارت کرنا اس طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ پر، اپنے مال سے اللہ کے فضل سے تلاش کرنا مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں اپنے بستر پر مروں، اور اگر میں کہتا کہ یہ شہادت ہے تو البتہ میں دیکھتا ہوں کہ یہ شہادت ہے۔

(٢٢٦٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَمْرُو ، اُشْدُدْ عَلَيْك سِلاَحَك وَثِيَابَك وَائْتِنِي ، قَالَ : فَشَدَدْت عَلَيَّ سِلاَحِي وَثِيَابِي ، ثُمَّ أَتَيْته فَوَجَدْته يَتَوَضَّأُ ، فَصَعَّدَ فِيَّ الْبَصَرَ وَصَوَّبَهُ فَقَالَ : يَا عَمْرُو ، إنِّي أُرِيدُ أَنْ أَبْعَثَك وَجْهًا يُسَلِّمَك اللَّهُ وَيُغْنِمُكَ ، وَأَزْعَبُ لَكَ مِنَ الْمَالِ زَعْبَةً صَالِحَةً ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إنِّي لَمْ أُسْلِمْ رَغْبَةً فِي الْمَالِ ، إنَّمَا أَسْلَمْت رَغْبَةً فِي الْجِهَادِ وَالْكَيْنُونَةِ مَعَك ، قَالَ : يَا عَمْرُو ، نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ. (بخاری ٢٩٩۔ احمد ٤/ ٢٠٢)

(٢٢٦٢٧) حضور اقدس صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمرو! اپنے کپڑے پہن کر اور اپنا اسلحہ باندھ کر میرے پاس آؤ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کپڑے پہنے اور اسلحہ باندھا، پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو وضو کرتا ہوا پایا، حضور نے اوپر سے نیچے تک میرا مکمل جائزہ لیا، پھر نگاہ کو جھکا لیا، پھر فرمایا کہ میں تم کو ایسی جگہ بھیجنا چاہتا ہوں جہاں تم کو اللہ تعالیٰ سلامتی اور مال غنیمت بھی عطا کرے گا۔ میں تم کو اس میں سے کچھ مال بھی دوں گا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! میں نے مال کی رغبت کی وجہ سے اسلام قبول نہیں کیا، میں نے تو جہاد اور آپ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے اسلام قبول کیا، حضور اقدس صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے عمرو رضی اللہ عنہ! پاکیزہ مال نیک شخص کے لئے بہت اچھا ہے۔

(٢٢٦٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْزَمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ الأَزْدِيِّ ، قَالَ : لاَ يَطِيبُ هَذَا الْمَالُ إلاَّ مِنْ أَرْبَعِ خِلاَلٍ : سَهْم فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ ، أَوْ تِجَارَةٌ مِنْ حَلاَلٍ ، أَوْ عَطَاءٌ مِنْ أَخٍ مُسْلِمٍ عَنْ ظَهْرِ يَدٍ ، أَوْ مِيرَاثٌ فِي كِتَابِ اللهِ.

(٢٢٦٢٨) حضرت محمد بن واسع الازدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ مال صرف چار صورتوں میں ہی حلال ہے، مسلمانوں کے غنیمت میں سے حصہ ہو، اور حلال مال کی تجارت سے ہو، یا کوئی مسلمان بھائی اپنی خوشی سے عطیہ دے، یا اللہ کے مقررہ کردہ میراث کے حصہ میں سے ہو۔

(٢٢٦٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَدِمَتْ عِيرٌ إلَى الْمَدِينَةِ ، فَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَرَبِحَ أَوَاقِيَ ، فَقَسَمَهَا فِي أَرَامِلِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ : لاَ أَشْتَرِي شَيْئًا لَيْسَ عِنْدِي ثَمَنُهُ. (ابو داؤد ٣٣٣٧۔ احمد ١/ ٢٣٥)

(٢٢٦٢٩) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ میں خچروں کا ایک قافلہ آیا جس پر سامان تجارت تھا، آنحضرت صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس میں خریدا اور کچھ چاندی زائد بچ گئی، آپ صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اُس کو بنی عبد المطلب کے مساکین میں تقسیم فرما دیا اور فرمایا: میں ایسی

چیز نہیں خریدنا جس کی قیمت میرے پاس نہ ہو۔

(٢٢٦٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو قِلاَبَةَ يَحُثُّنِي عَلَى الاحْتِرَافِ وَالطَّلَبِ ، وَقَالَ أَبُو قِلاَبَةَ : الْغِنَى مِنَ الْعَافِيَةِ.

(۲۲۶۳۰) حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ پیشہ اختیار کرنے پر ابھارتے تھے، اور فرماتے مال داری عافیت میں سے ہے۔

(٢٢٦٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ﴾ ، قَالَ : التِّجَارَةُ.

(۲۲۶۳۱) حضرت مجاہد قرآن پاک کی آیت ﴿ أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تجارت ہے۔

(٣٠٠) ما نهي عنه مِن الحلِفِ

بلا وجہ قسم اٹھانے کے ممانعت

(٢٢٦٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً ، قَالَ : إِنَّ الْيَمِينَ الْفَاجِرَةَ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ. (بخاری ٢٠٨٧۔ مسلم ١٣١)

(۲۲۶۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جھوٹی قسم ساز و سامان کے زوال کا اور کمائی میں بے برکتی کا سبب ہے۔

(٢٢٦٣٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ، ثُمَّ يَمْحَقُ.

(احمد ٥/ ٢٩٧۔ ابن ماجه ٢٢٠٩)

(۲۲۶۳۳) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زیادہ قسم اُٹھانے سے بچو، بے شک اس کی وجہ سے شروع میں مال کچھ بڑھتا ہے پھر کم ہو جاتا ہے۔

(٢٢٦٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ، ثُمَّ يَمْحَقُ.

(۲۲۶۳۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیع میں زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو، بے شک اس کی وجہ سے پہلے مال بظاہر بڑھتا ہے پھر کم ہو جاتا ہے۔

(٢٢٦٣٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ :

كَانَ عَلِيٌّ يَأْتِي السُّوقَ فَيُسَلِّمُ ، ثُمَّ يَقُولُ :يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ ، إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ السِّلْعَةَ وَيَمْحَقُ الْبَرَكَةَ.

(۲۲۶۳۵) حضرت زاذان فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بازار آتے تو سلام کرتے اور فرماتے، اے تاجرو! بیع میں زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو، بے شک اس کی وجہ سے سامان تو بک جاتا ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔

(۲۲٦۳٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أخي سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :الأَيْمَانُ لِقَاحُ الْبُيُوعِ وَتَمْحَقُ الْكَسْبَ.

(۲۲۶۳۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قسم اٹھانا بیوع کو بڑھانے اور کسب کو ختم کرنے کا سبب ہے۔

(۲۲٦۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ ، قَالَ :كُنَّا نَبْتَاعُ الأَوْسَاقَ بِالْمَدِينَةِ وَكُنَّا نُسَمِّي أَنْفُسَنَا السَّمَاسِرَةَ ، فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِمَّا كُنَّا نُسَمِّي بِهِ أَنْفُسَنَا ، فَقَالَ :يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ ، إِنَّ هَذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ.

(ترمذی ۱۲۰۸۔ ابو داؤد ۳۳۱۹)

(۲۲۶۳۷) حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مدینہ میں تجارت کرتے تھے، اور ہم اپنے آپ کو سماسر. کے نام سے پکارتے تھے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں اُس سے اچھے نام سے پکارا جس سے ہم اپنے آپ کو پکارتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے تاجرو! اس کاروبار میں لغو کام اور قسم اٹھائی جاتی ہے، پس اُس کی تلافی صدقہ کے ساتھ کرو۔

(۲۲٦۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ. (بیہقی ۴۸۴۸)

(۲۲۶۳۸) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲٦۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ كِدَامٍ السُّلَمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَلِفُ حِنْثٌ ، أَوْ نَدَمٌ.

(۲۲۶۳۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے قسم اٹھانا حانث ہونے یا نادم ہونے کا سبب ہے۔ (ان دو میں سے ایک کام ضرور ہوگا)۔

(۲۲٦٤۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :ثَلاَثًا لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : الْمَنَّانُ وَالْمُسْبِلُ ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ. (مسلم ۱۷۱۔ ابو داؤد ۴۰۸۴)

(۲۲۶۴۰) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا، اور نہ ہی اُن کو

گناہوں سے پاک کرے گا اور اُن کو دردناک عذاب دے گا، احسان جتلانے والا، شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا اور جھوٹی قسم اٹھا کر سامان فروخت کرنے والا۔

(٢٢٦٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُجَمِّعٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ سَعْدٍ مَوْلَى أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : الْكَذِبُ مِلْحُ الْبَيْعِ : يُنْفِقُ السِّلْعَةَ وَيَمْحَقُ الْكَسْبَ.

(٢٢٦٤١) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: جھوٹ بیع کو خوشنما اور تیز کرتا ہے، سامان کو بکوا دیتا ہے لیکن کسب کو ختم کر دیتا ہے۔

(٣٠١) من كره أن يكاتب عبده إن لم يكن له حِرفةٌ

جو حضرات اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ غلام کے پاس اگر کوئی پیشہ نہ ہو اور پھر اُس کو مکاتب بنایا جائے

(٢٢٦٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ثَوْرٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ حِرَامِ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ : أَمَّا بَعْدُ : فَانْهَ مَنْ قِبَلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يُكَاتِبُوا أَرِقَّائَهُمْ عَلَى مَسْأَلَةِ النَّاسِ.

(٢٢٦٤٢) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد کو لکھا اما بعد: اپنے پاس مسلمانوں کو منع کرو کہ وہ اپنے غلاموں کو لوگوں کے سوال پر مکاتب بنائیں۔

(٢٢٦٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُكَاتِبَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ حِرْفَةٌ.

(٢٢٦٤٣) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ غلام کو بغیر پیشہ کے مکاتب بنالیا جائے۔

(٢٢٦٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : كَاتَبَ ابْنُ عُمَرَ غُلاَمًا لَهُ ، فَجَائَهُ بِنَجْمِهِ حِينَ حَلَّ ، فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا ؟ قَالَ : كُنْتُ أَسْأَلُ وَأَعْمَلُ ، قَالَ : تُرِيدُ أَنْ تُطْعِمَنِي أَوْسَاخَ النَّاسِ ؟ أَنْتَ حُرٌّ وَلَكَ نَجْمُكَ هَذَا.

(٢٢٦٤٤) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو مکاتب بنایا تو وہ آپ کے پاس بدل کتابت کی قسط لے کر حاضر ہوا جب آپ تشریف لائے، آپ نے دریافت کیا کہ کہاں سے لے کر آیا ہے؟ غلام نے کہا کہ میں نے لوگوں سے سوال کیا اور کچھ کام کیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تو مجھے لوگوں کے مال کی میل کھلانا چاہتا ہے؟ جا تو آزاد ہے، اپنی قسط بھی لے جا۔

(٢٢٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ ، أَنَّ سَلْمَانَ أَرَادَ أَنْ يُكَاتِبَ غُلاَمًا لَهُ فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ؟ قَالَ : أَسْأَلُ النَّاسَ ، قَالَ : تُرِيدُ أَنْ تُطْعِمَنِي أَوْسَاخَ النَّاسِ ؟ فَأَبَى أَنْ يُكَاتِبَهُ.

(۲۲۶۴۵) حضرت سلمان نے اپنے غلام کو مکاتب بنانے کا ارادہ کیا، پھر اُس سے پوچھا مال کہاں سے لائے گا؟ اُس نے کہا کہ لوگوں سے مانگ کر، آپ نے فرمایا: کیا تو مجھے لوگوں کی میل کھلانا چاہتا ہے؟ پھر اُس کو مکاتب بنانے سے انکار کردیا۔

(۲۲٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: إِنْ شَاءَ كَاتَبَ عَبْدَهُ، وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُكَاتِبْهُ.

(۲۲۶۴۶) حضرت عامر ویشید فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو مکاتب بنالو اور اگر چاہو تو نہ بناؤ۔

(۲۲٦٤٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، عَمَّنْ حَدَّثَه، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ كَاتَبَ عَبْدًا لَهُ وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَلاَّ يَسْتَكِدَّ النَّاسَ.

(۲۲۶۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو مکاتب بنایا اور اُس پر شرط لگادی کہ لوگوں سے سوال نہ کرے گا۔

(۳۰۲) مَنْ قَالَ إذا فرضت فخذ ما فرضت

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب تم قرض وغیرہ دو تو جو دیا ہے اُسی کے مثل لو

(۲۲٦٤٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: إِذَا قَرَضْتَ عَدَدًا فَخُذْ عَدَدًا، وَإِذَا قَرَضْتَ وَزْنًا فَخُذْ وَزْنًا.

(۲۲۶۴۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب تم گن کر دو تو گن کر لو، اور اگر وزن کر کے دو تو پھر وزن کر کے لو۔

(۲۲٦٤٩) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَلِّفَ عَدَدًا وَيَأْخُذَ وَزْنًا.

(۲۲۶۴۹) حضرت محمد ویشید اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کسی کو قرض عدداً دے اور اُس سے وزناً وصول کرے۔

(۲۲٦٥٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ باذام، قَالَ: رَأَيْتُ إِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَلِي سَكْرَ بَثْق، فَكَانَ يَسْتَقْرِضُ الْقَصَبَ وَزْنًا وَيَرُدُّهُ وَزْنًا. (بخاری ۱۹۸۹)

(۲۲۶۵۰) حضرت باذام فرماتے ہیں کہ میں نے ایاس بن معاویہ کو جو سکر بثق کے ولی تھے اُن کو دیکھا، سونے کی ٹکیا وغیرہ وزناً قرض لیتے تھے اور وزناً واپس کرتے تھے۔

(۲۲٦٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ، أَنَّهُمَا قَالاَ فِي رَجُلٍ اقْتَرَضَ مِنْ رَجُلٍ دَرَاهِمَ عَدَدًا بِأَرْضٍ فَجَازَتْ بِوَزْنِهَا أَيَقْضِيهِ وَزْنًا فَكَرِهَا ذَلِكَ وَقَالاَ: لاَ يَقْضِيهِ إلاَّ مِثْلَ دَرَاهِمِهِ.

(۲۲۶۵۱) حضرت حسن اور حضرت محمد سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے سے زمین کے بدلے گن کر دراہم قرض لیے، کیا وہ قرض کی ادائیگی وزن کے ساتھ کر سکتا ہے؟ آپ دونوں حضرات نے اِس کو ناپسند فرمایا اور فرمایا کہ وہ اسی کے مثل کے ساتھ قرض ادا کرے۔

(۲۲٦٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ حُكَيْمِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: فِي رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ أَلْفُ لَبِنَةٍ مِنْ لَبِنٍ كِبَارٍ، وَالْكِبَارُ تُبَاعُ مِئَتَيْنِ بِدِرْهم، وَالصِّغَارُ خَمْسِينَ وَمِئَتَيْنِ، قَالَ: نَقَصَهُ مِنْ

حَقِّهِ ، فَهُوَ يُحَلِّلُهُ إِنْ شَاءَ.

(٢٢٦٥٢) حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ ایک شخص کی دوسرے پر ہزار بڑی اینٹیں قرض تھیں، بڑی اینٹ ایک درہم کے بدلہ میں دو سو ملتی ہیں جب کہ چھوٹی اینٹ ایک درہم کے بدلہ میں اڑھائی سو ملتی ہیں۔ پس وہ چاہے تو اُس کو مباح کر سکتا ہے۔

(٢٢٦٥٣) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الْوَزْنُ بِالْوَزْنِ وَالْعَدَدُ بِالْعَدَدِ.

(٢٢٦٥٣) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ وزن کی (ادائیگی اور واپسی) وزن کے ساتھ اور عدد کی عدد کے ساتھ۔

(٣٠٣) فِي الرَّجُلِ يقرِض الدّراهِم السّود ويأخذ بيضًا

کوئی شخص سیاہ دراہم قرض دے کر سفید وصول کرے

(٢٢٦٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ :أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِقَضَاءِ الدَّرَاهِمِ الْبِيضِ مِنَ الدَّرَاهِمِ السُّودِ مَا لَمْ يَكُنْ شَرْطًا.

(٢٢٦٥٤) حضرت سعید بن المسیب اور حضرت حسن اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ سیاہ دراہم کے بدلے سفید دراہم وصول کیے جائیں، جب کہ اس کی شرط نہ لگائی ہو۔

(٢٢٦٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا مَا لَمْ يَكُنْ شَرْطًا، أَوْ نِيَّةً.

(٢٢٦٥٥) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر اس کی شرط لگائی ہو اور اس کی نیت بھی نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(٣٠٤) فِي الرَّجُلِ يشترِي الجارِية فتأبق مِنه

کوئی شخص باندی خریدے اور وہ اُس کے پاس سے بھاگ جائے

(٢٢٦٥٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ فَتَأْبِقُ مِنْهُ ، فَإِنْ دَلَّسْت لَهُ أَوْ غَدَرْت رُدَّ عَلَيْهِ الثَّمَنَ وَاطْلُبْ جَارِيَتَكَ ، قَالَ :وَكَانَ شُرَيْحٌ يَقُولُ :رُدَّهَا بِذَاتِهَا.

(٢٢٦٥٦) حضرت شعبی رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو باندی خریدے اور وہ اُس کے پاس سے بھاگ جائے، اگر اُس کو فروخت کرتے وقت عیب چھپایا جائے یا اُس کو دھوکہ دیا جائے تو اُس کو ثمن واپس کرے گا اور اپنی باندی طلب کرے گا، اور حضرت شریح فرماتے تھے اُس باندی کو ہی واپس کرے گا۔

(٣٠٥) فِي رجلٍ باع مِن رجلٍ سِلعةً إلى أجلٍ وشرط عليهِ إن باعها قبل الأجلِ فهو أحقّ بِها

کوئی شخص کسی کو سامان فروخت کرے ایک مقررہ وقت کے لئے اور شرط لگادے کہ اگر اُس مدت سے قبل فروخت کیا تو وہ اُس کا زیادہ حق دار ہے

(٢٢٦٥٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِر بن سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَلَمِ بْنِ أَبِي الذَّيالِ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً إِلَى شَهْرَيْنِ شَرَطَ عَلَى الْمُشْتَرِى إِنْ بَاعَهَا قَبْلَ الشَّهْرَيْنِ أَنْ يَنْقُدَهُ ؟ قَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(٢٢٦٥٧) حضرت محمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے دو ماہ کے لئے سامان فروخت کر دیا اور مشتری پر شرط لگادی کہ اگر اس کو دو ماہ سے قبل ہی بیچنا پڑے تو مجھ کو ہی واپس بیچ دے گا، آپ نے فرمایا کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(٢٢٦٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: بِعْت مِنْ رَجُلٍ جَارِيَةً وَشَرَطْت عَلَيْهِ: إِنْ بَاعَهَا فَهِيَ لِي بِالثَّمَنِ، فَبَاعَهَا نَفْسِي، قَالَ: فَتَبِعَتْهَا نَفْسِي، فَخَاصَمْته إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ: قَدْ أَقْرَرْت بِالْبَيْعِ فَبَيِّنَتُك عَلَى الشَّرْطِ.

(٢٢٦٥٨) حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو باندی فروخت کی، اور اُس پر شرط لگادی کہ اِس کو مجھے فروخت کرے گا، پھر اس نے اُس کو مجھے فروخت کر دیا، میں اس جھگڑے کو حضرت شریح کے پاس لے گیا، آپ نے فرمایا: تو نے بیع کے ساتھ اقرار کیا ہے، پس تجھے شرط پر گواہ لانے پڑیں گے۔

(٢٢٦٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ شريح : أَنَّهُ أَجَازَ الشَّرْطَ لِبِضْعَةِ عَشَرَ يَوْمًا.

(٢٢٦٥٩) حضرت شریح رحمہ اللہ نے چند دنوں کے لئے شرط کو جائز (نافذ) قرار دیا۔

(٣٠٦) فِي المكاتبِ يقول لِموالِيهِ أعجِّل لك وتضع عنِّي

مکاتب اپنے آقا کو یوں کہے: تو بدل کتابت کم کردے میں جلدی ادا کردوں گا

(٢٢٦٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ طَاوُوسٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَقُولَ الْمُكَاتَبُ لِمَوْلاَهُ : حطَّ عَنِّي وَأُعَجِّلُ لَك.

(٢٢٦٦٠) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مکاتب اپنے آقا کو یوں کہے کہ کچھ بدل کتابت کم کر میں جلدی ادا کروں گا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٢٦٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَقُولَ

لِمُكَاتَبِهِ :عَجِّلْ لِي وَأَضَعُ عَنْكَ.

(۲۲۶۶۱) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ آقا اپنے مکاتب سے یوں کہے کہ: جلدی ادا کر میں بدل کتابت کم کر دوں گا۔

(۲۲۶۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي رَجُلٍ قَالَ لِمُكَاتَبِهِ :أَضَعُ عَنْكَ وَعَجِّلْ لِي ، فَكَرِهَهُ.

(۲۲۶۶۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آدمی کا اپنے مکاتب کو یوں کہنا: میں کچھ کمی کر دوں گا تو جلدی ادا کر، آپ نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۲۲۶۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ كَانَ يُكَاتِبُ غُلاَمَهُ عَلَى دِرْهَمٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى ، فَيَقُولُ لَهُ قَبْلَ مَحِلِّ الأَجَلِ :عَجِّلْ لِي وَأَضَعُ عَنْكَ لَمْ يَرَ بَأْسًا ، قَالَ :وَلَمْ أَرَ أَحَدًا كَرِهَهُ إِلاَّ ابْنُ عُمَرَ فَإِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذَلِكَ إِلاَّ بِعَرَضٍ.

(۲۲۶۶۳) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی اپنے غلام کو مقررہ مدت کے لئے کچھ دراہم پر مکاتب بنائے، پھر وقت مقررہ سے پہلے اُس کو کہے کہ جلدی ادا کر میں بدل کتابت میں کمی کر دوں گا، تو اس میں کوئی حرج نہیں، فرماتے ہیں کہ میں نے سوائے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اور کسی کو نہیں دیکھا جو اس کو ناپسند کرتا ہو، بے شک اِس کو ناپسند کرتے تھے البتہ سامان کے بدلہ میں جائز سمجھتے تھے۔

(۲۲۶۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ :أنهمَا كَرِهَا فِي الْمُكَاتِبِ أَنْ يَقُولَ :عَجِّلْ لِي وَأَضَعُ عَنْكَ.

(۲۲۶۶۴) حضرت حسن اور ابن سیرین رحمہما اللہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ مکاتب سے یہ کہا جائے کہ وقت مقررہ سے جلدی ادا کر میں کچھ کمی کر دوں گا۔

(۲۲۶۶٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِمُكَاتَبِهِ : عَجِّلْ لِي وَأَضَعُ عَنْكَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

قَالَ وَكِيعٌ :وَكَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُهُ فِي الْمُكَاتَبِ وَالدَّيْنِ.

(۲۲۶۶۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص اپنے مکاتب سے یوں کہتا ہے کہ جلدی ادا کر میں کچھ کم کر دوں گا، آپ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان دین اور مکاتب میں اِس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۰۷) مَنْ قَالَ لاَ بأس أن يأخذ مِن المكاتب عروضًا

جوحضرات یہ فرماتے ہیں کہ مکاتب سے سامان لینے میں کوئی حرج نہیں

(۲۲۶۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ مِنْ مُكَاتَبِهِ عُرُوضًا.

(۲۲۶۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکاتب سے سامان وصول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۶۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :لِيَأْخُذَ الرَّجُلُ مِنْ مُكَاتَبِهِ عُرُوضًا.

(۲۲۶۶۷) حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ہمیں لکھا کہ آدمی اپنے مکاتب سے سامان بھی لے سکتا ہے۔

(۲۲۶۶۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَاطِعَ مُكَاتَبَهُ عَلَى ذَهَبٍ ، أَوْ فِضَّةٍ ، وَقَالَ :لاَ إِلاَّ بِعَرْضٍ.

(۲۲۶۶۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص اپنے مکاتب کو سونے اور چاندی اپنے پر ہی مجبور کرے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر ساتھ میں سامان بھی ہو تب جائز ہے۔

(۲۲۶۶۹) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَإِلَى أَهْلِ مَكَّةَ ، أَوْ إِحْدَاهُمَا يَنْهَاهُمْ عَنْ مُقَاطَعَةِ الْمُكَاتَبِينَ ، قَالَ :وهَذَا لاَ نَرَى بِهِ بَأْسًا ، يعني :طَاوُوسًا.

(۲۲۶۶۹) حضرت حسن بن مسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اہل مدینہ یا اہل مکہ یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو لکھا کہ اُن کے مکاتبوں کے ساتھ علیحدگی اختیار کرنے سے روکا، اور راوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

(۳۰۸) ما جاء فِي ثوابِ القرضِ والمنيحةِ

قرض اور عطیہ دینے پر ثواب کا بیان

(۲۲۶۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أُذْنَانٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ :لأَنْ أُقْرِضَ رَجُلاً مَرَّتَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْطِيَهُ مَرَّةً. (ابن ماجه ۲۴۳۰)

(۲۲۶۷۰) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کسی شخص کو دو مرتبہ قرض دوں یہ مجھے اِس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں کسی کو ایک

مرتبہ کوئی ہدیہ دوں۔

(۲۲۶۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ وَرِقٍ ، أَوْ مَنِيحَةَ لَبَنٍ ، أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ. (ترمذی ۱۹۵۷۔ احمد ۴/ ۳۰۰)

(۲۲۶۷۱) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی کو کچھ دراہم قرض دے، یا کچھ دودھ قرض دے، یا تنگ دست کو ہدیہ دے اُس کو اِتنا ثواب ملے گا جیسے کہ غلام آزاد کرنا۔

(۲۲۶۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ الْكِنْدِيُّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لأَنْ أُقْرِضَ مَالاً مَرَّتَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ مَرَّةً.

(۲۲۶۷۲) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں کسی کو دو مرتبہ قرضہ دوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایک مرتبہ صدقہ کروں۔

(۲۲۶۷۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُصَيْنٍ ، أَوْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ مَنَحَ وَرِقًا ، أَوْ لَبَنًا ، أَو هَدَى زُقَاقًا أَوْ طَرِيقًا فَعَدْلُ رَقَبَةٍ.

(۲۲۶۷۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی کو کچھ دراہم قرض دے، یا کچھ دودھ قرض دے، یا تنگ دست کو ہدیہ کر دے اُس کو اِتنا ثواب ملے گا جیسے کہ غلام آزاد کرنا۔

(۲۲۶۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَرْضُ مَرَّتَيْنِ كَإِعْطَاءِ مَرَّةٍ.

(۲۲۶۷۴) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ دو مرتبہ کسی کو قرضہ دینا ایک مرتبہ عطیہ دینے کے برابر ہے۔

(۲۲۶۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَنْظَلَةُ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَلْبَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ غَزُرَتْ ، أَوْ بَكَأَتْ.

(۲۲۶۷۵) حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی کو دودھ تحفہ میں پیش کرے تو اس کے لئے ہر دھار کے بدلہ میں دس نیکیاں ہوں گی۔ خواہ وہ دھار کثیر دودھ والی ہو یا کم دودھ والی۔

(۲۲۶۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : مَنْ مَنَحَ لَبَنًا ، أَوْ أَرْضًا كَانَ لَهُ أَجْرٌ.

(۲۲۶۷۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جو شخص دودھ یا زمین قرضہ میں دے اُس کے لئے اجر ہے۔

(۲۲۶۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَرِيكٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَطَاءٌ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نِعْمَ الإِبِلُ الثَّلاَثُونَ تَحْمِلُ عَلَى نَجِيبِهَا وَتُعِيرُ أَدَاتَهَا وَتَمْنَحُ غَزِيرَتَهَا وَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا فِي أَعْطَانِهَا. (عبدالرزاق ۲۸۶۰۔ احمد ۲/ ۴۴۶)

(۲۲۶۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین اونٹ تیس ہیں۔ ان میں سے مضبوط اور پھرتیلے اونٹوں پر سواری کی جائے۔ اور جو ذرا خستہ حال ہوں ان کو اجرت پر دیا جائے اور جو کثرت سے دودھ دیتی ہوں ان کو کسی کو تحفہ کے طور پر دے دیا جائے۔ اور جب وہ اپنے باڑے میں آئیں تو ان کا دودھ دوہا جائے۔

(۲۲۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي هُرَيْرَةَ : مَا حَقُّ الإِبِلِ ؟ قَالَ : أَنْ تَمْنَحَ الْغَزِيرَةَ ، وَأَنْ تُعْطِيَ الْكَرِيمَةَ ، وَيُطْرِقَ الْفَحْلَ.

(۲۲۶۷۸) حضرت علقمہ بن زبرقان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اونٹ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہ زیادہ دودھ والی کا دودھ تحفتًا کسی کو دیا جائے اور شریف آدمی ک وسواری کے لیے دیا جائے اور اُس کو جفتی کے لئے چھوڑا جائے۔

(۲۲۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لأَنْ أُقْرِضَ مِنْتَى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهَا مَرَّةً.

(۲۲۶۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں کسی کو دوسو درہم قرض دوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں اُن کو ایک مرتبہ صدقہ کروں۔

(۲۲۶۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلاَثٌ سُنَّةٌ عَلَيَّ أَجْرُهُنَّ ، يَعْنِي مِنْ عِظَمِه : الْمَنِيحَةِ ، وَالأُضْحِيَّةِ ، وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الرَّجُلِ لَمْ يَحُجَّ قَطُّ.

(۲۲۶۸۰) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین کاموں کا اجر میرے ذمہ ہے، یعنی بڑے عظیم کام ہیں، تحفہ دینا، قربانی کرنا، اور آدمی کا دوسرے شخص کی طرف سے حج کرنا جبکہ اُس نے خود بالکل حج نہ کیا ہو۔

(۲۲۶۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : مَا أَقْرَضَ رَجُلٌ رَجُلاً قَرْضًا مَنِيحَةً ، وَلاَ مَالاً إِلاَّ كَانَ الْمُقْرِضُ أَفْضَلَهُمَا ، وَإِنْ قَضَى فَأَحْسَنُ.

(۲۲۶۸۱) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص قرضہ نہیں دیتا اور نہ ہی مال دیتا ہے مگر مقرض ان دونوں سے افضل ہوتا ہے، اور اگر ادا کرے تو اچھا ادا کرتا ہے۔

(۲۲۶۸۲) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: لأَنْ أُقْرِضَ رَجُلاً دِينَارَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِمَا ، إِنِّي إِذَا أَقْرَضْتُهمَا ورُدَّا عَلَيَّ فَأَتَصَدَّقُ بِهِمَا فَيَكُونُ لِي أَجْرَانِ.

(۲۲۶۸۲) حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں کہ میں کسی کو دو دینار قرضہ دوں یہ مجھے اِس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ان دونوں کو صدقہ کروں، بے شک میں جب اِن کو صدقہ کروں گا پھر وہ مجھے واپس ملیں گے پھر میں اُن کو صدقہ کروں گا تو مجھے دوگنا اجر ملے گا۔

(۳۰۹) فِی بیعِ الأصنامِ

بتوں کی بیع کرنا

(۲۲۶۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْخَنَازِيرِ وَالأَصْنَامِ وَالْمَيْتَةِ.

(۲۲۶۸۳) حضور اقدس ﷺ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا: بے شک اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے شراب، خنزیر، بتوں اور مردار کی بیع کو حرام قرار دیا ہے۔

(۲۲۶۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مُرَّ عَلَيْهِ وَهُوَ بِالسِّلْسِلَةِ بِتَمَاثِيلَ مِنْ صُفْرٍ تُبَاعُ ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ : لَوْ أَعْلَمُ أَنَّهُ يَنْفُقُ لَضَرَبتها ، وَلَكِنِّي أَخَافُ أَنْ يُعَذِّبَنِي فيفتني ، وَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَيَّ الرَّجُلَيْنِ؟ رَجُلٌ قَدْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ ، أَوْ رَجُلٌ قَدْ أَيِسَ مِنْ آخِرَتِهِ فَهُوَ يَتَمَتَّعُ مِنَ الدُّنْيَا.

(۲۲۶۸۴) حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق مقام سلسلہ میں ایک مقام سے گزرے جہاں پیتل کے بت فروخت کیے جا رہے تھے۔ حضرت مسروق نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ان کی قیمت ادا کی جا سکتی ہے تو میں انہیں توڑ دیتا۔ لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ ایسا کرنے کی صورت میں لوگ مجھے ستائیں گے اور تکلیف دیں گے۔ بخدا! میں نہیں جانتا کہ دو آدمیوں میں سے کون سا برا ہے؟ ایک وہ جس کے لیے اس کا برا عمل مزین کیا گیا اور دوسرا وہ جو آخرت سے ناامید ہو کر دنیا سے ہی نفع حاصل کرنا چاہتا ہے۔

(۲۲۶۸۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : أَنَّ رَجُلاً وَرِثَ أَصْنَامًا مِنْ فِضَّةٍ وَخَنَازِيرَ وَخَمْرًا ، فَسَأَلَ عنها رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكُلُّهُمْ أَمَرَهُ أَنْ يُكَسِّرَ الأَصْنَامَ فَيَجْعَلَهَا فِضَّةً وَكُلُّهُمْ نَهَاهُ عَنِ الْخَمْرِ وَالْخَنَازِيرِ.

(۲۲۶۸۵) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو وراثت میں چاندی کے بت، خنزیر اور شراب ملی، اُس نے صحابہ ؓ کی ایک جماعت سے اُس کے متعلق دریافت کیا، اُن سب نے اُس کو حکم دیا کہ بتوں کو توڑ کر چاندی بنالے اور پھر فروخت کر اور سب نے شراب اور خنزیر کی بیع سے منع فرمایا۔

(۳۱۰) فِی کسبِ الأمةِ

(۲۲۶۸٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الأَنْصَارِيِّ : أَنَّ جَدَّهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ

أَمَةٌ تُغِلُّ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ كَسْبَ الأَمَةِ ، وَقَالَ :لَعَلَّهَا لاَ تَجِدُ فَتَبْغِي بِنَفْسِهَا.

(ابو داؤد ۳۴۱۹۔ طبرانی ۴۴۰۸)

(۲۲۶۸۶) حضرت عبایہ بن رفاعہ فرماتے ہیں کہ اُن کے دادا کا انتقال ہوا اور انہوں نے ایک باندی چھوڑی جو کمائی کرتی تھی۔ اس بات کا حضور ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے باندی کی کمائی کو مکروہ قرار دیا اور فرمایا کہ شاید اس کے پاس کوئی راستہ نہیں اس لیے وہ ایسا کرتی ہے۔

(۲۲۶۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الأَمَةِ. (بخاری ۲۲۸۳۔ ابو داؤد ۳۴۱۸)

(۲۲۶۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے باندی کی کمائی سے منع فرمایا۔

(۲۲۶۸۸) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ أَبِي أَنَسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ :لاَ تُكَلِّفُوا الصَّغِيرَ الْكَسْبَ فَيَسْرِقَ ، وَلاَ تُكَلِّفُوا الْجَارِيَةَ غَيْرَ ذَاتِ الصَّنْعِ فَتَكْسِبَ بِفَرْجِهَا وَاعِفُّوا إِذْ أَعَفَّكُمُ اللَّهُ ، وَعَلَيْكُمْ مِنَ الْمَكَاسِبِ بِمَا طَابَ لَكُمْ.

(۲۲۶۸۸) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بچے کو کمائی کرنے کا مکلف نہ بناؤ ورنہ وہ چوری کرے گا، اور باندی کو کمائی کا مکلف نہ بناؤ ورنہ اپنی شرمگاہ سے کمائی حاصل کرے گی، اور پاک دامن رہو جب اللہ نے تمہیں پاک دامن رکھا ہے، اور تمہارے لئے وہ منافع ہیں جو تمہارے پاک اور حلال ہیں۔

(۲۲۶۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَتِيقٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَرَاجِ الأَمَةِ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ فِي عَمَلٍ وَاصِبٍ. (طبرانی ۸۰۴۸)

(۲۲۶۸۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے باندی سے خراج وصول کرنے سے منع فرمایا ہے مگر یہ کہ وہ مستقل عمل کرتی ہو۔

(۳۱۱) الدِّينار الشّامِيّ بِالدِّينارِ الكوفِيّ

شامی دینار کو کوفی دینار کے بدلے فروخت کرنا

(۲۲۶۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ ، عَنِ الْحَكَمِ :فِي الدِّينَارِ الشَّامِيِّ بِالدِّينَارِ الْكُوفِيِّ وَفَضْلِ الشَّامِيِّ فِضَّةً ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۲۶۹۰) حضرت حکم سے دریافت کیا گیا کہ شامی دینار کو کوفی دینار کے بدلے فروخت کرنا اور شامی دینار کا ایک چاندی کا اضافہ ہونا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۲٦۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۲٦۹۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۲٦۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ إبْرَاهِيمَ عَنِ الدِّينَارِ الشَّامِيِّ بِالدِّينَارِ الْكُوفِيِّ وَفَضْلُهُ فِضَّةٌ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۲٦۹۲) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا کہ شامی دینار کو کوفی دینار کے بدلے فروخت کرنا اور اس میں ایک چاندی کا اضافہ ہو تو کیسا ہے؟ آپ نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۲۲٦۹۳) حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مِئَة مِثْقَالٍ بِمِئَةِ دِينَارٍ وَعَشَرَةِ دَرَاهِمَ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۲٦۹۳) حضرت ابن سیرین سے دریافت کیا گیا کہ سو مثقال کو سو دینار اور دس دراہم کے بدلے فروخت کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

(۲۲٦۹٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُكْرَهُ دِينَارٌ شَامِيٌّ بِدِينَارٍ كُوفِيٍّ وَدِرْهَمٍ ، وَلاَ بَأْسَ إذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ دِينَارٌ كُوفِيٌّ فَيُعْطِيكَ دِينَارًا شَامِيًّا وَيَشْتَرِي الْفَضْلَ مِنْهُ بِشَيْءٍ ، وَلاَ يَفْتَرِقَا إلاَّ وَقَدْ تَصَرَّمَ مَا بَيْنَهُمَا.

(۲۲٦۹٤) حضرت ابراہیم ناپسند کرتے تھے کہ شامی دینار کو کوفی دینار اور ایک درہم کے بدلے فروخت کیا جائے، اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ کسی شخص کے ذمہ کوئی دینار ہوں، اور وہ آپ کو شامی دینار دے دے، اور زیادتی کے بدلے کوئی چیز خرید لے، اور وہ دونوں اس وقت تک جدا نہ ہوں جب تک کہ آپس کا معاملہ ختم نہ کرلیں۔

(۲۲٦۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ طَاوُوسًا قُلْتُ :دِينَارٌ ثَقِيلٌ بِدِينَارٍ أَخَفَّ مِنْهُ وَدِرْهَمٍ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۲٦۹۵) حضرت موسیٰ بن مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس سے دریافت کیا کہ ایک دینار وزنی کو ایک دینار ہلکا اور ایک درہم کے بدلے فروخت کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳۱۲) الرّجل يصرِف الدّينار فيفضل القِيراط

کوئی شخص دینار میں بیع صرف کرے اور قیراط زائد ہو جائے

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ:

(۲۲٦۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :فِي الرَّجُلِ يَصْرِفُ عِنْدَ

الرَّجُلِ الدَّنَانِيرَ فَيَفْضُلُ الْقِيرَاطُ ذَهَبٌ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ بِهِ كَذَا كَذَا دِرْهَمًا.

(۲۲۶۹۶) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کوئی شخص کسی کے پاس دیناروں میں بیع صرف کر دے اور ایک قیراط سونا بچ جائے۔ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اگر وہ اتنے اتنے درہم کر کے وصول کرے۔

(۲۲٦۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي من الرجل الذَّهَبَ بِالدَّرَاهِمِ ، فَيَزِنُ الدَّنَانِيرَ فَيَزِيدُ ، فَيَأْخُذُ بِفَضْلِهَا فضة ، قَالَ : لاَ بَأْسَ به ، وَكَرِهَ ذَلِكَ ابْنُ سِيرِينَ وَقَالَ : خُذْ بِهِ أَجْمعَ ذَهَبًا.

(۲۲۶۹۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ کوئی شخص کسی سے سونے کو دراہم کے بدلے خریدے، اور دیناروں کا وزن کرے تو اُن کو زیادہ پائے اور زائد کے بدلے چاندی وصول کرے تو کوئی حرج نہیں ہے، اور حضرت ابن سیرین نے اس کو ناپسند فرمایا ہے، فرمایا: سب کس سب سونا وصول کرو۔

(۲۲٦۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ شعبة ، عن الحكم ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أنه كره أن يأخذ بنصف الدنانير ذهبًا ، وَبِنِصْفِهَا فِضَّةً.

(۲۲۶۹۸) حضرت ابراہیم اِس کو ناپسند کرتے تھے کہ آدھے دیناروں کے بدلے سونا اور آدھے کے بدلے چاندی لے۔

(۲۲٦۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَكْرَهُ الْوَازِنَةَ.

(۲۲۶۹۹) حضرت ابن سیرین دونوں کو برابر کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۷۰۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ الدِّينَارَ فَيَأْخُذَ بَعْضَهُ ذَهَبًا وَبَعْضَهُ فِضَّةً ، قَالَ : وَكَانَ الْحَكَمُ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۲۷۰۰) حضرت ابراہیم اِس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص دینار کی بیع کرے اور بعض کے بدلے سونا اور بعض کے بدلے چاندی لے، اور حضرت حکم اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۲۷۰۱) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا ، قُلْتُ : أَشْتَرِي الدَّنَانِيرَ الْيَسِيرَةَ وَأَقُولُ ، أَنْتَ بَرِيءٌ مِنْ وَزْنِهَا ؟ قَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۲۲۷۰۱) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد ؒ سے دریافت کیا، میں نے دینار خریدے اور میں نے کہا کہ تو اِن کے وزن سے بری ہے؟ آپ نے فرمایا میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۳۱۳) فِي أجرِ القسّامِ

تقسیم کرنے والے کی اجرت

(۲۲۷۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَرِيفٍ ، قَالَ : دَخَلَ عَلِيٌّ بَيْتَ

الْمَالِ فَاضْرَطَ بِهِ ، وَقَالَ : واللهِ لاَ أُمْسِي وَفِيكَ دِرْهَمٌ ، فَدَعَا رَجُلاً مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ :اقْسِمْهُ ، فَقَسَّمَهُ حَتَّى أَمْسَى ، فَقَالَ النَّاسُ :لَوْ عَوَّضْته ، قَالَ :إِنْ شَاءَ ، وَلَكِنَّهُ سُحْتٌ ، فَقَالَ :لاَ حَاجَةَ لَنَا فِي سُحْتِكُمْ.

(۲۲۷۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیت المال میں داخل ہوئے، پس ہلکا سمجھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم میں نہیں رات کروں گا جبکہ تجھ پر ایک درہم بھی ہو، پھر آپ نے بنو اسد کے ایک شخص کو بلایا، اور اُس سے فرمایا کہ تقسیم کرو، وہ تقسیم کرتا رہا یہاں تک کہ شام ہوگئی، لوگوں نے کہا کہ اگر آپ کو اِس کا عوض دیا جائے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ چاہے، لیکن یہ ناجائز ہے، فرمایا ہمیں تمہارے حرام اور ناجائز چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲۲۷۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :كُلُّ حِسَابٍ يَحْسِبُهُ فَيَأْخُذُ عَلَيْهِ أَجْرًا ، فَهُوَ غَيْرُ طَائِلٍ.

(۲۲۷۰۳) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ ہر وہ حساب جس کو کر کے اُس پر اجرت وصول کی جائے تو وہ احسان کرنے والا نہیں ہے۔ (بے فائدہ ہے)۔

(۲۲۷۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :مَا تَرَى فِي كَسْبِ الْقَسَّامِ ؟ فَكَرِهَهُ ، قُلْتُ :إِنِّي أَعْمَلُ فِيهِ حَتَّى يَعْرَقَ جَبِينِي ، فَلَمْ يُرَخِّصْ لِي فِيهِ.

قَالَ قَتَادَةُ :وَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُ كَسْبَهُ.

قَالَ قَتَادَةُ :وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ :إِنْ لَمْ يَكُنْ خَبِيثًا فَلا أَدْرِي مَا هُوَ.

(۲۲۷۰۴) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب سے کہا: تقسیم کرنے والے کی اجرت کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے اِس کو ناپسند کیا، میں نے عرض کیا کہ میں تقسیم کرتا ہوں یہاں تک کہ میری پیشانی پر پسینے آجاتے ہیں، انہوں نے میرے لئے اس میں نرمی اور اجازت نہیں دی، حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن اِس کی کمائی کو ناپسند کرتے تھے، حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر وہ خبیث نہیں ہے تو پھر میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے۔

(۲۲۷۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، قَالَ :إِنِّي لأَعْجَبُ مِنَ الَّذِي يَأْتَمِنهُ النَّاسُ حَتَّى يَقْضِيَ بَيْنَهُمْ ، ثُمَّ يَأْخُذَ عَلَى ذَلِكَ أَجْرًا.

(۲۲۷۰۵) حضرت سعید بن ابی الحسن فرماتے ہیں کہ مجھے اُس شخص پر تعجب آتا ہے کہ لوگوں نے اسے امانت دار سمجھا یہاں تک کہ وہ اُن کے درمیان فیصلہ کرتا ہے، پھر وہ اُس پر اجرت وصول کرتا ہے۔

(۲۲۷۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ :أَنَّ عُمَرَ كَرِهَ لِقَاضِي الْمُسْلِمِينَ وَصَاحِبِ مَغَانِمِهِمْ أَنْ يَأْخُذَ أَجْرًا.

(۲۲۷۰۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے قاضی اور غنیمت تقسیم کرنے والوں کے اجرت وصول کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :أَرْبَعٌ لاَ يُؤْخَذُ عَلَيْهِنَّ أَجْرٌ :قِرَائَةُ الْقُرْآنِ ، وَالأَذَانُ ، وَالْقَضَاءُ ، وَالْمُقَاسِمُ.

(۲۲۷۰۷) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ چار چیزوں کی اجرت نہیں وصول کی جائے گی، قرآن کی تلاوت پر، اذان پر، قضاء پر اور تقسیم کرنے پر۔

(۳۱٤) فِي أَجرِ الكَسَّاحِ

صفائی کرنے والے کی اجرت

(۲۲۷۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ كَسْبِ الْكُسَّاحِ ، فَقَالَ :مَا تُرِيدُونَ إِلَيْهِمْ ؟ دَعُوهُمْ ، فَلَوْلاَهُمْ لَسِيلَ بِكُمْ.

(۲۲۷۰۸) حضرت حسن سے صفائی کرنے والی کی اجرت کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا تم اُن سے کیا چاہتے ہو؟ اُن کو چھوڑ دو۔ اگر وہ نہ ہوں تو گندگی تمہیں بہا لے جائے۔

(۲۲۷۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْسَحُونَ لَهُمْ فَيُعْطُونَهُمْ أُجُورَهُمْ.

(۲۲۷۰۹) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صفائی کرنے والے اسلاف کے لیے صفائی کیا کرتے تھے اور انہیں اس کی اجرت ملتی تھی۔

(۲۲۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَجْرَ الْكُسَّاحِ.

(۲۲۷۱۰) حضرت حسن صفائی کرنے کے اجرت وصول کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۷۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُون ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ فَقَالَ :أَصَبْتُ مَالاً مِنْ كَنْسِ هَذِهِ الْحُشُوشِ ؟ فَقَالَ فِيهِ قَوْلاً شَدِيدًا.

(۲۲۷۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں نے ان بیت الخلاء کی صفائی سے یہ مال پایا ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق سخت الفاظ استعمال فرمائے۔

(۲۲۷۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الأَزْرَقُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسْلِمَ الرَّجُلُ غُلاَمَهُ كَسَّاحًا.

(۲۲۷۱۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ناپسند کیا کہ آدمی اپنے غلام کے سپرد صفائی کرے۔

(۲۲۷۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الشَّقَرِى :أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ كَسْبِ الْكَنَّاسِ ؟ فَقَالَ :خَبِيثٌ ، كَسْبٌ خَبِيثٌ ، أَكْلٌ خَبِيثٌ ، لُبْسٌ خَبِيثٌ.

(۲۲۷۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے صفائی کرنے کی اجرت کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: خبیث ہے، کمائی خبیث

ہے، اس کا پہننا خبیث ہے اور کھانا خبیث ہے۔

(٣١٥) مَنْ كَانَ ينهى عنِ المنابذةِ والملامسةِ

جو حضرات بیع منابذہ اور ملامسہ سے منع کرتے ہیں

(٢٢٧١٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلاَمَسَةِ. (بخاری ٢١٤٤۔ مسلم ٣)

(٢٢٧١٤) حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے منع فرمایا۔

(٢٢٧١٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عاصم ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلاَمَسَةِ.

(مسلم ١١٥٢۔ ابن ماجه ٢١٦٩)

(٢٢٧١٥) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے بیع منابذہ اور ملامسہ سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢٧١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلاَمَسَةِ. (نسائی ٢١٠٧)

(٢٢٧١٦) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(٢٢٧١٧) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَهُ.

(مسلم ١١٥١۔ ترمذی ١٣١٠)

(٢٢٧١٧) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل مروی ہے۔

(٣١٦) الرّجل يسلِم فِي الطّعامِ

کھانے میں بیع سلم کرنا

(٢٢٧١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الطَّعَامِ فَيَحِلُّ الأَجَلُ فَيَجِيءُ إِلَيهِ فَيَقُولُ :هَذَا طَعَامُك قَدْ كِلته فَخُذْهُ ، قَالَ إبراهيم :لاَ يَأْخُذْهُ حَتَّى يُعِيدَ كَيْلَهُ.

(٢٢٧١٨) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کے ساتھ کھانے میں بیع سلم کی، جب مقررہ وقت آیا تو وہ شخص آیا اور کہنے لگا یہ تیرا کھانا ہے میں نے اس کو کیل کر لیا ہے تو اس کو وصول کر لے، حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب تک یہ دوبارہ کیل نہ کرے وصول نہیں کرے گا۔

(۲۲۷۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثنَا ضابىءُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ إلَى الرَّجُلِ فِي الطَّعَامِ فَيَجِيءُ إلَى الْمَدَاسة فَيَأْخُذُهُ وَيَقُولُ : اشْتَرِ مِنِّي ؟ قَالَ : مَنْ شَاءَ خَادَعَ نَفْسَهُ ، يَقْبِضُهُ ثُمَّ يَبِيعُهُ إنْ شَاءَ.

(۲۲۷۱۹) حضرت ضابی بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کے ساتھ کھانے میں بیع سلم کی، پھر وہ کہنے والی جگہ پر آیا اور اُس کو وصول کیا اور کہنے لگا یہ مجھ سے خرید لو، تو ایسا کرنا کیسا ہے؟ فرمایا جو چاہے اپنے آپ کو دھوکا دے دے، فرمایا قبضہ کرے پھر اگر چاہے تو فروخت کر دے۔

(۳۱۷) فِي جَرِيبِ أَرْضٍ بِجَرِيبي أَرْضٍ

زمین کے ایک جریب کی بیع دو جریب کے ساتھ

(۲۲۷۲۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جَرِيبِ أَرْضٍ بِجَرِيبَيْ أَرْضٍ وَذِرَاعِ أَرْضٍ بِذِرَاعَيْ أَرْضٍ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۲۷۲۰) حضرت حسنؒ سے دریافت کیا گیا کہ زمین کی ایک جریب کی بیع دو جریب کے ساتھ اور زمین کے ایک ذراع کی بیع دو ذراع کے ساتھ کیسی ہے؟ انہوں نے اِس کو ناپسند فرمایا۔

(۲۲۷۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنْ خَمْسَةَ عَشَرَ جَرِيبًا أَرْضًا بِعِشْرِينَ جَرِيبًا أَرْضًا ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۲۷۲۱) حضرت حکمؒ سے دریافت کیا گیا کہ زمین کے پندرہ جریب کی بیع زمین کے بیس جریب کے ساتھ کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے اِس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۳۱۸) فِي غَزْلِ الْكَتَّانِ بِكَتَّانٍ غَيْرِ مَغْزُولٍ

کاتے ہوئے اونی کپڑے کی بیع کرنا بغیر کاتے ہوئے اونی کپڑے کے ساتھ

(۲۲۷۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ غَزْلِ كَتَّانٍ بِكَتَّانٍ وَزْنًا بِوَزْنٍ؟ فَكَرِهَاهُ.

(۲۲۷۲۲) حضرت حکم اور حضرت حماد سے دریافت کیا گیا کہ اون کے کاتے ہوئے کپڑے کو نہ کاتے ہوئے کپڑے کے بدلہ میں دینا۔ ہم وزن کر کے کیا یہ جائز ہے؟

(۲۲۷۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ غَزْلِ كَتَّانٍ بِكَتَّانٍ غَيْرِ مَغْزُولٍ وَزْنًا بِوَزْنٍ؟ فَكَرِهَاهُ.

(۲۲۷۲۳) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ اون کے کاتے ہوئے کپڑے کو نہ کاتے ہوئے کپڑے کے بدلہ میں دینا۔ جب کہ ان کا وزن بھی ایک ہو تو جائز ہے؟ انہوں نے اس کو ناپسند سمجھا۔

(۳۱۹) الرّجل یمرّ برقیقٍ علی العاشرِ

کوئی شخص اپنے غلام لے کر عُشر وصول کرنے والے کے پاس سے گذرے

(۲۲۷۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ مَرَّ بِرَقِيقٍ عَلَى عَاشِرٍ ، فَقَالَ: هَؤُلاَءِ أَحْرَارٌ ؟ قَالَ الْحَكَمُ :لَيْسَ بِشَيْءٍ ، وَقَالَ حَمَّادٌ :إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَعْتِقُوا.

(۲۲۷۲۴) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے دریافت کیا کہ ایک شخص غلام لے کر عاشر کے پاس سے گذرا اور کہا کہ یہ سب آزاد ہیں؟ حضرت حکم نے فرمایا یہ کہنا کچھ نہیں ہے، اور حضرت حماد فرماتے ہیں مجھے خوف ہے کہ وہ آزاد ہو جائیں گے۔

(۲۲۷۲٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي رَجُلٍ مَرَّ بِمَمْلُوكٍ عَلَى عَاشِرٍ فَقَالَ :هُوَ حُرٌّ. قَالَ :كَانَ لاَ يَرَى أَنْ يَعْتِقَ بِهَذَا الْقَوْلِ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَقُولَهُ.

(۲۲۷۲۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ کوئی شخص غلام لے کر عاشر کے پاس سے گذرے اور کہے کہ یہ آزاد ہے، فرمایا اس طرح کہنے سے غلام آزاد نہ ہوگا، اور اس طرح کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۷۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالرَّقِيقِ عَلَى الْعَاشِرِ فَيَقُولُ :هُمْ أَحْرَارٌ - يَنْوِي مِنَ الْعَمَلِ - قَالَ :لاَ يَعْتِقُونَ.

(۲۲۷۲۶) حضرت ابراہیم ؒ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو غلام لے کر عاشر کے پاس سے گذرا اور کہنے لگا کہ یہ آزاد ہیں، اور نیت یہ کرتا ہے کہ خدام کام کاج سے آزاد ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ غلام آزاد نہ ہوں گے۔

(۳۲۰) الرّجل یدفع إلی الرّجلِ المال مضاربۃً

کوئی شخص کسی کو مال مضاربت کے طور پر دے

(۲۲۷۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ ثَلاَثَةَ آلاَفِ دِرْهَمٍ مُضَارَبَةً ، فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَكُسِرَ بِهِ ، فَهَلَكَتْ أَلْفَانِ وَبَقِيَتْ أَلْفٌ ، فَتَجَرَ فِي تِلْكَ الأَلْفِ فَأَصَابَ مَالاً ، كَيْفَ يَقْتَسِمَانِ ؟ قَالَ :لاَ يَقْتَسِمَانِ حَتَّى تَكُونَ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ ، ثُمَّ يَقْتَسِمَانِ الرِّبْحَ بَعْدُ.

(۲۲۷۲۷) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے کو تین ہزار درہم بطور مضاربت دیئے، وہ کشتی میں سوار ہوا

اور وہ ٹوٹ گئی تو اُس کے دو ہزار ضائع ہو گئے اور ایک ہزار باقی بچ گیا، اُس شخص نے ایک ہزار میں تجارت کی اور کچھ نفع کمایا تو اب وہ نفع کس طرح تقسیم کریں گے؟ آپ نے فرمایا جب تک وہ تین ہزار نہ ہو جائیں وہ تقسیم نہیں کریں گے پھر اُس کے بعد نفع تقسیم کریں گے۔

(۲۲۷۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : رأس مال المضارب ألف درهم ، ويقتسمان الربح كما اشترطا.

(۲۲۷۲۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ مضاربت کا راس المال ایک ہزار درہم ہے، اور نفع کو اسی طرح تقسیم کریں گے جس طرح انہوں نے شرط لگائی ہے۔

(۲۲۷۲۹) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ جَرَّاحٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ : أَنَّهُ قَالَ لِلْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ؟ فَقَالَ : إِنْ كَانَ رَجَعَ إِلَى صَاحِبِهِ فَأَعْلَمَهُ أَنَّهُ نَقَصَ مِنْ مَالِكَ ، فَقَالَ : اذْهَبْ فَاعْمَلْ بِمَا بَقِيَ : فَالرِّبْحُ عَلَى خَمْسَةِ آلاَفٍ يَقْتَسِمَانِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ ، قَالَ لَهُ فَرَأْسُ مَالِ الرَّجُلِ عَشْرَةُ آلاَفٍ وَيَقْتَسِمَانِ مَا زَادَ.

(۲۲۷۲۹) حضرت حکم بن عتیبہ سے کہا گیا؟ فرمایا اگر وہ اپنے ساتھی کی طرف لوٹے اور اُس کو معلوم ہو کہ اُس کو مال میں نقصان ہوا ہے، فرمایا تو چلا جا اور اور جو باقی بچا ہے اس میں عمل کر، پس نفع جب پانچ ہزار ہو جائے تو تقسیم کرو، اگر ایسا نہ ہو تو اُس کو کہو کہ آدمی کا راس المال دس ہزار ہے اور جو اس کے علاوہ زائد ہے وہ تقسیم کرلو۔

(۲۲۷۳۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُضَارِبِ : الرِّبْحُ عَلَى مَا اصْطَلَحُوا عَلَيْهِ وَالْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ ، فَإِنِ اقْتَسَمُوا الرِّبْحَ كَانَتِ الْوَضِيعَةُ عَلَى الْمَالِ ، وَإِنْ لَمْ يَقْتَسِمُوا رُدَّ الرِّبْحُ عَلَى رَأْسِ الْمَالِ.

(۲۲۷۳۰) حضرت ابراہیم مضارب کے متعلق فرماتے ہیں کہ نفع وہ ہے جس پر وہ صلح کرلیں اور نقصان مال پر ہوگا، اور اگر وہ نفع کو تقسیم کرلیں تو نقصان راس المال پر ہوگا، اور اگر وہ تقسیم نہ کریں تو نفع کو راس المال پر لٹا دیں گے۔

(۲۲۷۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ فِي الْمُضَارِبِ إِذَا رَبِحَ ، ثُمَّ وَضِعَ ، ثُمَّ رَبِحَ ، ثُمَّ وَضِعَ ، قَالَ : الْحِسَابُ عَلَى رَأْسِ الْمَالِ الأَوَّلِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ قَبْلَ ذَلِكَ قَبْضًا لِلْمَالِ ، أَوْ حِسَابٌ بِالْقَبْضِ.

(۲۲۷۳۱) حضرت ابن سیرین سے مضاربت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ جب نفع ہو پھر نقصان ہو پھر نفع ہو پھر نقصان ہو؟ فرمایا کہ پہلے راس المال پر حساب ہوگا، مگر یہ کہ اُس سے پہلے ان دونوں نے مال پر قبضہ کرلیا ہو، یا پھر قبضہ کے ساتھ حساب ہوگا۔

(۲۲۷۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : هُمَا عَلَى أَصْلِ شَرِكَتِهِمَا حَتَّى يَحْتَسِبَا.

(۲۲۷۳۲) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں اصل شرکت پر ہیں یہاں تک کہ وہ دونوں حساب کرلیں۔

(۲۲۷۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ : مُضَارِبٌ دُفِعَ إِلَيْهِ مَالٌ مُضَارَبَةً عَلَى النِّصْفِ فَدَفَعَهُ

إِلَى غَيْرِهِ عَلَى النِّصْفِ ، قَالَ : لِلآخَرِ النِّصْفُ وَلِصَاحِبِ الْمَالِ النِّصْفُ.

وَقَالَ أَبُو هَاشِمٍ : لِلآخَرِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَبَيْنَ صَاحِبِ الْمَالِ وَالْوَسَطِ.

(۲۲۷۳۳) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ مضارب کو مال مضاربت نصف پر دیا گیا پھر اس نے غیر کو نصف پر دے دیا؟ فرمایا دوسرے کو نصف ملے گا اور مال والے کے لئے بھی نصف ہی ہے، حضرت ابو ہاشم نے فرمایا دوسرے کے لئے نصف ہے اور جو باقی بچ جائے وہ مال والے اور درمیان والے کے لئے ہے۔

(۳۳۱) مَنْ قَالَ لاَ يحتسِب الشّريكانِ حتّى يجتمِعا

جب تک دونوں شریک جمع نہ ہو جائیں حساب نہیں کریں گے

(۲۲۷۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ. وَعَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي الشَّرِيكَيْنِ يَشْتَرِكَانِ ، قَالَ : لاَ يَحْتَسِبَانِ حَتَّى يَجْتَمِعَا.

(۲۲۷۳۴) حضرت شعبی ویشیئ دو شریکوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب تک دونوں جمع نہ ہوں حساب نہیں کریں گے۔

(۳۳۲) مَنْ كَرِهَ بَيْعَ الْمُرَابَحَةِ

جو حضرات بیع مرابحہ کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۲۷۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الْمُشَافَّةِ يَعْنِي الْمُرَابَحَةَ.

(۲۲۷۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیع مرابحہ کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۳۳) مَنْ قَالَ إذَا اُسْتُهْلِكَتِ الْهِبَةُ فَلاَ رُجُوعَ فِيهَا

جب ہبہ ہلاک ہو جائے تو رجوع نہیں ہے

(۲۲۷۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ. وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِق ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : إذَا اُسْتُهْلِكَتِ الْهِبَةُ فَلاَ رُجُوعَ فِيهَا.

(۲۲۷۳۶) حضرت شعبی ویشیئ فرماتے ہیں کہ جب ہبہ ہلاک ہو جائے تو پھر رجوع نہیں ہے۔

(۲۲۷۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن عُمَرَ ، قَالَ : هُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثِبْهُ مِنْهَا ، أَوْ يَسْتَهْلِكْهَا ، أَوْ يَمُتْ أَحَدُهُمَا.

(۲۲۷۳۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ہبہ کا زیادہ حق دار ہے جب تک بدلہ وصول نہ کر لے یا موہوبہ چیز ہلاک ہو جائے یا ان دونوں میں سے کوئی فوت ہو جائے۔

(۲۲۷۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي جَرِيرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : إِذَا اسْتُهْلِكَتِ الْهِبَةُ ، أَوْ أُثِيبَ مِنْهَا ، أَوْ وُهِبَتْ لِذِي رَحِمٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ.

(۲۲۷۳۸) حضرت عمر بن عبد العزیز نے تحریر فرمایا جب ہبہ ہلاک ہو جائے اور بدلہ وصول کر لیا جائے، یا ذی رحم محرم کو ہبہ کر دیا جائے تو پھر رجوع کرنے کا حق نہیں ہے۔

(۳۲٤) الْخَيَّاطُ وَصَاحِبُ الثَّوْبِ يَخْتَلِفَانِ

درزی اور کپڑا سلوانے والے میں اگر اختلاف ہو جائے

(۲۲۷۳۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي الرَّجُلِ يَدْفَعُ إِلَى الْخَيَّاطِ الثَّوْبَ فَيَقُولُ : أَمَرْتُكَ بِقُرْطَقٍ ، فَيَقُولُ الْخَيَّاطُ : أَمَرْتَنِي بِقَمِيصٍ ، قَالَ : هُوَ قَوْلُ الْخَيَّاطِ.

(۲۲۷۳۹) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے درزی کو کپڑے دیئے، اور کہا کہ میں نے تجھے جبہ سینے کا کہا تھا، اور درزی کہنے لگا کہ تو نے مجھے قمیص سینے کو کہا تھا؟ فرمایا درزی کی بات معتبر ہوگی۔

(۳۲۵) الْقَوْمُ يَمُرُّونَ بِالإِبِلِ

لوگ اونٹوں کے پاس سے گذریں

(۲۲۷٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُحْتَلَبَ الْمَوَاشِي إِلاَّ بِإِذْنِ أَهْلِهَا ، وَقَالَ : أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ الَّتِي فِيهَا طَعَامُهُ فَيُكْسَرَ بَابُهَا فَيُنْتَثَلَ مَا فِيهَا ؟ فَإِنَّمَا مَا فِي ضُرُوعِ مَوَاشِيهِمْ مِثْلُ مَا فِي مَشَارِبِكُمْ ، أَلاَ فَلاَ يَحِلُّ مَا فِي ضُرُوعِهَا إِلاَّ بِإِذْنِ أَهْلِهَا. (مسلم ۱۳۵۲۔ احمد ۲/ ۵۷)

(۲۲۷٤۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مویشیوں کا دودھ بغیر اجازت نکالنے سے منع فرمایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی اُس کے کمرے میں آئے جس میں اُس کا سامانِ خوراک موجود ہو اور اُس کا دروازہ توڑے اور جو کچھ اس میں ہے اُس کو لے جائے؟ بے شک جو کچھ جانوروں کے تھنوں میں ہے وہ تمہارے کمروں کی طرح ہے، پس بغیر اجازت کے جو کچھ تھنوں میں ہے اُس کا استعمال حلال نہیں ہے۔

(۲۲۷٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا مَرَرْتُمْ بِرَاعِي الإِبِلِ فَنَادُوا :

يَا رَاعِي ثَلاَثًا ، فَإِنْ أَجَابَكُمْ فَاسْتَسْقُوهُ ، وَإِنْ لَمْ يُجِبْكُمْ فَاتُوهَا فَحُلُّوهَا وَاشْرَبُوا ، ثُمَّ صُرُّوهَا.

(۲۲۷۴۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم کسی کے اونٹوں کے پاس سے گذرو تو چرواہے کو تین بار اے چرواہے کہہ کر پکارو، اگر وہ تمہاری پکار کا جواب دے کر آ جائے تو اُس سے دودھ طلب کرو، اور اگر وہ پکار کا جواب نہ دے تو تم خود دودھ نکال کر استعمال کر کے اُس کے تھنوں کو باندھ دو۔

(۲۲۷۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِصْمَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: لاَ يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَحْلُبَ نَاقَةَ رَجُلٍ مَصْرُورَةً إلاَّ بِإِذْنِ صَاحِبِهَا ، أَلاَ إنَّ خَاتَمَهَا صِرَارُهَا ، فَإِنْ أَرْمَلَ الْقَوْمُ فَلْيُنَادِي الرَّاعِي ثَلاَثًا ، فَإِنْ أَجَابَ شَرِبُوا ، وَإِلاَّ فَلْيُمْسِكْهُ رَجُلاَنِ وَلْيَشْرَبُوا. (احمد ۳/ ۴۶۔ بیہقی ۳۶۰)

(۲۲۷۴۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی کی اونٹنی کا دودھ بغیر اجازت استعمال کرے جس اونٹنی کے تھنوں کو باندھا گیا ہو، بے شک اس کے تھنوں کو باندھنا اس کی مہر ہے (یعنی اب اس میں سے استعمال نہیں کر سکتے) اور اگر لوگ (قوم) زادِ راہ ختم کر کے مفلس ہو جائیں تو پھر چرواہے کو تین بار پکارو، اگر وہ تمہاری پکار کا جواب دے تو اُس سے لے کر پی لو، وگرنہ دو شخص اُس کو پکڑیں اور دودھ نکال کر پی لیں۔

(۲۲۷۴۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنْتُ غُلاَمًا يَافِعًا أَرْعَى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ، وَقَدْ فَرَّا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَالاَ :يَا غُلاَمُ ، هَلْ عِنْدَكَ من لَبَنٍ تَسْقِينَا ، فَقُلْتُ :إنِّي مُؤْتَمَنٌ ، لَسْت سَاقِيَكُمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ عِنْدَكَ مِنْ جَذَعَةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فَأْتِيتُهُمَا بِهَا ، فَاعْتَقَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَسَحَ الضَّرْعَ وَدَعَا ، ثُمَّ أَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ بِصَخْرَةٍ مُنْقَعِرَةٍ ، فَاحْتَلَبَ فِيهَا فَشَرِبَ وَشَرِبَ أَبُو بَكْرٍ وَشَرِبْت ، ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ :اقْلِصْ ، فَقَلَصَ.

(ابو یعلی ۴۹۶۳۔ ابن حبان ۷۰۶۱)

(۲۲۷۴۳) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں قریب البلوغ لڑکا تھا اور عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا، حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے، وہ دونوں مشرکین مکہ سے بھاگ رہے تھے، اُن دونوں نے کہا، اے لڑکے! تیرے پاس دودھ ہے جو ہمیں پلائے؟ میں نے عرض کیا میں امانت دار ہوں تم کو نہیں پلاؤں گا، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسی اونٹنی ہے جس پر نر اونٹ کو نہ چھوڑا گیا ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ہے، میں اُس اونٹنی کو لے کر آپ کی خدمت میں آیا تو آنحضرت ﷺ نے اُس کی ٹانگ کو باندھ دیا اور اُس کے تھنوں کو ہاتھ لگا کر دعا فرمائی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پتھر کا پیالہ (نما) لے کر حاضر ہوئے پھر اُس میں دودھ نکالا اور خود پیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پیا اور میں نے پیا، پھر آپ ﷺ نے تھنوں کو مخاطب کر کے فرمایا: تو دوبارہ سکڑ جا! وہ تھن دوبارہ سکڑ گئے۔

(۳۲۵) السَّلَفُ فِي الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ

گندم اور کھجور میں بیع سلم کرنا

(۲۲۷۴۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِمُونَ فِي التَّمْرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ وَالثَّلاَثَةَ ، فَقَالَ : مَنْ سَلَّفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ. (بخاری ۲۲۴۰۔ مسلم ۱۲۷)

(۲۲۷۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں ایک سال، دو اور تین سال کے لئے سلم کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھجور میں بیع سلم کرتے تو اُس کو چاہیے کہ کیل اور وزن معلوم اور وقت مقررہ تک کے لئے بیع سلم کرے۔

(۲۲۷۴۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عثمان ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا سَمَّيْتَ فِي السَّلَمِ قَفِيزًا وَأَجَلاً فَلاَ بَأْسَ.

(۲۲۷۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سلم میں مقدار اور وقت متعین کر لیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۷۴۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَأَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، مِثْلَهُ.

(۲۲۷۴۶) حضرت الاسود رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۷۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الْبَهْرَانِيِّ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : لاَ بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الطَّعَامِ كَيْلاً مَعْلُومًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(۲۲۷۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سلم میں مقدار اور وقت متعین ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۷۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : سَأَلْتُه عَنِ السَّلَمِ فِي الطَّعَامِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، كَيْلٌ مَعْلُومٌ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(۲۲۷۴۸) حضرت اسود رحمہ اللہ سے گندم میں بیع سلم کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا مقدار اور وقت مقرر ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۷۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ رَزِينِ بْنِ سُلَيْمَانَ الأَحْمَرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّهُ قَالَ فِي السَّلَمِ : لاَ تُؤَخِّرْ عَنْهُ لِتَزْدَادَ عَلَيْهِ ، وَلاَ يُعَجِّلْ لَكَ لِتَضَعَ عَنْهُ.

(۲۲۷۴۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیع سلم میں متعینہ مدت سے دیر نہ کرو اور نہ ہی جلدی کرو۔ تاکہ تم اپنے ساتھی سے زیادہ رقم وصول کر سکو یا وہ تم کو کم رقم دے۔

(۲۲۷۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُسْلِفَ الرَّجُلُ فِي الطَّعَامِ بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ ، مَا لَمْ يَكُنْ فِي زَرْعٍ أَوْ تَمْرٍ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلاَحُهُ.

(۲۲۷۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ گندم میں مقررہ مقدار مقررہ وقت کے ساتھ بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جب تک کہ گندم کھیتی میں نہ ہو (یعنی گندم کاٹ لینے کے بعد ہی سلم کرنی چاہیے) اور کھجور میں بدوِصلاح سے قبل بیع سلم کرنا درست نہیں۔

(۲۲۷۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی الْمُجَالِدِ ، عَنِ ابْنِ أَبِی أَوْفَى ، قَالَ : كُنَّا نُسَالِفُ نَبَطَ أَهْلِ الشَّامِ فِی الْبُرِّ وَالزَّبِيبِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا.

(۲۲۷۵۱) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ شام والوں کے ساتھ گندم اور کشمش میں بیع سلم کرتے تھے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے۔

(۲۲۷۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِی الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ :أَنَّهُ قَالَ فِی السَّلَمِ فِی السَّمْنِ ، قَالَ : سَمِّ كَيْلاً مَعْلُومًا وَأَجَلاً مَعْلُومًا.

(۲۲۷۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گھی میں سلم مقدار مقررہ اور وقت مقررہ کے ساتھ ہے۔

(۲۲۷۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، قَالَ :كَانَ أَبُو مَيْسَرَةَ يُسْلِمُ فِی الْحِنْطَةِ.

(۲۲۷۵۳) حضرت ابومیسرہ گندم میں بیع سلم کرتے تھے۔

(۲۲۷۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ ، قَالَ :قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ :أَتَانِی رَجُلٌ يَسْتَسْلِفُنِی دَرَاهِمَ بِطَعَامٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى :كُلُّ جَرِيبِ حِنْطَةٍ بِدِرْهَمٍ وَجَرِيبَیْ شَعِيرٍ بِدِرْهَمٍ ، قَالَ :حَسَنٌ.

(۲۲۷۵۴) حضرت کلیب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ہمارے پاس ایک شخص آ کر ایک درہم گندم کی بیع سلم کرتا ہے مقررہ وقت کے لئے کہ ہر گندم کا جریب (پیمانہ) ایک درہم اور جو کے دو جریب ایک درہم کا ہے (تو کیسا ہے؟) فرمایا بہت اچھا ہے۔

(۲۲۷۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ :لاَ بَأْسَ بِالسَّلَمِ إِذَا كَانَ فِی كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

(۲۲۷۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کیل اور وقت مقرر ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۷۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِی مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لاَ يَرَى بِالسَّلَمِ فِی كُلِّ شَیْءٍ بَأْسًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ مَا خَلاَ الْحَيَوَانَ.

(۲۲۷۵۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کسی بھی چیز میں مقررہ وقت کے لئے بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے، سوائے حیوان کے۔

(۲۲۷۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی الْمُجَالِدِ ، قَالَ :اخْتَلَفَ أَبُو بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ فِی السَّلَمِ ، فَأَرْسَلُونِی إِلَى ابْنِ أَبِی أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : كُنَّا نُسْلِمُ فِی الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ

عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبِي بَكْرٍ ، وَلَا نَدْرِي عِنْدَ أَصْحَابِهِ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا ؟

(بخاری ۲۲۴۳۔ ابو داؤد ۳۴۵۹)

(۲۲۷۵۷) حضرت محمد بن ابی المجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بردہ اور حضرت عبداللہ بن شداد میں بیع سلم کے متعلق اختلاف ہوا، آپ نے مجھے ابن ابی اوفی کے پاس بھیجا، میں نے اُن سے پوچھا تو فرمایا: ہم لوگ حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں گندم، جو اور کشمش میں بیع سلم کرتے تھے، اور ہم کسی صحابی سے بھی ہاں یا ناں نہیں جانتے۔

(۲۲۷۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ الأَعْرَجِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ السَّلَفَ الْمَضْمُونَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى ، إِنَّ اللَّهَ أَحَلَّهُ وَأَذِنَ فِيهِ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ﴾.

(۲۲۷۵۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں بیع سلم ایک وقت مقررہ کے لئے مضمون بالقیمت ہے، اللہ تعالیٰ نے اُس کو حلال کیا اور اُس کی اجازت دی، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ﴾.

(۳۲۷) مَنْ كَرِهَ النُّهْبَةَ وَنَهَى عَنْهَا

جو حضرات لوٹ مار کو ناپسند کرتے ہیں اور اُس کی ممانعت

(۲۲۷۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : أَصَبْنَا غَنَمًا لِلْعَدُوِّ فَانْتَهَبْنَاهَا ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ وَقَالَ : لَا تَحِلُّ النُّهْبَةُ. (ابن حبان ۵۱۶۹۔ حاکم ۱۳۴)

(۲۲۷۵۹) حضرت ثعلبہ بن حکم فرماتے ہیں کہ ہمیں دشمن کی کچھ بکریاں ملیں تو ہم نے اُن کو اٹھا لیا (لوٹ لیا) آنحضرت ﷺ نے دیگچوں کو الٹانے کا حکم دیا تو ہم نے ہانڈیوں کو اُلٹا دیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوٹ مار حلال نہیں ہے۔

(۲۲۷۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ. (بخاری ۵۵۱۶۔ احمد ۴/ ۳۰۷)

(۲۲۷۶۰) حضرت عبداللہ بن یزید سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے لوٹ کھسوٹ اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۷۶۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَةِ ، وَقَالَ : مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا. (احمد ۳/ ۱۴۰۔ طحاوی ۴۹)

(۲۲۷۶۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے لوٹ مار سے منع فرمایا اور فرمایا جو لوٹ کھسوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۲۲۷٦۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَأَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ ، فَأَصَبْنَا غَنَمًا فَانْتَهَبْنَاهَا قَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي مُتَوَكِّئًا عَلَى قَوْسِهِ حَتَّى أَتَانَا عَلَى قُدُورِنَا فَكَفَأَهَا بِقَوْسِهِ ، وَقَالَ :لَيْسَتِ النُّهْبَةُ بِأَحَلَّ مِنَ الْمَيْتَةِ. (ابو داؤد ۲٦۹۸۔ بیهقی ٦١)

(۲۲۷٦۲) حضرت کلیب ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک غزوہ میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے ہمیں سخت بھوک لگی، ہم نے کچھ بکریاں پائیں تو ہم نے اُن کو تقسیم سے پہلے لوٹ لیا، آنحضرت ﷺ ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ آپ ﷺ اپنی کمان پر سہارا لئے ہوئے تھے، آپ ﷺ ہماری ہانڈیوں کے پاس تشریف لائے اور اُن کو کمان سے اُلٹ دیا اور فرمایا: لوٹی ہوئی چیز مردار سے زیادہ حلال نہیں ہے۔ (دونوں کا حکم برابر ہے)۔

(۲۲۷٦۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُدْرِكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُسْلِمُونَ إِلَيْهَا رُؤُوسَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(طیالسی ۸۲۳۔ عبد بن حمید ۵۲۵)

(۲۲۷٦۳) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص مومن ہونے کی حالت میں ایسی چیز نہیں اٹھا سکتا کہ جو شرف و عظمت والی ہو اور اس کو اٹھانے سے لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھیں۔

(۲۲۷٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو خَلَفٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَشْهَرُهُ بِهَا الْمُسْلِمُونَ فَلَيْسَ مِنَّا ، قِيلَ لأَبِي الزُّبَيْرِ :عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ابو داؤد ۴۳۹۱۔ احمد ۳/ ۳۹۵)

(۲۲۷٦۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس کسی نے بھی کوئی قیمتی چیز اٹھائی جس کی وجہ سے مسلمانوں میں وہ مشہور ہو گیا (یعنی سب اس کے اس فعل کو برا جاننے لگے) تو وہ ہم میں سے نہیں ہے، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے ابو الزبیر رحمہ اللہ سے پوچھا کہ یہ حضور ﷺ سے منقول ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا ہاں حضور ﷺ سے مروی ہے۔

(۲۲۷٦۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمِصْرِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْحِمْيَرِيُّ ، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحَجْرِيِّ الْهَيْثَمِ ، عَنْ عَامِرٍ الْحَجْرِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا رَيْحَانَةَ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النُّهْبَةِ.

(۲۲۷٦۵) حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے لوٹ مار سے منع فرمایا۔

(۲۲۷٦٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي لَبِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سمرة :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النُّهْبَةِ. (احمد ۵/ ٦۲۔ ابو داؤد ۲٦۹٦)

(۲۲۷٦٦) عبدالرحمن بن سمرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے لوٹ کھسوٹ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۷٦۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مَوْلًى لِجُهَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ.

(احمد ۵/ ۱۹۳۔ طبرانی ۵۲٦۴)

(۲۲۷٦۷) حضرت خالد الجہنی سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے لوٹ کھسوٹ اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۳۲۸) فِي الشَّرِكَةِ بِالْعُرُوضِ

سامان میں شرکت کرنا

(۲۲۷٦۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : كَانَ سُفْيَانُ يَكْرَهُ الشَّرِكَةَ وَالْمُضَارَبَةَ بِالْعُرُوضِ ، وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۲۷٦۸) حضرت سفیان سامان میں شرکت اور مضاربت کرنے کو ناپسند کرتے تھے، اور حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۷٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّهُ كَرِهَ الشَّرِكَةَ بِالْعُرُوضِ.

(۲۲۷٦۹) حضرت ابن سیرین سامان میں شرکت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۷۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ تَكُونُ الشَّرِكَةُ وَالْمُضَارَبَةُ بِالدَّيْنِ وَالْوَدِيعَةِ وَالْعُرُوضِ وَالْمَالِ الْغَائِبِ.

(۲۲۷۷۰) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شرکت اور مضاربت، دین، ودیعہ، سامان اور غائب مال میں نہ ہوں گے۔

(۲۲۷۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الشَّرِكَةَ بِالْعُرُوضِ.

(۲۲۷۷۱) حضرت محمد رحمہ اللہ سامان میں شرکت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۲۹) فِي الْوَالِدِ يَأْخُذُ مِنَ الْوَلَدِ، أَوْ يَبِيعُ لَهُ الشَّيْءَ

والد اپنے بیٹے سے کوئی چیز خریدے یا اُس کو کوئی چیز فروخت کرے

(۲۲۷۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ :زَوَّجَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ ابْنَتَهُ وَسَاقَ مَهْرَهَا ، ثُمَّ مَاتَ ، فَخَاصَمَتْ إِخْوَتَهَا فِي مَهْرِهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ عُمَرُ :أَمَّا مَا وَجَدْتِ مِنْ مَهْرِكَ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ ، فَهُوَ لَكَ ، وَمَا كَانَ أَبُوك اسْتَهْلَكَهُ فَلاَ شَيْءَ لَك.

(۲۲۷۷۲) حضرت بکر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دیہاتی لڑکی سے شادی کی اُس کو مہر دیا اور پھر وہ فوت ہو گیا، وہ لڑکی اپنے بھائیوں سے مہر کے بارے میں جھگڑ اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مقدمہ لے کر آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارے مہر میں سے جو چیز موجود ہو وہ تمہارے لئے ہے۔ اور جس کو تمہارے والد نے ہلاک کر دیا ہے اُس میں تمہارے لئے کچھ نہ ہے۔

(۲۲۷۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ حَبَسَ رَجُلاً فِي خَادِمٍ بَاعَهَا لاِبْنَتِهِ.

قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ : وَرَأَيْت ابْنَ أَبِي لَيْلَى حَبَسَ رَجُلاً فِي خَادِمٍ بَاعَهَا لاِبْنَتِهِ.

(۲۲۷۷۳) حضرت شریح نے ایک شخص کو قید کیا خادم کے معاملہ میں جس نے اپنے بیٹی کے لئے اس غلام کو فروخت کیا تھا، حضرت ابن ادریس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی لیلی کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کو خادم کی وجہ سے قید میں ڈالا اُس نے اُس کو اپنے بیٹے کے لئے فروخت کیا تھا۔

(۲۲۷۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ : أَنَّهُمَا حَبَسَا رَجُلاً فِي السِّجْنِ أَخَذَ من مَهْرِ ابْنَتِهِ.

(۲۲۷۷۴) حضرت شریح اور عبد اللہ الجدلی نے ایک شخص کو جیل میں ڈال دیا اُس نے بیٹی کے مہر میں سے لیا تھا۔

(۲۲۷۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ أَبِي قُدَامَةَ ، قَالَ : قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي مُهُورِ النِّسَاءِ : مَا كَانَ قَائِمًا بِعَيْنِهِ فَهِيَ أَحَقُّ بِهِ.

(۲۲۷۷۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کے مہروں کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ جو بعینہ موجود ہوں تو وہ خواتین اُس کی زیادہ حق دار ہیں۔

(۲۲۷۷٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَكُونُ لِلْوَلَدِ عَلَى وَالِدِهِ دَيْنٌ.

(۲۲۷۷۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیٹے کا باپ پر دین نہ ہوگا۔

(۳۳۰) الْحُرُّ يَرْهَنُ نَفْسَهُ فَيُقِرُّ بِذَلِكَ

آزاد شخص اپنے آپ کو رہن رکھوائے، پھر وہ اُس کا اقرار کر دے

(۲۲۷۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا رُهِنَ الرَّجُلُ الْحُرُّ فَأَقَرَّ بِذَلِكَ كَانَ رَهْنًا حَتَّى يَفُكَّهُ الَّذِي رَهَنَهُ ، أَوْ يَفُكَّ نَفْسَهُ.

(۲۲۷۷۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر آزاد آدمی کو رہن کے طور پر رکھا جائے اور وہ خود بھی اقرار کرے (کہ میں بطور رہن ہوں) تو وہ رہن میں ہی رہے گا یہاں تک کہ جس نے رہن رکھوایا ہے وہ چھڑائے یا پھر وہ خود اپنے آپ کو چھڑا لے۔

(۳۳۱) الْبَيْضُ الَّذِي يُقَامَرُ بِهِ

وہ انڈے جن کے ساتھ جوا کھیلا جاتا ہے

(۲۲۷۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ شِرَاءَ قِمَارِ الصِّبْيَانِ مِنَ الصِّبْيَانِ ، وَكَانَ الْحَسَنُ يُرَخِّصُ فِيهِ.

(۲۲۷۷۸) حضرت ابن سیرین کے نزدیک بچوں سے بچوں کے جوئے کی چیزوں کو خریدنا مکروہ ہے، جبکہ حضرت حسن ؒ اس کی اجازت دیتے تھے۔

(۲۲۷۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ فِيهِ قِمَارٌ فَهُوَ مِنَ الْمَيْسِرِ.

(۲۲۷۷۹) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ ہر وہ کھیل جس میں جوا ہو وہ میسر میں سے ہے۔

(۲۲۷۸۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْبَيْضِ الَّذِي يَلْعَبُ بِهِ الصِّبْيَانُ يَعْنِي شِرَائَهُ.

(۲۲۷۸۰) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ جن انڈوں سے بچے کھیلتے ہیں اُن کی خریداری میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۷۸۱) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۲۷۸۱) حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳۳۲) رَجُلٌ قَالَ لِرَجُلٍ بِعْ غُلاَمَك مِنْ فُلاَنٍ وَلَك خَمْسُمِئَةٍ

کوئی شخص دوسرے شخص سے کہے کہ: اپنا غلام فلاں کو فروخت کر دے، تیرے لئے پانچ سو درہم ہیں

(۲۲۷۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : فِي مَمْلُوكٍ قَالَ لِمَوْلاَهُ : بِعْنِي مِنْ فُلاَنٍ بِكَذَا وَكَذَا وَلَك خَمْسُمِئَةٍ درهم ، أو رجل جاء ، فضمن ، قَالَ : بع غلامك من فلان بكذا وكذا ولك خمسمئة ، قَالَ : يَبْطُلُ شَرْطُهُ.

(۲۲۷۸۲) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ غلام اگر اپنے آقا سے یوں کہے کہ: مجھے فلاں کے ہاتھ اتنے اتنے میں فروخت کر دے تو تیرے میرے ذمہ پانچ سو درہم ہوں گے یا کوئی شخص آ کر ضامن بنے اور کہے کہ تو اپنا غلام فلاں کو فروخت کر دے تیرے لئے پانچ سو درہم ہیں، ایسا کہنا ٹھیک ہے؟ آپ نے فرمایا یہ شرط باطل ہے۔

(۲۲۷۸۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ ، أَوْ

كَلِمَةٌ نَحْوَهَا.

(۲۲۷۸۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جائز نہیں ہے۔

(۳۳۳) فِي الْمُمَاسَحَةِ فِي الْبَيْعِ

بیع میں ہاتھ لگا کر چھونا

(۲۲۷۸٤) حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي يَعْفُوبَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ :بَايَعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ سِلْعَةً فَقَالَ :هَاتِ يَدَكَ أُمَاسِحْك ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الْبَرَكَةُ فِي الْمُمَاسَحَةِ.

(ابو داؤد ١٦٨)

(۲۲۷۸۴) حضرت خالد بن ابی مالک فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سعد سے سامان خریدا تو انہوں نے فرمایا اپنا ہاتھ آگے کرو تا کہ میں تم کو چھولوں۔ بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: برکت چھونے کے ساتھ ہے۔

(٣٣٤) فِي الْبَزِّ يُدْفَعُ مُضَارَبَةً

کپڑے مضاربت میں دینا

(٢٢٧٨٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ كَرِهَ الْبَزَّ مُضَارَبَةً.

(۲۲۷۸۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ (خاص) کپڑے مضاربت میں دینے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٢٧٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عن أشعث ، قَالَ :كَرِهَ ابنُ سِيرِين الْبَزَّ مُضَارَبَةً.

(۲۲۷۸۶) حضرت ابن سیرین بھی کپڑے کو مضاربت کے طور پر دینے میں ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٢٧٨٧) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَدْفَعَ الرَّجُلُ إلَى الرَّجُلِ الْمَتَاعَ مُضَارَبَةً وَيَحْبِسُهُ عَلَيْهِ دَرَاهِم.

(۲۲۷۸۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص کسی کو سامان مضاربت میں دے اور اُس پر دراہم کا حساب لگائے۔

(٣٣٥) فِي تَزْيِينِ السِّلْعَةِ

سامان کی تزیین کرنا

(٢٢٧٨٨) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ:يُزَيِّنُ الرَّجُلُ سِلْعَتَهُ بِمَا شَاءَ.

(۲۲۷۸۸) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی جس چیز سے چاہے سامان تزیین کر سکتا ہے۔

(٢٢٧٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالتَّزْيِينِ ، وَكَرِهَ الْغِشَّ.

(٢٢٧٨٩) حضرت ابن سیرین رطیتیلا فرماتے ہیں کہ تزیین کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ دھوکے اور ملاوٹ کو ناپسند کیا گیا ہے۔

(٢٢٧٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّهُمْ مَرُّوا عَلَيْهِ بِجَارِيَةٍ قَدْ زُيِّنَتْ ، فَدَعَا بِهَا وَنَظَرَ إِلَيْهَا وَأَجْلَسَهَا فِي حَجْرِهِ ، وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهَا وَدَعَا لَهَا بِالْبَرَكَةِ.

(٢٢٧٩٠) حضرت سھل بن سعد کے پاس سے ایک چھوٹی بچی (باندی) کو لے کر گذرے جس کو مزین کیا گیا تھا، آپ نے اُس کو بلایا اُس کی طرف پیار سے دیکھا، اُس کو اپنی گود میں بٹھایا، اور اُس کے سر پر دست شفقت پھیرا اور اُس کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔

(٢٢٧٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا أسامة بن زيد ، عن بعض أشياخه ، قَالَ: قَالَ عمر: إذا أراد أحد منكم أن يحسِّن الجارية فليزيِّنها ، وليطوِّف بها ، يتعرَّض بها رزق الله.

(٢٢٧٩١) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی باندی کو خوبصورت بنانا چاہے تو اُس کو چاہیئے کہ اپنی باندی کی تزیین کرے اور اُس کو لے کر باہر نکلے، اس سے رزق میں اضافہ ہوگا۔

(٢٢٧٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ عِمْرَانَ رَجُلٍ مِنْ زَيْدِ اللهِ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا شَوَّفَتْ جَارِيَةً وَطَافَتْ بِهَا وَقَالَتْ: لَعَلَّنَا نَتَصَيَّدُ بِهَا بَعْضَ شَبَابِ قُرَيْشٍ.

(٢٢٧٩٢) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باندی کو آراستہ کیا اور اس کو لے کر باہر نکلیں اور فرمایا: شاید شاید اس کے ذریعہ ہمارا کسی قریش کے نوجوانوں سے سودا ہو جائے۔ (یعنی وہ خرید لے)

(٢٢٧٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ وَابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ: أَنَّ رَجُلاً صَبَغَ ثَوْبًا لَهُ لَوْنَ الْهَرَوِيِّ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: بِكَمْ تَبِيعُ الْهَرَوِيَّ؟ فَسَكَتَ ، ثُمَّ سَاوَمَهُ فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ ، فَلَمَّا ذَهَبَ بِهِ إِذَا هُوَ لَيْسَ بِهَرَوِيٍّ ، فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ: لَوِ اسْتَطَاعَ أَنْ يُزَيِّنَ ثَوْبَهُ بِأَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ لَزَيَّنَهُ فَأَجَازَهُ عَلَيْهِ.

(٢٢٧٩٣) حضرت محمد رطیتیلا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کپڑے کو ھروی رنگ کیا، اُس کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھا یہ ھروی کپڑا کس طرح فروخت کر رہے ہو؟ وہ خاموش رہا اور پھر اُس کی قیمت لگائی، اُس شخص نے اس سے خرید لیا، جب وہ کپڑا لے کر گیا تو وہ ھروی نہ تھا، وہ شخص اپنا جھگڑا حضرت شریح کے پاس لے کر گیا تو حضرت شریح نے فرمایا: اگر تو اس سے بھی اچھی طرح اپنے کپڑے کی تزیین کر سکتا ہے تو ضرور اُس کی تزیین کر، آپ نے اُس پر بیع کو نافذ فرمایا۔

(٢٢٧٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: أَتَى عُمَرُ غُلاَمًا لَهُ يَبِيعُ الرُّطَبَ فَقَالَ: نَقِّشْهَا فَإِنَّهُ أَحْسَنُ ، وَأَتَاهُ غُلاَمٌ لَهُ وَهُوَ يَبِيعُ الْحُلَلَ فَقَالَ: إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا فَانْشُرْهُ وَأَنْتَ

جَالِسٌ ، وَإِذَا كَانَ وَاسِعًا فَانْشُرْهُ وَأَنْتَ قَائِمٌ.

(۲۲۷۹۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا آیا جو کھجوریں فروخت کر رہا تھا، آپ نے فرمایا اِن کی نقش ونگار (تزیین و آراستہ) کرو تو یہ اچھا ہے، اور اُن کے پاس ایک لڑکا آیا جو کپڑا فروخت کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اگر کپڑا تنگ ہو تو بیٹھ کر اِس کو پھیلایا کرو، دراگر کپڑا کشادہ ہو تو کھڑا ہو کر کپڑے کو پھیلایا کرو۔

(٣٣٦) فِي الْعَسَرِ يُرَدُّ مِنْهُ أَمْ لاَ ؟

تنگ دستی کی وجہ سے فروخت کیا جائے تو وہ واپس کیا جائے گا کہ نہیں؟

(٢٢٧٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ مِنَ الْعَسَرِ.

(۲۲۷۹۵) حضرت شریح رحمہ اللہ عسر کی وجہ سے واپس لٹاتے تھے۔

(٢٢٧٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسرائيل ، عن جابر ، عن عامر ، أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ مِنَ الْعَسَرِ.

(۲۲۷۹۶) حضرت عامر سے بھی یہی مروی ہے۔

(٢٢٧٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ مِنَ الإِدْفَانِ وَلاَ يَرُدُّ مِنَ الإِبَاقِ ، وَالإِدْفَانُ: الَّذِي يَتَوَارَى فِي الْمِصْرِ ، وَالإِبَاقُ :الَّذِي يَلْحَقُ بِأَرْضِهِ.

(۲۲۷۹۷) حضرت شریح الادفان کی وجہ سے واپس کرتے تھے جبکہ الاباق کی وجہ سے واپس نہ کرتے تھے۔ الاِدْفَان: کا مطلب ہے کہ شہر میں روپوش ہو جانا اور اباق کہتے ہیں کہ بھاگ کر اپنے علاقہ میں چلے جانا۔

(٢٢٧٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يُرَدُّ مِنْ عُوَارِ الظُّفْرِ ، وَيُرَدُّ مِنَ الشَّامَةِ الشَّائِنَةِ.

(۲۲۷۹۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ بدے اور برے ناخنوں کی وجہ سے واپس کر دی جائے گی، اور اسی طرح نازیبہ بو کی وجہ سے بھی لوٹا دی جائے گی۔

(٢٢٧٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ جَهْضَمٍ الأَزْدِيِّ ، قَالَ :خَاصَمْتُ إِلَى شُرَيْحٍ فِي بَغْلَةٍ حِمَارَةٍ فَرَدَّهَا.

(۲۲۷۹۹) میں قاضی شریح کے پاس گدھے کا جھگڑا لے کر گیا۔ انہوں نے اس کو واپس کر دیا۔

(٢٢٨٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ:أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ.

(۲۲۸۰۰) حضرت شریح ہر عیب کی وجہ سے واپس کر دیتے تھے۔

(۳۳۷) فِي الْعِثَارِ

پھسل کر یا ٹھوکر کھا کر گرنے کی وجہ سے جانور واپس کرنا

(۲۲۸۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرُدُّ مِنَ الْعِثَارِ ، وَيَقُولُ كُلُّ الدَّوَابِّ تَعْثِرُ
قَالَ وَكِيعٌ : قَالَ سُفْيَانُ : هُوَ عَيْبٌ يُرَدُّ مِنْهُ.

(۲۲۸۰۱) حضرت شریح ٹھوکر کھا کر گرنے کی وجہ سے واپس نہ کرتے تھے اور فرماتے ہر جانور گرتا ہے، حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ یہ عیب ہے واپس ہوگا۔

(۲۲۸۰۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرُدُّ مِنَ الْعِثَارِ وَيَقُولُ : كُلُّ الدَّوَابِّ تَعْثِرُ.

(۲۲۸۰۲) حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۳۳۸) الشَّاةُ تَأْكُلُ الذُّبَّانَ

بکری کا مکھیوں کو کھانا

(۲۲۸۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : اخْتُصِمَ إِلَى شُرَيْحٍ فِي شَاةٍ تَأْكُلُ الذُّبَّانَ ، قَالَ : لَبَنٌ طَيِّبٌ وَعَلَفٌ مَجَّانٌ ، فَأَجَازَهَا.

(۲۲۸۰۳) حضرت شریح رضی اللہ عنہ کے پاس ایک جھگڑا لایا گیا کہ بکری مکھیاں کھاتی ہے، آپ نے فرمایا: دودھ پاکیزہ اور چارہ مفت ہے آپ نے اس بیع کو نافذ فرمایا۔

(۳۳۹) الْعَذِرَةُ تُعَرُّ بِهَا الأَرْضُ

گوبر اور پاخانہ سے زمین کو کھاد ڈالنا

(۲۲۸۰۴) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنِ الرُّدَيْنِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنْ عُمَرَ : أَنَّهُ كَانَ يُكْرِي وَيَشْتَرِطُ أَنْ لاَ يُدَمَّنَ بِالْعُرَّةِ.

(۲۲۸۰۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی زمین کرایہ پر دیتے وقت یہ شرط لگاتے تھے کہ گوبر اور پاخانے سے اس میں کھاد نہیں ڈالی جائے گی۔

(۲۲۸۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ إِذَا أَكْرَى أَرْضَهُ اشْتَرَطَ عَلَى صَاحِبِهَا أَنْ لاَ يُعِرَّهَا.

(۲۲۸۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب زمین کرایہ پر دیتے تو کرایہ دار پر شرط لگا دیتے کہ وہ گوبر اور پاخانے سے کھاد نہیں ڈالے گا۔

(۲۲۸۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ : أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَزْرَعُ أَرْضَهُ بِالْعَذِرَةِ ، فَقَالَ لَهُ : عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : أَنْتَ الَّذِي تُطْعِمُ النَّاسَ مَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ.

(۲۲۸۰۶) حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک شخص اپنی زمین کی کاشت گوبر سے کرتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا تو لوگوں کو وہ کھلاتا ہے جو ان میں سے نکلتا ہے (پاخانہ مراد ہے)؟

(۲۲۸۰۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ زِيَادٍ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُدْمَلَ الأَرْضُ بِالْعَذِرَةِ.

(۲۲۸۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ گوبر وغیرہ سے زمین میں کھاد ڈالنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۲۲۸۰۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَسَّانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي صَخْرٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُدْمَلَ الأَرْضُ بِالْعَذِرَةِ.

(۲۲۸۰۸) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ بھی ناپسند فرماتے تھے۔

(۳۴۰) مَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ

جن حضرات نے اس کی اجازت دی ہے

(۲۲۸۰۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ محمد بْنِ عبد الرحمن ، عن بابى مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، أَوْ عَائِشَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعْدًا يَحْمِلُ مِكْتَلاً مِنْ عَذِرَةِ النَّاسِ إِلَى أَرْضٍ لَهُ ، يُقَالُ لَهَا : زَغَابَةُ ، فَقُلْتُ لَهُ ، يَا أَبَا إِسْحَاقَ ، أَتَحْمِلُ هَذَا ؟ قَالَ : إِنَّ مِكْتَلَ عُرَّةٍ مِكْتَلُ حَبٍّ.

(۲۲۸۰۹) حضرت بابیٔ جو حضرت ام سلمہ کے غلام ہیں اُن سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو پاخانے اور گوبر کا ٹوکرا اٹھا کر اپنی زمین کی طرف لے جاتے ہوئے دیکھا اس زمین کو زغابہ کہتے تھے۔ میں نے اُن سے عرض کیا: اے ابو اسحاق! کیا آپ نے اِن کو اٹھایا ہوا ہے؟ فرمایا یہ پاخانے اور گوبر کا ٹوکرا دراصل دانوں (خوراک) کا ٹوکرا ہے۔

(۳۴۱) فِي قَوْلِهِ (وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ولا یأب الشهداء اذا مادعوا کی تفسیر میں جو وارد ہوا ہے

(۲۲۸۱۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : فِي قَوْلِهِ : ﴿وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا﴾ قَالَ : إِذَا كَانَتْ عِنْدَكَ الشَّهَادَةُ ، فَقَدْ دُعِيتَ.

(۲۲۸۱۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب آپ کے

پاس گواہی ہے تو پس آپ کو بلایا جائے گا۔

(۲۲۸۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :إِذَا ابْتَدَأَ لِيَشْهَدَ وَإِذَا دُعِيَ لِيُقِيمَهَا.

(۲۲۸۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب ابتداء کرے تو چاہیے کہ آپ گواہی دیں اور جب پکارا جائے تو چاہیئے کہ کھڑا ہوا جائے۔

(۲۲۸۱۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سالم ، عنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ :فِي قَوْلِهِ :﴿وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا﴾ قَالَ :هُوَ الرَّجُلُ يَشْهَدُ عَلَى الشَّهَادَةِ ، ثُمَّ يُدْعَى لَهَا.

(۲۲۸۱۲) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے ارشاد ﴿وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ وہ شخص ہے جو کسی کی گواہی دے، پھر اُس کو اُس کے لئے بلایا جائے۔

(۲۲۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، قَالَ :قُلْتُ لأَبِي مِجْلَزٍ :إِنِّي أُدْعَى إِلَى الشَّهَادَةِ وَأَنَا أَكْرَهُ ؟ قَالَ :دَعْ مَا تَكْرَهُ ، وَلَكِنْ إِذَا شَهِدْت فَدُعِيتَ فَأَجِبْ.

(۲۲۸۱۳) حضرت عمران فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابومجلز رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ مجھے گواہی کی طرف بلایا جاتا ہے اور میں اُس کو ناپسند کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: جو چیز آپ کو پسند نہیں ہے اُس کو چھوڑ دو، لیکن آپ دیکھ چکے ہوں پھر آپ کو بلایا جائے تو پھر اس کو قبول کرو۔

(۲۲۸۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَنْ دُعِيَ إِلَى شَهَادَةٍ فَلْيُجِبْ ، وَلَكِنْ لَا يَشْهَدْ إِلَّا عَلَى مَا يَعْلَمُ.

(۲۲۸۱۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جس کو گواہی کی طرف بلایا جائے تو اُس کو چاہیئے کہ قبول کرے، مگر جو اُس کو معلوم ہے صرف اسی کی گواہی دے۔

(۲۲۸۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً وَسُئِلَ :﴿وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا﴾ قَبْلَ أَنْ شَهِدُوا أَوْ بَعْدَ ؟ قَالَ :لَا ، بَلْ بَعْدَ مَا شَهِدُوا.

(۲۲۸۱۵) حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا کہ ﴿وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا﴾ یہ اُن کی گواہی دینے سے پہلے ہے یا بعد میں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اُن کی گواہی دینے کے بعد ہے۔

(۲۲۸۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :إِذَا كَانُوا قَدْ شَهِدُوا.

(۲۲۸۱۶) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب وہ گواہی دے چکے ہوں۔

(۲۲۸۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الشَّاهِدُ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَشْهَدْ.

(۲۲۸۱۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تک گواہ نے گواہی نہیں دی اُس کو اختیار ہے۔

(۲۲۸۱۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ :الَّذِي عِنْدَهُ الشَّهَادَةُ.

(۲۲۸۱۸) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ وہ شخص ہے جس کے پاس گواہی ہو۔

(۲۲۸۱۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :(وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا) قَالَ :إِذَا كَانُوا قَدْ شَهِدُوا قَبْلَ هَذَا.

(۲۲۸۱۹) حضرت مجاہد ولا یأب الشهداء اذا مادُعوا کے متعلق فرماتے ہیں کہ جبکہ اس سے قبل گواہی دے چکے ہوں۔

(۲۲۸۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :(وَلاَ يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا) قَالَ :إِذَا كَانُوا قَدْ شَهِدُوا.

(۲۲۸۲۰) حضرت مجاہد سے اسی طرح مروی ہے۔

(۳۴۲) مَنْ قَالَ إِذَا أَحْيَى أَرْضًا فَهِيَ لَهُ

جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے وہی اُس کا مالک ہے

(۲۲۸۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ النَّاسُ يَتَحَجَّرُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ فَقَالَ :مَنْ أَحْيَى أَرْضًا فَهِيَ لَهُ.

(۲۲۸۲۱) حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگ زمینوں کو آباد کرتے تھے، اُن میں پتھروں سے نشان لگاتے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو بنجر زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہے۔

(۲۲۸۲۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ :أَنَّهُ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَوَاتًا ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

(۲۲۸۲۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (عاملوں کو) تحریر فرمایا: جو بنجر زمین کو آباد کرے وہ اس زمین کا زیادہ حق دار ہے۔

(۲۲۸۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنِ ابْنِ رَافِعٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ ، وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ فَهِيَ لَهُ صَدَقَةٌ.

(احمد ۳/ ۳۱۳۔ ابن حبان ۵۲۰۳)

(۲۲۸۲۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بنجر زمین آباد کرے اُس کو اُس پر اجر ملے گا، اور راہ گزر جو کچھ کھالے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

(۲۲۸۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ ، وَلَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ. (ابو داؤد ۳۰۷۱۔ مالك ۲۶)

(۲۲۸۲۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بنجر زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ملکیت ہے۔ اور ظالم کی اولاد کا کوئی حق نہیں ہے۔

(۲۲۸۲۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، يَرْفَعُهُ ، قَالَ : مَنْ أَحْيَى أَرْضًا عَلَى دَعْوَةٍ مِنَ الْمِصْرِ فَلَهُ رَقَبَتُهَا إِلَى مَا يُصِيبُ فِيهَا مِنَ الأَجْرِ.

(۲۲۸۲۵) حضرت ابوبکر بن حفص رحمہ اللہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو کوئی شہر والوں کے کہنے پر بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ رقبہ اسی کا ہوگا۔ اور مزید براں اس کو ثواب بھی ملے گا۔

(۲۲۸۲۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : مَنْ أَحْيَى شَيْئًا مِنْ مَوَتَانِ الأَرْضِ فَلَهُ رَقَبَتُهَا.

(۲۲۸۲۶) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جو بنجر زمین سے کچھ آباد کرے تو اُس کا رقبہ اُسی کا ہے۔

(۲۲۸۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : مِثْلَ حَدِيثِ مُعْتَمِرٍ.

(۲۲۸۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۸۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ رَقَبَتُهَا.

(۲۲۸۲۸) حضرت طاؤس سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بنجر زمین آباد کرے تو اس کا رقبہ اُس کے لئے ہے۔

(۲۲۸۲۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَوَاتًا لَمْ تَكُنْ لأَحَدٍ قَبْلَهُ فَهِيَ لَهُ. قَالَ هِشَامٌ : وَكَتَبَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۲۲۸۲۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جو شخص کوئی ایسی بنجر زمین آباد کرے جو اُس سے قبل کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ اسی کی ہوگی۔

حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے بھی یہی تحریر فرمایا تھا۔

(۲۲۸۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَرَكَ دَابَّةً بِمَهْلَكَةٍ فَهِيَ لِلَّذِي أَحْيَاهَا. (ابو داؤد ۳۵۱۹۔ دار قطنی ۶۸)

(۲۲۸۳۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی سواری ہلاکت والی جگہ چھوڑ دے تو وہ اس کی ہوگی جو اُس کو لے جا کر پرورش کرے۔

(۲۲۸۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنِ الرَّجُلِ يَتْرُكُ دَابَّتَهُ بِالأَرْضِ الْقَفْرِ فَيَأْخُذُهَا رَجُلٌ فَيُصْلِحُهَا وَيَقُومُ عَلَيْهَا حَتَّى يُصْلِحَهَا ؟ قَالَ : هِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا.

(۲۲۸۳۱) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنے جانور کو بنجر زمین میں چھوڑ دیا وہاں سے اُس کو ایک شخص نے اٹھا لیا اور اُس کی پرورش کی، اور اُس کو دھیان رکھتا رہا یہاں تک کہ وہ تندرست اور ٹھیک ہو گیا؟ آپ نے فرمایا وہ اُسی کا ہوگا جس نے اُس کو زندگی بخشی ہے۔ اور پرورش کی ہے۔

(٢٢٨٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى أَرْضٍ فَهِيَ لَهُ. (ابو داؤد ۳۰۷۲۔ احمد ۵/ ۱۲)

(۲۲۸۳۲) حضرت سمرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بنجر زمین پر چار دیواری کر لی وہ اُس کی ہوگی۔

(٣٤٣) الرَّجُلُ يَهَبُ لِلرَّجُلِ الدَّيْنَ يَكُونُ عَلَيْهِ

کوئی شخص کسی کو اپنا دین ہبہ کردے

(٢٢٨٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ : فِي رَجُلٍ وَهَبَ لِرَجُلٍ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ ، قَالَ : لَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهِ.

(۲۲۸۳۳) حضرت حکم ریشید فرماتے ہیں کہ کسی شخص کا دوسرے پر دین تھا اُس نے اپنا دین اُس کو ہبہ کر دیا تو پھر اُس کو رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

(٢٢٨٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : قَالَ لِي الْحَكَمُ : أَتَانِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى فَسَأَلَنِي عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَيْنٌ فَوَهَبَهُ لَهُ ، أَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهِ ؟ قُلْتُ : لاَ. وَسَأَلْت حَمَّادًا فَقَالَ : بَلَى ، لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهِ.

(۲۲۸۳۴) حضرت شعبہ ریشید فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت حکم نے فرمایا: میرے پاس ابن ابی لیلی تشریف لائے اور دریافت کیا کہ ایک شخص کا دوسرے پر دین تھا اُس نے اُس کو ہبہ کر دیا تو کیا وہ اُس سے رجوع کر سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، میں نے حضرت حماد سے دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں، وہ رجوع کر سکتا ہے۔

(٣٤٤) الرَّجُلُ تَمُوتُ امْرَأَتُهُ وَلَهَا وَلَدٌ صِغَارٌ وَخَادِمٌ

عورت (بیوی) فوت ہو جائے اور اُس کی چھوٹی اولاد اور خادم ہوں

(٢٢٨٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ ، قَالَ : مَاتَتِ امْرَأَةٌ لِخَالٍ لِي وَكَانَ مُوسِرًا ، فَتَرَكَتْ خَادِمًا وَوَلَدًا صِغَارًا ، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُقَوِّمَ الأَبُ أَنْصِبَاءَ وَلَدِهِ مِنَ الْخَادِمِ وَيَطَأَهَا.

(۲۲۸۳۵) حضرت عبد الکریم فرماتے ہیں کہ میرے ماموں کی بیوی فوت ہوگئی، اور مالدار تھی، اُس نے ایک خادم اور بچہ چھوڑا، حضرت سعید بن جبیر ریشید نے فرمایا: کہ باپ اس خادم کی بچہ کے حصے کی قیمت لگالے اور پھر اس خادم کو کام میں لائے۔

(٢٢٨٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْعَلاَءِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ وَطَاوُوسًا عَنْ ذَلِكَ : فَقَالاَ : لاَ

بَأْسَ أَنْ یَطَأَھَا.

(۲۲۸۳۶) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس اور حسن سے اِس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ دونوں نے فرمایا: اُس کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۸۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ مُوسَی بْنِ سَعِیدٍ :أَنَّ جَدَّتَہُ مَاتَتْ عِنْدَ أَبِی بُرْدَۃَ فَاقْتَوَی أَبُو بُرْدَۃَ بَعْضَ جَوَارِیھَا ، قُلْتُ :حدَّثَك ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ :إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ یَأْخُذَ جَارِیَۃَ وَلَدِہِ وَھُمْ صِغَارٌ قَوَّمَھَا عَلَیْہِ قِیمَۃً وَأَشْھَدَ لھم بِثَمَنِھَا ، قَالَ :نَعَمْ ، سَمِعْتہ.

(۲۲۸۳۷) حضرت موسیٰ فرماتے ہیں کہ اُن کی دادی کا حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ کے پاس انتقال ہوا، حضرت ابو بردہ نے اُن کی کچھ لونڈیوں کو اپنے لئے خاص کر لیا، میں نے اُن سے عرض کیا، آپ کو ابن عون نے محمد سے روایت کی ہے کہ اگر کوئی شخص چھوٹے بچے کی باندی لینے کا ارادہ رکھتا ہو تو اُس کو اُس پر اُن کی قیمت لگائے، اور اُن کے لئے اُن کے ثمن کا گواہ بنا لے؟ آپ نے فرمایا: ہاں میں نے سنا ہوا ہے۔

(۲۲۸۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ :أَنَّ امْرَأَۃً مَاتَتْ وَتَرَکَتْ وَلَدًا صَغِیرًا وَجَارِیَۃً ، فَأَرَادَ الأَبُ أَنْ یَشْتَرِیَ الْجَارِیَۃَ فَقَالَ سَعِیدٌ :قَوِّمْھَا فِی السُّوقِ قِیمَۃً ، ثُمَّ أَشْھِدْ عَلَی نَفْسِكَ بِثَمَنِھَا ، ثُمَّ اصْنَعْ بِھَا مَا بَدَا لَك.

(۲۲۸۳۸) حضرت اسماعیل سے مروی ہے کہ ایک خاتون کا انتقال ہوا اُس نے ایک چھوٹا بچہ اور باندی چھوڑی، اُس کے والد نے باندی کو خریدنے کا ارادہ کیا، حضرت سعید نے فرمایا: بازار میں جا کر اِس کی قیمت لگاؤ، پھر اِس کے ثمن پر گواہ بناؤ، پھر اِس کے بعد جو تمہارا دل چاہے اِس کے ساتھ کرو۔

(۳۴۵) أَجْرُ حَوَانِیتِ السُّوقِ

بازار کی دکانوں کا کرایہ

(۲۲۸۳۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِیہِ ، قَالَ : کَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ أَلاَّ یُؤْخَذَ مِنْ أَھْلِ السُّوقِ أَجْرٌ.

(۲۲۸۳۹) حضرت عمر بن عبد العزیز نے تحریر فرمایا: بازار والوں سے کرایہ وصول نہ کیا جائے۔

(۲۲۸٤٠) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا یَحْیَی بْن أبِی الْھَیْثَمِ الْعَطَّارُ ، عَنِ الأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَۃَ ، قَالَ : کُنَّا فِی زَمَانِ عَلِیٍّ مَنْ سَبَقَ إِلَی مَکَانٍ فِی السُّوقِ کَانَ أَحَقَّ بِہِ إِلَی اللَّیْلِ.

(۲۲۸۴۰) حضرت الاصبغ فرماتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہمارا یہ دستور تھا کہ جو شخص بازار میں کسی جگہ کو پہلے حاصل کر لیتا وہی

شام تک اس جگہ کا مالک ہوتا۔

(۲۲۸۴۱) حَدَّثَنَا وكيع قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَمِيمِ الرَّسبى ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ دَكَاكِينِ السُّوقِ ؟ فَكَرِهَ بَيْعَهَا وَشِرَائَهَا وَإِجَارَتَهَا.

(۲۲۸۴۱) حضرت حسن سے بازار کی دکانوں اور چبوتروں کے متعلق دریافت کیا گیا؟ انہوں نے اُس کی بیع وشراء اور کرایہ پر دینے کو ناپسند فرمایا۔

(۲۲۸٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ :دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السُّوقَ وَهُوَ رَاكِبٌ ، فَرَأَى دُكَّانًا قَدْ أُحْدِثَ فِي السُّوقِ ، فَكَسَرَهُ.

(۲۲۸۴۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سوار ہوکر بازار میں تشریف لائے ، آپ رضی اللہ عنہ نے بازار میں کچھ نئی دکانیں تو اُن کو گرادیا۔

(۲۲۸٤۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَخَذَ مِنَ السُّوقِ أَجْرًا زِيَادٌ.

(۲۲۸۴۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے زیاد نے بازار والوں سے کرایہ وصول کیا۔

(٣٤٦) فِي مَطْلِ الْغَنِيِّ وَدَفْعِهِ

غنی کا ٹال مٹول کرنا

(۲۲۸٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وَبْرُ بْنُ أَبِي دُلَيْلَةَ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مُسَيْكَةَ ، قَالَ وَكِيعٌ : وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ دينه وَعُقُوبَتَهُ. (ابوداؤد ۳۶۲۳۔ ابن حبان ۵۰۸۹)

(۲۲۸۴۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار کا ٹال مٹول کرنا اُس کے دین اور آ رت کو خراب کرتا ہے۔

(۲۲۸٤۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ ، وَمَنْ أُحِيلَ عَلَى مَلِيءٍ فَلْيَحْتَلْ. (بخاری ۲۲۸۷۔ ترمذی ۱۳۰۸)

(۲۲۸۴۵) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غنی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے، اور جو شخص کسی ٹال مٹول کرنے والے کے حیلہ کا شکار بن جائے تو اس کو بھی حیلہ کر لینا چاہیے۔

(۲۲۸٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَرْوَان أَبِي عُثْمَانَ الْعِجْلِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ :لَوْ كَانَ الْمَعْكُ رَجُلاً كَانَ رَجُلَ سُوءٍ وَالْمَعْكُ طَرَفٌ مِنَ الظُّلْمِ.

(۲۲۸۴۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ٹال مٹول کرنے والا بہت برا شخص ہے۔ اور ٹال مٹول کرنا ظلم میں

سے ہے۔

(٢٢٨٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : الْمَعْكُ طَرَفٌ مِنَ الظُّلْمِ.

(۲۲۸۴۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ ٹال مٹول کرنا ظلم میں سے ہے۔

(٢٢٨٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : الْمَطْلُ ظُلْمٌ.

(۲۲۸۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

(٢٢٨٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : الْمَعْكُ طَرَفٌ مِنَ الظُّلْمِ.

(۲۲۸۴۹) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ ٹال مٹول کرنا ظلم میں سے ہے۔

(٣٤٧) فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ الشُّهُودِ

گواہوں کے درمیان تفریق کرنا

(٢٢٨٥٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الأَوْدِيِّ : أَنَّ دَانِيَالَ أَوَّلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الشُّهُودِ.

(۲۲۸۵۰) حضرت ابو ادریس فرماتے ہیں کہ حضرت دانیال پہلے شخص تھے جنہوں نے گواہوں کے درمیان تفریق کی۔

(٢٢٨٥١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحْرِزِ بْنِ صَالِحٍ : أَنَّ عَلِيًّا فَرَّقَ بَيْنَ الشُّهُودِ.

(۲۲۸۵۱) حضرت محرز فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گواہوں کے بیچ تفریق کی۔

(٣٤٨) الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَيْسَ لَهُ كَفَنٌ

کوئی شخص اس حال میں مرے کہ اُس پر قرضہ ہو اور اُس کے پاس کفن نہ ہو

(٢٢٨٥٢) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مُقَدَّمٍ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُولُ : يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ ، ثُمَّ الدَّيْنِ ، ثُمَّ الْوَصِيَّةِ.

(۲۲۸۵۲) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ کفن سے ابتداء کی جائے گی (پہلے کفن کا بندوبست کیا جائے گا) پھر قرضہ ادا کیا جائے گا پھر وصیت پر عمل ہوگا۔

(٢٢٨٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ ، ثُمَّ الدَّيْنِ ، ثُمَّ الْوَصِيَّةِ ، ثُمَّ الْمِيرَاثِ.

(۲۲۸۵۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں پہلے کفن دیا جائے گا، پھر قرضہ ادا کیا جائے گا، پھر وصیت پوری کی جائے گی پھر میراث تقسیم ہوگی۔

(٢٢٨٥٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ قَبْلَ الدَّيْنِ.

(٢٢٨٥٤) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں قرضہ کی ادائیگی سے قبل کفن دفن کا انتظام کیا جائے گا۔

(٢٢٨٥٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَإِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، مِثْلَهُ.

(٢٢٨٥٥) حضرت حسن سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢٨٥٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ قَبْلَ الدَّيْنِ.

(٢٢٨٥٦) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ قرض کی ادائیگی سے پہلے کفن کا انتظام کیا جائے گا۔

(٢٢٨٥٧) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ ، ثُمَّ الدَّيْنِ ، ثُمَّ الْوَصِيَّةِ.

(٢٢٨٥٧) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، پہلے کفن کا انتظام کیا جائے گا پھر قرض کا پھر وصیت پر عمل ہوگا۔

(٣٤٩) الرَّجُلُ يَدْفَعُ إِلَى الرَّجُلِ الْغَنَمَ

کوئی شخص کسی کو بکریاں دے

(٢٢٨٥٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : كُنَّا نُعْطِي أَهْلَ الْغَنَمِ عَلَى أَنْ يُعْطُونَا كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجُبْنِ ، وَكَذَا وَكَذَا مِنَ السَّمْنِ ، وَكَذَا وَكَذَا مِنَ الْمَصْلِ ، فَسَأَلْت عَلْقَمَةَ وَمَسْرُوقًا وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى ؟ فَكُلُّهُمْ نَهَانِي عَنْهُ.

(٢٢٨٥٨) حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ ہم بکری والوں کو اس شرط پر کچھ عطیہ وغیرہ دیتے تھے کہ وہ ہمیں اتنا اتنا پنیر، اتنا اتنا گھی اور اتنا اتنا سیال مادہ جو زرد رنگ ہوتا ہے دیں گے، پھر میں نے حضرت علقمہ، حضرت مسروق اور حضرت عبد الرحمان بن ابی لیلی سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ ان سب نے مجھے اس سے منع کیا۔

(٢٢٨٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ : أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عَبِيدَةَ ، وَغَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ عَنْهُ ؟ فَكَرِهُوهُ.

(٢٢٨٥٩) حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبیدہ اور ان کے علاوہ حضرت عبد اللہ کے اصحاب میں سے کسی سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

(٣٥٠) مَنْ قَالَ لاَ يَتَفَرَّقُ بَيِّعَانِ إِلاَّ عَنْ تَرَاضٍ

بیع کرنے والے رضامندی کے بعد جدا ہوں گے

(٢٢٨٦٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ

يَتَفَرَّقُ بَيِّعَانِ إلاَّ عَنْ تَرَاضٍ. (بیهقی ۲۷۱)

(۲۲۸۶۰) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رضامندی کے بغیر بیع کرنے والے جدا نہ ہوں۔

(۲۲۸۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي غِيَاث ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ : أَنَّهُ بَاعَ فَرَسًا فَخَيَّرَ صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ ، ثُمَّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ. (ابوداؤد ۳۴۵۲۔ ترمذی ۱۲۴۸)

(۲۲۸۶۱) حضرت ابوزرعہ نے گھوڑے کی بیع کی اور پھر مشتری کو بیع کرنے کے بعد خیار دیا اور فرمایا میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ بیع رضامندی کے ساتھ ہوتی ہے۔

(۲۲۸۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا كَانَ التَّخْيِيرُ إلاَّ بَعْدَ الْبَيْعِ ، قَالَ : وَبَايَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِنَ الأَعْرَابِ فَخَيَّرَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ. (ابن ماجه ۲۱۸۴۔ بیهقی ۲۷۰)

(۲۲۸۶۲) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ خیار بیع کے بعد ہی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کے ساتھ بیع کی اور بیع کے بعد اُس کو خیار دیا۔

(۲۲۸۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ طَاوُوسٍ : أَنَّهُ كَانَ يَحْلِفُ مَا التَّخْيِيرُ إلاَّ بَعْدَ الرِّضَا.

(۲۲۸۶۳) حضرت طاؤس اس بات پر قسم اٹھاتے تھے کہ خیار رضامندی کے بعد ہے۔

(۲۲۸۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَاسِمُ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ مَيْمُونَ بْنَ مِهْرَانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ ، وَالْخِيَارُ بَعْدَ الصَّفْقَةِ ، وَلاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَغْبِنَ مُسْلِمًا.

(عبدالرزاق ۱۴۲۶۴)

(۲۲۸۶۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیع رضامندی کے ساتھ ہے، اور خیار بیع مکمل ہونے کے بعد ہے، اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو دھوکا دے۔

(۲۲۸٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اشْتَرَى مِنَ امْرَأَتِهِ نَصِيبَهَا مِنْ مِيرَاثِهِ ، ثُمَّ قَالَ : إذَا أَنَا مِتُّ فَخَيِّرُوهَا.

(۲۲۸۶۵) حضرت حسن بن علی نے اپنی بیوی سے اُس کی میراث کا حصہ خریدا، پھر فرمایا: جب میں مر جاؤں تو پھر اُس کو اختیار دیا جائے۔

(۳۵۱) الرَّجُلُ يَسْتَأْجِرُ الدَّارَ أَشْهُرًا

کوئی شخص کچھ عرصہ کے لئے مکان کرایہ پر لے

(۲۲۸٦٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ : فِي رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ بَيْتًا أَشْهُرًا ، أَوْ قَالَ

إِلَی أَجَلٍ ، فَسَکَنَہُ ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ یَخْرُجَ مِنْہُ ، فَقَالَ :إِذَا أَتَی بِالْمَفَاتِیحِ فَقَدْ بَرِیءَ ، وَعَلَیْہِ أَجْرُ مَا سَکَنَ.

(۲۲۸۶۶) حضرت شریح سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے کچھ وقت کے لئے کرایہ پر مکان لیا ہے، پھر وہ اس میں رہا اب وہ نکلنا چاہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جب وہ مکان کی چابیاں لے کر آجائے تو وہ اُس سے بری ہے، اور جتنا عرصہ وہ رہا ہے اُس کا کرایہ اُس پر ہے۔

(۲۲۸۶۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ شُرَیْحٍ ، بِنَحْوٍ مِنْ حَدِیثِ عَبَّادٍ.

(۲۲۸۶۷) حضرت شریح سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۸۶۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّیْبَانِیِّ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ شُرَیْحٍ ، قَالَ :عَلَیْہِ أَجْرُ مَا سَکَنَ.

(۲۲۸۶۸) حضرت شریح فرماتے ہیں جتنا وہ اس میں رہا ہے اُس پر اُس کا کرایہ لازم ہے۔

(۳۵۲) فِی رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ سِلْعَۃً إِلَی أَجَلٍ

کوئی شخص کچھ مدت کے لئے کسی کو سامان فروخت کرے

(۲۲۸۶۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ سَلْمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِیرِینَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَۃً إِلَی شَہْرَیْنِ وَشَرَطَ عَلَی الْمُشْتَرِی :إِنْ بَاعَہَا قَبْلَ الشَّہْرَیْنِ أَنْ یَنْقُدَہُ ؟ قَالَ :لاَ أَعْلَمُ بِہِ بَأْسًا.

(۲۲۸۶۹) حضرت سلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن سیرین سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے دو مہینے کے لئے ایک شخص کو سامان فروخت کیا، اور مشتری پر یہ شرط لگا دی کہ اگر اس کو دو ماہ سے قبل فروخت کیا تو ثمن نقد دینا ہوگا؟ آپ نے فرمایا میں تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۲۲۸۷۰) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَۃَ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ :فِی الرَّجُلِ یَشْتَرِی الدَّارَ فَیَقُولُ الْمُشْتَرِی لِلْبَائِعِ :مَتَی مَا جِئْت بِثَمَنِہَا فَہِیَ رَدٌّ عَلَیْکَ ، قَالَ :یَبْطُلُ شَرْطُہُ وَیَجُوزُ عَلَیْہِ الْبَیْعُ.

(۲۲۸۷۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ آدمی گھر خریدے پھر مشتری بائع سے یوں کہے کہ جب بھی میں اِس کے پیسے لے کر تیرے پاس آیا تو وہ تجھ پر رَد ہوگا، تو یہ شرط باطل ہوگی اور بیع لازم ہو جائے گی۔

(۲۲۸۷۱) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، قَالَ :کُلُّ شَرْطٍ فِی بَیْعٍ فَالْبَیْعُ یَہْدِمُہُ.

(۲۲۸۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بیع میں جو بھی خلاف بیع شرط لگائی جائے تو بیع اس شرط کو منہدم کر دیتی ہے۔

(۳۵۳) فِی کِرَائِ الأَرْضِ الْبَیْضَائِ بِالذَّہَبِ

کوری زمین سونے کے بدلے کرایہ پر دینا

(۲۲۸۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّمَا یَزْرَعُ ثَلاَثَةٌ : رَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ یَزْرَعُ مَا مُنِحَ ، وَرَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ یَزْرَعُهَا ، وَرَجُلٌ اسْتَكْرَى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ. (ابو داؤد ۳۳۹۴۔ ابن ماجه ۲۴۴۹)

(۲۲۸۷۲) حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک زمین کی کاشت صرف دو طرح سے ہے، ایک وہ شخص جس کو زمین دی جائے تو وہ اس میں کاشت کرے، دوسرا وہ شخص جس کی اپنی زمین ہے اور اُس کو کاشت کرتا ہے اور تیسرا وہ شخص جو زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر لے۔

(۲۲۸۷۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ رَبِیعَةَ بْنِ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَیْسٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِیجٍ عَنْ كِرَاءِ الأَرْضِ الْبَیْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ؟ فَقَالَ : حَلاَلٌ لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۲۸۷۳) حضرت حنظلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کوری زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دینا کیسا ہے؟ فرمایا: حلال ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۸۷۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعْدًا عَنْ كِرَاءِ الأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، ذَلِكَ قَرْضُ الأَرْضِ.

(۲۲۸۷۴) حضرت سعد سے کوری زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دینے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں، یہ زمین کا قرضہ ہے۔

(۲۲۸۷۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِكِرَاءِ الأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

(۲۲۸۷۵) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ کوری زمین کو سونے اور چاندی کے بدلہ کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۸۷۶) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْس بِكِرَاءِ الأَرْضِ الْبَیْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

(۲۲۸۷۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ سَالِمٌ وَسَعِیدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِیُّ لاَ یَرَوْنَ بِكِرَاءِ الأَرْضِ الْبَیْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بَأْسًا.

(۲۲۸۷۷) حضرت سالم، حضرت سعید بن المسیب، حضرت عروہ اور حضرت زہری رحمہ اللہ کوری زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۲۸۷۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِیمِ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّ أَمْثَلَ مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ أَنْ تَسْتَأْجِرُوا الأَرْضَ الْبَیْضَاءَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

(۲۲۸۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بے شک تمہارے پیشوں میں سے بہتر پیشہ یہ ہے کہ تم زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دیتے ہو۔

(۲۲۸۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : أَمَّا الأَرْضُ الْبَيْضَاءُ فَإِنَّا نُكْرِيهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ.

(۲۲۸۷۹) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ بے شک کوری زمین اُس کو ہم سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دیں گے۔

(۲۲۸۸۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَأْجِرَ الرَّجُلُ الأَرْضَ الْبَيْضَاءَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ ، وَمَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَأْجِرَهَا بِهِ.

(۲۲۸۸۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو شخص زمین کرایہ پر دینے کا ارادہ کرے تو وہ کوری زمین کو سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دے سکتا ہے۔

(۲۲۸۸۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ الأَرْضِ الْبَيْضَاءِ لَيْسَ فِيهَا شَجَرٌ وَلاَ زَرْعٌ نَسْتَأْجِرُهَا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ ؟ قَالَ : هُوَ حَسَنٌ ، كَذَلِكَ نَفْعَلُ بِالْمَدِينَةِ.

(۲۲۸۸۱) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کوری زمین جس پر درخت اور کھیت نہیں ہے اُس کو ہم دراہم اور دینار کے بدلے کرایہ پر دیتے ہیں؟ فرمایا: یہ اچھا ہے، ہم بھی مدینہ منورہ میں اسی طرح کرتے تھے۔

(۲۲۸۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : كُنَّا نُكْرِي الأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَى السَّوَاقِيِّ مِنَ الزَّرْعِ ، وَمَا سَعِدَ بِالْمَاءِ مِنْهَا ، فَنَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ ، وَأَمَرَنَا أَنْ نُكْرِيهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ. (ابوداؤد ۳۳۸۴۔ احمد ۱/ ۱۷۸)

(۲۲۸۸۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں زمین کو پانی لگانے والوں کو کرایہ پر دیتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرما دیا اور فرمایا ہم سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دیا کریں۔

(۲۲۸۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ يَتِيمٍ لِي لَهُ أَرْضٌ ؟ فَقَالَ : إِنْ كُنْت مُكْرِيهَا فَأَكْرِهَا بِذَهَبٍ وَفِضَّةٍ.

(۲۲۸۸۳) حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب سے دریافت کیا کہ میرے پاس ایک یتیم ہے جس کی زمین بھی ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تو کرایہ پر زمین دینا چاہتا ہے تو اُس کو دراہم اور دینار کے بدلے دے دے۔

(۲۲۸۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ إِجَارَةِ الأَرْضِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا.

(۲۲۸۸۴) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے کرایہ پر زمین دینے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳۵٤) الرَّجُلُ يَزْرَعُ فِي الأَرْضِ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا

کوئی شخص دوسرے کی زمین پر بغیر اُس سے پوچھے کاشت کرے

(۲۲۸۸۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ ، وَتُرَدُّ عَلَيْهِ نَفَقَتُهُ. (ابوداؤد ۳۳۹۶۔ ترمذی ۱۳۶۶)

(۲۲۸۸۵) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی غیر کی زمین کو اُس کی اجازت کے بغیر کاشت کرے تو کاشت میں سے اُس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ اُس کو اس کا نفقہ (خرچہ) واپس کردیا جائے گا۔

(۲۲۸۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى زَرْعٍ يَهْتَزُّ ، فَسَأَلَ عَنْه ، فَقَالُوا : رَجُلٌ زَرَعَ أَرْضًا بِغَيْرِ أذْنِ صَاحِبِهَا ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَرُدَّهَا وَيَأْخُذَ نَفَقَتَهُ. (ابو داؤد ۳۳۹۲۔ طبرانی ۴۲۶۷)

(۲۲۸۸۶) حضرت حسن بن محمد فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک سرسبز زمین کے پاس سے گذرے آپ نے اُس زمین کے متعلق دریافت کیا، لوگوں نے عرض کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کی زمین پر بغیر اجازت کاشت کیا ہے، آپ نے اُس کو واپس کرنے کا حکم دیا اور حکم دیا کہ نفقہ (خرچہ) واپس لے لے۔

(۲۲۸۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، قَالَ : بَعَثَنِي عَمِّي وَغُلاَمًا لَهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي الْمُزَارَعَةِ ؟ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يَرَى بِهَا بَأْسًا حَتَّى حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فِيهَا حَدِيثًا ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى بَنِي حَارِثَةَ فَرَأَى زَرْعًا فِي أَرْضِ ظُهَيْرٍ ، فَقَالَ : مَا أَحْسَنَ زَرْعُ ظُهَيْرٍ ، فَقَالُوا : إِنَّهُ لَيْسَ لِظُهَيْرٍ ، قَالَ : أَلَيْسَتِ الأَرْضُ أَرْضَ ظُهَيْرٍ ؟ قَالُوا : بَلَى وَلَكِنَّهُ زَارَعَ فُلاَنًا ، قَالَ : فَرُدُّوا عَلَيْهِ نَفَقَتَهُ وَخُذُوا زَرْعَكُمْ ، قَالَ رَافِعٌ : فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ نَفَقَتَهُ وَأَخَذْنَا زَرْعَنَا ، قَالَ سَعِيدٌ : أَفْقِرْ أَخَاكَ ، أَوْ أَكْرِهْ بِوَرِقٍ.

(۲۲۸۸۷) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اور ایک لڑکے کو میرے چچا نے حضرت سعید بن المسیب کے پاس بھیجا، اُن سے دریافت کیا کہ آپ مزارعت کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے، یہاں تک کہ ان کو رافع بن خدیج سے یہ حدیث بیان کی گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس آئے اور آپ نے ظُہیر کی زمین کو دیکھا، اور فرمایا: ظُہیر کی کھیتی کتنی عمدہ اور اچھی ہے!، لوگوں نے عرض کیا: یہ ظُہیر کی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا یہ ظُہیر کی زمین

نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا، کیوں نہیں، لیکن اس کو فلاں شخص نے (بغیر اجازت) کاشت کیا ہے۔ فرمایا: اُس کو اس کا نفقہ (خرچہ) واپس کردو، اور تم اپنی کھیتی واپس لو، حضرت رافع فرماتے ہیں کہ ہم نے اُس کو نفقہ واپس کر دیا اور کھیتی واپس لے لی، حضرت سعید فرماتے ہیں کہ اپنے بھائی کو عاریتاً زراعت کے لیے دے دو یا پھر چاندی کے بدلے کرایہ پر دے دو۔

(٣٥٥) مَا تَجُوزُ فِيهِ شَهَادَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ

یہودی اور نصرانی کی گواہی درست ہے

(٢٢٨٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن شُرَيْحٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ إلاَّ فِي سَفَرٍ ، وَلاَ تَجُوزُ إلاَّ عَلَى وَصِيَّةٍ.

(٢٢٨٨٨) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ یہودی اور نصرانی کی گواہی صرف سفر اور وصیت میں جائز ہے۔

(٢٢٨٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّ رَجُلاً مِنْ خَثْعَمَ تُوُفِّيَ بِدَقُوقَا فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَى وَصِيَّتِهِ إلاَّ نَصْرَانِيَّيْنِ ، فَأَحْلَفَهُمَا أَبُو مُوسَى بَعْدَ الْعَصْرِ بِاللَّهِ مَا خَانَا ، وَلاَ كَتَمَا ، وَلاَ بَدَّلاَ ، وَإِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ فَأَجَازَ شَهَادَتَهُمَا.

(٢٢٨٨٩) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ قبیلہ خثعم کا ایک شخص دقوقا مقام میں وفات پا گیا، اس نے اپنی وصیت پر صرف دو نصرانیوں کو گواہ بنایا۔ اُن دونوں کو ابو موسیٰ نے عصر کے بعد ان الفاظ کے ساتھ قسم دی کہ خدا کی قسم! ہم نے خیانت نہیں کی، نہ ہی اس کو چھپایا، اور نہ ہی اس کو تبدیل کیا، بے شک یہی وصیت ہے، پھر انہوں نے ان نصرانیوں کی گواہی کو نافذ کر دیا۔

(٢٢٨٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ : ﴿أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ قَالَ : مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(٢٢٨٩٠) حضرت عبیدہ قرآن پاک کی آیت ﴿أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اہل کتاب مراد ہیں۔

(٢٢٨٩١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، ﴿أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ قَالَ : مِنْ غَيْرِ أَهْلِ دِينِكُمْ.

(٢٢٨٩١) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ﴿أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ سے مراد تمہارے دین کے علاوہ لوگ ہیں۔

(٢٢٨٩٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّهُ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(٢٢٨٩٢) حضرت سعید بن المسیب بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢٨٩٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ ، عَنْ أبى مجلز : أَنَّهُ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(٢٢٨٩٣) حضرت ابو مجلز سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢٨٩٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَمَّنْ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۲۸۹۴) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۸۹۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا منصور وغير واحد ، عن الحسن قَالَ :من غير عشائركم.

(۲۲۸۹۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ تمہارے خاندان کے علاوہ لوگ مراد ہیں۔

(۲۲۸۹۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبِيدَةَ عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ :مِنْ غَيْرِ أَهْلِ دِينِكُمْ.

(۲۲۸۹۶) حضرت عبیدہ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا؟ فرمایا تمہارے دین کے علاوہ لوگ مراد ہیں۔

(۲۲۸۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ﴿أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ قَالَ :مِنْ سَائِرِ الْمِلَلِ.

(۲۲۸۹۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ ﴿أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ سے مراد ساری ملتوں والے لوگ ہیں۔

(۲۲۸۹۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :فِي قوله تعالى:﴿أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ قَالَ :هُمْ مِنْ أَهْلِ الْمِيرَاثِ.

(۲۲۸۹۸) حضرت زہری رحمہ اللہ قرآن پاک کی آیت ﴿أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ میراث والوں میں سے ہیں۔

(۳۵۶) الرَّجُلُ يَكْتَرِي الدَّابَّةَ

جانور کرایہ پر دینا

(۲۲۸۹۹) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَنِ اكْتَرَى عَلَى أَنَّهُ ضَامِنٌ فَلَيْسَ بِضَامِنٍ.

(۲۲۸۹۹) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جو شخص اس شرط پر کرایہ پر دے کہ وہ ضامن ہے تو وہ ضامن شمار نہ ہوگا۔

(۲۲۹۰۰) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ ، أَوْ قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ :يَسْتَكْرِي الرَّجُلُ بِضَمَانٍ ؟ قَالَ :لاَ.

(۲۲۹۰۰) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا کہ آدمی ضمان کے ساتھ کرایہ پر لے سکتا ہے؟ فرمایا نہیں۔

(۲۲۹۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الْكِرَاءَ وَالضَّمَانَ.

(۲۲۹۰۱) حضرت طاؤس کو جائز نہ سمجھتے تھے۔

(۳۵۷) بَابُ الطِّينِ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ

کپڑوں کو رنگنے والی مٹی کو دو کو ایک کے بدلے دینا

(۲۲۹۰۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُه عَنِ الطِّينِ الَّذِي يُصْبَغُ بِهِ الثِّيَابُ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۲۹۰۲) حضرت محمد بن سیرین سے مٹی کے متعلق دریافت کیا گیا جس کے ساتھ کپڑوں کو رنگا جاتا ہے، دو کو ایک کے ساتھ دینا کیسا ہے؟ انہوں نے اِس کو ناپسند کیا۔

(۳۵۸) الرَّجُلُ يُسْلِمُ فِي طَعَامٍ حَدِيثٍ فَلاَ يَلْقَى صَاحِبَهُ

کوئی شخص تازہ کھانے میں سلم کرے پس اُس کی ساتھی سے ملاقات نہ ہو

(۲۲۹۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: فِي رَجُلٍ أَسْلَمَ إِلَى رَجُلٍ فِي طَعَامٍ حَدِيثٍ، فَلَمْ يَلْقَهُ حَتَّى صَارَ حَدِيثُ ذَلِكَ الْعَامِ عَتِيقًا ، قَالَ لَهُ : حَدِيثُ سَنَتِهِ الَّتِي لَقِيَهُ فِيهَا ، وَكَانَ شُرَيْحٌ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۲۲۹۰۳) حضرت ابراہیم اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو دوسرے شخص کے ساتھ تازہ کھانے کی بیع سلم کرے، پھر اُس کی ملاقات نہ ہو اور وہ کھانا پرانا ہو جائے، آپ نے فرمایا: جس سال ملاقات ہوئی ہے اس سال کا تازہ کھانا دے گا۔ حضرت شریح بھی اسی طرح فرماتے تھے۔

(۲۲۹۰٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : يُعْطِيهِ حَدِيثَ سَنَتِهِ الَّتِي يَتَقَاضَاهُ فِيهَا.

(۲۲۹۰۴) حضرت شریح سے اسی طرح مروی ہے۔

(۳۵۹) الرَّجُلُ يَأْذَنُ لِلرَّجُلِ يَبْنِي فِي الدَّارِ ثُمَّ يُخْرِجُهُ

کوئی شخص دوسرے کو گھر بنانے کی اجازت دے پھر اُس کو نکال دے

(۲۲۹۰٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ وَعَبْدِ اللهِ : كَانَا يَقُولاَنِ فِي رَجُلٍ بَنَى فِي فِنَاءِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ : أَنَّ لَهُ النَّقْضَ ، وَإِنْ بَنَى بِإِذْنِهِمْ فَلَهُ النَّفَقَةُ.

(۲۲۹۰۵) حضرت شریح اور حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی قوم کی جگہ پر بغیر اجازت تعمیر کر دے، تو اس کو توڑا جائے گا، اور اگر اس نے اُن کی اجازت سے بنایا ہے تو پھر اُس کو نفقہ دیا جائے گا۔

(۲۲۹۰٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، أَوْ حُدِّثْتُ عَنْهُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْغَطَفَانِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ بِنَحْوِهِ.

(۲۲۹۰۶) حضرت علی سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۹۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : مَنْ بَنَى فِي حَقِّ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَهُ نَقْضُهُ ، وَمَنْ بَنَى فِي حَقِّ قَوْمٍ بِإِذْنِهِمْ فَلَهُ نَفَقَتُهُ.

(۲۲۹۰۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی قوم کی جگہ پر ان کی اجازت کے بغیر تعمیر کرلے تو اس کو توڑا جائے گا، اور اُن کی اجازت سے بنایا تھا تو اُس کو نفقہ دیا جائے گا۔

(۲۲۹۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : سَأَلْتُ عَامِرًا عَنْ رَجُلٍ أَعَارَ جَارًا لَهُ حَائِطًا فَبَنَى عَلَيْهِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْلَعَ بِنَاءَهُ ، قَالَ : يَغْرَمُ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ مَا أَنْفَقَ.

(۲۲۹۰۸) حضرت زکریا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے دریافت کیا کہ: ایک شخص نے اپنے پڑوسی کی دیوار کرایہ پر لے کر اُس پر تعمیر کردی، پھر وہ پڑوسی اُس کو اکھاڑنا چاہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: صاحب دیوار کو جتنا اسکا خرچ آیا وہ ادا کرے گا۔

(۲۲۹۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ أَبِي كُلَيْبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّ رَجُلاً أَعَارَ رَجُلاً حَائِطًا ، فَبَنَى عَلَيْهِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْلَعَ بِنَائَهُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ : ضَعْ رِجْلَكَ حَيْثُ شِئْتَ يَعْنِي يَقْلَعُ بِنَائَهُ.

(۲۲۹۰۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت شریح نے دیوار کے مالک سے فرمایا: اُس کی تعمیر کو اُکھاڑ دو (اکھاڑ سکتے ہو)۔

(۲۲۹۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي هَاشِمٍ ، قَالاَ : مَنْ أَذِنَ لِرَجُلٍ فِي بِنَاءٍ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهُ فَلَهُ قِيمَةُ الْبِنَاءِ.

(۲۲۹۱۰) حضرت قتادہ اور حضرت ابو ہاشم فرماتے ہیں کہ جو شخص پہلے کسی کو تعمیر کرنے کی اجازت دے پھر اُس کو نکالنا چاہے تو اُس کو تعمیر کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔

(۲۲۹۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ : أَنَّ رَجُلاً أَعَارَ رَجُلاً حَائِطًا فَبَنَى عَلَيْهِ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ : ارْدُدْ عَلَيْهِ نَفَقَتَهُ.

(۲۲۹۱۱) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے کو دیوار کرایہ پر دی اور اُس نے اس پر تعمیر کردی، حضرت شریح نے دیوار والے سے فرمایا: اُس کو نفقہ دو۔

(٣٦٠) الْقَوْمُ يَخْتَلِفُونَ فِي النَّقْدِ

نقدی کے بارے میں اگر لوگ اختلاف کریں

(۲۲۹۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا اخْتَلَفُوا فِي النَّقْدِ لَكَ الْجَيِّدُ وَالْحَسَنُ وَالطَّيِّبُ ، فَإِنْ ذَهَبَ الأَعْلَى فَاتْرُكِ الأَسْفَلَ.

(۲۲۹۱۲) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب نقدی کے متعلق اختلاف ہو، تو تیرے لئے، جید، اچھا اور پاکیزہ ہے، اگر اعلیٰ چلا جائے تو اسفل کی طرف اتر (اُس کو چھوڑ دے)۔

(۲۲۹۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ أَبِی الْجَرَّاحِ ، قَالَ : حَدَّثَنِی مُوسَى بْنُ سَالِمٍ ، قَالَ : لَمَّا أَجْلَى الْحَجَّاجُ أَهْلَ الأَرْضِ أَتَتْنِی امْرَأَةٌ بِكِتَابٍ زَعَمَتْ أَنَّ الَّذِی أُعْتِقَ أَبُوهَا : هَذَا مَا اشْتَرَى طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ مِنْ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ ، اشْتَرَى مِنْهُ فَتَاهُ دِينَارًا أَوْ دِرْهَمًا بِخَمْسِمِئَةِ دِرْهَمٍ ، بِالْجَيِّدِ وَالطَّيِّبِ ، وَالْحَسَنِ.

(۲۲۹۱۳) حضرت موسیٰ بن سالم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حجاج نے اہل الارض کو بری الذمہ کیا، میرے پاس ایک خاتون مکتوب لے کر آئی، اُس کا خیال تھا کہ بے شک اُس کے والد کو آزاد کیا گیا ہے۔ (کہنے لگی) یہ وہ ہے جس کو طلحہ بن عبید اللہ نے فلان بن فلان سے خریدا، اُس نے ایک نوجوان سے دینار یا درہم کے بدلے میں خریدا پانچ سو درہم کے بدلے میں جو جید، عمدہ اور اچھے تھے، اور اُس کو ثمن بھی دے دیا، اور اُس کو اللہ کے لئے آزاد کر دیا۔

(۲۲۹۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : اشْتَرَى حُذَيْفَةُ مِنْ رَجُلَيْنِ مِنَ النَّخَعِ نَاقَةً ، وشرط لهما من النقد رضاهما ، فَجَاءَ بِهِمَا فِی مَنْزِلِهِ فَأَخْرَجَ لَهُمَا كِيسًا فأفسلا عَلَيْهِ ، ثم أخرج لهما كيسًا فأفسلا عليه ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : إِنِّی بِاللَّهِ مِنْكُمَا ، إِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ شَرَطَ عَلَى صَاحِبِهِ شَرْطًا لَمْ يَفِ لَهُ بِهِ ، كَانَ كَالْمُدْلِی بجاره إِلَى غَيْرِ منعة.

(احمد ۵/ ۴۰۴)

(۲۲۹۱۴) حضرت حذیفہ نے مقام نخع کے دو شخصوں سے اونٹنی خریدی، اور شرط لگا دی کہ جس پر وہ دونوں راضی ہوں گے وہ نقدی دی گے، پھر وہ اُن دونوں کو اپنے مکان پر لائے، اور ان کے لیے ایک تھیلی نکالی، انہوں نے کہا یہ کھوٹے ہیں، انہوں نے پھر ایک اور تھیلی نکالی، انہوں نے پھر کہا یہ کھوٹے ہیں، حضرت حذیفہ نے فرمایا: خدا کی قسم میں بھی تم میں سے ہوں، میں نے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ، جو شخص اپنے ساتھی پر شرط لگائے وہ اُس کو اُس کے لئے پورا نہ کرے، تو وہ گویا کہ ایسے مقام پر ہے کہ اُس کا پڑوسی تکلیف میں ہے وہ اُس کو اُس سے نہیں روکتا۔

(۳٦۱) الرَّجُلُ يَدْفَعُ إِلَى الْمَلاَّحِ الطَّعَامَ وَيُضَمِّنُهُ نُقْصَانَهُ

کوئی شخص ملاح کو غلّہ دے اور اُس کو نقصان کا ضامن بنائے

(۲۲۹۱۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا دَفَعَ الرَّجُلُ إِلَى الْمَلاَّحِ الطَّعَامَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا نَقَصَ.

(۲۲۹۱۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ملاح کو غلّہ دے تو جو اس میں کمی ہوگی وہ اس کا ضامن ہوگا۔

(۲۲۹۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ الله ، عَنْ عَطَاءٍ : فِی رَجُلٍ يُكَارِی الطَّعَامَ إِلَى أَرْضٍ بِكَيْلٍ ، إِنْ زَادَ

فَلَهُمْ ، وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ ، قَالَ : إِذَا رَضِيَ بِذَلِكَ الأَكْرِيَاءُ وَأَقَرُّوا بِهِ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۲۹۱۶) حضرت عطاء اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس کو کیل کے ساتھ کھانے کے لئے کرایہ پر زمین دی گئی، اگر اس میں اضافہ ہو تو وہ اُن کے لئے ہے، اور اگر نقصان ہو جائے تو وہ بھی اُن پر ہے، اور اگر کرایہ والے اِس پر راضی ہوں اور اس کا اقرار بھی کریں تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۹۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الْمَلاَّحَ عَلَى أَنَّ عَلَيْهِ النُّقْصَانَ ، وَالزِّيَادَةَ لَهُ ، قَالَ : الزِّيَادَةُ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ ، وَالنُّقْصَانُ عَلَى الْمَلاَّحِ.

(۲۲۹۱۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے کرایہ پر دیا ملاح کو اس شرط کے ساتھ کہ نقصان اُس پر ہے، اور جو اضافہ ہوگا وہ اُسی کا ہے، فرمایا زیادتی کھانے کے مالک کے لئے ہے اور نقصان ملاح پر ہے۔

(۲۲۹۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسُئِلَ عَنِ الْمَلاَّحِ يَحْمِلُ الطَّعَامَ ؟ فَقَالَ : الزِّيَادَةُ لَهُ وَعَلَيْهِ النُّقْصَانُ.

(۲۲۹۱۸) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ملاح اگر غلہ اٹھائے؟ فرمایا: زیادتی اُس کے لئے ہے اور نقصان اُس پر ہے۔

(٣٦٢) فِي بَيْعِ مَا لاَ يُكَالُ وَلاَ يُوزَنُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ

جس کا کیل یا وزن نہ کیا جاتا ہو اُس کی قبضہ سے قبل بیع کرنا

(۲۲۹۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ عُثْمَانَ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِبَيْعِ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَ مَا خَلاَ الْكَيْلَ وَالْوَزْنَ.

(۲۲۹۱۹) حضرت عثمان ہر چیز کی بیع قبضہ سے پہلے کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے سوائے کیلی اور وزنی چیزوں کے۔

(۲۲۹۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، مِثْلَهُ.

(۲۲۹۲۰) حضرت سعید بن المسیب سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۹۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، مِثْلَهُ.

(۲۲۹۲۱) حضرت سعید بن المسیب سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۹۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الشَّيْءَ مِمَّا لاَ يُكَالُ وَلاَ يُوزَنُ ، فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَبِيعَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ.

(۲۲۹۲۲) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر انسان کوئی ایسی چیز خریدے جس کو کیل اور وزن کیا جاتا ہو تو اُس پر قبضہ سے پہلے بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۹۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الْبَيْعَ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ ، قَالَ : إنَّمَا يَقُولُ ذَلِكَ فِي الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ.

(۲۲۹۲۳) حضرت ابراہیم اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو قبضہ سے پہلے مبیع کو فروخت کردے، فرمایا: یہ کیل اور وزن کے بارے میں کہا گیا ہے۔

(۲۲۹۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إنَّمَا كَانَ النَّهْيُ فِيمَا يُكَالُ وَيُوزَنُ ، وَلاَ أَحْسِبُ مَا سِوَى ذَلِكَ إلاَّ مِثْلَهُ.

(۲۲۹۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ممانعت اور منع اُن چیزوں میں کیا گیا ہے جو کیلی اور وزنی ہیں، اور میں اِن کے علاوہ کو بھی انہی کے مثل سمجھتا ہوں۔

(۲۲۹۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۲۹۲۵) حضرت عطاء سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۲۲۹۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالاَ :كُلُّ شَيْءٍ لاَ يُكَالُ وَلاَ يُوزَنُ فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَبِيعَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ.

(۲۲۹۲۶) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو کیلی اور وزنی نہ ہو اُن کی قبضہ سے قبل بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۹۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ :الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْمَتَاعَ وَهُوَ غَائِبٌ ، أَيَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ ؟ قَالَ الْقَاسِمُ :كُنَّا نَقُولُ :حَتَّى يَقْدَمَ.

(۲۲۹۲۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے دریافت کیا کہ کسی شخص مبیع خریدے جو ابھی موجود نہیں ہے تو کیا وہ اُس کے آنے سے پہلے (قبضہ سے پہلے) اُس کی آگے بیع کرسکتا ہے؟ حضرت قاسم نے فرمایا ہم کہتے تھے کہ جب تک مبیع حاضر نہ ہو جائے آگے نہ بیچے۔

(٣٦٣) مَنْ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ

سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے میں برابر سرابر فروخت کی جائے گی

(۲۲۹۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ يَقُولُ :سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إلاَّ هَاءَ وَهَاءَ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ رِبًا إلاَّ هَاءَ وَهَاءَ ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إلاَّ هَاءَ وَهَاءَ ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إلاَّ هَاءَ وَهَاءَ. (بخاری ۲۱۳۴۔ مسلم ۱۲۱۰)

(۲۲۹۲۸) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونے کی بیع سونے کے بدلے میں برابر نہ ہو تو سود ہے، اور چاندی کی چاندی کے بدلے برابر نہ ہو تو سود ہے، اور جو کی جو کے بدلے میں برابر نہ ہو تو سود ہے اور کھجور کی کھجور کے بدلے برابر نہ ہو تو سود ہے۔

(۲۲۹۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، قَالَ : كُنَّا فِي غَزَاةٍ وَعَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ ، فَأَصَبْنَا ذَهَبًا وَفِضَّةً ، فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلاً يَبِيعُهَا النَّاسَ فِي أُعْطِيَّاتِهِمْ ، فَسَارَعَ النَّاسُ فِيهَا ، فَقَامَ عُبَادَةُ فَنَهَاهُمْ فَرَدُّوهَا ، فَأَتَى الرَّجُلُ مُعَاوِيَةَ فَشَكَا إِلَيْهِ ، فَقَامَ مُعَاوِيَةُ خَطِيبًا فَقَالَ : مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ يَكْذِبُونَ فِيهَا ، لَمْ نَسْمَعْهَا ؟ فَقَامَ عُبَادَةُ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ لَنُحَدِّثَنَّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، وَلاَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ ، وَلاَ الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ ، وَلاَ التَّمْرَ بِالتَّمْرِ ، وَلاَ الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلاَّ مِثْلاً بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ. (مسلم ۱۲۱۰۔ ابوداؤد ۳۳۴۲)

(۲۲۹۲۹) حضرت ابوالاشعث فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک جہاد میں تھے جس میں حضرت معاویہ بھی ہمارے ساتھ تھے، ہمیں مال غنیمت میں سونا اور چاندی ملے، حضرت معاویہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کے ساتھ بیع کرے اُس سونا چاندی میں جو اُن کو ملا ہے، لوگوں نے اس میں بہت جلدی کی، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو اِس سے منع فرمادیا، انہوں وہ واپس کردیا، وہ شخص حضرت معاویہ کے پاس شکایت لے کر آیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ سے ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو کہ جھوٹی ہوتی ہیں جن کو ہم نے نہیں سنا ہوتا؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: خدا کی قسم ہم ضرور رسول اکرم ﷺ سے احادیث بیان کریں گے اگرچہ معاویہ کو وہ بُری لگیں، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، جو کو جو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے، نمک کو نمک کے بدلے نہ فروخت کرو، مگر برابر سرابر، ہاتھ در ہاتھ اور نقد۔

(۲۲۹۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَسَمَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنَ التَّمْرِ مُخْتَلِفًا بَعْضُهُ أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ ، فَذَهَبْنَا نَتَزَايَدُ فِيهِ بَيْنَنَا ، فَنَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ كَيْلاً بِكَيْلٍ.

(بخاری ۲۰۸۰۔ مسلم ۱۲۱۶)

(۲۲۹۳۰) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمارے درمیان مختلف قسم کی کھجوریں تقسیم فرمائیں جن میں سے بعض بعض سے اعلیٰ تھیں، ہم آپس میں ایک دوسرے کو کم زیادہ دینے لگے تو آنحضرت ﷺ نے ہمیں اِس سے منع فرمادیا اور حکم دیا کہ برابر سرابر بیچو۔

(۲۲۹۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ :الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَيْسَ بَيْنَهما فَضْلٌ ، وَلاَ يُبَاعُ عَاجِلٌ بِآجِلٍ. (بخاری ۲۱۷۸)

(۲۲۹۳۱) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو فرماتے سنا کہ دینار کو دینار کے بدلے، اور دراہم کو دراہم کے بدلے فروخت کرتے وقت ان میں کمی بیشی نہ ہو، اور نہ ہی اِن میں سے نقد کو ادھار کے بدلے فروخت کرو۔

(۲۲۹۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (نسائی ۶۱۶۳)

(۲۲۹۳۲) حضرت ابو سعید سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۹۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَصْلُحُ دِرْهَمٌ بِدِرْهَمَيْنِ ، وَلاَ صَاعٌ بِصَاعَيْنِ ، الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ. (بخاری ۲۰۸۰۔ مسلم ۱۲۱۶)

(۲۲۹۳۳) حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک درہم کی بیع دو کے ساتھ اور ایک صاع کی بیع دو صاع کے ساتھ درست نہیں، دینار کو دینار کے بدلے اور درہم کو درہم کے ساتھ (برابر) بیع کرو۔

(۲۲۹۳٤) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنٌ بِوَزْنٍ مِثْلٌ بِمِثْلٍ ، وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنٌ بِوَزْنٍ مِثْلٌ بِمِثْلٍ ، فَمَا زَادَ ، فَهُوَ رِبًا ، وَلاَ تُبَاعُ ثَمَرَةٌ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا. (احمد ۲/ ۲۶۲)

(۲۲۹۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: چاندی کو چاندی کے بدلے، برابر سرابر اور سونے کو سونے کے بدلے برابر سرابر بیع کرو، اور جو زیادتی ہوگی وہ سود ہے، اور بدو صلاح سے قبل پھلوں کی بیع مت کرو۔

(۲۲۹۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو دِهْقَانَةَ ، قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ :أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَيْفٌ فَقَالَ لِبِلاَلٍ :ائْتِنَا بِطَعَامٍ ، فَذَهَبَ بِلاَلٌ إِلَى صَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ فَاشْتَرَى بِهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ جَيِّدٍ ، وَكَانَ تَمْرُهُمْ دُونًا ، فَأَعْجَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِنْ أَيْنَ هَذَا التَّمْرُ ؟ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَدَّلَ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رُدَّ عَلَيْنَا تَمْرَنَا. (احمد ۲/ ۲۱۔ ابویعلی ۵۷۱۰)

(۲۲۹۳۵) حضرت ابو دھقانہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک مہمان آیا، آپ علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہمارے لئے کھانا لاؤ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ دو صاع کھجور لے کر گئے اور اُن کے بدلے ایک صاع اعلیٰ کھجور لے آئے، جبکہ اُن کی کھجور اِس سے ادنیٰ تھی، آنحضرت ﷺ کو کھجور پسند آئی، آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کھجوریں کہاں سے آئیں؟ انہوں نے بتایا کہ دو صاع

دے کر ایک صاع لایا ہوں، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیں ہماری کھجوریں واپس لا کر دو۔

(۲۲۹۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي دِهْقَانَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْله.

(۲۲۹۳۶) حضرت ابن عمر سے یونہی منقول ہے۔

(۲۲۹۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ ، مِثْلاً بِمِثْلٍ ، يَدًا بِيَدٍ ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۲۹۳۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، جو کو جو کے بدلے، نمک کو نمک کے بدلے، برابر سرابر اور ہاتھ در ہاتھ فروخت کرو، اور اگر یہ چیزیں (جنس) مختلف ہوں تو پھر نقد جس طرح چاہو فروخت کرو۔

(۲۲۹۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ الْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ الْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ ، حَتَّى خَصَّ الْمِلْحَ ، فَقَالَ عُبَادَةُ : إِنِّي وَاللَّهِ مَا أُبَالِي أَنْ لاَ أَكُونَ بِأَرْضٍ بِهَا مُعَاوِيَةُ.

(نسائی ۶۱۵۹۔ احمد ۵/ ۳۱۹)

(۲۲۹۳۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سونے کو سونے کے عوض اور چاندی کو چاندی کے عوض دیتے وقت پلڑے کو پلڑے سے برابر کر کے دو (یعنی ہم وزن ہونے چاہئیں) حضرت عبادہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں اس سرزمین میں نہیں ہوں کہ جس میں معاویہ ہیں۔

(۲۲۹۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ ، يَدًا بِيَدٍ ، مِثْلاً بِمِثْلٍ ، فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى ، الآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ. (مسلم ۱۲۱۱۔ احمد ۳/ ۴۹)

(۲۲۹۳۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، گندم کو گندم کے بدلے، جو کو جو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے نقد اور برابر سرابر فروخت کرو، پس جو زیادہ دے یا زیادہ طلب کرے اس نے سودی معاملہ کیا، اور اس میں دینے اور لینے والا دونوں برابر ہیں۔

(۲۲۹۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عن عمر ، قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَشْتَرُوا دِينَارًا بِدِينَارَيْنِ ، وَلاَ دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ ، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ ، قِيلَ : وَمَا

الرَّمَاء ؟ قَالَ : هُوَ الَّذِی تَدْعُونَهُ الرِّبَا.

(٢٢٩٤٠) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! ایک دینار کو دو کے بدلے، اور ایک درہم کو دو کے بدلے نہ بیچو، بے شک مجھے تم پر الرّ ماء کا خوف ہے: پوچھا گیا: الرّ ماء کیا ہے؟ رماء وہی ہے کہ جس کو تم لوگ سود کا نام دیتے ہو۔

(٢٢٩٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبَّاسٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ السَّعْدِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ عَنِ الدِّرْهَمِ بِالدِّرْهَمَيْنِ ؟ فَقَالَ : الرِّبَا الْعُجْلاَنُ.

(٢٢٩٤١) حضرت علی سے ایک درہم کی دو درہم کے ساتھ بیع کے متعلق دریافت کیا گیا؟ فرمایا یہ ربا العجلان ہے۔ (ربا القرض)

(٢٢٩٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أنهم قَالُوا : الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ ، واتقوا الْفَضْلَ.
مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَسَعْدٌ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ.

(٢٢٩٤١) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے تھے، سونے کو سونے کے ساتھ اور چاندی کو چاندی کے ساتھ برابر بیچو اور کمی زیادتی سے بچو، اُن صحابہ میں حضرت ابو بکر، عمر، عثمان، علی، سعد، طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔

(٢٢٩٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنٌ بِوَزْنٍ.

(٢٢٩٤٣) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سونے کو چاندی کے بدلے فروخت کرنے کے متعلق دریافت کیا؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے، برابر سرابر فروخت کرو۔

(٢٢٩٤٤) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَيْلَى ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ تَبِيعُوا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ الرِّبَا الْعُجْلاَنُ.

(٢٢٩٤٤) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک درہم کو دو کے بدلے مت فروخت کرو، یہ ربا العجلان ہے۔ (ربا القرض ہے۔)

(٢٢٩٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلاَّ سَوَاءً بِسَوَاءٍ ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا.

(٢٢٩٤٥) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں، سونے کو سونے کے ساتھ اور چاندی کو چاندی کے برابر سرابر کے علاوہ بیع کرنے سے منع فرمایا تھا، اور ہمیں حکم دیا تھا کہ سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح چاہو فروخت کرو۔

(٢٢٩٤٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنِ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ السائب ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنٌ بِوَزْنٍ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنٌ بِوَزْنٍ ، الزَّائِدُ وَالْمُسْتَزِيدُ فِي النَّارِ. (بزار ۴۵)

(۲۲۹۴۶) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں سونے کو ساتھ کے ساتھ، برابر سرابر اور چاندی کو چاندی کے بدلے برابر سرابر فروخت کرو، زیادہ دینے والا اور زیادہ طلب کرنے والا دونوں جہنمی ہیں۔

(٢٢٩٤٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ ؟ فَكِلاَهُمَا يَقُولُ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا. (بخاری ۲۱۸۰۔ مسلم ۸۶)

(۲۲۹۴۷) حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم سے صرف کے متعلق دریافت کیا؟ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی سونے کے ساتھ ادھار بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢٩٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ رَبَاحٍ الْحُدَّانِيِّ ، عَنْ مَلَكَةَ ابْنَةِ هَانِئٍ ، قَالَتْ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيَّ سِوَارَانِ مِنْ فِضَّةٍ ، فَقُلْتُ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَبِيعُهَا بِدَرَاهِمَ ؟ فَقَالَتْ : لاَ ، الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلاً بِمِثْلٍ.

(۲۲۹۴۸) حضرت ملکہ فرماتی ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور میرے اوپر چاندی کے دو کنگن تھے۔ میں نے عرض کیا اے ام المؤمنین! کیا میں اِن کو دراہم کے بدلے فروخت کر سکتی ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں چاندی کو چاندی کے بدلے برابر سرابر بیچو۔

(٢٢٩٤٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ حَكِيمٍ يَقُولُ : شَهِدْت ابْنَ عُمَرَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ : إِنِّي جِئْت مِنْ عِنْدِ قَوْمٍ يَصْرِفُونَ الدَّرَاهِمَ الصِّغَارَ فَيَأْخُذُونَ بِهَا كِبَارًا ، قَالَ : أَيَزْدَادُونَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : لاَ إِلاَّ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

(۲۲۹۴۹) حضرت عبد العزیز بن حکیم فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے پاس بصرہ کا ایک شخص آیا، اُس نے عرض کیا میں ایسے لوگوں کے پاس سے آیا ہوں جو چھوٹے دراہم دے کر اُس کی جگہ بڑے دراہم لیتے ہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا وہ زیادہ لیتے ہیں؟ اُس شخص نے عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا: نہیں کر سکتے مگر برابر سرابر۔

(٣٦٤) مَنْ قَالَ إِذَا صَرَفْتَ فَلاَ تُفَارِقْهُ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَبْسٌ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب آپ بیع کرو تو جب تک آپ کے اور اُس کے درمیان اشتباہ ہو اُس سے جدا نہ ہو

(٢٢٩٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنْتُ أَبِيعُ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ ، وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : إِذَا بَايَعْتَ صَاحِبَكَ فَلاَ تُفَارِقْهُ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَبْسٌ. (ترمذی ۱۲۴۲۔ ابو داؤد ۳۳۴۷)

(۲۲۹۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سونے کی چاندی کے ساتھ اور چاندی کی سونے کے ساتھ بیع کرتا تھا، میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے ساتھی کے ساتھ بیع کرو تو جب تک تمہارے درمیان کوئی اشتباہ موجود ہو اُس سے الگ نہ ہو۔

(٢٢٩٥١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : إِذَا صَرَفْتَ دِينَارًا فَلاَ تَقُمْ حَتَّى تَأْخُذَ ثَمَنَهُ.

(۲۲۹۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم دینار کے ساتھ بیع کرو تو جب تک ثمن وصول نہ کرلو وہاں سے مت اُٹھو۔

(٢٢٩٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : سَمِعَ عَمْرٌو ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : قَالَ عُمَرُ : اسْتَنْظَرَكَ حَلْبَ نَاقَةٍ فَلاَ تُنْظِرْهُ يَعْنِي فِي الصَّرْفِ.

(۲۲۹۵۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر تم سے اونٹنی کا دودھ نکالنے کی مہلت بھی مانگے (بیع صرف میں) تو مہلت مت دو۔

(٢٢٩٥٣) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ : أَنَّ طَلْحَةَ اصْطَرَفَ دَنَانِيرَ بِوَرِقٍ فَنَهَاهُ عُمَرُ أَنْ يُفَارِقَهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَ.

(۲۲۹۵۳) حضرت طلحہ نے چاندی کے بدلہ میں دینار وصول کیے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کو منع فرمادیا کہ جب تک پورا ثمن وصول نہ کرلو اُس سے جدا مت ہو۔

(٢٢٩٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسَاءِ. (بخاری ۲۱۷۹۔ مسلم ۱۵۴)

(۲۲۹۵۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود ادھار میں ہے۔

(٢٢٩٥٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : إِذَا بِعْتَ ذَهَبًا بِفِضَّةٍ فَلاَ تُفَارِقْهُ وَبَيْنَكَ

وَبَيْنَهُ شَرْطٌ إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ.

(۲۲۹۵۵) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سونے کی چاندی کے ساتھ بیع کرو تو جب تک تمہارے درمیان شرط ہو جدا مت ہو مگر یہ کہ نقد ہو۔

(٢٢٩٥٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عُقْبَةَ أَبِي الأَخْضَرِ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الذَّهَبِ يُبَاعُ بِنَسِيئَةٍ، فَقَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى هَذَا الْمِنبَرِ وَسُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ: كُلُّ سَاعَةٍ اسْتَنْسَأَهُ، فَهُوَ رِبًا.

(۲۲۹۵۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ سونے کو ادھار فروخت کرنا کیسا ہے؟ فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس منبر پر سنا تھا اُن سے سوال کیا گیا تھا؟ آپ نے فرمایا: جتنی گھڑی کا بھی اس نے ادھار کیا ہے وہ سب سود ہے۔

(٢٢٩٥٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَفْتَرِقَا إِلاَّ وَقَدْ تَصَرَّمَ مَا بَيْنَهُمَا.

(۲۲۹۵۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مشتری اور بائع جدا نہیں ہوں گے جب تک کہ جو کچھ اُن کے درمیان ہے اُس کو کاٹ نہ دیں (پورا نہ کر دیں)۔

(٢٢٩٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن شُرَيْحٍ ، قَالَ : أَحَبُّ إِلَيَّ فِي الصَّرْفِ أَنْ يَتَصَادَرَا وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا لُبْسٌ.

(۲۲۹۵۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ بیع صرف میں میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ وہ الگ ہوں اور اُن کے درمیان کوئی اشتباہ نہ ہو۔

(٣٦٥) مَنْ كَرِهَ الصَّرْفَ

جو حضرات بیع صرف کو ناپسند کرتے ہیں

(٢٢٩٥٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، قَالَ : جَاءَ بُدَيْلٌ الْعُقَيْلِيُّ إِلَى ابْنِ سِيرِينَ وَمَعَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّ هَذَا يَسْأَلُك عَنِ الصَّرْفِ ، فَقَالَ : نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ.

(۲۲۹۵۹) بدیل العقیلی حضرت ابن سیرین کے پاس آئے اور اُن کے ساتھ ایک شخص تھا، اور عرض کی کہ یہ شخص بیع صرف کے بارے میں پوچھ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢٩٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ نَهَيَا عَنِ الصَّرْفِ.

(۲۲۹۶۰) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیع صرف سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢٩٦١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ :

الصَّرْفُ رِبًا.

(۲۲۹۶۱) حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ صرف بھی سود ہی ہے۔

(۲۲۹۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنْ يَحْيَى الطَّوِيلِ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ ، عَنِ الصَّرْفِ ؟ فَقَالَ :ذَلِكَ الرِّبَا الْعَجْلاَنُ.

(۲۲۹۶۲) حضرت علی سے صرف کے متعلق دریافت کیا گیا؟ فرمایا یہ ربا القرض ہے۔

(۲۲۹۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :لَوْ مَرَرْت بِدَارِ صَيْرَفِيٍّ وَأَنَا عَطْشَانُ مَا أَسْتَسْقِيتُهُ مَاءً.

(۲۲۹۶۳) حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ اگر میں بیع صرف کرنے والے کے گھر کے پاس سے گذروں اور مجھے پیاس لگی ہو تو پھر میں اُس سے پانی طلب نہ کروں گا۔

(۳۶۶) الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْعَبْدَ لَهُ الْمَالُ أَوَ النَّخْلَ فِيهِ التَّمْرُ

کوئی شخص ایسا غلام خریدے جس کے پاس مال ہو یا پھر پھل وار درخت ہوں

(۲۲۹۶٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ بَاعَ نَخْلاً بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ ، فَثَمَرَتُهُ لِلْبَائِعِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ ، وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ. (مسلم ۸۰۔ ابوداؤد ۳۴۲۵)

(۲۲۹۶۴) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھجور کا درخت اُس کے درست ہونے کے بعد فروخت کرے (پھل لگنے کے بعد) تو اگر خریدنے والا شرط نہ لگائے تو پھل بائع کے ہوں گے، اور جو شخص ایسا غلام فروخت کرے جس کے پاس مال ہو، تو اگر خریدنے والے نے شرط نہ لگائی تو وہ مال بائع کا ہوگا۔

(۲۲۹۶٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عن سلمة بْنِ كهيل ، عَمَّنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

(ابوداؤد ۳۴۲۷۔ بیہقی ۳۲۶)

(۲۲۹۶۵) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسا غلام خریدے جس کے پاس مال ہو تو خریدنے والے نے اگر اُس مال کی شرط نہ لگائی تو وہ مال بائع کا ہوگا۔

(۲۲۹٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالاَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ، يَقُولُ :اشْتَرَيْته مِنْك

وَمَالَهُ ، وَمَنْ بَاعَ نَخْلاً قَدْ أُبِّرَ فَثَمَرَتُهُ لِلْبَائِعِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ. (نسائی ۴۹۸۴۔ عبدالرزاق ۱۴۶۲۴)

(۲۲۹۶۶) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسا غلام خریدے جس کے پاس مال بھی ہو تو وہ مال بائع کا ہوگا، مگر یہ کہ خریدنے والا اُس کی بھی شرط لگا دے ان الفاظ کے ساتھ کہ میں اِس کو اور اِس کے مال کو آپ سے خریدتا ہوں، اور جو شخص ایسا درخت خریدے، جس کے پھل پک چکے ہوں تو اُس کے پھل بائع کے ہوں گے، مگر یہ کہ خریدنے والا پھلوں کی بھی شرط لگا دے۔

(۲۲۹۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ. وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالاَ : مَنْ بَاعَ نَخْلاً فَالثَّمَرَةُ لِلْبَائِعِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُشْتَرِي ، وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا لَهُ مَالٌ فَالْمَالُ لِلْبَائِعِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ. (نسائی ۴۹۸۳۔ ابن حبان ۴۹۲۴)

(۲۲۹۶۷) حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۹۶۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ ، قَالَ عَلِيٌّ : مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَالْمَالُ لِلْبَائِعِ إلا أن يشترط المبتاع ، وَمَنْ بَاعَ نَخْلاً قَدْ أُبِّرَتْ يَعْنِي : لُقِّحَتْ ، فَثَمَرَتُهُ لِلْبَائِعِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ، قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بیهقی ۳۲۶)

(۲۲۹۶۸) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسا غلام خریدے جس کے پاس مال بھی ہو تو وہ مال بائع کا ہوگا، مگر یہ کہ خریدنے والا اُس کی بھی شرط لگا دے ان الفاظ کے ساتھ کہ میں اِس کو اور اِس کے مال کو آپ سے خریدتا ہوں، اور جو شخص ایسا درخت خریدے، جس کے پھل پک چکے ہوں تو اُس کے پھل بائع کے ہوں گے، مگر یہ کہ خریدنے والا پھلوں کی بھی شرط لگا دے۔

(۲۲۹۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِسَيِّدِهِ إلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهُ. (مسلم ۸۰-۱۱۷۳۔ بیهقی ۲۹۸)

(۲۲۹۶۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ایسا غلام خریدے جس کے پاس مال بھی ہو تو وہ مال آقا کا ہوگا مگر یہ کہ مشتری اُس کی شرط لگا دے تو مشتری کا ہوگا۔

(۲۲۹۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَشُرَيْحٍ ، قَالاَ : إِذَا بَاعَهُ وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْمُشْتَرِي.

(۲۲۹۷۰) حضرت عبداللہ بن عتبہ اور حضرت شریح فرماتے ہیں، اگر غلام فروخت کرے اور اُس کے پاس مال بھی ہو تو وہ مال مشتری کا ہوگا۔

(۲۲۹۷۱) حَدَّثَنَا وكيع ، عن شعبة ، قَالَ : سألت الحكم عنه؟ فقال : المال للمشتری.

(۲۲۹۷۱) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حکم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مال مشتری کا ہوگا۔

(۲۲۹۷۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا وَشَرَطَ مَالَهُ ، قَالَ : مَالُهُ لَهُ ،

وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ فَمَالُهُ لِسَيِّدِهِ.

(۲۲۹۷۲) حضرت طاؤس سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے غلام خریدتے وقت اُس کے مال کی بھی شرط لگادی ہے؟ آپ نے فرمایا اُس کا مال اُس کو ملے گا اور اگر مشتری شرط نہ لگائے تو مال آقا کا ہوگا۔

(۲۲۹۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا بِيعَ وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْمُشْتَرِي.

(۲۲۹۷۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر مال والا غلام فروخت کیا جائے، تو مال مشتری کا ہوگا۔

(۲۲۹۷٤) حَدَّثَنَا غندر ، عن أشعث ، عن الحسن ، قَالَ :إذا باعه ، وله مال فماله للمشترى.

(۲۲۹۷۴) حضرت حسن بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔

(۲۲۹۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا إذَا بَاعَ الرَّجُلُ غُلاَمَهُ وَلَهُ مَالٌ أَنْ يَقُولَ :أَبِيعُكَهُ وَمَالَهُ.

(۲۲۹۷۵) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غلام فروخت کرتے وقت یوں کہے کہ میں اس غلام اور اِس کے مال کو فروخت کرتا ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٣٦٧) فِي دَابَّةٍ بِدَابَّةٍ وَدَرَاهِمَ مُعَجَّلَةٍ

جانور کو جانور اور نقد دراہم کے بدلے فروخت کرنا

(۲۲۹۷٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا دَابَّةً بِدَابَّةٍ وَدَرَاهِمَ ، الدَّابَّةُ مُعَجَّلَةٌ وَالدَّرَاهِمُ نَسِيئَةٌ.

(۲۲۹۷۶) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ جانور کو جانور اور دراہم کے بدلے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب کہ جانور نقد اور دراہم ادھار ہوں۔

(۲۲۹۷۷) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ :فِي بَقَرَةٍ بِبَقَرَةٍ بَيْنَهُمَا دَرَاهِم، الدَّرَاهِم نَسِيئَةٌ. قَالَ مُحَمَّدٌ :لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ.

(۲۲۹۷۷) حضرت حسن اور حضرت محمد سے مروی ہے کہ گائے کو گائے کے بدلے فروخت کیا جائے، اور اُن کے درمیان کچھ دراہم ہوں، اور دراہم ادھار ہوں، حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور حضرت حسن اِس کو ناپسند کرتے ہیں۔

(۲۲۹۷۸) حَدَّثَنَا بَعْضُ الْمَشْيَخَةِ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُبَاعَ الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرِ بَيْنَهُمَا عَشَرَةُ دَرَاهِمَ ، إذَا كَانَ الْحَيَوَانُ مُعَجَّلاً وَالدَّرَاهِمُ مُؤَخَّرة ، وَكَرِهَهُ إذَا كَانَتِ الدَّرَاهِمُ مُعَجَّلَةً وَالْحَيَوَانُ مُؤَخَّرًا.

(۲۲۹۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اونٹ کو اونٹ کے بدلے میں اس طرح فروخت کیا جائے کہ اُن کے درمیان دس دراہم ہوں جبکہ حیوان نقد اور دراہم ادھار ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور اگر دراہم نقد ہوں اور حیوان مؤخر ہوں تو اِس کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٦٨) فِي الْعِنَبِ مَتَى يُبَاعُ ؟

انگوروں کو کب فروخت کیا جائے؟

(٢٢٩٧٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :لاَ يُبَاعُ الْعِنَبُ حَتَّى يَسْوَدَّ.

(۲۲۹۷۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ انگوروں کو سیاہ ہونے سے قبل نہیں فروخت کیا جائے گا۔

(٢٢٩٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ. (ترمذی ۱۲۲۸۔ ابوداؤد ۳۳۶۴)

(۲۲۹۸۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کو سیاہ ہونے سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٦٩) فِي الشُّفْعَةِ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ

شفعہ بندوں کے اعتبار (حساب) سے ہے

(٢٢٩٨١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ قَالَ فِي الشُّفْعَةِ : عَلَى قَدْرِ الأَنْصِبَاءِ.

(۲۲۹۸۱) حضرت شریح فرماتے ہیں شفعہ حصوں کے اعتبار سے ہے۔

(٢٢٩٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ. وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالاَ :الشُّفْعَةُ بِالْحِصَصِ.

(۲۲۹۸۲) حضرت عطاء سے بھی یہی منقول ہے۔

(٢٢٩٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الشُّفْعَةُ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ.

(۲۲۹۸۳) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ شفعہ آدمیوں کے حساب سے ہے۔

(٢٢٩٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الشُّفْعَةُ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ. وَقَالَ الْحَسَنُ :هِيَ عَلَى قَدْرِ الأَنْصِبَاءِ.

(۲۲۹۸۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شفعہ، آدمیوں کے حساب سے ہے اور حضرت حسن فرماتے ہیں حصوں کے حساب

سے ہے۔

(٢٢٩٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : الشُّفْعَةُ ، وَالْقَسَامَةُ ، وَالْعَقْلُ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ.

(٢٢٩٨٥) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ شفعہ، تقسیم اور دیت، آدمیوں کے حساب سے ہے۔

(٢٢٩٨٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : هِيَ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ.

(٢٢٩٨٦) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ آدمیوں کے اعتبار سے ہے۔

(٢٢٩٨٧) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الشُّفْعَةُ عَلَى قَدْرِ الأَنْصِبَاءِ.

(٢٢٩٨٧) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ شفعہ حصوں کے اعتبار سے ہے۔

(٣٧٠) الشُّفْعَةُ بِالأَبْوَابِ وَالْحُدُودِ

دروازوں اور حدود میں شفعہ

(٢٢٩٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: الشُّفْعَةُ بِالْحُدُودِ، وَلاَ شُفْعَةَ بِالأَبْوَابِ.

(٢٢٩٨٨) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ چہار دیواری میں شفعہ ہے۔ لیکن ابواب میں شفعہ نہیں ہے۔

(٢٢٩٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الشُّفْعَةُ بِالأَبْوَابِ.

(عبدالرزاق ١٤٤٠٠)

(٢٢٩٨٩) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دروازوں میں شفعہ ہے۔

(٢٢٩٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : الشُّفْعَةُ لِلْحِيطَانِ.

(٢٢٩٩٠) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ شفعہ باغوں میں ہے۔

(٢٢٩٩١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الشُّفْعَةُ بِالأَبْوَابِ لَيْسَ بِشَيْءٍ ، إِنَّمَا الشُّفْعَةُ بِالْحُدُودِ.

(٢٢٩٩١) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ دروازوں میں شفعہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ شفعہ حدود میں ہے۔

(٣٧١) الصُّفْرُ بِالْحَدِيدِ نَسِيئَةً

پیتل کو لوہے کے مقابلہ میں ادھار فروخت کرنا

(٢٢٩٩٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الصُّفْرِ بِالْحَدِيدِ نَسِيئَةً ، فَكَرِهَ ذَلِكَ حَمَّادٌ ، وَلَمْ يَرَ الْحَكَمُ بِهِ بَأْسًا.

(٢٢٩٩٢) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے دریافت کیا کہ پیتل کو لوہے کے مقابلہ ادھار فروخت

کرنا کیسا ہے؟ حضرت حماد نے اِس کو ناپسند فرمایا: حضرت حکم نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(۳۷۲) الْمُكَاتَبُ يَجِيءُ بِمُكَاتَبَتِهِ جَمِيعًا

مکاتب اگر اپنا بدلِ کتابت سارا ایک ساتھ لے آئے

(۲۲۹۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَرَادَ مُكَاتَبٌ أَنْ يُعْطِيَ مَوْلاَهُ الْمَالَ كُلَّهُ ، فَقَالَ : لاَ آخُذُهُ إِلاَّ نُجُومًا ، فَكَتَبَ لَهُ عُثْمَانُ عِتْقَهُ ، وَأَخَذَ الْمَالَ وَقَالَ : أَنَا أُعْطِيكَهُ نُجُومًا ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الرَّجُلُ أَخَذَ الْمَالَ.

(۲۲۹۹۳) حضرت محمد سے مروی ہے کہ اگر مکاتب اپنا بدل کتابت سارا اکٹھا ادا کرنے کا ارادہ کرے، لیکن اس کے آقا نے کہا میں تو قسط قسط کر کے (تھوڑا، تھوڑا کر کے) لوں گا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غلام کو آزاد کرنے کا حکم دیا اور اس سے مال لے کر رکھ لیا فرمایا میں اُس کو تھوڑا تھوڑا کرتا رہوں گا، جب آقا نے یہ صورت حال دیکھی تو اُس نے سارا مال ایک ساتھ وصول کر لیا۔

(۲۲۹۹٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي ضَبَّةَ ، قَالَ : رُفِعَ إِلَى عُمَرَ مُكَاتَبٌ جَاءَ بِالْمَالِ يَحْمِله ، فَقَالَ مَوْلاَهُ : لاَ أَقْبَلُهُ مِنْك ، إِنَّمَا كَاتَبْتُك لآخُذَهُ مِنْك نُجُومًا فِي السِّنِينَ لِنَفَقَتِي ، وَلَعَلَّك مَعَ ذَلِكَ تَمُوتُ فَأَرِثُك ، فَأَمَرَ عُمَرُ بِالْمَالِ فَوَضَعَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، ثُمَّ أَجْرَاهُ عَلَيْهِ نُجُومًا وَأَمْضَى عِتْقَهُ.

(۲۲۹۹۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مسئلہ گیا کہ مکاتب اپنا سارا بدل کتابت ایک ساتھ لے آیا ہے لیکن آقا نے کہا میں اِس کو ایک ساتھ وصول نہیں کروں گا، میں نے اِس کو مکاتب اس لئے بنایا تھا کہ میں اپنے نفقہ کے طور پر اس سے دو سال تک تھوڑا تھوڑا کر کے وصول کرتا رہوں گا اور اِس دوران شاید یہ فوت ہو جائے تو اِس کا وارث بنوں، حضرت نے حکم دیا کہ مال اِس سے لے کر بیت المال میں رکھ دو، پھر اس کے آقا کو قسط وار دیتے رہو، اور اس کے غلام کے لئے آزادی کا فیصلہ فرما دیا۔

(۲۲۹۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ : أَنَّ رَجُلاً كَاتَبَ غُلاَمًا لَهُ ، فَنَجَّمَهَا عَلَيْهِ نُجُومًا ، فَأَتَاهُ بِمُكَاتَبَتِهِ كُلِّهَا ، فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا الْمَوْلَى إِلاَّ نُجُومًا ، فَأَتَى الْمُكَاتَبُ عُمَرَ فَأَرْسَلَ إِلَى مَوْلاَهُ ، فَجَاءَ فَعَرَضَ عَلَيْهِ الْمَالَ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَقَالَ عُمَرُ : يَا يَرْفَأُ ادْفَعْهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، وَقَالَ لِلْمَوْلَى : خُذْهَا نُجُومًا ، وَقَالَ لِلْمُكَاتَبِ : اذْهَبْ حَيْثُ شِئْتَ.

(۲۲۹۹۵) حضرت ابوبکر بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو مکاتب بنایا، اور اُس پر قسط وار بدل کتابت ادا کرنے کی شرط لگائی، مکاتب اپنا سارا بدل کتابت لے کر آیا، تو اُس کے آقا نے سارا ایک ساتھ وصول کرنے سے انکار کر دیا، وہ مکاتب حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اس کے آقا کی طرف بلاوا بھیجا، وہ آیا تو آپ نے اُس پر وہ سارا مال پیش کیا، لیکن اُس نے وصول کرنے سے انکار کر دیا، حضرت عمر نے فرمایا اے یرفأ! اِس مال کو بیت المال میں رکھ دے، اور آقا سے فرمایا بیت

المال سے قسط وار وصول کرتا رہے۔ اور غلام سے فرمایا تو جا تو آزاد ہے۔

(۳۷۳) فِي الْفُلْسِ بِالْفُلْسَيْنِ

ایک سکہ کی بیع دوسکوں کے ساتھ

(۲۲۹۹۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْفُلْسِ بِالْفُلْسَيْنِ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۲۹۹۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں ایک سکہ کی بیع دوسکوں کے بدلے ہاتھ در ہاتھ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۹۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۲۹۹۷) حضرت طاؤس سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۹۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْفُلْسِ بِالْفُلْسَيْنِ يَدًا بِيَدٍ.

(۲۲۹۹۸) حضرت حماد سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۷۴) الرَّجُلُ يَبِيعُ الْعَبْدَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

کوئی شخص ایسا غلام فروخت کرے جس پر قرضہ ہو

(۲۲۹۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عن الشعبي، عن عبدالله بْنِ عتبة وشريح: في الرجل يبيع العبد وعليه دين ، قَالَ : دَيْنُهُ عَلَى مَوْلاَهُ ، لاَ يُجَاوِزُ ثَمَنَهُ ، وَإِذَا بَاعَهُ وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي ابْتَاعَهُ يَعْنِي الْمُشْتَرِيَ.

(۲۲۹۹۹) حضرت شریح اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو ایسا غلام فروخت کرے جس پر قرض ہو، فرمایا: اُس کا قرض آقا کے ذمہ ہے۔ اُس کے ثمن سے تجاوز نہ کرے، اور اگر ایسا غلام فروخت کرے جس کے پاس مال ہو، تو اُس کا مال مشتری کے لئے ہوگا۔

(۲۳۰۰۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا بِيعَ الْعَبْدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي ابْتَاعَهُ ، ودينه على الذي باعه.

(۲۳۰۰۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی ایسا غلام فروخت کرے، جس پر قرض ہو اور اُس کے پاس مال بھی ہو، تو اُس کا مال مشتری کے لئے ہے، اور اُس کا قرضہ فروخت کرنے والے پر ہے۔

(۲۳۰۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ وَهِشَامٌ وَأَشْعَثُ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْعَبْدِ يباع وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، قَالَ : دَيْنُهُ عَلَى مَنْ بَاعَهُ وَأَكَلَ ثَمَنَهُ.

(۲۳۰۰۱) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ کوئی ایسا غلام فروخت کرے جس پر قرضہ ہو، فرمایا: اُس کا دین اُس پر ہے جس نے اُس کو فروخت کیا ہے، اور اُس کے ثمن کو کھایا ہے۔

(۲۳۰۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أُذَيْنَةَ أُتِيَ فِي عَبْدٍ رَكِبَهُ دَيْنٌ ، فَقَالَ : مَالُهُ بِدَيْنِهِ.

(۲۳۰۰۲) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن اُذینہ کے پاس غلام لایا گیا جس پر قرضہ تھا، فرمایا: اِس کے مال سے اِس کا قرضہ اتارا جائے گا۔

(۲۷۵) رَجُلٌ اشْتَرَى دَابَّةً فَسَافَرَ عَلَيْهَا ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا

کوئی شخص جانور خرید کر اُس پر سواری کرے پھر بعد میں اس میں عیب پائے

(۲۳۰۰۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ دَابَّةً فَسَافَرَ عَلَيْهَا ، فَلَمَّا رَجَعَ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ : أَنْتَ أَذِنْت لَهُ فِي ظَهْرِهَا.

(۲۳۰۰۳) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے جانور خریدا پھر اس پر سفر کیا، جب واپس آیا تو اس میں عیب پایا، وہ جھگڑا لے کر حضرت شریح کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: تو نے اُس پر سواری کر کے بیع کی اجازت دے دی ہے۔

(۲۳۰۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ غَيْلاَنَ ، عَنِ الْحَكَمِ : فِي رَجُلٍ اشْتَرَى دَابَّةً فَهَزَلَهَا ، ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا ، قَالَ : يَرُدُّهَا ، وَيَرُدُّ مَعَهَا مَا بَيْنَ الْهُزَالِ إِلَى السِّمَنِ.

(۲۳۰۰۴) حضرت حکم اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے جانور خریدا پھر اُس کو لاغر کر دیا پھر اس میں عیب پایا، آپ نے فرمایا: اُس کو واپس کر دے گا اور موٹے اور کمزور جانور کی قیمتوں میں جو فرق ہے وہ بھی واپس کرے گا۔

(۲۷٦) الشَّاهِدَانِ يَشْهَدَانِ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُهُمَا

دو گواہ گواہی دیں پھر اُن میں سے ایک رجوع کر لے

(۲۳۰۰٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ : أَنَّ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عِنْدَ شُرَيْحٍ ، فَأَمْضَى الْحُكْمَ ، ثُمَّ رَجَعَ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يَقْبَلْ شُرَيْحٌ رُجُوعَهُ.

(۲۳۰۰۵) حضرت ابو حصین سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے حضرت شریح کے پاس گواہی دی، آپ نے حکم نافذ فرما دیا، پھر اُن میں سے ایک گواہ نے گواہی سے رجوع کر لیا، تو حضرت شریح نے اُس کے رجوع کو قبول نہ فرمایا۔

(۲۳۰۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالَ : الْحُكْمُ لاَ تُرَدُّ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : تُرَدُّ.

(۲۳۰۰٦) حضرت حکم فرماتے ہیں فیصلہ واپس نہیں لیا جائے گا اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ فیصلہ واپس لے لیا جائے گا۔

(۲۳۰۰۷) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا بِشَهَادَةٍ ثُمَّ رَجَعَا جَمِيعًا ، فَحُكِمَ

بِهَا ، قَالَ :يُرَدُّ الْحُكْمُ.

(۲۳۰۰۷) حضرت حسن سے مروی ہے کہ دو گواہ گواہی دیں، پھر وہ دونوں رجوع کرلیں، جبکہ حکم نافذ ہو چکا ہو تو فرماتے ہیں کہ حکم رد کردیا جائے گا۔

(۲۳۰۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ :أَنَّ رَجُلاً شَهِدَ عِنْدَ شُرَيْحٍ بِشَهَادَةٍ ، فَجَاءَ فَرَجَعَ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :قَدْ قَبِلْنَا شَهَادَتَكَ.

(۲۳۰۰۸) حضرت ابو حصین سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت شریح کے پاس آ کر گواہی دی، پھر وہ دوبارہ آیا اور گواہی سے رجوع کرلیا، حضرت شریح نے فرمایا: ہم آپ کی شہادت قبول کر چکے ہیں۔

(۲۳۰۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ :إذَا مَضَى الْحُكْمُ جَازَتِ الشَّهَادَةُ ، وَيُغَرَّمُ الشَّاهِدُ إذَا رَجَعَ.

(۲۳۰۰۹) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ جب حکم جاری ہو جائے تو گواہی بھی جائز ہوگی اور اگر گواہی سے گواہ رجوع کرے تو اُس کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۳۷۷) الْقَوْمُ يَشْتَرِكُونَ فِي الزَّرْعِ

کچھ لوگ زراعت میں شریک ہوں

(۲۳۰۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي جَمِيلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :اشْتَرَكَ أَرْبَعَةُ رَهْطٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَرْعٍ ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ :قِبَلِي الأَرْضُ ، وَقَالَ الآخَرُ :قِبَلِي الْفَدَّانُ ، وَقَالَ الآخَرُ :قِبَلِي الْبَذْرُ ، وَقَالَ الآخَرُ :عَلَيَّ الْعَمَلُ ، فَلَمَّا اسْتُحْصِدَ الزَّرْعُ تَفَاتَوْا فِيهِ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ الزَّرْعَ لِصَاحِبِ الْبَذْرِ ، وَأَلْغَى صَاحِبَ الأَرْضِ ، وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَّانِ شَيْئًا مَعْلُومًا ، وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْعَمَلِ دِرْهَمًا كُلَّ يَوْمٍ ، قَالَ وَاصِلٌ :فَحَدَّثْت بِهِ مَكْحُولاً ، فَقَالَ :لَهَذَا الْحَدِيثُ أَحَبُّ إلَيَّ مِنْ وَصِيفٍ.

قَالَ وَكِيعٌ :أَحَبُّ من الزَّرْعِ إلَيْنَا التِّجَارَةُ بالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالطَّعَامِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ.

قَالَ وَكِيعٌ :وَنَرْجُو أَنْ يَكُونَ النِّصْفُ وَالثُّلُثُ وَالرُّبُعُ جَائِزًا ، لأَنَّ النَّاسَ يَعْمَلُونَ بِهِ.

(۲۳۰۱۰) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دور میں چار آدمیوں نے زراعت میں اشتراک کیا، ان میں سے ایک نے کہا: زمین میری طرف سے، دوسرے نے کہا: بیل میری طرف سے، تیسرے نے کہا: دانہ میری طرف سے، چوتھے نہ کہا: کام سارا میرے ذمہ، جب کھیتی تیار ہوگئی تو وہ مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ علیہ السلام نے دانہ والے کے لئے کھیتی، زمین والے کے لئے بھوسا، بیل والے کے لئے کچھ معلوم حصہ اور کام کرنے والے کے لئے ہر

دن کے حساب سے ایک درہم مقرر فرمادیا۔

حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مجھے نوکر سے (غلام) زیادہ پسند ہے، حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ ہمیں زراعت سے زیادہ سونے اور چاندی اور کھانے کی تجارت پسند ہے۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ ہمارا خیال ہے کہ مزارعت بالنصف، ثلث اور ربع بھی جائز ہے کیونکہ لوگ (بکثرت) یہ کرتے ہیں۔

(۳۷۸) مَنْ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا

بائع اور مشتری جب جدا نہ ہوں اُن کو اختیار ہے

(۲۳۰۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ. (مسلم ۴۶۔ ابن حبان ۴۹۱۳)

(۲۳۰۱۱) حضور اقدس صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا: بیع کرنے والوں کو الگ ہونے سے پہلے اختیار ہے، الایہ کہ ان کی بیع میں خیار کی شرط ہو (تب افتراق کے بعد بھی ان کو خیار ہوگا)۔

(۲۳۰۱۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(احمد ۳/ ۴۰۲۔ ابن حبان ۴۹۰۴)

(۲۳۰۱۲) حضور اقدس صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے تک اختیار ہے۔

(۲۳۰۱۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(ابوداؤد ۳۴۵۱۔ ابن ماجہ ۲۱۸۲)

(۲۳۰۱۳) حضور اقدس صلى الله عليه وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۰۱۴) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أيوب بْن عُتْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا مِنْ بَيْعِهِمَا ، أَوْ يَكُونُ بَيْنَهُمَا خِيَارٌ. (ابن حزم ۱۴۱۷)

(۲۳۰۱۴) حضور اقدس صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا: بیع کرنے والوں کو جدا ہونے تک اختیار ہے یا یہ کہ ان کے درمیان کوئی خیار شرط وغیرہ ہو۔

(٢٣٠١٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَعَطَاءٍ ، قَالاَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا عَنْ رِضًا.

(٢٣٠١٥) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیع کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک کہ وہ راضی ہو کر الگ نہ ہو جائیں۔

(٢٣٠١٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(٢٣٠١٦) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیع کرنے والوں کو الگ ہونے سے قبل اختیار ہے۔

(٢٣٠١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(٢٣٠١٧) حضرت شریح سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٠١٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ بِرْذَوْنًا ، فَأَرَادَ أَنْ يَرُدَّهُ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا ، فَقَضَى الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ ، فَشَهِدَ عِنْدَهُ أَبُو الضُّحَى ، أَنَّ شُرَيْحًا أُتِيَ فِي مِثْلِ ذَلِكَ فَرَدَّهُ عَلَى الْبَائِعِ ، فَرَجَعَ الشَّعْبِيُّ إِلَى قَوْلِ شُرَيْحٍ.

(٢٣٠١٨) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے ایک گھوڑا خریدا، پھر اُس نے الگ ہونے سے قبل واپس کرنا چاہا، لیکن حضرت شعبی نے بیع کو اُس پر لازم قرار دیا، تو ابوالضحیٰ نے آپ کے سامنے گواہی دی کہ حضرت شریح کے پاس بھی ایسا مسئلہ آیا تھا، آپ نے بائع پر مبیع کو واپس کر دیا تھا۔ حضرت شعبی نے حضرت شریح کے قول کی طرف رجوع فرما لیا۔

(٢٣٠١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا بَاعَ انْصَرَفَ لِيُوجِبَ الْبَيْعَ.

(٢٣٠١٩) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بیع کرنے والوں کو جدا ہونے تک اختیار ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب بیع کرتے تو وہاں سے پھر جاتے (الگ ہو جاتے) تاکہ بیع نافذ ہو جائے۔

(٢٣٠٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(٢٣٠٢٠) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ بیع کرنے والوں کو جدا ہونے تک اختیار ہے۔

(٢٣٠٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(٢٣٠٢١) حضرت سعید بن المسیب سے بھی یہی مروی ہے۔

(٢٣٠٢٢) حَدَّثَنَا أبو الأحوص ، عن عبد العزيز بْنِ رفيع ، عن ابن أبى مليكة ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(۲۳۰۲۲) حضور اقدس صَلَّاللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۷۹) مَنْ کَانَ یُوجِبُ الْبَیْعَ إذَا تَکَلَّمَ بِهِ

جو حضرات محض تکلم سے ہی بیع کو لازم قرار دیتے ہیں (یعنی مجلس سے جدا ہونا ضروری نہیں ہے)

(۲۳.۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ شُرَیْحٍ ، قَالَ :إذَا تَکَلَّمَ بِالْبَیْعِ جَازَ عَلَیْهِ.

(۲۳۰۲۳) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب خریداری کی بات مکمل ہوگئی تو اب بیع لازم ہوگی۔

(۲۳.۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شَیْخٍ مِنْ بَنِی کِنَانَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ یَقُولُ :إنَّمَا الْبَیْعُ عَنْ صَفْقَةٍ أَوْ خِیَارٍ.

(۲۳۰۲۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بیع یا تو صفقہ ہے یا پھر خیار ہے۔

(۲۳.۲٥) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ :الْبَیْعُ جَائِزٌ وَإِنْ لَمْ یَتَفَرَّقَا.

(۲۳۰۲۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بیع نافذ ہو جائے گی اگرچہ وہ الگ نہ بھی ہوں۔

(۳۸۰) الرَّجُلُ یَقُولُ إنْ بِعْتُك غُلاَمِی فَهُوَ حُرٌّ

کوئی شخص اگر یوں کہے کہ اگر میں نے اپنا غلام تجھے فروخت کیا تو آزاد ہے

(۲۳.۲٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِی رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ :إنْ بِعْتُك غُلاَمِی فَهُوَ حُرٌّ ، وَقَالَ الآخَرُ :إنِ اشْتَرَیْته فَهُوَ حُرٌّ ، قَالَ :یَعْتِقُ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ لأَنَّهُ حَنِثَ قَبْلَهُ.

(۲۳۰۲۶) حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے کہا: اگر میں نے اپنا غلام تجھے فروخت کیا، تو وہ آزاد ہے، دوسرے نے کہا: اگر میں نے اُس کو خریدا تو وہ آزاد ہے۔ فرمایا بائع کی طرف سے آزاد شمار ہوگا کیونکہ وہ پہلے حانث ہوا ہے۔

(۲۳.۲۷) حَدَّثَنَا إسْمَاعِیلُ ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِیِّ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ :هُوَ حُرٌّ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ لأَنَّهُ حَنِثَ أَوَّلَهُمَا.

(۲۳۰۲۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ بائع کی طرف سے آزاد ہوگا کیونکہ وہ ان دونوں میں پہلے حانث ہوا ہے۔

(۳۸۱) فِی الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

بیع محاقلہ اور بیع مزابنہ کا بیان

محاقلہ کہتے ہیں کہ زمین کو گندم کے بدلے کرایہ پر دینا، اور مزابنہ بولتے ہیں کٹی ہوئی کھجوروں کی درخت پر لگی ہوئی

کھجوروں کے ساتھ بیع کرنا۔

(۲۳.۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. (ابوداؤد ۳۳۹۳۔ ابن ماجه ۲۲۶۷)

(۲۳۰۲۸) حضور اقدس ﷺ نے بیع محاقلہ اور بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۳.۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. (مسلم ۸۲۔ ابوداؤد ۳۳۹۸)

(۲۳۰۲۹) حضور اقدس ﷺ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳.۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا.

(بخاری ۲۱۹۱۔ مسلم ۱۸۷۰)

(۲۳۰۳۰) آنحضرت ﷺ نے پھلوں کی کھجور کے ساتھ بیع کرنے کو منع فرمایا ہے، اور عریہ کی اجازت دی ہے، (عریہ کہتے ہیں کھجور کے درخت کسی کو پھل کھانے کے لئے دینا) کہ اندازے کے ساتھ بیع کی جائے اور اُس کا مالک تازہ کھجور کھائے۔

(۲۳.۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. (بخاری ۲۱۸۷۔ احمد ۱/ ۲۲۴)

(۲۳۰۳۱) آنحضرت ﷺ نے بیع محاقلہ اور بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۳.۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ ، أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرُ بِالتَّمْرِ إِلاَّ أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ. (بخاری ۲۳۸۴۔ مسلم ۱۱۷۰)

(۲۳۰۳۲) آنحضرت ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے، سوائے اصحاب عرایا کے، اُن کو اِس کی اجازت دی تھی کہ پھلوں کے ساتھ کھجور کی بیع کریں۔

(۲۳.۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ، فَالْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ ، وَالْمُزَابَنَةُ فِي النَّخْلِ.

(بخاری ۲۱۷۶۔ مسلم ۱۱۷۹)

(۲۳۰۳۳) آنحضرت ﷺ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ محاقلہ کھیتی میں ہوتا ہے اور مزابنہ کھجوروں میں۔

(۲۳.۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. (مسلم ۷۹ا۔ ترمذی ۱۲۲۴)

(۲۳۰۳۴) آنحضرت ﷺ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

(۲۳.۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ. (مسلم ۱۱۶۷۔ احمد ۲/ ۸)

(۲۳۰۳۵) آنحضرت ﷺ نے پھلوں کی کھجور کے بدلے بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۳.۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنة ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :بِعْت مَا فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ إِنْ زَادَ فَلَهُمْ وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ ، فَسَأَلْت ابْنَ عُمَرَ ؟ فَقَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ إِلاَّ أَنَّهُ قَدْ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا. (احمد ۲/ ۱۱۔ حاکم ۳۶۵)

(۲۳۰۳۶) حضرت اسماعیل الشیبانی فرماتے ہیں کہ میں نے درختوں کے سروں کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا کہ اگر زیادہ ہوئے تو اُن کے اور اگر کم ہوئے تو اُن پر ہیں، پھر میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔صرف عرایا میں اس کی اجازت دی ہے۔

(۲۳.۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ.

(۲۳۰۳۷) آنحضرت ﷺ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۳.۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ ، الْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ كَالْمُزَابَنَةِ فِي النَّخْلِ.

(۲۳۰۳۸) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ محاقلہ کھیتی میں ایسا ہی ہے جیسے مزابنہ کھجور میں۔

(۲۳.۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ. (ترمذی ۱۳۰۰۔ احمد ۵/ ۱۸۵)

(۲۳۰۳۹) آنحضرت ﷺ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

(۲۳.۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :التَّمْرُ بِالتَّمْرِ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ مُكَايَلَةً ، قَالَ :إِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا دِينَارٌ أَوْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۳۰۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کھجور کی دوسری کھجوروں کے بدلہ میں بیع کرنا جو درخت پر لگی ہو تو کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اگر دونوں کھجوروں کے مابین دینار یا دراہم بھی رکھے جائیں تب جائز ہے۔

(۲۳.۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ التَّمْرِ عَلَى رُؤُوسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ مَكِيلَةً إِذَا كَانَ فِيهِ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ أَوْ دِينَارٍ.

(۲۳۰۴۱) ابن عباس فرماتے ہیں کہ درخت پر لگی کھجوروں کو کیل کی ہوئی کھجوروں سے بدلنا جائز ہے۔ جب کہ اس میں دس درہم یا دینار رکھ دیئے جائیں۔

(٢٣.٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ. (مالك ٢٣)

(۲۳۰۴۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا۔

(٢٣.٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْنَا تَفْسِيرَ الْمُزَابَنَةِ اشْتِرَاءُ مَا فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ ، وَالْمُحَاقَلَةُ : اشْتِرَاءُ مَا فِي السُّنْبُلِ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ ، وَالْعَرَايَا : الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ النَّخْلَةُ يَرِثُهَا أَوْ يَشْتَرِيهَا فِي بُسْتَانِ الرَّجُلِ.

(۲۳۰۴۳) حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ ہم نے مزابنہ کی تفسیر یوں سے سنی ہے کہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو کٹی کھجوروں کے بدلے خریدنا، اور محاقلہ یہ ہے کہ خوشہ میں لگی ہوئی سے گندم یا جو خریدنا اور عرایا یہ ہے کہ: کسی آدمی کا درخت ہو، جس کا وارثت کے طور پر مالک بنا ہوا یا پھر کسی دوسرے کے باغ سے اس نے یہ درخت خریدا ہو۔

(٣٨٢) الْبُرُّ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً وَالذُّرَةُ بِالْحِنْطَةِ نَسِيئَةً

گیہوں کو کھجور کے بدلے ادھار فروخت کرنا، گھاس پوس کو گندم کے بدلے ادھار فروخت کرنا

(٢٣.٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُجَمِّعٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ قَالَ فِي الْبُرِّ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً : رِبًا.

(۲۳۰۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: گندم کو کھجور کے بدلے ادھار فروخت کرنا سود ہے۔

(٢٣.٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا إبراهيم بن يزيد، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّهُ كَرِهَ مُدَّيْ ذُرَةٍ بِمُدِّ حِنْطَةٍ نَسِيئَةً.

(۲۳۰۴۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ دو مٹھی بوسہ کی ایک مٹھی گندم کے مقابلہ بیع کو ناپسند کرتے ہیں۔

(٣٨٣) الرَّجُلُ يَشْتَرِي الشَّيْءَ عَلَى أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ

کوئی شخص چیز کو اس شرط پر خریدے کہ پہلے اس کو دیکھے گا

(٢٣.٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : اشْتَرَى عُمَرُ مِنْ رَجُلٍ فَرَسًا ، وَاسْتَوْجَبَهُ عَلَى إِنْ رَضِيَهُ ، وَإِلاَّ فَلاَ بَيْعَ بَيْنَهُمَا ، فَحَمَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ رَجُلاً مِنْ عِنْدِهِ ، فَعَطِبَ الْفَرَسُ ، فَجَعَلاَ بَيْنَهُمَا شُرَيْحًا ، فَقَالَ شُرَيْحٌ لِعُمَرَ : سَلِّمْ مَا ابْتَعْت ، أَوْ رُدَّ مَا أَخَذْت ، فَقَالَ لَهُ : قَضَيْت بِمُرِّ الْحَقِّ.
قَالَ زَكَرِيَّا : قَالَ عَامِرٌ : وَبَعَثَهُ عَلَى قَضَاءِ الْكُوفَةِ ، وَبَعَثَ كَعْبَ بْنَ سُورٍ عَلَى قَضَاءِ الْبَصْرَةِ.

(۲۳۰۴۶) حضرت عامر سے مروی ہے کہ حضرت عمر نے ایک شخص سے گھوڑا خریدا، اور فرمایا اگر تو راضی ہوگیا تو ثمن مجھ پر لازم ہو جائے گا، وگرنہ ہمارے درمیان بیع نہ ہوگی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے سامنے اُس پر ایک شخص کو سوار کیا، گھوڑا جلدی تھک گیا، حضرت شریح کو اُن کے درمیان حاکم بنایا، حضرت شریح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جو آپ نے خریدا ہے وہ سپرد کر دو یا جو آپ نے لیا ہے وہ واپس کر دو، حضرت عمر نے اُن سے فرمایا: آپ نے کڑوے حق کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔ حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اُن کو کوفہ کے قضاء کے لئے اور حضرت کعب بن سور کو بصرہ کے قضاء کے لئے بھیجا۔

(۲۳۰۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ: فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً عَلَى أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا ، وَقَطَعَ الثَّمَنَ ، فَمَاتَتْ ، فَضَمَّنَهُ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ.

(۲۳۰۴۷) حضرت سلمان بن ربیعہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے سے اس شرط پر سامان خریدا کہ اُس کو دیکھے گا، اور پھر ثمن کو ابھی ادا نہیں کیا اور وہ ہلاک ہوگیا۔ حضرت سلمان بن ربیعہ نے اُس کو ضامن بنایا۔

(۲۳۰۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ :فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ عَلَى أَنْ يَنْظُرَ إلَيْهَا فَمَاتَتْ ، قَالَ :يَضْمَنُ الْمُشْتَرِي.

(۲۳۰۴۸) حضرت عامر اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ آدمی اس شرط پر سامان خریدے کہ اُس کو دیکھے گا، پھر وہ ہلاک ہو جائے، فرمایا: مشتری ضامن ہوگا۔

(۲۳۰۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَضْمَنُ الْمُشْتَرِي إذَا كَانَ بِالْخِيَارِ.

(۲۳۰۴۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر خیار ہو تو مشتری ضامن ہوگا۔

(۲۳۰۵۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْمَتَاعَ عَلَى أَنَّهُ فِيهِ بِالْخِيَارِ فَهَلَكَ مِنْ عِنْدِهِ ، قَالَ :إنْ كَانَ سَمَّى الثَّمَنَ ، فَهُوَ لَهُ ضَامِنٌ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ سَمَّى الثَّمَنَ ، فَهُوَ فِيهِ مُؤْتَمَنٌ.

(۲۳۰۵۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص خیار کے ساتھ سامان خریدے، پھر وہ اُس کے پاس ہلاک ہو جائے، اگر تو اُس نے ثمن مقرر کر دیا ہے تو وہ ضامن ہوگا، اور اگر ثمن مقرر نہیں کیا تو وہ امانت دار ہے۔ (امانت پر ضمان نہیں آتی)۔

(۲۳۰۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ : إذَا كَانَ الْبَائِعُ بِالْخِيَارِ فَمَاتَتِ السِّلْعَةُ فَلَيْسَ عَلَى الْمُشْتَرِي شَيْءٌ.

وَقَالَ سُفْيَانُ :يَضْمَنُ الْقِيمَةَ.

(۲۳۰۵۱) اگر بیع میں بائع کو خیار ہو پھر سامان مشتری کے پاس ہلاک ہو جائے تو اُس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اُس پر قیمت لازم ہے۔

(٣٨٤) الرَّجُلُ يَسْأَلُ عِنْدَكَ الشَّهَادَةَ ؟ فَيَقُولُ لاَ

کوئی شخص پوچھے کہ تیرے پاس گواہ ہیں؟ وہ کہے کہ نہیں

(٢٣٠٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ : فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : عِنْدَكَ شَهَادَةٌ ؟ فَيَقُولُ : لاَ ، ثُمَّ يَجِيءُ فَيَشْهَدُ ، قَالَ : هِيَ جَائِزَةٌ.

(۲۳۰۵۲) حضرت عامر سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے سے پوچھے تیرے پاس گواہ ہیں؟ وہ کہے کہ نہیں۔ پھر وہ خود آ کر اس کے حق میں گواہی دے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ گواہی جائز ہے۔

(٢٣٠٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : شَهِدَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِشَهَادَةٍ عِنْدَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ لِرَجُلٍ ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَذْكُرُهُ شَيْئًا فِي شَهَادَتِهِ ، فَيَقُولُ : لاَ أَذْكُرُهُ ، وَلاَ أَحْفَظُ إلاَّ هَذَا ، ثُمَّ خَرَجَ فَذَكَرَ وَالْقَوْمُ قُعُودٌ ، فَقَالَ : إنَّ هَذَا سَأَلَنِي شَيْئًا فِي شَهَادَةٍ كُنْت لاَ أَذْكُرُهُ لَهُ ، وَإِنِّي قَدْ ذَكَرْته وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّ مَا قَالَ حَقٌّ وَأَنَا أَشْهَدُ بِهِ.

(۲۳۰۵۳) حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن محمد حضرت ابان بن عثمان کے پاس ایک شخص کی گواہی کے لئے حاضر ہوئے، اُس شخص نے آپ کو گواہی میں ایک بات یاد دلائی، آپ فرمانے لگے کہ مجھے یاد نہیں آ رہا اور میں نے اس کے علاوہ یاد بھی نہیں کیا، پھر نکلے اور آپ کو یاد آ گیا ابھی لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: اس نے مجھ سے گواہی کے متعلق کچھ سوال کیا تھا جو مجھے یاد نہیں تھا اور اب مجھے یاد آ گیا ہے، میں گواہی دیتا ہوں جو اُس نے کہا وہ سچ ہے اور میں اُس پر گواہی دیتا ہوں۔

(٣٨٥) فِي بَيْعِ الْمُكَاتَبِ

مکاتب کی بیع کا بیان

(٢٣٠٥٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ الْمُكَاتَبِ.

(۲۳۰۵۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مکاتب کی بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٣٠٥٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَوْ عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُبَاعَ الْمُكَاتَبُ إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ مِمَّنْ يَشْتَرِيهِ وَيَضْمَنُ عِتْقَهُ ، وَلاَ يُبَاعُ لِلرِّقِّ.

(۲۳۰۵۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر مکاتب پر بدل کتابت باقی ہو اور جس سے خریدا تھا اُس کو فروخت کیا جائے، اور اُس کو آزاد کرنے کا ضامن بنایا جائے، تو کوئی حرج نہیں، غلامی کے لئے اُس کو فروخت نہیں کیا جائے گا۔

(٢٣٠٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ بَرِيرَةَ أَتَتْهَا وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْتَرِيهَا عَلَى أَنَّ وَلاَئَهَا لِمَوَالِيهَا؟ فَقَالَ: اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

(بخاری ۲۵۶۳۔ مسلم ۱۱۴۳)

(۲۳۰۵۶) حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ جو مکاتبہ تھیں، میرے پاس آئیں تو میں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں اِس کوخریدلوں تو کیا اِس کی ولاء اِس کے آقا کو ملے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِس کوخرید کر آزاد کردو، ولاء اُس کوملتی ہے جو آزاد کرے۔

(۳۸٦) فِي وَلَدِ الْمُكَاتَبَةِ إِذَا مَاتَتْ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهَا

مکاتبہ باندی فوت ہو جائے اور اُس پر بھی بدل کتابت باقی ہو تو اِس کے بچوں کا حکم......

(۲۳۰۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ امْرَأَةً كُوتِبَتْ، فَوَلَدَتْ وَلَدَيْنِ فِي مُكَاتَبَتِهَا، ثُمَّ مَاتَتْ، فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ؟ فَقَالَ: إِنْ أَقَامَا بِكِتَابَةِ أُمِّهِمَا فَذَلِكَ لَهُمَا، فَإِذَا أَدَّيَا عَتَقَا.

(۲۳۰۵۷) حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ ایک عورت (لونڈی) سے کتابت کی گئی۔ پھر اُس نے حالتِ کتابت میں دو بچے جنے۔ پھر اُس کا انتقال ہو گیا، اُس کے متعلق حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: اگر اُس کی اولاد اپنی والدہ کی کتابت پر قائم رہنا چاہیں تو اُن کو اجازت ہے، جب وہ ادا کریں گے تو آزاد ہو جائیں گے۔

(۲۳۰۵۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: وَلَدُ الْمُكَاتَبَةِ بِمَنْزِلَتِهَا، يَعْتِقُونَ بِعِتْقِهَا وَيَرِقُّونَ بِرِقِّهَا، فَإِنْ مَاتَتْ سَعَوْا فِيمَا بَقِيَ مِنْ مُكَاتَبَتِهَا، فَإِنْ أَدَّوْا عَتَقُوا، وَإِنْ عَجَزُوا أُرِقُّوا.

(۲۳۰۵۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مکاتبہ کے بچے اُس کے مرتبہ میں ہیں، اُس کی آزادی کے ساتھ آزاد ہو جائیں گے، اور اُس کی غلامی کے ساتھ غلام رہیں گے، اور اگر اُن کی والدہ کا انتقال ہو جائے تو جو بدلِ کتابت رہ گیا ہے اُس کی ادائیگی کی کوشش کریں گے اگر تو وہ ادا کر دیا وہ آزاد ہو جائیں گے اور اگر ادا نہ کر پائے تو غلام رہیں گے۔

(۲۳۰۵۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: وَلَدُهُ بِمَنْزِلَتِهِ فِي السَّعْيِ. يَعْنِي: الْمُكَاتَبَ.

(۲۳۰۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مکاتب کی اولاد بھی بدل کتابت کی ادائیگی کی کوشش میں اسی کے مثل ہے۔

(۳۸۷) الْعُمْرَى، وَمَا قَالُوا فِيهَا

عمریٰ کے متعلق جو وارد ہوا ہے

العمری بولتے ہیں کہ آدمی اپنا گھر کسی کو دے دے پھر جب دینے والا فوت ہو جائے تو وہ گھر ورثاء کی طرف لوٹ آتا

ہے۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ اس طرح کیا کرتے تھے۔

(٢٣٠٦٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْعُمْرَى لِلْوَارِثِ. (ابوداؤد ۳۵۵۴۔ نسائی ۶۵۵۲)

(۲۳۰۶۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری والے مکان کو ورثاء کے لئے قرار دیا۔

(٢٣٠٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ : أَنَّ طَارِقًا قَضَى بِالْعُمْرَى لِلْوَارِثِ لِقَوْلِ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۱۲۴۷)

(۲۳۰۶۱) حضرت طارق نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کی بناء پر عمری والے مکان کا وارثوں کے لئے فیصلہ فرمایا۔

(٢٣٠٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ عُمْرَى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا ، فَهُوَ لَهُ. (ابن ماجه ۲۳۷۹۔ نسائی ۶۵۸۴)

(۲۳۰۶۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جو گھر کسی کے حوالے کر دے وہ اُسی کیلئے ہوگا۔

(٢٣٠٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِمَنْ أُعْمِرَهَا. (احمد ۱/ ۲۵۰)

(۲۳۰۶۳) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری والا مکان جائز ہے، اُس کے لئے جس نے اُس کو عمری کے طور پر دیا ہے۔

(٢٣٠٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْعُمْرَى مِيرَاثٌ لأَهْلِهَا أو جائزة لأهلها. (ترمذی ۱۳۴۹۔ ابوداؤد ۳۵۴۴)

(۲۳۰۶۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری والا مکان اس میں رہنے والے کی میراث ہے یا پھر جائز فرمایا۔

(٢٣٠٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ لاَ تُعْمِرُوهَا ، فَمَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ سَبِيلُ الْمِيرَاثِ.

(مسلم ۲۷۔ احمد ۳/ ۳۰۲)

(۲۳۰۶۵) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے اموال کو اپنے پاس ہی رکھو ان کو عمری نہ بناؤ، جو مکان کو عمری بنائے وہ میراث کے راستہ پر ہے۔

(٢٣٠٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ.

(۲۳۰۶۶) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو عمری کے طور پر کوئی مکان مل گیا تو وہ اسی کا ہے اور اُس کی وفات کے بعد اُس کے ورثاء کا۔

(۲۳۰۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعُمْرَى مِيرَاثٌ. (نسائی ۶۵۳۶۔ احمد ۵/ ۱۸۹)

(۲۳۰۶۷) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمریٰ میں بھی میراث جاری ہوگی۔

(۲۳۰۶۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ ، قَالَ :كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ شُرَيْحٍ إِذْ أَتَاهُ قَوْمٌ يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فِي عُمْرَى جُعِلَتْ لِرَجُلٍ حَيَاتَهُ ، فَقَالَ :هِيَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ يُنَاشِدُهُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :لَقَدْ لاَمَنِي هَذَا عَلَى أَمْرٍ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۳۰۶۸) حضرت سلمہ بن کہیل فرماتے ہیں کہ ہم حضرت شریح کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، لوگ اُن کے پاس عمریٰ والے مکان کے لئے جو ایک شخص نے زندگی کے لئے وقف کیا ہوا تھا، آئے، آپ نے فرمایا: یہ اُس کا مالک ہے اُس کی زندگی اور اُس کے مرنے کے بعد بھی، جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا وہ جھگڑا اور ہجو کرتے ہوئے آپ کی طرف متوجہ ہوا۔ حضرت شریح نے فرمایا: اس شخص نے میری ایسے فیصلہ میں ملامت کی ہے جو حضور اس سے قبل کر چکے ہیں۔

(۲۳۰۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ يَصْنَعُ بِهَا مَا شَاءَ.

(۲۳۰۶۹) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو کوئی مکان عمریٰ کے طور پر مل جائے تو وہ اس کا ہے۔ وہ جو چاہے اس مکان کے ساتھ کر سکتا ہے۔

(۲۳۰۷۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الْعُمْرَى بَتَاتٌ.

(۲۳۰۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عمریٰ والا مکان بھی گھریلو سامان کی طرح ہی ہے (یعنی یہ بھی ملکیت ہے)۔

(۲۳۰۷۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ :إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنَ أَخِي نَاقَةً حَيَاتَهُ ، فَنَمَتْ حَتَّى صَارت إِبلاً ، فَمَا ترى فِيهَا ؟ قَالَ :هِيَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ ، فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ :إِنَّمَا جَعَلْتُهَا صَدَقَةً ، قَالَ :ذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا.

(۲۳۰۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اعرابی آیا اور عرض کیا: میں نے اپنے بھتیجے کو ایک اونٹنی کا بچہ دیا تھا اُس کی زندگی بھر کے لئے، اُس نے اُس کو پالا یہاں تک کہ اب وہ بڑا اونٹ بن گیا ہے، آپ کی اُس کے بارے میں کیا رائے ہے؟ فرمایا وہ زندگی اور مرنے کے بعد بھی اُسی کے لئے ہے۔ اعرابی نے کہا پھر میں نے اُس کو صدقہ کر دیا۔ فرمایا: پھر تو یہ پہلے سے بھی زیادہ تجھ سے دور ہو گی۔ (یعنی واپسی کی کوئی راہ نہیں ہے)

(۲۳۰۷۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ السُّكْنَى؟ قَالَ :تَرْجِعُ إِلَى وَرَثَةِ الْمُسْكِنِ ، فَقُلْتُ : يَا أَبَا عِمْرَانَ أَلَيْسَ كَانَ يُقَالُ :مَنْ مَلَكَ شَيْئًا حَيَاتَهُ ، فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ ومَوْتَه ؟ قَالَ :ذَلِكَ فِي الْعُمْرَى.

(٢٣٠٧٢) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سکنی (رہائشی مکان) کے متعلق سوال کیا؟ آپ نے جواب دیا کہ وہ گھر اس شخص کے ورثاء کو ملے گا جس نے رہنے کے لیے دیا تھا میں۔ میں نے عرض کیا: اے ابو عمران کیا مسئلہ یوں نہیں ہے؟ کہ جو کسی چیز کا زندگی کے لئے مالک بنا وہ اُس کی زندگی اور مرنے کے بعد بھی مالک رہے گا؟ آپ نے فرمایا یہ عمری کے بارے میں ہے۔

(٢٣.٧٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :إِذَا أَعْطَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ الدَّارَ حَيَاتَهُ فَهِيَ لَهُ حَيَاتَهُ وَبَعْدَ مَوْتِهِ.

(٢٣٠٧٣) حضرت حسن فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی کو زندگی بھر کے لئے گھر دے، وہ زندگی اور مرنے کے بعد بھی اُسی کا ہے۔

(٢٣.٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ:جَائَهُ رَجُلٌ أَعْمَى يُخَاصِمُ فِي أَمَةٍ أُعْمِرَهَا ، فَقَضَى بِهَا شُرَيْحٌ لِلَّذِى أَعْمَرَهَا ، فَقَالَ الرَّجُلُ :قَضَيْتَ عَلَيَّ ، فَقَالَ :مَا أَنَا قَضَيْتُ عَلَيْكَ ، وَلَكِنْ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ مَلَكَ شَيْئًا حَيَاتَهُ ، فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْته.

(بیہقی ١٧٥- عبدالرزاق ١٦٨٨٠)

(٢٣٠٧٤) حضرت شریح کے پاس ایک نابینا شخص باندی کے متعلق (اس کو عمری بنایا تھا) جھگڑا کرتے ہوئے آیا، حضرت شریح نے جس نے اُس کو عمری بنایا تھا اُس کے حق میں فیصلہ فرمایا، اُس شخص نے کہا آپ نے میرے خلاف فیصلہ کیا؟ آپ نے فرمایا: میں نے تیرے خلاف فیصلہ نہیں دیا بلکہ آنحضرت ﷺ نے فیصلہ فرما دیا تھا: جو زندگی بھر کے لئے کسی چیز کا مالک بنے وہ زندگی اور مرنے کے بعد اُسی کی ہے۔

(٢٣.٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ حَيَاتك فهى له حياته وَمَوْتَهُ.

(٢٣٠٧٥) حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا جب کسی نے یہ کہہ کر مکان دوسرے کو دیا کہ یہ تا زندگی اب تیرا ہے تو یہ مکان مرنے کے بعد بھی اسی کا ہوگا۔

(٢٣.٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ.

(٢٣٠٧٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو عمری کے طور پر کوئی مکان مل گیا تو وہ گھر اُس کا اور اُس کے ورثاء کے لئے ہے۔

(٢٣.٧٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ لاَ تُعْمِرُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَإِنَّهُ لِمَنْ أُعْمِرَهُ. (مسلم ٢٧- احمد ٣/ ٣١٧)

(۲۳۰۷۷) آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے انصار کے لوگو! اپنے مکانوں میں رہو اُن کو عمری نہ بناؤ، جو شخص کسی چیز کو عمری بنا دے تو وہ اس شخص کا ہی ہوگا کہ جس کو عمری کے طور پر دے دیا گیا۔

(۲۳.۷۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لأَهْلِهَا.

(احمد ۴/ ۹۷۔ ابو یعلی ۷۳۳۱)

(۲۳۰۷۸) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری والا مکان اس میں رہنے والوں کے لیے استعمال کرنا جائز ہے۔

(۲۳.۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ بَتْلَةً ، لَيْسَ لِلْمُعْطِي فِيهَا شَرْطٌ وَلاَ ثُنْيَا.

(بخاری ۲۶۲۵۔ مسلم ۱۲۴۶)

(۲۳۰۷۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے عمری کا فیصلہ اُس کے لئے فرمایا اور عقبہ کے لئے، دینے والے کے لئے، اُس میں کوئی شرط اور استثنا نہیں ہے۔

(۲۳.۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لأَهْلِهَا ، أَوْ مِيرَاثٌ لأَهْلِهَا.

(مسلم ۳۲۔ احمد ۲/ ۳۶۸)

(۲۳۰۸۰) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری والا مکان ورثاء کے لئے نافذ ہے۔

(۳۸۸) مَنْ قَالَ لِصَاحِبِ الْعُمْرَى أَنْ يَرْجِعَ

جو حضرات عمری والے کو رجوع کرنے کا اختیار دیتے ہیں

(۲۳.۸۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ :يَرْجِعُ صَاحِبُ الْعُمْرَى مَا دَامَا حَيَّيْنِ.

(۲۳۰۸۱) حضرت حکم اور حضرت حماد فرماتے ہیں، جب تک عمری پر دینے اور لینے والا دونوں زندہ ہوں اس وقت تک صاحب عمری رجوع کرسکتا ہے۔

(۳۸۹) فِي الرُّقْبَى ، وَمَا سَبِيلُهَا

رُقبی کا بیان

رُقبی کہتے ہیں ایک شخص دوسرے سے کہے کہ میں نے یہ گھر تجھے ہبہ کردیا ہے اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہوگیا تو یہ میری

طرف پھر لوٹ جائے گا، اور اگر میں تجھ سے پہلے فوت ہو گیا تو یہ تمہارا ہو گا۔

(۲۳۰۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقْبَى، وَقَالَ:مَنْ أُرْقِبَ رُقْبَى فَهِيَ لَهُ.(نسائی ۶۵۷۶۔ احمد ۲/ ۲۶)

(۲۳۰۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبی سے منع فرمایا اور فرمایا: جس کو رقبی کے طور پر کوئی مکان مل گیا تو وہ اسی کا ہے۔

(۲۳۰۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَنْظَلَةُ ، عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَحِلُّ الرُّقْبَى ، فَمَنْ أُرْقِبَ رُقْبَى فَهِيَ فِي سَبِيلِ الْمِيرَاثِ. (ابوداؤد ۳۵۵۴۔ عبدالرزاق ۱۶۹۱۳)

(۲۳۰۸۳) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقبی حلال نہیں ہے۔ جس کو رقبی میں کو مکان مل جائے تو وہ میراث میں تقسیم ہو گا۔

(۲۳۰۸۴) حَدَّثَنَا ابن علية ، عن ابن أبي نجيح ، عن طاوس قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ رُقْبَى ، مَنْ أُرْقِبَ رُقْبَى فَهِيَ لورثة المرقب.

(۲۳۰۸۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رقبی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جس کو رقبی کے طور پر کوئی مکان مل جائے تو وہ دینے والے کے ورثاء کا ہو گا۔

(۲۳۰۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:قَالَ عَلِيٌّ:الْعُمْرَى وَالرُّقْبَى سَوَاءٌ.

(۲۳۰۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا عمری اور رقبی کا حکم برابر ہے۔

(۲۳۰۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَسَّانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ :مَنْ أُعْمِرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ لاَ تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْمَرَهَا ، وَالرُّقْبَى مِثْلُهَا ، قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ :مَا الرُّقْبَى ؟ قَالَ :قَوْلُ الرَّجُلِ :هِيَ لِلآخِرِ مِنِّي وَمِنْك.

(۲۳۰۸۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں جس شخص کو عمری کے طور پر مکان مل جائے تو وہ زندگی میں اس کا ہو گا اور مرنے کے بعد اس کے ورثاء کو ملے گا۔ ایسا مکان واپس عمری میں دینے والے کو نہیں ملے گا اور رقبی بھی اس کی مثل ہے۔ میں نے مجاہد رحمہ اللہ سے پوچھا کہ رقبی کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رقبی کہتے ہیں کہ کوئی آدمی یوں کہے کہ یہ مکان ہم دونوں میں جو زیادہ دیر زندہ رہا اسی کا ہو گا۔

(۲۳۰۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الرُّقْبَى وَالْعُمْرَى سَوَاءٌ ، قَالَ وَكِيعٌ :الْعُمْرَى وَالْهِبَةُ وَالْعَطِيَّةُ وَالنُّحْلَةُ إِذَا قُبِضَتْ فَهِيَ جَائِزَةٌ.

(۲۳۰۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عمری اور رقبی برابر ہیں۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ عمری، ہبہ، عطیہ اور قرضہ پر جب قبضہ کر لیا جائے وہ نافذ ہو جاتا ہے۔

(٣٩٠) فِي عَسْبِ الْفَحْلِ

(٢٢.٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ. (احمد ٢/ ٢٩٩ـ دارمی ٢٦٢٣)

(٢٣٠٨٨) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سانڈ کو جفتی کے لئے دینے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢.٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ أَبِي كُلَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :نُهِيَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ.

(٢٣٠٨٩) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢.٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ ، قَالَ : كُنْتُ تَيَّاسًا فَنَهَانِي الْبَرَاءُ عَنْ عَسْبِي.

(٢٣٠٩٠) حضرت ابو معاذ فرماتے ہیں کہ ہم چرواہے تھے، حضرت براء نے ہمیں سانڈ کو جفتی پر دینے سے منع فرمایا۔

(٢٢.٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :مِنَ السُّحْتِ ضِرَابُ الْفَحْلِ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ.

(٢٣٠٩١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا سانڈ کو جفتی کے لئے دینا، زانیہ کا مہر اور حجام کی کمائی حرام ہے۔

(٢٢.٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَرْقِ الْفَحْلِ. (مسلم ١١٩٧ـ نسائی ٦٢٦٦)

(٢٣٠٩٢) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سانڈ کو جفتی پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٩١) مَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ

جن حضرات نے اِس کی اجازت دی ہے

(٢٢.٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عِيسَى السَّعْدِيُّ ، قَالَ :قُلْتُ لِلْحَسَنِ :إِنَّ لَنَا تُيُوسًا نُؤَاجِرُهَا ، قَالَ :لاَ بَأْسَ مَا لَمْ تُحْلَبْ ، أَوْ تُبْسَر.

(٢٣٠٩٣) حضرت ولید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے پوچھا: ہماری بکریاں ہیں ہم اُن کو اجرت پر دیتے ہیں۔ فرمایا: جب تک دودھ نہ نکالے اور جفتی کے لئے نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٢.٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ تَأْخُذْ عَلَى ضِرَابِ الْفَحْلِ أَجْرًا ، وَلاَ بَأْسَ أَنْ تُعْطِيَ إِذَا لَمْ تَجِدْ مَنْ يُطْرِقُكَ.

(۲۳۰۹۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ سانڈ کو جفتی پر دے کر اجرت مت لو اگر اس کی کوئی خبر گیری کرنے والا نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۰۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ :كَانُوا يَدْخُلُونَ عَلَى عَلْقَمَةَ وَهُوَ يُقْرِعُ غَنَمَهُ يَعْنِي يُنْزِي عَلَيْهَا التَّيْسَ وَيَعْلِفُ وَيَحْلُبُ.

(۲۳۰۹۵) حضرت المسیب بن رافع فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علقمہ کے پاس تشریف لے گئے، تو جفتی کروائی جا رہی تھی اور چارہ کھلا رہے تھے اور دودھ نکال رہے تھے۔

(۳۹۲) مِنْ كَرِهَ أَنْ يُسْلَمَ مَا يُكَالُ فِيمَا يُكَالُ

جو حضرات اِس کو ناپسند کرتے ہیں کہ کیل شدہ چیز کی کیل شدہ کے ساتھ بیع سلم کی جائے

(۲۳۰۹۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ :لاَ يُسْلَمُ مَا يُكَالُ فِيمَا يُكَالُ، وَلاَ يُسْلَمُ مَا يُوزَنُ فِيمَا يُوزَنُ.

(۲۳۰۹۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کیلی چیزوں کی کیلی چیزوں کے مقابلہ میں بیع سلم نہ کی جائے اسی طرح وزنی چیزوں کی وزنی چیزوں کے بدلے بیع سلم نہ کی جائے۔

(۲۳۰۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لاَ تُسْلِمُ طَعَامًا فِي طَعَامٍ ، وَلاَ لَحْماً فِي لَحْمٍ ، وَكَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُسْلِمَ طَعَامًا فِي الشَّاةِ الْقَائِمَةِ.

(۲۳۰۹۷) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ کھانے کی کھانے کے بدلہ میں بیع سلم نہیں کی جائے گی اور نہ ہی گوشت کی گوشت کی بدلہ میں بیع سلم کی جائے گی۔ البتہ وہ اس بات میں حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کھانے کی بیع سلم زندہ بکری کے ساتھ کی جائے۔

(۲۳۰۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، قَالَ :قَالَ الشَّعْبِيُّ :لاَ تَشْتَرِ شَيْئًا يُكَالُ بِشَيْءٍ يكال إلَى أَجَلٍ.

(۲۳۰۹۸) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ کیلی چیزوں کی کیلی چیزوں کے ساتھ سلم کرتے ہوئے مت فروخت کرو۔

(۲۳۰۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَقَتَادَةَ :أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُسْلِمَ طَعَامًا فِي طَعَامٍ.

(۲۳۰۹۹) حضرت حسن اور حضرت قتادہ کھانے کی کھانے کے بدلہ سلم کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۳۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُسْلِمَ مَا يُكَالُ فِيمَا يُكَالُ ، وَمَا يُوزَنُ فِيمَا يُوزَنُ ، إنَّمَا هُوَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ.

(۲۳۱۰۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ کیلی چیزوں کی کیلی چیزوں کے ساتھ اور وزنی چیزوں کی وزنی چیزوں کے ساتھ سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بے شک یہ کھانے کے بدلہ میں کھانا وصول کرنا ہے۔

(۳۹۳) الرَّجل یدفعُ المَال مُضارَبَة عَلَى أَنَّهُ ضَامِنٌ

کوئی شخص مال مضاربت اِس شرط پر دے کہ وہ ضامن ہے

(۲۳۱۰۱) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي الرَّجُلِ يَدْفَعُ إِلَى الرَّجُلِ مَالاً مُضَارَبَةً أَنَّهُ ضَامِنٌ ، قَالَ :لَيْسَ بِضَامِنٍ.

(۲۳۱۰۱) حضرت عطاء سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو کسی کو مال مضاربت اس شرط پر دے کہ وہ اس مال کا ضامن بھی ہوگا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ ضامن نہیں ہوگا۔

(۲۳۱۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :كُلُّ شَرْطٍ فِي مُضَارَبَةٍ ، فَهُوَ رِبًا وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ.

(۲۳۱۰۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ مضاربت میں ہر قسم کی شرط سود ہے۔اور یہی حضرت قتادہ کا قول ہے۔

(۲۳۱۰۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالاً مُضَارَبَةً وَضَمَّنَهُ إِيَّاهُ ، قَالَ :الرِّبْحُ بَيْنَهُمَا ، وَلاَ يُلْتَفَتُ إِلَى ضَمَانِهِ.

(۲۳۱۰۳) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے کو مال مضاربت دیا اور اُس کو ضامن بنایا؟ آپ نے فرمایا: جو نفع ہے وہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور اُس کے ضمان کی طرف التفات نہ کیا جائے گا۔

(۳۹٤) فِي عَبْدِ الذِّمِّيِّ أَوْ أَمَتِهِ تُسْلِم

ذمی کا غلام یا باندی مسلمان ہو جائے

(۲۳۱۰٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :إِذَا كَانَ لِلْمُشْرِكِ مَمْلُوكٌ فَأَسْلَمَ ، انْتُزِعَ مِنْهُ فَبِيعَ لِلْمُسْلِمِينَ وَرُدَّ ثَمَنُهُ عَلَى صَاحِبِهِ.

(۲۳۱۰۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مشرک کا غلام اگر مسلمان ہو جائے، تو اُس سے لے کر وہ غلام مسلمانوں کو فروخت کر دیا جائے گا اور اُس کا ثمن اُس کے مشرک آقا کو دے دیا جائے گا۔

(۲۳۱۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ :أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِبَيْعِ رَقِيقِ أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا أَسْلَمُوا.

(۲۳۱۰۵) حضرت عمر بن عبد العزیز ذمیوں کے غلاموں کو بیچ دینے کا حکم فرماتے ہیں اگر وہ اسلام لے آئیں۔

(۲۳۱۰٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا أَسْلَمَتْ أُمُّ وَلَدِ النَّصْرَانِيِّ سَعَتْ فِي قِيمَتِهَا ، وَإِذَا

أَسْلَمَتْ أَمَةٌ بَاعَهَا.

(۲۳۱۰۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر نصرانی کی ام ولد مسلمان ہو جائے وہ اپنی قیمت کی ادائیگی کی کوشش کرے گی، اور اگر باندی اسلام لے آئے تو اُس کو فروخت کر دیا جائے گا۔

(۲۲۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمَ عَبْدُ الذِّمِّيِّ فُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَوْلاَهُ.

(۲۳۱۰۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر ذمی کا غلام مسلمان ہو جائے تو اُس کے اور اُس کے آقا کے درمیان جدائی کر دی جائے گی۔

(۲۲۱۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنْ كَانَ من فتيتهم فَأَسْلَمَ ، فَهُوَ حُرٌّ ، وَمَا اشْتَرَوْا مِنْ سَبْيِ الْمُسْلِمِينَ فَأَسْلَمَ بِيعَ فِي الْمُسْلِمِينَ.

(۲۳۱۰۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ذمیوں کے غلاموں میں سے جو مسلمان ہو جائے وہ آزاد ہو جائے گا، اگر ذمی مسلمانوں کے کسی قیدی کو خرید لیں پھر وہ مسلمان ہو جائے تو وہ غلام مسلمانوں کو فروخت کر دیا جائے گا۔

(۲۲۱۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمَ عَبْدُ الذِّمِّيِّ رُفِعَ إِلَى الإِمَامِ فَبَاعَهُ فِي الْمُسْلِمِينَ ، وَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَى مَوْلاَهُ. وَقَالَ الْحَسَنُ : لاَ يَخْدِمِ مُسْلِمٌ كَافِرًا.

(۲۳۱۰۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر ذمی کا غلام مسلمان ہو جائے تو اُس کو امیر کے پاس لے جایا جائے گا اور اُس کو مسلمانوں کو فروخت کر دیا جائے، اور اُس کا ثمن اُس کے آقا کو دے دیا جائے گا۔

(۲۲۱۱۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ أَنْ لاَ يَسْتَرِقَّ كَافِرٌ مُسْلِمًا.

(۲۳۱۱۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ سنت پختہ ہو چکی ہے کہ کافر شخص مسلمان کو غلام نہیں بنا سکتا۔

(۳۹۵) مَنْ كَرِهَ أَنْ يُعْطِي الشَّيْءَ وَيَأْخُذَ أَكْثَرَ مِنْهُ

جو حضرات اِس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ کچھ دے کر اُس سے زیادہ وصول کیا جائے

(۲۲۱۱۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : ﴿ وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴾ قَالَ : لاَ تُعْطِ لِتَزْدَادَ.

(۲۳۱۱۱) حضرت ابراہیم قرآن پاک کی آیت ﴿ وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ زیادہ وصول کرنے کے لئے مت دے۔

(۲۲۱۱۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: لاَ تُعْطِ الْعَطِيَّةَ فَتُرِيدُ أَنْ تَأْخُذَ أَكْثَرَ مِنْهَا.

(۲۳۱۱۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایسا عطیہ مت دے کہ اُس سے زیادہ وصول کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

(۲۳۱۱۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ نُبَیْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاکِ:﴿وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَکْثِرُ﴾ قَالَ :لاَ تُعْطِ لِتُعْطَی أَکْثَرَ مِنْہُ.

(۲۳۱۱۳) حضرت ضحاک قرآن پاک کی آیت ﴿ وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَکْثِرُ ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ مت دے کہ اُس سے زیادہ عطاء کیا جائے۔

(۲۳۱۱۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِی رَوَّادٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الضَّحَّاکَ :﴿وَمَا آتَیْتُمْ مِنْ رِبًا لِیَرْبُوَا فِی أَمْوَالِ النَّاسِ فَلاَ یَرْبُوا عِنْدَ اللہِ﴾ قَالَ :ہَذَا کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاصَّۃً.

(۲۳۱۱۴) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی آیت ﴿وَمَا آتَیْتُمْ مِنْ رِبًا لِیَرْبُوَا فِی أَمْوَالِ النَّاسِ فَلاَ یَرْبُوا عِنْدَ اللہِ﴾ فرمایا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص تھا۔

(۲۳۱۱۵) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ ہَارُونَ ، عَنْ سُفْیَانَ بْنِ حُسَیْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِی قَوْلِہِ :﴿وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَکْثِرُ﴾ قَالَ :لاَ تَمْنُنْ عَمَلَکَ عَلَی رِبًا لِتَسْتَکْثِرَ عَلَی رَبِّکَ.

(۲۳۱۱۵) حضرت حسن اللہ کے ارشاد ﴿وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَکْثِرُ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اپنے عمل پر زیادتی کی تمنا نہ کر کہ تیرے عمل میں زیادتی ہو۔

(۲۳۱۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِی بَزَّۃَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِی قَوْلِہِ :﴿وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَکْثِرُ﴾ قَالَ: لاَ تُعْطِی شَیْئًا تَطْلُبُ أَکْثَرَ مِنْہُ.

(۲۳۱۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَلاَ تَمْنُنْ تَسْتَکْثِرُ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ کوئی چیز دے کر اُس سے زیادہ طلب مت کر۔

(۲۳۱۱۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِیَّۃَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، قَالَ :الرَّجُلُ یُعْطِی لِیُثَابَ عَلَیْہِ ، ﴿وَمَا آتَیْتُمْ مِنْ رِبًا لِیَرْبُوَا فِی أَمْوَالِ النَّاسِ فَلاَ یَرْبُوا عِنْدَ اللہِ﴾.

(۲۳۱۱۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اس لئے دے کہ اُس پر اُس کو زیادہ ملے وہ اس حکم میں ہے ﴿وَمَا آتَیْتُمْ مِنْ رِبًا لِیَرْبُوَا فِی أَمْوَالِ النَّاسِ فَلاَ یَرْبُوا عِنْدَ اللہِ﴾

(۲۳۱۱۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاہِدٍ ، قَالَ :الْہَدَایَا.

(۲۳۱۱۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہدایا مراد ہیں۔

(۲۳۱۱۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ أَبِی خَالِدٍ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ، قَالَ: کَانَ الرَّجُلُ یُعْطِی قَرَابَتَہُ لِیُکْثِرَ بِذَلِکَ مَالَہُ.

(۲۳۱۱۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک شخص اپنے رشتہ دار کو دیتا تھا تا کہ اُس سے زیادہ مال وصول کرے۔

(۲۳۱۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِکْرِمَۃَ ، ﴿وَمَا آتَیْتُمْ مِنْ رِبًا لِیَرْبُوَا فِی أَمْوَالِ النَّاسِ فَلاَ یَرْبُوا عِنْدَ اللہِ﴾ ہُوَ الَّذِی یَتَعَاطَی النَّاسُ بَیْنَہُمْ مِنَ الْمَعْرُوفِ الْتِمَاسَ الثَّوَابِ.

(۲۳۱۲۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَمَا آتَيْتُم مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَا فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوا عِنْدَ اللهِ﴾ جو سے مراد وہ عطایا ہیں جو لوگ آپس میں ثواب کی نیت سے لیتے دیتے ہیں۔

(۳۹۶) فِي الإِذْنِ عَلَى حَوَانِيتِ السُّوقِ

بازار کی دکانوں میں جانے کی اجازت لینا

(۲۳۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى حَوَانِيتِ السُّوقِ إذْنٌ.

(۲۳۱۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بازار کی دکانوں کے لئے اجازت ضروری نہیں ہے۔ (اجازت لینا ضروری نہیں ہے)۔

(۲۳۱۲۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَابْنُ عُلَيَّةَ وَعَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إذَا فَتَحَ السُّوقِي بَابَهُ وَجَلَسَ ، فَقَدْ أَذِنَ.

(۲۳۱۲۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب دکاندار دروازہ کھول کر بیٹھ جائے، تو اجازت شمار ہوگی۔

(۲۳۱۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ إبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَخَيْثَمَةُ وَأَصْحَابُنَا يَأْتُونَا فِي حَوَانِيتِ السُّوقِ فَلاَ يَزِيدُونَ عَلَى أَنْ يَقُولُوا :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، ثُمَّ يَدْخُلُونَ.

(۲۳۱۲۳) حضرت اعمش سے مروی ہے حضرت ابراہیم التیمی اور حضرت ابراہیم نخعی، حضرت خیثمہ اور ہمارے اصحاب جب ہمارے پاس بازار کی دکان میں تشریف لاتے تو صرف السلام علیکم فرماتے پھر داخل ہو جاتے۔

(۲۳۱۲۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ :أَنَّهُ قِيلَ لَهُ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَأْذِنُ عَلَى حَوَانِيتِ السُّوقِ ؟ فَقَالَ :وَمَنْ يُطِيقُ مَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُطِيقُ؟

(۲۳۱۲۴) حضرت عکرمہ سے کہا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بازار کی دکانوں میں جانے کی اجازت لیتے تھے؟ فرمایا جس چیز کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ طاقت رکھتے تھے اُس کی طاقت کون رکھ سکتا ہے۔

(۲۳۱۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَأْتِينِي فِي حُجْرَةِ بُرِّيٍّ فَيَقُولُ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ يَلِجُ.

(۲۳۱۲۵) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ ہماری دکان پر تشریف لاتے تو پہلے السلام علیکم فرماتے پھر داخل ہوتے۔

(۲۳۱۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الْعَالِيَةِ يَأْتِي فِي بَيْتِ بُرِّيٍّ فَيَقُولُ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَلِجُ ؟ فَأَقُولُ : رَحِمَكَ اللَّهُ ، إنَّمَا هِيَ السُّوقُ ، فَيَقُولُ :إنَّ الرَّجُلَ رُبَّمَا خَلاَ عَلَى حِسَابِهِ وَرُبَّمَا خَلاَ عَلَى الدَّرَاهِمِ يَتَفَقَّدُهَا.

(۲۳۱۲۶) حضرت شعیب سے مروی ہے کہ حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ غلہ والے کمرے میں تشریف لاتے تو پوچھتے کہ السلام علیکم کیا میں داخل ہو جاؤں؟ میں نے عرض کیا اللہ آپ پر رحم فرمائے یہ تو بازار ہے! فرمانے لگے، بعض اوقات انسان اپنا حساب کر رہا ہوتا ہے اور بعض اوقات دراہم کو شمار کر رہا ہوتا ہے۔

(۲۳۱۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ مُجَاهِدٍ فِي سُوقِ الْكُوفَةِ وَخِيَامٌ لِلْخَيَّاطِينَ مُقْبِلَةٌ عَلَى السُّوقِ مِمَّا يَلِي دُورَ بَنِي الْبَكَّاءِ ، فَقَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَأْذِنُ فِي مِثْلِ هَذِهِ قَالَ : وَقُلْتُ : كَيْفَ يَصْنَعُ ؟ قَالَ : كَانَ يَقُولُ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَلِجُ ؟ ثُمَّ يَلِجُ.

(۲۳۱۲۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں حضرت مجاہد کے ساتھ کوفہ کے بازار میں تھا، درزیوں کے خیمے (چبوترے) بنو البکاء کے گھروں سے ملا ہوا جو بازار تھا اُس کے سامنے نصب تھے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ان سے اس کی اجازت لیتے تھے۔ میں نے عرض کیا کس طرح کرتے تھے؟ فرمایا: وہ فرماتے تھے السلام علیکم کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟ پھر داخل ہوتے۔

(۲۳۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيّ ، عَنْ دِرْهَمٍ أَبِي عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ وَهُوَ فِي السُّوقِ ، فَاسْتَظَلَّ بِخَيْمَةِ الْفَارِسِيِّ ، فَجَعَلَ الْفَارِسِيُّ يَدْفَعُهُ ، عَنْ خَيْمَتِهِ وَجَعَلَ عَلِيٌّ يَقُول : إنَّمَا أَسْتَظِلُّ مِنَ الْمَطَرِ ، فَأُخْبِرَ الْفَارِسِيُّ بَعْدُ أَنَّهُ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يَضْرِبُ صَدْرَهُ.

(۲۳۱۲۸) حضرت درھم ابو عبید المحاربی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بازار میں دیکھا کہ بارش شروع ہوگئی، آپ ایک فارسی کے خیمہ کے سایے میں کھڑے ہو گئے۔ وہ فارسی آپ کو دھکیلنے لگا۔ علی رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ میں تو صرف بارش سے بچنے کے لیے یہاں رکا ہوں۔ بعد میں جب اس فارسی کو پتہ چلا کہ یہ علی رضی اللہ عنہ تھے تو وہ اپنے سینہ پر ہاتھ مارنے لگا۔

(۲۹۷) فِي شَهَادَةِ النِّسَاءِ فِي الْعِتْقِ وَالدَّيْنِ وَالطَّلاَقِ

آزادی، دین اور طلاق کے معاملات میں عورتوں کی گواہی کا حکم

(۲۳۱۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ امْرَأَتَيْنِ فِي عِتْقٍ.

(۲۳۱۲۹) حضرت شریح رحمہ اللہ آزادی کے معاملہ میں دو عورتوں کی گواہی قبول فرماتے (جائز قرار دیتے) تھے۔

(۲۳۱۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ امْرَأَتَيْنِ فِي عِتْقٍ ، إحْدَاهُمَا خَالَة. يَعْنِي : مَعَهُمَا رَجُلٌ.

(۲۳۱۳۰) حضرت شریح رحمہ اللہ دو عورتوں کی گواہی عتق کے معاملہ میں قبول فرما (جائز قرار فرما) لیتے تھے اگر اُن کے ساتھ ایک مرد بھی ہو۔

(۲۳۱۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ

فِی الْعَتَاقَةِ وَالدَّیْنِ وَالْوَصِیَّةِ. یَعْنِی :مَعَ الرَّجُلِ.

(۲۳۱۳۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ عورتوں کی گواہی مردوں کے ساتھ آزادی، دین اور وصیت میں جائز ہے۔

(۲۳۱۳۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسْرَائِیلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَیْحٍ :أَنَّہُ کَانَ یُجِیزُ شَہَادَةَ النِّسَاءِ فِی الْحُقُوقِ.

(۲۳۱۳۲) حضرت شریح عورتوں کی گواہی حقوق میں جائز قرار دیتے تھے۔

(۲۳۱۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَہْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ شَہَادَةُ النِّسَاءِ إلاَّ فِی الدَّیْنِ.

(۲۳۱۳۳) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ عورتوں کی گواہی دین کے علاوہ معاملات میں جائز نہیں۔

(۲۳۱۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ جُوَیْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاکِ ، قَالَ :یُجِیزُ شَہَادَةَ النِّسَاءِ.

(۲۳۱۳۴) حضرت ضحاک ؒ عورتوں کی گواہی کو جائز قرار دیتے تھے۔

(۲۳۱۳۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُبَارَکٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :تَجُوزُ شَہَادَتُہُنَّ فِی الدَّیْنِ وَفِیمَا لاَ بُدَّ مِنْہُ.

(۲۳۱۳۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ دین اور جو چیزیں ضروری ہوں ان میں دو عورتوں کی گواہی جائز ہے۔

(۲۳۱۳۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسْمَاعِیلُ بْنُ أَبِی خَالِدٍ ، قَالَ :سَأَلَ الْمُغِیرَةُ بْنُ سَعِیدٍ الشَّعْبِیَّ :أَتَجُوزُ شَہَادَةُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَتَیْنِ فِی الطَّلاَقِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۳۱۳۶) حضرت مغیرہ بن سعید سے دریافت کیا گیا کہ طلاق کے معاملہ میں مرد کے ساتھ دو عورتوں کی گواہی معتبر ہے؟ فرمایا: ٹھیک ہے۔

(۲۳۱۳۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِیرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْخِرِّیتِ ، عَنْ أَبِی لَبِیدٍ :أَنَّ عُمَرَ أَجَازَ شَہَادَةَ النِّسَاءِ فِی الطَّلاَقِ.

(۲۳۱۳۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ طلاق کے معاملہ میں عورتوں کی گواہی کو جائز (نافذ) قرار دیتے تھے۔

(۲۹۸) الرَّجُلُ یَبِیعُ ثَمَرَتَہُ وَیَبْرَأُ مِنَ الصَّدَقَةِ

کوئی شخص پھل فروخت کرے، اور صدقہ سے بری ہو جائے

(۲۳۱۳۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِی کَثِیرٍ الْحَنَفِیِّ ، عَنْ أَبِی ہُرَیْرَةَ :أَنَّہُ کَرِہَ أَنْ یَبِیعَ ثَمَرَتَہُ وَیَتَبَرَّأَ مِنَ الصَّدَقَةِ.

(۲۳۱۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پھل کو فروخت کر کے، اُس کے صدقہ سے بری ہونے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۳۱۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ، عَنْ أَیُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، قَالَ :لاَ یَبْرَأُ مِنَ الصَّدَقَةِ.

(۲۳۱۳۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ صدقہ سے بری نہ ہوگا۔

(۲۳۱٤۰) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا بِعْتَ ثَمَرَتَكَ أَوْ ثَمَرَةَ حَائِطِكَ فَالصَّدَقَةُ فِي الْحَائِطِ.

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ : هِيَ عَلَى الْمُبْتَاعِ.

(۲۳۱۴۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب آپ اپنے پھل فروخت کرو، یا باغ کے پھل فروخت کرو، تو صدقہ باغ میں ہے۔

(۳۹۹) فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ

کوئی شخص (والد) اپنے بچے کے مال میں سے کچھ لے لے

(۲۳۱٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ ، وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ.

(احمد ٦/ ٤٢۔ ابن حبان ٤٢٦١)

(۲۳۱۴۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پاکیزہ مال جو آدمی کھاتا ہے وہ ہے جو وہ اپنی کمائی سے کھائے، اور اس کا بیٹا بھی اس کی کمائی میں سے ہے۔

(۲۳۱٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ : أَنَّ رَجُلاً خَاصَمَ أَبَاهُ فِي مَالٍ كَانَ أَصَابَهُ ، إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَنْتَ وَمَالُكَ لأَبِيكَ. (ابن ماجه ٢٢٩١)

(۲۳۱۴۲) حضرت محمد بن المنکدر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد سے جھگڑا کرتے ہوئے آیا، جس نے اُس کا مال لیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اور تیرا مال دونوں تیرے والد کے ہیں۔

(۲۳۱٤۳) حَدَّثَنَا خلف بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْوَلَدُ مِنْ كَسْبِ الْوَالِدِ. (طبرانی ٥١٣٢)

(۲۳۱۴۳) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹا والد کی کمائی میں سے ہے۔

(۲۳۱٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِي ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَلَدُ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ ، مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِهِ.

(ابو داؤد ٣٥٢٣۔ احمد ١٢٦)

(۲۳۱۴۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیٹا والد کی پاکیزہ کمائی میں سے ہے۔

(۲۳۱٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمَّتِهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوِهِ. (ترمذی ۱۳۵۸۔ احمد ۱۶۲)

(۲۳۱۴۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۱٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :يَأْكُلُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ مَا شَاءَ ، وَلاَ يَأْكُلُ الْوَلَدُ مِنْ مَالِ وَالِدِهِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ.

(۲۳۱۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ والد اپنی اولاد کے مال میں سے جو چاہے استعمال کر سکتا ہے، لیکن اولاد (لڑکا) والد کے مال میں سے بغیر اجازت استعمال نہیں کر سکتا۔

(۲۳۱٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :قَالَتْ عَائِشَةُ :وَلَدُ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ ، يَأْكُلُ مِنْ مَالِهِ مَا شَاءَ.

(۲۳۱۴۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ آدمی کا بیٹا اُس کی کمائی میں سے ہے، وہ اُس کے مال میں سے جو چاہے استعمال کر سکتا ہے۔

(۲۳۱٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبِي غَصَبَنِي مَالِي ، فَقَالَ :أَنْتَ وَمَالُكَ لأَبِيكَ.

(۲۳۱۴۸) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے والد نے میرا مال غصب کر لیا ہے، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے والد کے ہیں۔

(۲۳۱٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :يَأْكُلُ الْوَالِدُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ مَا شَاءَ ، وَلاَ يَأْكُلُ الْوَلَدُ مِنْ مَالِ وَالِدِهِ إِلاَّ بِطِيبِ نَفْسِهِ.

(۲۳۱۴۹) حضرت سعید بن المسیب ارشاد فرماتے ہیں کہ والد اپنی اولاد کے مال میں سے جو چاہے استعمال کر سکتا ہے، لیکن لڑکا اپنے والد کے مال میں سے بغیر اجازت اور طیب نفس کے استعمال نہیں کر سکتا۔

(۲۳۱٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَوَكِيعٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، مِثْلَهُ.

(۲۳۱۵۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۱٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۳۱۵۱) حضرت جابر سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۱٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الرَّجُلُ فِي حِلٍّ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ.

(۲۳۱۵۲) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی کے لئے اپنے بیٹے کے مال کو استعمال کرنا حلال اور جائز ہے۔

(۲۳۱٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :صَنَعَ رَجُلٌ فِي مَالِهِ شَيْئًا وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَبَاهُ

، قَالَ هِشَامٌ :قَالَ أَبِي :فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ أَبَا بَكْرٍ ، أَوْ عُمَرَ فَقَالَ :أُرْدُدْه عَلَيْهِ فَإِنَّمَا هُوَ سَهْمٌ مِنْ كِنَانَتِكَ. (عبدالرزاق ۱۶۶۲۷)

(۲۳۱۵۳) حضرت عروہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے کا مال استعمال کیا اور اس سے اجازت نہ لی، پھر آنحضرت ﷺ، حضرت ابوبکر یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس کو واپس کر دو، بے شک وہ تمہاری بہو کا حصہ ہے۔

(۲۳۱۵۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :كَانَ عَطَاءٌ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ مَا شَاءَ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ.

(۲۳۱۵۴) حضرت عطاء اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے بیٹے کے مال میں سے جو چاہے، بغیر اجازت استعمال کر لے۔

(۲۳۱۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :أَنْتَ مِنْ هِبَةِ اللهِ لأَبِيكَ ، أَنْتَ وَمَالُكَ لأَبِيكَ ، ثُمَّ قَرَأَ :﴿يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ﴾.

(۲۳۱۵۵) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ تو اللہ کی طرف سے اپنے والد کے لئے ہبہ ہے، تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ﴿يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ﴾.

(۲۳۱۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ :أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبِي اجْتَاحَ مَالِي ، فَقَالَ :أَنْتَ وَمَالُكَ لأَبِيكَ.

(ابو داؤد ۳۵۲۳۔ احمد ۲/ ۲۰۴)

(۲۳۱۵۶) حضرت عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے والد نے میرا مال لے لیا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے والد ہی کے ہیں۔

(۴۰۰) مَنْ قَالَ لاَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ اپنے بیٹے کے مال میں سے بغیر اجازت نہیں استعمال کر سکتا

(۲۳۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :عَلَى الْوَلَدِ أَنْ يَبَرَّ وَالِدَهُ ، وَكُلُّ إِنْسَانٍ أَحَقُّ بِالَّذِي لَهُ.

(۲۳۱۵۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ والد کے لئے اپنی اولاد کے ساتھ حسن سلوک کرنا ضروری ہے، اور ہر انسان اُس چیز کا زیادہ حق دار ہے جس کا وہ مالک ہے۔

(۲۳۱۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ :أَيَعْتَصِرُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ

مَا شَاءَ ؟ فَقَالَ : مَا أَدْرِی مَا هَذَا ؟.

(۲۳۱۵۸) حضرت ابن عون سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت قاسم بن محمد سے روایت کیا کہ کیا کوئی شخص (والد) اپنے بیٹے کے مال میں سے جو چاہے بغیر اجازت استعمال کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا یہ کیا ہے؟

(۲۲۱۵۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :قَالَ خُذْ مِنْ مَالِ وَلَدِكَ مَا أَعْطَيْتَهُ ، وَلاَ تَأْخُذْ مِنْهُ مَا لَمْ تُعْطِهِ.

(۲۳۱۵۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اپنے بیٹے کے مال سے وہ لے جو وہ دے اور جو وہ نہ دے وہ مت لے۔

(۲۲۱۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ :أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ نَحَرَ جَزُورًا ، فَجَاءَ سَائِلٌ فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا هِيَ لِي ، فَقَالَ حَمْزَةُ : يَا أَبَتَاهُ ، فَأَنْتَ فِي حِلٍّ فَأَطْعِمْ مِنْهَا مَا شِئْتَ.

(۲۳۱۶۰) حضرت سالم سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ ذبح فرمایا: ایک سائل نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ یہ میرا مال نہیں ہے۔ حضرت حمزہ نے کہا کہ ابا جان یہ آپ کے لیے بھی حلال ہے۔ آپ اس میں سے جسے چاہیں کھلا سکتے ہیں۔

(۲۲۱۶۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يُنْفِقُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ إذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ.

(۲۳۱۶۱) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اگر والد محتاج ہو تو وہ اتنا ہی خرچ کرے گا جتنا اُس نے اُس پر خرچ کیا تھا۔

(۲۲۱۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : الرَّجُلُ أَحَقُّ بِمَالِ وَلَدِهِ إذَا كَانَ صَغِيرًا ، فَإِذَا كَبُرَ وَاحْتَازَ مَالَهُ كَانَ أَحَقَّ بِهِ.

(۲۳۱۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر بیٹا چھوٹا ہو تو والد اُس کے مال کا زیادہ حق دار ہے۔ اور جب بیٹا بڑا ہو جائے اور اپنا مال علیحدہ کر لے تو پھر بیٹا زیادہ حق دار ہے۔

(٤٠١) مَا يَحِلُّ لِلْوَلَدِ مِنْ مَالِ أَبِيهِ

اولاد کے لئے والد کے مال میں سے جو حلال ہے

(۲۲۱۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ رَجُلٌ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ :إنَّ أَبِي يَحْرِمُنِي مَالَهُ ، يَقُولُ :لاَ أُعْطِيكَ مِنْهُ شَيْئًا ، قَالَ :كُلْ مِنْ مَالِ أَبِيكَ بِالْمَعْرُوفِ.

(۲۳۱۶۳) حضرت عمرو سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت جابر بن زید سے دریافت کیا کہ میرے والد نے مجھے اپنے مال سے

محروم کیا ہوا ہے، اور کہتا ہے کہ میں اس میں سے تجھے کچھ نہ دوں گا، آپ نے فرمایا: اپنے والد کے مال میں سے معروف طریقہ سے استعمال کر لے۔

(٤٠٢) مَنْ كَانَ يَقْضِي بِالشُّفْعَةِ لِلْجَارِ

جو حضرات پڑوسی کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرماتے ہیں

(٢٣١٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ :قضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ لِلْجِوَارِ.

(۲۳۱۶۴) حضرت علی اور حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پڑوسی کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔

(٢٣١٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا ، وَعَبْدَ اللهِ يَقُولاَنِ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِوَارِ. (نسائی ۶۳۰۴۔ عبدالرزاق ۱۴۳۸۳)

(۲۳۱۶۵) حضور ﷺ نے پڑوسی کے حق میں فیصلہ فرمایا۔

(٢٣١٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ يَبْلُغُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ. (بخاری ۶۹۷۷۔ ابو داؤد ۳۵۱۰)

(۲۳۱۶۶) حضرت ابو رافع سے مرفوعاً مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے۔

(٢٣١٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ. (ابو داؤد ۳۵۱۱۔ احمد ۵/ ۱۲)

(۲۳۱۶۷) حضرت سمرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھر کا پڑوسی (شفعہ کے ذریعہ) اُس گھر کا زیادہ حق دار ہے۔

(٢٣١٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ إذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا يُنْتَظَرُ بِهَا ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا.

(ابو داؤد ۳۵۱۲۔ احمد ۳/ ۳۰۳)

(۲۳۱۶۸) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر پڑوسیوں کا راستہ ایک ہو تو گھر کا پڑوسی شفعہ کا زیادہ حق دار ہے، اور اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کیا جائے گا۔

(٢٣١٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الشَّفِيعُ أَوْلَى مِنَ الْجَارِ ، وَالْجَارُ أَوْلَى مِنَ الْجُنُبِ. (عبدالرزاق ۱۴۳۹۰)

(٢٣١٦٩) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: شفعہ کرنے والا پڑوسی سے زیادہ حق دار ہے اور پڑوسی نزدیک والے سے زیادہ حق دار ہے۔ (یا پھر یہ مطلب ہے کہ شفعہ کرنے والا پڑوسی ہو تو وہ زیادہ حق دار ہے اور پڑوسی نزدیک بھی ہو تو زیادہ حق دار ہے)۔

(٢٣١٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ السُّلَمِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِوَارِ. (عبدالرزاق ١٤٣٨٤)

(٢٣١٧٠) حضور اقدس ﷺ نے پڑوسیوں کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔

(٢٣١٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ :أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى شُرَيْحٍ :أَنْ يَقْضِيَ بِالْجِوَارِ ، قَالَ :فَكَانَ شُرَيْحٌ يَقْضِي لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ عَلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ.

(٢٣١٧١) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت شریح کو خط لکھا کہ پڑوسیوں کے لئے شفعہ کا فیصلہ کریں، حضرت شریح کوفہ میں رہنے والے شخص کا شام کے رہائشی پر شفعہ کا فیصلہ فرماتے تھے۔

(٢٣١٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الْخَلِيطُ أَحَقُّ مِنَ الشَّفِيعِ ، وَالشَّفِيعُ أَحَقُّ مِنَ الْجَارِ ، وَالْجَارُ أَحَقُّ مِمَّنْ سِوَاهُ.

(٢٣١٧٢) حضرت شعبی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ شریک شفیع سے زیادہ حق دار ہے، اور شفیع پڑوسی سے زیادہ حق دار ہے اور پڑوسی باقیوں سے زیادہ حق دار ہے۔

(٢٣١٧٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الشَّرِيكُ أَحَقُّ بِالشُّفْعَةِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فَالْجَارُ.

(٢٣١٧٣) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ شریک شفعہ کا زیادہ حق دار ہے، اور اگر کوئی شریک نہ ہو تو پھر پڑوسی زیادہ حق دار ہے۔

(٢٣١٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: الْخَلِيطُ أَحَقُّ مِنَ الْجَارِ ، وَالْجَارُ أَحَقُّ مِنْ غَيْرِهِ.

(٢٣١٧٤) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ شریک پڑوسی سے زیادہ اور پڑوسی باقیوں سے زیادہ حق دار ہے۔

(٢٣١٧٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ كَانَ يَقْضِي بِالْجِوَارِ.

(٢٣١٧٥) حضرت عمرو بن حریث پڑوسیوں کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرماتے تھے۔

(٢٣١٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرْضٌ لَيْسَ فِيهَا لأَحَدٍ قَسْمٌ وَلاَ شِرْكٌ إِلاَّ الْجِوَارُ ، قَالَ :الْجِوَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ مَا كَانَ.

(ابن ماجہ ٢٤٩٦۔ طحاوی ١٢٤)

(٢٣١٧٦) حضرت شرید فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک زمین میں کسی کے لئے کوئی حصہ اور شرکت

نہیں ہے، صرف اِس کا پڑوسی ہے، اس میں شفعہ کس کا حق ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پڑوسی اپنے شفعہ کا زیادہ حق دار ہے۔

(۲۳۱۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَتْ لَهُ شَرِكَةٌ فِي أَرْضٍ أَوْ رَبْعَةٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ شَرِيكَهُ ، فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ. (مسلم ۱۲۲۹۔ ابو داؤد ۳۵۰۷)

(۲۳۱۷۷) حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا زمین یا مکان میں شرکت ہو، اُس کے لئے شریک کی اجازت کے بغیر اُس کا بیچنا جائز نہیں ہے، اس کا شریک چاہے تو خود خریدے اور اگر چاہے تو نہ خریدے۔

(٤٠٢) فِي الشُّفْعَةِ لِلذِّمِّيِّ وَالأَعْرَابِيِّ

ذمی اور اعرابی کے لئے حق شفعہ

(۲۳۱۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: الشُّفْعَةُ لِلْمُشْرِكِ وَالأَعْرَابِيِّ وَغَيْرِهِما. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : لاَ شُفْعَةَ لأَعْرَابِيٍّ ، وَلاَ مُشْرِكٍ.

(۲۳۱۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مشرک اور اعرابی کے لئے حق شفعہ ہے، حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مشرک اور اعرابی کے لئے حق شفعہ نہیں ہے۔

(۲۳۱۷۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُهَاجِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَيْسَ لأَعْرَابِيٍّ، وَلاَ لِمَنْ لاَ يَسْكُنُ الْمِصْرَ شُفْعَةٌ.

(۲۳۱۷۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اعرابی اور اُس شخص کے لئے جو شہر میں رہائش پذیر نہیں ہے اُس کے لئے حق شفعہ نہیں ہے۔

(۲۳۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لَيْسَ لِلْيَهُودِيِّ وَلاَ النَّصْرَانِيِّ شُفْعَةٌ.

(۲۳۱۸۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ یہودی اور نصرانی کو حق شفعہ نہیں ہے۔

(۲۳۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ أَبِي فَرْوَة، قَالَ: حَدَّثَنِي جَارٌ لِي: أَنَّ شُرَيْحًا قَضَى لِنَصْرَانِيٍّ بِشُفْعَةٍ.

(۲۳۱۸۱) حضرت مقدام ابو فروہ سے مروی ہے کہ حضرت شریح ؒ نے ایک نصرانی کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۳۱۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ شُفْعَةٌ.

(۲۳۱۸۲) حضرت عمر بن عبد العزیز نے تحریر فرمایا کہ یہودی اور نصرانی کو حق شفعہ حاصل ہے۔

(۲۳۱۸۳) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ لِيَهُودِيٍّ ، وَلاَ نَصْرَانِيٍّ شُفْعَةٌ.

(۲۳۱۸۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ یہودی اور نصرانی کو حق شفعہ حاصل نہیں۔

(۲۲۱۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :قَالَ لنَا سُفْيَانُ :لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ شُفْعَةٌ.

(۲۳۱۸۴) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ یہودی اور نصرانی کو حق شفعہ حاصل ہے۔

(۲۲۱۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ لَا يَرَى لِلْكُفَّارِ شُفْعَةً.

(۲۳۱۸۵) حضرت حسن ؒ کفار کے لئے حق شفعہ میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٤٠٤) فِي الشُّفْعَةِ لِلأَعْرَابِيِّ

اعرابی کے لئے حق شفعہ

(۲۲۱۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :لِلأَعْرَابِيِّ شُفْعَةٌ.

(۲۳۱۸۶) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اعرابی کے لئے حق شفعہ ہے۔

(۲۲۱۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :لِلأَعْرَابِيِّ شُفْعَةٌ ، قَالَ وَكِيعٌ :قَالَ لَهُ شُفْعَةٌ.

(۲۳۱۸۷) حضرت حکم اور حضرت وکیع سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۲۱۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لاَ شُفْعَةَ لِلأَعْرَابِيِّ.

(۲۳۱۸۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اعرابی کو حق شفعہ حاصل نہیں ہے۔

(۲۲۱۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَشْوَعَ ، قَالَ :لَيْسَ لِلأَعْرَابِيِّ شُفْعَةٌ.

(۲۳۱۸۹) حضرت سعید بن اشوع سے بھی یہی مروی ہے۔

(٤٠٥) مَنْ قَالَ إِذَا صُرِفَتِ الطُّرُقُ وَالْحُدُودُ فَلاَ شُفْعَةَ

جب راستے اور حدود الگ اور جدا ہو جائیں تو پھر حق شفعہ نہیں ہے

(۲۲۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كل مَا لَمْ يُقْسَمْ ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلاَ شُفْعَةَ.

(ابن ماجه ۲۴۹۷۔ مالك ۱)

(۲۳۱۹۰) حضرت ابو سلمہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہر اس شخص کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرمایا جس کا حصہ تقسیم نہ ہوا ہو، اور (جب) اگر حدود الگ الگ ہو جائیں تو شفعہ کا حق حاصل نہیں۔

(۲۲۱۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ

عُثْمَانَ ، قَالَ :قَالَ عُثْمَانُ :لاَ شُفْعَةَ فِي بِئْرٍ ، وَلاَ فَحْلٍ ، وَالأرف تَقْطَعُ كُلَّ شُفْعَةٍ.

(۲۳۱۹۱) حضرت عثمان ارشاد فرماتے ہیں کہ کنویں اور چکی میں حق شفعہ حاصل نہیں، اور حد بندی ہر شفعہ کے حق کو ختم کر دیتی ہے۔

(۲۳۱۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ:إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَعَرَفَ النَّاسُ حُدُودَهُمْ فَلاَ شُفْعَةَ بَيْنَهُمْ.

(۲۳۱۹۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حدود جدا جدا ہو جائیں اور لوگوں کو حدود معلوم بھی ہو جائیں تو پھر اُن میں آپس میں شفعہ نہیں ہے۔

(۲۳۱۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ:أَنَّهُ كَانَ يَقْضِي بِالْجِوَارِ حَتَّى جَائَهُ كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَلاَ يَقْضِي بِهِ إِلاَّ مَا كَانَ مِنْ شَرِيكَيْنِ مُخْتَلِطَيْنِ ، أَوْ دَارًا يُغْلَقُ عَلَيْهَا بَابٌ وَاحِدٌ.

(۲۳۱۹۳) حضرت ایاس بن معاویہ پڑوسیوں کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرماتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کا ان کے پاس خط پہنچا۔ اس میں تحریر تھا کہ پڑوسی کے حق میں فیصلہ نہ کیا کرو۔ ہاں البتہ اگر دونوں باہم شریک ہوں یا پھر گھر دونوں کا ایسا ہو کہ ایک ہی دروازہ دونوں کو سکتا ہو تو تب پڑوسی کے حق میں فیصلہ دے سکتے ہو۔

(۲۳۱۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :إِذَا قُسِّمَتِ الأَرْضُ وَحُدَّتْ وَصُرِفَتْ طُرُقُهَا فَلاَ شُفْعَةَ.

(۲۳۱۹۴) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: جب زمین تقسیم ہو جائے اور حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو حق شفعہ حاصل نہیں ہے۔

(۲۳۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَعَرَفَ النَّاسُ حُقُوقَهُمْ فَلاَ شُفْعَةَ بَيْنَهُمْ.

(۲۳۱۹۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب حدود الگ ہو جائیں اور لوگ اپنے اپنے حق کو پہچان لیں تو ان میں سے کسی کو شفعہ کا حق حاصل نہیں۔

(٤٠٦) مَنْ قَالَ إِذَا كَانَ بَيْنَ الدَّارَيْنِ طَرِيقٌ فَلاَ شُفْعَةَ فِيهِ

اگر دو گھروں کا ایک ہی راستہ ہو تو اس میں بھی شفعہ نہیں ہے

(۲۳۱۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُالسَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:إِذَا كَانَ بَيْنَ الدَّارَيْنِ طَرِيقٌ فَلاَ شُفْعَةَ بَيْنَهُمَا.

(۲۳۱۹۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر دو گھروں کے درمیان ایک ہی راستہ ہو تو ان میں شفعہ نہیں ہے۔

(۲۳۱۹۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ عُبَيْدَةَ، قَالَ:سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ:إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ فَاصِلٌ فَلاَ شُفْعَةَ.

(۲۳۱۹۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر دونوں گھروں کے درمیان جدا راستہ ہو تو پھر حق شفعہ نہیں ہے۔

(۲۳۱۹۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الشُّفْعَةِ ؟ فَقَالَ :إذَا كَانَتِ الدَّارُ إلَى جَنْبِ الدَّارِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ فَفِيهَا شُفْعَةٌ.

(۲۳۱۹۸) حضرت حکم اور حضرت حماد سے شفعہ کے متعلق دریافت کیا گیا؟ فرمایا: اگر دو گھروں کے درمیان راستہ نہ ہو تو ان میں حق شفعہ حاصل ہے۔

(٤٠٧) مَنْ قَالَ لاَ شُفْعَةَ إِلَّا فِي تُرْبَةٍ ، أَوْ عَقَارٍ .

جو حضرات فرماتے ہیں کہ صرف زمین میں شفعہ ہے

(۲۳۱۹۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ شُفْعَةَ إلاَّ فِي تُرْبَةٍ.

(۲۳۱۹۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ صرف زمین میں شفعہ ہے۔

(۲۳۲۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :لاَ شُفْعَةَ إلاَّ فِي جَرِيبٍ أَوْ عَقَارٍ.

(۲۳۲۰۰) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جریب (زمین کی خاص مقدار) اور زمین میں شفعہ ہے۔

(۲۳۲۰۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۲۳۲۰۱) حضرت ابراہیم بھی اسی طرح فرماتے ہیں۔

(۲۳۲۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ :الأَرْضِ ، وَالدَّارِ ، وَالْجَارِيَةِ ، وَالْخَادِمِ.
قَالَ:فَقَالَ :عَطَاءٌ :إنَّمَا الشُّفْعَةُ فِي الأَرْضِ وَالدَّارِ ، قَالَ :فَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ :تَسْمَعُنِي لاَ أُمَّ لَكَ! أَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ تَقُولُ مِثْلَ هَذَا ؟. (ترمذی ۱۳۷۱۔ بیہقی ۱۰۹)

(۲۳۲۰۲) حضرت ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہر چیز کے لئے شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے، جن میں زمین، گھر، باندی اور غلام بھی شامل ہیں۔ حضرت عطاء نے فرمایا: زمین اور گھر میں شفعہ ہے۔ حضرت ابن ابی ملیکہ نے فرمایا: تم مجھے سن رہے کہ میں نے کہا کہ رسول اللہ صَلَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے یوں فرمایا پھر بھی تم یہ بات کہہ رہے ہو۔

(٤٠٨) فِي الدَّارِ تُبَاعُ وَلَهَا جَارَانِ

کوئی گھر فروخت ہو اور اُس کے دو پڑوسی ہوں

(۲۳۲۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :فِي جَارَيِ الدَّارِ إذَا كَانَا فِي الْجِوَارِ سَوَاءً فَأَيُّهُمَا سَبَقَ،

فَهُوَ أَحَقُّ بِالشُّفْعَةِ.

(٢٣٢٠٣) حضرت شعبی گھر کے دو پڑوسیوں کے متعلق فرماتے ہیں۔ اگر دونوں پڑوسی برابر ہوں، تو جوان میں سے پہل کرے گا (یعنی جو مطالبہ کرنے اور مقدمہ لے جانے میں سبقت کرے گا) اُس کو حق شفعہ حاصل ہے۔

(٢٣٢٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : مَنْ بِيعَتْ شُفْعَتُهُ وَهُوَ شَاهِدٌ لاَ يُنْكِرُ فَلاَ شُفْعَةَ لَهُ.

(٢٣٢٠٤) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص کے سامنے اس کی شفعہ والی زمین بیچی جائے اور وہ کوئی اعتراض نہ کرے تو اب اس کو حق شفعہ حاصل نہیں ہوگا۔

(٢٣٢٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَالْقَاسِمِ : فِي رَجُلٍ بِيعَتْ دَارُهُ وَهُوَ سَاكِتٌ لاَ يُنْكِرُ ، قَالاَ : يَلْزَمُهُ وَهُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِ.

(٢٣٢٠٥) حضرت عامر اور حضرت قاسم اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ اُس کا گھر فروخت ہو اور وہ خاموش رہے نکیر نہ کرے، فرماتے ہیں اُس پر لازم ہو جائے گا اور وہ اُس پر جائز ہوگا۔

(٢٣٢٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ لِلْمُبْتَاعِ : أَقِمِ الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا بِيعَتْ وَهُوَ شَاهِدٌ لاَ يُنْكِرُ.

(٢٣٢٠٦) حضرت عامر اور حضرت قاسم بن عبد الرحمٰن خریدار سے فرماتے تھے کہ تو اِس بات کا گواہ قائم کر کہ اُس کو گھر کو فروخت کیا گیا یہ گواہ تھا (دیکھ رہا تھا) لیکن اُس پر نکیر نہ کی۔

(٤٠٩) فِي الشَّفِيعِ يَأْذَنُ لِلْمُشْتَرِي

شفیع اگر خود مشتری کو خریدنے کی اجازت دے

(٢٣٢٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا أَذِنَ الشَّفِيعُ لِلْمُشْتَرِي فِي الشِّرَاءِ فَاشْتَرَى فَلاَ شُفْعَةَ لَهُ.

(٢٣٢٠٧) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ شفیع اگر خود مشتری کو خریدنے کی اجازت دے اور مشتری خرید لے تو پھر شفیع کو اُس پر قبضہ کرنے کا حق حاصل نہیں۔

(٢٣٢٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : قَالَ سُفْيَانُ : لَهُ الشُّفْعَةُ لأَنَّ حَقَّهُ وَقَعَ بَعْدَ الْبَيْعِ.

(٢٣٢٠٨) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اُس کو شفعہ کرنے کا حق حاصل ہوگا، کیونکہ اُس کا حق تو بیع ہونے کے بعد واقع ہوا ہے۔ (ثابت ہوا ہے)

(٤١٠) الرَّجُلُ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ

کوئی شخص کسی کو دراہم قرض دے

(٢٣٢٠٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ : أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَكْرَهُ إِذَا أَقْرَضَ الدَّرَاهِمَ أَنْ يَأْخُذَ خَيْرًا مِنْهَا.

(۲۳۲۰۹) حضرت ابو عثمان اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص دراہم کسی کو قرض دے کر اُس سے بہتر وصول کرے۔

(٢٣٢١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حجاج ، عن عطاء ، قَالَ : كان ابن عمر يستقرض ، فإذا خرج عطاؤه أعطاه خيرًا منها.

(۲۳۲۱۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دراہم قرض لیتے تھے۔ پھر جب انکا وظیفہ (تنخواہ) نکلتی تو اس سے اچھے درہم بدلہ میں ادا کرتے۔

(٢٣٢١١) حَدَّثَنَا قَطَرِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو مُرِّيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ الْحُدَّانِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ فَقُلْتُ : يَا أَبَا سَعِيدٍ ، تَجِيءُ الْكِبَارُ وَلِي جَارَاتٌ وَلَهُنَّ عَطَاءٌ ، فَيَقْتَرِضْنَ مِنِّي ، وَنِيَّتِي فَضْلُ دِرْهَمِ الْعَطَاءِ عَلَى دِرْهَمِي ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۳۲۱۱) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے دریافت کیا کہ اے ابو سعید! میری کچھ پڑوسیاں ہیں۔ ان کے کچھ وظائف مقرر ہیں۔ وہ مجھ سے قرض لیتی ہیں اور دیتے وقت میری نیت یہ ہوتی ہے کہ ان کے درہم بوقت واپسی میری ان دراہم سے اچھے ہوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٣٢١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، قَالَ : قُلْتُ لِعَامِرٍ : الرَّجُلُ يَسْتَقْرِضُ ، فَإِذَا خَرَجَ عَطَاؤُهُ أَعْطَانِي خَيْرًا مِنْهَا ، قَالَ : لاَ بَأْسَ مَا لَمْ تَشْتَرِطْ أَوْ تُعْطِهِ ، الْتِمَاسَ ذَلِكَ.

(۲۳۲۱۲) حضرت زکریا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے فرمایا: کوئی شخص مجھ سے قرض لیتا ہے اور جب اُس کو ہدیہ ملتا ہے تو وہ اُس سے بہتر مجھے عطاء کرتا ہے، آپ نے فرمایا: اگر تو نے اس شرط کے ساتھ اُس کو نہ دیئے ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٣٢١٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : إِذَا أَقْرَضْتَ شَيْئًا فَقَضَيْتَ أَفْضَلَ مِنْهُ فَلاَ بَأْسَ إِنْ لَمْ يَكُنْ شَرْطٌ عِنْدَ الْقَرْضِ.

(۲۳۲۱۳) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ جب تم کچھ قرض لو تو اُس سے بہتر ادا کرو، اور اگر قرض کے وقت اِس کی شرط نہ لگائی ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٣٢١٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ

فَيَأْخُذُ خَيْرًا مِنَ الَّذِي أَعْطَى ، فَقَالاَ : إِنْ لَمْ يَكُنْ نَوَى فَلاَ بَأْسَ.

(۲۳۲۱۴) حضرت حکم اور حضرت حماد سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص کسی کو قرض دیتا ہے پھر جو دیئے ہیں اُن سے اچھے وصول کرتا ہے؟ فرمایا اگر اِس کی شرط نہ لگائی ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۲۱۵) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ جَرَّاحٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ : فِي رَجُلٍ أَقْرَضَ رَجُلاً عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَأَتَى بِعَشَرَةٍ وَدَانِقَيْنِ ، قَالَ : لاَ تَقْبَلْ ، قُلْتُ لَهُ : إِنَّهُ قَدْ طَابَتْ نَفْسُهُ ، قَالَ : وَهَلْ يَكُونُ الرِّبَا إِلاَّ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ.

(۲۳۲۱۵) حضرت الاوزاعی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو دس درہم قرض دیا وہ شخص قرض واپس کرتے وقت دس درہم اور دو دانق (درہم کا چھٹا حصہ) لے آیا، فرمایا: اُس کو قبول مت کرو، میں نے عرض کیا وہ خوش دلی سے دے رہا ہے، فرمایا کیا سود خوش دلی سے نہ ہوتا تھا؟!۔

(۲۲۲۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَامِرٍ : فِي الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الْقَرْضَ وَيَنْوِي أَنْ يُقْضَى أَجْوَدَ مِنْهُ ، قَالَ : ذَلِكَ أَخْبَثُ.

(۲۳۲۱۶) حضرت عامر اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو قرض دے اور قرض دیتے وقت یہ نیت ہو کہ اِس سے بہتر مجھے ادا کیا جائے گا۔ فرمایا یہ بُری نیت ہے۔

(۲۲۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : اسْتَقْرَضَ رَجُلٌ مِنَ ابْنِ مَسْعُودٍ دَرَاهِمَ فَقَضَاهُ، فَقَالَ لَهُ: الرَّجُلُ: إِنِّي تَجَاوَزْتُ لَكَ مِنْ جَيِّدِ عَطَائِي ، فَكَرِهَ ذَلِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَقَالَ: مِثْلَ دَرَاهِمِي.

(۲۳۲۱۷) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے قرض مانگا تو آپ نے عطاء فرما دیا، اُس شخص نے عرض کیا: میں نے آپ کے لئے اپنی بخشش میں سے عمدہ اور بہتر دراہم بڑھائے ہیں، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اِس کو ناپسند فرمایا اور فرمایا میرے درہم کے مثل واپس کرو۔

(۲۲۲۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَعْقُوبَ ، قَالَ : اسْتَسْلَفَ مِنِّي ابْنُ عُمَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَقَضَانِي دَرَاهِمَ أَجْوَدَ مِنْ دَرَاهِمِي ، فَقَالَ : مَا كَانَ فِيهَا مِنْ فَضْلٍ ، فَهُوَ نَائِلٌ مِنِّي إِلَيْك ، أَتَقْبَلُهُ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ.

(۲۳۲۱۸) حضرت عطاء بن یعقوب فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار درہم قرض لیا، پھر مجھے میرے دراہم بہتر واپس کئے، اور فرمایا: اِس میں جو زائد ہیں وہ میری طرف سے آپ کے لئے عطیہ ہیں، کیا آپ قبول کریں گے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں!

(۲۲۲۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ فَيُعْطَى أَجْوَدَ مِنْهَا؟ قَالاَ : لاَ بَأْسَ مَا لَمْ تَكُنْ نِيَّتُهُ عَلَى ذَلِكَ.

(۲۳۲۱۹) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے دریافت کیا کہ ایک شخص دوسرے کو قرض میں دراہم دیتا ہے، وہ اس کو اُس سے بہتر اور عمدہ واپس کرتا ہے؟ فرمایا اگر اُس کی نیت نہ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٣٢٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عن الرَّجُلِ يُقْرِضُ الرَّجُلَ الدَّرَاهِمَ فَيُعْطِي أَجْوَدَ مِنْهَا ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ مَا لَمْ يَتَعَمَّدْ ، أَوْ يَشْتَرِطْ.

(۲۳۲۲۰) حضرت عامر بھی یہی فرماتے ہیں کہ اگر اُس کی نیت نہ ہو اور اُس نے شرط نہ لگائی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(٢٣٢٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا يُقَالَ لَهُ : الْمُغِيرَةُ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ : إِنِّي أُسَلِّفُ جِيرَانِي إِلَى الْعَطَاءِ فَيَقْضُونِي دَرَاهِمَ أَجْوَدَ مِنْ دَرَاهِمِي ، قَالَ : لاَ بَأْسَ مَا لَمْ تَشْتَرِطْ.

(۲۳۲۲۱) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میں نے اپنے پڑوسی کو قرض دیا ہے اُس نے میرے درہم سے عمدہ درہم کے ساتھ قرض کی ادائیگی کی؟ آپ نے فرمایا: اگر اس کی شرط نہ لگائی ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(٤١١) فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ مِنَ الرَّجُلِ الْمَتَاعَ

کوئی شخص دوسرے سے سامان خریدے

(٢٣٢٢٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : مَنِ اشْتَرَى ثَوْبًا بِشَرْطٍ فَبَاعَهُ مُرَابَحَةً قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْجِبَهُ ، فَإِنَّ الرِّبْحَ لِصَاحِبِ الثَّوْبِ.

(۲۳۲۲۲) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جو شخص شرط کے ساتھ کپڑا خریدے پھر اُس کا حق دار (مالک) نکلنے سے قبل ہی اُس کو مرابحۃً آگے فروخت کر دے تو جتنا نفع ہے وہ کپڑے والے کو ملے گا۔

(٢٣٢٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : مَنِ اشْتَرَى بَيْعًا بِشَرْطٍ فَبَاعَهُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْجِبَهُ فَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ فَضْلٍ ، فَهُوَ لِلأَوَّلِ.

(۲۳۲۲۳) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص شرط کے ساتھ مبیع خریدے پھر اُس کا حق دار نکلنے سے قبل ہی اُس کو فروخت کر دے تو اُس میں جو بھی نفع ہوا ہے وہ پہلے کے لئے ہوگا۔

(٢٣٢٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِذَا اشْتَرَى بَيْعًا عَلَى أَنَّهُ فِيهِ بِالْخِيَارِ فَبَاعَهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ صَاحِبُهُ ، فَقَدْ جَازَ بَيْعُهُ وَهُوَ لَهُ حِلٌّ.

(۲۳۲۲۴) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جب خیار کے ساتھ بیع کی، پھر اُس کا صاحب (مالک) آنے سے پہلے ہی اُس کو آگے فروخت کر دیا، تو اُس کی بیع درست ہے اور یہ نفع اُس کے لئے حلال ہے۔

(٢٣٢٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ صَدِيقًا لِشُرَيْحٍ ، قَالَ : قُلْتُ

لِشُرَيْحٍ : آتِي السُّوقَ فَأَشْتَرِي الثَّوْبَ وَأَشْتَرِطُ أَنِّي فِيهِ بِالْخِيَارِ ، ثُمَّ أَنْطَلِقُ ، فَإِنْ بِعْتُهُ أَخَذْتُ الرِّبْحَ ، وَإِلاَّ رَدَدْتُهُ ، قَالَ : فَلاَ تَفْعَلْ.

(۲۳۲۲۵) حضرت عتبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح ؒ سے فرمایا کہ: میں بازار جا کر کپڑا خریدوں گا اور اس میں خیار شرط لگاؤں گا، پھر واپس آ کر اُس کو فروخت کروں، اگر نفع ہو تو ٹھیک وگرنہ واپس کر دوں تو ایسا کرنا کیسا ہے؟ فرمایا ایسا مت کرو۔

(۴۱۲) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الشَّيْءَ لَيْسَ لَهُ

کوئی شخص ایسی چیز کو فروخت کرے جس کا وہ مالک نہیں ہے

(۲۳۲۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ ضَاعَ لَهُ مَتَاعٌ ، أَوْ سُرِقَ لَهُ مَتَاعٌ فَوَجَدَهُ فِي يَدِ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ، وَيَرْجِعُ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ. (احمد ۵/ ۱۸۔ دار قطنی ۲۹)

(۲۳۲۲۶) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا سامان گم یا چوری ہو جائے، پھر وہ اپنا سامان کسی شخص کے قبضہ میں دیکھے تو مالک اُس کا زیادہ حق دار ہے، اور مشتری اپنے نقصان کے لئے بائع سے رجوع کرے گا۔

(۲۳۲۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَجَّارِ بْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ عَلِيٍّ : فِي رَجُلٍ كَانَ فِي يَدِهِ ثَوْبٌ ، فَأَقَامَ رَجُلٌ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ فَقَالَ علي : ادْفَعْ إِلَى هَذَا ثَوْبَهُ ، وَاتَّبِعْ مَنِ اشْتَرَيْتَ مِنْهُ.

(۲۳۲۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کے قبضہ میں کپڑا تھا، دوسرے شخص نے اُس پر گواہ قائم کر دیئے کہ کپڑا اُس کا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: اس کا کپڑا اس کے سپرد کر دے اور جس سے تو نے خریدا ہے اُس سے اپنا نقصان وصول کر لو۔

(۲۳۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَتِ الْقُضَاةُ تَقْضِي فِيمَنْ بَاعَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ ، فَهُوَ لِصَاحِبِهِ ، إِذَا طَلَبَهُ يُؤْخَذُ هَذَا بِالشَّرْوَى.

(۲۳۲۲۸) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ قاضی حضرات یہ فیصلہ فرماتے تھے کہ کوئی شخص ایسی چیز فروخت کرے جس کا وہ مالک نہیں ہے تو اگر مالک طلب کرے تو وہ مالک کی ہوگی، اور یہ مشتری اُس کا مثل اُس سے لے گا۔

(۴۱۳) فِي الْقَوْمِ يَكُونُونَ شُرَكَاءَ فِي الدَّارِ

کچھ لوگ اگر کسی ایک مکان میں شریک ہوں

(۲۳۲۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي الْقَوْمِ يَكُونُونَ شُرَكَاءَ فِي الدَّارِ ، فَاشْتَرَى بَعْضُهُمْ مِنْ

بَعْضٍ ، قَالَ : لَيْسَ لِلآخَرِينَ شُفْعَةٌ.

(٢٣٢٢٩) حضرت شعبی رضی اللہ سے مروی ہے کہ ایک گھر میں کئی لوگ شریک تھے، اُن میں سے بعض نے بعض سے وہ گھر خرید لیا، تو دوسرے شریکوں کو شفعہ کا حق حاصل نہیں ہے۔

(٢٣٢٣٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، مِثْلَهُ.

(٢٣٢٣٠) حضرت حسن سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٢٣١) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : ابْتَعْتُ أَنَا وَرَجُلٌ دَارًا ، وَلِرَجُلٍ سُدُسٌ وَلِلآخَرِ نِصْفٌ فَبَاعَ يَعْنِي صَاحِبِي آخُذُهُ أَنَا وَهُمْ جَمِيعًا ، أَوْ آخُذُهُ دُونَهُمْ ، قَالَ : لاَ ، بَلْ تَأْخُذُهُ دُونَهُمْ.

(٢٣٢٣١) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رضی اللہ سے دریافت کیا کہ میں نے اور ایک دوسرے شخص نے مل کر ایک مکان خریدا، میرے ساتھی کا اس میں چھٹا حصہ ہے۔ آدھا مکان دوسرے شخص کا ہے۔ میرے ساتھی نے اپنا حصہ بیچ دیا ہے۔ کیا ہم سب اس رقم میں سے حصہ لیں گے یا صرف میں لوں گا؟ انہوں نے جواب دیا کہ صرف تم اس رقم میں سے حصہ لو گے۔

(٢٣٢٣٢) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، عن طَاوُوسٍ قَالَ: هُمْ فِيهِ سَوَاءٌ.

(٢٣٢٣٢) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ وہ سب شریک اُس میں برابر ہیں۔

(٤١٤) فِي الرَّجُلِ يُرْهِنُ الرَّهن فَيَهْلِكُ

کوئی شخص رہن رکھوائے اور وہ ہلاک ہو جائے

(٢٣٢٣٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ ، أَنَّ رَجُلاً رَهَنَ رَجُلاً فَرَسًا فَنَفَقَ فِي يَدِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُرْتَهِنِ : ذَهَبَ حَقُّكَ.

(ابو داؤد ١٨٨۔ بیہقی ٤١)

(٢٣٢٣٣) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کے پاس گھوڑا رہن رکھوایا اور گھوڑا اُس کے ہاتھ میں ہلاک ہو گیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتہن سے فرمایا: تیرا حق ضائع ہو گیا۔

(٢٣٢٣٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُولُ : ذَهَبَتِ الرِّهَانُ بِمَا فِيهَا.

(٢٣٢٣٤) حضرت شریح فرماتے ہیں مرہونہ شے اپنی قیمت کے بقدر نقصان لے گئی (یعنی مقدار کم کر دی جائے گی)۔

(٢٣٢٣٥) حَدَّثَنَا علي بن مسهر ، عن الشيباني ، عن الشعبي ، عن شريح قَالَ : الرهن بما فيه.

(٢٣٢٣٥) حضرت شریح سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٢٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إسماعيل ، عن الشعبي ، عن شريح قَالَ : ذهبت الرهان بما فيها.

(۲۳۲۳۶) حضرت شریح ریشید سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۲۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۳۲۳۷) حضرت شریح سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۲۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ.

(۲۳۲۳۸) حضرت حسن سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۲۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ أَبِی نَجِيحٍ ، عَنِ الرَّهْنِ إِذَا هَلَكَ ، قَالَ :كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ :الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْعُرُوضُ يَتَرَادَّانِ ، وَالْحَيَوَانُ لاَ يَتَرَادَّانِ ، هُوَ مِنَ الأَوَّلِ.

(۲۳۲۳۹) حضرت ابن علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی نجیح سے دریافت کیا کہ رہن اگر ہلاک ہو جائے؟ تو فرمایا حضرت عطاء فرماتے ہیں: سونا و چاندی اور سامان واپس لوٹایا جائے گا۔ جبکہ حیوان نہیں لوٹایا جائے گا۔ یہ اوّل میں سے ہے۔

(۲۳۲٤۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا كَانَ الرَّهْنُ بِأَكْثَرَ مِمَّا رُهِنَ بِهِ ، فَهُوَ أَمِينٌ فِي الْفَضْلِ ، فَإِنْ كَانَ نَاقِصًا فَأَحْسَنُ مِنْ ذَلِكَ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النُّقْصَانَ.

(۲۳۲۴۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر رہن اُس سے زیادہ ہو جس کے لئے رہن رکھوایا ہے تو وہ زیادہ میں امین ہے، اور اگر اُس سے کم ہو تو پھر اگر نقصان واپس کردے تو بہتر ہے۔

(۲۳۲٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ.

(۲۳۲۴۱) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ رہن کی قیمت کی بقدر کمی کی جائے گی۔

(۲۳۲٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ.

(۲۳۲۴۲) حضرت ابن سیرین سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۲٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ الأَوْدِیُّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَيْرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ فِي الرَّهْنِ :يَتَرَادَّانِ الْفَضْلَ.

(۲۳۲۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رہن کے متعلق فرماتے ہیں کہ دونوں آپس میں زیادتی کو لوٹا لیں گے (یعنی جس کے پاس زائد رقم بچ جائے گی وہ دوسرے کو واپس کردے گا)۔

(۲۳۲٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ :يَتَرَادَّانِ الْفَضْلَ فِي الرَّهْنِ.

(۲۳۲۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۲٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ :إِذَا كَانَ الرَّهْنُ أَكْثَرَ مِمَّا رُهِنَ بِهِ فَهَلَكَ ، فَهُوَ بِمَا فِيهِ لأَنَّهُ أَمِينٌ فِي الْفَضْلِ ، وَإِذَا كَانَ أَقَلَّ مِمَّا رَهَنَ

بِهِ فَهَلَكَ رَدَّ الرَّاهِنُ الْفَضْلَ.

(۲۳۲۴۵) حضرت علی ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر رہن اُس چیز سے زیادہ ہو جس کے لئے رہن رکھوایا تھا اور وہ ہلاک ہوگئی تو وہ ضائع ہے کیونکہ زیادتی میں وہ امین ہے، اور اگر رہن والی چیز سے کم ہو اور پھر ہلاک ہو جائے تو راہن زیادتی واپس کرے گا۔

(۲۳۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ:إِذَا كَانَ الرَّهْنُ أَكْثَرَ مِمَّا رُهِنَ بِهِ فَهَلَكَ، فَهُوَ بِمَا فِيهِ ، لأَنَّهُ أَمِينٌ فِي الْفَضْلِ ، وَإِذَا كَانَ أَقَلَّ مِمَّا رُهِنَ بِهِ فَهَلَكَ، رَدَّ الرَّاهِنُ الْفَضْلَ.

(۲۳۲۴۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۲٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ :رَجُلٌ رَهَنَ مِئَةَ دِرْهَمٍ بمائتي درهم ، فَهَلَكَتِ الْمِئَةُ ؟ فَقَالَ :إِنَّ أَحْسَنَ أَنْ يَتَرَادَّا فِي الْفَضْلِ.

(۲۳۲۴۷) حضرت شباک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے سو درہم رہن رکھوایا دو سو درہم کے بدلے، پھر سو درہم ہلاک ہوگئے۔ فرمایا: اگر زیادتی واپس لوٹائے تو بہتر ہے۔

(۲۳۲٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسماعيل ، عن عامر قَالَ :الرهن بما فيه.

(۲۳۲۴۸) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مرہونہ چیز اس مال کے بدلہ میں ہو جائے گی جس کی وجہ سے رہن رکھی گئی ہے۔

(۲۳۲٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ.
قَالَ شُعْبَةُ :قُلْتُ لِلْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ :إِذَا كَانَ أَقَلَّ ، أَوْ أَكْثَرَ سَوَاءٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۳۲۴۹) حضرت شریح سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے پوچھا کہ اگر کم یا زیادہ ہو تو برابر ہے؟ فرمایا: ہاں!

(۲۳۲٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يُغْلَقُ الرَّهْنُ ، هُوَ لِمَنْ رَهَنَهُ ، لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ.

(عبدالرزاق ۱۵۰۳۳۔ ابن حبان ۵۹۳۴)

(۲۳۲۵۰) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرہونہ شے کو روک کر نہیں رکھا جا سکتا۔ یہ اسی کا حق ہے جس نے اس کو رہن رکھوایا ہے۔ مرہونہ شے کی غنیمت (یعنی بڑھوتی اور نمو) بھی اسی کا ہے اور اس کا تاوان بھی اسی پر ہے۔

(۲۳۲٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ الْجُمَحِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، أَنَّ رَجُلاً رَهَنَ دَارًا إِلَى أَجَلٍ ، فَلَمَّا حَلَّ الأَجَل ، قَالَ الْمُرْتَهِنُ :دَارِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يُغْلَقُ الرَّهْنُ.

(۲۳۲۵۱) حضرت معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک مدت مقررہ کے لئے گھر رہن رکھوایا، جب وقت

پورا ہوگیا تو مرتہن نے کہا یہ میرا گھر ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: رہن کو روک کر نہیں رکھا جا سکتا۔

(۲۳۲۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : مَا زِلْنَا نَسْمَعُ ، أَنَّ الرَّهْنَ بِمَا فِيهِ.

(۲۳۲۵۲) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ہم نے ہمیشہ یہی سنا کہ رہن اور جو کچھ اس میں تھا وہ ضائع ہو جائیں گے۔

(۲۳۲۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : مَا زِلْنَا نَسْمَعُ ، أَنَّ الرَّهْنَ بِمَا فِيهِ.

(۲۳۲۵۳) حضرت عطاء سے مرہونہ چیز اس مال کے بدلہ میں ہو جائے گی جس کی وجہ سے رہن رکھی گئی ہے۔

(۲۳۲۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ الرَّهْنُ أَكْثَرَ مِمَّا رُهِنَ بِهِ ، فَهُوَ أَمِينٌ فِي الْفَضْلِ ، وَإِذَا كَانَ أَقَلَّ رُدَّ عَلَيْهِ.

(۲۳۲۵۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں اگر مرہونہ چیز کی قیمت اسی شے سے زیادہ ہے جس کے بدلہ میں اس کو رہن رکھا گیا ہے تو اس زیادتی میں وہ شخص (جس کے پاس رہن رکھی ہے) رہن سمجھا جائے گا اور اگر مرہونہ شے کی قیمت کم ہے تو باقی قیمت راہن اس شخص کو ادا کرے گا۔

(۲۳۲۵۵) حَدَّثَنَا عبد الوهاب بن عطاء ، عن ابن عون ، عن محمد بن سيرين ، قَالَ : الرهن بما فيه.

(۲۳۲۵۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ رہن کی قیمت بقدر قرضہ کم کر دیا جائے گا۔

(۲۳۲۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ جَابَانَ ، قَالَ خَاصَمْتُ إِلَى شُرَيْحٍ فِي خَاتَمِ ذَهَبٍ فَقَالَ : الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ.

(۲۳۲۵۶) حضرت جابان فرماتے ہیں کہ میں سونے کی انگوٹھی کے متعلق جھگڑتے ہوئے حضرت شریح کے پاس آیا تو مرہونہ شے اس چیز کے بدلہ میں ہو جائے گی جس میں وہ رہن کے طور پر رکھی گئی۔

(٤١٥) فِي التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ

والد اور بیٹے میں تفریق کرنا

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۲۳۲۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ حُسَيْنٍ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ قَدِمَ يَعْنِي مِنْ أَيْلَةَ ، فَاحْتَاجَ إِلَى ظَهْرٍ فَبَاعَ بَعْضَهُمْ ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً مِنْهُمْ تَبْكِي ، قَالَ : مَا شَأْنُ هَذِهِ ؟ فَأُخْبِرَ أَنَّ زَيْدًا بَاعَ وَلَدَهَا ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرْدُدْهُ أَوِ اشْتَرِهِ.

(۲۲۲۵۷) حضرت عبداللہ بن الحسین اپنی والدہ فاطمہ بنت حسین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت زید بن حارثہ أیلہ سے واپس تشریف لائے تو انہیں کچھ سامان کی ضرورت پیش آئی تو انہوں نے بچوں میں سے ایک کو فروخت کردیا جب حضور اقدس ﷺ تشریف لائے تو آپ نے ان میں سے ایک خاتون کو روتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اِس کو کیا ہوا ہے؟ آنحضرت ﷺ کو بتایا گیا کہ حضرت زید نے اِس کے بیٹے کو فروخت کردیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو واپس کرو۔ یا فرمایا کہ اس کو خرید لو۔

(۲۲۲۵۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَیْلَی ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : بَعَثَ مَعِی النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِغُلاَمَیْنِ سَبِیَّیْنِ مَمْلُوکَیْنِ أَبِیعُهُمَا ، فَلَمَّا أَتَیْتُهُ ، قَالَ : جَمَعْتَ أَوْ فَرَّقْتَ ؟ قُلْتُ : فَرَّقْتُ ، قَالَ : فَأَدْرِكْ أَدْرِكْ. (ترمذی ۱۲۸۴۔ ابوداؤد ۲۶۸۹)

(۲۲۲۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے میرے ساتھ دو قیدی بچوں کو بھیجا، تاکہ میں ان کو فروخت کر آؤں۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا اکٹھے فروخت کیا ہے یا پھر الگ؟ میں نے عرض کیا کہ الگ، آپ نے فرمایا کہ ان کو پکڑو (یعنی واپس لے کر آؤ)۔

(۲۲۲۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ، عَنْ أَیُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ، عَنْ فَرُّوخَ، قَالَ: کَتَبَ عُمَرُ: أَنْ لاَ تُفَرِّقُوا بَیْنَ الأَخَوَیْنِ.

(۲۲۲۵۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: دو بھائیوں کے درمیان علیحدگی مت کرو، اکٹھے فروخت کرو، یا ایک ساتھ اپنے پاس رکھو۔

(۲۲۲۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ فَرُّوخَ - وَرُبَّمَا قَالَ : عَنْ أَبِیهِ : أَنَّ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ تُفَرِّقُوا بَیْنَ الأُمِّ وَوَلَدِهَا.

(۲۲۲۶۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عاملوں کو تحریر فرمایا: باندی اور اُس کی اولاد کے درمیان تفریق مت کرو۔

(۲۲۲۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ یُونُسَ ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : قَالَ عِقَالٌ - أَوْ حَکِیمُ بْنُ عِقَالٍ - قَالَ : کَتَبَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَی عِقَالٍ : أَنْ یَشْتَرِیَ مِئَةَ أَهْلِ بَیْتٍ یَرْفَعُهُمْ إِلَی الْمَدِینَةِ ، وَلاَ تَشْتَرِی لِی شَیْئًا تُفَرِّقُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ وَالِدِهِ.

(۲۲۲۶۱) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عقال کو لکھا کہ ایک خاندان سے تعلق رکھنے والے سو غلام خرید کر مدینہ کی طرف اُن کو لے جاؤ، لیکن ان میں کوئی ایسا غلام مت خریدو جس میں اُس کے اور اُس کے والدین کے درمیان تفریق لازم آئے۔

(۲۲۲۶۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِیهِ : أَنَّهُ غَزَا مَعَ أَبِی مُوسَی ، فَلَمَّا فَتَحُوا تُسْتَرَ کَانَ لاَ یُفَرِّقُ بَیْنَ الْمَرْأَةِ وَوَلَدِهَا فِی الْبَیْعِ.

(۲۲۲۶۲) حضرت حبیب بن شہاب سے مروی ہے کہ وہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد میں شریک تھے، جب مقام تُستر فتح ہوا، تو فروخت کرتے وقت عورتوں اور ان کے بچوں کے درمیان تفریق نہیں کرتے تھے۔

(۲۲۲٦۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي جَبَلَةَ الْقُرَشِيَّ يَقُولُ : كَانُوا يُفَرِّقُونَ بَيْنَ السَّبَايَا ، فَيَجِيءُ أَبُو أَيُّوبَ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمْ.

(۲۳۲٦۳) حضرت ابن جبلۃ القرشی سے مروی ہے کہ وہ لوگ قیدیوں کے درمیان تفریق کرتے تھے، حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اُن سب غلاموں کو جمع فرمادیا۔

(۲۲۲٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنَّمَا كَرِهُوا بَيْعَ الرَّقِيقِ مَخَافَةَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ الْوَلَدِ وَوَالِدِهِ وَبَيْنَ الإِخْوَةِ.

(۲۳۲٦۴) حضرت ابراہیم، بیٹے اور والد کے درمیان جدائی نہ ہو جائے یا بھائیوں کے مابین جدائی نہ ہو جائے۔ اس ڈر کی وجہ سے غلاموں کی بیع ہی نہ کرتے تھے، (ناپسند کرتے تھے)

(۲۲۲٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِالسَّبْيِ أَعْطَى أهل البيت جَمِيعًا كَرَاهِيَةَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ. (ابن ماجه ۲۲۴۸۔ احمد ۳۸۹)

(۲۳۲٦۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی بچہ لایا جاتا تو آپ تمام اہل بیت کو وہ بچہ دے دیتے تاکہ ان کے مابین تفریق نہ ہو۔

(۲۲۲٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عِقَالٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُثْمَانُ إِلَى أَبِي أَنِ اشْتَرِ لِي مِئَةَ أَهْلِ بَيْتٍ وَلاَ تُفَرِّقْ بَيْنَ وَالِدٍ وَوَلَدِهِ.

(۲۳۲٦٦) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عقال کو لکھا کہ ایک خاندان سے تعلق رکھنے والے سو غلام خرید کر مدینہ کی طرف اُن کو لے جاؤ، لیکن ان میں کوئی ایسا غلام مت خریدو جس میں اُس کے اور اُس کے والدین کے درمیان تفریق لازم آئے۔

(۲۲۲٦۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ: أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ يُفَرِّقَا بَيْنَ الأَمَةِ وَوَلَدِهَا.

(۲۳۲٦۷) حضرت حسن اور حضرت محمد باندی اور اُس کی اولاد کے درمیان تفریق کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۲۲٦۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهُ، وَيَقُولُ: لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا أُوصِفَ، أَوْ أُوصِفَتْ.

(۲۳۲٦۸) حضرت حسن اِس کو ناپسند کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ اگر وہ بلوغ کی حد کو پہنچ جائے تو پھر تفریق کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۲٦۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ طُلَيْقِ بْنِ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الأَمَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ. (ابن ماجه ۲۲۵۰۔ دارقطنی ۲۵۴)

(۲۳۲٦۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع کرتے وقت باندی اور اُس کی اولاد میں تفریق کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢٢٧٠) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ يَكُونُونَ لِلرَّجُلِ أَيَصْلُحُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ ؟ قَالَ : فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُ ذَلِكَ حَرَامًا ، وَلَكِنْ يُكْرَهُ عِنْدَهَا.

(٢٢٢٧٠) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع کو لکھا اور اُن سے دریافت کیا کہ اگر ایک ہی گھر کے کچھ افراد کسی کے غلام ہوں تو کیا وہ فروخت کرتے وقت ان کے درمیان جدائی کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا میں اِس کو حرام نہیں سمجھتا، لیکن ناپسندیدہ ہے۔

(٢٢٢٧١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْقَصَّافِ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيدَةَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ يَبِيعَ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الإِمَارَةِ وَأَنْ يَبِيعَ أَهْلَ الْبَيْتِ جَمِيعًا، وَلاَ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ.

(٢٢٢٧١) حضرت عمر بن عبد العزیز نے حضرت ریاح بن عبیدہ کو لکھا کہ شاہی غلاموں کو بیچ دو۔ لیکن ایک خاندان سے تعلق رکھنے والے غلاموں کو اکٹھے بیچنا تاکہ ان میں تفریق نہ ہو جائے۔

(٢٢٢٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ : أَلاَ تُفَرِّقُوا بَيْنَ السَّبَايَا وَأَوْلاَدِهِنَّ.

(٢٢٢٧٢) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا کہ قیدیوں اور ان کی اولاد کے درمیان فروخت کرتے وقت جدائی مت کرو۔

(٢٢٢٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ ابْنًا لاِبْنِ عُمَرَ ، قَالَ لَهُ : تَكْرَهُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ الأَمَةِ وَبَيْنَ ابْنِهَا وَقَدْ فَرَّقْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ أُمِّي؟!.

(٢٢٢٧٣) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ ابن عمر کے ایک بیٹے نے ان سے یہ شکایت کی کہ آپ بچہ اور اس کی والدہ کے مابین تفریق کو ناپسند سمجھتے ہیں جبکہ آپ نے میرے اور میری والدہ کے درمیان جدائی کر دی ہے۔

(٢٢٢٧٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رَفَعَهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِ السَّبْيُ أَعْطَى أَهْلَ الْبَيْتِ : أَهْلَ الْبَيْتِ ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ.

(٢٢٢٧٤) حضرت ابو جعفر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب قیدی بچے آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاندان کو اسی کے خاندان سے غلام اور بچے عطا فرماتے تاکہ ان میں تفریق نہ ہو۔

(٤١٦) مَنْ رَخَّصَ فِيهِ وَفَعَلَهُ

جن حضرات نے اِس کی اجازت دی ہے

(٢٢٢٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ بَاعَ بِنْتَ جَارِيَةٍ لَهُ ، قَالَ مَنْصُورٌ : فَقُلْتُ لَهُ : أَلَيْسَ كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّفْرِيقَ ؟ قَالَ : بَلَى ! وَلَكِنْ أُمُّهَا رَضِيَتْ وَقَدْ وَضَعْتُهَا مَوْضِعًا.

(٢٢٢٧٥) حضرت ابراہیم نے اپنی باندی کی بیٹی کو فروخت کر دیا، حضرت منصور فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ کیا ماں اور

بیٹی کے درمیان جدائیگی کو ناپسند نہیں کیا گیا؟ حضرت ابراہیم نے فرمایا: لیکن اس کی ماں راضی تھی ان سے، اس کی جگہ ایک اور بھی جن دی ہے۔

(۲۲۲۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ وَعَطَاءٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالُوا : لاَ بَأْسَ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُوَلَّدَاتِ.

(۲۲۲۷۶) حضرت عامر، حضرت عطاء اور حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں کہ ماں اور اولاد کے درمیان فروخت کرتے وقت تفریق کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۲۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ إذَا أُوصِفَ ، أَوْ أُوصِفَتْ.
وَقَالَ وَكِيعٌ : السَّبْيُ لاَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمْ ، فَأَمَّا الْمُوَلَّدَاتُ إذَا اسْتَغْنَيْنَ عَنْ أُمَّهَاتِهِنَّ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۲۲۷۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بچے اگر حد بلوغ کو پہنچ گئے ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔
حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ قیدیوں کے درمیان جدائی نہیں کریں گے، اور اگر بچے ماؤں سے بے نیاز ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۲۷۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ وَأَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّهُمَا كَرِهَا التَّفْرِيقَ بَيْنَ السَّبَايَا، فَأَمَّا الْمُوَلَّدُونَ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۲۲۷۸) حضرت عامر اور حضرت ابو جعفر قیدیوں کے درمیان تفریق کرنے کو ناپسند کرتے تھے، البتہ نومولود بچوں کے ساتھ ایسا کرنے میں حرج نہ سمجھے تھے۔

(۴۱۷) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الْبَيْعَ فَيَغْلَطُ فِيهِ
کوئی شخص بیع کرے پھر اُس کو غلطی لگ جائے

(۲۲۲۷۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ غَلَتَ فِي الإِسْلاَمِ يَعْنِي لاَ غَلَطَ.

(۲۲۲۷۹) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں غلطی کی کوئی حیثیت نہیں ہے، یعنی فروخت کرنے کے بعد یہ کہنا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی۔

(۲۲۲۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ الْغَلَطَ.

(۲۲۲۸۰) حضرت ابن سیرین اس بیع کو نافذ نہ فرماتے تھے۔

(۲۲۲۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ : فِي رَجُلٍ بَاعَ رَجُلاً ثَوْبًا فَقَالَ : غَلِطْتُ ، فَقَالَ : الشَّعْبِيُّ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، الْبَيْعُ خُدْعَةٌ ، وَقَالَ الْقَاسِمُ : يَرُدُّهُ.

(۲۲۲۸۱) حضرت عامر سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ کپڑا فروخت کیا پھر کہنے لگا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی، حضرت

شعبی نے فرمایا اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے کیونکہ بیع دھوکے کا نام ہے اور حضرت قاسم نے فرمایا: گھڑا اس کو واپس کرے گا۔

(٢٣٢٨٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ بِعَشَرَةِ أَبْعِرَةٍ فَجَعَلَ يُعْطَى بِالْبَعِيرِ مِئَةً وَثَلاَثِينَ ، وَمِئَةً وَعِشْرِينَ ، فَيَأْبَى ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ النَّخَاسِينَ فَقَالَ : قَدْ أَخَذْتُهَا مِنْكَ بِأَلْفٍ أَقْرَعَ ، فَبَاعَهَا ، فَلَمَّا حَسَبَ حِسَابَهَا نَدِمَ ! فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَأَجَازَ الْبَيْعَ وَقَالَ : الْبَيْعُ خُدْعَةٌ.

(٢٣٢٨٢) حضرت عبد الرحمٰن سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی شخص کچھ اونٹ لے کر آیا، اُس کو ایک اونٹ کے ایک سو تیس، ایک سو بیس درہم دیئے گئے تو اس نے فروخت کرنے سے انکار کر دیا، اس کے پاس نخاسین میں سے ایک شخص آیا اور کہا کہ میں تجھ سے ہزار کے بدلے سارے اونٹ خریدتا ہوں۔ اس دیہاتی نے اس کو فروخت کر دیا پھر بعد میں دیہاتی نے جب حساب لگایا تو بہت نادم ہوا اور اپنا جھگڑا حضرت شریح کے پاس لے گیا، آپ نے بیع کو نافذ فرمایا اور فرمایا بیع دھوکے کا نام ہے۔

(٤١٨) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَزِيدُ لِمَنْ تَكُونُ زِيَادَتُهُ ؟

کوئی شخص کھانا خریدے اور وہ زیادہ نکل آئے تو زیادتی کس کی ہوگی؟

(٢٣٢٨٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَجْرِيَ فِيهِ الصَّاعَانِ ، فَتَكُونُ لَهُ زِيَادَتُهُ وَعَلَيْهِ نُقْصَانه. (ابن ماجه ٢٢٢٨۔ دار قطنی ٢٣)

(٢٣٢٨٣) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے کھانے کی بیع سے منع فرمایا ہے جب تک کہ اس میں دو صاع جاری نہ ہو جائیں۔ پھر زیادتی اور کمی دونوں مشتری کی ہی ہوں گی۔

(٢٣٢٨٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أشعث ، عن ابن سيرين ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : نُهِيَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتَّى يَجْرِيَ فِيهِ الصَّاعَانِ ، فَتَكُونَ زِيَادَتُهُ لِمَنَ اشْتَرَى ، وَنُقْصَانُهُ عَلَى الْبَائِعِ.

(٢٣٢٨٤) حضرت عبیدہ سے مروی ہے کہ اس کھانے کی بیع سے منع فرمایا ہے کہ جس میں دو صاع رائج نہ ہو جائیں۔ زیادتی مشتری کے لئے اور نقصان بائع پر ہوگا۔

(٢٣٢٨٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ وَالْحَسَنِ : أَنَّهُمَا سُئِلاَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الطَّعَامَ أَيَبِيعُهُ بِكَيْلِهِ؟ فَقَالاَ : لاَ ، حَتَّى يَجْرِيَ فِيهِ الصَّاعَانِ ، فَتَكُونُ لَهُ الزِّيَادَةُ وَعَلَيْهِ النُّقْصَانُ.

(٢٣٢٨٥) حضرت ابن سیرین اور حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے کھانا خریدا ہے تو کیا وہ کیل کر کے اُس کو فروخت کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ نہیں، یہاں تک کہ اس میں دو صاع جاری ہو جائیں پھر زیادتی اور کمی دونوں مشتری کی ہی ہوں گی۔

(٢٣٢٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ : فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَزِيدُ ، فَقَالاَ .

إِنْ كَانَ غَلِطَ رَدَّهُ ، وَإِنْ كَانَ زِيَادَةً رَدَّهُ.

(۲۳۲۸۶) حضرت شعبی اور حضرت حکم سے مروی ہے کہ کوئی شخص کھانا خریدے پھر وہ زیادہ نکل آئے ، فرمایا: اگر غلطی ہوگئی تھی تو واپس کردے، اگر زیادہ ہوا اس کو واپس کردے۔

(۲۲۲۸۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُوَرِّقًا الْعِجْلِيّ يَقُولُ: لَقَدْ بَعَثْنَا بِسَفِينَةٍ مِنَ الأَهْوَازِ إِلَى الْبَصْرَةِ فِيهَا ثَلاَثُونَ كُرًّا ، مَا هُوَ إِلاَّ فَضْلُ مَا بَيْنَ الْكَيْلَيْنِ.

(۲۳۲۸۷) حضرت مورق العجلی فرماتے ہیں کہ ہم نے اہواز سے بصرہ کی طرف کشتی بھیجی جس میں تیس کُر سامان تھا۔ اور وہ سامان صرف دو کیلوں کے مابین سے بچا ہوا سامان تھا (یعنی ایک کیل سے دوسرا کیل کرتے وقت جو بچ جائے یا گر جائے)۔

(۲۲۲۸۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ: إِنْ بِعْتَ طَعَامًا فَوَجَدْتَ زِيَادَةً فَلَكَ ، أَوْ نُقْصَانًا فَعَلَيْكَ.

(۲۳۲۸۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر آپ کھانے کی بیع کرو، پھر اگر وہ زیادہ نکلے تو زیادتی آپ کے لئے ہے اور اگر نقصان ہو تو وہ بائع پر ہے۔

(٤١٩) الْحُرُّ يُقِرُّ عَلَى نَفْسِهِ بِالْعُبُودِيَّةِ

کوئی آزاد شخص اپنے اوپر غلام ہونے کا اقرار کرلے

(۲۲۲۸۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ بِالْعُبُودِيَّةِ ، فَهُوَ عَبْدٌ.

(۲۳۲۸۹) حضرت علی ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر آزاد شخص غلام ہونے کا اقرار کرے تو وہ غلام شمار ہوگا۔

(۲۲۲۹۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ يُسْتَرَقُّ حُرٌّ بِإِقْرَارِهِ عَلَى نَفْسِهِ بِالْعُبُودِيَّةِ.

(۲۳۲۹۰) حضرت شعبی ارشاد فرماتے ہیں کہ آزاد شخص کا اپنے اوپر غلامیت کا اقرار کرنے سے وہ غلام نہیں ہوگا۔

(۲۲۲۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ : فِي الرَّجُلِ يَقُولُ : كُنْتُ مَمْلُوكًا لِفُلاَنٍ ، أَوْ كَانَ أَبِي مَمْلُوكًا لِفُلاَنٍ ، أَوْ كَانَتْ أُمِّي مَمْلُوكَةً لِفُلاَنٍ ، فَقَالَ فُلاَنٌ : أَنْتُمْ عَبِيدِي الْيَوْمَ ، قَالَ : إِذَا كَانُوا قَدْ جروا فِي الْعِتْقِ وَعُرِفَ أَنَّهُمْ مَوَالٍ ، لاَ يَكُونُونَ لِهَذَا مَمْلُوكِينَ لِلَّذِينَ يَدَّعُونَ إِلاَّ أَنْ يَجِيءَ بِشُهُودٍ عُدُولٍ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ مَمْلُوكُوه إِلَى الْيَوْمِ.

(۲۳۲۹۱) حضرت حارث سے مروی ہے کہ ایک شخص کہنے لگا کہ میں فلاں شخص کا غلام تھا، یا میرے والد فلاں کے غلام تھے یا میری والدہ فلاں کی باندی تھیں۔ وہ فلاں شخص کہنے لگا کہ تم آج میرے غلام ہو، فرمایا کہ جب وہ پہلے سے آزاد ہوں اور جان لیا جائے کہ وہ غلام ہیں تو وہ صرف دعویٰ کرنے سے غلام شمار نہ ہوں گے مگر یہ کہ وہ عادل گواہ لے آئیں۔ اور وہ گواہ گواہی دیں کہ یہ غلام ہیں۔

(٤٢٠) فِي الْمُتَفَاوِضَيْنِ يَلْحَقُ أَحَدَهُمَا الدَّيْنُ

شریکین میں سے اگر کسی ایک پر قرضہ آجائے

(٢٢٢٩٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: إِذَا لَحِقَ أَحَدَ الْمُتَفَاوِضَيْنِ دَيْنٌ ، فَهُوَ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا.

(۲۳۲۹۲) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ شریکین میں سے کسی ایک پر قرضہ آجائے تو وہ دونوں پر لازم آئے گا۔

(٤٣١) مَنْ قَالَ الْكَفِيلُ غَارِمٌ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ کفیل ضامن ہوگا

(٢٢٢٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : الْكَفِيلُ غَارِمٌ.

(۲۳۲۹۳) حضرت شریح ریٹیڈ فرماتے ہیں کہ کفیل ضامن ہوگا۔

(٢٢٢٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِشُرَيْحٍ : كَفِيلِي حِيلَ دُونَهُ ، وَمَالِي أُقْتُضِيَ مُسَمًّى ، وَمَالُ غَرِيمِي أُقْتُسِمَ دُونِي ، فَقَالَ : إِنْ كَانَ الْكَفِيلُ مُخَيَّرًا فَالْكَفِيلُ غَارِمٌ ، وَإِنْ كَانَ مَالُكَ أُقْتُضِيَ مُسَمًّى فَأَنْتَ أَحَقُّ بِهِ ، وَإِنْ كَانَ مَالُ غَرِيمِكَ أُقْتُسِمَ دُونَكَ فَهُوَ بِالْحِصَصِ.

(۲۳۲۹۴) حضرت محمد ریٹیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح سے عرض کیا: میرے کفیل نے میرے علاوہ حیلہ کیا، اور میرے مال کا فیصلہ کیا گیا اور میرے غریم کا مال میرے علاوہ تقسیم کر دیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اگر کفیل مخیّر تھا تو وہ ضامن ہے، اور تو اپنے مال کا زیادہ حق دار ہے، اور اگر تیرے غریم کا مال تیرے علاوہ تقسیم کر دیا گیا تو وہ حصوں کے ساتھ ہوگا۔

(٢٢٢٩٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ فِي عَامِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ : الدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ. يَعْنِي : الْكَفِيلَ.

(۲۳۲۹۵) حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرماتے ہوئے سنا کہ قرضہ کو بہر صورت اتارنا ضروری ہے اور کفیل ضامن ہے۔ (قرضے کی ادائیگی کرنے والا ہے۔)

(٤٣٢) فِي قَوْلِهِ (فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا)

قرآن کی آیت ﴿فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیرًا﴾ کا بیان

(٢٢٢٩٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَطَاوُوسٍ : فِي قوله تعالى : ﴿فَكَاتِبُوهُمْ

إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ قَالاَ :مَالٌ وَأَمَانَةٌ.

(۲۳۲۹۶) حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اللہ کے ارشاد ﴿فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ سے مراد مال اور امانت ہے۔

(۲۲۲۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :أَدَاؤُهُ وَمَالُهُ.

(۲۳۲۹۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اِس کا مال مراد ہے۔

(۲۲۲۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أبی زائدة ووکیع ، عن ابن عون ، عن ابن سیرین ، عن عَبِيدَةَ ، قَالَ :إذا صلی.

(۲۳۲۹۸) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ جب کہ وہ نماز پڑھے۔

(۲۲۲۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أبی زائدة ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :خَيْرُهُ :أَدَاؤُهُ وَمَالُهُ.

(۲۳۲۹۹) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اِس کا مال مراد ہے۔

(۲۲۳۰۰) حَدَّثَنَا ابْن إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِذَا صَلَّى.

(۲۳۳۰۰) حضرت عبیدہ فرماتے ہیں کہ جب کہ وہ نماز پڑھے۔

(۲۲۳۰۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : ﴿فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ قَالَ : دِينًا وَأَمَانَةً.

(۲۳۳۰۱) حضرت حسن فرماتے ہیں خیرًا سے مراد دین اور امانت ہے۔

(۲۲۳۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إسماعيل بن أبی خالد ، عن أبی صالح ، قَالَ :أداء وأمانة.

(۲۳۳۰۲) حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ ادا اور امانت مراد ہے۔

(۲۲۳۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَالاً.

(۲۳۳۰۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مال مراد ہے۔

(۲۲۳۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :صِدْقًا وَوَفَاءً.

(۲۳۳۰۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ خیرًا سے صدق و وفا مراد ہے۔

(۲۲۳۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :مَالاً.

(۲۳۳۰۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اِس سے مال مراد ہے۔

(۲۲۳۰٦) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :الْخَيْرُ :الْمَالُ.

(۲۳۳۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں خیرًا سے مراد مال ہے۔

(٢٣٣٠٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ قَالَ : كَائِنَةً أَخْلاَقُهُمْ مَا كَانَتْ.

(٢٣٣٠٧) حضرت مجاہد اِس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کے اخلاق جیسے بھی ہوں۔

(٢٣٣٠٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ قَالَ : الْخَيْرُ : الْقُرْآنُ وَالإِسْلاَمُ.
وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ : الإِسْلاَمُ وَالْغِنَى.

(٢٣٣٠٨) حضرت حسن فرماتے ہیں خیرًا سے مراد قرآن اور اسلام ہے۔ اور حضرت سعید بن ابوالحسن فرماتے ہیں کہ اس سے اسلام اور غنٰی مراد ہے۔

(٤٢٣) فِي الرَّجُلِ يَكْفُلُ الرَّجُلَ وَلَمْ يَأْمُرْهُ

کوئی شخص بغیر اجازت کفیل بن جائے

(٢٣٣٠٩) حَدَّثَنَا وكيع قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَنْ كَفَلَ عَنْ رَجُلٍ بِكَفَالَةٍ ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِهَا فَأَدَّاهَا عَنْهُ فَلَيْسَ لِلْمَكْفُولِ عَنْهُ شَيْءٌ ، إِنَّمَا هِيَ حَمَالَةٌ تَحَمَّلَهَا.

(٢٣٣٠٩) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بلا اجازت وحکم کفیل بن جائے اور مکفول کی طرف سے ادائیگی کر دے تو مکفول پر کچھ لازم نہیں ہے۔ وہ تو بوجھ اٹھانے والا ہے جو اُس نے اٹھالیا ہے۔

(٤٢٤) فِيمَنْ لاَ تَجُوزُ لَهُ الشَّهَادَةُ

جس کی گواہی قبول نہیں ہے

(٢٣٣١٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَنَادَى حَتَّى انْتَهَى إِلَى الثَّنِيَّةِ : أَلاَ لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ خَصْمٍ وَلاَ ظَنِينٍ ، وَإِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

(٢٣٣١٠) حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے منادی کو ندا لگانے کا حکم فرمایا۔ اُس نے لوگوں کو آواز دی یہاں تک کہ ثنیۃ کی طرف پہنچے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! آگاہ رہو مدمقابل اور مشکوک کی گواہی قابلِ قبول نہیں، اور بے شک قسم تو مدعیٰ علیہ پر ہے۔

(٢٣٣١١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : أَرُدُّ شَهَادَةَ سِتَّةٍ : الْخَصْمِ ، وَالْمُرِيبِ ، وَدَافِعِ الْمَغْرَمِ ، وَالشَّرِيكِ لِشَرِيكِهِ ، وَالأَجِيرِ لِمَنِ اسْتَأْجَرَهُ ، وَالْعَبْدِ لِسَيِّدِهِ.

(۲۳۳۱۱) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ میں چھ آدمیوں کی گواہی کو رد کرتا ہوں۔ خصم کی، شکّی کی، اور ایسے آدمی کی کہ جس نے تاوان دینا ہو۔ شریک کی شریک کے حق میں، اجیر کی مستاجر کے حق میں اور غلام کی آقا کے حق میں۔

(۲۳۳۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ فِي الطَّلاَقِ شَهَادَةُ ظَنِينٍ ، وَلاَ مُتَّهَمٍ.

(۲۳۳۱۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ طلاق کے معاملہ میں شکّی (ناقابل اعتبار) اور متہم بالکذب کی گواہی جائز نہیں ہے۔

(۲۳۳۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ شُرَيْحٌ : لاَ أُجِيزُ شَهَادَةَ : خَصْمٍ ، وَلاَ مُرِيبٍ ، وَلاَ دَافِعِ مَغْرَمٍ ، وَلاَ الشَّرِيكِ لِشَرِيكِهِ ، وَلاَ الأَجِيرِ لِمَنِ اسْتَأْجَرَهُ ، وَلاَ الْعَبْدِ لِسَيِّدِهِ.

(۲۳۳۱۳) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ میں چھ آدمیوں کی گواہی کو رد کرتا ہوں۔ خصم کی، شکّی کی، ایسے شخص کی کہ جس نے تاوان دینا ہو۔ شریک کی شریک کے حق میں، اجیر کی مستاجر کے حق میں اور غلام کی آقا کے حق میں۔

(٤٢٥) فِي شَهَادَةِ الْوَلَدِ لِوَالِدِهِ

بیٹے کی باپ کے حق میں گواہی

(۲۳۳۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الابْنِ لأَبِيهِ ، وَلاَ الأَبِ لابْنِهِ ، وَلاَ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا ، وَلاَ الزَّوْجِ لامْرَأَتِهِ.

(۲۳۳۱۴) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ بیٹے کی باپ کے حق، میں باپ کی بیٹے کے حق میں، بیوی کی شوہر کے حق میں اور شوہر کی بیوی کے حق میں گواہی قبول نہیں۔

(۲۳۳۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ ، وَلاَ الْوَلَدِ لِوَالِدِهِ ، وَلاَ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا ، وَلاَ الزَّوْجِ لامْرَأَتِهِ ، وَلاَ الْعَبْدِ لِسَيِّدِهِ ، وَلاَ السَّيِّدِ لِعَبْدِهِ ، وَلاَ الشَّرِيكِ لِشَرِيكِهِ ، وَلاَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا لِصَاحِبِهِ.

(۲۳۳۱۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ والد کی گواہی بیٹے کے حق میں، بیٹے کی گواہی والد کے حق میں، عورت کی شوہر کے حق میں، خاوند کی بیوی کے حق میں، غلام کی آقا کے حق میں، آقا کی غلام کے حق میں، شریک کی گواہی شریک کے حق میں اور اسی طرح ہر ساتھی کی اپنے ساتھی کے حق میں گواہی قبول نہیں۔

(۲۳۳۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الرَّجُلِ لأَبِيهِ ، وَلاَ شَهَادَةَ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا ، وَكَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الرَّجُلِ لابْنِهِ ، وَشَهَادَةَ الرَّجُلِ لامْرَأَتِهِ.

(۲۳۳۱۶) حضرت عامر بیٹے کی گواہی والد کے حق میں جائز نہ سمجھتے تھے۔ بیوی کی گواہی خاوند کے حق میں جائز نہ سمجھتے تھے۔ والد کی گواہی بیٹے کے حق میں جائز قبول سمجھتے تھے۔ اور خاوند کی گواہی بیوی کے حق میں قبول فرماتے تھے۔

(٢٣٣١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ لابْنِهِ ، وَلاَ شَهَادَةُ الابْنِ لأَبِيهِ ، وَلاَ شَهَادَةُ الزَّوْجِ لِزَوْجَتِهِ ، وَلاَ شَهَادَةُ الزَّوْجَةِ لِزَوْجِهَا.

(٢٣٣١٧) حضرت حسن فرماتے ہیں والد کی گواہی بیٹے کے حق میں، اور بیٹے کی گواہی والد کے حق میں، اور خاوند کی گواہی بیٹے کے حق میں، اور بیوی کی گواہی خاوند کے حق میں قبول نہیں۔

(٢٣٣١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، قَالَ : شَهِدْتُ شُرَيْحًا أَجَازَ شَهَادَةَ زَوْجٍ لاِمْرَأَتِهِ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّهُ زَوْجٌ ، فَقَالَ : وَمَنْ يَشْهَدُ لِلْمَرْأَةِ إِلاَّ زَوْجُهَا.

(٢٣٣١٨) حضرت شبیب فرماتے ہیں کہ میں حضرت شریح کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے خاوند کی گواہی بیوی کے حق میں قبول فرمائی، آپ کو کہا گیا کہ یہ تو اُس کا خاوند ہے، آپ نے فرمایا: بیوی کے حق میں اس کے خاوند کے علاوہ اور کون گواہی دے گا۔

(٢٣٣١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يُجِيزُ شَهَادَةَ الزَّوْجِ لاِمْرَأَتِهِ ، وَلاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا.

(٢٣٣١٩) حضرت ابن ابی لیلی خاوند کی گواہی بیوی کے حق میں قبول فرماتے تھے، اور بیوی کی گواہی خاوند کے حق میں قبول نہ فرماتے تھے۔

(٢٣٣٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ أَبِي جناب ، عن عون ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ أَبٍ وَزَوْجٍ.

(٢٣٣٢٠) حضرت شریح والد اور خاوند کی گواہی قبول فرماتے تھے۔

(٢٣٣٢١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : شَهِدْتُ لأَبِي عِنْدَ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَأَجَازَ شَهَادَتِي.

(٢٣٣٢١) حضرت سلیمان بن ابو سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر بن حزم کے پاس اپنے والد کی گواہی دی، انہوں نے میری گواہی کو قبول فرمالیا۔

(٤٢٦) شَهَادَةُ أَهْلِ الشِّرْكِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ

مشرکین کا آپس میں ایک دوسرے پر گواہی دینا

(٢٣٣٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ مَجُوسِيٍّ عَلَى يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ.

(٢٣٣٢٢) حضرت عمر بن عبد العزیز رِیٹیلیہ نے مجوسی کی یہودی اور نصرانی کے خلاف گواہی قبول کی۔

(٢٣٣٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۲۳۳۲۳) حضرت شریح اہل کتاب میں سے بعض کی گواہی بعض پر قبول فرماتے تھے۔

(٢٣٣٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيع ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنْ عَامِرٍ :أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ يَهُودِيٍّ عَلَى نَصْرَانِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ عَلَى يَهُودِيٍّ.

(۲۳۳۲۴) حضرت عامر نے یہودی کی نصرانی پر اور نصرانی کی یہودی پر گواہی قبول فرمائی۔

(٢٣٣٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُكَيْرِ السُّلَمِيُّ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :شَهِدْتُ شُرَيْحًا أَجَازَ شَهَادَةَ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ بِخِفَافِهِمْ نَقْعٌ.

(۲۳۳۲۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ میں حضرت شریح کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے مشرکوں میں سے بعض کے قدموں پر غبار دیکھ کر ان کی گواہی قبول فرمائی۔

(٢٣٣٢٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ مَعْمَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ ، قَالَ :سَأَلْتُ نَافِعًا عَنْ شَهَادَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ :تَجُوزُ.

(۲۳۳۲۶) حضرت ابراہیم الصائغ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے اہل کتاب میں بعض کی بعض کے حق میں گواہی کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا جائز ہے۔

(٢٣٣٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ:سَأَلْتُ حَمَّادًا؟ فَقَالَ:أَهْلُ الشِّرْكِ جَمِيعًا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۲۳۳۲۷) حضرت حماد سے دریافت کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: مشرکوں میں سے بعض کی گواہی بعض پر قابل قبول ہے۔

(٢٣٣٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :قَالَ سُفْيَانُ :الإِسْلاَمُ مِلَّةٌ وَالشِّرْكُ مِلَّةٌ ، تَجُوزُ شَهَادَةُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.
قَالَ :وَقَالَ وَكِيعٌ :وَكَذَلِكَ نَقُولُ.

(۲۳۳۲۸) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اسلام ایک مذہب ہے، اور کفر پورا ایک ملت و مذہب ہے۔ ان میں سے بعض کی گواہی بعض پر قبول ہے۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ ہم اسی طرح کہتے ہیں۔

(٤٢٧) مَنْ قَالَ لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ مِلَّةٍ إِلَّا عَلَى مِلَّتِهَا

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ ملتوں (مذہب) کا اختلاف ہو تو گواہی قابلِ قبول نہیں

(٢٣٣٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا اخْتَلَفَتِ الْمِلَلُ لاَ تجوز شَهَادَةُ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۲۳۳۲۹) حضرت حسن فرماتے تھے کہ جب مذہب کا اختلاف ہو تو پھر بعض کی گواہی بعض کے حق میں قبول نہیں۔

(۲۲۲۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الْيَهُودِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ ، وَلاَ النَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ ، وَلاَ مِلَّةٍ عَلَى غَيْرِ مِلَّتِهَا إِلاَّ الْمُسْلِمِينَ.

(۲۲۳۳۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ یہودی کی نصرانی پر نصرانی کی یہودی پر گواہی قبول نہیں، اور مسلمانوں کے علاوہ ایک مذہب والے کی دوسرے مذہب والوں پر قبول نہیں۔

(۲۲۲۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ مِلَّةٍ عَلَى مِلَّةٍ إِلاَّ الْمُسْلِمِينَ.

(۲۲۳۳۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے علاوہ ایک مذہب والے کی دوسرے مذہب والوں پر گواہی قابل قبول نہیں ہے۔

(۲۲۲۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وحماد، قَالاَ: لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۲۲۳۳۲) حضرت زہری اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اہل کتاب میں سے بعض کی بعض پر گواہی قبول نہیں۔

(۲۲۲۳۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۲۲۳۳۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مشرکین کی ایک دوسرے پر گواہی نا قابل قبول ہے۔

(۲۲۲۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ والشَّعْبِيِّ والْحَسَنِ ، قَالُوا : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ مِلَّةٍ إِلاَّ عَلَى أَهْلِ مِلَّتِهَا : الْيَهُودِيُّ عَلَى الْيَهُودِيِّ ، وَالنَّصْرَانِيُّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ.

(۲۲۳۳۴) حضرت ابراہیم، حضرت شعبی اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک مذہب والے کی دوسرے مذہب والے پر گواہی قبول نہیں۔ یہودی کی یہودی پر اور نصرانی کی نصرانی پر قبول ہے۔

(۲۲۲۳٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْبَلُ شَهَادَةَ مِلَّةٍ عَلَى غَيْرِهِمْ.

(۲۲۳۳۵) حضرت ضحاک ایک مذہب والے کی دوسرے مذہب والے پر گواہی قبول نہ فرماتے تھے۔

(۲۲۲۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنْ شَهَادَةِ الْيَهُودِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ ، وَالنَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ ؟ فَقَالَ : الْحَكَمُ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ دِينٍ عَلَى أهل دِينٍ.

(۲۲۳۳۶) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے دریافت کیا کہ یہودی کی نصرانی اور نصرانی کی یہودی پر گواہی کا کیا حکم ہے؟ حضرت حکم نے فرمایا: ایک مذہب والے کی دوسرے مذہب والے پر گواہی قبول نہیں۔

(۲۲۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ مِلَّةٍ عَلَى مِلَّةٍ إِلاَّ الْمُسْلِمِينَ.

قَالَ وَكِيعٌ : كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الْيَهُودِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ ، وَلاَ النَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ.

(عبدالرزاق ۱۵۵۲۵۔ بیہقی ۱۶۳)

(۲۳۳۳۷) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ایک مذہب والوں کی دوسرے مذہب والوں پر گواہی قبول نہیں سوائے مسلمانوں کے۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ یہودی کی نصرانی پر اور نصرانی کی یہودی پر گواہی قبول نہ فرماتے تھے۔

(٤٢٨) فِي شَهَادَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ

اہل کتاب کی ایک دوسرے پر گواہی

(٢٣٣٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَهْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تجوز شَهَادَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ لِلْمُسْلِمِينَ.

(۲۳۳۳۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں مسلمانوں کے حق میں اہل کتاب کا آپس میں ایک دوسرے پر گواہی دینا جائز ہے (صحیح ہے)۔

(٢٣٣٣٩) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:تَجُوزُ شَهَادَتُهُمْ لِلْمُسْلِمِينَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۲۳۳۳۹) حضرت شعبی سے بھی اِسی طرح مروی ہے کہ مسلمانوں کے حق میں اہل کتاب کا آپس میں ایک دوسرے پر گواہی دینا جائز ہے۔

(٤٢٩) فِي الْعَبْدِ يَكْفُلُ

غلام کی کفالت کا بیان

(٢٣٣٤٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبَّاسٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ. وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالاَ :لاَ كَفَالَةَ لِلْعَبْدِ.

(۲۳۳۴۰) حضرت جابر اور حضرت عامر فرماتے ہیں کہ غلام کے لئے کفالت نہیں ہے۔

(٤٣٠) فِي شَهَادَةِ الأَقْطَعِ

جس کے ہاتھ حد میں کٹے ہوں اُس کی گواہی کا بیان

(٢٣٣٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ سَرَقَ بَعِيرًا فَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ. قَالَ :وَكَانَتْ تَجُوزُ شَهَادَتُهُ. (ابوداؤد ۳۹۵)

(۲۳۳۴۱) حضرت حسن سے مروی ہے کہ قریش کے ایک شخص نے چوری کی تو حضور اقدس ﷺ نے اُس کے ہاتھ کٹوا دیئے، اور اُس کی گواہی قبول کرتے تھے۔

(٢٣٣٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :شَهِدَ عِنْدَ شُرَيْحٍ أَقْطَعُ ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا.

فَقَالَ شُرَيْحٌ :نُجِيزُ شَهَادَةَ صَاحِبِ كُلِّ حَدٍّ إِذَا كَانَ يَوْمَ يَشْهَدُ عَدْلاً إِلاَّ الْقَاذِفَ ، فَإِنَّ تَوْبَتَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ.

(۲۳۳۴۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت شریح کی خدمت میں ایک ہاتھ کٹے نے گواہی دی، اُس شخص کی اچھائی اور نیکی کی تعریف کی گئی، حضرت شریح نے فرمایا: ہم ہر اُس شخص کی گواہی قبول کرتے ہیں جس پر حد لگی ہو جبکہ وہ گواہی کے دن عادل ہو، سوائے محدود فی القذف کے کیونکہ اُس کی توبہ اللہ اور اُس کے درمیان ایک معاملہ ہے۔

(٢٣٣٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَةَ أَقْطَعَ.

(۲۳۳۴۳) حضرت شریح بھی مقطوع الید کی گواہی کو قبول فرماتے۔

(٤٣١) فِي الصُّلْحِ بَيْنَ الْخُصُومِ

دو خصموں کے درمیان صلح کا بیان

(٢٣٣٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أُتِيَ عَلِيٌّ فِي بَعْضِ الأَمْرِ ، وَقَالَ وَكِيعٌ: فِي شَيْءٍ ، فَقَالَ :إِنَّهُ لَجَوْرٌ ، وَلَوْلا أَنَّهُ صُلْحٌ لَرَدَدْتُهُ.

(۲۳۳۴۴) حضرت عامر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی معاملہ میں پیش کیا گیا، حضرت وکیع نے فرمایا کسی چیز کے متعلق، فرمایا یہ ظلم ہے اگر یہ صلح نہ ہوتی تو میں اِس کو رد کر دیتا۔

(٢٣٣٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :أَيُّمَا امْرَأَةٍ صُولِحَتْ عَلَى ثُمُنِهَا ، وَلَمْ يُبَيَّنْ لَهَا مَا تَرَكَ زَوْجُهَا ، فَتِلْكَ الرِّيبَةُ كُلُّهَا.

(۲۳۳۴۵) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جو عورت بھی ثمن پر صلح کرے اور اُس کو بیان نہ کیا جائے کہ اُس کے خاوند نے کیا چھوڑا ہے یہ سراسر دھوکا ہے۔

(٢٣٣٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :مَا شَهِدْتُ شُرَيْحًا أَمَرَ بِصُلْحٍ إِلاَّ مَرَّةً ، وَذَلِكَ أَنَّ رَجُلاً أَسْوَدَ اسْتَوْدَعَ امْرَأَةً ثَمَانِينَ دِرْهَمًا فَحَوَّلَتْ مَتَاعَهَا ، فَضَاعَتِ الدَّرَاهِمُ ، فَخَاصَمَهَا إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ :أَتَتَّهِمُهَا؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :إِنْ شِئْتَ أَخَذْتَ خَمْسِينَ.

(۲۳۳۴۶) حضرت محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قاضی شریح نے کو میں نے صرف ایک مرتبہ صلح کا فیصلہ کرتے ہوئے دیکھا ہے، وہ یوں ہوا کہ ایک شخص نے خاتون کے پاس اسّی درہم امانت رکھوائے، بعد میں خاتون نے اپنے سامان کو الٹ پلٹ کیا۔ خاتون سے وہ دراھم ضائع ہو گئے۔ پس وہ جھگڑا حضرت شریح کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت شریح نے فرمایا کہ پھر کیا تو اس پر تہمت لگانا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا کہ نہیں، آپ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو پچاس درہم وصول کر لے۔

(٢٣٣٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ :أَنَّهُ رُبَّمَا أَتَاهُ الْقَوْمُ يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فِي الشَّيْءِ فَيَقُولُ :اذْهَبُوا فَاصْطَلِحُوا.

(٢٣٣٤٧) حضرت عبداللہ بن عتبہ کے پاس بعض اوقات لوگ جھگڑا لے کر آتے تو آپ فرماتے کہ جاؤ چلے جاؤ اور صلح کرلو۔

(٢٣٣٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ قَالَ: رُبَّمَا أَتَى شُرَيْحًا الْقَوْمُ يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فَيَقُولُ :اذْهَبُوا إِلَى عَبِيدَةَ.

(٢٣٣٤٨) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ بعض اوقات حضرت شریح کے پاس لوگ جھگڑا لے کر حاضر ہوتے تو آپ فرماتے عَبیدہ کے پاس چلے جاؤ۔

(٢٣٣٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَزْهَرَ الْعَطَّارِ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، قَالَ عُمَرُ :رُدُّوا الْخُصُومَ حَتَّى يَصْطَلِحُوا ، فَإِنَّ فَصْلَ الْقَضَاءِ يُورِثُ بَيْنَ الْقَوْمِ الضَّغَائِنَ.

(٢٣٣٤٩) حضرت عمر ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ جھگڑنے والوں کو واپس کردو تاکہ وہ صلح کرلیں، بے شک فیصلہ کرنے سے جھگڑنے والوں میں کینہ پیدا ہوجاتا ہے۔

(٢٣٣٥٠) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَاضِيًا ، فَاخْتَصَمَ إِلَيْهِ رَجُلاَنِ فِي دِينَارٍ ، قَالَ :فَأَعْطَاهُ أَحَدَهُمَا ، وَأَعْطَى الآخَرَ دِينَارًا مِنْ عِنْدِهِ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَعَزَلَهُ.

(٢٣٣٥٠) حضرت عمر ؓ نے ایک قاضی بھیجا اُس کے پاس دو شخص جھگڑا لے کر آئے، اُس نے اُن میں سے ایک کو عطا کردیا اور دوسرے کو اپنی طرف سے ایک دینار عطاء کردیا، حضرت عمر ؓ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے اُس کو معزول کردیا۔

(٤٣٢) مَنْ قَالَ إِذَا رَضِيَ الْخَصْمَانِ بِقَوْلِ رَجُلٍ جَازَ عَلَيْهِمَا

اگر جھگڑنے والے کسی ایک کی بات پر راضی ہوجائیں

(٢٣٣٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا رَضِيَ الْخَصْمَانِ بِقَوْلِ رَجُلٍ جَازَ عَلَيْهِمَا مَا قَالَ.

(٢٣٣٥١) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر جھگڑنے والے کسی ایک شخص کی بات پر راضی ہوجائیں تو اُن پر اُس کی بات پر عمل کرنا جائز ہے۔

(٢٣٣٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلاَنِ يَخْتَصِمَانِ إِلَى عَبِيدَةَ ، فَقَالَ :تُؤَمِّرَانِي عَلَيْكُمَا ؟ قَالاَ :نَعَمْ ، فَقَضَى بَيْنَهُمَا.

(۲۳۳۵۲) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ دو شخص جھگڑتے ہوئے حضرت عَبیدہ کے پاس آئے، آپ نے اُن سے دریافت کیا کہ کیا تم دونوں مجھے اپنا حکم اور فیصل تسلیم کرتے ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں، پھر آپ نے اُن دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا۔

(٤٣٣) فِي كَسْرِ الدَّرَاهِمِ وَتَغْيِيرِهَا

دراہم کو تبدیل کرنا اور توڑنا

(٢٣٣٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ غَيْلاَنَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : لَوْ غَيَّرْتَ هَذِهِ الدَّرَاهِمَ فَإِنَّهَا تَقَعُ فِي يَدِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْجُنُبِ وَالْمَجُوسِيِّ ، قَالَ : أَرَدْتَ أَنْ تَحْتَجَّ عَلَيْنَا الأُمَمُ ، تُرِيدُ أَنْ نُغَيِّرَ تَوْحِيدَ رَبِّنَا وَاسْمَ نَبِيِّنَا؟!.

(۲۳۳۵۳) حضرت غیلان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز سے عرض کیا کہ اگر ان دراہم کو تبدیل کر دیا جائے تو بہتر ہے، کیونکہ یہ یہودی، عیسائی، ناپاک شخص اور مجوسی کے ہاتھوں میں جاتا ہے اُن کے ہاتھ لگتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا آپ چاہتے ہو کہ دوسرے مذہب والے تم پر اعتراض کریں؟ کیا تم چاہتے ہو کہ رب کی توحید اور اپنے نبی صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا نام تبدیل کر دیں؟

(٢٣٣٥٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْرِ سِكَّةِ الْمُسْلِمِينَ الْجَائِزَةِ بَيْنَهُمْ إلاَّ مِنْ بَأْسٍ.

(ابو داؤد ۳۴۴۳۔ حاکم ۳۱)

(۲۳۳۵۴) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کے سکہ (دراہم) کو فاسد کرنے سے منع فرمایا جو اُن کے درمیان رائج ہے مگر یہ کہ مسلمانوں کی کوئی حاجت یا مصلحت ہو تو اور بات ہے۔

(٢٣٣٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : أَثِمَ النَّاسُ فِي ضربهم الدَّرَاهِمِ الْبِيضِ.

(۲۳۳۵۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ لوگ سفید دراہم کو توڑ کر (فاسد کر کے) گنہگار ہوئے۔

(٤٣٤) فِي إِنْفَاقِ الدِّرْهَمِ الزَّيْفِ

کھوٹے سکوں کو خرچ کرنے کا بیان

(٢٣٣٥٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، سَمِعَ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : مَنْ زَافَتْ عَلَيْهِ وَرِقُهُ فَلاَ يُحَالِفُ النَّاسَ إِنَّهَا طَيِّبَةٌ ، وَلَكِنْ لِيَخْرُجْ بِهَا إِلَى السُّوقِ فَلْيَقُلْ : مَنْ يَبِيعُنِي بِهَذِهِ الدَّرَاهِمِ الزُّيُوفِ سَحْقَ ثَوْبٍ ، أَوْ حَاجَةً مِنْ حَاجَتِهِ.

(۲۳۳۵۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس کے پاس کھوٹے سکے آئیں تو اُس کو لوگوں کو یوں کہہ کر قسم نہیں دینی چاہیے کہ

یہ ٹھیک ہیں۔ اُس کو چاہیئے کہ ان کو بازار میں لے جائے اور یوں کہے کہ کون مجھے اِن کھوٹے سکوں کے بدلے پرانا کپڑا دے گا، یا کوئی حاجت کی چیز مجھے فروخت کرے گا۔

(۲۳۳۵۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ السَّمَّانِينَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا كَانَ لأَحَدِكُمْ دَرَاهِمُ لاَ تُنْفَقُ عَنْهُ فَلْيَبْتَعْ بِهَا ذَهَبًا ، وَلْيَبْتَعْ بِالذَّهَبِ مَا يُنْفَقُ عَنْهُ.

(۲۳۳۵۷) حضرت علی ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر تم میں سے کسی کے پاس کھوٹے سکے ہوں تو ان سے سونا خرید لے، اور پھر سونے سے وہ کوئی ایسی شے خرید لے کہ جس میں سے خرچ بھی کر سکے۔

(۲۳۳۵۸) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، قَالَ : بَاعَ ابْنُ مَسْعُودٍ نُفَايَةَ بَيْتِ الْمَالِ مَرَّةً ، ثُمَّ لَقِيَ عُمَرَ فَلَمْ يَعُدْ لِذَلِكَ.

(۲۳۳۵۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ بیت المال کے کھوٹے دراہم کو فروخت کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو پھر دوبارہ ایسا نہیں کیا۔

(۲۳۳۵۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّ عُمَرَ نَهَى عَبْدَ اللهِ أَنْ يَبِيعَ نُفَايَةَ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۳۳۵۹) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بیت المال کے کھوٹے سکے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۳۳۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ حُوطٍ الْعُبْدِيِّ ، قَالَ : جَعَلَنِي عَبْدُ اللهِ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ ، فَكُنْتُ إِذَا مَرَّ بِي دِرْهَمٌ زَيْفٌ كسرته.

(۲۳۳۶۰) حضرت حوط فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بیت المال پر مقرر فرمایا: جب بھی میرے پاس کھوٹے سکے آتے میں اُن کو توڑ دیتا۔

(۲۳۳۶۱) حَدَّثَنَا ابن مهدى ، عن سفيان ، عن منصور ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عن ميمون بن أبى شبيب : أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَرَّ بِهِ دِرْهَمٌ زَيْفٌ كَسَرَهُ ، وَيَقُولُ : لاَ يُغَرُّ بِهِ الْمُسْلِمُونَ.

(۲۳۳۶۱) حضرت میمون بن ابی شبیب کے پاس جب ایک مرتبہ کھوٹا سکہ آیا تو انہوں نے اُس کو توڑ دیا اور فرمایا کہ مسلمانوں کو دھوکہ نہیں دیا جائے گا۔

(۲۳۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ : أَشْتَرِى بِالدِّرْهَمِ الزَّيْفِ وَأُبَيِّنُهُ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۲۳۳۶۲) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ میں کھوٹے سکوں کے بدلے کوئی چیز خریدتا ہوں لیکن بتا دیتا ہوں کہ یہ سکے کھوٹے ہیں؟ فرمایا کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٢٣٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ مُحْرِزٍ أَتَى السُّوقَ وَمَعَهُ دِرْهَمٌ زَيْفٌ فَقَالَ : مَنْ يَبِيعُنِي عِنَباً طَيِّبًا بِدِرْهَمٍ خَبِيثٍ ؟! فَاشْتَرَى وَلَمْ يُشْهِدْ.

(٢٢٣٦٣) حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت صفوان بن محرز کو دیکھا کہ آپ بازار میں تشریف لائے اور اُن کے پاس کھوٹے سکے تھے۔ اور فرمایا: کون مجھے پاک انگور خبیث (کھوٹے) درہم کے بدلے دے گا؟ پھر آپ نے خریدا اور اُس پر گواہی قائم نہ فرمائی۔

(٢٢٣٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : يَا أَبَا سَعِيدٍ يَجْتَمِعُ عِنْدِي الدَّرَاهِمُ النُّحَاسُ فَأَبِيعُهَا وَأُبَيِّنُهَا ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(٢٢٣٦٤) حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے عرض کیا کہ اے ابو سعید میرے پاس پیتل کے کچھ دراہم ہیں۔ میں اُن کو بیچتا ہوں اور بتا بھی دیتا ہوں کہ یہ کھوٹے ہیں فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(٢٢٣٦٥) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ صَالِحٍ الدَّهَّانِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَقَعَ فِي يَدِهِ دِرْهَمٌ زَيْفٌ كَسَرَهُ وَقَالَ : مَا يَحِلُّ أَنْ يُغَرَّ بِهِ مُسْلِمٌ.

(٢٢٣٦٥) حضرت جابر بن زید کے پاس اگر کھوٹے سکے آتے تو اُن کو توڑ دیا کرتے اور فرماتے کہ کسی مسلمان کو دھوکہ دینا جائز نہیں ہے۔

(٢٢٣٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ قَيْسٍ : أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ فِي يَدِهِ دِرْهَمٌ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَرِنِيهِ، فَأَعْطَانِيهِ ، وَقَالَ : لَوْ كَانَ رَدِيئًا لَمْ أُعْطِكَهُ.

(٢٢٣٦٦) حضرت سعید بن جبیر کے ہاتھ میں دراہم تھے، میں نے عرض کیا (یعقوب) مجھے دکھلائیے، آپ نے مجھے دے دیئے اور فرمایا اگر کھوٹے ہوتے تو تمہیں نہ دیتا۔

(٤٣٥) فِي رَجُلٍ يَرْكَبُهُ الدَّيْنُ

کسی شخص پر دین آجائے

(٢٢٣٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ دَارَ عَلَيْهِ دَيْنٌ ، فَأَخْرَجَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَالِهِ لِغُرَمَائِهِ.

(٢٢٣٦٧) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پر دین آ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے مال میں سے قرض خواہوں کے لئے مال نکالا۔

(٢٢٣٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : كَانَ يَبِيعُ مَا فَوْقَ الإِزَارِ.

(٢٢٣٦٨) حضرت شریح ازار کے اوپر جو کچھ ہوتا اُس کو فروخت فرماتے تھے۔

(۲۲۳۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ دِلاَفٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمِّ أَبِيهِ بِلاَلِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يُغَالِي بِالرَّوَاحِلِ ، وَيَسْبِقُ الْحَاجَّ ، حَتَّى أَفْلَسَ ، قَالَ : فَخَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الأُسَيْفِعَ أُسَيْفِعَ جُهَيْنَةَ رَضِيَ مِنْ أَمَانَتِهِ وَدِينِهِ أَنْ ، يُقَالَ : سَبَقَ الْحَاجَّ ، فَادَّانَ مُعْرِضًا ، فَأَصْبَحَ قَدْ دِينَ بِهِ ، فَمَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَلْيَأْتِنَا حَتَّى نُقَسِّمَ مَالَهُ بَيْنَهُمْ. (مالك ۸)

(۲۳۳۶۹) حضرت بلال بن حارث سے مروی ہے کہ ایک شخص مہنگی سواریاں استعمال کرتا تھا اور حاجیوں سے آگے نکل کر چلا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ غریب ہوگیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں فرمایا کہ اما بعد بے شک قبیلہ جہینہ کا اسیفع نامی شخص اپنے دیندار اور امانت دار ہونے کے لیے صرف اسی پر خوش تھا کہ اس کو سابق الحاج (یعنی حاجیوں میں سبقت کرنے والا کہا جاتا ہے) کہا جاتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ مقروض بن کر لوٹا ہے اور اب وہ اس وجہ سے غلام بن چکا ہے۔ جس کسی نے بھی اس سے اپنا ادھار لینا ہو وہ ہمارے پاس آئے ہم اس کا مال ان قرض خواہوں میں تقسیم کردیں گے۔

(۲۲۳۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ لاَ يَبِيعُ خَادِمَ الرَّجُلِ ، وَلاَ مَسْكَنَهُ فِي الدَّيْنِ.

(۲۳۳۷۰) حضرت عمر بن عبد العزیز کسی آدمی کے غلام اور اس کے گھر کو قرضے کے بدلے میں نہیں بیچتے تھے۔

(۲۲۳۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَنَّهُ فَلَّسَ رَجُلاً وَآجَرَهُ.

(۲۳۳۷۱) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ایک شخص کو مفلس قرار دیا کرائے کے کام پر لگادیا۔

(۲۲۳۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَلَّسَ رَجُلاً جَعَلَ مَا بَقِيَ بَيْنَ غُرَمَائِهِ.

(۲۳۳۷۲) حضرت شریح کے سامنے جب کوئی مفلس ہوتا تو آپ جو باقی بچا ہوتا اُس کو قرض خواہوں میں تقسیم فرمادیتے۔

(٤٣٦) فِي السَّلَمِ فِي الْحَرِيرِ مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

جن حضرات نے ریشم میں سلم کرنے کی اجازت دی ہے

(۲۲۳۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأعمش ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ باس به.

(۲۳۳۷۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۳۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ سَالِمٍ وَالْقَاسِمِ وَطَاوُوسٍ وَمُجَاهِدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَطَاءٍ ، قَالُوا : لاَ بَأْسَ بِالسَّلَمِ فِي الْحَرِيرِ.

قَالَ : قَالَ وَكِيعٌ : نَرْجُو أَنْ لاَ يَكُونَ بِهِ بَأْسٌ.

(٢٣٣٧٤) حضرت مجاہد، محمد اور حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ریشم میں بیع سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ ہمیں امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٢٣٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْفَزَعِ بْنِ عُفَيقٍ ، قَالَ :قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ :مَا تَقُولُ فِي السَّرَقِ ؟ قَالَ: وَمَا السَّرَقُ ؟ قُلْتُ :الْحَرِيرُ ، أَوْ شُقَقُ الْحَرِيرِ ، قَالَ :يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ ، إِنَّكُمْ تُسَمُّونَ أَسْمَاءً مُنْكَرَةً ، أَوَلاَ تَقُولُ :شُقَقُ الْحَرِيرِ ؟ا قُلْتُ :فَإِنَّ لَهُ فِي السُّوقِ سِعْرًا نَشْتَرِيه بِسِعْرٍ ، وَنَبِيعُهُ إِلَى الْعَطَاءِ بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ :إِذَا اشْتَرَيْتَهُ وَقَبَضْتَهُ فَبِعْهُ كَيْفَ شِئْتَ.

(٢٣٣٧٥) حضرت فزع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ السر ق کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے پوچھا السر ق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا ریشم یا ریشم کے ٹکڑے، آپ نے فرمایا اے عراق والو! تم برے نام رکھتے ہو۔ کیا تم نے شقق الحریر نام نہیں رکھا؟ میں نے کہا کہ اس کا بازار میں اچھا بھاؤ ہے۔ ہم اس کو اس بھاؤ سے خرید کر آگے پارچہ برید کو اس سے مہنگے داموں فروخت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم خرید کر اس پر قبضہ کرلو تو پھر کسی طرح مرضی چاہو فروخت کرو۔

(٤٣٧) مَنْ كَرِهَ السَّلَمَ فِي الْحَرِيرِ

جو حضرات ریشم میں بیع سلم کرنے کو ناپسند کرتے ہیں

(٢٢٣٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابن مَعْقِلٍ :أَنَّهُ كَرِهَ السَّلَمَ فِي الْحَرِيرِ.

(٢٣٣٧٦) حضرت ابن معقل ریشم کی بیع سلم کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٢٣٧٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:سُئِلَ طَاوُوسٌ، عَنِ السَّلَمِ فِي الْعَرْضِ ، أَوْ قَالَ:الْعُرُوضِ ، قَالَ:لاَ بَأْسَ. وَسُئِلَ عَنِ السَّلَمِ فِي الْحَرِيرِ؟ فَقَالَ :لاَ أَدْرِي مَا الْحَرِيرُ.

(٢٣٣٧٧) حضرت معتمر سے مروی ہے کہ حضرت طاؤس سے سامان کی بیع سلم کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کوئی حرج نہیں، اور ریشم کی بیع سلم کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے نہیں معلوم ریشم کیا ہے۔ (اس کا حکم کیا ہے اس کی حیثیت کیا ہے)۔

(٢٢٣٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ وَشَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مَسْرُوقٍ:أَنَّهُ كَرِهَ السَّلَمَ فِي الْحَرِيرِ.

(٢٣٣٧٨) حضرت مسروق ریشم کی بیع سلم کو ناپسند کرتے ہیں۔

(٢٢٣٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ :أَنَّهُ كَرِهَ السَّلَمَ فِي الْحَرِيرِ.

(٢٣٣٧٩) حضرت عامر سے بھی یہی مروی ہے۔

(۴۳۸) فِي الرَّجُلِ يَرْهَنُ الرَّهْنَ فَيَذْهَبُ بَعْضُهُ عِنْدَ الْمُرْتَهِنِ

کوئی شخص کسی کے پاس رہن رکھوائے اور مرتہن کے پاس کچھ حصہ ضائع ہو جائے

(۲۳۳۸۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ. وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالا : مَا ذَهَبَ مِنَ الرَّهْنِ مِنْ شَيْءٍ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ.

(۲۳۳۸۰) حضرت مغیرہ اور حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جتنا حصہ رہن ضائع ہوگا اُسی حساب سے قرض کم کیا جائے گا۔

(۲۳۳۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ ارْتَهَنَ دَارًا فَاحْتَرَقَتْ ، قَالَ : حَقُّهُ فِيمَا ذَهَبَ ، وَحَقُّهُ فِيمَا بَقِيَ.

(۲۳۳۸۱) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص گھر میں رہن رکھوایا تھا وہ جل کر ختم ہوگیا؟ فرمایا جو ضائع ہوگیا اس میں مرتہن کا حق ہے اور جو باقی بچ گیا ہے اس میں راہن کا حق ہے۔

(۲۳۳۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ : فِي رَجُلٍ ارْتَهَنَ دَارًا فَاحْتَرَقَتْ ، قَالَ : حَقُّهُ فِي الْعَرْصَةِ.

(۲۳۳۸۲) حضرت قتادہ فرماتے ہیں اُس شخص کے متعلق جس نے گھر رہن رکھوایا تھا اور وہ جل کر ختم ہوگیا، فرمایا: اُس کا حق گھروں کے درمیان جو خالی جگہ ہوتی ہے اُس میں ہے۔

(۲۳۳۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : فِي رَجُلٍ رَهَنَ ثَوْبًا فَأُتْكِلَ ، قَالَ : يُلْقِي مِنْهُ بِقَدْرِ مَا نَقَصَ مِنْ قِيمَةِ الثَّوْبِ.

(۲۳۳۸۳) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے کپڑا رہن رکھوایا اور اس میں کچھ پھٹ گیا، فرمایا کپڑے کی جتنی قیمت کم ہو چکی ہے اس کے بقدر قرضہ کم دے گا۔

(۴۳۹) مَنْ قَالَ إذَا كَانَ الرَّهْنُ عِنْدَ الْمُرْتَهِنِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ

رہن جب مرتہن کے پاس ہو تو پھر وہ باقی قرض خواہوں سے زیادہ حق دار ہے

(۲۳۳۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إذَا قَبَضَ الْمُرْتَهِنُ الرَّهْنَ ، ثُمَّ مَاتَ الرَّاهِنُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغُرَمَاءِ حَتَّى يَسْتَوْفِيَ.

(۲۳۳۸۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جب مرتہن رہن پر قبضہ کر لے، پھر راہن فوت ہو جائے اور اُس پر قرضہ ہو تو وہ باقی قرض خواہوں سے زیادہ حق دار ہے۔

(۲۲۳۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَسَالِمٍ وَعَامِرٍ ، قَالُوا : إِذَا مَاتَ الرَّاهِنُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، فَالْمُرْتَهِنُ أَحَقُّ بِهِ مِنَ الْغُرَمَاءِ حَتَّى يُسْتَوْفَى.

(۲۲۳۸۵) حضرت عطاء، حضرت سالم اور حضرت عامر سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۳۸٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ : فِي الرَّجُلِ يَرْهَنُ الرَّهْنَ ، ثُمَّ يَمُوتُ صَاحِبُهُ ، وَلاَ يَدَعُ مَالاً غَيْرَ الرَّهْنِ ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ سِوَى دَيْنِ صَاحِبِ الرَّهْنِ ؟ قَالَ : الْمُرْتَهِنُ أَحَقُّ بِالرَّهْنِ مِنْ غُرَمَاءِ الْمَيِّتِ.

(۲۲۳۸٦) حضرت حکم سے دریافت کیا گیا کسی شخص نے رہن رکھوایا پھر وہ فوت ہوگیا، اور رہن کے علاوہ کوئی اور مال نہیں چھوڑا، اور اُس پر رہن کے علاوہ بھی قرضہ ہے؟ آپ نے فرمایا: میت کے قرض خواہوں میں سے رہن کا زیادہ حق دار مرتہن ہے۔

(۲۲۳۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّ الرَّهْنَ الْمَقْبُوضَ إِذَا مَاتَ صَاحِبُهُ ، أَوْ أَفْلَسَ فَالَّذِي هُوَ فِي يَدِهِ أَحَقُّ بِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَقْبُوضًا ، فَهُوَ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ.

(۲۲۳۸۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر رہن پر قبضہ ہو اور اُس کا مالک فوت ہو جائے یا مفلس ہو جائے تو جس کا قبضہ ہے وہ زیادہ اُس کا حق دار ہے اور اگر قبضہ نہ ہو تو وہ قرض خواہوں میں تقسیم ہوگا۔

(٤٤٠) فِي شَهَادَةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ

اکیلے شخص کی گواہی

(۲۲۳۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، حَدَّثَنَا عَامِرٌ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَازَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ. (ابوداؤد ۳۶۰۲۔ نسائی ۶۲۴۳)

(۲۲۳۸۸) حضرت عامر سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت خذیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو شخصوں کے بدلے قبول فرمایا تھا۔

(۲۲۳۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ عِنْدَ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَلَى شَهَادَةِ وَحْدِي ، فَأَجَازَ شَهَادَتِي ، وَبِئْسَ مَا صَنَعَ.

(۲۲۳۸۹) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ میں نے اکیلے نے حضرت زرارہ بن اوفی کے پاس گواہی دی انہوں نے میری گواہی قبول کرلی، انہوں نے بہت بُرا کیا۔

(۲۲۳۹۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : شَهِدْتُ عِنْدَ شُرَيْحٍ عَلَى شَهَادَةٍ وَحْدِي عَلَى وَصِيَّةٍ فَأَجَازَ شَهَادَتِي.

(۲۳۳۹۰) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے وصیت کے معاملہ میں حضرت شریح کے پاس اکیلے گواہی دی۔ انہوں نے میری گواہی قبول فرمالی۔

(۲۳۳۹۱) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَ لِي شُرَيْحٌ :تَشْهَدُ أَنَّهُ خَطُّكَ بِيَدِكَ ، وَأملى رَزِينٌ عَلَيْكَ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، فَأَجَازَ شَهَادَتِي وَحْدِي.

(۲۳۳۹۱) حضرت ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت شریح نے کہا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ یہ تیرے ہاتھ کی لکھائی ہے اور رزین نے تجھے لکھوایا ہے۔

(۲۳۳۹۲) حَدَّثَنَا ابن إدريس ، عن أشعث ، عن أبي قيس :أن شريحًا أجاز شهادته وحده على مصحف.

(۲۳۳۹۲) حضرت شریح نے مُصحف پر ایک آدمی کی گواہی کو قبول فرمایا۔

(۲۳۳۹۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ أَجَازَ شَهَادَتَهُ وَحْدَهُ.

(۲۳۳۹۳) حضرت شریح نے ایک شخص کی گواہی کو قبول فرمایا۔

(٤٤١) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ فَيَجْحَدُهُ

کسی شخص کا دوسرے پر قرضہ ہو لیکن وہ اس کا انکار کردے

(۲۳۳۹٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ ابْنِ مَعْقِل :فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ فَيَجْحَدُهُ، ثُمَّ يَقْدِرُ لَهُ عَلَى مَالٍ ؟ قَالَ :لاَ يُعَارِضُهُ ، يُؤَدِّي وَدِيعَتَهُ.

(۲۳۳۹۴) حضرت ابن معقل سے اُس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس کا دوسرے پر دین تھا اُس نے انکار کردیا پھر وہ اس کے لئے کسی مال پر قادر ہوگیا؟ فرمایا: وہ اُس سے معاوضہ نہ کرے، وہ اُس کی امانت اُس کو واپس کرے۔

(۲۳۳۹٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سفيان ، عن دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :هُوَ أَسْعَدُ.

(۲۳۳۹۵) حضرت شعبی ؒ اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ کامیاب ہوگیا۔

(۲۳۳۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَلَى رَجُلٍ مَالٌ فَجَحَدَهُ ، ثُمَّ وَقَعَ لَهُ عِنْدِي شَيْءٌ ، فَجَاءَنِي وَسَأَلَنِي وَسَأَلَ أَصْحَابَنَا ، فَقَالُوا :يَأْخُذُهُ ، وَسَأَلْت ابْنَ مَعْقِلٍ ؟ فَقَالَ :يُؤَدِّي أَمَانَتَهُ وَيَطْلُبُ حَقَّهُ ، فَإِنْ كَانَ لَهُ بَيِّنَةٌ أَخَذَ بِحَقِّهِ وَإِلاَّ اسْتَحْلَفَهُ.

(۲۳۳۹۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک کا دوسرے شخص پر مال تھا، اُس نے اِس کا انکار کیا، پھر اُس کی کوئی چیز میرے پاس آئی، وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے سوال کیا، اور ہمارے اصحاب سے بھی دریافت کیا؟ انہوں نے کہا: وہ اُس سے وصول کرے گا، پھر میں نے حضرت ابن معقل سے دریافت کیا؟ انہوں نے فرمایا: وہ اُس کو امانت دے اور اُس سے اپنا

حق طلب کرے، اگر اُس کے پاس گواہ ہیں تو اپنا حق وصول کرلے وگرنہ اُس سے قسم اٹھوائے۔

(۲۲۳۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ : أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ هَذَا قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ﴾.

(۲۲۳۹۷) حضرت محمد بن سیرین سے جب اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے یہ آیت تلاوتی فرمائی: ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ﴾.

(۲۲۳۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَقْبِضُ مَا لَمْ يُحَلَّفْ.

(۲۲۳۹۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قبضہ کرے گا جب تک قسم نہ اٹھوالے۔

(۲۲۳۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ الدَّيْنُ فَيَجْحَدُهُ ، فَيَقَعُ لَهُ عِنْدَهُ الْمَالُ ؟ قَالَ الْحَكَمُ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَقْبِضَ مَا لَمْ يَخَفْ أَنْ يُسْتَحْلَفَ. قَالَ : قَالَ وَكِيعٌ : كَذَلِكَ نَقُولُ.

(۲۲۳۹۹) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے دریافت کیا کہ ایک شخص پر دین ہے اور وہ اُس کا انکار کرتا ہے، پھر اُس کے بعد اُس شخص کا مال آ گیا؟ حضرت حکم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب اُس کو خوف نہ ہو کہ اُس سے قسم اٹھوائی جائے گی تو وہ قبضہ کرلے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۴۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ: لاَ تَخُنِ الْخَائِنَ خِيَانَتُهُ تَكْفِيكَ.

(۲۲۴۰۰) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہوا ہے کہ: خائن کے ساتھ خیانت مت کر، اُس کی خیانت تیرے لئے کافی ہے۔

(۲۲۴۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ أَبُو هُرَيْرَةَ التَّيْمِيُّ ، قَالَ: سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ: لاَ تَخُونه.

(۲۲۴۰۱) حضرت مجاہد سے اِس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اُس کے ساتھ خیانت مت کرو۔

(۲۲۴۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ تَخُونه.

(۲۲۴۰۲) حضرت حسن رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں۔

(۲۲۴۰۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ : أَنَّ أَبَا مِجْلَزٍ ، وَيَحْيَى بْنَ عَقِيلٍ ، قَالَ أَحَدُهُمَا : رَجُلٌ خَانَنِي فَذَهَبَ مِنِّي بِدَرَاهِم ، فَصَارَتْ لَهُ عِنْدِي دَرَاهِمُ ، أَفَلاَ آخُذُ مِنْ دَرَاهِمِهِ كَمَا أَخَذَ مِنْ دَرَاهِمِي ؟ قَالَ لِي: لاَ تَأْخُذْ لَكِنِّي لاَ آخُذَ ، قَالَ الآخَرُ : لَكِنِّي آخُذُ.

(۲۲۴۰۳) حضرت ابو مجلز اور یحییٰ بن عقیل، ان میں سے ایک نے فرمایا: ایک شخص نے میرے ساتھ خیانت کی اور میرے دراہم لے کر بھاگ گیا، پھر اُس کے دراہم میرے پاس آ گئے، تو کیا جس طرح اُس نے میرے دراہم لئے ہیں اُس کے دراہم لے لوں؟

انہوں نے کہا کہ مت لے تا کہ میں بھی نہ لوں۔لیکن دوسرے نے جواب دیا کہ میں تو لوں گا۔

(٢٢٤٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَدِّ الأَمَانَةَ ، وَلاَ تَخُنْ مَنْ خَانَكَ. (بخاری ٣١٤٢۔ ابوداؤد ٣٥٢٩)

(٢٢٤٠٤) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: امانت ادا کرو اور خائن کے ساتھ خیانت مت کرو۔

(٢٢٤٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَقْتَصَّ الذَّهَبَ مِنَ الذَّهَبِ ، وَالْفِضَّةَ مِنَ الْفِضَّةِ ، وَلاَ يَقْتَصُّ عُرُوضًا ، وَلاَ حَيَوَانًا مِنْ ذَهَبٍ ، وَلاَ فِضَّةٍ.

قَالَ : قَالَ وَكِيعٌ : وَكَذَلِكَ نَقُولُ.

(٢٢٤٠٥) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اگر سونے کا سونے کے ساتھ اور چاندی کا چاندی کے ساتھ مقاصہ کرے تو کوئی حرج نہیں، لیکن سامان اور حیوان کا سونا، چاندی کے ساتھ مقاصہ نہ کرے۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ ہم بھی اسی طرح کہیں گے۔

(٢٢٤٠٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : هُوَ أَسْعَدُ بِهِ.

(٢٢٤٠٦) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ وہ کامیاب ہو گیا ہے اُس کے ساتھ۔

(٤٤٢) فِي الْعَبْدِ يُفْلِسُ فَيُقِرُّ بِالدَّيْنِ

غلام مفلس ہو جائے پھر وہ دین کا اقرار کر لے

(٢٢٤٠٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أَفْلَسَ الْعَبْدُ فَاعْتَرَفَ بِالدَّيْنِ فَإِنَّهُ لاَ يَجُوزُ قَوْلُهُ.

(٢٢٤٠٧) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر غلام مفلس ہو کر دین کا اقرار کر لے تو اُس کا اقرار کرنا جائز نہیں ہے۔ (نافذ نہ ہوگا)۔

(٢٢٤٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لاَ يُقْضَى دَيْنُ الْمَمْلُوكِ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(٢٢٤٠٨) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ غلام کے دَین کا گواہوں کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا۔

(٢٢٤٠٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ إِقْرَارُ مَمْلُوكٍ بِدَيْنٍ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مَأْذُونًا لَهُ فِي التِّجَارَةِ.

(٢٢٤٠٩) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر غلام عبد ماذون فی التجارۃ نہ ہو تو اُس کا دَین کا اقرار کرنا درست نہیں ہے۔

(٤٤٣) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَدُلُّكَ عَلَى الْمَتَاعِ وَتُشْرِكُنِي فِيهِ

ایک شخص نے دوسرے سے کہا: میں آپ کو سامان کا بتاتا ہوں، آپ اُس میں مجھے شریک کرلیں

(٢٢٤١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ : أَدُلُّكَ عَلَى

الْمَتَاعِ وَتُشْرِكُنِي فِيهِ.

(۲۳۴۱۰) حضرت ابن سیرین اِس کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ میں آپ کو سامان کا بتاتا ہوں آپ مجھے اس میں شریک کرلیں۔

(٢٣٤١١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي رَجُلٍ قَالَ :أَدُلُّكَ عَلَى بَيْعِ كَذَا وَكَذَا ، وَتُشْرِكُ فِيهِ أَخِي ؟ قَالَ :الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ.

(۲۳۴۱۱) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے کہ میں آپ کو فلاں فلاں بیع کا بتاتا ہوں آپ اس میں میرے بھائی کو شریک کرلیں؟ فرمایا: بیع رضامندی سے ہوگی۔

(٢٣٤١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَدُلَّ الرَّجُلَ عَلَى الْمَتَاعِ عَلَى أَنْ يُشْرِكَهُ.

(۲۳۴۱۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ اس کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے کو اس شرط پر سامان کا بتائے کہ وہ اُس کو اُس میں شریک کرلے۔

(٤٤٤) فِي الْحَكَمِ يَكُونُ هَوَاهُ لأَحَدِ الْخَصْمَيْنِ

فیصلہ کرنے والے کا جھکاؤ خصمین میں سے کسی ایک کی طرف ہو

(٢٣٤١٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قوله تعالى : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ﴾ قَالَ :الرَّجُلاَنِ يَجْلِسَانِ عِنْدَ الْقَاضِي ، فَيَكُونُ لَيُّ الْقَاضِي وَإِكْرَاهُهُ لأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ دُونَ الآخَرِ.

(۲۳۴۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن پاک کی آیت: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ دو شخص قاضی کے سامنے بیٹھیں گے، تو قاضی کی سختی اور ناپسندیدگی دونوں میں سے ایک پر ہوگی۔

(٢٣٤١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرحيم بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَا مِنْ حَكَمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إلاَّ حُشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ حَتَّى يَقِفَ بِهِ عَلَى جَهَنَّمَ ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى الرَّحْمَان ، فَإِنْ قَالَ لَهُ :اطْرَحْهُ ، طَرَحَهُ فِي مَهْوَى أَرْبَعِينَ خَرِيفًا.

قَالَ :وَقَالَ مَسْرُوقٌ :لأَنْ أَقْضِيَ يَوْمًا آخُذُ بِحَقٍّ وَعَدْلٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سَنَةٍ أَغْزُوهَا فِي سَبِيلِ اللهِ.

(ابن ماجہ ۲۳۱۱۔ احمد ۱/ ۴۳۰)

(۲۳۴۱۴) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جو حاکم بھی لوگوں کے درمیان (غلط) فیصلہ کرتا ہے، قیامت کے دن اُس کا حشر اس

طرح ہوگا کہ فرشتہ نے اُس کو پکڑ کر جہنم پر کھڑا کرے گا، پھر وہ اپنا سر رحمان کی طرف اٹھائے گا، اُس کو کہا جائے گا، اِس کو جہنم میں ڈال دو، اُس کو چالیس خریف کے فاصلہ پر ڈال دیا جائے گا۔ حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حق وانصاف کے ساتھ فیصلہ کروں یہ مجھے ایک سال اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

(٢٣٤١٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ بَلاَءُ سُلَيْمَانَ الَّذِي ابْتُلِيَ بِهِ فِي نَاسٍ مِنْ أَهْلِ الْجَرَادَةِ ، وَكَانَتِ الْجَرَادَةُ امْرَأَةً ، وَكَانَ هَوَى سُلَيْمَانَ أَنْ يَكُونَ الْحَقُّ لأَهْلِ الْجَرَادَةِ فَيَقْضِيَ لَهُمْ بِهِ. (نسائی ۱۰۹۹۳۔ طبری ۴۴۹)

(۲۳۴۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جن لوگوں میں فیصلہ کرنے کے بارے میں آزمائش میں ڈالا گیا تھا وہ اہل جرادہ تھے۔ جرادہ ایک عورت کا نام ہے۔ سلمان علیہ السلام کی خواہش تھی کہ حق بات اہل جرادہ کی جانب سے ہوتا کہ وہ ان کے حق میں فیصلہ سنا سکیں۔

(٢٣٤١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ الأَشْعَرِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : وَيْلٌ لِدَيَّانِ أَهْلِ الأَرْضِ مِنْ دَيَّانِ أَهْلِ السَّمَاءِ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ إِلاَّ مَنْ أَمَّ الْعَدْلَ وَقَضَى بِالْحَقِّ ، وَلَمْ يَقْضِ لِهَوًى ، وَلاَ قَرَابَةٍ ، وَلاَ لِرَغْبَةٍ ، وَلاَ لِرَهْبَةٍ ، وَجَعَلَ كِتَابَ اللهِ مِرْآةً بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

(۲۳۴۱۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ زمین کے حاکم کی آسمانوں کے حاکم کے سامنے ہلاکت ہوگی جس دن زمین والا حاکم اوپر والے حاکم سے ملے گا۔ سوائے اس حاکم کے جس نے عدل وانصاف کو سامنے رکھ کر فیصلہ کیا ہوگا اں کسی خواہش یا رشتہ داری یا رغبت اور خوف سے مغلوب ہو کر نہیں کیا ہوگا اور اللہ کی کتاب کو اپنی آنکھوں کے سامنے آئینہ بنا کر رکھا۔

(٢٣٤١٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رُفَيْعًا أَبَا الْعَالِيَةِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الْقُضَاةُ ثَلاَثَةٌ : اثْنَانِ فِي النَّارِ ، وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ ، فَذَكَرَ اللَّذَيْنِ فِي النَّارِ ، قَالَ : رَجُلٌ جَارَ مُتَعَمِّدًا فَهَذَا فِي النَّارِ ، وَرَجُلٌ أَرَادَ الْحَقَّ فَأَخْطَأَ فَهُوَ فِي النَّارِ ، وَآخَرُ أَرَادَ الْحَقَّ فَأَصَابَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ : فَقُلْتُ لِرُفَيْعٍ : أَرَأَيْت هَذَا الَّذِي أَرَادَ الْحَقَّ فَأَخْطَأَ ! قَالَ : كَانَ حَقُّهُ إِذَا لَمْ يَعْلَمِ الْقَضَاءَ أَنْ لاَ يَكُونَ قَاضِيًا.

(ترمذی ۱۳۲۲۔ ابوداؤد ۳۵۶۸)

(۲۳۴۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قاضی تین قسم کے ہیں، دو جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا، پھر اُن دونوں کا ذکر فرمایا جو جہنم میں جائیں گے، فرمایا: ایک وہ شخص جو جان بوجھ کر ظلم کرے وہ جہنم میں جائے گا، اور دوسرا وہ شخص جو حق و انصاف کا ارادہ کرتا ہے لیکن وہ غلطی کر گیا، وہ بھی جہنم میں جائے گا، اور تیسرا وہ کہ جس کا ارادہ بھی حق کا تھا اور اس کا فیصلہ بھی درست تھا۔ سو ایسا آدمی جنت میں جائے گا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رفیع سے دریافت کیا کہ آپ کے خیال میں یہ شخص جہنم

میں کیوں جائے گا جس نے حق کا ارادہ کیا لیکن اُس سے غلطی ہوگئی! فرمایا: اگر اُس کو قضاء کا علم نہیں تھا تو وہ قاضی نہ بنتا۔

(٢٣٤١٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ :أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ ، قَالَ :لاَ يَنْبَغِي لِقَاضٍ أَنْ يَقْضِيَ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ الْحَقُّ كَمَا يَتَبَيَّنُ اللَّيْلُ عَنِ النَّهَارِ ، قَالَ :فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ فَقَالَ :صَدَقَ أَبُو مُوسَى.

(٢٣٤١٨) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قاضی کے لئے فیصلہ کرنا اُس وقت تک مناسب نہیں ہے جب تک کہ حق اُس کے لئے ایسے واضح نہ ہو جائے جیسے رات دن سے ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی تو فرمایا: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔

(٢٣٤١٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي قَوْلِهِ (وَفَصْلَ الْخِطَابِ) قَالَ:الْعِلْمُ بِالْقَضَاءِ.

(٢٣٤١٩) حضرت حسن رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت وفصل الخطاب سے مراد قضاء کا علم ہے۔

(٢٣٤٢٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :الشُّهُودُ وَالأَيْمَانُ.

(٢٣٤٢٠) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ گواہ اور قسم مراد ہے۔

(٢٣٤٢١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ :(يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ) قَالَ :لَيْسَتِ النُّبُوَّةُ ، وَلَكِنَّهُ الْعِلْمُ وَالْقُرْآنُ وَالْفِقْهُ.

(٢٣٤٢١) حضرت مجاہد قرآن کی آیت یؤتی الحکمة من یشآء کے متعلق فرماتے ہیں کہ اِس سے نبوت مراد نہیں ہے۔ بلکہ علم، قرآن اور فقہ مراد ہے۔

(٢٣٤٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زِيَادٍ ، قَالَ :(فَصْلَ الْخِطَابِ) أَمَّا بَعْدُ.

(٢٣٤٢٢) حضرت زیاد فرماتے ہیں کہ وفصل الخطاب سے اما بعد مراد ہے۔

(٢٣٤٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :الشُّهُودُ وَالأَيْمَانُ.

(٢٣٤٢٣) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ گواہ اور قسم مراد ہے۔

(٢٣٤٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَحْكُمُ الْحَكَمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

(٢٣٤٢٤) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی فیصلہ کرنے والا غصہ کی حالت میں دو شخصوں کے درمیان فیصلہ مت کرے۔

(٢٣٤٢٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :مَا شَهِدْتُ عَلَى لَهَوَاتِ خَصْمٍ قَطّ ، وَلاَ لَقَّنْتُهُ حُجَّتَهُ.

(٢٣٤٢٥) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی خصم کی غیر ضروری باتوں پر توجہ نہیں کی اور نہ ہی میں نے کبھی اس کی دلیل

اس کو خود سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

(٢٣٤٢٦) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ يَحْكُمُ الْحَكَمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ. (بخاری ۷۱۵۸۔ مسلم ۱۳۴۲)

(۲۳۴۲۶) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قاضی دو آدمیوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

(٤٤٥) مَا لاَ يُحِلُّهُ قَضَاءُ الْقَاضِي

قاضی کے فیصلہ سے کیا چیز حلال نہیں ہوتی

(٢٣٤٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، وَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ عَلَى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ مِنْكُمْ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ بِشَيْءٍ فَلاَ يَأْخُذْهُ ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ يَأْتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۶۹۶۷۔ مسلم ۱۳۳۷)

(۲۳۴۲۷) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنا جھگڑا لے کر میرے پاس آتے ہو، جبکہ میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں، شاید کہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر دلائل میں سبقت لے جائیں، اور میں تو تمہارے درمیان اسی کے مطابق فیصلہ کروں گا جو تم سے سنوں گا، پس جس کے لئے میں اُس کے بھائی کے حق میں سے کچھ بھی فیصلہ کر دوں وہ اُس کو نہ لے، بے شک وہ تو آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ جو قیامت کے دن اُس کے ساتھ آئے گا۔

(٢٣٤٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : جَاءَ رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ بَيْنَهُمَا ، قَدْ دَرَسَتْ لَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، وَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ عَلَى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ مِنْكُمْ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ بِشَيْءٍ فَلاَ يَأْخُذْهُ ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ ، يَأْتِي بِهَا إِسْطَامًا فِي عُنُقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَتْ : فَبَكَى الرَّجُلاَنِ وَقَالَ كُلٌّ مِنْهُمَا : حَقِّي لأَخِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَّا إِذْ فَعَلْتُمَا فَاذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ، ثُمَّ اسْتَهِمَا ، ثُمَّ لِيُحْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ.

(ابو داؤد ۳۵۷۹۔ دار قطنی ۱۲۳)

(۲۳۴۲۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انصار کے دو شخص میراث کے متعلق جھگڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اُن کے پاس گواہ نہ تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنا جھگڑا لے کر میرے پاس آتے ہو میں بھی تمہاری طرح

ایک انسان ہوں، شاید کہ تم میں سے بعض بعض پر حجت ودلیل میں غالب آ جائے، میں تو تمہارے درمیان اسی کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں جو سنتا ہوں، پس جس کے لئے اُس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ جائے تو اُس کو چاہیئے کہ وہ وصول نہ کرے، بے شک وہ تو آگ کا ایک ٹکڑا ہے، جو قیامت کے دن اُس کی گردن میں آگ کا کڑا ہوگا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ سن کر وہ دونوں رونے لگے، اور ہر ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ میرا حق میرے بھائی کے لئے ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم یہ کر چکے تو اب تم دونوں جاؤ اور آپس میں تقسیم کرلو، اور حق کا ارادہ کرو اور پھر آپس میں قرعہ ڈال لو، پھر چاہیئے کہ تم میں سے ہر ایک اپنا حصہ اپنے بھائی کے لئے حلال کردے۔

(٢٣٤٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ. (احمد ٢/ ٣٣٢۔ ابن حبان ٥٠٧١)

(٢٣٤٢٩) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں، شاید تم میں سے بعض، بعض پر حجت ودلیل میں غالب آ جائے، پس جو اپنے بھائی کا ایک ٹکڑا بھی لے گا تو وہ قیامت کے دن آگ کا ٹکڑا ہوگا۔

(٢٣٤٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِلْخُصُومِ : سَيَعْلَمُ الظَّالِمُونَ حَقَّ مَنْ نَقَصُوا ، إِنَّ الظَّالِمَ يَنْتَظِرُ الْعِقَابَ ، وَإِنَّ الْمَظْلُومَ يَنْتَظِرُ النَّصْرَ.

(٢٣٤٣٠) حضرت شریح جھگڑنے والوں سے فرمارہے تھے کہ: عنقریب ظالم حق کو جان لیں گے جو انہوں نے کم کیا ہے، بے شک ظالم عقاب اور مظلوم مدد کا منتظر ہے۔

(٢٣٤٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ مِمَّا يَقُولُ لِلْخَصْمِ : يَا عَبْدَ اللهِ ، وَاللَّهِ إِنِّي لأَقْضِي لَكَ ، وَإِنِّي لأَظُنُّك ظَالِمًا ، وَلَكِنْ لَسْتُ أَقْضِي بِالظَّنِّ ، وَلَكِنْ أَقْضِي بِمَا أَحْضَرْتَنِي ، وَإِنَّ قَضَائِي لاَ يُحِلُّ لَكَ مَا حُرِّمَ عَلَيْك.

(٢٣٤٣١) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح خصم سے فرماتے، اے عبداللہ! خدا کی قسم میں نے تیرے حق میں فیصلہ کیا ہے، اور میرا خیال ہے کہ تو ظالم ہے لیکن میں اپنے ظن اور خیال پر فیصلہ نہیں کرتا، میں تو اُن گواہوں پر فیصلہ کرتا ہوں جو تو نے پیش کئے، بے شک میرے فیصلہ کرنے سے جو چیز تیرے لئے حرام ہے وہ حلال نہ ہوگی۔

(٤٤٦) فِي الْقَضَاءِ، وَمَا جَاءَ فِيهِ

قضاء کے متعلق جو وارد ہوا ہے

(٢٣٤٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى بْنِ عَامِرٍ التَّغْلِبِيِّ ، عَنْ بِلاَلِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ

أَبِی مُوسَی ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَأَلَ الْقَضَاءَ وُكِلَ إِلَى نَفْسِهِ ، وَمَنْ أُجْبِرَ عَلَيْهِ نَزَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ فَسَدَّدَهُ. (ترمذی ۱۳۲۳۔ ابو داؤد ۳۵۷۳)

(۲۳۴۳۲) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قضاء کا سوال کرتا ہے اُس کو اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے، اور جس کو قضاء پر مجبور کیا جائے، تو اُس پر آسمان سے ایک فرشتہ اترتا ہے جو اُس کی راہنمائی کرتا ہے۔

(٢٣٤٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْحَارِثِ الْبُصْرِیِّ ، قَالَ :كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِذَا اسْتُقْضِيَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ أُونِسَ لَهُ مِنَ النُّبُوَّةِ.

(۲۳۴۳۳) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے کسی شخص کو قاضی بنایا جاتا تو نبوت سے اُس کی مدد کی جاتی۔

(٢٣٤٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بَعْضُ الْمَدَنِيِّينَ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ فَكَأَنَّمَا ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ.

(۲۳۴۳۴) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو قاضی بنایا گیا، گویا کہ اُس کو بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

(٢٣٤٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِی حَصِينٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ:إِنَّمَا الْقَضَاءُ جَمْرٌ ، فَادْفَعِ الْجَمْرَ عَنْك بِعُودَيْنِ يَعْنِی الشَّاهِدَيْنِ.

(۲۳۴۳۵) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ قضاء ایک انگارہ ہے، گواہوں کے ذریعہ انگارے کو اپنے آپ سے دور کر دو۔

(٢٣٤٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :كَانَ شُرَيْحٌ يَقُولُ لِلشَّاهِدَيْنِ : إِنِّی لَمْ أَدْعُكُمَا ، وَلاَ أَنَا مَانِعُكُمَا إِنْ قُمْتُمَا ، وَإِنَّمَا يَقْضِی أَنْتُمَا وَإِنِّی مُتَحَرِّزٌ بِكُمَا ، فَتَحَرَّزَا لأَنْفُسِكُمَا.

(۲۳۴۳۶) حضرت شریح گواہوں سے فرماتے تھے کہ میں نہ تم دونوں کو بلاتا ہوں (دعوت دیتا ہوں) اور نہ ہی تم دونوں کو کھڑا ہونے سے روکتا ہوں، بے شک فیصلہ تم دونوں کی وجہ سے کیا جائے گا، بے شک میں تو تم دونوں سے بچتا ہوں پس تم دونوں بھی اپنے آپ کو بچاؤ۔

(٢٣٤٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ أَبِی بَحْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ - وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :اقْضِ بَيْنَنَا بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ - قَالَ :إِنِّی لَسْتُ بِرَأْيِی أَقْضِی.

(۲۳۴۳۷) حضرت شعبی سے ایک شخص نے عرض کیا کہ جو اللہ نے آپ کو علم دیا ہے اُس کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ فرما دیں، حضرت شعبی نے فرمایا: میں اپنی رائے سے فیصلہ نہیں کرتا۔

(٢٣٤٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِی حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :لَمَّا أُمِرَ دَاوُد بِالْقَضَاءِ قُطِعَ بِهِ ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ :سَلْهُمُ الْبَيِّنَةَ وَاسْتَحْلِفْهُمْ.

(۲۳۴۳۸) حضرت عبد الرحمن سے مروی ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام کو قضاء کا حکم دیا گیا تو وہ فیصلہ سے کٹ کر رہ گئے (یعنی

فیصلہ نہ کر سکے)۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی فرمائی اُن لوگوں سے گواہ کا پوچھو اور اُن سے قسم اٹھواؤ۔

(۲۲٤۳۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : كَتَبَ الْحَكَمُ بْنُ أَيُّوبَ فِي نَفَرٍ يَسْتَعْمِلُهُمْ عَلَى الْقَضَاءِ ، فَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ :لَوْ أَرْسَلَ إِلَيَّ لَهَرَبْتُ.

(۲۲۴۳۹) حضرت عمرو سے مروی ہے کہ حضرت حکم بن ایوب نے ایک جماعت کو خط لکھ کر اُن سے قضاء کے لئے کام طلب فرمایا: حضرت جابر بن زیدؒ نے فرمایا: اگر وہ میری طرف خط ارسال کرتے تو میں تو بھاگ جاتا۔

(۲۲٤٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أُذَيْنَةَ ذُكِرَ أَبُو قِلاَبَةَ لِلْقَضَاءِ فَهَرَبَ حَتَّى أَتَى الشَّامَ ، فَوَافَقَ ذَلِكَ عَزْلَ صَاحِبِهَا ، فَهَرَبَ حَتَّى أَتَى الْيَمَامَةَ فَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ :مَا وَجَدْتُ مَثَلَ الْقَاضِي إلاَّ كَمَثَلِ رَجُلٍ سَابِحٍ فِي بَحْرٍ ، وَكَمْ عَسَى أَنْ يَسْبَحَ حَتَّى يَغْرَقَ.

(۲۲۴۴۰) حضرت ایوب سے مروی ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن اذنیہ کا انتقال ہوا تو حضرت ابو قلابہ سے عہدِ قضاء کا ذکر کیا گیا، وہ بھاگ کر شام آ گئے، شام کا گورنر بھی اتفاق سے اسی عرصہ میں معزول ہو گیا تو وہ وہاں سے بھاگ کر یمامہ آ گئے، پھر اُس کے بعد میری اُن سے ملاقات ہوئی تو فرمایا: میں نے قاضی کو سمندر میں تیرنے والے شخص کی طرح پایا ہے، اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ تیرنے والا ڈوبے نہیں۔

(۲۲٤٤۱) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ ، فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ.

(ترمذی ۵۹۲۵۔ ابو داؤد ۳۵۶۶)

(۲۲۴۴۱) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو لوگوں کا قاضی بنا دیا گیا، اُس کو تو بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

(٤٤٧) فِي الْقَاضِي مَا يَنْبَغِي أَنْ يَبْدَأَ بِهِ فِي قَضَائِهِ

قاضی کے لئے فیصلہ میں کس چیز سے آغاز اور ابتداء کرنا بہتر ہے

(۲۲٤٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو الثَّقَفِيِّ ، عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ ، عَنْ مُعَاذٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ قَالَ لَهُ :كَيْفَ تَقْضِي ؟ قَالَ :أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ ، قَالَ :فَإِنْ جَاءَكَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ ، قَالَ :أَقْضِي بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ، قَالَ :فَإِنْ لَمْ تَكُنْ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ ؟ قَالَ :أَجْتَهِدُ رَأْيِي ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ترمذی ۱۳۲۷۔ احمد ۵/ ۲۳۶)

(۲۲۴۴۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جب اُن کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو اُن سے دریافت

فرمایا: کیسے فیصلہ کرو گے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کوئی معاملہ ایسا آ جائے جو کتاب اللہ میں نہ ہو؟ حضرت معاذ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں بھی نہ ہو؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنی رائے کے مطابق فیصلہ کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے رسول اللہ کے قاصد کو اِس بات کی توفیق عطاء فرمائی ہے۔

(۲۳۴۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ :لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ ، قَالَ :يَا مُعَاذُ بِمَ تَقْضِي ؟ قَالَ :أَقْضِي بِكِتَابِ اللهِ ، قَالَ :فَإِنْ جَاءَ كَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ ؟ قَالَ أقضى بما قضى به نبيه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فَإِنْ جَاءَ كَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَمْ يَقْضِ فِيهِ نَبِيُّهُ وَلَمْ يَقْضِ فِيهِ الصَّالِحُونَ ؟ قَالَ :أَؤُمُّ الْحَقَّ جَهْدِي ، قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ رَسُولَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي بِمَا يَرْضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۳۴۴۳) حضرت محمد بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو فرمایا اے معاذ! کیسے فیصلہ کرو گے؟ حضرت معاذ نے فرمایا: کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی ایسا معاملہ آ جائے جو قرآن میں نہ ہو؟ حضرت معاذ نے فرمایا: میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کروں گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی معاملہ ایسا آ جائے جو قرآن میں بھی نہ ہو، اور اُس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فیصلہ نہ کیا ہو اور اُس کے متعلق متقدمین نیک لوگوں کا فیصلہ بھی موجود نہ ہو؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنی کوشش اور رائے سے درست فیصلہ کروں گا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو اُس کے مطابق فیصلہ کرنے کی توفیق دی جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہیں۔

(۲۳۴۴۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضى اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَيْهِ :إِذَا جَاءَ كَ شَيْءٌ فِي كِتَابِ اللهِ فَاقْضِ بِهِ ، وَلاَ يَلْفِتَنَّكَ عَنْهُ الرِّجَالُ ، فَإِنْ جَاءَ كَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَانْظُرْ سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِ بِهَا ، فَإِنْ جَاءَ كَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَيْسَ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْظُرْ مَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَخُذْ بِهِ ، فَإِنْ جَاءَ كَ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ ، وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَمْ يَتَكَلَّمْ فِيهِ أَحَدٌ قَبْلَكَ ، فَاخْتَرْ أَيَّ الأَمْرَيْنِ شِئْتَ :إِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْتَهِدَ بِرَأْيِكَ وَتُقَدِّمَ فَتَقَدَّمْ ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَتَأَخَّرَ فَتَأَخَّرْ ، وَلاَ أَرَى التَّأَخُّرَ إِلاَّ خَيْرًا لَكَ. (نسائی ۵۳۹۹)

(۲۳۴۴۴) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کولکھا، اگر کوئی معاملہ ایسا ہو جو قرآن میں ہو تو اُس کے مطابق فیصلہ کرو اور آپ کو لوگ اُس سے آزمائش میں مبتلا نہ کر دیں، اور اگر کوئی معاملہ ایسا آ جائے جو قرآن میں نہ ہو تو حضور اقدس ﷺ کی سنت کو دیکھ کر اُس کے مطابق فیصلہ کرو، اور اگر کوئی معاملہ ایسا ہو جو نہ قرآن میں ہو، نہ ہی رسول اکرم ﷺ کی سنت میں ہو تو پھر دیکھو جس چیز پر لوگوں کا اجماع ہوا ہے اُس فیصلہ کو لے لو، اور اگر کوئی معاملہ ایسا آ جائے جو نہ قرآن میں ہو، نہ ہی سنت رسول اللہ میں ہو اور نہ ہی آپ سے پہلے کسی نے اُس کے متعلق فیصلہ کیا ہو تو پھر دو میں سے ایک معاملہ کو اختیار کرنا، اگر اپنی رائے سے اجتہاد کر کے لوگوں سے آگے نکلنا چاہتے ہو تو تم آگے نکل سکتے ہو اور اگر خود کو موخر رکھنا چاہو تو موخر بھی رہ سکتے ہو۔ میں موخر رہے میں ہی تمہاری بھلائی سمجھتا ہوں۔

(۲۳٤٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :أَكْثَرُوا عَلَى عَبْدِ اللهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، قَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ لَسْنَا نَقْضِي ، وَلَسْنَا هُنَاكَ ، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ قَدَّرَ أَنْ بَلَغْنَا مِنَ الأَمْرِ مَا تَرَوْنَ ، فَمَنْ عَرَضَ لَهُ مِنكُمْ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ ، فَإِنْ جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنْ جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ ، وَلَمْ يَقْضِ بِهِ نَبِيُّهُ ، فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ ، فَإِنْ أَتَاهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ ، وَلاَ قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ ، فَلْيَجْتَهِدْ بِرَأْيِهِ ، وَلاَ يَقُولُ :إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أَخَافُ ، فَإِنَّ الْحَلاَلَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ ، وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ ، فَدَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكَ.

(۲۳۴۴۵) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے مروی ہے کہ ایک دن لوگ حضرت عبداللہ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! تحقیق ہم پر ایسا وقت گزرا ہے کہ نہ ہم فیصلہ کرتے یا اور نہ ہی فیصلہ کی جگہ موجود ہوئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے امارت کا کام ہمارے مقدر میں کر دیا۔ جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ پس آج کے بعد تم میں سے جس کو عہدہ قضاء پیش کیا جائے، تو اُس کو چاہیئے قرآن کے مطابق فیصلہ کرے، اور اگر کوئی ایسا معاملہ آ جائے جو قرآن میں نہ ہو تو پھر نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کرے، اور اگر کوئی ایسا معاملہ آ جائے جو قرآن وحدیث میں نہ ہو تو جو صالحین نے فیصلہ کیا ہے اُس کے مطابق فیصلہ کرو، اور اگر کوئی معاملہ ایسا ہو جو قرآن وسنت میں نہ ہو اور صالحین نے بھی اُس کے متعلق فیصلہ نہ فرمایا ہو تو پھر اپنی رائے کے مطابق اجتہاد کرو، اور وہ یوں نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں، میں ڈرتا ہوں، بے شک حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں، پس شک میں ڈالی والی شے کو چھوڑ دو اور یقینی شے کو اختیار کرو۔

(۲۳٤٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

(۲۳۴۴۶) حضرت عبداللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳٤٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، نَحْوَهُ إِلاَّ أَنَّهُ زَادَ فِيهِ : فَإِنْ أَتَاهُ أَمْرٌ لاَ يَعْرِفُهُ فَلْيُقِرَّ ، وَلاَ يَسْتَحْيِ.

(۲۳۴۴۷) حضرت عبداللہ سے اسی طرح مروی ہے مگر اُس میں اتنا اضافہ ہے کہ اگر کوئی ایسا معاملہ آ جائے جس کو وہ نہ جانتا ہو تو اس کو اقرار کر لینا چاہیے (یعنی مان لے کہ میں اس معاملہ کو نہیں جانتا) اور شرم نہیں کرنی چاہیے۔

(۲۳٤٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِی يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنِ الأَمْرِ ، وَكَانَ فِی الْقُرْآنِ أَخْبَرَ بِهِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِی الْقُرْآنِ ، فَكَانَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ بِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَعَنْ أَبِی بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللَّهُ عَنْهُمَا ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ قَالَ فِيهِ بِرَأْيِهِ.

(۲۳۴۴۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جب کوئی چیز دریافت کی جاتی اور وہ قرآن میں ہوتی اُس کے متعلق بتا دیتے، اور اگر قرآن میں نہ ہوتی اور حدیث رسول میں ہوتی اُس کو بتا دیتے، اور اگر اُس میں نہ ہوتی تو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے اقوال میں دیکھتے اور اگر اُس میں بھی نہ ملتی تو پھر اپنی رائے سے اجتہاد کرتے۔

(٤٤۸) شَهَادَةُ شَاهِدٍ مَعَ يَمِينِ الطَّالِبِ

گواہ اور طالب گواہ یعنی مدعی کی قسم کے ساتھ فیصلہ کرنا

(۲۳٤٤۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَكِّیُّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِشهادة شَاهِدٍ وَيَمِينٍ.

(مسلم ۳۔ ابو داؤد ۳۶۰۳)

(۲۳۴۴۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

(۲۳٤٥۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سُرَّقَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ مَعَ يَمِينٍ. (ترمذی ۱۳۴۵۔ ابن ماجہ ۲۳۷۱)

(۲۳۴۵۰) حضرت سُرَّق رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳٤٥۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِينٍ ، قَالَ : وَقَضَى بِهَا عَلِیٌّ رضی اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ.

(۲۳۴۵۱) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی تمہارے سامنے اِس کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

(۲۳٤٥۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِی كَرِيمَةَ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ : أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِشَهَادَةِ

شَاهِدٍ وَيَمِينٍ فِي الْحُقُوقِ.

(۲۳۴۵۲) حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقوق میں گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

(٢٣٤٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَوَّارِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قُلْتُ لِرَبِيعَةَ : قَوْلُكُمْ فِي شَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِينِ صَاحِبِ الْحَقِّ ؟ قَالَ : وُجِدَ فِي كِتَابِ سَعْدٍ.

(۲۳۴۵۳) حضرت سوار بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیعہ سے دریافت کیا کہ آپ کا قول ہے کہ صاحب حق کے لئے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کردیں گے؟ فرمایا، حضرت سعد کی کتاب میں اس طرح موجود ہے۔

(٢٣٤٥٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ : أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ كَانَ يَقْضِي بِالْيَمِينِ بِالْكُوفَةِ مَعَ الشَّاهِدِ ، قَالَ : فَأَنْكَرَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَنْ يَقْضِيَ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ ، فَقَالَ شَيْخٌ مِنْ مَشْيَخَتِهِمْ ، أَوْ قَالَ : مِنْ كُبَرَائِهِمْ : شَهِدْتُ شُرَيْحًا يَقْضِي بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

(۲۳۴۵۴) حضرت ابو الزناد سے مروی ہے کہ حضرت عبد الحمید کوفہ میں ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرما دیتے تھے، کوفہ والوں نے اُن پر انکار کیا، انہوں نے اِس کے متعلق حضرت عمر بن عبد العزیز کو خط لکھا، حضرت عمر بن عبد العزیز نے اُن کو لکھا کہ وہ ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمائیں، اُن کے بڑوں میں سے ایک نے کہا، میں حضرت شریح کے پاس حاضر تھا، انہوں نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کیا۔

(٢٣٤٥٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَصِينٍ ، قَالَ : قَضَى عَلَيَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ مَعَ يَمِينِ صَاحِبِ الْحَقِّ.

(۲۳۴۵۵) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عتبہ نے میرے خلاف صاحب حق کے لئے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

(٢٣٤٥٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْعَتَكِيِّ : أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ كَانَ يَقْضِي بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِينٍ.

(۲۳۴۵۶) حضرت یحییٰ بن یعمر ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرماتے تھے۔

(٤٤٩) فِي الْقَاضِي يَقْضِي بِالْقَضَاءِ ثُمَّ يَسْتَقْضِي قَاضِيًا غَيْرَهُ أَلَهُ أَنْ يَرُدَّهَا ؟

قاضی کے فیصلہ کے بعد دوسرے قاضی سے فیصلہ طلب کرنا، کیا اُس کو پہلے قاضی کا حکم رد کرنے کا اختیار ہے؟

(٢٣٤٥٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ وَسُئِلَ عَنْ قَاضٍ قَضَى بِجَوْرٍ ، فَقَالَ

الشَّعْبِيُّ :أَمَّا الْجَوْرُ فَلاَ أَقُولُ فِيهِ ، يَقُولُ :إِنَّهُ لاَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَجُورَ ، وَلَكِنْ أَيُّمَا قَاضٍ قَضَى ، فَجَاءَ قَاضٍ مِنْ بَعْدِهِ ، فَلاَ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنْظُرَ فِي قَضَائِهِ ، وَيُوَلِّيهِ مِنْ ذَلِكَ مَا كَانَ تَوَلَّى.

(۲۳۴۵۷) حضرت شعبی سے دریافت کیا گیا کہ اگر قاضی نے ظلماً فیصلہ کیا ہو؟ حضرت شعبی نے فرمایا: ظلم کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہتا، فرماتے ہیں کہ قاضی کے لئے ظلماً فیصلہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ بہرحال کوئی قاضی فیصلہ کرے، پھر اُس کے بعد دوسرے قاضی کے پاس فیصلہ لایا جائے، اُس دوسرے قاضی کے لئے اُس پہلے قاضی کے فیصلہ پر نظرثانی کرنا مناسب نہیں ہے۔ اور جن فیصلوں کی ذمہ داری اس کی تھی وہ اسی کی کے سپرد کردے۔

(۴۵۰) مَنْ قَالَ لاَ يُبَاعُ حُرٌّ فِي إِفْلاَسٍ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ افلاس کی وجہ سے (میں) آزاد کے مال کو فروخت نہیں کیا جائے گا

(۲۳٤٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لاَ يُبَاعُ حُرٌّ فِي إِفْلاَسٍ ، قَالَ :وَكَتَبَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رحمه الله تعالى.

(۲۳۴۵۸) حضرت مکحول فرماتے ہیں آزاد آدمی کو غربت کی وجہ سے فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ فرماتے ہیں کہ یہ بات عمر بن عبدالعزیز نے لکھی تھی۔

(۴۵۱) فِي الرَّجُلِ يَدَّعِي قِبَلَ الرَّجُلِ الشَّيْءَ

کوئی شخص دوسرے کے پاس اپنی کسی چیز کا دعویٰ کرے

(۲۳٤٥٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَأَبِي هَاشِمٍ :فِي رَجُلٍ ادَّعَى قِبَلَ رَجُلٍ مَالاً ، فَقَالَ :أَعْطِنِي كَفِيلاً حَتَّى آتِيَ بِبَيِّنَتِي ، قَالَ :لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ.

(۲۳۴۵۹) اگر کوئی شخص دوسرے کے پاس اپنا مال ہونے کا دعویٰ کرے اور کہے کہ جب تک میں گواہ نہ لے آؤں اس وقت تک اپنا کوئی ضامن مجھے دے دو۔ ایسے شخص کے بارے میں حضرت قتادہ اور ہاشم فرماتے ہیں کہ اس کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔

(۲۳٤٦٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي الْعَيْزَارِ ، قَالَ :أَتَيْتُ الشَّعْبِيَّ بِرَجُلٍ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ لَمْ يَكُنْ لِي عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ ، فَقُلْتُ :خُذْ لِي مِنْهُ كَفِيلاً ، فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَ لِي مِنْهُ كَفِيلاً.

(۲۳۴۶۰) حضرت عقبہ بن ابو العیز ار فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص کے ساتھ حضرت شعبی کے پاس آیا، جس پر میرا حق تو تھا لیکن اُس پر گواہ نہ تھے، میں نے عرض کیا کہ: اس سے میرے لئے کفیل لے لیں، لیکن انہوں نے میرے لئے کفیل لینے سے انکار کیا۔

(٤٥٢) فِي الرَّجُلِ يُسَاوِمُ الرَّجُلَ بِالشَّيْءِ

کوئی شخص کسی کو قیمت لگادے

(٢٢٤٦١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَسَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سَاوَمَ رَجُلاً ، فَحَلَفَ الرَّجُلِ أَنْ لاَ يَبِيعَهُ ، ثُمَّ أَعْطَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِذَلِكَ الثمنِ ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : إِنِّي أَخْشَى أَوْ أَكْرَهُ أَنْ أَحْمِلَكَ عَلَى إِثْمٍ.

(٢٢٤٦١) حضرت عبداللہ بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو درداء کو دوسرے شخص سے بھاؤ لگاتے ہوئے سنا۔ لیکن اس شخص نے قسم اٹھائی کے میں اس شے کو بیچنا ہی نہیں چاہتا۔ بعد میں وہی شے اس نے ابو درداء کو اتنی قیمت پر ہی دے دے۔ ابو درداء نے فرمایا کہ میں ناپسند سمجھتا ہوں کہ تجھ گناہ پر برانگیختہ کروں۔

(٢٢٤٦٢) حَدَّثَنَا وكيع ، عن يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ مُعَاذٍ : أَنَّهُ سَاوَمَ رَجُلاً بِبَيْعٍ فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَبِيعَهُ ، ثُمَّ دَعَاهُ أَنْ يَبِيعَهُ ، فَكَرِهَ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنْهُ.

(٢٢٤٦٢) حضرت معاذ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے سامان کی قیمت لگائی، پھر فروخت نہ کرنے کی قسم اٹھائی، پھر اُن کو فروخت کرنے کے لئے بلایا، انہوں نے اُس کے خریدنے کو ناپسند فرمایا۔

(٢٢٤٦٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ : أَنَّ مُعَاذًا سَاوَمَ رَجُلاً بِشَيْءٍ فَحَلَفَ أَنْ لاَ يَبِيعَهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

(٢٢٤٦٣) حضرت معاذ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٢٤٦٤) حَدَّثَنَا ابن علية ، عن ابن عون ، عن محمد قَالَ : قلت له : الرجل يحلف على الشيء أن لاَ يبيعه ، ثم يبيعه أشتريه منه ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وأذكره يمينه.

(٢٢٤٦٤) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد سے عرض کیا کہ: ایک شخص نے کوئی چیز فروخت نہ کرنے کی قسم اٹھائی پھر وہ اُس کو فروخت کرتا ہے، تو کیا اُس سے وہ چیز خریدلوں؟ فرمایا: جی ہاں خریدلو، اور اُس کو اس کی قسم یاد دلادو۔

(٢٢٤٦٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، بِنَحْوٍ مِنْهُ ، قَالَ : هَذَا أَحْرَزُ لِيَمِينِهِ.

(٢٢٤٦٥) حضرت ابن سیرین سے اسی طرح مروی ہے، فرمایا: یہ اس کی یمین کے لیے باعث تحفظ ہے۔

(٤٥٣) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ دَارَهُ وَيَشْتَرِطُ فِيهَا سُكْنَى

کوئی شخص گھر فروخت کر کے پھر اس میں رہنے کی شرط لگادے

(٢٢٤٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ ، قَالَ إِنَّ صُهَيْبًا بَاعَ دَارَهُ

مِنْ عُثْمَانَ ، وَاشْتَرَطَ سُكْنَاهَا كَذَا وَكَذَا.

(۲۲۴۶۶) حضرت مرہ ابن شراحیل سے مروی ہے کہ حضرت صہیب نے حضرت عثمان سے گھر خریدا، اور اس میں اتنا اتنا عرصہ رہنے کی شرط لگادی۔

(٢٢٤٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ : أَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ بَاعَ دَارِهِ وَشْتَرَطَ سُكْنَاهَا حَيَاتَهُ ، وَقَالَ : إِنَّمَا مَثَلِي مَثَلُ أُمِّ مُوسَى رُدَّ عَلَيْهَا ابْنُهَا وَأُعْطِيَتْ أَجْرَ رَضَاعِهَا.

(۲۲۴۶۷) حضرت تمیم داری نے اپنا مکان فروخت کیا اور اپنی زندگی تک اس میں رہنے کی شرط لگادی، اور فرمایا کہ میری مثال تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرح ہے، اُن کا بیٹا اُن کو دودھ پلانے کے لئے واپس کیا گیا، اور دودھ پلانے پر اجرت بھی اُن کو دی گئی۔

(٢٢٤٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ : أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بَاعَتَا دَارَيْنِ لَهُمَا وَاشْتَرَطَتَا سُكْنَاهُمَا حَيَاتَهُمَا. فَقَالَ : عَامِرٌ : تَسْكُنَانِ حَتَّى تَمُوتَا.

(۲۲۴۶۸) حضرت عامر سے مروی ہے کہ دو خواتین نے اپنا گھر فروخت کیا، اور دونوں نے عمر بھر اس میں رہنے کی شرط لگادی، حضرت عامر نے فرمایا وہ دونوں جب تک زندہ ہیں اس میں رہیں گی۔

(٢٢٤٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : كان ابن أبي ليلى يجيزه عندنا ، وأما غيره ، فكان يرده.

(۲۲۴۶۹) حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ ہمارے سامنے اس کو جائز قرار دیتے تھے۔ لیکن ابی لیلیٰ کے علاوہ دوسرے حضرات اس کو رد کر دیتے تھے۔

(٢٢٤٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ الْبَارِقِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُولُ : لِكُلِّ مُسْلِمٍ شَرْطُهُ.

(۲۲۴۷۰) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان کے لئے اس کی شرط ہے۔

٤٥٤) الرَّجُلُ يَقَعُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَارِهِ الْحَائِطُ

اگر کسی شخص اور اس کے پڑوسی کے درمیان سے دیوار گر جائے (یعنی منہدم ہو جائے اور بے پردگی ہوتی ہو)

(٢٢٤٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : وَقَعَ حَائِطٌ لِرَجُلٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَارِهِ ، فَخَاصَمَهُ جَارُهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَلَمْ يُجْبِرْهُ عَلَى بِنَائِهِ ، وَقَالَ لِجَارِهِ : اذْهَبْ فَاسْتُرْ

عَلَى نَفْسِكَ.

(۲۳۴۷۱) حضرت اشعث سے مروی ہے ایک آدمی کی دیوار گرگئی۔ جو اس کے اور اس کے پڑوسی کے درمیان تھی۔ وہ پڑوسی قاضی شریح کے پاس اس معاملہ کو لے کر گیا۔ انہوں نے صاحب دیوار کو بنانے پر مجبور نہ کیا بلکہ پڑوسی کو حکم دیا کہ وہ خود ہی پردہ کا انتظام کرلے۔

(٤٥٥) فِي ثَوَابِ إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهِ

تنگ دست کو مہلت دینے اور اُس کے ساتھ نرمی کرنے کا ثواب

(٢٣٤٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ ، إِلاَّ أَنَّهُ كَانَ رَجُلاً مُوسِرًا يُخَالِطُ النَّاسَ، فَيَقُولُ لِغِلْمَانِهِ : تَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلاَئِكَتِهِ : نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ.

(۲۳۴۷۲) حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ: تم سے پہلی امت میں سے ایک شخص کا حساب وکتاب کیا گیا، اُس کی کوئی نیکی نہ تھی سوائے اس کے کہ وہ مالدار شخص تھا اور لوگوں سے معاملات کرتا تھا، اور اُس نے اپنے ماتحتوں سے کہا ہوا تھا کہ تنگ دست سے تجاوز (درگزر) کرلیا کرو، اُس کو مہلت دے دیا کرو، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: میں اِس چیز کا زیادہ مستحق ہوں، تم لوگ اس سے چشم پوشی کرو۔ (اس کو چھوڑ دو)

(٢٣٤٧٣) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ نَفَّسَ عَنْ غَرِيمِهِ ، أَوْ مَحَا عَنْهُ كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۲۳۴۷۳) حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مقروض کو مہلت دے یا اُس کو معاف کردے، وہ شخص قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔

(٢٣٤٧٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ : أَنَّ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَعَانَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ غَارِمًا فِي عُسْرَتِهِ ، أَوْ مُكَاتَبًا فِي رَقَبَتِهِ ، أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ.

(۲۳۴۷۴) حضور اقدس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں مجاہد کی مدد کرے، یا مقروض کی تنگی میں مہلت دے، یا مکاتب کی آزادی میں مدد دے، اللہ تعالیٰ اس کو اُس دن سایہ عطاء فرمائے گا جس دن اُس کے عرش کے سایہ کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

(۲۲٤۷٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ : قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ : حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ أَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقَالَ : هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا ؟ قَالَ : مَا أَعْلَمُهُ ، قَالَ : انْظُرْ ، قَالَ : مَا أَعْلَمُهُ إِلاَّ أَنِّي كُنْتُ رَجُلاً أُحَارِفُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُخَالِطُهُمْ ، فَكُنْتُ أُنْظِرُ الْمُعْسِرَ ، وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُوسِرِ ، فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ ، قَالَ عُقْبَةُ : وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۲۲۴۷۵) حضرت عقبہ بن عامر نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی حدیث بیان فرمادیں، حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں م یں فرشتہ ایک شخص کی روح قبض کرنے آیا تو اس نے آدمی سے سوال کیا کہ تیرا کوئی نیک عمل ہے؟ اُس نے کہا میں نہیں جانتا، اُس سے کہا، غور کر، اُس نے کہا کہ مجھے سوائے اِس عمل کے اور کچھ نہیں معلوم کہ میں دنیا میں لوگوں کے ساتھ معاملات کرتا تھا، میں غریب کو مہلت اور امیر سے نرمی اور چشم پوشی کا معاملہ کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اُس کو جنت میں داخل فرمادیا۔

(۲۲٤۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيُّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُذْ حَقَّكَ فِي عَفَافٍ وَافِياً ، أَوْ غَيْرِ وَافٍ. (ابن ماجه ۲۴۲۲)

(۲۲۴۷۶) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا حق درگزر اور معاف کرتے ہوئے وصول کرو، پورا ملے یا نہ ملے۔

(۲۲٤۷۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أَبِي الْيَسَرِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا ، أَوْ وَضَعَ لَهُ ، أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ.

(۲۲۴۷۷) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تنگ دست کو مہلت دے یا اُس کو معاف کردے، اللہ تعالیٰ اُس کو عرش کے سایہ میں جگہ عطاء فرمائے گا۔

(٤٥٦) فِيمَا لاَ يَنْبَغِي لِلشَّاهِدِ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ

جس کے متعلق کلام کرنا گواہ کے لئے مناسب نہیں

(۲۲٤۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : شَهِدَ رَجُلاَنِ عِنْدَ شُرَيْحٍ لِرَجُلٍ عَلَى شَيْءٍ ، قَالَ الأَعْمَشُ : أُرَاهُ قَالَ : عَلَى بَغْلٍ فَقَالاَ : نَشْهَدُ أَنَّ هَذَا اشْتَرَاهُ مِنْ هَذَا ، قَالَ أَحَدُ الشَّاهِدَيْنِ : وَأَشْهَدُ أَنَّهُ فَاجِرٌ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهُ فَاجِرٌ ؟ قُمْ لاَ شَهَادَةَ لَكَ.

(۲۲۴۷۸) حضرت عمارۃ سے مروی ہے کہ حضرت شریح کے قاضی شریح کے پاس دو آدمیوں نے کسی شخص کے بارے میں کسی معاملے میں گواہی دی۔ اعمش فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے وہ گواہی گدھے کے بارے میں تھی۔ گواہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے

ہیں کہ اس نے یہ گدھا فلاں سے خریدا ہے۔ پھر ان میں سے ایک گواہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا کہ یہ فاجر شخص ہے۔ شریح نے فرمایا کہ تجھے کیسے پتہ ہے کہ یہ فاجر ہے کھڑا ہو جا تیری گواہی قبول نہیں ہے۔

(۲۳٤۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الْجَعْدِ بْنِ ذَكْوَانَ ، قَالَ : تَقَدَّمَ رَجُلٌ إِلَى شُرَيْحٍ ، قَالَ : فَدَعَا بِشَاهِدٍ لَهُ فَقَالَ : أَيْنَ رَبِيعَةُ الْكُوَيْفِرُ ، فَجَاءَهُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : أَقْرَرْتَ بِكُوَيْفِرٍ ، فَرَدَّ شَهَادَتَهُ.

(۲۳۴۷۹) حضرت جعد بن ذکوان سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت شریح کے پاس حاضر ہوا، اور حضرت شریح نے اُس کے گواہ کو بلایا، اُس نے کہا چھوٹا کافر ربیعہ کہاں ہے؟ حضرت شریح نے دریافت فرمایا کہ کیا تو کویفر (چھوٹے کافر) کے ساتھ اِس کو پختہ کرتا ہے، پھر اُس کی گواہی کو رد فرما دیا۔

(۲۳٤۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ : لَوْ شَهِدَ رَجُلاَنِ عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ رَجَعَا عَنْ شَهَادَتِهِمَا قَالَ : الطَّلاَقُ بَاقٍ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا ، رَجَعَ الزَّوْجُ عَلَيْهِمَا بِنِصْفِ الصَّدَاقِ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِمَا. يَعْنِي : مِنَ الصَّدَاقِ.

(۲۳۴۸۰) حضرت سفیان سے مروی ہے کہ اگر دو شخص کسی شخص کے خلاف اس بات کی گواہی دیں کہ اُس نے بیوی کو طلاق دی ہے، پھر اُن دونوں نے اپنی گواہی سے رجوع کر دیا، فرمایا: اگر تو زوج نے دخول نہیں کیا تھا تو طلاق قائم رہے گی اور زوج ان گواہوں سے نصف مہر کا رجوع کرے گا اور اگر زوج دخول کر چکا تھا تو پھر گواہوں پر کوئی چیز ادا کرنا لازم نہ ہوگی۔

(٤٥٧) فِي الرَّجُلِ يَأْذَنُ لِعَبْدِهِ فَيُدَّانُ وَيَمُوتُ الْمَوْلَى

کوئی شخص اپنے غلام کو تجارت کی اجازت دے، پھر وہ مقروض ہو جائے اور اُس کا آقا فوت ہو جائے

(۲۳٤۸۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ إِبْرَهِيمَ : فِي رَجُلٍ أَذِنَ لِعَبْدِهِ فَلَحِقَهُ دَيْنٌ ، وَمَاتَ الْمَوْلَى وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، قَالَ : يُبْدَأُ بِدَيْنِ الْمَوْلَى قَبْلَ دَيْنِ الْعَبْدِ.
قَالَ الْبَتِّيُّ : لاَ يُعْجِبُنِي ذَلِكَ ، يُبْدَأُ بِدَيْنِ الْعَبْدِ قَبْلَ دَيْنِ الْمَوْلَى ، لأَنَّهُ أَطْلَقَ رَقَبَتَهُ.

(۲۳۴۸۱) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو تجارت کی اجازت دی پھر وہ مقروض ہو گیا، اور آقا کا انتقال بھی اِس حال میں ہوا کہ آقا مقروض ہے، فرمایا: غلام کے دین سے قبل آقا کے قرض سے ابتدا کریں گے، حضرت البتی فرماتے ہیں: مجھے اِس پر تعجب نہیں ہوا: غلام کے دین سے ابتدا کریں گے آقا کے قرض سے قبل، کیونکہ اُس نے اُس کی آزادی کو مطلق رکھا ہے۔

(٤٥٨) فِي الرَّجُلِ يَأْتِي حَرِيفَهُ فَيَشْتَرِي مِنْهُ الْمَتَاعَ

کوئی شخص اپنے ہی کارخانے پر آئے اور اُس سے سامان خریدے

(٢٣٤٨٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : آتِي حَرِيفِي فَأَشْتَرِي مِنْهُ الْمَتَاعَ وَأَزِيدُهُ فِي ثَمَنِهِ ، وَلَوْ شِئْتَ أَخَذْتَهُ مِنْهُ بِدُونِ ذَلِكَ ، أَبِيعُهُ مِنْهُ مُشَاقَّةً ؟ قَالَ : لاَ . يَعْنِي : مُرَابَحَةً.

(۲۳۴۸۲) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا میں اپنے میں پیشہ فرد کے پاس جا کر سامان خریدتا ہوں اور پیسے بھی زیادہ دیتا ہوں۔ وہی چیز اگر آپ خریدیں تو کم پیسوں سے خرید لیں گے۔ تو کیا میں اس سے بیع مرابحہ کر سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

(٤٥٩) فِي قَبْضِ النَّخْلِ كَيْفَ هُوَ ؟

کھجور کے درخت کو کیسے وصول کریں گے؟

(٢٣٤٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قبض النخل : أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ ويقلبه.

(۲۳۴۸۳) حضرت شعبی ﷬ فرماتے ہیں کہ کھجور پر قبضہ یہ ہے کہ اس کو دیکھ لے اور الٹ پلٹ کر لے۔

(٤٦٠) الضَّمَانُ يَلْزَمُهُ الرَّجُلُ

کسی شخص پر ضمان کا لازم آنا

(٢٣٤٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : فِي رَجُلٍ ، قَالَ لِرَجُلٍ : إِنْ لَمْ آتِكَ بِحَقِّكَ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَدَارِي لَكَ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : إِنْ أَخْطَتْ يَدُهُ رِجْلَهُ غَرِمَ.

(۲۳۴۸۴) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ اگر میں اتنا اتنا تیرا حق لے کر نہ آیا تو میرا گھر تیرا، حضرت شریح نے فرمایا: اگر اُس کے ہاتھ سے غلطی ہو تو کیا پاؤں غارم ہوگا؟

(٢٣٤٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ : إِنِّي اسْتَوْدَعْتُ هَذَا وَإِنَّهَا ذَهَبَتْ وَهُوَ يَنْظُرُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : شُهُودُكَ أَنَّهَا ذَهَبَتْ وَهُوَ يَنْظُرُ.

(۲۳۴۸۵) ایک شخص حضرت شریح کے پاس آیا، اور کہا کہ میں نے اس کے پاس امانت رکھوائی۔ جب وہ ضائع ہوئی تو یہ دیکھتا رہا۔ حضرت شریح نے کہا کہ اس بات پر گواہ لاؤ کہ وہ ضائع ہوئی اور یہ دیکھتا رہا۔

(٤٦١) الْقَرْيَةُ تُقْبَلُ وَفِيهَا الْعُلُوجُ وَالنَّخْلُ

اس بستی کو قبول کرنا جس میں مختلف گھر بھی ہوں اور درخت بھی

(٢٢٤٨٦) حَدَّثَنَا علی ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْقَرْيَةِ يَتَقَبَّلُهَا وَفِيهَا الْعُلُوجُ وَالْبُيُوتُ وَالنَّخْلُ وَالشَّجَرُ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۲۴۸۶) حضرت سعید بن جبیر سے دریافت کیا گیا کہ کیا ایسے گاؤں کو (علاقہ) قبول کریں گے جس میں گھر درخت اور کھجور کے باغ ہوں؟ آپ نے اس کو ناپسند کیا۔

(٢٢٤٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ وَأَنَا أَسْمَعُ : أَيَتَقَبَّلُ الرَّجُلُ الأَرْضَ فِيهَا الْعُلُوجُ وَالثِّمَارُ وَالْبُيُوتُ ؟ فَقَالَ : لاَ.

(۲۲۴۸۷) حضرت ابراہیم سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ: کیا آدمی ایسے زمین کو قبول کرے گا جس میں پھل اور گھر اور درخت وغیرہ ہوں؟ فرمایا کہ نہیں۔

(٢٢٤٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّهُ كَرِهَ قَبَالَةَ الرُّؤُوسِ ، وَلَمْ يَرَ بِالْقُرَى بَأْسًا.

(۲۲۴۸۸) حضرت ابوجعفر تعداد کے ضامن بننے کو ناپسند کرتے تھے، لیکن گاؤں میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٤٦٢) الطَّرِيقُ إِذَا اخْتُلِفَ فِيهِ كَمْ يُجْعَلُ ؟

راستہ سے متعلق اگر اختلاف ہو جائے تو کتنا رکھا جائے گا

(٢٢٤٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الضُّبَعِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْعَلُوا الطَّرِيقَ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ.

(بخاری ۲۴۷۳۔ مسلم ۱۴۳)

(۲۲۴۸۹) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات گز چوڑا راستہ رکھو۔

(٢٢٤٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاجْعَلُوهُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ. (ابن ماجه ۲۳۳۹۔ احمد ۱/ ۲۳۵)

(۲۲۴۹۰) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اگر راستہ سے متعلق اختلاف ہو جائے تو سات گز کا راستہ رکھو۔

(۴٦۳) فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ خَشَبَةً عَلَى جِدَارِ جَارِهِ

کوئی شخص گاڈر کا ایک کنارہ پڑوسی کی دیوار پر رکھ دے

(۲۲٤۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :مَنْصُورُ بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي عِكْرِمَةَ الْمَخْزُومِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَمْنَعْ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَضَعَ خَشَبَةً عَلَى جِدَارِهِ. (احمد ۲/ ۴۴۷)

(۲۲۴۹۱) حضور اقدس صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کہ کوئی بھی شخص اپنے پڑوسی کو اس سے منع نہ کرے کہ وہ اُس کی دیوار پر لکڑی (گاڈر) رکھے۔

(۲۲٤۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَمْنَعْ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَضَعَ خَشَبَةً عَلَى جِدَارِهِ.
قَالَ :وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :مَالِي أَرَاكُمْ عنها مُعْرِضِينَ ، وَاللَّهِ لأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.

(بخاری ۲۴٦۳۔ مسلم ۱۳٦)

(۲۲۴۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے پڑوسی کو دیوار پر لکڑی (گاڈر) رکھنے سے منع نہ کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کیا ہو گیا کہ میں تمہیں اِس سے اعراض کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟! میں وہ لکڑی تمہارے کندھوں کے درمیان ماروں گا۔

(۲۲٤۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَنَى بِنَاءً فَلْيَدَّعِمْهُ بِحَائِطِ جَارِهِ. (احمد ۲۳۵۔ طبرانی ۱۱۸۰۲)

(۲۲۴۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّىٰ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو گھر بنائے اُس کو چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کی دیوار کو سہارا دے۔

(٤٦٤) مَا ذُكِرَ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ

جھوٹی گواہی کی وعید کا بیان

(۲۲٤۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ:قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالشِّرْكِ بِاللَّهِ، ثُمَّ قَرَأَ:﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾.

(۲۲۴۹۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾.

(٢٢٤٩٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ الْعُصْفُرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ النُّعْمَانِ الأَسَدِيِّ ، عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ : عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالشِّرْكِ بِاللَّهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ﴾. (ترمذی ٢٢٩٩۔ ابوداؤد ٣٥٩٤)

(٢٢٤٩٥) حضرت خُریم سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صبح کی نماز ادا فرمائی پھر آپ ﷺ یہ فرماتے ہوئے پھرے کہ، جھوٹی گواہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے برابر ہے، آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ﴾.

(٢٢٤٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : أَلاَ لاَ يُؤْسَرَنَّ أَحَدٌ فِي الإِسْلاَمِ بِشَهَادَةِ الزُّورِ فَإِنَّا لاَ نَقْبَلُ إِلاَّ الْعُدُولَ.

(مالك ٧٢٠)

(٢٢٤٩٦) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خبردار ہرگز کوئی شخص اسلام میں جھوٹی گواہی نہ دے، بے شک ہم صرف عادلوں کی گواہی قبول کرتے ہیں۔

(٢٢٤٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ : ﴿وَلاَ تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ قَالَ: شَهَادَةُ الزُّورِ.

(٢٢٤٩٧) حضرت ابن الحنفیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَلاَ تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ سے مراد جھوٹی گواہی ہے۔

(٢٢٤٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَشَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : عَدَلَتْ شَهَادَةُ الزُّورِ بِالشِّرْكِ بِاللَّهِ ، وَتَلاَ أَحَدُهُمَا : ﴿وَالَّذِينَ لاَ يَشْهَدُونَ الزُّورَ﴾ وَتَلاَ الآخر F : ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾.

(٢٢٤٩٨) حضرت وائل بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ جھوٹی گواہی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے برابر ہے، پھر ان میں سے ایک نے یہ والی آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَالَّذِينَ لاَ يَشْهَدُونَ الزُّورَ﴾ اور دوسرے نے یہ والی آیت تلاوت فرمائی : ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ﴾.

(٤٦٥) شَاهِدُ الزُّورِ مَا يُصْنَعُ بِهِ ؟

جھوٹے گواہ کے ساتھ کیسا معاملہ کیا جائے؟

(٢٢٤٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَقَامَ شَاهِدَ زُورٍ عَشِيَّةً فِي إِزَارٍ يُنَكِّتُ نَفْسَهُ. (عبدالرزاق ١٥٣٨٨)

(۲۳۴۹۹) حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جھوٹے گواہ کو شام کے وقت ایک چادر میں کھڑا کیا ہوا تھا اس کو ملامت کر رہے تھے۔

(۲۳۵۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ :كَانَ شُرَيْحٌ يَبْعَثُ بِشَاهِدِ الزُّورِ إِلَى مَسْجِدِ قَوْمِهِ ، أَوْ إِلَى سُوقِهِ :إِنَّا قَدْ زَيَّفْنَا شَهَادَةَ هَذَا.

(۲۳۵۰۰) حضرت شریح رحمہ اللہ جھوٹے گواہ کو مسجد یا بازار میں بھیج کر یہ اعلان کرواتے کہ: ہم نے اِس کی گواہی کو رد کر دیا ہے (یہ جھوٹا ہے)۔

(۲۳۵۰۱) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ :جَلَسَ إِلَيَّ الْقَاسِمُ فَقَالَ :أَيَّ شَيْءٍ كَانَ يَصْنَعُ شُرَيْحٌ بِشَاهِدِ الزُّورِ إِذَا أَخَذَهُ ؟ قَالَ :قُلْتُ :كَانَ يَكْتُبُ اسْمَهُ عِنْدَهُ ، فَإِنْ كَانَ مِنَ الْعَرَبِ بَعَثَ بِهِ إِلَى مَسْجِدِ قَوْمِهِ ، وَإِنْ كَانَ مِنَ الْمَوَالِي بَعَثَ بِهِ إِلَى سُوقِهِ ، يُعْلِمُهُمْ ذَلِكَ مِنْهُ.

(۲۳۵۰۱) حضرت ابو حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ میرے پاس تشریف فرما تھے، فرمایا: حضرت شریح جب جھوٹے گواہ کو پکڑتے تو اِس کے ساتھ کیا معاملہ فرماتے، میں نے عرض کیا: اِس کا نام اپنے پاس لکھ دیتے اور پھر اگر وہ عرب میں سے ہوتا تو اُس کو مسجد بھیج دیتے، اور اگر وہ موالی میں سے ہوتا تو اُس کو بازار میں بھیج دیتے اُس کے متعلق لوگوں کو بتاتے۔

(۲۳۵۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْجَعْدِ بْنِ ذَكْوَانَ ، قَالَ :شَهِدْتُ شُرَيْحًا ضَرَبَ شَاهِدَ الزُّورِ خَفَقَاتٍ ، وَنَزَعَ عِمَامَتَهُ عَنْ رَأْسِهِ.

(۲۳۵۰۲) حضرت جعد فرماتے ہیں کہ میں حضرت شریح کے پاس موجود تھا، آپ نے جھوٹے گواہ کے سر سے عمامہ اتروا کر اس کو ''خفقات'' مروائے (خفقات سے مراد کوئی ایسا آلہ ہے کہ جس سے مارا جاتا تھا۔ ممکن ہے اس سے مراد جوتے ہوں)۔

(۲۳۵۰۳) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ ، قَالَ :شَهِدَ قَوْمٌ عِنْدَ عمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى هِلاَلِ رَمَضَانَ ، فَاتَّهَمَهُمْ فَضَرَبَهُمْ سَبْعِينَ سَبْعِينَ ، وَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمْ.

(۲۳۵۰۳) حضرت عبدالکریم الجزری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس کچھ لوگوں نے رمضان کے چاند کی گواہی دی، آپ نے ان کو جھوٹا قرار دیا اور اُن سب کو ستر ستر کوڑے مارے اور اُن کی شہادت کو باطل قرار دیا۔

(۲۳۵۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :شَاهِدُ الزُّورِ يُعَزَّرُ.

(۲۳۵۰۴) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جھوٹے گواہ کی تعزیر کی جائے گی۔

(۲۳۵۰۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :شَاهِدُ الزُّورِ يُضْرَبُ شَيْئًا وَيُعَرَّفُ النَّاسَ ، وَيُقَالُ :إِنَّ هَذَا شَهِدَ بِزُورٍ.

(۲۳۵۰۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جھوٹے گواہ کو مارا جائے گا، اور لوگوں میں اُس کو مشہور کیا جائے گا، اور اعلان کیا جائے گا کہ

یہ جھوٹا گواہ ہے۔

(٢٢٥٠٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :شَاهِدُ الزُّورِ يُضْرَبُ مَا دُونَ أَرْبَعِينَ :خَمْسَةً وَثَلاَثِينَ، سِتَّةً وَثَلاَثِينَ ، سَبْعَةً وَثَلاَثِينَ.

(٢٣٥٠٦) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جھوٹے گواہ کو چالیس سے کم، پینتیس یا چھتیس یا سینتیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٢٥٠٧) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَلَدَ شَاهِدَ الزُّورِ سَبْعِينَ سَوْطًا.

(٢٣٥٠٧) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے جھوٹے گواہ کو ستر کوڑے مارے۔

(٢٢٥٠٨) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ إِذَا أُتِيَ بِشَاهِدِ الزُّورِ خَفَقَهُ خَفَقَاتٍ وَنَزَعَ عِمَامَتَهُ.

(٢٣٥٠٨) حضرت شریح کے پاس جب جھوٹا گواہ آتا تو آپ اس کا عمامہ اتروا کر اس کو جوتے لگواتے۔

(٤٦٦) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى عَلَفًا بِوَزْنٍ فَقَبَضَهُ بِغَيْرِ وَزْنٍ

کوئی شخص وزن کر کے چارہ خریدے اور اُس پر بغیر وزن کیئے قبضہ کر لے

(٢٢٥٠٩) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي رَجُلٍ اشْتَرَى عَلَفًا بِوَزْنٍ فَقَبَضَهُ بِغَيْرِ وَزْنٍ فَتَلِفَ الْعَلَفُ ، فَقَالَ :هُوَ مِنْ مَالِ الَّذِي اشْتَرَاهُ.

قَالَ :وَقَالَ مُحَمَّدٌ مِثْلَ هَذَا.

(٢٣٥٠٩) حضرت حسن اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو وزن کر کے چارہ خریدے، اور اُس پر بغیر وزن کئے قبضہ کر لے، پھر چارہ ہلاک ہو جائے، فرمایا: وہ خریدنے والے کے مال سے ہلاک ہونا شمار ہوگا، حضرت محمد رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٤٦٧) فِي رجلٍ قَالَ إن فعلت كذا و كذا فغلامِي حرٌّ

کوئی شخص یوں کہے کہ اگر میں نے فلاں فلاں کام کیا تو میرا غلام آزاد

(٢٢٥١٠) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا قَالَ :إِنْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَغُلاَمِي حُرٌّ ، فَبَاعَهُ ثُمَّ فَعَلَهُ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(٢٣٥١٠) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا تو میرا غلام آزاد ہے، پھر اُس نے وہ غلام فروخت کر کے وہ کام کر دیا، تو اُس پر کچھ بھی لازم نہ آئے گا۔

(٢٢٥١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ. وَعَنِ

الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ وَعَطَاءٍ :فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِغُلاَمِهِ :إِنْ دَخَلْتَ الدَّارَ فَأَنْتَ حُرٌّ ، فَبَاعَهُ فَدَخَلَ الدَّارَ ، ثُمَّ اشْتَرَاهُ ، قَالُوا :لاَ يَعْتِقُ.

(۲۳۵۱۱) حضرت سعید بن المسیب اور حضرت حکم اور حضرت عطاء اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو اپنے غلام سے کہے کہ اگر میں گھر میں داخل ہوا تو میرا غلام آزاد، پھر اُس نے اپنا غلام فروخت کیا اور گھر میں داخل ہو گیا، فرماتے ہیں کہ وہ آزاد نہ ہوگا۔

(۲۲۵۱۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِغُلاَمِهِ :إِنْ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا فَأَنْتَ حُرٌّ ، وَلاِمْرَأَتِهِ :فَأَنْتِ طَالِقٌ ، قَالَ :إِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا بَيْعٌ أَوْ طَلاَقٌ لَمْ يَقَعْ.

(۲۳۵۱۲) حضرت حسن اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر میں نے فلاں فلاں کام کیا تو میرا غلام آزاد ہے۔

(۲۲۵۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَالْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ وَابْنِ شُبْرُمَةَ:فِي الرَّجُلِ يَقُولُ :إِنْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَغُلاَمُهُ حُرٌّ ، أَوِ امْرَأَتُهُ طَالِقٌ ، فَيَبِيعُ الْغُلاَمَ ، أَوْ يُطَلِّقُ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ يَحْنَثُ فِي يَمِينِهِ ، قَالُوا :يَلْزَمُهُ الْعِتْقُ وَالطَّلاَقُ.

(۲۳۵۱۳) حضرت ابن شبرمہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو یوں کہے کہ اگر میں نے فلاں فلاں کام کیا تو میرا غلام آزاد یا میری زوجہ کو طلاق، پھر اُس نے غلام کو آزاد کر دیا یا زوجہ کو طلاق دے دی پھر اپنی قسم میں حانث ہو گیا تو فقہاء فرماتے ہیں کہ اُس پر آزادی اور طلاق لازم ہوگی۔

(٤٦٨) فِي الْقَاضِي تُرْفَعُ إِلَيْهِ الْقِصَّةُ يَنْظُرُ فِيهَا

قاضی کے پاس کوئی قصہ لایا جائے وہ اُس میں غور کرے

(۲۲۵۱٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَعَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يُجِيزُ الإِعْتِرَافَ فِي الْقِصَصِ.

(۲۳۵۱۴) حضرت شریح قصوں میں اعتراف کو نافذ فرماتے۔

(۲۲۵۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ أَبِي بَحْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ شَهِدْتُ شُرَيْحًا رُفِعَتْ إِلَيْهِ قِصَّةٌ فَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ أَقْرَأُ الْكُتُبَ.

(۲۳۵۱۵) حضرت ابو بحر سے مروی ہے کہ میں حضرت شریح کی خدمت میں حاضر تھا، اُس کے پاس قصہ لایا گیا، آپ نے فرمایا: میں کتاب کو پڑھنے والا نہیں ہوں۔

(٤٦٩) مَنْ كَانَ يَسْتَحْلِفُ الرَّجُلَ مَعَ بَيِّنَتِهِ

جو حضرات گواہ کے ساتھ قسم لیتے ہیں

(٢٣٥١٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ عَلِيٍّ :أَنَّهُ اسْتَحْلَفَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ الْحُرِّ مَعَ بَيِّنَتِهِ.

(۲۳۵۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبید اللہ بن حر سے گواہ کے ساتھ قسم بھی طلب کی۔

(٢٣٥١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حسن بن صالح ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ :أَنَّهُ اسْتَحْلَفَ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ الْحُرِّ مَعَ بَيِّنَتِهِ.

(۲۳۵۱۷) حضرت علی سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٥١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَشْوَعَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :قَبَّحَ اللَّهُ بَيِّنَتَكَ إِنْ لَمْ تَحْلِفْ عَلَى حَقِّكَ.

(۲۳۵۱۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ اگر تم اپنے حق پر قسم نہ اٹھاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری گواہی سے ناراض ہوگا، (اللہ کو ناراض کرے گا)۔

(٢٣٥١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، قَالَ:قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ:أَسْتَحْلِفُ الرَّجُلَ مَعَ بَيِّنَتِهِ ؟ قَالَ:نَعَمْ.

(۲۳۵۱۹) حضرت مالک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا میں آدمی سے قسم لے سکتا ہوں جب اس کے پاس ایک گواہ موجود ہو۔ فرمایا: جی ہاں!۔

(٢٣٥٢٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحْلِفُ مَعَ الْبَيِّنَةِ.

(۲۳۵۲۰) حضرت شریح رحمہ اللہ گواہ کے ساتھ قسم بھی لیتے تھے۔

(٢٣٥٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أَقَامَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ بَيِّنَتَهُ ، فَقَالَ خَصْمُهُ : يَمِينُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شُهُودِهِ. فَاسْتَحْلَفَهُ فَنَكَلَ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :بِئْسَ مَا أَثْنَيْت عَلَى شُهُودِكَ، وَرَدَّ شَهَادَتَهُمْ. وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ :لاَ أُعْطِيك حَقًّا لاَ تَحْلِفُ عَلَيْهِ.

(۲۳۵۲۱) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے پر گواہ قائم کیے اُس کے خصم نے کہا: اُس کی قسم مجھے اُس کی گواہی سے زیادہ پسند ہے۔ پھر اُس سے قسم طلب کی تو اُس نے انکار کردیا۔ حضرت شریح نے فرمایا: تو نے جواپنی گواہی کی تعریف کی ہے وہ بہت بُری ہے، اور اُن کی گواہی رد ہے، حضرت عبد اللہ بن عتبہ نے فرمایا: جس حق پر تو قسم نہیں اٹھائے گا میں وہ حق تجھے نہیں دوں گا۔

(٤٧٠) فِي الرَّجُلُ يَسْتَأْجِرُ السَّفِينَةَ فَتَغْرَقُ

کوئی شخص کشتی کرایہ پر لے وہ ڈوب جائے

(٢٢٥٢٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى: فِي سَفِينَةٍ تُؤَاجَرُ فِي الْبَحْرِ فَتَنْكَسِرُ وَفِيهَا مَتَاعٌ: قَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ: لاَ يَضْمَنُ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى: يَضْمَنُ، وَقَالَ سُفْيَانُ: لاَ نَرَى عَلَيْهِ ضَمَانًا.

(٢٢٥٢٢) حضرت سفیان، حضرت ابن شبرمہ اور حضرت ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ کشتی سمندر کے لئے اجرت پر لی جائے پھر وہ ڈوب جائے (ٹوٹ جائے) اور اُس میں سامان ہو، حضرت ابن شبرمہ نے فرمایا: وہ ضامن نہ ہوگا، حضرت ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا: وہ ضامن ہوگا، اور حضرت سفیان نے فرمایا: ہم اُس پر ضمان کو لازم نہیں سمجھتے۔

(٤٧١) فِي رَجُلٍ اسْتَعَارَ دَابَّةً فَأَكْرَاهَا، لِمَنِ الْكِرى؟

کوئی شخص جانور ادھار لے کر کرایہ پر دے دے تو کرایہ کس کا ہوگا؟

(٢٢٥٢٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَالشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ اسْتَعَارَ دَابَّةً فَأَكْرَاهَا بِدِرْهَمٍ، قَالَ الْحَكَمُ: الدِّرْهَمُ لَهُ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: الدِّرْهَمُ لِصَاحِبِ الدَّابَّةِ.

(٢٢٥٢٣) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حکم اور حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اُس شخص کے متعلق دریافت کیا جس نے جانور ادھار لے کر کرایہ پر دے دیا تو کرایہ کس کا ہوگا؟ حضرت حکم نے فرمایا: کرایہ اُسی کا ہوگا، حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: کرایہ جانور والے کا ہوگا۔

(٤٧٢) فِي الرَّجُلَيْنِ يَشْتَرِكَانِ فِي الْمَالِ وَلاَ يَخْلِطَانِهِ

دو شخص کسی مال میں شریک ہوں لیکن لیکن اس حال کو مخلوط نہ کریں

(٢٢٥٢٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: فِي رَجُلَيْنِ اشْتَرَكَا، فَأَخْرَجَ كُلُّ وَاحِدٍ عَشَرَةَ آلاَفٍ وَلَمْ يَخْلِطَاهَا، فَعَمِلَ أَحَدُهُمَا بِمَا عِنْدَهُ فَتَوِيَ، فَلَمْ يَرَهُ شَرِيكًا، وَقَالَ: النُّقْصَانُ وَمَا تَوِيَ: عَلَيْهِ، وَلَيْسَ عَلَى الآخَرِ مِنْهُ شَيْءٌ.

(٢٢٥٢٤) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے اُن شخصوں کے متعلق جو دونوں شریک ہیں، ان میں سے ہر ایک نے دس ہزار دراہم نکالے، لیکن آپس میں ملائے نہیں، پھر ان میں سے ایک نے اپنے پاس موجودہ مال سے کام کیا لیکن سارا مال برباد ہوگیا۔ وہ دوسرے کو شریک نہیں سمجھتا۔ انہوں نے جواب دیا کہ نقصان اور ہلاکت اسی پر ہوگی۔ دوسرے کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔

(۲۲۵۲۵) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ ، قَالَ : قَالَ سُفْیَانُ : لاَ تَکُونُ شَرِکَةٌ بَیْنَهُمَا حَتَّی یَخْلِطَا أَمْوَالَهُمَا.

(۲۳۵۲۵) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ دو بندوں کے درمیان جب تک اُن کے مال آپس میں نہ ملیں وہ شرکت نہ ہوگی۔

(۴۷۳) فِی قَصَّارٍ اسْتَعَانَ صَاحِبَ الثَّوْبِ فَدَقَّ مَعَهُ

دھوبی کپڑے کے مالک سے مدد مانگے اور مالک بھی دھوبی کے ساتھ کپڑے کوٹے

(۲۲۵۲۶) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَیْلَی : أَنَّهُ قَالَ فِی قَصَّارٍ اسْتَعَانَ صَاحِبَ الثَّوْبِ فَدَقَّ مَعَهُ فَخَرَقَ الثَّوْبَ ، قَالَ : یَضْمَنُ الْقَصَّارُ.

(۲۳۵۲۶) حضرت ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ کپڑے والے نے دھوبی سے صفائی میں مدد طلب کی مالک نے بھی دھوبی کے ساتھ کپڑے کوٹے، پھر کپڑا پھٹ گیا، فرمایا: دھوبی ضامن ہوگا۔

(۴۷۴) فِی الْمَرِیضِ یُبْرِیءُ الْوَارِثَ مِنَ الدَّیْنِ

مریض وارث کو دین سے بری کردے

(۲۲۵۲۷) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَیْلَی ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ : فِی الْمَرِیضِ قَالَ : إِذَا أَبْرَأَ الْوَارِثَ مِنَ الدَّیْنِ بَرِیءَ.

(۲۳۵۲۷) حضرت ابراہیم مریض کے متعلق فرماتے ہیں کہ جب وہ وارث کو دین سے بَری کردے تو وارث بری ہو جائے گا۔

(۲۲۵۲۸) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَکَمِ ، مِثْلَهُ.

(۲۳۵۲۸) حضرت حکم سے اسی طرح منقول ہے۔

(۲۲۵۲۹) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ مُوسَی بْنِ أَبِی عَائِشَةَ ، عَنْ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : کُلُّ شَیْءٍ یُوزَنُ فَمِثْلٌ بِمِثْلٍ ، فَإِذَا اخْتَلَفَ فَزِدْ وَازْدَدْ ، وَکُلُّ شَیْءٍ یُکَالُ فَمِثْلٌ بِمِثْلٍ ، فَإِذَا اخْتَلَفَ فَزِدْ وَازْدَدْ.

(۲۳۵۲۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر موزونی شے برابر سرابر دی اور لی جائے گی۔ اگر جنس میں اختلاف ہو جائے تو تب کمی زیادتی کر سکتے ہو۔ اسی طرح ہر کیلی چیز برابر سرابر ہوگی۔ البتہ اگر اختلاف جنس ہو جائے تو تب کمی زیادتی کر سکتے ہو۔

(۴۷۵) مَنْ قَالَ الْحَقُّ لاَ یُبْطِلُهُ طُولُ التَّرْکِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ زیادہ دیر مطالبہ نہ کرنے سے حق باطل نہیں ہوتا

(۲۲۵۳۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ شُرَیْحٍ، قَالَ: الْحَقُّ جَدِیدٌ، لاَ یُبْطِلُهُ طُولُ التَّرْکِ.

(۲۳۵۳۰) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ حق جدید ہی ہے، زیادہ دیر مطالبہ نہ کرنے سے وہ باطل نہ ہوگا۔

(٤٧٦) فِي رجل سَرَقَ عَبْدًا فَبَاعَهُ

کوئی شخص غلام کو چوری کر کے فروخت کردے

(٢٣٥٣١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي رَجُلٍ سَرَقَ عَبْدًا فَبَاعَهُ مِنْ آخر فَمَاتَ فِي يَدِ الْمُشْتَرِي ، قَالَ :ذَهَبَتْ دَرَاهِمُ الْمُشْتَرِي ، وَيَتْبَعُ صَاحِبُ الْعَبْدِ السَّارِقَ.

(۲۳۵۳۱) حضرت حسن اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو غلام چوری کر کے آگے فروخت کردے، پھر مشتری کے قبضہ میں غلام فوت ہوجائے تو مشتری کے دراہم ضائع ہوجائیں گے اور غلام کا مالک چور سے غلام کی قیمت وصول کرے گا۔

(٤٧٧) فِي رَجُلٍ يَشْتَرِي الْفُلُوسَ

کوئی شخص فلوس خریدے

(٢٣٥٣٢) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ يَشْتَرِي الْفُلُوسَ بِالدَّرَاهِمِ هَلْ هُوَ صَرْفٌ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ فَلاَ تُفَارِقْهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ.

(۲۳۵۳۲) حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے دریافت کیا کہ ایک شخص دراہم کے بدلہ فلوس خریدے تو کیا یہ بیع صرف ہے؟ فرمایا ہاں یہ صرف ہے، سپردگی سے قبل جدا نہ ہو۔

(٤٧٨) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْبَزَّ جَمَاعَةً

کوئی شخص کپڑوں کی گٹھڑی فروخت کرے

(٢٣٥٣٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الثَّوْبَ جَمَاعَةً ، كُلُّ ثَوْبٍ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَبَعْضُهُ خَيْرٌ مِنْ بَعْضٍ ، فَيَكُونُ فِي بَعْضِهِ خَرْقٌ ؟ قَالَ :يَرُدُّهُ بِعَشْرٍ.
قَالَ سُفْيَانُ غَيْرُهُ يقول :يرده بقيمته من جميع الثمن. قَالَ سفيان وَهُوَ أَحَبُّ إلَيَّ.

(۲۳۵۳۳) حضرت ابراہیم سے اُس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا، جس نے کچھ کپڑے یہ کہہ کر فروخت کیے کہ ہر کپڑا دس درہم کا ہے، اور ان کپڑوں میں بعض کپڑے بعض سے اعلیٰ ہوں، اور بعض کپڑوں میں پھٹن ہو تو کیا حکم ہے؟ وہ کپڑا دس درہم کے بدلہ میں واپس کرے گا۔

حضرت فیان ایک اور بات فرماتے ہیں وہ یہ کہ پوری گٹھڑی کے حساب سے جتنی قیمت اس کپڑے کی بنتی ہے وہی دے

گا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ یہ میرے نزدیک پسندیدہ ہے۔

(٤٧٩) فِي الرَّجُلِ يَأْذَنُ لِعَبْدِهِ فِي التِّجَارَةِ ثُمَّ يَبِيعُهُ

کوئی شخص اپنے غلام کو تجارت کی اجازت دے پھر اُس کو فروخت کردے

(٢٢٥٣٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهَلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي الرَّجُلِ يَأْذَنُ لِعَبْدِهِ فِي التِّجَارَةِ ثُمَّ يَبِيعُهُ : قَالَ : يَضْمَنُ.

(۲۲۵۳۴) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غلام کو تجارت کی اجازت دے کر پھر فروخت کردے، تو وہ ضامن ہوگا۔

(٤٨٠) فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ عَلَى الشَّاهِدِ

گواہ کے خلاف گواہی دینا

(٢٢٥٣٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْجَعْدِ بْنِ ذَكْوَانَ : شَهِدْتَ شُرَيْحًا يَقُولُ : أُجِيزُ شَهَادَةَ الشَّاهِدِ عَلَى الشَّاهِدِ؟ قَالَ : نَعَمْ إذا كان عدلاً.

(۲۲۵۳۵) حضرت حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جعد بن ذکوان سے دریافت کیا کہ آپ اُس وقت حضرت شریح کے پاس حاضر تھے جب انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ میں گواہ کی گواہی کو نافذ قرار دیتا ہوں؟ فرمایا ہاں جب کہ وہ عادل ہو۔

(٢٢٥٣٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ الحسن ، عن عبد الأعلى ، عن شريح : أنه كان يجيز شَهَادَةَ الشَّاهِدِ عَلَى الشَّاهِدِ إذَا شُهِدَ عَلَيْهِمَا.

(۲۲۵۳۶) حضرت شریح گواہ پر گواہی کو نافذ فرماتے تھے جب اُن کے پاس گواہی دی جاتی۔

(٢٢٥٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الشَّاهِدِ مَا دَامَ حَيًّا وَلَوْ كَانَ بِالْيَمَنِ.

(۲۲۵۳۷) حضرت شریح کسی گواہ کے خلاف دوسرے کی گواہی جائز نہیں سمجھتے تھیں جب تک وہ گواہ زندہ ہوں اگرچہ وہ یمن میں ہی ہو۔

(٢٢٥٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ الأَزْرَقِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الشَّاهِدِ عَلَى الشَّاهِدِ حَتَّى يَكُونَا اثْنَيْنِ.

(۲۲۵۳۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ گواہ پر گواہی قبول نہیں جب تک کہ وہ دو نہ ہوں۔

(۴۸۱) مَا ذُكِرَ فِي الْمُقَاوَاةِ

بیع مقاواۃ کا بیان

(۲۲۵۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْمُقَاوَاةِ.

(۲۳۵۳۹) حضرت محمد ریشید فرماتے ہیں کہ مقاواۃ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(مقاواۃ کہتے ہیں سستے داموں سامان خرید کر پھر اُس کی آپس میں بولی لگانا یہاں تک کہ اُس کی قیمت بڑھ جائے)۔

(۴۸۲) فِي الْكَسْبِ

ہاتھ سے کمانا

(۲۲۵۴۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ كَسْبَ الْيَدِ عَلَى التِّجَارَةِ.

(۲۳۵۴۰) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ صحابہ وتابعین تجارت کر کے ہاتھ سے کمانے کو پسند فرماتے تھے۔

(۲۲۵۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ ؟ قَالَ : عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ. (حاکم ۱۰۔ بزار ۱۲۵۷)

(۲۳۵۴۱) حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی کمائی زیادہ پاکیزہ ہے؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر اچھی بیع (بیع صحیح)۔

(۴۸۳) فِي الْبِطِّيخِ وَالْقِثَّاءِ وَأَشْبَاهِهِ

تربوز اور ککڑی وغیرہ کی بیع کا بیان

(۲۲۵۴۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَمْرًا مَا كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ فِي الْبِطِّيخِ وَالْقِثَّاءِ وَالْخِيَارِ وَالْوَرْدِ ، وَمَا لاَ يَخْرُجُ جَمِيعًا ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لاَ يُشْتَرَى إِلاَّ مَا يَخْرُجُ جَمِيعًا.

(۲۳۵۴۲) حضرت عمر ریشید سے دریافت کیا گیا کہ حضرت حسن تربوز، ککڑی وغیرہ اور جو پورا نہ نکلے اُس کے متعلق کیا فرماتے تھے؟ فرماتے تھے نہیں فروخت کیا جائے گا مگر جو پورا نکلے۔

(۴۸۴) فِي السَّلَمِ فِي الْعِنَبِ

انگور میں بیع سلم کرنا

(۲۲۵۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : الرَّجُلُ يُسْلِمُ فِي

الْعِنَبِ؟ فَلَمْ یَرَ بِہِ بَأْسًا ، قَالَ : قُلْتُ : أُسْلِمُ فِی الْعِنَبِ أَنَأْخُذُ بُسْرًا ؟ قَالَ : لاَ .

(۲۳۵۴۳) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا کہ ایک شخص انگور میں بیع سلم کرتا ہے؟ انہوں نے اُس میں کوئی حرج نہ سمجھا، میں نے عرض کیا کہ: میرے ساتھ انگور میں بیع سلم کی گئی ہے، کیا میں اُس کو خشک حالت میں لے لوں؟ فرمایا کہ نہیں۔

(۴۸۵) فِی الرَّجُلِ یَحْلِفُ أَلَّا یَبِیعَ السِّلْعَةَ إلاَّ بِثَمَنٍ قَدْ سَمَّاہُ

کوئی شخص یوں قسم اٹھالے کہ وہ سامان کو فروخت نہیں کرے گا، مگر جو ثمن مقرر کر دیا ہے اُس کے ساتھ

(۲۲۵۴۴) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو بَکْرٍ النَّہْشَلِیُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ أَبِی ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُوسٍ : أَنَّ رَجُلاً سَأَلَہُ فَقَالَ : إِنِّی جَعَلْتُ جَارِیَتِی حُرَّةً إِنْ نَقَصْتُہَا مِنْ کَذَا وَکَذَا ، فَقَدْ خِفْتُ أَنْ یَنْقَضِیَ الْمَوْسِمُ قَبْلَ أَنْ نَبِیعَہَا ، فَتَرَی أَنْ نَبِیعَہَا بِأَقَلَّ مِمَّا قُلْتُ ؟ قَالَ : إِنْ لَمْ تَخَفَ السُّلْطَانَ. أَوْ : لَوْلاَ أَنِّی أَخَافُ السُّلْطَانَ عَلَیْکَ.

(۲۳۵۴۴) حضرت طاؤس سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ: میں نے قسم اٹھائی ہے کہ میری باندی آزاد اگر میں نے اسے اتنے اتنے ثمن سے کم میں فروخت کیا، مجھے خوف ہے کہ اِس کے فروخت کرنے سے پہلے موسم حج یا عید میں قیمت کم ہو جائے گی، تو آپ کی کیا رائے ہے کہ اُس کو کم قیمت میں فروخت کرنا کیسا ہے؟ فرمایا اگر مجھے تمہارے بارے میں بادشاہ کا خوف نہ ہوتا تو۔

(۴۸۶) الرَّجُلِ یَشْتَرِی الْبَیْعَ بَعْضَہُ بِنَقْدٍ وَبَعْضَہُ بِنَسِیئَةٍ

کوئی شخص کوئی چیز خریدے، کچھ پیسے نقد دے اور کچھ ادھار کرے

(۲۲۵۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ : أَنَّہُمَا کَانَا لاَ یَرَیَانِ بَأْسًا أَنْ یَشْتَرِیَ الرَّجُلُ الْبَیْعَ بَعْضَہُ بِنَقْدٍ وَبَعْضَہُ بِنَسِیئَةٍ : ثُمَّ یَبِیعُہُ مُرَابَحَةً ، قَالاَ : یُعْلِم صَاحِبُہُ مِنْہُ مِثْلَ مَا یَعْلَمُ.

(۲۳۵۴۵) حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی کوئی چیز اس طرح خریدے کہ کچھ رقم دے دے اور کچھ ادھار کرلے پھر اُس کو مرابحۃً فروخت کر دے، فرمایا فروخت کرنے والے اتنا بتائے جتنا وہ جانتا ہے۔

(٤٨٧) فِي التَّاجِرِ الصَّدُوقِ

سچے تاجر کے فضائل

(٢٢٥٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حَرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يَقُولُ : التَّاجِرُ الصَّدُوقُ بِمَنْزِلَةِ الشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۲۲۵۴۶) حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں کہ سچا تاجر قیامت کے دن اللہ کے پاس شہید کے رتبہ میں ہے۔

(٢٢٥٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : التَّاجِرُ الأَمِينُ الصَّادِقُ مَعَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ.

قَالَ : فَذَكَرْت ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ : صَدَقَ الْحَسَنُ ، أَوَلَيْسَ فِي جِهَادٍ؟. (ترمذی ۱۲۰۹۔ دار قطنی ۱۸)

(۲۲۵۴۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سچے اور امانت دار تاجر کا حشر صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا: حضرت حسن نے صحیح کہا ہے کیا یہ جہاد نہیں ہے؟

(٤٨٨) فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْعَبْدَ وَيَشْتَرِطُ خِدْمَتَهُ

کوئی شخص خدمت کی شرط لگا کر غلام کو آزاد کردے

(٢٢٥٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدَهُ وَشَرَطَ خِدْمَتَهُ ، قَالَ : إِذَا أَعْتَقَهُ بَطَلَ شَرْطُهُ.

(۲۲۵۴۸) حضرت سعید بن المسیب نے اُس شخص کے متعلق فرمایا جس نے خدمت کی شرط لگا کر غلام کو آزاد کردیا، فرمایا: جب اُس نے غلام آزاد کیا تو اُس کی شرط باطل ہوگئی۔

(٢٢٥٤٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عن أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ جَارِيَةً لِشُرَيْحٍ دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَمَعَهَا جَارِيَةٌ لَهَا ، فَقَالَتْ : يَا أَبَا أُمَيَّةَ إِنِّي أَعْتَقْت جَارِيَتِي هَذِهِ ، قَالَ : قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولِينَ ، قَالَتْ : وَشَرَطْت عَلَيْهَا خِدْمَتِي مَا دُمْت حَيَّةً ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : هَا هِيَ هَذِهِ إِنْ شَائَتْ فَعَلَتْ.

(۲۲۵۴۹) حضرت ابوحیان التیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح کی باندی اپنی باندی لے کر حضرت شریح کی خدمت میں آئی، اور عرض کیا اے ابوامیہ! میں نے اپنی اس باندی کو آزاد کردیا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو تو کہہ رہی ہے میں وہ سن چکا ہوں، باندی نے عرض کیا کہ! جب تک میں زندہ ہوں میں نے خدمت کی شرط لگائی ہے، حضرت شریح نے فرمایا: یہ اس پر ہے، اگر چاہے تو کرے۔

(٢٢٥٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي كِبْرَانَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ :فِي امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ خَادِمًا لَهَا ، ثُمَّ اسْتَثْنَتْ ، قَالَ الضَّحَّاكُ :تَعْتَقُ.

(۲۲۵۵۰) حضرت ضحاک نے اُس خاتون کے متعلق فرمایا جس نے اپنے خادم کو آزاد کر کے پھر استثناء کرلیا، آپ نے فرمایا وہ آزاد ہے۔

(٢٢٥٥١) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الأَخْرَمِ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَجُلاً أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ :إِنِّي أَعْتَقْت أَمَتِي هَذِهِ ، وَاشْتَرَطْت عَلَيْهَا أَنْ تَلِيَ مِنِّي مَا تَلِي الأَمَةُ مِنْ سَيِّدِهَا إِلاَّ الْفَرْجِ ، أَوْ قَالَ :غَيْرِ الْفَرْجِ ، فَلَمَّا غَلُظْت رَقَبَتَهَا ، قَالَتْ :إِنِّي حُرَّةٌ ، قَالَ :لَيْسَ ذَلِكَ لَهَا ، خُذْ بِرَقَبَتِهَا فَانْطَلِقْ بِهَا ، فَلَكَ مَا اشْتَرَطْت عَلَيْهَا.

(۲۲۵۵۱) حضرت سعد بن الاخرم سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے اپنی اِس باندی کو آزاد کر دیا ہے، اور میں نے اِس پر شرط لگائی ہے کہ جس طرح باندی آقا کی خدمت کرتی ہے اس طرح میری خدمت کرے گی، سوائے اِس کی شرم گاہ کے، پھر جب میں نے اِس کی غلامی میں سختی کی تو یہ کہتی ہے کہ میں آزاد ہوں، آپ نے فرمایا: اِس کو اِس بات کا اختیار نہیں ہے، اِس کو پکڑ کر لے جاؤ، جو شرط آپ نے لگائی ہے اس پر اس کو پورا کرنا ضروری ہے۔

(٢٢٥٥٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ ، عَنْ سَفِينَةَ :أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَعْتَقَتْهُ وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ أَنْ يَخْدُمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَاشَ. (ابوداؤد ٣٩٢٨۔ ابن ماجه ٢٥٢٦)

(۲۲۵۵۲) حضرت سفینہ سے مروی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اُن کو آزاد کر دیا اور اُن پر یہ شرط لگا دی کہ جب تک زندہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرے۔

(٤٨٩) فِي الْكِتَابِ فِي السَّلَفِ
قرض کے متعلق لکھ لینا

(٢٢٥٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ :أَمَرَنِي الزُّهْرِيُّ فَكَتَبْت عَلَيْهِ كِتَابًا :أَنَّهُ اسْتَسْلَفَ ذَهَبًا مَعْلُومًا فِي طَعَامٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ مِنْ صَالِحِ طَعَامِ كَذَا ، أَوْ شَرْوَاهُ.

(۲۲۵۵۳) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت زہری نے حکم دیا کہ میں لکھوں کہ انہوں نے اتنا اتنا سونا اتنے اتنے طعام کے بدلہ میں قرض لیا ہے اتنی مدت تک کے لیے۔ اس اس طرح کا اچھا طعام یا اس کی مثل کا طعام ہوگا۔

(٤٩٠) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الطَّعَامَ بِنَقْدٍ ثُمَّ يَسْتَقِيلُهُ

کوئی شخص نقد گندم کی بیع کر کے پھر اُس سے اقالہ طلب کرے

(٢٢٥٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :لَوْ بِعْت رَجُلاً طَعَامًا بِالْحَالِّ فَنَقَلَهُ إلَى بَيْتِهِ ، ثُمَّ أَقَلْته مِنْهُ وَقَبَضْته فِي بَيْتِهِ ، فَإِنْ شِئْتَ بِعْت مِنْهُ بِنَسِيئَةٍ ، وَقَالَ قَتَادَةُ :لاَ تَشْتَرِه مِنْهُ حَتَّى تَنْقُلَهُ إلَى بَيْتِك.

(٢٢٥٥٤) حضرت حماد نے فرمایا: اگر میں کسی کو نقد گندم فروخت کروں پھر وہ اُس کو گھر لے جائے پھر میں اُس سے اقالہ کروں اور اُس کے گھر پر ہی اُس پر قبضہ کرلوں، تو اگر میں چاہوں تو اُس کو ادھار میں فروخت کر سکتا ہوں؟ حضرت قتادہ نے فرمایا: جب تک اُس کو اپنے گھر منتقل نہ کرلو اس وقت تک اسے مت خریدو۔

(٤٩١) فِي كُرٍّ مِنْ بُرٍّ بِمِئَةِ مِيزَانٍ مِنْ عَلَفٍ

گندم کا ایک کُرّ چارہ کے سو میزان کے بدلے فروخت کرنا

(٢٢٥٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ فِي كُرٍّ مِنْ بُرٍّ بِمِئَةِ مِيزَانٍ مِنْ عَلَفٍ نَسِيئَةً :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(٢٢٥٥٥) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک کُرّ گندم کو سو میزان چارہ کے بدلے ادھار فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٤٩٢) فِي الرَّجُلِ يَسْتَقْرِضُ الطَّعَامَ الْعَتِيقَ

کوئی شخص پرانی گندم قرض لے

(٢٢٥٥٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ ، قَالَ :سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ اسْتَقْرَضَ طَعَامًا عَتِيقًا ، فَقَضَى مَكَانَهُ حَدِيثًا؟ قَالَ :إنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا شَرْطُهُ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(٢٢٥٥٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص پرانی گندم قرض لے کر اُس کی جگہ نئی گندم دے دے؟ فرمایا کہ اگر اُن دونوں کے درمیان کوئی شرط طے نہیں ہے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

(٤٩٣) فِي الرَّجُلِ يُعِينُ أَهْلَ الذِّمَّةِ وَيَشْتَرِي لَهُمْ

کوئی شخص اہل ذمہ کی اعانت کرے اور اُن کے لئے خریدے

(٢٢٥٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سَهْلٍ السَّرَّاجِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الرَّجُلِ يُعِينُ الرَّجُلَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ؟

قَالَ :أَوَ مَا بَلَغَكَ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الأَعْرَابِيِّ ؟.

(۲۳۵۵۷) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص مشرکین میں سے ایک شخص کی مدد کرتا ہے؟ حضور نے اعرابی کے بارے میں جوفرمایا تھا وہ آپ نے نہیں سنا؟

(۲۳۵۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَمَّادٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَشْتَرِيَ لأَهْلِ الذِّمَّةِ.

(۲۳۵۵۸) حضرت حماد اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی ذمیوں کے لیے کچھ خریدلے۔

(٤٩٤) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الدَّيْنَ إلَى أَجَلٍ

کوئی شخص مدتِ مقررہ کے لئے دین کی بیع کرے

(۲۳۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الشَّقَرِيِّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ بَاعَ بَيْعًا إلَى أَجَلٍ ، فَبَاعَهُ الْمُشْتَرِي مِنْ رَجُلٍ ، أَيَشْتَرِيهِ صَاحِبُهُ الَّذِي بَاعَهُ ؟ قَالَ :إذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ مُوَاكَسَة فَلاَ بَأْسَ.

(۲۳۵۵۹) حضرت ابراہیم سے دریافت کیا گیا کہ کسی شخص نے ایک مقررہ مدت کے لئے بیع کی، مشتری نے اس کو ایک شخص کو فروخت کردیا، تو کیا جس نے فروخت کیا تھا وہ خرید سکتا ہے؟ فرمایا اگر اس میں اُس کا نقصان نہ ہوتو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۵٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زيد، عن هشام، عن الحسن: في هذا إذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ مُوَاكَسَة فَلاَ بَأْسَ.

(۲۳۵٦٠) حضرت حسن اِس کے متعلق فرماتے ہیں کہ اگر اس میں نقصان نہ ہوتو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۵٦۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ :أَنَّهُ بَاعَ مِنْ أُخْتِهِ بَيْعًا إلَى أَجَلٍ ، ثُمَّ أَمَرَتْهُ أَنْ يَبِيعَهُ ، فَبَاعَهُ ، فَسَأَلْت ابْنَ الْمُسَيَّبِ ؟ فَقَالَ :أَبْصِرْ أَنْ يَكُونَ أَنْتَ هُوَ؟ قُلْتُ :أَنَا هُوَ ، قَالَ : ذَاكَ هُوَ الرِّبَا ، ذَاكَ هُوَ الرِّبَا ، فَلاَ تَأْخُذْ مِنْهُ إلاَّ رَأْسَ مَالِكَ.

(۲۳۵٦۱) حضرت داؤد بن ابی عاصم سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بہن سے ایک مدت تک کے لئے بیع کی، پھر اُن کی بہن نے اُس کو فروخت کردیا، میں نے حضرت سعید بن المسیب سے اس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: دیکھ لو کیا آپ وہی ہو؟ میں نے عرض کیا، جی میں وہی ہوں، فرمایا وہ ربا ہے، وہ سود ہے، آپ اُس سے صرف راس المال واپس لے لو۔

(٤٩٥) الرَّجُلُ يُؤَاجِرُ دَارَهُ سِنِينَ

کوئی شخص کچھ سالوں کے لئے اپنا گھر کرایہ پر دے دے

(۲۳۵٦۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ لِمَيِّتٍ شَرْطٌ.

(۲۳۵۶۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میت کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔

(٢٣٥٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ :فِي الرَّجُلِ يُؤَاجِرُ دَارَهُ عَشْرَ سِنِينَ ، فَيَمُوتُ قَبْلَ ذَلِكَ :تُنْتَقَضُ الإِجَارَةُ ، وَتَبْطُلُ الْعَارِيَّةُ.

وَقَالَ مَكْحُولٌ :تَمْضِي الْعَارِيَّةُ ، وَتَبْطُلُ الإِجَارَةُ.

وَقَالَ إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ :يَمْضِيَانِ إِلَى غَايَتِهِمَا.

قَالَ أَيُّوبُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ :إِنَّمَا يَرِثُونَ مِنْ ذَلِكَ مَا كَانَ يَمْلِكُ فِي حَيَاتِهِ.

(۲۳۵۶۳) حضرت حکم اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے اپنا گھر دس سالوں کے لئے اجرت پر دیا پھر اُس سے قبل ہی وہ فوت ہو گیا تو اجارہ ختم ہو جائے گا اور عاریت باطل ہو جائے گی۔

حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ عاریت کو پورا کیا جائے گا اور اجارہ باطل ہو جائے گا۔ حضرت ایاس بن معاویہ فرماتے ہیں کہ دونوں کو انتہاء تک پورا کیا جائے گا۔

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں اس کے ورثاء اُس کے وارث ہوں گے جس کا وہ اپنی زندگی میں مالک تھا۔

(٢٣٥٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ أَسْلَمَتْ غُلاَمًا لَهَا أَشْهُرًا ، فَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ قَبْلَ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ عَامِرٌ لأَخِيهَا :هُوَ غُلاَمُكَ ، إِنْ شِئْتَ قَبَضْتَهُ ، وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ.

(۲۳۵۶۴) حضرت عامر سے دریافت کیا گیا کہ ایک خاتون نے اپنے غلام میں کچھ مہینوں کے لئے سلم کیا ہے پھر خاتون مقررہ مدت سے قبل ہی فوت ہو گئی؟ حضرت عامر نے اُس کے بھائی سے فرمایا، وہ آپ کا غلام ہے اگر چاہو تو لے لو اور اگر چاہو تو چھوڑ دو۔

(٤٩٦) السِّمْسَارُ يَضْمَنُ

دلال ضامن ہوگا

(٢٣٥٦٥) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَضْمَنَ السِّمْسَارُ.

(۲۳۵۶۵) حضرت محمد رحمہ اللہ دلال کے ضامن بننے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٤٩٧) فِي الرَّجُلِ يُدَبِّرُ غُلاَمَهُ ثُمَّ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

کسی شخص نے اپنے غلام کو مدبر بنایا پھر وہ فوت ہو گیا اور اُس پر قرض تھا

(٢٣٥٦٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :فِي رَجُلٍ دَبَّرَ غُلاَمًا لَهُ ، ثُمَّ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، قَالَ :يَسْعَى فِيهِ.

(۲۳۵۶۶) حضرت زہری ویشیؤ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے اپنے غلام کو مدبر بنایا پھر وہ اس حال میں فوت ہوا کہ اُس پر قرضہ ہے تو غلام اُس کے قرض کی ادائیگی کے لئے کوشش (سعی) کرے گا۔

(۴۹۸) فِي الرَّجُلِ يُشْرِكُ الرَّجُلَ بِغَيْرِ وَزْنٍ

آدمی کا دوسرے کو بغیر وزن کیے شریک کرنا

(۲۳۵۶۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ أبي الْيَمَانِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : إذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَلَمْ يَنْقُدْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ وَضِيعَةٌ ، إنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَهَا إيَّاهُ.

(۲۳۵۶۷) حضرت شعبی ویشیؤ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص دوسرے کو شریک کرے اور قیمت نقد نہ دے تو اُس پر سامان کا نقصان نہیں ہے، بے شک یہ تو غنیمت ہے جو اُس کے پاس اُس کو دی گئی ہے۔

(۴۹۹) رَجُلٌ بَاعَ غُلاَمًا بِغَنَمٍ

آدمی کا بکری کے بدلہ غلام فروخت کرنا

(۲۳۵۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : فِي رَجُلٍ بَاعَ غُلاَمًا لَهُ بِغَنَمٍ فَتَنَاتَجَت الْغَنَمُ فَزَادَتْ ، ثُمَّ وُجِدَ بِالْغُلاَمِ عَيْبًا دُلِّسَ لَهُ ، قَالَ : يَرُدُّهُ وَلَهُ شَرْوَى غَنَمِهِ ، أَوْ يُعْطِيهَا إيَّاهُ بِأَعْيَانِهَا كَمَا أَخَذَهَا.

(۲۳۵۶۸) حضرت زہری اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے بکریوں کے بدلہ غلام فروخت کیا پھر ان بکریوں نے بچے جنے اور بکریاں زیادہ ہوگئیں پھر غلام میں عیب پایا گیا جو اُس سے پوشیدہ رکھا گیا تھا، فرمایا وہ اُس کو واپس کر دے گا، اور اُس کے لئے بکریوں کے مثل دینا پڑے گا، یا پھر جس طرح وصول کیے تھے اُسی طرح دے۔

(۵۰۰) فِي رَجُلٍ رَهَنَ مُصْحَفًا

کسی شخص کا قرآن کو رہن رکھوانا

(۲۳۵۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ : فِي الرَّجُلِ يَرْهَنُ الْمُصْحَفَ بِالْعَرْضِ ، قَالاَ : لاَ يَقْرَأُ فِيهِ ، وَإِنْ أَذِنَ صَاحِبُهُ ، وَإِنْ كَانَ فِي بَيْعٍ فَأَذِنَ لَهُ صَاحِبُهُ ، قَرَأَ فِيهِ ، وَإِلاَّ لَمْ يَقْرَأْ فِيهِ.

(۲۳۵۶۹) حضرت محمد اور حضرت حسن سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص سامان کے بدلہ قرآن رہن رکھوا دے تو اس کی تلاوت نہیں کرے گا اگر چہ وہ اُس کی اجازت بھی دے دے اور اگر بیع میں ہو اور اُس کا ساتھی اجازت دے دے تو پھر پڑھ لے وگرنہ اس میں نہ پڑھے۔

(٥٠١) فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الدَّارَ وَغَيْرَهَا

کسی شخص کا کرایہ پر گھر لینا

(٢٢٥٧٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَأْجِرَ الْعَرْصَةَ فَيَبْنِيَ فِيهَا مِنْ أَجْرِهَا.

(۲۲۵۷۰) حضرت محمد ؒ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص صحن خانہ کو کرایہ پر لے اور اُس کی اجرت سے وہاں عمارت تعمیر کر دے۔

(٥٠٢) مَنْ كَرِهَ لِلسَّاكِنِ أَنْ يُعَجِّلَ مِنَ الأَجْرِ شَيْئًا

جو حضرات رہنے والے کے لئے اِس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ وہ اجرت (کرایہ) میں جلدی کرے

(٢٢٥٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يُعَجِّلَ السَّاكِنُ مِنَ الأَجْرِ شَيْئًا.

(۲۲۵۷۱) حضرت محمد ؒ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ رہنے والا شخص اجرت (کرایہ) میں جلدی کرے۔

(٥٠٣) فِي الرَّجُلِ يُسْتَأْجَرُ فَيُجْعَلُ لَهُ شَيْئًا

کسی آدمی کو کرایہ پر لیا جائے اور اس کو کچھ رقم وغیرہ دے دی جائے

(٢٢٥٧٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ آجَرَ نَفْسَهُ سَنَةً بِأَلْفِ دِرْهَمٍ ، قَالَ : فَقَالَ لِي :سَلْ مُحَمَّدًا فَإِنَّهُمْ قَدْ عَجَّلُوا لِي ، فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ :لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۲۲۵۷۲) حضرت ابن عون سے مروی ہے کہ ایک شخص تھا جس نے اپنے نفس کو ہزار درہم کے بدلہ ایک سال کے لئے کرایہ پر دیا، اُس نے مجھ سے کہا کہ حضرت محمد ؒ سے دریافت کرو، تحقیق ان لوگوں نے میرے لئے جلدی کی ہے، میں نے حضرت محمد ؒ سے اُس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: میں اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(٥٠٤) فِي الرَّجُلِ يُقْضَى عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْتَقْضِي غَيْرَهُ

کسی شخص کے خلاف فیصلہ کر دیا جائے پھر وہ دوسرے سے فیصلہ دوبارہ کروائے

(٢٢٥٧٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ خَاصَمَ إِلَى قَاضٍ فَقَضَى عَلَيْهِ ، فَعُزِلَ ذَلِكَ الْقَاضِي ، فَجَاءَ غَيْرُهُ ، فَكَانَ يَقْضِي لِلْقَاسِمِ ، فَقِيلَ لَهُ :لَوْ خَاصَمْتَ إِلَيْهِ ،

فَقَالَ :لاَ ، إِنِّي قَدْ خَاصَمْتُ إِلَى قَاضٍ فَقَضَى عَلَيَّ.

(۲۳۵۷۳) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت قاسم بن محمد اپنا جھگڑا ایک قاضی کے پاس لے کر گئے، انہوں نے اُس کے خلاف فیصلہ کر دیا، پھر اُس قاضی کو معزول کر دیا گیا، پھر اس کے بعد قاضی تبدیل ہو گیا۔ دوسرا قاضی قاسم کے حق میں فیصلہ کیا کرتا تھا۔ کسی نے اُن سے کہا کہ اگر آپ جھگڑا اُس کے پاس لے جاتے! حضرت قاسم نے فرمایا: نہیں، میں فیصلہ قاضی کے پاس ہی لے کر گیا تھا پس اس نے فیصل کر دیا۔

(۵۰۵) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الثَّوْبَ فَيَقُولُ إِنْ أَخَذْتَهُ كُلَّهُ فَبِكَذَا وَإِنْ أَخَذْتَ نِصْفَهُ فَبِكَذَا

کوئی شخص یہ کہہ کر کپڑا فروخت کرے کہ اگر پورا کپڑا لیا تو اتنے میں اور اگر آدھا کپڑا لیا تو اتنے میں

(۲۲۵۷٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالثَّوْبِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ :إِنْ تَأْخُذْهُ كُلَّهُ فَبِعَشَرَةٍ ، وَإِنْ أَخَذْتَ نِصْفَهُ فَبِأَحَدَ عَشَرَ.

(۲۳۵۷۴) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اِس طرح کہہ کر اگر کوئی کپڑا فروخت کرے تو کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر پورا لو گے تو دس درہم کا، اگر آدھا لو گے تو گیارہ درہم کا۔

(۵۰٦) فِي كِتَابِ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي

قاضی کا قاضی کو خط لکھنا

(۲۲۵۷۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ :كَانَ عَامِرٌ يُجِيزُ الْكِتَابَ الْمَخْتُومَ يَجِيئُهُ مِنَ الْقَاضِي.

(۲۳۵۷۵) حضرت عامر اُس خط کو قابل عمل سمجھتے تھے جو قاضی کی طرف سے مہر لگا ہوا اُن کے پاس آتا تھا۔

(۲۲۵۷٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ :جِئْنَا بِكِتَابٍ مِنْ قَاضِي الْكُوفَةِ إِلَى إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، فَجِئْتُ وَقَدْ عُزِلَ إِيَاسٌ وَاسْتُقْضِيَ الْحَسَنُ ، فَدَفَعْتُ كِتَابِي إِلَيْهِ فَقَبِلَهُ وَلَمْ يَسْأَلْنِي عَنْهُ ، فَفَتَحَهُ ، ثُمَّ نَشَرَهُ ، فَوَجَدَ لِي فِيهِ شَهَادَةَ شَاهِدَيْنِ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ بِخَمْسِمِئَةِ درهم ، فَقَالَ لِرَجُلٍ يَقُومُ عَلَى رَأْسِهِ :اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى ابْنِ زِيَادٍ ، فَقُلْ لَهُ :أَرْسِلْ إِلَى فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ ، فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَمِئَةِ دِرْهَمٍ فَادْفَعْهَا إِلَى هَذَا ، قَالَ :فَذَهَبَ بِي فَفَعَلَ.

(۲۳۵۷٦) حضرت عمر بن ابو زائدہ سے مروی ہے کہ ہم کوفہ کے قاضی کا خط لے کر حضرت ایاس بن معاویہ کے پاس آئے، جب میں آیا تو حضرت ایاس کو معزول کر دیا گیا تھا اور حضرت حسن کو قاضی بنا دیا گیا تھا، میں نے اپنا خط اُن کو دیا تو انہوں نے اُس کو قبول

فرمایا اور مجھ سے اُس کے متعلق سوال نہیں کیا، پھر اُس خط کو کھولا اور اُس کو پھیلایا اور اس میں میرے لئے بصرہ کے ایک شخص کے خلاف پانچ سو دراہم پر دو گواہوں کی گواہی پائی، پھر آپ نے اُس شخص سے کہا جو آپ کے پاس کھڑا تھا، اس کو ابن زیاد کے پاس لے جاؤ اور اُس سے کہو کہ اِس کو فلاں بن فلاں کے پاس بھیج دے اور اُس سے پانچ سو دراہم وصول کر کے اِس کو دے دو، راوی فرماتے ہیں کہ پھر وہ مجھے لے کر گیا اور اُس نے اسی طرح کیا۔

(٢٢٥٧٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كِتَابُ الْقَاضِي إلَى الْقَاضِي جَائِزٌ.

(٢٢٥٧٧) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قاضی کا قاضی کو خط لکھنا درست ہے اس کو نافذ کیا جائے گا۔

(٥٠٧) مَنْ كَانَ يَسْأَلُ الشَّاهِدَ أَنْ يَجِيءَ بِمَنْ يُزَكِّيهِ

جو حضرات گواہ سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ اُس شخص کو لے کر آئے جو گواہ کا تزکیہ کرے

(٢٢٥٧٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ : كَانَ الشَّعْبِيُّ يَسْأَلُ الشَّاهِدَ أَنْ يَجِيءَ بِمَنْ يُزَكِّيهِ.

(٢٢٥٧٨) حضرت شعبی رحمہ اللہ گواہ سے دریافت کرتے تھے کہ وہ اُس کو لے کر آئے جو اُس کا تزکیہ کرے۔

(٥٠٨) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى الْبَيْعَ

کسی شخص کا بیع کو خریدنا

(٢٢٥٧٩) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِنَانٍ : أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى حَائِطَ رُمَّانٍ بِثَمَانِمِئَةِ دِرْهَمٍ ، فَبَاعَ مِنْهُ بِعِشْرِينَ دِرْهَمًا ، ثُمَّ بَاعَ مَا بَقِيَ مُرَابَحَةً ، فَأَخْبَرَ صَاحِبُهُ فَخَاصَمَهُ إلَى أَمِينِ السُّوقِ ، فَأَبْرَأَهُ مِنْهَا. قَالَ : فَسَأَلْت الْقَاسِمَ وَسَالِمًا ؟ فَقَالاَ : هَذَا لاَ يَصلح.

(٢٢٥٧٩) حضرت داؤد بن سنان سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آٹھ سو دراہم میں انار کا باغ خریدا، پھر اس میں سے کچھ بیس درہم میں فروخت کیا، پھر جو باقی بچا اُس کو بیع مرابحہ کے طور پر فروخت کیا، پھر اُس کے ساتھی کو معلوم ہوا تو وہ بازار کے امین کے پاس جھگڑا لے گیا، امین سوق نے اُس کو اِس سے بری کر دیا، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم اور حضرت قاسم سے اِس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ دونوں حضرات نے فرمایا: درست نہیں ہے۔

(٥٠٩) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الدَّابَّةَ فَيَجِدُ بِهَا عَيْبًا

کوئی شخص جانور خریدے پھر اُس میں عیب پائے

(٢٢٥٨٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الدَّابَّةَ فَوَجَدَ بِضِرْسِهَا عَيْبًا فَأَرَادَ

رَدَّهَا ، فَإِنَّهُ يَحْلِفُ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنْ أَجْلِ ضِرْسِهَا رَدَّهَا ، وَإِنْ كَانَ عَيْبًا سِوَى ذَلِكَ لَمْ يَحْلِفْ.

(۲۳۵۸۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جانور خریدنے کے بعد اُس کی داڑھ میں عیب پائے اور اُس کو واپس کرنا چاہے تو وہ یوں قسم اٹھائے گا کہ وہ اِس داڑھ کے عیب کی وجہ سے واپس کر رہا ہے، اور اگر اِس کے علاوہ کوئی عیب ہو تو پھر قسم نہیں اٹھائے گا۔

(۲۳۵۸۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حنش بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ النَّخَعِيِّ : أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ جَارِيَةً فَلَمْ يَجِدْ لَهَا أَضْرَاسًا ، فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : بَيِّنَتُكَ أَنَّهُ بَاعَكَهَا وَلَيْسَ لَهَا أَضْرَاسٌ ، وَإِلاَّ فَيَمِينُهُ بِاللَّهِ أَنَّهُ بَاعَكَهَا وَلَهَا أَضْرَاسٌ.

(۲۳۵۸۱) حضرت علی بن مدرک النخعی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے باندی خریدی اُس کی داڑھ نہ تھی، وہ جھگڑا حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس لے گیا، حضرت شریح نے فرمایا: تو اِس بات پر گواہ پیش کر کہ اس نے تجھے بلا داڑھ کے باندی فروخت کی ہے، وگرنہ وہ قسم اٹھائے گا کہ اس نے تجھے فروخت کیا ہے اور اُس کی داڑھ تھی۔

(۵۱۰) فِي الرَّجُلِ يَدْفَعُ إِلَى الرَّجُلِ الشَّيْءَ

کسی شخص کا دوسرے کو کوئی چیز دینا

(۲۳۵۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَذَّاءٍ حَذَا لِي نَعْلَيْنِ بِغَيْرِ أَجْرٍ فَأَفْسَدَهُمَا ؟ قَالَ : إِنِّي لأَكْرَهُ أَنْ أُضَمِّنَهُ وَلَمْ أُعْطِهِ أَجْرًا.

(۲۳۵۸۲) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا کہ جوتے بنانے والے نے میرے جوتے بغیر اجرت کے بنائے ہیں لیکن اس نے خراب بنائے ہیں تو کیا میں اس کو ضامن ٹھہراؤں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں اچھا نہیں سمجھتا کہ اجرت تو دی نہیں اور اب ضامن بھی بناؤ۔

(۲۳۵۸۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۲۳۵۸۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(۵۱۱) فِي رَجُلٍ غَصَبَ رَجُلًا طَعَامًا

کسی شخص کا کسی شخص سے طعام (گندم وغیرہ) غصب کرنا

(۲۳۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي رَجُلٍ أَخَذَ طَعَامًا لِرَجُلٍ يَعْنِي غَصَبَهُ ، قَالَ : عَلَيْهِ مِثْلُهُ.

(۲۳۵۸۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو کسی شخص سے طعام غصب کرے، تو اُس کی مثل اس کو لوٹانا ہوگا۔

(۲۳۵۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِيسَى الْخَبَّاطُ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ حَمَّالاً يَحْمِلُ عَلَيْهِ طَعَامًا ، فَوَضَعَ حِمْلاً مِنْهَا فِي أَهْلِهِ ، ثُمَّ قَالَ : انْظُرُوا كَمَا تَبِيعُونَ فَاحْسُبُوهُ عَلَيَّ ؟ فَقَالَ : سَعِيدٌ : عَلَيْهِ طَعَامٌ مِثْلُ طَعَامِهِ.

(۲۳۵۸۵) حضرت عیسی الخباط سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے وزن اٹھانے والا کرایہ پر لیا اور اُس پر طعام لا دا، پھر اس میں سے کچھ گھر والوں کے لئے رکھ دیا، پھر فرمایا: دیکھو کیسے تم لوگ فروخت کرتے ہو پھر اُس کا مجھ پر حساب کرو؟ حضرت سعید نے فرمایا: اُس پر اُس طعام کے مثل واجب ہے۔

(۵۱۳) فِي الرَّجُلِ يَدَّعِي عَلَى أَبِيهِ الدَّيْنَ

کسی شخص کے والد پر دین کا دعویٰ کیا جائے

(۲۳۵۸٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ يُحَلِّفُ الْبَتَّةَ فِي الرَّجُلِ يُدَّعَى عَلَى أَبِيهِ دَيْن ، فَإِنْ حَلَفَ وَإِلاَّ أَخَذَهُ مِنْهُ ، وَيَكُونُ لأَبِيكَ عَلَى إِنْسَانٍ دَيْنٌ تَدَّعِيهِ فَتُقِيمُ الْبَيِّنَةَ ، فَإِنْ حَلَفْتَ مَعَ بَيِّنَتِكَ وَإِلاَّ لَمْ يُعْطِك.

(۲۳۵۸٦) حضرت شریح نے قسم اٹھوائی آدمی سے اُس کے والد پر دین کا دعویٰ کیا گیا ہے، پس اگر وہ قسم اٹھائے وگرنہ اُس سے لیا جائے گا، اور تیرے والد کے لئے انسان پر دین ہے جو اُس سے دعویٰ کیا جائے گا، پس تو گواہ قائم کرے گا، پس اگر قسم اٹھالے اپنی گواہی کے ساتھ وگرنہ نہیں عطاء نہ کیا جائے گا۔

(۲۳۵۸۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَن حماد ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُحَلَّف في هذين البابين على علمه.

(۲۳۵۸۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اِن دونوں معاملات میں علم پر قسم اٹھوائی جائے گی۔

(۲۳۵۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحْلِفُ الْبَتَّةَ عَلَى مَا غَابَ وَشَهِدَ ، قَالَ : فَقُلْتُ لِعَامِرٍ : أَرَأَيْت لَوْ أَنَّ رَجُلاً ادَّعَى عَلَى أَبِي مَالاً لاَ عِلْمَ لِي بِهِ ، أَكَانَ عَلَيَّ أَنْ أَحْلِفَ الْبَتَّةَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَأَنْكَرْنَا ذَلِكَ إِنْكَارًا شَدِيدًا ، قَالَ : رُدَّ الْيَمِينَ عَلَى مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِهَا مِنْك.
قَالَ : وَكَانَ عَامِرٌ يَأْخُذُ بِهِ.

(۲۳۵۸۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت شریح جو غائب اور جو حاضر ہے اُس سے قسم طلب کرتے تھے، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے عرض کیا کہ آپ کی کیا رائے ہے اگر کوئی شخص میرے والد پر دین کا دعویٰ کرے جس کے متعلق مجھے علم نہ ہو کیا میں اُس پر قسم اٹھا سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں اٹھا سکتے ہو، پس اُن دونوں نے اِس پر شدید انکار کیا، فرمایا قسم کو اُس کی طرف پھیرا

جائے گا جو تم سے زیادہ جانتا ہو، اور حضرت عامر اِس قسم کو قبول فرماتے تھے۔

(۲۲۵۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا وَلِيَ الرَّجُلُ بِنَفْسِهِ اسْتُحْلِفَ الْبَتَّةَ ، وَمَا وَلِيَهُ غَيْرُهُ اسْتُحْلِفَ عَلَى عِلْمِهِ.

(۲۳۵۸۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ انسان کو اپنے نفس کا ولی نہیں بنایا گیا کہ اُس سے حلف البتہ طلب کیا جائے، اور نہ ہی اُس کے علاوہ کے لئے اختیار ہے کہ اُس کے علم پر قسم اٹھوائے۔

(۲۲۵۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُسْتَحْلَفُ الرَّجُلُ فِيمَا ادُّعِيَ عَلَى أَبِيهِ عَلَى عِلْمِهِ.

(۲۳۵۹۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ کسی شخص کے والد پر دعویٰ کیا جائے تو اُس کے علم پر قسم طلب کی جائے گی۔

(۲۲۵۹۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، قَالَ :اخْتَصَمَ رَجُلاَنِ إلَى الْحَسَنِ فَقَالَ لَهُ : اسْتَحْلِفْهُ فِي حَقٍّ كَانَ لأَبِيهِ لَمْ يَشْهَدْ أَبَاهُ ، قَالَ :فَقَالَ الْحَسَنُ :وَهَلْ يَحْلِفُ عَلَى هَذَا أَحَدٌ يَعْقِلُ ؟.

(۲۳۵۹۱) حضرت عمارہ بن ابی حفصہ سے مروی ہے کہ دو شخص جھگڑتے ہوئے حضرت حسن کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر اُس سے کہا کہ اِس سے قسم اٹھوائیے اس کے والد کے حق میں اِس کے والد نے گواہی نہیں دی، حضرت حسن نے فرمایا: کیا کوئی عاقل شخص اِس پر قسم اٹھائے گا۔

(۵۱۳) فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَالَ الْحَرَامَ ثُمَّ يَنْدَمُ

کسی شخص کو مالِ حرام ملے پھر وہ اُس پر نادم ہو

(۲۲۵۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :عَنْ رَجُلٍ يُصِيبُ الْمَالَ الْحَرَامَ ، قَالَ :إنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَبَرَّأَ مِنْهُ فَلْيَخْرُجْ مِنْهُ.

(۲۳۵۹۲) حضرت زہری ؒ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو کو حرام مال ملے، اگر اس کو اچھا لگے کہ اس مال سے چھٹکارا حاصل کرے تو اس کو نکال دے۔

(۲۲۵۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ :رَجُلٌ أَصَابَ مَالاً مِنْ حَرَامٍ ؟ قَالَ :لِيَرُدَّهُ عَلَى أَهْلِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَعْرِفْ أَهْلَهُ فَلْيَتَصَدَّقْ بِهِ ، وَلاَ أَدْرِي يُنْجِيهِ ذَلِكَ مِنْ إثْمِهِ.

(۲۳۵۹۳) حضرت مالک بن دینار سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے عرض کیا کہ ایک شخص کو حرام مال ملا ہے؟ فرمایا کہ اُس کے مالک کو واپس کر دینا چاہیئے، اور اگر مالک کا علم نہ ہو تو صدقہ کر دے، مجھے نہیں معلوم کہ ایسا کرنے سے اسکا گناہ ٹل جائے گا۔

(۲۳۵۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، قَالَ :زَعَمَ مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عَطَاءً فَقَالَ :إِنِّي كُنْت غُلاَمًا فَأَصَبْت أَمْوَالاً مِنْ وُجُوهٍ لاَ أُحِبُّهَا فَأَنَا أُرِيدُ التَّوْبَةَ ؟ قَالَ :رُدَّهَا إِلَى أَهْلِهَا ، قَالَ :لاَ أَعْرِفُهُمْ ، قَالَ :تَصَدَّقْ بِهَا، فَمَا لَكَ فِي ذَلِكَ مِنْ أَجْرٍ، وَمَا أَدْرِي هَلْ تَسْلَمُ مِنْ وِزْرِهَا أَمْ لاَ؟ قَالَ:وَسَأَلَ مُجَاهِدًا؟ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۳۵۹۴) حضرت عطاء سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں غلام تھا مجھے کچھ ایسے طریقوں سے مال ملا ہے جن کو میں پسند نہیں کرتا، اب میں توبہ کرنا چاہتا ہوں! فرمایا اُن کے مالک کو مال واپس کر دو، میں نے عرض کیا کہ میں اُن کو نہیں جانتا، فرمایا صدقہ کر دو، تجھے کوئی ثواب نہ ملے گا، اور مجھے نہیں معلوم کہ اُس کا گناہ تجھ پر ہوگا کہ نہیں؟ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے اِس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے بھی اسی طرح فرمایا۔

(۲۳۵۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ :صَدِيقٌ لِي أَصَابَ مَالاً حَرَامًا فَخَالَطَ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهُ مِنْ أَهْلِهِ وَمَا لَهُمْ ، ثُمَّ إِنَّهُ عَرَفَ مَا كَانَ فِيهِ ، فَأَقْبَلَ عَلَى الْحَجِّ وَجِوَارِ هَذَا الْبَيْتِ ، فَمَا تَرَى لَهُ ؟ قَالَ :أَرَى لَهُ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ ، ثُمَّ لاَ يَعُودُ.

(۲۳۵۹۵) حضرت ربیع سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو جعفر ؒ سے دریافت کیا کہ میرے دوست کو حرام مال ملا ہے، پھر سارے کا سارا مال اس نے اپنے اہل اور ان کے مال کے ساتھ ملا دیا۔ پھر اس میں جو قباحت اور برائی تھی اس کو معلوم ہوگئی اس نے وہ سارا مال حج اور بیت اللہ کے ہمسایوں پر خرچ کر دیا تو آپ کی اُس کے متعلق کیا رائے ہے؟ حضرت ابو جعفر نے فرمایا: وہ اللہ سے ڈرے اور دوبارہ ایسا مت کرے۔

(۲۳۵۹٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ الْحَسَنُ :مَنِ احْتَازَ مِنْ رَجُلٍ مَالاً ، أَوْ سَرَقَ مِنْ رَجُلٍ مَالاً ، وَأَرَادَ أَنْ يَرُدَّهُ إِلَيْهِ مِنْ وَجْهٍ لاَ يَعْلَمُ فَأَوْصَلَهُ إِلَيْهِ :فَلا بَأْسَ.

(۲۳۵۹۶) حضرت حسن سے مروی ہے کہ جس شخص نے دوسرے کا مال جمع کر لیا ہے یا کسی کا مال چرا لیا ہے، اور اُس کو اِس طور پر واپس کرنا چاہتا ہے کہ وہ نہ جانے (اُس کو علم نہ ہو) اس لیے وہ اس کو سامان پہنچا دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٥١٤) فِي الْقَوْمِ يَكُونُ بَيْنَهُمُ الْمَمْلُوكُ، فَيُكَاتِبُهُ أَحَدُهُمْ، وَيُعْتِقُهُ الآخَرُ

کسی قوم کا مشترکہ غلام ہو، پس اُن میں سے کوئی شخص غلام کو مکاتب بنا لے، اور دوسرا آزاد کر دے

(۲۳۵۹۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عن أنس بن مالك وإِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ :سُئِلاَ عَنْ مَمْلُوكٍ كَانَ بَيْنَ ثَلاَثَةٍ ، فَكَاتَبَ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ ، وَأَعْتَقَ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ ، فَمَاتَ الْمَمْلُوكُ وَتَرَكَ مَالاً ؟ فَقَضَى أَنَسٌ وَإِيَاسٌ : أَنَّ مَا تَرَكَ فَهُوَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ.

(۲۳۵۹۷) حضرت انس بن مالک اور حضرت ایاس بن معاویہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک غلام تین آدمیوں کے درمیان

مشترک تھا، ان میں سے ایک نے اپنے حصہ کو مکاتب بنالیا، اور ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا پھر غلام اِس حال میں فوت ہوا کہ اُس نے کچھ مال چھوڑا، مال کس کو ملے گا؟ حضرت انس اور حضرت ایاس نے فیصلہ فرمایا کہ جو مال اُس نے چھوڑا ہے وہ اُن کے درمیان برابر تقسیم ہوگا۔

(٥١٥) فِي مُكَاتَبٍ مَاتَ وَلَهُ وَلَدٌ مِنْ أَمَةٍ

مکاتب غلام اِس حال میں فوت ہو کہ اُس کا باندی سے ایک لڑکا ہو۔ (اولاد ہو)

(٢٢٥٩٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ مُكَاتَبٍ تَزَوَّجَ حُرَّةً فَأَوْلَدَهَا ، وَاشْتَرَى جَارِيَةً فَأَوْلَدَهَا ، فَمَاتَ وَبَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ مُكَاتَبَةٍ أَيُّهُمَا يَسْعَى فِيمَا بَقِيَ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : وَلَدُهُ الَّذِينَ مِنْ جَارِيَتِهِ.

(٢٣٥٩٨) حضرت موسیٰ بن علی بن رباح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے دریافت کیا کہ ایک مکاتب نے آزاد خاتون سے نکاح کیا پھر اُس کی اولاد ہوئی، پھر اُس نے باندی خریدی اور اس کی اولاد ہوئی اور وہ خود فوت ہو گیا، اور اُس پر بدل کتابت میں سے کچھ باقی ہے، جو باقی بدلِ کتابت ہے اُس کی سعی کون کرے گا؟ فرمایا وہ لڑکا کرے گا جو باندی سے پیدا ہوا ہے۔

(٥١٦) فِي الْقَوْمِ يَكُونُونَ فِي الدَّارِ حِينًا فَيَجِيءُ أُنَاسٌ يَدَّعُونَهَا

کچھ لوگ ایک زمانے تک مکان میں رہائش پذیر رہے، پھر کچھ لوگ آئے اور اُس مکان پر دعویٰ کر دیں کہ وہ اُن کا ہے

(٢٢٥٩٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الدَّارِ حِينًا فَيَجِيءُ أُنَاسٌ فَيُقِيمُونَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا كَانَتْ لِجَدِّهِمْ ؟ قَالَ : لاَ ، حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّهَا لَهُ الْيَوْمَ.

(٢٣٥٩٩) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد سے دریافت کیا کہ ایک شخص کچھ عرصہ ایک مکان میں رہا، پھر کچھ لوگ آئے اور گواہ اِس بات پر پیش کر دیئے کہ یہ گھر اُن کے آباؤ اجداد کا ہے؟ فرمایا کہ نہیں جب تک کہ وہ اِس پر گواہ پیش نہیں کر دیں گے وہ گھر آج بھی اُنہی کا ہے۔

(٢٣٦٠٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : إِذَا كَانَتِ الدَّارُ خِطَّةً ، فَأَرَادَ الْقَوْمُ أَنْ يَقْتَسِمُوهَا ، فَإِنَّهَا تُقَسَّمُ عَلَى الْمِيرَاثِ مِيرَاثِ الْمَيِّتِ صَاحِبِ الْخِطَّةِ ، فَإِنِ ادَّعَى إِنْسَانٌ مِنَ الْوَرَثَةِ ، أَوْ غَيْرِهِمْ دَعْوَى فَوْقَ مَا يُصِيبُهُ مِنَ الْمِيرَاثِ : فَعَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ فِيمَا ادَّعَى أَنَّ فُلاَنًا ، أَوْ أَنَّهُ تُصُدِّقَ عَلَيَّ ، أَوْ وُهِبَ لِي أَوْ بَاعَنِي بِكَذَا وَكَذَا ، وَإِنْ طَلَبَت امْرَأَةٌ أَوْ زَوْجٌ كَانَ لِبَعْضِ بَنِي الْمَيِّتِ ، فَإِنَّهُ يُكَلَّفُ الْبَيِّنَةَ عَلَى أَنَّ فُلاَنًا وَرِثَ

فُلاَنًا ، أَوْ فُلاَنَۃٌ وَرِثَتْ فُلاَنًا ، أَوْ مَاتَ صَاحِبُ الْخِطَّۃِ قَبْلَہَا أَوْ ہِیَ قَبْلَہُ فَوَرِثَتْہُ ، فَإِنَّہُ یَأْخُذُ بِحَقِّہِ.
وَإِنْ کَانَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ صَاحِبِ الْخِطَّۃِ یَدَّعِی فِیہَا وَیُنْکِرُ الَّذِینَ فِی أَیْدِیہِمْ نَصِیبَہُ ، فَعَلَی الْمُدَّعِی الْبَیِّنَۃُ أَنَّ فُلاَنًا مَاتَ قَبْلَ فُلاَنٍ ، وَوَرِثَہُ فُلاَنٌ ، وَوَرِثتہ أَنَا بَعْدُ.
وَإِذَا أَقَرَّ الْوَرَثَۃُ أَنَّہُ قَدْ کَانَ لِصَاحِبِ الدَّارِ امْرَأَۃٌ ، وَادَّعَی أَہْلُہَا نَصِیبَہَا فَہُوَ ثَابِتٌ عَلَیْہِمْ ، وَإِنْ قَالُوا : قَدْ کَانَ طَلَّقَہَا قَبْلَ الْمَوْتِ فَالْبَیِّنَۃُ عَلَیْہِمْ أَنَّہُ قَدْ کَانَ طَلَّقَہَا ، وَإِلاَّ فَقَدْ وَجَبَ الْمِیرَاثُ لَہَا.
وَإِذَا کَانَتِ الدَّارُ شِرَائً وَہِیَ فِی یَدِ قَوْمٍ فَہِیَ لِلَّذِینَ فِی أَیْدِیہِمْ ، فَإِنِ ادَّعَی إِنْسَانٌ فِیہَا فَعَلَیْہِ الْبَیِّنَۃُ ، أَنَّ لَہُ فِیہَا حَقًّا.

(۲۳۶۰۰) حضرت حارث سے مروی ہے کہ جب گھر ایک آدمی کا ہو اور لوگ اس کو تقسیم کرنا چاہیں تو وہ اسی طرح تقسیم ہوگی کہ جس طرح میت کی میراث تقسیم ہوتی ہے۔ اگر کوئی اپنے لیے زیادہ حصہ کا دعویٰ کرے تو اس گواہ لانے ضروری ہوں گے کہ فلاں نے اس کو صدقہ یا ھبہ کیا ہے یا فلاں نے مجھے بیچا ہے۔ پھر قوم کے لوگ اُس کو تقسیم کرنا چاہیں، بے شک وہ میت کی وراثت سے صاحب الخطۃ کے لئے میراث پر تقسیم کیا جائے گا، پھر اگر کوئی شخص دعویٰ کردے ورثاء میں سے یا اُن کے علاوہ میراث میں سے جو حصہ ملا ہے اُس سے زیادہ کا تو اُس پر گواہ ہیں جس کا وہ دعویٰ کر رہا ہے کہ فلان نے اُس پر صدقہ کیا ہے یا میرے لئے ہبہ کیا گیا ہے یا مجھے اتنے میں فروخت کیا گیا ہے۔ اور اگر میت کے بیٹوں میں سے بعض کا جو حصہ تھا اُس کو بیوی یا شوہر طلب کرے تو اُن گواہی کا مکلف بنایا جائے گا کہ فلاں شخص فلاں کا وارث بنا ہے یا فلاں خاتون فلاں کی وارث بنی ہے، یا صاحب الخطۃ اِس سے قبل فوت ہو گیا تھا۔ خاتون اُس سے قبل تو پھر یہ خاتون وارث ہوگی اور اپنا حصہ وصول کرے گی اور اگر صاحب الخطۃ کا کوئی بیٹا اُس میں دعویٰ کردے اور جو اُن لوگوں کے قبضہ میں جو حصے ہیں اُن کا انکار کردے تو پھر مدعی کے ذمہ اِس بات پر گواہی ہے کہ فلان فلان سے پہلے فوت ہو گیا تھا اور فلان وارث بن گیا تھا، اور اُس کے بعد میں وارث بن گیا ہوں۔

اور اگر ورثاء اس بات کا اقرار کرلیں کہ گھر والی کی بیوی ہے اور دعویٰ کرے اُس کے گھر والوں پر اُس خاتون کے حصہ کا، تو پھر وہ اُن پر ثابت ہوگا، اور اگر وہ یوں کہیں کہ اُس نے موت سے قبل اِس کو طلاق دے دی تھی تو پھر اُن پر گواہ ہیں اِس بات پر کہ وہ اِس کو طلاق دے چکا ہے، وگرنہ اُس کے لئے میراث لازم ہو جائے گی، اور اگر گھر خریدا ہوا ہو اور وہ کچھ لوگوں کے قبضہ میں ہو تو وہ انہی کا ہوگا جن کے قبضہ میں وہ ہے، اور اگر کوئی شخص اس میں دعویٰ کردے تو پھر اُس کے ذمہ اِس بات پر گواہی لازم ہے کہ اُس کا اِس میں حق ہے،

(۲۳۶۰۱) حَدَّثَنَا شَرِیکٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : مَا أَحْدَثُوا شَیْئًا أَعْجَبَ إِلَیَّ مِنْ قَوْلِہِمْ : یَشْہَدُ أَنَّہَا لَہُ الْیَوْمَ.

(۲۳۶۰۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ لوگوں کی یہ بات مجھے سب سے عجیب لگتی جب وہ یوں کہتے ہیں کہ فلاں نے آج ہی یہ گواہی

دی ہے کہ یہ مال فلاں کا ہے۔

(٥١٧) فِي الرَّجُلِ يَجْعَلُ لِلرَّجُلِ الشَّيْءَ عَلَى أَنْ يَذْهَبَ إِلَى الْمَوْضِعِ

کوئی شخص کسی کو یوں کہے کہ اگر تو فلاں جگہ پر گیا تو تجھے کچھ دوں گا

(٢٣٦٠٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ وَحَمَّادٍ ، قَالاَ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ :اذْهَبْ إِلَى بَابِ الدَّارِ وَلَك خَمْسُمِئَةِ دِرْهَمٍ ، قَالاَ :كَانَ لَهُ ذَلِكَ.

(۲۳۶۰۲) حضرت حارث اور حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص دوسرے سے یوں کہے کہ تو گھر کے دروازے کی طرف جا تجھے پانچ درہم دوں گا، فرمایا: اُس کے لئے یہی ہوگا۔

(٥١٨) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ

کوئی شخص غلام خرید کر اُس کو آزاد کردے

(٢٣٦٠٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُغِيرَةَ وَالشَّعْبِيِّ :فِي رَجُلٍ غُرَّ بوَلَد زِنْيَة فِي قسمة فَأَعْتَقَهُ ، ثُمَّ عُلِمَ بَعْدَ ذَلِكَ ، قَالاَ :جَازَ عِتْقُهُ ، وَيُعْتَقُ مِنْ مَالِ الَّذِي غَرَّهُ ، وَالْوَلاَءُ لَهُ.

(۲۳۶۰۳) حضرت ابراہیم اور حضرت شعبی اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس کو دھوکہ سے ولدزانی مل گیا۔ اس نے اسے آزاد کیا تو بعد میں پتہ چلا کہ وہ ولدزانی تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ آزادی واقع ہو جائے گی اور جس شخص نے دھوکہ دیا ہے اس کے مال سے آزاد ہوگاں اور ولاء اس کے لیے ہوگی۔

(٥١٩) فِي الرَّجُلِ يُسَاوِمُ بِالشَّيْءِ

کسی شخص کا قیمت لگانا

(٢٣٦٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ :فِي رَجُلٍ كَانَ يُسَاوِمُ رَجُلاً بشيء فجاء رجل آخَرَ يُرِيدُ أَنْ يُسَاوِمَهُ ، فَنَهَرَهُ الرَّجُلُ الْمُسَاوِمُ ، فَرَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهَا شَرِكَةٌ.

(۲۳۶۰۴) حضرت ایاس بن معاویہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس کسی شخص کے لئے کسی چیز کا ریٹ لگا رہا تھا، ایک دوسرا شخص آیا اور اُس نے بھی قیمت لگانے کا ارادہ کیا، سابقہ قیمت لگانے والے نے اس کو منع کر دیا۔ تو حضرت عمر بن خطاب کی رائے ہے کہ یہ ایک معاہدہ ہے۔

(۵۲۰) فِی الَّذِی یُرَدُّ مِنْہُ

اُس شخص کے بارے میں جس کو واپس کر دیا جائے

(۲۳۶۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : أَنَّ رَجُلاً بَاعَ عَبْدًا لَہُ بِقُصَاصِ شَعْرِہِ کَیَّۃٌ ، فَخَاصَمَہُ إِلَی شُرَیْحٍ فَقَالَ : کَتَمْتَ الشَّیْنَ وَوَارَیْتَہُ ، فَلَمْ یُجِزْہُ وَرَدَّہُ.

(۲۳۶۰۵) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام فروخت کیا۔ اس کے بالوں میں ایک بیماری تھی لیکن اس نے اس بیماری کو چھپایا۔ جب گاہک کو بیماری کا علم ہوا تو وہ مقدمہ لے کر حضرت شریح کے پاس آیا۔ حضرت شریح نے فرمایا کہ تم نے عیب کو چھپایا۔ جو آپ نے غلام واپس کرنے کا حکم دیا۔

(۵۲۱) فِی الرَّجُلِ یَشْتَرِی الدَّرَاہِمَ یُصَیِّرُہَا دَنَانِیرَ

کوئی شخص دراہم خریدے، اور اُن کو دیناروں سے تبدیل کرائے

(۲۳۶۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَائً : أَشْتَرِی بِأَلْفِ دِرْہَمٍ فَأَقُولُ قَبْلَ عَقْدِہِ : أَجْعَلُہَا مِئَۃَ دِینَارٍ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۲۳۶۰۶) حضرت عمرو سے مروی ہے کہ میں ہزار درہم کے بدلے میں کوئی چیز خریدتا ہوں لیکن پیک کرنے سے پہلے کہہ دیتا ہوں کہ میں سو دینار دوں گا۔ کیا درست ہے؟

(۵۲۲) مَا ذُکِرَ فِی الْغِشِّ

ملاوٹ کے متعلق جو وارد ہوا ہے

(۲۳۶۰۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ سُہَیْلٍ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ غَشَّنَا فَلَیْسَ مِنَّا. (مسلم ۱۶۴۔ ابو داؤد ۳۴۴۶)

(۲۳۶۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔

(۲۳۶۰۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، أَنَّہُمَا قَالاَ : الْغِشُّ حَرَامٌ.

(۲۳۶۰۸) حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ملاوٹ حرام ہے۔

(۲۳۶۰۹) حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِیکٌ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عِیسَی ، عَنْ جُمَیْعِ بْنِ عُمَیْرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِی بُرْدَۃَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَیْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا. (بخاری ۲۸۱۷۔ احمد ۳/ ۴۵)

(۲۳۶۰۹) حضرت ابو بردہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ملاوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(٥٢٣) مَنْ كَانَ يُحِبُّ لِأَهْلِ الْمُضَارَبَةِ أَنْ يَجْعَلُوا بَيْنَهُمْ شَهْرًا

جو حضرات یہ پسند کرتے ہیں کہ مضاربت والوں کے درمیان ایک ماہ کی مدت ہونی چاہیے

(٢٣٦١٠) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ أَهْلَ الْمُضَارَبَةِ أَنْ يَجْعَلُوا بَيْنَهُمْ شَهْرًا مَعْلُومًا يَحْتَسِبُونَ فِيهِ.

(۲۳۶۱۰) حضرت حسن ؒ مضاربت والوں کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنے درمیان ایک مہینہ متعین کریں جس میں وہ حساب کریں۔

(٥٢٤) فِي الشُّهُودِ يَخْتَلِفُونَ

اگر گواہوں کے الفاظ میں اختلاف ہو جائے

(٢٣٦١١) حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، عَنْ حَفْصٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ :إِذَا اخْتَلَفَتَ الشُّهُودُ فِي الْكَلَامِ وَكَانَ الأَصْلُ وَاحِدًا :فَلاَ بَأْسَ.

(۲۳۶۱۱) حضرت محمد بن طلحہ فرماتے ہیں کہ اگر گواہوں کے کلام میں اختلاف ہو اور مراد سب کی ایک ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(٥٢٥) مَنْ قَالَ لاَ يُقْبَلُ مِنْ خَصْمٍ حَتَّى يَحْضُرَ خَصْمُهُ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ خصم کی بات نہیں قبول کریں گے جب تک کہ دوسرا خصم حاضر نہ ہو جائے

(٢٣٦١٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا تَقَاضَى إِلَيْك رَجُلاَنِ فَلاَ تَسْمَعْ مَا يَقُولُ الأَوَّلُ ، حَتَّى تَسْمَعَ مَا يَقُولُ الآخَرُ ، فَإِنَّك سَوْفَ تَرَى كَيْفَ تَقْضِي.

قَالَ عَلِيٌّ :فَمَا زِلْت بَعْدَهَا قَاضِيًا. (ترمذی ۱۳۳۱۔ ابو داؤد ۳۵۷۷)

(۲۳۶۱۲) حضرت علی سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس دو فیصلہ کروانے والے آئیں تو پہلے کی بات سن کر فیصلہ نہ کر جب تک کہ دوسرے کی بات نہ سن لے، بے شک تو عنقریب دیکھ لے گا کیسے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: میں اُس کے بعد ہمیشہ اسی طرح فیصلہ کرتا رہا۔

(۲۳۶۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ وَعَامِرٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : لاَ تُقْبَلُ مِنْ خَصْمٍ خُصُومَةٌ حَتَّى يَحْضُرَ خَصْمُهُ.

(۲۳۶۱۳) حضرت قاسم اور حضرت عامر فرماتے ہیں کہ جب تک دوسرا خصم حاضر نہ ہو پہلے خصم کی بات قبول مت کرو۔

(۵۲۶) فِي الرَّجُلِ يَأْخُذُ جَارِيَةَ ابْنِهِ

کسی شخص کا بیٹے کی باندی سے خدمت لینا

(۲۳۶۱٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنَا حسن ، عن ليث ، عن مجاهد ، قَالَ : يأخذ الرجل من مال ولده ما شاء إلا الفرج.

(۲۳۶۱۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے بیٹے کی لونڈی سے تمام خدمات لے سکتا ہے سوائے شرم گاہ کے۔

(۲۳۶۱٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۳۶۱۵) حضرت حکم سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۶۱٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : الرَّجُلُ يَأْخُذُ جَارِيَةَ ابْنِهِ ؟ قَالَ : لاَ.

(۲۳۶۱۶) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے عرض کیا کہ: کیا آدمی اپنے بیٹے کی لونڈی سے خدمت لے سکتا ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔

(۲۳۶۱۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْوَالِدُ فِي حِلٍّ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ إِلاَّ الْفَرْجَ.

(۲۳۶۱۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ والد کے لئے اپنے بیٹے کی باندی حلال ہے سوائے اُس کی شرم گاہ کے۔

(۵۲۷) فِي أَفْنِيَةِ الدُّورِ

گھروں کے سامنے والا میدان

(۲۳۶۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : أَصْحَابُ الدُّورِ أَحَقُّ بِأَفْنِيَةِ دُورِهِمْ ، وَأَصْحَابُ الأَرَضِينَ أَحَقُّ بِنُقُوضِ أَرَضِيهِمْ.

(۲۳۶۱۸) حضرت ایاس بن معاویہ فرماتے تھے کہ گھروں کے سامنے والے میدان کے زیادہ حق ان گھروں کے لوگ ہیں اور زمین کے مالک ہی اپنی زمینوں کے بٹوارے کے حق دار ہیں۔

(۲۳۶۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : مَنْ غَلَبَ الْمَاءُ

عَلَى شَیْءٍ ، فَهُوَ لَهُ.

(۲۳۶۱۹) حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: زمین پر جس کا پانی غالب آ جائے تو وہ اُس کی پیداوار کا زیادہ حقدار ہے۔

(۵۲۸) فِی رَجُلَیْنِ اشْتَرَکَا فینقد أَحَدُهُمَا

دو آدمی کسی چیز میں شریک ہوں پھر ان میں سے ایک قیمت ادا کر دے

(۲۳۶۲۰) حَدَّثَنَا عِیسَى بْنُ یُونُسَ ، عَنْ عُمَر مَوْلَى غُفْرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِیدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ ، عَنْ رَجُلَیْنِ اشْتَرَکَا، فَنقد أَحَدُهُمَا عَنْ صَاحِبِ الثمن کُلّه ، فَقَدِمَا الْمَدِینَةَ فَبَاعَا طَائِفَةً مِنَ الْبُرِّ فَرَبِحَا وَبَقِیَتْ طَائِفَةٌ ، فَقَالَ الَّذِی نَقَدَ الْمَالَ لِصَاحِبِهِ :إِنْ شِئْتَ أَنْ تَنْقُدَ مَا بَقِیَ وَأَنْتَ عَلَى شَرِکَتِكَ ، وَإِنْ شِئْتَ خَرَجْت مِنْهُ وَمِنْ رِبْحِهِ وَأَبْرَأْتُك؟ فَقَالَ :لاَ یَحِلُّ هَذَا.

وَسَأَلْت الْقَاسِمَ فَقَالَ :مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۳۶۲۰) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ دو آدمی شریک ہیں، ان میں سے ایک نے سارا ثمن ادا کر دیا، پھر وہ دونوں شہر آئے، اور انہوں نے گندم کا ایک ڈھیر فروخت کیا اور نفع کمایا: اور ایک ڈھیر باقی رہ گیا، پھر ان میں سے ایک نے جس نے ثمن ادا کیا تھا اپنے ساتھی سے کہا، اگر آپ چاہو تو جو باقی رہ گیا ہے وہ ثمن ادا کر دو اور آپ اپنی شرکت پر قائم رہو، اور اگر چاہو تو اس سے اور اس کے نفع سے نکل جاؤ اور میں آپ کو بری کر دوں گا؟ فرمایا: یہ اُس کے لئے حلال نہیں ہے، پھر میں نے حضرت قاسم سے اسی کے متعلق دریافت کیا؟ انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

(۲۳۶۲۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ سَلْمِ بْنِ أَبِی الذَّیَّالِ، قَالَ:سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ رَجُلَیْنِ اشْتَرَیَا مَتَاعًا فَبَاعَاهُ بِرِبْحٍ بِنَقْدٍ وَنَسِیئَةٍ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ:انْقُدْنِی رَأْسَ مَالِی، فَمَا بَقِیَ فَهُوَ لَكَ، قَالَ:فَکَرِهَ الْحَسَنُ.

(۲۳۶۲۱) حضرت سلم بن ابی الذیال فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے دریافت کیا کہ دو شخصوں نے ایک سامان خریدا، پھر اُس کو منافع کے ساتھ فروخت کیا، کچھ نقد اور کچھ ادھار کے ساتھ، پھر ان میں سے ایک نے دوسرے ساتھی سے کہا؟ مجھے میرا راس المال دے دو جو باقی رہ گیا ہے وہ تمہارے لئے ہے، فرمایا حضرت حسن نے اِس کو ناپسند کیا۔

(۵۲۹) فِی الرَّجُلِ یَکُونُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ الدَّیْنُ

کسی شخص کا دوسرے شخص پر دَین ہو

(۲۳۶۲۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ :فِی الرَّجُلِ یُقْضَى مِنَ الْقِمَارِ ، قَالَ :

لَا بَأْسَ. وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الرَّجُلِ يَقْضِي مِنَ الرِّبَا : لَا بَأْسَ بِهِ.

(۲۳۶۲۲) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آدمی کو جوئے کی رقم سے قرضہ ادا کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اور حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آدمی کو سود میں سے قرضہ دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۵۳۰) فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالًا مُضَارَبَةً

کوئی شخص دوسرے کو مال بطور مضاربت دے

(۲۳۶۲۳) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَارُونُ الْبَرْبَرِيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى رَجُلٍ مَالاً مُضَارَبَةً وَأَشْهَدَ عَلَيْهِ بِهِ ، فَجَاءَ الرَّجُلُ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ مَالَهُ ، فَقَالَ : قَدْ دَفَعْته إِلَيْك ، فَقَالَ الْحَكَمُ : عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ أَنَّهُ دَفَعَهُ إِلَيْهِ كَمَا أَشْهَدَ عَلَيْهِ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : يُصَدَّقُ فِيهِ كَمَا يُصَدَّقُ فِي مِثْلِهِ.

(۲۳۶۲۳) حضرت ہارون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کو مال بطور مضاربت دیا، اور اُس پر گواہ قائم کیے، پھر وہ شخص اُس سے مال وصول کرنے آیا، تو اس نے کہا کہ میں نے تو مال دے دیا تھا۔ حکم فرماتے ہیں کہ وہ اس بات پر گواہ قائم کرے گا کہ اس نے مال واپس کر دیا ہے۔ جس طرح صاحب مال نے اس پر گواہ قائم کیے تھے۔ اور امام محمد فرماتے ہیں کہ جس طرح دوسرے معاملات میں اس کی تصدیق کی جاتی ہے اسی طرح معاملہ میں بھی اس کی تصدیق کی جائے گی۔ (یعنی گواہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا)۔

(۵۳۱) مَا يَجُوزُ فِيهِ إِقْرَارُ الْعَبْدِ

جن امور میں غلام کا اقرار جائز ہے

(۲۳۶۲٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : يَجُوزُ إِقْرَارُ الْعَبْدِ فِيمَا اسْتَنْجَزَهُ فِيهِ أَهْلُهُ.

(۲۳۶۲۴) حضرت شریح غلام کے اقرار کو اُن چیزوں میں نافذ قرار دیتے تھے جن سے اُس کے اہل وعیال کی حاجت پوری کرنے کو طلب کیا جاتا ہو۔

(۲۳۶۲۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَانَ يُجِيزُ قَوْلَ الْعَبْدِ فِيمَا أَذِنَ لَهُ فِيهِ أَهْلُهُ.

(۲۳۶۲۵) حضرت ابراہیم غلام کے اقرار کو اس مال میں قبول فرماتے تھے جس میں اُس کو اُس کے اہل وعیال پر خرچ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

(۵۳۲) فِی الرَّجُلِ یُقْرِضُ الرَّجُلَ الطَّعَامَ فَیَجِیءُ لِیَأْخُذَہُ

کوئی شخص کسی کو گندم بطور قرض دے پھر وہ وصول کرنے کے لئے اُس کے پاس آجائے

(۲۳۶۲۶) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ : أَنَّہُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَہُ عَلَی رَجُلٍ کُرٌّ مِنْ بُرٍّ ؟ فَقَالَ : ہَذَا کُرٌّ قَدْ کِلْتُہُ ، أَیَأْخُذُہُ بِکَیْلِہِ ؟ قَالَ : إِنْ شَائَ أَخَذَہُ بِکَیْلِہِ.

(۲۳۶۲۶) حضرت سلیمان بن یسار ؒ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص پر دوسرے شخص کا ایک کُر گندم قرض ہے، پھر اُس نے کہا کہ یہ کُر ہے تحقیق میں نے اُس کے لئے کیل کر دیا ہے، کیا وہ اُس کے کیل کے ساتھ لے سکتا ہے؟ فرمایا کہ اگر وہ چاہے تو اُس کے کیل کے ساتھ وصول کر لے۔

(۵۳۳) فِی رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ غُلاَمِی لَکَ

ایک شخص دوسرے سے کہے: میرا غلام تیرا ہے

(۲۳۶۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، عَنْ حُسَیْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ مَکْحُولٍ : فِی رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : غُلاَمِی لَکَ مَا حَیِیتُ ، فَإِذَا مِتُّ فَہُوَ حُرٌّ ، قَالَ : جَائِزٌ.

(۲۳۶۲۷) حضرت مکحول اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو دوسرے سے یوں کہے کہ میرا غلام تیرا ہے جب تک کہ میں زندہ ہوں، پھر جب میں مر جاؤں تو وہ آزاد ہے، فرمایا یہ جائز ہے۔

(۵۳۴) فِی رَجُلٍ اشْتَرَی طَعَامًا فَوَجَدَہُ بِنَقْصٍ

کوئی شخص گندم خریدے اور اس میں نقص پائے

(۲۳۶۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِی رَجُلٍ اشْتَرَی مِنْ رَجُلٍ أکرارًا مِنْ طَعَامٍ وَنَقَدَہُ ، ثُمَّ ذَہَبَ لِیَکْتَالَ الطَّعَامَ فَلَمْ یَفِ ، قَالَ : لِیَرُدَّ عَلَیْہِ صَاحِبُ الطَّعَامِ ثَمَنَ مَا بَقِیَ عَلَی حِصَّۃِ مَا اشْتَرَی ، قَالَ : وَکَانَ مُحَمَّدٌ یَکْرَہُہُ.

(۲۳۶۲۸) حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے کچھ کُر گندم خریدی، اور ثمن ادا کر دیا، پھر وہ اس کو کیل کرنے کے لئے لے گیا تو اُس کو مکمل نہ پایا، فرمایا: صاحب طعام خریدی ہوئی شے کا جتنا حصہ باقی رہتا ہے اس کے پیسے واپس کرے گا، اور حضرت محمد ؒ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(٥٣٥) فِي رَجُلٍ دَخَلَ الْحَمَّامَ فَأَعْطَى صَاحِبَ الْحَمَّامِ

کوئی شخص حمام میں داخل ہوا اور حمام والے کو کچھ دے

(٢٣٦٢٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَجَلِيِّ ، قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ الْحَمَّامَ فَأَعْطَاهُ أَجْرًا عَلَى دُخُولِ الْحَمَّامِ ، قَالَ : وَأَعْطَاهُ ثِيَابَهُ يُمْسِكُهَا ، قَالَ : فَضَاعَتِ الثِّيَابُ ، قَالَ : فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، قَالَ : فَقَالَ شُرَيْحٌ : أَعْطَيْت عَلَى إِمْسَاكِ الثِّيَابِ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ أَعْطَيْته عَلَى دُخُولِ الْحَمَّامِ ، فَقَالَ لَهُ شُرَيْحٌ : قُمْ فَلاَ شَيْءَ لَك.

(٢٣٦٢٩) حضرت ابوجعفر سے مروی ہے کہ ایک شخص حمام میں داخل ہوا اور داخل ہونے پر حمام والے کو رقم دی، اور اُس کو کپڑے دیئے حفاظت کے لئے، پھر کپڑے گم ہو گئے، فرمایا: وہ دونوں اپنا جھگڑا حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس لے گئے، حضرت شریح نے دریافت کیا کہ تو نے اِس کو کپڑے رکھنے کے پیسے دیئے تھے؟ کہا کہ نہیں، لیکن میں نے اِس کو حمام میں داخل ہونے کے دیئے تھے، حضرت شریح نے اُس سے فرمایا: اٹھ کر چلا جا تیرے لئے کچھ نہیں ہے۔

(٥٣٦) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ إِنْ عَمِلْت كَذَا فَبِكَذَا

ایک شخص دوسرے سے یوں کہے کہ: اگر تو نے اتنا کام کیا تو تیرے لئے اتنی اجرت ہے

(٢٣٦٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الرَّجُلِ يَقُولُ : إِنْ عَمِلْت كَذَا فَبِكَذَا ، وَإِنْ عَمِلْت كَذَا فَبِكَذَا ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ فِي الإِجَارَةِ.

(٢٣٦٣٠) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے سے یوں کہا کہ: اگر تو نے یہ عمل کیا تو تیرے لیے اتنے پیسے ہیں، اور اگر یہ کام کیا تو اتنے ہیں، فرمایا: اجارہ میں اگر ایسا کہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(٥٣٧) فِي الرَّجُلِ يَبْعَثُ مَعَ الرَّجُلِ بِالْمَالِ

کوئی شخص کسی کو دے کر دوسرے کے لئے مال بھیجے

(٢٣٦٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : أَنَّ رَجُلاً بَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ بِصُرَّةٍ مِنْ دَنَانِيرَ عَلَيْهَا لِعَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَمَّا انْتَهَى الْقَوْمُ قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ أَصَابَتْهُمْ سَمَاءٌ ، فَضَاعَتِ الصُّرَّةُ ، فَمَضَى الْقَوْمُ فَأَتَوُا الْمَدِينَةَ ، فَنَظَرَ الرَّجُلُ فِي الْكِتَابِ ، ثُمَّ جَعَلَ مِثْلَ الدَّنَانِيرِ وَكَتَبَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ جَاءَ بِالْكِتَابِ وَالصُّرَّةِ إِلَى عَائِشَةَ ، وَمَرَّ قَوْمٌ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ ، فَوَجَدُوا الصُّرَّةَ مَكْتُوبًا عَلَيْهَا ، فَجَاؤُوا بِهَا إِلَى عَائِشَةَ ،

فَأَرْسَلَتْ بِذَلِكَ إِلَى صَاحِبِ الدَّنَانِيرِ الأُولَى ، فَقَالَتْ لَهُ : أَخْبِرْنِي خَبَرَ الدَّنَانِيرِ ، فَقَالَ لَهَا : الْخَبَرُ فِي الْكِتَابِ ، فَقَالَتْ : اُصْدُقْنِي ، فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ ، قَالَتْ : قَدْ أَرَدْتَ أَنْ تُطْعِمَنِي مَا لاَ يَحِلُّ لِي.

(۲۳۶۳۱) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دیناروں کی تھیلی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجی، جس پر لکھا تھا کہ یہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے ہے۔ جب لوگ مدینہ کے قریب ہوئے تو اُن پر آسمان سے آفت اتری اور وہ تھیلی ضائع ہوگئی، پھر وہ لوگ مدینہ آئے، اس شخص نے وہ کتابت دیکھی ہوئی تھی۔ پھر اُس دیناروں کی طرح بنائے، اس پر وہی کچھ لکھا پھر وہ کتاب اور تھیلی لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، بعد میں کچھ لوگ اُس جگہ سے گذرے، اُنہوں نے وہاں پر تھیلی پائی جس پر لکھا ہوا تھا، وہ اُس تھیلی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لے کر آئے، انہوں نے وہ دینار پہلے والے شخص کو بھیج دیئے، اور اُس سے فرمایا کہ مجھے اِن دیناروں کے بارے میں بتاؤ، اُس نے آپ سے عرض کیا کہ بات پوری کتاب میں لکھی ہوئی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے سچی سچی بات بتاؤ تب اس نے صحیح بات بتائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تو وہ چیز مجھے کھلانا چاہتا ہے جو میرے لئے حلال نہیں ہے؟

(۵۳۸) الرَّجُلُ يَبْتَاعُ مِنَ الرَّجُلِ الشَّيْءَ

کوئی شخص کسی دوسرے سے کچھ خریدے

(۲۳۶۳۲) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ سِلْعَةً ، قَالَ : إِنْ لَمْ آتِكَ بِالثَّمَنِ إِلَى كَذَا وَكَذَا ، قَالَ لَيْسَ بِبَيْعٍ.

(۲۳۶۳۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو دوسرے سے سامان خریدے، فرمایا اگر وہ اتنے اتنے ثمن تمہارے پاس لے کر نہ آئے تو بیع نہیں ہے۔

(۲۳۶۳۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ مَوْلَى الْبَرْصَاءِ ، قَالَ : بِعْت مِنِ ابْنِ عُمَرَ سِلْعَةً أَوْ بَيْعًا ، فَقَالَ : إِنْ جَائَتْ نَفَقَتُنَا إِلَى ثَلاَثٍ فَالسِّلْعَةُ لَنَا ، وَإِنْ لَمْ تَأْتِنَا نَفَقَتُنَا إِلَى ثَلاَثٍ فَلاَ بَيْعَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ ، فَسَنَسْتَقْبِلُ فِيهَا بَيْعًا مُسْتَقْبَلاً.

(۲۳۶۳۳) حضرت سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو سامان فروخت کیا، آپ نے فرمایا: کہ اگر تو تین دن تک ہمارا نفقہ لے آیا تو سامان ہمارا ہے اور اگر تین دن تک ہمارا نفقہ نہ لایا تو ہماری اور تمہاری بیع نہیں ہے، پس ہم عنقریب نئی بیع کریں گے۔

(٥٣٩) فِي الصُّفْرِ الصَّحِيحِ بِالْمَكْسُورِ

صحیح دیناروں کی مکسور دینار کے ساتھ تبادلہ کرنا

(٢٣٦٣٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ مِنْ أَصْلِ قَوْلِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِمَنٍّ مِنْ صُفْرٍ صَحِيحٍ بِمَنَوَيْنِ مِنْ صُفْرٍ مَكْسُورٍ ، وَسُئِلَ عَنْ سِكِّينٍ بِسِكِّينَيْنِ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(٢٣٦٣٤) حضرت حسن فرماتے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی شخص صحیح دینار کے ایک مَن (وزن) کی بیع دو مَن مکسور کے ساتھ کرے، اور اُن سے دریافت کیا گیا کہ ایک سکین کی دو سکینوں کے ساتھ بیع کرنا کیسا ہے؟ پس انہوں نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(٢٣٦٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَتِ الدِّرْعُ تُبَاعُ بِالأَدْرَاعِ.

(٢٣٦٣٥) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک درع کو کئی ادراع کے بدلے فروخت کیا جائے گا۔

(٥٤٠) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى شَاهِدًا وَيَمِينًا

جو حضرات ایک قسم کے ساتھ گواہ کو قبول نہیں کرتے

(٢٣٦٣٦) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ : فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الشَّاهِدُ مَعَ يَمِينِهِ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ إِلاَّ شَهَادَةُ رَجُلَيْنِ ، أَوْ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ.

قَالَ عَامِرٌ : مَعَ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : شَهَادَةُ الشَّاهِدَيْنِ مَعَ يَمِينِ الطَّالِبِ.

(٢٣٦٣٦) حضرت شعبی اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس کے پاس ایک گواہ کے ساتھ قسم ہو، فرمایا: اُس کے لئے جائز نہیں مگر دو مرد گواہی دیں یا پھر ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں، حضرت عامر ریشیڈ نے فرمایا: کہ باوجود یکہ مدینہ والے کہتے ہیں کہ دو گواہوں کی گواہی طالب کی قسم کے ساتھ قبول ہے۔

(٢٣٦٣٧) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : هِيَ بِدْعَةٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ قَضَى بِهَا مُعَاوِيَةُ.

(٢٣٦٣٧) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ یہ بدعت ہے، اور سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ کیا۔

(٥٤١) فِي الْوَكَالَةِ فِي الْخُصُومَةِ

خصومت میں وکالۃ کا بیان

(٢٣٦٣٨) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ جَهْمِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَبْدَ

اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ :أَنَّ عَلِيًّا كَانَ لاَ يَحْضُرُ الْخُصُومَةَ ، وَكَانَ يَقُولُ :إِنَّ لَهَا قُحَمًا يَحْضُرُهَا الشَّيْطَانُ ، فَجَعَلَ خُصُومَتَهُ إِلَى عَقِيلٍ ، فَلَمَّا كَبِرَ وَرَقَّ حَوَّلَهَا إِلَيَّ ، فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ :مَا قُضِيَ لِوَكِيلِي فَلِي ، وَمَا قُضِيَ عَلَى وَكِيلِي فَعَلَيَّ.

(۲۳۶۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جب بھی کوئی جھگڑا آتا تو فرماتے اس میں بہت سی ناگزیر باتیں ایسی ہیں کہ جن میں شیطان حاضر ہوتا ہے، جس میں شیطان حاضر ہوتا ہے، پھر آپ اُس جھگڑے کو حضرت عقیل کی طرف بھیج دیتے، پھر جب وہ بوڑھے اور کمزور ہوگئے تو وہ اُس کو میری طرف پھیر دیتے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو فیصلہ میرے وکیل کے لئے گیا ہے وہی میرے لئے ہے، اور جو فیصلہ میرے وکیل پر کیا گیا ہے وہ مجھ پر ہے۔

(٥٤٢) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ وَلاَ تبرأُ إِلَيْهِ

کوئی شخص سامان خریدے، لیکن اس بیعہ کا عیب سے بری ہونا نہیں بیان کیا گیا

(٢٣٦٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ ، عُهْدَةُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ :لاَ دَاءَ ، وَلاَ غَائِلَةَ ، وَلاَ خِبْثَ ، وَلاَ شَيْنَ.

(۲۳۶۳۹) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ مسلمان کے ذمہ یہ لازم ہے اگرچہ شرط نہ بھی لگائے مبیع میں بیماری نہ ہو، وہ چوری شدہ نہ ہو، وہ مال حرام نہ ہو اور اُس میں کوئی بھونڈا عیب نہ ہو۔

(٥٤٣) فِي الرَّجُلَيْنِ يَشْتَرِكَانِ فَنَقَدَ أَحَدُهُمَا عَلَى الآخَرِ

دو شخص کسی چیز میں شریک ہوں پھر ان میں سے ایک دوسرے پر قیمت ادا کردے

(٢٣٦٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِعَامِرٍ :ابْتَعْتُ فَرَسًا وَنَقَدْتُ ثَمَنَهُ وَشَارَكْتُ فِيهِ رَجُلاً ، فَنَفَقَ الْفَرَسُ ، قَالَ :احْتَسِبْ فَرَسَكَ.

(۲۳۶۴۰) ایک شخص نے حضرت عامر سے دریافت کیا میں نے گھوڑا خریدا اور پھر اس کی قیمت بھی نقد ادا کردی اور ایک شخص کو اس میں شریک بھی کرلیا۔ پھر وہ گھوڑا ہلاک ہوگیا، فرمایا اپنے گھوڑے کا حساب لگالو۔

(٥٤٤) فِي ثَوَابِ قَضَاءِ الدَّيْنِ

قرض کی ادائیگی پر ثواب

(٢٣٦٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ

مَنْ مَشَی إِلَی رَجُلٍ بِحَقِّهِ لِيَقْضِيَهُ كُتِبَتْ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَسَنَةٌ.

(۲۳۶۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص کسی کا حق ادا کرنے کے لئے اُس کی طرف چلے تو اُس کو ہر قدم پر ایک نیکی ملتی ہے۔

(۵۴۵) فِي الرَّجُلِ يُهْدِي الرَّجُلَ فَيَقْبَلُ هَدِيَّتَهُ

کوئی شخص دوسرے کو ہدیہ کرے اور وہ ہدیہ قبول کرلے

(۲۳٦٤٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ :أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ مَرَّ بِرَاعٍ يَرْعَى ، فَأَتَاهُ بِشَاةٍ فَأَهْدَاهَا لَهُ ، فَقَالَ لَهُ :حُرٌّ أَنْتَ أَمْ مَمْلُوكٌ ؟ فَقَالَ :مَمْلُوكٌ ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ :إِنَّهَا لِي ، فَقَبِلَهَا مِنْهُ ، ثُمَّ اشْتَرَاهُ وَاشْتَرَى الْغَنَمَ ، وَأَعْتَقَهُ وَجَعَلَ الْغَنَمَ لَهُ.

(۲۳۶۴۲) حضرت عبداللہ بن شدّاد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ ایک چرواہے کے پاس سے گذرے جو بکریاں چرا رہا تھا، وہ آپ کے پاس ایک بکری لے کر آیا وہ آپ کو ہدیہ کی حضرت حسین نے دریافت کیا: تو آزاد ہے یا غلام؟ اُس نے کہا کہ میں غلام ہوں، آپ نے بکری اُس کو لٹا دی، چرواہے نے کہا کہ یہ میری ملکیت ہے، تو آپ نے اُس سے قبول فرمالی، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اُس غلام کو اور اُس کی بکریوں کو خریدا، اور اُس غلام کو آزاد کر کے وہ بکریاں سب اُس کو عطاء کردیں۔

(۵٤٦) فِي الشَّاهِدِ يُتَّهَمُ

گواہ پر تہمت لگادی جائے

(۲۳٦٤٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ إِذَا اتُّهِمَ الشَّاهِدَ لَمْ يَسْأَلْهُ حَتَّى يُقَوَّمَ.

(۲۳۶۴۳) حضرت شریح کے سامنے جب گواہ پر تہمت لگائی جاتی تو اُس سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرتے جب تک کہ اعتراض درست نہ ہو جائے۔

(۵٤۷) فِي الرَّجُلِ يَخْرِقُ فَرْوَ الرَّجُلِ

کوئی شخص دوسرے کی پوستین چاک کردے

(۲۳٦٤٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّ رَجُلاً خَرَقَ فَرْوَ رَجُلٍ ، فَاخْتَصَمَا إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ :رُقْعَةٌ مَكَانَ رُقْعَةٍ.

(۲۳۶۴۴) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کی پوستین چاک کردی پھر وہ دونوں اپنا جھگڑا حضرت شریح کے

پاس لے گئے، حضرت شریح نے فرمایا: پیوند کے بدلے پیوند ہے۔

(٢٣٦٤٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عنْ مَسْرُوقٍ :فِي الرَّجُلِ يَخْرِقُ الْفَرْوَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ إلاَّ أَنْ يَرْقَعَهُ.

(۲۳۶۴۵) حضرت مسروق ریشید اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے دوسرے کی پوستین چاک کر دی، فرمایا کہ اُس پر پیوند لگانا ہے۔

(٥٤٨) مَنْ كَانَ لاَ تُجَازُ شَهَادَتُهُ

جن کی گواہی قبول نہ کی جاتی تھی

(٢٣٦٤٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُثْمَانُ أَبُو الْمُنَازِلِ ابْنُ أَخِي شُرَيْحٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ صَاحِبِ حَمَامٍ ، وَلاَ صَاحِبِ الْحَمَّامِ.

(۲۳۶۴۶) حضرت شریح کبوتر باز اور حمام والے کی گواہی قبول نہ فرماتے تھے۔

(٢٣٦٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ شَهَادَةَ أَصْحَابِ الْخُمُرِ.

(۲۳۶۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ شراب والوں کی گواہی قبول نہ فرماتے تھے۔

(٥٤٩) فِي الرَّجُلِ يَشْرَعُ الْمِيزَابَ

کسی کا پرنالہ راستہ میں گرتا ہو

(٢٣٦٤٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ:لَمْ يَكُنْ لَهُ مِثْعَبٌ إلاَّ فِي جَوْفِ دَارِهِ.

(۲۳۶۴۸) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ گھر کا پرنالہ گھر کے اندر ہی ہو۔

(٥٥٠) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ النَّصِيبَ الْمُسَمَّى مِنَ الدَّارِ

کوئی شخص اپنے گھر میں سے مقررہ حصہ فروخت کرے

(٢٣٦٤٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:إذَا بِيعَ نَصِيبٌ مُسَمًّى مِنْ دَارِهِ جَازَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مُسَمًّى لَمْ يَجُزْ.

(۲۳۶۴۹) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ اگر گھر میں اپنا مقررہ حصہ فروخت کرے تو جائز ہے، اور اگر مقررہ حصہ نہ ہو تو پھر یہ جائز نہیں ہے۔

(٢٣٦٥٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۳۶۵۰) حضرت ابراہیم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٥٥١) حِمَى الْكَلأ وَبَيْعُهُ

چراگاہ کی گھاس اور اُس کی بیع کرنا

(٢٣٦٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ حِمَى إِلاَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ. (بخاری ٣٠١٢۔ ابن حبان ١٣٦)

(۲۳۶۵۱) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: چراگاہ نہیں ہے مگر اللہ اور اُس کے رسول کے لئے۔

(٢٣٦٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَنْعِ فَضْلِ الْمَاءِ لِيَمْنَعَ بِهِ فَضْلَ الْكَلأ.

(۲۳۶۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے زائد پانی کے روکنے سے منع فرمایا تا کہ اس سے زائد گھاس نہ روک سکے۔

(٢٣٦٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ : أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ الْكَلأ فِي مَنْبِتِهِ.

(۲۳۶۵۳) حضرت ابن طاؤس سے مروی ہے کہ حضرت طاؤس چراگاہ میں اُگنے کی جگہ کی بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٣٦٥٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ عُمَرَ حَمَى الرَّبَذَةَ لِنَعَمِ الصَّدَقَةِ.

(۲۳۶۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زائد چراگاہ کو صدقہ کے اونٹوں کے لئے وقف کر رکھا تھا۔

(٢٣٦٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَوْرٌ الشَّامِيُّ ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي خِدَاشٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلاَثٍ : الْكَلأ وَالْمَاءُ وَالنَّارُ. (ابوداؤد ٣٤٧٢۔ احمد ٥/ ٣٦٤)

(۲۳۶۵۵) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں سب مسلمان شریک ہیں، چراگاہ، پانی اور آگ۔

(٥٥٢) فِي الْعُرْبَانِ فِي الْبَيْعِ

بیع عُربان

عربان کہتے ہیں کہ ایک شخص کسی چیز کی آدھی قیمت ادا کر دے اور کہہ دے کہ اگر بیع مکمل ہوگئی تو یہ اُس کا ثمن میں شمار ہوگا وگرنہ یہ رقم تیری میں آپ سے وصول نہ کروں گا۔

(٢٣٦٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَلَّ الْعُرْبَانَ فِي الْبَيْعِ.

(۲۳۶۵۶) آنحضرت ﷺ نے بیع میں عُربان کو حلال قرار دیا ہے۔

(٢٣٦٥٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ عُرْبُونَ فِي وَدَكٍ ، وَلاَ عَلَفٍ ، وَلاَ طَعَامٍ ، وَالْعُرْبُونَ فِي غَيْرِهِنَّ.

(۲۳۶۵۷) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چکنائی میں، چارے میں اور گندم میں عربان درست نہیں ہے، اور عربان ان کے علاوہ میں ہے۔

(٢٣٦٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِالْعُرْبُونِ بَأْسًا.

(۲۳۶۵۸) حضرت مجاہد عُربان میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(٢٣٦٥٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعْطِيَ الرَّجُلُ الْعُرْبُونَ الْمَلاَّحَ ، أَوْ غَيْرَهُ فَيَقُولُ : إِنْ جِئْتَ بِهِ إِلَى كَذَا وَكَذَا وَإِلاَّ فَهُوَ لَكَ.

(۲۳۶۵۹) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص ملاح یا کسی اور کو یہ کہہ کر رقم دے کہ اگر میں فلاں فلاں جگہ گیا تو اُس کا ہے اور اگر نہ گیا تو یہ رقم تیری۔

(٢٣٦٦٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ : كُنَّا نَتَبَايَعُ الثِّيَابَ بَيْنَ يَدَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ : مَنِ افْتَدَى افْتَدَى بِدِرْهَمٍ ، فَلاَ يَأْمُرُنَا وَلاَ يَنْهَانَا.

(۲۳۶۶۰) حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کپڑوں کی بیع کرتے، جو فدیہ دیتا تو وہ درہم فدیہ دیتا، پس وہ نہ ہمیں حکم کرتے اور نہ ہی ہمیں روکتے۔

(٢٣٦٦١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَلَّ الْعُرْبَانَ فِي الْبَيْعِ.

(۲۳۶۶۱) آنحضرت ﷺ نے بیع میں عُربان کو حلال قرار دیا تھا۔

(٢٣٦٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ فَرُّوخَ: أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِالْحَارِثِ اشْتَرَى دَارَ السِّجْنِ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ بِأَرْبَعَةِ آلاَفِ دِرْهَمٍ ، فَإِنْ رَضِيَ عُمَرُ فَالْبَيْعُ لَهُ ، وَإِنْ عُمَرُ لَمْ يَرْضَ فَأَرْبَعُمِئَةٍ لِصَفْوَانَ.

(۲۳۶۶۲) حضرت عبدالرحمن بن فروخ سے مروی ہے کہ حضرت نافع بن عبدالحارث نے صفوان بن امیہ سے چار ہزار درہم میں جیل خانہ اس شرط پر خریدا کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ راضی ہوئے تو بیع ہے اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ راضی نہ ہوئے تو چار سو درہم صفوان کے ہوں گے۔

(٢٣٦٦٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، وَابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ

يَسْتَأْجِرُ الدَّارَ وَالسَّفِينَةَ فَيَقُولُ :إِنْ جِئْتُك إِلَى كَذَا وَكَذَا وَإِلاَّ فَهُوَ لَكَ ، قَالَ :فَإِنْ لَمْ يَجِئْهُ فَهُوَ لَهُ.

(۲۳۶۶۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے تھے کہ جو کرایہ پر گھر یا کشتی لے یہ کہہ کر کہ اگر فلاں فلاں جگہ گیا تو یہ اُس کے لئے ہے وگرنہ یہ رقم تمہاری ہے، فرمایا: اگر وہ نہ آیا تو رقم اُس کی ہوگی۔

(٢٣٦٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ. وَعَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّهُمَا كَرِهَا الْعُرْبَانَ فِي الْبَيْعِ.

(۲۳۶۶۴) حضرت عطاء اور حضرت طاؤس رحمہ اللہ بیع میں عُربان کو ناپسند کرتے تھے۔

(٥٥٣) الْمَتَاعُ يُلْقَى فِي الْبَحْرِ فَيُخْرِجُهُ الرَّجُلُ

سامان سمندر میں گر جائے، پھر اس میں سے ایک شخص وہ نکال لے

(٢٣٦٦٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، قَالَ :سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ مَرْكَبٍ لِلْعَدُوِّ أَلْقَتْهُ الرِّيحُ إِلَى قَوْمٍ ؟ قَالَ :هُوَ لِمَنْ غَنِمَهُ ، وَفِيهِ الْخُمُسُ.

(۲۳۶۶۵) حضرت موسیٰ بن علی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے دریافت کیا کہ دشمن کی کشتی کو اگر ہوا کسی قوم کے پاس لے آئے تو اُس کے سامان کا کیا حکم ہے؟ فرمایا وہ اُس کے لئے غنیمت ہے جو پکڑ لے اور اس میں خمس ہے۔

(٢٣٦٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ :سُئِلَ الْحَسَنُ عَنِ السَّفِينَةِ تَغْرَقُ فِي الْبَحْرِ ، فِيهَا مَتَاعٌ لِقَوْمٍ سَبْيٍ؟ قَالَ :مَا أَلْقَى الْبَحْرُ عَلَى سَاحِلِهِ فَهُوَ لِصَاحِبِهِ ، وَمَنْ غَاصَ عَلَى شَيْءٍ فَاسْتَخْرَجَهُ فَهُوَ لَهُ.

(۲۳۶۶۶) حضرت حسن سے دریافت کیا گیا کہ کشتی اگر سمندر میں ڈوب جائے اور اس میں قیدیوں کا سامان ہو؟ فرمایا: جو سمندر خود ساحل پر ڈال دے وہ تو مالک کا ہوگا، اور جو غوطہ لگا کر نکالا جائے تو وہ نکالنے والے کا ہوگا۔

(٢٣٦٦٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي الْبَحْرِ يَطْرَحُ الْمَتَاعَ ، قَالَ: هُوَ بِمَنْزِلَةِ اللُّقَطَةِ ، تُعَرَّفُ.

(۲۳۶۶۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ سمندر اگر سامان باہر پھینک دے تو وہ لقطہ کے مرتبہ میں ہے اُس کا اعلان کیا جائے گا۔

(٥٥٤) فِي اللَّحْمِ يُنْفَخُ فِيهِ لِلْبَيْعِ

گوشت کو فروخت کرنے کے لئے اُس میں پھونک مار کر ہوا بھرنا

(٢٣٦٦٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ غَالِبٍ أَبِي الْهُذَيْلِ، عَنْ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ:أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا يَنْهَى الْقَصَّابِينَ، عَنِ النَّفْخِ. يَعْنِي :فِي اللَّحْمِ.

(٢٣٦٦٨) حضرت کلیب سے مروی ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے قصابوں کو گوشت میں پھونک مار کر ہوا بھرنے سے منع فرمایا۔

(٢٣٦٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الأَحْوَص بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّفْخِ فِي اللَّحْمِ لِلْبَيْعِ.

(٢٣٦٦٩) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کو فروخت کرنے کے لئے اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔

(٥٥٥) فِي الْمُصْحَفِ بِالْمُصْحَفِ مُبَادَلَةً

مصحف کو مصحف کے ساتھ بدلنا

(٢٣٦٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَكْرَهُ الْمُصْحَفَ بِالْمُصْحَفِ مُبَادَلَةً.

(٢٣٦٧٠) حضرت ابراہیم مصحف کو مصحف کے ساتھ بدلنے کو ناپسند نہیں کرتے تھے۔

(٢٣٦٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالْبَدَلِ مُصْحَفٌ بِمُصْحَفٍ.

(٢٣٦٧١) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مصحف کو مصحف سے بدلنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٣٦٧٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْمُصْحَفِ بِالْمُصْحَفِ وَبَيْنَهُمَا عَشَرَةُ دَرَاهِمَ.

(٢٣٦٧٢) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مصحف کا مصحف اور دس درہموں سے تبادلہ کرنا صحیح ہے۔

(٥٥٦) مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَسَّمَ الْمُصْحَفُ فِي الْمِيرَاثِ

جو حضرات میراث میں مصحف (قرآن) کی تقسیم کو ناپسند کرتے ہیں

(٢٣٦٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُقَسَّمُ الْمُصْحَفُ فِي الْمِيرَاثِ ، يَكُونُ لِقُرَّاءِ أَهْلِ الْبَيْتِ.

(٢٣٦٧٣) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وراثت میں قرآن کریم کو تقسیم نہیں کیا جائے گا، وہ گھر کے پڑھنے والوں کے لئے ہوں گے۔

(٥٥٧) فِي الرَّجُلِ يَتَّجِرُ فِي الشَّيْءِ فَلاَ يَرَى فِيهِ مَا يُحِبُّ

کوئی شخص کسی شئی میں تجارت کرے اور اُس میں اپنی پسندیدہ شئی نہ دیکھے

(٢٣٦٧٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَنْ تَجَرَ فِي شَيْءٍ ثَلاَثَ

مَرَّاتٍ فَلَمْ يُصِبْ فِيهِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ.

(۲۳۶۷۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی چیز میں تین بار تجارت کرے، اور اُس کو مطلوبہ نفع (پسندیدہ چیز) نہ ملے تو اُس کو چاہیئے کہ اُس کو غیر کی طرف پھیر دے۔

(٥٥٨) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ فَيَطَؤُهَا

کوئی شخص باندی خرید کر اُس کے ساتھ ہمبستری کرے

(٢٣٦٧٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً ثُمَّ وَطِئَهَا ، أَيَبِيعُهَا مُرَابَحَةً ؟ قَالَ : لاَ ، حَتَّى يُبَيِّنَ.

(۲۳۶۷۵) حضرت موسیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے باندی خرید کر اُس کے ساتھ ہمبستری کر لی تو کیا اس کو مرابحۃً بیع سکتا ہے؟ فرمایا کہ نہیں پہلے وہ بیان کرے پھر بیع مرابحہ کرے۔

(٥٥٩) فِي السَّلاَمِ عَلَى الْخُصُومِ

خصموں کو سلام کرنا

(٢٣٦٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ يُسَلِّمُ عَلَى الْخُصُومِ.

(۲۳۶۷۶) حضرت شریح جھگڑنے والوں کو (اوّلاً) سلام کرتے تھے۔

(٥٦٠) فِي الْمُتَفَاوِضَيْنِ يَرِثُ أَحَدُهُمَا مِيرَاثًا

شریکین میں سے کوئی میراث کا وارث بنے

(٢٣٦٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ سِيرِينَ يَكْرَهُ إِذَا وَرِثَ أَحَدُ الْمُتَفَاوِضَيْنِ شَيْئًا أَنْ يُشْرِكَهُ فِيهِ صَاحِبَهُ.

(۲۳۶۷۷) حضرت ابن سیرین اِس کو ناپسند کرتے تھے کہ شریکین میں سے جب ایک کسی چیز کا وارث بنے تو اُس میں اپنے ساتھی کو شریک کرلے۔

(٥٦١) فِي شِرَاءِ سِهَامِ الْقَصَّابِينَ

قصائیوں کے حصوں کو خریدنا

(٢٣٦٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عن سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ

بِهَامَ الْقَصَّابِينَ قَبْلَ أَنْ تُقَسَّمَ.

(۲۳۶۷۸) حضرت سعید بن المسیب قصابین کے حصوں کو تقسیم سے قبل خریدنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۵۶۲) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْمَمْلُوكَ عَلَى أَنْ يُعْتِقَهُ

کوئی شخص غلام کو اس شرط پر خریدے کہ وہ اس کو آزاد کرے گا

(۲۳۶۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْمَمْلُوكَ عَلَى أَنْ يُعْتِقَهُ فَلاَ يَفْعَلُ ؟ قَالَ :إِنْ أَعْتَقَهُ وَإِلاَّ رَدَّهُ.

(۲۳۶۷۹) حضرت حسن سے اُس کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کسی شخص نے آزادی کی شرط پر غلام خریدا پھر اُس کو آزاد نہیں کیا؟ فرمایا اُس کو آزاد کردے پھر اُس کو واپس کرے۔

(۵۶۳) فِي شَهَادَةِ الْخَصِيِّ

خصی کی گواہی کا بیان

(۲۳۶۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ:أَنَّ عُمَرَ أَجَازَ شَهَادَةَ عَلْقَمَةَ الْخَصِيِّ عَلَى ابْنِ مَظْعُونٍ.

(۲۳۶۸۰) حضرت ابن سیرین سے منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ کی گواہی جو کہ خصی تھے ابن مظعون کے خلاف قبول فرمائی۔

(۵۶۴) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الشَّيْءَ بِالنَّقْدِ ثُمَّ يَشْتَرِيهِ مِنْ صَاحِبِهِ

کوئی شخص نقد ثمن کے بدلے چیز فروخت کرے پھر اُس کو ساتھی سے خرید لے

(۲۳۶۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ يَنْبَغِي أَنْ يَبِيعَ بِدَيْنٍ وَيَشْتَرِيَ بِهِ ، وَلاَ يَبِيعَ بِنَقْدٍ وَيَشْتَرِيَ بِدَيْنٍ ، وَلاَ بَأْسَ أَنْ يَبِيعَ بِدَيْنٍ وَيَشْتَرِيَ بِنَقْدٍ.

(۲۳۶۸۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ادھار بیچ کر ادھار خریدنا صحیح نہیں۔ اسی طرح نقد بیچ کر ادھار خریدنا بھی صحیح نہیں۔ البتہ ادھار بیچ کر نقد خریدنا درست ہے۔

(۵۶۵) فِي الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْعَاشِرِ فَيَسْتَطْعِمُهُ

کوئی شخص عاشر کے پاس سے گذرے اور کھانا طلب کرے

(۲۳۶۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ :أَنَّ مُوَرِّقًا الْعِجْلِيّ كَانَ يَمُرُّ عَلَى الْعَاشِرِ فَيَسْتَطْعِمُهُ.

(۲۳٦۸۲) حضرت ہشام سے مروی ہے کہ حضرت مورق العجلی عاشر کے پاس سے گذرتے تو اس سے کھانا مانگ لیتے۔

(۲۳٦۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُ أَنْ يَسْتَطْعِمَهُ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا إِنْ أَطْعَمَهُ أَنْ يَأْكُلَ.

(۲۳٦۸۳) حضرت حسن کھانا طلب کرنے کو ناپسند کرتے تھے، اور اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ اگر وہ خود کھلادے تو پھر کھالے۔

(۲۳٦۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : أَتَيْنَا سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فِي أَسْفَلِ الْفُرَاتِ فَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبِ الْقَنْطَرَةِ الْعَشَّارِينَ : إِنْ كَانَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَأَطْعِمُونَا ، فَأَطْعَمُونَا ، فَأَكَلَ مَعَنَا.

(۲۳٦۸٤) حضرت حکیم بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر فرات کے قریب ہمارے پاس آئے، پھر عشر والوں کے پاس ایک شخص بھیجا کہ اگر تمہارے پاس کچھ ہے تو ہمیں کھلاؤ، انہوں نے ہمیں کھانا کھلایا اور خود بھی ہمارے ساتھ کھایا۔

(٥٦٦) فِي الرَّجُلِ يَكْسِرُ الطُّنْبُورَ

کوئی شخص باجا توڑ دے

(۲۳٦۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ : أَنَّ رَجُلاً كَسَرَ طُنْبُورًا لِرَجُلٍ ، فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَلَمْ يُضَمِّنْهُ شَيْئًا.

(۲۳٦۸٥) حضرت ابو حصین سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کا باجا توڑ دیا وہ جھگڑا حضرت شریح کے پاس لے گیا، انہوں نے اُس کو ضامن نہیں بنایا۔

(٥٦٧) فِي أَجْرِ الدَّلاَّلِ

دلال کی اجرت کا بیان

(۲۳٦۸٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ وَذَكَرَ عِنْدَهُ أَجْرَ الدَّلاَّلِ.

(۲۳٦۸٦) حضرت ابن سیرین کے پاس دلال کی اجرت کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے اُس کو ناپسند کیا۔

(٥٦٨) الْمَعْرِفَةُ تُؤْخَذُ مِنَ الرَّجُلِ يَبِيعُ الشَّيْءَ

بیع کرتے وقت کوئی علامتی نشان مقرر کرنا

(۲۳٦۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَجَّارِ بْنِ أَبْجَرَ : أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ لِعَلِيٍّ : ذَهَبَ وَاللَّهِ مَالِي ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : أَنْتَ ضَيَّعْته ، أَفَلاَ أَخَذْت مِنْهُ بِمَعْرِفَةٍ.

(۲۳٦۸۷) حضرت حجار سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا خدا کی قسم میرا مال ضائع ہو گیا، حضرت

علی جنی اللہ نے اُس سے فرمایا: تو نے خود ضائع کیا ہے، تو نے اُس سے کوئی علامت کیوں نہ لی۔

(٥٦٩) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ الدَّرَاهِمُ

کسی شخص کے دوسرے پر کچھ دراہم ہوں

(۲۳٦۸۸) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ عَلَى الرَّجُلِ دَرَاهِمُ فَيَأْخُذُهَا وَفِيهَا مُسَمْعِيَّةٌ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَإِنْ كَانَتْ فِضَّةً بَعْدَ أَنْ يَكُونَ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

(۲۳٦۸۸) حضرت حسن سے مروی ہے کہ اگر ایک شخص کے دوسرے پر دراہم ہوں اور وہ دراہم وصول کرے اور اس میں کچھ دراہم نشان زدہ ہوں، تو فرماتے ہیں کہ اگر چہ وہ چاندی ہو کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ وہ وزن کے ساتھ برابر ہوں۔

(۲۳٦۸۹) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْمُسَمْعِيَّةِ.

(۲۳٦۸۹) حضرت محمد ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ اگر کچھ دراہم نشان زدہ ہوں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(٥٧٠) فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ جَارِيَةً فَيَجِدُ بِهَا دُبَيْلَةً

کوئی شخص باندی خریدے پھر اس کے پیٹ پر پھوڑا پائے

(۲۳٦۹۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ: أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ اخْتَصَمَ إِلَيْهِ فِي جَارِيَةٍ وَجَدَ بِهَا الدُّبَيْلَةَ وَهُوَ دَاءٌ قَدِيمٌ يُعْرَفُ أَنَّهُ لَيْسَ مِمَّا يَحْدُثُ ، فَقَضَى بِهِ عَلَى الْبَائِعِ. قَالَ سُفْيَانُ : وَقَوْلُ الضَّحَّاكِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قَوْلِ شُرَيْحٍ : إِذَا كَانَ يَعْرِفُ أَنَّهُ لَيْسَ مِمَّا يَحْدُثُ أَنْ يَرُدَّ وَيُوجِبُ يَمِينَ الْمُشْتَرِي أَنَّهُ لَمْ يَرَهُ قَبْلَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ ، وَلَمْ يَرْضَهُ بَعْدَ مَا رَآهُ.

(۲۳٦۹۰) حضرت ضحاک کے پاس ایک باندی کا جھگڑا لایا گیا جس کو دبیلہ بیماری تھی۔ یہ ایک مشہور بیماری ہے جو اچانک نہیں لگتی تو حضرت ضحاک نے بائع کے خلاف فیصلہ کیا۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک کا قول مجھے حضرت شریح کی بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ جب معلوم ہو جائے کہ وہ نیا نہیں ہے تو وہ واپس کیا جائے گا، اور مشتری سے قسم لی جائے گی کہ اُس نے خریدنے سے قبل اس کو نہیں دیکھا تھا اور دیکھنے کے بعد وہ اس پر راضی نہیں ہے۔

(٥٧١) فِي الرَّجُلِ يُعْطِي لِلإِنْسَانِ الشَّيْءَ فَيَضِيعُ

کوئی شخص کسی کو کچھ دے اور وہ اس سے ضائع ہو جائے تو اس کا بیان

(۲۳٦۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ :أَعْطَانِي إِنْسَانٌ دِينَارًا أَشْتَرِي لَهُ بِهِ بُرًّا ، فَهَلَكَ ، فَقُلْتُ

لِلْحَنَّاطِ :كِلْ مَكَانَهُ فَذَكَرْته لإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ :مَا كَانَ عَلَيْك.

(۲۳۶۹۱) حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے دینار دیا تا کہ میں اُس کے لئے گندم خریدوں، وہ مجھ سے ضائع (ہلاک) ہوگیا، میں نے گندم والے سے کہا کہ اس کی جگہ مجھے اور گندم تول دے، میں نے حضرت ابراہیم سے اِس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: تجھ پر لازم نہیں تھا۔

(۲۳۶۹۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ الْخَيَّاطِ ، قَالَ :أَعْطَتْنِي امْرَأَةٌ دَرَاهِمَ أَشْتَرِي لَهَا بِهَا ، فَهَلَكَ مِنْهَا مِثْقَالٌ ، فَذَكَرْته لإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ :اجْعَلْ مَكَانَهُ.

(۲۳۶۹۲) حضرت عمران الخیاط فرماتے ہیں کہ مجھے ایک خاتون نے دراہم دیئے تا کہ میں اُس کے لئے اُن کے بدلہ کچھ خریدوں، ان میں سے کچھ ضائع ہوگئے، میں نے حضرت ابراہیم سے اُس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اُس کی جگہ (اُس کے بدلہ) دراہم دو۔

(۲۳۶۹۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الرَّسُولِ ضَمَانٌ.

(۲۳۶۹۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ قاصد پر ضمان نہیں ہے۔

(۲۳۶۹٤) حَدَّثَنَا وكيع، عن سفيان، عن جابر، عن القاسم، عن علي وعبد الله، قالا :لَيْسَ عَلَى مُؤْتَمَنٍ ضَمَان.

(۲۳۶۹۴) حضرت علی اور حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جس کے امانت رکھوائی جائے اس پر ضمان نہیں ہے۔

(۲۳۶۹٥) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْمُؤْتَمَنِ غُرْمٌ إِلاَّ أَنْ يُخَالِفَ.

(۲۳۶۹۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ معتمد علیہ پر ضمان نہیں ہے سوائے اُس کے جس کی وہ خلاف کرے۔

(٥٧٢) فِي الرَّجُلِ يَدْفَعُ إِلَى الرَّجُلِ مَالاً مُضَارَبَةً

کسی شخص کا دوسرے کو بطور مضاربت مال دینا

(۲۳۶۹٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ الْمُضَارِبُ لِصَاحِبِهِ :أَنَا أَفْضُلُك عِشْرِينَ دِرْهَمًا ، أَوْ ثَلاَثِينَ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَقُولَ :أَفْضُلُك بِثُلُثٍ ، أَوْ رُبْعٍ ، أَوْ سُدُسٍ.

(۲۳۶۹۶) حضرت حماد اِس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ مضارب اپنے ساتھی سے یوں کہے کہ: میں تجھ سے بیس یا تیس درہم لوں گا، اور اگر وہ یوں کہے کہ میں تجھ سے ثلث، ربع یا سدس زیادہ لوں گا تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۶۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَابْنِ سِيرِينَ :أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا أَنْ يَدْفَعَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ مَالاً مُضَارَبَةً وَيَقُولُ :لَكَ مِنْهَا رِبْحُ أَلْفِ دِرْهَمٍ.

(۲۳۶۹۷) حضرت سعید بن المسیب اور حضرت ابن سیرین اِس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے کو مال مضاربۃ یہ کہہ کر دے کہ اِس میں سے ایک ہزار درہم کا نفع آپ کا۔

(٢٣٦٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذَلِكَ إِلاَّ أَنْ يَجْعَلَ لَهُ ثُلُثًا ، أَوْ رُبُعًا ، أَوْ خُمُسًا.

(۲۳۶۹۸) حضرت حسن ثلث، ربع اور خمس کے علاوہ مضاربت کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(٢٣٦٩٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : رِبْحَ الْمَالِ مَضْمُونٍ ، قَالَ : فَسَّرَهَا : الرَّجُلُ يَأْخُذُ مِنَ الرَّجُلِ مَالاً مُضَارَبَةً وَيَقُولُ : أَضْمَنُ لَكَ ، وَلَكَ نِصْفُ الرِّبْحِ أَوْ ثُلُثُهُ.

(۲۳۶۹۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں، مال مضمون کا نفع کا مطلب یہ ہے کہ: ایک شخص دوسرے سے مال مضاربت یہ کہہ کر لے کہ میں تیرا ضامن ہوں اور نصف یا ثلث نفع تیرا ہے۔

(٥٧٣) فِي الضَّالَّةِ يُنْتَفَعُ مِنْهَا بِشَيْءٍ

(٢٣٧٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعَالِيَةِ، قَالَتْ : كُنْت جَالِسَةً عِنْدَ عَائِشَةَ فَأَتَتْهَا امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنِّي وَجَدْت شَاةً ضَالَّةً فَكَيْفَ تَأْمُرِينِي أَنْ أَصْنَعَ بِهَا ؟ قَالَتْ : عَرِّفِي وَاعْلِفِي وَاحْلُبِي ، ثُمَّ عَادَتْ فَسَأَلَتْهَا ؟ قَالَتْ : تَأْمُرِينِي أَنْ آمُرَكِ أَنْ تَبِيعِيهَا أَوْ تَذْبَحِيهَا ؟ فَلَيْسَ ذَلِكَ لَكِ.

(۲۳۷۰۰) حضرت عالیہ فرماتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ کی خدمت میں بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک خاتون آئی اور عرض کیا اُم المؤمنین! میں نے ایک گمشدہ بکری پائی ہے، آپ مجھے اُس کے ساتھ کیسا معاملہ کرنے کا حکم فرماتی ہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اُس کا اعلان کرواؤ اور اُس کو چارہ ڈالو اور دودھ استعمال کرو، پھر خاتون کچھ عرصہ بعد دوبارہ آئی اور دریافت کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تو مجھے حکم دیتی ہے کہ میں تجھے اس کو فروخت کرنے یا ذبح کرنے کی اجازت دے دوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ بات (کام) تیرے لئے درست نہیں ہے۔

(٢٣٧٠١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : ضَالَّةٌ وَجَدْتهَا ، فَقَالَ : أَصْلِحْ إِلَيْهَا وَانْشُدْ ، فَقَالَ : فَهَلْ عَلَيَّ إِنْ شَرِبْت مِنْ لَبَنِهَا ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ : مَا أَرَى عَلَيْك فِي ذَلِكَ شَيْئًا.

(۲۳۷۰۱) حضرت زید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا آپ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ مجھے ایک گمشدہ اونٹنی ملی ہے، اس کا خیال رکھ اور اس کے بارے میں پوچھ واچھ کرتا رہ، اُس نے عرض کیا کہ اگر میں اُس کا دودھ استعمال کرلوں تو کیا مجھ پر ضمان ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا نہیں خیال کہ اس کے بارے میں تجھ پر کوئی تاوان ہو۔

(٢٣٧٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ لَهُ : وَجَدْت جَمَلاً ضَالاًّ ، أَدَعُهُ يَضْرِبُ فِي إِبِلِي ؟ قَالَ : لاَ.

(۲۳۷۰۲) حضرت سعید بن المسیب سے ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھے ایک گمشدہ اونٹ ملا ہے، کیا میں اُس کو اپنے اونٹوں کے ساتھ گھومنے چھوڑ دوں؟ فرمایا کہ نہیں۔

(۲۳۷۰۳) حَدَّثَنَا جرير ، عن مغيرة ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ :لاَ ربح لمال مضمون. قَالَ تفسير هَذا :الرجل يأخذ من الرجل مالاً مضاربة ، ويقول :أضمن لك ، ولك نصف الربح ، أو ثلثه.

(۲۳۷۰۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں، مال مضمون کے نفع کا مطلب یہ ہے کہ: ایک شخص دوسرے سے مال مضاربۃ یہ کہہ کر لے کہ میں تیرا ضامن ہوں اور نصف یا ثلث نفع تیرا ہے۔

(٥٧٤) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ فَيَجِدُ بِهَا عَيْبًا

کوئی شخص سامان خریدنے کے بعد اُس میں عیب پائے

(۲۳۷۰٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ :فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي السِّلْعَةَ فَيَرَى بِهَا الْعَيْبَ ، ثُمَّ يَعْرِضُهَا عَلَى الْبَيْعِ :لَيْسَ لَهُ أَنْ يَرُدَّهَا.

(۲۳۷۰۴) حضرت عامر اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے سامان خریدنے کے بعد اُس میں عیب پایا، پھر اُس سامان کو فروخت کرنے کے لئے پیش کیا، تو اُس کو اب واپس کرنے کا اختیار حاصل نہیں۔

(۲۳۷۰٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۳۷۰۵) حضرت ابراہیم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۷۰٦) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إذَا عرَضَ الرَّجُلُ السِّلْعَةَ عَلَى الْبَيْعِ بَعْدَ مَا يَرَى الدَّاءَ جَازَتْ عَلَيْهِ.

(۲۳۷۰۲) حضرت شریح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص سامان میں عیب دیکھنے کے بعد اُس کو فروخت کرنے کے لئے پیش کرے تو اُس پر بیع نافذ ہو جائے گی واپس کرنے کا اختیار ختم ہو جائے گا۔

(۲۳۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ السِّلْعَةَ، ثُمَّ وَطِئَهَا ، أَوْ عَرَضَهَا عَلَى الْبَيْعِ بَعْدَ الْعَيْبِ لَزِمَتْهُ.

(۲۳۷۰۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص باندی یا سامان خریدے پھر اُس سے ہمبستری کرے یا اُس کو عیب دیکھنے کے بعد فروخت کرنے کے لئے پیش کردے تو اُس پر بیع لازم ہو جائے گی خیار ختم ہو جائے گا۔

(٥٧٥) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الْبَيْعَ عَلَى أَنْ يَأْخُذَ الدِّينَارَ بِكَذَا

کوئی شخص اس طرح بیع کرے کہ وہ دینار اتنے میں لے گا

(٢٣٧.٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ وَأَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: كَرِهَا أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ عَلَى أَنْ يَأْخُذَ الدِّينَارَ وَكَذَا.

(۲۳۷۰۸) حضرت ابن جعفر ریشیلا اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص اس طرح بیع کرے کہ وہ دینار کو اتنے اتنے میں لے گا۔

(٢٣٧.٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۳۷۰۹) حضرت ابراہیم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٢٣٧١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْبُرَّ بِكَذَا وَكَذَا دِرهمًا، الدِّينَارُ بِعَشَرَةٍ.

قَالَ: وَحَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: لاَ يَصْلُحُ صَفْقَتَانِ فِي صَفْقَةٍ.

(۲۳۷۱۰) حضرت عامر سے مروی ہے کہ اُن سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص گندم اس طرح خریدتا ہے کہ اتنے درہم میں یعنی ایک دینار دس درہم کے ساتھ، فرمایا مجھ سے حضرت مسروق نے حضرت عبداللہ سے بیان کیا ہے کہ ایک صفقہ میں دو صفقے کرنا درست نہیں۔

(٥٧٦) الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ لاَ تَحِيضُ

کوئی شخص ایسی باندی خریدے جس کو حیض نہ آتا ہو

(٢٣٧١١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: لاَ تُرَدُّ الأَمَةُ مِنَ الْحَيْضِ إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

(۲۳۷۱۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر بیع میں شرط نہ لگائی ہو تو پھر باندی کو حیض کی وجہ سے واپس نہیں لٹائے گا۔

(٥٧٧) الرَّجُلُ يَدَّعِي عَلَى الرَّجُلِ أَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةً

کوئی شخص کسی پر مختلف چیزوں کا دعویٰ کرے

(٢٣٧١٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: سَأَلْتُه عَنِ الرَّجُلِ يَدَّعِي عَلَى الرَّجُلِ أَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةً ؟ قَالَ: يُحَلِّفُهُ عَلَى شَيْءٍ شَيْءٍ.

(۲۳۷۱۲) حضرت عامر سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے پر مختلف چیزوں کا دعویٰ کیا ہے؟ فرمایا: وہ ہر ہر چیز پر قسم اُٹھائے گا۔

(٥٧٨) فِي الرَّجُلِ اسْتُودِعَ غَنَمًا فَبَاعَهَا

کوئی شخص بکریوں کو ودیعت کے طور پر لے پھر اُن کو فروخت کر دے

(٢٢٧١٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ : عَنْ رَجُلٍ اسْتُودِعَ غَنَمًا فَتَنَاسَلَتْ عِنْدَهُ فَبَاعَهَا ، قَالَ : عَلَيْهِ قِيمَتُهَا يَوْمَ بَاعَهَا.

(۲۲۷۱۳) حضرت شیبانی ؒ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو بکریوں کو ودیعت کے طور پر لے پھر وہ بکریاں اُس کے پاس زیادہ ہو جائیں (اُن کی نسل بڑھ جائے) اور وہ اُن کو فروخت کر دے، تو اُس پر فروخت کرنے کے دن کی قیمت لازم ہے۔

(٥٧٩) فِي الرَّجُلِ يَلْحَقُهُ الدَّيْنُ فَيُحَطُّ عَنْهُ

کسی شخص پر بہت زیادہ قرضہ چڑھ جائے

(٢٢٧١٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا ، فَكَثُرَ دَيْنُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ ، وَلَيْسَ لَكُمْ إِلاَّ ذَلِكَ. يَعْنِي : الْغُرَمَاءَ.

(مسلم ۱۱۹۱۔ ابو داؤد ۳۴٦۳)

(۲۲۷۱۴) حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دور مُبارکہ میں پھل کی خریداری میں بہت گھاٹا پڑا، اور اُس پر قرضہ بہت زیادہ ہو گیا، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پر صدقہ کرو، لوگوں نے اُس کو صدقہ دیا لیکن پھر بھی اتنے پیسے نہ ہو سکے کہ قرضہ اتر سکے۔ اقدس ﷺ نے پھر آپ نے قرض خواہوں سے کہا کہ جو کچھ مل گیا ہے اسی کو لے لو اور اسی پر اکتفاء کرو۔

(٢٢٧١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَمْعَةُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ مُلاَزِمٌ رَجُلاً فِي أُوقِيَّتَيْنِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ هَكَذَا بِيَدِهِ ، أَيْ ضَعْ عَنْهُ الشَّطْرَ ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : أَدِّ إِلَيْهِ مَا بَقِيَ مِنْ حَقِّهِ.

(بخاری ۴۵۷۔ ابو داؤد ۳۵۹۰)

(۲۲۷۱۵) حضرت کعب بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک شخص کے پاس سے گذرے جو دوسرے کا دو اُوقیہ کا مقروض تھا، آنحضرت ﷺ نے اُس شخص سے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اس سے ایک حصہ کم کر دے، اُس شخص نے عرض کیا کہ ٹھیک ہے اے اللہ کے رسول ﷺ! پھر آپ ﷺ دوسرے سے مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا: اس کا جو باقی حق رہ گیا

ہے وہ اس کو ادا کرو۔

(۲۲۷۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، أَنَّ قَوْمًا لَزِمَهُمْ دُيُونٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَامِلِهِ : أَنْ يُؤَخِّرُوا ثُلُثًا إِلَى الْمَيْسَرَةِ وَيَحُطُّوا ثُلُثًا وَيَجْعَلُوا ثُلُثًا ، فَفَعَلُوا.

(۲۲۷۱۶) حضرت ابوصالح الحنفی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک قوم مقروض ہوگئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کے عامل کو تحریر فرمایا کہ: ایک تہائی قرض کو تمول تک مؤخر کردو، اور ایک تہائی ختم کردو اور ایک تہائی فوراً وصول کرلو، پس انہوں نے اسی طرح کیا۔

(۵۸۰) الرَّجُلُ يَقُولُ لِلرَّجُلِ اشْتَرِ مِنِّي حَتَّى أَقْضِيَكَ

کوئی شخص دوسرے کو یوں کہے: قرضہ کی ادائیگی تک مجھ سے یہ درہم خریدلو

(۲۲۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ : اشْتَرِ مِنِّي هَذَا الدِّينَارَ وَأَقْضِيكَ.

(۲۲۷۱۷) حضرت ابراہیم اِس کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے کو یوں کہے کہ یہ دینار مجھ سے خریدلو۔

(۵۸۱) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ الثَّمَرَةَ بِالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلاَثِ

کوئی شخص دوتین سالوں کے لئے پھلوں کی بیع کرے

(۲۲۷۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ مُعَاوَمَةً.

(۲۲۷۱۸) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے سالوں کے حساب سے کھجوروں کی بیع کرنے کو ناجائز قرار دیا ہے۔

(۲۲۷۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ ، عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ سِنِينَ. (ابوداؤد ۳۳۶۷۔ مسلم ۱۱۷۸)

(۲۲۷۱۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی کئی سالوں کے لئے بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۷۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُعَاوَمَةِ.

(مسلم ۱۱۷۵۔ ابوداؤد ۳۳۹۷)

(۲۲۷۲۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سالوں کے اعتبار سے (یعنی کئی سال کی اکٹھی بیع کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

(۲۳۷۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : وُلِّيتُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُ مَحْمُودَ بْنَ لَبِيدٍ فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : إِنَّ عُمَرَ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَبَاعَ مَالَهُ ثَلاَثَ سِنِينَ.

(۲۳۷۲۱) حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس ﷺ کے صدقات کا ولی بنایا گیا تو میں حضرت محمد بن لبید کے پاس آیا اور اُن سے اِس کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یتیم کا مال تھا، آپ نے اُس کا مال تین سال کے لئے فروخت کیا تھا۔

(۲۳۷۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَكْرَهُ بَيْعَ النَّخْلِ السَّنَتَيْنِ ؟ قَالَ : كَانَ يَكْرَه مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هَذَا.

(۲۳۷۲۲) حضرت منصور سے کہا گیا کہ حضرت ابراہیم دو سال کے لئے کھجور کی بیع کرنے کو ناپسند کرتے تھے؟ حضرت منصور نے فرمایا: وہ تو اس سے بھی آسان چیز کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۳۷۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ سَعد مَوْلَى عُمَرَ : أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، فَبَاعَ عُمَرُ ثَمَرَةَ أَرْضِهِ سَنَتَيْنِ.

(۲۳۷۲۳) حضرت سعد سے مروی ہے کہ حضرت اُسید بن حضیر فوت ہوئے تو اُن کے ذمہ قرضہ تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کی زمین کے پھلوں کو دو سال کے لئے فروخت فرمایا۔

(۵۸۲) فِي الْهِبَةِ يَرْجِعُ فِيهَا

ہبہ دے کر اُس سے رجوع کرنا

(۲۳۷۲٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ قَالَ سُفْيَانُ : لاَ رُجُوعَ فِي هِبَةٍ إِلاَّ عِنْدَ الْقَاضِي.
وَقَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى : يَرْجِعُ دُونَ الْقَاضِي.

(۲۳۷۲۴) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ ہبہ سے رجوع قاضی کے پاس ہی ہوگا، اور حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ وہ قاضی کے علاوہ بھی رجوع کر سکتا ہے۔

(۵۸۳) فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ عِنْدَ الْقَاضِي

کوئی شخص قاضی کے پاس کسی چیز کا اقرار کرے

(۲۳۷۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذْ أَقَرَّ عِنْدَ الْقَاضِي بِشَيْءٍ ثُمَّ كَافَرَ أُخِذَ بِإِقْرَارِهِ إِلاَّ الْحَدَّ.

(۲۳۷۲۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص قاضی کے پاس کسی چیز کا اقرار کرے پھر بعد میں اُس کا انکار کر دے تو حد کے

علاوہ باقی چیزوں میں اقرار کی وجہ سے اس کا مواخذہ ہوگا۔

(۵۸۴) الرَّجُلَيْنِ يَتَدَارَآنِ فِي الشَّيْءِ

دو آدمیوں کا کسی چیز میں اختلاف

(۲۳۷۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ : فِي رَجُلَيْنِ تَدَارَآنِ الشَّيْءَ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : إِنْ حَلَفْتَ ، فَهُوَ لَكَ. قَالَ : إِنْ حَلَفَ فَهُوَ لَهُ.

(۲۳۷۲۶) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دو آدمیوں کا کسی چیز میں اختلاف ہو جائے ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ دے کہ اگر تو نے قسم اُٹھائی تو یہ تیرا، فرمایا اگر اُس نے قسم اٹھالی تو اُس کا ہو جائے گا۔

(۵۸۵) فِي بَيْعِ جُلُودِ النُّمُورِ

چیتے کی کھال کی بیع

(۲۳۷۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ طَاوُسًا يَكْرَهُ بَيْعَ جُلُودِ النُّمُورِ ، وَعِظَامِ الْفِيلِ ، وَشِرَائَهَا.

(۲۳۷۲۷) حضرت محمد بن میسرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاوس سے سنا: وہ چیتے کی کھال کی بیع اور اونٹ کی ہڈیوں کی خرید و فروخت کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۲۳۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا بِبَيْعِ جُلُودِ النُّمُورِ وَشِرَائِهَا.

(۲۳۷۲۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ چیتے کی کھال کی خرید وفروخت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۷۲۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ : أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا بِشِرَاءِ أَنْيَابِ الْفِيَلَةِ ، وَلاَ بِبَيْعِهَا بَأْسًا.

(۲۳۷۲۹) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین ہاتھی دانتوں کی خرید وفروخت کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۳۷۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالتِّجَارَةِ فِي الْعَاجِ.

(۲۳۷۳۰) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہاتھی کے دانتوں کی بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۵۸۶) فِي الْحَائِكِ يُفْسِدُ الثَّوْبَ

پارچہ بافت اگر کپڑا خراب کردے

(۲۳۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : فِي رَجُلٍ دَفَعَ إِلَى نَسَّاجٍ غَزْلاً فَأَفْسَدَهُ ،

قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ يَقُولُ : أَقِمِ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ أَفْسَدَهُ ، فَإِذَا أَقَامَ الْبَيِّنَةَ ، قَالَ لِلنَّسَّاجِ : أَعْطِهِ مِثْلَ غَزْلِهِ.

(۲۲۷۳۱) حضرت ابن سیرین سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے کپڑا بننے والے کو اون دیا لیکن اس نے خراب کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت شریح فرماتے تھے کہ اس بات پر گواہ پیش کرو کہ اُس نے خراب کیا ہے، اگر اس بات پر گواہ گواہی دے دیں تو پارچہ بافی کرنے والے سے کہا جائے گا کہ اس کی اون کی مثل اُس کو اون واپس کر۔

(۲۲۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَلَّمْتُ غَزْلاً لأُمِّي إِلَى نَسَّاجٍ فَأَفْسَدَهُ ، فَسَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ؟ فَقَالَ : يَضْمَنُ.

(۲۲۷۳۲) حضور منصور فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ کی اون ایک پارچہ بافی کرنے والے کو دیا تو اُس نے اُس کو خراب کر دیا، میں نے حضرت ابراہیم سے اُس کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا وہ ضامن ہوگا۔

(۵۸۷) مَنْ قَالَ لاَ يَبِيعُ إِلاَّ مَنْ يَعْقِلُ الْبَيْعَ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ بیع صرف اُسی شخص کی منعقد ہوگی جو بیع کو سمجھتا ہو

(۲۲۷۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ يَبِيعَنَّ بِسُوقِكُمْ إِنْسَانٌ إِلاَّ إِنْسَان يَعْقِلُ الْبَيْعَ.

(۲۲۷۳۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بازار میں صرف وہی شخص بیع کرے جو بیع کو سمجھتا ہو۔

(۵۸۸) فِي الرَّجُلَيْنِ يُودِعَانِ الشَّيْءَ

دو آدمیوں کا کسی کے پاس ایک چیز امانت رکھوانا

(۲۲۷۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : اسْتَوْدَعَ رَجُلاَنِ امْرَأَةً وَدِيعَةً وَقَالاَ لَهَا : لاَ تَدْفَعِيهَا إِلَى وَاحِدٍ مِنَّا حَتَّى نَجْتَمِعَ عِنْدَكِ ، ثُمَّ انْطَلَقَا فَغَابَا ، فَجَاءَ أَحَدُهُمَا إِلَيْهَا فَقَالَ : أَعْطِينِي وَدِيعَتِي فَإِنَّ صَاحِبِي قَدْ مَاتَ ، فَأَبَتْ حَتَّى كَثُرَ اخْتِلاَفُهُ إِلَيْهَا ، ثُمَّ أَعْطَتْهُ ، ثُمَّ جَاءَ الآخَرُ بَعْدُ فَقَالَ : هَاتِي وَدِيعَتِي ، فَقَالَتْ : قَدْ جَاءَ صَاحِبُك فَذَكَرَ أَنَّك قَدْ مِتَّ ، فَأَخَذَ وَدِيعَتَكُمَا مِنِّي ، فَارْتَفَعَا إِلَى عُمَرَ ، فَلَمَّا قَصَّا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ ، قَالَ لَهَا عُمَرُ : مَا أَرَاك إِلاَّ قَدْ ضَمِنْت ، قالَتِ الْمَرْأَةُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، اجْعَلْ عَلِيًّا بَيْنِي وَبَيْنَهُ ، قَالَ لِعَلِيٍّ : اقْضِ بَيْنَهُمَا يَا عَلِيُّ ، قَالَ عَلِيٌّ : هَذِهِ الْوَدِيعَةُ عِنْدِي ، وَقَدْ أَمَرْتُمَاهَا أَلاَّ تَدْفَعَ إِلَى وَاحِدٍ مِنْكُمَا حَتَّى تَجْتَمِعَا عِنْدَهَا ، فَأْتِنِي بِصَاحِبِكَ ، فَلَمْ يُضَمِّنْهَا ، قَالَ : فَرَأَوْا أَنَّهُمَا إِنَّمَا أَرَادَا أَنْ يَذْهَبَا بِمَالِ الْمَرْأَةِ.

(۲۲۷۳۴) حضرت زاذان سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے ایک خاتون کے پاس امانت رکھوانا چاہی اور اُن دونوں نے اُس سے کہا کہ ہم میں سے کسی کو یہ مت دینا مگر جب ہم دونوں ایک ساتھ آجائیں، پھر وہ دونوں چلے گئے اور کہیں غائب ہو گئے، پھر کچھ

عرصہ بعداُن میں سے ایک آیا اور خاتون سے کہا کہ میری امانت میرے حوالے کرو میرا دوست فوت ہو چکا ہے، اُس خاتون نے انکار کیا یہاں تک کہ اُن کا اختلاف بہت زیادہ ہو گیا، پھر خاتون نے اُس کے حوالہ کر دیا، پھر کچھ عرصہ بعد دوسرا آیا اور کہا کہ میری امانت میرے حوالہ کرو، خاتون نے کہا کہ تیرا دوست آیا تھا اور کہہ رہا تھا کہ میرا دوست فوت ہو گیا ہے اور وہ تمہاری امانت مجھ سے لے گیا ہے، وہ دونوں جھگڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مکمل واقعہ سنایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون سے فرمایا: میرا نہیں خیال مگر یہ کہ تو ضامن ہے۔ خاتون نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہمارے درمیان حَکَم بنا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی سے فرمایا: ان کے درمیان فیصلہ کرو، حضرت علی نے فرمایا، یہ امانت میرے پاس ہے، اور تم نے اس عورت کو یہ حکم بھی دیا تھا کہ ہم میں سے کسی کو یہ ودیعت نہیں دینی، جب تک کہ دونوں اکٹھے حاضر نہ ہو جائیں۔ لہٰذا پہلے تو اپنا دوسرا ساتھی لے کر آ۔ آپ نے خاتون کو ضامن نہیں بنایا، راوی فرماتے ہیں کہ لوگوں کا خیال تھا کہ وہ دونوں اس خاتون کا مال لے جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔

(٥٨٩) فِي الشَّرِيكِ

شریک کا بیان

(۲۳۷۳۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ فِي الْمُضَارِبِ يَمُرُّ عَلَى الْعَاشِرِ فَيُهْدِي لَهُ وَيَصْنَعُ لَهُ قَارُورَةً مِنَ الدُّهْنِ، قَالَ يَحْسَبُهُ مِنَ الرِّبْحِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ رِبْحٌ فَمِنْ رَأْسِ الْمَالِ، قَالَ: يُصَانِعُ بِالْمَالِ عَنِ الْمَالِ.

(۲۳۷۳۵) حضرت ابراہیم اس مضارب کے متعلق، جو عاشر کے پاس سے گذرے تو اس کو ہدیہ پیش کرے اور تیل کی شیشی کو تحفے میں دے، فرماتے ہیں کہ اس خرچہ کو وہ نفع میں سے شمار کرے گا اور اگر نفع نہ ہو تو رأس المال میں سے نکال لے گا۔

(٥٩٠) فِي الرَّجُلِ بَاعَ أُمَّ وَلَدِهِ

آدمی کا اپنی ام ولد کو فروخت کرنا

(۲۳۷۳٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ :فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ سُرِّيَّةً قَدْ وَلَدَتْ مِنْهُ فَيَشْتَرِيهَا رَجُلٌ فَيَقَعُ عَلَيْهَا فَتَلِدُ مِنْهُ أَيْضًا ، قَالَ :تُرَدُّ إلَى الأَوَّلِ ، وَيَكُونُ لَهَا صَدَاقُ مِثْلِهَا ، وَيَكُونُ وَلَدُهَا من الآخَرِ بِمَنْزِلَتِهَا يُعْتَقُونَ بِعِتْقِهَا ، وَيَأْخُذُ الآخَرُ ثَمَنَهَا مِنَ الأَوَّلِ ، فَإِنْ كَانَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَلِمَ أَنَّهُ لاَ يَصْلُحُ عُوقِبَ ، فَإِنْ عَلِمَا كِلاَهُمَا عُوقِبَا.

(۲۳۷۳٦) حضرت حماد سے مروی ہے کہ اگر ایک آدمی اپنی ام ولد کو بیچ دے پھر خریدنے والا بھی اس سے وطی کرلے اور وہ باندی اس دوسرے کے پاس ایک اور بچہ جن دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ باندی پہلے شخص کو واپس کی جائے گی۔ باندی کو

مہر مثلی گا، اور اس کا دوسرا بچہ بھی اس کی طرح غلام شمار ہوگا اور مال کے آزاد ہونے سے وہ بھی آزاد ہو جائے گا اور دوسرا آدمی اول سے باندی کی دی ہوئی قیمت وصول کرے گا پھر اگر کسی ایک کو معلوم تھا کہ یہ درست نہیں ہے تو اس کو سزا دی جائے گی اور اگر دونوں جانتے تھے تو دونوں سزا کے حق دار ہیں۔

(۵۹۱) رَجُلٌ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ مَتَاعًا

کوئی شخص کسی سے سامان خریدے

(۲۳۷۳۷) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :فِي رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ مَتَاعًا فَوَضَعَهُ عِنْدَهُ ، فَبَاعَهُ الْمُبْتَاعُ ، قَالَ :الرِّبْحُ لِلأَوَّلِ.

(۲۳۷۳۷) حضرت محمد اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس نے دوسرے کو کچھ فروخت کیا، پھر وہ سامان اُسی کے پاس رکھوا دیا اور اُس کو مشتری نے آگے فروخت کر دیا تو فرمایا منافع پہلے کا ہوگا۔

(۲۳۷۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ :فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ مَتَاعًا ، فَذَهَبَ يَجِيءُ بِحَمَّالٍ يَنْقُلُهُ، فَوَجَدَ صَاحِبَهُ قَدْ بَاعَهُ ، قَالَ :إِنْ وَجَدَ شَيْئًا بِعَيْنِهِ أَخَذَهُ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ ذَهَبَ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ فَلاَ شَيْءَ لَهُ ، وَرِبْحُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ.

(۲۳۷۳۸) حضرت حماد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے سامان خریدا، پھر سامان اٹھانے والے کو لینے چلا گیا تا کہ اُس کو منتقل کرے، پھر جب واپس آیا تو اُس کا ساتھی اُس کو آگے فروخت کر چکا تھا تو فرمایا کہ اگر بعینہ وہی چیز مل جائے تو اس سے لے لے۔ اور اگر دوسرا خریدنے والا لے جا چکا ہے اور اب وہ چیز نہیں مل سکتی تو اس پہلے مشتری کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ اور نفع بائع کا ہوگا اُسی کے مثل چیز پائے تو اُس سے وصول کرے، اور اگر وہ لے جا چکا تھا اور اس پر قادر نہ تھا تو اُس کے لئے کچھ نہیں ہے، اور منافع فروخت کرنے والے کا ہوگا۔

(۲۳۷۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :شَهِدْتُ الْحَكَمَ سَأَلَ إِبْرَاهِيمَ فَلَمْ يُجِبْهُ عَنْهُ.

(۲۳۷۳۹) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حکم کے پاس حاضر تھا حضرت ابراہیم سے انہوں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو اُن کو جواب نہیں دیا گیا۔

(۵۹۲) فِي الرَّجُلِ يَرْهَنُ الرَّهْنَ ، عَلَى مَنْ نَفَقَتُهُ ؟

کوئی شخص رہن رکھوائے تو رہن کا نفقہ (خرچہ) کس پر ہے؟

(۲۳۷۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرَّهْنُ يُرْكَبُ إذَا كَانَ مَرْهُونًا ، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إذَا كَانَ مَرْهُونًا ، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ. (بخاری ۲۵۱۱۔ ابو داؤد ۳۵۲۱)

(۲۳۷۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رہن رکھی ہوئی چیز پر سوار ہوا جائے گا اور دودھ پیا جائے گا، اور جس نے دودھ پیا اور سواری کی اُس پر اُس کا نفقہ ہے۔

(۲۳۷٤۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي عَبْدٍ رُهِنَ ، قَالَ :نَفَقَتُهُ عَلَى الرَّاهِنِ.

(۲۳۷۴۱) حضرت شعبی سے رہن والے غلام کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا اُس کا نفقہ راہن پر ہے۔

(۲۳۷٤۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :نَفَقَةُ الرَّهْنِ عَلَى الرَّاهِنِ.

(۲۳۷۴۲) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ رہن کا نفقہ راہن پر ہے۔

(۲۳۷٤۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ:سَمِعْتُ حَسَنَ بْنَ صَالِحٍ ، قَالَ:نَفَقَةُ الرَّهْنِ عَلَى الْمُرْتَهِنِ لأَنَّهُ فِي ضَمَانِهِ. وَقَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ :عَلَى الرَّاهِنِ.

(۲۳۷۴۳) حضرت حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ رہن کا نفقہ مرتہن پر ہے کیونکہ وہ اُس کی ضمان میں ہے اور حضرت ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ نفقہ راہن پر ہے۔

(۲۳۷٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :سَأَلْتُ شَرِيكًا :عَلَى مَنْ نَفَقَةُ الْحَيَوَانِ إذَا كَانَ رَهْنًا ؟ قَالَ :عَلَى الرَّاهِنِ.

(۲۳۷۴۴) حضرت یحییٰ بن آدم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریک سے دریافت کیا کہ اگر حیوان کو رہن رکھوایا جائے تو نفقہ کس پر ہوگا؟ فرمایا راہن پر۔

(۲۳۷٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ رَجُلٍ أَشْتَرِي مِنْهُ طَعَامًا فَيُعْطِينِي بَعْضَهُ ثُمَّ يُقْطَعُ بِهِ فَلاَ يَجِدُ مَا يُعْطِينِي فَيَقُولُ :بِعْنِي مِنْ طَعَامِكَ حَتَّى أُعْطِيَك ؟ قَالَ :لاَ تَقْرَبَنَّ هَذَا ، هَذَا الرِّبَا الصَّرَاحِيَةُ.

(۲۳۷۴۵) حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ میں نے ایک شخص سے گندم خریدی، پھر اُس نے مجھے کچھ دیا، پھر اس کے پاس طعام ختم ہوگیا۔ اس کے پاس کچھ بھی نہ تھا جو مجھے دے سکتا۔ اُس نے کہا اپنی گندم میں سے مجھے فروخت کر دے تا کہ میں تجھے (تیرا باقی حصہ) دے دوں؟ حضرت ابو جعفر نے فرمایا: اِس کے قریب بھی مت جانا یہ کھلا سود ہے۔

(٥٩٣) فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الدَّارَ يُؤَجِّرُ بِأَكْثَرَ

کوئی شخص کرایہ پر لے کر اُس سے زیادہ کرایہ پر آگے دے دے تو اُس کا حکم

(٢٣٧٤٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :فِي رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَآجَرَهُ بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهُ ، قَالَ الْفَضْلُ لِلأَوَّلِ.

(۲۳۷۴۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو مزدور کرایہ پر لے کر اُس سے زیادہ کرایہ پر آگے دے دے تو زیادتی پہلے کو ملے گی۔

(٢٣٧٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۳۷۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٣٧٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي الرَّجُلِ يَسْتَكْرِي الْبَيْتَ فَيُكْرِيهِ بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهُ ، قَالَ :يَرُدُّ الْفَضْلَ.

(۲۳۷۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کرایہ پر مکان لے کر اُس سے زیادہ کرایہ پر آگے دے دے تو زیادتی کو واپس کر دیا جائے گا۔

(٢٣٧٤٩) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ :فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الدَّارَ فَيُؤَجِّرُهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهَا ، فَرَخَّصَ فِيهِ اثْنَانِ ، وَكَرِهَهُ اثْنَانِ.

(۲۳۷۴۹) حضرت سعید بن المسیب ، حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص مکان کرایہ پر لے کر اُس سے زیادہ قیمت میں کرایہ پر دے دے تو ان حضرات میں سے دو نے اِس کی اجازت دی ہیں اور دو نے اِس کو ناپسند کیا۔

(٢٣٧٥٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تَأْخُذَنَّ فَضْلاً مِنْ دَابَّةٍ تَسْتَأْجِرُهَا ، وَلاَ بَيْتٍ.

(۲۳۷۵۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ گھر یا جانور جو کرایہ پر لیا ہے اُس پر زیادتی وصول مت کرو۔

(٢٣٧٥١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، أَنَّهُ قَالَ :إِذَا اسْتَأْجَرْت غُلاَمًا ، أَوْ دُكَانًا فَلاَ تُؤَجِّرْهُ بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرْته.

(۲۳۷۵۱) حضرت ایاس بن معاویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم دکان یا غلام کرایہ پر لو تو جتنا کرایہ لیا ہے اُس سے زیادہ کرایہ پر

مت دو۔

(۲۲۷۵۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ:حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ یَکْرَهُ أَنْ یَسْتَأْجِرَ الرَّجُلُ الشَّیْءَ فَیُؤَاجِرَهُ بِأَکْثَرَ مِنْ أُجْرَةٍ.

(۲۲۷۵۲) حضرت شہر بن حوشب اِس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی کوئی چیز کرایہ پر لے کر زیادہ کرایہ پر آگے دے دے۔

(۲۲۷۵۳) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ ، عَنِ الرَّبِیعِ ، عَنْ عِکْرِمَةَ ، قَالَ :هُوَ حَرَامٌ.

(۲۲۷۵۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ یہ حرام ہے۔

(۲۲۷۵٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ :هُوَ رِبًا.

(۲۲۷۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ یہ سود ہے۔

(۲۲۷۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، قَالَ :سَأَلْته عَنِ الرَّجُلِ یَسْتَأْجِرُ الشَّیْءَ فَیُؤَاجِرَهُ بِأَکْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهُ ، فَلَمْ یَرَ بِهِ بَأْسًا ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ عَنْهُ بَعْدُ فَکَرِهَهُ.

(۲۲۷۵۵) حضرت زہری سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ کوئی شخص کرایہ پر چیز لے کر اُس سے زیادہ کرایہ پر آگے دے سکتا ہے؟ انہوں نے اِس میں کوئی حرج نہ سمجھا، پھر بعد میں میں نے دوبارہ ان سے دریافت کیا تو انہوں نے اِس کو ناپسند کیا۔

(۲۲۷۵٦) حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَیُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَیْمُونَ :أَنَّهُ کَرِهَهُ.

(۲۲۷۵۶) حضرت میمون بھی اِس کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۲۲۷۵۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ :أَنَّهُ کَرِهَ أَنْ یَسْتَأْجِرَ الرَّجُلُ الدَّارَ ، ثُمَّ یُؤَاجِرها بِأَکْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهَا.

قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِیمَ :فَإِنْ آجَرَهَا بِأَکْثَرَ لِمَنْ یَکُونُ الأَجْرُ ؟ قَالَ :لِصَاحِبِهَا.

(۲۲۷۵۷) حضرت ابراہیم اِس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی کرایہ پر مکان لے کر پھر زیادہ کرایہ پر دے دے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا کہ اگر وہ زیادہ کرایہ پر دے دے تو کرایہ کس کا ہوگا؟ فرمایا اُس کے مالک کا۔

(۲۲۷۵۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، عَنْ یُونُسَ بْنِ عُبَیْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ :أَنَّهُ کَرِهَهُ.

(۲۲۷۵۸) حضرت ابن سیرین اِس کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۲۲۷۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :کَانَ أَصْحَابُنَا الْکُوفِیُّونَ یَکْرَهُونَهُ وَیَقُولُونَ :لَمْ نَشْتَرِ وَلَمْ نَبِعْ ؟ فَبِأَیِّ شَیْءٍ نَأْکُلُ مَالَهُ ؟!.

(۲۲۷۵۹) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے کوفہ کے اصحاب اِس کو ناپسند فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ نہ ہم خریدیں اور نہ فروخت کریں؟ پھر ہم کس طرح اس کا مال کھائیں گے؟

(۲۲۷۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ إِذَا اسْتَأْجَرَ الرَّجُلُ الشَّيْءَ أَنْ يُؤَاجِرَهُ بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهُ.

(۲۲۷۶۰) حضرت سعید بن المسیب اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص کرایہ پر چیز لے کر پھر اُس سے زیادہ کرایہ پر دے دے۔

(۲۲۷۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : كَانَ هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ يَقْضِي : مَنِ اسْتَأْجَرَ شَيْئًا ثُمَّ آجَرَهُ بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهُ بِهِ ، أَنَّ ذَلِكَ الْفَضْلَ لِرَبِّهِ.

(۲۲۷۶۱) حضرت عوف فرماتے ہیں کہ حضرت ہشام بن ھبیرہ فیصلہ فرماتے تھے کہ جو شخص کرایہ پر چیز لے کر آگے زیادہ کرایہ پر دے دے تو زیادتی سود ہے۔

(۲۲۷۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَ حَدِيثِ وَكِيعٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ.

(۲۲۷۶۲) حضرت منصور سے اسی طرح مروی ہے۔

(۵۹۴) مَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ إِذَا عَمِلَ فِيهِ بِشَيْءٍ

جو حضرات فرماتے ہیں اگر اس میں کچھ کام کر دے تو پھر اس کی اجازت ہے

(۲۲۷۶۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ وَالْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَكْتَرِي الإِبِلَ ، ثُمَّ يُكْرِيهَا بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهَا ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ إِذَا عَمِلَ فِيهَا بِنَفْسِهِ ، أَوِ اكْتَرَى فِيهَا أَجِيرًا.

(۲۲۷۶۳) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی اور حضرت حکم سے دریافت کیا کہ آدمی اونٹ کرایہ پر لے پھر اُس سے زیادہ کرایہ پر دے دے؟ فرمایا اگر اُس نے خود اُس میں کام کیا ہو یا اس میں اجیر کرایہ پر لیا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۷۶۴) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اكْتَرَى إِبِلاً فَأَكْرَاهَا بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ ؟ قَالَ : فَتَرَدَّدَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ : مَا أَرَى بِهِ بَأْسًا فِي رَأْيِي.

(۲۲۷۶۴) حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص اونٹ کرایہ پر لے کر اُس سے زیادہ کرایہ پر دے دے؟ آپ ایک لحہ خاموش رہے پھر فرمایا میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۲۷۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ إِذَا اكْتَرَيْتَ بَيْتًا أَنْ تُكْرِيَهُ بِأَكْثَرَ مِنْ أَجْرِهِ.

(۲۲۷۶۵) حضرت طاؤس فرماتے ہیں اگر آپ گھر کرایہ پر لے کر اُس سے زیادہ کرایہ پر دے دیں تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۲۷۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هُبَيْرَةَ : أَنَّهُ كَرِهَهُ إِلاَّ أَنْ يَسْتَعْمِلَ ، أَوْ يَسْكُنَ فِي الدَّارِ ،

أَوْ يَسْكُنَ بَعْضَهَا.

(۲۳۷۶۶) حضرت ہشام بن ہبیرہ اس کو ناپسند فرماتے تھے، الا یہ کہ اس میں کوئی کام کرے یا پھر خود بھی اس گھر میں یا اس کے کچھ حصہ رہائش اختیار کرے۔

(۲۳۷۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :إذَا اسْتَأْجَرَ الرَّجُلُ الدَّارَ فَآجَرَ بَعْضَهَا وَأَسْكَنَ بَعْضَهَا ، قَالَ :لاَ بَأْسَ.

(۲۳۷۶۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر گھر کرایہ پر لے کر پھر کچھ حصہ میں خود رہے اور کچھ کرایہ پر دے دے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۳۷۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ :أَنَّهُ كَرِهَهُ إلاَّ أَنْ يُصْلِحَ فِيهَا شَيْئًا.

(۲۳۷۶۸) حضرت عامر اس کو ناپسند فرماتے ہیں مگر یہ کہ اس میں کام کرے۔

(۲۳۷۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الرَّبِيعُ وَمُبَارَكٌ وَأَبُو هِلاَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَأْجِرَ الرَّجُلُ الشَّيْءَ ، ثُمَّ يُؤَاجِرَهُ بِأَكْثَرَ.

(۲۳۷۶۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ آدمی کرایہ پر کوئی چیز لے کر اس سے زیادہ کرایہ پر دے دے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۳۷۷۰) حَدَّثَنَا ابن علية ، عن ليث ، عن عطاء ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْساً أَنْ يَسْتَأْجِرَ الرَّجُل الْبَيْتَ ، ثُمَّ يُؤَجِّرَه بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهُ بِهِ.

(۲۳۷۷۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ آدمی کرایہ پر کوئی چیز لے کر اس سے زیادہ پر کرایہ پر دے دے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۳۷۷۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :إذَا دُفِعَ إلَيْهِ إزْمِيلٌ ، أَوْ مَرٌّ فَوَاجَرَهُ بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهُ بِهِ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۳۷۷۱) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر ہتھوڑے اور پھاوڑے وغیرہ سے کوئی کام شروع کر دے تو پھر کرایہ سے زیادہ کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۳۷۷۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُؤَاجِرَ الأَجِيرَ أَوِ الشَّيْءَ بِأَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْجَرَهُ.

(۲۳۷۷۲) حضرت مکحول اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ اجیر یا کسی اور چیز کو زیادہ اجرت پر آگے دینا جائز ہے۔

(۵۹۵) فِي التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْغِلْمَانِ

دو غلاموں کے درمیان اختیار

(۲۳۷۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ :التَّخْيِيرُ بَيْنَ الْغِلْمَانِ حُكْمٌ.

(۲۳۷۷۳) دو غلاموں کے درمیان اختیار دینا حکم ہے۔

(۲۳۷۷٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ بُكَيْرِ الضَّخْمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : هُوَ حُكْم.

(۲۳۷۷۴) حضرت علی فرماتے ہیں کہ یہ حکم ہے۔

(۵۹٦) فِي الرَّجُلِ يُعْطِي الرَّجُلُ الدَّابَّةَ فَيَقُولُ اعمل عليها

اگر ایک آدمی دوسرے کو سواری دے اور کہے کہ اس پر کام کرو تو کیا حکم ہے؟

(۲۳۷۷٥) حَدَّثَنَا هشيم ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ. وَمُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُعْطِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ الدَّابَّةَ ، أَوِ الْغُلاَمَ ، أَوِ الْبَيْتَ فَيَقُولُ : مَا كَسَبْتَ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَك.

(۲۳۷۷۵) حضرت حسن اور حضرت ابراہیم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا کہ کوئی آدمی دوسرے کو سواری غلام یا گھر دے اور کہے کہ اس کی آمدنی ہم دونوں میں تقسیم ہوگی۔

(۵۹۷) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الإِصْطَبْلُ فَيُسَمِّيهِ بِاسْمٍ

اگر ایک آدمی کا اصطبل ہو اور اس کا کوئی نام رکھے

(۲۳۷۷٦) حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قِيلَ لَهُ : إنَّ نَاسًا مِنَ النَّخَّاسِينَ وَأَصْحَابِ الدَّوَابِّ يُسَمِّي أَحَدُهُمْ اصطبل دَوَابِّهِ : خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ ! ثُمَّ يَأْتِي السُّوقَ فَيَقُولُ : جَائَتْ مِنْ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ ، قَالَ : فَكَرِهَ ذَلِكَ إبْرَاهِيمُ.

(۲۳۷۷٦) حضرت ابراہیم سے دریافت کیا گیا کہ ایک مویشی فروش نے اپنے اصطبل کا نام خراسان یا بجستان رکھا۔ وہ بازار آکر کہتا ہے کہ میں یہ جانور خراسان یا بجستان سے لایا ہوں اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۵۹۸) فِي بَيْعِ الْبَلَحِ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ

کھجوروں کے پکنے سے پہلے ان کی بیع کا حکم

(۲۳۷۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِبَيْعِ الْبَلَحِ لِمَنْ يَصْرِمُهُ حَتَّى يَشْتَرِيَهُ.

(۲۳۷۷۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر خریدتے وقت کچی کھجوریں کاٹ لے تو ان کی بیع میں کوئی حرج نہیں۔

(۵۹۹) الرّجل يستأجر على الميتةِ

مردار کو اٹھانے کی اجرت لے

(۲۳۷۷۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ الْمَيْتَةَ إلَى مَنْ يَسْتَحِلُّ أَكْلَهَا ، وَلاَ

يَرَى بَأْسًا أَنْ يَسْتَأْجِرَ عَلَيْهَا مَنْ يَنْقُلُهَا عَنْه.

(۲۳۷۷۸) حضرت ابراہیم اِس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی مردار چیز کو اس شخص کی طرف اٹھا کر لے جائے۔ جو اِس کے کھانے کو حلال سمجھتا ہے، اور اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ ایسی جگہ سے اٹھا کر لے جانے کی اجرت لے۔

(٦٠٠) فِي الرَّجلِ يشترِي البيع إلى كذا و كذا

کوئی شخص اتنی اتنی مدت کے لئے بیع کرے

(۲۳۷۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ اشْتَرَى بَيْعًا إِلَى شَهْرٍ بِكَذَا ، وَإِلَى شَهْرَيْنِ بِكَذَا ، فَاسْتُهْلِكَ الْبَيْعَ ، قَالَ :لَهُ أَوْكَسُ الثمنين إِلَى أَبْعَدِ الأَجَلَيْنِ.

(۲۳۷۷۹) حضرت ابراہیم اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو بیع کو ایک مہینے تک کے لئے اتنے میں اور دو مہینے تک کے لئے اتنے میں خریدے، پھر بیع ہلاک ہو جائے، فرمایا اُس پر دونوں ثمنوں میں سے جو کم ہے وہ لازم ہے اور اس کے لیے اقل قیمت لمبی مدت کے لیے ہے۔

(۲۳۷۸۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ إِلَى أَجَلَيْنِ فَلَهُ أَقَلُّ الثمنين إِلَى أَبْعَدِ الأَجَلَيْنِ.

(۲۳۷۸۰) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ جو دو بیع کرے دو وقتوں تک کے لئے، اُس پر اقل ثمن لمبی مدت کے لئے ہے۔

(٦٠١) الرَّاعِي عليهِ ضمانٌ

چرواہے پر ضمان

(۲۳۷۸۱) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ الرَّاعِيَ إِلاَّ مِنْ مَوْتٍ.

(۲۳۷۸۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ چرواہا ضامن ہوگا مگر یہ کہ جانور مر جائیں۔

(۲۳۷۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّاعِي يُضَمَّنُ إِذَا كَانَ أَجِيرًا ؟ قَالَ :لاَ.

(۲۳۷۸۲) حضرت عامر سے دریافت کیا گیا کہ اگر چرواہا مزدور ہو تو کیا وہ ضامن ہوگا؟ فرمایا کہ نہیں۔

(۲۳۷۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :يُضَمَّنُ الرَّاعِي.

(۲۳۷۸۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ چرواہا ضامن ہوگا۔

(۲۳۷۸٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الرَّاعِي ضَمَانٌ.

(۲۳۷۸٤) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ چرواہے پر ضمان نہیں ہے۔

(۲۳۷۸۵) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْب ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لاَ يَضْمَنُ الرَّاعِي.

(۲۳۷۸۵) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ چرواہا ضامن نہیں ہوگا۔

(۲۳۷۸٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الرَّاعِي ضَمَانٌ.

(۲۳۷۸٦) حضرت زہری سے بھی یہی مروی ہے۔

(۲۳۷۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَا رَأَيْت شُرَيْحًا قَطُّ إلاَّ وَهُوَ يُضَمِّنُ الأَجِيرَ ، إلاَّ رَجُلاً اسْتَأْجَرَ رَجُلاً يَعْلِفُ لَهُ بَغْلَتَيْنِ حَشِيشًا ، فَشَرَدَتْ إحْدَاهُمَا ، فَلَمْ يُضَمِّنْهُ.

(۲۳۷۸۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح کو کبھی بھی نہیں دیکھا تھا، مگر انہوں نے اجیر کو ضامن بنایا، سوائے ایک شخص کے کہ اس نے دوسرے سے دو خچروں پر گھاس ادھار لیا، پھر اُن میں سے ایک بھاگ گیا پس انہوں نے اُس کو ضامن نہیں بنایا۔

(۲۳۷۸۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يَضْمَنُ الرَّاعِي ، إذَا كَانَ يَرْعَى لهذا ولهذا ، فإن كان يرعى لَكَ وَحْدَكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ.

(۲۳۷۸۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر چرواہا کئی لوگوں کا ہوتو پھر وہ ضامن ہوگا، اور اگر صرف تمہارا چرواہا ہوتو پھر اُس پر ضمان نہیں ہے۔

(۲۳۷۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ يَضْمَنُ الرَّاعِي.

(۲۳۷۸۹) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ چرواہا ضامن نہیں ہوگا۔

(٦٠٢) فِي الشَّهادةِ عِندَ الإِمامِ الجائِرِ

ظالم بادشاہ کے پاس گواہی دینا

(۲۳۷۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :لَوْ رَأَيْت رَجُلاً شَجَّ رَجُلاً ، فَدَعَانِي إلَى إمَامٍ جَائِرٍ أَشْهَدُ لَهُ :مَا شَهِدْتُ لَهُ.

(۲۳۷۹۰) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ اگر میں دیکھوں کسی شخص کو دوسرے نے مار کر زخمی کر دیا ہے، پھر وہ مجھے ظالم بادشاہ کے پاس اس لئے بلائے کہ میں اُس کے لئے گواہی دوں تو میں اُس کے لئے گواہی نہیں دوں گا۔

(٦٠٣) فِي الوَصِيِّ يتّهم

وصی متہم ہو جائے

(۲۳۷۹۱) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ:أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ، قَالاَ:إذَا اتُّهِمَ الْوَصِيُّ اُسْتُحْلِفَ.

(۲۳۷۹۱) حضرت شعبی اور حضرت حکم فرماتے ہیں کہ اگر وصی متہم ہو جائے تو اُس سے قسم لی جائے گی۔

(٦٠٤) فِي الرّجلينِ يكون بينهما سِلعةٌ

دو آدمیوں کا مشترکہ سامان ہو

(۲۳۷۹۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ :فِي رَجُلَيْنِ كَانَتْ بَيْنَهُمَا أَمَةٌ اشْتَرَيَاهَا بِأَرْبَعِينَ دِينَارًا ، فَأَرَادَا أَنْ يَبِيعَاهَا مُرَابَحَةً ، فَأُعْطِيَا بِهَا خَمْسِينَ دِينَارًا ، فَاقْتَوَاهَا أَحَدُهُمَا ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَبِيعَهَا مُرَابَحَةً ، قَالَ :يَبِيعُهَا عَلَى خَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ دِينَارًا ، تِلْكَ الْخَمْسَةُ رِبْحُهَا نَفْسُهُ.

(۲۳۷۹۲) حضرت حماد سے مروی ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان ایک باندی مشترک تھی، جو انہوں نے چالیس دینار میں خریدی تھی، پھر انہوں نے اُس کو مرابحۃً فروخت کرنے کا ارادہ کیا، اُن کو پچاس دینار ملے، پھر ان میں سے ایک نے اُس کو خود خرید لیا، پھر اگر وہ مرابحۃً فروخت کرنا چاہے تو وہ پینتالیس دینار میں فروخت کرے گا اور وہ پانچ دینار اُس کا نفع ہوگا۔

(٦٠٥) فِي الرّجلِ يتصدّق على أمّهِ بجارِيةٍ

کوئی شخص اپنی والدہ کو باندی دے

(۲۳۷۹۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ :أَنَّ رَجُلاً تَصَدَّقَ عَلَى أُمِّهِ بِجَارِيَةٍ ، ثُمَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ، فَسَاقَهَا إِلَى امْرَأَتِهِ ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ لأُمِّهِ :إِنَّ ابْنَكَ لَمْ يَهَبْكِ صَدَقَتَهُ.

(۲۳۷۹۳) حضرت حارث سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی والدہ کو باندی ہبہ کی، پھر اُس نے خاتون سے شادی کی اور اُس کو اپنی بیوی کو دے دیا، پھر وہ اپنا جھگڑا حضرت شریح کے پاس لے گئے، حضرت شریح نے اُس کی والدہ سے فرمایا: بے شک تیرے بیٹے نے تجھے اپنا صدقہ ہبہ نہیں کیا تھا۔

(۲۳۷۹٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُهَا لأُمِّهِ ، إِلاَّ أَنْ يَأْتِيَ بِبَيِّنَةٍ أَنَّهُ أَصْدَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَيْهِ.

(۲۳۷۹۴) حضرت ابراہیم نے باندی کو والدہ کی ملکیت قرار دیا مگر یہ کہ وہ اِس پر گواہ لے آئے کہ اُس نے صدقہ (ہبہ) کرنے سے قبل مہر میں دیا تھا۔

(٦٠٦) فِي الرّجلينِ يختلِفانِ فِي الشّيءِ

دو آدمیوں کا کسی چیز میں اختلاف ہو جائے

(۲۳۷۹٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي رَجُلَيْنِ تَدَارَآ فِي مَالٍ كَانَ بَيْنَهُمَا ، فَوَضَعَاهُ

عَلَى يَدَيْ عَدْلٍ ، قَالَ : فَالْمَالُ عَلَى حَالِهِ عِنْدَ الْعَدْلِ حَتَّى يُقِيمَ أَحَدُهُمَا الْبَيِّنَةَ.

(۲۳۷۹۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ اُن دو شخصوں کے متعلق فرماتے ہیں جن کا مال سے متعلق اختلاف ہوگیا، انہوں نے وہ مال ایک عادل کے پاس رکھوادیا، فرمایا، مال اُسی حالت میں عادل کے قبضہ میں رہے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایک گواہ پیش کردے۔

(٦٠٧) فِي الْقَوْمِ يَتَرَاضَوْنَ بِالشَّيْءِ بَيْنَهُمْ

قوم اگر کسی شے کے بارے میں باہمی اتفاق کرلیں

(٢٣٧٩٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : جَائَهُ قَوْمٌ يَخْتَصِمُونَ مِنَ الْغَزَّالِينَ فَقَالُوا : سُنَّتُنَا فِيمَا بَيْنَنَا ، فَقَالَ : سُنَّتُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ.

(۲۳۷۹۶) شریح کے پاس ایک قوم جھگڑا لے کر آئی جو کپڑا کاتتے تھے۔ کہنے لگے کہ ہمارا طریقہ وہی ہے جو ہمارے درمیان مقرر ہے، فرمایا تمہارا طریقہ وہی ہے جو تمہارے درمیان ہے۔

(٦٠٨) الرَّجل يعتق بِالفارِسيَّةِ

کوئی شخص فارسی کے الفاظ سے غلام کو آزاد کرے

(٢٣٧٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ الْغَطَفَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّ أُمَّ وَلَدٍ قَالَتْ لِسَيِّدِهَا : رَقِّص صَبِيَّك إِذَا بَكَى عَلَيْك ، وَقُلْ : مَادرتو آزاد ، قَالَ الشَّعْبِيُّ : إِنْ كَانَ لاَ يَدْرِي مَا الْفَارِسِيَّةُ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۲۳۷۹۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ام ولد نے اپنے آقا سے کہا: جب تمہارا بچہ تمہارے پاس روئے تو اس کو اچھالو اور یوں کہو "مادرتو آزاد" یعنی تیری ماں آزاد ہے، حضرت شعبی نے فرمایا: اگر اُس کو فارسی نہیں آتی تو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

(٦٠٩) فِي شَهَادَةِ الأَقْلَفِ

جس کے ختنے نہیں ہوئے اُس کی گواہی کا بیان

(٢٣٧٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حَيَّانَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الأَقْلَفُ لاَ تَجُوزُ شَهَادَتُهُ.

(۲۳۷۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اقلف کی گواہی قبول نہیں۔

(٢٣٧٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الأَقْلَفُ لاَ تَجُوزُ شَهَادَتُهُ ، وَلاَ تُقْبَلُ لَهُ صَلاَةٌ ، وَلاَ تُؤْكَلُ لَهُ ذَبِيحَةٌ.

قَالَ : فَكَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى ذَلِكَ.

(۲۳۷۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اقلف کی گواہی قبول نہیں، اُس کی نماز قبول نہیں، اُس کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا، حضرت حسن اِس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٦١٠) فِي الرَّجلِ يشترِي مِن الرَّجلِ الشَّيء
کوئی شخص کسی سے کوئی چیز خریدے

(۲۳۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي زِيَاد ، قَالَ :اشْتَرَيْت مِنْ رَجُلٍ شَاةً فَنَقَدْته ثَمَنَهَا ، ثُمَّ جِئْت لأَقْبِضَهَا فَقَالَ الْبَائِعُ :أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَمُوتَ فَذَبَحَهَا أَهْلِي ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :رُدَّ عَلَيْهِ الثَّمَنَ.

(۲۳۸۰۰) حضرت زیاد بن ابوزیاد فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے بکری خریدی اور ثمن ادا کر دیا، پھر جب میں اُس پر قبضہ کرنے آیا تو بائع نے کہا کہ بکری مرنے لگی تھی تو میں نے اُس کو ذبح کر دیا، میں جھگڑا حضرت شریح کے پاس لے گیا، حضرت شریح نے فرمایا: اُس پر ثمن لٹاؤ۔

(۲۳۸۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا فَقَالَ :الْمُشْتَرِي لِلْبَائِعِ : بِعْهُ لِي فَهُوَ مِنْك أَنْفَق ، فَمَاتَ الْعَبْدُ فِي يَدِ الْبَائِعِ ، فَقَالَ :يَغْرَمُ الْبَائِعُ ثَمَنَهُ.

(۲۳۸۰۱) حضرت عامر سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے غلام خریدا، پھر مشتری نے بائع سے کہا، اُس کو میرے لئے فروخت کر دے وہ تجھ سے زیادہ مفلس ہے، غلام بائع کے ہاتھ میں فوت ہوگیا؟ فرمایا: بائع اُس کے ثمن کا ضامن ہوگا۔

(۲۳۸۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذا اعتقب الْبَائِعَ الْبَيْعَ بِبَعْضِ الثمنِ فَمَاتَ ، فَهُوَ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ.

(۲۳۸۰۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر بائع ثمن وصول کرنے کے لئے مبیع کو اپنے پاس روک لے اور وہ ہلاک ہو جائے تو وہ بائع کے مال سے شمار ہوگا۔

(٦١١) فِي الدَّارِ تشترى بالدَّراهِمِ
اگر گھر کو دراہم کے بدلے خریدا جائے

(۲۳۸۰۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا اشْتَرَى دَارًا بِعَرْضٍ ، أَوْ بِدَرَاهِمَ وَعَرْضٍ ، أَنَّهُ لَيْسَ فِيهَا شُفْعَةٌ.

(۲۳۸۰۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر گھر کو سامان کے بدلے خریدا جائے، یا دراہم اور سامان کے بدلہ خریدا جائے تو اس میں شفعہ نہیں ہے۔

(۶۱۲) فِي النّسّاجِ يدّعى عليهِ غزلٌ

سوت کاتنے والے پر سوت کا دعویٰ کیا جائے

(۲۳۸۰٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سُهَيلِ الْغُدَانِي ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ نَسَّاجٌ فِي بَيْتِهِ غُزُولُ النَّاسِ ، فَاحْتَرَقَ بَيْتُهُ فَاحْتَرَقَتْ غُزُولُ النَّاسِ ، فَبَقِيَ ثَلاَثُ كُبَّاتٍ ، فَانْطَلَقَ بِهَا إِلَى شُرَيْحٍ وَمَعَهُ امْرَأَتَانِ ، فَقَالَتْ إِحْدَاهُمَا : هُوَ غَزْلِي ، وَقَالَتِ الأُخْرَى : لاَ وَاللَّهِ هُوَ غَزْلِي ، فَخَلَّى بِإِحْدَاهُمَا فَقَالَ : عَلَى أَيْشٍ كَبَّبْتِ غَزْلَكِ ؟ قَالَتْ : عَلَى قِشْرِ جَوْزَةٍ ، وَقَالَ لِلأُخْرَى : عَلَى أَيْشٍ كببت غَزْلَك ؟ قَالَتْ : عَلَى كِسْرَةِ خُبْزٍ ، فَقَالَ : يَا نَسَّاجُ ، اذْهَبْ فَانْقُضْ هَذَا الْغَزْلَ ، فَإِنْ كَانَ عَلَى قِشْرَةِ جَوْزَةٍ فَادْفَعْهُ إِلَى هَذِهِ ، وَإِنْ كَانَ عَلَى كِسْرَةِ خُبْزٍ فَادْفَعْهُ إِلَى هَذِهِ.

(۲۳۸۰۴) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ ایک اون بننے والا (سوت کاتنے والا) تھا، جس کے گھر لوگوں کے سوت تھے، اُس کے گھر کو آگ لگ گئی، اس آگ میں لوگوں کے سوت بھی جل گئے، اُس کے پاس صرف تین گولے اون کے رہ گئے، وہ اُن کو لے کر حضرت شریح کے پاس آ گیا اور اُس کے ساتھ دو خواتین تھیں، ان میں سے ایک نے کہا یہ میرا سوت ہے اور دوسری خاتون نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم یہ میری ہے، انہوں نے ان میں سے ایک کو الگ کیا، اور اس سے دریافت کیا تو نے کس چیز پر سوت کا گولا بنایا تھا؟ اُس نے کہا: اخروٹ کے چھلکہ پر، اور دوسری خاتون سے دریافت کیا کہ تو نے کس چیز پر سوت کا گولا بنایا تھا؟ اُس نے کہا روٹی کے ٹکڑے پر، آپ نے فرمایا: اے سوت کاتنے والے چلا جا اس سوت کے گولے تو ادھیڑ کر دیکھو اگر یہ اخروٹ کے چھلکہ پر ہو تو اس کو دے دو، اور اگر روٹی کے ٹکڑے پر ہو تو پھر اُس کو دے دو۔

(۶۱۳) فِي الرّجلِ يقول يوم أشترِى فلانًا فهو حرٌّ

کوئی شخص یوں کہے: جس دن میں فلاں کو خریدوں تو وہ آزاد ہے

(۲۳۸۰٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي رَجُلٍ ، قَالَ : يَوْمَ أَشْتَرِي فُلاَنًا فَهُوَ حُرٌّ ، فَاشْتَرَاهُ ، قَالَ : هُوَ حُرٌّ.

(۲۳۸۰۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ اگر یوں کہے جس دن میں نے فلاں کو خریدا تو وہ آزاد ہے اور پھر اُس کو خرید لے تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

(۲۳۸۰٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَالَ : إِنِ اشْتَرَيْت هَذَا الْعَبْدَ فَهُوَ حُرٌّ ، فَاشْتَرَاهُ ، فَهُوَ حُرٌّ.

(۲۳۸۰٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں نے اِس غلام کو خریدا تو یہ آزاد پھر اُس کو خرید لے تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

(۲۳۸۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي الرَّجُلِ يَقُولُ :يَوْمَ أَشْتَرِي فُلاَنًا فَهُوَ حُرٌّ ، قَالَ :يَوْمَ يَشْتَرِيهِ فَهُوَ عَتِيقٌ.

(۲۳۸۰۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یوں کہے کہ جس دن میں فلاں کو خریدوں تو وہ آزاد ہے۔اب جس دن بھی وہ اس کو خریدے گا وہ آزاد ہو جائے گا۔

(۲۳۸۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ رِفَاعَةَ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ :قِيلَ لِرَجُلٍ :ذُكِرَ أَنَّك تُرِيد أَنْ تَبْتَاعَ فُلاَنَةَ وَلِيدَةً سَمَّوْهَا ، فَقَالَ الرَّجُلُ :هِيَ حُرَّةٌ إِن ابْتَعْتهَا ، فَزَعَمَ عَبْدُ اللهِ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ :أَمَّا أَنَا فَلاَ أَرَاهُ شَيْئًا ، وَأَمَّا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَيَأْبَاهُ.

(۲۳۸۰۸) حضرت عبداللہ بن رفاعہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو کہا گیا، تو فلاں باندی کو فروخت کرنے کا ارادہ کر رہا ہے، اُس شخص نے کہا: اگر میں نے اُس کو فروخت کر دیا تو وہ آزاد ہے، حضرت عبداللہ نے گمان کیا کہ حضرت سعید بن المسیب سے دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا: میں تو بہر حال کوئی خرابی نہیں سمجھتا، اور حضرت عمر بن عبدالعزیز اِس سے منع فرماتے۔

(۲۳۸۰۹) حَدَّثَنَا ... وَكَانَ الْقَاسِمُ وَسَالِمٌ لاَ يُرَخِّصَانِ لأَحَدٍ فِي طَلاَقٍ ، أَوْ عَتَاقٍ.

(۲۳۸۰۹) حضرت قاسم اور حضرت سالم طلاق اور عتاق میں کسی کو مہلت نہ دیتے تھے۔

(۲۳۸۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يَقُولُ :إِن اشْتَرَيْت فُلاَنَةَ فَهِيَ حُرَّةٌ ، أَوْ كُلُّ جَارِيَةٍ اشْتَرَيْتهَا عَلَيْك فَهِيَ حُرَّةٌ :أَنَّهُ إِن اشْتَرَى شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ ، فَقَدْ عَتَقَ.

(۲۳۸۱۰) حضرت حسن اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو یوں کہے کہ اگر میں نے فلاں باندی کو خریدا تو وہ آزاد، یا یوں کہے کہ ہر وہ باندی جو تجھ سے خریدوں وہ آزاد، تو اگر وہ اُس سے کچھ خریدے تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

(٦١٤) فِي الرّجلِ يقول لِغلامِهِ أنت لِلّهِ

کوئی شخص اپنے غلام سے کہے: تو اللہ کے لئے ہے

(۲۳۸۱۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ :أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِغُلاَمِهِ :أَنْتَ لِلَّهِ ، قَالَ فَسُئِلَ الشَّعْبِيُّ وَالْمُسَيَّبُ بْنُ رَافِعٍ وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ؟ فَقَالُوا :هُوَ حُرٌّ.

(۲۳۸۱۱) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے غلام سے کہا کہ تو اللہ کے لئے ہے، حضرت شعبی، حضرت المسیب بن رافع، حضرت حماد بن ابو سلیمان سے اِس کے متعلق دریافت کیا گیا؟ سب نے فرمایا وہ آزاد ہے۔

(۲۳۸۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهِ ، أَوْ لأَمَتِهِ :أَنْتَ عَتِيقٌ أَنْتَ حُرٌّ أَنْتَ لِلَّهِ ، فَهُوَ عَتِيقٌ ، إِذَا قَالَ :أَنْتَ مَوْلَى بَنِيَّ ، فَهُوَ عَتِيقٌ.

(۲۳۸۱۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام یا باندی سے یوں کہے کہ تو آزاد شدہ ہے، تو آزاد ہے، یا تو اللہ کے لئے ہے تو ان سب صورتوں میں وہ آزاد شمار ہوگا۔ اور اگر یوں کہا: تو میرے بیٹے کا غلام ہے تو بھی وہ آزاد شمار ہوگا۔

(٦١٥) العبد يأذن له مولاه

غلام کو آقا کسی کام کی اجازت دے

(۲۳۸۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرٍ :أَنَّ عَبْدًا أَذِنَ لَهُ مَوْلاَهُ فِي الْخِيَاطَةِ ، وَعَبْدًا أَذِنَ لَهُ فِي الصَّبْغِ ، قَالَ :فَضَمَّنَهُما شُرَيْحٌ ، فَضَمَّنَ الْخَيَّاطَ ثَمَنَ الْخُيُوطِ وَالإِبَرِ ، وَضَمَّنَ الآخَرَ الصَّبْغَ وَالْغَلْيَ ، وَمَا أَشْبَهَ أَعْمَالَهُمْ.

(۲۳۸۱۳) حضرت عمیر سے مروی ہے کہ ایک غلام کو اُس کے آقا نے سلائی کی اجازت دی ہوئی تھی اور ایک غلام کو رنگنے کی، حضرت شریح نے دونوں کو ضامن بنایا، درزی کو سلائی اور سوئی کا ضامن بنایا، اور دوسرے پر رنگنے کی اجرت بنائی، اور جو کچھ اُن کاموں کے مشابہ ہو۔

(۲۳۸۱٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :إِذَا أَذِنَ لَهُ فِي نَوْعٍ مِنَ التِّجَارَةِ فَتَجَرَ فِي نَوْعٍ غَيْرِ الَّذِي أَذِنَ لَهُ فِيهِ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ دَيْنُهُ.

(۲۳۸۱۴) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ اگر غلام کو کسی بھی قسم کے کاروبار کی اجازت مل جائے اور وہ اُس قسم کے علاوہ دوسری قسم میں تجارت کرے تو اُس پر دین نہیں ہے۔

(۲۳۸۱٥) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا أَذِنَ لَهُ فِي نَوْعٍ وَاحِدٍ فَقَدْ أَذِنَ لَهُ.

(۲۳۸۱۵) حضرت حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ اگر غلام کو صرف ایک قسم میں کام کے لئے بھیجا جائے تو اُس کو یہ اجازت ہے۔

(٦١٦) مَنْ قَالَ الشُّفْعَةُ لاَ تورث

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ شفعہ میں وراثت نہیں چلے گی

(۲۳۸۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ سِيرِينَ :الشُّفْعَةُ لاَ تُورَثُ.

(۲۳۸۱۶) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں شفعہ میں وراثت نہیں چلے گی۔

(۲۳۸۱۷) حُدِّثْتُ عَنْ جَرِيرٍ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الشُّفْعَةُ لاَ تُورَثُ.

(۲۳۸۱۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ شفعہ میں وراثت نہیں چلے گی۔

(٦١٧) مَنْ رَخَّصَ أن يقضِي غرماء ه بعضهم دون بعضٍ

جو حضرات اس بات کی رخصت دیتے ہیں کہ بعض قرض خواہوں کو قرضہ ادا کرے اور بعض کو (فی الحال) نہ دے

(٢٣٨١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ : أَنَّهُ رَكِبَهُ دَيْنٌ ، فَكَانَ يَقْضِي غُرَمَائَهُ بَعْضَهُمْ دُونَ بَعْضٍ.

(۲۳۸۱۸) حضرت ابن سیرین مقروض ہوئے تو وہ بعض کو ادا کرتے اور بعض کو (فی الحال) نہ دیتے۔

(٢٣٨١٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، بِنَحْوٍ مِنْهُ ، أَوْ شَبِيهٍ بِهِ.

(۲۳۸۱۹) حضرت ابو قلابہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٦١٨) مَنْ كَانَ لاَ يبرِء مِن الدّاءِ

جو حضرات بیماری سے بری نہیں کرتے تھے

(٢٣٨٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ لاَ يُبْرِءُ الْبَائِعَ إِلاَّ مِنْ دَاءٍ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ.

(۲۳۸۲۰) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت شریح بائع کو بائع کو بری الذمہ نہیں قرار دیتے تھیں سوائے اس صورت کے کہ مبیعہ کو کوئی بیماری ہو جو وہ بیان کردے۔

(٦١٩) الرّجل يطالب فيموت

جس پر مطالبہ ہو وہ فوت ہو جائے

(٢٣٨٢١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ : فِي رَجُلٍ كَانَ يَطْلُبُ رَجُلاً بِدَيْنٍ فَمَاتَ الْمَطْلُوبُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : بَيِّنَتُهُ عَلَى أَصْلِ حَقِّهِ ، وَالْبَرَائَةُ عَلَى أَهْلِ الْمُتَوَفَّى أَنَّ صَاحِبَهُمْ قَدْ بَرِءَ ، أَوْ يَمِينُ الطَّالِبِ أَنَّهُ مَاتَ يَوْمَ مَاتَ وَالْحَقُّ عَلَيْهِ.

(۲۳۸۲۱) حضرت شریح اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس سے کوئی شخص اپنا حق طلب کرے پھر مطلوب فوت ہو جائے تو فرمایا اُس کی گواہی اصل حق پر ہے، اور براءۃ اہل متوفی پر ہے کہ اُن کا ساتھی بری ہو چکا تھا۔ یا پھر طالب اس پر قسم اٹھائے کہ وہ اس حال میں فوت ہوا کہ اُس کا حق اُس مرنے والے پر لازم ہے۔

(۶۳۰) فِی المتاعِ یباع مرابحةً

سامان کو نفع کماتے ہوئے فروخت کرنا

(۲۳۸۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِیسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا بِعْت مَتَاعاً مُرَابَحَةً فَاحْسُبْ مَا أَنْفَقْت عَلَیْهِ ، وَلاَ تَحْسُبْ مَا أَنْفَقْت عَلَی نَفْسِك.

(۲۳۸۲۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب تم کوئی چیز مرابحۃً فروخت کروتو اُس پر جتنا خرچہ آیا ہے اُس کا حساب لگاؤ، اور جو تجھ پر خرچہ آیا ہے اُس کا حساب مت لگاؤ۔

(۶۳۱) الرّجل یعطِی الرّجل الدّینار یصرِفه

کوئی شخص کسی کو یہ کہہ کر دینار دے کہ اِس کو تبدیل کردے

(۲۳۸۲۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ :أَنَّهُ كَانَ یَكْرَهُ أَنْ یُعْطِیَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ الدِّینَارَ فَیَقُولُ :اصْرِفْهُ بِكَذَا وَكَذَا وَلَكَ مَا فَضَلَ.

(۲۳۸۲۳) حضرت مکحول اِس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے کہ یہ کہہ کر دینار دے کہ اتنے اتنے سونے سے تبدیل کرلے پھر جو بچ جائے گا وہ تیرا ہوگا۔

(۶۳۲) فِی رَجلٍ باع جاریته فادّعی ولدها

کوئی شخص باندی کو فروخت کرے پھر اُس کے لڑکے کا دعویٰ کردے

(۲۳۸۲۴) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَمَانٍ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ رَبِیعَةَ الرَّأْیِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ :فِی رَجُلٍ بَاعَ جَارِیَةً وَوَلَدَهَا ثُمَّ ادَّعَی الْوَلَدَ ، قَالَ :یُرَدُّ عَلَیْهِ بِالْمِلْكِ ، وَلاَ یَثْبُتُ النَّسَبُ.

(۲۳۸۲۴) حضرت عمر بن عبدالعزیز اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو باندی اور اُس کے لڑکے کو فروخت کرے پھر لڑکے کا دعویٰ کردے، فرمایا: اُس کو ملکیت کے ساتھ واپس کردیا جائے گا اور نسب ثابت نہیں ہوگا۔

(۶۳۳) فِی رجلٍ اشتری قصِیلًا فترکه

کوئی شخص کھیت کا بھوسہ (چارہ) خرید کر پھر اُس کو چھوڑ جائے

(۲۳۸۲۵) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِینَارٍ ، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِیِّ: فِی شِرَی الْقَصِیلِ عَلَی أَنْ یَعْلِفَهُ ، قَالَ :إِنْ شَغَلَهُ شَیْءٌ عَنْ قَطْعِهِ حَتَّی یَزِیدَ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۳۸۲۵) حضرت حارث العکلی فرماتے ہیں کہ کوئی شخص بھوسہ (چارہ) کو چارہ کے لئے خریدے پھر کسی کام میں مشغولی کی وجہ سے کاٹ نہ سکے اور وہ زیادہ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(٦٢٤) فِي الرَّجلِ يشترِي المتاعَ

کوئی شخص سامان خریدے

(٢٣٨٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ :أَنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ إِذَا بَاعَهُ الطَّعَامَ :أَنْقُدُكَ إِذَا وَفَّيْتَنِي.

(۲۳۸۲۶) حضرت طاؤس اِس طرح بیع کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ گندم فروخت کرتے وقت وہ یوں کہے کہ جب تو سپرد کرے گا تو میں ثمن ادا کروں گا۔

(٦٢٥) فِي الرَّجلِ قَالَ لِعبدِهِ اخدِمْنِي سنةً وأنت حرٌّ

کوئی شخص اپنے غلام سے یوں کہے کہ تو ایک سال میری خدمت کر پھر تو آزاد ہے

(٢٣٨٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي رَجُلٍ قَالَ لِعَبْدِهِ :اخْدِمْنِي سَنَةً وَأَنْتَ حُرٌّ ، قَالَ :يَخْدُمُهُ سَنَةً وَهُوَ حُرٌّ ، وَإِذَا قَالَ :أَنْتَ حُرٌّ عَلَى أَنْ تَخْدُمَنِي سَنَةً ثُمَّ مَاتَ الرَّجُلُ :خَدَمَ وَلَدَهُ سَنَةً مِنْ بَعْدِهِ وَيُعْتَقُ مِنْ ثُلُثِهِ.

(۲۳۸۲۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام سے یوں کہے کہ تو ایک سال میری خدمت کرے تو تو آزاد ہے، فرمایا غلام ایک سال خدمت کرے گا پھر وہ آزاد ہے، اور اگر غلام سے یوں کہے: تو اِس شرط پر آزاد ہے کہ تو ایک سال میری خدمت کرے، پھر مالک فوت ہو جائے اور غلام اُس کی وفات کے بعد اُس کی اولاد کی ایک سال خدمت کرے تو وہ اس کے ثلث مال سے آزاد ہے۔

(٦٢٦) فِي شهادةِ ولدِ الزِّنا

ولد الزنا کی گواہی

(٢٣٨٢٨) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :شَهِدَ رَجُلٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَلَى شَهَادَةٍ ، فَقَالَ الْمَشْهُودُ عَلَيْهِ:إِنَّهُ لاَ تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ ، قَالَ :وَلِمَ ؟ قَالَ :لاَ يُدْرَى مَنْ أَبُوهُ ؟ قَالَ :ائْتِنِي بِشَاهِدٍ سِوَاهُ.

(۲۳۸۲۸) حضرت معتمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس گواہی دی، جس کے خلاف گواہی دی تھی اُس نے کہا: اِس کی گواہی قبول نہیں، آپ نے دریافت فرمایا کیوں؟ اُس شخص نے کہا کہ کیونکہ اِس کے والد کا

نہیں پتہ، حضرت عمر نے فرمایا اس کے علاوہ کوئی اور گواہ لاؤ۔

(٢٣٨٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُهَيْرٍ الْعَبْسِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : وَلَدُ الزِّنَا يَؤُمُّ ، وَتَجُوزُ شَهَادَتُهُ.

(۲۳۸۲۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ولد الزنا امامت کروا سکتا ہے اور اس کی گواہی قبول ہے۔

(٢٣٨٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ وَلَدِ الزِّنَا.

(۲۳۸۳۰) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ولد الزنا کی گواہی قبول نہیں۔

(٢٣٨٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ : أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ : تَجُوزُ شَهَادَتُهُ.

(۲۳۸۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کی گواہی جائز ہے۔

(٦٢٧) فِي الرَّجُلِ يكون عليهِ الدَّين وهو موسِرٌ فلا يقضِيه

کسی شخص پر قرضہ ہو اور وہ باوجود مال دار ہونے کے ادا نہ کرے

(٢٣٨٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ وَزُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي الْهُجَيْمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَيْسَرَ فَلَمْ يَقْضِهِ كَانَ كَآكِلِ سُحْتٍ.

(۲۳۸۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس پر دین ہو اور وہ باوجود استطاعت کے ادا نہ کرے تو وہ حرام کھانے والا ہے۔

(٢٣٨٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ إِلَى أَجَلٍ فَأَيْسَرَ وَلَمْ يَقْضِهِ ، فَقَدْ هَلَكَ.

(۲۳۸۳۳) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص پر مقررہ وقت کے لئے دین ہو پھر وہ مال دار ہو جائے اور پھر بھی دین ادا نہ کرے تو وہ ہلاک ہو گیا۔

(٦٢٨) فِي الرَّجُلِ يقول قد أخذت ، قد رضِيت

اگر کوئی شخص یوں کہے کہ: میں نے وصول کر لیا ہے اور میں راضی ہو گیا

(٢٣٨٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : فِي الرَّجُلِ يَقُولُ : قَدْ أَخَذْت قَدْ رَضِيت ، قَالَ : هُوَ بِالْخِيَارِ مَا كَانَ عَلَى شَرْطِهِ.

(۲۳۸۳۴) حضرت محمد رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو کہے کہ میں نے وصول کر لیا اور میں راضی ہو گیا، فرمایا اُس کو خیار ہے جو شرط اُس نے لگائی تھی۔

(٦٢٩) فِي رجلٍ رأى بيدِ رجلٍ ثوبًا فقال رجلٌ أبيعك مِثله

کوئی شخص کسی کے ہاتھ پر کپڑا دیکھے اور کسی کو کہے کہ! میں آپ کو اس کے مثل فروخت کروں گا

(٢٢٨٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّ رَجُلاً سَاوَمَ رَجُلاً بِثَوْبٍ فَقَالَ رَجُلٌ :أَبِيعُك مِثْلَهُ بِكَذَا وَكَذَا ، فَبَاعَهُ مِنْهُ ، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى صَاحِبِ الثَّوْبِ فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ ، ثُمَّ أَتَاهُ بِهِ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ ، فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ :لاَ نَجِدُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِهِ مِنْهُ ، فَأَجَازَهُ عَلَيْهِ.

(٢٣٨٣٥) حضرت محمد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے ساتھ کپڑے کی قیمت لگائی، اُس شخص نے کہا، میں آپ کو اس جیسا کپڑا اتنے اتنے میں فروخت کروں گا، پھر اُس کے ساتھ بیع کی اور کپڑے والے کے پاس چلا گیا اور کپڑا اُس سے خرید کر آیا جب اس کے پاس آیا تو اُس نے کپڑا لینے سے انکار کر دیا، وہ اپنا جھگڑا حضرت شریح کی خدمت میں لے گئے، حضرت شریح نے فرمایا: ہم کسی چیز کو بھی اس سے زیادہ اس کے مشابہ نہیں پاتے، پھر اُس پر نافذ کر دیا۔

(٦٣٠) فِي قومٍ يرثون المِيراث فيبيع بعضهم مِن بعضٍ قبل أن يقتسِموها

کچھ لوگ میراث کے وارث بنیں، پھر اُن میں سے کچھ لوگ اپنا حصہ دوسروں کو تقسیم سے پہلے ہی فروخت کر دیں

(٢٢٨٣٦) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي رَجُلَيْنِ وَرِثَا أَمْوَالاً وَمَتَاعًا يَبِيعُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْتَسِمَا ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(٢٣٨٣٦) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ دو شخص میراث میں کچھ مال اور سامان کے وارث بنے، پھر ان میں سے ایک نے دوسرے کو تقسیم سے پہلے کچھ فروخت کر دیا تو کیسا ہے؟ فرمایا ٹھیک ہے۔

(٢٢٨٣٧) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يَبِيعُهُ حَتَّى يُقَاسِمَهُ.

(٢٣٨٣٧) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ تقسیم سے پہلے فروخت نہ کرے۔

(٢٢٨٣٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :يَتَخَارَجُ الشَّرِيكَانِ.

(٢٣٨٣٨) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں شریک برابر نکالیں گے۔

(٦٣١) فِي مكاتبٍ بين رجلينِ فأعتقه أحدهما

مکاتب غلام دو شخصوں کے درمیان مشترک ہو پھر ان میں سے ایک اُس کو آزاد کر دے

(٢٢٨٣٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الأَسْلَمِيُّ ، عَنْ عِيسَى بْنِ مُوسَى ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ الْحَكَمَ عَنْ مُكَاتَبٍ بَيْنَ

رَجُلَيْنِ أَعْتَقَهُ أَحَدُهُمَا ، فَقَالَ :إِنَّمَا هُوَ مَالٌ وَهَبَهُ لَهُ ، لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۳۸۳۹) حضرت عیسیٰ بن موسیٰ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت حکم سے دریافت کیا کہ ایک مکاتب غلام دو شخصوں کے درمیان مشترک تھا ان میں سے ایک نے اُس کو آزاد کر دیا؟ فرمایا: بے شک وہ تو ایک مال ہے جو اُس کو ہبہ کیا گیا ہے، اُس پر کچھ بھی لازم نہیں ہے۔

(٦٣٢) فِي رجلٍ يكترِي بِالكِفايةِ

کوئی شخص مزدور کو اس طرح کرایہ پر لے کہ اُس کو صرف سفر میں کھانا دے گا

(٢٣٨٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ:أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِكِرَاءِ الْكِفَايَةِ إِذَا لَمْ يُعْطِهِ الدَّرَاهِمَ.

(۲۳۸۴۰) حضرت زہری اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اس طور پر کرایہ پر لے کہ اُس کو دراہم نہ دے۔ (صرف کھانا دے دے)

(٦٣٣) فِي الرّجلِ يموت وقد جعل لابِيهِ الشّيء

کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کے والد (یا بیٹے) کے کئے کچھ ہو

(٢٣٨٤١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، قَالَ :خَاصَمَ رَجُلٌ أُخْتَهُ إِلَى شُرَيْحٍ فِي حُلِيٍّ عَلَيْهَا ، فَقَالَ :هُوَ مِيرَاثُ أَبِي ، فَاسْأَلْهَا الْبَيِّنَةَ أنه لها ، فَقَالَ :لاَ ، بَلْ أَسْأَلُكَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ لأَبِيكَ.

(۲۳۸۴۱) حضرت شباک سے مروی ہے کہ ایک شخص اپنی بہن سے اُس کے ہار کے متعلق جھگڑا کرتے ہوئے حضرت شریح کے پاس آیا، اور کہا کہ یہ میرے والد کی میراث میں سے ہے، آپ اس سے پوچھیں کہ اس کے پاس اس بات پر گواہ ہیں کہ یہ زیور اس کا ہے؟ حضرت شریح نے فرمایا نہیں بلکہ میں آپ سے گواہ مانگوں گا آپ اِس بات پر گواہ پیش کرو کہ یہ تمہارے والد کا ہے۔

(٦٣٤) فِي الرّجلِ يبِيع المتاع مرابحةً

کوئی شخص بطور مرابحہ کوئی سامان فروخت کرے

(٢٣٨٤٢) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي الرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الأَجِيرَ سَنَةً بِطَعَامِهِ ، وَسَنَةً بِخَرَاجٍ بِكَذَا وَكَذَا ، قَالَ :لاَ بَأْسَ.

(۲۳۸۴۲) حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص ایک سال کے طعام کی اجرت پر مزدور لے یا ایک سال کے اخراج پر اتنے اتنے عرصہ کے لئے تو کیسا ہے؟ فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(٢٣٨٤٣) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أُؤَاجِرُ غُلاَمِي عَلَى أَنْ أُطْعِمَهُ سَنَةً

وَهُوَ سَنَةٌ وَفِي الثَّالِثَةِ بِخَرَاجِ كَذَا وَكَذَا ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۳۸۴۳) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا کہ میرا غلام ایک سال کے طعام کی اجرت پر لے لیا گیا، اور ایک اور سال اور تیرے سال خراج کے ساتھ اتنے اتنے میں؟ فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(٢٣٨٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حَمَّادٍ : أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسْتَأْجَرَ الرَّجُلُ بِطَعَامِهِ.

(۲۳۸۴۴) حضرت حماد اس کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی کو طعام کے بدلے اجرت پر لیا جائے۔

(٢٣٨٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ مُضَارِبِ بْنِ حَزْنٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَجِيرًا لِبُسْرَةَ ابْنَةِ غَزْوَانَ بِطَعَامِي وَعُقْبَةِ رِجْلِي. (ابن ماجه ۲۴۴۵)

(۲۳۸۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

(٦٣٥) ما جاء فِي القرعةِ

قرعہ کے متعلق جو وارد ہوا ہے

(٢٣٨٤٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ : أَنَّ رَجُلاً كَانَ لَهُ سِتَّةُ أَعْبُدٍ ، فَأَعْتَقَهُمْ عِنْدَ مَوْتِهِ ، فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَ مِنْهُمُ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً. (مسلم ۱۲۸۸۔ ابو داؤد ۳۹۵۴)

(۲۳۸۴۶) حضرت عمران بن حصین سے مروی ہے کہ ایک شخص کے چھ غلام تھے، اُس نے موت کے وقت اُن سب کو آزاد کر دیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن غلاموں کے درمیان قرعہ اندازی فرمائی اور دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام باقی رکھا۔

(٢٣٨٤٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُخْتَارٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّهُ أَقْرَعَ. (نسائی ۴۹۷۹)

(۲۳۸۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالا۔

(٢٣٨٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفِيَّةَ : أَنَّهَا أَقْرَعَتْ بَيْنَ حَمْزَةَ وَبَيْنَ رَجُلٍ فِي كَفَنٍ.

(۲۳۸۴۸) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حمزہ اور ایک شخص کے درمیان کفن کے معاملہ میں قرعہ ڈالا۔

(٢٣٨٤٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الأَخْضَرِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْخَثْعَمِيِّ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ : مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ؟ فَقُمْتُ فَقَالَ : أَبْلِغْ مُعَاوِيَةَ إِذَا غَنِمَ غَنِيمَةً أَنْ يَأْخُذَ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ ، فَلْيَكْتُبْ عَلَى سَهْمٍ مِنْهَا لِلَّهِ ، ثُمَّ لِيُقْرِعْ ، فَحَيْثُ مَا خَرَجَ مِنْهَا

فَلْيَأْخُذْهُ.

(۲۳۸۴۹) حضرت مالک بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عثمان کی خدمت میں تھے، آپ نے فرمایا کہ یہاں شام والوں میں سے کوئی ہے؟ میں کھڑا ہو گیا، آپ نے فرمایا حضرت معاویہ کو یہ پیغام پہنچا دو کہ: جب مال غنیمت آئے تو اُس میں پانچ حصے الگ کر دو، پھر اُس میں سے ایک حصہ پر لکھ لو کہ یہ اللہ کے لئے ہے، پھر قرعہ ڈالو، پھر جو اس میں نکلے اُس کو لے لو۔

(۲۲۸۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ. (بخاری ۲۵۹۳۔ مسلم ۲۱۲۹)

(۲۳۸۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر تشریف لے جاتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے۔

(۲۲۸۵۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِهِ. (بخاری ۵۲۱۱۔ مسلم ۸۸)

(۲۳۸۵۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۲۸۵۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ :أَنَّهُ أَقْرَعَ.

(۲۳۸۵۲) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ قرعہ اندازی فرماتے۔

(۲۲۸۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَسْلَمَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۳۸۵۳) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے۔

(۲۲۸۵٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْخَلِيلِ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، أَنَّهُ قَالَ :اخْتَصَمَ إِلَى عَلِيٍّ قَوْمٌ ، قَالَ :فَقَالَ :إِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَهُمْ ، قَالَ :فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. (ابو داؤد ۲۲۶۳)

(۲۳۸۵۴) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ جھگڑتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کروں گا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا مسکرائے کہ آپ کے دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے۔

(۲۲۸۵۵) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا دَابَّةً ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ ، فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ.

(۲۳۸۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی ایک جانور کے متعلق جھگڑتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

آئے، دونوں کے پاس گواہ نہ تھے آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ۔

(۲۳۸۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِرَجُلَيْنِ :اسْتَهِمَا ثُمَّ تَوَخَّيَا الْحَقَّ ، ثُمَّ لِيُحْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ.

(۲۳۸۵٦) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے دو شخصوں سے فرمایا: تم دونوں قرعہ اندازی ڈالو پھر حق بات کا قصد کرو، اور پھر تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ اپنا حصہ دوسرے کے لئے قابلِ استعمال بنائے۔

(۲۳۸۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَقْرَعَ.

(۲۳۸۵۷) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی قرعہ ڈالا۔

(۲۳۸۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبِيدَةَ :أَنَّهُ أَقْرَعَ.

(۲۳۸۵۸) حضرت محمد بن عبیدہ نے قرعہ ڈالا۔

(۲۳۸۵۹) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :بَلَغَ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَقْرَعَ ، فَقَالَ:ما أرى هَذَا إِلاَّ مِنَ الاسْتِقْسَامِ بِالأَزْلاَمِ.

(۲۳۸۵۹) حضرت محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے قرعہ ڈالا پھر فرمایا: میرے نزدیک تو یہ استقسام بالازلام ہی ہے۔ (زمانہ جاہلیت میں تیروں کے ذریعہ قرعہ اندازی کی جاتی تھی اس کی طرف اشارہ ہے)۔

(٦٣٦) فِي قطعِ الْكُنُفِ

جانوروں کے باڑہ (سائبانوں) کو توڑنے کا بیان

(۲۳۸٦۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ :أَنَّهُ كَانَ يَقْطَعُ الْكُنُفَ ، أَوْ يَأْمُرُ بِقَطْعِهَا.

(۲۳۸٦۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ باڑوں (سائبانوں) کو توڑ دیا کرتے تھے، یا پھر توڑنے کا حکم فرماتے۔

(۲۳۸٦۱) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قَالَ مُحَمَّدٌ :وَدِدْت أَنَّ كُلَّ كَنِيفٍ قُطِعَ ، وَأَوَّلَهَا كَنِيفُ عَبْدِ اللهِ.

(۲۳۸٦۱) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ تمام باڑہ (سائبانوں) کو توڑ دیئے جائیں اور ان میں سے سب سے پہلے عبد اللہ کے سائبان کو توڑا جائے۔

(۲۳۸٦۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :كَانَ شُرَيْحٌ لاَ يَدَعُ ظُلَّةً لاَ يَمُرُّ فِيهَا الْفَارِسُ بِرُمْحِهِ ، وَيَقُولُ :بَنَيْتُمْ عَلَى رُمْحِ الْفَارِسِ!.

(۲۳۸٦۲) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ ایسا سائبان قائم نہ رہنے دیتے جس کے نیچے سے گھوڑ سوار اپنا نیزہ لے کر گذر نہ جائے، اور فرماتے کہ: تم نے گھوڑ سوار کے نیزے پر عمارت تعمیر کی ہے۔

(٦٣٧) الرّجل يشترى بالدَّين

کسی شخص کا قرض خریدنا

(٢٣٨٦٣) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عن الرَّجُلِ يَشْتَرِى بِالدَّيْنِ ؟ قَالَ :اتَّقِ اللَّهَ وَكُلْ بِقَدْرِ مَالِك.

(۲۳۸۶۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ کوئی شخص دین کے ساتھ خرید سکتا ہے؟ فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنی ملکیت کی بقدر کھاؤ۔

(٢٣٨٦٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :ذُكِرَ لِنَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَشْتَرِى إلَى الْمَيْسَرَةِ ، فَغَضِبَ وَقَالَ: إنَّمَا كَانَ يَشْتَرِى مِنْ قَوْمٍ قَدْ عَرَّفَهُمْ وَعَرَفُوهُ ، فَيُمْطِلُهُمُ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ ، وَلَهُ مِنَ الرِّبَاعِ مَا لَوْ شَاءَ لَبَاعَ فَقَضَاهُمْ ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إذَا أَيْسَرَ قَضَى.

(۲۳۸۶۴) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت نافع رحمہ اللہ سے ذکر کیا گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مال داری تک خریدتے تھے (کہ جب مال آیا تو رقم ادا کردوں گا) حضرت نافع غصہ میں آئے اور فرمایا: وہ تو ایسے لوگوں سے خریدتے تھے جن کو وہ جانتے تھے اور وہ اُن کو پہچانتے تھے، پس وہ ان کو ایک یا دو سال مہلت دیتے، اور اُن کے لئے تاوان بھی تھا اگر وہ چاہتے تو اُس کو فروخت کر کے اُن کی ادائیگی فرمادیتے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب صاحب استطاعت ہوئے تو ادا فرمادیا۔

(٦٣٨) الرّجل يصرف الدّنانير

دیناروں کو تبدیل کرنا

(٢٣٨٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن سفيان ، عن رجل ، عن الحسن :فى الرجل يصرف الدنانير فيعطى الدَّارِهم الزّيف ؟ قَالَ :لَا باس أن يستبدله.

(۲۳۸۶۵) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص دینار میں بیع صرف کرتا ہے اور کھوٹے درہم دیتا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اگر وہ تبدیل کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

(٢٣٨٦٦) حَدَّثَنَا وكيع قَالَ :وَقَالَ سُفْيَانُ :إنْ كَانَ سُتُّوقًا رَدَّهُ ، وَيَكُونُ شَرِيكًا فِى الدَّنَانِيرِ بِحِصَّتِهِ.

(۲۳۸۶۶) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اگر وہ کھوٹے ہیں تو واپس کردیا جائے گا، اور وہ اُس دیناروں میں اپنے حصہ میں شریک ہوں گے۔

(٢٣٨٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إلَى صَيْرَفِيٍّ بِدِينَارٍ فَصَرَفَهُ عِنْدَهُ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ ، فَقَبَضَ الدِّينَارَ ، وَلَيْسَ عِنْدَ الصَّيْرَفِيِّ دَرَاهِم ؟ قَالَ :إنِ احْتَالَهَا لَهُ قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا فَإِنَّ الْبَيْعَ جَائِزٌ ، لأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَمَنٌ لِصَاحِبِهِ ، وَلَوْ كَانَ عَرَضًا فَسَدَ الْبَيْعُ.

(۲۳۸۶۷) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص زرگر کے پاس دینار لے کر آئے اور اُس کے پاس درہم کے ساتھ تبدیل کرے، اور وہ دینار پر قبضہ کر لے اور زرگر کے پاس دراہم نہ ہوں؟ فرمایا: اگر انہوں نے جدا ہونے سے پہلے اُس کے لئے تبدیل کرلیا ہے تو بیع جائز ہے، اس لئے کہ ان میں سے ہر ایک کا ثمن دوسرے پر ہے، اور اگر وہ سامان تھا تو بیع فاسد ہو جائے گی۔

(۲۳۸۶۸) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ : قَالَ سُفْيَانُ : فِي عَشَرَةِ دَرَاهِمَ بِسَبْعَةٍ وَفَلْسٍ ، فَكَرِهَهُ ، وَعَشَرَةِ دَرَاهِمَ بِتِسْعَةِ دَرَاهِمَ وَذَهَبٍ ، لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۳۸۶۸) حضرت سفیان دس دراہم کو نو درہم اور فلس کے بدلے تبدیل کرنے کو ناپسند فرماتے۔ اور دس درہم کو نو درہم اور سونے کے ساتھ تبدیل کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۳۸۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : إِذَا سَمَّى بَرِءَ ، وَإِنْ لَمْ يَضَعْ يَدَهُ.

(۲۳۸۶۹) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اگر اس نے بیان کر دیا (کہ اس میں فلاں عیب ہے) تو وہ بری الذمہ ہو گیا اگر چہ ہاتھ رکھ کر نہ بتائے۔

(۲۳۸۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : إِذَا قَالَ : بَرِئْتُ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ بَرِءَ ؟.

(۲۳۸۷۰) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ اگر یوں کہے کہ میں ہر عیب سے بَری ہوں تو بَری ہو جائے گا۔

(۲۳۸۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ رَجُلٍ أَشْتَرِي مِنْهُ طَعَامًا فَيُعْطِينِي بَعْضَهُ ، ثُمَّ يَقْطَعُ بِهِ فَلاَ يُعْطِينِي فَيَقُولُ : بِعْنِي طَعَامَكَ حَتَّى أَقْضِيَك ؟ قَالَ : لاَ تَقْرَبَنَّ هَذَا هذا الرِّبَا الصَّرَاحِيَةُ.

(۲۳۸۷۱) حضرت ربیع بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر سے دریافت کیا کہ ایک شخص سے میں نے گندم خریدی اُس نے کچھ مجھے دے دیا اور پھر وہ کہیں چلا گیا اور باقی مجھے نہیں دیا اور کہتا ہے کہ: اپنی گندم مجھے فروخت کر دے یہاں تک کہ میں آپ کو ادا کر دوں؟ فرمایا اس بیع کے قریب مت جانا یہ صراحۃ سود ہے۔

(۲۳۸۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ : مَنِ احْتَازَ مِنْ رَجُلٍ مَالاً ، أَوْ سَرَقَ مِنْ رَجُلٍ مَالاً ، فَأَرَادَ أَنْ يَرُدَّهُ إِلَيْهِ مِنْ وَجْهٍ لاَ يَعْلَمُ ، فَأَوْصَلَهُ إِلَيْهِ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۳۸۷۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی کا مال رکھ لے یا کسی کا مال چوری کر لے پھر اس کو وہ مال اس طرح واپس کرنا چاہے کہ اس کو علم نہ ہو اور اس کو وہ مال پہنچا دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۳۸۷۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَلْمِ بْنِ أَبِي الذَّيَّالِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ شَرِيكَيْنِ اشْتَرَيَا مَتَاعًا فَبَاعَهُ بِرِبْحٍ بِنَقْدٍ وَنَسِيئَةٍ ، فَقَالَ : أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : انْقُدْنِي رَأْسَ مَالِي ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ ، فَكَرِهَهُ الْحَسَنُ.

(۲۳۸۷۳) حضرت سلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ دو شریکوں نے مل کر کوئی چیز خریدی پھر اُس کو کچھ نفع کے ساتھ فروخت کر دیا کچھ نقد اور کچھ ادھار رقم کے ساتھ، پھر اُس میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: میرا راس المال مجھے دے دو، جو باقی بچا وہ تمہارا، کیا یہ ٹھیک ہے؟ حضرت حسن نے اِس کو ناپسند فرمایا۔

(٦٣٩) فِي الرّجلِ يشترِي الشّيء فيجده يزِيد وَينقص

کوئی شخص چیز خریدنے کے بعد اس میں کچھ کمی یا زیادتی پائے

(٢٣٨٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ قَوْسَرَةً أَوْ حُلَّةً ، ثُمَّ يُعْطِيهِ بَقِيَّتَهَا عَدَدًا بِكَيْلِهَا ، أَنَّهُمَا كَرِهَا ذَلِكَ.

(٢٣٨٧٤) حضرت محمد اور حضرت حسن رحمہ اللہ دونوں حضرات اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جو کھجور کا برتن فروخت کرے پھر اُس کو اُس کا باقی حصہ گن کر دیا جائے جس میں وہ کیل ہے، تو دونوں حضرات نے اِس کو ناپسند فرمایا۔

(٢٣٨٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ، عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي هَاشِمٍ :فِي رَجُلٍ اشْتَرَى عَشَرَةَ آلاَفِ جَوْزَةٍ بِثَلاَثِينَ دِرْهَمًا يَشْتَرِيه عَدَدًا، ثُمَّ يُصَيَّر بجرة أو بجرتين، ثُمَّ يَعُدُّن بَقِيَّتَهُ علَى مَا فِي الْجَرَتَيْنِ، قَالاَ :هُوَ مَكْرُوهٌ.

(٢٣٨٧٥) حضرت قتادہ اور حضرت ابو ہاشم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دس ہزار اخروٹ تیس درہم کے گن کر خریدے، پھر اُن کو ایک یا دو مٹی کے گڑھوں میں ڈال دیئے گئے، پھر جو باقی رہ گئے تھے دو گڑھوں میں اُن کو شمار کرنے لگے، تو آپ دونوں حضرات نے اِس کو ناپسند فرمایا۔

(٦٤٠) الرجل يقول لغلامه ما أنت إلّا حُر

کوئی شخص اپنے غلام سے یوں کہے: ''نہیں ہے تو مگر آزاد''

(٢٣٨٧٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا قَالَ الرَّجُلُ لِمَمْلُوكِهِ :إنَّك لَحُرُّ النَّفْسِ ، فَهُوَ حُرٌّ.

(٢٣٨٧٦) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے غلام سے کہے کہ بے شک تو آزاد نفس والا ہے تو وہ آزاد شمار ہوگا۔

(٢٣٨٧٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِمَمْلُوكِهِ :مَا أَنْتَ إلاَّ حُرٌّ ، قَالَ :فَقَالَ: الْحَسَنُ :نِيَّتُهُ.

(٢٣٨٧٧) حضرت حسن سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص اُپنے غلام سے یوں کہے کہ: نہیں ہے تو مگر آزاد تو اُس کی نیت کا اعتبار ہے۔

(٢٣٨٧٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، مِثْلَهُ.

(٢٣٨٧٨) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(٢٣٨٧٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي رَجُلٍ قَاتَلَ غُلاَمُهُ رَجُلاً فَقَالَ :إنَّمَا هُوَ حُرٌّ مِثْلُك ، قَالَ :هُوَ حُرٌّ.

(٢٣٨٧٩) حضرت شعبی رحمہ اللہ اُس شخص کے متعلق فرماتے ہیں جس کے غلام کو کسی شخص نے قتل کیا، اُس نے کہا وہ تمہاری طرح آزاد ہے تو اِس طرح کہنے سے وہ آزاد شمار ہوگا۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝

مُصنّف ابن ابی شیبہ مترجم

مؤلف

الامام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ تا حدیث نمبر ۲۷۳۶۰

مترجم

مولانا محمد اویس سرور ﷾

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اردو بازار لاہور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ تا حدیث نمبر ۲۷۲۶۰

مؤلّف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسیّ الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اِقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MAKTABA E REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: مصنف ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ

(جلد نمبر ۷)

مترجم: مولانا محمد اویس سرور ظلہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اِقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

اجمالی فہرست

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبِّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأَدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْاِيمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجلِ يَسْتَشْهِد يغسّل أم لا ؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغسّل الشّهيد

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهد باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجَمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ الطِّبِّ

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

كِتَابُ الْعَقِيقَةِ

كِتَابُ الأَطْعِمَةِ

كِتَابُ اللِّبَاسِ

كِتَابُ الأدبِ

كِتَابُ الطِّبِّ

(۱) مَنْ رَخَّصَ فِي الدَّوَاءِ وَالطِّبِّ

جن لوگوں نے دوائی اور طب میں رخصت کا کہا ہے (ان کے دلائل)

(۲۳۸۸۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ : جُرِحَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : اُدْعُوا لَهُ الطَّبِيبَ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ يُغْنِي عَنْهُ الطَّبِيبُ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يُنْزِلْ دَاءً ، إِلَّا أَنْزَلَ مَعَهُ شِفَاءً. (احمد ۵/ ۳۷۱)

(۲۳۸۸۰) حضرت ہلال بن یساف سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی زخمی ہو گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''اس کے لئے طبیب کو بلاؤ'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ کیا طبیب اس کو فائدہ دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں'' بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کی شفاء بھی اتاری ہے۔''

(۲۳۸۸۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عِمْرَانَ الْعَمِّيَّ ، يَقُولُ : سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ حَيْثُ خَلَقَ الدَّاءَ خَلَقَ الدَّوَاءَ ، فَتَدَاوَوْا. (احمد ۳/ ۱۵۶)

(۲۳۸۸۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے جہاں بیماری پیدا کی ہے۔ دوائی بھی پیدا کی ہے۔ پس تم دواء استعمال کرو۔''

(۲۳۸۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَطَاءٌ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ دَاءٍ إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً.

(بخاری ۵۶۷۸۔ ابن ماجہ ۳۴۳۹)

(۲۳۸۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر یہ کہ اس کے لئے شفاء بھی پیدا کی ہے۔''

(۲۳۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ الأَعْرَابَ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : تَدَاوَوْا عِبَادَ اللهِ ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلاَّ وَضَعَ مَعَهُ شِفَاءً ، إِلاَّ الْهَرَمَ.

(ابو داؤد ۳۸۵۱۔ ترمذی ۲۰۳۸)

(۲۳۸۸۳) حضرت اسامہ بن شریک سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ کچھ دیہاتیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اے اللہ کے بندو! دوائی، استعمال کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے کے سوا کوئی بھی بیماری نہیں اتاری مگر یہ کہ اس کے ساتھ شفاء بھی نازل کی ہے۔''

(۲۳۸۸٤) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً ، أَوْ لَمْ يَخْلُقْ دَاءً إِلاَّ وَقَدْ أَنْزَلَ ، أَوْ خَلَقَ لَهُ دَوَاءً ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ ، إِلاَّ السَّامَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا السَّامُ ؟ قَالَ : الْمَوْتُ. (طبرانی ۹۲)

(۲۳۸۸۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں فرمائی یا کوئی بیماری پیدا نہیں کی مگر یہ کہ اس کے لئے دوائی نازل کی ہے یا پیدا کی ہے۔ جس نے اس کو جان لیا سو جان لیا اور جو اس سے جاہل رہا وہ جاہل رہا سوائے سام کے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''موت''۔

(۲۳۸۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَمْ يُنْزِلِ اللَّهُ دَاءً ، أَوْ لَمْ يَخْلُقْ دَاءً إِلاَّ وَقَدْ أَنْزَلَ مَعَهُ شِفَاءً ، جَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ ، وَعَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ. (احمد ۱/ ۴۱۳)

(۲۳۸۸۵) حضرت ابو عبدالرحمٰن سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری یا بیماری نہیں پیدا کی مگر یہ کہ اس کے ساتھ شفاء بھی اتاری ہے۔ جو اس سے جاہل رہا وہ جاہل رہا اور جس نے اس کو جان لیا، اس نے جان لیا۔

(۲۳۸۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَصَابَهُ جُرْحٌ ، فَاحْتَقَنَ الدَّمُ ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لَهُ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي أَنْمَارٍ فَقَالَ : أَيُّكُمَا أَطَبُّ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَوَفِي الطِّبِّ خَيْرٌ ؟ فَقَالَ : إِنَّ الَّذِي أَنْزَلَ الدَّاءَ أَنْزَلَ الدَّوَاءَ. (مالك ۹۴۳)

(۲۳۸۸۶) حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو زخم لگ گیا پس خون منجمد ہو گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

لئے بنوانمار کے دو آدمیوں کو بلایا اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ "تم میں سے کون بڑا طبیب ہے؟" ایک آدمی نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا طب میں بھی کوئی خیر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یقیناً جس ذات نے بیماری اتاری ہے اس نے دوائی بھی اتاری ہے۔"

(۲۳۸۸۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ شَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ (وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ) ، قَالَ : مَنْ طَبِيبٌ.

(۲۳۸۸۷) حضرت ابوقلابہ سے " وقيل من راق " کے بارے میں روایت ہے کہتے ہیں۔ اس سے مراد طبیب ہے۔

(۲۳۸۸۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : أَنَا الَّذِي أُصِحُّ وَأُدَاوِي.

(۲۳۸۸۸) حضرت کعب رضی اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حق جل شانہ کا فرمان ہے۔ میں ہی وہ ذات ہوں جو صحت دیتا ہوں اور علاج کرتا ہوں۔

(۲) مَنْ كَرِهَ الطِّبَّ وَلَمْ يَرَهُ

جو لوگ علاج کو ناپسند سمجھتے ہیں (ان کے دلائل)

(۲۳۸۸۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ ، عَنْ أَبِي رِمْثَةَ ، قَالَ : انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي وَأَنَا غُلاَمٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ أَبِي : إِنِّي رَجُلٌ طَبِيبٌ ، فَأَرِنِي هَذِهِ السِّلْعَةَ الَّتِي بِظَهْرِكَ ، قَالَ : مَا تَصْنَعُ بِهَا ؟ قَالَ : أَقْطَعُهَا ، قَالَ : لَسْتَ بِطَبِيبٍ وَلَكِنَّكَ رَفِيقٌ ، طَبِيبُهَا الَّذِي وَضَعَهَا ، وَقَالَ غَيْرُهُ : الَّذِي خَلَقَهَا. (ابوداؤد ۴۲۰۳۔ ترمذی ۲۸۱۲)

(۲۳۸۸۹) حضرت ابورمثہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں چھوٹا تھا اور اپنے والد کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابورمثہ کہتے ہیں۔ میرے والد نے نبی کریم ﷺ سے کہا۔ میں حکیم آدمی ہوں لہٰذا آپ کی پشت پر جو ابھرا ہوا گوشت ہے۔ وہ آپ مجھے دکھائیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ "تم اس کو کیا کرو گے؟" میرے والد نے جواب دیا، میں اس کو کاٹ دوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا۔ "تم طبیب نہیں ہو، ہاں مگر تم دوست ہو۔ اس کا طبیب وہی ہے جس نے اس کو بنایا ہے۔ یا فرمایا۔ جس نے اس کو پیدا کیا ہے۔

(۲۳۸۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ شُرْبَ الأَدْوِيَةِ كُلِّهَا ، إِلاَّ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ.

(۲۳۸۹۰) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ وہ دودھ اور شہد کے علاوہ تمام ادویات کے پینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۳۸۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ شُرْبَ الأَدْوِيَةِ الْمَعْجُونَةِ إِلاَّ شَيْئًا يَعْرِفُهُ ، وَكَانَ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا مِنْهُ وَلِيَهُ بِنَفْسِهِ.

(۲۳۸۹۱) حضرت محمد کے بارے میں روایت ہے کہ وہ مرکب دواؤں کے پینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔ ہاں مگر جس دوائی کو وہ پہچانتے تھے (اس کو ناپسند نہیں سمجھتے تھے) اور آپ جب کوئی ایسی دوائی لینا چاہتے تو بذات خود اس کا انتظام کرتے۔

(۲۳۸۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الدَّوَاءَ الْخَبِيثَ الَّذِي إِذَا عُلِقَ قَتَلَ صَاحِبَهُ.

(۲۳۸۹۲) حضرت بن معقل کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ایسی خبیث دوائی (کے استعمال) کو ناپسند سمجھتے تھے کہ جب وہ آدمی کی عادت بن جائے تو اس کو مار ڈالے۔

(۲۳۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ. (ابن ماجه ۳۴۵۹۔ احمد ۲/ ۴۴۶)

(۲۳۸۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا سے منع فرمایا۔

(۲۳۸۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قِيلَ لِلرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ فِي مَرَضِهِ : أَلاَ نَدْعُو لَكَ الطَّبِيبَ ؟ فَقَالَ : أَنْظِرُونِي ، ثُمَّ تَفَكَّرَ فَقَالَ : ﴿وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا﴾ فَذَكَرَ مِنْ حِرْصِهِمْ عَلَى الدُّنْيَا وَرَغْبَتِهِمْ فِيهَا ، قَالَ : فَقَدْ كَانَتْ مَرْضَى ، وَكَانَ فِيهِمْ أَطِبَّاءُ ، فَلاَ الْمُدَاوِي ، وَلاَ الْمُدَاوَى ، هَلَكَ النَّاعِتُ وَالْمَنْعُوتُ لَهُ ، وَاللَّهِ لاَ تَدْعُوا لِي طَبِيبًا.

(۲۳۸۹۴) حضرت عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کو ان کی بیماری میں پوچھا گیا کہ کیا ہم آپ کے لئے طبیب کو بلائیں؟ انہوں نے فرمایا۔ تم مجھے مہلت دے دو، پھر انہوں نے غور وفکر فرمایا اور کہا: ﴿وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا﴾ پھر انہوں نے ان لوگوں دنیا پر حرص اور ان کی دنیا میں دلچسپی کا ذکر کیا، فرمایا: یہ لوگ بھی مریض تھے۔ اور ان میں اطباء بھی تھے۔ پس نہ کوئی دوائی لینے والا ہے نہ کوئی دوائی دینے والا ہے۔ تعریف کرنے والا بھی ہلاک ہوگیا اور جس کی تعریف کی گئی وہ بھی ہلاک ہوگیا۔ خدا کی قسم! تم لوگ میرے لئے طبیب کو نہ بلاؤ۔

(۲۳۸۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ السَّكَرَ وَيَأْبَاهُ.

(۲۳۸۹۵) حضرت محمد کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کھجور کے عرق کو ناپسند کرتے تھے اور اس سے انکار کرتے تھے۔

(۲۳۸۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : مَرِضَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَعَادُوهُ ، فَقَالُوا لَهُ : نَدْعُو لَكَ الطَّبِيبَ ؟ فَقَالَ : هُوَ أَضْجَعَنِي.

(۲۳۸۹۶) حضرت معاویہ بن قرہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء بیمار ہوئے تو لوگ اُن کی عیادت کو گئے۔ لوگوں

نے ان سے کہا۔ ہم آپ کے لئے طبیب نہ بُلائیں؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس نے تو مجھے بستر پر ڈالا ہے۔

(۳) فِي شُرْبِ الدَّوَاءِ الَّذِي يُمْشِي

دست آور دواء کے پینے کے بارے میں (روایات)

(۲۳۸۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بِالاسْتِمْشَاءِ بَأْسًا ، قَالَ : وَإِنَّمَا كَرِهُوا مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يُضْعِفَهُمْ.

(۲۳۸۹۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرات اہل علم مُسہل دوائی لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ صرف اسی وجہ سے کچھ اہل علم اس کو ناپسند کرتے تھے کہ کہیں یہ مُسہل دواء آدمی کو کمزور نہ کر دے۔

(۲۳۸۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَمْشِيَ الْمُحْرِمُ.

(۲۳۸۹۸) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ احرام باندھے ہوئے آدمی کے لئے دست آور دواء استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۸۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : خَيْرُ الدَّوَاءِ ؛ اللَّدُودُ ، وَالسَّعُوطُ ، وَالْمَشِيُّ ، وَالْحِجَامَةُ ، وَالْعَلَقُ. (ترمذی ۲۰۵۳)

(۲۳۸۹۹) حضرت شعبی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ ''بہترین دواء وہ ہے جو منہ کے گوشہ میں ڈال کر استعمال کی جائے اور وہ دواء جو ناک کے راستے سے لی جائے اور مُسہل دواء اور پچھنے لگوانا اور علَق۔ جونک لگانا۔ ہے۔

(۲۳۹۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِهِ.

(۲۳۹۰۰) حضرت شعبی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(۲۳۹۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مَوْلًى لِمَعْمَرٍ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِمَاذَا كُنْتِ تَسْتَمْشِينَ ؟ قُلْتُ : بِالشُّبْرُمِ ، قَالَ : حَارٌّ جَارٌّ ، ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا ، فَقَالَ : لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَشْفِي مِنَ الْمَوْتِ كَانَ السَّنَا ، أَوِ السَّنَا شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ. (طبرانی ۳۹۷۔ ترمذی ۲۰۸۱)

(۲۳۹۰۱) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) پوچھا۔ ''تم کس چیز سے جُلاب لیتی تھی۔؟'' میں نے جواب دیا۔ شُبرم کے ذریعہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تو گرم کھینچنے والی چیز ہے''۔ پھر میں نے سَنا کے ذریعہ جلاب لیئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''اگر موت سے کوئی چیز شفاء دیتی تو سنا ہوتی''۔ یا فرمایا: ''سنا موت سے بھی شفاء ہے''۔

(٤) مَا رُخِّصَ فِيهِ مِنَ الأَدوِيَةِ

جن روایات میں رخصت دی گئی ہے

(۲۳۹۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ ابْنَةِ مِحْصَنٍ ، قَالَتْ : دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ ، فَقَالَ : عَلاَمَ تَدْغَرْنَ أَوْلاَدَكُنَّ ؟ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعِلاَقِ ، عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ ، يُسْعَطُ بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ ، وَيُلَدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ. (بخاری ۵۶۹۲۔ مسلم ۱۷۳۴)

(۲۳۹۰۲) حضرت ام قیس بنت محصن سے روایت ہے۔ کہتی ہیں: کہ میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے حلق کے درد کی وجہ سے اس کو جونک لگا رکھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی کا گلا کیوں گھونٹ رہی ہو؟ تم یہ علاج کرو۔ تم یہ عود ہندی کو استعمال کرو۔ کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے۔ حلق کا درد ہو تو اس کو بذریعہ ناک کھینچا جائے اور ذات الجنب ہو تو اس کو منہ کے گوشہ سے استعمال کیا جائے۔

(۲۳۹۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَعِنْدَهَا صَبِيٌّ يَبْتَدِرُ مَنْخَرَاهُ دَمًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا هَذَا ؟ قَالُوا : بِهِ الْعُذْرَةُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلاَمَ تُعَذِّبْنَ أَوْلاَدَكُنَّ ؟ إِنَّمَا يَكْفِي إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَأْخُذَ قُسْطًا هِنْدِيًّا ، فَتَحُكَّهُ بِمَاءٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ تُوجِرَهُ إِيَّاهُ ، قَالَ : فَفَعَلُوهُ فَبَرَأَ. (احمد ۳/ ۳۱۵۔ بزار ۳۰۲۴)

(۲۳۹۰۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس ایک بچہ تھا جس کے نتھنوں سے خون جاری تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''یہ کیا ہے؟'' لوگوں نے بتایا۔ اس کو حلق کی بیماری ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم عورتیں کس بات پر اپنی اولادوں کو عذاب دیتی ہو؟ تم میں سے کسی ایک کے لئے صرف یہی کافی ہے کہ وہ ہندی لکڑی لے لے اور اس کو سات مرتبہ پانی میں رگڑ لے پھر اس کو بچے کے حلق میں ٹپکا دے'' راوی کہتے ہیں۔ لوگوں نے اس بچہ کے ساتھ ایسا ہی کیا اور وہ بچہ صحت یاب ہو گیا۔

(۲۳۹۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ ، وَالْقُسْطُ الْعَرَبِيُّ لِصِبْيَانِكُمْ مِنَ الْعُذْرَةِ ، وَلاَ تُعَذِّبُوهُمْ بِالْغَمْزِ.

(بخاری ۵۶۹۶۔ مسلم ۶۴)

(۲۳۹۰۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''جو تم دوائیاں استعمال کرتے ہو ان میں سے بہترین دوائی حجامت (پچھنے لگوانا)، اور عربی لکڑی ہے۔ تمہارے بچوں کے حلق کی تکلیف کے لئے۔ اور تم

بچوں کو گھونٹ کر عذاب نہ دو۔''

(۲۳۹۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ ، فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ، قِيلَ لَهُ:عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ:نَعَمْ. (مسلم ۸۸۔ احمد ۲/ ۲۶۸)

(۲۳۹۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ'' تم ان سیاہ دانوں (کلونجی) کو لازمی استعمال کرو کیونکہ ان میں ہر بیماری سے شفاء ہے'' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ یہ بات آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

(۲۳۹۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَمَطَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الشُّونِيزُ فِيهِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلاَّ السَّامَ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا السَّامُ ؟ قَالَ :الْمَوْتُ. (احمد ۵/ ۳۴۶)

(۲۳۹۰۶) حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:'' کلونجی میں سام کے سوا ہر بیماری کی شفاء ہے'' لوگوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موت''۔

(۲۳۹۰۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ ، فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ ، يَعْنِي الشُّونِيزَ. (بخاری ۵۶۸۷۔ احمد ۶/ ۱۳۸)

(۲۳۹۰۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر سیاہ دانے (کلونجی) لازم ہیں۔ کیونکہ اس میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔

(۵) فِي الْحُقْنَةِ مَنْ كَرِهَهَا

جو لوگ حقنہ کو ناپسند کرتے ہیں (ان کے دلائل)

(۲۳۹۰۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحُقْنَةِ أَشَدَّ الْقَوْلِ.

(۲۳۹۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حقنہ کے بارے میں سخت ترین بات کہا کرتے تھے۔ (حقنہ کا مطلب ہے: مقعد سے دوائی چڑھانا)۔

(۲۳۹۰۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهَا.

(۲۳۹۰۹) حضرت مجاہد کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حقنہ (مقعد سے دوائی چڑھانا) کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۳۹۱۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، وَعَبَّادٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنِّي لأَتَفَحَّشُهَا.

(۲۳۹۱۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں حقنہ کو بُرا قرار دیتا ہوں۔

(۲۳۹۱۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سُئِلَ عَامِرٌ عَنِ الْحُقْنَةِ لِلصَّائِمِ؟ فَقَالَ: إِنِّي لأَكْرَهُهَا لِلْمُفْطِرِ، فَكَيْفَ لِلصَّائِمِ؟

(۲۳۹۱۱) حضرت جابر کہتے ہیں کہ حضرت عامر سے روزہ دار کے لئے حقنہ کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا۔ میں تو غیر روزہ دار کے لئے بھی حقنہ کو ناپسند سمجھتا ہوں۔ تو روزہ دار کے لئے کیسے اجازت دے سکتا ہوں؟

(۲۳۹۱۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنِّي لأَتَفَحَّشُهَا.

(۲۳۹۱۲) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں حقنہ کو بُرا قرار دیتا ہوں۔

(۲۳۹۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَالْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا الْحُقْنَةَ.

(۲۳۹۱۳) حضرت قتادہ اور حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ یہ دونوں حقنہ کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۳۹۱٤) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْمَعْرُورِ، عَنْ عَلِيٍّ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْحُقْنَةَ.

(۲۳۹۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حقنہ کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۳۹۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : هِيَ طَرَفٌ مِنْ عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ ، يَعْنِي الْحُقْنَةَ.

(۲۳۹۱۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ یہ قوم لوط کے کام کا ایک کنارہ ہے یعنی حقنہ کا عمل۔

(۲۳۹۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا الْحُقْنَةَ.

(۲۳۹۱۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور طاؤس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ یہ دونوں حقنہ کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٦) مَنْ رَخَّصَ فِي الْحُقْنَةِ

جن لوگوں نے حقنہ کی اجازت دی ہے (ان کے دلائل)

(۲۳۹۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا.

(۲۳۹۱۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حقنہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۹۱۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : هِيَ دَوَاءٌ.

(۲۳۹۱۸) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ حقنہ تو ایک دوائی ہے۔

(۲۳۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ احْتَقَنَ.

(۲۳۹۱۹) حضرت حکم کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے حقنہ کروایا تھا۔

(۲۳۹۲۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالْحُقْنَةِ بَأْسًا.

(۲۳۹۲۰) حضرت عطاء کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حقنہ میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۳۹۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالْحُقْنَةِ بَأْسًا.

(۲۳۹۲۱) حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حقنہ کروانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۷) فِي تَعْلِيقِ التَّمَائِمِ وَالرُّقَى

دھاگے اور تعویذات باندھنے (اور لٹکانے) کے بارے میں (روایات)

(۲۳۹۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، وَمُعْتَمِرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَقْدَ التَّمَائِمِ. (احمد ۳۹۷۔ حاکم ۱۹۵)

(۲۳۹۲۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ڈورے باندھنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۳۹۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَعَلَّقَ عَلاَقَةً وُكِلَ إِلَيْهَا. (احمد ۴/ ۳۱۰۔ بیہقی ۳۵۱)

(۲۳۹۲۳) حضرت عبداللہ بن حکیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کوئی چیز: دھاگہ وغیرہ لٹکائی تو وہ اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے''۔

(۲۳۹۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : دَخَلَ عَبْدُ اللهِ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ مَرِيضَةٌ ، فَإِذَا فِي عُنُقِهَا خَيْطٌ مُعَلَّقٌ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ فَقَالَتْ : شَيْءٌ رُقِيَ لِي فِيهِ مِنَ الْحُمَّى ، فَقَطَعَهُ وَقَالَ : إِنَّ آلَ إِبْرَاهِيمَ أَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ.

(۲۳۹۲۴) حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ، اپنی بیوی کے پاس گئے اور وہ (اس وقت) بیمار تھیں۔ حضرت عبداللہ کو ان کی گردن میں ایک دھاگہ لٹکا ہوا نظر آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ بیوی نے جواب دیا۔ یہ ایسی چیز ہے جس میں بخار کا دم کیا گیا ہے۔ پس حضرت عبداللہ نے اس کو توڑ دیا اور فرمایا۔ بے شک آل ابراہیم شرک سے بری ہیں۔

(۲۳۹۲۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : رَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَيْئًا قَدْ تَعَلَّقَهُ ، فَنَزَعَهُ مِنْهُ نَزْعًا عَنِيفًا ، وَقَالَ : إِنَّ آلَ ابْنِ مَسْعُودٍ أَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ.

(۲۳۹۲۵) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض اہل خانہ پر کوئی چیز لٹکی ہوئی دیکھی

تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو غصہ سے کھینچ دیا اور فرمایا: بے شک ابن مسعود کے گھر والے شرک سے بے پرواہ ہیں۔

(۲۳۹۲۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَجُلٍ حَلْقَةً مِنْ صُفْرٍ ، فَقَالَ :مَا هَذِهِ ؟ قَالَ :مِنَ الْوَاهِنَةِ ، قَالَ :لَمْ يَزِدْكَ إِلاَّ وَهْنًا ، لَوْ مِتَّ وَأَنْتَ تَرَاهَا نَافِعَتَكَ لَمِتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ. (ابن ماجه ۳۵۳۱۔ احمد ۴/ ۴۴۵)

(۲۳۹۲۶) حضرت عمران بن حصین کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پیتل کا کڑا دیکھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے (اس سے) پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا۔ یہ واہنہ (بازو کی بیماری) کی وجہ سے پہنا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو تم میں ضعف کو مزید بڑھائے گا۔ اور اگر تم اس حالت میں مرے کہ تم اس کو نافع خیال کرتے ہو تو یقیناً تم خلاف فطرت موت مرو گے۔

(۲۳۹۲۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ ؛ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۳۹۲۷) حضرت حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

(۲۳۹۲۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :انْطَلَقَ حُذَيْفَةُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ يَعُودُهُ ، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَدَخَلْتُ مَعَهُ ، فَلَمَسَ عَضُدَهُ ، فَرَأَى فِيهِ خَيْطًا ، فَأَخَذَهُ فَقَطَعَهُ ، ثُمَّ قَالَ :لَوْ مِتَّ وَهَذَا فِي عَضُدِكَ مَا صَلَّيْتُ عَلَيْكَ.

(۲۳۹۲۸) حضرت زید سے روایت ہے کہتے ہیں: کہ مجھے زید بن وہب نے بتایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک آدمی کی بلغم کی مرض میں عیادت کرنے کے لئے گئے۔ وہ چلے تو میں بھی ان کے ہمراہ چل پڑا۔ پس وہ اس کے پاس پہنچے تو میں بھی اس کے پاس پہنچ گیا۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کی کلائی کو چھوا تو اس میں انہوں نے ایک دھاگہ دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس دھاگہ کو پکڑا اور توڑ دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر تم اس حالت میں مرجاتے کہ یہ دھاگہ تمہاری کلائی میں ہوتا تو میں تمہارا جنازہ نہ پڑھتا۔

(۲۳۹۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ:دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ، فَوَجَدَ فِي عَضُدِهِ خَيْطًا، قَالَ:فَقَالَ:مَا هَذَا؟ قَالَ :خَيْطٌ رُقِيَ لِي فِيهِ ، فَقَطَعَهُ ، ثُمَّ قَالَ :لَوْ مِتَّ مَا صَلَّيْتُ عَلَيْكَ.

(۲۳۹۲۹) حضرت حذیفہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی کلائی میں دھاگہ دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ یہ ایک دھاگہ ہے جس میں مجھے دم کر کے دیا گیا ہے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو توڑ دیا۔ پھر فرمایا: اگر تم مرجاتے تو میں تمہارا جنازہ نہ پڑھتا۔

(۲۳۹۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ تَعْلِيقَ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۲۳۹۳۰) حضرت عبداللہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ قرآن مجید میں سے بھی کچھ (آیت وغیرہ) لٹکانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۳۹۳۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ :مَوْضِعُ التَّمِيمَةِ مِنَ الإِنْسَانِ وَالطِّفْلِ شِرْكٌ.

(۲۳۹۳۱) حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ انسان اور بچے کے تعویذ کی جگہ شرک (کا ذریعہ) ہے۔

(۲۳۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :مَنْ تَعَلَّقَ عَلاَقَةً وُكِلَ إِلَيْهَا.

(۲۳۹۳۲) حضرت ابومجلز سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جس کسی نے کوئی شئی۔ دھاگہ وغیرہ۔ لٹکایا تو اس کو اسی شئی کے سپرد کر دیا جائے گا۔

(۲۳۹۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّمَائِمَ كُلَّهَا ، مِنَ الْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقُرْآنِ.

(۲۳۹۳۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ (پہلے) اہل علم ہر قسم کے تعویذات کو ناپسند سمجھتے تھے چاہے وہ قرآن سے ہوں یا غیر قرآن سے۔

(۲۳۹۳٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذَلِكَ.

(۲۳۹۳۴) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ان (تعویذات) کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۳۹۳٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :أُعَلِّقُ فِي عَضُدِي هَذِهِ الآيَةَ :﴿يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلاَمًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ﴾ مِنْ حُمَّى كَانَتْ بِي ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۳۹۳۵) حضرت مغیرہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا۔ مجھے جو بخار ہوتا ہے میں اس سے (بچاؤ کے لئے) یہ آیت: ﴿يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلاَمًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ﴾ اپنی کلائی پر (لکھ کر) لٹکا لوں؟ تو حضرت ابراہیم نے اس کو ناپسند کیا۔

(۲۳۹۳٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ عَلَّقَ التَّمَائِمَ وَعَقَدَ الرُّقَى ، فَهُوَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنَ الشِّرْكِ.

(۲۳۹۳۶) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے تعویذات لٹکائے اور ڈورے باندھے تو یہ شخص شرک کے ایک شعبہ پر عمل پیرا ہے۔

(۲۳۹۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّمَائِمَ وَالرُّقَى وَالنُّشَرَ.

(۲۳۹۳۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ (پہلے) اہل علم تعویذات، ڈوروں اور آب زدہ کے تعویذ کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(۲۳۹۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ؛ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ رَأَى إِنْسَانًا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فِي عُنُقِهِ خَرَزَةٌ

فَقَطَعَهَا.

(۲۳۹۳۸) حضرت محمد بن سوقہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن جبیر نے ایک آدمی کو بیت اللہ کے گرد طواف کرتے دیکھا کہ اس کی گردن میں ڈورا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس ڈورے کو توڑ ڈالا۔

(۲۳۹۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :مَنْ قَطَعَ تَمِيمَةً عَنْ إِنْسَانٍ كَانَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ.

(۲۳۹۳۹) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جس آدمی نے کسی انسان سے ڈورے کو توڑا تو یہ (ثواب میں) ایک غلام کی آزادی کے برابر ہے۔

(۲۳۹٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ وَاقِعِ بْنِ سَحْبَانَ، قَالَ:قَالَ عَبْدُ اللهِ:مَنْ عَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ.

(۲۳۹۴۰) حضرت واقع بن سحبان سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں۔ جو آدمی کوئی چیز لٹکاتا ہے تو وہ اس کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔

(۲۳۹٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَانَتْ بِهِ شَقِيقَةٌ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَرْقِيكَ مِنْهَا ؟ قَالَ :لاَ حَاجَةَ لِي بِالرُّقَى.

(۲۳۹۴۱) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ انہیں درد سر تھا۔ بتاتے ہیں کہ ان سے ایک آدمی نے کہا۔ میں آپ کو اس درد کا تعویذ دیتا ہوں؟ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا۔ مجھے تعویذ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(۲۳۹٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْمُعَاذَةَ لِلصِّبْيَانِ ، وَيَقُولُ :إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ بِهِ الْخَلاَءَ.

(۲۳۹۴۲) حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت ہے کہ وہ بچوں کے لئے تعویذ کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ بچے تعویذ کے ہمراہ ہی بیت الخلاء میں چلے جاتے ہیں۔

(۸) مَا ذَكَرُوا فِي تَمْرِ عَجْوَةٍ، هُوَ لِلسَّمِّ وَغَيْرِهِ

عجوہ کھجور کے بارے میں جو احادیث مروی ہیں کہ یہ زہر وغیرہ کے لئے مفید ہے

(۲۳۹٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ :سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتِ عَجْوَةٍ ، لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ ، وَلاَ سِحْرٌ. (بخاری ۵۴۴۵۔ مسلم ۱۵۴)

(۲۳۹۴۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ ”جو شخص بوقت صبح سات عجوہ کھجوریں کھالے گا تو اس کو اس دن میں کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں دے گا۔

(٢٣٩٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ. (ترمذی ۲۰۶۸۔ احمد ۳/ ۴۸)

(۲۳۹۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے کہ ''عجوہ کھجور جنت سے ہے اور یہ زہر سے بھی شفاء ہے۔''

(٢٣٩٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ مِنَ الدَّوَامِ ، أَوِ الدَّوَارِ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ ، فِي سَبْعِ غَدَوَاتٍ عَلَى الرِّيقِ.

(۲۳۹۴۵) حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دوران سر سے افاقہ کے لئے سات صبح نہار منہ عجوہ کھجور کے سات دانے کھانے کا فرمایا کرتی تھیں۔

(٢٣٩٤٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءٌ أَوْ :إِنَّهَا تِرْيَاقٌ فِي أَوَّلِ الْبُكْرَةِ عَلَى الرِّيقِ. (مسلم ۱۶۱۹۔ نسائی ۶۷۱۴)

(۲۳۹۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ: ''عجوہ عالیہ میں شفا ہے۔'' یا ارشادفرمایا: ''عجوہ عالیہ، صبح کے وقت نہار منہ تریاق ہے۔''

(٩) فِي التَّمْرِ يُحَنَّكُ بِهِ الْمَوْلُودَ

نومولود بچہ کو کھجور کے ذریعہ تحنیک کرنے کے بارے میں احادیث

(٢٣٩٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ غُلاَمًا ، فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ :احْمِلْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَبَعَثَ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :مَعَهُ شَيْءٌ ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، تَمَرَاتٌ ، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهُ فِي فِيِّ الصَّبِيِّ ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِهِ ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ. (بخاری ۵۴۷۰۔ مسلم ۱۶۸۹)

(۲۳۹۴۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا ایک بچہ پیدا ہوا تو مجھے ابوطلحہ نے کہا۔ اس بچہ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ۔ پس یہ بچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور اس بچہ کے ہمراہ چند کھجوریں بھی بھیجی گئی تھیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کو لیا اور فرمایا ''اس کے ساتھ کوئی چیز ہے؟'' لوگوں نے جواب دیا۔ جی ہاں! کھجوریں ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں لیں اور ان کو چبایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ مبارک سے (چبائی ہوئی کھجور) لی اور اس کو بچہ کے منہ میں

ڈال دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے تالو کو ملا اور اس کا نام آپ ﷺ نے عبداللہ رکھا۔

(۲۳۹۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : وُلِدَ لِي غُلَامٌ ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ ، وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ. (بخاری ۶۱۹۸۔ مسلم ۲۴)

(۲۳۹۴۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ میں (اسے لے کر) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کو اپنی کھجور سے گھٹی دی۔

(۲۳۹۴۹) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ حِينَ وَضَعَتْهُ ، وَطَلَبُوا تَمْرَةً حَتَّى وَجَدُوهَا فَحَنَّكَهُ بِهَا ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۳۹۰۹۔ مسلم ۱۶۹۱)

(۲۳۹۴۹) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو...... جب حضرت اسماء نے ان کو جنا...... لے کر حاضر ہوئیں۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھجور کی تلاش کی یہاں تک کہ مل گئی تو پھر آپ ﷺ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو کھجور کی گھٹی دی۔ پس جو چیز حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیٹ میں گئی وہ آپ ﷺ کا لعاب مبارک تھا۔

(۲۳۹۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ. (بخاری ۶۰۰۲۔ مسلم ۱۶۹۱)

(۲۳۹۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں بچوں کو لایا جاتا تھا اور آپ ﷺ ان کے لئے برکت کی دعاء فرماتے اور ان کو گھٹی دیتے تھے۔

(۱۰) فِي الإِثْمِدِ ، مَنْ أَمَرَ بِهِ عِنْدَ النَّوْمِ

سوتے وقت اثمد سرمہ لگانے کا کہنے والے حضرات کے دلائل

(۲۳۹۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : عَلَيْكُمْ بِالإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ ، فَإِنَّهُ يَشُدُّ الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

(ابن ماجه ۳۴۹۶)

(۲۳۹۵۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا کہ: ''سونے کے وقت اثمد (سرمہ) کو لازمی استعمال کرو۔ کیونکہ یہ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ اور بالوں کو اُگاتا ہے۔''

(۲۳۹۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ أَكْحَالِكُمُ الإِثْمِدُ ، يَجْلُو الْبَصَرَ ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

(۲۳۹۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اثمد ہے۔ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ اور بالوں کو اگاتا ہے۔''

(۱۱) کَمْ یُکْتَحَلُ فِی کُلِّ عَیْنٍ ؟

ہر آنکھ میں کتنی مرتبہ سرمہ لگایا جائے؟

(۲۳۹۵۳) حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِیدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِی أَنَسٍ ، قَالَ : کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکْتَحِلُ بِالإِثْمِدِ ، وَیَکْحَلُ الْیُمْنَی ثَلاَثَ مَرَاوِدَ ، وَالْیُسْرَی مِرْوَدَیْنِ.

(ابن سعد ۴۸۴)

(۲۳۹۵۳) حضرت عمران بن ابی انس سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثمد سرمہ لگایا کرتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں آنکھ میں تین سلائیاں سرمہ لگاتے تھے اور بائیں آنکھ میں دو سلائیاں سرمہ لگاتے تھے۔

(۲۳۹۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ کَانَ یَکْتَحِلُ ثَلاَثًا فِی کُلِّ عَیْنٍ.

(۲۳۹۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ہر آنکھ میں تین تین مرتبہ سرمہ لگایا کرتے تھے۔

(۲۳۹۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ؛ أَنَّهُ کَانَ یَکْتَحِلُ اثْنَتَیْنِ فِی ذِهِ ، وَاثْنَتَیْنِ فِی ذِهِ ، وَوَاحِدَةً بَیْنَهُمَا.

(۲۳۹۵۵) حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت ہے کہ وہ دو سلائیاں اس آنکھ میں اور دو سلائیاں اس آنکھ میں سرمہ لگایا کرتے تھے اور ایک سلائی دونوں آنکھوں کے درمیان لگاتے تھے۔

(۲۳۹۵۶) حَدَّثَنَا یَزِیدُ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِکْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : کَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُکْحُلَةٌ یَکْتَحِلُ بِهَا ثَلاَثًا فِی کُلِّ عَیْنٍ. (ترمذی ۲۰۴۸۔ ابن ماجہ ۳۴۹۹)

(۲۳۹۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر آنکھ میں تین تین سلائیاں سرمہ لگاتے تھے۔

(۱۲) فِی الْخَمْرِ یُتَدَاوَی بِهَا ، وَالسَّکَرِ

شراب اور عرقِ کھجور کے ذریعہ علاج کرنے کے بارے میں (احادیث)

(۲۳۹۵۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سِمَاکٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِیهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ جُعْفَی ، یُقَالُ لَهُ : سُوَیْدُ بْنُ طَارِقٍ ، سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ ؟ فَنَهَاهُ عَنْهَا ، فَقَالَ : یَا رَسُولَ اللهِ

، إِنَّمَا نَصْنَعهَا لِلدَّوَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهَا دَاءٌ وَلَيْسَتْ بِدَوَاءٍ.

(۲۳۹۵۷) حضرت علقمہ بن وائل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جعفی کا ایک شخص جس کو سوید بن طارق کہا جاتا تھا۔ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس سے منع کر دیا۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم تو اس کو دوائی کے لئے بناتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''یہ تو بیماری ہے۔ یہ دوائی نہیں ہے۔''

(۲۳۹۵۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَصَابَهُ الصَّفَرُ ، فَنُعِتَ لَهُ السَّكَرُ ، فَسَأَلَ عَبْدَ اللهِ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ :إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَائَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

(۲۳۹۵۸) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو پیٹ کا وہ مرض لاحق ہوا جس میں چہرہ زرد ہو جاتا ہے تو کسی نے اس کے سامنے عرقِ کھجور کی تعریف کی۔ اس مریض نے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو تم پر حرام کیا ہے اس چیز میں تمہاری شفا نہیں رکھی۔

(۲۳۹۵۹) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :كَانَتْ لاِبْنِ عُمَرَ بُخْتِيَّةٌ ، وَإِنَّهَا مَرِضَتْ ، فَوُصِفَ لِي أَنْ أُدَاوِيَهَا بِالْخَمْرِ ، فَدَاوَيْتُهَا ، ثُمَّ قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ :إِنَّهُمْ وَصَفُوا لِي أَنْ أُدَاوِيَهَا بِالْخَمْرِ ، قَالَ : فَفَعَلْتَ ؟ قُلْتُ :لاَ ، وَقَدْ كُنْتُ فَعَلْتُ ، قَالَ :أَمَا إِنَّكَ لَوْ فَعَلْتَ عَاقَبْتُكَ.

(۲۳۹۵۹) حضرت نافع سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بختی اونٹ تھا۔ وہ بیمار ہو گیا، مجھے کسی نے کہا کہ میں اس کا شراب کے ذریعہ علاج کروں۔ چنانچہ میں نے اس کا علاج کیا۔ پھر میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ لوگوں نے مجھے کہا ہے کہ میں اس کا شراب کے ذریعہ علاج کروں! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ پھر تم نے کیا؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ حالانکہ میں تو علاج کر چکا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر تم نے یہ کام کیا ہوتا تو میں تمہیں سزا دیتا۔

(۲۳۹۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَامِرٍ ، وَابْنُ زِيَادٍ :لاَ أُوتَى بِأَحَدٍ سَقَى صَبِيًّا خَمْرًا إِلاَّ جَلَدْتُهُ . قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :وَحِفْظِي :ابْنُ زِيَادٍ.

(۲۳۹۶۰) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ابن عامر اور ابن زیاد نے کہا کہ: میرے پاس کوئی ایسا آدمی لایا گیا جس نے کسی بچے کو شراب پلائی ہو تو میں اس کو ضرور کوڑے لگاؤں گا۔

(۲۳۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُسْقَى الْبَهَائِمُ الْخَمْرَ.

(۲۳۹۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اس بات کو (بھی) ناپسند کرتے تھے کہ جانوروں کو شراب پلائی جائے۔

(۲۳۹۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَدَاوَى بِالْخَمْرِ، وَبِدَمِ الْحَلَمِ، وَبِالنَّارِ.

(۲۳۹۶۲) حضرت ابراہیم کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ شراب اور چیچڑ کے خون کے ساتھ اور آگ کے ذریعہ سے علاج کیا جائے۔

(۲۳۹۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسُئِلَ عَنْ صَبِيٍّ يَشْتَكِي ، نُعِتَ لَهُ قَطْرَةٌ مِنْ خَمْرٍ ؟ قَالَ :لاَ.

(۲۳۹۶۳) حضرت حکم بن عطیہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک بچہ تکلیف میں مبتلا ہے، کیا اسے شراب کا ایک قطرہ دیا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(۲۳۹۶٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ :مَنْ تَدَاوَى بِالْخَمْرِ فَلاَ شَفَاهُ اللَّهُ.

(۲۳۹۶۴) حضرت زہری سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ جو شخص شراب کے ذریعہ سے علاج کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو شفا ہی نصیب نہ کریں۔

(۲۳۹٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَامِرٍ :مَنْ سَقَى صَبِيًّا خَمْرًا جَلَدْنَا الَّذِي سَقَاهُ.

(۲۳۹۶۵) حضرت عامر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عامر نے فرمایا: جو شخص کسی بچے کو شراب پلائے گا تو ہم پلانے والے کو کوڑے ماریں گے۔

(۲۳۹٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَرِهَ أَنْ يُدَاوَى دَبَرُ الإِبِلِ بِالْخَمْرِ.

(۲۳۹۶۶) حضرت سعد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ اونٹ کی پشت پر جو زخم لگا ہے اس کا علاج شراب سے کیا جائے۔

(۱۳) فِي التَّلْبِينَةِ

بھوسے اور شہد سے بنے ہوئے حریرہ کے بیان میں

(۲۳۹٦۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ ، عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ ابْنَةِ عَمْرٍو ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلَيْكُمْ بِالْبُغِيضِ النَّافِعِ ، يَعْنِي التَّلْبِينَةَ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّهُ لَيَغْسِلُ بَطْنَ أَحَدِكُمْ كَمَا يَغْسِلُ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ مِنَ الْوَسَخِ ، وَكَانَ إِذَا اشْتَكَى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ ، لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى أَحَدِ طَرَفَيْهِ. (ترمذی ۲۰۳۹۔ احمد ۶/ ۳۲)

(۲۳۹۶۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ مبغوض لیکن نافع چیز یعنی تلبینہ (بھوسے اور شہد کا حریرہ) کو لازم پکڑو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یقیناً یہ چیز تمہارے پیٹ کو اس طرح دھوڈالتی ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے چہرہ سے میل کو دھوڈالتا ہے۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں

میں سے جب کسی کو کوئی تکلیف ہوتی تو ہانڈی مسلسل آگ پر دھری رہتی یہاں تک کہ مریض کسی ایک جانب...... موت یا حیات...... کی طرف آجاتا۔

(١٤) فِي الحِجَامَةِ أَيْنَ تُوضَعُ مِنَ الرَّأْسِ ؟

پچھنے سر میں کس جگہ لگوائے جائیں؟

(٢٣٩٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ أَسْفَلَ مِنَ الذُّؤَابَةِ ، وَيُسَمِّيهَا مُنْقِذًا.

(۲۳۹۶۸) حضرت مکحول سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (اپنی) پیشانی کے بالوں کے نچلے حصہ میں پچھنے لگواتے تھے اور اس کو آپ ﷺ منقذ کا نام دیتے تھے۔

(٢٣٩٦٩) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثًا عَلَى الأَخْدَعَيْنِ ، وَعَلَى الْكَاهِلِ وَاحِدَةً. (ترمذی ۲۰۵۱۔ ابوداؤد ۳۸۵۶)

(۲۳۹۶۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے تین جگہ پر پچھنے لگوائے، دو رگیں گردن کے دونوں جانب اور ایک دو کندھوں کے درمیان۔

(٢٣٩٧٠) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يَقُولُ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، وَسَطَ رَأْسِهِ. (بخاری ۱۸۳۶۔ ابن ماجہ ۳۴۸۱)

(۲۳۹۷۰) حضرت عبداللہ بن بحینہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام لحی جمل میں پچھنے لگوائے اور (اس وقت) آپ ﷺ حالت احرام میں تھے اور سر کے درمیان لگوائے۔

(٢٣٩٧١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِمَكَانٍ بِطَرِيقِ مَكَّةَ ، بِمَعْدِنٍ يُدْعَى لَحْيَ جَمَلٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوْقَ رَأْسِهِ.

(۲۳۹۷۱) حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے عدن والے راستہ میں ایک مقام پر جس کا نام لحی جمل تھا۔ اس حالت میں اپنے سر مبارک پر پچھنے لگوائے کہ آپ ﷺ حالت احرام میں تھے۔

(٢٣٩٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : إِلاَّ أَنَّ رِجْلَهُ وُثِئَتْ فَحَجَمَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۳۹۷۲) حضرت منصور سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے تھے؟

انہوں نے جواب دیا۔ مگر آپ ﷺ کا پاؤں مبارک کمزور ہوگیا تھا تو آپ ﷺ نے اس کو سینگی لگوائی تھی۔

(۲۳۹۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِي رَأْسِهِ ، مِنْ أَذًى كَانَ بِهِ. (بخاری ۵۶۹۹۔ ابو داؤد ۱۸۳۲)

(۲۳۹۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر مبارک پر بوجہ تکلیف کے پچھنے لگوائے تھے جبکہ آپ ﷺ حالت احرام میں تھے۔

(۱۵) فِي الرُّخْصَةِ فِي الْقُرْآنِ ، يُكْتَبُ لِمَنْ يُسْقَاهُ

کسی کو پلانے کے لئے قرآن مجید لکھنے کے جواز کے بیان میں (احادیث)

(۲۳۹۷٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا عَسِرَ عَلَى الْمَرْأَةِ وَلَدُهَا ، فَيُكْتَبُ هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ وَالْكَلِمَاتِ فِي صَحْفَةٍ ، ثُمَّ تُغْسَلُ فَتُسْقَى مِنْهَا : بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ: ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلاَّ عَشِيَّةً ، أَوْ ضُحَاهَا﴾ ، ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلاَّ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلاَغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلاَّ الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ﴾.

(۲۳۹۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جب کسی عورت کو بچہ کی ولادت میں تنگی ہو تو ان دو آیتوں اور کلمات کو ایک صفحہ پر لکھ دیا جائے پھر اس کو دھو کر یہ پانی عورت کو پلایا جائے۔ (الفاظ کا ترجمہ یہ ہے) شروع اس خدا کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو بہت بردبار اور کرم کرنے والا ہے۔ پاک ہے اللہ، جو رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور جو رب ہے عرش عظیم کا۔ ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً ، أَوْ ضُحَاهَا﴾ اور ﴿كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلاَغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ﴾.

(۲۳۹۷٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ لاَ تَرَى بَأْسًا أَنْ يُعَوَّذَ فِي الْمَاءِ ، ثُمَّ يُصَبَّ عَلَى الْمَرِيضِ.

(۲۳۹۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت ہے کہ وہ پانی میں دم وغیرہ کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتی تھیں کہ پھر وہ پانی مریض پر بہادیا جائے۔

(۲۳۹۷٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ (ح) وَلَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا أَنْ يَكْتُبَ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ يُسْقَاهُ صَاحِبُ الْفَزَعِ.

(۲۳۹۷۶) حضرت ابو قلابہ اور حضرت مجاہد کے بارے میں روایت ہے کہ یہ دونوں حضرات اس بات میں کوئی حرج محسوس نہیں

کرتے تھے کہ قرآن مجید کی کوئی آیت لکھی جائے اور پھر ڈرے ہوئے آدمی کو پلائی جائے۔

(۲۳۹۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَكْتُبُ التَّعْوِيذَ لِمَنْ أَتَاهُ ، قَالَ حَجَّاجٌ : وَسَأَلْتُ عَطَاءً ؟ فَقَالَ : مَا سَمِعْنَا بِكَرَاهِيَتِهِ إِلاَّ مِنْ قِبَلِكُمْ أَهْلَ الْعِرَاقِ.

(۲۳۹۷۷) حضرت حجاج کہتے ہیں کہ مجھ سے اس آدمی نے بیان کیا جس نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا تھا کہ جوان کے پاس (بغرض تعویذ) آتا وہ اس کے لئے تعویذ لکھتے تھے۔ حجاج کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا: تو انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا: اے اہل عراق! ہم نے تو تمہارے علاوہ کسی سے اس کا ناپسند ہونا نہیں سُنا۔

(۲۳۹۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ النَّشَرِ ، فَأَمَرَنِي بِهَا ، قُلْتُ : أَرْوِيهَا عَنْكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۳۹۷۸) حضرت قتادہ، سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے بارے میں بتاتے ہیں کہ میں نے ان سے آسیب کے تعویذ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے مجھے اس کی اجازت دی۔ میں نے (ان سے) کہا۔ میں اس (تعویذ) کو آپ کی نسبت سے روایت کروں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

(۲۳۹۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنِ النَّشَرِ ؟ فَقَالَتْ : مَا تَصْنَعُونَ بِهَذَا ؟ هَذَا الْفُرَاتُ إِلَى جَانِبِكُمْ ، يَسْتَنْقِعُ فِيهِ أَحَدُكُمْ سَبْعًا يَسْتَقْبِلُ الْجِرْيَةَ.

(۲۳۹۷۹) حضرت اسود سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آسیب کے تعویذات کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا: تم لوگ اس سے کیا بناتے ہو؟ یہ تمہارے قریب فرات کا دریا ہے۔ اس میں (آکر) تم میں سے کوئی ایک پانی کے بہاؤ کی طرف منہ کر کے سات مرتبہ غوطہ لگالے۔

(۱۶) مَنْ كَرِهَ ذلِكَ

جن لوگوں نے اس کو ناپسند کیا ہے۔ (ان کی احادیث)

(۲۳۹۸۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ بِالْكُوفَةِ يَكْتُبُ مِنَ الْفَزَعِ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ ، فَيُسْقَاهُ الْمَرِيضُ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۳۹۸۰) حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو آدمی کوفہ میں تھا اور ڈرے ہوئے لوگوں کو قرآن کی آیات لکھ کر دیتا اور پھر ان آیات کو وہ مریض کو پلاتا تھا؟ تو حضرت ابراہیم نے اس کو پسند نہیں فرمایا۔

(۲۳۹۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسُئِلَ عَنِ النَّشَرِ ؟ فَقَالَ : سِحْرٌ.

(۲۳۹۸۱) حضرت حکم بن عطیہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو سُنا جبکہ ان سے آسیب کے تعویذات کے

بارے میں پوچھا گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ یہ جادو ہے۔

(۲۳۹۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ النَّشْرِ ؟ فَذَكَرَ لِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : هِيَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ. (بزار ۳۰۳۴)

(۲۳۹۸۲) حضرت ابورجاء سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے آسیب کے تعویذات کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے میرے سامنے نبی کریم ﷺ سے متصل ایک حدیث ذکر فرمائی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ اعمال شیطانیہ میں سے ہے۔''

(۱۷) فِي الرَّجُلِ يُسْحَرُ وَيُسَمُّ فَيُعَالِجُ

اس آدمی کے بارے میں جس کو سحر یا زہر ہو جائے اور وہ علاج کروائے

(۲۳۹۸۳) حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : مَنْ أَصَابَهُ نُشْرَةٌ ، أَوْ سَمٌّ ، أَوْ سِحْرٌ ، فَلْيَأْتِ الْفُرَاتَ ، فَلْيَسْتَقْبِلِ الْجِرْيَةَ ، فَيَغْتَمِسَ فِيهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

(۲۳۹۸۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ جس آدمی کو آسیب، جادو یا زہر چڑھ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ فرات دریا پر آئے اور پانی کے بہاؤ کے رُخ کرے اور دریا میں سات مرتبہ غوطہ لگائے۔

(۲۳۹۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : سَحَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ ، فَاشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ أَيَّامًا ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ : إِنَّ رَجُلاً كَذَا مِنَ الْيَهُودِ سَحَرَكَ ، عَقَدَ لَكَ عُقَدًا ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا ، فَاسْتَخْرَجَهَا ، فَجَاءَ بِهِ ، فَجَعَلَ كُلَّمَا حَلَّ عُقْدَةً وَجَدَ لِذَلِكَ خِفَّةً ، قَالَ : فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ ، فَمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْيَهُودِيَّ ، وَلاَ رَآهُ فِي وَجْهِهِ قَطُّ.

(احمد ۴/ ۳۶۷۔ حاکم ۳۶۰)

(۲۳۹۸۴) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر ایک یہودی آدمی نے جادو کیا۔ جس کی جناب نبی کریم ﷺ کو چند دن تک شکایت رہی لیکن پھر حضرت جبرئیل آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔'' یہود کے فلاں شخص نے آپ پر جادو کیا ہے اور اس نے آپ کے لئے چند گرہیں لگائی ہیں'' چنانچہ آپ ﷺ نے ان گرہوں (والے دھاگہ) کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، اس کو نکال کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پس نبی کریم ﷺ جب ان گرہوں میں سے کوئی گرہ کھولتے تو آپ ﷺ اس سے ہلکا پن محسوس کرتے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس نبی کریم ﷺ یوں کھڑے ہوئے جیسا کہ آپ ﷺ کو کسی بندش سے کھول دیا گیا ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے اس یہودی آدمی

سے اس بات کا کبھی ذکر نہیں فرمایا اور نہ ہی اس یہودی نے کبھی اس بات کو آپ ﷺ کے چہرہ سے پہچانا۔

(۲۳۹۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : سَحَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ ، يُقَالَ لَهُ : لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَلاَ يَفْعَلُهُ ، حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ ، أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ دَعَا ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَائِشَةُ ، أَشَعَرْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُه فِيهِ ؟ جَائَنِي رَجُلاَنِ ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي ، وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلِي ، أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي : مَا وَجَعُ الرَّجُلِ ؟ قَالُوا : مَطْبُوبٌ ، قَالَ : مَنْ طَبَّهُ ؟ قَالَ : لَبِيدُ بْنُ الأَعْصَمِ ، قَالَ : فِي أَيِّ شَيْءٍ ؟ قَالَ : فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ ، وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ ، قَالَ : وَأَيْنَ هُوَ ؟ قَالَ : فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ ، فَأَتَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ : يَا عَائِشَةُ ، كَأَنَّمَا مَاؤُهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَفَلاَ أَخْرَجْتَهُ ؟ فَقَالَ : لاَ ، أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا ، فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ.

(بخاری ۳۱۷۵۔ مسلم ۱۷۱۹)

(۲۳۹۸۵) حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ بنو زریق کے یہودیوں میں سے ایک یہودی نے جناب نبی کریم ﷺ پر جادو کیا۔ جس کا نام لبید بن اعصم تھا۔ (اس کا اثر) یہاں تک (تھا) کہ آپ ﷺ کو خیال ہوتا کہ آپ ﷺ نے ایک کام کرلیا ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ دن کا وقت تھا یا رات کا وقت تھا۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے آواز دی۔ پھر دوبارہ آواز دی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ ؓ! تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتادی ہے جو میں نے اللہ تعالیٰ سے معلوم کی تھی؟ میرے پاس دو آدمی آئے اور ان میں سے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے قدموں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر اس آدمی نے جو میرے سر کے پاس بیٹھا تھا اس آدمی سے جو میرے قدموں کے پاس بیٹھا تھا۔ کہا: یا جو آدمی میرے قدموں کے پاس تھا اس نے میرے سر کے پاس بیٹھے ہوئے سے کہا۔ اس آدمی کی تکلیف کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اس پر جادو ہوا ہے۔ اس نے پھر پوچھا۔ اس پر کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے پھر پوچھا۔ کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا۔ کنگھی میں اور اس میں آنے والے بالوں میں اور نر کھجور کی جڑ سے بنے ہوئے برتن میں۔ پہلے نے پھر پوچھا۔ یہ چیزیں کہاں ہیں؟ دوسرے نے کہا۔ بیئر ذی اروان میں'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کنویں کے پاس اپنے صحابہ ؓ کی ایک جماعت کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ پھر آپ ﷺ واپس آئے اور فرمایا: ''اے عائشہ ؓ! گویا کہ اس کا پانی مہندی بھگویا ہوا پانی ہے اور اس کے کھجور تو گویا شیطانوں کے سر ہیں۔'' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ان چیزوں کو باہر کیوں نہ نکلوایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ'' کیونکہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے

صحت بخش دی ہے اور میں نے اس بات کو ناپسند سمجھا کہ میں اس کے ذریعہ سے لوگوں میں کوئی شر بھڑکاؤں۔'' چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم دیا اور انہیں دفن کر دیا گیا۔

(۲۳۹۸۶) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ ، أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سَمٌّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنَ الْيَهُودِ ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ ؟ قَالُوا :أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا أَنْ نَسْتَرِيحَ مِنْكَ ، وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ. (بخاری ۳۱۶۹۔ ابو داؤد ۴۵۰۱)

(۲۳۹۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بکری ہدیہ کی گئی جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا۔'' یہاں جتنے یہودی ہیں ان سب کو میرے پاس اکٹھا کرو۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا۔'' کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟''۔ انہوں نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔'' تمہیں اس کام پر کس چیز نے ابھارا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے یہ چاہا کہ اگر آپ جھوٹے ہوں گے تو ہمیں آپ سے آرام مل جائے گا اور اگر آپ (واقعی) نبی ہوئے تو یہ بات (زہر ملانا) آپ کو نقصان نہیں دے گا۔

(۲۳۹۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤَخَّذُ عَنْ أَهْلِهِ ، وَالْمَسْحُورُ ، مَنْ يُطْلِقُ عَنْهُ.

(۲۳۹۸۷) حضرت عطاء کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ جادو کیا ہوا شخص اور وہ شخص کو اہل خانہ کی طرف سے جادو کیا گیا ہو۔ یہ (دونوں) اس کے پاس جائیں جو اس کو ختم کر دے (سحر کو)۔

(۲۳۹۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ عَنِ الْمُؤَخَّذِ وَالْمَسْحُورِ ، يَأْتِي مَنْ يُطْلِقُ عَنْهُ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا اضْطُرَّ إِلَيْهِ.

(۲۳۹۸۸) حضرت اسماعیل بن عیاش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء خراسانی سے مسحور اور سحر میں گرفتار کے بارے میں پوچھا کہ اگر وہ کسی علاج کرنے والے کے پاس جائیں؟ حضرت عطاء نے فرمایا: جب آدمی اس درجہ مجبور ہو جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۳۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :رَجُلٌ طُبَّ بِسِحْرٍ ، يُحَلَّ عَنْهُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ.

(۲۳۹۸۹) حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا۔ ایک آدمی ہے جس کو جادو کیا گیا ہے کیا اس کا علاج کیا جا سکتا ہے؟ سعید نے جواب دیا۔ ہاں۔ جو آدمی اپنے بھائی کو نفع دے سکے تو اسے

نفع دینا چاہیے۔

(۱۸) مَنْ كَرِهَ إِتيان الْكَاهِنِ وَالسّاحِرِ وَالعرّافِ

جو حضرات کاہن، جادوگر اور نجومی کے پاس جانے کو پسند نہیں کرتے (ان کی احادیث)

(۲۳۹۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ ، وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالإِسْلاَمِ ، وَإِنَّ مِنَّا رِجَالاً يَأْتُونَ الْكُهَّانَ ، قَالَ : فَلاَ تَأْتِهِمْ. (مسلم ۳۸۱۔ ابوداؤد ۹۲۷)

(۲۳۹۹۰) حضرت معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں جاہلیت میں عہد قریب ہی میں (اسلام کی طرف) آیا ہوں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام عطا فرمایا ہے۔ اور ہم میں کچھ لوگ نجومیوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نجومیوں کے پاس نہ جانا۔''

(۲۳۹۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنَّ هَؤُلاَءِ الْعَرَّافِينَ كُهَّانُ الْعَجَمِ ، فَمَنْ أَتَى كَاهِنًا يُؤْمِنُ بِمَا يَقُولُ ، فَقَدْ بَرِءَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۳۹۹۱) حضرت اسود بن ہلال سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ یقیناً یہ نجومی لوگ عجم کے کاہن ہیں۔ پس جو شخص کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی تو تحقیق اس نے ان باتوں سے اظہارِ براءت کیا جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل کی ہیں۔

(۲۳۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَدِرْهَمُ مِينٍ خَيْرٌ مِنْ قَلْبِ رَجُلٍ يَأْتِي الْعَرَّافَ.

(۲۳۹۹۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جھوٹ کا درہم اس آدمی کے دل سے بہتر ہے جو کسی نجومی کے پاس آتا ہے۔

(۲۳۹۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ حُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

(۲۳۹۹۳) حضرت ابو مسعود سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کاہن کے معاوضہ سے منع فرمایا۔

(۲۳۹۹٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، وَوَكِيعٌ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ مَشَى إِلَى سَاحِرٍ ، أَوْ كَاهِنٍ ، أَوْ عَرَّافٍ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۳۹۹۴) حضرت عبداللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی جادوگر، کاہن یا نجومی کے پاس چل کر گیا اور اس کی باتوں کی تصدیق کی۔ تو تحقیق اس آدمی نے اس دین سے انکار کیا جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر نازل کیا۔

(۱۹) فِي رُقْيَةِ الْعَقْرَبِ وَالْحُمَةِ، مَنْ رَخَّصَ فِيهَا

جن لوگوں نے بچھو اور زہر کے تعویذ میں اجازت دی ہے (ان کے دلائل)

(۲۳۹۹۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ: سَأَلْتُهَا عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ؟ فَقَالَتْ: رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ.

(بخاری ۵۷۴۱۔ مسلم ۱۷۲۴)

(۲۳۹۹۵) حضرت عبدالرحمٰن بن اسود، اپنے والد کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہر کے تعویذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ہر زہر کے لیے تعویذ کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

(۲۳۹۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى، وَكَانَ عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رُقْيَةٌ يَرْقُونَ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ، قَالَ: فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ، وَقَالُوا: إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى، فَقَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ. (مسلم ۱۷۲۶۔ احمد ۳/ ۳۱۵)

(۲۳۹۹۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تعویذات سے منع فرمایا تھا اور عمرو بن حزم کے گھر والوں کے پاس ایک تعویذ تھا جس سے وہ بچھو کا تعویذ کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں، پس یہ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ تعویذ آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا اور عرض کیا، آپ نے تو تعویذات سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکے تو اسے چاہیئے کہ وہ نفع پہنچائے۔''

(۲۳۹۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ رُقْيَةَ إِلاَّ مِنْ عَيْنٍ، أَوْ حُمَةٍ. (ابو داؤد ۳۸۸۰۔ ترمذی ۲۰۵۷)

(۲۳۹۹۷) نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہ میں سے کسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نظر اور زہر کے علاوہ کسی شئی کا تعویذ (درست) نہیں ہے۔''

(۲۳۹۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ، فَابْتَدَرَ مَنْخَرَايَ دَمًا، فَرَقَانِي الأَسْوَدُ فَبَرَأْتُ.

(۲۳۹۹۸) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے ایک بچھو نے ڈس لیا تھا اور میرے نتھنوں سے خون بہنا شروع ہو گیا تھا مجھے اسود نے تعویذ دیا تو میں صحت یاب ہو گیا۔

(۲۳۹۹۹) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِرُقْيَةِ الْحُمَةِ بَأْسًا.

(۲۳۹۹۹) حضرت حسن ؒ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ زہر کے لئے تعویذ کرنے میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتے تھے۔

(۲٤۰۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : رُخِّصَ فِي الرُّقَى مِنَ الْحُمَةِ ، وَالنَّمْلَةِ ، وَالنَّفْسِ.

(۲۴۰۰۰) حضرت محمد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ زہر، پہلو کے دانہ اور نظر کے بارے میں تعویذ کرنے کرانے کی اجازت دی گئی ہے۔

(۲٤۰۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ خَالِدَةَ بِنْتَ أَنَسٍ أُمَّ بَنِي حَزْمٍ السَّاعِدِي جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ الرُّقَى ، فَأَمَرَهَا بِهَا.

(۲۴۰۰۱) حضرت ابوبکر بن محمد سے روایت ہے کہ بنوحزم ساعدی کی والدہ، حضرت خالدہ بنت انس ؓ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کے سامنے ایک تعویذ پیش کیا تو آپ ﷺ نے ان کو اس تعویذ کی اجازت عطا فرمائی۔

(۲٤۰۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ.

(مسلم ۱۷۲۵۔ ترمذی ۲۰۵۶)

(۲۴۰۰۲) حضرت انس ؓ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نظر اور زہر کے تعویذ کی اجازت عنایت فرمائی تھی۔

(۲٤۰۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : رَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى ابْنِهِ قَصَبَةً مِنَ الْحُمَّى ، فَقَطَعَهَا ، فَقَالَ : لاَ رُقْيَةَ إِلاَّ مِنْ عَيْنٍ ، أَوْ حُمَةٍ.

(۲۴۰۰۳) حضرت عامر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود ؓ نے اپنے بیٹے پر بخار کے (تعویذ کے طور پر) بانس کی نلکی دیکھی تو آپ ؓ نے اس کو توڑ دیا اور ارشاد فرمایا: نظر اور زہر کے سوا کسی شئی کا تعویذ (درست) نہیں ہے۔

(۲٤۰۰٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ اسْتَرْقَى مِنَ الْعَقْرَبِ.

(۲۴۰۰۴) حضرت ابن عمر ؓ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے بچھو کے (ڈسنے پر) تعویذ حاصل کیا تھا۔

(۲٤۰۰۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ لآلِ الأَسْوَدِ رُقْيَةٌ يَرْقُونَ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنَ الْحُمَةِ ، قَالَ : فَعَرَضَهَا الأَسْوَدُ عَلَى عَائِشَةَ ، قَالَ : فَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يَرْقُوا بِهَا ، قَالَ : وَقَالَتْ عَائِشَةُ : لاَ رُقْيَةَ إِلاَّ مِنْ عَيْنٍ ، أَوْ حُمَةٍ.

(۲۴۰۰۵) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ آل سعود کے پاس زمانہ جاہلیت ہی سے زہر کا ایک تعویذ تھا، جو وہ لوگوں کو

دیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں، پس حضرت اسود نے وہ تعویذ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے پیش کیا، راوی کہتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس تعویذ کے ذریعہ سے علاج کیا کریں۔ راوی کہتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی فرمایا: نظر اور زہر کے علاوہ کسی شئی کا تعویذ (درست) نہیں ہے۔

(۳۰) مَنْ رَخَّصَ فِي رُقْيَةِ النَّمْلَةِ

پہلو کے پھوڑے کے تعویذ کی اجازت دینے والے حضرات

(٢٤٠٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِجَدَّتِهِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِ اللهِ : عَلِّمِي حَفْصَةَ رُقْيَتَكِ ، قَالَ أَبُو بِشْرٍ : يَعْنِي إِسْمَاعِيلَ ابْنَ عُلَيَّةَ : فَقُلْتُ لِمُحَمَّدٍ : مَا رُقْيَتُهَا ؟ قَالَ : رُقْيَةُ النَّمْلَةِ. (احمد ٦/ ٢٨٦)

(۲۴۰۰۶) حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی دادی حضرت شفاء بنت عبد اللہ سے فرمایا تھا۔ "تم حفصہ کو اپنا تعویذ بھی سکھا دو"۔ ابو بشر سلیمان ابن علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد سے پوچھا، ان کا تعویذ کون سا تھا؟ محمد نے جواب دیا، پہلو کے پھوڑے کا تعویذ تھا۔

(٢٤٠٠٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ النَّمْلَةِ.

(۲۴۰۰۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلو کے پھوڑے کے تعویذ کی اجازت عنایت فرمائی ہے۔

(٢٤٠٠٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ، أَنَّ الشِّفَاءَ ابْنَةَ عَبْدِ اللهِ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَاعِدَةٌ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ ، فَقَالَ : مَا يَمْنَعُكِ أَنْ تُعَلِّمِي هَذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ. (ابو داؤد ٣٨٨٣۔ احمد ٣٧٢)

(۲۴۰۰۸) حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت شفا بنت عبد اللہ فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس بیٹھی ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ "تمہارے لیے اس بات سے کیا چیز مانع ہے کہ تم نے جس طرح حضرت حفصہ کو لکھنا سکھایا ہے اسی طرح تم اس کو یہ پہلو کے پھوڑے کا تعویذ بھی سکھا دو"۔

(۲۱) مَنْ رَخَّصَ فِي تعلِيقِ التَّعَاوِيذِ

جن لوگوں نے تعویذات لٹکانے کی اجازت دی ہے

(۲٤٠٠٩) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عِصْمَةَ ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ التَّعْوِيذِ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ فِي أَدِيمٍ.

(۲۴۰۰۹) حضرت ابوعصمہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے تعویذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تعویذ چمڑے میں بند ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲٤٠١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْحَائِضِ يَكُونُ عَلَيْهَا التَّعْوِيذُ ، قَالَ: إِنْ كَانَ فِي أَدِيمٍ ، فَلْتَنْزِعْهُ ، وَإِنْ كَانَ فِي قَصَبَةٍ فِضَّةٍ ، فَإِنْ شَاءَتْ وَضَعَتْهُ ، وَإِنْ شَاءَتْ لَمْ تَضَعْهُ.

(۲۴۰۱۰) حضرت عطاء سے اس حائضہ کے بارے میں جس نے تعویذ لٹکایا ہو، روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اگر تعویذ چمڑے میں ہو تو عورت کو چاہیئے کہ اس کو اتار دے اور اگر چاندی کے خول میں ہو تو پھر چاہے تو اتار دے اور چاہے نہ اُتارے۔

(۲٤٠١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، قَالَ: كَانَ مُجَاهِدٌ يَكْتُبُ لِلنَّاسِ التَّعْوِيذَ فَيُعَلِّقُهُ عَلَيْهِمْ.

(۲۴۰۱۱) حضرت ثویر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت مجاہد، لوگوں کو تعویذ لکھ کر دیتے تھے اور پھر وہ تعویذ لوگوں کو پہناتے بھی تھے۔

(۲٤٠١٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَكْتُبَ الْقُرْآنَ فِي أَدِيمٍ ، ثُمَّ يُعَلِّقَهُ.

(۲۴۰۱۲) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے کہ قرآن مجید کو چمڑے میں لکھا جائے اور پھر اس کو (گلے میں) لٹکایا جائے۔

(۲٤٠١٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي نَوْمِهِ فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَسُوءِ عِقَابِهِ ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيَاطِينِ وَمَا يَحْضُرُونِ ، فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُعَلِّمُهَا وَلَدَهُ مَنْ أَدْرَكَ مِنْهُمْ ، وَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ ، كَتَبَهَا وَعَلَّقَهَا عَلَيْهِ. (ابو داؤد ۳۸۸۹۔ ترمذی ۳۵۲۸)

(۲۴۰۱۳) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب تم میں سے کوئی آدمی اپنی نیند میں ڈر جائے تو اُسے چاہیئے کہ وہ (یوں) کہے: (ترجمہ): میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ساتھ، اللہ کے غصہ اور بُری سزا سے پناہ مانگتا ہوں اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کے شر سے اور جو کچھ حاضر ہیں ان کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔" چنانچہ حضرت عبد اللہ، یہ کلمات اپنے سمجھدار بچوں کو سکھا دیتے تھے اور جو بچے ناسمجھ تھے، ان کے لئے یہ کلمات

حضرت عبداللہ لکھ کران کے (گلوں میں) لٹا دیتے تھے۔

(۲٤٠١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالشَّيْءِ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۲۴۰۱۴) حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت ہے کہ وہ قرآن کے کسی حصہ (کوتعویذ بنانے) پر کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

(۲٤٠١٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ؛ أَنَّهُ رَأَى فِي عَضُدِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ خَيْطًا.

(۲۴۰۱۵) حضرت ایوب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ (کلائی) میں دھاگہ بندھا ہوا دیکھا۔

(۲٤٠١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُعَلَّقَ الْقُرْآنُ.

(۲۴۰۱۶) حضرت عطاء سے روایت ہے کہتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی قرآن مجید کو (لکھ کر) لٹکائے۔

(۲٤٠١٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ التَّعْوِيذِ يُعَلَّقُ عَلَى الصِّبْيَانِ ؟ فَرَخَّصَ فِيهِ.

(۲۴۰۱۷) حضرت یونس بن خباب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر سے اس تعویذ کے بارے میں سوال کیا جو بچوں پر لٹکائے جاتے ہیں؟ تو انہوں نے اس کی اجازت دی۔

(۲٤٠١٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعَلِّقَ الرَّجُلُ الشَّيْءَ مِنْ كِتَابِ اللهِ ، إِذَا وَضَعَهُ عِنْدَ الْغُسْلِ وَعِنْدَ الْغَائِطِ.

(۲۴۰۱۸) حضرت ضحاک کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتے تھے کہ آدمی کتاب اللہ میں سے کچھ (لکھ کر) لٹکائے بشرطیکہ غسل اور قضائے حاجت کے وقت اس کو اتار دے۔

(۳۲) فِي رُقْيَةِ الْعَقْرَبِ، مَا هِيَ ؟

بچھو کے تعویذ کے بیان میں، وہ تعویذ کیا ہے؟

(۲٤٠١٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الأَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ ، فَتَنَاوَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهَا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْعَقْرَبَ ، لاَ تَدَعُ مُصَلِّيًا ، وَلاَ

غَيْرَهُ ، أَوْ نَبِيًّا ، وَلاَ غَيْرَهُ ، ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ، ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ ، وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ. (طبرانی ۸۳۰)

(۲۴۰۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک زمین پر رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بچھو نے ڈس لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچھو کو اپنے جوتے سے قابو کر لیا اور مار ڈالا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: "اللہ کی لعنت ہو بچھو پر، نہ نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ غیر نمازی کو۔" یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نبی کو۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمک اور پانی منگوایا اور اس کو ایک برتن میں رکھ دیا۔ پھر جس جگہ بچھو نے ڈسا تھا اس جگہ یہ پانی ڈالنا شروع کیا اور اس کو ملنے لگے اور اس پر معوذتین پڑھ کر دم فرمایا۔

(۲٤۰۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ: كَانَ يَرْقِي بِالْحِمْيَرِيَّةِ.

(۲۴۰۲۰) حضرت اسود کے بارے میں روایت ہے کہ وہ حمیریّہ کے ذریعہ تعویذ کیا کرتے تھے۔

(۲٤۰۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: رُقْيَةُ الْعَقْرَبِ: شَجَّة قَرْنية مِلْحَةِ بَحْرٍ قفْطا. (طبرانی ۸٦۸۱)

(۲۴۰۲۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ بچھو کا تعویذ یہ ہے۔ شَجَّة قَرْنية مِلْحَةِ بَحْرٍ قفْطا.

(۲٤۰۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : عَرَضْتُهَا عَلَى عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ : هَذِهِ مَوَاثِيقُ.

(۲۴۰۲۲) حضرت اسود سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے تعویذ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے فرمایا یہ مضبوط باتیں ہیں۔

(۲٤۰۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ أَبِي مُخَاشِنٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَالَ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ، لَمْ يُلْدَغْ ، أَوْ لَمْ يَضُرَّهُ. (مسلم ۲۰۸۱۔ ابن حبان ۱۰۲۱)

(۲۴۰۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ایسا آدمی لایا گیا جس کو بچھو نے ڈسا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اگر یہ آدمی یوں کہتا (ترجمہ) میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعے مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، تو یہ نہ ڈسا جاتا" یا فرمایا: "یہ بچھو اس کو نقصان نہ دیتا۔"

(۳۳) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَنْفُثَ فِي الرُّقَى

جو حضرات تعویذات میں پھونک مارنے کو پسند نہیں کرتے

(۲٤۰۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَرْقُونَ ، وَيَكْرَهُونَ النَّفْثَ فِي الرُّقَى.

(۲۴۰۲۴) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ دم تعویذ کرتے تھے لیکن تعویذات میں پھونک مارنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(٢٤٠٢٥) حَدَّثَنَا عَرْعَرَةُ بْنُ الْبِرِنْدِ ، عَنْ أَبِي الْهَزْهَازِ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى الضَّحَّاكِ وَهُوَ وَجِعٌ ، فَقُلْتُ : أَلاَ أُعَوِّذُكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ؟ قَالَ : بَلَى ، وَلاَ تَنْفُثْ ، قَالَ : فَعَوَّذْته بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

(۲۴۰۲۵) حضرت ابوالہز ہاز سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں حضرت ضحاک کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ تکلیف میں تھے، میں نے (ان سے) عرض کیا اے ابو محمد! کیا میں آپ کو دم نہ کروں؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں (بلکہ کرو) لیکن پھونک نہ مارنا، ابوالہز ہاز کہتے ہیں: پس میں نے ان کو معوذتین کے ذریعہ دم کیا۔

(٢٤٠٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : قَالَ عِكْرِمَةُ : أَكْرَهُ أَنْ أَقُولَ فِي الرُّقْيَةِ ، بِسْمِ اللهِ ، أُفْ.

(۲۴۰۲۶) حضرت ایوب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عکرمہ کا ارشاد ہے، مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں تعویذ، دم میں یوں کہوں، بسم اللہ! اُف۔

(٢٤٠٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا التَّفْلَ فِي الرُّقَى.

(۲۴۰۲۷) حضرت حکم اور حضرت حماد دونوں کے بارے میں روایت ہے کہ وہ دم، تعویذات میں تھتکارنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(٢٤) مَنْ رَخَّصَ فِي النَّفْثِ فِي الرُّقَى

جو لوگ دم تعویذات میں پھونک مارنے کی اجازت دیتے ہیں

(٢٤٠٢٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ : دَبَبْتُ إِلَى قِدْرٍ لَنَا فَاحْتَرَقَتْ يَدَيَّ ، فَأَتَتْ بِي أُمِّي إِلَى شَيْخٍ بِالْبَطْحَاءِ ، فَقَالَتْ : هَذَا مُحَمَّدٌ ، قَدِ احْتَرَقَتْ يَدُهُ ، فَجَعَلَ يَنْفُثُ عَلَيْهَا وَيَتَكَلَّمُ بِكَلاَمٍ لاَ أَحْفَظُهُ ، فَلَمَّا كَانَ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ ، قُلْتُ : مَنِ الشَّيْخُ الَّذِي ذَهَبْتِ بِي إِلَيْهِ ؟ قَالَتْ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۳/ ۲۵۹۔ ابن حبان ۲۹۷۶)

(۲۴۰۲۸) حضرت محمد بن حاطب سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں (بچپن میں) اپنی ایک ہانڈی کی طرف رینگتے ہوئے جا پہنچا اور میرا ہاتھ جل گیا، تو میری والدہ مجھے لے کر مقام بطحاء میں ایک شخص کے پاس آئیں اور عرض کیا یہ محمد ہے، اس کا ہاتھ جل گیا ہے، پس اس شیخ نے ہاتھ پر پھونکنا شروع کیا اور کچھ کلمات بھی پڑھے جن کو میں یاد نہ رکھ سکا، پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امارت کا زمانہ تھا تو میں نے (والدہ سے) کہا، وہ کون شیخ تھے جن کے پاس آپ مجھے لے کر گئی تھیں؟ والدہ نے کہا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

(٢٤٠٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلاَمَانَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أُمِّهِ ؛ أَنَّ خَالَهَا حَبِيبَ بْنَ فُوَيْكٍ حَدَّثَهَا ، أَنَّ أَبَاهُ خَرَجَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَعَيْنَاهُ مُبْيَضَّتَانِ ، لاَ يُبْصِرُ بِهِمَا شَيْئًا ، فَسَأَلَهُ مَا أَصَابَهُ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، فَنَفَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ ، فَرَأَيْتُهُ يُدْخِلُ الْخَيْطَ فِي الإِبْرَةِ ، وَإِنَّهُ لاَبْنُ ثَمَانِينَ ، وَإِنَّ عَيْنَيْهِ لَمُبْيَضَّتَانِ. (طبرانی ۳۵۴۶)

(۲۴۰۲۹) بنوسلامان بن سعد کے ایک آدمی، اپنی والدہ کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے ماموں حبیب بن فویک نے ان کی والدہ سے بیان کیا کہ ان (حبیب) کے والد انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ ان کی آنکھیں بے نور تھیں، ان سے کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی تھی، آپ ﷺ نے اُن (والد) سے پوچھا کہ اس (حبیب) کو کیا ہوا ہے؟ والد نے آپ ﷺ کو بتایا، آپ ﷺ نے اس (حبیب) کی آنکھوں میں پھونک ماری۔ پس میں نے (حبیب) کو دیکھا کہ وہ سوئی میں دھاگہ ڈال رہے تھے جبکہ ان کی عمر اسی سال تھی اور ان کی آنکھیں سفید تھیں۔

(۲۴۰۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ فِي الرُّقْيَةِ. (بخاری ۱۳۱۔ مسلم ۱۷۲۳)

(۲۴۰۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تعویذ، دم میں پھونک مارا کرتے تھے۔

(۲۴۰۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ إِلَيْهِ صَبِيًّا ، فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ ، ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ ، فَنَفَثَ فِيهِ. (حاکم ۶۱۷)

(۲۴۰۳۱) حضرت یعلی بن مرہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا: آپ ﷺ کے پاس ایک عورت نے بچہ کو اوپر اٹھایا تو آپ ﷺ نے اس بچہ کا کجاوہ اور اپنے درمیان کرلیا پھر آپ ﷺ نے اس کا منہ کھولا اور اس میں پھونک ماری۔

(۲۴۰۳۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الأَشْعَثِ ، قَالَ : ذُهِبَ بِي إِلَى عَائِشَةَ وَفِي عَيْنَيَّ سُوءٌ ، فَرَقَتْنِي وَنَفَثَتْ.

(۲۴۰۳۲) حضرت قیس بن محمد بن اشعث سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لے جایا گیا جبکہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے دم کیا اور پھونک ماری۔

(۲۴۰۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنِ الرُّقْيَةِ يُنْفَثُ فِيهَا ؟ فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِهَا بَأْسًا.

(۲۴۰۳۳) حضرت ابن عون سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے محمد سے اس دم کے بارے میں سوال کیا جس میں پھونک (بھی) ماری جاتی ہے؟ تو آپ رحمہ اللہ نے جواب میں فرمایا: میں اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتا۔

(۲۵) فِي الْمَرِيضِ، مَا يُرْقَى بِهِ، وَمَا يُعَوَّذُ بِهِ ؟

مریض کے بارے میں، کس چیز سے دم کیا جائے اور کس سے تعویذ دیا جائے

(٢٤.٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ ثُوَيْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَكِي، فَقَالَ: أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةٍ عَلَّمَنِيهَا جِبْرِيلُ، بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ، مِنْ كُلِّ إِرْبٍ يُؤْذِيكَ، وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ.

(احمد ۲/ ۴۴۶۔ ابن ماجہ ۳۵۲۴)

(۲۴۰۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ مجھے کوئی تکلیف تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''کیا میں تمہیں اس رقیہ کے ذریعہ دم نہ کروں جو مجھے جبرائیل نے سکھایا تھا، اللہ کے نام سے میں تمہیں دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہیں شفاء دے ہر اس مصیبت سے جو تمہیں اذیت دے اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔''

(٢٤.٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِلْمَرِيضِ بِبُزَاقِهِ بِإِصْبَعِهِ: بِسْمِ اللهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا.

(بخاری ۵۷۴۵۔ مسلم ۱۷۲۴)

(۲۴۰۳۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مریض کے لیے (بطور دم) جو پڑھتے تھے اس میں یہ الفاظ بھی تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تھوک کو انگلی کے ساتھ لگا کر کہتے تھے۔ ''(ترجمہ) اللہ کے نام سے، ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کی تھوک کے ساتھ مل کر ہمارے پروردگار کے حکم سے ہمارے بیمار کو شفا دیتی ہے۔''

(٢٤.٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ: أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا، قَالَتْ: فَلَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَجَعَلْتُ أَمْسَحُهَا وَأَقُولُهَا، قَالَتْ: فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِي، وَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ الأَعْلَى، قَالَتْ: فَكَانَ هَذَا آخِرَ مَا سَمِعْتُ مِنْ كَلَامِهِ. (مسلم ۱۷۲۲۔ ابن ماجہ ۱۶۱۹)

(۲۴۰۳۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ تعویذ (پناہ) دیا کرتے تھے۔'' اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور کر دے، اور شفاء عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے اور ایسی شفا دے جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے مرض الموت میں

حالت زیادہ بوجھل ہوگئی تو میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور اس کو مسح کر کے یہ کلمات کہنے لگی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، آپ ﷺ نے میرے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا: ''اے اللہ! تو میری مغفرت فرما اور مجھے تو رفیق اعلیٰ کے ساتھ ملا دے'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پس یہ آخری بات تھی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنی تھی۔

(٢٤٠٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : اشْتَكَيْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ : إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي ، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَاشْفِنِي ، أَوْ عَافِنِي ، وَإِنْ كَانَ بَلاَءً فَصَبِّرْنِي ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ ، قَالَ : فَمَسَحَنِي بِيَدِهِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ اشْفِهِ ، أَوْ عَافِهِ ، فَمَا اشْتَكَيْتُ ذَلِكَ الْوَجَعَ بَعْدُ.

(ترمذی ۳۵۶۴۔ ابن حبان ۶۹۴۰)

(۲۴۰۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے کچھ شکایت تھی کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں (اس وقت) کہہ رہا تھا۔ اگر میری موت کا وقت آ چکا ہے تو تُو مجھے راحت دے دے اور اگر میری موت کا وقت ابھی دیر سے ہے تو پھر تو مجھے شفا دے دے یا عافیت بخش دے اور اگر یہ آزمائش ہے تو پھر تو مجھے صبر کی توفیق دے دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا ''تم کیا کہہ رہے ہو؟'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے یہ بات آپ ﷺ کے سامنے بھی کہی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مجھ پر پھیرا پھر فرمایا: ''اے اللہ! اس کو شفا دے دے۔'' یا فرمایا، اس کو عافیت دے دے، پس اس کے بعد مجھے یہ تکلیف کبھی نہ ہوئی۔

(٢٤٠٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ لَمْ تَحْضُرْ وَفَاتُهُ ، فَقَالَ : أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ ، سَبْعَ مَرَّاتٍ ، شُفِيَ. (احمد ۱/ ۲۳۹۔ ابوداؤد ۳۰۹۹)

(۲۴۰۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی ایسے مریض کے پاس حاضر ہو جس کی وفات کا وقت نہیں آیا اور یہ آدمی (جانے والا) سات مرتبہ یہ الفاظ کہے۔ (ترجمہ): ''میں عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا مالک ہے، یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا کرے۔'' تو مریض کو شفا مل جاتی ہے۔

(٢٤٠٣٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ يَقُولُ : سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ جِبْرِيلَ رَقَاهُ وَهُوَ يُوعَكُ ، فَقَالَ : بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ ، مِنْ كُلِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ ، وَاسْمُ اللهِ يَشْفِيكَ. (احمد ۵/ ۳۲۳۔ ابن حبان ۹۵۳)

(۲۴۰۳۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے سنداً روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل نے آپ ﷺ کو دم کیا جب

کہ آپ ﷺ کی تکلیف زیادہ تھی، پس جبرائیل علیہ السلام نے کہا (ترجمہ) اللہ کے نام سے میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس بیماری سے جو آپ کو تکلیف دے اور ہر حاسد سے جب وہ حسد کرنے لگے اور ہر نظر سے، اور اللہ کا نام آپ کو شفا دے گا۔

(٢٤٠٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ ، قَالَ : أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي ، لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ. (ترمذی ۳۵۶۵)

(۲۴۰۴۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے تو فرماتے: (ترجمہ) ''اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرما دے اور شفا دے دے، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے بغیر کوئی شفا نہیں ہے۔

(٢٤٠٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : حَدَّثَنِي سِمَاكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ: تَنَاوَلْتُ قِدْرًا لَنَا فَاحْتَرَقَتْ يَدَيَّ ، فَانْطَلَقَتْ بِي أُمِّي إِلَى رَجُلٍ جَالِسٍ فِي الْجَبَّانَةِ ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: لَبَّيْكِ وَسَعْدَيْكِ ، ثُمَّ أَدْنَتْنِي مِنْهُ ، فَجَعَلَ يَنْفُثُ وَيَتَكَلَّمُ بِكَلاَمٍ لاَ أَدْرِي مَا هُوَ، فَسَأَلْتُ أُمِّي بَعْدَ ذَلِكَ: مَا كَانَ يَقُولُ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يَقُولُ: أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لاَ شَافِيَ إِلاَّ أَنْتَ.

(ابن سعد ۶۵۰)

(۲۴۰۴۱) حضرت محمد بن حاطب سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ایک ہانڈی کو پکڑ لیا تھا اور میرا ہاتھ جل گیا تھا تو میری والدہ مجھے لے کر ایک آدمی کے پاس چلی گئی جو ایک ہموار زمین میں بیٹھا ہوا تھا، اور میری والدہ نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ! انہوں نے جواب دیا: ''حاضر ہوں'' پھر میری والدہ نے مجھے ان کے قریب کیا، پس انہوں نے کچھ کلمات کہنا شروع کیے، مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کلمات کیا ہیں اور پھونک مارنا شروع کیا، پھر میں نے اس کے بعد اپنی والدہ سے پوچھا کہ وہ کیا پڑھ رہے تھے؟ تو والدہ نے بتایا۔ آپ ﷺ پڑھ رہے تھے۔ (ترجمہ) ''اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور کر دے اور شفا دے دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔''

(٢٤٠٤٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَاهُ جِبْرِيلُ ، فَقَالَ : بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ ، مِنْ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنٍ ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ. (مسلم ۱۷۱۸۔ ترمذی ۹۷۲)

(۲۴۰۴۲) حضرت ابو سعید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی تکلیف ہوگئی تھی تو آپ ﷺ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دم کیا، پس انہوں نے کہا۔ ''اللہ کے نام سے میں آپ کو ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دے اور ہر حاسد سے اور نظر سے دم کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ ہی آپ کو شفا دیں گے۔''

(۲٤٠٤٣) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ، يَقُولُ : أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لاَمَّةٍ ، وَيَقُولُ ، هَكَذَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ ابْنَيْهِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ.

(ترمذی ۲۰۶۰۔ ابوداؤد ۴۷۰۴)

(۲۴۰۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو ان کلمات کے ساتھ تعویذ دیتے تھے، فرماتے تھے: (ترجمہ) ''میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعہ ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر بری نظر سے پناہ میں دیتا ہوں اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنے دونوں بیٹوں، اسماعیل اور اسحاق، کو اسی طرح تعویذ (دم) دیا کرتے تھے۔

(۲٤٠٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِمِثْلِهِ ، أَوْ نَحْوِهِ.

(۲۴۰۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

(۲٤٠٤٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا مِنَ الأَوْجَاعِ كُلِّهَا وَمِنَ الْحُمَّى هَذَا الدُّعَاءَ : بِسْمِ اللهِ الْكَبِيرِ ، أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ، مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.

(ترمذی ۲۰۷۵۔ ابن ماجہ ۳۵۲۶)

(۲۴۰۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر طرح کی تکالیف اور بخار کے لئے یہ دعا سکھایا کرتے تھے ''اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے، میں پناہ پکڑتا ہوں اس اللہ سے جو بہت عظمت والا ہے، ہر تیز رگ سے اور ہر آگ کی شدت کے شر سے۔''

(۲٤٠٤٦) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ ابْنِي هَذَا بِهِ جُنُونٌ ، وَإِنَّهُ يَأْخُذُهُ عِنْدَ عَشَائِنَا وَغَدَائِنَا ، فَيَخْبُثُ ، قَالَ : فَمَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا لَهُ ، فَثَعَّ ثَعَّةً ، فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجَرْوِ الأَسْوَدِ. (احمد ۱/ ۲۳۹۔ طبرانی ۱۲)

(۲۴۰۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنا ایک بیٹا لے کر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے اس بیٹے پر جنوں (کا اثر) ہے، اور یہ دورہ بچہ کو صبح و شام پڑتا ہے اور بہت بُرا منظر ہوتا ہے، راوی کہتے ہیں، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کے سینہ کو ملا اور اس کے لئے دعا کی تو اس نے ایک مرتبہ اُلٹی (قے) کی اور اس

کے پیٹ سے سیاہ لکڑی کی طرح کوئی چیز نکلی۔

(٢٤٠٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَتْ : اشْتَكَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَيَهُودِيَّةٌ تَرْقِيهَا ، فَقَالَ : ارْقِيهَا بِكِتَابِ اللهِ.

(۲۴۰۴۷) حضرت عمرہ بنت عبد الرحمٰن سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کوئی تکلیف تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو (دیکھا) ایک یہودی عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دم کر رہی ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو اللہ کی کتاب کے ذریعہ دم کرو۔

(٢٤٠٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : إِنَّ فُلاَنًا شَاكٍ ، قَالَ : فَيَسُرُّكَ أَنْ يَبْرَأَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : قُلْ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيمُ ، اشْفِ فُلاَنًا.

(۲۴۰۴۸) حضرت فضیل بن عمرو سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا، فلاں آدمی کو تکلیف ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا، تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ صحت یاب ہو جائے؟ آنے والے نے کہا۔ جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یوں کہو، اے حلیم! اے کریم! فلاں آدمی کو شفا عطا فرما۔

(٢٤٠٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُبْطِلُنِي ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْعَلْ يَدَكَ الْيُمْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قُلْ : بِسْمِ اللهِ ، أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ ، سَبْعَ مَرَّاتٍ ، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ ، فَشَفَانِي اللَّهُ.

(مسلم ٦٧۔ احمد ۴/ ۲۱۷)

(۲۴۰۴۹) حضرت عثمان بن ابو العاص ثقفی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوا کہ مجھے ایسی تکلیف تھی جو قریب تھا کہ مجھے ہلاک کر دیتی، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا'' تم اپنے داہنے ہاتھ کو اس درد کی جگہ پر رکھ دو، پھر یہ الفاظ کہو'' میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور ان کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس تکلیف سے جو میں محسوس کر رہا ہوں، سات مرتبہ کہو'' پس میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرما دی۔

(٢٤٠٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ جُنْدَبٍ ، قَالَتْ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا بِهِ بَلاَءٌ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ هَذَا ابْنِي وَبَقِيَّةُ أَهْلِي ، وَبِهِ بَلاَءٌ لاَ يَتَكَلَّمُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ائْتُونِي بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ ، فَأُتِيَ بِهِ فَغَسَلَ فِيهِ يَدَيْهِ ، وَمَضْمَضَ فَاهُ ، ثُمَّ أَعْطَاهَا ، فَقَالَ : اسْقِيهِ مِنْهُ ، وَصُبِّي عَلَيْهِ مِنْهُ ، وَاسْتَشْفِي اللَّهَ لَهُ . فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ : لَوْ وَهَبْتِ لِي مِنْهُ ، فَقَالَتْ : إِنَّمَا هُوَ لِهَذَا

الْمُبْتَلَى ، فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَوْلِ ، فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْغُلَامِ ؟ فَقَالَتْ :بَرَأَ ، وَعَقَلَ عَقْلاً لَيْسَ كَعُقُولِ النَّاسِ.

(ابن ماجہ ۳۵۳۲۔ طبرانی ۲۵)

(۲۴۰۵۰) حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص اپنی والدہ ام جندب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے ایک عورت آ رہی تھی اور اس کے پاس اس کا بچہ تھا جس کو کوئی بیماری تھی، یہ عورت کہہ رہی تھی یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا بیٹا ہے اور یہی میرے خاندان کا بقیہ (بچا ہوا) ہے، لیکن اس کو کوئی بیماری ہے کہ یہ گفتگو نہیں کرتا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے پاس تھوڑا سا پانی لاؤ'' چنانچہ آپ ﷺ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر آپ ﷺ نے یہ پانی عورت کو دے کر ارشاد فرمایا: ''اس پانی میں سے کچھ اس بچہ کو پلا دو اور کچھ پانی اس بچہ پر انڈیل دو اور اللہ تعالیٰ سے اس بچہ کے لئے شفا مانگو'' (راویہ کہتی ہیں) میں اس عورت سے ملی تھی اور میں نے اس سے کہا تھا۔ اگر تم یہ بچہ مجھے ہدیہ کر دو؟ اس عورت نے کہا یہ بچہ تو اسی مصیبت کا ہے پھر میں اس عورت سے اگلے سال ملی اور میں نے اس سے بچہ کے بارے میں پوچھا؟ تو اس نے کہا وہ صحت یاب ہو گیا اور وہ ایسی عقل کا مالک ہے کہ وہ عام لوگوں کی عقلوں سے جدا ہے۔

(۲۴۰۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :نَزَلَ مَلَكَانِ ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي :مَا بِهِ ؟ قَالَ : حُمَّى شَدِيدَةٌ، قَالَ:عَوِّذْهُ ، قَالَ :فَمَا نَفَثَ ، وَلاَ نَفَخَ ، فَقَالَ :بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ ، خُذْهَا فَلْتَهْنِيكَ.

(طبرانی ۱۰۹۳)

(۲۴۰۵۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دو فرشتے نیچے آئے اور ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا، جو فرشتہ میرے پاؤں کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اس نے میرے سر کی طرف بیٹھے ہوئے فرشتے سے پوچھا اس آدمی کو کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا، سخت بخار ہے، پہلے نے کہا، اس کو دم کرو۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں، اس نے پھونک نہیں ماری...... چنانچہ اس نے کہا، اللہ کے نام سے میں آپ کو دم کرتا ہوں اور اللہ ہی آپ کو شفا دے گا، یہ دم لو اور تمہیں مبارک ہو۔''

(۳۶) فِي الأَخْذِ عَلَى الرُّقْيَةِ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

دم پر کچھ (عوض) لینے میں اجازت دینے والوں کا بیان

(۲۴۰۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ الصَّلْتِ ؛ أَنَّ عَمَّهُ أَتَى النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَجَعَ مَرَّ عَلَى أَعْرَابِيٍّ مَجْنُونٍ مُوثَقٍ فِي الْحَدِيدِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ :أَعِنْدَكَ شَيْءٌ تُدَاوِيهِ بِهِ ؟ فَإِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ ، فَرَقَيْتُهُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ ، فَبَرَأَ ، فَأَعْطَوْنِي مِئَةَ شَاةٍ ، فَلَمَّا قَدِمْتُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ :أَقُلْتَ غَيْرَ هَذَا ؟ فَقُلْتُ :لاَ ، قَالَ : كُلْهَا بِسْمِ اللهِ ، فَلَعَمْرِي لِمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ ، لَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ. (ابوداؤد ۳۸۹۳۔ احمد ۵/ ۲۱۰)

(۲۴۰۵۲) حضرت خارجہ بن صلت بیان کرتے ہیں کہ ان کے چچا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر جب وہ واپس ہوئے تو ان کا گزر ایک ایسے دیہاتی پر ہوا جس کو بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا کچھ لوگوں نے (ان کے چچا سے) کہا۔ کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے۔ جس کے ذریعے تم اس کا علاج کرسکو؟ کیونکہ تمہارا ساتھی (مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم) خیر کی بات لے کر آیا ہے۔ پس میں نے اس دیہاتی کو تین مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دو دن مسلسل دم کیا تو وہ صحت یاب ہوگیا۔ اس پر ان لوگوں نے مجھے سو بکریاں عطیہ میں دیں۔ پھر جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ ''کیا تم نے اس کے علاوہ کچھ پڑھا تھا؟'' میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: ''ان بکریوں کو کھاؤ، بسم اللہ کرو۔ میری عمر کی قسم! جس کسی نے باطل تعویذ کے ذریعہ کھایا (سو کھایا) لیکن تم یقیناً برحق تعویذ کے ذریعہ کھاؤ گے۔''

(۲۴۰۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثِينَ رَاكِبًا فِي سَرِيَّةٍ ، قَالَ :فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَأَلْنَاهُمَ الْقِرَى ، فَلَمْ يَقْرُونَا ، قَالَ : فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ ، قَالَ :فَأَتَوْنَا فَقَالُوا :أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ ؟ قَالَ :قُلْتُ :نَعَمْ ، لَكِنِّي لاَ أَرْقِيهِ حَتَّى تُعْطُونَا غَنَمًا ، قَالَ :فَقَالُوا :فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ ثَلاَثِينَ شَاةً ، قَالَ :فَقَبِلْنَا ، قَالَ :فَقَرَأْتُ فَاتِحَةَ الكتاب سَبْعَ مَرَّاتٍ ، قَالَ :فَبَرَأَ ، فَقُلْنَا :لاَ تَعْجَلُوا حَتَّى تَأْتُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ، قَالَ :فَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي صَنَعْتُ ، قَالَ :أَوَ مَا عَلِمْتَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ؟ اقْسِمُوا الْغَنَمَ ، وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ.

(ترمذی ۲۰۶۳۔ احمد ۳/ ۱۰)

(۲۴۰۵۳) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تیس سواروں کو ایک سریہ میں بھیجا۔ فرماتے ہیں: پس ہم کچھ لوگوں کے پاس اُترے اور ہم نے ان سے مہمان نوازی کا کہا تو انہوں نے ہماری مہمان نوازی نہ کی۔ کہتے ہیں (اسی دوران) ان کے سردار کو ڈسا گیا۔ چنانچہ وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو بچھو کو دم کرسکتا ہو؟ ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا۔ ہاں۔ لیکن اسکو تب تک دم نہیں کروں گا جب تک تم ہمیں بکریاں نہ دو۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ ہم آپ لوگوں کو تیس بکریاں دیں گے۔ کہتے ہیں۔ (اس سے) وہ صحت یاب ہوگیا تو ہم نے (آپس میں) کہا۔ جلدی نہ کرو یہاں تک کہ تم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ جاؤ۔ راوی کہتے ہیں۔ پس جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جو کچھ کیا تھا اس کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تو جانتا تھا کہ یہ دم (بھی) ہے؟ بکریاں تقسیم کرلو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو۔''

(٢٤٠٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنِّي رَقَيْتُ فُلاَنًا ، وَكَانَ بِهِ جُنُونٌ ، فَأُعْطِيتُ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ ، وَإِنَّمَا رَقَيْتُهُ بِالْقُرْآنِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَخَذَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ ، فَقَدْ أَخَذْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ.

(۲۴۰۵۴) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا۔ میں نے فلاں شخص کو دم کیا تھا اور اس آدمی کو جنون تھا۔ مجھے (عوض میں) بکریوں کا ایک ریوڑ دیا گیا ہے۔ جبکہ میں نے صرف قرآن مجید کے ذریعہ سے دم کیا تھا۔ تو اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس کسی نے باطل تعویذ کے ذریعہ لیا (تو وہ جانے) لیکن یقیناً تو نے تو برحق تعویذ دم پر لیا ہے۔''

(٢٤٠٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ مَرَرْنَا بِامْرَأَةٍ جَالِسَةٍ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ابْنِي هَذَا بِهِ بَلاَءٌ ، وَأَصَابَنَا مِنْهُ بَلاَءٌ ، يُؤْخَذُ فِي الْيَوْمِ لاَ أَدْرِي كَمْ مَرَّةً ؟ فَقَالَ : نَاوِلِينِيهِ ، فَرَفَعَتْهُ إِلَيْهِ ، فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ ، ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ ، ثُمَّ نَفَثَ فِيهِ ثَلاَثًا : بِسْمِ اللهِ ، أَنَا عَبْدُ اللهِ ، إِخْسَأْ عَدُوَّ اللهِ ، ثُمَّ نَاوَلَهَا إِيَّاهُ ، ثُمَّ قَالَ : الْقَيْنَا فِي الرَّجْعَةِ فِي هَذَا الْمَكَانِ ، فَأَخْبِرِينَا مَا فَعَلَ ؟ قَالَ : فَذَهَبْنَا ثُمَّ رَجَعْنَا فَوَجَدْنَاهَا فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ مَعَهَا شِيَاهٌ ثَلاَثٌ ، فَقَالَ : مَا فَعَلَ صَبِيُّكِ ؟ فَقَالَتْ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، مَا أَحْسَسْنَا مِنْهُ بِشَيْءٍ حَتَّى السَّاعَةِ ، فَاجْتَزِرْ هَذِهِ الْغَنَمَ ، قَالَ : انْزِلْ فَخُذْ مِنْهَا وَاحِدَةً ، وَرُدَّ الْبَقِيَّةَ.

(۲۴۰۵۵) حضرت یعلی بن مرہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں گیا یہاں تک کہ جب ہم راستہ کے درمیان ہی میں تھے تو ہمارا گزر ایک ایسی عورت پر ہوا جو بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے ہمراہ اس کا ایک بچہ تھا۔ اس عورت نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرا یہ بچہ ہے اور اس کو کوئی بلاء ہے اور اس کی وجہ سے ہمیں بھی تکلیف ہے۔ نامعلوم دن میں کتنی مرتبہ اس کو وہ بلاء تنگ کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ بچہ مجھے پکڑاؤ'' چنانچہ عورت نے وہ بچہ آپ ﷺ کی طرف بلند کیا تو آپ ﷺ نے اس بچہ کو اپنے اور سواری کے کجاوہ کے درمیان بٹھایا پھر آپ ﷺ نے اس کا منہ کھولا اور اس میں تین مرتبہ یہ الفاظ کہہ کر پھونکے: ''اللہ کے نام سے، میں اللہ کا بندہ ہوں، اے دشمن خدا دفع ہو جا۔'' پھر آپ ﷺ نے وہ بچہ اس عورت کو پکڑا دیا اور فرمایا: ''ہمارے اس جگہ واپسی پر تم ہمیں ملو اور بتاؤ کیا ہوا؟'' راوی کہتے ہیں۔ پس ہم وہاں سے چل پڑے پھر ہم جب لوٹے تو ہم نے اس عورت کو اسی جگہ پایا اور اس کے ساتھ تین بکریاں بھی تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تیرے بچہ کا کیا بنا؟'' اس عورت نے عرض کیا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ ہم نے ابھی تک اس بچہ سے کوئی تکلیف محسوس

نہیں کی ہے۔ پس آپ یہ بکریاں لے لیں اور ذبح کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اُترو! اوران میں سے ایک بکری لے لو اور باقی بکریاں واپس کر دو۔''

(٢٤٠٥٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ رُقْيَةَ إِلاَّ مِمَّا أَخَذَ سُلَيْمَانُ مِنْهُ الْمِيثَاقَ.

(۲۴۰۵۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ان کے سوا جن سے حضرت سلیمانؑ نے میثاق لیا تھا کسی سے دم، تعویذ جائز نہیں ہے۔

(٢٧) مَنْ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

جو لوگ نظر کے دم کی اجازت دیتے ہیں

(٢٤٠٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ أَسْمَاءُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ بَنِي جَعْفَرٍ تُسْرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ ، فَأَسْتَرْقِي لَهُمْ مِنَ الْعَيْنِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ. (ترمذی ٢٠٥٩۔ ابن ماجه ٣٥١٠)

(۲۴۰۵۷) حضرت عبید بن رفاعہ زرقی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔ جعفر کے بچوں کو نظر بہت جلد لگ جاتی ہے۔ تو کیا میں ان کو نظر کا دم، تعویذ کروالیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اور اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت پاتی تو نظر ہی تقدیر پر سبقت پاتی۔''

(٢٤٠٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَ أُمِّ سَلَمَةَ ، فَإِذَا صَبِيٌّ فِي الْبَيْتِ يَشْتَكِي ، فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ؟ فَقَالُوا : نَظُنُّ أَنَّ بِهِ الْعَيْنَ ، فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَلاَ تَسْتَرْقُونَ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ.

(بخاری ٥٧٣٩۔ مالك ٣)

(۲۴۰۵۸) حضرت عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے گھر میں ایک بچہ کو دیکھا جس کو تکلیف تھی؟ تو آپ ﷺ نے گھر والوں سے اس کے بارے میں پوچھا؟ لوگوں نے بتایا کہ ہمارے خیال میں اس کو نظر لگ گئی ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے اس کو نظر کا دم کیوں نہیں کروایا؟''۔

(٢٤٠٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَيْهِ ، مَوْلَى جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ : قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَى بَنِي جَعْفَرٍ ، فَأَسْتَرْقِي لَهُمْ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَلَوْ قُلْتُ لِشَيْءٍ يَسْبِقُ الْقَدَرَ ، لَقُلْتُ : إِنَّ الْعَيْنَ تَسْبِقُهُ.

(۲۴۰۵۹) حضرت جبیر بن مطعم کے آزاد کردہ غلام، عبداللہ بن بابیہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس بتاتی ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ اے رسول خدا ﷺ! جعفر کے بچوں کو نظر بہت جلدی لگ جاتی ہے تو کیا میں ان کو دم کروالوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں'' اور اگر میں کہتا کہ کوئی چیز تقدیر پر بھی سبقت پا سکتی ہے تو میں کہتا کہ نظر، تقدیر پر سبقت پا سکتی ہے۔''

(۲۴۰۶۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ هِنْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : انْطَلَقْتُ أَنَا وَسَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ نَلْتَمِسُ الْخَمَرَ ، فَوَجَدْنَا خَمَرًا ، أَوْ غَدِيرًا ، وَكَانَ أَحَدُنَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَغْتَسِلَ وَأَحَدٌ يَرَاهُ ، فَاسْتَتَرَ مِنِّي حَتَّى إِذَا رَأَى أَنْ قَدْ فَعَلَ ، نَزَعَ جُبَّةً عَلَيْهِ مِنْ كِسَاءٍ ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَاءَ ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَأَعْجَبَنِي خَلْقُهُ ، فَأَصَبْتُهُ مِنْهَا بِعَيْنٍ ، فَأَخَذَتْهُ قَفْقَفَةٌ وَهُوَ فِي الْمَاءِ ، فَدَعَوْتُهُ فَلَمْ يُجِبْنِي ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُومُوا ، فَأَتَاهُ ، فَرَفَعَ عَنْ سَاقِهِ ، ثُمَّ دَخَلَ إِلَيْهِ الْمَاءَ ، فَلَمَّا أَتَاهُ ضَرَبَ صَدْرَهُ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ أَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا ، ثُمَّ قَالَ : قُمْ ، فَقَامَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ ، أَوْ مَالِهِ ، أَوْ أَخِيهِ ، مَا يُعْجِبُهُ ، فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ ، فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ. (احمد ۴۴۷۔ حاکم ۲۱۵)

(۲۴۰۶۰) حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اور سہل بن حنیف چلے اور ہم کسی اوٹ کی تلاش میں تھے۔ چنانچہ ہم نے کوئی اوٹ یا کنواں پایا اور ہم میں سے ہر ایک اس بات سے شرماتا تھا کہ وہ غسل کرے اور اُسے کوئی دیکھے۔ چنانچہ انہوں نے میرے آگے پردہ کیا یہاں تک کہ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ میں غسل کر چکا ہوں تو انہوں نے وہ چادر کا جبہ اتار دیا جو انہوں نے پہنا ہوا تھا۔ اور پھر وہ پانی میں داخل ہوگئے۔ پس میں نے ان کی طرف دیکھا تو مجھے ان کی ساخت بہت خوبصورت لگی جس کی وجہ سے انہیں میری نظر لگ گئی۔ پس انہوں نے پانی میں ہی خوب کپکپانا شروع کیا۔ میں نے انہیں بلایا لیکن انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کی طرف چلا گیا اور میں نے آپ ﷺ کو ساری بات بتائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھو''۔ پھر آپ ﷺ ان (سہل) کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اپنی پنڈلی مبارک سے (کپڑا) اٹھایا اور آپ ﷺ ان کی طرف پانی میں داخل ہو گئے۔ پس جب آپ ﷺ ان کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے ان کے سینہ پر مارا اور پھر فرمایا: ''اے اللہ! اس کی سردی، گرمی اور درد کو دور کر دے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اٹھ کھڑا ہو'' چنانچہ وہ کھڑے ہو گئے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے آپ یا اپنے مال یا اپنے بھائی سے کوئی ایسی چیز دیکھے جو اس کو بہت پیاری لگے تو اُسے برکت کی دُعا کرنی چاہیے کیونکہ نظر برحق ہے۔''

(۲۴۰۶۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بن حُنَيْفٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَامِرًا مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَغْتَسِلُ ، فَقَالَ : مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ ، وَلاَ جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ ، فَلُبِطَ بِهِ حَتَّى مَا يَعْقِلُ لِشِدَّةِ الْوَجَعِ ، فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ ، وَقَالَ :

قَتَلْتَهُ ، عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ؟ أَلَا بَرَّكْتَ ؟ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ ، فَقَالَ : اغْسِلُوهُ ، فَاغْتَسَلَ فَخَرَجَ مَعَ الرَّكْبِ.

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ : إِنَّ هَذَا مِنَ الْعِلْمِ ، غَسَلَ الَّذِي عَانَهُ ، قَالَ : يُؤْتَى بِقَدَحٍ مَاءٍ ، فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ، فَيُمَضْمِضُ وَيَمُجُّهُ فِي الْقَدَحِ ، وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ فِي الْقَدَحِ ، ثُمَّ يَصُبُّ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى كَفِّهِ الْيُمْنَى ، ثُمَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرَى ، وَيُدْخِلُ يَدَهُ الْيُسْرَى فَيَصُبُّ عَلَى مِرْفَقِ يَدِهِ الْيُمْنَى ، وَبِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى مِرْفَقِ يَدِهِ الْيُسْرَى ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمه الْيُمْنَى ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى ، فَيَغْسِلُ قَدَمه الْيُسْرَى ، ثُمَّ يَدَهُ الْيُمْنَى فَيَغْسِلُ الرُّكْبَتَيْنِ ، وَيَأْخُذُ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ ، فَيَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ صَبَّةً وَاحِدَةً ، وَلَا يَدَعُ الْقَدَحَ حَتَّى يَفْرُغَ.

(احمد ۳/ ۴۸۶۔ ابن حبان ۶۱۰۶)

(۲۴۰۶۱) حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ، سہل کے پاس سے گذرے جبکہ سہل غسل کر رہے تھے۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے آج کے دن (دکھائی دینے والے شخص کی طرح کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی اس قدر سفید چمڑی دیکھی۔ پس (اتنے میں) حضرت سہل رضی اللہ عنہ زمین پر گر گئے۔ یہاں تک کہ بوجہ شدت تکلیف کے انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع کی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان پر غصہ کا اظہار کیا اور فرمایا: ''تم نے اس کو قتل کر دیا ہے۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کس بنیاد پر قتل کرتا ہے؟ تم نے اس کے لئے دعائے برکت کیوں نہیں کی؟'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (عامر رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا اور فرمایا۔ ''اس کو غسل دو'' چنانچہ انہوں نے غسل کیا اور قافلہ کے ہمراہ چلے گئے۔ حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ علم کی بات یہ ہے کہ غسل وہ شخص کرتا ہے جس نے نظر لگائی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک پیالہ میں پانی لایا جائے اور پھر یہ اس پیالہ میں دھوئے۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ سے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی ڈالے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے اور پھر اپنا بایاں ہاتھ ڈالے اور اپنی دائیں کہنی پر پانی ڈالے اور دایاں ہاتھ ڈالے اور اپنی بائیں کہنی پر پانی ڈالے پھر اپنا دایاں قدم دھوئے پھر اپنا دایاں ہاتھ دھوئے پھر اپنا بایاں قدم دھوئے۔ پھر دایاں ہاتھ ڈالے اور دونوں گھٹنے دھوئے۔ اور اس کے ازار کو پکڑ لے اور اس کے سر پر ایک ہی مرتبہ یہ پانی انڈیل دے۔ پیالے کو خالی ہونے تک انڈیلے رکھے۔

(۲۴۰۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ الْمَعِينَ أَنْ يَتَوَضَّأَ ، فَيَغْتَسِلَ الَّذِي أَصَابَتْهُ الْعَيْنُ.

(۲۴۰۶۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت ہے کہ وہ نظر لگانے والے کو حکم دیتی تھیں کہ وہ وضو کرے اور پھر جس کو نظر لگی ہے اس کے بچے ہوئے پانی سے اسے غسل دیا جائے۔

(۲۴۰۶۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعَيْنُ حَقٌّ ، وَإِذَا اسْتُغْسِلَ فَلْيَغْتَسِلْ. (مسلم ۴۲۔ ابن حبان ۶۱۰۸)

(۲۴۰۶۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نظر برحق ہے اور جب کسی کو نظر کی وجہ سے غسل کرنے کا کہا جائے تو اس کو غسل کرنا چاہیے۔''

(۲۸) فِي الرَّجُلِ يَفْزَعُ مِنَ الشَّيْءِ

اس آدمی کے بارے میں جو کسی شئی سے ڈرتا ہو

(۲٤٠٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ؛ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ نَفْسٍ وَجَدَه ، وَإِنَّهُ قَالَ :إِذَا أَتَيْتَ فِرَاشَكَ فَقُلْ :أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ ، وَعِقَابِهِ ، وَشَرِّ عِبَادِهِ ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ، وَأَنْ يَحْضُرُونِ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يَضُرُّكَ شَيْءٌ حَتَّى تُصْبِحَ. (ترمذی ۳۵۲۸۔ احمد ۴/ ۵۷)

(۲۴۰۶۴) حضرت محمد بن یحییٰ سے روایت ہے کہ ولید بن ولید بن مغیرہ مخزومی نے رسول اللہ ﷺ نے اپنے خیالات کے بارے میں جو انہیں آتے تھے، شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے بستر پر آؤ تو یوں کہو۔ میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعہ سے اس کے غضب اور سزا اور اس کے بندوں کے شر سے پناہ میں آتا ہوں۔ اور شیطانی وساوس سے بھی پناہ میں آتا ہوں۔ اور اس بات سے بھی پناہ میں آتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔ پس قسم اِس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ تمہیں صبح تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔''

(۲٤٠٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ :كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَفْزَعُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يَخْرُجَ وَمَعَهُ سَيْفُهُ ، فَخَشِيَ عَلَيْهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي :إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ يَكِيدُكَ ، فَقُلْ :أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلاَ فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ ، فَقَالَهُنَّ خَالِد ، فَذَهَبَ ذَلِكَ عَنْهُ.

(۲۴۰۶۵) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ خالد بن ولید رات کے وقت ڈر جاتے تھے اور ان کے پاس تلوار بھی ہوتی تھی اور وہ اس حال میں باہر نکل جاتے تھے، پھر انہوں نے یہ خوف محسوس کیا کہ یہ کسی کو زخمی نہ کر دیں تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے جبرائیل نے کہا تھا کہ ایک بڑا جن آپ کے لیے برائی کا ارادہ رکھتا ہے پس آپ (یہ) پڑھیں: ''میں اللہ تعالیٰ کے ان کلمات تامہ کے ذریعے سے پناہ پکڑتا ہوں جن سے کوئی نیک

اور بدتجاوز نہیں کرسکتا، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اُترے اور جو آسمان میں چڑھے اور ہر اس چیز سے جو زمین میں داخل ہو اور جو زمین سے خارج ہو اور رات، دن کے فتنوں سے اور ہر رات کو آنے والی ہر چیز کے شر سے مگر وہ رات کو آنے والی چیز جو خیر کے ساتھ آئے، اے رحمٰن'' چنانچہ حضرت خالد نے یہ جملے کہے تو ان کی یہ حالت ختم ہوگئی۔

(٢٤٠٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ تَلَقَّتْهُ الْجِنُّ بِالشَّرَرِ يَرْمُونَهُ ، فَقَالَ جِبْرِيل : يَا مُحَمَّدُ ، تَعَوَّذْ بِهَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ : فَزُجِرُوا عَنْهُ ، فَقَالَ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلاَ فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا بَثَّ فِي الأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ.

(۲۴۰۶۶) حضرت مکحول روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو جنات آپ کو اس حالت میں ملے کہ وہ آپ ﷺ کی طرف شعلہ زنی کر رہے تھے۔ اس پر حضرت جبرائیلؑ نے عرض کیا۔ ''اے محمد! آپ ان کلمات کے ذریعہ پناہ حاصل کرلیں۔'' چنانچہ جنات کو آپ ﷺ سے دُور کردیا گیا۔ آپ ﷺ نے (یہ کلمات) کہے تھے۔ ''میں اللہ تعالیٰ کے اُن کلمات تامہ کے ذریعہ، جن سے کوئی نیک اور بدتجاوز نہیں کرسکتا، آسمان سے اترنے والی اور آسمان پر چڑھنے والی ہر چیز کے شر سے پناہ پکڑتا ہوں اور ہر اس چیز سے پناہ پکڑتا ہوں جو زمین میں پھیلی ہوئی ہے اور جو زمین سے نکلتی ہے۔ اور رات، دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کو آنے والی ہر چیز کے شر سے پناہ پکڑتا ہوں سوائے رات کو آنے والی اس چیز کے جو خیر لے کر آئے۔ اے رحمٰن۔''

(٢٤٠٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ؛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنَ صَلاَتِي وَبَيْنَ قِرَاءَتِي ، قَالَ : ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ : خِنْزَبٌ ، فَإِذَا مَا أَحْسَسْتَهُ فَاتْفِلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلاَثًا ، وَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ.

(مسلم ۱۷۲۹۔ احمد ۴/ ۲۱۶)

(۲۴۰۶۷) حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! تحقیق شیطان میری نماز اور میری تلاوت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ شیطان ہے۔ جس کو خنزب کہا جاتا ہے۔ پس جب اس کو محسوس کرو تو تم اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دو اور اللہ تعالیٰ سے اس کے شر کی پناہ مانگو۔''

(٢٤٠٦٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللهِ بْنَ خَنْبَشٍ : كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَادَتْهُ الشَّيَاطِينُ ؟ قَالَ : جَاءَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَوْدِيَةِ ، وَتَحَدَّرَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْجِبَالِ ، وَفِيهِمْ شَيْطَانٌ مَعَهُ شُعْلَةٌ مِنْ

نَارٍ ، يُرِيدُ أَنْ يُحَرِّقَ بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأُرْعِبَ مِنْهُ ؟ قَالَ جَعْفَرٌ :أَحْسَبُهُ جَعَلَ يَتَأَخَّرُ ، وَجَاءَ جِبْرِيلُ فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، قُلْ ، قَالَ :وَمَا أَقُولُ ؟ قَالَ :قُلْ :أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلاَ فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ، وَذَرَأَ وَبَرَأَ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الأَرْضِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ، قَالَ :فَطُفِئَتْ نَارُ الشَّيَاطِينَ ، وَهَزَمَهُمَ اللَّهُ.

(احمد ۳/ ۴۱۹۔ ابویعلی ۶۸۴۴)

(۲۴۰۶۸) حضرت ابوالتیاح بیان کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضرت عبداللہ بن حنبش سے پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب شیاطین نے مکر کرنا چاہا تو آپ ﷺ نے کیا کیا تھا؟ عبداللہ نے جواب دیا۔ آپ ﷺ کے پاس مختلف وادیوں سے اور مختلف پہاڑوں سے اُتر کر شیاطین آئے اور ان میں ایک ایسا شیطان بھی تھا جس کے پاس آگ کا ایک بڑا انگارہ تھا۔ اور اس کے ذریعہ سے وہ رسول اللہ ﷺ کو جلانا چاہتا تھا۔ لیکن پھر وہ شیطان آپ ﷺ سے مرعوب ہوگیا۔ جعفر راوی کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ پیچھے ہٹنے لگا۔ حضرت جبرائیل تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا: ''اے محمد ﷺ! کہو'' آپ ﷺ نے پوچھا ''میں کیا کہوں؟'' جبرائیل نے کہا۔ '' آپ یہ کہو: میں اللہ تعالیٰ کے ان کلماتِ تامہ کے ذریعہ پناہ پکڑتا ہوں کہ جب کلمات سے مخلوق میں سے کوئی فاجر یا نیک تجاوز نہیں کرسکتا۔ اور کوئی پیدا ہونے والا اور نکلنے والا تجاوز نہیں کرسکتا۔ اور میں ہر اس چیز کے شر سے پناہ حاصل کرتا ہوں جو آسمان سے اترے اور آسمان میں چڑھے اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین میں داخل ہو اور زمین سے باہر آئے، اور رات، دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کو آنے والی کسی بھی چیز کے شر سے مگر رات کو آنے والی وہ چیز جو خیر کے ساتھ آئے، اے رحمٰن''۔ راوی کہتے ہیں۔ پس شیطانوں کی آگ بجھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ناکام کردیا۔

(۲٤.٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كُنْتُ أَلْقَى مِنْ رُؤْيَةِ الْغُولِ وَالشَّيَاطِينِ بَلاَءً وَأَرَى خَيَالاً ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ؟ فَقَالَ :أَخْبِرْنِي عَلَى مَا رَأَيْتَ ، وَلاَ تَفْرَقَنَّ مِنْهُ ، فَإِنَّهُ يَفْرَقُ مِنْكَ كَمَا تَفْرَقُ مِنْهُ ، وَلاَ تَكُنْ أَجْبَنَ السَّوَادَيْنِ ، قَالَ مُجَاهِدٌ :فَرَأَيْتُهُ فَأَسْنَدْتُ عَلَيْهِ بِعَصَا حَتَّى سَمِعْتُ وَقْعَتَهُ.

(۲۴۰۶۹) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھے شیاطین وغیرہ کی طرف برے برے خیالات وتصورات آتے تھے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے (اس کے بارے میں) پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: تم نے جو کچھ دیکھا ہے وہ مجھے بھی بتاؤ۔ اس سے ڈرو نہیں۔ کیونکہ جس طرح تم اس سے ڈرتے ہو وہ بھی تم سے ڈرتے ہیں۔ تم اس سے بھی زیادہ ڈرپوک نہ بنو۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں۔ میں نے پھر دوبارہ یہ دیکھا تو میں نے اس کو لاٹھی ماری یہاں تک کہ میں نے ضرب کی آواز بھی سُنی۔

(۲٤.٧٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ ، قَالَ :كَانُوا إِذَا رَأَى أَحَدُهُمْ فِي مَنَامِهِ مَا يَكْرَهُ ، قَالَ :أَعُوذُ بِمَا عَاذَتْ بِهِ مَلاَئِكَةُ اللهِ وَرُسُلُهُ مِنْ شَرِّ مَا رَأَيْتُ فِي مَنَامِي ، أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ شَيْءٌ

أَكْرَهُهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۲۴۰۷۰) حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ پہلے لوگوں میں سے جب کوئی خواب کی حالت میں ناپسندیدہ چیز دیکھتا تو یہ کہتا تھا۔ (ترجمہ) میں اس ذریعہ سے پناہ پکڑتا ہوں جس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اور رسول پناہ پکڑتے ہیں ہر اس چیز کے شر سے جو میں نے اپنی خواب میں دیکھی کہ مجھے اس کی وجہ سے کوئی ایسی بات دنیا یا آخرت میں پہنچے جس کو میں پسند نہیں کرتا۔

(٢٤٠٧١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي نَوْمِهِ ، فَلْيَقُلْ : بِسْمِ اللهِ ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ ، وَسوءِ عِقَابِهِ ، وَشَرِّ عِبَادِهِ ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيَاطِينِ وَمَا يَحْضُرُونِ.

(۲۴۰۷۱) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے جب کوئی اپنی نیند میں ڈر جائے تو اس کو یہ کہنا چاہیے۔ (ترجمہ) ''میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعہ سے اس کے غضب اور اس کے سخت انتقام اور اس کے شریر بندوں اور شیطانوں کی شرارت اور جو کچھ یہ شیطان میرے پاس لائیں (ان سب) سے پناہ میں آتا ہوں۔

(٢٤٠٧٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : إِذَا حَسَّ أَحَدُكُمْ بِالشَّيْطَانِ ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى الأَرْضِ وَلْيَتَعَوَّذْ.

(۲۴۰۷۲) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شیطان (کے اثرات) کو محسوس کرے تو اس کو چاہیئے کہ وہ زمین کو دیکھے اور اعوذ باللہ پڑھے۔

(٢٩) فِي الكَيِّ ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

داغنے کے بارے میں جن لوگوں نے اجازت دی ہے

(٢٤٠٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى سَعْدًا فِي أَكْحَلِهِ مَرَّتَيْنِ. (ابو داؤد ۳۸۶۲۔ ابن ماجہ ۳۴۹۴)

(۲۴۰۷۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ان کے ان کے بازو کی ایک رگ میں داغ دیا تھا۔

(٢٤٠٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ ، وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ. (بخاری ۵۶۷۲۔ ترمذی ۹۷۰)

(۲۴۰۷۴) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم حضرت خباب کی عیادت کرنے کے لئے ان کے ہاں گئے۔

انہوں نے اپنے پیٹ میں سات مرتبہ داغا ہوا تھا۔

(٢٤٠٧٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ اكْتَوَى مِنَ اللَّقْوَةِ ، وَاسْتَرْقَى مِنَ الْعَقْرَبِ.

(۲۴۰۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے لقوہ کے مرض کی وجہ سے اپنے بدن پر داغا اور بچھو کے ڈسنے پر دم کیا۔

(٢٤٠٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ: أَقْسَمَ عَلَيَّ عُمَرُ لأَكْتَوِيَنَّ.

(۲۴۰۷۶) حضرت جریر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے قسم دے کر کہا کہ میں ضرور اپنے بدن کو داغوں۔

(٢٤٠٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ اكْتَوَى مِنَ اللَّقْوَةِ.

(۲۴۰۷۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے لقوہ کے مرض کی وجہ سے (اپنے بدن پر) داغا تھا۔

(٢٤٠٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَوَانِي أَبُو طَلْحَةَ، وَاكْتَوَى مِنَ اللَّقْوَةِ.

(۲۴۰۷۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے داغا اور انہوں نے بوجہ لقوہ کے مرض کے داغا۔

(٢٤٠٧٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، سَمِعْتُ عَمِّي يَحْيَى، وَمَا أَدْرَكْتُ رَجلاً مِنَّا بِهِ شَبِيهًا ، يُحَدِّث ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ أَخَذَهُ وَجَعٌ فِي حَلْقِهِ ، يُقَالُ لَهُ : الذَّبْحُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأُبْلِغَنَّ ، أَوْ لأُبْلِيَنَّ فِي أَبِي أُمَامَةَ عُذْرًا ، فَكَوَاهُ بِيَدِهِ ، فَمَاتَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِيتَةُ سَوْءٍ لِلْيَهُودِ ، يَقُولُونَ :فَهَلاَّ دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهِ ، وَمَا أَمْلِكُ لَهُ وَلاَ لِنَفْسِي شَيْئًا.

(ابن ماجه ۳۴۹۲۔ حاکم ۲۱۴)

(۲۴۰۷۹) حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے چچا حضرت یحییٰ ..... اپنے میں سے کسی آدمی کو میں نے ان کے مشابہ نہیں پایا ..... کو بیان کرتے سُنا کہ حضرت سعد بن زرارہ کو حلق میں ایک بیماری پیدا ہوگئی جس کو ذبح (سوزش) کہا جاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں ضرور بالضرور ابوامامہ میں عذر کو پہنچاؤں گا یا فرمایا: میں ضرور بالضرور آزماؤں گا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ہاتھ سے داغا اور وہ انتقال کر گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہود کے لئے یہ (واقعہ) بری موت ہے، وہ کہیں گے محمد نے اپنے ساتھی سے تکلیف کیوں نہ دور کی، حالانکہ میں تو اپنی جان کا مالک نہیں ہوں۔''

(٢٤٠٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ شَيْبَانَ اللَّحَّامِ ، قَالَ : كَوَانِي ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ فِي رَأْسِي.

(۲۴۰۸۰) حضرت شیبان لحام سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت ابن الحنفیہ نے میرے سر میں داغا تھا۔

(٢٤٠٨١) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهِ وَقَدْ كَوَى غُلاَمًا.

(۲۴۰۸۱) حضرت عطاء بن سائب، ابوعبد الرحمٰن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ عطاء، ابوعبد الرحمٰن کے ہاں گئے اور انہوں نے ایک غلام کو داغا تھا۔

(٢٤٠٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ شِخِّيرٍ ، قَالَ : كَانَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَنْهَى عَنِ الْكَيِّ ، ثُمَّ اكْتَوَى بَعْدُ.

(۲۴۰۸۲) حضرت مطرف بن شخیر سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ داغنے سے روکا کرتے تھے، لیکن پھر انہوں نے بعد میں اپنے بدن پر داغ لگوایا۔

(٢٤٠٨٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : كَانَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يَنْهَى عَنِ الْكَيِّ ، فَابْتُلِيَ فَاكْتَوَى ، فَجَعَلَ بَعْدَ ذَلِكَ يَعَجُّ ، وَيَقُولُ : اكْتَوَيْتُ كَيَّةً بِنَارٍ ، مَا أَبْرَأَتْ مِنْ أَلَمٍ ، وَلاَ أَشْفَتْ مِنْ سَقَمٍ.

(۲۴۰۸۳) حضرت ابومجلز سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ داغنے سے روکا کرتے تھے لیکن پھر وہ (مرض میں) مبتلا ہوئے تو انہوں نے خود کو داغ لگایا۔ پھر اس کے بعد وہ اونچی آواز سے کہا کرتے تھے کہ میں نے خود کو آگ کے ذریعہ سے داغا ہے لیکن اس نے نہ تو تکلیف ختم کی اور نہ ہی بیماری میں شفا دی۔

(٢٤٠٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَص ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ نُعِتَ لَهُ الْكَيُّ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اكْوُوهُ ، أَوْ ارْضِفُوهُ. (احمد ۱/ ۳۹۰۔ طبرانی ۱۰)

(۲۴۰۸۴) حضرت عبداللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جس کے بارے میں داغنے کو کہا گیا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: ''اس کو داغو یا فرمایا، اس کو گرم پتھر سے داغو۔''

(٢٤٠٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : أَقْسَمَ عَلَيَّ عُمَرُ لأَكْتَوِيَنَّ.

(۲۴۰۸۵) حضرت جریر سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے قسم کھا کر کہا کہ میں ضرور بالضرور خود کو داغوں گا۔

(٢٤٠٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَتْ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بُخْتِيَّةٌ ، قَدْ مَالَ سَنَامُهَا عَلَى جَنْبِهَا ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْطَعَهُ وَأَكْوِيَهُ.

(۲۴۰۸۶) حضرت حسن بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بختی اونٹنی تھی جس کا کوہان ایک جانب گر گیا تھا چنانچہ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو کاٹ دوں اور داغ دوں۔

(٢٤٠٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَوَى ابْنًا لَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

(۲۴۰۸۷) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کو حالت احرام میں داغ دیا تھا۔

(۳۰) فِي كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ وَالرُّقَى

داغنے اور تعویذ کرنے کی کراہت کے بیان میں

(۲٤٠٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ ، فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ ، فَقُلْتُ : هَذِهِ أُمَّتِي ؟ فَقِيلَ : هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ ، قَالَ : ثُمَّ قِيلَ لِي : انْظُرْ إِلَى الأُفُقِ ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلأَ الأُفُقَ ، قَالَ : فَقِيلَ : هَذِهِ أُمَّتُكَ ، وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ سِوَاهَا سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ.

ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ ، فَأَفَاضَ الْقَوْمُ ، فَقَالُوا : نَحْنُ الَّذِينَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ ، فَنَحْنُ هُمْ ، أَوْ أَوْلاَدُنَا الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الإِسْلاَمِ ، قَالَ : فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : هُمُ الَّذِينَ لاَ يَسْتَرْقُونَ ، وَلاَ يَتَطَيَّرُونَ ، وَلاَ يَكْتَوُونَ ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ.

(بخاری ۶۵۴۱۔ مسلم ۳۷۴)

(۲۴۰۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر اُمتوں کو پیش کیا گیا۔ پس ایک بہت بڑی تعداد نظر آئی تو میں نے پوچھا۔ یہ میری امت ہے؟ کہا گیا۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ پھر مجھے کہا گیا۔ آسمان کی طرف دیکھو۔ چنانچہ میں نے دیکھا تو ایک بڑی تعداد تھی جس نے افق کو بھر دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہا گیا۔ یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔'' پھر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں مزید بیان نہیں کیا۔ تو لوگ افاض اور کہنے لگے۔ ہم لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے اس کے رسول کی اتباع کی ہے۔ پس ہم ہی وہ لوگ ہیں۔ یا اس کا مصداق ہمارے وہ بچے ہیں جو اسلام کی حالت میں پیدا ہوئے۔ راوی کہتے ہیں۔ یہ بات جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہوں گے جو تعویذ نہیں کروائیں گے اور فال نہیں نکالیں گے اور نہ داغیں گے بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کریں گے۔''

(٢٤٠٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : اشْتَكَى رَجُلٌ مِنَّا شَكْوَى شَدِيدَةً ، فَقَالَ الأَطِبَّاءُ : لاَ يَبْرَأُ إِلاَّ بِالْكَيِّ ، فَأَرَادَ أَهْلُهُ أَنْ يَكْوُوهُ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : لاَ ، حَتَّى نَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاسْتَأْمَرُوهُ ، فَقَالَ : لاَ ، فَبَرَأَ الرَّجُلُ ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : هَذَا صَاحِبُ بَنِي فُلاَنٍ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ هَذَا لَوْ كُوِيَ ، قَالَ النَّاسُ : إِنَّمَا أَبْرَأَهُ الْكَيُّ.

(۲۴۰۸۹) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی کو (کسی مرض کی) شدید شکایت ہوگئی تو اطباء نے کہا۔ یہ آدمی صرف داغنے سے صحیح ہوگا۔ اس کے گھر والوں نے ارادہ کیا کہ وہ اس کو داغ لگوا دیں۔ لیکن پھر بعض نے کہا۔ نہیں۔ یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیں۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' پھر وہ آدمی ٹھیک ہوگیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''یہ فلاں قبیلہ کا آدمی ہے؟'' لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ آدمی اگر داغا جاتا تو لوگ یہی کہتے کہ اس کو داغنے نے صحت یاب کر دیا ہے۔''

(۲٤۰۹۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي وَجْزَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَقَّارٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لَمْ يَتَوَكَّلْ مَنِ اسْتَرْقَى وَاكْتَوَى.

(ترمذی ۲۰۵۵۔ احمد ۴/ ۲۵۱)

(۲۴۰۹۰) حضرت عقار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے منقول ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص تعویذ کروائے یا داغ لگوائے اس آدمی نے توکل نہیں کیا۔''

(۲٤۰۹۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ : قَالَ : تَحَدَّثْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ : الَّذِينَ لاَ يَكْتَوُونَ ، وَلاَ يَسْتَرْقُونَ ، وَلاَ يَتَطَيَّرُونَ ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ. (بخاری ۹۱۱۔ طبرانی ۹۷۶۹)

(۲۴۰۹۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم ایک رات رسول اللہ ﷺ کے پاس گفتگو کر رہے تھے۔ اس دوران نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ستر ہزار لوگ جنت میں یوں داخل ہوں گے کہ ان پر کوئی حساب و کتاب نہیں ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو داغ نہیں لگوائیں گے اور نہ ہی تعویذ کروائیں گے اور نہ ہی بدفالی کریں گے بلکہ وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ کریں گے۔

(۲٤۰۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : مَنِ اكْتَوَى كَيَّةً بِنَارٍ خَاصَمَ فِيهِ الشَّيْطَانُ.

(۲۴۰۹۲) حضرت ابو مجلز سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جس آدمی نے آگ سے داغ لگوایا تو اس میں شیطان جھگڑے گا۔

(۲٤۰۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : أَخَذَتْنِي ذَاتُ الْجَنْبِ فِي زَمَنِ عُمَرَ ، فَدُعِيَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ أَنْ يَكْوِيَنِي ، فَأَبَى إِلاَّ أَنْ يَأْذَنَ لَهُ عُمَرُ ، فَذَهَبَ أَبِي إِلَى عُمَرَ ، فَأَخْبَرَهُ الْقِصَّةَ ، فَقَالَ عُمَرُ : لاَ تَقْرَبِ النَّارَ ، فَإِنَّ لَهُ أَجَلاً لَنْ يَعْدُوَهُ ، وَلَنْ يَقْصُرَ عَنْهُ.

(۲۴۰۹۳) حضرت محمد بن عمرو، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ذات الجنب ہو گیا۔ تو ایک اعرابی کو مجھے داغنے کے لئے بلایا گیا۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اجازت کے بغیر ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر

میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے اور انہیں یہ واقعہ بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔تم آگ کے قریب نہ جانا کیونکہ اس مریض کا ایک وقت مقرر ہے جس سے یہ مریض نہ تو آگے ہوسکتا ہے اور نہ ہی پیچھے رہ سکتا ہے۔

(٢٤٠٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنْهَى عَنِ الْحَمِيمِ ، وَأَكْرَهُ الْكَيَّ. (احمد ۴/ ۱۵۶۔ طبرانی ۱۷)

(۲۴۰۹۴) حضرت عمران بن ابی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا''میں کھولتے ہوئے پانی سے منع کرتا ہوں اور داغنے کو ناپسند کرتا ہوں۔''

(٣١) مَنْ رَخَّصَ فِي قَطْعِ الْعُرُوقِ

جو لوگ رگوں کو کاٹنے میں رخصت دیتے ہیں

(٢٤٠٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا ، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ، ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ. (مسلم ۷۳۔ ابو داؤد ۳۸۶۰)

(۲۴۰۹۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف ایک طبیب بھیجا۔اس نے حضرت اُبی کی رگ کاٹ دی اور اس نے اس رگ پر داغ دیا۔

(٢٤٠٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّهُ قَطَعَ الْعُرُوقَ.

(۲۴۰۹۶) حضرت عمران بن حصین کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے رگوں کو کاٹا۔

(٢٤٠٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ عِنْدَ مَائِي ، فَقُلْتُ لَهُ :أَيَّ شَيْءٍ تَصْنَعُ هَاهُنَا ؟ فَقَالَ :أَقْطَعُ عِرْقَ كَذَا لابْنِ أَخِي.

(۲۴۰۹۷) حضرت ابو مکین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کو اپنے پانی کے پاس دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟انہوں نے جواب میں کہا۔میں اپنے برادر زادہ کی فلاں رگ کو کاٹ رہا ہوں۔

(٢٤٠٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ : قُطِعَتْ مِنِّي عِرْقٌ ، أَوْ عُرُوقٌ.

(۲۴۰۹۸) حضرت عبد الملک بن ابی سلیمان سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد کو کہتے سُنا کہ میری ایک رگ یا کئی رگیں کٹی ہوئی ہیں۔

(٢٤٠٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُرْوَةَ أَصَابَهُ هَذَا الدَّاءُ ، يَعْنِي الأَكِلَةَ ، فَقَطَعَ رِجْلَهُ مِنَ الرُّكْبَةِ.

(۲۴۰۹۹) حضرت سعد بن ابراہیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ کو دیکھا کہ انہیں یہ بیماری لگ گئی تھی...... یعنی عضو کو ختم کر دینے والی بیماری...... تو انہوں نے اپنا پاؤں ٹخنہ سے کٹوا دیا تھا۔

(٢٤١٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَر ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يُمْسَحُ عَلَى الْعِرقِ.

(۲۴۱۰۰) حضرت عامر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رگ پر ہاتھ پھیر کر صاف کیا جائے گا۔

(٣٢) مَنْ كَرِهَ قَطْعَ الْعُرُوقِ

جو لوگ رگوں کے کاٹنے کو ناپسند کرتے ہیں

(٢٤١٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْبَطَّ ، وَقَطْعَ الْعُرُوقِ.

(۲۴۱۰۱) حضرت حسن ؒ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ پھوڑے میں شگاف دینے اور رگوں کے کاٹنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٣) مَا قَالُوا فِي قَطْعِ الْخُرَاجِ

پھوڑے توڑنے کے بارے میں محدثین جو کچھ کہتے ہیں

(٢٤١٠٢) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : رَآنِي عُمَرُ مَعْصُوبَةً يَدَيَّ ، أَوْ رِجْلِيَّ ، فَانْطَلَقَ بِي إِلَى الطَّبِيبِ ، فَقَالَ : بُطَّهُ ، فَإِنَّ الْمِدَّةَ إِذَا تُرِكَتْ بَيْنَ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ أَكَلَتْهُ ، قَالَ : فَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُ الْبَطَّ.

(۲۴۱۰۲) حضرت ابو رافع سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے میرے ہاتھ یا میرے پاؤں پر پٹی باندھے ہوئے دیکھا تو مجھے لے کر ایک طبیب کے پاس چل پڑے اور کہا اس کو (دانہ کو) کاٹ دو، کیونکہ جب پیپ کو ہڈی اور گوشت کے مابین چھوڑ دیا جائے تو وہ اس کو کھا جاتی ہے۔ راوی کہتے ہیں، حضرت حسن ؒ پھوڑے میں شگاف لگانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤١٠٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِر ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُبَطَّ الْجُرْحَ ، وَيَقُولُ : يُوضَعُ عَلَيْهِ دَوَاءٌ.

(۲۴۱۰۳) حضرت حسن ؒ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ زخم میں شگاف لگانے کو ناپسند کرتے تھے اور کہتے تھے، زخم پر دوائی رکھی جائے۔

(٣٤) فِي قَطْعِ اللَّهَاةِ

حلق کے کوے کو کاٹنے کے بیان میں

(٢٤١٠٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ قَطْعَ اللَّهَاةِ ، وَلاَ أُرَاهُ كَرِهَهُ لِشَيْءٍ مِنَ الدِّينِ.

(۲۴۱۰۴) حضرت ابن عون سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ حلق کے کوے کو کاٹنے کو ناپسند کرتے تھے اور میرے خیال

میں ان کی ناپسندیدگی کی کوئی دینی وجہ نہیں تھی۔

(۲٤١٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ سَهْلٍ أَبِي الأَسَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : جَاءَ ظِئْرٌ لَنَا إِلَى عَبْدِ اللهِ بِصَبِيٍّ لَهُمْ قَدْ سَقَطَتْ لَهَاتُهُ ، فَأَرَادُوا أَنْ يَقْطَعُوهَا ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : لاَ تَقْطَعُوهَا ، وَلَكِنْ إِنْ كَانَ فِي أَجَلِهِ تَأْخِيرٌ بَرَأَ ، وَإِلاَّ لَمْ تَكُونُوا قَطَعْتُمُوهَا.

(۲۴۱۰۵) حضرت عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہماری ایک دائی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا ایک بچہ لے کر حاضر ہوئی جس کے حلق کا کوا گر چکا تھا اور ان لوگوں کا ارادہ اس گرے ہوئے کوے کو کاٹنے کا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اس کو نہ کاٹو۔ ہاں اگر اس کی موت میں کچھ تاخیر ہوئی تو یہ صحت یاب ہو جائے گا بصورت دیگر تم نے اس کو کاٹا تو نہیں ہوگا۔

(٣٥) مَنْ أَجَازَ أَلْبَانَ الأُتُنِ ، وَمَنْ كَرِهَهَا

جن لوگوں نے گدھی کے دودھ کو جائز قرار دیا ہے اور جن لوگوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے (ان کا بیان)

(٢٤١٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ أَلْبَانِ الأُتُنِ ؟ فَقَالَ : حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَهَا وَأَلْبَانَهَا.

(۲۴۱۰۶) حضرت عبداللہ بن مختار سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت حسن بصری سے گدھیوں کے دودھ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھیوں کے گوشت اور ان کے دودھ کو حرام قرار دیا ہے۔

(٢٤١٠٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لُحُومُ الْحُمُرِ وَأَلْبَانُهَا حَرَامٌ.

(۲۴۱۰۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ گدھیوں کے گوشت اور ان کے دودھ حرام ہیں۔

(٢٤١٠٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِشُرْبِ أَلْبَانِ الأُتُنِ بَأْسًا.

(۲۴۱۰۸) حضرت عطاء کے بارے میں روایت ہے کہ وہ گدھیوں کا دودھ پینے میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتے تھے۔

(٢٤١٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ يُتَدَاوَى بِأَلْبَانِ الأُتُنِ ، وَقَالاَ : هِيَ حَرَامٌ.

(۲۴۱۰۹) حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ یہ دونوں گدھیوں کے دودھ کو بطور دواء استعمال کرنے کو (بھی) مکروہ سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ حرام ہے۔

(٢٤١١٠) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ شُرْبِ أَلْبَانِ الأُتُنِ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۴۱۱۰) حضرت عثمان بن اسود، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے گدھیوں کے دودھ کے پینے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس کو ناپسند بیان کیا۔

(۲٤۱۱۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ اشْتَكَى رُكْبَتَيْهِ ،فَنُعِتَ لَهُ أَنْ يَسْتَنْقِعَ فِي أَلْبَانِ الأُتُنِ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۴۱۱۱) حضرت مجزأۃ بن زاہر، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہیں اپنے گھٹنوں میں شکایت ہوئی تو ان کے لئے گدھیوں کے دودھ میں ٹھہرنا تجویز کیا گیا تو انہوں نے اس بات کو ناپسند سمجھا۔

(۲٤۱۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِأَلْبَانِ الأُتُنِ بَأْسًا أَنْ يُتَدَاوَى بِهَا.

(۲۴۱۱۲) حضرت اسماعیل بن امیہ، حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گدھیوں کے دودھ میں اس لحاظ سے کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ گدھیوں کے دودھ سے علاج معالجہ کیا جائے۔

(۲٤۱۱۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ أَلْبَانِ الأُتُنِ ؟ فَقَالاَ : مَنْ كَرِهَ لُحُومَهَا كَرِهَ أَلْبَانَهَا.

(۲۴۱۱۳) حضرت شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے گدھیوں کے دودھ کے متعلق سوال کیا تو ان دونوں حضرات نے جواب دیا، جو علماء ان کے گوشت کو مکروہ سمجھتے ہیں وہ ان کے دودھ کو بھی مکروہ سمجھتے ہیں۔

(۲٤۱۱٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۴۱۱۴) حضرت شعبہ نے حضرت ابراہیم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

(٣٦) فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الإِبِلِ

اونٹوں کے پیشاب کو پینے کا بیان

(۲٤۱۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ ، مَوْلَى أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ؛ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَايَعُوهُ عَلَى الإِسْلاَمِ ، فَاسْتَوْخَمُوا الأَرْضَ ، وَسَقِمَتْ أَجْسَادُهُمْ ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَلاَ تَخْرُجُون مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا ؟ قَالُوا : بَلَى ، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا. (بخاری ۶۸۹۹۔ مسلم ۱۲)

(۲۴۱۱۵) حضرت ابوقلابہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد کا ایک

گروہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی۔ لیکن انہیں (مدینہ کی) زمین موافق نہیں آئی چنانچہ ان کے جسم بیمار پڑ گئے اور انہوں نے اس بات کی شکایت جناب رسول اللہ ﷺ سے کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ ہمارے چرواہے کے ہمراہ اس کے اونٹوں میں کیوں نہیں چلے جاتے کہ تم ان اونٹوں کے دودھ اور پیشاب کو استعمال کرو؟'' انہوں نے کہا: کیوں نہیں، چنانچہ وہ لوگ چلے گئے اور انہوں نے اونٹوں کے پیشاب اور دودھ کو پیا۔

(٢٤١١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَشْرَبُ أَبْوَالَ الإِبِلِ وَيَتَدَاوَى بِهَا.

(۲۴۱۱۶) حضرت ابن طاؤس سے روایت ہے کہ ان کے والد اونٹوں کے پیشاب کو پیتے تھے اور اس کے ذریعہ علاج معالجہ کرتے تھے۔

(٢٤١١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِأَبْوَالِ الإِبِلِ أَنْ يُتَدَاوَى بِهَا.

(۲۴۱۱۷) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں، اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اونٹوں کے پیشاب کے ذریعہ علاج معالجہ کیا جائے۔

(٢٤١١٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهَا.

(۲۴۱۱۸) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اونٹوں کے پیشاب کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٤١١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يُسْأَلُ عَنْ شُرْبِ أَبْوَالِ الإِبِلِ ؟ فَيَقُولُ : لاَ أَدْرِي مَا هَذَا ؟.

(۲۴۱۱۹) حضرت ابن عون سے روایت ہے کہتے ہیں کہ محمد ؒ سے اونٹوں کا پیشاب پینے کے بارے میں سوال کیا جاتا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا، مجھے نہیں معلوم کہ یہ کیا چیز ہے۔

(٢٤١٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ جُبَارٌ الْمَشْرِقِيُّ يَصِفُ أَبْوَالَ الإِبِلِ ، وَلَوْ كَانَ بِهِ بَأْسٌ لَمْ يَصِفْهَا.

(۲۴۱۲۰) حضرت عامر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جبار المشرقی اونٹوں کے پیشاب کی تعریف کرتے تھے۔ اگر اس میں کوئی (غلط) بات ہوتی تو وہ اس کی تعریف نہ کرتے۔

(٢٤١٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَسْتَنْشِقَ أَبْوَالَ الإِبِلِ.

(۲۴۱۲۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس کام میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اونٹوں کے پیشاب کو ناک صاف کرنے میں استعمال کرے۔

(٢٤١٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ يَسَارٍ ، عَنْ أُمِّهَا ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الصَّبِيِّ يُنْقَعُ فِي الْبَوْلِ ،

أَوْ يُوجَرُ ؟ فَكَرِهَتْهُ.

(۲۴۱۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے اس بچہ کے بارے میں سوال کیا گیا جس کو اونٹوں کے پیشاب میں بٹھایا جائے یا پیشاب کو ٹپکایا جائے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(٢٤١٢٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ بِهِ خَنَازِيرُ ، فَتَدَاوَى بِأَبْوَالِ الإِبِلِ وَالأَرَاكِ ، نُطْبَخُ أَبْوَالُ الإِبِلِ وَالأَرَاكُ ، فَأَخَذَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَيَأْبَى ، فَلَقِيَ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ : أَخْبِرِ النَّاسَ بِهِ.

(۲۴۱۲۳) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک آدمی کو گردن پر دانے نکلے تھے، تو اس نے اونٹوں کے پیشاب اور پیلو کے ذریعے علاج کیا۔ (اس طرح کہ) اونٹوں کے پیشاب اور پیلو کو پکایا گیا۔ تو لوگوں نے اس مریض سے علاج کے بارے میں پوچھنا شروع کیا۔ اس آدمی نے بتانے سے انکار کر دیا۔ پھر وہ آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ملا تو انہوں نے فرمایا، لوگوں کو اس علاج کے بارے میں بتادو۔

(٣٧) فِي التِّرْيَاقِ

زہر کے اثر کو ختم کرنے والی دواء

(٢٤١٢٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَعَبْدَةُ ، عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللهِ ابْنَةِ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ أَبِيهَا ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِشُرْبِ التِّرْيَاقِ بَأْسًا.

(۲۴۱۲۴) حضرت ام عبداللہ بنت خالد بن معدان، اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ وہ تریاق پینے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

(٢٤١٢٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمَّا وَلَّى الْوَلِيدَ بْنَ هِشَامٍ الْقُرَشِيَّ ، وَعَمْرَو بْنَ قَيْسٍ السَّكُونِيَّ بَعْثَ الصَّائِفَةِ ، زَوَّدَهُمَا التِّرْيَاقَ مِنَ الْخَزَائِنِ ، وَأَمَرَهُمَا أَنَّ مَنْ جَاءَ يَلْتَمِسُ التِّرْيَاقَ أَنْ يُعْطُوهُ إِيَّاهُ.

(۲۴۱۲۵) حضرت صفوان بن عمرو السکسکی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے جب ولید بن ہشام قرشی اور عمرو بن قیس سکونی کو موسم گرما کے حملہ کے لئے جماعت بھیجنے کی ذمہ داری دی تو آپ رحمہ اللہ نے ان دونوں کو بیت المال میں سے تریاق بھی مہیا کیا اور ان دونوں کو حکم دیا کہ جو آدمی تریاق مانگنے کے لئے (تمہارے پاس) آئے تو تم اس کو یہ تریاق دے دو۔

(٢٤١٢٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : وَصَفَ لِي أَبُو قِلاَبَةَ صِفَةَ التِّرْيَاقِ ، فَقَالَ : يَخْرُجُ رِجَالٌ عَلَيْهِمْ خِفَافٌ مِنْ خَشَبٍ ، وَبِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ قَدْ ذَكَرَهُ ، فَيَصِيدُونَ الْحَيَّاتِ ، فَيَمْسَحُونَ مَا يَلِي

رُؤُوسَهَا وَأَذْنَابَهَا ، لِيَجْمع مَا كَانَ مِنْ دَمٍ ، ثُمَّ يَطْرَحُونَهَا فِي الْقِدْرِ فَيَطْبُخُونَهَا ، فَذَاكَ أَجْوَدُ التِّرْيَاقِ.

(۲۴۱۲۶) حضرت خالد حذاء سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ابو قلابہ نے مجھے تریاق کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا، کچھ لوگ نکلتے ہیں انہوں نے لکڑی کی جوتیاں پہنی ہوتی ہیں اور ان کے ہاتھوں میں بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ ابو قلابہ نے اس چیز کا ذکر بھی کیا تھا، پس یہ لوگ سانپوں کو شکار کرتے ہیں اور ان کے سروں اور دُموں پر جو کچھ ہوتا ہے۔ اس کو صاف کرتے ہیں تاکہ جو خون وغیرہ وہ جمع ہو جائے، پھر وہ سانپوں کو ہانڈی میں ڈال دیتے ہیں اور اس کو پکاتے ہیں، پس یہ بہترین تریاق ہوتا ہے۔

(۲٤۱۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : ذَكَرْتُهُ لَهُ ، فَقَالَ : أَوَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ ؟ فَهِيَ ذَاتُ أَنْيَابٍ وَحُمَةٍ.

(۲۴۱۲۷) حضرت خالد، ابن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: کیا یہ بات درست نہیں ہے کہ ہر کچلی والے جانور سے منع کیا گیا ہے؟ جبکہ یہ تو کچلی والے بھی ہیں اور زہر والے بھی ہیں۔

(۲٤۱۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَمَرَ ابْنُ عُمَرَ بِالتِّرْيَاقِ فَسُقِيَ ، وَلَوْ عَلِمَ مَا فِيهِ مَا أَمَرَ بِهِ.

(۲۴۱۲۸) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے تریاق کے بارے میں حکم فرمایا تو اس کو پیا گیا۔ اور اگر وہ اس میں جو کچھ ہے اس کو جانتے تو اس کا حکم نہ فرماتے۔

(۳۸) مَنْ كَرِهَ التِّرْيَاقَ

جو لوگ تریاق کو ناپسند سمجھتے ہیں

(۲٤۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ ، يَعْنِي التِّرْيَاقَ.

(۲۴۱۲۹) امام محمد تریاق کو ناپسند خیال کرتے تھے۔

(۲٤۱۳۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ وَسُئِلَ عَنِ التِّرْيَاقِ ، وَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ يُجْعَلُ فِيهِ الأَوْزَاغُ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۴۱۳۰) حضرت جریر بن حازم، حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو سُنا جبکہ ان سے تریاق کے بارے میں سوال کیا جارہا تھا اور ان سے کہا گیا کہ اس تریاق میں چھپکلیاں ڈالی جاتی ہیں؟ انہوں نے اس تریاق کو مکروہ سمجھا۔

(۲٤۱۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شرَاحِيلُ بْنُ يزيد الْمَعَافِرِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ رَافِعٍ التَّنُوخِيَّ يَقُولُ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا أُبَالِي مَا أَتَيْتُ ، وَمَا ارْتَكَبْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا ، أَوْ

تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً ، أَوْ قُلْتُ شِعْرًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِي. (احمد ۲/ ۲۲۳۔ ابو داؤد ۳۸۶۵)

(۲۴۱۳۱) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سُنا: ''مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے جو کچھ میں نے کیا اور جس کا ارتکاب کیا۔ اپنی طرف سے میں نے نہ تو تریاق پیا ہے اور نہ تعویذ لٹکایا ہے اور نہ شعر کہا ہے۔''

(۳۹) فِي الحِميةِ لِلمرِيضِ

مریض کے لئے پرہیز کا بیان

(۲٤۱۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رِزَامِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الْمَعَارِكِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ مَرِيضًا طَعَامًا يَشْتَهِيهِ ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَشْفِيَهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ شِفَاءَهُ حَيْثُ شَاءَ .

(۲۴۱۳۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ تم میں کوئی مریض کو وہ کھانا کھانے سے نہ روکے جس کو کھانے کا مریض کو دل کر رہا ہو، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شفاء دے دے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جہاں چاہے شفاء پیدا فرما دیتے ہیں۔

(۲٤۱۳۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ، عَنْ يَعْقُوب بْن أَبِي يَعْقُوب ، عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ الْعَدَوِيَّةِ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَهُوَ نَاقِهٌ ، وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ ، قَالَتْ : فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ ، وَقَامَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَهْلاً فَإِنَّك نَاقِهٌ ، قَالَ : فَجَلَسَ عَلِيٌّ ، وَأَكَلَ مِنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ صَنَعْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ : مِنْ هَذَا أَصِبْ. (ابو داؤد ۳۸۵۲۔ ترمذی ۲۰۳۷)

(۲۴۱۳۳) حضرت ام منذر عدویہ سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور وہ صحت یابی کے بعد کمزور تھے۔ ہماری نیم پختہ کھجوریں لٹکی ہوئی تھیں۔ حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ اٹھے اور آپ ﷺ نے کھجوریں تناول فرمائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کھڑے ہوئے اور کھانے لگے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم رہنے دو کیونکہ تم کمزور ہو'' راوی کہتے ہیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور نبی کریم ﷺ ان کھجوروں میں سے تناول فرماتے رہے، پھر میں (ام منذر) نے ان کے لئے سبزی اور جو پکائے تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اس میں سے تناول کرو۔''

(۲٤۱۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِنَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، وَعَلِيٌّ مَحْمُومٌ ، قَالَ : فَنَبَذَ إِلَيْهِ تَمْرَةً ، ثُمَّ أُخْرَى ، حَتَّى نَاوَلَهُ سَبْعًا ، ثُمَّ كَفَّ يَدَهُ ، وَقَالَ : حَسْبُكَ.

(۲۴۱۳۴) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو ہدیہ میں کھجوروں کا ایک طشت

پیش کیا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تب بخار میں تھے۔ راوی کہتے ہیں، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف ایک کھجور پھینکی پھر دوسری پھینکی۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سات کھجوریں دیں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ روک دیا اور فرمایا: ''تمہیں یہ کافی ہیں۔''

(۴۰) فِي الْمَاءِ لِلْمَحْمُومِ

بخار زدہ کے لئے پانی کا استعمال

(۲۴۱۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ . (بخاری ۳۲۶۳۔ مسلم ۸۱)

(۲۴۱۳۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بخار، جہنم کی لپٹ میں سے ہے۔ پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

(۲۴۱۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتَى بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوكَةِ ، فَتَدْعُو بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهُ فِي جَيْبِهَا ، وَتَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ ، فَإِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ . (ابن ماجه ۳۴۷۴۔ مسلم ۱۷۳۲)

(۲۴۱۳۶) حضرت اسماء کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے پاس (بخار سے) تڑپتی عورت کو لایا جاتا تھا اور وہ پانی منگواتی اور اس پانی کو اس کے گریبان میں بہا دیتی اور فرماتی۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''اس بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرو، کیونکہ یہ جہنم کی شدت میں سے ہے۔''

(۲۴۱۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْحُمَّى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ .

(مسلم ۱۷۳۳۔ بخاری ۵۷۲۶)

(۲۴۱۳۷) حضرت رافع بن خدیج بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بخار، جہنم کی شدت میں سے ہے پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

(۲۴۱۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ شِدَّةَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ . (بخاری ۳۲۶۴۔ مسلم ۷۸)

(۲۴۱۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ بخار کی شدت جہنم کی لپٹ میں سے ہے، پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

(۲٤۱۳۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، قَالَ :كُنْتُ أَدْفَعُ النَّاسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَاحْتُبِسْتُ أَيَّامًا ، فَقَالَ :مَا حَبَسَكَ ؟ قُلْتُ :الْحُمَّى ، قَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوهَا بِمَاءِ زَمْزَمَ. (احمد ۱/ ۲۹۱۔ حاکم ۴۰۳)

(۲۴۱۳۹) حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں سب سے زیادہ آنے والا تھا۔ چند دن تک میں محبوس رہا تو انہوں نے پوچھا، تمہیں کس چیز نے روکے رکھا؟ میں نے عرض کیا، بخار نے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''یقیناً بخار جہنم کی لپٹ میں سے ہے پس تم اس کو زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو۔''

(۲٤۱٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا حُمَّ بَلَّ ثَوْبَهُ ، ثُمَّ لَبِسَهُ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ .

(۲۴۱۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کیا گیا ہے کہ انہیں جب بخار آتا تو وہ اپنے کپڑوں کو تر کر لیتے اور پھر ان کپڑوں کو پہن لیتے پھر فرماتے، یقیناً یہ بخار جہنم کی شدت میں سے ہے، پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

(٤۱) فِي أَيِّ يَوْمٍ تُسْتَحَبُّ الْحِجَامَةُ فِيهِ

کس دن میں حجامت کروانا (یعنی پچھنے لگوانا) مستحب ہے

(۲٤۱٤۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :خَيْرُ يَوْمٍ تَحْتَجِمُونَ فِيهِ سَبْعَ عَشْرَةَ ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ ، وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ.

(ترمذی ۲۰۵۳۔ احمد ۱/ ۳۵۴)

(۲۴۱۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ سب سے بہتر دن جس میں تم حجامت کرواؤ، سترہ، انیس اور اکیسویں تاریخ ہے۔''

(۲٤۱٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَان يُعْجِبُهُ أَن يَحْتَجِم مِنَ السَّبْع عَشرَةَ إِلَى العِشْرِينَ.

(۲۴۱۴۲) حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت ہے، کہتے ہیں کہ انہیں سترہ سے بیس تک کی تاریخ میں حجامت کروانا زیادہ اچھا لگتا تھا۔

(۲٤۱٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ ، وَيَوْمَ السَّبْتِ ، فَأَصَابَهُ وَضَحٌ فَلاَ يَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ. (حاکم ۴۰۹۔ ابن ماجہ ۳۴۸۷)

(۲۴۱۴۳) حضرت مکحول سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس آدمی نے بدھ والے دن یا ہفتہ

والے دن حجامت کروائی اور پھر اس کو مرگی ہو جائے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔

(۲٤١٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا ، فَلْيَحْتَجِمْ يَوْمَ السَّبْتِ.

(۲۴۱۴۴) حضرت حجاج سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص حجامت (پچھنے) کروانا چاہے اس کو چاہیے کہ وہ ہفتہ کو حجامت کروائے۔''

(٤٢) فِي الْحِجَامَةِ، مَنْ قَالَ هِيَ خَيْرُ مَا تَدَاوَى بِهِ

حجامت (پچھنے) کے بارے میں، جو لوگ اس کو بہترین علاج کہتے ہیں

(۲٤١٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ ، الْحِجَامَةُ ، وَالْقُسْطُ الْهِنْدِيُّ لِصِبْيَانِكُمْ.

(۲۴۱۴۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم جو کچھ بطور دواء کے اختیار کرتے ہو اس میں سے بہترین شئے حجامت (پچھنے لگوانا) ہے اور تمہارے بچوں کے لیے عود ہندی ہے۔

(۲٤١٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِي الْحَجْمِ شِفَاءٌ.

(۲۴۱۴۶) حضرت یُسیر بن عمرو سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حجامت (پچھنے لگوانے) میں شفاء ہے۔''

(۲٤١٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالُوا : طُبَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَعَثَ إِلَى رَجُلٍ فَحَجَمَهُ.

(۲۴۱۴۷) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کی طرف کسی کو بھیجا پس اس نے آپ ﷺ کو پچھنے لگائے۔

(۲٤١٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : دَخَلَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْتَجِم ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قَالَ : خَيْرُ مَا تَدَاوَتْ بِهِ الْعَرَبُ.

(۲۴۱۴۸) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عیینہ بن حصن، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ حجامت (پچھنے) لگوا رہے تھے۔ حضرت عیینہ نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اہل عرب جن طریقوں سے علاج کرتے ہیں یہ ان میں سے بہترین طریقہ ہے۔''

(۲٤١٤٩) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تُدَاوَوْا بِهِ خَيْرٌ ، فَفِي الْحِجَامَةِ.

(ابو داؤد ۲۰۹۵۔ احمد ۲/ ۴۲۳)

(۲۴۱۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم جن طریقوں سے علاج کرتے ہو ان میں سے اگر کسی میں بہتری ہے تو حجامت (پچھنے لگوانے) میں ہے۔

(٢٤١٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ أَبِي الْحُرِّ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا حَجَّامًا ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْجُمَهُ ، فَأَخْرَجَ مَحَاجِمَ مِنْ قُرُونٍ ، فَأَلْزَمَهَا إِيَّاهُ ، وَشَرَطَهُ بِطَرَفِ شَفْرَةٍ ، فَصَبَّ الدَّمُ وَأَنَا عِنْدَهُ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ ، فَقَالَ :مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ ؟ عَلاَمَ تُمَكِّنُ هَذَا مِنْ جِلْدِكَ يَقْطَعُهُ ، قَالَ :فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :هَذَا الْحَجْمُ ، قَالَ :وَمَا الْحَجْمُ ؟ قَالَ :مِن خَيْرِ مَا تَدَاوَى بِهِ النَّاسُ.

(حاکم ۲۰۸۔ احمد ۵/ ۹)

(۲۴۱۵۰) حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجام کو بلوایا اور اس کو حکم دیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے چنانچہ اس نے سینگوں کی سینگیاں نکالیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چپکا دیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بلیڈ کے کنارے سے چیرے لگانے لگا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون بہہ پڑا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ اس دوران بنو فزارہ کا ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟۔ کس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو اپنی کھال پر قدرت دے رکھی ہے کہ یہ اس کو کاٹ رہا ہے۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سُنا: ''یہ حجامت (پچھنے لگوانا) ہے۔'' اس آدمی نے پوچھا، حجامت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جن چیزوں سے لوگ علاج کرتے ہیں یہ ان میں سے بہترین چیز ہے۔''

(٢٤١٥١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مَرَرْتُ بِمَلإٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلاَّ قَالُوا : عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ يَا مُحَمَّدُ. (ترمذی ۲۰۵۳۔ ابن ماجہ ۳۴۷۷)

(۲۴۱۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''معراج کی رات میں فرشتوں کی جماعتوں میں سے جس جماعت کے پاس سے بھی گزرا تو انہوں نے مجھے یہ ہی کہا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور حجامت (پچھنے لگوائیں) کروائیں۔''

(٢٤١٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ مِنْ بَنِي

سَلِمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تُعَالِجُونَ بِهِ شِفَاءٌ ، فَفِي شَرْطَةِ مِنْ مِحْجَمٍ ، أَوْ فِي شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ ، أَوْ لَذْعَةٍ مِنْ نَارٍ يُصِيبُ بِهَا أَلَمًا ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ.

(۲۴۱۵۲) بنوسلمہ کے ایک انصاری سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جن چیزوں کے ذریعہ تم علاج کرتے ہوا گران میں سے کسی چیز میں شفاء ہے تو وہ سینگی کے چیرنے میں ہے یا شہد کے پینے میں ہے یا آگ سے داغنے میں ہے۔ جو داغنا تکلیف کے موافق ہو۔ اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں داغ لگواؤں۔''

(٢٤١٥٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ ، فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ ، أَوْ فِي شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ ، أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ.

(بخاری ۵۶۸۳۔ مسلم ۷۱)

(۲۴۱۵۳) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سُنا: ''اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں خیر ہے تو سینگی کے چیرے میں ہے یا شہد کے پینے میں ہے۔ یا آگ کے داغ لگانے میں ہے جو کہ بیماری کے موافق ہو۔ لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں داغ لگواؤں۔

(٤٣) مَا قَالُوا فِي الْعَسَلِ

شہد کے بارے میں جو روایات ہیں

(٢٤١٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَخِي اسْتُطْلِقَ بَطْنُهُ ، قَالَ : اسْقِهِ عَسَلاً ، فَسَقَاهُ ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلاَّ اسْتِطْلاَقًا ، قَالَ : اسْقِهِ عَسَلاً ، فَسَقَاهُ ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلاَّ اسْتِطْلاَقًا ، قَالَ : اسْقِهِ عَسَلاً ، فَإِمَّا فِي الثَّالِثَةِ ، وَإِمَّا فِي الرَّابِعَةِ حَسِبْتُهُ قَالَ : فَشُفِيَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَدَقَ اللَّهُ ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ. (بخاری ۵۶۸۴۔ مسلم ۹۱)

(۲۴۱۵۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک آدمی جناب نبی کریم ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کو شہد پلاؤ۔'' چنانچہ اس آدمی نے اپنے بھائی کو شہد پلایا۔ پھر (دوبارہ) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اس کو شہد پلایا ہے لیکن شہد نے اس کے دست میں اور اضافہ کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم اس کو شہد پلاؤ۔'' چنانچہ اس

آدمی نے (دوبارہ) اپنے بھائی کو شہد پلایا۔ اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اس کو شہد پلایا ہے لیکن شہد نے تو اس کے دست میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے (پھر) ارشاد فرمایا: ''تم اس کو شہد پلاؤ''۔ پھر تیسری بار یا چوتھی بار تھی (میرے خیال میں) کہ اس آدمی نے بتایا۔ وہ مریض صحت یاب ہو گیا ہے۔ اس پر جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی بات سچی ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔''

(٢٤١٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ يَعْفُورِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا اشْتَكَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا فَلْيَسْأَلِ امْرَأَتَهُ ثَلاَثَةَ دَرَاهِمَ مِنْ صَدَاقِهَا ، فَيَشْتَرِي بِهِ عَسَلاً ، فَيَشْرَبُهُ بِمَاءِ السَّمَاءِ ، فَيَجْمَعُ اللَّهُ الْهَنِيءَ الْمَرِيءَ ، وَالْمَاءَ الْمُبَارَكَ ، وَالشِّفَاءَ .

(۲۴۱۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی تکلیف ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی بیوی سے اس کے مہر میں سے تین درہم مانگ لے اور ان سے شہد خرید لے پھر اس کو آسمان کے پانی سے ملا کر پی لے پس اللہ تعالیٰ خوش حالی، مبارک پانی اور شفا کو اکٹھا کر دیں گے۔

(٢٤١٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ : مَا لِلنُّفَسَاءِ عِنْدِي إِلاَّ التَّمْرُ ، وَلاَ لِلْمَرِيضِ إِلاَّ الْعَسَلُ.

(۲۴۱۵۶) حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میرے پاس نفاس والی عورتوں کے لئے کھجور اور عام مریض کے لئے شہد کے علاوہ کوئی علاج نہیں ہے۔

(٢٤١٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ : الْقُرْآنِ وَالْعَسَلِ. (ابن ماجه ٣٤٥٢۔ حاكم ٢٠٠)

(۲۴۱۵۷) حضرت اسود سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں۔ تم دو شفاؤں کو لازم پکڑو۔ قرآن اور شہد۔

(٢٤١٥٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا إِلَيْهِ بَطْنَ أَخِيهِ ، فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالْعَسَلِ، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهِ فَقَالَ: كَأَنَّهُ، فَقَالَ: كَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ، وَصَدَقَ الْقُرْآنُ، عَلَيْكَ بِالْعَسَلِ.

(۲۴۱۵۸) حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک آدمی جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے اپنے بھائی کے پیٹ خراب ہونے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر شہد لازم ہے۔'' وہ آدمی دوبارہ شکایت لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ وہ ویسا ہی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اور قرآن سچا ہے۔ تم ضرور شہد کو استعمال کرو۔''

(٢٤١٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ لِلنُّفَسَاءِ الرُّطَبَ.

(۲۴۱۵۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ پہلے لوگ نفاس والی عورتوں کے لئے تر کھجوروں کو اچھا سمجھتے تھے۔

(۲٤۱٦۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : مَا لِلنُّفَسَاءِ إِلاَّ الرُّطَبُ ، لأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَهُ رِزْقًا لِمَرْيَمَ.

(۲۴۱۶۰) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نفاس والی عورتوں کے لئے تر کھجور ہی (سب سے بہتر) ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حضرت مریم کے لئے رزق بنایا تھا۔

(٤٤) فِي الْكَمْأَةِ

کھمبی کے بارے میں

(۲٤۱٦۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ ، وَهِيَ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. (بخاری ۴۴۷۸۔ مسلم ۱۵۷)

(۲۴۱۶۱) حضرت سعید بن زید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کھمبی منّ میں سے ہے اور یہ آنکھ کے لئے شفاء ہے۔''

(۲٤۱٦۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ أَكْمُؤٌ ، فَقَالَ : هَؤُلاَءِ مِنَ الْمَنِّ ، وَهِيَ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. (ابن ماجہ ۳۴۵۳۔ احمد ۳/ ۴۸)

(۲۴۱۶۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے دستِ مبارک میں کھمبیاں تھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ کھمبیاں منّ میں سے ہیں اور یہ آنکھ کے لے شفاء ہیں۔''

(۲٤۱٦۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ ، وَهِيَ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. (دارمی ۲۸۴۰)

(۲۴۱۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کھمبی ( ) میں سے ہے اور یہ آنکھ کے لئے شفاء ہے۔''

(۲٤۱٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عن رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ حُذَيْفَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.

(۲۴۱۶۴) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھمبی منّ میں سے ہے اور یہ آنکھ کے لئے شفاء ہے۔''

(۲٤۱٦٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ

سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ.

(۲۴۱۶۵) حضرت سعد بن زید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کھمبی منّ میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے۔''

(٤٥) فِي الدَّابَّةِ يُوضَعُ عَلَى جُرْحِهَا شَعْرُ الْخِنْزِيرِ

جانور کے زخم پر خنزیر کا بال رکھنے کے بارے میں

(٢٤١٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ وَاسِطٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا عِيَاضٍ عَنْ شَعْرِ الْخِنْزِيرِ يُوضَعُ عَلَى جُرْحِ الدَّابَّةِ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۴۱۶۶) اہل واسط کے ایک شیخ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عیاض سے جانور کے زخم پر خنزیر کا بال رکھنے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے اِس کو ناپسند کیا۔

(٤٦) فِي دَمِ الْعَقِيقَةِ يُطْلَى بِهِ الرَّأْسُ

عقیقہ کے خون کے ذریعہ سر کی مالش کرنا

(٢٤١٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ أَنْ يُطْلَى رَأْسُ الصَّبِيِّ مِنْ دَمِ الْعَقِيقَةِ ، وَقَالَ الْحَسَنُ :رِجْسٌ.

(۲۴۱۶۷) حضرت حسن اور حضرت محمد کے بارے میں روایت ہے کہ یہ دونوں اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ بچہ کا سر، عقیقہ کے خون سے مالش کیا جائے اور حضرت حسن کہتے ہیں۔ ناپاک چیز ہے۔

(٤٧) فِي مَرَارَةِ الذِّئْبِ يُتَدَاوَى بِهَا

بھیڑیے کے پتے کے ذریعہ علاج کرنے کے بیان میں

(٢٤١٦٨) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ مَرَارَةَ الذِّئْبِ.

(۲۴۱۶۸) حضرت سعید بن جبیر ؒ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ بھیڑیے کے پتے (کے استعمال) کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٤٨) فِي قَطْعِ الْبَوَاسِيرِ

بواسیر کاٹنے کے بیان میں

(٢٤١٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ عُقْبَةَ النَّاجِي ، قَالَ :سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ قَطْعِ الْبَوَاسِيرِ ؟

فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ :اجْعَلْ عَلَيْهِ دُهْنَ خَلٍّ.

(۲۴۱۶۹) حضرت بشیر بن عقبہ ناجی سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے بواسیر کاٹنے کے بارے میں سوال کیا؟ توانہوں نے اس کو ناپسند کیا۔ اور فرمایا: بلکہ اس پر تم سرکہ کا تیل ڈالو۔

(۴۹) فِي الرَّجُلِ يُعَالِجُ الدَّابَّةَ وَيَسْطُو عَلَيْهَا

جانور پر غلبہ پا کر جانور کا علاج کرنے والے شخص کے بیان میں

(۲٤۱۷۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ :الرَّجُلُ يَسْطُو عَلَى النَّاقَةِ ؟ قَالَ :مَا أَرَى ذَلِكَ إِلاَّ مِنَ الْفَسَادِ.

(۲۴۱۷۰) حضرت ابن عون رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے کہا۔ ایک آدمی نے اونٹنی پر غلبہ پایا (علاج کے لئے)؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں تو اس کو فساد کا ذریعہ دیکھتا ہوں۔

(۲٤۱۷۱) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهُ.

(۲۴۱۷۱) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ اس عمل کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۵۰) فِي الْجُنْدبَادسْتَر

جند بادستر کے بارے میں

(۲٤۱۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الْحَارِثِ، قَالَ:إِذَا كَانَ الْجُنْدبَادسْتَر ذَكِيًّا، فَلاَ بَأْسَ.

(۲۴۱۷۲) حضرت حارث سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جب جند بادستر ہوشیار ہو تو اس کے (استعمال میں) کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲٤۱۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجُنْدبَادسْتَر ؟ فَقَالَ :إِذَا كَانَ ذَكِيًّا فَلاَ بَأْسَ بِهِ ، وَكَانَ يَكْرَهُ غَيْرَ الذَّكِيِّ.

(۲۴۱۷۳) حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے جند بادستر کے بارے میں پوچھا گیا؟ توانہوں نے کہا۔ جب یہ ہوشیار ہو تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن وہ غیر ہوشیار کے بارے میں کراہت کے قائل تھے۔

(۵۱) فِي لَحْمِ الْكَلْبِ يُتَدَاوَى بِهِ

کتے کے گوشت کے ذریعہ علاج کرنے کے بیان میں

(۲٤۱۷٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، قَالَ :سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ يَتَدَاوَى بِلَحْمِ كَلْبٍ ؟ فَقَالَ :إِنْ تَدَاوَى بِهِ فَلاَ شَفَاهُ اللَّهُ.

(۲۴۱۷۴) حضرت داؤد رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص کتے کے گوشت کے ذریعہ علاج کرتا ہے؟ تو حضرت شعبی رحمہ اللہ نے جواب دیا۔ یہ آدمی اگر کتے کے گوشت سے علاج کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو شفاء ہی نہ دے۔

(۲٤۱۷٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ أَصَابَتْهُ حُمَّى رِبْعٍ ، فَنُعِتَ لَهُ جَنْبُ ثَعْلَبٍ ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ.

(۲۴۱۷۵) حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت ہے کہ انہیں چوتھے دن آنے والا بخار ہوا تو ان کے سامنے لومڑی کے پہلو کی تعریف کی گئی تو انہوں نے اس کو کھانے سے انکار کر دیا۔

(٥٢) فِي حُمَّى الرِّبْعِ ، وَمَا يُوصَفُ مِنْهَا

چوتھے دن آنے والا بخار اور اس کے بارے میں اقوال

(۲٤۱۷٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ذَكْوَانَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :إِذَا كَانَتْ حُمَّى رِبْعٍ فَلْيَأْخُذْ ثَلاَثَةَ أَرْبَاعٍ مِنْ سَمْنٍ ، وَرُبُعًا مِنْ لَبَنٍ ، ثُمَّ يَشْرَبُهُ.

(۲۴۱۷۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ جب چوتھے دن والا بخار ہو تو چاہیئے کہ چار حصوں میں تین حصے گھی اور ایک حصہ دودھ لیا جائے پھر آدمی اس کو پی لے۔

(٥٣) فِي الضِّفْدِعِ يُتَدَاوَى بِلَحْمِهِ

مینڈک کے گوشت کے ذریعہ علاج کرنے کے بیان میں

(۲٤۱۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : ذَكَرَ طَبِيبٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوَاءً يُجْعَلُ فِيهِ الضِّفْدَعُ ، فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ الضِّفْدِعِ. (ابوداؤد ۵۲۶۷۔ احمد ۳/ ۴۹۹)

(۲۴۱۷۷) حضرت عبد الرحمان بن عثمان سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک طبیب نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ایسی دواء کا ذکر کیا جس میں مینڈک ڈالے جاتے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(۲٤۱۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لاَ تَقْتُلُوا الضَّفَادِعَ ، فَإِنَّ نَقِيقَهَا الَّذِي تَسْمَعُونَ ، تَسْبِيحٌ.

(۲۴۱۷۸) حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ تم مینڈکوں کو قتل نہ کرو کیونکہ تم ان کی جو آواز سنتے ہو وہ تسبیح ہے۔

(٥٤) فِي الثَّعْلَبِ يُتَدَاوَى بِلَحْمِهِ

لومڑی کے گوشت کے ذریعہ علاج کرنے کے بیان میں

(٢٤١٧٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الثَّعْلَبُ مِنَ السِّبَاعِ.

(۲۴۱۷۹) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ لومڑی کا شمار درندوں میں ہوتا ہے۔

(٥٥) فِيمَنْ يُنْعَتُ لَهُ أَنْ يَشْرَبَ مِنْ دَمِهِ

جس آدمی کے لئے یہ تجویز کیا گیا ہو کہ وہ اپنا خون پیئے

(٢٤١٨٠) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ ، وَكَانَ ثِقَةً ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وُجِعَ كَبِدُهُ ، فَنُعِتَ لَهُ أَنْ يُشْرَمَ عَلَى كَبِدِهِ ، وَأَنْ يَشْرَبَ مِنْ دَمِهِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ ، هِيَ ضَرُورَةٌ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : قُلْتُ لَهُ : أَلَيْسَ الدَّمُ حَرَامًا ؟ قَالَ : ذَلِكَ مِنْ ضَرُورَةٍ.

(۲۴۱۸۰) حضرت عطاء کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس کے جگر میں بیماری تھی اور اس کے لئے یہ علاج تجویز کیا گیا کہ وہ اپنے جگر کو کاٹے اور اس کا خون پیئے؟ تو حضرت عطاء نے کہا۔ اس میں کوئی حرج کی بات نہیں یہ ضرورت ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عطاء سے کہا۔ کیا خون حرام نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ پینا بوجہ ضرورت کے ہے۔

(٢٤١٨١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: إِذَا اضْطُرَّ إِلَى مَا حَرُمَ عَلَيْهِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ، فَهُوَ لَهُ حَلاَلٌ.

(۲۴۱۸۱) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جب آدمی اس چیز کے استعمال میں مجبور ہو جائے تو جو چیز آدمی پر حرام ہو وہ حلال ہو جاتی ہے۔

(٥٦) فِي الْمَرْأَةِ تَمُوتُ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدُهَا ، مَا يُصْنَعُ بِهَا ؟

عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہو تو اس عورت کے ساتھ کیا کیا جائے گا؟

(٢٤١٨٢) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمُوتُ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ ، يَسْطُو عَلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَسْتَخْرِجُهُ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۴۱۸۲) حضرت ابن جریج سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جو اس حال میں مری کہ اس کے پیٹ میں بچہ تھا۔ (کیا) آدمی اس عورت پر غلبہ پا کر بچہ کو نکال سکتا ہے؟ تو حضرت عطاء ؒ نے اس کو ناپسند کیا۔

(۲٤۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَسْطُوَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَرْأَةِ ، إِذَا لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى امْرَأَةٍ تُعَالِجُ.

(۲۴۱۸۳) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ جب کوئی عورت علاج کے لئے نہ مل سکے تو کوئی مرد عورت پر غلبہ پا کر بچہ نکالے۔

(۲٤۱۸٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : قَالَتْ أُمُّ سِنَانٍ : إِذَا أَنَا مِتُّ فَشُقُّوا بَطْنِي ، فَإِنَّ فِيهِ سَيِّدَ غَطَفَانَ ، قَالَ : فَلَمَّا مَاتَتْ شَقُّوا بَطْنَهَا فَاسْتَخْرَجُوا سِنَانًا.

(۲۴۱۸۴) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ حضرت ام سنان نے کہا تھا کہ جب میں مر جاؤں تو تم میرے پیٹ کو پھاڑ دینا کیونکہ میرے پیٹ میں غطفان کا سردار ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر جب وہ مرگئی تو لوگوں نے ان کا پیٹ پھاڑا اور سنان کو باہر نکالا۔

(٥٧) فِي الشَّمْسِ مَنْ يَكْرَهُهَا ، وَيَقُولُ هِيَ دَاءٌ

جو لوگ دھوپ کو ناپسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بیماری ہے

(۲٤۱۸٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ الْحَارِثُ بْنُ كَلَدَةَ ، وَكَانَ طَبِيبَ الْعَرَبِ ؛ أَكْرَهُ الشَّمْسَ لِثَلاَثٍ ، تُثْقِلُ الرِّيحَ ، وَتُبْلِي الثَّوْبَ ، وَتُخْرِجُ الدَّاءَ الدَّفِينَ.

(۲۴۱۸۵) حضرت عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حارث بن کلدہ جو کہ عرب کے طبیب تھے۔ کہتے ہیں۔ میں سورج کو تین وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔ ہوا کو بوجھل کر دیتا ہے۔ کپڑے کو پرانا کر دیتا ہے۔ اور دبی ہوئی بیماری کو باہر نکال دیتا ہے۔

(۲٤۱۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ مَحْفُوظِ بن عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً فِي الشَّمْسِ ، فَقَالَ : تَحَوَّلْ إِلَى الظِّلِّ فَإِنَّهُ مُبَارَكٌ.

(۲۴۱۸۶) حضرت محفوظ بن علقمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دھوپ میں (کھڑے) دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سایہ کی طرف چلے جاؤ۔ پس بلاشبہ وہ بابرکت چیز ہے۔''

(۲٤۱۸۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيل ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : جَاءَ أَبِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي الشَّمْسِ ، فَأَمَرَ بِهِ ، فَحُوِّلَ إِلَى الظِّلِّ.

(۲۴۱۸۷) حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میرے والد اس حالت میں تشریف لائے جبکہ آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اور (آکر) آپ ﷺ کے سامنے دھوپ میں کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تو وہ سایہ کی طرف چل دیئے۔

(۲٤۱۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : اسْتَقْبِلُوا الشَّمْسَ بِجِبَاهِكُمْ ، فَإِنَّهَا

حَمَّامُ الْعَرَبِ.

(۲۴۱۸۸) حضرت سمرہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''دھوپ کی طرف اپنی پیشانیوں کو کرو۔ کیونکہ یہ عرب کا حمام ہے۔

(۵۸) مَنْ كَانَ يَقُولُ مَاءُ زَمْزَمَ فِيهِ شِفَاءٌ

جو لوگ کہتے ہیں زمزم کے پانی میں شفاء ہے

(۲٤۱۸۹) حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ قَالَ :مَاءُ زَمْزَمَ شِفَاءٌ لِمَا شُرِبَ لَهُ.

(۲۴۱۸۹) حضرت مجاہد سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ آب زم زم، ہر اس چیز کے لئے شفاء ہے جس کے لئے اس کو پیا جائے۔

(۲٤۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي مَاءِ زَمْزَمَ يُخْرج بِهِ مِنَ الْحَرَمِ ، فَقَالَ :انْتَقَلَ كَعْبٌ بِثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَاوِيَةً إِلَى الشَّامِ يَسْتَشْفُونَ بِهَا.

(۲۴۱۹۰) حضرت عطاء سے آب زم زم کو حرم سے باہر لے جانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کعب نے بارہ عدد راویۃً کو شام کی طرف بھیجا اور وہ اس کے ذریعہ شفاء حاصل کرتے ہیں۔

(۲٤۱۹۱) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّا ، وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ.

(۲۴۱۹۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ'' آب زم زم ہر اس مقصد کو پورا کرتا ہے۔ جس کے لیے اس کو پیا جائے۔''

(۵۹) فِي وَضْعِ الْمَاءِ فِي الشِّنَانِ، وَأَيِّ سَاعَةٍ يُصَبُّ عَلَيْهِ ؟

پانی کو مشکیزہ میں رکھنے کا بیان اور یہ بات کہ کس وقت اس کو بہایا جائے گا

(۲٤۱۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا بِأَصْحَابِهِ ، فَمَرَّ قَوْمٌ مُسْغِبُونَ ، يَعْنِي جِيَاعًا ، بِشَجَرَةٍ خَضْرَاءَ فَأَكَلُوا مِنْهَا ، فَكَأَنَّمَا مَرَّتْ بِهِمْ رِيحٌ فَأَخْمَدَتْهُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَرِّسُوا الْمَاءَ فِي الشِّنَانِ ، ثُمَّ صُبُّوهُ عَلَيْكُمْ فِيمَا بَيْنَ الأَذَانَيْنِ مِنَ الصُّبْحِ ، وَاحْدُرُوا الْمَاءَ حَدْرًا ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ ، فَفَعَلُوا ذَلِكَ ، فَكَأَنَّمَا نَشِطُوا مِنْ عُقُلٍ.

(۲۴۱۹۲) حضرت ابو عثمان نہدی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ایک غزوہ کا سفر کیا۔ اس دوران کچھ لوگ بھوک کی حالت میں ایک سرسبز درخت کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس درخت کو کھانا شروع کیا۔ پس

یں محسوس ہوا کہ ان پر کوئی ہوا آئی اور انہیں بُجھا ہوا کر گئی ہے۔ اس پر جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''چھوٹے مشکیزے یں پانی کو ٹھنڈا کرو اور پھر صبح کی دو اذانوں کے درمیان تم اس پانی کو اپنے اوپر بہاڈالو اور پانی کو اور اللہ کا نام یاد کرو۔'' چنانچہ صحابہ کرام ﷺ نے یہ عمل کیا تو (اس کا اثر یہ ہوا کہ) گویا وہ لوگ بندھن سے کھول دیئے گئے ہیں۔

(٦٠) فِي تَوَسُّدِ الرَّجُلِ عَنْ يَمِينِهِ إِذَا أَكَلَ

جب آدمی کھانا کھائے اور دائیں کروٹ پر تکیہ لگائے

(٢٤١٩٣) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ ، قَالَ :أَكَلَ ابْنُ سِيرِينَ يَوْمًا ثُمَّ اتَّكَأَ عَلَى يَمِينِهِ ، قَالَ :فَقُلْتُ :إِنَّ الأَطِبَّاءَ يَكْرَهُونَ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَيَتَّكِءَ عَلَى يَمِينِهِ ، فَقَالَ :إِنَّ كَعْبًا لَمْ يَكُنْ يَكْرَهُ ذَلِكَ ، كَانَ يَقُولُ :تَوَسَّدْ يَمِينَكَ ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ، فَإِنَّهَا وَفَاةٌ.

(۲۴۱۹۳) حضرت عاصم بن احوص بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ نے ایک دن کھانا کھایا اور پھر دائیں کروٹ پر تکیہ لگا یا۔ عاصم کہتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا۔ اطباء اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ آدمی کھانا کھائے اور دائیں کروٹ پر تکیہ لگائے۔ تو حضرت ابن سیرین نے فرمایا۔ حضرت کعب ؒ اس کو مکروہ نہیں سمجھتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے۔ تم اپنے دائیں پہلو پر تکیہ لگاؤ پھر قبلہ رخ ہو جاؤ۔

(٦١) فِي مَاءِ الْفُرَاتِ، وَمَاءِ دِجْلَةَ

فرات اور دجلہ کے پانی کے بارے میں

(٢٤١٩٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :مَرِضَ رَجُلٌ بِالْمَدَائِنِ، قَالَ :أُرَاهُ مِنَ الْمُنَافِقِينَ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :احْمِلُوهُ عَلَى مَاءَ الْفُرَاتِ ، فَإِنَّ مَاءِ الْفُرَاتِ أَخَفُّ مِنْ مَاءِ دِجْلَةَ ، قَالَ :فَحُمِلَ فَمَاتَ.

(۲۴۱۹۴) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مقام مدائن میں ایک آدمی بیمار ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں: میرے خیال میں وہ منافق تھا تو حضرت حذیفہ نے فرمایا: اس آدمی کو فرات کے پانی میں لے جاؤ۔ کیونکہ فرات کا پانی دجلہ کے پانی سے ہلکا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس اس آدمی کو لے جایا گیا تو وہ مر گیا۔

(٦٢) مَنْ كَرِهَ الدَّوَاءَ، يُجْعَلُ فِيهِ الْبَوْلُ

جو لوگ دوائی میں پیشاب ملانے کو مکروہ سمجھتے ہیں

(٢٤١٩٥) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الدَّوَاءَ يُجْعَلُ فِيهِ الْبَوْلُ ، وَيَنْهَى عَنْهُ.

(۲۴۱۹۵) حضرت حسن ؒ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ایسی دواء کو ناپسند کرتے تھے جس میں پیشاب ڈالا جائے اور اس سے منع کرتے تھے۔

(٦٣) فِي الرَّجُلِ يَجْبُرُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْكَسْرِ ، أَوِ الشَّيْءِ

عورت کی ٹوٹی ہوئی ہڈی وغیرہ کو مرد کا جوڑنا

(٢٤١٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَنْكَسِرُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُجَبِّرَهَا الرَّجُلُ.

(۲۴۱۹۶) حضرت عطاء سے اس عورت کے بارے میں جس کی ہڈی ٹوٹ جائے، مروی ہے، کہتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اس کی ہڈی جوڑے۔

(٢٤١٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيِّ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةٍ بِهَا جُرْحٌ : يُجْعَلُ نِطْعٌ ، ثُمَّ يَقُوَّرُهُ ، ثُمَّ يُدَاوِيهَا.

(۲۴۱۹۷) حضرت عبد اللہ بن مغفل کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے اس عورت کے بارے میں جس کو زخم لگا ہوا ہو۔ فرمایا: ایک چمڑا لے کر اس کو سوراخ کر لیا جائے اور پھر آدمی اس عورت کا علاج کرے۔

(٢٤١٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ : الْمَرْأَةُ يَنْكَسِرُ مِنْهَا الْفَخِذُ ، أَوِ الذِّرَاعُ ، أَجْبُرُهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۴۱۹۸) حضرت قتادہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے پوچھا کہ ایک عورت کی ران یا کہنی ٹوٹ جاتی ہے تو کیا میں اس کو جوڑ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

(٢٤١٩٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ طَاوُوسًا عَنِ الْمَرْأَةِ يَكُونُ بِهَا الْجُرْحُ ، كَيْفَ يُدَاوِيهَا الطَّبِيبُ ؟ قَالَ : يُجِيبُ مَوْضِعَ الْجُرْحِ مِنَ الثَّوْبِ ، ثُمَّ يُدَاوِيهَا الطَّبِيبُ.

(۲۴۱۹۹) حضرت سلمہ بن وہرام سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس سے زخمی عورت کے بارے میں سوال کیا کہ طبیب اس کا علاج کیسے کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ زخم کے مقام پر کپڑے کو شگاف دے دے اور پھر عورت کا علاج کرے۔

(٢٤٢٠٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يَكُونُ بِهَا الْجُرْحُ ؟ قَالَ : يُخْرَقُ مَوْضِعُهُ ، ثُمَّ يُدَاوِيهَا الرَّجُلُ.

(۲۴۲۰۰) حضرت شعبی ؒ سے روایت ہے کہ ان سے زخمی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا: زخم کے مقام پر

(کپڑے کو) شگاف دے کر مرد طبیب اس کا علاج کرے گا۔

(٢٤٢٠١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَنْكَسِرُ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُجَبِّرَهَا الرَّجُلُ.

(۲۴۲۰۱) حضرت عامر سے ایسی عورت کے بارے میں جس کی ہڈی ٹوٹ جائے روایت ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ اس کو مرد پٹی کرے۔

(٢٤٢٠٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ أَبْجَرَ يَقُولُ :دَعْ عَشَاءَ اللَّيْلِ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ صَائِمًا.

(۲۴۲۰۲) حضرت حسین بن علی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں ابن ابجر کو کہتے سُنا کہ تم رات کو کھانا چھوڑ دو الا یہ کہ تم دن کو روزے سے ہو۔

(٦٤) دَوَاءُ الضَّعْفِ

کمزوری کا علاج

(٢٤٢٠٣) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ أَبْجَرَ ، يَقُولُ :اللَّحْمُ كُلُّهُ حَارٌّ.

(۲۴۲۰۳) حضرت حسین بن علی کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابجر کو کہتے سُنا کہ سارے گوشت گرم ہیں۔

(٢٤٢٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ: حدَّثَنِي مَرْزُوقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو حَسَّانٍ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ؛ أَنَّ نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ شَكَا إِلَى اللهِ الضَّعْفَ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَطْبُخَ اللَّحْمَ بِاللَّبَنِ ، فَإِنَّ الْقُوَّةَ فِيهِمَا.

(۲۴۲۰۴) حضرت مطر الوراق بیان کرتے ہیں کہ سابقہ انبیاء میں سے کسی نبی نے اللہ تعالیٰ سے ضُعف کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ وہ گوشت کو دودھ کے ساتھ پکائیں کیونکہ ان دونوں میں طاقت ہے۔

(٦٥) رُقْيَةُ الرَّهْصَةِ

گھوڑے کے سُم کے زخم کا تعویذ

(٢٤٢٠٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلَى بَنِي مَرْوَانَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي الرَّهْصَةِ: بِسْمِ اللهِ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْوَاقِي ، وَأَنْتَ الْبَاقِي ، وَأَنْتَ الشَّافِي ، قَالَ :ثُمَّ يَعْقِدُ خَيْطًا فِيهِ حَدِيدٌ ، أَوْ شَعْرٌ ، ثُمَّ يَرْبِطُ بِهِ الرَّهْصَةَ.

(۲۴۲۰۵) حضرت مکحول کے بارے میں روایت ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے اِن کو یہ کہتے سُنا کہ وہ گھوڑے کے سم کے زخم کے بارے کہتے تھے کہ ''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو بچانے والا ہے۔ اور تو ہی باقی رہنے والا ہے۔ اور تو ہی شفا دینے والا ہے۔'' راوی کہتے ہیں۔ پھر وہ ایک دھاگہ میں گرہ لگاتے تھے جس میں لوہا یا بال ہوتا پھر اس کے ذریعہ وہ سُم کو زخم کو باندھ دیتے تھے۔

كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

(۱) مَنْ حَرَّمَ الْمُسْكِرَ ، وَقَالَ هُوَ حَرَامٌ ، وَنَهى عنه

جولوگ نشہ آور چیز کو حرام قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حرام ہے اور اس سے منع کرتے ہیں

(٢٤٢٠٦) حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ ، فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا : الْبِتْعُ ، وَالْمِزْرُ ، وَالذُّرَةُ ، فَقَالَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

(بخاری ۴۳۴۴۔ مسلم ۷۵)

(۲۴۲۰۶) حضرت ابو بردہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو یمن کی طرف بھیجا تو انہوں نے وہاں بنائے جانے والے مشروبات، شہد کی نبیذ، گندم کی نبیذ، جو کی نبیذ، کے بارے آپ ﷺ سے پوچھا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(٢٤٢٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ تَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ ، فَهُوَ حَرَامٌ. (بخاری ۵۵۸۶۔ مسلم ۶۹)

(۲۴۲۰۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ اس روایت کو آپ ﷺ تک پہنچاتی ہیں۔ ''ہر مشروب جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔''

(٢٤٢٠٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، قَالَ : وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ. (مسلم ۷۳۔ ابو داؤد ۳۶۷۱)

(۲۴۲۰۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔

(۲٤۲۰۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (ابو داؤد ۳۶۸۰۔ احمد ۶/ ۷۲)

(۲۴۲۰۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(۲٤۲۱۰) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (ابو داؤد ۳۶۷۲)

(۲۴۲۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(۲٤۲۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ دَيْلَمٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا بِأَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ بِهَا عَمَلاً شَدِيدًا ، وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هَذَا الْقَمْحِ نَتَقَوَّى بِهِ عَلَى أَعْمَالِنَا ، وَعَلَى بَرْدِ بِلاَدِنَا ؟ قَالَ : هَلْ يُسْكِرُ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَاجْتَنِبُوهُ ، قَالَ : ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : هَلْ يُسْكِرُ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَاجْتَنِبُوهُ ، قُلْتُ : إِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيهِ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَاقْتُلُوهُمْ.

(ابو داؤد ۳۶۷۶۔ احمد ۴/ ۲۳۱)

(۲۴۲۱۱) حضرت دیلم حمیری سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم ایک ٹھنڈے علاقہ میں رہتے ہیں اور وہاں ہم سخت کام کرتے ہیں اور ہم گیہوں سے ایک قسم کا مشروب تیار کرتے ہیں جس کو پی کر ہم اپنے اعمال اور اپنے علاقوں کی ٹھنڈک پر تقویت حاصل کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا وہ نشہ آور ہوتا ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پس تم اس سے بچو۔'' راوی کہتے ہیں کہ میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (واپس) آیا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی بات (دوبارہ) کہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا یہ مشروب نشہ آور ہوتا ہے۔''؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پھر تم اس سے اجتناب کرو۔'' میں نے عرض کیا۔ لوگ تو اس مشروب کو چھوڑنے والے نہیں ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''اگر لوگ اس مشروب کو نہ چھوڑیں تو تم ان سے قتال کرو۔''

(۲٤۲۱۲) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ سِرَاجِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَمَّتِهِ خَالِدَةَ بِنْتِ طَلْقٍ ، قَالَتْ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ صُحَارُ عَبْدِ الْقَيْسِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَرَى فِي شَرَابٍ نَصْنَعُهُ مِنْ ثِمَارِنَا ؟ قَالَ : فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ

قَامَ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ ، قَالَ : مَنِ السَّائِلُ عَنِ الْمُسْكِرِ ؟ يَا سَائِلاً عَنِ الْمُسْكِرِ ، لاَ تَشْرَبْهُ ، وَلاَ تَسْقِهِ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، مَا شَرِبَهُ قَطُّ رَجُلٌ ابْتِغَاءَ لَذَّةِ سُكْرِهِ ، فَيَسْقِيَهُ اللَّهُ خَمْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (طبرانی ۸۲۵۹)

(۲۴۲۱۲) حضرت خالدہ بنت طلق سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ ہم لوگ اللہ کے نبی ﷺ کے ہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو صحار عبد القیس آئے اور انہوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! اس مشروب کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جسے ہم اپنے پھلوں سے تیار کرتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ان کی یہ بات سن کر رُخ مبارک اُن سے پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے آپ ﷺ سے تین مرتبہ یہی سوال کیا۔ پھر آپ ﷺ ہمیں لے کر اُٹھے اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ پس جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: ''نشہ آور مشروب کے بارے میں پوچھنے والا کون ہے؟ اے نشہ آور چیز کے بارے میں سوال کرنے والے! تم اس مشروب کو نہ خود پیو اور نہ ہی کسی مسلمان کو پلاؤ۔ پس قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ کوئی آدمی بھی ایسا نہیں ہے کہ اس نے کبھی نشے کی لذت طلبی کے لئے شراب کو پیا ہو اور پھر بروزِ قیامت حق تعالیٰ اس کو شراب پلائیں۔''

(۲٤۲۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

(۲۴۲۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور (مشروب) حرام ہے۔''

(۲٤۲۱٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (ابوداؤد ۳۶۷۸۔ احمد ۲/ ۱۷۱)

(۲۴۲۱۴) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد سے، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(۲٤۲۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ. (احمد ۶/ ۳۰۹۔ ابوداؤد ۳۶۷۹)

(۲۴۲۱۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور اور خرابی پیدا کرنے والی چیز سے منع کیا۔

(۲٤۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ وَاصِلٍ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الأَشْرِبَةِ فِي ظُرُوفِ الأُدُمِ ، فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ أَنْ لاَ تَشْرَبُوا مُسْكِرًا. (ابوداؤد ۳۶۹۱)

(۲۴۲۱۶) حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں سالن والے برتنوں میں مشروبات کے استعمال سے منع کیا کرتا تھا۔ لیکن اب تم ہر طرح کے برتن میں پی لیا کرو۔ صرف اس بات کا خیال کرو کہ تم نشہ آور چیز نہ پیو۔''

(۲٤۲۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اشْرَبُوا فِي الأَسْقِيَةِ كُلِّهَا ، وَلاَ تَشْرَبُوا مُسْكِرًا.

(۲۴۲۱۷) حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تمام برتنوں میں پیو، لیکن تم نشہ آور چیز نہ پیو۔''

(۲٤۲۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَرْيَمَ بِنْتِ طَارِقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا ، قَالَتْ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

(۲۴۲۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(۲٤۲۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ.

(۲۴۲۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ (یہ بھی) فرماتے ہیں کہ ہر نشہ آور چیز خمر ہے۔

(۲٤۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ :إِنَّ هَذِهِ الأَنْبِذَةَ تُنْبَذُ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ ؛ مِنَ التَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ ، وَالْعَسَلِ ، وَالْبُرِّ ، وَالشَّعِيرِ ، فَمَا خَمَّرْتَهُ مِنْهَا ، ثُمَّ عَتَّقْتَهُ ، فَهُوَ خَمْرٌ.

(۲۴۲۲۰) حضرت ابو بردہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔ یہ نبیذیں پانچ چیزوں سے بنائی جاتی ہیں۔ کھجور سے۔ کشمش سے، شہد سے، گندم سے، جو سے، پس جس کو تو ڈھانک دے اور پھر اس کو عمدہ سے کے لئے چھوڑ دے تو یہ خمر کہلائے گی۔

(۲٤۲۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيذِ ؟ فَقَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ الْمُزَفَّتَةِ ، وَقَالَ :كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (مسلم ۳۱۔ احمد ۱۱۲)

(۲۴۲۲۱) حضرت مختار سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: جناب نبی کریم ﷺ نے مزفت برتنوں سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(۲٤۲۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَرْيَمَ بِنْتِ طَارِقٍ ، قَالَتْ :دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فِي نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الأَنْصَارِ ، فَجَعَلْنَ يَسْأَلْنَهَا عَنِ الظُّرُوفِ الَّتِي يُنْبَذُ فِيهَا ؟ فَقَالَتْ :يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّكُنَّ

لَتُكثرن ظُرُوفًا وَتَسْأَلْنَ عنها ، مَا كَانَ كَثِيرٌ مِنهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاتَّقِينَ اللَّهَ ، وَمَ أَسْكَرَ إِحْدَاكُنَّ مِنَ الأَشْرِبَةِ فَلْتَجْتَنِبْهُ ، وَإِنْ أَسْكَرَ مَاءُ حُبِّهَا ، فَإِنَّ كُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. (حاکم ۱۴۷)

(۲۴۲۲۲) حضرت مریم بنت طارق سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ میں انصار کی عورتوں کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی۔ ان انصاری خواتین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان برتنوں کے بارے میں پوچھنا شروع کیا جن میں نبیذ بنائی جاتی تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اہل ایمان کی عورتو! یقیناً تم نے برتین بہت بڑھا لیئے ہیں اوران کے بارے میں تم سوال کررہی ہو۔ ان میں سے بہت سے برتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نہیں تھے۔ پس تم اللہ سے ڈرو، مشروبات میں سے جو مشروب تم میں سے کسی کو نشہ دے تو وہ اس مشروب سے اجتناب کرے۔ اگر چہ اس کے گھڑے کا پانی اس کو نشہ دے۔ کیونکہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(۲٤۲۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ قَالُوا :قَلِيلُ مَا أَسْكَرَ ، كَثِيرُهُ حَرَامٌ.

(بخاری ۴۶۱۹۔ مسلم ۲۳۲۲)

(۲۴۲۲۳) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ، حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جس چیز کا کثیر حصہ نشہ آور ہو اس کا قلیل حصہ بھی حرام ہے۔

(۲٤۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ الْمَدِينَةِ يَقُولُ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَلا إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ ، وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ ؛ مِنَ الْعِنَبِ ، وَالتَّمْرِ ، وَالْعَسَلِ ، وَالْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيرِ ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ.

(۲۴۲۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مدینہ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ وہ فرمارہے تھے۔ اے لوگو! خبردار، یقیناً شراب کی حُرمت نے جس دن نازل ہونا تھا وہ ہوگئی۔ اور یہ پانچ چیزوں سے بنائی جاتی ہے۔ انگور سے، کھجور سے، شہد سے، گندم سے اور جَو سے۔ اور خمر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔

(۲٤۲۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :ذُكِرَ لِي أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ وَأَصْحَابَهُ شَرِبُوا شَرَابًا بِالشَّامِ ، وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ ، فَإِنْ كَانَ مُسْكِرًا جَلَدْتُهُمْ.

(۲۴۲۲۵) حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بتلایا گیا ہے کہ عبید اللہ اور اس کے ساتھیوں نے ملکِ شام میں شراب نوشی کی ہے۔ میں اس بارے میں پوچھوں گا۔ پس اگر وہ نشہ آور ہوئی تو میں ان کو کوڑے لگاؤں گا۔

(۲٤۲۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ يَحُدُّهُمْ.

(۲۴۲۲۶) حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ، انہیں حد لگا رہے تھے۔

(۲٤۲۲۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ حُرَيْثٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ :تَذَاكَرْنَا الطِّلاَءَ ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ فَتَذَاكَرْنَاهُ فَقَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الأَشْعَرِيُّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَشْرَبُ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ ، يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا ، يُضْرَبُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْقَيْنَاتِ ، يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الأَرْضَ ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ.

(ابو داؤد ۳۶۸۱۔ احمد ۵/ ۳۴۲)

(۲۴۲۲۷) حضرت مالک بن ابی مریم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم نے باہم طلاء...... انگور کے شیرہ کا پختہ مشروب...... کا تذکرہ کیا۔ اس دوران عبد الرحمٰن بن غنم ہمارے پاس آئے تو ہم نے ان کو بھی مذاکرہ میں شریک کر لیا۔ تو انہوں نے فرمایا: مجھ سے ابو مالک اشعری نے بیان کیا کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں سے کچھ لوگ شراب نوشی کریں گے لیکن وہ اُس کا نام شراب نہیں رکھیں گے، ان کے سروں پر باجوں اور مغنیات کو بجایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دیں گے اور ان میں سے (کچھ کو) بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا۔''

(۲٤۲۲۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ بِلاَلِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، عَنِ ابْنِ السِّمْطِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيَسْتَحِلَّنَّ آخِرُ أُمَّتِي الْخَمْرَ بِاسْمٍ تُسَمِّيهَا. (احمد ۵/ ۳۱۸۔ بزار ۲۶۸۹)

(۲۴۲۲۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کے آخری لوگ شراب کو ضرور بالضرور حلال سمجھیں گے اور اس کا شراب کے علاوہ کوئی نام رکھیں گے۔''

(۲٤۲۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيذِ ؟ قَالَ :عَلَيْكَ بِالْمَاءِ ، عَلَيْكَ بِالسَّوِيقِ ، عَلَيْكَ بِالْعَسَلِ ، عَلَيْكَ بِاللَّبَنِ الَّذِي نَجَعْتَ بِهِ ، قَالَ ، فَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ :الْخَمْرَ تُرِيدُ ؟.

(۲۴۲۲۹) حضرت سعید بن عبد الرحمان، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا: تم پانی لو۔ تم ستو لو۔ تم شہد لو۔ تم وہ دودھ لو جس کو تم خوش ہو کر پیتے ہو۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے ان سے دوبارہ دوہرانے کا کہا۔ تو وہ فرمانے لگے۔ تمہارا ارادہ شراب کا تو نہیں؟

(۲٤۲۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ :أَحْدَثَ النَّاسُ أَشْرِبَةً مَا أَدْرِي مَا هِيَ ، فَلَيْسَ لِي شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً إِلاَّ الْمَاءُ وَاللَّبَنُ وَالْعَسَلُ.

(۲۴۲۳۰) حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ لوگوں نے بہت سے مشروبات نئے بنا لئے ہیں۔ جن کے بارے میں میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں؟ میں تو بیس سال سے پانی، دودھ اور شہد کے سوا کوئی مشروب نہیں استعمال کرتا۔

(٢٤٢٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ ؛ مِنَ الْعِنَبَةِ وَالنَّخْلَةِ.

(مسلم ۱۵۔ ابو داؤد ۳۶۷۰)

(۲۴۲۳۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خمران دو درختوں انگور اور کھجور سے بنتی ہے۔''

(٢٤٢٣٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، قَالَ :أُرَاهُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ. (نسائی ۵۱۱۹۔ دارمی ۲۰۹۹)

(۲۴۲۳۲) حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس چیز کے زیادہ سے نشہ آتا ہے میں تمہیں اس چیز کے کم سے منع کرتا ہوں۔''

(٢٤٢٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ:أَنَا شَهِدْتُ مَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، وَأَنَا شَهِدْتُهُ رَخَّصَ وَقَالَ :اجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ.

(طحاوی ۲۲۹۔ احمد ۴/ ۸۷)

(۲۴۲۳۳) حضرت ابن مغفل سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ سے نہی ارشاد فرمائی۔ اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی اور فرمایا: ''ہر نشہ آور چیز سے اجتناب کرو۔''

(٢٤٢٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِعَةِ. (ترمذی ۳۶۵۴۔ ابن ماجہ ۳۶۵۴)

(۲۴۲۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جِعَہ (گندم اور جَو سے بنائی جانے والی) شراب سے منع فرمایا۔

(٢٤٢٣٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبُطِينِ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ عَنِ الْجِعَةِ ؟فَقَالَ :شَرَابٌ يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ مِنَ الشَّعِيرِ.

(۲۴۲۳۵) حضرت مسلم بطین سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے ابوعمرو شیبانی سے جِعَہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا: یہ ایک مشروب ہے جو یمن میں جَو سے بنایا جاتا ہے۔

(٢٤٢٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذِقِ ؟ فَقَالَ :سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذِقَ، أَنَا أَوَّلُ الْعَرَبِ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذَلِكَ. (بخاری ۵۵۹۸۔ نسائی ۵۱۱۶)

(۲۴۲۳۶) حضرت ابوالجویریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باذق...... وہ شیرہ انگور جس کو ہلکا پکایا جائے اور وہ سخت ہو جائے...... کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: باذق کے بارے میں سوال کرنے میں محمد نے پہل کر لی ہے۔ میں اہل عرب میں سے پہلا شخص تھا جس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں سوال کیا تھا۔

(٢٤٢٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :بَلَغَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :كَانَ قَوْمٌ عَلَى شَرَابٍ ، فَسَكِرَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَجَلَدَهُمْ كُلَّهُمْ.

(۲۴۲۳۷) حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے۔ کہ کچھ لوگ شراب کی محفل میں شریک تھے ان میں سے ایک آدمی کو نشہ آ گیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے تمام شرکاء محفل کو کوڑے لگائے۔

(٢٤٢٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :أُتِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِقَوْمٍ قَعَدُوا عَلَى شَرَابٍ، مَعَهُمْ رَجُلٌ صَائِمٌ ، فَضَرَبَهُمْ وَقَالَ: لاَ تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ.

(۲۴۲۳۸) حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس کچھ لوگوں کو لایا گیا۔ جو شراب پر اکٹھے بیٹھے تھے، ان میں ایک روزہ دار بھی تھا۔ آپ نے ان سب کو کوڑے لگوائے اور فرمایا۔ تم ان لوگوں کے ساتھ تب تک نہ بیٹھو جب تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں۔

(٢٤٢٣٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ النَّابِغَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ هَذِهِ الأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِيهَا ، وَاجْتَنِبُوا مَا أَسْكَرَ.

(۲۴۲۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں تمہیں ان برتنوں سے منع کرتا ہوں لیکن (اب) تم ان برتنوں میں پی لیا کرو۔ اور نشہ آور چیزوں سے اجتناب رکھو۔"

(٢٤٢٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :كَانَ أَبُوكَ يَشْرَبُ النَّبِيذَ؟ قَالَ :نَعَمْ ، حَتَّى لَقِيَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَنَهَاهُ عَنْهُ.

(۲۴۲۴۰) حضرت شعبہ، اشعث بن ابی الشعثاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا۔ تمہارے والد نبیذ پیا کرتے تھے؟ اشعث نے کہا۔ ہاں، پیتے تھے یہاں تک کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تو انہوں نے والد صاحب کو نبیذ سے منع کر دیا۔

(٢٤٢٤١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ نَادَى :﴿لاَ تَقْرَبُوا الصَّلاَةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى﴾.

(ابو داؤد ۳۶۷۲۔ ترمذی ۳۰۴۹)

(۲۴۲۴۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ کا منادی یہ آواز لگاتا تھا: ''جب تم نشہ کی حالت میں ہوتو اس وقت نماز کے قریب بھی نہ جانا۔''

(٢٤٢٤٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيَشْرَبَنَّ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسَمُّونَهَا إِيَّاهُ. (عبدالرزاق ۱۷۰۵۵)

(۲۴۲۴۲) حضرت ابن محیریز سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''البتہ ضرور بالضرور میری امت کا ایک طبقہ شراب اس طرح پئے گا کہ وہ اس کا نام شراب کے علاوہ کوئی اور رکھے گا۔''

(٢٤٢٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : السُّكْرُ مِنَ الْكَبَائِرِ.

(۲۴۲۴۳) ایک شیخ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا: نشہ کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(٢٤٢٤٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرٌ ، وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرٌ ، وَمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرٌ ، وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرٌ. (ابو داؤد ۳۶۶۸۔ ترمذی ۱۸۷۲)

(۲۴۲۴۴) حضرت نعمان بن بشیر، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''گندم سے شراب ہوتی ہے۔ جَو سے شراب ہوتی ہے۔ کشمش سے شراب ہوتی ہے۔ شہد سے شراب ہوتی ہے۔''

(٢٤٢٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُلَسَاءِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُ مَا يُكْفَأُ فِي الإِسْلاَمِ بِشَرَابٍ ، يُقَالُ لَهُ : الطِّلاَءُ .

(ابو یعلی ۷۱۲)

(۲۴۲۴۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام میں سب سے پہلے جو شرب گرائی گئی یہ وہ شراب ہے جس کو طلاء ...... انگور کے شیرہ کو پکا کر بنائی گئی شراب ...... کہا جاتا ہے۔''

(٢٤٢٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : حَدَثَتْ أَشْرِبَةٌ لَوْ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا.

(۲۴۲۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ ایسی نئی شرابیں تیار ہوگئی ہیں کہ اگر وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہوتیں تو آپ ﷺ اُن سے منع کر دیتے۔

(٢٤٢٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لاِبْنِ عُمَرَ : إِنَّ أَهْلَنَا يَنْبِذُونَ شَرَابًا لَهُمْ غَدْوَةً فَيَشْرَبُونَهُ عَشِيَّةً ، وَيَنْبِذُونَ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُونَهُ غَدْوَةً ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَنْهَاكَ عَنِ السَّ

قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ ، وَأُشْهِدُ اللَّهَ عَلَيْكَ ، أَنَّ أَهْلَ خَيْبَرَ يَنْبِذُونَ شَرَابًا لَهُمْ مِنْ كَذَا وَكَذَا ، يُسَمُّونَهُ كَذَا وَكَذَا ، وَهِيَ الْخَمْرُ ، وَإِنَّ أَهْلَ فَدَكَ يَنْبِذُونَ شَرَابًا مِنْ كَذَا وَكَذَا ، يُسَمُّونَهَا كَذَا وَكَذَا ، وَهِيَ الْخَمْرُ ، فَعَدَّ أَرْبَعَةَ أَشْرِبَةٍ أَحَدُهَا الْعَسَلُ . قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يُسَمِّيهَا كُلَّهَا إِلاَّ الْعَسَلَ.

(۲۴۲۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کہ ہمارے اہل خانہ صبح کے وقت اپنے لیے ایک مشروب نبیذ کا رکھتے ہیں جس کو وہ شام کے وقت پی لیتے ہیں۔ اور ایک مشروب نبیذ کا شام کو رکھتے ہیں اور اس کو صبح کے وقت پی لیتے ہیں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا: میں تمہیں نشہ آور چیز سے روکتا ہوں خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ۔ اور میں تم پر اللہ کو گواہ بناکر کہتا ہوں کہ اہل خیبر اپنے لئے فلاں، فلاں چیز سے نبیذ بناتے تھے اور اس کا یہ یہ نام رکھتے تھے اور یہ چیز حقیقت میں خمر تھی۔ اور اہل فدک فلاں فلاں چیز سے نبیذ بناتے تھے اور اس کا یہ، یہ نام رکھتے تھے اور یہ چیز حقیقت میں خمر تھی۔ (اسی طرح) آپ رضی اللہ عنہ نے چار مشروبات کا ذکر کیا جن میں سے ایک شہد تھا۔

حضرت ابن عون کہتے ہیں کہ ابن سیرین رحمہ اللہ، شہد کے علاوہ ان سب کا (علیحدہ) نام لیتے تھے۔

(۲) مَا ذُكِرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا نَهَى عَنْهُ مِنَ الظُّرُوفِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں کی ممانعت کے بارے میں مروی احادیث

(۲۴۲۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ؛ أَنَّ صَعْصَعَةَ بْنَ صُوحَانَ أَتَى عَلِيًّا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، انْهِنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَالَ : نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُقَيَّرِ ، وَالْجِعَةِ.

(ابو داؤد ۳۶۹۰۔ احمد ۱/ ۱۳۸)

(۲۴۲۵) حضرت مالک بن عمیر سے روایت ہے کہ صعصعہ بن صُوحان، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سلام کیا۔ پھر اس نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں ان چیزوں سے منع کر دیں، جن چیزوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نہی کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دُبّاء، (بڑا گھڑا جو کدو کو خشک کر کے بنایا جاتا تھا)۔ حَنتم۔ (سبز یا سرخ گھڑا)۔ مُقَیَّر (وہ گھڑا جس کو تارکول مل دیا ہو) اور جِعَہ (جو یا گندم سے بنائی گئی شراب) سے منع فرمایا تھا۔

(۲۴۲۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالنَّقِيرِ. (بخاری ۵۳۔ مسلم ۴۸)

(۲۴۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُبّاء، حَنتم، مزفت...... تارکول ملا ہوا گھڑا، اور نقیر...... وہ برتن جو درخت کی موٹی لکڑی کو اندر سے خالی کر کے بنایا جائے...... سے منع فرمایا۔ (یہ تمام برتن شراب کے

لئے مستعمل تھے)

(۲٤۲٥۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُمَا شَهِدَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالنَّقِيرِ. (مسلم ۱۵۸۰۔ ابو داؤد ۳۶۸۳)

(۲۴۲۵۰) حضرت سعید بن جُبیر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں گواہی دے کر بتاتا ہوں کہ ان دونوں نے اس بات کی گواہی دی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء، حنتم، مزفت اور نقیر سے منع فرمایا۔

(۲٤۲٥۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْمُزَفَّتِ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِيرِ.

(مسلم ۱۵۷۷۔ ابن حبان ۵۴۰۴)

(۲۴۲۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ: مُزَفّت، دُباء، حنتم اور نقیر میں نبیذ بنائی جائے۔

(۲٤۲٥۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَاصِمٍ الْعَنَزِيِّ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ عَنِ النَّبِيذِ ، فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ؟ فَأَعَدْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ ، فَأَعَدْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. (بخاری ۵۵۸۷۔ مسلم ۱۵۷۷)

(۲۴۲۵۲) حضرت عمارہ بن عاصم عنزی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دبار، مزفّت سے منع فرمایا ہے۔ پس میں (عمارہ) نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ سوال دوبارہ کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء اور مزفت سے منع فرمایا ہے۔ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ سوال دوہرایا تو انہوں نے پھر جواباً مزفت سے منع کیا ہے۔

(۲٤۲٥۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ وِقَاءٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. (احمد ۵/ ۱۷)

(۲۴۲۵۳) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء اور مزفت سے منع کیا ہے۔

(۲٤۲٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ. (مسلم ۱۵۸۴۔ احمد ۳/ ۳۸۴)

(۲۴۲۵۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء اور نقیر اور مزفت سے منع کیا ہے۔

(۲۴۲۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، قَالَ : وَأُرَاهُ قَالَ : وَالنَّقِيرِ. (مسلم ۱۵۸۲۔ احمد ۲/ ۴۲)

(۲۴۲۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء، حنتم اور مُزفّت سے منع کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے نقیر کا بھی کہا تھا۔

(۲۴۲۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَجِئْتُ وَقَدْ فَرَغَ ، فَسَأَلْتُ النَّاسَ : مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالُوا : نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الْمُزَفَّتِ وَالْقَرْعِ. (مسلم ۱۵۸۱۔ احمد ۲/ ۵۴)

(۲۴۲۵۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: پس جب میں مجلس میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے کر فارغ ہو چکے تھے۔ میں نے لوگوں سے (خطبہ کے بارے) سوال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خطبہ ارشاد فرمایا؟ لوگوں نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزفت اور قرع (دباء) میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۴۲۵۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَكَمِ : حَدَّثَنِي أَخِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ. (احمد ۷۲۔ ابویعلی ۱۳۰۲)

(۲۴۲۵۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے، دُباء اور مزفت کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۴۲۵۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمُرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالْحَنْتَمِ. (ترمذی ۱۳ے۔ ابن ماجه ۳۴۰۴)

(۲۴۲۵۸) حضرت عبد الرحمان بن یعمر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء، مزفت اور حنتم سے منع فرمایا ہے۔

(۲۴۲۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ ، وَقَالَتْ : الْحَنْتَمُ جِرَارٌ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ ، يُعْمَلُ فِيهَا الْخَمْرُ.

(بخاری ۵۵۹۵۔ مسلم ۱۵۷۸)

(۲۴۲۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء، حنتم اور مزفت سے نہی ارشاد فرمائی ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حَنتم ایک گھڑا ہوتا تھا۔ جو مصر سے لایا جاتا تھا اور اس میں شراب بنائی جاتی تھی۔

(۲۴۲۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ ، فَلَمَّا أَرَادُوا الانْصِرَافَ قَالُوا : قَدْ حَفِظْتُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ شَيْءٍ سَمِعْتُمْ مِنْهُ ، فَسَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ ؟ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا بِأَرْضٍ وَخِمَةٍ

لَا يُصْلِحُنَا فِيهَا إِلَّا الشَّرَابُ ، قَالَ : فَقَالَ : وَمَا شَرَابُكُمْ ؟ قَالُوا : النَّبِيذُ ، قَالَ : فِي أَيِّ شَيْءٍ تَشْرَبُونَهُ ؟ قَالُوا: فِي النَّقِيرِ ، قَالَ : فَلَا تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ ، قَالَ : فَخَرَجُوا فَقَالُوا : وَاللَّهِ لَا يُصَالِحُنَا قَوْمُنَا عَلَى هَذَا ، فَرَجَعُوا فَسَأَلُوهُ ، فَقَالَ لَهُمْ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ عَادُوا ، فَقَالَ لَهُمْ : لَا تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ فَيَضْرِبَ مِنْكُمُ الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ ضَرْبَةً لَا يَزَالُ مِنْهَا أَعْرَجَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ : فَضَحِكُوا ، قَالَ : مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَضْحَكُونَ ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ شَرِبْنَا فِي نَقِيرٍ لَنَا فَقَامَ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ ، فَضَرَبَ هَذَا ضَرْبَةً عَرِجَ مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (الطبرانی ۱۲۲)

(۲۴۲۶۰) حضرت اشعث بن عمیر عبدی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عبدالقیس کا وفد حاضر ہوا۔ پس جب انہوں نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے (باہم) کہا۔ تم نے نبی کریم ﷺ سے وہ ساری چیزیں محفوظ کرلی ہیں جو آپ ﷺ سے تم نے سُنی ہیں۔ تو (اب) تم آپ ﷺ سے نبیذ کے بارے میں پوچھ لو؟ چنانچہ وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس آ گئے اور انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ہم ایک ناموافق زمین میں ہیں۔ جس میں ہمیں ایک خاص مشروب ہی موافق آتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''تمہارا مشروب کیا ہے؟ انہوں نے کہا۔ نبیذ۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''تم کس چیز (برتن) میں اس کو پیتے ہو؟'' ان لوگوں نے کہا نقیر میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''تم نقیر میں نبیذ نہ پیو۔'' راوی کہتے ہیں۔ پس یہ لوگ باہر نکل آئے اور انہوں (ایک دوسرے سے) کہا۔ خدا کی قسم! ہماری قوم اس بات پر تو ہمارے ساتھ مصالحت نہیں کرے گی۔ چنانچہ یہ لوگ واپس پلٹے اور انہوں نے آپ ﷺ سے یہ سوال دوبارہ پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں پہلے کی طرف ہی جواب دیا۔ انہوں نے ایک مرتبہ پھر سوال دوہرایا تو آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: ''نقیر میں نبیذ نہ پیو کہ (کہیں ایسا نہ ہو) تم میں سے کوئی یہ نقیر اپنے چچازاد کو دے مارے اور وہ بیچارہ قیامت کے دن تک لنگڑا ہی ہو جائے۔'' راوی کہتے ہیں۔ اس پر وہ لوگ ہنس پڑے۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''تم کس بات پر ہنس رہے ہو؟''۔ انہوں نے عرض کیا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ واقعۃً ہم نے اپنے ایک نقیر میں نبیذ پی تھی۔ پھر ہم میں سے کوئی کھڑا ہوا اور اس نے یہ نقیر کسی کو دے مارا اور وہ شخص اس ضرب کی وجہ سے تا قیامت لنگڑا ہو گیا۔

(۲٤۲٦۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهَا ، يُقَالُ لَهُ: أَنَسٌ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَمَا آتَاكُمَ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾؟ قَالُوا: بَلَى ، قَالَ: أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا﴾؟ قَالَ: فَأَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ نَبِيذِ النَّقِيرِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ.

(نسائی ۵۱۵۴)

(۲۴۲۶۱) حضرت اسماء بنت یزید، اپنے چچازاد (جن کو انس کہا جاتا تھا) سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ ابن

عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ کیا یہ فرمان خداوندی نہیں ہے۔ (ترجمہ) ''اور رسول تمہیں جو کچھ دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رُک جاؤ''؟ لوگوں نے کہا۔ کیوں نہیں۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا یہ کلام خداوندی نہیں ہے۔ ''اور جب اللہ اور رسول کسی بات کی حتمی فیصلہ کر دیں تو نہ کسی مؤمن مرد کے لئے یہ گنجائش ہے۔ نہ کسی مؤمن عورت کے لئے۔''؟ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیر، مزفت، دُباء اور حنتم کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٢٦٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي شِمْرٍ الضُّبَعِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو يَنْهَى عَنِ الْحَنْتَمِ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالنَّقِيرِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ :عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ.

(احمد ۵/ ۶۴۔ طبرانی ۲۹)

(۲۴۲۶۲) حضرت ابوشمر الضبعی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے عائذ بن عمرو کو حنتم ''دُباء'' مزفت اور نقیر سے منع کرتے ہوئے سُنا۔ ابوشمر کہتے ہیں۔ میں نے عائذ سے پوچھا۔ یہ حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔

(٢٤٢٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَعَنِ الظُّرُوفِ كُلِّهَا.

(ابن ماجہ ۴۰۸۔ احمد ۲/ ۵۴۰)

(۲۴۲۶۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے، دباء مزفت اور تمام برتنوں کی نبیذ سے منع فرمایا۔

(٢٤٢٦٤) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ فَتَذَاكَرْنَا الشَّرَابَ فَقَالَ :الْخَمْرُ حَرَامٌ ، فَقُلْتُ :الْخَمْرُ حَرَامٌ فِي كِتَابِ اللهِ ، قَالَ :فَأَيُّ شَيْءٍ تُرِيدُ ؟ تُرِيدُ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ. (احمد ۴/ ۸۷۔ دارمی ۲۱۱۳)

(۲۴۲۶۴) حضرت فضیل بن عیاض سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ہم نے ایک دوسرے سے شراب کا ذکر کیا۔ اس پر حضرت عبداللہ نے فرمایا۔ شراب حرام ہے۔ میں نے پوچھا۔ شراب کی حرمت کتاب اللہ میں ہے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم کیا بات چاہتے ہو؟ جو بات میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے تم وہ چاہتے ہو؟ (تو) میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء، حنتم اور مزفت سے منع فرمایا۔

(٢٤٢٦٥) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَحْسَبُهَا زَيْنَبَ ، قَالَتْ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَأُرَى فِيهِ النَّقِيرَ. (بخاری ۳۴۹۲۔ طبرانی ۷۱۶)

(۲۴۲۶۵) حضرت کلیب بن وائل بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مجھے جناب نبی کریم ﷺ کی زیر تربیت بچی ..... میرے خیال میں زینب مراد تھی نے بیان کیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے دباء، اور حنتم سے منع فرمایا۔ (راوی کہتے ہیں) میرے خیال میں اس میں نقیر کا بھی ذکر تھا۔

(۲٤۲٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْمُزَفَّتَ وَقَالَ : لأَنْ أَشْرَبَ بَوْلَ حِمَارٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَشْرَبَ فِي مُزَفَّتٍ.

(۲۴۲۶۶) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ مزفت، برتن، کو ناپسند سمجھتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ مجھے مزفت۔ میں کچھ پینے سے زیادہ یہ بات محبوب ہے کہ میں گدھے کا پیشاب پیوں۔

(۲٤۲٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَفَّتِ. (عبدالرزاق ۱۶۹۳۰)

(۲۴۲۶۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مزفت۔ برتن سے منع فرمایا ہے۔

(۲٤۲٦۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : أَمَرَنِي عُمَرُ أَنْ أُنَادِيَ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ : لاَ نَبِيذَ فِي دُبَّاءٍ ، وَلاَ حَنْتَمٍ ، وَلاَ مُزَفَّتٍ.

(۲۴۲۶۸) حضرت براء سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے قادسیہ کے دن یہ حکم دیا کہ میں یہ نداء کروں۔ دُباء، حنتم اور مزفت میں نبیذ نہیں پی جائے گی۔

(۲٤۲٦۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّلاَءِ يُطْبَخُ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ ، قُلْتُ : إِنَّهُ فِي مُزَفَّتٍ ، قَالَ : لاَ تَشْرَبْهُ فِي مُزَفَّتٍ.

(۲۴۲۶۹) حضرت عبد الملک بن نافع سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پختہ طلاء کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے پوچھا۔ اگر یہ مزفت۔ برتن۔ میں ہو؟ تو انہوں نے فرمایا۔ تم مزفت میں نبیذ نہ پیو۔

(۲٤۲۷۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ.

(۲۴۲۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مزفت۔ برتن۔ سے منع فرمایا۔

(۲٤۲۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِيرِ ، وَأَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ.

(مسلم ۳۔ نسائی ۵۰۵۷)

(۲۴۲۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُباء، مزفت، حنتم اور نقیر سے منع فرمایا: اور اس بات سے بھی منع کیا کہ کچی کھجور کو پکی کھجور سے خلط کیا جائے۔

(۲٤۲۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيذِ ؟ قَالَ : اجْتَنِبْ مُسْكِرَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ ، وَاجْتَنِبْ مَا سِوَى ذَلِكَ فِيمَا زُفِّتَ فِي دَنٍّ ، أَوْ قِرْبَةٍ ، أَوْ قَرْعَةٍ ، أَوْ جَرَّةٍ.

(۲۴۲۷۲) حضرت مختار بن فلفل سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہر شئی میں نشہ آور مقدار سے بچو اور جس مٹکے، مشکیزہ، کدو (کے مصنوعی برتن) اور گھڑے کو مزفت بنایا گیا ہو اس کی اس سے بھی کم مقدار سے اجتناب کرو۔

(۲٤۲۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا الْمِنبَرِ ، وَأَشَارَ إِلَى مِنبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنِ الأَشْرِبَةِ ؟ فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالنَّقِيرِ ، وَالْحَنْتَمِ ، فَقُلْتُ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، الْمُزَفَّتِ ؟ وَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَهُ ، فَقَالَ : لَمْ أَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِنِ ابْنِ عُمَرَ.

(مسلم ۱۵۸۳۔ احمد ۲/ ۴۱)

(۲۴۲۷۳) حضرت سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اس منبر ... حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کیا ...... پر کہتے سُنا کہ عبدالقیس کا وفد جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشروبات کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دباء، نقیر اور حنتم سے منع فرمایا۔ میں نے پوچھا۔ اے ابو محمد! مزفت (سے منع کیا تھا)؟ ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ اس کو بھول گئے تھے۔ تو انہوں نے جواباً فرمایا۔ میں نے اس دن کی حدیث میں یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سُنی۔

(۲٤۲۷٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ حَفْصٍ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَنْتَمِ. (ترمذی ۱۸۶۸۔ احمد ۴/ ۴۲۷)

(۲۴۲۷۴) حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے منع فرمایا ہے۔

(۲٤۲۷۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ (بخاری ۵۵۹۵۔ مسلم ۳۵)

(۲۴۲۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور مزفت سے منع فرمایا ہے۔

(۲٤۲۷٦) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : مَا نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَشْرِبَةِ ؟ قَالَتْ : نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ.
قَالَ إبْرَاهِيمُ : فَقُلْتُ لِلأَسْوَدِ : فَالْحَنْتَمُ وَالْجِرَارُ الْخُضْرُ ؟ فَقَالَ : تُرِيدُ أَنْ نَقُولَ مَا لَمْ يُقَلْ.

(۲۴۲۷۶) حضرت اسود سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کن مشروبات سے منع فرمایا؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواباً ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء اور مزفت (کے مشروبات) سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابراہیم سے اسود کے شاگرد...... کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود سے پوچھا۔ حنتم اور سبز گھڑا (بھی منع ہے)؟ تم یہ چاہتے ہو کہ جو بات نہیں کہی گئی، ہم وہ بھی کہہ دیں۔

(۳) مَنْ كَرِهَ الْجَرَّ الأَخْضَرَ ، وَنَهَى عَنْهُ

جو لوگ سبز گھڑے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور اس سے منع کرتے ہیں

(۲٤۲۷۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ جَارٍ لَهُمْ ، قَالَ : سَمِعْتُ هِلاَلاً رَجُلاً مِنْ بَنِي مَازِنٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَبِيذٍ فِي جَرَّةٍ ، فَسَأَلْتُهُ ؟ فَنَهَانِي عَنْهُ ، فَأَخَذْتُ الْجَرَّةَ فَكَسَّرْتُهَا. (احمد ۳/ ۴۴۷۔ طیالسی ۹۲۶۴)

(۲۴۲۷۷) حضرت سوید بن مقرن سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گھڑے میں نبیذ لے کر حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (نبیذ کے متعلق) سوال کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نبیذ سے منع فرمایا۔ پس میں نے وہ گھڑا پکڑا اور اس کو توڑ ڈالا۔

(۲٤۲۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ الأَخْضَرِ ، قُلْتُ : فَالأَبْيَضُ ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي. (مسلم ۱۵۸۰۔ ترمذی ۱۸۶۷)

(۲۴۲۷۸) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز رنگ کے گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔ (ابو سعید کے شاگرد کہتے ہیں) میں نے پوچھا۔ سفید (کا حکم کیا ہے)؟ تو انہوں نے فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں ہے۔

(۲٤۲۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أُمَيْنَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ. (ابن ماجہ ۳۴۰۷۔ عبدالرزاق ۱۶۹۶۴)

(۲۴۲۷۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔

(۲٤۲۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ جَرِّ الأَخْضَرِ ، قُلْتُ : فَالأَبْيَضُ ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي. (بخاری ۵۵۹۶۔ احمد ۴/ ۳۵۳)

(۲۴۲۸۰) حضرت ابن ابی اوفیٰ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سبز رنگ کے گھڑے سے منع فرمایا۔ (ابن ابی اوفی کے شاگرد کہتے ہیں) میں نے پوچھا۔ سفید گھڑا (بھی منع ہے)؟ ابن ابی اوفیٰ نے کہا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

(٢٤٢٨١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَسِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لابْنِ الزُّبَيْرِ : أَفْتِنَا فِي نَبِيذِ الْجَرِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ.

(احمد ۴/ ۳۔ بزار ۲۲۲۷)

(۲۴۲۸۱) حضرت عبدالعزیز بن اسید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ ہمیں گھڑے کی نبیذ کے بارے میں مسئلہ بتائیں تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو گھڑے کی نبیذ سے منع فرماتے ہوئے سُنا ہے۔

(٢٤٢٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، أَنَّ جَدَّهُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَأَى جَرَّةً خَضْرَاءَ لأَهْلِهِ فِي الشَّمْسِ ، فَأَخَذَ جُلْمُودًا فَرَمَاهَا فَكَسَرَهَا ، فَإِذَا فِيهَا سَمْنٌ فَقَالَ : أَدْرِكُوا سَمْنَكُمْ.
قَالَ يَحْيَى : ظَنَّ فِيهَا نَبِيذًا.

(۲۴۲۸۲) حضرت عبایہ بن رفاعہ سے روایت ہے کہ ان کے دادا حضرت رافع بن خدیج نے ان کے گھر والوں کا ایک سبز گھڑا دھوپ میں پڑا ہوا دیکھا تو انہوں نے ایک سخت پتھر پکڑا اور گھڑے کی طرف پھینکا اور گھڑے کو توڑ ڈالا۔ اچانک اس میں سے گھی نکل آیا۔ حضرت نافع کہنے لگے۔ تم لوگ اپنا گھی سنبھال لو۔ راوی حدیث یحییٰ کہتے ہیں کہ انہوں نے سمجھا تھا کہ گھڑے میں نبیذ ہے۔

(٢٤٢٨٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي شَيْبَانَ ، أَنَّ زَوْجَهَا أَتَاهُمْ فَحَدَّثَهُمْ ؛ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا نَهَاهُمْ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، قَالَ : فَكَسَرْنَا جَرَّةً لَنَا.

(۲۴۲۸۳) بنوشیبان کی ایک عورت سے روایت ہے کہ اس کا شوہر، بنوشیبان کے پاس آیا اور انہیں یہ بات بیان کی کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پس ہم نے پھر اپنا گھڑا توڑ ڈالا۔

(٢٤٢٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بُرْدَةَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ، فَبَدَأَ بِمَنْزِلِ أَبِي بَكْرَةَ ، فَرَأَى فِي الْبَيْتِ جَرَّةً ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ ؟ فَقِيلَ : فِيهَا نَبِيذٌ لأَبِي بَكْرَةَ ، فَقَالَ : وَدِدْتُ أَنَّكُمْ حَوَّلْتُمُوهَا فِي سِقَاءٍ.

(۲۴۲۸۴) حضرت عیینہ بن عبدالرحمٰن، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو انہوں نے حضرت ابوبکرہ کے گھر سے آغاز کیا۔ پس انہوں نے گھر میں گھڑا دیکھا تو انہوں نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ اس میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے لئے نبیذ ہے۔ اس پر انہوں نے کہا۔ مجھے یہ بات محبوب ہے کہ تم اس کو کسی اور مشکیزہ میں ڈال لو۔

(٢٤٢٨٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيجَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَنْهَى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ.

(۲۴۲۸۵) حضرت داؤد بن فراہیج سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبیذ سے منع کرتے ہوئے سُنا ہے۔

(٢٤٢٨٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ وَذَكَرُوا النَّبِيذَ ، فَقَالَ : لاَ أَرَى بِهِ بَأْسًا فِي السِّقَاءِ ، وَأَكْرَهُهُ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۲۸۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے لوگوں نے (ان کے سامنے) نبیذ کا ذکر چھیڑا .....تو انہوں نے فرمایا: میرے خیال کے مطابق اگر نبیذ مشکیزہ میں ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن میں سبز گھڑے میں نبیذ کو ناپسند کرتا ہوں۔

(٢٤٢٨٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ وَالْحَسَنَ كَانَا يَكْرَهَانِ نَبِيذَ الْجَرِّ.

(۲۴۲۸۷) حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن زید اور حضرت حسن، گھڑے کی نبیذ کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(٢٤٢٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : نُهِيَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ؟ قَالَ : زَعَمُوا ذَاكَ ، قُلْتُ : عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : زَعَمُوا ذَاكَ ، قُلْتُ : أَنْتَ سَمِعْتَهُ ؟ قَالَ : زَعَمُوا ذَاكَ ، قَالَ : وَصَرَفَهُ اللَّهُ عَنِّي. (مسلم ٥٠۔ احمد ٣٥)

(۲۴۲۸۸) حضرت ثابت سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ گھڑے کی نبیذ سے منع کیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: لوگوں کا خیال یہی ہے۔ میں نے پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حکم ثابت ہے؟ انہوں نے فرمایا: لوگوں کا خیال یہی ہے۔ میں نے پوچھا: آپ نے یہ حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: لوگوں کا خیال یہی ہے۔ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کو مجھ سے پھیر دیا ہے۔

(٢٤٢٨٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ؛ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَقَدْ كُنْتُ حَلَفْتُ أَنْ لاَ أَسْأَلَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، فَقَالَتْ لِي : سَلْهُ ، فَأَبَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ؟ فَنَهَاهُ ، فَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ ، إِنِّي أَنْتَبِذُ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ ، فَأَشْرَبُهُ حُلْوًا طَيِّبًا فَيُقَرْقِرُ بَطْنِي ، فَقَالَ : لاَ تَشْرَبْهُ ، وَإِنْ كَانَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ. (مسلم ٢٤)

(۲۴۲۸۹) حضرت ابو جمرہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی ...... اور میں نے (راوی نے) یہ حلف اٹھا رکھا تھا کہ میں گھڑے کی نبیذ کے بارے میں سوال نہیں کروں گا ..... اس عورت نے مجھ سے کہا۔ تم، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کرو۔ تو میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کرنے سے انکار کیا۔ پس کسی آدمی نے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو منع کر دیا۔ اس پر میں نے پوچھا۔ اے ابن عباس رضی اللہ عنہ! میں تو سبز گھڑے کی نبیذ بناتا ہوں اور پھر اس کو پیتا ہوں اس حال میں کہ وہ میٹھی اور لذیذ ہوتی ہے پس وہ میرے پیٹ کو صاف کر دیتی ہے۔

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو نہ پیو اگر چہ یہ شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہو۔

(٢٤٢٩٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : نَعَمْ ، فَقَالَ طَاوُوسٌ : وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ. (مسلم ۵۳۔ احمد ۲/ ۳۵)

(۲۴۲۹۰) حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ سے منع کیا ہے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت طاؤس کہتے ہیں۔ خدا کی قسم! یہ بات میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے خود سُنی ہے۔

(٢٤٢٩١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ صُهَيْرَةَ بِنْتِ جَيْفَرٍ ، سَمِعَهُ مِنْهَا ، قَالَتْ : حَجَجْنَا ثُمَّ انْصَرَفْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَدَخَلْنَا عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ ، فَوَافَقْنَا عِنْدَهَا نِسْوَةً مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، فَقُلْنَ لَنَا : إِنْ شِئْتُنَّ سَأَلْنَا وَسَمِعْتُنَّ ، وَإِنْ شِئْتُنَّ اسْأَلْنَ وَسَمِعْنَا ، فَقُلْنَ : سَلْنَ ، فَسَأَلْنَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْمَرْأَةِ وَزَوْجِهَا ، وَمِنْ أَمْرِ الْمَحِيضِ ، وَسَأَلْنَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، فَقَالَتْ : أَكْثَرْتُنَّ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ عَلَيْنَا فِي نَبِيذِ الْجَرِّ ، حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ ، مَا عَلَى إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَطْبُخَ تَمْرَهَا ، ثُمَّ تَدْلُكَهُ ، ثُمَّ تُصَفِّيهِ فَتَجْعَلَهُ فِي سِقَائِهَا ، وَتُوكِئُ عَلَيْهِ ، فَإِذَا طَابَ شَرِبَتْ وَسَقَتْ زَوْجَهَا.

(احمد ۶/ ۳۳۷۔ ابویعلی ۷۱۱۷)

(۲۴۲۹۱) حضرت صُہیرہ بنت جیفر سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ ہم نے (ایک مرتبہ) حج ادا کیا پھر ہم مدینہ کی طرف واپس آئے اور ہم حضرت صفیہ بنت حیی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہاں پر ہمیں اتفاق سے اہل کوفہ کی کچھ خواتین مل گئیں۔ انہوں نے ہم سے کہا۔ اگر تم چاہتی ہو تو ہم سوال کرتی ہیں اور تم (چپ کر کے) سنو اور اگر تم چاہتی ہو تو تم سوال کرلو ہم سماعت کرلیں گی۔ ہم نے کہا: تم پوچھو۔ پس انہوں نے میاں، بیوی کے بہت سے امور کے بارے میں اور حائضہ کے بارے میں سوال کیا۔ اور انہوں نے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں سوال کیا۔ اس پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اہل عراق! تم نے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں ہم سے بکثرت سوالات کیئے ہیں جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو گھڑے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔ تم میں سے کسی پر کچھ نہیں ہے کہ وہ اپنی کھجور کو پکاتی ہے۔ پھر اس کو ملتی ہے، صاف کرتی ہے پھر اس کو مشکیزہ میں ڈالتی ہے اور اس پر کوئی ڈوری وغیرہ باندھ کر اس کا منہ بند کر دیتی ہے پس جب وہ مشروب لذت آمیز ہو جاتا ہے تو خود بھی پیتی ہو اور اپنے خاوند کو بھی پلاتی ہے؟۔

(٢٤٢٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ شُمَيْسَةَ أُمِّ سَلَمَةَ الْعَتَكِيَّةِ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ : لاَ تَشْرَبْنَ فِي رَاقُودٍ ، وَلاَ جَرَّةٍ ، وَلاَ قَرْعَةٍ.

(۲۴۲۹۲) حضرت شمیسہ ام سلمہ عتکیہ سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات سُنی کہ ہرگز تم بڑے

گہرے مٹکے، گھڑے اور کدو...... کے مصنوعی برتن...... میں نہ پینا۔

(٢٤٢٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا سَمِعَتْهَا تَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَنَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۲۹۳) حضرت کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سُنا: ''خبردار تم سبز رنگ کے گھڑے کی نبیذ سے بچو۔

(٢٤٢٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي الْهُذَيْلِ يَقُولُ : مَا فِي نَفْسِي مِنْ نَبِيذِ الْجَرِّ شَيْءٌ إِلاَّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَهَى عَنْهُ ، وَكَانَ إِمَامَ عَدْلٍ.

(۲۴۲۹۴) حضرت عبد الاعلیٰ بن کیسان سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی الہذیل کو کہتے سُنا کہ گھڑے کی نبیذ کے بارے میں میرے دل میں اس کے علاوہ کوئی بات نہیں ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اس سے منع کیا تھا اور وہ ایک عادل امام تھے۔

(٢٤٢٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَشْرَبْ نَبِيذَ الْجَرِّ.

(۲۴۲۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ تم گھڑے کی نبیذ نہ پیو۔

(٤) فِي السَّكَرِ مَا هُوَ ؟

کھجور کا غیر پختہ عرق کیا ہے؟

(٢٤٢٩٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : السَّكَرُ خَمْرٌ.

(۲۴۲۹۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں۔ کھجور کا غیر پختہ عرق خمر ہے۔ (یعنی اس کے حکم میں ہے)

(٢٤٢٩٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : السَّكَرُ خَمْرٌ.

(۲۴۲۹۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ کھجور کا غیر پختہ عرق خمر (کے حکم میں) ہے۔

(٢٤٢٩٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، وَأَبِي رَزِينٍ ، قَالُوا : السَّكَرُ خَمْرٌ.

(۲۴۲۹۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ، حضرت ابراہیم رحمہ اللہ، حضرت ابورزین (یہ سب حضرات) کہتے ہیں کہ کھجور کا غیر پختہ عرق خمر (کے حکم میں) ہے۔

(٢٤٢٩٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بنِ جَرِيرٍ، قَالَ: هِيَ الْخَمْرُ، وَهِيَ الأُمُّ مِنَ الْخَمْرِ.

(۲۴۲۹۹) حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ خمر ہے۔ (بلکہ) یہ خمر سے زیادہ دردناک ہے۔

(٢٤٣٠٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : هِيَ الْخَمْرُ.

(۲۴۳۰۰) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ خمر ہے۔

(٢٤٣٠١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ السَّكَرِ ؟ فَقَالَ : الْخَمْرُ لَيْسَ لَهَا كُنْيَةٌ.

(۲۴۳۰۱) حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے کھجور کے غیر پختہ عرق کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے جواباً اشارہ فرمایا: خمر کی کوئی کنیت نہیں ہے۔

(٢٤٣٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللهِ نَفَرٌ مِنَ الأَعْرَابِ يَسْأَلُونَهُ عَنِ السَّكَرِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

(۲۴۳۰۲) حضرت ابووائل سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے پاس دیہاتی لوگوں کی ایک جماعت آئی اور آپ رضی اللہ عنہ سے کھجور کے غیر پختہ عرق کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تم پر حرام کیں ہیں ان میں تمہارے لئے شفاء نہیں رکھی۔

(٢٤٣٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۴۳۰۳) حضرت مسروق، بھی حضرت عبداللہ سے ایسی بات نقل کرتے ہیں۔

(٢٤٣٠٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : اشْتَكَى رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ بَطْنَهُ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ بِكَ الصَّفَرَ ، فَنَعَتُوا لَهُ السَّكَرَ ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللهِ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

(۲۴۳۰۴) حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ قبیلہ کے ایک آدمی کو پیٹ کی شکایت ہوگئی۔ اس آدمی کو کہا گیا کہ تمہارے پیٹ میں کیڑے ہیں۔ اور حکیموں نے اس کے لیئے کھجور کا غیر پختہ عرق تجویز کیا۔ اس آدمی نے حضرت عبداللہ کی طرف ایک آدمی یہ مسئلہ دریافت کرنے کو بھیجا؟ تو حضرت عبداللہ نے جواب میں ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو تم پر حرام کیا ہے اس میں تمہاری شفاء نہیں رکھی۔

(٢٤٣٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، وَسُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : السَّكَرُ خَمْرٌ.

(۲۴۳۰۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ کھجور کا غیر پختہ عرق خمر ہے۔

(٢٤٣٠٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ تَمَّامٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : السَّكَرُ خَمْرٌ.

(۲۴۳۰۶) حضرت عامر رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ کھجور کا غیر پختہ عرق خمر ہے۔

(۵) فِي نَقِيعِ الزَّبِيبِ، وَنَبِيذِ الْعِنَبِ

کشمش بھگویا ہوا شراب اور انگور کی نبیذ

(۲٤٣٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : نَبِيذُ الْعِنَبِ خَمْرٌ.

(۲۴۳۰۷) حضرت ابووائل، حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: انگور کی نبیذ خمر (کے حکم میں) ہے۔

(٢٤٣٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ ؛ أَنَّ أَبَاهَا سُئِلَ عَنْ نَبِيذِ نَقِيعِ الزَّبِيبِ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۴۳۰۸) حضرت عبداللہ بن الولید سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ مجھے میمونہ بنت عبدالرحمٰن بن معقل نے بیان کیا کہ ان کے والد سے کشمش بھگوئے ہوئے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(٢٤٣٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ بُكَيْرٍ مَوْلًى لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لأَنْ أَكُونَ حِمَارًا يُسْتَقَى عَلَيَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَشْرَبَ نَبِيذَ زَبِيبٍ مُعَتَّقٍ.

(۲۴۳۰۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت بکیر، سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کشمش کی پرانی اور عمدہ نبیذ پینے سے زیادہ مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میں ایسا گدھا بنا دیا جاؤں جس پر پانی ڈھویا جاتا ہے۔

(٢٤٣١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَامِرٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّهُمْ كَرِهُوا نَبِيذَ الْعِنَبِ.

(۲۴۳۱۰) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ، حضرت عامر رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ (ان سب) کے بارے میں روایت ہے کہ یہ کشمش کی نبیذ کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٤٣١١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَرْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ نَقِيعِ الزَّبِيبِ ؟ فَقَالَ : الْخَمْرُ اجْتَنِبُوهَا.

(۲۴۳۱۱) حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے کشمش بھگوئے ہوئے شراب کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: خمر سے اجتناب کرو۔

(٢٤٣١٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لأَنْ أَكُونَ حِمَارًا يُسْتَقَى عَلَيَّ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَشْرَبَ نَبِيذَ زَبِيبٍ مُعَتَّقٍ.

(۲۴۳۱۲) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔ مجھے کشمش کی پرانی اور عمدہ نبیذ پینے سے زیادہ محبوب بات یہ ہے کہ میں ایسا گدھا بن جاؤں جس پر پانی ڈھویا جائے۔

(٢٤٣١٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : اشْرَبْ نَبِيذَ الزَّبِيبِ الْمُنْقَعِ ، مَا دَامَ حُلْوًا يَحْرُو اللِّسَانَ.

(۲۴۳۱۳) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ تم بھگوئے ہوئے کشمش کی نبیذ اس وقت تک پی لو جب تک وہ میٹھی ہو اور زبان کو اس کی تیزی محسوس ہو۔

(٢٤٣١٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ ، فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ ، وَالْغَدَ ، وَبَعْدَ الْغَدِ ، إِلَى أَنْ يُمْسِيَ الثَّالِثَةَ ، ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِ فَيُسْقَى ، أَوْ يُهْرَاقُ. (مسلم ۱۵۸۹۔ ابوداؤد ۳۷۰۶)

(۲۴۳۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کشمش بھگو دیئے جاتے تھے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی کو پہلے، دوسرے اور تیسرے دن کی شام تک پیتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے تھے تو وہ بقیہ پی لیا جاتا یا گرا دیا جاتا۔

(٢٤٣١٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ صَفْوَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَمْغَثُ لِعُثْمَانَ الزَّبِيبَ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً ، أَوْ أَمْغَثُهُ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً ، فَقَالَ لَهَا عُثْمَانُ : لَعَلَّكِ تَجْعَلِينَ فِيهِ زَهْوًا ؟ قَالَتْ : رُبَّمَا فَعَلْتُ ، قَالَ ، فَلاَ تَفْعَلِي.

(۲۴۳۱۵) حضرت عبدالواحد بن صفوان بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو سنا وہ اپنی والدہ سے بیان کرتے تھے کہ وہ کہتی ہیں۔ میں حضرت عثمان کے لئے صبح کے وقت کشمش مل دیتی تھی۔ جس کو وہ شام کے وقت پیتے تھے اور (اسی طرح) میں آپ کے لئے شام کو کشمش مَل دیتی تھی جس کو آپ رضی اللہ عنہ صبح کے وقت پیتے تھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (ایک دن) ان (خاتون صفیہ) سے کہا۔ شاید کہ آپ اس میں کھجوریں بھی ڈالتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ کبھی کبھی یہ کرتی ہوں تو حضرت عثمان نے فرمایا: یہ کام نہ کرو۔

(٢٤٣١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ يُنْبَذُ لِعَلِيٍّ زَبِيبٌ فِي جَرَّةٍ بَيْضَاءَ ، فَيَشْرَبُهُ.

(۲۴۳۱۶) حضرت موسیٰ بن طریف، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ایک سفید گھڑے میں کشمش کی نبیذ تیار کی جاتی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ اس کو نوش فرماتے تھے۔

(٢٤٣١٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ : إِنِّي أَنْبِذُ نَبِيذَ زَبِيبٍ ، فَيَجِيءُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِنَا فَيَقْذِفُونَ فِيهِ التَّمْرَ ، فَيُفْسِدُونَهُ عَلَيَّ ، فَكَيْفَ تَرَى ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۳۱۷) حضرت عبدالملک بن رافع سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ میں کشمش کی نبیذ بناتا تا

ہوں لیکن میرے دوستوں میں سے کچھ لوگ آتے ہیں اور اس میں تمر (کھجوریں) پھینک دیتے ہیں اور میری نبیذ کو خراب کر دیتے ہیں۔ اب (اس بارے میں) آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

(٢٤٣١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي نَبِيذِ الْعِنَبِ ، قَالَ : كَانَ أَعْلاَهُ حَرَامًا ، وَأَسْفَلُهُ حَرَامًا.

(۲۴۳۱۸) حضرت عکرمہ سے انگور کی نبیذ کے بارے میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے اُوپر کا حصہ بھی حرام ہے اور اس کے نیچے کا حصہ بھی حرام ہے۔

(٢٤٣١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِنَبِيذِ الْعَصِيرِ.

(۲۴۳۱۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عرق کی نبیذ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٣٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُلاَمِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سُلَيْكِ بْنِ مِسْحَلٍ ، قَالَ : خَرَجَ عُمَرُ حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا ، فَنَزَلَ عَلَى مَاءٍ فَدَعَا بِسُفْرَةٍ ، فَأَكَلَ وَأَكَلَ الْقَوْمُ ، ثُمَّ دَعَا بِشَرَابٍ ، فَأُتِيَ بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيذٍ ، فَقَالَ : ادْفَعْهُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، فَلَمَّا شَمَّهُ رَدَّهُ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، فَلَمَّا شَمَّهُ رَدَّهُ ، قَالَ : فَهَاتِهِ فَذَاقَهُ ، فَقَالَ : يَا عَجْلاَنُ ، يَعْنِي غُلاَمَهُ ، مَا هَذَا ؟ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، جَعَلْتُ زَبِيبًا فِي سِقَاءٍ ، ثُمَّ عَلَّقْتهُ بِبَطْنِ الرَّاحِلَةِ وَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ ، قَالَ : ائْتِ بِشَاهِدَيْنِ عَلَى مَا تَقُولُ ، فَجَاءَ بِشَاهِدَيْنِ ، فَشَهِدَا ، فَقَالَ : أَيْ بُنَيَّ ، اغْسِلْ سِقَاءَكَ يَلِنْ لَنَا شَرَابُهُ ، فَإِنَّ السِّقَاءَ يَغْتَلِمُ.

(۲۴۳۲۰) حضرت سلیک بن مسحل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے نکلے تو وہ ایک کنویں کے پاس اُترے اور انہوں نے اپنا توشہ سفر منگوایا اور اس کو آپ رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا اور باقی لوگوں نے بھی کھایا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس نبیذ کا ایک پیالہ لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نبیذ والا پیالہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو دے دو۔ پس جب حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس کو سونگھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ پیالہ واپس کر دیا۔ پھر وہ پیالہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیا تو انہوں نے بھی اس کو سونگھا اور واپس کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ادھر لاؤ۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس پیالہ کو چکھا اور پھر فرمایا: اے عجلان! (یعنی اپنے غلام سے خطاب کیا۔) یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ اے امیر المؤمنین! میں نے مشکیزہ میں کشمش ڈالا پھر میں نے اس کو کجاوہ کے اندر لٹکا دیا اور میں نے اس پر پانی بہایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو بات تم کہہ رہے ہو۔ اس پر تم دو گواہ لاؤ۔ چنانچہ وہ دو گواہ لے آیا اور انہوں نے گواہی دی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اپنے مشکیزہ کو دھوؤ۔

(٢٤٣٢١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : نَعْمِدُ إِلَى الزَّبِيبِ فَنَغْسِلُهُ مِنْ غُبَارِهِ ، ثُمَّ نَجْعَلُهُ فِي دَنٍّ ، أَوْ فِي خَابِيَةٍ ، فَنَدَعُهُ فِي الشِّتَاءِ شَهْرَيْنِ ، وَفِي الصَّيْفِ

أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ :تِلْكَ الْخَمْرُ اجْتَنِبُوهَا.

(۲۴۳۲۱) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ کسی آدمی نے ان سے پوچھا۔ اور کہا: ہم لوگ کشمش کا قصد کرتے ہیں پس ہم اس کا گرد و غبار دھو ڈالتے ہیں پھر ہم اس کو ایک بڑے مٹکے میں یا بڑے مرتبان میں ڈال دیتے ہیں اور پھر ہم اس کو سردیوں میں دو مہینے اور گرمیوں میں اس سے کم مدت یونہی چھوڑ دیتے ہیں؟ تو اس پر حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے کہا: یہی تو شراب (خمر) ہے تم اس سے اجتناب کرو۔

(٦) فِي شُرْبِ الْعَصِيرِ ، مَنْ كَرِهَهُ إِذَا غَلاَ

عصری (کسی شئی کا شیرہ، عرق وغیرہ) پینے کے بیان میں جو لوگ اس کو ناپسند کرتے ہیں جب کہ یہ جوش مارنے لگے

(٢٤٣٢٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قتادة ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (ح) وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :لاَ بَأْسَ بِشُرْبِ الْعَصِيرِ مَا لَمْ يَغْلِ . قَالَ سَعِيدٌ :إِذَا غَلاَ ، فَهُوَ خَمْرٌ اجْتَنِبْهُ ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : إِذَا غَلاَ فَدَعْهُ.

(۲۴۳۲۲) حضرت حماد اور حضرت ابراہیم دونوں سے روایت ہے۔ وہ دونوں کہتے ہیں کہ عصیر جب تک جوش نہ مارے اس کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے، حضرت سعید کہتے ہیں۔ جب وہ جوش مارنے لگے تو پھر وہ خمر ہے۔ اور تم اس سے اجتناب کرو۔ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ جب وہ عصیر جوش مارنے لگے تو پھر تم اس کو چھوڑ دو۔

(٢٤٣٢٣) حَدَّثَنَا جَرِير ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا غَلاَ فَلا تَشْرَبْهُ.

(۲۴۳۲۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں جب عصیر جوش مارنے لگے تو پھر تم اس کو نہ پیو۔

(٢٤٣٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالْعَصِيرِ بَأْسًا مَا لَمْ يُزْبِدْ ، فَإِذَا أَزْبَدَ نَهَى عَنْهُ ، وَقَالَ :إِنَّمَا يُزْبِدُ الْخَمْرُ.

(۲۴۳۲۴) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے۔ کہ وہ عصیر (پینے) میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتے تھے۔ جب تک کہ اس پر جھاگ نہ آ جائے۔ پس جب اس پر جھاگ آ جائے تو پھر وہ اس سے منع کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے جھاگ تو خمر پر آتی ہے۔

(٢٤٣٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدًا عَنِ الْعَصِيرِ ؟ فَقَالَ :اشْرَبْهُ مِنْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.

(۲۴۳۲۵) حضرت خصیف سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے عصیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک دن رات کے اندر اندر اس کو پی لو۔

(٢٤٣٢٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا لَمْ يَهْدِرْ.

(۲۴۳۲۶) حضرت عکرمہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ عصیر پی لو جب تک کہ وہ جوش نہ مارے۔

(٢٤٣٢٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ أَيْمَنَ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الْعَصِيرِ ؟ فَقَالَ :اشْرَبْهُ مَا دَامَ طَرِيًّا.

(۲۴۳۲۷) حضرت ایمن ابی ثابت سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران اُن کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے عصیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک وہ تازہ ہو اس کو پی لو۔

(٢٤٣٢٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِشُرْبِ الْعَصِيرِ مَا لَمْ يَغْلِ ثَلاَثًا.

(۲۴۳۲۸) حضرت شعبی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جب تک عصیر تین مرتبہ جوش نہ مارے تو تب تک اس کے پینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٣٢٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :اشْرَبْهُ ثَلاَثًا ، مَا لَمْ يَغْلِ.

(۲۴۳۲۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ تم عصیر کو پی لو جب تک کہ وہ تین مرتبہ جوش نہ مارے۔

(٢٤٣٣٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِذٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْعَصِيرِ ؟ فَقَالَ :اشْرَبْهُ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ.

(۲۴۳۳۰) حضرت ہشام بن عائذ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے عصیر کے مارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تک اس میں تغیر نہ آئے تب تک تم اس کو پی لو۔

(٢٤٣٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِشُرْبِهِ وَبَيْعِهِ مَا لَمْ يَغْلِ.

(۲۴۳۳۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ جب تک یہ جوش نہ مارے تب تک اس کے پینے اور بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٣٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَأَبِي جَعْفَرٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالُوا :اشْرَبِ الْعَصِيرَ ابْنَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.

(۲۴۳۳۲) حضرت عامر، حضرت ابوجعفر، اور حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ (یہ سب حضرات) کہتے ہیں ایک دن رات کا عصیر ہو تو اس کو پی لو۔

(٢٤٣٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :اشْرَبِ الْعَصِيرَ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ.

(۲۴۳۳۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تک عصیر متغیر نہ ہو جائے۔ تب تک تم عصیر پی لو۔

(٢٤٣٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعَصِيرِ ؟ قَالَ : اشْرَبْهُ مَا لَمْ يَأْخُذْهُ شَيْطَانُهُ ، قِيلَ : وَفِي كَمْ يَأْخُذُهُ شَيْطَانُهُ ؟ قَالَ : فِي ثَلاَثٍ.

(۲۴۳۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے عصیر کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تم اس کو پی لو جب تک کہ اس کو اس کا شیطان نہ پکڑ لے۔ پوچھا گیا کہ کتنے دن میں اس کو اس کا شیطان پکڑ لیتا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین دن میں۔

(٢٤٣٣٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنْ عَصِيرِ الْعِنَبِ ؟ فَقَالَ : عَصِيرُ يَوْمِهِ فِي مَعْصَرَتِهِ ، قَالَ : اشْرَبْهُ فِي يَوْمِهِ ، فَإِنِّي أَكْرَهُ إِذَا حُوِّلَ فِي إِنَاءٍ ، أَوْ وِعَاءٍ ، وَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِسُلاَفَةِ الْعِنَبِ ، فَإِنَّهَا أَطْيَبُهُ ، فَاشْرَبْهُ.

(۲۴۳۳۵) حضرت بشیر بن عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے انگور کے عصیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اسی دن کا عصیر ہو اور جس برتن میں بنایا گیا ہو اسی میں ہو۔ فرمایا: اس کو اسی دن پی لو۔ جب یہ عصیر کسی دوسرے برتن وغیرہ میں منتقل کیا جائے تو پھر میں اس کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ اور یہ بھی فرمایا۔ تم شروع شروع کے انگور استعمال کرو کیونکہ یہ زیادہ لذیذ ہوتے ہیں۔ پس اس کو پی لو۔

(٧) فِي الرُّخْصَةِ فِي النَّبِيذِ ، وَمَنْ شَرِبَهُ

نبیذ میں رخصت اور اس کو پینے والوں کا ذکر

(٢٤٣٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقَى ، فَقَالَ رَجُلٌ : أَلاَ نَسْقِيكَ نَبِيذًا ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَشْتَدُّ ، فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا

(مسلم ۹۴۔ ابو داؤد ۳۷۲۷)

(۲۴۳۳۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا تو ایک آدمی نے کہا۔ کیا ہم آپ کو نبیذ نہ پلائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیوں نہیں'' راوی کہتے ہیں۔ پس وہ آدمی دوڑتا ہوا نکلا پھر وہ ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا جس میں نبیذ تھا۔ تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس کو ڈھانپا کیوں نہیں اگر چہ اس پر چوڑائی میں ایک لکڑی ہی رکھ دی جاتی۔''

(٢٤٣٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّقَايَةَ ، فَقَالَ : اسْقُونِي مِنْ هَذَا ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : أَلاَ نَسْقِيكَ مِمَّا نَصْنَعُ فِي

الْبُيُوتِ؟ قَالَ :لاَ ، وَلَكِنَ اسْقُونِي مِمَّا يَشْرَبُ النَّاسُ ، قَالَ :فَأُتِيَ بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيذٍ فَذَاقَهُ فَقَطَّبَ ، ثُمَّ قَالَ : هَلُمُّوا مَاءً ، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :زِدْ فِيهِ ، مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، ثُمَّ قَالَ :إِذَا أَصَابَكُمْ هَذَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا.

(دار قطنی ۸۱)

(۲۴۳۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سقایہ پر (حاجیوں کو پانی پلانے کی جگہ پر) تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے اس میں سے پانی پلاؤ" حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ہم گھروں میں جو مشروب بناتے ہیں۔ آپ کو اس میں سے نہ پلائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نہیں۔ بلکہ مجھے اُسی میں سے پلاؤ جس سے عام لوگ پیتے ہیں۔" راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ نبیذ کا لایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چکھا! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں آمیزش کی پھر فرمایا: "پانی لاؤ۔" پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی اس نبیذ پر ڈال دیا پھر فرمایا: "اس میں اضافہ کرو" دو یا تین مرتبہ یہ فرمایا: پھر اس کے بعد ارشاد فرمایا: "جب تمہیں یہ چیز ملے تو تم اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔"

(٢٤٣٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قُرَّةَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ فِيهِ شَرَابٌ ، فَقَرَّبَهُ ثُمَّ رَدَّهُ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ جُلَسَائِهِ :حَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :فَقَالَ :رُدُّوهُ ، فَرَدُّوهُ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ شَرِبَ ، فَقَالَ :انْظُرُوا هَذِهِ الأَشْرِبَةَ ، إِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ فَاقْطَعُوا مُتُونَهَا بِالْمَاءِ . (نسائی ۵۲۰۵۔ بیهقی ۳۰۵)

(۲۴۳۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں کوئی مشروب تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیالہ کو اپنے قریب کیا اور پھر وہ پیالہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس کر دیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض ہم نشینوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ حرام ہے؟ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ پیالہ واپس لاؤ۔" چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے وہ پیالہ واپس کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وہ پانی اس پیالہ میں ڈال دیا پھر اس کو نوش فرمایا اور ارشاد فرمایا: "ان مشروبات کو دیکھو۔ جب یہ حد کو تمہارے اوپر تجاوز کر جائیں (یعنی نشہ آور ہو جائیں) تو تم ان کی شدت کو پانی سے توڑ ڈالو۔"

(٢٤٣٣٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطِشَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ، فَاسْتَسْقَى فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ مِنَ السِّقَايَةِ ، فَشَمَّهُ فَقَطَّبَ، فَقَالَ: عَلَيَّ بِذَنُوبٍ مِن زَمْزَمَ، فَصَبَّ عَلَيْهِ وَشَرِبَ، فَقَالَ رَجُلٌ: حَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: لاَ.

(نسائی ۵۲۱۲۔ بیهقی ۳۰۴)

(۲۴۳۳۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے گرد بیت اللہ کا طواف فرما رہے تھے کہ اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب کیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سقایہ سے نبیذ لائی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس کو سونگھا اور پھر اس میں آمیزش کی اور فرمایا: ''میرے پاس زم زم کا ایک ڈول لاؤ'' چنانچہ آپ ﷺ نے اس میں وہ زم زم ملایا اور اس کو نوش فرمایا۔ اس پر ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ حرام ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نہیں۔''

(٢٤٣٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ ، فَإِذَا لَمْ يَكُنْ سِقَاءٌ ، نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ . قَالَ أَشْعَثُ :وَالتَّوْرُ مِنْ لِحَاءِ الشَّجَرِ.

(مسلم ۱۵۸۴۔ ابو داؤد ۳۶۹۵)

(۲۴۳۴۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے لئے ایک مشکیزہ میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ اور جب مشکیزہ نہیں ہوتا تھا تو آپ ﷺ کے لئے پانی پینے والے برتن میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ اشعث کہتے ہیں۔ تَوْر، درخت کی چھال سے تیار ہوتا ہے۔

(٢٤٣٤١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيذِ ؟ فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ لَنَا لُغَةً غَيْرَ لُغَتِكُمْ ، فَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ ، وَهِيَ الْجَرَّةُ ، وَنَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَهِيَ الْقَرْعَةُ ، وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهِيَ الْمُقَيَّرُ ، وَعَنِ النَّقِيرِ ، وَهِيَ النَّخْلَةُ ، وَأَمَرَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الأَسْقِيَةِ. (مسلم ۱۵۸۳۔ ترمذی ۱۸۶۸)

(۲۴۳۴۱) حضرت زاذان سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ اور میں نے ان سے کہا۔ ہماری لغت، تمہاری لغت سے جُدا ہے۔ پس آپ اس کو ہماری زبان میں بیان فرمائیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ نے حنتمہ سے منع فرمایا ہے اور یہ ایک طرح کا گھڑا ہے۔ اور آپ ﷺ نے دُباء سے منع فرمایا ہے اور وہ کدو کا ایک (مصنوعی) برتن ہے۔ اور آپ ﷺ نے مزفت سے منع فرمایا ہے اور یہ تارکول مارا ہوا برتن ہے۔ اور آپ ﷺ نے نقیر سے منع فرمایا ہے۔ اور یہ درخت کی موٹی شاخ سے تیار کردہ برتن ہے۔ اور آپ ﷺ نے حکم دیا کہ مشکیزوں میں نبیذ بنائی جائے۔

(٢٤٣٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أُمَيْنَةَ ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ :أَتَعْجِزُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَتَّخِذَ مِنْ مَسْكِ أُضْحِيَّتِهَا سِقَاءً فِي كُلِّ عَامٍ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى ، أَوْ مَنَعَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَأَشْيَاءَ نَسِيَهَا التَّيْمِيُّ.

(۲۴۳۴۲) حضرت اُمینہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سُنا کہ کیا تم میں سے ایک اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ہر سال اپنی قربانی کی کھال سے ایک مشکیزہ بنالے۔ کیونکہ جناب نبی کریم ﷺ نے گھڑے اور مزفت (برتن) کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔ کچھ اور چیزوں کا بھی ذکر کیا جن کو (اُمینہ کے شاگرد) تیمی بھول گئے۔

(٢٤٣٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ رَجُلٍ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيذِ ؟

فَقَالَ :اشْرَبْ ، فَإِذَا رَهِبْتَ أَنْ تَسْكَرَ فَدَعْهُ.

(۲۴۳۴۳) حضرت سماک رحمہ اللہ، ایک آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: پیو، لیکن جب تمہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ تم نشہ میں مبتلا ہو جاؤ گے تو پھر اس کو چھوڑ دو۔

(٢٤٣٤٤) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ نَبِيذِ السِّقَاءِ الَّذِي يُوكَى وَيُعَلَّقُ ؟ فَقَالَ :لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۲۴۳۴۴) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد رحمہ اللہ سے اس مشکیزہ کی نبیذ کے بارے میں سوال کیا جس کو باندھ دیا گیا ہو اور لٹکا دیا گیا ہو؟ تو محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے اس کے بارے میں کوئی حرج معلوم نہیں ہے۔

(٢٤٣٤٥) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَرْمَلَةَ الْعَبْدِيُّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ أَخِي أَبِي نَضْرَةَ ؛ أَنَّهُ سَأَلَ الْحَسَنَ عَنِ الْجُفِّ ؟ فَقَالَ :وَمَا الْجُفُّ ؟ قَالَ :سِقَاءٌ عَلَى ثَلاَثِ قَوَائِمَ ، يُوكَى مِنْ أَعْلاَهُ وَمِنْ أَسْفَلِهِ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۳۴۵) حضرت ولید بن عمرو بن اخی ابونضرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے جُفّ کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت حسن نے پوچھا: جُفّ کیا ہے؟ سائل نے بتایا کہ وہ تین پائے پر مبنی ایک مشکیزہ ہوتا ہے۔ جس کو اوپر اور نیچے سے باندہ دیا جاتا ہے۔ تو حضرت حسن رحمہ اللہ سے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٣٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:إِنَّا نَشْرَبُ هَذَا الشَّرَابَ الشَّدِيدَ ، لِنَقْطَعَ بِهِ لُحُومَ الإِبِلِ فِي بُطُونِنَا أَنْ يُؤْذِيَنَا ، فَمَنْ رَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ شَيْءٌ ، فَلْيَمْزُجْهُ بِالْمَاءِ .

(۲۴۳۴۶) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ ہم یہ سخت مشروب (اس لئے) پیتے ہیں کہ اس کے ذریعہ سے ہم اپنے پیٹوں میں موجود اونٹ کے گوشت کو ہضم کر سکیں تا کہ وہ ہم کو اذیت نہ دے۔ پس جس شخص کو اس کے پینے میں شک وشبہ ہو تو وہ اس میں پانی کی آمیزش کر لے۔

(٢٤٣٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ ، قَالَ :قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ ، فَدَعَا بِعُسٍّ مِنْ نَبِيذٍ قَدْ كَادَ يَصِيرُ خَلاًّ ، فَقَالَ :اشْرَبْ ، فَأَخَذْتُهُ فَشَرِبْتُهُ ، فَمَا كِدْتُ أَنْ أُسِيغَهُ ، ثُمَّ أَخَذَهُ فَشَرِبَهُ ، ثُمَّ قَالَ :يَا عُتْبَةُ ، إِنَّا نَشْرَبُ هَذَا النَّبِيذَ الشَّدِيدَ لِنَقْطَعَ بِهِ لُحُومَ الإِبِلِ فِي بُطُونِنَا أَنْ يُؤْذِيَنَا.

(۲۴۳۴۷) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے عتبہ بن فرقد نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا جس میں نبیذ تھی۔ جو کہ سرکہ بننے کے قریب تھی۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تم اس کو پیو۔ میں نے وہ پیالہ پکڑا اور اس کو پیا۔ لیکن وہ مجھے حلق سے بآسانی نہیں اُتر رہی تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ پیالہ پکڑا اور اس کو نوش فرمایا اور پھر کہا۔ اے عتبہ! ہم یہ سخت قسم کی نبیذ اس لیئے پیتے ہیں تا کہ اس کے ذریعہ سے ہم اپنے

پیٹوں میں موجود اونٹوں کے گوشت کو کاٹ دیں (یعنی ہضم کریں) تاکہ وہ ہمیں تکلیف نہ دے۔

(٢٤٣٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِنَبِيذِ زَبِيبٍ مِنْ نَبِيذِ زَبِيبِ الطَّائِفِ ، قَالَ : فَلَمَّا ذَاقَهُ قَطَّبَ فَقَالَ : إِنَّ لِنَبِيذِ زَبِيبِ الطَّائِفِ لَعُرَامًا ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ فَشَرِبَ ، وَقَالَ : إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْكُمْ فَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ وَاشْرَبُوا.

(۲۴۳۴۸) حضرت ہمام سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مقام طائف کی کشمش کی نبیذ لائی گئی۔ راوی کہتے ہیں: پس جب آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں آمیزش کرنا چاہی اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً طائف کی کشمش کی نبیذ سخت ہوتی ہے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور اس میں انڈیل دیا پھر اس کو نوش فرمایا۔ اور کہا: جب تم میں سے کسی کو نبیذ سخت لگے تو تم اس میں پانی ڈال لو اور اس کو پی لو۔

(٢٤٣٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ قَوْمًا مِنْ ثَقِيفٍ لَقُوا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْ مَكَّةَ ، فَدَعَاهُمْ بِأَنْبِذَتِهِمْ ، فَأَتَوْهُ بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيذٍ فَقَرَّبَهُ مِنْ فِيهِ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، فَقَالَ : اكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ .

(۲۴۳۴۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ثقیف کے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس وقت ملے جبکہ وہ مکہ کے قریب تھے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ان کی نبیذ سمیت بلایا۔ پس وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور ایک پیالہ نبیذ کا ساتھ لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے منہ کے قریب کیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور اس میں دو یا تین مرتبہ پانی ملایا۔ پھر فرمایا: اس کو پانی سے توڑ ڈالو۔

(٢٤٣٥٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنِّي رَجُلٌ مِعْجَارُ الْبُطْنِ ، أَوْ مِسْعَارُ الْبُطْنِ ، فَأَشْرَبُ هَذَا السَّوِيقَ فَلاَ يُلاَئِمُنِي ، وَأَشْرَبُ هَذَا اللَّبَنَ فَلاَ يُلاَئِمُنِي ، وَأَشْرَبُ هَذَا النَّبِيذَ الشَّدِيدَ فَيُسَهِّلُ بَطْنِي.

(۲۴۳۵۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایسا آدمی ہوں جس کا پیٹ سخت رہتا ہے۔ پس میں یہ ستو پیتا ہوں تو یہ مجھے موافق نہیں آتے اور میں یہ دودھ پیتا ہوں تو یہ بھی مجھے موافق نہیں آتا۔ اور میں یہ سخت نبیذ پیتا ہوں تو یہ میرے پیٹ کو پتلا کر دیتی ہے۔

(٢٤٣٥١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَشْرَبُ النَّبِيذَ مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّامِ ، فِي الْحِبَابِ الْعِظَامِ.

(۲۴۳۵۱) حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں ملک شام میں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ بڑے بڑے مٹکوں میں نبیذ پیا کرتا تھا۔

(٢٤٣٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنِ الشَّمَّاسِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا يَزَالُ الْقَوْمُ وَإِنَّ شَرَابَهُمْ لَحَلاَلٌ ، حَتَّى يَصِيرَ عَلَيْهِمْ حَرَامًا.

(۲۴۳۵۲) حضرت شماس سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کا قول ہے۔ جب تک لوگوں کا مشروب حلال ہوگا تب تک لوگ دین پر قائم رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان کے مشروبات حرام ہو جائیں۔

(٢٤٣٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ أَتَاهُ الطَّبِيبُ ، فَقَالَ :أَيُّ الشَّرَابِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ :النَّبِيذُ.

(۲۴۳۵۳) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس طبیب آیا تو اس نے پوچھا۔ آپ کو کون سا مشروب سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبیذ۔

(٢٤٣٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَشْرَبُ نَبِيذَ الْخَوَابِي.

(۲۴۳۵۴) حضرت ابو حصین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے زر بن حبیش کو مٹکوں کی نبیذ پیتے دیکھا ہے۔

(٢٤٣٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْت أَنْبِذُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكُنْت آخُذُ الْقَبْضَةَ مِنَ الزَّبِيبِ فَأُلْقِيهَا فِيهِ.

(۲۴۳۵۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ بنایا کرتی تھی اور میں ایک مٹھی کشمش کی پکڑ کر اس میں ڈال دیتی تھی۔

(٢٤٣٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، قَالَ :قَالَ عَامِرٌ :اشْرَبُوا نَبِيذَ الْعُرْسِ ، وَلاَ تَسْكَرُوا مِنْهُ.

(۲۴۳۵۶) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا قول ہے، ولیمہ کی نبیذ پیو لیکن اس سے نشہ میں نہ آؤ۔

(٢٤٣٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :أَشْهَدُ عَلَى الْبَدْرِيِّينَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْرَبُونَ نَبِيذَ الْعُرْسِ.

(۲۴۳۵۷) حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اہل بدر صحابہ رضی اللہ عنہم پر گواہی دے کر کہتا ہوں کہ وہ ولیمہ کی نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :يَكْفِينِي كُلَّ يَوْمٍ شَرْبَةٌ مِنْ مَاءٍ ، أَوْ شَرْبَةٌ مِنْ نَبِيذٍ ، أَوْ شَرْبَةٌ مِنْ لَبَنٍ ، وَفِي الْجُمُعَةِ قَفِيزٌ مِنْ قَمْحٍ.

(۲۴۳۵۸) حضرت ابوذر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے ہر روز ایک مرتبہ پانی پینا اور ایک مرتبہ نبیذ پینا اور ایک مرتبہ دودھ پینا کفایت کر دیتا ہے اور جمعہ کو ایک قفیز گیہوں۔

(٢٤٣٥٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيذِ الشَّدِيدِ ؟

فَقَالَ :جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا بِمَكَّةَ ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ ، فَوَجَدَ مِنْهُ رِيحًا شَدِيدَةً ، فَقَالَ :مَا هَذَا الَّذِى شَرِبْتَ ؟ فَقَالَ :نَبِيذٌ ، فَقَالَ :جِئْنِى مِنْهُ ، قَالَ :فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ وَشَرِبَ ، ثُمَّ قَالَ :إِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ أَسْقِيَتُكُمْ فَاكْسِرُوهَا بِالْمَاءِ .

(۲۴۳۵۹) حضرت عبد الملک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سخت نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک طرح کی سخت بُو محسوس کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ ''یہ تم نے کیا پیا ہے؟'' اس آدمی نے جواب دیا۔ نبیذ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ میرے پاس لاؤ۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس میں ڈال دیا اور اس کو نوش فرما لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہارے مشکیزے تم پر حد کو تجاوز کر جائیں تو تم ان کو پانی سے توڑ ڈالو۔''

(۲۴۳۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ ، قَالَ :صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ أَصْحَابَ عَبْدِاللهِ؛ عَمْرَو بْنَ شُرَحْبِيلَ، وَعَبْدَ الله بْنَ ذِنْبٍ، وَعُمَارَةَ، وَمُرَّةَ الْهَمْدَانِىَّ، وَعَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ فَسَقَيْتُهُمُ النَّبِيذَ وَالطِّلاَ فَشَرِبُوا ، فَقَالَ الأَعْمَشُ :قُلْتُ لَهُ : كَانُوا يَرَوْنَ الْخَوَابِى ؟ قَالَ :نَعَمْ ، كَانُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهَا وَهُمْ يَسْتَقُونَ مِنْهَا.

(۲۴۳۶۰) حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک (مرتبہ) کھانا تیار کیا اور حضرت عبد اللہ کے ساتھیوں......یعنی عمرو بن شرحبیل، عبد اللہ بن ذئب، عمارہ، مرہ ہمدانی اور عمر بن میمون......کو دعوت دی اور میں نے ان کو نبیذ اور طلاء پلایا اور انہوں نے پیا۔ حضرت اعمش کہتے ہیں۔ میں نے ان (ابو اسحٰق) سے کہا۔ وہ لوگ مرتبانوں کو دیکھ رہے تھے؟ حضرت ابو اسحٰق نے کہا۔ ہاں۔ وہ مرتبانوں کو دیکھ رہے تھے اور انہی سے ان کو پلایا جا رہا تھا۔

(۲۴۳۶۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ النَّبِيذَ ، يُنْبَذُ لَهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً.

(۲۴۳۶۱) حضرت جعفر، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ نبیذ پیتے تھے۔ (اس طرح کہ) اُن کے لئے صبح کو نبیذ بنائی جاتی جس کو وہ شام کے وقت پی لیتے۔

(۲۴۳۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِى حَيَّانَ، عَنْ يُوسُفَ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يُدْعَى إِلَى الْعُرُسِ، فَيَشْرَبُ مِنْ نَبِيذِهِمْ.

(۲۴۳۶۲) حضرت یوسف سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن کو ولیموں میں بلایا جاتا تھا اور وہ ان کی نبیذ کو پیتے تھے۔

(۲۴۳۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَعْرَسْتُ فَدَعَوْتُ أَصْحَابَ عَلِىٍّ ، وَأَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ ، مِنْ أَصْحَابِ عَلِىٍّ ؛ عُمَارَةُ بْنُ عَبْدٍ ، وَهُبَيْرَةُ بْنُ يَرِيمَ ، وَالْحَارِثُ الأَعْوَرُ ، وَمِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ؛ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ ، وَعَبْدُ الله بْنُ ذِنْبٍ ، فَنَبَذْت لَهُمْ فِى

الْخَوَابِي ، فَكَانُوا يَشْرَبُونَ مِنْهَا ، فَقُلْتُ :وَهُمْ يَرَوْنَهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، يَنْظُرُونَ إِلَيْهَا.

(۲۴۳۶۳) حضرت ابو اسحٰق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ولیمہ کیا تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ کے ساتھیوں کو بلایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے عمارہ بن عبد، ہبیرہ بن یریم، اور حارث بن اعور کو بلایا اور حضرت عبد اللہ کے ساتھیوں میں سے علقمہ بن قیس، عبد الرحمٰن بن یزید، اور عبد اللہ بن ذئب کو بلایا، پس میں نے ان کے لئے مٹکوں میں نبیذ تیار کی پس وہ ان مٹکوں میں سے پیتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے کہا۔ وہ مٹکوں کو دیکھ رہے تھے؟۔ ابو اسحٰق نے کہا۔ ہاں۔ وہ مٹکوں کو دیکھ رہے تھے۔

(۲٤٣٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :النَّبِيذُ حَلاَلٌ.

(۲۴۳۶۴) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ نبیذ حلال ہے۔

(٢٤٣٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سُفْيَانَ الْعَطَّارِ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ مَاهَانَ الْحَنَفِيَّ ، فَقَالَ :يَا أَبَا سَالِمٍ ، مَا تَقُولُ فِي النَّبِيذِ ؟ فَقَالَ :أَقُولُ فِي النَّبِيذِ :إِنَّ مَنْ حَرَّمَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ ، كَمَنْ أَحَلَّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ.

(۲۴۳۶۵) حضرت سفیان عطار سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ماہان حنفی سے سوال کیا اور کہا۔ اے ابو سالم! آپ نبیذ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا۔ میں نبیذ کے بارے میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام کہے وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال کہنے والا ہے۔

(٢٤٣٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ :انْتَهَى قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الأَشْرِبَةِ إِلَى أَنْ قَالَ :لاَ تَشْرَبُوا مَا يُسَفِّهُ أَحْلاَمَكُمْ ، وَمَا يُذْهِبُ أَمْوَالَكُمْ.

(۲۴۳۶۶) حضرت ابو العلاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مشروبات میں یہاں تک پہنچا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو چیز تمہاری عقلوں کو خراب کردے اور تمہارے اموال کو ختم کردے اس کو نہ پیو۔''

(٢٤٣٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَنْبِذُ إِلاَّ فِي سِقَاءٍ مُوكًى.

(۲۴۳۶۷) حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ صرف منہ باندھے ہوئے مشکیزہ سے نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٦٨) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عُجَيبَةَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَمِّهِ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ ، عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ :جَلَسْنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالَ :مَا لَكُمْ قَدِ اصْفَرَّتْ أَلْوَانُكُمْ ، وَعَظُمَتْ بُطُونُكُمْ ، وَظَهَرَتْ عُرُوقُكُمْ ؟ قَالَ :قَالُوا :أَتَاكَ سَيِّدُنَا فَسَأَلَكَ عَنْ شَرَابٍ كَانَ لَنَا مُوَافِقًا فَنَهَيْتَهُ عَنْهُ ، وَكُنَّا بِأَرْضٍ مُحِمَّةٍ ، قَالَ :فَاشْرَبُوا مَا طَابَ لَكُمْ. (طبرانی ۸۲۵۶)

(۲۴۳۶۸) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران عبد القیس کا وفد حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) پوچھا۔ ''تمہیں کیا ہوا ہے کہ تمہارے رنگ زرد پڑے

ہوئے ہیں اور تمہارے پیٹ بڑھے ہوئے ہیں اور تمہاری رگیں نکلی ہوئی ہیں؟'' راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے جواب دیا۔ ہمارا سردار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور اس نے آپ سے اس مشروب کے بارے میں پوچھا تھا جو ہمارے موافق ہے تو آپ ﷺ نے اس کو اس سے منع کر دیا تھا۔ اور ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں بخار کی وبا بہت عام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مشروب تمہیں موافق آئے تم وہی پی لو۔''

(٢٤٣٦٩) حَدَّثَنَا جَرِير ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ خَيرَ فِي النَّبِيذِ إِذَا كَانَ حُلوًا.

(۲۴۳۶۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب نبیذ میٹھی ہو تو اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

(٢٤٣٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : دَعَانَا رَجُلٌ إِلَى طَعَامٍ فَأَكَلْنَا ، ثُمَّ أَتَانَا بِشَرَابٍ ، فَشَرِبَ الْقَوْمُ وَلَمْ أَشْرَبْ ، قَالَ : فَنَظَرَ إِلَيَّ بَكْرٌ ، يَعْنِي ابْنَ مَاعِزٍ ، نَظْرَةً ظَنَنْتُ أَنَّهُ مَقَتَنِي.

(۲۴۳۷۰) حضرت سعید بن مسروق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ہماری کھانے کی دعوت کی چنانچہ ہم نے کھانا کھایا۔ پھر وہ آدمی ہمارے پاس مشروب لایا۔ پس سب لوگوں نے وہ مشروب پیا۔ لیکن میں نے نہیں پیا۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر بکر بن ساعد نے میری طرف اس طرح دیکھا کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ مجھ سے بیزار ہو گئے ہیں۔

(٢٤٣٧١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَخِيكَ ، فَسَلْهُ عَنْ شَرَابِهِ ، فَإِنْ كَانَ نَبِيذُ سِقَاءٍ فَاشْرَبْ.

(۲۴۳۷۱) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ جب تم اپنے (مسلمان) بھائی کے پاس جاؤ۔ تو تم اس سے اس کے مشروب کے بارے میں سوال کرو۔ پس اگر اس کا مشروب مشکیزہ کی نبیذ ہو تو تم اس کو پی لو۔

(٢٤٣٧٢) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي مِسْكِينٍ ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى ثَقِيفٍ فَاسْتَسْقَاهُمْ ، فَقَالُوا : أَخْبِئُوا نَبِيذَكُمْ ، فَسَقَوْهُ مَاءً ، فَقَالَ : اسْقُونِي مِنْ نَبِيذِكُمْ يَا مَعْشَرَ ثَقِيفٍ ، قَالَ : فَسَقَوْهُ ، فَأَمَرَ الْغُلاَمَ فَصَبَّ ، ثُمَّ أَمْسَكَ بِيَدِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا مَعْشَرَ ثَقِيفٍ ، إِنَّكُمْ تَشْرَبُونَ مِنْ هَذَا الشَّرَابِ الشَّدِيدِ ، فَأَيُّكُمْ رَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ شَيْءٌ ، فَلْيَكْسِرْهُ بِالْمَاءِ.

(۲۴۳۷۲) حضرت ہذیل بن شُرحبیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قبیلہ بنو ثقیف پر سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے پانی طلب کیا۔ انہوں نے (باہم ایک دوسرے سے) کہا۔ تم اپنی نبیذ چھپا لو اور ان کو پانی پلا دو۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے گروہِ ثقیف! تم مجھے اپنی نبیذ میں سے پلاؤ۔ راوی کہتے ہیں۔ پس انہوں آپ رضی اللہ عنہ کو نبیذ پلائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غلام کو حکم دیا اس نے پانی ڈالا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اس کو روک دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گروہِ ثقیف! تم اس سخت مشروب کو پیتے ہو۔ پس تم میں جس کسی کو یہ کسی درجہ شک میں ڈالے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو پانی سے توڑ ڈالے۔

(۸) مَنْ رَخَّصَ فِي نَبِيذِ الْجَرِّ الأَخْضَرِ

جن لوگوں نے سبز گھڑے کی نبیذ کی اجازت دی ہے

(۲٤٣٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنْبَذُ لَهُ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۷۳) حضرت اسود سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ کے لئے سبز رنگ کے گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

(۲٤٣٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ : دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ عَلَى عَبْدِ اللهِ فِي حَاجَةٍ ، قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : يَا جَارِيَةُ ، اسْقِينَا نَبِيذًا ، فَسَقَتْهُ مِنْ جَرٍّ أَخْضَرَ.

(۲۴۳۷۴) حضرت مجالد بن ابی راشد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن حریث حضرت عبد اللہ کے پاس کسی ضرورت سے گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ تو حضرت عبد اللہ نے کہا۔ اے لونڈی! تم ہمیں نبیذ پلاؤ۔ چنانچہ اس باندی نے آپ رضی اللہ عنہ کو سبز گھڑے سے نبیذ پلائی۔

(۲٤٣٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لأَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنْبِذُ لأَبِي مَسْعُودٍ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۷۵) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی ام ولد سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ بناتی تھی۔

(۲٤٣٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أُمِّ مَعْبَدٍ ، قَالَ : قَالَتْ : يَا بُنَيَّ ، إِنَّ مُحَرِّمَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ ، كَمُسْتَحِلِّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ، إِنِّي كُنْتُ أَنْبِذُ النَّبِيذَ لِقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ، وَكَانَ رَجُلاً قَدْ آتَاهُ اللَّهُ خَيْرًا كَثِيرًا، فَيَسْقِيهِ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ يَغْشَاهُ مِنْهُمْ ؛ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ، فِي الدَّنِّ الْمُزَفَّتِ ، وَالْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۷۶) حضرت ام معبد سے ابو الحارث تیمی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! یقیناً اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال کرنے والا۔ میں قرظہ بن کعب کے لئے نبیذ تیار کرتی تھی۔ اور یہ وہ آدمی تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے بہت سا مال دے رکھا تھا۔ پس یہ صاحب یہ نبیذ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو پلاتے تھے۔ اور یہ اس کو ڈھانپ دیتے تھے۔ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ایک بڑی مزفت مٹکے میں اور سبز گھڑے میں۔

(۲٤٣٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أُمِّهِ؛ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ كَانَ يَرَى أَهْلَهُ يَنْبِذُونَ فِي الْجَرِّ، وَلاَ يَنْهَاهُمْ.

(۲۴۳۷۷) حضرت حسن بن حکیم سے روایت ہے۔ وہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ، اپنے گھر والوں کو

گھڑے میں نبیذ تیار کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور ان کو منع نہیں کرتے تھے۔

(۲٤۳۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۷۸) حضرت مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن ابی اوفی سبز گھڑے کی نبیذ پیتے تھے۔

(۲٤۳۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ مُوسَى ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنْبِذُ لِعَلِيٍّ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۷۹) حضرت ام موسیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے سبز رنگ کے گھڑے میں نبیذ بناتی تھی۔

(۲٤۳۸۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْغَنَوِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : صَنَعَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ لأُنَاسٍ مِنَ الْقُرَّاءِ طَعَامًا ، ثُمَّ سَقَاهُمْ نَبِيذًا ، ثُمَّ قَالَ : تَدْرُونَ مَا النَّبِيذُ الَّذِي سَقَيْتُكُمْ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، سَقَيْتَنَا نَبِيذًا ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنَّهُ نَبِيذُ جَرٍّ ، أَوْ جِرَارٍ ، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : فَقَالَ : فِيمَا يُنْبَذُ لَكَ ؟ فَدَعَا الْجَارِيَةَ ، فَجَاءَتْ بِجَرٍّ أَخْضَرَ ، فَقَالَ : يُنْبَذُ لِي فِي هَذَا.

(۲۴۳۸۰) حضرت ابومجلز سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد نے کچھ قراء کے لئے کھانا بنایا پھر انہوں نے ان کو نبیذ پلائی۔ پھر پوچھا۔ جانتے ہو یہ نبیذ جو میں نے تمہیں پلائی ہے۔ یہ کون سی نبیذ ہے؟ قراء نے کہا۔ ہاں۔ تم نے ہمیں نبیذ پلائی ہے۔ انہوں نے کہا نہیں۔ بلکہ یہ تو گھڑے کی نبیذ تھی۔ پھر یہ صاحب حضرت معقل بن یسار کے پاس چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ اور ان سے کہا۔ آپ کے لئے کس برتن میں نبیذ تیار کی جاتی ہے؟ چنانچہ انہوں نے لونڈی کو بلایا پس وہ لونڈی سبز رنگ کا گھڑا لے کر آئی۔ حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میرے لئے اس میں نبیذ تیار کی جاتی ہے۔

(۲٤۳۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَأَكَلْنَا عِنْدَهُ ، ثُمَّ دَعَا بِجُرَيْرَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا نَبِيذٌ ، فَسَقَانَا.

(۲۴۳۸۱) حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس ہم نے ان کے ہاں کھانا کھایا پھر انہوں نے سبز رنگ کا ایک چھوٹا سا گھڑا منگوایا جس میں نبیذ تھی۔ پھر (وہ نبیذ) انہوں نے ہمیں پلائی۔

(۲٤۳۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ : كَانَ يُنْبَذُ لِعَبْدِ اللهِ النَّبِيذُ فِي جِرَارٍ خُضْرٍ فَيَشْرَبُهُ ، وَكَانَ يُنْبَذُ لأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ فَيَشْرَبُهُ.

(۲۴۳۸۲) حضرت ہمام سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی جس کو وہ پیتے تھے۔ جبکہ حضرت اسامہ کے لئے بھی سبز رنگ کے گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی اور وہ اس کو پیتے تھے۔

(۲٤۳۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُنْبَذُ لَهُ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ ، وَكَانَ شَقِيقٌ يَشْرَبُ النَّبِيذَ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۸۳) حضرت شقیق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی اور

حضرت شقیق بھی سبز گھڑے میں نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، وَأَبِي مَسْعُودٍ ، وَأُسَامَةَ ؛أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْرَبُونَ نَبِيذَ الْجَرِّ.

(۲۴۳۸۴) حضرت عبداللہ، حضرت ابو مسعود اور حضرت اسامہ کے بارے میں روایت ہے کہ یہ تمام حضرات گھڑے کی نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ ، بَعْدَ مَا يَسْكُنُ غَلَيَانُهُ.

(۲۴۳۸۵) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو اس وقت سبز گھڑے کی نبیذ پیتے دیکھا جب کہ اس کا جوش ختم ہو گیا تھا۔

(٢٤٣٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، قَالَ:سَقَانِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى فِي جَرٍّ أَخْضَرَ، وَفِيهِ دُرْدِيٌّ ، وَسَقَيْتُهُ مِنْهُ.

(۲۴۳۸۶) حضرت ابو فروہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے سبز رنگ کے گھڑے میں (نبیذ) پلائی اور اس میں تلچھٹ بھی تھی اور میں نے وہ نبیذ پی لی۔

(٢٤٣٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۸۷) حضرت عبداللہ سے سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ سبز رنگ کے گھڑے کی نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :كَانَ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ يَنْبِذُ فِي الدَّنِّ ، وَيَنْبِذُ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۸۸) حضرت ابو اسحٰق سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ عمرو بن شُرحبیل مٹکے میں نبیذ تیار کرتے تھے اور سبز رنگ کے مٹکے میں نبیذ تیار کرتے تھے۔

(٢٤٣٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۸۹) حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابن الحنفیہ سبز رنگ کے گھڑے کی نبیذ پیتے تھے۔

(٢٤٣٩٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَفْصٍ ، قَالَتْ :كُنْتُ أَنْبِذُ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي جَرٍّ. (ابن سعد ٢٩٠)

(۲۴۳۹۰) حضرت حمران بن عبدالعزیز سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے ام حفص نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں عمران بن حصین کے لئے گھڑے میں نبیذ تیار کرتی تھی۔

(۲٤۳۹۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ.

(۲۴۳۹۱) حضرت مسروق کے بارے میں روایت ہے کہ وہ گھڑے کی نبیذ پیا کرتے تھے۔

(۲٤۳۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، وَهِلاَلِ بْنِ يَسَاف ، وَشَقِيقٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَهُمْ فِي بُيُوتِهِمْ ، فَرَأَيْتهم يَشْرَبُونَ نَبِيذَ الْجَرِّ الأَخْضَرِ.

(۲۴۳۹۲) حضرت حصین سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم، حضرت شعبی، حضرت ہلال بن یساف، حضرت شقیق اور حضرت سعید بن جبیر کے پاس گیا اور یہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں تھے سو میں نے ان کو سبز رنگ کے گھڑے کی نبیذ پیتے دیکھا۔

(۲٤۳۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُ دَعَاهُمْ فِي عُرْسِهِ ، فَسَقَاهُمْ نَبِيذَ جَرٍّ أَخْضَرَ ، قَالَ : وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يَدْعُوهُمْ فِي عُرْسِهِ فَيَسْقِيهِمْ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ.

(۲۴۳۹۳) حضرت اسود کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے لوگوں کو اپنے ولیمہ میں بلایا۔ اور لوگوں کو سبز گھڑے کی نبیذ پلائی۔ راوی کہتے ہیں کہ اور حضرت ابراہیم نے لوگوں کو اپنے ولیمہ میں بلایا اور ان کو سبز رنگ کے گھڑے میں نبیذ پلائی۔

(۲٤۳۹٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ نَبِيذَ الْجَرِّ.

(۲۴۳۹۴) حضرت مالک بن دینار، حضرت ابو رافع کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گھڑے کی نبیذ پیا کرتے تھے۔

(۲٤۳۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : إِنَّا نَنْبِذُ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ ، ثُمَّ نُضِيفُهُ فِي الدَّوْرَقِ الْمُقَيَّرِ ، أَوْ فِي الإِنَاءِ الْمُقَيَّرِ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۳۹۵) حضرت منصور سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا۔ ہم سبز رنگ کے گھڑے میں نبیذ تیار کرتے ہیں پھر ہم اس کو تارکول ملے ہوئے برتن وغیرہ میں ڈال دیتے ہیں؟ تو حضرت ابراہیم نے جواب دیا۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲٤۳۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَفْصٍ سُرِّيَّةُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَتْ : كُنْت أَنْتَبِذُ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ فَيَشْرَبُهُ.

(۲۴۳۹۶) حضرت ام حفص سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عمران بن حصین کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کرتی تھی پھر وہ اس کو پی لیتے تھے۔

(۲٤۳۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ نَبِيذَ السَّوِيقِ.

(۲۴۳۹۷) حضرت علی بن مالک، حضرت ضحاک کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ستو کی نبیذ تیار کرتے تھے۔

(۲٤۳۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

لَيْلَى ، قَالَ : كُنْتُ أَشْرَبُ النَّبِيذَ فِي الْجِرَارِ الْخُضْرِ ، مَعَ الْبُدْرِيَّةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۴۳۹۸) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ سبز گھڑوں میں نبیذ پیا کرتا تھا۔

(٢٤٣٩٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ غَيْلاَنَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَشْرَبُ النَّبِيذَ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ ، وَقَالَ : إِنَّ مُحَرِّمَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ ، كَمُسْتَحِلِّ مَا حَرَّمَ اللَّهُ.

(۲۴۳۹۹) حضرت عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود کو سبز گھڑے میں نبیذ پیتے دیکھا اور انہوں نے یہ فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام قرار دینے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال کرنے والا ہوتا ہے۔

(٢٤٤٠٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : شَرِبْتُهُ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ نَبِيذًا فِي جَرٍّ أَخْضَرَ.

(۲۴۴۰۰) حضرت حسن بن عمرو سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کے ہاں سبز گھڑے میں نبیذ پی۔

(٢٤٤٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ.

(۲۴۴۰۱) حضرت ابومغیرہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

(٢٤٤٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي جَرٍّ ، فَكَانَ يَشْرَبُهُ حُلْوًا بِالسَّوِيقِ.

(۲۴۴۰۲) حضرت عبد الرحمن بن ابی رافع سے روایت ہے کہ ان کے والد کے لئے گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔ پھر وہ اس کو ستو سے ملا کر میٹھا بنا کر پیتے تھے۔

(٢٤٤٠٣) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ. (طبرانی ۷۴۲۸)

(۲۴۴۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سبز گھڑے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی۔

(٢٤٤٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صُحَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي رَجُلٌ مِسْقَامٌ ، فَأْذَنْ لِي فِي جَرَّةٍ أَنْتَبِذُ فِيهَا ، فَأَذِنَ لِي. (احمد ۳۱۔ بزار ۲۹۱۰)

(۲۴۴۰۴) حضرت عبد الرحمن بن صحار، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے

رسول ﷺ! میں ایک بہت بیمار آدمی ہوں۔ پس آپ مجھے اس بات کی اجازت دے دیجئے کہ میں گھڑے میں نبیذ بناؤں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔

(٢٤٤٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَهْلٍ أَبِي الأَسَدِ ، عَنْ مُسَرَّدٍ ، قَالَ : كَانَ نَبِيذُ سَعْدٍ فِي جَرَّةٍ خَضْرَاءَ ، قَالَ : وَقَالَ : لاَ تَقُلْ اسْقِنِي مُحَطَّمًا.

(۲۴۴۰۵) حضرت مسرد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد کی نبیذ، سبز گھڑے میں ہوتی تھی۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ کہتے تھے کہ تم یوں نہ کہو کہ مجھے محطم پلاؤ۔

(٢٤٤٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حدَّثَتْنِي أُمُّ أَبِي عُبَيْدَةَ ، أَوْ أُمُّ عُبَيْدَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَنْبِذُونَ فِي الْجَرِّ الأَخْضَرِ ، فَيَرَاهُمْ عَبْدُ اللهِ وَلاَ يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ. (عبدالرزاق ۱۶۹۵۳)

(۲۴۴۰۶) حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے ام ابی عبیدہ یا ام عبیدہ نے بیان کیا کہ وہ سبز گھڑے میں نبیذ بناتے تھے۔ حضرت عبداللہ نے انہیں دیکھا اور اس سے منع نہیں کیا۔

(٢٤٤٠٧) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلْنَا ، ثُمَّ أُتِينَا بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيذٍ فَشَرِبَ وَشَرِبْنَا ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى ابْنٍ لَهُ ، فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ ، فَأَخَذَ مَعْقِلٌ عَصًى كَانَتْ عِنْدَهُ ، فَضَرَبَ بِهَا رَأْسَهُ فَشَجَّهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : أَتَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا ، وَذَكَرَ مِنْ مَسَاوِئِهِ وَتَأْبَى أَنْ تَشْرَبَ مِنْ شَرَابٍ شَرِبَهُ أَبُوكَ وَعُمُومَتُكَ ، لأَنَّهُ نَبِيذُ جَرٍّ ؟.

(۲۴۴۰۷) حضرت عقبہ بن میسرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت معقل بن یسار کے ہاں تھے تو انہوں نے کھانا منگوایا۔ پھر ہمارے پاس نبیذ کا پیالہ لایا گیا پس حضرت معقل نے بھی پیا اور ہم نے بھی پیا۔ یہاں تک کہ وہ پیالہ حضرت معقل کے بیٹے کے پاس پہنچا۔ انہوں نے پینے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس موجود عصا پکڑا۔ وہ اس کے سر پر دے مارا جس سے اس کا سر زخمی ہو گیا۔ پھر حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے بیٹے سے کہا۔ کیا تو یہ یہ کام کرتا ہے......حضرت معقل نے اس کے نامناسب افعال ذکر کئے......اور اس مشروب کے پینے سے انکار کرتا ہے جس کو تیرے باپ اور چچاؤں نے پیا ہے۔ (صرف) اس لئے کہ یہ گھڑے کی نبیذ ہے؟

(٢٤٤٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مِسْحَاجِ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : كُنْتُ نَازِلاً فِي دَارِ أَنَسٍ ، فَرَأَيْتُهُ يَشْرَبُ النَّبِيذَ فِي جَرٍّ أَخْضَرَ.

(۲۴۴۰۸) حضرت مسحاج بن موسیٰ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں اُترا تو میں نے ان کو سبز گھڑے میں نبیذ پیتے دیکھا۔

(٢٤٤٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ ، قَالَ : أَدْرَكْتُ رِجَالاً كَانُوا يَتَّخِذُونَ

هَذَا اللَّيْلَ جَمَلاً ، يَشْرَبُونَ نَبِيذَ الْجَرِّ ، وَيَلْبَسُونَ الْمُعَصْفَرَ ، مِنْهُمْ زِرٌّ ، وَأَبُو وَائِلٍ.

(۲۴۴۰۹) حضرت عاصم بن بہدلہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو اس رات کو اونٹ بھگاتے تھے، گھڑے کی نبیذ پیتے تھے اور عصفر سے رنگ کئے ہوئے کپڑے پہنتے تھے۔ انہی لوگوں میں حضرت زرّ اور حضرت ابو وائل تھے۔

(٢٤٤١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ النَّبِيذَ لِثَلاَثٍ.

(۲۴۴۱۰) حضرت منصور، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہم، نبیذ کو تین دن تک پیتے تھے۔

(٩) بَابٌ فِي الشُّرْبِ فِي الظُّرُوفِ

باب: برتنوں میں پینے کے بارے میں

(٢٤٤١١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، يَعْنِي ابْنَ نِيَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اشْرَبُوا فِي الظُّرُوفِ ، وَلاَ تَسْكَرُوا.

(نسائی ۵۱۸۷۔ طبرانی ۲۲)

(۲۴۴۱۱) حضرت ابو بردہ بن دینار سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو کہتے سُنا ہے: ''تمام برتنوں میں پیو لیکن نشہ کی حد کو نہ جاؤ۔''

(٢٤٤١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيذِ فِي هَذِهِ الظُّرُوفِ ، ثُمَّ قَالَ : نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ ، فَاشْرَبُوا فِيمَا شِئْتُمْ ، مَنْ شَاءَ أَوْكَى سِقَاءَهُ عَلَى إِثْمٍ.

(۲۴۴۱۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان برتنوں میں نبیذ سے منع کیا تھا۔ لیکن پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے تمہیں نبیذ سے منع کیا تھا لیکن اب تم جس میں چاہو پیو۔ جو چاہے اپنے مشکیزہ کو گناہ پر باندھ لے۔''

(٢٤٤١٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلاَّ فِي سِقَاءٍ ، فَاشْرَبُوا فِي الأَسْقِيَةِ كُلِّهَا ، وَلاَ تَشْرَبُوا مُسْكِرًا.

(۲۴۴۱۳) حضرت ابن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے تمہیں مشکیزہ کے علاوہ میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا۔ لیکن اب تم تمام طرح کے برتنوں میں پیو۔ لیکن نشہ آور نہ ہو۔''

(٢٤٤١٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الأَنْبِذَةِ فِي الأَوْعِيَةِ ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ : إِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنِ الأَنْبِذَةِ فِي الأَوْعِيَةِ ، فَاشْرَبُوا فِيمَا

شِئْتُمْ ، مَنْ شَاءَ أَوْكَأَ سِقَاءَهُ عَلَى إِثْمٍ.

(۲۴۴۱۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں میں نبیذوں کے پینے سے منع کیا تھا۔ لیکن پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً میں نے تمہیں برتنوں میں نبیذوں کے پینے سے منع کیا تھا۔ پس اب تم جس میں بھی چاہو پی لو۔ اور جو شخص چاہے تو وہ اپنے مشکیزہ کو گناہ پر باندھ لے۔''

(٢٤٤١٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ وِعَاءً ، فَأَذِنَ لَهُمْ فِي شَيْءٍ مِنْهُ ، يَعْنِي الظُّرُوفَ.

(بخاری ۵۵۹۳۔ مسلم ٦٦)

(۲۴۴۱۵) حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ تمام لوگوں کے پاس (مجوزہ) برتن نہیں ہوتے پس آپ نے ان کے لئے کچھ برتنوں کی اجازت دے دی یعنی ظروف کی۔

(٢٤٤١٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ النَّابِغَةِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ هَذِهِ الأَوْعِيَةِ ، فَاشْرَبُوا فِيهَا ، وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مَا أَسْكَرَ.

(۲۴۴۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے تمہیں ان برتنوں سے منع کیا تھا لیکن اب تم ان میں پی لیا کرو اور ہر نشہ آور چیز سے اجتناب کرو۔''

(٢٤٤١٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ غَسَّانَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ ابْنِ الرَّسِيمِ ، وَكَانَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ هَجَرَ ، وَكَانَ فَقِيهًا حَدَّثَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ انْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدٍ فِي صَدَقَةٍ يَحْمِلُهَا إِلَيْهِ ، قَالَ : فَنَهَاهُمْ عَنِ النَّبِيذِ فِي هَذِهِ الظُّرُوفِ ، فَرَجَعُوا إِلَى أَرْضِهِمْ ، وَهِيَ أَرْضُ تِهَامَةَ حَارَّةٌ ، فَاسْتَوْخَمُوهَا ، فَرَجَعُوا إِلَيْهِ الْعَامَ الثَّانِيَ فِي صَدَقَاتِهِمْ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّك نَهَيْتَنَا عَنْ هَذِهِ الأَوْعِيَةِ فَتَرَكْنَاهَا ، وَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ :اذْهَبُوا فَاشْرَبُوا فِيمَا شِئْتُمْ، مَنْ شَاءَ أَوْكَى سِقَاءَهُ عَلَى إِثْمٍ. (احمد ۳/ ۴۸۱۔ طبرانی ۴۶۳۴)

(۲۴۴۱۷) حضرت ابن رسیم سے ...... یہ اہل ہجر میں سے ایک شخص تھے اور فقیہ تھے ...... اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک وفد میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ وفد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ لے کر گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد والوں کو ان برتنوں میں نبیذ پینے سے منع کیا۔ چنانچہ وہ لوگ اپنے علاقہ میں واپس چلے گئے۔ وہ تہامہ کا علاقہ گرم تھا۔ پس ان لوگوں کو یہ زمین موافق ثابت ہوگئی۔ پھر وہ اگلے سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے صدقات لے کر حاضر ہوئے اور انہوں نے بتایا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ہمیں ان برتنوں سے منع کیا تھا پس ہم نے وہ برتن چھوڑ دیے لیکن

ہمیں اس پر بہت مشقت ہوئی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم جاؤ اور جس میں چاہو پیو، جو شخص چاہے وہ اپنے مشکیزہ کو گناہ پر باندھ لے۔''

(٢٤٤١٨) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ ، فَشَكَتْ إِلَيْهِ الأَنْصَارُ ، فَقَالُوا : لَيْسَ لَنَا أَوْعِيَةٌ ، فَقَالَ : فَلاَ إِذَنْ.

(بخاری ۵۵۹۲۔ ترمذی ۱۸۷۰)

(۲۴۴۱۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے برتنوں سے منع فرمایا تو کچھ انصار نے آپ ﷺ کو شکایت کی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس تو برتن نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر یہ ممانعت نہیں ہے۔''

(٢٤٤١٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَسْرُوقٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنْ هَذِهِ الأَوْعِيَةِ ، وَإِنَّ الأَوْعِيَةَ لاَ تُحِلُّ شَيْئًا ، وَلاَ تُحَرِّمُهُ ، فَاشْرَبُوا فِيهَا.

(۲۴۴۱۹) حضرت عبداللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً میں نے تمہیں ان برتنوں سے روکا تھا۔ جبکہ برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتے۔ پس تم ان برتنوں میں پی سکتے ہو۔''

(٢٤٤٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ للرَّحْمَنِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُلُّ حَلاَلٍ فِي كُلِّ ظَرْفٍ حَلاَلٌ ، وَكُلُّ حَرَامٍ فِي كُلِّ ظَرْفٍ حَرَامٌ.

(۲۴۴۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں۔ ہر حلال چیز ہر برتن میں حلال ہے۔ اور ہر حرام چیز ہر برتن میں حرام ہے۔

(٢٤٤٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْكِنْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : الأَوْعِيَةُ لاَ تُحِلُّ شَيْئًا ، وَلاَ تُحَرِّمُهُ.

(۲۴۴۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، ابو الشعثاء کندی روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ برتن کسی شئی کو حلال کرتا ہے اور نہ ہی حرام کرتا ہے۔

(٢٤٤٢٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ صَالِحٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : نَبِيذُ الْمِزْرِ أَشَدُّ مِنْ نَبِيذِ الدَّنِّ ، وَمَا حَرَّمَ إِنَاءٌ ، وَلاَ أَحَلَّ.

(۲۴۴۲۲) حضرت شعبی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مٹی کی نبیذ، مٹکے کی نبیذ سے زیادہ سخت ہے۔ کوئی برتن کسی چیز کو حرام کرتا ہے اور نہ حلال کرتا ہے۔

(٢٤٤٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ شُرَيْحٍ

الْأَسْقِيَةُ الَّتِي تُنبَذُ فِيهَا ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :مَا يُحْلِلْنَ شَيْئًا ، وَلاَ يُحَرِّمْنَ ، وَلَكِنَ انْظُرُوا مَا تَجْعَلُونَ فِيهِ مِنْ حَلاَلٍ ، أَوْ حَرَامٍ.

(۲۴۴۲۳) حضرت زبیر بن عدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت شریح کے ہاں ان مشکیزوں کا ذکر کیا گیا جن میں نبیذ بنائی جاتی ہے۔ تو حضرت شریح نے ارشاد فرمایا: یہ مشکیزے کسی چیز کو حلال کرتے ہیں اور نہ ہی حرام کرتے ہیں۔ بلکہ تم ان میں جو کچھ ڈالتے ہو حلال یا حرام اس کو دیکھو۔

(٢٤٤٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي بَجِيلَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُلُّ حَلاَلٍ فِي كُلِّ ظَرْفٍ حَلاَلٌ ، وَكُلُّ حَرَامٍ فِي كُلِّ ظَرْفٍ حَرَامٌ.

(۲۴۴۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں۔ ہر حلال چیز ہر طرح کے برتن میں حلال ہی ہوتی ہے اور ہر حرام چیز ہر طرح کے برتن میں حرام ہی ہوتی ہے۔

(١٠) فِيمَا فُسِّرَ مِنَ الظُّرُوفِ ، وَمَا هِيَ ؟

برتنوں کی جو تفسیر کی گئی ہے اور یہ برتن کون سے ہیں؟

(٢٤٤٢٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ عَنِ الْجِعَةِ ؟ قَالَ :شَرَابٌ يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ مِنَ الشَّعِيرِ.

(۲۴۴۲۵) حضرت مسلم بطین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عمرو شیبانی سے جعہ کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا: یمن کا ایک مشروب ہے جو جَو سے بنایا جاتا ہے۔

(٢٤٤٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :الْحَنْتَمُ جِرَارٌ حُمْرٌ ، كَانَتْ تَأْتِينَا مِنْ مِصْرَ.

(۲۴۴۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حنتم ایک سرخ گھڑا ہے جو کہ ہمارے پاس مصر سے آتا ہے۔

(٢٤٤٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحَنْتَمِ ؟ قَالَ : كَانَتْ جِرَارًا حُمْرًا مُقَيَّرَةً ، يُؤْتَى بِهَا مِنَ الشَّامِ ، يُقَالُ لَهَا :الْحَنْتَمُ.

(۲۴۴۲۷) حضرت صلت بن بہرام سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے حنتم کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ سرخ رنگ کے تارکول ملے ہوئے گھڑے ہوتے تھے۔ جو شام کے علاقہ سے لائے جاتے تھے۔ ان کو حنتم کہا جاتا تھا۔

(٢٤٤٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أُمِّ مَعْبَدٍ ، قَالَ :قُلْتُ :مَا قَالَ فِي هَذِهِ الأَوْعِيَةِ ؟

فَقَالَتْ : عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ ، أَمَّا الْحَنَاتِمُ فَحَنَاتِمُ الْعَجَمِ ، الَّتِي يَدْخُلُ فِيهَا الرَّجُلُ فَيَكْنِسُهَا كَنْسًا : ظُرُوفُ الْخَمْرِ ، وَأَمَّا الدُّبَّاءُ فَالْقَرْعُ ، وَأَمَّا الْمُزَفَّتُ فَالزِّقَاقُ الْمُقَيَّرَةُ أَجْوَافُهَا ، الْمُلَوَّنَةُ أَشْعَارُهَا بِالْقَارِ : ظُرُوفُ الْخَمْرِ ، وَأَمَّا النَّقِيرُ فَالنَّخْلَةُ الثَّابِتَةُ عُرُوقُهَا فِي الأَرْضِ ، الْمَنْقُورَةُ نَقْرًا.

(۲۴۴۲۸) حضرت ابو الحارث تیمی، حضرت ام معبد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا۔ ان برتنوں کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے جواباً فرمایا: تم ایک باخبر کے پاس آئے ہو (یعنی واقف سے سوال کیا ہے۔) بہرحال: حناتم: عجم کے حناتم یہ وہ برتن تھے جن میں آدمی داخل ہو جاتا تھا اور ان کو صاف کرتا تھا۔ شراب کے برتن اور دُبَّاء: یہ کدو (کا مصنوعی برتن) ہے۔ اور مزفت: یہ وہ مشکیزہ ہے جس کے اندر تارکول ملا ہو اور اس کا ظاہر بھی تارکول سے رنگین ہوتا۔ شراب کے برتن۔ اور نقیر: یہ وہ درخت کا تنا ہے جس کی رگیں زمین میں ہی ہوں۔ اور اس کو اندر سے خالی کر کے برتن بنالیا جائے۔

(۲٤٤۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : إِنَّمَا كَانَتِ الْحَنَاتِمُ جِرَارًا حُمْرًا مُزَفَّتَةً ، يُؤْتَى بِهَا مِنْ مِصْرَ ، وَلَيْسَتْ بِالْجِرَارِ الْخُضْرِ.

(۲۴۴۲۹) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حناتم، سرخ رنگ کے گھڑے ہوتے تھے جنہیں تارکول ملا ہوتا تھا اور یہ مُلکِ مصر سے لائے جاتے تھے اور یہ سبز رنگ کے گھڑے نہیں ہوتے تھے۔

(۲٤٤۳۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : الْحَنْتَمُ جِرَارٌ خُضْرٌ كَانَ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ ، فِيهَا الْخَمْرُ.

(۲۴۴۳۰) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حَنْتَم سبز رنگ کا گھڑا ہوتا تھا جس میں شراب ہوتی تھی اور وہ گھڑا مصر سے لایا جاتا تھا۔

(۲٤٤۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : الْحَنْتَمُ الْجِرَارُ كُلُّهَا.

(۲۴۴۳۱) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حَنْتَم تمام گھڑے ہیں۔

(۲٤٤۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي بُرْدَةَ : مَا الْبِتْعُ ؟ قَالَ : نَبِيذُ الْعَسَلِ ، وَالْمِزْرُ نَبِيذُ الشَّعِيرِ.

(۲۴۴۳۲) حضرت ابو اسحاق شیبانی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بردہ سے پوچھا۔ بِتْع کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: شہد کی نبیذ ہوتی ہے۔ اور مِزْر، جَو کی نبیذ کو کہا جاتا ہے۔

(۱۱) فِي النَّبِيذِ فِي الرَّصَاصِ ، مَنْ كَرِهَهُ ؟

سیسہ میں نبیذ جو لوگ اس کو مکروہ سمجھتے ہیں

(۲٤٤۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُهُمَا عَنِ النَّبِيذِ

فِي الرَّصَاصِ ؟ فَكَرِهَاهُ.

(۲۴۴۳۳) حضرت حسن اور ابن سیرین ؒ سے ، حضرت سفیان بن حسین روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان دونوں سے سیسہ میں نبیذ (پینے کے بارے) میں سوال کیا؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

(٢٤٤٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا ، فَقُلْتُ : الْقَارُورَةِ وَالرَّصَاصِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِمَا ، فَقُلْتُ : إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ ؟ قَالَ : فَدَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُكَ.

(۲۴۴۳۴) حضرت مختار سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ سے سوال کیا۔ میں نے کہا۔ بوتل اور سیسہ کا استعمال کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے کہا۔ لوگ تو کچھ کہتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ جو چیز تمہیں شبہ میں ڈالے اس کو چھوڑ دو اور جو شک میں نہ ڈالے اس کو لے لو۔

(٢٤٤٣٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : جِئْتُ وَهُمْ يَذْكُرُونَ نَبِيذَ الْجَرِّ عِنْدَ عِكْرِمَةَ ، فَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ عَنِ الرَّصَاصِ ؟ فَقَالَ : ذَلِكَ أَخْبَثُ ، أَوْ أَشَرُّ.

(۲۴۴۳۵) حضرت ابوسلمہ ؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں آیا تو لوگ حضرت عکرمہ ؓ کے پاس گھڑے کی نبیذ کا تذکرہ کر رہے تھے۔ چنانچہ ایک آدمی نے حضرت عکرمہ سے سیسہ کے (استعمال کے) بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ چیز خباثت والی ہے۔ یا فرمایا: یہ چیز زیادہ شر پیدا کرنے والی ہے۔

(٢٤٤٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَهُ فِي الرَّصَاصِ.

(۲۴۴۳۶) حضرت ابان بن صمعہ، حضرت حسن ؒ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیسہ میں (نبیذ پینے کو) مکروہ سمجھتے تھے۔

(١٢) مَنْ رَخَّصَ فِي النَّبِيذِ فِي الرَّصَاصِ

شیشہ میں نبیذ پینے کی رخصت دینے والے حضرات

(٢٤٤٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ جَعْفَرِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ نَبِيذِ الرَّصَاصِ ؟ فَرَخَّصَ لِي فِي ذَلِكَ ، فَكَانَ لِجَدِّي جَرَّةٌ مِنْ رَصَاصٍ يُنْبَذُ فِيهَا.

(۲۴۴۳۷) حضرت ابوالاشہب، جعفر بن حارث نخعی، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے سیسہ کی نبیذ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے مجھے اس کے بارے میں رخصت عنایت فرمائی۔ چنانچہ میرے دادا کے پاس سیسہ کا ایک گھڑا تھا، جس میں وہ نبیذ بناتے تھے۔

(٢٤٤٣٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَهِيمَ ، وَخَيْثَمَةَ ، وَالْمُسَيَّبَ بْنَ رَافِعٍ

مَعَهُم نَبِيذٌ فِي رَصَاصٍ يَشْرَبُونَهُ.

(۲۴۴۳۸) حضرت علاء بن میتب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم، حضرت خیثمہ، اور حضرت میتب بن رافع کو دیکھا کہ ان کے پاس سیسہ میں نبیذ تھی اور وہ اس کو پی رہے تھے۔

(٢٤٤٣٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو قِلاَبَةَ يُنْبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ ، ثُمَّ يُحَوِّلُهُ فِي بَاطِيَةٍ مِنْ رَصَاصٍ.

(۲۴۴۳۹) حضرت خالد حذاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ کے لئے مشکیزہ میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ پھر وہ اس نبیذ کو سیسہ کے بڑے برتن میں منتقل کر لیتے تھے۔

(٢٤٤٤٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي غَيْلاَنُ بْنُ عُمَيْرَةَ ، قَالَ : لَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الأَشْرِبَةِ ؟ فَرَخَّصَ لِي فِي الرَّصَاصِ.

(۲۴۴۴۰) حضرت غیلان بن عمیرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میری ملاقات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے مشروبات کے بارے میں سوال کیا؟ پس انہوں نے میرے لئے سیسہ کے بارے میں رخصت عنایت فرمائی۔

(٢٤٤٤١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَلَيْسَ بِالأَحْمَرِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي جَرَّةٍ مِنْ رَصَاصٍ.

(۲۴۴۴۱) حضرت شعبہ، حضرت حکم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے سیسہ کے گھڑے میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔

(١٣) النَّبِيذُ فِي الْقَوَارِيرِ ، وَالشُّرْبُ فِيهَا

بوتلوں میں نبیذ، اور بوتلوں میں پینا

(٢٤٤٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي الْقَوَارِيرِ.

(۲۴۴۴۲) حضرت حمید، حضرت بکر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے بوتلوں میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔

(٢٤٤٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الزُّجَاجِ ، يَعْنِي النَّبِيذَ.

(۲۴۴۴۳) حضرت ابان بن صمعہ، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے شیشہ میں رخصت عنایت کی۔ یعنی نبیذ کے لئے۔

(٢٤٤٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ وَاصِلٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي وَالِدَتِي ، عَنِ امْرَأَةٍ ، يُقَالُ لَهَا : بِنْتُ الأَقْعَصِ ، وَكَانَتْ كَنَّةً لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّهَا أَتَتِ ابْنَ عُمَرَ بِجَرَّةٍ خَضْرَاءَ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قَالَتْ : نَنْبِذُ فِي هَذِهِ ، فَأَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ يَدَهُ فِي جَوْفِهَا ، فَقَالَ : عَزَمْتُ عَلَيْكِ لَتَشْرَبِنَّ فِيهَا ، فَإِنَّمَا هِيَ مِثْلُ الْقَارُورَةِ.

(۲۴۴۴۴) حضرت معروف بن واصل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے ایک عورت کے بارے میں بیان کیا

جس کو۔ بنت الاقعص کہا جاتا تھا۔ اور یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سبز رنگ کا گھڑا لے کر آئیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہم اس گھڑے میں نبیذ بناتے ہیں۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس گھڑے کے اندر اپنا ہاتھ داخل کیا اور پھر فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ البتہ ضرور تم اس میں پیو۔ کیونکہ یہ تو محض بوتل کی طرح ہے۔

(٢٤٤٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يَشْرَبُ فِي الْقَوَارِيرِ.

(۲۴۴۴۵) حضرت حکم بن عطیہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد رحمہ اللہ کو بوتلوں میں پیتے دیکھا ہے۔

(٢٤٤٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الشُّرْبَ فِي الزُّجَاجِ.

(۲۴۴۴۶) حضرت ابو برزہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ شیشہ میں پینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٤٤٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَنَسًا فَقُلْتُ :الْقَارُورَةُ وَالرَّصَاصَةُ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِمَا ، قُلْتُ :فَإِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ ؟ قَالَ :دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لاَ يَرِيبُك.

(۲۴۴۴۷) حضرت مختار بن فلفل سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ میں نے پوچھا۔ بوتل اور سیسہ (کے بارے میں کیا حکم ہے)؟ انہوں نے جواب دیا۔ ان دونوں میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کچھ لوگ تو (ان کے بارے میں کچھ) کہتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ جو چیز تجھے شک وشبہ میں ڈالے تو اس کو چھوڑ دے اور جو چیز تجھے شک وشبہ میں نہ ڈالے اس کو پکڑ لے۔

(٢٤٤٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، قَالَ :جِئْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بِجَرَّةٍ خَضْرَاءَ ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَقُلْتُ :أَنَنْبِذُ فِي هَذِهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْقَارُورَةِ.

(۲۴۴۴۸) حضرت حبیب بن ابو عمرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک سبز گھڑا لے کر آیا۔ تو انہوں نے اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا۔ میں نے پوچھا۔ کیا ہم اس گھڑے میں نبیذ بنا لیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ یہ تو بوتل کے قائم مقام ہے۔

(٢٤٤٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :شَرِبْتُ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ ثَلاَثَ قَوَارِيرَ مِنْ نَبِيذٍ.

(۲۴۴۴۹) حضرت حسن بن عمرو سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کے ہاں نبیذ کی تین بوتلیں پی تھیں۔

(١٤) مَنْ رَخَّصَ فِي الدُّرْدِيِّ فِي النَّبِيذِ

نبیذ کی تلچھٹ میں رخصت دینے والے حضرات

(٢٤٤٥٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ

عَبْدُ اللهِ يُنْبَذُ لَهُ فِي جَرٍّ ، وَيُجْعَلُ لَهُ فِيهِ عَكَرٌ.

(۲۴۴۵۰) حضرت قاسم بن عبد الرحمٰن، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے لئے ایک گھڑے میں نبیذ بنائی جاتی تھی اور اس میں ان کے لئے تلچھٹ بنائی جاتی تھی۔

(٢٤٤٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْمَعْدِلِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ أُتِيَ بِنَبِيذٍ مِنْ نَبِيذِ الشَّامِ ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَقَالَ :أَقْلَلْتُمْ عَكَرَهُ.

(۲۴۴۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس شام کی نبیذ لائی گئی۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس نبیذ کو نوش فرمایا۔ اور پھر فرمایا: تم نے اس کی تلچھٹ کم کر دی ہے۔

(٢٤٤٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ :سَقَانِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى نَبِيذَ جَرٍّ وَفِيهِ دُرْدِيٌّ ، وَسَقَيْتُهُ مِنْهُ.

(۲۴۴۵۲) حضرت ابوفروہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ نے ایک گھڑے میں نبیذ پلائی اور اس میں تلچھٹ بھی تھی۔ اور میں نے اس کو پیا۔

(٢٤٤٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :كَانَ يَسْقِينَا نَبِيذًا يُؤْذِينَا رِيحُ دُرْدِيِّهِ.

(۲۴۴۵۳) حضرت حسن بن عمرو، حضرت ابووائل کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابووائل ہمیں ایسی نبیذ پلاتے تھے جس کی تلچھٹ کی بُو ہمیں اذیت دیتی تھی۔

(٢٤٤٥٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّوْبَةِ ، قَالَ :وَمَا الرَّوْبَةُ ؟ قُلْتُ :الدُّرْدِيُّ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۴۵۴) حضرت جابر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر سے رَوْبَہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے پوچھا۔ رَوْبَہ کیا ہوتا ہے؟ میں نے کہا۔ تلچھٹ ہوتی ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٤٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْبِذُ الطِّلاَءَ يَجْعَلُ فِيهِ الدُّرْدِيَّ.

(۲۴۴۵۵) حضرت اعمش، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ طلاء کی نبیذ بناتے تھے اور اس میں تلچھٹ بناتے تھے۔

(٢٤٤٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَجْعَلاَنِ فِي نَبِيذِهِمَا الدُّرْدِيَّ.

(۲۴۴۵۶) حضرت حسن بن عمرو، حضرت ابراہیم اور شعبی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی اپنی نبیذ میں تلچھٹ بناتے تھے۔

(۱۵) مَنْ كَرِهَ الْعَكَرَ فِي النَّبِيذِ

جولوگ نبیذ میں تلچھٹ کو ناپسند کرتے تھے

(۲٤٤٥٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الْعَكَرَ.

(۲۴۴۵۷) حضرت ہشام، حضرت حسن ؒ اور حضرت محمد ؒ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات تلچھٹ کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲٤٤٥٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْعَكَرَ.

(۲۴۴۵۸) حضرت داؤد، حضرت سعید بن المسیب ؒ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید تلچھٹ کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲٤٤٥٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَنَّهُ كَرِهَ الْعَكَرَ وَقَالَ :هُوَ خَمْرٌ.

(۲۴۴۵۹) حضرت داؤد، حضرت سعید بن المسیب ؒ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ تلچھٹ کو ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے، یہ خمر ہے۔

(۱٦) فِي الطِّلاَءِ، مَنْ قَالَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ فَاشْرَبْهُ

طلاء کے بارے میں جن لوگوں نے کہا ہے کہ جب اس کے دوتہائی ختم ہو جائیں تو پھر تم اس کو پی لو

(۲٤٤٦٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَأَبَا طَلْحَةَ كَانُوا يَشْرَبُونَ مِنَ الطِّلاَءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۰) حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ ؓ، حضرت معاذ بن جبل ؓ اور حضرت ابوطلحہ ؓ ایسا طلاء (شیرہ انگور کا پختہ مشروب) پیا کرتے تھے، جس کے دوتہائی ختم ہو گئے ہوں اور اس کا ایک تہائی باقی ہو۔

(۲٤٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الشَّرَابِ الَّذِي كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَجَازَهُ لِلنَّاسِ ؟ قَالَ :هُوَ الطِّلاَءُ الَّذِي قَدْ طُبِخَ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۱) حضرت داؤد بن ابی ہند سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیّب ؒ سے اس مشروب کے بارے میں دریافت کیا جس کی حضرت عمر ؓ نے لوگوں کے لئے اجازت دے رکھی تھی؟ حضرت سعید نے جواب دیا۔ یہ وہ طلاء تھا جس کے دوتہائی ختم ہو جائیں اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔

(۲٤٤٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَطْبُخُ لأَبِي الدَّرْدَاءِ الطِّلاَءَ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ فَيَشْرَبُهُ.

(۲۴۴۶۲) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے لئے وہ طلاء پکایا کرتی تھی۔ جس کا دو تہائی حصہ ختم ہو جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا، پس حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اس کو نوش فرما لیتے۔

(۲٤٤٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ مِنَ الطِّلاَءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۳) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ وہ اس طرح کا طلاء پیتے تھے جس کے دو تہائی ختم ہو گئے ہوں اور ایک تہائی باقی بچ گیا ہو۔

(۲٤٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَرْزُقُ النَّاسَ مِنَ الطِّلاَءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۴) حضرت ابان بن عبد اللہ بجلی، ایک آدمی کا نام لے کر اس سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو وہ طلاء وظیفہ میں دیتے تھے جس کے دو تہائی ختم ہو گئے ہوں اور ایک تہائی باقی ہو۔

(۲٤٤٦٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : مَا تَرَى فِي الطِّلاَءِ ؟ قَالَ : مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ ، وَمَا أَرَى بِالْمنصَّفِ بَأْسًا.

(۲۴۴۶۵) حضرت فضیل بن عمرو سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا۔ آپ کی طلاء کے بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ طلاء جس کے دو تہائی چلے جائیں اور اس کا ایک تہائی باقی رہ جائے اور میں آدھی ختم ہونے والی طلاء میں بھی کوئی حرج محسوس نہیں کرتا۔

(۲٤٤٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : اشْرَبْ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۶) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جس (طلاء) کا دو تہائی حصہ ختم ہو جائے اور اس کا ایک تہائی رہ جائے اس کو پی لو۔

(۲٤٤٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَقِيمَ الْبَطْنِ ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَطْبُخَ لَهُ طِلاَءً حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ ، فَكَانَ يَشْرَبُ مِنْهُ الشَّرْبَةَ عَلَى إِثْرِ الطَّعَامِ.

(۲۴۴۶۷) حضرت انس بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کا پیٹ خراب تھا۔ پس انہوں نے مجھے اس بات کا حکم دیا کہ میں ان کے لئے طلاء کو اس قدر پکاؤں کہ اس کا دو تہائی حصہ ختم ہو جائے اور ایک تہائی حصہ رہ جائے، پس حضرت انس رضی اللہ عنہ اس طلاء میں سے کھانے کے بعد ایک گھونٹ پیا کرتے تھے۔

(۲٤٤٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : اشْرَبْ مِنَ الطِّلاَءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۶۸) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایسا طلاء جس کا دو تہائی ختم ہو گیا ہو اور ایک تہائی رہ گیا ہو۔ اس کو تم پی لو۔

(۲٤٤٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الطِّلاَءِ عَلَى النِّصْفِ ؟ فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ :عَلَيْكَ بِاللَّبَنِ.

(۲۴۴۶۹) حضرت یعلی بن عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دیہاتی کو سُنا کہ وہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے آدھی رہ جانے والی طلاء کے بارے میں سوال کر رہا تھا؟ تو حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند سمجھا اور فرمایا: تمہیں دودھ لازم پکڑنا چاہیے۔

(۲٤٤٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، وَأَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالاَ :كَانَ عَلِيٌّ يَرْزُقُنَا الطِّلاَءَ ، قَالَ :قُلْتُ :كَيْفَ كَانَ ؟ قَالَ :كُنَّا نَأْتَدِمُهُ بِالْخُبْزِ ، وَنَحْتَاسُهُ بِالْمَاءِ .

(۲۴۴۷۰) حضرت یزید، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور حضرت ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیں عطیہ میں طلاء دیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں، میں نے پوچھا یہ کیا ہوتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہم اس کو روٹی کے ساتھ سالن کے طور پر استعمال کرتے تھے اور ہم اس کو پانی کے ساتھ خلط کر لیتے تھے۔ (یعنی وہ گاڑھا ہوتا تھا۔)

(۲٤٤٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ :إِنِّي لأَشْرَبُ الطِّلاَءَ الْحُلْوَ الْقَارِصَ.

(۲۴۴۷۱) حضرت علی بن سلیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ میں انتہائی شدید میٹھا طلاء نوش کرتا ہوں۔

(۲٤٤٧٢) حَدَّثَنَا حَمَّاد بن خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَن سَالِمِ بْنِ سَالِمٍ قَال :دَخَلتُ عَلَى أَبِي أُمَامَةَ وَهُوَ يَشْرَبُ طِلاَءَ الرُّبِّ.

(۲۴۴۷۲) حضرت سالم بن سلام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ شیرہ کا طلاء نوش کر رہے تھے۔

(۲٤٤٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى حَمَّامٍ لَهُ بِالْعَاقُولِ ، فَأُتِينَا بِطَعَامٍ فَأَكَلْنَا ، ثُمَّ أُتِينَا بِعَسَلٍ وَطِلاَءٍ ، فَقَالَ :جَرِيرٌ :اشْرَبُوا أَنْتُمُ الْعَسَلَ ، وَشَرِبَ هُوَ الطِّلاَءَ وَقَالَ :إِنَّهُ يُسْتَنْكَرُ مِنكُمْ ، وَلاَ يُسْتَنْكَرُ مِنِّي ، قُلْتُ :أَيُّ الطِّلاَءِ هُوَ ؟ قَالَ :كُنْتُ أَجِدُ رِيحَهُ كَمَكَانِ تِلْكَ ، وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى أَقْصَى حَلْقَةٍ فِي الْقَوْمِ.

(۲۴۴۷۳) حضرت عثمان بن قیس سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن جریر کے ہمراہ مقام عاقول میں ان کے حمام کی

طرف نکلا، پس ہمارے پاس کھانا لایا گیا، جس کو ہم نے کھایا، پھر ہمارے پاس شہد اور طلاء لایا گیا، جریر نے کہا: تم لوگ شہد پیو اور انہوں نے خود طلاء پیا، اور کہنے لگا۔ یہ (طلاء) پینا تمہاری طرف عجیب سمجھا جائے گا لیکن میری طرف سے عجیب نہیں سمجھا جائے گا۔ میں نے پوچھا، یہ کون سا طلاء ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں اس کی بُو کو فلاں جگہ سے پالیتا ہوں اور (یہ کہہ کر) انہوں نے لوگوں میں سے جو سب سے دور بیٹھا ہوا گروہ تھا اس کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

(٢٤٤٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ابْنِ أَخِي مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَانَ مَسْرُوقٌ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، كَانَ يَطْبُخُهُ ثُمَّ يَشْرَبُهُ.

(۲۴۴۷۴) حضرت مسروق کے برادرزادہ، مغیرہ بن منتشر سے روایت ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ سے پوچھا۔ کیا حضرت مسروق طلاء پیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ حضرت مسروق اس کو پکاتے پھر نوش فرماتے۔

(٢٤٤٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ أَبِي جَرِيرٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : غَزَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَأَتَى أَرْضَ الشَّامِ ، فَقِيلَ لأَبِي عُبَيْدَةَ : إِنَّ هَاهُنَا شَرَابًا تَشْرَبُهُ النَّصَارَى فِي صَوْمِهِمْ ، قَالَ : فَشَرِبَ مِنْهُ أَبُو عُبَيْدَةَ.

(۲۴۴۷۵) حضرت نضر بن انس سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سفر جہاد میں تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ ملک شام کی زمین میں تشریف لائے، تو حضرت ابوعبیدہ سے کہا گیا۔ یہاں پر ایک مشروب ایسا ہے جس کو نصاریٰ اپنے روزوں میں پیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس مشروب کو نوش فرمایا۔

(٢٤٤٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ بِالشَّامِ.

(۲۴۴۷۶) حضرت شریح سے یہ روایت ہے کہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ملک شام میں طلاء پیا کرتے تھے۔

(٢٤٤٧٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ أَبِي عُمَرَ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ الطِّلاَءُ ، وَذَكَرُوا طَبْخَهُ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّ النَّارَ لاَ تُحِلُّ شَيْئًا ، وَلاَ تُحَرِّمُهُ لأَنَّ أَوَّلَهُ كَانَ حَلاَلاً.

(۲۴۴۷۷) حضرت یحییٰ بن عبید ابی عمر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے طلاء کا ذکر ہوا اور لوگوں نے اس کے پکانے کا بھی ذکر کیا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ آگ کسی چیز کو حلال کرتی ہے اور نہ ہی حرام کرتی ہے، کیونکہ یہ تو شروع ہی سے حلال تھی۔

(٢٤٤٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ الشَّدِيدَ.

(۲۴۴۷۸) حضرت حکم، حضرت شریح کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ انتہائی شدید طلاء پیا کرتے تھے۔

(٢٤٤٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عِنْدَ

مَرْوَانَ ، مَا يَحْمَرُّ وَجْنَتَيهِ.

(۲۴۴۷۹) حضرت علی بن بذیمہ، حضرت ابوعبیدہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ مروان کی موجودگی میں اس طرح کا طلاء پیتے تھے کہ جس سے ان کے رخسار سُرخ ہو جاتے تھے۔

(۲٤٤٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْتَرِي الطِّلاَءَ مِمَّنْ لاَ يَدْرِي مَنْ صَنَعَهُ ، ثُمَّ يَشْرَبُهُ.

(۲۴۴۸۰) حضرت اعمش، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ان لوگوں سے بھی طلاء خرید لیتے تھے جن کو یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اس کو کس نے تیار کیا ہے پھر آپ اس کو نوش بھی فرما لیتے تھے۔

(۲٤٤٨١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ الْحَضْرَمِيِّينَ ، قَالَ : قَسَّمَ عَلِيٌّ طِلاَءً ، فَبَعَثَ إِلَيَّ بِقِدْرٍ ، فَكُنَّا نَأْكُلُهُ بِالْخُبْزِ كَمَا نَأْكُلُهُ بِالْكَامِخِ.

(۲۴۴۸۱) حضرت سُدّی، حضرمیین کے ایک بوڑھے سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلاء تقسیم کی، پس آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف بھی ایک ہانڈی بھیجی، چنانچہ ہم اس کو روٹی کے ساتھ اس طرح کھاتے تھے جس طرح چٹنی کھاتے ہیں۔

(۲٤٤٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : كَانَتْ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ الأَنْصَارِيِّ قَرْيَةٌ يُصْنَعُ لَهُ بِهَا طَعَامٌ ، فَدَعَا نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَكَلُوا ، ثُمَّ أُتُوا بِشَرَابٍ مِنَ الطِّلاَءِ ، وَفِيهِمْ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالُوا : مَا هَذَا ؟ قَالُوا : شَرَابٌ يَصْنَعُهُ ابْنُ بِشْرٍ لِنَفْسِهِ ، فَقَالُوا : هُوَ الرَّجُلُ لاَ يُرْغَبُ عَنْ شَرَابِهِ ، فَشَرِبُوا.

(۲۴۴۸۲) حضرت موسیٰ بن عبداللہ بن یزید انصاری سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن ابن بشر انصاری کے پاس ایک مشک تھا جس میں ان کے لئے کھانا بنایا جاتا تھا، پس انہوں نے اپنے دوستوں میں سے کچھ لوگ کو دعوت دی انہوں نے (حضرت عبدالرحمٰن کے ہاں) کھانا کھایا پھر ان مہمانوں کے پاس طلاء کا مشروب لایا گیا اور ان مہمانوں میں اہل بدر کے کچھ حضرات بھی تھے۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا۔ یہ ایک مشروب ہے جو حضرت ابن بشر اپنے لیے بناتے ہیں۔ اس پر اہل بدر نے کہا۔ یہ عبدالرحمٰن بن بشر ایسا آدمی ہے کہ جس کے مشروب سے اعراض نہیں کیا جا سکتا پس ان اہل بدر نے بھی مشروب پیا۔

(۲٤٤٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ يَرْزُقُنَا الطِّلاَءَ ، فَقُلْتُ لَهُ : مَا هَيْئَتُهُ ؟ قَالَ : أَسْوَدُ ، يَأْخُذُهُ أَحَدُنَا بِإِصْبَعِهِ.

(۲۴۴۸۳) حضرت ابوعبدالرحمٰن، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیں طلاء بطور وظیفہ کے دیا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے ابوعبدالرحمٰن سے پوچھا۔ اس طلاء کی ہیئت کیسی ہوتی تھی؟ ابوعبدالرحمٰن نے

جواب دیا۔ وہ سیاہ رنگ کا ہوتا تھا جس کو ہم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی سے لیتا تھا۔

(٢٤٤٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ ؛ أَنَّ الْحَجَّاجَ دَعَاهُ فَقَالَ : أَرِنِي كِتَابَ عُمَرَ إِلَى عَمَّارٍ فِي شَأْنِ الطِّلاَءِ ، فَخَرَجَ وَهُوَ حَزِينٌ ، فَلَقِيَهُ الشَّعْبِيُّ فَسَأَلَهُ ، فَأَخْبَرَهُ عَمَّا قَالَ لَهُ الْحَجَّاجُ ، فَقَالَ لَهُ الشَّعْبِيُّ : هَلُمَّ صَحِيفَةً وَدَوَاةً ، فَوَاللَّهِ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِيكَ إِلاَّ مَرَّةً وَاحِدَةً ، فَأَمْلَى عَلَيْهِ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، مِنْ عَبْدِ اللهِ عُمَرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، أَمَّا بَعْدُ ؛ فَإِنِّي أُتِيتُ بِشَرَابٍ مِنْ قِبَلِ الشَّامِ ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ كَيْفَ يُصْنَعُ ؟ فَأَخْبَرُونِي أَنَّهُمْ يَطْبُخُونَهُ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَى ثُلُثُهُ ، فَإِذَا فُعِلَ ذَلِكَ بِهِ ذَهَبَ رِسُّهُ وَرِيحُ جُنُونِهِ ، وَذَهَبَ حَرَامُهُ وَبَقِيَ حَلاَلُهُ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ : وَأُرَاهُ قَالَ : وَالطَّيِّبُ مِنْهُ ، فَإِذَا أَتَاكَ كِتَابِي هَذَا فَمُرْ مَنْ قِبَلَكَ فَلْيَتَوَسَّعُوا بِهِ فِي أَشْرِبَتِهِمْ ، وَالسَّلاَمُ.

(۲۴۴۸۴) حضرت عبدالملک بن عمیر نے ابوالہیاج کے بارے میں بیان کیا کہ حجاج نے انہیں مدعو کیا اور کہا۔ طلاء کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا خط تم مجھے دکھاؤ۔ پس حضرت ابوالہیاج (وہاں سے) اس حالت میں نکلے کہ وہ غمگین تھے کہ اس دوران ابوالہیاج کو حضرت شعبی ملے انہوں نے ابوالہیاج سے (غمگینی کی وجہ) دریافت کی۔ چنانچہ انہوں نے شعبی رحمہ اللہ کو وہ ساری بات بتادی جو حجاج نے ان سے کہی تھی۔ اس پر حضرت شعبی نے ابوالہیاج سے کہا۔ قلم اور دوات اور کاغذ لاؤ۔ خدا کی قسم! میں نے یہ خط تمہارے باپ سے صرف ایک ہی مرتبہ سُنا ہے۔ چنانچہ حضرت شعبی نے ابوالہیاج کو یہ املاء کروایا 'بسم اللہ الرحمن الرحیم' اللہ کے بندے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی جانب (خط)۔ اما بعد! میرے پاس ملک شام کی طرف سے ایک مشروب لایا گیا تو میں نے اسکے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کیسے بنایا جاتا ہے؟ تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ لوگ اس کو اتنا پکاتے ہیں کہ اس کے دو تہائی حصے ختم ہو جاتے ہیں اور اس کا ایک تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ پھر جب یہ عمل اس کے ساتھ کیا جاتا ہے تو اس کی خرابی اور فساد ختم ہو جاتی ہے اور اس کی بے ہوشی کی ہوا چلی جاتی ہے اور اس کا حرام چلا جاتا ہے اور اس کا حلال باقی رہ جاتا ہے۔ حضرت عبد اللہ کہتے ہیں ...... میرے خیال میں آپ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا تھا۔ ''اور اس کا بہتر حصہ رہ جاتا ہے۔'' ...... پس جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو تم اپنے علاقہ کے لوگوں کو حکم دے دو کہ وہ اس مشروب کے ذریعہ اپنے مشروبات میں وسعت کرلیں۔ والسلام۔

(٢٤٤٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَرِهَ الْمُنَصَّفَ ، وَبَعَثَ إِلَى أَهْلِ الأَمْصَارِ يَنْهَاهُمْ.

(۲۴۴۸۵) حضرت ابن فضیل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز پک کر آدھی رہ جانے والی طلاء کو ناپسند کرتے تھے اور انہوں نے متعدد شہروں کے رہنے والوں کو اس سے منع کرنے کے لئے افراد بھیجے تھے۔

(٢٤٤٨٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قُلْتُ لِطَاوُوسٍ : أَرَأَيْتَ هَذَا الْعَصِيرَ الَّذِي

يُطْبَخُ عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَنَحْوِ ذَلِكَ ؟ قَالَ :أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي مِنْ نَحْوِ الْعَسَلِ إِنْ شِئْتَ أَكَلْتَ بِهِ الْخُبْزَ ، وَإِنْ شِئْتَ صَبَبْتَ عَلَيْهِ مَاءً فَشَرِبْتَهُ ، وَمَا دُونَهُ فَلاَ تَشْرَبْهُ ، وَلاَ تَبِعْهُ ، وَلاَ تَنْتَفِعَنَّ بِثَمَنِهِ.

(۲۴۴۸۶) حضرت داؤد بن ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس سے پوچھا، آپ کی رائے اس عصیر (شیرہ انگور) کے بارے میں کیا ہے جس کو نصف اور ثلث وغیرہ کے ختم تک پکایا جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، کیا تم اس عصیر میں شہد کی طرح کو دیکھتے ہو کہ اگر تم چاہو تو تم اس کے ساتھ روٹی کھالو اور اگر تم چاہو تو اس میں پانی ملالو اور پھر اس کو نوش کرلو اور جو اس سے کم درجہ ہو تو تم نہ تو اس کو پیو اور نہ اس کو بیچو اور نہ ہی اس کے ثمن سے نفع حاصل کرو۔

(۲٤٤٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ :اشْرَبْ مِنَ الطِّلاَءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ.

(۲۴۴۸۷) حضرت عکرمہ اور حضرت حسن رحمہما اللہ دونوں سے روایت ہے، وہ دونوں کہتے ہیں کہ اس طلاء کی پی لو جس کے دو تہائی جا چکے ہوں اور جس کا ایک تہائی رہ گیا ہو۔

(۱۷) فِي الْخَلِيطَيْنِ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ، مَنْ نَهَى عَنْهُ

کچی، پکی کھجور اور کشمش کو ملانے کے بارے میں، جو لوگ اس سے منع کرتے ہیں

(۲٤٤٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كُنَّا نَنْبِذُ الرُّطَبَ وَالْبُسْرَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ هَرَقْنَاهُمَا مِنَ الأَوْعِيَةِ ، ثُمَّ تَرَكْنَاهُمَا. (طحاوی ۲۱۳)

(۲۴۴۸۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کچی اور پکی کھجوروں کی نبیذ بنایا کرتے تھے، پھر جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو ہم نے ان دونوں کی نبیذوں کو بھی برتنوں سے بہادیا پھر ہم نے ان دونوں کو ترک کردیا۔

(۲٤٤٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ النَّجْرَانِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ :إِنَّا بِأَرْضِ ذَاتِ تَمْرٍ وَزَبِيبٍ ، فَهَلْ يُخْلَطُ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ فَنَنْبِذُهُمَا جَمِيعًا ؟ قَالَ : لاَ ، قُلْتُ :لِمَ ؟ قَالَ :إِنَّ رَجُلاً سَكِرَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ وَهُوَ سَكْرَانُ ، فَضَرَبَهُ ، ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ شَرَابِهِ ، قَالَ :شَرِبْتُ نَبِيذًا ، قَالَ :أَيَّ نَبِيذٍ ؟ قَالَ :نَبِيذُ تَمْرٍ وَزَبِيبٍ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَخْلِطُوهُمَا، فَإِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَكْفِي وَحْدَهُ. (احمد ۲۵۔ ابویعلی ۵۷۵۶)

(۲۴۴۸۹) حضرت نجرانی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، ہم لوگ کھجوروں اور

کشمش کی زمین میں ہوتے ہیں کیا اس بات کی اجازت ہے کہ کھجور اور کشمش کو ملا لیا جائے پھر ہم ان دونوں کی اکٹھی نبیذ بنا لیں۔ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ میں نے پوچھا، کیوں؟ انہوں نے جواباً فرمایا، ایک آدمی، جناب نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس میں حالت سکر میں تھا کہ اس کو جناب نبی کریم ﷺ کی مجلس میں اس حال میں لائے کہ وہ نشہ کی حالت میں تھا۔ پس آپ ﷺ نے اس کو مارا (یعنی مارنے کا حکم دیا) پھر آپ ﷺ نے اس سے مشروب کے بارے میں پوچھا۔ تو اس نے کہا میں نے نبیذ پی ہے آپ ﷺ نے پوچھا "کون سی نبیذ؟" اس نے جواب دیا، کھجور اور کشمش کی نبیذ۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم ان دونوں کو باہم خلط نہ کرو کیونکہ ان میں سے ہر ایک علیحدہ کافی ہے۔"

(٢٤٤٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَنْبِذُوا التَّمْرَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا ، وَلاَ تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ ، وَانْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ. (بخاری ۵۶۰۲۔ مسلم ۲۴)

(۲۴۴۹۰) حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ، اپنے والد کے واسطہ سے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم کھجور اور کشمش کو اکٹھے نبیذ بنانے میں استعمال نہ کرو اور تم کچی، پکی کھجور کو اکٹھا کر کے نبیذ نہ بناؤ اور ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ نبیذ بناؤ۔"

(٢٤٤٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي أَرْطَاةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ ، وَعَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ. (احمد ۳/ ۵۸۔ ابویعلی ۱۱۷۱)

(۲۴۴۹۱) حضرت ابو سعید سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کچی اور پکی کھجور اور کشمش اور کھجور سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٤٩٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ، وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا ، وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ جُرَشَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ. (مسلم ۲۷۔ احمد ۱/ ۳۳۶)

(۲۴۴۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کھجور اور کشمش کو باہم خلط کیا جائے اور نیم پختہ اور پختہ کھجور کو اکٹھا کیا جائے اور آپ ﷺ نے اہل جُرش کو خط لکھا جس میں آپ ﷺ نے ان کو کھجور اور کشمش اکٹھے کرنے سے منع کیا۔

(٢٤٤٩٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ، وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا. (بخاری ۵۶۰۱۔ مسلم ۱۵۷۴)

(۲۴۴۹۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کھجور اور

کشمش کو ملایا جائے اور پختہ اور نیم پختہ کھجور کے ملانے سے بھی منع کیا۔

(٢٤٤٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيّ يَنْهَى أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ.

(۲۴۴۹۴) حضرت عقبہ بن عبدالغافر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کھجور اور کشمش کو ملانے سے منع کیا کرتے تھے۔

(٢٤٤٩٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْبُسْرَ وَحْدَهُ ، وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّمْرِ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا بِالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَيَقُولُ : حلاَلاَنِ اجْتَمَعَا أَوْ تَفَرَّقَا ، قَالَ : وَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ.

(۲۴۴۹۵) حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اکیلے نیم پختہ کھجور کو ناپسند کرتے تھے۔ اور اس بات کو بھی ناپسند کرتے تھے کہ نیم پختہ اور پختہ کھجور کو اکٹھا کیا جائے۔ لیکن وہ کشمش اور کھجور کو اکٹھے کرنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے اور فرماتے تھے، یہ دونوں حلال چیزیں ہیں، اکٹھی ہوں یا علیحدہ علیحدہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں حضرت حسن کھجور اور کشمش کو جمع کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٤٩٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ مُوسَى الضَّبِّيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ جَارِيَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَقْطَعُ التَّذْنِيبَ مِنَ الْبُسْرِ ، فَتَنْبِذُهُ عَلَى حِدَةٍ ، وَتَنْبِذُ الْبُسْرِ عَلَى حِدَةٍ.

(۲۴۴۹۶) حضرت سماک بن موسیٰ ضبی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی لونڈی کو دیکھا کہ وہ نیم پختہ کھجوروں میں سے دم کی طرف سے پختہ کھجوروں کو توڑ رہی تھی، پس یہ لونڈی ان دم کی طرف سے پختہ کھجوروں کی نبیذ علیحدہ تیار کرتی تھی اور نیم پختہ کھجوروں کی نبیذ علیحدہ تیار کرتی تھی۔

(٢٤٤٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ الْمَدَنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ كَانُوا يَأْخُذُونَ الْبُسْرَ فَيَقْطَعُونَ مِنْهُ كُلَّ مُذَنَّبٍ ، ثُمَّ يَأْخُذُ الْبُسْرَ فَيَفْضَخُهُ ، ثُمَّ يَشْرَبُهُ.

(۲۴۴۹۷) حضرت ابومصعب مدنی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ جب حرمتِ خمر کا حکم آیا تو لوگ نیم پختہ کھجوروں کو لیتے اور ان سے ہر مُذنّب (دُم پکی کھجور) کو کاٹ لیتے پھر نیم پختہ کو پکڑ کر درمیان سے چیر کر پانی میں ڈالتے اور پھر اس کو پی لیتے۔

(٢٤٤٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ خَمْرٌ.

(۲۴۴۹۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ پختہ اور نیم پختہ کھجور (کا نبیذ) خمر ہے۔

(٢٤٤٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عُمَرَ عَنِ الْفَضِيخِ،

فَقَالَ :وَمَا الْفَضِيخُ ؟ قَالَ :بُسْرٌ يُفْضَخُ ثُمَّ يُخْلَطُ بِالتَّمْرِ ، فَقَالَ :ذَاكَ الْفَضُوخُ ، قَالَ :حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا شَرَابٌ غَيْرُهُ.

(۲۴۴۹۹) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فضیح کے بارے میں دریافت کیا؟ تو انہوں نے پوچھا، فضیح کیا ہوتی ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا نیم پختہ کھجور کو شق کر کے پختہ کھجور کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔ پھر اس نے کہا یہ فضوح ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شراب حرام کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی شراب نہیں ہے۔

(٢٤٥٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :يُكْرَهُ خَلْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ.

(۲۴۵۰۰) حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ وہ پختہ اور نیم پختہ کھجوروں کے ملانے اور کشمش، کھجور کے ملانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٥٠١) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الْفَضِيخِ ؟ قَالَ :وَمَا الْفَضِيخُ ؟ قُلْتُ :الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ ، فَقَالَ :وَاللَّهِ لأَنْ تَأْخُذَ الْمَاءَ وَتَغْلِيَهُ فَتَجْعَلَهُ فِي بَطْنِكَ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَجْمَعَهُمَا جَمِيعًا فِي بَطْنِك.

(۲۴۵۰۱) حضرت یزید بن کیسان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالشعثاء حضرت جابر بن زید سے فضیح کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے پوچھا: فضیح کیا ہے؟ میں نے بتایا، پختہ اور نیم پختہ کھجور۔ اس پر انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر تم سادہ پانی ہی لے لو اور اس کو جوش دے لو پھر اس کو تم اپنے پیٹ میں ڈال دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم پختہ اور نیم پختہ کھجوروں کو اکٹھے اپنے پیٹ میں جمع کرو۔

(٢٤٥٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيُّ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِقَطْعِ الْمُذَنَّبِ مِنَ الْبُسْرِ ، فَيُنْبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

(۲۴۵۰۲) حضرت ثابت بن عبید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابومسعود انصاری اپنے گھر والوں کو نیم پختہ کھجور سے مذنب (دُم پکی کھجور) علیحدہ کرنے کا حکم دیتے تھے پھر ان میں سے ہر ایک کھجور کی علیحدہ نبیذ بناتے تھے۔

(٢٤٥٠٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ عَوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيُّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الشَّرَابِ؟ فَقَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ كَثِيرَةَ التَّمْرِ ، فَحَرَّمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضِيخَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ أُمِّهِ ، قَدْ بَلَغَتْ سِنًّا لاَ تَأْكُلُ الطَّعَامَ ، أَيَسْقِيهَا النَّبِيذَ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ :يَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ ، قَالَ :مَا أَمَرْتَهُ بِهِ ؟ قَالَ :أَمَرْتُهُ أَنْ لاَ يَسْقِيَهَا. (طبرانی ۵۰۵۔ طیالسی ۹۳۴)

(۲۴۵۰۳) حضرت ابوعبداللہ جسری، حضرت معقل بن یسار کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معقل سے

شراب کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا، ہم مدینہ میں ہوتے تھے اور وہ کھجوروں کی کثرت والا علاقہ تھا۔ لیکن جناب رسول اللہ ﷺ نے ہم پر فضیخ کو حرام فرمادیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اپنی والدہ کے بارے میں ان سے سوال کیا کہ اس کی والدہ عمر کے اس حصہ کو پہنچ گئی ہے کہ جہاں وہ کھانا نہیں کھاسکتی تو کیا سائل اپنی والدہ کو نبیذ پلا دے؟ راوی کہتے ہیں میں نے ان سے کہا، اے معقل بن یسار! آپ نے اسے اس کے بارے میں کیا حکم دیا؟ انہوں نے کہا، میں نے اس کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی والدہ کو نبیذ نہ پلائے۔

(٢٤٥٠٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ يُخْلَطَانِ ، وَعَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ يُخْلَطَانِ. (مسلم ٢٠۔ ترمذی ١٨٧٧)

(۲۴۵۰۴) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کھجور اور کشمش کے ملانے سے منع کیا ہے اور پختہ، نیم پختہ کھجوریں جو ملائی جاتی ہیں ان سے منع کیا ہے۔

(٢٤٥٠٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كُنَّا فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ وَمَعَنَا سُهَيْلُ بْنُ بَيْضَاءَ ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ ، وَهُمْ يَشْرَبُونَ شَرَابًا لَهُمْ ، إِذْ نَادَى مُنَادٍ : أَلاَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ ، فَوَاللَّهِ مَا نَظَرُوا أَصِدْقٌ ، أَوْ كَذِبٌ حَتَّى قَالُوا : يَا أَنَسُ ، أَكْفِئْ مَا بَقِيَ فِي الإِنَاءِ ، فَأَكْفَأْنَاهُ ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ ، فَوَاللَّهِ مَا عَادُوا فِيهَا حَتَّى لَقُوا اللَّهَ. (مسلم ١٥٧٠۔ ابو داؤد ٣٦٦٥)

(۲۴۵۰۵) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے اور ہمارے ساتھ حضرت سہیل بن بیضا رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے اور یہ لوگ شراب پی رہے تھے کہ اسی دوران ایک منادی نے آواز دی۔ خبردار! شراب حرام قرار دے دی گئی ہے۔ پس خدا کی قسم! ان حضرات نے یہ نہیں دیکھا کہ یہ بات سچی ہے یا جھوٹی ہے، یہاں تک کہ انہوں نے یہ کہہ دیا۔ اے انس! برتنوں میں جو شراب باقی رہ گئی ہے وہ اُلٹ دو۔ پس ہم نے وہ بقیہ شراب اُلٹ دی اور اس دن یہ شراب پختہ اور نیم پختہ کھجور سے تیار کردہ تھی۔ پس خدا کی قسم! پھر یہ لوگ موت تک دوبارہ اس کی طرف نہیں لوٹے۔

(٢٤٥٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَجْمَعُوا بَيْنَ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ ، وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ ، انْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ. (مسلم ١٥٧٦۔ ابن حبان ٥٣٨١)

(۲۴۵۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کچی اور پکی کھجور کو جمع نہ کرو اور کشمش اور کھجور کو بھی جمع نہ کرو، ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ طور پر نبیذ بناؤ۔''

(٢٤٥٠٧) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُتَوَافِرُونَ ، فَيَلْعَنُونَهُ

وَيَقُولُونَ :هَذَا يَشْرَبُ الْخَلِيطَيْنِ :الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ.

(۲۴۵۰۷) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ کوئی (مخلوط مشروب پینے والا) آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرتا جبکہ صحابہ کرام کثیر تعداد میں موجود ہوتے تو وہ اس کو لعن طعن کرتے اور کہتے، یہ شخص خلیطین یعنی کشمش اور کھجور کو ملا کر پیتا ہے۔

(۱۸) مَنْ رَخَّصَ فِي شُرْبِ الطِّلاَءِ عَلَى النِّصْفِ

جو حضرات طلاء کو نصف رہ جانے پر پینے میں رخصت دیتے ہیں

(۲٤٥٠٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۰۸) حضرت عدی بن ثابت، جناب براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ طلاء نصف رہ جانے پر پیتے تھے۔

(۲٤٥٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ جَبْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۰۹) حضرت طلحہ بن جبیر سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جحیفہ کو طلاء کے نصف رہ جانے پر نوش فرماتے دیکھا۔

(۲٤٥١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ؛ أَنَّ جَرِيرًا كَانَ يَشْرَبُهُ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۰) حضرت ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت ہے کہ حضرت جریر طلاء کو نصف ہونے پر نوش فرماتے تھے۔

(۲٤٥١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَوَكِيعٌ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُهُ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۱) حضرت خیثمہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ طلاء کو نصف رہ جانے پر نوش فرما لیتے تھے۔

(۲٤٥١٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ ابْنَ أَبْزَى كَانَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۲) حضرت جعفر سے روایت ہے کہ حضرت ابن ابزیٰ طلاء کو نصف رہ جانے پر پی لیتے تھے۔

(۲٤٥١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُنْذِرِ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ الْمقدى ، يَعْنِي مَا طُبِخَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۳) حضرت منذر، حضرت ابن الحنفیہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ مقدی طلاء نوش فرماتے تھے، یعنی وہ طلاء جو پکا کر نصف خشک کر لی گئی ہے۔

(۲٤٥١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :كَانَ شُرَيْحٌ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ ، يَشْرَبُ الطِّلاَءَ الشَّدِيدَ ، يَعْنِي الْمُنَصَّفَ.

(۲۴۵۱۴) حضرت حکم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت شریح نصف رہ جانے والے طلاء کو نوش فرماتے تھے۔ سخت طلاء یعنی مُنصّف طلاء پیتے تھے۔

(٢٤٥١٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يَشْرَبُهُ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۵) حضرت ایوب سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبیدہ کو (پک کر) نصف رہ جانے والی طلاء پیتے دیکھا۔

(٢٤٥١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غنية ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُهُ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۶) حضرت اسماعیل، جناب قیس کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ (پک کر) نصف رہ جانے والی طلاء پیتے تھے۔

(٢٤٥١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دِينَارٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : شَرِبَ عِنْدِي الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۷) حضرت دینار اعرج، جناب سعید بن جبیر کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ انہوں نے میرے ہاں (پک کر) آدھی رہ جانے والی طلاء پی تھی۔

(٢٤٥١٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ؛ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ يَشْرَبُهُ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۸) حضرت اعمش سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم (پک کر) نصف رہ جانے والی طلاء پیا کرتے تھے۔

(٢٤٥١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : رَأَيْتُهُ يَشْرَبُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۴۵۱۹) حضرت اعمش، حضرت یحییٰ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یحییٰ کو نصف رہ جانے والی طلاء پیتے دیکھا۔

(٢٤٥٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ مَعَهُ الطِّلاَءَ عَلَى النِّصْفِ ، قَالَ : فَشَرِبَ وَسَقَانِي.

(۲۴۵۲۰) حضرت شعبی، حضرت شریح کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ (پک کر) نصف رہ جانے والی طلاء پیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں، پس انہوں نے خود بھی پی اور مجھے بھی پلائی۔

(١٩) فِي الطِّلاَءِ يُنْبَذُ وَالْبُخْتُجِ

طلا اور پختہ عصیر نبیذ بنانے کا بیان

(٢٤٥٢١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ الطِّلاَءُ وَيُجْعَلُ فِيهِ دُرْدِيٌّ.

(۲۴۵۲۱) حضرت اعمش، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے طلاء کی نبیذ بنائی جاتی تھی اور اس میں تلچھٹ ڈال دی جاتی تھی۔

(٢٤٥٢٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْبِذُ الْبُخْتُجَ.

(۲۴۵۲۲) حضرت ثابت، جناب ضحاک کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ پختہ عصیر کی نبیذ بنایا کرتے تھے۔

(۲٤٥۲۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي نَبِيذِ الْبُخْتُجِ ، قَالَ : كَانَ نَائِمًا فَأَنْبَهْتَهُ.

(۲۴۵۲۳) حضرت عبداللہ بن جابر، حضرت مجاہد سے پختہ عصیر کی نبیذ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: یہ خوابیدہ تھی تم نے اس کو بیدار کیا ہے۔

(۲٤٥۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِنَبِيذِ الْبُخْتُجِ.

(۲۴۵۲۴) حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، پختہ عصیر کی نبیذ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲٤٥۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حُجَيْرٍ ، قَالَ : سَقَانَا الضَّحَّاكُ نَبِيذَ الْبُخْتُجِ.

(۲۴۵۲۵) حضرت ابو حجیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ضحاک نے ہمیں پختہ عصیر کی نبیذ پلائی تھی۔

(۲۰) فِي فَضِيخِ الْبُسْرِ وَحْدَهُ

کھولی ہوئی گندم کی علیحدہ نبیذ کے بارے میں

(۲٤٥۲٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنْ فَضِيخِ الْبُسْرِ وَحْدَهُ ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي مَا هُوَ.

(۲۴۵۲۶) حضرت ابن عون سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ سے کھولی ہوئی گندم کی علیحدہ نبیذ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ کیا ہے۔

(۲٤٥۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ الْمَدَنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كُنَّا نَأْخُذُ الْبُسْرَ فَنَفْضَخُهُ ، ثُمَّ نَشْرَبُهُ.

(۲۴۵۲۷) حضرت ابو مصعب مدنی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سُنا، ہم لوگ گندم لیتے اور اس کو کھول لیتے پھر اس ہم اس کو پیتے تھے۔

(۲٤٥۲۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ الْفَضِيخَ عِنْدَ مَسْجِدِ الْفَضِيخِ. (احمد ۲/ ۱۰۶۔ ابو یعلی ۵۷۰۷)

(۲۴۵۲۸) حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد فضیخ کے پاس فضیخ (گندم کھول کر بنائی گئی نبیذ) نوش فرمائی تھی۔

(۲٤٥۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : لاَ بَأْسَ

أَنْ يُفْتَضَخَ الْعِذْقُ بِمَا فِيهِ.

(۲۴۵۲۹) حضرت قتادہ، جناب سعید بن میّب اور جناب حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ غلّے کو کھول کر نبیذ بنانے میں کچھ حرج نہیں۔

(٢٤٥٣٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مِسحاجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا وَهُوَ يَأْمُرُ خَادِمَهُ أَنْ يَقْطَعَ الرُّطَبَ مِنَ الْبُسْرِ ، فَيَنْتَبِذُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

(۲۴۵۳۰) حضرت مسحاج سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا جبکہ وہ اپنے خادم کو اس بات کا حکم دے رہے تھے کہ وہ پختہ کھجوروں کو نیم پختہ کھجوروں سے کاٹ ڈالے اور پھر ان میں سے ہر ایک کی علیحدہ نبیذ بنائے۔

(٢٤٥٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْفَضِيخَ ، وَإِنْ كَانَ مَحْضًا.

(۲۴۵۳۱) حضرت خالد، جناب عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ فضیخ کو ناپسند کرتے تھے اگرچہ خالص فضیخ ہی ہو۔

(٢٤٥٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ ، لاَ بَأْسَ بِالتَّذْنُوبِ.

(۲۴۵۳۲) حضرت سعید بن میّب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تذنوب (دُم پکی ہوئی) کھجور میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٣١) فِي الْمُرِّيِّ يُجْعَلُ فِيهِ الْخَمْرُ

چٹنی میں شراب ڈالنے کے بارے میں

(٢٤٥٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ مَكْحُولٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْمُرِّيَّ الَّذِي يُجْعَلُ فِيهِ الْخَمْرُ.

(۲۴۵۳۳) حضرت نعمان بن منذر، جناب حضرت مکحول کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسی چٹنی کو ناپسند سمجھتے تھے، جس میں شراب ڈالی گئی ہو۔

(٢٤٥٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؛ فِي الْمُرِّيِّ يُجْعَلُ فِيهِ الْخَمْرُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، ذَبَحَتْهُ الشَّمْسُ وَالْمِلْحُ.

(۲۴۵۳۴) حضرت مکحول، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ایسی چٹنی کے بارے میں جس میں شراب ڈالی گئی ہو روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کو دھوپ اور نمک نے بے اثر کر دیا ہے۔

(٣٢) فِي الْخَمْرِ ، وَمَا جَاءَ فِيهَا

شراب کے بارے میں آمدہ روایات

(٢٤٥٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

أَنَّهُ قَالَ :مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الآخِرَةِ ، إِلاَّ أَنْ يَتُوبَ. (مسلم ۷۸- احمد ۲/ ۲۱)

(۲۴۵۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں شراب پی تو وہ آخرت میں شراب نہیں پیئے گا اِلاّ یہ کہ وہ تائب ہو جائے۔''

(٢٤٥٣٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَعَلَهَا فِي بَطْنِهِ ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ سَبْعًا ، إِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ كَافِرًا ، فَإِنْ أَذْهَبَتْ عَقْلَهُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْفَرَائِضِ ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، فَإِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ كَافِرًا.

(نسائی ۵۱۷۹- طبرانی ۱۳۴۹۲)

(۲۴۵۳۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے شراب نوشی کی اور اس شراب کو پیٹ میں داخل کیا تو اس شخص کی سات دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔ اگر یہ شخص ان دنوں میں مرجائے تو کافر مرے گا اور اگر شراب نے اس کے دماغ کو فرائض میں سے کسی فریضہ کے بارے میں بے عقل کر دیا تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر یہ شخص ان دنوں میں مرجائے تو یہ کافر مرے گا۔''

(٢٤٥٣٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي وَجْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لأَنْ أَزْنِيَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَشْرَبَ خَمْرًا ، إِنِّي إِذَا شَرِبْتُ الْخَمْرَ تَرَكْتُ الصَّلاَةَ ، وَمَنْ تَرَكَ الصَّلاَةَ فَلاَ دِينَ لَهُ.

(۲۴۵۳۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے شراب پینے سے زیادہ یہ بات محبوب ہے کہ میں زنا کر لوں کیونکہ جب میں شراب نوشی کروں گا تو (لازماً) میں نماز کو ترک کروں گا اور جو شخص تارکِ نماز ہو اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

(٢٤٥٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :مُعَاقِرُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ اللاَّتِ وَالْعُزَّى.

(۲۴۵۳۸) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ شراب کا عادی ایسا ہے، جیسا لات اور عُزّیٰ کا پجاری ہوتا ہے۔

(٢٤٥٣٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :مَا أُبَالِي أَشَرِبْتُ الْخَمْرَ ، أَمْ عَبَدْتُ هَذِهِ السَّارِيَةَ مِنْ دُونِ اللهِ.

(۲۴۵۳۹) حضرت ابو بردہ، جناب ابو موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ میں شراب پیوں یا اللہ کے سوا اس ستون کی عبادت کروں (یعنی دونوں چیزیں شدید گناہ ہیں)۔

(٢٤٥٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ :لَوْ أَدْخَلْتُ إِصْبَعِي فِي

خَمْرٍ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ.

(۲۴۵۴۰) حضرت سلیمان بن حبیب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اپنی انگلی کو شراب میں داخل کروں تو مجھے یہ بات محبوب نہیں ہے کہ وہ میری طرف (صحیح سلامت) لوٹے۔

(۲٤٥٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُ مَا نَهَانِي رَبِّي ؛ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ ، وَعِبَادَةِ الأَوْثَانِ ، وَمُلاَحَاةِ الرِّجَالِ. (ابو داؤد ۵۰۶)

(۲۴۵۴۱) حضرت عروہ بن رویم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے پروردگار نے مجھے سب سے پہلے جس چیز سے منع کیا وہ شراب کا پینا، بتوں کی عبادت کرنا اور لڑائی جھگڑا ہے۔

(۲٤٥٤۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا ، قَلِيلِهَا وَكَثِيرِهَا ، وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ.

(۲۴۵۴۲) حضرت ابن شداد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: شراب کو بعینہ حرام قرار دیا گیا ہے۔ تھوڑی شراب بھی حرام ہے اور زیادہ شراب بھی حرام ہے اور ہر مشروب میں سے حد سکر (نشہ) حرام ہے۔

(۲٤٥٤۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ يَخْطُبُ ، فَذَكَرَ الْخَمْرَ فَقَالَ : هِيَ مَجْمَعُ الْخَبَائِثِ ، أَوْ هِيَ أُمُّ الْخَبَائِثِ ، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ : إِنَّ رَجُلاً خُيِّرَ بَيْنَ أَنْ يَقْتُلَ صَبِيًّا ، أَوْ يَمْحُوَ كِتَابًا ، أَوْ يَشْرَبَ خَمْرًا ، فَاخْتَارَ الْخَمْرَ فَمَا بَرِحَ حَتَّى فَعَلَهُنَّ كُلَّهُنَّ.

(ابن حبان ۵۳۴۸۔ بیهقی ۲۸۷)

(۲۴۵۴۳) حضرت سعد بن ابراہیم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ چنانچہ حضرت عثمان نے خمر کا ذکر کیا تو فرمایا، یہ بہت سی خباثتوں کو جمع کرنے والی ہے یا فرمایا یہ ام الخبائث ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بنی اسرائیل کے بارے میں واقعہ بیان کیا۔ فرمایا: ایک شخص کو ایک بچہ قتل کرنے، کتاب کو ضائع کرنے اور شراب پینے کے بارے میں اختیار دیا گیا تو اس نے شراب نوشی کو پسند کیا لیکن پھر وہ شخص یہ تمام کام کر بیٹھا۔

(۲٤٥٤٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ الْوَثَنِ.

(۲۴۵۴۴) حضرت مسروق سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ شراب نوشی کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ بُت کی عبادت کرنے والا۔

(۲٤٥٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الأَصْبَهَانِيُّ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مُدْمِنُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ الْوَثَنِ. (بخاری ۳۸۶۔ ابن ماجه ۳۳۷۵)

(۲۴۵۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عادی شراب نوش ایسا ہے جیسا کہ بُت کا پجاری۔''

(٢٤٥٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ ، فَمَرَّتْ جَلَبَةٌ عَلَى بَابِهَا ، فَسَمِعَتِ الصَّوْتَ ، فَقَالَتْ : مَا هَذَا ؟ فَقَالُوا : رَجُلٌ ضُرِبَ فِي الْخَمْرِ ، قَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ.

(۲۴۵۴۶) حضرت یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں موجود تھے کہ اس دوران ان کے دروازہ کے پاس سے تو انہوں نے اس کی آواز سُنی تو پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا، ایک شخص کو شراب نوشی کی سزا میں مارا جا رہا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں، سبحان اللہ! میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا ''زنا کرنے والا شخص جب زنا کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا، شراب پینے والا شخص جب شراب نوشی کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں شراب نوشی نہیں کرتا، چوری کرنے والا شخص جب چوری کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا۔'' پس تم بچو، پس تم بچو۔

(٢٤٥٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ، يَرْفَعُ النَّاسُ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(نسائی ۷۱۲۶)

(۲۴۵۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''زنا کرنے والا شخص جب زنا کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور چوری کرنے والا شخص جب چوری کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں چوری نہیں کرتا اور شراب نوشی کرنے والا شخص جب شراب نوشی کرتا ہے تو وہ ایمان کی حالت میں شراب نوشی نہیں کرتا۔ مال کو اُچکنے والا ، جس کے اُچکنے کو لوگ آنکھیں اٹھا کر دیکھتے ہوں۔ ایمان کی حالت میں مال کو نہیں اُچکتا۔

(٢٤٥٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُدْرِكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(۲۴۵۴۸) حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''شراب پینے والا شخص، جب شراب پیتا ہے وہ ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا۔''

(٢٤٥٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ كَانَ يَنْهَى أَنْ تُسْقَى الْبَهَائِمُ الْخَمْرَ.

(۲۴۵۴۹) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات سے منع کیا کرتے تھے کہ جانوروں

کو شراب پلائی جائے۔

(۲٤٥٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نِسَاءً يَمْتَشِطْنَ بِالْخَمْرِ ، فَقَالَ :أَلْقَى اللَّهُ فِي رُؤُوسِهِنَّ الْحَاصَّةَ.

(۲۴۵۵۰) حضرت نافع ،حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہیں (ابن عمر رضی اللہ عنہ کو) یہ بات معلوم ہوئی کہ کچھ عورتیں شراب کے ساتھ کنگھی کرتی ہیں۔تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے سروں میں حاصہ (بال اڑا دینے والی بیماری) ڈال دے۔

(۲٤٥٥١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ امْرَأَتِهِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ سُئِلَتْ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمْتَشِطُ بِالْعَسَلَةِ فِيهَا الْخَمْرُ ؟ فَنهَتْ عَنْ ذَلِكَ أَشَدَّ النَّهْيِ.

(۲۴۵۵۱) حضرت ابو السفر ، اپنی بیوی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُس عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جو شہد کے ایسے بستہ ٹکڑے کے ذریعہ کنگھی کرے جس میں شراب ڈالی گئی ہو؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے شدید طور پر ممانعت فرما دی۔

(۲٤٥٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَن حُذَيْفَةَ، قَالَ :تَمْتَشِطُ بِالْخَمْرِ؟ لاَ طَيَّبَهَا اللَّهُ.

(۲۴۵۵۲) حضرت حُذیفہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں جو عورت خمر کے ساتھ کنگھی کرتی ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کو طیب نہیں کرتا۔

(۲٤٥٥٣) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَتْ لاِبْنِ عُمَرَ بُخْتِيَّةٌ ،وَإِنَّهَا مَرِضَتْ فَوُصِفَ لِي أَنْ أُدَاوِيَهَا بِالْخَمْرِ ، فَدَاوَيْتُهَا ، ثُمَّ قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ :إِنَّهُمْ وَصَفُوا لِي أَنْ أُدَاوِيَهَا بِالْخَمْرِ ، قَالَ : فَفَعَلْتُ ؟ قُلْتُ :لاَ ، وَقَدْ كُنْتُ فَعَلْتُ ، قَالَ :أَمَا إِنَّكَ لَوْ فَعَلْتَ لَعَاقَبْتُكَ.

(۲۴۵۵۳) حضرت نافع سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بختی اونٹنی تھی اور وہ بیمار ہوگئی۔پس مجھے یہ کہا گیا کہ میں اس کا شراب کے ذریعہ سے علاج کروں۔پس میں نے اس کا علاج کر لیا پھر میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، لوگوں نے مجھے اس کے بارے میں کہا تھا کہ میں اس کا خمر کے ذریعہ سے علاج کروں۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ پھر تم نے یہ کیا؟ میں نے جواب دیا: نہیں، جبکہ میں نے یہ کام کیا تھا۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔اگر تم یہ کام کر لیتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔

(۲٤٥٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ ، وَلاَ عَاقٌ ، وَلاَ مَنَّانٌ. (نسائی ۵۱۸۲۔ احمد ۲/ ۱۶۴)

(۲۴۵۵۴) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں جنت میں شراب کا رسیا داخل نہ ہوگا اور نہ والدین کا نافرمان داخل ہوگا اور نہ ہی احسان جتلانے والا داخل ہوگا۔

(۲٤٥٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، وَمُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ ، وَلَا مُدْمِنٌ ، وَلَا مَنَّانٌ. (بیهقی ۷۸۴۷)

(۲۴۵۵۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں داخل نہ ہوگا والدین کا نافرمان، شراب کا رسیا، اور احسان جتلانے والا۔''

(٢٤٥٥٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زُحَرَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ رَبِّي حَرَّمَ عَلَيَّ الْخَمْرَ ، وَالْكُوبَةَ ، وَالْقِنِّينَ ، يَعْنِي الْعُودَ ، ثُمَّ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالتَّغْبِيرَ ، فَإِنَّهَا خَمْرُ الْعَالَمِ. (احمد ۳/ ۴۲۲۔ بیهقی ۲۲۲)

(۲۴۵۵۶) حضرت قیس بن عبادہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً میرے پروردگار نے مجھ پر شراب، نرد اور قنین یعنی سارنگی کو حرام قرار دیا ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار تم مکئی کی شراب سے بچو، کیونکہ یہ پورے جہاں کی خمر ہے۔''

(٢٤٥٥٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي نَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَإِنَّ بِالْمَدِينَةِ خَمْسَةَ أَشْرِبَةٍ يَدْعُونَهَا الْخَمْرَ ، مَا فِيهَا خَمْرُ الْعِنَبِ. (بخاری ۴۶۱۶۔ مسلم ۳۲)

(۲۴۵۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ خمر کی حرمت کا حکم نازل ہوا اور مدینہ میں (تب) پانچ مشروبات تھے جن سب کو خمر کہا جاتا تھا، ان میں انگور کی خمر داخل نہیں تھی۔

(٢٤٥٥٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أُوتِيَ بِدَابَّةٍ حَتَّى أَتَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَأُتِيَ بِإِنَائَيْنِ ؛ فِي وَاحِدٍ خَمْرٌ ، وَفِي آخَرَ لَبَنٌ ، فَأَخَذَ اللَّبَنَ ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ : هُدِيتَ ، وَهُدِيَتْ أُمَّتُكَ. (ابن جریر ۱۵)

(۲۴۵۵۸) حضرت عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج پر لے جایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سواری لائی گئی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس پہنچے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک برتن میں شراب تھی اور دوسرے برتن میں دودھ تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ لے لیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرائیل نے کہا۔ ''آپ کی راہنمائی کی گئی ہے اور آپ کی اُمت کی بھی راہ نمائی کی گئی ہے۔''

(٢٤٥٥٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُد التَّيْمِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : قَالَ الأَشْعَرِيُّ : لأَنْ أُصَلِّي لِسَارِيَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَشْرَبَ الْخَمْرَ.

(۲۴۵۵۹) حضرت ابراہیم تیمی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت اشعری نے فرمایا: میں اس ستون کے لئے نماز پڑھوں یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں شراب نوشی کروں۔

(۲٤٥٦٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا يَسُرُّنِي أَنِّي شَرِبْتُ إِنَاءً مِنْ خَمْرٍ ، وَأَنِّي تَصَدَّقْتُ بِمِثْلِهِ ذَهَبًا.

(۲۴۵۶۰) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ میں شراب کا ایک برتن پیوں اور اس کے مثل سونا صدقہ کروں۔''

(۲٤٥٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : أَوْصَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ أَهْلِي أَلاَّ يَشْرَبَ الْخَمْرَ ، فَإِنَّ شُرْبَهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.

(۲۴۵۶۱) حضرت مکحول سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض اہل خانہ کو اس بات کی وصیت فرمائی تھی کہ وہ شراب نوشی نہ کریں کیونکہ شراب نوشی ہر شر کی کنجی ہے۔

(۲٤٥٦٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الْفُرَاتِ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ حُذَيْفَةَ وَهُوَ بِالْمَدَائِنِ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ بَائِعَ الْخَمْرِ وَشَارِبَهَا فِي الإِثْمِ سَوَاءٌ.

(۲۴۵۶۲) حضرت ابوداؤد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس منبر کے قریب موجود تھا جبکہ وہ مقام مدائن میں تھے، پس انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا: اما بعد: بلاشبہ شراب بیچنے والا اور شراب نوشی کرنے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

(۲٤٥٦٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَذَكَرَ الْكَبَائِرَ حَتَّى ذَكَرَ الْخَمْرَ ، فَكَأَنَّ رَجُلاً تَهَاوَنَ بِهَا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو : لاَ يَشْرَبُهَا رَجُلٌ مُصْبِحًا إِلاَّ ظَلَّ مُشْرِكًا حَتَّى يُمْسِيَ.

(۲۴۵۶۳) حضرت زبید، حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت زبید نے حضرت خیثمہ کو کہتے سُنا۔ میں حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، پس کبیرہ گناہوں کا ذکر ہوا تو شراب کا بھی ذکر آیا۔ اس پر ایک آدمی نے شراب کو ہلکا گناہ سمجھا، تو حضرت عبداللہ بن عمرو نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی بھی شراب کو صبح کے وقت نہیں پیتا مگر یہ کہ وہ رات مشرک ہونے کی حالت میں کرتا ہے۔

(۲٤٥٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، قَالَ : أَرْسَلْنَا إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو نَسْأَلُهُ عَنْ أَيِّ الْكَبَائِرِ أَكْبَرُ ؟ فَقَالَ : الْخَمْرُ ، فَأَعَدْنَا إِلَيْهِ الرَّسُولَ ، فَقَالَ : الْخَمْرُ ، إِنَّهُ مَنْ شَرِبَهَا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ سَبْعًا ، فَإِنْ سَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، فَإِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

(۲۴۵۶۴) حضرت نعمان بن ابی عیاش سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی طرف ایک قاصد اس غرض سے بھیجا کہ ہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا کہ کبیرہ گناہوں میں سے کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ انہوں نے جواب ارشاد

فرمایا: شراب۔ہم نے پھر دوبارہ ان کی طرف قاصد بھیجا تو انہوں نے پھر فرمایا: شراب۔ کیونکہ جو شخص شراب نوشی کرتا ہے تو اس کی سات دن تک نماز قبول نہیں کی جاتی اور اگر اس کو شراب سے نشہ بھی ہو جائے تو پھر اس کی چالیس دن تک کی نماز قبول نہیں ہوتی اور اگر اس دوران وہ مرجائے تو جاہلیت کی موت مرے گا۔

(٢٤٥٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ شَارِبِ الْخَمْرِ ؟ فَقَالَ : لاَ تُقْبَلُ لَهُ صَلاَةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ، أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

(۲۴۵۶۵) حضرت ابن الدیلمی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے شراب نوشی کرنے والے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس آدمی کی نماز چالیس دن تک یا چالیس رات تک قبول نہیں ہوتی۔

(٢٤٥٦٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْحُبِّ تَقَعُ فِيهِ الْقَطْرَةُ مِنَ الْخَمْرِ ، أَوِ الدَّمِ ، قَالَ : يُهْرَاقُ.

(۲۴۵۶۶) حضرت ہشام، حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایسے برتن کے بارے میں جس میں خون یا شراب کا ایک قطرہ گر جائے ارشاد فرمایا، اس برتن کو گرا دیا جائے گا۔

(٢٣) فِي الْخَمْرِ يُخَلَّل

خمر کو سرکہ بنانے کے بارے میں

(٢٤٥٦٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أُمِّ حِرَاشٍ ؛ أَنَّهَا رَأَتْ عَلِيًّا يَصْطَبِغُ بِخَلِّ الْخَمْرِ.

(۲۴۵۶۷) حضرت ام حراش سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شراب سے بنے ہوئے سرکہ کے ساتھ سالن والا معاملہ کرتے دیکھا۔

(٢٤٥٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، قَالَ : اخْتَلَفَ رَجُلاَنِ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ فِي خَلِّ الْخَمْرِ ، فَسَأَلاَ أَبَا الدَّرْدَاءِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۵۶۸) حضرت جبیر بن نفیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں حضرت معاویہ کے دو ساتھیوں کا شراب سے تیار کردہ سرکہ میں باہم اختلاف واقع ہو گیا، پس انہوں نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٥٦٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُسَرْبَلٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خَلِّ الْخَمْرِ ، قَالَتْ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، هُوَ إِدَامٌ.

(۲۴۵۶۹) حضرت مسربل، بدی، اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، ان کی والدہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

شراب سے تیار کردہ سرکہ کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں، یہ تو سالن کی طرح ہے۔

(۲٤٥٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ مِمَّا كَانَ خَمْرًا فَصَارَ خَلاًّ.

(۲۴۵۷۰) حضرت نافع، اپنے والد سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے، کہ وہ اس چیز کے ساتھ کھانا کھائیں جو پہلے شراب تھی اور اب سرکہ ہوگئی ہے۔

(۲٤٥٧١) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ لاَ يَقُولُ : خَلُّ خَمْرٍ ، وَيَقُولُ : خَلُّ الْعِنَبِ ، وَكَانَ يَصْطَبِغُ فِيهِ.

(۲۴۵۷۱) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ یہ نہیں کہتے تھے کہ یہ شراب کا سرکہ ہے بلکہ وہ کہتے تھے۔ انگور کا سرکہ ہے اور وہ اس کو بطور سالن استعمال کرتے تھے۔

(۲٤٥٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِخَلِّ الْخَمْرِ.

(۲۴۵۷۲) حضرت یحییٰ بن عتیق، حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ شراب سے بنائے ہوئے سرکہ کے بارے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲٤٥٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَصْطَبِغُ بِخَلِّ خَمْرٍ.

(۲۴۵۷۳) حضرت اسماعیل بن عبد الملک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جُبیر رحمہ اللہ کو شراب سے بنے ہوئے سرکہ کے ساتھ روٹی کھاتے دیکھا۔

(۲٤٥٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِخَلِّ خَمْرٍ.

(۲۴۵۷۴) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ شراب سے بنے ہوئے سرکہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٣٤) فِي الْخَمْرِ تُحَوَّلُ خَلاًّ

جو شراب سرکہ بن جائے

(۲٤٥٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَيْتَامٍ وَرِثُوا خَمْرًا ، أَيَجْعَلُهُ خَلاًّ ؟ فَكَرِهَهُ. (ابوداؤد ۳۶۷۷۔ احمد ۱۱۹)

(۲۴۵۷۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ایسے یتیموں کے بارے میں سوال کیا جنہیں ورثہ میں شراب ملی تھی کہ کیا اس شراب کو سرکہ بنایا جاسکتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(٢٤٥٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عَامِلِهِ بِوَاسِطٍ أَنْ لاَ تَحْمِلُوا الْخَمْرَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ ، وَمَا أَدْرَكْتَ فَاجْعَلْهُ خَلاًّ.

(۲۴۵۷۶) حضرت مثنی بن سعید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس موجود تھا کہ انہوں نے اپنے مقام واسط کے عامل کو خط لکھا: تم شراب کو ایک بستی سے دوسری بستی کی طرف نہ اٹھا کر لے جاؤ اور جو تم پالو تو اس کو سرکہ بنا لو۔

(٢٤٥٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَسْلَمَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ بَأْسَ بِخَلٍّ وَجَدْتَهُ مَعَ أَهْلِ الْكِتَابِ ، مَا لَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُمْ تَعَمَّدُوا فَسَادَهَا بَعْدَ مَا صَارَتْ خَمْرًا.

(۲۴۵۷۷) حضرت اسلم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو سرکہ تم اہل کتاب کے پاس پاؤ اس میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ تمہیں اس بات کا علم نہ ہو جائے کہ انہوں نے اس سرکہ کے شراب ہو جانے کے بعد اس کے فساد کا قصد کیا ہے۔

(٢٤٥٧٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُحَوَّلَ الْخَمْرُ خَلاًّ.

(۲۴۵۷۸) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ شراب کو سرکہ میں بدل دیا جائے۔

(٣٥) مَنْ رَخَّصَ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا

جو لوگ کھڑے ہو کر پینے کی اجازت دیتے ہیں

(٢٤٥٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَحَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :نَاوَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً مِنْ زَمْزَمَ ، فَشَرِبَهَا وَهُوَ قَائِمٌ. (مسلم ۱۶۰۲۔ احمد ۲۲۰)

(۲۴۵۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زم زم (کے پانی) کا ایک برتن پکڑایا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نوش فرمایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے۔

(٢٤٥٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ قَائِمًا.

(۲۴۵۸۰) حضرت مسلم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہونے کی حالت میں پیتے ہوئے دیکھا۔

(٢٤٥٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْمُعَارِكِ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ شُرْبِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَائِمٌ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۴۵۸۱) حضرت ابو المعارک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آدمی کے کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پینے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٥٨٢) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۵۸۲) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی نوش فرمایا: جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے۔

(٢٤٥٨٣) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عن مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ سَعْدًا وَعَائِشَةَ كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِالشُّرْبِ قَائِمًا.

(۲۴۵۸۳) حضرت زہری سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٤٥٨٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ شَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۵۸۴) حضرت سعید بن المسیب، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک مشکیزہ سے پانی اس حالت میں پیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے۔

(٢٤٥٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا شَرِبَ قَائِمًا ، فَقُلْتُ : شَرِبْتَ قَائِمًا ؟ فَقَالَ : لَئِنْ شَرِبْتُ قَائِمًا ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا ، وَلَئِنْ شَرِبْتُ قَاعِدًا ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَاعِدًا. (احمد ۱/ ۱۱۴)

(۲۴۵۸۵) حضرت میسرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہونے کی حالت میں پیتے ہوئے دیکھا، تو میں نے عرض کیا۔ آپ کھڑے ہو کر پی رہے ہیں؟ اس پر انہوں نے فرمایا البتہ اگر میں کھڑے ہو کر پی رہا ہوں تو تحقیق میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہونے کی حالت میں پیتا ہوا دیکھا ہے اور اگر میں بیٹھ کر پیتا ہوں تو تحقیق میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٢٤٥٨٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ قَائِمًا.

(۲۴۵۸۶) حضرت عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہونے کی حالت میں پیتے ہوئے دیکھا۔

(٢٤٥٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمًا يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۵۸۷) حضرت عباد بن منصور سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہونے کی حالت میں پی رہے تھے۔

(٢٤٥٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَجْلاَنَ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْهُ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، إِنْ شِئْتَ قَائِمًا ، وَإِنْ شِئْتَ قَاعِدًا.

(۲۴۵۸۸) حضرت عبدالرحمن بن عجلان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے اس (کھڑے ہونے کی حالت میں پینے) کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا، اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ اگر تم کھڑے ہونے کی

حالت میں چاہو (تو کھڑے ہو جاؤ) اگر تم بیٹھنے کی حالت میں چاہو (تو بیٹھ جاؤ)۔

(٢٤٥٨٩) حَدَّثَنَا يَحيى بن سَعِيد ، عَنْ مُجَالِد قَالَ :رَأَيْتُ الشعبي يَشْرَبُ قَائِمًا ، وَقَاعِدًا.

(۲۴۵۸۹) حضرت مجالد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ کو کھڑے ہونے کی حالت میں اور بیٹھنے کی حالت میں پیتے ہوئے دیکھا۔

(٢٤٥٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاقِدٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ :لَا بَأْسَ بِالشُّرْبِ قَائِمًا ، وَالْجُلُوسُ حِلْمٌ.

(۲۴۵۹۰) حضرت زاذان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ کھڑے ہونے کی حالت میں پینے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن بیٹھ کر پینا بردباری کی نشانی ہے۔

(٢٤٥٩١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: مَا تَرَى فِي الشُّرْبِ قَائِمًا ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :إِنِّي أَشْرَبُ وَأَنَا قَائِمٌ ، وَآكُلُ وَأَنَا أَمْشِي.

(۲۴۵۹۱) حضرت حر بن صباح سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سوال کیا، اس نے پوچھا۔ کھڑے ہونے کی حالت میں پینے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں کھڑے ہو کر کھا لیتا ہوں اور میں چلنے کی حالت میں کھا لیتا ہوں۔

(٢٤٥٩٢) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُطَارِدٍ أَبِي الْبَزَرِيِّ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ : كُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ ، وَنَأْكُلُ وَنَحْنُ نَسْعَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ٢/ ٢٩)

(۲۴۵۹۲) حضرت یزید بن عطارد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں، کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پی لیتے تھے اور ہم دوڑتے ہوئے کھانے کی چیز کھا لیتے تھے۔

(٢٤٥٩٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ طَاوُوسًا ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا ؟ فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا.

(۲۴۵۹۳) حضرت عبد الملک بن میسرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس اور حضرت سعید بن جُبیر سے کھڑے ہونے کی حالت میں پینے کے بارے میں سوال کیا؟ تو ان دونوں حضرات نے اس میں کوئی حرج نہیں دیکھا۔

(٢٤٥٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ:أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ يَشْرَبُ قَائِمًا.

(۲۴۵۹۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے خبر دی جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں کھڑے ہونے کی حالت میں پیتے دیکھا تھا۔

(٢٤٥٩٥) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عن عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بن الزُّبَير قَالَ :رَأَيْتُ أَبِي يَشْرَبُ

وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۵۹۵) حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کھڑے ہونے کی حالت میں پیتے دیکھا ہے۔

(٢٤٥٩٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ ، وَنَأْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۱۰۸۔ دارمی ۲۱۲۶)

(۲۴۵۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد مبارک تھا اور ہم کھڑے ہونے کی حالت میں پی لیا کرتے تھے اور چلتے پھرتے ہم کھالیا کرتے تھے۔

(٢٤٥٩٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ : اشْرَبْ قَائِمًا.

(۲۴۵۹۷) حضرت عبد الملک بن ابی سلیمان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا: تم کھڑے ہو کر پانی پی لو۔

(٢٤٥٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۵۹۸) حضرت بشر بن غالب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہونے کی حالت میں کچھ پی رہے تھے۔

(٣٦) مَنْ كَرِهَ الشُّرْبَ قَائِمًا

جو لوگ کھڑے ہونے کی حالت میں کچھ پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں

(٢٤٥٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي عِيسَى الأُسْوَارِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ : زَجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً شَرِبَ قَائِمًا. (مسلم ۱۱۴۔ ابویعلی ۹۸۴)

(۲۴۵۹۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کو زجر فرمایا جس نے کھڑے ہو کر پیا تھا۔

(٢٤٦٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا. (مسلم ۱۶۰۱۔ ابوداؤد ۳۷۱۰)

(۲۴۶۰۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔

(٢٤٦٠١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۴۶۰۱) حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کھڑے ہونے کی حالت میں پینے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند سمجھا۔

(٢٤٦٠٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الشُّرْبَ قَائِمًا.

(۲۴۶۰۲) حضرت منصور، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٤٦٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِنَّمَا كُرِهَ الشُّرْبُ قَائِمًا لِدَاءٍ يَأْخُذُ الْبَطْنَ.

(۲۴۶۰۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پینا صرف اس وجہ سے مکروہ ہے کہ اس کی وجہ سے پیٹ میں بیماری ہو جاتی ہے۔

(٢٧) فِي الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ

مشک کے منہ سے پانی پینے کے بارے میں

(٢٤٦٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ أَفْوَاهِ الأَسْقِيَةِ. (مسند ۵۴۴)

(۲۴۶۰۴) حضرت جابر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے برتنوں کے مُنہ سے پانی پینے سے منع کیا۔

(٢٤٦٠٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :شَرِبَ رَجُلٌ مِنْ سِقَاءٍ فَانْسَابَ فِي بَطْنِهِ جَانٌّ ، فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الأَسْقِيَةِ. (مسلم ۱۱۰۔ ابو داؤد ۳۷۱۳)

(۲۴۶۰۵) حضرت ابو سعید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مشک کے منہ سے پانی پیا اور اس کے پیٹ میں سانپ چلا گیا، چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے برتنوں کے منہ کھول کر پینے سے منع فرما دیا۔

(٢٤٦٠٦) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

(۲۴۶۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سقاء (مشک) کے منہ سے پینے سے منع فرمایا۔

(٢٤٦٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

(۲۴۶۰۷) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مشک کے منہ سے پینے سے منع فرمایا۔

(۲۸) مَنْ رَخَّصَ فِي الشُّرْبِ مِنْ فِي الإِدَاوَةِ

جولوگ برتن کے منہ سے پینے کی اجازت دیتے ہیں

(۲٤٦۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنِ ابْنِ بِنْتِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ وَفِي الْبَيْتِ قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ ، فَشَرِبَ مِنْ فِيهَا وَهُوَ قَائِمٌ.

(احمد ۶/ ۳۷۶۔ طبرانی ۲۵)

(۲۴۶۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے اور گھر میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا، پس آپ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس کے منہ سے پانی پیا اور آپ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کھڑے تھے۔

(۲٤٦۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالشُّرْبِ مِنْ فِي الإِدَاوَةِ.

(۲۴۶۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ برتن کے منہ سے پینے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲٤٦۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَشْرَبُ مِنْ فِي الإِدَاوَةِ.

(۲۴۶۱۰) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو برتن کے منہ سے پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲٤٦۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَشْرَبُ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

(۲۴۶۱۱) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مشکیزہ کے منہ سے پانی پی لیا کرتے تھے۔

(۲٤٦۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَشْرَبُ مِنْ فِي الإِدَاوَةِ.

(۲۴۶۱۲) حضرت عباد بن منصور سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ کو برتن کے منہ سے (منہ لگا کر) پیتے ہوئے دیکھا۔

(۲۹) فِي الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونے اور چاندی کے برتن میں پینے کا بیان

(۲٤٦۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الَّذِى يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ فِى آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِى بَطْنِهِ نَارُ جَهَنَّمَ.

(مسلم ۴۔۱۶۳۴۔ احمد ۶/ ۳۰۶)

(۲۴۶۱۳) جناب نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: ''یقیناً جولوگ سونے اور چاندی کے برتن میں کھاتے اور پیتے ہیں وہ لوگ تو اپنے پیٹوں میں محض جہنم کی آگ بھرتے ہیں۔''

(۲٤٦١٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِى بَكْرٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْله.

(۲۴۶۱۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، نبی کریم ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کرتی ہیں۔

(۲٤٦١٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِى زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِى لَيْلَى ، قَالَ : اسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ ، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فِيهِ شَرَابٌ ، فَأَرَادَ أَنْ يَضْرِبَ بِهِ وَجْهَهُ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ الدَّهَاقِينَ يُكْرِمُونَ الأُمَرَاءَ بِهَذَا ، قَالَ :إِنِّى كُنْتُ نَهَيْتُهُ ، وَاتَّخَذْتُ عَلَيْهِ الْحُجَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَشْرَبَ فِى الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ. (مسلم ۷۔۱۶۳۷)

(۲۴۶۱۵) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مقام مدائن میں پانی طلب فرمایا، پس ایک دہقان ان کے پاس چاندی کے برتن میں پانی لایا، پس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ برتن اس دہقان کے منہ پر دے مارنا چاہا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا۔ یہ دہقان لوگ تو اس طرح سے اُمراء کا اکرام کرتے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے اس کو اس سے منع بھی کیا تھا اور بطور دلیل کے میں نے اس کو یہ بات بھی بیان کی تھی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سونے، چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا ہے۔

(۲٤٦١٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِى الشَّعْثَاءِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْد بْنِ مُقَرِّن ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ فِى الْفِضَّةِ ، فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهِ فِى الدُّنْيَا ، لَمْ يَشْرَبْ فِيهِ فِى الآخِرَةِ.

(۲۴۶۱۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے چاندی میں پینے سے منع کیا ہے کیونکہ جوشخص دنیا میں چاندی میں پیے گا وہ آخرت میں چاندی میں نہیں پیے گا۔

(۲٤٦١٧) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ النُّعْمَانِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَنْ شَرِبَ فِى قَدَحٍ مُفَضَّضٍ ، سَقَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَمْرًا.

(۲۴۶۱۷) حضرت یعلی بن نعمان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: جوشخص چاندی چڑھے پیالہ میں

پیے گا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو انگاروں میں پلائے گا۔

(٢٤٦١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِجَامٍ مِنْ فِضَّةٍ فِيهِ خَبِيصٌ ، فَأَمَرَ بِهِ فَحُوِّلَ عَلَى رَغِيفٍ ، ثُمَّ أَكَلَهُ.

(۲۴۶۱۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے پاس چاندی کا ایک جام لایا گیا جس میں حلوہ تھا۔ پس انہوں نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کو روٹی پر اُلٹ دیا گیا پھر انہوں نے اس کو کھایا۔

(٢٤٦١٩) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كَانَ زَاذَانُ ، وَمَيْسَرَةُ ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ لاَ يَشْرَبُونَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَلاَ يَدَّهِنُونَ فِي مَدَاهِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

(۲۴۶۱۹) حضرت عطاء بن السائب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت زاذان، حضرت میسرہ اور حضرت سعید بن جبیر، سونے چاندی کے برتن میں پانی نہیں پیا کرتے تھے اور نہ ہی سونے، چاندی کے برتنوں سے تیل لگایا کرتے تھے۔

(٢٤٦٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ، فَكَرِهَهُ.

(۲۴۶۲۰) حضرت ثابت بن عبید، حضرت بشیر بن ابی مسعود کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس چاندی کا ایک برتن لایا گیا تو انہوں نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(٣٠) فِي الشُّرْبِ مِنَ الإِنَاءِ الْمُفَضَّضِ ، مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

چاندی چڑھے ہوئے برتن کے بارے میں جو حضرات رخصت دیتے ہیں

(٢٤٦٢١) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كَانَ زَاذَانُ ، وَمَيْسَرَةُ ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَشْرَبُونَ مِنَ الآنِيَةِ الْمُفَضَّضَةِ.

(۲۴۶۲۱) حضرت عطاء بن السائب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت زاذان اور حضرت میسرۃ اور حضرت سعید بن جُبیر رحمہم اللہ چاندی چڑھے ہوئے برتنوں سے پانی پی لیا کرتے تھے۔

(٢٤٦٢٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَشْرَبُ فِي إِنَاءٍ مُضَبَّبٍ بِفِضَّةٍ ، وَيَشْرَبُ فِي قَدَحٍ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ وَرِقٍ.

(۲۴۶۲۲) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسے برتن میں نہیں پیتے تھے جس میں چاندی کی تہہ چڑھی ہوئی ہوتی تھی اور اس پیالہ میں پی لیا کرتے تھے جس میں چاندی کا حلقہ ہوتا تھا۔

(٢٤٦٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ عِمْرَانَ أَبِي الْعَوَّامِ الْقَطَّانِ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ ، وَأَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَانَا يَشْرَبَانِ فِي الإِنَاءِ الْمُفَضَّضِ.

(۲۴۶۲۳) حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین اور حضرت انس بن مالک یہ دونوں حضرات چاندی چڑھے برتن میں پی لیا کرتے تھے۔

(٢٤٦٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ مَحْمُومٌ ، وَعَلَى صَدْرِهِ قَدَحٌ مُفَضَّضٌ فِيهِ مَاءٌ.

(۲۴۶۲۴) حضرت حمید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت قاسم بن محمد ؒ کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ وہ بخار میں مبتلا تھے۔ ان کے سینہ پر ایک پیالہ پڑا ہوا تھا جس کے ساتھ چاندی لگی ہوئی تھی اس میں پانی تھا۔

(٢٤٦٢٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ طَاوُوسًا يَشْرَبُ فِي قَدَحٍ مُضَبَّبٍ بِوَرِقٍ.

(۲۴۶۲۵) حضرت ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس کو ایسے پیالہ میں پیتے دیکھا جس میں چاندی کی تہہ چڑھی ہوئی تھی۔

(٢٤٦٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُد ، قَالاَ : أَتَيْنَا عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِشَرَابٍ فِي قَدَحٍ مُفَضَّضٍ ، فَوَضَعَ فَاهُ بَيْنَ الضَّبتين فَشَرِبَ ، وَقَالَ : لاَ تُعِيدَاهُ عَلَيَّ.

(۲۴۶۲۶) حضرت سلیمان بن حبیب اور حضرت سلیمان بن داؤد دونوں سے روایت ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس ایک ایسے پیالہ میں مشروب لے کر حاضر ہوئے جو چاندی چڑھا ہوا تھا۔ پس انہوں نے اپنا منہ دو پتریوں کے درمیان رکھا اور پانی پی لیا اور فرمایا: یہ کام تم دوبارہ میرے ساتھ نہ کرنا۔

(٢٤٦٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَشْرَبُ فِي قَدَحٍ جَيْشَانِيٍّ كَثِيرِ الْفِضَّةِ ، وَسَقَانِي.

(۲۴۶۲۷) حضرت جابر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر کو ایک جیشانی، زیادہ چاندی والے برتن میں پیتے ہوئے دیکھا اور انہوں نے مجھے بھی پلایا۔

(٢٤٦٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ ، قُلْتُ : آتِي الصَّيَارِفَ فَأُوتَى بِقَدَحٍ مِنْ فِضَّةٍ، أَشْرَبُ فِيهِ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ.

(۲۴۶۲۸) حضرت شعبہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن قرہ سے سوال کیا۔ میں نے کہا میں صرافوں کے پاس جاتا ہوں میرے پاس چاندی کا پیالہ لایا جاتا ہے۔ کیا میں اس میں پی سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۱) مَنْ كَرِهَ الشُّرْبَ فِي الإِنَاءِ الْمُفَضَّضِ

جو حضرات چاندی چڑھے ہوئے برتن میں پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں

(٢٤٦٢٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَشْرَبُ مِنْ قَدَحٍ فِيهِ حَلْقَةُ فِضَّةٍ ، وَلاَ ضَبَّةُ فِضَّةٍ.

(۲۴۶۲۹) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسے پیالہ میں پانی نہیں پیتے تھے جس میں چاندی کا کڑا ہوتا یا چاندی کا ٹکڑا ہوتا۔

(٢٤٦٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِقَدَحٍ مُفَضَّضٍ ، فَكَرِهَ أَنْ يَشْرَبَ فِيهِ.

(۲۴۶۳۰) حضرت ابو جعفر، حضرت علی بن حسین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک چاندی چڑھا ہوا پیالہ لایا گیا تو انہوں نے اس میں پینے کو ناپسند سمجھا۔

(٢٤٦٣١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُضَبَّبَ الْقَدَحُ بِذَهَبٍ ، أَوْ فِضَّةٍ.

(۲۴۶۳۱) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہما اللہ دونوں کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ پیالہ پر سونا یا چاندی چڑھایا جائے۔

(٢٤٦٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْرَبَ فِي قَدَحٍ فِيهِ فِضَّةٌ.

(۲۴۶۳۲) حضرت عبد الملک، حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسے پیالہ میں پینے کو ناپسند سمجھتے تھے جس میں چاندی ہو۔

(٢٤٦٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ بِقَدَحٍ مُفَضَّضٍ ، فَلَمْ يَشْرَبْ فِيهِ.

(۲۴۶۳۳) حضرت داؤد بن قیس سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں مطلب میں عبد اللہ بن حطب کے پاس چاندی چڑھا ہوا پیالہ لے کر حاضر ہوا تو انہوں نے اس میں پانی نہیں پیا۔

(٢٤٦٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْرَبَ فِي قَدَحٍ فِيهِ حَلْقَةٌ مِنْ فِضَّةٍ.

(۲۴۶۳۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایسے پیالہ میں پینے کو ناپسند کرتے تھے جس میں

چاندی کا کڑا ہو۔

(۲٤٦٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابن أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عن ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَشْرَبُ فِي إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ.

(۲۴۶۳۵) حضرت نافع ،حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ چاندی چڑھے ہوئے برتن میں پینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲٤٦٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۲۴۶۳۶) حضرت سالم کے بارے میں حضرت جریر بن حازم سے روایت ہے کہ حضرت سالم رحمہ اللہ چاندی چڑھے برتن کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲٤٦٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أُمِّ عَمْرِو بِنْتِ أَبِي عَمْرٍو ، قَالَتْ : كَانَتْ عَائِشَةُ تَنْهَانَا أَنْ نَتَحَلَّى الذَّهَبَ ، أَوْ نُضَبِّبَ الآنِيَةَ ، أَوْ نُحَلِّقَهَا بِالْفِضَّةِ ، فَمَا بَرِحْنَا حَتَّى رَخَّصَتْ لَنَا وَأَذِنَتْ لَنَا أَنْ نَتَحَلَّى الذَّهَبَ ، وَمَا أَذِنَتْ لَنَا ، وَلاَ رَخَّصَتْ لَنَا أَنْ نُحَلِّقَ الآنِيَةَ ، أَوْ نُضَبِّبَهَا بِالْفِضَّةِ.

(۲۴۶۳۷) حضرت ام عمرو بنت ابی عمرو سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں اس بات سے منع کرتی تھیں کہ ہم سونے کا اظہار کریں یا ہم برتن پر چاندی چڑھائیں یا اس کے گرد چاندی لگائیں، پس ان کا یہ حکم ہم پر باقی رہا تا آنکہ انہوں نے ہمیں اس بات کی رخصت دے دی۔ اور ہمیں اجازت دے دی کہ ہم سونے کا اظہار کریں لیکن انہوں نے ہمیں برتنوں کے حلقے چاندی سے بنانے اور چاندی، برتنوں پر چڑھانے کی رخصت دی اور نہ ہی اجازت عنایت فرمائی۔

(۲٤٦٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَشْرَبَ فِي قَدَحٍ مُفَضَّضٍ.

(۲۴۶۳۸) حضرت منصور، حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ چاندی چڑھے ہوئے پیالہ میں پینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۲) فِي الشُّرْبِ مِنَ الثُّلْمَةِ تَكُونُ فِي الْقَدَحِ

پیالہ میں ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے کے بارے میں

(۲٤٦٣٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالاَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ ، أَوْ مِنْ عِنْدِ أُذُنِ الْقَدَحِ.

(۲۴۶۳۹) حضرت مجاہد، حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں۔ پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے کو یا پیالہ کی ڈنڈی کے پاس سے پینے کو ناپسند سمجھا جاتا تھا۔

(٢٤٦٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُشْرَبَ مِنَ الثُّلْمَةِ تَكُونُ فِي الإِنَاءِ ، أَوْ يُشْرَبُ مِنْ قِبَلِ أُذُنِهِ.

(۲۴۶۴۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ پہلے حضرات اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ برتن میں ٹوٹی ہوئی جگہ سے پیا جائے یا برتن کی ڈنڈی کے پاس سے پیا جائے۔

(٢٤٦٤١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْرَبَ مِمَّا يَلِي عُرْوَةَ الْقَدَحِ ، أَوِ الثُّلْمَةِ تَكُونُ فِيهِ.

(۲۴۶۴۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ بن مہاجر، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ پیالہ کی ڈنڈی کے ساتھ سے پیا جائے یا برتن میں موجود ٹوٹے ہوئے مقام سے پیا جائے۔

(٣٣) مَنْ رَخَّصَ فِي الشُّرْبِ بِالنَّفَسِ الْوَاحِدِ

جو حضرات ایک سانس میں پینے کی رخصت دیتے ہیں

(٢٤٦٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالشُّرْبِ بِالنَّفَسِ الْوَاحِدِ بَأْسًا.

(۲۴۶۴۲) حضرت سالم رحمہ اللہ، حضرت عطاء رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک سانس میں پینے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

(٢٤٦٤٣) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : لَمْ أَرَ أَحَدًا كَانَ أَعْجَلَ إِفْطَارًا مِنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، كَانَ لاَ يَنْتَظِرُ مُؤَذِّنًا ، وَيُؤْتَى بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَيَشْرَبُهُ بِنَفَسٍ وَاحِدٍ ، لاَ يَقْطَعُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ.

(۲۴۶۴۳) حضرت عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے زیادہ افطار میں جلدی کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ مؤذن کا انتظار نہیں کرتے تھے۔ (یعنی وقت ہو جانے کے بعد) ان کے پاس پانی کا ایک پیالہ لایا جاتا تھا پس وہ اس کو ایک ہی سانس میں اس طرح پی لیتے تھے کہ پینے کے دوران ختم ہونے تک سانس نہیں توڑتے تھے۔

(٢٤٦٤٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : نُبِّئْتُ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : رَآنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَشْرَبُ ، فَجَعَلْتُ أَقْطَعُ شَرَابِي وَأَتَنَفَّسُ ، فَقَالَ : إِنَّمَا نُهِيَ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ ، فَإِذَا لَمْ تَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ ، فَاشْرَبْهُ إِنْ شِئْتَ بِنَفَسٍ وَاحِدٍ.

(۲۴۶۴۴) حضرت ایوب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت میمون بن مہران کے بارے میں خبر ملی کہ وہ فرماتے ہیں۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں دیکھا کہ میں پانی پی رہا تھا۔ پھر پانی پیتے ہوئے رُک جاتا اور سانس لیتا تو انہوں نے فرمایا صرف اس بات سے روکا گیا ہے کہ برتن کے اندر سانس لیا جائے۔ پس اگر تم برتن کے اندر سانس نہیں لیتے تو پھر تم اگر

چاہو تو ایک ہی سانس میں پانی پی لو۔

(۲٤٦٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، قَالَ :رَآنِي أَبِي وَنَحْنُ نَشْرَبُ بِنَفَسٍ وَاحِدٍ فَنَهَانَا ، أَوْ نَهَانِي.

(۲۴۶۴۵) حضرت ابوطاؤس سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں۔ مجھے میرے والد صاحب نے اس حالت میں دیکھا کہ ہم ایک سانس میں پانی پی رہے تھے، پس انہوں نے ہمیں منع کر دیا...... یا راوی کہتے ہیں...... انہوں نے مجھے منع کیا۔

(۲٤٦٤٦) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الشُّرْبَ بِنَفَسٍ وَاحِدٍ ، وَقَالَ :هُوَ شُرْبُ الشَّيْطَانِ.

(۲۴۶۴۶) حضرت خالد، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک سانس میں پانی پینے کو ناپسند سمجھتے تھے اور فرماتے یہ شیطان کا پینا ہے۔

(٣٤) فِي النَّفَسِ فِي الإِنَاءِ، مَنْ كَرِهَهُ

جو لوگ برتن کے اندر سانس لینے کو ناپسند سمجھتے ہیں

(۲٤٦٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ ، وَأَنْ يُنْفَخَ فِيهِ. (ابوداؤد ۳۷۲۱۔ ترمذی ۱۸۸۸)

(۲۴۶۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے اور برتن میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

(۲٤٦٤٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ.

(بخاری ۵۶۳۰۔ مسلم ۶۵)

(۲۴۶۴۸) حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی پانی پیے تو وہ برتن میں سانس نہ لے۔''

(۲٤٦٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ.

(۲۴۶۴۹) حضرت خالد، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ برتن کے اندر سانس لینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٣٥) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ

جو لوگ برتن میں سانس لینے کو درست سمجھتے ہیں

(۲٤٦٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ ثُمَامَةَ ، قَالَ :كَانَ أَنَسٌ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ ،

أَوْ ثَلاثًا ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ ، ثَلاثًا.

(بخاری ۵۶۳۱۔ احمد ۳/ ۱۱۴)

(۲۴۶۵۰) حضرت ثمامہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب پانی پیتے تھے تو دو یا تین مرتبہ سانس لیتے تھے اور یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تھے تو برتن میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

(٢٤٦٥١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَتَنَفَّسُ ثَلاثًا إِذَا شَرِبَ.

(۲۴۶۵۱) حضرت حکم بن عطیہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ جب پانی پیتے تو تین سانس لیتے تھے۔

(٢٤٦٥٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِذَا شَرِبْتَ فَتَنَفَّسْ فِي الإِنَاءِ ثَلاثًا.

(۲۴۶۵۲) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ جب تم پانی پیو تو برتن میں تین مرتبہ سانس لو۔

(٢٤٦٥٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : جَلَسَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ :مِنْ أَيْنَ جِئْتَ ؟ قَالَ :شَرِبْتُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ، قَالَ :فَشَرِبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِي ؟ قَالَ :إِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْكَعْبَةَ ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ، وَتَنَفَّسْ ثَلاثًا.

(۲۴۶۵۳) حضرت محمد بن عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر بیٹھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا، تم (اس وقت) کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا۔ میں زم زم کا پانی پی کر آیا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ زم زم کا پانی جس طرح پینا چاہیئے تم نے اُسی طرح پیا ہے؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم زم زم کا پانی پیو تو قبلہ رُخ ہو جاؤ، اللہ کا نام لو۔ اور تین سانس لو۔

(٢٤٦٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلاثًا. (مسلم ۱۲۲)

(۲۴۶۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین سانس لیا کرتے تھے۔

(٢٤٦٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي عِصَامٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلاثًا ، وَيَقُولُ :هُوَ أَهْنَأُ ، وَأَمْرَأُ ، وَأَبْرَأُ. (مسلم ۱۲۳۔ ترمذی ۱۸۸۴)

(۲۴۶۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے۔ ''یہ طریقہ زیادہ سہل، شیریں اور اطمینان بخش ہے۔''

(۳۶) مَنْ كَرِهَ النَّفْخَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

جولوگ کھانے پینے میں پھونک مارنے کو ناپسند سمجھتے ہیں

(۲٤٦٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الأَنْصَارِ فَأُتِيَ بَعْضُهُمْ بِشَرَابٍ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَشْرَبَ نَفَخَ فِيهِ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: مَهْلاً، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَنْهُ.

(۲۴۶۵۶) حضرت سماک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں ہم انصار کی ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان میں سے کسی کے پاس کوئی مشروب لایا گیا۔ جب اس نے اس مشروب کو پینا چاہا تو اس میں پھونک ماری۔ اس پر کچھ دیگر حضرات نے کہا۔ چھوڑ دو کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ اس سے منع کیا کرتے تھے۔

(۲٤٦٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حَبِيبٍ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْجُهَنِيِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ، فَقَالَ لَهُ: سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ؟ قَالَ: نَعَم، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: إِنِّي لاَ أُرْوَى بِنَفَسٍ وَاحِدٍ، قَالَ: أَبِنِ الإِنَاءَ عَنْ فِيكَ، ثُمَّ تَنَفَّسْ، قَالَ: فَإِنْ رَأَيْتُ قَذَرًا؟ قَالَ: فَأَهْرِقْهُ. (ابوداؤد ۳۷۱۵۔ دارمی ۲۱۲۱)

(۲۴۶۵۷) حضرت ابو المثنی جہنی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت مروان بن الحکم کے ہاں موجود تھا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ مروان نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ آپ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع کرتے سُنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں۔ راوی کہتے ہیں: اس پر ایک آدمی بولا۔ میں تو ایک سانس میں بالکل سیراب نہیں ہوتا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم برتن کو اپنے منہ سے جُدا کرلو پھر سانس لے لو۔ اس آدمی نے کہا۔ پس اگر میں (پانی میں) گندگی دیکھوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو تم اس پانی کو بہادو۔

(۲٤٦٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، قَالَ: وَلَمْ أَرَ أَحَدًا أَشَدَّ فِي ذَلِكَ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۲۴۶۵۸) حضرت زہری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کھانے، پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ راوی کہتے ہیں میں نے اس معاملہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے زیادہ کسی کو شدید نہیں دیکھا۔

(۲٤٦٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ، وَأَنْ يُنْفَخَ فِيهِ.

(۲۴۶۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے اور اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔

(٢٤٦٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ يَزِيدَ ذِي الأَرْشِ ، عَنْ مَوْلاَةٍ لِثَوْبَانَ ، قَالَتْ : أَتَيْتُ ثَوْبَانَ بِشَرَابٍ فَنَفَخْتُ فِيهِ ، فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ.

(۲۴۶۶۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی مولاۃ سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں۔ میں حضرت ثوبان کے پاس ایک مشروب لے کر آئی تو میں نے اس میں پھونک ماردی۔ اس پر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے (وہ) مشروب پینے سے انکار فرمادیا۔

(٢٤٦٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : اسْتَسْقَى عَلِيٌّ ، فَأَتَيْتُهُ بِشَرَابٍ فَنَفَخْتُ فِيهِ ، فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَهُ ، وَقَالَ : اشْرَبْهُ أَنْتَ.

(۲۴۶۶۱) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے مولی حضرت قاسم بن مسلم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پانی طلب کیا۔ پس میں ان کے پاس پانی لے کر آیا اور میں نے اس پانی میں پھونک ماردی اس پر انہوں نے وہ پینے سے انکار کردیا۔ اور فرمایا: اس کو تم پی لو۔

(٢٤٦٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ النَّفْخَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ.

(۲۴۶۶۲) حضرت برد، حضرت مکحول کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کھانے اور پینے کی چیز میں پھونک مارنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٤٦٦٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُهُ.

(۲۴۶۶۳) حضرت لیث، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ بھی اس عمل کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٤٦٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ النَّفْخَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ.

(۲۴۶۶۴) حضرت عبد الملک بن ایاس، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کھانے اور پینے کی چیز میں پھونکنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٦٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الإِنَاءِ.

(۲۴۶۶۵) حضرت عبد اللہ بن قتادہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٧) مَنْ رَخَّصَ فِي النَّفْخِ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

کھانے، پینے کی چیز میں جو لوگ پھونک مارنے کی اجازت دیتے ہیں

(٢٤٦٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِالنَّفْخِ فِي الطَّعَامِ

وَالشَّرَابِ بَأْسًا.

(۲۴۶۶۶) حضرت عاصم، حضرت مجاہد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کھانے، پینے کی چیز میں پھونکنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲٤٦٦٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْفُخُ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ.

(۲۴۶۶۷) حضرت لیث، حضرت طاؤس کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کھانے، پینے کی چیز میں پھونک لیا کرتے تھے۔

(۳۸) فِي عَرْضِ الشَّرَابِ
مشروب پیش کرنے کے بارے میں

(۲٤٦٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِشَرَابٍ ، فَقَالَ : نَاوِلْ عَلْقَمَةَ ، نَاوِلِ الأَسْوَدَ.

(۲۴۶۶۸) حضرت مسروق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے پاس کوئی مشروب لایا گیا تو انہوں نے فرمایا: علقمہ کو دے دو، اسود کو دے دو۔

(۲٤٦٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۲۴۶۶۹) حضرت علقمہ بھی حضرت عبداللہ کے بارے میں ایسی روایت کرتے ہیں۔

(۲٤٦٧٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِشَرَابٍ ، فَقَالَ : نَاوِلْ عَلْقَمَةَ ، نَاوِلِ الأَسْوَدَ.

(۲۴۶۷۰) حضرت مسروق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے پاس ایک مشروب لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علقمہ کو دے دو، اسود کو دے دو۔

(۲٤٦٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحْرِزٍ ، قَالَ : اسْتَسْقَى طَاوُوسٌ ، فَأُتِيَ بِشَرَابٍ ، فَعَرَضَهُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، فَقَالَ : اشْرَبْ.

(۲۴۶۷۱) حضرت سلمہ بن محرز سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے پانی مانگا۔ پس آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ پانی حضرت عبداللہ بن حسن کو پیش کر دیا اور فرمایا: آپ اس کو نوش فرمائیں۔

(۳۹) مَنْ كَانَ إِذَا شَرِبَ مَاءً بَدَأَ بِالأَيْمَنِ
جو آدمی پانی پیئے تو وہ دائیں طرف سے آغاز کرے

(۲٤٦٧٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : دُعِيَ أَبُو عُبَيْدَةَ إِلَى وَلِيمَةٍ ، فَأُتِيَ

بِشَرَابٍ ، فَنَاوَلَ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ.

(۲۴۶۷۲) حضرت غیلان بن یزید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ کو ایک ولیمہ میں مدعو کیا گیا۔ تو ان کے پاس مشروب حاضر کیا گیا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے وہ مشروب اپنے دائیں جانب والے کو دے دیا۔

(٢٤٦٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِشَرَابٍ ، وَهُوَ بِالْمَوْقِفِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ ، فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَ سَيِّدَ أَهْلِ الْيَمَنِ وَهُوَ عَنْ يَمِينِهِ ، فَقَالَ : إِنِّي صَائِمٌ ، فَقَالَ : عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلاَّ أَفْطَرْتَ وَأَمَرْتَ أَصْحَابَكَ فَأَفْطَرُوا.

(۲۴۶۷۳) حضرت عکرمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مشروب لایا گیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ عرفہ کی رات کو موقف میں تھے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے وہ مشروب پیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ مشروب اہل یمن کے سردار کو دے دیا اور یہ آپ رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب تھے۔ اس سردار نے کہا۔ میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم خود بھی روزہ توڑ دو اور اپنے ساتھیوں کو بھی حکم دو کہ وہ روزہ افطار کریں۔

(٢٤٦٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَهُ مِنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ ، وَتُوُفِّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ ، وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يَحْثُثْنَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا ، فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ لَنَا ، وَشِيبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ ، وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ ، وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ ، وَكَانَ عُمَرُ نَاحِيَةً ، فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ ، فَأَعْطَى الأَعْرَابِيَّ ، وَقَالَ : الأَيْمَنُ فَالأَيْمَنُ.

(مسلم ۱۲۵۔ مالک ۱۷)

(۲۴۶۷۴) حضرت زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا۔ اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں بیس برس کا تھا۔ اور میری مائیں مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ترغیب دیا کرتی تھیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ہمارے گھر میں تشریف لائے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی ایک پالتو بکری کا دودھ دوہا اور اس میں اپنے گھر کے کنویں کے پانی کی آمیزش کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف تھے اور ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف تھا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ایک طرف تھے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت ابوبکر کو دے دیں۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہاتی کو دے دیا اور ارشاد فرمایا ''دائیں طرف والا، پھر دائیں طرف والا'' (یعنی یہ حق دار ہے۔)

(٤٠) مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الأَشْرِبَةِ

مشروبات میں جو پسندیدہ ہیں

(٢٤٦٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ ، وَيُحِبُّ الْحَلْوَاءَ . (بخاری ۵۹۹۔ مسلم ۱۱۰۱)

(۲۴۶۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد محبوب تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا محبوب تھا۔

(۲۴٦۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ. (ترمذی ۱۸۹۶)

(۲۴۶۷۶) حضرت زہری سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب ٹھنڈا اور میٹھا مشروب تھا۔

(۲٤٦۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: إِنِّي لأَشْرَبُ الطِّلاَءَ الْحُلْوَ الْقَارِص.

(۲۴۶۷۷) حضرت علی بن سلیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سُنا۔ میں خوب میٹھی طلاء نوش کرتا ہوں۔

(۲٤٦۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ : أَيُّ الشَّرَابِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : الْحُلْوُ الْبَارِدُ.

(۲۴۶۷۸) حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ آپ کو کون سا مشروب سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ٹھنڈا میٹھا''۔

(۲٤٦۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فِي قِرْبَةٍ عَشِيَّةً ، فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً ، وَيُنْقَعُ لَهُ غُدْوَةً ، فَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً.

(۲۴۶۷۹) حضرت عبد اللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے شام کے وقت ایک مشکیزہ میں کشمش کی نبیذ تیار کی جاتی تھی جس کو وہ صبح کے وقت نوش فرماتے تھے۔ اور (اسی طرح) صبح کے وقت آپ کے لئے نبیذ تیار کی جاتی تھی جس کو آپ رضی اللہ عنہ شام کے وقت نوش فرماتے تھے۔

(۲٤٦۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُمِّ غُرَابٍ ، عَنْ بُنَانَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَنْقَعُ لِعُثْمَانَ الزَّبِيبَ عِشَاءً ، فَيَشْرَبُ مِنْهُ ، وَيَأْكُلُ مِنْهُ.

(۲۴۶۸۰) حضرت بنانہ سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عثمان کے لئے شام کے وقت کشمش کی نبیذ تیار کرتی تھی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اس کو کھاتے بھی تھے اور پیتے بھی تھے۔

(۲٤٦۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُحَمَّد بن عَلِي ، وَعَامِرٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ قَالُوا : لاَ بَأْسَ أَنْ يُنْقَعَ الزَّبِيبُ غُدْوَةً ، وَيُشْرَبُ عَشِيَّةً.

(۲۴۶۸۱) حضرت جابر، حضرت محمد بن علی، حضرت عامر اور حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ تینوں حضرات

فرماتے ہیں۔اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ صبح کے وقت کشمش کی نبیذ بنائی جائے اور شام کے وقت نوش کر لی جائے۔

(٢٤٦٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِنَقِيعِ الزَّبِيبِ، قَالَ سُفْيَانُ: مَا لَمْ يَغْلِ.

(۲۴۶۸۲) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں۔کشمش کی نبیذ میں کوئی حرج نہیں ہے۔حضرت سفیان کہتے ہیں۔جب تک یہ نبیذ جوش نہ مارے۔

(٢٤٦٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِنَبِيذِ الزَّبِيبِ.

(۲۴۶۸۳) حضرت حسن سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ کشمش کی نبیذ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٦٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ مَرَّةً : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّمَا النَّبِيذُ ؛ الَّذِي إِذَا بَلَغَ فَسَدَ ، وَأَمَّا مَا ازْدَادَ عَلَى طُولِ التَّرْكِ جَوْدَةً ، فَلاَ خَيْرَ فِيهِ.

(۲۴۶۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔وہ فرماتے ہیں۔نبیذ وہی ہے جو زیادہ پڑی رہنے سے خراب ہو جائے۔اور جو مشروب بھی زیادہ دیر رہنے سے زیادہ بہتر ہو جائے تو اس میں بھی کوئی خیر نہیں ہے۔

(٢٤٦٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، يُقَالُ لَهُ : عِيسَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۴۶۸۵) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے بھی ایسی ہی روایت منقول ہے۔

(٤١) فِي غُبَيْرَاءِ السَّكَرِ

گیہوں سے بنایا ہوا مشروب

(٢٤٦٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُبَيْرَاءِ السَّكَرِ.

(۲۴۶۸۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گیہوں سے بنائی ہوئی شراب سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٦٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَارِجَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُبَيْرَاءِ السَّكَرِ. (مالك ١٠)

(۲۴۶۸۷) حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گیہوں سے بنائی ہوئی شراب سے منع فرمایا ہے۔

(٤٢) مَنْ كَانَ يَقُولُ إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْكَ فَاكْسِرْهُ بِالْمَاءِ

جو حضرات کہتے ہیں جب (کوئی مشروب) تمہیں سخت محسوس ہو تو تم اس کو پانی ملا کر توڑ ڈالو

(٢٤٦٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِنَبِيذِ زَبِيبٍ ،

فَشَرِبَ مِنْهُ ، فَقَطَّبَ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ شَرِبَ.

(۲۴۶۸۸) حضرت ہمام بن حارث سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کشمش کی نبیذ لائی گئی۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے نوش فرمائی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں آمیزش کی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا اور اس کو نبیذ میں انڈیل دیا پھر نوش فرمایا۔

(۲٤٦٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: أَتَى عُمَرُ قَوْمًا مِنْ ثَقِيفٍ، قَدْ حَضَرَ طَعَامُهُمْ، فَقَالَ: كُلُوا الثَّرِيدَ قَبْلَ اللَّحْمِ ، فَإِنَّهُ يَسُدُّ مَكَانَ الْخَلَلِ ، وَإِذَا اشْتَدَّ نَبِيذُكُمْ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ ، وَلاَ تَسْقُوهُ الأَعْرَابَ.

(۲۴۶۸۹) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبیلہ ثقیف کے کچھ لوگوں کے ہاں اس وقت تشریف لائے جب ان لوگوں کا کھانا حاضر تھا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گوشت کھانے سے پہلے ثرید کھاؤ۔ کیونکہ یہ خلل کی جگہ کو پُر کرتی ہے اور جب تمہاری نبیذ سخت ہو جائے تو تم اس کو پانی کے ذریعہ سے توڑ دو اور یہ نبیذ دیہاتیوں کو نہ پلاؤ۔

(۲٤٦٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُمَيَّةَ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ : إِنْ خَشِيتَ مِنْ نَبِيذِكَ فَاكْسِرْهُ بِالْمَاءِ.

(۲۴۶۹۰) حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سُنا۔ اگر تمہیں اپنی نبیذ سے خوف ہو تو تم اس کو پانی سے توڑ دو۔

(۲٤٦٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قُرَّةَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ فِيهِ شَرَابٌ ، فَقَرَّبَهُ إِلَى فِيهِ ، ثُمَّ رَدَّهُ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ جُلَسَائِهِ : أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : رُدُّوهُ ، فَرَدُّوهُ ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ شَرِبَهُ ، فَقَالَ : انْظُرُوا هَذِهِ الأَشْرِبَةَ ، فَإِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ فَاقْطَعُوا مُتُونَهَا بِالْمَاءِ.

(۲۴۶۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ لایا گیا جس میں کوئی مشروب تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیالہ کو اپنے منہ کے قریب کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس رکھ دیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض مجلس نشینوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ حرام ہے؟ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ ''اس مشروب کو واپس لاؤ'' چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے وہ مشروب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس میں انڈیل دیا۔ اور پھر اس کو نوش فرمالیا۔ اور ارشاد فرمایا: ان مشروبات کو دیکھ لیا کرو۔ پس جب یہ تم پر سخت ہو جائیں تو تم ان کی شدت کو پانی سے توڑ لیا کرو۔''

(۲٤٦٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ سَالِمٍ الدَّوْسِيِّ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : مَنْ رَابَهُ مِنْ نَبِيذِهِ فَلْيَشُنَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ ، فَيَذْهَبُ حَرَامُهُ ، وَيَبْقَى حَلاَلُهُ.

(۲۴۶۹۲) حضرت سالم دوسی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ جس آدمی کو اس کی نبیذ شک

میں ڈالے تو اس کو اس نبیذ پر پانی چھڑک لینا چاہیئے۔ پس اس کا حرام چلا جائے گا اور اس کا حلال باقی رہ جائے گا۔

(۲٤٦٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَنْ رَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ شَيْءٌ ، فَلْيَكْسِرْهُ بِالْمَاءِ.

(۲۴۶۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ جس شخص کو اس کا مشروب شک میں ڈالے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس مشروب کو پانی سے پتلا کرلے۔

(۲٤٦٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: اشْرَبُوا هَذَا النَّبِيذَ فِي هَذِهِ الأَسْقِيَةِ ، فَإِنَّهُ يُقِيمُ الصُّلْبَ ، وَيَهْضِمُ مَا فِي الْبَطْنِ ، وَإِنَّهُ لَمْ يَغْلِبْكُمْ مَا وَجَدْتُمُ الْمَاءَ.

(۲۴۶۹۴) حضرت نافع بن عبد الحارث سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ اس نبیذ کو ان اسقیہ یعنی برتنوں میں پی لو۔ کیونکہ یہ پشت کو سیدھی رکھتی ہے اور پیٹ میں موجود غذا کو ہضم کرتی ہے۔ اور جب تک تمہیں پانی ملتا ہو یہ مشروب تم پر غالب نہیں آئے گا۔

(٤٣) فِي الْكَرْعِ فِي الشَّرَابِ

منہ لگا کر...... نہر وغیرہ سے...... پینے کے بیان میں

(۲٤٦٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ أَبِي الْمُنْذِرِ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَكْرَعُ فِي حَوْضِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۴۶۹۵) حضرت منذر بن ابو المنذر سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اس حال میں دیکھا کہ وہ زم زم کے حوض سے منہ لگا کر پانی پی رہے تھے اور وہ اس وقت کھڑے ہوئے تھے۔

(۲٤٦٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْكَرْعَ فِي النَّهَرِ.

(۲۴۶۹۶) حضرت عمارہ، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ نہر سے منہ لگا کر پانی پینے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲٤٦٩٧) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَهُوَ يُوَتِي الْمَاءَ فِي حَائِطٍ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فِي شَنٍّ ، وَإِلاَّ كَرَعْنا.

(بخاری ۵۶۱۳۔ ابو داؤد ۳۷۱۷)

(۲۴۶۹۷) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار میں سے ایک آدمی کے ہاں تشریف لے گئے۔ وہ صاحب اپنے باغ کے لئے پانی کا راستہ بنا رہے تھے۔ اور ان کے ساتھ ان کا ایک ساتھی بھی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کوئی ایسا پانی ہے جو اس رات کسی لگن وغیرہ میں موجود ہو۔ وگرنہ ہم منہ لگا کر (ندی سے ہی) پی لیتے ہیں۔''

(٢٤٦٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بِرْكَةِ مَاءٍ ، فَجَعَلْنَا نَكْرَعُ فِيهَا ، فَقَالَ : لاَ تَكْرَعُوا ، وَلَكِنِ اغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ ، وَاشْرَبُوا فِيهَا ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ إِنَاءٍ أَطْيَبُ مِنَ الْيَدِ. (ابن ماجه ٣٤٣٣۔ ابويعلى ٥٦٧٥)

(۲۴۶۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پانی کے ایک حوض پر سے گزرے۔ پس ہم نے اس سے منہ لگا کر پینا شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''منہ لگا کر نہ پیو۔'' بلکہ تم اپنے ہاتھ دھو لو اور ہاتھوں سے پیو۔ کیونکہ ہاتھ سے زیادہ کوئی برتن زیادہ پاکیزہ نہیں ہے۔''

(٢٤٦٩٩) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : أَفَضْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَشِيَّةَ النَّحْرِ ، فَأَتَى حَوْضًا فِيهِ مَاءُ زَمْزَمَ ، فَغَرَفَ بِيَدِهِ فَشَرِبَ مِنْهُ.

(۲۴۶۹۹) حضرت عبداللہ بن عثمان سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جُبیر کے ساتھ یوم النحر کی شام واپس ہوا۔ پس وہ ایک حوض کے پاس پہنچے جس میں زم زم کا پانی تھا۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے چلو بنا کر پانی لیا اور پھر اس چلو سے پیا۔

(٤٤) فِي تَخْمِيرِ الشَّرَابِ ، وَإِيكَاءِ السِّقَاءِ

مشروب کو ڈھانپنا اور مشکیزہ کو باندھنا

(٢٤٧٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ أَبَا حُمَيْدٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ وَهُوَ بِالْبَقِيعِ ، فَقَالَ : أَلاَ خَمَّرْتَهُ ، وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا. (نسائى ٦٧٤٣۔ احمد ٣/ ٢٩٤)

(۲۴۷۰۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمید، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی مشروب لے کر حاضر ہوئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے اس کو ڈھانپ کیوں نہیں لیا۔ اگرچہ اس پر عرضاً لکڑی ہی رکھ دی جاتی۔''

(٢٤٧٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : غَلِّقُوا أَبْوَابَكُمْ ، وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ ، وَأَوْكِئُوا أَسْقِيَتَكُمْ. (احمد ٣/ ٣٠١۔ مالك ٩٢٨)

(۲۴۷۰۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے دروازے بند کر لیا کرو۔ اور اپنے برتن ڈھانپ لیا کرو۔ اور اپنے مشکیزوں (کے منہ) کو باندھ لیا کرو۔''

(٢٤٧٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ جَبْرِ بْنِ نَوْفٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ،

قَالَ : كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نُوكِيَ الأَسْقِيَةَ.

(۲۴۷۰۲) حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم مشکیزوں کو باندھ لیں۔

(٢٤٧٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ جُرَيٍّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الإِنَاءُ الْمُطْبَقُ.

(۲۴۷۰۳) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو ڈھانپا ہوا برتن پسند تھا۔

(٢٤٧٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : إِذَا بَاتَ الإِنَاءُ غَيْرَ مُخَمَّرٍ تَفَلَ فِيهِ الشَّيْطَانُ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ : أَوْ شَرِبَ مِنْهُ.

(۲۴۷۰۴) حضرت زاذان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب برتن رات اس حالت میں پڑا رہے کہ وہ ڈھانپا نہ ہوا ہو تو شیطان اس میں تھوک دیتا ہے۔ پس میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا۔ یا اس پانی میں سے شیطان پی لیتا ہے۔

(٢٤٧٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَعِيدٍ، قَالَتْ: أَتَيْتُ عَلِيًّا بِسَحُورٍ، فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَلَمَّا صَلَّى ، قَالَ : هَلاَّ خَمَّرْتِيهِ ، هَلْ رَأَيْتِ الشَّيْطَانَ حِينَ وَلَغَ فِيهِ؟ أَهْرِقِيهِ ، وَأَبَى أَنْ يَشْرَبَهُ.

(۲۴۷۰۵) حضرت ام سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سحری لے کر حاضر ہوئی اور میں نے وہ سحری آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دی۔ اور آپ رضی اللہ عنہ تب نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: تم نے اس کو ڈھانپ کیوں نہیں دیا۔ جب شیطان نے اس میں مُنہ مارا تو کیا تو نے دیکھا؟ اس کو گرا دو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پینے سے انکار فرما دیا۔

(٤٥) فِي شُرْبِ سَوِيقِ اللَّوْزِ

بادام کے ستو پینے کے بارے میں

(٢٤٧٠٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ هَارُونَ مَوْلَى قُرَيْشٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْمُطَّلِبَ بْنَ حَنْطَبٍ يَشْرَبُ سَوِيقَ لَوْزٍ مُمَسَّكٍ.

(۲۴۷۰۶) حضرت ہارون مولی قریش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مطلب بن حنطب کو بادام کے خوشبودار ستو پیتے دیکھا۔

(٤٦) سَاقِي الْقَوْمِ

لوگوں کو پلانے والا

(٢٤٧٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ. (ابو داؤد ۳۷۱۸۔ احمد ۴/ ۳۵۴)

(۲۴۷۰۷) حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا ان میں سے آخری ہوتا ہے۔''

(٢٤٧٠٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ. (مسلم ۳۱۱۔ ترمذی ۱۸۹۴)

(۲۴۷۰۸) حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا'' ان میں سے آخری ہوتا ہے۔''

(٢٤٧٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ.

(۲۴۷۰۹) حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کو پلانے والا'' ان میں سے آخری ہوتا ہے۔''

(٤٧) فِي الشُّرْبِ مِنْ مَاءِ الصَّدَقَةِ

صدقہ کے پانی میں سے پینے کے بارے میں

(٢٤٧١٠) حدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِشُرْبِ الْمَاءِ الَّذِي يُوضَعُ لِلصَّدَقَةِ.

(۲۴۷۱۰) حضرت محمد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو پانی صدقہ کے لئے رکھا گیا ہو اس کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٧١١) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ أُمِّ بَكْرٍ ابْنَةِ الْمِسْوَرِ ، قَالَتْ : كَانَ الْمِسْوَرُ لاَ يَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ الَّذِي يُوضَعُ فِي الْمَسْجِدِ ، وَيَكْرَهُهُ ، وَيَرَى أَنَّهُ صَدَقَةٌ.

(۲۴۷۱۱) حضرت ام بکر بنت مسور سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ حضرت مسور اُس پانی میں سے نہیں پیتے تھے جو مسجد میں رکھا جاتا تھا اور اس کو ناپسند کرتے تھے۔ اور ان کی رائے یہ تھی کہ یہ صدقہ ہے۔

(٢٤٧١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مُرْنِي بِصَدَقَةٍ ، قَالَ :اسْقِ الْمَاءَ ، قَالَ :فَنَصَبَ سِقَائَيْنِ ، فَلَمْ يَزَالاَ مَنْصُوبَيْنِ ، رُبَّمَا سَعَيْتُ بَيْنَهُمَا وَأَنَا غُلاَمٌ.

(ابو داؤد ۱۶۷۲۔ احمد ۶/ ۷)

(۲۴۷۱۲) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے صدقہ کا حکم دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم پانی پلاؤ۔'' راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے دو مشکیں نصب کروادیں۔ وہ نصب ہی تھیں اور میں اپنے بچپن میں ان دونوں کے درمیان دوڑا کرتا تھا۔

كِتَابُ الْعَقِيقَةِ

(۱) فِي الْعَقِيقَةِ مَنْ رَآهَا

جولوگ عقیقہ کو مانتے ہیں

(۲٤۷۱۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :عَقَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ. (نسائی ۴۵۳۹۔ احمد ۵/ ۳۵۵)

(۲۴۷۱۳) حضرت ابن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ فرمایا۔

(۲٤۷۱٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :عَقَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ. (ابویعلی ۱۹۲۹۔ طبرانی ۲۵۷۳)

(۲۴۷۱۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ کیا۔

(۲٤۷۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ :عُقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ.

(۲۴۷۱۵) حضرت عکرمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کیا گیا تھا۔

(۲٤۷۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :عَقَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ ،فَقَالَ :يَا فَاطِمَةُ ، احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ ، فَوَزَنُوهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا ، أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ. (ترمذی ۱۵۱۹۔ مالك ۲)

(۲۴۷۱۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری عقیقہ میں ذبح فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا: ''اے فاطمہ! اس کے سر کو حلق کر دو اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر صدقہ کر دو۔'' چنانچہ ان لوگوں نے بالوں کا وزن کیا۔ تو اس کا وزن درہم یا کچھ درہم تھا۔

(۲٤٧١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : قَالَتْ فَاطِمَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلاَ أَعُقُّ عَنِ ابْنِي دَمًا ، قَالَ : لاَ ، احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِوَزْنِهِ عَلَى الْمَسَاكِينِ أَوَاقِي مِنْ وَرِقٍ ، أَوْ فِضَّةٍ. (احمد ٦/ ٣٩٠۔ طبرانی ٩١٧)

(۲۴۷۱۷) حضرت ابورافع سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اپنے بیٹے کی طرف سے عقیقہ میں خون نہ بہاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں'' تم اس کے سر کو حلق کر دو۔'' اور اس کے بالوں کے برابر وزن ڈھلی یا غیر ڈھلی چاندی کو مساکین پر صدقہ کر دو۔''

(۲٤٧١٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لَوْ أَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يُعَقَّ عَنِّي ، لَعَقَقْتُ عَنْ نَفْسِي.

(۲۴۷۱۸) حضرت محمد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر مجھے یہ بات معلوم ہو جائے کہ میرا عقیقہ نہیں کیا گیا تو میں اپنا عقیقہ کروں گا۔

(۲٤٧١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُؤْمَرُ بِالْعَقِيقَةِ وَلَوْ بِعُصْفُورٍ. (بیہقی ٧١)

(۲۴۷۱۹) حضرت محمد بن ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عقیقہ کا حکم دیا جائے گا اگرچہ چڑیا کے ذریعہ ہی عقیقہ کیا جائے۔

(۲٤٧٢٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْغُلاَمُ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ ، يُذْبَحُ عَنْهُ. (ابوداؤد ٢٨٣١۔ ترمذی ١٥٢٢)

(۲۴۷۲۰) حضرت سمرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بچہ اپنے اس عقیقہ کا مرہون ہوتا ہے جو اس کی طرف سے ذبح کیا جاتا ہے۔

(۲٤٧٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ابْنَةِ سِيرِينَ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ مَعَ الْغُلاَمِ عَقِيقَتَهُ ، فَأَرِيقُوا عَنْهُ دَمًا ، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الأَذَى. (ابن ماجہ ٣١٦٤۔ احمد ٤/ ١٧)

(۲۴۷۲۱) حضرت سلمان بن عامر سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سُنا: ''یقیناً بچہ کے ساتھ عقیقہ ہوتا ہے۔ پس تم اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت کو دور ہٹاؤ۔''

(۲٤٧٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ ؟ فَقَالَ : لَا يُحِبّ اللَّهُ الْعُقُوقَ ، مَنْ وُلِدَ لَهُ مِنكُمْ وَلَدٌ ، فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَفْعَلْ. (مالك ٥٠٠)

(۲۴۷۲۲) بنوضمرہ کے ایک آدمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ (باپ اور ماں کی) نافرمانی کرنے کو پسند نہیں کرتا۔ تم میں سے جس کا بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے خون بہانا چاہے تو ضرور بہائے۔''

(۲) فِي الْعَقِيقَةِ كَمْ عَنِ الْغُلاَمِ ، وَكَمْ عَنِ الْجَارِيَةِ

عقیقہ کے بارے میں، بچہ کی طرف سے کتنے اور بچی کی طرف سے کتنے (جانور)

(٢٤٧٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَبَّاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ ، لَا يَضُرُّكُمْ إِنَاثًا كُنَّ أَمْ ذُكْرَانًا.

(ابو داؤد ٢٨٣٩۔ ترمذی ١٥١٦)

(۲۴۷۲۳) حضرت ام کرز، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بچہ کی طرف سے دو پوری بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔'' اس بات سے تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوگا کہ وہ بکریاں ہوں یا بکرے ہوں۔''

(٢٤٧٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ ؛ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ. (احمد ٦/ ٤٢٢۔ دارمی ١٩٦٦)

(۲۴۷۲۴) حضرت ام کرز سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا ''بچہ کی طرف سے دو پوری بکریاں اور بچہ کی طرف سے ایک بکری۔''

(٢٤٧٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ أُمَّ السَّبَاعِ سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعُقُّ عَنْ أَوْلَادِي ؟ قَالَ : نَعَمْ ، عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

(۲۴۷۲۵) حضرت عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ام السباع نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ کیا میں اپنی اولاد کی طرف سے عقیقہ کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' بچہ کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔''

(٢٤٧٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيد ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

(۲۴۷۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بچے کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔''

(٢٤٧٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ ؟ فَقَالَ : لَا أُحِبُّ الْعُقُوقَ ، مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ ، فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَفْعَلْ؛

عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِیَةِ شَاةٌ. (ابو داؤد ۲۸۳۵۔ احمد ۲/ ۱۸۵)

(۲۴۷۲۷) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد سے، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں (والدین کی) نافرمانی کرنے کو پسند نہیں کرتا۔ جس آدمی کے بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے قربانی کرنے کو پسند کرے تو اس کو قربانی کرنی چاہیے، بچہ کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔''

(۲۴۷۲۸) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغَاضِرِیُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِی الْعَقِیقَةِ شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِیَةِ شَاةٌ.

(۲۴۷۲۸) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عقیقہ میں دو پوری بکریاں ہیں اور بچی کی طرف سے ایک بکری ہوگی۔

(۲۴۷۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ یُوسُفَ بْنِ مَاهَكٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا قَالَتْ :أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَعُقَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِیَةِ شَاةٌ. (ترمذی ۱۵۱۳۔ احمد ۶/ ۱۵۸)

(۲۴۷۲۹) حضرت حفصہ بنت عبد الرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عقیقہ کریں بچہ کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔

(۲۴۷۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ :السُّنَّةُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِیَةِ شَاةٌ.

(۲۴۷۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ غلام (بچہ) کی طرف سے دو پوری بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری کا (عقیقہ کرنا) سُنت ہے۔

(۳) مَنْ قَالَ یُسَوِّی بَیْنَ الْغُلَامِ وَالْجَارِیَةِ

جو لوگ کہتے ہیں کہ بچہ اور بچی میں برابری کی جائے گی

(۲۴۷۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ، عَنْ أَیُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ کَانَ یَقُولُ :عَنِ الْجَارِیَةِ وَعَنِ الْغُلَامِ، شَاةٌ، شَاةٌ.

(۲۴۷۳۱) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ بچہ اور بچی کی طرف سے ایک ایک بکری ہوگی۔

(۲۴۷۳۲) حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ سَعِیدٍ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِیهِ ؛ أَنَّهُ کَانَ یَعُقُّ عَنِ الْغُلَامِ وَالْجَارِیَةِ ، شَاةً ، شَاةً.

(۲۴۷۳۲) حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ بچہ اور بچی کی طرف سے ایک ایک بکری کا عقیقہ کرتے تھے۔

(۲٤۷۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَعُقُّ عَنِ الْغُلاَمِ وَالْجَارِيَةِ شَاةً ، شَاةً.

(۲۴۷۳۳) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ بچہ اور بچی کی طرف سے ایک ایک بکری عقیقہ کیا کرتے تھے۔

(۲٤۷۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : شَاةً ، شَاةً.

(۲۴۷۳۴) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک ایک بکری ہے۔

(۲٤۷۳٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : هُمَا سَوَاءٌ.

(۲۴۷۳۵) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: دونوں برابر ہیں۔

(۲٤۷۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَقِيقَةِ : يُعَقُّ عَنِ الْغُلاَمِ وَالْجَارِيَةِ ، شَاةً ، شَاةً.

(۲۴۷۳۶) حضرت معمر، حضرت زہری کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے عقیقہ کے بارے میں۔ بچہ اور بچی کی طرف سے ایک ایک بکری عقیقہ میں ذبح کی جائے گی۔

(٤) فِي أَيِّ يَوْمٍ تُذْبَحُ الْعَقِيقَةُ ؟

کون سے دن عقیقہ ذبح کیا جائے گا

(۲٤۷۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسَمَّى.

(۲۴۷۳۷) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ساتویں روز بچہ کی طرف سے (عقیقہ) ذبح کیا جائے گا اور اس کا سر مونڈا جائے گا اور نام رکھا جائے گا۔''

(۲٤۷۳۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْعَقِيقَةِ يَوْمَ السَّابِعِ لِلْمَوْلُودِ ، وَوَضْعِ الأَذَى ، وَتَسْمِيَتِهِ.

(۲۴۷۳۸) حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کے لئے ساتویں روز عقیقہ کرنے کا اور سر صاف کرنے کا اور بچہ کا نام رکھنے کا حکم دیا۔

(۲٤۷۳۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُعَقَّ قَبْلَ السَّابِعِ ، أَوْ

بَعْدَہُ ، وَکَانَ یَقُولُ :اجْعَلْ لَحْمَ الْعَقِیقَۃِ کَیْفَ شِئْتَ.

(۲۴۷۳۹) حضرت معتمر بن سلیمان، اپنے والد سے، حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ساتویں روز سے قبل اور اس کے بعد عقیقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ عقیقہ کے گوشت کو تم جس طرح چاہو ویسے ہی کرو۔

(۲٤۷٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّہُ قَالَ :فِی الْعَقِیقَۃِ شَاۃٌ مُسِنَّۃٌ ، تُذْبَحُ عَنْہُ یَوْمَ سَابِعِہِ، وَیُحْلَقُ رَأْسُہُ ، وَیُسَمَّی.

(۲۴۷۴۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عقیقہ میں ایک مُسِنّہ بکری ہوتی ہے جو ساتویں دن بچہ کی طرف سے ذبح کی جاتی ہے اور بچہ کا سر صاف کیا جاتا ہے اور نام رکھا جاتا ہے۔

(۲٤۷٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ أَبِی سُلَیْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ أَعْیَنَ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ، قَالَ :کَانَتْ فَاطِمَۃُ تَعُقُّ عَنْ وَلَدِہَا یَوْمَ السَّابِعِ ، وَتُسَمِّیہِ ، وَتَخْتِنُہُ ،وَتَحْلِقُ رَأْسَہُ ، وَتَتَصَدَّقُ بِوَزْنِہِ وَرِقًا.

(۲۴۷۴۱) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ، اپنے بچوں کی طرف سے ساتویں دن عقیقہ کرتی تھیں اور اس کا نام رکھتی تھیں اور اس کے ختنے کرواتی تھیں اور اس کا سر صاف کرتی تھیں اس کے (بالوں کے) ہم وزن چاندی صدقہ کیا کرتی تھیں۔

(۲٤۷٤۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ فِی الْعَقِیقَۃِ :تُذْبَحُ عَنْہُ یَوْمَ السَّابِعِ ، وَیُحْلَقُ رَأْسُہُ ، وَیُتَصَدَّقُ بِوَزْنِ شَعْرِہِ فِضَّۃً ، وَیُلَطَّخُ رَأْسُہُ بِالدَّمِ.

(۲۴۷۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عقیقہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ بچہ کی طرف سے ساتویں روز ذبح کیا جائے گا۔ بچہ کا سر صاف کیا جائے گا۔ اور اس کے بالوں کے ہم وزن چاندی صدقہ کی جائے گی اور اس کے سر کو خون سے آلودہ کیا جائے گا۔

(۵) فِی الْعَقِیقَۃِ یُؤْکَلُ مِنْ لَحْمِہَا

عقیقہ کے بارے میں کہ اس کا گوشت کھایا جائے گا

(۲٤۷٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ مُبَارَکٍ ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِیرِینَ ؛ أَنَّہُمَا کَانَا یَکْرَہَانِ مِنَ الْعَقِیقَۃِ مَا یَکْرَہَانِ مِنَ الأُضْحِیَّۃِ ، قَالَ :وَہِیَ عِنْدَہُمَا بِمَنْزِلَۃِ الأُضْحِیَّۃِ ، یَأْکُلُ وَیُطْعِمُ.

(۲۴۷۴۳) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات عقیقہ میں

بھی ان چیزوں کو ناپسند سمجھتے تھے جن کو یہ قربانی میں ناپسند سمجھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ عقیقہ ان حضرات کے ہاں قربانی کے بمنزلہ تھا۔ یعنی خود بھی کھایا جا سکتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلایا جا سکتا ہے۔

(٢٤٧٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :تُجْعَلُ جُدُولاً ، فَيُطْبَخُ ، فَيَأْكُلُ وَيُطْعِمُ.

(۲۴۷۴۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں۔ عقیقہ کے گوشت کو جوڑوں سے علیحدہ کر لیا جائے گا اور خود بھی کھا سکتا ہے دوسروں کو بھی کھلا سکتا ہے۔

(٦) مَنْ قَالَ لاَ يُكْسَرُ لِلْعَقِيقَةِ عَظْمٌ

جو لوگ کہتے ہیں کہ عقیقہ کی ہڈی نہیں توڑی جائے گی

(٢٤٧٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْعَقِيقَةِ الَّتِي عَقَّتْهَا فَاطِمَةُ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ، يَبْعَثُوا إِلَى الْقَابِلَةِ مِنْهَا بِرِجْلٍ ، قَالَ :وَلاَ يُكْسَرُ مِنْهَا عَظْمٌ.

(ابو داؤد ۳۷۹)

(۲۴۷۴۵) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس عقیقہ کے بارے میں حکم فرمایا جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حسین کی طرف سے کیا تھا کہ دائی کو اِس عقیقہ میں سے ایک ٹانگ بھیجیں اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''عقیقہ کی ہڈی نہ توڑی جائے۔''

(٢٤٧٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :تُطْبَخُ جُدُولاً ، وَلاَ يُكْسَرُ مِنْهَا عَظْمٌ.

(۲۴۷۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ عقیقہ (کے جانور) کو جوڑوں سے علیحدہ کر کے پکایا جائے گا اور اس کی ہڈی نہ توڑی جائے گی۔

(٢٤٧٤٧) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَقِيقَةِ ؟ فَقَالَ :لاَ تُكْسَرُ عِظَامُهَا وَرَأْسُهَا ، وَلاَ يُمَسّ الصَّبِيّ بِشَيْءٍ مِنْ دَمِهَا.

(۲۴۷۴۷) حضرت ابن ابی ذئب، حضرت زہری کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زُہری سے عقیقہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا اس کی ہڈیاں اور سری کو نہ توڑا جائے گا اور بچہ کو اس کا خون بھی مَس نہیں کیا جائے گا۔

(٢٤٧٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لاَ يُكْسَرَ لِلْعَقِيقَةِ عَظْمٌ.

(۲۴۷۴۸) حضرت نہاس بن قہم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو یہ کہتے سُنا کہ پہلے حضرات اس بات کو پسند کرتے تھے کہ عقیقہ کی ہڈی کو نہ توڑا جائے۔

(۲٤٧٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَام ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُلَطَّخَ رَأْسُ الصَّبِيِّ بِشَيْءٍ مِنْ دَمِ الْعَقِيقَةِ ، وَقَالَ الْحَسَنُ : الدَّمُ رِجْسٌ.

(۲۴۷۴۹) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت محمد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ بچہ کے سر کو عقیقہ کے خون سے آلودہ کیا جائے اور حضرت حسن کا ارشاد ہے۔خون ناپاک شئی ہے۔

(٧) مَنْ قَالَ إِذَا ضُحِّيَ عَنْهُ أَجْزَأَتْهُ مِنَ الْعَقِيقَةِ

جو حضرات کہتے ہیں جب بچہ کی طرف سے قربانی ہو تو یہ عقیقہ کی طرف سے بھی کافی ہو جاتی ہے

(٢٤٧٥٠) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا ضَحَّوا عَنِ الْغُلاَمِ فَقَدْ أَجْزَأَتْ عَنِ الْعَقِيقَةِ.

(۲۴۷۵۰) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب بچہ کی طرف سے گھر والے قربانی کر دیں تو یہ عقیقہ کی طرف سے کافی ہو جائے گی۔

(٢٤٧٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : تُجْزِءُ عَنْهُ مِنَ الْعَقِيقَةِ الأُضْحِيَّةُ.

(۲۴۷۵۱) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین دونوں سے روایت ہے۔ یہ کہتے ہیں بچہ کے عقیقہ کی طرف سے قربانی کفایت کر جائے گی۔

(٢٤٧٥٢) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : لاَ تُجْزِءُ عَنْهُ حَتَّى يُعَقَّ عَنْهُ.

(۲۴۷۵۲) حضرت قتادہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تک بچہ کی طرف سے عقیقہ نہ کیا جائے قربانی کفایت نہیں کرتی۔

(٨) مَا يُقَالُ عَلَى الْعَقِيقَةِ إِذَا ذُبِحَتْ

جب عقیقہ کو ذبح کیا جائے تو کیا کہا جائے

(٢٤٧٥٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : يُسَمِّي عَلَى الْعَقِيقَةِ كَمَا يُسَمِّي عَلَى الأُضْحِيَّةِ : بِسْمِ اللهِ ، عَقِيقَةُ فُلاَنٍ.

(۲۴۷۵۳) حضرت قتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جس طرح قربانی پر بسم اللہ پڑھی جاتی ہے اسی طرح عقیقہ پر بسم اللہ پڑھی جائے گی۔یعنی بسم اللہ فلاں کا عقیقہ ہے۔

(٢٤٧٥٤) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : سُئِلَ قَتَادَةُ : كَيْفَ تُنْحَرُ الْعَقِيقَةُ ؟ قَالَ : يَسْتَقْبِلُ بِهَا الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ يَضَعُ الشَّفْرَةَ عَلَى حَلْقِهَا ، ثُمَّ يَقُولُ : اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ ، عَقِيقَةُ فُلاَنٍ ، بِسْمِ اللهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ يَذْبَحُهَا.

(۲۴۷۵۴) حضرت سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت قتادہ سے سوال کیا گیا کہ عقیقہ کو کیسے ذبح کیا جائے گا۔؟ انہوں

نے جواب دیا۔ آدمی عقیقہ کو قبلہ رُخ کرے پھر اس کے حلق پر چھری چلائے، پھر کہے۔ اے اللہ! تیری جناب سے ہی ملی ہے اور تیرے لیے ہی ذبح ہو رہی ہے۔ فلاں کا عقیقہ ہے۔ بسم اللہ واللہ اکبر پھر اس کو ذبح کر دے۔

(۹) مَنْ كَانَ يُعُقُّ بِالْجُزُرِ

جو لوگ اونٹنی کو عقیقہ میں ذبح کرتے ہیں

(٢٤٧٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَعُقُّ عَنْ وَلَدِهِ بِالْجُزُرِ.

(۲۴۷۵۵) حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کی طرف سے اونٹ کو عقیقہ میں ذبح کرتے تھے۔

(۱۰) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْجَارِيَةِ عَقِيقَةٌ

جو لوگ کہتے ہیں بچی کا عقیقہ نہیں ہوتا

(٢٤٧٥٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ عَنِ الْجَارِيَةِ عَقِيقَةً.

(۲۴۷۵۶) حضرت عمرو، حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ دونوں حضرات بچی کی طرف سے عقیقہ کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

(٢٤٧٥٧) حَدَّثَنَا حُرَيْثٌ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : لاَ يُعَقُّ عَنِ الْجَارِيَةِ ، وَلاَ تُكْرَمُ.

(۲۴۷۵۷) حضرت ابو وائل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ بچی کی طرف سے نہ تو عقیقہ کیا جائے گا اور نہ ہی مہمانوں کو بلا کر ان کا اکرام کیا جائے گا۔

كِتَابُ الأَطْعِمَةِ

(۱) فِي أَكْلِ الأَرْنَبِ

خرگوش کھانے کے بارے میں

(٢٤٧٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ عَنِ الأَرْنَبِ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا ، قَالَ : إِنَّهَا تَحِيضُ ، قَالَ : إِنَّ الَّذِي يَعْلَمُ حَيْضَهَا يَعْلَمُ طُهْرَهَا ، وَإِنَّمَا هِيَ حَامِلٌ مِنَ الْحَوَامِلِ.

(۲۴۷۵۸) حضرت ہارون بن ابی ابراہیم، حضرت عبداللہ بن عمیر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے ان سے خرگوش کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سائل نے پوچھا۔ اس کو حیض آتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس کو اس کے حیض کا پتہ ہے اس کو اس کے طہر کا بھی پتہ ہے۔ یہ تو حاملہ ہونے والیوں میں سے ایک حاملہ ہے۔

(٢٤٧٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ، فَسَعَى عَلَيْهَا الْغِلْمَانُ حَتَّى لَغِبُوا ، ثُمَّ أَدْرَكْتُهَا ، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا ، ثُمَّ بَعَثَ مَعِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا ، فَقَبِلَهَا. (بخاری ۲۵۷۲۔ مسلم ۵۳)

(۲۴۷۵۹) حضرت ہشام بن زید بن انس، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں یہ کہتے سُنا۔ ہم نے مر الظہران کے مقام پر ایک خرگوش کو بدکا کر باہر نکالا۔ پس اس کے پیچھے بچے دوڑ پڑے یہاں تک کہ بچے بہت تھک گئے پھر میں نے اس کو (خرگوش کو) پکڑ لیا اور میں اس کو لے کر حضرت ابوطلحہ کے پاس گیا پس انہوں نے اس کو ذبح کر دیا۔ اور پھر اس کی سرین دے کر مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمالیا۔

(۲٤۷٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عُمَرَ عَنِ الأَرْنَبِ ؟ فَقَالَ عُمَرُ :لَوْلاَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي الْحَدِيثِ ، أَوْ أَنْقُصَ مِنْهُ ، وَسَأُرْسِلُ لَكَ إِلَى رَجُلٍ ، فَأَرْسَلَ إِلَى عَمَّارٍ فَجَاءَ ، فَقَالَ :كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :فَأَهْدَى إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الأَعْرَابِ أَرْنَبًا فَأَكَلْنَاهَا ، فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ :إِنِّي رَأَيْتُ دَمًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ بَأْسَ.

(احمد ۱/ ۳۱۔ ابو یعلی ۱۶۱۲)

(۲۴۷۶۰) حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خرگوش کے متعلق سوال کیا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا۔ اگر مجھے یہ بات ناپسند نہ ہوتی کہ مجھ سے حدیث (بیان کرنے) میں کمی یا زیادتی ہو جائے گی۔ (تو میں خود بیان کرتا) لیکن میں تمہارے لئے عنقریب ایک آدمی کی طرف قاصد روانہ کروں گا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا۔ پس وہ تشریف لائے۔ تو انہوں نے فرمایا۔ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس ہم ایسی ایسی جگہ پر اُترے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ایک دیہاتی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خرگوش ہدیۃً بھیجا۔ پس ہم نے اس کو کھایا۔ دیہاتی نے کہا۔ میں نے خون دیکھا ہے۔ تو اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں ہے۔''

(۲٤۷٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ سَعْدٍ ؛ أَنَّهُ أَكَلَهَا ، قَالَ :فَقُلْتُ لِسَعِيدٍ :مَا تَقُولُ فِيهَا ؟ قَالَ :كُنْتُ آكُلُهَا.

(۲۴۷۶۱) حضرت سعید بن مسیب، حضرت سعد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے خرگوش کھایا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید سے پوچھا۔ آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں بھی اس کو کھاتا ہوں۔

(۲٤۷٦۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّ بِلاَلاً رَمَى أَرْنَبًا بِعَصًى ، فَكَسَرَ قَوَائِمَهَا ، فَذَبَحَهَا فَأَكَلَهَا.

(۲۴۷۶۲) حضرت عبید بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک خرگوش کو لاٹھی سے مارا اور اس کے پاؤں توڑ ڈالے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ذبح کر کے کھالیا۔

(۲٤۷٦۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِ الأَرْنَبِ بَأْسًا.

(۲۴۷۶۳) حضرت ہشام، حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ خرگوش کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲٤۷٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :الأَرْنَبُ حَلاَلٌ.

(۲۴۷۶۴) حضرت طاؤس، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔ خرگوش حلال ہے۔

(۲٤۷٦٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي الْوَسِيمِ ، قَالَ :سَأَلْتُ حَسَنَ بْنَ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الأَرْنَبِ ؟ فَقَالَ : أَعَافُهَا ، وَلاَ أُحَرِّمُهَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۲۴۷۶۵) حضرت ابوالوسیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے خرگوش کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں اس کو ناپسند کرتا ہوں اور اس کو مسلمانوں پر حرام نہیں کرتا۔

(٢٤٧٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيفِي ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبَيْنِ قد ذَبَحْتُهُمَا بِمَرْوَةَ ، فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا.

(۲۴۷۶۶) حضرت محمد بن صیفی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں وہ دو خرگوش لے کر حاضر ہوا جنہیں میں نے مقام مروہ میں ذبح کیا تھا تو آپ ﷺ نے مجھے ان دونوں کو کھانے کا حکم فرمایا۔

(٢٤٧٦٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي الأَحْوَصِ.

(۲۴۷۶۷) حضرت محمد بن صفوان، جناب نبی کریم ﷺ سے حضرت ابوالاحوص کی حدیث کی مثل ہی روایت کرتے ہیں۔

(٢) مَنْ كَرِهَ أَكْلَ الأَرْنَبِ

جو لوگ خرگوش کھانے کو ناپسند کرتے ہیں

(٢٤٧٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَكْلَهَا.

(۲۴۷۶۸) حضرت حکم، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ خرگوش کھانے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٤٧٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهَا.

(۲۴۷۶۹) حضرت ابی مکین، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے خرگوش (کھانے) کو ناپسند فرمایا۔

(٢٤٧٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو، أَوِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَرِهَهَا.

(۲۴۷۷۰) حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابن عمرو یا حضرت ابن عمر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ خرگوش (کھانے) کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٧٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ ، عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، جِئْتُكَ لأَسْأَلَكَ عَنْ أَحْنَاشِ الأَرْضِ ، مَا تَقُولُ فِي الأَرْنَبِ ؟ قَالَ : لاَ آكُلُهُ ، وَلاَ أُحَرِّمُهُ ، قُلْتُ : فَإِنِّي آكُلُ مِمَّا لَمْ تُحَرِّمْهُ ، وَلِمَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : أُنْبِئْتُ أَنَّهَا تَدْمَى. (بخاری ۷۰۵۔ ابن ماجه ۳۲۴۵)

(۲۴۷۷۱) حضرت حبان بن جزء، اپنے بھائی حضرت خزیمہ بن جزء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کی خدمت میں اس غرض سے حاضر ہوا ہوں تاکہ میں آپ سے زمین کے قابل شکار کیڑے مکوڑوں کے

بارے میں سوال کروں۔ آپ خرگوش کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ اس کو حرام قرار دیتا ہوں۔'' میں نے عرض کیا۔ جس چیز کو آپ نے حرام قرار نہیں دیا۔ میں اس کو کھاؤں۔ کیوں۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے بتایا گیا ہے کہ خون ڈالتا ہے۔ (اس کو حیض آتا ہے)۔

(۲) فِي أَكْلِ الضَّبُعِ

بجّو کھانے کے بارے میں

(٢٤٧٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ، قَالَ :قِيلَ لابْنِ عُمَرَ :إِنَّ سَعْدًا يَأْكُلُ الضِّبَاعَ ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ.

(۲۴۷۷۲) حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بجو کو کھاتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

(٢٤٧٧٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِأَكْلِهَا ، وَقَالَ :هِيَ صَيْدٌ.

(۲۴۷۷۳) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کو کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور فرمایا...... یہ تو شکار ہے۔

(٢٤٧٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ نَصْرِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الضَّبُعِ ؟ قَالَ :نَعْجَةٌ مِنَ الْغَنَمِ.

(۲۴۷۷۴) حضرت ابو المنہال نصر بن اوس، اپنے چچا حضرت عبد اللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا۔ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ بکریوں میں سے ایک بکری ہے۔

(٢٤٧٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :لَضَبُعٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَبْشٍ.

(۲۴۷۷۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بجو مجھے مینڈھے سے زیادہ محبوب ہے۔

(٢٤٧٧٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَكِّيِّ ، عَنْ مَوْلًى لَهُمْ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :الضَّبُعُ صَيْدٌ فَكُلْهَا ، وَلاَ تَصِدْهَا فِي الْحَرَمِ.

(۲۴۷۷۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بجو شکار ہے۔ پس تم اس کو کھاؤ اور حرم میں اس کا شکار نہ کرو۔

(٢٤٧٧٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ جَزْءٍ ، عَنْ أَخِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ ، قَالَ :قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَقُولُ فِي الضَّبُعِ ؟ قَالَ :وَمَنْ يَأْكُلُ الضَّبُعَ ؟.

(۲۴۷۷۷) حضرت حبان بن جزء، اپنے بھائی خزیمہ بن جزء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ بجو کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بھلا بجو کون کھاتا ہے؟''

(٢٤٧٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَتِ الْعَرَبُ تَأْكُلُ الضَّبُعَ.

(۲۴۷۷۸) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اہل عرب بجو کھایا کرتے تھے۔

(٢٤٧٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : كَانَ أَحَدُنَا لأَنْ يُهْدَى إِلَيْهِ الضَّبُعُ الْمَلُوَّنَةُ ، أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدَّجَاجَةِ السَّمِينَةِ.

(۲۴۷۷۹) حضرت ابو سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک کو یہ بات زیادہ محبوب تھی کہ اس کو موٹا بجو ہدیہ کیا جائے بنسبت اس بات کے کہ اس کو موٹی تازی مرغی ہدیہ کر دی جائے۔

(٤) فِي الْعَتِيرَةِ وَالْفَرَعَةِ

عتیرہ [1] اور فرعہ [2] کے بارے میں

(٢٤٧٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ فَرَعَةَ ، وَلاَ عَتِيرَةَ. (بخاری ۵۴۷۴۔ مسلم ۱۵۶۴)

(۲۴۷۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''فرعہ اور عتیرہ (باقی) نہیں ہیں۔''

(٢٤٧٨١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ فَرَعَةَ ، وَلاَ عَتِيرَةَ.

قَالَ الزُّهْرِيُّ : أَمَّا الْفَرَعُ ؛ فَإِنَّهُ أَوَّلُ نِتَاجٍ يُنْتِجُونَهُ مِنْ مَوَاشِيهِمْ يَذْبَحُونَهُ لآلِهَتِهِمْ ، وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ

(بخاری ۵۴۷۳۔ مسلم ۳۸)

(۲۴۷۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نہ فرعہ (باقی) ہے اور نہ عتیرہ (باقی) ہے۔

امام زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: فَرَع: یہ وہ بچہ ہے جو لوگوں کے مواشی کے ہاں پہلا پیدا ہوتا تھا جس کو وہ اپنے معبودوں کے لئے ذبح کرتے تھے۔ اور عتیرہ، رجب کے مہینہ میں تھی۔

(٢٤٧٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا ، وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانَا لاَ يَرَيَانِ الْعَتِيرَةَ.

(۲۴۷۸۲) حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ عتیرہ کو ٹھیک نہیں سمجھتے تھے۔

---

[1] عتیرہ: رجب کے پہلے عشرہ میں ذبح کیا جانے والا ذبیحہ۔

[2] فرعہ: جانور کا پہلا بچہ جس کو لوگ اپنے معبودوں کے لئے ذبح کرتے تھے۔

(٢٤٧٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَتِيرَةِ ؟ قَالَ : تِلْكَ الرَّجَبِيَّةُ ذَبَائِحُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۲۴۷۸۳) حضرت اسامہ بن زید، حضرت قاسم کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ؓ سے عتیرہ کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا: یہ اہل جاہلیت کی قربانیوں میں سے رجب کے مہینہ میں کی جانے والی قربانی ہے۔

(٢٤٧٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْعَتِيرَةِ ؟ فَقَالَ : جِيرَانُكَ أَفْعَلُ النَّاسِ لَهَا ، قُلْتُ : مَا هِيَ ؟ قَالَ : فِي عَشْرٍ بقِينَ مِنْ رَجَبٍ.

(۲۴۷۸۴) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے عتیرہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ اس کو کرنے والے تمہارے پڑوسی تھے۔ میں نے پوچھا۔ یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا: رجب کے آخری دس دن میں ہوتی تھی۔

(٢٤٧٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْعَتِيرَةُ ذَبَائِحُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۲۴۷۸۵) حضرت حسن ؒ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عتیرہ، اہل جاہلیت کے ذبیحوں میں سے ہے۔

(٢٤٧٨٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : أَنْبَأَنِي أَبُو رَمْلَةَ ، عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ ؛ ذَكَرَ وُقُوفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ عَلَى كُلِّ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحَى وَعَتِيرَةٌ ، أَتَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ ؟ قَالَ : هِيَ الَّتِي يُسَمِّيهَا النَّاسُ الرَّجَبِيَّةَ. (ابو داؤد ۲۷۸۱۔ ترمذی ۱۵۱۸)

(۲۴۷۸۶) حضرت ابن عون بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو رملہ نے حضرت مخنف بن سلیم کے حوالہ سے بتایا کہ انہوں نے آپ ﷺ کے ہمراہ عرفہ کے مقام پر وقوف کیا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! ہر گھر (والوں) پر ہر سال ایک اُضحیہ اور ایک عتیرہ ہے۔'' جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہی قربانی ہے جس کو لوگ رجبی (قربانی) کہتے ہیں۔''

(٢٤٧٨٧) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ يَذْبَحُ فِي كُلِّ رَجَبٍ ، قَالَ مُعَاذٌ : وَرَأَيْتُ عَتِيرَةَ ابْنِ عَوْنٍ.

(۲۴۷۸۷) حضرت محمد ؒ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ہر رجب میں ذبح کی جاتی تھی۔ حضرت معاذ کہتے ہیں۔ اور میں نے حضرت ابن عون کی عتیرہ دیکھی ہے۔

(٢٤٧٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا دَاوُد بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ ؟ قَالَ : الْفَرَعُ حَقٌّ ، وَلأَنْ تَتْرُكَهُ حَتَّى يَكُونَ شُغْزُبًا ابْنَ مَخَاضٍ ، أَوِ ابْنَ لَبُونٍ ، فَتَحْمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ تُعْطِيَهُ أَرْمَلَةً ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحَهُ تُلْصِقُ لَحْمَهُ بِوَبَرِهِ ، وَتُكْفِءُ إِنَائَكَ ، وَتُوَلِّهِ نَاقَتَكَ.

وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَتِيرَةِ ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلَ بَعْضُ الْقَوْمِ عُمَرَ عَنِ الْعَتِيرَةِ ؟ فَقَالَ : كُنَّا نُسَمِّيهَا الرَّجَبِيَّةَ ، وَيَذْبَحُ أَهْلُ الْبَيْتِ الشَّاةَ فِي رَجَب فَيَأْكُلُونَهَا. (ابو داؤد ۲۸۳۵۔ حاکم ۲۳۶)

(۲۴۷۸۸) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے فَرَع کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''فَرَع حق ہے۔ اور یہ کہ تم اس کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ بچہ دو سال کا یا تین سال کا بڑا ہو جائے پھر تو اس پر راہِ خدا میں بوجھ برداری کرے یا تو اس کو کسی رنڈے کو دے دے یہ اس سے بہتر ہے کہ تو اس کو ذبح کرے اور اس کا گوشت اس کے بالوں سے ملا دے اور تو ہانڈی کو انڈیل دے اور اپنی اونٹنی کو پاگل بنا دے اور سائل نے آپ ﷺ سے عتیرہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ ﷺ نے سکوت فرمایا، ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم نے اس کا نام رجبیہ رکھا ہوا تھا۔ کوئی بھی اہل خانہ ایک بکری ماہِ رجب میں ذبح کرتے تھے اور اس کو کھا لیتے تھے۔

(٢٤٧٨٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا قَالَتْ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَرَعِ فِي كُلِّ خَمْسٍ شِيَاهٍ شَاةٌ. (ابو داؤد ۲۸۲۶۔ عبدالرزاق ۷۹۹۷)

(۲۴۷۸۹) حضرت حفصہ بنت عبد الرحمان، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہر پانچ بکریوں میں ایک بکری کے فرع کا حکم دیا۔

(٢٤٧٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، وَابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ ؟ فَقَالَ : فَرِّعُوا إِنْ شِئْتُمْ ، وَأَنْ تُغَذُّوهُ حَتَّى يَبْلُغَ فَتَحْمِلُوا عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ تَصِلُوا بِهِ قَرَابَةً ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحُوا ، يَخْتَلِطُ لَحْمُهُ بِشَعْرِهِ.

(۲۴۷۹۰) حضرت ابراہیم بن میسرہ اور حضرت طاؤس، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ سے فرع کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم چاہو تو پہلے بچہ کو ذبح کر دو۔ اور اگر تم اس کو تب تک پالو جب تک کہ وہ بڑا ہو جائے پھر تم اس پر راہِ خدا میں بوجھ برداری کرو یا اس کے ذریعے صلہ رحمی کرو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم اس کو اس طرح سے ذبح کر دو کہ اس کا گوشت اس کے بالوں سے مخلوط ہو جائے۔

(٢٤٧٩١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ وَكِيعٍ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ ، وَهُوَ لَقِيطُ بْنُ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا كُنَّا نَذْبَحُ فِي رَجَبٍ ذَبَائِحَ فَنَأْكُلُ مِنْهَا ، وَنُطْعِمُ مَنْ جَائَنَا ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ . قَالَ : فَقَالَ وَكِيعٌ : لاَ أَدَعُهَا أَبَدًا.

(احمد ۱۳۔ دارمی ۱۹۶۵)

(۲۴۷۹۱) حضرت وکیع عقیلی، اپنے چچا حضرت ابو رزین سے ...... جس کا نام حضرت لقیط بن عامر ہے ...... روایت کرتے ہیں کہ

انہوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ ماہِ رجب میں کچھ جانور ذبح کرتے تھے جن کو ہم خود بھی کھاتے تھے اور جو لوگ ہمارے پاس آتے تھے ہم ان کو بھی کھلاتے تھے؟ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔'' راوی کہتے ہیں۔ اس پر حضرت وکیع نے کہا۔ میں تو اس کو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

(۵) مَا قَالُوا فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانے کے بارے میں جو اقوال ہیں

(٢٤٧٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَتْ :نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ ، أَوْ أَصَبْنَا مِنْ لَحْمِهِ.

(بخاری ۵۵۱۰۔ مسلم ۳۴۵)

(۲۴۷۹۲) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک گھوڑا نحر کیا۔ پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا۔ یا کہا..... ہمیں اس کا گوشت ملا۔

(٢٤٧٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :أَكَلْنَا لُحُومَ الْخَيْلِ يَوْمَ خَيْبَرَ ، وَلُحُومَ الْحُمُرِ الْوَحْشِيَّةِ. (مسلم ۱۵۴۱۔ ابن ماجه ۳۱۹۱)

(۲۴۷۹۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے خیبر کے دن گھوڑوں اور وحشی گدھوں کا گوشت کھایا تھا۔

(٢٤٧٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ. (ترمذی ۱۷۹۳۔ نسائی ۴۸۴۰)

(۲۴۷۹۴) حضرت عامر بن عبد اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور آپ ﷺ نے ہمیں گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

(٢٤٧٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ الْخَيْلِ فِي مَغَازِيهِمْ.

(۲۴۷۹۵) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم، اپنے جہادی اسفار میں گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

(٢٤٧٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :نَحَرَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ فَرَسًا فَقَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ.

(۲۴۷۹۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ کے ساتھیوں نے ایک گھوڑا ذبح کیا۔ پھر اس کو آپس میں

تقسیم کرلیا۔

(۲٤۷۹۷) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُنَا يَأْكُلُونَ لُحُومَ الْخَيْلِ.

(۲۴۷۹۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھی، گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

(۲٤۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ الأَسْوَدَ أَكَلَ لَحْمَ فَرَسٍ.

(۲۴۷۹۸) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ کہ حضرت اسود نے گھوڑے کا گوشت کھایا۔

(۲٤۷۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا أَكَلَ لَحْمَ فَرَسٍ.

(۲۴۷۹۹) حضرت حکم سے روایت ہے کہ حضرت شریح نے گھوڑے کا گوشت کھایا۔

(۲٤۸۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا.

(۲۴۸۰۰) حضرت ابن عون سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد ریلیٹیلا سے گھوڑوں کے گوشت کے بارے میں سوال کیا؟ توانہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

(۲٤۸۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا.

(۲۴۸۰۱) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲٤۸۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَدْرَكْتُهُمْ يَقْتَسِمُونَ لُحُومَ الْخَيْلِ.

(۲۴۸۰۲) حضرت ابواسحاق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اسلاف کو گھوڑوں کے گوشت کو تقسیم کرتے پایا ہے۔

(۲٤۸۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ أَكْلِ الْفَرَسِ ؟ وَقَالَ وَكِيعٌ : عَنْ أَكْلِ الْخَيْلِ ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَالأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ﴾ الآيَةَ ، قَالَ : فَكَرِهَهَا.

(۲۴۸۰۳) حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ سے گھوڑا کھانے کے بارے میں سوال کیا؟ حضرت وکیع کہتے ہیں۔ خچر کھانے کے بارے میں سوال کیا تھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ﴿وَالأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ﴾ الاية

راوی کہتے ہیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند سمجھا۔

(۲٤۸۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِلَحْمِ الْفَرَسِ.

(۲۴۸۰۴) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ گھوڑے کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٦) مَا قَالُوا فِي لُحُومِ الْبِغَالِ

خچروں کے گوشت کے بارے میں اقوال

(٢٤٨٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَكْرَهُ لُحُومَ الْخَيْلِ ، وَالْبِغَالِ ، وَالْحَمِيرِ ، وَكَانَ يَقُولُ : قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ : ﴿وَالأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ﴾ فَهَذِهِ لِلأَكْلِ ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا﴾ فَهَذِهِ لِلرُّكُوبِ.

(۲۴۸۰۵) حضرت نافع بن عقبہ کے مولیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کے گوشت کو ناپسند کرتے تھے۔اور فرمایا کرتے تھے۔ارشاد خداوندی ہے۔﴿وَالأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ﴾ پس یہ کھانے کے لئے ہیں اور ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا﴾ یہ سواری کے لئے ہیں۔

(٢٤٨٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ ، فَأَمَّا الْبِغَالُ فَلاَ. (بيهقى ٣٢٧- ابن جرير ٨٣)

(۲۴۸۰۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم گھوڑوں کا گوشت تو کھایا کرتے تھے لیکن خچروں کا نہیں کھاتے تھے۔

(٢٤٨٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ لَحْمَ الْبَغْلِ.

(۲۴۸۰۷) حضرت زبیر بن عدی، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ خچروں کے گوشت کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٤٨٠٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ ؟ فَقَالَ : ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا﴾ ، كَأَنَّهُ كَرِهَ لُحُومَهَا.

(۲۴۸۰۸) حضرت حکم، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے گھوڑے کے گوشت کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا﴾
گویا کہ آپ رحمہ اللہ نے ان کے گوشت کو ناپسند کیا۔

(٢٤٨٠٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِأُكُلِ لَحْمِ الْبُغْلِ.

(۲۴۸۰۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ خچر کے گوشت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷) فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

پالتو گدھوں کے بارے میں

(٢٤٨١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ ضَمْرَةَ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلِيطٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَلِيطٍ ، وَكَانَ بَدْرِيًّا ، قَالَ : لَقَدْ أَتَانَا نَهْيُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ وَنَحْنُ بِخَيْبَرَ ، وَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَفُورُ بِهَا ، فَكَفَأْنَاهَا عَلَى وُجُوهِهَا.

(طبرانی ۵۸۰۔ احمد ۳/ ۴۱۹)

(۲۴۸۱۰) حضرت عبد اللہ بن ابی سلیط ، اپنے والد حضرت ابوسلیط ...... جو کہ بدری صحابی ہیں ...... سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ کی گدھوں کے گوشت کے بارے میں نہی ہمارے پاس پہنچی جبکہ ہم مقام خیبر میں تھے۔ اور ہانڈیاں گدھوں کے گوشت کے ساتھ اُبل رہی تھیں۔ پس ہم نے ان ہانڈیوں کو اوندھے منہ گرا دیا۔

(٢٤٨١١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ.

(۲۴۸۱۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

(٢٤٨١٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ.

(۲۴۸۱۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

(٢٤٨١٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِمَا ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ ، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ.

(۲۴۸۱۳) حضرت محمد رحمہ اللہ کے دو بیٹے۔ حضرت عبد اللہ اور حضرت حسن ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کیا آپ کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔

(٢٤٨١٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : أَصَابَ النَّاسَ يَوْمَ خَيْبَرَ جُوعٌ شَدِيدٌ ، فَأَصَابُوا حُمُرًا أَهْلِيَّةً ، فَطَبَخُوا مِنْهَا ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ.

(بخاری ۴۲۲۲۔ مسلم ۲۹)

(۲۴۸۱۴) حضرت براء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ خیبر کے دن لوگوں کو شدید بھوک لگی پس انہیں پالتو گدھے ملے اور انہوں

نے ان کو پکانا شروع کیا۔ لیکن جناب رسول اللہ ﷺ نے ہانڈیوں کے بارے میں حکم دیا۔ پس انہیں انڈیل دیا گیا۔

(٢٤٨١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ. (بخاری ۴۲۱۸۔ مسلم ۲۴)

(۲۴۸۱۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا تھا۔

(٢٤٨١٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ أَشْيَاءَ ، حَتَّى ذَكَرَ الْحُمُرَ الإِنْسِيَّةَ.

(ابو داؤد ۴۵۹۴۔ ترمذی ۲۶۶۴)

(۲۴۸۱۶) حضرت مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے چند اشیاء کو حرام کیا یہاں تک کہ آپ نے پالتو گدھوں کا بھی ذکر فرمایا۔

(٢٤٨١٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ ذَبَحَ النَّاسُ الْحُمُرَ ، فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَلْحَةَ فَنَادَى ، إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ ، فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ.

(مسلم ۳۴۔ احمد ۳/ ۱۱۱)

(۲۴۸۱۷) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب غزوہ خیبر کا دن تھا۔ لوگوں نے گدھوں کو ذبح کیا۔ پس ہانڈیوں میں گوشت اُبلنے لگا تو آپ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ کو حکم دیا پس انہوں نے آواز دی، بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے تمہیں پالتو گدھوں سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ نجس ہیں۔ چنانچہ ہانڈیوں کو انڈیل دیا گیا۔

(٢٤٨١٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الأَهْلِيِّ.

(۲۴۸۱۸) حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھے کے کھانے سے منع کیا۔

(٢٤٨١٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ ؟ فَقَالَ : أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ ، وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَدْ أَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِنَ الْمَدِينَةِ ، فَنَحَرْنَاهَا ، وَإِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي ، إِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنْ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ ، وَلاَ تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا ، فَقُلْتُ : حَرَّمَهَا تَحْرِيمَ مَاذَا ؟ فَقَالَ : تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا ، فَقُلْنَا : حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ ، وَحَرَّمَهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ. (بخاری ۴۲۲۰۔ مسلم ۱۵۳۸)

(۲۴۸۱۹) حضرت شیبانی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پالتو گدھوں کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہمیں خیبر کے دن سخت بھوک لگی۔ اور ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہمیں لوگوں کے شہر سے باہر نکلے ہوئے گدھے مل گئے۔ پس ہم نے انہیں ذبح کر دیا۔ ہماری ہانڈیاں اس وقت اُبل رہی تھیں کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ کے منادی نے ندا لگا دی۔ ہانڈیاں الٹ دو۔ اور گدھوں کے گوشت میں سے کچھ بھی نہ کھاؤ۔ پس ہم نے پوچھا۔ آپ ﷺ نے انہیں کیا حرام قرار دیا تھا؟ راوی کہتے ہیں۔ ہم باہم بات کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ ﷺ نے اس کو ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا ہے۔ اور آپ ﷺ نے ان کو اس لیے حرام قرار دیا کہ یہ خمس میں نہیں دیے جاتے۔

(٢٤٨٢٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ الْحِمَارَ الإِنْسِيَّ. (ترمذی ۱۷۹۵۔ احمد ۲/ ۳۶۶)

(۲۴۸۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے (جنگ) خیبر کے دن پالتو گدھوں کو حرام قرار فرمایا۔

(٢٤٨٢١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَدَّاكِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ مَرَّ بِالْقُدُورِ وَهِيَ تَغْلِي فَقَالَ لَنَا : مَا هَذِهِ الْحُمُرُ ، أَهْلِيَّةٌ ، أَمْ وَحْشِيَّةٌ ؟ فَقُلْنَا : لاَ ، بَلْ أَهْلِيَّةٌ ، قَالَ : فَأَكْفِئُوهَا ، قَالَ : فَأَكْفَأْنَاهَا ، وَإِنَّا لَجِيَاعٌ نَشْتَهِيهِ. (ابو یعلی ۱۱۷۸)

(۲۴۸۲۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کچھ ہانڈیوں کے پاس سے گزرے جو کہ اُبل رہی تھیں۔ تو آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''یہ کون سے گدھے ہیں: پالتو یا وحشی؟'' ہم نے کہا۔ نہیں یہ تو پالتو گدھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''پھر تم ان ہانڈیوں کو اُلٹ دو۔'' راوی کہتے ہیں۔ پس ہم نے ان کو اُلٹ دیا۔ حالانکہ ہم سخت بھوک میں تھے۔ اور ہمیں اس کھانے کی چاہت بھی تھی۔

(٢٤٨٢٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لُحُومُهَا وَأَلْبَانُهَا حَرَام.

(۲۴۸۲۲) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان گدھوں کا گوشت اور ان کا دودھ حرام ہے۔

(٨) مَنْ قَالَ تُؤْكَلُ الْحُمُرُ الأَهْلِيَّةُ

جو لوگ کہتے ہیں پالتو گدھے کھائے جائیں گے

(٢٤٨٢٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الظَّفَرِيِّ ، عَنْ سَلْمَى بِنْتِ نَصْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مُرَّةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ جَلَّ مَالِي الْحُمُرُ ، أَفَأُصِيبُ مِنْهَا ؟ قَالَ : أَلَيْسَ تَرْعَى الْفَلاَةَ ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ :

فَأَصِبْ مِنْهَا. (مسند ٦٥٦)

(۲۴۸۲۳) بنو مرہ کے ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرا زیادہ تر مال (مویشی) گدھوں پر مشتمل ہے۔ کیا میں ان میں سے کھا سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: 'کیا وہ جنگل میں نہیں چرتے اور کیا وہ درخت نہیں کھاتے؟'' میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم ان میں سے کھالو۔

(٢٤٨٢٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ ذيخ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَصَابَتْنَا سَنَةٌ ، وَسَمِينُ مَالِي فِي الْحُمُرِ ، فَقَالَ : كُلْ مِنْ سَمِينِ مَالِكَ ، فَإِنَّمَا قَذِرْتُهَا مِنْ جَوالِّ الْقَرْيَةِ.

(ابو داؤد ٣٨٠٣- طبرانی ٦٧٠)

(۲۴۸۲۴) حضرت غالب بن ذیخ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں قحط سالی نے آلیا ہے۔ اور میرا صحت مند مال مویشی گدھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے صحت مند مال مویشی میں سے کھاؤ۔ میں نے انہیں آوارہ اور گندخوری کی وجہ سے ناپسند کیا تھا۔''

(٢٤٨٢٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : إِنَّمَا كُرِهَتْ إِبْقَاءً عَلَى الظَّهْرِ ، يَعْنِي لُحُومَ الْحُمُرِ.

(۲۴۸۲۵) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ گدھوں کے گوشت کو بار برداری کی ضرورت کے لیے مکروہ قرار دیا گیا۔

(٢٤٨٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ أُنَاسٍ مِنْ مُزَيْنَةَ الظَّاهِرَةِ ، قَالَ : قَالَ غَالِبُ بْنُ أَبْجَرَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قُلْتُ : لَمْ يَبْقَ مِنْ مَالِي إِلاَّ أَحْمِرَةٌ ؟ قَالَ : أَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِينِ مَالِكَ ، قَالَ : إِنَّمَا كَرِهْتُ لَكُمْ جَوالَّ الْقَرْيَةِ.

(۲۴۸۲۶) مزینہ ظاہرہ کے کچھ لوگ روایت کرتے ہیں کہ حضرت غالب بن ابجر نے بتایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ میں نے کہا۔ میرے مال میں سے صرف گدھے باقی رہ گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں کو اپنے مال کا موٹا حصہ کھلاؤ۔'' اور فرمایا: ''میں تو تمہارے لئے صرف گندخور آوارہ کو ناپسند کرتا ہوں۔''

(٩) مَا قَالُوا فِي أَكْلِ الضَّبِّ

گوہ کھانے کے بارے میں جو اقوال ہیں

(٢٤٨٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصَبْنَا ضِبَابًا ، فَكَانَتِ الْقُدُورُ تَغْلِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا هَذَا ؟ فَقُلْنَا :ضِبَابٌ أَصَبْنَاهَا ، قَالَ :إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ ، وَأَنَا أَخْشَى أَنْ تَكُونَ هَذِهِ ، قَالَ :فَأَكْفَأْنَاهَا وَإِنَّا لَجِيَاعٌ. (احمد ۴/ ۱۹۶۔ ابویعلی ۹۳۱)

(۲۴۸۲۷) حضرت عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھا۔ ہمیں کچھ گوہ ملیں۔ چنانچہ ہانڈیاں (گوہ کے ساتھ) اُبلنے لگیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے پوچھا۔ ''یہ کیا ہے؟'' ہم نے جواب دیا۔ ہمیں کچھ گوہ مل گئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''بنی اسرائیل کے کچھ لوگ مسخ کر دیئے گئے تھے۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ وہی نہ ہو۔'' راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ہانڈیوں کو اُلٹوا دیا جبکہ ہم سخت بھوکے تھے۔

(۲٤٨٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنِ الضَّبِّ؟ فَقَالَ :لاَ آكُلُهُ ، وَلاَ أُحَرِّمُهُ. (مسلم ۱۵۴۲۔ احمد ۲/ ۱۳)

(۲۴۸۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا گوہ کے بارے میں جبکہ آپ ﷺ منبر پر تھے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں گوہ کو کھاتا ہوں اور نہ حرام کہتا ہوں۔''

(۲٤٨٢٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ. جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنَّا بِأَرْضٍ مُضِبَّةٍ ، فَمَا تَأْمُرُنِي ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ ، وَلاَ أَدْرِي فِي أَيِّ الدَّوَابِّ هِيَ ، فَلَمْ يَأْمُرْ ، وَلَمْ يَنْهَ. (مسلم ۵۰۔ ابن ماجه ۳۲۴۰)

(۲۴۸۲۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا۔ ہم لوگ ایسی زمین میں رہائش پذیر ہیں جہاں گوہ بہت زیادہ ہیں۔ پس آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ جانوروں کی طرف مسخ کئے گئے تھے۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کن جانوروں کی طرف مسخ ہوئے تھے۔'' پس آپ ﷺ نے اس کو نہ کھانے کا حکم دیا اور نہ اس کو گوہ سے منع فرمایا۔

(۲٤٨٣٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ، قَالَ :أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ ، فَقَالَ :أُمَّةٌ مُسِخَتْ ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

(احمد ۴/ ۲۲۰۔ طیالسی ۱۲۲۰)

(۲۴۸۳۰) حضرت ثابت بن ودیعہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گوہ لائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک قوم مسخ ہوئی تھی۔'' واللہ اعلم۔''

(۲٤٨٣١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَبٌّ ، فَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ ، قَالَتْ :فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلاَ أُطْعِمُهُ

السُّؤَّالَ ؟ قَالَ : لاَ تُطْعِمِي السُّؤَّالَ إِلاَّ مِمَّا تَأْكُلِينَ. (احمد ۶/ ۱۰۵)

(۲۴۸۳۱) حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوہ ہدیہ کی گئی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے نہ کھایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں یہ مانگنے والوں کو نہ کھلا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم مانگنے والوں کو بھی وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتی ہو۔''

(۲٤۸۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : أُهْدِيَ لَنَا ضَبٌّ فَصَنَعْتُهُ ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَجُلاَنِ مِنْ قَوْمِهَا ، فَأَتْحَفَتْهُمَا بِهِ ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا يَأْكُلاَنِ ، فَوَضَعَ يَدَهُ ، ثُمَّ رَفَعَهَا ، فَطَرَحَا مَا فِي أَيْدِيهِمَا ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلاَ ، فَإِنَّكُمَا أَهْلُ نَجْدٍ تَأْكُلُونَهَا ، وَإِنَّا أَهْلُ الْمَدِينَةِ نَعَافُهَا.

(ابو یعلی ۷۰۴۸)

(۲۴۸۳۲) جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ہمیں ہدیہ میں ایک گوہ دی گئی۔ میں نے اس کو تیار کیا۔ پھر حضرت میمونہ کے پاس ان کی قوم کے دو افراد آئے تو حضرت میمونہ نے یہ گوہ ان کو تحفۃً پیش کر دی۔ اس دوران جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے جبکہ یہ دونوں حضرات (اس کو) کھا رہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک رکھا پھر اس کو اُٹھا لیا۔ اس پر ان دونوں کے ہاتھ میں جو لقمہ تھا اس کو انہوں نے نیچے رکھ دیا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے فرمایا: ''تم کھاؤ۔ کیونکہ تم دونوں اہل نجد ہو۔ تم اس کو کھاتے ہو۔ لیکن ہم اہل مدینہ ہیں۔ ہمیں اس سے گھن آتی ہے۔''

(۲٤۸۳۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : أَتَى نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ يَخْطُبُ ، فَقَطَعَ عَلَيْهِ خُطْبَتَهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ تَقُولُ فِي الضَّبِّ ؟ قَالَ : إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ ، فَلاَ أَدْرِي أَيَّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ. (طبرانی ۲۲۲۴)

(۲۴۸۳۳) حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس نے آپ کے خطبہ کو کاٹ کر پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم گوہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ کر دیا گیا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون سے جانور کی طرف مسخ ہوا ہے۔''

(۲٤۸۳٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، قَالَ : دَعَانَا عَرُوسٌ بِالْمَدِينَةِ ، فَقَرَّبَ إِلَيْنَا ثَلاَثَةَ عَشَرَ ضَبًّا ، فَآكِلٌ وَتَارِكٌ ، فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْغَدِ فَأَخْبَرْته ، فَأَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهُ حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ آكُلُهُ ، وَلاَ أَنْهَى عَنْهُ ، وَلاَ أُحِلُّهُ ، وَلاَ أُحَرِّمُهُ ، فَقَالَ

ابْنُ عَبَّاسٍ :فَبِئْسَ مَا قُلْتُمْ ، إِنَّمَا بُعِثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحِلاًّ وَمُحَرِّمًا ، بَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ، وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، وَامْرَأَةٌ أُخْرَى ، إِذْ قُرِّبَ إِلَيْهِ خِوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ ، فَلَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ ، قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ :إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ ، فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ :إِنَّ هَذَا اللَّحْمَ لَمْ آكُلْهُ قَطُّ ، وَقَالَ لَهُمْ: كُلُوا، فَأَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَالْمَرْأَةُ، وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ:لاَ آكُلُ إِلاَّ مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۱۵۴۵۔ احمد ۱/ ۲۹۴)

(۲۴۸۳۴) حضرت یزید بن اصم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں مدینہ میں ایک ولیمہ میں دعوت تھی۔ ہمیں تیرہ عدد گوہ پیش کی گئیں۔ پس کچھ لوگوں نے کھالیں اور کچھ نے نہ کھائیں۔ پھر میں اگلے دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملا اور میں نے انہیں یہ بات بتائی۔ بہت سے لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے گرد تھے ان میں سے کچھ نے کہا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں، میں اس کو حلال کرتا ہوں اور نہ ہی اس کو حرام قرار دیتا ہوں۔'' اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے بُری گفتگو کی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو بعثت ہی حلال اور حرام کرنے والے کے طور پر ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بار، حضرت فضل بن عباس، حضرت خالد بن ولید اور ایک دوسری عورت بھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دسترخوان بڑھایا گیا جس پر گوشت تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو) کھانے کا ارادہ کیا تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ یہ گوہ کا گوشت ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ روک لیا اور فرمایا: ''میں یہ گوشت کبھی نہیں کھاؤں گا''۔ اور لوگوں سے کہا: ''تم کھاؤ'' چنانچہ حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید اور اس عورت نے (اس کو) کھایا۔ اور حضرت میمونہ نے فرمایا: میں تو اس چیز کو کھاؤں گی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرمائیں گے۔

(۲۴۸۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ، قَالَ أُهْدِيَ لِشَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ضَبٌّ مَشْوِيٌّ، فَأَكَلْتُ مِنْهُ.

(۲۴۸۳۵) حضرت زبرقان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت شقیق بن سلمہ کو بھنی ہوئی گوہ ہدیہ کی گئی اور میں نے بھی اس میں سے کھایا۔

(۲۴۸۳۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرَجًا . فَأَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ وَمَعَهُ ضِبَابٌ ، فَأَهْدَاهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ : مُسِخَ سِبْطٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ دَوَابَّ فِي الأَرْضِ ، فَلَمْ يَأْكُلْهُ ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ.

(۲۴۸۳۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر پر نکلے۔ اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سخت بھوک نے آلیا۔ پس ایک صاحب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے پاس بہت سی گوہ تھیں۔ انہوں نے وہ گوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: ''بنواسرائیل کا ایک طبقہ زمین کے جانوروں میں مسخ

ہو گیا تھا' چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو نہ خود کھایا اور نہ آپ ﷺ نے ان سے منع کیا۔

(٢٤٨٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ رِيحَ ضَبٍّ فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي أَكْلِهِ.

(۲۴۸۳۷) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے گوہ کی بُو محسوس کی تو آپ ﷺ نے لوگوں کو اس کے کھانے کی اجازت دے دی۔

(٢٤٨٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأَى رَجُلاً حَسَنَ الْجِسْمِ ، فَسَأَلَهُ أَوْ أَخْبَرَهُ ، فَقَالَ :مَنْ أَكَلَ الضِّبَابَ ، فَقَالَ عُمَرُ :وَدِدْتُ أَنَّ فِي كُلِّ جُحْرٍ ضَبٍّ ضَبَّيْنِ.

(۲۴۸۳۸) حضرت زیاد بن علاقہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت جسم والے شخص کو دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پوچھا یا اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا۔ کہا۔ یہ جسامت گوہ کی وجہ سے ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ ہر گوہ کے سوراخ میں دو گوہ ہوں۔

(٢٤٨٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ ؟ فَقَالَ :لاَ آكُلُهُ ، وَلاَ أُحَرِّمُهُ. (عبدالرزاق ۸۶۷۳)

(۲۴۸۳۹) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ سے گوہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ میں اس کو حرام قرار دیتا ہوں۔''

(٢٤٨٤٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُدُ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِنَّ اللَّهَ لَيَنْفَعُ بِالضَّبِّ ، فَإِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ ، وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَطَعِمْتُ مِنْهُ.

(۲۴۸۴۰) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ گوہ کے ذریعہ نفع دیتے ہیں۔ یہ عام چرواہوں کا کھانا ہے۔ اور اگر یہ میرے پاس دستیاب ہوتی تو میں بھی اس کو کھاتا۔

(٢٤٨٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَعْبَدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأَى رَجُلاً مِنْ مُحَارِبٍ سَمِيناً فِي عَامِ سَنَةٍ ، فَقَالَ :مَا طَعَامُكَ ؟ قَالَ :الضِّبَابُ ، قَالَ :وَدِدْتُ أَنَّ فِي كُلِّ جُحْرٍ ضَبٍّ ضَبَّيْنِ.

(۲۴۸۴۱) حضرت سعد بن معبد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قحط کے سال محارب قبیلہ کے ایک موٹے آدمی کو دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارا کھانا کیا ہے؟ اس نے بتایا۔ گوہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ گوہ کے ہر سوراخ میں دو گوہ ہوں۔

(٢٤٨٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:ضَبٌّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ دَجَاجَةٍ.

(۲۴۸۴۲) حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے گوہ، مرغی سے زیادہ محبوب ہے۔

(۲٤٨٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنبَرِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ ؟ فَقَالَ : حَلاَلٌ لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَلَكِنِّي أَعَافُهُ.

(۲۴۸۴۳) حضرت شعبی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے گوہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ حلال ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن مجھے اس سے گھن آتی ہے۔''

(۲٤٨٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الضَّبِّ ؟ فَقَالَ : لَسْت بِآكِلِهِ ، وَلاَ زَاجِرٍ عَنْهُ.

(۲۴۸۴۴) حضرت ابوالمنہال، اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے گوہ کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ ہی اس سے روکتا ہوں۔

(۲٤٨٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ رِيحَ ضَبٍّ ، فَقَالَ : إِنِّي ، أَوْ إِنَّا مِنْ قَوْمٍ لاَ نَأْكُلُهُ ، وَرَخَّصَ لَهُمْ فِي أَكْلِهِ.

(۲۴۸۴۵) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے گوہ کی بُو محسوس کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں'' یا فرمایا ''ہم اس قوم سے تعلق رکھتے ہیں جو اس کو نہیں کھاتی۔'' اور آپ ﷺ نے لوگوں کو اس کی اجازت عنایت فرما دی۔

(۲٤٨٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَرِيْبٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الضَّبَّ.

(۲۴۸۴۶) حضرت حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گوہ کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲٤٨٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ عَنِ الضَّبِّ ؟ فَقَالَ : إِنْ أَعْجَبَكَ فَكُلْهُ.

(۲۴۸۴۷) حضرت عبدالاعلیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ سے سوال کیا گوہ کے بارے میں؟ تو انہوں نے فرمایا۔ اگر وہ تمہیں پسند ہے تو تم اس کو کھالو۔

(۲٤٨٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ عِصْمَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ ، قَالَ : قَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ وَنَحْنُ أُنَاسٌ سِمَانٌ حَسَنَةٌ هَيْئَتُنَا ، قَالَ : فَقَالَ : مَا طَعَامُكُمْ ؟ قُلْنَا : الضِّبَابُ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : وَتُجْزِيكُمْ ؟ قُلْنَا : نَعَمْ ، فَقَالَ : وَدِدْت أَنَّ مَعَ كُلِّ ضَبٍّ ، مِثْلَهُ.

(۲۴۸۴۸) حضرت عصمہ بن ربعی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم کچھ لوگ تھے جن کی حالت بہت اچھی تھی۔ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ تمہاری خوراک کیا ہے؟ ہم نے کہا: گوہ۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تمہیں کفایت کر جاتی ہے۔ ہم نے کہا: جی ہاں! اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ ہر ایک گوہ کے ساتھ اس کا مثل (ایک اور گوہ) ہو۔

(۱۰) فِي أَكْلِ الطِّحَالِ
تلی کھانے کے بارے میں

(۲٤٨٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ :آكُلُ الطِّحَالَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إِنَّمَا حُرِّمَ الدَّمُ الْمَسْفُوحُ.

(۲۴۸۴۹) حضرت عکرمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے کہا۔ کیا میں تلی کھالوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے تو صرف بہتے ہوئے خون کو حرام کیا ہے۔

(٢٤٨٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، قَالَ :إِنِّي آكُلُ الطِّحَالَ وَمَا يُعْجِبُنِي ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُحَرِّمَهُ.

(۲۴۸۵۰) حضرت ابو میسرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں تلی کو کھاتا ہوں اور وہ مجھے پسند نہیں ہے۔ لیکن میں اس بات کو بھی ناپسند کرتا ہوں کہ میں اس کو حرام قرار دوں۔

(٢٤٨٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالطِّحَالِ بَأْسًا.

(۲۴۸۵۱) حضرت ہشام، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ تلی کے (کھانے میں) کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٢٤٨٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ، وَوَكِيعٌ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الْجِرِّيِّ، وَالطِّحَالِ ، قَالَ وَكِيعٌ :وَأَشْيَاءَ مِمَّا يُكْرَهُ ؟ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ :﴿قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾.

(۲۴۸۵۲) حضرت منذر، حضرت محمد بن الحنفیہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے جب تلی اور بام مچھلی کے بارے میں...... اور حضرت وکیع کہتے ہیں اور ان چیزوں کے بارے میں جن کو ناپسند کیا جاتا ہے...... سوال کیا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ یہ آیت تلاوت کرتے۔ ﴿قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾.

(٢٤٨٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالطِّحَالِ.

(۲۴۸۵۳) حضرت منصور یا کوئی اور حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں تلی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٨٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ :كَانَ لاَ يَأْكُلُ الْجِرِّيثَ وَالطِّحَالَ.

(۲۴۸۵۴) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بام مچھلی اور تلی کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٨٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:الطِّحَالُ لُقْمَةُ الشَّيْطَانِ.

(۲۴۸۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تلی، شیطان کا لقمہ ہے۔

(۱۱) مَا قَالُوا فِيمَا يُؤْكَلُ مِنْ طَعَامِ الْمَجُوسِ

مجوس کے کھانے سے کھانے کے بارے میں اقوال

(۲٤٨٥٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ :إِنَّ لَنَا أَظْآرًا مِنَ الْمَجُوسِ ، وَإِنَّهُ يَكُونُ لَهُمُ الْعِيدُ فَيُهْدُونَ لَنَا ؟ فَقَالَتْ :أَمَّا مَا ذُبِحَ لِذَلِكَ الْيَوْمِ فَلاَ تَأْكُلُوا ، وَلَكِنْ كُلُوا مِنْ أَشْجَارِهِمْ.

(۲۴۸۵۶) حضرت قابوس، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔ اس نے کہا۔ ہماری کچھ مجوسی دائیاں ہیں۔ اور جب ان کی عید ہوتی ہے تو وہ ہمیں ہدیہ دیتے ہیں؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں۔ اس دن کے لیے کچھ ذبح کیا جائے۔ تم اس کو تو نہ کھاؤ لیکن تم ان کے درختوں سے کھا سکتے ہو۔

(۲٤٨٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ؛ أَنَّهُ كَانَ لَهُ سُكَّانٌ مَجُوسٌ، فَكَانُوا يُهْدُونَ لَهُ فِي النَّيْرُوزِ وَالْمِهْرَجَانِ ، فَكَانَ يَقُولُ لأَهْلِهِ :مَا كَانَ مِنْ فَاكِهَةٍ فَكُلُوهُ ، وَمَا كَانَ مِنْ غَيْرِ ذَلِكَ فَرُدُّوهُ.

(۲۴۸۵۷) حضرت ابو برزہ سے روایت ہے کہ کچھ مجوسی ان کے ہاں رہائش پذیر تھے۔ اور وہ مجوسی، حضرت ابو برزہ کو نیروز اور مہرجان کے موقع پر ہدیہ پیش کیا کرتے تھے۔ پس ابو برزہ اپنے اہل خانہ سے کہا کرتے تھے۔ جو چیز میوہ جات کے قبیل سے ہو تم اس کو کھالیا کرو اور جو چیز اس کے علاوہ ہو تم اس کو واپس کر دیا کرو۔

(۲٤٨٥٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :لَمَّا قَدِمَ الْمُسْلِمُونَ أَصَابُوا مِنْ أَطْعِمَةِ الْمَجُوسِ ؛ مِنْ جُبْنِهِمْ وَمِنْ خُبْزِهِمْ ، فَأَكَلُوا وَلَمْ يَسْأَلُوا عَنْ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ.

(۲۴۸۵۸) حضرت ابو وائل اور حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ دونوں حضرات کہتے ہیں کہ جب مسلمان لوگ آئے تو انہیں مجوسیوں کے کھانے میں سے، ان کی پنیر اور ان کی روٹیاں ملیں۔ پس ان لوگوں نے اسی کو کھالیا اور ان میں سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا۔

(۲٤٨٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِمَّا طَبَخَ الْمَجُوسُ فِي قُدُورِهِمْ ، وَلَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْ طَعَامِهِمْ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ ؛ خُبْزًا ، أَوْ سَمْنًا ، أَوْ كَامِخًا ، أَوْ شِيرَازًا ، أَوْ لَبَنًا.

(۲۴۸۵۹) حضرت ہشام، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ مجوسی لوگ، اپنی ہانڈیوں میں جو کھانا پکائیں۔ اس میں سے کھایا جائے۔ اور وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ ان کے کھانوں میں مندرجہ ذیل اشیاء کے علاوہ کچھ کھایا جائے۔ روٹی، گھی، چٹنی، پانی نکالا دودھ، یا دودھ۔

(۲٤٨٦٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِخُبْزِ الْمَجُوسِ.

(۲۴۸۶۰) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجوسیوں کی روٹی میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٤٨٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تَأْكُلْ مِنْ طَعَامِ الْمَجُوسِ إلاَّ الْفَاكِهَةَ.

(۲۴۸۶۱) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تم مجوسیوں کے کھانے میں سے میوہ جات کے علاوہ کچھ نہ کھاؤ۔

(٢٤٨٦٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ : كُنَّا فِي غَزَاةٍ لَنَا فَلَقِينَا أُنَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَأَجْهَضْنَاهُمْ عَنْ مَلَّةٍ لَهُمْ ، فَوَقَعْنَا فِيهَا فَجَعَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا ، وَكُنَّا نَسْمَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنَّهُ مَنْ أَكَلَ الْخُبْزَ سَمِنَ ، فَلَمَّا أَكَلْنَا تِلْكَ الْخُبْزَةَ جَعَلَ أَحَدُنَا يَنْظُرُ فِي عِطْفَيْهِ ، هَلْ سَمِنَ ؟.

(۲۴۸۶۲) حضرت ابو برزہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے ایک جہادی سفر میں تھے کہ ہمیں مشرکین میں سے کچھ لوگ ملے۔ پس ہم نے انہیں ان کی بھوبھل سے پیچھے ہٹا دیا اور ہم اس میں چلے گئے اور ہم اس سے (تیار شدہ) کھانا کھانے لگے۔ اور ہم نے جاہلیت میں یہ بات سنی ہوئی تھی کہ جو (یہ) روٹی کھاتا ہے وہ موٹا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب ہم نے یہ روٹیاں کھائیں تو ہم میں سے (ہر) ایک اپنے دائیں بائیں دیکھنے لگا کہ کیا وہ موٹا ہوا ہے؟

(٢٤٨٦٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَجِيئُونَ بِالسَّمْنِ فِي ظُرُوفِهِمْ ، فَيَشْتَرِيهِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ فَيَأْكُلُونَهُ ، وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ.

(۲۴۸۶۳) حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ یہ دونوں حضرات کہتے ہیں کہ مشرکین اپنے برتنوں میں گھی لے کر آتے تھے اور اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دیگر مسلمان خریدتے تھے اور کھاتے تھے اور ہم بھی اس کو کھاتے تھے۔

(٢٤٨٦٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ السَّمْنِ الْجَبَلِيِّ ؟ فَقَالَ : الْعَرَبِيُّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ ، وَإِنَّا لَنَأْكُلُ مِنَ الْجَبَلِيِّ.

(۲۴۸۶۴) حضرت منصور سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پہاڑی گھی کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا: مجھے عربی گھی اس سے زیادہ پسند ہے۔ اور ہم پہاڑی گھی بھی کھاتے تھے۔

(٢٤٨٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالسَّمْنِ الْجَبَلِيِّ بَأْسًا.

(۲۴۸۶۵) حضرت ابن عون، حضرت محمد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ پہاڑی گھی میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

(٢٤٨٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ السَّمْنَ ، وَلاَ نَأْكُلُ الْوَدَكَ ، وَلاَ نَسْأَلُ عَنِ الظُّرُوفِ.

(۲۴۸۶۶) حضرت ابو عثمان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ گھی تو کھایا کرتے تھے لیکن ہم چربی نہیں کھایا کرتے تھے۔ اور ہم برتنوں کے بارے میں پوچھ گچھ نہیں کرتے تھے۔

(٢٤٨٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَكْرَهُ مِنَ السَّمْنِ مَا يَجِيءُ

مِنْ هَذَا ، يَعْنِي الْجَبَلَ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا بِمَا يَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا ، يَعْنِي الْبَادِيَةَ.

(۲۴۸۶۷) حضرت محمد سے روایت ہے کہ حضرت عامر بن عبد اللہ اس جگہ...... پہاڑ، کوہستان...... سے آنے والے گھی کو ناپسند کرتے تھے اور اس گھی میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ جو یہاں سے...... جنگل سے...... آتا تھا۔

(۲٤٨٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِ السَّمْنِ الْمَائِيِّ بَأْسًا.

(۲۴۸۶۸) حضرت ہشام، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ پانی والے گھی کو کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲٤٨٦٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : كَانُوا يَنْقُلُونَ السَّمْنَ الْجَبَلِيَّ بِمَاءِ الْجُبْنِ.

(۲۴۸۶۹) حضرت ابورزین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ پہاڑی گھی کو پنیر کے پانی کے ساتھ نقل کرتے تھے۔

(۱۲) فِي الأَكْلِ فِي آنِيَةِ الْكُفَّارِ

کفار کے برتنوں میں کھانے کے بارے میں

(۲٤٨٧٠) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَغْزُو أَرْضَ الْعَدُوِّ فَنَحْتَاجُ إِلَى آنِيَتِهِمْ ، قَالَ : اسْتَغْنُوا عنها مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا ، وَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا. (طبرانی ۵۶۸)

(۲۴۸۷۰) حضرت ابوثعلبہ خشنی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم دشمن کی سرزمین پر جنگ کرتے ہیں تو ہمیں ان کے برتنوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس قدر رہو سکے تم ان برتنوں سے مستغنی رہو، اور اگر تم ان برتنوں کے علاوہ کوئی اور برتن نہ پاؤ تو پھر تم انہی کو دھو لو اور ان میں کھاؤ پیو۔''

(۲٤٨٧١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ الْمُشْرِكِينَ ، فَلاَ نَمْتَنِعُ أَنْ نَأْكُلَ فِي آنِيَتِهِمْ ، وَنَشْرَبَ فِي أَسْقِيَتِهِمْ.

(ابو داؤد ۳۸۳۴۔ احمد ۳/ ۳۲۷)

(۲۴۸۷۱) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مشرکین کے علاقہ میں جہاد کرتے تھے۔ اور ہم مشرکین کے کھانے کے برتنوں میں کھانے سے اور پینے کے برتنوں میں پینے سے نہیں رکتے تھے۔

(۲٤٨٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْقُشَيْرِيِّ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظْهَرُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ ، فَيَأْكُلُونَ فِي أَوْعِيَتِهِمْ ، وَيَشْرَبُونَ فِي أَسْقِيَتِهِمْ.

(۲۴۸۷۲) حضرت ابن سیرین ؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ؓ مشرکین پر غالب آتے تھے اور ان کے کھانے کے برتنوں میں کھاتے اور پینے کے برتنوں میں پیتے تھے۔

(۲٤۸۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ ؛ أَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى ، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِبَاطِيَةٍ فِيهَا خَمْرٌ ، فَغَسَلَهَا وَشَرِبَ فِيهَا.

(۲۴۸۷۳) حضرت عبداللہ بن نجی سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ ؓ نے پانی مانگا پس ایک دہقان ان کے پاس شراب پینے میں استعمال ہونے والا برتن لایا جس میں شراب تھی۔ تو آپ نے اس کو دھولیا اور اس میں پانی پی لیا۔

(۲٤۸۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ آنِيَةَ الْكُفَّارِ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا غَسَلُوهَا وَطَبَخُوا فِيهَا.

(۲۴۸۷۴) حضرت ابن عون، حضرت ابن سیرین ؒ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کفار کے برتنوں (کے استعمال) کو ناپسند کرتے تھے۔ لیکن اگر لوگوں کو اس سے کوئی چارہ نہ ہو تو پھر ان برتنوں کو دھولیں اور ان میں پکائیں۔

(۲٤۸۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا احْتَجْتُمْ إِلَى قُدُورِ الْمَجُوسِ وَآنِيَتِهِمْ ، فَاغْسِلُوهَا وَاطْبُخُوا فِيهَا.

(۲۴۸۷۵) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب تمہیں مجوسیوں کے برتن اور ہانڈیوں کی ضرورت پیش آئے۔ تو تم ان کو دھولو اور ان میں پکالو۔

(۲٤۸۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الشَّنِّي ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ ؟ فَقَالَ : اغْسِلْهَا وَاطْبُخْ فِيهَا.

(۲۴۸۷۶) حضرت عمر بن الولید بن شعی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا۔ مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں؟ تو انہوں نے کہا۔ تم ان کو دھولو اور ان میں پکالو۔

(۱۳) مَا قَالُوا فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ

گھی میں چوہا گر جائے تو اس میں اقوال

(۲٤۸۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ؛ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ ، فَمَاتَتْ ؟ فَقَالَ : أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا ، وَكُلُوهُ.

(بخاری ۵۵۳۸۔ ابوداؤد ۳۸۳۷)

(۲۴۸۷۷) حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ایک چوہا گھی میں گر گیا اور مر گیا؟ تو

آپ ﷺ نے فرمایا: ''چوہے کو اور اس کے ارد گرد کو نکال پھینکو اور بقیہ کو کھالو۔''
(۲٤۸۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ ؟ فَقَالَ : فَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤْخَذَ وَمَا حَوْلَهَا فَتُطْرَحَ. (ابوداؤد ۳۸۳۸)
(۲۴۸۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ ایک چوہا گھی میں مر گیا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے حکم دیا کہ چوہا اور اس کے ارد گرد گھی کو نکال کر پھینک دیا جائے۔
(۲٤۸۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ ، قَالَ : إِنْ كَانَ ذَائِبًا فَأَهْرِقْهُ ، وَإِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقِهَا وَمَا حَوْلَهَا ، وَكُلْ بَقِيَّتَهُ.
(۲۴۸۷۹) حضرت میسرہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گھی میں گرنے والے چوہے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو گھی گرا دو۔ اور اگر گھی منجمد ہے تو پھر چوہے کو اور اس کے ارد گرد گھی کو نکال کر پھینک دو اور بقیہ گھی کھالو۔
(۲٤۸۸۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ الأَشْعَرِيَّ سُئِلَ عَنْ سَمْنٍ مَاتَ فِيهِ وَزَغٌ ؟ فَقَالَ : بِيعُوه بَيْعًا ، وَلاَ تَبِيعُوهُ مِنْ مُسْلِمٍ.
(۲۴۸۸۰) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اشعری سے اس گھی کے بارے میں سوال کیا گیا جس میں چھپکلی مر چکی تھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کسی طرح بیچ دو لیکن یہ کسی مسلمان کو نہ بیچنا۔
(۲٤۸۸۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ جُرَذًا وَقَعَ فِي قِدْرٍ لآلِ ابْنِ عُمَرَ ، فَسُئِلَ ؟ فَقَالَ : انْتَفِعُوا بِهِ ، وَادَّهِنُوا بِهِ الأَدَمَ.
(۲۴۸۸۱) حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک بڑا چوہا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کی ہانڈی میں گر گیا تھا پس اس کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: تم اس کے ذریعہ نفع حاصل کرو اور اس کے ذریعہ سالن کو روغنی کرلو۔
(۲٤۸۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ؛ أَنَّ جَرًّا لآلِ ابْنِ عُمَرَ فِيهِ عِشْرُونَ فَرَقًا مِنْ سَمْنٍ ، أَوْ زِيَادَةٌ ، وَقَعَتْ فِيهِ فَأْرَةٌ فَمَاتَتْ ، فَأَمَرَهُمَ ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَسْتَصْبِحُوا بِهِ.
(۲۴۸۸۲) حضرت صفیہ بنت ابن عبید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کا ایک گھڑا تھا جس میں بیس فرق (خاص پیمانہ ہے) یا اس سے زیادہ گھی تھا۔ اس میں ایک چوہا گر کر مر گیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے گھر والوں کو حکم دیا کہ اس گھی سے چراغ جلائیں۔
(۲٤۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا حَرَّمَ اللَّهُ مِنَ الْمَيْتَةِ لَحْمَهَا وَدَمَهَا.
(۲۴۸۸۳) حضرت ابو حرب بن ابی الاسود سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس چوہے کے متعلق

سوال کیا گیا جو گھی میں گرا اور مر گیا؟ تو انہوں نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے صرف مردار کا گوشت اور اس کا خون حرام کیا ہے۔

(٢٤٨٨٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو قُبَيْلٍ ، عَنْ تُبَيْعِ بْنِ امْرَأَةِ كَعْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ فِي الزَّيْتِ تَقَعُ فِيهِ الْفَأْرَةُ ، فَتَمُوتُ :إِنَّهُ لاَ يَحِلُّ أَكْلُهُ لِمُسْلِمٍ ، وَلاَ لِيَهُودِيٍّ ، وَلاَ لِنَصْرَانِيٍّ.

(۲۴۸۸۴) حضرت عبد اللہ بن عمرو نے اس زیتون کے تیل کے بارے میں جس میں چوہا گر کر مر جائے فرمایا: کہ کسی مسلمان، کسی یہودی اور کسی عیسائی کے لیئے اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔

(٢٤٨٨٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ جُمَيْلِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ ، أَوِ الزَّيْتِ؟ قَالَ:إِنْ كَانَ جَامِدًا أُخِذَتْ وَمَا حَوْلَهَا فَأُلْقِيَ ، وَأُكِلَ مَا بَقِيَ ، وَإِنْ كَانَ ذَائِبًا اسْتَصْبِحُوا بِهِ.

(۲۴۸۸۵) حضرت ثمامہ بن عبد اللہ بن انس، اپنے دادا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے گھی یا زیتون کے تیل میں گرنے والے چوہے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا: اگر گھی منجمد ہے تو چوہے اور اس کے اردگرد کے گھی کو پکڑ کر باہر نکال دیں گے اور باقی کھا لیا جائے گا اور اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو اس کو چراغ جلانے میں استعمال کریں گے۔

(٢٤٨٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :إِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقِهَا وَمَا يَلِيهَا ، وَكُلْ مَا بَقِيَ ، وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلاَ تَأْكُلْهُ.

(۲۴۸۸۶) حضرت ثابت بن حجاج سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر گھی منجمد ہے تو چوہے اور اس کے اردگرد کو باہر نکال پھینکو اور باقی کو کھا لو اور اگر گھی سیال ہے تو پھر اس کو نہ کھاؤ۔

(٢٤٨٨٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا وَقَعَ الْجُرَدُ فِي السَّمْنِ الذَّائِبِ فَمَاتَتْ فِيهِ لَمْ يُؤْكَلْ ، وَإِنْ كَانَ جَامِدًا أُلْقِيَ الْجُرَدُ وَمَا حَوْلَهُ ، وأُكِلَ مَا سِوَى ذَلِكَ.

(۲۴۸۸۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب بڑا چوہا، پگھلے ہوئے گھی میں گر جائے اور اسی میں مر جائے تو یہ گھی نہیں کھایا جائے گا اور گر یہ گھی منجمد ہو تو پھر چوہا، اور اس کے اردگرد کو باہر نکال پھینکیں گے۔ اور اس کے سوا کو کھا لیں گے۔

(٢٤٨٨٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، أَنَّ الْحَسَنَ وَمُحَمَّدًا ، قَالاَ :لَهُ ذَلِكَ.

(۲۴۸۸۸) حضرت حسن اور حضرت محمد سے روایت ہے، یہ دونوں حضرات کہتے ہیں کہ آدمی کو یہ اختیار ہے۔

(٢٤٨٨٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۴۸۸۹) حضرت شعبی سے ایسی ہی روایت ہے۔

(٢٤٨٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِنْ كَانَ جَامِدًا فَأَلْقِهَا وَمَا يَلِيهَا وَكُلْ مَا

بَقِیَ ، وَإِنْ کَانَ ذَائِبًا فَاسْتَصْبِحْ بِهِ وَلاَ تَأْکُلْهُ.

(۲۴۸۹۰) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اگر گھی منجمد ہو تو پھر تم چوہا اور اس کے اردگرد کو باہر نکال دو اور بقیہ کو کھا لو۔ اور اگر گھی پگھلا ہوا ہے تو پھر تم اس سے چراغ روشن کرلو لیکن اس کو کھاؤ نہیں۔

(۲۴۸۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ ؛ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِی زَیْتٍ ، فَسَأَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :اسْتَصْبِحُوا بِهِ وَلاَ تَأْکُلُوهُ . وَکَانَ مَکْحُولٌ یَقُولُ :إِذَا وَقَعَتْ فِی السَّمْنِ ، فَکَانَ جَامِدًا أُلْقِیَ وَمَا حَوْلَهُ وَأُکِلَ مَا سِوَی ذَلِکَ ، وَإِنْ کَانَ ذَائِبًا لَمْ یُؤْکَلْ مِنْهُ شَیْءٌ.

(۲۴۸۹۱) حضرت مکحول سے روایت ہے کہ زیتون کے تیل میں ایک چوہا گر گیا تھا تو لوگوں نے جناب نبی کریم ﷺ سے پوچھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے ذریعہ چراغ روشن کرلو۔ لیکن اس کو کھاؤ نہیں۔'' حضرت مکحول فرمایا کرتے تھے کہ جب چوہا گھی میں گر جائے اور گھی منجمد ہو تو چوہے کو اور اس کے اردگرد کو باہر نکال پھینکو اور اس کے علاوہ کو کھا لو۔ اور اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو پھر اس میں سے کچھ بھی نہیں کھایا جائے گا۔

(۲۴۸۹۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاکٍ ، عَنْ عِکْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِی سَمْنٍ جَامِدٍ ؟ فَأَمَرَ أَنْ یُلْقَی مَا حَوْلَهَا ، وَیُؤْکَلُ بَقِیَّتُهُ.

(۲۴۸۹۲) حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے خشک گھی میں گرے ہوئے چوہے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: (چوہا اور) اس کے اردگرد کو باہر نکال کر پھینک دیا جائے گا اور بقیہ کو کھا لیا جائے گا۔

(۱۴) فِی الْجُبْنِ وأکلِهِ

پنیر اور اس کے کھانے والے کے بارے میں

(۲۴۸۹۳) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنِ الْجُبْنِ ؟ قَالَ :ضَعِ السِّکِّینَ فِیهِ ، وَاذْکُرِ اسْمَ اللهِ ، وَکُلْ.

(۲۴۸۹۳) حضرت ابوحمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو سنا جبکہ ان سے پنیر کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا: اس میں چھری رکھو اور اللہ کا نام لو اور کھا جاؤ۔

(۲۴۸۹۴) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، عَنْ أَبِی حَیَّانَ الأَزْدِیِّ ، قَالَ ، سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْجُبْنِ ؟ فَقَالَ :مَا یَأْتِینَا مِنَ الْعِرَاقِ شَیْءٌ هُوَ أَعْجَبُ إِلَیْنَا مِنْهُ.

(۲۴۸۹۴) حضرت ابوحیان ازدی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پنیر کے بارے میں سوال کیا تو

انہوں نے فرمایا: ہمیں عراق سے آنے والی اشیاء میں سے کوئی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔

(٢٤٨٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ قَرَظَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَر :كُلُوا الْجُبْنَ فَإِنَّه لَبَأٌ وَلَبَنٌ.

(۲۴۸۹۵) حضرت قرظہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پنیر کھالیا کرو کیونکہ یہ کھیس اور دودھ ہے۔

(٢٤٨٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ تَمْلِكَ ، قَالَتْ :سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ ؟ فَقَالَتْ :ضَعِي فِيهِ سِكِّينَكِ ، وَاذْكُرِي اسْمَ اللهِ جَلَّ وَعَزَّ ، وَكُلِي.

(۲۴۸۹۶) حضرت تملک سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: تم اس میں اپنی چھری رکھو اور اللہ عز وجل کا نام لو اور کھالو۔

(٢٤٨٩٧) حَدَّثَنَا سَلاَّمٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالُوا :كُلُوا الْجُبْنَ عَرْضًا.

(۲۴۸۹۷) حضرت ابن الحنفیہ سے لوگ روایت کرتے ہیں کہ تم پنیر کو پہلو سے کھاؤ۔

(٢٤٨٩٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ رَبِيعَةَ ، عَنْ خَالَتِهِ ، قَالَتْ :جَائَنَا جُبْنٌ مِنَ الْعِرَاقِ ، فَأَرْسَلْتُ إِلَى عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ :كُلِي وَأَطْعِمِينِي.

(۲۴۸۹۸) حضرت ربیعہ، اپنی خالہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہمیں عراق سے پنیر آیا پس میں نے حضرت عائشہ کی طرف بھیج دیا تو انہوں نے فرمایا۔ تم خود بھی کھاؤ اور مجھے بھی کھلاؤ۔

(٢٤٨٩٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَتَبَ عُمَرُ :اُذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَى الْجُبْنِ وَكُلُوا ، قَالَ إبْرَاهِيمُ :فَلَمَّا سَافَرْنَا إلَى هَذِهِ الْجِبَالِ فَرَأَيْنَا مِنْ صَنِيعِ الأَعَاجِمِ مَا رَأَيْنَا كَرِهْنَاهُ ، إِلاَّ أَنْ نَسْأَلَ عَنْهُ.

(۲۴۸۹۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک تحریر میں فرمایا: پنیر پر اللہ کا نام لو اور اس کو کھاؤ۔ حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ پس جب ہم نے ان پہا س کی جانب سفر کیا تو ہم نے عجمی لوگوں کے مصنوعات میں جو کچھ دیکھا تو ہم نے اس کو ناپسند سمجھا۔ اِلّا یہ کہ ہم اس کے بارے میں سوال کریں۔

(٢٤٩٠٠) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ تَأْكُلُوا مِنَ الْجُبْنِ إِلاَّ مَا صَنَعَ الْمُسْلِمُونَ وَأَهْلُ الْكِتَابِ.

(۲۴۹۰۰) حضرت قیس بن سکن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے فرمایا: صرف وہ پنیر کھاؤ جس کو مسلمان یا اہل کتاب تیار کریں۔

(٢٤٩٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيّ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ سُوَيْد ، غُلاَمٍ كَانَ لِسَلْمَانَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا ، قَالَ :لَمَّا افْتَتَحْنَا الْمَدَائِنَ خَرَجَ النَّاسُ فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ ، قَالَ :قَالَ سَلْمَانُ :وَقَدْ أَصَبْنَا

سَلَّةٌ ، فَقَالَ :افْتَحُوهَا فَإِنْ كَانَ طَعَامًا أَكَلْنَاهُ ، وَإِنْ كَانَ مَالاً دَفَعْنَاهُ إِلَى هَؤُلاَءِ ، قَالَ :فَفَتَحْنَاهَا فَإِذَا أَرْغِفَةٌ حُوَّارَى ، وَإِذَا جُبْنَةٌ وَسِكِّينٌ ، قَالَ :وَكَانَ أَوَّلُ مَا رَأَتِ الْعَرَبُ الْحُوَّارَى ، فَجَعَلَ سَلْمَانُ يَصِفُ لَهُمْ كَيْفَ يُعْمَلُ ، ثُمَّ أَخَذَ السِّكِّينَ وَجَعَلَ يَقْطَعُ ، وَقَالَ :بِسْمِ اللهِ كُلُوا.

(۲۴۹۰۱) حضرت سوید سے روایت ہے...... یہ حضرت سلمان کے غلام تھے اوران کی اچھی تعریف کرتے تھے...... وہ کہتے ہیں کہ جب ہم نے مدائن کو فتح کرلیا تو لوگ دشمن کی تلاش میں نکلے...... اس دوران ہمیں ایک ٹوکری ملی۔ اسے دیکھ کر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر اس میں کھانا ہے تو ہم اسے کھائیں گے، اگر مال ہے تو ہم انہیں واپس دیں گے۔ جب ہم نے اسے کھولا تو اس میں خاص قسم کی کچھ روٹیاں، پنیر اور چھری تھی۔ یہ چیز عربوں نے پہلی بار دیکھی تھی۔ حضرت سلمان نے لوگوں کو بتایا کہ یہ کیسے بنائی جاتی ہیں پھر انہوں نے چھری سے اسے کاٹا اور فرمایا اللہ کے نام کے ساتھ کھاؤ۔

(۲٤۹۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ، قَالاَ: لاَ بَأْسَ بِمَا صَنَعَ أَهْلُ الْكِتَابِ مِنَ الْجُبْنِ.

(۲۴۹۰۲) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے، یہ دونوں کہتے ہیں کہ اہل کتاب جو پنیر بنائیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲٤۹۰۳) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْجُبْنِ ؟ فَقَالَ :مَا صَنَعَ الْمُسْلِمُونَ وَأَهْلُ الْكِتَابِ.

(۲۴۹۰۳) حضرت عبد الملک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پنیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: مسلمان اور اہل کتاب جو تیار کریں (وہ حلال ہے)۔

(۲٤۹۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ :لاَ تَأْكُلْ مِنَ الْجُبْنِ إِلاَّ مَا صَنَعَ الْمُسْلِمُونَ ، وَالْيَهُودُ ، وَالنَّصَارَى ، فَأَمَّا الْمَجُوسُ فَلاَ تَحِلُّ لَنَا ذَبَائِحُهُمْ ، فَكَيْفَ يَحِلُّ لَنَا جُبْنُهُمْ ؟.

(۲۴۹۰۴) حضرت عبد الملک سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو کہتے سُنا۔ تم صرف وہی پنیر کھاؤ جس کو مسلمان، یہودی یا عیسائی تیار کریں۔ رہے مجوسی لوگ تو ان کا ذبیحہ ہمارے لئے حلال نہیں ہے۔ تو ان کا پنیر ہمارے لیئے کس طرح حلال ہوگا؟

(۲٤۹۰٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :لَمَّا قَدِمَ الْمُسْلِمُونَ أَصَابُوا مِنْ أَطْعِمَةِ الْمَجُوسِ ، مِنْ خُبْزِهِمْ وَجُبْنِهِمْ ، فَأَكَلُوا وَلَمْ يَسْأَلُوا عَنْ ذَلِكَ ، وَوُصِفَ الْجُبْنُ لِعُمَرَ ، فَقَالَ :اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ ، وَكُلُوهُ.

(۲۴۹۰۵) حضرت ابو وائل اور حضرت ابراہیم سے روایت ہے، یہ دونوں حضرات کہتے ہیں کہ جب مسلمان پہنچے تو انہوں نے مجوسیوں کے کھانوں میں سے ان کی روٹیاں اور ان کی پنیر ملی۔ سب انہوں نے (اس کو) کھالیا۔ اور انہوں نے اس کے متعلق کچھ

معلوم نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ کے ہاں پنیر کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس پر اللہ کا نام لو اور اس کو کھا جاؤ۔

(٢٤٩٠٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَمَّا أَتَيْنَا الْجَبَلَ فَرَأَيْنَا صَنِيعَهُمْ ، كَرِهْنَاهُ.

(۲۴۹۰۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب ہم پہاڑی علاقہ میں آئے اور ہم نے اُن (پہاڑیوں) کی مصنوعات دیکھیں تو ہم نے اس کو ناپسند کیا۔

(٢٤٩٠٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ مُوسَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إذَا لَمْ تَدْرُوا مَنْ صَنَعَهُ ، فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ ، وَكُلُوهُ.

(۲۴۹۰۷) حضرت علی رضی اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب تمہیں یہ بات معلوم نہ ہو کہ پنیر کس نے تیار کیا ہے تو تم اس پر اللہ کا نام لو اور اس کو کھا جاؤ۔

(٢٤٩٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : ذَكَرْنَا الْجُبْنَ عِنْدَ عُمَرَ ، فَقُلْنَا لَهُ : إنَّهُ يُصْنَعُ فِيهِ أَنَافِحِ الْمَيْتَةِ ، فَقَالَ : سَمُّوا عَلَيْهِ وَكُلُوهُ.

(۲۴۹۰۸) حضرت عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ کے ہاں پنیر کا ذکر کیا اور ہم نے ان سے کہا۔ یہ اس طرح سے تیار کی جاتی ہے کہ اس میں مردار کے اعضاء کی آمیزش ہوتی ہے۔ تو حضرت عمر نے فرمایا! تم اس پر خدا کا نام لے لو اور اس کو کھا جاؤ۔

(٢٤٩٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَحْشٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجُبْنِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، ضَعِ السِّكِّينَ ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ وَكُلْ.

(۲۴۹۰۹) حضرت حسن بن علی کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے پنیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تم اس پر چھری رکھ دو اور اس پر اللہ کا نام لے دو اور کھا جاؤ۔''

(٢٤٩١٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ : أَنَّ طَلْحَةَ كَانَ يَضَعُ السِّكِّينَ ، وَيَذْكُرُ اسْمَ اللهِ ، وَيَقْطَعُ وَيَأْكُلُ.

(۲۴۹۱۰) حضرت عمرو بن عثمان، حضرت موسیٰ بن طلحہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے موسیٰ کو یہ کہتے سُنا کہ حضرت طلحہ چھری (پنیر پر) رکھتے اور اللہ کا نام پڑھتے اور پنیر کو کاٹ کر کھا لیتے۔

(٢٤٩١١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْجُبْنِ.

(۲۴۹۱۱) حضرت ابورزین سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ پنیر میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٩١٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كَانُوا يَتَزَوَّدُونَ الْجُبْنَ فِي أَسْفَارِهِمْ.

(۲۴۹۱۲) حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ لوگ اپنے سفروں میں پنیر کو زادِ راہ کے طور پر لے جاتے تھے۔

(۲٤۹۱۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِجُبْنَةٍ ، فَقِيلَ : إِنَّ هَذَا طَعَامٌ يَصْنَعُهُ الْمَجُوسُ ، فَقَالَ : اُذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ ، وَكُلُوهُ.

(ابو داؤد ۳۸۱۵)

(۲۴۹۱۳) حضرت شعبی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں غزوہ تبوک کے موقع پر پنیر لایا گیا اور آپ ﷺ سے کہا گیا۔ یہ وہ کھانا ہے جس کو مجوسی لوگ تیار کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس پر اللہ کا نام لو اور اس کو کھاؤ''

(۲٤۹۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ الْجُبْنَ الْكُوفِيَّ.

(۲۴۹۱۴) حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت سالم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کوفی پنیر کھایا کرتے تھے۔

(۲٤۹۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ ، قَالَ : حدَّثَنَا النَّوْشَجَانُ أَبُو الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجُبْنِ ؟ فَقَالَ : مَا يَأْتِينَا مِنَ الْعِرَاقِ فَاكِهَةٌ أَعْجَبُ إِلَيْنَا مِنَ الْجُبْنِ.

(۲۴۹۱۵) حضرت نوشجان ابو المغیرہ بیان کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پنیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہمیں ملک عراق سے کوئی ایسا میوہ نہیں آتا جو ہمیں اس سے زیادہ پسند ہو۔

(۲٤۹۱٦) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْجُبْنِ ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ : وَمَا الْجُبْنُ ؟ قَالَ : مِنَ اللَّبَنِ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ : كُلِ الْجُبْنَ وَاشْرَبْهُ ، فَقَالَ : إِنَّ فِيهِ مَيْتَةً ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ : فَلاَ تَأْكُلِ الْمَيْتَةَ.

(۲۴۹۱۶) حضرت سعید بن عبیدہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پنیر کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا۔ پنیر کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا۔ دودھ سے بنتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ پنیر کو کھاؤ بھی اور پیو بھی۔ اس آدمی نے کہا اس میں مردار بھی ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ تم مردار کو نہ کھاؤ۔

(۱۵) مَنْ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَخِيكَ الْمُسْلِمِ ، فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ

جو حضرات کہتے ہیں کہ جب تم اپنے مسلمان بھائی کے ہاں جاؤ تو تم اس کے کھانے سے کھاؤ

(۲٤۹۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ الأَزْدِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : إِنَّا نُسَافِرُ فَنَمُرُّ بِالرُّعْيَانِ ، وَالصَّبِيِّ ، وَالْمَرْأَةِ ، فَيُطْعِمُونَا لَحْمًا مَا نَدْرِي مَا جِنْسه ؟ فَقَالَ : مَا أَطْعَمَكَ الْمُسْلِمُونَ فَكُلْ.

(۲۴۹۱۷) حضرت علی ازدی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ہم لوگ سفر کرتے ہیں اور اس

دوران ہم چرواہوں، بچوں اور عورتوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ ہمیں گوشت کھلاتے ہیں جبکہ ہمیں اس گوشت کی جنس معلوم نہیں ہوتی؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان جو کھانا تمہیں کھلائیں تو تم اس کو کھالو۔

(٢٤٩١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَخِيكَ الْمُسْلِمِ فَأَطْعَمَك طَعَامًا فَكُلْ وَلاَ تَسْأَلْ ، فَإِنْ سَقَاكَ شَرَابًا فَاشْرَبْ وَلاَ تَسْأَلْ ، فَإِنْ رَابَكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَشُجَّهُ بِالْمَاءِ.

(۲۴۹۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب تم اپنے مسلمان بھائی کے پاس جاؤ اور وہ تمہیں کوئی چیز کھلائے تو تم کھالو اور سوال نہ کرو۔ پس اگر وہ تمہیں کوئی مشروب پلائے تو تم پی لو اور اس سے سوال نہ کرو۔ پھر اگر تمہیں اس میں سے کوئی چیز شک میں ڈالے تو تم اس میں پانی ملالو۔

(٢٤٩١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَرَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ :إِذَا دَخَلْتَ عَلَى رَجُلٍ لاَ تَتَّهِمُهُ فِي بَطْنِهِ ، فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ ، وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ.

(۲۴۹۱۹) حضرت عمر انصاری سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو کہتے سُنا کہ جب تم کسی ایسے آدمی کے ہاں جاؤ جس کو تم اس کے پیٹ کے بارے میں قابلِ تہمت خیال نہ کرو۔ تو تم اس کے کھانے میں سے کھاؤ اور اس کے مشروب میں سے پی لو۔

(٢٤٩٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :مَا وَجَدْتَ فِي بَيْتِ الْمُسْلِمِ ، فَكُلْ.

(۲۴۹۲۰) حضرت جابر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تمہیں مسلمان کے گھر میں جو چیز ملے تم اس کو کھا سکتے ہو۔

(٢٤٩٢١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى رَاعٍ دَعَانَا لِطَعَامٍ ، وَأَتَانَا بِنَبِيذٍ فَكَرِهْتُهُ ، فَأَخَذَهُ عَلِيٌّ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ ابْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ عَلِيٍّ فَشَرِبَهُ ، وَقَالَ :إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَخِيكَ الْمُسْلِمِ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ ، وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ.

(۲۴۹۲۱) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک چرواہے کے ہاں گئے جس نے ہمیں دعوت پر بلایا تھا۔ وہ ہمارے پاس نبیذ لے کر آیا۔ میں نے تو اس کو ناپسند کیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ ...... راوی ابو بکر کہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ابن حسین بن علی رضی اللہ عنہ ہوں ...... نے اس کو لے لیا اور پھر اس کو پی بھی لیا اور فرمایا۔ جب تم اپنے کسی مسلمان بھائی کے پاس جاؤ تو تم اس کے کھانے میں سے کھاؤ اور اس کے مشروب میں سے پیو۔

(٢٤٩٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :إِذَا دَخَلْتَ بَيْتَ مُسْلِمٍ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ ، وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ.

(۲۴۹۲۲) حضرت موسیٰ بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ کو کہتے سُنا کہ جب تم کسی مسلمان کے گھر جاؤ تو تم اس کے کھانے میں سے کھاؤ اور اس کے مشروب میں سے پیو۔

(٢٤٩٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الأَعْرَابَ يَأْتُونَنَا بِلَحْمٍ لاَ نَدْرِي مَا هُوَ ، ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ ، أَمْ لاَ ؟ فَقَالَ :سَمُّوا عَلَيْهِ ، وَكُلُوهُ.

(بخاری ۲۰۵۷۔ دارمی ۱۹۷۶)

(۲۴۹۲۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دیہاتی لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں جس کے بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں ہوتا کہ یہ کیا ہے؟ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم اس پر بسم اللہ پڑھ لو اور (اس کو) کھا لو۔''

(١٦) فِي الأَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

بائیں ہاتھ سے کھانا، پینا

(٢٤٩٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بن عَبْدِ اللهِ ، يُخْبِرُ عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ ، فَإِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ ، وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ. (مسلم ۱۰۵۔ ابوداؤد ۳۷۷۰)

(۲۴۹۲۴) حضرت زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو بکر بن عبید اللہ بن عبد اللہ کو اپنے دادا سے، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کرتے سُنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان، بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی کھائے تو اس کو چاہیے کہ وہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں ہاتھ سے پیے۔''

(٢٤٩٢٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِهْقَانَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ ، وَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ. (احمد ۳/ ۲۰۲۔ ابویعلی ۴۲۵۶)

(۲۴۹۲۵) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور دائیں ہاتھ سے پیئے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔''

(٢٤٩٢٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَلْمَان، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :لاَ تَأْكُلُوا بِشَمَائِلِكُمْ ، وَلا تَشرَبُوا بِشَمَائِلِكُمْ ، فَإِنَّ آدَمَ أَكَلَ بِشِمَالِهِ وَنَسِيَ ، فَأَوْرَثَهُ ذَلِكَ النِّسْيَانَ.

(۲۴۹۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تم بائیں ہاتھوں سے نہ کھاؤ۔ اور بائیں ہاتھوں سے نہ پیو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے بھول کر بائیں ہاتھ سے کھالیا تھا تو اس سے ان کی یادداشت کمزور ہوئی۔

(۲٤۹۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : كُنْتُ غُلاَمًا فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ ، فَقَالَ لِي :يَا غُلاَمُ ، سَمِّ اللَّهَ ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ. (بخاری ۵۳۷۶۔ مسلم ۱۰۸)

(۲۴۹۲۷) حضرت وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن ابی سلمہ کو سُنا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچپن میں تھا اور میرا ہاتھ پیالہ میں گھوم رہا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ ''اے بچے! اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔''

(۲٤۹۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بن عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ ، عَن رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُل ، فَقَالَ :اجْلِسْ يَا بُنَيَّ ، وَقُلْ :بِسْمِ اللهِ ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ. (ابوداؤد ۳۷۷۱۔ نسائی ۶۷۵۶)

(۲۴۹۲۸) حضرت عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے بیٹے! بیٹھ جاؤ۔ بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔''

(۲٤۹۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ مُطَرِّفٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلاً وَقَدْ ضَرَبَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى لِيَأْكُلَ بِهَا، قَالَ :لاَ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ يَدُكَ عَلِيلَةً، أَوْ مُعْتَلَّةً.

(۲۴۹۲۹) حضرت برید بن ابی مریم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا۔ اس نے بائیں ہاتھ سے کھانے کا ارادہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ مگر یہ صورت ہے کہ تمہارا ہاتھ معذور ہو یا خراب ہو۔

(۲٤۹۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَرْوَةَ ، عَنْ عَمَّتِهِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ رَأَتِ امْرَأَةً تَأْكُلُ بِشِمَالِهَا ، فَنَهَتْهَا.

(۲۴۹۳۰) حضرت عبید اللہ بن ابی جروہ، اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھا رہی تھی تو آپ رضی اللہ عنہا نے اس کو منع فرمایا۔

(۲٤۹۳۱) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :شَرِبْتُ عِنْدَ مُحَمَّدٍ بِشِمَالِي ، فَلَمْ يَنْهَنِي.

(۲۴۹۳۱) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ کے ہاں بائیں ہاتھ سے پانی پیا تو انہوں نے

مجھے نہیں روکا۔

(٢٤٩٣٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ : أَنَّ رَجُلاً أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ ، فَقَالَ : كُلْ بِيَمِينِكَ ، قَالَ : لاَ أَسْتَطِيعُ ، قَالَ : لاَ اسْتَطَعْتَ ، مَا مَنَعَهُ إِلاَّ الْكِبْرُ ، قَالَ : فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ. (مسلم ۱۰۷۔ احمد ۴/ ۴۵)

(۲۴۹۳۲) حضرت ایاس بن سلمہ سے روایت ہے کہ ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ہاں اپنے بائیں ہاتھ سے کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔'' اس آدمی نے کہا۔ مجھے اس کی طاقت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: '' تجھے اس کی طاقت نہ ہو۔'' اس آدمی کو دایاں ہاتھ سے صرف تکبر مانع تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ پس یہ شخص پھر دایاں ہاتھ اپنے منہ تک نہیں اٹھا سکتا تھا۔

(٢٤٩٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ أَحَدُنَا بِشِمَالِهِ. (مسلم ۱۰۴۔ ابوداؤد ۴۱۳۴)

(۲۴۹۳۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ ہم میں سے کوئی اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے۔

(١٧) فِي لَعْقِ الأَصَابِعِ

انگلیاں چاٹنے کے بارے میں

(٢٤٩٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا طَعِمَ أَحَدُكُمْ فَلاَ يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَمُصَّهَا ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ فِيهِ.

(مسلم ۱۶۰۷۔ ابن ماجہ ۳۲۷۰)

(۲۴۹۳۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: '' جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیوں کو صاف نہ کرے یہاں تک کہ وہ ان کو چوس لے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے لیے کھانے کے کس حصہ میں برکت رکھی گئی ہے۔''

(٢٤٩٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَار ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا ، فَلاَ يَمْسَحْهَا حَتَّى يَلْعَقَهَا ، أَوْ يُلْعِقَهَا. (بخاری ۵۴۵۶۔ مسلم ۱۲۹)

(۲۴۹۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو وہ انگلیوں کو صاف نہ کرے یہاں تک کہ وہ انگلیوں کو چاٹ لے یا چٹوا دے۔''

(٢٤٩٣٦) حَدَّثَنَا سُوَيْد بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلاَثَ ، وَقَالَ :أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ ، وَقَالَ :إِنَّ أَحَدَكُمْ لاَ يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ فِيهِ. (مسلم ۱۶۰۷۔ ابو داؤد ۳۸۴۱)

(۲۴۹۳۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پیالہ کو صاف کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کسی کو یہ بات معلوم نہیں ہے کہ اس کے لیئے کھانے کے کس حصہ میں برکت دی گئی ہے۔''

(٢٤٩٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلاَثَ مِنَ الطَّعَامِ. (مسلم ۱۳۱۔ نسائی ۶۷۵۲)

(۲۴۹۳۷) حضرت عبد الرحمن بن کعب بن مبارک، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے بعد اپنی تین انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا۔

(٢٤٩٣٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ يَصْلُحُ لِمُسْلِمٍ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا أَنْ يَمْسَحَ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا ، أَوْ يُلْعِقَهَا.

(۲۴۹۳۸) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ کسی مسلمان کے لئے یہ بات بہتر نہیں ہے کہ جب وہ کھانا کھائے تو اپنے ہاتھ کو صاف کرلے یہاں تک کہ اس کو چاٹ لے یا چٹوالے۔

(٢٤٩٣٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَوَضَّأُ مِنْ طَعَامٍ قَطُّ ، وَكَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلاَثَ ، ثُمَّ يَمْسَحُ يَدَهُ بِالتُّرَابِ.

(۲۴۹۳۹) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کھانا کھانے کے بعد کبھی وضو کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کھانے کے بعد اپنی انگلیاں چاٹتے تھے پھر اپنے ہاتھ کو مٹی سے صاف کرلیتے تھے۔

(٢٤٩٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُرِّبَ الطَّعَامُ لاَ يَمْسَحُونَ أَيْدِيَهُمْ ، حَتَّى يُنَقُّوهَا بِاللَّعْقِ.

(۲۴۹۴۰) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو وہ اپنے ہاتھوں کو تب تک صاف نہیں کرتے تھے جب تک وہ انگلیاں چاٹ نہیں لیتے تھے۔

(٢٤٩٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ :كُنْتَ تَشْهَدُ طَعَامَ ابْنِ عَبَّاسٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قُلْتُ : فَأَيْش كُنْتَ تَرَاهُ يَصْنَعُ ؟ قَالَ :كُنْتُ أَرَاهُ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلاَثَ.

(۲۴۹۴۱) حضرت ابن عیینہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید اللہ بن ابی یزید سے کہا: تم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

کے کھانے میں حاضر ہوتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے پوچھا۔ تم نے انہیں کیا عمل کرتے دیکھا؟ حضرت عبید اللہ نے کہا۔ میں نے انہیں اپنی تین انگلیاں چاٹتے ہوئے دیکھا کرتا تھا۔

(٢٤٩٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ ، وَقَالَ :إِنَّكُمْ لاَ تَدْرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ. (مسلم ۱۳۳)

(۲۴۹۴۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پیالہ چاٹنے کا حکم فرمایا: اور ارشاد فرمایا: ''تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔''

(٢٤٩٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، وَأَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنْ طَعَامِهِ ، فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يُبَارَكُ لَهُ.

(مسلم ۱۳۶)

(۲۴۹۴۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایک کھانے سے فارغ ہو جائے تو اُسے اپنی انگلیاں چاٹنی چاہئیں۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کس حصہ میں اس کے لئے برکت ہے۔''

(٢٤٩٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلاَثَ إِذَا أَكَلَ ، وَقَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُ لاَ يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ. (احمد ۲/ ۷)

(۲۴۹۴۴) حضرت مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب وہ کھانا کھا چکتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ ''آدمی کو معلوم نہیں ہے کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔''

(١٨) فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ ، مَنْ قَالَ تُؤْكَلُ وَلاَ تُتْرَكُ

گر جانے والے لقمہ کے بارے میں جو لوگ کہتے ہیں کہ کھالیا جائے اور چھوڑا نہ جائے

(٢٤٩٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا وَقَعَتِ اللُّقْمَةُ مِنْ يَدِ أَحَدِكُمْ ، فَلْيَمْسَحْ مَا عَلَيْهَا مِنَ الأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا.

(مسلم ۱۶۰۷۔ ابن ماجہ ۳۲۷۹)

(۲۴۹۴۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے تو اُسے چاہیئے کہ لقمہ پر جو نقصان دہ چیز لگی ہو اس کو صاف کر دے اور لقمہ کو کھالے۔

(٢٤٩٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ لُقْمَةً سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ فَطَلَبَهَا حَتَّى وَجَدَهَا

وَقَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ ، فَلْيُمِطْ مَا عَلَيْهَا ، ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا ، وَلاَ يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ. (احمد ۱۰۰)

(۲۴۹۴۶) حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے ہاتھ سے ایک لقمہ گر گیا تو انہوں نے اس کو تلاش کیا یہاں تک کہ اس کو پالیا پھر فرمایا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: '' جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اس کو چاہیے کہ اس پر جو کچھ لگا ہے اس کو دور کر دے پھر اس کو کھالے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔''

(۱۹) فِي الْأَكْلِ مِنْ وَسَطِ الْقَصْعَةِ

پیالہ کے درمیان سے کھانے کے بارے میں

(۲٤۹٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَكُلُوا مِنْ حَافَتِهِ وَدَعُوا وَسَطَهُ ، فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسَطِهِ.

(ابو داؤد ۳۷۷۲۔ ترمذی ۱۸۰۵)

(۲۴۹۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: '' جب کھانا رکھا جائے تو تم کھانے کے کناروں سے کھاؤ۔ اور اس کے درمیان کو چھوڑ دو۔ کیونکہ برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے۔''

(۲٤۹٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيد ، عَن مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا وُضِعَتِ الْقَصْعَةُ ، فَكُلُوا مِنْ حَوَالِيهَا ، وَذَرُوا ذِرْوَتَهَا ، فَإِنَّ فِي ذِرْوَتِهَا الْبَرَكَةُ.

(۲۴۹۴۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب پیالہ (برتن) رکھا جائے تو تم اس کے کناروں سے کھاؤ۔ اور اس کے درمیان کو چھوڑ دو اس لئے کہ پیالہ کے درمیان میں برکت ہے۔

(۲۰) فِي الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنَ الْمَخْرَجِ ، فَيَأْكُلُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ

آدمی بیت الخلاء سے نکلے اور وضو کرنے سے قبل کھانا کھائے

(۲٤۹٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ حُوَيْرِثٍ ، سَمِعْت ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ مِنَ الْغَائِطِ وَأُتِيَ بِطَعَامٍ ، فَقِيلَ لَهُ :أَلاَ تَتَوَضَّأُ ؟ قَالَ :لَمْ أُصَلِّ فَأَتَوَضَّأَ.

(مسلم ۱۱۹۔ احمد ۱/ ۲۲۱)

(۲۴۹۴۹) حضرت سعید بن حویرث سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت سے واپس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا لایا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا۔

آپ نے وضو کیوں نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے نماز تو نہیں پڑھنی کہ میں وضو کروں۔''

(٢٤٩٥٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنَ الْخَلاَءِ وَأُتِيَ بِطَعَامٍ ، فَقَالُوا : نَدْعُو بِوَضُوءٍ ، فَقَالَ : إِنَّمَا آكُلُ بِيَمِينِي ، وَأَسْتَطِيبُ بِشِمَالِي ، فَأَكَلَ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

(۲۴۹۵۰) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب، بیت الخلاء سے نکلے اور ان کے پاس کھانا لایا گیا تو لوگوں نے کہا: ہم وضو کے لئے پانی منگواتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صرف اپنے دائیں ہاتھ سے کھاتا ہوں اور اپنے بائیں ہاتھ سے استنجا کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا درآنحالیکہ آپ نے پانی کو مس بھی نہیں کیا۔

(٢٤٩٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ دَعَا رَجُلاً إِلَى طَعَامِهِ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ بُلْتُ ، قَالَ : إِنَّكَ لَمْ تَبُلْ فِي يَدِكَ.

(۲۴۹۵۱) حضرت سالم بن ابی الجعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو اپنے پاس کھانے کے لئے بلایا تو اس نے کہا۔ میں نے تو پیشاب کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم نے اپنے ہاتھ میں تو پیشاب نہیں کیا۔

(٢٤٩٥٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَعَا عَبْدُ اللهِ رَجُلاً إِلَى طَعَامِهِ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ بُلْتُ ، قَالَ : بَوْلُكَ لَيْسَ فِي يَدِكَ.

(۲۴۹۵۲) حضرت سالم بن ابی الجعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے ایک شخص کو اپنے کھانے کی طرف بلایا تو اس نے جواب دیا۔ میں پیشاب کر کے آیا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا پیشاب تیرے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔

(٢١) فِي الأَكْلِ بِكَمْ إِصْبَعٍ هُوَ ؟

کتنی انگلیوں سے کھانا ہے؟

(٢٤٩٥٣) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَتْنِي أُخْتِي ؛ أَنَّهَا رَأَتِ الزُّهْرِيَّ يَأْكُلُ بِخَمْسٍ ، فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِالْخَمْسِ.

(۲۴۹۵۳) حضرت زہری کے بھتیجے، حضرت محمد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میری ہمشیرہ نے مجھے بتایا کہ اس نے حضرت زہری کو پانچ انگلیوں سے کھاتے دیکھا۔ تو انہوں نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس کے بارے میں سوال کیا؟ حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جناب نبی کریم ﷺ بھی پانچ انگلیوں سے کھاتے تھے۔

(٢٤٩٥٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ ، وَسَالِمًا يَأْكُلاَنِ بِثَلاَثِ أَصَابِعَ.

(۲۴۹۵۴) حضرت خالد بن ابی بکر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم کو تین انگلیوں سے کھاتے دیکھا ہے۔

(٢٤٩٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنِ ابْنِ لِكَعْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ ، وَيَلْعَقُهُنَّ. (مسلم ۱۶۰۵۔ ابوداؤد ۳۸۴۴)

(۲۴۹۵۵) حضرت کعب سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھایا کرتے تھے اور ان کو چاٹ بھی لیتے تھے۔

(٢٢) مَنْ قَالَ يُؤْكَلُ الثُّومُ

جو حضرات کہتے ہیں کہ تھوم کھایا جائے گا

(٢٤٩٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اشْتَكَى صَدْرَهُ ، صُنِعَ لَهُ الْحَسْوُ فِيهِ الثُّومُ فَيَحْسُوهُ.

(۲۴۹۵۶) حضرت مصعب بن سعد، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے سینہ میں جب شکایت ہوتی تو ان کے لئے تھوم کا سوپ تیار کرلیا جاتا تھا وہ اس کو تھوڑا تھوڑا پیتے تھے۔

(٢٤٩٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى صَدْرَهُ ، صُنِعَ لَهُ الْحَسَاءُ فِيهِ الثُّومُ ، فَيَحْسُوهُ.

(۲۴۹۵۷) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سینہ میں جب شکایت ہوتی تو ان کے لئے تھوم کا سوپ بنایا جاتا تھا جس کو وہ آہستہ آہستہ پیتے تھے۔

(٢٤٩٥٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ حَاجِبِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ سَلَامَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَوَجَدْتُه يَأْكُلُ ثُومًا مَسْلُوقًا بِمِلْحٍ وَزَيْتٍ.

(۲۴۹۵۸) حضرت نعیم بن سلامہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا تو میں نے ان کو نمک اور زیتون کے تیل کے ساتھ ملا ہوا صاف کیا ہوا تھوم کھاتے پایا۔

(٢٤٩٥٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : سُئِلَ عِكْرِمَةُ عَنْهُ ؟ فَقَالَ : إِنَّا لَنَأْكُلُهُ الأُسْبُوعَ وَالأُسْبُوعَيْنِ ، وَلَكِنَّا نَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ.

(۲۴۹۵۹) حضرت عمران بن جبیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں سوال ہوا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہم اس کو ہفتہ، دو ہفتہ بعد کھاتے ہیں۔ لیکن (پھر) ہم مدینہ سے باہر نکل جاتے ہیں۔

(٢٤٩٦٠) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِالثُّومِ وَالْبَصَلِ نِيئًا بَأْسًا.

(۲۴۹۶۰) حضرت منصور، حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کچے تھوم اور پیاز میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٢٤٩٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : إِنَّا لَنَأْكُلُ الثُّومَ ، وَالْبَصَلَ ، وَالْكُرَّاثَ.

(۲۴۹۶۱) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یقیناً ہم لوگ تھوم، پیاز اور کراث (ایک تیز بُو والی سبزی) کھایا کرتے تھے۔

(٢٤٩٦٢) حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالثُّومِ فِي الطَّبِيخِ.

(۲۴۹۶۲) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پختہ سالن میں تھوم ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(٢٤٩٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ شَيْئًا ، فَلْيُذْهِبْ رِيحَهُمَا نضجًا ، يَعْنِي الْبَصَلَ ، وَالْكُرَّاثَ.

(۲۴۹۶۳) حضرت محمد ؒ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کا ارشاد ہے۔ جو شخص ان دو درختوں سے کھائے تو اس کو چاہیئے کہ وہ ان کی بُو کو پکا کر ختم کرلے یعنی پیاز اور کراث (ایک سبزی)

(٢٤٩٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : مَا أَعْلَمُ بِأَكْلِ الثُّومِ بَأْسًا ، إِلاَّ أَنْ يَكْرَهَ رَجُلٌ رِيحَهُ.

(۲۴۹۶۴) حضرت محمد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں تھوم کھانے میں کوئی حرج نہیں جانتا الاّ یہ کہ آدمی اس کی بُو کو ناپسند کرتا ہو۔

(٢٤٩٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنْضِجُهُ فِي الْقُدُورِ وَيَأْكُلُهُ.

(۲۴۹۶۵) حضرت نافع، حضرت ابن عمر ؓ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ تھوم کو ہانڈیوں میں پکاتے اور پھر کھاتے تھے۔

(٢٣) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ أَكْلَ الثُّومِ

جو حضرات تھوم کھانے کو ناپسند کرتے ہیں

(٢٤٩٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ ، قَالَتْ : نَزَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَنَعْنَا لَهُ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ الْبُقُولِ ، فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي.

(۲۴۹۶۶) حضرت عبید اللہ بن یزید، اپنے والد کے واسطہ سے ام ایوب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے پس ہم نے آپ ﷺ کے لئے بعض ترکاری میں سے کھانا بنایا تو آپ ﷺ نے اس کو ناپسند کیا اور فرمایا: ''میں تم جیسا نہیں ہوں، میں اپنے ساتھی کو اذیت دینے سے خوف کھاتا ہوں۔''

(٢٤٩٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ ، فَلاَ يَقْرَبَ الْمَسْجِدَ حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا ، يَعْنِي الثُّومَ.

(۲۴۹۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس ترکاری (یعنی تھوم) میں سے کھائے تو وہ اس وقت تک مسجد کے قریب نہ آئے جب تک اس کی بُو ختم نہ ہو جائے۔''

(٢٤٩٦٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ طَبَّاخِ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كَانَ حُذَيْفَةُ يَأْمُرُنِي أَنْ لاَ أَجْعَلَ فِي طَعَامِهِ كُرَّاثًا.

(۲۴۹۶۸) حضرت حذیفہ کے باورچی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مجھے حکم کرتے تھے کہ میں ان کے کھانے میں کُراث (خاص تیز بُو والی سبزی) نہ ڈالا کروں۔

(٢٤٩٦٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَنْ أَكَلَ الثُّومَ ، فَلاَ يَقْرَبْنَا ثَلاَثًا.

(۲۴۹۶۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو شخص تھوم کھائے تو وہ ہمارے پاس تین (دن) نہ آئے۔

(٢٤٩٧٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنَ الْمُغِيرَةِ رِيحَ ثُومٍ، فَقَالَ: أَلَمْ أَنْهَكُمْ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتُدْخِلَنَّ يَدَكَ ، قَالَ : وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ ، أَوْ قَمِيصٌ ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَإِذَا عَلَى صَدْرِهِ عِصَابٌ ، قَالَ : أَرَى لَكَ عُذْرًا.

(۲۴۹۷۰) حضرت ابی بردہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مغیرہ سے تھوم کی بُو محسوس کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا؟'' تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو قسم ہے کہ آپ اپنے ہاتھ کو (جبہ یا قمیص میں) ضرور داخل کریں گے۔ اور ان پر (اس وقت) جُبہ یا قمیص تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ داخل کیا تو ان پر پٹی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے لیئے عذر ہے۔''

(٢٤٩٧١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي الرَّبَابِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرَةٍ فَقَالَ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ ، فَلاَ يَقْرَبَنَّ مُصَلاَّنَا.

(۲۴۹۷۱) حضرت ابو الرباب، حضرت معقل بن یسار کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے انہیں یہ کہتے سنا۔ کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس درخت میں سے کھائے تو وہ ہماری نماز گاہ کے قریب نہ آئے۔''

(٢٤٩٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَى الْحَسَنُ مَعَ أُمِّهِ كُرَّاثًا ، فَقَالَ : يَا أُمَّتَاهُ ، أَلْقِ هَذِهِ الشَّجَرَةَ الْخَبِيثَةَ.

(۲۴۹۷۲) حضرت معتمر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کے پاس کُراث کو دیکھا تو کہا۔ اے اماں جان! اس گندے درخت کو پھینک دیں۔

(۲٤۹۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ ، فَلاَ يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ، أَوْ قَالَ :الْمَسْجِدَ.

(۲۴۹۷۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس ترکاری میں سے کھائے تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے'' یا فرمایا: ''وہ مسجد کے قریب نہ آئے۔''

(۲٤۹۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ :أَكَلْتُ ثُومًا ثُمَّ أَتَيْتُ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَجَدْته قَدْ سَبَقَنِي بِرَكْعَةٍ ، فَلَمَّا صَلَّى قُمْتُ أَقْضِي ، فَوَجَد الرِّيحَ ، فَقَالَ :مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ ، فَلاَ يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا ، قَالَ الْمُغِيرَةُ :فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلاَةَ أَتَيْتهُ ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ لِي عُذْرًا ، نَاوِلْنِي يَدَك ، قَالَ :فَوَجَدْتهُ وَاللَّهِ سَهْلاً ، فَنَاوَلَنِي يَدَهُ ، فَأَدْخَلْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَوَجَدَهُ مَعْصُوبًا ، فَقَالَ :إِنَّ لَكَ عُذْرًا.

(۲۴۹۷۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے تھوم کھایا پھر میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے ایک رکعت پڑھ چکے تھے۔ چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی تو میں کھڑا ہوا اور اپنی رہ جانے والی رکعت پڑھنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بُو محسوس کی تو فرمایا: ''جو شخص اس ترکاری میں سے کھائے تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ جب تک اس کہ اس کی بُو نہ چلی جائے۔'' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس جب میں نے نماز پوری کر لی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی عذر ہے۔ آپ مجھے اپنا ہاتھ عنایت فرمائیں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ بخدا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت نرم پایا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا ہاتھ تھما دیا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو اپنے سینہ کی طرف لے گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پٹی باندھی ہوئی محسوس کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً تمہارے لیے یہ عذر ہے۔''

(۲٤۹۷٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ قُمَيْمٍ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ حَنْبَلٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيثَةِ فَلاَ يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ، يَعْنِي الثُّومَ.

(۲۴۹۷۵) حضرت شریک بن حنبل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اس گندی ترکاری کو کھائے (یعنی تھوم کو کھائے) تو پھر وہ ہماری جائے نماز کے قریب نہ آئے۔''

(۲٤۹۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ :إِنَّكُمْ لَتَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لاَ أَرَاهُمَا إِلاَّ خَبِيثَتَيْنِ . هَذَا الثُّومُ ، وَهَذَا الْبَصَلُ ، كُنْت أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ ، فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ ، فَمَنْ كَانَ آكِلَهُمَا لاَ بُدَّ فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا. (مسلم ۳۹۷۔ احمد ۱/ ۲۷)

(۲۴۹۷۶) حضرت معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ تم لوگ دو درخت ایسے کھاتے ہو جن کو میں گندا سمجھتا ہوں۔ یہ تھوم اور پیاز ہے۔ میں تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اس آدمی کو دیکھتا کہ جس سے اس کی بُو آتی ہوتی تھی کہ اس کو ہاتھ سے پکڑا جاتا اور اس کو بقیع کی طرف باہر نکال دیا جاتا۔ پھر بھی تم میں سے جو اس کو ناگزیر طور پر کھائے تو اس کو چاہئے کہ وہ ان (کی بو) کو پکا کر مار ڈالے۔

(۲٤۹۷۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ السَّمَاعِيِّ ؛ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ فِيهِ بَصَلاً فَكُلُوهُ ، وَكَرِهْتُ أَكْلَهُ مِنْ أَجْلِهِ ، يَعْنِي الْمَلَكَ ، وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكُلُوهُ. (مسلم ۱۷۰۔ احمد ۵/ ۴۱۳)

(۲۴۹۷۷) حضرت ابو رُہم سماعی سے روایت ہے کہ حضرت ابو ایوب نے انہیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس میں (کھانے میں) پیاز ہے لیکن تم اس کو کھالو۔ اور میں اس کے کھانے کو اس (فرشتہ) کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔ البتہ تم کھا سکتے ہو''

(۲٤۹۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَكْلَ الثُّومِ ، وَالْبَصَلِ ، وَالْكُرَّاثِ.

(۲۴۹۷۸) حضرت ہشام، حضرت حسن رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ تھوم، پیاز اور کُراث کے کھانے کے ناپسند کرتے تھے۔

(۲٤۹۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَا يَسُرُّنِي أَنِّي أَكَلْتُهُ ، يَعْنِي الثُّومَ ، وَلاَ أَنَّ لِي زِنَتَهُ ذَهَبًا.

(۲۴۹۷۹) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ میں اس کو (یعنی تھوم کو) کھاؤں اور نہ یہ بات کہ مجھے اس کے ہموزن سونا ملے۔

(۲٤) فِي الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ

دو دو کھجوریں ملانے کے بارے میں

(۲٤۹۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَانِ ، إِلاَّ أَنْ تَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَكَ. (بخاری ۵۴۴۶۔ ترمذی ۱۸۱۴)

(۲۴۹۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دو کھجوروں کے) ملانے سے منع کیا ہے مگر یہ کہ تم اپنے ساتھیوں سے اجازت لے لو۔

(۲٤۹۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ دِهْقَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَأْكُلُ التَّمْرَ كَفًّا كَفًّا.

(۲۴۹۸۱) حضرت موسیٰ بن دہقان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو ہتھیلیوں میں کھجوریں بھر کر کھاتے دیکھا ہے۔

(۲٤۹۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي جَحْشٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ أَكَلَ مَعَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا ، فَقَالَ :إِنِّي قَدْ قَارَنْتُ فَقَارِنُوا.

(۲۴۹۸۲) حضرت ابوجحش، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھجوریں کھائیں تو فرمایا: میں ملا رہا ہوں، تم بھی ملا کر کھاؤ۔

(۲٤۹۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ عَبَّادٍ ، عَنْ أُمِّهَا ، قَالَتْ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ ؟ فَقَالَتْ :لَوْ كَانَ حَلاَلاً كَانَ دَنَائَةً.

(۲۴۹۸۳) حضرت حبیبہ بنت عباد، اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دو کھجوروں کے ملانے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ اگر یہ کام حلال ہو تب بھی یہ کمینگی ہے۔

(۲۵) مَنْ كَانَ يَسْتَحِبُّ التَّمْرَ فِي أَهْلِهِ

جو حضرات، اپنے گھر میں کھجور رکھنے کو مستحب سمجھتے ہیں

(۲٤۹۸٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلاَءَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الرِّجَالِ ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا عَائِشَةُ ، بَيْتٌ لَيْسَ فِيهِ تَمْرٌ جِيَاعٌ أَهْلُهُ. (مسلم ۱۵۳۔ ابوداؤد ۳۸۲۷)

(۲۴۹۸۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ مجھے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! وہ گھر والے بھوکے ہوتے ہیں جن کے گھر میں کھجور نہ ہو''

(۲٤۹۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ لاَ يُفَارِقَ بُيُوتَهُمُ التَّمْرُ . قَالَ إِبْرَاهِيمُ :وَسَأُفَسِّرُهُ :كَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهِمُ الدَّاخِلُ فَأَرَادُوا كَرَامَتَهُ ، فَحَبَسُوهُ وَقَرَّبُوهُ مِنْ قَرِيبٍ . فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ أَكْرَمُوهُ ، وَإِنْ لَمْ يَأْكُلْ فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُمْ

قَالَ إِبْرَاهِيمُ :وَأُخْرَى :يَجِيءُ السَّائِلُ وَلَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْبَيْتِ خُبْزٌ ، وَلاَ يُوَاتِي أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَحْثُوا لَهُ مِنَ الدَّقِيقِ وَالْحِنْطَةِ . فَيُعْطُونَهُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ وَنَحْوَ ذَلِكَ ، فَيُغْنِي عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ، وَيَسْتَقِيمُ بِهِ السَّائِلُ.

(۲۴۹۸۵) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ پہلے لوگ اس بات کو محبوب رکھتے تھے کہ ان کے گھروں سے کھجور ختم نہ ہو۔ حضرت ابراہیم کہتے ہیں۔ میں اس کی تفسیر بیان کرتا ہوں جب ان لوگوں کے ہاں کوئی داخل ہوتا اور وہ اس کی عزت واکرام کرنا چاہتے تو اس

کو روک لیتے اور اس کو کھانا پیش کرتے۔ پس اگر وہ اس کو کھالیتا تو اس کا اکرام کرتے اور اگر وہ اس کو نہ کھاتا تو یہی ان کے لئے کفایت کر جاتا۔ حضرت ابراہیم کہتے ہیں۔ ایک دوسری تشریح کے مطابق، کوئی سائل آتا اور گھر والوں کے پاس روٹی نہ ہوتی اور وہ گھر والے، خود کو اس بات پر آمادہ پاتے کہ اس سائل کو گندم یا آٹے میں سے دیں تو وہ اس کو ایک، دو کھجوریں وغیرہ دے دیتے۔ پس یہ گھر والوں کو بھی کفایت کر جاتی اور سائل کا کام بھی چل جاتا۔

(٢٤٩٨٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُقْعِيًا تَمْرًا. (مسلم ۱۶۱۶۔ ابو داؤد ۳۷۶۵)

(۲۴۹۸۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں کھجوریں کھاتے دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پنڈلی اور ران کو ملا کر کھڑا کیا ہوا تھا اور کولہوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

(٣٦) فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

کھانے پر بسم اللہ پڑھنا

(٢٤٩٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا ، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا. (مسلم ۸۹۔ ترمذی ۱۸۱۶)

(۲۴۹۸۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ بندے سے راضی ہوتے ہیں اس بات پر کہ وہ کوئی لقمہ کھائے تو اس پر اللہ کی تعریف کرے یا پانی کا گھونٹ پیئے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے۔

(٢٤٩٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنُ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عِتْرِيسِ بْنِ عُرْقُوبٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ قَالَ حِينَ يُوضَعُ طَعَامُهُ : بِسْمِ اللهِ خَيْرُ الأَسْمَاءِ ، لِلَّهِ مَا فِي الأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ ، لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِيهِ بَرَكَةً وَعَافِيَةً وَشِفَاءً ، فَلاَ يَضُرُّهُ ذَلِكَ الطَّعَامُ مَا كَانَ.

(۲۴۹۸۸) حضرت عتریس بن عرقوب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے فرمایا جو شخص کھانا رکھے جاتے وقت یہ کہے۔ (ترجمہ) شروع اللہ کے نام سے جو بہترین نام ہے۔ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے وہ اللہ کے لئے ہے۔ اس کے نام کے ساتھ کوئی بیماری نقصان نہیں دیتی۔ اے اللہ! اس کھانے میں برکت، عافیت اور شفاء پیدا فرما۔ تو یہ کھانا جیسا بھی ہو نقصان نہیں دیتا۔

(٢٤٩٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا طَعِمْتَ فَنَسِيتَ أَنْ تُسَمِّيَ ، فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ.

(۲۴۹۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب تم کھانا کھاؤ اور بسم اللہ پڑھنا بھول جاؤ تو یہ کہو۔ بِسْمِ اللهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ.

(٢٤٩٩٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : حُدِّثْتُ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى طَعَامِهِ وَحَمِدَهُ عَلَى آخِرِهِ ، لَمْ يُسْأَلْ عَنْ نَعِيمِ ذَلِكَ الطَّعَامِ.

(۲۴۹۹۰) حضرت تمیم بن سلمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ جب آدمی اپنے کھانے پر اللہ کا نام لے اور آخر میں اللہ کی تعریف کرے تو اس آدمی سے اس کھانے کی نعمتوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔

(٢٤٩٩١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ : كَانَ سَلْمَانُ إِذَا طَعِمَ يَقُول : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا الْمُؤْنَةَ ، وَأَوْسَعَ لَنَا الرِّزْقَ.

(۲۴۹۹۱) حضرت حارث بن سوید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان جب کھانا کھا لیتے تو کہتے۔ (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو ہمارے لیئے مشقتوں سے کفایت کر گیا اور ہمیں خوب وسیع رزق دیا۔

(٢٤٩٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيدَةَ، عَنْ مَوْلًى لأَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا ، وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ. (ترمذی ۳۴۵۷۔ ابوداؤد ۳۸۴۶)

(۲۴۹۹۲) حضرت ابوسعید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو یہ کہتے۔ (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(٢٤٩٩٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ ، قَالَ سُبْحَانَكَ مَا أَحْسَنَ مَا تُبْلِينَا ، سُبْحَانَكَ مَا أَحْسَنَ مَا تُعْطِينَا ، رَبَّنَا وَرَبَّ أَبْنَائِنَا ، وَرَبَّ آبَائِنَا الأَوَّلِينَ ، قَالَ : ثُمَّ يُسَمِّي اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ ، وَيَضَعُ يَدَهُ.

(۲۴۹۹۳) حضرت بلال، حضرت عروہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب کھانا رکھ دیا جاتا تو آپ رحمہ اللہ کہتے۔ تو پاک ہے۔ کس قدر خوبصورت ہے۔ تو پاک ہے۔ کس قدر خوبصورت اشیاء تو نے ہمیں عطا کیں ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! اے ہمارے بچوں کے پروردگار اور اے ہمارے پہلے آباؤ اجداد کے پروردگار، راوی کہتے ہیں۔ پھر وہ اللہ جل شانہ کا نام لیتے اور اپنا ہاتھ (کھانے پر) رکھتے۔

(٢٤٩٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهُ قَدِمَ

إِلَيْهَا طَعَامٌ ، فَقَالَتْ :ائْتدِمُوهُ ، فَقَالُوا :وَمَا إِدَامُهُ ؟ قَالَتْ :تَحْمَدُونَ اللَّهَ عَلَيْهِ إِذَا فَرَغْتُمْ.

(۲۴۹۹۴) حضرت ذکوان ابی صالح، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کھانا پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کے ساتھ سالن بھی بنالو۔ لوگوں نے پوچھا۔ اس کا سالن کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم فارغ ہو چکو تو اللہ تعالیٰ کی اس پر تعریف کرو۔

(٢٤٩٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا ، وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ.

(۲۴۹۹۵) حضرت اسماعیل بن ابی سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا رکھا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(٢٤٩٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ بِمِثْلِهِ.

(۲۴۹۹۶) حضرت اسماعیل بن ابی سعید، اپنے والد سے ایسی ہی روایت بیان کرتے ہیں۔

(٢٤٩٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ ، عَنِ ابْنِ أَعْبَدَ ، أَوِ ابْنِ مَعْبَدٍ ، قَالَ قَالَ عَلِيٌّ :تَدْرِي مَا حَقُّ الطَّعَامِ ؟ قُلْتُ :وَمَا حَقُّهُ ؟ قَالَ :تَقُولُ بِسْمِ اللهِ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا ، قَالَ : تَدْرِي مَا شُكْرُهُ ؟ قُلْتُ :وَمَا شُكْرُهُ ؟ قَالَ :تَقُولُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا.

(۲۴۹۹۷) حضرت ابن اعبد ...... یا ابن معبد ...... سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہیں پتہ ہے کہ کھانے کا حق کیا ہے؟ میں نے پوچھا: اس کا کیا حق ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کہو۔ بسم اللہ! اے اللہ! جو کچھ آپ ہمیں رزق دیں اس میں برکت (بھی) دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ جانتے ہو کہ کھانے کا شکر کیا ہے؟ میں نے پوچھا۔ اس کا شکر کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کہو۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور ہمیں پلایا اور جس نے ہمیں مسلمان بنایا۔

(٢٤٩٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا.

(۲۴۹۹۸) حضرت ابراہیم تیمی کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(٢٤٩٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا الْمُؤْنَةَ ، وَأَحْسَنَ لَنَا الرِّزْقَ.

(۲۴۹۹۹) حضرت ابراہیم تیمی کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے (ترجمہ) تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو ہمیں مشقت سے کفایت کرتا ہے اور ہمیں اچھا رزق دیتا ہے۔

(۲۵۰۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي لاَ يُؤْتَى بِطَعَامٍ وَلاَ شَرَابٍ ، حَتَّى الشَّرْبَةَ مِنَ الدَّوَاءِ ، فَيَطْعَمُهُ ، أَوْ يَشْرَبُهُ حَتَّى يَقُولَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا ، وَأَطْعَمَنَا ، وَسَقَانَا وَنَعَّمَنَا ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُمَّ أَلْفَتْنَا نِعْمَتُكَ بِكُلِّ شَرٍّ ، وَأَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا مِنْهَا بِكُلِّ خَيْرٍ ، نَسْأَلُكَ تَمَامَهَا وَشُكْرَهَا ، لاَ خَيْرَ إِلاَّ خَيْرُكَ ، وَلاَ إِلَهَ غَيْرُكَ ، إِلَهَ الصَّالِحِينَ ، وَرَبَّ الْعَالَمِينَ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، مَا شَاءَ اللَّهُ ، لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(۲۵۰۰۰) حضرت ہشام سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میرے والد کے پاس کوئی کھانا یا مشروب نہیں لایا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ دوائی کا ایک گھونٹ بھی لایا جاتا۔ جس کو وہ کھاتے یا پیتے تو یہ کہتے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں ہدایت دی او رہمیں کھلایا۔ ہمیں پلایا اور ہمیں نعمتوں سے نوازا۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! تیری نعمتوں نے ہمیں ہر شر کے باوجود ہمیں پالیا اور ہم نے صبح وشام مکمل خیر کے ساتھ کی۔ ہم آپ سے مکمل نعمتوں اور ان کے شکریہ کا سوال کرتے ہیں۔ آپ کی (عطا کردہ) خیر کے علاوہ کوئی خیر نہیں ہے۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اے صالحین کے معبود! اے جہانوں کے پروردگار۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ (وہی ہوتا ہے) جو اللہ چاہتا ہے۔ طاقت اللہ کی طرف سے ہے۔ اے اللہ! آپ نے ہمیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت دیجئے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالیجئے۔

(۲۵۰۰۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَشْبَعْتَ وَأَرْوَيْتَ فَهَنِّئْنَا ، وَرَزَقْتَنَا فَأَكْثَرْتَ وَأَطْيَبْتَ فَزِدْنَا.

(۲۵۰۰۱) حضرت عطاء بن السائب، حضرت سعید بن جبیر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ جب اپنے کھانے سے فارغ ہوجاتے تو کہتے۔ (ترجمہ) اے اللہ! آپ نے (ہمیں) سیر کردیا ہے اور آپ نے (ہمیں) سیراب کردیا ہے پس آپ (اس کو) ہمارے لیے خوشگوار بنادیجئے اور آپ نے ہمیں رزق دیا اور بہت دیا اور خوب دیا پس ہمیں اور عطا فرمائیے۔

(۲۵۰۰۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَسَمَّيْتَ فَكُلْ مَا جِيءَ بِهِ ، فَإِنَّهُ يُجْزِئُكَ التَّسْمِيَةُ الأُولَى.

(۲۵۰۰۲) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ جب کھانا رکھ دیا جائے تو تم (ایک مرتبہ) بسم اللہ پڑھ لو تو پھر جو کچھ لایا جائے تم اس کو کھالو اور تمہارے لیے وہی پہلی بسم اللہ کفایت کر جائے گی۔

(۲۷) مَنْ كَانَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا

جو لوگ تکیہ لگا کر کھاتے تھے

(۲۵۰۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا.

(۲۵۰۰۳) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے بتایا جس نے (خود) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو تکیہ لگا کر کھاتے دیکھا تھا۔

(۲۵۰۰٤) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَا أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا قَط إِلاَّ مَرَّةً ، قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ.

(۲۵۰۰۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مرتبہ تکیہ لگا کر کھانا کھایا تھا اور فرمایا تھا: ''اے اللہ! یقیناً میں تیرا بندہ ہوں اور تیرا رسول ہوں۔''

(۲۵۰۰٥) حَدَّثَنَا هشَامٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : لَمَّا قدِمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ هَاهُنَا ، إِذَا هُوَ بِمَسْلَحَةٍ لآلِ فَارِسٍ ، عَلَيْهِمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : هزارمرد ، قَالَ : فَذَكَرُوا مِنْ عِظَمِ خَلْقِهِ وَشَجَاعَتِهِ ، قَالَ : فَقَتَلَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، ثُمَّ دَعَا بِغَدَائِهِ فَتَغَدَّى وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَى جِيفَتِهِ ، يَعْنِي جَسَدَهُ.

(۲۵۰۰۵) حضرت حصین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ یہاں پر تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ کا گزر اہل فارس کی ایک چوکی پر ہوا جہاں ان پر ایک مرد نگران تھا جس کو ''ہزار مرد'' کہا جاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں پس لوگوں نے اس کی جسامت کا حجم اور اس کی شجاعت کا ذکر کیا۔ راوی کہتے ہیں، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ناشتہ منگوایا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے مردار جسم پر تکیہ لگائے ہوئے ناشتہ کیا۔

(۲۵۰۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ كُنَّا نَأْكُلُ وَنَحْنُ مُتَّكِئُونَ.

(۲۵۰۰۶) حضرت عطاء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ کھایا کرتے تھے درانحالیکہ ہم تکیہ لگائے ہوتے تھے۔

(۲۵۰۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَأْكُلُوا تُكَأَةً ، مَخَافَةَ أَنْ تَعْظُمَ بُطُونُهُمْ.

(۲۵۰۰۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ تکیہ لگا کر کھانے کو اس خوف سے ناپسند کرتے تھے کہ کہیں ان کے پیٹ نہ بڑھ جائیں۔

(۲۵۰۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا.

(۲۵۰۰۸) حضرت ابو ہلال سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین کو تکیہ لگائے کھاتے دیکھا ہے۔

(۲۵۰۰۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، يَرْفَعُهُ ، قَالَ : أَمَّا أَنَا فَلاَ آكُلُ مُتَّكِئًا.

(بخاری ۵۳۹۸۔ ترمذی ۱۸۳۰)

(۲۵۰۰۹) حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے اور وہ اس کو مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ بہر حال میں تو تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

(۲۵۰۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَامُ بْنُ مِصَكٍّ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَبِيدَةَ

فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا ؟ فَأَكَلَ مُتَّكِئًا.

(۲۵۰۱۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبیدہ کے ہاں حاضر ہوا اور ان سے میں نے تکیہ لگا کر کھانے والے شخص کے متعلق سوال کیا؟ تو انہوں نے مجھے تکیہ لگا کر کھا کر دکھایا۔

(۲۸) الرَّجُلُ يَشْتَرِي لأَهْلِهِ اللَّحْمَ

جو شخص اپنے اہل خانہ کے لئے گوشت خریدتا ہے

(۲۵۰۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : رَأَى عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ مَعَ رَجُلٍ دَرَاهِمَ ، فَقَالَ : أَيُّ شَيْءٍ تَصْنَعُ بِهَذِهِ الدَّرَاهِمِ ؟ فَقَالَ : هَذِهِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَلاَثُونَ دِرْهَمًا ، أُرِيدُ أَنْ أَشْتَرِيَ بِهَا سَمْنًا لِرَمَضَانَ ، فَقَالَ : تَجْعَلُهُ فِي السُّكُرُّجَةِ وَتَأْكُلُهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : اذْهَبْ فَادْفَعْهَا إِلَى امْرَأَتِكَ ، وَمُرْهَا أَنْ تَشْتَرِيَ كُلَّ يَوْمٍ بِدِرْهَمٍ لَحْمًا ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ.

(۲۵۰۱۱) حضرت ابو عمرو الشیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے پاس کچھ دراہم دیکھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم ان دراہم سے کیا کرو گے؟ اس آدمی نے کہا اے ابو عبد الرحمن! یہ تمیں دراہم ہیں، میرا ارادہ یہ ہے کہ میں ان سے ماہِ رمضان کے لئے گھی خریدلوں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا، تم اُس گھی کو چھوٹی رکابی میں ڈالو گے اور پھر اس کو کھاؤ گے؟ اس آدمی نے کہا۔ جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ اور یہ دراہم تم اپنی بیوی کو دے دو اور اس سے کہو کہ وہ ہر روز ایک درہم کا گوشت خریدے تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

(۲۵۰۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، قَالَ : مَرَّ جَابِرٌ عَلَى عُمَرَ بِلَحْمٍ قَدِ اشْتَرَاهُ بِدِرْهَمٍ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : مَا هَذَا ؟ قَالَ : اشْتَرَيْتُهُ بِدِرْهَمٍ ، قَالَ : أَكُلَّمَا اشْتَهَيْتَ شَيْئًا اشْتَرَيْتَهُ ؟ لاَ تَكُنْ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الآيَةِ : ﴿أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمَ الدُّنْيَا﴾.

(۲۵۰۱۲) حضرت اعمش، اپنے بیان کرنے والے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور ان کے پاس گوشت تھا جو انہوں نے ایک درہم میں خریدا تھا۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں نے اس کو ایک درہم میں خریدا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا جب بھی تمہیں کسی چیز کی خواہش ہوتی ہے تم اس کو خرید لیتے ہو؟ تم اس آیت کے مصداق لوگوں میں سے نہ بنو۔ (ترجمہ) تم نے اپنی لذتوں کو دنیا کی زندگی میں استعمال کر چکے۔

(۲۵۰۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ نِصْفُ دِرْهَمٍ لَحْمًا.

(۲۵۰۱۳) حضرت حمزہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ کے ہاں ہر روز نصف درہم کا گوشت آتا تھا۔

(۲۵۰۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَصْنَعُ طَعَامًا يَحْضُرُهُ ، فَلَا يَأْكُلُ مِنْهُ فَلَا يَأْكُلُونَ ، فَقَالَ : مَا شَأْنُهُمْ لَا يَأْكُلُونَ ؟ فَقَالُوا : إِنَّكَ لَا تَأْكُلُ فَلَا يَأْكُلُونَ ، فَأَمَرَ بِدِرْهَمٍ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ صُلْبِ مَالِهِ فَأَنْفَقَهَا فِي الطَّبْخِ ، فَأَكَلَ وَأَكَلُوا.

(۲۵۰۱۴) حضرت جابر بن ابی سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کھانا بنایا کرتے تھے۔ (ان کے لئے) جوان کے پاس حاضر ہوتے ، لیکن حضرت عمر ؓ نے اس سے نہیں کھایا تو لوگوں نے بھی نہیں کھایا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے پوچھا، تمہیں کیا ہوا ہے کہ یہ لوگ کھاتے نہیں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ آپ نے نہیں کھایا تو انہوں نے بھی نہیں کھایا۔ چنانچہ آپ ؒ نے اپنے خاص مال سے روزانہ کی بنیاد پر ایک درہم کا حکم دیا جس کو پکانے میں خرچ کیا جاتا تھا پھر آپ ؒ نے بھی کھانا کھایا اور دیگر لوگوں نے بھی کھایا۔

(۲۵۰۱۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، وَالْفَضْلُ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ الشَّعْبِيُّ يَشْتَرِي كُلَّ جُمُعَةٍ بِدِرْهَمٍ لَحْمًا.

(۲۵۰۱۵) حضرت ابواسحٰق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ ہر جمعہ کو ایک درہم کا گوشت خریدتے تھے۔

(۲۵۰۱٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : يَكْفِي أَهْلَ الْبَيْتِ فِي الشَّهْرِ بِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ لَحْمٍ.

(۲۵۰۱۶) حضرت ابواسحٰق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: ایک گھر والوں کو مہینہ میں تین دراہم کا گوشت کفایت کرتا ہے۔

(۲۵۰۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : كَانَ لِعَلِيٍّ امْرَأَتَانِ ، كَانَ يَشْتَرِي كُلَّ يَوْمٍ لِهَذِهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ لَحْمًا ، وَلِهَذِهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ لَحْمًا.

(۲۵۰۱۷) حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کی دو بیویاں تھیں، چنانچہ آپ ؓ ہر روز آدھے درہم کا گوشت ایک کے لئے اور آدھے درہم کا گوشت دوسرے کے لئے خریدا کرتے تھے۔

(۳۹) مَنْ كَرِهَ مُدَاوَمَةَ اللَّحْمِ

جو حضرات گوشت کی مداومت کو ناپسند کرتے تھے

(۲۵۰۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ لِبَنِيهِ : لَا تُدِيمُوا أَكْلَ اللَّحْمِ ، وَلَا تَلْظُوا بِالْمَاءِ الْعَذْبِ ، وَلَا تُدِيمُوا لُبْسَ الْقَمِيصِ.

(۲۵۰۱۸) حضرت حزام بن ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے اپنے بیٹوں سے کہا، تم گوشت کھانے میں مداومت نہ کرو اور تم میٹھا پانی پینے میں کثرت نہ کرو اور تم دواما قمیص نہ پہنو۔

(۲۵۰۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : يَا بَنِي تَمِيمٍ ، لاَ تُدِيمُوا أَكْلَ اللَّحْمِ ، فَإِنَّ لَهُ ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ.

(۲۵۰۱۹) حضرت قعقاع بن حکیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اے بنو تمیم! تم گوشت کھانے کی مداومت نہ کرو، کیونکہ گوشت کی بھی درندگی ہوتی ہے جیسا کہ شراب کی درندگی ہوتی ہے۔

(۲۵۰۲۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُعَابُ بِأَنْ لاَ يَصْبِرَ عَنِ اللَّحْمِ.

(۲۵۰۲۰) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یقیناً (کسی) آدمی کو اس بات پر معیوب کہا جاتا تھا کہ وہ گوشت سے صبر نہیں کر سکتا تھا۔

(۳۰) الأَكْلُ مَعَ الْمَجْذُومِ

جذام والے آدمی کے ساتھ کھانا

(۲۵۰۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ؛ أَنَّ سَلْمَانَ كَانَ يَصْنَعُ الطَّعَامَ مِنْ كَسْبِهِ ، فَيَدْعُو الْمَجْذُومِينَ فَيَأْكُلُ مَعَهُمْ.

(۲۵۰۲۱) حضرت ابن بریدۃ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان، بذات خود اپنی کمائی سے کھانا تیار کرتے پھر جذام والوں کو بلاتے اور ان کے ہمراہ کھانا کھاتے۔

(۲۵۰۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يَأْكُلُ مَعَ مَجْذُومٍ ، فَجَعَلَ يَضَعُ يَدَهُ مَوْضِعَ يَدِ الْمَجْذُومِ.

(۲۵۰۲۲) ایک آدمی سے روایت ہے کہ اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جذام والے آدمی کے ساتھ کھانا کھاتے دیکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، جذام والے کے ہاتھ کی جگہ اپنا ہاتھ رکھ رہے تھے۔

(۲۵۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَفْدٌ مِنْ ثَقِيفٍ ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ ، فَدَنَا الْقَوْمُ وَتَنَحَّى رَجُلٌ بِهِ هَذَا الدَّاءُ ، يَعْنِي : الْجُذَامَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : ادْنُهْ ، فَدَنَا ، فَقَالَ : كُلْ ، فَأَكَلَ وَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يَضَعُ يَدَهُ مَوْضِعَ يَدِهِ.

(۲۵۰۲۳) حضرت عبد الرحمن بن قاسم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس قبیلہ ثقیف کا ایک وفد آیا، چنانچہ کھانا لایا گیا تو سب لوگ قریب ہو گئے اور ایک آدمی جس کو یہ جذام والی بیماری تھی ایک طرف ہو گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا قریب ہو جاؤ، چنانچہ وہ قریب ہو گیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کھاؤ۔ پس اس نے کھایا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کی جگہ رکھنا شروع کیا۔

(٢٥.٢٤) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي قَصْعَةٍ ، فَقَالَ : كُلْ ، بِسْمِ اللهِ ثِقَةً بِاللَّهِ ، وَتَوَكُّلاً عَلَى اللهِ. (ابوداؤد ۳۹۲۱۔ ابن ماجه ۳۵۴۲)

(۲۵۰۲۴) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جذام والے آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنے ساتھ پیالہ میں شامل کیا اور فرمایا: ''کھاؤ، بسم اللہ، اللہ پر اعتماد اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے۔''

(٢٥.٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ أَسْوَدُ بِهِ جُدَرِيٌّ قَدْ تَقَشَّرَ ، لاَ يَجْلِسُ إِلَى جَنْبِ أَحَدٍ إِلاَّ أَقَامَهُ ، فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ إِلَى جَنْبِهِ.

(۲۵۰۲۵) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک سیاہ رنگ، چیچک زدہ آدمی آیا، جس کے چھلکے اُتر رہے تھے۔ وہ جس کے پہلو میں بیٹھتا وہی اس کو اٹھا دیتا تھا، لیکن جناب نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔

(٢٥.٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لَزِقَ بِابْنِ عَبَّاسٍ مَجْذُومٌ ، فَقُلْت لَهُ : تَلْزَقُ بِمَجْذُومٍ ؟ قَالَ : فَامْضِى ، فَلَعَلَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَمِنْك.

(۲۵۰۲۶) حضرت عکرمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ایک مجذوم چمٹ گیا تو میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ مجذوم کے ساتھ چمٹے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: چھوڑو، ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے اور مجھ سے بہتر ہو۔

(٢٥.٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، قَالَ : كَانُوا يَتَّقُونَ أَنْ يَأْكُلُوا مَعَ الأَعْمَى وَالأَعْرَجِ وَالْمَرِيضِ ، حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿لَيْسَ عَلَى الأَعْمَى حَرَجٌ وَلاَ عَلَى الأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلاَ عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ﴾.

(۲۵۰۲۷) حضرت مقسم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگ اندھے، لنگڑے اور مریض کے ہمراہ کھانا کھانے سے پرہیز کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ (ترجمہ) نابینا، اپاہج اور مریض پر کچھ حرج نہیں۔

(٢٥.٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ لأَهْلِهِ : اصْنَعُوا لِي خَبِيصًا ، قَالَ : فَصَنَعُوا ، قَالَ : فَدَعَا رَجُلاً كَانَ بِهِ خَبَلٌ ، قَالَ : فَجَعَلَ الرَّبِيعُ يُلْقِمُهُ وَلُعَابُهُ يَسِيلُ ، فَلَمَّا أَكَلَ وَخَرَجَ ، قَالَتْ لَهُ أَهْلُهُ : تَكَلَّفْنَا وَصَنَعْنَا فِيهِ ، أَطْعَمْتَهُ ؟ مَا يَدْرِي هَذَا مَا أَكَلَ ، قَالَ الرَّبِيعُ : لَكِنَّ اللَّهَ يَدْرِي.

(۲۵۰۲۸) حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم میرے لیے کھجور اور گھی کا حلوہ تیار کرو۔ راوی کہتے ہیں۔ گھر والوں نے یہ تیار کر دیا۔ پھر انہوں نے ایک ایسے آدمی کو بلایا جس کو دیوانگی تھی۔ تو حضرت ربیع نے اس کو لقمہ بنا کر کھلانا شروع کیا حالانکہ اس کا تھوک بہہ رہا تھا۔ چنانچہ جب اس نے کھانا کھا لیا اور چلا گیا تو حضرت ربیع سے ان کی گھر والی نے کہا۔ ہم نے اس حلوہ کو بنانے میں اس قدر تکلف کیا اور آپ نے اس کو کھلا دیا؟ اس کو کیا معلوم کہ اس نے کیا کھایا ہے؟ حضرت ربیع

نے جواب دیا۔لیکن اللہ تعالیٰ کوتو معلوم ہے۔

(۲۵۰۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ لِي مَوْلًى مَجْذُومٌ، فَكَانَ يَنَامُ عَلَى فِرَاشِي ، وَيَأْكُلُ فِي صِحَافِي ، وَلَوْ كَانَ عَاشَ كَانَ بَقِيَ عَلَى ذَلِكَ.

(۲۵۰۲۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔وہ کہتی ہیں کہ میرا ایک مجذوم آزاد کردہ غلام تھا۔اور وہ میرے بستر پر سو جاتا تھا۔ اور میرے پیالہ میں کھالیتا تھا۔اگر وہ (اب) زندہ ہوتا تو اسی طرح (معاملہ) باقی ہوتا۔

(۳۱) مَنْ كَانَ يَتَّقِي الْمَجْذُومَ

جو حضرات مجذوم سے پرہیز کرتے تھے

(۲۵۰۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَشَرِيكٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ.

(مسلم ۱۲۶۔ احمد ۴/ ۳۸۹)

(۲۵۰۳۰) حضرت عمرو بن شرید، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنو ثقیف کے وفد میں ایک جذام زدہ شخص تھا۔تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ ''ہم نے تمہیں بیعت کرلیا ہے، پس تم واپس چلے جاؤ۔''

(۲۵۰۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ ، فِرَارَكَ مِنَ الأَسَدِ. (بخاری ۷۔۴۱۷ احمد ۲/ ۴۴۳)

(۲۵۰۳۱) ایک شیخ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم جذام زدہ شخص سے یوں بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو۔''

(۲۵۰۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُدِيمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَجْذُومِينَ.

(بخاری ۷۔۴۱۷ احمد ۱/ ۲۳۳)

(۲۵۰۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جذام زدہ لوگوں کی طرف مسلسل نہ دیکھا کرو۔''

(۲۵۰۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَتَّقِيَ الْمَجْذُومَ.

(عبدالرزاق ۲۰۳۳۱)

(۲۵۰۳۳) حضرت خالد، حضرت ابو قلابہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہیں مجذوم سے پرہیز کرنا پسند تھا۔

(۲۲) مَنْ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

جولوگ کہتے ہیں کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

(۲۵.۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

(بخاری ۵۳۹۴۔ مسلم ۱۶۳۱)

(۲۵۰۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہےاور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

(۲۵.۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. (مسلم ۱۶۳۱۔ احمد ۳/ ۳۳۳)

(۲۵۰۳۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہےاور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

(۲۵.۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

(ترمذی ۱۸۱۹۔ احمد ۲/ ۴۳۵)

(۲۵۰۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''مومن ایک آنت میں کھاتا ہےاور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔''

(۲۵.۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ : أَظُنُّ أَبَا خَالِدٍ الْوَالِبِيَّ ذَكَرَهُ عَنْ مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ.

(احمد ۶/ ۳۳۵۔ طبرانی ۱۳)

(۲۵۰۳۷) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہےاور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔''

(۲۵.۳۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي عُبَيْدٌ الأَغَرُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ جَهْجَاهٍ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ ، وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ. (طبرانی ۲۱۵۲)

(۲۵۰۳۸) حضرت جہجاہ غفاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔''

(۳۳) مَنْ قَالَ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الاِثْنَيْنِ

جو حضرات کہتے ہیں کہ ایک کا کھانا دو کو کافی ہوتا ہے

(۲۵۰۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الاِثْنَيْنِ ، وَطَعَامُ الاِثْنَيْنِ يَكْفِي الأَرْبَعَةَ. (مسلم ۱۸۱۔ ترمذی ۱۸۲۰)

(۲۵۰۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایک آدمی کا کھانا، دو آدمیوں کو کفایت کر جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا، چار کو کفایت کر جاتا ہے۔''

(۳۴) باب الشَّيْئَيْنِ يُؤْكَلُ أَحَدُهُمَا بِالآخَرِ

ایسی دو چیزوں کا باب، جن میں سے ایک، دوسرے کے ساتھ کھائی جاتی ہے

(۲۵۰۴۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَأْكُلُ تَمْرًا وَيَتَمَجَّعُ لَبَنًا ، فَقَالَ : هَلُمَّ وَسَمِّ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَمِّيهِمَا الأَطْيَبَيْنِ.(احمد ۳/ ۴۷۴)

(۲۵۰۴۰) حضرت اسماعیل بن خالد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک آدمی کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ آدمی کھجور کھاتا تھا اور دودھ کا گھونٹ بھرتا تھا۔ اس نے کہا، آؤ بسم اللہ کرو کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ ان دونوں کو پاکیزہ کہا کرتے تھے۔

(۲۵۰۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ شَاتٍ ، وَفِي يَدِهِ شَرَابٌ ، فَنَاوَلَنِي فَقَالَ : اشْرَبْ ، قُلْتُ : وَمَا هُوَ ؟ قَالَ : ثُلُثٌ عَسَلٌ ، وَثُلُثٌ سَمْنٌ ، وَثُلُثٌ لَبَنٌ ، فَقُلْتُ: لاَ أُرِيدُهُ ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّكَ لَوْ شَرِبْتَهُ لَمْ تَزَلْ دَفِيئًا شَبْعَانًا سَائِرَ يَوْمِكَ.

(۲۵۰۴۱) حضرت عطاء بن سائب، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں ایک سرد دن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کے ہاتھ میں کوئی مشروب تھا۔ انہوں نے وہ مجھے دے دیا اور فرمایا: پیو! میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایک تہائی شہد ہے، ایک تہائی گھی ہے اور ایک تہائی دودھ ہے۔ میں نے عرض کیا میرا دل اس کو نہیں چاہتا۔ انہوں نے فرمایا تم اس کو اگر پی لوگے تو آج پورا دن گرمی کی حالت میں بھی سیراب رہوگے۔

(۲۵۰۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ: رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ ، وَخَيْثَمَةَ يَأْكُلاَنِ أَلْيَةً بِعَسَلٍ.

(۲۵۰۴۲) حضرت علاء بن مسیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم اور حضرت خیثمہ کو شہد کے ساتھ گوشت کو کھاتے دیکھا۔

(۲۵۰۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.

(۲۵۰۴۳) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ کھجور کھاتے دیکھا۔

(۲۵۰۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ.

(ترمذی ۲۰۰۔ احمد ۳/ ۱۴۲)

(۲۵۰۴۴) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ساتھ تربوز کھایا کرتے تھے۔

(۳۵) الرَّجُلُ يَرِدُ عَلَى الرَّجُلِ فَيُتْحِفُهُ بِالشَّيْءِ

کوئی آدمی کسی آدمی کے پاس آئے اور وہ اس کو کوئی شیٔ تحفہ کرے

(۲۵۰۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ : أَتَيْنَا ابْنَ سِيرِينَ ، فَقَالَ : مَا أَدْرِي مَا أُطْعِمُكَ ، لَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ إِلاَّ وَفِي بَيْتِهِ ، ثُمَّ أَخْرَجَ لَنَا شُهْدَةً فَجَعَلَ يُطْعِمُنَا.

(۲۵۰۴۵) حضرت ابوخلدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ میں تمہیں کیا کھلاؤں گا تم میں سے ہر ایک آدمی کے گھر میں وہ چیز موجود ہے، پھر انہوں نے ہمارے لئے خاص قسم کا شہد نکالا اور ہمیں کھلانے لگے۔

(۳۶) فِي لَحْمِ الْقِرْدِ

بندر کے گوشت کے بارے میں

(۲۵۰۴٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَيْسَ الْقِرْدُ مِنْ بَهِيمَةِ الأَنْعَامِ.

(۲۵۰۴٦) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندر "بهيمة الانعام" (چوپائے جانور) میں سے نہیں ہے۔

(۳۷) فِي لَحْمِ الْقُنْفُذِ

سیہہ کے گوشت کے بارے میں

(۲۵۰۴۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْقُنْفُذَ.

(۲۵۰۴۷) حضرت لیث، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیہہ کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵۰۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِ الْوَبْرِ بَأْسًا.

(۲۵۰۴۸) حضرت ابن طاؤس، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیہہ کو کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۳۸) فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانے کے بارے میں

(۲۵۰۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي يَعْفُورَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ. (مسلم ۱۵۴۶۔ ترمذی ۱۸۲۱)

(۲۵۰۴۹) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی۔ ہم (اس دوران) ٹڈی کھاتے تھے۔

(۲۵۰۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ شَبِيبٍ ، عَنْ جُنْدُبٍ ، رَجُلٌ مِنْهُمْ ، سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ أَكْلِ الْجَرَادِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۵۰۵۰) حضرت شبیب، حضرت جندب کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کھانے کے بارے میں سوال کیا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

(۲۵۰۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ذُكِرَ لِعُمَرَ جَرَادٌ بِالرَّبَذَةِ ، فَقَالَ : لَوَدِدْتُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْهُ قَفْعَةً ، أَوْ قَفْعَتَيْنِ.

(۲۵۰۵۱) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مقام ربذہ میں ٹڈی کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے تو یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس ٹڈی کے ایک یا دو ٹوکرے ہوں۔

(۲۵۰۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كُنَّ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ يَتَهَادَيْنَ الْجَرَادَ.

(ابن ماجہ ۳۲۲۰)

(۲۵۰۵۲) حضرت حسن بن عبید اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو کہتے سُنا کہ حضرات امہات المومنین رضی اللہ عنہن، باہم ایک دوسرے کو ٹڈی، ہدیہ میں دیا کرتی تھیں۔

(۲۵۰۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ كَانَ يُنَقِّي لِعَلِيٍّ الْجَرَادَ، فَيَأْكُلُهُ.

(۲۵۰۵۳) حضرت حسن بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ٹڈی، صاف کرتے تھے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کو کھاتے تھے۔

(٢٥٠٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْجَرَادِ ؟ فَقَالَ :أَكَلَهُ عُمَرُ ، وَالْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ ، وَصُهَيْبٌ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :وَقَالَ عُمَرُ : وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي قَفْعَةً ، أَوْ قَفْعَتَيْنِ.

(۲۵۰۵۴) حضرت داؤد بن ابی ہند سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ٹڈی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت مقداد بن اسود اور حضرت صُہیب اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کھایا ہے۔ راوی کہتے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس ایک ٹوکرا یا دو ٹوکرے ہوں۔

(٢٥٠٥٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ ذَكَرَ الْجَرَادَ ، فَقَالَ :وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي مِنْهُ قَفْعَةً ، أَوْ قَفْعَتَيْنِ.

(۲۵۰۵۵) حضرت ابو وائل، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ٹڈی کا ذکر کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ ہمارے پاس ٹڈی کا ایک ٹوکرا یا دو ٹوکرے ہوں۔

(٢٥٠٥٦) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ زَائِدَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ.

(۲۵۰۵٦) حضرت عمر کے بارے میں ایک اور روایت بھی ایسی منقول ہے۔

(٢٥٠٥٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، وَالْفَضْلُ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَأْكُلُ الْجَرَادَ.

(۲۵۰۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹڈی کو کھایا کرتے تھے۔

(٢٥٠٥٨) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ يَتَحَلَّبُ فُوهُ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ :أَشْتَهِي جَرَادًا مَقْلِيًّا.

(۲۵۰۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھُنی ہوئی ٹڈی کھانے کو دل کر رہا ہے۔

(٢٥٠٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ أَبِي غِفَارٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ :لَقَصْعَةٌ مِنْ جَرَادٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ.

(۲۵۰۵۹) حضرت مثنی بن سعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید کو کہتے سُنا: مجھے ثرید کے (بھرے) پیالہ سے زیادہ ٹڈی سے (بھرا) پیالہ محبوب ہے۔

(٢٥٠٦٠) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبِي يَأْكُلُ الْجَرَادَ.

(۲۵۰۶۰) حضرت جعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو ٹڈی کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔

(۲۵۰۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الضَّبِّيِّ ، عَنِ الأَخْضَرِ بْنِ الْعَجْلاَنِ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْجَرَادِ ؟ فَقَالَ : كُلْهُ مَقْلِيًّا بِزَيْتٍ.

(۲۵۰۶۱) حضرت اخضر بن عجلان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جُبیر سے ٹڈی کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا: تم اس کو زیتون میں بھون کر کھاؤ۔

(۲۵۰۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ عَنِ الْجَرَادِ ؟ فَقَالَ : هُوَ طَيِّبٌ كَصَيْدِ الْبَحْرِ.

(۲۵۰۶۲) حضرت عبد الملک بن حارث، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سمندر کے شکار کی طرح بالکل پاکیزہ ہے۔

(۲۵۰۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِ الْجَرَادِ بَأْسًا.

(۲۵۰۶۳) حضرت ہشام، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت حسن ٹڈی کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۳۹) مَنْ كَانَ لاَ يَأْكُلُ الْجَرَادَ

جو حضرات ٹڈی نہیں کھاتے

(۲۵۰۶٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَتْ : كَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَرَانَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ الْجَرَادَ فَلاَ يَنْهَانَا ، وَلاَ يَأْكُلُهُ ، فَلاَ أَدْرِي تَقَذُّرًا مِنْهُ ، أَوْ يَكْرَهُهُ ؟.

(۲۵۰۶۴) حضرت ابو سعید کی بیوی، حضرت زینب سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ ہمیں دیکھتے تھے جبکہ ہم ٹڈی کھا رہے ہوتے تھے، پس آپ رضی اللہ عنہ ہمیں منع کرتے تھے اور نہ خود اس کو کھاتے تھے۔ لیکن مجھے یہ بات معلوم نہیں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا یہ عمل اس سے گھن کھانے کی وجہ سے تھا یا آپ رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵۰٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يَأْكُلُ الْجَرَادَ ، قُلْتُ : مَا يَمْنَعُكَ مِنْ أَكْلِهِ ؟ قَالَ : أَسْتَقْذِرُهُ.

(۲۵۰۶۵) حضرت سعید بن مرجانہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، ٹڈی نہیں کھایا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے پوچھا، آپ کو اس کے کھانے سے کیا چیز مانع ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے اس سے گھن آتی ہے۔

(۲۵۰٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَأْكُلُ الْجَرَادَ.

(۲۵۰۶۶) حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ٹڈی نہیں کھایا کرتے تھے۔

(۲۵۰۶۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَأْكُلُ الْجَرَادَ يَتَقَذَّرُهُ.

(۲۵۰۶۷) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ ٹڈی کو بوجہ گھن محسوس کرنے کے نہیں کھاتے تھے۔

(۲۵۰۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ ؟ فَقَالَ :أَكْثَرُ جُنُودِ اللهِ ، لاَ آكُلُهُ ، وَلاَ أَنْهَى عَنْهُ. (ابوداؤد ۳۸۰۷۔ ابن ماجه ۳۲۱۹)

(۲۵۰۶۸) حضرت ابوعثمان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ٹڈی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے لشکروں میں سے سب سے کثرت والی ہے، میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ اس سے منع کرتا ہوں۔''

(۲۵۰۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :الْجَرَادُ نَثْرَةُ حُوتٍ.

(۲۵۰۶۹) حضرت کعب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ ٹڈی، مچھلی کی چھینک (کی پیداوار) ہے۔

(۲۵۰۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :هُوَ نَثْرَةُ حُوتٍ.

(۲۵۰۷۰) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ یہ مچھلی کی چھینک ہے۔

(٤٠) الطَّيْرُ يَقَعُ فِي الْقِدْرِ، فَيَمُوتُ فِيهَا

ہانڈی میں پرندہ گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے

(۲۵۰۷۱) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي طَيْرٍ وَقَعَ فِي قِدْرٍ فَمَاتَ فِيهَا ، قَالَ :يُصَبُّ الْمَرَقُ، وَيُؤْكَلُ اللَّحْمُ.

(۲۵۰۷۱) حضرت اشعث، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اُس پرندے کے بارے میں جو ہانڈی میں گر کر مر گیا ہو یہ حکم دیا، فرمایا: اس کا شوربہ گرا دیا جائے گا اور گوشت کھا لیا جائے گا۔

(۲۵۰۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ طَيْرٍ وَقَعَ فِي قِدْرٍ وَهِيَ تَغْلِي ، فَمَاتَ ؟ فَقَالَ :يُهْرَاقُ الْمَرَقُ ، وَيُؤْكَلُ اللَّحْمُ.

(۲۵۰۷۲) حضرت ایوب، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ سے اس پرندے کے بارے میں جو اُبلتی ہوئی ہانڈی میں گر کر مر گیا ہو، سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: شوربہ گرا دیا جائے اور گوشت کھا لیا جائے گا۔

(۴۱) فِی الْجِرِّیِّ

بام مچھلی کے بارے میں

(۲۵.۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شَوْذَبٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ الطَّبِيخِ ، قَالَتْ : أَرْسَلَتْنِي أُمِّي فَاشْتَرَيْتُ جِرِّيًّا فَجَعَلْته فِي زِنْبِيلٍ ، فَخَرَجَ رَأْسُهُ مِنْ جَانِبٍ وَذَنَبُهُ مِنْ جَانِبٍ ، فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَرَآهُ ، فَقَالَ : هَذَا كَثِيرٌ طَيِّبٌ يُشْبِعُ الْعِيَالَ.

(۲۵۰۷۳) حضرت عمرہ بنت طبیخ سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ میری والدہ نے مجھے بھیجا تو میں نے بام مچھلی خریدی اور اس کو ٹوکری میں ڈالا، پس اس کا سرا ایک جانب سے اور اس کی دُم ایک (دوسری) جانب سے باہر نکل پڑی۔ اسی دوران امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور اس کو دیکھا تو فرمایا: یہ بہت پاکیزہ چیز ہے اہل وعیال کو سیراب کر دیتی ہے۔

(۲۵.۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُجَاشِعٍ أَبِي الرَّبِيعِ ، عَنْ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَمُرُّ عَلَيْنَا ، وَالْجِرِّيُّ عَلَى سُفْرَتِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ ، لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۲۵۰۷۴) حضرت کہیل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، ہمارے پاس سے گزرتے تھے جبکہ ہمارے دسترخوان پر بام مچھلی پڑی ہوتی تھی اور ہم اس کو کھا رہے ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

(۲۵.۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْجِرِّيِّ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ ، إِنَّمَا تُحَرِّمُهُ الْيَهُودُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ.

(۲۵۰۷۵) حضرت عکرمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بام مچھلی کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس کے علاوہ کوئی بات نہیں کہ یہود نے اس کو حرام قرار دے رکھا تھا اور ہم اس کو کھاتے ہیں۔

(۲۵.۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْجِرِّيِّ ، إِنَّمَا هَذَا شَيْءٌ يَرْوُونَهُ عَنْ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي الصُّحُفِ.

(۲۵۰۷٦) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ بام مچھلی میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ یہ وہی چیز ہے جس کے بارے میں لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صحیفہ میں اس کا ذکر تھا۔

(۲۵.۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْجِرِّيِّ ؟ فَقَالَ : هُوَ مِنَ السَّمَكِ ، إِنْ أَعْجَبَكَ فَكُلْهُ.

(۲۵۰۷۷) حضرت عبد الاعلیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے بام مچھلی کے بارے میں سوال

کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ مچھلی کی جنس میں سے ہے۔ اگر یہ تمہیں پسند ہے تو تم اس کو کھاؤ۔

(۲۵.۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ أَبِي يَعْلَى ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ عَنِ الْجِرِّيِّ ، وَالطِّحَالِ ، وَأَشْبَاهِهِمَا مِمَا يُكْرَهُ ؟ فَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾.

(۲۵۰۷۸) حضرت منذر ثوری سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن الحنفیہ سے بام مچھلی، تلی، اور اس جیسی چیزوں کے بارے میں سوال کیا گیا جن کو ناپسند کیا جاتا ہے تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی قُلْ لاَ أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا۔

(۲۵.۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الصَّائِغِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ الْجِرِّيِّ ؟ قَالَ : كُلْ ذَنْبٍ سَمِينٍ مِنْهُ.

(۲۵۰۷۹) حضرت ابو سلمہ صائغ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے بام مچھلی کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں سے موٹی دُم کو کھالو۔

(۲۵.۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : عَلَيْك بِأَذْنَابِهِ.

(۲۵۰۸۰) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ تم پر اس کی دُم لازم ہے (یعنی موٹی دم والی کھاؤ)۔

(۲۵.۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْجِرِّيُّ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ.

(۲۵۰۸۱) حضرت ابراہیم بن عبد اللہ بن حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ بام مچھلی سمندر کے شکار میں سے ہے۔

(۲۵.۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عن الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْجِرِّيِّ ، وَالمارماهيك.

(۲۵۰۸۲) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ بام مچھلی اور مار ماہی میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

(۲۵.۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَرًا يَقُولُ : مَا لَيْسَ فِيهِ قِشْرٌ مِنَ السَّمَكِ فَإِنَّا نَعَافُهُ ، وَلاَ نَأْكُلُهُ.

(۲۵۰۸۳) حضرت حفص کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر کو کہتے سُنا کہ جس مچھلی میں چھلکا نہیں ہوتا تو ہم اس سے گھن کھاتے ہیں اور اس کو نہیں کھاتے۔

(۲۵.۸٤) حَدَّثَنَا أَبو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْجِرِّيثِ.

(۲۵۰۸۴) حضرت ابراہیم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ بام مچھلی میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

(۲۵.۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِ الْجِرِّيثِ بَأْسًا.

(۲۵۰۸۵) حضرت ہشام، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ بام مچھلی کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٤٢) فِي لُحُومِ السَّلاَحِفِ وَالرَّقِّ

چھوٹے کچھوے اور بڑے کچھوے کے گوشت کے بارے میں

(۲۵.۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِسُلَحْفَاةٍ فَأَكَلَهَا.

(۲۵۰۸۶) حضرت یزید بن ابی زیاد، حضرت ابوجعفر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس کچھوا لایا گیا تو انہوں نے اس کو کھایا۔

(۲۵۰۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ فُقَهَاءُ الْمَدِينَةِ يَشْتَرُونَ الرَّقَّ ، وَيُغَالُونَ بِهَا حَتَّى بَلَغَ ثَمَنُهَا دِينَارًا.

(۲۵۰۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ فقہاء مدینہ بڑے کچھوے کو خریدتے تھے اور اس کی زیادہ سے زیادہ قیمت لگاتے تھے۔ یہاں تک کہ اس کی قیمت ایک دینار تک پہنچ جاتی تھی۔

(۲۵۰۸۸) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِأَكْلِهَا ، يَعْنِي السُّلَحْفَاةَ.

(۲۵۰۸۸) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس کے کھانے میں یعنی کچھوے کے کھانے میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

(۲۵۰۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِ السُّلَحْفَاةِ بَأْسًا.

(۲۵۰۸۹) حضرت ابن طاؤس، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کچھوا کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۰۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِأَكْلِهَا.

(۲۵۰۹۰) حضرت حسن سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٤٣) باب التَّخْلِيلِ مِنَ الطَّعَامِ

کھانے کے بعد خلال کرنے کا بیان

(۲۵۰۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَأْمُرُ بِالتَّخَلُّلِ ، وَيَقُولُ : إِنَّ ذَلِكَ إِذَا تُرِكَ وَهَّنَ الأَضْرَاسَ.

(۲۵۰۹۱) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، خلال کرنے کا حکم دیا کرتے تھے اور کہتے تھے، جب خلال چھوڑا جاتا ہے تو یہ داڑھوں کو کمزور کر دیتا ہے۔

(٤٤) فِي لُحُومِ الْجَلاَّلَةِ

گندگی کھانے والے جانوروں کے گوشت کے بارے میں

(۲۵۰۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لُحُومَ الْجَلاَّلَةِ ، وَأَلْبَانَهَا.

(۲۵۰۹۲) حضرت ہشام، حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گندگی کھانے والے جانوروں کے گوشت اور ان

کے دودھ کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۰۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْجَلاَّلَةِ وَأَلْبَانِهَا.

(۲۵۰۹۳) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے گندگی کھانے والے جانوروں کے گوشت اور ان کے دودھ سے منع فرمایا۔

(۲۵۰۹۴) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلاَّلَةِ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا، أَوْ يُشْرَبَ لَبَنُهَا. (مسند ۲۳۴۷)

(۲۵۰۹۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ گندگی کھانے والے جانور کا گوشت کھایا جائے یا اس کا دودھ پیا جائے۔

(۲۵۰۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ لاَ يَرَى بِالْجَلاَّلَةِ بَأْسًا أَنْ يُحَجَّ عَلَيْهَا، وَتُؤْكَلَ إِذَا كَانَ أَكْثَرُ عَلَفِهَا غَيْرَ الْجِلَّةِ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرُ عَلَفِهَا الْجِلَّةَ، فَإِنَّهُ كَرِهَهَا.

(۲۵۰۹۵) حضرت ابن جریج سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عطاء گندگی کھانے والے جانور کے بارے میں کوئی حرج نہیں محسوس کرتے تھے کہ اس پر حج کیا جائے اور جب اس کا اکثر چارہ غیر گندگی ہو تو اس کو کھایا جائے اور اگر اس کا اکثر چارہ گندگی ہو تو پھر آپ رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند فرمایا ہے۔

(۲۵۰۹۶) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ لاَ يَرَى بِأَكْلِهَا بَأْسًا.

(۲۵۰۹۶) حضرت عمرو، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گندگی کھانے والے جانور کے کھانے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۰۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: نُهِيَ عَنْ أَلْبَانِ الْجَلاَّلَةِ وَلُحُومِهَا، وَأَنْ يُحَجَّ عَلَيْهَا وَأَنْ يُعْتَمَرَ.

(۲۵۰۹۷) حضرت عکرمہ بن خالد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ گندگی کھانے والے جانور کے گوشت اور دودھ سے منع کیا گیا ہے اور اس بات سے بھی منع کیا گیا ہے کہ اس پر حج یا عمرہ کیا جائے۔

(۲۵۰۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَحْبِسُ الدَّجَاجَةَ الْجَلاَّلَةَ ثَلاَثًا

(۲۵۰۹۸) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گندگی کھانے والی مرغی کو (ذبح سے پہلے) تین دن بند رکھتے تھے۔

(۲۵۰۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَبَنِ

الشَّاةِ الْجَلاَّلَةِ. (ترمذی ۱۸۲۵۔ ابو داؤد ۳۷۸۰)

(۲۵۰۹۹) حضرت عکرمہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گندگی کھانے والی بکری کے دودھ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۵۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَحْمِ الشَّاةِ الْجَلاَّلَةِ.

(۲۵۱۰۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گندگی کھانے والی بکری کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔

(۲۵۱۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَلْبَانِ الْجَلاَّلَةِ.

(۲۵۱۰۱) حضرت مجاہد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گندگی خور جانور کے دودھ سے منع فرمایا۔

(۲۵۱۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ إِبِلٌ جَلاَّلَةٌ ، فَأَصْدَرَهَا إِلَى الْحِمَى ثُمَّ رَدَّهَا ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا الزَّوَامِلَ إِلَى مَكَّةَ.

(۲۵۱۰۲) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک گندگی خور اونٹ تھا چنانچہ آپ نے اس کو چراگاہ کی طرف بھیج دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو (کچھ دن بعد) واپس کیا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر مسافروں کا سامان لاد کر مکہ کی طرف روانہ کیا۔

(٤٥) مَنْ قَالَ نِعْمَ الإِدَامُ الْخَلُّ

جو لوگ کہتے ہیں: بہترین سالن سرکہ ہے

(۲۵۱۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : نِعْمَ الإِدَامُ الْخَلُّ. (ترمذی ۱۸۳۹۔ ابو داؤد ۳۸۱۷)

(۲۵۱۰۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بہترین سالن سرکہ ہے۔''

(۲۵۱۰٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : نِعْمَ الإِدَامُ الْخَلُّ. (ابو داؤد ۳۸۱۶۔ ترمذی ۱۸۳۹)

(۲۵۱۰۴) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن ''سرکہ'' ہے۔

(۲۵۱۰٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نِعْمَ الإِدَامُ الْخَلُّ. (مسلم ۱۶۲۳۔ ابن ماجه ۳۳۱۶)

(۲۵۱۰۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بہترین سالن سرکہ ہے۔''

(٤٦) الرَّجُلُ يُضْطَرُّ إِلَى الْمَيْتَةِ

جو شخص مردار کھانے پر مجبور ہو جائے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

(۲۵۱۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي الْمُضْطَرِّ إِلَى الْمَيْتَةِ، قَالَ: يَأْكُلُ مَا يُقِيمُهُ.

(۲۵۱۰۶) حضرت ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں روایت ہے، جو مردار خوری پر مجبور ہو چکا ہو وہ کہتے ہیں کہ یہ اتنا کھا سکتا ہے جس سے اس کی کمر سیدھی رہے۔

(۲۵۱۰۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :إِذَا اضْطُرَّ إِلَى مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ ، فَهُوَ لَهُ حَلاَلٌ.

(۲۵۱۰۷) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی حرام کردہ چیز کی طرف مجبور ہو جائے تو وہ اس کے لئے حلال ہے۔

(۲۵۱۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ أُكْرِهَ عَلَى لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ ، قَالَ :إِنْ أَكَلَ فَرُخْصَةٌ ، وَإِنْ لَمْ يَأْكُلْ فَقُتِلَ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(۲۵۱۰۸) حضرت عطاء سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس کو خنزیر کے گوشت اور شراب کے پینے کے اوپر مجبور کیا گیا ہو؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر یہ آدمی اس کو کھالے تو اس کو اس کی اجازت ہے اور اگر نہ کھائے اور مر جائے تو جنت میں جائے گا۔

(٤٧) الأَخْوِنَةُ يُؤْكَلُ عَلَيْهَا

دستر خوان پر کھانا کھانے کا بیان

(۲۵۱۰۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ يَأْكُلُ عَلَى خِوَانٍ خَلَنْجٍ.

(۲۵۱۰۹) حضرت سلام بن مسکین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن زید کے ہاں حاضر ہوا جبکہ وہ خلنج نامی درخت کے بنائے ہوئے دستر خوان پر کھانا کھا رہے تھے۔

(٤٨) الْمَجُوسِيَّةِ تَخْدُمُ الرَّجُلَ

مجوسی عورت آدمی کی خدمت کر سکتی ہے

(۲۵۱۱۰) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْخَادِمِ الْمَجُوسِيَّةِ تَكُونُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ،

فَتَطْبُخُ لَهُ وَتَعْمَلُ لَهُ ، فَلَمْ يَرَ بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۵۱۱۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ مجوسی عورت مسلمان مرد کے لیے کھانا پکا سکتی ہے اوراس کے کام کاج کر سکتی ہے۔

(۲۵۱۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى سَلْمَانَ وَعِنْدَهُ عِلْجَةٌ تُعَاطِيهِ.

(۲۵۱۱۱) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سلمان کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے پاس مجوسی خادمہ تھی جو ان کی خدمت کرتی تھی۔

(۴۹) فِي أَكْلِ السِّبَاعِ

درندہ کھانے کے بارے میں

(۲۵۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ عَلَى إِخْوَانِهِ أَلْوَانَ السِّبَاعِ ، أَوْ قَالَ: سِبَاعٌ مِنَ الطَّيْرِ.

(۲۵۱۱۲) حضرت طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان کے دسترخوان پر متنوع قسم کے درندے دیکھے...... یا فرمایا...... مختلف درندے جنس کے پرندے تھے۔

کِتَابُ اللِّبَاسِ

(۱) مَنْ رَخَّصَ فِي لِبْسِ الخزِّ

جو حضرات ریشم سے بنے ہوئے کپڑے کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵۱۱۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ خَزًّا.

(۲۵۱۱۳) حضرت یحییٰ بن ابن اسحق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے جسم پر ریشم سے بنا ہوا کپڑا دیکھا اور میں نے حضرت قاسم کے جسم پر ریشم سے بنا ہوا کپڑا دیکھا اور میں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ کو ریشم سے بنا کپڑا پہنے دیکھا۔

(۲۵۱۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلَيْهِ كِسَاءُ خَزٍّ ، وَكَانَ يَخْضِبُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۱۱۴) حضرت عیزار بن حُریث سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اس طرح دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ پر ریشم سے تیار کردہ چادر تھی اور آپ رضی اللہ عنہ مہندی اور کتم (خاص بوٹی) کے ذریعہ خضاب کرتے تھے۔

(۲۵۱۱٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى مِطْرَفَ خَزٍّ.

(۲۵۱۱۵) حضرت شیبانی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی پر ریشم سے تیار کردہ چادر دیکھی ہے۔

(۲۵۱۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ لأَبِي بَكْرَةَ مِطْرَفُ خَزٍّ سَدَاهُ حَرِيرٌ ، فَكَانَ يَلْبَسُهُ.

(۲۵۱۱۶) حضرت عیینہ بن عبد الرحمٰن، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرہ کے پاس ریشم سے تیار کردہ چادر تھی جس کا تانا ریشم کا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ اس کو پہنا بھی کرتے تھے۔

(۲۵۱۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى مِطْرَفَ خَزٍّ فَلَبِسَهُ حَتَّى تَقَطَّعَ ، ثُمَّ نَقَضَهُ مَرَّةً أُخْرَى.

(۲۵۱۱۷) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ پر ریشم سے بنی ہوئی چادر دیکھی جس کو انہوں نے پہنا، یہاں تک کہ وہ چادر ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی...... پھر آپ رحمہ اللہ نے اس کو ایک مرتبہ سی لیا۔

(۲۵۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَهَا كِسَاءُ خَزٍّ ، فَكَسَتْهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ.

(۲۵۱۱۸) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک ریشم سے تیار شدہ چادر تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے وہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو پہنا دی۔

(۲۵۱۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ عَلَى بَغْلَةٍ ، وَرَأَيْتُ عَلَيْهِ عِمَامَةَ خَزٍّ ، وَمِطْرَفَ خَزٍّ.

(۲۵۱۱۹) حضرت اسماعیل بن خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت احنف بن قیس کو خچر پر سوار دیکھا اور میں نے ان پر ریشم کا عمامہ اور ریشم (سے تیار شدہ) چادر دیکھی۔

(۲۵۱۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، وَشُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ مَطَارِفَ الْخَزِّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى شُرَيْحٍ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَبُرْنُسَ خَزٍّ.

(۲۵۱۲۰) حضرت اسماعیل بن ابن خالد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قیس بن ابی حازم، حضرت شُبیل بن عوف اور حضرت شعبی پر اون اور ریشم سے تیار شدہ چادر دیکھی اور میں نے حضرت شریح پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ چادر اور اُون اور ریشم سے تیار شدہ بڑی ٹوپی دیکھی۔

(۲۵۱۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمَّارٌ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي قَتَادَةَ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مَا لاَ أُحْصِي.

(۲۵۱۲۱) حضرت عمران قطان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمار نے بتایا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ چادر دیکھی اور میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ چادر دیکھی اور میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر (ریشم کی چادر) اتنی مرتبہ دیکھی جس کو میں شمار نہیں کر سکتا۔

(۲۵۱۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بُرْنُسَ خَزٍّ.

(۲۵۱۲۲) حضرت ولید بن جمیع سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ

بڑی ٹوپی دیکھی۔

(۲۵۱۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، وَعَلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَكْسِيَةَ خَزٍّ.

(۲۵۱۲۳) حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر، حضرت عروہ بن زبیر، اور حضرت علی ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم پر اون اور ریشم سے تیار شدہ چادریں دیکھیں۔

(۲۵۱۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ ، وَأَبِي جَعْفَرٍ جُبَّتَيْنِ مِنْ خَزٍّ ، وَجُبَّةُ أَبِي جَعْفَرٍ مِنْ خَزٍّ أَدْكَنَ.

(۲۵۱۲۴) حضرت محمد بن اسحاق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم، اور حضرت ابو جعفر پر دو جبّے اون اور ریشم سے تیار شدہ دیکھے اور حضرت ابو جعفر کے جبّے کا رنگ مائل بہ سیاہی تھا۔

(۲۵۱۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كِسَاءُ خَزٍّ ، يَلْبَسُهُ كُلَّ جُمُعَةٍ.

(۲۵۱۲۵) حضرت حبیب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اُون اور ریشم سے تیار شدہ ایک چادر تھی جس کو وہ ہر جمعہ پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۱۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَلَيَّ جُبَّةُ خَزٍّ ، فَأَخَذَ بِكُمِّ جُبَّتِي وَقَالَ : مَا أَجْوَدَ جُبَّتَكَ هَذِهِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا تُغْنِي وَقَدْ أَفْسَدُوهَا عَلَيَّ ، قَالَ : وَمَنْ أَفْسَدَهَا؟ قُلْتُ : سَالِمٌ ، قَالَ : إِذَا صَلُحَ قَلْبُكَ فَالْبَسْ مَا بَدَا لَكَ ، قَالَ : فَذَكَرْتُ قَوْلَهُمَا لِلْحَسَنِ ، فَقَالَ : إِنَّ مِنْ صَلَاحِ الْقَلْبِ تَرْكَ الْخَزِّ.

(۲۵۱۲٦) حضرت علی بن زید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا، جبکہ مجھ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ جبہ تھا۔ پس انہوں نے میرے جُبہ کی آستین کو پکڑا اور کہا، تمہارا یہ جُبہ کتنا خوبصورت ہے؟ کہتے ہیں میں نے کہا۔ لوگوں نے تو اس کو مجھ پر فاسد قرار دیا ہے؟ انہوں نے پوچھا اس کو کس نے فاسد قرار دیا ہے؟ میں نے کہا۔ حضرت سالم نے، انہوں نے کہا جب تمہارا دل درست ہو تو تم جو چاہو پہن لو۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان دونوں کی بات حضرت حسن سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: دل کی درستگی بھی اُون اور ریشم سے بنے کپڑے کو چھوڑنے سے ہے۔

(۲۵۱۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، سَأَلْتُهُ ، قُلْتُ : كَانُوا يَلْبَسُونَ الْخَزَّ ؟ قَالَ : كَانُوا يَلْبَسُونَهُ وَيَكْرَهُونَهُ ، وَيَرْجُونَ رَحْمَةَ اللهِ.

(۲۵۱۲۷) حضرت ابن عون، حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے اُن سے سوال کیا میں نے کہا، پہلے لوگ خز (اُون اور ریشم سے تیار) پہنا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا وہ لوگ خز پہنتے تو تھے لیکن اس کو ناپسند کرتے تھے اور خدا کی رحمت کی

اُمید رکھتے تھے۔

(۲۵۱۲۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بِعَرَفَاتٍ، وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ مِنْ خَزٍّ أَصْفَرَ.

(۲۵۱۲۸) حضرت شیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن علی کو مقام عرفات میں دیکھا جبکہ ان پر زرد رنگ کے اُون اور ریشم سے تیار شدہ چادر تھی۔

(۲۵۱۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ سَعْدٌ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ ، وَتَحْتَهُ مَرَافِقُ مِنْ حَرِيرٍ ، فَأَمَرَ بِهَا فَرُفِعَتْ ، فَلَمَّا دَخَلَ سَعْدٌ دَخَلَ وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ مِنْ خَزٍّ ، فَقَالَ لَهُ : اسْتَأْذَنْتَ عَلَيَّ وَتَحْتِي مَرَافِقُ مِنْ حَرِيرٍ ، فَأَمَرْتُ بِهَا فَرُفِعَتْ ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ إِنْ لَمْ تَكُنْ مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ : ﴿أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا﴾ وَاللَّهِ لأَنْ أَضْطَجِعَ عَلَى جَمْرِ الْغَضَى أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَضْطَجِعَ عَلَيْهَا ، قَالَ : فَهَذَا عَلَيْكَ شَطْرُهُ حَرِيرٌ وَشَطْرُهُ خَزٌّ ، قَالَ : إِنَّمَا يَلِي جِلْدِي مِنْهُ الْخَزُّ.

(۲۵۱۲۹) حضرت صفوان بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ کے ہاں آنے کی اجازت طلب کی۔ جبکہ حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ کے نیچے ریشم سے بنے تکیے تھے، چنانچہ حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں حکم دیا اور ان کو اٹھا دیا گیا، پھر جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ کے ہاں داخل ہوئے تو ابن عامر رضی اللہ عنہ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ ایک دھاریدار چادر تھی۔ حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ نے مجھ پر داخلہ کی اجازت مانگی تو میرے نیچے ریشم کے تکیے تھے چنانچہ میں نے ان کے بارے میں حکم دیا اور وہ اٹھا دیئے گئے۔ اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ابن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اگر آپ ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ (ترجمہ) تم نے اپنی لذتوں کو دنیا میں پورا کر لیا۔

تو آپ بہترین آدمی ہوں بخدا مجھے تو جھاڑ کے درخت کے انگارے پر لیٹنا بنسبت اس پر لیٹنے کے زیادہ محبوب ہے پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، آپ پر یہ جو چادر ہے اس کا بھی ایک حصہ ریشم اور ایک حصہ خز اون اور ریشم سے بنا ہوا ہے؟ حضرت ابن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا، میرے جسم کے ساتھ اس میں سے خز ملا ہوا ہے۔

(۲۵۱۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ مِطْرَفَ خَزٍّ قَدْ ثَنَاهُ.

(۲۵۱۳۰) حضرت محمد بن زیاد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اوپر خز سے بنی ہوئی چادر دیکھی جس کو آپ نے موڑا ہوا تھا۔

(۲۵۱۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ؛ أَنَّ ثَلاثَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَلْبَسُونَ خَزًّا.

(۲۵۱۳۱) حضرت خیثمہ سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تیرہ افراد اُون اور ریشم سے تیار شدہ کپڑا پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۱۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ مِطْرَفَ خَزٍّ ، وَرَأَيْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِطْرَفَ خَزٍّ أَبْيَضَ.

(۲۵۱۳۲) حضرت عثمان بن ابی ہند سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ دھاری دار چادر دیکھی، اور میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ پر اُون اور ریشم سے تیار شدہ سفید دھاری دار چادر دیکھی۔

(۲) فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ ، وَكَرَاهِيَةِ لبسِهِ

ریشم پہننے کے بارے میں اور اس کے پہننے میں کراہت کے بارے میں

(۲۵۱۳۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الآخِرَةِ. (بخاری ۵۸۳۲۔ مسلم ۲۱)

(۲۵۱۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں ریشم کو پہن لیا تو وہ آخرت میں ریشم کو نہیں پہنے گا۔

(۲۵۱۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، قَالَ :أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ مِنْ حَرِيرٍ ، فَأَهْدَاهَا لِعَلِيٍّ فَلَبِسَهَا عَلِيٌّ ، فَلَمَّا رَآهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنِّي أَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي ، اجْعَلْهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ.

(۲۵۱۳۴) حضرت ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم سے تیار کردہ ایک جوڑا ہدیہ کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جوڑا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہدیہ کر دیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو پہن لیا۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جوڑے کو دیکھا تو فرمایا: جو چیزیں اپنے لیئے ناپسند کرتا ہوں، اس کو میں تیرے لیئے بھی ناپسند کرتا ہوں۔ اس کو عورتوں کے درمیان دوپٹہ بنا کردے دو۔''

(۲۵۱۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَرِيرُ وَالذَّهَبُ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي ، حِلٌّ لِإِنَاثِهِمْ. (ترمذی ۱۷۲۰۔ احمد ۴/ ۳۹۲)

(۲۵۱۳۵) حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم اور سونا میری امت کے مردوں پر حرام ہے اور ان کی عورتوں کے لیے حلال ہے۔

(۲۵۱۳۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدِّيبَاجِ وَالْحَرِيرِ وَالإِسْتَبْرَقِ.

(۲۵۱۳۶) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیباج، حریر اور استبرق سے منع فرمایا۔

(۲۵۱۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي هُبَيْرَةُ بْنُ يَرِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ مُسَيَّرَةٌ بِحَرِيرٍ إِمَّا سَدَاهَا ، أَوْ لُحْمَتُهَا ، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أَصْنَعُ بِهَا ، أَلْبَسُهَا؟ قَالَ : لاَ ، إِنِّي لاَ أَرْضَى لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي ، وَلَكِنِ اجْعَلْهَا خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ. (ابن ماجه ۳۵۹۶)

(۲۵۱۳۷) حضرت ابو فاختہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے ہبیرہ بن یریم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی تار کا ایک جوڑا...... جس کا تانا یا بانا ریشم کا تھا...... ہدیہ میں آیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جوڑا مجھے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کو) بھیج دیا پس میں (اس کو لے کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا کیا کروں؟ اس کو پہن لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ جو چیز میں اپنے لیئے پسند نہیں کرتا وہ تیرے لیئے بھی پسند نہیں کرتا۔ لیکن تم اس کپڑے کو فواطم...... فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، فاطمہ بنت اسد اور فاطمہ بنت حمزہ...... کے درمیان دوپٹہ بنا کر تقسیم کردو۔

(۲۵۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالدِّيبَاجَ ، وَقَالَ : هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا ، وَلَكُمْ فِي الآخِرَةِ.

(مسلم ۱۶۳۷۔ نسائی ۹۶۱۵)

(۲۵۱۳۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا کہ ہم دیباج اور ریشم پہنیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چیزیں کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

(۲۵۱۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْدَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ.

(۲۵۱۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو فاختہ والی حدیث کی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

(۲۵۱۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ ، وَقَالَ : هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا ، وَلَنَا فِي الآخِرَةِ.

(بخاری ۵۸۳۱۔ مسلم ۱۶۳۷)

(۲۵۱۴۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔

اور ارشاد فرمایا: یہ چیزیں کفار کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لیئے آخرت میں ہیں۔

(۲۵۱٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ مِنْ حَرِيرٍ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوِ ابْتَعْتَ هَذِهِ الْحُلَّةَ لِلْوَفْدِ وَلِيَوْمِ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ. (بخاری ۸۸۶۔ مسلم ۱۶۳۸)

(۲۵۱۴۱) حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں یہ خبر دی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خالص ریشم کا ایک جوڑا دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ یہ جوڑا وفود اور جمعہ کے لئے خرید لیں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

(۲۵۱٤۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَعَلَيْهِ فَرُّوجٌ ، يَعْنِي قَبَاءً مِنْ حَرِيرٍ ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ نَزَعَهُ نَزْعًا عَنِيفًا ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، صَلَّيْتَ وَهُوَ عَلَيْكَ ، قَالَ : إِنَّ هَذَا لاَ يَنْبَغِي لِلْمُتَّقِينَ. (بخاری ۳۷۵۔ مسلم ۲۳)

(۲۵۱۴۲) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز مغرب پڑھائی درانحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ریشم کی ایک قباء تھی، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو انتہائی ترش روئی کے ساتھ اتار دیا۔ اس پر میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے (ابھی) نماز پڑھائی تب تو یہ آپ پر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً متقین کے لئے یہ مناسب نہیں ہے۔

(۲۵۱٤۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ إِلاَّ مَا كَانَ هَكَذَا ، ثُمَّ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ ، ثُمَّ الثَّانِيَةِ ، ثُمَّ الثَّالِثَةِ ، ثُمَّ الرَّابِعَةِ وَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنْهُ. (بخاری ۵۸۲۸۔ مسلم ۱۶۴۲)

(۲۵۱۴۳) حضرت ابو عثمان، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ ریشم اور دیباج سے منع کیا کرتے تھے مگر اتنی مقدار، اس کے بعد راوی اپنی ایک انگلی پھر دوسری انگلی پھر تیسری انگلی اور پھر چوتھی انگلی سے اشارہ کیا اور فرمایا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس سے منع کیا کرتے تھے۔

(۲۵۱٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي كَنَفٍ، قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ حَتَّى أَتَيْتُ دَارَهُ ، فَأَتَاهُ بَنُونَ لَهُ عَلَيْهِمْ قُمُصُ حَرِيرٍ فَخَرَقَهَا ، وَقَالَ : انْطَلِقُوا إِلَى أُمِّكُمْ فَلْتُلْبِسكُمْ غَيْرَ هَذَا.

(۲۵۱۴۴) حضرت ابوکنف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ میں ان کے گھر آ پہنچا، پس آپ کے پاس آپ کے بیٹے آئے اور ان کے جسم پر ریشم کی قمیصیں تھیں۔ حضرت عبد اللہ نے انہیں پھاڑ دیا، اور فرمایا: تم اپنی والدہ

کے پاس چلے جاؤ تا کہ وہ تمہیں اس کے علاوہ لباس پہنائے۔

(۲۵۱۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ شَمَّاسٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ :رَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ ابْنًا لَهُ عَلَيْهِ قَمِيصٌ مِنْ حَرِيرٍ ، فَشَقَّهُ ، وَقَالَ :إِنَّمَا هَذَا لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۱۴۵) حضرت مہاجر بن شماس اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے اپنے ایک بیٹے کو اس طرح دیکھا کہ اس پر ریشم کی قمیص تھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے قمیص کو پھاڑ دیا اور فرمایا: یہ صرف عورتوں کے لئے ہے۔

(۲۵۱۴٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :قَدِمَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ مِنْ سَفَرٍ ، وَقَدْ كُسِيَ وَلَدُهُ الْحَرِيرَ ، فَنَزَعَ مِنْهُ مَا كَانَ عَلَى ذُكُورِ وَلَدِهِ ، وَتَرَكَ مِنْهُ مَا كَانَ عَلَى بَنَاتِهِ.

(۲۵۱۴٦) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ایک سفر سے واپس تشریف لائے۔ اوران کے بچوں کو ریشم پہنایا ہوا تھا، پس انہوں نے اپنی اولاد میں سے مذکر اولاد پر سے وہ کپڑے اتار دیئے اور اپنی مؤنث اولاد کے جسم پر وہ کپڑے رہنے دیئے۔

(۲۵۱۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ عَلَى عُمَرَ ، عَلَيْهِ قَمِيصُ حَرِيرٍ ، فَشَقَّ الْقَمِيصَ.

(۲۵۱۴۷) حضرت سعد بن ابراہیم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، اپنے بیٹے کے ہمراہ..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور بیٹے نے ریشم کی قمیص پہنی ہوئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ قمیص پھاڑ دی۔

(۲۵۱۴۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ؛ أَنَّهُ ، قَالَ:سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ، قَالَ :قَالَ:أَلاَ لاَ تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيرَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ ، فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الآخِرَةِ. (بخاری ۵۸۳۴۔ مسلم ۱۶۴۱)

(۲۵۱۴۸) حضرت خلیفہ بن کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ انہوں نے کہا خبردار! تم اپنی عورتوں کو (بھی) ریشم نہ پہناؤ، کیونکہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ریشم نہ پہنو کیونکہ جو دنیا میں پہن لے گا وہ آخرت میں اس کو نہیں پہنے گا۔''

(۲۵۱۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ ، عَنْ أَبِي أَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ سَمِعَه يَقُولُ :سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ :أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرِيرًا بِشِمَالِهِ وَذَهَبًا بِيَمِينِهِ ، ثُمَّ رَفَعَ بِهِمَا يَدَيْهِ فَقَالَ: إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي ، حِلٌّ لإِنَاثِهِمْ. (ابوداؤد ۴۰۵۴۔ احمد ۱/ ۱۱۵)

(۲۵۱۴۹) حضرت عبداللہ بن زریر غافقی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں ہاتھ پر ریشم اور اپنے دائیں ہاتھ میں سونے کو پکڑا پھران دونوں کو لے کر اپنے ہاتھ اُوپر اٹھائے اور فرمایا: "یہ دونوں میری اُمت کے مردوں پر حرام ہیں اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔"

(۲۵۱۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَنَس بْنُ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ؛ أَنَّ عُطَارِدَ بْنَ حَاجِبٍ جَاءَ بِثَوْبِ دِيبَاجٍ كَسَاهُ إِيَّاهُ كِسْرَى ، فَقَالَ عُمَرُ :أَلاَ أَشْتَرِيهِ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :إِنَّمَا يَلْبَسُهُ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ. (بخاری ۸۸۶۔ احمد ۶/ ۲۸۸)

(۲۵۱۵۰) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عُطارد بن حاجب دیباج کا ایک کپڑا لے کر آئے جو انہیں کسریٰ نے پہنایا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں یہ کپڑا آپ کے لئے خرید لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کپڑے کو صرف وہی پہنتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔

(۲۵۱۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ حَفْصٍ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَنْتَمِ ، وَالتَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ ، وَالْحَرِيرِ.

(۲۵۱۵۱) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم (ہرے رنگ کے گھڑے)، سونے کی انگوٹھی اور ریشم پہننے سے منع کیا ہے۔

(۲۵۱۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي إِحْدَى يَدَيْهِ ثَوْبٌ مِنْ حَرِيرٍ ، وَفِي الأُخْرَى ذَهَبٌ ، فَقَالَ :إِنَّ هَذَيْنِ مُحَرَّمٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي ، حِلٌّ لإِنَاثِهِمْ. (ابن ماجه ۳۵۹۷۔ طبرانی ۱۳۶)

(۲۵۱۵۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہاتھ میں ریشم کا کپڑا تھا اور دوسرے ہاتھ میں سونا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بلاشبہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام کردہ ہیں اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔"

(۲۵۱۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبِي ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، يَقُولُ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ. (احمد ۴/ ۹۶)

(۲۵۱۵۳) حضرت علی بن عبداللہ بن علی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر کہتے سنا: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے کو پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۵۱۵٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ :سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الْحَرِيرِ ؟ فَقَالَ :نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ ، كُنَّا

نَسْمَعُ أَنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الآخِرَةِ.

(۲۵۱۵۴) حضرت حمید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ریشم کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہم اس کے شر سے اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں، ہم یہ بات سُنا کرتے تھے کہ جو آدمی اس کو دُنیا میں پہنے گا تو وہ آخرت میں اس کو نہیں پہنے گا۔

(۲۵۱۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لُبْسَ الْحَرِيرِ.

(۲۵۱۵۵) حضرت عطاء، حضرت طاؤس کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ ریشم کے پہننے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۱۵۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ كَانَ يَكْرَهُ قَلِيلَ الْحَرِيرِ وَكَثِيرَهُ.

(۲۵۱۵۶) حضرت یونس، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رحمہ اللہ تھوڑے ریشم اور زیادہ ریشم کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : لاَ تَلْبَسُوا مِنَ الْحَرِيرِ إِلاَّ مَا كَانَ سَدَاهُ قُطْنًا ، أَوْ كَتَّانًا.

(۲۵۱۵۷) حضرت حصین سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک تحریر لکھی، تم لوگ ریشم میں سے صرف وہ کپڑا پہنو جس کا تانا روئی کا یا کتان کا ہو۔

(۲۵۱۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَسَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَرُحْتُ فِيهَا ، فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ ، قَالَ : فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي. (بخاری ۵۸۴۰۔ ۶۶۰۷)

(۲۵۱۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک خالص (ریشم کا) جوڑا دیا، چنانچہ میں اس کو پہن کر نکلا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک میں آثارِ غضب دیکھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس میں نے اس جوڑے کو اپنی عورتوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

(۲۵۱۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ دَاوُدَ السَّرَّاجِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الآخِرَةِ.

(۲۵۱۵۹) حضرت ابو سعید سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا تو وہ شخص آخرت میں ریشم نہیں پہنے گا۔

(۳) مَنْ رَخَّصَ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ ، إِذَا كَانَ لَهُ عُذْرٌ ، وَمَنْ كَرِهَهُ

جو حضرات دوران جنگ عذر والے شخص کو ریشم پہننے کی اجازت دیتے ہیں اور جو حضرات اس کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵۱۶۰) حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مَرْزُوقِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ أَبُو فَرْقَدٍ : رَأَيْتُ عَلَى تَجَافِيفِ أَبِي مُوسَى

الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ.

(۲۵۱۶۰) حضرت مرزوق بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوفرقد کہتے ہیں میں نے حضرت ابوموسیٰ کی زین پر دیباج اور ریشم دیکھا۔

(۲۵۱٦۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ لأَبِي يَلْمَقٌ مِنْ دِيبَاجٍ يَلْبَسُهُ فِي الْحَرْبِ.

(۲۵۱۶۱) حضرت ہشام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد کے پاس ایک قباء تھی، جو دیباج سے تیار شدہ تھی جس کو وہ جنگ میں پہنتے تھے۔

(۲۵۱٦۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ جُبَّةً ، أَوْ سِلاَحًا.

(۲۵۱۶۲) حضرت لیث، حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اگر یہ جبہ یا اسلحہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۵۱٦۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِلُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ.

(۲۵۱۶۳) حضرت عطاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ دوران جنگ ریشم پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۵۱٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنْبَأَهُمْ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ، وَلِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي قَمِيصَيْنِ مِنْ حَرِيرٍ ، مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا ، حِكَّةٍ. (بخاری ۲۹۱۹۔ مسلم ۱۶۴۶)

(۲۵۱۶۴) حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ جناب نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو ریشم کی قمیصیں پہننے کی اجازت دی بوجہ ان کو خارش کی بیماری کے۔

(۲۵۱٦۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَسْأَلُهُ عَنْ لُبْسِ الْيَلاَمِقِ وَالْحَرِيرِ فِي دَارِ الْحَرْبِ ؟ قَالَ : فَكَتَبَ : أَنْ كُنْ أَشَدَّ مَا كُنْتُ كَرَاهِيَةً لِمَا تُكْرَهُ عِنْدَ الْقِتَالِ ، حِينَ تُعَرِّضُ نَفْسَكَ لِلشَّهَادَةِ.

(۲۵۱۶۵) حضرت ولید بن ہشام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن محیریز کو خط لکھا اور میں نے ان سے دارالحرب میں قباء اور ریشم پہننے کے بارے میں سوال کیا؟ راوی کہتے ہیں پس انہوں نے لکھا جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو اس کو تم قتال کے وقت جبکہ تم اپنے آپ کو شہادت کے لئے پیش کرتے ہو اور زیادہ ناپسند کرو۔

(۲۵۱٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَهُ فِي الْحَرْبِ ، وَقَالَ : أَرْجَى مَا يَكُونُ لِلشَّهَادَةِ.

(۲۵۱۶۶) حضرت ابومکین، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس کو جنگ میں بھی ناپسند کرتے تھے اور کہتے تھے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ شہادت کے لئے نہیں ہوگی۔

(۲۵۱۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ لُبْسِ الدِّیبَاجِ فِی الْحَرْبِ ؟ فَقَالَ : مِنْ أَیْنَ کَانُوا یَجِدُونَ الدِّیبَاجَ ؟

(۲۵۱۶۷) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے جنگ کے دوران دیباج پہننے سے متعلق سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ لوگ دیباج کہاں سے لیں گے؟

(۲۵۱۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ حُصَیْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ سُوَیْد بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : شَهِدْنَا الْیَرْمُوکَ ، قَالَ : فَاسْتَقْبَلَنَا عُمَرُ وَعَلَیْنَا الدِّیبَاجُ وَالْحَرِیرُ ، فَأَمَرَ بِرَمْیِنَا بِالْحِجَارَةِ ، قَالَ : فَقُلْنَا : مَا بَلَغَهُ عَنَّا ؟ قَالَ : فَنَزَعْنَاهُ وَقُلْنَا : کَرِهَ زِیَّنَا ، فَلَمَّا اسْتَقْبَلْنَاهُ رَحَّبَ بِنَا ، وَقَالَ : إِنَّکُمْ جِئْتُمُونِی فِی زِیِّ أَهْلِ الشِّرْکِ ، إِنَّ اللَّهَ لَمْ یَرْضَ لِمَنْ قَبْلَکُمُ الدِّیبَاجَ ، وَلاَ الْحَرِیرَ.

(۲۵۱۶۸) حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ یرموک میں حاضر تھے۔ راوی کہتے ہیں ہمارا سامنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوگیا۔ جبکہ ہم پر دیباج اور ریشم تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں پتھر مارنے کا حکم دیا۔ ہم نے (دل میں) کہا انہیں ہمارے طرف سے کیا بات پہنچی ہے؟ راوی کہتے ہیں پھر ہم نے اس لباس کو اتار دیا اور ہم نے کہا: انہیں ہماری ہیئت پسند نہیں آئی۔ پھر جب ہمارا سامنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا تو انہوں نے ہمیں مرحبا کہا اور فرمایا: تم لوگ میرے پاس (پہلے) اہل شرک کی ہیئت میں آئے تھے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم سے پہلوں کے لئے بھی دیباج اور ریشم سے راضی نہ تھے۔

(۲۵۱۶۹) حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلَی زَیْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَمِیصَ حَرِیرٍ سِیَرَاءَ. (ابن ماجه ۳۵۹۸۔ نسائی ۹۵۷۶)

(۲۵۱۶۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو خالص ریشم کی قمیص پہنے دیکھا۔

(۴) مَنْ کَرِهَ الْحَرِیرَ لِلنِّسَاءِ

جو عورتوں کے لئے (بھی) ریشم کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵۱۷۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ زَیْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِی حَمَادَةُ ، عَنْ أُنَیْسَةَ بِنْتِ زَیْدٍ ؛ أَنَّ أَبَاهَا دَخَلَ عَلَیْهَا فِی بَیْتِهَا وَعَلَیْهَا قَمِیصٌ مِنْ حَرِیرٍ ، فَخَرَجَ وَهُوَ مُغْضَبٌ.

(۲۵۱۷۰) حضرت اُنیسہ بنت زید سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کے پاس ان کے گھر میں آئے جبکہ انہوں نے ریشم کی قمیص پہن رکھی تھی تو وہ غصہ کھا کر باہر آ گئے۔

(۵) مَنْ رَخَّصَ فِي العَلَمِ مِنَ الْحَرِيرِ فِي الثَّوْبِ

جو لوگ کپڑے میں ریشم میں سے نشانی لگانے کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵۱۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لاَ يَصْلُحُ مِنْهُ إِلاَّ هَكَذَا ؛ إِصْبَعًا ، أَوْ إِصْبَعَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثَةً ، أَوْ أَرْبَعَةً.

(۲۵۱۷۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اس (ریشم) سے صرف اتنی مقدار درست ہے۔ ایک انگلی، دو انگلیاں، تین انگلیاں یا چار انگلیاں۔

(۲۵۱۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ تَلْبَسُوا مِنَ الْحَرِيرِ إِلاَّ إِصْبَعَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثَة.

(۲۵۱۷۲) حضرت زر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ ریشم میں سے ایک یا دو انگلیاں ہی پہنو۔

(۲۵۱۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِالأَعْلاَمِ بَأْسًا.

(۲۵۱۷۳) حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ نشانیوں میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۱۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى عِمَامَةً لَهَا عَلَمٌ ، فَدَعَا بِالجَمَلَيْنِ فَقَصَّهُ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا ، فَقَالَتْ : بُؤْسًا لِعَبْدِ اللهِ ، يَا جَارِيَةُ ، هَاتِي جُبَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَائَتْ بِجُبَّةٍ مَكْفُوفَةِ الْكُمَّيْنِ وَالْجَيْبِ وَالْفَرْجَيْنِ بِالدِّيبَاجِ.

(مسلم ۱۶۴۱۔ ابوداؤد ۴۰۵۱)

(۲۵۱۷۴) حضرت اسماء کے مولیٰ حضرت ابو عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے عمامہ خریدا جس میں کوئی (ریشمی) نشانی تھی۔ پس انہوں نے قینچی منگوائی اور اس کو (نشانی کو) کاٹ دیا۔ میں نے یہ بات حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: عبد اللہ پر تعجب ہے۔ اے لونڈی! جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ لے کر آؤ چنانچہ وہ لونڈی ایک جُبہ لے کر آئی جس کے آستین، گریبان، چاک پر ریشم کا نشان لگا ہوا تھا۔

(۲۵۱۷۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ طَيَالِسَةٌ ، عَلَيْهَا لَبِنَةُ دِيبَاجٍ كِسْرَوَانِيٌّ ، كَانَ يَلْبَسُهَا.

(۲۵۱۷۵) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شال سے بنا ہوا جُبہ تھا۔ جس پر کسروانی ریشم کی پٹی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۱۷۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَلْبَسُوا الثَّوْبَ سَدَاهُ حَرِيرٌ ، أَوْ

لُحْمَتُهُ ، وَلَا يَرَوْنَ بِالْأَعْلَامِ بَأْسًا.

(۲۵۱۷۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ ایسے کپڑے کو پہننا ناپسند کرتے تھے جس کا تانا یا بانا ریشم کا ہو، لیکن محض کپڑے پر ریشم کے نشانات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۱۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَلْبَسُ طَيْلَسَانًا مُدَبَّجًا.

(۲۵۱۷۷) حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپ ریشم کے نشان لگی ہوئی شال پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۱۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ لأَبِي بَرٌّ كَانْ فِيهِ عَلَمُ أَرْبَعُ أَصَابِعَ دِيبَاجٍ.

(۲۵۱۷۸) حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب کے پاس ایک سیاہ رنگ کی چادر تھی جس میں چار انگلیوں کے بقدر ریشم سے نشانی تھی۔

(۲۵۱۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ طَيْلَسَانًا مُدَبَّجًا طُولاً.

(۲۵۱۷۹) حضرت ابوصخرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود بن ہلال پر لمبائی میں ریشم لگی ہوئی شال دیکھی۔

(۲۵۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ طَيْلَسَانًا مُدَبَّجًا مُدحرجًا.

(۲۵۱۸۰) حضرت ثابت بن عبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن یزید پر ایک ایسی شال دیکھی جس میں گولائی کے ساتھ ریشم لگی ہوئی تھی۔

(۲۵۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِمْرَانَ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ طَيْلَسَانًا مُدَبَّجًا.

(۲۵۱۸۱) حضرت اسماعیل بن عمران عبدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب پر دیباج لگی ہوئی شال دیکھی۔

(۲۵۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ عِمَامَةً عَلَمُهَا حَرِيرٌ أَبْيَضُ.

(۲۵۱۸۲) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم (کے سر) پر ایک ایسا عمامہ دیکھا جس میں سفید ریشم کا نشان لگا ہوا تھا۔

(۲۵۱۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ رِدَاءً سَابِرِيًّا مُعَلَّمًا.

(۲۵۱۸۳) حضرت اسماعیل بن عبدالملک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر پر ریشم کا نشان لگی ہوئی سابری چادر دیکھی۔

(۲۵۱۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ سَعِيدٍ مَوْلَى حُذَيْفَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِاللهِ بْنِ مِعْقَلٍ طَيْلَسَانًا فِيهِ أَزْرَارُ دِيبَاجٍ.

(۲۵۱۸۴) حضرت حذیفہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سعید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن معقل پر ایسی شال دیکھی جس میں ریشم کے نشان تھے۔

(۲۵۱۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :اجْتَنِبُوا مَا خَالَطَ الْحَرِيرُ مِنَ الثِّيَابِ.

(۲۵۱۸۵) حضرت وبرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا، جن کپڑوں میں ریشم ملا ہو اس سے اجتناب کرو۔

(۲۵۱۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو دَاوُد الْحَفرِی ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْد بْنِ غَفَلَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ يَصْلُحُ مِنَ الْحَرِيرِ إِلاَّ مَا كَانَ فِي تَكْفِيفٍ ، أَوْ تَزْرِيرٍ.

(۲۵۱۸۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ریشم میں سے کچھ بھی درست نہیں ہے مگر وہ مقدار جو کف کی جگہ ہو یا بٹن کی جگہ ہو۔

(٦) مَنْ كَرِهَ الْعَلَمَ وَلَمْ يرخّص فِيهِ

جو لوگ ریشم کی نشانی لگانے کو (بھی) مکروہ سمجھتے ہیں اور اس کی اجازت نہیں دیتے

(۲۵۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبُطِينِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :جَاءَ شَيْخٌ فَسَلَّمَ عَلَى عَلِيٍّ ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ طَيَالِسَةٍ فِي مُقَدَّمِهَا دِيبَاجٌ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :مَا هَذَا النَّتِنُ تَحْتَ لِحْيَتِكَ ؟ فَنَظَرَ الشَّيْخُ يَمِيناً وَشِمَالاً ، فَقَالَ :مَا أَرَى شَيْئًا ، قَالَ :يَقُولُ الرَّجُلُ :إِنَّمَا يَعْنِي الدِّيبَاجَ ، قَالَ :يَقُولُ الرَّجُلُ :إِذَنْ نُلْقِيهِ ، وَلاَ نَعُودُ.

(۲۵۱۸۷) حضرت ابوعمرو شیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک بوڑھا آیا اور اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سلام کیا اس بوڑھے نے شال کے کپڑے کا ایک جبہ پہنا ہوا تھا۔ جس کے آگے دیباج لگا ہوا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری داڑھی کے نیچے یہ کیا بدبودار چیز ہے؟ اس پر بوڑھے شخص نے اپنے دائیں بائیں دیکھا اور کہا مجھے تو کچھ نظر نہیں آیا۔ راوی کہتے ہیں کسی نے کہا: ان کی مراد دیباج ہے۔ اس آدمی نے کہا: تب تو ہم اس کو پھینک دیں گے اور دوبارہ نہیں پہنیں گے۔

(۲۵۱۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً عَلَيْهِ طَيْلَسَانٌ عَلَيْهِ أَزْرَارُ دِيبَاجٍ ، فَقَالَ :مُتَقَلِّدٌ قَلاَئِدَ الشَّيْطَانِ.

(۲۵۱۸۸) حضرت عبداللہ بن مرہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کو شال اوڑھے دیکھا کہ اس پر دیباج کے بٹن ہیں تو انہوں نے فرمایا: شیطان کے ہار کے ساتھ ہار پہنے ہوئے ہے۔

(۲۵۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ.

(۲۵۱۸۹) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات کپڑے میں نشان کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۵۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى عِمَامَةً فَرَأَى فِيهَا عَلَمًا فَقَطَعَهُ.

(۲۵۱۹۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عمامہ خریدا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں نشان دیکھا، پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس نشان کو کاٹ دیا۔

(۲۵۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ قَيْسَ بْنَ عُبَادٍ وَفَدَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَكَسَاهُ رَيْطَةً ، فَفَتَقَ عَلَمَهَا وَارْتَدَى بِهَا.

(۲۵۱۹۱) حضرت نضر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ قیس بن عباد، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس وفد میں آئے۔ اور انہوں نے ایک ملائم کپڑا آپ رضی اللہ عنہ کو پہننے کو دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے نشان کو علیحدہ کر لیا اور اس کو چادر کے طور پر اوڑھ لیا۔

(۲۵۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كُنَّا نَقْطَعُ الأَعْلاَمَ.

(۲۵۱۹۲) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نشانات (ریشم) کو کاٹ دیا کرتے تھے۔

(۷) فِي الْقَزِّ وَالإِبْرَيْسَمِ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کے لئے خام ریشم اور اعلیٰ قسم کے ریشم کا بیان

(۲۵۱۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْسُو بَنَاتِهِ خُمُرَ الْقَزِّ وَنِسَاءَهُ.

(۲۵۱۹۳) حضرت نافع رحمہ اللہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو اور اپنی عورتوں کو خام ریشم کا دوپٹہ پہناتے تھے۔

(۲۵۱۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَالِمٍ :الرَّجُلُ يَكْسُو أَهْلَهُ الْقَزَّ ، وَالْخُمُرَ ، وَالثِّيَابَ ، فَقَالَ :قَدْ كُنْتُ لاَ أَكْسُوهُنَّ إِيَّاهُ ، فَمَا زَالُوا بِي حَتَّى كَسَوْتُهُنَّ إِيَّاهُ ، وَإِنْ لَمْ تَكْسُهُ ، فَهُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ.

(۲۵۱۹۴) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم سے پوچھا۔ آدمی اپنے گھر والوں کو خام ریشم کے کپڑے اور دوپٹے پہنا لے؟ انہوں نے فرمایا: میں تو انہیں یہ کپڑا نہیں پہنایا کرتا تھا لیکن انہوں نے مجھ سے بہت اصرار کیا یہاں تک کہ میں نے انہیں یہ پہنا دیا اور اگر یہ کپڑا وہ نہ پہنیں تو یہ بات بخدا بہتر ہے۔

(۲۵۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الْقَزَّ وَالإِبْرَيْسَمَ.

(۲۵۱۹۵) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات خام ریشم اور اعلیٰ

قسم کے ریشم کو ناپسند کرتے تھے۔

(۸) فِی لُبْسِ الثِّیَابِ السَّابِرِیَّۃِ

باریک اور عمدہ کپڑے کے پہننے کے بارے میں

(۲۵۱۹۶) حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَطِیَّۃَ ، قَالَ : رَأَیْتُ ابْنَ عُمَرَ أَخَذَ مُلاَئَۃً سَابِرِیَّۃً ، أَوْ رَقِیقَۃً ، فَجَمَعَہَا بِیَدِہِ ، ثُمَّ رَمَی بِہَا.

(۲۵۱۹۶) حضرت عطیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے باریک کپڑے کو پکڑا پھر اس کو اپنے ہاتھ سے اکٹھا کیا پھر اس کو پھینک دیا۔

(۲۵۱۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّہُ کَانَ یَکْرَہُ لُبْسَ الثَّوْبِ السَّابِرِیِّ الرَّقِیقِ.

(۲۵۱۹۷) حضرت لیث ، حضرت طاؤس کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ باریک اور عمدہ کپڑا پہننے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۵۱۹۸) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ ، عَنْ عُبَیْد ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلَی الْقَاسِمِ رِدَائً شَطَوِیًّا لَہُ عَلَمٌ.

(۲۵۱۹۸) حضرت عبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم پر مقام شطا کی تیار شدہ ایک چادر دیکھی جس میں نشانات تھے۔

(۲۵۱۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَکر ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أُنَیسٍ أَبِی الْعُرْیَانِ ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ قَمِیصًا رَقِیقًا ، وَعِمَامَۃً رَقِیقَۃً.

(۲۵۱۹۹) حضرت اُنیس ابو العریان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن محمد بن علی کو ایک باریک قمیص اور باریک عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔

(۲۵۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَۃَ ، عَنْ أَبِی حَیَّانَ ، عَنْ حَبِیبٍ ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلَی ابْنِ عَبَّاس قَمِیصًا سَابِرِیًّا رَقِیقًا ، اسْتُشِفَّ إِزَارُہُ مِنْ رِقَّتِہِ.

(۲۵۲۰۰) حضرت حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر ایک باریک اور عُمدہ قمیص دیکھی۔ آپ کا ازار بوجہ باریکی کے چھنا ہوا محسوس ہوتا تھا۔

(۲۵۲۰۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِیلَ ، قَالَ : کَانَ الْحَکَمُ یَعْتَمُّ بِعِمَامَۃٍ سَابِرِیٍّ.

(۲۵۲۰۱) حضرت ابو اسرائیل بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت حکم نرم اور عمدہ عمامہ پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۲۰۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ عبد الْمَلِکِ ، قَالَ : رَأَیْتُ عَلَی أَبِی جَعْفَرٍ رِدَائً سَابِرِیًّا مُعَلَّمًا.

(۲۵۲۰۲) حضرت اسماعیل بن عبد الملک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر پر باریک اور عمدہ نشان زدہ

چادر دیکھی۔

(۲۵۲۰۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الثِّيَابَ الرِّقَاقَ.

(۲۵۲۰۳) حضرت لیث، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ باریک کپڑوں کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵۲۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ رِدَاءً رَقِيقًا.

(۲۵۲۰۴) حضرت افلح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم پر باریک چادر دیکھی۔

(۲۵۲۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الْحَرِيرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ السَّابِرِيِّ.

(۲۵۲۰۵) حضرت عطاء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے باریک اور عمدہ کپڑے سے زیادہ ریشم محبوب ہے۔

(۲۵۲۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَيَّاطِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَهُ رِدَاءٌ رَقِيقٌ.

(۲۵۲۰۶) حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک باریک چادر تھی۔

(۹) فِي لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ ، وَمَنْ رَخَّصَ فِيهِ

مردوں کے لئے معصفر (زرد رنگ) کپڑا پہننے کے بارے میں، اور جو حضرات اس میں رخصت کے قائل ہیں

(۲۵۲۰۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَجْمَلَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَجَّلاً فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ. (بخاری ۳۵۵۱۔ مسلم ۹۲)

(۲۵۲۰۷) حضرت براء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سرخ جوڑے میں بال بنایا ہوا کوئی شخص جناب رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر جمال والا نہیں دیکھا۔

(۲۵۲۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ بِالْعَرْجِ ، وَعَلَيْهِ مُعَصْفَرٌ.

(۲۵۲۰۸) حضرت عبد الرحمن بن اسحق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع بن جبیر کو مقام عرج میں اس حالت میں دیکھا کہ ان پر معصفر (یعنی زرد رنگ کیا ہوا) کپڑا تھا۔

(۲۵۲۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ.

(۲۵۲۰۹) حضرت عوام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ دونوں پر سرخ رنگ کا لحاف دیکھا۔

(۲۵۲۱۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ؛ أَنَّ طَلْحَةَ كَانَ يَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ.

(۲۵۲۱۰) حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ، معصفر (زرد رنگ کیا ہوا) کپڑا پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ.

(۲۵۲۱۱) حضرت عمرو بن عثمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر پر سُرخ رنگ کی چادر دیکھی۔

(۲۵۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ثَوْبًا مُعَصْفَرًا.

(۲۵۲۱۲) حضرت علاء بن عبد الکریم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر معصفر (زرد رنگ کیا ہوا) کپڑا پہنے ہوئے دیکھا۔

(۲۵۲۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِلُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمَصْبُوغَ بِالْعُصْفُرِ أَوِ الزَّعْفَرَانِ.

(۲۵۲۱۳) حضرت ابن عون، حضرت محمد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ آدمی کے لئے عصفر یا زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے کو پہننے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۵۲۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ.

(۲۵۲۱۴) حضرت مالک بن مغول سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی پر سُرخ رنگ کی چادر دیکھی۔

(۲۵۲۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، قَالَ : أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا كَانُوا يَتَّخِذُونَ هَذَا اللَّيْلَ جَمَلاً يَلْبَسُونَ الْمُعَصْفَرَ ، مِنْهُمْ ؛ زِرٌّ ، وَأَبُو وَائِلٍ.

(۲۵۲۱۵) حضرت عاصم بن بہدلہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو راتوں کو خوب عبادت کرتے تھے۔ وہ بھی معصفر کپڑا پہنا کرتے تھے۔ انہی میں سے حضرت زر اور حضرت ابو وائل بھی تھے۔

(۲۵۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ.

(۲۵۲۱۶) حضرت نصر بن اوس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ پر سُرخ رنگ کی چادر دیکھی۔

(۲۵۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ نَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ.

(۲۵۲۱۷) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم آل محمد ﷺ معصفر کپڑا پہنتے ہیں۔

(۲۵۲۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ الْمُعَصْفَرُ لِبَاسَ الْعَرَبِ ، وَلاَ أَعْلَمُ شَيْئًا هَدَمَهُ فِي الإِسْلاَمِ ، وَكَانَ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۲۵۲۱۸) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عرب کا لباس معصفر ہوتا تھا، مجھے کسی ایسی چیز کا علم نہیں ہے جس کو اسلام میں ختم کر دیا گیا ہو۔ آپ رحمہ اللہ ایسے لباس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(٢٥٢١٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يُصْبَغُ لَهُ الثَّوْبُ بِدِينَارٍ فَيَلْبَسُهُ.

(۲۵۲۱۹) حضرت ہشام، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کے لئے ایک دینار میں کپڑے کو رنگا جاتا پھر آپ اس کو پہنتے تھے۔

(٢٥٢٢٠) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ ، عَنْ سَلَمَةَ بِنْ بُخْتٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ الْمُعَصْفَرَاتِ ، أَوِ الْمُعَصْفَرَ ، وَرَأَيْتُ عَلَيْهِ رَدْعًا مِنَ الْخَلُوقِ.

(۲۵۲۲۰) حضرت سلمہ بنت بُخت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر پر مُعصفرات یا معصفر کپڑا دیکھا اور اس میں بوسیدگی کے آثار بھی دیکھے۔

(٢٥٢٢١) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ مُشْبَعَةً.

(۲۵۲۲۱) حضرت سفیان، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر خوب سُرخ رنگ کی چادر دیکھی۔

(٢٥٢٢٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، قَالَ : حدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا ، فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ.

(ابو داؤد ۱۱۰۲۔ ترمذی ۳۷۷۴)

(۲۵۲۲۲) حضرت عبداللہ بن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اس دوران حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان دونوں کے جسم پر دو سُرخ قمیص تھیں۔

(١٠) مَنْ كَرِهَ الْمُعَصْفَرَ لِلرِّجَالِ

جو لوگ مردوں کے لئے معصفر کو ناپسند کرتے ہیں

(٢٥٢٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ جُبَيْر بن نُفَيْر الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مُعَصْفَرٌ فَقَالَ : أَلْقِهَا ، فَإِنَّهَا ثِيَابُ الْكُفَّارِ. (مسلم ۲۷۔ احمد ۲/ ۲۰۷)

(۲۵۲۲۳) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس حالت میں دیکھا کہ مجھ پر معصفر (زرد رنگا ہوا کپڑا) کپڑا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اس کو اتار دو اس لیئے کہ یہ کفار کا کپڑا ہے۔"

(٢٥٢٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ أَقُولُ نَهَاكُمْ ، عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ. (مسلم ۱۶۴۹۔ ابو داؤد ۴۰۴۱)

(۲۵۲۲۴) حضرت عبداللہ بن حنین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا تھا لیکن میں تمہیں منع نہیں کرتا۔ معصفر کے پہننے سے۔

(۲۵۲۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِی بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَن ابنِ حُنَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ تَلْبَسُوا ثَوْبًا أَحْمَرَ متورِّدًا.

(۲۵۲۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور تم گلاب کی طرح کا سُرخ رنگ کپڑا نہ پہنو۔''

(۲۵۲۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةِ أَذَاخِرَ ، فَالْتَفَتَ إِلَیَّ وَعَلَیَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ ؟ فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ ، فَأَتَيْتُ أَهْلِی وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنُّورَهُمْ ، فَقَذَفْتُهَا فِيهِ ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ ، مَا فَعَلَتِ الرَّيْطَةُ ؟ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ :أَلاَ كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ ، فَإِنَّهُ لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۲۲۶) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں ہم لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اذاخر کی گھاٹی سے آئے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا۔ اور (اس وقت) مُجھ پر ایک گلاب کے رنگ سے کچھ تیز عصفر کی رنگی ہوئی چادر تھی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' اس سے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسندیدگی کو پہچانا، تو میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا۔ وہ لوگ (اس وقت) تندور کو گرما رہے تھے۔ پس میں نے وہ چادر تندور میں پھینک دی۔ پھر میں دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ ''اے عبداللہ! چادر کا کیا ہوا؟'' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات بتائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے وہ چادر اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کیوں نہیں پہنا دی۔ کیونکہ عورتوں کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

(۲۵۲۲۷) حَدَّثَنَا عَلِیٌّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِی زِيَادٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُهَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :نَهَی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيَّةِ وَالْمُفَدَّمِ ، قَالَ يَزِيدُ :قُلْتُ لِلْحَسَنِ :مَا الْمُفَدَّمُ ؟ قَالَ : الْمُشَبَّعُ بِالْعُصْفُرِ. (بزار ۲۷۶۴)

(۲۵۲۲۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قَسِّیہ (مصر کے علاقہ میں بنائے جانے والے کپڑے جن پر ترنج کی شکلیں ہوتی ہیں) اور مُفدّم سے منع کیا۔ راوی یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن (استاد) سے کہا مفدّم کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا خوب تیز عصفر کا رنگ کیا ہوا۔

(۲۵۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ تَمِيمٍ الْخُزَاعِیِّ ، قَالَ :حدَّثَتْنَا عَجُوزٌ لَنَا ، قَالَتْ :كُنْتُ أَرَی عُمَرَ إِذَا رَأَی عَلَی رَجُلٍ ثَوْبًا مُعَصْفَرًا ضَرَبَهُ ، وَقَالَ :ذَرُوا هَذِهِ الْبَرَّاقَاتِ لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۲۲۸) حضرت تمیم خزاعی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہماری ایک بڑھیا نے یہ بات بیان کی۔ کہتی ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کرتی تھی کہ وہ جب کسی مرد کو عصفر کپڑا پہنے ہوئے دیکھتے تو اس کو مارتے اور فرماتے یہ چمک دمک والی چیزیں عورتوں کے لیئے چھوڑ دو۔

(۲۵۲۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَأَى عَلَى ابْنٍ لَهُ مُعَصْفَرًا ، فَنَهَاهُ.

(۲۵۲۲۹) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک بیٹے (کے جسم) پر معصفر کپڑا دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو منع کیا۔

(۲۵۲۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّضْرِيجَ فَمَا فَوْقَهُ لِلرِّجَالِ.

(۲۵۲۳۰) حضرت لیث، حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ مردوں کے لئے گلاب سے زیادہ تیز رنگ (عصفر) مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۲۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْمُعَصْفَرَ لِلرِّجَالِ.

(۲۵۲۳۱) حضرت معمر، حضرت زہری رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ مردوں کے لئے معصفر کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵۲۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمِّي ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَصْفَرِ.

(۲۵۲۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معصفر سے منع کیا۔

(۱۱) فِي الْمُعَصْفَرِ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کے لئے معصفر کے بارے میں

(۲۵۲۳۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدِ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيَرَاهُنَّ فِي اللُّحُفِ الْحُمْرِ ، قَالَ : وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ لاَ يَرَى بِالْمُعَصْفَرِ بَأْسًا.

(۲۵۲۳۳) حضرت ابو معشر، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علقمہ اور حضرت اسود کے ہمراہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس حاضر ہوتے تھے اور یہ ان کو سُرخ لحافوں میں دیکھتے تھے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابراہیم، معصفر کے متعلق کوئی حرج کی بات نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۲۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُوسٍ، وَمُجَاهِدٍ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِالْحُمْرَةِ لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۲۳۴) حضرت لیث، حضرت طاؤس، حضرت عطاء، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ تمام حضرات عورتوں کے لئے سُرخ رنگ میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۲۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ دِرْعًا وَمِلْحَفَةً مُشْبَعَتَيْنِ بِالْعُصْفُرِ.

(۲۵۲۳۵) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر ایک قمیص اور چادر ایسی دیکھی کہ ان دونوں کو خوب تیز عصفر لگا ہوا تھا۔

(۲۵۲۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ، وَهِيَ مُحْرِمَةٌ.

(۲۵۲۳۶) حضرت قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا معصفر کپڑے پہنا کرتی تھیں جبکہ وہ حالت احرام میں (بھی) ہوتی تھیں۔

(۲۵۲۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُوَرَّدَةَ بِالْعُصْفُرِ ، وَهِيَ مُحْرِمَةٌ.

(۲۵۲۳۷) حضرت قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گلاب کی طرح کا عصفر لگا کپڑا پہنا کرتی تھیں جبکہ وہ حالت احرام میں ہوتی تھیں۔

(۲۵۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ تَمِيمٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَتْنَا عَجُوزٌ ، قَالَتْ : قَالَ عُمَرُ : ذَرُوا هَذِهِ الْبُرَّاقَاتِ لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۲۳۸) حضرت تمیم خزاعی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ایک بڑھیا نے بیان کیا۔ اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے یہ چمک دمک والی چیزیں عورتوں کے لئے چھوڑ دو۔

(۲۵۲۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ؛ أَنَّ أَسْمَاءَ كَانَتْ تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ.

(۲۵۲۳۹) حضرت فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا مُعصفر کپڑا پہن لیا کرتی تھیں حالانکہ وہ حالتِ احرام میں ہوتی تھیں۔

(۲۵۲٤۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ مُعَصْفَرَةٌ.

(۲۵۲۴۰) حضرت ابو معشر، حضرت سعید بن جُبیر رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

بعض ازواج مطہرات کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا حالانکہ ان (کے جسم) پر معصفر کپڑے تھے۔

(۲۵۲٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالْمُعَصْفَرِ لِلنِّسَاءِ.

(۲۵۲۴۱) حضرت معمر، حضرت زہری کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ عورتوں کے لئے معصفر کپڑے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۲٤۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ أُخْتِهِ سُكَيْنَةَ ، قَالَتْ : دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي عَلَى عَائِشَةَ ، فَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا أَحْمَرَ وَخِمَارًا أَسْوَدَ.

(۲۵۲۴۲) حضرت اسماعیل، اپنی بہن حضرت سکینہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی تو میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر سُرخ قمیص اور سیاہ دوپٹہ دیکھا۔

(۱۲) فِي الثِّيَابِ الصُّفْرِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لئے زرد کپڑوں کے بارے میں

(۲۵۲٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهُ بِالزَّعْفَرَانِ ، حَتَّى الْعِمَامَةَ. (ابوداؤد ۴۰۶۱۔ احمد ۲/ ۱۳۶)

(۲۵۲۴۳) حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑوں کو زعفران سے رنگا کرتے تھے یہاں تک کہ عمامہ کو بھی۔

(۲۵۲٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانٍ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : جَاءَ عُثْمَانُ وَعَلَيْهِ مُلَيَّةٌ لَهُ صَفْرَاءُ ، قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ. (حاکم ۳۶۱)

(۲۵۲۴۴) حضرت احنف بن قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ پر آپ کی چادر پیلے رنگ کی تھی جس سے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے سر کو ڈھانپا ہوا تھا۔

(۲۵۲٤۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونَ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُصِيبَ ثَوْبٌ أَصْفَرُ.

(۲۵۲۴۵) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا اس دن آپ رضی اللہ عنہ نے پیلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

(۲۵۲٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ قَمِيصًا وَإِزَارًا أَصْفَرَ.

(۲۵۲۴۶) حضرت ابوظبیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پیلے رنگ کی قمیص اور ازار دیکھی۔

(۲۵۲٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ ، يُقَالُ لَهُ : عَبَّادُ بْنُ حَمْزَةَ ؛ أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَتْ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ صَفْرَاءُ مُعْتَجِرًا بِهَا ، فَنَزَلَتِ الْمَلاَئِكَةُ وَعَلَيْهِمْ عَمَائِمُ صُفْرٌ.

(۲۵۲۴۷) حضرت زبیر کی اولاد میں سے عباد بن حمزہ نامی شخص سے روایت ہے کہ حضرت زبیر بن عوام کے سر پر پیلے رنگ کا عمامہ یوں بندھا ہوا تھا کہ ٹھوڑی سے نیچے اس کا کوئی حصہ نہیں تھا تو فرشتے اُترے اور انہوں نے بھی پیلے رنگ کی پگڑیاں باندھی ہوئی تھیں۔

(۲۵۲٤۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ مِطْرَفًا أَصْفَرَ.

(۲۵۲۴۸) حضرت شیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ابن الحنفیہ پر پیلے رنگ کی چادر دیکھی۔

(۲۵۲٤۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ إِزَارًا أَصْفَرَ ، وَهُوَ يَجْلِسُ مَعَ الْمَسَاكِينِ.

(۲۵۲۴۹) حضرت اسماعیل بن خالد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مصعب بن سعید (کے جسم) پر پیلے رنگ کی ازار دیکھی جبکہ وہ مساکین کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔

(۲۵۲۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ إِزَارًا أَصْفَرَ ، وَخَمِيصَةً.

(۲۵۲۵۰) حضرت ابوظبیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پیلے رنگ کی ازار دیکھی جو نشانات والی روئی سے بنی ہوئی تھی۔

(۲۵۲۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوقٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِزَارًا أَصْفَرَ.

(۲۵۲۵۱) حضرت عمرو بن مرزوق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر زرد رنگ کا ازار دیکھا۔

(۲۵۲۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ رِدَاءً أَصْفَرَ ، وَثَوْبًا أَصْفَرَ.

(۲۵۲۵۲) حضرت حنش بن حارث سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر زرد رنگ کی چادر اور زرد کپڑا دیکھا۔

(۲۵۲۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أُكَيْلٍ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فِي صَيْفٍ قَطُّ ، إِلاَّ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ صَفْرَاءُ ، وَإِزَارٌ أَصْفَرُ.

(۲۵۲۵۳) حضرت اُکیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو سردیوں میں جب بھی دیکھا تو آپ علیہ السلام پر زرد رنگ کی چادر اور زرد رنگ کا ازار ہوتا تھا۔

(۲۵۲۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ حَمَّادًا يُصَلِّي وَعَلَيْهِ إِزَارٌ أَصْفَرُ.

(۲۵۲۵۴) حضرت مالک بن مغول بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد کو نماز پڑھتے دیکھا جبکہ ان (کے جسم) پر زرد رنگ کا ازار تھا۔

(۲۵۲۵۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ مِلْحَفَةً صَفْرَاءَ ، يَحْتَبِي بِهَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

(۲۵۲۵۵) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن حسن پر ایک زرد رنگ کی چادر دیکھی جس کے ذریعہ انہوں نے مسجد حرام میں (اپنے) گھٹنوں اور کمر کو باندھا ہوا تھا۔

(۲۵۲۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً يَتَبَرَّدُ بِهِ ، فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ ، فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْوَرْسِ عَلَى عُكَنِهِ. (ابوداؤد ۵۱۴۳۔ احمد ۳/ ۴۲۱)

(۲۵۲۵۶) حضرت قیس بن سعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی رکھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈک حاصل کرنی تھی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زرد رنگ کی چادر لایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ کی سلوٹ پر ورس (بوٹی) کا اثر دیکھا۔

(۱۲) فِي لُبْسِ الْفِرَاءِ

پوستین لگا کپڑا پہننے کے بارے میں

(۲۵۲۵۷) حَدَّثَنَا هُشَيم ، عَنْ يَسَارٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْفِرَاءِ ؟ فَقَالَ : أَحَبُّهَا إِلَيَّ أَلْيَنُهَا.

(۲۵۲۵۷) حضرت یسار، حضرت شعبی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ان سے چمڑا لگے ہوئے کپڑے (کے پہننے) کے متعلق سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس میں سے نرم کپڑا مجھے پسند ہے۔

(۲۵۲۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ مُسْتُقَةَ فِرَاءٍ.

(۲۵۲۵۸) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر بڑی آستین والا چمڑا لگا ہوا لباس دیکھا۔

(۲۵۲۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي كِبْرَان ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الضَّحَّاكِ مُسْتُقَةَ فِرَاءٍ.

(۲۵۲۵۹) حضرت ابو کبران سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک پر بڑی آستین والا چمڑا لگا ہوا لباس دیکھا۔

(۲۵۲۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْن ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَبْصَرَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى رَجُلٍ فَرْوًا فَأَعْجَبَهُ لِينُهُ ، فَقَالَ : لَوْ أَعْلَمُ هَذَا ذُكِّيَ لَسَرَّنِي أَنْ يَكُونَ لِي مِنْهُ ثَوْبٌ.

(۲۵۲۶۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی پر چمڑے والا لباس دیکھا اور ان کو اس کی نرمی پسند آئی تو فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ اس کو ذبح کیا گیا ہے تو مجھے یہ بات خوش کرتی کہ مجھے بھی اس سے لباس ملتا۔

(۲۵۲۶۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي

لَیْلَی، فَأَتَاهُ رَجُلٌ ذُو ضَفْرَیْنِ ضَخْمٌ ، فَقَالَ لَهُ :یَا أَبَا عِیسَی ، قَالَ لَهُ :نَعَمْ ، قَالَ لَهُ :حَدِّثْنِی مَا سَمِعْتَ فِی الْفِرَاءِ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ أَبِی یَقُولُ : کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :یَا رَسُولَ اللهِ ، أُصَلِّی فِی الْفِرَاءِ ؟ قَالَ :فَأَیْنَ الدِّبَاغُ ؟. (احمد ۴/ ۳۴۸)

(۲۵۲۶۱) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا جس کی دو موٹی موٹی مینڈھیاں تھیں۔ اس نے ابن ابی لیلیٰ سے کہا: آپ نے چمڑا لگے لباس کے بارے میں جو بات سُن رکھی ہے وہ مجھے بیان کریں تو انہوں نے کہا میں نے اپنے والد کو کہتے سُنا ہے کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس دوران آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! میں چمڑا لگے کپڑے میں نماز پڑھ لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دباغت کہاں گئی؟''

(۲۵۲۶۲) حَدَّثَنَا الثَّقَفِیُّ، عَنْ أَیُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، وَنَافِعٍ؛ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ إِنْسَانًا مِنْ أَهْلِهَا إِذَا صَلَّی أَنْ یَضَعَ فَرْوَهُ.

(۲۵۲۶۲) حضرت محمد اور حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو فرمایا تھا کہ جب نماز پڑھو تو اپنے چمڑے والے کپڑے اتار دو۔

(۲۵۲۶۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ ابْنِ جَبْرٍ ، قَالَ :رَأَیْتُ عَلَی سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ مُسْتَقَةَ فِرَاءٍ فَقَالَ :مَا لَبِسْتُهَا إلاَّ لِتُرَی عَلَیَّ ، أَوْ لأُسْأَلَ عَنْهَا.

(۲۵۲۶۳) حضرت ابن جبیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جُبیر پر بڑی بڑی آستین والا چمڑے کا کپڑا دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے اس لباس کو صرف اس لیئے پہنا ہے تا کہ یہ میرے جسم پر نظر آئے ...... یا فرمایا...... تا کہ مجھ سے اس لباس کے بارے میں پوچھا جائے۔

(۲۵۲۶٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِی الْفِرَاءِ مِنْ جُلُودِ الْمَیْتَةِ : لَوَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِی مِنْهَا فَرْوًا فَأَلْبَسُهُ.

(۲۵۲۶۴) حضرت قتادہ، حضرت سعید بن میتب کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مردار کی کھال سے بننے والے لباس کے بارے میں فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس اس چمڑے سے بنا ہوا لباس ہو اور میں اس کو پہنوں۔

(۲۵۲٦۵) حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ أَبِی مُطِیعٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِی أَبُو حَصِینٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ أَبِی وَائِلٍ حَتَّی أَتَیْنَا الْفَرَّائِینَ ، فَاشْتَرَی فَرْوًا فَقَالَ صَاحِبُ الْفَرْوِ :أَمَا إِنِّی أَزِیدُكَ یَا أَبَا وَائِلٍ ، إِنَّهُ ذَکِیٌّ ، فَقَالَ:مَا یَسُرُّنِی أَنِّی اشْتَرَیْتُ الَّذِی قُلْتَ بِقِیرَاطٍ . قَالَ أَبُو حَصِینٍ :وَکَانَ إِبْرَاهِیمُ یَقُولُ ذَلِكَ، وَکَانَ سَعِیدُ بْنُ جُبَیْرٍ یَقُولُ ذَلِكَ.

(۲۵۲۶۵) حضرت شعبی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو وائل کے ہمراہ باہر نکلا۔ یہاں تک کہ ہم چمڑے سے بنے

ہوئے لباس بیچنے والوں کے پاس پہنچے۔ اور حضرت ابو وائل نے وہ لباس خریدا۔ لباس (بیچنے) والے نے کہا۔ اے ابو وائل! میں آپ سے زیادہ (پیسے) لوں گا کیونکہ یہ پاک (کردہ کھال کا) ہے۔ حضرت وائل نے کہا۔ جو بات تم نے کہی ہے میں اس کو ایک قیراط میں خریدوں گا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔

حضرت ابو حصین کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم بھی یہ کہا کرتے تھے اور حضرت سعید بن جبیر بھی یہ بات کیا کرتے تھے۔

(۱٤) فِي الْفِرَاءِ مِنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

مردار کی دباغت دی ہوئی کھال سے بنائے ہوئے لباس کے بارے میں

(۲۵۲٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ ، فَقَدْ طَهُرَ. (مسلم ۲۷۸۔ ابوداؤد ۴۱۲۰)

(۲۵۲٦٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا: ''جس کسی چمڑے کو بھی دباغت دی جائے تو وہ یقیناً پاک ہو جاتا ہے۔''

(۲۵۲٦۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : كَانَ لِبَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَاةٌ ، فَمَاتَتْ فَمَرَّ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا ضَرَّ أَهْلَهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا. (ابن ماجه ۳٦۱۱)

(۲۵۲٦۷) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت امہات المؤمنین میں سے کسی کے پاس ایک بکری تھی۔ وہ مرگئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے اور ارشاد فرمایا: ''اگر اس بکری کے مالک اس کی کھال سے نفع حاصل کرتے تو ان کو نقصان نہ ہوتا۔''

(۲۵۲٦۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ؛ أَنَّ شَاةً لِمَوْلاَةِ مَيْمُونَةَ مُرَّ بِهَا قَدْ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةً ، فَقَالَ : هَلاَّ أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَغُوهُ ، فَانْتَفَعُوا بِهِ ؟ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ : إِنَّهَا مَيْتَةٌ ؟ قَالَ : إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا. (مسلم ۲۷٦۔ ابوداؤد ۴۱۱۷)

(۲۵۲٦۸) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کی آزاد کردہ لونڈی کی مردہ بکری ...... جو انہیں صدقہ کے مال سے عطاء ہوئی تھی ...... کے پاس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو فرمایا: ''ان لوگوں نے اس بکری کی کھال کیوں نہیں اتاری کہ اس کو دباغت دیتے اور پھر وہ اس سے نفع لیتے؟'' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو مردار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا صرف کھانا حرام ہے۔''

(۲۵۲٦۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ شَاةً

لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مَاتَتْ ، قَالَتْ :فَدَبَغْنَا جِلْدَهَا ، فَكُنَّا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَنًّا. (بخاری ٦٦٨٦)

(۲۵۲۶۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ کی ایک بکری تھی جو مرگئی۔ وہ کہتی ہیں کہ ہم نے اس کی کھال کو دباغت دے دی اور ہم اس میں نبیذ بناتے تھے یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہوگئی۔

(۲۵۲۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَنْبَأَنَا أَبُو بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ ، فَقَالَ :أَلاَ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا ، فَإِنَّ دَبْغَهَا طُهُورُهَا.

(۲۵۲۷۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت سودہ بنت زمعہ کی (مری ہوئی) بکری کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان لوگوں نے اس کی کھال سے کیوں نفع نہیں لیا۔ کیونکہ کھال کی دباغت' کھال کی طہارت ہے۔''

(۲۵۲۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :دِبَاغُهَا طُهُورُهَا.

(۲۵۲۷۱) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کھال کی دباغت ہی کھال کی طہارت ہے۔

(۲۵۲۷۲) حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ.

(ابو داؤد ۴۱۲۱۔ ابن ماجہ ۳۶۱۲)

(۲۵۲۷۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ مرداروں کی کھالوں سے نفع حاصل کیا جائے۔

(۲۵۲۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ لِمَوْلاَةٍ لِمَيْمُونَةَ مَيْتَةٍ ، فَقَالَ :هَلاَّ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا. (مسلم ۱۰۴۔ احمد ۱/ ۲۷۷)

(۲۵۲۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کی مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: ''ان لوگوں نے اس بکری کی کھال سے نفع کیوں نہیں لیا؟''

(۲۵۲۷٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ :مَاتَتْ شَاةٌ لإِحْدَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلاَّ انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا.

(مسلم ۱۰۳۔ احمد ۱/ ۲۷۷)

(۲۵۲۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں میں سے کسی ایک کی بکری مرگئی تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگوں نے اس کے چمڑے سے کیوں نفع نہیں لیا؟''

(۲۵۲۷٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاۃٍ مَیْتَۃٍ ، فَقَالَ :مَا ضَرَّ أَہْلَہَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِہَابِہَا.

(۲۵۲۷۵) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث بیان کی گئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس بکری کے مالکوں کو کوئی نقصان نہ ہوتا اگر یہ اس کے چمڑے سے منتفع ہوتے؟''

(۲۵۲۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ ، عَنْ صَدَقَۃَ ، عَنْ جَدِّہِ رِیَاحِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ ذَکَاتُہُ دِبَاغُہُ.

(۲۵۲۷۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کھال کو دباغت دینا ہی اس کی طہارت ہے۔

(۲۵۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَلَیْسَ بِالأَحْمَرِ ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَۃَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَۃَ ، عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ مُحَبِّقٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :ذَکَاۃُ الْجُلُودِ دِبَاغُہَا.

(احمد ۳/ ۴۷۶۔ دار قطنی ۱۲)

(۲۵۲۷۷) حضرت سلمہ بن محبق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''چمڑوں کی پاکی، ان کو دباغت دینا ہے۔''

(۲۵۲۷۸) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللہِ ، قَالَ :حدَّثَنَا ہَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَۃَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَۃَ ، عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ مُحَبِّقٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِہِ. (ابوداؤد ۴۱۲۲۔ احمد ۵/ ۶)

(۲۵۲۷۸) حضرت سلمہ بن محبق، جناب نبی کریم ﷺ سے (اوپر والی) حدیث کے مثل ہی روایت کرتے ہیں۔

(۲۵۲۷۹) حَدَّثَنَا ہُشَیْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَۃَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِہِ ، وَلَمْ یَذْکُرْ مَنْصُورٌ سَلَمَۃَ بْنَ مُحَبِّقٍ.

(۲۵۲۷۹) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم ﷺ سے سلمہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کے مثل ہی روایت کرتے ہیں لیکن راوی منصور، سلمہ بن محبق کا ذکر نہیں کرتے۔

(۲۵۲۸۰) حَدَّثَنَا ہُشَیْمٌ ، عَنِ الْمُغِیرَۃِ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، قَالَ : کَانَ یُقَالُ :دِبَاغُ الْمَیْتَۃِ طَہُورُہَا.

(۲۵۲۸۰) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مردار (کی کھال) کو دباغت دینا ہی اس کی طہارت ہے۔

(۱۳) مَنْ رَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِی لُبْسِ الْحَرِیرِ

جو حضرات عورتوں کے لئے ریشم پہننے میں رخصت کے قائل ہیں

(۲۵۲۸۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ، عَن عَلْقَمَۃَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّہُ سُئِلَ عَنِ الْحَرِیرِ وَالذَّہَبِ لِلنِّسَاءِ ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا ہُنَّ لُعَبُکُمْ ، فَزَیِّنُوہُنَّ بِمَا شِئْتُمْ.

(۲۵۲۸۱) حضرت علقمہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان سے عورتوں کے (استعمال کے لئے) سونے اور ریشم کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: عورتیں تمہاری کھیل ہیں پس تم جس چیز سے چاہو ان کو مزین کرو۔

(۲۵۲۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أُرْخِصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ ، ثُمَّ قَرَأَ : (أَوَمَنْ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ).

(۲۵۲۸۲) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عورتوں کو ریشم اور سونے (کے استعمال) میں اجازت دی گئی ہے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) (أَوَمَنْ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ)

(۲۵۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيرٍ ، فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا فَقَالَ : شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ النِّسْوَةِ.

(مسلم ۱۸۔ ابو داؤد ۴۰۴۰)

(۲۵۲۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اکیدر دومہ نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا کپڑا ہدیہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور فرمایا: ''تم اس کو عورتوں کے درمیان تقسیم کر دو۔''

(۲۵۲۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ : حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي ، حِلٌّ لإِنَاثِهِمْ.

(۲۵۲۸۴) حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔''

(۲۵۲۸٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مَعْمَرٍ أَخْبَرَهُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ.

(۲۵۲۸۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خالص ریشم کی قمیص دیکھی۔

(۲۵۲۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ لِلنِّسَاءِ ، إِنَّمَا يُكْرَهُ لَهُنَّ مَا يَصِفُ ، أَوْ يَشِفُّ.

(۲۵۲۸۶) حضرت میمون بن مہران سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عورتوں کے لئے دیباج اور ریشم میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کے لئے صرف وہ کپڑا مکروہ ہے جو (اعضاء کو) پاک کرے یا باریک ہو۔ (بہت زیادہ)۔

(۲۵۲۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : إِنِّي لأَكْسُو بَنَاتِي الْحَرِيرَ ،

وَأُحَلِّيهِنَّ الذَّهَبَ.

(۲۵۲۸۷) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بلاشبہ میں اپنی بیٹیوں کو ریشم پہناتا ہوں اور میں ان کو سونے کا زیور پہناتا ہوں۔

(۱۶) فِي لِبَاسِ الْقَبَاطِيِّ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کے لئے قباطی (مقامِ قبط کی طرف منسوب) لباس کے پہننے کا بیان

(۲۵۲۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَنْهَى النِّسَاءَ عَنْ لُبْسِ الْقَبَاطِيِّ ، فَقَالُوا : إِنَّهُ لاَ يَشِفُّ ، فَقَالَ : إِلاَّ يَشِفَّ فَإِنَّهُ يَصِفُ.

(۲۵۲۸۸) حضرت ابو یزید مزنی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں کو قباطی کپڑے پہننے سے منع کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے کہا وہ کپڑا چھنا ہوا تو نہیں ہوتا (یعنی بہت باریک نہیں ہوتا) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگرچہ چھنا ہوا تو نہیں ہوتا مگر وہ (اعضاء کی ساخت کو) بیان کرتا ہے۔

(۲۵۲۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ عُمَرُ : لاَ تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْقَبَاطِيَّ ، فَإِنَّهُ إِلاَّ يَشِفَّ يَصِفُ.

(۲۵۲۸۹) حضرت ابو صالح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اپنی عورتوں کو قباطی کپڑے نہ پہناؤ کیونکہ وہ اگرچہ زیادہ باریک تو نہیں ہوتا مگر (اعضاء کی ساخت کو) بیان کرتا ہے۔

(۲۵۲۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ لِلنِّسَاءِ لُبْسَ الْقَبَاطِيِّ ، وَقَالَ: إِنَّهُ إِلاَّ يَشِفَّ يَصِفُ.

(۲۵۲۹۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ عورتوں کے لئے قباطی کپڑا پہننے کو ناپسند کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے یہ کپڑا اگرچہ بہت زیادہ باریک نہیں ہوتا مگر (اعضاء کی ساخت کو) بیان کرتا ہے۔

(۲۵۲۹۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَسَا ابْنُ عُمَرَ مَوْلًى لَهُ يَوْمًا مِنْ قَبَاطِيِّ مِصْرَ ، فَانْطَلَقَ بِهِ فَبَعَثَ ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ ، فَقَالَ : مَا تُرِيدُ أَنْ تَصْنَعَ ؟ فَقَالَ : أُرِيدُ أَنْ أَجْعَلَهُ دِرْعًا لِصَاحِبَتِي ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : إِنْ لَمْ يَكُنْ يَشِفُّ فَإِنَّهُ يَصِفُ.

(۲۵۲۹۱) حضرت رافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے آزاد کردہ غلام کو مصر کا قباطی کپڑا پہنایا چنانچہ وہ اس کو لے کر چل دیا۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف کسی کو بھیجا اور اس کو بلایا۔ اور پوچھا تم کیا بنانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا۔ میں (اس کپڑے سے) اپنی بیوی کی قمیص بنانا چاہتا ہوں۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگرچہ یہ کپڑا بہت

باریک نہیں ہے لیکن یہ (اعضاء کی بناوٹ کو) واضح کرتا ہے۔

(۱۷) فِي لُبْسِ الثَّوْبِ فِيهِ الصَّلِيبُ

ایسا کپڑا پہننے کے بارے میں جس میں صلیب ہو

(۲۵۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ دِقْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِنَّا لاَ نَلْبَسُ الثِّيَابَ الَّتِي فِيهَا الصَّلِيبُ.

(۲۵۲۹۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ہم ایسے کپڑے نہیں پہنتے جن میں صلیب بنی ہوئی ہو۔

(۲۵۲۹۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ تَابُوتٍ لِي فِيهِ تَمَاثِيلُ ؟ فَقَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى عُمَرَ يُحَرِّقُ ثَوْبًا فِيهِ صَلِيبٌ ، يَنْزِعُ الصَّلِيبَ مِنْهُ.

(۲۵۲۹۳) حضرت ابوالجحاف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر سے اپنے ایک تابوت کے بارے میں سوال کیا جس میں تصویریں تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس آدمی نے یہ بات بتائی جس نے خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایسے کپڑے کو جلا دیا جس میں صلیب بنی ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ اس سے صلیب کو نکال رہے تھے۔

(۲۵۲۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ سِتْرًا فِيهِ صَلِيبٌ ، فَأَمَرَ بِهِ فقضب.

(۲۵۲۹۴) حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی پر ایک پردہ دیکھا جس میں صلیب بنی ہوئی تھی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اور اس کو کاٹ دیا گیا۔

(۱۸) مَنْ كَانَ يَلْبَسُ الْقَمِيصَ لاَ يزرّ عَلَيهِ

جو حضرات قمیص پہنتے ہیں اور اس پر بٹن نہیں لگاتے

(۲۵۲۹۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ زَارِّينَ عَلَيْهِمَا قَمِيصَهُمَا قَطُّ.

(۲۵۲۹۵) حضرت ثابت بن عدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی قمیص پر بٹن لگاتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۲۵۲۹۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَدَنِي ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي جَنَازَةٍ ، فَرَأَيْتُهُ مُصْفَرَّ اللِّحْيَةِ ، مُحَلَّلَ الأَزْرَارِ.

(۲۵۲۹۶) حضرت سعید مدنی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھا۔ چنانچہ میں نے آپ کو زرد داڑھی اور کھلے بٹنوں کی حالت میں دیکھا۔

(۲۵۲۹۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُشَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ ، وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقٌ ، قَالَ عُرْوَةُ :فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ ، وَلاَ ابْنَهُ فِي شِتَاءٍ ، وَلاَ حَرٍّ إِلاَّ مُطْلَقَةً أَزْرَارُهُمَا. (ترمذی ۵۸۔ ابوداؤد ۴۰۷۹)

(۲۵۲۹۷) حضرت معاویہ بن قرہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مبارک کھلی ہوئی تھی (یعنی بٹن کھلے تھے)۔ حضرت عروہ کہتے ہیں۔ پس میں نے حضرت معاویہ اور ان کے بیٹے کو سردی، گرمی میں بھی دیکھا تو بٹن کھلے ہونے کی حالت میں دیکھا۔

(۲۵۲۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ:مَا رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ شَادًّا عَلَيْهِ إِزاره قَطُّ.

(۲۵۲۹۸) حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کو کبھی بھی بٹن بند کئے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۲۵۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ سَالِمًا زَارًّا عَلَيْهِ.

(۲۵۲۹۹) حضرت اُسامہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کبھی حضرت سالم کو بٹن لگائے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۲۵۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَالِمًا مُحَلِّلاً أَزْرَارَهُ.

(۲۵۳۰۰) حضرت فطر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم کو بٹن کھولے ہوئے دیکھا۔

(۲۵۳۰۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ رَأَى عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ حِبَرَةً مُحَلَّلَةَ الأَزْرَارِ ، وَكَانَ لَهُ بُرْنُسُ خَزٍّ.

(۲۵۳۰۱) حضرت ربیع بن منذر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ پر ایک دھاری دار یمنی چادر دیکھی جس کے بٹن کھلے ہوئے تھے اور حضرت محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ کے پاس ایک خز کی ٹوپی بھی تھی۔

(۲۵۳۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ مُحَلِّلاً أَزْرَارَهُ.

(۲۵۳۰۲) حضرت ہلال بن میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید ابن المسیب رحمہ اللہ کو بٹن کھلے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۱۹) فِي جَرِّ الإِزَارِ ، وَمَا جَاءَ فِيهِ

شلوار کو کھینچنے کے بارے میں اور اس کے متعلق روایات

(۲۵۳۰۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَجَرِيرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جَرِّ الإِزَارِ. (ابویعلی ۵۱۲۹۔ احمد ۳۲۰)

(۲۵۳۰۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شلوار کو کھینچنے سے منع کیا ہے۔

(۲۵۳۰٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ جَبَلَةَ ، وَمُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنْ مَخِيلَةٍ ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(بخاری ۵۷۹۱۔ مسلم ۱۶۵۲)

(۲۵۳۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنے کپڑے کو کھینچے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر بھی نہیں کریں گے۔''

(۲۵۳۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلاَءِ ، لاَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (مسلم ۱۶۵۱۔ احمد ۲/ ۵۵)

(۲۵۳۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو شخص بوجہ تکبر اپنے کپڑے کو کھینچتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر بھی نہیں کریں گے۔''

(۲۵۳۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلاَءِ ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ :فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ بِالْبَلاَطِ ، قَالَ : فَذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فَأَشَارَ إِلَى أُذُنَيْهِ :سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ ، وَوَعَاهُ قَلْبِي. (ابن ماجہ ۳۵۷۰)

(۲۵۳۰۶) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص بوجہ تکبر کے اپنے ازار کو کھینچتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔'' راوی کہتے ہیں پھر میں مقام بلاط میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ کہتے ہیں کہ میں ان کے سامنے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی آپ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث ذکر کی۔ راوی کہتے ہیں پس انہوں نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا (اور کہا)۔ اس حدیث کو میرے کانوں نے سُنا ہے اور اس کو میرے دل نے محفوظ کیا ہے۔

(۲۵۳۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :مَرَّ بِأَبِي هُرَيْرَةَ فَتًى مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ يَجُرُّ سَبَلَهُ ، فَقَالَ :يَا ابْنَ أَخِي ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلاَءِ ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابن ماجہ ۳۵۷۱۔ احمد ۲/ ۵۰۳)

(۲۵۳۰۷) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس.

قریش کا ایک جوان گزرا۔ درانحالیکہ وہ اپنے لٹکائے ہوئے کپڑے کو کھینچ رہا تھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ''جو شخص بوجہ تکبر کے اپنے کپڑے کو کھینچے گا تو حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر بھی نہیں کریں گے۔''

(۲۵۳۰۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَيْبَان ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ لاَ يَنْظُرُ إِلَى مُسْبِلٍ.

(احمد ۱/ ۳۲۲۔ طبرانی ۱۲۴۱۳)

(۲۵۳۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کپڑا لٹکانے والے کی طرف نظر نہیں کریں گے۔''

(۲۵۳۰۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى الَّذِي يَجُرُّ إِزَارَهُ خُيَلاَءَ.

(احمد ۲/ ۶۹)

(۲۵۳۰۹) حضرت محمد بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا ازار کھینچے گا حق تعالیٰ اس کی طرف نظر بھی نہیں کریں گے۔

(۲۵۳۱۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ ، وَلاَ يُزَكِّيهِمْ ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ؛ الْمُسْبِلُ ، وَالْمَنَّانُ ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ. (مسلم ۱۰۲۔ ابو داؤد ۴۰۸۴)

(۲۵۳۱۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین لوگ ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز حق تعالیٰ کلام نہیں کریں گے اور نہ ان کی طرف دیکھیں گے اور نہ ہی ان کو پاک کریں گے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ (ایک) کپڑا لٹکانے والا اور (دوسرا) احسان جتلانے والا اور (تیسرا) جھوٹی قسم کھا کر اپنے سودے کو بیچنے والا۔''

(۲۵۳۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ :مَنْ مَسَّ إِزَارُهُ كَعْبَيْهِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ، قَالَ :وَقَالَ ذَرٌّ :مَنْ مَسَّ إِزَارُهُ الأَرْضَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ.

(۲۵۳۱۱) حضرت حصین، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے۔ جس آدمی کا ازار اس کے ٹخنوں سے مس کر رہا ہو تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ فرماتے ہیں کہ حضرت ذر کہتے ہیں جس شخص کا ازار زمین سے مَس کر رہا ہو تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۲۵۳۱۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : دَخَلَ شَابٌّ عَلَى عُمَرَ ، فَجَعَلَ الشَّابُّ يُثْنِي عَلَيْهِ ، قَالَ : فَرَآهُ عُمَرُ يَجُرُّ إِزَارَهُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : يَا ابْنَ أَخِي ، ارْفَعْ إِزَارَكَ ، فَإِنَّهُ أَتْقَى لِرَبِّكَ وَأَنْقَى لِثَوْبِكَ ، قَالَ : فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ : يَا عَجَبًا لِعُمَرَ أَنْ رَأَى حَقَّ اللهِ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَمْنَعْهُ مَا هُوَ فِيهِ أَنْ تَكَلَّمَ بِهِ.

(۲۵۳۱۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک نوجوان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنا شروع کر دی۔ راوی کہتے ہیں اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ازار کھینچتے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس جوان سے کہا اے بھتیجے! اپنا ازار اُوپر کرلو۔ کیونکہ یہ تمہارے پروردگار کے نزدیک زیادہ تقویٰ کی بات ہے اور تمہارے کپڑے کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے۔ راوی کہتے ہیں پس حضرت عبداللہ کہا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی عجیب تھے۔ جب انہوں نے اپنے پر خدا کا حق دیکھا تو انہیں یہ حق ادا کرنے سے وہ حالت مانع نہ ہوئی جس میں وہ نوجوان تھا۔ (یعنی تعریف کے باوجود کلمہ حق کہہ دیا)

(۲۵۳۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُسْبِلُ إِزَارَهُ ، فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ حَمِشُ السَّاقَيْنِ.

(۲۵۳۱۳) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کا ازار نیچے ہوتا تھا۔ چنانچہ ان سے کہا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں پتلی پنڈلیوں والا آدمی ہوں۔

(۲۰) مَوْضِعُ الإِزَارِ ، أَيْنَ هُوَ ؟

ازار کی جگہ کہاں پر ہے؟

(۲۵۳۱٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : سَأَلَ أَبُو بَكْرٍ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوْضِعِ الإِزَارِ ؟ فَقَالَ : مُسْتَدَقَّ السَّاقِ ، لاَ خَيْرَ فِيمَا أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ ، وَلاَ خَيْرَ فِيمَا فَوْقَ ذَلِكَ.

(۲۵۳۱۴) حضرت عبداللہ بن ابوالہذیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ازار کی جگہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پنڈلی کے باریک حصہ کے پاس۔ اس سے نیچے ہو تو اس میں بھی کوئی خیر نہیں ہے اور اس سے اُوپر میں بھی کوئی خیر نہیں ہے۔''

(۲۵۳۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْفَلِ عَضَلَةِ سَاقِي ، أَوْ سَاقِهِ ، فَقَالَ : هَذَا مَوْضِعُ الإِزَارِ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَلاَ حَقَّ لِلإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ. (ترمذی ۱۷۸۳۔ ابن ماجہ ۳۵۷۲)

(۲۵۳۱۵) حضرت حذیفہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میری یا اپنی پنڈلی کے پٹھے کو پکڑا اور فرمایا: ''ازار کی جگہ یہ ہے۔ اگر تمہیں (اس سے) انکار ہو تو اس سے کچھ نیچے اور اگر تمہیں (اس سے) بھی انکار ہو تو اس سے کچھ نیچے، لیکن اگر تمہیں (اس سے بھی) انکار ہو تو پھر ٹخنوں میں تو ازار کا کوئی حق نہیں ہے۔''

(۲۵۳۱۶) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا نَبِيهٍ يَقُولُ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَحْتَ الْكَعْبِ مِنَ الإِزَارِ فِي النَّارِ. (احمد ۶/ ۵۹)

(۲۵۳۱۶) حضرت ابونبیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سُنا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ٹخنوں سے نیچے ازار، جہنم میں ہوگا۔''

(۲۵۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي يَعْفُورَ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَإِنَّ إِزَارَهُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ ، أَوْ قَرِيبٍ مِنْ نِصْفِ سَاقَيْهِ.

(۲۵۳۱۷) حضرت ابویعفور سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ان کا ازار نصف پنڈلی تک تھا یا آپ رضی اللہ عنہ کی نصف پنڈلی کے قریب تھا۔

(۲۵۳۱۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ ، فَمَا كَانَ إِلَى الْكَعْبِ فَلاَ بَأْسَ ، وَمَا كَانَ تَحْتَ الْكَعْبِ فَفِي النَّارِ. (ابوداؤد ۴۰۹۰۔ احمد ۳/ ۳۰)

(۲۵۳۱۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کا ازار اس کی نصف پنڈلی تک ہوتا ہے جو ٹخنوں تک بھی ہو تو کوئی حرج نہیں اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو تو وہ جہنم میں ہوگا۔''

(۲۵۳۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَبِي غِفَارٍ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ :عَلَيْكَ السَّلاَمُ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ: لاَ تَقُلْ: عَلَيْكَ السَّلاَمُ؟ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلاَمُ تَحِيَّةُ الْمَوتَى ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، زِدْنِي ، قَالَ :الإِزَارُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ ، فَإِنْ أَبَيتَ فَإِلَى الْكَعْبين ، وَإِيَّاكَ وَالْمَخِيلَةَ ، فَإِنَّ اللهَ لاَ يُحِب الْمَخِيلَةَ. (ابوداؤد ۴۰۸۱۔ ترمذی ۲۷۲۱)

(۲۵۳۱۹) حضرت ابوجری ہجیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا۔ اے رسول اللہ ﷺ! علیک السلام. آپ ﷺ نے فرمایا علیک السلام نہ کہو کیونکہ یہ مردوں کا سلام ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے مزید کچھ بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ازار کو نصف پنڈلی تک رکھو لیکن اگر تم اس سے انکار کرو تو پھر ٹخنوں تک رکھ لو۔ خبردار! تکبر سے بچو، کیونکہ اللہ تعالیٰ تکبر کو ناپسند کرتے ہیں۔''

(۲۵۳۲۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عن جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ مَيْمُونٌ يُشَمِّرُ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ.

(۲۵۳۲۰) حضرت جعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت میمون، اپنے ازار کو اپنی پنڈلیوں کے نصف تک چڑھاتے تھے۔

(٢٥٣٢١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي قَزَعَةَ ، عَنِ الأَسْقَعِ بْنِ الأَسْلَعِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الإِزَارِ فِي النَّارِ. (احمد ۵/ ۹)

(۲۵۳۲۱) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔''

(٢٥٣٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَكِينٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا اتَّزَرَ ، فَلَحِقَ إِزَارُهُ بِرُكْبَتِهِ.

(۲۵۳۲۲) حضرت ابوامیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ازار پہنا تو آپ رضی اللہ عنہ کا ازار آپ رضی اللہ عنہ کے گھٹنوں کو لگ رہا تھا۔

(٢٥٣٢٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَوْضِعُ الإِزَارِ مُسْتَدَقُّ السَّاقِ.

(۲۵۳۲۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ازار کی جگہ پنڈلی کا باریک حصہ ہے۔

(٢٥٣٢٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :الإِزَارُ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ ، أَوْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ، لاَ خَيْرَ فِيمَا هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذَلِكَ.

(۲۵۳۲۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ازار، نصف پنڈلی تک ہو یا ٹخنوں تک ہو جو ازار اس سے نیچے ہو اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔

(٢٥٣٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ الإِزَارَ فَوْقَ نِصْفِ السَّاقِ.

(۲۵۳۲۵) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ، نصف پنڈلی سے اوپر ازار کو ناپسند کرتے تھے۔

(٢٥٣٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ ، عَنْ خَرَشَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ دَعَا بِشَفْرَةٍ فَرَفَعَ إِزَارَ رَجُلٍ عَنْ كَعْبَيْهِ ، ثُمَّ قَطَعَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ :فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى ذَبَاذِبِهِ تَسِيلُ عَلَى عَقِبَيْهِ.

(۲۵۳۲۶) حضرت خرشہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استرا منگوایا پھر ایک آدمی کا ازار اس کے ٹخنوں سے اُوپر کیا پھر جو اس سے نیچے تھے اس کو کاٹ دیا۔ راوی کہتے ہیں گویا کہ میری آنکھوں کے سامنے وہ منظر ہے کہ کپڑے کے ٹکڑے اس کی ایڑیوں پر گر رہے تھے۔

(٢٥٣٢٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :رَأَيْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتَزِرُونَ عَلَى أَنْصَافِ سُوقِهِمْ ، فَذَكَرَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، وَابْنَ عُمَرَ ، وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ ، وَالْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ.

(۲۵۳۲۷) حضرت ابواسحق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بہت سے

لوگوں کو دیکھا ہے جو اپنی نصف پنڈلیوں پر ازار باندھتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید، حضرت ابن عمر، حضرت زید بن ارقم اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہم کا ذکر فرمایا۔

(۲۵۳۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتَزِرُ فَيُرْسِلُ إِزَارَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ، حَتَّى تَقَعَ حَاشِيَتُهُمَا عَلَى ظَهْرِ قَدَمَيْهِ ، وَيَرْفَعُهُمَا مِنْ مُؤَخَّرِهِ.

(ابو داؤد ۴۰۹۳۔ نسائی ۹۶۸۱)

(۲۵۳۲۸) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ازار باندھتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ وہ اپنا ازار، اپنے آگے سے لٹکا دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اس کے دونوں کنارے آپ رضی اللہ عنہ کے قدموں کی پشت پر آجاتے اور (پھر) آپ رضی اللہ عنہ ان کو پچھلی جانب سے اٹھا لیتے۔

(۲۵۳۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ الْمُكْتِبُ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ إِزَارٌ نَجْرَانِيٌّ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ.

(۲۵۳۲۹) حضرت ابو سلیمان مکتب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ (کے جسم) پر نجرانی ازار تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کی پنڈلیوں کے نصف میں تھا۔

(۲۵۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ دِهْقَانٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ ، وَابْنَ عُمَرَ أُزْرُهُمَا إِلَى أَنْصَافِ سُوقِهِمَا.

(۲۵۳۳۰) حضرت موسیٰ بن دہقان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ ان دونوں حضرات کے ازار، ان کی پنڈلیوں کے نصف تک تھے۔

(۲۵۳۳۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ إِزَارُهُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : هَذِهِ إِزْرَةُ حَبِيبِي ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ترمذی ۱۲۱۔ بزار ۳۵۳)

(۲۵۳۳۱) حضرت ایاس بن سلمہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ازار، ان کی نصف پنڈلی تک تھا۔ راوی کہتے ہیں چنانچہ ان سے اس کے بارے میں کہا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ میرے محبوب کا ازار ہے یعنی جناب نبی کریم ﷺ کے ازار کا طریقہ یہی ہے۔

(۲۵۳۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا سُفْيَانُ بْنُ سَهْلٍ ، لاَ تُسْبِلْ ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ الْمُسْبِلِينَ. (احمد ۴/ ۲۴۶۔ ابن حبان ۵۴۴۲)

(۲۵۳۳۲) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے سفیان بن

سہل! تو کپڑا نہ لٹکا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کپڑا لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتے۔"

(۳۱) مَنْ كَانَ يَكْرَهُ لُبْسَ الْخِفَافِ وَالنِّعَالِ الَّتِي لَمْ تُدْبَغْ

جو حضرات غیر مزکی موزے اور جوتے پہننے کو مکروہ سمجھتے تھے

(۲۵۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ : كَانَ يَكْرَهُ الْخِفَافَ وَالنِّعَالَ الَّتِي لَمْ تُدْبَغْ.

(۲۵۳۳۳) حضرت محمد، حضرت اُسیر بن جابر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ ایسے موزوں اور جوتوں کے پہننے کو ناپسند کرتے تھے جن کو صاف نہ کیا گیا ہو۔

(۲۵۳۳٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَكْرَهُ الْفِرَاءَ الَّتِي لَمْ تُدْبَغْ.

(۲۵۳۳۴) حضرت محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایسے چمڑا لگے ہوئے لباس کو ناپسند کرتی تھیں جس کو صاف نہ کیا گیا ہو۔

(۲۵۳۳٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ مِمَّنْ يَكْرَهُ الصَّلاَةَ فِيمَا لَمْ يُدْبَغْ ؛ عُمَرُ ، وَابْنُ عُمَرَ ، وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ، وَعَائِشَةُ ، وَأُسَيْرُ بْنُ جَابِرٍ.

(۲۵۳۳۵) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو لوگ صاف نہ کئے ہوئے چمڑے میں نماز کو مکروہ سمجھتے تھے ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرات عمران بن حصین، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اُسیر بن جابر رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

(۳۲) فِي طُولِ الْقَمِيصِ ، كَمْ هُوَ ، وَإِلَى أَيْنَ هُوَ فِي جَرِّهِ ؟

قمیص کی لمبائی میں کہ کتنی ہو اور اپنے کھینچنے میں کہاں تک ہو

(۲۵۳۳٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ : كَانَتْ قُمُصُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَثِيَابُهُ مَا بَيْنَ الْكَعْبِ وَالشِّرَاكِ.

(۲۵۳۳۶) حضرت عمرو بن مہاجر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی قمیص اور آپ رحمہ اللہ کے کپڑے ٹخنے اور تسمہ باندھنے کی جگہ کے درمیان ہوتے تھے۔

(۲۵۳۳۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الإِسْبَالُ فِي الإِزَارِ ، وَالْقَمِيصِ ، وَالْعِمَامَةِ ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلاَءَ ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(ابو داؤد ۴۰۹۱۔ ابن ماجہ ۳۵۷۶)

(۲۵۳۳۷) حضرت سالم، اپنے والد کے واسطہ سے جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسبال (کپڑے کو لٹکانا) ازار، قمیص اور عمامہ میں ہوتا ہے۔ جو شخص ان میں سے کسی چیز کو تکبر کی وجہ سے کھینچے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا''

(٢٥٣٣٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : جَرُّ الْقَمِيصِ وَالإِزَارِ سَوَاءٌ.

(۲۵۳۳۸) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قمیص اور ازار کو کھینچنا برابر ہے۔

(٢٥٣٣٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : ذَكَرُوا عِنْدَ عِكْرِمَةَ جَرَّ الْقَمِيصِ وَالإِزَارِ ، فَقَالَ : هُوَ وَاللَّهِ شَرٌّ وَأَشَرُّ.

(۲۵۳۳۹) حضرت شعیب بن یسار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے حضرت عکرمہ کے پاس، قمیص اور ازار کو کھینچنے کا ذکر کیا تو آپ ؒ نے فرمایا: بخدا! یہ تو شر ہے۔ بڑا شر ہے۔

(٢٥٣٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : كَانَ قَمِيصُهُ فَوْقَ الإِزَارِ ، وَالرِّدَاءُ فَوْقَ الْقَمِيصِ.

(۲۵۳۴۰) حضرت طاؤس کے بارے میں روایت ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کی قمیص ازار سے اُوپر ہوتی تھی اور چادر، قمیص سے اُوپر ہوتی تھی۔

(٢٥٣٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ قَمِيصُهُ إِلَى الْكَعْبِ.

(۲۵۳۴۱) حضرت داؤد بن قیس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم کی قمیص کو ٹخنوں تک دیکھا۔

(٢٥٣٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ قَمِيصُهُ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ.

(۲۵۳۴۲) حضرت مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی قمیص ان کے قدم کی پشت پر ہوتی تھی۔

(٢٥٣٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ قَمِيصَ سَالِمٍ مُشَمَّرًا فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ كَانَ قَمِيصُهُ هَكَذَا.

(۲۵۳۴۳) حضرت محمد بن عمیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم کی قمیص کو ٹخنوں سے اوپر چڑھا دیکھا۔ اور انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کی قمیص بھی ایسی ہی تھی۔

(٢٣) فِي طُولِ كُمِّ الْقَمِيصِ ، إِلَى أَيْنَ ؟

قمیص کی آستین کی لمبائی میں کہ وہ کہاں تک ہو

(٢٥٣٤٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : ابْتَاعَ عَلِيٌّ قَمِيصًا سُنْبُلاَنِيًّا بِأَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ ،

وَدَعَا الْخَيَّاطَ ، فَمَدَّ كُمَّ الْقَمِيصِ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْطَعَ مَا خَلْفَ أَصَابِعِهِ.

(۲۵۳۴۴) حضرت جعفر، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خوب لمبی قمیص چار درہم میں خریدی۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے درزی کو بلایا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے قمیص کی آستین کو کھینچا اور درزی کو حکم دیا کہ جو حصہ آپ رضی اللہ عنہ کی انگلیوں سے آگے ہے اس کو کاٹ دے۔

(۲۵۳٤٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَعَا بِشَفْرَةٍ لِيَقْطَعَ كُمَّ قَمِيصِ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ مِنْ أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ ، وَكَانَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ سُنْبُلَانِيٌّ ، فَقَالَ : أَنَا أَكْفِيكَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنِّي أَسْتَحِي أَنْ تَقْطَعَهُ عِنْدَ النَّاسِ ، فَتَرَكَهُ.

(۲۵۳۴۵) حضرت ابوعثمان نہدی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے استرا منگوایا تا کہ آپ رضی اللہ عنہ عقبہ بن فرقد کی قمیص کی آستین کو ان کی انگلیوں سے کاٹ دیں۔ ان صاحب نے خوب لمبی قمیص پہن رکھی تھی۔ اس پر عقبہ نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! میں یہ کام آپ کے بجائے میں خود ہی کرلوں گا۔ مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ آپ اس کو لوگوں کے سامنے کاٹیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔

(۲۵۳٤٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا عَلَيْهِ قَمِيصٌ مَدَرِيٌّ ، أَوْ رَازِقِيٌّ ، إِذَا أَرْسَلَهُ بَلَغَ نِصْفَ سَاقَيْهِ ، وَإِذَا مَدَّهُ لَمْ يُجَاوِزْ ظُفْرَيْهِ.

(۲۵۳۴۶) حضرت عبداللہ بن ابوالہذیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک پتلی سی قمیص دیکھی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس کو چھوڑتے تو یہ آپ رضی اللہ عنہ کی نصف پنڈلی تک پہنچتی اور جب آپ رضی اللہ عنہ اس کو کھینچتے تو یہ آپ رضی اللہ عنہ کے ناخنوں سے متجاوز نہ ہوتی۔

(۲۵۳٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتُرِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَكُمُّ قَمِيصِهِ إِلَى الرُّصْغِ.

(۲۵۳۴۷) حضرت ابوالبختری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کی قمیص کی آستین کلائی تک پہنچتی تھی۔

(۲۵۳٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى الْمُعَلِّمِ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: كَانَ كُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّصْغِ.

(ابوداؤد ۴۰۲۳۔ ترمذی ۱۷۶۵)

(۲۵۳۴۸) حضرت بدیل عقیلی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین رصغ تک تھی۔

(٢٤) فِي الإِزَارِ ، أَيْنَ مَوْضِعُهُ مِنَ الْحِقْوِ ؟

ازار کے بارے میں کہ اس کی کمر پر کون سی جگہ ہے؟

(۲۵۳٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو الْعَلاَءِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا يَأْتَزِرُ

فَوْقَ السُّرَّةِ.

(۲۵۳۴۹) حضرت ابو العلاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ناف کے اُوپر ازار باندھتے ہوئے دیکھا۔

(۲۵۳۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ ، وَقَدِ اتَّزَرَ فَوْقَ السُّرَّةِ ، فَجَذَبَهُ حَتَّى جَعَلَهُ أَسْفَلَ مِنْهَا.

(۲۵۳۵۰) حضرت قدامہ بن موسیٰ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ میں نے ناف کے اُوپر ازار باندھ رکھا تھا۔ پس انہوں نے اس کو کھینچا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ناف کے نیچے کر دیا۔

(۲۵۳۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَتَّزِرَانِ إِلَى أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ.

(۲۵۳۵۱) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات ناف سے نیچے ازار باندھا کرتے تھے۔

(۳۵) فِي لُبْسِ الْقَلاَنِسِ

بڑی ٹوپی پہننے کے بارے میں

(۲۵۳۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَلَنْسُوَةً بَيْضَاءَ مضرَّبة.

(۲۵۳۵۲) حضرت عبد اللہ بن سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن حسین پر ایک سفید رنگ کی دوتہہ والی بڑی ٹوپی دیکھی۔

(۲۵۳۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ قَلَنْسُوَةً لَهَا رفٌّ ، كَانَ يَسْتَظِلُّ بِهَا إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ.

(۲۵۳۵۳) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر پر ایک ایسی ٹوپی دیکھی جس کا چھتا بھی تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے تو اس کے چھتے کے ذریعہ دھوپ سے بچاؤ کرتے تھے۔

(۲۵۳۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ ، رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ قَلَنْسُوَةً مَكْفُوفَةً بِثَعَالِبَ ، أَوْ سُمُورٍ.

(۲۵۳۵۴) حضرت یزید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر ایک ایسی بڑی ٹوپی دیکھی جس کے اطراف میں لومڑی یا نیولے کی کھال سے پیوند کاری تھی۔

(۲۵۳۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الضَّحَّاكِ قَلَنْسُوَةَ ثَعَالِبَ.

(۲۵۳۵۵) حضرت اجلح سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک پر لومڑی کی (کھال سے بنی) ٹوپی تھی۔

(٢٥٣٥٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى خَرَجَ مِنَ الْخَلاَءِ ، وَعَلَيْهِ قَلَنْسُوَةٌ ، فَمَسَحَ عَلَيْهَا.

(۲۵۳۵۶) حضرت اشعث، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ، قضاء حاجت سے فارغ ہوکر باہر آئے، آپ رضی اللہ عنہ (کے سر) پر ایک بڑی ٹوپی تھی چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر مسح کیا۔

(٣٦) فِي لُبْسِ التُّبَّانِ

جانگیہ پہننے کے بیان میں

(٢٥٣٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ؛ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا يَتَّزِرُ ، فَرَأَيْتُ عَلَيْهِ تُبَّانًا.

(۲۵۳۵۷) حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو ازار باندھتے دیکھا۔ پس میں نے ان (کے جسم) پر جانگیا دیکھا۔

(٢٥٣٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا خَرَجَتْ حَاجَّةً ، أَوْ مُعْتَمِرَةً أَخْرَجَتْ مَعَهَا عَبِيدَهَا يُرَحِّلُونَ هَوْدَجَهَا ، فَكَانُوا يُشعرُونَ بِأَرْجُلِهِمْ إِلَى بَطْنِ الْبَغْلَةِ ، فَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يَلْبَسُوا التَّبَابِينَ.

(۲۵۳۵۸) حضرت قاسم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب حج یا عمرہ کی نیت سے نکلتی تھیں تو اپنے ساتھ اپنے غلام بھی اپنے کجاوہ کو چلانے کے لئے لے جاتی تھیں۔ چنانچہ وہ غلام اپنے پاؤں کے ذریعہ خچر کے پیٹ کو ایڑی مارتے۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو حکم دیا کہ وہ جانگیے پہنا کریں۔

(٢٥٣٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : نِعْمَ الثَّوْبُ التُّبَّانُ.

(۲۵۳۵۹) حضرت ابوالہیثم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ جانگیا بہترین کپڑا ہے۔

(٢٥٣٦٠) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : رُئِيَ عَلَى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ تُبَّانٌ وَهُوَ بِعَرَفَاتٍ.

(۲۵۳۶۰) حضرت علاء بن حبیب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر پر جانگیا دیکھا گیا جب کہ وہ عرفات میں تھے۔

(٢٥٣٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَلْبَس تُبَّانًا تَحْتَ الإِزَار.

(۲۵۳۶۱) حضرت ابن ابی نجیح سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے والد ازار کے نیچے جانگیا پہنا کرتے تھے۔

(٢٥٣٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا صَادِقٍ يَتَّزِر ، فَرَأَيْتُ تَحْتَ إِزَارِهِ تُبَّانًا.

(۲۵۳۶۲) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوصادق کو ازار پہنتے دیکھا۔ تو میں نے آپ ؒ کے ازار کے نیچے جانگیا دیکھا۔

(۲۵۳٦۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ تُبَّانًا ، قَالَ : كَانَ الشَّيْخُ ، يَعْنِي عَلِيًّا ، يَلْبَسُهُ.

(۲۵۳۶۳) حضرت طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ربیعہ والبی پر جانگیا دیکھا۔ راوی کہتے ہیں۔ شیخ یعنی حضرت علی جانگیا پہنا کرتے تھے۔

(۲۵۳٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ غِلْمَانَهَا بِلُبْسِ التَّبَابِينَ وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

(۲۵۳۶۴) حضرت عبد الرحمن بن قاسم، اپنے والد سے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے غلاموں کو۔ جبکہ وہ غلام حالت احرام میں ہوتے تھے۔ جانگیے پہننے کا حکم دیا کرتی تھیں۔

(۲۵۳٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو مُوسَى إِذَا نَامَ لَبِسَ تُبَّانًا ، مَخَافَةَ أَنْ تَبْدُوَ عَوْرَتُهُ.

(۲۵۳۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ جب سونے لگتے تو آپ اس ڈر سے کہ آپ کا ستر ظاہر نہ ہو جائے۔ آپ جانگیا پہنا کرتے تھے۔

(۲۷) فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلاَتِ

پائجامہ پہننے کے بارے میں

(۲۵۳٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : أَنَ قَطِّعُوا الرُّكُبَ، وَانْزُوا عَلَى الْخَيْلِ نَزْوًا ، وَأَلْقُوا الْخِفَافَ ، وَاحتذُوا النِّعَالَ ، وَأَلْقُوا السَّرَاوِيلاَتِ ، وَاتَّزِرُوا ، وَارْمُوا الأَغْرَاضَ ، وَعَلَيْكُمْ بِاللِّبْسَةِ الْمَعَدِّيَةِ ، وَإِيَّاكُمْ وَهَدْيَ الْعَجَمِ ، فَإِنَّ شَرَّ الْهَدْيِ ، هَدْيُ الْعَجَمِ.

(۲۵۳۶۶) حضرت ابوعثمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: ''گھوڑوں کی رکابیں کاٹ دو اور ان پر آہستگی سے سوار ہو، جوتے پہنو اور موزے اتار دو، شلواروں کی جگہ تہ بند پہنو، نشانے پر تیر مارو، کھردرے اور سخت کپڑے پہنو، عجمیوں کی طرح عیش وعشرت مت اختیار کرو، کیونکہ عجمیوں کا طریقہ بدترین طریقہ ہے۔''

(۲۵۳٦۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيلَ.

(۲۵۳۶۷) حضرت سوید بن قیس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ پائجامہ کا سودا کیا۔

(۲۵۳٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : خَطَبَنَا عَلِيٌّ بِالْكُوفَةِ وَعَلَيْهِ سَرَاوِيلُ.

(۲۵۳٦٨) حضرت معاذ بن علاء، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں کوفہ میں خطبہ دیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے پائجامہ پہنا ہوا تھا۔

(۲۵۳٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ سَرَاوِيلَ.

(۲۵۳٦٩) حضرت حفص بن ابی منصور سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی کو پائجامہ پہنے دیکھا۔

(۲۵۳۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيٍّ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ لَبِسَ سَرَاوِيلَ حِبَرَةٍ ، وَقَبَاءَ حِبَرَةٍ.

(۲۵۳۷۰) حضرت مہدی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب سردی کا موسم ہوتو حضرت حسن رضی اللہ عنہ دھاری دار یمنی پائجامہ اور دھاری دار یمنی قبا پہنتے تھے۔

(۲۵۳۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَالَ: جَاءَ كِتَابُ عُمَرَ: أَنْ أَلْقُوا السَّرَاوِيلاَتِ، وَالْبَسُوا الأُزُرَ.

(۲۵۳۷۱) حضرت ابومجلز سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا۔ کہ تم لوگ پائجامے ڈال دو اور ازار پہنو۔

(۲۵۳۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى إِبْرَاهِيمَ : إِنَّكَ أَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَيَّ ، فَإِذَا صَلَّيْتَ فَلاَ تَرى الأَرْضُ عَوْرَتَكَ ، وَاتَّخِذْ سَرَاوِيلاً.

(۲۵۳۷۲) حضرت ابوعیینہ کے آزاد کردہ غلام حضرت واصل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ آپ مجھے مخلوق میں سے سب سے زیادہ عزیز ہیں۔ پس جب تم نماز پڑھو تو زمین تمہارے ستر کو نہ دیکھے اور تم پائجامہ بنالو۔

(۲۵۳۷۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَلَيْهِ سَرَاوِيلُ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ ؟ قَالَ : إِنَّهَا مِنْ لِبَاسِ الرِّجَالِ.

(۲۵۳۷۳) حضرت ابوخلدہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالعالیہ کو دیکھا اور ان پر پائجامہ تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ مردوں کا لباس ہے۔

(۲۸) مَنْ قَالَ الْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَكَ سَرَفٌ ، أَوْ مَخِيلَةٌ

جو حضرات یہ کہتے ہیں۔ جب تک تم اسراف اور تکبر نہ کرو تو جو چاہو پہنو

(۲۵۳۷٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ،

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا ، وَالْبَسُوا مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ ، وَلاَ مَخِيلَةٌ. (ابن ماجه ۳۶۰۵۔ احمد ۲/ ۱۸۱)

(۲۵۳۷۴) حضرت عمرو بن شعیب، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کھاؤ، پیو اور صدقہ کرو۔ جب تک لباس میں اسراف اور تکبر نہ ہو تو اس کو پہن لو۔''

(۲۵۳۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُلْ مَا شِئْتَ ، وَالْبَسْ مَا شِئْتَ ، مَا أَخْطَأَتْكَ خُلَّتَانِ : سَرَفٌ ، أَوْ مَخِيلَةٌ.

(۲۵۳۷۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ جو چاہو تم کھاؤ۔ اور جو چاہو تم پہنو جب تک کہ دو باتیں نہ ہوں۔ فضول خرچی یا تکبر۔

(۲۵۳۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا﴾ قَالَ : لاَ تُجِيعُهُمْ ، وَلاَ تُعَرِّيهِمْ ، وَلاَ تُنْفِقُ نَفَقَةً يَقُولُ النَّاسُ : إِنَّكَ أَسْرَفْتَ فِيهَا.

(۲۵۳۷۶) حضرت ابراہیم، ارشاد خداوندی ﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: نہ ان کو بھوکا رکھے اور نہ ان کو لباس سے محروم کرے اور نہ ان پر ایسا خرچ کرتا ہے کہ لوگ کہنے لگیں۔ تم خرچہ میں اسراف کرتے ہو۔

(۲۵۳۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عُثْمَانَ الْحَاطِبِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عَلَى عُثْمَانَ ثَوْبًا قُوهِيًّا.

(۲۵۳۷۷) حضرت عثمان بن حاطبی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ مجھے اس آدمی نے یہ بات بتائی کہ جس نے حضرت عثمان پر ایک سفید رنگ کا کپڑا دیکھا تھا۔

(۲۵۳۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : خَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ مِنْ قُهْزٍ ، وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ قِطْرِيَّانِ.

(۲۵۳۷۸) حضرت ابو رزین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب باہر تشریف لائے اور ان پر ریشم ملے ہوئے سفید کپڑے کی قمیص تھی۔ اور ان پر دو سرخ رنگ کے مٹکے ہوئے کپڑے کی چادریں تھیں۔

(۲۵۳۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ أَبِي مُحَمَّدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ قَمِيصًا مِنْ هَذِهِ الْكَرَابِيسِ غَيْرَ غَسِيلٍ.

(۲۵۳۷۹) حضرت عطاء ابی محمد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ان موٹے سوتی کپڑوں سے بنی ہوئی دھلائی کے بغیر قمیص دیکھی۔

(٢٥٣٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَيْمُون أَبِي القَاسِمِ قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَطَاء قَمِيصًا زُطِّيًا.

(۲۵۳۸۰) حضرت میمون ابوالقاسم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ پر زطی قمیص دیکھی۔

(٢٥٣٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدٍ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْحَسَنِ قَمِيصًا زَطِّيًا.

(۲۵۳۸۱) حضرت خالد بن ابوالعلاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن (کے جسم) پر زطی قمیص دیکھی۔

(٢٥٣٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَيْهِ قَمِيصًا غَلِيظًا.

(۲۵۳۸۲) حضرت حکم کے بارے میں روایت ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم (کے جسم) پر موٹی قمیص دیکھی۔

(٢٥٣٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ الطَّائِفِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ أَبِي هِنْدِيَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عُمَرَ ثَوْبَيْنِ قِطْرِيَّيْنِ.

(۲۵۳۸۳) حضرت محمد بن سائب بن ابی ہندیہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کے جسم) پر دو قطری (ریشم ملے ہوئے سفید) کپڑے دیکھے۔

(٢٥٣٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُطَيْرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أَبِي النَّوَارِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا اشْتَرَى قَمِيصَيْنِ غَلِيظَيْنِ خيَّر قَنْبر أَحَدَهمَا.

(۲۵۳۸۴) حضرت ابوالنوار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو موٹی قمیصیں خریدتے دیکھا۔ ان میں سے ایک کو قنبر نے پسند کیا تھا۔

(٢٥٣٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ ثَوْبَيْنِ قِطْرِيَّيْنِ.

(۲۵۳۸۵) حضرت علی بن ربیعہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ (کے جسم) پر دو قطری (ریشم ملے ہوئے سفید) کپڑے دیکھے۔

(٢٥٣٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَسْفَقَ ثِيَابًا، وَأَشْفَقَ قُلُوبًا.

(۲۵۳۸۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگ کپڑوں کے اعتبار سے سخت تھے اور دلوں کے اعتبار سے نرم تھے۔

(٢٥٣٨٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، قَالَ : خَرَجَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ.

(۲۵۳۸۷) حضرت ابوطلحہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ باہر تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ (کے جسم) پر ہلکی زردی والے دو کپڑے تھے۔

(۲۹) فِي ذَيْلِ الْمَرْأَةِ، كَمْ هُوَ؟

عورت کے دامن کے بارے میں۔ وہ کتنا ہو

(۲۵۳۸۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَمْ تَجُرُّ الْمَرْأَةُ مِنْ ذَيْلِهَا ؟ قَالَ : شِبْرًا ، قَالَتْ : إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا ؟ قَالَ : فَذِرَاعًا ، لاَ تَزِيدُ عَلَيْهِ. (ابو داؤد ۴۱۱۵۔ احمد ۲/ ۵۵)

(۲۵۳۸۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: عورت اپنے دامن کو کتنا لمبا کر سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک بالشت'' سائلہ نے کہا۔ تب تو عورت کا جسم ظاہر ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر ایک ہاتھ، اس سے زیادہ نہ کرے۔''

(۲۵۳۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخِّصَ لَهُنَّ فِي الذَّيْلِ شِبْرًا ، فَكُنَّ يَأْتِينَنَا فَنَذْرَعُ لَهُنَّ بِالْقَصَبِ ذِرَاعًا.

(ابو داؤد ۴۱۱۶۔ احمد ۲/ ۱۸)

(۲۵۳۸۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو دامن میں ایک بالشت کی جازت دی گئی تھی۔ پس وہ ہمارے پاس آتیں اور ہم کانے کے ذریعہ سے ان کے لئے ایک ذراع ماپ دیتے۔

(۲۵۳۹۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا ، ثُمَّ قَالَ : هَذَا قَدْرُ ذَيْلِكِ.

(۲۵۳۹۰) حضرت حسن سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ایک بالشت ناپ دی اور فرمایا: ''یہ تمہارے دامن کی مقدار ہے۔''

(۲۵۳۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ ، أَوْ لأُمِّ سَلَمَةَ : ذَيْلُكِ ذِرَاعٌ. (ابن ماجه ۳۵۸۳۔ احمد ۲/ ۲۶۳)

(۲۵۳۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''تمہارا دامن ایک ہاتھ ہے۔''

(۲۵۳۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : كَانَ يُؤْمَرُ أَنْ تَجْعَلَ الْمَرْأَةُ ذَيْلَهَا ذِرَاعًا.

(۲۵۳۹۲) حضرت اسماعیل بن ابو خالد، حضرت یونس بن ابو خالد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کا حکم دیتے تھے

کہ عورت اپنا دامن ایک ہاتھ بنائے۔

(۳۰) فِي صُوفِ الْمَيْتَةِ

مردار کی اُون کے بارے میں

(۲۵۳۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِصُوفِ الْمَيْتَةِ ، وَشَعْرِ الْوَبَرِ.

(۲۵۳۹۳) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ مردار کی اُون اور اونٹ کے بالوں میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۳۹٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ فِي صُوفِ الْمَيْتَةِ :إِذَا غُسِلَ فَهُوَ ذَكَاتُهُ.

(۲۵۳۹۴) حضرت عبدالخالق، حضرت حماد سے مردار کی اُون کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس کو جب دھویا جائے تو یہی اس کی پاکی ہے۔

(۲۵۳۹٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِصُوفِ الْمَيْتَةِ أَنْ يُنْتَفَعَ بِهِ ، وَقَالَ الْحَسَنُ :يُغْسَلُ.

(۲۵۳۹۵) حضرت ہشام، حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات مردار کی اُون سے نفع حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس کو دھویا جائے گا۔

(۲۵۳۹٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بِالصُّوفِ ،وَالشَّعْرِ ، وَالْمِرْعِزَّى ، وَالْوَبَرِ بَأْسًا ، إِنَّمَا كَانُوا يَكْرَهُونَ الصَّلاَةَ فِي الْجِلْدِ.

(۲۵۳۹۶) حضرت محمد سے روایت ہے کہ پہلے حضرات اُون، بال، بھیڑ کے بالوں کے نیچے والے رُواں اور اونٹ کے بالوں میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ وہ صرف چمڑے میں نماز کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۳۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرِّيشِ ، وَالْعَقِبِ ، وَالصُّوفِ ، وَالْعِظَامِ مِنَ الْمَيْتَةِ ، قَالَ :إِذَا غُسِلَ فَهُوَ طَهُورُهُ.

(۲۵۳۹۷) حضرت حماد، حضرت ابراہیم سے مردار کے بال، پٹھے، اون اور ہڈیوں کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب ان کو دھویا جائے تو یہی ان کی طہارت ہے۔

(۲۵۳۹۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ بَنَاتِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ كُنَّ يَلْبَسْنَ الْقُمُصَ ، فَإِذَا بَلَغْنَ وَتَزَوَّجْنَ ، يَلْبَسْنَ الدُّرُوعَ.

(۲۵۳۹۸) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی بیٹیاں (خالی) قمیص پہنا کرتی تھیں۔ پھر جب وہ بالغ اور شادی شدہ ہوگئیں تو پھر وہ عورتوں کی کُرتی (بھی) پہنا کرتی تھیں۔

(۲۵۳۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِرِيشِ الْمَيْتَةِ.

(۲۵۳۹۹) حضرت حماد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مردار کے بالوں (کے استعمال میں) کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳۱) فِي لُبْسِ الصُّوفِ وَالأَكْسِيَةِ وَغَيْرِهَا

اُون اور چادروں وغیرہ کے پہننے میں

(۲۵۴۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَكَانَ لَهُ كِسَاءٌ فَدَكِيٌّ يَخُلُّهُ عَلَيْهِ إِذَا رَكِبَ ، وَنَلْبَسُهُ أَنَا وَهُوَ إِذَا نَزَلْنَا ، وَهُوَ الْكِسَاءُ الَّذِي عَيَّرَتْهُ بِهِ هَوَازِنُ ، قَالُوا : ذَا الْخَلاَلُ نُبَايِعُ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۵۴۰۰) حضرت رافع بن ابی رافع سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقام فدک کی چادر تھی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ سوار ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو سمیٹ کر پن لگا لیتے اور جب ہم اُترتے تو میں اور آپ رضی اللہ عنہ اس کو پہن لیتے۔ یہی وہ چادر ہے جس کا طعنہ آپ رضی اللہ عنہ کو ہوازن نے دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم ذا الخلال کی بیعت کریں؟

(۲۵۴۰۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : حَجَّ أَبُو مُوسَى عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مُلَبِّدًا رَأْسَهُ ، عَلَيْهِ عَبَاءَةٌ لَهُ.

(۲۵۴۰۱) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے سُرخ رنگ کے اونٹ پر حج کیا جس کے سر (کے بالوں) کو چپکایا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ پر آپ کی گون تھی۔

(۲۵۴۰۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَتْ لأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْسِيَةٌ تُسَمَّى الْمُرُوطَ غَيْرُ وَاسِعَةٍ وَاللَّهِ ، وَلاَ لَيِّنَةٍ.

(۲۵۴۰۲) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے پاس چادریں تھیں جن کو مروط کہا جاتا تھا۔ وہ نہ تو بہت زیادہ چوڑی تھیں۔ بخدا ...... اور نہ ہی نرم تھیں۔

(۲۵۴۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ إِزَارًا غَلِيظًا مِنَ الَّتِي تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ ، وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ الأَكْسِيَةِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْمُلَبَّدَةَ ، فَأَقْسَمَتْ : لَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا. (بخاری ۳۱۰۸۔ مسلم ۳۵)

(۲۵۴۰۳) حضرت ابو بردہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے ایک موٹا ازار ...... جو یمن میں بنائے جاتے ہیں۔ اور ان چادروں میں سے ایک چادر ...... جن کو تم ملبدہ کہتے ہیں ...... نکال کر

دکھائی اور آپ رضی اللہ عنہا نے قسم کھا کر کہا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ان دو کپڑوں میں قبض ہوئی ہے۔

(٢٥٤٠٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : يَا بُنَيَّ ، لَوْ شَهِدْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ ، لَحَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ.

(ابو داؤد ۴۰۳۰۔ ترمذی ۲۴۷۹)

(۲۵۴۰۴) حضرت ابو بردہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے کہا۔ اے میرے بیٹے! اگر تم ہمارے ساتھ اس وقت ہوتے جبکہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے اور ہمیں سورج کی حرارت پہنچتی تو تم یہ گمان کرتے کہ ہمارے (پسینہ کی) بو، بھیڑ کی بُو کی طرح ہے۔

(٢٥٤٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خِرَاشٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَكَانَ يَجْلِسُ عَلَى قِطْعَةِ الْمِسْحِ وَالْجُوَالِقِ.

(۲۵۴۰۵) حضرت عبداللہ بن خراش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ بالوں کے کمبل اور بوری پر بیٹھے ہوئے تھے۔

(٢٥٤٠٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَازِنِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : قَرَسَ أَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُودٍ الْبَرْدُ ، قَالَ : فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَسْتَحْيِي أَنْ يَجِيءَ فِي الْكِسَاءِ الدُّونِ ، أَوِ الثَّوْبِ الدُّونِ ، قَالَ فَأَصْبَحَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي عَبَائَةٍ ، ثُمَّ أَصْبَحَ فِيهَا ، ثُمَّ أَصْبَحَ فِيهَا فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَرَاجَعُونَ.

(۲۵۴۰۶) حضرت ابو مجلز سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ سخت سردی میں مبتلا ہو گئے...... راوی کہتے ہیں...... لیکن (ان میں سے بعض) آدمی اس بات میں حیا کرتے تھے کہ وہ پرانے کپڑے میں یا پُرانی چادر میں آئے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس حضرت ابو عبد الرحمٰن ایک صبح ایک شال میں آئے پھر دوبارہ اسی شال میں آئے پھر تیسرے دن بھی اسی شال میں آئے اس پر لوگوں میں بھی عاجزی آنے لگی۔

(٢٥٤٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، عَنْ سَلْمَانَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لَهُ حُبًّا مِنْ عَبَاءٍ ، وَهُوَ أَمِيرُ النَّاسِ.

(۲۵۴۰۷) حضرت عبادہ بن نسی سے حضرت سلمان کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے پاس سرین کے بل بیٹھ کر رانوں کو باندھنے کے لئے گون کے ٹکڑے تھے۔ جبکہ وہ لوگوں کے امیر تھے۔

(٢٥٤٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ يَلْبَسُ الشَّعْرَ.

(۲۵۴۰۸) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم بال (کا لباس) پہنا کرتے تھے۔

(۳۲) مَنْ كَانَ يُغَالِي بِالثِّيَابِ

جو حضرات مہنگے کپڑے خرید تے تھے

(۲٥٤٠٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ سَعِيد ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَلْبَسَ الرَّجُلُ الثَّوْبَ بِخَمْسِينَ دِرْهَمًا ، يَعْنِي الطَّيْلَسَانَ.

(۲۵۴۰۹) حضرت مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اس بات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ آدمی پچاس درہم کا کپڑا پہنے...... یعنی شال۔

(۲٥٤١٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يُغَالِي بِثَوْبٍ ، إِلاَّ بِطَيْلَسَانَ.

(۲۵۴۱۰) حضرت ابراہیم بن محمد، اپنے والد سے حضرت مسروق کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ شال کے علاوہ کسی کپڑے کو مہنگا نہیں خرید تے تھے۔

(۲٥٤١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ لِتَمِيمٍ رِدَاءٌ اشْتَرَاهُ بِأَلْفٍ ، يُصَلِّي فِيهِ.

(۲۵۴۱۱) حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت تمیم کے پاس ایک چادر تھی جو انہوں نے ایک ہزار میں خریدی تھی اور وہ اس میں نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۲٥٤١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَكْسُو الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحلة بِتِسْعِ مِئَةٍ.

(۲۵۴۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی کو نو سو کا ایک جوڑا پہناتے تھے۔

(۲٥٤١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، قَالَ : كَانَ مَسْرُوقٌ لاَ يُغَالِي بِثَوْبٍ ، إِلاَّ بِطَيْلَسَانَ.

(۲۵۴۱۳) حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق کسی کپڑے کو مہنگا نہیں لیتے تھے مگر شال کو۔

(۳۳) فِي لُبْسِ الْكَتَّانِ

سوتی کپڑا پہننے کے بارے میں

(۲٥٤١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، قَالَ : كَانَ مَسْرُوقٌ يَلْبَسُ الْكَتَّانَ

تَحْتَ الْقُطْنِ.

(۲۵۴۱۴) حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق اونی کپڑے کے نیچے سوتی کپڑا پہنا کرتے تھے۔

(۲٥٤١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ :قُلْتُ لاِبْنِ سِيرِينَ :مَا كَانَ لِبَاسُ أَبِي هُرَيْرَةَ ؟ قَالَ :مِثْلَ ثَوْبَيَّ هَذَيْنِ ، وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ كَتَّانٍ مُمَشَّقَانِ ، فَتَمَخَّطَ مَرَّةً ، فَقَالَ :بَخٍ ، بَخٍ ، يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ.

(۲۵۴۱۵) حضرت قرہ بن خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا لباس کیا ہوتا تھا؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے اان دو کپڑوں کی طرح۔ اور ان پر (اس وقت) دو گیرو رنگ کے سوتی کپڑے تھے۔ پس ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تھوک پھینکا پھر فرمایا: واہ، واہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تو سوتی کپڑے میں تھوکتا ہے۔

(٣٤) بِأَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَبْدَأُ إِذَا لَبِسَ نَعْلَيْهِ ؟

جب آدمی جوتے پہنے تو کون سا پاؤں پہلے پہنے؟

(٢٥٤١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى ، وَإِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُسْرَى. (مسلم ١٦٦٠۔ احمد ٢/ ٢٣٣)

(۲۵۴۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص جُوتے پہنے تو اس کو دائیں (پاؤں) سے ابتدا کرنی چاہیئے اور جب (جوتا) اتارے تو اس کو بائیں (پاؤں) سے ابتدا کرنی چاہیے۔''

(٢٥٤١٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ اللَّيْثِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا انْتَعَلَ بَدَأَ بِالْيُمْنَى ، وَإِذَا خَلَعَ بَدَأَ بِالْيُسْرَى.

(۲۵۴۱۷) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ جب جُوتا پہنتے تو دائیں سے شروع کرتے اور جب اتارتے تو بائیں سے شروع کرتے۔

(٢٥٤١٨) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ إِذَا لَبِسَ ، أَنْ يَبْدَأَ بِالْيُمْنَى ، وَإِذَا خَلَعَ أَنْ يَبْدَأَ بِالْيُسْرَى.

(۲۵۴۱۸) حضرت ایوب، حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات اچھا سمجھتے تھے۔ کہ جب (جوتا) پہنے تو دائیں (پاؤں) سے شروع کرے اور جب (جوتا) اتارے تو بائیں (پاؤں) سے شروع کرے۔

(٢٥٤١٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :إِذَا لَبِسْتَ فَابْدَأْ بِالْيُمْنَى ، وَإِذَا خَلَعْتَ فَابْدَأْ بِالْيُسْرَى.

(۲۵۴۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تم (جوتا) پہنو تو تم دائیں (پاؤں) سے شروع کرو۔ اور

جب تم (جوتا) اُتارو تو بائیں (پاؤں) سے شروع کرو۔

(٢٥٤٢٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ يَبْدَأُ فَيَخْلَعُ الْيُسْرَى ، ثُمَّ يَخْلَعُ الْيُمْنَى فَيَجْعَلُهَا عَلَى الْيُسْرَى.

(۲۵۴۲۰) حضرت عبید بن عمیر کے چچازاد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبید ابن عمیر (جوتا اُتارنا) شروع کرتے تو آپ بایاں (پاؤں) نکالتے پھر آپ رضی اللہ عنہ دایاں (پاؤں) نکالتے اور اس کو بائیں پر رکھتے۔

(٣٥) فِي الْمَشْيِ فِي النَّعلِ الواحِدةِ، مَنْ كَرِهَهُ

ایک جوتے میں چلنے کے بارے میں، جو حضرات اس کو مکروہ سمجھتے ہیں

(٢٥٤٢١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَمْشِ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ ، وَلاَ فِي خُفٍّ وَاحِدَةٍ ، لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا ، أَوْ لِيَمْشِ فِيهِمَا جَمِيعًا. (بخاری ٥٨٥٥۔ مسلم ١٦٦٠)

(۲۵۴۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایک جُوتے میں نہ چلے اور نہ ہی ایک موزے میں چلے۔ یا تو دونوں کو اتار دے (اور چلے) یا دونوں پہن کر چلے۔''

(٢٥٤٢٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : خَرَجَ إِلَيْنَا يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكُمْ تُحَدِّثُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَشْهَدُ لَسَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَمْشِي فِي الأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهَا.

(بخاری ٩٥٦۔ مسلم ٦٩)

(۲۵۴۲۲) حضرت ابو رزین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہماری طرف اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ پیشانی پر مار رہے تھے اور فرمایا: تم لوگ یہ باتیں کرتے ہو کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتا ہوں۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ ''جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرے جوتے میں نہ چلے یہاں تک کہ اس (ٹوٹے تسمہ والے) کو ٹھیک کر لے۔''

(٢٥٤٢٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ فِي الَّذِي يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ ، قَالَ : يَكْرَهُونَهُ ، وَيَقُولُونَ : لاَ ، وَلاَ خُطْوَةً.

(۲۵۴۲۳) حضرت ابن عون، حضرت محمد رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں جو ایک جوتے میں چلتا ہے۔ روایت کرتے ہیں کہ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: پہلے لوگ اس کو ناپسند کرتے تھے اور کہتے تھے۔ نہ چلے اور ایک قدم بھی نہ چلے۔

(۲۵٤۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بن طَهْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ تَمْشِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ.

(۲۵۴۲۴) حضرت جابر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم اکیلے جوتے میں ہرگز نہ چلو۔

(۲۵٤۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ ، فَلاَ يَمْشِي فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ.

(۲۵۴۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ اکیلے جوتے میں نہ چلے۔

(۲۵٤۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِي ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ انْقَطَعَ شِسْعُهُ ، فَخَلَعَ نَعْلَهُ حَتَّى أَصْلَحَهُ.

(۲۵۴۲۶) حضرت عبد الملک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو دیکھا کہ ان کا تسمہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے اپنے جوتے اتار دیئے یہاں تک کہ انہوں نے اس (ٹوٹے ہوئے جوتے کو) درست کر لیا۔

(۳٦) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَ الأُخْرَى

جو حضرات ٹوٹا جوتا درست کرنے تک ایک جوتے میں چلنے کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵٤۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ بِالْمَدَائِنِ ، كَانَ يُصْلِحُ شِسْعَهُ.

(۲۵۴۲۷) قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقامِ مدائن میں اکیلے جوتے میں چلتے دیکھا۔ اور وہ اپنا تسمہ ٹھیک کر رہے تھے۔

(۲۵٤۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُهُ ، مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنْ يُصْلِحَ شِسْعَهُ.

(۲۵۴۲۸) حضرت نافع، حضرت ابن عمر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ اکیلے جوتے میں چلنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ اتنی دیر جتنی دیر میں اپنے تسمہ کو درست کرے۔

(۲۵٤۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَمْشِي فِي خُفٍّ وَاحِدَةٍ ، وَتَقُولُ : لأُحِنِقَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ.

(۲۵۴۲۹) حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک موزے میں چلا کرتی تھیں اور کہتی تھیں۔ میں ضرور بالضرور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو غصہ دلاؤں گی۔

(٢٥٤٣٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ رَأَى سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

(۲۵۴۳۰) حضرت شعبہ، حضرت زید بن محمد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو ایک جوتے میں چلتے ہوئے دیکھا۔

(٣٧) فِي انْتِعَالِ الرَّجُلِ قَائِمًا

کھڑے ہونے کی حالت میں آدمی کا جوتا پہننا

(٢٥٤٣١) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بن مُعَاذٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ مُحَمَّدٍ انْتِعَالُ الرَّجُلِ قَائِمًا، فَقَالَ: لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا

(۲۵۴۳۱) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ کے پاس آدمی کے کھڑے ہونے کی حالت میں جوتے پہننے کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔

(٢٥٤٣٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُقْبَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يُدْخِلُ رِجْلَيْهِ فِي نَعْلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ.

(۲۵۴۳۲) حضرت عقبہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو اپنے جوتوں میں پاؤں داخل کرتے دیکھا جبکہ وہ کھڑے ہوئے تھے۔

(٢٥٤٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَان ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : رَأَيْتُ يَحيَى بن وَثَّاب يَنْتَعِلُ قَائِمًا.

(۲۵۴۳۳) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یحییٰ بن وثاب کو کھڑے ہونے کی حالت میں جوتے پہنتے دیکھا۔

(٢٥٤٣٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَنْتَعِلُ قَائِمًا.

(۲۵۴۳۴) حضرت عمرو سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کھڑے ہونے کی حالت میں جوتے پہنتے دیکھا۔

(٢٥٤٣٥) بَلَغَنِي عَن حَفْصٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ عَلِيًّا انْتَعَلَ قَائِمًا.

(۲۵۴۳۵) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہونے کی حالت میں جوتے پہنے۔

(٢٥٤٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

(ابن ماجہ ٣٦١٨)

(۲۵۴۳۶) حضرت ابوصالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی کھڑے ہونے کی حالت میں جوتے پہنے۔

(۳۸) فِي صِفَةِ نِعَالِهِم ، كَيْفَ كَانَتْ ؟

اُن حضرات کے جوتوں کے بیان میں کہ وہ کیسے ہوتے تھے؟

(۲۵٤۳۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالاَنِ ، وَنَعْلُ أَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ. (ترمذی ۸٦۔ بزار ۲۹٦۱)

(۲۵۴۳۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کے دو تسمے تھے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جوتے بھی ایسے تھے۔

(۲۵٤۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالاَنِ. (ابن ماجه ۳٦۱۵۔ احمد ۳/ ۱۲۲)

(۲۵۴۳۸) حضرت قتادہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جُوتے کے دو تسمے تھے۔

(۲۵٤۳۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ نَعْلَ ابْنِ عُمَرَ لَهَا قِبَالاَنِ.

(۲۵۴۳۹) حضرت ابواسحق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے جوتے کو دیکھا اس کے دو تسمے تھے۔

(۲٥٤٤۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: كَانَ حَذْوُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَصَّرَتَيْنِ مُعَقَّبَتَيْنِ. (ابن سعد ۴۷۸)

(۲۵۴۴۰) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جُوتے درمیان سے تنگ اور بڑی ایڑی والے تھے۔

(۲٥٤٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كَانَتْ نَعْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا شِرَاكَانِ ، قِبَالاَنِ ، مُثْنِيٌّ شِرَاكُهُمَا. (ترمذی ۷٦۔ ابن سعد ۴۷۸)

(۲۵۴۴۱) حضرت عبداللہ بن حارث سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کے دو تسمے تھے۔

(۲٥٤٤۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ مُخَصَّرَةً ، مُلَسَّنَةً ، لَهَا عَقِبٌ خَارِجٌ. (ابن سعد ۴۷۸)

(۲۵۴۴۲) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے مبارک مدینہ میں دیکھے وہ درمیان میں سے تنگ، زبان کی طرح باریک اور پیچھے سے باہر نکلے ہوئے تھے۔

(۳۹) فِي الْجَلاَجِلِ لِلصِّبْيَانِ

بچوں کے لئے گھونگرو کے بارے میں

(۲۵۴۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ؛ سَمِعَ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي رَيْحَانَةُ ؛ أَنَّ أَهْلَهَا أَرْسَلُوهَا وَمَعَهَا صَبِيٌّ عَلَيْهِ أَجْرَاسٌ ، فَقَالَ : أَخْبِرِي أَهْلَكِ أَنَّ هَذَا يَتْبَعُهُ الشَّيْطَانُ.

(۲۵۴۴۳) حضرت ریحانہ بیان کرتی ہیں کہ ان کے گھر والوں نے انہیں اور ان کے ہمراہ ایک بچے کو بھیجا جس پر گھنٹیاں تھیں۔ تو انہوں نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کو بتادو کہ ان کے پیچھے شیطان ہوتا ہے۔

(۲۵۴۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى وَمَعِيَ تِبْرٌ ، فَقَالَ : أَتُرِيدُ أَنْ تُحَلِّيَ بِهِ مُصْحَفًا ؟ قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : تُحَلِّيَ بِهِ سَيْفًا ؟ قَالَ : قُلْتُ : أُحَلِّيَ بِهِ ابْنَتِي ، قَالَ : هَلْ عَسَيْتَ أَنْ تَجْعَلَهَا أَجْرَاسًا ؟ فَإِنَّهَا تُكْرَهُ.

(۲۵۴۴۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے پاس حاضر ہوا۔ جبکہ میرے پاس پتری تھی۔ انہوں نے پوچھا: کیا تم اس کے ذریعہ مصحف شریف کو مزین کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ پھر انہوں نے پوچھا: کیا تم اس کے ذریعہ تلوار کو محلّی کرنا چاہتے ہو؟ راوی کہتے ہیں۔ میں نے کہا: میں اس کے ذریعہ اپنی بچی کا زیور بنانا چاہتا ہوں۔ آپ ؒ نے فرمایا۔ کیا تم اس کے ذریعہ گھنٹیاں بنانا چاہتے ہو؟ یہ تو مکروہ ہے۔

(۲۵۴۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَنَشٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَأُتِيَ بِصَبِيٍّ عَلَيْهِ أَوْضَاحٌ ، فَجَعَلَ يُهَازِلُهُ.

(۲۵۴۴۵) حضرت عبداللہ بن حنش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس ایک بچہ لایا گیا جس کو پازیب پہنایا ہوا تھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے مذاق کرنا شروع کر دیا۔

(۲۵۴۴۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أُدْخِلَتْ عَلَى عَائِشَةَ صَبِيَّةٌ عَلَيْهَا جَلاَجِلُ ، فَقَالَتْ : مَا لِي أَرَاكِ مُنَفِّرَةَ الْمَلاَئِكَةِ ؟ أَخْرِجُوهَا عَنِّي.

(۲۵۴۴۶) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بچی آئی جس نے گھونگھرو پہنے ہوئے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں تمہیں فرشتوں کو نفرت دلانے والی دیکھ رہی ہوں۔ اس کو میرے پاس سے نکال دو۔

(۲۵۴۴۷) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا كَانَ يَقْطَعُ الْجَلاَجِلَ الَّتِي تَكُونُ عَلَى الصِّبْيَانِ.

(۲۵۴۴۷) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات بتائی گئی کہ حضرت محمد ؒ ان گھونگروں کو کاٹ دیتے

تھے جو بچوں کو پہنائے ہوتے تھے۔

(۲۵٤٤۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : حَلَّى إِبْرَاهِيمُ بِنْتَيْنِ لَهُ صَغِيرَتَيْنِ جَلاَجِلَ مِنْ ذَهَبٍ يُصَوِّتْنَ.

(۲۵۴۴۸) حضرت مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اپنی دو چھوٹی بیٹیوں کو آواز کرنے والے گھونگرو پہنائے۔

(۲۵٤٤۹) حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ، عَنْ حَفْصٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَرَأَيْتُ ابْنَتَيْنِ لَهُ ، وَعَلَيْهِمَا أَوْضَاحٌ.

(۲۵۴۴۹) حضرت طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس گیا تو میں نے ان کی دو بیٹیاں دیکھیں۔ دونوں نے پازیب پہنے ہوئے تھے۔

(٤٠) فِي الْعَمَائِمِ السُّودِ

سیاہ عماموں کے بارے میں

(۲۵٤۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُسَاوِرٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ. (احمد ۴/ ۳۰۷۔ ابن سعد ۴۵۵)

(۲۵۴۵۰) حضرت جعفر بن عمرو بن حریث، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ نے سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا۔

(۲۵٤۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ عِمَامَةً سَوْدَاءَ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ.

(۲۵۴۵۱) حضرت ابوجعفر انصاری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے اس دن میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(۲۵٤۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ. (ترمذی ۱۷۳۵۔ ابوداؤد ۴۰۷۳)

(۲۵۴۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ پر سیاہ عمامہ تھا۔

(۲۵٤۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو الْعَنْبَسِ عَمْرُو بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ عِمَامَةً سَوْدَاءَ ، قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا مِنْ خَلْفِهِ.

(۲۵۴۵۳) حضرت عمرو بن مروان، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سیاہ رنگ عمامہ دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا کنارہ اپنے پیچھے گرایا ہوا تھا۔

(٢٥٤٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَتْ عِمَامَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۵۴) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کا عمامہ مبارک سیاہ رنگ کا تھا۔

(٢٥٤٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ عِمَامَةً سَوْدَاءَ عَلَى غَيْرِ قَلَنْسُوَةٍ ، قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ خَلْفِهِ.

(۲۵۴۵۵) حضرت سلمہ بن وردان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس پر بغیر ٹوپی کے سیاہ عمامہ دیکھا۔ آپ نے اس کو پیچھے لٹکایا ہوا تھا۔

(٢٥٤٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ بن مُحَمَّد ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ اعْتَمَّ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ ، قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ خَلْفِهِ نَحْوًا مِنْ ذِرَاعٍ.

(۲۵۴۵۶) حضرت عاصم بن محمد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھا ہوا تھا۔ اور اس کو ایک ہاتھ کی مقدار اپنے پیچھے چھوڑا ہوا تھا۔

(٢٥٤٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي عُبَيْدَة عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۵۷) حضرت عثمان بن ابن ہند سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبیدہ پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مِلْحَانَ بْنِ ثَرْوَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَمَّارٍ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۵۸) حضرت ملحان بن ثروان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دِينَارٌ أَبُو عُمَر ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْحَسَنِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۵۹) حضرت ابوعمر دینار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عَلِيًّا قَدِ اعْتَمَّ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ ، قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ.

(۲۵۴۶۰) حضرت جابر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے یہ بات بتائی ہے جس نے (خود) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ عمامہ اپنے آگے اور اپنے پیچھے لٹکایا ہوا تھا۔

(٢٥٤٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عِصَابَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۱) حضرت ابوصخرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن یزید پر سیاہ رنگ کی پٹی دیکھی۔

(٢٥٤٦٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَانَتْ عِمَامَةُ جِبْرِيلَ يَوْمَ غَرِقَ

فِرْعَوْنُ سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۲) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جس دن فرعون غرق ہوا اس دن حضرت جبرائیل کی پگڑی سیاہ رنگ کی تھی۔

(٢٥٤٦٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۳) حضرت عبدالواحد بن ایمن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٦٤) حَدَّثَنَا الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنْ أَبِي عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِ زِيَادٍ ، قَالَ : قَدِمَ شَيْخٌ ، يُقَالُ لَهُ : سَالِمٌ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۴) حضرت زیاد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شیخ تشریف لائے جن کو سالم کہا جاتا تھا۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت ابوالدرداء پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا ہے۔

(٢٥٤٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الأَسْوَدِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۵) حضرت اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٦٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ شِقة سَوْدَاءَ. (ابن ماجه ٣٥٨٦)

(۲۵۴۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں یوم الفتح کو داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سیاہ رنگ کا کپڑا تھا۔

(٢٥٤٦٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَزَنٌ الْخَثْعَمِيُّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۷) حضرت حزن خثعمی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرات براء رضی اللہ عنہ پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۸) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٦٩) حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ يُونُسَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى وَاثِلَةَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ.

(۲۵۴۶۹) حضرت حسین بن یونس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت واثلہ پر سیاہ رنگ کا عمامہ دیکھا۔

(٢٥٤٧٠) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

(۲۵۴۷۰) حضرت ابورزین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کے دن خطبہ دیا اور آپ پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا۔

(۲۵٤۷۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

(۲۵۴۷۱) حضرت سلیمان بن مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابونضرہ کو دیکھا اور ان پر سیاہ عمامہ تھا۔

(٤١) فِي لُبْسِ الْعَمَائِمِ الْبِيضِ

سفید عمامہ پہننے کے بارے میں

(۲٥٤۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ عِمَامَةً بَيْضَاءَ ، قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا وَلَمْ يُرْسِلْهُ.

(۲۵۴۷۲) حضرت حسن بن صالح، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت شعبی پر سفید رنگ کا عمامہ دیکھا تو انہوں نے اس کے کنارے کو لٹکایا ہوا تھا اور (ویسے ہی) چھوڑا نہیں تھا۔

(۲٥٤۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عِمَامَةً بَيْضَاءَ.

(۲۵۴۷۳) حضرت اسماعیل بن عبد الملک بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ پر سفید عمامہ دیکھا۔

(٤٢) فِي عِمَامَةِ الْخَزِّ

خز (ریشم اور اُون سے کپڑا) کا عمامہ

(۲٥٤۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الأَحْنَفَ وَاقِفًا عَلَى بَغْلَةٍ ، وَرَأَيْتُ عَلَيْهِ عِمَامَةَ خَزٍّ.

(۲۵۴۷۴) حضرت اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت احنف کو خچر پر رُکے ہوئے دیکھا اور میں نے ان پر خز کا عمامہ دیکھا۔

(۲٥٤۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ السَّلاَمِ بْنِ شَدَّادٍ أَبِي طَالُوتَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عِمَامَةَ خَزٍّ.

(۲۵۴۷۵) حضرت عبد السلام بن شداد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ پر خز کا عمامہ دیکھا۔

(۲٥٤۷٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.

(۲۵۴۷۶) حضرت ابن عون کی روایت بھی ہے۔

(٤٣) فِي إِرْخَاءِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

دو کندھوں کے درمیان عمامہ کو لٹکانے کا بیان

(٢٥٤٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَعْتَمُّ، وَيُرْخِيهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ.
قَالَ عُبَيْدُاللهِ: أَخْبَرَنَا أَشْيَاخُنَا أَنَّهُمْ رَأَوْا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَمُّونَ وَيُرْخُونَهَا بَيْنَ أَكْتَافِهِمْ.

(۲۵۴۷۷) حضرت نافع سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عمامہ باندھا کرتے تھے اور اس کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

حضرت عبید اللہ کہتے ہیں۔ ہمیں ہمارے مشائخ نے بتایا کہ انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ عمامہ پہنا کرتے تھے اور اس کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

(٢٥٤٧٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ مُعْتَمًّا ، قَدْ أَرْخَى طَرَفَيِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ.

(۲۵۴۷۸) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر کو عمامہ باندھے ہوئے دیکھا کہ انہوں نے عمامہ کے کنارے اپنے سامنے لٹکائے ہوئے تھے۔

(٢٥٤٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ رضى اللَّهُ عَنْهُ عِمَامَةً قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا.

(۲۵۴۷۹) حضرت عمرو بن مروان، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر عمامہ دیکھا کہ انہوں نے اس کے کنارے کو لٹکایا ہوا تھا۔

(٢٥٤٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ عِمَامَةً قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ خَلْفِهِ.

(۲۵۴۸۰) حضرت سلمہ بن وردان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ پر ایک عمامہ دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے پیچھے سے لٹکایا ہوا تھا۔

(٢٥٤٨١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُسَاوِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ، قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

(مسلم ۴۵۳۔ ابوداؤد ۴۰۷۴)

(۲۵۴۸۱) حضرت جعفر بن عمرو، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ گویا میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سیاہ رنگ کا عمامہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دو کناروں کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا ہے۔

(٢٥٤٨٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ مُعْتَمًّا قَدْ أَرْخَى الْعِمَامَةَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ

خَلْفِهِ ، وَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَطْوَلُ.

(۲۵۴۸۲) حضرت محمد بن قیس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے عمامہ کو اپنے آگے اور اپنے پیچھے لٹکایا ہوا تھا۔ مجھے یہ بات معلوم نہیں کہ ان دونوں میں سے لمبا حصہ کون سا تھا۔

(۲٥٤٨٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِي ، عَنْ مَكْحُول ، قَالَ : رَأَيْتُه يَعْتَمُّ وَلَا يَرْخِي طَرْفَ العِمَامَة.

(۲۵۴۸۳) حضرت اوزاعی، حضرت مکحول کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں عمامہ باندھتے ہوئے دیکھا۔ وہ عمامہ کے کنارے کو لٹکاتے نہ تھے۔

(۲٥٤٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى شُرَيْحٍ عِمَامَةً قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ خَلْفِهِ.

(۲۵۴۸۴) حضرت اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح پر عمامہ دیکھا تھا۔ انہوں نے اپنے پیچھے عمامہ کو لٹکایا ہوا تھا۔

(۲٥٤٨٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ سَالِمٍ ، وَالْقَاسِمِ ؛ كَانَا يُرْخِيَانِ عَمَائِمَهُمْ بَيْنَ أَكْتَافِهِمْ.

(۲۵۴۸۵) حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت سالم اور حضرت قاسم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات، اپنے عماموں کو اپنے کندھوں کے درمیان لٹکاتے تھے۔

(۲٥٤٨٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ يَعْتَمُّ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ قَدْ أَرْخَاهَا مِنْ تَحْت عنقِهِ.

(۲۵۴۸۶) حضرت سلیمان بن مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابونضرہ کو سیاہ عمامہ باندھتے دیکھا۔ انہوں نے عمامہ اپنی گردن کے نیچے سے لٹکایا۔

(۲٥٤٨٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَعْتَمُّ بِعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا خَلْفَهُ.

(۲۵۴۸۷) حضرت سلیمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو سیاہ رنگ عمامہ پہنتے دیکھا۔ انہوں نے اس کے کنارہ کو اپنے پیچھے لٹکایا۔

(٤٤) مَنْ كَانَ يَعْتَمُّ بِكَوْرٍ وَاحِدٍ

جو حضرات ایک بل کے ساتھ عمامہ باندھتے تھے

(۲٥٤٨٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ شُرَيْحًا يَعْتَمُّ بِكَوْرٍ وَاحِدٍ.

(۲۵۴۸۸) حضرت اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح کو ایک بل کے ساتھ عمامہ

باندھتے دیکھا۔

(۲۵٤۸۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَدْرَكْتُ الْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ يَعْتَمُّونَ بِعَمَائِمَ كَرَابِيسَ سُودٍ ، وَبِيضٍ ، وَحُمْرٍ ، وَخُضْرٍ ، وَصُفْرٍ ، يَضَعُ أَحَدُهُم الْعِمَامَةَ عَلَى رَأْسِهِ ، وَيَضَعُ الْقَلَنْسُوَةَ فَوْقَهَا ، ثُمَّ يُدِيرُ الْعِمَامَةَ هَكَذَا ، يَعْنِي عَلَى كَوْرِهِ ، لاَ يُخْرِجُهَا مِنْ تَحْتِ ذَقَنِهِ.

(۲۵۴۸۹) حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے مہاجرین اولین سفید، سیاہ، سرخ، سبز اور زردرنگ کے سوتی عمامے باندھتے پایا ہے۔ان میں سے کوئی اپنے سر پر عمامہ رکھتا۔ پھر اس کے اوپر ٹوپی رکھتا پھر عمامہ کو یوں...... یعنی اس کے بل پر...... گھماتا۔اس کو اپنی ٹھوڑی کے نیچے سے نہیں نکالتا تھا۔

(۲۵٤۹۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ:رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ، وَرِدَاءٌ، وَعِمَامَةٌ.

(۲۵۴۹۰) حضرت ثابت بن عبید سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ان پر ازار، چادر اور عمامہ تھا۔

(۲۵٤۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بن زيد ؛ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَعْتَمَّ إِلاَّ أَنْ يَجْعَلَ تَحْتَ لِحْيَتِهِ وَحَلْقِهِ مِنَ الْعِمَامَةِ.

(۲۵۴۹۱) حضرت ابن طاؤس، حضرت اسامہ بن زید کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے۔کہ عمامہ کا کچھ حصہ اپنی ڈاڑھی اور ٹھوڑی کے نیچے کیے بغیر عمامہ کو باندھا جائے۔

(٤٥) فِي لُبْسِ الْبَرَاطِلِ

لمبی (سائبان والی) ٹوپی پہننے کے بارے میں

(۲۵٤۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بُرْطُلَةً.

(۲۵۴۹۲) حضرت زید بن جبیر سے روایت ہے۔کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر پر لمبی (سائبان والی) ٹوپی دیکھی۔

(۲۵٤۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ قَلَنْسُوَةً لَهَا رَفٌّ ، يَعْنِي بُرْطُلَةً.

(۲۵۴۹۳) حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر پر ایسی ٹوپی دیکھی جس کا سائبان تھا۔یعنی لمبی ٹوپی۔

(٤٦) فِي لُبْسِ الْبَرَانِسِ
بُرنس (لمبی ٹوپی) پہننے کے بارے میں

(٢٥٤٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَهْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بُرْنُسًا.

(۲۵۴۹۴) حضرت عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ پر برنس ٹوپی دیکھی۔

(٢٥٤٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى شُرَيْحٍ بُرْنُسًا.

(۲۵۴۹۵) حضرت اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح پر برنس (لمبی ٹوپی) دیکھی۔

(٢٥٤٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بُرْنُسًا.

(۲۵۴۹۶) حضرت ابوشہاب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر پر برنس (لمبی ٹوپی) دیکھی۔

(٤٧) فِي لُبْسِ الثَّعَالِبِ
لومڑیوں (کی کھالوں سے بنے ملبوس) کو پہننے کے بیان میں

(٢٥٤٩٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (ح) وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ : الْبَسِ الثَّعَالِبَ ، وَلاَ تُصَلِّ فِيهَا.

(۲۵۴۹۷) حضرت سعید بن جبیر، حضرت اشعث، اور حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ دونوں فرماتے ہیں۔ تم لومڑیوں (سے تیار ملبوس) کو پہنو۔ لیکن اس میں نماز نہ پڑھو۔

(٢٥٤٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَدِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ سَبَنْجُونَةٌ ثَعَالِبَ.

(۲۵۴۹۸) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن حسین کے پاس لومڑیوں کی کھال کا بنا لباس تھا۔

(٢٥٤٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الضَّحَّاكِ قَلَنْسُوَةَ ثَعَالِبَ.

(۲۵۴۹۹) حضرت اجلح سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک پر لومڑیوں (کی کھال سے بنا) ٹوپا دیکھا۔

(٢٥٥٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ قَلَنْسُوَةً مَكْفُوفَةً بِثَعَالِبَ ، أَوْ سُمُورٍ.

(۲۵۵۰۰) حضرت یزید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر ایسی ٹوپی دیکھی جس کے کناروں میں لومڑیوں یا نیولے (کی کھال) کا کنارہ تھا۔

(٤٨) فِي الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ
مہندی سے رنگنے کا بیان

(٢٥٥٠١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُخْبِرَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، يَبْلُغُ بِهِ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لاَ يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ. (مسلم ۸۰۔ ابن ماجہ ۳۶۲۱)

(۲۵۵۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اس حدیث کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہود ونصاریٰ، رنگتے نہیں ہیں پس تم ان کی مخالفت کرو۔''

(۲۵۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جِيءَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنَّ رَأْسَهُ ثَغَامَةٌ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَلْيُغَيِّرُوهُ، وَجَنِّبُوهُ السَّوَادَ.

(مسلم ۱۶۶۳۔ ابو داؤد ۴۲۰۱)

(۲۵۵۰۲) حضرت جابر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابو قحافہ کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ اوران کا سر گویا کہ ثغامہ بوٹی کی طرح خوب سفید تھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تم ان کو ان کی عورتوں میں سے کسی کے پاس لے جاؤ۔ پس وہ اس کو بدل دیں، اوران کو سیاہ رنگ سے بچاؤ۔''

(۲۵۵۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ.

(ترمذی ۱۷۵۳۔ احمد ۵/ ۱۵۰)

(۲۵۵۰۳) حضرت ابوذر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم سفیدی کو جن چیزوں سے بدلتے ہو۔ ان میں سے بہترین چیز، مہندی اور کتم بوٹی ہے۔''

(۲۵۵۰۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، أَوِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَّبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ: مَا أَحْسَنَ هَذَا، ثُمَّ مَرَّ عَلَيْهِ آخَرُ قَدْ خَضَّبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ: هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا، قَالَ: ثُمَّ مَرَّ عَلَيْهِ آخَرُ خَضَّبَ بِصُفْرَةٍ، قَالَ: هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ، قَالَ: وَكَانَ طَاوُوسٌ يُصَفِّرُ.

(ابو داؤد ۴۲۰۸۔ ابن سعد ۴۴۰)

(۲۵۵۰۴) حضرت طاؤس ...... یا ابن طاؤس...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا جس نے مہندی کا خضاب کیا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ کس قدر اچھا ہے۔'' پھر ایک دوسرا آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا جس نے مہندی اور کتم کا خضاب کیا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اُس سے بہتر ہے۔'' راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک اور شخص گزرا جس نے زرد رنگ سے خضاب کیا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس سارے سے بہتر ہے۔''...... حضرت طاؤس زرد رنگ کا خضاب کرتے تھے۔

(۲۵۵۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ

لِكَأَنَّ رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ كَأَنَّهُمَا جَمْرُ الْغَضَى.

(۲۵۵۰۵) حضرت ابوجعفر انصاری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر کو دیکھا کہ گویا ان کا سر اور ان کی داڑھی جھاؤ کے (درخت کے) انگارہ کی طرح تھیں۔

(۲۵۵۰۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ.

(۲۵۵۰۶) حضرت حسن سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "افضل چیز جس کے ذریعہ تم سفیدی کو بدلو۔ وہ مہندی اور کتم ہے۔"

(۲۵۵۰۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ وَإِنَّ رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ قَانِيَتَانِ قَدْ خَضَّبَهُمَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۵۰۷) حضرت شیبانی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن الحنفیہ کو دیکھا اور آپ رضی اللہ عنہ کا سر اور آپ کی داڑھی سرخ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو مہندی اور کتم سے خضاب کیا تھا۔

(۲۵۵۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى لَهُ ظُفْرَانِ مَصْبُوغَانِ بِالْحِنَّاءِ.

(۲۵۵۰۸) حضرت اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی کو دیکھا۔ ان کی دو مینڈھیاں تھیں اور مہندی سے خضاب کی ہوئی تھیں۔

(۲۵۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا يُخَضِّبُ بِالْحِنَّاءِ.

(۲۵۵۰۹) حضرت اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو مہندی سے خضاب کرتے ہوئے دیکھا۔

(۲۵۵۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي جَعْفَرٍ : هَلْ خَضَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : قَدْ مَسَّ شَيْئًا مِنَ الْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۵۱۰) حضرت یزید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر سے کہا۔ کیا جناب نبی کریم ﷺ نے خضاب کیا تھا؟ ابوجعفر نے کہا۔ یقیناً آپ ﷺ نے مہندی اور کتم میں سے کچھ لگایا تھا۔

(۲۵۵۱۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ شَعْرًا مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(ابن ماجه ۳۶۲۳۔ ابن سعد ۴۳۷)

(۲۵۵۱۱) حضرت عثمان ابن موھب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں

نے مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کے حنا اور کتم سے خضاب شدہ بالوں میں سے ایک بال نکال کر دکھایا۔

(۲۵۵۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابن نَابِل قَالَ :رَأَيت طَاوُوسًا يُخَضِّبُ بِالْحِنَّاءِ.

(۲۵۵۱۲) حضرت ابن نابل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس کو دیکھا انہوں نے مہندی سے خضاب کیا ہوا تھا۔

(۲۵۵۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فَضْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُبَيْلٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْرُجُ إِلَيْنَا ، وَكَأَنَّ لِحْيَتَهُ ضِرَامُ عَرْفَجٍ مِنَ الْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۵۱۳) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ہمارے پاس آتے تھے درانحالیکہ ان کی داڑھی عرفج (ایک پودا جو نرم زمین میں اُگتا ہے) کے شعلہ کی طرح ہوتی تھی۔ مہندی اور کتم لگانے کی وجہ سے۔

(۲۵۵۱٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمُقْعَد ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :إِنَّمَا خَضَّبَ عَلِيٌّ مَرَّةً.

(۲۵۵۱۴) حضرت عامر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ صرف خضاب لگایا تھا۔

(۲۵۵۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى وَخِضَابُهُمَا أَحْمَرَ.

(۲۵۵۱۵) حضرت اسماعیل بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی کو دیکھا ان کا خضاب سرخ تھا۔

(۲۵۵۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يُخَضِّبُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۵۱۶) حضرت عیزار بن حریث سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ، مہندی اور کتم کا خضاب کیا کرتے تھے۔

(۲۵۵۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عِنْدَ آلِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ شَعَرَاتٍ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصْبُوغًا بِالْحِنَّاءِ. (ابن سعد ۴۳۷)

(۲۵۵۱۷) حضرت عثمان بن حکیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن زمعہ کے گھر والوں کے پاس جناب رسول اللہ ﷺ کے مہندی سے خضاب کیے ہوئے چند بالوں کی زیارت کی۔

(۲۵۵۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَكَانَ جَلِيسًا لَهُمْ وَكَانَ أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ ، فَغَدَا عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ حَمَّرَهَا فَقَالَ لَهُ :الْقَوْمُ :هَذَا أَحْسَنُ ، فَقَالَ :إِنَّ أُمِّي عَائِشَةَ أَرْسَلَتْ إِلَيَّ الْبَارِحَةَ جَارِيَتَها فَأَقْسَمَتْ عَلَيَّ لأَصْبُغَنَّ ، وَأَخْبَرَتْنِي ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَصْبُغُ.

(۲۵۵۱۸) حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث ...... یہ ان کا ہم مجلس تھا...... سفید سر اور سفید داڑھی والے تھے۔ پس وہ ایک دن ان کے پاس آئے اور انہوں نے داڑھی کو سرخ کیا ہوا تھا۔ اس پر لوگوں نے ان سے کہا۔ یہ اچھا ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ میری والدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آج رات میرے پاس اپنی لونڈی کو بھیجا اور انہوں نے مجھے قسم دے کر کہا کہ میں ضرور بالضرور خضاب کروں۔ اور مجھے یہ بات بھی بتائی کہ حضرت ابو بکر بھی خضاب کیا کرتے تھے۔

(۲۵۵۱۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَسَنٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ، ثَمُودَ فَرَأَيْتُ مُخَضَّبَةً لِحَاهُمْ.

(۲۵۵۱۹) حضرت عکرمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ثمود کو دیکھا۔ پس میں نے دیکھا ان کی داڑھیاں خضاب شدہ تھیں۔

(٤٩) مَنْ رَخَّصَ فِي الخِضَابِ بِالسَّوَادِ

جو لوگ سیاہ خضاب کرنے کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵۵۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ قَيْسٍ مَوْلَى خَبَّابٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَهُمَا يُخَضِّبَانِ بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۲۰) حضرت خباب کے آزاد کردہ غلام حضرت قیس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن اور حضرت حسین کے پاس گیا۔ وہ دونوں سیاہ خضاب کر رہے تھے۔

(۲۵۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَخْتَضِبُ بِالْوَسْمَةِ.

(۲۵۵۲۱) حضرت عمرو بن عثمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کو وسمہ (ایک بوٹی جو خالص سیاہ رنگ کے لئے استعمال ہوتی ہے) کے ساتھ خضاب کرتے دیکھا۔

(۲۵۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَخْتَضِبُ بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۲۲) حضرت عبید اللہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو سیاہ خضاب کرتے دیکھا۔

(۲۵۵۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ يُونس ، عَنِ الحَسن أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالخِضَاب بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۲۳) حضرت یونس، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیاہ خضاب کرنے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۵۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانُوا يَسْأَلُونَ مُحَمَّدًا ، عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ فَقَالَ : لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا.

(۲۵۵۲۴) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگ حضرت محمد رحمہ اللہ سے سیاہ خضاب کے بارے میں سوال کرتے تھے؟ تو وہ کہتے تھے۔ میرے علم کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۵۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّهُ كَانَ يُخَضِّبُ بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۲۵) حضرت سعد بن ابراہیم، حضرت ابوسلمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیاہ خضاب کیا کرتے تھے۔

(۲۵۵۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِالْوَسْمَةِ، إِنَّمَا هِيَ بَقْلَةٌ.

(۲۵۵۲۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ وسمہ لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ تو ایک ترکاری ہے۔

(۲۵۵۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ، عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَقَالَ: هِيَ خِضَابُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

(۲۵۵۲۷) حضرت عبد الاعلیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ سے وسمہ کا خضاب کرنے کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ یہ تو ہم اہل بیت کا خضاب ہے۔

(۲۵۵۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ يَخْتَضِبُ بِثُلُثَيْ حِنَّاءٍ وَثُلُثِ وَسْمَةٍ.

(۲۵۵۲۸) حضرت محمد بن اسحاق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر دو تہائی مہندی اور ایک تہائی وسمہ (ملا کر) خضاب کیا کرتے تھے۔

(۲۵۵۲۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُشَانَةَ الْمَعَافِرِيُّ، قَالَ: رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يُخَضِّبُ بِالسَّوَادِ وَيَقُولُ: نُسَوِّدُ أَعْلاَهَا وَتَأْبَى أُصُولُهَا. (ابن سعد ۳۴۳)

(۲۵۵۲۹) حضرت ابو عشانہ معافری بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عقبہ بن عامر کو سیاہ خضاب لگائے دیکھا اور وہ کہا کرتے تھے۔ ہم اس کے اُوپر کو سیاہ کرتے ہیں لیکن اس کی جڑیں (سیاہ ہونے سے) انکار کرتی ہیں۔

(۲۵۵۳۰) حَدَّثَنَا الْمُقْرِء، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ أَبَا الخَير حَدَّثَهُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ كَانَ يَصبغ شعر رَأسه بِشَجرة يُقَال لهَا: الصَّبِيب كَأَشَد السواد. (بخاری ۱۲۶۔ مسلم ۲۵)

(۲۵۵۳۰) حضرت یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے کہ حضرت ابو الخیر نے ان کو حضرت عقبہ بن عامر کے بارے میں بیان کیا۔ کہ وہ اپنے بالوں کو اس درخت کے ذریعہ جس کو صبیب کہا جاتا ہے۔ خوب سیاہ خضاب کرتے تھے۔

(۲۵۵۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: كَانَ يَخْتَضِبُ بِالْوَسْمَةِ.

(۲۵۵۳۱) حضرت عبد الاعلیٰ، حضرت ابن الحنفیہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ وسمہ کے ذریعہ خضاب کیا کرتے تھے۔

(۵۰) من كره الخِضاب بالسّوادِ

جو لوگ سیاہ خضاب کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَقَالَ: هُوَ مِمَّا أَحْدَثَ

النَّاسُ ، قَدْ رَأَيْت نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْت أَحَدًا مِنْهُمْ يَخْتَضِبُ بِالْوَسْمَةِ ، مَا كَانُوا يَخْضِبُونَ إلاَّ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَهَذِهِ الصُّفْرَةِ.

(۲۵۵۳۲) حضرت عبد الملک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عطاء سے وسمہ کے ذریعہ خضاب کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ چیز لوگوں کی ایجاد کردہ چیزوں میں سے ہے۔ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت کو دیکھا ہے۔ لیکن میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی وسمہ کے ساتھ خضاب کرتے نہیں دیکھا۔ وہ لوگ صرف مہندی کتم اور زرد رنگ سے خضاب کرتے تھے۔

(۲۵۵۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْخِضَابَ بِالسَّوَادِ وَقَالَ :أَوَّلُ مَنْ خَضَّبَ بِهِ فِرْعَوْنُ.

(۲۵۵۳۳) حضرت ابو رباح، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیاہ خضاب کو ناپسند سمجھتے تھے اور فرماتے تھے یہ خضاب سب سے پہلے فرعون نے کیا تھا۔

(۲۵۵۳٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْخِضَابَ بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۳۴) حضرت قیس بن مسلم، حضرت مجاہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سیاہ خضاب کرنے کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(۲۵۵۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْخِضَابَ بِالْوَسْمَةِ وَقَالَ : خَضَّبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ.

(۲۵۵۳۵) حضرت برد، حضرت مکحول کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ وسمہ کے ساتھ خضاب کرنے کو ناپسند کرتے تھے اور کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور کتم کا خضاب کیا۔

(۲۵۵۳٦) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سُئِلَ الشَّعْبِيُّ ، عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَكَرِهَهُ.

(۲۵۵۳۶) حضرت صاعد بن مسلم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے وسمہ کے ساتھ خضاب کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

(۲۵۵۳۷) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَجْدَةَ ، عَنْ جَدِّهِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ:سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مَا تَرَى فِي الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ ؟ فَقَالَ :لاَ يَجِدُ الْمُخْتَضِبُ بِهَا رِيحَ الْجَنَّةِ.

(۲۵۵۳۷) حضرت یزید بن عبد الرحمن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ کہ وسمہ کے ساتھ خضاب کرنے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس کے ذریعہ خضاب کرنے والا جنت کی بُو بھی نہ پائے گا۔

(۲۵۵۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَسُئِلَ عَنِ الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَكَرِهَهُ فَقَالَ :يَكْسُو اللَّهُ الْعَبْدَ فِي وَجْهِهِ النُّورَ ، ثُمَّ يُطْفِئُهُ بِالسَّوَادِ.

(۲۵۵۳۸) حضرت ایوب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو سُنا۔ جبکہ ان سے وسمہ کے ذریعہ خضاب کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ بندے کے چہرہ پر نور (کالباس) پہناتے ہیں اور بندہ پھر اس نور کو سیاہی سے بُجھاتا ہے۔

(۲۵۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْخِضَابِ بِالْوَسْمَةِ فَقَالَ : هُوَ مُحْدَثٌ.

(۲۵۵۳۹) حضرت عبد الملک، حضرت عطاء سے، وسمہ کے ذریعہ خضاب کرنے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ من گھڑت چیز ہے۔

(۵۱) فِي تَصْفِيرِ اللِّحْيَةِ

داڑھی کو زرد خضاب کرنے کے بارے میں

(۲۵۵۴۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ يَبْنِي الزَّوْرَاءَ عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ مُصَفِّرًا لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۴۰) حضرت عبد الرحمٰن بن سعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان کو مقام زوراء میں عمارت بناتے ہوئے بھورے رنگ کے خچر پر دیکھا۔ آپ کی داڑھی کو زرد خضاب کیا ہوا تھا۔

(۲۵۵۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَدَنِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي جِنَازَةٍ وَكَانَ مُصَفِّرًا لِلِحْيَةِ.

(۲۵۵۴۱) حضرت سعید مدنی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی زرد تھی۔

(۲۵۵۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا أَصْفَرَ اللِّحْيَةِ.

(۲۵۵۴۲) حضرت سواد بن حنظلہ بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زرد داڑھی والا دیکھا۔

(۲۵۵۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۴۳) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن وہب کو اپنی داڑھی زرد کرتے دیکھا۔

(۲۵۵۴۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرَانِ لِحَاهُمَا.

(۲۵۵۴۴) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ دونوں کو اپنی داڑھیاں زرد کرتے دیکھا۔

(۲۵۵٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۴۵) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی داڑھی کو زرد خضاب کرتے تھے۔

(۲۵۵٤٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا أُمَامَةَ يُصَفِّرُ.

(۲۵۵۴۶) حضرت ابو غالب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو امامہ کو زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(۲۵۵٤٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُسْرٍ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ.

(۲۵۵۴۷) حضرت جریر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن بسر کو اپنی داڑھی اور سر پر زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(۲۵۵٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَلَمَةَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۴۸) حضرت یزید مولی سلمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ کو اپنی داڑھی کو زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(۲۵۵٤٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَيْتُ قَيْسًا يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ ، وَرَأَيْت شُبَيْلَ بْنَ عَوْفٍ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ ، وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الطَّيَالِسَةِ.

(۲۵۵۴۹) حضرت اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قیس کو اپنی داڑھی پر زرد خضاب کرتے دیکھا اور میں نے حضرت شُبیل کو اپنی داڑھی پر زرد خضاب کرتے دیکھا۔ اور یہ مشائخ میں سے تھے۔

(۲۵۵٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا وَأَبَا الْعَالِيَةِ وَأَبَا السَّوَّارِ يُصَفِّرُونَ لِحَاهُمْ.

(۲۵۵۵۰) حضرت خالد بن دینار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو العالیہ اور حضرت ابو سوار کو اپنی داڑھیوں کو زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(۲۵۵٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا وَائِلَ وَالْقَاسِمَ ، وَعَطَاءً يُصَفِّرُونَ لِحَاهُمْ.

(۲۵۵۵۱) حضرت فطر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو وائل، حضرت قاسم اور حضرت عطاء کو اپنی داڑھیوں کو زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(۲۵۵٥٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ أَبِي الْيَمَانِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۵۲) حضرت داؤد ابو الیمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی کو اپنی داڑھی پر زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(۲۵۵٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ : رَأَيْتُكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْوَرْسِ ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَمَّا تَصْفِيرِ لِحْيَتِي ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۵۳) حضرت سعید بن ابی سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابن جریج نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ اپنی داڑھی پر ورس بوٹی کے ذریعہ زرد خضاب کرتے ہیں؟ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا اپنی داڑھی کو زرد خضاب کرنا تو (اس لئے ہے کہ) میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو اپنی داڑھی مبارک پر زرد خضاب کرتے دیکھا ہے۔

(۲۵۵۵٤) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُخَضِّبُ بِالصُّفْرَةِ ، وَرَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُخَضِّبُ بِالصُّفْرَةِ وَالزَّعْفَرَانِ.

(۲۵۵۵۴) حضرت عبد الملک بن عمیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ ابن شعبہ کو زرد خضاب کرتے دیکھا اور میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ کو زردی اور زعفران کا خضاب کرتے دیکھا۔

(۲۵۵۵۵) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ الأَسْوَدَ ، وَابْنَ الأَسْوَدِ يُصَفِّرَانِ لِحَاهُمَا.

(۲۵۵۵۵) حضرت حسن بن عبید اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود اور حضرت ابن الاسود کو دیکھا۔ یہ دونوں اپنی داڑھیوں پر زرد خضاب کر رہے تھے۔

(۲۵۵۵٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ ، وَأَنَّ أَبَا نَضْرَةَ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۵۶) حضرت مستمر بن ریان، حضرت ابو الجوزاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی داڑھی کو زرد خضاب کیا کرتے تھے۔ اور حضرت ابو نضرہ اپنی داڑھی کو زرد خضاب کیا کرتے تھے۔

(۲۵۵۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَهْمَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۵۷) حضرت عیسیٰ بن طہمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنی داڑھی پر زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(۲۵۵۵۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ الْغَسِيلِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، قَالَ : أَتَانَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، وَقَدْ أُصِيبَ بَصَرُهُ ، مُصَفِّرًا لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ بِالْوَرْسِ.

(۲۵۵۵۸) حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ (جبکہ ان کی نظر خراب تھی) انہوں نے اپنی داڑھی اور سر پر زرد خضاب کیا ہوا تھا۔

(۲۵۵۵۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مُصَفَّرَ اللِّحْيَةِ ، لَهُ جُمَيْمَةٌ.

(۲۵۵۵۹) حضرت ابن الغسیل بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن سعد کو داڑھی پر زرد خضاب کیا ہوا دیکھا۔ آپ کی زلفیں بھی تھیں۔

(۲۵۵٦۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۲۵۵۶۰) حضرت سماک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ کو اپنی داڑھی پر زرد خضاب کرتے دیکھا۔

(۵۲) مَنْ كَانَ يُبَيِّضُ لِحْيَتَهُ، وَلاَ يَخْضِب

جو حضرات داڑھی کو سفید ہی رہنے دیتے تھے اور خضاب نہیں کرتے تھے

(۲۵۵۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيِّ التَّمِيمِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبِيَ أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ.

(۲۵۵۶۱) حضرت عتی تمیمی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو سفید سر اور سفید داڑھی والا دیکھا۔

(۲۵۵۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ، قَدْ مَلأَتْ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ.

(۲۵۵۶۲) حضرت شعبی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سفید سر اور سفید داڑھی والا دیکھا۔ آپ کی داڑھی نے آپ کے شانوں کو بھرا ہوا تھا۔

(۲۵۵۶۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ مَسْجِدَهَا، فَبَيْنَا أَنَا أُصَلِّي إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ طَوِيلٌ آدَمَ، أَبْيَضَ اللِّحْيَةِ وَالرَّأْسِ مَحْلُوقٌ يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا، فَخَرَجْتُ فَاتَّبَعْته، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: أَبُو ذَرٍّ.

(۲۵۵۶۳) حضرت احنف بن قیس بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور مسجد نبوی میں داخل ہوا۔ پس میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اس دوران ایک گندمی رنگ کا لمبا سا آدمی داخل ہوا جس کی داڑھی اور سر کے بال سفید تھے۔ اس نے حلق کیا ہوا تھا اور اس کا بعض بعض کے مشابہ تھا۔ پھر میں باہر آیا اور اس کے پیچھے چل پڑا۔ میں نے پوچھا۔ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ۔

(۲۵۵۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنِ الْمُسْتَمِرِّ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ أَبْيَضَ اللِّحْيَةِ.

(۲۵۵۶۴) حضرت مستمر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید کو سفید داڑھی کی حالت میں دیکھا۔

(۲۵۵۶۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ، عَنْ فِطْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ مُجَاهِدًا شَدِيدَ بَيَاضِ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ، وَرَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَبْيَضَ اللِّحْيَةِ.

(۲۵۵۶۵) حضرت فطر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد کو سر اور داڑھی میں شدید سفیدی کی حالت میں دیکھا اور میں نے حضرت سعید بن جبیر کو سفید داڑھی والا دیکھا۔

(۲۵۵۶۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا أَصْلَعَ، أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ.

(۲۵۵۶۶) حضرت ابواسحق سے روایت ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سر اور داڑھی میں سفیدی کی حالت میں اور اصلع (سر کے اگلے یا بیچ کے بال گرے ہوئے) دیکھا۔

(۲۵۵٦۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ سَدِيرِ بْنِ الصَّيْرَفِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ.

(۲۵۵٦۷) حضرت سدیر بن صیرفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سر اور داڑھی میں سفیدی کے ساتھ دیکھا۔

(۲۵۵٦۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَبِي مَوْدُودٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ.

(۲۵۵٦۸) حضرت عبدالعزیز بن ابی سلیمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید کو سفید سر اور سفید داڑھی والا دیکھا۔

(۲۵۵٦۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَبْيَضَ اللِّحْيَةِ ، وَرَأَيْتُ طَاوُوسًا أَبْيَضَ اللِّحْيَةِ.

(۲۵۵٦۹) حضرت خالد بن ابی عثمان سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو سفید داڑھی والا دیکھا اور میں نے حضرت طاؤس کو سفید داڑھی والا دیکھا۔

(۲۵۵۷۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ السُّلَمِيِّ ، قَالَ :أَتَيْنَاهُ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ ، فَلَمْ نَدْرِ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ نَسْأَلُهُ ، فَقُلْتُ لَهُ ، أَوْ قَالَ لَهُ بَعْضُنَا :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَابًّا ، أَوْ شَيْخًا ؟ قَالَ :كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ. (بخاری ۳۵۴۶۔ احمد ۱۸۷)

(۲۵۵۷۰) حضرت جریر، حضرت عبداللہ بن بسر کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم آپ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے۔ جبکہ ہم بچے تھے۔ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ہم ان سے کس چیز کا سوال کریں۔ چنانچہ میں نے آپ سے کہا۔ یا ہم میں سے کسی نے آپ سے کہا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوجوان تھے یا بوڑھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان کے بالوں میں چند بال سفید تھے۔

(۲۵۵۷۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءَ ، يَعْنِي عَنْفَقَتَهُ. (مسلم ۱۸۲۲۔ ابن ماجہ ۳۶۲۸)

(۲۵۵۷۱) حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس جگہ...... یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان...... میں کچھ سفیدی دیکھی۔

(۵۲) فِي اتِّخَاذِ الْجُمَّةِ وَالشَّعْرِ

بڑے بال اور زلفیں رکھنے کے بارے میں

(۲۵۵۷۲) حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَجُمَّتُهُ خَارِجَةٌ مِنْ تَحْتِ عِمَامَتِهِ.

(۲۵۵۷۲) حضرت سدی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور ان کی زلفیں ان کے عمامہ سے باہر آرہی تھیں۔

(۲۵۵۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ، تَعْنِي ضَفَائِرَ. (ترمذی ۱۷۸۱۔ ابو داؤد ۴۱۸۸)

(۲۵۵۷۳) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ام ہانی فرماتی ہیں۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اس حالت میں داخل ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار مینڈھیاں تھیں۔

(۲۵۵۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَجَابِرًا، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا جُمَّةٌ.

(۲۵۵۷۴) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر کو دیکھا اور ان میں سے ہر ایک کی زلفیں تھیں۔

(۲۵۵۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ لِعَبْدِ اللهِ شَعْرٌ يَضَعُهُ عَلَى أُذُنَيْهِ.

(۲۵۵۷۵) حضرت ہبیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے بال تھے اور وہ اُن کو اپنے کانوں پر رکھتے تھے۔

(۲۵۵۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ، قَالَ: رَأَيْتُ لِلْقَاسِمِ جُمَّةً.

(۲۵۵۷۶) حضرت افلح بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم کی زلفیں دیکھیں ہیں۔

(۲۵۵۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كَانَ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ خُصْلَتَانِ.

(۲۵۵۷۷) حضرت عطاء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمر کی دو چوٹیاں تھیں۔

(۲۵۵۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: مَازَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا قَتَادَةَ، قَالَ: لَأَجُزَّنَّ جُمَّتَكَ، قَالَ: لَكَ مَكَانَهَا أَسِيرٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ: أَكْرِمْهَا، فَكَانَ يَتَّخِذُ لَهَا بَعْدَ ذَلِكَ السُّكَّ. (طبرانی ۶۷۵)

(۲۵۵۷۸) حضرت یحییٰ بن عبداللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مزاح کیا۔ فرمایا: ''میں ضرور بالضرور تمہاری زلفیں کاٹ دوں گا۔'' حضرت ابو قتادہ نے فرمایا: آپ کے لئے ان کی جگہ ایک قیدی ہے۔ پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''ان کا خیال کرو۔'' چنانچہ حضرت قتادہ اس کے بعد زلفوں کے لیے خاص خوشبو بنایا

کرتے تھے۔

(۲۵۵۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ فِي رَأْسِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ذُؤَابَةٌ ، وَأَنَّ الْحُسَيْنَ بْنِ عَلِيٍّ جَبَذَهُ بِهَا حَتَّى أَدْمَاهُ ، أَوْ أَقْرَحَهُ.

(۲۵۵۷۹) حضرت حسن بن زید، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی کے سر میں بالوں کی لٹ تھی اور حضرت حسین بن علی نے ان کو اس لٹ کے ذریعہ کھینچا۔ یہاں تک کہ ان کا خون نکل گیا یا آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو زخمی کر دیا۔

(۲۵۵۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ مُعَيْقِيبٍ ، قَالَ : وَكَانَ تَفَقَّهَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ لاَ أَتَّهِمُ مِنْ أَهْلِي أَنَّهُ رَأَى مُعَيْقِيبًا مُرْسِلاً نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ، وَرَأَى سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ كَذَلِكَ.

(۲۵۵۸۰) حضرت عبید اللہ بن مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے یہ بات بیان کی۔ جس میں میں متہم نہیں سمجھتا کہ اس نے حضرت معیقیب کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے سامنے کے بالوں کو اپنی آنکھوں کے آگے چھوڑا ہوا تھا۔ اور انہوں نے حضرت سعد بن مالک کو بھی اسی طرح دیکھا تھا۔

(۲۵۵۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يُفَرِّقُونَ رُؤُوسَهُمْ ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ ، قَالَ : فَسَدَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ، ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ. (بخاری ۳۵۵۸۔ مسلم ۹۱)

(۲۵۵۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اہل کتاب اپنے بالوں کا سدل کیا کرتے تھے اور مشرکین اپنے سروں میں مانگ نکالا کرتے تھے۔ جن کاموں میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ ان کاموں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے والے بالوں کو سدل یعنی کھلا چھوڑا پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ نکالی۔

(۲۵۵۸۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَفْرُقُ خَلْفَ يَافُوخِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ أَسْدُلُ نَاصِيَتَهُ.

(ابو داؤد ۴۱۸۹۔ ابن ماجہ ۳۶۳۳)

(۲۵۵۸۲) حضرت عائشہ سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر کے حصہ کے پیچھے سے مانگ نکالتی تھی پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے بالوں کو چھوڑ دیا کرتی تھی۔

(۲۵۵۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرًا رَجِلاً بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَمَنْكِبَيْهِ. (بخاری ۵۹۰۵۔ مسلم ۱۸۱۹)

(۲۵۵۸۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں اور مونڈھوں کے درمیان کنگھی کیے ہوتے تھے۔

(۲۵۵۸٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَجْمَلَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَرَجِّلاً فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ.

(۲۵۵۸۴) حضرت براء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سرخ جوڑے میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی جمیل نہیں دیکھا۔

(۲۵۵۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِيَادُ بْنُ لَقِيطٍ ، عَنْ أَبِي رِمْثَةَ ، قَالَ : أَقْبَلْتُ فَرَأَيْتُ رَجُلاً جَالِسًا فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ أَبِي : تَدْرِي مَنْ هَذَا ؟ هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ إِذَا رَجُلٌ ذُو وَفْرَةٍ ، وَبِهِ رَدْعٌ ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ. (احمد ۴/ ۱۶۳)

(۲۵۵۸۵) حضرت ابو رمثہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں آیا اور میں نے بیت اللہ کے سایہ میں ایک آدمی کو بیٹھے دیکھا۔ میرے والد نے کہا تم جانتے ہو، یہ کون ہے؟ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے بالوں والی ایک ہستی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر زعفران کی زردی کا اثر تھا اور دو سبز کپڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھے۔

(۲۵۵۸٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَلَهُ جُمَّةٌ إِلَى الْعُنُقِ ، وَكَانَ يَفْرُقُ.

(۲۵۵۸۶) حضرت عبد الواحد بن ایمن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت ابن زبیر کو دیکھا جبکہ ان کی زلفیں گردن تک تھیں اور وہ مانگ نکالے ہوئے تھے۔

(۲۵۵۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ ، وَابْنَ الْحَنَفِيَّةِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا جُمَّةٌ.

(۲۵۵۸۷) حضرت عبد الواحد بن ایمن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عبید بن عمیر اور حضرت ابن الحنفیہ کو دیکھا۔ ان دونوں میں سے ہر ایک کی زلفیں تھیں۔

(۲۵۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَلَهُ جُمَّةٌ.

(۲۵۵۸۸) حضرت حبیب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور آپ رضی اللہ عنہ کی زلفیں تھیں۔

(۲۵۵۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَرْقِ ، وَنَهَى عَنِ السَّكِينَةِ.

(۲۵۵۸۹) حضرت راشد بن سعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ نکالنے کا حکم دیا اور مانگ کے بغیر چھوڑنے سے منع کیا۔

(۲۵۵۹۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِیٍّ فَدَعَا ابْنًا لَهُ ، يُقَالَ لَهُ : عُثْمَانُ ، فَجَاءَ غُلَامٌ لَهُ ذُؤَابَةٌ.

(۲۵۵۹۰) حضرت ہُبیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو بلایا جس کو عثمان کہا جاتا تھا۔ پس ایک نوجوان آیا جس کے بڑے بڑے بال تھے۔

(۲۵۵۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ رَضِیِّ بْنِ أَبِی عَقِيلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا عَلَى بَابِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، فَخَرَجَ ابْنٌ لَهُ ذُؤَابَةٌ.

(۲۵۵۹۱) حضرت رضی بن ابی عقیل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن الحنفیہ کے دروازے پر کھڑے تھے کہ ان کا ایک زلفوں والا بیٹا باہر آیا۔

(۲۵۵۹۲) حدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ زُهَيْرٌ : يُرَى عُمَارَةُ ، أَنَّهُ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الشَّعَرَ الْحَسَنَ ، أَوِ الْجَمِيلَ مِنْ كِسْوَةِ اللهِ ، فَأَكْرِمُوهُ ، قَالَ : وَكَانَ يَكْرَهُ إِزَالَتَهُ ، زَعَمَ زُهَيْرٌ أَنَّهُ التَّضْيِيعُ.

(۲۵۵۹۲) حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً حسین...... یا ......جمیل بال اللہ تعالیٰ کے لباس میں سے ہیں۔ پس تم ان کی عزت کرو۔'' راوی کہتے ہیں۔ یہ حضرت ان بالوں کو صاف کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ حضرت زہیر کا گمان تو یہ ہے کہ یہ ضائع کرنا ہے۔

(۲۵۵۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ لاِبْنِ عُمَرَ جُمَّةً مَفْرُوقَةً ، تَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ.

(۲۵۵۹۳) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی کندھوں تک زلفیں دیکھیں جو مانگ نکالی ہوئی تھیں۔

(۲۵۵۹۴) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ كَامِلٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : كَأَنِّی أَنْظُرُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَلَهُ جُمَّةٌ فينانة.

(۲۵۵۹۴) حضرت حبیب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ گویا میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہا ہوں۔ ان کی موٹی موٹی زلفیں تھیں۔

(٥٤) مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا لَبِسَ الثَّوْبَ الْجَدِيدَ

جب آدمی نیا کپڑا پہنے تو کیا کہے؟

(۲۵۵۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَيْلَى ، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَيْلَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا لَبِسَ أَحَدُكُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا فَلْيَقُلْ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی كَسَانِی مَا

أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي ، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ.

(۲۵۵۹۵) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی نیا کپڑا پہنے تو اس کو یہ کہنا چاہیے۔ (ترجمہ): تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے وہ (کپڑا) پہنایا جس کے ذریعہ میں اپنے ستر کو چھپاتا ہوں اور جس کے ذریعہ میں لوگوں میں جمال حاصل کرتا ہوں۔''

(۲۵۵۹۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي ، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ، ثُمَّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي ، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ ، أَوْ قَالَ : أَلْقَى فَتَصَدَّقَ بِهِ ، كَانَ فِي كَنَفِ اللهِ ، وَفِي حِفْظِ اللهِ ، وَفِي سَتْرِ اللهِ حَيًّا وَمَيِّتًا ، قَالَهَا ثَلاَثًا.

(ترمذی ۳۵۶۰۔ حاکم ۱۹۳)

(۲۵۵۹۶) حضرت ابو امامہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک نیا کپڑا پہنا، تو فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے وہ کپڑا پہنایا جس کے ذریعہ میں اپنے ستر کو چھپاتا ہوں اور جس کے ذریعہ میں اپنی زندگی میں جمال حاصل کرتا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو کہتے سُنا: ''جو شخص نیا کپڑا پہنے اور یہ کہے: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي ، وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ، پھر وہ اپنے پرانے، اتارے ہوئے کپڑے کو لے اور اس کو صدقہ کر دے تو یہ شخص اللہ کی رحمت، حفاظت اور پردہ میں رہے گا۔ زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی'' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ کہی۔

(۲۵۵۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عُمَرَ ثَوْبًا غَسِيلاً ، فَقَالَ : أَجَدِيدٌ ثَوْبُكَ هَذَا ؟ قَالَ : غَسِيلٌ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَسْ جَدِيدًا ، وَعِشْ حَمِيدًا ، وَتَوَفَّ شَهِيدًا ، يُعْطِكَ اللَّهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ. (ابن سعد ۳۲۹۔ مسندہ ۹۸۶)

(۲۵۵۹۷) قبیلہ مزینہ کا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر دھلا ہوا ایک کپڑا دیکھا تو آپ ﷺ نے پوچھا ''کیا تمہارا یہ کپڑا نیا ہے؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! دُھلا ہوا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم نیا کپڑا پہنو اور قابل تعریف زندگی گزارو اور شہادت کی موت پاؤ، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں تمہیں آنکھ کی ٹھنڈک عطا کریں۔''

(۲۵۵۹۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : إِذَا لَبِسَ

الإِنْسَانُ الثَّوبَ الْجَدِيدَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا ثِيَابًا مُبَارَكَةً نَشْكُرُ فِيهَا نِعْمَتَكَ ، وَنُحْسِن فِيهَا عِبَادَتَكَ ، وَنَعْمَلُ فِيهَا بِطَاعَتِكَ ، لَمْ يُجَاوِزْ تَرْقُوَتَهُ حَتَّى يُغْفَرَ لَهُ.

(۲۵۵۹۸) حضرت سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب آدمی نیا کپڑا پہنے اور پھر کہے۔ اے اللہ! تو اس کپڑے کو مبارک بنادے ہم اس میں تیری نعمت کا شکر کریں اور اس میں تیری اچھی طرح عبادت کریں اور اس میں تیری اطاعت کریں۔ تو یہ کپڑا گلے سے نیچے نہیں اترتا یہاں تک کہ اس آدمی کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

(۲۵۵۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَوْا عَلَى أَحَدِهِمُ الثَّوْبَ الْجَدِيدَ ، قَالُوا : تُبْلِي ، وَيُخْلِفُ اللَّهُ عَلَيْكَ.

(۲۵۵۹۹) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جب خود میں سے کسی پر نیا کپڑا دیکھتے تو یہ کہتے۔ تُبْلِي ، وَيُخْلِفُ اللَّهُ عَلَيْكَ. (تم اس کپڑے کو پرانا کرو اور اللہ تمہیں اس کے بعد اور عطا کرے)۔

(۲۵۶۰۰) حَدَّثَنَا ابن عُلَيَة ، عن الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : إِنَّمَا نَعِيشُ فِي الْخَلَف.

(۲۵۶۰۰) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم تو پرانے کپڑے میں زندگی گزارتے ہیں۔

(۲۵۶۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَبِسَ رَجُلٌ ثَوْبًا جَدِيدًا فَحَمِدَ اللَّهَ ، فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ ، أَوْ غُفِرَ لَهُ ، قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ : لاَ أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي حَتَّى أَلْبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا ، وَأَحْمَدَ اللَّهَ عَلَيْهِ.

(۲۵۶۰۱) حضرت عون بن عبداللہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نیا کپڑا پہنا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی تو اس کو جنت میں داخل کردیا گیا...... یا فرمایا...... اس کی مغفرت کردی گئی۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر ایک آدمی نے کہا میں اپنے گھر والوں کی طرف واپس نہیں جاؤں گا یہاں تک کہ میں نیا کپڑا پہن لوں اور اس پر اللہ کی تعریف کرلوں۔

(۵۵) مَنْ كَانَ يَكْرَه كَثْرَةَ الشَّعْرِ

جو حضرات زیادہ بالوں کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵۶۰۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، بَعَثَ الأَحْرَاسَ فَيَأْخُذُونَ بِأَبْوَابِ الْمَسْجِدِ ، فَلاَ يَجِدُونَ رَجُلاً مُوَفَّرَ شَيْءٍ مِنَ الشَّعْرِ إِلاَّ جَزُّوهُ.

(۲۵۶۰۲) حضرت اسامہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب جمعہ کا دن ہوتا تھا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز، چوکیداروں کو بھیجتے، پس وہ مسجد کے دروازوں پر کھڑے ہوجاتے اور وہ جس آدمی کو بھی کثیر بالوں والا پاتے تو اس کے بالوں کو کاٹ دیتے۔

(۲۵۶۰۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بن كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ وَائِلٍ

بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي شَعْرٌ طَوِيلٌ ، فَقَالَ : ذُبَابٌ ، ذُبَابٌ ، فَانْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُهُ ، فَرَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ ، وَهَذَا أَحْسَنُ.

(ابو داؤد ۴۱۸۷۔ ابن ماجہ ۳۶۳۶)

(۲۵۶۰۳) حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا جبکہ میرے بال لمبے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مکھی، مکھی'' چنانچہ میں چل دیا اور میں نے وہ بال کاٹ لیے پھر آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''میری مراد (مکھی مکھی کہنے سے) تم تو نہیں تھے۔ یہ بھی اچھا ہے۔''

(۲۵۶۰٤) حَدَّثَنَا ابن مُبَارَكٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ قُدَامَةَ ، قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ ، وَعَلَيْهِ شَعْرٌ طَوِيلٌ ، فَقَالَ : هَذَا يُكْرَهُ ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ مِنَ الْغَدِ وَقَدِ اسْتَأْصَلَهُ ، فَقَالَ : هَذَا يُكْرَهُ.

(۲۵۶۰۴) حضرت ابن قدامہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن سیرین کے پاس حاضر ہوا اور اس آدمی کے لمبے لمبے بال تھے۔ تو ابن سیرین نے فرمایا: یہ مکروہ ہیں۔ پھر وہ شخص اگلے دن آپ ؒ کے پاس آیا اور اس نے سر کو بالکلیہ صاف کر لیا تھا۔ تو آپ ؒ نے فرمایا: یہ بھی مکروہ ہے۔

(٥٦) نَقْشُ الْخَاتَمِ ، وَمَا جَاءَ فِيهِ

انگوٹھی کا نقش اور جو کچھ اس کے بارے میں ہے

(۲٥٦٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، ثُمَّ نَقَشَ عَلَيْهِ ؛ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، ثُمَّ قَالَ : لاَ يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا.

(بخاری ۵۸۶۶۔ مسلم ۵۵)

(۲۵۶۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر نقش کیا ''محمد رسول اللہ'' پھر فرمایا: ''کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش پر نقش نہ بنائے۔''

(۲٥٦٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : اصْطَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا ، فَقَالَ : إِنَّا قَدِ اصْطَنَعْنَا خَاتَمًا ، وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا ، فَلاَ يَنْقُشْ عَلَيْهِ أَحَدٌ.

(بخاری ۵۸۷۴۔ مسلم ۲۰۹۲)

(۲۵۶۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے اور اس میں ہم ایک نقش بھی نقش کروایا ہے پس کوئی اس جیسا نقش نہ کروائے۔''

(۲٥٦٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَتْ :

كَانَ فِي خَاتَمِهِ كُرْكِيَّانِ مُتَقَابِلاَنِ بَيْنَهُمَا مَكْتُوبٌ :الْحَمْدُ لِلَّهِ.

(۲۵۶۰۷) حضرت موسیٰ بن عبد اللہ، اپنی والدہ سے حضرت حذیفہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ حضرت حذیفہ کی انگوٹھی میں آمنے سامنے دو سارس بنی ہوئی تھیں۔ ان کے درمیان الحمد للہ لکھا ہوا تھا۔

(۲۵۶۰۸) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ :كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ.

(۲۵۶۰۸) حضرت محمد اور حضرت حسن دونوں سے روایت ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی کا نقش ''محمد رسول اللہ'' تھا۔

(۲۵۶۰۹) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ أَنَسٍ أَسَدٌ رَابِضٌ حَوْلَهُ فَرَائِسُ.

(۲۵۶۰۹) حضرت محمد ؒ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس ؓ کی انگوٹھی کا نقش یوں تھا۔ شیر حملہ کر رہا تھا اور اس کے ارد گرد چیر پھاڑ کیے ہوئے شکار تھے۔

(۲۵۶۱۰) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ الأَشْعَرِيِّ أَسَدٌ بَيْنَ رَجُلَيْنِ.

(۲۵۶۱۰) حضرت محمد ؒ سے روایت ہے کہ حضرت اشعری کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔ دو آدمیوں کے درمیان ایک شیر تھا۔

(۲۵۶۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ خَاتَمُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ نَقْشُهُ تِمْثَالُ رَجُلٍ مُتَقَلِّدٍ سَيْفًا ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ :فَرَأَيْته أَنَا فِي خَاتَمٍ عِنْدَنَا فِي طِينٍ فَقَالَ أَبِي :هَذَا خَاتَمُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

(۲۵۶۱۱) حضرت ابراہیم بن عطاء، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین کی انگوٹھی کا نقش ایک تلوار لٹکایا ہوا شخص تھا۔ حضرت ابراہیم کہتے ہیں۔ پس میں نے یہ نقش اپنے ہاں موجود مٹی میں ایک انگوٹھی پر دیکھا۔ میرے والد نے کہا۔ یہ حضرت عمران بن حصین کی انگوٹھی ہے۔

(۲۵۶۱۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ فِي خَاتَمِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْخُمُسُ لِلَّهِ.

(۲۵۶۱۲) حضرت معتمر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابوعبیدہ بن جراح کی انگوٹھی میں نقش تھا۔ الخمس للہ. خمس اللہ کا ہے۔

(۲۵۶۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ فِي خَاتَمِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْحَمْدُ لِلَّهِ.

(۲۵۶۱۳) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح کی انگوٹھی میں ''الحمد للہ'' لکھا ہوا تھا۔

(۲۵۶۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ خَاتَمُ عَبْدِ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ.

(۲۵۶۱۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کی انگوٹھی میں عبد اللہ بن عمر (لکھا ہوا) تھا۔

(۲۵۶۱۵) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ فِي خَاتَمِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْحَمْدُ لِلَّهِ.

(۲۵۶۱۵) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح کی انگوٹھی میں الحمد لِلّٰہ تھا۔

(۲۵۶۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ.

(۲۵۶۱۶) حضرت مجاہد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی کا نقش محمد رسول اللّٰہ تھا۔

(۲۵۶۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوقٍ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

(۲۵۶۱۷) حضرت ابراہیم بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق کی انگوٹھی کا نقش بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تھا۔

(۲۵۶۱۸) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ إِبْرَاهِيمَ يَا الله، وَلَهُ ذُبَابٌ.

(۲۵۶۱۸) حضرت منصور سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا۔ یا اللّٰہ اور اس انگوٹھی کا نگینہ بھی تھا

(۲۵۶۱۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ فِي خَاتَمِ أَبِي الْعِزَّةُ لِلَّهِ جَمِيعًا.

(۲۵۶۱۹) حضرت جعفر، اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میرے والد کی انگوٹھی میں نقش تھا۔ العزۃ للہ جمیعا. (ساری عزت اللہ کے لئے ہے۔)

(۲۵۶۲۰) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ تَدْرِجَةٌ.

(۲۵۶۲۰) حضرت محمد ﷫ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبیداللہ بن زیادہ کی انگوٹھی کا نقش تدرجۃ تھا۔

(۲۵۶۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مُحَمَّدٍ كُنْيَتَهُ.

(۲۵۶۲۱) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷫ کی انگوٹھی کا نقش ان کی کنیت تھا۔

(۲۵۶۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِهِ خُطُوطًا، قَالَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ: وَجَدْتُهُ مَكْتُوبًا عِنْدِي.

(۲۵۶۲۲) حضرت ابن عون، حضرت حسن کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ ﷫ کی انگوٹھی کے نقش میں لکیریں تھیں۔ حضرت ابن ابی عدی کہتے ہیں۔ میں نے ان کو اپنے ہاں مکتوب پایا۔

(۲۵۶۲۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ حَنْظَلَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى الْقَاسِمِ، وَسَالِمٍ خَاتَمَيْنِ فِي خَاتَمِ الْقَاسِمِ اسْمُهُ وَفِي خَاتَمِ سَالِمٍ اسْمُهُ.

(۲۵۶۲۳) حضرت حنظلہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم پر دو انگوٹھیاں دیکھیں۔ حضر

اسم کی انگوٹھی میں ان کا نام تھا اور حضرت سالم کی انگوٹھی میں ان کا نام تھا۔

(۲۵۶۲۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَكْتُبَ الرَّجُلُ فِي خَاتَمِهِ حَسْبِيَ اللَّهُ ، وَنَحْوَ هَذَا.

(۲۵۶۲۴) حضرت ہشام، حضرت محمد رحمہ اللہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ آدمی اپنی انگوٹھی میں حسبی اللہ وغیرہ لکھے۔

(۲۵۶۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَالَ : لاَ تَنْقُشُوا وَلاَ تَكْتُبُوا فِي خَوَاتِمِكُمْ بِالْعَرَبِيَّةِ.

(۲۵۶۲۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی انگشتریوں میں عربی میں نہ لکھواور نہ نقش کرو۔

(۲۵۶۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ فِي خَاتَمِ عَلِيٍّ اللَّهُ الْمَلِكُ.

(۲۵۶۲۶) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں تھا اللّٰہ الملك. اللہ بادشاہ۔

(۲۵۶۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فِيهِ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ.

(۲۵۶۲۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ اس میں تھا۔ محمد رسول اللہ.

(۵۷) فِي الْخَاتَمِ ، تُنْقَشُ فِيهِ الآيَةُ مِنَ الْقُرْآنِ

انگوٹھی میں قرآن کی آیت نقش کروانے کے بارے میں

(۲۵۶۲۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَكْتُبَ الآيَةَ كُلَّهَا فِي الْخَاتَمِ ، وَلاَ يَرَى بِالْخَاتَمِ فِيهِ ذِكْرُ اللهِ بَأْسًا.

(۲۵۶۲۸) حضرت ابن جریج، حضرت عطاء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ انگوٹھی میں پوری آیت لکھی جائے۔ لیکن انگوٹھی میں اللہ کا ذکر ہو اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔

(۲۵۶۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُنْقَشَ فِي الْخَاتَمِ الآيَةُ التَّامَّةُ.

(۲۵۶۲۹) حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ انگوٹھی میں پوری آیت نقش کی جائے۔

(۲۵۶۳۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ فِي خَاتَمِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ ذِكْرُ اللهِ ، قَالَ

جَعْفَرٌ : وَكَانَ فِي خَاتَمِ أَبِي الْعِزَّةُ لِلَّهِ جَمِيعًا.

(۲۵۶۳۰) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں ذکر اللہ تھا۔ حضرت جعفر کہتے ہیں۔ میرے والد کی انگوٹھی میں العزة لِلّٰه جميعا تھا۔

(۲۵۶۳۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : مَا أَكْتُبُ فِي خَاتَمِي ؟ قَالَ : اُكْتُبْ فِيهِ ذِكْرَ اللهِ ، وَقُلْ : أَمَرَنِي بِهِ سَعِيدٌ.

(۲۵۶۳۱) حضرت صدقہ بن یسار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے پوچھا۔ میں اپنی انگوٹھی میں کیا لکھوں؟ انہوں نے فرمایا: تم اس میں اللہ کا ذکر لکھ لو اور کہو کہ مجھے سعید نے اس بات کا حکم دیا ہے۔

(۲۵۶۳۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ مَسْرُوقٍ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

(۲۵۶۳۲) حضرت ابراہیم بن محمد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق کی انگوٹھی کا نقش بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم تھا۔

(۲۵۶۳۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُنْقَشَ فِي الْخَاتَمِ الآيَةُ كُلُّهَا.

(۲۵۶۳۳) حضرت عبد اللہ بن مختار سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سُنا کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ انگوٹھی میں پوری آیت نقش کی جائے۔

(۲۵۶۳۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُنْقَشَ الآيَةُ فِي الْخَاتَمِ.

(۲۵۶۳۴) حضرت حریث، حضرت شعبی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ انگوٹھی میں آیت نقش کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۵۸) فِي الْخَاتَمِ الفِضَّةِ

چاندی کی انگوٹھی کے بارے میں

(۲۵۶۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ.

(۲۵۶۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

(۲۵۶۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ فِي يَدِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَكُمْ نَظْرَةٌ وَلِهَذَا نَظْرَةٌ ، لَقَدْ عَنَانِي هَذَا

الْيَوْمَ ، فَنَزَعَهُ فَأَعْطَاهُ رَجُلاً. (ابن سعد ۴۷۰)

(۲۵۶۳۶) حضرت طاؤس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی تھی جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری بھی نظر ہے اور اس میں بھی عیب و نقصان ہے۔ تحقیق اس نے مجھے آج دشواری میں ڈال دیا ہے۔'' چنانچہ آپ ﷺ نے اس کو اُتار دیا پھر آپ ﷺ نے وہ ایک آدمی کو دے دی۔

(۲۵٦۳۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ فِي خَاتَمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِضَّةٌ ، وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا. (بخاری ۵۸۶۸۔ مسلم ۶۲)

(۲۵۶۳۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی انگوٹھی میں چاندی تھی۔ اور اس کا نگینہ حبشی تھا۔

(۲۵٦۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، فَكَانَ فِي يَدِهِ ، ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ مِنْ بَعْدِهِ ، ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ ، ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ ، حَتَّى وَقَعَ مِنْهُ فِي بِئْرِ أَرِيسَ ، وَكَانَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ. (بخاری ۵۸۷۳۔ احمد ۲/ ۲۲)

(۲۵۶۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ پس وہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں رہی۔ پھر آپ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی۔ یہاں تک کہ یہ آپ رضی اللہ عنہ سے بئیر اریس میں گر گئی۔ اور اس کا نقش ''محمد رسول اللہ'' تھا۔

(۵۹) فِي خَاتَمِ الْحَدِيدِ

لوہے کی انگوٹھی کے بارے میں

(۲۵٦۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عَلَى عَبْدِ اللهِ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ.

(۲۵۶۳۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے بتایا جس نے خود حضرت عبد اللہ پر لوہے کی انگوٹھی دیکھی تھی۔

(۲۵٦٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَاتَمَ حَدِيدٍ.

(۲۵۶۴۰) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر لوہے کی انگوٹھی دیکھی۔

(۲۵٦٤١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ ، قَالَ : كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيدًا مَلْوِيًّا ، عَلَيْهِ فِضَّةٌ ، بَادِي. (ابن سعد ۴۷۳)

(۲۵۶۴۱) حضرت مکحول بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی لوہے کی تھی جس پر چاندی چڑھی ہوئی تھی۔

(۲۵٦٤۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنْ خَاتَمِ الْحَدِيدِ ؟ فَقَالَ : لاَ بَأْسَ ، إِلاَّ أَنْ يُكْرَهَ رِيحُهُ.

(۲۵٦۴۲) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ سے لوہے کی انگوٹھی کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ مگر اس کی بو کو ناپسند کیا جاتا ہے۔

(۲۵٦٤۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ ، قَالَ : كَانَ خَاتَمُ عَبْدِ اللهِ مِنْ حَدِيدٍ.

(۲۵٦۴۳) حضرت منصور سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم پر لوہے کی انگوٹھی دیکھی۔ کہتے ہیں: میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ کی انگوٹھی بھی لوہے کی تھی۔

(٦٠) مَنْ كَرِهَ خَاتَمَ الْحَدِيدِ

جو حضرات لوہے کی انگوٹھی کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵٦٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ خَاتَمَ حَدِيدٍ فَكَرِهَهُ.

(۲۵٦۴۴) حضرت حکیم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی پر لوہے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند کیا۔

(۲۵٦٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ ، قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ خَاتَمٍ مِنْ فِضَّةٍ ، فَصُّهُ حَدِيدٌ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۵٦۴۵) حضرت حکیم بن دیلم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک کو کہتے سُنا۔ حضرت عطاء سے ایسی چاندی کی انگوٹھی کے بارے میں سوال کیا گیا جس کا نگینہ لوہے کا ہو؟ تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

(٦١) مَنْ كَرِهَ خَاتَمَ الذَّهَبِ

جو حضرات سونے کی انگوٹھی کو ناپسند کرتے ہیں

(۲۵٦٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ ، قَالَ : أُصِيبَ عَظِيمٌ مِنْ عُظَمَائِهِمْ يَوْمَ مِهْرَانَ ، فَأَصَبْتُ عَلَيْهِ خَاتَمًا فَلَبِسْتُهُ ، فَرَآهُ عَلَيَّ ابْنُ مَسْعُودٍ ، فَتَنَاوَلَهُ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ضِرْسَيْنِ مِنْ أَضْرَاسِهِ فَكَسَرَهُ ، ثُمَّ رَمَى بِهِ إِلَيَّ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ. (طيالسی ۳۸۲۔ احمد ۱/ ۳۷۷)

(۲۵٦۴٦) حضرت ابوالکنود سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یوم مہران کو دشمنوں کے بڑوں میں سے کوئی بڑا مارا گیا۔ تو میں نے

اس پر انگوٹھی دیکھی۔ چنانچہ میں نے اس کو پہن لیا۔ پھر اس کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ پر دیکھا تو اس کو لے لیا اور اس کو اپنی دونوں داڑھوں کے درمیان رکھ کر توڑ دیا پھر اس کو میری طرف پھینک دیا اور فرمایا: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا ہے۔

(٢٥٦٤٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ يَزِيد ، عَنِ الْحَسَن بن سُهَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن خَاتَمِ الذَّهَبِ. (احمد ٩٩)

(۲۵۶۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

(٢٥٦٤٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْد ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ :نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ.

(۲۵۶۴۸) حضرت براء سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کی انگوٹھی بنانے سے منع کیا۔

(٢٥٦٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ :أَهْدَى النَّجَاشِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حلية فِيهَا خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ ، فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ وَإِنَّهُ لَمُعْرِضٌ عَنْهُ ، أَوْ بِبَعْضِ أَصَابِعِهِ ، وَإِنَّهُ لَمُعْرِضٌ عَنْهُ ، ثُمَّ دَعَا ابْنَةَ ابْنَتِهِ أُمَامَةَ بِنتِ أَبِي الْعَاصِ ، فَقَالَ : تَحَلَّي بِهَذَا يَا بُنَيَّةُ. (ابو داؤد ۴۲۳۲۔ احمد ۶/ ۱۱۹)

(۲۵۶۴۹) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ نجاشی نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف زیورات کا ہدیہ بھیجا جس میں سونے کی انگوٹھی تھی جس میں حبشی نگینہ تھا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگوٹھی کو لکڑی کے ساتھ پکڑا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اعراض کر رہے تھے۔ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی انگلی سے پکڑا جبکہ آپ اس سے اعراض کر رہے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نواسی امامہ بنت ابی العاص کو بلایا اور فرمایا: ''اے بیٹی! اس کو پہن لو''۔

(٢٥٦٥٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ فِي إِصْبَعِي خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَتَنَاوَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَرَأَيْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَنظُرُ إِلَيْهِ ، فَأَرْخَيْتُ يَدَيَّ ، فَأَخَذَهُ فَخَذَفَ بِهِ ، فَلَمْ أَسْأَلْهُ عَنْهُ وَلَمْ أَطْلُبْهُ.

(۲۵۶۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میری انگلی میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ پس وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لے لی۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ وہ اُسی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ تو میں نے اپنا ہاتھ لٹکا دیا اور انہوں نے وہ پکڑ لی پھر انہوں نے اس کو پھینک دیا۔ پس میں نے ان سے اس کے بارے میں سوال بھی نہ کیا اور اسے تلاش بھی نہیں کیا۔

(٢٥٦٥١) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ بِخَاتَمٍ مِنْ

ذَهَبٍ ، فَخَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَطَفِقُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى خِنْصَرِهِ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَمَى بِهِ.

(۲۵۶۵۱) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہنی تھی کہ آپ ﷺ لوگوں کے پاس باہر آئے تو لوگوں نے اس انگوٹھی کو دیکھنا شروع کر دیا۔ پس آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی خنصر انگلی پر رکھا۔ پھر آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف واپس چلے گئے اور اس کو پھینک دیا۔

(۲۵۶۵۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَتْنِي أُمِّي ، عَنْ أَبِي ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَا غُلَامٌ وَعَلَيَّ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَقَالَتْ : يَا جَارِيَةُ ، نَاوِلِينِيهِ ، فَنَاوَلَتْهَا إِيَّاهُ ، فَقَالَتْ : اذْهَبِي بِهِ إِلَى أَهْلِهِ وَاصْنَعِي خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، فَقُلْتُ : لَا حَاجَةَ لِأَهْلِي فِيهِ ، قَالَتْ : فَتَصَدَّقِي بِهِ ، وَاصْنَعِي لَهُ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ.

(۲۵۶۵۲) حضرت عمر بن سعید کہتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے میرے والد کے حوالہ سے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا۔ تب میں چھوٹا بچہ تھا اور میں نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے لونڈی! یہ انگوٹھی مجھے دینا۔ چنانچہ اس نے وہ انگوٹھی انہیں دی۔ انہوں نے فرمایا: یہ اس کے گھر والوں کے پاس لے جاؤ اور اس کے لئے چاندی کی انگوٹھی بناؤ۔ میں نے کہا۔ میرے گھر والوں کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا: چلو تو اس کو صدقہ کر دو اور اس کے لیے چاندی کی انگوٹھی بناؤ۔

(۲۵۶۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : رَأَى عَبْدُ اللهِ فِي يَدِ خَبَّابٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، فَقَالَ : أَمَا آنَ لِهَذَا أَنْ يُطْرَحَ بَعْدُ ؟ فَقَالَ : بَلَى ، لَا تَرَاهُ عَلَيَّ بَعْدَهَا.

(۲۵۶۵۳) حضرت علقمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے حضرت خباب کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو فرمایا۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ اس کو پھینک دیا جائے۔ حضرت خباب نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اس کو تم اب کے بعد مجھ پر نہیں دیکھو گے۔

(۲۵۶۵۴) حَدَّثَنَا عُبيد اللهِ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عُمَرَ وَفِي يَدِي خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَضَرَبَ يَدَيَّ بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ.

(۲۵۶۵۴) حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میرے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ تو حضرت عمر کے پاس جو لاٹھی تھی انہوں نے وہ میرے ہاتھ پر ماری۔

(۲۵۶۵۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : رَأَى سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَلَى شَابٍّ مِنَ الأَنْصَارِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، فَقَالَ لَهُ : أَمَا لَكَ أُخْتٌ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَأَعْطِهِ إِيَّاهَا.

(۲۵۶۵۵) حضرت عبدالملک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر نے انصار کے ایک نوجوان پر سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا۔ تمہاری کوئی بہن نہیں ہے؟ اس نے کہا۔ کیوں نہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: پھر تم یہ اس کو دے دو۔

(۲۵۶۵٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ خَاتَمَ الذَّهَبِ.

(۲۵۶۵۶) حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سونے کی انگوٹھی کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵۶۵۷) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الذَّهَبِ ؟ قَالَ : كُنَّا نَكْرَهُهُ لِلرِّجَالِ.

(۲۵۶۵۷) حضرت عقبہ بن وساج سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سونے کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا: ہم اس کو مردوں کے لئے، ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵۶۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ خَاتَمَ الذَّهَبِ.

(۲۵۶۵۸) حضرت وکیع، حضرت انس بن مالک کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سونے کی انگوٹھی کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵۶۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: رَأَى عُمَرُ فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ، فَنَهَاهُ عَنْهُ.

(۲۵۶۵۹) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اس سے منع فرمایا۔

(٦٢) مَنْ رَخَّصَ فِيهِ

جو حضرات اس کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵٦٦۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۶۰) حضرت ابواسحٰق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔

(۲۵٦٦۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَتْ : كَانَ فِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ يَاقُوتَةٌ.

(۲۵۶۶۱) حضرت موسیٰ بن عبد اللہ، اپنی والدہ سے، حضرت حذیفہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ حضرت حذیفہ کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور اس میں یاقوت تھا۔

(۲۵٦٦۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۶۲) حضرت مصعب بن سعد، حضرت سعد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(٢٥٦٦٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ ، وَسَعْدًا ، وَذَكَرَ سِتَّةً ، أَوْ سَبْعَةً عَلَيْهِم خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ.

(۲۵۶۶۳) حضرت محمد بن اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے بیان کیا جس نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت سعد کو...... اسی طرح راوی نے چھ سات افراد کا ذکر کیا...... خود دیکھا تھا کہ ان پر سونے کی انگوٹھیاں تھیں۔

(٢٥٦٦٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : كَانُوا يُرَخِّصُونَ لِلْغُلاَمِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ ، فَإِذَا كَبُرَ أَلْقَاهُ ، أَوْ قَالَ : طَرَحَهُ.

(۲۵۶۶۴) حضرت ابراہیم تیمی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ بچہ کے لئے سونے کی انگوٹھی کی اجازت دیتے تھے۔ پھر جب بچہ بڑا ہو جائے تو اس کو اُتار دے...... یا فرمایا...... اس کو پھینک دے۔

(٢٥٦٦٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، وَرَأَيْتُ عَلَى عِكْرِمَةَ خَاتَمَ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۶۵) حضرت سماک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ پر سونے کی انگوٹھی دیکھی اور میں نے حضرت عکرمہ پر سونے کی انگوٹھی دیکھی۔

(٢٥٦٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمَ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۶۶) حضرت ابو السفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء پر سونے کی انگوٹھی دیکھی۔

(٢٥٦٦٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۶۷) حضرت ثابت بن عبید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن یزید پر سونے کی انگوٹھی دیکھی۔

(٢٥٦٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ أَبِي أُسَيْدَ ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدَ ، قَالاَ : نَزَعْنَا مِنْ يَدِ أَبِي أُسَيْدٍ خَاتَمَ ذَهَبٍ حِينَ مَاتَ ، وَكَانَ بَدْرِيًّا.

(۲۵۶۶۸) حضرت حمزہ بن ابی اُسید اور حضرت زبیر بن منذر بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابو اُسید فوت ہوئے تو ہم نے ان کے ہاتھ سے سونے کی انگوٹھی اتاری جبکہ وہ بدری تھے۔

(٢٥٦٦٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الأَزْدِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ : أَتَخَتَّمُ بِخَاتَمٍ مِنْ ذَهَبٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، وَإِنْ شِئْتَ مِنْ فِضَّةٍ ، لاَ يَضُرُّكَ ، وَلَكِنْ لاَ تَطْعَمُ فِي إِنَاءِ ذَهَبٍ ، وَلاَ فِضَّةٍ.

(۲۵۶۶۹) حضرت ابو القاسم ازدی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ کیا میں سونے کی انگوٹھی بنا لوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ اور اگر تم چاہو تو چاندی سے بنا لو۔ تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا لیکن تم سونے یا

چاندی کے برتن میں کھانا نہ کھاؤ۔

(٦٣) مَنْ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ

جو حضرات نگینہ کو ہتھیلی کی طرف رکھتے ہیں

(٢٥٦٧٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ.

(۲۵۶۷۰) حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے نگینہ کو ہتھیلی کی طرف کرتے تھے۔

(٢٥٦٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ.

(۲۵۶۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نگینہ کو اپنی ہتھیلی کے اندر کی جانب کرتے تھے۔

(٢٥٦٧٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ ابن أَبِي رَوَّادٍ ، قَالَ : كَانَ عِكْرِمَةُ إِذَا دَخَلَ الْخَلاَءَ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ.

(۲۵۶۷۲) حضرت ابن ابی الوراد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عکرمہ جب بیت الخلاء جاتے تو اپنے نگینہ کو اپنی ہتھیلی کے اندر کی جانب کر لیتے۔

(٦٤) مَنْ كَانَ يَلْبَس خَاتَمَهُ فِي يَسَارِهِ

جو حضرات بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے

(٢٥٦٧٣) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا.

(ترمذی ۱۷۴۳)

(۲۵۶۷۳) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ۔ یہ دونوں اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(٢٥٦٧٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ تَخَتَّمُوا فِي يَسَارِهِمْ.

(۲۵۶۷۴) حضرت جعفر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(٢٥٦٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ ، وَسَالِمًا يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا.

(۲۵۶۷۵) حضرت عبید اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم کو اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی

ڈالتے دیکھا۔

(۲۵٦۷٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَاتَمًا فِي يَسَارِهِ.

(۲۵٦۷٦) حضرت اسماعیل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم کے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی۔

(۲۵٦۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ.

(۲۵٦۷۷) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(۲۵٦۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : رَأَيْتُ خَاتَمَ إِبْرَاهِيمَ فِي يَسَارِهِ.

(۲۵٦۷۸) حضرت اعمش سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کی انگوٹھی ان کے بائیں ہاتھ میں دیکھی۔

(۲۵٦۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الصَّلْتِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ كَانُوا يَتَخَتَّمُونَ فِي شَمَائِلِهِمْ.

(۲۵٦۷۹) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ...... یہ سب اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(۲۵٦۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الأَزْرَقِ ، قَالَ : رَأَيْتُ خَاتَمَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ فِي يَسَارِهِ.

(۲۵٦۸۰) حضرت اسماعیل ازرق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن حریث کی انگوٹھی ان کے بائیں ہاتھ میں دیکھی۔

(٦٥) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَتَخَتَّمَ فِي يَمِينِهِ

جو حضرات دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵٦۸۱) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ تَخَتَّمَ فِي يَمِينِهِ. (ابن سعد ٣٦)

(۲۵٦۸۱) حضرت جعفر بن عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(۲۵٦۸۲) حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ.

(۲۵٦۸۲) حضرت مختار بن سعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن علی کو اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے دیکھا۔

(۲۵٦۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَوْفَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

وَخَاتَمُهُ فِي يَمِينِهِ ، وَلاَ أَحْسَبُ إِلاَّ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ كَانَ يَلْبَسُهُ.

(ترمذی ۱۷۴۲۔ ابوداؤد ۴۲۲۶)

(۲۵۶۸۳) حضرت صلت بن عبداللہ بن نوفل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ ان کی انگوٹھی ان کے دائیں ہاتھ میں تھی۔ اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی تھی کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح پہنا کرتے تھے۔

(٢٥٦٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ. (ابن ماجہ ۳۶۴۷۔ ابویعلی ۶۷۹۴)

(۲۵۶۸۴) حضرت عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

(٢٥٦٨٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ ، وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ. (ترمذی ۱۷۴۴۔ احمد ۱/ ۲۰۵)

(۲۵۶۸۵) حضرت حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مجھے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی حضرت ابو رافع نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن جعفر اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ اور ان کا گمان یہ تھا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

(٦٦) مَنْ رَخَّصَ فِي الْخِفَافِ السُّودِ وَلُبْسِهَا

جولوگ سیاہ موزے کی اجازت دیتے اور اس کو پہنتے ہیں

(٢٥٦٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ الْكِنْدِيُّ ، عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْكِنْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ سَاذَجَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ، فَلَبِسَهُمَا.

(۲۵۶۸۶) حضرت ابن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نجاشی نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سیاہ رنگ کے سادہ موزے ہدیہ میں بھیجے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہنا۔

(٢٥٦٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَوَادَةُ بْنُ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْخِفَافِ السُّودِ فَالْبَسُوهَا ، فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ تَمْسَحُوا عَلَيْهَا.

(۲۵۶۸۷) حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم پر یہ سیاہ موزے لازم ہیں۔ پس تم ان کو پہنو۔ یہ اس لائق ہیں کہ تم ان پر مسح کرو۔

(۶۷) فِي السُّيوفِ الْمُحَلَّاةِ واتِّخَاذِها

مزین تلواروں کو استعمال کرنے کا حکم

(۲۵۶۸۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُرْوَةَ بن عَبْدِ اللهِ بْنِ قُشَيرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ :كَانَ قَائِمُ سَيْفِ عُمَرَ فِضَّةً ، فَقُلْتُ :أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ :أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ.

(۲۵۶۸۸) حضرت عروہ بن عبداللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر کو کہتے سُنا۔ حضرت عمر کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔ (راوی کہتے ہیں)۔ میں نے پوچھا...... امیر المؤمنین کی؟ انہوں نے کہا۔ امیر المؤمنین کی۔

(۲۵۶۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ. (ترمذی ۱۶۹۱۔ ابوداؤد ۲۵۷۷)

(۲۵۶۸۹) حضرت سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

(۲۵۶۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ :كَانَ سَيْفُ الزُّبَيْرِ مُحَلًّى بِالْفِضَّةِ.

(۲۵۶۹۰) حضرت ہشام بن زبیر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر کی تلوار پر چاندی کا زیور چڑھا ہوا تھا۔

(۲۵۶۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي قَائِمِ سَيْفِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ مِسْمَارَ ذَهَبٍ.

(۲۵۶۹۱) حضرت عثمان بن حکیم بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف کی تلوار میں سونے کا کیل دیکھا۔

(۲۵۶۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ: كَانَ سَيْفُ عُمَرَ مُحَلًّى ، فَقُلْتُ لَهُ :عُمَرُ حَلَّاهُ؟ قَالَ :قَدْ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَتَقَلَّدُهُ.

(۲۵۶۹۲) حضرت نافع سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کی تلوار مُحَلّٰی تھی۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے نافع سے کہا۔ حضرت عمر نے اس کو مزین کیا تھا۔ نافع کہنے لگے۔ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو وہ تلوار لٹکائے دیکھا۔

(۲۵۶۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :كَانَ سَيْفُ عَبْدِ اللهِ مُحَلًّى.

(۲۵۶۹۳) حضرت قاسم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کی تلوار مزین کی ہوئی تھی۔

(۲۵۶۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي وَحْشِيَّةَ الصَّيْقَلِ، قَالَ: دَعَانِي مُصْعَبٌ فَأَخْرَجَ إِلَيَّ سَيْفَيْنِ، فَقَالَ: أَيُّ هَذَيْنِ خَيْرٌ؟ فَقُلْتُ: هَذَا ، وَعَلَى قَائِمِهِ حَبَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ ، فَقَالَ النَّاسُ: هَذَا سَيْفُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ.

(۲۵۶۹۴) حضرت ابوخشیہ صیقل سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مصعب نے مجھے بلایا اور پھر انہوں نے مجھے دو تلواریں نکال کر دکھائیں۔ اور پوچھا...... ان دونوں میں سے کون سی بہتر ہے؟ میں نے کہا...... یہ...... اور اس کے قبضہ پر چاندی کے ذرات تھے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تلوار ہے۔

(٢٥٦٩٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى مَكْحُولٍ سَيْفًا مُحَلًّى.

(۲۵۶۹۵) حضرت ابوبکر بن عبداللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول پر محلی تلوار دیکھی۔

(٢٥٦٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :كَانَ سَيْفُ مَسْرُوقٍ مُحَلًّى.

(۲۵۶۹۶) حضرت ابواسحق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق کی تلوار محلی تھی۔

(٢٥٦٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَخْرَجَ إِلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِذَا قَبِيعَتُهُ وَالْحَلْقَتَانِ اللَّتَانِ فِيهِمَا الْحَمَائِلُ فِضَّةٌ ، قَالَ :فَسَأَلْتُهُ ، فَإِذَا هُوَ قَدْ نُحِلَ ، كَانَ سَيْفُ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ السَّهْمِيِّ ، اتَّخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ يَوْمَ بَدْرٍ ، قَالَ :وَأَخْرَجَ إِلَيْنَا دِرْعَهُ فَإِذَا هِيَ يَمَانِيَّةٌ رَقِيقَةٌ ذَاتُ زُرَافِينَ ، فَإِذَا عُلِّقَتْ بِزُرَافِينِهَا شُمِّرَتْ ، وَإِذَا أُرْسِلَتْ مَسَّتِ الأَرْضَ. (ابن سعد ٤٨٦)

(۲۵۶۹۷) حضرت عامر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن الحسین نے ہمیں جناب نبی کریم ﷺ کی تلوار نکال کر دکھائی تو اس میں ایک قبضہ اور دو کڑے تھے جن میں چاندی کی حمائل تھی۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا۔ تو وہ ہدیہ کی ہوئی معلوم ہوئی۔ یہ منبہ بن حجاج سہمی کی تلوار تھی۔ جس کو آپ ﷺ نے غزوہ بدر کے دن اپنے لیے لیا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر انہوں نے ہمیں آپ ﷺ کی زرہ دکھائی وہ دو کڑیوں والی باریک یمنی زرہ تھی۔

(٢٥٦٩٨) قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُحَلَّى السَّيْفُ.

(۲۵۶۹۸) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تلوار کو مزین کیا جائے۔

(٦٨) مَنْ كَانَ يُحَلِّي سَيْفَهُ بِالْحَدِيدِ

جو لوگ اپنی تلوار کو لوہے سے مزین کرتے ہیں

(٢٥٦٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقٍ ، قَالَ :خَطَبَنَا عَلِيٌّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ حِلْيَتُهُ مِنْ حَدِيدٍ.

(۲۵۶۹۹) حضرت طارق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور ان پر ایک تلوار تھی جس کا زیور لوہے کا تھا۔

(٢٥٧٠٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ ابْنِ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لَقَدِ افْتَتَحَ الْفُتُوحَ أَقْوَامٌ مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبُ ، وَلاَ الْفِضَّةُ ، إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتَهَا الْعَلاَبِيُّ ، وَالآنُكُ ، وَالْحَدِيدُ. (بخاری ٢٩٠٩۔ ابن ماجه ٢٨٠٧)

(۲۵۷۰۰) جناب نبی کریم ﷺ کے صحابی، حضرت ابوامامہ باہلی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تحقیق کچھ ایسے لوگوں نے بہت

سی فتوحات حاصل کیں جن کی تلواروں کا زیور سونا اور چاندی نہیں ہوتا تھا بلکہ ان کی تلوار کا زیور پٹیاں، سیسہ اور لوہا ہوتا تھا۔

(٦٩) فِي الصُّوَرِ فِي الْبُيُوتِ

گھر میں تصویروں کا بیان

(۲۵۷۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ صُورَةٌ. (بخاری ۳۳۲۲۔ مسلم ۱۶۶۵)

(۲۵۷۰۱) حضرت طلحہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے ایسے گھروں میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

(۲۵۷۰۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْمَلاَئِكَةُ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ صُورَةٌ.

(ابوداؤد ۲۲۹۔ احمد ۱/ ۸۰)

(۲۵۷۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

(۲۵۷۰۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : وَاعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ سَاعَةً يَأْتِيهِ فِيهَا ، فَرَاثَ عَلَيْهِ ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ بِجِبْرِيلَ قَائِمًا عَلَى الْبَابِ ، فَقَالَ لَهُ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ ؟ قَالَ : إِنَّ فِي الْبَيْتِ كَلْبًا ، وَإِنَّا لاَ نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ ، وَلاَ كَلْبٌ.

(۲۵۷۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ حضرت جبرئیل نے جناب نبی کریم ﷺ سے ایک وقت آنے کا وعدہ کیا پھر وہ اس وقت سے تاخیر کر گئے تو جناب نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے تو اس وقت حضرت جبرئیل دروازے پر کھڑے ملے۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا..... ''تمہیں اندر داخل ہونے سے کیا رکاوٹ تھی؟''۔ انہوں نے کہا۔ ''گھر میں کتا ہے جبکہ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

(۲۵۷۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَلْمَى أُمِّ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ : أَتَى جِبْرِيلُ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهُ ، فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَائَهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ وَهُوَ بِالْبَابِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ أَذِنَّا لَكَ ، قَالَ : أَجَلْ ، وَلَكِنَّا لاَ نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ صُورَةٌ. (طبرانی ۹۷۲)

(۲۵۷۰۴) حضرت ابو رافع سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت جبرائیل آئے اور جناب نبی کریم ﷺ سے اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی لیکن وہ آپ ﷺ کے پاس آنے میں تاخیر کرنے لگے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک سنبھالی اور ان کی طرف گئے تو ان کو دروازے پر دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے تو تمہیں اجازت دے دی تھی۔'' جبرائیل نے کہا: ''جی ہاں! لیکن ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

(٢٥٧٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : دُعِيَ أَبُو مَسْعُودٍ إِلَى طَعَامٍ ، فَرَأَى فِي الْبَيْتِ صُورَةً ، فَلَمْ يَدْخُلْ حَتَّى كُسِرَتْ.

(۲۵۷۰۵) حضرت خالد بن سعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو مسعود کو ایک جگہ کھانے کی دعوت دی گئی۔ انہوں نے (اس) گھر میں تصویر دیکھی تو اس وقت تک اندر نہیں گئے جب تک تصویر توڑی نہیں گئی۔

(٢٥٧٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الدَّهَاقِينَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ صَنَعْت لَكَ طَعَامًا فَأُحِبُّ أَنْ تَجِيءَ ، فَيَرَى أَهْلُ عَمَلِي كَرَامَتِي عَلَيْك ، وَمَنْزِلَتِي عِنْدَكَ ، أَوْ كَمَا قَالَ ، فَقَالَ : إِنَّا لاَ نَدْخُلُ هَذِهِ الْكَنَائِسَ ، أَوْ قَالَ : هَذِهِ الْبِيَعَ ، الَّتِي فِيهَا هذه الصُّوَرُ.

(۲۵۷۰۶) حضرت اسلم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام میں آئے تو ان کے پاس کسانوں میں سے ایک صاحب آئے اور کہا۔ میں نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے۔ اور مجھے یہ بات محبوب ہے کہ آپ آئیں تا کہ میرے کام والے میری آپ کے ہاں عزت و مقام کو دیکھ لیں...... یا ایسی کوئی بات کہی...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ان کنیسوں اور گرجاؤں میں جن میں تصویریں ہوں نہیں جاتے۔

(٢٥٧٠٧) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الصُّوَرَ فِي الْبُيُوتِ.

(۲۵۷۰۷) حضرت جعفر، اپنے والد سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ گھروں میں تصویروں کو ناپسند سمجھتے تھے۔

(٢٥٧٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ. (مسلم ۱۶۷۲۔ احمد ۲/ ۳۰۵)

(۲۵۷۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

(٢٥٧٠٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ؛ أَنَّهُ بَنَى عَلَى أَخِيهِ ، فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ فَرَأَى صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَمَحَاهَا ، أَوْ حَكَّهَا ، ثُمَّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ صُورَةٌ. (بخاری ۳۲۲۷)

(۲۵۷۰۹) حضرت اسامہ بن زید کہتے ہیں۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے بھائی کا ولیمہ کیا۔ اور حضرت ابن

عمر رضی اللہ عنہ بھی آئے اور انہوں نے گھر میں تصویر دیکھی۔ پس اس کو مٹا دیا یا رگڑ دیا پھر فرمایا: میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا ہے۔ "ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔"

(۲۵۷۱۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ.

(۲۵۷۱۰) حضرت ابن بریدہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو۔"

(۲۵۷۱۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانَ فِي تُرْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبْشٌ مُصَوَّرٌ ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ ذَهَبَ اللَّهُ بِهِ. (ابن سعد ۴۸۹)

(۲۵۷۱۱) حضرت مکحول سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈھال میں ایک مصور مینڈھا تھا۔ پس یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر شاق تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو مٹا دیا تھا۔

(۲۵۷۱۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ وَعَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَآبَةُ ، فَقُلْتُ : مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : إِنَّ جِبْرِيلَ وَعَدَنِي أَنْ يَأْتِيَنِي ، فَلَمْ يَأْتِنِي مُنْذُ ثَلاَثٍ ، فَجَازَ كَلْبٌ ، قَالَ أُسَامَةُ : فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِي وَصِحْتُ ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا لَكَ يَا أُسَامَةُ ؟ قُلْتُ : جَازَ كَلْبٌ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ ، فَقُتِلَ ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَهَشَّ إِلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا لَكَ أَبْطَأْتَ وَقَدْ كُنْتَ إِذَا وَعَدْتَنِي لَمْ تُخْلِفْنِي ؟ فَقَالَ : إِنَّا لاَ نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلاَ تَصَاوِيرُ.

(۲۵۷۱۲) حضرت اسامہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اندر آیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پریشانی کے اثرات دیکھے۔ میں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حضرت جبرائیل نے تین دن سے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ وہ میرے پاس آئیں گے لیکن وہ میرے پاس نہیں آئے۔" اس دوران کتا گزرا۔ حضرت اُسامہ کہتے ہیں۔ میں نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور چیخ ماری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنا شروع کیا۔ "اے اسامہ! تمہیں کیا ہوا ہے؟" میں نے کہا۔ کتا گزرا ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم فرمایا۔ اور اس کو قتل کر دیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرائیل آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف لپکے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہیں کیا ہوا تھا۔ تم نے دیر کر دی جبکہ تم جب میرے ساتھ وعدہ کرتے ہو تو اس کی خلاف ورزی نہیں کرتے؟" حضرت جبرائیل نے کہا۔ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

(۲۵۷۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ ، وَأَنَّ عَلِيًّا كَانَ لاَ يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ.

(۲۵۷۱۳) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے جس میں تصویر ہو۔

(۷۰) مَنْ رَخَّصَ أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ فِيهِ تَصَاوِير

جو حضرات گھروں میں تصاویر کے ہوتے ہوئے اندر داخل ہونے کی اجازت دیتے ہیں

(۲۵۷۱٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : أَوَ لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُونَ الْخَانَاتِ فِيهَا التَّصَاوِيرُ ؟.

(۲۵۷۱۴) حضرت معتمر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حسن کو کہتے سُنا: کیا جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ ایسی دوکانوں میں نہیں داخل ہوتے تھے جن میں تصاویر ہوتی تھیں؟

(۲۵۷۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ صُفَّةً فِيهَا تَمَاثِيلُ ، فَنَظَرَ إِلَى تِمْثَالٍ مِنْهَا فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قَالُوا : تِمْثَالُ مَرْيَمَ.

(۲۵۷۱۵) حضرت ابوالضحیٰ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت مسروق کے ہمراہ اس چبوترے میں داخل ہوا جس میں تصویریں تھیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ کی نظر ایک تصویر پر پڑی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ حضرت مریم کی تصویر ہے۔

(۲۵۷۱٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ فِي بَيْتِ إِبْرَاهِيمَ تَابُوتٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ.

(۲۵۷۱۶) حضرت مغیرہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے گھر میں ایک تابوت تھا جس میں تصاویر تھیں۔

(۲۵۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالتِّمْثَالِ فِي حِلْيَةِ السَّيْفِ ، وَلاَ بَأْسَ بِهَا فِي سَمَاءِ الْبَيْتِ ، إِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْهَا مَا نُصِبَ نَصْبًا ، يَعْنِي الصُّورَةَ.

(۲۵۷۱۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تلوار کی تزئین میں تصویر ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور گھر کی چھت میں بھی تصویر ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ صرف وہ تصاویر مکروہ ہیں جن کو سیدھا کھڑا کیا جائے۔

(۷۱) فِي الْمُصَوِّرِين وَمَا جَاءَ فِيهِم

تصویر بنانے والے کے بارے میں جو وارد ہے

(۲۵۷۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اسْتَتَرْتُ بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ ، فَلَمَّا رَآهُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَهَتَكَهُ بِيَدِهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ

الْقِيَامَةِ الَّذِي يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللهِ. (بخاری ۶۱۰۹۔ مسلم ۹۱)

(۲۵۷۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے تصویروں والا ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ مبارک متغیر ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے ہاتھ سے پھاڑ دیا اور فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مشابہت کرتے ہیں۔''

(۲۵۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيع ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ. (بخاری ۵۹۵۰۔ مسلم ۹۸)

(۲۵۷۱۹) حضرت عبد اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن سب سے سخت عذاب والے تصویریں بنانے والے لوگ ہوں گے۔''

(۲۵۷۲۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُعَذَّبُ الْمُصَوِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَيُقَالُ لَهُمْ : أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ. (بخاری ۵۹۵۱۔ مسلم ۹۷۸۶)

(۲۵۷۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن تصویریں بنانے والوں کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا۔ جو تم نے پیدا کیا ہے اس کو زندہ کرو۔''

(۲۵۷۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارَ مَرْوَانَ ، فَرَأَى فِيهَا تَصَاوِيرَ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَقُولُ اللَّهُ : وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي ؟ فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً ، وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً ، وَلْيَخْلُقُوا شَعِيرَةً ، قَالَ : ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ.

(بخاری ۷۵۵۹۔ مسلم ۱۶۷۱)

(۲۵۷۲۱) حضرت ابو زرعہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا۔ پس انہوں نے گھر میں تصاویر دیکھیں تو فرمایا: میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سُنا۔ ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح مخلوق بنانے چل پڑے؟ انہیں چاہیے کہ ایک دانہ پیدا کریں اور انہیں چاہیے کہ ایک ذرہ پیدا کریں۔ اور انہیں چاہیے کہ ایک جو پیدا کریں۔'' راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو فرمایا۔

(۲۵۷۲۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ ، فَرَأَى فِي الْبَيْتِ صُورَةً ، فَأَمَرَنِي فَأَتَيْته بِدَلْوٍ مِنَ الْمَاءِ ، فَجَعَلَ يَضْرِبُ تِلْكَ الصُّورَةَ ، وَيَقُولُ : قَاتَلَ اللَّهُ قَوْمًا يُصَوِّرُونَ مَا لاَ يَخْلُقُونَ. (ابو داؤد ۶۲۳)

(۲۵۷۲۲) حضرت اسامہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیت اللہ میں داخل ہوا۔

آپ ﷺ نے بیت اللہ میں تصویر دیکھی تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا۔ پس میں آپ ﷺ کے پاس پانی کا ڈول لے کر حاضر ہوا۔ اور آپ ﷺ نے یہ پانی ان تصویروں پر مارنا شروع کیا۔ اور فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس کو قوم کو ہلاک کرے یہ ان کی تصویریں بناتی ہیں جس کو زندہ نہیں کر سکتی۔''

(۲۵۷۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُفْتِي ، وَلاَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ رَجُلٌ ،فَقَالَ :إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هَذِهِ الصُّوَرَ ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ :اُدْنُهُ ، فَدَنَا الرَّجُلُ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.

(بخاری ۵۹۶۳۔ مسلم ۱۶۷۱)

(۲۵۷۲۳) حضرت نضر بن انس بن مالک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اور وہ فتویٰ دے رہے تھے۔ (دلیل میں) یہ نہیں کہتے تھے۔ قال رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: میں ایسا آدمی ہوں جو یہ تصاویر بناتا ہوں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ قریب ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ صاحب قریب ہو گئے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو کہتے سُنا ہے۔ ''جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بنائے گا تو قیامت کے دن اس کو اس تصویر میں روح پھونکنے کا مکلف بنایا جائے گا اور وہ روح نہیں پھونک سکے گا۔''

(۲۵۷۲٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي قَوْلِهِ :(إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ) قَالَ :أَصْحَابُ التَّصَاوِيرِ.

(۲۵۷۲۴) حضرت عکرمہ سے ارشاد خداوندی ان الذین یوذون اللّٰہ ورسولہ کے بارے میں روایت ہے کہتے ہیں کہ یہ تصویروں والے ہیں۔

(۷۲) مَا كُرِهَ مِنَ اللِّبَاسِ

لباس میں سے جو مکروہ ہے

(۲۵۷۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ ، وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ ؛ فَأَمَّا الْبَيْعَتَانِ : فَالْمُلاَمَسَةُ ، وَالْمُنَابَذَةُ ، وَأَمَّا اللِّبْسَتَانِ : فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ ، وَالاِحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.(ابو داؤد ۳۳۷۰۔ بخاری ۲۱۴۷)

(۲۵۷۲۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے دو بیع سے اور دو طرح کے لباس سے منع فرمایا۔ بہر حال دو طرح کی بیع تو وہ ملامسہ اور منابذہ ہے۔ اور دو طرح کے لباس تو ایک اپنے کپڑے کو نیچے لٹکانا اور دوسرا ایک

کپڑے میں اپنی پنڈلی اور کمر کو اس طرح باندھنا کہ آدمی کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو۔

(۲۵۷۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ : عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ ، وَعَنِ الاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، مُفْضِيًا بِفَرْجِكَ إِلَى السَّمَاءِ. (بخاری ۵۸۴۔ ابن ماجہ ۳۵۶۰)

(۲۵۷۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے ملبوسات سے منع فرمایا۔ چادر وغیرہ کو نیچے لٹکانا اور ایک کپڑے سے اس طرح پنڈلیوں اور کمر کو باندھنا کہ تیری فرج اور آسمان کے درمیان کوئی پردہ نہ ہو۔

(۲۵۷۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ ، نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ ؛ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ ، وَالاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْتَ مُفْضٍ بِفَرْجِك. (ابن ماجہ ۳۵۶۱)

(۲۵۷۲۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے لباس سے منع فرمایا۔ چادر وغیرہ کو مکمل نیچے کو لٹکانا اور ایک کپڑے سے یوں اپنی کمر اور پنڈلی کو باندھنا کہ تمہاری شرمگاہ آسمان کی طرف کھلی ہو۔

(۲۵۷۲۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو الْمُنِيبِ الْعَتَكِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ نَهَى عَنْ لِبْسَتَيْنِ ،وَعَنْ مَجْلِسَيْنِ ، أَمَّا اللِّبْسَتَانِ: فَتُصَلِّي فِي السَّرَاوِيلِ لَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ غَيْرُهُ ، وَالرَّجُلُ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لاَ يَتَوَشَّحُ بِهِ، وَالْمَجْلِسَانِ :يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَتُبْصَرُ عَوْرَتُهُ ، وَيَجْلِسُ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ. (ابو داؤد ۶۳۷)

(۲۵۷۲۸) حضرت عبد اللہ بن بریدہ، اپنے والد کے واسطے سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے لباس سے اور دو طرح کے بیٹھنے سے منع فرمایا۔ دو طرح کا لباس تو یہ ہے کہ تم ایک پائجامہ میں نماز پڑھو اور تم پر اس کے سوا کچھ نہ ہو۔ اور آدمی کسی ایسے کپڑے میں نماز پڑھے جس میں وہ زینت کا اظہار نہیں کرتا۔ اور دو طرح کا بیٹھنا یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے میں یوں اپنی کمر اور پنڈلیوں کو باندھ کر بیٹھے کہ اس کا ستر دکھائی دے اور آدمی دھوپ اور سایہ میں بیٹھے۔

(۲۵۷۲۹) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ ؛ الصَّمَّاءُ : وَهُوَ أَنْ يَلْتَحِفَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ، يَرْفَعُ جَانِبَهُ عَنْ مَنْكِبِهِ ، لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ غَيْرُهُ ، أَوْ يَحْتَبِي الرَّجُلُ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ ، لَيْسَ بَيْنَ فَرْجِهِ وَبَيْنَ السَّمَاءِ شَيْءٌ، يَعْنِي سِتْرًا. (نسائی ۹۷۴۸)

(۲۵۷۲۹) حضرت سالم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع کیا۔ الصماء۔ وہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی ایک کپڑے میں لپٹ جائے اور اس کو دو جانب، اپنے کندھوں سے اٹھالے اور اس پر اس کے علاوہ کوئی کپڑا نہ ہو۔ یا

آدمی ایک کپڑے سے اپنی کمر اور پنڈلی کو اس طرح باندھے کہ اس کی شرمگاہ اور آسمان کے درمیان کچھ پردہ نہ ہو۔

(۷۳) فِي وَاصِلَةِ الشَّعْرِ بِالشَّعْرِ

بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی کے بارے میں

(۲۵۷۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ. (بخاری ۵۹۳۷۔ مسلم ۱۱۹)

(۲۵۷۳۰) حضرت نافع ،حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر اور گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پر لعنت فرمائی۔

(۲۵۷۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ، وَمَكْحُولٌ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ يَوْمَ خَيْبَرَ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ ،وَالْوَاشِمَةَ وَالْمَوْشُومَةَ ، وَالْخَامِشَةَ وَجْهَهَا ، وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا.

(۲۵۷۳۱) حضرت ابوامامہ سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر، گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پر، اپنا چہرہ نوچنے والی اور اپنا گریبان پھاڑنے والی پر لعنت فرمائی۔

(۲۵۷۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، قَالَتْ :جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :إِنَّ ابْنَتِي عُرَيِّسٌ ، وَقَدْ أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ ، فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا ، أَفَأَصِلُ لَهَا فِيهِ ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ. (بخاری ۵۹۳۶۔ مسلم ۱۶۷۶)

(۲۵۷۳۲) حضرت اسماء سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ایک عورت جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا۔ میری بیٹی کی شادی ہوئی ہے۔ اور اس کو خسرہ کی بیماری ہوگئی پس اس کے بال سارے جھڑ گئے ہیں۔ تو کیا میں اس کے لئے اس بیماری میں بال لگوالوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے کہا۔ ''اللہ تعالیٰ بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت فرماتے ہیں۔''

(۲۵۷۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمَوْشُومَةَ ، وَالْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ. (ترمذی ۱۱۳۰۔ احمد ۱/ ۴۴۸)

(۲۵۷۳۳) حضرت عبداللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پر، بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۵۷۳٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ، وَالْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ. (احمد ۱/ ۲۵۱)

(۲۵۷۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پر، بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۵۷۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمَوْشُومَةَ.

(۲۵۷۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پر لعنت فرمائی۔

(۲۵۷۳۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ رَزِينٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ : لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصِلَةَ الشَّعْرِ بِالشَّعْرِ.

(۲۵۷۳۶) حضرت فاطمہ بنت علی بن ابی طالب سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بالوں کے ساتھ بال جوڑنے والی پر لعنت فرمائی۔

(۲۵۷۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ ، وَأَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا ، فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلُوهُ ، فَسَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.

(مسلم ۱۶۷۷۔ احمد ۶/ ۱۱۱)

(۲۵۷۳۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انصار کی ایک لڑکی کی شادی ہوئی اور وہ بیمار ہوگئی۔ جس سے اس کے بال جھڑ گئے۔ لوگوں نے اس کے بال لگوانا چاہے تو جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا؟ آپ ﷺ نے بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت فرمائی۔

(۲۵۷۳۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ ، فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ ، فَقَالَ : مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلاَّ الْيَهُودَ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورَ. (بخاری ۳۴۸۸۔ مسلم ۱۶۸۰)

(۲۵۷۳۸) حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا: میرے خیال کے مطابق یہ کام صرف کسی یہودی نے کیا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تھی تو آپ ﷺ نے اس کو جھوٹ قرار دیا تھا۔

(۲۵۷۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الْعِقْصَةَ الَّتِي تَجْعَلُهَا النِّسَاءُ فِي رُؤُوسِهِنَّ.

(۲۵۷۳۹) حضرت عثمان بن غیاث، حضرت عکرمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اس جوڑے کو ناپسند کرتے تھے، جو

عورتیں، اپنے سروں میں بناتی ہیں۔

(٢٥٧٤٠) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا فُلَيْحٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَة ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ.

(احمد ۲/ ۳۳۹)

(۲۵۷۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی، گدائی کرنے والی اور گدائی کروانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔''

(٢٥٧٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْعُقْصَةِ تُوضَعُ وَضْعًا.

(۲۵۷۴۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس جوڑے میں کوئی حرج نہیں ہے جو اوپر رکھا جاتا ہے۔

(٢٥٧٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ ، عَنْ بُهَيَّةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّهَا نَهَتْ عَنِ الْوَصْلِ فِي الشَّعْرِ.

(۲۵۷۴۲) حضرت بہیہ، حضرت عائشہ کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ وہ بالوں میں (بال) جوڑنے سے منع کرتی تھیں۔

(٢٥٧٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَنْ أَبِي ثَوْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْوِصَالِ إِذَا كَانَ صُوفًا.

(۲۵۷۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر اُون کے ذریعہ جوڑا جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٧٤) فِي الرُّكُوبِ بِالْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَالرَّحَائِلِ الْحُمْرِ

سرخ بچھونوں اور سرخ زینوں پر سوار ہونا

(٢٥٧٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ؛ رَأَى عَلَى رَحْلِ ابْنِ عُمَرَ قَطِيفَةً قَيْصَرَانِيَّةً.

(۲۵۷۴۴) حضرت عمرو سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو زین پر قیصرانی جھالر والی چادر دیکھی۔

(٢٥٧٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ قَبَّحَ اللَّهُ ، كُلَّ رَحْلٍ أُحَيْمِرَ.

(۲۵۷۴۵) حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی...... یا بُرا کہا...... ہر سرخ زین کو۔

(٢٥٧٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنِ الْمَعْرُورِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَأَى امْرَأَةً عَلَى رَحْلِهَا سُيور حُمْر ، قَالَ : فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْطَعَهَا ، قَالَ : فَقُلْتُ : إِنَّهَا خَشَبٌ ، فَتَرَكَهَا.

(۲۵۷۴۶) حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو دیکھا کہ اس کی زین پر سرخ ریشمی تار والا کپڑا

تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے اس کا کاٹنے کا حکم دیا۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یہ لکڑی ہے۔ تو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔

(۲۵۷٤۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ اسْتَعَارَ دَابَّةً ، فَأُتِيَ بِهَا عَلَيْهَا صُفَّةُ أُرْجُوَانٍ ، فَنَزَعَهَا ثُمَّ رَكِبَ.

(۲۵۷۴۷) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک جانور مستعار منگوایا۔ پس وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو اس پر سرخ رنگ کا سائبان تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اتارا پھر اس سواری پر سوار ہوئے۔

(۲۵۷٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ الأَشْعَرِيَّ أُتِيَ بِدَابَّةٍ عَلَيْهَا صُفَّةُ أُرْجُوَانٍ ، فَأَمَرَ أَنْ تُنْزَعَ.

(۲۵۷۴۸) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اشعری کے پاس ایک جانور لایا گیا جس پر سرخ رنگ کا سائبان تھا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور وہ اُتار دیا گیا۔

(۲۵۷٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاحِلَنَا وَعَلَى إِبِلِنَا أَكْسِيَةٌ فِيهَا خُيُوطُ عِهْنٍ حُمْرٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ أَرَى هَذِهِ الْحُمْرَةَ قَدْ عَلَتْكُمْ ؟ فَقُمْنَا سِرَاعًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَتَّى نَفَرَ بَعْضُ إِبِلِنَا ، قَالَ : فَأَخَذْنَا الأَكْسِيَةَ فَنَزَعْنَاهَا مِنْهَا. (ابوداؤد ۴۰۶۷۔ احمد ۳/ ۴۶۳)

(۲۵۷۴۹) حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے ہمراہ باہر نکلے۔ پس آپ ﷺ نے ہمارے کجاوے دیکھے ہمارے اونٹوں پر ایسی چادریں تھیں جن میں سرخ اُون کے دھاگے تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''خبردار میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ سرخی تمہارے اُوپر چڑھ رہی ہے۔'' چنانچہ ہم آپ ﷺ کی بات کی وجہ سے جلدی سے کھڑے ہوگئے۔ یہاں تک کہ ہم میں سے بعض کے اونٹ بدک گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس ہم نے چادروں کو پکڑا اور اُتار دیا۔

(۲۵۷۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ ، وَعَنِ الْمِيثَرَةِ ، يَعْنِي الْحَمْرَاءَ. (ترمذی ۲۸۰۸۔ ابوداؤد ۴۰۴۸)

(۲۵۷۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی اور سرخ بچھونے سے منع فرمایا۔

(۲۵۷۵۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُصَيْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمَاجِشُونُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الأَخْنَسِ ، قَالَ : رَأَيْتُ السَّائِبَ ابْنَ أُخْتِ نَمِرٍ يَرْكَبُ بِالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ.

(۲۵۷۵۱) حضرت یعقوب بن عتبہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن اخت تمر کو سرخ بچھونے پر سوار دیکھا۔

(۷۵) فِي رُكُوبِ النُّمُورِ

چیتوں (کی کھالوں) پر سوار ہونے کے بارے میں

(۲۵۷۵۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْحِمْيَرِيُّ ، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحَجْرِيِّ الْهَيْثَمِ ، عَنْ عَامِرٍ الْحَجْرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا رَيْحَانَةَ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ.

(۲۵۷۵۲) حضرت عامر حجری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت ابوریحانہ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ، چیتوں (کی کھالوں) پر سوار ہونے سے منع کیا کرتے تھے۔

(۲۵۷۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ الْخَزِّ وَالنُّمُورِ.

قَالَ ابْنُ سِيرِينَ : وَكَانَ مُعَاوِيَةُ لاَ يُتَّهَمُ فِي الْحَدِيثِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ابو داؤد ۴۱۲۶۔ ابن ماجہ ۳۶۵۶)

(۲۵۷۵۳) حضرت معاویہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے چیتوں (کی کھالوں) اور خز کپڑے پر سوار ہونے سے منع کیا۔ حضرت ابن سیرین کہتے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی حدیث کے بارے میں متہم نہیں کیا جا سکتا۔

(۲۵۷۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِجُلُودِ النُّمُورِ إِذَا دُبِغَتْ.

(۲۵۷۵۴) حضرت جابر سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ چیتوں (کی کھالوں) کو جب دباغت دے دی جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۷۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَكُونُ عَلَى سُرُوجِهِ النُّمُورُ ، أَوْ جُلُودُ السِّبَاعِ.

(۲۵۷۵۵) حضرت ہشام سے روایت ہے۔ کہ ان کے والد، اپنی زینوں پر چیتوں یا درندوں کی کھالوں کو رکھا کرتے تھے۔

(۲۵۷۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ مُحَمَّدٍ جُلُودُ النُّمُورِ ، فَقَالَ : إِنَّمَا يُكْرَهُ أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهَا ، وَكَانَ مُحَمَّدٌ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالرُّكُوبِ عَلَيْهَا ، وَقَالَ : مَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَرَكَ هَذِهِ الْجُلُودَ تَأَثُّمًا.

(۲۵۷۵۶) حضرت ابن عون سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ کے ہاں چیتوں کی کھالوں کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا: ان پر صرف نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور حضرت محمد رحمہ اللہ ان پر سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ میرے علم کے مطابق کسی نے اس کو گناہ سمجھتے ہوئے نہیں چھوڑا۔

(۲۵۷۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنْ جُلُودِ النُّمُورِ ؟ فَقَالَ : تُكْرَهُ جُلُودُ السِّبَاعِ.

(۲۵۷۵۷) حضرت علی بن حکم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے چیتوں کی کھالوں کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا۔ درندوں کی کھالیں مکروہ ہیں۔

(۲۵۷۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ يَنْهَاهُمْ أَنْ يَرْكَبُوا عَلَى جُلُودِ السِّبَاعِ.

(۲۵۷۵۸) حضرت حکم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ نے اہلِ شام کو خط لکھا اور آپ رضی اللہ نے ان کو درندوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔

(۲۵۷۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ اسْتَعَارَ دَابَّةً ، فَأُتِيَ بِهَا عَلَيْهَا صُفَّةُ نُمُورٍ ، فَنَزَعَهَا ثُمَّ رَكِبَ.

(۲۵۷۵۹) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ نے ایک سواری مستعار منگوائی۔ پس وہ آپ رضی اللہ کے پاس لائی گئی تو اس پر چیتے کا سائبان تھا۔ آپ رضی اللہ نے اس کو اتارا۔ پھر اس پر سوار ہوئے۔

(۷۶) فِي سَتْرِ الْحِيطَانِ بِالثِّيَابِ

دیواروں کو کپڑوں سے ڈھانپنے کا بیان

(۲۵۷۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَرَ الْجُدُرُ. (بیهقی ۲۷۲)

(۲۵۷۶۰) حضرت علی بن حسین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوار کو پردہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۵۷۶۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ ابْنًا لَهُ سَتَرَ حِيطَانَهُ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ لَئِنْ كَانَ كَذَلِكَ لأُحَرِّقَنَّ بَيْتَهُ.

(۲۵۷۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ کو یہ بات پہنچی کہ ان کے ایک بیٹے نے اپنی دیوار پر پردہ لگایا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا...... خدا کی قسم! اگر یہ بات ایسی ہی ہوئی تو ضرور اس کا گھر جلا دوں گا۔

(۲۵۷۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَعْرَسْتُ فِي عَهْدِ أَبِي فَآذَنَ أَبِي النَّاسَ ، وَكَانَ فِيمَنْ آذَنَ أَبُو أَيُّوبَ ، وَقَدْ سَتَرُتُ بَيْتِي بِجُنَادِيٍّ أَخْضَرَ ، فَجَاءَ أَبُو أَيُّوبَ فَدَخَلَ وَأَبِي قَائِمٌ يَنْظُرُ ، فَإِذَا الْبَيْتُ مُسْتَرٌ بِجُنَادِيٍّ أَخْضَرَ ، فَقَالَ : أَيْ عَبْدَ اللهِ ، تَسْتُرُونَ الْجُدُرَ ؟ فَقَالَ أَبِي ، وَاسْتَحْيَى : غَلَبَنَا النِّسَاءُ يَا أَبَا أَيُّوبَ ، قَالَ : مَنْ أَخْشَى أَنْ يَغْلِبَهُ النِّسَاءُ فَلاَ أَخْشَى أَنْ يَغْلِبْنَكَ ،

لَا أَطْعَمُ لَکَ طَعَامًا ، وَلَا أَدْخُلُ لَکَ بَیْتًا ، ثُمَّ خَرَجَ. (بیہقی ۲۷۲)

(۲۵۷۶۲) حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے عہد میں ولیمہ کیا۔ پس میرے والد نے بہت سے لوگوں کو بلایا۔ جن لوگوں کو بلایا تھا ان میں حضرت ابوایوب بھی تھے۔ اور میں نے اپنے کمرے کو سبز پردوں سے تیار کیا ہوا تھا۔ حضرت ابوایوب تشریف لائے اور میرے والد کھڑے دیکھ رہے تھے۔ کہ گھر سبز پردوں سے مستور تھا۔ حضرت ابوایوب نے کہا۔ اے ابوعبداللہ! تم دیواروں پر پردے لگاتے ہو؟ میرے والد نے کہا۔ اور انہیں تب شرمندگی ہو رہی تھی ..... اے ابوایوب! ہم پر عورتیں غالب آگئیں ہیں۔ حضرت ابوایوب نے کہا۔ جو شخص یہ خوف رکھتا ہے کہ اس پر عورتیں غالب آ جائیں گی تو پھر مجھے اس کا کوئی خوف نہیں کہ وہ تم پر غالب آ جائیں۔ میں تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا۔ اور تمہارے گھر میں داخل نہیں ہوں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ باہر نکل گئے۔

(۷۷) فِی رُکُوبِ النِّسَاءِ السُّرُوج

عورتوں کا زین پر سوار ہونا

(۲۵۷۶۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مَیْمُونَ أَبِی عَبْدِ اللهِ ، عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ مُزَاحِمٍ ؛ أَنَّہُ کَرِہَ رُکُوبَ النِّسَاءِ السُّرُوجَ.

(۲۵۷۶۳) حضرت میمون بن ابی عبداللہ، حضرت ضحاک بن مزاحم کے بارے میں روایت کرتے ہین کہ وہ عورتوں کے زینوں پر سوار ہونے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۷۶٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : کَانُوا یَکْرَہُونَ مَرْکَبَ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَۃِ ، وَمَرْکَبَ الْمَرْأَۃِ لِلرَّجُلِ.

(۲۵۷۶۴) حضرت عاصم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ مرد کے لئے عورتوں کی سواری کی جگہ پر اور عورتوں کیلئے مردوں کی سواری کی جگہ سوار ہونے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۵۷٦٥) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، قَالَ : کَانُوا یَکْرَہُونَ زِیَّ الرِّجَالِ لِلنِّسَاءِ ، وَزِیَّ النِّسَاءِ لِلرِّجَالِ.

(۲۵۷۶۵) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے مردوں کے لئے عورتوں کی مشابہت اور عورتوں کے لئے مردوں کی مشابہت کو ناپسند کرتے تھے۔

(۷۸) فِی الْمَرْأَۃِ کَیْفَ تَأْتَزِر

عورت کے بارے میں کہ وہ ازار کیسے باندھے

(۲۵۷٦٦) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَۃَ ، عَنْ أُمِّ شَبِیبٍ ، عَنْ أُمِّ عُمَرَ ؛ أَنَّ امْرَأَۃَ الزُّبَیْرِ قَالَتْ : سَمِعْتُ عُمَرَ

يَقُولُ :يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، أَخْفِينَ الْحِنَّاءَ، وَارْفَعْنَ الْحُجَز، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أُنْشِدُ اللَّهَ امْرَأَةً تُصَلِّي فِي الْحُجَزِ.

(۲۵۷۶۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اے عورتوں کی جماعت! تم مہندی کو مخفی کرو اور ازار باندھنے کی جگہ کو بلند کرو۔ اور میں نے (راوی نے) آپ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے بھی سُنا...... میں عورتوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ وہ ازار میں نماز پڑھیں۔

(۷۹) فِي لُبْسِ شِسْعِ الْحَدِيدِ

لوہے کی جوتی کا حکم

(۲۵۷۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ، أَوْ سَمِعْتُ ، أَوْ سُئِلَ عَنْ شِسْعِ الْحَدِيدِ ؟فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۵۷۶۷) حضرت ہمام سے لوہے کی جوتی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۷۶۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ :كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ :إِيَّاكَ وَهَذِهِ الرُّكُبَ الْحَدِيدَ.

(۲۵۷۶۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو خط میں لکھا کہ گھوڑے میں لوہے کا پائیدان لگانے سے اجتناب کرو۔

(۸۰) فِي شَدِّ الأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

دانتوں پر سونا چڑھانے کا بیان

(۲۵۷۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طُعْمَةَ الْجَعْفَرِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ قَدْ شَدَّ أَسْنَانَهُ بِالذَّهَبِ.

(۲۵۷۶۹) حضرت طعمہ جعفری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دانتوں پر سونا چڑھا رکھا تھا۔

(۲۵۷۷۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ:رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ مَرْبُوطَةً أَسْنَانُهُ بِخُرْصَانِ الذَّهَب.

(۲۵۷۷۰) حضرت ثابت بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع بن جبیر کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دانتوں پر سونے کے کڑے لگوا رکھے تھے۔

(۲۵۷۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ شَدَّ أَسْنَانَهُ بِذَهَبٍ.

(۲۵۷۷۱) حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن نے دانتوں پر سونا چڑھا رکھا تھا۔

(۲۵۷۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَرْبِطُ أَسْنَانَهُ بِذَهَبٍ ، قَالَ :فَسَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ؟ فَقَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۲۵۷۷۲) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ بن عبداللہ کو دیکھا کہ انہوں نے دانتوں پر سونا لگا رکھا تھا۔ میں نے اس بارے میں حضرت ابراہیم سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲۵۷۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ طَرَفَةَ بْنِ عَرْفَجَةَ ؛ بِأَنَّ جَدَّهُ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ

الْكُلاَبِ، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ.

(ابو داؤد ۴۲۲۹۔ ترمذی ۱۷۷۰)

(۲۵۷۷۳) حضرت طرفہ بن عرفجہ فرماتے ہیں کہ ان کے دادا کی ناک کلاب کی لڑائی میں ضائع ہوگئی تھی انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی جو خراب ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں سونے کی ناک بنوانے کا حکم دیا۔

(۲۵۷۷٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :رَأَيْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ مَشْدُودَ الأَسْنَانِ بِذَهَبٍ.

(۲۵۷۷۴) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ثابت بنانی کو دیکھا انہوں نے دانتوں پر سونا چڑھا رکھا تھا۔

(۸۱) مَنْ كَرِهَ أَنْ يَلْبَسَ الْمَشْهُورَ مِنَ الثِّيَابِ

جن حضرات کے نزدیک شہرت کے لئے لباس اختیار کرنا مکروہ ہے

(۲۵۷۷٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ :مَنْ لَبِسَ رِدَاءَ شُهْرَةٍ ، أَوْ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ نَارًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابو داؤد ۴۰۲۵۔ ابن ماجہ ۳۶۰۷)

(۲۵۷۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے شہرت کی چادر یا شہرت کا کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ کا لباس پہنائیں گے۔

(۲۵۷۷٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْحُصَيْنِ ، قَالَ :كَانَ زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ يَلْبَسُ بُرْنُسًا ، قَالَ :فَسَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ عَابَهُ عَلَيْهِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ :إِنَّ النَّاسَ قَدْ كَانُوا يَلْبَسُونَهَا ، قَالَ :أَجَلْ ، وَلَكِنْ قَدْ فَنِيَ مَنْ كَانَ يَلْبَسُهَا ، فَإِنْ لَبِسَهَا أَحَدٌ الْيَوْمَ شَهَرُوهُ وَأَشَارُوا إِلَيْهِ بِالأَصَابِعِ.

(۲۵۷۷۶) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ زبید یامی برنس (ایک خاص ٹوپی) پہنا کرتے تھے۔ میں نے حضرت ابراہیم کو اس کو معیوب کہتے سنا۔ میں نے ان سے کہا کہ اسلاف تو یہ پہنا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اب اس کو پہننے والا کوئی نہ رہا، اب اگر کوئی پہنے تو لوگ اس کی باتیں کرتے ہیں اور اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کرتے ہیں۔

(۲۵۷۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :مَنْ رَكِبَ مَشْهُورًا مِنَ الدَّوَابِّ ، أَوْ لَبِسَ مَشْهُورًا مِنَ الثِّيَابِ ، أَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ مَا دَامَ عَلَيْهِ ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ كَرِيمًا.

(۲۵۷۷۷) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کسی مشہور سواری پر سوار ہو یا مشہور کپڑے پہنے تو جب تک اس پر رہے اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرمائیں گے، خواہ وہ مالدار اور سخی شخص ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۵۷۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ لَبِسَ شُهْرَةً مِنَ الثِّيَابِ أَلْبَسَهُ اللَّهُ ذِلَّةً.

(۲۵۷۷۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے شہرت کے لئے لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے ذلت کا لباس پہنائے گا۔

(۸۲) فِي الْقَزَعِ يَكُونُ عَلَى رُؤُوسِ الصِّبْيَانِ

بچوں کے سروں پر کچھ بال بلا مونڈے چھوڑنے کا بیان

(۲۵۷۷۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ. (بخاری ۵۹۲۱۔ ابن ماجہ ۳۶۳۸)

(۲۵۷۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر پر کچھ بال بلا مونڈے چھوڑنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۵۷۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتَ الْحُسَيْنِ تَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ.

(۲۵۷۸۰) حضرت عبد اللہ بن حسن فرماتے ہیں کہ میری والدہ فاطمہ بنت حسین کچھ بال بلا مونڈے چھوڑنے سے منع فرماتی تھیں۔

(۲۵۷۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ ، وَالْقَزَعُ : أَنْ يُحْلَقَ مِنْ رَأْسِ الصَّبِيِّ مَوْضِعٌ وَيُتْرَكَ مَوْضِعٌ.

(بخاری ۵۹۲۰۔ مسلم ۱۶۷۵)

(۲۵۷۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ بچوں کے سر کا کچھ حصہ مونڈا جائے اور کچھ چھوڑ دیا جائے۔

(۲۵۷۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَفِي رَأْسِي قَزَعٌ ، فَأَمَرَتْ بِهِ فَجُزَّ ، أَوْ حُلِقَ.

(۲۵۷۸۲) حضرت ابو سلام فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے سر کا کچھ حصہ مونڈا ہوا تھا انہوں نے فرمایا کہ سارا سر مونڈو۔

(۸۳) مَنْ كَانَ لاَ يَتَخَتَّمُ

جو حضرات انگوٹھی نہیں پہنا کرتے تھے

(۲۵۷۸۳) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قُلْتُ : رَجُلٌ فِي خَاتَمِهِ مِثْلُ رَأْسِ الطَّيْرِ ؟ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ، مَا عَلِمْنَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ لاَ أَبُو بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرَ ، وَلاَ فُلاَنًا ، وَلاَ فُلاَنًا حَتَّى عَدَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ مِرَارًا فَكَأَنَّهُ يَكْرَهُ الْخَاتَمَ.

(۲۵۷۸۳) حضرت عبد الاعلیٰ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن میسب سے سوال کیا کہ ایک آدمی کی انگوٹھی میں پرندے کے سر جیسی کوئی تصویر ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا: کہ اے میرے بھتیجے! ہمیں رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کے انگوٹھی پہننے کا علم نہیں۔ نہ تو حضرت ابو بکر اور نہ حضرت عمر اور نہ فلاں اور فلاں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابہ کا نام لیا۔ میں نے دوبارہ سوال کیا تو ان کے جواب سے یہی اندازہ ہوا کہ وہ اسے مکروہ خیال فرماتے ہیں۔

(۲۵۷۸٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُوسٍ، وَمُجَاهِدٍ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا لاَ يَتَخَتَّمُونَ.

(۲۵۷۸۴) حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد انگوٹھی نہیں پہنا کرتے تھے۔

(٨٤) مَنْ كَانَ لاَ يَنْتَفِعِ مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ ، وَلاَ عَصَبٍ

جو حضرات مردہ جانور کی کھال اور ہڈیوں سے کسی قسم کا فائدہ حاصل کرنے کے قائل نہ تھے

(۲۵۷۸۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنْ لاَ تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ ، وَلاَ عَصَبٍ.

(ابن ماجہ ۳۶۱۳۔ احمد ۴/ ۳۱۰)

(۲۵۷۸۵) حضرت عبد اللہ بن عکیم فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ مردہ جانور کی کھال اور ہڈیوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

(۲۵۷۸٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ :أَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِجُهَيْنَةَ :لاَ تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ ، وَلاَ عَصَبٍ. (ترمذی ۱۷۲۹۔ ابن ماجہ ۳۶۱۳)

(۲۵۷۸۶) حضرت عبد اللہ بن عکیم فرماتے ہیں کہ ہم جہینہ میں تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا ایک خط آیا جس میں لکھا تھا کہ مردہ جانور کی کھال اور ہڈیوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

(۲۵۷۸۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ : أَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلاَمٌ :أَنْ لاَ تَنْتَفِعُوا بِإِهَابِ مَيْتَةٍ ، وَلاَ عَصَبٍ.

(ابو داؤد ۴۱۲۴۔ ابن ماجہ ۳۶۱۳)

(۲۵۷۸۷) حضرت عبد اللہ بن عکیم فرماتے ہیں کہ میں نوعمر لڑکا تھا کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ مردہ جانور کی کھال اور ہڈیوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

(۸۵) فِي شَعْرِ الْخِنْزِيرِ يُخْرَزُ بِهِ الْخُفَّ

خنزیر کے بالوں کو موزے میں استعمال کرنے کا حکم

(۲۵۷۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ شَعْرِ الْخِنْزِيرِ ، يُعْمَلُ بِهِ ؟ فَكَرِهَاهُ.

(۲۵۷۸۸) حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد سے سوال کیا کہ کیا خنزیر کے بالوں کو کسی کام میں لایا جا سکتا ہے انہوں نے اسے ناپسند قرار دیا۔

(۲۵۷۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ح) وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا رَخَّصَا فِي شَعْرِ الْخِنْزِيرِ يُخْرَزُ بِهِ.

(۲۵۷۸۹) حضرت ابوجعفر اور حضرت حسن نے خنزیر کے بالوں کو موزے میں لگانے کی اجازت دی ہے۔

(۲۵۷۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَلْبَسُ خُفًّا خُرِزَ بِشَعْرِ خِنْزِيرٍ.

(۲۵۷۹۰) حضرت ابن سیرین ایسا موزہ استعمال نہیں کرتے تھے جس میں خنزیر کا بال لگایا گیا ہو۔

(۲۵۷۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ وَاسِطَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا عِيَاضٍ عَنْ شَعْرِ الْخِنْزِيرِ ، يُوضَعُ عَلَى جُرْحِ الدَّابَّةِ ؟ فَكَرِهَهُ.

(۲۵۷۹۱) واسط کے ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعیاض سے سوال کیا کہ کیا خنزیز کے بال کو جانور کے زخم پر رکھ سکتے ہیں انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

(۸۶) فِي الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى

تشہد کی انگلی میں یا درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے کا بیان

(۲۵۷۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَخَتَّمَ فِي هَذِهِ ، وَهَذِهِ ، يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى. (مسلم ۶۴۔ ترمذی ۱۷۸۶)

(۲۵۷۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تشہد کی انگلی میں یا درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۵۷۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ :كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَكْرَهُهُ.

(۲۵۷۹۳) حضرت ابراہیم نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

(۸۷) الرَّجُلِ يَتَّكِىءُ عَلَى الْمَرَافِقِ الْمُصَوَّرَةِ

تصویروں والے تکیے پر ٹیک لگانا کیسا ہے؟

(۲۵۷۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي ، تعْنِي الدَّاخِلَ ، بِستر فِيهِ تَصَاوِيرُ ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهُ ، فَجَعَلْتُ مِنْهُ مِنبُذَتَيْنِ ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلَى إِحْدَاهُمَا. (مسلم ۹۲۔ ابن ماجه ۳۶۵۳)

(۲۵۷۹۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے گھر میں تصویروں والے پردے لگائے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو آپ نے وہ پردے اتار دیئے۔ میں نے ان کے تکیے بنالیے تو میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تکیوں میں سے ایک سے ٹیک لگا رکھی تھی۔

(۲۵۷۹۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْجَعْدِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ سَعْدٍ ؛ أَنَّ أَبَاهَا جَاءَ مِنْ فَارِسَ بِوَسَائِدَ فِيهَا تَمَاثِيلُ ، فَكُنَّا نَبْسُطُهَا.

(۲۵۷۹۵) حضرت بنت سعد فرماتی ہیں کہ میرے والد فارس سے کچھ تکیے لائے جن پر تصویریں تھیں ہم ان تکیوں کو بچھایا کرتے تھے۔

(۲۵۷۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ حَمْرَاءَ فِيهَا تَمَاثِيلُ ، فَقُلْتُ لَهُ ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا يُكْرَهُ هَذَا لِمَنْ يَنْصِبُهُ وَيَصْنَعُهُ.

(۲۵۷۹۶) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ انہوں نے سرخ تکیے پر ٹیک لگا رکھی تھی جس میں تصاویر تھیں۔ میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تصویریں اس شخص کے لئے مکروہ ہیں جو انہیں سجائے اور آویزاں کرے۔

(۲۵۷۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتَّكِىءُ عَلَى الْمَرَافِقِ فِيهَا التَّمَاثِيلُ ؛ الطَّيْرُ وَالرِّجَالُ.

(۲۵۷۹۷) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد ایسے تکیوں پر ٹیک لگایا کرتے تھے جن پر پرندوں اور آدمیوں کی تصویریں ہوتی تھیں۔

(۲۵۷۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :نُبِّئْتُ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَتَى عَلَيَّ صَاحِبٌ لِي فَنَادَانِي فَأَشْرَفْت عَلَيْهِ ، فَقَالَ :قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، يَعْزِمُ عَلَى مَنْ كَانَ فِي بَيْتِهِ سِتْرٌ مَنْصُوبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ لِمَا وَضَعَهُ ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَبِيتَ عَاصِيًا ، فَقُمْنَا إِلَى قِرَامٍ لَنَا فَوَضَعْتهُ ، قَالَ

مُحَمَّدٌ :وَكَانُوا لاَ يَرَوْنَ مَا وُطِءَ وَبُسِطَ مِنَ التَّصَاوِيرِ مِثْلُ الَّذِى نُصِبَ.

(۲۵۷۹۸) حضرت حطان بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک دوست آیا اور اس نے مجھے آواز دی، میں نے جھانک کر اسے دیکھا تو اس نے کہا کہ ہمارے سامنے امیر المومنین کا ایک خط پڑھا گیا ہے جس میں لکھا تھا کہ جن گھروں میں ایسے پردے ہیں جن پر تصویریں ہیں ان پر لازم ہے کہ ان پردوں کو اتار دیں۔ پس میں نے رات کو گناہ گار ہونے کی حالت میں گزارنا مناسب نہ سمجھا اور ان پردوں کو اُتار دیا۔ حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اسلاف بچھائی جانے والی چیزوں پر تصویروں کو مکروہ خیال نہ فرماتے تھے بلکہ آویزاں کی جانے والی چیزوں پر تصویروں کو مکروہ خیال فرماتے تھے۔

(۲۵۷۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :كَانَ يُقَالُ فِي التَّصَاوِيرِ فِي الْوَسَائِد وَالْبُسُطِ الَّتِي تُوطَأُ :هُوَ ذل لَهَا.

(۲۵۷۹۹) حضرت عکرمہ ان تصویروں کے بارے میں جو چٹائیوں یا تکیوں پر بنی ہوں فرمایا کرتے تھے کہ یہ ان کی تذلیل ہے۔

(۲۵۸۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ مَا نُصِبَ مِنَ التَّمَاثِيلِ نَصْبًا ، وَلاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِمَا وَطِئَتِ الأَقْدَامُ.

(۲۵۸۰۰) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اسلاف آویزاں کی جانے والی چیزوں میں تصویر کو مکروہ قرار دیتے تھے لیکن بچھائی جانے والی چیزوں میں تصویر کے ہونے پر کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔

(۲۵۸۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِمَا وُطِءَ مِنَ التَّصَاوِيرِ.

(۲۵۸۰۱) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ بچھائی جانے والی چیز پر تصویر کے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۸۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَوِّرَ الشَّجَرُ الْمُثْمَرُ.

(۲۵۸۰۲) حضرت مجاہد پھل دار درخت کی تصویر کو بھی مکروہ قرار دیتے تھے۔

(۲۵۸۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ فِي مَجْلِسِ مُحَمَّدٍ وَسَائِدُ فِيهَا تَمَاثِيلُ عَصَافِيرَ ، فَكَانَ أُنَاسٌ يَقُولُونَ فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ :إِنَّ هَؤُلاَءِ قَدْ أَكْثَرُوا ، فَلَوْ حَوَّلْتُمُوهَا.

(۲۵۸۰۳) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد کی مجلس گاہ میں کچھ تکیے تھے جن پر پرندوں کی تصویریں تھیں، لوگ ان سے اس بارے میں سوال کیا کرتے تھے، حضرت محمد نے فرمایا کہ لوگوں نے اس بارے میں بہت سی باتیں کرنا شروع کر دی ہیں تم انہیں ہٹا ہی دو تو اچھا ہے۔

(۲۵۸۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ:لاَ بَأْسَ بِالصُّورَةِ إِذَا كَانَتْ تُوطَأُ.

(۲۵۸۰۴) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ بچھائی جانے والی چیز پر تصویر کے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۸۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالصُّورَةِ إِذَا كَانَتْ تُوطَأُ.

(۲۵۸۰۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ بچھائی جانے والی چیز پر تصویر کے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۸۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي التَّمَاثِيلِ ، مَا كَانَ مَبْسُوطًا يُوطَأُ وَيُبْسَطُ فَلاَ بَأْسَ بِهِ ، وَمَا كَانَ يُنْصَبُ فَإِنِّي أَكْرَهُهَا.

(۲۵۸۰۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ بچھائی جانے والی چیز پر تصویر کے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ آویزاں کی جانے والی چیز میں میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔

(۲۵۸۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ التَّصَاوِيرَ ، مَا نُصِبَ مِنْهَا وَمَا بُسِطَ.

(۲۵۸۰۷) حضرت زہری ہر چیز میں تصویر کو مکروہ سمجھتے تھے خواہ اسے بچھایا جائے یا آویزاں کیا جائے۔

(۲۵۸۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : إِنَّمَا الصُّورَةُ الرَّأْسُ ، فَإِذَا قُطِعَ فَلاَ بَأْسَ.

(۲۵۸۰۸) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ تصویر سر کا نام ہے اگر وہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۵۸۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ قَوْلِهِ : ﴿الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ قَالَ : أَصْحَابُ التَّصَاوِيرِ.

(۲۵۸۰۹) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (جو لوگ اللہ کو اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تصویروں والے لوگ ہیں۔

(۲۵۸۱۰) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى الْقَاسِمِ وَهُوَ بِأَعْلَى مَكَّةَ فِي بَيْتِهِ ، فَرَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ حَجَلَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ ؛ الْقُنْدُسِ وَالْعَنْقَاءِ.

(۲۵۸۱۰) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں حضرت قاسم کے پاس حاضر ہوا وہ مکہ میں اپنے گھر میں تھے۔ میں نے ان کی خواب گاہ میں دیکھا کہ اس پر دریائی کتے اور عنقاء نامی پرندے کی تصویریں تھیں۔

(۲۵۸۱۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَرَوْنَ بِمَا وُطِئَ مِنَ التَّصَاوِيرِ بَأْسًا.

(۲۵۸۱۱) حضرت سالم بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اسلاف ان چیزوں پر تصویروں میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے جنہیں بچھایا جاتا ہو۔

كِتَابُ الأدبِ

(۱) ما ذكر فِي الرِّفقِ والتّؤدةِ

ان روایات کا بیان جو نرمی اور محبت کرنے کے بارے میں ذکر کی گئیں

حَدَّثنا أبو بَكرٍ عَبْدُ الله بنُ مُحَمَّد بن أبي شَيْبة قَالَ :

(۲۵۸۱۲) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ.

(مسلم ۲۰۰۳۔ ابو داؤد ۴۷۷۶)

(۲۵۸۱۲) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ ساری کی ساری بھلائی سے محروم ہے۔

(۲۵۸۱۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضى الله عنها عَنِ الْبَدَاوَةِ فَقَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى هَذِهِ التِّلاَعِ ، وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ لِي :يَا عَائِشَةُ ، ارْفُقِي فَإِنَّ الرِّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ إِلاَّ زَانَهُ ، وَلاَ نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلاَّ شَانَهُ. (ابو داؤد ۲۴۷۰۔ احمد ۶/ ۵۸)

(۲۵۸۱۳) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحرا میں مقام ہونے سے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ٹیلوں کی طرف جاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحرا میں جانے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی اونٹنیوں میں سے ایک سرکش اونٹنی میری طرف بھیجی اور مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! نرمی اختیار کرو، اس لیے

کہ نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور کسی چیز سے نرمی نہیں کھینچی جاتی مگر وہ بدصورت ہو جاتی ہے۔

(۲۵۸۱٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ ، أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ ، وَمَنْ مُنِعَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ ، مُنِعَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ. (بخاری ۴۶۴۔ ترمذی ۲۰۰۲)

(۲۵۸۱۴) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو نرمی میں سے حصہ دیا گیا تو اس کو بھلائی میں سے حصہ دیا گیا۔ اور جس شخص کو نرمی سے محروم رکھا گیا اس کو بھلائی سے محروم رکھا گیا۔

(۲۵۸۱٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ.

(۲۵۸۱۵) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھلائی سے محروم رکھا گیا وہ بھلائی سے محروم رکھا گیا۔

(۲۵۸۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ.

(۲۵۸۱۶) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۵۸۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ ، الرِّفْقُ رَأْسُ الْحِكْمَةِ.

(۲۵۸۱۷) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تورات میں یوں لکھا ہوا تھا: نرمی حکمت کی بنیاد ہے۔

(۲۵۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حدثنا ابن أبي خالد، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: مَنْ يُؤْتَى الرِّفْقَ فِي الدُّنْيَا يَنْفَعُهُ فِي الآخِرَةِ.

(۲۵۸۱۸) حضرت ابن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یوں بیان کیا جاتا تھا۔ جس شخص کو دنیا میں نرم برتاؤ دیا گیا تو یہ آخرت میں اس کو نفع پہنچائے گا۔

(۲۵۸۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ ، وَيُعْطِي عَلَيْهِ ، وَيُعِينُ عَلَيْهِ مَا لاَ يُعِينُ عَلَى الْعُنْفِ.

(۲۵۸۱۹) حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نرم برتاؤ والے ہیں، نرمی کو پسند فرماتے ہیں۔ اور اس پر اپنی عطاء سے نوازتے ہیں اور نرمی کی صورت میں مدد فرماتے ہیں جو کہ سختی کی صورت میں نہیں فرماتے۔

(۲۵۸۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ يُونُسَ وَحُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيَرْضَاهُ . وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لاَ يُعْطِي

عَلَى الْعُنْفِ. (بخاری ۴۷۲۔ ابو داؤد ۴۷۷۴)

(۲۵۸۲۰) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نرم برتاؤ والے ہیں اور نرمی کو پسند فرماتے ہیں اور اس سے راضی ہوتے ہیں اور نرمی کی صورت میں جو انعام دیتے ہیں وہ سختی کی صورت میں نہیں عطاء فرماتے۔

(۲۵۸۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلِيٍّ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَانْتَجَاهُ دُونِي ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَتِ ، أَيُّ شَيْءٍ قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : قَالَ لِي : إِذَا هَمَمْتَ بِالأَمْرِ فَعَلَيْكَ بِالتُّؤَدَةِ ، حَتَّى يَأْتِيَكَ اللَّهُ بِالْمَخْرَجِ مِنْ أَمْرِكَ.

(بخاری ۸۸۸)

(۲۵۸۲۱) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک بلوی آدمی فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سرگوشی فرمائی۔ تو میں نے اپنے والد سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا بات کہی؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو محبت کرنے کو لازم پکڑ لو یہاں تک کہ اللہ تمہارے معاملہ کا کوئی نہ کوئی حل نکال دے گا۔

(۲۵۸۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ ، وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لاَ يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ.

(۲۵۸۲۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نرم برتاؤ کرنے والے ہیں اور نرمی کو پسند فرماتے ہیں اور نرمی کی صورت میں وہ کچھ دیتے ہیں جو سختی کی صورت میں عطا نہیں فرماتے۔

(۲) ما ذكر في حسنِ الخلقِ و كراهيةِ الفحشِ

ان روایات کا بیان جو اچھے اخلاق اور بُرے اخلاق کے مکروہ ہونے کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۵۸۲۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ سَمِعَهُ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ ؟ قَالَ : خُلُقٌ حَسَنٌ.

(۲۵۸۲۳) حضرت اسامہ بن شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے پوچھا! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایک بندے کو سب سے بہترین چیز کیا دی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھا اخلاق۔''

(۲۵۸۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، وَمِسْعَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أَفْضَلُ مَا أُعْطِيَ الْمُسْلِمُ ؟ قَالَ : خُلُقٌ حَسَنٌ. (طیالسی ۱۲۳۳۔ طبرانی ۴۷۰)

(۲۵۸۲۴) حضرت اسامہ بن شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مسلمان کو سب سے افضل

چیز کیا مرحمت کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اخلاق۔

(۲۵۸۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ سِيَاهٍ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ رِيَاحٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو سَمُرَةَ جَالِسٌ أَمَامِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ لَيْسَا مِنَ الإِسْلاَمِ فِي شَيْءٍ ، وَإِنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ إِسْلاَمًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا. (طبرانی ۲۰۷۲)

(۲۵۸۲۵) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایسی مجلس میں تھا جس میں نبی کریم ﷺ بھی موجود تھے۔ اور حضرت ابو سمرہ رضی اللہ عنہ میرے آگے بیٹھے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک بد اخلاقی اور بدکلامی دونوں کا اسلام میں کوئی حصہ بھی نہیں، اور لوگوں میں بہترین اسلام والا وہ شخص ہے جو ان میں اچھے اخلاق والا ہے۔

(۲۵۸۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا ، وَلاَ مُتَفَحِّشًا ، وَكَانَ يَقُولُ : إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ مَحَاسِنَكُمْ أَخْلاَقًا. (بخاری ۳۵۵۹۔ مسلم ۱۸۱۰)

(۲۵۸۲۶) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نہ تو بد خلق تھے اور نہ ہی بدکلامی کرنے والے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے: بے شک تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھے اخلاق والے ہیں۔

(۲۵۸۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْمَلُ النَّاسِ إِيمَانًا وَأَفْضَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ. (ابوداؤد ۴۶۵۱۔ احمد ۲/ ۲۵۰)

(۲۵۸۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں کامل ترین ایمان والے، اور مؤمنین میں افضل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والے ہیں۔ اور تم میں سب سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے لیے اچھے ہیں۔

(۲۵۸۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا ، أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ. (ترمذی ۲۶۱۲۔ حاکم ۵۳)

(۲۵۸۲۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومنین میں کامل ترین ایمان والا وہ شخص ہے جو ان سب میں سب سے اچھے اخلاق والا ہو اور اپنے گھر والوں پر سب سے زیادہ مہربان ہو۔

(۲۵۸۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَحَاسِنُكُمْ أَخْلاَقًا ، وَإِنَّ أَبْعَدَكُمْ مِنِّي

وَأَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ ، مَسَاوِئُكُمْ أَخْلَاقًا ، الثَّرْثَارُونَ ، الْمُتَشَدِّقُونَ ، الْمُتَفَيْهِقُونَ .(احمد ۴/ ۱۹۳۔ ابن حبان ۴۸۲)

(۲۵۸۲۹) حضرت ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب اور سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہوگا جو تم میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہوگا۔ اور بے شک مجھ سے دور اور سب سے زیادہ مبغوض وہ شخص ہوگا جو تم میں برے اخلاق والا، بکواس کرنے والا، فحش کلام کرنے والا، اور تکبر کرنے والا ہوگا۔

(۲۵۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(احمد ۲/ ۵۲۷۔ دارمی ۲۷۹۲)

(۲۵۸۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں کامل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ان میں اچھے اخلاق والے ہیں۔

(۲۵۸۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ ، وَلَا الْجَعْظَرِيُّ ، وَالْجَوَّاظُ :الْفَظُّ الْغَلِيظُ.

(مسلم ۲۱۹۰۔ ابو داؤد ۴۷۶۸)

(۲۵۸۳۱) حضرت حارثہ بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدخلق اور بدکلام جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ جواظ سے مراد، بدخو بدکردار ہے۔

(۲۵۸۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ.

(ابو داؤد ۴۷۶۶۔ احمد ۶/ ۴۴۶)

(۲۵۸۳۲) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ترازو میں اچھے اخلاق سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں ہوگی۔

(۲۵۸۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يَا مُعَاذُ ، وَقَدْ قَالَ وَكِيعٌ بِأُخْرَةٍ :يَا أَبَا ذَرٍّ ، أَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا ، وَخَالِقِ النَّاسَ خُلُقًا حَسَنًا.

(۲۵۸۳۳) حضرت میمون بن ابی شعیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ رضی اللہ عنہ، اور حضرت وکیع رحمہ اللہ نے دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! برائی کے بعد نیکی کر لیا کرو۔ یہ نیکی برائی کو مٹا دے گی۔ اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

(٢٥٨٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ شِرَارَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِي يُتَّقَى مَخَافَةَ فُحْشِهِ. (بخاری ٦٠٥٤۔ ابو داؤد ٤٧٥٨)

(۲۵۸۳۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی فحش باتوں کے ڈر سے بچا جاتا ہے۔

(٢٥٨٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَلأَمُ أَخْلاَقِ الْمُؤْمِنِ :الْفُحْشُ.

(۲۵۸۳۵) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مومن کا گھٹیا اخلاق فحش گوئی ہے۔

(٢٥٨٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ :أَوْصِنِي ، قَالَ :أَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا ، وَخَالِقِ النَّاسَ خُلُقًا حَسَنًا. (ترمذی ١٩٨٧)

(۲۵۸۳۶) حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا: مجھے کچھ نصیحت کر دو، اس شخص نے کہا: برائی کے بعد نیکی کر لیا کرو یہ نیکی اس برائی کو مٹا دے گی۔ اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آیا کرو۔

(٢٥٨٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ :كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ أَفْكَهِ النَّاسِ إِذَا خَلاَ مَعَ أَهْلِهِ ، وَأَزْمَتِهِ إِذَا جَلَسَ مَعَ الْقَوْمِ.

(۲۵۸۳۷) حضرت ثابت بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ خوش طبع ہوتے جب وہ خلوت میں اپنے گھر والوں کے ساتھ ہوتے، اور سب سے زیادہ باوقار اور کم گو تھے جب لوگوں کے ساتھ بیٹھتے۔

(٢٥٨٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهَا :يَا عَائِشَةُ ، لاَ تَكُونِي فَاحِشَةً. (مسلم ١١۔ احمد ٦/ ٢٢٩)

(۲۵۸۳۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عائشہ: تم فحش گو مت بنو۔

(٢٥٨٣٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْجَدَلِيِّ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَائِشَةَ : كَيْفَ كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَتْ :كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا ، لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا ، وَلاَ مُتَفَحِّشًا ، وَلاَ سَخَّابًا فِي الأَسْوَاقِ. (احمد ٦/ ٢٣٦۔ ابن حبان ٦٤٤٣)

(۲۵۸۳۹) حضرت ابوعبداللہ جدلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق والے تھے۔ نہ بدکردار تھے اور نہ ہی بدکلام اور نہ ہی بازار میں شور شرابا کرنے والے تھے۔

(٢٥٨٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ : خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْمُؤْمِنُ خُلُقٌ حَسَنٌ ، وَشَرُّ مَا أُعْطِيَ الرَّجُلُ قَلْبُ سُوءٍ فِي صُورَةٍ حَسَنَةٍ.

(۲۵۸۴۰) قبیلہ جھینہ کے ایک آدمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کو سب سے بہتر چیز جو عطا کی گئی وہ اچھا اخلاق ہے۔ اور سب سے بری چیز جو آدمی کو عطا کی گئی وہ خوبصورت چہرے میں برا دل ہے۔

(۲۵۸٤۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ شُرَيْحٍ ، عَنْ جَدِّهِ هَانِءِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ يُوجِبُ لِي الْجَنَّةَ، قَالَ: عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ، وَبَذْلِ الطَّعَامِ.

(ابو داؤد ۴۹۱۶۔ نسائی ۵۹۴۰)

(۲۵۸۴۱) حضرت ہانی بن شریح ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسی چیز بتلائیے جو میرے لیے جنت کو واجب کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر کلام کی عمدگی اور کھانا کھلانا لازم ہے۔

(۲۵۸٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ فَلْيَسَعْهُمْ مِنْكُمْ بَسْطُ وَجْهٍ ، وَحُسْنُ خُلُقٍ. (بزار ۱۹۷۷)

(۲۵۸۴۲) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ہرگز اپنے مالوں کے ذریعہ لوگوں سے مقابلہ مت کرو، پس چاہیے کہ تم ان سے خوشگوار چہرے اور اچھے اخلاق میں مقابلہ کرو۔

(۲۵۸٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : حَسَبُ الرَّجُلِ : دِينُهُ ، وَمُرُوءَتُهُ : خُلُقُهُ ، وَأَصْلُهُ : عَقْلُهُ.

(۲۵۸۴۳) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا حسب اس کا دین ہے۔ اور اس کی مروت اس کا اخلاق ہے۔ اور اس کی اصل اس کی عقل ہے۔

(۲۵۸٤٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الأَنْصَارِيَّ ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالإِثْمِ قَالَ : الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ ، وَالإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ. (بخاری ۲۹۵۔ مسلم ۱۹۸۰)

(۲۵۸۴۴) حضرت نواس بن سمعان انصاری ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی اچھا اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تم یہ ناپسند کرو کہ لوگ اس پر واقف ہوں۔

(۲۵۸٤۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَنَسٌ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا. (مسلم ۲۶۷۔ احمد ۳/ ۲۱۲)

(۲۵۸۴۵) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق کے حامل تھے۔

(۲۵۸٤٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لأُمِّ الدَّرْدَاءِ : مَا سَمِعْتَ

مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شیئا ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، دَخَلْت عَلَیْہِ وَہُوَ جَالِسٌ ، أَوْ قَالَتْ فِی الْمَسْجِدِ ، أَوْ ذَکَرَتْ غَیْرَہُ فَسَمِعْتہ یَقُولُ : أَوَّلُ مَا یُوضَعُ فِی الْمِیزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ. (طبرانی ۶۴۷)

(۲۵۸۴۶) حضرت میمون بن مھران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے یا فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے یا کوئی اور بات ذکر فرمائی۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سُنا: ترازو میں سب سے پہلے اچھے اخلاق کو رکھا جائے گا۔

(۲۵۸۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ ، عَنْ أَبِیہِ ، قَالَ : مَکْتُوبٌ فِی التَّوْرَاۃِ : یَکُونُ وَجْہُک بَسْطًا وَکَلِمَتُک طَیِّبَۃً تکُونُ أَحَبَّ إِلَی النَّاسِ مِنَ الَّذِینَ یُعْطُونَہُمُ الْعَطَائَ.

(۲۵۸۴۷) حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تورات میں یوں لکھا ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ اس کا چہرہ خوشگوار ہو اور اس کی بات پاکیزہ ہو۔ تو وہ لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو جائے گا جس کو وہ انعام سے نوازتے ہیں۔

(۳) ما ذکر فِی الحیاءِ وما جاء فِیہِ

ان روایات کا بیان جو حیا اور اس کی فضیلت کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۵۸۴۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ سُہَیْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ دِینَارٍ ، عَنْ أَبِی صَالِحٍ ، عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : الإِیمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ بَابًا ، أَوْ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا أَعْظَمُہَا لاَ إِلَہَ إِلاَّ اللَّہُ ، وَأَدْنَاہَا إِمَاطَۃُ الأَذَی عَنِ الطَّرِیقِ ، وَالْحَیَائُ شُعْبَۃٌ مِنَ الإِیمَانِ. (بخاری ۹۔ مسلم ۵۸)

(۲۵۸۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے ساٹھ سے اوپر دروازے ہیں، یا فرمایا: ایمان کے ستر سے کچھ اوپر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے عظیم ترین! لا الہ الا اللّٰہ کا کہنا ہے۔ اور سب سے ادنی ترین! راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے۔ اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

(۲۵۸۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِیہِ ، أنہ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلاً یَعِظُ أَخَاہُ فِی الْحَیَائِ ، فَقَالَ : الْحَیَائُ مِنَ الإِیمَانِ. (مسلم ۵۹۔ احمد ۲/ ۹)

(۲۵۸۴۹) حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء ایمان میں سے ہے۔

(۲۵۸۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ دِینَارٍ ، عَنْ أَبِی صَالِحٍ ، عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ ،

قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ. (ابن ماجه ۵۷۔ نسائی ۱۱۷۳۷)

(۲۵۸۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

(۲۵۸۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ :ذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :قَالَ أَشَجُّ بَنِي عَصَرَ :قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ فِيكَ لَخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ ، قَالَ :قُلْتُ :مَا هُمَا ؟ قَالَ :الْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ ، قَالَ :قُلْتُ :أَقَدِيمًا كَانَ أَوْ حَدِيثًا ؟ قَالَ :لاَ بَلْ قَدِيمًا ، قُلْتُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ. (نسائی ۷۷۴۶۔ احمد ۴/ ۲۰۶)

(۲۵۸۵۱) حضرت اشج بنو عصر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے میں دو خصلتیں ایسی ہیں اللہ جن سے محبت فرماتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: وہ دونوں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عجز وانکساری اور حیا۔ میں نے پوچھا: یہ پرانی ہیں یا جدید؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ پرانی ہیں، میں نے کہا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میری فطرت میں دو خصلتیں رکھیں جو اللہ کو محبوب ہیں۔

(۲۵۸۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ. (بخاری ۶۱۱۷۔ احمد ۴/ ۴۲۶)

(۲۵۸۵۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیا ساری کی ساری بھلائی ہے۔

(۲۵۸۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْحَيِيَّ الْحَلِيمَ المتعفف ، وَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ السَّائِلَ الْمُلْحِفَ.

(۲۵۸۵۳) حضرت میمون بن ابی شبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ حیادار، بردبار، سفید پوش کو پسند فرماتے ہیں۔ اور فحش کلام کرنے والے، اور لوگوں سے چمٹ کر مانگنے والے کو مبغوض رکھتے ہیں۔

(۲۵۸۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ ، وَالإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.

(ترمذی ۲۰۰۹۔ احمد ۲/ ۵۰۱)

(۲۵۸۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء ایمان میں سے ہے۔ اور ایمان جنت میں ہوگا۔ اور بدگوئی

(۲۵۸۵۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مَوْلًى لأَنَسٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ عَذْرَاءَ فِي خِدْرِهَا ، وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ. (بخاری ۳۵۶۲۔ احمد ۳/ ۹۱)

(۲۵۸۵۵) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حیادار تھے با کرہ عورت سے اس کی شرم میں ۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو نا پسند سمجھتے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں اس کے اثرات پہچان لیتے ۔

(۲۵۸۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : دَخَلَ عُيَيْنَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَنْ هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا أَحْمَقُ مُطَاعٌ فِي قَوْمِهِ ، قَالَ : ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَاسْتَتَرَ ، ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا الْحَيَاءُ خُلَّةٌ فِيهِمْ أُعْطُوهَا وَمُنِعتموها.

(۲۵۸۵۶) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیینہ رحمہ اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اجازت نہیں دی ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! یہ کون شخص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بے وقوف ہے جس کی قوم میں اطاعت کی جاتی ہے ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھپا کر نوش فرمایا، تو وہ شخص کہنے لگا: یہ کیا طریقہ ہے؟ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حیا ان کے درمیان ایک خصلت ہے جو ان لوگوں کو عطا کی گئی ہے ۔ اور تمہیں اس سے محروم رکھا گیا ہے ۔

(۲۵۸۵۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : آخِرُ مَا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلاَمِ النُّبُوَّةِ : إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ. (بخاری ۳۴۸۳۔ احمد ۴/ ۱۲۲)

(۲۵۸۵۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری بات جو لوگوں نے کلام نبوت سے حاصل کی وہ یہ ہے: جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو ۔

(۲۵۸۵۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قِلَّةُ الْحَيَاءِ كُفْرٌ.

(۲۵۸۵۸) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا کا تھوڑا ہونا کفر ہے ۔

(۲۵۸۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : أَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ : إِنَّ الْحَيَاءَ وَالإِيمَانَ قُرِنَا جَمِيعًا ، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الآخَرُ. (حاکم ۲۲)

(۲۵۸۵۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً حیا اور ایمان دونوں اکٹھے ملے ہوئے ہیں، پس جب ان میں سے ایک اٹھتا ہے تو دوسرا بھی اُٹھ جاتا ہے ۔

(۲۵۸۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ ، وَالإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.

(۲۵۸۶۰) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بکر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حیاء ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں ہوگا ۔ بے حیائی جفا ہے اور جفا جہنم میں لے جاتی ہے ۔

(۲۵۸۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (وَسَيِّدًا) ، قَالَ :الْحَلِيمُ.

(۲۵۸۶۱) حضرت سالم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ کہ سورۃ آل عمران کی آیت میں سَیِّدًا سے مراد بردبار ہے۔

(۲۵۸۶۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ خُلُقًا ، وَخُلُقُ الإِيمَانِ الْحَيَاءُ. (ابن ماجه ۴۱۸۱)

(۲۵۸۶۲) حضرت یزید بن طلحہ بن رکانہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر چیز کا کوئی نہ کوئی خلق ہوتا ہے اور ایمان کا خلق حیا ہے۔

(۲۵۸۶۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَشْعَث ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ ضَعْفًا ، وَإِنَّ مِنْهُ وَقَارًا لِلَّهِ.

(۲۵۸۶۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیا کی ایک قسم کمزوری کا سبب ہے اور ایک قسم اللہ کی طرف سے ملنے والی عزت کا سبب ہے۔

(٤) ما ذكِر فِي الرّحمةِ مِن الثّوابِ

ان روایات کا بیان جو رحم کے ثواب کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۵۸٦٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي قَابُوسَ مَوْلًى لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَان ، ارْحَمُوا من فى الأَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ. (ابو داؤد ۴۹۰۲۔ ترمذی ۱۹۲۴)

(۲۵۸۶۴) حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم فرماتا ہے، تم لوگ زمین میں رہنے والوں پر رحم کھاؤ، آسمان والا بھی تم پر رحم کرے گا۔

(۲۵۸٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لاَ يَرْحَمُ النَّاسَ. (مسلم ۱۸۰۹)

(۲۵۸۶۵) حضرت جریر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

(۲۵۸٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لاَ يَرْحَمُ النَّاسَ.

(۲۵۸۶۶) حضرت جریر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

(۲۵۸۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۷۳۷۶۔ ترمذی ۱۹۲۲)

(۲۵۸۶۷) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۵۸۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْوِيهِ ، قَالَ : مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا ، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا ، فَلَيْسَ مِنَّا. (ابوداؤد ۴۹۰۴۔ احمد ۲/ ۲۲۲)

(۲۵۸۶۸) حضرت عبید اللہ بن عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا، پس وہ ہم میں سے نہیں۔

(۲۵۸۶۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ أَبَا الْقَاسِمِ ، صَاحِبَ هَذِهِ الْحُجْرَةِ : لاَ تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلاَّ مِنْ شَقِيٍّ ، قَالَ شُعْبَةُ : وَجَدْته مَكْتُوبًا عِنْدِي. (احمد ۲/ ۳۰۱۔ طیالسی ۲۵۲۹)

(۲۵۸۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ صادق و مصدوق ہیں اور اس حجرے والے ہیں کو فرماتے ہوئے سنا: رحمت نہیں چھینی جاتی مگر بد بخت سے، حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس روایت کو اپنے پاس لکھا ہوا بھی پایا۔

(۲۵۸۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَذْبَحُ الشَّاةَ وَأَنَا أَرْحَمُهَا ، أَوْ قَالَ : إِنِّي لأَرْحَمُ الشَّاةَ إِذَا ذَبَحْتهَا ، فَقَالَ : إِنَّ الشَّاةَ إِنْ رَحِمْتهَا رَحِمَك اللَّهُ مَرَّتَيْنِ. (بخاری ۳۷۳۔ احمد ۳/ ۴۳۶)

(۲۵۸۷۰) حضرت قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میں نے بکری کو ذبح کیا اس حال میں کہ میں نے اس پر بہت رحم کھایا یا یوں عرض کیا: یقیناً میں نے بکری پر بہت رحم کھایا جب میں نے اس کو ذبح کیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اگر تو نے بکری پر رحم کھایا تو اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔ آپ نے دو مرتبہ یہ ارشاد فرمایا۔

(۲۵۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ أَخِيهِ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَرْحَم بِرَحْمَةِ الْعُصْفُورِ.

(۲۵۸۷۱) حضرت ابو العلاء بن عبد اللہ بن الشخیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے بھائی حضرت مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رحم کرتا چڑیا پر رحم کرنے سے۔

(۲۵۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لاَ يَرْحَمُ النَّاسَ.

(۲۵۸۷۲) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

(۲۵۸۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ ارْحَمْ مَنْ فِي الأَرْضِ يَرْحَمْكَ مَنْ فِي السَّمَاءِ.

(۲۵۸۷۳) حضرت ابوعبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: تو زمین والوں پر رحم کر آسمان وا تجھ پر رحم کرے گا۔

(۲۵۸۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :بَلَغَنِي، أَنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ كَمَا تَرْحَمُونَ تُرْحَمُونَ.

(۲۵۸۷۴) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اُن کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: بے شک تورات میں لکھا ہے کہ جیسے تم رحم کرو گے تم پر رحم کیا جائے گا۔

(۲۵۸۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.

(۲۵۸۷۵) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بے شک اللہ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر رحم کرتا ہے۔

(۲۵۸۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وعلى بن هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لاَ يَرْحَمْ لاَ يُرْحَمْ.

(۲۵۸۷۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(٥) ما لاَ ينبغِي مِن هِجرانِ الرّجلِ أخاه

اس بات کا بیان کہ آدمی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے قطع تعلقی کرے

(۲۵۸۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثٍ ، يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا ، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلاَمِ. (مسلم ۱۹۸۴۔ ترمذی ۱۹۳۲)

(۲۵۸۷۷) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔ وہ دونوں آپس میں ملیں تو یہ اُس سے اعراض کرے اور وہ اِس سے اعراض کرے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرلے۔

(۲۵۸۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ إسرَائيل ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثٍ. (بخاری ۶۲۳۶۔ ابویعلی ۷۱۶)

(۲۵۸۷۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ تک قطع تعلق کرے۔

(۲۵۸۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيرٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ هِجْرَةَ بَيْنَ الْمُسْلِمَيْنِ فَوْقَ ثَلاَثٍ.

(۲۵۸۷۹) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دو مسلمانوں کے درمیان تین دن سے زیادہ قطع تعلقی جائز نہیں۔

(۲۵۸۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيَى الْمَعَافِرِيِّ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ هَاجَرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثٍ ، فَهُوَ فِي النَّارِ إِلاَّ أَنْ يَتَدَارَكَهُ اللَّهُ مِنْهُ بِتَوْبَةٍ.

(۲۵۸۸۰) حضرت عامر بن یحییٰ معافری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت فضالہ بن عبید نے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ عنہ ہیں ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بھائی سے تین دن سے زائد قطع تعلقی کرتا ہے تو وہ جہنم میں ہوگا مگر یہ کہ وہ اس بات کا تدارک توبہ کے ذریعہ کرلے۔

(۲۵۸۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:أَلاَ لاَ تَبَاغَضُوا، وَلاَ تَحَاسَدُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، وَلاَ يَهْجُرَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ.

(بخاری ۶۰۶۵۔ مسلم ۱۹۸۳)

(۲۵۸۸۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! تم آپس میں بغض مت رکھو، اور تم حسد مت کرو، اور نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھرو، اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ اور تم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی سے تین دن سے زائد تک قطع تعلقی مت کرے۔

(۲۵۸۸۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَوْسَطَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَحَاسَدُوا ، وَلاَ تَبَاغَضُوا ، وَلاَ تَقَاطَعُوا ، وَلاَ تَدَابَرُوا ، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا.

(ابن ماجہ ۳۸۴۹۔ طیالسی ۵)

(۲۵۸۸۲) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ آپس میں حسد مت کرو، اور نہ ہی قطع تعلقی کرو، اور نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو، اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

(۲۵۸۸۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لاَ هِجْرَةَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَوْقَ ثَلاَثٍ.

(۲۵۸۸۳) حضرت تیمی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس ؓ نے ارشاد فرمایا: دو مسلمانوں کے درمیان تین دن سے زائد قطع تعلقی جائز نہیں ہے۔

(۲۵۸۸۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ يَجُرُّونَ حَجَرًا فَقَالَ : مَا هَذِهِ ؟ قَالُوا : حَجَرُ الأَشِدَّاءِ ، قَالَ : أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدَّ مِنْ هَذَا ؟ الَّذِي يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ فَيَغْلِبُ شَيْطَانَهُ فَيَأْتِيهِ فَيُكَلِّمُهُ. (بزار ۲۰۵۳)

(۲۵۸۸۴) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ چند لوگوں کے پاس سے گزرے جو ایک پتھر کھینچ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: بہت زیادہ بھاری پتھر ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ سخت چیز کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ وہ یہ ہے کہ دو بھائیوں کے درمیان قطع تعلقی ہو، پس وہ شیطان پر غالب آجاتا ہے کہ وہ اپنے بھائی کے پاس آتا ہے اور اس سے بات شروع کرتا ہے۔

(۲۵۸۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ.

(۲۵۸۸۵) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد تک قطع تعلقی رکھے۔

(۲۵۸۸۶) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلاَثٍ. (مسلم ۱۹۸۴۔ ابوداؤد ۴۸۷۸)

(۲۵۸۸۶) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زائد تک قطع تعلقی رکھے۔

(۶) ما ذُكِرَ فِي الغضبِ مِمّا يقوله الرجل

ان روایات کا بیان جو غصہ کے بارے میں ہیں، اور آدمی غصہ میں کیا کہے

(۲۵۸۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ ؟ قَالَ : الَّذِي لاَ يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ ، قَالَ : لاَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ. (مسلم ۲۰۱۴۔ ابوداؤد ۴۷۴۶)

(۲۵۸۸۷) حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پہلوان کسے کہتے ہو؟ صحابہ ؓ نے عرض کیا: وہ شخص جسے بہت سے آدمی بھی نہ پچھاڑ سکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ شخص جو غصہ کے وقت

اپنے نفس کو قابو رکھے وہ اصل پہلوان ہے۔

(۲۵۸۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَسِّرُوا ، وَلاَ تُعَسِّرُوا ، قَالَهَا ثَلاَثًا فَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ. (بزار ۱۵۲)

(۲۵۸۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ آسانی پیدا کرو، مشکل پیدا مت کرو، یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی، پھر فرمایا: پس جب تجھے غصہ آجائے تو خاموش ہو جا۔

(۲۵۸۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ مِنْ تَمِيمٍ ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ ، أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قُلْ لِي قَوْلاً وَأَقِلَّ لَعَلِّي أَعِيهِ ، قَالَ : لاَ تَغْضَبْ ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ مِرَارًا كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ : لاَ تَغْضَبْ. (احمد ۳/ ۴۸۴)

(۲۵۸۸۹) حضرت جاریہ بن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کچھ نصیحت کر دیں اور مختصر نصیحت ہو تا کہ میں اس کو محفوظ کر سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو غصہ مت کیا کر، آپ رضی اللہ عنہ نے بار بار اپنا سوال دہرایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار یہی بات ارشاد فرمائی: تو غصہ مت کیا کر۔

(۲۵۸۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. (طبرانی ۲۱۰۴)

(۲۵۸۹۰) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۵۸۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ ، قَالَ : اسْتَبَّ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هَذَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ : الرَّجُلُ : وَهَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ. (مسلم ۲۰۱۵۔ ابوداؤد ۴۷۸۱)

(۲۵۸۹۱) حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دوسرے کو سب وشتم کیا پس ان دونوں میں سے ایک کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اور اس کی گردن کی رگیں پھول گئیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اس کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے۔ وہ کلمہ یہ ہے: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے، پس وہ آدمی کہنے لگا کیا تم مجھے مجنون سمجھتے ہو؟

(۲۵۸۹۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : اسْتَبَّ رَجُلاَنِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى أَنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّ أَنْفَهُ يَتَمَزَّعُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هَذَا

الْغَضْبَانُ لَذَهَبَ غَضَبُهُ :أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. (ابوداؤد ۴۷۷۴۔ ترمذی ۳۴۵۲)

(۲۵۸۹۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے نبی کریم ﷺ کے پاس ایک دوسرے کو گالیاں دیں، پس ان میں سے ایک کو بہت سخت غصہ آ گیا یہاں تک کہ مجھے خیال آنے لگا کہ کہیں غصہ سے اس کی ناک ہی نہ پھٹ پڑے اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ غصہ میں مبتلا شخص اس کلمہ کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے، وہ کلمہ یہ ہے: میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو عظیم ذات ہے، شیطان مردود سے۔

(۲۵۸۹۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :اتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّهَا جَمْرَةٌ تُوقَدُ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ ، أَلَمْ تَرَ إِلَى انْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ ، فَمَنْ أَحَسَّ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَلْزَقْ بِالأَرْضِ. (بخاری ۲۸۴۲۔ مسلم ۱۲۱)

(۲۵۸۹۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سُنا: تم لوگ غصہ سے بچو۔ بے شک یہ انگارہ ہے جو ابن آدم کے دل میں سلگتا ہے۔ کیا تم غصہ میں مبتلا شخص کی پھولی ہوئی رگیں اور اس کی سرخ آنکھیں نہیں دیکھتے؟ پس جو شخص تھوڑا سا بھی غصہ محسوس کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ زمین پر لیٹ جائے۔

(۲۵۸۹٤) حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ. (بخاری ۶۱۱۴۔ مسلم ۱۰۷)

(۲۵۸۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے طاقت ور پہلوان جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ طاقت ور پہلوان تو وہ ہے جو اپنے نفس کو غصہ کے وقت میں قابو رکھے۔

(۲۵۸۹٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُل ، فَقَالَ :أَوْصِنِي بِكَلِمَةٍ ، وَلاَ تُكْثِرْ عَلَيَّ ، قَالَ :اجْتَنِبِ الْغَضَبَ ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ :اجْتَنِبِ الْغَضَبَ ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ :اجْتَنِبِ الْغَضَبَ.

(احمد ۵/ ۴۰۸۔ مالك ۹۰۶)

(۲۵۸۹۵) حضرت حمید بن عبد الرحمٰن رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ مجھے چند کلمات کی وصیت فرما دیجئے اور مجھ پر کثرت مت کیجئے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ سے اجتناب کرو، اس نے پھر اپنا سوال دہرایا: آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ سے اجتناب کرو، اس شخص نے پھر اپنا سوال دہرایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ سے اجتناب کرو۔

(۷) ما قالوا فِی البِرِّ وصِلةِ الرّحِمِ

بعض لوگوں نے نیکی اور صلہ رحمی کے بارے میں یوں فرمایا

(۲۵۸۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَن بن عوف عَادَ أَبَا الرَّدَّادِ فَقَالَ : خَيْرُهُمْ وَأَوْصَلُهُمْ أَبُو مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَوْفٍ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : قَالَ اللَّهُ : أَنَا اللَّهُ وَأَنَا الرَّحْمَان ، وَهِيَ الرَّحِمُ ، شَقَقْت لَهَا اسْمًا مِنَ اسْمِي ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ. (ترمذی ۱۹۰۷۔ ابو داؤد ۱۶۹۱)

(۲۵۸۹۶) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ نے حضرت ابوالرداد ؒ کی عیادت کی اور فرمایا: لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ نے فرمایا! میں اللہ ہوں اور میں رحمن ہوں اور یہی رحم ہے میں نے اپنے نام میں سے ایک نام مشتق کر دیا۔ پس جو شخص صلہ رحمی کرے گا تو میں اس کو جوڑ دوں گا اور جو شخص قطع تعلقی کرے گا تو میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔

(۲۵۸۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ ، تَقُولُ : مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ. (بخاری ۵۹۸۹۔ مسلم ۱۹۸۱)

(۲۵۸۹۷) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری اللہ کے عرش سے معلق ہے اور یوں کہتی ہے: جو شخص اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا معاملہ کرے گا تو اللہ اس پر مہربانی کرے گا، اور جو قطع تعلقی کرے گا تو اللہ اس سے رحمت کو منقطع کر دے گا۔

(۲۵۸۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَأَتَيْته ، فَلَمَّا نَظَرْت إِلَيْهِ عَرَفْت أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّاب ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ سَمِعْته يَقُولُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَفْشُوا السَّلاَمَ ، وَصِلُوا الأَرْحَامَ ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. (ترمذی ۲۴۸۵۔ احمد ۵/ ۴۵۱)

(۲۵۸۹۸) حضرت عبداللہ بن سلام ؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے، تو لوگ جلدی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، آپ ؓ کہتے ہیں کہ میں بھی آپ ﷺ کے پاس آیا جب میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ بے شک آپ ﷺ کا چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے اور سب سے پہلی بات جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنی وہ یہ تھی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، اور صلہ رحمی کرو اور کھانا کھلاؤ، اور رات کو نماز پڑھو، اس حال میں

کہ لوگ سو رہے ہوں۔

(۲۵۸۹۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : وَالَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ، إِنَّ فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوبًا : ابْنَ آدَمَ ، اتَّقِ رَبَّكَ ، وَابْرَرْ وَالِدَيْكَ ، وَصِلْ رَحِمَكَ ، أَمُدَّ لَكَ فِي عُمْرِكَ ، وَأُيَسِّرْ لَكَ يُسْرَكَ ، وَأَصْرِفْ عَنْكَ عُسْرَكَ.

(۲۵۸۹۹) حضرت ابو مروان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے بنی اسرائیل کے لیے سمندر کو پھاڑا، تورات میں لکھا ہوا ہے، اے ابن آدم! اپنے رب سے ڈر، اپنے والدین سے نیکی کا معاملہ کر، اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا معاملہ کر، میں تیری عمر میں اضافہ کردوں گا، اور میں تیرے لیے آسانیاں پیدا کردوں گا اور میں تیری مشکلوں کو تجھ سے پھیر دوں گا۔

(۲۵۹۰۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مَغْرَاءَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنِ اتَّقَى رَبَّهُ وَوَصَلَ رَحِمَهُ نُسِءَ لَهُ فِي عُمْرِهِ ، وَثَرَا مَالُهُ ، وَأَحَبَّهُ أَهْلُهُ. (بخاری ۵۹۸۵)

(۲۵۹۰۰) حضرت مغراء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے رب سے ڈرتا ہو اور اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا معاملہ کرتا ہو، تو اس کی عمر دراز کردی جاتی ہے اور اس کے مال میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے گھر والے اس سے محبت کرتے ہیں۔

(۲۵۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَارِبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ بِلِسَانٍ لَهُ ذُلَقٍ : إِنَّ الرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تُنَادِي بِلِسَانٍ لَهَا ذُلَقٍ : اللَّهُمَّ صِلْ مَنْ وَصَلَنِي ، وَاقْطَعْ مَنْ قَطَعَنِي. (طیالسی ۲۲۵۰)

(۲۵۹۰۱) حضرت عبد اللہ بن قارب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ان کی فصیح زبان سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ رشتہ داری اللہ کے عرش سے معلق ہے اور اپنی فصیح زبان سے یوں دعا کرتی ہے۔ اے اللہ! تو مہربانی فرما اس شخص پر جو صلہ رحمی کا معاملہ کرے، اور تو بھی رحمت کو منقطع کردے اس شخص سے جو قطع تعلقی کا معاملہ کرے۔

(۲۵۹۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَبِي ثُمَامَةَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : تُوضَعُ الرَّحِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلَهَا حُجْنَةٌ كَحُجْنَةِ الْمِغْزَلِ ، تكَلَّمُ بِأَلْسِنَة طُلَقٍ ذُلَقٍ ، فَتَصِلُ مَنْ وَصَلَهَا ، وَتَقْطَعُ مَنْ قَطَعَهَا. (احمد ۲/ ۱۸۹)

(۲۵۹۰۲) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری کو قیامت کے دن رکھا جائے گا اس حال میں کہ اس کے سر میں لوہا ہوگا جیسا کہ تکلہ کے سر میں لوہا ہوتا ہے اور یہ انتہا کی فصیح زبان سے بات کرے اور کہے گی۔ پس تو بھی مہربانی کر جو مجھے جوڑتا ہے اور تو بھی رحمت کو منقطع کردے اس شخص پر جو مجھے توڑتا ہے۔

(۲۵۹۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ ، تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، تَقُولُ : يَا رَبِّ قُطِعْتُ ، يَا رَبِّ ظُلِمْتُ ، يَا رَبِّ أُسِيءَ إِلَيَّ. (بخاری ۶۵۔ احمد ۲/ ۲۹۵)

(۲۵۹۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری رحمٰن کی ذات سے مختلط ہے یہ قیامت کے دن آئے گی اور کہے گی۔ اے پروردگار، مجھے توڑا گیا، اے پروردگار! مجھ پر ظلم کیا گیا، اے پروردگار! مجھ سے برا سلوک روا رکھا گیا۔

(۲۵۹۰۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ جَهْمٍ الأَسْلَمِيُّ ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرَّحِمُ شُجْنَةٌ آخِذَةٌ بِحُجْزَةِ الرَّحْمَنِ تُنَاشِدُ حَقَّهَا فَيَقُولُ : أَلَا تَرْضِينَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ ، مَنْ وَصَلَكِ فَقَدْ وَصَلَنِي ، وَمَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَنِي. (طبرانی ۹۷۰)

(۲۵۹۰۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری ایک شاخ کی طرح ہے جو رحمٰن سے التجا کر کے اپنے حق کے بارے میں پکارتی ہے پس یوں کہتی ہے: کیا تو خوش نہیں کہ میں جوڑتی ہوں اس شخص کو جو تجھ سے جڑتا ہے اور میں توڑتی ہوں اس شخص سے جو تجھ سے ٹوٹتا ہے؟ جو شخص تجھ سے جڑتا ہے وہ مجھے بھی جوڑتا ہے، اور جو تجھ سے توڑتا ہے وہ مجھے بھی توڑتا ہے۔

(۲۵۹۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الرَّحِمَ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ وَلَيْسَ الْمُوَاصِلُ بِالْمُكَافِءِ ، وَلَكِنَّ الْمُوَاصِلَ الَّذِي إِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا. (احمد ۲/ ۱۹۳۔ ابن حبان ۴۴۵)

(۲۵۹۰۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک رشتہ داری اللہ کے عرش سے لٹکی ہوئی ہے اور صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو برابری کا معاملہ کرتا ہے۔ لیکن صلہ رحمی کرنے والا تو وہ شخص ہے کہ جب کوئی اس سے رشتہ داری توڑتا ہے تو وہ اس سے جوڑتا ہے۔

(۲۵۹۰۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ زَوْجِ دُرَّةَ ، عَنْ دُرَّةَ ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَنْ أَتْقَى النَّاسِ ؟ قَالَ : آمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَأَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ. (طبرانی ۶۵۷۔ احمد ۶/ ۴۳۲)

(۲۵۹۰۶) حضرت دُرّۃ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سے سب سے زیادہ پرہیز گار کون شخص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اُن میں سب سے زیادہ نیکی کا حکم کرنے والا ہو اور برائی سے روکنے والا ہو، اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا معاملہ کرنے والا ہو۔

(۹) ما ذکر فی برّ الوالدین

ان روایات کا بیان جو والدین سے نیک سلوک کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۵۹۰۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلاَّ أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ.

(۲۵۹۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی لڑکا اپنے والد کا بدلہ نہیں چکا سکتا، مگر یہ کہ وہ اپنے والد کو غلام پائے پھر اس کو خرید کر آزاد کر دے۔

(۲۵۹۰۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِيَاسٍ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : الصَّلاَةُ لِمِيقَاتِهَا ، قَالَ : قُلْتُ : ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ : بِرُّ الْوَالِدَيْنِ.

(۲۵۹۰۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا عمل افضل ترین ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا۔ میں نے پوچھا: پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین سے نیک سلوک کرنا۔

(۲۵۹۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ، فَإِنْ شِئْتَ فَاحْفَظْهُ ، وَإِنْ شِئْتَ فَضَيِّعْهُ. (ترمذی ۱۹۰۰۔ احمد ۵/ ۱۹۶)

(۲۵۹۰۹) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، پس اگر تو چاہے تو اس کی حفاظت کر اور اگر چاہے تو اس کو ضائع کر دے۔

(۲۵۹۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لِلأُمِّ ثُلُثَا الْبِرِّ وَلِلأَبِ الثُّلُثُ.

(۲۵۹۱۰) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ماں کا حصہ اچھے سلوک میں سے دو تہائی کے برابر ہے اور باپ کا ایک تہائی کے برابر ہے۔

(۲۵۹۱۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي سَلاَمَةَ السُّلاَمِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُوصِي امْرَأً بِأُمِّهِ ثَلاَثًا أُوصِي امْرَأً بِأَبِيهِ ، أُوصِي امْرَأً بِمَوْلاَهُ الَّذِي يَلِيهِ ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ أَذًى يُؤْذِيهِ. (احمد ۴/ ۳۱۱۔ طبرانی ۳۱۸۴)

(۲۵۹۱۱) حضرت ابوالسلامہ السلامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کو اپنی ماں سے حسن سلوک کے

بارے میں تین مرتبہ وصیت کی گئی، اور اپنے باپ سے حسن سلوک کے بارے میں وصیت کی گئی، اور اس کو اپنے آقا کے بارے میں وصیت کی گئی اگر چہ وہ اس کو اذیت ہی دیتا ہو۔

(۲۵۹۱۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، نَبِّئْنِي بِأَحَقِّ النَّاسِ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ، فَقَالَ: نَعَمْ ، وَأَبِيكَ لَتُنَبَّأَنَّ ، أُمُّكَ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : أُمُّكَ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ : أَبُوكَ.

(مسلم ۱۹۷۴۔ بخاری ۵۹۷۱)

(۲۵۹۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے بتلائیے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا کون حقدار ہے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تیرے باپ کی قسم! تجھے ضرور خبر دی جائے گی، تیری ماں سب سے زیادہ حقدار ہے۔ اس شخص نے پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں! اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا باپ۔

(۲۵۹۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُمَارَةَ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : إِلَى مَا يَنْتَهِي الْعُقُوقُ ؟ قَالَ : أَنْ تُحَرِّمَهُمَا وَتَهْجُرَهُمَا وَتَحُدَّ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِ وَالِدَيْكَ ، يَا عُمَارَةُ ، كَيْفَ الْبِرُّ لَهُمَا.

(۲۵۹۱۳) حضرت عمارہ ابو سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے پوچھا: کہ والدین کی نافرمانی کی انتہا کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ کہ تم ان کو محروم کر دو اور ان سے قطع تعلقی کر و اور تم ان دونوں پر غصہ کی نظر ڈالو۔ اے عمارہ! ان کے ساتھ کیسا نیک سلوک ہوا!۔

(۲۵۹۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : يُرْجَى لِلْمُرْهَقِ بِالْبِرِّ الْجَنَّةُ ، وَيُخَافُ عَلَى المتاله بِالْعُقُوقِ النَّارُ.

(۲۵۹۱۴) حضرت یونس بن عبید فرماتے ہیں کہ والدین کی فرماں برداری کرنے والے کے لیے جنت کی امید ہے اور والدین کی نافرمانی کرتے والے کے لیے جہنم کا خوف ہے۔

(۲۵۹۱۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِرُّ الْوَالِدَيْنِ يُجْزِءُ مِنَ الْجِهَادِ. (بخاری ۳۰۰۴۔ مسلم ۱۹۷۵)

(۲۵۹۱۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین سے نیک سلوک کرنا جہاد کا جز ہے۔

(۲۵۹۱٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ أَبَوَانِ فَيُصْبِحُ وَهُوَ مُحْسِنٌ إِلَيْهِمَا إِلاَّ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ بَابَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَلاَ يُمْسِي وَهُوَ مُسِيءٌ إِلَيْهِمَا إِلاَّ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ بَابَيْنِ مِنَ النَّارِ ، وَلاَ سَخِطَ عَلَيْهِ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَيَرْضَى اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ ،

قَالَ :قُلْتُ :وَإِنْ كَانَا ظَالِمَيْنِ ؟ قَالَ :وَإِنْ كَانَا ظَالِمَيْنِ.

(۲۵۹۱۶) حضرت سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے والدین زندہ ہوں اور وہ صبح کرے ان دونوں سے نیک سلوک کرتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دیتے ہیں اور جو کوئی مسلمان شام کرے ان دونوں سے برا سلوک کرتے ہوئے تو اللہ اس کے لیے جہنم کے دو دروازے کھول دیتے ہیں اور جب ان دونوں میں سے کوئی ایک اس سے ناراض ہو تو اللہ اس سے راضی نہیں ہوتے یہاں تک کہ وہ اس ناراض کو راضی کرے، راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اگرچہ وہ دونوں ظالم ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ وہ دونوں ظالم ہوں۔

(۲۵۹۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، وَمُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ ، وَلاَ مُدْمِنُ خَمْرٍ ، وَلاَ مَنَّانٌ.

(۲۵۹۱۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نافرمان ہمیشہ شراب پینے والا، اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۵۹۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :مَا بَرَّ وَالِدَهُ مَنْ شَدَّ الطَّرْفَ إِلَيْهِ.

(۲۵۹۱۸) حضرت معاویہ بن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والد کی طرف سخت نظر سے دیکھا اس نے فرماں برداری نہیں کی۔

(۲۵۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿فَلاَ تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ﴾ قَالَ :إِذَا بَلَغَا مِنَ الْكِبَرِ مَا كَانَ يَلِيَانِ مِنْهُ فِي الصِّغَرِ فَلاَ يَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ.

(۲۵۹۱۹) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے اس آیت کا معنی یوں بیان کیا، آیت ﴿فَلاَ تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ﴾ جب وہ دونوں بڑھاپے کو کہ وہ حرکتیں کرنے لگیں جو یہ بچپن میں کیا کرتا تھا تو یہ ان دونوں کو اُف مت کہے۔

(۲۵۹۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السُّلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْت :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ مَعَك فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ :فَقَالَ :أُمُّكَ حَيَّةٌ ؟ قَالَ :قُلْتُ :نَعَمْ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :الْزَمْ رِجْلَيْهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ. (ابن ماجه ۲۷۸۱۔ حاکم ۱۵۱)

(۲۵۹۲۰) حضرت محمد بن طلحہ بن معاویہ بن جاھمۃ السلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے فرمایا: کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے جانا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: ان کے پاؤں کو لازم پکڑ لو (خدمت کرو) پس وہاں جنت ہے۔

(۲۵۹۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ﴾ قَالَ : لَا تَمْنَعْهُمَا شَيْئًا أَرَادَاهُ ، أَوْ قَالَ : أَحَبَّاهُ.

(۲۵۹۲۱) حضرت ھشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ اُن کے والد حضرت عروہ بن زبیر ؒ نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرمائی۔ آیت ﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ﴾ ترجمہ: تم ان دونوں کو ''اُف'' تک مت کہو، فرمایا: اس کا مطلب ہے جب وہ دونوں کسی کام کے کرنے کا ارادہ کریں یا کوئی ان کو کوئی چیز پسند ہو تو ان دونوں کو روکو مت۔

(۲۵۹۲۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، قَالَ : قِيلَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مَا حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ ؟ قَالَ : لَوْ خَرَجْتَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ مَا أَدَّيْتَ حَقَّهُمَا قَالَ شُعْبَةُ : وَإِنَّمَا حَدَّثَنِي بِهِ مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنِ الْحَكَمِ.

(۲۵۹۲۲) حضرت میمون بن ابی شبیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل ؓ سے پوچھا گیا: اولاد پر والد کا کیا حق ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا: اگر تم ان کے لیے اپنے گھر والوں سے اور اپنے مال سے نکل جاؤ تب بھی تم نے ان کا حق ادا نہیں کیا۔ حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت منصور بن زاذان ؒ نے حضت حکم ؒ سے بھی نقل کی ہے۔

(۲۵۹۲۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ ، عَنْ جَابَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ ، وَلَا مَنَّانٌ. (نسائی ۵۱۸۳۔ احمد ۲/ ۲۰۱)

(۲۵۹۲۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نافرمان، ہمیشہ شراب پینے والا اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

(۹) باب ما جاء فِي حقِّ الولدِ على والِدِهِ

والد پر بچہ کے حق کا بیان

(۲۵۹۲٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَحِمَ اللَّهُ وَالِدًا أَعَانَ وَلَدَهُ عَلَى بِرِّهِ.

(۲۵۹۲۴) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اس والد پر رحم فرمائیں جو اپنے بچے کی نیکی کرنے میں مدد کرے۔

(۱۰) ما جاء فِي حقِّ الجوارِ

ان روایات کا بیان جو پڑوسی کے حق کے بارے میں منقول ہیں

(۲۵۹۲۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ. (بخاری ۶۰۱۴۔ مسلم ۲۰۲۵)

(۲۵۹۲۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ اس کو وراثت میں حقدار بنا دیں گے۔

(۲۵۹۲۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ :إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِي بِالْجَارِ حَتَّى حسبنا ، أَوْ رَأَيْنَا ، أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ. (احمد ۲/ ۱۶۰)

(۲۵۹۲۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑوسی کے متعلق وصیت فرما رہے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوا یا ہماری یہ رائے ہوئی کہ عنقریب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو وراثت میں حقدار بنا دیں گے۔

(۲۵۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِي جَارَهُ. (بخاری ۶۰۱۸۔ مسلم ۶۸)

(۲۵۹۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف مت پہنچائے۔

(۲۵۹۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :آذَانِي جَارِي ، فَقَالَ :اصْبِرْ ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ :آذَانِي جَارِي ، فَقَالَ :اصْبِرْ ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ :آذَانِي جَارِي ، فَقَالَ :اعْمَدْ إِلَى مَتَاعِكَ فَاقْذِفْهُ فِي السِّكَّةِ ، فَإِذَا مَرَّ بِكَ أَحَدٌ فَقُلْ :آذَانِي جَارِي ، فَتَحِقُّ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ ، أَوْ تَجِبُ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ. (بخاری ۱۲۵۔ طبرانی ۳۵۶)

(۲۵۹۲۸) حضرت محمد بن یوسف بن عبداللہ بن سلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: میرے پڑوسی نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر کرو۔ پھر وہ دوسری مرتبہ آیا اور کہنے لگا! میرے پڑوسی نے مجھے

تکلیف پہنچائی، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: صبر کرو، پھر وہ تیسری مرتبہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا! میرے پڑوسی نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اپنا سامان گلی میں پھینک دو، اور جب تمہارے پاس سے کوئی بھی شخص گزرے تو اس کو کہو! میرے پڑوسی نے مجھے تکلیف پہنچائی، پس اس پر لعنت ہوگی یا یوں فرمایا: اس پر لعنت واجب ہو جائے گی۔

(٢٥٩٢٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيجَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَوْصَانِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوَرِّثُهُ. (ابن ماجه ٣٦٧٤۔ احمد ٢/ ٢٥٩)

(۲۵۹۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کی یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ آپ ﷺ اس کو وارث قرار دے دیں گے۔

(٢٥٩٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ سُوءٍ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ ، فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ. (بخاری ١١٧۔ ابن حبان ١٠٣٣)

(۲۵۹۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا فرمائی! اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں رہنے کے گھر میں برے پڑوسی سے، اس لیے کہ گاؤں کا پڑوسی بدلتا رہتا ہے۔

(٢٥٩٣١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا هُوَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَمْ يَأْمَنْ جَارُهُ بَوَائِقَهُ. (ابو يعلى ٤٢٣٦)

(۲۵۹۳۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کامل مومن نہیں ہے جس کا پڑوسی اس کی تکالیف سے محفوظ نہ ہو۔

(٢٥٩٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ قَلِيلَ مَنْ آذَى الْجَارَ. (طبرانی ٢٣)

(۲۵۹۳۲) حضرت عبدہ بن ابی لبابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا تھوڑا سا ایمان بھی نہیں جو پڑوسی کو تکلیف پہنچائے۔

(٢٥٩٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَصُومُ ، فَكَانَ يَجْعَلُ لِسُحُورِهِ قُرْصًا فَجَائَتِ الشَّاةُ فَأَخَذَتِ الْقُرْصَ ، فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَفَكَّتْ لِحْيَيَ الشَّاةِ فَأَخَذَتِ الْقُرْصَ ، فَثَغَتِ الشَّاةُ فَقَالَ : الرَّجُلُ : مَا يُدْرِيك مَا بَلَغَ ثُغَاهَا مِنْ أَذَى جَارِك.

(۲۵۹۳۳) حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی سحری کے لیے روٹی کا ایک ٹکڑا رکھتا تھا۔

پس بکری آئی اور اس نے روٹی کا ٹکڑا لے لیا، اتنے میں اس کی بیوی نے کھڑے ہو کر اس سے محلہ دار کی بکری کو باندھ دیا اور اس سے روٹی کا ٹکڑا لے لیا، تو بکری نے چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ اس آدمی نے کہا: کیا تو جانتی ہے کہ اس کی چیخنے سے بھی پڑوسی کو تکلیف پہنچے گی؟

(٢٥٩٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي جَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يُرْمَى بِالأَرْجَامِ وَالْجِيَفِ فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، أَيُّ مُجَاوَرَةٍ هَذِهِ ؟. (ابن سعد ۲۰۱)

(۲۵۹۳۴) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوسی نے بتلایا: کہ وہ مردار اور پتھر پھینکا کرتا تھا؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہِ قریش! یہ کیسی ہمسائیگی ہے؟

(١١) ما جاءَ فِي اصطِناعِ المعروفِ

ان روایات کا بیان جو نیکی کرنے کے بارے میں منقول ہیں

(٢٥٩٣٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ. (احمد ۵/ ۳۹۷)

(۲۵۹۳۵) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

(٢٥٩٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ.

(۲۵۹۳۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

(٢٥٩٣٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الإِيمَانِ بِاللَّهِ مُدَارَاةُ النَّاسِ ، وَلَنْ يَهْلِكَ رَجُلٌ بَعْدَ مَشُورَةٍ ، وَأَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الآخِرَةِ. (بیهقی ۱۰۹)

(۲۵۹۳۷) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پر ایمان لانے کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں سے میل ملاپ کرنا ہے، اور آدمی ہرگز ہلاک نہیں ہوتا مشورے کے بعد، اور جو دنیا میں بھلائی والے لوگ ہیں وہی آخرت میں بھلائی والے ہیں۔

(٢٥٩٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الآخِرَةِ ، وَأَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الآخِرَةِ.

(۲۵۹۳۸) حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں بھلائی والے وہی آخرت میں بھلائی والے ہوں گے اور دنیا میں برے لوگ آخرت میں برائی والے ہوں گے۔

(۲۵۹۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: مَنْ صَنَعَ مَعْرُوفًا إِلَى غَنِيٍّ وَفَقِيرٍ ، فَهُوَ صَدَقَةٌ.

(۲۵۹۳۹) حضرت عثمان بن اسود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی امیر یا فقیر سے بھلائی کا معاملہ کرتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔

(۲۵۹٤۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ. (بخاری ۲۳۱۔ احمد ۴/ ۳۰۷)

(۲۵۹۴۰) حضرت عبداللہ بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۲۵۹٤۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ الأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ الْبَصْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ. (بخاری ۶۰۲۱۔ ترمذی ۱۹۷۰)

(۲۵۹۴۱) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۲۵۹٤۲) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ.

(۲۵۹۴۲) حضرت زر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: ہر بھلائی صدقہ ہے۔

(۱۲) فِي الْعَطْفِ عَلَى الْبَنَاتِ

لڑکیوں پر نرمی کرنے کا بیان

(۲۵۹٤۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ يَكْفِيهِنَّ وَيَرْحَمُهُنَّ وَيَرْفُقُ بِهِنَّ ، فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ ، أَوْ قَالَ : مَعِي فِي الْجَنَّةِ. (احمد ۳/ ۳۰۳۔ ابویعلی ۲۲۰۷)

(۲۵۹۴۳) حضرت جابر بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین لڑکیوں کی پرورش کرے اور ان کی کفایت کرے اور ان پر رحم کرے اور ان کے ساتھ نرمی والا معاملہ کرے تو وہ شخص جنت میں ہوگا یا یوں فرمایا: کہ وہ شخص جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

(۲۵۹٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ وُلِدَتْ لَهُ ابْنَةٌ فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا ، وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا ، يَعْنِي الذُّكُورَ ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ. (ابوداؤد ۵۱۰۳۔ حاکم ۱۷۷)

(۲۵۹۴۴) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی نہ اس نے

اسے زندہ درگور کیا اور نہ ہی اس کو ذلیل کیا اور نہ اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا۔

(۲۵۹٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَ لَهُ ابْنَتَانِ ، أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ - يَعْنِي كَالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى. (مسلم ۲۰۲۷۔ ترمذی ۱۹۱۴)

(۲۵۹۴۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور یہ ان دونوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے جب تک وہ اس کی صحبت میں رہیں تو میں اور وہ شخص قیامت میں اس طرح ہوں گے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت اور درمیانی انگلی کو ساتھ ملایا۔

(۲۵۹٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعد ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَدْرَكَتْ لَهُ ابْنَتَانِ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ ، أَوْ صَحِبَهُمَا ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِهِمَا.

(ابن ماجه ۳۶۷۰۔ احمد ۱/ ۲۳۵)

(۲۵۹۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں اور وہ ان دونوں سے اچھا برتاؤ کرے، جب تک یہ دونوں اس کی صحبت میں ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(۲۵۹٤۷) حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِاللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُكْمِلٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ الْمُعَاوِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يَكُونُ لأَحَدِكُمْ ثَلاَثُ بَنَاتٍ ، أَوْ ثَلاَثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(۲۵۹۴۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں، پھر وہ ان سے اچھا سلوک کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(۲۵۹٤۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بن أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ هَكَذَا وَضَمَّ إِصْبَعَيْهِ. (مسلم ۲۰۲۷۔ ترمذی ۱۹۱۴)

(۲۵۹۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو بچیوں کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ دونوں بالغ ہو گئیں وہ شخص قیامت کے دن آئے گا اس حال میں کہ میں اور وہ اس طرح ہوں گے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔

(۲۵۹٤۹) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَبْهَانَ ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهِنَّ وَسَرَّائِهِنَّ وَضَرَّائِهِنَّ أَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُنَّ ، قَالَ رَجُلٌ : واثنتان ؟ قَالَ : وَاثْنَتَانِ ، قَالَ رَجُلٌ : وَوَاحِدَةٌ ؟ قَالَ : وَوَاحِدَةٌ. (احمد ۲/ ۳۳۵۔ حاکم ۱۷۶)

(۲۵۹۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی خوشی غمی پر صبر کرے تو یہ بیٹیاں اس کو اللہ کی رحمت کے فضل سے جنت میں داخل کروائیں گی تو ایک آدمی کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اور اگر دو بیٹیاں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو ہوں تب بھی، اس آدمی نے کہا: اگر ایک ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک ہو تب بھی۔

(۱۳) ما قالوا فِي التَّصبّحِ نومة الضّحى وما جاء فِيها

جن لوگوں نے صبح کے وقت سونے کو نومة الضحٰی کہا، اور اس بارے میں جو روایات منقول ہیں

(۲۵۹۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : مَرَّ بِي عَمْرُو بْنُ بُلَيْلٍ وَأَنَا مُتَصَبِّحٌ فِي النَّخْلِ فَحَرَّكَنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ : أَتَرْقُدُ فِي السَّاعَةِ الَّتِي يَنْتَشِرُ فِيهَا عِبَادُ اللهِ.

(۲۵۹۵۰) حضرت عبد الرحمٰن بن أبی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن بلیل رحمہ اللہ میرے پاس سے گزرے اور میں کھجور کے باغ میں صبح کے وقت سو رہا تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے اپنے پاؤں سے مجھے ہلایا اور فرمایا: کیا تم اس وقت میں سو رہے ہو جس میں اللہ کے بندے منتشر ہوتے ہیں؟

(۲۵۹۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ الزُّبَيْرُ يَنْهَى بَنِيهِ عَنِ التَّصَبُّحِ ، قَالَ : وَقَالَ عُرْوَةُ : إِنِّي لأَسْمَعُ بِالرَّجُلِ يَتَصَبَّحُ فَأَزْهَدُ فِيهِ.

(۲۵۹۵۱) حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت زبیر رحمہ اللہ اپنے بیٹوں کو صبح کے وقت سونے سے روکتے تھے اور حضرت عروہ رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک میں نے ایک آدمی کے بارے سنا جو صبح سوتا تھا کہ آپ رحمہ اللہ اس کو حقیر سمجھتے تھے۔

(۲۵۹۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ فَرُّوخَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، أَنَّهُ مَرَّ بِابْنٍ لَهُ قد تَصَبَّحَ ، فَذَكَرَ أَنَّهُ قفده ، وَنَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ.

(۲۵۹۵۲) حضرت عبد اللہ بن فروخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ اپنے بیٹے کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ وہ صبح کے وقت سو رہا تھا انہوں نے اس کے سر پر چپت لگائی اور اس کو سونے سے منع کیا۔

(۲۵۹۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ : الْتَقَى ابْنُ الزُّبَيْرِ وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ فَتَذَاكَرَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُ الآخَرُ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الأَرْضَ تَعِجُّ إِلَى رَبِّهَا مِنْ نَوْمَةِ عُلَمَائِهَا.

(۲۵۹۵۳) حضرت ابو سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر ؓ اور حضرت عبید بن عمیر ؒ آپس میں ملے اور آپس میں کچھ مذاکرہ کیا، پھر دوسرے نے ان کو کہا، کیا تم جانتے ہو کہ زمین اپنے رب کو چیخ کر علماء کی نیند کے بارے میں بتلاتی ہے۔

(۲۵۹۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ الزُّبَيْرُ : إِنِّي لأَزْهَدُ فِي الرَّجُلِ يَتَصَبَّحُ.

(۲۵۹۵۴) حضرت عروہ بن زبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر ؓ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں صبح سونے والے شخص کو حقیر سمجھتا ہوں۔

(۲۵۹۵۵) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: كَانَ سَالِمٌ لاَ يَتَصَبَّحُ، وَكَانَ يَقِيلُ.

(۲۵۹۵۵) حضرت عبید اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سالم ؒ صبح نہیں سوتے تھے اور بہت کم نیند کرتے تھے۔

(۲۵۹٥٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ.

(۲۵۹۵۶) حضرت عبید اللہ سے مذکورہ حدیث اس سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

(۲۵۹٥٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ مِثْلَهُ.

(۲۵۹۵۷) حضرت مکحول ؒ سے بھی مذکورہ حدیث منقول ہے۔

(١٤) من رخّص فِي التّصبّحِ

جن لوگوں نے صبح کے سونے کی رخصت دی

(۲٥٩٥٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا كَانَتْ تَصَبَّحُ.

(۲۵۹۵۸) حضرت قاسم ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ صبح کے وقت سوتی تھیں۔

(۲٥٩٥٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشَّمَّاسِ ، قَالَ : أَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَوَجَدْتهَا نَائِمَةً - يَعْنِي بَعْدَ الصُّبْحِ.

(۲۵۹۵۹) حضرت عبد اللہ بن شماس ؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ ؓ کے پاس آیا تو میں نے ان کو سویا ہوا پایا صبح کی نماز کے بعد۔

(۲٥٩٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ نَامَتْ نَوْمَةَ الضُّحَى.

(۲۵۹۶۰) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ جب سورج طلوع ہو جاتا تو حضرت عائشہ ؓ صبح کی نیند سو جاتیں۔

(۲٥٩٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، قَالَ: أَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَوَجَدْته نَائِمًا نَوْمَةَ الضُّحَى.

(۲۵۹۶۱) حضرت عبد الاعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر ؒ کے پاس آیا تو میں نے ان کو صبح کی نیند کرتے ہوئے پایا۔

(۲۵۹٦۲) قَالَ :قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يَتَصَبَّحُ.

(۲۵۹٦۲) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ صبح کے وقت سویا کرتے تھے۔

(۲۵۹٦۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدِينِيِّ ، قَالَ :غَدَا عُمَرُ عَلَى صُهَيْبٍ فَوَجَدَهُ مُتَصَبِّحًا ، فَقَعَدَ حَتَّى اسْتَيْقَظَ ، فَقَالَ صُهَيْبٌ :أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَاعِدٌ عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَصُهَيْبٌ نَائِمٌ مُتَصَبِّحٌ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :مَا كُنْت أُحِبُّ أَنْ تَدَعَ نَوْمَةً تَرْفُقُ بِكَ .

(۲۵۹٦۳) حضرت ابو یزید مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت صہیب رحمہ اللہ کے پاس صبح کے وقت آئے تو انہیں صبح کے وقت سویا ہوا پایا۔ آپ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے یہاں تک کہ وہ بیدار ہوگئے تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المؤمنین اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں اور صہیب ہے کہ وہ صبح کی نیند سویا ہوا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں نے یہ بات پسند نہیں کی کہ میں تمہیں میٹھی نیند سے اٹھاؤں۔

(۱۵) فِي الرَّجلِ يؤدِّب امرأته

اس آدمی کا بیان جو اپنی بیوی کو ادب سکھلاتا ہو

(۲۵۹٦٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ الزُّبَيْرُ شَدِيدًا عَلَى النِّسَاءِ ، وَكَانَ يُكَسِّرُ عَلَيْهِنَّ عِيدَانَ الْمَشَاجِبِ.

(۲۵۹٦٤) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ عورتوں پر بہت سخت تھے، اور ان پر کپڑے سکھانے والی لکڑیاں توڑتے تھے۔

(۲۵۹٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ النِّسَاءَ وَالْخَدَمَ.

(۲۵۹٦۵) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں اور خادموں کو مارا کرتے تھے۔

(۲۵۹٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لاَ تَضْرِبْ خَادِمَكَ وَاضْرِبِ امْرَأَتَكَ وَوَلَدَكَ.

(۲۵۹٦٦) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے خادم کو مت مارو، اپنی بیوی اور بچوں کو مار لیا کرو۔

(۲۵۹٦۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّ رِجَالاً نُهُوا عَنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ ، وَقِيلَ :لَنْ يَضْرِبَ خِيَارُكُمْ ، قَالَ الْقَاسِمُ :وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَهُمْ كَانَ لاَ يَضْرِبُ.

(ابو داؤد ۲۱۳۹۔ بیہقی ۳۰۴)

(۲۵۹۶۷) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمیوں کو عورتوں کے مارنے سے منع کیا گیا اور کہا گیا: تمہارے بہترین لوگ ہرگز نہیں مارتے، حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے بہترین تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مارتے تھے۔

(۲۵۹۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَادِمًا لَهُ ، وَلاَ امْرَأَةً ، وَلاَ ضَرَبَ شَيْئًا بِيَدِهِ. (مسلم ۱۸۱۴۔ ابوداؤد ۴۷۵۳)

(۲۵۹۶۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کبھی کسی خادم کو مارا اور نہ ہی کسی عورت کو، اور اپنے ہاتھ سے بھی نہیں مارا۔

(۲۵۹۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَضْرِبَنَّ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ أُمَيَّتَك.

(۲۵۹۶۹) حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہرگز اپنی بیویوں کو اپنی باندیوں کی طرح مت مارو۔

(۲۵۹۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، قَالَ :قَالَ عَمَّارٌ :مَنْ ضَرَبَ عَبْدَهُ ظَالِمًا أُقِيدَ مِنْهُ.

(۲۵۹۷۰) حضرت میمون بن ابی شبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے غلام کو ظلماً مارا تو اس وجہ سے اس کو بیڑیاں پہنائی جائیں گی۔

(۲۵۹۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ ، قَالَ : خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَهُمْ فِيهِنَّ فَقَالَ : إِلاَمَ يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الأَمَةِ ، ولَعَلَّهُ أَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ. (بخاری ۴۹۴۲۔ مسلم ۲۱۹۱)

(۲۵۹۷۱) حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر عورتوں کا ذکر فرمایا اور ان کے بارے میں وعظ ونصیحت فرمائی، اور فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کوئی ایک اپنی بیوی کو باندیوں کی طرح مارے اور پھر شاید دن کے آخری حصہ میں اس سے ہمبستری کرے۔

(۱۶) ما جاء فِي ذِي الوجهينِ

ان روایات کا بیان جو دو چہروں والے کے بارے میں منقول ہیں

(۲۵۹۷۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ. (ابو داؤد ۴۸۴۰۔ دارمی ۲۷۶۴)

(۲۵۹۷۲) حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دنیا میں دو چہرے ہوں گے تو قیامت کے دن اس کی آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

(۲۵۹۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ثَلاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ :لِمَ ؟ فَقَالَ :إِنَّهُ ذُو وَجْهَيْنِ.

(۲۵۹۷۳) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ سلام کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک وہ دورخا شخص ہے۔

(۲۵۹۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذُو الْوَجْهَيْنِ. (بخاری ۶۰۵۸۔ ترمذی ۲۰۲۵)

(۲۵۹۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تو قیامت کے دن اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے بدترین شخص دو چہرے والوں کو پائے گا۔

(۲۵۹۷٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :قَالَ لُقْمِنُ ذُو الْوَجْهَيْنِ لاَ يَكُونَ عِنْدَ اللهِ أَمِينًا. (بخاری ۳۱۳۔ احمد ۲/ ۳۶۵)

(۲۵۹۷۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان نے ارشاد فرمایا: دو چہرے والا شخص اللہ کے نزدیک امانت دار نہیں ہوگا۔

(۲۵۹۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَسْمَاءَ بْنِ خَارِجَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ :إِنَّ ذَا اللِّسَانَيْنِ لَهُ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (طبرانی ۹۱۶۸)

(۲۵۹۷۶) حضرت مالک بن اسماء بن خارجہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سُنا: بے شک دو زبانوں والے کی قیامت کے دن آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔

(۱۷) كيف يتمخّط الرّجل وبأيّ يديهِ

آدمی ناک کیسے صاف کرے اور کون سے ہاتھ سے صاف کرے؟

(۲۵۹۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :رَآنِي إِبْرَاهِيمُ وَأَنَا أَتَمَخَّطُ بِيَمِينِي فَنَهَانِي وَقَالَ : عَلَيْكَ بِيَسَارِكَ ، وَلاَ تَعْتَادَنَّ تَمْتَخِطُ بِيَمِينِك.

(۲۵۹۷۷) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے مجھے دیکھا کہ میں اپنے داہنے ہاتھ سے ناک صاف کر رہا تھا، تو آپ رحمہ اللہ نے مجھے منع فرمایا: اور فرمایا: تم پر بایاں ہاتھ لازم ہے اور تم دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنے کی عادت مت بناؤ۔

(۲۵۹۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامِهِ وَصَلاَتِهِ، وَكَانَتْ شِمَالُهُ لِمَا سِوَى ذَلِكَ. (بخاری ۱۶۸۔ مسلم ۶۶)

(۲۵۹۷۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا داہنا ہاتھ کھانے اور نماز کے لیے اور بایاں ہاتھ ان کے علاوہ کاموں کے لیے تھا۔

(۲۵۹۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُسَافِرٍ ، عَنْ رُزَيْقِ بْنِ سَوَّارٍ ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ امْتَخَطَ بِيَمِينِهِ.

(۲۵۹۷۹) حضرت رُزیق بن سوار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنے داہنے ہاتھ سے ناک صاف کی۔

(۲۵۹۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَمْتَخِطَ الرَّجُلُ بِيَمِينِهِ.

(۲۵۹۸۰) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرے۔

(۲۵۹۸۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْحَكَمِ أَبِي مُعَاذٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَتَمَخَّطُ بِيَمِينِهِ.

(۲۵۹۸۱) حضرت حکم ابو المعاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ سے ناک صاف کی۔

(۱۸) ما قالوا فِي الرّجلِ أحقّ بصدرِ دابّتِهِ وفراشِهِ

بعض لوگوں نے کہا کہ آدمی اپنی سواری کے سینہ کا اور اپنے بستر کا زیادہ حق دار ہے

(۲۵۹۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ.

(۲۵۹۸۲) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے جانور کے سینہ پر سوار ہونے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۲۵۹۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ وَإِذَا رَجَعَ إِلَى مَجْلِسِهِ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

(مسلم ۱۷۱۵۔ ابو داؤد ۴۸۱۹)

(۲۵۹۸۳) حضرت ابو سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے جانور کے سینہ پر سوار ہونے کا زیادہ حق دار ہے اور جب وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر واپس لوٹے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔

(۲۵۹۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ وَفِرَاشِهِ.

(۲۵۹۸۴) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا جاتا تھا: کہ آدمی اپنے جانور کے سینہ پر سوار ہونے کا اور اپنے بستر کا زیادہ حق دار ہے۔

(۲۵۹۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ ، عَنْ سُفْيَانَ الْعَطَّارِ ، قَالَ :رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ مُرْتَدِفًا خَلْفَ رَجُلٍ ، قَالَ :وَكَانَ يَقُولُ :صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِمُقَدَّمِهَا.

(۲۵۹۸۵) حضرت سفیان عطار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ ایک آدمی کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے۔ سواری والا آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔

(۲۵۹۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ ، الرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ :وَالرَّجُلُ أَحَقُّ بِصَدْرِ فِرَاشِهِ.

(۲۵۹۸۶) حضرت عیسیٰ بن عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے جانور کے سینہ پر سوار ہونے کا زیادہ حقدار ہے، اور آدمی اپنے بستر کا زیادہ حقدار ہے۔

(۲۵۹۸۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ شَهِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا ، فَقَالَ له رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَبُّ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِصَدْرِهَا ، قَالَ :فَقَالَ مُعَاذٌ :فَهِيَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللهِ ، فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَرْدَفَ مُعَاذًا.

(ترمذی ۲۷۷۳۔ ابوداؤد ۲۵۶۵)

(۲۵۹۸۷) حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری کا جانور لائے، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر سوار کریں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جانور کا مالک اس کے سینہ پر سوار ہونے کا زیادہ حقدار ہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہو گئے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔

(۱۹) مَنْ كَانَ لاَ يُحْفِي شَارِبَهُ

جو لوگ اپنی مونچھیں نہیں کترواتے تھے

(۲۵۹۸۸) حَدَّثَنَا شَبَابَة ، قَالَ:حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ:رَأَيْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلاَلٍ وَالْحَسَنَ ، وَابْنَ سِيرِينَ، وَعَطَاءً وَبَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ لاَ يُحْفُونَ شَوَارِبَهُمْ.

(۲۵۹۸۸) حضرت سلیمان بن مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حمید بن ہلال، حضرت حسن رحمہ اللہ، حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ، حضرت عطاء رحمہ اللہ، اور حضرت بکر بن عبد اللہ رحمہ اللہ کو دیکھا یہ سب حضرات اپنی مونچھیں نہیں کترواتے تھے۔

(۲۵۹۸۹) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَسَالِمًا وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَجَعْفَرَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَعُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ لاَ يُحْفُونَ شَوَارِبَهُمْ جِدًّا ، يَأْخُذُونَ مِنْهَا أَخْذًا حَسَنًا.

(۲۵۹۸۹) حضرت محمد بن ہلال ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ؒ، حضرت عمر بن عبد العزیز، حضرت سالم ؒ، حضرت عروہ بن زبیر ؒ، حضرت جعفر بن زبیر، حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ؒ، اور حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ھشام ؒ کو دیکھا یہ سب حضرات اپنی مونچھوں کو مبالغے سے نہیں کترواتے تھے اور ان کو خوبصورتی سے سنوار لیتے تھے۔

(۲۵۹۹۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعِرَاكَ بن مَالِكٍ : مِثْلَه.

(۲۵۹۹۰) حضرت نافع بن جبیر ؒ اور حضرت عراک بن مالک سے بھی مذکورہ حدیث اس سند سے منقول ہے۔

(۲۰) مَا قَالُوا فِي الأَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ

بعض لوگوں نے داڑھی چھانٹنے کے بارے میں یوں کہا

(۲۵۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ.

(۲۵۹۹۱) حضرت سماک بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ اپنی داڑھی کے اس حصہ سے بال اتارتے تھے جو حصہ ان کے چہرہ سے ملا ہوا تھا۔

(۲۵۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَيُّوبَ مِنْ وَلَدِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا فَضَلَ عَنِ الْقَبْضَةِ.

(۲۵۹۹۲) حضرت ابوزرعہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے تھے، پھر جو حصہ مٹھی سے زائد ہوتا اس کو کاٹ دیتے۔

(۲۵۹۹۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ ، قَالَ : كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ يُعْفُوا اللِّحْيَةَ إلاَّ فِي حَجٍّ ، أَوْ عُمْرَةٍ ، وَكَانَ إبْرَاهِيمُ يَأْخُذُ مِنْ عَارِضِ لِحْيَتِهِ.

(۲۵۹۹۳) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح ؒ کو فرماتے ہوئے سنا کہ صحابہ ؓ پسند کرتے تھے کہ وہ اپنی داڑھیوں کو بڑھائیں سوائے حج یا عمرے میں، اور حضرت ابراہیم ؒ اپنے داڑھی کے کنارے چھانٹ لیتے تھے۔

(۲۵۹۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ ، وَلاَ يُوجِبُهُ.

(۲۵۹۹۴) حضرت ابن طاؤس فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس رحمہ اللہ اپنی داڑھی کو چھانٹ لیتے تھے اور وہ اس میں رعایت نہیں کرتے تھے۔

(۲۵۹۹۵) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانُوا يُرَخِّصُونَ فِيمَا زَادَ عَلَى الْقُبْضَةِ مِنَ اللِّحْيَةِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهَا.

(۲۵۹۹۵) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم ایک قبضہ سے زیادہ داڑھی میں رخصت دیتے تھے کہ اس کو چھانٹ لیا جائے۔

(۲۵۹۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، قَالَ : كَانَ الْقَاسِمُ إِذَا حَلَقَ رَأْسَهُ أَخَذَ مِنْ لِحْيَتِهِ وَشَارِبِهِ.

(۲۵۹۹۶) حضرت افلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ جب اپنا سر منڈواتے تو اپنی داڑھی اور مونچھ کو بھی چھانٹ لیتے تھے۔

(۲۵۹۹۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مَا فَوْقَ الْقُبْضَةِ ، وَقَالَ وَكِيعٌ :مَا جَازَ الْقُبْضَةَ.

(۲۵۹۹۷) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک قبضہ سے زائد داڑھی کو چھانٹ لیتے تھے اور حضرت وکیع رحمہ اللہ نے یہ الفاظ بیان فرمائے کہ جب داڑھی قبضہ سے تجاوز کر جاتی تو اس کو چھانٹ لیتے۔

(۲۵۹۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ جَابِرٌ :لاَ نَأْخُذُ مِنْ طُولِهَا إلاَّ فِي حَجٍّ ، أَوْ عُمْرَةٍ.

(۲۵۹۹۸) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم داڑھی کی لمبائی کو سوائے حج یا عمرے کے نہیں چھانٹتے تھے۔

(۲۵۹۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مَا جَازَ الْقُبْضَةَ.

(۲۵۹۹۹) حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی داڑھی جب ایک قبضہ سے تجاوز کر جاتی تو وہ اس کو چھانٹ لیتے تھے۔

(۲۶۰۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِينَ فَقَالاَ :لاَ بَأْسَ بِهِ أَنْ تَأْخُذَ مِنْ طُولِ لِحْيَتِكَ.

(۲۶۰۰۰) حضرت ابوھلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ دونوں حضرات سے اس بارے میں پوچھا: تو ان دونوں حضرات رحمہما اللہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اپنی داڑھی کی لمبائی کو چھانٹ لو۔

(۲۶۰۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يُبَطِّنُونَ لِحَاهُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنْ عَوَارِضِهَا.

(۲۶۰۰۱) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم ٹھوڑی کے نیچے کے بال چھانٹ لیتے تھے اور داڑھی کے کناروں کے بال بھی چھانٹتے تھے۔

(۲۱) مَا قَالُوا فِي التَّحْذِيفِ

بعض لوگوں نے داڑھی برابر کرنے اور اس کے کناروں کے بال چھانٹنے کے بارے میں یوں کہا

(۲۶۰۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَحَذَّفَ كِلْ أو كِرد يَرْكُوش.

(۲۶۰۰۲) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے داڑھی کے کناروں کو کاٹنے اور برابر کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(۲۲) مَا يُؤْمَرُ بِهِ الرَّجُلُ مِنْ إعْفَاءِ اللِّحْيَةِ وَالأَخْذِ مِنَ الشَّارِبِ

ان روایات کا بیان جن میں آدمی کو داڑھی بڑھانے اور مونچھ کے چھانٹنے کا حکم دیا گیا

(۲۶۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : انْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللِّحَى. (بخاری ۵۸۹۳۔ مسلم ۲۲۲)

(۲۶۰۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھیں کاٹنے میں مبالغہ کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔

(۲۶۰۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ. (ترمذی ۲۷۶۱)

(۲۶۰۰۴) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنی مونچھ کو نہ چھانٹے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۲۶۰۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ الْحَاطِبِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحْفِي شَارِبَهُ.

(۲۶۰۰۵) حضرت عثمان حاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو مونچھیں کاٹنے میں مبالغہ کرتے ہوئے دیکھا۔

(۲۶۰۰٦) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ قَدْ جَزَّ شَارِبَهُ كَأَنَّهُ قَدْ حَلَقَهُ.

(۲۶۰۰۶) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تحقیق انہوں نے اپنی مونچھ کو کاٹا اور بالکل مونڈ دیا۔

(۲۶۰۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ أَنَّهُمَا كَانَا يُحْفِيَانِ شَوَارِبَهُمَا.

(۲۶۰۰۷) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ یہ دونوں حضرات اپنی مونچھوں کو مبالغہ کے ساتھ کاٹتے تھے۔

(۲۶۰۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ يُحْفِي شَارِبَهُ.

(۲۶۰۰۸) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو مونچھ کاٹنے میں مبالغہ کرتے

ہوئے دیکھا۔

(٢٦٠٠٩) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ :حدَّثَنا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَرَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَلَمَةَ بْنَ الأَكْوَعِ ، وَابْنَ عُمَرَ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَأَبَا أُسَيْدٍ يُنْهِكُونَ شَوَارِبَهُمَا أَخَا الْحَلْقِ.

(۲۶۰۰۹) حضرت عبید اللہ بن ابی رافع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید اور حضرت رافع بن خدیج، حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت ابن عمر، حضرت جابر بن عبد اللہ اور جندب ابوسعد کو دیکھا یہ سب حضرات اپنی مونچھوں کو بالکل سرے سے کٹوا دیتے سر منڈھوانے کی طرح۔

(٢٦٠١٠) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :أُمِرْنَا أَنْ نَبْشُرَ الشَّوَارِبَ بَشْرًا.

(۲۶۰۱۰) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو نے ارشاد فرمایا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنی مونچھیں کٹوا دیں یہاں تک کہ جلد بالکل واضح نظر آئے۔

(٢٦٠١١) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سُئِلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :مَا السُّنَّةُ فِي قص الشَّارِبِ ؟ قَالَ :يُقَصُّ حَتَّى يَبْدُوَ الإِطَارُ وَيُقْطَعُ فَضْلُ الشَّارِبَيْنِ.

(۲۶۰۱۱) حضرت عبد العزیز بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز سے پوچھا گیا: مونچھ کے کاٹنے میں سنت طریقہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اتنی کاٹو کہ لمبائی ظاہر ہو جائے اور مگر جو ہونٹوں سے زائد ہو اس کو کاٹ لو۔

(٢٦٠١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَعْتَرِضُ شَارِبَهُ فَيَجُزُّهُ كَمَا يَجُزُّ الْغَنَمَ.

(۲۶۰۱۲) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر اپنی مونچھوں کو چوڑائی میں نکالتے اور پھر ان کو کاٹ دیتے جیسے بکری کے بال کاٹے جاتے ہیں۔

(٢٦٠١٣) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَبْدِ المجيد بْنِ سُهَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عبد الله بن عُتْبَةَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجُوسِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قد حَلَقَ لِحْيَتَهُ ، وَأَطَالَ شَارِبَهُ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا هَذَا ؟ قَالَ :هَذَا فِي دِينِنَا، قَالَ :فِي دِينِنَا أَنْ نَجُزَّ الشَّارِبَ، وَأَنْ نُعْفِيَ اللِّحْيَةَ. (مسلم ۲۲۲۔ احمد ۲/ ۳۶۶)

(۲۶۰۱۳) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ اہل مجوس میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا، اس نے اپنی داڑھی کو حلق کروایا ہوا تھا اور مونچھوں کو لمبا کیا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: ہمارے دین میں ایسا ہی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن ہمارے دین میں طریقہ یہ ہے کہ ہم مونچھ کو کاٹ دیں اور

داڑھی کو بڑھائیں۔

(۲٦.١٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَخْذُ الشَّارِبِ مِنَ الدِّينِ. (ترمذی ۲۷۶۰۔ احمد ۱/ ۳۰۱)

(۲۶۰۱۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مونچھ کا چھانٹنا دین میں سے ہے۔

(٢٦.١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ مِنْ شَارِبِهِ ، وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ ، خَلِيلُ اللهِ ، يَقُصُّ شَارِبَهُ ، أَوْ مِنْ شَارِبِهِ.

(۲۶۰۱۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھ یا فرمایا اپنی مونچھوں کو کاٹ لیتے تھے۔

(٢٦.١٦) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نُوَفِّيَ السِّبَالَ ، وَنَأْخُذَ مِنَ الشَّوَارِبِ. (ابوداؤد ۴۱۹۸۔ احمد ۵/ ۲۶۵)

(۲۶۰۱۶) حضرت ابو الزبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم داڑھی کے اگلے حصہ کے بالوں کو بڑھائیں اور مونچھوں کو چھانٹیں۔

(٢٦.١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنِ ابنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ.

(بخاری ۶۲۸۷۔ مسلم ۱۶۶۳)

(۲۶۰۱۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھوں کا کاٹنا اور داڑھی کا بڑھانا فطرت میں سے ہے۔

(٣٣) فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ وَيَجْعَلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى

اس آدمی کا بیان جو اس طریقہ سے بیٹھے کہ اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھ لے

(٢٦.١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِد ، قَدْ وَضَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲۶۰۱۸) حضرت عباد کے چچا حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

(٢٦.١٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلَ عَلَى عُمَرَ أَو رُئِيَ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲۶۰۱۹) حضرت عبداللہ بن مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے یا آپ رضی اللہ عنہ کو چت لیٹے ہوئے دیکھا گیا اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے۔

(٢٦٠٢٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَّهُ رَأَى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ جَالِسًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲۶۰۲۰) حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو دیکھا اس حال میں کہ وہ اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ کر بیٹھے ہوئے تھے۔

(٢٦٠٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضْطَجِعُ فَيَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲۶۰۲۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ لیٹ جاتے پھر اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ لیتے۔

(٢٦٠٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعٍ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَلْقِي عَلَى قَفَاهُ وَيَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا ، وَيَفْعَلُهُ وَهُوَ جَالِسٌ لاَ يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا.

(۲۶۰۲۲) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ گدی پر چیت لیٹ جاتے اور اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ لیتے اور وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، اور وہ اس حال میں بیٹھتے بھی تھے اور اس طرح بیٹھنے میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٢٦٠٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :إِنَّمَا يَنْهَى عَنْ ذَلِكَ أَهْلُ الْكِتَابِ ، وَقَالَ عَامِرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ :لاَ بَأْسَ به.

(۲۶۰۲۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک اہل کتاب اس طرح بیٹھنے سے منع کرتے تھے اور حضرت عامر اور حضرت محمد بن علی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٦٠٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ الغَسِيل ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو ، أَنَّ بِلاَلاً فَعَلَهُ :وَضَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲۶۰۲۴) حضرت عمرو بن ابی عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا کہ اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ لیا۔

(٢٦٠٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانَا يَفْعَلاَنِهِ. (بخاری ۴۷۵۔ ابو داؤد ۴۸۳۴)

(۲۶۰۲۵) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دونوں حضرات اس طریقہ سے بیٹھتے تھے۔

(٢٦٠٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ

فِي الْأَرَاكِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ يَقُولُ: ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾.

(۲۶۰۲۶) حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رحمہ اللہ کے چچا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پیلو کے درخت کے نیچے گوٹ مار کر بیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنی ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھے ہوئے تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ (اے ہمارے رب ہمیں ظالم قوم کے لیے فتنہ نہ بنا)۔

(۲٦.۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ - يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ - قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

(۲۶۰۲۷) حضرت عمران بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا اس حال میں کہ انہوں نے اپنی ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھا ہوا تھا۔

(۲٦.۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا مِجْلَزٍ عَنِ الرَّجُلِ يَجْلِسُ ، وَيَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ ، إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ كَرِهَتْهُ الْيَهُودُ ، قَالُوا: إِنَّهُ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ، ثُمَّ اسْتَوَى يَوْمَ السَّبْتِ فَجَلَسَ تِلْكَ الْجِلْسَةَ.

(۲۶۰۲۸) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا: جو بیٹھ کر اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ لے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ بے شک یہ تو ایسی چیز ہے جس کو یہود مکروہ سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر وہ ساتویں دن مستوی ہوا اور اس انداز میں بیٹھ گیا۔

(۲٦.۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ هَارُونَ بْنَ رِئَابٍ ، قَالَ لَهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى سَرِيرِهِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى: يُكْرَهُ هَذَا يَا أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا.

(۲۶۰۲۹) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ہارون ابن رئاب رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا اس حال میں کہ وہ اپنی ایک ٹانگ کو دوسرے پر رکھے ہوئے تھے؟ اے ابو بکر! کیا تم اس کو مکروہ سمجھتے ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں۔

(۲٦.۳۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

(۲۶۰۳۰) حضرت ربیع بن المنذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت منذر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ کو ایک ٹانگ دوسری پر رکھے ہوئے دیکھا۔

(۲٦.۳۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، قَالَ: قِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ الشَّعْبِيَّ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى؟ قَالَ: نَعَمْ.

(۲۶۰۳۱) حضرت حمید بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسرائیل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا! کیا آپ رحمہ اللہ نے حضرت شعبی رحمہ اللہ کو ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے دیکھا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۲٤) من كره أن يضع إحدى رِجليهِ على الأُخرى

جنہوں نے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھنے کو مکروہ سمجھا ہے

(۲٦۰۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أبي إِسْمَاعِيلَ رَاشِدٍ ، قَالَ : اسْتَلْقَيْت فَرَفَعْت إِحْدَى رِجْلَيَّ عَلَى رُكْبَتِي ، فَرَمَانِي سَعِيدٌ بِحَصَيَاتٍ ، ثُمَّ قَالَ : إنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَنْهَى عَنْ هَذَا.

(۲٦۰۳۲) حضرت اسماعیل بن ابو اسماعیل راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں چت لیٹا پھر میں نے اپنی ٹانگ کو اپنے گھٹنے پر بلند کرلیا۔ اس پر حضرت سعید رحمہ اللہ نے مجھے چند چھوٹی کنکریاں ماریں، پھر فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس طرح لیٹنے سے منع فرماتے تھے۔

(۲٦۰۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَضْطَجِعَ وَيَضَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى.

(۲٦۰۳۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ لیٹ جائیں اور اپنی ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھ لیں۔

(۲٦۰۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيل ، عَنْ وَاصِلٍ ، أَنَّ جَرِيرًا جَلَسَ وَوَضَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ : ضَعْهَا ، فَإِن هَذَا لاَ يَصْلُحُ لِبَشَرٍ.

(۲٦۰۳٤) حضرت واصل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر رحمہ اللہ بیٹھ گئے اور پھر اپنی ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھ لیا، اس پر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اس کو نیچے رکھو، بے شک کسی انسان کے لیے یوں بیٹھنا مناسب نہیں ہے۔

(۲٦۰۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ ، أَنَّ كَعْبًا ، قَالَ لَهُ : ضَعْهَا ، فَإِنَّ هَذَا لاَ يَصْلُحُ لِبَشَرٍ.

(۲٦۰۳۵) حضرت عمرو بن عتبہ بن فرقد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے ارشاد فرمایا: اس کو نیچے رکھو، بے شک کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے۔

(۲٦۰۳٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : رَآنِي مُحَمَّدٌ وَقَدْ وَضَعْت رِجْلِي هَكَذَا وَوَضَعَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى ، قَالَ : فَقَالَ : ارْفَعْهَا ، قَدْ تَوَاطَؤُوا عَلَى الْكَرَاهِيَةِ لَهَا ، قَالَ : فَذَكَرْت لِلْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَتِ الْيَهُودُ يَكْرَهُونَهُ فَخَالَفَهُمُ الْمُسْلِمُونَ.

(۲٦۰۳٦) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے مجھے دیکھا کہ میں نے اپنی ٹانگ اس طرح رکھی ہوئی تھی کہ اپنا

دایاں پاؤں اپنی بائیں ران پر رکھا ہوا تھا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو ہٹاؤ۔ تحقیق تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کے مکروہ ہونے پر اتفاق کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت حسن رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کی، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہود اس کو مکروہ سمجھتے تھے اور مسلمانوں نے تو ان کی مخالفت کی۔

(٢٦٠٣٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فَيَضَعَ عَقِبَهُ عَلَى فَخِذِهِ وقال :هُوَ التَّوَرُّكُ.

(۲۶۰۳۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے گھٹنے کو اپنی ران پر رکھے اور فرمایا: یہ تو سرین پر بیٹھنا ہوا۔

(٢٦٠٣٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ نَهَى عَنْهُ.

(۲۶۰۳۸) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ اس طرح بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔

(٢٦٠٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ التَّرَبُّعَ وَقَالَ :جِلْسَةُ مَمْلَكَةٍ.

(۲۶۰۳۹) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس گوٹ مار کر بیٹھنے کو ناپسند سمجھتے تھے اور فرماتے: یہ شاہانہ انداز ہے۔

(٣٥) مَا يُؤمر بِهِ الرّجل فِي مجلِسِهِ

کسی آدمی کو مجلس میں جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے

(٢٦٠٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَامِرٌ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ الْعَبَّاسُ لاِبْنِهِ عَبْدِ اللهِ بن عباس :يَا بُنَيَّ ، إنِّي أَرَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يُقَرِّبُك ، وَيَسْتَشِيرُك مَعَ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخلُو بِكَ ، فَاحْفَظْ عَنِّي ثَلاَثًا :اتَّقِ اللَّهَ لاَ يُجَرِّبَنَّ عَلَيْك كِذْبَةً ، وَلاَ تُفْشِيَنَّ لَهُ سِرًّا ، وَلاَ تَغتَابَنَّ عِنْدَهُ أَحَدًا ، قَالَ :فَقُلْت لاِبْنِ عَبَّاسٍ :يَا أَبَا عَبَّاسٍ ، كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ خَيْرٌ مِنْ أَلْفٍ ، قَالَ :وَمِنْ عَشَرَةِ آلاَفٍ.

(۲۶۰۴۰) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اے میرے بیٹے! میں امیر المؤمنین کو دیکھتا ہوں کہ وہ تجھے اپنے قریب کرتے ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ تجھ سے بھی مشورہ طلب کرتے ہیں اور تیرے ساتھ خلوت کرتے ہیں پس تو میری طرف سے تین باتیں محفوظ کر لے۔ تم بچو اس بات سے کہ وہ تم پر جھوٹ کو آزمائیں اور تم ہرگز کبھی بھی ان کے راز کو فاش مت کرنا اور ان کے سامنے کبھی کسی کی غیبت مت کرنا۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ان میں سے ہر ایک ایک ہزار سے بہتر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ دس ہزار سے بہتر ہے۔

(۲٦٠٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لاَ تَعْتَرِضْ فِيمَا لاَ يَعْنِيك، وَاعْتَزِلْ عَدُوَّك، وَاحْتَفِظْ مِنْ خَلِيلِك إلاَّ الأَمِينَ، فَإِنَّ الأَمِينَ لاَ يُعَادِلُهُ شَيْءٌ، لاَ تَصْحَبِ الْفَاجِرَ فَيُعَلِّمُك مِنْ فُجُورِهِ، وَلاَ تُفْشِ إلَيْهِ بِسِرِّك، وَاسْتَشِرْ فِي أَمْرِك الَّذِينَ يَخْشَوْنَ اللَّهَ.

(۲٦٠٤١) حضرت محمد بن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کام کے پیچھے مت پڑو جو تمہیں فائدہ نہ پہنچائے اور اپنے دشمن سے بچو اور اپنے دوست سے بچو سوائے امانت دار شخص کے۔ اس لیے کہ قوم میں سے امانت دار شخص کی برابری کوئی چیز نہیں کر سکتی اور بدکار کی صحبت اختیار مت کرو۔ اس لیے کہ وہ اپنی بدکاری میں سے تمہیں بھی سکھلا دے گا اور اس کے سامنے اپنے کسی راز کو فاش مت کرو اور اپنے معاملہ میں ان لوگوں سے مشورہ مانگو جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

(۲٦٠٤٢) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: لاَ تُحَدِّثْ بِالْحَدِيثِ مَنْ لاَ يَعْرِفُهُ، فَإِنَّ مَنْ لاَ يَعْرِفُهُ يَضُرُّهُ، وَلاَ يَنْفَعُهُ.

(۲٦٠٤٢) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تم اس شخص کو اپنی بات مت بتاؤ، جو اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ اس لیے کہ جو اس معاملہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتا وہ نقصان پہنچائے گا، اور کم از کم کوئی فائدہ بھی نہیں پہنچائے گا۔

(۲٦٠٤٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَمَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، ثُمَّ بَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ وَجَلَسَ فِي جِدَارٍ، أَوْ فِي ظِلٍّ حَتَّى أَتَيْته فَأَبْلَغْته حَاجَتَهُ، فَلَمَّا أَتَيْتُ أُمَّ سُلَيْمٍ، قَالَتْ: مَا حَبَسَك الْيَوْمَ؟ قُلْتُ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ، قَالَتْ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: إنَّهَا سِرٌّ، قَالَتْ: فَاحْفَظْ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَمَا حَدَّثْت بِهَا أَحَدًا قَطُّ. (بخاری ۱۱۳۹۔ مسلم ۱۴۵)

(۲٦٠٤٣) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے لیے بھیج دیا اور دیوار کے سائے میں بیٹھ گئے یہاں تک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کام کے بارے میں بتلایا۔ پھر جب میں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: آج کس بات نے تمہیں روکے رکھا؟ میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام بھیج دیا تھا۔ انہوں نے پوچھا: کیا کام تھا؟ میں نے کہا: بے شک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کی حفاظت کرو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کسی کو بھی اس کے بارے میں نہیں بتلایا۔

(۲٦) فِي الرّجلِ يأخذ عنِ الرّجلِ الشّيء مَنْ قَالَ يرِيهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی سے کوئی چیز لے تو اس کو چاہیے کہ وہ اسے دکھادے

(٢٦٠٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، قَالَ : الْمُسْلِمُ مِرْآةُ أَخِيهِ ، فَإِذَا أَخَذَ عَنْهُ شَيْئًا فَلْيُرِهِ.

(۲۶۰۴۴) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہبیرہ یحیٰی بن عباد ؒ نے ارشاد فرمایا: مسلمان اپنے بھائی کا آئینہ ہے جب وہ اس سے کوئی چیز لے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کو بھی دکھلا دے۔

(٢٦٠٤٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ غَالِبٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ او سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الرَّجُلِ يَأْخُذُ عَنِ الرَّجُلِ الشَّيْءَ فَيَقُولُ : لاَ يَكُنْ بِكَ السُّوءُ ، أَوْ صُرِفَ عَنْكَ السُّوءَ ، قَالَ : فَقَالَ : يَقُولُ : لاَ يَكُنْ بِكَ السُّوءُ فَإِنَّهُ إِلاَّ يَكُنْ به خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَكُونَ بِهِ ثُمَّ يُصْرَفُ.

(۲۶۰۴۵) حضرت حسن ؒ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک آدمی دوسرے سے کوئی چیز لے اور اسے کہے کہ تیرے پاس کوئی برائی نہ رہے یا برائی تجھ سے دور کردی جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ کہے کہ وہ تیرے پاس برائی نہ رہے۔

(٢٦٠٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ عَنْ أَخِيهِ شَيْئًا فَلْيُرِهِ إِيَّاه.

(۲۶۰۴۶) حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی سے کوئی چیز لے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو بھی دکھلا دے۔

(٢٦٠٤٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : سَمِعْت أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَحَدُكُمْ مِرْآةُ أَخِيهِ ، فَإِذَا رَأَى أَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ.

(بخاری ۲۳۹۔ ابوداؤد ۴۸۸۲)

(۲۶۰۴۷) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کا آئینہ ہے، پس جب وہ کوئی تکلیف دہ چیز دیکھے تو اس کو اس سے دور کردے۔

(۲۷) ما قالوا فِي النّهيِ عن الوقِيعةِ فِي الرّجلِ والغِيبةِ

کسی آدمی کو برا بھلا کہنے اور اس کی غیبت سے رکنے کا بیان

(٢٦٠٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ

وَبَيْنَ سَعْدٍ كَلَامٌ ، قَالَ : فَتَنَاوَلَ رَجُلٌ خَالِدًا عِنْدَ سَعْدٍ ، قَالَ : فَقَالَ : سَعْدٌ : مَهْ ، فَإِنَّ مَا بَيْنَنَا لَمْ يَبْلُغْ دِينَنَا.

(۲۶۰۴۸) حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہوئی، تو ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو بُرا بھلا کہنے لگا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رک جاؤ، بے شک جو لڑائی ہمارے درمیان ہے وہ ہمارے دین تک نہیں پہنچتی!

(۲۶۰۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَا يَمْنَعُكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَخْرِقُ أَعْرَاضَ النَّاسِ أن لاَ تُغَيِّرُوا عَلَيْهِ؟ قَالُوا : نَتَّقِي لِسَانَهُ، قَالَ : ذَاكَ أَدْنَى أَنْ تَكُونُوا شُهَدَاءَ.

(۲۶۰۴۹) حضرت زید بن صوحان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کس چیز نے روک دیا کہ جب تم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ لوگوں کی عزتیں خراب کر رہا ہے اور تمہیں اس پر غیرت تک نہیں آئی، لوگوں نے عرض کیا: ہم تو اس کی زبان سے بچتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو اور بھی گھٹیا بات ہے کہ تم گواہ بن رہے ہو۔

(۲۶۰۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مَرَّ عَلَى بَغْلٍ مَيِّتٍ فَقَالَ لأَصْحَابِهِ : إِنْ يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ مِنْ هَذَا حَتَّى يَمْلأَ بَطْنَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ.

(۲۶۰۵۰) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایک مردار خچر کے پاس سے گزرے تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک اس کو کھائے یہاں تک کہ اس کا پیٹ بھر جائے یہ بہت بہتر ہے اس بات سے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا گوشت کھائے۔

(۲۶۰۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ لَهُ : مَا الْغِيبَةُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ ، قَالَ : أَفَرَأَيْت إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : إِنْ كَانَ فِي أَخِيك مَا تَقُولُ ، فَقَدِ اغْتَبْته ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ ، فَقَدْ بَهَتَّهُ. (مسلم ۲۰۰۱۔ ابو داؤد ۴۸۴۱)

(۲۶۰۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! غیبت کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تو اپنے بھائی کی وہ بات ذکر کرے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو، آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی کیا رائے ہے اس بارے میں کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اگر وہ بات میرے بھائی میں موجود ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جو بات کرتے ہو اگر وہ تمہارے بھائی میں موجود ہے تو تحقیق تم نے اس کی غیبت بیان کی اور جو بات تم کرتے ہو اگر وہ تمہارے بھائی میں موجود نہیں ہے تو تحقیق تم نے اس پر بہتان باندھا ہے۔

(۲۶۰۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنٍ لأَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّ رَجُلاً وَقَعَ فِي رَجُلٍ فَرَدَّ عَنْهُ آخَرُ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ كَانَ لَهُ

حِجَابًا مِنَ النَّارِ. (ترمذی ۱۹۳۱۔ احمد ۶/ ۴۵۰)

(۲۶۰۵۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے ارشادفرمایا: کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کی غیبت بیان کی تو دوسرے آدمی نے اس کو روک دیا۔ اس پر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرے گا تو یہ اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جائے گی۔

(٢٦.٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ :وَقَعَ رَجُلٌ فِي رَجُلٍ فَرَدَّ عَلَيْهِ آخَرُ فَقَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ :لَقَدْ غَبَطْتُك ، إِنَّهُ مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ ، وَقَاهُ اللَّهُ ، قَالَ مِسْعَرٌ :نَفْحَ ، أَوْ لَفْحَ النَّارِ.

(۲۶۰۵۳) حضرت عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کی غیبت بیان کی تو دوسرے آدمی نے اس کی بات واپس لوٹا دی۔ اس پر حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے ارشادفرمایا: تحقیق مجھے تجھ پر رشک ہے۔ اس لیے کہ جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم کی ہوا کے جھونکے سے یا جہنم کی جلا دینے والی آگ سے محفوظ فرمائیں گے۔

(٢٦.٥٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إذَا قُلْتَ مَا فِي الرَّجُلِ فَلَمْ تُزَكِّهِ.

(۲۶۰۵۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: جب تم نے وہ بات بیان کی جو آدمی میں موجود ہو تو تم نے اس کی پاکی بیان نہیں کی۔

(٢٦.٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ :شَهِدْت الأَعْرَابَ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا وَكَذَا ؟ فَقَالَ :عِبَادَ اللهِ ، وَضَعَ اللَّهُ الْحَرَجَ إلاَّ مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ أَخِيهِ شَيْئًا فَذَلِكَ الَّذِي حَرَجٌ.

(۲۶۰۵۵) حضرت زیاد بن علاقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: میں حاضر تھا کہ بدوؤں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کہ اس طرح اور اس طرح کرنے میں ہم پر گناہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ کے بندو! اللہ نے گناہ ہٹا دیا ہے مگر جو کوئی شخص اپنے بھائی کی غیبت کرتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ گناہ گار رہا۔

(٢٦.٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ :لَوْ رَأَيْت أَقْطَعَ فَذَكَرْته فَقُلْت الأَقْطَعُ كَانَتْ غِيبَةً ، قَالَ :فَذَكَرْته لأَبِي إِسْحَاقَ فَقَالَ :صَدَقَ.

(۲۶۰۵۶) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: اگر تو کسی ہاتھ کٹے کو دیکھے پھر تو نے اس کا یوں ذکر فرمایا: کہ ہاتھ کٹا تو یہ بھی غیبت ہوگی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت ابواسحاق کے سامنے ذکر کی، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا۔

(٢٦.٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ :لَوْ رَأَيْت رَجُلاً يَرْضَعُ شَاةً فِي الطَّرِيقِ فَسَخِرْت مِنْهُ خِفْت أَنْ لاَ أَمُوتَ حَتَّى أَرْضَعَهَا.

(۲۶۰۵۷) حضرت عبداللہ بن بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی آدمی کو دیکھوں کہ وہ راستہ میں بکری کا دودھ پی رہا ہے اور پھر اس کا مذاق بناؤں، تو مجھے خوف ہے کہ مجھے موت نہیں آئے گی یہاں تک کہ میں بھی راستہ میں بکری کا دودھ پیوں۔

(٢٦٠٥٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَسَنٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :إذَا قُلْتَ مَا هُوَ فِيهِ ، وَهُوَ لاَ يَسْمَعُ ، فَقَدِ اغْتَبْته ، وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ ، فَقَدْ بَهَتَّهُ.

(۲۶۰۵۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بھائی کے بارے میں وہ بات کرتے ہو جو اس میں موجود ہے اور وہ اس کو نہیں سن رہا تو تحقیق تم نے اس کی غیبت کی، اور جب تم نے وہ بات کی جو اس میں موجود نہیں تو تحقیق تم نے اس پر بہتان باندھا۔

(٢٦٠٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَوْ سَخِرْت مِنْ كَلْبٍ لَخَشِيت أَنْ أَكُونَ كَلْبًا.

(۲۶۰۵۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کتے کا مذاق اڑاؤں تو مجھے خوف ہے کہ میں بھی کتا نہ بن جاؤں گا۔

(٢٦٠٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :الْبَلاَءُ مُوَكَّلٌ بِالْقَوْلِ.

(۲۶۰۶۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مصیبتیں تو باتوں کی وجہ سے مسلط ہوتی ہیں۔

(٢٦٠٦١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ:إذَا قُلْتَ مَا فِيهِ، فَقَدِ اغْتَبْته ، وَإِنْ قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ ، فَقَدْ بَهَتَّهُ.

(۲۶۰۶۱) حضرت ابوالضحیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے ایسی بات کہی جو اس شخص میں موجود تھی تو تحقیق تم نے اس کی غیبت بیان کی اور جب تم نے ایسی بات کہی جو اس شخص میں موجود نہیں تھی تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔

(٢٦٠٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ إبْرَاهِيمَ وَنَحْنُ نُرِيد الْمَسْجِدَ ، قَالَ :فَذَكَرْت رَجُلاً فَاغْتَبْته ، قَالَ فَقَالَ لِي إبْرَاهِيمُ :ارْجِعْ فَتَوَضَّأْ ، كَانُوا يَعُدُّونَ هَذَا هُجْرًا.

(۲۶۰۶۲) حضرت ابن عجلان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا اور ہم دونوں کا مسجد جانے کا ارادہ تھا اتنے میں میں نے ایک آدمی کا ذکر کیا اور اس کی غیبت کی تو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: واپس جاؤ اور وضو کرو، صحابہ رضی اللہ عنہم اس کو فحش گوئی شمار کرتے تھے۔

(۲۸) فِي الرَّجلِ يمتشِطُ بِالمشطِ العاجِ ويدّهن بِالعاجِ

اس آدمی کا بیان جو ہاتھی کے دانت کی بنی ہوئی کنگھی سے بال کنگھی کرے، اور ہاتھی کے دانت کی بنی ہوئی شیشی میں سے تیل لگائے

(٢٦.٦٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، أَنَّهُ كَانَ لَهُ مُشْطٌ مِنْ عِظَامِ الْفِيلِ وَمَدْهَنٌ مِنْ عِظَامِ الْفِيلِ.

(۲۶۰۶۳) حضرت ھشام بن عروہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ریشید کے پاس ہاتھی کی ہڈیوں کی کنگھی تھی اور ہاتھی کی ہڈیوں سے بنی ہوئی تیل کی شیشی تھی۔

(٢٦.٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبِي يَدَّهِنُ فِي مَدْهَنٍ مِنْ عِظَامِ الْفِيلِ.

(۲۶۰۶۴) حضرت ھشام ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت عروہ ریشید کو دیکھا کہ وہ ہاتھی کی ہڈی سے بنی ہوئی تیل کی شیشی میں سے تیل لگاتے تھے۔

(٢٦.٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ لَهُ مَدْهَنٌ مِنْ عَاجٍ يَدَّهِنُ فِيهِ.

(۲۶۰۶۵) حضرت ھشام ریشید فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ریشید کے پاس ہاتھی کی ہڈی سے بنی ہوئی تیل کی شیشی تھی جس میں سے وہ تیل لگاتے تھے۔

(٢٦.٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ سُرِّيَّةٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَتْ : أَتَيْته بِمَدْهَنٍ مِنْ عَاجٍ ، أَوْ مُشْطٍ مِنْ عَاجٍ فَكَرِهَهُ وَقَالَ : هُوَ مَيْتَةٌ.

(۲۶۰۶۶) حضرت اسماعیل بن امیہ ریشید اپنی والدہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ریشید کی رازدان نے بتلایا کہ میں اُن کے پاس ہاتھی کے دانت کی بنی ہوئی تیل کی شیشی لے کر گئی یا کنگھی تو آپ ریشید نے اس کو ناپسند کیا اور فرمایا یہ تو مردار ہے۔

(٢٦.٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْعَاجَ.

(۲۶۰۶۷) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریشید نے ہاتھی کے دانت کو ناپسند فرمایا۔

(٢٦.٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْعَاجَ.

(۲۶۰۶۸) حضرت لیث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ریشید نے ہاتھی کے دانت کو ناپسند فرمایا۔

(٢٦.٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْعَاجَ كُلَّهُ ، وَأَنْ يَتَّخَذَ مِنْهُ مِشْطًا.

(۲۶۰۶۹) حضرت لیث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ریشید نے ہاتھی کے دانت کو بہر صورت ناپسند فرمایا، اور اس بات کو بھی کہ اس کی کنگھی بنائی جائے۔

(۲۹) فِي الدّهنِ كلّ يومٍ

روزانہ تیل لگانے کا بیان

(۲٦٠٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إلاَّ غِبًّا. (ابوداؤد ۴۱۵۶۔ ترمذی ۱۷۵۶)

(۲۶۰۷۰) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنگھی کرنے کو منع فرماتے تھے مگر گاہے گاہے۔

(۲٦٠٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بْنِ أَسْمَاءَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ رُبَّمَا ادَّهَنَ فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ.

(۲۶۰۷۱) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ کبھی کبھار دن میں دومرتبہ تیل لگایا کرتے تھے۔

(۲٦٠٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيد ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إلاَّ غِبًّا.

(۲۶۰۷۲) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنگھی کرنے کو منع فرماتے تھے مگر گاہے گاہے۔

(۲٦٠٧٣) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : التَّرَجُّلُ غِبًّا.

(۲۶۰۷۳) حضرت مغیرہ بن حارث ؒ فرماتے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: کنگھی کبھی کبھار کیا کرو۔

(۲٦٠٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّرَجُّلَ كُلَّ يَوْمٍ.

(۲۶۰۷۴) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ نے ارشاد فرمایا: صحابہ ؓ روزانہ کنگھی کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۰) فِي الثّلاثةِ يتسارّ اثنانِ دون الآخرِ

ان تین کا بیان جن میں سے دو سرگوشی کریں تیسرے کو چھوڑ کر

(۲٦٠٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا عُبَيد اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إذَا كَانَ ثَلاَثَةٌ فَلاَ يَتَسَارَّ اثْنَانِ دُونَ الآخَرِ ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ : يَتَنَاج. (مسلم ۱۷۱۷۔ احمد ۲/ ۱۴۱)

(۲۶۰۷۵) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تین افراد ہوں تو ان میں دو تیسرے کے علاوہ سرگوشی ہرگز مت کریں اور حضرت ابن نمیر ؒ نے یتناج کا لفظ نقل فرمایا بمعنی سرگوشی کرنا۔

(۲٦٠٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا كنا ثَلاَثَةً أَنْ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ حَتَّى يَخْتَلِطَ بِالنَّاسِ.

(مسلم ۱۷۱۸۔ بخاری ۶۲۹۰)

(۲۶۰۷۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ جب تین افراد ہوں تو ان میں سے دو تیسرے کے علاوہ سرگوشی نہ کریں اس وجہ سے وہ اس کو غمگین کریں گے یہاں تک کہ وہ لوگوں میں مل جائے۔

(۲۶۰۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ أَبِي إسْحَاقَ ، عَنِ الأَحْوَص ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إذَا كَانَ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ فلا يَنْتَجِي اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَسُوئُهُ.

(۲۶۰۷۷) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جب تین افراد کا گروہ ہو تو دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں، پس بے شک یہ بات اس کو تکلیف میں مبتلا کر دے گی۔

(۲۶۰۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يُنَاجِي رَجُلاً ، فَأَدْخَلت رَأْسِي بَيْنَهُمَا فَضَرَبَ ابْنُ عُمَرَ صَدْرِي وَقَالَ :إذَا رَأَيْت اثْنَيْنِ يَتَنَاجَيَانِ فَلاَ تَدْخُلْ بَيْنَهُمَا إلاَّ بِإِذْنِهِمَا.

(۲۶۰۷۸) حضرت سعید بن ابی سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کسی آدمی سے سرگوشی کر رہے تھے میں نے بھی اپنا سر ان دونوں کے درمیان داخل کر دیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے میرے سینہ پر مارا اور فرمایا: جب تم دو آدمیوں کو سرگوشی کرتے ہوئے دیکھو تو ان دونوں کے درمیان مت گھسو مگر ان کی اجازت سے۔

(۲۶۰۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إذَا كَانَ الْقَوْمُ أَرْبَعَةً فَلاَ بَأْسَ أَنْ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبَيْهِمَا. (ابو داؤد ۴۸۱۸)

(۲۶۰۷۹) حضرت ابوصالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب چار افراد ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے کہ دو افراد اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر سرگوشی کریں۔

(۳۱) ما نهي عنه الرّجل مِن إظهارِ السِّلاحِ فِي المسجدِ وتعاطِي السّيفِ مسلولًا

آدمی کو مسجد میں اسلحہ ظاہر کرنے اور سونتی ہوئی تلوار کے لینے سے روکا گیا

(۲۶۰۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ :مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ فَقَالَ لَهُ :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا.

(۲۶۰۸۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں تیر لے کر گزرا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اس کے پھل کو اپنے سے چمٹالو۔

(۲۶۰۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ بِنَبْلٍ فَلْيُمْسِكْ بِنِصَالِهَا.

(۲۶۰۸۱) حضرت ابو بردہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد ؒ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مسجد میں تیر لے کر گزرے تو اس کو چاہیے کہ اس کے پھل کو اپنے سے چھپا لے۔

(۲۶۰۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى قَوْمًا يَتَعَاطَوْنَ سَيْفًا مَشْهُورًا فَقَالَ :لَعَنَ اللَّهُ هَؤُلاَءِ ، فَقُلْت للحسن :إِنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ :لاَ ، بَلْ فِي رَحْبَةٍ مِنْ رِحَابِ الْمَسْجِدِ. (احمد ۵/ ۴۱۔ حاکم ۲۹۰)

(۲۶۰۸۲) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چند لوگوں کو دیکھا کہ وہ سونتی ہوئی تلوار لے رہے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان پر اللہ لعنت کرے۔ راوی کہتے ہیں! میں نے حضرت حسن ؒ سے پوچھا: کیا وہ مسجد میں تھے؟ آپ ؒ نے فرمایا: نہیں، بلکہ مسجد کے صحنوں میں سے ایک صحن میں تھے۔

(۲۶۰۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: مَلْعُونٌ مَنْ نَاوَلَ أَخَاهُ السَّيْفَ مَسْلُولاً فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۶۰۸۳) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے وہ شخص جو مسجد میں اپنے بھائی کو سونتی ہوئی تلوار پکڑائے۔

(۲۶۰۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، أَنَّهُ كَرِهَ سَلَّ السَّيْفِ فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۶۰۸۴) حضرت اسلم المنقری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابزی ؒ مسجد میں تلوار سونت لینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۶۰۸۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ نَاوَلَ أَخَاهُ السَّيْفَ فَلْيَغْمِدْهُ.

(۲۶۰۸۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی سے تلوار پکڑے تو اس کو چاہیے کہ وہ تلوار نیام میں کر لے۔

(۲۶۰۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولاً. (ترمذی ۲۱۶۳۔ ابوداؤد ۲۵۸۱)

(۲۶۰۸۶) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سونتی ہوئی تلوار لینے سے منع فرمایا۔

(۲۶۰۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولاً ، وَمَرَّ بِقَوْمٍ يَتَعَاطَوْنَ سَيْفًا مَسْلُولاً فَقَالَ : أَلَمْ أَنْهَكُمْ عن هَذَا ؟ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا. (احمد ۳/ ۳۶۱)

(۲۶۰۸۷) حضرت حسن ریشیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونتی ہوئی تلوار لینے سے منع فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس سے گزرے جو سونتی ہوئی تلوار لے رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں ایسا کرنے سے منع نہیں کیا تھا؟ اللہ لعنت کرے اس شخص پر جو یہ کرے۔

(۳۲) ما كُرِهَ من قِيامِ الرَّجلِ لِلرَّجلِ مِن مجلِسِهِ

کسی آدمی کا دوسرے آدمی کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ جانے کی کراہت کا بیان

(۲۶۰۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَقُمْ رَجُلٌ لِرَجُلٍ ، وَلَكِنْ لِيُوسِعْ لَهُ.

(۲۶۰۸۸) حضرت حسن ریشیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کے لیے کھڑا نہ ہو البتہ اسے چاہیے کہ وہ اس کے لیے کشادگی پیدا کردے۔

(۲۶۰۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ، ثُمَّ يَجْلِسَ فِيهِ ، قَالَ : وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ الرَّجُلُ عن مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ. (مسلم ۱۷۱۴۔ احمد ۲/ ۸۹)

(۲۶۰۸۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس کی جگہ میں بیٹھ جائے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے جب کوئی شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس جگہ نہیں بیٹھتے تھے۔

(۲۶۰۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُقِيمَنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ عَنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَقْعُدَ فِيهِ ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا.

(مسلم ۱۷۱۴۔ احمد ۲/ ۱۶)

(۲۶۰۹۰) حضرت ابن نمیر ریشیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی! دوسرے آدمی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس کی جگہ میں بیٹھ جائے، البتہ تم لوگ کشادگی اور وسعت پیدا کرو۔

(۲۶۰۹۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مَوْلًى لأَبِي مُوسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، أَنَّهُ دُعِيَ إِلَى شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى إِذَا قَامَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ عَنْ مَجْلِسِهِ أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ ، وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لاَ يَكْسُو. (ابو داؤد ۴۸۲۷۔ احمد ۵/ ۴۴)

(۲۶۰۹۱) حضرت سعید بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو گواہی کے لیے بلایا گیا تو ایک آدمی ان کے لیے اپنی جگہ سے کھڑا ہوگیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس بات سے کہ جب ایک آدمی دوسرے آدمی کے لیے اپنی جگہ سے کھڑا ہو جائے تو وہ شخص اس کی جگہ بیٹھ جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی اپنا ہاتھ پھیرے اس شخص کے کپڑے کے ساتھ جس کو اس نے پہنا نہیں ہے۔

(۲۶۰۹۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا فُلَيْحٌ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَقُومُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ عَنْ مَجْلِسِهِ ، وَلَكِنِ افْسَحُوا يَفْسَحَ اللَّهُ لَكُمْ. (احمد ۲/ ۳۳۸)

(۲۶۰۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کے لیے اپنی جگہ سے کھڑا نہ ہو البتہ تم کشادگی کرو اللہ تمہارے لیے کشادگی فرمائیں گے۔

(۲۶۰۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ لِلرَّجُلِ لِيَجْلِسَ فِيهِ.

(۲۶۰۹۳) حضرت ابوالبختری رضی اللہ عنہ کہ اس بات کو مکروہ سمجھا جاتا کہ ایک آدمی کسی آدمی کے لیے اپنی جگہ سے کھڑا ہو جائے تا کہ وہ اس کی جگہ میں بیٹھ جائے۔

(۳۳) فِي الرَّجلِ يقوم لِلرّجلِ إذا رآه

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کو دیکھ کر کھڑا ہو جائے

(۲۶۰۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ أَبِي الْعَدَبَّسِ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا ، فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ : لاَ تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. (ابو داؤد ۵۱۸۷۔ ابن ماجہ ۳۸۳۶)

(۲۶۰۹۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے (اس حال میں کہ) لاٹھی کو سہارا لگائے ہوئے تھے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اکرام میں کھڑے ہو گئے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عجمیوں کی طرح کھڑے مت ہوا کرو۔ وہ لوگ اس طرح ایک دوسرے کی تعظیم کرتے ہیں۔

(۲۶۰۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : دَخَلَ مُعَاوِيَةُ بَيْتًا فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ،

وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ وَلَمْ يَقُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لابْنِ عَامِرٍ :اجْلِسْ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (ترمذی ۲۷۵۵۔ ابوداؤد ۵۱۸۶)

(۲۶۰۹۵) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ایک گھر میں داخل ہوئے جس میں حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ موجود تھے، حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ، تو کھڑے ہو گئے اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے نہیں ہوئے۔ اس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بیٹھ جاؤ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ آدمی اس کے لیے کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۰۹۶) عَفَّان ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :مَا كَانَ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ.

(ترمذی ۲۷۵۴)

(۲۶۰۹۶) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی محبوب شخص نہیں تھا اور جب وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تھے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے اس لیے کہ وہ لوگ اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسندیدگی کو جانتے تھے۔

(۳۴) الوسادة تطرح للرّجل

آدمی کے لیے تکیہ لگانے کا بیان

(۲۶۰۹۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ طَارِقٍ ، قَالَ :كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ الشَّعْبِيِّ ، فَجَاءَ جَرِيرُ بْنُ يَزِيدَ ، فَدَعَا لَهُ الشَّعْبِيُّ بِوِسَادَةٍ فَقُلْنَا لَهُ :يَا أَبَا عَمْرٍو نَحْنُ عِنْدَكَ أَشْيَاخٌ ، دَعَوْتَ لِهَذَا الْغُلاَمِ بِوِسَادَةٍ ؟ فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ.

(۲۶۰۹۷) حضرت طارق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت شعبی رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت جریر بن یزید تشریف لائے تو حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ان کے لیے تکیہ منگوایا، تو ہم نے آپ رحمہ اللہ سے کہا: اے ابوعمرو! ہم آپ کے پاس بڑے لوگ ہیں او ر آپ رحمہ اللہ اس بچے کے لئے تکیہ منگوار ہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس پاس قوم کا معزز شخص آئے تو تم اس کا اکرام کرو۔

(۲۶۰۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا أَتَاكُمْ كَرِيمُ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ. (ابوداؤد ۵۱۱)

(۲۶۰۹۸) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمہارے پاس قوم کا معزز شخص آئے تو تم اس کا اکرام کرو۔

(۲٦٠٩٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :طَرَحَ أَبُو قِلاَبَةَ لِرَجُلٍ وِسَادَةً فَقَالَ أَبُو قِلاَبَةَ :إِنَّهُ كَانَ يُقَالُ :لاَ تَرُدَّ عَلَى أَخِيك كَرَامَتَهُ.

(۲۶۰۹۹) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ ؒ نے ایک آدمی کے لیے تکیہ لگوایا اور فرمایا، یایوں کہا جاتا تھا کہ تم اپنے بھائی پر اس کے اکرام کو ردمت کرو۔

(٢٦١٠٠) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :دَخَلَ عَلِيٌّ وَرَجُلٌ ، فَطَرَحَ لَهُمَا وِسَادَتَيْنِ ، فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَلَمْ يَجْلِسِ الآخَرُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :لاَ يَرُدُّ الْكَرَامَةَ إِلاَّ حِمَارٌ.

(۲۶۱۰۰) حضرت جعفر ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ اور ایک آدمی ان کے پاس تشریف لائے تو ان دونوں کے لیے تکیے لگوائے گئے حضرت علی ؓ تو بیٹھ گئے اور دوسرا آدمی نہیں بیٹھا، اس پر حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: بیٹھ جاؤ اکرام واپس نہیں کرتا مگر گدھا۔

(٣٥) مَنْ قَالَ خذ الحكم مِمّن سمِعته

جوشخص یوں کہے: تم کسی بات کی سمجھ اسی سے حاصل کرو جس سے تم نے اس بات کو سنا

(٢٦١٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :خُذِ الْحُكْمَ مِمَّنْ سَمِعْته ، فَإِنَّمَا هُوَ مِثْلُ الرَّمْيَةِ مِنْ غَيْرِ رَامٍ.

(۲۶۱۰۱) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: تم کسی بات کی سمجھ اسی سے حاصل کرو جس سے تم نے بات کو سنا، اس لیے کہ اس کی مثال اس تیر کی ہے جو کسی اور نے چلایا ہو۔

(٣٦) فِي الرّجلِ من يؤمر أن يجالِس ويداخِل

اس آدمی کا بیان جس کو مجلس اختیار کرنے اور دخل دینے کا حکم دیا گیا ہو

(٢٦١٠٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الأَقْمَرِ ، أَنَّ أَبَا جُحَيْفَةَ كَانَ يَقُولُ :جَالِسُوا الْكُبَرَاءَ ، وَخَالِطُوا الْحُكَمَاءَ ، وَسَائِلُوا الْعُلَمَاءَ.

(۲۶۱۰۲) حضرت علی بن اقمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوجحیفہ ؒ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ تم بڑے لوگوں کی مجلس اختیار کرو، اور عقل مندوں سے ملا کرو، اور علماء سے سوال کیا کرو۔

(۲۶۱۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، أَنَّ جَدَّهُ وَهُوَ عُمَيْرُ بْنُ حَبِيبٍ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ :يَا بَنِيَّ ، إِيَّاكُمْ وَمُجَالَسَةَ السُّفَهَاءِ ، فَإِنَّ مُجَالَسَتَهُمْ دَاءٌ ، إِنَّهُ مَنْ يَحْلُمْ ، عَنِ السَّفِيهِ يُسَرَّ بِحِلْمِهِ ، وَمَنْ يُحبه يَنْدَمُ ، وَمَنْ لاَ يَقَرُّ بِقَلِيلِ مَا يَجِيءُ بِهِ السَّفِيهُ يَقَرُّ بِالْكَثِيرِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَلْيُوَطِّنْ نَفْسَهُ عَلَى الصَّبْرِ عَلَى الأَذَى ، فَإِنَّهُ مَنْ يَصْبِرُ لاَ يَجِدُ لِلأَذَى مَسًّا.

(۲۶۱۰۳) حضرت ابوجعفر الخطمی ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت عمیر بن حبیب ؒ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی: کہ اے میرے بیٹے! تم بیوقوفوں کی صحبت اختیار کرنے سے بچو پس بے شک ان کی صحبت تو بیماری ہے، اور جو شخص بیوقوف سے درگزر کرتا ہے تو اس کی درگزر کی وجہ سے اس کو خوشی ملتی ہے اور جو بیوقوف سے محبت کرتا ہے تو وہ شرمندہ ہوتا ہے، اور جو شخص بیوقوف کی تھوڑی بات سے بھی آنکھ ٹھنڈی نہیں کرتا تو اس کی آنکھ کثرت سے ٹھنڈی ہوتی ہے، اور تم میں کوئی ارادہ کرے نیکی کے حکم کرنے کا اور برائی سے روکنے کا تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو تکلیف پر صبر کرنے کا عادی بنا دے۔ اس لیے کہ جو شخص صبر کرتا ہے تو اس کو تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔

(۲۶۱۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : إِنَّ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ مَمْشَاهُ وَمَدْخَلَهُ ، قَالَ أَبُو قِلاَبَةَ :قَاتَلَ اللَّهُ الشَّاعِرَ حَيْثُ يَقُولُ :

عَنِ الْمَرْءِ لاَ تَسْأَلْ وابصر قَرِينَهُ وَكُلُّ قَرِينٍ بِالْمُقَارَنِ مُهْتَدِي

(۲۶۱۰۴) حضرت ابوقلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء ؓ نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی کا چلنا اور اس کی مجلس کا تعلق اس کی سمجھ داری سے ہے۔

ابوقلابہ ؒ نے نصیحت کے انداز میں فرمایا: اللہ شاعر کو ہلاک کرے کہ اس نے یوں کہا:
آدمی کے بارے میں کسی سے مت پوچھ بلکہ اس کے ساتھیوں کو دیکھ......
ہر ساتھی اپنے ساتھیوں کے ذریعہ ہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے......

(۲۶۱۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عن أبي إسحاق، عَنْ مُرَّةَ، أَوْ هُبَيْرَةَ، قَالَ:قَالَ عَبْدُ اللهِ:اعْتَبِرُوا النَّاسَ بِأَخْدَانِهِمْ.

(۲۶۱۰۵) حضرت مرہ ؒ یا حضرت ابن ھبیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے دوستوں کے ذریعے ان کا اعتبار کرو۔

(۳۷) مَنْ قَالَ إذا دخلت على قومٍ فاجلِس حيث يجلِسونك

جو شخص یوں کہے: جب تم کسی قوم کے پاس جاؤ تو وہ جس جگہ تمہیں بٹھائیں تم بیٹھ جاؤ

(۲۶۱۰٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَيْمُونٍ الْجُهَنِيِّ أَبِي مَنْصُورا ، قَالَ :سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ :إِذَا دَخَلَ

أَحَدُكُمْ بَيْتًا فَأَيْنَمَا أَجْلَسُوهُ فَلْيَجْلِسْ ، هُمْ أَعْلَمُ بِعَوْرَةِ بَيْتِهِمْ.

(۲۶۱۰۶) حضرت ابو منصور میمون الجھنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی کسی کے گھر میں داخل ہو تو وہ لوگ جہاں اس کو بٹھائیں تو اس کو چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے اس لیے کہ وہ لوگ اپنے گھر کے پردہ کے متعلق زیادہ جانتے ہیں۔

(۳۸) الرّجل يمشي وهو مختصِرٌ

جو آدمی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر چلے

(۲٦۱۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ شُرَيْحًا يَمْشِي مُخْتَصِرًا.

(۲۶۱۰۷) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر چل رہے تھے۔

(۲٦۱۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ :إِنَّمَا يُكْرَهُ الاخْتِصَارُ فِي الصَّلاَةِ لأَنَّ إِبْلِيسَ أُهْبِطَ مُخْتَصِرًا.

(۲۶۱۰۸) حضرت خالد حذاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حمید بن ہلال رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا مکروہ ہے۔ اس لیے کہ ابلیس کو زمین پر اتارا گیا تھا اس حال میں کہ اس نے اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

(۳۹) مَنْ قَالَ إذا حدّث الرّجل بِالحدِيثِ فقال اكتم عليّ ، فهو أمانةٌ

جو شخص یوں کہے: کہ جب کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کو کوئی بات بیان کرے اور کہے میری بات کو چھپانا تو یہ امانت ہے

(۲٦۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِحَدِيثٍ وَقَالَ :اكْتُمْ عَلَيَّ ، فَهِيَ أَمَانَةٌ.

(۲۶۱۰۹) حضرت حکم بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی آدمی دوسرے آدمی کو کوئی بات بیان کر کے یوں کہے کہ میری بات کو چھپانا تو یہ بات امانت ہوگی۔

(۲٦۱۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ.

(۲۶۱۱۰) امام شعبی رحمہ اللہ سے مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲٦۱۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِالْحَدِيثِ ، ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ. (ابو داؤد ۴۸۳۵۔ ترمذی ۱۹۵۹)

(۲۶۱۱۱) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی دوسرے آدمی کو کوئی بات بیان کرے پھر وہ ادھر ادھر دیکھے تو یہ امانت ہوگی۔

(۴۰) ما جاء فِي الكذِبِ

ان روایات کا بیان جو جھوٹ کے بارے میں آئی ہیں

(۲۶۱۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا ، وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ ، فَإِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ ، وَالْبِرُّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا. (مسلم ۱۰۵۔ ابو داؤد ۴۹۵۰)

(۲۶۱۱۲) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جھوٹ سے بچو پس بے شک جھوٹ فسق کی طرف لے جاتا ہے اور فسق جہنم کی طرف لے جاتا ہے، اور بے شک ایک آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کو اپنا لیتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے اور تم پر سچ بولنا لازم ہے، پس بے شک سچ نیکی کی طرف راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے اور بے شک کوئی آدمی سچ بولتا ہے اور سچ کو اپنا لیتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے۔

(۲۶۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى مَا يَكُونُ لِلْفُجُورِ فِي قَلْبِهِ مَوْضِعُ إِبْرَةٍ يَسْتَقِرُّ فِيهِ ، وَإِنَّهُ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى مَا يَكُونُ لِلصِّدْقِ فِي قَلْبِهِ مَوْضِعُ إِبْرَةٍ يَسْتَقِرُّ فِيهِ.

(۲۶۱۱۳) حضرت مرہ بن شراحیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک کوئی آدمی سچ بولتا ہے اور سچ کو اپنا لیتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل میں سوئی کے ناکہ کے برابر جگہ میں فسق ہوتا ہے تو یہ سچ اس میں بھی اپنی جگہ بنا لیتا ہے اور بے شک کوئی آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کو اپنا لیتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل میں سوئی کے ناکہ کے برابر نیکی ہوتی ہے تو یہ جھوٹ اس میں بھی اپنی جگہ بنا لیتا ہے۔

(۲۶۱۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، وَعَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لاَ يَصْلُحُ الْكَذِبُ فِي جِدٍّ ، وَلاَ هَزْلٍ ، ثُمَّ تَلاَ عَبْدُ اللهِ ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾. (دارمی ۲۷۱۵)

(۲۶۱۱۴) حضرت ابراہیم ، حضرت ابومعمر اور حضرت ابوالبختری یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے ارشاد فرمایا: سنجیدگی اور مذاق میں جھوٹ بولنا درست نہیں ہے، پھر حضرت عبد اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (ترجمہ): اللہ سے ڈرو اور ہو جاؤ سچے لوگوں کے ساتھ۔

(۲۶۱۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مُجَانِبُ الإِيمَانَ.

(۲۶۱۱۵) حضرت حسین فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جھوٹ سے بچو پس بے شک یہ ایمان کو دور کرنے والا ہے۔

(۲۶۱۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :الْمُؤْمِنُ يُطْوَى عَلَى الْخِلاَلِ كُلِّهَا غَيْرِ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ.

(۲۶۱۱۶) حضرت عبد الرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے ارشاد فرمایا: مومن تمام خصلتوں کا عادی بن سکتا ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔

(۲۶۱۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : الْمُؤْمِنُ يُطْبَعُ عَلَى الْخِلاَلِ كُلِّهَا غَيْرِ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ. (بزار ۱۱۳۹۔ ابو یعلی ۷۰۷)

(۲۶۱۱۷) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت سعد نے ارشاد فرمایا: مومن تمام خصلتوں کا عادی بن سکتا ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔

(۲۶۱۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :ذُكِرَ عِنْدَ عَامِرٍ ، أَنَّ الْمُنَافِقَ الَّذِي إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، فَقَالَ عَامِرٌ :لاَ أَدْرِي مَا تَقُولُونَ ؟ إِنْ كَانَ كَذَّابًا ، فَهُوَ مُنَافِقٌ.

(۲۶۱۱۸) حضرت اسماعیل بن ابی خالد فرماتے ہیں کہ حضرت عامر کے پاس ذکر کیا گیا کہ بے شک منافق جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ اس پر حضرت عامر نے ارشاد فرمایا: میں نہیں جانتا کہ تم لوگ کیا کہہ رہے ہو اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ منافق ہے۔

(۲۶۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ تَبْلُغُ حَقِيقَةَ الإِيمَانِ حَتَّى تَدَعَ الْكَذِبَ فِي الْمِزَاحِ.

(۲۶۱۱۹) حضرت میمون بن شبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے ارشاد فرمایا: کہ تم ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ تم مزاح میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔

(۲۶۱۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَوْنٌ ، قَالَ :ذُكِرَ الْكَذِبُ عِنْدَ مُحَمَّدٍ فِي الْحَرْبِ ، أَنَّهُ لاَ بَأْسَ بِهِ ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ :لاَ أَعْلَمُ الْكَذِبَ إِلاَّ حَرَامًا.

(۲۶۱۲۰) حضرت عون ؒ فرماتے ہیں کہ امام محمد ؒ کے پاس سے ذکر کیا گیا کہ جنگ میں جھوٹ بولنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس پر حضرت محمد ؒ نے فرمایا: میں تو جھوٹ کے بارے میں اتنا جانتا ہوں کہ وہ حرام ہے۔

(۲۶۱۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ : حُدِّثْت عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُطْوَى الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلاَلِ كُلِّهَا غَيْرِ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ. (احمد ۵/ ۲۵۲)

(۲۶۱۲۱) حضرت ابو امامہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن تمام خصلتوں کا عادی بن سکتا ہے سوا۔ خیانت اور جھوٹ کے۔

(۲۶۱۲۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ اللَّيْثِ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ مَوَالِي عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بن رَبيعة العدوى حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، أَنَّهُ قَالَ : دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ : هَا تَعَالَ أُعْطِيك ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَمَا أَرَدْت أَنْ تُعْطِيَهُ ؟ قَالَتْ : تَمْر ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَا إِنَّك لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْك كِذْبَةٌ.

(ابو داؤد ۴۹۵۲۔ احمد ۳/ ۴۴۷)

(۲۶۱۲۲) حضرت عبد اللہ بن عامر ؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ کہنے لگیں، یہاں آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کو کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کھجور کا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تم اس کو کوئی چیز نہیں دیتی تو تم پر جھوٹ وبال لکھ دیا جاتا۔

(٤١) ما ذكر مِن علامةِ النِّفاقِ

ان روایات کا بیان جو نفاق کی نشانیوں کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۶۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْن عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ ، فَهُوَ مُنَافِقٌ خَالِصٌ ، وَمَنْ كَانَتْ فِي خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدَعَهَا : إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ. (مسلم ۱۰۶۔ ابو داؤد ۴۶۵۵)

(۲۶۱۲۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی پائی جائیں تو وہ شخص خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک عادت ہو تو اس میں نفاق کی ایک عادت ہے یہاں تک کہ وہ اس کو بھی چھوڑ دے وہ یہ ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب معاہدہ

کرے تو دھوکہ دے اور جب جھگڑا کرے تو گالم گلوچ پر اُتر آئے۔

(۲٦۱۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :اعْتَبِرُوا الْمُنَافِقَ بِثَلاَثٍ :إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ. (نسائی ۱۱۷۵۴)

(۲٦۱۲٤) حضرت عبد الرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے ارشاد فرمایا: تم منافق میں تین باتوں کا اعتبار کرو۔ جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب معاملہ کرے تو دھوکہ دے۔

(۲٦۱۲۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ صُبَيحِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ :إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ: قَالَ :وَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴾ (التوبۃ: ۷۵ تا ۷۷)

(۲٦۱۲۵) حضرت صبیح بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جس میں بھی پائی جائیں تو وہ منافق ہوگا۔ جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے اور آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: ''اور انہیں میں وہ لوگ بھی ہیں جنھوں نے اللہ سے یہ عہد کیا تھا کہ اگر وہ اپنے فضل سے ہمیں نوازے گا تو ہم ضرور صدقہ کریں گے اور یقیناً نیک لوگوں میں شامل ہو جائیں گیں لیکن جب اللہ نے ان کو اپنے فضل سے نوازا تو اس میں بخل کرنے لگے اور منہ موڑ کر چل دیئے۔ نتیجہ یہ کہ اللہ نے سزا کے طور پر نفاق ان کے دلوں میں اس دن تک کے لئے جما دیا جس دن وہ اللہ سے جا کر ملیں گے، کیونکہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی اور کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔''

(۲٦۱۲٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ ، فَهُوَ مُنَافِقٌ :الَّذِي إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ.

(بخاری ۳۳۔ ترمذی ۲٦۳۱)

(۲٦۱۲٦) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی پائی جائیں تو وہ منافق ہوگا۔ وہ یہ ہیں کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ خیانت کرے۔

(۲٦۱۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ ، فَهُوَ مُنَافِقٌ ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَقَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ :إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ.

(۲۶۱۲۷) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی پائی جائیں تو وہ منافق ہوگا اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور کہے کہ بے شک میں مسلمان ہوں، وہ یہ ہیں کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، اور جب امانت رکھوائی جائے تو وہ خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔

(۲۶۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَهُوَ يُرَى ، أَنَّهُ كَذِبٌ ، فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبَيْنِ.

(ترمذی ۲۶۶۲۔ احمد ۴/ ۲۵۲)

(۲۶۱۲۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف سے کوئی حدیث بیان کرے اور وہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے، تو وہ دو میں سے ایک جھوٹا ہے۔

(۲۶۱۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يُرَى ، أَنَّهُ كَذِبٌ ، فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبَيْنِ.

(ابن ماجه ۳۹۔ احمد ۲۰)

(۲۶۱۲۹) حضرت سمرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف سے کوئی حدیث بیان کرے اور وہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے، تو وہ دو میں سے ایک جھوٹا ہے۔

(۲۶۱۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَمُرَةَ. (ابن ماجه ۳۸)

(۲۶۱۳۰) حضرت علی ؓ سے نبی کریم ﷺ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(٤٢) من كره لِلرّجلِ أن يحدّث بكلّ ما سمِع

اس بات کا بیان کہ آدمی کے لیے ہر سنی ہوئی بات کا بیان کرنا مکروہ ہے

(۲۶۱۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي خُبَيْبٌ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. (مسلم ۵۔ ابوداؤد ۴۹۵۳)

(۲۶۱۳۱) حضرت حفص بن عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات آگے بیان کردے۔

(۲۶۱۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :حَسْبُ امْرِءٍ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.

(۲۶۱۳۲) حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو آگے بیان کر دے۔

(۲۶۱۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : بحسْبِ امْرِءٍ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.

(۲۶۱۳۳) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات آگے بیان کر دے۔

(٤٣) ما قالوا فِي الحِلمِ وما ذكِر فِيهِ

بردباری کا بیان اور اس بارے میں جو احادیث ذکر کی گئیں

(۲۶۱۳٤) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : قَالَ شُرَيْحٌ : الْحِلْمُ كَنْزٌ مُوَفَّرٌ.

(۲۶۱۳۴) حضرت شعبہ رحمہ اللہ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بردباری بہت بڑا خزانہ ہے۔

(۲۶۱۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَان بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ : قَالَ الشَّعْبِيُّ : زَيْنَ الْعِلْمَ حِلْمُ أَهْلِهِ.

(۲۶۱۳۵) حضرت عاصم احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: علم کی زینت اس کے علم کی بردباری سے ہے۔

(۲۶۱۳٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ مُعَاوِيَةُ : لاَ حِلْمَ إِلاَّ التَّجَارِب.

(۲۶۱۳۶) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بردباری نہیں حاصل ہوتی مگر تجربوں سے۔

(۲۶۱۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَام ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : مَا جُعِلَ الْعِلْمُ ، أَوَ مَا حُمِلَ الْعِلْمُ فِي مِثْلِ جِرَابِ حِلْمٍ.

(۲۶۱۳۷) حضرت سلمہ بن وھرام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے ارشاد فرمایا: علم برے حلم کی مانند نہیں اٹھایا جاسکتا۔

(۲۶۱۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ بُرْدًا ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : مَا جُمِعَ شَيْءٌ إِلَى شَيْءٍ أَزْيَنَ مِنْ عِلْمٍ إِلَى حِلْمٍ.

(۲۶۱۳۸) حضرت برد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی چیز کسی چیز میں جمع ہو کر مزین نہیں ہوئی جتنا علم حلم کے ساتھ جمع ہو کر مزین ہوتا ہے۔

(۲۶۱۳۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا عَرْعَرَةُ بْنُ الْبِرِنْدِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ الأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ: إِنِّي لَسْتُ بِحَلِيمٍ ، وَلَكِنِّي أَتَحَالَمُ.

(۲۶۱۳۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں بردبار نہیں ہوں، لیکن میں تکلف سے بردباری ظاہر کرتا ہوں۔

(٤٤) مَنْ قَالَ لاَ يحدِّث بالحديث إلا من يريده

جو یوں کہے: کہ حدیث بیان نہ کی جائے مگر اس شخص کو جو اس کا طالب ہو

(٢٦١٤٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عبد اللهِ ، قَالَ: لاَ تَنْشُرْ بَزَّكَ إلاَّ عِنْدَ مَنْ يبغيه. (احمد ٣٦٠)

(۲۶۱۴۰) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے خزانے کو مت پھیلایا کرو مگر اس شخص کے سامنے جو اس کو تلاش کرے۔

(٢٦١٤١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ مُسْلِم ، عَنْ مَسْروق قَالَ: لاَ تَنْشُرْ بَزَّكَ إلاَّ عِنْدَ مَنْ يُرِيدُهُ.

(۲۶۱۴۱) حضرت مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تو اپنے علم کے خزانے کو مت پھیلا مگر اس شخص کے سامنے جو اس کا طالب ہو۔

(٢٦١٤٢) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : لاَ تُحَدِّثْ بِالْحَدِيثِ إلاَّ مَنْ يَعْرِفُهُ ، فَإِنَّ مَنْ لاَ يَعْرِفُهُ يَضُرُّهُ ، وَلاَ يَنْفَعُهُ.

(۲۶۱۴۲) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تو حدیث بیان مت کر مگر اس شخص کو جو اس کے مرتبہ کو پہچانتا ہو، پس بے شک جو اس کے مرتبہ کو نہیں پہچانتا یہ بات اس کو نقصان پہنچائے گی اس کو نفع نہیں پہنچائے گی۔

(٢٦١٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: لاَ أَنْشُرُ بَزِّي عِنْدَ مَنْ لاَ يُرِيدُهُ.

(۲۶۱۴۳) حضرت عمار الدھنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں اپنا خزانہ نہیں پھیلاتا مگر اس شخص کے سامنے جو اس کا طالب ہو۔

(٢٦١٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : لاَ تَنْشُرْ سِلْعَتَكَ إلاَّ عِنْدَ مَنْ يُرِيدُهَا.

(۲۶۱۴۴) حضرت ابن معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تو اپنے سامان کو مت پھیلا مگر اس شخص کے سامنے جو اس کا طالب ہو۔

(٤٥) فِي الاكتِحالِ بِالإِثْمِدِ

اثمد سرمہ لگانے کا بیان

(٢٦١٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ أَكْحَالِكُمُ الإِثْمِدُ ، يَجْلُو الْبَصَرَ ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

(۲۶۱۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے سرموں میں سب سے بہترین اثمد ہے، جو بینائی کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔

(۲۶۱۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِالإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَشُدُّ الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

(۲۶۱۴۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ سونے کے وقت اثمد سرمہ کو لازم پکڑلو اس لیے کہ وہ بینائی تیز کرتا ہے اور بالوں کو اُگاتا ہے۔

(۴۶) فِي الْكحلِ، وكم فِي كل عينٍ ومن أمر بِهِ؟

سرمہ لگانے کا بیان اور ہر آنکھ میں کتنی مرتبہ لگایا جائے اور جس نے اس کا حکم دیا

(۲۶۱۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ ثَلاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ.

(۲۶۱۴۷) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔

(۲۶۱۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْتَحِلُ اثْنَتَيْنِ فِي ذِهِ ، وَاثْنَتَيْنِ فِي ذِهِ ، وَوَاحِدَةً بَيْنَهُمَا.

(۲۶۱۴۸) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین اس آنکھ میں دو مرتبہ اور اس آنکھ میں دو مرتبہ سرمہ لگاتے تھے اور ایک مرتبہ ان دونوں کے درمیان میں لگاتے تھے۔

(۲۶۱۴۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ بِالإِثْمِدِ ، يَكْتَحِلُ الْيُمْنَى ثَلاثَةَ مَرَاوِدَ وَالْيُسْرَى مِرْوَدَيْنِ.

(۲۶۱۴۹) حضرت عمران بن ابی انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اثمد سرمہ آنکھوں میں لگاتے تھے۔ تین سلائیاں دائیں آنکھ میں اور دو سلائیاں بائیں آنکھ میں لگاتے تھے۔

(۲۶۱۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلاثَةً فِي كُلِّ عَيْنٍ.

(۲۶۱۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی، آپ ﷺ اس سے ہر آنکھ میں تین سلائیاں لگاتے تھے۔

(۲۶۱۵۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَارِثِيُّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْكُحْلِ : أَمَّا

أَنَا فَإِنِّي أَكْتَحِلُ ثَلَاثًا هَاهُنَا ، وَثَلَاثًا هَاهُنَا ، وَوَاحِدَةً بَيْنَهُمَا فَذَكرت ذلك لمحمد فَقَالَ : أَمَّا أنا فَإِنِّي أَكْتَحِلُ ثَلَاثًا هَاهُنَا واثنتين هَاهُنَا وَوَاحِدَةً بَيْنَهُمَا.

(۲۶۱۵۱) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ نے سرمہ لگانے کے بارے میں ارشاد فرمایا: بہر حال میں تو اس آنکھ میں تین سلائیاں لگاتا ہوں اور تین اس آنکھ میں اور ایک ان دونوں کے درمیان میں، راوی کہتے ہیں، میں نے یہ حضرت محمد رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تو اس آنکھ میں تین سلائیاں اور اس آنکھ میں دو سلائیاں لگاتا ہوں اور ایک سلائی ان دونوں کے درمیان میں۔

(۲۶۱۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ. (ابو داؤد ۳۶۔ احمد ۲/ ۳۵۱)

(۲۶۱۵۲) حضرت ابو المغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سرمہ لگائے تو اس کو چاہیے کہ وہ طاق عدد اختیار کرے۔

(۴۷) فِي الرَّجلِ يأخذ للرّجل بِرِكابِهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کے لیے لگام کو پکڑ لے

(۲۶۱۵۳) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ سَدِيرٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَرْكَبَ أَخَذَ بِالرِّكَابِ وَقَالَ : مَا عَلَيْكَ أَنْ أُوجَرَ ، وَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

(۲۶۱۵۳) حضرت سدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ کے پاس تھا جب میں نے سواری پر سوار ہونے کا ارادہ کیا تو آپ رحمہ اللہ نے لگام کو پکڑ لیا، اور فرمایا: تجھے پسند نہیں کہ مجھے اجر ملے، اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۶۱۵۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : دَعَا عُمَرُ زَيْدَ بْنَ صُوحَانَ ، فَضَفَنَهُ عَلَى الرَّحْلِ كَمَا تَضْفِنُونَ أَنْتُمْ أُمَرَائَكُمْ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ : افْعَلُوا بِزَيْدٍ وَأَصْحَابِهِ مِثْلَ هَذَا.

(۲۶۱۵۴) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن صوحان رحمہ اللہ کو بلایا پھر ان کو سواری پر سوار کیا جیسا کہ تم لوگ اپنے امراء کو سوار کرتے ہو، پھر آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم لوگ زید اور اس کے اصحاب سے ایسا معاملہ کرو۔

(۲۶۱۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : رُبَّمَا أَمْسَكَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ ، أَوِ ابْنُ عُمَرَ بِالرِّكَابِ.

(۲۶۱۵۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کبھی کبھار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ میری سواری کی لگام پکڑ

لیتے تھے۔

(٢٦١٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ غُلاَمًا أَعْوَرَ آخِذًا لِعَلْقَمَةَ بِالرِّكَابِ ، أَحْسَبُهُ ، قَالَ :يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۲۶۱۵۶) حضرت ابوقیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے ابراہیم رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ کانے بچے تھے اور حضرت علقمہ رحمہ اللہ کی سواری کی لگام کو پکڑے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے، جمعہ کے دن کا کہا۔

(٢٦١٥٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ :حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صُبَيْحٍ الْحَنَفِيُّ ، وَذَهَبَ لِيَرْكَبَ فَأَخَذَ رَجُلٌ بِرِكَابِهِ فَقَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ مُطَرِّفًا كَانَ يَقُولُ :مَا كُنْت لأَمْنَعَ أَخًا لِي يُرِيدُ كَرَامَتِي أَنْ يُكْرِمَنِي.

(۲۶۱۵۷) حضرت مہدی بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن صبیح حنفی رحمہ اللہ گئے تا کہ وہ اپنی سواری پر سوار ہوں تو ایک آدمی نے لگام کو پکڑ لیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مطرف رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے کسی بھی بھائی کو منع نہیں کروں گا جو میرے اکرام کرنے کا ارادہ کرنا چاہے وہ میرا اکرام کرلے۔

(٢٦١٥٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ ، قَالَ :أَرَدْت يَوْمًا أَنْ أَرْكَبَ حِمَارًا ، فَجَاءَ شُعَيْبٌ يُمْسِكُ بِالرِّكَابِ ، فَسَأَلْت الْحَسَنَ فَقَالَ :اقْبَلْ كَرَامَةَ أَخِيك.

(۲۶۱۵۸) حضرت غالب قطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن گدھے پر سوار ہونے کا ارادہ کیا تو حضرت شعیب رحمہ اللہ آئے اور انہوں نے لگام کو پکڑ لیا۔ میں نے اس بارے میں حضرت حسن رحمہ اللہ سے پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اپنے بھائی کے اکرام کو قبول کرلے۔

(٤٨) فِي تعلِيمِ النّجومِ ما قالوا فِيها

علم نجوم کی تعلیم کا بیان بعض لوگوں نے اس بارے میں کیا فرمایا؟

(٢٦١٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ ، زَادَ مَا زَادَ. (ابوداؤد ٣٩٠٠۔ ابن ماجه ٣٧٢٦)

(۲۶۱۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ستاروں کا علم سیکھا تو اس نے جادوگری کا ایک شعبہ سیکھ لیا، جتنا وہ بڑھے گا جادوگری بھی بڑھ جائے گی۔

(٢٦١٦٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَعَلَّمَ مِنَ النُّجُومِ وَالْقَمَرِ مَا يَهْتَدِي بِهِ.

(۲۶۱۶۰) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے علم نجوم اور چاند کا علم سیکھنے میں

جو اس کے ذریعہ راستہ معلوم کرے۔

(٢٦١٦١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : يَنْظُرُونَ فِي النُّجُومِ وَفِي حُرُوفِ أَبِي جَادٍ ، قَالَ : أَرَى أُولَئِكَ قَوْمًا لاَ خَلاَقَ لَهُمْ.

(۲۶۱۶۱) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ ستاروں اور حروف ابجد میں غور وفکر کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

(٢٦١٦٢) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : تَعَلَّمُوا مِنْ هَذِهِ النُّجُومِ مَا تَهْتَدُونَ بِهِ فِي ظُلْمَةِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ، ثُمَّ أَمْسِكُوا.

(۲۶۱۶۲) حضرت ابونضرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ان ستاروں کا علم سیکھو اور اس کے ذریعہ سمندر اور زمین کے اندھیروں میں راستہ معلوم کیا کرو پھر تم رک جاؤ۔

(٤٩) مَنْ كَانَ يعلّمهم ويضربهم على اللّحنِ

اس شخص کا بیان جو تعلیم سکھلائے اور غلطی کرنے پر مارے

(٢٦١٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ وَلَدَهُ عَلَى اللَّحْنِ.

(۲۶۱۶۳) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو غلطی کرنے پر مارتے تھے۔

(٢٦١٦٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : أَمَّا بَعْدُ فَتَفَقَّهُوا فِي السُّنَّةِ وَتَفَقَّهُوا فِي الْعَرَبِيَّةِ.

(۲۶۱۶۴) حضرت عمر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رحمہ اللہ کو خط لکھا اور فرمایا: حمد وصلوۃ کے بعد، تم لوگ سنت میں سمجھ بوجھ پیدا کرو، اور عربی زبان میں بھی سمجھ بوجھ پیدا کرو۔

(٢٦١٦٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد لابْنِهِ : مَنْ أَرَادَ أَنْ يَغِيظَ عَدُوَّهُ فَلاَ يَرْفَعِ الْعَصَا ، عَنْ وَلَدِهِ.

(۲۶۱۶۵) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داود نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے دشمن کو غصہ دلانا چاہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے بچوں سے لاٹھی مت اٹھائے۔

(٢٦١٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : أَكْرِمْ وَلَدَكَ وَأَحْسِنْ أَدَبَهُ.

(۲۶۱۶۶) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ فرمایا کرتے تھے کہ اپنے بچے کی عزت کرو اور

اس کو اچھا ادب سکھلاؤ۔

(۲۶۱۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ النَّحْوِ، قَالَ: لاَ أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ بَغْيٌ.

(۲۶۱۶۷) حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اگر اس میں کوئی سرکشی نہ ہو۔

(۵۰) من كره أن يقول لاَ بحمدِ اللهِ

جو شخص یوں کہنے کو مکروہ سمجھے، نہیں اللہ کا شکر

(۲۶۱۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، أَنَّهُ كَرِهَ لاَ بِحَمْدِ اللهِ.

(۲۶۱۶۸) حضرت زیاد بن فیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ یوں کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے، نہیں، اللہ کا شکر ہے۔

(۲۶۱۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لاَ بِحَمْدِ اللهِ وَلَكِنْ قُولُوا: نَعَمْ بِحَمْدِ اللَّهِ.

(۲۶۱۶۹) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم مکروہ سمجھتے تھے یوں کہنے کو...... نہیں، اللہ کا شکر ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ یوں کہا کرو۔ جی ہاں! اللہ کا شکر ہے۔

(۲۶۱۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لاَ بِحَمْدِ اللهِ وَلَكِنْ يَقُولُ: لاَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ.

(۲۶۱۷۰) امام اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے یوں ارشاد فرمایا: کہ کہا جاتا تھا کہ آدمی کا یوں کہنا مکروہ ہے۔ کہ نہیں، اللہ کا شکر کیسا تھا، بلکہ یوں کہا کرو نہیں، اللہ ہی کا شکر ہے۔

(۵۱) ما يؤمر بِهِ الرّجل إذا احتجم، أو أخذ مِن شعرِهِ، أو قلّم أظفاره، أو قلع ضِرسَهُ

جب کوئی آدمی بال کٹوائے یا پچھنے لگوائے یا اپنے ناخون کاٹے یا اپنی داڑھ کو اکھیڑ دے تو اس کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے

(۲۶۱۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ هِشَامٍ، أَنَّ مُحَمَّدًا كَانَ إِذَا قَلَّمَ أَظْفَارَهُ دَفَنَهَا.

(۲۶۱۷۱) حضرت ھشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام محمد رضی اللہ عنہ جب اپنے ناخن کاٹتے تو ان کو دفن فرما دیتے۔

(۲۶۱۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ شَهِيدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: اسْتَأْذَنْت عَلَى مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ فَجَلَسْت ثُمَّ أَذِنَ لِي، فَدَخَلْت عَلَيْهِ فَقَالَ: لَقَدَ اسْتَأْذَنْت عَلَيَّ

وَإِنِّی لأَدْفِنُ بَعْضَ وَلَدِی ، قَالَ : وَكَانَ بَعْضُ نِسَائِهِ أَسْقَطَتْ فَدَفَنَهُ.

(۲۶۱۷۲) حضرت معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت چاہی، پس میں بیٹھ گیا، پھر تھوڑی دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اجازت دی تو میں ان کے پاس داخل ہوگیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تحقیق تم نے اجازت طلب کی تھی اور میں اس وقت اپنے ایک بچے کو دفن کر رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کی عورت کا حمل ساقط ہوگیا تھا تو انہوں نے اس بچے کو دفن کردیا۔

(۲۶۱۷۳) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ أَمَرَ حَجَّامًا يَحْجُمُهُ أَنْ يُفْرِغَ مَحْجَمَةَ دَمٍ لِكَلْبٍ يَلَغُهَا.

(۲۶۱۷۳) حضرت یزید بن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے پچھنے لگانے والے کو پچھنے لگانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ پچھنوں کا خون کتے کو ڈال دینا وہ اس کو چاٹ لے گا۔

(۲۶۱۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِدَفْنِ الشَّعْرِ وَالظُّفُرِ وَالدَّمِ. (بخاری ۲۰۹۴۔ بزار ۲۹۶۸)

(۲۶۱۷۴) قبیلہ بنو ہاشم کے ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال، ناخن اور خون کو دفن کرنے کا حکم دیا۔

(۲٦۱۷٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَلَّمَ أَظْفَارَهُ دَفَنَهَا ، أَوْ أَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ.

(۲۶۱۷۵) حضرت ابراہیم بن مہاجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے ناخن کاٹتے تو ان کو دفن فرما دیتے، یا ان کو دفن کرنے کا حکم دیتے۔

(۲٦۱۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْفِنُ شَعْرَهُ بِمِنًى.

(۲۶۱۷۶) حضرت افلح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بالوں کو منٰی میں دفن فرمادیا۔

(۲٦۱۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَهْدِيٍّ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ يَوْمَ جُمُعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ، فَدَعَا بِمِقَصٍّ فَقَلَّمَ أَظْفَارَهُ فَجَمَعَهَا ، قَالَ مَهْدِيٌّ : فَأَنْبَأَنَا هِشَامٌ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهَا أَنْ تُدْفَنَ.

(۲۶۱۷۷) حضرت مہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جمعہ کے دن عصر کے بعد حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے، تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قینچی منگوائی پھر اپنے ناخن کاٹے اور جمع کیے۔ مہدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو دفنانے کا حکم دیا۔

(۵۲) فِي الرّجلِ يجلِس إلى الرّجلِ قبل أن يستأذِنه

اس آدمی کا بیان جو دوسرے آدمی کے پاس اجازت لینے سے قبل ہی بیٹھ جائے

(۲۶۱۷۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ، فَسَلَّمْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ، إِنَّكَ جَلَسْتَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْقِيَامَ.

(۲۶۱۷۸) حضرت ابو بردہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ کی مسجد میں داخل ہوا تو حضرت عبداللہ بن سلام ؓ بیٹھے ہوئے تھے، تو میں نے سلام کیا پھر میں بیٹھ گیا۔ اس پر آپ ؓ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم بیٹھ گئے اور ہمارا تو اٹھنے کا ارادہ ہے۔

(۲۶۱۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ ، أَنَّ رَجُلاً جَلَسَ إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ لَهُ : جَلَسْتَ إِلَيْنَا عَلَى حِينِ قِيَامٍ مِنَّا ، أَفَتَأْذَنُ.

(۲۶۱۷۹) حضرت اشعث ؒ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت حسن ؒ کے پاس بیٹھ گیا، تو آپ ؒ نے اس سے کہا: تم ہمارے اٹھنے کے وقت ہمارے پاس بیٹھ گئے ہو، تمہاری طرف سے اجازت ہے! اٹھنے کی؟

(۲۶۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : إِذَا جَلَسَ إِلَيْكَ رَجُلٌ مُتَعَمِّدًا فَلاَ تَقُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنَهُ.

(۲۶۱۸۰) حضرت عمران ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز ؒ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص قصداً تمہارے پاس بیٹھے تو تم اس سے اجازت لینے سے پہلے مت اُٹھو۔

(۲۶۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

(۲۶۱۸۱) حضرت ابراہیم ؒ سے مذکورہ ارشاد اسی سند سے منقول ہے۔

(۲۶۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : مَا جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فَقَامَ حَتَّى يَقُومَ.

(۲۶۱۸۲) حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ کوئی بھی آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس نہیں بیٹھا یہاں تک کہ وہ کھڑا ہوتا تو آپ ﷺ کھڑے ہوتے۔

(۲۶۱۸۳) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ أَنْ يَقُومَ ، وَلاَ يَسْتَأْذِنَهُ.

(۲۶۱۸۳) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ جب کوئی آدمی کسی آدمی کے پاس بیٹھے تو وہ بغیر اجازت کے کھڑا ہو جائے۔

(۲۶۱۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : قَعَدْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ ، قَالَ :

أَتَأْذَنُونَ ؟ إِنَّكُمْ جَلَسْتُمْ إِلَيَّ.

(۲۶۱۸۴) حضرت موسیٰ بن نافع ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیر ؒ کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب آپ ؒ نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: تم لوگ میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو، کیا تمہاری اجازت ہے؟

(۵۲) فِي الاسْتِئْذَانِ

اجازت مانگنے کا بیان

(۲۶۱۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ : أَلِجُ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ : اخْرُجْ إِلَى هَذَا فَعَلِّمْهُ الاسْتِئْذَانَ وَقُلْ لَهُ : قُلِ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ ؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ ؟ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ. (بخاری ۱۰۸۴۔ ابو داؤد ۵۱۳۴)

(۲۶۱۸۵) حضرت ربعی ؒ فرماتے ہیں کہ بنو عامر کے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی اس حال میں کہ آپ ﷺ گھر میں تھے، اس شخص نے کہا: کیا میں آ جاؤں؟ نبی کریم ﷺ نے اپنے خادم سے کہا: اس کے پاس جاؤ اور اس کو اجازت طلب کرنے کا طریقہ سکھلاؤ۔ اس کو کہو کہ یوں کہے: السلام علیکم، کیا میں داخل ہو جاؤں؟ اس آدمی نے یہ سن لیا اور کہا: السلام علیکم: کیا میں داخل ہو جاؤں؟ پس نبی کریم ﷺ نے اسے داخل ہونے کی اجازت دے دی اور وہ داخل ہو گیا۔

(۲۶۱۸۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ سَمِعَ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ : حَدَّثَتْنِي رَيْحَانَةُ ، أَنَّ أَهْلَهَا أَرْسَلُوهَا إِلَى عُمَرَ ، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ بِغَيْرِ إِذْنٍ ، فَعَلَّمَهَا فَقَالَ لَهَا : اخْرُجِي فَسَلِّمِي ، فَإِذَا رُدَّ عَلَيْكِ فَاسْتَأْذِنِي.

(۲۶۱۸۶) حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ریحانہ ؓ نے بیان فرمایا: کہ میرے گھر والوں نے مجھے حضرت عمر ؓ کے پاس بھیجا، تو میں آپ ؓ کے پاس بغیر اجازت کے داخل ہو گئی۔ آپ ؓ نے مجھے اجازت کا طریقہ سکھلایا اور فرمایا: باہر جاؤ پھر سلام کرو اور جب تمہیں سلام کا جواب دیا جائے تو پھر اجازت مانگو۔

(۲۶۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي سَوْرَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا السَّلاَمُ فَمَا الاسْتِئْنَاسُ ، قَالَ : يَتَكَلَّمُ الرَّجُلُ بِتَسْبِيحَةٍ وَتَكْبِيرَةٍ وَتَحْمِيدَةٍ ، وَيَتَنَحْنَحُ ، وَيُؤْذِنُ أَهْلَ الْبَيْتِ. (ابن ماجہ ۳۷۰۷)

(۲۶۱۸۷) حضرت ابو ایوب انصاری ؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ تو سلام کرنا ہے پس

اجازت کیسے طلب کی جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ کہہ لے اور کھنکھار لے اور گھر والوں کو اجازت دے۔

(٢٦١٨٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ أَبُو زُكَيْرٍ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يَقُولُ : بَعَثَنِي أَبِي إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ : أَلِجُ ؟ فَقَالَ : لاَ تَقُلْ هَكَذَا ، وَلَكِنْ قُلْ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، فَإِذَا قِيلَ وَعَلَيْكُمْ ، فَادْخُلْ.

(۲۶۱۸۸) حضرت زید بن اسلم ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے حضرت ابن عمر ؓ کے پاس بھیجا تو میں نے ان کو کہا: کیا میں آجاؤں؟ آپ ؓ نے فرمایا: تم اس طرح مت کہو اور یوں کہو: السلام علیکم: جب تمہیں کہہ دیا جائے، وعلیکم السلام، تو تم داخل ہو جاؤ۔

(٢٦١٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ لِي مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلاَنِ : مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ ، وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ ، فَكُنْتُ إِذَا أَتَيْته وَهُوَ يُصَلِّي يَتَنَحْنَحُ لِي.

(۲۶۱۸۹) حضرت عبداللہ بن نجی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ کے پاس میں دو مرتبہ جاتا تھا۔ ایک مرتبہ دن میں اور ایک مرتبہ رات میں، پس میں جب آپ ﷺ کے پاس آتا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے، تو آپ ﷺ میرے لیے کھنکھار دیتے۔

(٢٦١٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ : اسْتَأْذَنْت عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى وَهُوَ يُصَلِّي بِالظَّلاَمِ فَفَتَحَ لِي.

(۲۶۱۹۰) حضرت یزید بن ابی زیاد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ؒ سے اجازت مانگی اس حال میں کہ وہ اندھیرے میں نماز پڑھ رہے تھے، تو آپ ؒ نے میرے لیے دروازہ کھول دیا۔

(٥٤) فِي الرَّجلِ يردّ السّلام على الرّجلِ كيف يردّ عليهِ

اس آدمی کا بیان جو دوسرے آدمی کے سلام کا جواب دے تو وہ کس طرح جواب دے؟

(٢٦١٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ حُمَيْضَةَ ، قَالَ : رَدِفْت أَبَا بَكْرٍ فَكُنَّا نَمُرُّ بِالْقَوْمِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْنَا أَكْثَرَ مِمَّا نُسَلِّمُ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : مَا زَالَ النَّاسُ غَالِبِينَ لَنَا مُنْذُ الْيَوْمِ.

(۲۶۱۹۱) حضرت زُہرہ بن حمیضہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں سواری پر حضرت ابو بکر ؓ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ چند لوگوں پر ہمارا گزر ہوا تو ہم نے ان پر سلام کیا، تو انہوں نے ہمارے سلام کا جواب خوب بڑھا کر دیا۔ اس پر حضرت ابو بکر ؓ نے فرمایا: کہ آج کے

دن تو لوگ ثواب میں ہم پر غالب آ رہے ہیں۔

(۲۶۱۹۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : كُنْتُ رِدْفَ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَ ، مِثْلَهُ ، ثُمَّ قَالَ : لَقَدْ فَضَلَنَا النَّاسُ الْيَوْمَ بِخَيْرٍ كَثِيرٍ.

(۲۶۱۹۲) حضرت زید بن وہب ریشیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت ابوبکر کے پیچھے سواری پر سوار تھا، پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی، اور فرمایا: کہ لوگ آج ثواب میں ہم سے آگے بڑھ گئے۔

(۲۶۱۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، فَقَالَ : وَعَلَيْكُمْ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، فَقَالَ : وَعَلَيْكُمْ ، فَقَالَ : أَلاَ تَرُدُّ عَلَيَّ لِمَا أَقُولُ لَكَ؟ قَالَ : أَلَيْسَ قَدْ فَعَلْتُ ؟.

(۲۶۱۹۳) حضرت ابوالبختری ریشیؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور کہا: اے امیر المؤمنین: السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وعلیکم، وہ آدمی سمجھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سنا نہیں۔ اس نے پھر کہا: اے امیر المؤمنین! السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وعلیکم، اس آدمی نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ مجھے ویسے جواب کیوں نہیں دے رہے جیسا کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو کہا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں نے ایسا نہیں کیا؟

(۲۶۱۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ، فَصَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ : وَعَلَيْكَ السَّلاَمُ. (بخاری ۶۲۵۱۔ ترمذی ۲۶۹۲)

(۲۶۱۹۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوئے تھے، اس آدمی نے نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیک السلام، تجھ پر بھی سلام ہو۔

(۲۶۱۹۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، قَالَ : قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ مِنَ الشَّامِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَفِيهِ عُثْمَانُ فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، فَقَالَ : وَعَلَيْكُمُ السَّلاَمُ ، كَيْفَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ ؟ قَالَ : بِخَيْرٍ ، كَيْفَ أَنْتَ يَا عُثْمَانُ ؟. قَالَ : بِخَيرٍ.

(۲۶۱۹۵) حضرت مالک بن اوس بن حدثان ریشیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ شام سے واپس آئے اور مسجد میں داخل ہو گئے۔ اس حال میں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی مسجد میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: السلام علیکم، انہوں نے جواب دیا: وعلیکم السلام، اے ابوذر، کیسے ہو تم؟ انہوں نے فرمایا: خیریت سے ہوں، تم کیسے ہو؟ اے عثمان! آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا، میں بھی خیریت سے ہوں۔

(٢٦١٩٦) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، أَنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلَى سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، فَقَالَ : سَلْمَانُ : حَسْبُكَ حَسْبُكَ ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيهِ الَّذِي قَالَ ، ثُمَّ زَادَ أُخْرَى ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : أَتَعْرِفُنِي يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا رُوحِي فَقَدْ عَرَفَ رُوحَكَ.

(۲۶۱۹۶) حضرت میمون ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سلمان فارسی ؓ کو سلام کیا اور کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حضرت سلمان ؒ نے کہا: کافی ہے کافی ہے، پھر آپ ؓ نے ویسے ہی اس کو جواب دیا جیسا کہ اس شخص نے سلام کیا تھا، پھر چند اور کلمات کا اضافہ فرمایا: اس پر اس شخص نے آپ ؓ سے پوچھا: اے ابوعبداللہ! کیا آپ ؓ مجھے جانتے ہیں؟ آپ ؓ نے فرمایا: میری روح تمہاری روح کو جانتی ہے۔

(٢٦١٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ السَّلاَمَ كَمَا يُقَالُ لَهُ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(۲۶۱۹۷) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ ویسے ہی سلام کا جواب دیتے تھے جیسے ان کو سلام کہا جاتا تھا، مثلاً السلام علیکم۔

(٢٦١٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : أَوْصَانِي أَبِي ، قَالَ: إِذَا سُلِّمَ عَلَيْكَ، فَلاَ تَقُلْ : وَعَلَيْكَ ، قُلْ : وَعَلَيْكُمْ ، فَإِنَّ مَعَهُ مَلاَئِكَةٌ.

(۲۶۱۹۸) حضرت معاویہ بن قرہ ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے وصیت فرمائی کہ جب تمہیں سلام کیا جائے تو جواب میں وعلیک مت کہہ۔ بلکہ وعلیکم۔ کہو۔ اس لیے کہ اس شخص کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

(٢٦١٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّحَّالِ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ إِذَا رَدَّ السَّلاَمَ يَقُولُ : وَعَلَيْكُمْ يَعْنِي يَنْوِي الرَّدَّ عَلَى مَا سُلِّمَ عَلَيْهِ.

(۲۶۱۹۹) حضرت عبدالرحمن الرحال فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم ؒ جب سلام کا جواب دیتے تو یوں کہتے: وعلیکم اور سلام کرنے والے پر جواب کی نیت کر لیتے۔

(٢٦٢٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ شُرَيْحًا إِذَا رَدَّ قَالَ : وَعَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۰۰) حضرت ابواسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ جب سلام کا جواب دیتے تو یوں کہتے: وعلیکم: یعنی تم پر بھی ہو۔

(٢٦٢٠١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيد بن وَهب ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ قَالَ : وَعَلَيْكُمُ السَّلاَمُ وَرَحْمة الله وَبَرَكَاته وَمَغْفِرَته.

(۲۶۲۰۱) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن وھب ؒ کو جب سلام کیا جاتا تو آپ ؒ یوں جواب دیتے۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔

(۲۶۲۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: إذَا رَدَّ الرَّجُلُ فَلْيَقُلْ: وَعَلَيْكُمْ - يَعْنِي مَعَهُ الْمَلاَئِكَةُ.

(۲۶۲۰۲) حضرت اعمش ولیٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی سلام کا جواب دے تو اس کو چاہیے کہ وہ جمع کا صیغہ استعمال کرے اور یوں کہے وعلیکم، اس لیے کہ آدمی کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

(۲۶۲۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إسْمَاعِيلَ، وَابْنُ عَوْنٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَانَ إذَا رَدَّ، قَالَ: وَعَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(۲۶۲۰۳) حضرت اسماعیل ولیٹیلہ اور حضرت ابن عون ولیٹیلہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلہ جب سلام کا جواب دیتے تو یوں کہتے، وعلیکم ورحمۃ اللہ۔

(۲۶۲۰٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدٌ إذَا رَدَّ، قَالَ: وَعَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۰۴) حضرت ابن عون ولیٹیلہ فرماتے ہیں کہ امام محمد ولیٹیلہ جب سلام کا جواب دیتے تو یوں کہتے: وعلیکم۔

(٥٥) فِي الرَّجلِ يبلِّغ الرّجل السّلام ما يقول له

اس آدمی کا بیان جو کسی دوسرے آدمی کو سلام پہنچائے تو اس کو یوں کہا جائے

(۲۶۲۰٥) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ غَالِبٍ، قَالَ: إنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ إذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: بَعَثَنِي أَبِي إلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلاَمَ، فَأَتَيته فَقُلْت: إنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ، فَقَالَ: وَعَلَيْك وَعَلَى أَبِيك السَّلاَمُ. (ابوداؤد ۵۱۸۹۔ احمد ۵/ ۳۶۶)

(۲۶۲۰۵) حضرت غالب ولیٹیلہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت حسن بصری ولیٹیلہ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: میرے والد نے میرے دادا سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کہ میرے والد نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا: کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام کہنا، پس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے کہا کہ میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہہ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علیک وعلی ابیک السلام۔ تجھ پر اور تیرے والد پر سلام ہو۔

(۲۶۲۰٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إنَّ بَنِي أَخِيك يُقْرِئُونَكَ السَّلاَمَ، ثُمَّ أَهْلَ الْمَسْجِدِ، قَالَ: وَعَلَيْك وَعَلَيْهِمْ.

(۲۶۲۰۶) حضرت محمد بن ابو المجالد ولیٹیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی سے عرض کیا: آپ ولیٹیلہ کے بھتیجوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کہا ہے پھر مسجد والوں نے بھی۔ آپ ولیٹیلہ نے جواب دیا۔ وَعَلَيْك وَعَلَيْهِمْ.

(۲۶۲۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ: إذَا لَقِيت عُمَرَ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، فَأَقْرِئْهُ السَّلاَمَ، قَالَ: فَلَقِيته فَأَقْرَأْته فَقَالَ: عَلَيْهِ، أَوْ وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(۲۶۲۰۷) حضرت اسود ویشینیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تم حضرت عمر رضی اللہ سے ملو تو ان کو سلام کہنا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب میں آپ رضی اللہ سے ملا تو میں نے ان کو سلام کہا۔ آپ رضی اللہ نے یوں جواب دیا۔ وعلیہ یا یوں جواب دیا، وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

(۲۶۲۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهَا :إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلاَمَ ، فَقَالَتْ :وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللهِ.

(بخاری ۶۲۵۳۔ ترمذی ۲۶۹۳)

(۲۶۲۰۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: بے شک جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے یوں جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

(۲۶۲۰۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا قِيلَ لَهُ إِنَّ فُلاَنًا يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ ، قَالَ :وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ.

(۲۶۲۰۹) حضرت ابن عون ویشینیہ فرماتے ہیں کہ جب امام ویشینیہ سے کہا جاتا کہ فلاں شخص نے آپ ویشینیہ کو سلام کہا ہے تو آپ ویشینیہ یوں جواب دیتے، وعلیک وعلیہ السلام۔

(۵۶) مَنْ كَانَ يكره إذا سلّم أن يقول السّلام عليك ، حتّى يقول عليكم

جو شخص مکروہ سمجھے سلام کے جواب میں السلام علیک کہنے کو، یہاں تک کہ علیکم کہا جائے

(۲۶۲۱۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الجلدِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَوْصَانِي أَبِي ، قَالَ :إِذَا لَقِيتَ رَجُلاً فَلاَ تَقُلْ :السَّلاَمُ عَلَيْكَ ، قُلْ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۱۰) حضرت معاویہ بن قرہ ویشینیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے وصیت فرمائی کہ جب تم کسی آدمی سے ملاقات کرو تو اسے السلام علیک مت کہو، یوں کہو السلام علیکم۔

(۲۶۲۱۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، أَنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :مِنْ بَيْنِ هَؤُلاَءِ أَجْمَعِينَ.

(۲۶۲۱۱) حضرت میمون بن مہران ویشینیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ کو یوں سلام کیا۔ اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! السلام علیک۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ نے فرمایا: ان سب کے درمیان صرف مجھے؟!

(۲۶۲۱۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ ، قَالَ :دَخَلَ ابْنُ سِيرِينَ عَلَى ابْنِ هُبَيْرَةَ فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، فَقَالَ :ابْنُ هُبَيْرَةَ مَا

هَذَا السَّلاَمُ؟ فَقَالَ: هَكَذَا كَانَ يُسَلَّمُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ترمذی ۲۶۸۹۔ ابو داؤد ۵۱۵۳)

(۲۶۲۱۲) حضرت خالد بن ابی الصلت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ حضرت ابن ھبیرہ رحمہ اللہ کے پاس تشریف لائے اور کہا: السلام علیکم، اس پر حضرت ابن ھبیرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ سلام کا کون سا طریقہ ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جاتا تھا۔

(۲۶۲۱۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، قَالَ : قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ مِنَ الشَّامِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَفِيهِ عُثْمَانُ ، فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۱۳) حضرت مالک بن اوس بن حدثان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ شام سے تشریف لائے تو مسجد میں داخل ہوئے، مسجد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: السلام علیکم۔

(۲۶۲۱٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَن ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ عمر إِلَى بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(بخاری ۱۰۸۵۔ احمد ۱/ ۳۲۵)

(۲۶۲۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر تشریف لائے اور فرمایا: رسول اللہ پر سلام ہو، السلام علیکم۔

(۲۶۲۱٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، قَالَ : كَانَ يُسَلَّمُ عَلَى عُمَرَ السَّلاَمُ عَلَيْك يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ يَعْنِي عَلَى مَنْ عِنْدَهُ.

(۲۶۲۱۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجالد رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں سلام کرتے تھے۔ اے امیر المؤمنین! السلام علیک، السلام علیکم، یعنی ان لوگوں پر بھی جو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ہیں۔

(۲٦۲۱٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ السَّلاَمُ عَلَيْك حَتَّى يَقُولَ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۱۶) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام محمد رحمہ اللہ یوں کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے: السلام علیک، یہاں تک کہ یوں کہا جائے۔ السلام علیکم۔

(۲٦۲۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سَلَّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ ، وَإِنْ كَانَ وَحْدَهُ فَلْيَقُلِ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ - يَعْنِي مَعَهُ الْمَلاَئِكَةُ.

(۲۶۲۱۷) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی کسی آدمی کو سلام کرے اگر چہ وہ اکیلا بھی ہو تو اس کو یوں کہے: السلام علیکم، کیونکہ اس کے ساتھ ملائکہ بھی ہوتے ہیں۔

(۲۶۲۱۸) أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ، قَالَ: سَلَّمْتُ عَلَى رَجُلٍ يَمْشِي مَعَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ لِي مُسْلِمٌ: مَهْ، فَقُلْتُ: إِنِّي عَرَفْتُه، فَقَالَ: وَإِنْ إِذَا سَلَّمْتَ فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَإِنَّ مَعَهُ حَفَظَةً.

(۲۶۲۱۸) حضرت عبدالمومن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو سلام کیا جو حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ کے ساتھ چل رہا تھا۔ میں نے یوں کہا: السلام علیک، اس پر حضرت مسلم نے مجھ سے فرمایا: رک جاؤ۔ میں نے کہا: میں اس کو جانتا ہوں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر چہ پہچانتے ہو۔ جب تم سلام کرو تو یوں کہا کرو: السلام علیکم، اس لیے کہ اس شخص کے ساتھ نگران فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

(۵۷) فِي الرَّجلِ يقول أقرء فلانًا السّلام

اس آدمی کا بیان جو یوں کہے: کہ فلاں آدمی کو سلام کہہ دینا

(۲۶۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ أَبِي غِفَارٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَلْمَانَ، فَقَالَ: إِنَّ فُلاَنًا يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ، فَقَالَ: مُذْ كَمْ؟ فَذَكَرَ أَيَّامًا فَقَالَ: أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَكَانَتْ أَمَانَةً تُؤَدِّيهَا.

(۲۶۲۱۹) حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سلمان رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: بے شک فلاں آدمی نے آپ کو سلام کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کتنے دن پہلے؟ اس نے دن ذکر کیے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے تو یہ امانت تھی جس کا ادا کرنا تمہارے لیے ضروری تھا۔

(۲۶۲۲۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَسَنٍ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ: أَقْرِءْ فُلاَنًا السَّلاَمَ، قَالُوا: هِيَ أَمَانَةٌ إِلاَّ أَنْ يَنْسَى.

(۲۶۲۲۰) حضرت عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے ایک آدمی کے بارے میں کہا کہ فلاں کو سلام کہہ دینا اور فرمایا: یہ امانت ہے مگر یہ کہ وہ شخص بھول جائے۔

(۲۶۲۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: قُلْتُ لأَبِي مِجْلَزٍ: قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ: أَقْرِءْ فُلاَنًا السَّلاَمَ، وَلاَ حَرَجَ، قَالَ: هِيَ أَمَانَةٌ، وَإِذَا قَالَ: أُبَلِّغُ عَنْكَ، كَانَ فِي سَعَةٍ.

(۲۶۲۲۱) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابومجلز رحمہ اللہ سے پوچھا کہ ایک آدمی کا دوسرے آدمی کو یوں کہنا: کہ فلاں کو سلام کہہ دینا اور کوئی حرج نہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ امانت ہوگی اور جب یوں کہے۔ میں تمہاری طرف سے سلام پہنچا دوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس میں گنجائش ہوگی۔

(۵۸) مَنْ كَانَ يكره أن يقول عليك السّلام

جو شخص علیک السلام کہنے کو مکروہ سمجھے

(۲۶۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ أَبِي غِفَارٍ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ، قَالَ:

أَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ :عَلَیْكَ السَّلاَمُ یَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :لاَ تَقُلْ :عَلَیْكَ السَّلاَمُ ، فَإِنَّ عَلَیْكَ السَّلاَمُ تَحِیَّةُ الْمَوْتَی.

(۲۶۲۲۲) حضرت ابو جری الہجیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے یوں کہا: علیک السلام، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علیک السلام، مت کہو۔ اس لیے کہ علیک السلام تو مردوں کا سلام ہے۔

(٢٦٢٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :عَلَیْكَ السَّلاَمُ یَا نبی اللهِ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ :تِیكَ تَحِیَّةُ الْمَوْتَی.

(۲۶۲۲۳) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر یوں سلام کیا: علیک السلام یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند کیا اور ارشاد فرمایا: یہ تو مردوں کا سلام ہے۔

(٢٦٢٢٤) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ یَقُولَ :عَلَیْكُمَ السَّلاَمُ ، إِنَّمَا قَالَ : ﴿وَسَلاَمٌ عَلَی الْمُرْسَلِینَ﴾.

(۲۶۲۲۴) حضرت لیث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ یوں سلام کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ علیکم السلام، فرماتے: بے شک یوں کہے، سلام علی المرسلین۔

(٥٩) الرّجل یسلّم علی الرّجلِ کلّما لقِیه

اس آدمی کا بیان جو دوسرے آدمی سے جب بھی ملتا ہے تو سلام کرتا ہے

(٢٦٢٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :كُنْتُ أَسِیرُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِی زَكَرِیَّا فِی أَرْضِ الرُّومِ ، فَبَالَتْ دَابَّتِی ، فَقَامَتْ فَبَالَتْ ، فَلَحِقْتُهُ فَقَالَ :أَلاَ سَلَّمْتَ ؟ فَقُلْتُ :إِنَّمَا فَارَقْتُكَ الآنَ ، قَالَ : وَإِنْ فَارَقْتَنِی ، كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَسَایَرُونَ فَتَفَرَّقُ بَیْنَهُمُ الشَّجَرَةُ فَیَلْتَقُونَ فَیُسَلِّمُ بَعْضُهُمْ عَلَی بَعْضٍ.

(۲۶۲۲۵) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن ابی زکریا کے ساتھ روم کے علاقہ میں سفر کر رہا تھا کہ میری سواری کے جانور کو پیشاب آیا تو اس جانور نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا، پھر میں دوبارہ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا ملا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سلام کیوں نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا: میں ابھی تو آپ رضی اللہ عنہ سے جدا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگرچہ ابھی تم مجھ سے جدا ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سفر کر رہے ہوتے تھے کہ ان کے درمیان درخت جدائی کر دیتے تھے جب وہ دوبارہ اکٹھے ہوتے تو ان میں سے بعض بعض کو سلام کرتے تھے۔

(٢٦٢٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلاَنِ مِنْ أَصْحَابِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَسَايَرَانِ فَتَفَرَّقُ بَيْنَهُمَا الشَّجَرَةُ فَيَلْتَقِيَانِ فَيُسَلِّمُ أَحَدُهُمَا عَلَى الآخَرِ.

(۲۶۲۲۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے دو آدمی اکٹھے سفر کر رہے تھے کہ ان کے درمیان کوئی درخت تفریق کر دیتا پھر جب وہ دوبارہ ملتے تو ان میں سے ایک دوسرے پر سلام کرتا تھا۔

(۲۶۲۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَشْكِيَانِ بُطُونَهُمَا فَيَجِيئَانِ فَيُسَلِّمَانِ.

(۲۶۲۲۷) حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ اور حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ، دونوں کو پیٹ کی تکلیف ہو رہی تھی، یہ دونوں واپس آتے، اور دوبارہ ایک دوسرے کو سلام کرتے۔

(۲۶۲۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : كَانَ لاَ يُفَارِقُنِي إِلاَّ عَلَى سَلاَمٍ ، أَجِيءُ ، ثُمَّ أَذْهَبُ فَيُسَلِّمُ عَلَيَّ ، ثُمَّ أَجِيءُ ، ثُمَّ أَذْهَبُ فَيُسَلِّمُ عَلَيَّ.

(۲۶۲۲۸) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ مجھ سے جدا نہیں ہوتے مگر سلام کر کے، میں آتا پھر میں جاتا تو وہ مجھے سلام کرتے، پھر میں آتا پھر میں جاتا تو وہ مجھے سلام کرتے۔

(۲۶۲۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ لَيُفَارِقُ صَاحِبَهُ ، مَا يَحُولُ بَيْنَهُ إِلاَّ شَجَرَةٌ ، ثُمَّ يَلْقَاهُ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ.

(۲۶۲۲۹) حضرت عوّام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر مسلمانوں کا ایک آدمی اپنے ساتھی سے جدا ہو جائے اور ان دونوں کے درمیان ایک درخت حائل ہو اور پھر وہ دوبارہ ملیں تو یہ اپنے ساتھی کو سلام کرے۔

(۶۰) فِي الْمُصَافَحَةِ عِنْدَ السَّلاَمِ ، مَن رَخَّصَ فِيهَا

جن لوگوں نے سلام کے وقت مصافحہ کرنے کی رخصت دی ہے

(۲۶۲۳۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : تَذَاكَرُوا الْمُصَافَحَةَ فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ حُمَيْدٍ : دَخَلْتُ عَلَى سَلْمَانَ مَعَ خَالِي عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، فَلَمَّا رَآهُ صَافَحَهُ سَلْمَانُ.

(۲۶۲۳۰) حضرت سماک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے درمیان مصافحہ پر بات چیت ہو رہی تھی کہ حضرت نعمان بن حمید رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ میں اپنے ماموں حضرت عباد بن شرحبیل کے ساتھ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ پر داخل ہوا جب آپ نے ان کو دیکھا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے مصافحہ کیا۔

(۲۶۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلاَّ غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا.

(ابوداؤد ۵۱۷۰۔ ابن ماجہ ۳۷۰۳)

(۲۶۲۳۱) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو مسلمان آپس میں ملاقات نہیں کرتے، پھر وہ مصافحہ کرتے ہیں، مگر یہ کہ ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

(۲۶۲۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُصَافِحُ بَعْضُنَا بَعْضًا ؟ قَالَ : نَعَمْ. (ترمذی ۲۷۲۸۔ احمد ۳/ ۱۹۸)

(۲۶۲۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم میں سے بعض بعض سے مصافحہ کرلیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

(۲۶۲۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَانَ يُصَافِحُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. (بخاری ۶۲۶۳۔ ترمذی ۲۷۲۹)

(۲۶۲۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے تھے۔

(۲۶۲۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ غَالِبٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : إِنَّ ابْنَ سِيرِينَ كَانَ يَكْرَهُ الْمُصَافَحَةَ ، قَالَ : فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَصَافَحُونَ ، وَإِذَا قَدِمَ أَحَدُهُمْ مِنْ سَفَرٍ عَانَقَ صَاحِبَهُ.

(۲۶۲۳۴) حضرت غالب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کیا کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ مصافحہ کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔ اس پر امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرتے تھے اور جب ان میں سے کوئی سفر سے واپس آتا تو وہ اپنے ساتھی سے گلے ملتا تھا۔

(۲۶۲۳۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَوْنٍ ، عَنِ الْمُصَافَحَةِ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ لاَ يَفْعَلُهُ بِنَا ، وَلاَ نَفْعَلُهُ بِهِ ، وَكَانَ إِذَا مَدَّ رَجُلٌ يَدَهُ ، لَمْ يَمْنَعْ يَدَهُ مِنْ أَحَدٍ.

(۲۶۲۳۵) حضرت معاذ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عون رحمہ اللہ سے مصافحہ کے متعلق پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: امام محمد رحمہ اللہ ہمارے ساتھ نہیں کرتے تھے اور نہ ہم ان سے کرتے تھے اور جب کوئی آدمی اپنا ہاتھ بڑھا دیتا تو وہ کسی سے اپنا ہاتھ روکتے بھی نہیں تھے۔

(۲۶۲۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : إِنَّ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْمُصَافَحَةَ.

(۲۶۲۳۶) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن الاسود رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک مصافحہ کرنا سلام کو مکمل کرتا ہے۔

(۲۶۲۳۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : إِنَّ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْمُصَافَحَةَ.

(۲۶۲۳۷) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک مصافحہ کرنا سلام کو مکمل کرتا ہے۔

(۲۶۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بن أَيُّوبَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ

أَبِی أُمَامَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَمَامُ تَحِيَّتِكُمُ الْمُصَافَحَةُ. (ترمذی ۲۷۳۱)

(۲۶۲۳۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اکمل سلام مصافحہ ہے۔

(٦١) فِي مصافحةِ المشرك

مشرک سے مصافحہ کرنے کا بیان

(٢٦٢٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْعَسْقَلاَنِيِّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى ابْنَ مُحَيْرِيزٍ يُصَافِحُ نَصْرَانِيًّا فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ.

(۲۶۲۳۹) حضرت ابو عبد اللہ العسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے حضرت ابن محیریز رحمہ اللہ کو دیکھا کہ آپ رحمہ اللہ نے دمشق کی مسجد میں ایک نصرانی سے ہاتھ ملایا۔

(٢٦٢٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَافِحَ الْمُسْلِمُ الْيَهُودِيَّ ، وَالنَّصْرَانِيَّ.

(۲۶۲۴۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ مسلمان کے کسی یہودی یا نصرانی سے ہاتھ ملانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٦٢٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلاَ تُصَافِحُوهُمْ ، فَمَنْ صَافَحَهُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ.

(۲۶۲۴۱) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک مشرکین تو نجس ہیں ان سے مصافحہ مت کرو، جس شخص نے ان سے مصافحہ کرلیا تو اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرلے۔

(٢٦٢٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :سَأَلْته عَنْ مُصَافَحَةِ الْمَجُوسِيِّ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۲۶۲۴۲) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مجوسی سے مصافحہ کرنے کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے اس کو مکروہ سمجھا۔

(٦٢) فِي المعانقةِ عِندما يلتقِي الرّجلانِ

دو آدمیوں کا ملاقات کرتے وقت گلے ملنے کا بیان

(٢٦٢٤٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ ، وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ. (ابوداؤد ۵۱۷۸۔ حاکم ۶۲۴)

(۲۶۲۴۳) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے ملے تو آپ ﷺ نے ان کو چمٹا لیا اوران کی دونوں آنکھوں کے درمیان آپ ﷺ نے بوسہ لیا۔

(۲۶۲٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عُتْبَةَ بن أَبِي عُثْمَانَ ، أَنَّ عُمَرَ اعْتَنَقَ حُذَيْفَةَ.

(۲۶۲۴۴) حضرت عتبہ بن ابی عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کیا۔

(۲۶۲٤٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ وَالأَسْوَدَ بْنَ هلال الْتَقَيَا وَاعْتَنَقَ كُلٌّ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ.

(۲۶۲۴۵) حضرت ابو بلج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ اور حضرت اسود بن ہلال رحمہ اللہ کو ملتے ہوئے دیکھا۔ان دونوں نے آپس میں معانقہ فرمایا۔

(۲۶۲٤٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا مِجْلَزٍ وَخَالِدًا الأَثْبَجَ الْتَقَيَا ، فَاعْتَنَقَ كُلٌّ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ.

(۲۶۲۴۶) حضرت عباد بن عباد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ اور حضرت خالد اثبج رحمہ اللہ کو دیکھا کہ جب دونوں ملے تو انہوں نے ایک دوسرے سے معانقہ کیا۔

(۲۶۲٤۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ.

(۲۶۲۴۷) حضرت ایاس بن دغفل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو نضرہ رحمہ اللہ کو دیکھا آپ رحمہ اللہ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کے رخسار کا بوسہ لیا۔

(۲۶۲٤۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ ، قَالَتْ : كَانَ أَصْحَابُ صِلَةِ بْنِ أَشْيَمَ إِذَا دَخَلُوا عَلَيْهِ يَلْتَزِم بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

(۲۶۲۴۸) حضرت معاذۃ العدویہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ کے اصحاب جب آپ رحمہ اللہ کے پاس آتے تھے تو ان میں سے بعض بعض سے گلے ملتے تھے۔

(٦٣) ما قالوا فِي الرّجلِ يسلّم عليهِ وهو يبول

جن لوگوں نے یوں کہا: اس شخص کے بارے میں جس کو پیشاب کرتے ہوئے سلام کیا گیا ہو

(۲۶۲٤۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ ، أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى فَرَغَ.

(ابو داؤد ۱۸۔ ابن ماجہ ۳۵۰)

(۲۶۲۴۹) حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو گئے۔

(۲۶۲۵۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ. (مسلم ۱۱۵۔ ترمذی ۹۰)

(۲۶۲۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سلام کا جواب نہیں دیا۔

(٦٤) ما قالوا فِي إفشاءِ السّلامِ

سلام پھیلانے کا بیان

(۲۶۲۵۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الأَلْهَانِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُفْشِيَ السَّلاَمَ. (ابن ماجه ۳۶۹۳۔ طبرانی ۷۵۲۴)

(۲۶۲۵۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سلام کو پھیلائیں۔

(۲۶۲۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ.

(۲۶۲۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا مسلمان پر حق ہے جب بھی اس سے ملے تو اس کو سلام کرے۔

(۲۶۲۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اعْبُدُوا الرَّحْمَان ، وَأَفْشُوا السَّلاَمَ. (بخاری ۹۸۱۔ ابن ماجه ۳۶۹۴)

(۲۶۲۵۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم رحمٰن کی عبادت کرو اور سلام کو پھیلاؤ۔

(۲۶۲۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَهُ ، وَقِيلَ : قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْت فِي النَّاسِ لأَنْظُرَ ، فَلَمَّا تَبَيَّنْت وَجْهَهُ ، عَرَفْت أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ سَمِعْته يَتَكَلَّمُ بِهِ أَنْ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَفْشُوا السَّلاَمَ.

(۲۶۲۵۴) حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے اور کہا جا رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ آیا تا کہ میں

آپ ﷺ کو دیکھوں۔ جب میں نے آپ ﷺ کا چمکتا ہوا چہرہ دیکھا تو میں نے پہچان لیا کہ بے شک یہ چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے اور سب سے پہلی بات جو میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنی وہ یہ تھی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ۔

(٢٦٢٥٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْد ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِفْشَاءِ السَّلاَمِ.

(۲۶۲۵۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سلام کو پھیلانے کا حکم دیا۔

(٢٦٢٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لاَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا ، وَلاَ تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا ، أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ ؟ أَفْشُوا السَّلاَمَ . (مسلم ۹۳۔ ترمذی ۲۶۸۸)

(۲۶۲۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تم لوگ جنت میں داخل نہ ہو گے، یہاں تک کہ تم ایمان لے آؤ اور تم ایمان نہیں لاؤ گے، یہاں تک کہ تم آپس میں محبت کرنے لگو، کیا میں تمہاری ایک معاملہ پر راہنمائی نہ کروں کہ جب تم یہ کام کرو گے تو تم آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ تم سلام کرنے کو رواج دو۔

(٢٦٢٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا ، وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا ، فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : هِيَ لِمَنْ قَالَ طَيِّبَ الْكَلاَمِ ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ ، وَأَفْشَى السَّلاَمَ ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. (ترمذی ۱۲۳۔ ابویعلی ۴۳۴)

(۲۶۲۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں بالا خانے ہیں جن کا ظاہر ان کے باطن سے دکھائی دیتا ہے اور ان کا باطن ان کے ظاہر سے دکھائی دیتا ہے۔ اس پر ایک دیہاتی کھڑا ہو کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ بالا خانے کس کے لیے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس شخص کے لیے ہوں گے جو پاکیزہ کلام کرے اور کھانا کھلائے، اور سلام کو پھیلائے، اور رات کے وقت نماز پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں۔

(٢٦٢٥٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ يَعيش بن الْوَلِيدِ ، عَنْ مَوْلًى لِلزُّبَيْرِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِأَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ ؟ أَفْشُوا السَّلاَمَ بَيْنَكُمْ. (احمد ۱۶۴۔ بیہقی ۲۳۲)

(۲۶۲۵۸) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں کسی معاملہ پر خبردار نہ کروں کہ جب تم

وہ کام کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے درمیان سلام کو رواج دو۔

(٢٦٢٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِنَّ السَّلاَمَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللهِ فَأَفْشُوهُ.

(۲۶۲۵۹) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً سلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے تو اس کو پھیلاؤ۔

(٢٦٢٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِنْ كُنْت لأَخْرُجُ إِلَى السُّوقِ وَمَا لِي حَاجَةٌ إِلاَّ أَنْ أُسَلِّمَ وَيُسَلَّمَ عَلَيَّ.

(۲۶۲۶۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اس بازار کی طرف جاتا تھا حالانکہ میری کوئی ضرورت نہیں ہوئی تھی، مگر صرف اس وجہ سے کہ میں سلام کروں اور مجھے سلام کا جواب دیا جائے۔

(٢٦٢٦١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنَّ أَبْخَلَ النَّاسِ الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۶۱) حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک لوگوں میں بخیل ترین وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔

(٦٥) فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يَبْدَؤُونَ بِالسَّلاَمِ

ان ذمیوں کا بیان جو سلام میں پہل کریں

(٢٦٢٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ : السَّلاَمُ عَلَيْك.

(۲۶۲۶۲) حضرت کریب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اہل کتاب میں سے ایک آدمی کو خط لکھا: تو اس میں اس کو سلام لکھا: السلام علیک۔

(٢٦٢٦٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا كَتَبْت إِلَى الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فِي الْحَاجَةِ فَابْدَأْهُ بِالسَّلاَمِ ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ : اكْتُبِ السَّلاَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى.

(۲۶۲۶۳) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی یہودی اور نصرانی کو کسی ضرورت کے بارے میں خط لکھے تو اس کو چاہیے کہ یہ سلام میں پہل کرے اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: یوں سلام لکھیں، و السَّلاَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى.

(٢٦٢٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سَأَلَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ

عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ ابْتِدَاءِ أَهْلِ الذِّمَّةِ بِالسَّلاَمِ فَقَالَ : تَرُدُّ عَلَيْهِمْ ، وَلاَ تَبْتَدِئهُمْ ، فَقُلْتُ : فَكَيْفَ تَقُولُ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : مَا أَرَى بَأْسًا أَنْ تَبْتَدِئهُمْ ، قُلْتُ : لِمَ ؟ قَالَ : لِقَوْلِ اللهِ ﴿فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلاَمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ﴾.

(۲۶۲۶۴) حضرت عون بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے ذمیوں کو سلام کرنے میں پہل کرنے کے بارے میں پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان کو سلام کا جواب دیا جائے گا اور تم ان پر سلام میں پہل نہ کرو۔ میں نے پوچھا: آپ رحمہ اللہ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم بھی ان پر سلام میں پہل کرو۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ رب العزت کے اس قول کی وجہ سے۔ ترجمہ: تم ان سے درگزر کرو اور یوں کہو: سلام، پس عنقریب وہ جان لیں گے۔

(٢٦٢٦٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الأَلْهَانِيِّ وَشُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَمُرُّ بِمُسْلِمٍ ، وَلاَ يَهُودِيٍّ ، وَلاَ نَصْرَانِيٍّ إِلاَّ بَدَأَهُ بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۶۵) حضرت محمد بن زیاد الالھانی رحمہ اللہ اور حضرت شرحبیل بن مسلم رحمہ اللہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کسی مسلمان، یہودی اور نصرانی کے پاس سے نہیں گزرتے تھے مگر یہ کہ آپ رضی اللہ عنہ سلام میں پہل کرتے تھے۔

(٢٦٢٦٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ وَأَبَا الدَّرْدَاءِ وَفَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ كَانُوا يَبْدَؤُونَ أَهْلَ الشِّرْكِ بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۶۶) حضرت ابن عجلان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ یہ سب حضرات مشرکین سے سلام کرنے میں پہل کرتے تھے۔

(٢٦٢٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي عِيسَى ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ مِنْ رَأْسِ التَّوَاضُعِ أَنْ تَبْدَأَ بِالسَّلاَمِ مَنْ لَقِيتَ.

(۲۶۲۶۷) حضرت ابو عیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً عاجزی کی بنیاد کی یہ بات ہے کہ جب تم کسی سے ملو تو سلام میں ابتداء کرو۔

(٢٦٢٦٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو بُرْدَةَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ ، فَقِيلَ لَهُ : لِمَ قُلْتُ لَهُ ؟ فَقَالَ : إِنَّهُ بَدَأَنِي بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۶۸) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ نے ایک ذمی کی طرف خط لکھا اور اس کو سلام کہا، ان سے اس بارے میں پوچھا گیا: کہ آپ رحمہ اللہ نے اسے سلام کیوں کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک اس نے سلام میں ابتداء کی تھی۔

(٦٦) فِي الَّذِي يبدأ بالسّلامِ

اس شخص کا بیان جو سلام میں پہل کرے

(٢٦٢٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ عَطِيَّةَ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ يَقُولُ :مَا عَلَى وجه الأَرْضِ رَجُلٌ يَبْدَأُ آخَرَ بِالسَّلاَمِ إِلاَّ كَانَ ذَلِكَ صَدَقَةً عَلَيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۲۶۲۶۹) حضرت عطیہ ؒ جو حضرت عبد اللہ بن مطرف بن الشخیر ؒ کے کاتب ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مطرف بن الشخیر ؒ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نہیں ہے زمین پر کوئی شخص جو سلام میں پہل کرے مگر یہ قیامت کے دن اس شخص کے لیے صدقہ بن جائے گا۔

(٢٦٢٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَرَّ بِالْقَوْمِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَرَدُّوا عَلَيْهِ كَانَ لَهُ فَضْلُ دَرَجَةٍ عَلَيْهِمْ لأَنَّهُ أَذْكَرَهُمُ السَّلاَمَ.

(۲۶۲۷۰) حضرت زید بن وھب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم پر گزرا اور اس نے ان کو سلام کیا پھر ان لوگوں نے اس کو سلام کا جواب دیا تو اس شخص کو ان لوگوں پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہوگی اس لیے کہ اس نے ان کو سلام یاد دلایا ہے۔

(٢٦٢٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :الْبَادِءُ بِالسَّلاَمِ يُرْبِي عَلَى صَاحِبِهِ فِي الأَجْرِ.

(۲۶۲۷۱) حضرت ابو عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: سلام میں پہل کرنے والا اپنے ساتھی سے اجر میں بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

(٢٦٢٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :مَا الْتَقَى رَجُلاَنِ قَطُّ إِلاَّ كَانَ أَوْلاَهُمَا بِاللَّهِ الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۷۲) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ارشاد فرمایا: کبھی بھی دو مسلمان آپس میں ملاقات نہیں کرتے مگر ان دونوں میں اللہ کے قریب وہ شخص ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔

(٦٧) فِي رَدِّ السّلامِ على أهلِ الذِّمّةِ

ذمیوں کو سلام کا جواب دینے کا بیان

(٢٦٢٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا : السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ، فَقَالَ : وَعَلَيْكُمْ. (مسلم ۱۱۔ احمد ۲۲۹)

(۲۶۲۷۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہود کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے یوں کہا: السام علیک۔ تم پر موت طاری ہو۔ اے ابوالقاسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں پر بھی ہو۔

(۲۶۲۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا : وَعَلَيْكُمْ. (مسلم ۱۷۰۵۔ ابو داؤد ۵۱۶۵)

(۲۶۲۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اہل کتاب میں سے تمہیں کوئی سلام کرے تو تم یوں جواب دو۔ وعلیکم۔

(۲۶۲۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي رَاكِبٌ غَدًا إِلَى يَهُود فَلاَ تَبْدَؤُوهُمْ بِالسَّلاَمِ ، فَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا : وَعَلَيْكُمْ. (ابن ماجہ ۳۶۹۹۔ احمد ۴/ ۱۴۴)

(۲۶۲۷۵) حضرت ابوعبد الرحمٰن الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک کل میں یہود کے پاس جاؤں گا، تو تم لوگ سلام میں پہل مت کرنا اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو تم یوں کہنا۔ وعلیکم۔

(۲۶۲۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا لَقُوكُمْ وَقَالُوا : السَّامُ عَلَيْكُمْ ، فَقُولُوا لَهُمْ : وَعَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۷۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہودی جب بھی تم سے ملیں اور السام علیکم کہیں تو تم یوں جواب دو۔ وعلیکم۔

(۲۶۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ زَادَوَيْهِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : نُهِينَا ، أَوْ أُمِرْنَا أَنْ لاَ نَزِيدَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَلَى وَعَلَيْكُمْ. (احمد ۳/ ۱۱۳)

(۲۶۲۷۷) حضرت حمید بن زادویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں منع کیا گیا یا ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم اہل کتاب کو سلام کا جواب دینے میں علیکم پر کچھ بھی اضافہ نہ کریں۔

(۲۶۲۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا غَادُونَ إِلَى يَهُودَ فَلاَ تَبْدَؤُوهُمْ بِالسَّلاَمِ ، فَإِنْ سَلَّمُوا فَقُولُوا : وَعَلَيْكُمْ. (مسندہ ٦٦٨)

(۲۶۲۷۸) حضرت ابوبصرہ الغفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ہم کل یہود کے پاس جائیں گے تو تم لوگ ان سے سلام میں پہل مت کرنا، پس اگر وہ تمہیں سلام کریں تو یوں جواب دینا۔ وعلیکم۔

(٢٦٢٧٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَلْقِ اللهِ فَرُدُّوا عَلَيْهِمْ ، وَإِنْ كَانَ يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا ، أَوْ مَجُوسِيًّا.

(۲۶۲۷۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی مخلوق میں سے جو کوئی بھی تم کو سلام کرے تو تم اس کو سلام کا جواب دو اگر چہ وہ یہودی ہو یا نصرانی ہو یا مجوسی ہو۔

(٢٦٢٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مَعْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُلْ وَعَلَيْكَ.

(۲۶۲۸۰) حضرت معن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب اہل کتاب میں سے کوئی آدمی تمہیں سلام کرے تو تم اس کو یوں جواب دو۔ وعلیک۔

(٢٦٢٨١) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ يَهُودِيٌّ ، أَوْ نَصْرَانِيٌّ فَقُولُوا : وَعَلَيْكُمْ.

(۲۶۲۸۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی یہودی یا نصرانی تمہیں سلام کرے تو تم یوں جواب دو۔ وعلیکم۔

(٢٦٢٨٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَام ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ الْيَهُودِيُّ وَالنَّصْرَانِيُّ ، قَالَ : عَلاَكَ السَّلاَمُ.

(۲۶۲۸۲) حضرت سلمہ بن وھرام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ کو جب کوئی یہودی اور عیسائی سلام کرتا تو آپ رحمہ اللہ یوں جواب دیتے، علاک السلام (ترجمہ:) تجھ پر سلام بلند ہو۔

(٦٨) فِي الرَّجلِ يقولُ للرجل حيّاك الله ، من كرِهه حتّى يقول بِالسّلامِ

اس آدمی کا بیان جو دوسرے آدمی کو حَیَّاک اللہ کہے اور جنہوں نے اس کو مکروہ سمجھا یہاں تک کہ وہ سلام کر لے

(٢٦٢٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : إِذَا قُلْتَ حَيَّاكَ اللَّهُ ، فَقُلْ : بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۸۳) حضرت عاصم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ دونوں حضرات بالترتیب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب تو یوں کہے حَیَّاک اللہ۔ اللہ تجھے زندہ رکھے۔ تو تم اس کے ساتھ سلام بھی کرو۔

(٢٦٢٨٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ ، قَالَ : كَانَ الحسن يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ حَيَّاكَ اللَّهُ إِلاَّ أَنْ يَقُولَ : بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۸۴) حضرت عبد الحمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ یوں کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے: حَيَّاكَ اللَّهُ۔ مگر یہ کہ وہ سلام بھی کہے۔

(٢٦٢٨٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، قَالَ : جَائَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ حَيَّاكَ اللَّهُ فَقَالَ :لاَ تَقُلْ هَكَذَا ، هَذِهِ تَحِيَّةُ الشَّبَابِ ، وَلَكِنْ قُلْ :حَيَّاكُمَ اللَّهُ بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۸۵) حضرت محمد بن سوقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ایک آدمی نے ان سے یوں کہا: حَيَّاكَ اللَّهُ۔ اللہ آپ کو زندہ رکھے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایسے مت کہو۔ یہ تو نوجوانوں کا سلام ہے۔ لیکن یوں کہو۔ حَيَّاكُمَ اللَّهُ بِالسَّلاَمِ.

(٢٦٢٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ حَيَّاكَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ :بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۲۸۶) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم پسند کرتے تھے کہ جب ایک آدمی کسی آدمی کو یوں کہے، حَيَّاكَ اللَّهُ۔ تو وہ سلام بھی ساتھ کہے۔

(٦٩) فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَى الرَّجُلِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کو سلام کرے تو اپنے ہاتھ سے اشارہ بھی کرے

(٢٦٢٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ ، أَوْ قَالَ :كَانَ يُكْرَهُ السَّلاَمُ بِالْيَدِ وَلَمْ يَرَ بِالرَّأْسِ بَأْسًا.

(۲۶۲۸۷) حضرت علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے اور سر سے اشارہ کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(٧٠) فِي السَّلاَمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

بچوں کو سلام کرنے کا بیان

(٢٦٢٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ صِبْيَانٌ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. (بخاری ۶۲۴۷۔ ابوداؤد ۵۱۶۱)

(۲۶۲۸۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بچوں کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا۔

(٢٦٢٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُبَيْبِ بْنِ حُجْرٍ القيسى ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ صِبْيَانٌ فَقَالَ :السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا صِبْيَانُ. (احمد ۳/ ۱۸۳۔ دار قطنی ۶۲۷)

(۲۶۲۸۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اس حال میں کہ ہم بچے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بچو! السلام علیکم۔

(۲٦۲۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَى الصِّبْيَانِ.

(۲۶۲۹۰) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ بچوں کو سلام کیا کرتے تھے۔

(۲٦۲۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يَمُرُّ عَلَى الصِّبْيَانِ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ.

(۲۶۲۹۱) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ جب بچوں پر گزرتے تھے تو آپ رحمہ اللہ انہیں سلام کرتے تھے۔

(۲٦۲۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَحَفْصٌ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :كَانَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ يَمُرُّ عَلَيْنَا وَنَحْنُ صِبْيَانٌ فَيُسَلِّمُ عَلَيْنَا.

(۲۶۲۹۲) حضرت حنش بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ ہم بچوں کے پاس سے گزرتے تھے تو ہم پر سلام کرتے تھے۔

(۲٦۲۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أُبَيّ بن عَبْدِاللهِ قَالَ: كَانَ إِبرَاهِيم يَمُرُّ عَلَيْنَا وَنَحْنُ صِبْيَانٌ فَيُسَلِّمُ عَلَيْنَا.

(۲۶۲۹۳) حضرت اُبی بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ جب ہم بچوں کے پاس سے گزرتے تھے تو آپ رحمہ اللہ ہمیں سلام کرتے تھے۔

(۲٦۲۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ مُحَمَّدٌ يُسَلِّمُ عَلَى الصِّبْيَانِ ، وَلاَ يُسْمِعُهُمْ.

(۲۶۲۹۴) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ بچوں پر سلام کرتے تھے اور ان کو سناتے نہیں تھے۔

(۷۱) فِي السَّلامِ علی النِّساءِ

عورتوں کو سلام کرنے کا بیان

(۲٦۲۹٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرٍ يَقُولُ :أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ ، قَالَتْ : مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. (ترمذی ۲۶۹۷۔ ابو داؤد ۵۱۶۲)

(۲۶۲۹۵) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم عورتوں پر گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا۔

(۲٦۲۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ طَارِقٍ التَّيْمِيِّ ، عَنْ جَرِيرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ. (احمد ۴/ ۳۶۳۔ ابو یعلی ۷۵۰۶)

(۲۶۲۹۶) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس سے گزرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر سلام کیا۔

(۲۶۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلَى امْرَأَةٍ فِي ظلة فَسَلَّمَ عَلَيْهَا.

(۲۶۲۹۷) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک عورت پر گزرے جو سایہ میں بیٹھی ہوئی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سلام کیا۔

(۲۶۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ بِشرِ بن حَرب قَالَ :رَأَيت ابن عُمَر مَرَّ عَلَى امْرَأَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا

(۲۶۲۹۸) حضرت بشر بن حرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک عورت کے پاس سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سلام کیا۔

(۲۶۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابن ذَرٍّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ عُمَرَ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ.

(۲۶۲۹۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں پر سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو سلام کیا۔

(۲۶۳۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زُرْزُر ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ :إِنْ كُنَّ شَوَابَّ فَلَا.

(۲۶۳۰۰) حضرت زر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے عورتوں کو سلام کرنے کے بارے میں پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر وہ عورتیں جوان ہوں تو پھر نہ کرو۔

(۲۶۳۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ :أُسَلِّمُ عَلَى الْمَرْأَةِ ؟ قَالَ :لَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا

(۲۶۳۰۱) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے پوچھا: کہ کیا عورت کو سلام کیا جا سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

(۲۶۳۰۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى أَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الْمَرْأَةِ إِلَّا أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهَا فِي بَيْتِهَا فَيُسَلِّمَ عَلَيْهَا.

(۲۶۳۰۲) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ عورتوں کو سلام کرنے کی رائے نہیں رکھتے تھے، مگر یہ کہ وہ اس عورت کے گھر میں داخل ہو تو اس کو سلام کر سکتا ہے۔

(۲۶۳۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قُرَيْرٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ فَقَالَ :أُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ ؟ قَالَ :الْحَقْ بِأَهْلِكَ.

(۲۶۳۰۳) حضرت عبد العزیز قریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت حسن رحمہ اللہ کے پاس آیا، اور پوچھا: کیا عورتوں کو سلام کیا جا سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تو اپنے گھر والی کے ساتھ مل جا کر۔

(۲۶۳۰۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ عن عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ.

(۲۶۳۰۴) حضرت عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ عورتوں اور بچوں کو سلام کیا کرتے تھے۔

(۲۶۳۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ: رَأَيْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ جُلُوسٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ.

(۲۶۳۰۵) حضرت عمرو بن عثمان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت موسیٰ بن طلحہ ؒ کو دیکھا کہ آپ ؒ بیٹھی ہوئی عورتوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا۔

(۲۶۳۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَكَمَ، وَحَمَّادًا، عَنِ السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ فَكَرِهَهُ حماد عَلَى الشَّابَّةِ وَالْعَجُوزِ، وَقَالَ الْحَكَمُ: كَانَ شُرَيْحٌ يُسَلِّمُ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ، قُلْتُ: النِّسَاءُ؟ قَالَ: عَلَى كُلِّ أَحَدٍ.

(۲۶۳۰۶) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ دونوں سے عورتوں کو سلام کرنے کے متعلق سوال کیا؟ تو حضرت حماد ؒ نے بوڑھی اور جوان عورتوں پر سلام کرنے کو مکروہ سمجھا اور حضرت حکم ؒ نے فرمایا: حضرت شریح ؒ ہر ایک کو سلام کیا کرتے تھے، میں نے پوچھا: عورتوں کو بھی؟ آپ ؒ نے فرمایا: ہر ایک کو سلام کرتے تھے۔

(۷۲) من كره أن يقول زعموا

جو شخص یوں کہنے کو مکروہ سمجھے: زعموا. انہوں نے گمان کیا

(۲۶۳۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لأَبِي عَبْدِ اللهِ، أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لأَبِي مَسْعُودٍ: مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زَعَمُوا؟، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ: زَعَمُوا. (احمد ۵/ ۴۰۱۔ طحاوی ۱۸۵)

(۲۶۳۰۷) حضرت ابی قلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مسعود ؓ نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا یا حضرت ابو عبد اللہ نے حضرت ابو مسعود سے پوچھا: کہ تم نے نبی کریم ﷺ سے لفظ زعموا کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کی بدترین سواری یہ ہے کہ وہ کہے لوگ یہ سمجھتے ہیں۔

(۲۶۳۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ كَرِهَ زَعَمُوا.

(۲۶۳۰۸) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ "زعموا" کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۶۳۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ كَرِهَ زَعَمُوا، ثُمَّ قَرَأَ سُفْيَانُ ﴿زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾.

(۲۶۳۰۹) حضرت عبد ربہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ لفظ "زعموا" کے استعمال کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے، پھر حضرت سفیان ؒ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ زعم الذین کفروا.

(۲۶۳۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: زَعَمُوا زَامِلَةُ الْكَذِبِ.

(۲۶۳۱۰) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے لفظ "زعموا" کے بارے میں فرمایا کہ یہ جھوٹ کے تابع ہے۔

(۲۶۳۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قَيس ، عن أَبِي يَحيَى ، عن مُجَاهِد ، عن ابن عَون قَال : زَعَمُوا زَامِلَةُ الْكَذِبِ ، فَلاَ تَكُونَنَّ لِلْكَذِبِ زَامِلَة.

(۲۶۳۱۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عون رحمہ اللہ نے لفظ "زعموا" کے بارے میں فرمایا: یہ جھوٹ کے تابع ہے۔ اور تم ہرگز جھوٹ کے تابع مت بنو۔

(۲۶۳۱۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِءٍ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبِي : يَا بُنَيَّ ، هَبْ لِي من الْحَدِيثِ زَعَمُوا وَسَوْفَ.

(۲۶۳۱۲) حضرت یحییٰ بن ھانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے کہا: اے میرے بیٹے: اپنے کلام میں دو لفظوں کو استعمال کرنے سے بچو۔ اور وہ یہ ہیں۔ "زعموا" اور "سوف"۔

(۲۶۳۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، قَالَ : قَالَ لِي شُرَيْحٌ : إنَّ زَعَمُوا كُنْيَةُ الْكَذِبِ.

(۲۶۳۱۳) حضرت یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: بے شک "زعموا" جھوٹ کی کنیت ہے۔

(۷۳) من رخّص فِي زعموا

جن لوگوں نے لفظ "زعموا" کے استعمال میں رخصت دی

(۲۶۳۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا قِلاَبَةَ فَقَالَ : زَعَمُوا.

(۲۶۳۱۴) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ سے سوال کیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: "زعموا"۔

(۲۶۳۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : زَعَمُوا وَاللهِ.

(۲۶۳۱۵) حضرت قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ کو بارہا یوں فرماتے ہوئے سنا: "زعموا و اللّٰہ".

(۲۶۳۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ عُمَرَ : أُنْهِيَ ، عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، فَقَالَ : زَعَمُوا ذَلِكَ ، قَالَ : قُلْتُ : أَنْتَ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : زَعَمُوا ذَلِكَ.

(۲۶۳۱۶) حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا گھڑوں میں بنی ہوئی نبیذ سے منع کیا گیا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں نے یوں کہا اور لفظ "زعموا" کا استعمال فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں نے یوں کہا ہے۔ اور لفظ "زعموا" کا آپ نے استعمال فرمایا۔

(۲۶۳۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ : زَعَمُوا.

(۲۶۳۱۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جاتا؟ تو آپ رحمہ اللہ فرماتے: ان لوگوں نے یوں کہا: اور لفظ "زعموا" کا استعمال فرماتے۔

(۲۶۳۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ الرَّجُلِ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، قَالَ : زَعَمُوا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُوتِرُ بِالأَرْضِ.

(۲۶۳۱۸) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو سواری پر وتر پڑھ لے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ یوں کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ زمین پر وتر پڑھتے تھے اور آپ رحمہ اللہ نے لفظ "زعموا" کا استعمال فرمایا۔

(۷۴) فِي الرّجلِ يقال له كيف أصبحت

اس آدمی کا بیان جس سے یوں پوچھا جائے۔ تو نے کیسے صبح کی؟

(۲۶۳۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ أبِي عَمْرَة ، قَالَ : قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ أَصْبَحْت ؟ قَالَ : بِخَيْرٍ مِنْ قَوْمٍ لَمْ يَشْهَدُوا جِنَازَةً وَلَمْ يَعُودُوا مَرِيضًا.

(طبرانی ۷۳۲۹)

(۲۶۳۱۹) حضرت ابو عمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے کس حالت میں صبح کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیریت کے ساتھ اس قوم میں جو جنازے میں حاضر نہیں ہوتے اور نہ ہی مریض کی عیادت کرتے ہیں۔

(۲۶۳۲۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قُلْتُ : كَيْفَ أَصْبَحْت يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : بِخَيْرٍ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُصْبِحْ صَائِمًا وَلَمْ يَعُدْ سَقِيمًا.

(۲۶۳۲۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے کس حالت میں صبح کی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیر کے ساتھ اس آدمی سے بہتر جس نے صبح نہیں کی روزے دار کی حالت میں اور نہ کسی بیمار کی عیادت کی۔

(۲۶۳۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ : كَيْفَ أَصْبَحْت ؟ قَالَتْ : بِنِعْمَةٍ مِنَ اللهِ.

(۲۶۳۲۱) حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: آپ نے کس حال میں صبح کی؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی نعمتوں کے ساتھ۔

(۲۶۳۲۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : مَرَرْت بِعَامِرٍ الشَّعْبِيِّ وَهُوَ جَالِسٌ بِفِنَائِهِ فَقُلْت : كَيْفَ أَنْتَ؟ فَقَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ إِذَا قِيلَ لَهُ : كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ : بِنِعْمَةٍ وَمَدَّ إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ إِلَى السَّمَاءِ.

(۲۶۳۲۲) حضرت ابن عون ریشید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عامر شعبی ریشید کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ وہ اپنے گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے، تو میں نے پوچھا: آپ کیسے ہیں؟ آپ ریشید نے فرمایا: جب حضرت شریح ریشید سے پوچھا جاتا کہ آپ ریشید کیسے ہیں؟ تو وہ فرماتے: اس کی نعمتوں میں ہوں، اپنی شہادت کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

(۲۶۳۲۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي بَكْرٌ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لأَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِي : كَيْفَ أَنْتُمْ ؟ قَالَ :بَيْنَ نِعْمَتَيْنِ :بَيْنَ ذَنْبٍ مَسْتُورٍ ، وَثَنَاءٍ لاَ يَعْلَمُ بِهِ أَحَدٌ مِنْ هَؤُلاَءِ النَّاسِ ، وَاللَّهِ مَا بَلَغْتُهُ ، وَلاَ أَنَا بِذَلِكَ.

(۲۶۳۲۳) حضرت بکیر ریشید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابو تمیمہ الہجیمی ریشید سے پوچھا: آپ کیسے ہیں؟ آپ ریشید نے فرمایا: دو نعمتوں کے درمیان ہوں: ایک تو چھپے ہوئے گناہوں کے درمیان ہوں اور ایسی تعریف کے درمیان ہوں کہ ان لوگوں میں سے کوئی بھی اس کو نہیں جانتا اور اللہ کی قسم میں بھی اس تک نہیں پہنچا اور نہ میں اس قابل ہوں۔

(۲۶۳۲٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ وَسُلِّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ :وَعَلَيْكُمْ ، فقيل له :كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ :بِنِعْمَةٍ مِنَ اللهِ.

(۲۶۳۲۴) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم ریشید کو سلام کیا جاتا تو آپ ریشید یوں جواب دیتے وعلیکم اور جب ان سے پوچھا جاتا: آپ کیسے ہیں؟ تو آپ ریشید جواب دیتے اللہ کی نعمت میں ہوں۔

(۲۶۳۲٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ لَهُ :كَيْفَ أَصْبَحْت يَا أَبَا عَمْرٍو ؟ فَقَالَ :بِنِعْمَةٍ ، قُلْتُ :مِمَّنْ ؟ قَالَ :مِنَ اللهِ.

(۲۶۳۲۵) حضرت اسماعیل بن ابی خالد ریشید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے امام شعبی ریشید سے پوچھا: اے ابو عمرو! آپ ریشید نے کس حالت میں صبح کی؟ آپ ریشید نے فرمایا: نعمتوں میں۔ میں نے پوچھا: کس کی نعمت میں؟ آپ ریشید نے فرمایا: اللہ کی نعمتوں میں۔

(۲۶۳۲٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :كَانَ عَلِيٌّ إِذَا سُئِلَ وَهُوَ مَرِيضٌ ، كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ :بِشَرٍّ :وَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ :﴿وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً﴾.

(۲۶۳۲۶) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جب بیماری کی حالت میں پوچھا جاتا کہ آپ رضی اللہ عنہ کیسے ہیں؟ آپ ریشید فرماتے بہت بری حالت میں اور یہ آیت تلاوت فرماتے۔ ترجمہ: اور ہم تمہیں آزمائیں گے خیر اور شر کے ساتھ۔

(۲۶۳۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :لَقِيَ رَجُلٌ عِكْرِمَةَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ :كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ :أَنَا بِشَرٍّ يَدَايَ مُتَشَقِّقَتَانِ وَأَنَا كَذَا وَأَنَا وَكَذَا، قَالَ:وَكَانَ يَتَأَوَّلُ هَذِهِ الآيَةَ:﴿وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ﴾.

(۲۶۳۲۷) حضرت ایوب ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ حضرت عکرمہ ریشید سے مدینہ میں ملا، اور پوچھا: آپ ریشید کیسے ہیں؟ آپ ریشید نے فرمایا: بری حالت میں ہوں، میرے دونوں ہاتھ پھٹے ہوئے ہیں اور میں اس طرح اور اس طرح

ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ اس آیت کی تاویل کرتے تھے۔ ﴿وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ﴾.

(٢٦٣٢٨) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيَّ كَانَ إِذَا قِيلَ لَهُ : كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ :بِخَيْرٍ نَحْمَدُ اللَّهَ ، قَالَ عَطَاءٌ :فَذَكَرْت ذَلِكَ لأَبِي الْبَخْتَرِيِّ فَقَالَ :أَنَّى أَخَذَهَا ؟ ثَلاَثًا.

(۲۶۳۲۸) حضرت عطاء بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رضی اللہ عنہ سے جب پوچھا جاتا: کہ آپ کیسے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے خیریت کے ساتھ اور ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو البختری رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ ذکر کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ فرمایا: انہوں نے یہ طریقہ کہاں سے لیا؟

(٢٦٣٢٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :لَقِيَ رَجُلٌ مُحَمَّدًا فَقَالَ : كَيْفَ أَنْتَ ؟ قَالَ :بِشَرٍّ ، أَجُوعُ فَلاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَشْبَعَ ، وَأَعْطَشُ فَلاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرْوَى.

(۲۶۳۲۹) حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی امام محمد رضی اللہ عنہ سے ملا اور پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ کیسے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہت بری حالت میں ہوں۔ مجھے بھوک لگتی ہے اور میں اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ میں سیر ہو سکوں اور مجھے پیاس لگتی ہے اور میں طاقت نہیں رکھتا کہ میں پیاس بجھالوں۔

(٧٣) باب من كره أن يوطأ عقبه

جو شخص اپنے پیچھے چلنے کو ناپسند سمجھے

(٢٦٣٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ تُوطَأَ أَعْقَابُهُمْ.

(دارمی ۵۲۴)

(۲۶۳۳۰) حضرت منصور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ ان کے پیچھے چلا جائے۔

(٢٦٣٣١) حَدَّثَنَا سُوَيْد بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَا رُئِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ ، وَلاَ يَطَأُ عَقِبَيهِ رَجُلاَنِ.

(ابوداؤد ۳۷۶۳۔ احمد ۲/ ۱۶۵)

(۲۶۳۳۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹیک لگا کر کھانا کھایا ہو اور نہ ہی کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو آدمی چلے۔

(٢٦٣٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، أَنَّ عَمَّارًا دَعَا عَلَى

رَجُلٍ فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ كَاذِبًا فَابْسُطْ لَهُ الدُّنْيَا وَاجْعَلْهُ مَوْطِأَ الْعَقِبَيْنِ.

(۲۶۳۳۲) حضرت حارث بن سوید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار ؓ نے ایک آدمی کو یوں بددعا دی۔ اے اللہ! اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو تو اس کے لیے دنیا کو کشادہ کر دے اور اس کو ایسا بنا دے کہ اس کے پیچھے پیچھے لوگ چلیں۔

(۷۴) فِي الرَّجلِ يدخل منزله ما يقول

اس آدمی کا بیان جو گھر میں داخل ہو تو وہ یوں کہے

(۲۶۳۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : انْطَلَقَ سَلْمَانُ، وَأَبِي حَتَّى أَتَيَا دَارَ سَلْمَانَ ، وَدَخَلَ سَلْمَانُ الدَّارَ فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، ثُمَّ أَذِنَ لأَبِي قُرَّةَ.

(۲۶۳۳۳) حضرت عمرو بن ابی قرۃ الکندی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان ؓ اور میرے والد چلے یہاں تک کہ یہ دونوں حضرت سلمان ؓ کے گھر پہنچے اور حضرت سلمان ؓ گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا: السلام علیکم، پھر آپ ؓ نے ابو قرہ کو داخل ہونے کی اجازت دی۔

(۲۶۳۳۴) حَدَّثَنَا ابن فُضَيْلٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْت عَلَى أَهْلِكَ فَقُلْ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً.

(۲۶۳۳۴) حضرت عبد الملک فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر والوں پر داخل ہو تو یوں کہو: السلام علیکم: ترجمہ: سلام نیک دعا ہے اللہ کے یہاں سے برکت والی ستھری۔

(۲۶۳۳۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْت عَلَى أَهْلِكَ فَقُلْ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ.

(۲۶۳۳۵) حضرت حصین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک الغفاری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے گھر والوں پر داخل ہو تو یوں کہہ، السلام علیکم۔

(۲۶۳۳۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ : دَخَلْت مَعَ أَبِي الْعَالِيَةِ بَيْتَهُ فَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ ، وَقَالَ شَيْئًا لَمْ أَفْهَمْهُ.

(۲۶۳۳۶) حضرت ابو خلدہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو العالیہ ؒ کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوا تو آپ ؒ نے سلام کیا حالانکہ گھر میں کوئی نہیں تھا اور کچھ کلمات پڑھے جن کو میں سمجھ نہیں سکا۔

(۲۶۳۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخبرنا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ﴾ قَالَ : كَانَ أَهْلُونَا يُعَلِّمُونَا أَنْ نُسَلِّمَ ، وَكَانَ أَحَدُنَا إِذَا جَاءَ يَقُولُ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، أَيَدْخُلُ فُلاَنٌ ؟.

(۲۶۳۳۷) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام محمد رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے اس قول: ﴿وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ﴾ ترجمہ: اورتم میں سے وہ لوگ جو بلوغ کو پہنچ چکے ہیں۔
اس کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ ہمارے گھر والے ہمیں سکھاتے تھے کہ ہم سلام کریں اور جب ہم میں کوئی آتا تو وہ یوں کہتا۔ السلام علیکم۔ کیا فلاں داخل ہو جائے؟۔

(۲۶۳۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا مَعْقِلٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا ، قَالَ :بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ وَالسَّلاَمُ عَلَى نَبِيِّ اللهِ ، اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ﴿وَأَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا﴾ وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ فَوْقِي أَنْ أُخْتَطَفَ ، وَمِنْ تَحْتِ رِجْلِي أَنْ يُخْسَفَ بِي ، وَعَنْ يَمِينِي ، وَعَنْ شِمَالِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۲۶۳۳۸) حضرت عبد الکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ جب گھر میں داخل ہوتے تو یہ کلمات کہتے۔ ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں۔ اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے مگر اللہ کی مدد سے، اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام ہو، اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور تو مجھے سچائی کی جگہ میں داخل فرما اور مجھے سچائی کی جگہ نکال اور خالص کر دے میرے لیے اپنی جناب سے واضح مدد اور اپنی طرف سے مجھے رحمت عطا فرما، بے شک تو بہت عطا فرمانے والا ہے۔ اے اللہ! تو اوپر سے میری حفاظت فرما اس بات سے کہ میں اُچک لیا جاؤں، اور میری دونوں ٹانگوں کے نیچے سے بھی میری حفاظت فرما اس بات سے کہ میں اس میں دھنس جاؤں، اور میرے دائیں اور بائیں سے بھی حفاظت فرما شیطان مردود سے۔

(۲۶۳۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا دَخَلَ دَارَهُ اسْتَأْنَسَ وَتَكَلَّمَ ، ثُمَّ رَفَعَ صَوْتَهُ.

(۲۶۳۳۹) حضرت ابو عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو مانوس ہوتے اور بات کرتے پھر اپنی آواز کو بلند کرتے۔

(۷۷) فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصرانِيِّ يدعى له

یہودی اور نصرانی کے لیے یوں دعا کی جائے گی

(۲۶۳۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ يَهُودِيًّا حَلَبَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً فَقَالَ : اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ ، فَاسْوَدَّ شَعْرُهُ. (ابو داؤد ۴۹۲)

(۲۶۳۴۰) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اونٹنی کا دودھ دھویا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یوں دعا دی: اے اللہ! تو اس کو خوبصورت بنادے، پس اس کے بال سیاہ ہوگئے۔

(۲۶۳٤۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَن تَقُول لِلْيَهُودِي هَدَاكَ الله.

(۲۶۳۴۱) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم یہودی کو یوں کہو: ھداک اللہ۔ اللہ تمہیں ہدایت دے۔

(۲۶۳٤۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ادْعُ اللَّهَ لِي ، فَقَالَ : كَثَّرَ اللَّهُ مَالَكَ وَوَلَدَكَ وَأَصَحَّ جِسْمَكَ وَأَطَالَ عُمْرَكَ.

(۲۶۳۴۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے میرے حق میں دعا فرمادیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تیرے حال اور تیری اولاد کو بڑھادے اور تیرے جسم کو صحت مند کردے اور تیری عمر کو لمبا کردے۔

(۲۶۳٤۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لَوْ قَالَ لِي فِرْعَوْنُ بَارَكَ اللَّهُ فِيك لَقُلْت وَفِيك.

(۲۶۳۴۳) حضرت ابو سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر فرعون بھی مجھے کہے: بارك الله فيك: اللہ تجھ میں برکت دے تو میں بھی کہوں گا اور تجھ میں بھی۔

(۷۸) فِي الرَّجلِ يستأذِن ولا يسلِّم

اس آدمی کا بیان جو اجازت طلب کرے اور سلام نہ کرے

(۲۶۳٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَأَلْته عَنِ الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ ، وَلاَ يُسَلِّمُ آذَنُ لَهُ ؟ قَالَ : أَكْرَهُ أَنْ آذَنَ لَهُ وَالنَّاسُ يَفْعَلُونَهُ.

(۲۶۳۴۴) حضرت ابو الزبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا: جو مجھ سے اجازت تو طلب کرے اور سلام نہ کرے کیا میں اسے اجازت دے دوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں اس کو اجازت دوں اور لوگ تو ایسے ہی کرتے ہیں۔

(۲۶۳٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ تَأْذَنُوا حَتَّى تُؤْذِنُوا بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۳۴۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اجازت نہ دو، یہاں تک کہ سلام کے ذریعہ تم سے اجازت مانگی جائے۔

(۲۶۳۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِذَا دُعِيتَ ، فَهُوَ إِذْنُكَ ، فَسَلِّمْ ، ثُمَّ ادْخُلْ.

(۲۶۳۴۶) حضرت ابوالاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: جب تجھے بلایا گیا ہو تو یہ تیرے لیے اجازت ہے، پس سلام کر پھر داخل ہو جا۔

(۲۶۳۴۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ : أَأَدْخُلُ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ ، ثُمَّ قَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ ، فَقَالَ : ادْخُلْ ، ثُمَّ قَالَ : لَوْ أَقَمْتَ إِلَى اللَّيْلِ تَقُولُ أَأَدْخُلُ ، مَا أَذِنْتُ لَكَ حَتَّى تَبْدَأَ بِالسَّلاَمِ.

(۲۶۳۴۷) حضرت ابن بریدہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ ؓ میں سے کسی صحابی سے اجازت مانگی اس حال میں کہ وہ دروازے پر کھڑے ہوئے تھے۔ اس شخص نے تین مرتبہ کہا۔ کیا میں داخل ہو جاؤں؟ آپ ؓ اس کی طرف دیکھ رہے تھے مگر اس کو اجازت نہیں دی۔ پھر اس نے ان سے یوں پوچھا: السلام علیکم کیا میں داخل ہو جاؤں؟ آپ ؓ نے اس سے کہا: داخل ہو جاؤ۔ پھر فرمایا: اگر تم پوری رات بھی کھڑے ہو کر کہتے رہتے کہ کیا میں داخل ہو جاؤں؟ تو میں تمہیں اجازت نہ دیتا یہاں تک کہ تم سلام سے ابتداء کرتے۔

(۲۶۳۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ صَالِحٍ الْقُدَادِيِّ ، قَالَ : بَعَثَنِي أَهْلِي إِلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بِهَدِيَّةٍ ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى الْبَابِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ : أَأَدْخُلُ ؟ فَسَكَتَ ثَلاَثًا ، قَالَ : قُلْ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، قَالَ : فَدَخَلْتُ فَقَالَ : لَمْ أَرَكَ تَهْتَدِي إِلَى السُّنَّةِ فَعَلَّمْتُكَ.

(۲۶۳۴۸) حضرت صالح القدادی ؒ فرماتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے حضرت سعید بن جبیر ؒ کے پاس ہدیہ دے کر بھیجا، میں ان کے دروازے پر پہنچا اس حال میں کہ وہ وضو فرما رہے تھے۔ میں نے کہا: کیا میں داخل ہو جاؤں؟ پس وہ تین دفعہ خاموش رہے۔ فرمایا: یوں کہو: السلام علیکم۔ راوی کہتے ہیں، پھر میں داخل ہو گیا تو آپ ؒ نے فرمایا: میں نے تمہیں سنت کے راستہ پر چلتے ہوئے نہیں دیکھا لہٰذا میں نے تمہیں سنت سکھا دی۔

(۲۶۳۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ : أَنَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَنَا. (بخاری ۶۲۵۰۔ مسلم ۳۸)

(۲۶۳۴۹) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں میں! میں میں کیا ہوتا ہے۔

(۷۹) فِي الرَّجلِ يقال له ادخل بسلامٍ

اس آدمی کا بیان جس کو یوں کہا جائے کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ

(۲۶۳۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَأْذَنَ فَقِيلَ لَهُ :ادْخُلْ بِسَلَامٍ ، رَجَعَ ، قَالَ :لَا أَدْرِي أَدْخُلُ بِسَلَامٍ ، أَوْ بِغَيْرِ سَلَامٍ.

(۲۶۳۵۰) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب اجازت طلب کرتے اور ان کو یوں کہہ دیا جاتا، کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، تو آپ رحمہ اللہ واپس لوٹ جاتے اور فرماتے میں نہیں جانتا کہ میں سلامتی کے ساتھ ہوں گا یا بغیر سلامتی کے؟

(۲۶۳۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي الجَرَاحِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ ، قَالَ :قَالَتِ امْرَأَتِي :ائْتِنِي بِأَبِي هُرَيْرَةَ حَتَّى أَسْتَفْتِيَهُ ، عَنْ بَعْضِ شأني ، فَأَتَيْته ، فَجَاءَ مَعِي ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَابِ ، قَالَ :ادْخُلِ الدَّارَ ، فَدَخَلْت فَقُلْت :هَذَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ جَاءَ فَقَالَ :السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلُ ، فَقُلْنَا :ادْخُلْ بِسَلَامٍ ، فَعَادَ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلُ ، فَقُلْنَا :ادْخُلْ بِسَلَامٍ ، قَالَ :قُولُوا :ادْخُلْ ، فَقَالَ :السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلُ ؟ فَقُلْنَا لَهُ : ادْخُلْ ، فَدَخَلَ.

(۲۶۳۵۱) حضرت ابو الجراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل حجاز میں سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ میری بیوی نے مجھے کہا: تم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس لے آؤ یہاں تک کہ میں ان سے اپنے متعلق فتویٰ پوچھ لوں، پس میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ رضی اللہ عنہ میرے ساتھ آ گئے، جب ہم دروازے پر پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گھر میں داخل ہو جاؤ، تو میں داخل ہو گیا اور میں نے کہا: یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آ گئے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: السلام علیکم: کیا میں داخل ہو جاؤں؟ ہم نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کہا: السلام علیکم، کیا میں داخل ہو جاؤں؟ ہم نے پھر کہا: آپ رضی اللہ عنہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ یوں کہو کہ داخل ہو جائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: السلام علیکم، کیا میں داخل ہو جاؤں؟ ہم نے ان سے کہا: داخل ہو جائیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ داخل ہو گئے۔

(۸۰) فِي الرَّجلِ يدخل البيت ليس فِيهِ أحدٌ

اس آدمی کا بیان جو ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی نہ ہو

(۲۶۳۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :إِذَا دَخَلْت بَيْتًا لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ فَقُلْ :السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ.

(۲۶۳۵۲) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم ایسے گھر میں داخل ہو جس میں کوئی نہ ہو تو تم یوں کہو: (السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ) سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

(۲٦۳۵۳) حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ فِی الرَّجُلِ یَدْخُلُ فِی الْبَیْتِ ، أَوْ فِی الْمَسْجِدِ لَیْسَ فِیهِ أَحَدٌ ، قَالَ : یَقُولُ : السَّلاَمُ عَلَیْنَا وَعَلَی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِینَ.

(۲۶۳۵۳) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں جو کسی گھر یا مسجد میں داخل ہو اور وہاں کوئی نہ ہو یوں ارشاد فرمایا: کہ وہ شخص یوں کہے۔ (السَّلاَمُ عَلَیْنَا وَعَلَی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِینَ)۔

(۲٦۳۵٤) حَدَّثَنَا أَبو الأَحوص ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ قَالَ : قُل : السَّلاَمُ عَلَیْنَا وَعَلَی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِینَ.

(۲۶۳۵۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تم یہ کہو: ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔

(۲٦۳۵۵) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِی سِنَانٍ ، عَنْ مَاهَانَ فِی قَوْلِهِ تَعَالَی : ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَی أَنْفُسِکُمْ تَحِیَّةً مِنْ عِنْدِ اللهِ مُبَارَکَةً طَیِّبَةً﴾ قَالَ : تَقُولُ : السَّلاَمُ عَلَیْنَا مِنْ رَبِّنَا.

(۲۶۳۵۵) حضرت ابو سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ماھان رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے اس قول: ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَی أَنْفُسِکُمْ تَحِیَّةً مِنْ عِنْدِ اللهِ مُبَارَکَةً طَیِّبَةً﴾ کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا: کہ وہ آدمی یوں سلام کرے: (السَّلاَمُ عَلَیْنَا مِنْ رَبِّنَا) ہم پر ہمارے رب کی طرف سے سلامتی ہو۔

(۲٦۳۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ عَبْدِالْکَرِیمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: تَقُولُ: السَّلاَمُ عَلَیْنَا، وَعَلَی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِینَ.

(۲۶۳۵۶) حضرت عبد الکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ یوں فرماتے تھے: السَّلاَمُ عَلَیْنَا، وَعَلَی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِینَ.

(۲٦۳۵۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْکَرِیمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا دَخَلْتَ بَیْتًا ، لَیْسَ فِیهِ أَحَدٌ ، فَقُلْ بِسْمِ اللهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، السَّلاَمُ عَلَیْنَا ، وَعَلَی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِینَ.

(۲۶۳۵۷) حضرت عبد الکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی گھر میں داخل ہو جہاں کوئی بھی نہ ہو تو تم یوں کہو: ''اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔''

(۲٦۳۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إذَا لَمْ یَکُنْ فِیهِ أَحَدٌ فَقُلْ : السَّلاَمُ عَلَیْنَا مِنْ رَبِّنَا.

(۲۶۳۵۸) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہا کرو۔ السلام علینا من ربنا. ہم پر ہمارے رب کی طرف سے سلامتی ہو۔

(۸۱) فِی الرَّجلِ یکتب بِسمِ اللهِ لِفلانٍ

اس آدمی کا بیان جو یوں خط لکھے: اللہ کے نام کے ساتھ فلاں شخص کے لیے

(۲٦۳۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ: حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، أَنَّ رَجُلاً کَتَبَ لاِبْنِ عُمَرَ : بِسْمِ اللهِ لِفُلاَنٍ،

فَقَالَ : ابْنُ عُمَرَ : مَهْ ، إِنَّ اسْمَ اللهِ هُوَ لَهُ وَحْدَهُ.

(۲۶۳۵۹) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو خط میں یوں لکھا: اللہ کے نام کے ساتھ فلاں شخص کے لیے، اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رک جاؤ۔ یقیناً اللہ کا نام صرف اسی کے لیے خاص ہے۔

(۲۶۳۶۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ أَوَّلَ الرِّسَالَةِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَن الرَّحِيمِ لِفُلاَنٍ ، وَلاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُكْتَبَ فِي أول والعُنْوان.

(۲۶۳۶۰) حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ خط کے شروع میں یوں لکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لفلان. اور اُس کو پتہ کے شروع میں لکھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۶۳۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ: أَكْتُبُ إِلَى فُلاَنٍ، وَلاَ أَكْتُبُ لِفُلاَنٍ.

(۲۶۳۶۱) حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت بکر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: یوں لکھا کرو۔ (الی فلان) فلاں آدمی کی طرف، یوں مت لکھا کرو۔ لفلان. یعنی فلاں آدمی کے لیے۔

(۲۶۳۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَلمان ، عَنْ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَكْتُبَ : بِسْمِ اللهِ لِفُلاَنٍ.

(۲۶۳۶۲) حضرت دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہ بسم اللّٰہ لفلان لکھنے میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

(۲۶۳۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ.

(۲۶۳۶۳) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۸۲) فِي الرَّجلِ يكتب إلى الرَّجلِ كيف يكتب ؟

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کو خط لکھنا چاہتا ہے تو وہ کیسے خط لکھے

(۲۶۳۶٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ قَالَ : إِذَا كَتَبَ كَتَبَ : السَّلاَمُ عَلَيْك فِيمَا أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِى لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ وَهُوَ لِلْحَمْدِ أَهْلٌ تبَارَكَ وَتعَالَى : ﴿لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ﴾.

(۲۶۳۶۴) حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ جب خط لکھتے تو یوں لکھتے: السلام علیك. ترجمہ: اس میں میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور وہی حمد کا اہل ہے۔ اس کی ذات بابرکت اور بلند ہے۔ اس ہی کا ملک اور اس ہی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(۸۳) فِی الرَّجلِ یکتب أمّا بعد

اس آدمی کا بیان جو خط میں ''اما بعد'' لکھے

(۲۶۳۶۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، قَالَ : أَتَیْتُ نُعَیْمَ بْنَ أَبِی هِنْدٍ فَأَخْرَجَ إِلَیَّ صَحِیفَةً فَإِذَا فِیهَا مِنْ أَبِی عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ إِلَی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَلاَمٌ عَلَیْكَ أَمَّا بَعْدُ فَكَتَبَ إِلَیْهِمَا مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَی أَبِی عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلاَمٌ عَلَیْكُمَا أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۶۵) حضرت محمد بن سوقہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت نعیم بن ابی ھند ؒ کے پاس آیا تو آپ ؒ نے مجھے ایک صحیفہ نکال کر دکھایا اس میں یوں لکھا ہوا تھا۔ ابو عبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل کی جانب سے حضرت عمر بن خطاب ؓ کی طرف۔ آپ پر سلامتی ہو۔ اما بعد: حمد وصلوۃ کے بعد اور پھر جب حضرت عمر ؓ نے ان دونوں کو خط کا جواب لکھا تو وہ یوں تھا۔ عمر بن خطاب کی جانب سے حضرت ابو عبیدہ بن جراح ؓ اور حضرت معاذ بن جبل ؓ کی طرف، تم دونوں پر سلام ہو، اما بعد۔

(۲۶۳۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ زَكَرِیَّا بْنِ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِیحٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : كَتَبَتْ عَائِشَةُ إِلَی مُعَاوِیَةَ : أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۶۶) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے حضرت معاویہ ؓ کی طرف خط لکھا تو اس میں لکھا: اما بعد۔

(۲۶۳۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنْ أَبِی قِلاَبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِی مَنْ قَرَأَ كِتَابَ عُثْمَانَ ، أَوْ مَنْ قُرِیءَ عَلَیْهِ: أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۶۷) حضرت ابو قلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت عثمان ؓ کا خط پڑھا یا اس پر حضرت عثمان ؓ کا خط پڑھا گیا۔ آپ ؓ نے یوں لکھا تھا، اما بعد۔

(۲۶۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : قَرَأْت رَسَائِلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا انْقَضَتْ قِصَّةٌ ، قَالَ : أَمَّا بَعْدُ. (بخاری ۷۔ مسلم ۱۳۹۳)

(۲۶۳۶۸) حضرت عبدہ بن سلیمان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ھشام بن عروہ ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے خطوط پڑھے جب بھی کوئی بات ختم ہوتی تو آپ ﷺ فرماتے ''اما بعد''

(۲۶۳۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِیَّا ، قَالَ : سَمِعْتُ عَامِرًا یَقُولُ : قَالَ زِیَادٌ : إِنَّ فَصْلَ الْخِطَابِ الَّذِی أُعْطِیَ دَاوُد أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۶۹) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زیاد ؒ نے ارشاد فرمایا: بے شک حضرت داؤد علیہ السلام کو یہ فصل خطاب عطا کیا گیا تھا ''امابعد''۔

(۲۶۳۷۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، أَنَّهُ كَتَبَ فِي رِسَالَةٍ أَمَّا بَعْدُ ، ثُمَّ قَالَ : كَانَ فِي رَسَائِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۷۰) حضرت جعفر بن برقان ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ولیٹیلا نے خط میں یوں لکھا ''امابعد'' پھر ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ کے خطوط میں بھی یوں لکھا ہوتا تھا ''امابعد''۔

(۲۶۳۷۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَرَأَيْته يَكْتُبُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۷۱) حضرت زید بن اسلم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا میں نے ان کو دیکھا کہ وہ خط لکھ رہے تھے اور یوں لکھا کہ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : قَرَأْت لِي رَسَائِلَ مِنْ رَسَائِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا انْقَضَى أَمْرٌ ، قَالَ : أَمَّا بَعْدُ. (بخاری ۱۱۲۱)

(۲۶۳۷۲) حضرت ابو اسامہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ہشام نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے خطوط میں سے کچھ خطوط پڑھے جب بھی کوئی بات مکمل ہوتی تو آپ ﷺ فرماتے: ''امابعد''۔

(۲۶۳۷۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عِبَادٍ ، عَنْ سَمُرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ : أَمَّا بَعْدُ. (ابن حبان ۲۸۵۶۔ ابن خزیمة ۱۳۹۷)

(۲۶۳۷۳) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ''امابعد''۔

(۲۶۳۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ : أَمَّا بَعْدُ. (بخاری ۹۲۵۔ مسلم ۱۴۶۴)

(۲۶۳۷۴) حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ''امابعد''۔

(۲۶۳۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ فَقَالَ : أَمَّا بَعْدُ. (بخاری ۴۱۴۱۔ مسلم ۲۱۳۷)

(۲۶۳۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بات کی اور فرمایا: امابعد۔

(۲۶۳۷۶) حَدَّثَنَا مَيْمُونٌ الزَّعْفَرَانِيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ : أَمَّا بَعْدُ. (مسلم ۵۹۲۔ احمد ۳/ ۳۱۰)

(۲۶۳۷۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا ''امابعد''۔

(۲۶۳۷۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنِ

الطُّفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ أَخٍ لِعَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَمَّا بَعْدُ.

(ابن ماجه ۲۱۱۸۔ حاکم ۳)

(۲۶۳۷۷) حضرت طفیل بن سخبرہ رضی اللہ عنہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی ہیں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فَقَالَ : أَمَّا بَعْدُ. (مسلم ۱۸۷۴۔ ابوداؤد ۴۹۳۴)

(۲۶۳۷۸) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطبہ دیا اور فرمایا: أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۷۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلَى مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ وَهُوَ أَمِيرٌ بِمِصْرَ : أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۷۹) حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جو کہ مصر کے امیر تھے اور اس میں لکھا: أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلَى سَلْمَانَ : أَمَّا بَعْدُ . وَكَتَبَ سَلْمَانُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۰) حضرت عبد اللہ بن ھبیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا ''امابعد'' اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا ''أَمَّا بَعْدُ''۔

(۲۶۳۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۱) حضرت سعید بن ابی بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط میں یوں لکھا: أَمَّا بَعْدُ۔

(۲۶۳۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْقُرَشِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ : أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۲) حضرت عبد اللہ بن عکیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: أَمَّا بَعْدُ۔

(۲۶۳۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ دِلاَفٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمِّ أَبِيهِ بِلاَلِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ : أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۳) حضرت بلال بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا: أَمَّا بَعْدُ۔

(۲۶۳۸۴) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الَّذِي

كَانَ يُدْعَى ابْنَ عَبْدِ الْقَيْسِ :أَمَّا بَعْدُ.

(۲۶۳۸۴) امام محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسی نے حضرت عامر بن عبداللہ کو جو حضرت ابن عبدالقیس کے نام سے پکارے جاتے تھے کو خط میں یوں لکھا۔ أَمَّا بَعْدُ۔

(٨٤) فِي السَّلامِ على أهلِ الذِّمّةِ، ومن قَالَ للصّحبة حقٌّ

ذمیوں پر سلام کرنے کا بیان اور جو یوں کہے کہ ہم نشینی کا بھی کچھ حق ہے

(٢٦٣٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: أَقْبَلْتُ مَعَ عَبْدِاللهِ مِنَ السَّيْلَحِين فَصَحِبَهُ دَهَاقِينَ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، فَلَمَّا دَخَلُوا الْكُوفَةَ أَخَذُوا فِي طَرِيقٍ غَيْرِ طَرِيقِهِمْ ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِمْ فَرَآهُمْ قَدْ عَدَلُوا ، فَأَتْبَعَهُمُ السَّلاَمَ ، فَقُلْتُ :أَتُسَلِّمُ عَلَى هَؤُلاَءِ الْكُفَّارِ ، فَقَالَ :نَعَمْ إِنَّهُم صَحِبُونِي وَلِلصُّحْبَةِ حَقٌّ.

(۲۶۳۸۵) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ سَیلحین مقام سے آ رہا تھا، کہ مقام حیرہ کے کچھ تاجر بھی آپ کے ساتھ ہو لیے، جب یہ لوگ کوفہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرا راستہ پکڑ لیا تو آپ رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا کہ وہ راستہ سے ہٹ گئے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو سلام کیا، میں نے پوچھا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے ان کافروں کو سلام کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ان لوگوں نے میرا ساتھ اختیار کیا اور ساتھی کا بھی کچھ حق ہے۔

(٢٦٣٨٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :مَا زَادَهُمْ عَبْدُ اللهِ عَنِ الإِشَارَةِ.

(۲۶۳۸۶) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو اشارے سے زیادہ کچھ نہیں کہا۔

(٢٦٣٨٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَارِقِيِّ ، فَمَرَّ عَلَيْنَا يَهُودِيٌّ ، أَوْ نَصْرَانِيٌّ عَلَيْهِ كَارَةٌ مِنْ طَعَامٍ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَلِيٌّ ، فَقَالَ شُعَيْبٌ :فَقُلْتُ :إِنَّهُ يَهُودِيٌّ، أَوْ نَصْرَانِيٌّ ، فَقَرَأَ عَلِيٌّ آخِرَ سُورَةِ الزُّخْرُفِ ﴿وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَؤُلاَءِ قَوْمٌ لاَ يُؤْمِنُونَ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلاَمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ﴾.

(۲۶۳۸۷) حضرت شعیب بن حبحاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی بن عبداللہ البارقی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ ہمارے پاس سے ایک یہودی یا نصرانی گزرا جس کے پاس کھانے کا بوجھ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو سلام کیا۔ اس پر حضرت شعیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے فرمایا: یہ تو یہودی یا نصرانی ہے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سورۂ زخرف کے آخری حصہ کی تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: قسم ہے

رسول کے اس کہنے کی کہ اے رب یہ لوگ ہیں کہ یقین نہیں لاتے، سو تو منہ پھیر لے ان کی طرف سے اور کہہ سلام ہے۔ اب آخر کو وہ معلوم کرلیں گے۔

(۲٦٣٨٨) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَعْمَر ، قَالَ :بَلَغَنِي ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ مَرَّ عَلَى يَهُودِيٍّ فَسَلَّمَ ، فَقِيلَ لَهُ :إِنَّهُ يَهُودِيٌّ ، فَقَالَ :يَا يَهُودِيٌّ ، رُدَّ عَلَيَّ سَلاَمِي ، وَأَدْعُو لَكَ ، قَالَ :قَدْ رَدَدْته ، قَالَ :اللَّهُمَّ كَثِّرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ.

(۲٦٣٨٨) حضرت معمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے پاس سے گزرے اور اس کو سلام کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو بتلایا گیا: یہ تو یہودی ہے! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے یہودی مجھے میرا اسلام لوٹا دو اور میں تمہارے لیے دُعا کرتا ہوں۔ اس یہودی نے کہا کہ تحقیق میں نے اس کو لوٹا دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یوں دعا فرمائی۔ اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو بڑھادے۔

(۸۵) فِي الرَّاكِبِ يسلّم على الماشِي

سوار کا پیدل چلنے والے کو سلام کرنے کا بیان

(۲٦٣٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَص ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ ، فَإِذَا الْتَقَيَا بَدَأَ خيرهما.

(۲٦٣٨٩) حضرت عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام محمد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے گا، اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے گا اور جب دو شخص ایک ہی حالت میں ملیں تو ان میں سے بہتر ہی سلام میں پہل کرے گا۔

(۲٦٣٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَالشَّعْبِيُّ فَلَقِينَا رَجُلاً رَاكِبًا ، فَبَدَأَهُ الشَّعْبِيُّ بِالسَّلاَمِ فَقُلْت :أَتَبْدَؤُهُ وَنَحْنُ رَاجِلاَنِ وَهُوَ رَاكِبٌ ؟ فَقَالَ :لَقَدْ رَأَيْت شُرَيْحًا يُسَلِّمُ عَلَى الرَّاكِبِ.

(۲٦٣٩٠) حضرت حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور امام شعبی رضی اللہ عنہ ایک سوار آدمی سے ملے تو امام شعبی رضی اللہ عنہ نے سلام میں پہل کی، میں نے عرض کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ سلام میں پہل کررہے ہیں حالانکہ ہم دونوں پیدل ہیں اور وہ سوار ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضرت شریح رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سوار کو سلام کیا۔

(۲٦٣٩١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالاَ :يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ على الْكَبِيرِ ، وَالْقَائِمُ عَلَى الْقَاعِدِ ، وَيُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي ، وَالْقَلِيلُونَ عَلَى الْكَثِيرِينَ.

(۲٦٣٩١) حضرت برد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رضی اللہ عنہ اور حضرت سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کرے گا، اور کھڑا شخص بیٹھے ہوئے کو سلام کرے گا، اور سوار شخص پیدل چلنے والے کو سلام کرے گا، اور تھوڑے لوگ

زیادہ لوگوں کو سلام کریں گے۔

(٨٦) فِي اتِّخَاذِ كَاتِبٍ نصرانِيّ

کسی نصرانی کو کاتب بنانے کا بیان

(٢٦٣٩٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي الزِّنْبَاعِ ، عَنْ أَبِي الدِّهْقَانَةِ ، قَالَ : قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : إِنَّ هَاهُنَا غُلاَمًا مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، لَمْ يُرَ قَطُّ أَحْفَظُ مِنْهُ ، وَلاَ أَكْتَبُ مِنْهُ ، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَتَّخِذَهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ ، إِذَا كَانَتْ لَكَ الْحَاجَةُ شَهِدَكَ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : قَدِ اتَّخَذْتُ إِذًا بِطَانَةً مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ.

(۲۶۳۹۲) حضرت ابوالدھقانہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: بے شک یہاں اہل حیرہ کا ایک لڑکا ہے۔ اس سے زیادہ مضبوط حافظہ والا اور اس سے اچھا کوئی بھی کاتب نہیں دیکھا گیا۔ اگر آپ رضی اللہ عنہ کی رائے ہو تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو اپنے امور کے لیے کاتب رکھ لیں؟ جب بھی آپ رضی اللہ عنہ کو ضرورت ہوگی وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تحقیق اس صورت میں تو میں مومنین کے علاوہ کسی اور کو ہم نشین بنانے والا ہوں گا۔

(٢٦٣٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : كَانَ لِعَبْدِ اللهِ كَاتِبٌ نَصْرَانِيٌّ.

(۲۶۳۹۳) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا۔

(٢٦٣٩٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِيَاضٍ الأَشْعَرِيِّ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ لَهُ كَاتِبٌ نَصْرَانِيٌّ.

(۲۶۳۹۴) حضرت عیاض اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا۔

(٨٧) مَنْ كَانَ له كَاتِبٌ ورخّص فِي اتِّخَاذِهِ

جس شخص کا کوئی کاتب ہو اور جس نے کاتب رکھ لینے میں رخصت دی

(٢٦٣٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : جَاءَنَا كِتَابُ أَبِي بَكْرٍ وَنَحْنُ بِالْقَادِسِيَّةِ ، وَكَتَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الأَرْقَمِ.

(۲۶۳۹۵) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خط آیا۔ اس حال میں کہ ہم قادسیہ میں تھے تو حضرت عبداللہ بن ارقم نے اس کا جواب لکھا۔

(٢٦٣٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبِ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ.

(۲۶۳۹۶) حضرت حسن بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیداللہ بن ابورافع رحمہ اللہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاتب ہیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو خبر دی۔

(٢٦٣٩٧) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ لَهُ: قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْمَعِ الْقُرْآنَ فَاكْتُبْهُ.

(بخاری ۴۶۷۹۔ ترمذی ۳۱۰۳)

(۲۶۳۹۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے ارشاد فرمایا: کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی بھی لکھا کرتے تھے، پس تم ہی قرآن کو جمع کرو، تو میں نے قرآن لکھا۔

(٢٦٣٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ كَاتِبٍ لِعَلِيٍّ.

(۲۶۳۹۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاتب سے روایت نقل فرمائی۔

(٢٦٣٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي وَرَّادٌ كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

(۲۶۳۹۹) حضرت مسیب بن رافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت وراد رحمہ اللہ نے حدیث بیان کی جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے۔

(٢٦٤٠٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ بَجَالَةَ ، قَالَ : كُنت كَاتِبًا لِجَزِي بْنِ مُعَاوِيَةَ.

(۲۶۴۰۰) بجالہ کہتے ہیں کہ میں جزی بن معاویہ کا کاتب تھا۔

(٢٦٤٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، كَاتِبٍ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مُطَرِّفٍ.

(۲۶۴۰۱) حضرت حاتم بن ابی مغیرہ رحمہ اللہ حضرت عطیہ رحمہ اللہ سے روایت نقل کرتے ہیں جو حضرت عبد اللہ بن مطرف رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے۔

(٨٨) مَنْ كَانَ إذا كتب بدأ بِنفسِهِ

جب کوئی شخص خط لکھے تو اپنی ذات سے ابتدا کرے

(٢٦٤٠٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُور ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ الْعَلاَءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِنَفْسِهِ. (ابو داؤد ۵۰۹۲۔ حاکم ۶۳۶)

(۲۶۴۰۲) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات سے ابتدا کی۔

(٢٦٤٠٣) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو مُوسَى : مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ.

(۲۶۴۰۳) امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رحمہ اللہ نے یوں خط لکھا! عبد اللہ بن قیس کی جانب سے عامر بن عبد اللہ کی طرف۔

(٢٦٤٠٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ :مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ جَعْفَرٌ :قَالَ مَيْمُونٌ :إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ يُعَظِّمُ بِهِ الأَعَاجِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

(۲۶۴۰۴) حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے یوں لکھا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی جانب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف۔ فرماتے ہیں کہ حضرت میمون رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ ایسی چیز ہے کہ عجمی اس کے ذریعہ ایک دوسرے کو فضیلت دیتے ہیں۔

(٢٦٤٠٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، قَالَ :قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ :أَوَ حَرَجٌ عَلَيَّ أَلاَ أَبْدَأَ بِهِ فِي الْكِتَابِ ، فَإِنَّهُ لاَ يُبْدَأُ إِلاَّ بِأَمِينٍ وَيَبْدَأُ الرَّجُلُ بِأَبِيهِ.

(۲۶۴۰۵) حضرت کہمس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے کہا: کیا مجھ پر حرج ہے اس بات میں کہ میں خط میں اس طرح ابتدا نہ کروں؟! اس لیے کہ وہ خط کی ابتدا نہیں کرتے تھے مگر امانت دار سے اور آدمی تو اپنے والد سے ابتدا کرتا ہے۔

(٢٦٤٠٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : كَتَبْت إِلَى شُعْبَةَ بِبَغْدَادَ فَبَدَأْت بِاسْمِهِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ يَنْهَانِي وَيَذْكُرُ أَنَّ الْحَكَمَ كَانَ يَكْرَهُهُ.

(۲۶۴۰۶) حضرت معاذ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بغداد میں حضرت شعبہ کو خط لکھا اور اپنے نام سے ابتدا کی، تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے خط لکھ کر ایسا کرنے سے منع فرمایا اور ذکر کیا کہ حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ اس کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٨٩) فِي الرَّجلِ يكتب إلى الرَّجلِ فيبدأ بِهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کی طرف خط لکھے اور اسی کے نام سے خط کی ابتدا کرے

(٢٦٤٠٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ شَيْخٍ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَبَدَأَ بِمُعَاوِيَةَ.

(۲۶۴۰۷) حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی شیخ سے نقل کیا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام سے ابتدا کی۔

(٢٦٤٠٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُكْتَبُ إِلَيْهِ فَيُبْدَأُ بِهِ ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۲۶۴۰۸) حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو جب خط لکھا جاتا تھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہی سے ابتدا کی جاتی تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

(٢٦٤٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَتْ لابْنِ عُمَرَ حَاجَةٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ ، فَأَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَيْهِ فَقَالُوا : لَوْ بَدَأْت بِهِ ، فَلَمْ يَزَالُوا بِهِ حَتَّى كَتَبَ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَن الرَّحِيمِ إِلَى مُعَاوِيَةَ.

(۲۶۴۰۹) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کوئی کام تھا، تو آپ نے ان کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا، لوگوں نے کہا: اگر آپ رضی اللہ عنہ ان کے نام سے خط لکھیں تو اچھا ہوگا اور ان لوگوں نے مسلسل یہی بات کہی یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لکھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف۔

(٢٦٤١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ كِتَابًا مِنَ الْحَسَنِ إِلَى صَالِحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَكَتَبَ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَن الرَّحِيمِ مِنَ الْحَسَنِ إِلَى صَالِحٍ ، فَقَالَ : الرَّجُلُ : يَا أَبَا سَعِيدٍ ، لَوْ بَدَأْت بِهِ ، فَبَدَأَ بِهِ.

(۲۶۴۱۰) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حسن کی جانب سے صالح بن عبد الرحمٰن کی طرف خط لکھا تو اس نے یوں لکھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حسن کی جانب سے صالح کی طرف، تو ایک آدمی نے کہا: اے ابو سعید رحمہ اللہ اگر آپ رحمہ اللہ اس کے نام سے ابتدا کرتے تو اچھا ہوتا، تو آپ رحمہ اللہ نے اس شخص کے نام سے ابتدا کی۔

(٢٦٤١١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْمَكِّيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ وَالنَّخَعِيِّ أَنَّهُمَا لَمْ يَرَيَا بَأْسًا أَنْ يَكْتُبَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فَيَبْدَأَ بِهِ.

(۲۶۴۱۱) حضرت اسماعیل مکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت نخعی رحمہ اللہ یہ دونوں حضرات اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ ایک آدمی کسی آدمی کو خط لکھے تو اس کے نام سے خط کی ابتدا کرے۔

(٢٦٤١٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ تَبْدَأَ بِغَيْرِكَ إِذَا كَتَبْت إِلَيْهِ.

(۲۶۴۱۲) حضرت ابو فزارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم جس کی طرف خط لکھ رہے ہو اس کے نام سے خط کی ابتدا کرو۔

(٩٠) فِي تَغْيِيرِ الأَسْمَاءِ

ناموں کے بدلنے کا بیان

(٢٦٤١٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ ، فَقِيلَ لَهَا : تُزَكِّي نَفْسَهَا ، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ.

(مسلم ۱۷- احمد ۲/ ۴۳۰)

(۲۶۴۱۳) حضرت ابو رافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا۔ ان کو

کہا گیا کہ تم نے اپنے نفس کی پاکیزگی بیان کی! پس رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

(٢٦٤١٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ ، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيلَةَ. (مسلم ۱۵۔ ابو داؤد ۴۹۱۳)

(۲۶۴۱۴) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی تھی جس کا نام عاصیہ تھا، پس رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

(٢٦٤١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانَ اسْمُ أَبِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَزِيزًا ، فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَن. (احمد ۴/ ۱۷۸۔ ابن حبان ۵۸۲۸)

(۲۶۴۱۵) حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد کا نام زمانہ جاہلیت میں عزیز تھا، پس رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبدالرحمن رکھ دیا۔

(٢٦٤١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الاِسْمَ الْقَبِيحَ حَوَّلَهُ إِلَى مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ. (ترمذی ۲۸۳۹)

(۲۶۴۱۶) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی بُرا نام سنتے تو آپ ﷺ اس نام کو اچھے نام سے تبدیل فرما دیتے۔

(٢٦٤١٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ اسْمُ جُوَيْرِيَةَ بَرَّةَ ، فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا.

(احمد ۱/ ۳۱۶)

(۲۶۴۱۷) حضرت کریب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا، پس رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام تبدیل فرما دیا۔

(٢٦٤١٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً كَانَ اسْمُهُ الْحُبَابَ ، فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ وَقَالَ : الْحُبَابُ شَيْطَانٌ ، وَكَانَ اسْمُ رَجُلٍ الْمُضْطَجِعَ فَسَمَّاهُ الْمُنْبَعِثَ.

(ابن سعد ۵۴۱)

(۲۶۴۱۸) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کا نام حباب تھا پس رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور فرمایا: حباب تو شیطان ہے۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی کا نام مضطجع تھا پس رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام منبعث رکھا۔

(٢٦٤١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمْ يُدْرِكِ الإِسْلاَمَ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرُ مُطِيعٍ ، وَكَانَ اسْمُهُ الْعَاصِيَ ، فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا. (مسلم ۱۴۰۔ احمد ۳/ ۴۱۲)

(۲۶۴۱۹) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قریش کے گناہ گاروں اور نافرمانوں میں سے سوائے حضرت مطیع کے کسی نے اسلام کو نہیں قبول کیا اور ان کا نام عاصی تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام مطیع رکھا۔

(۲۶٤۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو الْمُحَيَّاةِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ اسْمِي عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ ، فَسَمَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ. (ترمذی ۳۲۵۶۔ حاکم ۴۱۳)

(۲۶۴۲۰) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرا نام عبداللہ بن سلام نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ بن سلام رکھا۔

(۲٦٤۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ هَانِءِ بْنِ شُرَيْحٍ ، قَالَ : وَفَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِهِ فَسَمِعَهُمْ يُسَمُّونَ رَجُلاً عَبْدَ الْحَجَرِ ، فَقَالَ لَهُ : مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ : عَبْدُ الْحَجَرِ ، فَقَالَ لَهُ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا أَنْتَ عَبْدُ اللهِ.

(۲۶۴۲۱) حضرت ھانی بن شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک قوم وفد لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ان لوگوں نے ایک آدمی کو عبدالحجر کے نام سے پکارا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: عبدالحجر، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: بے شک تم تو عبداللہ (اللہ کے بندے) ہو۔

(۹۱) ما يكره مِن الأسماءِ

مکروہ ناموں کا بیان

(۲٦٤۲۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقُلْتُ : مَسْرُوقُ بْنُ الأَجْدَعِ ، فَقَالَ عُمَر : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الأَجْدَعُ شَيْطَانٌ. (ابوداؤد ۴۹۱۸۔ بزار ۳۱۸)

(۲۶۴۲۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا! تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: کہ مسروق بن اجدع ہوں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا کہ اجدع تو شیطان ہے۔

(۲٦٤۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَرِهَ عَبْدُ رَبِّهِ.

(۲۶۴۲۳) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرات ابن عمر رضی اللہ عنہ نے عبدربہ نام رکھنے کو ناپسند کیا۔

(۲٦٤۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قَيْسٍ الأسدى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ عَبْدُ رَبِّهِ.

(۲۶۴۲۴) حضرت عبدالکریم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے عبدربہ نام کو ناپسند کیا۔

(٢٦٤٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَرِهَ اللَّهُ مَالِكًا.

(۲۶۴۲۵) حضرت ابن ابی نجیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ نے مالک نام رکھنے کو ناپسند فرمایا۔

(٢٦٤٢٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ : نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ : أَفْلَحَ وَنَافِعًا وَرَبَاحًا وَيَسَارًا. (مسلم ۱۶۸۵۔ ابوداؤد ۴۹۲۰)

(۲۶۴۲۶) حضرت سمرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے غلاموں کے چار نام رکھنے سے منع فرمایا: وہ نام یہ ہیں۔ اُفلح، نافع، رباح، اور یسار۔

(٢٦٤٢٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي عَسَيت إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَنْهَى أُمَّتِي أَنْ يُسَمُّوا نَافِعًا وَأَفْلَحَ وَبَرَكَةً ، قَالَ الأَعْمَشُ : لاَ أَدْرِي ذَكَرَ رَافِعًا أَمْ لاَ ، لأَنَّ الرَّجُلَ إِذَا جَاءَ يَقُولُ : أَثَمَّ بَرَكَةٌ ، فَيَقُولُونَ : لاَ. (بخاری ۸۳۳۔ ابوداؤد ۴۹۲۱)

(۲۶۴۲۷) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو میں عنقریب اپنی امت کو ان ناموں کے رکھنے سے منع کروں گا۔ نافع، افلح، اور برکۃ۔ حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ راوی نے رافع نام ذکر کیا یا نہیں۔ اس لیے کہ جب کوئی آدمی آکر پوچھتا: کیا برکۃ یہاں ہے؟ تو گھر والے کہتے ہیں: نہیں۔

(٢٦٤٢٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : تَفْعَلُونَ شَرًّا مِنْ ذَلِكَ ، تُسَمُّونَ أَوْلاَدَكُمْ أَسْمَاءَ الأَنْبِيَاءِ ، ثُمَّ تَلْعَنُونَهُمْ.

(۲۶۴۲۸) حضرت ابوخلدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالعالیہ ؒ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ بہت برا کرتے ہو! کہ اپنے بچوں کے نام انبیاء کے نام پر رکھتے ہو پھر ان کو لعن طعن کرتے ہو۔

(۹۲) ما يستحبّ مِن الأسماءِ

پسندیدہ ناموں کا بیان

(٢٦٤٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: أَحَبُّ الأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَبْدُاللهِ، وَعَبْدُالرَّحْمَن.

(۲۶۴۲۹) حضرت ابن ابی نجیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک پسندیدہ ترین نام یہ ہیں۔ عبد اللہ اور عبدالرحمٰن۔

(٢٦٤٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : أَحَبُّ الأَسْمَاءِ إليه أَسْمَاءُ الأَنْبِيَاءِ.

(۲۶۴۳۰) حضرت داؤد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت کے نزدیک پسندیدہ

نام انبیاء کے نام ہیں۔

(٢٦٤٣١) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَحَبُّ الأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَن. (مسلم ١٦٨٢۔ ابو داؤد ٤٩١٠)

(۲۶۴۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت کے نزدیک پسندیدہ ترین نام یہ ہیں۔ عبد اللہ اور عبد الرحمن۔

(٩٣) من رخّص أن يكنّى بِأبي القاسِمِ

جن لوگوں نے ابوالقاسم کنیت رکھنے کی اجازت دی

(٢٦٤٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ كَانَ يُكَنَّى أَبَا الْقَاسِمِ.

(۲۶۴۳۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ کو ابوالقاسم کنیت سے پکارا جاتا تھا۔

(٢٦٤٣٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الأَشْعَثِ وَكَانَ ابْنَ أُخْتِ عَائِشَةَ وَكَانَ يُكَنَّى أَبَا الْقَاسِمِ.

(۲۶۴۳۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت محمد بن اشعث رحمہ اللہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے ان کو ابوالقاسم کنیت سے پکارا جاتا تھا۔

(٢٦٤٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ وُلِدَ لِي غُلاَمٌ بَعْدَكَ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ. (ابو داؤد ٤٩٢٨)

(۲۶۴۳۴) حضرت محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میرے کوئی لڑکا پیدا ہوا تو کیا میں اس کا نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر اور اس کی کنیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت پر رکھ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

(٩٤) فِي إطفاءِ النّارِ عند المبيتِ

سونے کے وقت آگ بجھانے کا بیان

(٢٦٤٣٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ. (بخاری ٦٢٩٣۔ مسلم ١٥٩٦)

(۲۶۴۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ کو جلتا ہوا مت چھوڑو۔

(۲٦٤٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ ، فَحُدِّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَأْنِهِمْ فَقَالَ : إِنَّمَا هَذِهِ النَّارُ عَدُوٌّ لَكُمْ ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ. (بخاری ۶۲۹۴۔ مسلم ۱۵۹۶)

(۲۶۴۳۶) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مدینہ میں ایک گھر جل گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان گھر والوں کی حالت بیان کی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک آگ تمہاری دشمن ہے، پس جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دو۔

(۲٦٤٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَانَا ، فَأَمَرَنَا أَنْ نُطْفِءَ سُرُجَنَا. (بخاری ۶۲۹۶۔ مسلم ۱۵۹۴)

(۲۶۴۳۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ حکم ارشاد فرمایے اور چند باتوں سے منع فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنے چراغوں کو بجھا دیا کریں۔

(۲٦٤٣٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ أَنْ نَدَعَ السِّرَاجَ حَتَّى نُصْبِحَ.

(۲۶۴۳۸) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ چراغ کو صبح تک جلتا ہوا چھوڑ دینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲٦٤٣٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ لنا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ : لَا تُوقِدُوا نَارًا بِلَيْلٍ ، ثُمَّ قَالَ : أَوْقِدُوا وأطفئوا فَإِنَّهُ لَنْ يُدْرِكَ قَوْمٌ مُدَّكُمْ ، وَلَا صَاعَكُمْ. (نسائی ۸۸۵۵۔ احمد ۳/ ۲۶)

(۲۶۴۳۹) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ حدیبیہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: تم رات کے وقت آگ مت جلاؤ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جلاؤ اور آگ بجھا دو۔ کیونکہ کوئی قوم تمہارے مد اور تمہارے صاع کو نہیں پا سکے گی۔

(۲٦٤٤٠) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا. (بخاری ۱۲۲۲۔ ابو داؤد ۵۲۰۵)

(۲۶۴۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سونے لگو تو آگ کو بجھا دو۔

(۹۵) باب كنسِ الدّارِ ونظافتِها والطّريقِ

گھر اور راستہ کو جھاڑو لگانے اور صاف کرنے کا بیان

(۲٦٤٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ،

قَالَتْ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَأْمُرُ بِدَارِهِ فَتُكْنَسُ حَتَّى لَوِ الْتَمَسْتَ فِيهَا تِبْنَةً ، أَوْ قَصَبَةً مَا قَدَرْتَ عَلَيْهَا.

(۲۶۴۴۱) حضرت ابوزیاد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ کی ام ولد باندی نے فرمایا: کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ گھر کے بارے میں حکم دیتے تھے پس گھر میں جھاڑو دی جاتی، یہاں تک کہ تم گھر میں بھوسہ یا لکڑی کا ٹکڑا بھی تلاش کرنا چاہتے تو تم اس کی قدرت نہ رکھتے!

(٢٦٤٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الرَّبِيعِ ، قَالَتْ : كَانَ الرَّبِيعُ يَأْمُرُ بِالدَّارِ تُنَظَّفُ كُلَّ يَوْمٍ.

(۲۶۴۴۲) حضرت سریۃ الربیع ؒ فرماتی ہیں کہ حضرت ربیع ؒ روزانہ گھر کو صاف کرنے کا حکم دیتے تھے۔

(٢٦٤٤٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ الأَشْعَرِيُّ الْبَصْرَةَ ، قَالَ لَهُمْ : فيما تقولون إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ لأُعَلِّمَكُمْ سُنَّتَكُمْ وَأُنَظِّفَ لَكُمْ طُرُقَكُمْ.

(۲۶۴۴۳) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ بصرہ تشریف لائے تو آپ ؓ نے ان لوگوں سے فرمایا: بے شک امیر المؤمنین نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ میں تمہیں تمہارے طریقے سکھاؤں اور میں تمہارے راستوں کو صاف کروں۔

(٩٦) فِي الجمعِ بين كنيةِ النّبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واسمِهِ

نبی کریم ﷺ کی کنیت اور نام کو جمع کرنے کا بیان

(٢٦٤٤٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَمُّوا بِاسْمِي ، وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي. (بخاری ۳۵۳۹۔ مسلم ۱۶۸۴)

(۲۶۴۴۴) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو القاسم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: تم میرے نام پر نام رکھ لو اور میری کنیت اختیار مت کرو۔

(٢٦٤٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَسَمَّوْا بِاسْمِي ، وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي. (احمد ۳۱۳۔ ابویعلی ۱۹۱۸)

(۲۶۴۴۵) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے نام پر اپنے نام رکھ لو اور میری کنیت اختیار مت کرو۔

(٢٦٤٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِيعِ ، فَنَادَى رَجُلٌ آخَرَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَسَمَّوْا بِاسْمِي ، وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي.

(بخاری ۲۱۲۰۔ مسلم ۱۶۸۲)

(۲۶۴۴۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں تھے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو یوں پکارا۔ اے ابوالقاسم، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے، وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو مراد نہیں لیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے نام پر اپنے نام کو رکھ لو اور میری کنیت کو اختیار مت کرو۔

(٢٦٤٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمَّوا بِاسْمِي ، وَلاَ تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي ، فَإِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ. (بخاری ٦١٨٧۔ مسلم ١٦٨٣)

(۲۶۴۴۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے نام پر اپنے نام رکھ لو اور میری کنیت اختیار مت کرو۔ اس لیے کہ مجھے قاسم بنایا گیا ہے میں تمہارے درمیان تقسیم کروں گا۔

(٢٦٤٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَجْمَعُوا بَيْنَ اسْمِي وَكُنْيَتِي. (احمد ٥/ ٣٦٤۔ ابن سعد ١٠٧)

(۲۶۴۴۸) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ رحمہ اللہ کے چچا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے نام اور میری کنیت کو جمع مت کرو۔

(٢٦٤٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ : وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلاَمٌ ، قَالَ : فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ ، قَالَ : فَقُلْنَا : لاَ نُكَنِّيهِ أَبَا الْقَاسِمِ وَلاَ نُنْعِمُهُ عَيْنًا ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ : أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ. (بخاری ٦١٨٦۔ مسلم ١٦٨٤)

(۲۶۴۴۹) حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم میں سے ایک آدمی کے بیٹا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ اس پر ہم نے کہا! کہ ہم تجھے ابوالقاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور اس کے ذریعہ سے ہم تیری آنکھ کو ٹھنڈک نہیں پہنچائیں گے، پس وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔

(٢٦٤٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ : أَكَانَ يُكْرَهُ أَنْ يُكَنَّى الرَّجُلُ بِأَبِي الْقَاسِمِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنِ اسْمُهُ مُحَمَّدًا ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۶۴۵۰) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آدمی کی کنیت ابوالقاسم رکھنا مکروہ ہے اگر چہ اس کا نام محمد نہ ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں!۔

(٢٦٤٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ ، قَالَ : كُنَّا نَطُوفُ وَمَعَنَا مِقْسَمٌ فَجَعَلَ طَاوُوسٌ يُحَدِّثُهُ وَيَقُولُ إِيهًا فَقُلْنَا : أَبُو الْقَاسِمِ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ لاَ أُكْنِيهِ بِهَا.

(۲۶۴۵۱) حضرت سلیمان احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ طواف کر رہے تھے اس حال میں کہ حضرت مقسم ہمارے ساتھ تھے،

اور حضرت طاؤس باتیں کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ، ہم نے کہا: ابو القاسم: تو حضرت طاؤس نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس کنیت کو نہیں رکھتا۔

(۹۷) فِي لعنِ البهيمةِ

جانور کو برا بھلا کہنے کا بیان

(٢٦٤٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ ، فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا ، فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ ، قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ : فَكَأَنِّي أَرَاهَا تَجُولُ فِي السُّوقِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ. (مسلم ۲۰۰۴۔ ابوداؤد ۲۵۵۴)

(۲۶۴۵۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے اور انصار کی ایک عورت اونٹنی پر تھی کہ اس اونٹنی نے تنگ کیا تو اس عورت نے اونٹنی کو لعنت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کچھ اس پر ہے وہ لے لو اور اس کو چھوڑ دو، بے شک یہ تو ملعونہ ہے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ وہ بازاروں میں چکر لگا رہی ہے اور کوئی بھی اس کو خریدنے کے لیے نہیں دیکھ رہا۔

(٢٦٤٥٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، أَنَّ جَارِيَةً بَيْنَمَا هِيَ عَلَى بَعِيرٍ ، أَوْ رَاحِلَةٍ عَلَيْهَا مَتَاعٌ لِلْقَوْمِ بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَتَضَايَقَ بِهَا الْجَبَلُ ، فَأَتَى عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا أَبْصَرَتْهُ جَعَلَتْ تَقُولُ : حل اللَّهُمَّ الْعَنْهُ حَلِّ اللَّهُمَّ الْعَنْهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَاحِبُ الرَّاحِلَةِ ؟ لاَ يَصْحَبْنَا بَعِيرٌ ، أَوْ رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِنَ اللهِ ، أَوْ كَمَا قَالَ.

(مسلم ۲۰۰۵۔ احمد ۴/ ۴۱۹)

(۲۶۴۵۳) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان ایک باندی تھی جو اونٹ یا کسی سواری پر سوار تھی اور اس اونٹ پر چند لوگوں کا سامان تھا جو دو پہاڑوں کے درمیان سے گزر رہا تھا، پس پہاڑ نے اس کا راستہ تنگ کر دیا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے۔ جب عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اس نے اونٹ کو کہنا شروع کر دیا، چل چل۔ اے اللہ! اس پر لعنت فرما، چل چل۔ اے اللہ! اس پر لعنت فرما۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سواری کا مالک کون ہے؟ ہمارے ساتھ وہ اونٹ یا سواری نہیں چلے گی جس پر اللہ کی لعنت ہو یا جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(٢٦٤٥٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ لَعَنَ رَجُلٌ مِنْهُمْ بَعِيرَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعَنَ بَعِيرَهُ ؟ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: أَخِّرْهُ عَنَّا، فَقَدْ أُجِبْتَ. (احمد ۲/ ۴۲۸)

(۲۶۴۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں سے چند لوگوں کے درمیان سفر کر رہے تھے، کہ ان میں سے ایک آدمی نے اپنے اونٹ کو لعنت کی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس نے اپنے اونٹ کو لعنت کی؟ اس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ہمارے سے دور کر دو۔ تحقیق تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے۔

(۲٦٤٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قُرِّبَ إِلَيْهَا بَعِيرًا لِتَرْكَبَهُ ، فَالْتَوَى عَلَيْهَا فَلَعَنَتْهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَرْكَبِيهِ فَإِنَّكِ لَعَنْتِيهِ.

(احمد ۶/ ۲۵۷۔ ابو یعلی ۴۷۱۶)

(۲۶۴۵۵) حضرت یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قریب ایک اونٹ کیا گیا تا کہ آپ اس پر سوار ہو جائیں پس اس اونٹ نے آپ پر سوار ہونا دشوار کر دیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے اس پر لعنت کی، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر سوار مت ہو کیونکہ تم نے اس کو لعنت کی ہے۔

(۲٦٤٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : بَيْنَمَا عُمَرُ يَسِيرُ فِي أَصْحَابِهِ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ يَسِيرُ عَلَى بَعِيرٍ لَهُ مِنَ الْقَوْمِ يَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ ، فَلاَ أَدْرِي بِمَا الْتَوَى عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَنْ هَذَا اللاَّعِنُ ؟ قَالُوا : فُلاَنٌ ، قَالَ : تَخَلَّفْ عَنَّا أَنْتَ وَبَعِيرُكَ ، لاَ تَصْحَبْنَا رَاحِلَةٌ مَلْعُونَةٌ.

(۲۶۴۵۶) حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں میں سفر کر رہے تھے کہ لوگوں میں ایک شخص جو اپنے اونٹ پر سفر کر رہا تھا اور قوم میں سے جو چاہتا اس کو سامان رکھ دیتا، میں نہیں جانتا کہ اس پر کیا دشواری آئی کہ اس نے اونٹ کو لعنت کی، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ لعنت کرنے والا کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں شخص ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اور تیرا اونٹ ہم سے دور ہو جائیں ہم کسی ملعون سواری کو اپنے ساتھ نہیں رکھیں گے۔

(۹۸) مَنْ كَانَ يستحِبّ إذا جلس أن يجلِس مستقبل القِبلةِ

جو شخص اس بات کو مستحب سمجھتا ہو کہ وہ جب بھی بیٹھے تو قبلہ رخ ہو کر بیٹھے

(۲٦٤٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرَفًا ، وَأَشْرَفُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِهِ الْقِبْلَةَ ، وَقَالَ : مَا رَأَيْت سُفْيَانَ يَجْلِسُ إِلاَّ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ.

(۲۶۴۵۷) حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے شک ہر چیز کے لیے عزت و بزرگی ہے۔ معزز ترین مجلس وہ ہیں جن میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھا جاتا ہے اور آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حضرت سفیان رحمہ اللہ کو قبلہ رخ کے سوا بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا۔

(٢٦٤٥٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ إذَا نَامَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرُبَّمَا اسْتَلْقَى.

(۲۶۴۵۸) حضرت ابن عون ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ امام محمد ریٹیلیہ جب سوتے تو قبلہ رخ ہو کر سوتے اور کبھی کبھی چت ہو کر بھی لیٹ جاتے۔

(٢٦٤٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ جَلَسَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ.

(۲۶۴۵۹) حضرت عبدالرحمن بن یزید ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ قبلہ رخ ہو کر بیٹھے۔

(٢٦٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ الشُّعَيْثِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ: أَفْضَلُ الْمَجَالِسِ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ.

(۲۶۴۶۰) حضرت محمد بن عبداللہ شعیثی ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: مجلسوں میں افضل ترین مجلس وہ ہے جس میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھا جائے۔

(٢٦٤٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ سَيِّدٌ، وَسَيِّدُ الْمَجَالِسِ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ.

(۲۶۴۶۱) حضرت ثور ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن موسیٰ ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہر چیز کا کوئی سردار ہوتا ہے مجلسوں کی سردار وہ مجلس ہے جس میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھا جائے۔

(۹۹) فِي فَضلِ العَقلِ علی غیرِہ

عقل والے کی غیر عاقل پر فضیلت کا بیان

(٢٦٤٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : مَا أُعْطِيَ عَبْدٌ بَعْدَ الإِسْلاَمِ أَفْضَلَ مِنْ عَقْلٍ صَالِحٍ يُرْزَقُهُ.

(۲۶۴۶۲) حضرت جریری ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العلاء ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: کسی بندہ کو اسلام کے بعد نیک عقل سے بڑھ کر افضل کوئی چیز عطا نہیں کی گئی۔ جس کے ذریعہ وہ رزق حاصل کرتا ہو۔

(٢٦٤٦٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : حَسْبُ الرَّجُلِ دِينُهُ وَمُرُوئَتُهُ: خُلُقُهُ ، وَأَصْلُهُ : عَقْلُهُ.

(۲۶۴۶۳) حضرت عامر ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی خاندانی شرافت اس کا دین ہے اور اس کی مروت اس کے اخلاق ہیں اور اس کا منبع اس کی عقل ہے۔

(٢٦٤٦٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيرٍ ، عَنْ عُمَرَ بِنَحْوِهِ.

(۲۶۴۶۴) حضرت عمر رضی اللہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٢٦٤٦٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : ﴿فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا﴾ قَالَ : عَقْلاً.

(۲۶۴۶۵) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے ارشاد فرمایا: کہ آیت ﴿فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا﴾ میں عقل مراد ہے۔

(٢٦٤٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : حَسَبُ الْمَرْءِ دِينُهُ وَمُرُوئَتُهُ ، خُلُقُهُ ، وَأَصْلُهُ : عَقْلُهُ.

(۲۶۴۶۶) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے ارشاد فرمایا: آدمی کی خاندانی شرافت اس کا دین ہے اور اس کی مروت اس کے اخلاق ہیں، اور اس کا منبع اس کی عقل ہے۔

(٢٦٤٦٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ قَالَ : لذى النُّهَى وَالْعَقْلِ.

(۲۶۴۶۷) حضرت قابوس کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ ترجمہ: قسم عقل مندوں کے لیے، کے بارے میں ارشاد فرمایا: دانش منداور عقل والے مراد ہیں۔

(٢٦٤٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ : ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ قَالَ : لِذِي لُبٍّ وَلِذِي عَقْلٍ.

(۲۶۴۶۸) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ نے اللہ رب العزت کے اس قول: ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ دانش منداور عقل مند لوگ مراد ہیں۔

(٢٦٤٦٩) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ هِلَالِ بن خَبَّاب ، عَنْ مُجَاهِد : ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ قَالَ : لِذِي عَقْلٍ.

(۲۶۴۶۹) حضرت حلال بن خباب فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ عقل مند لوگ مراد ہیں۔

(٢٦٤٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفيان ، عن الأَغَر ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ : لِذِي لُبٍّ.

(۲۶۴۷۰) حضرت ابونصر فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا: کہ دانش مند لوگ مراد ہیں۔

(٢٦٤٧١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ قَالَ : لِذِي عَقْلٍ.

(۲۶۴۷۱) حضرت جویبر فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ عقل مند لوگ مراد ہیں۔

(۱۰۰) فِي نتفِ الشّيبِ

سفید بال اکھیڑنے کا بیان

(٢٦٤٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ :هُوَ نُورُ الْمُؤْمِنِ.

(ترمذی ۲۸۲۱۔ ابن ماجه ۳۷۲۱)

(۲۶۴۷۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع کیا اور فرمایا: یہ مومن کا نور ہے۔

(٢٦٤٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ ، عَنْ يُوسُفَ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، أَنَّ حَجَّامًا أَخَذَ مِنْ شَارِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى شَيْبَةً فِي لِحْيَتِهِ ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ :مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الإِسْلاَمِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ترمذی ۱۶۳۵۔ ابن سعد ۴۳۳)

(۲۶۴۷۳) حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حجام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مونچھ کو چھانٹا اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی میں ایک سفید بال دیکھا تو اس کو کاٹنا چاہا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو تو قیامت کے دن اس کے لیے ایک نور ہوگا۔

(٢٦٤٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ نَتْفَ الشَّيْبِ. (مسلم ۱۰۴)

(۲۶۴۷۴) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سفید بالوں کے اکھیڑنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٦٤٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :عُذِّبَ رَجُلٌ فِي نَتْفِ الشَّيْبِ.

(۲۶۴۷۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سفید بال اکھیڑنے کی وجہ سے آدمی کو عذاب دیا جائے گا۔

(٢٦٤٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ يَقُولُ :لاَ تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۲۶۴۷۶) حضرت حمید اعرج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ تم سفید بالوں کو مت اکھیڑو۔ بے شک یہ قیامت کے دن نور ہوگا۔

(٢٦٤٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ نَتْفَ الشَّيْبِ وَلَمْ يَرَ بِقَصِّهِ بَأْسًا.

(۲۶۴۷۷) حضرت ابومعشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے سفید بال اکھیڑنے کو مکروہ قرار دیا اور اس کو کاٹنے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

(۱۰۱) فِي القعودِ بين الظِّلِّ والشّمسِ

سائے اور سورج کے درمیان میں بیٹھنے کا بیان

(٢٦٤٧٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ :الْقُعُودُ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۴۷۸) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ سائے اور سورج کے درمیان میں بیٹھنا شیطان کے بیٹھنے کا طریقہ ہے۔

(٢٦٤٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْعُدَ الرَّجُلُ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ. (بخاری ۱۱۷۴۔ عبدالرزاق ۱۹۸۰۰)

(۲۶۴۷۹) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی سائے اور سورج کے درمیان میں بیٹھے۔

(٢٦٤٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :حرْفُ الظِّلِّ مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ. (ابو داؤد ۴۸۰۰۔ احمد ۲/ ۳۸۳)

(۲۶۴۸۰) حضرت زیاد جو بنو مخزوم کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سائے کا کنارہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

(٢٦٤٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ نُفَيْعٍ الْجَمَّالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ:حرْفُ الظِّلِّ مَقِيلُ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۴۸۱) حضرت نفیع الجمال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سایہ کا کناری شیطان کے قیلولہ کرنے کی جگہ ہے۔

(٢٦٤٨٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدُّ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ مَقَاعِدُ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۴۸۲) حضرت ابوعیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ سورج اور سایہ کا کنارہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہیں ہیں۔

(٢٦٤٨٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي الَّذِي يَقْعُدُ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ:قَالَ ذَاكَ مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۴۸۳) حضرت خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں جو سورج اور سائے کے درمیان بیٹھے ہوں ارشاد فرمایا کہ وہ تو شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

(٢٦٤٨٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقْعَدَ بَيْنَ الشَّمْسِ وَالظِّلِّ. (ابن ماجه ۳۷۲۲۔ حاکم ۲۷۲)

(۲۶۴۸۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سایہ اور سورج کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا۔

(۱۰۲) فِي الَّذِي يستمِع حدِيث القومِ

اس شخص کا بیان جو لوگوں کی بات غور سے سنتا ہے

(٢٦٤٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ :مَنِ اسْتَمَعَ حَدِيثَ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي الرَّصَاصَ. (بخاری ۷۰۴۲۔ ابو داؤد ۴۹۸۵)

(۲۶۴۸۵) حضرت عمران بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی قوم کی بات کو غور سے سنے اور وہ اس کو ناپسند کریں تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔

(۱۰۳) فِي طولِ الوقوفِ على الدّابّةِ

جانور کو دیر تک کھڑا رکھنے کا بیان

(٢٦٤٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَتَّخِذُوا ظُهُورَ الدَّوَابِّ كَرَاسِيَ لأَحَادِيثِكُمْ ، فَرُبَّ رَاكِبٍ مَرْكُوبَةٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْهُ وَأَطْوَعُ لِلَّهِ وَأَكْثَرُ ذِكْرًا. (احمد ۳/ ۴۴۰۔ دارمی ۲۶۶۸)

(۲۶۴۸۶) حضرت عطاء بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے جانوروں کی پشتوں کو اپنی باتوں کے لیے کرسیاں مت بناؤ۔ اس لیے کہ بہت سی سواریاں سوار سے بہتر ہوتی ہیں کہ وہ اللہ کی فرمانبردار بہت زیادہ ذکر کرنے والی ہوتی ہیں۔

(٢٦٤٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ كَرِهَ الْوُقُوفَ عَلَى الدَّابَّةِ.

(۲۶۴۸۷) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جانور کو زیادہ دیر تک کھڑا رکھنے کو مکروہ قرار دیا۔

(٢٦٤٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ كَامِلٍ، عَنْ حَبِيب قَالَ: كَانَ يَكره طُول الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ وَأَنْ تُضْرَبَ وَهِيَ محسنة.

(۲۶۴۸۸) حضرت کامل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب رحمہ اللہ سواری کو زیادہ دیر تک کھڑا رکھنے کو اور اس کو مارنے کو مکروہ سمجھتے تھے حالانکہ وہ احسان کرنے والی ہوتی ہے۔

(۲٦٤٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ وَطَلْحَةَ مُتَوَاقِفَيْنِ عَلَى دَارِ سَعْدِ بْنِ طَلْحَةَ.

(۲۶۴۸۹) حضرت موسیٰ جہنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمہ اللہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ دونوں حضرت سعد بن طلحہ کے گھر کھڑے ہوئے تھے۔

(۱۰٤) فِي الاِسْتِئْذَانِ كَمْ يَسْتَأْذِنُ مَرَّةً

اجازت طلب کرنے کا بیان۔ کتنی مرتبہ اجازت طلب کی جائے گی؟

(۲٦٤٩٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلاَثًا فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ ، قَالَ : فَانْصَرَفَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ : مَا رَدَّكَ؟ قَالَ : اسْتَأْذَنْت الاِسْتِئْذَانَ الَّذِي أَمَرَنَا بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثًا ، فَإِنْ أُذِنَ لَنَا دَخَلْنَا ، وَإِنْ لَمْ يُؤْذَنْ لَنَا رَجَعْنَا ، قَالَ : لَتَأْتِيَنَّ عَلَى هَذَا بِبَيِّنَةٍ ، أَوْ لأَفْعَلَنَّ وَأَفْعَلَنَّ ، فَأَتَى مَجْلِسَ قَوْمِهِ فَنَاشَدَهُمْ ، فَشَهِدُوا لَهُ ، فَخَلَّى عَنْهُ.

(بخاری ۲۰۶۲۔ مسلم ۳۵)

(۲۶۴۹۰) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ اجازت طلب کی پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت نہیں دی تو آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو قاصد بھیج کر بلایا اور پوچھا؟ کس چیز نے تمہیں واپس لوٹایا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے تین مرتبہ اجازت طلب کی جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا کہ اگر ہمیں اجازت مل جائے تو ہم داخل ہوں اور اگر اجازت نہ ملے تو ہم واپس لوٹ آئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس بات پر کوئی گواہی لاؤ۔ ورنہ میں ایسا اور ایسا کروں گا، (میں تمہیں سزا دوں گا) تو وہ لوگوں کی ایک مجلس میں آئے اور لوگوں کو قسم دے کر اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے ان کے حق میں گواہی دی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو چھوڑ دیا۔

(۲٦٤٩١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الأُولَى إذن ، وَالثَّانِيَةُ مُؤَامَرَةٌ ، وَالثَّالِثَةُ عَزْمَةٌ ، إِمَّا أَنْ يُؤْذَنُوا وَإِمَّا أَنْ يَرُدُّوا.

(۲۶۴۹۱) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پہلی مرتبہ اجازت ہوتی ہے، اور دوسری مرتبہ مشورہ ہوتا ہے اور تیسری مرتبہ پختہ عزم ہوتا ہے یا تو وہ اجازت دیں یا وہ لوٹا دیں۔

(۲٦٤٩٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الاِسْتِئْذَانُ ثَلاَثٌ ، فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَإِلاَّ فَارْجِعْ.

(۲۶۴۹۲) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اجازت تین بار طلب کی جاتی ہے اگر تمہیں

اجازت دے دی جائے تو ٹھیک ورنہ واپس لوٹ جاؤ۔

(۱۰۵) فِي الْقَوْمِ يستأذِن مِنهم رجلٌ هل يجزئهم ؟

ان لوگوں کا بیان جن میں ایک آدمی اجازت مانگے تو کیا سب کے لیے یہ کافی ہے؟

(٢٦٤٩٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْقَوْمِ يَسْتَأْذِنُونَ ، قَالَ : قَالَ : إِنْ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمُ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَنَدْخُلُ ، أَجْزَأَ ذَلِكَ عَنْهُمْ.

(۲۶۴۹۳) حضرت ھشام ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹیلا نے ان لوگوں کے بارے میں جو اجازت طلب کرنا چاہتے ہیں یوں ارشاد فرمایا: اگر ان میں سے ایک آدمی بھی یوں کہہ دے، السلام علیکم۔ کیا ہم داخل ہو جائیں؟ تو یہ سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

(٢٦٤٩٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى أَبِي رَزِينٍ وَنَحْنُ ذُو عَدَدٍ ، فَكَانَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنَّا يُسَلِّمُ وَيَسْتَأْذِنُ ، فَقَالَ : إِنَّهُ إِذَا أُذِنَ لأَوَّلِكُمْ أُذِنَ لآخِرِكُمْ.

(۲۶۴۹۴) حضرت مغیرہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو رزین ولیٹیلا کی خدمت میں آئے اس حال میں کہ ہم کافی تعداد میں تھے اور ہم میں سے ہر ایک شخص سلام کر رہا تھا اور اجازت طلب کر رہا تھا۔ اس پر آپ ولیٹیلا نے فرمایا: بے شک جب تم میں پہلے کو اجازت دے دی گئی تو باقی سب کو اجازت دے دی گئی۔

(۱۰٦) فِي تشمِيتِ العاطِسِ ، مَنْ قَالَ لاَ يشمّت حتّى يحمد الله

چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہہ کر دعا دینے کا بیان۔ اور جو شخص یوں کہتا ہے کہ یرحمک اللہ نہیں کہا جائے گا یہاں تک کہ چھینکنے والا الحمد للہ کہے

(٢٦٤٩٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : عَطَسَ رَجُلاَنِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ ، أَوْ سَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الآخَرَ ، فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، عَطَسَ عِنْدَكَ رَجُلاَنِ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ تُشَمِّتِ الآخَرَ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ ، وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ.

(بخاری ۶۲۲۱۔ مسلم ۲۲۹۲)

(۲۶۴۹۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کو تو یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی اور دوسرے کو یرحمک اللہ نہیں کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی۔ ان میں سے ایک کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی اور دوسرے کو یرحمک

اللہ نہیں کہا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے الحمد للہ کہا تھا اور اس نے الحمد للہ نہیں کہا۔

(٢٦٤٩٦) حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيّ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : دَخَلْت عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ بِنْتِ الْفَضْلِ فَعَطَسْت فَلَمْ يُشَمِّتْنِي وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا ؟ فَرَجَعْت إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتُهَا ، فَلَمَّا جَائَهَا ، قَالَتْ : عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا ، قَالَ : إِنَّ ابْنَك عَطَسَ وَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَمْ أُشَمِّتْهُ ، وَعَطَسَتْ هذه وَحَمِدَتِ اللَّهَ فَشَمَّتُّهَا ، وَسَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتُوهُ ، وَإِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلاَ تُشَمِّتُوهُ. (بخاری ۹۴۱۔ مسلم ۲۲۹۲)

(۲۶۴۹۶) حضرت ابو بردہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰ ؓ کے پاس آیا اس حال میں کہ آپ ؓ بنت فضل کے گھر میں تھے، پس مجھے چھینک آئی تو آپ ؓ نے مجھے یرحمک اللہ نہیں کہا اور بنت فضل کو چھینک آئی تو آپ ؓ نے اس کو یرحمک اللہ کہا۔ میں اپنی والدہ کے پاس واپس آیا اور میں نے انہیں اس بارے میں بتایا جب وہ آپ ؓ کی خدمت میں آئیں تو کہا: بے شک میرے بیٹے کو آپ ؓ کے پاس چھینک آئی تو آپ ؓ نے اس کو تو یرحمک اللہ نہیں کہا، اور اس لڑکی کو چھینک آئی تو آپ ؓ نے اس کو یرحمک اللہ کہا۔ آپ ؓ نے فرمایا: تیرے بیٹے کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ نہیں کہا تو میں نے بھی اسے یرحمک اللہ نہیں کہا، اور اس لڑکی کو چھینک آئی تو اس نے الحمد للہ کہا تو میں نے بھی اسے یرحمک اللہ کے ذریعہ جواب دیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو تم اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دو اور جب وہ الحمد للہ نہ کہے تو تم بھی یرحمک اللہ مت کہو۔

(٢٦٤٩٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ.

(مسلم ۱۷۰۴)

(۲۶۴۹۷) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا مسلمان پر حق ہے: کہ چھینکنے والا جب الحمد للہ کہے تو اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دے۔

(٢٦٤٩٨) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي مُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَحَمِدَ اللَّهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَرْحَمُك اللَّهُ ، ثُمَّ عَطَسَ آخَرُ فَسَكَتَ ، فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، عَطَسَ هَذَا فَقُلْت لَهُ : رَحِمَك اللَّهُ ، وَعَطَسْت فَلَمْ تَقُلْ لِي شَيْئًا ؟ فَقَالَ : إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَأَنْتَ سَكَتَّ. (بخاری ۹۳۰)

(۲۶۴۹۸) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی کو چھینک آئی اس نے الحمد للہ کہا تو نبی کریم ﷺ نے کہا یرحمک اللہ، پھر دوسرے کو چھینک آئی تو آپ ﷺ خاموش رہے اور آپ ﷺ نے اسے

کچھ نہیں فرمایا: اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے اس کو یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی اور مجھے چھینک آئی تو آپ ﷺ نے مجھے کچھ دعا نہیں دی! آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے الحمد للہ کہا تھا اور تو خاموش رہا۔

(۲٦٤٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، عَنْ غَالِبٍ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ، وَابْنُ سِيرِينَ لاَ يُشَمِّتَانِ الْعَاطِسَ حَتَّى يَحْمَدَ اللَّهَ.

(۲٦۴۹۹) حضرت غالب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ اور حضرت ابن سیرین ؒ یہ دونوں حضرات چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہہ کر دعا نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ وہ الحمد للہ کہہ لیتا۔

(۲٦٥٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : عَطَسَ رجل عِنْدَ الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُ الْقَاسِمُ : قُلْ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، فَلَمَا قَالَ شَمَّتَهُ.

(۲٦۵۰۰) حضرت عبید اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو حضرت قاسم ؒ کے پاس چھینک آئی، تو حضرت قاسم ؒ نے اس سے فرمایا: الحمد للہ کہو، جب اس نے کہا تو آپ ؒ نے اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی۔

(١٠٧) كم يشمّت ؟

کتنی مرتبہ یرحمک اللہ کہا جائے گا؟

(٢٦٥٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَجُلاً عَطَسَ عِنْدَهُ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَادَ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ : إِنَّكَ مَضْنُوكٌ.

(۲٦۵۰۱) حضرت نعمان بن سالم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی تو آپ ؓ نے اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی، پھر اسے دوبارہ چھینک آئی تو آپ ؓ نے پھر یرحمک اللہ کہا، پھر اسے تیسری بار چھینک آئی تو آپ ؓ نے فرمایا: بے شک تو زکام میں مبتلا ہے۔

(٢٦٥٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : شَمِّتِ الْعَاطِسَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ ثَلاثًا ، فَإِنْ زَادَ ، فَهُوَ رِيحٌ.

(۲٦۵۰۲) حضرت حارث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: تم چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہو جب وہ تمہارے سامنے تین مرتبہ چھینکے اگر وہ زیادہ چھینکتا ہے تو یہ بیماری ہے۔

(٢٦٥٠٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ ، أَنَّ رَجُلاً عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ ، ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ ، فَقَالَ : هُوَ مَزْكُومٌ. (مسلم ۲۲۹۲۔ ابوداؤد ۴۹۹۸)

(۲٦۵۰۳) حضرت ایاس بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سلمہ بن اکوع ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی کو نبی

کریم ﷺ کے پاس چھینک آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یرحمک اللہ، پھر دوسری مرتبہ اسے پھر چھینک آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو زکام میں مبتلا ہے۔

(٢٦٥٠٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، قَالَ : عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ الثَّالِثَةَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ فِي الرَّابِعَةِ فَقَالَ لَهُ :ابْنُ الزُّبَيْرِ :إِنَّكَ مَضْنُوكٌ فَامْتَخِطْ.

(۲۶۵۰۴) حضرت مصعب بن عبدالرحمٰن بن ذؤیب ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو حضرت ابن زبیر ؓ کے پاس چھینک آئی تو آپ ؓ نے اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی۔ اسے پھر چھینک آئی، تو آپ ؓ نے دوبارہ یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی اسے تیسری مرتبہ پھر چھینک آئی تو آپ ؓ نے اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی، پھر جب چوتھی مرتبہ اسے چھینک آئی تو حضرت عبد اللہ بن زبیر ؓ نے اس سے فرمایا: بے شک تم تو زکام میں مبتلا ہو تم اپنی ناک صاف کرو۔

(٢٦٥٠٥) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :إذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَشَمِّتُوهُ ، فَإِنْ زَادَ فَلاَ تُشَمِّتُوهُ ، فَإِنَّمَا هُوَ دَاءٌ يَخْرُجُ مِنْ رَأْسِهِ.

(۲۶۵۰۵) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص ؓ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کو تین مرتبہ چھینک آئے تو تم اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دو، اور اگر زیادہ مرتبہ آئے تو اسے یرحمک اللہ مت کہو کیونکہ یہ تو بیماری ہے جو اس کے سر سے نکلتی ہے۔

(٢٦٥٠٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ رَجُلاً عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ فَشَمَّتَهُ ، ثُمَّ عَطَسَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ لَهُ :النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّكَ مَضْنُوكٌ فَامْتَخِطْ.

(۲۶۵۰۶) حضرت محمد بن جعفر بن زبیر ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو نبی کریم ﷺ کے پاس چھینک آئی تو آپ ﷺ نے اسے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی پھر اسے چھینک آئی تو آپ ﷺ نے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی، اسے پھر چھینک آئی تو آپ ﷺ نے یرحمک اللہ کہہ کر دعا دی، پھر جب چوتھی مرتبہ اسے چھینک آئی تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم تو زکام میں مبتلا ہو، جاؤ جا کر اپنی ناک صاف کرو۔

(٢٦٥٠٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ مِرَارًا ، قَالَ :شَمِّتْهُ مَرَّةً وَاحِدَةً.

(۲۶۵۰۷) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے اس شخص کے بارے میں جسے بار بار چھینک آ رہی ہو یوں ارشاد فرمایا: کہ تم اسے ایک مرتبہ ہی یرحمک اللہ کہہ دو۔

(٢٦٥٠٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ يُجْزِئُهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً.

(۲۶۵۰۸) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کو ایک مرتبہ یرحمک اللہ کہہ دینا کافی ہے۔

(۱۰۸) فِی الإِذنِ علی أھلِ الذِّمّۃِ

ذمیوں سے اجازت لینے کا بیان

(۲٦۵۰۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِی الْمُنَبِّهِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الرَّجُلِ يَحْتَاجُ إِلَى الدُّخُولِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ مَطَرٍ ، أَوْ بَرْدٍ ، أَيَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِمْ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲٦۵۰۹) حضرت ابوالمنذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا: جو ٹھنڈ یا بارش کی وجہ سے ذمیوں کے پاس جانے کا محتاج ہے، کیا وہ ان سے اجازت طلب کرے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں!۔

(۲٦۵۱۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ : كَيْفَ أَسْتَأْذِنُ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ ؟ قَالَ :إِنْ شِئْتَ قُلْتَ :السَّلاَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَلِجُ ؟.

(۲٦۵۱۰) حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے پوچھا کہ میں اہل کتاب سے کیسے اجازت مانگوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یوں کہو: ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر سلام ہو، کیا میں داخل ہو جاؤں؟

(۲٦۵۱۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَن حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِی مَالِكٍ الْغِفَارِیِّ ، قَالَ: إِذَا دَخَلْت بَيْتًا فِيهِ الْمُشْرِكُونَ فَقُلْ: السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، يَحْسَبُونَ أَنَّك قَدْ سَلَّمْت عَلَيْهِمْ، وَقَدْ صَرَفْت السَّلاَمَ عَنْهُمْ.

(۲٦۵۱۱) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک غفاری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی ایسے گھر میں داخل ہو جس میں مشرکین موجود ہوں تو تم یوں کہو: السَّلاَمُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ۔ ترجمہ: ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو، وہ سمجھیں گے کہ تم نے ان کو سلام کیا حالانکہ تم نے اُن سے سلام کو پھیر دیا ہے۔

(۲٦۵۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ.

(۲٦۵۱۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ ذمیوں پر داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرتے تھے۔

(۲٦۵۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن سُفْيَانَ، عَنْ أَبِی سِنَانٍ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: لاَ تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ إِلاَّ بِإِذْنٍ.

(۲٦۵۱۳) حضرت ابو سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تم اہل کتاب پر بھی بغیر جازت کے داخل مت ہو۔

(۲٦۵۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :أندر آيم.

(۲٦۵۱۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ کیا میں اندر آ جاؤں؟

(۱۰۹) ما یکرہ أن یقول العاطِس خلف عطستِہِ

جو مکروہ سمجھے کہ چھینکنے والا اپنی چھینک کے بعد یوں کہے

(۲۶۵۱۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْمُنَبِّهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ : أَشْهَبُ ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَشْهَبُ اسْمُ شَيْطَانٍ ، وَضَعَهُ إِبْلِيسُ بَيْنَ الْعَطْسَةِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لِيُذْكَرَ.

(۲۶۵۱۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چھینک آئی تو اس نے کہا: اشھب. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اشھب شیطان کا نام ہے، جو اس نے چھینک اور الحمد للہ کے درمیان رکھا ہے تا کہ اس کا ذکر ہو جائے۔

(۲۶۵۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ : أَشْهَبُ ، إِذَا عَطَسَ.

(۲۶۵۱۶) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے کہ جب چھینک آئے تو یوں کہا جائے: اشھب.

(۱۱۰) الرّجل یعطِس وحدہ ما یقول ؟

اس شخص کا بیان جو اکیلا چھینکے تو وہ کیا کہے؟

(۲۶۵۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا عَطَسَ وَهُوَ وَحْدَهُ فَلْيَقُلِ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، ثُمَّ يَقُولُ : يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ ، فَإِنَّهُ يُشَمِّتُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ خَلْقِ اللهِ.

(۲۶۵۱۷) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کو چھینک آئے اس حال میں کہ وہ تنہا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ یوں کہے: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ پھر یوں کہے: يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ۔ اس سے کہ اللہ کی مخلوق میں سے جس نے اس کی چھینک کو سنا ہو گا تو اس نے یرحمک اللہ کہہ کر اس کو دعا دی ہوگی۔

(۲۶۵۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : إِذَا عَطَسْتَ وَأَنْتَ وَحْدَكَ فَرُدَّ عَلَى مَنْ مَعَكَ يَعْنِي مِنَ الْمَلاَئِكَةِ.

(۲۶۵۱۸) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تجھے چھینک آئے اور تو تنہا ہو، تو تو جواب دے ان کو جو تیرے ساتھ ہیں یعنی ملائکہ کو۔

(۱۱۱) ما یقول إذا عطس وما یقال لہ

جب چھینک آئے تو یوں کہے اور اس کو یوں کہا جائے گا

(۲۶۵۱۹) حَدَّثَنَا علی بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ ،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَهُ رَحِمَكَ اللَّهُ، وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِمْ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ. (ترمذی ۲۷۴۱۔ احمد ۵/ ۱۲۲)

(۲۶۵۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کو چھینک آئے تو وہ یوں کہے: الحمد للہ اور چاہیے کہ اس کے اردگرد والے لوگ اسے جواب میں یوں کہیں: رحمك الله اور ان کو یوں جواب دیا جائے گا: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(۲۶۵۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلْيَقُلْ مَنْ عِنْدَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِمْ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(بخاری ۹۳۴۔ حاکم ۲۶۶)

(۲۶۵۲۰) حضرت ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کسی کو چھینک آئے تو وہ یوں کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اور جو لوگ اس کے پاس ہیں وہ جواب میں یوں کہیں: يَرْحَمُكَ الله. اور چاہیے کہ ان کو جواب میں یوں کہا جائے: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۲۶۵۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ أَصحَاب عَبد الله إِذَا عَطَسَ الرَّجُل، فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ قَالُوا: يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ، وَيَقُول هُو: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۲۶۵۲۱) امام اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے کسی آدمی کو چھینک آتی تو وہ یوں کہتا: الْحَمْدُ لِلَّهِ۔ وہ لوگ یوں جواب دیتے۔ يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ اور پھر وہ شخص جواب میں یوں کہتا: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۲۶۵۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا شَمَّتَ الْعَاطِسَ، قَالَ: يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ، فَإِذَا عَطَسَ هُوَ فَشُمِّتَ، قَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَيَرْحَمُنَا وَإِيَّاكُمْ.

(۲۶۵۲۲) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی چھینکنے والے کو يَرْحَمُكَ الله کہتے تو وہ جواب میں یوں کہتا: يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ ۔ اور جب آپ رضی اللہ عنہ کو چھینک آتی اور آپ رضی اللہ عنہ کو يَرْحَمُكَ الله کہہ کر دعا دی جاتی تو آپ رضی اللہ عنہ یوں فرماتے: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَيَرْحَمُنَا وَإِيَّاكُمْ.

(۲۶۵۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا عَطَسَ فَشُمِّتَ، قَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۲۶۵۲۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو چھینک آنے کے بعد یرحمك الله کہہ کر دعا دی جاتی تو آپ رضی اللہ عنہ جواب میں یوں فرماتے۔ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۲۶۵۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ إذَا شَمَّتُوا الْعَاطِسَ ، قَالُوا : يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۲۶۵۲۴) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: صحابہ جب چھینکنے والے کو دعا دیتے تو یوں کہتے: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۲٦٥٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إذَا شَمَّتَّ الْعَاطِسَ فَقُلْ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ، وَيَقُولُ هُوَ : يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(۲۶۵۲۵) حضرت حارث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی چھینکنے والے کو دعا دے تو یوں کہے: يَرْحَمُكَ اللَّهُ۔ اور وہ جواب میں یوں کہے: يَهْدِيكُمَ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(۲٦٥٢٦) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمَاجِشُونُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إذَا رَدَّ فَلْيَقُلْ : يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(بخاری ۶۲۲۴۔ احمد ۲/ ۳۵۳)

(۲۶۵۲۶) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ جب چھینک والا جواب دے تو یوں کہے: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(۲٦٥٢٧) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَن طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَيَحْيَى وَعِيسَى بْنَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ يقولون إذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقِيلَ لَهُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ، قَالَ : يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(۲۶۵۲۷) حضرت طلحہ بن یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ بن زبیر، حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ بن ابی طلحہ، حضرت ابراہیم بن محمد بن طلحہ ؒ ان سب حضرات کو یوں فرماتے ہوئے سنا؛ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے یوں کہا جائے گا: يَرْحَمُكَ اللّٰه۔ اور وہ جواب میں یوں کہے: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

(۱۱۲) الرّخصة فِي الشِّعرِ

شعر کہنے میں رخصت کا بیان

(۲٦٥٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَن يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَن مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ ، عَن أُبَيٍّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً.

(۲۶۵۲۸) حضرت اُبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔

(۲۶۵۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةٌ.

(۲۶۵۲۹) حضرت عروہ بن زبیر ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔

(۲۶۵۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا.

(۲۶۵۳۰) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ یقیناً بعض شعر فائدہ مند ہوتے ہیں۔

(۲۶۵۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَامُ بْنُ الْمِصَكِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا.

(۲۶۵۳۱) حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بعض شعر فائدہ مند ہوتے ہیں۔

(۲۶۵۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا.

(۲۶۵۳۲) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بعض شعر فائدہ مند ہوتے ہیں۔

(۲۶۵۳۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ ابْنِ الشَّرِيدِ، أَوْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ سَمِعَ أَحَدُهُمَا الشَّرِيدَ يَقُولُ: أَرْدَفَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَقَالَ: هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: هِيهِ، فَأَنْشَدْتُه بَيْتًا فَقَالَ: هِيهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ: هِيهِ هِيهِ حَتَّى أَنْشَدْتُه مِئَةً.

(۲۶۵۳۳) حضرت ابن شرید ؒ یا حضرت یعقوب بن عاصم ؒ ان دونوں میں سے ایک فرماتے ہیں کہ حضرت شرید ؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سواری پر مجھے اپنے پیچھے بٹھایا۔ اور فرمایا: کیا تمہیں امیہ بن ابی صلت کے شعر کے کچھ اشعار یاد ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: سناؤ تو میں نے آپ ﷺ کو ایک شعر سنا دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اور سناؤ، مسلسل آپ ﷺ کہتے رہے۔ اور سناؤ اور سناؤ! یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کو سو اشعار سنا دیئے۔

(۲۶۵۳۴) حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حُكْمًا، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا.

(۲۶۵۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بعض اشعار پر حکمت ہوتے ہیں اور یقیناً بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں۔

(۲۶۵۳۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَنْشَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِئَةَ قَافِيَةٍ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ يَقُولُ بَيْنَ كُلِّ قَافِيَةٍ: هِيهِ، وَقَالَ: إِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ.

(۲۶۵۳۵) حضرت شرید فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو امیہ بن ابی صلت کے اشعار میں سے سو قافیہ سنائے۔ آپ ﷺ ہر قافیہ کے درمیان فرماتے۔اور سناؤ۔اور فرمایا: قریب تھا کہ وہ اسلام لے آتا۔

(٢٦٥٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَ أُمَيَّةَ بْنَ أَبِي الصَّلْتِ فِي شَيْءٍ مِنْ شِعْرِهِ ، أَوْ قَالَ فِي بَيْتَيْنِ مِنْ شِعْرِهِ، فَقَالَ :

زُحَلٌ وَثَوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ يَمِينِه وَالنَّسْرُ لِلأُخْرَى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ

قالَ :فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَدَقَ.

وَالشَّمْسُ تَطْلُعُ كُلَّ آخِرِ لَيْلَةٍ حَمْرَاءَ يُصْبِحُ لَوْنُهَا يَتَوَرَّدُ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَدَقَ.

(۲۶۵۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے امیہ بن ابی صلت کے اشعار میں سے ایک یا دو اشعار کی تصدیق کی۔اس نے یوں شعر کہا: ''زحل اور ثور اس کے دائیں پاؤں کے نیچے ہے اور نسر اس کے بائیں پاؤں کے نیچے ہے۔اور لیث اس کی تاک میں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ دوسرا شعر یہ ہے: سورج رات کے آخری حصے میں اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ وہ سرخ ہوتا ہے اور اس کا رنگ گلابی ہونے لگتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔

(٢٦٥٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ مِنَ الأَشْعَارِ وَيَأْتِيك بِالأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدْ.

(۲۶۵۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس شعر کو پڑھا کرتے تھے۔(ترجمہ) زمانہ تیرے پاس ایسی خبریں لائے گا جو تجھے پہلے حاصل نہیں ہوں گی۔

(٢٦٥٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ ، قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ ، ثُمَّ تَمَثَّلَ أَوَّلَهُ وَتَرَكَ آخِرَهُ :

أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلاَ اللَّهَ بَاطِلٌ.

وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ.

(۲۶۵۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ سچی ترین بات جو کسی شاعر نے کہی وہ لبید کی بات ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے شعر کا پہلا مصرعہ پڑھا اور اس کا دوسرا مصرعہ چھوڑ دیا۔ مصرعہ یہ ہے (ترجمہ) اللہ کے سوا ہر چیز باطل اور فانی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت اسلام لے آتا۔

(٢٦٥٣٩) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ ، قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلاَ اللَّهَ بَاطِلٌ .وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ يُسْلِمَ.

(۲۶۵۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً سچی ترین بات جو کسی شاعر نے کہی وہ لبید کا یہ مصرعہ ہے (ترجمہ) اللہ کے سوا ہر چیز باطل اور فانی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت اسلام لے آتا۔

(٢٦٥٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي حيان ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ أَنْشَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَاتًا فَقَالَ :

شَهِدْتُ بِإِذْنِ اللهِ أَنَّ مُحَمَّدًا ... رَسُولُ الَّذِي فَوْقَ السَّمَاوَاتِ مِنْ عَلُ

وَأَنَّ أَبَا يَحْيَى وَيَحْيَى كِلاَهُمَا ... لَهُ عَمَلٌ فِي دِينِهِ مُتَقَبَّلُ

وَأَنَّ أَخَا الأَحْقَافِ إِذَا قَامَ فِيهِمُ ... يَقُولُ بِذَاتِ اللهِ فِيهِمْ وَيَعْدِلُ

(۲۶۵۴۰) حضرت حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اشعار سنائے۔ (ترجمہ) میں اللہ کے حکم سے گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس اللہ کے رسول ہیں جو آسمانوں کے اوپر ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور ان کے والد (حضرت زکریا علیہ السلام) دونوں کا عمل اس دین میں قابلِ قبول ہے۔ اسی طرح حضرت ہود علیہ السلام کا عمل بھی جب وہ لوگوں میں کھڑے ہو کر انہیں دین کی دعوت دیا کرتے تھے۔

(٢٦٥٤١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ فِي قُرَيْشٍ ، قَالَ : كَيْفَ تَصْنَعُ بِنَسَبِي فِيهِمْ ؟ قَالَ :أَسُلُّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ.

(۲۶۵۴۱) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قریش کے بارے میں اشعار کہنے کی اجازت مانگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا کیسے کر سکتے ہو حالانکہ میرا نسب بھی اُن ہی میں سے ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں سے ایسے نکال لوں گا جیسا کہ آٹے سے بال کو نکال لیا جاتا ہے۔

(٢٦٥٤٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ حَسَّانُ فَقِيلَ لَهَا :إِنَّهُ قَدْ أَعَانَ عَلَيْكِ وَفَعَلَ وَفَعَلَ ، فَقَالَتْ :مَهْلاً ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ فِي شِعْرِهِ بِرُوحِ الْقُدُسِ.

(۲۶۵۴۲) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا: بے شک انہوں نے تو آپ رضی اللہ عنہا کے خلاف مدد کی اور ایسا اور ایسا کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: چھوڑو، یقیناً میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے حسان کی شعر کہنے میں روح القدس یعنی حضرت جبرائیل کے ذریعے مدد فرمائی۔

(٢٦٥٤٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :اهْجُ

الْمُشْرِكِينَ ، فَإِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَكَ.

(۲۶۵۴۳) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کی ہجو بیان کرو۔ یقیناً روح القدس حضرت جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

(٢٦٥٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَهْجُوَ أَبَا سُفْيَانَ ، قَالَ : فَكَيْفَ بِقَرَابَتِي ؟ قَالَ : وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ سَلَّ الشَّعْرِ مِنَ الْعَجِينِ.

(۲۶۵۴۴) حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوسفیان کی ہجو کرنے کے بارے میں پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیسے کرو گے وہ تو میرے قریبی رشتہ دار ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معزز بنایا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کھینچ لوں گا جیسے آٹے میں سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔

(٢٦٥٤٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ : اهْجُ الْمُشْرِكِينَ ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ.

(۲۶۵۴۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو بیان کرو۔ بے شک حضرت جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

(٢٦٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ ، قَالَ : كُنَّا نُجَالِسُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَاشَدُونَ الأَشْعَارَ وَيَذْكُرُونَ أَمْرَ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۲۶۵۴۶) حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو خالد والبی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی مجلسوں میں بیٹھا کرتے تھے تو وہ لوگ اشعار پڑھا کرتے تھے اور جاہلیت کے واقعات یاد کرتے تھے۔

(٢٦٥٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عن أسامة ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَتْ لِعَبْدِ اللهِ بن رواحة جَارِيَةٌ ، فَكَانَ يُكَاتِمُ امْرَأَتَهُ غَشَيَانَهَا ، قَالَ : فَوَقَعَ عَلَيْهَا ذَاتَ يَوْمٍ ، فَجَاءَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَاتَّهَمَتْهُ أَنْ يَكُونَ وَقَعَ عَلَيْهَا ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ فَقَالَتْ له : اقْرَأْ إِذًا الْقُرْآنَ ، فَقَالَ :

شَهِدْتُ بِإِذْنِ اللهِ أَنَّ مُحَمَّدًا ... رَسُولُ الَّذِي فَوْقَ السَّمَاوَاتِ مِنْ عَلُ
وَأَنَّ أَبَا يَحْيَى وَيَحْيَى كِلاهُمَا ... لَهُ عَمَلٌ فِي دِينِهِ مُتَقَبَّلُ

فَقَالَتْ : أولَى لكَ.

(۲۶۵۴۷) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی ایک باندی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ اُس سے جماع کرنے کو اپنی بیوی سے چھپاتے تھے۔ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ نے اس اسے جماع کیا اور جب اپنی بیوی کے پاس آئے تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ پر الزام لگایا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس باندی سے جماع کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے آپ سے کہا: اگر

ایسی بات ہے تو قرآن پڑھو: آپ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھ دیئے۔ (ترجمہ) میں اللہ کے حکم سے گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس اللہ کے رسول ہیں جو آسمانوں کے اوپر ہے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور ان کے والد دونوں کا عمل اس دین میں قابلِ قبول ہے۔ اس نے کہا: تم سچے ہو۔

(٢٦٥٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَن خَيْثَمَةَ ، قَالَ أَتَى عُمَرَ شَاعِرٌ فَقَالَ : أُنْشِدُك ، فَاسْتَنْشَدَهُ ، فَجَعَلَ هُوَ يُنْشِدُهُ ، فَذَكَرَ مُحَمَّدًا فَقَالَ : غَفَرَ اللَّهُ لِمُحَمَّدٍ بِمَا صَبَرَ ، قَالَ : يَقُولُ عُمَرُ : قَدْ فَعَلَ ، ثُمَّ أَبَا بَكْرٍ جَمِيعًا وَعُمَرَ ، فَقَالَ : مَا شَاءَ اللَّهُ.

(۲۶۵۴۸) حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شاعر آیا اور کہنے لگا: کیا آپ رضی اللہ عنہ کو شعر سناؤں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے شعر سنانے کا کہا: تو وہ شعر سنا رہا تھا کہ اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور کہا: اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات بلند فرمائے آپ نے تکالیف پر بہت صبر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا پھر اس نے یہ مصرعہ پڑھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اللہ نے چاہا۔

(٢٦٥٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : تَمَثَّلَ الْبَرَاءُ بَيْتًا مِنْ شِعْرٍ فَقُلْت : تُمَثِّلُ أَخِي بِبَيْتٍ مِنْ شِعْرٍ لاَ تَدْرِي لَعَلَّهُ آخِرُ شَيْءٍ تَكَلَّمْت بِهِ ، قَالَ : لاَ أَمُوتُ عَلَى فِرَاشِي ، لَقَدْ قَتَلْت مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ مِئَةً إلاَّ رَجُلاً.

(۲۶۵۴۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ ایک شعر گنگنا رہے تھے، میں نے ان سے کہا کہ آپ شعر گنگنا رہے ہیں، اگر آپ کو اس حالت میں موت آگئی تو کیا ہوگا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے بستر پر نہیں مروں گا۔ میں نے ننانوے مشرکوں اور منافقوں کو قتل کیا ہے۔

(٢٦٥٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ أَجْلِسُ مَعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّهُمْ لاَ يَذْكُرُونَ إلاَّ الشِّعْرَ حَتَّى يَتَفَرَّقُوا.

(۲۶۵۵۰) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو خالد والبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا بعض اوقات وہ اپنی مجالس میں صرف اشعار کا ہی تذکرہ کیا کرتے تھے۔

(٢٦٥٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ شَاعِرًا ، وَكَانَ عُمَرُ شَاعِرًا ، وَكَانَ عَلِيٌّ شَاعِرًا.

(۲۶۵۵۱) امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ شاعر تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ شاعر تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شاعر تھے۔

(٢٦٥٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَامِرٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ ، أَنَّهُ أَتَى عُمَرَ فِي نَفَرٍ مِنْ غَطَفَانَ فَذَكَرُوا الشِّعْرَ فَقَالَ عُمَرُ : أَيُّ شُعَرَائِكُمْ أَشْعَرُ ؟ فَقَالُوا : أَنْتَ أَعْلَمُ يَا أَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : مَنِ الَّذِي يَقُولُ :

أَتَيْتُك عَارِيًا خَلِقًا ثِيَابِي عَلَى خَوْفٍ تُظَنُّ بِي الظُّنُونُ
فَأَلْفَيْت الأَمَانَةَ لَمْ تَخُنْهَا كَذَلِكَ كَانَ نُوحٌ لاَ يَخُونُ

قُلنا النَّابِغَةُ , ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ : مَنِ الَّذِي يَقُولُ :

حَلَفْت فَلَمْ أَتْرُكْ لِنَفْسِكَ رِيبَةً وَلَيْسَ وَرَاءَ اللهِ لِلْمَرْءِ مَذْهَبُ

ثُمَّ قَالَ : مَنِ الَّذِي يَقُولُ :

إلاَّ سُلَيْمَانَ إذْ قَالَ الإِلَهُ لَهُ قُمْ فِي الْبَرِيَّةِ فَازْجُرْهَا عَلَى الْفَنَدِ

قلْنَا : النَّابِغَةُ ، قَالَ : هَذَا أَشْعَرُ شُعَرَائِكُمْ.

(۲۶۵۵۲) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ربعی بن حراش ؒ نے ارشاد فرمایا: میں غطفان کے لشکر میں حضرت عمر ؓ کے پاس آیا تو وہ لوگ شعروں کا تذکرہ کر رہے تھے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تمہارے شعراء میں سب سے بڑا شاعر کون سا ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا: امیر المؤمنین! آپ ؓ زیادہ جانتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: یہ شعر کس نے کہا؟ (ترجمہ) میں تیرے پاس اس حال میں آیا کہ میں ننگے پاؤں تھا اور میرے کپڑے پرانے تھے۔ بہت سے اندیشوں نے مجھے گھیرا ہوا تھا۔ میں اپنی امانت کو اس حال میں پایا کہ تو نے اس میں خیانت نہ کی تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام بھی خیانت نہ کیا کرتے تھے۔

ہم لوگوں نے جواب دیا: نابغہ نے، آپ ؓ پھر ایسے ہی فرمایا اور پوچھا: یہ شعر کس نے کہا؟ (ترجمہ) میں قسم کھاتا ہوں تاکہ تیرے دل میں کوئی شک باقی نہ رہے۔ اور اللہ کے سوا تو آدمی کا کوئی مذہب نہیں ہے۔

پھر آپ ؓ نے فرمایا: یہ شعر کس نے کہا؟ (ترجمہ) سوائے سلیمان کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا لوگوں میں کھڑے ہو جاؤ اور انہیں دنیا کے فانی ہونے کا درس دو۔

ہم نے جواب دیا: نابغہ نے۔ آپ ؓ نے فرمایا: یہ تمہارے شعراء میں سب سے بڑا شاعر ہے۔

(۲۶۵۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَنْشَدَ مَعْدِي كَرِبَ فَأَنْشَدَهُ ، وَقَالَ : مَا اسْتَنْشَدْت فِي الإِسْلاَمِ أَحَدًا قَبْلَك.

(۲۶۵۵۳) حضرت ابوالضحیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ؓ نے معدی کرب ؓ سے شعر سنانے کا مطالبہ کیا، اور فرمایا: میں نے اسلام لانے کے بعد تجھ سے پہلے کسی سے بھی شعر سنانے کا مطالبہ نہیں کیا۔

(۲۶۵۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : رُبَّمَا قَالَ الشَّاعِرُ الْكَلِمَةَ الْحِكَمِيَّةَ.

(۲۶۵۵۴) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ؓ نے ارشاد فرمایا: کبھی کبھار شاعر پر حکمت بات

کہہ دیتا ہے۔

(٢٦٥٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَن هَانِءٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :

اشْدُدْ حَيَازِيمَكَ لِلْمَوْتِ فَإِنَّ الْمَوْتَ لَاقِيكَا
وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْمَوْتِ إِذَا حَلَّ بِوَادِيكَا

(۲۶۵۵۵) حضرت ھانی ویٹیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سُنا: (ترجمہ) تو اپنے سینہ کو موت کے لیے تیار کر لے......اس لیے کہ موت تجھ سے ملاقات کرنے والی ہے اور تو ہرگز موت سے نہ ڈر...... جب موت تیری وادی میں اتر آئے۔

(٢٦٥٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لِلْمُرَادِيِّ :

أُرِيدُ حَيَاتَهُ وَيُرِيدُ قَتْلِي عَذِيرَكَ مِنْ خَلِيلِكَ مِنْ مُرَادِ

(۲۶۵۵۶) حضرت ابن سیرین ویٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب نے عبد الرحمٰن بن ملجم مرادی سے یوں کہا: (ترجمہ) میں اس کی زندگی کا ارادہ کرتا ہوں اور وہ میرے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تم قبیلہ مراد میں سے کسی ایسے دوست کو لاؤ جو تمہارا عذر تسلیم کرے۔

(٢٦٥٥٧) حَدَّثَنَا يَعلى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَن مُجَمِّعٍ ، قَالَ :بَنَى عَلِيٌّ سِجْنًا فَسَمَّاهُ نَافِعًا ، ثُمَّ بَدَا لَهُ فَكَسَّرَهُ وَبَنَى أَحْصَنَ مِنْهُ ، ثُمَّ قَالَ بَيْتَ شِعْرٍ :

أَلَمْ تَرَونِي كَيِّسًا مُكَيَّسًا بَنَيْتُ بَعْدَ نَافِعٍ مُخَيَّسًا

(۲۶۵۵۷) حضرت مجمع ویٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک جیل بنائی اور اس کا نام نافع رکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ کے ذہن میں کوئی خیال آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے توڑ کر اس سے بھی مضبوط جیل بنائی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ شعر کہا: (ترجمہ) کیا میں تمہیں صاحب عقل اور معروف عقلمند نہیں لگتا۔ میں نے نافع جیل کے بعد مخیس جیل بنا دی۔

(٢٦٥٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَن دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنْ يَسْتَنْطِقَ الشُّعَرَاءَ عَنْدَهُ.

(۲۶۵۵۸) امام شعبی ویٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ وہ شعراء کو اپنے پاس بلا کر ان سے شعر سنیں۔

(٢٦٥٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ ، عَن عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَنَحْنُ مُنْطَلِقُونَ إِلَى عَرَفَاتٍ ، فَكُنْتُ أُنْشِدُهُ الشِّعْرَ ، وَيَفْتَحُهُ عَلَيَّ.

(۲۶۵۵۹) حضرت عبد الملک بن ابی بشیر ویٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ویٹیلہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا اور ہم لوگ عرفات کے میدان کی طرف جا رہے تھے۔ اور میں شعر پڑھ رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ میری غلطیاں درست

فرمارہے تھے۔

(٢٦٥٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ إِلَى الْكُوفَةِ ، فَكَانَ لاَ يَأْتِي عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلاَّ أَنْشَدَنَا فِيهِ الشِّعْرَ.

(۲۶۵۶۰) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مطرف بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ کی جانب نکلا۔ پس ان پر کوئی دن نہیں گزرتا تھا مگر یہ کہ وہ ہمیں شعر سناتے تھے۔

(٢٦٥٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ ، قَالَ : كَانَ آخِرُ مَجْلِسٍ جَلَسْنَا فِيهِ مَعَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مَجْلِسًا تَنَاشَدْنَا فِيهِ الشِّعْرَ.

(۲۶۵۶۱) امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کثیر بن افلح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سب سے آخری مجلس جس میں ہم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے وہ مجلس تھی جس میں ہم نے اشعار پڑھے تھے۔

(٢٦٥٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ وَبِيئَةٌ فَاشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ وَاشْتَكَى بِلاَلٌ ، قَالَتْ : فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ تعني إِذَا أَفَاقَ يَقُولُ :

كُلُّ امْرِءٍ مُصْبَحٌ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

قالَتْ : وَكَانَ بِلاَلٌ إِذَا أَفَاقَ يَقُولُ :

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

وهَلْ أَرِدَنَّ يَوْمًا مِيَاهَ مِجَنَّةٍ وَهَلْ يَبْدُوَنَّ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

(۲۶۵۶۲) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ مدینہ آئے اس حال میں کہ مدینہ وباء زدہ جگہ تھی، پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صحت مند ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ یہ شعر پڑھتے تھے: (ترجمہ) ہر آدمی اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے اس حال میں کہ موت اس کی جوتی کے تسمہ سے بھی قریب ہوتی ہے۔

اور جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ صحت مند ہوئے تو وہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ (ترجمہ) کاش اے میرے شعر: میں رات گزاروں مکہ کی وادی میں اس حال میں کہ میرے اردگرد اذخر اور ثمامہ کی گھاس ہو۔ اور کیا میں کسی دن مجنہ کے پانی کی جگہ اتروں گا اور کیا میرے سامنے شامہ اور طفیل چشمے ظاہر ہوں گے۔

(٢٦٥٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ تَتَمَثَّلُ هَذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ مِنْ قَوْلِ لَبِيدٍ:

ذَهَبَ الَّذِينَ يُعَاشُ فِي أَكْنَافِهِمْ وَبَقِيت فِي خَلَفٍ كَجِلْدِ الأَجْرَبِ

يَتَأَكَّلُونَ مَشِيحَةً وَخِيَانَةً وَيُعَابُ قَائِلُهُمْ وَإِنْ لَمْ يَشْغَبْ

(۲۶۵۶۳) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لبید کے اشعار میں سے اکثر ان دو مصرعوں کو پڑھا کرتی تھیں۔

(ترجمہ) وہ لوگ چلے گئے جن کی حفاظت میں زندگی گزاری جاتی تھی۔ اور میں باقی رہ گئی پیچھے خارش زدہ اونٹ کی کھال کی طرح۔ اور لوگ چغلیاں اور خیانت کرتے ہیں۔ اور کہنے والے کو عیب لگایا جاتا ہے اگر چہ وہ فساد نہ پھیلاتا ہو۔

(٢٦٥٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ عُمَرُ يَتَمَثَّلُ بِهَذَا الْبَيْتِ :

إِلَيْك تَعْدُو قَلِقًا وَضِينُهَا
مُعْتَرِضًا فِي بَطْنِهَا جَنِينُهَا.
مُخَالِفًا دِينَ النَّصَارَى دِينُهَا.

(۲۶۵۶۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شعر کو پڑھا کرتے تھے۔ (ترجمہ) وہ تیرے پاس پریشان ہوکر اس حال میں بھاگتی ہوئے آئے گی کہ اس کے پیٹ کا بچہ تکلیف اٹھائے گا۔ اس کا دین نصاریٰ کے دین کے مخالف ہوگا۔

(٢٦٥٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيْهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بَعْدَ مَا كُفَّ بَصَرُهُ ، فَقِيلَ لَهَا ، أَتُدْخِلِينَ عَلَيْك هَذَا الَّذِي قَالَ اللَّهُ : ﴿وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ قَالَتْ : أَوَلَيْسَ فِي عَذَابٍ عَظِيمٍ ، قَدْ كُفَّ بَصَرُهُ ، قَالَ : فَأَنْشَدَهَا بَيْتًا ، قَالَهُ لابْنَتِهِ :

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

قَالَتْ : لَكِنَّ أَنْتَ لَسْت كَذَلِكَ.

(۲۶۵۶۵) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنی بینائی چلے جانے کے بعد آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا گیا کہ آپ کے پاس وہ شخص آیا ہے جس کے بارے میں اللہ رب العزت نے یوں فرمایا: کہ جس نے اٹھایا اس کا بڑا بوجھ اس کے لیے بڑا عذاب ہے؟! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وہ بڑے عذاب میں نہیں ہے کہ تحقیق اس کی بینائی چلی گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں شعر سنایا جو اپنی بیٹی کے لیے کہا تھا۔ (ترجمہ) وہ پاکدامن ہیں، بے عیب ہیں، کسی برے کام کا انہوں نے ارتکاب نہیں کیا۔ وہ پاکدامن عورتوں کے عزت پر انگلی نہیں اٹھاتیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لیکن تم ایسے نہیں ہو۔

(٢٦٥٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي لَيْلَى أَنْشَدَ شِعْرًا فِي الْمَسْجِدِ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ.

(۲۶۵۶۶) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے مسجد میں شعر پڑھے اس حال میں کہ مؤذن اقامت کہہ رہا تھا۔

(٢٦٥٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا رَأَيْت أَحَدًا أَعْلَمَ بِشِعْرٍ ، وَلاَ فَرِيضَةٍ ، وَلاَ أَعْلَمَ بِفِقْهٍ مِنْ عَائِشَةَ.

(۲۶۵۶۷) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو اشعار، فرائض اور فقہ کو جاننے والا نہیں دیکھا۔

(۲۶۵۶۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ فُرَاتٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :(الْقَانِعُ) السَّائِلُ ، ثُمَّ أَنْشَدَ بيت شَمَّاخٍ وَقَالَ :
لَمَالُ الْمَرْءِ يُصْلِحُهُ فيغنى ... مَفَاقِرُهُ أَعَفُّ مِنَ الْقُنُوعِ.

(۲۶۵۶۸) حضرت فرات رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ قرآن مجید میں القانع سے مراد سوال کرنے والا ہے۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے شماخ کا یہ شعر پڑھا۔ (ترجمہ) آدمی کا مال درستی پیدا کرتا ہے اور اس کے فقر کو مالداری سے بدل کر اسے سوال کرنے والوں کے مقابلے میں عفیف بنا دیتا ہے۔

(۲۶۵۶۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ عَامِرٍ ﴿فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ﴾ قَالَ :بِالأَرْضِ ، ثُمَّ أَنْشَدَ بيتا لأُمَيَّةَ :
فأتانا بلَحْمِ بسَاهِرَةٍ وَبَحْر

(۲۶۵۶۹) حضرت بیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے قرآن کی آیت: ﴿فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: ساھرۃ سے مراد زمین ہے۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے امیہ کے شعر کا یہ مصرعہ پڑھا۔ (ترجمہ) وہ ہمارے پاس زمین اور سمندر کے گوشت کے ساتھ آیا۔

(۲۶۵۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :مَا سَمِعت الْحَسَنَ يَتَمَثَّلُ بِبَيْتٍ مِنْ شِعْرٍ قَطُّ إلاَّ هَذَا الْبَيْتَ :
لَيْسَ مَنْ مَاتَ فَاسْتَرَاحَ بِمَيْتٍ إِنَّمَا الْمَيْتُ مَيْتُ الأَحْيَاءِ
ثُمَّ قَالَ :صَدَقَ وَاللَّهِ ، إِنَّهُ لَيَكُونُ حَيًّا وَهُوَ مَيْتُ الْقَلْبِ.

(۲۶۵۷۰) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کو کسی شعر کے مصرعہ کو بطور تمثیل پڑھتے ہوئے نہیں سنا سوائے اس شعر کے: (ترجمہ) اصل مردہ وہ نہیں جو مر گیا اور آرام پا گیا اصل مردہ تو وہ ہے جو زندگی میں مردہ ہے۔

پھر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! شاعر نے سچ کہا: بے شک وہ زندہ ہے اس حال میں کہ دل مردار ہے۔

(۲۶۵۷۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ :تَرَكْتهَا يَعْنِي عَائِشَةَ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ بِثَلاَثِ سِنِينَ ، وَمَا رَأَيْت أَحَدًا أَعْلَمَ بِكِتَابِ اللهِ ، وَلاَ بِسُنَّةٍ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ بِشِعْرٍ ، وَلاَ فَرِيضَةٍ مِنْهَا.

(۲۶۵۷۱) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کی وفات سے تین سال قبل چھوڑا۔ اور میں نے کسی کو بھی آپ رضی اللہ عنہا سے زیادہ قرآن مجید، رسول اللہ کی سنت، اشعار اور فرائض کا جاننے والے کوئی نہیں دیکھا۔

(۲۶۵۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، قَالَ :الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ مَالِكٍ الْيَرْبُوعِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ :كَانَ

ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَیْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَنْشَدَ أَشْعَارًا مِنْ أَشْعَارِهِمْ.

(۲۶۵۷۲) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس ؓ سے قرآن مجید میں سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا تو آپ ؓ اہل عرب کے اشعار میں سے کوئی شعر پڑھتے۔

(۲۶۵۷۳) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ : مَرَّ عَامِرٌ بِرَجُلَیْنِ عِنْدَ مَجْمَعِ طَرِیقَیْنِ وَهُمَا یَغْتَابَانه وَیَقَعَانِ فِیهِ فَقَالَ :

هَنِیئًا مَرِیئًا غَیْرَ دَاءٍ مُخَامِرٍ لِعَزَّةَ مِنْ أَعْرَاضِنَا مَا اسْتَحَلَّتِ

(۲۶۵۷۳) حضرت ابن ابجر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ کا گزر دو آدمیوں کے قریب سے ہوا جو دو راستوں کے چھنے کی جگہ کے پاس تھے۔ اور وہ دونوں آپ ؒ کی غیبت کر رہے تھے اور آپ ؒ میں عیب نکال رہے تھے۔ اس پر آپ ؒ نے یہ شعر پڑھا: (ترجمہ) بالکل ٹھیک ہیں، خوشحال ہیں اور کسی بیماری کا شکار بھی نہیں، پھر بھی وہ ہماری عزتوں کو اچھالتے ہیں۔

(۲۶۵۷۴) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَیْطٍ ، عَنْ أَبِی الْحَسَنِ الْبَرَّادِ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآیَةُ ﴿وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمَ الْغَاوُونَ﴾ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَی رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ یَبْكُونَ ، فَقَالُوا : یَا رَسُولَ اللهِ ، أَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الآیَةَ وَهُوَ یَعْلَمُ أَنَّا شُعَرَاءُ ، فَقَالَ : اقْرَؤُوا مَا بَعْدَهَا : ﴿إِلاَّ الَّذِینَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ أَنْتُمْ ﴿وَانْتَصَرُوا﴾ أَنْتُمْ.

(۲۶۵۷۴) حضرت یزید بن عبد اللہ بن قسیط ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الحسن برّاد ؒ نے ارشاد فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اور رہے شعراء تو ان کے پیچھے بہکے ہوئے لوگ چلتے ہیں۔'' تو حضرت عبد اللہ بن رواحہ ؒ، حضرت کعب بن مالک ؒ اور حضرت حسان بن ثابت ؓ، یہ تینوں حضرات روتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ رب العزت نے یہ آیت اتاری اس حال میں کہ وہ جانتے ہیں کہ ہم لوگ شاعر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے بعد والی آیت بھی پڑھو: مگر وہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے۔ تم لوگ ہو۔ ترجمہ: وہ لوگ کامیاب ہوئے۔ یہ بھی تم لوگ ہو۔

(۲۶۵۷۵) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ: ﴿وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمَ الْغَاوُونَ﴾ قَالَ: عُصَاةُ الْجِنِّ.

(۲۶۵۷۵) حضرت سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ؒ نے قرآن مجید کی آیت ﴿وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمَ الْغَاوُونَ﴾ کے متعلق یوں ارشاد فرمایا کہ اس سے نافرمان جن مراد ہیں۔

(۲۶۵۷۶) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ الْخَطْمِیِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَبْنِی الْمَسْجِدَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ یَقُولُ :

أَفْلَحَ مَنْ یُعَالِجُ الْمَسَاجِدَا.

وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
قَدْ أَفْلَحَ مَنْ يُعَالِجُ الْمَسَاجِدَا.
يَتْلُو الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدًا.
وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
وَيَتْلُو الْقُرْآنَ قَائِمًا وَقَاعِدًا.
وَهُمْ يَبْنُونَ الْمَسْجِدَ.

(۲۶۵۷۶) حضرت ابو جعفر خطمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی تعمیر کرانے میں مصروف تھے اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

(ترجمہ) کامیاب ہو گیا جس نے مسجد بنانے کی محنت کی۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق فلاح پا گیا جس نے مسجد بنانے کی کوشش کی۔
انہوں نے یہ مصرعہ پڑھا۔
(ترجمہ) وہ قرآن پڑھتا ہے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ قرآن کی تلاوت کرتا ہے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر۔
اس موقع پر صحابہ رضی اللہ عنہم مسجد کی تعمیر کر رہے تھے۔

(۲۶۵۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ حَارِثَةَ بْنَ بَدْرٍ التَّيْمِيَّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، قَالَ :

أَلَا أَبْلِغَنْ هَمْدَانَ إِمَّا لَقِيتَهَا سَلَامًا فَلَا يَسْلَمْ عَدُوٌّ يَعِيبُهَا
لَعَمْرُ يَمِينًا إِنَّ هَمْدَانَ تَتَّقِي الإِلَهَ وَيَقْضِي بِالْكِتَابِ خَطِيبُهَا

وقال :

فَشَيَّبَ رَأْسِي وَاسْتَخَفَّ حُلُومَنَا رُعُودُ الْمَنَايَا حَوْلَهَا وَبُرُوقُهَا
وَإِنَّا لَتَسْتَحْلِي الْمَنَايَا نُفُوسُنَا وَنَتْرُكُ أُخْرَى مَرَّةً مَا نَذُوقُهَا

قَالَ عَامِرٌ :فَحُدِّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، فَقَالَ : كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهَذِهِ الأَبْيَاتِ مِنْ هَمْدَانَ.

(۲۶۵۷۷) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارثہ بن بدر تیمی رحمہ اللہ جو کہ بصری ہیں انہوں نے یہ شعر پڑھا: (ترجمہ) جب تم ہمدان سے ملاقات کرو تو انہیں ہماری طرف سے سلام دینا اور پیغام دینا کہ ہمدان کو عیب دار کرنے والا دشمن سالم نہیں رہ سکتا۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہمدان والے اللہ سے ڈرتے ہیں اور ان کا خطیب کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ کرتا ہے۔

اور یہ شعر پڑھا: (ترجمہ) میرے سر کے بال سفید ہو گئے اور ہماری عقلوں کو موت کی کڑک اور چمک نے ہلکا کر دیا۔

ہمارے دل موت کو میٹھا سمجھتے ہیں اور زندگی کو کڑوا۔

حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بات حضرت عبداللہ بن جعفر رحمہ اللہ کو بیان کی گئی تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم لوگ ہمدان سے زیادہ ان اشعار کے حقدار تھے۔

(۲٦٥٧٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ ، أَخو عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : لَمَّا رَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ مِنْ صِفِّينَ ، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :

شَبَّتِ الْحَرْبُ فَأَعْدَدْت لَهَا ... مُفْرَعَ الْحَارِكِ ملوىّ الثبج
يَصِلُ الشَّدَّ بِشَدٍّ فَإِذَا ... ونت الْخَيْلُ مِنَ الشد مَعَجْ
جُرْشُعٌ أَعْظَمُهُ جُفْرَتُهُ ... فَإِذَا ابْتَلَّ مِنَ الْمَاءِ حدج

قَالَ : وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو :

لَوْ شَهِدَت جَمَلٌ مَقَامِي وَمَشْهَدِي ... بِصِفِّينَ يَوْمًا شَابَ مِنْهَا الذَّوَائِبُ
غَدَاةَ أَتَى أَهْلُ الْعِرَاقِ كَأَنَّهُمْ ... سَحَابُ رَبِيعٍ رفَّعته الْجَنَائِبُ
وَجِئْنَاهُمْ بِرَدَى كَأَنَّ صُفُوفَنَا ... مِنَ الْبَحْرِ مَدٌّ مَوْجِهِ مُتَرَاكِبُ
وَدَارَتْ رَحَانَا وَاسْتَدَارَتْ رَحَاهُمْ ... سَرَاةَ النَّهَار مَا تُوَلّى الْمَنَاكِبُ
إذَا قُلْتَ قَدْ وَلَّوْا سِرَاعًا بَدَتْ لَنَا ... كَتَائِبُ مِنْهُمْ فَارْجَحَنَّتْ كَتَائِبُ
فَقَالُوا لَنَا إنَّا نَرَى أَنْ تُبَايِعُوا ... عَلِيًّا فَقُلْنَا بَلْ نَرَى أَنْ تُضَارَبُوا

(۲٦۵۷۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے صفین جنگ سے اپنے ہاتھ کھڑے کر لیے تو حضرت عمرو بن العاص رحمہ اللہ نے یہ اشعار کہے: (ترجمہ) جب جنگ نے زور پکڑا تو میں نے اس کے لیے اپنے کندھوں اور سینے کو تیار کر لیا۔ جب تیز چلنے کی وجہ سے گھوڑے سست پڑ جائیں گے تو سختی کا مقابلہ سختی سے ہوگا۔ میرا گھوڑا چوڑے سینے والا اور بڑے پیٹ والا ہے۔ اس کا قد درمیانہ ہے اور جب وہ کسی دیکھتا ہے یا آواز سنتا ہے تو اپنے کان کھڑے کر لیتا ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے: (ترجمہ) اگر جمل نامی عورت صفین میں میری بہادری کو دیکھ لیتی تو اس کے بال سفید ہو جاتے۔ جب عراق والے اس طرح حملہ آور ہوئے جیسے گھٹا چھاتی ہے۔ ہم اپنے دشمنوں کو نیست و نابود کرنے کے لیے اس طرح آئے ہیں کہ ہمارے لشکر سمندر کی موجوں کی طرح ہیں۔ دن کے روشن ہونے پر ہمارے اور ان کے درمیان جب جنگ تیز ہوئی تو نہ کسی نے پیٹھ پھیری نہ کوئی فرار ہوا۔ جب کوئی کہے کہ وہ تیزی سے پیٹھ پھیر گئے تو اتنی دیر میں ان کے مزید لشکر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لو، ہم کہتے ہیں کہ ہم جنگ کریں گے۔ (محمد عوامہ کی تحقیق کے مطابق ان اشعار کی نسبت ان جلیل القدر صحابہ کی طرف درست نہیں۔ انہوں نے اپنے اس موقف کو بہت سے دلائل سے ثابت کیا

ہے۔ دیکھیے۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۳ صفحہ ۳۰۴)

(۲۶۵۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حَمْزَةَ أَبِي عِمَارَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ : مَالَكَ وَلِلشِّعْرِ ؟ قَالَ : وَهَلْ يَسْتَطِيعُ الْمَصْدُورُ إِلاَّ أَنْ يَنْفُثَ.

(۲۶۵۷۹) حضرت حمزہ ابو عمارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے فرمایا: تمہیں شعر سے کیا تعلق؟ انہوں نے کہا جو چیز سینے میں ہوا سے نکالے بغیر گزارہ نہیں۔

(۲۶۵۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كنت إِذَا لَقِيت عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَكَأَنَّمَا أَفْجُرُ بِهِ بَحْرًا.

(۲۶۵۸۰) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے ملاقات کی گویا میں نے کسی سمندر میں انقلاب پیدا کر دیا ہو۔

(۲۶۵۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَحَزِّقِين ، وَلاَ مُتَمَاوِتِينَ ، وَكَانُوا يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ فِي مَجَالِسِهِمْ ، وَيَذْكُرُونَ أَمْرَ جَاهِلِيَّتِهِمْ ، فَإِذَا أُرِيدَ أَحَدُهُمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْ دِينِهِ دَارَتْ حَمَالِيقُ عَيْنَيْهِ كَأَنَّهُ مَجْنُونٌ.

(۲۶۵۸۱) حضرت ابو سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم بخل کرنے والے نہیں تھے اور نہ ہی عبادت کی ادائیگیوں میں کمزوری دکھانے والے تھے۔ وہ اپنی مجلسوں میں اشعار پڑھا کرتے تھے، اور زمانہ جاہلیت کے واقعات ذکر کرتے تھے۔ اور جب ان میں سے کسی کے دین کو نشانہ بنانے کا ارادہ کیا جاتا تو ان کے پپوٹوں کا اندرونی حصہ ایسے گھومتا تھا گویا کہ وہ شخص مجنون ہو۔

(۲۶۵۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالَ : سَمعته يَقُول كَانَ الْفَرَزْدَق مِن أَشْعَرِ النَّاس.

(۲۶۵۸۲) حضرت محمد بن فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شبرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: فرزدق سب سے بڑا شاعر تھا۔

(۲۶۵۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ أَبِي سُفْيَان السَّعْدِي ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَتَمَثَّلُ هَذَا الْبَيْتَ :

يَسُرُّ الْفَتَى مَا كَانَ قَدَّمَ مِنْ تُقًى إِذَا عَرَفَ الدَّاءَ الَّذِي هُوَ قَاتِلُهُ.

(۲۶۵۸۳) حضرت ابو سفیان سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کو کسی شاعر کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا: (ترجمہ) جب آدمی مہلک بیماری کی پہچان حاصل کرلے گا تو اسے اپنے تقویٰ اور پرہیز گاری پر خوشی ہوگی۔

(۲۶۵۸٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَرَاثَ الْخَبَرَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ طَرَفَةَ : وَيَأْتِيك بِالأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدْ.

(۲۶۵۸۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو بات پہنچنے میں تاخیر ہو جاتی تو آپ ﷺ طرفہ بن عبد کا یہ شعر پڑھتے: اور زمانہ تمہارے پاس وہ خبریں لائے گا جو تمہیں حاصل نہیں ہیں۔

(٢٦٥٨٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ أُجَالِسُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي فِي الْمَسْجِدِ فَيَتَنَاشَدُونَ الأَشْعَارَ ، وَيَذْكُرُونَ حَدِيثَ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۲۶۵۸۵) حضرت عبد الرحمٰن کے والد فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا وہ لوگ اشعار پڑھتے تھے اور زمانہ جاہلیت کی باتیں ذکر کرتے۔

(٢٦٥٨٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : كُنَّا نَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجْلِسُ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي، وَكَانُوا يَتَذَاكَرُونَ الشِّعْرَ وَحَدِيثَ الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ يَنْهَاهُمْ ، وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ.

(۲۶۵۸۶) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آتے تھے۔ اور ہم میں ہر کوئی مجلس کے آخری حصہ تک بیٹھتا تھا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم شعر پڑھتے اور زمانہ جاہلیت کے واقعات کا ذکر کرتے۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے، اور آپ ﷺ ان کو منع نہیں کرتے اور کبھی کبھار مسکرا دیتے۔

(٢٦٥٨٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ : صَحِبْت عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فِي سَفَرٍ ، فَمَا كَانَ يَوْمٌ إِلاَّ يُنْشِدُ فِيهِ شِعْرًا.

(۲۶۵۸۷) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں سفر میں حضرت عمران بن حصین رحمہ اللہ کے ساتھ تھا۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرا جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے شعر نہ پڑھا ہو۔

(٢٦٥٨٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ مُحَمَّدًا وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَالرَّجُلُ يُرِيدُ أَنْ يُصَلِّيَ : أَيَتَوَضَّأُ مَنْ يُنْشِدُ الشِّعْرَ ؟ وَيُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ ؟ قَالَ : وَأَنْشَدَهُ أَبْيَاتًا مِنْ شِعْرِ حَسَّانَ ذَلِكَ الرَّقِيقِ ، ثُمَّ افْتَتَحَ الصَّلاَةَ.

(۲۶۵۸۸) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے جو نماز پڑھنے کا ارادہ کر رہا تھا اس نے حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیے اس حال میں کہ آپ رحمہ اللہ مسجد میں تھے کیا شعر پڑھنے والا دوبارہ وضو کرے گا؟ اور مسجد میں شعر پڑھا جا سکتا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ان فصیح اشعار کو پڑھا پھر آپ رحمہ اللہ نے نماز شروع کر دی۔

(٢٦٥٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي مَدَحْت اللَّهَ مِدْحَةً وَمَدَحْتُك أُخْرَى ، قَالَ : هَاتِ ، وَابْدَأْ بِمِدْحَةِ اللَّهِ.

(۲۶۵۸۹) حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً میں نے اللہ کی مدح وتعریف میں بھی اشعار کہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سناؤ، اور جو تم نے اللہ کی مدح بیان کی ہے اس سے ابتدا کرو۔

(۲۶۵۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثنا دَيْلَمُ بْنُ غزْوَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :حَضَرْتُ حَرْبًا فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ :

يَا نَفْسُ أَلاَ أَرَاكِ تَكْرَهِينَ الْجَنَّةَ أَحْلِفُ بِاللَّهِ لَتَنزِلَنَّهُ طائعة أو لَتكرهنَّه

(۲۶۵۹۰) حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جنگ میں حاضر تھا کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے نفس! میں دیکھ رہا ہوں کہ تجھے جنت میں جانا پسند نہیں۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تجھے جنت میں جانا ہوگا خواہ خوش ہو کر جایا ناخوش ہو کر۔

(۲۶۵۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :تَمَثَّلْت بِهَذَا الْبَيْتِ ، وَأَبُو بَكْرٍ يَقْضِي :

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :ذَاكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۶۵۹۱) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اس حال میں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فیصلہ فرما رہے تھے اور میں یہ شعر پڑھ رہی تھی۔ (ترجمہ) وہ سفید چہرے والا جس کی ذات کے وسیلہ سے بادل مانگے جاتے ہیں۔ وہ یتیموں کی پناہ گاہ اور بیواؤں کی عزت وآبرو ہیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۲۶۵۹۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ شَيْئًا مِنَ الشِّعْرِ إلاَّ قَدْ قِيلَ له إلاَّ هَذَا :

هَذَا الْحِمَالُ لاَ حِمَالُ خَيْبَرْ هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرْ

(۲۶۵۹۲) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی شعر نہیں کہا سوائے اس شعر کے: (ترجمہ) یہ بوجھ خیبر کے بوجھ کی طرح نہیں ہے۔ یہ ہمارے رب کی طرف سے پاکیزہ اور برکت والا ہے۔ (یہ شعر آپ نے مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت کہا تھا)

(۲۶۵۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ الصَّدْرِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ وَهُوَ يَقُولُ :

اللَّهُمَّ لَوْلاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا

إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

(۲۶۵۹۳) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ خندق کے دن دیکھا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر بالوں کی ایک لکیر تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اِن اشعار کو بطور رجز پڑھ رہے تھے۔ اور فرما رہے تھے۔

اے اللہ! اگر آپ کا فضل نہ ہوتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے۔

اور نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہم نماز پڑھتے۔

پس تو ہم پر رحمت وسکینہ نازل فرما

اور دشمن سے ملاقات ہونے کی صورت میں ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔

یقیناً ان لوگوں نے ہم پر سرکشی کی۔

اور اگر وہ ہمارے خلاف فتنہ پیدا کریں گے تو ہم قبول نہیں کریں گے۔

(۲۶۵۹٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :مَا وَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُبُرَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، قَالَ :وَالْعَبَّاسُ ، وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذَانِ بِلِجَامِ بَغْلَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ :

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

(۲۶۵۹۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین کے دن پیٹھ پھیر کر نہیں بھاگے۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ: میں نبی ہوں، اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔

(۲٦۵۹۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَارٍ فَنُكِبَ فَقَالَ :

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ

(۲۶۵۹۵) حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی غزوہ میں چوٹ لگ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تو محض ایک انگلی ہے جس سے خون بہہ رہا ہے اور تجھے اللہ کے راستے میں چوٹ آئی ہے۔

(۲٦۵۹٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :

إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

(۲۶۵۹۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یقیناً زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

اے اللہ! تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

(۲۶۵۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي الْمُعَلَّى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ (دَارَسْتَ) وَيَقُولُ :دَارِسٌ كَطَعْمِ الصَّابِ وَالْعَلْقَمِ.

(۲۶۵۹۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کو یوں پڑھتے تھے: ﴿ دارست ﴾۔ اور اس شعر سے استشہاد فرماتے: (ترجمہ) دارس صاب اور علقم کے ذائقہ کی طرف کڑوا ہے۔

(۲۶۵۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ ، عَنْ شَيْخٍ يُكَنَّى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الزَّنِيمُ :اللَّئِيمُ الْمُلْزَقُ ، ثُمَّ أَنْشَدَ هَذَا الْبَيْتَ :

زَنِيمٌ تَدَاعَاهُ الرِّجَالُ زِيَادَةً كَمَا زِيدَ فِي عَرْضِ الْأَدِيمِ الْأَكَارِعُ

(۲۶۵۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں مستعمل لفظ زنیم سے مراد کمینہ ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا۔ (ترجمہ) کمینے آدمی کی کمینگی کو لوگ اس طرح بڑھا کر بیان کرتے ہیں جیسے چمڑے کو کشادہ کیا جاتا ہے۔

(۲۶۵۹۹) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ عِبَادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أُنْشِدُكَ ؟ قَالَ : لاَ ، فَأَنْشَدَهُ فِي الرَّابِعَةِ مَدْحَةً لَهُ فَقَالَ :إِنْ كَانَ أَحَدٌ مِنَ الشُّعَرَاءِ يُحْسِنُ ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ.

(۲۶۵۹۹) حضرت عباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو لیث کا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر سناؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: نہیں: پھر چوتھی مرتبہ اجازت ملنے کی صورت میں انہوں نے مدحیہ اشعار سنائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شاعر نیکی کرتا ہے تو تو نے نیکی کی ہے۔

(۲۶۶۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَا كُنْت أَدْرِي مَا قَوْلُهُ :﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ﴾ حَتَّى سَمِعْتُ بِنْتَ ذِي يَزَنٍ تَقُولُ :تَعَالَى أُفَاتِحْكَ.

(۲۶۶۰۰) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ رب العزت کے قول: ﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ﴾ کے بارے میں نہیں جانتا تھا کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ یہاں تک کہ میں نے بنت ذی یزن کو کہتے ہوئے سنا: آؤ میں تمہارا فیصلہ کروں۔

(۲۶۶۰۱) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ اسْتَنْشَدَ أَبْيَاتَ خَالِدٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

(۲۶۶۰۱) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے اشعار پڑھوائے۔

(۲۶۶۰۲) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَحْمِلُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُخْرِجَهُمْ مِنَ

الْأَبْوَابِ وَيَقُولُ :لَوْ كَانَ قِرْنِي وَاحِدًا كَفَيْته ؛

ويقول :

وَلَسْنَا عَلَى الْأَعْقَابِ تَدْمَى كُلُومُنَا وَلَكِنْ عَلَى أَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدِّما

(۲۶۶۰۲) حضرت ہشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر ؓ نے اپنے مخالفین پر حملہ کر دیا یہاں تک کہ ان کو دروازوں سے باہر نکال دیا۔ اور آپ ؒ نے یہ رجز پڑھا: (ترجمہ) اگر مجھے اپنے جیسا ایک اور مل جاتا تو میرے لیے کافی ہوتا۔

اور یہ شعر پڑھ رہے تھے۔ (ترجمہ) ہم وہ لوگ نہیں ہیں جن کی کمروں سے خون ٹپکتا ہے، ہمارا خون تو ہمارے پیروں پر گرتا ہے۔

(۲۶۶۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَهْلَ الشَّامِ كَانُوا يُقَاتِلُونَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَيَصِيحُونَ بِهِ :يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ ، فَقَالَ :ابْنُ الزُّبَيْرِ :

وتِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنك عَارُهَا

فَقَالَتْ أَسْمَاءُ :عَيَّرُوك بِهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَتْ :فَهُوَ وَاللَّهِ حَقٌّ.

(۲۶۶۰۳) حضرت ہشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ شام والے حضرت ابن زبیر ؓ سے قتال کر رہے تھے اور چیخ چیخ کر پکار رہے تھے: اے ذات نطاقین کے بیٹے (دو پٹکے باندھنے والی عورت کے بیٹے)۔

حضرت ابن زبیر ؓ نے فرمایا: (ترجمہ) یہ وہ بیماری ہے جس کا عار تجھ سے ظاہر ہو رہا ہے۔

حضرت اسماء ؓ نے پوچھا: کیا وہ لوگ اس سے تجھے عار دلاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں حضرت اسماء ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ حق ہے۔

(۲۶۶۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

(۲۶۶۰۴) حضرت سفیان ؒ کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر ؓ بیت اللہ کے طواف کے دوران شعر پڑھ رہے تھے۔

(۲۶۶۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُد ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لاَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتَّى يَصْحَبَهَا ثَلاَثُ مِئَةِ مَلَكٍ وَسَبْعُونَ مَلَكًا ، أَمَا سَمِعْت أُمَيَّةَ بْنَ أَبِي الصَّلْتِ يَقُولُ :

لَيْسَتْ بِطَالِعَةٍ لَنَا فِي رِسْلِهَا إِلاَّ مُعَذَّبَةً وَإِلاَّ تُجْلَدُ

(۲۶۶۰۵) حضرت داؤد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: سورج طلوع نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کے ساتھ تین سو ستر فرشتے ہوتے ہیں۔ کیا تم نے امیہ بن ابی صلت کو کہتے ہوئے نہیں سنا:

یہ سورج ہم پر اپنی خوشی سے طلوع نہیں ہوتا بلکہ اسے عذاب دیا جاتا ہے اور اسے کوڑے مارے جاتے ہیں۔

(۱۱۳) من كره أن يكتب أمام الشّعر بسم اللهِ الرّحمان الرّحيمِ

جوشخص شعر کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کو مکروہ سمجھے

(۲۶۶۰۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَكْتُبَ أَمَامَ الشِّعْرِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

(۲۶۶۰۶) حضرت مجالد ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ شعر کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۱٤) من كره الشّعر وأن يعيه فِي جوفِهِ

(۲۶۶۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا، إِلاَّ أَنْ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ: جوف.

(۲۶۶۰۷) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں سے کسی کے پیٹ کا پیپ سے پر ہو کر خراب ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے پر ہو۔ حضرت حفص ؒ نے اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے لفظ جوف کا ذکر نہیں کیا۔

(۲۶۶۰۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالعرج إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوِ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا. (بخاری ۳۵۸۸۔ مسلم ۱۷۶۹)

(۲۶۶۰۸) حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس وادیٔ عرج میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شاعر نے اپنا کلام پیش کرنا شروع کر دیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شیطان کو پکڑ و یا یوں فرمایا کہ اس شیطان کو روکو۔ اس لیے کہ تم میں سے کسی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے بھرا ہوا ہو۔

(۲۶۶۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لأَنْ يَمْتَلِئَ الرَّجُلُ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا. (بخاری ۶۱۵۴۔ احمد ۲/ ۹۶)

(۲۶۶۰۹) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی کا پیٹ پیپ سے پُر ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے پُر ہو۔

(۲۶۶۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: لأَنْ يَمْتَلِئَ

جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا.

(۲۶۶۱۰) حضرت ابوالزعراء ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی کے پیٹ کا پیپ سے پُر ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر وشاعری سے پُر ہو۔

(۲۶۶۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن أَبِيهِ ، عَن عُثْمَانَ ، قَالَ :لأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا.

(۲۶۶۱۱) حضرت ابراہیم ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے پُر ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر وشاعری سے پُر ہو۔

(۲۶۶۱۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :لأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا.

(۲۶۶۱۲) حضرت ابوصالح ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے پُر ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ پیپ سے پُر ہو۔

(۲۶۶۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَر :لأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا.

(۲۶۶۱۳) حضرت عمرو بن حریث ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ کسی آدمی کے پیٹ کا پیپ سے پُر ہو جانا اس بات سے بہتر ہے کہ وہ شعر وشاعری سے پُر ہو۔

(۲۶۶۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَن مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ تَمَثَّلَ مَرَّةً بِبَيْتِ شِعْرٍ فَسَكَتَ عَن آخِرِهِ وَقَالَ :إِنِّي لأَكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ فِي صَحِيفَتِي بَيْتُ شِعْرٍ.

(۲۶۶۱۴) حضرت ابوالضحیٰ ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ویشیڈ نے ایک مرتبہ کسی شعر کا ایک مصرعہ پڑھا اور دوسرا مصرعہ پڑھنے سے خاموش ہو گئے ،اور فرمایا: کہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ میرے نامہ اعمال میں شعر کا ایک مصرعہ بھی لکھا جائے۔

(۲۶۶۱٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو نَوْفَلِ بْنُ أَبِي عَقْرَب ، قَالَ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ :هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتَسَامَعُ عَنْدَهُ الشِّعْرُ ، قَالَتْ :كَانَ أَبْغَضَ الْحَدِيثِ إِلَيْهِ. (ابوداؤد ۷۷ ۱۴۔ احمد ۱۳۴)

(۲۶۶۱۵) حضرت ابونوفل بن ابوعقرب ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اشعار سنائے جاتے تھے؟ آپ ویشیڈ نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے مبغوض ترین بات شعر کہنا تھی۔

(۲۶۶۱٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ مِنَ الشِّعْرِ مَا ضَاهَى الْقُرْآنَ.

(۲۶۶۱۶) حضرت عوام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ ؓ اس شعر کو انتہائی ناپسند کرتے تھے جو قرآن مجید کے مشابہ ہو۔

(۲۶۶۱۷) حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا. (مسلم ۱۷۶۹۔ احمد ۱/ ۱۷۵)

(۲۶۶۱۷) حضرت سعد ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں سے کسی کا پیٹ کا پیپ سے پُر ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر و شاعری سے پُر ہو۔

(۱۱۵) من كره المعاريض ومن كان يحبّ ذلك

جو توریہ کو مکروہ سمجھتا ہے اور جو اس کو پسند کرتا ہے

(۲۶۶۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ شَهِيدٍ يَذْكُرُ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِمَا أَعْلَمُ مِنْ مَعَارِيضِ الْقَوْلِ مِثْلَ أَهْلِي وَمَالِي ، أَوَلاَ يَحْسَبُونَ أَنِّي أَوَدُّ أَنَّ لِي مِثْل أَهْلِي وَمَالِي وَدِدتُ أَنَّ لِي مِثْل أَهْلِي وَمَالِي ، ثُمَّ مِثْلَ أَهْلِي وَمَالِي .

(۲۶۶۱۸) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ کلام کا جو ہیر پھیر میں جانتا ہوں مجھے پسند نہیں کہ میرے لیے اس جتنا مال اور عیال ہوں مجھے پسند نہیں اور لوگ یہ گمان نہیں کرتے کہ میں خواہش کرتا ہوں کہ میرے لیے میرے اہل اور عیال کے مثل ہو اور میں خواہش کرتا ہوں کہ میرے لیے میرے اہل اور مال کے مثل ہو پھر میرے اہل اور مال کا مثل ہو۔

(۲۶۶۱۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّ فِي الْمَعَارِيضِ مَا يَكُفُّ ، أَوْ يَعِفُّ الرَّجُلَ عَنِ الْكَذِبِ.

(۲۶۶۱۹) حضرت ابو عثمان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ توریہ آدمی کو جھوٹ سے بچاتا ہے یا یوں فرمایا: کہ جھوٹ کی شرمندگی سے بچاتا ہے۔

(۲۶۶۲۰) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : إِنَّ فِي الْمَعَارِيضِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكَذِبِ. (ابن عدی ۴۹۔ بیهقی ۱۹۹)

(۲۶۶۲۰) حضرت مطرف بن شخیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ توریہ کے ذریعہ جھوٹ سے بچا جا سکتا ہے۔

(۲۶۶۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : مَا أُحِبُّ لِي بِالْمَعَارِيضِ كَذَا وَكَذَا.

(۲۶۶۲۱) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں پسند نہیں کرتا کہ میرے لیے توریہ کے عوض اتنا اور اتنا مال ہو۔

(٢٦٦٢٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ لَهُمْ كَلاَمٌ يَتَكَلَّمُونَ بِهِ يَدْرَؤُونَ بِهِ عَنْ أَنْفُسِهِمْ مَخَافَةَ الْكَذِبِ.

(۲۶۶۲۲) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ایسا کلام کرتے تھے کہ اس کلام کے ذریعے خود سے جھوٹ کے خدشہ کو دور کرتے تھے۔

(٢٦٦٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ :مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِنَصِيبِي مِنَ الْمَعَارِيضِ مِثْلَ أَهْلِي وَمَالِي ، وَلَعَلَّكُمْ تَرَوْنَ أَنِّي لاَ أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أَهْلِي وَمَالِي، وَوَدِدْت أَنَّ لِي مِثْلَ أَهْلِي وَمَالِي.

(۲۶۶۲۳) حمید بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں خواہش نہیں ہے کہ میرے لیے کلام کے ہیر پھیر میں میرے مال اور میرے اہل کے مثل ہو۔ تمہارا خیال ہے کہ میں پسند نہیں کرتا کہ میرے لیے میرے اہل اور میرے مال کے مثل ہو اور میری خواہش ہے کہ میرے لیے میرے اہل اور میرے مال کے مثل ہو۔

(١١٦) ما يكره أن يقول الرّجل لأخيهِ

کسی کا اپنے بھائی کے لیے ان الفاظ کا استعمال کرنا مکروہ ہے

(٢٦٦٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لاَ تَقُلْ لِصَاحِبِكَ يَا حِمَارُ ، يَا كَلْبُ ، يَا خِنْزِيرُ ، فَيَقُولَ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :أَتَرَانِي خُلِقْت كَلْبًا ، أَوْ حِمَارًا ، أَوْ خِنْزِيرًا ؟.

(۲۶۶۲۴) حضرت علاء بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ تم اپنے ساتھی کو یوں مت کہو۔ اے گدھے، اے کتے، اے خنزیر، پس وہ قیامت کے دن تمہیں یوں کہے گا۔ تمہارا میرے بارے میں کیا خیال ہے کیا مجھے کتا یا گدھا یا خنزیر پیدا کیا گیا تھا؟

(٢٦٦٢٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :اسْتَسْقَى مُوسَى لِقَوْمِهِ فَقَالَ :اشْرَبُوا يَا حَمِيرُ ، قَالَ : فَقَالَ اللَّهُ لَهُ :لاَ تُسَمِّ عِبَادِي حَمِيرًا.

(۲۶۶۲۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی مانگا پھر ان سے کہا: اے گدھو! پیو اس پر اللہ رب العزت نے ان سے فرمایا: میرے بندوں کو گدھے کے نام سے مت پکارو۔

(٢٦٦٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا يَقُولُونَ :إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ :يَا حِمَارُ

يَا كَلْبُ يَا خِنْزِيرُ ، قَالَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :أَتَرَانِي خَلَقْتُه كَلْبًا ، أَوْ حِمَارًا ، أَوْ خِنْزِيرًا ؟.

(۲۶۶۲۶) حضرت اعمش ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: کہ جب کوئی شخص کسی کو یوں کہتا: اے گدھے، اے کتے، اے خنزیر، تو صحابہ ٹئ اللہ اس شخص کو کہا کرتے تھے۔ کہ اللہ قیامت کے دن تمہیں یوں فرمائیں گے: کہ تمہارا میرے بارے میں کیا خیال ہے کہ میں نے اس کو کتا یا گدھا یا خنزیر پیدا کیا تھا؟

(۲٦٦٢٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُد بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِاللهِ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِرَجُلٍ كَلَّمَ صَاحِبَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ :أَمَّا أَنْتَ فَحِمَارٌ ، وَأَمَّا صَاحِبُكَ فَلاَ جُمُعَةَ لَهُ.

(۲۶۶۲۷) حضرت علقمہ بن عبداللہ ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن جمعہ کے خطبہ کے دوران ایک شخص دوسرے سے باتیں کر رہا تھا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ابن عمر رٹئ اللہ نے اس سے کہا کہ تم گدھے ہو اور تمہارے اس ساتھی کا جمعہ نہیں ہوا۔

(۱۱۷) ما يكره للرّجل أن ينتمي إليه وليس كذلك

آدمی کے لیے مکروہ ہے کہ وہ خود کو کسی کی طرف منسوب کرے حالانکہ ایسی بات نہ ہو

(۲٦٦٢٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَعْدٍ ، وَأَبِي بَكْرَةَ ، كِلاَهُمَا يَقُولُ :سَمِعَتْه أُذُنَايَ ، وَوَعَاهُ قَلْبِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ. (مسلم ۱۱۵۔ ابن ماجه ۲٦۱۰)

(۲۶۶۲۸) حضرت سعد رٹئ اللہ اور حضرت ابو بکرہ رٹئ اللہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ ہمارے کانوں نے سنا اور ہمارے دل نے اس بات کو محفوظ کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس شخص پر حرام ہے۔

(۲٦٦٢٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، رَفَعَهُ ، قَالَ :مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَلَنْ يَرِيحَ رِيحَ الْجَنَّةِ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نُعَيْمُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ ، وَكَانَ مُعَاوِيَةُ أَرَادَ أَنْ يَدَّعِيَهُ ، قَالَ لِمُعَاوِيَةَ :إِنَّمَا أَنَا سَهْمٌ مِنْ كِنَانَتِكَ ، فَاقْذِفْنِي حَيْثُ شِئْتَ. (ابن ماجه ۲٦۱۱۔ احمد ۱۷۱)

(۲۶۶۲۹) حضرت مجاہد ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رٹئ اللہ نے مرفوعاً حدیث بیان فرمائی کہ جو شخص کسی کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے، وہ ہرگز جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ جب نعیم بن ابی امیہ نے یہ معاملہ دیکھا اس حال میں کہ حضرت معاویہ رٹئ اللہ کا ارادہ تھا کہ وہ اس کو غیر باپ کی طرف منسوب کریں تو اس نے حضرت معاویہ رٹئ اللہ سے فرمایا: بے شک میں تو آپ کے ترکش کا ایک تیر ہوں آپ جہاں چاہیں مجھے پھینک دیں۔

(۲٦٦٣٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعَنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.

(مسلم ۱۱۴۶۔ ابو داؤد ۵۰۷۳)

(۲۶۶۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص اپنے آقا کے علاوہ کسی سے تعلق رکھے تو اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

(٢٦٦٣١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، وَإِنَّ رَاحِلَتَهُ لَتَقْصَعُ بِجَرَّتِهَا ، وَإِنَّ لُعَابَهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَقَالَ :مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ ، أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعَنَةُ اللهِ ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ ، وَلاَ عَدْلٌ ، أَوْ قَالَ :عَدْلٌ ، وَلاَ صَرْفٌ.

(۲۶۶۳۱) حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر تھے اور سواری کا جانور جگالی کر رہا تھا اور اس کی رال اس کے کندھوں کے درمیان بہہ رہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی کو غیر باپ کی طرف منسوب کر لے، یا جو شخص اپنے آقا کے علاوہ کسی سے تعلق جوڑے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ اور اس کی کوئی فرض عبادت اور نفلی عبادت قبول نہیں کی جائے گی۔

(٢٦٦٣٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْته يَقُولُ :مَنْ تَوَلَّى مَوْلًى بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَعَلَيْهِ لَعَنَةُ اللهِ.

(۲۶۶۳۲) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہ بنتا ہوں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی کو آقا بنائے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

(٢٦٦٣٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :كُفْرٌ بِاللَّهِ مَنِ ادَّعَى نَسَبًا لاَ يُعْلَمُ ، وَتَبَرُّأٌ مِنْ نَسَبٍ ، وَإِنْ دَقَّ. (دارمی ۲۸۶۳۔ احمد ۲۱۵)

(۲۶۶۳۳) حضرت ابو معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنے نسب کو چھوڑ کر کسی دوسرے خاندان کی طرف منسوب ہونے والے نے کفر کیا۔

(٢٦٦٣٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَانْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ ، فَعَلَيْهِ لَعَنَةُ اللهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (ترمذی ۲۱۲۰۔ ابو داؤد ۲۸۶۲)

(۲۶۶۳۴) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو کسی کو غیر باپ کی طرف منسوب کرائے اور جو خود کو اپنے آقا کے علاوہ کسی سے منسوب کرے تو اس پر قیامت کے دن تک مسلسل اللہ کی

لعنت ہو۔

(۲۶۶۳۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنِ ادَّعَى إلَى غَيْرِ أَبِيهِ ، أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. (احمد ۱/ ۳۲۸۔ ابو یعلی ۲۵۴۰)

(۲۶۶۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی غیر باپ کی طرف اپنی نسبت کرے یا جو اپنے آقا کے علاوہ کسی سے تعلق جوڑے تو اس پر اللہ کی اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

(۱۱۸) ما جاءَ فِي طلبِ العِلمِ وتعلِيمِهِ

ان روایات کا بیان جو علم سیکھنے اور سکھانے کے بارے میں آتی ہیں

(۲۶۶۳۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَن زِرٍّ ، قَالَ :أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي :مَا جَاءَ بِكَ ؟ فَقُلْت :ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ ، قَالَ :فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ.

(۲۶۶۳۶) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زر رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: کہ میں نے حضرت صفوان بن عسال مرادی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا: کس لیے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا علم حاصل کرنے کے لیے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ ملائکہ اپنے پروں کو طالب علم کے لیے بچھاتے ہیں۔

(۲۶۶۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن شِمْرٍ ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مُعَلِّمُ الْخَيْرِ يَسْتَغْفِرُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى الْحُوتُ فِي الْبَحْرِ. (دارمی ۳۴۳۔ عبدالبر ۱۸۰)

(۲۶۶۳۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: خیر کی بات سکھلانے والے کے لیے ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے حتی کہ سمندر میں مچھلیاں بھی۔

(۲۶۶۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَا يَسْلُكُ رَجُلٌ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهَا الْعِلْمَ إلاَّ سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إلَى الْجَنَّةِ. (ابوداؤد ۳۶۳۸۔ دارمی ۳۴۵)

(۲۶۶۳۸) حضرت عنترہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: کہ کوئی آدمی کسی راستہ پر نہیں چلتا کہ اس میں علم تلاش کرے مگر یہ کہ اللہ رب العزت اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں۔

(۲۶۶۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلاَئِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ ، وَمِلاَكُ دِينِكُمُ الْوَرَعُ. (حاکم ۹۲۔ بزار ۲۹۶۹)

(۲۶۶۳۹) حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کہ علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر

ہے۔اور تمہارے دین کی بنیاد تقویٰ ہے۔

(٢٦٦٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ الأَحْنَفِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :تَفَقَّهُوا قَبْلَ أَنْ تُسَوَّدُوا. (دارمی ٢٥٠)

(۲۶۶۴۰) حضرت احنف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو قبل ازیں کہ تمہیں سردار بنایا جائے۔

(٢٦٦٤١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا ، سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ.

(مسلم ۲۰۷۴۔ ابو داؤد ۳۶۳۸)

(۲۶۶۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی راستہ پر چلے تا کہ علم حاصل کرے، اللہ رب العزت اس کے لیے جنت کے راستہ کو آسان فرما دیتے ہیں۔

(٢٦٦٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَنْهُومَانِ لاَ يَشْبَعَانِ :طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ دُنْيَا. (دارمی ۳۳۴)

(۲۶۶۴۲) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ دو حریص ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے: علم کا خواہش منداور دنیا کا خواہش مند۔

(٢٦٦٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيق ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :تَعَلَّمُوا ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لاَ يَدْرِي مَتَى يُخْتَلُ إِلَيْهِ.

(۲۶۶۴۳) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرو اس لیے کہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کب اس کا محتاج ہو جائے!

(٢٦٦٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :اغْدُ عَالِمًا ، أَوْ مُتَعَلِّمًا ، وَلاَ تَغْدُ بَيْنَ ذَلِكَ.

(۲۶۶۴۴) حضرت ابو عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تو صبح کر عالم بن کر یا سیکھنے والا بن کر، اس کے علاوہ تو تیسرا بن کر صبح مت کر۔

(٢٦٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : تَعَلَّمُوا قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ ، فَإِنَّ الْعَالِمَ وَالْمُتَعَلِّمَ فِي الأَجْرِ سَوَاءٌ.

(۲۶۶۴۵) حضرت سالم بن ابو الجعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: علم سیکھو قبل ازیں کہ علم اٹھا لیا جائے۔ بے شک جاننے والا اور سیکھنے والا دونوں اجر میں برابر ہیں۔

(۲٦٦٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مُعَلِّمُ الْعِلْمِ وَمُتَعَلِّمُهُ فِي الأَجْرِ سَوَاءٌ.

(۲٦٦۴٦) حضرت سالم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء ؓ نے ارشاد فرمایا: علم کا سکھلانے والا اور سیکھنے والا دونوں اجر میں برابر ہیں۔

(۲٦٦٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ الرَّجُلَ لاَ يُولَدُ عَالِمًا، وَإِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ.

(۲٦٦۴۷) حضرت ابوالاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ بے شک کوئی بھی آدمی عالم بن کر پیدا نہیں ہوتا بے شک علم تو سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔

(۲٦٦٤٨) حَدَّثَنَا دَاوُد، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ.

(۲٦٦۴۸) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۱۱۹) فِي الرَّجُلِ يَطْلُبُ الْعِلْمَ يُرِيدُ بِهِ النَّاسَ وَيُحَدِّثُ بِهِ

اس آدمی کا بیان جو علم سیکھتا ہے، لوگوں کو دکھلانے اور بیان کرنے کے لیے

(۲٦٦٤٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا التيمي، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ عَائِذِ اللهِ، قَالَ: الَّذِي يَتَتَبَّعُ الأَحَادِيثَ لِيُحَدِّثَ بِهَا لاَ يَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ.

(۲٦٦۴۹) حضرت سیار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائذ اللہ ؒ نے ارشاد فرمایا: جو شخص احادیث اس لیے تلاش کرتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو بیان کرے تو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔

(۲٦٦٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: مَنْ طَلَبَ الْحَدِيثَ ليجاري بِهِ السُّفَهَاءَ، أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، أَوْ لِيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ، فَهُوَ فِي النَّارِ. (دارمی ۳۷۴)

(۲٦٦۵۰) حضرت برد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص علم حدیث حاصل کرتا ہے اس نیت سے کہ وہ اس کے ذریعہ بیوقوفوں سے جھگڑا کرے یا اس کے ذریعہ علماء پر فخر کرے یا اس کے ذریعہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو وہ شخص جہنم میں ہوگا۔

(۲٦٦٥١) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ أَبِي طِوَالَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ لاَ يَتَعَلَّمُهُ إِلاَّ لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - يَعْنِي رِيحَهَا.

(ابو داؤد ۳٦۵٦۔ ابن ماجہ ۲۵۲)

(۲۶۶۵۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اُس علم کو جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کی جاتی ہے، اس غرض سے سیکھا کہ وہ اس کے ذریعہ دنیا کی متاع حاصل کرے تو قیامت کے دن اسے جنت کی خوشبو بھی میسر نہیں ہوگی۔

(۱۲۰) فِي الرِّحلةِ فِي طلبِ العِلمِ

علم کی طلب میں سفر کرنے کا بیان

(۲۶۶۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَا عَلِمْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ كَانَ أَطْلَبَ لِلْعِلْمِ فِي أُفُقٍ مِنَ الآفَاقِ مِنْ مَسْرُوقٍ.

(۲۶۶۵۲) حضرت مجالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں لوگوں میں سے کسی کو نہیں جانتا کہ اس نے علم طلب کرنے کے لئے حضرت مسروق رحمہ اللہ سے زیادہ دنیا میں سفر کیا ہو۔

(۲۶۶۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ، أَنَّ مَسْرُوقًا رَحَلَ فِي حَرْفٍ، وَأَنَّ أَبَا سَعِيدٍ رَحَلَ فِي حَرْفٍ.

(۲۶۶۵۳) حضرت سفیان رحمہ اللہ کسی شخص سے جس کا انہوں نے نام بیان نہیں کیا، نقل کرتے ہیں کہ طلب علم کے لئے حضرت مسروق رحمہ اللہ ایک کنارے میں روانہ ہوئے اور حضرت ابو سعید رحمہ اللہ دوسرے کنارے میں روانہ ہوئے۔

(۲۶۶۵۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثٍ ، ثُمَّ قَالَ لِي : أَعْطَيْتُكَهُ بِغَيْرِ شَيْءٍ ، وَإِنْ كَانَ الرَّاكِبُ لَيَرْكَبُ إِلَى الْمَدِينَةِ فِيمَا دُونَهُ. (بخاری ۵۰۸۳۔ مسلم ۲۴۱)

(۲۶۶۵۴) حضرت صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ہمیں ایک حدیث بیان کی پھر ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں یہ حدیث بغیر کسی چیز کے عطا کردی، وگرنہ ایک سوار اس سے بھی کم کے لیے مدینہ تک کا سفر کرتا تھا۔

(۲۶۶۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَحَادِيثُ أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ ، وَإِنْ كَانَ الرَّاكِبُ لَيَرْكَبُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۲۶۶۵۵) حضرت عبدہ بن سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بیان کیا کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: کہ بہت سی احادیث ہم نے تمہیں بغیر کسی چیز کے عطا کر دی ہیں وگرنہ ایک سوار مدینہ تک اس سے بھی کم کے لیے سفر کرتا تھا۔

(۲۶۶۵۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : خَرَجْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ أَطْلُبُ الْعِلْمَ وَالشَّرَفَ.

(۲۶۶۵۶) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں مدینہ کی طرف نکلا تاکہ میں علم اور اعزاز طلب کروں۔

(۱۳۱) تذاكر الحديث

حدیث کا مذاکرہ کرنے کا بیان

(۲۶۶۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :تَحَدَّثُوا ، فَإِنَّ الْحَدِيثَ يَهِيجُ الْحَدِيثَ.

(۲۶۶۵۷) حضرت ابونضرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید ؓ نے ارشاد فرمایا: آپس میں حدیث بیان کیا کرو، اس لیے کہ حدیث ہی حدیث کو ابھارتی ہے۔

(۲۶۶۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :تَزَاوَرُوا وَتَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّكُمْ إِنْ لاَ تَفْعَلُوا يَدْرُسْ.

(۲۶۶۵۸) حضرت عبداللہ بن بریدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: باہم ملاقات کیا کرو۔ اور حدیث کا مذاکرہ کیا کرو اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو حدیث مٹ جائے گی۔

(۲۶۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَن شَيْخٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ :تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ ، فَإِنَّ إِحْيَائَهُ ذِكْرُهُ. (دارمی ۶۱۹)

(۲۶۶۵۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حدیث کا مذاکرہ کیا کرو، بیشک اس کا مذاکرہ کرنا اس کو زندہ رکھنا ہے۔

(۲۶۶۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي صِبْيَانَ الْكُتَّابِ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُ كَيْ لاَ يَنْسَى.

(۲۶۶۶۰) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماعیل بن رجاء ؒ لکھنے والے بچوں کے پاس تشریف لاتے تھے اور ان کے سامنے اپنی حدیثیں پیش کرتے تا کہ آپ ؒ ان کو بھول نہ جائیں۔

(۲۶۶۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ :إِذَا سَمِعْت حَدِيثًا فَحَدِّثْ بِهِ حِينَ تَسْمَعُهُ ، وَلَوْ أَنْ تُحَدِّثَ بِهِ مَنْ لاَ يَشْتَهِيهِ ، فَإِنَّهُ يَكُونُ كَالْكِتَابِ فِي صَدْرِك.

(۲۶۶۶۱) حضرت عیسیٰ بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سُنا کہ جب تم کوئی حدیث سنو تو تم اس کو بیان کر دیا کرو جب بھی تم نے اس کو سنا ہو، اور اگر ایسا معاملہ ہو کہ تم نے اسے ایسے شخص کے سامنے بیان کر دیا جو اس کا خواہش مند نہیں ہے تو یہ تمہارے سینہ میں کتاب کی طرح محفوظ ہو جائے گی۔

(۲۶۶۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَن يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :إِحْيَاءُ الْحَدِيثِ مُذَاكَرَتُهُ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ :كَمْ مِنْ حَدِيثٍ قَدْ أَحْيَيْته فِي صَدْرِي.

(۲۶۶۶۲) حضرت یزید ولیٹھیو فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ ولیٹھیو نے ارشاد فرمایا: کہ علم حدیث کی بقا مذاکرہ کرنے میں ہے۔اس پر حضرت عبداللہ بن شداد ولیٹھیو نے ان سے فرمایا: کہ کتنی احادیث ایسی ہیں جو تم نے میرے سینہ میں باقی رکھی ہیں۔

(٢٦٦٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ، وَإِضَاعَتُهُ أَنْ تُحَدِّثَ بِهِ غَيْرَ أَهْلِهِ. (دارمی ۶۲۴)

(۲۶۶۶۳) حضرت اعمش ولیٹھیو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم کی آفت بھولنا ہے، اور علم کا ضائع کرنا یہ ہے کہ اس کو نا اہل کے سامنے بیان کیا جائے۔

(٢٦٦٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ : آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ.

(۲۶۶۶۴) حضرت قاسم ولیٹھیو فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: علم کی آفت بھولنا ہے۔

(۱۳۲) فِي اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ وما جاء فِيهِ

چوسر کھیلنے کا بیان اور اس بارے میں جو روایات منقول ہیں

(٢٦٦٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

(مالك ۹۵۸۔ احمد ۴/ ۳۹۴)

(۲۶۶۶۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چوسر کھیلی اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

(٢٦٦٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ.

(بخاری ۱۲۷۱۔ مسلم ۱۷۷۰)

(۲۶۶۶۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے چوسر کھیلی گویا کہ اس نے اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا۔

(٢٦٦٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. (احمد ۵/ ۳۵۲)

(۲۶۶۶۷) حضرت سلیمان بن بریدہ ولیٹھیو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٢٦٦٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

سُئِلَ عَنِ اللَّعِبِ بِالْكَعْبَيْنِ فَقَالَ : إِنَّهَا مَيْسِرُ الأَعَاجِمِ ، قَالَ : وَكَانَ قَتَادَةُ يَكْرَهُ اللَّعِبَ بِكُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَكْرَهَ اللَّعِبَ بِالْعَصَا. (احمد ۱/ ۴۴۶۔ بیہقی ۲۱۵)

(۲۶۶۶۸) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے نرد کے مہروں کے ساتھ کھیلنے کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ تو عجمیوں کا جوا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت قتادہ ؒ ہر چیز کے ساتھ کھیلنے کو مکروہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ لاٹھی کے ساتھ کھیلنے کو بھی۔

(۲۶۶۶۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَجَرِيرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الضَّرْبِ بِالْكِعَابِ.

(۲۶۶۶۹) حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چوسر کے مہروں کے ساتھ کھیلنے سے منع فرمایا۔

(۲۶۶۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَلْعَبُ بِالْكَعْبَيْنِ ، وَلاَ يُقَامِرُ كَمَثَلِ الْمُدَّهِنِ بِشَحْمِهِ ، وَلاَ يَأْكُلُ لَحْمَهُ.

(۲۶۶۷۰) حضرت ابوایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ مثال اس شخص کی جو چوسر کے دو مہروں سے کھیلتا ہے اور جوا نہیں لگاتا اس شخص کی سی ہے جو خنزیر کی چربی کا تیل تو لگاتا ہو اور اس کا گوشت نہ کھاتا ہو۔

(۲۶۶۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمر قَالَ : لأَنْ أَضَعَ يَدِي فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْعَبَ بِالنَّرْدِ.

(۲۶۶۷۱) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ میں اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت میں ڈالوں یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں چوسر کھیلوں۔

(۲۶۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بُرْدِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّرْدَشِيرِ ، قَالَتْ : قَبَّحَ اللَّهُ النَّرْدَشِيرَ وَقَبَّحَ مَنْ لَعِبَ بِهَا.

(۲۶۶۷۲) حضرت برد بن معمر بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے چوسر کے متعلق سوال کیا؟ آپ ؓ نے فرمایا: اللہ نے چوسر کو بھلائی سے دور کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے کھیلنے والے کو بھی بھلائی سے دور کیا۔

(۲۶۶۷۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْعَثِ النَّخَعِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : لأَنْ يَتَلَطَّخَ الرَّجُلُ بِدَمِ خِنْزِيرٍ حَتَّى يَسْتَوْسِعَ مِنه خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَلْعَبَ بِالْكِعَابِ.

(۲۶۶۷۳) حضرت ابو اشعث نخعی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی خنزیر کے خون میں آلودہ ہو جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ چوسر کھیلے۔

(۲۶۶۷۴) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : النَّرْدُ ، أَوِ الشِّطْرَنْجُ مِنَ الْمَيْسِرِ.

(۲۶۶۷۴) حضرت جعفر ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ چوسر اور شطرنج جوا ہیں۔

(۲۶۶۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ إِذَا وَجَدَ نَرْدًا فِي بَيْتٍ كَسَّرَهَا وَضَرَبَ مَنْ لَعِبَ بِهَا.

(۲۶۶۷۵) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ جب کسی کے گھر میں چوسر کے مہرے پائے جاتے تو اس گھر کو توڑ دیا جاتا تھا اور جو شخص یہ کھیلتا تو اس کو مارا جاتا تھا۔

(۲۶۶۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ سُفْيَانُ : عَنْ عَبْدِ اللهِ ، وَقَصَّرَ بِهِ مِسْعَرٌ : إِيَّاكُمْ وَهَذِهِ الْكِعَابَ الْمَوْسُومَةَ الَّتِي تُزْجَرُ زَجْرًا ، فَإِنَّهَا مِنَ الْمَيْسِرِ.

(۲۶۶۷۶) حضرت مسعر ؒ حضرت عبد الملک بن عمیر سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو الاحوص ؒ نے ارشاد فرمایا: جبکہ حضرت سفیان ؒ حضرت عبد الملک بن عمیر سے اور وہ حضرت ابو الاحوص ؒ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ تم ان نشان لگے مہروں سے بچو جن سے تمہیں ڈانٹا جاتا ہے، اس لیے کہ یہ جوا ہے۔

(۲۶۶۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زيد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ سَمِعَهُ مِنْهُ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ ، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

(۲۶۶۷۷) حضرت ابو موسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے چوسر کھیلی تحقیق اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

(۲۶۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ قِمَارًا ، كَانَ كَآكِلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ ، وَمَنْ لَعِبَ بِهَا غَيْرِ قِمَارٍ كَانَ كَالْمُدَّهِنِ بِوَدَكِ الْخِنْزِيرِ.

(۲۶۶۷۸) حضرت ابو ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے چوسر کھیلی جوئے کے لیے گویا وہ خنزیر کا گوشت کھانے والے کی طرح ہے اور جو یہ کھیلے بغیر جوئے کے، گویا وہ خنزیر کی چربی کا تیل لگانے والے کی طرح ہے۔

(۲۶۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا معمر ، عَنْ بَسَّامٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ فَكَرِهَهُ.

(۲۶۶۷۹) حضرت بسام ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر ؒ سے چوسر کے متعلق پوچھا؟ تو آپ ؒ نے اسے مکروہ کہا۔

(۲۶۶۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلاَءِ ، قَالَ : سَمِعْتُ صَلْتًا الدَّهَّانَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لأَنْ أَطْلِي بِجِوَاءِ قِدْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَطْلِي بِخَلُوقٍ ، وَلأَنْ أُقَلِّبَ جَمْرَتَيْنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُقَلِّبَ كَعْبَيْنِ.

(۲۶۶۸۰) حضرت صلت الدھان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: میں ہانڈی کے نیچے رکھے جانے والے

چمڑے کوملوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں زعفران سے بنی ہوئی خوشبو ملوں۔ اور میں آگ کے دو انگاروں کو الٹ پلٹ کروں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ ..س چوسر کے مہروں کو الٹ پلٹ کروں۔

(٢٦٦٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَن فُضَيْلِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ إذَا مَرَّ بِهِمْ وَهُمْ يَلْعَبُونَ بِالنَّرْدِشِيرِ عَقَلَهُمْ إلَى نِصْفِ النَّهَارِ.

(۲۶۶۸۱) حضرت مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر چند لوگوں پر ہوا اس حال میں کہ وہ چوسر کھیل رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو نصف النہار تک سزا دی۔

(١٢٣) فِي اللَّعِبِ بِالشِّطْرَنجِ

شطرنج کھیلنے کا بیان

(٢٦٦٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، عَن مَيْسَرَةَ النَّهْدِيِّ ، قَالَ : مَرَّ عَلِيٌّ عَلَى قَوْمٍ يَلْعَبُونَ بِالشِّطْرَنْجِ ، فَقَالَ : ﴿مَا هَذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ﴾.

(۲۶۶۸۲) حضرت میسرہ نہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا چند لوگوں پر گزر ہوا جو شطرنج کھیل رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیسی مورتیاں ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو؟!

(٢٦٦٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَن بَسَّامٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ اللَّعِبَ بِالشِّطْرَنْجِ.

(۲۶۶۸۳) حضرت بسام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ نے شطرنج کھیلنے کو مکروہ سمجھا۔

(٢٦٦٨٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ فِي الشِّطْرَنْجِ ، قَالَ : كَانُوا يُنْزِلُونَ النَّاظِرَ إلَيْهَا كَالنَّاظِرِ إلَى لَحْمِ الْخِنْزِيرِ ، وَالَّذِي يُقَلِّبُهَا كَالَّذِي يُقَلِّبُ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ.

(۲۶۶۸۴) حضرت ابن ابی لیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے شطرنج کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اس کی طرف دیکھنے والے کو خنزیر کا گوشت دیکھنے والے کے مرتبہ میں رکھتے تھے۔ اور جو شخص اس کے پانسوں کو پلٹتا تھا اس کو خنزیر کا گوشت پلٹنے والے کے درجہ میں رکھتے تھے۔

(١٢٤) فِي اللَّعِبِ بأربعة عشر

چودہ گوٹ کھیلنے کا بیان

(٢٦٦٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إبْرَاهِيمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ بْنُ مُجَمِّعٍ ، عَن عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عن سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى بَنِيهِ عَنِ اللَّعِبِ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَشَدَّ النَّهْيِ.

(۲۶۶۸۵) حضرت عبید ولیٹیلیز جو حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ نے اپنے بیٹوں کو بہت سختی سے چودہ گوٹ کھیلنے سے منع فرمایا۔

(۲۶۶۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَنْهَى عَنِ اللَّعِبِ بِالشُّهَارْدَةِ.

(۲۶۶۸۶) حضرت نافع ولیٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ چودہ گوٹ کھیلنے سے منع فرماتے تھے۔

(۲۶۶۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ يَلْعَبُونَ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ فَكَسَّرَهَا عَلَى رَأْسِ أَحَدِهِمْ.

(۲۶۶۸۷) حضرت نافع ولیٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ کا گزر چند لوگوں پر ہوا جو چودہ گوٹ کھیل رہے تھے۔ آپ رضی اللہ نے اس کو ان میں سے کسی کے سر پر مار کر توڑ دیا۔

(۲۶۶۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ ، عَنْ أُمِّ قُثَمٍ قَالَتْ :دَخَلَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَنَحْنُ نَلْعَبُ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ فَقُلْنَا :نَحْنُ صِيَامٌ نَتَلَهَّى بِهِ ، قَالَ :أَفَلاَ أَشْتَرِي لَكُمْ بِدِرْهَمٍ جَوْزًا تَلْهُونَ بِهِ وَتَدَعُونَهَا ، قَالَ :فَاشْتَرَى لَنَا بِدِرْهَمٍ جَوْزًا.

(۲۶۶۸۸) حضرت عبد الکریم بن ابی امیہ ولیٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت اُم قثم نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ ہم پر داخل ہوئے اس حال میں کہ ہم چودہ گوٹ کھیل رہے تھے؟ آپ رضی اللہ نے پوچھا: یہ کیا کر رہے ہو؟! ہم نے کہا: کہ ہم روزے سے ہیں تو اس کے ساتھ ہم اپنا دل بہلا رہے ہیں! آپ رضی اللہ نے فرمایا: کیا میں تمہارے لیے ایک درھم کے اخروٹ نہ خرید لوں تم اس کے ساتھ دل بھی بہلانا اور تم اس کی دعوت بھی کرنا؟ راوی فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ نے پھر ہمارے لیے ایک درہم کے اخروٹ خریدے۔

(۲۶۶۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يُلاَعِبُ أَهْلَهُ بِالشُّهَارْدَةِ.

(۲۶۶۸۹) حضرت ابو جعفر ولیٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین ولیٹیلیز اپنی گھر والی کے ساتھ چودہ گوٹ کھیلتے تھے۔

(۲۶۶۹۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى جَارِيَتَيْنِ لَهُ تَلْعَبَانِ بِالشُّهَارْدَةِ فَضَرَبَهُمَا بِهَا حَتَّى تَكَسَّرَتْ.

(۲۶۶۹۰) حضرت نافع ولیٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ اپنی دو باندیوں پر داخل ہوئے اس حال میں کہ وہ چودہ گوٹ کھیل رہی تھیں۔ آپ رضی اللہ نے اسی سے ان دونوں کو مارا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ گئی۔

(۲۶۶۹۱) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ ، قَالَ :كَانَ سَلَمَةُ بْنُ الأَكْوَعِ يَنْهَى بَنِيهِ أَنْ يَلْعَبُوا بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ ، وَيَقُولُ :إِنَّهُمْ يَكْذِبُونَ فِيهَا وَيَفْجُرُونَ.

(۲۶۶۹۱) حضرت یزید بن ابی عبید ولیٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ اپنے بیٹوں کو چودہ گوٹ کھیلنے سے منع کرتے تھے

اور فرماتے کہ یہ لوگ اس میں جھوٹ بولتے ہیں اور جھوٹی قسمیں اٹھاتے ہیں۔

(۲٦٦٩۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ اللَّعِبَ بِالشُّهَارْدَةِ.

(۲٦٦٩۲) حضرت اسماعیل بن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ چودہ گوٹ کھیلنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۲۵) فِي لِعِبِ الصِّبيانِ بِالجوزِ

بچوں کے اخروٹ سے کھیلنے کا بیان

(۲٦٦٩۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ الْقِمَارَ وَيَقُولُ : إِنَّهُ مِنَ الْمَيْسِرِ حَتَّى لَعِبِ الصِّبْيَانِ بِالْجَوْزِ وَالْكِعَابِ.

(۲٦٦٩۳) حضرت لیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سٹے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے ہیں کہ یہ بھی جوا ہے۔ یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بچوں کے اخروٹ اور چوسر کے مہروں سے کھیلنے کو بھی مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲٦٦٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ يَوْمَ الْعِيدِ بِالْمِرْبَدِ وَهُمْ يَتَقَامَرُونَ بِالْجَوْزِ ، فَقَالَ : يَا غِلْمَانُ ، لاَ تُقَامِرُوا ، فَإِنَّ الْقِمَارَ مِنَ الْمَيْسِرِ.

(۲٦٦٩۴) حضرت حماد بن نجیح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ عید کے دن دو لڑکوں کے پاس سے گزرے تھے جو اونٹوں کے باڑے کے پاس اخروٹ میں سٹہ بازی لگا رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے بچو! سٹہ مت لگاؤ۔ اس لیے کہ سٹہ بازی بھی جوا ہے۔

(۲٦٦٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ فِيهِ خَطَرٌ ، فَهُوَ مِنَ الْمَيْسِرِ.

(۲٦٦٩۵) حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ بازی جس میں خطرہ ہو وہ جوا ہے۔

(۲٦٦٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَطَاوُوس ، أَوِ اثْنَيْنِ مِنْهُمْ ، قَالاَ : كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْقِمَارِ ، فَهُوَ مِنَ الْمَيْسِرِ حَتَّى لَعِبِ الصِّبْيَانِ بِالْجَوْزِ.

(۲٦٦٩٦) حضرت لیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ یا ان میں سے دو حضرات نے فرمایا: کہ سٹہ بازی کی ہر قسم جوا ہے یہاں تک کہ بچوں کا اخروٹ کے ساتھ کھیلنا بھی جوا ہے۔

(۱۲٦) فِي السّلامِ على أصحابِ النّردِ

چوسر کھیلنے والوں کو سلام کرنے کا بیان

(۲٦٦٩٧) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيِّ ، قَالَ : كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ إِذَا مَرَّ عَلَى أَصْحَابِ

النَّرْدِ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْهِمْ.

(۲۶۶۹۷) حضرت اسلم منقری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ جب چوسر کھیلنے والوں پر گزرتے تو آپ رحمہ اللہ انہیں سلام نہیں کرتے تھے۔

(۲۶۶۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ يَلْعَبُونَ بِالنَّرْدِ فَسَلَّمَ وَهُوَ لاَ يَعْلَمُ ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ : رُدُّوا عَلَيَّ سَلاَمِي.

(۲۶۶۹۸) حضرت یزید بن ابو زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زیاد بن حدیر رحمہ اللہ کا گزر چند لوگوں پر ہوا جو چوسر کھیل رہے تھے آپ رحمہ اللہ نے لاعلمی میں انہیں سلام کر دیا۔ پھر آپ رحمہ اللہ دوبارہ واپس آئے اور فرمایا: مجھے میرا اسلام واپس لوٹا دو۔

(۱۲۷) مَنْ كَانَ يتمطّر فِي أوّلِ مطرةٍ

جو شخص پہلی بارش میں بھیگتا ہو

(۲۶۶۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُمِّ غُرَابٍ ، عَنْ بُنَانَةَ ، أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يَتَمَطَّرُ فِي أَوَّلِ مَطْرَةٍ.

(۲۶۶۹۹) حضرت بنانہ رحمہ اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پہلی بارش میں نہاتے تھے۔

(۲۶۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَتَمَطَّرُ ، يُخْرِجُ ثِيَابَهُ حَتَّى يُخْرِجَ سَرْجَهُ فِي أَوَّلِ مَطْرَةٍ.

(۲۶۷۰۰) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بارش میں نہاتے تھے، اپنے کپڑے نکلواتے، یہاں تک کہ اپنی زین بھی پہلی بارش میں نکلواتے تھے۔

(۲۶۷۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَمَطَّرُ فِي أَوَّلِ مَطْرَةٍ.

(۲۶۷۰۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی بارش میں نہایا کرتے تھے۔

(۲۶۷۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سعد بْنِ رَزِينٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رأى الْمَطَرَ خَلَعَ ثِيَابَهُ وَجَلَسَ ، وَيَقُولُ : حدِيثُ عَهْدٍ بِالْعَرْشِ.

(۲۶۷۰۲) حضرت سعد بن رزین رحمہ اللہ اپنے کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بارش دیکھتے تو اپنے کپڑے اتار دیتے اور بیٹھ جاتے اور فرماتے: یہ عرش سے پہلی بات ہے۔

(۲۶۷۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَنَسٌ ، قَالَ : أَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ ، قَالَ : فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَرَ

ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتَّى أَصَابَهُ ، فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، لِمَ صَنَعْتَ هَذَا ؟ قَالَ :لأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ.

(ابو داؤد ۵۰۵۹۔ مسلم ۶۱۵)

(۲۶۷۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ بارش شروع ہوگئی۔ آپ نے اپنے جسم مبارک کو بارش میں بھیگنے دیا اور فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو ہے۔

(۱۲۸) فِي إتيانِ القُصّاصِ ومجالستِهِم ومن فعله

قصہ گو لوگوں کے پاس آنا اور ان کی مجلس اختیار کرنے کا بیان، اور جو شخص ایسا کرتا ہو اس کا بیان

(۲۶۷۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا أَخْبَرَهُ ، قَالَ :إِنَّا لَقُعُودٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُصُّ عَلَيْنَا وَيُذَكِّرُنَا. (ابن ماجه ۳۹۲۹۔ احمد ۸)

(۲۶۷۰۴) حضرت عمرو بن اوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت اوس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس حال میں کہ آپ ﷺ ہمیں قصہ بیان فرما رہے تھے اور ہمیں وعظ ونصیحت فرما رہے تھے۔

(۲۶۷۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ :لاَ تُجَالِسُوا مِنَ الْقُصَّاصِ إِلاَّ أَبَا الأَحْوَصِ.

(۲۶۷۰۵) حضرت مالک بن مغول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ تم لوگ حضرت ابو الاحوص رحمہ اللہ کے سوا کسی بھی قصہ گو کی مجلس اختیار مت کرو۔

(۲۶۷۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :ذَكَرُوا عِنْدَ الشَّعْبِيِّ الْجُلُوسَ مَعَ الْقُصَّاصِ كَعَدْلِ عِتْقِ رَقَبَةٍ ، فَقَالَ :لأَنْ أُعْتِقَ رَقَبَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَجْلِسَ مَعَ الْقُصَّاصِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ.

(۲۶۷۰۶) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چند لوگوں نے امام شعبی رحمہ اللہ سے یہ بات ذکر کی کہ قصہ گو کے پاس بیٹھنا غلام آزاد کرنے کے برابر ہے! اس پر آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں ایک غلام آزاد کروں یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں چار مہینہ تک قصہ گو کے ساتھ ہم مجلس ہوں۔

(۲۶۷۰۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ يُذَكِّرُ فِي مَنْزِلِ أَبِي وَائِلٍ ، فَجَعَلَ أَبُو وَائِلٍ يَنْتَفِضُ كَمَا يَنْتَفِضُ الطَّيْرُ.

(۲۶۷۰۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ حضرت ابو وائل رحمہ اللہ کے گھر وعظ ونصیحت فرمایا کرتے تھے۔ اور حضرت ابو وائل رحمہ اللہ ایسے کانپتے تھے جیسا کہ پرندے کانپتے ہیں۔

(۲۶۷۰۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُصُّ ، وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقُصُّ.

(۲۶۷۰۸) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ قصہ سناتے تھے اور حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ قصہ سناتے تھے۔

(۲۶۷۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُد بْنِ سَابُورَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُنَّا نَفْخَرُ عَلَى النَّاسِ بِأَرْبَعَةٍ : بِفَقِيهِنَا وَبِقَاصِّنَا وَبِمُؤَذِّنِنَا وَبِقَارِئِنَا ، فَفَقِيهُنَا ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَمُؤَذِّنُنَا أَبُو مَحْذُورَةَ ، وَقَاصُّنَا عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ ، وَقَارِئُنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ السَّائِبِ.

(۲۶۷۰۹) حضرت داؤد بن شابور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگوں پر چار اشخاص کے ذریعہ فخر کرتے تھے۔ فقیہ کے ذریعہ، قصہ گو کے ذریعہ، مؤذن کے ذریعہ اور قرآن پڑھنے والے کے ذریعہ، اور ہمارے فقیہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ اور ہمارے مؤذن حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ تھے اور ہمارے قصہ گو حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ تھے اور ہمارے قرآن پڑھنے والے حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۶۷۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُصُّ ، وَكَانَ يُوَافِقُ قَوْلُهُ فِعْلَهُ.

(۲۶۷۱۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یزید بن شجرہ رحمہ اللہ وعظ ونصیحت فرماتے تھے اور آپ کا قول آپ کے فعل کے موافق ہوتا تھا۔

(۲۶۷۱۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ كُرْدُوسٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُصُّ ، فقَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لأَنْ أَجْلِسَ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَجْلِسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ ، يَعْنِي الْقَصَصَ. (احمد ۳/ ۴۷۴)

(۲۶۷۱۱) حضرت عبد الملک بن میسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کردوس رحمہ اللہ قصہ گوئی کے ذریعہ وعظ ونصیحت کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ میں قصہ گو کی مجلس میں بیٹھوں یہ مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں چار غلام آزاد کروں۔

(۲۶۷۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ تَمِيمًا الدَّارِيَّ يَقُصُّ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنهما.

(۲۶۷۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قصہ گوئی کے ذریعہ وعظ ونصیحت فرماتے تھے۔

(۲۶۷۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يَقُصُّ.

(۲۶۷۱۳) حضرت عبداللہ بن حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ کو وعظ ونصیحت کرتے ہوئے دیکھا۔

(۱۲۹) من كره القصص وضرب فيهِ

جو شخص قصہ سنانے کو مکروہ سمجھتا ہے اور ایسا کرنے کی صورت میں مارے

(۲٦٧١٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَمْ يُقَصَّ زَمَانَ أَبِي بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرَ ، إِنَّمَا كَانَ الْقَصَصُ زَمَنَ الْفِتْنَةِ.

(۲۶۷۱۴) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قصہ گوئی نہیں کی جاتی تھی یہ تو فتنے کے زمانے میں شروع ہوئے۔

(۲٦٧١٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ: كَتَبَ عَامِلٌ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَيْهِ ، أَنَّ هَاهُنَا قَوْمًا يَجْتَمِعُونَ فَيَدْعُونَ لِلْمُسْلِمِينَ وَلِلأَمِيرِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : أَقْبِلْ وَأَقْبِلْ بِهِمْ مَعَك ، فَأَقْبَلَ ، وَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ :أَعِدَّ لِي سَوْطًا ، فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى عُمَرَ أَقْبَلَ عَلَى أَمِيرِهِمْ ضَرْبًا بِالسَّوْطِ ، فَقَالَ :يَا أمير المؤمنين ، إِنَّا لَسْنَا أُولَئِكَ الَّذِينَ يَعْنِي أُولَئِكَ قَوْمٌ يَأْتُونَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ.

(۲۶۷۱۵) حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے کسی گورنر نے آپ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ بے شک یہاں چند لوگ ہیں جو جمع ہوتے ہیں اور مسلمانوں اور امیر کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو خط کا جواب لکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ بھی آئیں اور اپنے ساتھ ان لوگوں کو بھی میرے پاس لائیں، پس وہ آگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دربان سے کہا: میرے لیے کوڑا تیار کرو۔ پس جب وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے امیر کو ایک کوڑا مارا۔ اس پر اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! بے شک ہم وہ لوگ نہیں ہیں جو آپ رضی اللہ عنہ سمجھ رہے ہیں، یہ تو وہ لوگ ہیں جو مشرق کی جانب سے آئے ہیں۔

(۲٦٧١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّ عَلِيًّا رَأَى رَجُلاً يَقُصُّ ، فقَالَ :عَلِمْت النَّاسِخَ وَالْمَنْسُوخَ ؟ قَالَ :لاَ قَالَ :هَلَكْت وَأَهْلَكْت.

(۲۶۷۱۶) حضرت ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو وعظ ونصیحت کر رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کیا تجھے ناسخ اور منسوخ معلوم ہیں؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو خود بھی ہلاک ہوا اور تو نے دوسروں کو بھی ہلاک کر دیا۔

(۲٦٧١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَان ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ خَبَّابٍ ، قَالَ: رَآنِي أَبِي وَأَنَا عِنْدَ قَاصٍّ ، فَلَمَّا رَجَعت أَخَذَ الْهِرَاوَةَ ، قَالَ :قَرْنٌ قَدْ طَالَعَ الْعَمَالِقَةَ.

(۲۶۷۱۷) حضرت عبد اللہ بن خباب ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے دیکھا کہ میں قصہ گو کے پاس ہوں۔ جب میں واپس لوٹا تو انہوں نے لاٹھی پکڑی اور فرمایا: یہ سینگ ہے جو عمالقہ کے ساتھ طلوع ہوا۔

(۲۶۷۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ، قَالَ: إِنَّمَا حَمَلَنِي عَلَى مَجْلِسِي هَذَا أَنِّي رُؤِيتُ كَأَنِّي أُقَسِّمُ رَيْحَانًا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: إِنَّ الرَّيْحَانَ لَهُ مَنْظَرٌ وَطَعْمُهُ مُرٌّ.

(۲۶۷۱۸) حضرت ابراہیم تیمی ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اس مجلس کے قائم کرنے پر اس بات نے اُبھارا کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا میں لوگوں کے درمیان ریحان تقسیم کر رہا ہوں۔ پھر میں نے یہ خواب حضرت ابراہیم نخعی ؒ کے سامنے ذکر کیا، تو آپ ؒ نے فرمایا: بے شک ریحان ہوتا خوبصورت ہے مگر اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔

(۲۶۷۱۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَجَاءَ رَجُلٌ قَاصٌّ وَجَلَسَ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قُمْ مِنْ مَجْلِسِنَا، فَأَبَى أَنْ يَقُومَ، فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى صَاحِبِ الشُّرَطِ: أَقِمِ الْقَاصَّ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَأَقَامَهُ.

(۲۶۷۱۹) حضرت عقبہ بن حریث ؒ فرماتے ہیں کہ ایک قصہ گو شخص آیا اور حضرت ابن عمر ؓ کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: ہماری مجلس سے اُٹھ جا۔ تو اس نے کھڑے ہونے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابن عمر ؓ نے کوتوال کی طرف پیغام بھیجا کہ اس قصہ گو کو اٹھاؤ۔ تو اس نے کسی کو بھیج کر اس کو اٹھوا دیا۔

(۲۶۷۲۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قِيلَ لَهُ: أَلاَ تَقُصُّ عَلَيْنَا؟ قَالَ: إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ آمُرَكُمْ بِمَا لاَ أَفْعَلُ.

(۲۶۷۲۰) حضرت ابو وائل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ سے پوچھا گیا: کہ آپ ؒ ہمیں وعظ و نصیحت کیوں نہیں فرماتے؟ آپ ؒ نے فرمایا کہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں تمہیں اس بات کا حکم دوں جو میں خود نہیں کرتا۔

(۲۶۷۲۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: رَأَى ابْنَهُ عِنْدَ قَاصٍّ، فَلَمَّا رَجَعَ اتَّزَرَ وَأَخَذَ السَّوْطَ وَقَالَ: أَمَعَ الْعَمَالِقَةِ، هَذَا قَرْنٌ قَدْ طَلَعَ.

(۲۶۷۲۱) حضرت عبد اللہ بن ابی الھذیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ذباب ؒ نے اپنے بیٹے کو ایک قصہ گو کے پاس دیکھا جب وہ یہ گناہ کر کے لوٹا تو آپ ؒ نے کوڑا پکڑا اور فرمایا: کیا عمالقہ کے ساتھ ہو؟! یہ شیطان کا سینگ بھی طلوع ہو گیا!

(۲۶۷۲۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: دَخَلَ قَاصٌّ فَجَلَسَ قَرِيبًا مِنَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ: قُمْ، فَأَبَى أَنْ يَقُومَ، فَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبِ الشُّرَطِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ شُرْطِيًّا فَقَامَ.

(۲۶۷۲۲) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ کوئی قصہ گو شخص آیا اور حضرت ابن عمر ؓ کے قریب بیٹھ گیا۔ آپ ؓ نے اس سے فرمایا: اٹھ جاؤ تو اس نے اٹھنے سے انکار کر دیا۔ آپ ؓ نے کوتوال کی طرف قاصد بھیجا۔ تو اس نے سپاہی کو بھیج کر اسے اٹھا دیا۔

(۲٦۷۲۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : بَلَغَ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلاً يَقُصُّ بِالْبَصْرَةِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : ﴿الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، قَالَ : فَعَرَفَ الرَّجُلُ فَتَرَكَهُ.

(۲٦۷۲۳) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کو یہ خبر پہنچی کہ ایک آدمی بصرہ میں قصہ گوئی کے ذریعہ وعظ و نصیحت کرتا ہے۔ پس آپ ؓ نے اس کو خط لکھا: الر، یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہم نے قرآن کو عربی میں نازل کیا تاکہ تم سمجھ لو۔ ہم تم پر بہترین واقعات بیان کرتے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں، کہ وہ شخص سمجھ گیا اور اس نے قصہ گوئی چھوڑ دی۔

(۲٦۷۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أُكَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : مَا أَحَدٌ مِمَّنْ يَذْكُرُ أَرْجَى فِي نَفْسِي أَنْ يَسْلَمَ مِنْهُ يَعْنِي إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ ، وَلَوَدِدْتُ ، أَنَّهُ يَسْلَمُ مِنْهُ كَفَافًا لاَ عَلَيْهِ ، وَلاَ لَهُ.

(۲٦۷۲۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وعظ و نصیحت کرنے والا اگر برابری کا رتبہ بھی پالے تو غنیمت ہے یعنی نہ کچھ اس کے حق میں ہو اور نہ خلاف۔

(۲٦۷۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ - جَارٍ لِسَلَمَةَ - قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَوْ قَالَ لَهَا رَجُلٌ : آتِيَ الْقَاصَّ يَدْعُو لِي ، فَقَالَتْ : لأَنْ تَدْعُوَ لِنَفْسِكَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَدْعُوَ لَكَ الْقَاصُّ.

(۲٦۷۲۵) حضرت ابو الدرداء ؓ فرماتے ہیں جو حضرت سلمہ ؓ کے پڑوسی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے پوچھا: یا آپ ؓ سے کسی شخص نے پوچھا: کیا میں قصہ گو کے پاس اس لیے آ سکتا ہوں تاکہ وہ میرے لیے دعا کرے؟ آپ ؓ نے فرمایا: تم خود اپنے لیے دعا کرو یہ بہتر ہے اس سے کہ تمہارے لیے قصہ گو دعا کرے۔

(۲٦۷۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ قَاصٌّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ ، وَلاَ زَمَنِ عُمَرَ ، وَلاَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ. (ابن ماجه ۳۷۵۴۔ ابن حبان ۶۲۶۱)

(۲٦۷۲٦) حضرت عبید اللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کوئی قصہ گو نہیں تھا نہ ہی حضرت ابوبکر ؓ کے زمانے میں نہ حضرت عمر ؓ کے زمانے میں اور نہ ہی حضرت عثمان ؓ کے زمانے میں۔

(۲٦۷۲۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْكَلاَعِيُّ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، أَنَّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ بَعَثَتْهُ إِلَى نَوْفَلِ بْنِ فُلاَنٍ وَقَاصٌّ مَعَهُ ، يَقُصَّانِ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَتْ : قُلْ لَهُمَا : لِيَتَّقِيَا اللَّهَ وَتَكُنْ مَوْعِظَتُهُمَا لِلنَّاسِ لأَنْفُسِهِمَا.

(۲٦۷۲۷) حضرت جبیر بن کثیر حضرمی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء ؓ نے ان کو نوفل بن فلاں کی طرف بھیجا جو کسی خطیب کے ساتھ مسجد میں بیٹھ کر وعظ و نصیحت فرما رہے تھے۔ آپ ؓ نے فرمایا: ان دونوں سے کہو کہ تم دونوں اللہ سے ڈرو۔ اور چاہیے کہ تمہارا لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا اپنی ذات کے لیے ہو جائے۔

(۲۶۷۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ لاَ يَزَالُ يَقُصُّ فَقَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ :انْشُرْ سِلْعَتَكَ عَلَى مَنْ يُرِيدُهَا.

(۲۶۷۲۸) حضرت عبید بن حسن ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن معقل ریشید نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی ہمیشہ وعظ ونصیحت کرتا رہتا تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ نے اس سے فرمایا: تم اپنا سامان اس کے سامنے پھیلاؤ جو اس کا ارادہ رکھتا ہو۔

(۱۳۰) فِي الرَّجلِ يقبِّل يد الرَّجلِ عند السَّلامِ

اس آدمی کا بیان جو سلام کے وقت آدمی کے ہاتھ کا بوسہ لیتا ہو

(۲۶۷۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ابوداؤد ۲۶۴۰۔ احمد ۲۳)

(۲۶۷۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کا بوسہ لیا۔

(۲۶۷۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

(۲۶۷۳۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۶۷۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ وَغُنْدَرٌ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ ، أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْيَهُودِ قَبَّلُوا يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَيْهِ.

(ترمذی ۲۷۳۳۔ احمد ۴/ ۲۳۹)

(۲۶۷۳۱) حضرت عبداللہ بن سلمہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ یہود کے کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں کا بوسہ لیا۔

(۲۶۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَبَّلَ يَدَ عُمَرَ ، قَالَ تَمِيمٌ :وَالْقُبْلَةُ سُنَّةٌ. (بیہقی ۱۰۱)

(۲۶۷۳۲) حضرت زیاد بن فیاض ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم بن سلمہ ریشید نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ کے ہاتھ کا بوسہ لیا۔ اور حضرت تمیم ریشید نے فرمایا: کہ بوسہ لینا سنت ہے۔

(۲۶۷۳۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ طَلْحَةَ، قَالَ:قَبَّلَ خَيْثَمَةُ يَدِي، قَالَ مَالِكٌ:وَقَبَّلَ طَلْحَةُ يَدِي.

(۲۶۷۳۳) حضرت مالک ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ ریشید نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت خیثمہ ریشید نے میرے ہاتھ کا بوسہ لیا۔ اور حضرت مالک ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ ریشید نے میرے ہاتھ کا بوسہ لیا۔

(۱۳۱) فِي الرّجلِ يصغّر اسم الرّجلِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کا نام حقارت سے لے

(٢٦٧٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ : ذَيَّا.

(۲۶۷۳۴) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ آدمی کے ذیّ کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٦٧٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سُعَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ : يَا هَنَاهُ ، فَنَهَاهُ.

(۲۶۷۳۵) حضرت ابو سعاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے کسی آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا: ''اوئے''۔ تو آپ رحمہ اللہ نے اسے منع فرمایا۔

(٢٦٧٣٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَرِهَ كُلَّ شَيْءٍ يَكُونُ آخِرُهُ : وَيْهِ.

(۲۶۷۳۶) حضرت حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مسیّب رحمہ اللہ ہر اس چیز کو ناپسند سمجھتے تھے جس کے آخر میں لفظ ویہ آتا ہو۔

(۱۳۲) التّقنّع وما ذكر فِيهِ

کپڑا لپیٹنے کا بیان اور اس بارے میں جو روایات ذکر کی گئیں

(٢٦٧٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ ، قَالَ : قَالَ لُقْمَانُ لاِبْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ : يَا بُنَيَّ ، إِيَّاكَ وَالتَّقَنُّعَ فَإِنَّهُ مَخُوفَةٌ بِاللَّيْلِ مَذَلَّةٌ ، أَوْ مَذَمَّةٌ بِالنَّهَارِ.

(۲۶۷۳۷) حضرت قاسم بن مخیمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اس حال میں کہ آپؑ اسے وعظ و نصیحت کر رہے تھے: اے میرے بیٹے! سر پر کپڑا لپیٹنے سے بچو، اس لیے کہ یہ رات میں خوف کا باعث اور دن میں ذلالت یا مذمت کا باعث بنتا ہے۔

(٢٦٧٣٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ خَلِيفَةَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ طَاوُوسًا عَلَيْهِ مُقَنَّعَةٌ مِثْلُ مُقَنَّعَةِ الرُّهْبَانِ.

(۲۶۷۳۸) حضرت عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ کو دیکھا انہوں نے راہبوں کی طرح سر پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا راہبوں کی طرح۔

(٢٦٧٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ يُصَلِّي مُقَنِّعًا رَأْسَهُ.

(عبدالرزاق ۱۹۸۴۰۔ بزار ۲۸۸۶)

(۲۶۷۳۹) حضرت ابو العلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے سر پر کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھا رہے تھے۔

(۱۳۳) فِي الرَّجلِ يبيت وفِي يدِهِ غمرٌ

اس آدمی کا بیان جو رات گزارے اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی چکناہٹ لگی ہو

(٢٦٧٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ نَامَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلاَ يَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ.

(۲۶۷۴۰) حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی چکناہٹ کی بو ہو پھر اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو وہ ہرگز ملامت نہ کرے مگر اپنے ہی نفس کو۔

(٢٦٧٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ الدَّسَمَ.

(۲۶۷۴۱) حضرت واصل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ یقیناً شیطان چکنائی میں موجود ہوتا ہے۔

(٢٦٧٤٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ نَامَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلاَ يَلُومَنَّ إلاَّ نَفْسَهُ.

(ابو داؤد ۳۸۴۸۔ ترمذی ۱۸۵۹)

(۲۶۷۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس حال میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی چکناہٹ کی بو ہو اس نے اسے دھویا نہ ہو پھر اسے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو وہ ہرگز ملامت نہ کرے مگر اپنے ہی نفس کو۔

(۱۳٤) فِي مخالطةِ النّاسِ ومخالقتِهِم

لوگوں سے مل جُل کر رہنے اور خوش اخلاقی کا برتاؤ کرنے کا بیان

(٢٦٧٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، قَالَ :قَالَ صَعْصَعَةُ لاِبْنِ أَخِيهِ :إنِّي كُنْت أَحَبَّ إلَى أَبِيك مِنْك فَأَنْتَ أَحَبُّ إلَيَّ مِنِ ابْنِي ، إذَا لَقِيت الْمُؤْمِنَ فَخَالِطْهُ ، وَإِذَا لَقِيت الْفَاجِرَ فَخَالِقْهُ.

(۲۶۷۴۳) حضرت میمون بن ابو شبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت صعصعہ رحمہ اللہ نے اپنے بھتیجے سے فرمایا: بے شک میں تیرے باپ کے نزدیک تجھ سے زیادہ پسندیدہ ہوں۔ اور تو میرے نزدیک میرے بیٹے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ جب تو کسی مومن سے ملے تو اس کے ساتھ مل جل کر رہ اور جب تو کسی بدکار سے ملے تو اس کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آ۔

(٢٦٧٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي لاَ يُخَالِطُ النَّاسَ ، وَلاَ يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ. (ترمذی ۲۵۰۷۔ احمد ۲/ ۴۳)

(۲۶۷۴۴) حضرت یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مومن جو لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے یہ افضل ہے اس شخص سے جو نہ لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور نہ ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔

(٢٦٧٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عن عبد الله بن باه ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ :خَالِطُوا النَّاسَ وَزَايِلُوهُمْ وَصَافِحُوهُمْ وَدِينَكُمْ فلاَ تَكْلِمُونَهُ. (طبرانی ۹۷۵۷)

(۲۶۷۴۵) حضرت عبد اللہ بن باہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ ملو اور ان سے جدا ہو جاؤ۔ اور ان سے مصافحہ کرو اور تمہارا دین تم اس کے متعلق ان سے بات چیت نہ کرو۔

(١٣٥) فِي هيبةِ الحدِيثِ عن رسولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے رعب کا بیان

(٢٦٧٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي مُسْلِمٌ الْبَطِينُ ، عنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبيه ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :مَا أَخْطَأَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ خَمِيسًا إلاَّ أَتَيْته فِيهِ ، قَالَ:فَمَا سَمِعْته يَقُولُ لِشَيْءٍ قَطُّ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ عَشِيَّةٍ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :فَنَكَّسَ ، قَالَ :فَنَظَرْت إلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ مُنحَلَّةً أَزْرَارُ قَمِيصِهِ ، قَدَ اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ، قَالَ :أَوْ دُونَ ذَلِكَ ، أَوْ فَوْقَ ذَلِكَ ، أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ ، أَوْ شَبِيهًا بِذَلِكَ. (احمد ۱/ ۴۵۲۔ دارمی ۲۷۰)

(۲۶۷۴۶) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ہر جمعرات کو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا کرتا تھا۔ میں نے کبھی بھی آپ رضی اللہ عنہ کو کسی معاملہ میں یوں فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:'' پس ایک شام کو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ کی حالت بدل گئی میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے ہیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی رگیں پھول گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ یا تو اس سے کم فرمایا یا اس سے زیادہ یا اس کے قریب یا اس جیسا ارشاد فرمایا۔

(٢٦٧٤٧) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا فَفَرَغَ مِنْهُ ، قَالَ :أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(دارمی ۲۷۶۔ احمد ۲۰۵)

(۲۶۷۴۷) حضرت ابن سیرین ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کر کے فارغ ہوتے تو فرماتے کہ ''یا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔''

(٢٦٧٤٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَ بِحَدِيثٍ فَقِيلَ لَهُ : أَتَرْفَعُ هَذَا ؟ فَقَالَ : دُونَهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا إِنْ كَانَ خَطَأٌ فِي ذَلِكَ ، أَوْ زِيَادَةٌ ، أَوْ نُقْصَانٌ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْنَا.

(۲۶۷۴۸) حضرت عاصم ولیٹیو فرماتے ہیں کہ امام شعبی ولیٹیو نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ آپ ولیٹیو سے پوچھا گیا کہ کیا آپ ولیٹیو یہ حدیث مرفوعاً بیان فرما رہے ہیں؟ آپ ولیٹیو نے فرمایا: اس سے کم بیان کرنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ اس لیے کہ اگر اس میں کوئی غلطی ہو یا کچھ زیادتی یا کمی ہو تو یہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

(٢٦٧٤٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قُلْنَا لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ : حَدِّثْنَا ، قَالَ : كَبِرْنَا وَنَسِينَا ، وَالْحَدِيثُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدٌ. (ابن ماجه ٢٥۔ احمد ٣٧٠)

(۲۶۷۴۹) حضرت ابن ابو لیلی ولیٹیو فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ ہمیں حدیث بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا: کہ ہم بوڑھے ہو گئے اور ہم بھول گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنا تو بہت سخت معاملہ ہے۔

(٢٦٧٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَن حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَن يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَمَا سَمِعْته يُحَدِّثُ حَدِيثًا حَتَّى رَجَعْنا.

(۲۶۷۵۰) حضرت سائب بن یزید ولیٹیو فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ کی طرف نکلا، پس میں نے انہیں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا یہاں تک کہ ہم واپس لوٹ آئے۔

(٢٦٧٥١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا تَوْبَةُ الْعَنْبَرِيُّ ، قَالَ : قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ : أَرَأَيْت الْحَسَنَ حِينَ يَقُولُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ جَلَسْت إِلَى ابْنِ عُمَرَ ، فَمَا سَمِعْته يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ حَدِيثًا ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِضَبٍّ فَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي ، وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكُلُوهُ. (بخاری ٧٢٦٧۔ مسلم ١٥٤٣)

(۲۶۷۵۱) حضرت توبہ عنبری ولیٹیو فرماتے ہیں کہ امام شعبی ولیٹیو نے مجھ سے فرمایا کہ تمہاری حضرت حسن بصری ولیٹیو کے بارے میں کیا رائے ہے جب وہ فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!'' حالانکہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا ہوں میں نے انہیں کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا، سوائے ایک حدیث کے جو آپ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لائی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ میرا کھانا نہیں ہے، رہے تم تو تم اسے کھالو۔

(٢٦٧٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكر ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : جَلَسْت إِلَى ابْنِ عُمَرَ سَنَةً فَمَا سَمِعْته يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ. (ابن ماجه ٢٦۔ احمد ٢/ ١٥٧)

(۲۶۷۵۲) حضرت عبد اللہ بن ابو السفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک سال تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا، میں نے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا۔

(٢٦٧٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ لاِبْنِ مَسْعُودٍ وَلأَبِي الدَّرْدَاءِ وَلأَبِي مَسْعُودٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو :أَحْسَبُ مَا هَذَا الْحَدِيثُ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :وَأَحْسَبُهُ حَبَسَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَتَّى أُصِيبَ.

(۲۶۷۵۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو الدرداء اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ، عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنی شہادت تک ان حضرات کو مدینے میں ہی رکھا تھا۔

(١٣٦) ما كره مِن اطِّلاعِ الرّجلِ على الرّجلِ

آدمی کا دوسرے آدمی پر جھانکنے کی کراہت کا بیان

(٢٦٧٥٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ :اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ :لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ : إِنَّمَا الاِسْتِئْذَانُ مِنَ الْبَصَرِ . (بخاری ۶۲۴۱۔ مسلم ۱۶۹۸)

(۲۶۷۵۴) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں سوراخ سے جھانکا، اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کنگھی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر کھجلا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں یہ کنگھی تیری آنکھ میں مار دیتا۔ اس لیے کہ اجازت تو آنکھ کی وجہ سے ہی مانگی جاتی ہے۔

(٢٦٧٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَرَكَةَ بْنِ يَعْلَى التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي سُوَيْد الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : كُنَّا بِبَابِ ابْنِ عُمَرَ نَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ ، فَحَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ ، فَرَآنِي فَقَالَ :أَيُّكُمُ اطَّلَعَ فِي دَارِي ؟ قَالَ قُلْتُ :أَنَا أَصْلَحَكَ اللَّهُ ، حَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَنَظَرْت ، قَالَ :وَيْحَكَ لَكَ أَنْ تَطَّلِعَ فِي دَارِي!.

(۲۶۷۵۵) حضرت ابو سوید عبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر ان سے اجازت طلب کر رہے تھے کہ میری نگاہ پڑ گئی اور انہوں نے مجھے دیکھ لیا اور فرمایا تم میں سے کس نے میرے گھر میں جھانکا؟ میں نے عرض کیا: میں نے اللہ آپ کو درست رکھے ...... کہ اچانک میری نظر پڑ گئی تو میں نے دیکھ لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہلاکت ہو! تو نے کیوں میرے گھر میں جھانکا؟!

(٢٦٧٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنِ الْهُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، أَنَّ سَعْدًا اسْتَأْذَنَ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا جُعِلَ الاِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ النَّظَرِ. (ابوداؤد ۵۱۳۱۔ طبرانی ۵۳۸۲) .

(۲۶۷۵۶) حضرت ھذیل بن شرحبیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد ؓ نے اپنا سر داخل کر کے نبی کریم ﷺ سے اجازت مانگی۔اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اجازت طلب کرنا تو نظر کی وجہ سے مقرر کیا گیا ہے۔

(۲۶۷۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَبَقَهُ بَصَرُهُ إِلَى الْبُيُوتِ ، فَقَدْ دَمَرَ يَعْنِي دَخَلَ.

(۲۶۷۵۷) حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے پہلے ہی گھر میں جھانک کر دیکھ لیا تو گویا کہ وہ داخل ہوگیا۔

(۲۶۷۵۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ ، فَقَامَ عَلَى الْبَابِ ، فَقَالَ له النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَكَذَا ، عَنك هَكَذَا ، فَإِنَّمَا الاِسْتِئْذَانُ مِنَ النَّظَرِ.

(۲۶۷۵۸) حضرت ھزیل ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور نبی کریم ﷺ کے دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت طلب کرنے لگا۔وہ بالکل دروازے پر کھڑا ہوا تھا اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں سے یہاں آ جاؤ۔اس لیے کہ اجازت تو آنکھ کی وجہ سے مانگی جاتی ہے۔

(۲۶۷۵۹) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَن سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَن سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ أَنَّ أَحَدًا اطَّلَعَ عَلَى نَاسٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَؤُوا عَيْنَهُ.

(بخاری ۶۸۸۸۔ مسلم ۱۶۹۹)

(۲۶۷۵۹) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص بغیر اجازت کے کچھ لوگوں پر جھانکے تو ان کے لیے حلال ہے کہ وہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں۔

(۲۶۷۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ ، فَاطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ خَلَلِ الْبَابِ ، فَسَدَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عليه بِمِشْقَصٍ ، فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ. (بخاری ۶۲۴۲۔ مسلم ۱۶۹۹)

(۲۶۷۶۰) حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں تھے کہ کسی آدمی نے دروازے کے شگاف سے جھانکا۔نبی کریم ﷺ نے اس پر نیزے کا پھل پھینک دیا تو وہ آدمی پیچھے ہٹ گیا۔

(۲۶۷۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ ، قَالَ :اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى حُذَيْفَةَ

فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ :قَدْ أَدْخَلْتَ رَأْسَكَ فَأَدْخِلْ إِسْتَكَ.

(۲۶۷۶۱) حضرت مسلم بن نذیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اپنا سر داخل کر کے اجازت مانگی۔ اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تو نے اپنا سر داخل کر ہی لیا ہے تو اپنی سرین بھی داخل کر لے!!

(۱۳۷) فِي تعمّدِ الكذِبِ على النّبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وما جاء فِيهِ

جان بوجھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کا بیان اور اس بارے میں جو روایات ذکر کی گئیں

(۲۶۷۶۲) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری ۲۸۸۸۔ ترمذی ۲۶۵۹)

(۲۶۷۶۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری ۱۰۹۔ مسلم ۱۰)

(۲۶۷۶۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۶٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ حَدِيثِ ابْنِ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ. (بزار ۶۲۱)

(۲۶۷۶۴) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۲۶۷٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(بخاری ۳۴۶۱۔ ترمذی ۲۶۶۹)

(۲۶۷۶۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ :يَا أَبَتِي ، مَالِي لاَ أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَسْمَعُ ابْنَ مَسْعُودٍ

وَفُلاَنًا وَفُلاَنًا ؟ فَقَالَ :أما إِنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ مُنْذُ أَسْلَمْت ، وَلَكِنِّي سَمِعْت مِنْهُ كَلِمَةً :مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری ۱۰۷۔ ابوداؤد ۳۶۴۳)

(۲۶۷۶۶) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابا جان! میں نے کبھی آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا جیسا کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور فلاں، فلاں کو بیان کرتے ہوئے سنتا ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جب سے اسلام لایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوا لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات سنی کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(٢٦٧٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ ، أَنَّ خَالِدَ بْنَ عُرْفُطَةَ ذَكَرَ الْمُخْتَارَ فَقَالَ : كَذَّابٌ ، وَسَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ. (احمد ۵/ ۲۹۲۔ ابویعلی ۶۸۳۳)

(۲۶۷۶۷) حضرت مسلم رحمہ اللہ جو حضرت خالد بن عرفطہ رحمہ اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن عرفطہ رحمہ اللہ نے مختار کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ تو کذاب (جھوٹا) ہے۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(٢٦٧٦٨) حَدَّثَنَا يَحيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ :إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيثِ عَلَيَّ ، فَمَنْ قَالَ فَلْيَقُلْ حَقًّا ، أَوْ صِدْقًا ، وَمَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (احمد ۵/ ۲۹۷۔ دارمی ۲۳۷)

(۲۶۷۶۸) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منبر پر یوں فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ کثرت سے میری حدیث بیان کرنے سے بچو۔ اور جو بیان کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ حق یا سچ بیان کرے، جو شخص میری طرف وہ بات منسوب کرتا ہے جو میں نے نہیں کہی، تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(٢٦٧٦٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الَّذِي يَكْذِبُ عَلَيَّ يُبْنَى لَهُ بَيْتٌ فِي النَّارِ.

(احمد ۲/ ۲۲۔ طبرانی ۱۳۱۵۴)

(۲۶۷۶۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف جھوٹ کی نسبت کرتا ہے تو اس کے لیے جہنم میں ایک گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے۔

(٢٦٧٧٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَخْطُبُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَكْذِبُوا عَلَيَّ ، فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجَ النَّارَ. (بخاری ۱۰۶۔ مسلم ۱۲۳)

(۲۶۷۷۰) حضرت ربعی بن حراش ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؓ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ؓ نے خطبہ دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ میرے خلاف جھوٹ مت گھڑو بے شک جو شخص مجھ پر جھوٹ گھڑے گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(۲۶۷۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ ، أَحْسَبُهُ قَالَ : مُتَعَمِّدًا ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (مسلم ۲۲۹۸۔ احمد ۳/ ۴۴)

(۲۶۷۷۱) حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے...... راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ یوں بھی کہا...... جان بوجھ کر تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۷۲) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (ابن ماجه ۳۷)

(۲۶۷۷۲) حضرت ابو سعید ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی منسوب کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِىءِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری ۱۱۰۔ مسلم ۱۰)

(۲۶۷۷۳) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری طرف وہ بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی۔ تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۷۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَدْ رَأَيْتُمُونِي وَسَمِعْتُمْ مِنِّي وَسَتُسْأَلُونَ عَنِّي ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (احمد ۵/ ۴۱۲)

(۲۶۷۷۴) حضرت مرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: تحقیق تم نے مجھے دیکھا اور میری باتوں کو سنا، عنقریب تم سے میری باتوں کی بابت سوال کیا جائے گا پس جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۷۵) قَال حُدِّثْت عَن هُشَيْمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (ابن ماجه ۳۳۔ دارمی ۲۳۱)

(۲۶۷۷۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کی نسبت کرے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۷۶) حدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ، وَرُبَّمَا قَالَ :فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ مُتَعَمِّدًا.

(نسائی ۵۹۱۴۔ احمد ۳/ ۱۱۶)

(۲۶۷۷۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کو منسوب کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم کو بنالے اور کبھی یوں بھی فرمایا: کہ اس کو چاہیے کہ وہ جان بوجھ کر اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۷۷) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(ترمذی ۲۹۵۱۔ احمد ۱/ ۲۹۳)

(۲۶۷۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ کو منسوب کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۷۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبِ أَحَدِكُمْ ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری ۱۲۹۱۔ مسلم ۱۵)

(۲۶۷۷۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میرے خلاف جھوٹ گھڑنا کسی ایک کے خلاف جھوٹ گھڑنے کی طرح نہیں ہے، پس جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ :وَجَدْت فِي كِتَابِ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ :عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَحْمُود بن لَبِيد ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (احمد ۱/ ۷۰۔ بزار ۳۸۴)

(۲۶۷۷۹) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۲۶۷۸۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(احمد ۴/ ۳۶۶۔ طبرانی ۵۰۱۷)

(۲۶۷۸۰) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

(۱۳۸) فِي الرَّجلِ يُسأَلُ أنت أكبر أم فلانٌ ؟ ما يقول ؟

اس شخص کا بیان جس سے سوال کیا جائے کہ تم بڑے ہو یا فلاں؟ تو وہ جواب میں کیا کہے؟

(۲۶۷۸۱) حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : قِيلَ لِلْعَبَّاسِ : أَنْتَ أَكْبَرُ ، أَوْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : هُوَ أَكْبَرُ مِنِّي وَوُلِدْت أَنَا قَبْلَهُ.

(حاکم ۳۲۰)

(۲۶۷۸۱) حضرت ابورزین عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ بڑے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں۔ اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پیدا ہوا۔

(۲۶۷۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قِيلَ لأَبِي وَائِلٍ : أَيُّكُمَا أَكْبَرُ ؟ أَنْتَ أَكْبَرُ ، أَوِ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ ؟ قَالَ : أَنَا أَكْبَرُ مِنْهُ سِنًّا وَهُوَ أَكْبَرُ مِنِّي عَقْلاً.

(۲۶۷۸۲) حضرت سفیان رحمہ اللہ کے والد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابووائل رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: تم دونوں میں سے کون بڑا ہے۔ آپ رحمہ اللہ بڑے ہیں یا حضرت ربیع بن خثیم؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ان سے عمر میں بڑا ہوں اور وہ مجھ سے عقل و دانش کے اعتبار سے بڑے ہیں۔

(۲۶۷۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۲۶۷۸۳) حضرت ابووائل کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۱۳۹) فِي الرَّجلِ يمدح الرَّجل

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کی تعریف کرے

(۲۶۷۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ قَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْثُوَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ. (مسلم ۲۲۹۷۔ احمد ۶/ ۵)

(۲۶۷۸۴) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم تعریف کرنے والوں کے چہروں پر مٹی ڈال دیں۔

(٢٦٧٨٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَّ رَجُلاً جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ ، فَعَمَدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، قَالَ : وَكَانَ رَجُلاً ضَخْمًا ، قَالَ : فَجَعَلَ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ الْحَصَى ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : مَا شَأْنُكَ ؟ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ. (مسلم ٢٢٩٧۔ احمد ٦/ ٥)

(۲۶۷۸۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ھمام بن حارث ؒ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص حضرت عثمان ؓ کی تعریف کررہا تھا، تو حضرت مقداد ؓ سہارا لے کر اپنے گھٹنوں کے بل دوزانوں ہو کر بیٹھے، وہ ایک فربہ آدمی تھے۔ پس آپ ؓ نے تعریف کرنے والے کے منہ کی طرف کنکریاں پھینکنا شروع کردیں۔ اس پر حضرت عثمان ؓ نے ان سے پوچھا: آپ ؓ کو کیا ہوا؟ آپ ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔

(٢٦٧٨٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ فَإِنَّهُ الذَّبْحُ. (احمد ۴/ ۹۸۔ طبرانی ۸۱۵)

(۲۶۷۸۶) حضرت معاویہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ ایک دوسرے کی تعریف کرنے سے بچو اس لیے کہ یہ ذبح کرنے کے مترادف ہے۔

(٢٦٧٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ له عُمَرُ : عَقَرْتَ الرَّجُلَ عَقَرَكَ اللَّهُ ، تُثْنِي عَلَيْهِ فِي وَجْهِهِ فِي دِينِهِ.

(۲۶۷۸۷) حضرت ابراہیم تیمی ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب ؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ؓ کے پاس ایک شخص داخل ہوا، اس نے آپ ؓ کو سلام کہا، پھر لوگوں میں سے ایک آدمی نے اس کے منہ پر اس کی تعریف کی۔ اس پر حضرت عمر ؓ نے اس شخص سے کہا: تو نے اس آدمی کو ہلاک کردیا، اللہ تجھے ہلاک کرے، تو اس کے سامنے اس کے دین کی تعریف کررہا ہے؟

(٢٦٧٨٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ : الْمَدِيحُ الذَّبْحُ. (بخاری ۳۳۶)

(۲۶۷۸۸) حضرت اسلم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ تعریف کرنا ذبح کرنے کے مترادف ہے۔

(٢٦٧٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا طَلَبَ أَحَدُكُمُ الْحَاجَةَ فَلْيَطْلُبْهَا طَلَبًا يَسِيرًا ، وَلاَ يَأْتِي الرَّجُلَ فَيُثْنِيَ عَلَيْهِ فِي وَجْهِهِ فَيَقْطَعَ ظَهْرَهُ فَلاَ يَمْنَعُهُ شَيْئًا.

(۲۶۷۸۹) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ضرورت کی درخواست کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ وہ ہلکی سی درخواست کرے۔ ایسا نہ کرے کہ وہ ایک آدمی کے پاس آئے اور اس کے چہرے پر تو اس کی تعریف کرے اور اس کی پیٹھ پیچھے اسے نظر انداز کرے، اس لیے کہ وہ آدمی اس سے کوئی چیز بھی نہیں روک سکتا۔

(٢٦٧٩٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلاً عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ : النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَيْحَك ، قَطَعْت عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ كَانَ أَحَدكم مَادِحًا أَخَاهُ لاَ مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ لَهُ : أَحْسَبُ ، وَلاَ أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَدًا. (مسلم ٢٢٩٦ـ ابن ماجه ٣٧٤٤)

(۲۶۷۹۰) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی شخص کی تعریف کی۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تعریف کرنے والے کو کئی مرتبہ کہا کہ ہلاکت ہو تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرتا، تو کوئی حرج نہیں اس کو چاہیے کہ وہ یوں کہے: میرا خیال ہے اور میں اللہ کے مقابلہ میں کسی کو پاک وصاف نہیں بتاتا۔

(٢٦٧٩١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ : قُلْتُ لغنيم : أَيُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَمْدَحَ أَخَاهُ وَهُوَ شَاهِدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ ، فَقُلْت : وَإِنْ كَانَ غَائِبًا ؟ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : لاَ تَمْدَحْ أَخَاك.

(۲۶۷۹۱) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت غنیم رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آدمی کے لیے مکروہ ہے کہ وہ اپنے بھائی کی موجودگی میں اس کی تعریف بیان کرے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے پوچھا: اگر وہ شخص موجود نہ ہو تو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یوں کہا جاتا تھا کہ تم اپنے بھائی کی مدح مت کرو۔

(٢٦٧٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن لَيْثٍ ، عَن طَاوُس ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لاَ أُزَكِّي بعد النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا.

(۲۶۷۹۲) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو پاک و صاف نہیں گردانتا۔

(٢٦٧٩٣) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَمْدَحُ رَجُلاً عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ ، فَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ يَحْثُو التُّرَابَ نَحْوَ وَجْهِهِ بِأَصَابِعِهِ ، وَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَادِحِينَ فَاحْثُوا فِي أَفْوَاهِهِمُ التُّرَابَ ؟.

(احمد ٢/ ٩٤ـ ابن حبان ٥٧٧٠)

(۲۶۷۹۳) حضرت عطاء بن ابورباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسی آدمی کی تعریف بیان کر رہا تھا

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیوں کے ذریعہ اس کے چہرے پر مٹی ڈالنا شروع کر دی، اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔

(٢٦٧٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن هَمَّامٍ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ فَأَثْنَى عَلَى عُثْمَانَ فِي وَجْهِهِ فَأَخَذَ الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ تُرَابًا فَحَثَاهُ فِي وَجْهِهِ ، وَقَالَ :إنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إذَا لَقِيتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ. (مسلم ۲۲۹۷۔ ابوداؤد ۴۷۷۱)

(۲۶۷۹۴) حضرت ہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے منہ پر ان کی تعریف کی، اس پر حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے مٹی اُٹھائی اور اس کے منہ میں ڈال دی۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب تم تعریف کرنے والوں سے ملو تو ان کے چہروں میں مٹی ڈالنا۔

(٢٦٧٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ فَأَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ فِي وَجْهِهِ حِينَ أَدْبَرَ فَقَالَ عمر :عَقَرْت الرَّجُلَ ، عَقَرَك اللَّهُ.

(۲۶۷۹۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے والد حضرت یزید بن شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے دوسرے شخص کی اس کے منہ پر تعریف کی۔ جب وہ لوٹ گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے آدمی کو ہلاک کر دیا اللہ تجھے بھی ہلاک کرے۔

(١٤٠) فِي الْمَشُورَةِ من أمر بِهَا
جس نے مشورہ کرنے کا حکم دیا

(٢٦٧٩٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَنْ يَهْلَكَ امْرُؤٌ بَعْدَ مَشُورَةٍ.

(۲۶۷۹۶) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی ہرگز مشورہ کرنے کے بعد ہلاک نہیں ہوگا۔

(٢٦٧٩٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَن يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ :قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد لابْنِهِ :يَا بُنَيَّ ، لاَ تَقْطَعْ أَمْرًا حَتَّى تُؤَامِرَ مُرْشِدًا ، فَإِنَّك إذَا فَعَلْت ذَلِكَ لَمْ تَحْزَنْ عَلَيْهِ.

(۲۶۷۹۷) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا: اے میرے بیٹے! کسی معاملہ کو شروع مت کرنا یہاں تک کہ کسی رہنما سے مشورہ کر لینا، جب تم ایسا کرو گے تو کبھی اس معاملہ میں غمگین نہیں ہو گے۔

(٢٦٧٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن سُفْيَانَ، عَن رَجُلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: مَا أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُشَاوَرَةِ

إِلاَّ لِمَا يَعْلَمَ فِيهَا مِنَ الْفَضْلِ ، ثُمَّ تَلاَ ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الأَمْرِ﴾.

(۲۶۷۹۸) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے اپنے نبی کو مشورے کا حکم نہیں دیا مگر اس وجہ سے کہ اللہ اس کی فضیلت کو جانتے تھے۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے معاملہ کے بارے میں مشورہ کریں۔

(۲۶۷۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي شَيْءٍ فَانْظُرْ كَيْفَ صَنَعَ فِيهِ عُمَرُ فَإِنَّهُ كَانَ لاَ يَصْنَعُ شَيْئًا حَتَّى يَسْأَلَ وَيُشَاوِرَ.

(۲۶۷۹۹) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ کسی چیز کے بارے میں اختلاف کریں تو تم دیکھو کہ اس معاملہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کیا۔ اس لیے کہ آپ رضی اللہ عنہ کوئی کام نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ اس کے بارے میں پوچھ لیتے اور مشورہ کر لیتے۔

(۲۶۸۰۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ دَغْفَلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ : مَا تَشَاوَرَ قَوْمٌ إِلاَّ هُدُوا لأَرْشَدِ أَمْرِهِمْ.

(۲۶۸۰۰) حضرت ایاس بن دغفل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ کسی قوم نے باہم مشورہ نہیں کیا مگر یہ کہ ان کو اس مسئلہ کی بہترین صورت سجھا دی گئی۔

(۱۴۱) ما ذكر في طلبِ الحوائِجِ

ان روایات کا بیان جو ضروریات طلب کرنے کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۶۸۰۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو مُصْعَبٍ الأَنْصَارِيُّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اطْلُبُوا الْحَوَائِجَ إِلَى حِسَانِ الْوُجُوهِ.

(۲۶۸۰۱) حضرت ابومصعب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بہترین لوگوں سے ضروریات کو طلب کرو۔

(۲۶۸۰۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَن طَلْحَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ابْتَغُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ. (ابن ابی الدنیا ۵۳)

(۲۶۸۰۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بھلائی بہترین لوگوں کے پاس تلاش کرو۔

(۲۶۸۰۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوا الْمَعْرُوفَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ. (طبرانی ۹۸۳)

(۲۶۸۰۳) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بھلائی بہترین لوگوں کے پاس تلاش کرو۔

(۱۴۲) الرّجل یخرج أحسن حدیثِهِ
اس آدمی کا بیان جو حدیث کو صحیح سندوں سے بیان کرے

(۲۶۸۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ إِذَا اجْتَمَعُوا أَنْ يُخْرِجَ الرَّجُلُ أَحْسَنَ حَدِيثِهِ.

(۲۶۸۰۴) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مکروہ سمجھتے تھے کہ جب وہ جمع ہوں تو ایک آدمی اپنی بہترین بات کو بیان کرے۔

(۱۴۳) فِي الكلام بِالفارِسيّةِ من كرِهه
جو شخص فارسی زبان میں کلام کرنے کو مکروہ سمجھے

(۲۶۸۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ عُمَرُ :مَا تَعَلَّمَ الرَّجُلُ الْفَارِسِيَّةَ إِلاَّ خَبث ، وَلاَ خَبث إِلاَّ نَقَصَتْ مُرُوئَتُهُ.

(۲۶۸۰۵) حضرت ابن بریدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی نے فارسی نہیں سیکھی مگر یہ کہ وہ خبیث ہو گیا اور کوئی خبیث نہیں ہوتا مگر یہ کہ اس کی مروت میں کمی آجاتی ہے۔

(۲۶۸۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن ثَوْرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :لاَ تَعَلَّمُوا رَطَانَةَ الأَعَاجِمِ ، وَلاَ تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ كَنَائِسَهُمْ ، فَإِنَّ السَّخطَةَ تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ.

(۲۶۸۰۶) حضرت ثور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ تم لوگ عجمیوں کی زبان مت سیکھو اور ان کی عبادت گاہوں میں داخل مت ہو، اس لیے کہ ان پر اللہ کی ناراضگی اترتی ہے۔

(۲۶۸۰۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَن دَاوُد بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ سَمِعَ قَوْمًا يَتَكَلَّمُونَ بِالْفَارِسِيَّةِ فَقَالَ :مَا بَالُ الْمَجُوسِيَّةِ بَعْدَ الْحَنِيفِيَّةِ.

(۲۶۸۰۷) حضرت داؤد بن ابی ھند رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سعد بن ابو وقاص رحمہ اللہ نے چند لوگوں کو فارسی زبان میں بات کرتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ مسلمان ہونے کے بعد مجوسی ہو گئے۔

(۱٤٤) من رخّص فِي الفارِسيّةِ
جس نے فارسی میں بات کرنے کی رخصت دی

(۲۶۸۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ :كَلَّمَنِي أَبُو الْعَالِيَةِ بِالْفَارِسِيَّةِ.

(۲۶۸۰۸) حضرت ابو خلدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ نے مجھ سے فارسی میں بات کی۔

(۲۶۸۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا بِمَكَّةَ يَقُولُ : أَشْرَفَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ هَذَا الْبَابِ عَلَى هَذَا السُّوقِ فَقَالَ : يَا بَنِي فَرُّوخَ ، سحت وداست.

(۲۶۸۰۹) حضرت نہاس بن قہم ؒ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے کسی شیخ نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ اس دروازے سے اس بازار میں تشریف لائے اور فرمایا: اے بنو فروخ! سحت وداست۔

(۲۶۸۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِتَمْرٍ مِنَ الصَّدَقَةِ ، فَتَنَاوَلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً فَلاَكَهَا فِي فِيهِ ، فَقَالَ لَهُ : النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كِخْ كِخْ ، لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

(۲۶۸۱۰) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس صدقہ کی کھجوریں لائی گئیں تو حضرت حسن بن علی ؓ نے ایک کھجور لے لی اور منہ میں چبانے لگے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: کخ کخ۔ نکالو نکالو۔ ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(۲۶۸۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنِ الْجُبْنِ فَقَالَ : يَا جَارِيَةُ ، اذْهَبِي بِهَذَا الدِّرْهَمِ فَاشْتَرِي بِهِ ينيرا ، فَاشْتَرَتْ بِهِ ينيرا ، ثُمَّ جَائَتْ بِهِ يَعْنِي الْجُبْنَ.

(۲۶۸۱۱) حضرت منذر ثوری ؒ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضرت ابن حنفیہ ؒ سے پنیر مانگا؟ آپ ؒ نے فرمایا: اے باندی یہ درہم لے جاؤ اور اس کا پنیر خرید لاؤ، پس وہ اس درہم کا پنیر خرید کر لے آئی۔

(۱٤٥) ما قالوا فِي الرّجلِ يكتنِي قبل أن يولد له ، وما جاء فِيهِ

اس آدمی کا بیان جو لڑکا پیدا ہونے سے پہلے ہی کنیت اختیار کر لے اور اس بارے میں جو روایات منقول ہیں

(۲۶۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قِيلَ لَهُ : أَيَكْتَنِي الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ ؟ قَالَ : كَانَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَنُوا قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُمْ.

(۲۶۸۱۲) حضرت برد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ سے پوچھا گیا: کہ آدمی بچہ پیدا ہونے سے پہلے کنیت اختیار کر سکتا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ ؓ اولاد ہونے سے پہلے ہی اپنی کنیت اختیار کر لیتے تھے۔

(۲۶۸۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : كَنَّانِي عَبْدُ اللهِ بِأَبِي شِبْلٍ ، وَكَانَ عَلْقَمَةُ لاَ يُولَدُ لَهُ.

(۲۶۸۱۳) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے میری کنیت

ابو شبل رکھی، حالانکہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

(٢٦٨١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ : كَنَّانِي عُرْوَةُ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِي.

(۲۶۸۱۴) حضرت ابوعوانہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ھلال بن ابی حمید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے میرے ہاں بچہ پیدا ہونے سے پہلے ہی میری کنیت رکھ دی۔

(٢٦٨١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مَوْلًى لِلزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، كُلُّ أَزْوَاجِكَ قَدْ كَنَّيْته غَيْرِي ، قَالَ :فَأَنْتِ أُمُّ عَبْدِ اللهِ. (بخاری ۸۵۱۔ ابوداؤد ۴۹۳۱)

(۲۶۸۱۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے سوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام بیبیوں کی کنیت رکھی ہوئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ام عبداللہ ہو۔

(٢٦٨١٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَن حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِصُهَيْبٍ :مَا لَكَ تَكْتَنِي بِأَبِي يَحْيَى وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ ؟ قَالَ : كَنَّانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي يَحْيَى. (ابن ماجه ۳۷۳۸۔ احمد ۱۶)

(۲۶۸۱۶) حضرت حمزہ بن صہیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کہ تم نے اپنی کنیت ابو یحییٰ کیوں رکھی ہے، حالانکہ تمہارا تو کوئی لڑکا نہیں ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ابو یحییٰ رکھی تھی۔

(٢٦٨١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا ، فَكَانَ يَقُولُ لأَخٍ لِي صَغِيرٍ :يَا أَبَا عُمَيْرٍ ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ ؟.

(۲۶۸۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے تھے اور میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے تھے کہ اے ابوعمیر چڑیا کا کیا ہوا۔

(٢٦٨١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَكْتَنِيَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ.

(۲۶۸۱۸) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ آدمی کا بچہ پیدا ہونے سے قبل ہی کنیت اختیار کر لینا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٤٦) ما يستحبّ مِن الكلام

کلام کی پسندیدہ چیزوں کا بیان

(٢٦٨١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَن شَيْخٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، أَوْ جَابِرًا قَالَ :كَانَ فِي كَلاَمِ رَسُولِ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيلٌ ، أَوْ تَرْسِيلٌ. (ابو داؤد ۴۸۰۵)

(۲۶۸۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یا حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان دونوں حضرات میں سے کوئی ایک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں خوش الحانی یا وضاحت ہوتی تھی۔

(۲۶۸۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الإِنْبِعَاقُ فِي الْكَلاَمِ مِنْ شَقَاشِقِ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۸۲۰) حضرت عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: زیادہ فصیح کلام شیطان کے منہ کے جھاگ کی طرح ہے۔

(۲۶۸۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها قَالَتْ : كَانَ كَلاَمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلاَمًا فَصْلاً ، يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ.

(ابو داؤد ۴۸۰۲۔ ترمذی ۳۶۳۹)

(۲۶۸۲۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ایسا واضح ہوتا تھا ہر سننے والا اس کو سمجھ جاتا تھا۔

(۲۶۸۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو - قَالَ نَافِعٌ : أُرَاهُ رَفَعَهُ - قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَخَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا. (ابو داؤد ۴۹۶۶۔ ترمذی ۲۸۵۳)

(۲۶۸۲۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت آدمیوں میں سے اس آدمی سے دشمنی رکھتے ہیں جو زبان ہلا ہلا کر فصیح کلام کرتا ہے گائیوں کے زبان سے چارہ ہلانے کی طرح۔

(۲۶۸۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ فَتَكَلَّمَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَزْبَدَ شِدْقَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعَلَّمُوا ، وَإِيَّاكُمْ وَشَقَاشِقَ الْكَلاَمِ ، فَإِنَّ شَقَاشِقَ الْكَلاَمِ مِنْ شَقَائِقِ الشَّيْطَانِ.

(۲۶۸۲۳) حضرت عبدالملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کلام کیا یہاں تک کہ اس نے اپنے منہ سے جھاگ نکالا ، اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سیکھو اور منہ پھاڑ کر کلام کرنے سے بچو، اس لیے کہ منہ پھاڑ کر کلام کرنا شیطان کے منہ سے نکلنے والے جھاگ کی طرح ہے۔

(۱۴۷) من كره أن يسمع المبتلى التّعويذ

مصیبت میں مبتلا شخص کو اعوذ باللہ سنانا مکروہ ہے

(۲۶۸۲۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسْمِعَ الْمُبْتَلَى التَّعوِيذَ مِنَ الْبَلاَءِ.

(۲۶۸۲۴) حضرت ابو جعفر نے مصیبت میں مبتلا شخص کو اعوذ باللہ سنانا مکروہ قرار دیا ہے۔

(۱۴۸) ما لاَ ینبغِي لِلرّجلِ أن یدعو بِهِ

آدمی کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ یوں دعا کرے

(۲۶۸۲۵) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِیمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كَانَ یَكْرَهُ أَنْ یَقُولَ اللَّهُمَّ لاَ تَبْتَلِنِی إلاَّ بِالَّتِی هِیَ أَحْسَنُ وَیَقُولُ :قَالَ اللَّهُ تَعَالَی :(وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً).

(۲۶۸۲۵) حضرت عبد الکریم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ یوں دعا کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے، اے اللہ! تو مجھے آزمائش میں مت ڈال مگر اس چیز کے ساتھ جو بہت بہترین ہو، اور فرماتے کہ اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ: ترجمہ: اور ہم تمہیں آزمائیں گے شر اور بھلائی کے ساتھ۔

(۱۴۹) فِی إحراقِ الكتبِ ومحوها

خطوط کو جلانے اور ان کو مٹا دینے کا بیان

(۲۶۸۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس، عَنْ أَبِیهِ، أَنَّهُ كَانَ إذَا اجْتَمَعَتْ عِنْدَهُ الرَّسَائِلُ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ.

(۲۶۸۲۶) حضرت ابن طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ؒ کے پاس جب بہت زیادہ خطوط جمع ہو جاتے تو آپ ؒ ان کو جلانے کا حکم دیتے اور ان کو جلا دیا جاتا۔

(۲۶۸۲۷) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَیْسٍ ، أَنَّ عَبِیدَةَ أَوْصَی أَنْ تُمْحَی كُتُبُهُ.

(۲۶۸۲۷) حضرت نعمان بن قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ ؒ نے وصیت فرمائی کہ ان کے خطوط کو مٹا دیا جائے۔

(۲۶۸۲۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ : كَانَ إذَا جَائَهُ الْكِتَابُ مَحَا مَا كَانَ فِیهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ ، ثُمَّ أَلْقَاهُ.

(۲۶۸۲۸) حضرت عبد اللہ بن مسلم بن یسار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار ؒ کے پاس جب خط آتا تو آپ ؒ اللہ کے ذکر کو اس میں سے مٹا دیتے پھر اس کو پھینک دیتے۔

(۲۶۸۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ : أُتِیَ عَبْدُ اللهِ بِصَحِیفَةٍ فِیهَا حَدِیثٌ ، فَأَتَی بِمَاءٍ فَمَحَاهَا ، ثُمَّ غَسَلَهَا ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ.

(۲۶۸۲۹) حضرت اسود بن ہلال ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ کے پاس ایک صحیفہ لایا گیا جس میں کچھ

حدیثیں تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا، پہلے اسے مٹایا پھر اسے دھودیا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اسے جلانے کا حکم دیا تو اسے جلادیا گیا۔

(۱۵۰) فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْكِتَابَ يقرؤه أم لاَ ؟

اس آدمی کا بیان جو خط پائے کیا وہ اس کو پڑھ لے یا نہ پڑھے؟

(۲٦٨٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : قُلْتُ لِعَبِيدَةَ : وَجَدْتُ كِتَابًا أَقْرَؤُهُ ؟ قَالَ : لاَ.

(ابوداؤد ۱۴۸۰)

(۲۶۸۳۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ رحمہ اللہ سے پوچھا کہ مجھے ایک خط ملا ہے کیا میں اس کو پڑھ لوں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں۔

(۱۵۱) كِتَابُ الْحَدِيثِ فِي الْكَرَارِيسِ

کاپیوں میں حدیث لکھنے کا بیان

(۲٦٨٣١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيِّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ الْحَدِيثُ فِي الْكَرَارِيسِ.

(۲۶۸۳۱) حضرت ولید بن ثعلبہ طائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ کاپیوں میں حدیث لکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲٦٨٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ مُؤَذِّنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : لاَ تَتَّخِذُوا لِلْحَدِيثِ كَرَارِيسَ كَكَرَارِيسِ الْمُصْحَفِ.

(۲۶۸۳۲) حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ جو حضرت ضحاک رحمہ اللہ کے مؤذن ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ تم حدیث کے لیے مصحف کی کاپیوں کی طرح کاپیاں مت بناؤ۔

(۲٦٨٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْكَرَارِيسَ.

(۲۶۸۳۳) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے کاپیوں میں حدیث لکھنے کو مکروہ سمجھا۔

(۲٦٨٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَتِيكِ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَرِهَهَا.

(۲۶۸۳۴) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے کاپیوں میں حدیث لکھنے کو مکروہ سمجھا۔

(۱۵۲) ما ينهى الرّجل أن يسبّه

آدمی کو ان چیزوں کو گالی دینے سے منع کیا گیا ہے

(۲٦٨٣٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ :

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا اللَّيْلَ، وَلَا النَّهَارَ، وَلَا الشَّمْسَ، وَلَا الْقَمَرَ، وَلَا الرِّيحَ، فَإِنَّهَا تُبْعَثُ عَذَابًا عَلَى قَوْمٍ، وَرَحْمَةً عَلَى آخَرِينَ. (ابویعلی ۲۱۹۱)

(۲۶۸۳۵) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم گالی مت دو رات کو نہ ہی دن کو، نہ سورج کو نہ چاند کو اور نہ ہی ہوا کو۔ اس لیے کہ انہیں ایک قوم پر عذاب بنا کر بھیجا گیا اور دوسری قوم پر رحمت بنا کر بھیجا گیا۔

(۲۶۸۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الزُّرَقِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مِنْ رُوحِ اللهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ، وَلَكِنْ سَلُوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا. (ابو داؤد ۵۰۵۶۔ احمد ۲۶۸)

(۲۶۸۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تم ہوا کو برا بھلا مت کہو، اس لیے کہ یہ اللہ کی مہربانی ہے، رحمت بھی لاتی ہے اور عذاب بھی، لیکن تم اللہ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔

(۲۶۸۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَيْرٍ، فَهَبَّتْ رِيحٌ، فَكَشَفَتْ عَنْ رَجُلٍ قَطِيفَةً كَانَتْ عَلَيْهِ، فَلَعَنَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَعَنْتَهَا؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَشَفَتْ قَطِيفَتِي، فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتَهَا فَسَلِ اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا، وَلَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ. (ابوداؤد ۴۸۷۲۔ ترمذی ۱۹۷۸)

(۲۶۸۳۷) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے کہ ہوا چل پڑی اور ایک آدمی کی چادر اس وجہ سے کھل گئی تو اس نے ہوا کو لعن طعن کی، اس پر نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تم نے ہوا کو لعنت کی ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری چادر کھل گئی! آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم ہوا دیکھو تو اللہ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو، اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو، اور اس کو لعنت مت کرو اس لیے کہ یہ تو اللہ کی طرف سے مامور ہے۔

(۱۵۳) ما یکرہ لِلرّجلِ أن یتّبع أو یجتمع علیہِ

مکروہ ہے آدمی کے لیے کہ اس کے پیچھے چلا جائے یا اس کے پاس جمع ہوا جائے

(۲۶۸۳۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْهَيْثَمِ قَالَ: رَأَى عَاصِمُ بْنُ ضَمْرَةَ قَوْمًا يَتَّبِعُونَ رَجُلًا فَقَالَ: إِنَّهَا فِتْنَةٌ لِلْمَتْبُوعِ مَذَلَّةٌ لِلتَّابِعِ.

(۲۶۸۳۸) حضرت ہیثم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عاصم رحمہ اللہ نے چند لوگوں کو دیکھا جو کسی آدمی کے پیچھے چل رہے تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک یہ فتنہ ہے اس شخص کے لیے جس کے پیچھے چلا جا رہا ہے اور ذلت ہے پیچھے چلنے والوں کے لیے۔

(۲۶۸۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ الْعَوَّامِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: تَبِعَ ابْنَ مَسْعُودٍ نَاسٌ فَجَعَلُوا

يَمْشُونَ خَلْفَهُ فَقَالَ :أَلَكُمْ حَاجَةٌ ؟ قَالُوا :لاَ ، قَالَ :ارْجِعُوا فَإِنَّهَا ذِلَّةٌ لِلتَّابِعِ فِتْنَةٌ لِلْمَتْبُوعِ.

(۲۶۸۳۹) حضرت حبیب بن ابی ثابت ریشین فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت ابن مسعود رضی اللہ کے پیچھے آئے اور آپ رضی اللہ کے پیچھے چلنے لگے، آپ رضی اللہ نے پوچھا: کیا تم لوگوں کو کوئی کام ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، آپ رضی اللہ نے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ، اس لیے کہ یہ پیچھے آنے والے کے لیے ذلت ہے اور جس کے پیچھے چلا جا رہا ہے اس کے لئے فتنہ ہے۔

(۲٦٨٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنتَرَةَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ :أَتَيْنَا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ لِنَتَحَدَّثَ عِنْدَهُ ، فَلَمَّا قَامَ قُمْنَا نَمْشِي مَعَهُ ، فَلَحِقَهُ عُمَرُ فَرَفَعَ عَلَيْهِ الدِّرَّةَ فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، اعْلَمْ مَا تَصْنَعُ ؟ قَالَ :إِنَّمَا تَرَى فِتْنَةً لِلْمَتْبُوعِ ذِلَّةً لِلتَّابِعِ.

(۲۶۸۴۰) حضرت سلیم بن حنظلہ ریشین فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ کے پاس آئے تا کہ ہم ان کے پاس گفتگو کریں۔ جب آپ رضی اللہ اٹھ گئے تو ہم بھی اٹھ کر ان کے ساتھ چلنے لگے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ ان سے ملے اور ان پر درہ اٹھایا۔ آپ رضی اللہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! جان لیں آپ جو کر رہے ہیں! انہوں نے فرمایا: بے شک یہ جو تم دیکھ رہے ہو یہ متبوع کے لیے فتنہ ہے اور تابع کے لیے ذلت ہے۔

(۲٦٨٤١) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ :لَمْ يَكُنِ ابن سِيرِين يَتْرُكُ أَحَدًا يَمْشِي مَعَهُ.

(۲۶۸۴۱) حضرت عاصم ریشین فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ریشین کسی کو نہیں چھوڑتے تھے کہ وہ ان کے ساتھ چل سکے۔

(۲٦٨٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ :كَانَ أَبُو الْعَالِيَةِ إِذَا جَلَسَ إِلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعَةٍ قَامَ.

(۲۶۸۴۲) حضرت عاصم ریشین فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ریشین کے پاس جب چار سے زیادہ لوگ بیٹھ جاتے تو آپ ریشین کھڑے ہو جاتے۔

(۱٥٤) ما ينبغي لِلرّجلِ أن يتعلّمه ويعلّمه ولده

آدمی کے لیے مناسب ہے کہ وہ خود سیکھے اور اپنے بچہ کو سکھلائے

(۲٦٨٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ :يَا بَنِيَّ ، تَعَلَّمُوا الرَّمْيَ فَإِنَّهُ خَيْرُ لَعِبِكُمْ.

(۲۶۸۴۳) حضرت مصعب بن سعد ریشین فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! تیر اندازی سیکھو، اس لیے کہ یہ تمہارا بہترین کھیل ہے۔

(۲٦٨٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ سَالِمٍ الْفَزَارِيِّ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِنَا فَقَالَ :ارْمُوا ، فَإِنَّ الرَّمْيَ عُدَّةٌ وَجَلاَدَةٌ.

(۲۶۸۴۴) حضرت رافع بن سالم فزاری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ ہمارے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: کہ تیراندازی کرو، اس لیے کہ تیراندازی دشمن کے خلاف تیاری اور ہمت و استقلال ہے۔

(٢٦٨٤٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَن طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ : قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ : إِذَا عَلَّمْتُ وَلَدِي الْقُرْآنَ وَأَحْجَجْتُهُ وَزَوَّجْته ، فَقَدْ قَضَيْتُ حَقَّهُ ، وَبَقِيَ حَقِّي عَلَيْهِ.

(۲۶۸۴۵) حضرت ابو بردہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن عاصی ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ جب میں نے اپنے بچہ کو قرآن سکھلا دیا اور میں نے اس کو حج کروا دیا اور اس کا نکاح کروا دیا تو میں نے اس کا حق ادا کر دیا اور اس پر میرا حق باقی رہ گیا۔

(٢٦٨٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَن لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : لاَ تَحْضُرُ الْمَلاَئِكَةُ شَيْئًا مِنْ لَهْوِكُمْ غَيْرَ الرِّهَانِ وَالرَّمْيِ ، نِعْمَ مُنْتَهَى الْمُؤْمِنِ الْقَوْسُ وَالنَّبْلُ.

(۲۶۸۴۶) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ فرشتے تمہارے کھیلوں میں حاضر نہیں ہوتے سوائے دوڑ اور تیراندازی کے۔ مومن کا بہترین کھیل تیر اور کمان کے ساتھ ہے۔

(١٥٥) مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ كَانَتْ نِعْمَةً يَكْفُرُهَا

جو شخص تیراندازی سیکھے پھر اسے چھوڑ دے تو اس نے نعمت کی ناشکری کی

(٢٦٨٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى أُنَاسٍ من أسلم يَرْمُونَ فَقَالَ : خُذُوا وَأَنَا مَعَ ابْنِ الأَدْرَعِ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، نَأْخُذُ وَأَنْتَ مَعَ بَعْضِنَا دُونَ بَعْضٍ ، فَقَالَ : خُذُوا وَأَنَا مَعَكُمْ يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ.

(بخاری ۲۸۹۹۔ احمد ۴/ ۵۰)

(۲۶۸۴۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا قبیلہ اسلم کے چند لوگوں پر سے گزر ہوا جو تیراندازی کر رہے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پکڑو اور میں ابن الادرع کے ساتھ ہوں۔ اس پر ان لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کیسے قابو کریں حالانکہ آپ ﷺ ہم میں سے بعض کو چھوڑ کر بعض کے ساتھ ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو اسماعیل! تم پکڑو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

(٢٦٨٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابن أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاسٍ مِنْ أَسْلَمَ وَهُمْ يَتَنَاضَلُونَ فَقَالَ: ارْمُوا يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، ارْمُوا وَأَنَا مَعَ ابْنِ الأَدْرَعِ، فَأَمْسَكَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ: مَا لَكُمْ لاَ تَرْمُونَ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَرْمِي وَقَدْ قُلْتَ: أَنَا مَعَ ابْنِ الأَدْرَعِ ، وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ حِزْبَكَ لاَ يُغْلَبُ؟ قَالَ: ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ. (مسند ۲۳۹)

(۲۶۸۴۸) حضرت ابن ابو حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر قبیلہ اسلم کے چند لوگوں کے پاس سے ہوا اس حال میں کہ وہ لوگ باہم تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو اسماعیل! تیر اندازی کرو، بے شک تمہارا باپ بھی تیر انداز تھا۔ اور تم تیر چلاؤ اور میں ابن الادرع کے ساتھ ہوں، تو لوگوں نے اپنے ہاتھوں کو روک لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ تم نہیں چلا رہے؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کیسے تیر چلائیں؟ حالانکہ آپ ﷺ نے کہا ہے کہ آپ ﷺ تو ابن الادرع کے ساتھ ہیں، اور تحقیق ہم جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کا لشکر کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا! آپ ﷺ نے فرمایا: تم تیر چلاؤ میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

(۲۶۸٤۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الأَدْرَعِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَمَعْدَدُوا وَاخْشَوْشِنُوا وَانْتَضِلُوا وَامْشُوا حُفَاةً.

(طبرانی ۸۴)

(۲۶۸۴۹) قبیلہ اسلم کے ایک شخص جن کا نام ابن الادرع رضی اللہ عنہ ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبیلہ معد کا طرز زندگی اختیار کرو، اور موٹا اور کھردرا (کپڑا) پہنو اور باہم تیر اندازی کا مقابلہ کرو اور ننگے پیر چلا کرو۔

(۲٦٨٥٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَزْرَقِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ الثَّلاَثَةَ الْجَنَّةَ :صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ ، وَالرَّامِيَ بِهِ ، وَالْمُمِدَّ بِهِ ، وَقَالَ :ارْمُوا وَارْكَبُوا، وَإِنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا ، وَكُلُّ مَا يَلْهُو بِهِ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلاَّ رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ ، وَتَأْدِيبَهُ فَرَسَهُ، وَمُلاَعَبَتَهُ أَهْلَهُ ، فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ.

(۲۶۸۵۰) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ یقیناً اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین لوگوں کو جنت میں داخل کریں گے، تیر کے بنانے والے کو جس نے ثواب کی نیت سے اس کو بنایا۔ اور اس کے چلانے والے کو اور تیر کے پکڑانے والے کو، اور آپ ﷺ نے فرمایا: تیر اندازی کرو اور سواری کرو۔ اور تمہارا تیر اندازی کرنا میرے نزدیک تمہارے سوار ہونے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اور وہ تمام کھیل جو مسلمان بندہ کھیلتا ہے وہ باطل ہیں۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنے کمان کے ذریعہ تیر چلاتا ہو، یا اپنے گھوڑے کو سدھاتا ہو یا اپنی بیوی کے ساتھ تفریح کرتا ہو، بے شک یہ تمام چیزیں حق میں سے ہیں۔

(٢٦٨٥١) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلاَّمٍ الدِّمَشْقِيُّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : وَمُنَبِّلَهُ. (ابوداؤد ۲۵۰۵۔ احمد ۴/ ۱۴۶)

(۲۶۸۵۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔ مگر یہ کہ اس سند میں منبلہ

کے الفاظ بھی ہیں۔

(۲۶۸۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ بِلاَلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : أَدْرَكْتُهِمْ يَشْتَدُّونَ بَيْنَ الأَغْرَاضِ وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ، فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوا رُهْبَانًا.

(۲۶۸۵۲) امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال بن سعد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا اس حال میں کہ وہ لوگ اپنے مقاصد کے بارے میں بہت سخت تھے۔ اور ان میں سے بعض بعض کے ساتھ مذاق کرتے تھے اور جب رات ہوتی، تو وہ سب کے سب عبادت گزار بن جاتے۔

(۲۶۸۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ حُذَيْفَةَ يَشْتَدُّ بَيْنَ الْهَدَفَيْنِ.

(۲۶۸۵۳) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ دونشانوں کے درمیان حملہ کرتے تھے۔

(۲۶۸۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَدَبَّسِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ : أَخِيفُوا الْهَوَامَّ قَبْلَ أَنْ تُخِيفَكُمْ ، وَانْتَضِلُوا وَتَمَعْدَدُوا وَاخْشَوْشِنُوا وَاجْعَلُوا الرَّأْسَ رَأْسَيْنِ ، وَفَرِّقُوا عَنِ الْمَنِيَّةِ ، وَلاَ تُلِثُّوا بِدَارِ مُعْجِزَةٍ ، وَأَخِيفُوا الْحَيَّاتِ قَبْلَ أَنْ تُخِيفَكُمْ وَأَصْلِحُوا مَثَاوِيَكُمْ.

(۲۶۸۵۴) حضرت ابوالعدبّس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ تم حشرات کو ڈراؤ قبل ازیں کہ وہ تمہیں خوف زدہ کریں اور تم باہم تیراندازی کا مقابلہ کیا کرو، اور قبیلہ معد کی طرز زندگی اختیار کرو اور موٹا، کھردرا کپڑا پہنو، اوراپنے مال کو ہلاک ہونے سے بچاؤ، اور تم ایسی جگہ اقامت اختیار مت کرو جہاں تمہارا رزق تنگ ہو اور تم سانپوں کو ڈراؤ قبل ازیں کہ وہ تمہیں خوف زدہ کریں اور اپنے گھر والوں کو درست رکھو۔

(۱۵٦) ما يستحبّ للرّجل أن يوجد ريحه منه

آدمی کے لیے مستحب ہے کہ اس سے ایسی خوشبو پائی جائے

(۲۶۸۵۵) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ عَرَفَ جِيرَانُ الطَّرِيقِ ، أَنَّهُ قَدْ مَرَّ مِنْ طِيبِ رِيحِهِ.

(۲۶۸۵۵) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلتے تو راستہ کے پڑوسی آپ رضی اللہ عنہ کی مہکتی خوشبو سے پہچان لیتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ گزرے ہیں۔

(۲۶۸۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَتَطَيَّبُ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ.

(۲۶۸۵۶) حضرت قاسم بن عبد الرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسی خوشبو لگاتے تھے جس میں مشک کی آمیزش ہوتی تھی۔

(۲۶۸۵۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ مَوْلَى لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَأَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا قَتَادَةَ وَأَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ يَمُرُّونَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ فِي الْكُتَّابِ فَنَجِدُ مِنْهُمْ رِيحَ الْعَبِيرِ وَهُوَ الْخَلُوقُ.

(۲۶۸۵۷) حضرت عثمان بن عبید اللہ رحمہ اللہ جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو اُسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، یہ حضرات ہم پر سے گزرتے تھے اس حال میں کہ ہم مکتب میں ہوتے تھے تو ہم ان سے عبیر کی خوشبو سونگھتے تھے جو زعفران ملی خوشبو ہے۔

(۲۶۸۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ بِرِيحِ الطِّيبِ إِذَا أَقْبَلَ. (عبدالرزاق ۷۹۳۴۔ ابن سعد ۳۹۸)

(۲۶۸۵۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت پاکیزہ خوشبو آتی تھی۔

(۲۶۸۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُعْرَفُ بِرِيحِ الطِّيبِ.

(۲۶۸۵۹) حضرت طلحہ بن مصرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بہت پاکیزہ خوشبو آتی تھی۔

(۲۶۸۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ نُفَيْعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ مِنْ أَطْيَبِ النَّاسِ رِيحًا، وَأَنْقَاهُمْ ثَوْبًا أَبْيَضَ.

(۲۶۸۶۰) حضرت نُفیع رحمہ اللہ جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے پاکیزہ خوشبو والے اور سب سے صاف سفید کپڑوں والے تھے۔

(۲۶۸۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَسْحَقُ الْمِسْكَ، ثُمَّ جَعَلَهُ عَلَى يَافُوخِهِ.

(۲۶۸۶۱) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ مشک کو کوٹ کر اس کا سفوف بناتے پھر اس کو اپنے سر کے اوپر کے حصہ میں ڈال لیتے۔

(۱۵۷) من كره للمرأة أن تطيب إذا خرجت

جو عورت کے گھر سے نکلتے وقت خوشبو لگانے کو مکروہ سمجھتے ہیں

(۲۶۸۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ ، فَمَرَّ بِالنِّسَاءِ ، فَوَجَدَ رِيحَ رَأْسِ امْرَأَةٍ فَقَالَ :مَنْ صَاحِبَةُ هَذَا ؟ أَمَا لَوْ عَرَفْتهَا لَفَعَلْت وَفَعَلْت ، إنَّمَا تَطَيَّبُ الْمَرْأَةُ لِزَوْجِهَا ، فَإِذَا خَرَجَتْ لَبِسَتْ أُطَيْمِرَهَا ، أَوْ أُطَيْمِرَ خَادِمِهَا ، فَتَحَدَّثَ النِّسَاءُ ، أَنَّهَا قَامَتْ عَنْ حَدَثٍ.

(۲۶۸۶۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عید کے دن نکلے، آپ رضی اللہ عنہ کا گزر عورتوں کے پاس سے ہوا، تو آپ رضی اللہ عنہ کو کسی عورت کے سر سے خوشبو محسوس ہوئی، آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ خوشبو والی عورت کون ہے؟ اگر میں نے اس کو پہچان لیا تو میں اس کو ایسی اور ایسی سزا دوں گا، اس لیے کہ عورت صرف اپنے خاوند کے لیے خوشبو لگا سکتی ہے۔ اور جب وہ نکلے تو اپنے کوئی بوسیدہ یا اپنی خادمہ کے بوسیدہ کپڑے پہن لے، اس پر عورتوں نے بتایا کہ یہ عورت حدث کی وجہ سے اٹھی ہے۔

(۲۶۸۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَن غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ :أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ ، ثُمَّ خَرَجَتْ لِتُوجَدَ رِيحُهَا فَهِي فَاعِلَة ، وَكُل عَين فَاعِلَة.

(۲۶۸۶۳) حضرت غنیم بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کوئی عورت خوشبو لگائے، پھر وہ نکلے تاکہ اس کی خوشبو پھیلے، پس یہ عورت زنا کرنے والی ہے اور ہر آنکھ زنا کرنے والی ہوگی۔

(۲۶۸٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ إلَى الْمَسْجِدِ لِيُوجَدَ رِيحُهَا ، لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلاَةٌ حَتَّى تَغْتَسِلَ اغْتِسَالَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ. (ابو داؤد ۴۱۷۱۔ احمد ۲/ ۲۴۶)

(۲۶۸۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی عورت خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف نکلے تاکہ اس کی خوشبو محسوس کی جائے، تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ جنابت کے غسل کی طرح غسل کرلے۔

(۲۶۸٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَن بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَن زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ :قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا خَرَجَتْ إحْدَاكُنَّ إلَى الْمَسْجِدِ فَلاَ تَمَسَّ طِيبًا. (مسلم ۳۲۸۔ احمد ۶/ ۳۶۳)

(۲۶۸۶۵) حضرت زینب رضی اللہ عنہا جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی عورت مسجد کی طرف نکلے تو اس کو چاہیے کہ وہ خوشبو مت لگائے۔

(۲۶۸٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بن أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ،

أَنَّهُ وَجَدَ مِنِ امْرَأَتِهِ رِيحَ مِجْمَرٍ وَهِيَ بِمَكَّةَ ، فَأَقْسَمَ عَلَيْهَا أَلاَ تَخْرُجَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ.

(۲۶۸۶۶) حضرت ابوعبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے عود کی خوشبو محسوس کی اس حال میں کہ وہ مکہ میں تھی، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو قسم دی کہ وہ اس رات نہیں نکلے گی۔

(۲۶۸۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ : نَزَلَ بِي حَمَوِيٌّ فَمَسِسْتُ طِيبًا ، ثُمَّ خَرَجْت فَأَرْسَلَتْ إِلَيَّ حَفْصَةُ : إِنَّمَا الطِّيبُ لِلْفِرَاشِ.

(۲۶۸۶۷) حضرت عثمان بن عبداللہ بن سراقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے ارشاد فرمایا: کہ میرے دیور نے میرے پاس قیام کیا تو میں نے خوشبو لگائی پھر میں نکلی، تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے میری طرف قاصد کے ذریعے پیغام بھیجا کہ بے شک خوشبو تو خاوند کے لیے لگائی جاتی ہے۔

(۲۶۸۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ امْرَأَتَهُ اسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَهَا ، فَأَذِنَ لَهَا فَوَجَدَ بِهَا رِيحُ دُخْنة فحبسها ، وَقَالَ : إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ فَإِنَّمَا طِيبُهَا شَنَارٌ فِيهِ نَارٌ.

(۲۶۸۶۸) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ان کی بیوی نے اپنے گھر والوں کے پاس جانے کی اجازت مانگی تو آپ رحمہ اللہ نے اسے اجازت دے دی۔ پھر آپ رحمہ اللہ کو اس سے دھونی کی خوشبو محسوس ہوئی تو آپ رحمہ اللہ نے اس کو روک دیا اور فرمایا: بے شک عورت جب خوشبو لگائے پھر گھر سے نکلے، تو اس کی خوشبو میں ایسا فتنہ ہے جس میں آگ ہے۔

(۲۶۸۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ : زَارَتْ أَسْمَاءُ أُخْتَهَا عَائِشَةَ ، وَالزُّبَيْرُ غَائِبٌ ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ رِيحَ طِيبٍ فَقَالَ : مَا عَلَى امْرَأَةٍ أَنْ لاَ تَطَيَّبَ وَزَوْجُهَا غَائِبٌ. (طبرانی ۲۸۰)

(۲۶۸۶۹) حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اپنی بہن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کے لیے آئیں اس حال میں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ موجود نہیں تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکیزہ خوشبو محسوس کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کے لیے درست نہیں ہے کہ وہ خوشبو لگائے جبکہ اس کا خاوند موجود نہ ہو۔

(۱۵۸) فِي تنحِيةِ الأذى عنِ الطّرِيقِ

راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینے کا بیان

(۲۶۸۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الإِيمَانُ سِتُّونَ ، أَوْ سَبْعُونَ ، أَوْ بِضْعَةٌ وَاحِدُ الْعَدَدَيْنِ: أَعْلاَهَا شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ. (بخاری ۹۔ مسلم ۶۳)

(۲۶۸۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کے ساٹھ یا ستر یا کچھ زائد شعبے ہیں۔ ان دونوں میں سے ایک عدد ارشاد فرمایا...... ان میں سے بلند ترین لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے اور سب سے آسان تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹانا ہے، اور حیاء بھی ایمان کا حصہ ہے۔

(۲۶۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ ، عَنْ أَبِي الْوَازِعِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَنْتَفِعُ بِهِ ، قَالَ : نَحِّ الأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ. (مسلم ۲۰۲۱۔ ابن ماجہ ۳۶۸۱)

(۲۶۸۷۱) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میری کسی ایسے عمل پر راہنمائی فرما دیجئے جس پر عمل کرنے سے مجھے فائدہ ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاؤ۔

(۲۶۸۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ أَبِي سَيْفٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ عَادَ مَرِيضًا ، أَوْ أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ ، أَوْ مَازَ أَذًى عَنْ طَرِيقٍ فَحَسَنَةٌ بِعَشْرَةِ أَمْثَالِهَا.

(۲۶۸۷۲) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مریض کی عیادت کرے یا اپنے گھر والوں پر مال خرچ کرے یا راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دے تو ایک نیکی کا بدلہ دس کے برابر ہوگا۔

(۲۶۸۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ : خَرَجَ رَجُلٌ مَعَ مُعَاذٍ ، فَجَعَلَ لاَ يَرَى أَذًى فِي طَرِيقٍ إِلاَّ نَحَّاهُ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الرَّجُلُ جَعَلَ لاَ يَمُرُّ بِشَيْءٍ إِلاَّ نَحَّاهُ ، فَقَالَ لَهُ : مَا حَمَلَكَ عَلَى هَذَا ؟ قَالَ : الَّذِي رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ ، قَالَ : أَصَبْتَ ، أَوْ أَحْسَنْتَ ، إِنَّهُ مَنْ أَمَاطَ أَذًى ، عَنْ طَرِيقٍ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ ، وَمَنْ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(۲۶۸۷۳) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا، وہ شخص راستہ میں کوئی بھی تکلیف دہ چیز دیکھتا تو اسے ہٹا دیتا، جب آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو دیکھا کہ یہ جو بھی تکلیف دہ چیز دیکھتا ہے تو اس کو راستہ سے ہٹا دیتا ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ کس بات نے تجھے اس فعل پر ابھارا؟ اس نے کہا: کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تحقیق تو نے ٹھیک کیا یا یوں فرمایا: کہ تو نے اچھا کام کیا۔ اس لیے کہ جو شخص راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹاتا ہے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۶۸۷۴) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هِلاَلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَتْ شَجَرَةٌ عَلَى طَرِيقِ النَّاسِ ، فَكَانَتْ تُؤْذِيهِمْ ، فَعَزَلَهَا رَجُلٌ ، عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَلَقَدْ رَأَيْته يَتَقَلَّبُ فِي ظِلِّهَا فِي الْجَنَّةِ. (احمد ۱۵۴۔ ابو یعلی ۳۰۴۸)

(۲۶۸۷۴) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ لوگوں کے راستہ میں ایک درخت تھا جو لوگوں کی

تکلیف کا باعث تھا، پس کسی آدمی نے راستہ سے اسے ہٹادیا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ تحقیق میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں اس درخت کے سایہ کے نیچے گھوم رہا تھا۔

(۲۶۸۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَانَ عَلَى طَرِيقٍ غُصْنُ شَجَرَةٍ يُؤْذِي النَّاسَ ، فَأَمَاطَهَا رَجُلٌ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ. (ابن ماجه ۳۶۸۲)

(۲۶۸۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک راستہ میں درخت کی ٹہنی تھی جو لوگوں کی تکلیف کا باعث بنتی تھی، پس کسی آدمی نے اسے ہٹادیا تو اس وجہ سے اسے جنت میں داخل کردیا گیا۔

(۲۶۸۷۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، عَن يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَن يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ أُمَّتِي بِأَعْمَالِهَا، حَسَنِهَا وَسَيِّئِهَا ، فَرَأَيْت فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الأَذَى يُنَحَّى عَنِ الطَّرِيقِ ، وَرَأَيْت فِي سَيِّءِ أَعْمَالِهَا النُّخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ لاَ تُدْفَنُ. (مسلم ۳۹۰۔ احمد ۵/ ۱۸۰)

(۲۶۸۷۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں سے یہ دیکھا کہ وہ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹاتا تھا اور میں نے ان کے برے اعمال میں دیکھا کہ وہ مسجد میں تھوک کر اس پر مٹی نہ ڈالتا تھا۔

(۱۵۹) فِي التَّحَشُّشِ على الطَّرِيقِ

راستہ پر قضائے حاجت کرنے کا بیان

(۲۶۸۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بن قَيْسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ : اتَّقُوا هَذِي الْمُلاَعِنِ ، ثُمَّ قَالَ إِسْمَاعِيلُ : يَعْنِي التَّحَشُّشَ عَلَى ظَهْرِ الطَّرِيقِ.

(۲۶۸۷۷) حضرت اسماعیل بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ان ملعون جگہوں سے بچو۔ پھر حضرت اسماعیل رحمہ اللہ نے فرمایا یعنی راستہ کے درمیان قضائے حاجت کرنے سے۔

(۲۶۸۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْمُلاَعن ، قَالُوا : وَمَا الْمُلاَعِنُ ؟ قَالَ : قَارِعَةُ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ وَتَحْتَ الشَّجَرَةِ يَسْتَظِلُّ تَحْتَهَا الرَّاكِبُ.

(مسلم ۲۲۶۔ ابوداؤد ۲۶)

(۲۶۸۷۸) حضرت عون بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تم ان ملعون جگہوں سے بچو۔ تو لوگوں نے پوچھا: ملعون جگہیں کیا ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ راستہ کے درمیان بیٹھنے اور اس درخت کے نیچے بیٹھنے سے جن کے

نیچے سوار سایہ حاصل کرتے ہیں۔

(۲۶۸۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَنْزِلُوا عَلَى جَوَادِّ الطَّرِيقِ ، وَلَا تَقْضُوا عَلَيْهَا الْحَاجَاتِ.

(۲۶۸۷۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم راستے کے درمیان میں قیام کرنے سے بچو اور نہ ہی ان جگہوں پر قضائے حاجت کرو۔

(۱٦٠) التّطيّب بِالمِسكِ

مشک خوشبو لگانے کا بیان

(۲۶۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْمِسْكَ فَقَالَ : هُوَ أَطْيَبُ طِيبِكُمْ. (مسلم ۱۷۶٦)

(۲۶۸۸۰) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ تمہاری خوشبوؤں میں پاکیزہ ترین خوشبو ہے۔

(۲۶۸۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَن ابن عُمَر قَالَ : أَطْيَب طيبكم : الْمِسْكَ.

(۲۶۸۸۱) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہاری خوشبوؤں میں پاکیزہ ترین خوشبو مشک ہے۔

(۲۶۸۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ الْمِسْكَ فَمَسَحَ بِهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ.

(۲۶۸۸۲) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ جب وضو کرتے تو مشک خوشبو لیتے اور اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مل لیتے۔

(۲۶۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ يَسْحَقُ الْمِسْكَ ، ثُمَّ يَجْعَلُهُ عَلَى يَافُوخِهِ.

(۲۶۸۸۳) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ مشک کو پیس کر اس کا سفوف بناتے پھر اسے اپنے سر کے اوپر والے حصہ میں ڈال لیتے۔

(۲۶۸۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : لَا بَأْسَ بِالْمِسْكِ لِلْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.

(۲۶۸۸۴) حضرت ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ زندہ اور مردہ کے مشک لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۱) من كره المسك

جو مشک لگانے کو مکروہ سمجھتے

(۲۶۸۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِی رَوَّادٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : الْمِسْكُ مَيْتَةٌ وَدَمٌ.

(۲۶۸۸۵) حضرت ابن ابی روّاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ مشک تو مردار اور خون ہے۔

(۲۶۸۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجْعَلَ الْمِسْكُ فِی الْمُصْحَفِ.

(۲۶۸۸۶) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے قرآن مجید کے نسخہ میں مشک لگانے کو مکروہ سمجھا۔

(۲۶۸۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْمِسْكَ لِلْحَیِّ وَالْمَيِّتِ.

(۲۶۸۸۷) حضرت ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ زندہ اور مردہ کے مشک لگانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۶۲) فِی الْمَبِيتِ عَلَى السَّطْحِ

چھت پر رات گزارنے کا بیان

(۲۶۸۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ عُمَارَةَ قَالَ : جَاءَ أَبُو أَيُّوبَ ، فَأَرَادَ أَنْ يَبِيتَ عَلَى سَطْحٍ لَنَا أَجْلَحَ ، قَالَ : كِدْتُ أَنْ أَبِيتَ اللَّيْلَةَ لاَ ذِمَّةَ لِی.

(۲۶۸۸۸) حضرت علی بن عمارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ارادہ کیا کہ وہ ہماری بغیر دیوار کی چھت پر رات گزاریں، فرمایا کہ قریب ہے کہ میں رات گزاروں اس حال میں کہ میری کوئی ذمہ داری نہیں۔

(۲۶۸۸۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ فَوْقَ السَّطْحِ لَيْسَ عَلَيْهِ حَائِطٌ ، فَقَالَ مُجَاهِدٌ : إِنَّمَا قِيلَ ذَاكَ لِمَنْ سَقَطَ فَمَاتَ.

(۲۶۸۸۹) حضرت علاء بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جو بغیر دیوار والی چھت پر سو جائے؟ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ تو اس شخص کو کہا جاتا ہے جو گرتا ہے تو مر جاتا ہے۔

(۱۶۳) فِی الرَّجُلِ يَصِلُ مَنْ كَانَ أَبُوهُ يَصِلُ

اس آدمی کا بیان جو اس شخص سے صلہ رحمی کرے جس سے اس کا والد صلہ رحمی کرتا ہے

(۲۶۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی حُسَيْنٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقْطَعْ مَنْ كَانَ يَصِلُ أَبَاكَ ، يُطْفَأْ بِذَلِكَ نُورُكَ ، إِنَّ وِدَّكَ وِدُّ أَبِيكَ. (مسلم ۱۱۔ ابو داؤد ۵۱۰۰)

(۲۶۸۹۰) حضرت ابن ابی حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قطع رحمی مت کرو اس سے جس سے تمہارے والد صلہ رحمی کرتے تھے، اس سے تمہارا نور بجھ جائے گا اس لیے کہ تمہارا تعلق دار تمہارے والد کا تعلق دار ہے۔

(۲۶۸۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : صِلْ مَنْ كَانَ أَبُوكَ يُوَاصِلُ ، فَإِنَّ صِلَةَ الْمَيِّتِ فِي قَبْرِهِ أَنْ تَصِلَ مَنْ كَانَ يُوَاصِلُ.

(۲۶۸۹۱) حضرت عون بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ اس کے ساتھ صلح رحمی کرو جس کے ساتھ تمہارے والد صلہ رحمی کرتے تھے اس لیے کہ قبر میں موجود میت سے صلح رحمی یہی ہے کہ تم اس شخص سے صلہ رحمی کرو جس سے یہ صلہ رحمی کرتا تھا۔

(۲۶۸۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ بِلاَلٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : إن مِنْ صِلَةِ الرَّجُلِ أَبَاهُ أَنْ يَصِلَ إِخْوَانَهُ الَّذِينَ كَانَ يَصِلُهُمْ ، قَالَ حَمَّادٌ : أَحْسَبُهُ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قِيلَ لِحَمَّادٍ : بِلاَلُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۶۸۹۲) حضرت بلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ بے شک آدمی کی اپنے والد سے صلہ رحمی یہ ہے کہ وہ اس کے بھائیوں سے صلہ رحمی کرے جن سے وہ خود صلہ رحمی کرتا تھا۔

حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا بلال بن ابو بردہ رحمہ اللہ مراد ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۲۶۸۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ : أَحْبِبْ حَبِيبَكَ وَحَبِيبَ أَبِيكَ.

(۲۶۸۹۳) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ تورات میں یوں لکھا ہے کہ تم اپنے محبوب اور اپنے والد کے محبوب سے محبت کرو۔

(۱٦٤) فِي تتريبِ الكِتابِ

لکھے ہوئے پر مٹی چھڑ کنے کا بیان

(۲۶۸۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عَقِيلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : تَرِّبُوا صُحُفَكُمْ أَنْجَحُ لَهَا.

(۲۶۸۹۴) حضرت سلمہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے صحیفوں پر مٹی چھڑک لیا کرو، یہ اس کے مقصد میں کامیابی ہے۔

(۲۶۸۹٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الدِّمَشْقِيُّ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ،

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :تَرِّبُوا صُحُفَكُمْ أَنْجَحُ لَهَا وَالتُّرَابُ مُبَارَكٌ.

(ترمذی ۲۷۱۳۔ ابن ماجہ ۳۷۷۴)

(۲۶۸۹۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ تم اپنے صحیفوں پر مٹی چھڑک لیا کرو، یہ اس کے مقصد میں کامیابی ہے، اور مٹی بابرکت چیز ہے۔

(۲۶۸۹۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو شَيْبَةَ ، عَن رَجُلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَرِّبُوا صُحُفَكُمْ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ.

(۲۶۸۹۶) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے صحیفوں پر مٹی چھڑک لیا کرو، یہ بہت برکت کا باعث ہے۔

(۱۶۵) فِي رَدِّ جوابِ الكِتابِ

خط کا جواب دینے کا بیان

(۲۶۸۹۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :إِنِّي لأَرَى لِجَوَابِ الْكِتَابِ عَلَيَّ حَقًّا كَرَدِّ السَّلاَمِ. (ابن عدی ۱۷۶)

(۲۶۸۹۷) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ خط کا جواب دینا مجھ پر سلام کے جواب دینے کی طرح لازم ہے۔

(۱۶۶) فِي رُكوبِ ثلاثةٍ على دابّةٍ

ایک سواری پر تین لوگوں کے سوار ہونے کا بیان

(۲۶۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :مَا كُنْت أُبَالِي لَوْ كُنْت عَاشِرَ عَشَرَةٍ عَلَى دَابَّةٍ بَعْدَ أَنْ تُطِيقَنَا.

(۲۶۸۹۸) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا؛ کہ میں پروا نہیں کرتا کہ میں کسی سواری پر دس کا دسواں ہوں اس بات کے بعد کہ وہ ہمیں اٹھانے کی طاقت رکھتا ہو۔

(۲۶۸۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّاهُ غُلاَمَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالآخَرَ خَلْفَهُ. (عبدالرزاق ۱۹۳۸۲)

(۲۶۸۹۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو عبد المطلب کے دو لڑکے ملے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے

ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو پیچھے سوار کرلیا۔

(٢٦٩٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ لابْنِ الزُّبَيْرِ : أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ ، وَابْنُ عَبَّاسٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ.

(مسلم ١٨٨٥۔ احمد ١/ ٢٠٣)

(٢٦٩٠٠) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا تمہیں یاد ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے، تمہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ملے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کو سوار کرلیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

(٢٦٩٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ :حَدَّثَنَا مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيّ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا ، قَالَ: فَتُلُقِّيَ بِي ، وَبِالْحَسَنِ، أَوْ بِالْحُسَيْنِ ، قَالَ :فَحَمَلَ أَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَالآخَرَ خَلْفَهُ ، حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ. (ابوداؤد ٢٥٥٩۔ احمد ٢٠٣)

(٢٦٩٠١) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس آتے اور ہم سے ملاقات ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے ملتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کرلیتے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں داخل ہو جاتے۔

(٢٦٩٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سُفْيَانَ الْعَطَّارِ ، قَالَ :رَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ مُرْتَدِفًا خَلْفَ رَجُلٍ ، قَالَ :وَكَانَ يَقُولُ : صَاحِبُ الدَّابَّةِ أَحَقُّ بِمُقَدَّمِهَا.

(٢٦٩٠٢) حضرت سفیان بن عطار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ سواری پر کسی آدمی کے پیچھے بیٹھے ہوتے تھے اور فرما رہے تھے کہ سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔

(١٦٧) من كره ركوب ثلاثةٍ على الدّابّةِ

جو سواری پر تین لوگوں کے سوار ہونے کو مکروہ سمجھے

(٢٦٩٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَرْكَبَ ثَلاَثَةٌ عَلَى دَابَّةٍ.

(٢٦٩٠٣) حضرت خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ ایک سواری پر تین آدمیوں کے سوار ہونے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٢٦٩٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :أَيُّمَا ثَلاَثَةٍ رَكِبُوا عَلَى دَابَّةٍ فَأَحَدُهُمْ مَلْعُونٌ.

(٢٦٩٠٤) حضرت اجلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو کوئی بھی تین آدمی ایک سواری پر سوار ہوئے تو ان میں سے ایک ملعون ہوگا۔

(٢٦٩.٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ جِبْرِيلَ بْنِ أَحْمَرَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ : رَآنِي أَبِي رِدْفَ ثَالِثٍ فَقَالَ : مَلْعُونٌ.

(۲۶۹۰۵) حضرت ابن بریدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے دیکھا کہ میں سوار کے پیچھے تیسرا سوار تھا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ملعون شخص۔

(٢٦٩.٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : خَرَجْتُ إِلَى الْحِيرَةِ أَنْظُرُ إِلَى الْفِيلِ ، فَرَأَيْت الْحَارِثَ الأَعْوَرَ رَاكِبًا وَخَلْفَهُ رِدْفٌ ، قَالَ : فَقَالَ : لَوْ صَلُحَ ثَلاَثَةٌ حَمَلْنَاك.

(۲۶۹۰۶) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں حیرہ مقام کی طرف نکلا تا کہ میں ہاتھی دیکھوں، پس میں نے حضرت حارث اعور رحمہ اللہ کو سوار دیکھا اس حالت میں کہ ان کے پیچھے کوئی سوار تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر یہ سواری تیسرے کی صلاحیت رکھتی تو ہم آپ رحمہ اللہ کو بھی سوار کر لیتے۔

(٢٦٩.٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حسن ، عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ مَعَهُ إِذْ مَرَّ ثَلاَثَةٌ عَلَى حِمَارٍ ، فَقَالَ لِلآخِرِ مِنْهُمْ : انْزِلْ لَعَنَكَ اللَّهُ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : تَلْعَنُ هَذَا الإِنْسَان ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنْ هَذَا : أَنْ يَرْكَبَ الثَّلاَثَةُ عَلَى الدَّابَّةِ. (طبرانی ۷۸۲)

(۲۶۹۰۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک گدھے پر سوار تین لوگ گزرے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کو کہا: اتر جا اللہ تجھ پر لعنت کرے، اس لعنت کرنے والے کو کہا گیا کہ تو انسان کو لعنت کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ ایک جانور پر تین لوگ سوار ہوں۔

(٢٦٩.٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ : رَأَى ثَلاَثَةً عَلَى بَغْلٍ فَقَالَ لِيَنْزِلْ أَحَدُكُمْ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الثَّالِثَ. (ابوداؤد ۲۹۹)

(۲۶۹۰۸) حضرت ابو العنبس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زاذان نے ایک خچر پر تین لوگوں کو سوار دیکھا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ چاہیے کہ تم میں سے ایک اتر جائے، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے سوار پر لعنت فرمائی ہے۔

(١٦٨) مَنْ كَانَ لاَ يدع أحدًا مِن أهلِهِ ينام بعد الفجرِ حتّى تطلع الشّمس

جو شخص اپنے گھر والوں میں سے کسی کو نہیں چھوڑتا کہ وہ فجر کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک سو جائیں

(٢٦٩.٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ لَمْ يَدَعْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِهِ صَغِيرًا ، وَلاَ كَبِيرًا يُطرِق حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۲۶۹۰۹) حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنے گھر میں کسی چھوٹے اور بڑے کو سونے کے لیے نہیں چھوڑتے تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔

(۲۶۹۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن فُضَيلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَن مُهَاجِرِ بْنِ شَمَّاسٍ ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ : كُنْتُ أَخْرُجُ إِلَى جَبَّانَةٍ مِنْ هَذِهِ الْجَبَابِينِ أَنْصِبُ بِفَخٍّ لِي ، فَخَرَجْتُ ثَلاَثَ غَدَوَاتٍ أَرَى رَجُلاً بَعْدَ الْفَجْرِ جَالِسًا فِي مَكَانٍ ، قُلْتُ: يَا عَبْدَ اللهِ ، مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ :أَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ ، قَالَ :قُلْتُ :أَيَّ شَيْءٍ تَصْنَعُ هَاهُنَا ؟ قَالَ :أَنْظُرُ إِلَى الشَّمْسِ مِنْ أَيْنَ تَطْلُعُ ؟.

(۲۶۹۱۰) حضرت مہاجر بن شماس کے چچا فرماتے ہیں کہ میں تین دن تک فجر کے بعد ایک بلند جگہ ایک آدمی کو بیٹھا دیکھتا رہا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اے اللہ کے بندے تم کون ہو؟ انہوں نے کہا میں حذیفہ بن یمان ہوں۔ میں نے کہا کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ سورج کہاں سے طلوع ہوتا ہے؟

(۲۶۹۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَن مُدْرِكِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى بِلاَلٍ وَهُوَ بِالشَّامِ جَالِسٌ غُدْوَةً، فَقُلْتُ :مَا يُجلسك يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، قَالَ: أَنْتَظِرُ طُلُوعَ الشَّمْسِ.

(۲۶۹۱۱) حضرت مدرک بن عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرا گزر حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر ہوا اس حال میں کہ وہ شام میں تھے اور صبح کے وقت بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! کس چیز نے آپ رضی اللہ عنہ کو یہاں بٹھایا ہوا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سورج کے طلوع ہونے کا انتظار کر رہا ہوں۔

(۲۶۹۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلاَّهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۲۶۹۱۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔

(۲۶۹۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ :عَجَبًا لأَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ، إِنَّهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْ حَيْثُ تَطْلُعُ ، أَوَلاَ يَعْلَمُونَ أَنَّ الْفَجْرَ إِذَا طَلَعَ مِنْ مَوْضِعٍ طَلَعَتْ مِنْهُ الشَّمْسُ.

(۲۶۹۱۳) حضرت سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عبداللہ کے اصحاب پر تعجب ہے! کہ وہ سورج کی طرف غور سے دیکھتے ہیں جب وہ طلوع ہوتا ہے۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ صبح جس جگہ سے طلوع ہوتی ہے اسی جگہ سے سورج بھی طلوع ہوتا ہے۔

(۲۶۹۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَن جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، ثُمَّ الْقَسْرِيِّ قَالَ : اسْتَأْذَنْت عَلَى حُذَيْفَةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْت :فَإِذَا رَسُولُهُ قَدْ لَحِقَنِي فَقَالَ :مَا رَدَّكَ ؟ قُلْتُ :

ظَنَنْتُ أَنَّكَ نَائِمٌ ؟ قَالَ :مَا كُنْتُ لأَنَامَ حَتَّى أَنْظُرَ مِنْ أَيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ قَالَ :فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدًا فَقَالَ :قَدْ فَعَلَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۶۹۱۴) حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی قسری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ اجازت چاہی، انہوں نے اجازت نہیں دی تو میں واپس لوٹ گیا، اتنے میں آپ رضی اللہ عنہ کا قاصد مجھے ملا۔ اس نے پوچھا: کہ کس چیز نے آپ کو واپس لوٹا دیا؟ میں نے عرض کیا: کہ میں سمجھا کہ آپ رضی اللہ عنہ سو رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سوتا نہیں ہوں یہاں تک کہ میں دیکھ لوں کہ سورج کہاں سے طلوع ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے یہ حدیث امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کی۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ عمل کیا ہے۔

(۱۶۹) فِي الرَّجلِ يبيت فِي البيتِ وحده

اس آدمی کا بیان جو تنہا گھر میں رات گزارے

(۲۶۹۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ :لاَ تَبِتْ فِي بَيْتٍ وَحْدَكَ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ أَشَدُّ مَا يَكُونُ وَلَعًا.

(۲۶۹۱۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ تم گھر میں تنہا رات مت گزارو۔ اس لیے کہ شیطان سب سے زیادہ انسان کو اس وقت اکساتا ہے جب وہ اکیلا رات گزارتا ہے۔

(۲۶۹۱۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ ، أَوْ يَبِيتَ فِي بَيْتٍ وَحْدَهُ. (ابوداؤد ۳۱۱۔ احمد ۹۱)

(۲۶۹۱۶) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو تنہا سفر کرنے سے یا تنہا رات گزارنے سے منع فرمایا۔

(۲۶۹۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَاصِمِ بن مُحَمَّد ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَارَ أَحَدُكُمْ بِاللَّيْلِ. (بخاری ۲۹۹۸۔ ترمذی ۱۶۷۳)

(۲۶۹۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں کوئی جان لیتا جو تنہائی میں نقصان ہے تو تم میں کوئی رات میں سفر نہ کرتا۔

(۱۷۰) مَنْ كَانَ يسرّ حديثه مِن أهلِهِ

جو شخص اپنی بات گھر والوں سے چھپاتا ہو

(۲۶۹۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : كَانَ أَبِي لاَ يَأْتَمِن

عَلَى حَدِيثِهِ أَهْلَهُ ، كَانَ يَخْلُو هُوَ وَأَصْحَابُهُ فِي غُرْفَةٍ يَتَحَدَّثُونَ.

(۲۶۹۱۸) حضرت محمد بن عبداللہ بن یزید ویشید فرماتے ہیں کہ میرے والد اپنی باتوں کے سلسلہ میں گھر والوں پر اعتماد نہیں کرتے تھے۔ اور وہ اوران کے دوست کمرے میں تنہا بیٹھ کر باتیں کرتے تھے۔

(۱۷۱) مَا قَالُوا فِي الطِّيَرَةِ

بدفالی کا بیان

(۲۶۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ، الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ، وَمَا مِنَّا إِلَّا ، وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ.

(ابو داؤد ۳۹۰۵۔ ابن ماجه ۳۵۳۸)

(۲۶۹۱۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدفالی شرک ہے۔ بدفالی شرک ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی حادثہ پیش آ ہی جاتا ہے۔ لیکن اللہ توکل کرنے کی وجہ سے اس کو رفع فرمادیتے ہیں۔

(۲۶۹۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطِّيَرَةِ فَقَالَ : أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ ذَلِكَ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ : اللَّهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ.

(ابو داؤد ۳۹۱۴۔ بیهقی ۱۳۹)

(۲۶۹۲۰) حضرت عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدفالی کے متعلق پوچھا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں اچھی تو نیک فال ہے اور یہ مسلمان سے کوئی چیز نہیں ہٹا سکتی اور جب تم میں کوئی ایسی بات دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ یہ دعا پڑھ لے۔ ترجمہ: اے اللہ! تیرے سوا کوئی بھی اچھائی کو پہنچا نہیں سکتا اور نہ کوئی برائی کو دور کر سکتا ہے۔ اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف تیری مدد سے ہے۔

(۲۶۹۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جُنَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا عَدْوَى ، وَلَا طِيَرَةَ ، وَلَا هَامَةَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، الْبَعِيرُ يَكُونُ بِهِ الْجَرَبُ فَتَجْرَبُ بِهِ الإِبِلُ ؟ قَالَ : ذَلِكَ الْقَدَرُ ، فَمَنْ أَجْرَبَ الأَوَّلَ ؟. (بخاری ۵۷۱۷۔ مسلم ۱۷۴۲)

(۲۶۹۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں، بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں، اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں۔ ایک بدوی شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کسی ایک اونٹ کو خارش لگی ہو تو وہ تمام اونٹوں کو خارش لگا دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی تقدیر ہے ورنہ پہلے کو کس نے خارش لگائی؟

(۲۶۹۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ عَدْوَى لاَ طِيَرَةَ ، وَلاَ هَامَةَ وَلاَ صَفَرَ. (احمد ۲۲۹)

(۲۶۹۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں، بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں، اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں۔

(۲۶۹۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ الْمُضَارِبِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ : قُلْتُ لأَبِي هُرَيْرَةَ : أَسَمِعْتَ مِنْ نَبِيِّكَ شَيْئًا فَحَدِّثْنِيهِ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ عَدْوَى ، وَلاَ طِيَرَةَ ، وَلاَ هَامَةَ ، وَخَيْرُ الطِّيَرَةِ الْفَأْلُ ، وَالْعَيْنُ حَقٌّ. (بخاری ۵۷۴۰۔ احمد ۲/ ۴۸۷)

(۲۶۹۲۳) حضرت مضارب بن حزن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی: آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے تو بیان کیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں، بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں، ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں اور بہترین فال تو نیک شگونی ہے اور نظر لگنا برحق ہے۔

(۲۶۹۲۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْفَأْلَ الْحَسَنَ وَيَكْرَهُ الطِّيَرَةَ. (ابن ماجہ ۳۵۳۶۔ ابن حبان ۶۱۲۱)

(۲۶۹۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیک فال کو پسند کرتے تھے۔ اور بدفالی کو ناپسند کرتے تھے۔

(۲۶۹۲۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ عَدْوَى ، وَلاَ طِيَرَةَ ، وَأُحِبُّ الْفَأْلَ الصَّالِحَ. (بخاری ۵۷۵۶۔ ابن ماجہ ۳۵۳۷)

(۲۶۹۲۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں، بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں اور میں نیک فال کو پسند کرتا ہوں۔

(۲۶۹۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ تَضُرُّ الطِّيَرَةُ إِلاَّ مَنْ تَطَيَّرَ.

(۲۶۹۲۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بدفالی نقصان نہیں پہنچاتی مگر اس شخص کو جو بدفالی مراد لیتا ہے۔

(۲۶۹۲۷) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْفُرَاتُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : خَرَجَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي سَفَرٍ ، قَالَ : فَأَقْبَلَتِ الظِّبَاءُ نَحْوَهُ حَتَّى إِذَا دَنَتْ مِنْهُ رَجَعَتْ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَيُّهَا الأَمِيرُ ، ارْجِعْ ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : أَخْبِرْنِي مِنْ أَيِّهَا تَطَيَّرْتَ ؟ أَمِنْ قُرُونِهَا حِينَ أَقْبَلَتْ أَمْ مِنْ أَدْبَارِهَا حِينَ أَدْبَرَتْ ؟ ، ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ عِنْدَ ذَلِكَ : إِنَّ الطِّيَرَةَ لَشُعْبَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

(۲۶۹۲۷) حضرت زیاد بن ابی مریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کسی سفر میں تشریف لے گئے۔ پس ایک

ہرن آپ رضی اللہ عنہ کی طرف آئی یہاں تک کہ جب وہ آپ رضی اللہ عنہ کے قریب ہوئی تو واپس لوٹ گئی۔ اس پر کسی شخص نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ جائیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: مجھے بتلاؤ تم نے کس چیز سے بدشگونی لی؟ کیا اس کے آنے سے جب وہ میری طرف آئی؟ یا اس کے پلٹ جانے سے کہ جب وہ پلٹ کر چلی گئی؟ پھر اس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: یقیناً بدفالی شرک کی شاخ ہے۔

(۲۶۹۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَرْزُوقٍ أَبِي بُكَيْرٍ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لُزِقَ بِمَجْذُومٍ فَقُلْتُ لَهُ : تَلْزَقُ بِمَجْذُومٍ ؟ قَالَ : فَامْضِ ، وَقَالَ : لَعَلَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَمِنْكَ.

(۲۶۹۲۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جذام میں مبتلا شخص سے چمٹ گئے۔ میں نے ان سے پوچھا: کہ آپ رضی اللہ عنہ جذام میں مبتلا شخص سے چمٹ گئے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جانے دو ہوسکتا ہے وہ مجھ سے اور تم سے بہتر ہو۔

(۲۶۹۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلَى مَكِنَاتِهَا. (ابو داؤد ۸۲۸۔ طیالسی ۱۶۳۴)

(۲۶۹۲۹) حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدفالی کو اپنی جگہ برقرار رکھو۔ (وہ نفع ونقصان نہیں پہنچاتی)۔

(۲۶۹۳۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَ : سَأَلْتُ أُمَّ سَعِيدٍ سُرِّيَّةَ عَلِيٍّ : هَلْ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَطَيَّرَانِ ؟ قَالَتْ : كَانَا يَحُسَّانِ وَيَمْضِيَانِ.

(۲۶۹۳۰) حضرت سلیمان بن قاسم رحمہ اللہ کی والدہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ام سعید رحمہا اللہ جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خادمہ رضی اللہ عنہا ہیں ان سے سوال کیا کہ کیا حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ یہ دونوں حضرات بدشگونی لیتے تھے؟ آپ رحمہا اللہ نے فرمایا: وہ دونوں حضرات اس کو محسوس کرتے تھے اور پھر بھی اپنا کام جاری رکھتے تھے۔

(۲۶۹۳۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ حَيَّانَ ، عَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ. (ابو داؤد ۳۹۰۲۔ احمد ۳/ ۴۷۷)

(۲۶۹۳۱) حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پرندوں کی آوازوں سے شگون لینا، بدفالی اور پیشین گوئی کے لیے کنکریاں پھینکنا شیطان کا طریقہ ہے۔

(۲۶۹۳۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ ، فَهُوَ مُنَافِقٌ : مَنْ تَكَهَّنَ ، أَوِ اسْتَقْسَمَ ، أَوْ رَجَعَتْهُ طِيَرَةٌ مِنْ سَفَرٍ.

(۲۶۹۳۲) حضرت رجاء بن حیوہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں جس شخص میں بھی پائی جائیں تو وہ منافق ہوگا: جو کاہنوں جیسی بات کرے یا جوئے کے تیروں کے ذریعہ تقسیم چاہے یا بدفالی لیتے ہوئے سفر

سے لوٹ آئے۔

(۲۶۹۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ غُولَ ، وَلاَ صَفَرَ. (مسلم ۱۷۴۵۔ احمد ۳/ ۲۹۳)

(۲۶۹۳۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غول (جنوں کا شکل بدل کر راستہ سے گمراہ کر دینا) کی کوئی حقیقت نہیں اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں۔

(۱۷۳) من رخّص في الطّيرة

جس نے بدفالی میں رخصت دی

(۲۶۹۳٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَهُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ.

(۲۶۹۳۴) حضرت شرید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف کے وفد میں کوئی شخص جذام میں مبتلا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف قاصد بھیج کر پیغام بھجوایا کہ ہم نے تجھ سے بیعت لے لی، تم واپس لوٹ جاؤ۔

(۲۶۹۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لاَ تُدِيمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَجْذُومِينَ.

(۲۶۹۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کوڑھ میں مبتلا لوگوں کو مسلسل مت دیکھو۔

(۲۶۹۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ شَيْخًا بِمَكَّةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنَ الأَسَدِ.

(۲۶۹۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذام زدہ شخص سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

(۲۶۹۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى مَجْذُومٍ فَخَمَّرَ أَنْفَهُ فَقِيلَ لَهُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَيْسَ قُلْتَ :لاَ عَدْوَى ، وَلاَ طِيَرَةَ ؟ قَالَ :بَلَى.

(۲۶۹۳۷) حضرت ولید بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جذام زدہ شخص پر گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ناک کو ڈھانک لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا: چھوت کی کوئی حقیقت نہیں، بدفالی کی کوئی حقیقت نہیں؟! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں۔

(۲۶۹۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُورِدُ الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ. (مسلم ۱۰۴- ابن ماجه ۳۵۴۱)

(۲۶۹۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیمار کو تندرست کے پاس مت لاؤ۔

(٢٦٩٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : قَالَ كَعْبٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو : هَلْ تَطَيَّرُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَمَا تَقُولُ ؟ قَالَ : أَقُولُ اللَّهُمَّ لاَ طَيْرَ إِلاَّ طَيْرُك ، وَلاَ خَيْرَ إِلاَّ خَيْرُك ، وَلاَ رَبَّ لَنَا غَيْرُك قَالَ : أَنْتَ أَفْقَهُ الْعَرَبِ.

(۲۶۹۳۹) حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا بدشگونی ہوتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے پوچھا: پھر آپ رضی اللہ عنہ کیا دعا پڑھتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں یہ دعا کرتا ہوں۔ ترجمہ: اے اللہ! کوئی بدفالی نہیں سوائے تیری بدفالی کے۔ اور کوئی خیر نہیں سوائے تیری خیر کے۔ اور تیرے سوا ہمارا کوئی پروردگار نہیں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم عرب کے سب سے بڑے فقیہ ہو۔

(٢٦٩٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَتَّقِيَ الْمَجْذُومَ.

(۲۶۹۴۰) حضرت خالد حذاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ پسند کرتے تھے کہ جذام زدہ شخص سے بچا جائے۔

(۱۷۳) مَنْ كَانَ يستحِبّ أن يسأل ويقول سلونى

جو شخص پسند کرتا ہے کہ اس سے پوچھا جائے اور یوں کہتا ہے کہ مجھ سے سوال کرو

(٢٦٩٤١) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : مَا لَكُمْ لاَ تَسْأَلُونَنَا أَفْلَسْتُمْ ؟.

(۲۶۹۴۱) حضرت سعید بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ تم سوال نہیں کرتے؟ کیا تم طالب علم نہیں ہو؟

(٢٦٩٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَا سَأَلَنِي رَجُلٌ عَنْ مَسْأَلَةٍ إِلاَّ عَرَفْت ، فَقِيهٌ هُوَ ، أَوْ غَيْرُ فَقِيهٍ.

(۲۶۹۴۲) حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے کسی بھی شخص نے سوال نہیں کیا مگر میں نے پہچان لیا کہ وہ فقیہ ہے یا غیر فقیہ۔

(٢٦٩٤٣) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : مَا أَحَدٌ يَسْأَلُنِي ؟.

(۲۶۹۴۳) حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی مجھ سے پوچھنے والا نہیں؟

(٢٦٩٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ لَنَا عُرْوَةُ : ائْتُونِي فَتَلَقَّوْا مِنِّي.

(۲۶۹۴۴) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ہمیں ارشاد فرمایا: میرے پاس آؤ اور مجھ سے علم حاصل کرو۔

(۲٦۹٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : كَانَ عُرْوَةُ يَتَأَلَّفُ النَّاسَ عَلَى حَدِيثِهِ.

(۲۶۹۴۵) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ لوگوں کو اپنی باتوں سے مانوس کرتے تھے۔

(۲٦۹٤٦) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ أَشْيَاءَ مَا أَحَدٌ يَسْأَلُنِي عنها.

(۲۶۹۴۶) حضرت عبداللہ بن سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زاذان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے چند اشیاء کے بارے میں پوچھا کہ کسی نے مجھ سے ان کے متعلق سوال نہیں کیا۔

(۲٦۹٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ خَالِدِ بن عَرْعَرَة ، قَالَ : أَتَيْتُ الرَّحْبَةَ فَإِذَا أَنَا بِنَفَرٍ جُلُوسٍ قَرِيبًا مِنْ ثَلاَثِينَ ، أَوْ أَرْبَعِينَ رَجُلاً فَقَعَدْتُ مَعَهُمْ ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ ، فَمَا رَأَيْته أَنْكَرَ أَحَدًا مِنَ الْقَوْمِ غَيْرِي فَقَالَ : أَلاَ رَجُلٌ يَسْأَلُنِي فَيَنْتَفِعُ وَيَنْتَفِعُ جُلَسَاؤُهُ.

(۲۶۹۴۷) حضرت خالد بن عرعرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کسی کشادہ میدان میں گیا تو میں نے وہاں تیس یا چالیس کے قریب آدمیوں کو بیٹھا ہوا پایا، تو میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ انہوں نے لوگوں میں سے کسی کو میرے سوا نہ پہچانا ہو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھ سے سوال کر کے فائدہ اٹھائے اور اس کے ہمنشین بھی فائدہ اٹھائیں۔

(۲٦۹٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ : نُرَاه عَنْ سَعِيد بن الْمُسَيَّب لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَلُونِي إلاَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(۲۶۹۴۸) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے سوا کوئی بھی نہیں تھا، جو یوں کہتا ہو کہ مجھ سے سوال کرو۔

(۱۷٤) من كره النّظر فِي كتبِ أهلِ الكِتابِ

جو اہل کتاب کی کتابوں کو دیکھنے کو مکروہ سمجھے

(۲٦۹٤۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ أَصَابَهُ مِنْ بَعْضِ الْكُتُبِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي أَصَبْتُ كِتَابًا حَسَنًا مِنْ بَعْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ ، قَالَ : فَغَضِبَ ، وَقَالَ : أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً ، لاَ تَسْأَلُوهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوا بِهِ ، أَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوا بِهِ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَوْ كَانَ مُوسَى كان حَيًّا الْيَوم مَا وَسِعَهُ إلاَّ أَنْ يَتَّبِعَنِي.

(۲۶۹۴۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل کتاب کی کتاب کا کوئی صفحہ لائے اور فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اہل کتاب کی ایک بہت اچھی کتاب ملی ہے۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہو گئے اور فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تم اس بارے میں ابھی حیرت زدہ ہو؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ تحقیق میں تمہارے پاس واضح اور روشن دین لے کر آیا ہوں۔ تم اہل کتاب سے کسی بھی چیز کے متعلق سوال مت کرو کہ وہ تمہیں حق بات بتلائیں گے اور تم اس کو جھٹلا دو گے، یا وہ تمہیں باطل بات بتلائیں گے اور تم اس کی تصدیق کر دو گے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر آج حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان کے لیے میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔

(۲۶۹۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: كَانَتِ الْيَهُودُ تَجِيءُ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَيُحَدِّثُونَهُمْ فَيَسْتَحْسِنُونَ، أَوْ قَالَ: يَسْتَحِبُّونَ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لاَ تُصَدِّقُوهُمْ، وَلاَ تُكَذِّبُوهُمْ قُولُوا: ﴿آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۲۶۹۵۰) حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہودی مسلمانوں کے پاس آتے تھے اور ان کو اپنی کتابوں سے باتیں بتلایا کرتے جو مسلمانوں کو اچھی لگتی تھیں۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر فرمائی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نہ ان کی تصدیق کرو اور نہ ہی ان کو جھٹلاؤ۔ تم یوں کہہ دیا کرو۔ ہم ایمان لائے اللہ پر، اور اس چیز پر جو اس نے ہماری طرف نازل کی اور اس چیز پر جو اس نے تمہاری طرف نازل کی۔ آیت کے آخر تک۔

(۲۶۹۵۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ كُتُبِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللهِ أَقْرَبُ الْكُتُبِ عَهْدًا بِاللَّهِ تَقْرَؤُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ. (بخاری ۲۶۸۵)

(۲۶۹۵۱) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے متعلق پوچھتے ہو حالانکہ تمہارے پاس خود کتاب اللہ موجود ہے، جو تمام کتابوں میں اللہ کے عہد کے زیادہ قریب ہے، تم محض اس لیے قرآن پڑھتے ہو کہ دھوکہ نہ دے دیا جائے۔

(۲۶۹۵۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: لاَ تَسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ فَتُكَذِّبُوا بِحَقٍّ، أَوْ تُصَدِّقُوا بِبَاطِلٍ، فَإِنَّهُمْ لَنْ يَهْدُوكُمْ وَيَضِلُّونَ أَنْفُسَهُمْ، وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلاَّ فِي قَلْبِهِ تَالِيَةٌ تَدْعُوهُ إِلَى دِينِهِ كَتَالِيَةِ الْمَالِ.

(۲۶۹۵۲) حضرت عبد الرحمن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اہل کتاب سے کسی بھی چیز کے متعلق مت پوچھا کرو کہ تم حق بات کو جھٹلا دو گے یا غلط بات کی تصدیق کر دو گے۔ بے شک وہ تمہیں ہرگز سیدھی راہ نہیں دکھائیں گے۔ انہوں نے تو خود کو غلط راہ پر ڈالا ہوا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے دل میں خواہش ہے جو اسے اس کے دین کی طرف

بلاتی ہے مال کی خواہش کی طرح۔

(۱۷۵) من رخّص فِي كِتاب العِلمِ

جس نے علم لکھنے کی رخصت دی

(۲۶۹۵۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ :رَأَيْتُ جَابِرًا يَكْتُبُ عِنْدَ ابْنِ سَابِطٍ فِي أَلْوَاحٍ.

(۲۶۹۵۳) حضرت ربیع بن سعد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر ؒ کو دیکھا کہ وہ حضرت ابن سابط ؒ کے پاس تختیوں میں لکھ رہے تھے۔

(۲۶۹۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ :كُنْتُ سَيِّءَ الْحِفْظِ ، فَرَخَّصَ لِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي الْكِتَابِ.

(۲۶۹۵۴) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن حرملہ ؒ نے ارشاد فرمایا کہ میں کمزور حافظہ کا مالک تھا۔ تو حضرت سعید بن مسیّب ؒ نے مجھے لکھنے کی رخصت دے دی۔

(۲۶۹۵۵) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمِّهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ :قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ. (دارمی ۴۹۷)

(۲۶۹۵۵) حضرت عبد الملک بن سفیان ؒ کے چچا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: علم کو لکھ کر محفوظ کرو۔

(۲۶۹۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ:قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ.

(۲۶۹۵۶) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: علم کو لکھ کر محفوظ کرو۔

(۲۶۹۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُرِيدُ حِفْظَهُ ، فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ عَن ذَلِكَ وَقَالُوا :تَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ قَالَ :فَأَمْسَكْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ فَقَالَ :اكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ :مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلاَّ حَقٌّ.

(دارمی ۴۸۴۔ احمد ۲/ ۱۹۲)

(۲۶۹۵۷) حضرت یوسف بن ماھک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ میں رسول اللہ ﷺ کی سنی ہوئی ہر حدیث لکھ لیا کرتا تھا تاکہ میں اس کو یاد رکھوں۔ قریش نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا۔ اور کہنے لگے، کہ تم رسول

اللہ ﷺ کی ہر فرمودہ بات لکھ لیتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ ﷺ کبھی خوشی کی حالت میں ہوتے ہیں اور کبھی غصہ کی حالت میں! آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں لکھنے سے رک گیا اور میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ کے سامنے ذکر کی۔ تو آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: لکھ لیا کرو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس زبان سے صرف حق بات نکلتی ہے۔

(٢٦٩٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مَعْنٍ قَالَ :أَخْرَجَ إِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ كِتَابًا وَحَلَفَ لِي أَنَّهُ خَطُّ أَبِيهِ بِيَدِهِ.

(۲۶۹۵۸) حضرت معن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے میرے سامنے ایک کتاب نکالی، اور قسم اٹھا کر فرمایا کہ یہ میرے والد کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔

(٢٦٩٥٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِكِتَابِ الأَطْرَافِ.

(۲۶۹۵۹) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کناروں پر لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(٢٦٩٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي كِبْرَان قَالَ :سَمِعت الضَحَاك يَقُول إِذَا سَمِعت شَيئًا فَاكتبه وَلَو فِي حائط.

(۲۶۹۶۰) حضرت ابو کبران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم کوئی بات سنو تو اسے لکھ لیا کرو اگرچہ دیوار پر ہی لکھو۔

(٢٦٩٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُقَيْلٍ قَالَ :أَمْلَى عَلَيَّ الضَّحَّاكُ مَنَاسِكَ الْحَجِّ.

(۲۶۹۶۱) حضرت حسین بن عقیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے مجھے حج کے مناسک کی املاء کروائی۔

(٢٦٩٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ قَالَ : كُنْتُ أَكْتُبُ مَا أَسْمَعُهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، فَلَمَّا أَرَدْت أَنْ أُفَارِقَهُ أَتَيْته بِكِتَابِي فَقُلْت هَذَا سَمِعْته مِنْك ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۶۹۶۲) حضرت بشیر بن نھیک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو بھی حدیث سنتا تھا اسے لکھ لیا کرتا تھا۔ جب میں نے ان سے جدا ہونے کا ارادہ کیا تو میں اپنی لکھی ہوئی کاپی لایا اور میں نے عرض کیا: یہ وہ روایات ہیں جو میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے سنی ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں!۔

(٢٦٩٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : كُنْتُ أَلْقَى عَبِيْدَةَ بِالأَطْرَافِ فَأَسْأَلُهُ.

(۲۶۹۶۳) حضرت یحییٰ بن عتیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے عبیدہ کو اطراف لکھوا دیے ہیں تم ان سے پوچھ لو۔

(٢٦٩٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكُونُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَيَسْمَعُ

مِنْهُ الْحَدِيثَ فَيَكْتُبُهُ فِي وَاسِطَةِ الرَّحْلِ ، فَإِذَا نَزَلَ نَسَخَهُ.

(۲۶۹۶۴) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، میں ان سے جو حدیث بھی سنتا اس کو پالان کے اگلے حصہ میں لکھ لیتا، جب میں اترا تو میں نے اسے کاپی میں نقل کرلیا۔

(٢٦٩٦٥) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ : الْكِتَابُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ النِّسْيَانِ.

(۲۶۹۶۵) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ لکھنا میرے نزدیک بھولنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(٢٦٩٦٦) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ : يَعِيبُونَ عَلَيْنَا الْكِتَابَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ﴾.

(۲۶۹۶۶) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالملیح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ ہمارے لکھنے پر عیب لگاتے ہیں حالانکہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: ترجمہ: اس کا علم میرے رب کے پاس کتاب میں ہے۔

(٢٦٩٦٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ شَيْئًا كَتَبَهُ.

(۲۶۹۶۷) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ رحمہ اللہ جب بھی کوئی حدیث سنتے تو اسے لکھ لیتے۔

(٢٦٩٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنَشٍ قَالَ : رَأَيْتُهُمْ عِنْدَ الْبَرَاءِ يَكْتُبُونَ عَلَى أَكُفِّهِمْ بِالْقَصَبِ.

(۲۶۹۶۸) حضرت عبداللہ بن حنش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھوں پر قلموں کے ساتھ لکھ رہے تھے۔

(١٧٦) مَنْ كَانَ يكره كِتاب العِلمِ

جو علم لکھنے کو مکروہ سمجھتا ہو

(٢٦٩٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ يَقُولُ : أَعْزِمُ عَلَى كُلِّ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ كِتَابٌ إِلاَّ رَجَعَ فَمَحَاهُ ، فَإِنَّمَا هَكَذَا النَّاسُ حَيْثُ تَتَبَّعُوا أَحَادِيثَ عُلَمَائِهِمْ وَتَرَكُوا كِتَابَ رَبِّهِمْ.

(۲۶۹۶۹) حضرت عبداللہ بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پختہ ارادہ کرلے ہر وہ شخص جس کے پاس کوئی لکھی ہوئی کتاب ہو کہ وہ لوٹ کر اسے مٹا دے گا۔ اس لیے کہ پہلے لوگ ہلاک ہوئے اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنے علماء کی باتوں کو تو تلاش کیا اور اپنے رب کی کتاب کو چھوڑ دیا۔

(٢٦٩٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ : قُلْنَا لأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ : لَوِ اكْتَتَبْنَا الْحَدِيثَ ؟

فَقَالَ : لاَ نُكْتِبُكُمْ ، خُذُوا عَنَّا كَمَا أَخَذْنَا عَنْ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۶۹۷۰) حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا: اگر آپ رضی اللہ عنہ اجازت دیں تو ہم حدیث لکھ لیا کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تمہیں نہیں لکھوائیں گے، تم ہم سے حدیث حاصل کرو، جیسے ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث حاصل کی تھی۔

(۲٦۹۷۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَكْرَهُ كِتَابَ الْعِلْمِ.

(۲۶۹۷۱) حضرت سلیمان بن اسود محاربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ علم کے لکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲٦۹۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَكْتُبُ إِلَى عُمَّالِهِ : لاَ تُخَلِّدُنَّ عَلَيَّ كِتَابًا.

(۲۶۹۷۲) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گورنروں کو خط لکھتے تھے کہ ہمیشہ مجھے خط نہ لکھتے رہا کرو۔

(۲٦۹۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قَالَ لِي عَبِيدَةُ : لاَ تُخَلِّدُنَّ عَلَيَّ كِتَابًا.

(۲۶۹۷۳) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا: کہ تم ہمیشہ مجھے خط مت لکھا کرو۔

(۲٦۹۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ : كَتَبْت عَنْ أَبِي كِتَابًا كَبِيرًا فَقَالَ : ائْتِنِي بِكُتُبِكَ ، فَأَتَيْته بِهَا فَغَسَلَهَا.

(۲۶۹۷۴) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے بہت بڑی کتاب لکھی۔ انہوں نے فرمایا: اپنی کتابیں میرے پاس لاؤ۔ میں ان کے پاس لے آیا تو انہوں نے ان کو دھو دیا۔

(۲٦۹۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : إِنَّمَا ضَلَّتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ بِكُتُبٍ وَرِثُوهَا عَنْ آبَائِهِمْ.

(۲۶۹۷۵) حضرت حکم بن عطیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ بنو اسرائیل ان کتابوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے جو انہیں اپنے آباؤ اجداد سے ورثہ میں ملی تھیں۔

(۲٦۹۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ مَرْوَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَقَوْمًا يَكْتُبُونَ وَهُوَ لاَ يَدْرِي، فَأَعْلَمُوهُ فَقَالَ : أَتَدْرُونَ لَعَلَّ كُلَّ شَيْءٍ حَدَّثْتُكُمْ لَيْسَ كَمَا حَدَّثْتُكُمْ.

(۲۶۹۷۶) امام شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مروان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا اس حال میں کہ لوگ لکھ رہے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نہیں جانتے تھے۔ پس لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتلایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید کہ وہ حدیثیں جو میں نے تمہیں بیان کیں وہ ایسی نہ ہوں جیسے میں نے تمہیں بیان کی ہیں۔

(۲٦۹۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ: أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِصَحِيفَةٍ

فِيهَا حَدِيثٌ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَحَاهَا ، ثُمَّ غَسَلَهَا ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ ، ثُمَّ قَالَ : أُذَكِّرُ بِاللَّهِ رَجُلاً يَعْلَمُهَا عِنْدَ أَحَدٍ إِلاَّ أَعْلَمَنِي بِهِ ، وَاللَّهِ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّهَا بِدَيرِ هِنْد لاَنْتَعَلْتُ إِلَيْهَا ، بِهَذَا هَلَكَ أَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَكُمْ حَتَّى نَبَذُوا كِتَابَ اللهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ.

(۲۶۹۷۷) حضرت اسود بن ہلال فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک صحیفہ لایا گیا جس میں لکھی ہوئی تحریر تھی۔ انہوں نے پانی منگوا کر اسے صاف کیا اور پھر جلانے کا حکم دیا۔ پھر فرمایا کہ جس شخص کے بارے میں تمہیں علم ہو کہ اس کے پاس حدیث لکھی ہوئی ہے تو مجھے ضرور بتاؤ۔ خدا کی قسم! اگر مجھے پتہ چلے کہ دیر ہند میں کوئی لکھی ہوئی حدیث ہے کہ میں پیدل جا کر اس کو مٹاؤں گا پہلی امتیں اسی وجہ سے ہلاک ہوئیں کہ انہوں نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا تھا۔

(۲۶۹۷۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَن كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُلُّ الْكِتَابِ أَكْرَهُ ، قَالَ : أُرَاهُ يَعْنِي مَا كَانَ فِيهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ ، قُلْتُ لِمُعْتَمِرٍ : يَعْنِي الْخَاتَمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۶۹۷۸) حضرت عبداللہ بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت مسلم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں ہر طرح کے لکھنے کو مکروہ سمجھتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ یوں فرمایا: جس کتابت میں اللہ کا ذکر لکھا جائے اس کو بھی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معتمر رحمہ اللہ سے پوچھا: مہر کو بھی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں!

(۲۶۹۷۹) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَكْتُبُ الْحَدِيثَ.

(۲۶۹۷۹) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم حدیث نہیں لکھتے تھے۔

(۲۶۹۸۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ : كُنَّا نَخْتَلِفُ فِي أَشْيَاءَ فَكَتَبْتُهَا فِي كِتَابٍ ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهَا ابْنَ عُمَرَ أَسْأَلُهُ عنها خَفِيًّا ، فَلَوْ عَلِمَ بِهَا كَانَتِ الْفَيْصَلُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ.

(۲۶۹۸۰) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ کچھ مسائل میں اختلاف کر رہے تھے، تو میں نے ان کو ایک کاپی میں لکھ لیا۔ پھر میں اس کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ ان سے ان مسائل کے بارے میں سوال کیا اس تحریر کر چھپاتے ہوئے کہ اگر انہیں اس بارے میں پتہ چل جاتا تو یہ میرے اور ان کے درمیان جدائی کا سبب بن جاتا۔

(۲۶۹۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قَالَ عَبِيدَةُ : لاَ تُخَلِّدُنَّ عَلَيَّ كِتَابًا.

(۲۶۹۸۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ تم ہمیشہ مجھے مت لکھتے رہا کرو۔

(۲۶۹۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَن هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ رَخَّصَ لَهُ أَنْ يَكْتُبَ وَلَمْ يَكَدْ.

(۲۶۹۸۲) حضرت عنترہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھنے کی رخصت دی اور منع نہیں فرمایا۔

(۱۷۷) فِی الرَّجلِ یکتم العِلم

اس آدمی کا بیان جو علم کو چھپائے

(۲۶۹۸۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ : حدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَکَمِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِی رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ رَجُلٍ حَفِظَ عِلْمًا فَسُئِلَ عَنهُ فَکَتَمَهُ إِلاَّ جِیءَ به یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُلْجَمًا بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ. (ابو داؤد ۳۶۵۰۔ ابن حبان ۹۵)

(۲۶۹۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی آدمی نے علم کو محفوظ کیا، پھر اس بارے میں اس سے پوچھا گیا اور اس نے علم کو چھپا لیا تو قیامت کے دن اس شخص کو اس حال میں لایا جائے گا کہ اسے آگ کی لگام ڈالی ہوئی ہوگی۔

(۲۶۹۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : مَنْ کَتَمَ عِلْمًا عِندَهُ أَلْجَمَهُ اللَّهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ. (احمد ۴۹۹)

(۲۶۹۸۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے علم کو چھپائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو آگ کی لگام پہنائیں گے۔

(۱۷۸) مَنْ کَانَ یحِبّ أن یجیء بِالحدِیثِ کما سمِع ، ومن رخّص فِی ذلِك

جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ کیسے ہی حدیث کو بیان کرے جیسے اس نے سنی، اور جو اس بارے میں رخصت کے قائل ہیں

(۲۶۹۸۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ : کَان مِمَّنْ یَتَّبِعُ أَنْ یُحَدِّثَ بِالْحَدِیثِ کَمَا سَمِعَ : محمد بْنُ سِیرِینَ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَرَجَاءُ بْنُ حَیْوَةَ ، وَکَانَ مِمَّنْ لاَ یَتَّبِعُ ذَلِكَ : الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِیمُ وَالشَّعْبِیُّ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : فَقُلْتُ لِمُحَمَّدٍ : إِنَّ فُلاَنًا لاَ یَتَّبِعُ أَنْ یُحَدِّثَ بِالْحَدِیثِ کَمَا سَمِعَ ، فَقَالَ : أَمَا أَنَّهُ لَوِ اتَّبَعَهُ کَانَ خَیْرًا لَهُ.

(۲۶۹۸۵) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ، حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ اور حضرت رجاء بن حیوہ رحمہ اللہ ان لوگوں میں سے تھے جو اس بات کی کوشش کرتے تھے کہ وہ حدیث کو ویسے ہی بیان کریں جیسے انہوں نے سنی۔ اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ، حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ ان لوگوں میں سے تھے جو اس بات کی کوشش نہیں کرتے تھے۔

حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے عرض کیا: بے شک فلاں شخص اس بات کی کوشش نہیں کرتا

کہ وہ حدیث کو ویسے ہی بیان کرے جیسے اس نے سنا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر وہ ایسا کرلے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔

(۲۶۹۸۶) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَتْبَعُ اللَّحْنَ فِي الْحَدِيثِ كَيْ يَجِيءُ بِهِ كَمَا سَمِعَ.

(۲۶۹۸۶) حضرت عمارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو معمر رحمہ اللہ حدیث میں ہونے والی غلطی کے بعد صحیح الفاظ کو دہرا لیتے تھے تاکہ ویسے ہی بیان کرسکیں جیسے انہوں نے سنی۔

(۲۶۹۸۷) حَدَّثَنَا صَفْوَان ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يَرَيَانِ بَأْسًا بِتَقْدِيمِ الْحَدِيثِ وَتَأْخِيرِهِ ، وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَتَكَلَّفُهُ كَمَا سَمِعَه.

(۲۶۹۸۷) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ یہ دونوں حضرات حدیث کو مقدم اور مؤخر کردینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اس بات میں تکلیف کرتے تھے کہ حدیث کو جیسے سنا ویسے بیان کریں۔

(۲۶۹۸۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: كُنَّا نُرِيدُ نَافِعًا عَلَى إِقَامَةِ اللَّحْنِ فِي الْحَدِيثِ فَيَأْبَى.

(۲۶۹۸۸) حضرت اسماعیل بن امیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت نافع رحمہ اللہ کے پاس حدیث میں غلطی پر ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو آپ رحمہ اللہ نے انکار کردیا۔

(۲۶۹۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ: قلت لأبي الضُّحَى: الْمُصَوِّرُونَ ، قَالَ: الْمُصَوِّرِينَ.

(۲۶۹۸۹) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابو الضحی رحمہ اللہ سے پوچھا: المصورون الفاظ ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: المصورین ہیں۔

(۲۶۹۹۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَسْمَعُ اللَّحْنَ فِي الْحَدِيثِ ؟ قَالَ: أَقِمْهُ.

(۲۶۹۹۰) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر رحمہ اللہ سے پوچھا: میں حدیث میں غلطی کو سنوں تو کیا کروں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو درست کرو۔

(۱۷۹) الرّجل يجعل فِي يدِهِ الخيط يستذكر بهِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے ہاتھ میں دھاگہ باندھتا ہے تاکہ اس کے ذریعے یاددہانی حاصل کرے

(۲۶۹۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي يَدِهِ الْخَيْطَ يَسْتَذْكِرُ بِهِ الرَّجُلُ فِي الشَّيْءِ.

(۲۶۹۹۱) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے ہاتھ میں

دھاگہ باندھے تاکہ اس کے ذریعے آدمی کسی کام کی یاددہانی کرے۔

(٢٦٩٩٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُرْبَطَ الْخَيْطُ فِي الْخَاتَمِ يَسْتَذْكِرُ بِهِ الْحَاجَةَ.

(۲۶۹۹۲) حضرت مغیرہ ویٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویٹھیز نے انگوٹھی میں دھاگہ باندھنے کو مکروہ سمجھا کہ اس کے ذریعہ کسی کام کی یاددہانی ہوجائے۔

(١٨٠) من كره الدّفّ

جو دف بجانے کو مکروہ سمجھے

(٢٦٩٩٣) ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ مَغْرَاءَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ صَوْتَ دُفٍّ فَقَالَ : إِنَّ الْمَلاَئِكَةَ لاَ يَدْخُلُونَ بَيْتًا فِيهِ دُفٌّ.

(۲۶۹۹۳) حضرت مغراء عبدی ویٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ویٹھیز نے دف کی آواز سنی تو فرمایا: بے شک ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں دف ہو۔

(٢٦٩٩٤) يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قَالَ لِي خَيْثَمَةُ : أَمَا سَمِعْتَ سُوَيْدًا يَقُولُ : لاَ تَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ دُفٌّ.

(۲۶۹۹۴) حضرت عمران بن مسلم ویٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت خیثمہ ویٹھیز نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے حضرت سوید ویٹھیز کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ: ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں دف ہو؟!

(٢٦٩٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَسْتَقْبِلُونَ الْجَوَارِيَ فِي الأَزِقَّةِ مَعَهُنَّ الدُّفُوفُ فَيَشُقُّونَهَا.

(۲۶۹۹۵) حضرت ابراہیم ویٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب گلیوں میں ان بچیوں کے پاس آتے تھے جن کے پاس دف ہوتی تھی اور یہ اس کو توڑ دیتے تھے۔

(١٨١) فِي الخِتانةِ من فعلها

ختنہ کرنے کا بیان اور جس نے ختنہ کیا

(٢٦٩٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ إِبْرَاهِيمَ اخْتُتِنَ بِالْقَدُّومِ وَهُوَ ابْنُ مِئَةٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً ، ثُمَّ عَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ ، ثَمَانِينَ سَنَةً. (بخاری ۳۳۵۶۔ مسلم ۱۸۳۹)

(۲۶۹۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قدوم مقام پر ایک سو بیس سال کی عمر میں ختنہ کیا، پھر آپ علیہ السلام اس کے بعد اسی سال تک زندہ رہے۔

(۲۶۹۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَن يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ أَوَّلَ النَّاسِ أَضَافَ الضَّيْفَ ، وَأَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ وَقَلَّمَ أَظْفَارَهُ وَاسْتَحَدَّ ، وَأَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ ، وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى الشَّيْبَ فَقَالَ :يَا رَبِّ ، مَا هَذَا ؟ قَالَ :الْوَقَارُ ، قَالَ :رَبِّ زِدْنِي وَقَارًا. (مالك ۴- ابن عدی ۱۵۱۱)

(۲۶۹۹۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے مہمان کی ضیافت کی اور سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے مونچھ کاٹی، اور اپنے ناخنوں کو کاٹا، اور شرمگاہ کے بال صاف کیے، اور پہلے شخص تھے جنہوں نے ختنہ کیا، اور پہلے شخص تھے جنہوں نے سفید بال دیکھے۔ تو کہنے لگے: اے میرے پروردگار! یہ کیا چیز ہے؟ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: یہ عزت ووقار ہے۔ آپ علیہ السلام نے عرض کیا! پروردگار! میرے وقار میں اضافہ فرما۔

(۲۶۹۹۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَن رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَن شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْخِتَانُ سُنَّةٌ لِلرِّجَالِ مَكْرُمَةٌ لِلنِّسَاءِ. (طبرانی ۷۱۱۳- احمد ۷۵)

(۲۶۹۹۸) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ختنہ کرنا آدمیوں کے لیے سنت ہے اور عورتوں کے لیے عزت کی چیز ہے۔

(۲۶۹۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ فَذَكَرَ الْخِتَانَ.

(۲۶۹۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ختنہ کا بھی ذکر فرمایا۔

(۲۷۰۰۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَن مُجَاهِدٍ وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :الْخِتَانُ من السُّنَّةِ.
(ابن حبان ۳۵۴- بزار ۹۹۰)

(۲۷۰۰۰) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: کہ ختنہ کرنا سنت ہے۔

(۱۸۲) فِي الأَخْذِ بِالرُّخَصِ
رخصتوں پر عمل کرنے کا بیان

(۲۷۰۰۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَن مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُقْبَلَ رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ. (طبرانی ۱۰۰۳)

(۲۷۰۰۱) حضرت عمرو بن شرحبیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت رخصتوں کے قبول کیے جانے کو پسند فرماتے ہیں جیسے عزیموں پر عمل کرنے کو پسند کرتے ہیں۔

(۲۷۰۰۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ.

(۲۷۰۰۲) حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت رخصتوں پر عمل کیے جانے کو محبوب رکھتے ہیں جیسے عزیموں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَن تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى مَيَاسِرُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ. (احمد ۱۰۸۔ ابن حبان ۲۷۴۲)

(۲۷۰۰۳) حضرت تمیم بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت آسانیوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں جیسے عزیموں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :ذَكَرْته لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّحَّالِ قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى مَيَاسِرُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ.

(۲۷۰۰۴) حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کے والد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمن رحال رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ذکر کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت آسانیوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں جیسے عزیموں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُقْبَلَ رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى فَرِيضَتُهُ.

(۲۷۰۰۵) حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت رخصتوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں جیسے فرائض کے انجام دینے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَن حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَن مَسْرُوقٍ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ.

(۲۷۰۰۶) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت رخصتوں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں جیسے عزیموں پر عمل کرنے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى مَيَاسِرُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ يُطَاعَ فِي عَزَائِمِهِ.

(۲۷۰۰۷) حضرت عوام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت آسانیوں پر عمل کرنے کو ایسے ہی محبوب رکھتے ہیں جیسے عزیمتوں کی پیروی کیے جانے کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۲۷۰۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ نَضْرِ بْنِ عَرَبِي ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِذَا تَنَازَعَكَ أَمْرَانِ ، فَاحْمِلِ الْمُسْلِمِينَ عَلَى أَيْسَرِهِمَا.

(۲۷۰۰۸) حضرت نضر بن عربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب دو معاملے تجھ سے جھگڑا کریں تو ان میں سے آسان کا بار تو مسلمانوں پر ڈال دے۔

(۲۷۰۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها قَالَتْ : مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا أَيْسَرُ مِنَ الآخَرِ إِلاَّ أَخَذَ الَّذِي هُوَ أَيْسَرُ. (مسلم ۱۸۱۴۔ احمد ۳۱)

(۲۷۰۰۹) حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دو کاموں میں اختیار دیا گیا درانحالیکہ ان میں سے ایک دوسرے سے آسان ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے آسان کام کا انتخاب فرماتے۔

(۲۷۰۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَسِّرُوا ، وَلاَ تُعَسِّرُوا.

(۲۷۰۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آسانی پیدا کرو اور مشکل پیدا مت کرو۔

(۲۷۰۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ هُوَ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ : يَسِّرَا ، وَلاَ تُعَسِّرَا. (بخاری ۳۰۳۸۔ مسلم ۱۳۵۹)

(۲۷۰۱۱) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن والوں کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم دونوں آسانی پیدا کرنا اور مشکل پیدا مت کرنا۔

(۱۸۳) مَنْ قَالَ ابن أختِ القومِ مِنهم

جو یوں کہے: قوم کا بھانجا انہیں میں سے ہوتا ہے

(۲۷۰۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنهم. (احمد ۳۹۶۔ بزار ۱۵۸۲)

(۲۷۰۱۲) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قوم کا بھانجا انہیں سے ہوتا ہے۔

(۲۷۰۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ. (بخاری ۳۵۲۸۔ مسلم ۷۳۵)

(۲۷۰۱۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قوم کا بھانجا انہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۲۷۰۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ : سَمِعْتَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ : ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالَ : نَعَمْ. (نسائی ۲۳۹۳۔ احمد ۲۲۲)

(۲۷۰۱۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا قوم کا بھانجا اُنہی میں سے شمار ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔

(۲۷۰۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَقَالَ : هَلْ فِيكُمْ مِنْ غَيْرِكُمْ ؟ قَالُوا : لاَ إِلاَّ ابْنُ أُخْتِنَا وَحَلِيفُنَا وَمَوْلاَنَا ، فَقَالَ : ابْنُ أُخْتِكُمْ مِنْكُمْ ، وَحَلِيفُكُمْ مِنْكُمْ ، وَمَوْلاَكُمْ مِنْكُمْ. (بخاری ۷۵۔ احمد ۳۴۰)

(۲۷۰۱۵) حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ قریش کو جمع کیا اور پوچھا: کیا تم میں کوئی غیر تو موجود نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں، سوائے ہمارے بھانجوں، ہمارے حلیفوں اور ہمارے غلاموں کے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھانجے تم ہی میں سے ہیں، تمہارے حلیف تم ہی میں سے ہیں، اور تمہارے غلام بھی تم ہی میں سے ہیں۔

(۱۸٤) فِي الرُّخصةِ فِي حدِيثِ بنِي إسرائِيل

اسرائیلی روایات بیان کرنے کی رخصت کے بارے میں

(۲۷۰۱٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَلاَ حَرَجَ. (ابوداؤد ۳۶۵۴۔ احمد ۵۰۲)

(۲۷۰۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسرائیلی روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۷۰۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَحَدَّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِنَّهُ كَانَتْ فِيهِمْ أَعَاجِيبُ.

(۲۷۰۱۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسرائیلی روایات آپس میں بیان کرو کیونکہ اس میں عجیب وغریب باتیں ہوتی ہیں۔

(۲۷۰۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَلاَ حَرَجَ.

(۲۷۰۱۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسرائیلی روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۷۰۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَن زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَلَا حَرَجَ. (احمد ۳۹)

(۲۷۰۱۹) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو اسرائیل کی طرف سے روایات بیان کرو، اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۸۵) ما ذکر فِي التَّخنِيثِ

ان روایات کا بیان جو مخنث بنانے کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۷۰۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَن يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَن عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَخَنِّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ :قُلْتُ لِعِكْرِمَةَ :مَا الْمُتَرَجِّلَاتُ ؟ قَالَ :الْمُتَشَبِّهَاتُ بِالرِّجَالِ.

(بخاری ۵۸۸۵۔ ابو داؤد ۴۰۹۴)

(۲۷۰۲۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت نے آدمیوں میں سے مخنث بننے والوں پر اور عورتوں میں مرد کی مشابہت اختیار کرنے والیوں پر لعنت کی۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے پوچھا: مترجلات سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں مراد ہیں۔

(۲۷۰۲۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَمَّنْ حَدَّثَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَنِّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِينَ يَتَشَبَّهُونَ بِالنِّسَاءِ ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي يَتَشَبَّهْنَ بِالرِّجَالِ. (ابو داؤد ۴۰۹۵۔ احمد ۱۷۱۵)

(۲۷۰۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مخنث مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان مردنما عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں، لعنت فرمائی۔

(۲۷۰۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَن زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَن أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَمِعَ مُخَنَّثًا وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَخِيهَا :إِنْ يَفْتَحِ اللَّهُ الطَّائِفَ غَدًا دَلَلْتُكَ عَلَى امْرَأَةٍ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ.

(مسلم ۱۷۱۵۔ ابو داؤد ۴۸۹۱)

(۲۷۰۲۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث کی آواز سنی جو اپنے بھائی عبد اللہ بن ابی امیہ سے یوں کہہ رہا تھا: اگر اللہ تعالیٰ نے کل کو طائف فتح کیا تو میں تیری راہنمائی کروں گا ایسی عورت پر جو آتی ہے چار پہلوؤں پر اور جاتی ہے آٹھ پہلوؤں پر۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔

(۲۷۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَن عِكْرِمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

لَا يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ مُخَنَّثٌ.

(۲۷۰۲۳) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے جس میں مخنث ہوتا۔

(۲۷.۲٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ.

(۲۷۰۲۴) امام شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں، لعنت فرمائی۔

(۲۷.۲٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لُعِنَ مِنَ الرِّجَالِ الْمُتَشَبِّهُ بِالنِّسَاءِ وَلُعِنَ مِنَ النِّسَاءِ الْمُتَشَبِّهَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ.

(۲۷۰۲۵) حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مرفوعاً حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں لعنت کی گئی ہے، اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں لعنت کی گئی ہے۔

(۲۷.۲٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ : الْمُتَشَبِّهَةُ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ، لَيْسَتْ مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهَا.

(۲۷۰۲۶) حضرت ابراہیم بن عبد الاعلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں میں سے مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والیاں ہم میں سے نہیں اور ہم ان میں سے نہیں۔

(۱۸٦) فِي كَفِّ اللِّسَانِ

زبان کو قابو رکھنے کا بیان

(۲۷.۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ ؟ فَقَالَ : مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

(مسلم ۶۵۔ احمد ۳۷۲)

(۲۷۰۲۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! افضل ترین مسلمان کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔

(۲۷.۲۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ ، قَالَ : أَنْ يَسْلَمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ يَدِكَ وَلِسَانِكَ. (مسلم ۶۴۔ احمد ۳۶۳۹۱)

(۲۷۰۲۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر سوال کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! افضل ترین اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تمہارے ہاتھ اور تمہاری زبان سے مسلمان محفوظ ہوں۔

(۲۷.۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَّالِ يُحَدِّثُ عَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ :أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى أَمْلَكِ ذَلِكَ كُلِّهِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، قَوْلُكَ أَلاَ أَدُلُّكَ عَلَى أَمْلَكِ ذَلِكَ كُلِّهِ قَالَ :فَأَشَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِه إِلَى لِسَانِهِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَإِنَّا لَنُؤَاخَذُ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ ، قَالَ :ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يا مُعَاذُ ، وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلاَّ حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ ، قَالَ شُعْبَةُ :وَقَالَ الْحَكَمُ :وَحَدَّثَنِي بِهِ مَيْمُونُ بْنُ أَبِي شَبِيبٍ ، وَسَمِعْته مِنْهُ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً. (ترمذی ۲۶۱۶۔ احمد ۲۳۳)

(۲۷۰۲۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ان تمام چیزوں کی جڑ نہ بتا دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا کہ میں تمہیں تمام چیزوں کی جڑ نہ بتا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنی زبان سے جو بھی لفظ نکالتے ہیں ان سب پر مؤاخذہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! تمہیں تمہاری ماں گم پائے۔ لوگوں کو جہنم میں پیشانی کے بل گرانے والی چیز اسی زبان کی کھیتیاں ہوں گی۔

(۲۷.۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَن عَنبَس بْنِ عُقْبَةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ :وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ ، مَا عَلَى الأَرْضِ شَيْءٌ أَحْوَجُ إِلَى طُولِ سِجْنٍ مِنْ لِسَانٍ. (ابوداؤد ۱۵۹)

(۲۷۰۳۰) حضرت عنبس بن عقبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، زمین پر زبان سے زیادہ کوئی چیز بھی لمبی قید کی محتاج نہیں۔

(۲۷.۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَن زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :دَخَلَ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ آخِذٌ بِلِسَانِهِ هَكَذَا ، يَقُولُ :هَا إِنَّ ذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ.

(۲۷۰۳۱) حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے اس حال میں کہ انہوں نے اپنی زبان کو پکڑا ہوا تھا اور یوں فرما رہے تھے۔ بے شک یہ ہی ہے جس نے مجھے مصیبتوں کے گھاٹ اتارا۔

(۲۷.۳۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ شَيْءٍ أَتَّقِي ؟ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى لِسَانِهِ. (ترمذی ۲۴۱۰۔ احمد ۳۸۴)

(۲۷۰۳۲) حضرت عبداللہ بن سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں کن چیزوں سے بچوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔

(۲۷.۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَحَقُّ مَا طَهَّرَ الْمُسْلِمُ لِسَانَهُ.

(۲۷۰۳۳) حضرت عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ سب سے زیادہ حقدار چیز جس کو مسلمان پاکیزہ رکھے وہ اس کی زبان ہے۔

(۱۸۷) ما يكره لِلرّجلِ أن يتكلّم بِهِ

آدمی کے لیے مکروہ ہے کہ وہ ایسی بات کرے

(۲۷.۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ : إِنِّي خَبِيثُ النَّفْسِ ، وَلْيَقُلْ ، إِنِّي لَقِسُ النَّفْسِ. (بخاری ۶۱۸۰)

(۲۷۰۳۴) حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی یوں مت کہے کہ: میں برے نفس والا یا بد باطن ہوں بلکہ وہ یوں کہے میں معیوب نفس والا ہوں۔

(۲۷.۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ : خَبُثَتْ نَفْسِي ، وَلْيَقُلْ : لَقِسَتْ نَفْسِي. (بخاری ۶۱۷۹۔ مسلم ۱۶)

(۲۷۰۳۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی یوں مت کہے: میں بد باطن ہوں بلکہ کہے کہ میں معیوب نفس والا ہوں۔

(۲۷.۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ : إِنِّي كَسْلاَنُ.

(۲۷۰۳۶) حضرت سماک حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یوں کہنے کو کہ میں سست ہوں، مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۷.۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ ، أَنَّ أُخْتًا لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اسْتَشْفَعَتْ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ فَقَالَتْ : إِنَّمَا هُوَ بِاللَّهِ وَبِكَ ، فَغَضِبَ فَقَالَ : إِنَّمَا هُوَ بِاللَّهِ.

(۲۷۰۳۷) حضرت ابوراشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ کی بہن نے ان سے کسی آدمی کی سفارش کی۔ تو یوں کہا: بے شک وہی ہے اللہ کی قسم اور آپ رحمہ اللہ کی قسم۔ آپ رحمہ اللہ کو غصہ آ گیا اور فرمایا بے شک وہی ہے اللہ کی قسم۔

(۲۷.۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُخْتَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ : اللَّهُمَّ تَصَدَّقَ عَلَيَّ ، وَلَكِنْ لِيَقُلْ : اللَّهُمَّ امْنُنْ عَلَيَّ.

(۲۷۰۳۸) حضرت مختار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو سنا کہ وہ یوں کہنے کو مکروہ سمجھتے تھے کہ اے اللہ! تو ہم پر صدقہ فرما۔ لیکن یوں کہا کرتے: اے اللہ! ہم پر احسان فرما۔

(۱۸۸) فِي الثَّنَاءِ الحسنِ

اچھی تعریف کرنے کا بیان

(۲۷۰۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ: وَاللَّهِ مَا اسْتَقَامَ لِعَبْدٍ ثَنَاءٌ فِي الأَرْضِ حَتَّى اسْتَقَرَّ لَهُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ.

(۲۷۰۳۹) حضرت ربیع بن زیاد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ دنیا میں کسی بندے کی تعریف مستقل نہیں ہوتی یہاں تک کہ آسمان والوں میں بھی اس کی وہ تعریف قرار پکڑ لیتی ہے۔

(۲۷۰۴۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ: الْتَقَيْتُ أَنَا وَإِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بِذَاتِ عِرْقٍ فَذَكَرْنَا إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ فَقَالَ إِيَاسٌ: لَوْلاَ كَرَامَتُهُ عَلَيَّ لَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: هَلْ تَعْرِفُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَلِمَ تَكْرَهُ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ، قَالَ: إِنَّهُ كَانَ يُقَالُ: إِنَّ الثَّنَاءَ مِنَ الْجَزَاءِ.

(۲۷۰۴۰) حضرت عوام بن حوشب ؒ فرماتے ہیں کہ میری اور حضرت ایاس بن معاویہ ؒ کی ذات عرق مقام پر ملاقات ہوئی تو ہم نے حضرت ابراہیم تیمی ؒ کا ذکر کیا۔ حضرت ایاس ؒ فرمانے لگے: اگر ان کی میرے دل میں عزت نہ ہوتی تو میں ضرور ان کی تعریف کرتا میں نے پوچھا: کیا آپ ؒ انہیں جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے پوچھا: پھر آپ ؒ ان کی تعریف کرنے کو برا کیوں سمجھ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اس لیے کہ یوں کہا جاتا ہے کہ تعریف کرنا اجرت دینے کے مترادف ہے۔

(۲۷۰۴۱) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَتِ الْمُهَاجِرُونَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا رَأَيْنَا مِثْلَ قَوْمٍ قَدِمْنَا عَلَيْهِمْ أَحْسَنَ بَذْلاً مِنْ كَثِيرٍ، وَلاَ أَحْسَنَ مُوَاسَاةً فِي قَلِيلٍ، كَفَوْنَا المؤنة، وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَأ، قَدْ خَشِينَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالأَجْرِ كُلِّهِ، فَقَالَ: لاَ، مَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ وَدَعَوْتُمُ اللَّهَ لَهُمْ. (بخاری ۲۱۷۔ ابو داؤد ۴۷۷۹)

(۲۷۰۴۱) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ مہاجرین نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! جس قوم کے پاس ہم آئے ہیں ہم نے ان سے زیادہ اچھا کثرت سے خرچ کرنے والا اور تھوڑا ہونے کے باوجود غمخواری کرنے میں ان سے اچھا کسی کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے ہمارا خرچہ برداشت کیا، اور ہمیں اپنی خوشیوں میں شریک کیا۔ ہمیں ڈر ہے کہ سارے کا سارا اجر یہ لوگ ہی لے جائیں گے۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! ایسی بات نہیں۔ بہر حال تم ان کی تعریف مت کرو، اور تم اللہ سے ان کے حق میں دعا کرو۔

(۱۸۹) فِي الحديثِ لِلنَّاسِ والإقبالِ عليهم

لوگوں کو بیان کرنا اور ان کی توجہ حاصل کرنا

(۲۷۰۴۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ كُرْدُوسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِنَّ لِلْقُلُوبِ

نَشَاطًا وَإِقْبَالاً ، وَإِنَّ لَهَا لَتَوْلِيَةً وَإِدْبَارًا ، فَحَدِّثُوا النَّاسَ مَا أَقْبَلُوا عَلَيْكُمْ.

(۲۷۰۴۲) حضرت کردوس ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک دلوں کے لیے بھی بشاشت اور توجہ بھی ہوتی ہے، اور سستی اور اکتاہٹ بھی ہوتی ہے، تم لوگوں کو وہ بات بیان کرو جس سے وہ تمہاری طرف متوجہ ہوں۔

(٢٧٠٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي السَّلِيلِ قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يَجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ ، فَصَعِدَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ فَحَدَّثَهُمْ.

(۲۷۰۴۳) حضرت ابوالسلیل ریشید فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تشریف لائے تو لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے۔ وہ گھر کی چھت پر چڑھے اور انہوں نے لوگوں کو حدیث بیان کی۔

(٢٧٠٤٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ : قَدِمَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْكُوفَةَ فَاجْتَمَعْنَا عَلَيْهِ ، قَالَ : فَقُلْنَا : حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَهُوَ يَقُولُ : أَيُّهَا النَّاسُ ، انْصَرِفُوا عَنِّي ، حَتَّى أَلْجَأْنَاهُ إِلَى حَائِطِ الْقَصْرِ فَقَالَ : لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً أَيُّهَا النَّاسُ ، انْصَرِفُوا عَنِّي ، فَانْصَرَفْنَا عَنْهُ. (احمد ۱۸۰)

(۲۷۰۴۴) حضرت ابوطلحہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے تو ہم لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے۔ ہم نے عرض کی کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی حدیث بیان کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: اے لوگو! میرے پاس سے جاؤ، یہاں تک کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی مجبور کر دیتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: جو میں جانتا ہوں اگر وہ بات تم جان لیتے تو تم زیادہ روتے اور تھوڑا ہنستے۔ اے لوگو! میرے پاس سے چلے جاؤ تو ہم آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے واپس لوٹ آئے۔

(٢٧٠٤٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ : حَدِّثُوا النَّاسَ مَا أَقْبَلُوا عَلَيْكُمْ بِوُجُوهِهِمْ ، فَإِذَا الْتَفَتُوا فَاعْلَمُوا أَنَّ لَهُمْ حَاجَاتٍ. (دارمی ۴۴۹)

(۲۷۰۴۵) حضرت ابو ہلال ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو وہ بات بیان کرو جس سے وہ تمہاری طرف متوجہ ہو جائیں، جب وہ تمہاری طرف متوجہ ہوں تو جان لو کہ ان کی ضرورتیں بھی ہیں۔

(٢٧٠٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا. (مسلم ۲۱۷۲۔ احمد ۴۲۵)

(۲۷۰۴۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اکتا جانے کے اندیشے سے وعظ و نصیحت میں وقفہ فرمایا کرتے تھے۔

(٢٧٠٤٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى مِنْ أَصْحَابِهِ هَشَاشًا يَعْنِي

انْبِسَاطًا ذَكَّرَهُمْ.

(۲۷۰۴۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ جب اپنے شاگردوں کو ہشاش بشاش دیکھتے تو ان کو وعظ و نصیحت فرماتے۔

(٢٧٠٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ تُبَغِّضُوا اللَّهَ إِلَى عِبَادِهِ ، يَكُونُ أَحَدُكُمْ إِمَامًا فَيُطَوِّلُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ فِيهِ ، وَيَكُونُ أَحَدُكُمْ قَاصًّا فَيُطَوِّلُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ فِيهِ.

(۲۷۰۴۸) حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ عزوجل کو اس کے بندوں کے سامنے مبغوض مت بناؤ۔ تم میں کوئی امام ہوتا ہے تو وہ ان پر نماز اتنی لمبی کر دیتا ہے۔ اور کوئی خطیب ہوتا ہے تو وہ ان پر اپنی بات اتنی طویل کر دیتا ہے۔

(١٩٠) فِي قولِ الرّجلِ لأخِيهِ جزاك الله خيرًا

آدمی کا اپنے بھائی کو یوں کہنا: جزاک اللہ خیراً (اللہ تمہیں بہترین بدلہ عطا کرے)

(٢٧٠٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لأَخِيهِ : جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا ، فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ. (ترمذی ۲۰۳۵)

(۲۷۰۴۹) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی اپنے بھائی کو یوں کہے: اللہ تمہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے تو اس نے تعریف میں مبالغہ کیا۔

(٢٧٠٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا لَهُ فِي قَوْلِهِ لأَخِيهِ : جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا ، لأَكْثَرَ مِنْهَا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ.

(۲۷۰۵۰) حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں کوئی جان لیتا کہ اس کے اپنے بھائی کو یہ کلمات...... اللہ تمہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے...... کہنے میں کیا ثواب ہے تو تم ایک دوسرے سے زیادہ اس کلمہ کو کہتے۔

(١٩١) ما يقول الرّجل إذا نام وإذا استيقظ

آدمی جب سوئے اور جب بیدار ہو تو یہ دعا پڑھے

(٢٧٠٥١) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ

مَضْجَعَهُ قَالَ : اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي ، وَإِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي ، وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي ، وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَى مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ، أَوْ بِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. (بخاری ۶۳۱۳۔ ترمذی ۳۳۹۴)

(۲۷۰۵۱) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے سونے کی جگہ پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے: ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے ہی سپرد کی، اور میں نے اپنا چہرہ تیری ہی طرف کر دیا اور میں نے اپنا معاملہ بھی تیرے ہی سپرد کر دیا اور تجھے ہی میں نے اپنا پشت پناہ بنالیا تیری رحمت کی رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور جائے پناہ نہیں اور جو کتاب تو نے اتاری ہے میں اس پر ایمان لایا اور جو نبی یا رسول تو نے بھیجا ہے اس پر بھی ایمان لایا۔

(۲۷۰۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ قَالَ : اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ ، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ. (بخاری ۶۳۱۲۔ ترمذی ۳۴۱۷)

(۲۷۰۵۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا فرماتے اے اللہ! میں تیرا ہی نام لے کر مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوتے تو یہ دعا فرماتے: اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد جگا دیا اور اسی کی طرف مرنے کے بعد لوٹنا ہے۔

(۲۷۰۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : أَلاَ أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ ، قَالَ كَأَنَّهُ يَرْفَعُهُنَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ مِنَ اللَّيْلِ فَقُلْ : اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ ، وَنَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ ، نَفْسِي خَلَقْتَهَا ، لَكَ مَحْيَاهَا وَمَمَاتُهَا ، فَإِنْ كَفَتَّهَا فَارْحَمْهَا ، وَإِنْ أَخَّرْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِحِفْظِ الإِيمَانِ.

(۲۷۰۵۳) حضرت سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی شخص آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھا دوں؟ راوی کہتے ہیں گویا کہ آپ رضی اللہ عنہ یہ کلمات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان فرما رہے تھے کہ جب تو رات کو اپنے بستر پر لیٹے تو یوں کہہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھے اپنا پشت پناہ بنالیا۔ میں ایمان لایا تیری نازل کردہ کتاب پر، اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر، میری جان کو تو نے ہی پیدا کیا، تیرے لیے ہی اس کا جینا اور اس کا مرنا ہے۔ اگر تو اس کو موت دے تو اس پر رحم کرنا اور اگر تو اس کی موت کو مؤخر کرے تو اس کی حفاظت کرنا ایمان محفوظ رکھنے کے ساتھ۔

(۲۷۰۵۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

هُرَيْرَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَمْسَيْت وَإِذَا أَصْبَحْت ، قَالَ : قُلِ اللَّهُمَّ ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ ، قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْت وَإِذَا أَمْسَيْت ، وَإِذَا أَخَذْت مَضْجَعَك. (نسائی ۷۷۱۵۔ دارمی ۲۶۸۹)

(۲۷۰۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی دعا بتلا دیجئے جو میں صبح وشام پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھو: اے اللہ! پوشیدہ اور ظاہر باتوں کے جاننے والے، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، ہر چیز کے پروردگار اور بادشاہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں تیری پناہ لیتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، اور شیطان سے اور اس کے شریکوں سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھو جب تم صبح کرو اور جب شام کرو، اور جب اپنے بستر پر لیٹ جاؤ۔

(۲۷۰۵۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي مُوسَى يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ، قَالَ شُعْبَةُ : هَذَا ، أَوْ نَحْوَ هَذَا وَإِذَا نَامَ قَالَ : اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ.

(مسلم ۲۰۸۳۔ احمد ۳۰۲)

(۲۷۰۵۵) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے مارنے کے بعد زندہ کیا۔ اور جب آپ سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! میں تیرا نام لے کر زندہ رہتا ہوں اور تیرا نام لے کر ہی مرتا ہوں۔

(۲۷۰۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْزِعْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ ، ثُمَّ لِيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ ، ثُمَّ لِيَقُلْ : بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْت جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ ، فَإِنْ أَمْسَكْت نَفْسِي فَارْحَمْهَا ، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ. (بخاری ۷۳۹۳۔ ترمذی ۳۴۰۱)

(۲۷۰۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے نیچے کے زائد کپڑے اتار دے، پھر وہ اپنے بستر کو جھاڑے۔ اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے بستر پر کیا چیز تھی۔ پھر اسے چاہیے کہ وہ دائی کروٹ پر لیٹ جائے، پھر یہ دعا پڑھے: میرے رب تیرا نام لے کر میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیرا نام لے کر ہی میں اسے اٹھاؤں گا، پس اگر تو میرے نفس کو موت دے تو اس پر رحم فرمانا۔ اور اگر تو اس کو زندہ چھوڑ دے تو

اس کی حفاظت کرنا ایسی حفاظت جو تو اپنے نیک بندوں کی کرتا ہے۔

(۲۷۰۵۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ :إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ :اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ ، لاَ مَنْجَى ، وَلاَ مَلْجَأَ مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ، فَإِنْ مُتَّ ، مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ.

(بخاری ۶۳۴۷۔ مسلم ۲۰۸۱)

(۲۷۰۵۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو یہ دعا پڑھو۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھے اپنا پشت پناہ بنا لیا تیری رحمت کی رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب کے خوف کی وجہ سے اور تیری پکڑ سے بچنے کا تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور کوئی جائے پناہ نہیں اور جو کتاب تو نے اتاری ہے اس پر میں ایمان لایا اور جو نبی تو نے بھیجا ہے اس پر بھی ایمان لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تیری موت واقع ہوگئی تو تو فطرت اسلام پر مرا۔

(۲۷۰۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ، لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ الحَمْدُ لله ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

(ابن حبان ۵۵۲۸)

(۲۷۰۵۸) حضرت عبداللہ بن باباہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بستر پر لیٹتے ہوئے یہ دعا پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف وشکر ہے اور اس کی ذات ہر چیز پر قادر ہے، اللہ پاک ہے تمام عیوب سے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے۔ تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(۲۷۰۵۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ :مَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ ؟ قَالَ :جِئْتُ يَا رَسُولَ اللهِ تُعَلِّمُنِي شَيْئًا عِنْدَ مَنَامِي، قَالَ:إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَاقْرَأْ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

(ابو داؤد ۵۰۱۶۔ دارمی ۳۴۲۷)

(۲۷۰۵۹) حضرت نوفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: آتے ہوئے تمہیں کیا چیز لائی؟ میں نے عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ! میں آیا ہوں کہ آپ ﷺ مجھے سوتے وقت پڑھنے کے لیے کوئی دعا سکھا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو تم سورۃ الکافرون پڑھو، پھر اس کے ختم کرنے پر سو جاؤ۔ اس لیے کہ یہ سورت شرک سے بری ہونے کا پروانہ ہے۔

(٢٧٠٦٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ ؟ قَالَ : اقْرَأْ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَائَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

(۲۷۰۶۰) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسی دعا بتلا دیجئے جو میں صبح وشام پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سورۃ الکافرون پڑھا کرو، پھر اس کے ختم ہونے پر سو جایا کرو۔ اس لیے کہ یہ شرک سے بری ہونے کا پروانہ ہے۔

(٢٧٠٦١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِينَ تُدْخِلُ الْمَيِّتَ قَبْرَهُ.

(۲۷۰۶۱) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے بستر پر لیٹ جائے تو یہ دعا پڑھ: اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ کے راستہ میں اور رسول اللہ ﷺ کی ملت پر۔ اور جب تو میت کو اس کی قبر میں داخل کرے اس وقت بھی یہ دعا پڑھ لے۔

(٢٧٠٦٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ سَوَاءٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ : رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.

(ابو داؤد ۵۰۰۶۔ احمد ۲۸۸)

(۲۷۰۶۲) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹ جاتے تو یہ دعا پڑھتے: میرے پروردگار! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس روز تو اپنے بندوں کو دوبارہ اٹھائے گا۔

(٢٧٠٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ : يَا فُلاَنُ ، إِذَا أَوَيْت إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ : اللَّهُمَّ أَسْلَمْت نَفْسِي إِلَيْك ، وَوَجَّهْت وَجْهِي إِلَيْك وَوَلَّيْت ظَهْرِي إِلَيْك ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَى مِنْك إِلاَّ إِلَيْك ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْت ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْت فَإِنَّك مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ ، فَإِنْ أَصْبَحْت أَصَبْتَ خَيْرًا. (بخاری ۶۳۱۳۔ احمد ۲۹۹)

(۲۷۰۶۳) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی صحابی سے فرمایا: اے فلاں! جب تو اپنے بستر پر

لیٹ جائے تو یہ دعا پڑھ: اے اللہ! میں نے اپنی جان کو تیرے سپرد کر دیا اور میں نے اپنا چہرہ بھی تیری طرف کر دیا اور میں نے تجھے ہی اپنا پشت پناہ بنا لیا۔ تیرے عذاب سے بچنے کے لیے تیری رحمت کے سوا کوئی ٹھکانہ اور کوئی جائے پناہ نہیں جو کتاب تو نے نازل کی ہے میں اس پر ایمان لایا اور جو نبی تو نے بھیجا ہے میں اس پر ایمان لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس رات کو تیری موت واقع ہوگئی تو تو فطرت اسلام پر مرا، اور اگر تو نے صبح کی تو تو نے خیر کو پالیا۔

(٢٧٠٦٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الأَفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ : كَيْفَ تَقُولُ حِينَ تُرِيدُ أَنْ تَنَامَ ؟ قَالَ : أَقُولُ بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي فَاغْفِرْ لِي قَالَ : قَدْ غُفِرَ لَكَ. (نسائی ١٠٦٠٦۔ احمد ١٧٣)

(٢٧٠٦٤) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک انصاری صحابی سے پوچھا: جب تم سونے کا ارادہ کرتے ہو تو کیا دعا پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میں یوں پڑھتا ہوں: تیرا نام لے کر میں نے اپنے پہلو کو رکھا پس تو میری مغفرت فرما دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق تیری مغفرت کر دی گئی۔

(٢٧٠٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُنَا يَأْمُرُونَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ إِذَا أَوَيْنَا إِلَى فِرَاشِنَا أَنْ نُسَبِّحَ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ ، وَنَحْمَدَ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ ، وَنُكَبِّرَ أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ.

(٢٧٠٦٥) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہمارے اصحاب رضی اللہ عنہم ہمیں حکم دیتے اس حال میں کہ ہم بچے تھے کہ ہم جب اپنے بستروں پر لیٹ جائیں تو ہم تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔

(١٩٢) مَنْ كَانَ يقول إذا أخذت مضجعك فضع يدك اليمنى تحت خدّكَ الأيمنِ

جو شخص یوں کہتا ہو: جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے داہنے رخسار کے نیچے رکھو

(٢٧٠٦٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الأَيْمَنِ.

(٢٧٠٦٦) ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے داہنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے۔

(٢٧٠٦٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُؤَمِّلِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الأَيْمَنِ.

(بخاری ٦٢٦۔ مسلم ١٣١)

(۲۷۰۶۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ جب فجر کی دو رکعات پڑھ لیتے تو لیٹ جاتے اور اپنا داہنا ہاتھ اپنے داہنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے۔

(۲۷۰۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ تَوَسَّدَ يَمِينَهُ تَحْتَ خَدِّهِ وَيَقُولُ : قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ. (احمد ۲۹۰)

(۲۷۰۶۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سونے لگتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ اٹھائے گا۔

(۲۷۰۶۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا نَامَ قَالَ : اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ ، وَكَانَ يَضَعُ يَمِينَهُ تَحْتَ خَدِّهِ. (ترمذی ۲۵۵۔ احمد ۳۹۴)

(۲۷۰۶۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا۔ اور آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے تھے۔

(۲۷۰۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ.

(۲۷۰۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ داہنے پہلو پر لیٹے۔

(۱۹۳) فِي الرَّجلِ ما يقول إذا أصبح

آدمی جب صبح کرے تو وہ کون سی دعا پڑھے

(۲۷۰۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ : أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلاَمِ ، وَكَلِمَةِ الإِخْلاَصِ ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. (احمد ۴۰۷۔ دارمی ۲۶۸۸)

(۲۷۰۷۱) حضرت عبد الرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ترجمہ: ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر اور کلمہ اخلاص پر، اور ہمارے نبی محمد ﷺ کے دین پر اور ہمارے والد حضرت ابراہیم کی ملت پر جو پکے مسلمان تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔

(۲۷۰۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ : حَدَّثَنِی أَبُو عَقِيلٍ ، عَنْ سَابِقٍ ، عَنْ أَبِی سَلاَّمٍ خَادِمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ ، أَوْ إِنْسَانٍ ، أَوْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُمْسِی وَيُصْبِحُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ : رَضِيت بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِيناً وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا إِلاَّ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(ابن ماجه ۳۸۷۰)

(۲۷۰۷۲) حضرت ابوسلام رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان یا کوئی انسان یا کوئی بندہ صبح وشام تین مرتبہ یہ کلمات نہیں پڑھتا: ترجمہ! میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر راضی ہوں۔ مگر یہ کہ اللہ پر اس کا حق ہے کہ قیامت کے دن اللہ اس کو راضی کر دیں گے۔

(۲۷۰۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّی لاَ شَرِيكَ لَكَ ، أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَإِذَا أَمْسَى مِثْلُ ذَلِكَ ، كَانَ كَفَّارَةً لِمَا أَحْدَثَ بَيْنَهُمَا.

(۲۷۰۷۳) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ قبیلہ نخع کے کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے: ترجمہ: اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ ہم نے صبح کی اور تمام ملک نے اللہ کے لیے صبح کی اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور جو شخص شام کے وقت بھی ایسے ہی پڑھے تو یہ دعا کفارہ بن جائے گی ان گناہوں کے لیے جو ان دونوں کے مابین سرزد ہوئے۔

(۲۷۰۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَأَمْسَى : اللَّهُمَّ اجْعَلْنِی مِنْ أَفْضَلِ عِبَادِكَ الْغَدَاةَ ، أَوِ الْعَشِيَّةَ نَصِيباً مِنْ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ ، أو نُوراً تَهْدِی بِهِ، أو رَحْمَةً تَنْشُرُهَا، أو رِزْقًا تَبْسُطُهُ، أو ضر تَكْشِفُهُ، أو بَلاَءً تَدْفَعُهُ، أو فِتْنَةً تَصْرِفُهَا، أو شَرًّا تَدْفَعُهُ.

(۲۷۰۷۴) حضرت عبداللہ بن سبرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ صبح وشام یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے بنادے اپنے افضل ترین بندوں میں سے صبح یا شام کے وقت حصہ دیتے ہوئے اس بھلائی میں سے جس کو تو تقسیم کرے گا یا اس نور میں سے جس کے ذریعہ تو ہدایت دے گا یا اس رحمت میں سے جس کو تو بانٹے گا یا اس رزق میں سے جس کو تو عطا کرے گا یا اس تکلیف سے جس کو تو ہٹادے گا یا اس مصیبت سے جس کو تو دفع کرے گا یا اس فتنہ سے جس کو تو پھیر دے گا یا اس شر سے جس کو تو دفع کردے گا۔

(۲۷۰۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : مَا تَقُولُون إِذَا أَصْبَحْتُمْ وَأَمْسَيْتُم مِمَّا تَدْعُونَ بِهِ ؟ قَالَ : تَقُولُ : أَعُوذُ بوجه اللهِ الْكَرِيمِ ، وَبِسْمِ اللهِ الْعَظِيمِ ، وَكَلِمَةِ اللهِ التَّامَّةِ ، مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْعَامَّةِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقْتَ أَیْ رَبِّی ، وَشَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ ، وَمِنْ شَرِّ هَذَا

الْيَوْمِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ ، وَشَرِّ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۲۷۰۷۵) حضرت عمرو بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: جب آپ لوگ صبح و شام کرتے تھے۔ تو آپ لوگ کون سی دعا پڑھتے تھے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم لوگ یہ دعا پڑھتے تھے: ہم اللہ کے معزز چہرے کی اور اللہ کے عظیم نام کی اور اللہ کے مکمل کلمہ کی پناہ لیتے ہیں، موت اور عام چیزوں کے شر سے، اور اے پروردگار جو مخلوق تو نے پیدا کی اس کے شر سے اور جس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے اس کے شر سے، اور اس دن کے شر سے جو اس کے بعد ہے اس کے شر سے، اور دنیا اور آخرت کے شر سے۔

(۲۷۰۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَالَ (فَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ) حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الآيَةِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ مِنْ يَوْمِهِ ، وَمَنْ قَالَهَا لَيْلاً أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ مِنْ يَوْمِهِ. (ابوداؤد ۵۰۳۷)

(۲۷۰۷۶) حضرت موسیٰ جہنی رحمۃ اللہ علیہ کسی شخص سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ آیت پڑھے: ترجمہ: اللہ کی پاکی بیان کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ آیت پڑھ کر فارغ ہو جائے تو وہ پالے گا اس عمل کا ثواب جو اس کا رات کو فوت ہو گیا تھا اور اگر رات میں یہ آیت پڑھے تو وہ پالے گا اس عمل کا ثواب جو اس کا دن میں فوت ہو گیا تھا۔

(۲۷۰۷۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سُهَيْل بن أبى صالح ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ أبى عياش قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ ، وَكُتِبَ لَهُ بها عَشْرُ حَسَنَاتٍ ، وَحُطَّ عَنهُ بِهَا عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، وَرُفِعَتْ لَهُ بِهَا عَشْرُ دَرَجَاتٍ ، وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ ، وَإِذَا أَمْسَى مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ. (ابن ماجه ۳۸۶۷۔ احمد ۶۰)

(۲۷۰۷۷) حضرت ابو عیاش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے: ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو اس شخص کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جائیں گی، اور اس کے دس گناہوں کو مٹا دیا جائے گا اور دس درجات بلند کیے جائیں گے اور وہ شیطان سے حفاظت میں رہے گا یہاں تک کہ وہ شام کرلے۔ اور جب وہ شام کو یہ کلمات پڑھے گا تو اسی جیسا ثواب ملے گا یہاں تک کہ وہ صبح کرلے۔

(۱۹۴) فِی التّخلّلِ بِالقصبِ والسّواکِ بعودِ الرّیحانِ

گنے سے سرکہ بنانے اور ناز بو کی لکڑی سے مسواک کرنے کا بیان

(۲۷۰۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ، أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ : لاَ تُخَلِّلُوا بِالْقَصَبِ.

(۲۷۰۷۸) حضرت سعید بن صالح ؒ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے خط لکھا کہ تم لوگ گنے کا سرکہ مت بناؤ۔

(۲۷۰۷۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الغَسَّانِيِّ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السِّوَاكِ بِعُودِ الرَّيْحَانِ وَالرُّمَّانِ ، وَقَالَ يُحَرِّكُ عِرْقَ الْجُذَامِ.

(۲۷۰۷۹) حضرت ضمرہ بن حبیب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ناز بو اور انار کی لکڑی کو مسواک بنانے سے منع کیا اور فرمایا: یہ کوڑھ کی رگ کو تحریک دیتی ہے۔

(۱۹۵) الجُلُوس فِی المجالِسِ

مجلسوں میں بیٹھنے کا بیان

(۲۷۰۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَجْلِسٍ لِلأَنْصَارِ فَقَالَ : إِنْ أَبَيْتُمْ أَنْ لاَ تَجْلِسُوا فَاهْدُوا السَّبِيلَ ، وَردوا السَّلام ، وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ. (ترمذی ۲۷۲۶۔ احمد ۲۸۲)

(۲۷۰۸۰) حضرت براء بن عازب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کی ایک مجلس پر سے گزرے تو فرمایا: اگر تم بیٹھنے پر اصرار کرتے ہو تو سیدھا راستہ دکھاؤ (مسافر کو) اور سلام کا جواب دو، اور مظلوم کی مدد کرو۔

(۲۷۰۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ التَّيِّهَانِ قَالَ : اجْتَمَعَتْ جَمَاعَةٌ مِنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا أَهْلُ سَافِلَةٍ وَأَهْلُ عَالِيَةٍ ، نَجْلِسُ هَذِهِ الْمَجَالِسَ فَمَا تَأْمُرُنَا ؟ قَالَ : أَعْطُوا الْمَجَالِسَ حَقَّهَا ، قُلْنَا وَمَا حقها : قَالَ : غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ ، وَرُدُّوا السَّلاَمَ ، وَأَرْشِدُوا الأَعْمَى ، وَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ ، وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ. (مسند ۶۸۵)

(۲۷۰۸۱) حضرت مالک بن تیہان ؓ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہوئی اور ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ شہر کے زیریں اور بالائی حصہ کے لوگ ہیں۔ ہم ان مجلسوں میں بیٹھتے ہیں پس آپ ؓ اس بارے میں ہمیں کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ؓ نے فرمایا: تم لوگ مجلسوں کو ان کا حق ادا کرو۔ ہم نے پوچھا: ان کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نظروں کو جھکاؤ، سلام کا جواب دو، اور اندھے کو راستہ دکھلاؤ، نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو۔

(۲۷۰۸۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : قَالَ أَبُو طَلْحَةَ : كُنَّا جُلُوسًا بِالأَفْنِيَةِ ، فَمَرَّ بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجتنبوا مجالس الصُّعُدَاتِ ؟ قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا جَلَسْنَا بِغَيْرِ مَا بَأْسٍ نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ ، قَالَ : فَأَعْطُوا الْمَجَالِسَ حَقَّهَا ، قَالَ : قُلْنَا : وَمَا حَقُّهَا يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : غَضُّ الْبَصَرِ ، وَرَدُّ السَّلاَمِ ، وَحُسْنُ الْكَلاَمِ. (احمد ۳۰۔ ابویعلی ۱۴۱۷)

(۲۷۰۸۲) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ کشادہ صحن میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس سے گزر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیوں راستوں میں مجلس لگاتے ہو؟ تم راستوں کی مجلسوں سے بچو، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم بغیر گناہ کے بیٹھتے ہیں۔ صرف آپس میں گفتگو اور بات چیت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر مجلسوں کو ان کا حق دو، ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجلسوں کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر کا جھکانا، سلام کا جواب دینا، اور بہترین کلام کرنا۔

(۲۷۰۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : مَا جَلَسَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ مَجْلِسًا مُنْذُ تَأَزَّرَ بِإِزَارٍ ، قَالَ : أَخَافُ أَنْ يُظْلَمَ رَجُلٌ فَلاَ أنصره ، أَوْ يَفْتَرِي رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ فَأُكَلَّفُ الشَّهَادَةَ عَلَيْهِ ، وَلاَ أَغُضُّ الْبَصَرَ ، وَلاَ أَهْدِي السَّبِيلَ ، أَوْ تَقَعُ الْحَامِلَةُ فَلاَ أَحْمِلُ عَلَيْهَا.

(۲۷۰۸۳) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے جب سے لنگی باندھی ہے، کبھی کسی مجلس میں نہیں بیٹھے اور فرمایا: کہ مجھے خوف ہے کہ کسی شخص پر ظلم کیا جائے اور میں اس کی مدد نہ کرسکوں یا کوئی شخص کسی شخص پر جھوٹ باندھے اور مجھے اس پر گواہی کا مکلّف بنادیا جائے اور میں نظر کو نہ جھکا سکوں اور مسافر کو راستہ نہ بتا سکوں یا کوئی سوار گر جائے تو میں اس کو سوار نہ کرسکوں۔

(۲۷۰۸۴) حَدَّثَنَا هُشَيم ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ إِذَا اتَّخَذُوا الْمَجَالِسَ أَنْ يعروها لِلسُّفَهَاءِ.

(۲۷۰۸۴) حضرت عوام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالھذیل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم جب مجالس قائم کرتے ہیں تو وہ بے وقوفوں کو نظر انداز کیے جانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۱۹۶) فِي الرَّجلِ يقول لابنِ غيرِهِ يا بنيّ

اس آدمی کا بیان جو غیر کے بیٹے کو کہے: اے میرے بیٹے

(۲۷۰۸۵) حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ الْقَوَارِيرِيُّ ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَجَعَلَ يَقُولُ : يَا ابْنَ أَخِي ، ثُمَّ سَأَلَنِي فَانْتَسَبْتُ لَهُ ، فَعَرَفَ ، أَنَّ أَبِي لَمْ يُدْرِكِ الإِسْلاَمَ ، فَجَعَلَ يَقُولُ : يَا

بُنَيَّ يَا بُنَيَّ.

(۲۷۰۸۵) حضرت شریک بن نملہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو آپ رضی اللہ عنہ مجھے کہتے تھے: اے میرے بھتیجے! پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا: تو میں نے ان کو اپنا نسب بیان کیا۔ انہوں نے جان لیا کہ میرے والد نے اسلام قبول نہیں کیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یوں کہنا شروع کر دیا: اے میرے بیٹے اے میرے بیٹے۔

(۲۷۰۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ ، أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : أَيْ بُنَيَّ ، وَمَا يُصِيبُكَ مِنْهُ.

(مسلم ۱۶۹۳۔ ابن ماجہ ۴۰۷۳)

(۲۷۰۸۶) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کسی نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تجھے اس سے کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔

(۲۷۰۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِطَعَامٍ فَقَالَ : يَا عُمَرُ يَا بُنَيَّ ، سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ.

(ابو داؤد ۳۷۷۱۔ احمد ۲۶)

(۲۷۰۸۷) حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر، اے میرے بیٹے! اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

(۲۷۰۸۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ : يَا بُنَيَّ. (مسلم ۱۶۹۳۔ ابو داؤد ۴۹۲۵)

(۲۷۰۸۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے۔

(۲۷۰۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ ، عَنْ مَكْحُولٍ الأَزْدِيِّ قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الرَّجُلِ يُحْرِمُ مِنْ سَمَرْقَنْدَ ، أَوْ مِنْ خُرَاسَانَ ، أَوْ مِنَ الْكُوفَةِ فَقَالَ : يَا لَيْتَنَا نَنْفَلِتُ مِنْ وَقْتِنَا يَا بُنَيَّ.

(۲۷۰۸۹) حضرت مکحول ازدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس کو سمرقند یا خراسان یا کوفہ سے روک دیا گیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کاش ہم نے بھی وقت سے چھٹکارا پا لیا ہوتا۔

(۲۷۰۹۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا إِيَاسٌ عن قَتَادَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ لَهُ : يَا بُنَيَّ ، لاَ يَسُوئُكَ اللَّهُ.

(۲۷۰۹۰) حضرت قیس بن عُباد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ تمہارا

برا نہ کرے۔

(۲۷.۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ :يَا بُنَيَّ.

(۲۷۰۹۱) حضرت قابوس ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے کہا: اے میرے بیٹے۔

(۲۷.۹۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ نُعَيْمٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَاصِمًا ، عَنْ قَوْلِ اللهِ : ﴿فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا﴾ قَالَ : ﴿مِنْ تَحْتِهَا﴾ مَفْتُوحَةً ، قُلْتُ :عَمَّنْ تَرْوِي ؟ قَالَ :عَنْ زِرٍّ يَا بُنَيَّ.

(۲۷۰۹۲) حضرت نعیم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عاصم ؒ سے اللہ رب العزت کے قول ﴿فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا﴾ کے متعلق پوچھا: تو آپ ؒ نے فرمایا: ﴿مِنْ تَحْتِهَا﴾ ہے فتح کے ساتھ۔ میں نے پوچھا: آپ ؒ نے کس سے روایت کی؟ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! حضرت زر ؒ سے!

(۲۷.۹۳) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ :قَالَ لِي أَبُو وَائِلٍ يَا بُنَيَّ.

(۲۷۰۹۳) حضرت زبرقان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابووائل ؒ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے لاڈلے بیٹے!

(۱۹۷) من كره أن يقول لابنِ غيرِه يا بنيّ

جو شخص کسی دوسرے کے بیٹے کو یوں کہنا مکروہ سمجھے: اے میرے بیٹے!

(۲۷.۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ :قُلْتُ لاِبْنِ صَاحِبٍ لِي :يَا بُنَيَّ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ.

(۲۷۰۹۴) حضرت حسن بن عبید اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کسی ساتھی کے بیٹے کو کہا: اے میرے بیٹے! تو حضرت ابراہیم ؒ نے اس کو مکروہ سمجھا۔

(۲۷.۹۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنْ شُتَيْرِ بن شَكَلٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لَهُ :يَا بُنَيَّ ، فَقَالَ :وَلَدْتِنِي ، قَالَتْ :لاَ ، قَالَ :فَأَرْضَعْتِنِي ؟ قَالَتْ :لاَ ، قَالَ :فَلِمَ تَكْذِبِينَ ؟.

(۲۷۰۹۵) حضرت محارب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شُتیر بن شکل ؒ کو کسی عورت نے کہا: اے میرے بیٹے! تو آپ ؒ نے کہا: کیا تم نے مجھے جنا ہے؟ اس عورت نے کہا: نہیں! آپ ؒ نے پوچھا: کیا تم نے مجھے دودھ پلایا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ؒ نے فرمایا: پھر تم جھوٹ کیوں بولتی ہو۔

(۱۹۸) ما رخّص فِيهِ مِن الكذبِ

جس جھوٹ کی رخصت دی گئی ہے

(۲۷.۹٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ

أُمِّهِ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَكْذِبْ مَنْ قَالَ خَيْرًا، أَوْ نَمَى خَيْرًا، أَوْ أَصْلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ.
(بخاری ۲۶۹۲۔ مسلم ۲۰۱۱)

(۲۷۰۹۶) حضرت ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹ نہیں بولا جس نے خیر کی بات کہی یا خیر کو پھیلایا یا دو آدمیوں کے درمیان صلح کروائی۔

(۲۷۰۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ شَهْرٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَصْلُحُ الْكَذِبُ إلاَّ فِي ثَلاَثٍ: كذب الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا، أَوْ إِصْلاَحٌ بَيْنَ النَّاسِ، أَوْ كَذِبٌ فِي الْحَرْبِ. (ترمذی ۱۹۳۹۔ احمد ۴۶۱)

(۲۷۰۹۷) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹ بولنا درست نہیں ہے مگر تین جگہوں پر! آدمی کا اپنی بیوی سے جھوٹ بولنا تا کہ وہ اسے خوش کرے یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے یا جنگ میں جھوٹ بولنا۔

(۱۹۹) فِي السّترِ على الرّجلِ وعونِ الرّجلِ لأخِيهِ

آدمی کی پردہ پوشی کرنا اور آدمی کا اپنے بھائی کی مدد کرنے کا بیان

(۲۷۰۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَتَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَمَنْ نَفَّسَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ. (عبدالرزاق ۱۸۹۳۳۔ احمد ۵۱۴)

(۲۷۰۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی ستر پوشی کرے گا اللہ رب العزت آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائیں گے اور جو شخص اپنے بھائی سے دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرے گا تو اللہ رب العزت اس سے قیامت کے دن کی تکلیفوں کو دور فرمائیں گے اور اللہ رب العزت اس بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جو شخص اپنے کسی بھائی کی مدد کرنے میں لگا ہوا ہو۔

(۲۷۰۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ. (ابوداؤد ۴۸۵۴۔ حاکم ۳۷۷)

(۲۷۰۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرے گا، تو اللہ رب العزت قیامت کے دن اس سے آخرت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور فرما دیں گے، اور جو شخص کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے گا تو اللہ رب العزت دنیا اور آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائیں گے، اور جو شخص کسی تنگ دست پر آسانی کرے گا تو اللہ رب العزت دنیا اور آخرت میں اس پر آسانیاں فرمائیں گے اور اللہ اس بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جو اپنے کسی بھائی کی مدد میں لگا ہوا ہوتا ہے۔

(۲۷۱۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقِيلَ لَهُ : هَذَا فُلاَنٌ تَقْطُرُ لِحْيَتُهُ خَمْرًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنِ التَّجَسُّسِ ، وَلَكِنْ إِنْ يَظْهَرَ لَنَا مِنْهُ شَيْءٌ نَأْخُذْهُ بِهِ.

(۲۷۱۰۰) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو پکڑ کر لایا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو بتلایا گیا کہ اس فلاں کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے ہیں! اس پر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً ہمیں ٹوہ لگانے سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن اگر کوئی معاملہ ہمارے سامنے ظاہر ہو جائے تو پھر ہم اس کا مواخذہ کریں گے۔

(۲۷۱۰۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ قَالَ : لاَ يَهْتِكُ اللَّهُ سِتْرَ عَبْدٍ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ.

(۲۷۱۰۱) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ادریس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کی پردہ پوشی نہیں کرتے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی ہو۔

(۲۷۱۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْبَةُ الْخُضْرِي ، أَنَّهُ شَهِدَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلاَّ سَتَرَ الله عَلَيْهِ فِي الآخِرَةِ. (مسلم ۲۰۰۲۔ احمد ۱۴۵)

(۲۷۱۰۲) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت دنیا میں کسی بندے کی ستر پوشی نہیں کرتے مگر آخرت میں اس کی پردہ پوشی کریں گے۔

(۲۷۱۰۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : مَنْ أَطْفَأَ عَنْ مُؤْمِنٍ سيئة فَكَأَنَّمَا أَحْيَا مَوْؤُودَةً .

(۲۷۱۰۳) حضرت عبد الواحد بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مومن کی برائی کو دبائے گا تو گویا اس نے زندہ درگور کی ہوئی بچی کو زندہ کیا۔

(۲۰۰) ما يقع حديث الرّجلِ موقِعه مِن قلبِهِ

آدمی کی بات کا دل میں اتر جانے کا بیان

(۲۷۱۰٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَن سَعِيدٍ الْجَرِيرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَن أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ ، أَنَّ أُوَيْسًا الْقَرَنِيَّ كَانَ إِذَا حَدَّثَ وَقَعَ حَدِيثُهُ مِنْ قُلُوبِنَا مَوْقِعًا لاَ يَقَعُهُ حَدِيثُ غَيْرِهِ.

(۲۷۱۰۴) حضرت اسیر بن جابر رِیشید فرماتے ہیں کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ جب بیان فرماتے تو جتنی ان کی بات ہمارے دل میں اثر انداز ہوتی تھی کسی اور کی اتنی اثر انداز نہیں ہوتی۔

(۲۷۱۰٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَن يسار بْنِ سَلاَمَةَ ، عَن شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فإن حديثه يَقَعُ مِنْ قُلُوبِهِمْ مَوْقِعَهُ مِنْ قَلْبِهِ.

(۲۷۱۰۵) حضرت شہر بن حوشب رِیشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی لوگوں میں بیان کرتا ہے تو اس کی بات ان لوگوں کے دلوں میں اس کی دلی کیفیت کے مطابق ہی اثر انداز ہوتی ہے۔

(۲۰۱) مَنْ قَالَ لاَ تسبّ أحدًا ولا تلعنه

جو یوں کہے: تم کسی کو گالی مت دو اور نہ کسی کو لعنت کرو

(۲۷۱۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَبِي غَفَّارٍ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِيِّ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قُلْتُ : أَنْتَ رَسُولُ اللهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اعْهَدْ إِلَيَّ ، قَالَ : لاَ تَسُبَّ أَحَدًا ، قَالَ : فَمَا سَبَبْت أَحَدًا عَبْدًا ، وَلاَ حُرًّا ، وَلاَ شَاةً ، وَلاَ بَعِيرًا.

(۲۷۱۰۶) حضرت ابوجری ہجیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور میں نے پوچھا: کیا آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی وصیت فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو گالی مت دو، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں نے کسی کو گالی نہیں دی، نہ غلام کو نہ کسی آزاد کو، نہ کسی بکری اور نہ ہی کسی اونٹ کو۔

(۲۷۱۰۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَن سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عبدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ أَكْبَرَ الذَّنْبِ عِنْدَ اللهِ أَنْ يَسُبَّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ ، قَالُوا : وَكَيْفَ يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ ؟ قَالَ : يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ.

(بخاری ۵۹۷۳۔ ابو داؤد ۵۰۹۸)

(۲۷۱۰۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آدمی کیسے اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کسی آدمی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ بدلے میں اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ یہ کسی آدمی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ بدلہ میں اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

(۲۷۱۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ من أَرْبَى الرِّبَا تَفَضُّلُ الرَّجُلِ فِي عِرْضِ أَخِيهِ بِالشَّتْمِ ، وَإِنَّ أَكْبَرَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَكَيْفَ يَشْتُمُ وَالِدَيْهِ ؟ قَالَ : يَسُبُّ النَّاسَ فَيَسْتَسِبُّ النَّاسُ بِهِمَا. (طبرانی ۸۹۹)

(۲۷۱۰۸) حضرت ابو نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک برا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت خراب کرنے میں حد سے گزر جائے اور سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیسے کوئی اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگوں کو گالی دیتا ہے تو وہ جواباً اس کے والدین کو گالی دیتے ہیں۔

(۲۷۱۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ : مَا رَأَيْت أَبَا وَائِلٍ سَابَّ شَيْئًا قَطُّ إِلاَّ أَنَّهُ ذَكَرَ الْحَجَّاجَ مَرَّةً فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَطْعِمْهُ طَعَامًا مِنْ ضَرِيعٍ لاَ يُسْمِنُ ، وَلاَ يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْك.

(۲۷۱۰۹) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی حضرت ابو وائل رضی اللہ کو گالی دیتے ہوئے نہیں دیکھا مگر حجاج بن یوسف کا ذکر کرتے ہوئے ایک مرتبہ آپ رضی اللہ نے کہا: اے اللہ! تو اس کو خاردار درخت کا کھانا کھلا دے۔ نہ یہ موٹا ہو اور نہ ہی اس کی بھوک مٹے۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر چہ وہ تجھے پسند ہو۔

(۲۰۲) ما ذکر فِي الكِبرِ

ان روایات کا بیان جو تکبر کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۷۱۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَن فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ.

(۲۷۱۱۰) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو۔

(۲۷۱۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَقُولُ اللَّهُ : الْعَظَمَةُ إِزَارِي ، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي ، فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَلْقَيته فِي النَّارِ.

(۲۷۱۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت فرماتے ہیں: عظمت میری ازار ہے اور کبریائی میری چادر ہے۔ جو شخص ان میں سے جس کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا میں اس کو جہنم میں ڈال دوں گا۔

(۲۷۱۱۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ ، وَلاَ يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إيمَان. (مسلم ۹۳۔ ابوداؤد ۴۰۸۸)

(۲۷۱۱۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں داخل نہیں ہوگا کوئی ایک جس کے دل میں دانہ کے برابر تکبر ہو اور جہنم میں داخل نہیں ہوگا کوئی ایک جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔

(۲۷۱۱۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :الْتَقَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ، وَابْنُ عُمَرَ فَانْتَجَيَا بَيْنَهُمَا ، ثُمَّ انْصَرَفَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إلَى أَصْحَابِهِ فَانْصَرَفَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَبْكِي ، فَقَالُوا لَهُ :مَا يُبْكِيك ؟ قَالَ :أَبْكَانِي الَّذِي زَعَمَ هَذَا ، أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ. (احمد ۱۶۴)

(۲۷۱۱۳) حضرت سعید بن حیان تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دونوں کی ملاقات ہوئی تو ان دونوں نے آپس میں سرگوشی کی، پھر ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے اصحاب کی طرف لوٹ گیا۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ لوٹے اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ رو رہے تھے۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کس چیز نے آپ رضی اللہ عنہ کو رلا دیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رلایا اس شخص نے جو کہتا ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جنت میں داخل نہیں ہوگا کوئی ایک جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا۔

(۲۷۱۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَجِيءُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَرًّا مِثْلَ صُوَرِ الرِّجَالِ ، يَعْلُوهُمْ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الصَّغَارِ ، قَالَ :ثُمَّ يُسَاقُونَ إلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُقَالُ لَهُ بُولَسَ ، تَعْلُوهُمْ نَارُ الأَنْيَارِ ، يُسْقَوْنَ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ ، عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ. (ترمذی ۲۴۹۲۔ احمد ۱۷۹)

(۲۷۱۱۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: متکبرین قیامت کے دن آئیں گے چھوٹی چیونٹیوں کی طرح جن کی شکلیں آدمیوں کی مانند ہوں گی۔ ہر قسم کی ذلت ان پر غالب آ جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس جہنم میں ایک قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا جس کا نام بولس ہے۔ اللہ کی بڑی آگ ان پر چڑھ جائے گی۔ انہیں اہل جہنم کا بچا ہوا پانی پلایا جائے گا۔

(۲۷۱۱۵) ابْنُ إدْرِيسَ ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ،

عَن مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حُيَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَدِيّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَعَظَّمَ وَعَدَا طَوْرَهُ وَهَصَهُ اللَّهُ إِلَى الأَرْضِ ، وَقَالَ : اخْسَأْ أَخْسَأَكَ اللَّهُ ، فَهُوَ فِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ ، وَفِي أَنْفُسِ النَّاسِ صغير حتى لهو أحقر عند الناس من خنزير.

(۲۷۱۱۵) حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً جب کوئی مغرور ہو جائے اور اپنی حد سے تجاوز کر لے، تو اللہ رب العزت اس کو زمین پر پٹخ دیتے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو دھتکارتا ہے تو اللہ تجھے دھتکار دیتے ہیں کہ وہ اپنی نظر میں بڑا ہوتا ہے اور لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ لوگوں کے سامنے خنزیر سے بھی زیادہ حقیر ہو جاتا ہے۔

(۲۷۱۱۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : لاَ يَدْخُلُ حَظِيرَةَ الْقُدْسِ مُتَكَبِّرٌ.

(۲۷۱۱۶) حضرت نافع بن عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تکبر کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۰۳) ما جاء فِي النَّمِيمَةِ

ان روایات کا بیان جو چغل خوری کے بارے میں منقول ہیں

(۲۷۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. (بخاری ۶۰۵۶۔ مسلم ۱۶۹)

(۲۷۱۱۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۷۱۱۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ : أنه لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. (مسلم ۱۰۱۔ احمد ۱۶۸)

(۲۷۱۱۸) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم حدیث بیان کرتے تھے کہ یقیناً چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۷۱۱۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ : لَمَّا رَفَعَ اللَّهُ مُوسَى نَجِيًّا رَأَى رَجُلاً مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ فَقَالَ : يَا رَبِّ ، مَنْ هَذَا ؟ فَقَالَ : عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي صَالِحٌ ، إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِعَمَلِهِ ، قَالَ : يَا رَبِّ ، أَخْبِرْنِي ، قَالَ : كَانَ لاَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ.

(۲۷۱۱۹) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو

سرگوشی کے لیے عزت بخشی تو آپ علیہ السلام نے ایک آدمی کو عرش سے چمٹے ہوئے دیکھا۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: اے پروردگار! یہ کون شخص ہے؟ اللہ رب العزت نے فرمایا: میرے نیک بندوں میں سے ایک بندہ ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کے عمل کے متعلق خبر دوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے پروردگار! مجھے خبر دیجئے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: یہ شخص چغل خوری نہیں کرتا تھا۔

(۲۷۱۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : كَانَتْ لَنَا جَارِيَةٌ أَعْجَمِيَّةٌ ، فَمَرِضَتْ فَجَعَلَتْ تَقُولُ عِنْدَ الْمَوْتِ : هَذَا فُلاَنٌ تَمَرَّغَ فِي الْحَمْأَةِ ، فَلَمَّا أَنْ مَاتَتْ سَأَلْنَا عَنِ الرَّجُلِ ، قَالَ : فَقَالَ : مَا كَانَ بِهِ بَأْسٌ إِلاَّ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ.

(۲۷۱۲۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن یزید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہمارے پاس ایک عجمی باندی تھی وہ بیمار ہوگئی۔ اس نے موت کے وقت یہ کہنا شروع کر دیا: یہ فلاں شخص گندی بدبودار مٹی میں پلٹیاں کھا رہا ہے۔ جب وہ مرگئی تو ہم نے اس آدمی کے متعلق پوچھا؟ تو انہوں نے کہا: اس میں کوئی خرابی نہیں تھی سوائے اس بات کے کہ وہ چغل خوری کرتا تھا۔

(۲۰۴) ما جاء فِي المنّانِ

ان روایات کا بیان جو احسان جتانے والے کے بارے میں منقول ہیں

(۲۷۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ.

(۲۷۱۲۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۷۱۲۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : لاَ يَدْخُلُ حَظِيرَةَ الْقُدْسِ مَنَّانٌ.

(۲۷۱۲۲) حضرت نافع بن عاصم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۷۱۲۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلاَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ ، وَلاَ يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ، قَالَ : فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ : خَابُوا وَخَسِرُوا ، مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ.

(مسلم ۱۷۱۔ ابو داؤد ۴۰۸۵۔ احمد ۱۴۸)

(۲۷۱۲۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ رب العزت قیامت کے دن نہ ان سے بات کریں گے۔ نہ ان کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھیں گے، نہ ان کو پاک صاف کریں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ راوی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔ حضرت ابوذر رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ لوگ نامراد وخسارے میں ہوئے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تہبند کو لٹکانے والا، احسان جتلانے والا، اور اپنے سامان کو جھوٹی قسم کے ذریعہ فروخت کرنے والا۔

(۲۷۱۲٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِی الْجَعْدِ ، عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ ، عَنْ جَابَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ.

(۲۷۱۲۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان جتانے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

(۲۰۵) ما جاء فِي الحسدِ

ان روایات کا بیان جو حسد کے بارے میں منقول ہیں

(۲۷۱۲٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ :لَمَّا رَفَعَ اللَّهُ مُوسَى نَجِيًّا رَأَى رَجُلاً مُتَعَلِّقًا بِالْعَرْشِ فَقَالَ :يَا رَبِّ ، مَنْ هَذَا ؟ قَالَ :عَبْدٌ مِنْ عِبَادِی صَالِحٌ ، إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِعَمَلِهِ، قَالَ :يَا رَبِّ ، أَخْبِرْنِی ، قَالَ :كَانَ لاَ يَحْسُدُ النَّاسَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ.

(۲۷۱۲۵) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سرگوشی کے لیے عزت بخشی، تو آپ علیہ السلام نے ایک آدمی کو عرش سے چمٹا ہوا دیکھا۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: اے پروردگار! یہ کون شخص ہے؟ اللہ رب العزت نے فرمایا: میرے بندوں میں سے نیک بندہ ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کے عمل کے متعلق بتلاؤں؟ آپ علیہ السلام نے عرض کی، اے پروردگار! مجھے بتلایئے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: یہ شخص لوگوں سے حسد نہیں کرتا ان چیزوں میں جو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اپنے فضل سے عطا کی تھیں۔

(۲۷۱۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِیِّ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الْحَسَدَ لَيَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ. (ابن ماجه ۴۲۱۰۔ ابویعلی ۳۶۴۴)

(۲۷۱۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً حسد نیکیوں کو ایسے ہی کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

(۲۷۱۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِیِّ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدَرَ ، وَكَادَتِ الْفَاقَةُ أَنْ تَكُونَ كُفْرًا.

(۲۷۱۲۷) حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آ جائے اور قریب ہے کہ فقر وفاقہ کفر کا سبب بن جائے۔

(۲۷۱۲۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، ﴿وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا﴾ قَالَ :الْحَسَدُ.

(۲۷۱۲۸) حضرت ابو رجاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے اس آیت کے متعلق: ترجمہ: اور نہیں پاتے اپنے دلوں میں کوئی حاجت اس چیز کی جو انہیں دی جائے۔ آپ ؒ نے فرمایا: حسد مراد ہے۔

(۲۰۶) فِي الإِسرافِ فِي النّفقةِ

فضول خرچی کا بیان

(۲۷۱۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا﴾ قَالَ: لاَ يُجِيعُهُمْ، وَلاَ يُعَرِّيهِمْ، وَلاَ يُنْفِقُ نَفَقَةً يَقُولُ النَّاسُ :إِنَّهُ أَسْرَفَ فِيهَا.

(۲۷۱۲۹) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے اللہ رب العزت کے اس قول کے مطابق:

ترجمہ: اور وہ لوگ جب خرچ ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ بخل کرتے ہیں اور ہوتا ہے ان کا خرچ کرنا ان دونوں کے درمیان اعتدال سے۔ آپ ؒ نے فرمایا: نہ وہ ان کو بھوکا رکھتے ہیں اور نہ ان کو لباس سے محروم کرتے ہیں اور نہ ہی ایسے طور پر خرچ کرتے ہیں کہ لوگ کہنے لگے کہ اس نے اس معاملہ میں فضول خرچی کی۔

(۲۷۱۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾ قَالَ :فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ ، وَلاَ تَقْتِيرٍ.

(۲۷۱۳۰) حضرت منہال فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے اللہ رب العزت کے اس قول کے مطابق: ''اور جو خرچ کر دیتے ہو تم کوئی بھی چیز تو وہ اس کی جگہ اور دیتا ہے تم کو اور وہ سب سے بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے۔''

آپ ؒ نے فرمایا: یہ صورت اسراف اور کنجوسی کے علاوہ میں ہے۔

(۲۷۱۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنْ أَبِي الْعُبَيْدَيْنِ ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنِ التَّبْذِيرِ فَقَالَ :إنْفَاقُ الْمَالِ فِي غَيْرِ حَقِّهِ.

(۲۷۱۳۱) حضرت یحییٰ بن جزار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العبیدین ؒ نے حضرت ابن مسعود ؓ سے فضول خرچی کے متعلق پوچھا: تو آپ ؓ نے فرمایا: مال کو حق کے علاوہ جگہ میں خرچ کرنا فضول خرچی ہے۔

(۲۷۱۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ دَاوُد قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : أَشْتَرِى لامْرَأَتِى فِى السَّنَةِ طِيبًا بِعِشْرِينَ دِرْهَمًا أَسَرَفٌ هَذَا ؟ قَالَ : لَيْسَ هَذَا بِسَرَفٍ.

(۲۷۱۳۲) حضرت داؤد ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری ویلیٹیڈ سے پوچھا: کہ میں نے سال میں اپنی بیوی کے لیے بیس درہم کی خوشبو خریدی کیا یہ اسراف ہے؟ آپ ویلیٹیڈ نے فرمایا: یہ اسراف نہیں ہے۔

(۲۷۱۳۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوس ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : الْبَسْ مَا شِئْت وَكُلْ مَا شِئْت مَا أَخْطَأَتْك خِلَّتَانِ : سَرَفٌ ، أَوْ مَخِيلَةٌ.

(۲۷۱۳۳) حضرت طاؤس ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو چاہو پہنو اور جو چاہو کھاؤ۔ لیکن دو عادتوں سے بچنا ایک فضول خرچی اور دوسری فخر۔

(۲۷۱۳٤) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ ، عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ ، قَالَ : أَنْ يَرْزُقَكَ اللَّهُ رِزْقًا فَتُنْفِقُهُ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْك.

(۲۷۱۳۴) حضرت محمد بن سوقہ ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ویلیٹیڈ سے کسی آدمی نے مال ضائع کرنے کے متعلق پوچھا؟ آپ ویلیٹیڈ نے فرمایا: مال ضائع کرنا یہ ہے کہ اللہ رب العزت تجھے رزق عطا کریں اور تم اس کو ان کاموں میں خرچ کرو جو اللہ نے تم پر حرام کیے ہیں۔

(۲۷۱۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : أَنْفِقُوا لِخَلْفٍ يَأْتِيكُمْ.

(۲۷۱۳۵) حضرت عوام ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خرچ کرو، اس کا بدل تمہیں مل جائے گا۔

(۲۷۱۳٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَنْ سُكَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِى الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ. (احمد ۷۔۴۴۷۔ طبرانی ۱۰۱۱۸)

(۲۷۱۳۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میانہ روی کی وہ محتاج نہیں ہوا۔

(۲۷۱۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُوسُفَ ، عَنْ أَبِى السَّرِيَّةِ بن الْحَسَنِ قَالَ : لَيْسَ فِى الطَّعَامِ إِسْرَافٌ.

(۲۷۱۳۷) حضرت یوسف ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالسریہ بن حسن ویلیٹیڈ نے ارشاد فرمایا: کھانے میں اسراف نہیں ہے۔

(۲۷۱۳۸) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِى الْعُمَيْسِ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى مُصْعَبٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ : مَا نَفَقَتنَا عَلَى أَهْلِينَا ؟ فَقَالَ : مَا أَنْفَقْتُمْ عَلَى أَهْلِيكُمْ فِى غَيْرِ إِسْرَافٍ ، وَلاَ تَقْتِيرٍ ، فَهُوَ فِى سَبِيلِ اللهِ. (بیهقی ۶۵۵۴)

(۲۷۱۳۸) حضرت حسن بصری ویلیٹیڈ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ جو ہم اپنے گھر

والوں پر خرچ کرتے ہیں اس کی کیا حیثیت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو مال تم اپنے گھر والوں پر بغیر اسراف اور بغیر کنجوسی کے خرچ کرتے ہو وہ اللہ کے راستہ میں شمار ہوتا ہے۔

(۲۰۷) ما ذُكِر فِي الشُّحِّ

ان روایات کا بیان جو بخل کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۷۱۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ فَقَطَعُوا ، وَبِالْبُخْلِ فَبَخِلُوا ، وَبِالْفُجُورِ فَفَجَرُوا. (ابو داؤد ۱۶۹۵۔ احمد ۱۹۱)

(۲۷۱۳۹) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لالچ کرنے سے بچو: کیوں کہ لالچ نے پہلے لوگوں کو قطع رحمی پر ابھارا انہوں نے قطع رحمی کی، بخل پر ابھارا انہوں نے بخل کیا اور بے حیائی پر ابھارا انہوں نے بے حیائی کی۔

(۲۷۱۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ اللَّجْلاَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالإِيمَانُ فِي جَوْفِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

(۲۷۱۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخل اور ایمان کسی مسلمان آدمی کے اندر جمع نہیں ہو سکتے۔

(۲۷۱۴۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:.قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ.

(ابو داؤد ۲۵۰۳۔ احمد ۳۰۲)

(۲۷۱۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ آدمی میں پائی جانے والی بری عادت: حد سے زیادہ کنجوسی اور دل دہلا دینے والی بزدلی ہے۔

(۲۷۱۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أَعْطَيْتُك كَذَا وَكَذَا فَأَتَيْت أَبَا بَكْرٍ فَقُلْت :تَبْخَلُ عَنِّي ، قَالَ :وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ ؟ مَا سَأَلْتنِي مِنْ مَرَّةٍ إِلاَّ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَك. (بخاری ۲۵۹۸۔ مسلم ۱۸۰۶)

(۲۷۱۴۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر بحرین کا مال آ گیا تو میں تجھے اتنا اور اتنا مال عطا کروں گا۔ راوی کہتے ہیں۔ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اور میں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے بخل کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: کون سی بیماری ہے جو بخل سے زیادہ خطرناک ہے؟ تم نے مجھ سے ایک مرتبہ بھی نہیں مانگا مگر یہ کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ میں

تمہیں عطا کردوں گا۔

(۲۷۱۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ : خَشِيتُ أَنْ تُصِيبَنِي هَذِهِ الآيَةُ ﴿وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ﴾ الآيَةَ ، مَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أُعْطِيَ شَيْئًا أُطِيقُ مَنْعَهُ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ : ذَاكَ الْبُخْلُ ، وَبِئْسَ الشَّيْءُ الْبُخْلُ.

(۲۷۱۴۳) حضرت اسود بن ہلال ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی خدمت میں آ کر کہنے لگا: مجھے ڈر ہے کہ میں قرآن مجید کی اس آیت ﴿وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ﴾ کا مصداق نہیں بن پاؤں گا کیونکہ مجھ میں چیزوں کو خرچ کرنے کی طاقت نہیں بلکہ روکنے کی طاقت ہے۔ حضرت عبداللہ ؓ نے فرمایا کہ یہ بخل ہے اور بخل بدترین چیز ہے۔

(۲۷۱۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنِ ابْنِ الأَحْمَسِ قَالَ : قُلْت لأَبِي ذَرٍّ : حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنك تُحَدِّثُه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَقُلْته ، فَذَكَرَ ثَلاَثَةً يَشْنَؤُهُمُ اللَّهُ : الْبَخِيلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُخْتَالُ.

(۲۷۱۴۴) حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں کہ اللہ رب العزت کا ان پر غصہ ہوگا: بخیل شخص، احسان جتانے والا اور تکبر کرنے والا۔

(۲۷۱۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَن زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ.

(۲۷۱۴۵) حضرت زید بن ارقم ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل کرنے سے۔

(۲۷۱۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَن عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْبُخْلِ.

(۲۷۱۴۶) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بخل سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۷۱۴۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَن عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۷۱۴۷) حضرت عمر ؓ سے نبی کریم ﷺ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۷۱۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَن قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْبُخْلِ.

(۲۷۱۴۸) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بخل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(۲۷۱۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عن حجاج ، عَن سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَن طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُود، وَيُحِبُّ مَعَالِيَ الأَخْلاقِ وَيَكْرَهُ سَفْسَافَهَا.

(عبدالرزاق ۲۰۱۵۰۔ حاکم ۶۲۸)

(۲۷۱۴۹) حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن کریز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت فیاض ہیں اور فیاضی کو پسند کرتے ہیں اور بلند اخلاق کو پسند کرتے ہیں اور اخلاق کی گراوٹ کو ناپسند کرتے ہیں۔

(۲۷۱۵۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ : كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ جَفْنَةٌ تَدُورُ مَعَهُ حَيْثُمَا دَارَ مِنْ نِسَائِهِ ، وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي مَالاً فَإِنَّهُ لاَ يُصْلِحُ الْفِعَالَ إِلاَّ الْمَالُ.

(۲۷۱۵۰) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک پیالہ ملا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی گھومتا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس چکر لگاتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یوں فرماتے تھے: اے اللہ! مجھے مال عطاء فرما: اس لیے کہ کوئی کارنامہ انجام نہیں دیا جا سکتا مگر مال سے۔

(۲۷۱۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ هَبْ لِي حَمْدًا وَهَبْ لِي مَجْدًا ، ولاَ مَجْدَ إِلاَّ بِفِعَالٍ ، وَلاَ فِعَالَ إِلاَّ بِمَالٍ ، اللَّهُمَّ لاَ يُصْلِحُنِي الْقَلِيلُ ، وَلاَ أَصْلُحُ عَلَيْهِ.

(ابن سعد ۶۱۴۔ حاکم ۲۵۳)

(۲۷۱۵۱) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ دعا فرمایا کرتے تھے: ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے شکر کی توفیق عطا فرما اور عزت و بزرگی عطا فرما اور عزت و بزرگی حاصل نہیں ہوتی مگر کسی کارنامہ کی وجہ سے اور کارنامہ نہیں ہوتا مگر مال کے ذریعہ۔ اے اللہ! تھوڑا مال مجھے نفع نہیں پہنچا سکتا اور نہ میں اس پر مصالحت کرتا ہوں۔

(۲۷۱۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أَدْرَكْت سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَهُوَ يُنَادِي عَلَى أُطُمِهِ : مَنْ أَحَبَّ شَحْمًا ، ولَحْمًا فَلْيَأْتِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ ، ثُمَّ أَدْرَكْت ابْنَهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَدْعُو بِهِ ، وَلَقَدْ كُنْت أَمْشِي فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَأَنَا شَابٌّ فَمَرَّ عَلَيَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ مُنْطَلِقًا إِلَى أَرْضِهِ بالغابة ، فَقَالَ : يَا فَتَى ، انْظُرْ هَلْ تَرَى عَلَى أُطُمِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَحَدًا يُنَادِي ، فَنَظَرْت فَقُلْت : لاَ ، فَقَالَ : صَدَقْت.

(۲۷۱۵۲) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ اپنے بلند مکان پر یوں ندا لگا رہے تھے: جو شخص چربی اور گوشت کو محبوب رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ جائے۔ راوی فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد میں نے ان کے بیٹے کو یہ ندا لگاتے ہوئے پایا۔ اور میں زمانہ جوانی میں مدینہ کے راستہ میں چل رہا تھا کہ مجھ پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا جو جنگل میں اپنی زمین کی طرف جا رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے جوان! ذرا دیکھو کہ کوئی سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے بلند گھر میں ندا لگا رہا ہے؟ میں نے دیکھا۔ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔

(۲۷۱۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ارْتَحَلَ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ أَصْحَابٌ ، فَجَعَلَ يَنْحَرُ كُلَّ يَوْمٍ جَزُورًا حَتَّى بَلَغَ صِرَارَ.

(۲۷۱۵۳) حضرت عروہ ریلیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔تو آپ ریلیٹیز روزانہ اونٹ ذبح کرتے تھے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ مدینہ کے قریب حرار مقام تک پہنچ گئے۔

(۲۷۱۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَسَمَ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ بَيْنَ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِالرَّجُلِ ، وَالرَّجُلُ بِالرَّجُلَيْنِ ، وَالرَّجُلُ بِالثَّلَاثَةِ حَتَّى ذَكَرَ عَشَرَةً ، قَالَ :وَكَانَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ كل ليلة بِثَمَانِينَ منهم يُعَشِّيهِمْ.

(۲۷۱۵۴) حضرت ابن سیرین ریلیٹیز فرماتے ہیں کہ جب شام ہو جاتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب صفہ کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان تقسیم فرما دیتے۔ پھر ایک صحابی رضی اللہ ایک کو لے جاتے اور ایک صحابی رضی اللہ دو لوگوں کو لے جاتے اور ایک صحابی رضی اللہ تین لوگوں کو لے جاتے۔ یہاں تک کہ آپ ریلیٹیز نے دس کا ذکر کیا۔اور فرمایا: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ ہر رات کو ان میں سے آٹھ لوگوں کو لے کر لوٹتے اور ان کو رات کا کھانا کھلاتے۔

(۲۷۱۵۵) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَن عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ. (بخاری ۳۲۲۰۔ احمد ۲۳۰)

(۲۷۱۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ فیاض تھے۔

(۲۷۱۵٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ :حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَن عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ.

(بخاری ۱۹۰۲۔ مسلم ۱۸۰۳)

(۲۷۱۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں خیر کے اعتبار سے سب سے زیادہ فیاض تھے۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت اور زیادہ بڑھ جاتی تھی جب سے حضرت جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تھے۔

(۲۰۸) فِي الجلوسِ إلى الأسطوانةِ

ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھنے کا بیان

(۲۷۱۵۷) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَن سَلَمَةَ بْنِ أَبِي يَحْيَى الأَنْصَارِيِّ قَالَ :رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَجْلِسُ إِلَى سَارِيَةٍ.

(۲۷۱۵۷) حضرت سلمہ بن ابو یحییٰ انصاری ریلیٹیز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ کو لکڑی کے ستون سے ٹیک لگا

کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(۲۷۱۵۸) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَجْلِسُ إلَى سَارِيَةٍ.

(۲۷۱۵۸) حضرت مختار بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ کو لکڑی کے ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(۲۷۱۵۹) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : رَأَيْتُ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَجْلِسُ إلَى سَارِيَةٍ.

(۲۷۱۵۹) حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ کو لکڑی کے ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(۲۷۱۶۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ : رَأَيْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَجْلِسُ إلَى سَارِيَةٍ.

(۲۷۱۶۰) حضرت خالد بن ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو لکڑی کے ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(۲۰۹) مَنْ كَانَ لاَ يجلِس إلى سارِيةٍ
جو ستون سے ٹیک لگا کر نہیں بیٹھتے تھے

(۲۷۱۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ : كَانَ إبْرَاهِيمُ لاَ يَجْلِسُ إلَى أُسْطُوَانَةٍ.

(۲۷۱۶۱) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ستون سے ٹیک لگا کر نہیں بیٹھتے تھے۔

(۲۷۱۶۲) حَدَّثَنَا مَعَن ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ : لَمْ أَرَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَجْلِسُ إلَى سَارِيَةٍ.

(۲۷۱۶۲) حضرت خالد بن ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۲۱۰) فِي الكوكبِ يتبعه الرّجل بصره
ستارے کے پیچھے اپنی نظریں لگانے کا بیان

(۲۷۱۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ : نَزَلَ عَلَيْنَا أَبُو قَتَادَةَ الأَنْصَارِيُّ ، فَانْقَضَّ كَوْكَبٌ ، فَأَتْبَعْنَاهُ أَبْصَارَنَا ، فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ. (احمد ۲۹۹۔ حاکم ۲۸۶)

(۲۷۱۶۳) حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے مہمان بنے۔ اتنے میں ایک ستارہ ٹوٹ گیا تو ہم اسے دیکھنے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔

(۲۷۱۶٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُتْبِعَ الرَّجُلُ بَصَرَهُ الْكَوْكَبَ إِذَا رمي بِهِ.

(۲۷۱۶۴) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ جب ستارہ کو مارا جائے تو آدمی اس کے پیچھے اپنی نظر دوڑائے۔

(۲۷۱٦٥) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلُ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَاصِمٍ.

(۲۷۱۶۵) حضرت عبداللہ بن حارث ؒ سے بھی حضرت ابوقتادہ ؓ کا وہ ارشاد جو حضرت عاصم ؒ سے نقل کیا، منقول ہے۔

(۲۷۱٦٦) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى الْكَوْكَبَ مُنْقَضًّا قَالَ :اللَّهُمَّ صَوِّبْهُ وَأَصِبْ بِهِ ، وَقِنَا شَرَّ مَا يَتْبَعُ.

(۲۷۱۶۶) حضرت علی ؓ جب ٹوٹتا ہوا ستارہ دیکھتے تو یہ دعا کرتے: اے اللہ! تو اس کو درست فرما اور اس کے ذریعہ درستگی فرما اور ہمیں بچا اس چیز کے شر سے جس کے یہ پیچھے ہے۔

(۲۱۱) من كره أن يقول لِلشّيءِ لاَ شيء

جو مکروہ سمجھے کسی چیز کے متعلق یوں کہنا۔ کوئی چیز نہیں

(۲۷۱٦۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَن خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَن غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَن مُطَرِّفٍ قَالَ : لاَ يَكْذِبَن أَحَدُكُم مَرَّتَيْنِ ، يَقُولُ لِلشَّيْءِ :لاَ شَيْءَ ، لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۲۷۱۶۷) حضرت غیلان بن جریر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مطرف ؒ نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی ہرگز دو مرتبہ جھوٹ مت بولے کہ وہ کسی چیز کے متعلق یوں کہے: کوئی چیز نہیں، وہ کوئی چیز نہیں۔

(۲۱۲) فِيمن يؤخذ مِنه العِلم

اس شخص کے بارے میں جس سے علم حاصل کیا جاتا ہے

(۲۷۱٦۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَن مُحَمَّدٍ قَالَ : كَانَ يَقُولُ :إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَهُ. (دارمی ۴۱۹)

(۲۷۱۶۸) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین ؒ فرمایا کرتے تھے۔ یقیناً یہ علم دین ہے تم غور کر لیا کرو کہ تم اس کو کس سے حاصل کر رہے ہو۔

(۲۱۳) من كره أن يقول ليس فِي البيتِ أحدٌ

جو مکروہ سمجھے یوں کہنے کو: گھر میں کوئی نہیں ہے

(۲۷۱۶۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :كَانَ يَكْرَه أَنْ يَقُولُ :لَيْسَ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ ، وَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ :لَيْسَ فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ.

(۲۷۱۶۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے یوں کہنے کو کہ گھر میں کوئی نہیں ہے اور فرماتے کہ: یوں کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ گھر میں کوئی شخص بھی موجود نہیں ہے۔

(۲۱٤) فِي إعادةِ الحدِيثِ

حدیث کو دوبارہ دہرانے کا بیان

(۲۷۱۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :أَيُّوبُ قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَاتَ يَوْمٍ حَدِيثًا فَقُمْت إِلَيْهِ فَقُلْت :أَعِدْهُ ، فَقَالَ :إِنِّي مَا كُلُّ سَاعَةٍ أَحْلِبُ فَأَشْرَبُ.

(۲۷۱۷۰) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ہمیں حدیث بیان کی۔ میں نے کھڑے ہو کر آپ رحمہ اللہ سے عرض کیا: آپ رحمہ اللہ اس کو دوبارہ دہرا دیں۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ہر وقت دودھ دودھ کر پی نہیں سکتا۔

(۲۷۱۷۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ :تَرْدَادُ الْحَدِيثِ أَشَدُّ مِنْ نَقْلِ الْحِجَارَةِ.

(۲۷۱۷۱) حضرت عبد الجبار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: حدیث کو دہرانا پتھروں کے اٹھانے سے زیادہ سخت ہے۔

(۲۱۵) الرّجل يوضّىء الرّجل أين يقوم مِنه

جو شخص ایک آدمی کو وضو کرواتا ہے تو وہ کس جانب کھڑا ہو؟

(۲۷۱۷۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ، عَنْ عَبَايَةَ قَالَ: وَضَّأْت ابْنَ عُمَرَ فَقُمْت، عَن يَمِينِهِ أُفْرِغُ عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَلَمَّا فَرَغَ صَعَّدَ فِيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ :مِنْ أَيْنَ أَخَذْتُ هَذَا الأَدَبَ؟ فَقُلْت :مِنْ جَدِّي رَافِعٍ، قَالَ :قَالَ: هنيئا لك.

(۲۷۱۷۲) حضرت عبایہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو وضو کروایا تو میں ان کی دائیں جانب کھڑا ہو گیا اور میں نے ان پر پانی ڈالا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ پر نظر ڈالی اور فرمایا: تم نے یہ ادب کہاں سے سیکھا؟ میں نے

کہا: اپنے دادا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے فرمایا: تمہیں مبارک ہو۔

(۲۱۶) الرّجل يلقى الرّجل يسأله مِن حيث جاء

جو شخص ایک آدمی سے ملتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ وہ کہاں سے آیا؟

(۲۷۱۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : إِذَا لَقِيتَ أَخَاكَ فَلاَ تَسْأَلْهُ مِنْ أَيْنَ جِئْتَ ؟ وَلاَ أَيْنَ تَذْهَبُ ؟ وَلاَ تُحِدَّ النَّظَرَ إِلَى أَخِيكَ.

(۲۷۱۷۳) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بھائی سے ملو تو اس سے مت پوچھو! کہ تم کہاں سے آئے؟ اور نہ یہ پوچھو کہ تم کہا جا رہے ہو؟ اور نہ تم اپنے بھائی کی طرف گھور کر دیکھو۔

(۲۱۷) إسراع المشي عند الحائطِ المائِلِ

جھکی ہوئی دیوار کے نزدیک جلدی چلنے کا بیان

(۲۷۱۷۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ : بَلَغَنِي ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ بِهَدَفٍ مَائِلٍ ، أَوْ صَدَفٍ مَائِلٍ فَلْيُسْرِعِ الْمَشْيَ وَلْيَسْأَلِ اللَّهَ الْمُعَافَاةَ.

(۲۷۱۷۴) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی جھکی ہوئی دیوار یا جھکی ہوئی چوٹی کے پاس سے گزرے تو اس کو چاہیے کہ وہ جلدی چلے، اور اللہ رب العزت سے عفو و درگزر کا سوال کرے۔

(۲۱۸) الرّجل يؤاخِي الرّجل، مَنْ قَالَ يسأله عنِ اسمِهِ

جو شخص دوسرے آدمی سے بھلائی کرتا ہے، وہ اس سے اس کا نام پوچھ لے

(۲۷۱۷۵) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ قَالَ : أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا آخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ ، عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمِمَّنْ هُوَ ، فَإِنَّهُ أَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ. (ابو نعیم ۱۸۱)

(۲۷۱۷۵) حضرت یزید بن نعامہ ضبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ایک آدمی دوسرے آدمی سے بھلائی کا معاملہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس سے اس کا نام اور اس کے والد کا نام پوچھ لے اور یہ پوچھ لے کہ وہ کس قبیلہ سے ہے؟

اس لیے کہ یہ بات محبت کو زیادہ کرنے والی ہے۔

(۲۷۱۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً فَسَأَلَ عَنْهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ :أَنَا أَعْرِفُ وَجْهَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ تِلْكَ بِمَعْرِفَةٍ.

(۲۷۱۷۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی کو دیکھا تو اس کے متعلق سوال کیا؟ تو ایک شخص کہنے لگا: میں اس کا چہرہ پہچانتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پہچاننا تو نہ ہوا۔

(۳۱۹) فِي نفقةِ الرّجلِ على أهلِهِ ونفسِهِ

آدمی کا اپنے گھر والوں اور اپنی ذات پر خرچ کرنے کا بیان

(۲۷۱۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَيَزِيدُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ.

(۲۷۱۷۷) حضرت ابن معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔

(۲۷۱۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إِنَّ مِنَ النَّفَقَةِ الَّتِي تُضَاعَفُ بِسَبْعِمِئَةِ ضِعْفٍ نَفَقَةِ الرَّجُلِ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ.

(۲۷۱۷۸) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ نفقہ جس کا سات سو گنا ثواب ملتا ہے: وہ آدمی کا اپنی ذات پر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا ہے۔

(۲۷۱۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ. (بخاری ۵۵۔ مسلم ۶۹۵)

(۲۷۱۷۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔

(۲۷۱۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ :حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ أَبِي سَيْفٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ ، أَوْ مَازَ أَذًى عَنْ طَرِيقٍ فَهِيَ حَسَنَةٌ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا.

(۲۷۱۸۰) حضرت عیاض بن غطیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے گھر والوں پر خرچ کرے یا راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دے تو یہ نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔

(۲۷۱۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ :قُلْتُ :يَا

رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ ، قَالَ : قُلْتُ : أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَغْلاَهَا ، ثَمَنًا ، قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ أُطِقْ ذَلِكَ ؟ قَالَ : تُعِينُ صَانِعًا ، أَوْ تَصْنَعُ لأَخْرَقَ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ ؟ قَالَ : فَدَعِ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ.

(۲۷۱۸۱) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کون سا عمل افضل ترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا، اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا، میں نے پوچھا: کون سا غلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرے اور اس کی قیمت بھی زیادہ ہو۔ میں نے پوچھا: اگر میں اس کی طاقت نہ رکھتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم کسی کام کرنے والے کی مدد کرو یا کسی بیوقوف سے اچھا سلوک کرو۔ میں نے کہا: اگر میں اس کی بھی استطاعت نہ رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو برائی سے بچاؤ، اس لیے کہ یہ ایسا صدقہ ہے جو تم اپنی ذات پر کرتے ہو۔

(۲۷۱۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ ، قَالَ : قِيلَ أَرَأَيْت إِنْ لَمْ يَجِدْ ؟ قَالَ : يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ ، قَالَ : أَرَأَيْت إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ ؟ قَالَ : يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ ، قَالَ : أَرَأَيْت إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ ؟ قَالَ : يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أو الخير ، قَالَ : أَرَأَيْت إِنْ لَمْ يَفْعَلْ ؟ قَالَ : يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ.

(بخاری ۱۴۴۵۔ مسلم ۶۹۹)

(۲۷۱۸۲) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلم پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔ راوی کہتے ہیں: پوچھا گیا: آپ ﷺ کی کیا رائے ہے اگر کوئی صدقہ کے لیے کچھ بھی نہ پائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے خود کو بھی نفع پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ کسی نے پوچھا: اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھتا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص کسی ستم رسیدہ حاجت مند کی مدد کر دے۔ کسی نے پوچھا: اگر وہ اس کی طاقت بھی نہ رکھتا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نیکی یا بھلائی کا حکم دے۔ کسی نے پوچھا: اگر وہ اس کی طاقت بھی نہ رکھتا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ برائی سے روک دے پس بے شک یہ بھی صدقہ ہے۔

(۲۳۰) فِي الرَّجلِ ينقطِع شِسعه فيسترجع

اس شخص کا بیان جس کے چپل کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ إنا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہو

(۲۷۱۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دِينَارٍ التَّمَّارِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَمْشِي مَعَ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَانْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَاسْتَرْجَعَ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، تَسْتَرْجِعُ عَلَى سَيْرٍ ؟ قَالَ : مَا بِي أن لاَ تَكُونَ السُّيُورُ كَثِيرًا وَلَكِنَّهَا مُصِيبَةٌ.

(۲۷۱۸۳) حضرت عون بن عبد اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے اصحاب میں سے چند لوگوں کے ساتھ چل رہے تھے کہ آپ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ اس پر آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ لوگوں میں سے کسی نے آپ سے کہا: اے ابو عبد الرحمٰن! آپ ایک تسمہ پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے افسوس نہیں کیونکہ تسمہ تو بہت ہیں لیکن یہ مصیبت ہی ہے۔

(۲۷۱۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَلِيفَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ انْقَطَعَ شِسْعُهُ فَاسْتَرْجَعَ ، وَقَالَ : كُلُّ مَا سَائَكَ ، فَهُوَ مُصِيبَةٌ.

(۲۷۱۸۴) حضرت عبد اللہ بن خلیفہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی۔ اور فرمایا: ہر وہ چیز جو تمہیں بری معلوم ہو وہ مصیبت و تکلیف ہے۔

(۲۷۱۸٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : انْقَطَعَ قِبَالُ نَعْلِ عُمَرَ فَقَالَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَفِي قِبَالِ نَعْلِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، كُلُّ شَيْءٍ أَصَابَ الْمُؤْمِنَ يَكْرَهُهُ ، فَهُوَ مُصِيبَةٌ.

(۲۷۱۸۵) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا، اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا جوتی کا تسمہ ٹوٹنے کی صورت میں بھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ ہر وہ چیز جو مومن کو تکلیف پہنچائے اور وہ اسے برا سمجھے تو یہ مصیبت ہے۔

(۲۳۱) من كره أن يقول لاَ نبيّ بعد النّبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو یوں کہنے کو مکروہ سمجھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں

(۲۷۱۸٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها قَالَتْ : قُولُوا : خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ، وَلاَ تَقُولُوا : لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ.

(۲۷۱۸۶) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: تم یوں کہو کہ خاتم النبیین ہیں۔ یوں مت کہو: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۲۷۱۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَامِرٌ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ : صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ ، لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ ، قَالَ الْمُغِيرَةُ : حَسْبُكَ إِذَا قُلْتَ : خَاتَمُ الأَنْبِيَاءِ ، فَإِنَّا كُنَّا نُحَدَّثُ ، أَنَّ عِيسَى خَارِجٌ ، فَإِنْ هُوَ خَرَجَ ، فَقَدْ كَانَ قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ.

(۲۷۱۸۷) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس یوں درود پڑھا۔ اللہ رحمت بھیجے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لیے اتنا کہنا کافی ہے کہ خاتم الانبیاء ہیں اس لیے کہ ہم گفتگو کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکلنے والے ہیں۔ پس جب وہ نکل آئیں گے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی تھے اور بعد میں بھی ہوئے۔

(۲۲۲) فِی قتلِ النملِ

چیونٹی کو مارنے کا بیان

(۲۷۱۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عن يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَن قَتْلِ النَّمْلِ وَالنَّحْلِ.

(ابو داؤد ۵۲۲۵۔ احمد ۳۳۲)

(۲۷۱۸۸) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چیونٹی اور شہد کی مکھی کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۷۱۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: إِذَا آذَاكَ النَّمْلَ فَاقْتُلْهُ.

(۲۷۱۸۹) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب چیونٹی تمہیں تکلیف پہنچائے تو تم اسے مار دو۔

(۲۷۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ رَأَى نَمْلاً عَلَى بِسَاطٍ فَقَتَلَهُنَّ.

(۲۷۱۹۰) حضرت خالد بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے بچھونے پر چیونٹیوں کو دیکھا تو انہیں مار دیا۔

(۲۷۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ، عَن سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ، عَن طَاوُوس قَالَ: إِنَّا لَنُفَرِّقُ النَّمْلَ بِالْمَاءِ يَعْنِي إِذَا آذَتْنَا.

(۲۷۱۹۱) حضرت سلیمان بن احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہم چیونٹیوں کو پانی کے ذریعہ منتشر کر دیتے ہیں یعنی جب وہ ہمیں تکلیف پہنچاتی ہیں۔

(۲۲۳) المعارضة بالحديثِ

حدیث کی عبارت کا دوسری حدیث سے مقابلہ کرنے کا بیان

(۲۷۱۹۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبِي: كَتَبْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: عَارَضْتَ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: لَمْ تَكْتُبْ. (رامهرمزی ۷۱۸)

(۲۷۱۹۲) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے مجھے پوچھا: کیا تو نے لکھا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے پوچھا: کیا تم نے اس کو دوسری حدیث سے ملا کر دیکھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: تم نہ لکھو۔

(۲۲۴) فِي الرّجلِ يرفع القصّة لِلرّجلِ

اس آدمی کا بیان جو کسی آدمی کو قصہ بیان کرے

(۲۷۱۹۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ سَوَّارِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يَرْفَعَ قِصَّةً لَا يَعْلَمُ مَا فِيهَا.

(۲۷۱۹۳) حضرت سوار بن عبد اللہ ریٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ریٹیلا مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ کوئی ایسا واقعہ بیان کریں جس کے بارے میں وہ نہیں جانتے۔

(۲۲۵) الرّجل يبزق عن يمِينِهِ فِي غيرِ صلاةٍ و كيف يبزق ؟

اس آدمی کا بیان جو نماز کے علاوہ میں دائیں طرف تھوکتا ہو، اور کیسے تھوکا جائے

(۲۷۱۹۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَكْرَهُ أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِهِ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ ، فَقَالَ له أَبَانُ :عَمَّنْ ؟ فَقَالَ :عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ.

(۲۷۱۹۴) حضرت ابو اسحاق ریٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی نماز کے علاوہ میں بھی دائیں طرف تھوک پھینکے۔

حضرت ابان ریٹیلا نے راوی سے پوچھا: آپ ریٹیلا نے کس سے نقل کیا: انہوں نے فرمایا: حضرت عبد الرحمن بن یزید ریٹیلا سے انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔

(۲۷۱۹۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ سِيرِينَ لَهُ بَابٌ عَنْ يَسَارِهِ مَسْدُودٌ ، وَكَانَ يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ فَيَبْزُقُ فِيهِ.

(۲۷۱۹۵) حضرت ابن عون ریٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ریٹیلا کے بائیں جانب ایک بند دروازہ تھا۔ آپ ریٹیلا وہاں جا کر اس جگہ تھوکا کرتے تھے۔

(۲۷۱۹۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ :مِنْ عَقْلِ الرَّجُلِ مَوْضِعُ بُزَاقِهِ.

(۲۷۱۹۶) حضرت مسعر ریٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابراہیم ریٹیلا نے ارشاد فرمایا: آدمی کی عقلمندی میں ہے کہ وہ کس جگہ تھوکتا ہے۔

(۲۷۱۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ جَالِسًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَبْزُقَ عَنْ شِمَالِهِ وَكَانَ مَشْغُولاً فَكَرِهَ أَنْ يَبْزُقَ عَنْ يَمِينِهِ.

(۲۷۱۹۷) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قبلہ رخ ہو کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بائیں جانب تھوکنے کا ارادہ کیا تو وہ جگہ بھری ہوئی تھی۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے دائیں جانب تھوکنے کو مکروہ سمجھا۔

(۲۷۱۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، أَنَّ مُعَاذًا تَفَلَ ذَاتَ يَوْمٍ ، عَنْ يَمِينِهِ ، ثُمَّ قَالَ :هاه ، مَا صَنَعْتَ هَذَا مُنْذُ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ قَالَ :مُنْذُ أَسْلَمْتُ.

(۲۷۱۹۸) حضرت حمید بن ھلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے دائیں جانب تھوک دیا پھر فرمایا: آہ افسوس! جب سے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں آیا ہوں یا فرمایا: جب سے اسلام لایا ہوں، میں نے ایسا نہیں کیا۔

(۲۷۱۹۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ :بَزَقَ أَبُو بَكْرٍ او تَفَلَ عَنْ يَمِينِهِ فِي مِرْضَتِهِ مَرِضَهَا ، فَقَالَ :مَا فَعَلْته إلاَّ مَرَّةً ، أَوْ قَالَ :غَيْرَ هَذِهِ الْمَرَّةِ.

(۲۷۱۹۹) حضرت حمید بن ھلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الوفات میں دائیں طرف تھوک دیا۔ اور فرمایا: میں نے ایسا کبھی نہیں کیا مگر صرف ایک مرتبہ یا یوں فرمایا: میں نے ایک مرتبہ کے علاوہ ایسا کبھی نہیں کیا۔

(۲۲۶) فِي الرَّجلِ يعتذِر إلى الرَّجلِ مِن شيءٍ يبلغه عنه

اس آدمی کا بیان جو دوسرے آدمی کے سامنے اظہار براءت کرتا ہے اس خبر سے جو اس شخص کو اس کے متعلق پہنچی

(۲۷۲۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ :اعْتَذَرْت إلَى إبْرَاهِيمَ مِنْ شَيْءٍ بَلَغَهُ عَنِّي ، فَقَالَ :لاَ تَعْتَذِرْ ، قَدْ عَذَرْنَاك غَيْرَ مُعْتَذِرٍ.

(۲۷۲۰۰) حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے سامنے اس خبر سے اظہار براءت کی جو انہیں میرے متعلق پہنچی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم عذر پیش مت کرو، ہم نے تمہارا عذر قبول کر لیا، عذر پیش کرنے سے پہلے ہی۔

(۲۷۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ الطَّائِيِّ قَالَ :أَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْت :أَمَرْتَنِي بِمَا أَمَرْتَنِي بِهِ وَدَخَلْتُ فِيمَا دَخَلْتُ فِيهِ ، فَمَا زَالَ يَعْتَذِرُ إلَيَّ حَتَّى عَذَرْته.

(۲۷۲۰۱) حضرت رافع بن ابو رافع طائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے جو بھی حکم دیا تھا وہ دے دیا اور میں نے جہاں داخل ہونا تھا میں داخل ہو گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مسلسل عذر پیش کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے ان کا عذر قبول کر لیا۔

(۲۷۲۰۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ اتَّقُوا، وَقَالَ حَفْصٌ: إيَّاكُمْ وَالْمَعَاذِرَ ، فَإِنَّ كَثِيرًا مِنْهَا كَذِبٌ.

(۲۷۲۰۲) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: عذر کرنے سے بچو۔ اس لیے کہ اس میں بہت زیادہ جھوٹ ہوتا ہے۔

(۲۷۲۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الأَسَدِيُّ، عَن سُفْيَانَ، عَن طَارِقٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :خَرَجَ إلَيْنَا شُرَيْحٌ يَعْتَذِرُ.

(۲۷۲۰۳) حضرت طارق ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت شریح ؒ ہمارے پاس عذر پیش کرنے کے لیے تشریف لائے۔

(۲۷۲۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :كُنْتُ أَمْشِي مَعَ الْحَكَمِ فَرَأَيْنَا أَبَا مَعْشَرٍ فَقَالَ الْحَكَمُ :إنَّ هَذَا قَدْ بَلَغَهُ عَني شَيْءٌ أَنِّي قُلْته ، وَلاَ وَاللَّهِ الَّذِي لاَ إلَهَ إلاَّ هُوَ مَا قُلْته ، قَالَ :فَلَمَّا جَاءَ أَبُو مَعْشَرٍ اعْتَذَرَ إلَيْهِ الْحَكَمُ ، وَقَالَ :قَدْ حَلَفْت لِشُعْبَةَ أَنِّي لَمْ أَقُلِ الَّذِي بَلَغَكَ عَني.

(۲۷۲۰۴) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حکم ؒ کے ساتھ چل رہا تھا، اتنے میں ہم نے حضرت ابومعشر ؒ کو دیکھا، حضرت حکم ؒ نے فرمایا: بے شک ان کو میرے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ میں نے ان کے متعلق کچھ کہا ہے۔ نہیں! اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔ راوی کہتے ہیں: جب حضرت ابومعشر ؒ آئے تو حضرت حکم ؒ نے ان کے سامنے عذر پیش کیا اور فرمایا: تحقیق میں نے شعبہ کے سامنے قسم اٹھائی ہے کہ جو بات آپ ؒ کو میری طرف سے پہنچی ہے وہ میں نے نہیں کہی۔

(۲۷۲۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ:سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ:أَتَانِي إبْرَاهِيمُ يَعْتَذِرُ إلَيَّ مِنْ أَمْرٍ مَا بَلَغَنِي عَنهُ.

(۲۷۲۰۵) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ میرے پاس تشریف لائے اور آپ ؒ نے میرے سامنے اس بات کا عذر پیش کیا جو مجھے ان کی طرف سے پہنچی تھی۔

(۲۲۷) مایکره للرجل أن یکتنی به

آدمی کے لیے اس کنیت کا اختیار کرنا مکروہ ہے

(۲۷۲۰٦) حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَن مُوسَى بن عَلِي ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلاً اكْتَنَى بِأَبِي عِيسَى : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ عِيسَى لاَ أَبَ لَه.

(۲۷۲۰۶) حضرت موسیٰ بن علی ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت علی ؒ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی نے ابوعیسیٰ کنیت اختیار کی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً عیسیٰ علیہ السلام کے والد نہیں تھے۔

(۲۷۲۰۷) حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَن عَبد اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنُ حفص ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَر ضَرَبَ ابنًا له اكتَنَى بِأَبِي عِيسَى ، وَقَال :إِنَّ عِيسَى لَيسَ لَهُ أَب. (عبدالرزاق ۱۹۸۵۷)

(۲۷۲۰۷) حضرت اسلم ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے اپنے ایک بیٹے کو مارا جس نے ابوعیسیٰ کنیت اختیار کی اور فرمایا: یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی والد نہیں تھے۔

(۲۲۸) ما ذكر فِي الضّحِكِ و كثرتِهِ

ان روایات کا بیان جو ہنسنے اور کثرت سے ہنسنے کے متعلق ذکر کی گئیں

(۲۷۲۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَن حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَثْرَةُ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ. (بخاري ۲۵۲- ابن ماجه ۴۲۱۷)

(۲۷۲۰۸) حضرت حمید ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹھیز نے ارشاد فرمایا: زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

(۲۷۲۰۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، عَن حَمَّادِ بنِ سَلَمَةَ ، عَن ثَابِتٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :ضَحِكُ الْمُؤْمِنِ غَفْلَةٌ مِنْ قَلْبِهِ.

(۲۷۲۰۹) حضرت ثابت ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹھیز نے ارشاد فرمایا: مومن کا ہنسنا اس کے دل کے غافل ہونے کی نشانی ہے۔

(۲۷۲۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَضْحَكُ إلاَّ تَبَسُّمًا ، وَلاَ يَلْتَفِتُ إلاَّ مَعًا.

(۲۷۲۱۰) حضرت عون ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے نہیں تھے مگر مسکرا کر اور متوجہ نہیں ہوتے تھے مگر مکمل طور پر۔

(۲۲۹) ما ذكر فِي القائِلةِ نِصف النّهارِ

ان روایات کا بیان جو آدھے دن کے وقت قیلولہ کرنے کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۲۷۲۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن زَائِدَةَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَن مُجَاهِدٍ قَالَ :بَلَغَ عُمَرَ ، أَنَّ عَامِلاً لَهُ لاَ يَقِيلُ ، فَكَتَبَ إلَيهِ عُمَرُ :قِلْ ، فَإِنِّي حُدِّثْتُ أَنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَقِيلُ ، قَالَ مُجَاهِدٌ :إنَّ الشَّيَاطِينَ لاَ يَقِيلُونَ.

(۲۷۲۱۱) حضرت مجاہد ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ کو خبر ملی کہ ان کا مقرر کردہ گورنر قیلولہ نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ نے اس کو خط لکھا: قیلولہ کیا کرو، اس لیے کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ بے شک شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔ حضرت مجاہد ولیٹھیز نے فرمایا: بے شک شیاطین قیلولہ نہیں کرتے۔

(۲۷۲۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَوَكِيعٌ قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ :حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

أَبِی لَیْلَی ، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَیْرٍ وَکَانَ بَدْرِیًّا قَالَ : نَوْمُ أَوَّلِ النَّهَارِ خُرْقٌ ، وَأَوْسَطُهُ خُلُقٌ ، وَآخِرُهُ حُمْقٌ.

(۲۷۲۱۲) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خوات بن جبیر ؓ جو بدری صحابی ہیں انہوں نے ارشاد فرمایا: دن کے ابتدائی حصہ میں سونا بے وقوفی ہے اوردن کے درمیان میں سونا فطرت ہے اوردن کے آخری حصہ میں سونا حماقت ہے۔

(۲۷۲۱۳) حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ یُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِیدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ ، أَنَّہُ کَانَ یَکْرَہُ النَّوْمَ بَعْدَ الْعَصْرِ ، وَقَالَ : یَخَافُ عَلَی صَاحِبِهِ مِنْهُ الْوَسْوَاسَ.

(۲۷۲۱۳) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ؒ عصر کے بعد سونے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے: ایسا کرنے پر وسوسوں میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

(۲۳۰) فِی الرَّجُلِ ینبطِح علی وجهِهِ

اس آدمی کا بیان جو منہ کے بل اوندھا لیٹتا ہو

(۲۷۲۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مُنْبَطِحٍ عَلَی بَطْنِهِ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ ضَجْعَةٌ لاَ یُحِبُّهَا اللَّهُ.

(ترمذی ۲۷۶۸۔ احمد ۲۸۷)

(۲۷۲۱۴) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر کسی آدمی کے پاس سے ہوا جو پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ وہ لیٹنا ہے جسے اللہ پسند نہیں فرماتے۔

(۲۷۲۱۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَی قَالَ : حَدَّثَنَا شَیْبَانُ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِی کَثِیرٍ ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ ، أَنَّ یَعِیشَ بْنَ قَیْسِ بْنِ طِخْفَةَ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِیهِ قَالَ : وَکَانَ أَبِی مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ ، قَالَ : بَیْنَا أَنَا نَائِمٌ عَلَی بَطْنِی مِنَ السَّحَرِ إِذْ دَفَعَنِی رَجُلٌ بِرِجْلِهِ فَقَالَ : هَذِهِ ضَجْعَةٌ یُبْغِضُهَا اللَّهُ ، فَرَفَعْتُ رَأْسِی فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. (ابو داؤد ۵۰۰۱۔ احمد ۴۲۹)

(۲۷۲۱۵) حضرت یعیش بن قیس بن طخفہ ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والداصحاب صفہ میں سے تھے وہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ میں صبح کے وقت پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک کسی آدمی نے مجھے اپنی ٹانگ ماری اور فرمایا: یہ وہ لیٹنا جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے۔ آپ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔

(۲۳۱) ما قالوا فِیما یستحبّ أن یبدأ بِهِ مِن الکلامِ

مستحب ہے کہ کلام کی ابتدا ایسے کی جائے

(۲۷۲۱٦) حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ کُلَیْبٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ

أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ.

(ترمذی ۱۱۰۶۔ ابو داؤد ۴۸۰۸)

(۲۷۲۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ خطبہ جس میں کلمہ شہادت نہ ہو وہ مفلوج ہاتھ کی مانند ہے۔

(۲۷۲۱۷) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِی الْبُخْتَرِیِّ قَالَ :كُلُّ حَاجَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِیَ بَتْرَاءُ.

(۲۷۲۱۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو البختری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ ضرورت جس میں کلمہ شہادت نہ ہو تو وہ دم بریدہ ہے۔

(۲۷۲۱۸) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :سَمِعت حُمَيْدَ بْنَ هِلاَلٍ يَقول :كُل خطبة لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِیَ بَتْرَاءُ.

(۲۷۲۱۸) حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حمید بن حلال رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ خطبہ جس میں کلمہ شہادت نہ ہو تو وہ دم بریدہ ہے۔

(۲۷۲۱۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنِ الأَوْزَاعِیِّ ، عَن قُرَّةَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :كُلُّ كَلاَمٍ ذِی بَالٍ لاَ يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ ، فَهُوَ أَقْطَعُ.

(ابو داؤد ۴۸۰۷۔ احمد ۳۵۹)

(۲۷۲۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شاندار کلام جس کی ابتدا الحمد للہ سے نہ کی جائے تو وہ نامکمل ہے۔

(۲۳۲) الغلام يشتدّ خلف الرّجلِ وهو راكِبٌ

جو بچہ آدمی کے پیچھے بھاگ رہا ہو اس حال میں کہ وہ سوار ہو

(۲۷۲۲۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَن حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَشْتَدُّ خَلْفَهُ غُلاَمٌ فَقَالَ :احْمِلْهُ فَإِنَّهُ أَخُوك الْمُسْلِمُ ، وَرُوحُهُ مِثْلُ رُوحِك.

(۲۷۲۲۰) حضرت ابو المھزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کسی آدمی کو دیکھا جس کے پیچھے ایک لڑکا بھاگ رہا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو بھی سوار کرلو۔ بے شک یہ تمہارا مسلمان بھائی ہے اور اس کی روح بھی تمہاری روح کی طرح ہے۔

(۲۷۲۲۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَن يُوسُفَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ رَاكِبًا عَلَى بَغْلٍ ، أَوْ بَغْلَةٍ مَعَهُ

غُلَامٌ يَمْشِي جَنْبَتَيه.

(۲۷۲۲۱) حضرت یوسف بن مہاجر ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر ریشید کو دیکھا اس حال میں کہ وہ خچر یا خچرنی پر سوار تھے اور ان کے ساتھ ایک بچہ تھا جو ان کے دائیں بائیں جانب چل رہا تھا۔

(۲۳۳) فِي أدبِ اليتيمِ

یتیم بچہ کو ادب سکھانے کا بیان

(۲۷۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي شُمَيْسَةُ ، قَالَتْ :سَمِعْت عَائِشَةَ ، وَسُئِلت عَنْ أَدَبِ الْيَتِيمِ فَقَالَتْ :إِنِّي لأَضْرِبُ أَحَدَهُمْ حَتَّى يَنْبَسِطَ.

(۲۷۲۲۲) حضرت شمیسہ ریشید فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ شیخا کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ان سے یتیم بچہ کو ادب سکھانے کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ شیخا نے فرمایا: بے شک میں ان میں سے کسی کو اتنا ماروں گی کہ وہ خوش ہو جائے۔

(۲۷۲۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِمَّ أَضْرِبُ يَتِيمِي ؟ قَالَ :اضْرِبْهُ مِمَّا كُنْت ضَارِبًا مِنْهُ وَلَدَك. (طبری ۲۶۰)

(۲۷۲۲۳) حضرت حسن عرنی ریشید فرماتے ہیں کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میں یتیم کو کس حد تک مار سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو اتنا مارو جتنا تم اپنے بچہ کو مارتے ہو۔

(۲۷۲۲٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، أَوْ قَالَ :أَرْسِلَ مَوْلًى لَهُ وَأَنَا مَعَهُ يَسْأَلُهُ :مِمَّ يَضْرِبُ الرَّجُلُ يَتِيمَهُ ؟ قَالَ :مِمَّ يَضْرِبُ الرَّجُلُ وَلَدَهُ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :وَسَأَلَ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۷۲۲۴) حضرت ابو جعفر خطمی ریشید فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے حضرت سعید بن مسیّب ریشید سے سوال کیا یا یوں فرمایا: کہ انہوں نے اپنے غلام کو بھیجا اور میں ان کے ساتھ تھا کہ آدمی یتیم کو کس حد تک مار سکتا ہے؟ آپ ریشید نے فرمایا: جتنا آدمی اپنے بچہ کو مار سکتا ہے۔ حضرت ابو جعفر ریشید فرماتے ہیں: کہ انہوں نے حضرت محمد بن کعب ریشید سے پوچھا: انہوں نے بھی یہی ارشاد فرمایا۔

(۲۳٤) فِي الرّجلِ يقول ما شاء الله وشاء فلانٌ

اس آدمی کا بیان جو یوں کہے: جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا

(۲۷۲۲٥) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ :قَرَأْت كِتَابًا فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ وَالأَمِيرُ فَقَالَ :مَا شَاءَ الأَمِيرُ بَعْدَ اللهِ.

(۲۷۲۲۵) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے ایک کتاب پڑھی جس میں یوں لکھا تھا: جو اللہ نے چاہا اور امیر نے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: امیر نے اللہ کے بعد چاہا۔

(٢٧٢٢٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَقُولُوا :مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلاَنٌ ، وَلَكِنْ قُولُوا :مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ شَاءَ فُلاَنٌ.

(ابوداؤد ۴۹۴۱۔ احمد ۳۸۴)

(۲۷۲۲۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یوں مت کہو: جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا، لیکن یوں کہہ لیا کرو جو اللہ نے چاہا پھر فلاں نے چاہا۔

(٢٧٢٢٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ بِبَعْضِ الْكَلاَمِ فَقَالَ :مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ ، فَقَالَ :جَعَلْتَنِي وَاللهِ عَدْلاً ، لاَ بَلْ مَا شَاءَ اللَّهُ. (ابن ماجہ ۲۱۱۷۔ احمد ۲۱۴)

(۲۷۲۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اس نے کچھ بات بیان کی اور فرمایا: جو اللہ نے چاہا اور آپ نے چاہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے اللہ کے برابر کر دیا۔ نہیں بلکہ یوں کہو: جو اللہ نے چاہا۔

(٢٣٥) ما يكره أن يظهر مِن جسدِ الرّجلِ

آدمی کے جسم کے جس حصہ کا ظاہر ہونا مکروہ ہے

(٢٧٢٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ جَرْهَدٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ قَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فَقَالَ :إِنَّ الْفَخِذَ مِنَ الْعَوْرَةِ.

(ترمذی ۲۷۹۸۔ ابوداؤد ۴۰۱۰)

(۲۷۲۲۸) حضرت جرہد رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ان کو دیکھا اس حال میں کہ ان پر چادر تھی اور ان کی ران کھلی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ران ستر کا حصہ ہے۔

(٢٧٢٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ :قَالَ عُمَرُ :فَخِذُ الرَّجُلِ مِنَ الْعَوْرَةِ.

(۲۷۲۲۹) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی ران ستر کا حصہ ہے۔

(٢٧٢٣٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :الْفَخِذُ مِنَ الْعَوْرَةِ.

(۲۷۲۳۰) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: ران ستر کا حصہ ہے۔

(٢٧٢٣١) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :خُرُوجُ الْفَخِذِ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ الْعَوْرَةِ.

(۲۷۲۳۱) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مسجد میں ران کا کھلنا ستر کا حصہ ہے۔

(۲۷۲۳۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الْفَخِذُ مِنَ الْعَوْرَةِ. (ترمذی ۲۷۹۶۔ احمد ۲۷۵)

(۲۷۲۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ران ستر کا حصہ ہے۔

(۲۳٦) فِيما آخى النّبيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بينه وبينه

ان لوگوں کا بیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا

(۲۷۲۳۳) حَدَّثَنَا جعفر بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ سَلْمَانَ ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ. (بخاری ۱۹۶۸۔ ترمذی ۲۴۱۳)

(۲۷۲۳۳) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۷۲۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَن هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَن بَشِيرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ الزُّبَيْرِ وَبَيْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ. (ابن سعد ۱۰۲)

(۲۷۲۳۴) حضرت بشیر بن عبد الرحمن بن کعب بن مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۷۲۳۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ قَالَ :قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ زَيْدٍ وحَمْزَةَ .

(۲۷۲۳۵) حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۷۲۳٦) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَن حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَن ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ وَبَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ. (حاکم ۲۶۸)

(۲۷۲۳۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۷۲۳۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَن ثَابِتٍ ، عَن شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَالصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ.

(۲۷۲۳۷) حضرت شھر بن حوشب ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عوف بن مالک ؓ اور حضرت صعب بن جثامہ ؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۷۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ ، أَنتَ أَخِي وَصَاحِبِي. (ترمذی ۳۷۲۰۔ احمد ۲۳۰)

(۲۷۲۳۸) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی ؓ سے فرمایا: تم میرے بھائی اور میرے ساتھی ہو۔

(۲۷۲۳۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ. (بخاری ۲۰۴۹۔ احمد ۲۷۱)

(۲۷۲۳۹) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ اور حضرت سعد بن ربیع ؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔

(۲۳۷) فِي الرَّجلِ يأخذ مِن مالِ أخِيهِ
اس آدمی کا بیان جو اپنے بھائی کا مال لے لے

(۲۷۲۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ :مَا تَرَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ دِرْهَمِ صَدِيقِهِ.

(۲۷۲۴۰) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ نے ارشاد فرمایا: آدمی نہیں چھوڑتا کہ وہ اپنے دوست کے دراہم لے لیتا ہے۔

(۲۷۲۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :لَقَدْ رَأَيْتنَا وَمَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بِأَحَقَّ بِدِينَارِهِ ، وَلاَ دِرْهَمِهِ مِنْ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ.

(۲۷۲۴۱) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم نے خود کو دیکھا کہ مسلمان آدمی اپنے درہم اور دینار کا اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ حق دار نہیں تھا۔

(۲۳۸) الرَّجل يقول لِلرَّجلِ لبّيك
جو آدمی دوسرے شخص کو کہے: لبیک (میں حاضر ہوں)

(۲۷۲۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ قَالَ :قَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ :يَا أَبَا عَمْرٍو ، فَقَالَ : لَبَّيْكَ ، فَقَالَ لَهُ :عَلْقَمَةُ :لَبَّيْ يَدَيْك.

(۲۷۲۴۲) حضرت اسود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ نے ان کو پکارا۔ اے ابوعمرو؟ آپ ؒ نے کہا: لبیک: میں حاضر

ہوں۔ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے آپ رحمہ اللہ سے کہا: اپنے دونوں ہاتھ حاضر کرو۔

(۲۷۲۴۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَن مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ : كَانَ إِذَا دُعِيَ قَالَ : لَبَّي اللَّهَ ، وَلاَ يَقُولُ : لَبَّيْكَ.

(۲۷۲۴۳) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو پکارا جائے تو وہ یوں کہے: اللہ نے مجھے حاضر کر دیا یوں نہ کہے: میں حاضر ہوں۔

(۲۳۹) فِي الرَّجلِ يقيِّد غلامه

جن لوگوں نے یوں کہا اس آدمی کے بارے میں جو اپنے لڑکے کو مقید کر دے

(۲۷۲٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن سَعْدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : قَالُوا لِطَاوُوس فِي عَبْدٍ لَهُ فَقَالَ : مَا لَهُ مَالٌ أكاتبه ، وَلاَ هُوَ صَالِحٌ فَأُزَوِّجُهُ ، وَكَانَ يَكْرَهُ الضَّرْبَ ، وَيَقُولُ : الْقَيْدُ.

(۲۷۲۴۴) حضرت سعد بن یوسف بن یعقوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چند لوگوں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے اپنے کسی غلام کے متعلق عرض کیا: نہ تو اس کے پاس مال ہے کہ میں اس کو مکاتب بنا دوں نہ ہی وہ نیک ہے کہ میں اس کی شادی کر دوں اور وہ شخص مارنے کو ناپسند کرتا تھا: آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو قید کر دو۔

(۲۷۲٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي عُنُقِ غُلاَمِهِ الرَّايَةَ.

(۲۷۲۴۵) حضرت ابراہیم بن طھمان رحمہ اللہ اپنے کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بچہ کی گردن میں طوق ڈالنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۷۲٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَن هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي عُنُقِ غُلاَمِهِ الْبَرَّايَةَ.

(۲۷۲۴۶) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے بچہ کی گردن میں طوق ڈالے۔

(۲۷۲٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ وَذَكَرَ امْرَأَتَهُ فَقَالَ : قَيِّدْهَا.

(۲۷۲۴۷) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے فرمایا: جس نے اپنی بیوی کا ذکر کیا تھا کہ تم اسے قید کر دو۔

(۲۷۲٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : سَلُوا اللَّهَ عِلْمًا نَافِعًا وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ. (بخاری ۳۲۲۰۔ احمد ۲۳۰)

(۲۷۲۴۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ تم لوگ اللہ رب العزت سے نفع پہنچانے والے علم کا سوال کرو اور اللہ رب العزت کی پناہ مانگو ایسے علم سے جو نفع نہ پہنچائے۔

(۲٤٠) ما قالوا فِي كراهِيةِ العِرافةِ

نگران بننے کی کراہت کا بیان

(۲۷۲٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ غَالِبِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نمير ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَوْ جَدِّ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبِي يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ ، قَالَ : عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلاَمُ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ قَوْمِي يُرِيدُونَ أَنْ يُعَرِّفُونِي ، قَالَ : لاَ بُدَّ مِنْ عَرِيفٍ ، وَالْعَرِيفُ فِي النَّارِ.

(۲۷۲٤۹) حضرت غالب عبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو نمیر کے ایک شخص اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد آپ کو سلام کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر اور تیرے والد پر بھی سلام ہو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری قوم چاہتی ہے کہ وہ مجھے نگران مقرر کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نگران لازمی ہے۔ اور نگران جہنم میں ہوگا۔

(۲۷۲۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي سَعِيد ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ يُسَمِّهِ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ : وَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ وَالنُّقَبَاءِ ، وَيْلٌ لِلأُمَنَاءِ ، وَدَّ أَحَدُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ كَانَ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا. (احمد ۵۳۱۔ ابویعلی ۶۱۸۹)

(۲۷۲۵۰) حضرت ابو سعید رحمہ اللہ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں جس کا انہوں نے نام بیان نہیں کیا۔ اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: منتظمین نگرانوں کے لیے ہلاکت ہے اور ان میں کوئی آرزو کرے گا کہ کاش وہ ثریا ستارے سے چمٹ جائے۔

(۲۷۲۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَيْدَةَ قَالَ : لأَنْ أُقْطَعَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ عَرِيفًا عَلَى عَشَرَةٍ سَنَةً.

(۲۷۲۵۱) حضرت عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب بن حیدہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یہ زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ مجھے دس آدمیوں پر ایک سال کے لیے نگران مقرر کر دیا جائے۔

(۲۷۲۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلُولَ ، أَنَّهُ دَعَاهُ قَوْمُهُ لِيُعَرِّفُوهُ ، وَاخْتَارُوهُ لِذَلِكَ ، فَأَبَى وَامْتَنَعَ ، فَذَهَبَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَشَاوَرَهُ وَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ : لاَ تَعْرِفَنَّ عَلَيْهِمْ فَجَاؤُوا بِالْغَدْوَى فَلَمْ يَزَالُوا حَتَّى أَلْزَمُوهَا إِيَّاهُ ، فَذَهَبَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَأَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ قَدْ أُكْرِهَ فَقَالَ : أَوَّلُهَا شُفْعَةٌ وَأَوْسَطُهَا خِيَانَةٌ وَآخِرُهَا عَذَابُ النَّارِ.

(۲۷۲۵۲) حضرت عثمان بن حکیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عثمان رحمہ اللہ جو قبیلہ بنو سلول کے آدمی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ

میری قوم نے مجھے بلایا تا کہ وہ مجھے نگران مقرر کریں اور اس عہدے کے لیے منتخب کریں۔ آپ ریشیلہ نے انکار کر دیا اور اس کو چھوڑ دیا۔ آپ ریشیلہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گئے آپ نے ان سے مشورہ کیا اور ان کی رائے مانگی۔ انہوں نے فرمایا: تم ہرگز ان پر نگران مت بننا، وہ لوگ اگلی صبح پھر آپ ریشیلہ کے پاس آ گئے اور مسلسل اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے آپ ریشیلہ کو اس کے لیے مقرر کر دیا۔ آپ ریشیلہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں بتلایا کہ مجھے مجبور کر دیا گیا۔ اس پر انہوں نے فرمایا: اس کی ابتدا تو سفارش ہے اور اس کا درمیان خیانت ہے اور اس کی انتہا جہنم کا عذاب ہے۔

(٢٧٢٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ غَالِبٍ قَالَ: إِنَّا لَجُلُوسٌ إِذْ رَجُلٌ دَخَلَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ ابْتَدَأَ قَوْمًا بِسَلَامٍ فَضَلَهُمْ بِعَشْرِ حَسَنَاتٍ، وَقَالَ: بَعَثَنِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ هُوَ يَطْلُبُ إِلَيْكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُ الْعِرَافَةَ مِنْ بَعْدُ، قَالَ: الْعِرَافَةُ حَقٌّ، الْعِرَافَةُ حَقٌّ، وَلَا بُدَّ مِنْ عُرَفَاءَ، وَلَكِنَّ الْعَرِيفَ بِمَنْزِلَةٍ قَبِيحَةٍ. (ابوداؤد ۵۱۸۹۔ بزار ۸۰۸)

(۲۷۲۵۳) حضرت غالب ریشیلہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی داخل ہوا اور کہا کہ میرے دادا فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں سے سلام میں پہل کرے تو وہ ان سے دس نیکیوں میں بڑھ جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور فرمایا: کہ جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے بعد نگران مقرر فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نگرانی و انتظام برحق ہے۔ نگرانی و انتظام برحق ہے۔ نگران بنانا ضروری ہے، لیکن نگران برے مرتبہ میں ہوگا۔

(٢٧٢٥٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: قَالَ أَبُو السَّوَّارِ: وَاللَّهِ لَوَدِدْت أَنَّ حَدَقَتِي فِي حِجْرِي مَكَانَ الْعِرَافَةِ.

(۲۷۲۵۴) حضرت حمید بن ھلال ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو السوار ریشیلہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ میری آنکھ کی سیاہی، میری آنکھ کے حلقہ میں پھیل جائے نگران بننے کے بجائے۔

(٢٧٢٥٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنِ الْمَهْرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ لِي: يَا مَهْرِيُّ، لَا تَكُنْ جَابِيًا، وَلَا عَرِيفًا، وَلَا شُرْطِيًّا.

(۲۷۲۵۵) حضرت مہری ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے مہری! تم مت بنو خراج وصول کرنے والا، نہ ہی نگران اور نہ ہی سپاہی۔

(٢٤١) مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جس نے نگران بننے میں رخصت دی

(٢٧٢٥٦) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانَ عَبِيدَةُ عَرِيفَ قَوْمِهِ.

(۲۷۲۵۶) حضرت محمد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ ؒ اپنی قوم کے نگران تھے۔

(۲۷۲۵۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ قُرَّةَ قَالَ : كَانَ أَبُو السَّوَّارِ عَرِيفًا فِي زَمَنِ الْحَجَّاجِ.

(۲۷۲۵۷) حضرت قرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو السوار ؒ حجاج کے زمانے میں نگران مقرر تھے۔

(۲۷۲۵۸) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : لَمَّا وَلِيَ عُمَرُ الْخِلاَفَةَ فَرَضَ الْفَرَائِضَ ، وَدَوَّنَ الدَّوَاوِينَ ، وَعَرَّفَ الْعُرَفَاءَ ، قَالَ جَابِرٌ : فَعَرَّفَنِي عَلَى أَصْحَابِي.

(۲۷۲۵۸) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب ؓ کو خلافت ملی تو آپ ؓ نے حصے مقرر فرمائے اور دیوان مدون کروائے اور نگران مقرر کیے۔ حضرت جابر ؒ نے فرمایا: کہ آپ ؓ نے مجھے میرے ساتھیوں پر نگران مقرر کیا۔

(۲۷۲۵۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : رَأَيْتُ سَعِيد بْنَ وَهْب وَكَانَ عَرِيفَ قَوْمِهِ.

(۲۷۲۵۹) حضرت یونس بن ابی اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن وھب ؒ کو دیکھا کہ وہ اپنی قوم کے نگران تھے۔

(۲۷۲۶۰) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بن عَبْدِ العزيز ، عَنْ أَبِيهِ : كَانَ أَبُو السَّوَّارِ عَرِيفَ بَنِي عَدِيٍّ.

(۲۷۲۶۰) حضرت عبدالعزیز ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو السوار ؒ قبیلہ بنو عدی کے نگران تھے۔

MAKTABA-E-REHMANIA
مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار، لاہور
فون: 042-7224228-7355743
فیکس: 042-7221395

وما ینطق عن الھویٰ ○ ان ھو الا وحی یوحیٰ ○

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم

مؤلف

الامام ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۳۶۱ تا حدیث نمبر ۳۰۹۲۲

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہٗ

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اُردو بازار لاہور

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ تا حدیث نمبر ۳۰۹۴۴

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب ÷ مصنف ابن ابی شیبہ مترجم

(جلد نمبر ۸)

مترجم ÷ مولانا محمد اویس سرور زید مجدہ

ناشر ÷ مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع ÷ خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

اجمالی فہرست

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبِّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأَدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْايْمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجُلِ يَسْتَشْهِد يغسّل أم لا؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغسّل الشَّهِيد

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهد باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ الدِّیَاتِ

کِتَابُ الْحُدُوْدِ

كِتَابُ أَقْضِيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كِتَابُ الدُّعَاءِ

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

كِتَابُ الدِّيَاتِ

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ قَالَ:

(۲۷۲۶۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ قَتَلَهُ مَوْلَى بَنِي عَدِيٍّ بِالدِّيَةِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا، وَفِيهِمْ نَزَلَتْ: ﴿وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾. (ابوداؤد ۴۵۳۴۔ ترمذی ۱۳۸۸)

(۲۷۲۶۱) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک آدمی کے بارے میں کہ جس نے ''بنی عدی'' کے غلام کو قتل کر دیا تھا بارہ ہزار دیت کا فیصلہ فرمایا اور انہیں کے بارے میں آیت کریمہ نازل ہوئی ''وما نقموا...... الخ'' اور انہوں نے کوئی عیب نہیں لگایا مگر اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل اور مہربانی سے ان کو غنی کر دیا۔

(۲۷۲۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالدِّيَةُ ثَمَانُ مِئَةِ دِينَارٍ، فَخَشِيَ عُمَرُ مِنْ بَعْدِهِ، فَجَعَلَهَا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ.

(۲۷۲۶۲) حضرت مکحول نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور دیت آٹھ سو ''۸۰۰'' دینار تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد خدشہ ہوا تو انہوں نے اس کو بارہ ہزار ''۱۲۰۰۰'' درہم یا ہزار ''۱۰۰۰'' دینار کر دیا۔

(۲۷۲۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ قَالَ: وَضَعَ عُمَرُ الدِّيَاتِ، فَوَضَعَ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ عَشَرَةَ آلَافٍ، وَعَلَى أَهْلِ الإِبِلِ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ، وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِئَتَيْ بَقَرَةٍ مُسِنَّةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاةِ أَلْفَيْ شَاةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِئَتَيْ حُلَّةٍ.

(۲۷۲۶۳) حضرت عبیدۃ السلمانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیات کو مقرر فرمایا۔ تو سونے والوں پر ہزار ''۱۰۰۰'' دینار، اور چاندی والوں پر دس ہزار ''۱۰۰۰۰'' اور اونٹ والوں پر سو اونٹ، اور گائے والوں پر دو سو بڑی عمر والی گائے، اور بکری والوں پر دو ہزار

بکریاں، اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے مقرر کیے۔

(۲۷۲۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ الدِّيَةَ عَلَى النَّاسِ فِي أَمْوَالِهِمْ مَا كَانَتْ : عَلَى أَهْلِ الإِبِلِ مِئَةَ بَعِيرٍ ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ ، وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِئَتَيْ بَقَرَةٍ ، وَعَلَى أَهْلِ الْبُرُودِ مِئَتَيْ حُلَّةٍ ، قَالَ : وَقَدْ جَعَلَ عَلَى أَهْلِ الطَّعَامِ شَيْئًا لاَ أَحْفَظُهُ. (ابوداؤد ۴۵۳۱)

(۲۷۲۶۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر ان کے اموال میں دیت مقرر کی جو کہ اونٹ والوں پر سو "۱۰۰" اونٹ، اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور گائے والوں پر دو سو گائے اور کپڑے والوں پر دو سو جوڑے تھی۔ عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ نے اناج والوں پر بھی کوئی چیز مقرر کی تھی مجھے وہ یاد نہیں۔

(۲۷۲۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ : إِنَّ الدِّيَةَ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِئَةَ بَعِيرٍ.

(۲۷۲۶۵) محمد بن عمرو نے فرمایا کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے امرائے اجناد کی طرف خط لکھا کہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیت سو اونٹ تھی۔

(۲۷۲۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دِيَةُ الْخَطَأ مِئَةُ بَعِيرٍ ، فَمَنْ زَادَ بَعِيرًا فَهُوَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(۲۷۲۶۶) قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "قتل کی دیت سو اونٹ ہے، پس جس شخص نے ایک اونٹ زیادہ کیا تو وہ جاہلیت کے کام میں سے ہے۔

(۲۷۲۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ مِئَةَ بَعِيرٍ ، وَقَوَّمَ كُلَّ بَعِيرٍ مِئَة ، غَلَتْ ، أَوْ رَخُصَتْ ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِهَا.

(۲۷۲۶۷) عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سو اونٹ دیت مقرر کی اور ہر اونٹ کی قیمت سو "۱۰۰" ٹھہرائی، اونٹ چاہے گراں قیمت ہو یا سستا پھر لوگوں نے اسی کو اپنا لیا۔

(۲۷۲۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، وَزَيْدٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا : الدِّيَةُ مِئَةُ بَعِيرٍ.

(۲۷۲۶۸) علی اور عبد اللہ اور زید رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ "دیت سو اونٹ ہے"

(۲۷۲۶۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنِّي لأُسَبِّحُ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ ، قَدْرَ دِيَتِي ، أَوْ قَالَ : قَدْرَ دِيَتِهِ.

(۲۷۲۶۹) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنی دیت کے بقدر بارہ ہزار مرتبہ تسبیح روزانہ کرتا ہوں یا فرمایا اس کی دیت کے بقدر۔

(۲۷۲۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى بِالدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، وَقَالَ : إِنَّ الزَّمَانَ يَخْتَلِفُ ، وَأَخَافُ عَلَيْكُمُ الْحُكَّامَ مِنْ بَعْدِي، فَلَيْسَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى زِيَادَةٌ فِي تَغْلِيظِ عَقْلٍ، وَلاَ الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَلاَ الْحُرْمَةِ، وَعَقْلُ أَهْلِ الْقُرَى فِيهِ تَغْلِيظٌ ، لاَ زِيَادَةَ فِيهِ.

(۲۷۲۷۰) عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیہاتیوں پر بارہ ہزار دیت کا فیصلہ کیا اور فرمایا کہ زمانہ بدل رہا ہے اور مجھے اپنے بعد تمہارے بارے میں حکام سے خدشہ ہے پس دیہات والوں پر دیت کا مغلظہ کرنے میں کوئی زیادتی نہیں۔ اور نہ اشہر حرام اور نہ حرمت میں اور دیہاتیوں کی دیت میں تغلیظ ہے اس میں زیادتی نہیں ہے۔

(۲۷۲۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ قَتَادَةَ رَجُلاً مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ قَتَلَ ابْنَهُ ، فَأَخَذَ مِنْهُ عُمَرُ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ : ثَلاَثِينَ حِقَّةً ، وَثَلاَثِينَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً.

(۲۷۲۷۱) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ تحقیق قتادہ نے جو کہ بنی مدلج کا ایک آدمی تھا اپنے بیٹے کو قتل کر دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے سو اونٹ لیے تیس حقہ (یعنی چوتھے سال میں چلنے والے) اور تیس جذعہ (پانچویں سال میں چلنے والے) اور چالیس حاملہ اونٹنیاں۔

(۲۷۲۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ، فَقَامَ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ ، أَلاَ إِنَّ قَتِيلَ الْعَمْدِ الْخَطَأِ بِالسَّوْطِ ، أَوِ الْعَصَا فِيهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ : مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَرْبَعُونَ خَلِفَةً فِي بُطُونِهَا أَوْلاَدُهَا. (ابو داؤد ۴۵۳۶۔ احمد ۱۱)

(۲۷۲۷۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے دن خطبہ دیا پس آپ کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے پھر فرمایا ''تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کہ جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اور اپنے بندے کی مدد کی، اور تن تنہا گروہوں کو شکست دی خبردار تحقیق کوڑے یا چھڑی میں خطائے قصد کی وجہ سے قتل ہونے والے شخص میں دیت مغلظہ ہے یعنی سو اونٹ ہیں جس میں سے چالیس ایسی (حاملہ) اونٹنیاں ہیں کہ ان کی اولاد ان کے پیٹ میں ہو۔

(۲۷۲۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي أَسْنَانِ الإِبِلِ فِي الدِّيَةِ ، قَالَ : ثَلاَثُونَ خَلِفَةً ، وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَعِشْرُونَ ابْنَةَ مَخَاضٍ ، وَعِشْرُونَ ابْنَةَ لَبُونٍ.

(۲۷۲۷۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دیت کے حکم میں اونٹ کی عمروں کے بارے میں مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ تیس حاملہ، اور تیس سال میں چلنے والے، اور بیس دوسرے سال میں چلنے والے، اور بیس تیسرے سال میں چلنے والے۔

(۲۷۲۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ : كَانَ الزُّهْرِيُّ يَقُولُ : مِئَتَى بَقَرَةٍ ، أَوْ أَلْفَى شَاةٍ.

(۲۷۲۷۴) حضرت زہری ریشیا فرمایا کرتے تھے کہ دوسو "۲۰۰" گائے یا دو ہزار بکریاں "۲۰۰۰"

(۲۷۲۷٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى رَجُلاً بِمِئَةٍ مِنَ الإِبِلِ. (بخاری ۶۸۹۸۔ مسلم ۱۲۹۱)

(۲۷۲۷۵) حضرت سہل بن ابی حثمہ ریشیا فرماتے ہیں کہ تحقیق نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو سو اونٹ "خون بہا" دیا۔

(۱) الرَّجُلُ تَجِبُ عَلَيْهِ الدِّيَةُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْبَقَرِ ، أَوِ الْغَنَمِ

آدمی پر دیت واجب ہو جائے اور وہ گائے یا بکریوں کا مالک ہو

(۲۷۲۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ قِيمَتُهَا مِنْ غَيْرِهِ.

(۲۷۲۷۶) حضرت ابن طاؤس ریشیا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سو اونٹ یا اس کی قیمت، اونٹ کے علاوہ کسی اور چیز سے۔

(۲۷۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُعْطِي أَهْلُ الإِبِلِ الإِبِلَ ، وَأَهْلُ الْبَقَرِ الْبَقَرَ ، وَأَهْلُ الشَّاءِ الشَّاءَ ، وَأَهْلُ الْوَرِقِ الْوَرِقَ.

(۲۷۲۷۷) حضرت شعبی ریشیا فرماتے کہ اونٹ والے اونٹ، اور گائے والے گائے، اور بکری والے بکریاں اور چاندی والے چاندی دیں گے۔

(۲۷۲۷۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ قَوَّمَا الدِّيَةَ ، وَجَعَلاَ ذَلِكَ إِلَى الْمُعْطِي ، إِنْ شَاءَ فَالإِبِلُ ، وَإِنْ شَاءَ فَالْقِيمَةُ.

(۲۷۲۷۸) حضرت حسن ریشیا سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے دیت کی قیمت لگائی اور اس کو دینے والے کی طرف سپرد کر دیا، اگر چاہے تو اونٹ دے اور چاہے تو قیمت دیدے۔

(۲۷۲۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ : إِنْ كَانَ الَّذِي أَصَابَهُ مِنَ الأَعْرَابِ، فَدِيَتُهُ مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ، لاَ يُكَلَّفُ الأَعْرَابِيُّ الذَّهَبَ، وَلاَ الْوَرِقَ، وَدِيَةُ الأَعْرَابِيِّ إِذَا أَصَابَهُ الأَعْرَابِيُّ مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدِ الْعَاقِلَةُ إِبِلاً ، فَعَدْلُهَا مِنَ الشَّاءِ أَلْفَى شَاةٍ.

(۲۷۲۷۹) حضرت عمر بن عبدالعزیز ریشیا نے فرمایا کہ اگر قتل کا مرتکب اعرابی ہو تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں، دیہاتی کو سونے اور چاندی کا مکلف نہیں بنایا جائے گا اور دیہاتی کو جب دیہاتی قتل کر دے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں، پس اگر رشتہ دار اونٹ نہ رکھتے ہوں تو اس کی مثل بکریوں میں سے دو ہزار ہیں۔

(۲۷۲۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس قَالَ : قَالَ أَبِي : يُعْطُونَ مِنْ أَيِّ صِنْفٍ كَانَ ،

بِقِيمَةِ الإِبِلِ يَوْمَئِذٍ مَا كَانَتْ ، إِنِ ارْتَفَعَتْ ، وَإِنِ انْخَفَضَتْ فَقِيمَتُهَا.

(۲۷۲۸۰) ابن طاؤس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میرے والد صاحب نے فرمایا کہ دیت کو اس دن کی اونٹوں کی قیمت کے حساب سے ادا کریں گے چاہے جتنی بھی ہو، چاہے کسی بھی نوع (بکری، گائے) وغیرہ سے ادا کریں، اگر اونٹوں کی قیمت زیادہ ہو اور اگر کم ہو تو اس نوع کی قیمت ادا کریں گے۔

(۲۷۲۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : إِنْ شَاءَ الْقَرَوِيُّ أَعْطَى مِئَةَ نَاقَةٍ ، أَوْ مِئَتَيْ بَقَرَةٍ ، أَوْ أَلْفَيْ شَاةٍ وَلَمْ يُعْطِ ذَهَبًا ؟ قَالَ : إِنْ شَاءَ أَعْطَى إِبِلاً وَلَمْ يُعْطِ ذَهَبًا.

قَالَ : وَقَالَ عَطَاءٌ : كَانَ يُقَالُ : عَلَى أَهْلِ الإِبِلِ إِبِلٌ ، وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ بَقَرٌ ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ شَاءٌ.

(۲۷۲۸۱) ابن جریج رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ دیہاتی اگر چاہے تو سو اونٹ یا دو سو گائے یا دو ہزار بکریاں دیدے اور سونا نہ دے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ چاہے تو اونٹ دے دے اور سونا نہ دے۔

ابن جریج کا ارشاد ہے کہ عطاء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کہا جاتا تھا "اونٹ والوں پر اونٹ، اور گائے والوں پر گائے اور بکری والوں پر بکریاں ہیں۔

(۲۷۲۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ صَاحِبُ الْبَقَرِ وَالشَّاءِ أَعْطَى الإِبِلَ.

(۲۷۲۸۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گائے اور بکریوں والے اگر چاہیں تو اونٹ بھی دے سکتے ہیں۔

(۲۷۲۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاءِ ، فَكُلُّ بَعِيرٍ بِعِشْرِينَ شَاةً ، وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ الْبَقَرَ ، فَكُلُّ بَعِيرٍ بِبَقَرَتَيْنِ.

(۲۷۲۸۳) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کی دیت بکریوں کی صورت میں ہو تو ایک اونٹ بیس بکریوں کے برابر، اور جس کی دیت گائے کی صورت میں ہو تو ہر اونٹ دو گائے کے برابر ہوگا۔

(۲) دِيَةُ الْخَطَأِ، كَمْ هِيَ ؟

قتل خطاء کی دیت کتنی ہے؟

(۲۷۲۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ خِشْفٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : دِيَةُ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا : عِشْرُونَ حِقَّةً ، وَعِشْرُونَ جَذَعَةً ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ ، وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ. (ترمذی ۱۳۸۶۔ دار قطنی ۱۷۵)

(۲۷۲۸۴) عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ قتل خطا کی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔ بیس حصہ یعنی چوتھے سال

میں چلنے والی اونٹنیاں، اور بیس پانچویں سال میں چلنے والی اونٹنیاں، اور بیس تیسرے میں اور بیس تیسرے سال میں چلنے والے اونٹ، اور بیس دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں۔

(٢٧٢٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ : فِي الْخَطَأِ أَخْمَاسًا : عِشْرُونَ حِقَّةً ، وَعِشْرُونَ جَذَعَةً ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ ، وَعِشْرُونَ بَنُو مَخَاضٍ ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ.

(۲۷۲۸۵) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل خطا میں دیت پانچ حصوں میں ہوگی بیس چوتھے سال میں چلنے والی اونٹنیاں اور بیس پانچویں اور بیس دوسرے میں چلنے والی اونٹنیاں اور بیس دوسرے سال میں چلنے والے اونٹ، اور بیس تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں۔

(٢٧٢٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، مِثْلَهُ.

(۲۷۲۸۶) ابراہیم رحمہ اللہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

(٢٧٢٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي الْخَطَأِ أَرْبَاعًا : خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ ابْنَةَ لَبُونٍ ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ.

(۲۷۲۸۷) علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ قتل خطا میں دیت چار حصوں میں ہوگی۔ پچیس چوتھے سال والی، اور پچیس پانچویں سال والی، اور پچیس تیسرے سال والی اور پچیس دوسرے سال والی۔

(٢٧٢٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : دِيَةُ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۲۸۸) عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل خطا کی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(٢٧٢٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (ح) وَعَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ، وَزَيْدٍ ، قَالاَ : فِي الْخَطَأِ ثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَثَلاَثُونَ بَنَاتُ لَبُونٍ ، وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ، وَعِشْرُونَ بَنْتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۲۸۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قتل خطا میں تیس سال میں چلنے والے اونٹ، اور بیس دوسرے میں چلنے والی اونٹنیاں ہیں۔

(٢٧٢٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ فِي دِيَةِ الْخَطَأِ : ثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ.

(۲۷۲۹۰) زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قتل خطا کی دیت میں تیس پانچویں سال میں چلنے والی اونٹنیاں، اور تیس چوتھے سال میں چلنے والی، اور بیس تیسرے سال میں چلنے والے اونٹ، اور بیس دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں ہیں۔

(۲۷۲۹۱) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :دِيَةُ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۲۹۱) حسن ؒ سے مروی ہے کہ قتل خطا کی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(۳) دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ ، كَمْ هِيَ ؟

شبہ عمد کی دیت کتنی ہے؟

(۲۷۲۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :شِبْهُ الْعَمْدِ أَرْبَاعًا: خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ مَخَاضٍ ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ لَبُونٍ.

(۲۷۲۹۲) عبداللہ ؓ نے فرمایا کہ قتل شبہ عمد کی دیت کے چار حصص کیے جائیں گے، پچیس چوتھے سال میں چلنے والی اونٹنیاں، اور پچیس پانچویں سال میں چلنے والی اور پچیس دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں۔

(۲۷۲۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ :فِي شِبْهِ الْعَمْدِ أَرْبَاعًا : خَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ لَبُونٍ ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۲۹۳) ابن مسعود ؓ فرماتے تھے کہ قتل شبہ عمد میں دیت چار حصوں میں ہوگی۔ پچیس جذعے یعنی پانچویں سال میں چلنے والی اونٹنیاں، اور پچیس چوتھے سال میں چلنے والی، پچیس تیسرے اور پچیس دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں ہوں گی۔

(۲۷۲۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَالَ :فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَأَرْبَعُونَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ.

(۲۷۲۹۴) عمر ؓ نے قتل شبہ عمد کے بارے میں فرمایا کہ تیس پانچویں سال میں چلنے والی، اور تیس چوتھے سال میں چلنے والی، اور چالیس ایسی اونٹنیاں ہوں گی کہ جن کی عمر چھ اور سات سال کے درمیان ہو اور وہ ساری کی ساری بچہ جننے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔

(۲۷۲۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعٌ وَثَلاَثُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةً.

(۲۷۲۹۵) علی ؓ نے فرمایا کہ قتل شبہ عمد میں تینتیس چوتھے سال والی اونٹنیاں اور تینتیس پانچویں سال والی، اور چونتیس ایسی اونٹنیاں کہ جن کی عمر چھ سات سال کے درمیان ہو اور تمام کی تمام بچہ جننے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔

(۲۷۲۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (ح) وَعَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، قَالاَ :فِي الْمُغَلَّظَةِ أَرْبَعُونَ جَذَعَةً خَلِفَةً ، وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثُونَ

بَنَاتِ لَبُونٍ.

(۲۷۲۹۶) عثمان رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دیت مغلظہ میں چالیس پانچویں سال میں، اورتیس چوتھے سال میں اورتیس تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں دی جائیں گی۔

(۲۷۲۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ أَبُو مُوسَى ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَقُولاَنِ : فِي الْمُغَلَّظَةِ مِنَ الدِّيَةِ ثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ.

(۲۷۲۹۷) ابوموسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ دیت مغلظہ میں تین چوتھے سال والی، اورتیس پانچویں سال میں چلنے والی اور چالیس ایسی اونٹنیاں کہ جن کی عمر چھ سے سات سال کے درمیان ہواور تمام کی تمام بچہ جننے کی صلاحیت رکھتی ہوں دی جائیں گی۔

(۲۷۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُولُ : فِي شِبْهِ الْعَمْدِ : ثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعُونَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ ،

وَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ : فِي شِبْهِ الْعَمْدِ : ثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعٌ وَثَلاَثُونَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ.

(۲۷۲۹۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قتل شبہ عمد میں تیس چوتھے سال والی، اورتیس پانچویں سال میں چلنے والی، اور چالیس ایسی اونٹنیاں کہ جن کی عمر چھ اور سات سال کے درمیان ہو اور ان میں سے ہر ایک بانجھ نہ ہو، دی جائیں گی۔ اور علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ شبہ عمد میں تینتیس چوتھے سال والی اور تینتیس پانچویں سال والی اور چونتیس ایسی اونٹنیاں کہ ان کی عمر چھ اور سات سال کے درمیان ہو اور ہر ایک ان میں سے بانجھ نہ ہو، دی جائیں گی۔

(۲۷۲۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَالْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالُوا : شِبْهُ الْعَمْدِ تُغْلَظُ عَلَيْهِمُ الدِّيَةُ فِي أَسْنَانِ الإِبِلِ.

(۲۷۲۹۹) حضرت عمر، حسن، ابن سیرین اور عمرو بن دینار رحمہم اللہ نے فرمایا کہ قتل شبہ عمد میں قاتل اور اس کے رشتہ داروں پر اونٹوں کی عمروں کے صورت میں دیت کو سخت کیا جائے گا۔

(۲۷۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : شِبْهُ الْعَمْدِ ؛ الضَّرْبَةُ بِالْخَشَبَةِ ، أَوِ الْقَذْفَةُ بِالْحَجَرِ الْعَظِيمِ ، وَالدِّيَةُ أَثْلاَثٌ : ثُلُثٌ حِقَاقٌ ، وَثُلُثٌ جِذَاعٌ ، وَثُلُثٌ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ.

(۲۷۳۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لکڑی کے ساتھ مارنا یا کسی بڑے پتھر کو پھینکنا یہ قتل شبہ عمد ہے اور اس کی دیت تین حصوں میں ہوگی، ایک تہائی چوتھے سال میں چلنے والی اونٹنیاں، اور ایک تہائی پانچویں سال میں چلنے والی، اور ایک تہائی ایسی اونٹنیاں کہ جن کی

عمر چھ اور سات سال کے درمیان ہو اور سب کی سب بچہ جننے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔

(۲۷۳۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : تُغَلَّظُ الدِّيَةُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ ، وَلاَ يُقْتَلُ بِهِ.

(۲۷۳۰۱) حضرت عطاء ویشیئ نے فرمایا ہے کہ قتل شبہ عمد میں دیت مغلظہ ہوگی اور اس کی وجہ سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۲۷۳۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : مَا تَغْلِيظُ الإِبِلِ ؟ قَالَ : أَرْبَعُونَ خَلِفَةً ، وَثَلاَثُونَ حِقَّةً ، وَثَلاَثُونَ جَذَعَةً.

(۲۷۳۰۲) حضرت ابن جریج ویشیئ نے فرمایا ہے کہ عطاء ویشیئ سے دریافت کیا کہ دیت کا مغلظہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ چالیس قابل حمل اور تیس چوتھے سال میں چلنے والی اونٹنیاں اور تیس پانچویں سال میں چلنے والی۔

(۲۷۳۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي التَّغْلِيظِ : أَرْبَعُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ ، وَثَلاَثُونَ حِقَّةً وَثَلاَثُونَ بِنْتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۳۰۳) حضرت حسن ویشیئ سے مروی ہے کہ دیت مغلظہ میں چالیس ایسی اونٹنیاں کہ جن کی عمر چھ اور سات سال کے درمیان ہو اور تمام قابل حمل ہوں دی جائیں گی اور تیس چوتھے سال والی، اور تیس دوسرے سال والی دی جائیں گی۔

(۲۷۳۰۴) حَدَّثَنَا أبو خالد ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : إِنَّمَا التَّغْلِيظُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ فِي أَسْنَانِ الإِبِلِ.

(۲۷۳۰۴) حضرت عطاء ویشیئ نے فرمایا ہے کہ قتل شبہ عمد میں تغلیظ (یعنی سختی) اونٹوں کی عمروں کی صورت میں ہوگی۔

(٤) شِبْهُ الْعَمْدِ ، مَا هُوَ ؟

قتل شبہ عمد کیا ہے؟

(۲۷۳۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: شِبْهُ الْعَمْدِ بِالْحَجَرِ الْعَظِيمِ وَالْعَصَا.

(۲۷۳۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ قتل شبہ عمد بڑے پتھر اور چھڑی کے ذریعہ قتل کرنا ہے۔

(۲۷۳۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا شِبْهُ عَمْدٍ. (ابوداؤد ۴۵۳۵۔ احمد ۱۶۴)

(۲۷۳۰۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے آپ کا ارشاد منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوڑے اور چھڑی کی وجہ سے مرنے والا شخص قتل شبہ عمد میں داخل ہے۔

(۲۷۳۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَحَكَمٍ ، وَحَمَّادٍ ، قَالُوا : مَا أُصِيبَ بِهِ مِنْ حَجَرٍ ، أَوْ سَوْطٍ ، أَوْ عَصًا فَأَتَى عَلَى النَّفْسِ ، فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ ، وَفِيهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ.

(۲۷۳۰۷) حضرت شعبی، حکم اور حماد رحمہم اللہ نے فرمایا کہ جو شخص پتھر، کوڑے یا چھڑی کے ذریعہ تکلیف دیا گیا پھر وہ مرگیا تو یہ قتل شبہ عمد

ہے اور اس میں دیت مغلظہ ہے۔

(۲۷۳۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : شِبْهُ الْعَمْدِ كُلُّ شَيْءٍ يُعْمَدُ بِهِ بِغَيْرِ حَدِيدٍ ، وَلاَ يَكُونُ شِبْهُ الْعَمْدِ إِلاَّ فِي النَّفْسِ ، وَلاَ يَكُونُ دُونَ النَّفْسِ.

(۲۷۳۰۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ لوہے کے علاوہ کسی بھی چیز سے مارنے کا قصد کیا جائے تو یہ شبہ عمد ہے، اور شبہ عمد صرف نفس (یعنی جان) میں ہی ہوتا ہے۔ مادون النفس میں شبہ عمد نہیں ہوتا۔

(۲۷۳۰۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا كَانَ مِنْ قَتْلٍ بِغَيْرِ سِلاَحٍ ، فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ ، وَفِيهِ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۳۰۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ بغیر اسلحہ کے جو قتل ہو وہ شبہ عمد میں داخل ہے، اور اس میں دیت رشتہ داروں پر لازم ہوتی ہے۔

(۲۷۳۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : شِبْهُ الْعَمْدِ أَنْ يَضْرِبَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي الثَّأْرِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا ، وَلاَ يُرِيدُ قَتْلَهُ ، فَيَمْرَضُ مِنْ ذَلِكَ فَيَمُوتُ.

(۲۷۳۱۰) حضرت زہری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ قتل شبہ عمد یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو اپنے درمیان ہونے والے کسی جرم کی پاداش میں مارے لیکن اس کے قتل کا ارادہ نہ رکھتا ہو، پھر وہ آدمی اسی ضرب کی وجہ سے بیمار ہو جائے اور مر جائے۔

(۵) فِي الْخَطَإِ ، مَا هُوَ ؟

قتل خطاء کیا ہے؟

(۲۷۳۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ شَيْءٍ خَطَأٌ إِلاَّ السَّيْفَ ، وَلِكُلِّ خَطَإٍ أَرْشٌ.

(احمد ۲۷۵۔ بزار ۳۲۲۴)

(۲۷۳۱۱) حضرت نعمان بشیر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تلوار کے علاوہ باقی تمام چیزیں خطا ہیں اور ہر خطا پر تاوان ہے۔

(۲۷۳۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْخَطَأُ أَنْ تُرِيدَ الشَّيْءَ ، فَتُصِيبُ غَيْرَهُ.

(۲۷۳۱۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ''خطا'' یہ ہے کہ تو کسی ایک چیز کو مارنے کا ارادہ رکھتا ہو اور (غلطی سے) کسی دوسری چیز کو مار ڈالے۔

(۲۷۳۱۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْخَطَأُ أَنْ تُصِيبَ الإِنْسَانَ ، وَلاَ تُرِيدُهُ ، فَذَلِكَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۳۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ''خطا'' یہ ہے کہ تو کسی انسان کو مار ڈالے حالانکہ تیرا اس کو مارنے کا ارادہ نہ ہو، پس یہ تاوان رشتہ داروں پر ہوگا۔

(٦) فِي الْمُوضِحَةِ ، كَمْ فِيهَا ؟

(۲۷۳۱٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : شَهِدْتُ شُرَيْحًا قَضَى فِي مُوضِحَةٍ بِخَمْسِ مِئَةِ دِرْهَمٍ.

(۲۷۳۱۴) حضرت ابوحمزہ اسدی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں شریح رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا انہوں نے ایسے سر کے زخم کے بارے میں کہ جس میں ہڈی ظاہر ہو، پانچ سو درہم کا فیصلہ کیا۔

(۲۷۳۱٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّيْلَمِ ، قَالَ : أَتَيْتُ شُرَيْحًا فِي مُوضِحَةٍ ، فَقَضَى فِيهَا بِخَمْسِ قَلاَئِصَ.

(۲۷۳۱۵) حضرت حکیم بن الدیلم کا ارشاد ہے کہ میں شریح کے پاس سر اور چہرہ کے ایسے زخم کے بارے میں کہ جس میں ہڈی نظر آ رہی ہو مقدمہ لے کر آیا تو انہوں نے اس میں پانچ جوان اونٹوں کا فیصلہ کیا۔

(۲۷۳۱٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ مُسَاوِرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ ، وَلَمْ يَقْضِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ.

(عبدالرزاق ۱۷۳۱۶)

(۲۷۳۱۶) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ کے ایسے زخم کے بارے میں کہ جس میں ہڈی ظاہر ہو پانچ اونٹوں کا فیصلہ کیا، اور اس کے علاوہ کسی اور چیز میں یہ فیصلہ نہیں کیا۔

(۲۷۳۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسًا خَمْسًا. (ابوداؤد ۴۵۵۵۔ ترمذی ۱۳۹۰)

(۲۷۳۱۷) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے ایسے زخم کے بارے میں کہ جس میں ہڈی نظر آئے پانچ پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ ، وَلَمْ يَقْضِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ..

(۲۷۳۱۸) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اور چہرہ کے ایسے زخم میں کہ جس میں ہڈی نظر آئے پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا، اور اس کے سوا کسی اور چیز میں یہ فیصلہ نہیں فرمایا۔

(۲۷۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ فَصَاعِدًا ، فَجَعَلَ فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسًا مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۱۹) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے مروی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اور چہرہ کے ہڈی ظاہر ہونے والے زخم اور اس سے زیادہ زخم کے بارے میں فیصلہ فرمایا تو ہڈی کے ظاہر ہونے والے زخم میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۳۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۲۰) حضرت علی اور عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سر اور چہرہ کے ہڈی کے ظاہر ہونے والے زخم میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ سر اور چہرے کا ایسا زخم کہ جس میں ہڈی ظاہر ہو اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ : فِيهَا خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۲۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسُ فَرَائِضَ.

(۲۷۳۲۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہڈی کے ظاہر ہونے والے سر اور چہرے کے زخم میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ مِنَ الذَّهَبِ أَوِ الْوَرِقِ.

(۲۷۳۲۴) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سر اور چہرہ کے ہڈی ظاہر ہونے والے زخم میں پانچ اونٹ یا ان کے برابر سونا یا چاندی ہے۔

(۲۷۳۲٥) حَدَّثَنَا يحيى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالاَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۲۵) حضرت حکم اور حماد رحمہما اللہ کا ارشاد ہے کہ سر اور چہرہ کے ہڈی کے ظاہر ہونے والے زخم میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۲۶) حضرت طاؤس رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سر اور چہرہ کے ہڈی ظاہر ہونے والے زخم میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ. (ابوداؤد ۴۵۵۔ ترمذی ۱۳۹۰)

(۲۷۳۲۷) حضرت عمرو بن شعیب ؒ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے آپ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سر اور چہرہ کا وہ زخم کہ جس میں ہڈی ظاہر ہو جائے پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ.

(۲۷۳۲۸) آل عمر کے آدمیوں میں سے کسی کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سر اور چہرہ کے ایسے زخم کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :أَنْ لاَ يُزَادَ فِي الْمُوضِحَةِ عَلَى خَمْسِينَ دِينَارًا ، قَالَ خَالِدٌ :يُرِيدُ الْمُوضِحَةَ فِي الْوَجْهِ.

(۲۷۳۲۹) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے خط لکھا کہ ہڈی نظر آنے والے زخم میں پچاس دینار سے زیادہ دیت نہ رکھی جائے۔ خالد ؒ نے فرمایا کہ عمر بن عبد العزیز کی اس سے مراد چہرے میں ہڈی نظر آنے والا زخم تھا۔

(۲۷۳۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۳۰) حضرت عطاء ؒ کا ارشاد ہے کہ ایسا چہرے اور سر کا زخم کہ جس میں ہڈی نظر آجائے پانچ اونٹ ہیں۔

(۷) إبلُ الْمُوضِحَةِ ، مَا هِيَ ؟

(۲۷۳۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ أَرْبَاعًا :رُبْعٌ جِذَاعٌ ، وَرُبْعٌ حِقَاقٌ ، وَرُبْعٌ بَنَاتُ لَبُونٍ ، وَرُبْعٌ بَنَاتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۳۳۱) حضرت علی ؓ کا ارشاد ہے کہ ایسا سر اور چہرے کا زخم کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے پانچ اونٹ چار حصوں میں کر کے دیے جائیں، ایک چوتھائی پانچویں سال میں چلنے والے اور ایک چوتھائی چوتھے سال میں چلنے والے اور ایک چوتھائی تیسرے سال میں چلنے والے اور ایک چوتھائی دوسرے سال میں چلنے والے اونٹ ہوں گے۔

(۲۷۳۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۳۳۲) حضرت عبد اللہ ؓ کا ارشاد ہے کہ سر اور چہرہ کے ایسے زخم میں کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے پانچ اونٹ پانچ حصوں میں کر کے دیے جائیں گے۔

(۲۷۳۳۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، وَشُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ :حِقَّةٌ ، وَجَذَعَةٌ ، وَبِنْتُ مَخَاضٍ ، وَبِنْتُ لَبُونٍ ، وَابْنُ لَبُونٍ.

(۲۷۳۳۳) حضرت مسروق ؒ اور شریح ؒ کا ارشاد ہے کہ سر اور چہرہ کے ایسے زخم کہ جس میں ان کی ہڈی واضح ہو جائے پانچ

اونٹ دیے جائیں گے ایک چوتھے سال والا، اور ایک پانچویں سال والا، اور دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنی، اور ایک تیسرے سال میں چلنے والی، اور ایک تیسرے سال میں چلنے والا اونٹ۔

(۲۷۳۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ : ابْنَا مَخَاضٍ ؛ أُنْثَى وَذَكَرٍ ، وَابْنَةُ لَبُونٍ ، وَجَذَعَةٌ ، وَحِقَّةٌ.

(۲۷۳۳۴) حضرت ابراہیم ؒ سے دانت اور ایسا زخم کہ جسمیں ہڈی ظاہر ہو جائے پانچ اونٹ ہیں، دو، دو سال میں چلنے والے مذکر اور مؤنث اور ایک تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنی اور ایک پانچویں سال میں چلنے والی اور ایک چوتھے سال میں چلنے والی اونٹنی۔

(۲۷۳۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي دِيَةِ الْمُوضِحَةِ : بِنْتُ مَخَاضٍ ، وَابْنُ لَبُونٍ ، وَابْنَةُ لَبُونٍ ، وَحِقَّةٌ ، وَجَذَعَةٌ.

(۲۷۳۳۵) حضرت حسن ؒ سے ایسے زخم کی دیت کے بارے میں کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے ایک دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنی اور ایک تیسرے سال میں چلنے والا اونٹ اور ایک تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنی، مروی ہیں۔

(٨) فِي الآمَّةِ ، كَمْ فِيهَا ؟

(۲۷۳۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ (ح) وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الآمَّةِ ثُلُثَ الدِّيَةِ. (ابو داؤد ۲۵۷- نسائی ۷۰۶۰)

(۲۷۳۳۶) حضرت اشعث ؒ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ دماغ کی جھلی تک جانے والے زخم میں دیت کے تیسرے حصہ کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۳۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۳۷) حضرت علی ؓ کا ارشاد ہے کہ دماغ کی جھلی تک پہنچ جانے والے زخم میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۳۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۳۳۸) حضرت عبداللہ ؓ نے فرمایا کہ دماغ کی جھلی تک پہنچ جانے والے زخم میں تیسرا حصہ دیت کا پانچ حصوں میں منقسم ہوگا۔

(۲۷۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۳۹) حضرت مجاہد ؒ نے فرمایا کہ دماغ کی جھلی کو پہنچنے والے زخم میں دیت کا تیسرا حصہ ہوگا۔

(۲۷۳٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۴۰) حضرت حسن ؒ نے فرمایا کہ دماغ کی جھلی کو پہنچنے والے زخم میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۳٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عمرو ، عن عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۴۱) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے فرمایا کہ دماغ کی جھلی کو جو زخم پہنچ جائے اس میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۳٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَن جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :فِي الآمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۴۲) حضرت ضحاک ؒ کا ارشاد ہے کہ دماغ کی جھلی کو پہنچنے والے زخم میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۳٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمَأْمُومَةِ الثُّلُثُ.

(۲۷۳۴۳) حضرت عطاء ؒ کا ارشاد ہے کہ دماغ کی جھلی کو پہنچ جانے والے زخم میں تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۳٤٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا قَضَى فِي الآمَّةِ بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ.

(۲۷۳۴۴) حضرت ابو اسحاق ؒ سے مروی ہے کہ شریح ؒ نے دماغ کی جھلی کو پہنچ جانے والے زخم میں چار ہزار کا فیصلہ فرمایا۔

(۹) فِي الْمُنَقِّلَةِ ، كَمْ فِيهَا ؟

جس زخم میں ہڈی نکل آئے اس کی دیت کتنی ہے؟

(۲۷۳٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۴۵) حضرت علی ؓ کا ارشاد ہے کہ جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَن عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، رَفَعَهُ ، قَالَ :فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۴۶) آل عمر ؓ کے ایک آدمی سے مرفوعاً منقول ہے کہ جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عمرو ، عن عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ مِنَ الذَّهَبِ ، أَوِ الْوَرِقِ.

(۲۷۳۴۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کا ارشاد ہے کہ جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ یا اس کے برابر سونا یا چاندی ہے۔

(۲۷۳٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۴۸) حضرت حسن ؒ کا ارشاد ہے جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳٤۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۴۹) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳٥۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :فِيهَا خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۵۰) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ أَخْمَاسًا.

(۲۷۳۵۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس زخم میں ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ پانچ حصوں میں کر کے دیے جائیں گے۔

(۲۷۳۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الإِبِلِ أَرْبَاعًا : رُبْعٌ جِذَاعٌ ، وَرُبْعٌ حِقَاقٌ ، وَرُبْعٌ بَنَاتُ لَبُونٍ ، وَرُبْعٌ بَنَاتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۳۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ جس زخم سے ہڈی نکل آئے اس میں پندرہ اونٹ چار حصوں میں دیے جائیں گے، ایک چوتھائی پانچویں سال میں چلنے والے اونٹ، اور ایک چوتھائی چوتھے سال والے، اور ایک چوتھائی تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں اور ایک چوتھائی دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں۔

(۲۷۳۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

(۲۷۳۵۳) حضرت مکحول کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے زخم کہ جس سے ہڈی نکل آئے پندرہ اونٹ کا فیصلہ فرمایا۔

(۱۰) فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ

موضحہ زخم کا حکم

(۲۷۳۵۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَجْعَلُ فِي الَّتِي لَمْ تُوضِحْ وَقَدْ كَادَتْ أَرْبَعًا مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۵۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے زخم میں کہ جس میں ہڈی واضح تو نہ ہو لیکن قریب تھا کہ ظاہر ہو جاتی چار اونٹ مقرر کرتے تھے۔

(۲۷۳۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ في السِّمْحَاق : أَرْبَعٌ مِنَ الإِبِلِ ، وَذُكِرَ عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۷۳۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسے زخم کے بارے کہ جو اس باریک پردے کو پہنچ جائے کہ جس نے ہڈی کو ڈھانپ رکھا ہے، چار اونٹ مروی ہیں، اور حکم نے بھی علی سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(۲۷۳۵۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ قَضَيَا فِي الْمِلْطَاةِ ، وَهِيَ السِّمْحَاقُ نِصْفَ دِيَةِ الْمُوضِحَةِ.

(۲۷۳۵۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے ''ملطاۃ'' یعنی ایسے زخم کے بارے میں کہ جس میں ہڈی نکلنے کے قریب تو تھی لیکن نکلی

نہیں، اس زخم کی کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے نصف دیت کا فیصلہ کیا۔

(۲۷۳۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا دُونَ الْمُوضِحَةِ فَفِيهِ الصُّلْحُ.

(۲۷۳۵۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جو سر یا چہرہ کا زخم ہونے سے کم درجہ کا ہو اس میں صلح ہے۔

(۲۷۳۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :قَالَ :مَا دُونَ الْمُوضِحَةِ أَجْرُ الطَّبِيبِ.

(۲۷۳۵۸) حضرت عامر رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ سر اور چہرے کے جس زخم میں ہڈی واضح نہ ہو اس میں معالج کی اجرت ہے۔

(۲۷۳۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ عَقْلٌ إِلاَّ أَجْرَ الطَّبِيبِ.

(۲۷۳۵۹) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے لکھا کہ سر اور چہرے کے جس زخم میں ہڈی واضح نہ ہو تو اس میں دیت نہیں ہے مگر معالج کی اجرت ہے۔

(۲۷۳٦۰) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ حُكْمٌ.

(۲۷۳۶۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جس چہرے اور سر کے زخم میں ہڈی واضح نہ ہو اس میں فیصلہ ہے۔

(۲۷۳٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَن مَسْرُوقٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ إِلاَّ أَجْرَ الطَّبِيبِ.

(۲۷۳۶۱) حضرت مسروق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ چہرے اور سر کے جس زخم میں ہڈی واضح نہ ہو اس میں محض معالج کی اجرت ہی دی جائے گی۔

(۲۷۳٦۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْخَدْشِ ، أَوِ الشَّيْءِ ؟ قَالَ :صُلْحٌ ، مَا لَمْ يَبْلُغْ فَرِيضَةً.

(۲۷۳۶۲) حضرت اعمش رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے ابراہیم رحمہ اللہ سے خراش یا اس جیسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں صلح ہے جب تک کہ دیت کو نہ پہنچ جائے۔

(۲۷۳٦۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ :كَانَ الْحَسَنُ لاَ يُوَقِّتُ فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ شَيْئًا.

(۲۷۳۶۳) حضرت اشعث کا ارشاد ہے کہ حسن رحمہ اللہ سر اور چہرے کے جس زخم میں ہڈی واضح نہ ہوتی تو کچھ بھی لازم نہ قرار دیتے۔

(۲۷۳٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنِ ابْنِ عُلاَثَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ ؛ أَنَّ مُعَاذًا ، وَعُمَرَ جَعَلاَ فِيما دون الْمُوضِحَةِ أَجْرَ الطَّبِيبِ.

(۲۷۳۶۴) حضرت ابراہیم بن ابی عبلہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے سر اور چہرے کے ہڈی واضح نہ ہونے والے زخم پر معالج کی اجرت مقرر کی ہے۔

(۱۱) الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ مَا فِيهَا ؟

چہرے پر موضحہ زخم کا حکم

(۲۷۳۶۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، قَالاَ : الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ سَوَاءٌ.

(۲۷۳۶۵) حضرت عمرو بن شعیب ؒ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ؓ اور عمر ؓ نے ارشاد فرمایا کہ جس زخم میں ہڈی واضح ہو جائے اس میں چہرہ اور سر برابر ہیں۔

(۲۷۳۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ : أَنَّ الْمُوضِحَةَ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ سَوَاءٌ ، فِيهَا خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۶۶) حضرت عمرو بن میمون ؒ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ؒ نے لکھا کہ ہڈی واضح ہو جانے والے زخم میں سر اور چہرہ برابر ہیں، اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۶۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ كَالْمُوضِحَةِ فِي الرَّأْسِ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي الْوَجْهِ شَيْنٌ، فَعَلَى قَدْرِ ذَلِكَ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ نِصْفَ عَقْلِ الْمُوضِحَةِ.

(۲۷۳۶۷) حضرت سلیمان بن یسار ؒ کا ارشاد ہے کہ چہرہ کے جس زخم میں ہڈی واضح ہو جائے یہ حکم میں سر کے اس زخم کے برابر ہے کہ جس میں ہڈی واضح ہو جائے۔ البتہ اگر چہرہ میں کوئی عیب بن جائے تو اس کے بقدر دیت ہوگی جب تک کہ وہ ہڈی واضح ہو جانے والے زخم کی نصف دیت تک نہ پہنچ جائے۔

(۲۷۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ.

(۲۷۳۶۸) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ ہڈی واضح ہونے والے زخم کا تعلق سر اور چہرے سے ہے۔

(۲۷۳۶۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ سَوَاءٌ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي الْوَجْهِ شَيْنٌ ، فَيَزِيدُ عَلَى قَدْرِ الشَّيْنِ.

(۲۷۳۶۹) حضرت مکحول ؒ کا ارشاد ہے کہ ہڈی کو واضح کر دینے والے زخم میں سر اور چہرہ برابر ہیں، الا یہ کہ چہرے میں کوئی عیب ہو جائے تو اس عیب کے بقدر زیادتی ہوگی۔

(۲۷۳۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدٍ، قَالَ: الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّأْسِ وَالأَنْفِ سَوَاءٌ.

(۲۷۳۷۰) حضرت زید ؒ کا ارشاد ہے کہ ہڈی واضح کر دینے والے زخم میں چہرہ اور سر اور ناک برابر ہیں۔

(۲۷۳۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْمُوضِحَةُ فِي الرَّأْسِ وَالْوَجْهِ سَوَاءٌ.

(۲۷۳۷۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہڈی کو واضح کر دینے والے زخم میں چہرہ اور سر برابر ہیں۔

(۲۷۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ مِثْلُ الْمُوضِحَةِ فِي الرَّأْسِ.

(۲۷۳۷۲) حضرت حسن ؒ کا ارشاد ہے کہ چہرے پر ہڈی کو واضح کر دینے والا زخم سر میں ہڈی کو واضح کر دینے والے زخم کی ہی طرح ہے۔

(۲۷۳۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ :الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ مِثْلُ الْمُوضِحَةِ فِي الرَّأْسِ.

(۲۷۳۷۳) حضرت شریح ؒ اور حسن ؒ کا ارشاد ہے کہ چہرے پر ہڈی واضح کر دینے والا زخم سر میں ہڈی واضح کر دینے والے زخم کے برابر ہے۔

(۲۷۳۷٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :الْمُوضِحَةُ هوُنا وهوُنا سَوَاءٌ ، وَأَشَارَ مُعْتَمِرٌ بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ.

(۲۷۳۷۴) حضرت ابن عباس ؓ کا ارشاد ہے کہ ہڈی کو واضح کر دینے والا زخم اس جگہ اور اس جگہ برابر ہیں اور معتمر ؒ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے چہرے اور سر کی طرف اشارہ کیا۔

(۲۷۳۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :خَمْسٌ خَمْسٌ.

(۲۷۳۷۵) حضرت قتادہ ؒ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ؒ نے فرمایا کہ پانچ، پانچ۔

(۲۷۳۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ:الْمُوضِحَةُ فِي الرَّأْسِ خَمْسٌ، وَفِي الْوَجْهِ عَشْرٌ.

(۲۷۳۷۶) حضرت سعید بن مسیب ؒ کا ارشاد ہے کہ جو زخم سر میں ہڈی کو واضح کر دے اس میں پانچ اور جو چہرے میں واضح کر دے اس میں دس اونٹ ہیں۔

(۲۷۳۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الْمُوضِحَةُ فِي الْوَجْهِ لَهَا دِيَتَانِ.

(۲۷۳۷۷) حضرت عامر ؒ کا ارشاد ہے کہ جو زخم چہرے میں ہڈی کو واضح کر دے تو اس کی دو دیتیں ہیں۔

(۱۲) الأُذُنُ مَا فِيهَا مِنَ الدِّيَةِ ؟

(۲۷۳۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:فِي الأُذُنِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۷۸) حضرت علی ؓ نے فرمایا کہ کان میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۳۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ :إِذَا اصْطُلِمَتِ الأُذُنُ فَفِيهَا دِيَتُهَا.

(۲۷۳۷۹) حضرت زید ؒ نے فرمایا جب کان جڑ سے اکھڑ جائے تو اس میں اس کی دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۳۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فِي الأُذُنِ خَمْسَ عَشَرَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ ليس يَضُرُّ سَمْعَهَا ، وَيُغَشِّيهَا الشَّعْرُ وَالْعِمَامَةُ.

(۲۷۳۸۰) حضرت طاؤس ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر ؓ نے ارشاد فرمایا کہ کان میں پندرہ اونٹ ہیں، کیونکہ اس سے سننے میں نقص نہیں ہوتا، اور اس کو بال اور پگڑی ڈھانپ لیتے ہیں۔

(۲۷۳۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : فِي الأُذُنِ إِذَا اسْتُؤْصِلَتْ خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۸۱) حضرت مجاہد ؒ کہا کرتے تھے کہ کان جب جڑ سے اکھڑ جائے تو اس میں پچاس اونٹ دیت ہوگی۔

(۲۷۳۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :فِي الأُذُنِ إِذَا اسْتُؤْصِلَتْ خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۳۸۲) حضرت عطاء ؒ نے فرمایا کہ کان جب جڑ سے اکھڑ جائے تو اس میں پچاس اونٹ دیت ہے۔

(۲۷۳۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، أَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ :فِي الأُذُنِ نِصْفُ الدِّيَةِ ، أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ مِنَ الذَّهَبِ.

(۲۷۳۸۳) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو عبد العزیز بن عمر ؒ نے بتایا کہ عمر بن عبد العزیز ؒ کی کتاب میں ہے کہ حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ کان میں آدھی دیت اور اس کے برابر سونا ہے۔

(۲۷۳۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ :فِي الأُذُنِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۸۴) حضرت شریح ؒ کا ارشاد ہے کہ کان میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۳۸٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فِي الأُذُنِ إِذَا اسْتُؤْصِلَتْ نِصْفُ الدِّيَةِ أَخْمَاسًا ، فَمَا نَقَصَ مِنْهَا فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۳۸۵) حضرت عبد اللہ ؒ کا ارشاد ہے کہ کان جب جڑ سے اکھڑ جائے تو اس میں آدھی دیت پانچ میں ہوگی، پھر جو اس سے کم ہو تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۱۳) الأَنْفُ كَمْ فِيهِ ؟

ناک کی دیت

(۲۷۳۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِي الأَنْفِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ مَارِنُهُ الدِّيَةُ.

(۲۷۳۸۶) آل عمر کے کسی آدمی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ناک کی نرم ہڈی جب ٹوٹ جائے تو اس میں دیت ہوگی۔

(۲۷۳۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الأَنْفِ الدِّيَةُ.

(۲۷۳۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ناک میں دیت ہے۔

(۲۷۳۸۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الأَنْفِ الدِّيَةُ، وَمَا قُطِعَ مِنَ الأَنْفِ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۳۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ناک میں دیت ہے اور جو ناک کاٹ دی گئی ہو تو پھر اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷۳۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ : كَانَ فِي كِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ :فِي الأَنْفِ إِذَا اسْتُوْعِبَ مَارِنُهُ الدِّيَةُ.

(۲۷۳۸۹) حضرت ابوبکر بن عمرو بن حزم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ کی کتاب میں جو حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھی ارشاد تھا کہ جس ناک کا نرم حصہ کاٹا جا چکا ہو تو اس میں دیت ہوگی۔

(۲۷۳۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :فِي الأَنْفِ الدِّيَةُ ، وَمَا نَقَصَ مِنَ الأَنْفِ فَبِحِسَابِهِ.

(۲۷۳۹۰) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ناک میں دیت ہے اور جو جنایت ناک سے کم درجہ کی ہو تو اس کے حساب سے اس کی دیت ہے۔

(۲۷۳۹۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الأَنْفُ وَالأُذُنُ بِمَنْزِلَةِ السِّنِّ ، مَا نَقَصَ مِنْهُ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۳۹۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ناک اور کان بمنزلہ دانت کے ہیں جو جنایت اس سے کم ہو تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷۳۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي الأَنْفِ إِذَا أُوعِبَ جَدْعُهُ ، أَوْ قُطِعَ الْمَارِنُ ، الدِّيَةُ أَخْمَاسًا ، فَمَا نَقَصَ مِنْهُ فَبِالْحِسَابِ.

(۲۷۳۹۲) حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب ناک کو جڑ سے کاٹ دیا جائے یا اس کا نرم حصہ کاٹ دیا جائے تو دیت (کاملہ) پانچ حصوں میں ہوگی اور جو جنایت اس سے کم درجہ کی ہو تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷۳۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِي الرَّوْثَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، فَإِذَا بَلَغَ الْمَارِنُ الْعَظْمَ فَالدِّيَةُ وَافِيَةٌ ، فَإِنْ أُصِيبَ مِنَ الرَّوْثَةِ الأَرْنَبَةُ ، أَوْ غَيْرُهَا مَا لَمْ يَبْلُغَ الْعَظْمَ فَبِحِسَابِ الرَّوْثَةِ.

(۲۷۳۹۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ناک کی چونچ کے کٹنے میں دیت کا تیسرا حصہ ہے پھر اگر زخم نرم ہڈی تک پہنچ جائے تو

دیت کامل ہوگی اور اگر ناک کی چونچ کی وجہ سے بانسے یا کسی اور ناک کے حصہ کو کوئی تکلیف آئی تو جب تک وہ ہڈی تک نہ پہنچ جائے اس میں چونچ کے حساب سے ہی دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۳۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ :فِي الأَنْفِ إِذَا أُوعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ ، فَمَا أُصِيبَ مِنَ الأَنْفِ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۳۹۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے امرائے اجناد کی جانب حکم جاری کیا کہ ناک جب جڑ سے کاٹ دی جائے تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷۳۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :فِي الْعِرْنِينِ الدِّيَةُ.

(۲۷۳۹۵) حضرت عامر رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ناک کی اوپر کی جانب کی ہڈی (جہاں ابرو اکھٹی ہوتی ہیں) میں دیت ہے۔

(۲۷۳۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سَلاَّمٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي الْمَارِنِ الدِّيَةُ.

(۲۷۳۹۶) ناک کے بانسے میں دیت ہے۔

(۲۷۳۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :فِي الأَنْفِ الدِّيَةُ.

(۲۷۳۹۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ناک میں دیت ہے۔

(١٤) أَرْنَبَةُ الأَنْفِ ، وَالْوَتَرَةُ ، وَجَائِفَةُ الأَنْفِ

ناک کے بانسے، نتھنے اور ناک کے پردے کی دیت

(۲۷۳۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَن زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ :فِي الأَرْنَبَةِ ثُلُثُ دِيَةِ الأَنْفِ ، وَفِي الْوَتَرَةِ ثُلُثُ دِيَةِ الأَنْفِ.

(۲۷۳۹۸) حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ناک کے بانسے میں اور دونوں نتھنوں کے درمیان والے پردے میں ناک کی دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۳۹۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :فِي الْخَرَمَاتِ الثَّلاَثِ فِي الأَنْفِ الدِّيَةُ ، وَفِي كُلِّ وَاحِدَةٍ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۳۹۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ناک کے تینوں پردوں میں دیت ہے اور ایک میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷٤۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِي الرَّوْثَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ ، وَإِنْ أُصِيبَ مِنَ الرَّوْثَةِ الأَرْنَبَةُ ، أَوْ غَيْرُهَا مَا لَمْ يَبْلُغِ الْعَظْمَ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۴۰۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ناک کی چونچ کے کٹنے میں دیت کا تیسرا حصہ ہے اور اگر چونچ سے بانسہ کو یا کسی اور

حصہ کو بھی زخم پہنچ گیا تو جب تک ہڈی تک زخم نہ پہنچ جائے تو اس وقت تک اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷٤۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : فِي الأَنْفِ جَائِفَةٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۷۴۰۱) حضرت ابن جریج کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا ناک کے اندرونی زخم کا بھی اعتبار ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہے۔

(۲۷٤۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي جَائِفَةِ الأَنْفِ ثُلُثُ الدِّيَةِ ، فَإِنْ أَنْفَذَ فَالثُّلُثَانِ.

(۲۷۴۰۲) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ ناک کے اندرونی زخم کے بارے میں دیت کے تیسرے حصے کا کہا کرتے تھے۔ پھر اگر وہ بڑھ جائے تو دو تہائی کا کہا کرتے تھے۔

(۱۵) فِي كَسْرِ الأَنْفِ

ناک توڑنے کی دیت

(۲۷٤۰۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَسَرَ أَنْفَ رَجُلٍ ، فَبَرَءَ عَلَى عَثَمٍ ؟ قَالَ : فِيهِ حُكْمٌ.

(۲۷۴۰۳) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جس نے ایک دوسرے آدمی کی ناک توڑ دی پھر ٹیڑھی جڑی تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں فیصلہ ہوگا۔

(۲۷٤۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ؛ أَنَّ مَمْلُوكًا لِجُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ كَسَرَ إِحْدَى قَصَبَتَيْ أَنْفِ مَوْلًى لِعَطَاءِ بْنِ بُخْتٍ ، وَإِنَّ ابْنَ سُرَاقَةَ سَأَلَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ عُمَرُ : وَجَدْنَا فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : أَيُّمَا عَظْمٍ كُسِرَ ، ثُمَّ جُبِرَ كَمَا كَانَ فَفِيهِ حِقَّتَانِ ، فَرَاجَعَ ابْنُ سُرَاقَةَ عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنَّمَا كُسِرَتْ إِحْدَى الْقَصَبَتَيْنِ ، فَأَبَى عُمَرُ إِلاَّ أَنْ يَجْعَلَ فِيهَا الْحِقَّتَيْنِ وَافِيَتَيْنِ.

(۲۷۴۰۴) حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو عثمان بن ابی سلیمان رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی ہے کہ جبیر بن سلیمان رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے عطاء بن بخت رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کی ناک کی ایک ہڈی توڑ دی، اور ابن سراقہ رضی اللہ عنہ نے عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کتاب میں دیکھا ہے کہ کوئی بھی ہڈی جب ٹوٹ کر دوبارہ اسی طرح جڑ جائے تو اس میں تو چوتھے سال والی اونٹنیاں دینی ہوں گی، پھر ابن سراقہ رضی اللہ عنہ دوبارہ گویا ہوئے کہ اس کی تو ناک کی دو ہڈیوں میں سے ایک ہی ٹوٹی ہے، لیکن عمر بن عبد العزیز نے پھر بھی اس میں دو کامل اونٹنیاں جو چوتھے سال میں چل رہی

ہوں کا ہی فیصلہ فرمایا۔

(١٦) الْعَيْنُ ، مَا فِيهَا ؟

آنکھ کی دیت

(٢٧٤٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ :فِي كِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ :وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ.

(۲۷۴۰۵) حضرت ابوبکر بن عمرو بن حزم ریشیز کا ارشاد ہے کہ آپ مَلِّفَظَةَ نے جو کتاب عمرو بن حزم ریشیز کو لکھی تھی اس میں تھا کہ آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں۔

(٢٧٤٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ:فِي الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۰۶) حضرت علی رضی اللہ نے فرمایا کہ آنکھ میں آدھی دیت ہے۔

(٢٧٤٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ.

(۲۷۴۰۷) ال عمر کے کسی آدمی کا قول ہے کہ آپ مَلِّفَظَةَ نے ارشاد فرمایا کہ آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں۔

(٢٧٤٠٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ :الْعَيْنُ خَمْسُونَ.

(۲۷۴۰۸) حضرت عطاء ریشیز کا ارشاد ہے کہ آنکھ میں پچاس اونٹ دیت ہے۔

(٢٧٤٠٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ، قَالَ:فِي الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ، أَخْمَاسًا.

(۲۷۴۰۹) حضرت عبداللہ ریشیز کا ارشاد ہے کہ آنکھ میں آدھی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(٢٧٤١٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :فِي الْعَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۱۰) حضرت عمر بن عبد العزیز ریشیز کا ارشاد ہے کہ آنکھ میں آدھی دیت ہے۔

(١٧) الْحَاجِبَانِ ، مَا فِيهِمَا ؟

ابروؤں کی دیت

(٢٧٤١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الْحَاجِبَيْنِ إِذَا اجْتِيحَا الدِّيَةُ ، وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۱۱) حضرت سعید بن مسیب ریشیز کا ارشاد ہے کہ جب دونوں ابروئیں جڑ سے اکھڑ جائیں تو اس میں دیت ہے اور اگر ایک اکھڑ جائے تو اس میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۴۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي الْحَاجِبَيْنِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۱۲) حضرت شعبی ؒ نے فرمایا ہے کہ دونوں ابروؤں میں دیت ہے۔

(۲۷۴۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الْحَاجِبَيْنِ الدِّيَةُ ، وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۱۳) حضرت حسن ؒ نے فرمایا کہ دونوں ابروؤں میں دیت (کاملہ) اور ایک میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۴۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : قَضَى أَبُو بَكْرٍ فِي الْحَاجِبِ إِذَا أُصِيبَ حَتَّى يَذْهَبَ شَعْرُهُ بِمُوضِحَتَيْنِ ؛ عَشْرٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۴۱۴) حضرت عمرو بن شعیب ؒ نے فرمایا ہے کہ ابوبکر ؓ نے ابرو کے بارے میں جس کو زخم پہنچا حتیٰ کہ دونوں ہڈیاں واضح ہوگئیں تھیں دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۴۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : فِي الْحَاجِبَيْنِ ثُلُثَا الدِّيَةِ.

(۲۷۴۱۵) حضرت زید بن ثابت ؓ نے فرمایا ہے کہ دونوں ابروؤں میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۴۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي كُلِّ اثْنَيْنِ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ الدِّيَةُ ؛ الْيَدَيْنِ وَالْحَاجِبَيْنِ ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الإِنْسَانِ اثْنَيْنِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۱۶) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ آدمی اور عورت کے ہر جوڑنے جوڑے والے اعضا میں دیت ہوگی، یعنی ہاتھ اور ابروئیں وغیرہ اور شعبی ؒ نے فرمایا ہے کہ ہر جوڑے والے اعضاء میں دیت ہے۔

(۲۷۴۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ فِي الْحَاجِبِ يَتَحَصْحَصُ شَعْرُهُ ؛ أَنَّ فِيهِ كُلِّهِ الرُّبُعُ ، وَفِيمَا ذَهَبَ مِنْهُ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۴۱۷) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھے عبد الکریم بن ابی المخارق ؒ نے بتایا ہے کہ ان کو آپ ﷺ کے کسی صحابی نے یہ بات بتائی ہے کہ ابرو کے بال جھڑ گئے ہوں تو اس پوری ابرو میں تو دیت کا چوتھائی ہے اور جس میں ابرو میں کچھ جھڑ چکے ہوں تو اسکے حساب سے دیت دینا ہوگی۔

(۲۷۴۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : مَا كَانَ مِنَ اثْنَيْنِ مِنَ الإِنْسَانِ الدِّيَةُ ، وَفِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ ، وَمَا كَانَ مِنْ وَاحِدٍ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۱۸) حضرت ابراہیم ؒ نے فرمایا کہ یوں کہا جاتا تھا کہ انسان کے جو اعضاء جوڑے والے ہیں ان میں دیت ہے اور ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے اور جو اعضاء اکیلے ہیں ان میں (پوری) دیت ہے۔

(۱۸) شَعْرُ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يَنْبُتْ

سر کے بالوں کی دیت

(۲۷٤۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ خَلِيفَةَ الْعِجْلِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ تَمَّامٍ الشَّقَرِيِّ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِقِدْرٍ، فَوَقَعَتْ عَلَى رَأْسِ رَجُلٍ فَأَحْرَقَتْ شَعْرَهُ، فَرُفِعَ إِلَى عَلِيٍّ فَأَجَّلَهُ سَنَةً، فَلَمْ يَنْبُتْ، فَقَضَى فِيهِ عَلِيٌّ بِالدِّيَةِ.

(۲۷۴۱۹) حضرت سلمہ بن تمام شقری نے فرمایا کہ ایک آدمی ہنڈیا کے پاس سے گزرا تو وہ اس کے سر پر گر گئی اور اس کے بال جل گئے تو بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے اس کو سال کی مہلت دی لیکن بال نہ اُگے تو انہوں نے اس میں دیت کا فیصلہ کیا۔

(۲۷٤۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ؛ فِي الشَّعْرِ إِذَا لَمْ يَنْبُتْ فَالدِّيَةُ.

(۲۷۴۲۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بال جب نہ اگیں تو اس میں دیت ہے۔

(۲۷٤۲۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: فِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۲۱) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ اس میں دیت ہے۔

(۲۷٤۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: حَلْقُ الرَّأْسِ لَهُ نَذْرٌ؟ يَعْنِي أَرْشًا، قَالَ: لَمْ أَعْلَمْ.

(۲۷۴۲۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا سر کو مونڈھنے میں بھی کوئی چٹی ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔

(۱۹) الأَشْفَارُ، مَا قَالُوا فِيهَا ؟

پلکوں کی دیت

(۲۷٤۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدٍ، قَالَ: فِي الشُّفْرِ الأَعْلَى نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِي الشُّفْرِ الأَسْفَلِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۲۳) حضرت زید رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اوپر کی پلک میں آدھی اور نیچے کی پلک میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷٤۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانُوا لاَ يُوَقِّتُونَ فِي الأَشْفَارِ شَيْئًا.

(۲۷۴۲۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وہ پلکوں کے اکھاڑنے میں کوئی چیز لازم نہیں کیا کرتے تھے۔

(۲۷٤۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: فِي الأَشْفَارِ الدِّيَةُ، وَفِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رُبُعُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۲۵) حضرت حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ پلکوں میں دیت کامل ہے اور ہر ایک پلک کے بدلہ میں چوتھائی دیت ہے۔

(۲۷٤۲٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ صَاعِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: فِي كُلِّ شُفْرٍ رُبُعُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۲۶) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ہر پلک کے بدلہ دیت کا چوتھائی حصہ ہے۔

(۲۷٤۲۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شُبْرُمَةَ، قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ: فِي الأَشْفَارِ حُكْمُ ذَوِي عَدْلٍ.

(۲۷۴۲۷) حضرت عبداللہ بن شبرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ پلک اکھاڑنے میں دو عادل آدمیوں کا فیصلہ معتبر ہوگا۔

(۲۷٤۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ فِي شَفْرِ الْعَيْنِ الأَعْلَى: إِذَا نُتِفَ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِي الشَّفْرِ الأَسْفَلِ ثُلُثُ دِيَةِ الْعَيْنِ.

(۲۷۴۲۸) حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ مجھے عبدالعزیز بن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے امرائے اجناد کو خط لکھا کہ اوپر والی آنکھ کی پلک اکھاڑنے پر آدھی اور نیچے والی پلک اکھاڑنے پر آنکھ کی تہائی دیت لازم ہے۔

(۳۰) فِي الأَجْفَانِ

پلکوں کی دیت

(۲۷٤۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَن دَاوُد، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: فِي الْجَفْنِ الأَسْفَلِ الثُّلُثَانِ، وَفِي الأَعْلَى الثُّلُثُ.

(۲۷۴۲۹) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اوپر والے پپوٹے میں دو تہائی اور نیچے والے پپوٹے میں ایک تہائی دیت ہے۔

(۲۷٤۳۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: فِي الأَجْفَانِ، فِي كُلِّ جَفْنٍ رُبُعُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۳۰) حضرت شعبی نے پپوٹوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ ہر پپوٹے میں چوتھائی دیت ہے۔

(۲۷٤۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: كَانُوا يَجْعَلُونَ فِي جَفْنَيِ الْعَيْنِ إِذَا نَدَرَا عَنِ الْعَيْنِ الدِّيَةَ، وَذَلِكَ أَنَّهُ لاَ بَقَاءَ لِلْعَيْنِ بَعْدَهُمَا، فَإِنْ تَفَرَّقَا جَعَلُوا فِي الأَسْفَلِ الثُّلُثَ، وَفِي الأَعْلَى الثُّلُثَيْنِ، وَذَلِكَ أَنَّهُ أَجْزَأُ عَنِ الْعَيْنِ مِنَ الأَسْفَلِ، يَسْتُرُ وَيَكُفُّ عَنْهَا.

(۲۷۴۳۱) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ آنکھ کے جب دونوں پپوٹے آنکھ سے نکل جاتے تو کامل دیت مقرر کرتے تھے اور یہ اس لیے کرتے تھے کہ ان کے بعد آنکھ کا تحفظ نہیں رہتا اور اگر کوئی ایک نکل جاتا تو نیچے والے میں ایک تہائی اور اوپر والے میں دو تہائی مقرر کرتے تھے کیونکہ اوپر والا بنسبت نیچے والے کے زیادہ کفایت کرتا ہے وہ آنکھ کو چھپاتا اور اس سے (بیرونی اشیاء) کو روکتا ہے۔

(۳۱) الشَّارِبُ، مَا فِيهِ إِذَا نُتِفَ؟

مونچھوں کی دیت

(۲۷٤۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى

أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ : أَنْ يَكْتُبُوا إِلَيْهِ بِعِلْمِ عُلَمَائِهِمْ ، فَكَانَ مِمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أُمَرَاءُ الأَجْنَادِ : وَإِنْ مُرِطَ الشَّارِبُ فَفِيهِ سِتُّونَ دِينَارًا ، وَإِنْ مُرِطَا جَمِيعًا فَفِيهِمَا مِئَةٌ وَعِشْرُونَ دِينَارًا.

(۲۷۴۳۲) حضرت عبدالعزیز بن عمر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے امرائے اجناد کی جانب خط لکھا کہ میری طرف اپنے علماء کی رائے بھیجیں، پس جس چیز پر علماء اجناد کا اتفاق تھا وہ یہ تھی کہ اگر ایک مونچھ کو نوچا جائے تو اس میں ساٹھ دینار ہیں اور اگر دونوں اکٹھی نوچ دی گئیں تو ایک سو بیس ''۱۲۰'' دینار ہیں۔

(۳۲) فِي الْفَمِ

منہ کی دیت

(۲۷٤۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: كَانُوا يَجْعَلُونَ فِي الْفَمِ إِذَا انْشَقَّ الدِّيَةَ.

(۲۷۴۳۳) حضرت مکحول رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب منہ پھٹ جائے تو اس میں دیت ہے۔

(۳۳) إِذَا ذَهَبَ سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ

سماعت اور بصارت ضائع کرنے کی دیت

(۲۷٤۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : إِذَا ضُرِبَ الرَّجُلُ حَتَّى يَذْهَبَ سَمْعُهُ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۳۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب آدمی کو اتنا مارا جائے اس کی شنوائی ختم ہو جائے تو اس میں دیت ہے۔

(۲۷٤۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ ضُرِبَ ، فَذَهَبَ سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ وَكَلاَمُهُ ، قَالَ لَهُ : ثَلاَثُ دِيَاتٍ.

(۲۷۴۳۵) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جس کو مارا گیا اور اس کی شنوائی، گویائی اور بینائی چلی گئی تو اس میں تین دیتیں ہوں گی۔

(۲۷٤۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا قَبْلَ فِتْنَةِ ابْنِ الأَشْعَثِ ، فَنَعَتَ نَعْتَهُ ، قَالُوا : ذَاكَ أَبُو الْمُهَلَّبِ عَمُّ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : رُمِيَ رَجُل بِحَجَرٍ فِي رَأْسِهِ ، فَذَهَبَ سَمْعُهُ وَلِسَانُهُ وَعَقْلُهُ وَذَكَرُهُ ، فَلَمْ يَقْرَبِ النِّسَاءَ ، فَقَضَى فِيهِ عُمَرُ بِأَرْبَعِ دِيَاتٍ.

(۲۷۴۳۶) حضرت عوف رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے ایک بوڑھے سے سنا ہے ابن الاشعث رحمہ اللہ کے فتنہ سے قبل کہ کسی آدمی کو پتھر لگا اس کے سر میں جس سے اس کی عقل، یادداشت، شنوائی اور گویائی ختم ہوگئی اور وہ عورتوں کے قابل نہ رہا تو عمر نے اس کے بارے میں چار دیتوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷٤۳۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ یُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، قَالَ :فِی السَّمْعِ الدِّیَةُ.

(۲۷۴۳۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ سماعت میں دیت ہے۔

(۲۷٤۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِی ابْنُ أَبِی نَجِیحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِی ذَهَابِ السَّمْعِ خَمْسُونَ.

(۲۷۴۳۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ سماعت کے ختم ہوجانے پر پچاس اونٹ دیت ہے۔

(۲۷٤۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ أُصِیبَ مِنْ أَطْرَافِهِ ، مَا قَدْرُهُ أَکْثَرَ مِنْ دِیَتِهِ ؟ فَقَالَ :مَا سَمِعْتُ فِیهِ بِشَیْءٍ ، وَإِنِّی لأَظُنُّهُ سَیُعْطَی بِکُلِّ مَا أُصِیبَ مِنْهُ ، وَإِنْ کَانَ أَکْثَرَ مِنْ دِیَتِهِ.

(۲۷۴۳۹) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا کہ جس کے اطراف وجوانب میں ایسے زخم آئے ہوں کہ ان کی مقدار اس کی دیت سے بھی زیادہ ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس بارے میں کچھ نہیں سنا، اور میرا خیال ہے کہ اس کے تمام اطراف کے زخموں کا بدلہ دیا جائے اگرچہ اس کی دیت سے بڑھ جائے۔

(۲۷٤٤۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِی رَجُلٍ فَقَأَ عَیْنَ صَاحِبِهِ ، وَقَطَعَ أَنْفَهُ وَأُذُنَهُ ، قَالَ :یُحْسَبُ ذَلِکَ کُلُّهُ.

(۲۷۴۴۰) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ابن شہاب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے ایسے شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنے صاحب کی آنکھ کو پھوڑا اور اس کے ناک اور کان کاٹ دیے کہ اس تمام کے تمام کا حساب لگایا جائے گا۔

(۲۷٤٤۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِیدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ رُمِیَ بِحَجَرٍ ، أَوْ ضُرِبَ عَلَی رَأْسِهِ ، فَذَهَبَ سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ ، وَانْقَطَعَ کَلاَمُهُ ؟ فَقَالَ :دِیَاتٌ ؛ فِی سَمْعِهِ دِیَةٌ ، وَفِی بَصَرِهِ دِیَةٌ ، وَفِی لِسَانِهِ دِیَةٌ ، فَقِیلَ لِلْحَسَنِ :رَبِحَ ، فَقَالَ :وَاللَّهِ مَا رَبِحَ ، وَلاَ أَفْلَحَ.

(۲۷۴۴۱) حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حسن رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے سوال کیا گیا کہ جس کو پتھر مارا گیا یا اس کے سر کو مارا گیا پھر اس کی قوت گویائی ختم ہوگئی اور اس کی نظر اور شنوائی بھی چلی گئی؟ تو حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں کئی دیتیں لازم ہوں گی ایک اس کے کان کی ایک اس کی آنکھوں کی، اور ایک اس کی زبان کی تو حسن رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ ''پھر تو وہ اچھا رہا'' تو آپ نے جواب دیا کہ نہ وہ اچھا رہا ہے اور نہ اس نے فلاح پائی ہے۔

(۲٤) إِذَا ادَّعَی أَنَّ سَمْعَهُ قَدْ ذَهَبَ

زوال سماعت کا دعویٰ

(۲۷٤٤۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ :بَلَغَنِی أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ جَاءَ إِلَیْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ :

ضَرَبَنِی فُلاَنٌ حَتَّى صُمَّتْ إِحْدَى أُذُنَیَّ ، فَقَالَ : كَيْفَ نَعْلَمُ ؟ فَقَالَ : ادْعُوا الأَطِبَّاءَ ، فَدَعوهُمْ فَشَمُّوهَا ، فَقَالُوا : هَذِهِ الصَّمَّاءُ.

(۲۷۴۴۲) حضرت ابن جریج ولیٹیو نے فرمایا ہے کہ مجھ کو یہ خبر ملی ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ولیٹیو کے پاس ایک آدمی نے آ کر کہا کہ مجھے فلاں شخص نے مارا ہے یہاں تک کہ میرا ایک کان بہرا ہو گیا ہے تو حضرت عمر نے فرمایا ہمیں کیسے پتہ چلے گا تو اس نے جواب دیا کہ اطباء کو بلا لیجیے تو انہوں نے اطباء کو بلایا پھر انہوں نے سونگھ کر کہا کہ یہ بہرہ ہے۔

(٢٧٤٤٣) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مُقَدَّمٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَدَّعِي أَنَّهُ قَدْ ذَهَبَ سَمْعُهُ ، قَالَ : يُحَلَّفُ عَلَيْهِ.

(۲۷۴۴۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں کہ جو اپنی سماعت کے زائل ہو جانے کا دعویٰ کرے ارشاد مروی ہے کہ اس آدمی سے اس پر قسم لی جائے گی۔

(٢٧٤٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً ادَّعَى ذِهَابَ سَمْعِهِ ؛ فَأَمَرَ أَنْ يُحَلَّفَ عَلَيْهِ.

(۲۷۴۴۴) حضرت شریح ولیٹیو سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی شنوائی کے چلے جانے کا دعویٰ کیا تو انہوں نے اس پر اس کو قسم اٹھانے کا حکم دیا۔

(٢٧٤٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ ادَّعَى أَنَّ سَمْعَهُ قَدْ ذَهَبَ ؟ قَالَ : يَنْظُرُ إِلَيْهِ الدَّارُونَ ، يَعْنِي الأَطِبَّاءَ.

(۲۷۴۴۵) حضرت عامر ولیٹیو سے ایسے شخص کے بارے میں کہ جو اپنی سماعت کے زائل ہو جانے کا دعویٰ کرے ارشاد مروی ہے کہ اطباء کی رائے کو دیکھا جائے گا۔

(٢٧٤٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ فَغُشِيَ عَلَيْهِ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۴۶) حضرت مجاہد ولیٹیو سے مروی ہے کہ جب اس نے کڑک دار آواز کو سنا اور بے ہوش ہو گیا تو اس میں دیت ہے۔

(٢٧٤٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُغْتَفَلُ فَيُصَاحُ بِهِ.

(۲۷۴۴۷) حضرت ابراہیم ولیٹیو سے مروی ہے کہ اس کو بحالت غفلت پکارا جائے گا۔

(٢٧٤٤٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ : حدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنْ رَجُلٍ ضَرَبَ رَجُلاً فَذَهَبَ سَمْعُهُ ، وَقَدْ كَانَ سَمِيعًا ؟ قَالَ : يُتْرَكُ ، فَإِذَا اسْتَثْقَلَ نَوْمًا أُجْلِبَ حَوْلَهُ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَنْبِهْ كَانَتِ الدِّيَةُ، وَإِنِ اسْتَنْبَهَ كَانَتْ حُكُومَةٌ.

(۲۷۴۴۸) حضرت زبیر بن جنادہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء ولیٹیو سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے دوسرے کو

مارا، پھر اس کی قوت سماعت چلی گئی، حالانکہ قبل ازیں وہ سنتا تھا؟ تو عطاء نے جواب دیا کہ اسے چھوڑ دیا جائے گا، پھر جب وہ گہری نیند میں ہو تو اس کے ارد گرد شور وغل کیا جائے اگر وہ نہ جاگے تو دیت ہوگی اور اگر جاگ جائے تو فیصلہ ہوگا۔

(۲۵) إذَا ذَهَبَ صَوْتُهُ ، مَا فِيهِ ؟

گونگا کرنے کی دیت

(۲۷٤٤۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَمَّنْ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ضَرَبَ حَنْجَرَةَ رَجُلٍ ، فَذَهَبَ صَوْتُهُ ؟ فَقَالَ :فِيهَا الدِّيَةُ.

(۲۷۴۴۹) حضرت محمد بن اسحاق ایسے شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے قاسم بن محمد سے سنا جبکہ ان سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے کسی دوسرے آدمی کے نرخرہ پر ضرب لگائی تھی جس سے اس کی آواز ختم ہو چکی تھی تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں دیت ہے۔

(۲۷٤٥۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ :إِذَا ضُرِبَ الرَّجُلُ فَحَدِبَ ، أَوْ غُنَّ ، أَوْ بُحَّ ، فَفِي كُلِّ وَاحِدةٍ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۵۰) حضرت زید نے فرمایا کہ آدمی کو مارا گیا پھر وہ کھڑا ہو گیا یا آواز میں بھنبھناہٹ پیدا ہو گئی یا اس کا گلا بیٹھ گیا تو اس میں سے ہر ایک میں دیت ہوگی۔

(۲۷٤٥۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ أُمَرَاءَ الأَجْنَادِ اجْتَمَعُوا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْحَنْجَرَةِ ، إِذَا انْكَسَرَتْ فَانْقَطَعَ الصَّوْتُ مِنَ الرَّجُلِ ، الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۴۵۱) حضرت عبد العزیز بن عمر سے مروی ہے کہ امرائے اجناد نے عمر بن عبد العزیز کے واسطے نرخرہ میں جب وہ ٹوٹ جائے اور آواز ختم ہو جائے، دیت کاملہ پر اتفاق کیا ہے۔

(۲۷٤٥۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :إِذَا ذَهَبَ كَلاَمُهُ فَالدِّيَةُ.

(۲۷۴۵۲) حضرت حسن سے مروی ہے کہ جب کلام پر قادر نہ رہے تو دیت ہے۔

(۲٦) إذَا أَصَابَهُ الصَّعَرُ ، مَا فِيهِ ؟

جبڑے کے ٹیڑھے پن کی دیت

(۲۷٤٥۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ فِي الصَّعَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۵۳) حضرت زید سے مروی ہے کہ گردن یا چہرے کے کسی ایک جڑے کی جانب ٹیڑھے پن میں دیت ہے۔

(۲۷٤٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ :أَنَّ أُمَرَاءَ الأَجْنَادِ اجْتَمَعُوا

لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الصَّعَرِ ، إِذَا لَمْ يَلْتَفِتِ الرَّجُلُ إِلاَّ مَا انْحَرَفَ :خَمْسُونَ دِينَارًا.

(۲۷۴۵۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مجھ کو عبدالعزیز بن عمر نے یہ خبر دی ہے کہ امرائے اجناد نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے لیے اتفاق کیا ہے اس بات میں کہ جب ٹیڑھا پن ایسا ہو کہ آدمی دوسری جانب جس طرف سے چہرہ مڑ چکا ہے توجہ نہ کر سکے تو پچاس دینار ہیں۔

(۲۷) الرَّجُلُ تُضْرَبُ عَيْنُهُ فَيَذْهَبُ بَعْضُ بَصَرِهِ

بینائی متاثر ہونے کی دیت

(۲۷۴۵۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَصَابَ عَيْنَ رَجُلٍ ، فَذَهَبَ بَعْضُ بَصَرِهِ وَبَقِيَ بَعْضٌ ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَأَمَرَ بِعَيْنِهِ الصَّحِيحَةِ فَعُصِبَتْ ، وَأَمَرَ رَجُلاً بِبَيْضَةٍ فَانْطَلَقَ بِهَا وَهُوَ يَنْظُرُ حَتَّى انْتَهَى بَصَرُهُ ، ثُمَّ خَطَّ عِنْدَ ذَلِكَ عَلَمًا ، قَالَ :ثُمَّ نَظَرَ فِي ذَلِكَ فَوَجَدُوهُ سَوَاءً ، فَقَالَ :فَأَعْطُوهُ بِقَدْرِ مَا نَقَصَ مِنْ بَصَرِهِ مِنْ مَالِ الآخَرِ.

(۲۷۴۵۵) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کی آنکھ کو زخمی کر دیا، اس کی بینائی کا کچھ حصہ ختم ہو گیا۔ یہ مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا آپ اس کی ایک آنکھ کو باندھنے کا حکم دیا اور ایک کو انڈا لے کر چلنے کا حکم دیا اور آدمی دیکھتا رہا یہاں تک کہ اس کی نظر ختم ہوگئی پھر اس جگہ ایک نشان گاڑ دیا سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ پھر اس آدمی نے دوسری آنکھ میں سے دیکھا تو انہوں نے اس کو درست پایا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو دوسرے کے حال سے نظر میں نقصان کے بقدر حصہ دے دو۔

(۲۷۴۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ فَقَأَ عَيْنَ رَجُلٍ ، وَهُوَ يُبْصِرُ بِهَا ، قَالَ :يَغْرَمُ بِقَدْرِ مَا نَقَصَ مِنْهَا.

(۲۷۴۵۶) حضرت حسن رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں کہ جس نے دوسرے کی آنکھ کو پھوڑ دیا ہو ارشاد منقول ہے کہ جتنا نظر میں نقصان ہوا ہے اس کے بقدر تاوان لازم کیا جائے گا۔

(۲۷۴۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ :فِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ ، قَالَ :فَذَهَبَ بَعْضُ بَصَرِهَا وَبَقِيَ بَعْضٌ ، قَالَ :بِحِسَابِ مَا ذَهَبَ ، قَالَ :يَمْسِكُ عَلَى الصَّحِيحَةِ ، فَيَنْظُرُ بِالأُخْرَى ، ثُمَّ يَمْسِكُ عَلَى الأُخْرَى ، فَيَنْظُرُ بِالصَّحِيحَةِ ، فَيُحْسَبُ مَا ذَهَبَ مِنْهَا.

قُلْتُ :ضَعُفَتْ عَيْنُهُ مِنْ كِبَرٍ فَأُصِيبَتْ ، قَالَ :نَذَرُهَا وَافِيًا.

(۲۷۴۵۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں اور فرمایا کہ کچھ نظر چلی جائے

اور کچھ باقی ہوتو جتنی چلی گئی اس کے حساب سے دیت ہوگی پھر فرمایا کہ صحیح آنکھ کو باندھ کر دوسری سے دیکھے گا پھر دوسری کو باندھ کر صحیح سے دیکھے گا اور جس قدر نظر کم ہو چکی ہے اس کے حساب سے دیت ہوگی میں نے پوچھا کہ اگر آنکھ بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو چکی ہو اور اس کو کوئی زخم آجائے؟ تو جواب دیا کہ اس کی دیت کامل ہوگی۔

(۲۷٤٥٨) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : ذُكِرَ قَوْلُ عَلِيٍّ فِي الَّذِي أُصِيبَتْ عَيْنُهُ حَيْثُ أَرَاهُ الْبَيْضَةَ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : إِنَّهُ إِنْ شَاءَ زَادَ فِي عَيْنِهِ الَّتِي يُبْصِرُ بِهَا ، فَقَالَ : إِنَّهُ يُبْصِرُ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا يُبْصِرُ بِهَا ، وَإِنْ شَاءَ نَقَصَ مِنْ عَيْنِهِ الَّتِي أُصِيبَتْ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لاَ يُبْصِرُ بِهَا وَهُوَ يُبْصِرُ بِهَا ، وَلَكِنَّ أَمْثَلَ مِنْ ذَلِكَ أَنْ يَنْظُرَ طَبِيبٌ مَا يَرَى ، فَيَنْظُرُ مَا نَقَصَ مِنْهَا.

(۲۷۴۵۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کی آنکھ زخمی ہو جائے اس کے بارے میں علی رضی اللہ عنہ کا قول مذکور ہے کہ انہوں نے اس کو انڈہ دکھایا، شعبی رحمہ اللہ نے سوال کیا کہ اگر وہ اپنی بینائی والی آنکھ سے دیکھنے میں زیادتی کرے تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ اس سے جتنا دیکھ سکتا ہے دیکھے میں نے سوال کیا کہ اگر زخم خوردہ آنکھ سے دیکھنے میں کمی کرے تو انہوں نے جواب دیا کہ جتنا دیکھ سکتا ہے اتنا ہی نہ دیکھے بلکہ بہتر ہے کہ جتنا آسانی سے دیکھ سکتا ہو دیکھے پھر نقصان کو دیکھ لیا جائے گا (اندازہ لگا لیا جائے گا)

(۳۸) الشَّفَتَانِ ، مَا فِيهِمَا ؟

ہونٹوں کی دیت

(۲۷٤٥٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ فِي الشَّفَةِ السُّفْلَى ثُلُثَا الدِّيَةِ ، لأَنَّهَا تَحْبِسُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ ، وَفِي الْعُلْيَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۵۹) حضرت زید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نچلے ہونٹ میں دو تہائی دیت ہے کیونکہ وہ کھانے اور پانی کو روک کر رکھتا ہے، اور اوپر والے ہونٹ میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷٤٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : فِي السُّفْلَى ثُلُثَا الدِّيَةِ ، وَفِي الْعُلْيَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۶۰) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نچلے ہونٹ میں دو تہائی اور اوپر والے میں ایک تہائی دیت ہے۔

(۲۷٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، أَنَّهُ قَالَ : فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ ؛ فِي السُّفْلَى ثُلُثَا الدِّيَةِ ، وَفِي الْعُلْيَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۶۱) حضرت محمد بن اسحق رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ دونوں ہونٹوں میں دیت ہے نچلے میں دو تہائی اور اوپر والے میں ایک تہائی۔

(۲۷٤٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ ، وَفِي إِحْدَاهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۶۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دونوں ہونٹوں میں دیت ہے اوران میں سے ایک میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷٤٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۶۳) حضرت شریح رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ دونوں ہونٹوں میں پوری دیت ہے۔

(۲۷٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ ، وَفِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا نِصْفٌ.

(۲۷۴۶۴) حضرت عامر رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ دونوں ہونٹوں میں کامل دیت ہے اوران میں سے ایک میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷٤٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : مَا كَانَ مِنَ اثْنَيْنِ فِي الإِنْسَانِ فَفِيهِمَا الدِّيَةُ ، وَفِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ ، وَمَا كَانَ مِنْ وَاحِدٍ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۶۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہا جاتا تھا کہ انسان کے جوڑے جوڑے والے اعضاء میں کامل دیت ہے، اوران میں سے ایک میں آدھی دیت ہے اور جو اعضاء اکیلے اکیلے ہیں ان میں دیت کاملہ ہے۔

(۲۷٤٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : قَضَى أَبُو بَكْرٍ فِي الشَّفَتَيْنِ بِالدِّيَةِ ، مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۴۶۶) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہونٹوں کے بدلہ میں سو اونٹوں کا فیصلہ کیا۔

(۲۷٤٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الشَّفَتَانِ مَا فِيهِمَا ؟ قَالَ : خَمْسُونَ خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ ، قُلْتُ : أَيُفَضَّلُ بَيْنَهُمَا ؟ قَالَ : السُّفْلَى تُفَضَّلُ ، زَعَمُوا ، قُلْتُ : بِكَمْ ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي.

(۲۷۴۶۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا کہ ہونٹوں میں کتنی دیت ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ پچاس پچاس اونٹ ہر ہونٹ کے بدلہ میں، میں نے پوچھا کہ ان میں سے کونسا افضل ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ لوگوں کا خیال ہے نچلا افضل ہے میں نے سوال کیا کہ وہ کتنا افضل ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھ کو معلوم نہیں ہے۔

(۲۷٤٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ قَالَ : فِي الشَّفَتَيْنِ خَمْسُونَ خَمْسُونَ ، وَتُفَضَّلُ السُّفْلَى عَلَى الْعُلْيَا مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ بِالتَّغْلِيظِ ، وَلاَ تُفَضَّلُ بِالزِّيَادَةِ فِي عَدَدٍ ، وَلَكِنَّ الْخَمْسِينَ فِيهَا تَغْلِيظٌ فِي أَسْنَانِ الإِبِلِ.

(۲۷۴۶۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دونوں ہونٹوں میں پچاس پچاس اونٹ ہیں اور مرد اور عورت کے نچلے ہونٹ کو دیت مغلظہ کی صورت میں فوقیت دی جائے گی لیکن عدد میں زیادتی کے ذریعہ فوقیت نہیں جائے گی، اور نچلے ہونٹ میں تغلیظ اونٹوں کی عمروں کی صورت میں ہوگی۔

(۲۷٤٦٩) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الشَّفَتَانِ سَوَاءٌ ؛

النِّصْفُ وَالنِّصْفُ.

(۲۷۴۶۹) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ دونوں ہونٹ برابر ہیں ان میں آدھی آدھی دیت ہے۔

(۲۷٤۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: فِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ، فِي السُّفْلَى الثُّلُثَانِ، وَفِي الْعُلْيَا الثُّلُثُ.

(۲۷۴۷۰) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ دونوں ہونٹوں میں دیت ہے نچلے میں دو تہائی اور اوپر والے میں ایک تہائی۔

(۲۹) اللِّسَانُ، مَا فِيهِ إِذَا أُصِيبَ ؟

زبان کی دیت

(۲۷٤۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۴۷۱) ال عمر کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زبان میں کامل دیت ہے۔

(۲۷٤۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِي اللِّسَانِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۴۷۲) حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے کہ زبان کو جب جڑ سے اکھاڑ دیا جائے تو اس میں دیت کاملہ ہے۔

(۲۷٤۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، رَفَعَهُ ، مِثْلَهُ.

(۲۷۴۷۳) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷٤۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ.

(۲۷۴۷۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ زبان میں دیت ہے۔

(۲۷٤۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي اللِّسَانِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ الدِّيَةُ أَخْمَاسًا ، فَمَا نَقَصَ فَبِالْحِسَابِ.

(۲۷۴۷۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زبان جب جڑ سے اکھاڑ لی جائے تو دیت پانچ حصوں میں ہوگی، اور جو اس سے کم ہو (یعنی جڑ سے نہ اکھڑی ہو) تو اس میں اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷٤۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ ، وَمَا أُصِيبَ مِنَ اللِّسَانِ ، فَبَلَغَ أَنْ يَمْنَعَ الْكَلاَمَ فَفِيهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۴۷۶) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ زبان میں دیت کاملہ ہے اور جب زبان کا زخم اتنا بڑھ جائے کہ بات نہ ہو سکے تو اس میں بھی کامل دیت ہوگی۔

(۲۷۴۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي عُكْدَةِ اللِّسَانِ.

(۲۷۴۷۷) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ زبان کی جڑ میں (دیت کاملہ ہے)

(۲۷۴۷۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، مِثْلَهُ.

(۲۷۴۷۸) حضرت حسن ؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷۴۷۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :فِي اللِّسَانِ إِذَا انْشَقَّ ، ثُمَّ الْتَأَمَ عِشْرُونَ بَعِيرًا.

(۲۷۴۷۹) حضرت زید بن ثابت ؓ نے فرمایا ہے کہ زبان جب چر جائے پھر اس کا زخم بھر جائے تو بیس اونٹ ہیں۔

(۲۷۴۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :اللِّسَانُ يُقْطَعُ كُلُّهُ ؟ قَالَ :الدِّيَةُ.

(۲۷۴۸۰) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء ؒ سے سوال کیا کہ زبان ساری کاٹی جائے تو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ دیت ہوگی۔

(۲۷۴۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ :قَضَى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِي اللِّسَانِ إِذَا قُطِعَ بِالدِّيَةِ ، إِذَا أُوعِبَ مِنْ أَصْلِهِ ، وَإِذَا قُطِعَتْ أَسَلَتُهُ فَتَكَلَّمَ صَاحِبُهُ ، فَفِيهِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(بیهقی ۸۹)

(۲۷۴۸۱) حضرت عمرو بن شعیب ؓ کا ارشاد ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ نے زبان جب جڑ سے کٹ جائے تو دیت کاملہ کا اور اگر کٹ جائے اور صاحب لسان بات کر سکے تو آدھی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۴۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى :فِي كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : مَا قُطِعَ مِنَ اللِّسَانِ فَبَلَغَ أَنْ يَمْنَعَ الْكَلاَمَ كُلَّهُ فَفِيهِ الدِّيَةُ ، وَمَا نَقَصَ دُونَ ذَلِكَ فَبِحِسَابِهِ.

(۲۷۴۸۲) حضرت جریج ؒ نے فرمایا کہ سلیمان بن موسیٰ ؒ کا ارشاد ہے کہ عمر بن عبد العزیز ؒ کی کتاب میں ہے کہ جو زبان اتنی کٹ جائے کہ بات کرنے سے عاجز ہو تو اس میں پوری دیت ہے اور جو اس سے کم کٹی ہو تو آدھی دیت ہے۔

(۲۷۴۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، أَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ فِي اللِّسَانِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَمَا أُصِيبَ مِنَ اللِّسَانِ فَبَلَغَ أَنْ يَمْنَعَ الْكَلاَمَ فَفِيهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَفِي لِسَانِ الْمَرْأَةِ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَمَا أُصِيبَ مِنْ لِسَانِهَا فَبَلَغَ أَنْ يَمْنَعَ الْكَلاَمَ فَفِيهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَمَا كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَبِحِسَابِهِ. (ابوداؤد ۲۶۱)

(۲۷۴۸۳) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو عبد العزیز بن عمر ؒ نے یہ بات بتائی کہ عمر بن عبد العزیز ؒ کی کتاب میں لکھا ہے کہ عمر ؓ سے مروی ہے کہ زبان جب جڑ سے نکل جائے تو اس میں پوری دیت ہے اور زبان کا جو زخم بڑھ جائے کہ بات

کرنے سے مانع ہوتو اس میں بھی کامل دیت ہے اور عورت کی زبان میں بھی دیت کاملہ ہے اور عورت کی زبان کا جو زخم بڑھ جائے اور بات کرنے سے مانع ہوتو اس میں بھی دیت کاملہ ہے اور زخم اس سے کم درجہ کا ہوتو اس میں اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(٢٧٤٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ.

(٢٧٤٨٤) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ زبان میں دیت ہے۔

(٢٧٤٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سَلاَّمٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِيهِ الدِّيَةُ.

(٢٧٤٨٥) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ زبان میں دیت ہے۔

(٣٠) الذَّقَنِ وَاللَّحْيَانِ ، مَا فِيهِمَا ؟

ٹھوڑی کی دیت

(٢٧٤٨٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّ أُمَرَاءَ الأَجْنَادِ اجْتَمَعُوا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الذَّقَنِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(٢٧٤٨٦) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھے عبد العزیز بن عمر رحمہ اللہ نے بتایا کہ امرائے اجناد نے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے زمانہ میں اس بات پر اتفاق کرلیا تھا کہ ٹھوڑی میں دیت کا تہائی ہے۔

(٢٧٤٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ : فِي اللَّحْيِ إِذَا كُسِرَ أَرْبَعُونَ دِينَارًا.

(٢٧٤٨٧) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مجھ کو شعبی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ ڈاڑھی جب کاٹ دی جائے تو اس میں چالیس دینار ہیں۔

(٢٧٤٨٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : حُدِّثْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ قَالَ : فِي فَقْمِي الإِنْسَانِ أَنْ يَثْنِيَ إِبْهَامَهُ ، ثُمَّ يَجْعَلَ قَصَبَتَهُ السُّفْلَى ، وَيَفْتَحَ فَاهُ فَيَجْعَلَهَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ ، فَمَا نَقَصَ مِنْ فَتْحِهِ فَاهُ مِنْ قَصَبَةِ إِبْهَامِهِ السُّفْلَى كَانَ بِحِسَابِهِ.

(٢٧٤٨٨) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جبڑے ٹوٹنے کی دیت کا اندازہ انگوٹھے سے لگایا جائے گا۔

(٣١) الْيَدُ ، كَمْ فِيهَا ؟

ہاتھ کی دیت

(٢٧٤٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِي الْيَدِ خَمْسُونَ. (ابو داؤد ۴۵۵۳۔ احمد ۲۱۷)

(۲۷۴۸۹) حضرت عکرمہ بن خالد ال عمر کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہاتھ میں پچاس اونٹ ہیں۔

(٢٧٤٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ : كَانَ فِي كِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ :فِي الْيَدِ خَمْسُونَ. (نسائی ۷۰۵۹)

(۲۷۴۹۰) حضرت ابو بکر بن عمرو بن حزم کا ارشاد ہے کہ آپ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اس میں تھا کہ ہاتھ میں پچاس اونٹ ہیں۔

(٢٧٤٩١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاتھ میں آدھی دیت ہے۔

(٢٧٤٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ ، خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ أَرْبَاعًا ، رُبْعٌ جِذَاعٌ ، وَرُبْعٌ حِقَاقٌ ، وَرُبْعٌ بَنَاتُ لَبُونٍ ، وَرُبْعٌ بَنَاتُ مَخَاضٍ.

(۲۷۴۹۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ہاتھ میں آدھی دیت ہے یعنی پچاس اونٹ چار حصوں میں ہوں گے ایک چوتھائی پانچویں سال میں چلنے والے اور چوتھائی چوتھے سال میں چلنے والے اور ایک چوتھائی تیسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں اور ایک چوتھائی دوسرے سال میں چلنے والی اونٹنیاں ہوں گی۔

(٢٧٤٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ہاتھ میں آدھی دیت ہے۔

(٢٧٤٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فِي الْيَدِ نِصْفُ الدِّيَةِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۴۹۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاتھ کی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(٢٧٤٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ فِيمَا وَضَعَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ مِنَ الْقَضِيَّةِ فِي الْجِرَاحَةِ :الْيَدُ إِذَا لَمْ يَأْكُلْ بِهَا صَاحِبُهَا ، وَلَمْ يَأْتَزِرْ ، وَلَمْ يَسْتَطِبْ بِهَا ، فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا ، فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۴۹۵) حضرت عمرو بن شعیب کا ارشاد ہے کہ حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے زخم کے بارے میں جو فیصلہ فرمایا تھا وہ یہ تھا کہ ہاتھ سے جب نا تو صاحب الید کھا سکے اور نا تہبند باندھ سکے اور استنجاء کر سکے تو اس کی دیت پوری ہوگی اور جو زخم اس سے کم ہو تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(٢٧٤٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ :فِي الْيَدِ تُسْتَأْصَلُ خَمْسُونَ ، قُلْتُ :أَمِنَ

الْمَنْكِبِ ، أَوْ مِنَ الْكَتِفِ ؟ قَالَ : لاَ ، بَلْ مِنَ الْمَنْكِبِ.

(۲۷۴۹۶) حضرت ابن جریج ولیٹھیڈ کا ارشاد ہے کہ عطاء ولیٹھیڈ نے فرمایا ہے کہ ہاتھ کو جب جڑ سے اکھاڑ دیا جائے تو اس میں پچاس اونٹ دیت ہے میں نے پوچھا کہ شانے سے کٹ جائے یا مونڈھے سے؟ تو انہوں نے جواب دیا نہیں بلکہ مونڈھے سے۔

(۲۷٤۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنْ قُطِعَتِ الأَصَابِعُ فَالدِّيَةُ ، وَإِنْ قُطِعَتِ الْكَفُّ فَخَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۴۹۷) حضرت مجاہد ولیٹھیڈ کا ارشاد ہے کہ اگر انگلیاں کٹ جائیں تو دیت کاملہ ہوگی اور اگر ہتھیلی کٹ جائے تو پچاس اونٹ دیت ہے۔

(۲۷٤۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا قُطِعَتِ الْيَدُ مِنَ الْمِفْصَلِ فَفِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ ، وَإِذَا قُطِعَتْ مِنَ الْعَضُدِ فَفِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۴۹۸) حضرت عامر ولیٹھیڈ کا ارشاد ہے کہ ہاتھ کو اگر جوڑ سے کاٹا گیا تو آدھی دیت ہے اور اگر بازو سے کاٹا گیا تو اس میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷٤۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْيَدَانِ سَوَاءٌ.

(۲۷۴۹۹) حضرت عبداللہ ولیٹھیڈ کا ارشاد ہے کہ دونوں ہاتھ برابر ہیں۔

(۳۲) الْيَدُ يُقْطَعُ مِنْهَا بَعْدَ مَا قُطِعَتْ

(۲۷۵۰۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قُطِعَتِ الْكَفُّ مِنَ الْمِفْصَلِ ، فَإِنَّ فِيهَا دِيَتَهَا ، فَإِنْ قُطِعَ مِنْهُمَا شَيْءٌ بَعْدَ ذَلِكَ فَفِيهَا حُكُومَةُ عَدْلٍ ، وَإِذَا قُطِعَتْ مِنَ الْعَضُدِ ، أَوْ أَسْفَلَ مِنَ الْعَضُدِ شَيْئًا ، فَإِنَّ فِيهَا دِيَتَهَا.

(۲۷۵۰۰) حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ کا اشاد ہے کہ جب ہتھیلی کو جوڑ سے کاٹا گیا تو اس میں دیت ہے پھر اگر اس کے بعد کچھ ہاتھ کاٹا گیا تو اس میں عادل آدمی کا فیصلہ ہوگا اور اگر بازو یا بازو کے کچھ نیچے سے کٹ گئی تو اس میں بھی دیت کاملہ ہے۔

(۲۷۵۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : أَرَأَيْتَ إِنْ قُطِعَتِ الْيَدُ مِنْ شَطْرِ الذِّرَاعِ ؟ قَالَ : خَمْسُونَ ، قُلْتُ : فَقُطِعَ شَيْءٌ مِمَّا بَقِيَ بَعْدُ ؟ قَالَ : جُرْحٌ ، لاَ أَحْسِبُ إِلاَّ ذَلِكَ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي ذَلِكَ سُنَّةٌ.

(۲۷۵۰۱) حضرت ابن جریج ولیٹھیڈ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء ولیٹھیڈ سے پوچھا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر ہاتھ کو کلائی کے درمیان سے کاٹ دیا جائے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ پچاس اونٹ دیت ہوگی، میں نے سوال کیا کہ بعد میں اگر باقی ہاتھ کا کچھ حصہ

بھی کٹ گیا تو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے گمان میں تو زخم کی اجرت ہی ہوگی، الا یہ کہ کوئی اس بارے میں حدیث مل جائے۔

(٢٧٥٠٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِنْ قُطِعَتِ الْكَفُّ فَخَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ ، فَإِنْ قُطِعَ مَا بَقِيَ مِنَ الْيَدِ كُلِّهَا ، أَوِ الذِّرَاعِ ، أَوْ قُطِعَ نِصْفُ الذِّرَاعِ :فَنِصْفُ نَذْرِ الْيَدِ أَيْضًا ، خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ ، فَإِنْ كَانَتْ إِنَّمَا قُطِعَتْ مِنْ شَطْرِ ذِرَاعِهَا ، أَوِ الذِّرَاعِ بَعْدَ الْكَفِّ ، قَالَ مُجَاهِدٌ :يَقُولُ ذَلِكَ ، فَنِصْفُ نَذْرِ الْيَدِ ، فَإِنْ قُطِعَ مَا بَقِيَ كُلُّهُ فَجُرْحٌ يُرَى فِيهِ. (عبدالرزاق ١٧٦٨٩)

(٢٧٥٠٢) حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اگر ہتھیلی کٹ جائے تو اس میں پچاس اونٹ ہیں پھر اگر باقی سارا ہاتھ یا کلائی یا آدھی کلائی کٹ جائے تو اس میں بھی ہاتھ کی دیت کا نصف ہے یعنی پچیس اونٹ ہیں اور اگر کلائی کے درمیان سے یا کلائی کو ہتھیلی کے بعد کاٹا تو ابن جریج رحمہ اللہ کا فرمان ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہاتھ کی دیت کا نصف لازم ہوگا پھر اگر اس کے بعد باقی سارا ہاتھ کاٹ دیا تو اس میں زخم کو دیکھ کر دیت ہوگی۔

(٣٣) التَّرْقُوَةُ مَا فِيهَا ؟

ہنسلی کی ہڈی کی دیت

(٢٧٥٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ :فِي التَّرْقُوَةِ جَمَلٌ.

(٢٧٥٠٣) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کا ارشاد ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہنسلی کی ہڈی میں ایک اونٹ ہے۔

(٢٧٥٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ جُنْدُبِ الْقَاصِّ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ؛ أَنَّهُ قَضَى فِي التَّرْقُوَةِ بِبَعِيرٍ.

(٢٧٥٠٤) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کا ارشاد ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ہنسلی کے ہڈی میں ایک اونٹ کا فیصلہ کیا۔

(٢٧٥٠٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ دَاوُد بْنِ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :فِي التَّرْقُوَةِ بَعِيرٌ.

(٢٧٥٠٥) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ہنسلی کی ہڈی میں ایک اونٹ ہے۔

(٢٧٥٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو خَالِدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :فِي التَّرْقُوَةِ بَعِيرَانِ.

(٢٧٥٠٦) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہنسلی کی ہڈی میں دو اونٹ دیت ہیں۔

(٢٧٥٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :فِي التَّرْقُوَةِ حُكْمٌ.

(٢٧٥٠٧) حضرت مسروق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہنسلی کی ہڈی میں فیصلہ ہے۔

(۲۷۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ قَالاَ : إِنْ كُسِرَتْ فَأَرْبَعُونَ دِينَارًا.

(۲۷۵۰۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس میں چالیس دینار ہیں۔

(۲۷۵۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : إِنْ قُطِعَتِ التَّرْقُوَةُ فَلَمْ يَعِشْ فَلَهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، فَإِنْ عَاشَ فَفِيهَا خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۰۹) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اگر ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ جائے اور آدمی زندہ نہ رہے تو پوری دیت ہے اور اگر زندہ بچ جائے تو اس میں پچاس اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : إِذَا انْجَبَرَتِ التَّرْقُوَةُ فَفِيهَا أَرْبَعَةُ أَبْعِرَةٍ ، يَعْنِي مَثَلَ بِالوَجُورِ.

(۲۷۵۱۰) حضرت ابوقتادہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس میں جلد اونٹ ہیں۔

(٣٤) كَمْ فِي كُلِّ سِنٍّ ؟

دانت کی دیت

(۲۷۵۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السِّنِّ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ.

قَالَ : وَقَالَ أَبِي : يُفَضِّلُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ ، بِمَا يَرَى أَهْلُ الرَّأْيِ وَالْمَشُورَةِ. (ابو داؤد ۲۶۱۔ عبدالرزاق ۱۷۴۹۰)

(۲۷۵۱۱) حضرت ابن طاوس رحمہ اللہ اپنے والد کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ کیا۔

(۲۷۵۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فِي الأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ.

(ابو داؤد ۴۵۵۳۔ احمد ۱۸۲)

(۲۷۵۱۲) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فِي السِّنِّ خَمْسٌ. (ابوداؤد ۴۵۵۲۔ نسائی ۷۰۴۵)

(۲۷۵۱۳) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دانت میں

پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ مِنَ الذَّهَبِ ، أَوِ الْوَرِقِ.

(۲۷۵۱۴) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کا ارشاد ہے کہ دانت میں پانچ اونٹ یا اس کے برابر سونا یا چاندی دیت ہے۔

(۲۷۵۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنُ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي غَطَفَانَ الْمُرِّيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الأَسْنَانُ سَوَاءٌ ؛ اعْتَبِرْهَا بِالأَصَابِعِ.

(۲۷۵۱۵) حضرت ابن عباس ؓ کا ارشاد ہے کہ سارے دانت دیت میں برابر ہیں ان کو انگلیوں پر ہی قیاس کرلو۔

(۲۷۵۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَن سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :الأَسْنَانُ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۱۶) حضرت شریح ؒ نے فرمایا کہ تمام دانت برابر ہیں۔

(۲۷۵۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :أَتَانِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ :أَنَّ الأَصَابِعَ وَالأَسْنَانَ فِي الدِّيَةِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۱۷) حضرت شریح ؒ کا ارشاد ہے کہ میرے پاس عروۃ البارقی عمر ؓ سے یہ پیغام لائے کہ دانت اور انگلیاں دیت میں برابر ہیں۔

(۲۷۵۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:الأَسْنَانُ سَوَاءٌ، وَقَالَ:إِنْ كَانَ لِلثَّنِيَّةِ جَمَالٌ فَإِنَّ لِلضِّرْسِ مَنْفَعَةً.

(۲۷۵۱۸) حضرت ہشام ؒ اپنے والد کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تمام دانت برابر ہیں اور فرمایا کہ ان سامنے والے دانتوں کو حسن کی وجہ سے فضیلت ہے تو ڈاڑھوں کو نفع رسانی کی وجہ سے فضیلت ہے۔

(۲۷۵۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :هِيَ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۱۹) حضرت ہشام ؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ یہ تمام دیت میں برابر ہیں۔

(۲۷۵۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :هي فِي الدِّيَةِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۲۰) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ یہ دیت میں برابر ہیں۔

(۲۷۵۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَشْهَدُ عَلَى شُرَيْحٍ ،وَمَسْرُوقٍ أَنَّهُمَا جَعَلاَ الأَصَابِعَ وَالأَسْنَانَ فِي الدِّيَةِ سَوَاءً.

(۲۷۵۲۱) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ میں شریح ؒ اور مسروق ؒ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے انگلیوں اور دانتوں کو دیت میں برابر رکھا ہے۔

(۲۷۵۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ :فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۲۲) حضرت عاصم بن ضمرہ ؒ نے فرمایا کہ دانت میں اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ؛ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۲۳) حضرت عکرمہ بن خالد ؒ ال عمر کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دانت میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷۵۲٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى ؛ أَنَّ فِي كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ :وَفِي الأَسْنَانِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۲۴) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو سلمان بن موسیٰ ؒ نے بتایا ہے کہ عمر بن عبد العزیز ؒ کے امرا اجناد کی طرف بھیجے ہوئے خط میں ہے کہ دانتوں میں پانچ اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۵۲۵) حضرت عبداللہ ؓ کا ارشاد ہے کہ دانت میں پانچ اونٹ پانچ حصوں میں ہوں گے۔

(۲۷۵۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :الأَسْنَانُ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۲۶) حضرت عبداللہ ؓ نے فرمایا ہے کہ تمام دانت برابر ہیں۔

(۲۷۵۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِي الأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ.

(۲۷۵۲۷) حضرت حسن ؒ کا ارشاد ہے کہ دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں۔

(۳۵) مَنْ قَالَ تُفَضَّلُ بَعْضُ الأَسْنَانِ عَلَى بَعْضٍ

جن حضرات کے نزدیک دانتوں کی دیت مختلف ہے

(۲۷۵۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ لِي عَطَاءٌ :فِي الأَسْنَانِ الثَّنِيَّتَيْنِ ، والرَّبَاعِيَّتَيْنِ ، وَالنَّابَيْنِ خَمْسٌ خَمْسٌ ، وَفِيمَا بَقِيَ بَعِيرَانِ بَعِيرَانِ ، أَعْلَى الْفَمِ مِنْ ذَلِكَ وَأَسْفَلُهُ سَوَاءٌ ، ثَنِيَّتَا ، وَرَبَاعِيَتَا ، وَنَابَا أَعْلَى الْفَمِ وَأَسْفَلِهِ سَوَاءٌ ، وَأَضْرَاسُ أَعْلَى الْفَمِ ، وَأَضْرَاسُ أَسْفَلِ الْفَمِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۲۸) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھے عطاء ؒ نے کہا ہے کہ اوپر نیچے کے سامنے والے دو دو دانتوں، اور ان کے ساتھ والے چاروں اوپر نیچے کے دانتوں، اور کچلی کے دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں اور باقی دانتوں میں دو دو اونٹ ہیں، اس میں اوپر کا منہ کا حصہ اور نیچے والا دونوں برابر ہیں اوپر اور نیچے کے سامنے والے چاروں دانت اور ان کے ساتھ والے چار اور کچلی والے دانت، اور اسی طرح منہ کی اوپر والی ڈاڑھیں اور نیچے والی سب کے سب برابر ہیں دیت میں۔

(۲۷۵۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ ، قَالَ : الأَسْنَانُ مِنْ أَعْلَى الْفَمِ وَأَسْفَلِهِ ، وَالأَضْرَاسُ مِنْ أَعْلَى الْفَمِ وَأَسْفَلِهِ ، سَوَاءٌ.

(۲۷۵۲۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بھی عطاء رحمہ اللہ جیسا ہی قول مروی ہے کہ منہ کے اوپر والے دانت اور نیچے والے دانت، اسی طرح منہ کی اوپر والی ڈاڑھیں اور نیچے والی ڈاڑھیں سب برابر ہیں۔

(۲۷۵۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، قَالَ: قَالَ أَبِي: يُفَضَّلُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، بِمَا يَرَى أَهْلُ الرَّأْيِ وَالْمَشُورَةِ.

(۲۷۵۳۰) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ بعض کو بعض پر رائے اور مشورہ کی رائے کے اعتبار سے فضیلت دی جائے گی۔

(۲۷۵۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُوسًا ، يَقُولُ : تُفَضَّلُ السِّتُّ فِي أَعْلَى الْفَمِ وَأَسْفَلِهِ عَلَى الأَضْرَاسِ ، وَأَنَّهُ قَالَ : فِي الأَضْرَاسِ صِغَارُ الإِبِلِ.

(۲۷۵۳۱) حضرت ابن جریج نے فرمایا ہے کہ مجھ کو عمرو بن مسلم رحمہ اللہ نے بتایا کہ انہوں نے طاؤس رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اوپر نیچے کے چھ دانتوں کو ڈاڑھوں پر فضیلت ہوگی اور انہوں نے فرمایا کہ ڈاڑھوں میں چھوٹی عمر کے اونٹ دیے جائیں گے۔

(۲۷۵۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِيمَا أَقْبَلَ مِنَ الْفَمِ بِخَمْسٍ فَرَائِضَ خَمْسٍ ، وَذَلِكَ خَمْسُونَ دِينَارًا ، قِيمَةُ كُلِّ فَرِيضَةٍ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ ، وَفِي الأَضْرَاسِ بَعِيرٌ بَعِيرٌ.

وَذَكَرَ يَحْيَى : أَنَّ مَا أَقْبَلَ مِنَ الْفَمِ ؛ الثَّنَايَا ، وَالرَّبَاعِيَاتُ ، وَالأَنْيَابُ.

قَالَ سَعِيدٌ : حَتَّى إِذَا كَانَ مُعَاوِيَةُ فَأُصِيبَتْ أَضْرَاسُهُ ، قَالَ : أَنَا أَعْلَمُ بِالأَضْرَاسِ مِنْ عُمَرَ ، فَقَضَى فِيهِ خَمْسَ فَرَائِضَ . قَالَ سَعِيدٌ : لَوْ أُصِيبَ الْفَمُ كُلُّهُ فِي قَضَاءِ عُمَرَ لَنَقَصَتِ الدِّيَةُ ، وَلَوْ أُصِيبَ فِي قَضَاءِ مُعَاوِيَةَ لَزَادَتِ الدِّيَةُ ، وَلَوْ كُنْتُ أَنَا لَجَعَلْتُ فِي الأَضْرَاسِ بَعِيرَيْنِ بَعِيرَيْنِ.

(۲۷۵۳۲) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منہ کے سامنے والے دانتوں میں پانچ اونٹوں میں سے ایک کا فیصلہ کیا اور ہر اونٹ کی قیمت دس دینار ہے تو یہ کل پچاس دینار بن گئے اور ڈاڑھیں ایک اونٹ کا فیصلہ کیا اور یحییٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سامنے والے دانت اوپر نیچے کے آگے والے چار دانت اور اس کے ساتھ اوپر نیچے کے چار دانت اور پھر کچلی والے دانت ہیں۔ حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یوں ہی معاملہ چلتا رہا یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ڈاڑھیں زخمی ہوئیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں ڈاڑھوں کے بارے میں عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ جانتا ہوں تو انہوں نے اس میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ کیا حضرت سعید رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق اگر تمام دانت ٹوٹ جائیں تو قیمت کم بنتی ہے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق دیت زیادہ بنتی ہے اور اگر میں ہوتا تو ڈاڑھوں میں دو دو اونٹ دیت مقرر کرتا۔

(٣٦) الْأَصَابِعُ مَنْ سَوَّى بَيْنَهَا

جن کے نزدیک سب انگلیوں کی دیت برابر ہے

(٢٧٥٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ ، يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالإِبْهَامَ. (بخاری ۶۸۹۵۔ ابوداؤد ۴۵۴۶)

(۲۷۵۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اور یہ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہیں۔

(٢٧٥٣٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ شُرَيْحٌ :أَتَانِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ :أَنَّ الأَصَابِعَ فِي الدِّيَةِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۳۴) حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے پاس عروۃ البارقی رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے یہ پیغام لائے کہ تمام انگلیاں دیت میں برابر ہیں۔

(٢٧٥٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :الأَصَابِعُ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۳۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تمام انگلیاں برابر ہیں۔

(٢٧٥٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ :هِيَ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۳۶) حضرت ہشام رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ یہ تمام برابر ہیں۔

(٢٧٥٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الدِّيَةُ فِي الأَصَابِعِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۳۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ دیت تمام انگلیوں میں برابر ہے۔

(٢٧٥٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، قَالَ :وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَن حُمَيْدٍ ، عَن بَكْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هُبَيْرَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ ، قَالاَ :الأَصَابِعُ سَوَاءٌ ، أَوْ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۳۸) حضرت ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب میں ہشام بن عروہ رحمہ اللہ سے یہ روایت دیکھی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ یہ اور یہ یا انہوں نے فرمایا کہ تمام انگلیاں برابر ہیں۔

(٢٧٥٣٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى شُرَيْحٍ ، وَمَسْرُوقٍ ، أَنَّهُمَا جَعَلاَ الأَصَابِعَ وَالأَسْنَانَ سَوَاءً.

(۲۷۵۳۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں شریح رحمہ اللہ اور مسروق رحمہ اللہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے انگلیوں اور دانتوں کی دیت کو برابر قرار دیا ہے۔

(٢٧٥٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ :الأَصَابِعُ سَوَاءٌ ، عَشْرٌ عَشْرٌ.

(۲۷۵۴۰) حضرت حسن ویشید اور محمد ویشید فرماتے ہیں کہ تمام انگلیاں برابر ہیں یعنی سب میں دس دس اونٹ دیت ہے۔

(۳۷) كَمْ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ ؟

انگلیوں کی دیت

(۲۷۵٤۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ غَالِبِ التَّمَّارِ ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :فِي الأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ. (ابوداؤد ۴۵۴۵۔ احمد ۳۹۷)

(۲۷۵۴۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تمام انگلیوں میں دس دس اونٹ دیت ہے۔

(۲۷۵٤۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ غَالِبِ التَّمَّارِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الأَصَابِعِ بِعَشْرٍ مِنَ الإِبِلِ. (ابوداؤد ۴۵۴۴۔ ابن ماجه ۲۶۵۴)

(۲۷۵۴۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کے بارے میں دس اونٹ دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۵٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الأَصَابِعِ :عَشْرٌ عَشْرٌ. (ابوداؤد ۴۵۵۱۔ احمد ۲۱۵)

(۲۷۵۴۳) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کی دیت کے بارے میں دس دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۵٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۴۴) آل عمر رضی اللہ عنہ کے ایک شخص سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷۵٤۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ :فِي الأَصَابِعِ ، فِي كُلِّ إِصْبَعٍ عُشْرُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۴۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ انگلیوں میں سے ہر انگلی کے بدلہ میں دیت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۵٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الإِصْبَعِ عُشْرُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ انگلیوں میں دیت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۵٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ عَشْرٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ مِنْ ذَهَبٍ ، أَوْ وَرِقٍ.

(۲۷۵۴۷) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہر انگلی کے بدلہ میں دس اونٹ یا اس کے برابر سونا یا چاندی دیت ہے۔

(۲۷۵٤۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ خُمُسُ الدِّيَةِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۵۴۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہر انگلی کے بدلہ میں دیت کا حصہ پانچ حصوں میں کر کے دیا جائے گا۔

(۲۷۵٤۹) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: الأَصَابِعُ كُلُّهَا سَوَاءٌ، فِيهَا الْعُشْرُ.

(۲۷۵۴۹) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ ہر انگلی کے دیت برابر ہے اور اس میں دیت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۵۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي كُلِّ إِصْبَعٍ عَشْرِ فَرَائِضَ.

(۲۷۵۵۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ ارشاد ہے کہ ہر انگلی کے بدلہ میں دس اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عُشْرُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۵۱) حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر انگلی کے بارے میں (دیت میں) دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۵۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي الإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا بِكَفِلِكَ نِصْفُ الْكَفِّ، وَفِي الْوُسْطَى بِعَشْرِ فَرَائِضَ، وَالَّتِي تَلِيهَا بِتِسْعِ فَرَائِضَ، وَفِي الْخِنْصَرِ بِسِتِّ فَرَائِضَ.

(۲۷۵۵۲) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے بارے میں ہتھیلی کی آدھی دیت کا، اور درمیان والی انگلی میں دس اونٹوں کا، اور اس کے ساتھ والی انگلی میں نو اونٹوں کا، اور چھنگلیا کے بارے میں چھ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷۵۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : الأَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ.

(۲۷۵۵۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ انگلیوں کی دیت میں دس دس اونٹ ہیں۔

(۲۷۵۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَابْنِ مَسْعُودٍ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، وَالْحَسَنِ ، كَانُوا يَقُولُونَ : فِي الأَصَابِعِ كُلِّهَا عَشْرٌ عَشْرٌ.

(۲۷۵۵۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے تمام کی تمام انگلیوں میں دس دس اونٹ دیت ہیں۔

(۲۷۵۵۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ ، وَنَحْنُ مَعَ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : أَنَّ الأَصَابِعَ أَثْلاَثًا ، وَقَرَنَ خَالِدٌ بَيْنَ الْخِنْصَرِ وَالْبِنْصَرِ ، وَبَيْنَ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا ، وَالإِبْهَامُ عَلَى حِدَةٍ.

(۲۷۵۵۵) حضرت عمر بن سلمہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب ہم خالد بن عبد اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو عبد الملک بن مروان نے ہمیں ایک خط بھیجا کہ انگلیوں کو تین جگہ پر تقسیم کریں گے اور خالد نے چھنگلیا اور اس کے ساتھ کی انگلی کو ملایا (یعنی شمار کیا) اور درمیان

والی اور اس کے ساتھ والی کو ملایا اور انگوٹھے کو علیحدہ رکھا۔

(۲۷۵۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي كُلِّ مِفْصَلٍ مِنَ الأَصَابِعِ ثُلُثُ دِيَةِ الإِصْبَعِ ، إِلاَّ الإِبْهَامَ فَإِنَّ فِي كُلِّ مِفْصَلٍ نِصْفَ دِيَتِهَا.

(۲۷۵۵٦) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ انگلیوں کے ہر جوڑ کے بدلہ میں انگلیوں کی دیت کا تیسرا حصہ ہے سوائے انگوٹھے کے، اس کے ہر جوڑ کے بدلہ میں انگوٹھے کی دیت کا نصف ہے۔

(۲۷۵۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : فِي الإِبْهَامِ خَمْسَ عَشْرَةَ ، وَفِي الَّتِي تَلِيهَا عَشْرٌ ، وَفِي الَّتِي تَلِيهَا عَشْرٌ ، وَفِي الَّتِي تَلِيهَا ثَمَانٌ ، وَفِي الَّتِي تَلِيهَا سَبْعٌ.

(۲۷۵۵۷) حضرت مجاہد ؒ نے فرمایا کہ انگوٹھے میں پندرہ اونٹ، اور اس کے متصل انگلی کے بدلہ میں دس اونٹ، اور اس کے متصل انگلی کے بدلہ میں آٹھ اونٹ، اور سب سے آخر والی میں سات اونٹ بطور دیت دیے جائیں گے۔

(۲۷۵۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي الأَصَابِعِ فِي كُلِّ مِفْصَلٍ ثُلُثُ دِيَةِ الإِصْبَعِ ، إِلاَّ الإِبْهَامَ ، فَإِنَّ فِيهَا نِصْفَ دِيَتِهَا إِذَا قُطِعَتْ مِنَ الْمِفْصَلِ ، لأَنَّ فِيهَا مِفْصَلَيْنِ.

(۲۷۵۵۸) حضرت زید ؓ کا ارشاد ہے کہ انگلی کے ہر جوڑ کے بدلہ میں انگلی کی دیت کا تہائی حصہ دیت ہوگی سوائے انگوٹھے کے کیونکہ اس میں انگوٹھے کا جوڑ کٹ جانے میں انگوٹھے کی دیت کا نصف دینا ہوگا اس لیے کہ اس میں دو ہی جوڑ ہوتے ہیں۔

(۳۸) مَنْ قَالَ أَصَابِعُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ

جن کے نزدیک ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں برابر ہیں

(۲۷۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ الْقَضَاءَ فِي الأَصَابِعِ فِي الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ صَارَ إِلَى عَشْرٍ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۵۵۹) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں میں دس اونٹوں کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(۲۷۵٦۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ هِشَامَ بْنَ هُبَيْرَةَ كَتَبَ إِلَى شُرَيْحٍ يَسْأَلُهُ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِنَّ أَصَابِعَ الرِّجْلَيْنِ وَالْيَدَيْنِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵٦۰) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ ہشام بن ہبیرہ ؒ نے شریح ؒ کو سوالیہ خط لکھا تو انہوں نے جواب میں لکھ کر بھیجا کہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں برابر ہیں۔

(۲۷۵٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَصَابِعُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵٦۱) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں (دیت میں) برابر ہیں۔

(۲۷۵۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ أَبِی حَنِیفَةَ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ :أَصَابِعُ الْیَدَیْنِ وَالرِّجْلَیْنِ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۶۲) حضرت ابراہیم ؒ نے فرمایا ہے کہ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں (دیت میں) برابر ہیں۔

(۳۹) الْأَعْوَرُ تُفْقَأُ عَیْنُہُ

کانے کی آنکھ پھوڑنے کا حکم

(۲۷۵۶۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِیِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِی مِجْلَزٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الأَعْوَرِ تُفْقَأُ عَیْنُہُ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ :قَضَى فِیهَا عُمَرُ بِالدِّیَةِ.

(۲۷۵۶۳) حضرت ابو مجلز سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کانے کی آنکھ کے پھوڑنے کی دیت کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ اس پر عبد اللہ بن صفوان نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں پوری دیت کا فیصلہ کیا۔

(۲۷۵۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِی عِیَاضٍ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قَضَى فِی أَعْوَرَ أُصِیبَتْ عَیْنُہُ الصَّحِیحَةُ الدِّیَةَ کَامِلَةً.

(۲۷۵۶۴) حضرت ابو عیاض ؒ سے مروی ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے کانے آدمی کے بارے میں کہ جب اس کی صحیح آنکھ کو زخم پہنچے پوری دیت کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷۵۶٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَن خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِیٍّ ؛ فِی الرَّجُلِ الأَعْوَرِ إِذَا أُصِیبَتْ عَیْنُہُ الصَّحِیحَةُ ، قَالَ :إِنْ شَاءَ تُفْقَأُ عَیْنٌ مَکَانَ عَیْنٍ ، وَیَأْخُذُ النِّصْفَ ، وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الدِّیَةَ کَامِلَةً.

(۲۷۵۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کانے آدمی کے بارے میں کہ جب اس کی صحیح آنکھ زخمی ہو جائے ارشاد ہے کہ اگر چاہے تو آنکھ کے بدلہ میں آنکھ پھوڑ لے اور دیت آدھی لے لے اور اگر چاہے تو پوری دیت ہی صرف لے۔

(۲۷۵۶٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَن سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إِذَا فُقِئَتْ عَیْنُ الأَعْوَرِ فَفِیهَا دِیَةٌ کَامِلَةٌ.

(۲۷۵۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب کانے کی آنکھ کو پھوڑا جائے تو اس میں پوری دیت ہے۔

(۲۷۵۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَن لاَحِقِ بْنِ حُمَیْدٍ ؛ أَنَّہُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ ، أَوْ سَأَلَہُ رَجُلٌ عَنِ الأَعْوَرِ تُفْقَأُ عَیْنُہُ الصَّحِیحَةُ ؟ فَقَالَ ابْنُ صَفْوَانَ ، وَهُوَ عَندَ ابْنِ عُمَرَ :قَضَى فِیهَا عُمَرُ بِالدِّیَةِ کَامِلَةً ، فَقَالَ:إِنَّمَا أَسْأَلُكَ یَا ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ :تَسْأَلُنِی ؟ هَذَا یُحَدِّثُكَ أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِیهَا بِالدِّیَةِ کَامِلَةً. (بیهقی ۹۴)

(۲۷۵۶۷) حضرت لاحق بن حمید ؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے یا کسی اور نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کانے کے بارے میں سوال کیا کہ جب اس کی صحیح آنکھ کو پھوڑ دیا جائے، تو ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ابن صفوان ؒ تھے انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں

پوری دیت کا فیصلہ فرمایا ہے، پھر اس سائل نے کہا کہ اے ابن عمر رضی اللہ عنہ میں آپ سے پوچھتا ہوں تو انہوں نے جواب دیا کہ تو نے مجھ سے سوال کر دیا؟ جب کہ یہ تجھے عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کر رہا ہے کہ انہوں نے اس میں پوری دیت کا فیصلہ کیا ہے۔

(۲۷۵۶۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ ذَكَرَ مَا يَقُولُونَ فِي الأَعْوَرِ إِذَا فُقِئَتْ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ ، وَلَمْ يَكُنْ أَخَذَ لِلأُخْرَى أَرْشًا ، فَقَالُوا : الدِّيَةُ كَامِلَةً ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : زَعَمَ أُنَاسٌ مِنْ بَنِي كَاهِلٍ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِيهِمْ ، فَقَضَى فِيهَا عُثْمَانُ دِيَةَ الْعَيْنَيْنِ كِلْتَيْهِمَا ، فَسَأَلْنَا عَنْ غَوْرِ ذَلِكَ ، فَطَلَبْنَاهُ فَلَمْ نَجِدْ لَهُ نَفَاذًا ، فَبَرِدَ.

(۲۷۵۶۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف کی رائے یہ تھی کہ اگر کسی کانے کی صحیح آنکھ کسی نے پھوڑ دی اور اس نے پہلی آنکھ کا تاوان وصول نہیں کیا تھا تو اب اسے پوری دیت ملے گی۔ بنو کاہل کے کچھ لوگ یہ مقدمہ لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تھے تو انہوں نے دونوں آنکھوں کی دیت دلوائی تھی۔

(۲۷۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فِي الْعَيْنِ إِذَا لَمْ يَبْقَ مِنْ بَصَرِهِ غَيْرُهَا ، ثُمَّ أُصِيبَتْ ، الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۵۶۹) عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب ایک ہی آنکھ رہ گئی ہو پھر اس کو کوئی زخم آ جائے تو اس میں پوری دیت ہوگی۔

(۲۷۵۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ فِي أَعْوَرَ فُقِئَتْ عَيْنُهُ، قَالَ: فِيهَا الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۵۷۰) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ کانے شخص کی آنکھ کو جب پھوڑا جائے تو اس میں پوری دیت ہے۔

(٤٠) مَنْ قَالَ فِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ

جن کے نزدیک اس میں نصف دیت ہے

(۲۷۵۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي الرَّجُلِ تُفْقَأُ عَيْنُهُ ، وَلَيْسَ لَهُ عَيْنٌ غَيْرُهَا ، قَالَ : الْقِصَاصُ ، وَإِنْ فُقِئَتْ خَطَأً فَنِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۷۱) حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کی آنکھ کو پھوڑ دیا گیا جب کہ اس کی یہی ایک آنکھ تھی تو اس کے بدلہ میں قصاص ہے اور اگر غلطی سے پھوٹ گئی تو اس میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۵۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ فِي الأَعْوَرِ تُفْقَأُ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ ، قَالَ : فِيهَا نِصْفٌ ، أَنَا أَدِي قَتِيلَ اللهِ؟.

(۲۷۵۷۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ کانے شخص کی آنکھ کو پھوڑنے میں آدھی دیت ہے کیا میں اللہ کی پھوڑی ہوئی آنکھ کی بھی دیت بھروں گا؟

(۲۷۵۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الأَعْوَرِ تُفْقَأُ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ عَمْدًا ، قَالَ : الْعَيْنُ بِالْعَيْنِ.

(۲۷۵۷۳) حضرت شعبی ویشید کا ارشاد ہے کہ کانے شخص کی صحیح آنکھ کو جب جان بوجھ کر پھوڑا جائے تو پھر اس آنکھ کے بدلہ میں آنکھ ہوگی (یعنی قصاص لیا جائے گا)

(۲۷۵۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ؛ فِي الأَعْوَرِ تُفْقَأُ عَيْنُهُ الصَّحِيحَةُ عَمْدًا ، قَالَ : الْعَيْنُ بِالْعَيْنِ ، مَا أَنَا فَقَأْتُ عَيْنَهُ الأُولَى.

(۲۷۵۷۴) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ کانے شخص کی صحیح آنکھ کو پھوڑنے کے بدلہ میں آنکھ ہے (یعنی قصاص) اس کی پہلی آنکھ کو میں نے تو نہیں پھوڑا ہے۔

(۲۷۵۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، قَالَ : فِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۷۵) حضرت عطاء بن ابی رباح ویشید نے فرمایا کہ اس میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۵۷٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۵۷۶) حضرت ابراہیم ویشید کا ارشاد ہے کہ اس میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۵۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَعْوَرَ فُقِئَتْ عَيْنُهُ ؟ فَقَالَ : لاَ أَدِي قَتِيلَ اللهِ ، إِنَّمَا عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا دِيَةُ عَيْنٍ وَاحِدَةٍ.

(۲۷۵۷۷) حضرت مسروق ویشید سے مروی ہے کہ ان سے کانے کی آنکھ کو پھوڑے جانے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اللہ کی پھوڑی ہوئی آنکھ کی دیت نہیں ادا کروں گا زخم لگانے والے پر محض ایک آنکھ کی ہی دیت لازم ہوگی۔

(٤١) الأَعْوَرُ يَفْقَأُ عَيْنَ إِنْسَانٍ

اگر کانا کسی کی آنکھ پھوڑ دے

(۲۷۵۷۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي أَعْوَرَ فَقَأَ عَيْنَ رَجُلٍ ، فَقَالَ : الْعَيْنُ بِالْعَيْنِ.

(۲۷۵۷۸) حضرت عامر ویشید سے کانے شخص کے بارے میں جو کسی دوسرے کی آنکھ کو پھوڑ دے روایت ہے کہ آنکھ کے بدلے میں آنکھ ہوگی۔

(۲۷۵۷۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الأَعْوَرِ إِذَا فَقَأَ عَيْنَ إِنْسَانٍ ، فُقِئَتْ عَيْنُهُ.

(۲۷۵۷۹) حضرت ابراہیم ویشید سے کانے شخص کے بارے میں کہ جب وہ کسی کی آنکھ کو پھوڑ دے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اس کی بھی آنکھ پھوڑ دی جائے گی۔

(۲۷۵۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : الْعَيْنُ بِالْعَيْنِ.

(۲۷۵۸۰) حضرت محمد ویشید کا ارشاد ہے کہ آنکھ کے بدلہ میں آنکھ دیت ہوگی۔

(٤٢) السِّنُّ إِذَا أُصِيبَتْ فَاسْوَدَّتْ

دانت اگر زخم کی وجہ سے سیاہ ہو جائے

(۲۷۵۸۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا اسْوَدَّتِ السِّنُّ تَمَّ عَقْلُهَا.

(۲۷۵۸۱) حضرت ابراہیم ویشید کا ارشاد ہے کہ جب دانت سیاہ ہو جائے (کسی کے زخمی کرنے کی وجہ سے) تو اس میں کامل دیت ہوگی۔

(۲۷۵۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷۵۸۲) حضرت ابراہیم ویشید سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷۵۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِذَا اسْوَدَّتِ السِّنُّ فَعَقْلُهَا تَامٌّ.

(۲۷۵۸۳) حضرت سعید بن مسیب ویشید فرماتے ہیں کہ جب دانت سیاہ ہو جائے تو اس کی دیت پوری ہوگی۔

(۲۷۵۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : إِذَا اسْوَدَّتْ فَعَقْلُهَا تَامٌّ.

(۲۷۵۸۴) حضرت عمر بن عبد العزیز ویشید کا ارشاد ہے کہ جب دانت سیاہ ہو جائے تو اس کی کامل دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۵۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اسْوَدَّتِ السِّنُّ قَضَى فِيهَا بِدِيَتِهَا.

(۲۷۵۸۵) حضرت شریح ویشید سے روایت ہے کہ انہوں نے جب دانت سیاہ ہو جائے تو اس کی کامل دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۵۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي السِّنِّ إِذَا اسْوَدَّتْ ، أَوْ تَحَرَّكَتْ ، أَوْ رَجَفَتْ ، فَهُوَ سَوَاءٌ.

(۲۷۵۸۶) حضرت عطاء ویشید کا ارشاد ہے کہ جب دانت سیاہ ہو جائے یا حرکت کرنے لگے یا وہ گر جائے تو اس میں پوری دیت ہوگی۔

(۲۷۵۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ فِي السِّنِّ تَرْجُفُ ، قَالَ : عَقْلُهَا تَامٌّ.

(۲۷۵۸۷) حضرت قاسم ویشید سے دانت کے بارے میں جب وہ ہلنے لگے یہ ارشاد منقول ہے کہ اس کی دیت کامل ہوگی۔

(۲۷۵۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا اسْوَدَّتِ السِّنُّ ، أَوِ اصْفَرَّتْ فَفِيهَا دِيَتُهَا.

(۲۷۵۸۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے جب دانت سیاہ ہو جائے یا زرد ہو جائے تو اس میں اس کی کامل دیت ہوگی۔

(۲۷۵۸۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :إِذَا اسْوَدَّتِ السِّنُّ ، فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا.

(۲۷۵۸۹) حضرت زہری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب دانت سیاہ ہو جائے تو اس کی دیت کامل ہوگی۔

(۲۷۵۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَن مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي السِّنِّ يُسْتَأْنَى بِهَا، فَإِنَ اسْوَدَّتْ فَالْعَقْلُ تَامٌّ.

(۲۷۵۹۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے دانت کے بارے میں کہ جس کی مہلت طے شدہ ہو مروی ہے کہ اگر وہ سیاہ ہو جائے تو اس کی کامل دیت ہوگی۔

(٤٣) السِّنُّ إِذَا أُصِيبَتْ كَمْ يُتَرَبَّصُ بِهَا

دانت کے بارے میں کتنی مہلت دی جائے گی؟

(۲۷۵۹۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يُتَرَبَّصُ بِهَا حَوْلاً.

(۲۷۵۹۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اس کو ایک سال مہلت دی جائے گی۔

(۲۷۵۹۲) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷۵۹۲) حضرت زید رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷۵۹۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷۵۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي السِّنِّ يُسْتَأْنَى بِهَا سَنَةً.

(۲۷۵۹۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دانت کے بارے میں ایک سال مہلت دی جائے گی۔

(۲۷۵۹۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَن حَسَنٍ، عَن فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ فِي السِّنِّ، قَالَ:يُتَرَبَّصُ بِهَا سَنَةً.

(۲۷۵۹۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ کا دانت کے بارے ارشاد ہے کہ ایک سال مہلت دی جائے گی۔

(۲۷۵۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إِذَا كُسِرَتِ السِّنُّ أَجَّلَهُ سَنَةً.

(۲۷۵۹۶) حضرت شریح رحمہ اللہ کا ارشاد ہے جب دانت ٹوٹ جائے تو اس کی مہلت ایک سال ہے۔

(۲۷۵۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :يُنْتَظَرُ بِهَا سَنَةً ، فَإِنِ اسْوَدَّتْ ، أَوِ اصْفَرَّتْ فَفِيهَا الْعَقْلُ.

(۲۷۵۹۷) حضرت عامر ویشید نے فرمایا کہ ایک سال انتظار کیا جائے گا پھر اگر سیاہ یا زرد ہو گیا تو اس میں کامل دیت ہوگی۔

(٤٤) السِّنُّ يُكْسَرُ مِنهَا الشَّيْءُ

اگر دانت کا کچھ حصہ ٹوٹ جائے

(٢٧٥٩٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي السِّنِّ إِذَا كُسِرَ بَعْضُهَا ، أُعْطِي صَاحِبُهَا بِحِسَابِ مَا نَقَصَ مِنْهَا.

(۲۷۵۹۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دانت کے بارے میں مروی ہے جب کچھ دانت ٹوٹ گیا تو صاحب دانت کو اس دانت کے نقصان کے بقدر حصہ دے گا۔

(٢٧٥٩٩) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدٍ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷۵۹۹) حضرت ابراہیم ویشید سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٧٦٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷۶۰۰) حضرت ابراہیم ویشید سے اسی طرح مروی ہے۔

(٢٧٦٠١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الأَنْفُ وَالأُذُنُ بِمَنْزِلَةِ السِّنِّ ، مَا نَقَصَ مِنْهُ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۶۰۱) حضرت ابراہیم ویشید نے فرمایا کہ کان ناک بمنزلہ دانت کے ہیں اور جو اس سے کم ہو تو اسکے حساب سے دیت ہوگی۔

(٢٧٦٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ فِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ ، فَمَا كُسِرَ مِنْهَا إِذَا لَمْ يَسْوَدَّ فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۶۰۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز ویشید سے مروی ہے کہ دانت میں پانچ اونٹ ہیں اور جو دانت ٹوٹ کر سیاہ نہیں ہوا تو اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(٢٧٦٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ فِيهَا قَدْرَ مَا نَقَصَ مِنْهَا.

(۲۷۶۰۳) حضرت شریح ویشید سے روایت ہے کہ وہ اس میں نقصان کے بقدر دیت مقرر کرتے تھے۔

(٢٧٦٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :مَا كُسِرَ مِنْهَا إِذَا لَمْ يَسْوَدَّ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ.

(۲۷۶۰۴) حضرت عطاء ویشید کا ارشاد ہے کہ جو دانت ٹوٹ کر سیاہ نہ ہوا ہو تو اس میں اس کے حساب سے دیت ہوگی۔

(٢٧٦٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي

السِّنّ إِذَا اسْوَدَّ بَعْضُهَا فَبِحِسَابِ مَنْزِلَةِ الْكَسْرِ.

(۲۷۶۰۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے دانت کے بارے میں مروی ہے کہ جب اس کا بعض حصہ سیاہ ہو جائے تو ٹوٹے ہوئے کے بقدر دیت ہوگی۔

(۲۷۶۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنْ كُسِرَ مِنْهَا نِصْفٌ ، أَوْ ثُلُثٌ وَهِيَ بَيْضَاءُ ، فَبِحِسَابِ مَا كُسِرَ مِنْهَا.

(۲۷۶۰۶) حضرت عامر رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اگر آدھا یا تہائی دانت ٹوٹ جائے اور وہ سفید ہی رہے تو ٹوٹے ہوئے کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۴۵) السِّنُّ السَّوْدَاءُ تُصَابُ

کالے دانت کی دیت

(۲۷۶۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَالشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا أُصِيبَتْ فَفِيهَا حُكُومَةُ ذَوِي عَدْلٍ.

(۲۷۶۰۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے سیاہ دانت کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ زخمی ہو جائے تو اس میں دو عادل آدمیوں کا فیصلہ ہے۔

(۲۷۶۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ حُكُومَةٌ.

(۲۷۶۰۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ سیاہ دانت میں فیصلہ ہوگا۔

(۲۷۶۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : فِيهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۰۹) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اس میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۶۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِيهَا ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷۶۱۰) حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں تہائی دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۶۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : فِيهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اس میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۶۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷۶۱۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیاہ دانت میں اس کی دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(۲۷۶۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : فِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا نُزِعَتْ وَكَانَتْ ثَابِتَةً ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷۶۱۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیاہ دانت کو کھینچ دیا جائے جبکہ وہ جڑا ہوا تھا تو اس میں اس کی دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(٤٦) فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ تبْخَص

نابینا آنکھ کو پھوڑنے کی دیت

(۲۷۶۱٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ قَضَى فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا طُفِئَتْ : مِئَةَ دِينَارٍ.

(۲۷۶۱۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نابینا آنکھ نکال دی جائے تو اس میں سو ''۱۰۰'' دینار ہیں۔

(۲۷۶۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : فِيهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۱۵) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں تہائی دیت ہوگی۔

(۲۷۶۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِيهَا ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷۶۱۶) حضرت حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اس میں تہائی دیت ہوگی۔

(۲۷۶۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَضَى فِي عَيْنٍ قَائِمَةٍ بُخِصَتْ بِمِئَةِ دِينَارٍ.

(۲۷۶۱۷) حضرت یزید بن عبد اللہ بن قسیط رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے نابینا آنکھ کے بارے میں جس کو نکال دیا گیا ہو سو دینار کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۶۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَالشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ قَالُوا : فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ حُكْمُ ذَوِي عَدْلٍ.

(۲۷۶۱۸) حضرت حکم، حماد، اور ابراہیم رحمہم اللہ کا ارشاد ہے کہ نابینا آنکھ (کے پھوڑنے) کے بارے میں عادل آدمیوں کا فیصلہ ہے۔

(۲۷۶۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا بُخِصَتْ ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷۶۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ نابینا آنکھ کو جب نکال دیا جائے تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ حُكْمٌ.

(۲۷۶۲۰) حضرت مسروق رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ آشوب زدہ آنکھ میں فیصلہ ہے۔

(۲۷۶۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ إِذَا بُخِصَتْ وَكَانَتْ قَائِمَةً :ثُلُثُ دِيَتِهَا.

(۲۷۶۲۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آشوب زدہ آنکھ کو جب پھوڑا جائے جب کہ اس سے قبل وہ اپنی جگہ پر کھڑی ہوئی تھی تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(٤٧) بَابُ الرِّجْلِ كَمْ فِيهَا ؟

پاؤں کی دیت کا بیان

(۲۷۶۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ فِيمَا وَضَعَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ مِنَ الْقَضِيَّةِ :أَنَّ الرِّجْلَ إِذَا بَسَطَهَا صَاحِبُهَا فَلَمْ يَقْبِضْهَا ، أَوْ قَبَضَهَا فَلَمْ يَبْسُطْهَا ، أَوْ قَلَصَتْ عَنِ الأَرْضِ فَلَمْ تَبْلُغْهَا ، فَمَا نَقَصَ فَبِحِسَاب.

(۲۷۶۲۲) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے وضع کیے گئے فیصلہ میں یہ بات ہے کہ جب صاحب پاؤں اپنے پاؤں کو کھول کر اس کو لپیٹ نہ سکے یا لپیٹ کر ان کو کھول نہ سکے یا زمین سے اٹھا کر دوبارہ نہ رکھ سکے (تو اس میں نصف دیت ہوگی) اور جو جنایت اس سے کم درجہ کی ہو تو اس کی چٹی اس کے حساب سے ہوگی۔

(۲۷۶۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الرِّجْلِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ پاؤں میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۶۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :فِي الرِّجْلِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۲۴) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ پاؤں میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۶۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :فِي الْيَدِ تُصَابُ فَتُشَلُّ ، أَوِ الرِّجْلِ ، أَوِ الْعَيْنِ إِذَا ذَهَبَ بَصَرُهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ ، فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا.

(۲۷۶۲۵) حضرت حکم اور حماد ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہاتھ پاؤں کو جب کوئی زخم آئے تو وہ شل ہو جائیں یا آنکھ کو کوئی زخم آئے اور اس کی بصارت ختم ہو جائے اور اپنی جگہ پر گڑی رہے تو ان صورتوں میں کامل دیت ہوگی۔

(۲۷۶۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ.

(۲۷۶۲۶) حضرت عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ ال عمر کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پاؤں میں پچاس اونٹ دیت ہے۔

(۲۷۶۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ مِنَ الإِبِلِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۶۲۷) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ پاؤں میں پچاس اونٹ دیت ہے جو پانچ حصوں میں ہوگی۔

(۲۷۶۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ :فِي كِتَابٍ كَتَبَهُ مَرْوَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ :إِذَا قَزَلَتِ الرِّجْلُ ، فَفِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۲۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب پاؤں لنگڑا ہو جائے تو اس میں آدھی دیت ہے۔

(٤٨) الْجَائِفَةُ كَمْ فِيهَا ؟

پیٹ تک سرایت کر جانے والے زخم کا حکم

(۲۷۶۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ پیٹ یا دماغ کے اندر تک جو زخم پہنچ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۳۰) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ پیٹ یا دماغ کے اندرونی زخم میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ أَخْمَاسًا.

(۲۷۶۳۱) حضرت حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ پیٹ یا دماغ کے اندر تک پہنچ جانے والے زخم میں تہائی دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(۲۷۶۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۳۲) حضرت حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے پیٹ یا دماغ کے اندر تک پہنچ جانے والے زخم میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، (ح) وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَائِفَةِ بِثُلُثِ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۳۳) حضرت زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ یا دماغ کے اندرونی زخم میں تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷۶۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْجَائِفَةُ فِي الْبَطْنِ وَالْفَخِذِ ، دِيَتُهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۳۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ پیٹ اور ران کے اندرونی زخم میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ قَوْمًا كَانُوا يَرْمُونَ ، فَرَمَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ خَطَأً ، فَأَصَابَ بَطْنَ رَجُلٍ ، فَأَنْفَذَهُ إِلَى ظَهْرِهِ ، فَدُووِيَ فَبَرَأَ ،

فَرُفِعَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَضَى فِيهِ بِجَائِفَتَيْنِ.

(۲۷۶۳۵) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ تیر اندازی کر رہے تھے تو ایک آدمی نے تیر غلط نشانہ لگا دیا جو کسی آدمی کے پیٹ پر لگا اور کمر تک چھیلتا ہوا نکل گیا پھر اس کا علاج کیا گیا تو وہ ٹھیک ہو گیا یہ معاملہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تک پہنچا تو انہوں نے اس میں اس کے دو اندرونی زخموں کے برابر دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۶۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ فِي النَّافِذَةِ فِي الْجَوْفِ ثُلُثُ الدِّيَةِ ، وَفِي الأُخْرَى مِئَةُ دِينَارٍ.

(۲۷۶۳۶) حضرت زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیٹ یا دماغ کے اندرونی زخم میں تہائی دیت ہے اور دوسرے میں سو دینار ہیں۔

(۲۷۶۳۷) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : الْجَائِفَةُ فِي الْجَوْفِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنَ الْجَانِبِ الآخَرِ جَائِفَتَانِ.

(۲۷۶۳۷) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیٹ کے اندرونی زخم میں کہ جو دوسری جانب سے نکل آئے دو پیٹ کے زخموں کے برابر دیت ہوگی۔

(۲۷۶۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ رَمَى رَجُلاً فَأَنْفَذَهُ قَالَ : فِيهِ جَائِفَتَانِ.

(۲۷۶۳۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر ایک آدمی نے دوسرے کو تیر مارا اور وہ دوسری جانب سے نکل گیا تو اس میں پیٹ کے دو زخموں کے برابر دیت ہوگی۔

(۲۷۶۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۳۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیٹ یا دماغ کے اندرونی زخم میں تہائی دیت ہے۔

(۴۹) الْجَائِفَةُ فِي الأَعْضَاءِ

اعضاء میں سرایت کر جانے والے زخم کا حکم

(۲۷۶۴۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : فِي كُلِّ نَافِذَةٍ فِي عُضْوٍ مِنَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ ، مِئَةُ دِينَارٍ.

(۲۷۶۴۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ہر اس زخم میں کہ جو ہاتھ یا پاؤں سے پار نکل جائے اس میں سو دینار ہیں۔

(۲۷۶۴۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْجَائِفَةُ فِي الْفَخِذِ دِيَتُهَا ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۴۱) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ران کے اندرونی زخم میں (یعنی جو گہرا ہونے کی وجہ سے اندر تک چلا گیا ہو) ران کی دیت کا تیسرا حصہ ہے۔

(٢٧٦٤٢) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كُلُّ نَافِذَةٍ فِي عُضْوٍ فَدِيَتُهَا ثُلُثُ دِيَةِ ذَلِكَ الْعُضْوِ.

(۲۷۶۴۲) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ہر اس زخم میں کہ کسی عضو کے پار ہو جائے تو اس میں اس عضو کی دیت کا تیسرا حصہ دیت ہوگی۔

(٢٧٦٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : لِكُلِّ عَظْمٍ جَائِفَةٌ ، فَكُلُّ عَظْمٍ أُجِيفَ فَجَائِفَتُهُ مِنْ حِسَابِ ذَلِكَ الْعَظْمِ.

(۲۷۶۴۳) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر ہڈی کے لیے اندرونی (گہرا) زخم ہے پس جس ہڈی کو بھی اندرونی زخم آیا اس کی دیت اس ہڈی کے حساب سے ہوگی۔

(٢٧٦٤٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : كُلُّ رَمْيَةٍ نَافِذَةٍ فِي عُضْوٍ ، فَفِيهَا ثُلُثُ دِيَةِ ذَلِكَ الْعُضْوِ.

(۲۷۶۴۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر تیر بھی کسی عضو سے نکل جائے تو اس میں اس عضو کی دیت کا تیسرا حصہ دیت ہوگی۔

(٥٠) الذَّكَرُ مَا فِيهِ ؟

عضو تناسل کی دیت

(٢٧٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ. (عبدالرزاق ١٧٦٣٦)

(۲۷۶۴۵) حضرت عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ ال عمر کے آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عضو تناسل میں دیت ہے۔

(٢٧٦٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ عضو تناسل میں دیت ہے۔

(٢٧٦٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ أَخْمَاسًا.

(۲۷۶۴۷) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ عضو تناسل میں دیت پانچ حصوں میں ہوگی۔

(٢٧٦٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۴۸) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عضو تناسل میں دیت ہے۔

(٢٧٦٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۴۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ عضو تناسل میں دیت ہے۔

(٢٧٦٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۵۰) حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ عضو تناسل میں دیت ہے۔

(٢٧٦٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الذَّكَرِ الدِّيَةَ. (ابو داؤد ۲۶۵)

(۲۷۶۵۱) حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عضو تناسل میں دیت کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(٢٧٦٥٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :اسْتُؤْصِلَ الذَّكَرُ ؟ قَالَ :الدِّيَةُ ، قُلْتُ :أَرَأَيْتَ إِنْ أُصِيبَتِ الْحَشَفَةُ ، ثُمَّ أُصِيبَ شَيْءٌ مِمَّا بَقِيَ ؟ قَالَ :جُرْحٌ.

(۲۷۶۵۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ، عطاء رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ان سے سوال کیا کہ اگر عضو تناسل جڑ سے اکھڑ جائے تو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں دیت ہے۔ پھر میں نے سوال کیا کہ آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر حشفہ کٹ گیا پھر اس کے بقیہ حصہ سے کچھ کٹ گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا زخم کی دیت ہوگی۔

(٢٧٦٥٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَن مُجَاهِدٍ، قَالَ:فِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۵۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عضو تناسل میں دیت ہے۔

(٢٧٦٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ :قَضَى أَبُو بَكْرٍ فِي ذَكَرِ الرَّجُلِ بِدِيَتِهِ ، مِئَةٍ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۶۵۴) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آدمی کے عضو تناسل میں دیت یعنی سو اونٹ کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(٥١) الْحَشَفَةُ تُصَابُ، كَمْ فِيهَا ؟

عضو تناسل کے کنارے کی دیت

(٢٧٦٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَان ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الذَّكَرِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ ، أَوْ قُطِعَتْ حَشَفَتُهُ :الدِّيَةُ كَامِلَةٌ مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۶۵۵) حضرت زہری رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عضو تناسل میں جب جڑ سے کٹ جائے یا حشفہ کٹ جائے تو پوری دیت یعنی سو اونٹ کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(٢٧٦٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ :فِي الْحَشَفَةِ إِذَا قُطِعَتِ

الدِّيَةُ ، فَمَا نَقَصَ مِنْهَا فَبِحِسَابٍ.

(۲۷۶۵۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ حشفہ میں پوری دیت ہوگی اور جو اس سے کم ہو تو اس کے حساب سے دیت دینا ہوگی (یعنی پورا حشفہ نہ کٹا ہو)

(۲۷۶۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن زَكَرِيَّا ، أَوْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۵۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حشفہ میں پوری دیت ہے۔

(۲۷۶۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۵۸) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حشفہ میں دیت ہے۔

(۲۷۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سَلاَّمٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۵۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حشفہ میں دیت ہے۔

(۲۷۶۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ :فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۶۰) حضرت عامر رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ حشفہ میں دیت ہے۔

(۲۷۶۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِي الْحَشَفَةِ وَحْدَهَا الدِّيَةُ.

(۲۷۶۶۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو ابن ابی نجیح رحمہ اللہ نے مجاہد سے یہ بات نقل کی ہے کہ اکیلے حشفہ میں پوری دیت ہے۔

(۲۷۶۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَرَأَيْتَ إِنْ أُصِيبَتِ الْحَشَفَةُ ؟ قَالَ :الدِّيَةُ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَثَبْتٌ ؟ قَالَ :قَدْ قَالُوا ذَلِكَ.

(۲۷۶۶۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر حشفہ کٹ جائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں دیت ہوگی میں نے سوال کیا کہ کیا پوری دیت ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے اسی طرح کہا ہے۔

(۲۷۶۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي الْحَشَفَةِ الدِّيَةُ.

(۲۷۶۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حشفہ میں پوری دیت ہوگی۔

(۵۲) الْيَدُ الشَّلاَّءُ تُصَابُ

مفلوج ہاتھ کو کاٹنے کی دیت

(۲۷۶۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ فِي الْيَدِ الشَّلاَّءِ إِذَا قُطِعَتْ حُكْمٌ ، وَفِي الضِّرْسِ حُكْمٌ ، يَعْنِي الْمَأْكُولَ.

(۲۷۶۶۴) حضرت مسروق ؒ سے مروی ہے کہ شل ہاتھ اگر کٹ جائے تو اس میں فیصلہ ہے اور کھوکھلی ڈاڑھ میں بھی فیصلہ ہے۔

(۲۷۶۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : فِي الْيَدِ الشَّلاَّءِ إِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۶۵) حضرت سعید بن مسیب ؒ کا ارشاد ہے کہ شل ہاتھ میں جب کٹ جائے تو تہائی دیت ہوگی۔

(۲۷۶۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي الْيَدِ الشَّلاَّءِ إِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۶۶) حضرت ابراہیم ؒ نے فرمایا جب شل ہاتھ کٹ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۶۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ فِي الْيَدِ الشَّلاَّءِ إِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۶۷) حضرت عمر بن خطاب ؓ سے مروی ہے کہ شل ہاتھ جب کٹ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الْيَدِ الشَّلاَّءِ إِذَا قُطِعَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۶۶۸) حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ شل ہاتھ جب کٹ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۶۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَالشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْيَدِ الشَّلاَّءِ ، قَالُوا : فِيهَا حُكْمُ ذَوِي عَدْلٍ.

(۲۷۶۶۹) حضرت حکم، حماد، اور ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ شل ہاتھ میں دو عادل آدمیوں کا فیصلہ ہوگا۔

(۵۳) الْيَدُ ، أَوِ الرِّجْلُ تُكْسَرُ ثُمَّ تَبْرَأُ

ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ کر ٹھیک ہو جائیں تو ان کی دیت

(۲۷۶۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : إِذَا كُسِرَتِ الْيَدُ ، أَوِ الرِّجْلُ ، ثُمَّ بَرَأَتْ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهَا شَيْءٌ : أَرْشُهَا مِئَةٌ وَثَمَانُونَ دِرْهَمًا.

(۲۷۶۷۰) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ کہا جاتا تھا کہ جب ہاتھ یا پاؤں ٹوٹ کر دوبارہ ٹھیک ہو جائے اور اس میں کوئی نقص بھی پیدا نہ ہو تو اس میں ''۱۸۰'' درہم دیت ہے۔

(۲۷۶۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي الْيَدِ، أَوِ الرِّجْلِ إِذَا كُسِرَتْ صُلْح.

(۲۷۶۷۱) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ ہاتھ پاؤں جب کٹ جائیں تو اس میں صلح ہے۔

(۲۷۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي رَجُلٍ كُسِرَتْ سَاقُهُ فَجُبِرَتْ وَاسْتَقَامَتْ ، فَقَضَى فِيهَا بِعِشْرِينَ دِينَارًا.
قَالَ: قِيلَ لَهُ :إِنَّهَا وَهَنَتْ.

(۲۷۶۷۲) حضرت عبداللہ بن ذکوان ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر ؓ نے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جس کی پنڈلی ٹوٹ گئی اور پھر جڑ کر صحیح ہوگئی تھی بیس دینار کا، عبداللہ بن ذکوان ؒ کا ارشاد ہے کہ ان سے کہا گیا یہ تو بہت ہلکی دیت ہے۔

(۲۷۶۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عن ابن سيرين ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛فِي رَجُلٍ كَسَرَ يَدَ رَجُلٍ فَجُبِرَتْ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :عَلَى الْكَاسِرِ أَجْرُ الْجَابِرِ ، أَمَا يَحْمَدُ اللَّهَ حَيْثُ رَدَّ عَلَيْهِ يَدَهُ.

(۲۷۶۷۳) حضرت شریح ؒ نے ایسے آدمی کے بارے میں کہ جس نے دوسرے کا ہاتھ توڑ دیا تھا پھر وہ صحیح ہوگیا فرمایا ہے کہ توڑنے والے پر صرف جوڑنے والے کی اجرت ہے، کیا وہ یعنی جس کا ہاتھ ٹوٹا تھا اس پر شکر ادا نہیں کرتا کہ اللہ نے اس کا ہاتھ ٹھیک کر دیا ہے۔

(۲۷۶۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ :فِي الأَعْضَاءِ كُلِّهَا حُكُومَةٌ.

(۲۷۶۷۴) حضرت سعید بن مسیب ؒ کا ارشاد ہے کہ تمام اعضاء میں فیصلہ ہے۔

(۲۷۶۷۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ فِي السَّاقِ تُكْسَرُ خَمْسُونَ دِينَارًا ، وَإِذَا بَرَأَتْ عَلَى عَثْمٍ فَفِيهَا خَمْسُونَ دِينَارًا ، وَفِي الْعَثْمِ مَا فِيهِ.

(۲۷۶۷۵) حضرت زید بن ثابت ؓ سے مروی ہے کہ جب پنڈلی ٹوٹ جائے تو اس میں پچاس دینار ہیں اور جب وہ ٹیڑھی جڑ جائے تو اس میں پچاس دینار ہیں اور ٹیڑھے میں وہ دیت ہے جو ٹوٹنے میں ہے۔

(۲۷۶۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :فِي الذِّرَاعِ ، وَالسَّاقِ ، وَالْعَضُدِ ، وَالْفَخِذِ إِذَا كُسِرَتْ ، ثُمَّ جُبِرَتْ :قَلُوصَانِ ، قَلُوصَانِ.

(۲۷۶۷۶) حضرت سلیمان یسار ؒ فرماتے ہیں کہ کلائی، پنڈلی، بازو اور ران جب ٹوٹ جائیں اور جڑ جائیں تو اس میں دو، دو جوان اونٹنیاں دیت ہیں۔

(۲۷۶۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قُلْتُ لَهُ :كُسِرَتِ الْيَدُ ، أَوِ الرِّجْلُ ، أَوِ التَّرْقُوَةُ

فَجُبِرَتْ فَاسْتَوَتْ ، قَالَ :فِي ذَلِكَ شَيْءٌ ، وَمَا بَلَغَنِي مَا هُوَ.

(۲۷۶۷۷) حضرت ابن جریج ؒ، عطاء ؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ان سے سوال کیا کہ اگر ہاتھ یا پاؤں یا ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ کر پھر ٹیڑھی ہو جائے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کچھ تاوان ہے لیکن مجھ تک نہیں پہنچ سکی یہ بات کہ وہ کتنا یا کیا ہے۔

(۲۷٦۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ كُسِرَتْ يَدُهُ ، قَالَ :يُعَوَّضُ مِنْ يَدِهِ . قَالَ :وَقَالَ مُحَمَّدٌ :قَالَ شُرَيْحٌ :يُعْطَى أَجْرَ الطَّبِيبِ.

(۲۷۶۷۸) حضرت حسن ؒ سے اس شخص کے بارے میں کہ جس کا ہاتھ ٹوٹ گیا ہو مروی ہے کہ اس کو اس کے ہاتھ کا بدلہ دیا جائے گا حضرت حسن ؒ کا ارشاد ہے کہ محمد ؒ نے فرمایا ہے کہ شریح نے فرمایا کہ اس کو معالج کی اجرت دی جائے گی۔

(۲۷٦۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الَّذِي يُكْسَرُ ذِرَاعُهُ ، ثُمَّ يُجْبَرُ ، قَالَ:يُرْضَخُ لَهُ شَيْءٌ.

(۲۷۶۷۹) حضرت حسن ؒ اس شخص کے بارے میں کہ جس کی کلائی ٹوٹ گئی پھر جڑ گئی ہو فرماتے ہیں کہ اس کو کچھ تھوڑا سا بہت دے دیا جائے گا۔

(٥٤) الظُّفُرُ يَسْوَدُّ وَيَفْسُدُ

ناخن سیاہ ہو کر خراب ہو جائے تو اس کی دیت

(۲۷٦۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ قَضَى فِي الظُّفُرِ إِذَا سَقَطَ فَلَمْ يَنْبُتْ ، أَوْ نَبَتَ مُتَغَيِّرًا :عَشَرَةَ دَنَانِيرَ ، وَإِنْ خَرَجَ أَبْيَضَ فَفِيهِ خَمْسَ دَنَانِيرَ.

(۲۷۶۸۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ناخن میں جب وہ گر جائے اور نہ نکلے یا متغیر ہو کر نکلے دس دینار کا فیصلہ فرمایا اور اگر سفید ناخن نکل آئے تو پانچ دینار کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷٦۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ فِي الظُّفُرِ إِذَا أَعْوَرَ خُمُسُ دِيَةِ الإِصْبَعِ.

(۲۷۶۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ناخن جب کھوکھلا ہو جائے تو اس میں انگلی کی دیت کا پانچواں حصہ ہے۔

(۲۷٦۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ قَضَى فِي ظُفُرِ رَجُلٍ أَصَابَهُ رَجُلٌ فَأَعْوَرَ ، بِعُشْرِ دِيَةِ الإِصْبَعِ.

(۲۷۶۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے ناخن کے بارے میں کہ جس کو دوسرے آدمی نے خراب کر دیا پھر وہ کھوکھلا ہو گیا انگلی کی دیت کے دسویں حصہ کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷٦۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :فِي الظُّفُرِ إِذَا نَبَتَ ، فَإِنْ كَانَ فِيهِ عَيْبٌ فَبَعِيرٌ.

(۲۷۶۸۳) حضرت حسن رحمہ اللہ کا ناخن کے بارے میں کہ جب وہ اگ جائے ارشاد منقول ہے کہ اگر اس میں کوئی عیب ہو تو ایک اونٹ تاوان ہوگا۔

(۲۷۶۸٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى فِي الظُّفُرِ إِذَا اعْرَنْجَمَ وَفَسَدَ بِقَلُوصٍ.

(۲۷۶۸۴) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ناخن میں جب وہ ٹیڑھا اور بے کار ہو جائے تو ایک جوان اونٹنی کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۷٦۸٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ؛ فِي الظُّفُرِ إِذَا لَمْ يَنْبُتْ فَفِيهِ نَاقَتَانِ ، فَإِنْ نَبَتَتْ عَمْيَاءَ لَيْسَ لَهَا وَبِيصٌ ، فَفِيهَا نَاقَةٌ.

(۲۷۶۸۵) حضرت عبدالکریم فرماتے ہیں کہ جب ناخن توڑا گیا اور دوبارہ نہ نکلا تو اس میں دو اونٹنیاں لازم ہیں اور اگر خرابی کے ساتھ نکلا تو اس میں ایک اونٹنی ہے۔

(۲۷٦۸٦) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي الظُّفُرِ إِذَا لَمْ يَنْبُتْ ، فَفِيهِ بِنْتُ مَخَاضٍ ، فَإِنْ لَمْ تُوجَدْ فَفِيهِ بِنْتُ لَبُونٍ.

(۲۷۶۸۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ناخن جب نہ اگے تو اس میں ایک دوسرے سال والی اونٹنی ہے اور اگر وہ نہ ہو تو تیرے سال والی اونٹنی ہے۔

(۲۷٦۸۷) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الظُّفُرِ إِذَا لَمْ يَنْبُتْ ؟ فَقَالَ : قَدْ سَمِعْت فِيهِ بِشَيْءٍ ، وَلاَ أَدْرِي مَا هُوَ.

(۲۷۶۸۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے ناخن کے بارے میں سوال کیا (جب وہ نہ اگے تو کیا ہوگا) انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اس میں کچھ سنا ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے۔

(۲۷٦۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّ أُمَرَاءَ الأَجْنَادِ ، وَأَهْلَ الرَّأْيِ اجْتَمَعُوا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الظُّفُرِ إِذَا نُزِعَ فَعَنِتَ ، أَوْ سَقَطَ ، أَوِ اسْوَدَّ : الْعُشْرُ مِنْ دِيَةِ الإِصْبَعِ ، عَشَرَةُ دَنَانِيرَ.

(۲۷۶۸۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو عبدالعزیز بن عمر رحمہ اللہ نے یہ بات بتائی ہے کہ اجناد کے امراء اور اہل رائے لوگوں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے لیے اس بات پر اجماع کر لیا ہے کہ ناخن کو جب کھینچا جائے پھر وہ خراب ہو جائے یا گر جائے یا سیاہ ہو جائے تو اس میں انگلی کی دیت کا دسواں حصہ یعنی دس دینار تاوان ہوگا۔

(۲۷٦۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الظُّفُرِ إِذَا

أَعْوَرَ خُمُسُ دِيَةِ الإِصْبَعِ.

(۲۷۶۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ناخن جب کھوکھلا ہو جائے تو اس میں انگلی کی دیت کا پانچواں حصہ ہے۔

(۵۵) الرَّجُلُ يُصِيبُ سِنَّ الرَّجُلِ

اگر کوئی آدمی دوسرے کا دانت توڑ دے

(۲۷۶۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْقِصَاصِ فِي سِنٍّ ، وَقَالَ : كِتَابَ اللهِ الْقِصَاصَ. (بخاری ۶۸۹۴۔ ابو داؤد ۴۵۸۵)

(۲۷۶۹۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں قصاص کا حکم دیا ہے اور فرمایا کہ "کتاب اللہ......" یعنی اللہ کا فرض کردہ وہ قصاص ہے۔

(۲۷۶۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَزْهَرَ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَار ، قَالَ : جَاءَ رَجُلاَنِ إِلَى شُرَيْحٍ قَدْ كَسَرَ هَذَا ضِرْسَ هَذَا ، وَهَذَا ضِرْسَ هَذَا ، قَالَ : هَذِهِ ثَنِيَّةٌ بِضِرْسٍ ، قُومَا.

(۲۷۶۹۱) حضرت محارب ابن دثار کا ارشاد ہے کہ دو آدمی شریح رحمہ اللہ کے پاس آئے ایک نے دوسرے کی ڈاڑھ نکال دی تھی اور دوسرے نے اول کی تو انہوں نے فرمایا یہ دانت بھی داڑھ کے بدلے ہوتا ہے لہٰذا تم دونوں چلے جاؤ۔

(۲۷۶۹۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : لَيْسَ فِي الْعِظَامِ قِصَاصٌ مَا خَلاَ السِّنِّ ، أَوِ الرَّأْسِ.

(۲۷۶۹۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حسن رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ کسی ہڈی میں بھی سر اور دانت کے قصاص نہیں ہے۔

(۲۷۶۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يُقَادُ مِنَ السِّنِّ.

(۲۷۶۹۳) حضرت عامر رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ دانت کی وجہ سے قصاص لیا جائے گا۔

(۲۷۶۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الْعَيْنُ يُقَادُ مِنْهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَالسِّنُّ.

(۲۷۶۹۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آنکھ کا قصاص لیا جائے گا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اور دانت کا بھی قصاص ہوگا۔

(۵۶) الضِّلَعُ إِذَا كُسِرَتْ

پسلی کی دیت کا بیان

(۲۷۶۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ،

قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ :فِي الضِّلَعِ جَمَلٌ.

(۲۷۶۹۵) حضرت اسلم جو عمر رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں ان کا ارشاد ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے منبر پر یہ بات سنی کہ وہ فرما رہے تھے کہ پسلی کے بدلہ میں ایک اونٹ ہے۔

(۲۷۶۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الضِّلَعِ إِذَا كُسِرَتْ بَعِيرَانِ ، فَإِذَا انْجَبَرَتْ فَبَعِيرٌ.

(۲۷۶۹۶) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ پسلی جب ٹوٹے تو دو اونٹ ہیں پھر اگر وہ درست ہو جائے تو ایک اونٹ ہے۔

(۲۷۶۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَن دَاوُد بْنِ أَبِي عَاصِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ فِي الضِّلَعِ بَعِيرٌ.

(۲۷۶۹۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ پسلی میں ایک اونٹ دیت ہے۔

(۲۷۶۹۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، وَمَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ :فِي الضِّلَعِ وَنَحْوِهَا إِذَا كُسِرَتْ فَجُبِرَتْ عَلَى غَيْرِ عَثْمٍ ، قَالاَ :فِيهِ أَجْرُ الطَّبِيبِ.

(۲۷۶۹۸) حضرت شریح رحمہ اللہ اور مسروق رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ پسلی اور اس جیسی کوئی اور ہڈی جب ٹوٹ کر دوبارہ سیدھی صحیح سالم جڑ جائے تو اس میں معالج کی اجرت دیت ہوگی۔

(۲۷۶۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :فِيهِ عَشَرَةُ دَنَانِيرَ.

(۲۷۶۹۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اس میں دس دینار دیت ہے۔

(۲۷۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ:فِي الضِّلَعِ بَعِيرٌ، وَفِي الضِّرْسِ بَعِيرٌ.

(۲۷۷۰۰) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ پسلی میں ایک اونٹ اور ڈاڑھ میں بھی ایک اونٹ دیت ہے۔

(۵۷) الْبَيْضَتَانِ مَا فِيهِمَا ؟

خصیتین کی دیت کا بیان

(۲۷۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :فِي إِحْدَى الْبَيْضَتَيْنِ نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ایک حصہ میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۷۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ بحَدَّثَنَا سُفْيَان ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِم ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۷۷۰۲) حضرت عاصم رحمہ اللہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

(۲۷۷۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِم ، عَنْ عَلِيٍّ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ،

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا :الْبَيْضَتَانِ سَوَاءٌ.

(۲۷۷۰۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ ان تمام کا ارشاد ہے کہ دونوں خصیے برابر ہیں۔

(٢٧٧٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :فِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَافِيَةً ، خَمْسُونَ خَمْسُونَ.

(۲۷۷۰۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ خصیتین میں دیت پوری ہوگی یعنی پچاس پچاس اونٹ ہوں گے۔

(٢٧٧٠٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ الْبَيْضَتَانِ سَوَاءٌ ، خَمْسُونَ خَمْسُونَ ، وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ ثَبْتٍ.

(۲۷۷۰۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دونوں خصیے دیت میں برابر ہیں یعنی پچاس پچاس اونٹ ہیں اور میں نے اس کو کسی مضبوط (ثقہ) راوی سے نہیں سنا۔

(٢٧٧٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : الْبَيْضَتَانِ ؟ قَالَ : خَمْسُونَ خَمْسُونَ ، وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ ثَبْتٍ.

(۲۷۷۰۶) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ، حضرت عطاء رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ان سے خصیتین کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ پچاس پچاس اونٹ دیت ہیں لیکن میں نے یہ کسی مضبوط (ثقہ) راوی سے نہیں سنا۔

(٢٧٧٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :الْبَيْضَتَانِ سَوَاءٌ.

(۲۷۷۰۷) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ خصیتین برابر ہیں (یعنی دیت میں)۔

(٢٧٧٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :الأُنْثَيَانِ سَوَاءٌ.

(۲۷۷۰۸) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ خصیتین دیت میں برابر ہیں۔

(٢٧٧٠٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :فِي الْبَيْضَةِ الْيُسْرَى ثُلُثَا الدِّيَةِ، وَفِي الْيُمْنَى الثُّلُثُ ، قُلْتُ :لِمَهْ ؟ قَالَ :لأَنَّ الْيُسْرَى إِذَا ذَهَبَتْ لَمْ يُولَدْ لَهُ ، وَإِذَا ذَهَبَتِ الْيُمْنَى وُلِدَ لَهُ.

(۲۷۷۰۹) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ بائیں خصیہ میں دو تہائی دیت ہے اور دائیں میں ایک تہائی دیت ہے حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا کہ ایسا کیوں ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ اس لیے ہے کہ جب بایاں خصیہ ضائع ہو جائے تو اولاد نہیں ہوتی اور اگر دایاں چلا جائے تو اولاد ہو سکتی ہے۔

(٢٧٧١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :ذَكَرْتُ ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ :هُمَا سَوَاءٌ.

(۲۷۷۱۰) حضرت منصور رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے یہ بات ابراہیم رحمہ اللہ سے بیان کی تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ دونوں

برابر ہیں۔

(۵۸) فِي لِسَانِ الأَخْرَسِ وَذَكَرِ الْعِنِّينِ

گونگے کی زبان اور نامرد کے آلۂ تناسل کی دیت کا بیان

(۲۷۷۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَن مَسْرُوقٍ، قَالَ: فِي لِسَانِ الأَخْرَسِ حُكْمٌ.

(۲۷۷۱۱) حضرت مسروق ؒ کا ارشاد مروی ہے کہ گونگے کی زبان میں فیصلہ ہے۔

(۲۷۷۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَن حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي لِسَانِ الأَخْرَسِ الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۷۱۲) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ گونگے کی زبان میں پوری دیت ہوگی۔

(۲۷۷۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي لِسَانِ الأَخْرَسِ حُكْمٌ ، وَفِي ذَكَرِ الْخَصِيِّ حُكْمٌ.

(۲۷۷۱۳) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ گونگے کی زبان کے بدلہ میں فیصلہ اور خصی آدمی کے عضو تناسل کے بدلہ میں بھی فیصلہ ہے۔

(۲۷۷۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: فِي لِسَانِ الأَخْرَسِ الثُّلُثُ مِمَّا فِي لِسَانِ الصَّحِيحِ.

(۲۷۷۱۴) حضرت قتادہ ؒ کا ارشاد ہے کہ گونگے کی زبان میں صحیح زبان کی دیت کا تہائی حصہ ہے۔

(۲۷۷۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: فِي لِسَانِ الأَخْرَسِ الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۷۷۱۵) حضرت حسن ؒ سے مروی ہے کہ گونگے کی زبان کے بدلہ میں پوری دیت ہوگی۔

(۲۷۷۱٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فِي ذَكَرِ الَّذِي لاَ يَأْتِي النِّسَاءَ ، مِثْلُ مَا فِي ذَكَرِ الَّذِي يَأْتِي النِّسَاءَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، وَقَالَ لِي: أَرَأَيْتَ الَّذِي قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ مِنْهُ ، أَلَيْسَ يُوفِي نَذْرَهُ.

(۲۷۷۱۶) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء ؒ سے سوال کیا کہ ایسے شخص کے عضو تناسل کے بدلہ میں کہ جو عورتوں کے پاس نہ آ سکتا ہو اتنی ہی دیت ہوگی کہ جتنی اس شخص کے بدلہ میں ہے کہ جو عورتوں کے پاس آ سکتا ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں اور فرمایا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ جس شخص کا عضو تناسل ضائع ہو چکا ہو تو کیا اس کی نذر کو پورا نہیں کیا جاتا؟

(۵۹) الْمَنْكِبُ يُكْسَرُ ثُمَّ يُجْبَرُ

کندھا اگر ٹوٹنے کے بعد جڑ جائے تو اس کا حکم

(۲۷۷۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّ أُمَرَاءَ الأَجْنَادِ ، وَأَهْلَ

الرَّأْيِ مِنْهُمْ اجْتَمَعُوا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ فِي الْمَنْكِبِ إِذَا كُسِرَ ، ثُمَّ جُبِرَ فِي غَيْرِ عَثْمٍ فَفِيهِ أَرْبَعُونَ دِينَارًا.

(۲۷۷۱۷) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو عبدالعزیز بن عمر نے یہ بات بتائی ہے کہ اجناد کے امراء اور اہل رائے حضرات نے عمر بن عبدالعزیز ؒ کی خلافت میں اتفاق کر لیا ہے اس بات میں کہ جب مونڈھا ٹوٹ جائے پھر (سیدھا) جڑ جائے تو اس میں چالیس دینار لازم ہوں گے۔

(۲۷۷۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ فِي الْمَنْكِبِ إِذَا كُسِرَ أَرْبَعُونَ دِينَارًا.

(۲۷۷۱۸) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھے شعبی ؒ سے یہ بات پہنچی ہے کہ جب مونڈھا ٹوٹ جائے تو اس میں چالیس دینار ہیں۔

(٦٠) مَنْ فَتَقَ الْمَثَانَةَ

مثانہ کی دیت

(۲۷۷۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَزْهَرِ الْعَطَّارِ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ: فِي الْفَتْقِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۱۹) حضرت شریح ؒ کا ارشاد ہے کہ مثانہ کے پھٹ جانے میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ: فِي فَتْقِ الْمَثَانَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۲۰) حضرت ابی مجلز کا ارشاد ہے کہ مثانہ کے پھٹ جانے میں تہائی دیت ہے۔

(۲۷۷۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: فِي الْمَثَانَةِ إِذَا خُرِقَتْ ، فَلَمْ يَسْتَمْسِكِ الْبَوْلُ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۲۱) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت شعبی ؒ سے یہ بات پہنچی ہے کہ جب مثانہ پھٹ جائے اور آدمی پیشاب روکنے پر قادر نہ رہے تو اس میں تہائی دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۷۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زَيْدٍ؛ فِي الْفَتْقِ الدِّيَةُ.

(۲۷۷۲۲) حضرت زہری ؒ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مثانے میں پوری دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(٦١) الصُّلْبُ كَمْ فِيهِ ؟

ریڑھ کی ہڈی کی دیت کا بیان

(۲۷۷۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

الصُّلْبِ الدِّيَةَ. (ابوداؤد ۲۶۳۔ بیہقی ۹۵)

(۲۷۷۲۳) حضرت زہری رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریڑھ کی ہڈی میں پوری دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۷۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ :فِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ.

(۲۷۷۲۴) حضرت زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ریڑھ کی ہڈی میں کامل دیت ہے۔

(۲۷۷۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ.

(۲۷۷۲۵) حضرت حسن رحمہ اللہ کا فرمان ہے کہ ریڑھ کی ہڈی میں پوری دیت ہے۔

(۲۷۷۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :اتَّفَقَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ فِي الصُّلْبِ الدِّيَةَ.

(۲۷۷۲۶) حضرت زہری رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ علماء کا اتفاق ہے کہ ریڑھ کی ہڈی میں پوری دیت ہے۔

(۲۷۷۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :فِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ.

(۲۷۷۲۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ریڑھ کی ہڈی میں پوری دیت ہے۔

(۲۷۷۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ :قَضَى أَبُو بَكْرٍ فِي صُلْبِ الرَّجُلِ إِذَا كُسِرَ ثُمَّ جُبِرَ بِالدِّيَةِ كَامِلَةً ، إِذَا كَانَ لاَ يُحْمَلُ لَهُ ، وَبِنِصْفِ الدِّيَةِ إِذَا كَانَ يُحْمَلُ لَهُ.

(۲۷۷۲۸) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آدمی کی ریڑھ کی ہڈی کے بارے میں فرمایا کہ جب وہ ٹوٹ جائے اور بوجھ نہ اٹھا سکے تو پوری دیت ہے اور اگر بوجھ اٹھا سکے تو آدھی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۷۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:إِنْ أُصِيبَ الصُّلْبُ، أَوْ كُسِرَ فَجُبِرَ وَانْقَطَعَ مَنِيُّهُ ، فَالدِّيَةُ وَافِيَةٌ ، فَإِنْ لَمْ يَنْقَطِعْ الْمَنِيُّ وَكَانَ فِي الظَّهْرِ مَيْلٌ ، فَإِنَّهُ يُرَى فِيهِ.

(۲۷۷۲۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اگر ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائے پھر جڑ جائے اور اس کی منی منقطع ہو جائے (یعنی کوئی ایسا نقصان ہو جائے کہ اس کی نسل آگے نہ چل سکے) تو اس کی دیت کامل ہوگی اور منی منقطع نہ ہو اور اس کی کمر میں کچھ ٹیڑھا پن ہو تو اس میں دیکھا جائے گا (یعنی بقدر نقصان دیت ہوگی)

(۲۷۷۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الصُّلْبِ يُكْسَرُ ؟ قَالَ :الدِّيَةُ.

(۲۷۷۳۰) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء سے کمر کے بارے میں سوال کیا جب وہ ٹوٹ جائے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں دیت ہے۔

(۲۷۷۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ سُفْيَانَ ؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّهُ قَالَ :حَضَرْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي رَجُلٍ كُسِرَ صُلْبُهُ ، فَاحْدَوْدَبَ ، وَلَمْ يَقْعُدْ

وَهُوَ يَمْشِي وَهُوَ مُحْدَوْدِبٌ ، فَقَالَ : امْشِ ، فَمَشَى ، فَقَضَى لَهُ بِثُلُثَيِ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۳۱) حضرت محمد بن عبد اللہ ؒ کا ارشاد ہے کہ میں ابن زبیر ؓ کے پاس ایسے آدمی کے مقدمہ کے بارے میں حاضر ہوا کہ جس کی کمر ٹوٹ گئی تھی پھر وہ کھڑا ہوگیا اور بیٹھ نہیں سکتا تھا وہ کھڑا ہو کر چلتا تھا تو ابن زبیر ؓ نے کہا کہ (اس آدمی کو) پھر وہ چلا تو ابن زبیر ؓ نے اس کے لیے دو تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۷۳۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ يَزِيدَ الضَّخْمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا كُسِرَ الصُّلْبُ ، وَمَنَعَ الْجِمَاعَ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۷۳۲) حضرت علی ؓ کا ارشاد ہے کہ جب کمر ٹوٹ جائے اور وہ جماع نہ کر سکے تو اس میں پوری دیت ہوگی۔

(٦٢) الثَّدْيَانِ مَا فِيهِمَا ؟

چھاتی کی دیت کا بیان

(۲۷۷۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ قَضَى فِي حَلَمَةِ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ رُبُعَ دِيَتِهَا ، وَفِي حَلَمَةِ ثَدْيِ الرَّجُلِ ثُمُنَ دِيَتِهِ.

(۲۷۷۳۳) حضرت زید بن ثابت ؓ نے عورت کے سر پستان میں اس کے چوتھائی دیت کا، اور آدمی کے سر پستان میں اس کی دیت کے آٹھواں حصہ کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۷۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي الثَّدْيَيْنِ الدِّيَةُ.

(۲۷۷۳۴) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ دونوں پستان کے بدلہ میں کامل دیت ہے۔

(۲۷۷۳٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي ثَدْيِ الْمَرْأَةِ فَمَا فَوْقَهُ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۳۵) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ عورت کے پستان یا اس سے زیادہ میں پوری دیت ہے اور ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۷۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : فِي الثَّدْيَيْنِ الدِّيَةُ ، وَفِي أَحَدِهِمَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۷۷۳۶) حضرت حسن ؓ کا ارشاد ہے کہ دونوں پستانوں میں کامل دیت ہے اور ان میں سے ایک میں آدھی دیت ہے۔

(۲۷۷۳۷) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَنْ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ ؟ فَقَالَ : فِيهِ نِصْفُ الدِّيَةِ ، وَإِذَا أُصِيبَ بَعْضُهُ فَفِيهِ حُكُومَةُ الْعَدْلِ الْمُجْتَهِدِ.

(۲۷۷۳۷) حضرت زہری ؒ کا ارشاد ہے کہ عورت کے پستان کے بارے میں سوال کیا گیا تو جواب دیا کہ اس میں آدھی دیت

ہے،اور جب پستان کے کچھ حصہ کو نقصان پہنچ جائے تو اس میں ایک عادل مجتہد کا فیصلہ ہوگا۔

(۲۷۷۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ :قَضَى أَبُو بَكْرٍ فِي ثَدْيِ الرَّجُلِ إِذَا ذَهَبَتْ حَلَمَتُهُ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ ، وَقَضَى فِي ثَدْيِ الْمَرْأَةِ بِعَشْرٍ مِنَ الإِبِلِ إِذَا لَمْ يُصِبْ إِلاَّ حَلَمَةَ ثَدْيِهَا، فَإِذَا قُطِعَ مِنْ أَصْلِهِ فَخَمْسَةُ عَشْرٍ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۷۷۳۸) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آدمی کے سر پستان اگر ضائع ہو جائیں تو اس میں پانچ اونٹ کا فیصلہ فرمایا اور عورت کے پستان میں دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا جب کہ صرف اس کے سرے کو نقصان پہنچے اور جب جڑ سے پستان کٹ جائے تو پندرہ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۷۷۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ فِي حَلَمَةِ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ مِئَةَ دِينَارٍ ، وَجَعَلَ فِي حَلَمَةِ ثَدْيِ الرَّجُلِ خَمْسِينَ دِينَارًا.

(۲۷۷۳۹) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عورت کے سر پستان میں سو دینار مقرر فرمائے ہیں اور مرد کے سر پستان کے بدلہ میں پچاس دینار مقرر کیے ہیں۔

(۲۷۷٤۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي دَاوُد بْنُ أَبِي عَاصِمٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ قَضَى فِي قِتَالِ غَسَّانَ وَأَصَابُوا النِّسَاءَ ، فِي الثَّدْيِ بِخَمْسِينَ دِينَارًا.

(۲۷۷۴۰) حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو داؤد بن ابی عاصم رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ عبد الملک بن مروان نے فیصلہ فرمایا غسان کے قتال میں اور انہوں عورتوں کو نقصان پہنچایا تھا پستان کے بدلہ میں پچاس دینار کا۔

(۲۷۷٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :بَلَغَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي ثَدْيِ الْمَرْأَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ ، وَفِي ثَدْيِ الرَّجُلِ حُكُومَةٌ.

(۲۷۷۴۱) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ عورت کے پستان میں آدھی دیت ہے اور مرد کے پستان میں عادل آدمیوں کا فیصلہ ہے۔

(۲۷۷٤۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ:ثَدْيُ الْمَرْأَةِ نِصفُ عَقْلِهَا، وَإِنْ كَانَتْ عَاقِرًا.

(۲۷۷۴۲) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے عورت کے پستان میں اس کی دیت کا نصف ہے اگر چہ وہ عورت بانجھ ہو۔

(٦٣) الْعَبْدُ يَجْنِي الْجِنَايَةَ

غلام کی جنایت کا حکم

(۲۷۷٤۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مَا

جَنَی الْعَبْدُ :فَفِی رَقَبَتِہِ ، وَیُخَیَّرُ مَوْلاَہُ ، إِنْ شَائَ فَدَاہُ ، وَإِنْ شَائَ دَفَعَہُ.

(۲۷۷۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو غلام جنایت کرے وہ اس کی گردن پر ہوگی اور اس کے آقا کو اختیار ہوگا اگر چاہے تو اس کا فدیہ دے دے یا غلام کو ہی بدلہ میں دیدے۔

(۲۷۷۴۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ :جِنَایَۃُ الْعَبْدِ فِی رَقَبَتِہِ ، وَیُخَیَّرُ مَوْلاَہُ ، إِنْ شَائَ فَدَاہُ ، وَإِنْ شَائَ دَفَعَہُ.

(۲۷۷۴۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ غلام کی جنایت اس کی گردن پر ہوگی اور اس کے آقا کو اختیار ہوگا اگر چہ چاہے تو فدیہ دے دے اور چاہے تو غلام دے دے۔

(۲۷۷۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ یَجْنِی الْمَمْلُوکُ عَلَی سَیِّدِہِ أَکْثَرَ مِنْ ثَمَنِ رَقَبَتِہِ.

(۲۷۷۴۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ غلام اپنے مولا پر اس کی قیمت سے زیادہ تاوان نہیں ڈال سکتا۔

(۲۷۷۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، عَنْ شُرَیْحٍ ، قَالَ :مَا جَنَی الْعَبْدُ فَفِی رَقَبَتِہِ ، أَوْ یُؤَدِّی عَنْہُ سَیِّدُہُ.

(۲۷۷۴۶) حضرت شریح رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ غلام جو جنایت کرے تو وہ اس کی گردن پر ہوگی یا پھر اس کی مولا اس کی طرف سے ادا کرے گا۔

(۲۷۷۴۷) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَہُ :عَبْدٌ جَنَی جِنَایَۃً ، قَالَ :فِی رَقَبَتِہِ.

(۲۷۷۴۷) حضرت محمد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے اشعث سے سوال کیا کہ جب غلام کوئی جنایت کرے تو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس ہی کی گردن پر ہوگی۔

(۲۷۷۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ : خُبِّرْتُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللہِ ، قَالَ :إِنْ شَائَ أَہْلُ الْمَمْلُوکِ فَدَوْہُ بِعَقْلِ جُرْحِ الْجَارِحِ ، وَإِنْ شَاؤُوا أَسْلَمُوہُ.

(۲۷۷۴۸) حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اگر غلاموں کے مالک چاہیں تو زخمی کے زخم کی اجرت فدیہ میں دے دیں اور اگر چاہیں تو غلام کو ہی سپرد کریں۔

(۲۷۷۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَی، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّہْرِیِّ، قَالَ:إِنْ قَتَلَ خَطَأً:إِنْ شَائَ سَیِّدُہُ فَدَاہُ، وَإِنْ شَائَ دَفَعَہُ بِرُمَّتِہِ.

(۲۷۷۴۹) حضرت زہری رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اگر اس نے غلطی سے قتل کر دیا ہو تو اس کا آقا اگر چاہے تو فدیہ دے دے اور اگر چاہے تو اس غلام کو ہی سپرد کر دے۔

(۲۷۷۵۰) حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ، عَنْ ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ، عَنْ أَبِیہِ؛ أَنَّہُ کَانَ یَقُولُ فِی الْعَبْدِ یَجْنِی الْجِنَایَۃَ ، قَالَ :مَوْلاَہُ بِالْخِیَارِ ؛ إِنْ شَائَ أَنْ یَدْفَعَ الْعَبْدَ بِالْجِنَایَۃِ ، وَإِنْ شَائَ أَعْطَی الْجِنَایَۃَ ، وَأَمْسَکَ الْعَبْدَ.

(۲۷۷۵۰) حضرت ہشام بن عروہ ؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ غلام جب کوئی جنابت کرے تو اس کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے تو غلام کو جنایت کے بدلہ میں دیدے اور چاہے تو جنایت اپنی طرف سے دیکر غلام کو اپنے پاس رکھ لے۔

(٦٤) الْعَبْدُ يَجْنِي الْجِنَايَةَ فَيُعْتِقُهُ مَوْلاَهُ

اگر کوئی غلام جنایت کرے اور پھر اس کا آقا اسے آزاد کردے تو کیا حکم ہے؟

(۲۷۷۵۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا جَنَى جِنَايَةً فَعَلِمَ بِجِنَايَتِهِ، فَأَعْتَقَهُ؛ فَهُوَ ضَامِنٌ لِجِنَايَتِهِ.

(۲۷۷۵۱) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ جب غلام نے کوئی جنایت کی پھر مالک کو اس کی جنایت کا علم ہوگیا اور اس نے اسے آزاد کردیا تو وہ اس جنایت کا ضامن ہوگا۔

(۲۷۷۵۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، مِثْلَهُ.

(۲۷۷۵۲) حضرت عامر ؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۲۷۷۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ فِي الْعَبْدِ يَجُرُّ الْجَرِيرَةَ فَيُعْتِقُهُ سَيِّدُهُ، أَنَّهُ يَجُوزُ عِتْقُهُ، وَيَضْمَنُ سَيِّدُهُ ثَمَنَهُ.

(۲۷۷۵۳) حضرت زہری ؒ سے مروی ہے کہ غلام جب کوئی گناہ کرے اور اس کا مالک اس کو آزاد کردے تو اس کا آزاد کرنا جائز ہوگا اور وہ اس کی قیمت کا ضامن ہوگا۔

(۲۷۷۵۴) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عن مُحَمَّدٍ؛ فِي الْعَبْدِ يَجْنِي الْجِنَايَةَ، قَالَ: فِي رَقَبَتِهِ، قُلْتُ: فَإِنْ أَعْتَقَهُ مَوْلاَهُ؟ قَالَ: عَلَيْهِ قِيمَتُهُ.

(۲۷۷۵۴) حضرت محمد ؒ سے غلام کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ جنایت کرے تو اس کی گردن پر ہوگا حضرت اشعث کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اگر اس کا مالک اس کو آزاد کردے تو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ پھر اس پر اس کی قیمت لازم ہوگی۔

(۲۷۷۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي عَبْدٍ جَنَى جِنَايَةً، فَعَلِمَ مَوْلاَهُ فَأَعْتَقَهُ، قَالَ: يَسْعَى الْعَبْدُ فِي جِنَايَتِهِ.

(۲۷۷۵۵) حضرت حسن ؒ کا ارشاد مروی ہے غلام کے بارے میں کہ جب اس نے کوئی جنایت کی پھر اس کے آقا کو علم ہوگیا اور اس نے اُسے آزاد کردیا، تو غلام اپنی جنایت کی ادائیگی میں خود کوشش کرے گا۔

(۲۷۷۵٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الوارث، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ حَمَّادٍ؛ سُئِلَ عَنِ الْعَبْدِ يُصِيبُ الْجِنَايَةَ؟ قَالَ: سَيِّدُهُ بِالْخِيَارِ، إِنْ شَاءَ دَفَعَهُ، وَإِنْ شَاءَ أَسْلَمَهُ، فَإِنْ أَعْتَقَهُ فَعَلَيْهِ ثَمَنُ الْعَبْدِ، وَلَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ شَيْءٌ

إِذَا أُعْتِقَ.

(۲۷۷۵۶) حضرت حماد ؒ سے مروی ہے کہ ان سے اس غلام کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے جنایت کا ارتکاب کیا ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کا آقا مختار ہے اگر چاہے تو غلام دیدے اور اگر چاہے تو اس کو روک لے اور اگر اس نے اسے آزاد کر دیا تو اس پر غلام کی قیمت لازم ہوگی اور غلام کو جب آزاد کر دیا تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

(۲۷۷۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي عَبْدٍ قَتَلَ رَجُلاً حُرًّا ، فَبَلَغَ مَوْلاَهُ فَأَعْتَقَهُ ، قَالَ : عِتْقُهُ جَائِزٌ ، وَعَلَى مَوْلاَهُ الدِّيَةُ.

(۲۷۷۵۷) حضرت شعبی ؒ کا ایسے غلام کے بارے میں ارشاد مروی ہے کہ جس نے آزاد آدمی کو قتل کر دیا پھر اس کے آقا کو خبر ملی تو اس نے آزاد کر دیا وہ فرماتے ہیں کہ اس کا آزاد کرنا جائز ہوگا اور اس کے آقا پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۷۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ ، يَقُولُ : إِنْ كَانَ مَوْلاَهُ أَعْتَقَهُ وَقَدْ عَلِمَ بِالْجِنَايَةِ ، فَهُوَ ضَامِنٌ لِلْجِنَايَةِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلِمَ بِالْجِنَايَةِ فَعَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَبْدِ.

(۲۷۷۵۸) حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس کے آقا نے اس غلام کی جنایت کو جاننے کے بعد آزاد کیا تو وہ جنایت کا ضامن ہوگا اور اگر وہ آقا جنایت سے ناواقف تھا تو اس کے اوپر غلام کی قیمت لازم ہوگی۔

(٦٥) الْعَبْدُ يَقْتُلُ الْحُرَّ فَيُدْفَعُ إِلَى أَوْلِيَائِهِ

اگر غلام کسی آزاد کو قتل کر دے تو کیا حکم ہے؟

(۲۷۷۵۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا قَتَلَ الْعَبْدُ الْحُرَّ دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ ، فَإِنْ شَاؤُوا قَتَلُوهُ ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَحْيَوْهُ.

(۲۷۷۵۹) حضرت علی ؓ کا ارشاد ہے کہ جب غلام آزاد کو قتل کرے تو اس کو مقتول کے اولیاء کے سپرد کر دیا جائے اگر وہ چاہیں تو اس کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو زندہ رہنے دیں۔

(۲۷۷٦۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ الدَّمَ إِلاَّ لأَهْلِهِ ، إِنْ شَاؤُوا بَاعُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا وَهَبُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَقَادُوا.

(۲۷۷٦۰) حضرت محمد ؒ کا ارشاد ہے کہ میں قصاص کو مقتول کے اولیاء کے لیے ہی جانتا ہوں اگر چاہیں تو غلام کو بیچ دیں اور اگر چاہیں تو اس کو ھبہ کر دیں اور اگر چاہیں تو اس سے قصاص طلب کر لیں۔

(۲۷۷٦۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي عَبْدٍ قَتَلَ حُرًّا فَأُعْطِي وَرَثَتُهُ أَنْ يَقْتُلُوهُ ، قَالَ : إِنْ شَاءَ اسْتَرَقُّوهُ.

(۲۷۷۶۱) حضرت حسن رحمہ اللہ سے غلام کے بارے مروی ہے کہ جس نے آزاد کو قتل کر دیا پھر وہ مقتول کے ورثاء کے سپرد کر دیا گیا کہ ورثاء اس کو قتل کر دیں فرمایا اگر چاہیں تو اس کو غلام بنالیں۔

(۲۷۷۶۲) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يُدْفَعُ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ ، فَإِنْ شَاؤُوا قَتَلُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَرَقُّوا.

(۲۷۷۶۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ غلام کو مقتول کے اولیاء کے سپرد کر دیا جائے پھر وہ چاہیں تو اس کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اس کو غلام بنالیں۔

(۲۷۷۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ قَالاَ :إِنْ شَاؤُوا قَتَلُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَرَقُّوا.

(۲۷۷۶۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ اور عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مقتول کے ورثاء اگر چاہیں تو اس کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اس کو غلام بنالیں۔

(۲۷۷٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي عَبْدٍ قَتَلَ حُرًّا مُتَعَمِّدًا ، قَالَ : يُعْطَى هَؤُلاَءِ :أَهْلُ الْمَقْتُولِ ، إِنْ شَاؤُوا قَتَلُوهُ ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَرَقُّوهُ.

(۲۷۷۶۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے غلام کے بارے میں مروی ہے کہ جس نے آزاد کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ہو کہ یہ غلام مقتول کے ورثاء کو سپرد کر دیا جائے اگر چاہیں تو اس کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اس کو غلام بنالیں۔

(۲۷۷٦٥) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْعَبْدِ يَقْتُلُ الْحُرَّ عَمْدًا ، قَالَ :لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَسْتَخْدِمُوهُ ، إِنَّمَا لَهُمْ دَمُهُ ، إِنْ شَاؤُوا قَتَلُوهُ ، وَإِنْ شَاؤُوا عَفَوْا عَنْهُ.

(۲۷۷۶۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے غلام کے بارے میں کہ جو کسی آزاد آدمی کو جان بوجھ کر قتل کر دے مروی ہے کہ ورثاء کے لیے جائز نہیں کہ اس سے خدمت لیں ان کے لیے صرف اتنی گنجائش ہے کہ اگر چاہیں تو اس کو قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو معاف کر دیں۔

(٦٦) إِذَا عُفِيَ عَنِ الْمَمْلُوكِ ، مَا يَكُونُ حَالُهُ ؟

غلام کی معافی کی صورتیں

(۲۷۷٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْعَبْدِ يَقْتُلُ الْحُرَّ مُتَعَمِّدًا ، ثُمَّ يَعْفُو وَلِيُّ الدَّمِ عَنِ الدَّمِ ، قَالَ :يَرْجِعُ إِلَى مَوْلاَهُ.

(۲۷۷۶۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے غلام کے بارے میں کہ جس نے آزاد آدمی کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ہو مروی ہے کہ پھر جب اس کے ورثاء قصاص کو معاف کر دیں تو وہ غلام اپنے مالک کی طرف لوٹ جائے گا۔

(۲۷۷٦۷) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنْ عَفَوْا عَنْهُ رَجَعَ عبدًا إِلَى سَيِّدِهِ.

(۲۷۷٦۷) حضرت حسن ؒ کا ارشاد ہے کہ اگر ورثاء معاف کر دیں تو اس کو اس کے آقا کی طرف لوٹا دیں گے۔

(۲۷۷٦۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي عَبْدٍ قَتَلَ حُرًّا فَدُفِعَ إِلَى أَوْلِيَائِهِ، قَالَ : إِنْ عَفَوْا عَنْهُ رَجَعَ إِلَى سَيِّدِهِ ، وَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَسْتَخْدِمُوهُ.
قَالَ وَكِيعٌ : وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ.

(۲۷۷٦۸) حضرت حماد ؒ سے غلام کے بارے میں مروی ہے کہ غلام نے جب آزاد کو جان بوجھ کر قتل کیا پھر اس کو اس کے ورثاء کے سپرد کر دیا گیا مگر انہوں نے اس کو معاف کر دیا تو یہ غلام اپنے آقا کی طرف لوٹ جائے گا اور ان ورثاء کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس سے خدمت لیں۔

(٦٧) الْحُرُّ يَقْتُلُ الْعَبْدَ خَطَأً

اگر غلام کسی کو خطاءً قتل کر دے تو کیا حکم ہے؟

(۲۷۷٦۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَعَلِيٌّ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قِيمَتُهُ بَالِغَةٌ مَا بَلَغَتْ.

(۲۷۷٦۹) حضرت سعید بن مسیب ؒ کا ارشاد ہے کہ اس کی قیمت دینی ہوگی جتنی بھی ہو۔

(۲۷۷۷۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، وَسِوَادَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : قِيمَتُهُ يَوْمَ يُصَابُ.

(۲۷۷۷۰) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کا ارشاد ہے کہ غلام نے جس دن اس کو مارا ہے اس دن کی اس کی قیمت دیکھی جائے گی۔

(۲۷۷۷۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عَطَاءٍ وَمَكْحُولٍ ، وَابْنِ شِهَابٍ ، قَالُوا : قِيمَتُهُ يَوْمَ يُصَابُ.

(۲۷۷۷۱) حضرت عطاء ؒ اور مکحول ؒ اور ابن شہاب ؒ فرماتے ہیں کہ اس کی اس دن کہ جس دن مرا ہے کی قیمت لگائی جائے گی۔

(۲۷۷۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : قِيمَتُهُ يَوْمَ يُصَابُ . بَالِغَةً مَا بَلَغَتْ.

(۲۷۷۷۲) حضرت حسن ؒ اور ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ وفات کے دن کی قیمت لگائی جائے گی۔ جہاں تک بھی پہنچے۔

(۲۷۷۷۳) حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قِيمَتُهُ يَوْمَ يُصَابُ.

(۲۷۷۷۳) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ اس کی وفات کے دن کی قیمت لگائی جائے گی۔

(۲۷۷۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : قِيمَتُهُ يَوْمَ يُصَابُ ، بَالِغَةً مَا بَلَغَتْ.

(۲۷۷۷۴) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس غلام کی وفات کے دن کی قیمت لگائی جائے گی چاہے جتنی بھی ہو۔

(۲۷۷۷٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ وَشُرَيْحٍ ، قَالُوا : ثَمَنُهُ ، وَإِنْ خَلَفَ دِيَةَ الْحُرِّ.

(۲۷۷۷۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی قیمت ہی ادا کرنی ہوگی اگرچہ آزاد کی قیمت کے برابر ہی کیوں نہ ہو جائے۔

(۲۷۷۷٦) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : هُوَ مَالٌ مَا بَلَغَ.

(۲۷۷۷۶) حضرت محمد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اس کی دیت مال ہے چاہے جتنا بھی ہو جائے۔

(۲۷۷۷۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُبْلُغُ مَا بَلَغَ.

(۲۷۷۷۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جہاں تک بھی قیمت پہنچتی ہے پہنچ جائے۔

(٦٨) مَنْ قَالَ لاَ يُبْلَغُ بِهِ دِيَةُ الْحُرِّ

جن حضرات کے نزدیک غلام سے آزاد کی دیت نہیں لی جائے گی

(۲۷۷۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَن دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ جَعَلَ دِيَةَ عَبْدٍ قُتِلَ خَطَأً أَرْبَعَةَ آلاَفٍ ، وَكَانَ ثَمَنُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ ، وَقَالَ : أَكْرَهُ أَنْ أَجْعَلَ دِيَتَهُ أَكْثَرَ مِنْ دِيَةِ الْحُرِّ.

(۲۷۷۷۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سعید بن عاص رحمہ اللہ نے غلام کی دیت کو جس کو کہ غلطی سے قتل کر دیا گیا ہو چار ہزار "۴۰۰۰" مقرر کیا ہے حالانکہ اس کی قیمت اس سے زیادہ تھی اور فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اس کی دیت کو آزاد کی دیت سے بھی زیادہ مقرر کروں۔

(۲۷۷۷۹) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُبْلَغُ بِهِ دِيَةُ الْحُرِّ.

(۲۷۷۷۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اس کی دیت آزاد کی دیت تک نہیں پہنچائی جائے گی۔

(۲۷۷۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يُزَادُ السَّيِّدُ عَلَى دِيَةِ الْحُرِّ. (عبدالرزاق ۱۸۱۶۹)

(۲۷۷۸۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مالک سے آزاد کی دیت سے زیادہ نہیں لیا جائے گا۔

(۲۷۷۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : لاَ يُبْلَغُ بِدِيَةِ الْعَبْدِ دِيَةَ الْحُرِّ

فِي الْخَطَأِ.

(۲۷۷۸۱) حضرت ابراہیم ؒ اور شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ قتل خطا میں غلام کی دیت کو آزاد کی دیت کے برابر نہیں کیا جائے گا۔

(۲۷۷۸۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : دِيَةُ الْمَمْلُوكِ أَنْقَصُ مِنْ دِيَةِ الْحُرِّ.

(۲۷۷۸۲) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ غلام کی دیت آزاد کی دیت سے کم ہے۔

(٦٩) الْعَبْدُ تُفْقَأُ عَيْنَاهُ جَمِيعًا

غلام کی دونوں آنکھیں پھوڑنے کی دیت

(۲۷۷۸۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أُصِيبَتْ أُذُنُ الْعَبْدِ ، أَوْ عَيْنُهُ فَفِيهَا نِصْفُ ثَمَنِهِ . وَإِذَا أُصِيبَتْ أُذُنَاهُ ، أَوْ عَيْنَاهُ فَفِيهَا ثَمَنُهُ كُلُّهُ ، وَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أَصَابَهُ.

(۲۷۷۸۳) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ جب غلام کا ایک کان یا آنکھ ضائع ہو جائے تو اس میں اس کی آدھی قیمت ادا کی جائے گی اور جب دونوں کان یا آنکھیں ضائع ہو جائیں تو پھر پوری قیمت ادا کرنی ہوگی اور یہ قیمت اس غلام کو ہی دی جائے گی۔

(۲۷۷۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا فُقِئَتْ عَيْنُ الْعَبْدِ ، أَوْ قُطِعَتْ يَدُهُ ، أَوْ رِجْلُهُ ؛ فَعَلَيْهِ نِصْفُ قِيمَتِهِ ، وَإِذَا فُقِئَتْ عَيْنَاهُ ، أَوْ قُطِعَتْ يَدَاهُ ، أَوْ رِجْلاَهُ ؛ دَفَعَهُ وَعَلَيْهِ قِيمَتُهُ.

(۲۷۷۸۴) حضرت شعبی ؒ کا ارشاد ہے کہ جب غلام کی ایک آنکھ پھوڑی گئی یا اس کا ایک ہاتھ یا پاؤں کاٹا گیا تو اس کاٹنے والے پر اس کی آدھی قیمت لازم ہوگی اور جب دونوں آنکھیں پھوڑ دی گئیں یا دونوں ہاتھ یا پاؤں کاٹ دیے گئے تو اس پر پوری قیمت دینا لازم ہوگی۔

(۲۷۷۸٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَمْلُوكِ إِذَا فُقِئَتْ عَيْنُهُ ، فَفِيهَا نِصْفُ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۸۵) حضرت حسن ؒ سے مروی ہے کہ جب غلام کی ایک آنکھ پھوٹ جائے تو اس میں اس کی آدھی قیمت ہوگی۔

(۲۷۷۸٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ؛ فِي رَجُلٍ قَطَعَ يَدَ عَبْدٍ عَمْدًا ، أَوْ فَقَأَ عَيْنَهُ ، قَالَ : هُوَ لَهُ ، وَعَلَيْهِ ثَمَنُهُ.

(۲۷۷۸۶) حضرت ایاس بن معاویہ ؒ کا ارشاد ہے کہ جب کسی نے غلام کا ہاتھ جان بوجھ کر کاٹ دیا یا آنکھ پھوڑ دی تو اس پر اس کی قیمت ہوگی جو غلام ہی کی ہوگی۔

(۲۷۷۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، فِي الْحُرِّ يَجْرَحُ الْعَبْدَ ، قَالَ : إِنْ فَقَأَ عَيْنَهُ فَفِيهَا نِصْفُ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۸۷) حضرت زہری ؒ سے اس آزاد کے بارے میں جس نے غلام کو زخمی کیا ہو ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر اس نے اس کی آنکھ پھوڑ دی ہے تو اس کی قیمت کا نصف دینا ہوگا۔

(۷۰) فِي سِنِّ الْعَبْدِ وَجِرَاحِهِ

غلام کے دانت اور زخم کی دیت

(۲۷۷۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي مُوضِحَةِ الْعَبْدِ ، نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۸۸) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ غلام کے سر یا چہرہ پر ایسا زخم جو ہڈی کو واضح کر دے تو اس میں اس کی قیمت کا بیسواں حصہ دیت ہوگی۔

(۲۷۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي مُوضِحَةِ الْعَبْدِ ، نِصْفُ عُشْرِ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۸۹) حضرت شعبی ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ غلام کے ''موضحہ'' میں اس کی قیمت کا بیسواں حصہ دیت ہوگی۔

(۲۷۷۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : قَضَى فِي سِنِّ الْعَبْدِ وَمُوضِحَتِهِ عَلَى قَدْرِ قِيمَتِهِ مِنْ ثَمَنِهِ ؛ نِصْفُ عُشْرِ قِيمَتِهِ ، كَنَحْوٍ مِنْ دِيَةِ الْحُرِّ فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ.

(۲۷۷۹۰) حضرت شعبی ولیٹیلیہ سے مروی ہے کہ قاضی شریح ولیٹیلیہ نے غلام کے دانت اور سر یا چہرے کے زخم میں اس غلام کی قیمت کے بقدر دیت کا فیصلہ فرمایا یعنی اس کی قیمت کا بیسواں حصہ جیسا کہ آزاد آدمی کے دانتوں اور سر یا چہرہ کے زخم میں کیا جاتا ہے۔

(۲۷۷۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عن شُرَيْحٍ ؛ بِنَحْوِ ذَلِكَ.

(۲۷۷۹۱) حضرت شعبی ولیٹیلیہ حضرت قاضی شریح ولیٹیلیہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

(۲۷۷۹۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جِرَاحَةُ الْعَبْدِ مِنْ ثَمَنِهِ ، كَجِرَاحَةِ الْحُرِّ مِنْ دِيَتِهِ ، الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۲۷۷۹۲) حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ کا ارشاد ہے کہ غلام کے زخم کا بدلہ اس کی قیمت کے حساب سے یہ بعینہ اسی طرح ہے کہ جیسے آزاد آدمی کے زخم کا بدلہ اس کی دیت کا حساب سے ہوتا ہے یعنی دسواں اور بیسواں حصہ۔

(۲۷۷۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : عَقْلُ الْعَبْدِ فِي ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۹۳) حضرت سعید بن مسیب ولیٹیلیہ کا ارشاد ہے کہ غلام کی دیت اس کے ثمن کے حساب سے ہوگی۔

(۲۷۷۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : جِرَاحَةُ الْعَبْدِ فِي ثَمَنِهِ مِثْلُ جِرَاحَةِ الْحُرِّ فِي دِيَتِهِ ، وَقَالَ الزُّهْرِيُّ : قَالَ أُنَاسٌ : إِنَّمَا هُوَ مَالٌ ، فَعَلَى قَدْرِ مَا انْتَقَصَ مِنْ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۹۴) حضرت سعید بن مسیب ولیٹیلیہ کا ارشاد ہے کہ غلام کے زخم کا بدلہ اس کی قیمت کے حساب سے یہ بالکل اسی طرح ہے کہ جیسے آزاد آدمی کا بدلہ اسکی دیت کے حساب سے اور زہری ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا قول ہے کہ یہ غلام تو ایک مال ہے لہٰذا اس کی قیمت میں جتنی کمی واقع ہوگی اسی کے حساب سے دیت ہوگی۔

(۲۷۷۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :تَجْرِي جِرَاحَاتُ الْعَبِيدِ عَلَى مَا تَجْرِي عَلَيْهِ جِرَاحَاتُ الأَحْرَارِ.

(۲۷۷۹۵) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ غلاموں کے زخموں کے احکام اسی بنیاد پر جاری ہوتے ہیں کہ جس بنیاد پر آزاد آدمیوں کے زخموں کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

(۲۷۷۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي حُرٍّ أَصَابَ مِنْ عَبْدٍ شَيْئًا ، قَالَ :يُرَدُّ عَلَى مَوْلاَهُ مَا نَقَصَ مِنْ ثَمَنِهِ.

(۲۷۷۹۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی آزاد کسی غلام کو نقصان پہنچائے تو مالک کو اتنا مال ادا کرے گا جتنا اس کی قیمت میں سے کم ہوا ہے۔

(۲۷۷۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :عَقْلُ الْعَبْدِ فِي ثَمَنِهِ ، مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ الْحُرِّ فِي دِيَتِهِ.

(۲۷۷۹۷) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ غلام کی دیت اس کی قیمت میں یہ اسی طرح ہے کہ جیسے آزاد کا بدلہ اس کی دیت کے حساب سے ہے۔

(۲۷۷۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :تَجْرِي جِرَاحَاتُ الْعَبِيدِ عَلَى مَا تَجْرِي عَلَيْهِ جِرَاحَاتُ الأَحْرَارِ.

(۲۷۷۹۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ غلاموں کے زخموں کے احکام اسی بنیاد پر جاری ہوں گے کہ جس بنیاد پر آزاد آدمی کے زخموں کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

(۷۱) الْحُرُّ يَشُجُّ الْعَبْدَ ، أَوْ يَجْرَحُهُ

اگر کوئی آزاد کسی غلام کو زخمی کر دے تو کیا حکم ہے؟

(۲۷۷۹۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي عَبْدٍ جَرَحَ حُرًّا ، قَالَ :إِنْ شَاءَ اقْتَصَّ مِنْهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَخَذَ بِخُمَاشَتِهِ أَرْشًا.

(۲۷۷۹۹) حضرت قاضی شریح رحمہ اللہ سے اس غلام کے بارے میں کہ جو کسی آزاد کو زخمی کر دے ارشاد مروی ہے کہ اگر وہ چاہے تو قصاص لے لے اور اگر چاہے تو اپنے زخم کے بدلہ میں تاوان لے لے۔

(۲۷۸۰۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا شَجَّ الْحُرُّ الْعَبْدَ مُتَعَمِّدًا ، فَإِنَّمَا هِيَ دِيَةٌ لَيْسَ لَهُ عَلَيْهِ قَوَد.

(۲۷۸۰۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب آزاد آدمی کو جان بوجھ کر زخمی کر دے تو اس کے بدلہ میں صرف دیت ہوگی اور

اس کے اوپر قصاص نہیں ہوگا۔

(۲۷۸۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : لاَ يُقَادُ الْحُرُّ مِنَ الْعَبْدِ.

(۲۷۸۰۱) حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کا ارشاد ہے کہ آزاد سے غلام کے بدلہ میں قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۲۷۸۰۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ بَيْنَ الْمَمْلُوكِينَ وَالأَحْرَارِ قِصَاصٌ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ.

(۲۷۸۰۲) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ غلاموں اور آزاد لوگوں کے درمیان "فِيمَا دُونَ النَّفْسِ" میں قصاص نہیں ہے (یعنی قتل کے علاوہ قصاص نہیں ہے)

(۲۷۸۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الْعَبْدُ يَشُجُّ الْحُرَّ ، أَوْ يَفْقَأُ عَيْنَهُ ، فَيُرِيدُ الْحُرُّ أَنْ يَسْتَقِيدَ مِنَ الْعَبْدِ ، قَالَ : لاَ يَسْتَقِيدُ حُرٌّ مِنْ عَبْدٍ ، وَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ مُجَاهِدٌ ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى.

(۲۷۸۰۳) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ میں نے عطاء ؒ سے سوال کیا کہ غلام جب آزاد آدمی کو زخمی کردے یا اس کی آنکھ پھوڑ دے پھر آزاد اس سے قصاص لینا چاہے تو، تو انہوں نے جواب دیا کہ آزاد غلام سے قصاص نہیں لے سکتا اور اسی طرح حضرت مجاہد ؒ اور سلیمان بن موسیٰ ؒ نے بھی فرمایا ہے۔

(۲۷۸۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : لاَ يَسْتَقِيدُ الْعَبْدُ مِنَ الْحُرِّ.

(۲۷۸۰۴) حضرت ابن جریج ؒ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو سالم ؒ سے یہ خبر ملی ہے کہ غلام آزاد سے قصاص نہیں لے گا۔

(۲۷۸۰۵) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ قَوَدَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ ، إِلاَّ أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَتَلَ الْحُرَّ قُتِلَ بِهِ.

(۲۷۸۰۵) حضرت زہری ؒ کا ارشاد ہے کہ آزاد اور غلام کے درمیان اس کے علاوہ اور کوئی قصاص نہیں کہ غلام آزاد کو قتل کردے تو غلام کو بھی بدلہ میں قتل کیا جائے گا۔

(۷۴) الْعَبْدُ يَجْرَحُ الْعَبْدَ

اگر غلام کسی غلام کو زخمی کردے تو کیا حکم ہے؟

(۲۷۸۰۶) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالاَ : لَيْسَ بَيْنَ الْمَمْلُوكِينَ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۰۶) حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ غلاموں کے درمیان کوئی قصاص نہیں ہے۔

(۲۷۸۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالُوا : لَيْسَ بَيْنَ الْمَمْلُوكِينَ قِصَاصٌ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ.

(۲۷۸۰۷) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں غلاموں کے درمیان قتل نفس کے علاوہ جنایت میں کوئی قصاص نہیں ہے۔

(۲۷۸۰۸) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : لَيْسَ بَيْنَ الْمَمْلُوكِينَ قِصَاصٌ ، وَلَيْسَ بَيْنَ الصِّبْيَانِ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۰۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نہ تو غلاموں کے درمیان قصاص ہے اور نہ ہی بچوں کے درمیان قصاص ہے۔

(۲۷۸۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ عَنْ سَالِمٍ ، أَنَّهُ قَالَ : إِذَا عَمَدَ الْمَمْلُوكُ فَقَتَلَ الْمَمْلُوكَ ، أَوْ جَرَحَهُ ، فَهُوَ بِهِ قَوَدٌ.

(۲۷۸۰۹) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو سالم سے یہ خبر پہنچی ہے کہ جب کوئی غلام کسی دوسرے غلام کو ارادۃً قتل یا زخمی کردے تو اس کو بدلہ میں قصاص دے گا۔

(۲۷۸۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : يُقَادُ الْمَمْلُوكُ مِنَ الْمَمْلُوكِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ قِيمَةَ نَفْسِهِ ، فَمَا دُونَ ذَلِكَ مِنَ الْجِرَاحَاتِ.

(۲۷۸۱۰) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ غلام کے بدلہ میں غلام سے قصاص لیا جائے گا۔ ہر اس عمد میں جو اس کی قیمت کو پہنچے اور اس سے کم زخموں میں بھی۔

(۲۷۸۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ فِي كِتَابٍ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : يُقَادُ الْمَمْلُوكُ مِنَ الْمَمْلُوكِ فِي عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَ ذَلِكَ.

(۲۷۸۱۱) حضرت عبد العزیز بن عمر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کی کتاب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول یہ بات درج ہے کہ غلام سے غلام کا بدلہ ہر اس عمد میں لیا جائے گا جو اس کی قیمت کو پہنچے اور جو اس کی قیمت کو نہ پہنچے۔

(۲۷۸۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ لاَ يُقَادُ مِنَ الْعَبْدِ فِي جِرَاحَةِ عَمْدٍ ، وَلاَ خَطَأً ، إِلاَّ فِي قَتْلِ عَمْدٍ.

(۲۷۸۱۲) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تحقیق غلام سے غلام کے بدلہ میں نہ تو ارادۃً زخم کرنے میں اور نہ ہی سہوا کرنے سے قصاص لیا جائے گا سوائے قتل عمد کے (کہ اس میں قصاص ہوگا)

(۲۷۸۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْقِصَاصَ بَيْنَ الْعَبِيدِ.

(۲۷۸۱۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ غلاموں کے درمیان قصاص کی رائے رکھتے تھے۔

(۲۷۸۱۴) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : رَأَيْتُ نَوْفَلَ بْنَ مُسَاحِقٍ يقتصّ لِلْعَبِيدِ

بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۲۷۸۱۴) حضرت حارث رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ میں نے نوفل بن مساحق کو دیکھا کہ وہ غلاموں کا غلاموں سے قصاص لیتے تھے۔

(۷۳) الرَّجُلُ يَقْتُلُهُ النَّفَرُ، فَيُدْفَعُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِ

اگر ایک آدمی کو زیادہ لوگ مل کر قتل کر دیں تو کیا حکم ہے؟

(۲۷۸۱۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُهُ الرَّجُلاَنِ أَنْ يُقْتَلَ أَحَدُهُمَا ، وَتُؤْخَذ الدِّيَةُ مِنَ الآخَرِ.

(۲۷۸۱۵) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ وہ اس آدمی کے بارے میں کوئی حرج نہیں دیکھتے کہ جس کو دو آدمیوں نے قتل کر دیا ہو کہ ان دونوں میں سے ایک کو قتل اور دوسرے سے دیت لے لی جائے۔

(۲۷۸۱۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُهُ النَّفَرُ ، قَالَ : يُدْفَعُونَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ ، فَيَقْتُلُونَ مَنْ شَاؤُوا ، وَيَعْفُونَ عَمَّنْ شَاؤُوا.

(۲۷۸۱۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ ایسے شخص کے بارے میں کہ جسے ایک جماعت نے قتل کر دیا ہو فرماتے ہیں کہ وہ سارے مقتول کے ورثاء کے سپرد کر دیے جائیں گے وہ جسے چاہیں قتل کر دیں اور جس کو چاہیں معاف کر دیں۔

(۲۷۸۱۷) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ : إِذَا عَفَا عَنْ أَحَدِهِمْ، فَلْيَعْفُ عَنْهُمْ جَمِيعًا.

(۲۷۸۱۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اگر اس کے ورثاء نے ایک کو معاف کر دیا تو ان کو چاہیے کہ دوسرے کو بھی معاف کر دیں۔

(۲۷۸۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ قَتَلَهُ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ ، فَأَرَادَ وَلِيُّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْ بَعْضٍ وَيَقْتُلَ بَعْضًا ، وَيَأْخُذَ مِنْ بَعْضٍ الدِّيَةَ ، قَالَ : لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ.

(۲۷۸۱۸) حضرت حسن رحمہ اللہ نے ایسے شخص کے بارے میں کہ جس کو تین آدمیوں نے قتل کر دیا ہو اولیاء نے ارادہ کر لیا ہو بعض کو معاف کرنے اور بعض کو قتل کرنے کا اور دیت لینے کا فرماتے ہیں کہ یہ بات ان کے لیے جائز نہیں ہے۔

(۲۷۸۱۹) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ ، عَنْ أَبَانَ الْعَطَّارِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُهُ النَّفَرُ ، قَالَ : يَعْفُو عَمَّنْ شَاءَ ، وَيَقْتُلُ مَنْ شَاءَ ، وَيَأْخُذُ الدِّيَةَ مِمَّنْ شَاءَ.

(۲۷۸۱۹) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ ایسے شخص کے بارے میں کہ جس کو ایک جماعت نے قتل کر دیا ہو فرماتے ہیں کہ اس کے ورثاء جس کو چاہیں معاف کر دیں اور جس کو چاہیں قتل کر دیں اور جس سے چاہیں دیت وصول کر لیں۔

(۲۷۸۲۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُهُ النَّفَرُ ،

قَالَ :يَقْتُلُ مَنْ شَاءَ ، وَيَعْفُو عَمَّنْ شَاءَ ، وَيَأْخُذَ الدِّيَةَ مِمَّنْ شَاءَ.

(۲۷۸۲۰) حضرت ابراہیم ؒ ایسے شخص کے بارے میں کہ جس کو ایک جماعت نے قتل کردیا ہو فرماتے ہیں کہ اس کے ورثاء جس کو چاہیں قتل کردیں اور جس کو چاہیں معاف کریں اور جس سے چاہیں دیت وصول کرلیں۔

(۷۴) فِی جَنِینِ الأَمَۃِ

باندی کے پیٹ میں موجود بچے کی دیت

(۲۷۸۲۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، قَالَ :جَنِینُ الأَمَۃِ عَشَرَۃُ دَنَانِیرَ.

(۲۷۸۲۱) حضرت سعید ابن مسیب ؒ کا ارشاد ہے کہ باندی کے جنین (یعنی اس بچہ میں جو ابھی پیٹ میں ہو کو ضائع کرنے پر) دس دینار ہیں۔

(۲۷۸۲۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :فِی جَنِینِ الأَمَۃِ حُکْمٌ.

(۲۷۸۲۲) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ باندی کے پیٹ میں موجود بچہ میں فیصلہ ہے۔

(۲۷۸۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عَدِیٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:جَنِینُ الأَمَۃِ إِذَا اسْتَہَلَّ، فَقِیمَتُہُ یَوْمَ اسْتَہَلَّ.

(۲۷۸۲۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ جب بچہ پیدائش کے وقت چلائے تو اس کے اس چلانے کے دن کی قیمت کا حساب ہوگا۔

(۲۷۸۲۴) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ ہَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَکَمِ ، قَالَ :کَانُوا یَأْخُذُونَ جَنِینَ الأَمَۃِ مِنْ جَنِینِ الْحُرَّۃِ.

(۲۷۸۲۴) حضرت حکم ؒ کا ارشاد ہے کہ لوگ باندی کے بچہ کو آزاد عورت کے بچہ کے حکم میں لیتے تھے۔

(۲۷۸۲۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَکَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاہِیمَ ؛ أَنَّہُ قَالَ :فِی جَنِینِ الأَمَۃِ مِنْ ثَمَنِہَا ، کَنَحْوِ مِنْ جَنِینِ الْحُرَّۃِ مِنْ دِیَتِہَا ؛ الْعُشْرُ ، وَنِصْفُ الْعُشْرِ.

(۲۷۸۲۵) حضرت ابراہیم ؒ کا ارشاد ہے کہ باندی کے پیٹ میں موجود بچے کا اعتبار باندی کی قیمت سے ہے اور آزاد عورت کے بچے کا اعتبار اس کی دیت سے ہے یعنی عشر اور نصف عشر۔

(۲۷۸۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیدَ ، عَنْ أَبِی الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَۃَ ، قَالَ :إِنْ وَقَعَ حَیًّا فَعَلَیْہِ ثَمَنُہُ ، وَإِنْ وَقَعَ مَیِّتًا فَعَلَیْہِ عُشْرُ ثَمَنِ أُمِّہِ.

(۲۷۸۲۶) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ اگر بچہ زندہ پیدا ہوجائے تو اس میں اس کی قیمت ہے اور اگر مردہ پیدا ہوا تو اس میں اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۸۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي جَنِينِ الأَمَةِ عُشْرُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۸۲۷) حضرت حسن ولیٹیلہ سے مروی ہے کہ باندی کے پیٹ کے بچہ میں اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۸۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : عُشْرُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۸۲۸) حضرت حسن ولیٹیلہ سے مروی ہے کہ اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۸۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ وَكِيعًا ، يَقُولُ : قَالَ سُفْيَانُ : وَنَحْنُ نَقُولُ : إِنْ كَانَ غُلاَمًا فَنِصْفُ عُشْرِ قِيمَتِهِ ، وَإِنْ كَانَتْ جَارِيَةً فَعُشْرُ قِيمَتِهَا لَوْ كَانَتْ حَيَّةً.

(۲۷۸۲۹) حضرت سفیان ولیٹیلہ کا ارشاد ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ اگر جنین غلام ہو (یعنی لڑکا پیدا ہو) تو اس کی قیمت کا بیسواں حصہ دینا ہوگا اور اگر باندی (یعنی بچی پیدا ہو) تو اس کی قیمت کا دسواں حصہ دینا ہوگا۔

(۷۵) جنِينُ الْبَهِيمَةِ ، مَا فِيهِ ؟

جانور کا بچہ ضائع کرنے کا حکم

(۲۷۸۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي جَنِينِ الدَّابَّةِ قِيمَتُهُ.

(۲۷۸۳۰) حضرت ابراہیم ولیٹیلہ سے مروی ہے کہ جانور کے پیٹ کے بچہ میں اس کی قیمت دینا ہوگی۔

(۲۷۸۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانُوا يَأْخُذُونَ جَنِينَ الدَّابَّةِ مِنْ جَنِينِ الأَمَةِ.

(۲۷۸۳۱) حضرت حکم کا ارشاد ہے کہ لوگ جانور کے پیٹ کو بچہ کو باندی کے پیٹ کے بچہ کے برابر رکھتے تھے (یعنی اس کے برابر اس کی بھی دیت ہوتی تھی)

(۲۷۸۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي جَنِينِ الدَّابَّةِ عُشْرُ ثَمَنِ أُمِّهِ.

(۲۷۸۳۲) حضرت حسن ولیٹیلہ سے مروی ہے کہ جانور کے پیٹ کے بچہ میں اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ ہے۔

(۲۷۸۳۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي جَنِينِ الْبَهِيمَةِ ، قَالَ : نَرَى الْبَهِيمَةِ سِلْعَةً ، يُقَوِّمُ جَنِينَهَا الْحَاكِمُ ، مَا رَأَى بِرَأْيِهِ.

(۲۷۸۳۳) حضرت زہری ولیٹیلہ کا ارشاد ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ جانور بھی ایک سامان ہے کہ جس کے بچہ کی قیمت حاکم لگائے گا وہ اپنی رائے میں بہتر سمجھے گا۔

(۲۷۸۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي وَلَدِ الْبَهِيمَةِ حُكُومَةٌ.

(۲۷۸۳۴) حضرت عامر ولیٹیلہ سے مروی ہے کہ جانور کے بچہ میں فیصلہ ہوگا۔

(۷۶) فِي جَنِينِ الْحُرَّةِ

آزاد عورت کے پیٹ میں موجود بچہ کو ضائع کرنے کا بیان

(۲۷۸۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ ؛ عَبْدًا ، أَوْ أَمَةً ، فَقَالَ : الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ : أَيُعْقَلُ مَنْ لاَ شَرِبَ ، وَلاَ أَكَلَ ، وَلاَ صَاحَ ، فَاسْتَهَلَّ ، وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ، فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ. (ابوداؤد ۴۵۶۸۔ ترمذی ۱۴۱۰)

(۲۷۸۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے پیٹ میں موجود بچہ کو ساقط کرنے کی صورت میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے خلاف فیصلہ فرمایا تھا وہ کہنے لگا: کیا اس کی دیت دی جائے گی جس نے نہ کچھ پیا اور نہ ہی کچھ کھایا اور نہ ہی وہ زور سے چیخا؟ اس جیسا خون تو رائیگاں جاتا ہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً یہ شخص تو شاعر جیسی بات کر رہا ہے۔ بہر حال پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کرنے کی صورت میں غرہ یعنی ایک غلام یا باندی دینا لازم ہے۔

(۲۷۸۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ : اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي إِمْلاَصِ الْمَرْأَةِ ، فَقَالَ : الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ ؛ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : ائْتِنِي بِمَنْ شَهِدَ مَعَكَ ، فَشَهِدَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ.

(بخاری ۶۹۰۷۔ ابوداؤد ۴۵۵۹)

(۲۷۸۳۶) حضرت مسور بن مخرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں سے عورت کے پیٹ میں موجود بچہ کو ولادت سے پہلے ہلاک کر دینے کے بارے میں مشورہ کر رہے تھے کہ اس صورت میں کیا دیت ہوگی؟ تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں غرہ یعنی ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تم کوئی ایسا شخص لاؤ جو تمہارے ساتھ اس فیصلہ کی گواہی دے تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں گواہی دی۔

(۲۷۸۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِي الْجَنِينِ غُرَّةٌ ؛ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ ، أَوْ بَغْلٌ. (ابوداؤد ۴۵۶۸)

(۲۷۸۳۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کے پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کر دینے کی صورت میں غرہ یعنی ایک غلام یا باندی یا خچر ہوگا۔

(۲۷۸۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : فِيهِ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ ، أَوْ فَرَسٌ.

(۲۷۸۳۸) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا عورت کے پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کر دینے کی صورت میں ایک غلام یا باندی یا گھوڑا ادا کرنا ہوگا۔

(۲۷۸۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :غُرَّةٌ ؛ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ لِأُمِّهِ ، أَوْ لأَقْرَبِ النَّاسِ مِنْهُ.

(۲۷۸۳۹) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ غرہ سے مراد ایک غلام یا باندی ہے جو اس ہلاک ہونے والے بچہ کی ماں یا اس کے قریبی رشتہ دار کو ملے گی۔

(۲۷۸٤۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، وَالْحَكَمِ ؛ قَالاَ :جَنِينُ الْحُرَّةِ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ.

(۲۷۸۴۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اور حضرت حکم رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: آزاد عورت کے پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کر دینے کی صورت میں ایک غلام یا باندی دینا ہوگی۔

(۲۷۸٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ ضَرَبَ بَطْنَ امْرَأَتِهِ فَأَسْقَطَتْ ، قَالَ :عَلَيْهِ غُرَّةٌ يَرِثُهَا وَتَرِثُهُ.

(۲۷۸۴۱) حضرت محمد بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے کسی عورت کے پیٹ پر ضرب لگا کر اس کے حمل کو ساقط کر دیا ہو۔ آپ رحمہ اللہ نے یوں ارشاد فرمایا: اس شخص پر غرہ یعنی ایک غلام یا باندی لازم ہوگی۔

(۲۷۸٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَن طَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ قَالاَ :فِي الْغُرَّةِ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ ، أَوْ فَرَسٌ.

(۲۷۸۴۲) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا! غرہ سے مراد غلام یا باندی یا گھوڑا ہے۔

(۲۷۸٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ ، أَوْ فَرَسٌ.

(۲۷۸۴۳) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا! غرہ سے مراد غلام یا باندی یا گھوڑا ہے۔

(۲۷۸٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي امْرَأَةٍ شَرِبَتْ دَوَاءً فَأَسْقَطَتْ ، قَالَ : تُعْتِقُ رَقَبَةً ، وَتُعْطِي أَبَاهُ غُرَّةً.

(۲۷۸۴۴) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ایسی عورت کے بارے میں جس نے دوا پی کر اپنا حمل ساقط کر دیا۔ آپ رحمہ اللہ نے یوں فرمایا! کہ وہ عورت غلام آزاد کرے گی اور اس بچہ کے والد کو غرہ یعنی غلام یا باندی دے گی۔

(۲۷۸٤۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَن مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ :فِي الْغُرَّةِ عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ. (مسند ۱۹۰۱)

(۲۷۸۴۵) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غرہ میں ایک غلام یا باندی ادا کرتے ہیں۔

(۲۷۸٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :فِي أَصْلِ كُلِّ حَبَلٍ غُرَّةٌ ، قَالَ :وَقَالَ الْحَكَمُ : فِيهِ صُلْحٌ حَتَّى يَسْتَبِينَ خَلْقُهُ.
قَالَ وَكِيعٌ :وَقَوْلُ الْحَكَمِ أَحْسَنُ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ.

(۲۷۸۴۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! ہر حمل کی بنیاد میں ہی غرہ یعنی غلام یا باندی ہے اور حضرت حکم رحمہ اللہ نے فرمایا: حمل کی ابتداء میں تو صلح ہوگی یہاں تک کہ بچہ کی خلقت ظاہر ہو جائے۔ حضرت وکیع رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت حکم رحمہ اللہ کا قول امام شعبی رحمہ اللہ کے قول سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۷۷) الَّذِي يُصِيبُ الْجَنِينَ ، يَكُونُ عَلَيْهِ شَيْءٌ ؟

جو شخص عورت کے پیٹ میں موجود بچہ کو تکلیف پہنچائے کیا اس پر کوئی چیز واجب ہوگی؟

(۲۷۸٤۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَن يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَحَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ قَالُوا فِيمَنْ أَصَابَ جَنِيناً :إِنَّ عَلَيْهِ عِتْقَ رَقَبَةٍ مَعَ الْغُرَّةِ.

(۲۷۸۴۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ ان سب حضرات نے اس شخص کے بارے میں جو عورت کے پیٹ میں موجود بچہ کو تکلیف پہنچائے یوں ارشاد فرمایا: یقیناً اس شخص پر غرہ کے ساتھ غلام کا آزاد کرنا بھی ضروری ہے۔

(۲۷۸٤۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُه يَقُولُ :إِذَا ضُرِبَتِ الْمَرْأَةُ فَأَلْقَتْ جَنِيناً فَإِنَّ صَاحِبَهُ يُعْتِقُ.

(۲۷۸۴۸) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی کسی عورت کو ضرب لگائے جس سے اس کا بچہ ساقط ہو جائے تو لگانے والا غلام آزاد کرے گا۔

(۲۷۸٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَوَكِيعٌ ، قَالاَ :حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ، عَن مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً مَسَحَتْ بَطْنَ امْرَأَةٍ فَأَسْقَطَتْ ، فَأَمَرَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ تُعْتِقَ.

(۲۷۸۴۹) حضرت عمر بن ذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشا فرمایا: کہ جب ایک عورت نے کسی عورت کے پیٹ پر ضرب لگا کر اس کا حمل ساقط کر دیا تو اس عورت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔

(۷۸) فِي قِيمَةِ الْغُرَّةِ ، مَا هِيَ ؟

غرہ کی قیمت کے بارے میں کہ اس کی قیمت کیا ہے؟

(۲۷۸۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :الْغُرَّةُ خَمْسُ مِئَةٍ.

(۲۷۸۵۰) طارق ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ویشید نے ارشاد فرمایا غرہ کی قیمت پانچ سو درہم ہیں۔

(۲۷۸۵۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ :قِيمَةُ الْغُرَّةِ أَرْبَعُ مِئَةِ دِرْهَمٍ.

(۲۷۸۵۱) حضرت لیث ویشید فرماتے ہیں حضرت حبیب بن ابی ثابت ویشید نے ارشاد فرمایا غرہ کی قیمت چار سو درہم ہے۔

(۲۷۸۵۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَوَّمَ الْغُرَّةَ خَمْسِينَ دِينَارًا.

(۲۷۸۵۲) حضرت زید بن اسلم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ویشید نے غرہ کی قیمت پچاس دینار لگائی۔

(۷۹) الْغُرَّةُ ، عَلَى مَنْ هِيَ ؟

غرہ کس پر لازم ہوگا؟

(۲۷۸۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْغُرَّةَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۸۵۳) حضرت ابن سیرین ویشید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غرہ کا بوجھ عصبی رشتہ داروں پر ڈالا۔

(۲۷۸۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْغُرَّةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۸۵۴) حضرت مغیرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید نے ارشاد فرمایا: غرہ آدمی کے عصبی رشتہ داروں پر لازم ہوگا۔

(۲۷۸۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :فِي مَالِهِ.

(۲۷۸۵۵) حضرت ابن سالم ویشید فرماتے ہیں کہ امام شعبی ویشید نے ارشاد فرمایا غرہ اس آدمی کے مال میں لازم ہوگا۔

(۲۷۸۵۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ ، وَبَرَّأَ زَوْجَهَا وَوَلَدَهَا.

(بخاری ۶۷۴۰۔ مسلم ۱۳۰۹)

(۲۷۸۵۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کرنے کی صورت میں غرہ کا بوجھ قتل کرنے والی عورت کے عصبی رشتہ داروں پر ڈالا اور اس عورت کے خاوند اور اس کے لڑکے کو بری کر دیا۔

(۲۷۸۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاقِلَتِهَا بِالدِّيَةِ ، وَفِي الْحَمْلِ غُرَّةٌ.

(مسلم ۱۳۱۰۔ ابو داؤد ۴۵۵۷)

(۲۷۸۵۷) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ دیت عصبی رشتہ داروں پر لازم ہوگی اور حمل ساقط کرنے کی صورت میں غرہ ہوگا۔

(۲۷۸۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ

عُمَرَ جَعَلَ الْغُرَّةَ عَلَى أَهْلِ الْقَرْيَةِ ، وَالْفَرَائِضَ عَلَى أَهْلِ الْبَادِيَةِ.

(۲۷۸۵۸) حضرت سعید بن مسیب ویٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بستی والوں پر غرہ مقرر فرمایا اور جنگل میں رہنے والوں پر اونٹ مقرر فرمائے۔

(۲۷۸۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : دِيَةُ الْجَنِينِ عَلَى الَّذِي أَصَابَهُ فِي مَالِهِ ، وَلَيْسَ عَلَى قَوْمِهِ شَيْءٌ.

(۲۷۸۵۹) حضرت قتادہ ویٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویٹھیز نے ارشاد فرمایا: عورت کے پیٹ میں موجود بچہ ہلاک کرنے کی دیت اس شخص کے مال سے ادا کی جائے گی جس نے اسے موت کے گھاٹ اتارا اور اس کی قوم پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

(۸۰) مَنْ قَالَ لاَ يُقَادُ مِنْ جَائِفَةٍ ، وَلاَ مَأْمُومَةٍ ، وَلاَ مُنَقِّلَةٍ

جو شخص یوں کہے! پیٹ کے اندر تک زخم لگنے اور سر کا ایسا زخم جس میں ہڈیاں ظاہر ہو جائیں اور سر کا ایسا زخم جس سے ہڈیوں کے ریزے برآمد ہوں ان زخموں کی وجہ سے قصاص نہیں لیا جائے گا

(۲۷۸۶۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ فِي الْجَائِفَةِ ، وَلاَ الْمَأْمُومَةِ ، وَلاَ الْمُنَقِّلَةِ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۶۰) حضرت ضحاک ویٹھیز فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا پیٹ کے اندر تک پہنچنے والے زخم میں اور سر کے ایسے زخم میں جو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے اور سر کے ایسے زخم میں جس میں ہڈیاں ظاہر ہو جائیں ان میں قصاص نہیں ہے۔

(۲۷۸۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الآمَّةِ ، وَالْمُنَقِّلَةِ ، وَالْجَائِفَةِ قَوَدٌ ، إِنَّمَا عَمْدُهَا الدِّيَةُ فِي مَالِ الرَّجُلِ.

(۲۷۸۶۱) حضرت مغیرہ ویٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویٹھیز نے ارشاد فرمایا: سر کے ایسے زخم میں جو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے اور ایسے زخم میں جس میں ہڈیاں ظاہر ہو جائیں اور پیٹ کے اندر تک لگنے والے زخم میں قصاص نہیں ہے بے شک جان بوجھ کر زخم لگانے کی صورت میں آدمی کے مال پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۸۶۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يُقَادُ مِنَ الْجَائِفَةِ ، وَلاَ مِنَ الْمَأْمُومَةِ ، وَلاَ مِنَ الْمُنَقِّلَةِ ، وَلاَ مِنْ شَيْءٍ يُخَافُ فِيهِ عَلَى النَّفْسِ ، وَلاَ مِنْ شَيْءٍ لاَ يَأْتِي كَمَا أَصَابَ صَاحِبَهُ.

(۲۷۸۶۲) حضرت ابن جریج ویٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویٹھیز نے ارشاد فرمایا: قصاص نہیں لیا جائے گا پیٹ کے اندر تک زخم لگانے کی صورت میں اور نہ ہی ایسے زخم کی صورت میں جو دماغ کی جھلی تک پہنچ گیا ہو اور نہ ہی ایسے زخم کی صورت میں سر کی ہڈیاں ظاہر ہوگئی ہوں اور نہ ہی ایسے زخم کے بدلہ میں قصاص لیا جائے گا جس سے آدمی کی جان کا خوف ہو اور نہ ہی ایسے زخم کے بدلہ میں

کہ وہ زخم ویسا نہیں لگ سکتا جیسا کہ مارنے والے نے زخمی کیا تھا۔

(٢٧٨٦٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ الْكَلاَعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لاَ يُقَادُ مِنَ الْجَائِفَةِ ، وَالْمَأْمُومَةِ ، وَالْمُنَقِّلَةِ ، وَالنَّاخِرَةِ.

(۲۷۸۶۳) حضرت عبید اللہ بن عبید کلاعی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ؒ نے ارشاد فرمایا قصاص نہیں لیا جائے گا پیٹ کے اندر تک زخم لگانے کی صورت میں اور نہ ہی ایسے زخم کے بدلہ میں جو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے اور نہ ہی ایسے زخم کے بدلہ میں جس سے سر کی ہڈیاں ظاہر ہو جائیں اور نہ ہی ناک کا اگلا حصہ ٹوٹنے کی وجہ سے۔

(٢٧٨٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الآمَّةِ ، وَلاَ فِي الْجَائِفَةِ ، وَلاَ فِي كَسْرِ الْعِظَامِ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۶۴) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: دماغ کی جھلی تک پہنچ جانے والے زخم میں اور ہڈیوں کے ٹوٹنے میں قصاص نہیں ہے۔

(٢٧٨٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ فِي جَائِفَةٍ ، وَلاَ مَأْمُومَةٍ ، وَلاَ مُنَقِّلَةٍ قِصَاصٌ ، وَلاَ فِي الْفَخِذِ إِذَا كُسِرَتْ.

(۲۷۸۶۵) حضرت عیسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا پیٹ کے اندر تک پہنچنے والے زخم میں اور دماغ کی جھلی تک پہنچنے والے زخم میں اور ایسے زخم میں جس سے سر کی ہڈیا ظاہر ہو جائی قصاص نہیں ہے اور نہ ہی ران ٹوٹنے کی صورت میں قصاص ہے۔

(٢٧٨٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَقَادَ مِنْ مَأْمُومَةٍ. قَالَ : فَرَأَيْتُهُمَا يَمْشِيَانِ مَأْمُومَيْنِ جَمِيعًا.

(۲۷۸۶۶) حضرت ابو بکر بن حفص ؒ نے فرمایا میں نے حضرت ابن زبیر ؓ کو دیکھا کہ آپ ؓ نے دماغ کی جھلی تک پہنچنے والے زخم کے بدلہ میں قصاص لیا راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان دونوں کو دیکھا کہ وہ دونوں اکٹھے اپنے سر کے زخم میں چل رہے تھے۔

(٢٧٨٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَقَادَ مِنْ مُنَقِّلَةٍ.

(۲۷۸۶۷) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ نے فرمایا کہ حضرت ابن زبیر ؓ نے ایسے زخم کے بدلہ میں جس میں سر کی ہڈیاں ظاہر ہو گئیں تھیں آپ ؓ نے قصاص لیا۔

(٢٧٨٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَقَادَ مِنْ مُنَقِّلَةٍ ، قَالَ : فَأَعْجَبَ النَّاسُ ، أَوْ جَعَلَ النَّاسَ يَعْجَبُونَ.

(۲۷۸۶۸) حضرت عمرو بن دینار ؒ نے فرمایا کہ حضرت ابن زبیر ؓ نے ایسے زخم کے بدلہ میں جس میں سر کی ہڈیاں ظاہر ہوگئیں تھی آپ ؓ نے قصاص لیا راوی کہتے ہیں لوگوں کو اس پر تعجب ہوا یا یوں فرمایا کہ لوگ اس پر تعجب کرنے لگے۔

(۸۱) الْعِظَامُ مَنْ قَالَ لَيْسَ فِيهَا قِصَاصٌ

ہڈیوں کا بیان جو شخص یہ کہے ان کے ٹوٹنے میں قصاص نہیں

(۲۷۸۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : إِنَّا لاَ نُقِيدُ مِنَ الْعِظَامِ.

(۲۷۸۶۹) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم ہڈیوں کا قصاص نہیں لیتے۔

(۲۷۸۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْعِظَامِ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۷۰) حضرت ابن ابی ملیکہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا ہڈیوں میں قصاص نہیں۔

(۲۷۸۷۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : مَا كَانَ مِنْ كَسْرٍ فِي عَظْمٍ فَلاَ قِصَاصَ فِيهِ.

(۲۷۸۷۱) حضرت حصین ؒ نے فرمایا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے خط لکھا: ہڈی کے ٹوٹ جانے میں قصاص نہیں ہے۔

(۲۷۸۷۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ قَالاَ : لاَ قِصَاصَ فِي عَظْمٍ.

(۲۷۸۷۲) حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت عامر شعبی ؒ ان دونوں حضرت نے ارشاد فرمایا ہڈی میں قصاص نہیں ہوتا۔

(۲۷۸۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْعِظَامِ قِصَاصٌ ، إِلاَّ الْوَجْهَ وَالرَّأْسَ.

(۲۷۸۷۳) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا کسی بھی ہڈی میں کوئی قصاص نہیں ہوتا سوائے چہرے اور سر کے۔

(۲۷۸۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ فِي كَسْرِ الْعِظَامِ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۷۴) حضرت معمر ؒ سے مروی ہے کہ امام زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: ہڈیوں کے ٹوٹنے میں کوئی قصاص نہیں۔

(۲۷۸۷۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : لَيْسَ فِي عَظْمٍ قِصَاصٌ.

(۲۷۸۷۵) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے حضرت حسن بصری ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: ہڈی میں قصاص نہیں ہوتا۔

(۲۷۸۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِذَا كُسِرَتِ الْيَدُ وَالسَّاقُ فَلَيْسَ عَلَى كَاسِرِهَا قَوَدٌ ، وَلَكِنْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۸۷۶) حضرت عبد الملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: جب ہاتھ اور پنڈلی ٹوٹ جائے تو ان کے توڑنے والے پر قصاص نہیں ہوگا لیکن اس پر دیت لازم ہوگی۔

(۸۲) السَّائِقُ وَالْقَائِدُ، مَا عَلَيْهِ ؟

ہنکانے والا اور آگے چلنے والا! کیا ان پر کچھ لازم ہے؟

(۲۷۸۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَضْمَنُ الْقَائِدَ ، وَالسَّائِقَ ، وَالرَّاكِبَ.

(۲۷۸۷۷) حضرت خلاس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ آگے چلنے والے کو ہنکانے والے کو اور سواری پر سوار کو ضامن بناتے تھے۔

(۲۷۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، (ح) وَعَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالُوا : يَضْمَنُ الْقَائِدَ ، وَالسَّائِقَ ، وَالرَّاكِبَ.

(۲۷۸۷۸) حضرت شریح ؒ اور حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت شعبی ؒ ان سب حضرات نے ارشاد فرمایا: آگے چلنے والے کو ہنکانے والے اور سوار کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۷۸۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُه يَقُولُ : إِذَا سَاقَ الرَّجُلُ دَابَّتَهُ سَوْقًا رَفِيقًا فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ ، وَإِذَا أَعْنَفَ فِي سَوْقِهَا فَأَصَابَتْ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۷۸۷۹) حضرت اسماعیل بن سالم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی ؒ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی اپنی سواری کو نرم انداز میں ہنکار ہا ہو تو اس پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور جب وہ جانوروں کو ہنکانے میں سختی برت رہا تھا اور کوئی نقصان ہوگیا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۷۸۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَضْمَنُ السَّائِقُ وَالْقَائِدُ.

(۲۷۸۸۰) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: ہنکانے والے کو اور آگے چلنے والے کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۷۸۸۱) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا كَانَ الطَّرِيقُ وَاسِعًا فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۷۸۸۱) حضرت خلاس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: جب راستہ کشادہ ہو تو ہنکانے والے پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۷۸۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : يَغْرَمُ الْقَائِدُ ، قُلْتُ : وَالسَّائِقُ يَغْرَمُ عَنِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ ؟ قَالَ : زَعَمُوا أَنَّهُ يَغْرَمُ عَنِ الْيَدِ ، فَرَادَدْتُهُ ، فَقَالَ : يَقُولُ : الطَّرِيقَ الطَّرِيقَ.

(۲۷۸۸۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا قائد یعنی آگے چلنے والے کو جرمانہ کیا جائے گا۔ میں نے پوچھا! کیا ہنکانے والے کو بھی ہاتھ اور پاؤں پر چوٹ لگنے کی وجہ سے جرمانہ کیا جائے گا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ ''راستہ، راستہ'' کی آواز لگائے گا۔

(۲۷۸۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَن زُهَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِنَّ السَّائِقَ ، وَالْقَائِدَ ، وَالرَّاكِبَ يَغْرَمُ مَا أَصَابَتْ دَابَّتُهُ بِيَدٍ ، أَوْ رِجْلٍ ، وَطِئَتْ ، أَوْ ضَرَبَتْ.

(۲۷۸۸۳) حضرت حسن بن حر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا، یقیناً ہنکانے والا آگے چلنے والا اور سوار جرمانہ ادا کریں گے جب ان کی سواری ہاتھ یا پاؤں سے تکلیف پہنچائے اور کچل دے یا کسی کو مار دے۔

(۲۷۸۸٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَن زُهَيْرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَن طَاوُوسٍ ، قَالَ : يَضْمَنُ الْقَائِدُ ، وَالسَّائِقُ ، وَالرَّاكِبُ مَا أَصَابَتْ بِمُقَدَّمِهَا.

(۲۷۸۸۴) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: آگے چلنے والے کو، ہنکانے والے کو اور سوار کو ضامن بنایا جائے گا جب ان کی سواری اگلی ٹانگوں سے کسی کو تکلیف پہنچائے۔

(۸۳) الرِّدْفُ ، هَلْ يَضْمَنُ ؟

سوار کے پیچھے سوار کو ضامن بنایا جائے گا؟

(۲۷۸۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَن خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يُضَمَّنُ الرَّدِيفَان.

(۲۷۸۸۵) حضرت خلاس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو پیچھے بیٹھنے والوں کو ضامن بنایا۔

(۲۷۸۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الرِّدْفِ ضَمَانٌ.

(۲۷۸۸۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سوار کے پیچھے بیٹھنے والے سوار پر ضمان نہیں۔

(۲۷۸۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن حَسَنٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرِّدْفِ ، قَالَ : هُمَا شَرِيكَانِ.

(۲۷۸۸۷) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے سوار کے پیچھے بیٹھنے والے سوار کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا کہ وہ دونوں شریک ہوں گے۔

(۲۷۸۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الرَّاكِبُ وَالرِّدْفُ سَوَاءٌ ، مَا أَوْطَأَا ، فَهُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ.

(۲۷۸۸۸) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا سوار اور اس کے پیچھے بیٹھنے والا برابر ہوں گے جو سواری نے کچلا ہے اور جو ضمان ہوگا وہ ان دونوں کے درمیان آدھا آدھا ہوگا۔

(٢٧٨٨٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ، عَنْ قَتَادَةَ، وَأَبِي هَاشِمٍ، قَالاَ : يَضْمَنُ الرِّدْفُ مَا يَضْمَنُ الْمُقَدَّمُ.

(۲۷۸۸۹) حضرت ابوالعلاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ؒ اور حضرت ابو ہاشم ؒ ان دونوں حضرات نے یوں ارشاد فرمایا سوار کے پیچھے بیٹھنے والا بھی اتنا ہی ضامن ہوگا جتنا آگے بیٹھنے والا ہوگا۔

(٢٧٨٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَضْمَنُ الرِّدْفُ.

(۲۷۸۹۰) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: سوار کے پیچھے بیٹھنے والے کو بھی ضامن بنایا جائے گا۔

(٨٤) الْعَقْلُ ، عَلَى مَنْ هُوَ ؟

دیت کا بیان کہ کس پر لازم ہوگی؟

(٢٧٨٩١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْعَقْلُ عَلَى أَهْلِ الدِّيوَانِ.

(۲۷۸۹۱) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: دیت دیوان والوں پر ہوگی۔

(٢٧٨٩٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْعَقْلُ عَلَى أَهْلِ الدِّيوَانِ.

(۲۷۸۹۲) حضرت ابوحرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: دیت دیوان والوں پر ہوگی۔

(٢٧٨٩٣) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَن حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : عُمَرُ أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ الدِّيَةَ عَشَرَةً عَشَرَةً فِي أَعْطِيَاتِ الْمُقَاتِلَةِ دُونَ النَّاسِ.

(۲۷۸۹۳) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے دیت کو دس دس حصے سپاہیوں کے روزینہ میں مقرر فرمائے لوگوں کے علاوہ۔

(٨٥) جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ ، عَلَى مَنْ تَكُونُ ؟

مدبر کے جرم کا بیان اس کی سزا کس پر ہوگی؟

(٢٧٨٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ ابْنٍ لِمُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ السَّلُولِيِّ ، عَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ، قَالَ : جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ عَلَى مَوْلاَهُ.

(۲۷۸۹۴) حضرت معاذ بن جبل ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ نے ارشاد فرمایا! مدبر غلام کے جرم کا تاوان اس کے آقا پر ہوگا۔

(٢٧٨٩٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ عَلَى مَوْلاَهُ.

(۲۷۸۹۵) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: مدبر غلام کے جرم کا تاوان اس کے آقا پر لازم ہوگا۔

(۲۷۸۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي يُسَيْرٌ الْمُكْتِبُ ، أَنَّ امْرَأَةً دَبَّرَتْ جَارِيَةً لَهَا فَجَنَتْ جِنَايَةً ، فَقَضَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِجِنَايَتِهَا عَلَى مَوْلاَتِهَا فِي قِيمَةِ الْجَارِيَةِ.

(۲۷۸۹۶) حضرت ابی ذئب ؒ سے مروی ہے کہ حضرت یسیر مکتب ؒ نے ارشاد فرمایا کہ کسی عورت نے اپنی باندی کو مدبرہ بنادیا۔ پھر اس باندی سے کوئی قابل سزا جرم سرزد ہوگیا تو حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی جنایت کا تاوان اس کی مالکہ پر ہوگا اس باندی کی قیمت کے مطابق۔

(۲۷۸۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي جِنَايَةِ الْمُدَبَّرِ ، قَالَ : هُوَ عَبْدٌ ، إِنْ شَاءَ مَوْلاَهُ أَسْلَمَهُ ، وَإِنْ شَاءَ فَدَاهُ.

(۲۷۸۹۷) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے مدبر غلام کے جرم کرنے کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ وہ تو غلام ہے اگر اس کا آقا چاہے تو اس کو سپرد کردے اور اگر چاہے تو اس کو فدیہ دے کر چھڑا لے۔

(۲۷۸۹۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ الْمُدَبَّرُ قَتِيلاً ، أَوْ فَقَأَ عَيْنًا ، قِيلَ لِمَوْلاَهُ : ادْفَعْهُ ، أَوِ افْدِهِ.

(۲۷۸۹۸) حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ ان دونوں حضرات سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب مدبر غلام کسی شخص کو قتل کردے یا کسی کی آنکھ پھوڑ دے تو اس کے آقا کو کہا جائے گا اس غلام کو ان کے سپرد کردے یا اس کی طرف سے فدیہ ادا کرے۔

(۲۷۸۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ، وَأُمِّ الْوَلَدِ عَلَى عَاقِلَةِ مَوَالِيهَا.

(۲۷۸۹۹) حضرت محمد بن سالم ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عامر شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا مدبر غلام اور ام ولد کی جنایت کا تاوان ان کے آقا کے عصبی رشتہ داروں پر لازم ہوگا۔

(۲۷۹۰۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: عَلَى مَوَالِيهِمُ الدِّيَةُ إِذَا قَتَلُوا، وَإِنْ قتلوا فَدِيَتُهُمْ دِيَةُ الْمَمْلُوكِ.

(۲۷۹۰۰) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ نے ارشاد فرمایا: مدبر غلاموں کے آقا پر لازم ہوگی جب یہ کسی کو قتل کردیں اور ان کو قتل کردیا جائے تو ان کی دیت وہی ہوگی جو غلاموں کی دیت ہوتی ہے۔

(۲۷۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ عَلَى سَيِّدِهِ.

(۲۷۹۰۱) حضرت ابو معشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: مدبر غلام کے جرم کا تاوان اس کا آقا پر لازم ہوگا۔

(۲۷۹۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : جِنَايَةُ الْمُدَبَّرِ عَلَى مَوْلَاهُ ، يَضْمَنُ قِيمَتَهُ . قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى فِي الْمُدَبَّرِ : عَلَيْهِ جَمِيعُ الْجِنَايَةِ.

(۲۷۹۰۲) حضرت وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا مدبر غلام کے جرم کا تاوان اس کے آقا پر ہوگا جو غلام کی قیمت کے بقدر ضمان ادا کرے گا جبکہ حضرت ابن ابی لیلی رحمہ اللہ نے مدبر غلام کے بارے میں ارشاد فرمایا: آقا پر ہی مکمل تاوان لازم ہوگا۔

(۸٦) جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ ، مَا فِيهَا ؟

مکاتب کے جرم کا بیان اور اس میں کیا لازم ہوگا؟

(۲۷۹۰۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ فِي رَقَبَتِهِ ، يَبْدَأُ بِهَا.

(۲۷۹۰۳) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کے جرم کا تاوان اسی کے ذمہ ہوگا اسی سے آغاز کیا جائے گا۔

(۲۷۹۰٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : يَسْعَى فِيهَا وَفِي الْمُكَاتَبَةِ بِالْحِصَصِ.

(۲۷۹۰۴) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب تاوان اور مال کتابت میں حصوں کے اعتبار سے سعی کرے گا۔

(۲۷۹۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ فِي رَقَبَتِهِ.

(۲۷۹۰۵) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کے جرم کا تاوان اسی کے ذمہ ہوگا۔

(۲۷۹۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ عَلَى سَيِّدِهِ.

(۲۷۹۰۶) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کے جرم کا تاوان اس کے آقا پر لازم ہوگا۔

(۲۷۹۰۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَصْحَابِهِ ، أَوْ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا جَنَى الْمُكَاتَبُ فَهُوَ فِي رَقَبَتِهِ ، يُؤَدِّي جِنَايَتَهُ وَمُكَاتَبَتَهُ جَمِيعًا.

(۲۷۹۰۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب جو جرم کرے گا تو اس کا تاوان اور بدل کتابت دونوں ادا کرے گا۔

(۲۷۹۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، سَمِعْت سُفْيَانَ يَقُولُ : جِنَايَةُ الْمُكَاتَبِ فِي رَقَبَتِهِ.

(۲۷۹۰۸) حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ مکاتب کے جرم کا تاوان اسی کے ذمہ ہوگا۔

(۸۷) الْمُكَاتَبُ يُجْنَى عَلَيْهِ

مکاتب پر جنایت کیے جانے کا بیان

(۲۷۹۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : مَا جُنِيَ عَلَى الْمُكَاتَبِ فَهُوَ لَهُ ، يَسْتَعِينُ بِهِ فِي كِتَابَتِهِ ، كَذَا كَانَ يَقُولُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ.

(۲۷۹۰۹) حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کو نقصان پہنچنے کی صورت میں جو تاوان ملا ہے وہ اس کے ذریعہ اپنے بدل کتابت میں مدد لے گا۔ تم سے پہلے لوگوں نے ایسا ہی فرمایا تھا۔

(۲۷۹۱۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا جُنِيَ عَلَى الْمُكَاتَبِ ، فَهُوَ لَهُ.

(۲۷۹۱۰) حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کو نقصان پہنچنے کی صورت میں جو تاوان کا مال ملا ہے تو وہ ہی اس کا حقدار ہوگا۔

(۲۷۹۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ ، يَقُولُ : إِذَا جُنِيَ عَلَيْهِ كَانَ لَهُ ، دُونَ مَوْلَاهُ.

(۲۷۹۱۱) حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا جب مکاتب کو نقصان پہنچنے کی صورت میں تاوان کا مال ملے گا تو اس کے آقا کے بجائے اس کا ہوگا۔

(۸۸) فِي أُمِّ الْوَلَدِ تَجْنِي

ام ولد کے جنایت کرنے کا بیان

(۲۷۹۱۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي جِنَايَةِ أُمِّ الْوَلَدِ : لاَ تَعْدُو قِيمَتَهَا . وَقَالَ حَمَّادٌ : دِيَةُ مَا جَنَتْ.

(۲۷۹۱۲) حضرت سفیان بن حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ، ام ولد کی جنایت کے تاوان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: وہ اس کی قیمت سے تجاوز نہ کرتا ہو اور حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو اس نے جنایت کی ہے اسی کی دیت ہوگی۔

(۲۷۹۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جِنَايَةُ أُمِّ الْوَلَدِ عَلَى سَيِّدِهَا.

(۲۷۹۱۳) حضرت ابو معشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ام ولد کے جرم کا تاوان اس کے آقا پر لازم ہوگا۔

(٢٧٩١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا جَنَتْ جِنَايَةً ، فَعَلَى سَيِّدِهَا جِنَايَتُهَا.

(۲۷۹۱۴) حضرت معمر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ریشید نے ام ولد کی جنایت کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا: جب وہ کوئی قابل سزا جرم کرے تو اس کے آقا پر اس جرم کا تاوان لازم ہوگا۔

(٢٧٩١٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي أُمِّ الْوَلَدِ تَجْنِي ، قَالَ : تُقَوَّمُ عَلَى سَيِّدِهَا.

(۲۷۹۱۵) حضرت یونس ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید نے ام ولد کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا! جب وہ قابل سزا جرم کرے تو اس کے آقا کے سامنے اس کی قیمت لگائی جائے گی۔

(٢٧٩١٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، قَالَ : سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ سُرِّيَّةٍ قَتَلَتِ امْرَأَةً ، وَمَوْلاَهَا حَيٌّ لَمْ يُعْتِقْهَا ، وَقَدْ وَلَدَتْ لَهُ ؟ قَالَ : هِيَ أَمَةٌ ، إِنْ شَاءَ مَوْلاَهَا أَدَّى عَنْهَا ، وَإِنْ شَاءَ أَسْلَمَهَا بِرُمَّتِهَا.

(۲۷۹۱۶) حضرت زکریا ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی ریشید سے پوچھا گیا اس باندی کے متعلق جس نے کسی عورت کو قتل کر دیا اور اس کا آقا زندہ ہے اس نے اسے آزاد نہیں کیا درانحالیکہ وہ اس کی ام ولد ہے؟ آپ ریشید نے فرمایا! یہ تو باندی ہے اگر اس کا آقا چاہے تو اس کی طرف سے دیت ادا کر دے اور اگر چاہے تو اس کام کے سبب سے اس کو ان لوگوں کے سپرد کر دے۔

(٨٩) فِي الْعَقْلِ

عقل کو ضائع کر دینے کا حکم

(٢٧٩١٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ : فِي الْعَقْلِ الدِّيَةُ.

(۲۷۹۱۷) حضرت مکحول ریشید فرماتے ہیں کہ زید نے ارشاد فرمایا: عقل چلے جانے کی صورت میں دیت ہوگی۔

(٢٧٩١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : فِي الْعَقْلِ الدِّيَةُ.

(۲۷۹۱۸) حضرت ابن ابی نجیح ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریشید نے ارشاد فرمایا! عقل چلے جانے کی صورت میں دیت ہوگی۔

(٢٧٩١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ أَفْزَعَ رَجُلاً فَذَهَبَ عَقْلُهُ ، قَالَ : لَوْ أَدْرَكَهُ عُمَرُ لَضَمَّنَهُ.

(۲۷۹۱۹) حضرت اشعث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید سے سوال کیا گیا کہ اگر کسی نے ایک آدمی کو خوفزدہ کیا اور اس کی عقل زائل ہوگئی تو کیا حکم ہے؟ آپ ریشید نے فرمایا اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو پالیتے تو ضرور اس سے ضمان لیتے۔

(٢٧٩٢٠) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا قَبْلَ فِتْنَةِ ابْنِ الأَشْعَثِ فَنَعَتَ نَعْتَهُ ، قَالُوا ذَلِكَ أَبُو الْمُهَلَّبِ عَمُّ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : رَمَى رَجُلٌ رَجُلاً فِي رَأْسِهِ بِحَجَرٍ ، فَذَهَبَ سَمْعُهُ وَلِسَانُهُ وَعَقْلُهُ وَذَكَرُهُ ، فَلَمْ يَقْرَبِ النِّسَاءَ ، فَقَضَى فِيهِ عُمَرُ بِأَرْبَعِ دِيَاتٍ.

(۲۷۹۲۰) حضرت عوف ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی شیخ سے ابن اشعث کے فتنہ سے قبل سنا کہ انہوں نے اس کی صفات بیان کیں۔ ان لوگوں نے فرمایا: یہ ابوالمھلب ؒ ہیں جو حضرت ابوقلابہ ؒ کے چچا ہیں انہوں نے فرمایا ہے کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کے سر میں پتھر مارا تو اس کی قوت سماعت گویائی، عقل اور اس کے آلۂ تناسل کی طاقت زائل ہوگئی اور وہ شخص عورتوں کے قریب نہیں جاسکتا تھا۔ تو حضرت عمر ؓ نے اس کے بارے میں چار دیتوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۹۰) الرَّجُلُ يُخْرِجُ مِنْ حَدِّهِ شَيْئًا ، فَيُصِيبُ إِنْسَانًا

جس شخص نے اپنی زمین کی حدود سے باہر کوئی چیز رکھی پھر اس سے کسی انسان کو نقصان پہنچ جانے کا بیان

(۲۷۹۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَنْ أَخْرَجَ حَجَرًا ، أَوْ مِرْزَابًا ، أَوْ زَادَ فِي سَاحَتِهِ مَا لَيْسَ لَهُ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۷۹۲۱) حضرت حارث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے پتھری پرنالہ باہر نکالا یا جس کا اسے حق نہیں تھا تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۲۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَنْ بَنَى فِي غَيْرِ سَمَائِهِ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۷۹۲۲) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے سائبان کے علاوہ کوئی تعمیر کی تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : كَانَ يُضَمِّنُ أَصْحَابَ الْبَلَالِيعِ الَّتِي يَتَّخِذُونَهَا فِي الطَّرِيقِ ، وبواری الْبِغَالِ ، وَالْخَشَبِ الَّذِي يُجْعَلُ فِي الْحِيطَانِ ، وَكَانَ لَا يُضَمِّنُ الآبَارَ الْخَارِجَةَ الَّتِي أَمَامَ الْكُوفَةِ فِي الْجَبَّانَةِ ، وَالَّتِي فِي الْمَقَابِرِ ، وَمَا جُعِلَ مَنْفَعَةً لِلْمُسْلِمِينَ.

(۲۷۹۲۳) حضرت شریح راستوں میں بنائے جانے والے گڑھوں اور کنووں کے نقصان کا ضمان دلواتے تھے اسی طرح دیواروں پر پڑی لکڑی کی وجہ سے ہونے والے نقصان کا ضمان بھی دلواتے تھے۔ البتہ کوفہ شہر سے باہر قبرستانوں اور مسلمانوں کے فائدے کے لیے بنوائے گئے کنوؤں کا ضمان نہ دلواتے تھے۔

(۲۷۹۲٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : مَنْ أَوْتَدَ وَتِدًا فِي غَيْرِ أَرْضِهِ ، وَلَا سَمَائِهِ ضَمِنَ مَا أَصَابَ ، وَمَنِ احْتَفَرَ بِئْرًا فِي غَيْرِ أَرْضِهِ ، وَلَا سَمَائِهِ ، فَهُوَ ضَامِنٌ مَا وَقَعَ فِيهَا.

(۲۷۹۲۴) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنی زمین اور سائبان کے علاوہ جگہ میں کھونٹی گاڑی تو وہ اس سے پہنچنے والے نقصان کا ذمہ دار ہوگا اور جس شخص نے اپنی زمین کے علاوہ کنواں کھودا تو اس میں گرنے والے

کا وہ ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : مَنْ أَخْرَجَ مِنْ دَارِهِ شَيْئًا إِلَى طَرِيقٍ فَأَصَابَ شَيْئًا ، فَهُوَ لَهُ ضَامِنٌ ؛ مِنْ حَجَرٍ ، أَوْ عُودٍ ، أَوْ حَفَرَ بِئْرًا فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ ، تُؤْخَذُ دِيَتُهُ ، وَلاَ يُقَادُ مِنْهُ.

(۲۷۹۲۵) حضرت شعبی ریشیئہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ریشیئہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے گھر سے راستہ کی طرف کوئی چیز نکالی مثلاً پتھر یا لکڑی یا مسلمانوں کے راستہ میں کنواں کھودا پھر اس سے کسی کو نقصان پہنچا تو وہ شخص ضامن ہوگا اس سے دیت لی جائے گی اور قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۲۷۹۲۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنْ أَحْدَثَ شَيْئًا فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۷۹۲۶) حضرت ہشام ریشیئہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشیئہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسلمانوں کے راستہ میں کوئی آڑ پیدا کی تو وہ نقصان کا ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : مَنْ أَخْرَجَ مِنْ حَدِّهِ شَيْئًا فَأَصَابَ شَيْئًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ. (بزار ۳۶۶۴)

(۲۷۹۲۷) حضرت عمرو ریشیئہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشیئہ نے مرفوعاً ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنی زمینی حدود سے باہر کوئی چیز نکالی پھر اس سے کسی کو نقصان پہنچا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَخْرَجَ الرَّجُلُ الصَّلاَيَةَ أَوِ الْخَشَبَةَ فِي حَائِطِهِ ضَمِنَ.

(۲۷۹۲۸) حضرت منصور ریشیئہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشیئہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے دیوار میں دوائی کوٹنے والی سِل یا لکڑی کو نکالا تو نقصان کی صورت میں وہ ضامن گا۔

(۲۷۹۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ الأَسَدِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقْطَعُ الْكُنُفَ ، أَوْ يَأْمُرُ بِقَطْعِهَا.

(۲۷۹۲۹) حضرت شعبی ریشیئہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر کے دروازوں پر لگی ڈھالوں کو کاٹ دیتے تھے یا یوں فرمایا: آپ ان کے کاٹنے کا حکم دیتے تھے۔

(۲۷۹۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ بَارِيَّ السُّوقِيِّ وَعَمُودَهُ ، وَيَقُولُ : أَخْرَجَهُ فِي غَيْرِ مِلْكِهِ.

(۲۷۹۳۰) حضرت عطاء بن سائب ریشیئہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ریشیئہ دکاندار کو رکاوٹ اور ستون کی وجہ سے ضامن بناتے تھے

اور فرماتے کہ اس نے یہ رکاوٹ دوسرے کی ملک میں کھڑی کی ہے۔

(٢٧٩٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ حَفَرَ بِئْرًا فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ ، فَوَقَعَ فِيهَا بَغْلٌ فَانْكَسَرَ ، فَضَمَّنَهُ شُرَيْحٌ.

(۲۷۹۳۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ عمرو بن حارث بن مصطلق نے مسلمانوں کے راستہ میں ایک کنواں کھودا تو اس میں ایک خچر گرا اور اس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں تو حضرت شریح ؒ نے اس کو ضامن بنایا۔

(٢٧٩٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ حَفَرَ بِئْرًا فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ ، فَمَرَّ بَغْلٌ ، فَوَقَعَ فِيهَا ، فَانْكَسَرَ ؛ فَضَمَّنَهُ شُرَيْحٌ قِيمَةَ الْبَغْلِ ، مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، وَأَعْطَاهُ الْبَغْلَ.

(۲۷۹۳۲) حضرت دینار ؒ فرماتے ہیں کہ عمرو بن حارث بن مصطلق نے مسلمانوں کے راستہ میں کنواں کھودا وہاں سے ایک خچر گزر رہا تھا وہ اس کنویں میں گرا اور اس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں تو حضرت شریح ؒ نے اس کو خچر کی قیمت کا ضامن بنایا جو دو سو درہم تھی اور آپ ؒ نے وہ خچر عمرو کو دے دیا۔

(٢٧٩٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ أَبِي مُسَافِرٍ ؛ أَنَّ كَنِيفًا لِجَارٍ لَهُ وَقَعَ عَلَى صَبِيٍّ فَقَتَلَهُ، أَوْ جَرَحَهُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : لَوْ أُتِيتُ بِهِ لَضَمَّنْته.

(۲۷۹۳۳) حضرت شریک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ابو مسافر ؒ کے ایک پڑوسی کی ڈھال کسی بچہ پر گری اور وہ بچہ مر گیا یا زخمی ہو گیا اس پر حضرت شریح ؒ نے ارشاد فرمایا: اگر اسے میرے پاس لایا جاتا تو میں ضرور اس شخص کو ضامن بناتا۔

(٢٧٩٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَدَعُ ظُلَّةً لاَ يَمُرُّ فِيهَا الْفَارِسُ بِرُمْحِهِ ، وَيَقُولُ : بَنَيْتُمْ عَلَى رُمْحِ الْفَارِسِ.

(۲۷۹۳۴) حضرت حارث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ کسی ایسے سائبان کو نہیں چھوڑتے تھے کہ جس کے نیچے سے گھڑ سوار اپنے نیزے کے ساتھ نہ گزر سکتا ہو اور فرماتے کہ تم اسے گھڑ سوار کے نیزے کے مطابق بناؤ۔

(٩١) الدَّابَّةُ تَنْفَحُ بِرِجْلِهَا

اس سواری کا بیان جو اپنے کھر سے کسی کو مارے

(٢٧٩٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كَانُوا يُغَرِّمُونَ مِنَ الْوَطْءِ، وَلاَ يُغَرِّمُونَ مِنَ النَّفْحَةِ.

(۲۷۹۳۵) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ نے ارشاد فرمایا: صحابہ ؓ روندنے کی صورت میں تو ضامن بناتے تھے اور جانور کے کھر کے ساتھ مارنے کی صورت میں ضامن نہیں بناتے تھے۔

(٢٧٩٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ يُضَمَّنُ صَاحِبُ الدَّابَّةِ مِنَ النَّفْحَةِ.

(۲۷۹۳۶) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جانور کے مالک کو کھر سے مارنے کی صورت میں ضامن نہیں بنایا جائے گا۔

(۲۷۹۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ بَرَّأَ مِنَ النَّفْحَةِ.

(۲۷۹۳۷) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے جانور کے کھر کے ساتھ مارنے کی صورت میں اس کے مالک کو بے قصور قرار دیا۔

(۹۲) الدَّابَّةُ تَضْرِبُ بِرِجْلِهَا

اس سواری کا بیان جو اپنی ٹانگ سے کسی کو مارے

(۲۷۹۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرِّجْلُ جُبَارٌ ، يَعْنِي هَدَرًا. (عبدالرزاق ۱۸۳۷۴۔ دارقطنی ۲۱۳)

(۲۷۹۳۸) حضرت ہزیل ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جانور کی ٹانگ سے لگنے والا زخم رائیگاں ہے۔

(۲۷۹۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : صَاحِبُ الدَّابَّةِ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتِ الدَّابَّةُ بِيَدِهَا ، أَوْ بِرِجْلِهَا ، حَتَّى يَنْزِلَ عَنهَا.

(۲۷۹۳۹) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: جانور کا مالک ضامن ہوگا اس نقصان کا جو جانور کی اگلی یا پچھلی ٹانگوں سے ہوا ہو یہاں تک کہ وہ جانور سے اتر آئے۔

(۲۷۹٤۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ وَاقِفٍ عَلَى دَابَّتِهِ ، فَضَرَبَتْ بِرِجْلِهَا ؟ قَالَ حَمَّادٌ : لاَ يَضْمَنُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : يَضْمَنُ.

(۲۷۹۴۰) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جو اپنی سواری کے پاس کھڑا تھا اور اس کی سواری نے کسی کو اپنی ٹانگ ماردی تو حضرت حماد نے فرمایا: اس شخص کو ضامن نہیں بنایا جائے گا۔ اور حضرت حکم ؒ نے فرمایا: اس شخص کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۷۹٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : مَا كَانُوا يُضَمِّنُونَ مِنَ الرِّجْلِ إِلاَّ مَا رَدَّ الْعِنَانَ.

(۲۷۹۴۱) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ ؓ جانور کی ٹانگ سے مارے جانے کی صورت میں ضامن نہیں بناتے تھے مگر جبکہ لگام کو چھوڑ دیا ہو۔

(۲۷۹٤۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : إِذَا ضَرَبَتِ الدَّابَّةُ أَوْ كَبَحْتَهَا ، فَأَنْتَ ضَامِنٌ.

(۲۷۹۴۲) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث ؒ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے جانور کو مارا یا تم نے اس کو روکنے کے لیے لگام کھینچی پھر اس نے کسی کو نقصان پہنچا دیا تو تم ضامن ہوگئے۔

(۹۳) الْفَحْلُ ، وَالدَّابَّةُ ، وَالْمَعْدِنُ ، وَالْبِئْرُ

سانڈ، سواری، کان اور کنویں کا بیان

(۲۷۹۴۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (بخاری ۱۴۹۹۔ مسلم ۶۹۱۲)

(۲۷۹۴۳) حضرت ابو ہریرہ ؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جانور کے نیچے دب کر مرنے والے کا خون رائیگاں ہے اور کان میں دب کر مرنے والے کا خون بھی رائیگاں ہے اور خزانے میں خمس لازم ہوگا۔

(۲۷۹۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ ، إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ جَرْحَهَا. (بخاری ۶۹۱۳۔ مسلم ۱۳۳۵)

(۲۷۹۴۴) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے نبی کریم ﷺ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی مروی ہے مگر اس سند میں جرحھا کے الفاظ نہیں ہیں۔

(۲۷۹۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : الْبَهِيمَةُ عَقْلُهَا جُبَارٌ ، وَالْمَعْدِنُ عَقْلُهُ جُبَارٌ ، وَالْبِئْرُ عَقْلُهَا جُبَارٌ ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (احمد ۲۲۸۔ طحاوی ۲۰۴)

(۲۷۹۴۵) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: جانور کے نیچے دب کر مرنے والے کی دیت رائیگاں ہے اور کان میں دب کر مرتے والے کی دیت رائیگاں ہے اور کنویں میں گر کر مرنے والے کی دیت رائیگاں ہے اور خزانے میں خمس لازم ہوگا۔

(۲۷۹۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ أَبِي الْحُرِّ ؛ أَنَّ بَعِيرًا افْتَرَسَ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَتَلَ الْبَعِيرَ ، فَأَبْطَلَ شُرَيْحٌ دِيَةَ الرَّجُلِ ، وَضَمَّنَ الرَّجُلَ ثَمَنَ الْبَعِيرِ.

(۲۷۹۴۶) حضرت وکیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن ابوالحر ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک اونٹ نے کسی آدمی پر حملہ کیا اور اسے مار دیا اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے اونٹ کو مار دیا تو حضرت شریح ؒ نے آدمی کی دیت کو لغو قرار دیا اور اس آدمی کو اونٹ کی قیمت کا ضامن بنایا۔

(۲۷۹۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ بَعِيرًا افْتَرَسَ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، فَجَاءَ

رَجُلٌ فَقَتَلَ الْبَعِيرَ ، فَأَبْطَلَ شُرَيْحٌ دِيَةَ الرَّجُلِ ، وَضَمَّنَ الرَّجُلَ قِيمَةَ الْبَعِيرِ.

(۲۷۹۴۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک اونٹ نے کسی آدمی پر حملہ کیا اور اسے مار دیا استنے میں کوئی آدمی آیا اور اس نے اونٹ کو مار دیا تو حضرت شریح رحمہ اللہ نے آدمی کی دیت کو لغو قرار دیا اور اس آدمی کو اونٹ کی قیمت کا ضامن بنایا۔

(۲۷۹٤۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يَغْرَمُ قَاتِلُ الْبَهِيمَةِ ، وَلاَ يَغْرَمُ أَهْلُهَا مَا قَتَلَتْ.

(۲۷۹۴۸) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جانور کے مارنے والے کو ضامن بنایا جائے گا اور جانور کے مالک کو ضامن نہیں بنایا جائے گا جانور کے کسی کو ہلاک کردینے کی وجہ سے۔

(۲۷۹٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :اقْتُلُوا الْفَحْلَ إِذَا عَدَا عَلَيْكُمْ ، وَلاَ غُرْمَ عَلَيْكُمْ.

(۲۷۹۴۹) حضرت ابن طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب سانڈ تم پر حملہ کردے تو تم اسے قتل کردو اور تم پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۷۹٥۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ؛ أَنَّ فَحْلاً عَدَا عَلَى رَجُلٍ فَقَتَلَهُ ، فَرُفِعَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَأَغْرَمَهُ ، وَقَالَ :بَهِيمَةٌ لاَ تُعْقَلُ.

(۲۷۹۵۰) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الکریم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک سانڈ نے کسی آدمی پر حملہ کردیا تو اس آدمی نے اسے مار دیا پھر یہ معاملہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو ضمان ادا کرنے کا ذمہ دار بنایا اور فرمایا جانور تو دیت ادا نہیں کرے گا۔

(۲۷۹٥۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الْحَيِّ ؛ أَنَّ غُلاَمًا مِنْ قَوْمِهِ دَخَلَ عَلَى نَجِيبَةٍ لِزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فِي دَارِهِ ، فَخَبَطَتْهُ فَقَتَلَتْهُ ، فَجَاءَ أَبُوهُ بِالسَّيْفِ فَعَقَرَهَا ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَأَهْدَرَ دَمَ الْغُلاَمِ ، وَضَمَّنَ أَبَاهُ ثَمَنَ النَّجِيبَةِ.

(۲۷۹۵۱) حضرت اسود بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میری قوم کا ایک لڑکا زید بن صوحان کے گھر میں اس کی طاقتور اونٹنی کے پاس گیا وہ اونٹنی بدحواس ہوگئی اور اس نے اس لڑکے کو مار دیا اتنے میں اس لڑکے کا والد آیا اور اس نے اونٹنی کو ذبح کردیا یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے بچہ کے خون کو رائیگاں قرار دیا اور اس کے والد کو اونٹنی کی قیمت کا ضامن بنایا۔

(۲۷۹٥۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَلْقَى الْبَهِيمَةَ فَيَخَافُهَا عَلَى نَفْسِهِ ، قَالَ : يَقْتُلُهَا ، وَثَمَنُهَا عَلَيْهِ.

(۲۷۹۵۲) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے اس شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو کسی جانور کے پاس آیا اور پھر اس کو اپنی جان کا خوف ہوا اور اس نے اس کو قتل کر دیا تو اس کی قیمت اس پر لازم ہوگی۔

(۲۷۹۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ عَدَا عَلَيْهِ فَحْلٌ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ ، أَيُضَمَّنُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِلاَّ أَنَّ ابْنَ نُمَيْرٍ قَالَ : يُضَمَّنُ.

(۲۷۹۵۳) حضرت عبدالملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے سوال کیا گیا ایسے آدمی کے بارے میں جس پر ایک سانڈ نے حملہ کر دیا پھر اس نے تلوار سے اس کو مار دیا کیا یہ شخص ضامن ہوگا ؟ آپ ؒ نے فرمایا: جی ہاں۔ اور ابن نمیر ؒ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۹٤) الْمُهْرُ يَتْبَعُ أُمَّهُ فَيُصِيبُ

گھوڑے کے بچھڑے کا بیان جو اپنی ماں کے ساتھ چل رہا تھا کہ اس نے نقصان پہنچا دیا

(۲۷۹۵٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمُهْرِ يَتْبَعُ أُمَّهُ ؟ قَالَ : هُوَ ضَامِنٌ ، لأَنَّهُ أَرْسَلَهُ.

(۲۷۹۵۴) حضرت حکیم ؒ اور حضرت حماد ؒ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے سوال کیا گیا اس گھوڑے کے بچھڑے سے متعلق جو اپنی ماں کے ساتھ چل رہا تھا؟ آپ ؒ نے فرمایا: وہ ضامن ہوگا کیونکہ مالک نے اسے چھوڑا ہے۔

(۲۷۹۵٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمُهْرِ يَتْبَعُ أُمَّهُ ، قَالَ : يَضْمَنُ.

(۲۷۹۵۵) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے اس گھوڑے کے بچھڑے کے بارے میں ارشاد فرمایا جو اپنی ماں کے ساتھ چل رہا تھا کہ اس کے مالک کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۷۹۵٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ سَأَلْتهمَا عَنِ الْمُهْرِ يَتْبَعُ أُمَّهُ فَيُصِيبُ ؟ قَالاَ : يَضْمَنُ.

(۲۷۹۵۶) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ ان دونوں حضرات سے پوچھا اس گھوڑے کے بچے کے بارے میں جو اپنی ماں کے ساتھ چل رہا تھا پھر اس نے نقصان پہنچا دیا؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس کے مالک کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۷۹۵۷) حَدَّثَنَا الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يَضْمَنُ.

(۲۷۹۵۷) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: اس کو ضامن نہیں بنایا جائے گا۔

(۹۵) الدَّابَّةُ الْمُرْسَلَةُ ، أَوِ الْمُنْفَلِتَةُ تُصِيبُ إِنْسَانًا

وہ جانور جس کو آزاد چھوڑا گیا یا جس نے اپنی لگام چھڑالی پھر کسی انسان کو نقصان پہنچایا

(۲۷۹۵۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَا أَصَابَ الْمُنْفَلِتُ فَلاَ ضَمَانَ عَلَى صَاحِبِهِ ، وَمَنْ أَصَابَ الْمُنْفَلِتَ ضَمِنَ.

(۲۷۹۵۸) حضرت قاسم بن نافع ریاٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لگام چھڑائے ہوئے جانور نے جو نقصان پہنچایا تو اس کے مالک پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور جس شخص نے لگام چھڑانے والے جانور کو کوئی نقصان پہنچایا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ فِي الدَّابَّةِ الْمُرْسَلَةِ تُصِيبُ ؟ قَالاَ : لَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ.

(۲۷۹۵۹) حضرت عمرو ریاٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریاٹیلیہ اور حضرت ابن سیرین ریاٹیلیہ ان دونوں حضرات سے آزاد چھوڑے ہوئے جانور کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے کسی کو نقصان پہنچا دیا ہو؟ تو آپ دونوں حضرات نے جواب دیا اس کے مالک پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۷۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلُّ مُرْسَلَةٍ فَصَاحِبُهَا ضَامِنٌ.

(۲۷۹۶۰) حضرت اشعث ریاٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی ریاٹیلیہ نے ارشاد فرمایا ہر آزاد چھوڑے ہوئے جانور کے نقصان پہنچنے کی صورت میں اس کا مالک ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۶۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي رَجُلٍ انْفَلَتَتْ دَابَّتُهُ وَهُوَ فِي أَثَرِهَا ، فَأَصَابَتْ إِنْسَانًا ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَقَالَ الْحَكَمُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۷۹۶۱) حضرت شعبہ ریاٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ریاٹیلیہ نے ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا: جس کا جانور اس سے لگام چھڑا کر بھاگ گیا اور کسی انسان کو نقصان پہنچایا اس حال میں کہ یہ شخص اس کی تلاش میں تھا؟ آپ ریاٹیلیہ نے فرمایا: اس پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور حضرت حکم ریاٹیلیہ نے بھی یہی ارشاد فرمایا۔

(۹۶) فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ

جانور کی آنکھ کا بیان

(۲۷۹۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبْعُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۲) حضرت ابی المھلب ریاٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جانور کی آنکھ ضائع کرنے کی صورت میں اس کی

قیمت کا چوتھائی حصہ لازم ہوگا۔

(۲۷۹۶۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۳) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: جانور کی آنکھ ضائع کرنے کی صورت میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ ضمان بھرنا ہوگا۔

(۲۷۹۶٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :قَضَى عُمَرُ فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعَ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۴) حضرت عامر شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے جانور کی آنکھ کے بارے میں اس کی قیمت کے چوتھائی حصہ کا فیصلہ دیا۔

(۲۷۹٦٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ قَاضِي الْبَصْرَةِ إِلَى شُرَيْحٍ يَسْأَلُهُ عَنْ عَيْنِ الدَّابَّةِ ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ :إِنَّ فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعَ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۵) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ بصرہ کے قاضی حضرت ہشام بن ھبیرہ ؒ نے قاضی شریح ؒ کو خط لکھا اور ان سے جانور کی آنکھ ضائع کرنے کی صورت میں لازم ہونے والے ضمان کے متعلق سوال کیا؟ آپ ؒ نے جواب لکھا بے شک جانور کی آنکھ میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ ہے۔

(۲۷۹٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ :حَبِيبٌ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۶) حضرت حبیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ارشاد فرمایا: جانور کی آنکھ ضائع ہونے کی صورت میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ لازم ہوگا۔

(۲۷۹٦۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَن حَمَّادٍ ، أَوْ عَن يَزِيدَ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَن حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَفْقَأُ عَيْنَ الدَّابَّةِ الْعَوْرَاءِ ، قَالَ :يُؤَدِّي قِيمَتَهَا عَوْرَاءَ ، وَيَأْخُذُ الدَّابَّةَ.

(۲۷۹۶۷) حضرت یزید بن ولید ؒ یا حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے کانے جانور کی آنکھ پھوڑ دی ہو، آپ ؒ نے یوں ارشاد فرمایا کہ وہ شخص کانے جانور کی قیمت ادا کرے گا اور یہ جانور لے لے گا۔

(۲۷۹٦۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ قَالَ :أَتَانِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ :أَنَّ فِي عَيْنِ الدَّابَّةِ رُبُعَ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۸) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر ؓ کے پاس سے عروہ البارقی ؒ میرے پاس تشریف لائے اور پیغام دیا کہ بے شک جانور کی آنکھ ضائع کرنے کی صورت میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ ضمان ہوگا۔

(۹۷) فِی الدَّابَّةِ یُقْطَعُ ذَنَبُهَا

اس جانور کا بیان جس کی دم کاٹ دی گئی

(۲۷۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَیْحٍ ، قَالَ : فِی ذَنَبِ الدَّابَّةِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ رُبُعُ ثَمَنِهَا.

(۲۷۹۶۹) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے فرمایا: جب جانور کی دم جڑ سے کاٹ دی گئی ہو تو اس صورت میں اس کی قیمت کا چوتھائی حصہ ضمان ہوگا۔

(۲۷۹۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّابَّةِ یُقْطَعُ ذَنَبُهَا ، أَوْ أُذُنُهَا ؟ قَالَ : مَا نَقَصَهَا ، فَإِذَا قُطِعَتْ یَدُهَا ، أَوْ رِجْلُهَا فَالْقِیمَةُ.

(۲۷۹۷۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ سے ایسے جانور کے بارے میں سوال کیا گیا جس کی دم یا کان کاٹ دیا گیا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس طرح کوئی نقصان نہیں ہوا، جب اس کا ہاتھ یا اس کی ٹانگ کاٹ دی جائے تو اس صورت میں قیمت لازم ہوگی۔

(۲۷۹۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِیدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِی رَجُلٍ قَطَعَ ذَنَبَ دَابَّةٍ ، قَالَ : عَلَیْهِ ، ثَمَنُهَا ، وَتُدْفَعُ إِلَیْهِ الدَّابَّةُ.

(۲۷۹۷۱) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے کسی جانور کی دم کاٹ دی ہو یوں ارشاد فرمایا: اس شخص پر اس جانور کی قیمت لازم ہوگی اور وہ جانور اس کو دے دیا جائے گا۔

(۹۸) الرَّجُلُ یَسْتَعِینُ الْعَبْدَ بِغَیْرِ إِذْنِ سَیِّدِهِ

اس آدمی کا بیان جو غلام سے اس کے آقا کی اجازت کے بغیر کام لیتا ہو

(۲۷۹۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَکَمِ ، قَالَ : قَالَ عَلِیٌّ : مَنِ اسْتَعْمَلَ مَمْلُوکَ قَوْمٍ صَغِیرًا ، أَوْ کَبِیرًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۷۹۷۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی قوم کے چھوٹے یا بڑے غلام سے کام لیا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۷۳) حَدَّثَنَا شَرِیکٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : مَنِ اسْتَعَانَ صَغِیرًا حُرًّا ، أَوْ عَبْدًا فَعَنِتَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ ، وَمَنِ اسْتَعَانَ کَبِیرًا لَمْ یَضْمَنْ.

(۲۷۹۷۳) حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی چھوٹے آزاد بچے سے یا

غلام سے مدد طلب کی اور وہ بچہ تکلیف میں مبتلا ہوگیا تو وہ شخص ضامن ہوگا اور جس شخص نے کسی بڑے سے مدد طلب کی تو وہ ضامن نہیں ہوگا۔

(۲۷۹۷٤) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا اسْتَعَنْتَ مَمْلُوكَ قَوْمٍ ، فَأَنْتَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَهُ.

(۲۷۹۷۴) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تو نے کسی قوم کے غلام سے مدد طلب کی تو اس کو پہنچنے والی مصیبت کا تو ضامن ہوگا۔

(۲۷۹۷٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْمُرُ الصَّبِيَّ بِالشَّيْءِ يَعْمَلُهُ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهِ ، فَيَهْلِكُ الصَّبِيُّ ، قَالَ : عَلَيْهِ الضَّمَانُ ، فَإِنْ كَانَ اسْتَأْمَرَ أَهْلَهُ فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ ، وَفِي الْعَبْدِ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۷۹۷۵) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے بچہ کو کسی کام کا حکم دیا اور بچہ نے اپنے گھر والوں کی اجازت کے بغیر اس کے حکم پر عمل کیا اور اس وجہ سے وہ ہلاک ہوگیا۔ آپ نے یوں فرمایا: اس شخص پر ضمان ہوگا اور اگر اس نے اپنے گھر والوں سے اجازت طلب کی تھی تو اس شخص پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور غلام کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔

(۲۷۹۷٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِذَا حَمَلَ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ غُلاَمًا لَمْ يَحْتَلِمْ ، فَأَصَابَ شَيْئًا ، فَهُوَ عَلَى الَّذِي حَمَلَهُ ، وَإِنْ كَانَ قَدْ بَلَغَ فَأَصَابَ شَيْئًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ ؛ وَفِي الْعَبْدِ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۷۹۷۶) حضرت اسماعیل بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے کسی نابالغ بچے کو اپنی سواری پر سوار کیا پھر اس بچے نے کوئی نقصان کر دیا تو یہ نقصان سواری پر بٹھانے والے شخص کے ذمہ ہوگا اور اگر بچہ بالغ تھا پھر کسی قسم کا نقصان کر دیا تو وہ بچہ ہی ضامن ہوگا اور غلام کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔

(۲۷۹۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنِ اسْتَأْجَرَهُ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَمَاتَ غَرِمَ.

(۲۷۹۷۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر اس کو بغیر اجازت کے اجرت پر رکھا اور وہ مر گیا تو اس صورت میں یہ ضامن ہوگا۔

(۹۹) الْمَرْأَةُ تَجْنِي الْجِنَايَةَ

اس عورت کا بیان جو قابل سزا جرم کی مرتکب ہوئی

(۲۷۹۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمَرْأَةُ تَعْقِلُ عَنهَا عَصَبَتُهَا ، وَيَرِثُهَا بَنُوهَا.

(۲۷۹۷۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کی طرف سے اس کے باپ کے رشتہ دار دیت ادا کریں گے اور اس کے بیٹے اس کے وارث بنیں گے۔

(۲۷۹۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، سَمِعْته يَقُولُ :وَلَدُ الْمَرْأَةِ الذَّكَرُ أَحَقُّ بِمِيرَاثِ مَوَالِيهَا مِنْ عَصَبَتِهَا ، وَإِنْ كَانَتْ جِنَايَةً عَقَلَ عَصَبَتُهَا.

(۲۷۹۷۹) حضرت اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ عورت کی نر اولاد زیادہ حقدار ہوگی عورت کے غلاموں کی وراثت کی اس کے خاندانی رشتہ داروں سے اور اگر اس نے کوئی جنایت کی تو اس کے خاندانی رشتہ دار اس کی طرف سے دیت ادا کریں گے۔

(۲۷۹۸۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ رَجُلاً ، ثُمَّ مَاتَتْ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا وَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ. قَالَ :وَكَانَ عَامِرٌ يَقُولُ : الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا، وَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ.

(۲۷۹۸۰) حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ایسی عورت کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو آزاد کیا پھر وہ مرگئی آپ رحمہ اللہ نے یوں ارشاد فرمایا: اولاد اس کے بچوں کے لیے ہوگی اور دیت اس کے خاندانی رشتہ داروں پر لازم ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ولاء اس عورت کے بچوں کو ملے گی اور دیت کے خاندانی رشتہ داروں پر لازم ہوگی۔

(۲۷۹۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يَعْقِلُ عَنِ الْمَرْأَةِ عَصَبَتُهَا ، وَإِنْ كَانَ لَهَا وَلَدٌ ذُكُورٌ.

(۲۷۹۸۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عورت کی طرف سے دیت اس کے خاندانی رشتہ دار ادا کریں گے اگرچہ اس عورت کے لڑکے بھی ہوں۔

(۱۰۰) الْعَمْدُ الَّذِي لاَ يُسْتَطَاعُ فِيهِ الْقِصَاصُ

اس قتل عمد کا بیان جس میں قصاص لینا ممکن نہ ہو

(۲۷۹۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا كَانَ مِنْ جُرْحٍ مِنَ الْعَمْدِ لاَ يُسْتَطَاعُ فِيهِ الْقِصَاصُ ، فَهُوَ عَلَى الْجَارِحِ فِي مَالِهِ دُونَ عَاقِلَتِهِ.

(۲۷۹۸۲) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو زخم قصداً لگایا ہو اور اس میں قصاص لینا ممکن نہ

ہوتو اس کا ضمان زخم لگانے والے کے مال میں لازم ہوگا نہ کہ اس کے خاندان والوں پر۔

(۲۷۹۸۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الْعَمْدِ الَّذِي لاَ يُسْتَطَاعُ أَنْ يُسْتَقَادَ مِنْهُ ؟ فَقَالَ : عَلَى الْعَاقِلَةِ ، وَسَأَلْتُ حَمَّادًا ؟ فَقَالَ : فِي مَالِهِ.

(۲۷۹۸۳) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے ایسے قصداً لگائے ہوئے زخم کے بارے میں سوال کیا جس میں قصاص لینا ممکن نہ ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس کی دیت خاندان والوں پر لازم ہوگی اور میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس شخص کے مال میں لازم ہوگی۔

(۲۷۹۸٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ لاَ يُقَادُ مِنْهُ ، فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۸۴) حضرت ایوب ابو العلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ زخم جس میں قصاص لینا ممکن نہ ہو تو اس کا ضمان خاندان والوں پر ہوگا۔

(۲۷۹۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُلُّ عَمْدٍ لَيْسَ فِيهِ قَوَدٌ فَعَقْلُهُ فِي مَالِ الْمُصِيبِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَعَلَى عَاقِلَةِ الْمُصِيبِ ، إِنْ قَطَعَ يَمِينًا عَمْدًا ، وَكَانَتْ يَمِينُ الْقَاطِعِ قَدْ قُطِعَتْ قَبْلَ ذَلِكَ ، فَعَقْلُهَا فِي مَالِ الْقَاطِعِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَعَلَى عَاقِلَتِهِ ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ يَدٌ يُسْرَى لَمْ يُقَدْ مِنْهَا ، وَالْعَقْلُ كَذَلِكَ ، وَالأَعْضَاءِ كُلُّهَا كَذَلِكَ.

(۲۷۹۸۵) حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ عمد جس میں قصاص ممکن نہ ہو تو اس کی دیت زخم لگانے والے کے مال میں لازم ہوگی اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو زخم لگانے والے کے خاندان پر لازم ہوگی۔ یعنی اگر اس نے کسی کا داہنا ہاتھ قصداً کاٹ دیا اور کاٹنے والے کا داہنا ہاتھ اس سے پہلے ہی کٹا ہوا تھا تو اس کی دیت کاٹنے والے کے مال میں لازم ہوگی اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو اس کے خاندان والوں پر لازم ہوگی اگرچہ اس کا بایاں ہاتھ موجود ہو پھر بھی قصاصاً نہیں کاٹا جائے گا اور دیت کا بھی یہی معاملہ ہوگا اور سارے کے سارے اعضاء کا بھی یہی معاملہ ہے۔

(۱۰۱) شِبْهُ الْعَمْدِ ، عَلَى مَنْ يَكُونُ ؟

قتل شبہ عمد کا بیان: اس کی دیت کس پر لازم ہوگی؟

(۲۷۹۸٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَا كَانَ مِنْ قَتْلٍ بِغَيْرِ سِلاَحٍ فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ ، وَفِيهِ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۸۶) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو قتل بغیر ہتھیار کے کیا گیا ہو وہ شبہ عمد ہے اور اس میں دیت خاندان والوں پر لازم ہے۔

(۲۷۹۸۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنْ قَتْلِ الْخَطَأ شِبْهِ الْعَمْدِ ؟ فَقَالَ : فِي مَالِ الْقَاتِلِ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : هُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۸۷) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ سے قتل خطاء کے متعلق سوال کیا جو بغیر ہتھیار کے کیا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی دیت قاتل کے مال میں لازم ہوگی اور حضرت حکم رحمہ اللہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس کی دیت خاندان والوں پر لازم ہوگی۔

(۲۷۹۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، وَابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالاَ : هُوَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ.

(۲۷۹۸۸) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث رحمہ اللہ اور ابن شبرمہ رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: قتل شبہ عمد کی دیت قاتل کے مال میں لازم ہوگی۔

(۲۷۹۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، مِثْلَهُ.

(۲۷۹۸۹) حضرت سعید رحمہ اللہ نے مذکورہ ارشاد حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے بھی نقل کیا ہے۔

(۲۷۹۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادًا ، قَالُوا : مَا أُصِيبَ بِهِ مِنْ سَوْطٍ ، أَوْ حَجَرٍ ، أَوْ عَصًا فَأَتَى عَلَى النَّفْسِ فَهُوَ شِبْهُ الْعَمْدِ ، وَفِيهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةٌ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۹۰) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ ان سب حضرات نے ارشاد فرمایا جس کسی کو کوڑے یا پتھر یا لکڑی سے تکلیف پہنچائی گئی اور وہ مر گیا تو یہ قتل شبہ عمد ہوگا اور اس میں دیت مغلظہ ہوگی خاندان والوں پر۔

(۲۷۹۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَى شِبْهُ الْعَمْدِ ، فِيهَا مِئَةٌ مِنَ الإِبِلِ ، أَرْبَعُونَ مِنْهَا فِي بُطُونِهَا أَوْلاَدُهَا.

(۲۷۹۹۱) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوڑے اور لاٹھی سے قتل کیا گیا مقتول شبہ عمد شمار ہوگا اس میں سو اونٹ دیت کے طور پر لازم ہوں گے جن میں چالیس کے پیٹ میں بچے ہوں یعنی حاملہ ہوں۔

(۱۰۲) الرَّجُلُ يَقْتُلُ الْعَبْدَ خَطَأً

اس آدمی کا بیان جو غلام کو غلطی سے قتل کر دے

(۲۷۹۹۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَعْقِلُ الْعَبْدُ ، وَلاَ يُعْقَلُ عَنْهُ.

(۲۷۹۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ غلام دیت ادا نہیں کرے گا اور نہ ہی اس سے دیت وصول کی جائے گی۔

(۲۷۹۹۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : الرَّجُلُ يَقْتُلُ الْعَبْدَ ، مَنْ يَعْقِلُهُ؟

يَعْقِلُهُ هُوَ ، أَمْ قَوْمُهُ ؟ قَالَ :قَوْمُهُ.

(۲۷۹۹۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: اس شخص کے متعلق جو غلام کو قتل کر دے اس کی دیت کون ادا کرے گا؟ وہی شخص یا اس کی قوم؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی قوم۔

(۲۷۹۹٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، وَالْحَكَمِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي رَجُلٍ قَتَلَ دَابَّةً خَطَأً ، قَالاَ :فِي مَالِهِ ، وَإِنْ قَتَلَ عَبْدًا فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۹۴) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ اور حضرت حکم رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا جس نے کسی سواری کو غلطی سے مار دیا تو اس کا ضمان اس کے مال میں لازم ہوگا اور اگر اس نے کسی غلام کو قتل کیا تو اس کی دیت خاندان والوں پر ہوگی۔

(۲۷۹۹٥) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي حُرٍّ قَتَلَ عَبْدًا خَطَأً ، قَالَ :قِيمَتُهُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۷۹۹۵) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے اس آزاد شخص کے بارے میں جس نے کسی غلام کو غلطی سے قتل کر دیا ہو یوں فرمایا اس غلام کی قیمت اس کے خاندان والوں پر لازم ہوگی۔

(۲۷۹۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا قَتَلَ الْحُرُّ الْعَبْدَ خَطَأً ، يُعْتِقُ رَقَبَةً وَعَلَيْهِ الدِّيَةُ.

(۲۷۹۹۶) حضرت زید بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آزاد شخص کے غلام کو غلطی سے قتل کر دیا تو وہ ایک غلام کو آزاد کرے گا اور اس پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۷۹۹۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى أَهْلِ الْقَبِيلَةِ مِنْ دِيَةِ الْعَبْدِ شَيْءٌ.

(۲۷۹۹۷) حضرت محمد بن راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قبیلہ والوں پر غلام کی دیت میں سے کوئی چیز لازم نہیں ہے۔

(۱۰۲) الْعَمْدُ ، وَالصُّلْحُ ، وَالاِعْتِرَافُ

جان بوجھ کر نقصان پہنچانے، صلح کرنے اور جرم تسلیم کرنے کا بیان

(۲۷۹۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لاَ تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ صُلْحًا ، وَلاَ عَمْدًا ، وَلاَ عَبْدًا ، وَلاَ اعْتِرَافًا.

(۲۷۹۹۸) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: خاندان والے دیت ادا نہیں کریں گے صلح کی صورت میں نہ قتل عمد کی صورت میں اور نہ ہی غلام کی صورت میں۔

(۲۷۹۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ صُلْحًا ، وَلاَ عَمْدًا ، وَلاَ اعْتِرَافًا ، وَلاَ عَبْدًا.

(۲۷۹۹۹) حضرت عبیدہ ولیٹیلئ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلئ نے ارشاد فرمایا: خاندان والے دیت ادانہیں کریں گے صلح کی صورت میں نہ قتل عمد کی صورت میں، نہ اعتراف کرنے کی صورت میں اور نہ ہی غلام ہونے کی صورت میں۔

(۲۸۰۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : الْخَطَأُ عَلَى الْعَاقِلَةِ ، وَالْعَمْدُ وَالصُّلْحُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهُ فِي مَالِهِ.

(۲۸۰۰۰) حضرت اشعث ولیٹیلئ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹیلئ اور حضرت شعبی ولیٹیلئ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: خطا کی صورت میں دیت خاندان پر ہوگی اور عمد اور صلح کی صورت میں دیت نقصان پہنچانے والے کے مال میں لازم ہوگی۔

(۲۸۰۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ فِي الْعَمْدِ إِلاَّ أَنْ تَشَاءَ ، وَإِنَّمَا تَعْقِلُ الْعَشِيرَةُ الْخَطَأَ.

(۲۸۰۰۱) حضرت ہشام بن عروہ ولیٹیلئ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ولیٹیلئ فرمایا کرتے تھے قتل عمد کی صورت میں خاندان والے دیت ادانہیں کریں گے مگر اپنی چاہت سے اس لیے کہ قبیلہ غلطی کی صورت میں دیت ادا کرتا ہے۔

(۲۸۰۰۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : اصْطَلَحَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَنْ لاَ تَعْقِلَ الْعَاقِلَةُ صُلْحًا ، وَلاَ عَمْدًا ، وَلاَ اعْتِرَافًا.

(۲۸۰۰۲) حضرت جابر ولیٹیلئ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ولیٹیلئ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی اصطلاح تھی کہ خاندان والے دیت ادانہیں کریں گے صلح کی صورت میں نہ ہی عمد کی صورت میں اور نہ ہی اعتراف کی صورت میں۔

(۲۸۰۰۳) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْعَاقِلَةَ لاَ تَعْقِلُ دِيَةَ عَمْدٍ ، إِلاَّ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ.

(۲۸۰۰۳) حضرت مالک بن انس ولیٹیلئ فرماتے ہیں کہ امام زہری ولیٹیلئ نے ارشاد فرمایا: سنت گزر چکی ہے اس میں کہ خاندان والے کسی عمد کی دیت ادانہیں کریں گے مگر اپنی خوشنودی سے۔

(۱۰۴) جِنَايَةُ الصَّبِيِّ الْعَمْدِ وَالْخَطَأ

بچہ کا جان بوجھ کر یا غلطی سے جرم کرنے کا بیان

(۲۸۰۰٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَاجِدَةَ ، قَالَ : قَاتَلْتُ غُلاَمًا فَجَدَعْتُ أَنْفَهُ ، فَأُتِيَ بِي أَبُو بَكْرٍ فَقَاسَنِي ، فَلَمْ يَجِدْ فِي قِصَاصًا ، فَجَعَلَ عَلَى عَاقِلَتِي الدِّيَةَ.

(۲۸۰۰۴) حضرت قاسم بن نافع ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ماجد ولیٹھیز نے فرمایا: میں نے کسی بچہ کو مارا اور میں نے اس کی ناک کاٹ دی پھر مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ کے پاس لایا گیا۔ انہوں نے مجھ سے قصاص نہیں لیا اور آپ رضی اللہ میرے خاندان والوں پر دیت کو لازم فرمایا۔

(۲۸۰۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ :فِي الصَّبِيِّ وَالْمَجْنُونِ خَطَؤُهُمَا وَعَمْدُهُمَا سَوَاءٌ عَلَى عَاقِلَتِهِمَا.

(۲۸۰۰۵) حضرت ہشام ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹھیز نے بچہ اور مجنون دونوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: ان دونوں کا غلطی سے یا جان بوجھ کر کسی کو نقصان پہنچانا ان کے خاندان والوں کے حق میں برابر ہے۔

(۲۸۰۰٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عن عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :عَمْدُ الصَّبِيِّ وَخَطَؤُهُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۰۰٦) حضرت عبیدہ ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹھیز نے ارشاد فرمایا: بچہ کا جان بوجھ کر اور غلطی سے نقصان پہنچانا خاندان والوں کے حق میں برابر ہے۔

(۲۸۰۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : عَمْدُ الصَّبِيِّ وَخَطَؤُهُ سَوَاءٌ.

(۲۸۰۰۷) حضرت شعبی ولیٹھیز حضرت حکم ولیٹھیز اور حضرت حماد ولیٹھیز یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ حضرات ابراہیم ولیٹھیز نے ارشاد فرمایا: بچہ کا جان بوجھ کر اور غلطی سے نقصان پہنچانا خاندان والوں کے حق میں برابر ہے۔

(۱۰۵) الدِّيَةُ ، فِي كَمْ تُؤَدَّى ؟

دیت کتنے عرصہ میں ادا کی جائے گی؟

(۲۸۰۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :أَوَّلُ مَنْ فَرَضَ الْعَطَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَفَرَضَ فِيهِ الدِّيَةَ كَامِلَةً فِي ثَلاَثِ سِنِينَ ، ثُلُثَا الدِّيَةِ فِي سَنَتَيْنِ ، وَالنِّصْفَ فِي سَنَتَيْنِ ، وَالثُّلُثَ فِي سَنَةٍ ، وَمَا دُونَ ذَلِكَ فِي عَامِهِ.

(۲۸۰۰۸) حضرت شعبی ولیٹھیز اور حضرت حکم ولیٹھیز یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹھیز نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے تنخواہ مقرر کرنے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ ہیں اور آپ رضی اللہ نے مکمل دیت تین سالوں میں مقرر فرمائی: دیت کے دو تہائی حصے دو سالوں میں اور آدھا حصہ دو سالوں میں اور ایک تہائی ایک سال میں اور جو اس سے کم ہو تو وہ اسی سال میں ادا کرنی ہوگی۔

(۲۸۰۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الدِّيَةُ فِي ثَلاَثِ سِنِينَ ، أَوَّلُهَا فِي السَّنَةِ الَّتِي يُصَابُ فِيهَا ، وَالثُّلُثَانِ فِي السَّنَتَيْنِ ، وَالثُّلُثُ فِي سَنَةٍ.

(۲۸۰۰۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دیت کی ادائیگی تین سالوں میں ہوگی اس کا پہلا حصہ اس سال میں ادا کرے گا جس میں تکلیف پہنچائی اور دو تہائی حصے دو سالوں میں اور ایک تہائی ایک سال میں۔

(۲۸۰۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يزيد ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَأَبِي هَاشِمٍ ، قَالاَ : الدِّيَةُ فِي ثَلاَثِ سِنِينَ : ثُلُثَاهَا وَنِصْفُهَا فِي سَنَتَيْنِ ، وَالثُّلُثُ فِي سَنَةٍ.

(۲۸۰۱۰) حضرت ایوب ابو العلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ اور حضرت ہاشم رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: دیت کی ادائیگی تین سالوں میں ہوگی: دیت کے دو تہائی اور آدھا حصہ دو سالوں میں اور ایک تہائی حصہ ایک سال میں۔

(۲۸۰۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن حُرَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الدِّيَةُ فِي ثَلاَثِ سِنِينَ ، فِي كُلِّ ثُلُثٌ.

(۲۸۰۱۱) حضرت حریث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دیت کی ادائیگی تین سالوں میں ہوگی اس طرح کہ ہر سال میں ایک تہائی دینا ہوگا۔

(۱۰۶) فِي اعْتِرَافِ الصَّبِيِّ

بچہ کے اعتراف جرم کرنے کا بیان

(۲۸۰۱۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ اعْتِرَافُ الصَّبِيِّ ، فَإِنْ قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ بِقَتْلٍ فَهُوَ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۰۱۲) حضرت عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بچہ کے اعتراف جرم کرنے کو نہیں مانا جائے گا اور اگر اس کے قتل کرنے پر دلیل قائم ہوگئی تو اس کی دیت عاقلہ پر ہوگی۔

(۲۸۰۱۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُجِيزُ إِقْرَارَ الصَّبِيِّ وَالْعَبْدِ فِي الْجِرَاحَاتِ.

(۲۸۰۱۳) حضرت عیسیٰ بن ابو عزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بچہ اور غلام کے زخموں میں اقرار کو نافذ نہیں کیا جائے گا۔

(۱۰۷) مَنْ قَالَ دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ

جو شخص یوں کہے! یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کی طرح ہے

(۲۸۰۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : دِيَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۱۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اہل کتاب کی دیت مسلمان کی دیت جیسی ہے۔

(۲۸۰۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ كَانَ لَهُ عَهْدٌ ، أَوْ ذِمَّةٌ فَدِيَتُهُ دِيَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ.
قَالَ سُفْيَانُ : ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ بَعْدَ ذَلِكَ : لاَ أَعْلَمُ إِلاَّ ذَلِكَ.

(۲۸۰۱۵) حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جس کا معاہدہ ہو یا ذمی ہو تو اس کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر ہے حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں بھی یہی بات جانتا ہوں۔

(۲۸۰۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ كَانَ لَهُ عَهْدٌ ، أَوْ ذِمَّةٌ فَدِيَتُهُ دِيَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۱۶) حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حلیف یا ذمی کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔

(۲۸۰۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : دِيَةُ الْمُعَاهَدِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۱۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حلیف کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہے۔

(۲۸۰۱۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ، قَالاَ : دِيَةُ الْمُعَاهَدِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۱۸) حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: حلیف کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہے۔

(۲۸۰۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ وَالْمُعَاهَدِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ ، وَنِسَاؤُهُمْ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرِّجَالِ ، وَكَانَ عَامِرٌ يَتْلُو هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ﴾.

(۲۸۰۱۹) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: یہودی، عیسائی، مجوسی اور حلیف جس سے معاہدہ کیا گیا ہو اس کی دیت مسلمان کی دیت کی مانند ہے، اور ان کی عورتوں کی دیت آدمیوں کی دیت سے آدھی ہے اور حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ یہ آیت تلاوت کرتے تھے ترجمہ: ۔ اور اگر مقتول ایسی قوم میں سے ہو کہ تمہارے اور اُن کے درمیان معاہدہ ہو تو خون بہا ادا کیا جائے اس کے وارثوں کو۔

(۲۸۰۲۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُه يَقُولُ: دِيَةُ الْمُعَاهَدِ دِيَةُ الْمُسْلِمِ، وَتَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾.

(۲۸۰۲۰) حضرت ایوب ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے امام زہری ولیٹھیڈ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: حلیف کی دیت مسلمان کی دیت کی طرح ہے اور اگر مقتول ہو اسی قوم میں سے کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو۔ الیٰ آخر الایة.

(۲۸۰۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : دِيَةُ أَهْلِ الْعَهْدِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِينَ.

(۲۸۰۲۱) حضرت منصور ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: مشرکین میں سے معاہدہ والے لوگوں کی دیت مسلمانوں کی دیت کے مثل ہے۔

(۱۰۸) مَنْ قَالَ دِيَةُ الذِّمِّيِّ عَلَى النِّصْفِ، أَوْ أَقَلَّ

جو شخص یوں کہے: ذمی کی دیت نصف ہے یا اس سے کم

(۲۸۰۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُؤْمِنِ. (ابوداؤد ۴۵۷۳۔ ترمذی ۱۴۱۳)

(۲۸۰۲۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کی دیت مومن کی دیت کا نصف ہے۔

(۲۸۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : دِيَةُ الْمُعَاهَدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۲۳) حضرت ابو الزناد ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا حلیف کی دیت مسلمان کی دیت کا نصف ہے۔

(۲۸۰۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : قَرَأْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَنَّ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ عَلَى الثُّلُثِ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۰۲۴) حضرت ہشام ولیٹھیڈ نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز ولیٹھیڈ کا خط پڑھا: کہ یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کا ایک تہائی حصہ ہے۔

(۲۸۰۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلاَفٍ ، وَدِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانُ مِئَةٍ.

(۲۸۰۲۵) حضرت سعید بن مسیب ولیٹھیڈ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار

درہم ہیں اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہیں۔

(٢٨٠٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلاَفٍ ، وَدِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانُ مِئَةٍ.

(۲۸۰۲۶) حضرت عثمان بن غیاث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم ہے اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔

(٢٨٠٢٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : كَانَ النَّاسُ يَقْضُونَ فِي الزَّمَانِ الأَوَّلِ فِي دِيَةِ الْمَجُوسِيِّ بِثَمَانِ مِئَةٍ ، وَيَقْضُونَ فِي دِيَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ بِالَّذِي كَانُوا يَتَعَاقَلُونَ بِهِ فِيمَا بَيْنَهُمْ ، ثُمَّ رَجَعَتِ الدِّيَةُ إِلَى سِتَّةِ آلاَفِ دِرْهَمٍ.

(۲۸۰۲۷) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: پہلے زمانے میں قاضی آتش پرست کی دیت میں آٹھ سو درہم کا فیصلہ کرتے تھے یہودی اور عیسائی کی دیت میں اتنی دیت کا فیصلہ فرماتے جتنی قبیلہ والے اپنے درمیان آپس میں مل کر ادا کر سکتے پھر دیت کا معاملہ چھ ہزار درہم کی طرف لوٹ آیا۔

(٢٨٠٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلاَفٍ ، وَدِيَةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانُ مِئَةٍ.

(۲۸۰۲۸) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم ہے، اور آتش پرست کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔

(٢٨٠٢٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ نَافِعٍ ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ : دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلاَفٍ.

(۲۸۰۲۹) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع رحمہ اللہ اور حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ یہ دونوں حضرات فرمایا کرتے تھے، یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار درہم ہے۔

(٢٨٠٣٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قَضَى فِي دِيَةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ.

(۲۸۰۳۰) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہودی اور عیسائی کی دیت میں چار ہزار درہم کا فیصلہ فرمایا۔

(۱۰۹) مَنْ قَالَ إِذَا قَتَلَ الذِّمِّيَّ الْمُسْلِمُ ، قُتِلَ بِهِ

جو شخص یوں کہے: جب مسلمان نے ذمی کو قتل کر دیا تو اس کو بھی قصاصاً قتل کیا جائے گا

(۲۸.۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عن عبد الرحمن بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، قَالَ : قَتَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، وَقَالَ : أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَّى بِذِمَّتِهِ. (دارقطنی ۱۳۵)

(۲۸۰۳۱) حضرت عبدالرحمٰن بن بیلمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاصاً اہل قبلہ میں سے ایک آدمی کو قتل کیا جس نے ایک ذمی شخص کو قتل کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں زیادہ حقدار ہوں اپنے وعدہ کو پورا کرنے کا۔

(۲۸.۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : إِذَا قَتَلَ يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا قُتِلَ بِهِ.

(۲۸۰۳۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان کسی یہودی یا عیسائی کو قتل کر دے تو قصاصاً اسے بھی قتل کیا جائے گا۔

(۲۸.۳۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ ، فَأَعْجَبَتْهُ امْرَأَتُهُ فَقَتَلَهُ وَغَلَبَهُ عَلَيْهَا ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : أَنِ ادْفَعُوهُ إِلَى وَلِيِّهِ ، قَالَ : فَدَفَعْنَاهُ إِلَى أُمِّهِ ، فَشَدَخَتْ رَأْسَهُ بِصَخْرَةٍ ، أَوْ بِصَلاَيَةٍ ، لاَ أَدْرِي قَامَتْ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ ، أَوِ اعْتَرَفَ.

(۲۸۰۳۳) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کا ایک آدمی یہود کے آدمی کے پاس سے گزرا تو اس یہودی کی بیوی اس کو پسند آگئی اس نے اس کو قتل کر کے اس کی بیوی کو قبضہ میں لے لیا اور پھر اس بارے میں گورنر نے حضرت عمر عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا تو حضرت عمر رحمہ اللہ نے جواب لکھا: کہ اس مسلمان کو اس کے سرپرست کے سپرد کر دو راوی کہتے ہیں: ہم نے اس کو اس کی ماں کے سپرد کر دیا اس کی ماں نے اس کا سر پتھر یا کونے والی سیل سے توڑ دیا راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ اس کے خلاف بینہ قائم ہو گیا تھا یا اس نے اعتراف کیا تھا۔

(۲۸.۳٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، قَالَ : قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ فُرْسَانِ أَهْلِ الْكُوفَةِ عِبَادِيًّا مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : أَنْ أَقِيدُوا أَخَاهُ مِنْهُ ، فَدَفَعُوا الرَّجُلَ إِلَى أَخِي الْعِبَادِيِّ فَقَتَلَهُ ، ثُمَّ جَاءَ كِتَابُ عُمَرَ : أَنْ لاَ تَقْتُلُوهُ وَقَدْ قَتَلَهُ.

(۲۸۰۳۴) حضرت عبدالملک بن میسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نزال بن سبرہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوفہ کے شہسواروں میں سے ایک آدمی نے مقام حیرہ کے باشندوں میں سے ایک عیسائی کو قتل کر دیا تو حضرت عمر رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں لکھا کہ اس قاتل کو

پکڑ کے اس عیسائی کے بھائی کے حوالے کردو پس لوگوں نے اس آدمی کو عیسائی کے بھائی کے حوالے کر دیا پس اس نے اسے قتل کر دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوبارہ خط آیا: کہ تم اس کو قتل نہ کرنا لیکن اس نے اسے قتل کر دیا تھا۔

(۲۸۰۳۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْمُعَاهَدِ.

(۲۸۰۳۵) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حلیف کے بدلے میں مسلمان کو قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۳۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمُسْلِمِ يَقْتَلَ الذِّمِّيَّ عَمْدًا ، قَالَ :يُقْتَلُ بِهِ.

(۲۸۰۳۶) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اس مسلمان کے بارے میں جس نے ذمی کو عمداً قتل کر دیا ہو یوں ارشاد فرمایا: کہ اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنْ أَبِي نَضِرَةَ ، قَالَ :حُدِّثْنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَقَادَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ.

(۲۸۰۳۷) حضرت ابونضرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں میں سے ایک آدمی کو ایک ذمی کے بدلے قصاصاً قتل کر دیا۔

(۲۸۰۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّهُ أَقَادَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ.

(۲۸۰۳۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے ایک آدمی کو مقام حیرہ کے باشندے کے بدلے میں قصاصاً قتل کیا۔

(۲۸۰۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْمُسَاوِرِ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :مَنِ اعْتَرَضَ ذِمَّةَ مُحَمَّدٍ بِقَتْلِهِمْ ، فَاقْتُلُوهُ.

(۲۸۰۳۹) حضرت حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مساور رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کی مخالفت کرے ذمیوں کو قتل کرے تو تم اس کو قتل کر دو۔

(۲۸۰۴۰) حَدَّثَنَا مَعْن ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْب ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ النَّبَطِ عَدَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقَتَلَهُ قَتْلَ غِيلَةٍ ، فَأُتِيَ بِهِ أَبَانُ بْنَ عُثْمَانَ ، وَهُوَ إِذْ ذَاكَ عَلَى الْمَدِينَةِ ، فَأَمَرَ بِالْمُسْلِمِ الَّذِي قَتَلَ الذِّمِّيَّ أَنْ يُقْتَلَ.

(۲۸۰۴۰) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث بن عبدالرحمن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ قبیلہ نبط کے آدمی نے مدینہ کے ایک باشندے پر حملہ کر کے اسے دھوکہ سے قتل کر دیا اس کو حضرت ابان بن عثمان رحمہ اللہ کے پاس لایا گیا جو اس وقت مدینہ کے قاضی تھے۔ آپ رحمہ اللہ نے اس مسلمان کے قتل کا حکم دیا جس نے ذمی کو قتل کیا تھا۔

(۲۸۰۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ

سَبْرَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، فَكَتَبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ :أَنِ اقْتُلُوهُ بِهِ ، فَقِيلَ لأَخِيهِ حُنَيْنٍ :اقْتُلْهُ ، قَالَ :حَتَّى يَجِيءَ الْغَضَبُ ، قَالَ :فَبَلَغَ عُمَرَ أَنَّهُ مِنْ فُرْسَانِ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ :فَكَتَبَ عُمَرُ :أَنْ لاَ تُقِيدُوهُ بِهِ ، قَالَ :فَجَائَهُ الْكِتَابُ وَقَدْ قُتِلَ. (طحاوی ۱۹۶)

(۲۸۰۴۱) حضرت عبد الملک بن میسرہ ؒ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کے ایک آدمی نے مقام حیرہ کے ایک عیسائی باشندے کو قتل کردیا۔ پھر اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب ؓ کو خط لکھا: تم اس کو اس کے قصاص میں قتل کردو پس اس مقتول کے بھائی حنین کو کہا گیا کہ اس کو قتل کردو راوی کہتے ہیں یہاں تک اس کو غصہ آ گیا اور اس نے قتل کردیا۔ پھر حضرت عمر ؓ کو یہ خبر پہنچی کہ قاتل مسلمانوں کے شہسواروں میں سے ہے حضرت عمر ؓ نے پھر خط لکھا کہ تم اسے قصاصاً قتل مت کرو راوی کہتے ہیں: آپ ؓ کا خط ان کے پاس آیا اس حال میں کہ اس کو قتل کردیا گیا تھا۔

(۱۱۰) مَنْ قَالَ لاَ يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ

جو شخص یوں کہے! مسلمان کو کسی کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا

(۲۸۰۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ :قُلْنَا لِعَلِيٍّ :هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ ؟ فَقَالَ :لاَ ، وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ ، إِلاَّ أَنْ يُعْطِيَ اللَّهُ رَجُلاً فَهْمًا فِي كِتَابِ اللهِ ، وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ ؟ قَالَ :قُلْتُ :وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ ؟ قَالَ : الْعَقْلُ ، وَفِكَاكُ الأَسِيرِ ، وَلاَ يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ. (بخاری ۱۱۱۔ ترمذی ۱۴۱۲)

(۲۸۰۴۲) حضرت ابو جحیفہ ؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی ؓ سے پوچھا کہ آپ لوگوں کے پاس قرآن مجید کے سوا رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث وغیرہ موجود ہے؟ اس پر آپ ؓ نے فرمایا: نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو وجود بخشا اور ہر جاندار کو پیدا کیا مگر جو کچھ اللہ نے کسی آدمی کو قرآن مجید میں فہم عطا کی ہے اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اس صحیفہ میں کیا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا: دیت کے احکام قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۰۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ. (ابوداؤد ۴۵۰۶۔ ترمذی ۱۴۱۳)

(۲۸۰۴۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مومن کو کافر کے بدلہ قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۰۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يُقْتَلُ مُسْلِمٌ

بِكَافِرٍ ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ. (ابوداؤد ۴۵۱۹۔ نسائی ۶۹۳۶)

(۲۸۰۴۴) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی عہد والے کو اسکے معاہدے کے دوران۔

(۲۸۰۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ قَوْمِهِ رَمَى رَجُلاً يَهُودِيًّا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَأَغْرَمَهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ ، وَلَمْ يُقِدْ مِنْهُ.

(۲۸۰۴۵) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالملیح نے ارشاد فرمایا: کہ میری قوم میں سے ایک شخص نے ایک یہودی آدمی کو تیر مار کر قتل کر دیا۔ پس یہ معاملہ حضرت عمر بن خطاب کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اس شخص پر چار ہزار درہم کا تاوان ڈالا اور اس کو قصاصاً قتل نہیں کیا۔

(۲۸۰۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سُئِلَ عَمَّنْ يَقْتُلُ يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا ؟ قَالَ : لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ، وَإِنْ قَتَلَهُ عَمْدًا.

(۲۸۰۴۶) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے کسی یہودی یا عیسائی کو قتل کر دیا ہو؟ آپ نے فرمایا: کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا اگرچہ مومن نے اسے عمداً قتل کیا ہو۔

(۲۸۰۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَا يُقْتَلُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بِالْيَهُودِيِّ ، وَلَا بِالنَّصْرَانِيِّ ، وَلَكِنْ يُغَرَّمُ الدِّيَةَ.

(۲۸۰۴۷) حضرت عبدالملک فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء نے ارشاد فرمایا: مسلمان آدمی کو یہودی اور عیسائی کے بدلہ قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا لیکن اس کو دیت کی ادائیگی کا ذمہ دار بنایا جائے گا۔

(۲۸۰۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ ، وَلَا حُرٌّ بِعَبْدٍ.

(۲۸۰۴۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ارشاد فرمایا! سنت میں ہے کہ کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی آزاد کو غلام کے بدلے میں۔

(۱۱۱) فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الْمَرْأَةَ عَمْدًا

اس آدمی کا بیان جس نے عورت کو عمداً (جان بوجھ کر) قتل کر دیا ہو

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ ، قَالَ :

(۲۸۰۴۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَخَ رَأْسَ امْرَأَةٍ بِحَجَرٍ فَقَتَلَهَا ،

فَرَضَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ. (بخاری ۶۸۸۵۔ احمد ۱۷۰)

(۲۸۰۴۹) حضرت قتادہ ریشیئہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک یہودی نے کسی عورت کا سر پتھر سے کچل کرا سے مار دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے میں اس یہودی کو دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔

(۲۸۰۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛أَنَّ عُمَرَ قَتَلَ ثَلاَثَ نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ صَنْعَاءَ بِامْرَأَةٍ. (عبدالرزاق ۱۸۰۷۳)

(۲۸۰۵۰) حضرت سعید بن میسب ریشیئہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صنعاء کے تین باشندوں کو ایک عورت کے بدلے میں قصاصاً قتل کیا۔

(۲۸۰۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ إِذَا قَتَلَهَا عَمْدًا.

(۲۸۰۵۱) حضرت ابراہیم ریشیئہ اور حضرت عامر شعبی ریشیئہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب آدمی عورت کو عمداً قتل کر دے تو اس عورت کے بدلے میں آدمی کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ : إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ مُتَعَمِّدًا ، فَهُوَ بِهَا قَوَدٌ.

(۲۸۰۵۲) حضرت حکم ریشیئہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب آدمی عورت کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کے بدلے میں آدمی کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۰۵۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُقْتَلُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ.

(۲۸۰۵۳) حضرت ابن جریج ریشیئہ فرماتے ہیں حضرت عطاء ریشیئہ نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کیا جائے گا آدمی اور عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

(۱۱۲) مَنْ قَالَ لاَ يُقْتَلُ حَتَّى يُؤَدِّيَ نِصْفَ الدِّيَةِ

جو شخص یوں کہے: اس آدمی کو قتل نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ آدمی دیت ادا کر دے

(۲۸۰۵٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : رُفِعَ إِلَى عَلِيٍّ رَجُلٌ قَتَلَ امْرَأَةً ، فَقَالَ عَلِيٌّ لأَوْلِيَائِهَا : إِنْ شِئْتُمْ فَأَدُّوا نِصْفَ الدِّيَةِ وَاقْتُلُوهُ.

(۲۸۰۵۴) حضرت شعبی ریشیئہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک آدمی کو پیش کیا گیا جس نے ایک عورت کو قتل کیا تھا اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے سرپرستوں سے فرمایا: اگر تم چاہو تو قاتل کے خاندان والوں کو آدھی دیت ادا کر دو اور

اسے قتل کردو۔

(۲۸۰۵۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُقْتَلُ الذَّكَرُ بِالأُنْثَى حَتَّى يُؤَدِّي نِصْفَ الدِّيَةِ إِلَى أَهْلِهِ.

(۲۸۰۵۵) حضرت عوف ریٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریٹھیلا نے ارشاد فرمایا: مرد کو عورت کے بدلے قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ قاتل کے اہل کو آدھی دیت ادا کردیں۔

(۲۸۰۵٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الْمَرْأَةَ ، قَالَ : إِنْ قَتَلُوهُ أَدَّوْا نِصْفَ الدِّيَةِ ، وَإِنْ شَاؤُوا قَبِلُوا الدِّيَةَ.

(۲۸۰۵٦) حضرت عبدالملک ریٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریٹھیلا نے اس آدمی کے بارے میں جس نے عورت کو قتل کردیا ہو، آپ ریٹھیلا نے یوں ارشاد فرمایا: اگر وہ اس کو قصاصاً قتل کردیں تو وہ آدھی دیت ادا کریں اور اگر عورت کے خاندان والے چاہیں تو دیت قبول کرلیں۔

(۱۱۳) الْقِصَاصُ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

آدمیوں اور عورتوں کے درمیان قصاص کا بیان

(۲۸۰۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : الْقِصَاصُ فِيمَا بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِي الْعَمْدِ ، فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّفْسِ.

(۲۸۰۵۷) حضرت جعفر بن برقان ریٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ریٹھیلا نے ارشاد فرمایا کہ عمد کی صورت مرد اور عورت کے مابین وہی قصاص ہے جو ایک نفس سے دوسرے نفس کے بدلے ہوتا ہے۔

(۲۸۰۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : الْقِصَاصُ فِيمَا بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِي الْعَمْدِ ، فِي كُلِّ شَيْءٍ.

(۲۸۰۵۸) حضرت ابراہیم ریٹھیلا اور حضرت عامر شعبی ریٹھیلا ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: قصاص آدمی اور عورت کے درمیان عمد کی صورت میں ہر چیز میں ہوگا۔

(۲۸۰۵۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَن حَمَّادٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ قِصَاصًا فِيمَا دُونَ النَّفْسِ. وَقَالَ الْحَكَمُ : مَا سَمِعْنَا فِيهِمَا بِشَيْءٍ ، وَإِنَّ الْقِصَاصَ بَيْنَهُمَا لَحَسَنٌ.

(۲۸۰۵۹) حضرت شیبانی ریٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ریٹھیلا آدمیوں اور عورتوں کے درمیان جان سے کم زخم کی صورت میں قصاص لینے کو جائز نہیں سمجھتے تھے، اور حضرت حکم ریٹھیلا نے ارشاد فرمایا: ہم نے ان دونوں کے بارے میں اس کے متعلق کوئی حدیث نہیں سنی اور یقیناً ان دونوں کے درمیان قصاص بہتر ہے۔

(۲۸۰۶۰) حَدَّثَنَا عِيسَى ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : مَضَتِ السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ يَضْرِبُ امْرَأَتَهُ فَيَجْرَحُهَا أَنْ لاَ تَقْتَصَّ مِنْهُ ، وَيَعْقِلَ لَهَا.

(۲۸۰۶۰) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سنت اس بارے میں گزر چکی ہے کہ آدمی نے عورت کو مار کر زخمی کر دیا تو اس آدمی سے قصاصاً بدلہ لیا جائے گا اور وہ آدمی عورت کو دیت ادا کرے گا۔

(۲۸۰۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يُقَصُّ لِلْمَرْأَةِ مِنْ زَوْجِهَا.

(۲۸۰۶۱) حضرت اسماعیل بن امیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا! کسی بیوی کے لیے اس کے شوہر سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۲۸۰۶۲) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ أَبْرَكَ امْرَأَتَهُ أَنْ يُجَامِعَهَا فَدَقَّ سِنَّهَا ، قَالَ : يَضْمَنُ.

(۲۸۰۶۲) حضرت عیسیٰ بن ابو عزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے عورت کو سینہ کے بل لٹایا تاکہ اس سے جماع کرے اور اس طرح سے اس کا دانت توڑ دیا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا! وہ شخص ضمان ادا کرے گا۔

(۲۸۰۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن حَمَّادٍ ، قَالَ : لَيْسَ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ قِصَاصٌ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ فِي الْعَمْدِ.

(۲۸۰۶۳) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: آدمی اور عورت کے درمیان قتل عمد سے کم میں قصاص نہیں۔

(۲۸۰۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ لَطَمَ امْرَأَتَهُ ، فَأَتَتْ تَطْلُبُ الْقِصَاصَ ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا الْقِصَاصَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَلاَ تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَى إِلَيْكَ وَحْيُهُ﴾ وَنَزَلَتْ : ﴿الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾.

(۲۸۰۶۴) حضرت جریر بن حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کے منہ پر تھپڑ مارا تو وہ عورت قصاص طلب کرنے کے لیے آ گئی اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان قصاص کا فیصلہ فرما دیا اس پر اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ) اور قرآن پڑھنے میں جلدی مت کرو اس سے پہلے کہ پوری پہنچے تم تک اس کی وحی اور یہ آیت اتری مرد سرپرست ونگہبان ہیں عورتوں کے اس بنا پر کہ اللہ نے فضیلت دی ہے انسانوں میں بعض کو بعض پر۔

(۲۸۰۶٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : كَانَتْ جَدَّتِي أُمَّ وَلَدٍ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ ، فَلَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ جَرَحَهَا ابْنُ عُثْمَانَ جُرْحًا ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ،

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :أَعْطِهَا أَرْشًا مِمَّا صَنَعْتَ بِهَا.

(۲۸۰۶۵) حضرت قاسم بن فضل حدانی فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن زیاد نے ارشاد فرمایا میری دادی حضرت عثمان بن مظعون کی ام ولدہ تھیں۔ جب حضرت عثمان کی وفات ہوگئی تو حضرت عثمان کے بیٹے نے ان کو زخم لگایا، پس انہوں نے یہ بات حضرت عمر بن خطاب کے سامنے ذکر کردی حضرت عمر نے ان سے فرمایا: جو تم نے ان کے ساتھ معاملہ کیا ہے اس کی دیت ان کو ادا کرو۔

(۱۱۴) فِي جِرَاحَاتِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

آدمیوں اور عورتوں کے زخموں کا بیان

(۲۸۰۶۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :تَسْتَوِي جِرَاحَاتُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ.

(۲۸۰۶۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ارشاد فرمایا: دانت اور سر کے زخم کی چوٹ میں آدمیوں اور عورتوں کے زخم برابر ہیں۔

(۲۸۰۶۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :أَتَانِي عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ ؛ أَنَّ جِرَاحَاتِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ تَسْتَوِي فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ ، وَمَا فَوْقَ ذَلِكَ فَدِيَةُ الْمَرْأَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ.

(۲۸۰۶۷) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ البارقی حضرت عمر کے پاس سے میری طرف تشریف لائے اور کہا کہ حضرت عمر نے فرمایا ہے دانت اور سر کی چوٹ میں آدمیوں اور عورتوں کے زخم برابر ہیں اور جو زخم اس سے بڑا ہو تو عورت کی دیت آدمی کی دیت سے نصف ہوگی۔

(۲۸۰۶۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّ هِشَامَ بْنَ هُبَيْرَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ :إِنَّ دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ ، إلا فِي السِّنِّ وَالْمُوضِحَةِ.

(۲۸۰۶۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ہشام بن ھبیرہ نے حضرت شریح کو خط لکھ کر سوال کیا تو حضرت شریح نے ان کو جواب لکھا عورت کی دیت آدمی کی دیت سے نصف ہے مگر دانت اور سر کے زخم میں۔

(۲۸۰۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ :دِيَةُ الْمَرْأَةِ فِي الْخَطَأ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ ، فِيمَا دَقَّ وَجَلَّ.

وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ :دِيَةُ الْمَرْأَةِ فِي الْخَطَأ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ ، إِلاَّ السِّنَّ وَالْمُوضِحَةَ فَهُمَا

فِيهِ سَوَاءٌ.

وَكَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُولُ : دِيَةُ الْمَرْأَةِ فِي الْخَطَأَ مِثْلُ دِيَةِ الرَّجُلِ ، حَتَّى تَبْلُغَ ثُلُثَ الدِّيَةِ ، فَمَا زَادَ فَهِيَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۸۰۶۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے عورت کی دیت آدمی کی دیت سے (خطاء کی صورت میں) نصف ان اعضاء میں جو بالکل ٹوٹ گئے اور مکمل ختم ہو گئے۔

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے عورت کی دیت خطاء کی صورت میں آدمی کی دیت سے نصف ہوگی مگر دانت اور گہرے زخم میں پس ان دونوں کی دیت اس میں برابر ہوگی اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے عورت کی دیت خطاء کی صورت میں آدمی کی دیت کی مانند ہوگی یہاں تک کہ وہ دیت کے تہائی حصہ تک پہنچے پس جو زخم اس سے زائد ہو تو اس کی نصف دیت ہوگی۔

(۲۸۰۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّهُ قَالَ : يَسْتَوُونَ إِلَى الثُّلُثِ.

(۲۸۰۷۰) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مردوں اور عورتوں کے زخم نصف دیت تک برابر ہیں اور جب نصف سے بڑھ جائیں تو اس میں بھی نصف دیت ہوگی۔

(۲۸۰۷۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تَسْتَوِي جِرَاحَاتُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ عَلَى النِّصْفِ ، فَإِذَا بَلَغَتِ النِّصْفَ فَهِيَ عَلَى النِّصْفِ.

(۲۸۰۷۱) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: آدمیوں اور عورتوں کے زخم نصف دیت تک برابر ہیں اور جب نصف سے بڑھ جائیں تو اس میں بھی نصف دیت ہوگی۔

(۲۸۰۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : تُعَاقِلُ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ إِلَى الثُّلُثِ ، إِصْبَعُهَا كَإِصْبَعِهِ ، وَسِنُّهَا كَسِنِّهِ ، وَمُوضِحَتُهَا كَمُوضِحَتِهِ ، وَمُنَقِّلَتُهَا كَمُنَقِّلَتِهِ.

(۲۸۰۷۲) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عورت آدمی کو تہائی تک دیت ادا کرے گی، عورت کی انگلی آدمی کی انگلی کی طرح ہوگی اور اس کا دانت آدمی کے دانت کی طرح اور اس کا گہرا زخم اس کے گہرے زخم کی طرح اور اس کے سر کا زخم آدمی کے سر کے زخم کی طرح ہوگا۔

(۲۸۰۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، وَإِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : تَسْتَوِي جِرَاحَاتُ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ فِي كُلِّ شَيْءٍ.

(۲۸۰۷۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں اور آدمیوں کے زخم ہر عضو میں برابر ہیں۔

(۲۸۰۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ

فِي مُوضِحَةِ الْمَرْأَةِ ، وَمُنَقِّلَتِهَا ، وَسِنِّهَا مِثْلُ الرَّجُلِ فِي الدِّيَةِ.

(۲۸۰۷۴) حضرت عبداللہ بن ذکوان ابوالزناد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عورت کے گہرے زخم اور سر کے زخم میں جس سے ہڈیوں کے ریزے برآمد ہوں اور دانت میں آدمی کے مثل ہے دیت میں۔

(۲۸۰۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : مُنَقِّلَتُهَا ، وَمُوضِحَتُهَا ، وَسِنُّهَا مِثْلُ الرَّجُلِ فِي الدِّيَةِ.

(۲۸۰۷۵) حضرت سفیان رحمہ اللہ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عورت کے سر کا زخم، گہرا زخم اور اس کے دانت کا ٹوٹنا دیت میں آدمی کے مثل ہے۔

(۲۸۰۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : كَمْ فِي هَذِهِ مِنَ الْمَرْأَةِ ؟ يَعْنِي الْخِنْصَرِ ، فَقَالَ : عَشْرٌ مِنَ الإِبِلِ ، قَالَ : قُلْتُ : فِي هَذَيْنِ ؟ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالَّتِي تَلِيهَا ، قَالَ : عِشْرُونَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَهَؤُلاَءِ ؟ يَعْنِي الثَّلاَثَةَ ، قَالَ : ثَلاَثُونَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَفِي هَؤُلاَءِ ؟ وَأَوْمَأَ إِلَى الأَرْبَعِ ، قَالَ : عِشْرُونَ ، قَالَ : قُلْتُ : حِينَ آلَمَتْ جِرَاحُهَا وَعَظُمَتْ مُصِيبَتُهَا كَانَ الأَقَلَّ لأَرْشِهَا ؟ قَالَ : أَعِرَاقِيٌّ أَنْتَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : عَالِمٌ مُتَثَبِّتٌ ، أَوْ جَاهِلٌ مُتَعَلِّمٌ ، قَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ، السُّنَّةُ.

(مالك ٨٦٠۔ عبدالرزاق ١٧٧٤٩)

(۲۸۰۷۶) حضرت ربیعہ بن ابوعبدالرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے دریافت کیا عورت کی چھنگلی ٹوٹنے میں کیا لازم ہوتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: دس اونٹ، میں نے پوچھا: اور ان دونوں میں یعنی چھنگلی اور اس کے ساتھ ملی ہوئی انگلی میں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بیس اونٹ، میں نے پوچھا! ان تین انگلیوں میں کیا لازم ہوتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تیس اونٹ میں نے چاروں انگلیوں کی طرف اشارہ کر کے پوچھا! ان میں کیا لازم ہوتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بیس اونٹ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی؟ جب اس کا درد بڑھ گیا اور تکلیف زیادہ ہوگئی تو اس کی دیت کم کیوں ہوئی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم عراق کے رہنے والے ہو؟ میں نے عرض کی محقق عالم بہتر ہے یا جاہل طالبعلم! آپ رحمہ اللہ نے جواب دیا: اے میرے بھتیجے یہ سنت ہے۔

(۲۸۰۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، قَالَ : كَتَبَ شُرَيْحٌ إِلَى هِشَامِ بْنِ هُبَيْرَةَ : أَنَّ دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ ، إِلاَّ السِّنَّ وَالْمُوضِحَةَ.

(۲۸۰۷۷) حضرت حکم بن عتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ہشام بن ھبیرہ رحمہ اللہ کو خط لکھا: عورت کی دیت آدمی کی دیت سے نصف ہے مگر دانت اور سر کے زخم میں۔

(۲۸۰۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ (ح) وَعَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : يُعَاقِلُ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فِي ثُلُثِ دِيَتِهَا ، ثُمَّ يَخْتَلِفَانِ.

(۲۸۰۷۸) حضرت سعید بن مسیب ؒ اور حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: آدمی عورت کی ثلث دیت کا تاوان دے گا۔

(۱۱۵) الرَّجُلُ يَقْتُلُ عَبْدَهُ

اس آدمی کا بیان جو اپنے غلام کو قتل کر دے

(۲۸.۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، حَدَّثَنَا ابن أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ ، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ.

(ابو داؤد ۴۵۰۴۔ ترمذی ۱۴۱۴)

(۲۸۰۷۹) حضرت سمرہ بن جندب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا! جس شخص نے اپنے غلام کو قتل کیا ہم بدلے میں اسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کی ناک کاٹ دی تو ہم اس کی ناک کاٹ دیں گے۔

(۲۸.۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قَتَلَ عَبْدَهُ عَمْدًا قُتِلَ بِهِ.

(۲۸۰۸۰) حضرت ابو ہاشم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص نے اپنے غلام کو عمداً قتل کر دیا تو بدلے میں اس شخص کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸.۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُقْتَلُ بِهِ.

(۲۸۰۸۱) حضرت مغیرہ ؒ سے مروی ہے حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: اس قاتل کو بھی بدلے میں قتل کیا جائے گا۔

(۲۸.۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ عَمْدًا ؟ قَالَ :أَرَاهُ يُقْتَلُ بِهِ.

(۲۸۰۸۲) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ سے ایسے آدمی کے متعلق پوچھا جو اپنے غلام کو عمداً قتل کر دے؟ آپ ؒ نے فرمایا! میری رائے میں اس شخص کو بدلے میں قتل کیا جائے گا۔

(۱۱۶) الرَّجُلُ يَقْتُلُ عَبْدَهُ، مَنْ قَالَ لاَ يُقْتَلُ بِهِ

جو شخص اپنے غلام کو قتل کر دے جو یوں کہے! اس کو بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا

(۲۸.۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا ،فَجَلَدَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِئَةَ جَلْدَةٍ ، وَنَفَاهُ سَنَةً ، وَمَحَا سَهْمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَلَمْ يُقِدْهُ مِنْهُ.

(ابن ماجه ۲۶۶۴۔ دار قطنی ۱۴۳)

(۲۸۰۸۳) حضرت عبداللہ بن حنین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سو کوڑے مارے اور اس کو ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا اور مسلمانوں میں سے اس کا حصہ مٹا دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قصاصاً قتل نہیں کیا۔

(۲۸۰۸٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَهُ. (بیهقی ۳۷)

(۲۸۰۸۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ عمل اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۸۰۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ عَمْدًا لَمْ يُقْتَلْ بِهِ.

(۲۸۰۸۵) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے غلام کو عمداً قتل کر دے تو اس کو بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۰۸٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَالِمًا ، وَالْقَاسِمَ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهُ ؟ قَالاَ : عُقُوبَتُهُ أَنْ يُقْتَلَ ، وَلَكِنْ لاَ يُقْتَلُ بِهِ.

(۲۸۰۸۶) حضرت خالد بن ابو عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ اور حضرت قاسم رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جس نے اپنے غلام کو قتل کر دیا ہو؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس کی سزا تو یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے لیکن پھر بھی اسے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۰۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ كَانَا يَقُولاَنِ : لاَ يُقْتَلُ الْمَوْلَى بِعَبْدِهِ ، وَلَكِنْ يُضْرَبُ ، وَيُطَالُ حَبْسُهُ ، وَيُحْرَمُ سَهْمَهُ.

(۲۸۰۸۷) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: آقا کو اس کے غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا لیکن اسے مارا جائے گا اور اس کو لمبی قید میں ڈالا جائے گا اور اسے اس کے حصہ سے محروم کر دیا جائے گا۔

(۱۱۷) الْحُرُّ يَقْتُلُ عَبْدَ غَيْرِهِ

اس آزاد شخص کا بیان جو کسی دوسرے کے غلام کو قتل کر دے

(۲۸۰۸۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ كَانَا لاَ يَقْتُلاَنِ الْحُرَّ بِقَتْلِ الْعَبْدِ.

(۲۸۰۸۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس آزاد آدمی کو قتل نہیں کرتے تھے جس

نے غلام کو قتل کر دیا ہو۔

(۲۸.۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ :إِذَا قَتَلَ الْحُرُّ الْعَبْدَ ، فَهُوَ بِهِ قَود.

(۲۸۰۸۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود نے ارشاد فرمایا: جب آزاد آدمی غلام کو قتل کر دے تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸.۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُقْتَلُ الْعَبْدُ بِالْحُرِّ ، وَالْحُرُّ بِالْعَبْدِ.

(۲۸۰۹۰) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: غلام کو آزاد کے بدلے اور آزاد کو غلام کے بدلے قتل کیا جائے گا۔

(۲۸.۹۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ حُرٍّ قَتَلَ مَمْلُوكًا ؟ قَالَ :يُقْتَلُ بِهِ ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ :يُقْتَلُ بِهِ ، ثُمَّ قَالَ :وَاللَّهِ لَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْيَمَنِ لَقَتَلْتُهُمْ بِهِ.

(۲۸۰۹۱) حضرت سہیل بن ابی صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے کسی غلام کو قتل کر دیا ہو؟ آپ نے فرمایا: اس غلام کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا راوی کہتے ہیں: میں پھر دوبارہ آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا: اس غلام کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا پھر آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر اس غلام کے قتل پر سارے یمن والے بھی جمع ہو جائیں تو اس غلام کے بدلے میں میں ان سب کو قتل کر دوں گا۔

(۲۸.۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْحُرِّ يَقْتُلُ الْعَبْدَ عَمْدًا ؟ قَالَ :اقْتُلْهُ ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَهْلُ الْيَمَنِ.

(۲۸۰۹۲) حضرت سہیل بن ابی صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے اس آزاد آدمی کے متعلق پوچھا جس نے غلام کو عمداً قتل کر دیا ہو؟ آپ نے فرمایا اس کو بھی قتل کر دو اگرچہ یمن والے بھی اس کے خون پر جمع ہو جائیں۔

(۲۸.۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الْوَضِينِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْحُرِّ يَقْتُلُ الْعَبْدَ عَمْدًا ؟ قَالَ :اقْتُلْهُ بِهِ صَاغِرًا لَئِيمًا.

(۲۸۰۹۳) حضرت ابوالوضین فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی سے اس آزاد آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے غلام کو عمداً قتل کر دیا؟ آپ نے فرمایا! اس غلام کے بدلے اس ذلیل اور کمینہ کو قتل کر دو۔

(۲۸.۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :لاَ يُقَادُ الْحُرُّ مِنَ الْعَبْدِ.

(۲۸۰۹۴) حضرت محمد بن عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ارشاد فرمایا: آزاد آدمی کو غلام کے بدلے قصاص

قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۰۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ ، يَقُولُ :يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِعَبْدِ غَيْرِهِ ، وَلاَ يُقْتَلُ بِعَبْدِهِ ، كَمَا لَوْ قَتَلَ ابْنَهُ لَمْ يُقْتَلْ بِهِ.

(۲۸۰۹۵) حضرت وکیع ریلیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ریلیٹیلا کو یوں فرماتے ہوئے سنا آدمی کو کسی دوسرے کے غلام کو قتل کرنے کی وجہ سے تو قتل کیا جائے گا لیکن اپنے غلام کی وجہ سے قتل نہیں کیا جائے گا جیسا کہ اگر اس نے اپنے بیٹے کو قتل کیا تو بدلے میں اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۰۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :وَسَمِعْت سُفْيَانَ ، يَقُولُ :لاَ يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِعَبْدِهِ ، وَيُعَزَّرُ.

(۲۸۰۹۶) حضرت وکیع ریلیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ریلیٹیلا کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آدمی کو اپنے غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا البتہ سزا دی جائے گی۔

(۱۱۸) الْجَنِينُ إِذَا سَقَطَ حَيًّا ثُمَّ مَاتَ ، أَوْ تَحَرَّكَ ، أَوِ اخْتَلَجَ

ماں کے پیٹ میں موجود بچہ کا بیان جو زندہ ساقط ہو پھر وہ مر گیا یا اس نے حرکت کی تھی یا وہ کانا تھا

(۲۸۰۹۷) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ فِي السِّقْطِ يَقَعُ فَيَتَحَرَّكُ ، قَالَ : كَمُلَتْ دِيَتُهُ ، اسْتَهَلَّ ، أَوْ لَمْ يَسْتَهِلَّ.

(۲۸۰۹۷) حضرت مکحول ریلیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت زید ریلیٹیلا نے اس نا تمام بچہ کے بارے میں جو ساقط ہو گیا پھر اس نے حرکت بھی کی۔ آپ ریلیٹیلا نے یوں ارشاد فرمایا: اس کی دیت مکمل ہو گی وہ چیخا ہو یا نہ چیخا ہو۔

(۲۸۰۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :فِي الْجَنِينِ إِذَا سَقَطَ حَيًّا فَفِيهِ الدِّيَةُ ، وَإِنْ سَقَطَ مَيِّتًا فَفِيهِ غُرَّةٌ.

(۲۸۰۹۸) حضرت ہشام بن عروہ ریلیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ریلیٹیلا نے ارشاد فرمایا: ماں کے پیٹ میں موجود بچہ جب زندہ ساقط ہو جائے تو اس میں دیت لازم ہو گی اور اگر مردار ساقط ہوا تو اس میں غرہ یعنی ایک غلام یا باندی لازم ہو گی۔

(۲۸۰۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا ضَرَبَ الرَّجُلُ بَطْنَ الْحَامِلِ فَأَسْقَطَتْ مَيِّتًا فَفِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ فِي مَالِهِ ، وَإِنْ كَانَ حَيًّا فَالدِّيَةُ.

(۲۸۰۹۹) حضرت ابن سالم ریلیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ریلیٹیلا نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے حاملہ عورت کے پیٹ پر ضرب لگائی پھر اس نے مردہ بچہ ساقط کر دیا تو اس میں غرہ لازم ہو گا یعنی اس آدمی کے مال میں ایک غلام یا باندی لازم ہو گی اور اگر وہ بچہ زندہ ساقط ہوا تو دیت لازم ہو گی۔

(۲۸۱۰۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ قَالَ: إِذَا اسْتَهَلَّ الْجَنِينُ ، ثُمَّ مَاتَ فَفِيهِ الدِّيَةُ.

(۲۸۱۰۰) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب ماں کے پیٹ سے ساقط ہونے والا بچہ چلایا پھر وہ مرگیا تو اس میں دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۱۰۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: وَلَدَتِ امْرَأَةٌ وَلَدًا، فَشَهِدَ نِسْوَةٌ أَنَّهُ اخْتَلَجَ وَوُلِدَ حَيًّا، وَلَمْ يَشْهَدْنَ عَلَى الاسْتِهْلاَلِ، قَالَ شُرَيْحٌ: الْحَيُّ يَرِثُ الْمَيِّتَ ، ثُمَّ أَبْطَلَ مِيرَاثَهُ لأَنَّهُ لَمْ يَشْهَدْنَ عَلَى اسْتِهْلاَلِهِ.

(۲۸۱۰۱) حضرت ابراہیم ؒ نے فرمایا: کسی عورت نے بچہ جنا پس عورتوں نے گواہی دی کہ بے شک وہ کانپا تھا اور زندہ پیدا ہوا تھا اور انہوں نے اس بچہ کے چلانے پر گواہی نہیں دی اس پر حضرت شریح ؒ نے فرمایا: وہ زندہ شمار ہوگا میت کا وارث بنے گا پھر آپ ؒ نے اس کی وراثت کو باطل قرار دے دیا اس لیے کہ ان عورتوں نے اس کے رونے اور چلانے پر گواہی نہیں دی۔

(۱۱۹) الصَّبِيُّ الصَّغِيرُ تُصَابُ سِنُّهُ

اس چھوٹے بچہ کا بیان جس کا دانت توڑ دیا جائے

(۲۸۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ جُنْدُبٍ الْقَاصِ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَضَى فِي سِنِّ الصَّبِيِّ إِذَا سَقَطَتْ قَبْلَ أَنْ يُثْغِرَ بَعِيرًا.

(۲۸۱۰۲) حضرت اسلم ؒ جو کہ حضرت عمر ؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے بچے کے دانت میں ایک اونٹ کا فیصلہ فرمایا جب کہ وہ پوری طرح نکلنے سے پہلے ہی توڑ دیا جائے۔

(۲۸۱۰۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: لَيْسَ فِي سِنِّ الصَّبِيِّ إِذَا لَمْ يُثْغِرْ إِلاَّ الأَلَمُ.

(۲۸۱۰۳) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: بچہ کے دانت میں جب کہ وہ نکلنے سے پہلے ہی توڑ دیا گیا درد کے سوا کچھ لازم نہیں۔

(۲۸۱۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: إِذَا أَصَابَ سِنَّهُ وَلَمْ يُثْغِرْ فَفِيهِ حُكْمٌ.

(۲۸۱۰۴) حضرت ابن سالم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: جب بچہ کا دانت توڑ دیا جائے اس حال میں کہ وہ نکلا نہیں تھا تو اس میں قاضی کا فیصلہ ہوگا۔

(۲۸۱۰٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي غُلاَمٍ صَغِيرٍ لَمْ يُثْغِرْ كَسَرَ سِنَّ غُلاَمٍ آخَرَ ، قَالَ: عَلَيْهِ الْغُرْمُ بِقَدْرِ مَا يَرَى الْحَكَمُ.

(۲۸۱۰۵) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب ؒ نے ایسے چھوٹے بچہ کے بارے میں جس کا دانت نہ نکلا ہو اور اس نے کسی دوسرے بچہ کا دانت توڑ دیا۔ آپ ؒ نے یوں ارشاد فرمایا: اس پر تاوان لازم ہوگا جو فیصلہ کنندہ مناسب سمجھے۔

(۲۸۱۰۶) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :فِي سِنِّ الصَّبِيِّ إِذَا لَمْ يُثْغِرْ ، قَالَ :يَنْظُرُ فِيهِ ذَوَا عَدْلٍ ، فَإِنْ نَبَتَتْ جُعِلَ لَهُ شَيْءٌ ، وَإِنْ لَمْ تَنْبُتْ كَانَ كَسِنِّ الرَّجُلِ.

(۲۸۱۰۶) حضرت عمرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بچہ کے دانت کے بارے میں جبکہ وہ نکلا ہو یوں ارشاد فرمایا: اس بارے میں دو عادل دیکھیں گے اگر دانت نکل آیا تو اس کے لیے کوئی چیز مقرر کر دیں گے اور اگر دانت نہ نکلا تو وہ آدمی کے دانت کی مانند ہوگا۔

(۱۳۰) الْمَجْنُونُ يَجْنِي الْجِنَايَةَ

اس مجنوں کا بیان جو قابل سزا جرم کرے

(۲۸۱۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَا أَصَابَ الْمَجْنُونُ فِي حَالِ جُنُونِهِ فَعَلَى عَاقِلَتِهِ ، وَمَا أَصَابَ فِي حَالِ إِفَاقَتِهِ أُقِيدَ مِنْهُ.

(۲۸۱۰۷) حضرت اشعث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: مجنون جو جنایت جنون کی حالت میں کرے تو اس کا تاوان اس کے خاندان والوں پر لازم ہوگا اور جو جنایت اس نے افاقہ کی حالت میں کی تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔

(۲۸۱۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَجْنُونِ وَالْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ ، وَالْمَعْتُوهِ ، وَالَّذِي يُصِيبُهُ فِي الشَّهْرِ الْمَرَّةَ وَالْمَرَّتَيْنِ ، قَالَ :إِذَا ذَهَبَ عَنْهُ ذَاكَ ، فَصَامَ وَصَلَّى وَعَقَلَ وَأَصَابَ شَيْئًا ، فَهُوَ عَلَيْهِ.

(۲۸۱۰۸) حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے مجنون، مغلوب العقل، ناسمجھ اور وہ شخص جس کو مہینہ میں ایک دو مرتبہ دورہ پڑتا ہو یوں ارشاد فرمایا: جب اس کی عقل چلی جائے پھر بھی وہ روزہ رکھے نماز پڑھے، بات کو سمجھے اور کسی کو نقصان پہنچائے تو اس کا تاوان اسی پر لازم ہوگا۔

(۲۸۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُ جَعَلَ جِنَايَةَ الْمَجْنُونِ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۱۰۹) حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مجنون کی جنایت اس کے خاندان والوں پر ڈالی۔

(۲۸۱۱۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً مَجْنُونًا فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ كَانَ يُفِيقُ أَحْيَانًا ، فَلاَ يُرَى بِهِ بَأْسًا ، وَيَعُودُ بِهِ وَجَعُهُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ نَائِمٌ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ إِذْ دَخَلَ الْبَيْتَ بِخَنْجَرٍ فَطَعَنَ ابْنَ عَمِّهِ فَقَتَلَهُ ، فَقَضَى عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنْ يُخْلَعَ مِنْ مَالِهِ ، وَيُدْفَعَ إِلَى أَهْلِ الْمَقْتُولِ.

(۲۸۱۱۰) حضرت صخر بن جویریہ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک مجنون شخص تھا کبھی اس کو افاقہ ہو جاتا کہ کوئی تکلیف نہ ہوتی اور کبھی اس کی تکلیف واپس لوٹ آتی اس دوران کہ وہ اپنے چچازاد کے ساتھ سویا ہوا تھا کہ وہ کمرے میں خنجر لے کر داخل ہوا اور اپنے چچازاد کے پیٹ میں گھونپ کر اسے قتل کر دیا۔ اس پر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بطور فیصلہ کے اس سے سارا مال چھین کر مقتول کے گھر والوں کو دلوا دیا۔

(۱۳۱) الْمُسْلِمُ يَقْتُلُ الذِّمِّيَّ خَطَأً

اس مسلمان کا بیان جو ذمی کو غلطی سے قتل کر دے

(۲۸۱۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ الْمُسْلِمُ الذِّمِّيَّ فَلَيْسَ عَلَيْهِ كَفَّارَةٌ.

(۲۸۱۱۱) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان ذمی کو قتل کر دے تو اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں۔

(۲۸۱۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الْمُسْلِمِ يَقْتُلُ الذِّمِّيَّ خَطَأً ، قَالَ : كَفَّارَتُهُمَا سَوَاءٌ.

(۲۸۱۱۲) حضرت قیس بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے اس مسلمان کے بارے میں جو ذمی کو غلطی سے قتل کر دے آپ نے یوں ارشاد فرمایا: ان دونوں کا کفارہ برابر ہے۔

(۲۸۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَفَّارَتُهُمَا سَوَاءٌ.

(۲۸۱۱۳) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کا کفارہ برابر ہے۔

(۱۳۲) الرَّجُلُ يقتلُ فتعفو امرأتهُ

اس آدمی کا بیان جس کو قتل کر دیا گیا پھر اس کی بیوی نے اس کا خون معاف کر دیا

(۲۸۱۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ يَزِيدَ الْجُعفي ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يقْتَلُ فَتَعْفُو الْمَرْأَةُ ، قَالَ : يُؤَدِّي الْقَاتِلُ سَبْعَةَ أَثْمَانِ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۱۴) حضرت یزید جعفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں جس کو قتل کر دیا گیا، پس اس کی بیوی نے اپنے خاوند کا خون معاف کر دیا آپ رحمہ اللہ نے یوں ارشاد فرمایا: قاتل دیت کے سات ثمن دے گا۔

(۲۸۱۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً عَفَتْ عَنْ دَمِ زَوْجِهَا ، قَالَ : صَارَتْ دِيَةً ، وَيُرْفَعُ عَنْهُ الثُّمُنَ.

(۲۸۱۱۵) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عورت اپنے خاوند کے خون کو معاف کر دے تو بھی لازم ہوگی اور دیت سے آٹھواں حصہ معاف ہوگا۔

(۲۸۱۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابن صَالِحٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ قُتِلَ زَوْجُهَا فَعَفَتْ ، قَالَ : عَفْوُهَا جَائِزٌ ، وَيُرْفَعُ نَصِيبُهَا مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۱۶) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ایسی عورت کے بارے میں کہ جس کا خاوند قتل کر دیا گیا ہو پس اس نے خاوند کے قاتل کو معاف کر دیا، آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کا معاف کرنا جائز ہے اور عورت کا حصہ دیت میں سے ختم ہو جائے گا۔

(۲۸۱۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لِكُلِّ ذِي سَهْمٍ عَفْوٌ.

(۲۸۱۱۷) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر حصہ والے کو معافی کا حق حاصل ہے۔

(۲۸۱۱۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الرَّجُلَ فَتَعْفُو الْمَرْأَةُ ، قَالاَ : مَنْ عَفَا مِنْ رَجُلٍ ، أَوِ امْرَأَةٍ فَإِنَّهُ يَدْرَأُ عَنْهُ الْقَتْلَ.

(۲۸۱۱۸) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے آدمی کو قتل کر دیا پھر اس کی بیوی نے اسے معاف کر دیا۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا جس نے ایسے آدمی یا عورت کو معاف کیا تو اس نے اس سے قتل کے گناہ کو معافی کے ذریعہ دور کر دیا۔

(۱۳۳) مَنْ قَالَ لاَ عَفْوَ لَهَا

جو شخص یوں کہے: عورت کو معاف کرنے کا حق نہیں

(۲۸۱۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : الزَّوْجُ وَالْمَرْأَةُ لاَ عَفْوَ لَهُمَا.

(۲۸۱۱۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خاوند اور بیوی ان دونوں کو معاف کرنے کا حق نہیں ہے۔

(۲۸۱۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ لِلزَّوْجِ ، وَلاَ لِلْمَرْأَةِ عَفْوٌ فِي الدَّمِ ، إِنَّمَا الْعَفْوُ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ.

(۲۸۱۲۰) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: شوہر اور بیوی کو خون میں معاف کرنے کا اختیار نہیں اس لیے کہ معاف کرنے کا اختیار مقتول کے اولیاء کو حاصل ہے۔

(۲۸۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ لِلزَّوْجِ ، وَلاَ لِلْمَرْأَةِ عَفْوٌ فِي الدَّمِ ، وَإِنْ عَفَا أَحَدٌ مِنَ الْوَرَثَةِ جَازَ عَفْوُهُ وَصَارَتِ الدِّيَةَ.

(۲۸۱۲۱) حضرت اسماعیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: شوہر اور بیوی کو خون میں معاف کرنے کا اختیار نہیں اور اگر ورثہ میں سے کوئی معاف کر دے تو اس کا معاف کر دینا جائز ہے اور دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۱۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ فِي رَجُلٍ قُتِلَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ وَامْرَأَتَيْهِ، فَعَفَتْ إِحْدَى الْمَرْأَتَيْنِ، قَالَ الشَّعْبِيُّ: لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ عَفْوٌ، إِلَّا امْرَأَةٌ لَهَا رَحِمٌ مَاسَّةٌ، وَسَهْمٌ فِي الْمِيرَاثِ.

(۲۸۱۲۲) حضرت صاعد بن مسلم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ایسے شخص کے بارے میں کہ جس کو قتل کر دیا گیا تھا اور اس نے اپنے پیچھے ایک بیٹی ایک بہن اور دو بیویاں چھوڑیں اور اس کی دونوں بیویوں میں سے ایک نے شوہر کا خون معاف کر دیا۔ اس پر امام شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: عورت کو معاف کرنے کا اختیار نہیں ہے مگر اس عورت کو جو مقتول کی ذی رحم محرم ہو اور اس کا میراث میں حصہ بنتا ہو۔

(۱۲۴) الْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ دَمِ زَوْجِهَا

بیوی اپنے شوہر کے قتل کے بدلے میں ملنے والی دیت کی وارث ہوگی

(۲۸۱۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ، وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا، حَتَّى كَتَبَ إِلَيْهِ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا. (ابوداؤد ۲۹۱۹۔ ترمذی ۱۴۱۵)

(۲۸۱۲۳) حضرت سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ فرمایا کرتے تھے، دیت خاندان والوں کا حق ہے بیوی کو اپنے خاوند کی دیت میں سے وراثت کا کچھ حصہ بھی نہیں ملے گا یہاں تک کہ حضرت ضحاک بن سفیان کلابی ؒ نے آپ ؓ کو خط لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت کا وارث بنایا تھا۔

(۲۸۱۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَامَ عُمَرُ بِمِنًى، فَسَأَلَ النَّاسَ، فَقَالَ: مَنْ عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنْ مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا؟ فَقَامَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ، فَقَالَ: ادْخُلْ قُبَّتَكَ حَتَّى أُخْبِرَكَ، فدخل فَأَتَاهُ، فَقَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا. (نسائی ۶۳۶۵)

(۲۸۱۲۴) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے منیٰ میں کھڑے ہو کر لوگوں سے سوال کیا! کون شخص ہے جس کے پاس اس بارے میں علم ہو کہ کیا عورت اپنے خاوند کی دیت کی وارث بنے گی؟ اس پر حضرت ضحاک بن سفیان کلابی ؓ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا آپ ؓ اپنے خیمہ میں داخل ہو جائیں یہاں تک کہ میں آپ ؓ کو اس بارے میں خبر دوں، آپ ؓ داخل ہو گئے پس حضرت ضحاک ؓ آپ ؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے

خط لکھا تھا کہ میں اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت کا وارث بناؤں۔

(۲۸۱۲۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ عَمْدًا فَيَعْفُو بَعْضُ الْوَرَثَةِ ، قَالَ : لامْرَأَتِهِ مِيرَاثُهَا مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۲۵) حضرت مغیرہ ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس کو قتل کر دیا گیا ہو پھر بعض ورثہ نے اس کا خون معاف کر دیا۔ آپ ولیٹیلیہ نے اس مقتول کی بیوی کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس کو دیت میں سے وراثت ملے گی۔

(۲۸۱۲۶) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دَمِ زَوْجِهَا.

(۲۸۱۲۶) حضرت ہشام ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: بیوی اپنے خاوند کی دیت کی وراث بنے گی۔

(۲۸۱۲۷) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا قُبِلَ الْعَقْلُ فِي الْعَمْدِ ، كَانَ مِيرَاثًا تَرِثُهُ الزَّوْجَةُ وَغَيْرُهَا.

(۲۸۱۲۷) حضرت ابن ابی ذئب ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ امام زہری ولیٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: جب قتل عمد کی صورت میں دیت قبول کی گئی تو وہ وراثت شمار ہوگی اور خاوند کی بیوی اور اس کے علاوہ لوگ اس کے وارث بنیں گے۔

(۲۸۱۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ كُلُّ وَارِثٍ ، وَالزَّوْجُ وَالْمَرْأَةُ فِي الْخَطَإِ وَالْعَمْدِ.

(۲۸۱۲۸) حضرت شعبی ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر وارث کو اور شوہر بیوی کو قتل خطاء اور عمد کی صورت میں دیت میں وراثت ملے گی۔

(۱۲۵) مَنْ قَالَ تُقْسَمُ الدِّيَةُ عَلَى مَنْ يُقْسَمُ لَهُ الْمِيرَاثُ

جو یوں کہے: دیت تقسیم کی جائے گی ان لوگوں پر جن کے لیے میراث تقسیم ہوئی

(۲۸۱۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : تُقْسَمُ الدِّيَةُ لِمَنْ أَحْرَزَ الْمِيرَاثَ.

(۲۸۱۲۹) حضرت ابو عمرو عبدی ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دیت تقسیم کی جائے گا ان لوگوں کے لیے جو وراثت کے حقدار ہوں۔

(۲۸۱۳۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الدِّيَةُ لِلْمِيرَاثِ ، وَالْعَقْلُ عَلَى الْعَصَبَةِ. (عبدالرزاق ۱۷۷۶۸)

(۲۸۱۳۰) حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیت کے حقدار وارث ہوں گے اور دیت خاندان والوں پر لازم ہوگی۔

(۲۸۱۳۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَتَحَدَّثُ :أَنَّ الدِّيَةَ سَبِيلُهَا سَبِيلُ الْمِيرَاثِ.

(۲۸۱۳۱) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ ؒ بیان فرمایا کرتے تھے دیت کی تقسیم کا طریقہ وہی ہے جو میراث کی تقسیم کا طریقہ ہے۔

(۲۸۱۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَجَهْم ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :الدِّيَةُ لِلْمِيرَاثِ.

(۲۸۱۳۲) حضرت شعبی ؒ اور حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: دیت ورثہ کو ملے گی۔

(۲۸۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :عَلَى كِتَابِ اللهِ كَسَائِرِ مَالِهِ.

(۲۸۱۳۳) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: اس کو بھی کتاب اللہ پر پیش کریں گے اس کے تمام مال کی طرح۔

(۲۸۱۳٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقُولُ وَيَقْضِي :بِأَنَّ الْوُرَّاثَ أَجْمَعِينَ يَرِثُونَ مِنَ الْعَقْلِ مِثْلَ الْمِيرَاثِ.

(۲۸۱۳۴) حضرت ابن طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس ؒ فرماتے تھے اور یوں فیصلہ کرتے تھے کہ تمام کے تمام ورثہ وراثت کے مال کی طرح دیت کے وارث بنیں گے۔

(۲۸۱۳٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :الْعَقْلُ كَهَيْئَةِ الْمِيرَاثِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قُلْتُ : وَيَرِثُ الإِخْوَةُ مِنَ الأُمِّ فِيهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۸۱۳۵) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے پوچھا: کیا دیت میراث کے طریقہ سے ہی تقسیم ہوگی؟ آپ ؒ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: کیا ماں شریک بھائی بھی اس میں وارث بنے گا؟ آپ ؒ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۱۳٦) مَنْ كَانَ يُوَرِّثُ الإِخْوَةَ مِنَ الأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ

جو حضرات ماں شریک بھائی کو بھی دیت کا وارث بناتے ہیں

(۲۸۱۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :قَدْ ظَلَمَ مَنْ لَمْ يُوَرِّثِ الإِخْوَةَ مِنَ الأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۳۶) حضرت عبداللہ بن محمد بن علی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ماں شریک بھائی کو دیت کا وارث نہ بنایا تحقیق اس نے ظلم کیا۔

(۲۸۱۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الإِخْوَةَ مِنَ

الْأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۳۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ماں شریک بھائیوں کو دیت میں وارث قرار دیتے تھے۔

(۲۸۱۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، وَابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ يَرِثُونَ مِنَ الدِّيَةِ، وَكُلُّ وَارِثٍ.

(۲۸۱۳۸) حضرت شیبانی ریلیٹیو فرماتے ہیں کہ امام شعبی ریلیٹیو نے ارشاد فرمایا: ماں شریک بھائی دیت کے وارث بنیں گے اور ہر وارث بھی۔

(۲۸۱۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : كَتَبَ فِي الإِخْوَةِ مِنَ الْأُمِّ : يَرِثُونَ مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۳۹) حضرت حمید ریلیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ریلیٹیو نے ماں شریک بھائیوں کے بارے میں لکھ دیا تھا کہ وہ دیت کے وارث بنیں گے۔

(۲۸۱٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : يَرِثُ الإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ ؟ يَعْنِي مِنَ الْعَقْلِ ، قَالَ : نَعَمْ.

(۲۸۱۴۰) حضرت ابن جریج ریلیٹیو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ریلیٹیو سے پوچھا: کیا ماں شریک بھائی وارث بنے گا؟ یعنی دیت کا؟ آپ ریلیٹیو نے فرمایا: جی ہاں۔

(۲۸۱٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ : أَيَرِثُ الإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ ؟ قَالَ: نَعَمْ.

(۲۸۱۴۱) حضرت اعمش ریلیٹیو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ریلیٹیو سے دریافت کیا کہ کیا ماں شریک بھائی دیت کا وارث بنے گا؟ آپ ریلیٹیو نے فرمایا: جی ہاں۔

(۲۸۱٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ ؟ فَقَالَ : لَهُمْ كِتَابُ اللهِ.

(۲۸۱۴۲) حضرت عاصم احول ریلیٹیو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری ریلیٹیو سے اس بارے میں دریافت کیا؟ آپ ریلیٹیو نے فرمایا: ان کے لیے کتاب اللہ فیصلہ ہے۔

(۲۸۱٤٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَقَدْ ظَلَمَ مَنْ لَمْ يُوَرِّثِ الإِخْوَةَ مِنَ الْأُمِّ مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۱۴۳) حضرت عمرو بن دینار ریلیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن علی ریلیٹیو نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ماں شریک بھائی کو دیت

کا وارث نہیں بنایا تحقیق اس نے ظلم کیا۔

(۱۲۷) الرَّجُلُ يُقْتَلُ فَيَعْفُو بَعْضُ الأَوْلِيَاءِ

اس آدمی کا بیان جس کو قتل کر دیا گیا پس اس کے بعض اولیاء نے اس کا خون معاف کر دیا

(۲۸۱٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : رَأَى رَجُلٌ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهَا ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ فَوَهَبَ بَعْضُ إِخْوَتِهَا نَصِيبَهُ لَهُ ، فَأَمَرَ عُمَرُ سَائِرَهُمْ أَنْ يَأْخُذُوا الدِّيَةَ.

(۲۸۱۴۴) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن وھب ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھا تو اس نے اپنی بیوی کو قتل کر دیا۔ اس آدمی کو حضرت عمر ؓ کے سامنے پیش کیا گیا تو اس عورت کے چند بھائیوں نے دیت میں سے اپنا حصہ اس شخص کو ھبہ کر دیا تو حضرت عمر ؓ نے ان سب کو دیت لینے کا حکم دیا۔

(۲۸۱٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلاً مُتَعَمِّدًا ، فَعَفَا بَعْضُ الأَوْلِيَاءِ ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ : قُلْ فِيهَا ، فَقَالَ : أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَقُولَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا عَفَا بَعْضُ الأَوْلِيَاءِ فَلاَ قَوَدَ ، يُحَطُّ عَنْهُ حِصَّةُ الَّذِي عَفَا ، وَلَهُمْ بَقِيَّةُ الدِّيَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ : ذَاكَ الرَّأْيُ ، وَوَافَقْتَ مَا فِي نَفْسِي.

(۲۸۱۴۵) حضرت ابو معشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کسی شخص کو عمداً قتل کر دیا تو مقتول کے بعض سر پرستوں نے قاتل کو معاف کر دیا پھر یہ معاملہ حضرت عمر ؓ کے سامنے پیش کیا گیا آپ ؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے کہا، آپ اس بارے میں کچھ فرمایئے حضرت عبداللہ نے فرمایا: اے امیر المومنین! ویسے آپ ؓ کچھ کہنے کے زیادہ حقدار ہیں پھر حضرت عبداللہ ؓ نے فرمایا: جب بعض سر پرستوں نے قاتل کو معاف کر دیا تو قصاص نہیں ہوگا اور مقتول کے ذمہ سے معاف کرنے والوں کا حصہ ختم کر دیا جائے گا۔ اور ان لوگوں کو بقایا دیت ملے گی اور اس پر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: یہ درست رائے ہے: اور تم نے میرے دل میں موجود بات کی موافقت کی۔

(۲۸۱٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا عَفَا بَعْضُ الْوَرَثَةِ يُتْبَعُ الْعَفْوُ مِنْ ذَلِكَ.

(۲۸۱۴۶) حضرت عیسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: جب بعض ورثہ نے معاف کر دیا تو اس معافی کی اتباع کی جائے گی۔

(۲۸۱٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ عَفَا فَلاَ نَصِيبَ لَهُ.

(۲۸۱۴۷) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؓ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے معاف کر دیا تو اسے کچھ

حصہ نہیں ملے گا۔

(۲۸۱۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِذَا عَفَا بَعْضُ أَوْلِيَاءِ الدَّمِ فَهِيَ الدِّيَةُ.

(۲۸۱۴۸) حضرت ابن طاؤس فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس نے ارشاد فرمایا: جب بعض سرپرستوں نے خون معاف کردیا تو دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۱۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : صَاحِبُ الْعَفْوِ أَوْلَى بِالدَّمِ.

(۲۸۱۴۹) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ امام زہری نے ارشاد فرمایا: معاف کرنے والا خون کا زیادہ حقدار ہے۔

(۱۲۸) الْعَقْلُ ، عَلَى مَنْ يَكُونُ ؟

دیت کس پر لازم ہوگی؟

(۲۸۱۵۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ : أَنْ يَعْقِلُوا مَعَاقِلَهُمْ ، وَأَنْ يَفْدُوا عَانِيهِمْ بِالْمَعْرُوفِ ، وَالإِصْلاَحِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ. (احمد ۲۷۱۔ ابویعلی ۲۳۷۹)

(۲۸۱۵۰) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار اور مہاجرین کے درمیان ایک دستاویز لکھی: وہ ان کی زمانہ جاہلیت کی دیت ادا کریں گے اور ان کے قیدیوں کو چھڑائیں گے نیکی اور مسلمانوں کے درمیان اصلاح ودرستگی کی نیت سے۔

(۲۸۱۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلَ قُرَيْشٍ عَلَى قُرَيْشٍ ، وَعَقْلَ الأَنْصَارِ عَلَى الأَنْصَارِ. (ابن حزم ۲۱۴۰)

(۲۸۱۵۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کی دیت قریش پر اور انصار کی دیت انصار پر ڈالی۔

(۲۸۱۵۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْعَقْلَ عَلَى الْعَصَبَةِ.

(۲۸۱۵۲) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیت کی ادائیگی عصبی رشتہ داروں پر مقرر فرمائی۔

(۲۸۱۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : اخْتَصَمَ عَلِيٌّ ، وَالزُّبَيْرُ فِي وَلاَءِ مَوَالِي صَفِيَّةَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَضَى عُمَرُ بِالْمِيرَاثِ لِلزُّبَيْرِ ، وَبِالْعَقْلِ عَلَى عَلِيٍّ.

(۲۸۱۵۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت زبیر حضرت صفیہ کے آزاد کردہ غلاموں کی ولاء کا معاملہ لے کر حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر نے وراثت کا فیصلہ حضرت زبیر کے حق میں کیا اور دیت حضرت علی پر لازم کی۔

(۲۸۱۵٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : كُتِبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رَجُلٍ قَالَ مَوَالِيهِ : لاَ نَعْقِلُ عَنْهُ ، فَكَتَبَ إِلَى الْقَاضِي : أَنْ أَلْزِمْهُمُ الْعَقْلَ ، فَمَا أَشُكُّ أَنَّهُمْ كَانُوا آخِذِي مِيرَاثِهِ.

(۲۸۱۵۴) حضرت عبدالعزیز بن عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو ایک ایسے آدمی کے بارے میں خط لکھا گیا کہ جس کے آقاؤں نے یوں کہا تھا کہ ہم اس کی طرف سے دیت ادا نہیں کریں گے پس آپ رحمہ اللہ نے قاضی کو خط لکھا کہ وہ ان لوگوں پر دیت لازم کرے اس لیے کہ مجھے یقین ہے کہ وہ اس کی وراثت لینے والے ہیں۔

(۲۸۱۵٥) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ : لَوْ لَمْ يَدَعْ قَرَابَةً إِلاَّ مَوَالِيهِ ، كَانُوا أَحَقَّ النَّاسِ بِمِيرَاثِهِ ، فَاحْمِلْ عَلَيْهِمْ عَقْلَهُ كَمَا يَرِثُونَهُ.

(۲۸۱۵۵) حضرت جعفر بن برقان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے خط لکھا: قرابت ورشتہ داری کو نہیں چھوڑا اگر اس کے موالی نے وہ ہی لوگوں میں اس کی وراثت کے زیادہ حقدار ہیں لہٰذا ان ہی پر اس کی دیت کا بوجھ ڈالو جیسا کہ وہ اس کے وارث بنتے ہیں۔

(۲۸۱۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْمِيرَاثُ لِلرَّحِمِ ، وَالْجَرَائِرُ عَلَى مَنْ أَعْتَقَ.

(۲۸۱۵۶) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: وراثت رشتہ داروں کے لیے ہوگی اور جنایت کے ضمان آزاد کرنے والے پر لازم ہوں گے۔

(۲۸۱۵۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ أَعْتَقَهُ قَوْمٌ ، وَأَعْتَقَ أَبَاهُ آخَرُونَ ، قَالَ : يَتَوَارَثَانِ بِالأَرْحَامِ ، وَجِنَايَتُهُمَا عَلَى عَاقِلَةِ مَوَالِيهِمَا.

(۲۸۱۵۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ایسے شخص کے بارے میں کہ جس کو اس کی قوم نے اور اس کے باپ کو دوسرے لوگوں نے آزاد کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے یوں فرمایا: وہ دونوں رشتہ داری کی وجہ سے ایک دوسرے کے وارث بنیں گے اور ان کی جنایت کا ضمان ان کے آقاؤں کے خاندان پر لازم ہوگا۔

(۲۸۱۵۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : جِنَايَةُ الْمَوْلَى عَلَى عَاقِلَةِ مَوَالِيهِ.

(۲۸۱۵۸) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: آزاد کردہ غلام کی جنایت کا ضمان اس کے آقا کے خاندان پر لازم ہوگا۔

(۲۸۱٥۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنَّ رَجُلاً أَسْلَمَ عَلَى يَدَيَّ ، فَمَاتَ وَتَرَكَ أَلْفَ دِرْهَمٍ ، فَتَحَرَّجْتُ مِنْهَا وَرَفَعْتُهَا إِلَيْكَ ، فَقَالَ : أَرَأَيْتَ لَوْ جَنَى جِنَايَةً ، عَلَى مَنْ كَانَتْ تَكُونُ ؟ قَالَ : عَلَيَّ ، قَالَ : فَمِيرَاثُهُ لَكَ.

(۲۸۱۵۹) حضرت خصیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا:

ایک آدمی نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا پھر اس کی وفات ہوگئی اور اس نے ایک ہزار درہم چھوڑے پس میں اس کی پریشانی سے بچنے کے لیے یہ معاملہ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کررہا ہوں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر وہ شخص کوئی جنایت کرتا تو اس کا ضمان کس پر لازم ہوتا؟ اس آدمی نے کہا: مجھ پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی وراثت بھی تمہیں ملے گی۔

(٢٨١٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الْعَقْلُ عَلَى مَنْ لَهُ الْمِيرَاثُ.

(۲۸۱۶۰) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دیت ان لوگوں پر لازم ہوگی جن کو وراثت ملتی ہے۔

(٢٨١٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ :أَبَى الْقَوْمُ أَنْ يَعْقِلُوا عَن مَوْلاَهُمْ ؟ قَالَ عَطَاءٌ :إِنْ أَبَى أَهْلُهُ وَالنَّاسُ أَنْ يَعْقِلُوا عَنْهُ ، فَهُوَ مَوْلَى الْمُصَابِ.

(۲۸۱۶۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا: اگر لوگ اپنے آزاد کردہ غلام کی دیت ادا کرنے سے انکار کردیں؟ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے جواب دیا: اگر اس غلام کے گھر والے اور لوگ اس کی دیت ادا کرنے سے انکار کردیں تو وہ اس شخص کا آزاد کردہ غلام شمار ہوگا جس کو مصیبت پہنچی تھی۔

(٢٨١٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ فِيهِ :إِذَا وَالَى الرَّجُلُ رَجُلاً فَلَهُ مِيرَاثُهُ، وَعَلَى عَاقِلَتِهِ عَقْلُهُ.

(۲۸۱۶۲) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یوں ارشاد فرمایا: جب آدمی نے کسی آدمی کی مدد کی تو مدد کرنے والا تو اس کی وراثت کا حقدار ہوگا اور اس کے خاندان والوں پر اس کی دیت لازم ہوگی۔

(٢٨١٦٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ تَوَلَّى قَوْمًا ، قَالَ :إِذَا عَقَلَ عَنهُمْ ، فَهُوَ مِنهُمْ.

(۲۸۱۶۳) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں کہ جس نے کسی قوم سے تعلق جوڑ لیا ہو۔ آپ رحمہ اللہ نے یوں ارشاد فرمایا: جب یہ ان لوگوں کی طرف سے دیت بھی ادا کرے تو یہ انہیں میں سے شمار ہوگا۔

(١٣٩) الطَّبِيبُ، وَالْمُدَاوِي ، وَالْخَاتِنُ

معالج، دوائی دینے والے اور ختنہ کرنے والے کا بیان

(٢٨١٦٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي بَعْضُ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى أَبِي ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّمَا طَبِيبٍ تَطَبَّبَ عَلَى قَوْمٍ ، وَلَمْ يُعْرَفْ بِالطِّبِّ قَبْلَ ذَلِكَ ، فَأَعْنَتَ فَهُوَ ضَامِنٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ :أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ بِالنَّعْتِ ، وَلَكِنَّهُ قَطْعُ الْعُرُوقِ وَالْبَطُّ. (ابوداؤد ۴۵۷۷۔ مسند ۹۸۳)

(۲۸۱۶۴) حضرت عبد العزیز بن عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں نے یہ بات بیان کی جو میرے والد کے پاس تشریف لائے

تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ معالج جس نے کسی قوم کا علاج کیا درانحالیکہ کہ وہ اس سے قبل علاج سے بالکل واقف نہ تھا پس اس نے مرض بگاڑ دیا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔ عبد العزیز فرماتے ہیں کہ یہ ضمان مرض کی تشخیص ضرنہیں بلکہ رگوں کو کاٹنے اور چیرا لگانے پر ہے۔

(۲۸۱۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا جَاوَزَ الطَّبِيبُ مَا أُمِرَ بِهِ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۸۱۶۵) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جس بات کا حکم دیا گیا تھا جب معالج نے اس سے تجاوز کیا تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۸۱۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، وَعُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الطَّبِيبِ يَبُطُّ فَيَمُوتُ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ عَقْلٌ.

(۲۸۱۶۶) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے اس معالج کے بارے میں کہ جس نے پھوڑے میں شگاف ڈالا پس مریض مرگیا، آپ ؒ نے یوں ارشاد فرمایا: اس پر دیت لازم نہیں ہوگی۔

(۲۸۱۶۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ الْجُرَشِيِّ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ضَمَّنَ الْخَاتِنَ.

(۲۸۱۶۷) حضرت ابو قرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے ختنہ کرنے والے کو ضامن بنایا۔

(۲۸۱۶۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيل بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً خَفَضَتْ جَارِيَةً فَأَعْنَتَتْهَا فَمَاتَتْ ، فَضَمَّنَهَا عَلِيٌّ الدِّيَةَ.

(۲۸۱۶۸) حضرت سعید بن یوسف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن ابی کثیر ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت نے کسی بچی کا ختنہ کیا تو اس کو تکلیف میں مبتلا کردیا جس سے اس کی وفات ہوگئی تو حضرت علی ؓ نے اس عورت کو دیت کا ضامن بنایا۔

(۲۸۱۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَن غَيْلاَنَ بْنِ جَامِعٍ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْمُدَاوِي ضَمَانٌ.

(۲۸۱۶۹) حضرت ابو عون ثقفی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ارشاد فرمایا: دوا کرنے والے پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

(۲۸۱۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى مُدَاوٍ ضَمَانٌ.

(۲۸۱۷۰) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: دوائی دینے والے پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

(۲۸۱۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يُونُسُ بن أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :لَيْسَ عَلَى حَجَّامٍ ، وَلاَ بَيْطَارٍ ، وَلاَ مُدَاوٍ ضَمَانٌ.

(۲۸۱۷۱) حضرت یونس بن ابو اسحق ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: پچھنے لگانے والے پر، جانوروں کا علاج کرنے والے اور دوائی دینے والے پر ضمان لازم نہیں ہوگا۔

(۲۸۱۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي بَيْطَارٍ نَزَعَ ظُفْرَةً مِنْ عَيْنِ فَرَسٍ فَنَفَقَ الْفَرَسُ ، قَالَ :يَضْمَنُ.

(۲۸۱۷۲) حضرت جابر ریشیبہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی ریشیبہ نے اس جانور کے معالج کے بارے میں جس نے گھوڑے کی آنکھ سے میسے کو کھینچا جس سے وہ گھوڑا ہلاک ہو گیا: آپ ریشیبہ نے یوں ارشاد فرمایا: اس کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۱۷۳) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ؛ أَنَّ خَتَّانَةً بِالْمَدِينَةِ خَتَنَتْ جَارِيَةً فَمَاتَتْ ، فَقَالَ لَهَا عُمَرُ :أَلاَ أَبْقَيْتِ كَذَا ، وَجَعَلَ دِيَتَهَا عَلَى عَاقِلَتِهَا.

(۲۸۱۷۳) حضرت ابو الملیح فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ایک ختنہ کرنے والی عورت نے کسی بچی کا ختنہ کیا پس وہ بچی مر گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا، تو نے اتنا بھی رحم نہیں کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس بچی کی دیت اس ختنہ کرنے والی عورت کے خاندان پر ڈالی۔

(۲۸۱۷٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْفِضُ جَوَارٍ فَأَعْنَتَتْ ، فَضَمَّنَهَا عُمَرُ ، وَقَالَ :أَلاَ أَبْقَيْتِ كَذَا.

(۲۸۱۷۴) حضرت ایوب ریشیبہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ ریشیبہ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت نے چند بچیوں کا ختنہ کیا پس اس نے ان کو تکلیف و بیماری میں مبتلا کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو ضامن بنایا اور فرمایا کہ تو نے اتنا سا بھی رحم نہیں کیا۔

(۱۳۰) الرَّجُلُ يُقْتَلُ فَيَعْفُو عَنْ دَمِهِ

اس آدمی کا بیان جس کو قتل کر دیا جائے اور وہ اپنا خون معاف کر دے

(۲۸۱۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، قَالَ :قُلْتُ لأَبِي :الرَّجُلُ يُقْتَلُ فَيَعْفُو عَنْ دَمِهِ ، قَالَ :جَائِزٌ ، قَالَ : قُلْتُ :خَطَأً ، أَمْ عَمْدًا ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۲۸۱۷۵) حضرت ابن طاؤس ریشیبہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت طاؤس ریشیبہ سے دریافت کیا: آدمی کو قتل کر دیا گیا پس اس نے اپنا خون معاف کر دیا؟ آپ ریشیبہ نے فرمایا: جائز ہے۔ میں نے دریافت کیا: چاہے قتل خطاء یا عمد ہو؟ آپ ریشیبہ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۲۸۱۷٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا عَفَا الرَّجُلُ عَنْ قَاتِلِهِ فِي الْعَمْدِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ، فَهُوَ جَائِزٌ.

(۲۸۱۷۶) حضرت یونس ریشیبہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشیبہ فرمایا کرتے تھے: جب آدمی اپنے مرنے سے پہلے ہی اپنے قاتل کو جو جان بوجھ کر اسے قتل کرتا ہے اس کو معاف کر دے تو یہ جائز ہے۔

(۲۸۱۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ دَعَا قَوْمَهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَمَاتَ فَعَفَا ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَازَ عَفْوَهُ ، وَقَالَ :هُوَ كَصَاحِبِ يَاسِينَ. (طبرانی ۱۲۱۵۶)

(۲۸۱۷۷) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دعوت دی تو ان میں سے ایک آدمی نے ان کو تیر مارا جس سے ان کی وفات ہوگئی۔ انہوں نے اس کو معاف کر دیا تھا۔ پھر یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی معافی کو نافذ کیا اور فرمایا: یہ سورہ یٰسین میں مذکور شخص کی طرح ہیں۔

(۲۸۱۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ :إِنْ وَهَبَ الَّذِي يُقْتَلُ خَطأً دِيَتَهُ لِمَنْ قَتَلَهُ ، فَإِنَّمَا لَهُ مِنْهَا الثُّلُثُ ، إِنَّمَا هُوَ مَالٌ يُوصِي بِهِ.

(۲۸۱۷۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ جس شخص کو غلطی سے قتل کیا گیا اگر اس نے اپنی دیت قاتل کو ھبہ کر دی تو اس کی طرف سے یہ ھبہ قاتل کے لیے تہائی دیت میں ہوگا اس لیے کہ یہ بھی مال ہے جس کی اس نے وصیت کی ہے۔

(۲۸۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :مِنَ الثُّلُثِ.

(۲۸۱۷۹) حضرت سماک بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تہائی دیت میں ہوگا۔

(۱۳۱) الرَّجُلُ يُقْتَلُ فِي الْحُرُمِ

اس شخص کا بیان جس کو حرمت کے مہینوں میں اور حرم میں قتل کیا گیا

(۲۸۱۸۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي زَيْد ، عَن نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :يُزَادُ فِي دِيَةِ الْمَقْتُولِ فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ أَرْبَعَةُ آلاَفٍ ، وَالْمَقْتُولُ فِي الْحَرَمِ يُزَادُ فِي دِيَتِهِ أَرْبَعَةُ آلاَفٍ ، قِيمَةُ دِيَةِ الْحَرَمِيِّ عِشْرِينَ أَلْفًا.

(۲۸۱۸۰) حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حرمت کے مہینوں میں قتل کیے گئے شخص کی دیت میں چار ہزار درہم کا اضافہ ہوگا اور حرم کی حدود میں قتل کیے گئے شخص کی دیت میں بھی چار ہزار درہم کا ضافہ ہوگا۔ اور حرم کی حدود میں رہنے والے شخص کی دیت میں بیس ہزار درہم کا اضافہ ہوگا۔

(۲۸۱۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ قَضَى

بِالدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، وَقَالَ :إِنَّ الزَّمَانَ يَخْتَلِفُ ، وَأَخَافُ عَلَيْكُمُ الْحُكَّامَ بَعْدِي ، فَلَيْسَ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى زِيَادَةٌ فِي تَغْلِيظِ عَقْلٍ ، وَلاَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، وَلاَ الْحُرْمَةِ ، وَعَقْلِ أَهْلِ الْقُرَى فِيهِ تَغْلِيظٌ لاَ زِيَادَةَ فِيهِ.

(۲۸۱۸۱) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بستی والوں پر بارہ ہزار درہم دیت کا فیصلہ کیا۔ اور ارشاد فرمایا: میرے بعد تم پر مقرر ہونے والے حکام کے بارے میں مجھے ڈر ہے۔ پس بستی والوں پر دیت کو مغلظ بنانے میں اضافہ نہیں ہوگا اور نہ ہی حرمت کے مہینوں میں اور نہ ہی حرم کی حدود میں۔ اور بستی والوں کی دیت مغلظہ ہے اس میں اضافہ نہیں ہوگا۔

(۲۸۱۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قَضَى فِي امْرَأَةٍ قُتِلَتْ فِي الْحَرَمِ بِدِيَةٍ وَثُلُثِ دِيَةٍ.

(۲۸۱۸۲) حضرت ابو نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حرم کی حدود میں قتل ہونے والی عورت کے بارے میں ایک مکمل دیت اور مزید تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۸۱۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالُوا :إِذَا قُتِلَ فِي الْبَلَدِ الْحَرَامِ فَدِيَةٌ وَثُلُثُ دِيَةٍ ، وَإِذَا قُتِلَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَدِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ.

(۲۸۱۸۳) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی نے حدود حرم میں قتل کیا تو دیت اور تہائی دیت ہوگی اور حرمت والے مہینوں میں احرام کی حالت میں قتل کیا تو دیت مغلظہ لازم ہوگی یعنی سخت قسم کا خون بہا۔

(۲۸۱۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَمُجَاهِدٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا: فِي الَّذِي يَقْتُلُ فِي الْحرمِ دِيَةٌ وَثُلُثُ دِيَةٍ. وَقَالَ أَحَدُهُمْ ، أَحْسِبُهُ قَالَ :سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ :وَالَّذِي يَقْتُلُ فِي الْحرمِ دِيَةٌ وَثُلُثُ دِيَةٍ.

(۲۸۱۸۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں جس نے حرمت کے مہینوں میں قتل کر دیا انہوں نے یوں فرمایا: دیت اور تہائی دیت لازم ہوگی اور ان میں سے کسی ایک نے یوں فرمایا: (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا) جس نے حدود حرم میں قتل کیا تو ایک دیت اور تہائی دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۱۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ :فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ ، أَوْ فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ ، دِيَةٌ وَثُلُثُ دِيَةٍ.

(۲۸۱۸۵) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام زہری رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جس نے حدود حرم میں یا حرمت کے

مہینوں میں قتل کیا، دیت اور تہائی دیت لازم ہوگی۔

(۱۳۲) مَنْ قَالَ لاَ يُزَادُ عَلَى دِيَةِ الَّذِى يَقْتُلُ فِي الْحَرَمِ

جو یوں کہے جو شخص حدود حرم یا حرمت کے مہینوں میں قتل کرے اس کی دیت میں اضافہ نہیں ہوگا

(۲۸۱۸۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :دِيَةُ الَّذِى يَقْتُلُ فِي الْحَرَمِ وَغَيْرِ الْحَرَمِ سَوَاءٌ.

(۲۸۱۸۶) حضرت مغیرہ ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریٹیلیے نے ارشاد فرمایا: حدود حرم اور حدود حرم کے علاوہ میں قتل کرنے والے کی دیت برابر ہے۔

(۲۸۱۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :دِيَتُهُمَا سَوَاءٌ.

(۲۸۱۸۷) حضرت جابر ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ریٹیلیے نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کی دیت برابر ہے۔

(۲۸۱۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيد بن أَبِى مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قُتِلَ فِي الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَفِي غَيْرِ الْبَلَدِ الْحَرَامِ فَالدِّيَةُ وَاحِدَةٌ.

(۲۸۱۸۸) حضرت سعید بن ابو معشر ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریٹیلیے نے ارشاد فرمایا: جو حدود حرم اور غیر حدود حرم میں قتل کرے تو اس کی دیت ایک ہی ہوگی۔

(۲۸۱۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يُزَادُ عَلَى دِيَةٍ وَاحِدَةٍ ، مِثْلَ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ.

(۲۸۱۸۹) حضرت قتادہ ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریٹیلیے نے ارشاد فرمایا: ایک دیت پر اضافہ نہیں کیا جائے گا حضرت ابراہیم ریٹیلیے کے قول کی طرح۔

(۲۸۱۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :تُغَلَّظُ الدِّيَةُ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، وَالْحُرْمَةِ ، وَالْمُحْرِمِ ، وَفِي الْجَارِ.

(۲۸۱۹۰) حضرت ابن طاؤس ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت طاؤس ریٹیلیے نے ارشاد فرمایا: سخت خون بہا لیا جائے گا حرمت کے مہینوں میں قتل کرنے والے سے، حدود حرم میں، احرام کی حالت میں اور پڑوسی کے بارے میں۔

(۲۸۱۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فِي الْجَارِ وَفِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ تَغْلِيظٌ.

(۲۸۱۹۱) حضرت طاؤس ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّالِلَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: پڑوسی کو قتل کرنے میں اور حرمت کے مہینوں میں قتل کرنے میں سخت خون بہا ہے۔

(۲۸۱۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، وَسُلَيْمَانُ الأَحْوَلُ : أَنَّهُمَا سَمِعَا طَاوُوسًا يَقُولُ : فِي الْحَرَمِ ، وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ ، وَالْجَارِ تَغْلِيظٌ.

(۲۸۱۹۲) حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ اور حضرت سلیمان احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حدود حرم میں، حرمت کے مہینوں میں، اور پڑوسی کے قتل کرنے میں سخت خون بہا ہوگا۔

(۲۸۱۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُزَادُ الَّذِي يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ عَلَى دِيَةِ الَّذِي يُقْتَلُ فِي الْحِلِّ.

(۲۸۱۹۳) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حدود حرم میں قتل کرنے والے کی دیت میں مقام حل میں قتل کرنے والے کی دیت سے اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

(۱۳۳) الرَّجُلُ يَخْنُقُ الرَّجُلَ

اس آدمی کا بیان جو گلا گھونٹ کر آدمی کو قتل کردے

(۲۸۱۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ ؛ أَنَّ رَجُلاً خَنَقَ صَبِيًّا عَلَى أَوْضَاحٍ لَهُ ، قَالَ : فَكَتَبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ أَنْ يُقْتَلَ.

(۲۸۱۹۴) حضرت سماک بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی بچہ کا اس کی پازیب سے گلا گھونٹ کر اسے مار دیا راوی کہتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے جواب لکھا: اس شخص کو قتل کردیا جائے۔

(۲۸۱۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا خَنَقَهُ حَتَّى يَقْتُلَهُ قُتِلَ بِهِ.

(۲۸۱۹۵) حضرت ہاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو گلا گھونٹ کر قتل کردیا تو قاتل کو بھی قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۱۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا خَنَقَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَمْ يَرْفَعْ عَنْهُ حَتَّى يَقْتُلَهُ فَهُوَ قَوَدٌ ، وَإِذَا رَفَعَ عَنْهُ ثُمَّ مَاتَ فَدِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ.

(۲۸۱۹۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے دوسرے آدمی کا گلا گھونٹا اور اس کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اسے قتل کردیا تو اس صورت میں قصاص ہوگا۔ اگر اس نے اسے چھوڑ دیا اس کے بعد وہ مرا تو اس پر دیت مغلظہ ہے۔

(۲۸۱۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ رَجُلاً خَنَقَ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، فَجُعِلَتْ عَلَيْهِ الدِّيَةُ مُغَلَّظَةً.

(۲۸۱۹۷) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے جس نے کسی آدمی کو گلا گھونٹ کر مار دیا تو حضرت حکم رحمہ اللہ نے فرمایا اس پر

سخت خون بہا لازم کیا جائے گا۔

(۲۸۱۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ ، وَأَبُو دَاوُد الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :هُوَ خَطَأٌ.

(۲۸۱۹۸) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یہ قتل خطا ہے۔

(۱۳۴) الرَّجُلُ يَضْرِبُ الرَّجُلَ ، فَلاَ يَزَالُ مَرِيضًا حَتَّى يَمُوتَ

اس آدمی کا بیان جس نے آدمی کو ضرب لگائی پس وہ شخص مسلسل مریض رہ کر وفات پا گیا

(۲۸۱۹۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَضْرِبُ الرَّجُلَ ، قَالَ :إِذَا شَهِدَتِ الشُّهُودُ أَنَّهُ ضَرَبَهُ فَلَمْ يَزَلْ مَرِيضًا مِنْ ضَرْبِهِ حَتَّى مَاتَ أَلْزَمْتُهُ الدِّيَةَ ، فَإِنْ كَانَ عَامِدًا فَالْقَوَدُ ، وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَالدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۱۹۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث رحمہ اللہ نے اس آدمی کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو مارا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب گواہ گواہی دے دیں اس بات کی کہ اس شخص نے اسے مارا اور اس کی مار کی وجہ سے وہ مسلسل بیمار رہا پھر اس کی موت ہوگئی فرمایا: میں اس پر دیت لازم کروں گا پس اگر تو اس نے جان بوجھ کر مارا تھا تو قصاص ہوگا اور اگر غلطی ہوا تو اس صورت میں خاندان والوں پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَضْرِبُ الرَّجُلَ ، فَلاَ يَزَالُ مُضْنًى عَلَى فِرَاشِهِ حَتَّى يَمُوتَ ، قَالَ :فِيهِ الْقَوَدُ.

(۲۸۲۰۰) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے جب دوسرے آدمی کو مارا پس وہ مسلسل بستر پر بیمار پڑا رہا یہاں تک کہ اس کی وفات ہوگئی تو اس میں قصاص لازم ہوگا۔

(۲۸۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ :شَهِدَ رَجُلاَنِ عَنْدَ شُرَيْحٍ عَلَى رَجُلٍ ، فَقَالاَ :نَشْهَدُ أَنَّ هَذَا صَرَعَ هَذَا ، فَلَمْ يَزَلْ يَعْصِرُهُ بِمِرْفَقِهِ حَتَّى مَاتَ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :تَشْهَدَان أَنَّهُ قَتَلَهُ ؟ فَقَالاَ :نَشْهَدُ أَنَّهُ صَرَعَهُ ، فَلَمْ يَزَلْ يَعْصِرُهُ بِمِرْفَقِهِ حَتَّى مَاتَ ، فَقَالَ :تَشْهَدَان أَنَّهُ قَتَلَهُ؟.

(عبدالرزاق ۱۸۳۰۰۔ بیہقی ۱۳۴)

(۲۸۲۰۱) حضرت تمیم بن سلمہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے حضرت شریح رحمہ اللہ کے سامنے ایک آدمی کے خلاف گواہی دی پس ان دونوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ اس شخص نے اس کو پچھاڑا پس مسلسل اسے اپنی کہنی سے اسے دباتا رہا یہاں تک کہ وہ شخص مر گیا حضرت شریح رحمہ اللہ نے پوچھا: کیا تم دونوں اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اس نے اسے قتل کیا ہے؟ ان دونوں نے جواب دیا ہم دونوں گواہی دیتے ہیں کہ اس شخص نے اسے پچھاڑا اور مسلسل اپنی کہنی سے اسے دباتا رہا یہاں تک کہ وہ مر گیا آپ رحمہ اللہ نے پوچھا:

کیا تم دونوں اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اس نے اسے قتل کیا ہے؟

(۲۸۲۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَوْطَأَ فِي زَمَانِهِ رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ رَجُلاً مِنْ بَنِي غِفَارٍ ، أَوْ رَجُلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ رَجُلاً مِنْ جُهَيْنَةَ ، فَادَّعَى أَهْلُهُ أَنَّهُ مَاتَ مِنْ ذَلِكَ . فَأَحْلَفَهُمْ عُمَرُ خَمْسِينَ رَجُلاً مِنْهُمْ مِنَ الْمُدَّعِينَ فَأَبَوْا أَنْ يَحْلِفُوا ، وَأَبَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ أَنْ يَحْلِفُوا ، فَقَضَى عُمَرُ فِيهَا بِشَطْرِ الدِّيَةِ. (عبدالرزاق ۱۸۲۹۷۔ مالك ۳)

(۲۸۲۰۲) حضرت ابن شہاب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قبیلہ جھینہ کے ایک آدمی نے قبیلہ بنو غفار کے ایک شخص کو روندڈالا یا راوی نے یوں فرمایا: کہ قبیلہ بنو غفار کے ایک شخص نے قبیلہ جہینہ کے آدمی کو روندڈالا تو اس آدمی کے گھر والوں نے یہ دعویٰ کر دیا کہ اس وجہ سے مرا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مدعیوں کے پچاس آدمیوں کو قسم اٹھانے کے لیے کہا۔ ان لوگوں نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا اور جن لوگوں کے خلاف دعویٰ کیا گیا تھا ان لوگوں نے بھی قسم اٹھانے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نصف دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۸۲۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ ؛ أَنَّ أَمَةً عَضَّتْ إِصْبَعًا لِمَوْلًى لِبَنِي زَيْدٍ ، فَطَمِرَ فِيهَا فَمَاتَ ، فَاعْتَرَفَتِ الْجَارِيَةُ بِعَضَّتِهَا إِيَّاهُ ، فَقَضَى فِيهَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِأَنْ يُحَلَّفَ بَنُو زَيْدٍ خَمْسِينَ يَمِينًا ، تُرَدَّدُ عَلَيْهِمُ الأَيْمَانُ ، لَمَاتَ مِنْ عَضَّتِهَا ، ثُمَّ الأَمَةُ لَهُمْ ، وَإِلاَّ فَلاَ حَقَّ لَهُمْ ، فَأَبَوْا أَنْ يَحْلِفُوا.

(۲۸۲۰۳) حضرت حسن بن مسلم ریشید فرماتے ہیں کہ ایک باندی نے بنوزید کے آزاد کردہ غلام کی انگلی کو کاٹا جس سے وہ ورم آلود ہوگئی پھر اس شخص کی وفات ہوگئی اور باندی نے بھی اس کی انگلی کے کاٹنے کا اعتراف کیا اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز ریشید نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بنوزید والے پچاس قسمیں اٹھائیں گے اس طور پر کہ ان پر قسم کو لوٹایا جائے گا وہ شخص ان باندی کے کاٹنے کی وجہ سے مرا ہے پھر باندی ان کو مل جائے گی ورنہ ان کو کوئی حق نہیں ملے گا پس ان لوگوں نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا۔

(۱۳۵) الرَّجُلُ يَصْدِمُ الرَّجُلَ

اس آدمی کا بیان جس نے دوسرے آدمی کو دھکا دیا

(۲۸۲۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً لَقِيَ رَجُلاً بِكُرْسِيٍّ فَصَدَمَهُ فَقَتَلَهُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : ضَمِنَ الصَّادِمُ لِلْمَصْدُومِ.

(۲۸۲۰۴) حضرت ابو عون ریشید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کو کرسی ماری اور دھکا دیا پس وہ آدمی مر گیا اس پر حضرت شریح ریشید نے فرمایا: دھکا دینے والا دوسرے آدمی کے لیے ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلِيٍّ ؛ فِي فَارِسَيْنِ اصْطَدَمَا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا ، فَضَمِنَ الْحَيُّ الْمَيِّتَ.

(۲۸۲۰۵) حضرت ابراہیم ولیٹیلہ فرماتے ہیں کہ دو شہسوار آپس میں ٹکرا گئے اور ان میں ایک مر گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زندہ کو مردہ کا ضامن بنایا۔

(۲۸۲۰۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَن سَفِينَتَيْنِ اصْطَدَمَتَا ، فَغَرِقَتْ إِحْدَاهُمَا ؟ فَقَالَ : لَيْسَ عَلَى الآخِرِينَ ضَمَان ، وَلَكِنْ أَيُّمَا رَجُلٍ أَوْثَقَ سَفِينَةً عَلَى طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ فَأَصَابَتْ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۸۲۰۶) حضرت اسماعیل بن سالم ولیٹیلہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ولیٹیلہ سے دریافت کیا گیا دو ایسی کشتیوں کے بارے میں جو آپس میں ٹکرا گئی تھیں پس ان دونوں میں سے ایک غرق ہوگئی؟ آپ ولیٹیلہ نے جواب دیا: دوسری کشتی والوں پر کوئی ضمان نہیں لیکن ہر وہ شخص جس نے مسلمان کے طریقہ پر مضبوط کشتی بنائی پھر بھی وہ ڈوب گئی تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الْفَارِسَيْنِ يَصْطَدِمَانِ ، قَالَ : يَضْمَنُ الْحَيُّ دِيَةَ الْمَيِّتِ.

(۲۸۲۰۷) حضرت حکم ولیٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو شہسواروں کے بارے میں جو آپس میں ٹکرا گئے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے یوں ارشاد فرمایا: زندہ مردہ کی دیت کا ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۰۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَن كَعْبِ بْنِ سُورٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ عَلَى حِمَارٍ ، فَاسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ عَلَى بَعِيرٍ فِي زُقَاقٍ ، فَنَفَرَ الْحِمَارُ ، فَصُرِعَ الرَّجُلُ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ ، فَلَمْ يُضَمِّنْ كَعْبُ بْنُ سُورٍ صَاحِبَ الْبَعِيرِ شَيْئًا.

(۲۸۲۰۸) حضرت قتادہ ولیٹیلہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی گدھے پر سوار تھا کہ اس کے سامنے سے گلی میں اونٹ پر سوار ایک شخص آیا پس گدھا خوف زدہ ہوگیا اور آدمی کو نیچے گرا دیا جس سے وہ آدمی زخمی ہوگیا تو حضرت کعب بن سور ولیٹیلہ نے اونٹ پر سوار کو کسی چیز کا بھی ضامن نہیں بنایا۔

(۲۸۲۰۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ السَّائِبِ السَّهْمِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قَضَى أَنَّ كُلَّ مُقْتَتِلَيْنِ اقْتَتَلاَ ضَمِنَا مَا بَيْنَهُمَا.

(۲۸۲۰۹) حضرت سعید بن مسیب ولیٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ دو آپس میں لڑنے والے ایک دوسرے کے نقصان کے ضامن ہوں گے۔

(۱۳۶) الْحَائِطُ مَائِلٌ يُشْهَدُ عَلَى صَاحِبِهِ

اس جھکی ہوئی دیوار کا بیان کہ جس کے مالک کے خلاف اس کے جھکے ہونے کی گواہی دی گئی ہو

(۲۸۲۱۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أُشْهِدَ عَلَى صَاحِبِ الْحَائِطِ الْمَائِلِ فَوَقَعَ فَأَصَابَ ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۸۲۱۰) حضرت اشعث ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیلا نے ارشاد فرمایا: جب جھکی ہوئی دیوار کے مالک کے خلاف گواہی دی گئی پھر وہ دیوار کسی پر گر پڑی اور وہ شخص مر گیا تو وہ مالک ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَ حَائِطُ الرَّجُلِ مَائِلاً فَأُشْهِدَ عَلَيْهِ ، ضَمِنَ.

(۲۸۲۱۱) حضرت عامر ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ویشیلا نے ارشاد فرمایا: جب آدمی کی دیوار جھکی ہوئی ہو اور اس کے بارے میں اس کے خلاف گواہی دے دی گئی تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۲۱۲) حضرت مغیرہ ویشیلا سے حضرت ابراہیم ویشیلا کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۸۲۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَائِطِ الْمَائِلِ إِذَا شَهِدُوا عَلَى صَاحِبِهِ فَقَتَلَ إِنْسَانًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۸۲۱۳) حضرت سعید ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ویشیلا جھکی ہوئی دیوار کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جب لوگ اس کے مالک کے خلاف گواہی دے دیں پھر اس سے کوئی انسان مر گیا تو وہ شخص ضامن ہوگا۔

(۱۳۷) الرَّجُلُ يَقَعُ عَلَى الرَّجُلِ، أَوْ يَثِبُ عَلَيْهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی پر گر پڑے یا اس پر چھلانگ مار دے

(۲۸۲۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّ غُلاَمًا وَثَبَ عَلَى آخَرَ ، فَتَنَحَّى الأَسْفَلُ وَانْكَسَرَتْ ثَنِيَّةُ الأَعْلَى ، فَضَمَّنَ الأَعْلَى ، وَلَمْ يُضَمِّنِ الأَسْفَلَ.

(۲۸۲۱۴) حضرت ابو عون ویشیلا فرماتے ہیں کہ ایک بچہ نے دوسرے پر چھلانگ ماری نیچے والا وہاں سے ہٹ گیا اور اوپر والے کا دانت ٹوٹ گیا تو حضرت شریح نے اوپر والے کو ضامن قرار دیا نہ کہ نیچے والے کو۔

(۲۸۲۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : لَوْ صَرَعَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ فَمَاتَ

أَحَدُهُمَا ضمن الْبَاقِي ، قَالَ :قُلْتُ :لِمَ ؟ قَالَ :لأَنَّهُ لاَ يُطَلُّ دَمُ مُسْلِمٍ.

(۲۸۲۱۵) حضرت عمران بن حدیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک آدمی کسی پر گر گیا پھر ان دونوں میں سے ایک کی موت واقع ہوگئی تو بچنے والا ضمان دے گا راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا: کیوں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس لیے کہ مسلمان کا خون رائیگاں قرار نہیں دیا جائے گا۔

(۲۸۲۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ غُلاَمَيْنِ كَانَا يَلْعَبَانِ التَّجِيَةَ ، فَصَرَعَ أَحَدُهُمَا الآخَرَ ، فَشُجَّ أَحَدُهُمَا وَانْكَسَرَتْ ثَنِيَّةُ الآخَرِ ، فَضَمَّنَ الأَعْلَى الأَسْفَلَ ، وَلَمْ يُضَمِّنِ الأَسْفَلَ الأَعْلَى.

(۲۸۲۱۶) حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دو بچے کھیل رہے تھے کہ ایک نے دوسرے کو پچھاڑا جس سے ایک کے سر میں چوٹ لگ گئی اور دوسرے کا دانت ٹوٹ گیا۔ حضرت ابراہیم نے اوپر گرنے والے کو نیچے والے کا ضامن بنایا اور نیچے والے کو اوپر والے کا ضامن بنایا۔

(۲۸۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ فَوْقِ بَيْتٍ ، فَمَاتَ الأَعْلَى ، قَالَ شُرَيْحٌ :أُضَمِّنُ الأَرْضَ.

(۲۸۲۱۷) حضرت ابو حصین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی گھر کے اوپر سے کسی آدمی پر گرا تو اوپر سے گرنے والا مر گیا اس پر حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا میں زمین کو ضامن بناؤں؟

(۲۸۲۱۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :إِنْ مَاتَ الأَسْفَلُ ضَمِنَ الأَعْلَى.

(۲۸۲۱۸) حضرت جابر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اگر نیچے والا مر جائے تو اوپر سے گرنے والے کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۲۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِب ، قَالَ :كَانَ غُلاَمَانِ يَلْعَبَانِ ، فَوَثَبَ أَحَدُهُمَا عَلَى ظَهْرِ صَاحِبِهِ ، فَانْكَسَرَتْ ثَنِيَّةُ الأَعْلَى ، وَشُجَّ الأَسْفَلُ ، فَضَمَّنَ بَعْضَهُمْ بَعْضًا.

(۲۸۲۱۹) حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دو بچے کھیل رہے تھے ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی کے کمر پر چھلانگ ماری تو اوپر والے کے دانت ٹوٹ گئے اور نیچے والے کے سر پر چوٹ آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان میں سے بعض کو بعض کا ضامن بنایا۔

(۲۸۲۲۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى رَجُلٍ مِن فَوْق بَيْتٍ ، فَمَاتَ أَحَدُهُمَا ، قَالَ: يَضْمَنُ الْحَيُّ مِنْهُمَا.

(۲۸۲۲۰) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے ایسے شخص کے بارے میں جو گھر کی چھت سے کسی پر گرا تو ان میں سے ایک مر گیا۔ آپ رحمہ اللہ نے یوں فرمایا: ان دونوں میں سے زندہ کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۲۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ وَثَبَ عَلَى رَجُلٍ ، فَانْكَسَرَتْ ثَنِيَّةُ الْوَاثِبِ وَشُجَّ الْمَوْثُوبُ عَلَيْهِ ، فَأَبْطَلَ ثَنِيَّةَ الْوَاثِبِ ، وَضَمَّنَهُ شَجَّةَ الْمَوْثُوبِ عَلَيْهِ.

(۲۸۲۲۱) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی پر چھلانگ ماری تو چھلانگ مارنے والے کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے اور جس پر چھلانگ ماری تھی اس کے سر پر چوٹ آئی تو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے چھلانگ مارنے والے کے دانتوں کو باطل قرار دیا اور جس پر چھلانگ ماری گئی تھی اس کے زخم کا ضامن بنایا۔

(۱۳۸) الرَّجُلُ يَعَضُّ الرَّجُلَ ، فَيَنْتَزِعُ يَدَهُ

اس آدمی کا بیان جس نے کسی آدمی کے ہاتھ کو کاٹا اور اس نے اپنے ہاتھ کو کھینچ لیا

(۲۸۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ لِي أَجِيرٌ ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا ، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الآخَرِ ، قَالَ عَطَاءٌ : لَقَدْ أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ الآخَرَ ، فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوضُ يَدَهُ مِنْ فِي الْعَاضِّ ، فَانْتَزَعَ إِحْدَى ثَنِيَّتِهِ ، فَأَتَيَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ. (بخاری ۶۸۹۳۔ مسلم ۱۳۰۱)

(۲۸۲۲۲) حضرت صفوان بن یعلی بن امیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا ایک ملازم تھا جس نے کسی سے لڑائی کی، پس ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ کو دانتوں سے پکڑ لیا۔

حضرت عطاء رحمہ اللہ نے یوں فرمایا: کہ حضرت صفوان نے مجھے خبر دی کہ ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ کو دانتوں سے پکڑ لیا تو اس شخص نے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ سے کھینچا تو اس کا ایک دانت ٹوٹ گیا پھر وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دانت کو باطل قرار دے دیا۔

(۲۸۲۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : فَأَطَلَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۶۸۹۲۔ طبرانی ۵۴۳)

(۲۸۲۲۳) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دانت کو رائیگاں قرار دیا۔

(۲۸۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً عَضَّ يَدَ آخَرَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ ، فَأَهْدَرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۸۲۲۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کا ہاتھ کاٹا تو اس شخص نے اس کے

دانت اکھیڑ دیے پس رسول اللہ ﷺ نے اس کے دانت کو رائیگاں قرار دیا۔

(۲۸۲۲۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّ رَجُلاً عَضَّ يَدَ رَجُلٍ ، فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَأَسْقَطَ ثَنِيَّةً ، أَوْ ثَنِيَّتَيْنِ مِنْ فِيهِ ، فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَقِيدُ ، فَقَالَ لَهُ : أَفَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَأْكُلُهَا ؟ إِنْ شِئْتَ دَفَعْتَ يَدَكَ إِلَيْهِ يَعَضُّهَا ، ثُمَّ انْتَزِعْهَا. (مسلم ۱۳۰۱۔ احمد ۴۳۵)

(۲۸۲۲۵) حضرت ایوب ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے خبر دی گئی ہے ایک آدمی نے کسی کے ہاتھ کو دانتوں میں چبایا تو اس شخص نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچ لیا اور اس کے منہ سے ایک یا دو دانت گرا دیے پھر یہ آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں قصاص طلب کرنے کے لیے آیا اس پر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں چھوڑ دیتا تاکہ تم اسے کھا جاتے؟ اگر تم چاہو تو اپنا ہاتھ اس کی طرف پھیلاؤ وہ اسے اپنے دانت میں چبائے گا تم اسے کھینچ لینا۔

(۲۸۲۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ إِنْسَانًا أَتَى أَبَا بَكْرٍ ، وَعَضَّهُ إِنْسَانٌ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْهُ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : بَعِدَتْ ثَنِيَّتُهُ.

(۲۸۲۲۶) حضرت ابن ابی ملیکہ ؓ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آیا اس حال میں کہ کسی نے اس کو کاٹا تھا پس اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچ لیا تو اس کے سامنے کے دانت گر گئے اس پر حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: اس کے دانت ہلاک ہو گئے۔

(۲۸۲۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ أَبْطَلاَهَا.

(۲۸۲۲۷) حضرت ابن جریج ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ نے اس کے دانتوں کے گرنے کو رائیگاں و باطل قرار دیا۔

(۲۸۲۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي رَجُلٍ عَضَّ رَجُلاً فَنَزَعَ يَدَهُ ، فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ ، فَأَبْطَلَهَا شُرَيْحٌ.

(۲۸۲۲۸) حضرت محمد بن عبید اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے جس نے کسی کا ہاتھ دانت میں چبایا تو اس شخص نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا جس سے اس کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے حضرت شریح ؓ نے اس کے دانتوں کو رائیگاں قرار دیا۔

(۱۳۹) الرَّجُلُ يَضْرِبُ الرَّجُلَ حَتَّى يُحْدِثَ

اس آدمی کا بیان جس نے آدمی کو مارا یہاں تک کہ اس کو حدث لاحق ہو گیا

(۲۸۲۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الأَعْرَابِ اخْتَصَمَا بِالْمَدِينَةِ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : ضَرَبْتُهُ وَاللَّهِ حَتَّى سَلَحَ ، فَقَالَ : اشْهَدُوا ، فَقَدْ وَاللَّهِ صَدَقَ

، فَأَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ ضَرَبَ رَجُلاً حَتَّى سَلَحَ ، هَلْ فِي ذَلِكَ أَمْرٌ مَضَى ، أَوْ سُنَّةٌ ؟ قَالَ سَعِيدٌ :قَضَى فِيهَا عُثْمَانُ بِثُلُثِ الدِّيَةِ.

(۲۸۲۲۹) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے زمانہ میں دو دیہاتی آدمیوں کا مدینہ میں جھگڑا ہوگیا تو ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو کہنے لگا: اللہ کی قسم میں نے اسے مارا یہاں تک کہ اس کا پاخانہ نکل گیا۔ اس نے کہا گواہ ہو جاؤ کہ اللہ کی قسم اس نے سچ کہا پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے پاس قاصد بھیج کر سوال کیا کہ اگر ایک آدمی نے کسی کو مارا یہاں تک کہ اس کا پاخانہ نکل گیا کیا اس کے بارے میں کوئی حکم گزرا ہے یا کوئی سنت طریقہ موجود ہے؟ حضرت سعید رحمہ اللہ نے فرمایا: اس صورت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تہائی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۱۴۰) الرَّجُلُ يَشُجُّ الرَّجُلَ ، فَيُقْتَصُّ لَهُ ، فَيَمُوتُ

اس آدمی کا بیان جس نے آدمی کا سر زخمی کر دیا پھر اس سے قصاص لیا گیا تو اس کی موت واقع ہوگئی

(۲۸۲۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَصَابَ بِجِرَاحَةٍ فَاقْتُصَّ مِنْهُ فَمَاتَ ، قَالَ :يُدْفَعُ مِنْ دِيَةِ الْمَيِّتِ جِرَاحَةَ الأَوَّلِ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ ذَكْوَانَ :لَيْسَ لَهُ مِنْ دِيَةِ الْمَيِّتِ شَيْءٌ.

(۲۸۲۳۰) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے جب کسی کو زخم لگایا تو اس کے بدلہ میں اس سے قصاص لیا گیا جس سے اس کی موت واقع ہوگئی اس بارے میں حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میت کی دیت میں سے پہلے زخم کا تاوان ادا کیا جائے گا حضرت عبداللہ بن ذکوان رحمہ اللہ نے فرمایا: میت کی دیت میں سے اس کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۲۸۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُرْفَعُ عَنْهُ بِقَدْرِ الْجِرَاحَةِ.

(۲۸۲۳۱) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس سے زخم کے بقدر دیت کی تخفیف کر دی جائے گی۔

(۲۸۲۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :يُرْفَعُ عَنْهُ بِقَدْرِ الْجِرَاحَةِ ، وَيَكُونُ ضَامِنًا لِبَقِيَّةِ الدِّيَةِ.

(۲۸۲۳۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس سے زخم کے بقدر دیت کی تخفیف کر دی جائے گی اور وہ باقی دیت کا ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا مَاتَ الَّذِي يُقْتَصُّ مِنْهُ ،فَالْمُقْتَصُّ ضَامِنٌ لِلدِّيَةِ.

(۲۸۲۳۳) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے قصاص لیا جا رہا تھا اس کی وفات ہوگئی تو اس صورت میں قصاص لینے والا دیت کا ضامن ہوگا۔

(۲۸۲۳۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ فِي الْمُقْتَصِّ مِنْهُ : أَيُّهُمَا مَاتَ وُدِيَ.

(۲۸۲۳۴) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ نے اس شخص کے بارے میں جس سے قصاص لیا جارہا تھا یوں فرمایا: ان دونوں میں سے جو بھی مر گیا تو اس کو خون بہا ادا کیا جائے گا۔

(۲۸۲۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : اسْتَأْذَنْتُ زِيَادَ بْنَ جُبَيْرٍ فِي الْحَجِّ ، فَسَأَلَنِي عَنْ رَجُلٍ شَجَّ رَجُلاً فَاقْتَصَّ لَهُ مِنْهُ ، فَمَاتَ الْمُقْتَصُّ مِنْهُ ؟ فَقُلْتُ : عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَيُرْفَعُ عَنْهُ بِقَدْرِ الشَّجَّةِ ، ثُمَّ هِبْتُ ذَلِكَ فَجَاءَ إِبْرَاهِيمُ فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : عَلَيْهِ الدِّيَةُ.

(۲۸۲۳۵) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ؒ سے حج کے بارے میں اجازت دریافت کی تو آپ ؒ نے مجھ سے دریافت کیا ایسے آدمی کے بارے میں جس نے کسی کا سر زخمی کر دیا پھر اس سے اس شخص کے لیے قصاص لیا جا رہا تھا کہ اس کی وفات ہوگئی؟ آپ ؒ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: قصاص لینے والے پر دیت لازم ہوگی اور اس سے زخم کے بقدر دیت کی تخفیف کر دی جائے گی اور پھر میں کسی کام کے لیے اٹھ گیا اور حضرت ابراہیم ؒ تشریف لائے تو میں نے یہی سوال ان سے کیا؟ تو آپ ؒ نے جواب دیا: اس پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۲۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَن ذَلِكَ ؟ فَقَالاَ : عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : يُرْفَعُ عَنْهُ بِقَدْرِ الشَّجَّةِ.

(۲۸۲۳۶) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے اس بارے میں دریافت کیا؟ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: قصاص لینے والے پر دیت لازم ہوگی اور حضرت حماد ؒ نے یہ بھی فرمایا: اس زخم کے بقدر دیت کی تخفیف کر دی جائے گی

(۲۸۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَيُرْفَعُ عَنْهُ بِقَدْرِ الشَّجَّةِ.

(۲۸۲۳۷) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: قصاص لینے والے پر دیت لازم ہوگی اور اس کے زخم کے بقدر دیت میں تخفیف کر دی جائے گی۔

(۲۸۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ (ح) وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالاَ : عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَلاَ يُرْفَعُ عَنْهُ شَيْءٌ.

(۲۸۲۳۸) حضرت طاؤس ؒ اور حضرت عطاء ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: بدلہ لینے والے پر دیت لازم ہوگی اور اس سے کسی بھی قسم کی تخفیف نہیں کی جائے گی۔

(۱۴۱) مَنْ قَالَ لَيْسَ لَهُ دِيَةٌ إِذَا مَاتَ فِي قِصَاصٍ

جو یوں کہے: اگر وہ قصاص کی حالت میں مر گیا تو اس کو کوئی دیت نہیں ملے گی

(۲۸۲۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ مَاتَ فِي قِصَاصٍ بِكِتَابِ اللهِ فَلاَ دِيَةَ لَهُ.

(۲۸۲۳۹) حضرت خلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کتاب اللہ کے حکم سے قصاص میں مر گیا تو اس کو دیت نہیں ملے گی۔

(۲۸۲٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ سَعِيد ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۲۴۰) حضرت سعید رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی نقل کیا ہے۔

(۲۸۲٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الرَّجُلِ يُقْتَصُّ مِنْهُ فَيَمُوتُ : لاَ دِيَةَ لَهُ ، قَتَلَهُ كِتَابُ اللهِ.

(۲۸۲۴۱) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی سے قصاص لیا جا رہا تھا کہ اس کی موت واقع ہوگئی اس پر حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو دیت نہیں ملے گی۔ اس کو کتاب اللہ نے قتل کیا۔

(۲۸۲٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الرَّجُلِ يَمُوتُ فِي الْقِصَاصِ ، قَالَ : لاَ دِيَةَ لَهُ.

(۲۸۲۴۲) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں جس کی قصاص کے دوران موت واقع ہوگئی۔ آپ رحمہ اللہ نے یوں فرمایا: اس کو دیت نہیں ملے گی۔

(۲۸۲٤۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَن شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، قَالاَ : مَنْ قَتَلَهُ حَدٌّ فَلاَ عَقْلَ لَهُ.

(۲۸۲۴۳) حضرت ابو سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو حد کے جاری ہونے نے قتل کر دیا تو اس کی کوئی دیت نہیں ہے۔

(۲۸۲٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَيَمُوتُ ، قَالاَ : لاَ دِيَةَ لَهُ.

(۲۸۲۴۴) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی پر حد قائم کی جا رہی تھی کہ اس کی اس دوران موت واقع ہوگئی تو اس بارے میں حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو دیت نہیں ملے گی۔

(۲۸۲٤٥) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا أُقِيمَ عَلَى الرَّجُلِ الْحَدُّ فِي الزِّنَى، أَوْ سَرِقَةٍ ، أَوْ قَذْفٍ فَمَاتَ ، فَلاَ دِيَةَ لَهُ.

(۲۸۲۴۵) حضرت عمیر بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی پر حد زنا یا حد سرقہ یا حد قذف لگائی گئی اور اس حالت میں اس کی وفات ہوگئی تو اس کو دیت نہیں ملے گی۔

(۲۸۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، وَسُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ عَلَى رَجُلٍ حَدًّا فَيَمُوت فَأَجِد فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْئًا إِلاَّ صَاحِبَ الْخَمْرِ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ. وَزَادَ سُفْيَانُ : وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ.

(۲۸۲۴۶) حضرت عمیر بن سعید نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے جب کسی پر حد قائم کی اور اس کی موت واقع ہوگئی تو مجھے اس کے بارے میں اپنے دل میں کوئی بات محسوس نہیں ہوئی مگر شراب پینے والے کے متعلق کہ اگر وہ مرگیا تو اس کی دیت ادا کروں گا۔ اور سفیان رحمہ اللہ نے اتنا اضافہ نقل کیا کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی طریقہ جاری نہیں کیا۔

(۲۸۲٤۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ، عَن عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ؛ أَنَّ عَلِيًّا وَ عُمَرَ، قَالاَ : مَنْ قَتَلَهُ قِصَاصٌ فَلاَ دِيَةَ لَهُ.

(۲۸۲۴۷) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قصاص میں قتل ہوگیا تو اس کو دیت نہیں ملے گی۔

(۱٤۲) مَنْ قَالَ الْعَمْدُ بِالْحَدِيدِ

جو یوں کہے: عمد لوہے سے مارنے کی صورت میں ہوتا ہے

(۲۸۲٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، قَالاَ : الْعَمْدُ السِّلاَحُ.

(۲۸۲۴۸) حضرت عبد الکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قتل عمد اسلحہ سے مارنے کی صورت میں ہوگا۔

(۲۸۲٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، مِثْلَهُ.

(۲۸۲۴۹) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے حضرت عطاء رحمہ اللہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۸۲٥۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: الْعَمْدُ بِالإِبْرَةِ فَمَا فَوْقَهَا.

(۲۸۲۵۰) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قتل عمد سوئی یا اس سے بڑی چیز کی صورت میں ہوگا۔

(۲۸۲٥۱) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : الْعَمْدُ بِالْحَدِيدَةِ.

(۲۸۲۵۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عمد لوہے کے ٹکڑے سے مارنے کی صورت میں ہوگا۔

(۲۸۲۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ بِحَدِيدَةٍ ، فَهُوَ عَمْدٌ.

(۲۸۲۵۲) حضرت ابن فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ زخم جو لوہے کے ٹکڑے سے لگا ہو وہ عمد شمار ہوگا۔

(۲۸۲۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُقَادُ مِنْ ضَارِبٍ ، إِلاَّ أَنْ يَضْرِبَ بِحَدِيدَةٍ.

(۲۸۲۵۳) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مارنے والے سے قصاص نہیں لیا جائے گا مگر یہ کہ وہ کسی لوہے کی چیز سے مارے۔

(۲۸۲۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ شَيْءٍ خَطَأٌ إِلاَّ السَّيْفَ ، وَلِكُلِّ خَطَأٍ أَرْشٌ.

(۲۸۲۵۴) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کے ذریعہ زخم دینا خطاء ہوسکتا ہے مگر تلوار کے ساتھ اور ہر خطا کی صورت میں دیت ہوگی۔

(۲۸۲۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْعَمْدُ بِالسِّلاَحِ.

(۲۸۲۵۵) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عمد اسلحہ کے ذریعے ہوتا ہے۔

(۱٤۳) إِذَا ضَرَبَهُ بِصَخْرَةٍ فَأَعَادَ عَلَيْهِ

جب پتھر سے مارا پھر دوبارہ اسے پتھر مارا

(۲۸۲۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً رَمَى رَجُلاً بِجُلْمُودٍ فَقَتَلَهُ ، فَأَقَادَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۱۹۰۳۔ بیہقی ۴۳)

(۲۸۲۵۶) حضرت زید بن علاقہ رحمہ اللہ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے کسی کو پتھر مارا اور اسے قتل کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے قصاص لیا۔

(۲۸۲۵۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الضَّرْبُ بِالصَّخْرَةِ عَمْدٌ ، وَفِيهَا الْقَوَدُ.

(۲۸۲۵۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: پتھر سے مارنے کی صورت میں عمد شمار ہوگا اور اس میں قصاص لازم ہوگا۔

(۲۸۲۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : يَعْمِدُ الرَّجُلُ الأَيْدُ ، يَعْنِي الشَّدِيدَ ، إِلَى الصَّخْرَةِ ، أَوْ إِلَى الْخَشَبَةِ فَيَشْدَخُ بِهَا رَأْسَ الرَّجُلِ ، وَأَيُّ عَمْدٍ أَعْمَدُ مِنْ هَذَا ؟.

(۲۸۲۵۸) حضرت ابو الزبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: طاقتور آدمی نے پتھر یا لکڑی اٹھائی اور اس کے ساتھ آدمی کا سر توڑ دیا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کون سا عمد اس سے زیادہ سخت ہوگا؟

(۲۸۲۵۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ جَرْوَةَ بْنِ حُمَيلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَضْرِبُهُ بِمِثْلِ آكِلَةِ اللَّحْمِ ، لاَ أُوتَى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَتَلَ ، إِلاَّ أَقَدْتُهُ مِنْهُ.

(۲۸۲۵۹) حضرت حمیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی اپنے بھائی کا ارادہ کرتا ہے پس اس کو چھری سے مار دیتا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایسا آدمی لایا جائے جس نے ایسا کام کیا اور قتل کر دیا ہو تو میں ضرور اس سے قصاص لوں گا۔

(۲۸۲۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَيَضْرِبُهُ بِالْعَصَا عَمْدًا؟ إِذَا قَتَلَتْ صَاحِبَهَا قُتِلَ الضَّارِبُ.

(۲۸۲۶۰) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا عمد شمار ہوگا جب کسی نے لاٹھی سے مارا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تو میں اسے مارنے والے کی طرح قتل کروں گا۔

(۲۸۲۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : شِبْهُ الْعَمْدِ ؛ بِالْعَصَا ، وَالْحَجَرِ الْعَظِيمِ.

(۲۸۲۶۱) حضرت عاصم بن ضمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قتل شبہ عمد لاٹھی اور بڑے پتھر سے مارنے کی صورت میں ہوتا ہے۔

(۲۸۲۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا ضَرَبَ بِالْعَصَا فَأَعَادَ وَأَبْدَأَ ، قُتِلَ.

(۲۸۲۶۲) حضرت محمد بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب لاٹھی سے مارا پس چھوڑ دیا اور پھر مارنا شروع کر دیا تو اس شخص کو قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۲۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَضْرِبُ الرَّجُلَ بِالْعَصَا فَيَقْتُلُ ؟ قَالَ الْحَكَمُ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَوَدٌ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : يُقْتَلُ.

(۲۸۲۶۳) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں دریافت کیا جس نے لاٹھی سے کسی کو مار کر قتل کر دیا ہو؟ حضرت حکم رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر قصاص نہیں ہوگا اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۲۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا عَلاَ بِالْعَصَا ، فَهُوَ قَوَدٌ.

(۲۸۲۶۴) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا، جب قاتل نے لاٹھی ماردی تو قصاص ہوگا۔

(۲۸۲٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَخَ رَأْسَ امْرَأَةٍ بِحَجَرٍ فَرَضَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

(۲۸۲۶۵) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک یہودی نے کسی عورت کا سر پتھر سے کچل دیا تو

نبی کریم صَلَّالِللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بھی اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا۔

(١٤٤) الرَّجُلُ يَقْتُلُهُ النَّفَرُ

اس آدمی کا بیان جس کو جماعت نے قتل کر دیا ہو

(٢٨٢٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ إِنْسَانًا قُتِلَ بِصَنْعَاءَ ، وَأَنَّ عُمَرَ قَتَلَ بِهِ سَبْعَةَ نَفَرٍ ، وَقَالَ :لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ بِهِ جَمِيعًا. (مالك ٨٧١)

(۲۸۲۶۶) حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صنعاء شہر میں ایک آدمی کو قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بدلے میں سات آدمیوں کو قتل کیا اور ارشاد فرمایا: اگر صنعاء شہر کے تمام باشندے اس کے قتل پر اتفاق کر لیتے تو میں ان سب کو قتل کر دیتا۔

(٢٨٢٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لَوِ اشْتَرَكَ فِيهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ.

(۲۸۲۶۷) حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر صنعاء شہر کے تمام باشندے اس میں شریک ہوتے تو میں ان سب کو قتل کر دیتا۔

(٢٨٢٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ سَبْعَةً مِنْ أَهْلِ صَنْعَاءَ بِرَجُلٍ ، وَقَالَ :لَوِ اشْتَرَكَ فِيهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ.

(۲۸۲۶۸) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے بدلے میں صنعا شہر کے سات باشندوں کو قصاصاً قتل کیا اور فرمایا: اگر صنعاء شہر کے تمام باشندے بھی اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں ان سب کو قتل کر دیتا۔

(٢٨٢٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :خَرَجَ رِجَالٌ سَفْرٌ فَصَحِبَهُمْ رَجُلٌ ، فَقَدِمُوا وَلَيْسَ مَعَهُمْ ، قَالَ :فَاتَّهَمَهُمْ أَهْلُهُ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :شُهُودُكُمْ أَنَّهُمْ قَتَلُوا صَاحِبَكُمْ ، وَإِلاَّ حَلَفُوا بِاللَّهِ مَا قَتَلُوهُ ، فَأَتَوْا بِهِمْ عَلِيًّا وَأَنَا عِنْدَهُ ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمْ فَاعْتَرَفُوا ، فَسَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْقَرْمُ ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُتِلُوا.

(۲۸۲۶۹) حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: چند آدمی سفر میں نکلے تو ان کے ساتھ ایک آدمی بھی ہو لیا جب وہ واپس آئے تو وہ آدمی ان کے ساتھ نہیں تھا راوی کہتے ہیں: اس آدمی کے گھر والوں نے ان مسافروں پر الزام لگا دیا اس پر حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم گواہ لاؤ اس بات پر کہ انہوں نے تمہارے ساتھی کو قتل کیا ہے ورنہ یہ لوگ اللہ کی قسم اٹھائیں گے کہ انہوں نے قتل نہیں کیا پس لوگ انہیں لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے اور میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا

آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان جدائیگی کی تو انہوں نے اعتراف کرلیا راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا، میں ابوالحسن تجربہ کار ہوں پھر آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے ان کو قتل کر دیا گیا۔

(۲۸۲۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى ، قَالَ : فِي الْقَوْمِ يُدْلُونَ جَمِيعًا فِي الرَّجُلِ ، يَقْتُلُهُمْ جَمِيعًا بِهِ.

(۲۸۲۷۰) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ کو ایک قوم کے بارے میں جو ایک آدمی کے بارے میں سفارش کررہے تھے آپ رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا اس کے بدلے ان سب کو قتل کردو۔

(۲۸۲۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلَيْنِ حُرَّيْنِ عَمْدًا ؟ قَالَ : هُوَ بِهِمَا قَوَدٌ. (عبدالرزاق ۱۸۰۸۷)

(۲۸۲۷۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں دریافت کیا: جس نے دو آزاد آدمیوں کو عمداً قتل کردیا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو ان دونوں کے بدلے قصاصاً قتل کریں گے۔

(۲۸۲۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ ؛ أَنَّهُ قَتَلَ سَبْعَةً بِرَجُلٍ.

(۲۸۲۷۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمہ اللہ نے ایک آدمی کے بدلے سات کو قصاصاً قتل کیا۔

(۱۴۵) مَنْ كَانَ لاَ يَقْتُلُ مِنْهُمْ إِلاَّ وَاحِدًا

جو ان سب میں سے صرف ایک کو قتل کرتا ہو

(۲۸۲۷۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ ، لاَ يُقْتَلُ رَجُلاَنِ بِرَجُلٍ.

(۲۸۲۷۳) حضرت اسماعیل بن خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے بدلے دو کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۲۷٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ لاَ يَقْتُلاَنِ مِنْهُمْ إِلاَّ وَاحِدًا.

(۲۸۲۷۴) حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبدالملک رحمہ اللہ اور حضرت ابن زبیر رحمہ اللہ ان سب میں سے صرف ایک کو قتل کرتے تھے۔

(۲۸۲۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ يُقْتَلُ مِنْهُمْ إِلاَّ وَاحِد.

(۲۸۲۷۵) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے صرف ایک کو قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۲۷۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ ذُهْلِ بْنِ كَعْبٍ ؛ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ لِعُمَرَ : لَيْسَ لَكَ أَنْ تَقْتُلَ نَفْسَيْنِ بِنَفْسٍ.

(۲۸۲۷۶) حضرت ذھل بن کعب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ کے لیے جائز نہیں ہے کہ آپ رحمہ اللہ دونفوس کو ایک نفس کے بدلہ میں قتل کریں۔

(۱٤٦) الرَّجُلُ يُصِيبُ نَفْسَهُ بِالْجُرْحِ

اس آدمی کا بیان جو خود کو زخم پہنچالے

(۲۸۲۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَسُوقُ حِمَارًا وَكَانَ رَاكِبًا عَلَيْهِ ، فَضَرَبَهُ بِعَصًا مَعَهُ ، فَطَارَتْ مِنْهَا شَظِيَّةٌ فَأَصَابَتْ عَيْنَهُ فَفَقَأَتْهَا ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ : هِيَ يَدٌ مِنْ أَيْدِي الْمُسْلِمِينَ ، لَمْ يُصِبْهَا اعْتِدَاءٌ عَلَى أَحَدٍ ، فَجَعَلَ دِيَةَ عَيْنِهِ عَلَى عَاقِلَتِهِ.

(۲۸۲۷۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی گدھے کو ہنکار رہا تھا اس حال میں کہ وہ اس پر سوار تھا پس اس نے اپنے پاس موجود لاٹھی اس کو ماری تو اس کا ریزہ اڑتا ہوا اس کی آنکھ میں لگا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ پھر یہ معاملہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ ہے کسی نے اس پر کوئی زیادتی نہیں کی اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی آنکھ کی دیت اس کے خاندان والوں پر ڈالی۔

(۲۸۲۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الرَّجُلُ يُصِيبُ نَفْسَهُ بِالْجُرْحِ خَطَأً ، عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ ؟ قَالَ : تَعْقِلُهُ عَاقِلَتُهُ.

(۲۸۲۷۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا اس آدمی کے متعلق جو خود کو زخم پہنچالے کیا اس پر شہادت لازم ہوگی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کے خاندان والے دیت ادا کریں گے۔

(۱٤٧) الإِمَامُ يُخْطِءُ فِي الْحَدِّ

اس امام کا بیان جو حد نافذ کرنے میں غلطی کر جائے

(۲۸۲۷۹) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ، فَنَظَرُوا فَإِذَا أَحَدُ الشَّاهِدَيْنِ عَبْدٌ ؟ قَالاَ : يَضْمَنُ الإِمَامُ.

(۲۸۲۷۹) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایسے دو آدمیوں کے بارے میں

دریافت کیا جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف گواہی دی پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر لوگوں نے غور کیا تو ان دونوں گواہوں میں سے ایک غلام تھا اس صورت میں کیا حکم ہوگا؟ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: امام کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۱۴۸) الرَّجُلُ يَقْتُلُ ابْنَهُ خَطَأً

اس آدمی کا بیان جو غلطی سے اپنے بیٹے کو قتل کر دے

(۲۸۲۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : حَمَلَ رَجُلٌ ابْنَهُ عَلَى فَرَسٍ لِيَشُورَهُ ، فَنَخَسَ بِهِ وَصَوَّتَ بِهِ فَقَتَلَهُ ، فَجَعَلَ دِيَتَهُ عَلَى عَاقِلَتِهِ ، وَلَمْ يُوَرِّثِ الأَبَ شَيْئًا.

(۲۸۲۸۰) حضرت اشعث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین ریشید نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو گھوڑے پر سوار کیا تا کہ وہ اپنی طاقت کا مظاہر کر کے دکھائے پس اس نے اس کی سرین میں کیل چبھویا اور آواز لگائی پس اس نے اس طرح اس کو مار دیا تو آپ ریشید نے اس کی دیت اس کے خاندان والوں پر ڈالی اور اس باپ کو کسی چیز کا وارث نہیں بنایا۔

(۲۸۲۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الرَّجُلُ يَقْتُلُ ابْنَهُ خَطَأً ؟ قَالَ : تَعْقِلُهُ عَاقِلَتُهُ.

(۲۸۲۸۱) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ریشید سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جو اپنے بیٹے کو غلطی سے قتل کر دے؟ آپ ریشید نے فرمایا: اس کے خاندان والے اس کی دیت ادا کریں گے۔

(۲۸۲۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ جَائَهُ رَجُلٌ قَتَلَ أَبَاهُ وَأَخَاهُ ، فَقَالَ : فِي مَالِكَ خَاصَّةً.

(۲۸۲۸۲) حضرت عمرو بن دینار ریشید فرماتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان کے پاس ایک آدمی آیا جس نے اپنے باپ اور بھائی کو قتل کر دیا تھا تو آپ نے فرمایا: تیرے مال میں خاص طور پر۔

(۱۴۹) الْقَوْمُ يَشُجُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

ان افراد کا بیان جن میں سے بعض بعض کے سر کو زخمی کر دیں

(۲۸۲۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، قَالَ : دَعَوْتُ إِلَى بَيْتِي قَوْمًا فَطَعِمُوا وَشَرِبُوا ، فَسَكِرُوا وَقَامُوا إِلَى سَكَاكِينَ الْبَيْتِ ، فَاضْطَرَبُوا بِهَا ، فَجَرَحَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَهُمْ أَرْبَعَةٌ ، فَمَاتَ اثْنَانِ وَبَقِيَ اثْنَانِ ، فَجَعَلَ عَلِيٌّ الدِّيَةَ عَلَى الأَرْبَعَةِ جَمِيعًا ، وَقَصَّ لِلْمَجْرُوحِينَ مَا أَصَابَهُمَا مِنْ جِرَاحَاتِهِمَا.

(۲۸۲۸۳) حضرت سماک ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن قعقاع ریشید نے ارشاد فرمایا کہ میں نے چند لوگوں کو اپنے گھر دعوت پر بلایا: ان لوگوں نے کھانا کھایا اور شراب پی کر نشہ میں آگئے اور گھر کے چھری، چاقو اٹھا لیے پھر ان کے ذریعہ ہنگامہ کر کے ان میں سے بعض نے بعض کو زخمی کر دیا۔ وہ لوگ کُل چار افراد تھے پس دو مر گئے اور دو بچ گئے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان چاروں پر

دیت لازم قرار دی اور زخمیوں سے ان کو پہنچنے والے زخموں کے بقدر تخفیف کر دی۔

(۲۸۲۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أُتِيَ بِرَجُلَيْنِ قَتَلا ثَلاثَةً ، وَقَدْ جُرِحَ الرَّجُلانِ ، فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ : عَلَى الرَّجُلَيْنِ دِيَةُ الثَّلاثَةِ ، وَيُرْفَعُ عَنهُمَا جِرَاحَةُ الرَّجُلَيْنِ.

(۲۸۲۸۴) حضرت عامر ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو آدمی لائے گئے جنہوں نے تین افراد کو قتل کر دیا تھا درانحالیکہ وہ دونوں بھی زخمی تھے اس بارے میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں آدمیوں پر تینوں مقتولوں کی دیت لازم ہوگی اور ان دونوں سے دو آدمیوں کے زخم کے بقدر تخفیف کر دی جائے گی۔

(۲۸۲۸٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالاَ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَتَلَ رَجُلاً ، وَجَرَحَ الْمَقْتُولُ الْقَاتِلَ جُرْحًا ، قُتِلَ الْقَاتِلُ ، وَوَدَى أَهْلُ الْمَقْتُولِ جُرْحَ الْقَاتِلِ.

(۲۸۲۸۵) حضرت ابن جریج ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریشیلہ اور حضرت ابن ابی ملیکہ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی آدمی نے کسی کو قتل کر دیا اور مقتول نے قاتل کو زخمی کر دیا تو قاتل کو قصاصاً قتل کیا جائے گا اور مقتول کے گھر والے قاتل کے زخم کی دیت ادا کریں گے۔

(۲۸۲۸٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : وُجِدَ فِي بَيْتٍ قَتْلَى وَشِجَاجٌ ، فَجُعِلَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ.

(۲۸۲۸۶) حضرت مغیرہ ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشیلہ نے ارشاد فرمایا: ایک گھر میں کچھ مقتول اور زخمی پائے گئے تو ان میں سے بعض پر بعض کی دیت ڈالی گئی۔

(۲۸۲۸۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : خَرَجَ قَوْمٌ مِنْ زُرَارَةَ فَاقْتَتَلُوا ، فَقَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، فَضَمَّنَ عَلِيٌّ دِيَةَ الْمَقْتُولِينَ ، وَرَفَعَ عَنِ الْمَجْرُوحِينَ بِقَدْرِ جِرَاحَتِهِمْ.

(۲۸۲۸۷) حضرت شیبانی ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ریشیلہ نے ارشاد فرمایا: چند لوگ قبیلہ زرارہ سے نکلے پس انہوں نے آپس میں قتال کیا تو ان میں سے بعض نے بعض کو قتل کر دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقتولین کی دیت کا ضامن بنایا اور زخمیوں سے ان کے زخموں کے بقدر تخفیف کر دی۔

(۱۵۰) الْكَلْبُ يَعْقِرُ الرَّجُلَ

اس کتے کا بیان جو آدمی کو کاٹ لے

(۲۸۲۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا كَانَ الْكَلْبُ فِي الدَّارِ ، فَأَذِنَ أَهْلُ الدَّارِ لِلرَّجُلِ فَدَخَلَ فَعَقَرَهُ ضَمِنُوا ، وَإِنْ دَخَلَ بِغَيْرِ إِذْنٍ ، فَعَقَرَهُ لَمْ يَضْمَنُوا.

(۲۸۲۸۸) حضرت حصین ریشیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ریشیلہ نے ارشاد فرمایا: جب گھر میں کتا موجود ہو پھر گھر والوں نے آدمی کو

داخل ہونے کی اجازت دی پس کتے نے اس شخص کو کاٹ لیا تو وہ گھر والے ضامن ہوں گے اور اگر وہ شخص بغیر اجازت کے داخل ہوگیا پھر اس کتے نے اسے کاٹا تو وہ لوگ ضامن نہیں ہوں گے۔

(۲۸۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: إِنْ عَقَرَ كَلْبُهُمْ خَارِجًا مِنْ دَارِهِمْ شِبْرًا فَمَا فَوْقَهُ ضَمِنُوا.

(۲۸۲۸۹) حضرت زکریا ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: اگر ان کے کتے نے گھر سے باہر ایک بالشت یا اس سے زیادہ کے فاصلہ پر کاٹ لیا تو گھر والے ضامن ہوں گے۔

(۲۸۲۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ، سَمِعَهُ مِنَ الشَّعْبِيِّ، قَالَ، إِذَا أَدْخَلَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ دَارَهُ، فَهُوَ ضَامِنٌ لَهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ كَمَا أَدْخَلَهُ.

(۲۸۲۹۰) حضرت محمد بن قیس ؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے امام شعبی ؒ کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا کہ جب ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنے گھر میں داخل کیا تو وہ اس کے لیے ضامن ہوگا یہاں تک کہ اسے ایسے ہی نکالے جیسا کہ اسے داخل کیا تھا۔

(۲۸۲۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا دَخَلَ بِإِذْنِهِمْ فَعَقَرَهُ ضَمِنُوا، وَإِنْ دَخَلَ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَعَقَرَهُ لَمْ يَضْمَنُوا.

(۲۸۲۹۱) حضرت ابو معشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب وہ شخص گھر والوں کی اجازت کے بغیر داخل ہوا پھر کتے نے اسے کاٹا تو وہ ضامن نہیں ہوں گے۔

(۲۸۲۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ شُرَيْحٍ، فَجَائَهُ سَائِلٌ قَدْ خُرِقَ جِرَابُهُ وَخُمِشَتْ سَاقُهُ، فَقَالَ: إِنِّي دَخَلْتُ دَارَ قَوْمٍ فَعَقَرَنِي كَلْبُهُمْ، فَقَالَ شُرَيْحٌ: إِنْ كَانَ أَذِنُوا لَكَ فَهُمْ ضَامِنُونَ، وَإِلاَّ فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِمْ.

(۲۸۲۹۲) حضرت طارق بن عبدالرحمن ؒ نے ارشاد فرمایا کہ میں قاضی شریح ؒ کے پاس تھا کہ ایک سائل آپ ؒ کے پاس آیا اس حال میں کہ اس کا تھیلا پھٹا ہوا تھا اور اس کی پنڈلی زخمی تھی پس وہ کہنے لگا: میں فلاں لوگوں کے گھر میں داخل ہوا تو ان کے کتے نے مجھے کاٹ لیا۔ اس پر حضرت شریح ؒ نے فرمایا: اگر تو انہوں نے تجھے اجازت دی تھی پھر تو وہ ضامن ہوں گے ورنہ ان پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۸۲۹۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ؛ فِي الْكَلْبِ الْعَقُورِ، قَالَ: لاَ يُضْمَنُ.

(۲۸۲۹۳) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ نے بہت زیادہ کاٹنے والے کتے کے بارے میں ارشاد فرمایا: ضمان ادا نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸۲۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ يَقُولُ فِي الْكِلاَبِ إِذَا غَشِيَهَا الرَّجُلُ وَهِيَ مَعَ الْغَنَمِ فَعَقَرَتْهُ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ، وَإِنْ تَعَرَّضَتْ لِلنَّاسِ فِي الطَّرِيقِ فَأَصَابَتْ أَحَدًا، فَعَلَيْهِ الضَّمَانُ.

(۲۸۲۹۴) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ کتوں کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: جب آدمی نے کتوں کو گھیر لیا اس حال میں کہ وہ کتے ریوڑ کے ساتھ تھے پھر انہوں نے اس کو کاٹ لیا تو کتوں کے مالک پر کوئی ضمان نہیں ہوگا اور اگر کتے راستہ میں لوگوں کے سامنے آ جائیں اور کسی ایک کو کاٹ لیں تو اس صورت میں اس پر ضمان لازم ہوگا۔

(۱۵۱) مَنْ قَالَ لاَ قَوَدَ إِلاَّ بِالسَّيْفِ

جو یوں کہے: قصاص نہیں ہوگا مگر تلوار کے ذریعہ

(۲۸۲۹۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، وَعَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ قَوَدَ إِلاَّ بِالسَّيْفِ.

(۲۸۲۹۵) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قصاص نہیں ہوگا مگر تلوار کے ذریعہ۔

(۲۸۲۹۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ الرَّجُلَ بِالْحَصَى ، أَوْ يُمَثِّلُ بِهِ ، قَالَ : إِنَّمَا الْقَوَدُ بِالسَّيْفِ ، لَمْ يَكُنْ مِنْ أَمْرِهِمُ الْمُثْلَةُ.

(۲۸۲۹۶) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اس آدمی کے بارے میں جو کسی کو کنکریاں مار کر قتل کر دے یا اس کو مثلہ کر دے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک قصاص تو تلوار کے ذریعہ ہوگا کیونکہ مثلہ کرنا صحابہ کا طریقہ نہیں تھا۔

(۲۸۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ قَوَدَ إِلاَّ بِحَدِيدَةٍ.

(۲۸۲۹۷) حضرت محمد بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قصاص نہیں ہوگا مگر لوہے کے آلہ کے ساتھ۔

(۲۸۲۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ قَوَدَ إِلاَّ بِحَدِيدَةٍ.

(۲۸۲۹۸) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قصاص نہیں ہوگا مگر لوہے کے آلہ کے ساتھ۔

(۲۸۲۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۲۹۹) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے بھی مذکورہ ارشاد منقول ہے۔

(۱۵۲) الْعَبْدُ يَجْنِي الْجِنَايَاتِ

اس غلام کا بیان جو قابل سزا جرم کرتا ہو

(۲۸۳۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْعَبْدِ يَجْنِي الْجِنَايَاتِ ، قَالَ : يُدْفَعُ إِلَيْهِمْ ، فَيَقْتَسِمُونَهُ عَلَى قَدْرِ الْجِنَايَاتِ.

(۲۸۳۰۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے اس غلام کے بارے میں فرمایا جس نے متعدد جنایات کی ہوں، وہ غلام ان لوگوں کو دے دیا جائے گا پس وہ لوگ اسے آپس میں جرموں کے بقدر تقسیم کر لیں گے۔

(۲۸۳۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي عَبْدٍ شَجَّ رَجُلاً ، ثُمَّ شَجَّ آخَرَ، ثُمَّ شَجَّ آخَرَ ، فَقَضَى بِهِ لِلآخَرِ.

(۲۸۳۰۱) حضرت عبد الملک ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے ایسے غلام ۔کے بارے میں جو کسی آدمی کا سر زخمی کر دے پھر اس نے دوسرے کا سر زخمی کر دیا پھر کسی دوسرے کا سر زخمی کر دیا۔تو آپ ؒ نے اس غلام کا آخری والے کے حق میں فیصلہ فرمایا۔

(۲۸۳۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، وَرَبِيعَةَ ، قَالاَ :يَقْتَسِمُونَهُ بِالْحِصَصِ.

(۲۸۳۰۲) حضرت حماد بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ اور حضرت ربیعہ ؒ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ اسے اپنے حصوں کے اعتبار سے تقسیم کرلیں گے۔

(۱۵۳) مَنْ قَالَ لَيْسَ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةٌ

جو یوں کہے: مومن کو قتل کرنے والے کے لیے کوئی توبہ نہیں

(۲۸۳۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ كَرْدَمٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ ، وَابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ مُؤْمِنًا ، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فَكُلُّهُمْ قَالَ :يَسْتَطِيعُ أَنْ يُحْيِيَهُ ؟ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الأَرْضِ ، أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ ؟ يَسْتَطِيعُ أَنْ لاَ يَمُوتَ ؟.

(۲۸۳۰۳) حضرت کردم ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس ؓ، حضرت ابو ہریرہ ؓ اور حضرت ابن عمر ؓ سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے کسی مومن کو قتل کر دیا ہو کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟ ان سب حضرات نے فرمایا: کیا وہ طاقت رکھتا ہے کہ وہ اسے زندہ کر دے؟ کیا وہ اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ زمین میں کوئی سرنگ تلاش کرلے یا آسمان میں سیڑھی؟ کیا وہ طاقت رکھتا ہے کہ اس کو موت نہ آئے؟

(۲۸۳۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، وَيَحْيَى الْجَابِرِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ :يَا أَبَا عَبَّاسٍ ، أَرَأَيْتَ رَجُلاً قَتَلَ مُتَعَمِّدًا ، مَا جَزَاؤُهُ ؟ قَالَ :﴿جَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ﴾ الآيَةَ ، قَالَ :أَرَأَيْتَ إِنْ تَابَ ، وَآمَنَ ، وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا ، ثُمَّ اهْتَدَى ؟ فَقَالَ :وَأَنَّى لَهُ التَّوْبَةُ ، ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ ؟ إِنَّهُ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آخِذًا بِرَأْسِهِ ، تَشْخَبُ أَوْدَاجُهُ حَتَّى يَقِفَ بِهِ عِنْدَ الْعَرْشِ ، فَيَقُولُ :يَا رَبِّ ، سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي. (ترمذی ۳۰۲۹۔ احمد ۲۲۲)

(۲۸۳۰۴) حضرت سالم بن ابو الجعد ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس ؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابو عباس ؓ! آپ ؓ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے میں جس نے جان بوجھ کر قتل کر دیا ہو اس کی سزا کیا ہے؟ آپ ؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ:۔اس کا بدلہ جہنم ہے ہمیشہ رہے گا اس میں اور اس پر اللہ کا غصہ ہے اس آدمی نے پوچھا؟ آپ ؓ

کی کیا رائے ہے اگر وہ توبہ کر لے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر اس کو ہدایت مل جائے؟ آپ ریشیلی نے فرمایا: اس کی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے؟ تیری ماں تجھے گم پائے؟ بے شک مقتول شخص قیامت کے دن آئے گا اس حال میں کہ اس نے اپنا سر پکڑا ہوا ہوگا اور اس کی رگوں سے خون نکل رہا ہوگا یہاں تک کہ وہ عرش کے پاس ٹھہر جائے گا اور کہے گا: اے پروردگار! اس سے پوچھیے کیوں اس نے مجھے قتل کیا؟

(٢٨٣٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَن نَاجِيَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : هُمَا الْمُبْهَمَتَانِ :الشِّرْكُ ، وَالْقَتْلُ.

(۲۸۳۰۵) حضرت ناجیہ ریشیلی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں سنگین گناہ ہیں شرک اور قتل۔

(٢٨٣٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حُرَيثُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا نَازَلْتُ رَبِّي فِي شَيْءٍ ، مَا نَازَلْتُهُ فِي قَاتِلِ الْمُؤْمِنِ ، فَلَمْ يُجِبْنِي.

(۲۸۳۰۶) حضرت حسن بصری ریشیلی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے کسی چیز کے بارے میں بار بار نہیں پوچھا: جتنا میں نے اس سے مومن کو قتل کرنے والے کے بارے میں پوچھا: پس اس نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔

(٢٨٣٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي فُسْطَاطِهِ ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ؟ قَالَ :فَقَرَأَ عَلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ :﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا﴾ الآيَةِ ، فَانْظُرْ مَنْ قَتَلْتَ.

(۲۸۳۰۷) حضرت ابوالضحیٰ ریشیلی فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ کے ساتھ ان کے خیمہ میں تھا کہ ایک آدمی نے آپ رضی اللہ سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ہو؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ نے اس پر یہ آیت تلاوت فرمائی: جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے رہے گا اس میں ہمیشہ پس تم غور کرو جو تم نے قتل کیا ہو!

(٢٨٣٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :لَيْسَ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةٌ.

(۲۸۳۰۸) حضرت سلمہ بن نبیط ریشیلی فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ریشیلی نے ارشاد فرمایا: مومن کو قتل کرنے والے کیلئے توبہ نہیں ہے۔

(٢٨٣٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَن يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو مُوسَى :مَا مِنْ خَصْمٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُهُ ، تَشْخَبُ أَوْدَاجُهُ دَمًا ، يَقُولُ :يَا رَبِّ ، سَلْ هَذَا عَلامَ قَتَلَنِي ؟.

(۲۸۳۰۹) حضرت حسن بصری ریشیلی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک قیامت کے دن سب سے مبغوض جھگڑالو وہ آدمی ہوگا جس کو میں نے قتل کیا ہوگا اس کی رگوں سے خون نکل رہا ہوگا وہ کہے گا: اے پروردگار اس سے پوچھو کہ کس وجہ سے اس نے مجھے قتل کیا؟

(۲۸۳۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، قَالَ : لأَنْ أَتُوبَ مِنَ الشِّرْكِ ، أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتُوبَ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ.

(۲۸۳۱۰) حضرت سلمہ بن نبیط رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک بن مزاحم رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک شرک سے توبہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ میں مومن کے قتل سے توبہ کروں

(۲۸۳۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا) قَالَ : مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ مُنْذُ نَزَلَتْ.

(۲۸۳۱۱) حضرت سلمہ بن نبیط رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک بن مزاحم رضی اللہ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: ترجمہ:۔ اور جس نے جان بوجھ کر مومن کو قتل کر دیا تو اس کا بدلہ جہنم ہے رہے گا اس میں ہمیشہ۔ جب سے یہ آیت اتری ہے اس کا کچھ حصہ بھی منسوخ نہیں ہوا۔

(۲۸۳۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، لَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(ابن ماجه ۲۶۱۸۔ حاکم ۳۵۱)

(۲۸۳۱۲) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ سے ملا اس حال میں کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرایا اور حرام خون نہیں بہایا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۸۳۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ يَزَالُ الرَّجُلُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا نَقِيَتْ كَفُّهُ مِنَ الدَّمِ ، فَإِذَا غَمَسَ يَدَهُ فِي دَمٍ حَرَامٍ نُزِعَ حَيَاؤُهُ.

(۲۸۳۱۳) حضرت ابراہیم رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: آدمی مسلسل دین کی کشادگی میں رہتا ہے جب تک کہ اس کا ہاتھ خون سے صاف ہو۔ پس جب وہ اپنا ہاتھ حرام خون میں ڈبو لیتا ہے تو اس کی حیا سلب کر لی جاتی ہے۔

(۲۸۳۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : يَجِيءُ الْمَقْتُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيَجْلِسُ عَلَى الْجَادَّةِ ، فَإِذَا مَرَّ بِهِ الْقَاتِلُ قَامَ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِتَلْبِيبِهِ ، فَيَقُولُ : يَا رَبِّ ، سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي ؟ قَالَ : فَيَقُولُ : أَمَرَنِي فُلاَن ، قَالَ : فَيُؤْخَذُ الْقَاتِلُ وَالآمِرُ فَيُلْقَيَانِ فِي النَّارِ.

(۲۸۳۱۴) حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: مقتول شخص قیامت کے دن آئے گا اور راستہ کے بیچ میں بیٹھ جائے گا جب قاتل اس کے پاس سے گزرے گا تو وہ کھڑا ہو کر اس کے گریبان کو پکڑ لے گا اور کہے گا: اے پروردگار! اس سے پوچھ کہ کس وجہ سے اس نے مجھے قتل کیا! تو وہ شخص کہے گا کہ مجھے فلاں نے حکم دیا تھا۔ آپ رضی اللہ نے فرمایا: قاتل اور حکم دینے والے دونوں کو پکڑ لیا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۲۸۳۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُزَاحِمًا الضَّبِّيَّ يُحَدِّثُ الْحَسَنَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ قَدْ سَقَى فِي حَوْضٍ لَهُ ، يَنْتَظِرُ ذَوْدًا تَرِدُ عَلَيْهِ ، إِذْ جَائَهُ رَجُلٌ رَاكِبٌ ظَمْآنُ مُطْمَئِنٌّ ، قَالَ : أَرِدُ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَتَنَحَّى ، فَعَقَلَ رَاحِلَتَهُ ، فَلَمَّا رَأَتِ الْمَاءَ دَنَتْ مِنَ الْحَوْضِ ، فَفَجَّرَتِ الْحَوْضَ ، قَالَ : فَقَامَ صَاحِبُ الْحَوْضِ فَأَخَذَ سَيْفًا مِنْ عنقِهِ ، ثُمَّ ضَرَبَهُ بِهِ حَتَّى قَتَلَهُ ، قَالَ : فَخَرَجَ يَسْتَفْتِي ، فَسَأَلَ رِجَالاً مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ، لَسْتُ أُسَمِّيهِمْ ، وَكُلُّهُمْ يُؤْيِسُهُ ، حَتَّى أَتَى رَجُلاً مِنْهُمْ ، فَقَالَ : هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُصْدِرَهُ كَمَا أَوْرَدْتَهُ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الأَرْضِ ، أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ ؟ فَقَالَ : لاَ ، قَالَ : فَقَامَ الرَّجُلُ ، فَذَهَبَ غَيْرَ بَعِيدٍ ، فَدَعَاهُ فَرَدَّهُ ، فَقَالَ : هَلْ لَكَ مِنْ وَالِدَيْنِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، أُمِّي حَيَّةٌ ، قَالَ : احْمِلْهَا وَبِرَّهَا ، فَإِنْ دَخَلَ الآخَرُ النَّارَ ، فَأَبْعَدَ اللَّهُ مَنْ أَبْعَدَهُ.

(۲۸۳۱۵) حضرت ابوالاشہب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مزاحم ضبی ؒ نے حضرت حسن بصری ؒ کو بیان کیا کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی اپنے حوض میں سیراب کرنے کے لیے اپنے اونٹوں کا انتظار کر رہا تھا جو اس حوض پر اترنے والے تھے کہ اس کے پاس ایک پیاسا سوار شخص اطمینان کے ساتھ آیا اور کہنے لگا: کیا میں پانی کے پاس آ جاؤں؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ پس وہ شخص دور ہو گیا۔ اس نے اپنی سواری کو باندھا جب اس کی سواری نے پانی دیکھا تو وہ حوض کے قریب ہو گئی اور حوض میں گھس گئی پھر وہ حوض کا مالک اٹھا اس نے اپنی تلوار پکڑی اور اس آدمی کو مار ڈالا۔ راوی کہتے ہیں: پس وہ شخص فتویٰ لینے کے لیے نکلا پس اس نے حضرت محمد ﷺ کے اصحاب میں سے چند لوگوں سے سوال کیا میں ان کے نام نہیں بتلاؤں گا وہ سب اس کو مایوس کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ ایک صحابی کے پاس گیا، انہوں نے اس آدمی سے کہا: کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ تو اس زمین کی ہر چیز فدیہ میں دے دے یا آسمان تک سیڑھی بنا لے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر وہ آدمی تھوڑا دور ہی گیا تھا کہ اسے بلا کر اس سے پوچھا کہ کیا تیرے والدین ہیں؟ اس نے کہا میری والدہ زندہ ہیں۔ ان صحابی نے ان سے کہا کہ جا ان کی خدمت کر اور ان کی فرماں برداری کر۔ اگر دوسرا شخص جہنم میں داخل ہوا تو اللہ دور کرے اس شخص کو جو اسے دور کرے گا۔

(۲۸۳۱٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، قَالَ ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخدري ، قَالَ : قِيلَ لَهُ فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ ، أَوْ فَسَادٍ فِي الأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ، أَهِيَ لنا كَمَا كَانَتْ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِي ، وَالَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ.

(۲۸۳۱٦) حضرت سلیمان بن علی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری ؓ سے پوچھا گیا اس آیت کے بارے میں۔ ترجمہ: جس نے قتل کیا کسی انسان کو بغیر اس کے کہ اس نے کسی کی جان لی ہو یا فساد مچایا ہو زمین میں تو گویا اس نے قتل کر ڈالا سب انسانوں کو کیا اس آیت کا حکم ہمارے لیے بھی وہی ہے جو بنی اسرائیل کے لیے تھا؟ آپ ؓ نے فرمایا: ہاں قسم ہے! اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(١٥٤) مَنْ قَالَ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةٌ

جو یوں کہے: مومن کو قتل کرنے والے کے لیے توبہ ہے

(٢٨٣١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةٌ.

(۲۸۳۱۷) حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مومن کو قتل کرنے کی توبہ قبول ہے۔

(٢٨٣١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : تَوْبَةُ الْقَاتِلِ إِذَا نَدِمَ.

(۲۸۳۱۸) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یوں کہا جاتا تھا: قاتل کی توبہ اس صورت میں ہے جب وہ شرمندہ ہو۔

(٢٨٣١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةً ، إِلاَّ الاِسْتِغْفَارُ.

(۲۸۳۱۹) حضرت ابو حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں مومن کے قاتل کی توبہ کو استغفار کے سوا کسی میں نہیں جانتا۔

(٢٨٣٢٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لِلْقَاتِلِ تَوْبَةٌ.

(۲۸۳۲۰) حضرت صباح بن ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قاتل کی توبہ قبول ہے۔

(٢٨٣٢١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَتَلْتُ ، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَلاَ تَيْأَسْ ، وَقَرَأَ عَلَيْهِ مِنْ حم الْمُؤْمِنِ : ﴿غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ﴾.

(۲۸۳۲۱) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے قتل کیا تھا کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں تم مایوس مت ہو اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر سورۃ حم مومن کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔

(٢٨٣٢٢) حَدَّثَنَا ابْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ ﴿فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ ، قَالَ : هِيَ جَزَاؤُهُ ، فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْ جَزَائِهِ فَعَلَ.

(۲۸۳۲۲) حضرت تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ نے ﴿فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: جہنم اس کی سزا ہے پس اگر وہ اس کی سزا سے تجاوز کرنا چاہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔

(٢٨٣٢٣) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ؛ نَحْوَهُ.

(۲۸۳۲۳) حضرت سیار رحمہ اللہ نے حضرت ابو صالح سے مذکورہ ارشاد اس سند سے نقل کیا ہے۔

(٢٨٣٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ لَهُ : أَسَمِعْتَ أَبَاك

يَقُولُ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :التَّوْبَةُ نَدَمٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(ابن ماجه ۴۲۵۲۔ احمد ۳۷۶)

(۲۸۳۲۴) حضرت زیاد بن ابو مریم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن معقل سے پوچھا: کیا تم نے اپنے والد کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت عبداللہ کو سنا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کو کہا آپ ﷺ نے فرمایا: توبہ ندامت کا نام ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔

(۲۸۳۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ مَعْقِلَ بْنَ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيَّ قَالَ لاِبْنِ مَسْعُودٍ :أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : التَّوْبَةُ نَدَمٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ. (احمد ۴۳۳)

(۲۸۳۲۵) حضرت عبداللہ بن معقل فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت معقل بن مقرن مزنی نے حضرت ابن مسعود سے دریافت کیا! کہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ توبہ ندامت کا نام ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں

(۲۸۳۲۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ :لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا تَوْبَةٌ ؟ قَالَ :لاَ ، إِلاَّ النَّارُ ، فَلَمَّا ذَهَبَ قَالَ لَهُ جُلَسَاؤُهُ :مَا هَكَذَا كُنْتَ تُفْتِينَا ، كُنْتَ تُفْتِينَا أَنَّ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا تَوْبَةٌ مَقْبُولَةٌ ، فَمَا بَالُ الْيَوْمِ ؟ قَالَ :إِنِّي أَحْسِبُهُ رَجُلاً مُغْضَبًا يُرِيدُ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا ، قَالَ :فَبَعَثُوا فِي أَثَرِهِ فَوَجَدُوهُ كَذَلِكَ.

(۲۸۳۲۶) حضرت سعد بن عبیدہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا مومن کو قتل کرنے والے کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، سوائے جہنم کے پس جب وہ شخص چلا گیا۔ آپ کے ہمنشینوں نے آپ سے کہا: آپ ہمیں ایسے تو فتویٰ نہیں دیتے تھے۔ آپ تو ہمیں یوں فتویٰ نہیں دیتے تھے کہ یقیناً مومن کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول ہوتی ہے تو آج اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا میرا خیال ہے یہ شخص غصہ میں ہے اور کسی مومن کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے راوی نے کہا: پس وہ لوگ اس آدمی کے پیچھے گئے انہوں نے اسے ایسا ہی پایا۔

(۱۵۵) فِي تَعْظِيمِ دَمِ الْمُؤْمِنِ

مومن کے خون کے عزت واحترام کرنے کا بیان

(۲۸۳۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ :مَا أَعْظَمَ حُرْمَتَكَ ، وَمَا أَعْظَمَ حَقَّكَ ، وَلَلْمُسْلِمُ أَعْظَمُ حُرْمَةً مِنْكِ ، حَرَّمَ اللَّهُ مَالَهُ ، وَحَرَّمَ دَمَهُ ، وَحَرَّمَ عِرْضَهُ وَأَذَاهُ ، وَأَنْ يُظَنَّ بِهِ ظَنَّ سوءٍ.

(۲۸۳۲۷) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے کعبۃ اللہ کی طرف نظر دوڑائی اور ارشاد فرمایا: تیری عزت و حرمت بہت زیادہ ہے اور تیرا حق بہت زیادہ اور یقیناً مسلمان حرمت وعزت میں تجھ سے بڑھا ہوا ہے اللہ رب العزت نے اس کا مال حرام کر دیا اور اس کو تکلیف پہنچانا حرام کر دیا اور یہ کہ اسکے متعلق برا خیال رکھا جائے۔

(۲۸۳۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَتْلُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا. (ترمذی ۱۳۹۵۔ نسائی ۳۴۴۹)

(۲۸۳۲۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: مومن کو قتل کرنا اللہ کے نزدیک دنیا کے ختم ہونے سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔

(۲۸۳۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ، قَالَ :مَنْ أَوْبَقَهَا ، ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ، قَالَ :مَنْ كَفَّ عَنْ قَتْلِهَا.

(۲۸۳۲۹) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ﴿فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ترجمہ:۔ گویا کہ اس نے پوری انسانیت کو قتل کر دیا۔ آپ ؓ نے فرمایا: جس نے اس کو ہلاک کر دیا۔ ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ اور جس نے اسے زندہ رکھا گویا وہ پوری انسانیت کو قتل کرنے سے رک گیا۔

(۲۸۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا﴾ ، قَالَ :مَنْ أَنْجَاهَا مِنْ غَرَقٍ ، أَوْ حَرْقٍ فَقَدْ أَحْيَاهَا.

(۲۸۳۳۰) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا﴾ کا یوں معنی بیان کیا کہ جس نے اس کو ڈوبنے یا جلنے سے بچایا تحقیق اس نے اسے زندہ کیا۔

(۲۸۳۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُجَاهِدًا ، يَقُولُ :﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ، قَالَ :مَنْ كَفَّ عَنْ قَتْلِهَا فَقَدْ أَحْيَاهَا.

(۲۸۳۳۱) حضرت علاء بن عبدالکریم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد ؒ کو اس آیت کا معنی یوں بیان فرماتے ہوئے سنا؟ ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ ترجمہ:۔ اور جس نے اسے زندگی بخشی گویا اس نے پوری انسانیت کو زندگی بخشی۔ یعنی جو شخص اس کے قتل سے رک گیا تحقیق اس نے اسے زندہ کیا۔

(۲۸۳۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ حَبَّةَ بْنِ جُوَيْنٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ﴿رَبَّنَا أَرِنَا اللَّذَيْنِ أَضَلاَّنَا مِنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ﴾ ، ابْنَ آدَمَ الَّذِي قَتَلَ أَخَاهُ ، وَإِبْلِيسَ الأَبَالِسِ.

(۲۸۳۳۲) حضرت حبہ بن جوین حضرمی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے آیت ! اے ہمارے رب! دکھا تو ہمیں وہ دونوں گروہ جنہوں نے گمراہ کیا ہے ہمیں جنوں اور انسانوں کو کا معنی یوں بیان کیا کہ مراد آدم کا بیٹا ہے جس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا اور

شیطانوں کا سردار مراد ہے۔

(۲۸۳۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :ابْنُ آدَمَ الَّذِي قَتَلَ أَخَاهُ وَإِبْلِيسُ.

(۲۸۳۳۳) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ارشاد فرمایا: مراد آدم کا بیٹا ہے جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا اور شیطان ہے۔

(۲۸۳۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا ، إِلاَّ كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ، لأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ. (بخاری ۶۸۶۷۔ مسلم ۲۷)

(۲۸۳۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی نفس کو ظلماً قتل نہیں کیا جاتا مگر آدم کے پہلے بیٹے پر اس کے خون کے گناہ کا بوجھ ہوتا ہے اس لیے کہ اس نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ جاری کیا۔

(۲۸۳۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا ، إِلاَّ كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ وَالشَّيْطَانِ كِفْلٌ مِنْهَا.

(۲۸۳۳۵) حضرت ابراہیم بن مہاجر فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا کسی بھی نفس کو ظلماً قتل نہیں کیا جاتا مگر یہ کہ آدم کے پہلے بیٹے اور شیطان پر اس کے گناہ کا بوجھ ہوتا ہے۔

(۲۸۳۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ؛ ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾، قَالَ:فِي الْبَرِّ ابْنُ آدَمَ الَّذِي قَتَلَ أَخَاهُ، وَفِي الْبَحْرِ الَّذِي كَانَ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا.

(۲۸۳۳۶) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے قرآن کی اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرمائی: ترجمہ: فساد برپا ہوگیا خشکی اور تری میں بسبب اس کے جو کماتے ہیں ہاتھ انسانوں کے آپ نے فرمایا: خشکی میں آدم علیہ السلام کا بیٹا مراد ہے جس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا اور سمندر میں مراد وہ بادشاہ ہے جو ہر کشتی کو غصب کر لیتا تھا۔

(۲۸۳۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَنْ قَتَلَ رَجُلَيْنِ فَهُوَ جَبَّارٌ ، وَتَلاَ:﴿أَتُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالأَمْسِ، إِنْ تُرِيدُ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا﴾ الآيَة.

(۲۸۳۳۷) حضرت اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے دو آدمیوں کو قتل کر دیا تو وہ جبار ہے اور آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ:۔ تم چاہتے ہو کہ قتل کر دو مجھے جیسے تم نے قتل کر دیا تھا ایک انسان کو کل؟ نہیں چاہتے ہو تم مگر یہ کہ ہو رہو جبار۔ الخ

(۱۵٦) مَنْ قَالَ الْعَمْدُ قَوَدٌ

جو یوں کہے: قتل عمد کی صورت میں قصاص ہوگا

(۲۸۳۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا كَانَ مِنْ قَتْلٍ بِسِلاَحٍ عَمْدٍ ، فَفِيهِ الْقَوَدُ.

(۲۸۳۳۸) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو قتل ارادے سے اسلحہ کے ساتھ ہو تو اس میں قصاص ہوگا۔

(۲۸۳۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :الْعَمْدُ كُلُّهُ قَوَدٌ.

(۲۸۳۳۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر عمد کی صورت میں قصاص ہوگا۔

(۲۸۳٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَامِرٍ، وَالْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالُوا: الْعَمْدُ قَوَدٌ.

(۲۸۳۴۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی، حضرت حسن بصری، حضرت ابن سیرین اور حضرت عمرو بن دینار رحمہم اللہ نے ارشاد فرمایا: عمد میں قصاص ہوگا۔

(۲۸۳٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعَمْدُ قَوَدٌ ، إِلاَّ أَنْ يَعْفُوَ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ. (ابو داؤد ۴۵۲۷۔ نسائی ۶۹۹۲)

(۲۸۳۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمد کی صورت میں قصاص ہوگا مگر یہ کہ مقتول کا سرپرست معاف کردے۔

(۲۸۳٤۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالُوا :مَا كَانَ مِنْ ضَرْبَةٍ بِسَوْطٍ ، أَوْ عَصًا ، أَوْ حَجَرٍ ، فَكَانَ دُونَ النَّفْسِ ، فَهُوَ عَمْدٌ ، وَفِيهِ الْقَوَدُ.

(۲۸۳۴۲) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ، حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی ضرب کوڑے یا لاٹھی یا پتھر کے ساتھ ہو اور جان سے کم بھی ہو تو وہ عمد ہوگا اور اس میں قصاص ہوگا۔

(۱۵۷) الصَّبِيُّ وَالرَّجُلُ يَجْتَمِعَانِ فِي قَتْلٍ

اس بچہ اور آدمی کا بیان جو دونوں ایک قتل میں شریک ہوں

(۲۸۳٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا اجْتَمَعَ رَجُلٌ وَغُلاَمٌ عَلَى قَتْلِ رَجُلٍ ، قُتِلَ الرَّجُلُ ، وَعَلَى عَاقِلَةِ الْغُلاَمِ الدِّيَةُ كَامِلَةً.

(۲۸۳۴۳) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی اور لڑکا کسی آدمی کے قتل میں شریک

ہو جائیں تو اس آدمی کو قتل کیا جائے گا اور لڑکے کے خاندان والوں پر کامل دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۳٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ ، سُئِلَ حَمَّادٌ عَنْ رَجُلٍ وَصَبِيٍّ قَتَلاَ رَجُلاً عَمْدًا ؟ قَالَ :أَمَّا الرَّجُلُ يُقْتَلُ ، وَأَمَّا الصَّبِيُّ فَعَلَى أَوْلِيَائِهِ حِصَّتَهُ مِنَ الدِّيَةِ.

(۲۸۳۴۴) حضرت جریر بن حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ سے ایسے آدمی اور بچہ کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے کسی آدمی کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: آدمی کو قتل کیا جائے گا اور بچہ کے اولیاء پر اس کے حصہ کی دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۳٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَعَانَهُ مَنْ لاَ يُقَادُ بِهِ ، فَإِنَّمَا هِيَ دِيَةٌ.

(۲۸۳۴۵) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب قتل میں ایسے شخص نے مدد کی جس سے قصاص نہیں لیا جا سکتا تو اس صورت میں دیت ہوگی۔

(۲۸۳٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا اجْتَمَعَ صَبِيٌّ وَعَبْدٌ عَلَى قَتْلٍ فَهِيَ دِيَةٌ ، فَإِذَا اجْتَمَعَا ، فَضَرَبَ هَذَا بِسَيْفٍ وَهَذَا بِعَصًا ، فَهِيَ دِيَةٌ.

(۲۸۳۴۶) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب بچہ اور غلام کسی قتل میں شریک ہو گئے تو دیت ہوگی اور جب دونوں جمع ہوئے بایں طور کہ اس نے تلوار سے مارا اور اس نے لاٹھی سے تو بھی دیت ہوگی۔

(۲۸۳٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْقَوْمِ يَقْتُلُونَ عَمْدًا ، وَفِيهِمُ الصَّبِيُّ وَالْمَعْتُوهُ ، قَالَ ، هِيَ دِيَةُ خَطَأٍ عَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۳۴۷) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ایسی قوم کے بارے میں میں جنہوں نے جان بوجھ کر قتل کر دیا تھا بایں طور پر کہ ان میں بچہ اور مجنون بھی تھے۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس صورت میں خاندان والوں پر قتل خطا کی دیت ہوگی۔

(۱۵۸) رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلاً عَمْدًا ، فَحُبِسَ لِيُقَادَ مِنْهُ

آدمی نے کسی آدمی کو عمداً قتل کر دیا پس اس کو قید کر لیا جائے گا تا کہ اس سے اس کا قصاص لیا جائے

(۲۸۳٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ فِي رَجُلٍ قُتِلَ عَمْدًا ، فَحُبِسَ الْقَاتِلُ لِيُقَادَ بِالْمَقْتُولِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَتَلَ الْقَاتِلَ خَطَأً ، فَقَالاَ :دِيَتُهُ لأَهْلِ الْمَحْبُوسِ ، وَقَالَ عَطَاءٌ :لأَهْلِ الْمَقْتُولِ الأَوَّلِ.

(۲۸۳۴۸) حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: ایسے آدمی کے بارے میں کہ جس کو عمداً قتل کر دیا گیا تھا

پس قاتل کو قید کرلیا گیا تا کہ مقتول کے بدلہ اسے قتل کر دیا جائے۔ پس ایک آدمی آیا اس نے اس قاتل کو غلطی سے قتل کر دیا کہ اس کی دیت قیدی کے گھر والوں کے لیے ہوگی اور حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: پہلے مقتول کے گھر والوں کو اس کی دیت ملے گی۔

(۲۸۳۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الدِّيَةُ لأَهْلِ الْمَقْتُولِ.

(۲۸۳۴۹) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دیت مقتول کے گھر والوں کے لیے ہے۔

(۲۸۳۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، مِثْلَ قَوْلِ الْحَسَنِ.

(۲۸۳۵۰) حضرت حماد رحمہ اللہ سے بھی حضرت حسن بصری رحمہ اللہ جیسا قول منقول ہے۔

(۱۵۹) الرَّجُلُ يُقْتَلُ ، وَلَهُ وَلَدٌ صِغَارٌ

اس آدمی کا بیان جس کو قتل کر دیا گیا ہو اور اس کے چھوٹے بچے ہوں

(۲۸۳۵۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قُتِلَ وَلَهُ وَلَدٌ صِغَارٌ ، قَالَ : ذَاكَ إِلَى أَوْلِيَائِهِ.

(۲۸۳۵۱) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا: جس کو قتل کر دیا گیا تھا اور اس کے چھوٹے بچے تھے کہ وہ اس کے سرپرستوں کے سپرد ہوں گے۔

(۲۸۳۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُولُ فِي رَجُلٍ قُتِلَ ، وَبَعْضُ أَوْلِيَائِهِ صِغَارٌ ، قَالَ : يَقْتُلُ أَوْلِيَاؤُهُ الْكِبَارُ إِنْ شَاؤُوا ، وَلاَ يَنْتَظِرُوا.

(۲۸۳۵۲) حضرت جریر بن حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ایسے آدمی کے بارے میں جس کو قتل کر دیا گیا تھا اور اس کے بعض اولیاء چھوٹے تھے: آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کے بڑے سرپرست قتل کر دیں اگر وہ چاہیں اور (انتظار مت کریں) انہوں نے انتظار نہیں کیا۔

(۲۸۳۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ ؛ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَتَلَ ابْنَ مُلْجِمٍ الَّذِي قَتَلَ عَلِيًّا ، وَلَهُ وَلَدٌ صِغَارٌ.

(۲۸۳۵۳) حضرت زید رحمہ اللہ نے اپنے گھر والوں سے نقل کیا ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ابن ملجم کو قتل کیا جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور ان کے چھوٹے بچے تھے۔

(۲۸۳۵۴) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن خَالِدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : يُسْتَأْنَى بِهِ حَتَّى يَكْبُرُوا.

(۲۸۳۵۴) حضرت خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ان کو مہلت دی جائے گی یہاں تک کہ وہ بڑے ہو جائیں۔

(۱۶۰) الزَّنْدُ يُكْسَرُ

ہاتھ کا گٹا ٹوٹ جانے کا بیان

(۲۸۳۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ كُسِرَ أَحَدُ زَنْدَيْهِ ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ :أَنَّ فِيهِ حِقَّتَيْنِ بَكْرَتَيْنِ.

(۲۸۳۵۵) حضرت نافع بن عبد الحارث ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر میں نے ان سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس کے دو میں سے ایک گٹا ٹوٹ گیا تھا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے خط لکھا: اس میں دو چار چار سال کی اونٹنیاں لازم ہوں گی۔

(۲۸۳۵۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :فِي السَّاعِدَيْنِ ، وَهُمَا الزَّنْدَانِ خَمْسُونَ دِينَارًا.

(۲۸۳۵۶) حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بازو کے گٹوں میں پچاس دینار لازم ہوں گے۔

(۱۶۱) الرَّجُلُ يُجْرَحُ، مَنْ كَانَ لاَ يُقْتَصُّ بِهِ حَتَّى يَبْرَأَ

زخمی آدمی کا بیان جو اس سے قصاص نہیں لیتا یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے

(۲۸۳۵۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لاَ يُقْتَصُّ لِمَجْرُوحٍ حَتَّى تَبْرَأَ جِرَاحُهُ.

(۲۸۳۵۷) حضرت جابر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ریشید نے ارشاد فرمایا: زخمی سے قصاص نہیں لیا جائے گا یہاں تک کہ اس کا زخم بھر جائے۔

(۲۸۳۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يُقْتَصُّ مِنَ الْجَارِحِ حَتَّى يَبْرَأَ صَاحِبُ الْجُرْحِ.

(۲۸۳۵۸) حضرت ہشام ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید نے ارشاد فرمایا: زخم پہنچانے والے سے قصاص نہیں لیا جائے گا یہاں تک کہ زخم والے کا زخم بھر جائے۔

(۲۸۳۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يُنْتَظَرُ بِالْقَوَدِ أَنْ يَبْرَأَ صَاحِبُهُ.

(۲۸۳۵۹) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریشید نے ارشاد فرمایا: قصاص لینے کا انتظار کیا جائے گا کہ اس کا زخم بھر جائے۔

(۲۸۳۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً طَعَنَ رَجُلاً بِقَرْنٍ فِي رُكْبَتِهِ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَقِيدُ ، فَقِيلَ لَهُ :حَتَّى تَبْرَأَ ، فَأَبَى وَعَجَّلَ وَاسْتَقَادَ ، قَالَ :فَعَنِتَتْ رِجْلُهُ

وَبَرِئَتْ رِجْلُ الْمُسْتَقَادِ مِنْهُ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : لَيْسَ لَكَ شَيْءٌ ، أَبَيْتَ.

(دار قطنی ۸۹۔ احمد ۲۱۷)

(۲۸۳۶۰) حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت جابر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کسی آدمی کے گھٹنے میں نیزے کا سینگ مار دیا پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قصاص طلب کرنے کے لیے آ گیا اس کو کہا گیا یہاں تک کہ تو تندرست ہو جائے اس نے انکار کیا اور جلدی قصاص طلب کر لیا راوی کہتے ہیں: پس اس کی ٹانگ پھر ٹوٹ گئی اور جس سے قصاص لیا گیا تھا اس کی ٹانگ صحتمند ہو گئی پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے کچھ نہیں ملا تو نے انکار کر دیا۔

(۱۶۲) الرَّجُلُ يَأْمُرُ الرَّجُلَ فَيَقْتُلُ آخَرَ

(۲۸۳۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَأْمُرُ الرَّجُلَ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ قَالاَ : يُقْتَلُ الْقَاتِلُ ، وَلَيْسَ عَلَى الآمِرِ قَوَدٌ.

(۲۸۳۶۱) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے دوسرے آدمی کو کسی کے قتل کا حکم دیا ہو؟ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: قاتل کو قتل کیا جائے گا اور حکم دینے والے پر قصاص نہیں ہو گا۔

(۲۸۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ أَمَرَ عَبْدَهُ فَقَتَلَ رَجُلاً عَمْدًا؟ قَالَ : يُقْتَلُ الْعَبْدُ.

(۲۸۳۶۲) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو حکم دیا تو اس نے ایک آدمی کو عمداً قتل کر دیا حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس غلام کو قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۳۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْمُرُ الرَّجُلَ فَيَقْتُلُ ، قَالَ : هُمَا شَرِيكَانِ.

قَالَ وَكِيعٌ : هَذَا عِنْدَنَا فِي الإِثْمِ ، فَأَمَّا الْقَوَدُ فَإِنَّمَا هُوَ عَلَى الْقَاتِلِ.

(۲۸۳۶۳) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا: جس نے ایک آدمی کو حکم دیا پس اس نے قتل کر دیا کہ وہ دونوں شریک ہوں گے حضرت وکیع رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ ہمارے نزدیک گناہ میں شریک ہوں گے باقی رہا قصاص تو وہ قاتل پر ہو گا۔

(۲۸۳۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَمِيرٍ أَمَرَ رَجُلاً فَقَتَلَ رَجُلاً ؟ قَالَ : هُمَا شَرِيكَانِ فِي الإِثْمِ.

(۲۸۳۶۴) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ؒ سے ایک امیر کے متعلق سوال کیا جس نے ایک آدمی کو حکم دیا پس اس نے کسی کو قتل کر دیا؟ آپ ؒ نے فرمایا: وہ دونوں گناہ میں شریک ہیں۔

(۲۸۳۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ؛ فِي السُّلْطَانِ يَأْمُرُ الرَّجُلَ يَقْتُلُ الرَّجُلَ ؟ فَقَالَ الضَّحَّاكُ : كُنْ أَنْتَ الْمَقْتُولُ.

(۲۸۳۶۵) حضرت سلمہ بن نبیط ؒ فرماتے ہیں کہ حاکم نے ایک آدمی کو خاص آدمی کے قتل کا حکم دیا تو حضرت ضحاک بن مزاحم ؒ نے فرمایا: تو بھی مقتول ہو جا۔

(۲۸۳۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْمُرُ عَبْدَهُ يَقْتُلُ الرَّجُلَ؟ قَالَ: يُقْتَلُ الرَّجُلُ.

(۲۸۳۶۶) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو حکم دیا اس نے آدمی کو قتل کر دیا حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی کو قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۳۶۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي رَجُلٍ أَمَرَ عَبْدَهُ أَنْ يَقْتُلَ رَجُلاً ؟ قَالَ : إِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ سَوْطِهِ ، أَوْ سَيْفِهِ.

(۲۸۳۶۷) حضرت خلاس ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ وہ فلاں آدمی کو قتل کر دے۔ حضرت علی ؓ نے فرمایا: یقیناً وہ تو اس کے کوڑے یا اس کی تلوار کے درجہ میں ہے۔

(۲۸۳۶۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْمُرُ عَبْدَهُ فَيَقْتُلُ رَجُلاً ، قَالَ : يُقْتَلُ الْمَوْلَى.

(۲۸۳۶۸) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو حکم دیا پس اس نے کسی آدمی کو قتل کر دیا تو حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا: آقا کو قتل کیا جائے گا۔

(۱۶۳) الرَّجُلُ يُرِيدُ الْمَرْأَةَ عَلَى نَفْسِهَا

اس آدمی کا بیان جو عورت سے غلط کام کا ارادہ کرلے

(۲۸۳۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَضَافَ إِنْسَانًا مِنْ هُذَيْلٍ ، فَذَهَبَتْ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ تَحْتَطِبُ ، فَأَرَادَهَا عَلَى نَفْسِهَا ، فَرَمَتْهُ بِفِهْرٍ فَقَتَلَتْهُ ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : ذَلِكَ قَتِيلُ اللهِ ، لاَ يُودَى أَبَدًا.

(۲۸۳۶۹) حضرت عبید بن عمیر ؒ فرماتے ہیں کہ آدمی نے قبیلہ ہذیل کے ایک شخص کی دعوت کی پس ان میں سے ایک باندی لکڑیاں کاٹنے جارہی تھی۔ پس اس شخص نے اس باندی سے غلط کام کا ارادہ کیا تو اس باندی نے پتھر مار کر اسے قتل کر دیا پھر یہ معاملہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اللہ کا مقتول ہے اس کی کبھی دیت ادا نہیں کی جائے گی۔

(۲۸۳۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَرَادَ امْرَأَةً عَلَى نَفْسِهَا ، فَرَفَعَتْ حَجَرًا فَقَتَلَتْهُ ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : ذَاكَ قَتِيلُ اللهِ.

(۲۸۳۷۰) حضرت سائب بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے غلط کام کا ارادہ کیا تو اس نے اسے پتھر اٹھا کر مارا اور اسے قتل کر دیا پس یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اللہ کا مقتول ہے۔

(۲۸۳۷۱) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً بِالشَّامِ أَتَتِ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ ، فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ إِنْسَانًا اسْتَفْتَحَ عَلَيْهَا بَابَهَا ، وَأَنَّهَا اسْتَغَاثَتْ فَلَمْ يُغِثْهَا أَحَدٌ ، وَكَانَ الشِّتَاءُ ، فَفَتَحَتْ لَهُ الْبَابَ ، وَأَخَذَتْ رَحًى فَرَمَتْهُ بِهَا فَقَتَلَتْهُ ، فَبَعَثَ مَعَهَا ، وَإِذَا لِصٌّ مِنَ اللُّصُوصِ ، وَإِذَا مَعَهُ مَتَاعٌ فَأَبْطَلَ دَمَهُ.

(۲۸۳۷۱) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شام کی ایک عورت حضرت ضحاک بن قیس رحمہ اللہ کے پاس آئی اور ان کے سامنے ذکر کرنے لگی کہ ایک شخص نے اس کا دروازہ کھلوایا اس عورت نے مدد مانگی پس کسی نے اس کی مدد نہیں کی اور وہ سردیوں کے دن تھے پس اس نے اس کے لیے دروازہ کھول دیا اور چکی اٹھا کر اسے ماردی پس وہ آدمی مر گیا پھر حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے اس عورت کے ساتھ کسی کو بھیج دیا تو وہ چوروں میں سے ایک چور نکلا اور اس کے پاس سامان بھی تھا پس آپ رحمہ اللہ نے اس کا خون باطل قرار دیا۔

(١٦٤) الرَّجُلُ يَقْتُلُ الرَّجُلَ وَيُمْسِكُهُ آخَرُ

اس آدمی کا بیان جو آدمی کو قتل کر دے بایں طور پر کہ دوسرے نے اس کو پکڑ لیا ہو

(۲۸۳۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ أَمْسَكَ رَجُلاً وَقَتَلَهُ آخَرُ ، أَنْ يُقْتَلَ الْقَاتِلُ ، وَيُحْبَسَ الْمُمْسِكُ. (دار قطنی ۱۴۰۔ بیہقی ۵۰)

(۲۸۳۷۲) حضرت اسماعیل بن امیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک آدمی کو پکڑ لیا اور دوسرے نے اسے قتل کر دیا، یوں فیصلہ فرمایا کہ قاتل کو قتل کر دیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کر دیا جائے گا۔

(۲۸۳۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ قَضَى بِقَتْلِ الْقَاتِلِ ، وَبِحَبْسِ الْمُمْسِكِ. (عبدالرزاق ۱۸۰۸۹)

(۲۸۳۷۳) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاتل کو قتل کرنے اور پکڑنے والے کو قید کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۸۳۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يُمْسِكُ الرَّجُلَ ، وَيَقْتُلُهُ

آخَرُ ؟ قَالاَ : يُقْتَلُ الْقَاتِلُ.

(۲۸۳۷۴) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا جس نے آدمی کو پکڑ لیا ہو اور دوسرے نے اس کو قتل کر دیا؟ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: قاتل کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۲۸۳۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يَقُولُ : الاِجْتِمَاعُ فِينَا عَلَى الْمَقْتُولِ أَنْ يُمْسِكَ الرَّجُلَ ، وَيَضْرِبَهُ الآخَرُ ، فَهُمَا شَرِيكَانِ عِنْدَنَا فِي دَمِهِ ، يُقْتَلاَنِ جَمِيعًا.

(۲۸۳۷۵) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: ہمارے میں مقتول پر شریک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ: وہ آدمی کو پکڑ لے اور دوسرا شخص اس کو مارے پس وہ دونوں شخص اس کے خون میں ہمارے نزدیک شریک ہوئے ان دونوں کو اکٹھا قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۳۷۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِرَجُلَيْنِ قَتَلَ أَحَدُهُمَا ، وَأَمْسَكَ الآخَرُ ، فَقَتَلَ الَّذِي قَتَلَ ، وَقَالَ لِلَّذِي أَمْسَكَ : أَمْسَكْتَهُ لِلْمَوْتِ ، فَأَنَا أَحْبِسُكَ فِي السِّجْنِ حَتَّى تَمُوتَ.

(۲۸۳۷۶) حضرت یحییٰ بن ابو کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کے پاس دو آدمی لائے گئے ان میں سے ایک نے قتل کیا تھا اور دوسرے نے پکڑا تھا پس آپ ؓ نے قتل کرنے والے کو تو قتل کر دیا اور جس نے پکڑا تھا اس سے آپ ؓ نے فرمایا: تو نے اسے موت کے لیے پکڑا تھا پس میں تجھے جیل میں قید کروں گا یہاں تک کہ تو بھی مر جائے۔

(۱٦٥) فِيمَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ

کتنے زخم میں خاندان والے دیت ادا کریں گے

(۲۸۳۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَمَرَ أَنْ تُعْقَلَ الْمُوضِحَةَ.

(۲۸۳۷۷) حضرت ابن ابو ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے سر میں زخم لگانے والے کو دیت ادا کرنے کا حکم دیا۔

(۲۸۳۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عن رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ ، إِلاَّ الثُّلُثُ فَمَا زَادَ.

(۲۸۳۷۸) حضرت ابن ابو ذئب ؒ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: عاقلہ دیت ادا نہیں کرے گی مگر تہائی یا اس سے زائد۔

(۲۸۳۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّهْمِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي مُوضِحَةٍ ؟ فَقَالَ :إِنَّا لاَ نَتَعَاقَلُ الْمُضَغَ بَيْنَنَا.

(۲۸۳۷۹) حضرت عمر بن عبد الرحمن سہمی ؒ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب ؓ کے پاس سر کے زخم کے بارے میں آیا تو آپ ؓ نے فرمایا، ہم اپنے درمیان باہم طور پر گوشت کے چیتھڑوں کی دیت ادا نہیں کرتے۔

(۲۸۳۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمُوضِحَةِ عَقْلٌ.

(۲۸۳۸۰) حضرت عیسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: سر کے زخم سے کم میں دیت نہیں ہے۔

(۲۸۳۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ :مَتَى يَبْلُغُ الْعَقْلُ أَنْ تَعْقِلَهُ الْعَاقِلَةُ عَامَّةً أَجْمَعُونَ، إِذَا بَلَغَ الثُّلُثُ؟ قَالَ:نَعَمْ، إِخَالُ، وَلاَ أَشُكُّ أَنَّهُ قَالَ:وَمَا لَمْ يَبْلُغِ الثُّلُثُ فَعَلَى قَوْمِ الرَّجُلِ خَاصَّةً.

(۲۸۳۸۱) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ؒ سے دریافت کیا کہ دیت اتنی مقدار کو کب پہنچتی ہے کہ عاقلہ والے سب اس دیت کو ادا کریں جب ثلث کو پہنچ جائے اس وقت؟ آپ ؒ نے فرمایا: ہاں میرا خیال ہے اور مجھے شک نہیں کہ انہوں نے یوں بھی کہا اور جب تک وہ ثلث کو نہ پہنچے پس اس وقت اس آدمی کی خاص قوم پر لازم ہوگی۔

(۲۸۳۸۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُؤَمَّلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّهْمِيُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الأَخْنَسِ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ جَالِسًا ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ ، فَقَالَ :إِنَّ ابْنِي شُجَّ ، فَقَالَ :إِنَّ هَذِهِ الْمُضَغَ لاَ يَتَعَاقَلُهَا أَهْلُ الْقُرَى.

(۲۸۳۸۲) حضرت ابوامیہ اخنس ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب ؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ قبیلہ بنوغفار سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یقیناً میرے بیٹے کے سر میں چوٹ لگ گئی ہے تو آپ ؓ نے فرمایا، بے شک ان گوشت کے ٹکڑوں کے لیے بستی والے دیت ادا نہیں کرتے۔

(۱۶۶) مَا جَاءَ فِي الْقَسَامَةِ

ان روایات کا بیان جو قسامت کے بارے میں آئی ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُاللهِ بْنُ يُونُسَ، قَالَ:حدَّثَنَا أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ:حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ:

(۲۸۳۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَقَرَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتِيلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وُجِدَ فِي جُبٍّ لِلْيَهُودِ ، قَالَ: فَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَهُودِ ، فَكَلَّفَهُمْ قَسَامَةً خَمْسِينَ ، فَقَالَتِ الْيَهُودُ :لَنْ نَحْلِفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ :أَفَتَحْلِفُونَ ؟ فَأَبَتِ الأَنْصَارُ أَنْ تَحْلِفَ ، فَأَغْرَمَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودَ دِيَتَهُ ، لأَنَّهُ قُتِلَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ. (مسلم ۱۲۹۵۔ نسائی ۶۹۱۱)

(۲۸۳۸۳) حضرت زہری ریلیٹیے فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ریلیٹیے نے ارشاد فرمایا: قسامت کا جاہلیت میں رواج تھا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک مقتول کے بارے میں یہ طریقہ برقرار رکھا جو یہود کے کنویں میں پڑا ہوا پایا گیا تھا آپ ریلیٹیے نے فرمایا: پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے ابتدا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پچاس قسموں کے اٹھانے کا مکلف بنایا تو یہود نے کہا: ہم ہرگز قسم نہیں اٹھائیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے کہا: کیا تم لوگ قسم اٹھاؤ گے؟ انصار نے بھی قسم اٹھانے سے انکار کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت کا تاوان یہودیوں پر ڈالا اس لیے کہ وہ ان کے علاقہ میں قتل کیا گیا تھا۔

(۲۸۳۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : دَعَانِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسَأَلَنِي عَنِ الْقَسَامَةِ؟ فَقَالَ : قَدْ بَدَا لِي أَنْ أَرُدَّهَا ، إِنَّ الأَعْرَابِيَّ يَشْهَدُ ، وَالرَّجُلُ الْغَائِبُ يَجِيءُ فَيَشْهَدُ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّك لَنْ تَسْتَطِيعَ رَدَّهَا ، قَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ.

(۲۸۳۸۴) حضرت معمر ریلیٹیے فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ریلیٹیے نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ریلیٹیے نے مجھے بلا کر مجھ سے قسامت کے شرعی حکم کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ ریلیٹیے نے فرمایا: تحقیق میرے لیے یہ بات ظاہر ہوئی کہ میں اس کو رد کر دوں اس لیے کہ دیہاتی گواہی دیتا ہے اور غائب آدمی آتا ہے پس گواہی دے دیتا ہے میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ ریلیٹیے اس کو رد نہیں کر سکتے اس لیے کہ رسول اللہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۸۳۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ مِثْلَ الْقَسَامَةِ قَطُّ أُقِيدُ بِهَا ، وَاللَّهُ يَقُولُ : ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِنْكُمْ﴾ ، وَقَالَتِ الأَسْبَاطُ : ﴿وَمَا شَهِدْنَا إِلاَّ بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ﴾ ، وَقَالَ اللَّهُ : ﴿إِلاَّ مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾. وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ : الْقَسَامَةُ حَقٌّ ، قَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَيْنَمَا الأَنْصَارُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا : قَتَلَتْنَا الْيَهُودُ ، وَسَمَّوْا رَجُلاً مِنْهُمْ ، وَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : شَاهِدَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ حَتَّى أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ، فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ : اسْتَحِقُّوا بِخَمْسِينَ قَسَامَةً أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَكْرَهُ أَنْ نَحْلِفَ عَلَى غَيْبٍ ، فَأَرَادَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ قَسَامَةَ الْيَهُودِ بِخَمْسِينَ مِنْهُمْ ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الْيَهُودَ لاَ يُبَالُونَ الْحَلِفَ ، مَتَى مَا نَقْبَلُ هَذَا مِنْهُمْ يَأْتُونَا عَلَى آخِرِنَا ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ. (بیہقی ۱۲۳/۸)

(۲۸۳۸۵) حضرت سلیمان بن یسار ریلیٹیے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ریلیٹیے نے ارشاد فرمایا: میں نے کبھی قسامت جیسا

قانون نہیں دیکھا جس کے ذریعہ میں قصاص لے لوں اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔ ترجمہ:۔ اور گواہی دیں تم میں سے دو عادل شخص اور فرمایا ترجمہ:۔ اور ہم بیان نہیں کر رہے مگر وہ جو ہم جانتے ہیں اور ہم غیب کی باتوں کے نگہبان نہیں ہیں۔ اور اللہ رب العزت نے فرمایا: مگر جو شہادت دے حق کی اور وہ جانتے بھی ہوں۔

حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: قسامت برحق ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کا فیصلہ فرمایا اس درمیان کہ انصار کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ان میں سے ایک آدمی چلا گیا پھر وہ سب رسول اللہ ﷺ کے پاس سے چلے گئے پس ان لوگوں نے اپنے ساتھی کو خون میں لت پت پایا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹے اور کہنے لگے، یہود نے ہمیں مار دیا اور انہوں نے یہود میں سے ایک آدمی کا نام لیا حالانکہ ان کے پاس شہادت نہیں تھی پس رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارے علاوہ دو گواہ گواہی دے دیں تو میں اس شخص کو مکمل تمہارے حوالہ کر دوں گا پس ان کے پاس شہادت نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پچاس قسموں کے ذریعہ حقدار بن جاؤ۔ میں اس شخص کو مکمل تمہارے حوالے کر دوں گا، ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم ناپسند کرتے ہیں کہ ان دیکھی بات پر قسم اٹھائیں پھر اللہ کے نبی ﷺ نے یہود کے پچاس افراد سے قسم لینے کا ارادہ کیا۔ تو انصار کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ یہود قسم کی پروا نہیں کرتے ہم کب یہ بات ان سے قبول کر سکتے ہیں ایسے تو وہ ہمارے دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ کریں گے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا فرمائی۔

(۲۸۳۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ حُوَيِّصَةَ ، وَمُحَيِّصَةَ ابْنَيْ مَسْعُودٍ ، وَعَبْدَ اللهِ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَيْ فُلاَنٍ خَرَجُوا يَمْتَارُونَ بِخَيْبَرَ ، فَعُدِيَ عَلَى عَبْدِاللهِ ، فَقُتِلَ ، قَالَ : فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تُقْسِمُونَ بِخَمْسِينَ فَتَسْتَحِقُّونَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ نُقْسِمُ وَلَمْ نَشْهَدْ ؟ قَالَ : فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ ، يَعْنِي يَحْلِفُونَ ، قَالَ : فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِذًا تَقْتُلُنَا الْيَهُودُ ، قَالَ : فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

(ابن ماجه ۲۶۷۸۔ نسائی ۶۹۲۲)

(۲۸۳۸۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حویصہ بن مسعود، محیصہ بن مسعود، عبداللہ اور عبدالرحمٰن یہ چاروں سفر میں نکلے تو ان کا گزر خیبر کے پاس سے ہوا تو عبداللہ پر حملہ ہوا اور اسے مار دیا گیا راوی کہتے ہیں پس یہ بات نبی کریم ﷺ کے سامنے ذکر کی گئی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پچاس قسمیں اٹھاؤ گے تو تم حقدار بن جاؤ گے۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ہم کیسے قسم اٹھا سکتے ہیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ یہود کو بری کر دو یعنی یہود قسم اٹھا لیتے ہیں انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ تب تو یہود ہمیں قتل کر دیں گے، تو نبی کریم ﷺ نے اس کی دیت اپنے پاس سے ادا فرمائی۔

(۲۸۳۸۶ م) قَالَ أبو خالد : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ يَسَارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ نَحْوَ هَذَا ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخُو الْمَقْتُولِ يَتَكَلَّمُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكُبْرَ

الْكُبْرَ ، قَالَ :فَتَكَلَّمَ الْكُبْر ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تُقْسِمُونَ بِخَمْسِينَ يَمِيناً فَتَسْتَحِقُّونَ، أَوْ تُقْسِمُ لَكُمْ بِخَمْسِينَ ؟ قَالَ :فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ ؟ قَالَ :فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

(۲۸۳۸۶م) حضرت ابن یسار رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی نقل کیا ہے مگر یوں فرمایا: عبدالرحمٰن مقتول کا بھائی بات کرنے گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاؤ، بڑے کو بلاؤ پس ان کے بڑے نے بات کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پچاس قسمیں اٹھالو تم حقدار بن جاؤ یا وہ تمہارے لیے پچاس قسمیں اٹھالیں؟ راوی کہتے ہیں انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیسے کفار لوگوں کی قسمیں قبول کر سکتے ہیں؟ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت اپنے پاس سے ادا فرمائی۔

(۲۸۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :انْطَلَقَ رَجُلاَنِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَوَجَدَاهُ قَدْ صَدَرَ عَنِ الْبَيْتِ عَامِدًا إِلَى مِنًى ، فَطَافَا بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ أَدْرَكَاهُ فَقَصَّا عَلَيْهِ قِصَّتَهُمَا ، فَقَالاَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ ابْنَ عَمٍّ لَنَا قُتِلَ ، نَحْنُ إِلَيْهِ شَرَعٌ سَوَاءٌ فِي الدَّمِ ، وَهُوَ سَاكِتٌ عَنْهُمَا لاَ يَرْجِعُ إِلَيْهِمَا شَيْئًا ، حَتَّى نَاشَدَاهُ اللَّهَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمَا ، ثُمَّ ذَكَّرَاهُ اللَّهَ فَكَفَّ عَنْهُمَا ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ :وَيْلٌ لَنَا إِذَا لَمْ نُذَكَّرْ بِاللَّهِ ، وَوَيْلٌ لَنَا إِذَا لَمْ نَذْكُرِ اللَّهَ ، فِيكُمْ شَاهِدَانِ ذَوَا عَدْلٍ تَجِيئَانِ بِهِمَا عَلَى مَنْ قَتَلَهُ فَنُقِيدُكُمْ مِنْهُ ، وَإِلاَّ حَلَفَ مَنْ يَدْرَؤُكُمْ بِاللَّهِ :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً ، فَإِنْ نَكَلُوا حَلَفَ مِنْكُمْ خَمْسُونَ ، ثُمَّ كَانَتْ لَكُمُ الدِّيَةُ.

(۲۸۳۸۷) حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی کوفہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس چل کر آئے انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ سے منیٰ کی طرف لوٹتا ہوا پایا ان دونوں نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو پالیا تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے اپنا واقعہ بیان کیا انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! ہمارا بھتیجا قتل ہو گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے تو ان کی بات کی طرف توجہ نہ دی پھر ان سے فرمایا کہ دو عادل آدمی اس کے قاتل کے خلاف گواہی دے دیں۔ اگر وہ گواہی نہ دیں تو پچاس آدمی گواہی دیں کہ نہ ہم نے اس کو قتل کیا اور نہ اس کے قاتل کو جانتے ہیں پھر تمہیں دیت ملے گی۔

(۲۸۳۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ قَتِيلاً وُجِدَ فِي بَنِي سَلُولَ ، فَجَاءَ الأَوْلِيَاءُ فَأَبْرَؤُوا بَنِي سَلُولَ ، وَادَّعَوْا عَلَى حَيٍّ آخَرَ ، وَأَتَوْا شُرَيْحًا بِبَنِي سَلُولَ ، فَسَأَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ.

(۲۸۳۸۸) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک مقتول قبیلہ بنو سلول کے محلہ میں پایا گیا اس کے سرپرست آئے اور انہوں نے بنو سلول والوں کو سبکدوش کر دیا اور دوسرے محلہ والوں کے خلاف دعویٰ کر دیا وہ قبیلہ والے بنو سلول کو لیکر حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس آئے تو آپ رحمہ اللہ نے ان سے مدعیٰ علیہم کے خلاف گواہی کے متعلق سوال کیا۔

(۲۸۳۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا وُجِدَ قَتِيلٌ فِي حَيٍّ ، أُخِذَ

مِنْهُم خَمْسُونَ رَجُلاً فِيهِمُ الْمُدَّعَى عَلَيْهِ، وَإِنْ كَانُوا أَقَلَّ مِنْ خَمْسِينَ رُدَّتْ عَلَيْهِمُ الأَيْمَانُ، الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ.

(۲۸۳۸۹) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب کسی محلہ میں کوئی مقتول پایا گیا تو ان میں پچاس لوگوں سے قسم لی جائے گی جس میں مدعی علیہم شامل ہوں گے اور اگر وہ لوگ پچاس سے کم ہوں تو ان پر دوبارہ قسم کو لوٹایا جائے گا اول فالاول کے اعتبار سے۔

(۲۸۳۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الأَزْمَعِ ، قَالَ : وُجِدَ قَتِيلٌ بِالْيَمَنِ بَيْنَ وَادِعَةَ وَأَرْحَبَ ، فَكَتَبَ عَامِلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَيْهِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : أَنْ قِسْ مَا بَيْنَ الْحَيَّيْنِ، فَإِلَى أَيِّهِمَا كَانَ أَقْرَبَ فَخُذْهُمْ بِهِ ، قَالَ : فَقَاسُوا ، فَوَجَدُوهُ أَقْرَبَ إِلَى وَادِعَةَ ، قَالَ : فَأَخَذَنَا، وَأَغْرَمَنَا ، وَأَحْلَفَنَا ، فَقُلْنَا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَتُحَلِّفُنَا وَتُغَرِّمُنَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَأَحْلَفَ مِنَّا خَمْسِينَ رَجُلاً بِاللَّهِ مَا فَعَلْتُ ، وَلاَ عَلِمْتُ قَاتِلاً.

(۲۸۳۹۰) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت حارث بن اُزمع ؒ نے ارشاد فرمایا: یمن میں قبیلہ وادعہ اور ارحب کے درمیان ایک شخص مردہ حال میں پایا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے گورنر نے آپ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو جواب میں لکھا کہ تم دونوں قبیلہ والوں کے درمیان پیمائش کرو کہ یہ مقتول دونوں میں سے کس قبیلہ کے زیادہ نزدیک ہے ان کو پکڑ لو راوی کہتے ہیں: انہوں نے پیمائش کی اور اس میں مقتول کو قبیلہ وادعہ کے زیادہ قریب پایا۔ راوی کہتے ہیں پس اس گورنر نے ہمارے قبیلہ والوں کو پکڑ لیا اور ہمیں ادائیگی کا ذمہ بنایا اور ہم سے قسم اٹھوائی ہم نے عرض کی اے امیر المومنین! کیا آپ ہم سے قسم اٹھوائیں گے اور ہمیں جرمانہ کی ادائیگی کا ذمہ دار بنائیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں؟ راوی کہتے ہیں: پس ہم میں سے پچاس آدمیوں نے اللہ کی قسم اٹھائی: نہ ہم نے قتل کیا اور نہ ہی ہم قاتل کو جانتے ہیں۔

(۲۸۳۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ قَتِيلاً وُجِدَ بِالْيَمَنِ بَيْنَ حَيَّيْنِ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : انْظُرُوا أَقْرَبَ الْحَيَّيْنِ إِلَيْهِ ، فَأَحْلِفُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ رَجُلاً بِاللَّهِ مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً ، ثُمَّ يَكُونُ عَلَيْهِمُ الدِّيَةُ.

(۲۸۳۹۱) حضرت ابن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: یمن میں دو محلوں کے درمیان ایک شخص مردہ حالت میں پایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: غور کرو کہ یہ مقتول دونوں محلوں میں سے کس کے زیادہ قریب ہے پس تم ان میں سے پچاس آدمیوں سے اللہ کی قسم اٹھواؤ اس طرح کہ وہ کہیں ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں قاتل معلوم ہے پھر ان پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۸۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ؛ أَنَّ الزُّهْرِيَّ سُئِلَ عَنْ قَتِيلٍ وُجِدَ فِي دَارِ رَجُلٍ ، فَقَالَ رَبُّ الدَّارِ : إِنَّهُ طَرَقَنِي لِيَسْرِقَنِي فَقَتَلْته ، وَقَالَ أَهْلُ الْقَتِيلِ : إِنَّهُ دَعَاهُ إِلَى بَيْتِهِ فَقَتَلَهُ ، فَقَالَ : إِنْ أَقْسَمَ مِنْ أَهْلِ الْقَتِيلِ

خَمْسُونَ أَنَّهُ دَعَاهُ فَقَتَلَهُ ، أُقِيدَ بِهِ ، وَإِنْ نَكَلُوا غَرِمُوا الدِّيَةَ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ :فَقَضَى ابْنُ عَفَّانَ فِي قَتِيلٍ مِنْ بَنِي بَاقِرَةِ أَبَى أَوْلِيَاؤُهُ أَنْ يَحْلِفُوا ، فَأَغْرَمَهُم عُثْمَانُ الدِّيَةَ.

(۲۸۳۹۲) حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا تھا۔ اور گھر کے مالک نے یوں کہا کہ بے شک یہ رات کو میرے پاس آیا تا کہ میرا مال چوری کر لے پس میں نے اسے قتل کر دیا اور مقتول کے گھر والوں نے کہا کہ بے شک اس شخص نے ہی اسے اپنے گھر بلایا تھا اور اسے قتل کر دیا اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر مقتول کے اہلخانہ میں سے پچاس افراد اس بات پر قسم اٹھا لیں کہ گھر کے مالک نے اسے بلا کر قتل کر دیا ہے تو میں اس سے قصاص لوں گا اور اگر یہ لوگ قسم اٹھانے سے انکار کر دیں تو یہ دیت کے ذمہ دار ہوں گے۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت ابن عفان رضی اللہ عنہ نے بھی بنو باقرہ کے مقتول کے بارے میں یہی فیصلہ فرمایا تھا جب اس کے اولیاء نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں دیت کی ادائیگی کا ذمہ دار بنا دیا۔

(۲۸۳۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْقَتِيلِ يُؤْخَذُ غِيلَةً ، قَالَ :يُقْسِمُ مِنَ الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ خَمْسُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً ، فَإِنْ حَلَفُوا فَقَدْ بَرِئُوا ، وَإِنْ نَكَلُوا أَقْسَمَ مِنَ الْمُدَّعِينَ خَمْسُونَ :أَنَّ دَمَنَا قِبَلَكُمْ ، ثُمَّ يُودَى.

(۲۸۳۹۳) حضرت یونس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے دھوکہ سے قتل ہونے والے مقتول کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا کہ مدعیٰ علیہم میں سے پچاس آدمی یوں پچاس قسمیں اٹھائیں گے کہ نہ ہم نے قتل کیا ہے اور نہ ہمیں قاتل معلوم ہے پس اگر انہوں نے قسم اٹھا لی تو وہ بری ہو جائیں گے اور اگر انہوں نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا تو مدعیوں میں سے پچاس لوگ قسم اٹھائیں گے کہ ہمارا خون تمہاری طرف سے ہوا ہے پھر دیت ادا کی جائے گی۔

(۲۸۳۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الْقَسَامَةِ :لَمْ يَزَلْ يُعْمَلُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالإِسْلاَمِ.

(۲۸۳۹۴) حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے قسامت کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام میں مسلسل اس پر عمل کیا جاتا رہا ہے۔

(۲۸۳۹٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ؛ زَعَمَ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ:سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ ، فَتَفَرَّقُوا فِيهَا ، فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلاً ، فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ :قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا ، قَالُوا :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا ، فَانْطَلَقُوا إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا :يَا نَبِيَّ اللهِ ، انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلاً ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:الْكُبْرَ الْكُبْرَ ، فَقَالَ لَهُمْ:تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ ، فَقَالُوا :مَا لَنَا بَيِّنَةٌ ، قَالَ :فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ ، قَالُوا:

لاَ نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ ، فَكَرِهَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ ، فَوَدَاهُ بِمِئَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

(۲۸۳۹۵) حضرت بشیر بن یسار ؒ ایک انصاری شخص جس کا نام سہل بن ابوحثمہ ؓ تھا وہ فرماتے ہیں کہ ان کی قوم کی ایک جماعت خیبر کی طرف گئی، وہ وہاں جا کر منتشر ہو گئے پھر انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو مردہ حالت میں پایا۔ انہوں نے جن کے پاس اسے مردہ حالت میں پایا تھا ان سے وہ کہنے لگے تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کر دیا انہوں نے کہا: ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں قاتل کا علم ہے پھر یہ لوگ اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آ گئے اور کہنے لگے، یا نبی اللہ! ہم خیبر گئے تھے تو وہاں ہم نے اپنے ایک ساتھی کو مرا ہوا پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑے کو بلاؤ بڑے کو بلاؤ پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم لوگ اس شخص کے خلاف گواہی لاؤ جس نے قتل کیا ہے انہوں نے کہا ہمارے پاس گواہ تو نہیں ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہودی تمہارے لیے قسم اٹھائیں گے انہوں نے کہا: ہم یہود کی قسم سے راضی نہیں ہوں گے پس اللہ کے نبی نے اس کے خون کے رائیگاں جانے کو ناپسند سمجھا اور آپ ﷺ نے اس کی دیت سو اونٹ ادا کی صدقہ کے اونٹوں میں سے۔

(۱۶۷) الْيَمِينُ فِي الْقَسَامَةِ

قسامت میں قسم کا بیان

(۲۸۳۹۶) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْقَسَامَةِ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ. (بخاری ۶۸۹۸)

(۲۸۳۹۶) امام زہری ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قسامت میں یوں فیصلہ فرمایا کہ قسم مدعیٰ علیہم پر لازم ہو گی۔

(۲۸۳۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَصْحَابًا لَهُمْ يُحَدِّثُونَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَدَأَ الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ بِالْيَمِينِ ، ثُمَّ ضَمَّنَهُمُ الْعَقْلَ.

(۲۸۳۹۷) حضرت عبید اللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے اصحاب کو یوں بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے اس بات کی ابتداء کی مدعیٰ علیہم کے ذمہ قسم ہو گی پھر آپ ؒ نے ان کو دیت کا ضامن بنایا۔

(۲۸۳۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُطِيعٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ قَضَى بِالْقَسَامَةِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ.

(۲۸۳۹۸) حضرت فضیل بن عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے مدعیٰ علیہم پر قسم کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۸۳۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْقَسَامَةَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ.

(۲۸۳۹۹) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ یہ رائے رکھتے تھے کہ قسم مدعیٰ علیہم پر لازم ہے۔

(۲۸٤۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَسَامَةِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ.

(۲۸۴۰۰) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدعیٰ علیہم پر قسم کا فیصلہ فرمایا۔

(١٦٨) كَيْفَ يُسْتَحْلَفُونَ فِي الْقَسَامَةِ

قسامة میں کیسے قسم اٹھوائی جائے گی؟

(۲۸٤۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لاِبْنِ شِهَابٍ :الْقَسَامَةُ فِي الدَّمِ عَلَى الْعِلْمِ ، أَمْ عَلَى الْبَتَّةِ ؟ قَالَ :عَلَى الْبَتَّةِ.

(۲۸۴۰۱) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن شہاب ؒ سے دریافت کیا کہ خون میں قسم اٹھانا علم کی بنیاد پر ہوتا ہے یا قطعی طور پر؟ آپ ؒ نے فرمایا: قطعی طور پر۔

(۲۸٤۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي الْقَسَامَةِ :أُوَثِّمُهُمْ وَأَنَا أَعْلَمُ ، يَعْنِي أَسْتَحْلِفُهُمْ :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً.

(۲۸۴۰۲) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے قسامت کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ میں انہیں مجرم گردانوں گا حالانکہ میں جانتا ہوں یعنی میں ان سے قسم اٹھواؤں گا کہ نہ ہم نے قتل کیا ہے اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے۔

(۲۸٤۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ الله ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُسْتَحْلَفُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ بِاللَّهِ :مَا قَتَلْتُ ، وَلاَ عَلِمْتُ قَاتِلاً ، ثُمَّ يَدِيهِ.

(۲۸۴۰۳) حضرت حسن بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ہر آدمی سے یوں قسم اٹھوائی جائے گی: اللہ کی قسم میں نے قتل نہیں کیا اور نہ میں قاتل کو جانتا ہوں۔ پھر اس کی دیت ادا ہوگی۔

(۲۸٤۰٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :وُجِدَ قَتِيلٌ بِالْيَمَنِ فِي وَادِعَةَ ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ فَأَحْلَفَهُمْ بِخَمْسِينَ :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً ، ثُمَّ وَدَاهُ.

(۲۸۴۰۴) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ یمن کے علاقہ وادعہ میں ایک شخص مردہ حالت میں پایا گیا پس یہ معاملہ حضرت عمر ؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ؓ نے ان میں سے پچاس آدمیوں سے یوں قسم اٹھوائی ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل معلوم ہے پھر آپ ؓ نے اس مقتول کی دیت ادا کی۔

(۲۸٤۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:يُسْتَحْلَفُ عَنِ الْقَسَامَةِ بِاللَّهِ:مَا قَتَلْنَا، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً.

(۲۸۴۰۵) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: قسامت میں یوں اللہ کی قسم اٹھوائی جائے گی،

ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل معلوم ہے۔

(٢٨٤٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا اسْتَحْلَفَهُمْ بِاللَّهِ :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً.

(۲۸۴۰۶) حضرت حسن بصری ؒ اور حضرت محمد بن سیرین ؒ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ان لوگوں سے یوں قسم اٹھوائی: اللہ کی قسم ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے۔

(١٦٩) الْقَوَدُ بِالْقَسَامَةِ

قسامت کے ذریعہ قصاص لینے کا بیان

(٢٨٤٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ أَقَادَا بِالْقَسَامَةِ.

(۲۸۴۰۷) حضرت ابن ابو ملیکہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ اور حضرت ابن زبیر ؓ نے قسامت کے ذریعہ قصاص لیا۔

(٢٨٤٠٨) حَدَّثَنَا عَبْد الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَر ، عَنِ الزهري ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِنَّ الْقَسَامَةَ يُقَادُ بِهَا.

(۲۸۴۰۸) حضرت معمر ؒ سے مروی ہے کہ حضرت زہری ؒ فرمایا کرتے تھے کہ بے شک قسامت کے ذریعہ بھی قصاص لیا جا سکتا ہے۔

(٢٨٤٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِنَّ الْقَسَامَةَ إِنَّمَا تُوجِبُ الْعَقْلَ ، وَلاَ تُشِيطُ الدَّمَ.

(۲۸۴۰۹) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: بے شک قسامت دیت کو لازم کر دیتا ہے اور خون کو باطل نہیں کرتا۔

(٢٨٤١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَالْجَمَاعَةَ الأُولَى لَمْ يَكُونُوا يَقْتُلُونَ بِالْقَسَامَةِ.

(۲۸۴۱۰) حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر ؓ، حضرت عمر ؓ اور پہلی جماعت یہ سب حضرات قسامت کے ذریعے قتل نہیں کرتے تھے۔

(٢٨٤١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْقَوَدُ بِالْقَسَامَةِ جَوْرٌ.

(۲۸۴۱۱) حضرت فضیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا قسامۃ کے ذریعہ قصاص لینا ظلم ہے۔

(٢٨٤١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ :الْقَسَامَةُ يَسْتَحِقُّونَ بِهَا الدِّيَةَ، وَلاَ يُقَادُ بِهَا.

(۲۸۴۱۲) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قسامت دیت کا حقدار تو بناتی ہے لیکن اس کی وجہ سے قصاص نہیں لیا جا سکتا۔

(٢٨٤١٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنِ النَّخَعِيِّ ، قَالَ :الْقَسَامَةُ يُسْتَحَقُّ بِهَا الدِّيَةُ ، وَلاَ يُقَادُ بِهَا.

(۲۸۴۱۳) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نخعی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قسامت کے ذریعے دیت کا حقدار ہوتا ہے اس کے ذریعے قصاص نہیں لیا جا سکتا۔

(٢٨٤١٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :لاَ يُقْتَلُ بِالْقَسَامَةِ إِلاَّ وَاحِدٌ.

(۲۸۴۱۴) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قسامت کی وجہ سے قتل نہیں کیا جا سکتا مگر ایک شخص کو۔

(٢٨٤١٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ، ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ :مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ؟ فَأَضَبَّ النَّاسُ، فَقَالُوا :نَقُولُ الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ، وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ. (بخاری ۶۸۹۹۔ ابو داؤد ۲۷۳)

(۲۸۴۱۵) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ایک دن اپنا تخت لوگوں کے لیے ظاہر کیا پھر آپ رحمہ اللہ نے پوچھا: تم لوگ قسامت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ پس لوگوں نے غور وفکر کیا اور کہنے لگے: قسامت کے ذریعہ قصاص لینا حق ہے اور تحقیق خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے اس کے ذریعہ قصاص لیا ہے۔

(١٧٠) الدَّمُ ، كَمْ يَجُوزُ فِيهِ مِنَ الشَّهَادَةِ ؟

خون کا بیان: اس میں کتنے گواہ ہونے چاہئیں؟

(٢٨٤١٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :شَاهِدَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ. (ابو داؤد ۴۵۱۳)

(۲۸۴۱۶) حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے علاوہ دو گواہ ضروری ہیں۔

(٢٨٤١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :انْطَلَقَ رَجُلاَنِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَوَجَدَاهُ قَدْ صَدَرَ عَنِ الْبَيْتِ ، فَقَالاَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ ابْنَ عَمٍّ لَنَا قُتِلَ وَنَحْنُ إِلَيْهِ شَرَعٌ سَوَاءٌ فِي الدَّمِ ، وَهُوَ سَاكِتٌ عَنْهُمَا ، قَالَ :شَاهِدَانِ ذَوَا عَدْلٍ تَجِيئَانِ بِهِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ ، فَنُقِيدُكُمْ مِنْهُ.

(۲۸۴۱۷) حضرت مسعودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دو آدمی کوفہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان دونوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ سے جاتے ہوئے پایا۔ وہ دونوں کہنے لگے، اے امیر المومنین! ہمارے چچا کے بیٹے کو قتل کر دیا گیا ہے اس حال میں کہ ہم اس کے خون میں بالکل برابر ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ ان دونوں سے خاموش رہے اور فرمایا: تم دونوں دو عادل گواہ لاؤ اس شخص کے خلاف جس نے اسے قتل کیا پس میں تمہیں اس سے قصاص دلوا دوں گا۔

(۲۸٤۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :شَاهِدَانِ عَلَى الدَّمِ.

(۲۸۴۱۸) حضرت فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: خون پر دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

(۲۸٤۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يَجُوزُ فِي الْقَوَدِ إِلاَّ شَهَادَةُ أَرْبَعَةٍ.

(۲۸۴۱۹) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قصاص میں جائز نہیں مگر چار لوگوں کی گواہی۔

(۲۸٤۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :شَاهِدَانِ.

(۲۸۴۲۰) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دو گواہ ہیں۔

(۱۷۱) الْقَسَامَةُ إِذَا كَانُوا أَقَلَّ مِنْ خَمْسِينَ

اس قسامۃ کا بیان کہ جب پچاس سے کم افراد ہوں

(۲۸٤۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا لَمْ تَبْلُغِ الْقَسَامَةُ ، كَرَّرُوا حَتَّى يَحْلِفُوا خَمْسِينَ يَمِينًا.

(۲۸۴۲۱) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تک قسم انتہاء کو نہ پہنچ جائے تو تم تکرار کرو یہاں تک کہ وہ پچاس قسمیں اٹھالیں۔

(۲۸٤۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : جَائَتْ قَسَامَةٌ فَلَمْ يُوفُوا خَمْسِينَ ، فَرَدَّدَ عَلَيْهِم الْقَسَامَةَ حَتَّى أَوْفَوْا.

(۲۸۴۲۲) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قسامت کا موقع آیا اور لوگوں نے پچاس قسمیں پوری نہیں کیں تو آپ رحمہ اللہ نے ان پر قسمیں لوٹائیں یہاں تک کہ انہوں نے پوری کیں۔

(۲۸٤۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إِذَا كَانُوا أَقَلَّ مِنْ خَمْسِينَ ، رُدِّدَتْ عَلَيْهِم الأَيْمَانُ.

(۲۸۴۲۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب وہ لوگ پچاس سے کم ہوں تو ان پر قسمیں لوٹائی جائیں گی۔

(۲۸٤۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْهُذَلِيِّ، عَنْ أَبِي مَلِيحٍ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَدَّدَ عَلَيْهِم الأَيْمَانَ.

(۲۸۴۲۴) حضرت ابوملیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے ان لوگوں پر قسموں کو دوبارہ لوٹایا۔

(۲۸٤۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا كَانُوا أَقَلَّ مِنْ خَمْسِينَ رُدِّدَتْ عَلَيْهِم الأَيْمَانُ ، الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ.

(۲۸۴۲۵) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب وہ لوگ پچاس سے کم ہوں تو ان پر قسمیں لوٹائی جائیں گی اول فالاول کے اعتبار سے۔

(۲۸٤۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ؛ أَنَّهُ رَدَّدَ الأَيْمَانَ عَلَى سَبْعَةِ نَفَرٍ فِي الْقَسَامَةِ ، أَحَدُهُمْ خَالِي.

(۲۸۴۲۶) حضرت ابو الزناد فرماتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز ؒ نے قسامۃ کے معاملہ میں سات آدمیوں کے گروہ پر قسمیں لوٹائیں، ان میں ایک میرے ماموں بھی تھے۔

(۲۸٤۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ:إِذَا نَقَصَ مِنَ الْخَمْسِينَ فِي الْقَسَامَةِ رَجُلٌ، لَمْ نُجِزْهَا.

(۲۸۴۲۷) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب قسامۃ میں پچاس افراد میں سے ایک آدمی بھی کم ہو تو ہم اس کو جائز قرار نہیں دیتے۔

(۲۸٤۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ:أَمَّا الَّذِي عَلَيْهِ النَّاسُ الْيَوْمَ فَتَرْدِيدُ الأَيْمَانِ.

(۲۸۴۲۸) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب ؒ نے ارشاد فرمایا: بہر حال آج وہ صورتحال جس پر لوگ قائم ہیں تو اس میں تو قسموں کو دوبارہ لوٹایا جائے گا۔

(۱۷۲) الْقَتِيلُ يُوجَدُ بَيْنَ الْحَيَّيْنِ

اس مقتول کا بیان جو دو محلوں کے درمیان پایا گیا ہو

(۲۸٤۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِذَا وُجِدَ الْقَتِيلُ بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ ، قَاسَ مَا بَيْنَهُمَا.

(۲۸۴۲۹) حضرت ابو جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ جب مقتول شخص دو محلوں کے درمیان مرا ہوا پایا جاتا تو حضرت علی ؓ ان دونوں کے درمیان پیمائش کرتے۔

(۲۸٤۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قُتِلَ قَتِيلٌ بَيْنَ حَيَّيْنِ مِنْ هَمْدَانَ ، بَيْنَ وَادِعَةَ

وَخَيْوَانَ ، فَبَعَثَ مَعَهُمْ عُمَرُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ ، فَقَالَ :انْطَلِقْ مَعَهُمْ فَقِسْ مَا بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ ، فَأَيَّتُهُمَا كَانَتْ أَقْرَبَ فَأَلْحِقْ بِهِمُ الْقَتِيلَ.

(۲۸۴۳۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک مقتول شخص جس کا تعلق ھمدان سے تھا وہ وادعہ اور خیوان کے درمیان مردہ حالت میں پایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے ساتھ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور فرمایا: تم ان کے ساتھ جاؤ اور دونوں بستیوں کے درمیان فاصلہ کی پیمائش کرو۔ پس ان دونوں میں سے مقتول کے جو بھی قریب ہو تو اس مقتول کو ان بستی والوں سے ملا دو۔

(۲۸٤۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الأَزْمَعِ ، قَالَ :وُجِدَ قَتِيلٌ بِالْيَمَنِ بَيْنَ وَادِعَةَ وَأَرْحَبَ ، فَكَتَبَ عَامِلُ عُمَرَ إِلَيْهِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ :أَنْ قِسْ مَا بَيْنَ الْحَيَّيْنِ ، فَإِلَى أَيِّهِمَا كَانَ أَقْرَبَ فَخُذْهُمْ بِهِ.

(۲۸۴۳۱) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حارث بن ازمع رحمہ اللہ نے فرمایا: یمن کے علاقہ وادعہ اور ارحب کے درمیان ایک مقتول پایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گورنر نے آپ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں خط لکھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس گورنر کو جواب لکھا کہ تم ان دونوں محلوں کے درمیان پیمائش کرو پس ان دونوں سے وہ مقتول جس کے قریب ہو تو اس کے بدلہ ان کو پکڑ لو۔

(۱۷۳) الْقَسَامَةُ، مَنْ لَمْ يَرَهَا

قسامت کا بیان جو اس کو جائز نہیں سمجھتا

(۲۸٤۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، يَقُولُ :وَقَدْ تَيَسَّرَ قَوْمٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ لِيَحْلِفُوا الْغَدَ فِي الْقَسَامَةِ ، فَقَالَ : يَالِعِبَادَ اللهِ ، لَقَوْمٌ يَحْلِفُونَ عَلَى مَا لَمْ يَرَوْهُ ، وَلَمْ يَحْضُرُوهُ ، وَلَمْ يَشْهَدُوهُ ، وَلَوْ كَانَ لِي ، أَوْ إِلَيَّ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ لَعَاقَبْتُهُمْ ، أَوْ لَنَكَّلْتُهُمْ ، أَوْ لَجَعَلْتُهُمْ نَكَالاً، وَمَا قَبِلْتُ لَهُمْ شَهَادَةً.

(۲۸۴۳۲) حضرت یحییٰ بن ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جبکہ بنو لیث کی ایک قوم اس بات کے لیے تیار ہوگئی تھی کہ وہ اگلے دن قسامت کے معاملہ میں قسم اٹھائے گی اس پر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! قوم کے لوگ قسم اٹھائیں گے ایسی بات پر جو انہوں نے نہیں دیکھی اور نہ وہ موجود تھے اور نہ وہ اس پر گواہ تھے۔ اور اگر مجھے اس معاملہ میں اختیار ہوتا تو میں ان کو ضرور سزا دیتا یا یوں فرمایا: کہ میں ان کو عبرتناک سزا دیتا یا میں ان کو قابل عبرت بنا دیتا اور میں ان کی گواہی قبول نہ کرتا۔

(۲۸٤۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ:حدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ ، مَوْلَى أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ؛

أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ ، ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ؟ فَأَضَبَّ النَّاسُ ، فَقَالُوا : نَقُولُ : الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ ، وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ ، فَقَالَ : مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلاَبَةَ ؟ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ ، قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، عِنْدَكَ أَشْرَافُ الْعَرَبِ وَرُؤُوسُ الأَجْنَادِ ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصٍ أَنَّهُ قَدْ سَرَقَ وَلَمْ يَرَوْهُ ، أَكُنْت تَقْطَعُهُ ؟ قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : وَمَا قَتَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَطُّ ، إِلاَّ فِي إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ : رَجُلٍ يُقْتَلُ بِجَرِيرَةِ نَفْسِهِ ، أَوْ رَجُلٍ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ ، أَوْ رَجُلٍ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الإِسْلاَمِ.

(۲۸۴۳۳) حضرت ابوقلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے ایک دن لوگوں کے سامنے اپنا تخت ظاہر کیا پھر آپ ؒ نے ان سب کو اجازت دی اور وہ آپ کے پاس آ گئے آپ ؒ نے پوچھا! تم لوگ قسامۃ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ لوگ غور وفکر کرنے لگے اور کہنے لگے قسامت کے ذریعہ قصاص لینا برحق ہے اور تحقیق خلفاء نے اس کے ذریعہ قصاص لیا ہے۔ اس پر آپ ؒ نے فرمایا اے ابوقلابہ ؒ! تم کیا کہتے ہو؟ اور انہوں نے ہی مجھے لوگوں کا مشورہ دیا تھا۔ میں نے کہا اے امیر المومنین! آپ ؒ کے پاس عرب کے معزز لوگ اور لشکروں کے سردار موجود ہیں آپ ؒ کی کیا رائے ہے کہ اگر ان میں سے پچاس آدمی حمص کے ایک آدمی کے خلاف گواہی دیں کہ اس نے چوری کی ہے حالانکہ انہوں نے اس کو نہیں دیکھا تو کیا آپ ؒ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے؟ آپ ؒ نے فرمایا: نہیں میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے کسی کو کبھی قتل نہیں کیا مگر ان تین باتوں میں سے ایک کی وجہ سے، ایک وہ آدمی جو اپنے نفس کے گناہ کی وجہ سے قتل کیا گیا یا وہ آدمی تو جو اپنے محصن ہونے کے باوجود زنا کرے یا وہ آدمی جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرے اور اسلام سے مرتد ہو جائے۔

(۱۷۴) الرَّجُلُ يُقْتَلُ فِي الزِّحَامِ

اس آدمی کا بیان جس کو رش میں قتل کر دیا جائے

(۲۸٤۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ النَّاسَ أُجْلُوا عَنْ قَتِيلٍ فِي الطَّوَافِ ، فَوَدَاهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۴۳۴) حضرت ابن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے فرمایا: ایک آدمی دورانِ طواف کچلا گیا تو حاکم نے اس کی دیت بیت المال سے ادا کی۔

(۲۸٤۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ عُقْبَةَ ، وَمُسْلِمُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَذْكُورٍ ، سَمِعَاهُ مِنْ يَزِيدَ بْنِ مَذْكُورٍ ؛ أَنَّ النَّاسَ ازْدَحَمُوا فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ بِالْكُوفَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَأَفْرَجُوا عَنْ قَتِيلٍ ، فَوَدَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۴۳۵) حضرت وھب بن عقبہ رحمہ اللہ اور حضرت مسلم بن یزید بن مذکور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت یزید بن مذکور رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جمعہ کے دن کوفہ کی جامع مسجد میں لوگوں کا رش لگ گیا جب رش ختم ہوا تو وہاں ایک آدمی قتل ہوا پڑا تھا تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب نے بیت المال سے اس کی دیت ادا کی۔

(۲۸٤۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ رَجُلاً قُتِلَ فِي الطَّوَافِ ، فَاسْتَشَارَ عُمَرُ النَّاسَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :دِيَتُهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، أَوْ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۴۳۶) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک شخص کو طواف کے دوران قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں لوگوں سے مشورہ طلب کیا اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی دیت مسلمانوں پر یا بیت المال میں لازم ہوگی۔

(۲۸٤۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :أَتَى حَجَرٌ عَائِرٌ فِي إِمْرَةِ مَرْوَانَ ، فَأَصَابَ ابْنَ نِسْطَاسِ بن عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِسْطَاسٍ ، لاَ يُعْلَمُ مَنْ صَاحِبُهُ فَقَتَلَهُ ، فَضَرَبَ مَرْوَانُ دِيَتَهُ عَلَى النَّاسِ.

(۲۸۴۳۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مروان کی حکومت میں ایک نامعلوم پتھر آیا اور ابن نسطاس بن عامر بن عبد اللہ بن نسطاس کو جا لگا اس کا پھینکنے والا معلوم نہیں تھا پس اس پتھر نے اسے مار دیا تو مروان نے اس کی دیت لوگوں پر ڈال دی۔

(۲۸٤۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْمٍ تَنَاضَلُوا ، فَأَصَابُوا إِنْسَانًا لاَ يُدْرَى أَيُّهُمْ أَصَابَهُ ، قَالَ :الدِّيَةُ عَلَيْهِمْ كُلِّهِمْ.

(۲۸۴۳۸) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے کہ انہوں نے ایک شخص کو تیر مار دیا یہ معلوم نہیں تھا کہ ان میں سے کس نے اس کو تیر مارا ہے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کی دیت ان سب پر لازم ہوگی۔

(۱۷۵) الْمُكَاتَبُ يُقْتَلُ ، أَوْ يَقْتُلُ

اس مکاتب غلام کا بیان جس کو قتل کر دیا جائے یا وہ قتل کر دے

(۲۸٤۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَن عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يُودَى الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ ، وَبِقَدْرِ مَا رُقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ.

(ابو داؤد ۴۵۷۔ احمد ۲۶۰)

(۲۸۴۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مکاتب کو ادا کی جائے گی آزاد کی دیت جتنا حصہ اس کا آزاد ہوگا اور غلام کی دیت جتنا حصہ اس کا غلام ہوگا۔

(۲۸٤٤٠) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يُودَى مِنَ الْمُكَاتَبِ بِقَدْرِ مَا أَدَّاهُ.

(۲۸۴۴۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کو اس کی ادائیگی کے بقدر آزاد کی دیت ادا کی جائے گی۔

(۲۸٤٤١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا ، وَمَرْوَانَ كَانَا يَقُولاَنِ فِي الْمُكَاتَبِ : يُودَى مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ بِقَدْرِ مَا أَدَّى ، وَمَا رَقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ.

(۲۸۴۴۱) حضرت یحییٰ بن ابو کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت مروان رحمہ اللہ مکاتب کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: اس کو آزاد کی دیت ادا کی جائے گی بقدر اس ادائیگی کے جو اس نے کر دی ہے اور جتنا حصہ اس کا غلام ہے اتنی غلام کی دیت ادا کی جائے گی۔

(۲۸٤٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : جِرَاحَةُ الْمُكَاتَبِ جِرَاحَةُ عَبْدٍ.

(۲۸۴۴۲) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کے زخم کی دیت وہی ہے جو غلام کے زخم کی ہے۔

(۲۸٤٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تُودَى جِرَاحَتُهُ بِحِسَابِ مَا أَدَّى.

(۲۸۴۴۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کے زخم کی دیت اس کی ادائیگی کے حساب سے دی جائے گی۔

(۲۸٤٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : جِرَاحَةُ الْمُكَاتَبِ جِرَاحَةُ عَبْدٍ.

(۲۸۴۴۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کے زخم کی دیت وہی ہے جو غلام کے زخم کی ہے۔

(۱۷٦) رَجُلٌ رَمَى بِنَارٍ ، فَأَحْرَقَ دَارَ قَوْمٍ

ایک آدمی نے آگ پھینک کر کسی قوم کا گھر جلا دیا

۲۸٤٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ رَمَى بِنَارٍ فِي دَارِ قَوْمٍ فَاحْتَرَقُوا ؟ قَالاَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَوَدٌ ، لاَ يُقْتَلُ.

(۲۸۴۴۵) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ ان دونوں حضرات سے ایسے آدمی کے

متعلق دریافت کیا جس نے چند لوگوں کے گھر میں آگ پھینکی پس وہ لوگ جل گئے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا اس پر قصاص نہیں ہوگا اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸٤٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى الْغَسَّانِيِّ ، قَالَ :أَحْرَقَ رَجُلٌ تِبْنًا فِي قَرَاحٍ لَهُ ، فَخَرَجَتْ شَرَارَةٌ مِنْ نَارٍ ، حَتَّى أَحْرَقَتْ شَيْئًا لِجَارِهِ ، قَالَ :فَكَتَبْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ ، وَأَرَى أَنَّ النَّارَ جُبَارٌ.

(ابو داؤد ۴۵۸۲۔ ابن ماجه ۲٦٧٦)

(۲۸۴۴۶) حضرت عبدالعزیز بن حصین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن یحییٰ غسانی ؒ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی نے اپنی کھلی زمین میں بھوسا جلایا پس آگ کا شعلہ نکلا یہاں تک کہ اسنے پڑوسی کی کوئی چیز جلا دی آپ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کو خط لکھا تو آپ ؒ نے مجھے جواب لکھا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چوپایہ کے زخم پر کوئی تاوان نہیں اور میری رائے یہ ہے کہ آگ کے نقصان پر بھی کوئی تاوان نہیں ہوگا۔

(۲۸٤٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ أَحْرَقَ دَارًا ، فَأَحْرَقَ فِيهَا قَوْمًا؟ قَالاَ :لاَ يُقْتَلُ.

(۲۸۴۴۷) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے گھر کو آگ لگائی اور اس میں موجود لوگوں کو جلا دیا؟ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۱۷۷) بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالذِّمِّيِّ قِصَاصٌ ؟

مسلمان اور ذمی کے درمیان قصاص ہوگا؟

(۲۸٤٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عُمَرُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ أَعْطَى عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ دَابَّتَهُ يُمْسِكُهَا ، فَأَبَى عَلَيْهِ فَشَجَّهُ مُوضِحَةً ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَلَمَّا خَرَجَ عُمَرُ صَاحَ النَّبَطِيُّ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ عُمَرُ :مَنْ صَاحِبُ هَذَا ؟ قَالَ عُبَادَةُ :أَنَا صَاحِبُ هَذَا ، قَالَ :مَا أَرَدْتَ إِلَى هَذَا ؟ قَالَ :أَعْطَيْتُهُ دَابَّتِي يُمْسِكُهَا فَأَبَى ، وَكُنْتُ امْرَأً فِي حَدٍّ ، قَالَ : إِمَّا لاَ ، فَاقْعُدْ لِلْقَوَدِ ، فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ :مَا كُنْتَ لِتُقِيدَ عَبْدَكَ مِنْ أَخِيك ، قَالَ :أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ تَجَافَيْتُ لَكَ عَنِ الْقَوَدِ لأُعَنِّتَنَّكَ فِي الدِّيَةِ ، أَعْطِهِ عَقْلَهَا مَرَّتَيْنِ.

(۲۸۴۴۸) حضرت مکحول ؒ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر ؓ ہمارے پاس بیت المقدس تشریف لائے تو حضرت عبادہ بن صامت ؓ نے اپنی سواری ایک ذمی شخص کو دی تا کہ وہ اس کو پکڑ کے رکھے پس اس نے انکار کر دیا تو آپ ؓ نے اس کو گہرا زخم

پہنچادیا پھر وہ مسجد میں داخل ہوگئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چیخ کی آواز سنائی دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اس کو تکلیف پہنچانے والا کون ہے؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کا مطلوب ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم نے اس سے کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اسے اپنی سواری دی کہ یہ اسے پکڑ لے تو اس نے انکار کر دیا اور میں ایسا آدمی ہوں کہ مجھ میں حد جاری ہوگئی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے پس تم قصاص کے لیے بیٹھ جاؤ اس پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: نہیں اپنے غلام کو اپنے بھائی سے قصاص نہیں دلوا سکتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہرحال اللہ کی قسم! اگر میں نے تیرے قصاص کو چھوڑ دیا تو میں ضرور بہ ضرور دیت کے بارے میں تجھے مشقت میں ڈالوں گا تم اسے دومرتبہ اس کی دیت ادا کرو۔

(٢٨٤٤٩) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ قَوَدَ بَيْنَ النَّصْرَانِيِّ وَالْحُرِّ الْمُسْلِمِ ، وَلاَ بَيْنَ النَّصْرَانِيِّ وَالْعَبْدِ الْمُسْلِمِ.

(۲۸۴۴۹) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قصاص نہیں ہوگا عیسائی اور آزاد مسلمان کے درمیان اور غلام مسلمان کے درمیان۔

(١٧٨) رَجُلٌ شَجَّ رَجُلاً فَذَهَبَتْ عَيْنُهُ

آدمی نے کسی آدمی کا سر زخمی کر دیا جس سے اس کی آنکھ کی بینائی ختم ہوگئی

(٢٨٤٥٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ النِّيلِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي رَجُلٍ شَجَّ رَجُلاً فَذَهَبَتْ عَيْنُهُ ، فَقَالَ الْحَكَمُ : إِنْ شَهِدُوا أَنَّهَا ذَهَبَتْ مِنَ الضَّرْبَةِ ، فَهُوَ جَائِزٌ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : إِنْ شَهِدُوا أَنَّهُ ضَرَبَهُ يَوْمَ ضَرَبَهُ وَهِيَ صَحِيحَةٌ ، فَهُوَ جَائِزٌ.

(۲۸۴۵۰) حضرت خالد النیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا جس نے ایک آدمی کے سر کو زخمی کر دیا تو اس کی بینائی ختم ہوگئی اس پر حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر لوگ گواہی دیں کہ اس کے مارنے کی وجہ سے اس کی بینائی گئی تو یہ جائز ہے اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر لوگ گواہی دیں کہ اس نے جس دن اسے مارا تو اس کی آنکھ صحیح تھی تو اس صورت میں جائز ہے۔

(١٧٩) الْقَوْمُ يَدْفَعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الْبِئْرِ ، أَوِ الْمَاءِ

ان لوگوں کا بیان جن میں سے بعض نے بعض کو کنویں یا پانی میں دھکا دیا

(٢٨٤٥١) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ : حُفِرَتْ زُبْيَةٌ بِالْيَمَنِ لِلأَسَدِ فَوَقَعَ فِيهَا الأَسَدُ ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَدَافَعُونَ عَلَى رَأْسِ الْبِئْرِ ، فَوَقَعَ فِيهَا رَجُلٌ ، فَتَعَلَّقَ بِآخَرَ ، وَتَعَلَّقَ الآخَرُ بِآخَرَ ،

فَهَوَى فِيهَا أَرْبَعَةٌ فَهَلَكُوا فِيهَا جَمِيعًا ، فَلَمْ يَدْرِ النَّاسُ كَيْفَ يَصْنَعُونَ ، فَجَاءَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : إِنْ شِئْتُمْ قَضَيْتُ بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ يَكُونُ جَائِزًا بَيْنَكُمْ ، حَتَّى تَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَإِنِّي أَجْعَلُ الدِّيَةَ عَلَى مَنْ حَضَرَ رَأْسَ الْبِئْرِ ، فَجَعَلَ لِلأَوَّلِ الَّذِي هَوَى فِي الْبِئْرِ رُبُعَ الدِّيَةِ ، وَلِلثَّانِي ثُلُثَ الدِّيَةِ ، وَالثَّالِثِ نِصْفَ الدِّيَةِ ، وَالرَّابِعِ كَامِلَةً ، قَالَ : فَتَرَاضَوْا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ بِقَضَاءِ عَلِيٍّ ، فَأَجَازَ الْقَضَاءَ. (احمد ۷۷۔ طیالسی ۱۱۴)

(۲۸۴۵۱) حضرت سماک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حنش بن معتمر ؒ نے فرمایا: یمن میں شیر کے لیے ایک گڑھا کھودا گیا پس شیر اس میں گر گیا اور لوگ کنویں کے کنارے ایک دوسرے کو دھکم پیل کر رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی اس میں گرنے لگا تو اس نے دوسرے کو پکڑ لیا اور دوسرے نے تیسرے کو ایسے کل چار افراد اس گھڑے میں گر گئے اور سب کے سب مر گئے۔ لوگوں کو سمجھ نہیں تھی کہ کہ وہ اس معاملہ کا کیا کریں؟ اتنے میں حضرت علی ؓ تشریف لائے اور فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے درمیان ایک فیصلہ کروں جو تمہارے درمیان اس صورت میں جائز ہو کہ تم لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤ اور فرمایا کہ بے شک میں دیت کا بار ڈالوں گا ان لوگوں پر جو کنویں کے کنارے پر موجود تھے۔ اور آپ ؓ نے اس پہلے شخص کے لیے جو کنویں میں گرا تھا دیت کا چوتھائی حصہ لازم قرار دیا اور دوسرے شخص کے لیے تہائی دیت اور تیسرے کے لیے نصف دیت اور چوتھے کے لیے مکمل دیت لازم قرار دی پس وہ سب لوگ اس بات پر راضی ہو گئے یہاں تک کہ وہ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ کو حضرت علی ؓ کے فیصلہ کے بارے میں بتلایا تو آپ ﷺ نے اس فیصلہ کو نافذ کر دیا۔

(۲۸٤۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّ سِتَّةَ غِلْمَةٍ ذَهَبُوا يَسْبَحُونَ ، فَغَرِقَ أَحَدُهُمْ ، فَشَهِدَ ثَلاَثَةٌ عَلَى اثْنَيْنِ أَنَّهُمَا أَغْرَقَاهُ ، وَشَهِدَ اثْنَانِ عَلَى ثَلاَثَةٍ أَنَّهُمْ أَغْرَقُوهُ ، فَقَضَى عَلِيٌّ أَنَّ عَلَى الثَّلاَثَةِ خُمُسَيِ الدِّيَةِ ، وَعَلَى الاثْنَيْنِ ثَلاَثَةَ أَخْمَاسِ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۵۲) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ؒ نے فرمایا: چھ بچے تیرنے کے لیے گئے تو ان میں سے ایک پانی میں ڈوب گیا۔ پھر تین بچوں نے دو کے خلاف گواہی دی کہ ان دونوں نے اسے ڈبویا ہے اور دو نے تین بچوں کے خلاف گواہی دی کہ ان تینوں نے اسے ڈبویا ہے۔ اس پر حضرت علی ؓ نے یوں فیصلہ فرمایا کہ ان تین لڑکوں پر دیت کے دو خمس لازم ہوں گے اور اُن دو لڑکوں پر دیت کے تین خمس لازم ہوں گے۔

(۲۸٤۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ أَسْبَاعًا أَرْبَعَةً عَلَى ثَلاَثَةٍ ، وَثَلاَثَةً عَلَى أَرْبَعَةٍ.

(۲۸۴۵۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ؒ نے دیت کو سات حصوں میں تقسیم کیا، کہ چار حصہ تین پر اور تین حصہ چار پر۔

(۲۸۴۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، قَالَ :اسْتَأْجَرَ رَجُلٌ أَرْبَعَةَ رِجَالٍ لِيَحْفِرُوا لَهُ بِئْرًا ، فَحَفَرُوهَا فَانْخَسَفَتْ بِهِمُ الْبِئْرُ ، فَمَاتَ أَحَدُهُمْ ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَضَمَّنَ الثَّلاَثَةَ ثَلاَثَةَ أَرْبَاعِ الدِّيَةِ ، وَطَرَحَ عَنهُمْ رُبُعَ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۵۴) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خلاس ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے چار آدمیوں کو اجرت پر رکھا تاکہ وہ اس کے لیے کنواں کھودیں انہوں نے کنواں کھودا تو کنویں میں وہ لوگ دھنس گئے اور ان میں سے ایک کی موت واقع ہوگئی یہ معاملہ حضرت علی ؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ؓ نے ان تینوں کو دیت کے تین چوتھائی حصوں کا ضامن بنایا اور ان سے دیت کے چوتھے حصہ کی تخفیف کردی۔

(۲۸٤٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ؛ أَنَّ رَجُلاً اسْتَأْجَرَ ثَلاَثَةً يَحْفِرُونَ لَهُ حَائِطًا ، فَضَرَبُوا فِي أَصْلِهِ جَمِيعًا ، فَوَقَعَ عَلَيْهِمْ فَمَاتَ أَحَدُهُمْ ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَضَى عَلَى الْبَاقِيَيْنِ بِثُلُثَيِ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۵۵) حضرت ابو مالک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن اقمر ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے تین آدمیوں کو اجرت پر رکھا تاکہ وہ اس کی دیوار کھودیں ان سب نے اس کی بنیاد میں ضرب لگائی تو وہ دیوار ان پر گرگئی اور ان میں سے ایک مرگیا وہ لوگ یہ جھگڑا لیکر حضرت شریح ؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ؒ نے باقی دو آدمیوں پر دیت کے دوتہائی حصوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۸٤٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أُجَرَاءَ اسْتُؤْجِرُوا يَهْدِمُونَ حَائِطًا ، فَخَرَّ عَلَيْهِمْ ، فَمَاتَ بَعْضُهُمْ ؟ أَنَّهُ يَغْرَمُ بَعْضٌ لِبَعْضٍ ، وَالدِّيَةُ عَلَى مَنْ بَقِيَ.

(۲۸۴۵۶) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ سے ایسے مزدوروں کے متعلق پوچھا گیا جن کو دیوار گرانے کے لیے اجرت پر رکھا گیا تھا پس وہ دیوار ان ہی پر گرگئی اور ان میں سے بعض کی موت واقع ہوگئی؟ حضرت زہری ؒ نے بعض کو بعض کے لیے ضامن بنایا کہ دیت باقی بچنے والوں پر لازم ہوگی۔

(۲۸٤٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ أَعْمَى يَنْشُدُ النَّاسَ فِي زَمَانِ عُمَرَ يَقُولُ:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَقِيتُ مُنْكَرًا ... هَلْ يَعْقِلُ الأَعْمَى الصَّحِيحَ الْمُبْصِرَا.

خَرَّا مَعًا كِلاَهُمَا تَكَسَّرَا ؟

قَالَ وَكِيعٌ : كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ رَجُلاً صَحِيحًا كَانَ يَقُودُ أَعْمَى ، فَوَقَعَا فِي بِئْرٍ ، فَوَقَعَ عَلَيْهِ ، فَإِمَّا قَتَلَهُ ، وَإِمَّا جَرَحَهُ ، فَضَمَّنَ الأَعْمَى.

(۲۸۴۵۷) حضرت موسیٰ بن علی ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت علی ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عمر ؓ کے زمانے میں ایک اندھا لوگوں کو یہ شعر سنارہا تھا: ترجمہ:۔

اے لوگو! مجھے ایک نامعقول بات کا سامنا ہے۔ کیا اندھا بھی صحیح اور دیکھنے والے کو دیت ادا کرے گا؟ حالانکہ وہ دونوں اکٹھے گرے تھے ان دونوں کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی؟ حضرت وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں لوگوں کی یہ رائے تھی کہ ایک بینا آدمی نابینا کو لے کر جا رہا تھا کہ وہ دونوں کنویں میں گر گئے تھے اور یہ اندھا اس پر گر گیا تھا یا تو اس نے اسے مار دیا تھا یا اسے زخمی کر دیا تھا تو اس اندھے کو ضامن بنایا گیا تھا۔

(۱۸۰) الرَّجُلُ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَيَقْتُلُهَا

اس آدمی کا بیان جس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پایا پس اس نے اسے قتل کر دیا

(۲۸٤٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ : ابْنُ خَيْبَرِيٍّ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهَا ، أَوْ قَتَلَهُمَا ، فَرُفِعَ إِلَى مُعَاوِيَةَ ، فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ فِي ذَلِكَ ، فَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى : أَنْ سَلْ عَلِيًّا عَنْ ذَلِكَ ، فَسَأَلَ أَبُو مُوسَى عَلِيًّا ؟ فَقَالَ : إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ مَا هُوَ بِأَرْضِنَا، عَزَمْتُ عَلَيْكَ لِتُخْبِرَنِي ، فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : أَنَا أَبُو حَسَنٍ ، إِنْ لَمْ يَجِءْ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ، فَلْيَدْفَعُوهُ بِرُمَّتِهِ. (عبدالرزاق ۱۷۹۱۵)

(۲۸۴۵۸) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: شام کے باشندوں میں سے ایک شخص جس کا نام ابن خیبری تھا اس نے اپنی بیوی کے پاس ایک آدمی کو پایا تو اس نے بیوی کو یا ان دونوں کو قتل کر دیا یہ معاملہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ پر اس بارے میں فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ وہ اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھیں۔ پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ معاملہ ہماری زمین میں پیش نہیں آیا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور مجھے اس بارے میں بتلاؤ۔ تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتلا دیا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ چار گواہ نہ لائے تو تم اس کو مکمل طور پر حوالہ کر دو۔

(۲۸٤٥٩) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَلَمَةَ ، قَالَ : رُفِعَ إِلَى مُصْعَبٍ رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، فَأَبْطَلَ دَمَهُ.

(۲۸۴۵۹) حضرت مسلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مصعب رحمہ اللہ کے سامنے ایک ایسے آدمی کو پیش کیا گیا جس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پایا تھا تو اس نے اسے قتل کر دیا آپ رحمہ اللہ نے اس کا خون رائیگاں قرار دیا۔

(۲۸٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ رَجُلاَنِ أَخَوَانِ مِنَ الأَنْصَارِ ، يُقَالُ لأَحَدِهِمَا أَشْعَثُ ، فَغَزَا فِي جَيْشٍ مِنْ جُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَقَالَتِ امْرَأَةُ أَخِيهِ لأَخِيهِ : هَلْ لَكَ فِي امْرَأَةِ أَخِيكَ

مَعَهَا رَجُلٌ يُحَدِّثُهَا ؟ فَصَعِدَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِ وَهُوَ مَعَهَا عَلَى فِرَاشِهَا ، وَهِيَ تَنْتِفُ لَهُ دَجَاجَةً ، وَهُوَ يَقُولُ :

وَأَشْعَثُ غَرَّهُ الإِسْلاَمُ مِنِّي خَلَوْتُ بِعُرْسِهِ لَيْلَ التَّمَامِ

أَبِيتُ عَلَى حَشَايَاهَا وَيُمْسِي عَلَى دَهْمَاءَ لاَحِقَةِ الْحِزَامِ

كَأَنَّ مَوَاضِعَ الرَّبَلاَتِ مِنْهَا فِئَامٌ قَدْ جُمِعْنَ إِلَى فِئَامِ

قَالَ : فَوَثَبَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ حَتَّى قَتَلَهُ ، ثُمَّ أَلْقَاهُ فَأَصْبَحَ قَتِيلاً بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ : أُنْشِدُ اللَّهَ رَجُلاً كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هَذَا عِلْمٌ إِلاَّ قَامَ بِهِ ، فَقَامَ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِالْقِصَّةِ ، فَقَالَ : سَحِقَ وَبَعُدَ.

(۲۸۴۶۰) حضرت ابو عاصم ولیٹھیئے فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ولیٹھیئے نے ارشاد فرمایا: دو انصاری آدمی آپس میں بھائی تھے ان میں سے ایک کا نام اشعث تھا وہ مسلمانوں کے لشکروں میں سے کسی لشکر میں جہاد کرنے گیا۔ تو اس کے بھائی کی بیوی اس کے بھائی کو کہنے لگی: تمہارے بھائی کی بیوی کے ساتھ کوئی آدمی ہے کیا تم اس کا کچھ کر سکتے ہو؟ پس پیچھے رہنے والا آدمی چھت پر چڑھا اور اس نے اپنے بھائی کے گھر میں جھانکا تو اس نے ایک آدمی کو اپنے بھائی کی بیوی کے ساتھ بستر پر دیکھا اور وہ عورت اس کے لیے مرغی کی کھال اتار رہی تھی اور وہ شخص یہ شعر پڑھ رہا تھا۔ ترجمہ: ''اشعث کو اسلام نے میرے بارے میں دھوکہ دیا۔ میں نے اس کی دلہن کے ساتھ رات گزاری۔ میں اس کی بیوی کے ساتھ لپٹ کر رات گزار رہا تھا جبکہ وہ موت کی مصیبت میں شام کر رہا تھا۔ اس کی بیوی کے جسم کا گوشت ایسے ہے جیسے پالکی کے گدے ایک دوسرے کے اوپر ڈالے گئے ہوں۔''

یہ سن کر وہ بھائی اس پر کود پڑا اور اس نے تلوار سے وار کر کے قتل کر دیا پھر اس کو پھینک دیا اس مقتول نے مدینہ میں صبح کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم دیتا ہوں اس آدمی کو جس کے پاس اس کے بارے میں کچھ علم ہو مگر یہ کہ وہ کھڑا ہو جائے وہ شخص کھڑا اور اس نے واقعہ کی آپ رضی اللہ عنہ کو خبر دی اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص برباد اور ہلاک ہو گیا۔

(۲۸۴۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الرَّجُلُ يَجِدُ عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَيَقْتُلُهُ ، أَيُهْدَرُ دَمُهُ ؟ قَالَ : مَا مِنْ أَمْرٍ إِلاَّ بِالْبَيِّنَةِ ، قُلْتُ : إِنْ شُهِدَ عَلَيْهِ أَنَّهُ زَانِي فِي أَهْلِي ، قَالَ : وَإِنْ شُهِدَ ، لاَ أَمْرَ إِلاَّ بِالْبَيِّنَةِ ، لاَ أَمْرَ إِلاَّ فِي بَيِّنَةٍ.

(۲۸۴۶۱) حضرت ابن جریج ولیٹھیئے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ولیٹھیئے سے دریافت کیا اس آدمی کے متعلق جو اپنی بیوی کے ہمراہ کسی آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا اس کا خون رائیگاں جائے گا؟ آپ ولیٹھیئے نے فرمایا: کوئی معاملہ نہیں ہوگا مگر گواہی کے ساتھ میں نے عرض کی اگر اس شخص کے خلاف گواہی دے دی گئی کہ اس نے میرے گھر میں زنا کیا آپ ولیٹھیئے نے فرمایا: اگرچہ گواہی دے کوئی حکم نہیں ہوگا مگر گواہی کے ساتھ کوئی حکم نہیں ہوگا مگر گواہی کے ساتھ۔

(۲۸۴۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، قَتَلْتُمُوهُ ؟ ، أَوْ تَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوهُ ؟

لَأَذْكُرَنَّ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَاهُ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَسَكَتَ عَنْهُ ، فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ ، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ ، فَجَاءَ الرَّجُلُ بَعْدُ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ ، فَلاَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا ، وَقَالَ :عَسَى أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا ، فَجَائَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا.

(مسلم ۱۰۔ ابوداؤد ۲۲۴۷)

(۲۸۴۶۲) حضرت علقمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: اس درمیان کہ ایک رات ہم مسجد میں تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا؟ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ہمراہ کسی مرد کو پائے اور اسے قتل کردے تو تم اس کو قتل کردو گے یا وہ اس پر تہمت لگائے تو تم اسے کوڑے مارو گے؟ میں ضرور یہ معاملہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ذکر کروں گا۔ پس نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو اس شخص نے آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو آپ ﷺ خاموش ہوگئے اتنے میں لعان کی آیت نازل ہوئی نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اس پر یہ آیات تلاوت فرمائیں پس اس کے بعد وہ شخص آیا اور اس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان لعان کرنے کا فیصلہ فرمایا اور آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ یہ عورت کالا سکڑا ہوا بچہ لائے پس وہ عورت کالا سکڑا ہوا بچہ ہی لائی۔

(۲۸٤٦٣) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ وَرَّادٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ يَقُولُ :لَوْ وَجَدْت مَعَهَا رَجُلاً لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ ، قَالَ :فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ ؟ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْ سَعْدٍ ، وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي ، وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللهِ حَرَّمَ اللَّهُ الْفَوَاحِشَ ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ.

(۲۸۴۶۳) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت سعد بن عبادہ ؓ یوں فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاؤں تو میں اسے تلوار کی دھار سے ضرب لگاؤں گا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ پس اللہ کی قسم! میں سعد سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ رب العزت مجھ سے زیادہ غیرت مند ہیں اور اسی وجہ سے اللہ نے بری باتوں کو حرام کیا جن کا تعلق ظاہر سے ہو یا باطن سے ہو۔

(۲۸٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ حِزَامٍ ، زَادَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ آدَمَ :عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ حِزَامٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهَا ، فَكَتَبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ فِيهِ عُمَرُ كِتَابَيْنِ :كِتَابٌ فِي الْعَلاَنِيَةِ :يُقْتَلُ ، وَكِتَابٌ فِي السِّرِّ :تُؤْخَذُ الدِّيَةُ.

(۲۸۴۶۴) حضرت مالک بن انس ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ھانءِ بن حزام ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پایا تو اس نے اسے قتل کردیا اس بارے میں حضرت عمر ؓ کو خط لکھا گیا تو حضرت عمر ؓ نے اس بارے میں دو خط لکھے: ایک اعلانیہ خط کہ اس آدمی کو قتل کردیا جائے اور ایک پوشیدہ خط کہ اس سے دیت لی جائے۔

(۱۸۱) الرَّجُلُ يَرْمِي امْرَأَتَهُ بِالشَّيْءِ ، أَوْ أَمَتَهُ

اس آدمی کا بیان جو اپنی بیوی یا باندی کو کوئی چیز مار دے

(۲۸٤٦٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ أُمِّهِ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي لَيْثٍ، يُقَالُ لَهَا: أُمُّ هَارُونَ، بَيْنَمَا هِيَ جَالِسَةٌ تَقْطَعُ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهَا، إِذْ شَدَّ كَلْبٌ فِي الدَّارِ عَلَى ذَلِكَ اللَّحْمِ، فَرَمَتْهُ بِالسِّكِّينِ فَأَخْطَأَتْهُ ، وَاعْتَرَضَ ابْنٌ لَهَا فَوَقَعَتِ السِّكِّينُ فِي بَطْنِهِ مُرْتَزَّةً ، فَمَاتَ ، فَوَدَاهُ عَلِيٌّ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۴۶۵) حضرت ربیع بن نعمان ویشیؒ اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ قبیلہ بنولیث کی ایک عورت جس کا نام ام ھارون تھا: اس درمیان کہ وہ بیٹھ کر اپنی قربانی کے جانور کا گوشت کاٹ رہی تھی کہ اچانک ایک کتے نے گھر میں اس گوشت پر دھاوا بول دیا تو اس عورت نے اس پر چھری پھینکی تو اس کا نشانہ خطا ہو گیا اور اس کا بیٹا جو وہاں لیٹا ہوا تھا وہ اس کے پیٹ میں گھس گئی اور وہ مر گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی دیت بیت المال سے ادا کی۔

(۲۸٤٦٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلاَسٍ، قَالَ: رَمَى رَجُلٌ أُمَّهُ بِحَجَرٍ فَقَتَلَهَا، فَطَلَبَ مِيرَاثَهَا مِنْ إِخْوَتِهِ ، فَقَالَ إِخْوَتُهُ :لاَ مِيرَاثَ لَكَ ، فَارْتَفَعُوا إِلَى عَلِيٍّ ، فَأَخْرَجَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ ، وَقَضَى عَلَيْهِ بِالدِّيَةِ ، وَقَالَ :حَظُّكَ مِنْهَا ذَلِكَ الْحَجَرُ.

(۲۸۴۶۶) حضرت خلاس ویشیؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی ماں کو پتھر مار کر اسے قتل کر دیا پھر وہ اپنے بھائیوں سے اپنی ماں کی وراثت مانگنے لگا تو اس کے بھائیوں نے کہا: تیرے لیے کوئی وراثت نہیں ہے۔ اور انہوں نے یہ معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کر دیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو وراثت سے نکال دیا اور اس پر دیت لازم کرنے کا فیصلہ فرمایا اور فرمایا: تیری ماں کی جانب سے تیرے حصہ میں وہ پتھر ملے گا۔

(۲۸٤٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ (ح) وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ (ح) وَعَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ قَتَادَةَ كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَرْعَى غَنَمَهُ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ مِنْهَا : حَتَّى مَتَى تَسْتَأْمِي أُمِّي ، وَاللهِ لاَ تَسْتَأْمِيهَا أَكْثَرَ مِمَّا اسْتَأْمَيْتَهَا ، قَالَ :إِنَّكَ لَهَا هُنَا ؟ فَخَذَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ ، فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ :وَافِنِي بِهِ ، وَبِعِشْرِينَ وَمِئَةٍ ، قَالَ حَجَّاجٌ :وَقَالَ بَعْضُهُمْ :وَبِأَرْبَعِينَ وَمِئَةٍ ، فَأَخَذَ مِنْهَا ثَلاَثِينَ حِقَّةً ، وَثَلاَثِينَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعِينَ مَا بَيْنَ ثَنِيَّةٍ إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَةٌ ، فَقَسَمَهَا بَيْنَ إِخْوَتِهِ ، وَلَمْ يُوَرِّثْهُ شَيْئًا.

(۲۸۴۶۷) حضرت عطاء ویشیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ویشیؒ کی ایک ام ولدہ تھیں جو ان کی بکریاں چراتی تھیں اس باندی سے ہونے والے آپ ویشیؒ کے بیٹے نے آپ ویشیؒ سے کہا؟ کب تک تم میری ماں کو باندی بنا کر رکھو گے؟ اللہ کی قسم! تم اس کو باندی

نہیں بنا سکتے اس مدت سے زیادہ جتنا پہلے تم نے اس کو باندی بنا کر رکھ لیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا؟ بے شک تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ پس اس نے ان کو تلوار ماری اور قتل کر دیا پھر اس بارے میں حضرت سراقہ بن جعشم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب لکھا؟ اسے ایک سو بیس اونٹوں کے ساتھ میرے پاس بھیج دو۔ راوی حجاج کے مطابق کہیں بیس اونٹوں میں تیس حقہ، تیس جذعہ اور چالیس دوسرے تھے۔ حضرت عمر نے وہ اس کے بھائیوں میں تقسیم کر دیے۔

(٢٨٤٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ حَيَّانَ الْحِمَّانِيُّ يَصْنَعُ الْخَيْلَ ، وَإِنَّهُ حَمَلَ ابْنَهُ عَلَى فَرَسٍ ، فَخَرَّ فَتَقَطَّرَ مِنَ الْفَرَسِ فَمَاتَ ، فَجُعِلَتْ دِيَتُهُ عَلَى عَاقِلَتِهِ ، زَمَانَ زِيَادٍ عَلَى الْبَصْرَةِ.

(۲۸۴۶۸) حضرت عوف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عمر بن حیان حمانی گھوڑے کی خوب پرورش کرتا تھا اور اس نے اپنے بیٹے کو گھوڑے پر سوار کیا تو وہ نیچے گر گیا اور گھوڑے پر سے پہلو کے بل گرا اور اس کی وفات ہوگئی اور اس کی دیت اس کے خاندان والوں پر ڈالی گئی بصرہ میں زیاد کے زمانہ حکومت میں۔

(٢٨٤٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : حَمَلَ رَجُلٌ ابْنَهُ عَلَى فَرَسٍ لِيَشُوِّرَهُ ، فَنَخَسَ بِهِ ، وَصَوَّتَ بِهِ فَقَتَلَهُ ، فَجُعِلَتْ دِيَتُهُ عَلَى عَاقِلَتِهِ ، وَلَمْ يُوَرِّثِ الأَبَ شَيْئًا.

(۲۸۴۶۹) حضرت اشعث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو گھوڑے پر سوار کیا تا کہ وہ اس گھوڑے کو نرو ختگی کے لیے پیش کرے اس نے گھوڑے کی سرین میں کیل چبھوئی اسے تیز دوڑانے کے لیے اور اسے آوازیں لگائیں تو اس نے اس کے بیٹے کو مار دیا۔ پس ان کی دیت کا بار اس کے خاندان والوں پر ڈالا گیا اور باپ کو کسی چیز کا بھی وارث نہیں بنایا۔

(١٨٢) الرَّجُلاَنِ يَشْهَدَانِ عَلَى رَجُلٍ بِالْحَدِّ

ان دو آدمیوں کا بیان جو آدمی کے خلاف حد کی گواہی دیں

(٢٨٤٧٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَتَيَا عَلِيًّا ، فَشَهِدَا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ ، فَقَطَعَ يَدَهُ ، ثُمَّ جَاءَا بِآخَرَ ، فَقَالاَ : هُوَ هَذَا ، قَالَ : فَاتَّهَمَهُمَا عَلَى هَذَا ، وَضَمَّنَهُمَا دِيَةَ الأَوَّلِ.

(۲۸۴۷۰) حضرت خلاس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے ایک آدمی کے خلاف گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ پھر وہ دونوں ایک دوسرے آدمی کو لے آئے اور کہنے لگے وہ چور تو یہ ہے پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں پر اس وجہ سے تہمت لگائی اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو پہلے شخص کی دیت کا ضامن بنایا۔

(۱۸۳) الرَّجُلُ يَجِبُ عَلَيْهِ الْقَتْلُ ، فَيُدْفَعُ إِلَى الأَوْلِيَاءِ

اس آدمی کا بیان جس کو قتل کرنا ثابت ہو چکا پس ان کو اولیاء کے حوالہ کر دیا جائے گا

(۲۸۴۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ؛ أَنَّ حُيَيَّ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ يَعْلَى يُخْبِرُ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَى يَعْلَى ، فَقَالَ لَهُ :قَاتِلِي هَذَا ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ يَعْلَى ،فَجَدَعُوهُ بِسُيُوفِهِمْ ، حَتَّى رُؤُوا أَنَّهُمْ قَتَلُوهُ وَبِهِ رَمَقٌ ، فَأَخَذَهُ أَهْلُهُ فَدَاوُوهُ حَتَّى بَرِأَ ، فَجَاءَ يَعْلَى ،فَقَالَ :أَوَلَسْتُ قَدْ دَفَعْتُهُ إِلَيْك ؟ فَأَخْبَرَهُ خَبَرَهُ ، فَدَعَاهُ يَعْلَى ، فَوَجَدَهُ قَدْ شُلِّلَ ، فَحُسِبَتْ جُرُوحُهُ فَوَجَدُوا فِيهِ الدِّيَةَ ، فَقَالَ لَهُ يَعْلَى :إِنْ شِئْتَ فَادْفَعْ إِلَيْهِ دِيَتَهُ وَاقْتُلْهُ ، وَإِلاَّ فَدَعْهُ ، فَلَحِقَ بِعُمَرَ فَاسْتَأْدَى عَلَى يَعْلَى ، فَاتَّفَقَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ عَلَى قَضَاءِ يَعْلَى ، أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِ الدِّيَةَ وَيَقْتُلَهُ ، أَوْ يَدَعَهُ فَلاَ يَقْتُلُهُ ، وَقَالَ عُمَرُ لِيَعْلَى :إِنَّك لَقَاضٍ ، ثُمَّ رَدَّهُ إِلَى عَمَلِهِ.

(۲۸۴۷۱) حضرت حیی بن یعلی ؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت یعلی ؒ کے پاس آیا اور آپ سے کہا مجھے مارنے والا یہ شخص ہے تو حضرت یعلی ؒ نے وہ آدمی اس کے حوالہ کر دیا ان لوگوں نے اس کو اپنی تلواروں سے خوب مارا یہاں تک کہ وہ سمجھے کہ انہوں نے اس کو مار دیا ہے حالانکہ اس میں زندگی کی رمق باقی تھی پس اس کے گھر والوں نے اس کو لے لیا اور اس کا علاج کروایا یہاں تک کہ وہ تندرست ہو گیا۔ حضرت یعلی ؒ آئے اور فرمایا: کیا میں نے اسے تمہارے حوالہ نہیں کر دیا تھا؟ تو اس نے آپ ؒ کو اس کے بارے میں خبر دی حضرت یعلی ؒ نے اس کو بلایا تو آپ ؒ کو اس کے جسم پر زخموں کے نشان پائے اور اس کے زخم سفید ہو چکے تھے پھر ان لوگوں نے اس میں دیت لینا چاہی تو حضرت یعلی ؒ نے اس شخص سے کہا: اگر تو چاہے تو اس کو اس کی دیت ادا کر دے اور اسے قتل کر دے وگرنہ اس کو چھوڑ دو پس وہ شخص حضرت عمر ؓ سے ملا اور حضرت یعلی ؒ کے خلاف آپ ؓ سے مدد چاہی لیکن حضرت عمر ؓ اور حضرت علی ؓ ان دونوں حضرات نے حضرت یعلی ؒ کے فیصلہ پر اتفاق کیا کہ اس بچنے والے کو پہلے دیت ادا کی جائے اور اس کو قتل کر دیا جائے یا اس کو چھوڑ دو اور قتل مت کرو۔ اور حضرت عمر ؓ نے حضرت یعلی ؒ سے فرمایا: یقیناً تم تو قاضی ہو پھر آپ ؓ نے ان کو ان کے کام کی طرف واپس لوٹا دیا۔

(۱۸۴) الرَّجُلُ يَقْتُلُ ابْنَهُ

اس آدمی کا بیان جو اپنے بیٹے کو قتل کر دے

(۲۸۴۷۲) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، وَأَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لاَ يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ. (ابن ماجه ۲۶۶۲۔ دارقطنی ۱۸۱)

(۲۸۴۷۲) حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: باپ کو بیٹے کے بدلے قتل

نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸٤۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : لاَ يُقَادُ الرَّجُلُ مِنْ وَالِدَيْهِ ، وَإِنْ قَتَلاَهُ صَبْرًا.

(۲۸۴۷۳) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اس کے والدین سے قصاص نہیں لیا جائے گا اگر چہ ان دونوں نے اسے قید کر کے قتل کیا ہو۔

(۱۸۵) الرَّجُلُ تَخْرِقُ أُنْثَيَاهُ

اس آدمی کا بیان جس کے خصیتین پھاڑ دیے گئے ہوں

(۲۸٤۷٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كُتِبَ إِلَى عُمَرَ فِي امْرَأَةٍ أَخَذَتْ بِأُنْثَيَيْ رَجُلٍ ، فَخَرَقَتِ الْجِلْدَ وَلَمْ تَخْرِقِ الصِّفَاقَ ، قَالَ عُمَرُ لأَصْحَابِهِ : مَا تَرَوْنَ فِي هَذَا ؟ قَالُوا : اجْعَلْهَا بِمَنْزِلَةِ الْجَائِفَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ : لَكِنِّي أَرَى غَيْرَ ذَلِكَ ، أَرَى أَنَّ فِيهَا نِصْفَ مَا فِي الْجَائِفَةِ.

(۲۸۴۷۴) حضرت عمرو بن شعیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کو ایک ایسی عورت کے بارے میں خط لکھا گیا جس نے ایک آدمی کے دونوں خصیتین کو پکڑا اور ظاہری کھال کو پھاڑ دیا اور اندرونی کھال کو نہیں پھاڑا حضرت عمر ؓ نے اپنے اصحاب سے پوچھا! تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: آپ ؓ اس کو جائفہ زخم کے درجہ میں رکھ لیں اس پر حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: لیکن میری رائے اس کے علاوہ ہے میری رائے یہ ہے کہ اس میں جائفہ کی دیت کا نصف ہو۔

(۱۸٦) الرَّجُلُ يَسْتَكْرِهُ الْمَرْأَةَ فَيُفْضِيهَا

اس آدمی کا بیان جو عورت سے زبردستی کرتا ہے اور اس کے دونوں راستوں کو ایک کر دیتا ہے

(۲۸٤۷٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً اسْتَكْرَهَ امْرَأَةً فَأَفْضَاهَا ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ الْحَدَّ ، وَغَرَّمَهُ ثُلُثَ دِيَتِهَا.

(۲۸۴۷۵) حضرت عمرو بن شعیب ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے زبردستی کی اور اس کے دونوں راستوں کو ایک کر دیا تو حضرت عمر ؓ نے اس پر حد لگائی اور اسے اس کی دیت کے تہائی حصے کا ذمہ دار بنایا۔

(۲۸٤۷٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ؛ أَنَّهُ رُفِعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ تَزَوَّجَ جَارِيَةً فَأَفْضَاهَا ، فَقَالَ فِيهَا هُوَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : إِنْ كَانَتْ مِمَّنْ يُجَامَعُ مِثْلُهَا فَلاَ شَيْءَ عَلَيْهِ ، وَإِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لاَ يُجَامَعُ مِثْلُهَا ، فَعَلَيْهِ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۷۶) حضرت خالد حذاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابان بن عثمان ؓ کے سامنے ایسے آدمی کو پیش کیا گیا جس نے ایک لڑکی

سے شادی کی اور اس کے دونوں راستوں کو ایک کر دیا تو اس بارے میں آپ ریشیلا نے اور حضرت عمر بن عبد العزیز ریشیلا نے فرمایا: اگر تو وہ لڑکی ان میں سے تھی کہ اس جیسی لڑکیوں سے جماع کیا جاتا ہے تو اس شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی اور اگر وہ لڑکی ان میں سے تھی کہ اس جیسی لڑکیوں سے جماع نہیں کیا جاتا تو اس شخص پر تہائی دیت لازم ہوگی۔

(٢٨٤٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُفْضِي الْمَرْأَةَ ، قَالَ :إِذَا أَمْسَكَ أَحَدُهُمَا عَنِ الآخَرِ فَالثُّلُثُ ، وَإِنْ لَمْ يُمْسِكْ فَالدِّيَةُ.

(۲۸۴۷۷) حضرت قتادہ ریشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے بارے میں جس نے عورت کے دونوں راستوں کو ایک کر دیا، یوں ارشاد فرمایا: جب ان دونوں راستوں میں سے ایک دوسرے کو بند کر دے تو تہائی دیت لازم ہوگی اور اگر بند نہ کرے تو مکمل دیت ہوگی۔

(١٨٧) الرَّجُلُ يَسْتَسْقِي فَلاَ يُسْقَى حَتَّى يَمُوتَ

اس آدمی کا بیان جس نے پانی مانگا پس اسے پانی نہیں پلایا گیا یہاں تک کہ اس کی وفات ہوگئی

(٢٨٤٧٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ رَجُلاً اسْتَسْقَى عَلَى بَابِ قَوْمٍ فَأَبَوْا أَنْ يُسْقُوهُ ، فَأَدْرَكَهُ الْعَطَشُ فَمَاتَ ، فَضَمَّنَهُمْ عُمَرُ دِيَتَهُ.

(۲۸۴۷۸) حضرت اشعث ریشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشیلا نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص نے کسی قوم کے دروازے پر پانی طلب کیا تو ان لوگوں نے اسے پانی پلانے سے انکار کر دیا اس کو سخت پیاس لگی یہاں تک کہ اس کی موت ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس شخص کی دیت کا ضامن بنایا۔

(١٨٨) مَا يَحِلُّ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ

جس وجہ سے مسلمان کا خون حلال ہو جاتا ہے

(٢٨٤٧٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :مَا قُتِلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ أَبِي بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلاَّ فِي زِنًى ، أَوْ قَتْلٍ ، أَوْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

(۲۸۴۷۹) حضرت ایوب ریشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ ریشیلا نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے کوئی آدمی قتل نہیں کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مگر زنا کے معاملہ میں یا قتل کے معاملہ میں یا وہ شخص جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی۔

(٢٨٤٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، إِلاَّ أَحَدُ ثَلاَثَةِ نَفَرٍ ؛ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ ، وَالثَّيِّبِ الزَّانِي ، وَالتَّارِكِ لِدِينِهِ ، الْمُفَارِقِ لِلْجَمَاعَةِ. (بخاری ۶۸۷۸۔ مسلم ۱۳۰۲)

(۲۸۴۸۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس آدمی کا خون حلال نہیں ہوسکتا جو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں مگر تین میں سے ایک شخص کا، جان کے بدلے جان ہو اور شادی شدہ زنا کرنے والا، اور اپنے دین کو چھوڑنے والا جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا۔

(۲۸۴۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ ، إِلاَّ رَجُلٌ قَتَلَ فَقُتِلَ ، أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ مَا أُحْصِنَ ، أَوْ رَجُلٌ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلاَمِهِ. (احمد ۲۰۵۔ طیالسی ۱۵۴۳)

(۲۸۴۸۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان آدمی کا خون حلال نہیں ہے مگر وہ شخص جس نے قتل کردیا تو اس کو بھی قتل کردیا جائے گا یا وہ شخص جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کیا یا وہ شخص جو اپنے اسلام لانے کے بعد مرتد ہوگیا۔

(۲۸۴۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۴۸۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۸۴۸۳) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : مَا حَلَّ دَمُ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الْقِبْلَةِ ، إِلاَّ مَنِ اسْتَحَلَّ ثَلاَثَةَ أَشْيَاءَ ؛ قَتْلَ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ ، وَالثَّيِّبَ الزَّانِي ، وَالْمُفَارِقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ ، أَوِ الْخَارِجَ مِنْ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ. (حاکم ۳۵۴)

(۲۸۴۸۳) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اس قبلہ کی طرف رخ کرنے والوں میں سے کسی ایک کا بھی خون حلال نہیں ہے مگر وہ شخص جو ان چیزوں کو حلال سمجھے۔ جان کے بدلہ جان کا قتل کرنا اور شادی شدہ زانی، اور مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی ہونے والا یا یوں فرمایا: مسلمانوں کی جماعت سے نکلنے والا۔

(۲۸۴۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَى النَّاسِ يَوْمَ الدَّارِ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّهُ لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلاَّ أَرْبَعَةٌ ؛ رَجُلٌ قَتَلَ فَقُتِلَ ، أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ مَا أُحْصِنَ ، أَوْ رَجُلٌ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلاَمِهِ ، أَوْ رَجُلٌ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ. (نسائی ۳۵۲۰۔ احمد ۶۳)

(۲۸۴۸۴) حضرت ابو حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یوم الدار والے دن لوگوں پر جھانکا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کسی مسلمان شخص کا خون حلال نہیں ہے مگر چار آدمیوں کا ایک وہ شخص جس نے قتل کیا پس اس کو بھی قتل کیا جائے گا یا وہ

شخص جس نے شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کیا یا وہ شخص جو اپنے اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا یا وہ شخص جس نے قوم لوط والا عمل کیا یعنی لواطت۔

(۱۸۹) الْعَبْدُ یُوجَدُ قَتِیلًا

اس غلام کا بیان جو مردہ حالت میں پایا گیا

(۲۸٤۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ : وَجَدْت مَمْلُوکًا لَنَا کَانَ یَعْمَلُ فِی بِئْرٍ فِی دَارِ عُتْبَةَ ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَی شُرَیْحٍ ، فَقَالَ : بَیِّنَتُکَ أَنَّهُمْ أَکْرَهُوهُ ، وَإِلاَّ أَقْسَمَ لَکَ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ مَنْ شِئْتَ.

(۲۸۴۸۵) حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن اقمر ؒ نے ارشاد فرمایا: میں نے ہمارے ایک غلام کو پایا جو عتبہ کے گھر میں موجود کنویں میں کام کرتا تھا میں نے اس کا معاملہ حضرت شریح ؒ کے سامنے پیش کیا تو آپ ؒ نے فرمایا: تم واضح کرو کہ انہوں نے اس کو مجبور کیا تھا ورنہ گھر والوں میں سے جس کو تم چاہو گے تمہارے لیے وہ قسم اٹھالے گا۔

(۲۸٤۸٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ : قَالَ لِی ابْنُ شِهَابٍ : لَیْسَ فِی الْعَبْدِ قَسَامَةٌ ، وَلاَ تَرُدُّ بِهِ الْقَسَامَةَ ، إِنَّمَا هِیَ الأَیْمَانُ کَهَیْئَةِ الْحَقِّ یُدَّعَی.

(۲۸۴۸۶) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب ؒ نے مجھ سے فرمایا: غلام میں قسامت نہیں ہے اور نہ ہی قسامت اسے لوٹا سکتی ہے بے شک یہ تو قسمیں ہیں، حق کی طرح جس کا دعویٰ کیا جائے۔

(۲۸٤۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ : قَضَی هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ فِی عَبْدِ أَیُّوبَ مَوْلَی ابْنِ نَافِعٍ بِخَمْسِینَ یَمِینًا عَلَی أَیُّوبَ ، فَحَلَفَ فَأَخَذَ ثَمَنَهُ.

(۲۸۴۸۷) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ ہشام بن عبد الملک ؒ نے ایوب کے غلام مولی ابن نافع کے بارے میں ایوب پر پچاس قسموں کا فیصلہ فرمایا: پس اس نے قسم اٹھالی اور اس کی قیمت لے لی۔

(۱۹۰) الدَّمُ یَقْضِی فِیهِ الأُمَرَاءُ

اس خون کا بیان جس کے بارے میں امیر فیصلہ کریں گے

(۲۸٤۸۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ یَزِید ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : أَمَّا الدَّمُ فَیَقْضِی فِیهِ عُمَرُ.

(۲۸۴۸۸) حضرت عبد الرحمن بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی ؓ نے ارشاد فرمایا: بہر حال خون تو اس بارے میں حضرت عمر ؓ فیصلہ فرمائیں گے۔

(٢٨٤٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ :أَنْ لاَ تُقْتَلَ نَفْسٌ دُونِي.

(۲۸۴۸۹) حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجناد کے امیروں کی طرف خط لکھا: میری اجازت کے بغیر کسی کو بھی قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٢٨٤٩٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ لاَ يُقْضَى فِي دَمٍ دُونَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ.

(۲۸۴۹۰) حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی خون کے بارے میں امیر المومنین کے بغیر فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

(٢٨٤٩١) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَن عُبَيْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، عَن نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ جَارِيَةً لِحَفْصَةَ سَحَرَتْهَا، وَوَجَدُوا سِحْرَهَا وَاعْتَرَفَتْ بِهِ ، فَأَمَرَتْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ زَيْدٍ فَقَتَلَهَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ فَأَنْكَرَهُ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ ، فَأَتَاهُ ابْنُ عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهَا سَحَرَتْهَا وَاعْتَرَفَتْ بِهِ، وَوَجَدُوا سِحْرَهَا، فَكَأَنَّ عُثْمَانَ إِنَّمَا أَنْكَرَ ذَلِكَ لأَنَّهَا قُتِلَتْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ.

(۲۸۴۹۱) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی ایک باندی نے آپ رضی اللہ عنہا پر جادو کر دیا اور ان لوگوں نے جادو کا اثر محسوس بھی کیا اس باندی نے اس کا اعتراف کر لیا۔ تو حضرت عبد الرحمٰن بن زید رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کو قتل کر دیا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو ناپسند کیا اور اس پر بہت غصہ ہوئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی کہ اس باندی نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جادو کیا تھا اور اس کا اعتراف بھی کیا اور ان لوگوں نے اس کے جادو کا اثر بھی پایا تھا۔ پس گویا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند کیا اس لیے کہ اس کو آپ رضی اللہ عنہ کی اجازت کی بغیر قتل کیا گیا تھا۔

(١٩١) الْمُعَاهَدُ يُقْتَلُ

اس حلیف کا بیان جس کو قتل کر دیا جائے

(٢٨٤٩٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، قَالَ :سَأَلْتُ عُمَرًا :مَا كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ فِي الْمُعَاهَدِ يُقْتَلُ ؟ قَالَ :إِنْ كَانُوا يَتَعَاقَلُونَ فَعَلَى الْعَوَاقِلِ ، وَإِنْ كَانُوا لاَ يَتَعَاقَلُونَ فَدَيْنٌ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ.

(۲۸۴۹۲) حضرت حفص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اس حلیف کے بارے میں کیا فرماتے تھے جس کو قتل کر دیا گیا ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس کے خاندان والے دیت ادا کرتے ہوں تو خاندان پر لازم ہوگی اور اگر وہ باہم ملکر دیت ادا نہیں کرتے تو یہ اس پر اس کے مال میں قرض ہوگا۔

(٢٨٤٩٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الْمُعَاهَدِ يُقْتَلُ ، قَالَ :دِيَتُهُ لِلْمُسْلِمِينَ وَعَقْلُهُ عَلَيْهِمْ.

(۲۸۴۹۳) حضرت اشعث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حلیف کے بارے میں جس کو قتل کر دیا جائے یوں ارشاد فرمایا: اس کی دیت مسلمانوں کے لیے ہوگی اور تاوان ان پر لازم ہوگا۔

(۲۸٤۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَقَأَ عَيْنَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ ، قَالَ : دِيَتُهُ عَلَى أَهْلِ طَسُّوجِه.

(۲۸۴۹۴) حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس ذمی شخص کے بارے میں جس نے مسلمان آدمی کی آنکھ پھوڑ دی تھی یوں ارشاد فرمایا، اس کی دیت اس کے علاقہ والوں پر لازم ہوگی۔

(۱۹۲) أَرْبَعَةٌ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَى بِالرَّجْمِ

چار آدمی جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کرنے کی گواہی دی رجم کرنے کے لیے

(۲۸٤۹٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَى فَرُجِمَ ، ثُمَّ رَجَعَ أَحَدُهُمْ ، قَالَ : عَلَيْهِ رُبُعُ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۹۵) حضرت شیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ نے ان چار آدمیوں کے بارے میں جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کرنے کی گواہی دی تو اسے کو سنگسار کر دیا گیا پھر ان میں سے ایک نے رجوع کر لیا آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا، اس پر چوتھائی دیت لازم ہوگی۔

(۲۸٤۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحَدٍّ ، ثُمَّ أَكْذَبَ أَحَدُهُمْ نَفْسَهُ ، قَالَ : يَغْرَمُ رُبُعَ الدِّيَةِ.

(۲۸۴۹۶) حضرت مطر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چار آدمیوں نے ایک آدمی کے خلاف کسی حد کی گواہی دی پھر ان میں سے ایک نے اپنی تکذیب کر دی اس پر حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس شخص کو چوتھائی دیت کی ادائیگی کا ذمہ دار بنایا جائے گا۔

(۲۸٤۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُقْتَلُ ، وَعَلَى الآخَرِينَ الدِّيَةُ.

(۲۸۴۹۷) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو قتل کر دیا جائے گا اور دوسروں پر دیت لازم ہوگی۔

(۲۸٤۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هَاشِمٍ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَى ، ثُمَّ رَجَعَ أَحَدُهُمْ : عَلَيْهِ رُبُعُ الدِّيَةِ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : إِذَا قَالَ أَخْطَأْتُ وَأَرَدْتُ غَيْرَهُ ، فَعَلَيْهِ الدِّيَةُ كَامِلَةً ، وَإِنْ قَالَ تَعَمَّدْتُ قَتْلَهُ ، قُتِلَ بِهِ.

(۲۸۴۹۸) حضرت ایوب ابو العلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہاشم رحمہ اللہ نے ان چار لوگوں کے بارے میں جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کی گواہی دی پھر ان میں سے ایک نے رجوع کرلیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر چوتھائی دیت لازم ہوگی۔ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے یوں فرمایا: جب وہ یوں کہے، مجھ سے غلطی ہوگئی اور میں نے اس کے علاوہ کسی اور کے خلاف ارادہ کیا تھا تو اس پر دیت لازم ہوگی۔ اور اگر وہ یوں کہے، میں نے جان بوجھ کر اس کے قتل کا ارادہ کیا تھا تو اس صورت میں اس کے بدلے قصاصاً اسے قتل کیا جائے گا۔

(۱۹۳) الرَّجُلُ يُصِيبُ ابْنَهُ الشَّيْءُ فَيَهَبُهُ

(۲۸٤۹۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا وَهَبَ الأَبُ الشَّجَّةَ الصَّغِيرَةَ الَّتِي تُصِيبُ ابْنَهُ ، جَازَتْ عَلَيْهِ.

(۲۸۴۹۹) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ اگر باپ اپنے بچے کو پہنچنے والی چھوٹی تکلیف کا تاوان معاف کردے تو جائز ہے۔

(۱۹٤) الرَّجُلُ يَقْطَعُ يَدَ السَّارِقِ

اس آدمی کا بیان جو چور کا ہاتھ کاٹ دے

(۲۸۵۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ فِي رَجُلٍ قُطِعَتْ يَدُهُ فِي السَّرِقَةِ ، ثُمَّ قَطَعَ رَجُلٌ يَدَهُ الأُخْرَى بَعْدُ ، قَالَ : فِيهَا نِصْفُ الدِّيَةِ.

(۲۸۵۰۰) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کا چوری کی سزا میں ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر کسی آدمی نے اس کے بعد اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا۔ اس بارے میں حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس میں نصف دیت لازم ہوگی۔

(۱۹۵) الرَّجُلُ يَصُبُّ الْمَاءَ فِي الطَّرِيقِ

اس آدمی کا بیان جو راستہ میں پانی پھینک دے

(۲۸۵۰۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ تَوَضَّأَ فَصَبَّ مَاءً فِي الطَّرِيقِ ؟ قَالَ حَمَّادٌ : يُضَمَّنُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : لاَ يُضَمَّنُ.

(۲۸۵۰۱) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے وضو کر کے باقی بچا ہوا پانی راستہ میں بہا دیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے ضامن بنایا جائے اور حضرت حکم نے فرمایا: اسے ضامن نہیں بنایا جائے گا۔

(۲۸۵۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الْقَصَّابِ ، وَالْقَصَّارِ يَنْضَحُ بَابَهُ ، قَالَ : يُضَمَّنُ.

(۲۸۵۰۲) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے قصائی اور دھوبی جو اپنے دروازے پر پانی بہاتے ہیں اس بارے میں آپ ؒ نے یوں فرمایا: اس کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۵۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ السُّوقِيِّ يَنْضَحُ بَيْنَ يَدَيْ بَابِهِ ، فَيَمُرُّ بِهِ إِنْسَانٌ فَيَزْلَقُ فَيَعْنَتُ ، قَالَ حَمَّادٌ : يَضْمَنُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : لاَ يَضْمَنُ.

(۲۸۵۰۳) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے اس دکاندار کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنے دروازے کے سامنے پانی کا چھڑکاؤ کیا اتنے میں وہاں سے کوئی شخص گزرا اور وہ پھسل گیا پس اس کو چوٹ آگئی حضرت حماد ؒ نے فرمایا اس دکاندار کو ضامن بنایا جائے گا اور حضرت حکم ؒ نے فرمایا: اس کو ضامن نہیں بنایا جائے گا۔

(۱۹۶) الرَّجُلُ يُقْتَصُّ لَهُ ، أَيُحْبَسُ ؟

اس آدمی کا بیان جس کے لیے قصاص لیا جارہا ہے کیا اس کو قید کیا جائے گا؟

(۲۸۵۰٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أُذَيْنَةَ أَقَصَّ رَجُلاً حَارِصَتَيْنِ فِي رَأْسِهِ ، ثُمَّ حَبَسَ الْمُقْتَصَّ لَهُ حَتَّى يَنْظُرَ الْمُقْتَصَّ مِنْهُ. قَالَ : وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يُنْكِرُ هَذَا الْحَبْسَ.

(۲۸۵۰۴) حضرت عوف ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد الرحمٰن بن اُذینہ ؒ کے پاس حاضر تھا کہ انہوں نے ایک آدمی سے کسی کے لیے قصاص لیا اس کے سر میں دو معمولی سے زخم مار کر پھر آپ ؒ نے اس کو روک لیا جس کے لیے قصاص لیا جارہا تھا یہاں تک کہ وہ دیکھ لے اس شخص کو جس سے قصاص لیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابن سیرین ؒ نے اس روکنے کو ناپسند کیا۔

(۲۸۵۰٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : لِلْجُرُوحِ قِصَاصٌ ، وَلَيْسَ لِلإِمَامِ أَنْ يَضْرِبَهُ ، وَلاَ أَنْ يَحْبِسَهُ ، إِنَّمَا هُوَ الْقِصَاصُ ، مَا كَانَ اللَّهُ نَسِيًّا ، لَوْ شَاءَ لأَمَرَ بِالسِّجْنِ وَالضَّرْبِ.

(۲۸۵۰۵) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: زخموں میں بھی قصاص ہے اور امام کے لیے اختیار نہیں ہے کہ وہ اس کو مارے یا اس کو قید کرلے بےشک یہ تو قصاص ہے اور اللہ رب العزت کوئی بات بھولنے والا نہیں ہے اگر وہ چاہتا تو جیل اور مارنے کا حکم دے دیتا۔

(۱۹۷) الْمُثْلَةُ فِي الْقَتْلِ

قتل میں مثلہ کرنے کا بیان

(۲۸۵۰٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ

عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الإِيمَانِ.

(ابوداؤد ۲۶۵۹۔ ابن حبان ۵۹۹۴)

(۲۸۵۰۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قتل میں سب سے زیادہ عمدگی برتنے والے اہل ایمان ہیں۔

(۲۸۵۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى ابْنِ مُكَعْبَرٍ ، وَقَدْ قَطَعَ زِيَادٌ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ :إِنَّ أَعَفَّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الإِيمَانِ.

(۲۸۵۰۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ کا گزر علی بن مکعبر کے پاس سے ہوا اس حال میں کہ زیاد نے اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے تھے اس پر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا. میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قتل میں سب سے زیادہ عمدگی برتنے والے اہل ایمان ہیں۔

(۲۸۵۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَن خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَن شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقَتْلَ. (مسلم ۱۵۴۹۔ ابوداؤد ۲۸۰۷)

(۲۸۵۰۸) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ یقیناً اللہ رب العزت نے ہر چیز پر اچھا برتاؤ فرض کر دیا ہے پس جب تم قتل کرو تو احسن انداز میں قتل کرو۔

(۲۸۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مَسْلَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَن صَفِيَّةَ بِنْتِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَتْ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُثْلَةِ. (احمد ۲۴۶)

(۲۸۵۰۹) حضرت صفیہ بنت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۸۵۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَن خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَن شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُم الإِحْسَانَ فِي كُلِّ شَيْءٍ ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ.

(مسلم ۱۵۴۸۔ بیہقی ۶۸)

(۲۸۵۱۰) حضرت ابوالاشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شداد بن اوس رحمہ اللہ نے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ یقیناً اللہ رب العزت نے ہر چیز پر اچھا برتاؤ کرنا فرض کیا ہے پس جب تم قتل کرو تو احسن انداز میں کرو اور جب تم ذبح کرو تو احسن انداز میں ذبح کرو۔

(۲۸۵۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَن سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الإِيمَانِ.

(۲۸۵۱۱) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قتل میں سب سے زیادہ عمدگی برتنے والے اہل ایمان ہیں۔

(۲۸۵۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بن تِعْلَى ، قَالَ : غَزَوْنَا أَرْضَ الرُّومِ وَمَعَنَا أَبُو أَيُّوبَ الأَنْصَارِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلَى النَّاسِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ ، فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أُتِيَ الأَمِيرُ آنفًا بِأَعْلاَجٍ أَرْبَعَةٍ ، فَأَمَرَ بِهِم فَصُبِرُوا ، يُرْمَوْنَ بِالنَّبْلِ حَتَّى قُتِلُوا ، قَالَ : فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ فَزِعًا حَتَّى أَتَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ ، فَقَالَ : أَصَبَرْتَهم ؟ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَن صَبْرِ الْبَهِيمَةِ ، وَمَا أَحَبُّ أَنِّي صَبَرْتُ دَجَاجَةً وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَأَعْظَمَ ذَلِكَ ، فَدَعَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بِغِلْمَانٍ لَهُ أَرْبَعَةٍ فَأَعْتَقَهُمْ مَكَانَ الَّذِي صَنَعَ.

(۲۸۵۱۲) حضرت عبید بن تعلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ روم کے علاقہ میں جہاد کرنے کے لیے گئے اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوایوب انصاری ؓ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ اور حضرت معاویہ ؓ کے زمانے میں لوگوں پر حضرت عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید امیر تھے۔ ہم آپ ؒ کے پاس تھے کہ ایک آدمی آپ ؒ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ابھی امیر کے پاس چار گاؤخر لائے گئے۔ تو اس نے حکم دیا اور ان کو بغیر چارہ کھلائے باندھ دیا گیا۔ ان کو تیر مارے گئے یہاں تک کہ ان کو مار دیا۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابوایوب انصاری ؓ گھبرا کر اٹھے یہاں تک کہ آپ ؓ حضرت عبدالرحمٰن کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے ان جانوروں کو چارہ کھلائے بغیر ہی باندھے رکھا؟ البتہ تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے جانور کو بھوکا پیاسا قید میں رکھنے سے منع فرمایا۔ اور میں پسند نہیں کرتا کہ میں ایک مرغی کو بھوکا پیاسا قید میں رکھوں اور مجھے اس کے بدلے میں اتنا اور اتنا مال ملے پس یہ تو بہت بڑا معاملہ ہے اس پر حضرت عبدالرحمٰن نے اپنے چار غلاموں کو بلایا اور اپنے اس فعل کے بدلے ان چاروں کو آزاد کر دیا۔

(۲۸۵۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُثْلَةِ.

(۲۸۵۱۳) حضرت عبداللہ بن یزید ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۸۵۱٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ هَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ الْبُرْجُمِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ ، وَسَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ ، قَالاَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُثْلَةِ.

(ابو داؤد ۲۶۶۰۔ احمد ۴۲۹)

(۲۸۵۱۴) حضرت عمران بن حصین ؓ اور حضرت سمرہ بن جندب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۸۵۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :قَالَ اللَّهُ :لاَ تُمَثِّلُوا بِعِبَادِي. (احمد ۱۷۳۔ طبرانی ۶۹۸)

(۲۸۵۱۵) حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ ان کو مثلہ مت بناؤ۔

(۲۸۵۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ؛ فِي قَوْلِهِ :﴿فَلاَ يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ﴾ ، قَالَ : أَنْ تَقْتُلَ غَيْرَ قَاتِلِكَ ، أَوْ تُمَثِّلَ بِقَاتِلِك.

(۲۸۵۱۶) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے قول ﴿فَلاَ يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ﴾ کی تفسیر یوں بیان فرمائی: کہ تم قاتل کے علاوہ کسی اور کو قتل کرو یا تم اپنے قاتل کو مثلہ بنا دو۔

(۲۸۵۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ ﴿فَلاَ يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ﴾ ، قَالَ :أَنْ يُقْتَلَ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ.

(۲۸۵۱۷) حضرت خصیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے قول ﴿فَلاَ يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ﴾ کی تفسیر یوں بیان فرمائی کہ دو لوگوں کو ایک کے بدلے قتل کر دیا جائے۔

(۲۸۵۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً ، قَالَ :لاَ تُمَثِّلُوا. (مسلم ۱۳۵۶۔ ابوداؤد ۲۶۰۵)

(۲۸۵۱۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر بھیجتے تو ارشاد فرماتے: تم مثلہ ہرگز مت کرنا۔

(۲۸۵۱۹) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ.

(۲۸۵۱۹) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۱۹۸) الرَّجُلُ يَجْنِي الْجِنَايَةَ ، وَلَيْسَ لَهُ مَوْلًى

اس آدمی کا بیان جو قابل سزا غلطی کرے اور اس کا کوئی سرپرست نہ ہو

(۲۸۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ التَّيْمِيُّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَتَبَ إِلَى عُمَرَ :إِنَّ الرَّجُلَ يَمُوتُ قِبَلَنَا وَلَيْسَ لَهُ رَحِمٌ ، وَلاَ وَلِيٌّ ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ :إِنْ تَرَكَ ذَا رَحِمٍ فَالرَّحِمُ ، وَإِلاَّ فَالْوَلاَءُ ، وَإِلاَّ فَبَيْتُ الْمَالِ يَرِثُونَهُ ، وَيَعْقِلُونَ عَنْهُ.

(۲۸۵۲۰) حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: بے شک ہمارے ہاں ایک آدمی مر گیا اور اس کا نہ تو کوئی رشتہ دار ہے اور نہ ہی کوئی ولی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو جواب لکھا: اگر اس نے کوئی رشتہ

دار چھوڑا ہے تو رشتہ دار حقدار ہے ورنہ اس کے سرپرست اگر وہ بھی نہیں ہیں تو بیت المال اس کا وارث بنے گا اور وہ ہی اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا۔

(٢٨٥٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَلَيْسَ لَهُ مَوْلًى ، قَالاَ : مِيرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِينَ ، وَعَقْلُهُ عَلَيْهِمْ.

(۲۸۵۲۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ایسے شخص کے بارے میں جو اسلام لایا اور اس کا کوئی رشتہ دار نہیں۔ ان دونوں نے یوں فرمایا: اس کی وراثت مسلمانوں کو ملے گی اور اس کی دیت بھی ان پر ہی لازم ہوگی۔

(٢٨٥٢٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ عَلَى يَدِ الرَّجُلِ فَلَهُ مِيرَاثُهُ ، وَيَعْقِل عَنْهُ.

(۲۸۵۲۲) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے دوسرے آدمی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تو اس کو ہی اس کی وراثت ملے گی اور وہ شخص ہی اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا۔

(١٩٩) فِي قَتْلِ الْمُعَاهَدِ

حلیف کو قتل کرنے کے بیان میں

(٢٨٥٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَن يُونُسَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الأَعْرَجِ ، عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ ثُرْمُلَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حِلِّهَا ، حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ أَنْ يَشُمَّ رِيحَهَا. (حاکم ۸۷۴۳۔ احمد ۳۸)

(۲۸۵۲۳) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حلیف کو بغیر اس کے حلال ہونے کے قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیں گے کہ وہ اس کی خوشبو تک سونگھے۔

(٢٨٥٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن يُونُسَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ؛ مِثْلَهُ. (احمد ۵۲)

(۲۸۵۲۴) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٢٨٥٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أبيه ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً فِي غَيْرِ كُنْهِهِ ، حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. (ابوداؤد ۲۷۵۴۔ احمد ۳۸)

(۲۸۵۲۵) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حلیف کو اس کے حق کے علاوہ میں قتل کر دیا تو اللہ رب العزت اس پر جنت کو حرام کر دیں گے۔

(٢٨٥٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا بِغَيْرِ حَقٍّ ، لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ، وَإِنَّهُ لَيُوجَدُ رِيحُهَا مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا. (بخاری ۳۱۶۶۔ ابن ماجه ۲۶۸۶)

(۲۸۵۲۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حلیف کو بغیر حق کے قتل کر دیا تو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ پائے گا۔ حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت کی دوری سے بھی محسوس ہوتی ہے۔

(۲۰۰) أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ

سب سے پہلے جس چیز کا لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا

(۲۸۵۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ. (مسلم ۱۳۰۴۔ ترمذی ۱۳۹۷)

(۲۸۵۲۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان خونوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

(۲۸۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ ، يَجِيءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ ، قَالَ :فَيَقُولُ :يَا رَبِّ ، هَذَا قَتَلَنِي ، فَيَقُولُ :فِيمَ قَتَلْتَهُ ؟ فَيَقُولُ :قَتَلْتُهُ لِتَكُونَ الْعِزَّةُ لِفُلاَنٍ ، فَيُقَالُ :إِنَّهَا لَيْسَتْ لَهُ ، بُؤْ بِعَمَلِكَ ، وَيَجِيءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ ، فَيَقُولُ :يَا رَبِّ ، هَذَا قَتَلَنِي ، فَيَقُولُ :فِيمَ قَتَلْتَهُ ؟ فَيَقُولُ :قَتَلْتُهُ لِتَكُونَ الْعِزَّةُ لَكَ. قَالَ : فَيَقُولُ :إِنَّ الْعِزَّةَ لِي. (نسائی ۳۴۶۰۔ طبرانی ۱۰۰۷۵)

(۲۸۵۲۸) حضرت ابو وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے قیامت کے دن لوگوں کے درمیان خونوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کے لائے گا اور کہے گا: اے پروردگار! اس نے مجھے قتل کر دیا تھا! اللہ رب العزت پوچھیں گے: تو نے اس کو کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا میں نے اس کو اس لیے قتل کیا تھا تا کہ فلاں کو عزت مل جائے پس کہا جائے گا: بے شک عزت تو اس کے لیے نہیں ہے تو اپنے عمل کے بوجھ کو اٹھا کر پھر۔ اور آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور کہے گا: اے پروردگار! اس نے مجھ کو قتل کر دیا تھا! اللہ رب العزت پوچھیں گے: تو نے اس کو کیوں قتل کیا؟ وہ کہے گا میں نے اس کو اس لیے قتل کیا تھا تا کہ عزت تیرے لیے ہو۔ اللہ فرمائیں گے: بے شک عزت میرے ہی لیے ہے۔

(۲۸۵۲۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو لِلْخَصْمِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۴۷۴۴)

(۲۸۵۲۹) حضرت قیس بن عباد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو قیامت کے

دن اللہ کے سامنے جھگڑے کے لیے دوزانوں ہو کر بیٹھے گا۔

(۲۸۵۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُنْدَبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَن قَتْلاَهُ ، وَقَتْلَى مُعَاوِيَةَ ؟ فَقَالَ : أَجِيءُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ فَنَخْتَصِمُ عَنْدَ ذِي الْعَرْشِ ، فَأَيُّنَا فَلَجَ ، فَلَجَ أَصْحَابُهُ.

(۲۸۵۳۰) حضرت عبدالرحمٰن بن جندب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ سے ان کے مقتولین اور حضرت معاویہ ؓ کے مقتولین کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپ ؓ نے فرمایا: میں اور معاویہ آئیں گے اور عرش کے پاس جھگڑا کریں گے پس ہم میں سے جو دلیل میں غالب آ گیا تو اس کے ساتھی بھی دلیل میں غالب آ جائیں گے۔

(۲۸۵۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ.

(۲۸۵۳۱) حضرت ابراہیم بن مہاجر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے قیامت کے دن لوگوں کے درمیان خونوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

(۳۰۱) الرَّجُلُ يَمُوتُ فِي الْقِصَاصِ

اس آدمی کا بیان جو قصاص کے دوران مر جائے

(۲۸۵۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا أُصِيبَ الرَّجُلُ بِجِرَاحَةٍ فَاقْتَصَّ مِنْ صَاحِبِهِ ، كَانَتْ دِيَةُ الْمُقْتَصِّ مِنْهُ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاصِّ.

(۲۸۵۳۲) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی کو کوئی زخم پہنچا اور اس نے اپنے دشمن سے قصاص لیا تو جس سے قصاص لیا جا رہا ہے اس کی دیت قصاص لینے والے کے خاندان پر لازم ہوگی۔

(۲۸۵۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الَّذِي يُقْتَصُّ مِنْهُ فَيَمُوتُ ، يُرْفَعُ عَنِ الَّذِي اقْتَصَّ مِنْهُ دِيَةُ جِرَاحَتِهِ ، وَعَلَيْهِ دِيَتُهُ عَلَى عَاقِلَتِهِ.

(۲۸۵۳۳) حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے اس شخص کے بارے میں جس سے قصاص لیا جا رہا تھا پس اس کی موت واقع ہوگئی۔ یوں ارشاد فرمایا: جو اس سے قصاص لے رہا تھا اس کے زخم کے بقدر اس سے دیت کی تخفیف کر دی جائے گی اور اس شخص کی دیت اس پر اور اس کے خاندان والوں پر لازم ہوگی۔

(۲۸۵۳٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الَّذِي يُقْتَصُّ مِنْهُ فَيَمُوتُ ، قَالَ : الدِّيَةُ عَلَى عَاقِلَتِهِ.

(۲۸۵۳۴) حضرت ابن ابی ذئب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کے بارے میں جس سے قصاص لیا جا رہا تھا پس اس کی موت واقع ہوگئی، یوں ارشاد فرمایا: دیت اس کے خاندان والوں پر لازم ہوگی۔

(۲۰۲) السِّنُّ الزَّائِدَةُ تُصَابُ

زائد دانت کے توڑنے کا بیان

(۲۸۵۳۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي السِّنِّ الزَّائِدَةِ ، قَالَ :حكُومَةٌ.

(۲۸۵۳۵) حضرت عمرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے زائد دانت کے بارے میں ارشاد فرمایا: عادل آدمیوں سے فیصلہ کرایا جائے گا۔

(۲۸۵۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :حدِّثْتُ عَنْ مَكْحُولٍ ، عن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ :فِي السِّنِّ الزَّائِدَةِ ثُلُثُ السِّنِّ.

(۲۸۵۳۶) حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے زائد دانت کے بارے میں ارشاد فرمایا: دانت کی تہائی دیت ہوگی۔

(۲۰۳) الرَّجُلُ يَنْخُسُ الدَّابَّةَ فَتَضْرِبُ

اس آدمی کا بیان جو سواری کو تیز دوڑانے کے لیے نوکیلی چیز چبھوئے اور اسے مار دے تو کیا حکم ہے؟

(۲۸۵۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :أَقْبَلَ رَجُلٌ بِجَارِيَةٍ مِنَ الْقَادِسِيَّةِ ، فَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَاقِفٍ عَلَى دَابَّةٍ ، فَنَخَسَ الرَّجُلُ الدَّابَّةَ ، فَرَفَعَتِ الدَّابَّةُ رِجْلَهَا ، فَلَمْ تُخْطِءْ عَيْنَ الْجَارِيَةِ ، فَرُفِعَ إِلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ ، فَضَمَّنَ الرَّاكِبَ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ :عَلَى الرَّجُلِ ، إِنَّمَا يُضَمَّنُ النَّاخِسُ.

(۲۸۵۳۷) حضرت قاسم بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی قادسیہ سے ایک باندی لے کر آیا، اس کا گزر کسی آدمی پر ہوا جو سواری پر کھڑا تھا پس اس آدمی نے سواری کو تیز دوڑانے کے لیے اس کی سرین پر کیل چبھو دی تو سواری کے جانور نے اپنی ٹانگیں اٹھا ئیں اس سے باندی کی آنکھ کا نشانہ خطا نہ گیا۔ یہ معاملہ حضرت سلمان بن ربیعہ باھلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سوار کو ضامن بنایا یہ خبر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس آدمی کو میرے پاس لاؤ اس لیے کہ کیل چبھونے والے کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۵۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ نَخَسَ دَابَّةَ رَجُلٍ؟ فَقَالَ : يُضَمَّنُ النَّاخِسُ.

(۲۸۵۳۸) حضرت جابر ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر شعبی ولیٹیلیہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا: جس نے کسی آدمی کے جانور کو سرین پر کیل چبھودی ہو؟ آپ ولیٹیلیہ نے فرمایا: کیل چبھونے والے کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۵۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَن مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: إِلاَّ أَنْ يَنْخُسَهَا إِنْسَانٌ فَيُضَمَّن النَّاخِسُ.

(۲۸۵۳۹) حضرت شعبی ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ولیٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: مگر یہ کہ کسی انسان نے اس جانور کو سرین پر تیز دوڑانے کے لیے کیل چبھوئی ہو پس اس کیل چبھوے والے کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۳۰۴) رَجُلٌ جَدَعَ أَنْفَ عَبْدٍ

وہ آدمی جو کسی غلام کی ناک کاٹ دے

(۲۸۵۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ فِي رَجُلٍ جَدَعَ أَنْفَ عَبْدٍ كُلَّهُ ، قَالَ : يَغْرَمُ ثَمَنَهُ.

(۲۸۵۴۰) حضرت عامر ولیٹیلیہ اور حضرت ابراہیم ولیٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی کے بارے میں جس نے کسی غلام کی مکمل ناک کاٹ دی تھی کہ اس شخص کو اس غلام کی قیمت کا ضامن بنایا جائے گا۔

(۳۰۵) الرَّجُلُ يُصِيبُ الرَّجُلَ ، فَيُصَالِحُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ يَمُوتُ

اس آدمی کا بیان جو آدمی کو تکلیف پہنچائے پس اس پر مصالحت کر لی گئی پھر اس شخص کی موت واقع ہو گئی

(۲۸۵۴۱) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي رَجُلٍ قُطِعَتْ يَدُهُ ، فَصَالَحَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ انْتَقَضَتْ يَدُهُ فَمَاتَ ، قَالَ : الصُّلْحُ مَرْدُودٌ ، وَيُؤْخَذُ بِالدِّيَةِ.

(۲۸۵۴۱) حضرت ابو عبید اللہ ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں جس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا پس اس نے اس پر مصالحت کر لی پھر اس کا ہاتھ خراب ہو گیا اور اس کی موت واقع ہو گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صلح مردود ہے اور دیت لی جائے گی۔

(۲۰۶) فِيمَا يُصَابُ فِي الْفِتَنِ مِنَ الدِّمَاءِ

(۲۸۵٤۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :هَاجَتِ الْفِتْنَةُ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ ، فَأَجْمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنَّهُ لَا يُقَادُ ، وَلَا يُودَى مَا أُصِيبَ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ ، وَ- يُرَدُّ مَا أُصِيبَ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ ، إِلَّا مَا يُوجَدُ بِعَيْنِهِ.

(۲۸۵۴۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ فتنے کے زمانے میں اصحاب رسول کی رائے یہ تھی کہ قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۲۰۷) الرَّجُلُ وَالْغُلَامُ يَقِفَانِ فِي الْمَوْضِعِ لَا يُدْرَى

(۲۸۵٤۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَن غُلَامٍ كَانَ يُطَيِّرُ حَمَامًا فَوْقَ بَيْتٍ ، وَرَجُلٌ فَوْقَ بَيْتٍ ، فَوَقَعَ الْغُلَامُ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ :لَعَلَّهُمْ يَقُولُونَ لَعَلَّهُ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ.

(۲۸۵۴۳) حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ ایک بچہ چھت پر کبوتر اڑا رہا تھا اور ایک آدمی بھی چھت پر تھا۔ پھر وہ بچہ گر گیا تو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اس آدمی نے اسے کسی کام کا کہا ہوگا۔

(۲۸۵٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :لو قُلْتَ لِرَجُلٍ وَهُوَ عَلَى مَقْتَلِهِ ، يَعْنِي مَهْلِكَهُ :جِسْرًا ، أَوْ حَائِطًا ، بَاعِد اتَّقِهِ ، فَصُرِعَ غَرِمْتَهُ.

(۲۸۵۴۴) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ اگر تم نے ہلاکت خیز مقام پر کھڑے کسی آدمی سے کہا کہ بچو اور وہ گر گیا تو تم ضمان دو گے۔

(۲۸۵٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :رَجُلٌ نَادَى صَبِيًّا اسْتَأْخِرْ ، فَخَرَّ فَمَاتَ ؟ قَالَ :يَرْوُونَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ يُغَرِّمُهُ ، يَقُولُونَ :أَفْزَعَهُ ، قُلْتُ :فَنَادَى كَبِيرًا ؟ قَالَ :مَا أَرَاهُ إِلَّا مِثْلَهُ ، فَرَادَدْتُهُ ، فَكَانَ يَرَى أَنْ يُغَرَّمَ.

(۲۸۵۴۵) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ اگر ایک آدمی کسی بچے سے کہے کہ پیچھے ہٹ اور بچہ گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسے ضامن بناتے تھے۔ کیونکہ اس نے اسے ڈرایا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا اگر کسی نے بڑے کو اس طرح کہا تو حضرت عطاء نے فرمایا کہ پھر بھی یہی حکم ہے۔

(۲۰۸) رَجُلَانِ شَجَّا رَجُلًا آمَّةً وَمُوضِحَةً

دو آدمی جن میں سے ایک نے کسی آدمی کے سر میں دماغ تک چوٹ ماری اور دوسرے نے اسی آدمی کے سر کی ہڈی میں چوٹ ماردی

(۲۸۵٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلَيْنِ شَجَّا رَجُلًا ، فَشَجَّهُ أَحَدُهُمَا آمَّةً ،

وَشَجَّهُ الآخَرُ مُوضِحَةً ، لاَ يُعْلَمُ ، وَلاَ يُدْرَى أَيُّهُمَا شَجَّ الْمُوضِحَةَ ، وَلاَ أَيُّهُمَا شَجَّ الآمَّةَ ، فَقَالَ : عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الآمَّةِ ، وَنِصْفُ الْمُوضِحَةِ.

(۲۸۵۴۶) حضرت اشعث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ملکر ایک آدمی کے سر میں زخم لگایا ان میں سے ایک نے اس کے دماغ کی جھلی تک زخم لگایا اور دوسرے نے اس کے سر کی ہڈی تک زخم لگایا یہ معلوم نہیں تھا اور نہ ہی ان دونوں میں سے کوئی جانتا تھا کہ کس نے دماغ کی جھلی تک زخم لگایا اور کس نے سر کی ہڈی تک زخم لگایا۔ اس بارے میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے ہر ایک پر دماغ کی جھلی کے زخم کی نصف دیت اور سر کی ہڈی کے زخم کی نصف دیت لازم ہوگی۔

(۲۰۹) أَنَّ الْمُسْلِمِينَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ

مسلمانوں کے خون آپس میں برابر و یکساں ہیں

(۲۸۵۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ خَيَّاطٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ ، وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ ، قَالَ : الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ ، يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ ، وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ. (ابو داؤد ۴۵۳۵۔ ابن ماجه ۲۶۸۵)

(۲۸۵۴۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے: مسلمانوں کے خون آپس میں برابر و یکساں ہیں ان میں ادنیٰ شخص بھی ان کے عہد و پیمان کے لیے کوشش کرتا ہے اور وہ غیروں کے مقابلہ میں متحد ہیں۔

(۲۸۵۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ ، يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ ، وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ.

(ابو داؤد ۴۵۱۹۔ ابن ماجه ۲۶۸۴)

(۲۸۵۴۸) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے خون آپس میں برابر و یکساں ہیں، ان کا ادنیٰ شخص بھی ان کے عہد و پیماں کے لیے کوشش کرتا ہے وہ غیروں کے مقابلہ میں ایک ہیں متحد ہیں۔

(۲۸۵۴۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَت قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ ، وَكَانَتِ النَّضِيرُ أَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ ، فَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلاً مِنَ النَّضِيرِ قُتِلَ بِهِ ، وَإِنْ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلاً مِنْ قُرَيْظَةَ وَدَاه مِئَةَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلاً مِنْ قُرَيْظَةَ ، قَالُوا : ادْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلْهُ ، فَقَالُوا : بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهُ ، فَنَزَلَتْ : ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ﴾ فَالْقِسْطُ : النَّفْسُ

بِالنَّفْسِ ، ثُمَّ نَزَلَتْ : ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ﴾. (ابو داؤد ۴۴۸۸۔ نسائی ۴۷۳۴)

(۲۸۵۴۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قریظہ اور نضیر دو قبیلے تھے اور قبیلہ نضیر قریظہ والوں سے زیادہ معزز تھے۔ پس جب قبیلہ قریظہ کا کوئی آدمی قبیلہ نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو بدلہ میں اسے بھی قتل کر دیا جاتا۔ اور اگر قبیلہ نضیر کا کوئی آدمی قبیلہ قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو وہ اسے سو وسق کھجور دیت میں ادا کر دیتا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو قبیلہ نضیر کے ایک آدمی نے قریظہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا، انہوں نے کہا تم اس قاتل کو ہمارے حوالہ کر دو تا کہ ہم اسے قتل کر دیں، ان لوگوں نے جواب دیا۔ ہمارے اور تمہارے درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کریں گے۔ پس وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ:۔ اور اگر آپ حکم بنیں تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کریں۔ قسط سے مراد۔ جان کے بدلے جان ہے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ:۔ تو کیا پھر یہ لوگ زمانہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں۔

(۲۸۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ ، وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمِ الدِّيَةُ ، فَقَالَ اللَّهُ لِهَذِهِ الأُمَّةِ : ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمَ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ ، وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ ، وَالأُنْثَى بِالأُنْثَى ، فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ ، فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ﴾ فَالْعَفْوُ :أَنْ تُقْبَلَ الدِّيَةُ فِي الْعَمْدِ : ﴿ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ قَالَ :فَعَلَى هَذَا :أَنْ يَتَّبِعَ بِالْمَعْرُوفِ ، وَعَلَى ذَاكَ أَنْ يُؤَدِّيَ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ، ﴿فَمَنَ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾.(بخاری ۴۴۹۸۔ ابن الجارود ۷۷۵)

(۲۸۵۵۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا اور ان میں دیت مشروع نہیں تھی۔ اللہ رب العزت نے اس امت کے لیے ارشاد فرمایا: ترجمہ:۔ فرض کر دیا گیا ہے تم پر مقتولوں کا قصاص لینا آزاد کو قتل کیا جائے گا آزاد کے بدلے میں اور غلام کو غلام کے بدلے میں اور عورت کو عورت کے بدلے میں سو وہ شخص جس کو معاف کر دیا جائے اس کے بھائی کی طرف سے قصاص میں کچھ تو لازم ہے اس پر پیروی کرنا معروف طریقے کی اور ادا کرنا مقتول کے ورثاء کو احسن طریقے سے۔ سو آیت میں عفو سے مراد یہ ہے کہ قتل عمد میں دیت قبول کر لی جائے۔ آیت ترجمہ: یہ رعایت ہے تمہارے رب کی طرف سے اور رحمت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سو اسی بنیاد پر لازم ہے کہ پیروی کرے معروف طریقے کی اور اس پر لازم ہے کہ مقتول کے ورثاء کو احسن طریقے سے ادا کر دے۔ آیت ترجمہ: پھر جو زیادتی کرے اس کے بعد تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(۲۸۵۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :مَا قَوْلُهُ : ﴿الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ﴾؟ قَالَ :الْعَبْدُ يَقْتُلُ عَبْدًا ، مِثْلَهُ ، فَهُوَ بِهِ قَوَدٌ ، وَإِنْ كَانَ الْقَاتِلُ أَفْضَلَ لَمْ يَكُنْ لَهُم إِلاَّ قِيمَةُ الْمَقْتُولِ.

(۲۸۵۵۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: اللہ رب العزت کے قول: آزاد کے بدلے میں آزاد اور غلام کے بدلے میں غلام اس کا مطلب کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: غلام اپنے جیسے کسی غلام کو قتل کر دیتا ہے تو

بدلے میں اس کو بھی قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ اور اگر قاتل مقتول سے افضل ہو تو مقتول کے ورثاء کو صرف مقتول کی قیمت ملے گی۔

(۲۸۵۵۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ حَيَّيْنِ مِنَ الْعَرَبِ قِتَالٌ ، فَقُتِلَ مِنْ هَؤُلاَءِ وَمِنْ هَؤُلاَءِ ، فَقَالَ أَحَدُ الْحَيَّيْنِ : لاَ نَرْضَى حَتَّى نَقْتُلَ بِالْمَرْأَةِ الرَّجُلَ ، وَبِالرَّجُلِ الرَّجُلَيْنِ ، قَالَ : فَأَبَى عَلَيْهِم الآخَرُونَ ، فَارْتَفَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْقَتْلُ بَوَاءٌ ، أَیْ سَوَاءٌ ، قَالَ : فَاصْطَلَحَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ عَلَى الدِّيَاتِ. قَالَ : فَحَسَبُوا لِلرَّجُلِ دِيَةَ الرَّجُلِ ، وَلِلْمَرْأَةِ دِيَةَ الْمَرْأَةِ ، وَلِلْعَبْدِ دِيَةَ الْعَبْدِ ، فَقَضَى لأَحَدِ الْحَيَّيْنِ عَلَى الآخَرِ ، قَالَ : فَهُوَ قَوْلُهُ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ ، وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ ، وَالأُنْثَى بِالأُنْثَى﴾.

قَالَ سُفْيَانُ : ﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾ ، قَالَ : فَمَنْ فَضَلَ لَهُ عَلَى أَخِيهِ شَيْءٌ فَلْيُؤَدِّهِ بِالْمَعْرُوفِ ، وَلْيَتْبَعْهُ الطَّالِبُ بِإِحْسَانٍ ، إِلَى قَوْلِهِ : ﴿عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾.

(۲۸۵۵۲) حضرت ابن اشوع فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی نے ارشاد فرمایا: عرب کے دو قبیلوں کے درمیان لڑائی تھی۔ سو اس قبیلہ کے کچھ افراد قتل ہوئے اور اس قبیلہ کے بھی کچھ افراد قتل ہو گئے۔ ان قبیلوں میں سے ایک نے کہا: ہم راضی نہیں ہوں گے یہاں تک کہ ہم عورت کے بدلے میں آدمی کو اور آدمی کے بدلے میں دو آدمیوں کو قتل کریں: دوسرے قبیلے والوں نے اس بات کا انکار کر دیا، پھر انہوں نے یہ معاملہ نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قتل کا معاملہ برابری کا ہے۔ سو لوگوں نے اپنے درمیان دیتوں کی اصطلاح قائم کر لی۔ انہوں نے آدمی کے لیے آدمی کی دیت عورت کے لیے عورت کی دیت اور غلام کے لیے غلام کی دیت کو کافی سمجھا۔ اور آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دونوں قبیلوں میں سے ایک کے لیے دوسرے پر یوں فیصلہ فرمایا: راوی کہتے ہیں وہ فیصلہ اللہ رب العزت کا یہ قول ہے: ترجمہ:۔ اے ایمان والو! فرض کر دیا گیا ہے تم پر مقتولوں کا قصاص لینا قتل کیا جائے آزاد کو آزاد کے بدلے میں، اور غلام کو غلام کے بدلے میں اور عورت کو عورت کے بدلے میں۔ حضرت سفیان بن حسن نے فرمایا: آیت: سو وہ شخص جس کو معاف کر دیا جائے اس کے بھائی کی طرف سے قصاص میں سے کچھ۔ آپ فرمایا: مراد یہ ہے کہ جس نے اپنے بھائی پر کچھ اس میں فضل کر دیا تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو معروف طریقہ سے ادائیگی کرے۔ اور طالب احسن انداز میں اس کی پیروی کرے اللہ رب العزت کے قول ﴿عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ تک۔

(۲۱۰) الدَّابَّةُ وَالشَّاةُ تُفْسِدُ الزَّرْعَ

اس سواری کے جانور اور بکری کا بیان جو کھیتی کو تباہ کر دے

(۲۸۵۵۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ غَنَمٍ سَقَطَتْ فِي زَرْعِ قَوْمٍ ؟ قَالَ حَمَّادٌ :

لاَ یُضَمَّنُ ، وَقَالَ الْحَکَمُ :یُضَمَّنُ.

(۲۸۵۵۳) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایسی بھیڑ بکریوں کے متعلق دریافت کیا جو کسی قوم کی کھیتی برباد کردیں؟ حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا: ان کے مالک کو ضامن نہیں بنایا جائے گا اور حضرت حکم رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۸۵۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ؛ أَنَّ شَاۃً دَخَلَتْ عَلَی نَسَّاجٍ فَأَفْسَدَتْ غَزْلَہُ ، فَلَمْ یُضَمِّنِ الشَّعْبِیُّ صَاحِبَ الشَّاۃِ بِالنَّہَارِ.

(۲۸۵۵۴) حضرت طارق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک بکری کپڑا بننے والے پر داخل ہوگئی اور اس کے کاتے ہوئے کو خراب کردیا تو امام شعبی رحمہ اللہ نے دن کی وجہ سے بکری کے مالک کو ضامن نہیں بنایا۔

(۲۸۵۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، عَنْ سَعِیدٍ ، وَحَرَامِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّ نَاقَۃً لِلْبَرَائِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ قَوْمٍ فَأَفْسَدَتْ عَلَیْہِمْ ، فَقَضَی رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّ حِفْظَ الأَمْوَالِ عَلَی أَہْلِہَا بِالنَّہَارِ ، وَأَنَّ عَلَی أَہْلِ الْمَاشِیَۃِ مَا أَصَابَتِ الْمَاشِیَۃُ بِاللَّیْلِ. (ابو داؤد ۳۵۶۵۔ احمد ۲۹۵)

(۲۸۵۵۵) حضرت سعید اور حضرت حرام سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی کسی قوم کے باغ میں داخل ہوگئی اور ان کے باغ کو تباہ و برباد کردیا۔ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فیصلہ فرمایا: مالک پر اپنے مال کی دن میں حفاظت کرنا ضروری ہے اور مویشیوں والے پر ضمان ہوگا جب اس کے مویشی رات میں کوئی نقصان پہنچائیں۔

(۲۸۵۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ (ح) وَإِسْمَاعِیلَ بْنِ أَبِی خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ؛ أَنَّ شَاۃً أَکَلَتْ عَجِینًا ، وَقَالَ الآخَرُ :غَزْلاً نَہَارًا ، فَأَبْطَلَہُ شُرَیْحٌ ، وَقَرَأَ : ﴿إِذْ نَفَشَتْ فِیہِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾، فَقَالَ فِی حَدِیثِ إِسْمَاعِیلَ :إِنَّمَا کَانَ النَّفْشُ بِاللَّیْلِ.

(۲۸۵۵٦) حضرت اسماعیل بن ابو خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک بکری دن کو کسی کا آٹا کھا گئی اور دوسرے راوی نے یوں فرمایا: کسی کا کاتا ہوا کپڑا کھا گئی۔ تو حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس کو باطل قرار دیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ:۔ جب جا گھسیں بکریاں اس میں لوگوں کی اور حضرت اسماعیل کی حدیث میں یوں فرمایا: بے شک بکریوں کا گھسنا رات میں ہوگا۔

(۲۸۵۵۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :جَائَ رَجُلٌ إِلَی شُرَیْحٍ ، فَقَالَ :إِنَّ شَاۃَ ہَذَا قَطَعَتْ غَزْلِی ، فَقَالَ :لَیْلاً ، أَوْ نَہَارًا ؟ فَإِنْ کَانَ نَہَارًا ، فَقَدْ بَرِئَ ، وَإِنْ کَانَ لَیْلاً ، فَقَدْ ضَمِنَ ، وَقَرَأَ : ﴿إِذْ نَفَشَتْ فِیہِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾ ، وَقَالَ :إِنَّمَا کَانَ النَّفْشُ بِاللَّیْلِ.

(۲۸۵۵۷) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت شریح رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اس آدمی کی بکری نے میرا کاتا ہوا

کپڑا کاٹ دیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا: دن میں یا رات میں؟ اگر دن ہوا تو شخص بری ہوگا اور اگر رات تھی تو تحقیق وہ شخص ضامن ہوگا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ترجمہ:۔ جب جا گھسیں بکریاں اس میں لوگوں کی اور فرمایا: بے شک بکریوں کا گھس جانا رات میں ہو تو ضمان ہوتا ہے۔

(۲۸۵۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ ﴿إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾ ، قَالَ : كَانَ كَرْمًا ، فَدَخَلَتْ فِيهِ لَيْلاً ، فَمَا أَبْقَتْ فِيهِ خَضِرًا.

(۲۸۵۵۸) حضرت مرہ بن شراحیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی آیت ﴿إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾ ترجمہ:۔ جب جا گھسیں اس باغ میں لوگوں کی بکریاں رات کے وقت اس میں داخل ہوئیں اور انہوں نے اس میں کوئی ہریالی نہیں چھوڑی۔

(۲۱۱) الْمَكْفُوفُ يُصِيبُ إِنْسَانًا

اس نابینا شخص کا بیان جو کسی کو تکلیف پہنچا دے

(۲۸۵۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ عُثْمَانُ : مَنْ جَالَسَ أَعْمَى ، فَأَصَابَهُ الأَعْمَى بِشَيْءٍ ، فَهُوَ هَدَرٌ.

(۲۸۵۵۹) حضرت محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نابینا کے ساتھ بیٹھا پھر اس نابینا نے اسے کوئی تکلیف پہنچادی تو وہ باطل ورائیگاں ہوگی۔

(۲۱۲) فِي جِنَايَةِ ابْنِ الْمُلاَعَنَةِ

لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی جنایت کا بیان

(۲۸۵۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا رَجَمَ الْمَرْأَةَ قَالَ لأَوْلِيَائِهَا : هَذَا ابْنُكُمْ تَرِثُونَهُ وَيَرِثُكُمْ ، وَإِنْ جَنَى جِنَايَةً فَعَلَيْكُمْ.

(۲۸۵۶۰) حضرت زید بن وھب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب عورت کو سنگسار کرتے تو اس کے سرپرستوں سے فرماتے: یہ تمہارا بیٹا ہے تم اس کے وارث بنو گے اور یہ تمہارا وارث بنے گا اور اگر اس نے کوئی قابل سزا غلطی کی تو اس کا ضمان تم پر لازم ہوگا۔

(۲۸۵۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا لاَعَنَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ، وَلاَ يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا ، وَأُلْحِقَ الْوَلَدُ بِعَصَبَةِ أُمِّهِ ، يَرِثُونَهُ وَيَعْقِلُونَ عَنْهُ.

(۲۸۵۶۱) حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی بیوی سے لعان کیا تو ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی جائے گی اور وہ دونوں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکیں گے اور اس بچہ کو اس کی ماں کے عصبہ رشتہ داروں سے ملا دیا جائے گا وہی اس بچہ کے وارث ہوں گے اور اس کی طرف سے دیت ادا کریں گے۔

(۲۸۵٦۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مِيرَاثُهُ كُلُّهُ لِأُمِّهِ ، وَيَعْقِلُ عَنْهُ عَصَبَتُهَا ، كَذَلِكَ وَلَدُ الزِّنَى ، وَوَلَدُ النَّصْرَانِيِّ وَأُمُّهُ مُسْلِمَةٌ.

(۲۸۵۶۲) حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: بچہ کی ساری کی ساری وراثت اس کی ماں کے لیے ہوگی اور اس کی طرف سے دیت اس کی ماں کے عصبی رشتہ دار ادا کریں گے یہی حکم ولد زنا کا ہوگا اور عیسائی کے بچہ کا جبکہ اس کی ماں مسلمان ہو۔

(۲۱۳) رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلاً فَحُبِسَ ، فَقَتَلَهُ رَجُلٌ عَمْدًا

ایک آدمی نے کسی آدمی کو قتل کیا سو اسے قید کر دیا گیا پس وہاں اسے کسی آدمی نے عمداً قتل کر دیا

(۲۸۵٦۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَأَبِي هَاشِمٍ ، قَالاَ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلاً عَمْدًا ، فَحُبِسَ لِيُقَادَ بِهِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَتَلَهُ عَمْدًا ، قَالاَ : لاَ يُقَادُ بِهِ.

(۲۸۵۶۳) حضرت ابو العلاء فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابو ہاشم رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو عمداً قتل کیا سو اسے قید کر دیا گیا تا کہ اس سے قصاص لیا جائے پھر ایک آدمی آیا اور اس نے اسے عمداً قتل کر دیا آپ رحمۃ اللہ علیہ دونوں حضرات نے فرمایا: اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔

(۲۸۵٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ مُتَعَمِّدًا ، ثُمَّ قَتَلَ الْقَاتِلَ رَجُلٌ مُتَعَمِّدًا ، قُتِلَ الأَوْسَطُ.

(۲۸۵۶۴) حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے جان بوجھ کر قتل کر دیا پھر کسی آدمی نے اس قاتل کو عمداً قتل کر دیا تو درمیانے کو تو چونکہ قتل کیا جانا تھا اس لیے قصاص نہیں ہے۔

(۲۱٤) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ)

اللہ رب العزت کے ارشاد کی تفسیر کا بیان ''پس جو شخص معاف کر دے تو وہ کفارہ ہے اس کے گناہوں کا''

(۲۸۵٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ

عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ؛ ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ ، قَالَ :هُدِمَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوبِهِ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۸۵۶۵) حضرت ہیثم بن اسود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے اللہ رب العزت کے قول: ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ کی تفسیر یوں بیان فرمائی: اس شخص سے اس جیسا گناہ ختم کر دیا جائے گا۔

(۲۸۵۶٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ قَالَ :لِلْمَجْرُوحِ ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ :لِلْجَارِحِ.

(۲۸۵۶٦) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت کے قول ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ ترجمہ:۔ جو شخص معاف کر دے تو وہ کفارہ ہے اس کے گناہوں کا اس کے بارے میں حضرت ابراہیم ؒ نے فرمایا: زخمی کے لیے حکم ہے اور حضرت مجاہد ؒ نے فرمایا: زخم پہنچانے والے کے لیے حکم ہے۔

(۲۸۵۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالاَ : كَفَّارَةٌ لِلْجَارِحِ ، وَأَجْرُ الَّذِي أُصِيبَ عَلَى اللهِ.

(۲۸۵۶۷) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: گناہوں کا کفارہ ہوگا زخم پہنچانے والے کے لیے اور جس کو تکلیف پہنچی تھی اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۲۸۵۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ قَالَ: لِلْمَجْرُوحِ.

(۲۸۵۶۸) حضرت سفیان بن حسین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے اللہ رب العزت کے قول ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمایا: یہ زخمی کے لیے حکم ہے۔

(۲۸۵۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ :إِنْ عَفَى عَنْهُ ، أَوِ اقْتَصَّ مِنْهُ ، أَوْ قَبِلَ مِنْهُ الدِّيَةَ فَهُوَ كَفَّارَةٌ.

(۲۸۵۶۹) حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن اسلم ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اگر وہ اس کو معاف کر دے یا اس سے قصاص لے لیے یا اس سے دیت قبول کر لے تو یہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

(۲۸۵۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالاَ : كَفَّارَةٌ لِلَّذِي تَصَدَّقَ عَلَيْهِ ، وَأَجْرُ الَّذِي أُصِيبَ عَلَى اللهِ.

(۲۸۵۷۰) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت مجاہد ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: گناہوں کا کفارہ اس شخص کے لیے ہوگا جس کو معاف کر دیا گیا ہے اور جس کو تکلیف پہنچی تھی اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے۔

(۲۸۵۷۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ ، قَالَ :لِلْجَارِحِ ، وَأَجْرُ الْمُتَصَدِّقِ عَلَى اللهِ.

(۲۸۵۷۱) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ کی تفسیر یوں بیان فرمائی یہ حکم زخم پہنچانے والے کے لیے ہے اور معاف کرنے والے کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔

(۲۸۵۷۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَن عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عُقْبَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ ، قَالَ :لِلْجَارِحِ.

(۲۸۵۷۲) حضرت ابو عقبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ نے آیت ﴿فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ کی تفسیر یوں بیان فرمائی گناہوں کے کفارے کا حکم زخم پہنچانے والے کے لیے ہے۔

(۲۸۵۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، عَن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ :تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا ، وَلاَ تَزْنُوا ، وَلاَ تَسْرِقُوا ، فَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ ، فَهُوَ كَفَّارَتُهُ. (بخاری ۴۸۹۴۔ مسلم ۱۳۳۳)

(۲۸۵۷۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے سے بیعت کرو تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے تم زنا نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، پس جس شخص نے اس میں سے کوئی کام کیا سوا سے اس کی سزا دی جائے گی اور وہی اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگی۔

(۲۸۵۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لِلَّذِي تَصَدَّقَ بِهِ.

(۲۸۵۷۴) حضرت زکریا رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یہ حکم اس کے لیے ہے جو معاف کردے۔

(۲۱۵) الرَّجُلُ يُصَابُ بِخَبْلٍ ، أَوْ دَمٍ

اس آدمی کا بیان جس کو زخم لگا دیا گیا ہو یا قتل کردیا ہو

(۲۸۵۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ ، أَوْ خَبْلٍ ، وَالْخَبْلُ: الْجُرْحُ ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلاَثٍ ، فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ ؛ أَنْ يَقْتُلَ ، أَوْ يَعْفُوَ ، أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ ، فَمَنْ فَعَلَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَعَادَ ، فَلَهُ نَارُ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا. (ابوداؤد ۴۴۹۰۔ احمد ۳۱)

(۲۸۵۷۵) حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو قتل کردیا گیا یا اس کو زخمی کیا گیا تو اس کو تین باتوں میں سے ایک میں اختیار ہے پس اگر وہ چوتھی بات کا ارادہ کرے تو تم اس کے ہاتھ پکڑ لو وہ کام یہ ہیں: قتل کردے یا وہ معاف کردے یا وہ دیت لے لے پس جس نے اس میں سے کوئی کام کیا اور پھر دوبارہ لوٹا تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے اس

میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

(۲۸۵۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ حَمْزَةَ أَبِي عُمَرَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُتِيَ بِالْقَاتِلِ يُجَرُّ فِي نِسْعَتِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُولِ ، أَتَعْفُو عَنْهُ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَتَأْخُذُ الدِّيَةَ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَتَقْتُلُهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ ثَلاَثًا ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ ، قَالَ : فَعَفَا ، فَرَأَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ ، قَدْ عُفِيَ عَنْهُ.

(۲۸۵۷۶) حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا قاتل کو لایا گیا اسے اس کے تسموں میں گھسیٹا جا رہا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے سرپرست سے فرمایا: کیا تم اسے معاف کرو گے؟ اس نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دیت لو گے؟ اس نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس کو قتل کرو گے؟ اس نے کہا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اس بات کو تین بار دہرایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر تم اس کو معاف کر دو گے تو یہ اپنے گناہ کا بوجھ اٹھا کر پھرے گا راوی کہتے ہیں: پس اس شخص نے معاف کر دیا اور میں نے اس قاتل کو دیکھا کہ وہ اپنے تسمہ کا ٹکڑا گھسیٹ رہا تھا، تحقیق اسے معاف کر دیا گیا تھا۔

(۲۸۵۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ ، فَقَالَ الْقَاتِلُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَلِيِّ : أَمَا إِنْ كَانَ صَادِقًا ، ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ ، قَالَ : فَخَلَّى سَبِيلَهُ. قَالَ : وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ ، قَالَ : فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ ، قَالَ : فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ. (ابوداؤد ۴۴۹۲۔ ترمذی ۱۴۰۷)

(۲۸۵۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قتل کر دیا سو یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مقتول کے سرپرست کے حوالہ کر دیا قاتل نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اس کے قتل کا ارادہ نہیں کیا تھا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرپرست سے فرمایا: اگر یہ سچا ہوا پھر تم نے اس کو قتل کر دیا تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔ راوی کہتے ہیں: اس نے اس کا راستہ خالی کر دیا یعنی معاف کر دیا اور اس قاتل کی تسمہ سے مشکیں بندھی ہوئی تھیں پس وہ نکلا اس حال میں کہ وہ اپنے تسمہ کو گھسیٹ رہا تھا اس کا نام ہی تسمہ والا پڑ گیا۔

(۳۱۶) حُرٌّ وَعَبْدٌ اصْطَدَمَا فَمَاتَا

آزاد اور غلام دونوں آپس میں ٹکرائے تو دونوں کی موت واقع ہوگئی

(۲۸۵۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ حُرٍّ وَعَبْدٍ اصْطَدَمَا فَمَاتَا ؟ قَالاَ : أَمَّا دِيَةُ

الْحُرُّ فَلَيْسَتْ عَلَى الْمَمْلُوكِ ، وَأَمَّا دِيَةُ الْمَمْلُوكِ فَعَلَى الْعَاقِلَةِ.

(۲۸۵۷۸) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایک آزاد اور غلام ان دونوں کے بارے میں دریافت کیا جو باہم ٹکرائے اور دونوں کی موت واقع ہوگئی؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: بہر حال آزاد کی دیت تو وہ غلام پر نہیں ہے اور رہی غلام کی دیت تو وہ آزاد کے خاندان پر لازم ہوگی۔

(۲۱۷) قَوْلِهِ (وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ)

اللہ رب العزت کے قول:۔ وان کان من قوم بینکم و بینهم میثاق. کی تفسیر کا بیان

(۲۸۵۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، قَالاَ : الرَّجُلُ يُسْلِمُ فِي دَارِ الْحَرْبِ فَيَقْتُلُهُ الرَّجُلُ ، لَيْسَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ.

(۲۸۵۷۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے آیت: اگر مقتول ہو ایسی قوم میں سے کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو اس کی تفسیر یوں بیان فرمائی: وہ آدمی جو دار الحرب میں اسلام لایا پھر ایک آدمی نے اسے قتل کر دیا: تو اس پر دیت نہیں ہوگی اور اس پر کفارہ لازم ہوگا۔

(۲۸۵۸۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ﴾ ، إِذَا قُتِلَ الْمُسْلِمُ فَهَذَا لَهُ وَلِوَرَثَتِهِ الْمُسْلِمِينَ ، ﴿فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ﴾، الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ يقْتَلُ وَقَوْمُهُ مُشْرِكُونَ، لَيْسَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ، فَعَلَيْهِ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ، وَإِنْ قَتَلَ مُسْلِمًا مِنْ قَوْمٍ مُشْرِكِينَ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ ، فَعَلَيْهِ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ، وَتُؤَدَّى دِيَتُهُ إِلَى قَوْمِهِ الَّذِينَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ ، فَيَكُونُ مِيرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِينَ ، وَيَكُونُ عَقْلُهُ لِقَوْمِهِ الْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ ، فَيَرِثُ الْمُسْلِمُونَ مِيرَاثَهُ ، وَيَكُونُ عَقْلُهُ لِقَوْمِهِ لأَنَّهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ.

(۲۸۵۸۰) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت کے قول: اور جس نے قتل کر دیا کسی مومن کو غلطی سے تو آزاد کرے ایک مومن غلام اور مقتول بہا ادا کیا جائے مقتول کے وارثوں کو اس آیت کے بارے میں حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب مسلمان کو قتل کر دیا جائے تو یہ حکم اس کے لیے اور اس کے مسلمان ورثاء کے لیے ہے اور آیت اور پھر مقتول اگر ایسی قوم میں سے ہو جو قوم تمہاری دشمن اور وہ مومن ہو۔ اس آیت کے بارے میں آپ نے فرمایا: وہ مسلمان آدمی جو قتل کر دے اس حال میں کہ اس کی قوم مشرک ہو ان کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی معاہدہ نہ ہو تو اس پر ایک مسلمان غلام آزاد کرنا لازم ہے اور اگر اس نے کسی مسلمان کو

قتل کر دیا جس کا تعلق مشرکوں کی قوم سے تھا اور اس قوم اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا تو اس پر ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا ضروری ہے اور اس کی دیت ادا کی جائے گی اس قوم کو جس کے درمیان اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا اور اس کی وراثت مسلمانوں کے لیے ہوگی۔ اور اس کی دیت اس مشرک قوم کے لیے ہوگی جس کے درمیان اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا۔ پس مسلمان اس کی وراثت کے وارث ہوں گے اور اس کی دیت اس کی قوم کے لیے ہوگی اس لیے کہ وہ ہی اس کی طرف سے دیت ادا کریں گے۔

(۲۸۵۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، قَالَ : مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ وَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ.

(۲۸۵۸۱) حضرت عیسیٰ بن مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے اللہ رب العزت کے قول: اور اگر مقتول ایسی قوم میں سے ہو کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو۔ اس آیت کے بارے میں آپ ؒ نے ارشاد فرمایا: وہ معاہدہ کنندگان میں سے ہو اور مسلمان نہ ہو۔

(۲۸۵۸۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ﴾ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسْلِمُ ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيَكُونُ فِيهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُونَ ، فَيُصِيبُهُ الْمُسْلِمُونَ خَطَأً فِي سَرِيَّةٍ ، أَوْ غَزَاةٍ ، فَيُعْتِقُ الَّذِي يُصِيبُهُ رَقَبَةً ، ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، قَالَ : هُوَ الرَّجُلُ يَكُونُ مُعَاهَدًا ، وَيَكُونُ قَوْمُهُ أَهْلَ عَهْدٍ ، فَيُسَلَّمُ إِلَيْهِم الدِّيَةُ ، وَيُعْتِقُ الَّذِي أَصَابَهُ رَقَبَةً.

(۲۸۵۸۲) حضرت ابو یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے آیت: ﴿فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ﴾ کے بارے میں فرمایا: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا کرتا تھا، اس نے اسلام قبول کر لیا وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ گیا۔ پس وہ اپنی قوم میں تھا اور اس کی قوم مشرک تھی کہ مسلمانوں نے کسی سریہ یا غزوہ میں غلطی سے اس کو قتل کر دیا تو اس کو مارنے والے نے ایک غلام آزاد کر دیا اور آیت: ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ کے بارے میں آپ ؒ نے فرمایا: وہ آدمی حلیف تھا اور اس کی قوم سے معاہدہ تھا ان کو دیت ادا کی گئی اور اس کو مارنے والے نے ایک غلام آزاد کیا۔

(۲۱۸) الْقَوَدُ مِنَ اللَّطْمَةِ

طمانچہ مارنے کی صورت میں قصاص لینے کا بیان

(۲۸۵۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَطَمَ

رَجُلاً ، فَأَقَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَبَّاسِ ، فَعَفَا عَنْهُ. (نسائی ۶۹۷۷)

(۲۸۵۸۳) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبد المطلب نے کسی آدمی کو طمانچہ مارا تو آپ ﷺ نے حضرت عباس سے بدلہ لینے کا ارادہ کیا تو اس نے ان کو معاف کر دیا۔

(۲۸۵۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْعُودِيُّ :عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ نَاجِيَةَ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي رَجُلٍ لَطَمَ رَجُلاً ، فَقَالَ لِلْمَلْطُومِ :اقْتَصَّ.

(۲۸۵۸۴) حضرت ناجیہ ابو الحسن کے والد حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو طمانچہ مار دیا تھا تو آپ نے طمانچہ کھانے والے سے فرمایا: تم اس سے بدلہ لے لو۔

(۲۸۵۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَقَادَ رَجُلاً مِنْ مُرَادٍ مِنْ لَطْمَةٍ لَطَمَ ابْنَ أَخِيهِ.

(۲۸۵۸۵) حضرت طارق بن شھاب فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید نے قبیلہ مراد کے ایک آدمی سے طمانچہ مارنے کی وجہ سے قصاص دلوایا جس کو اس کے بھتیجے نے طمانچہ مارا تھا۔

(۲۸۵۸٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقٍ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَقَادَ مِنْ لَطْمَة.

(۲۸۵۸۶) حضرت طارق فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید نے طمانچہ کی وجہ سے قصاص لیا۔

(۲۸۵۸۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ أَقَادَ مِنْ لَطْمَةٍ وَخُمَاشٍ.

(۲۸۵۸۷) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت شریح نے طمانچہ اور معمولی زخم کی صورت میں بھی قصاص لیا۔

(۲۸۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ أَقَادَ مِنْ لَطْمَةٍ.

(۲۸۵۸۸) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت شریح نے طمانچہ مارنے کی صورت میں قصاص لیا۔

(۲۸۵۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُ أَقَادَ مِنْ لَطْمَةٍ.

(۲۸۵۸۹) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر نے طمانچہ کی صورت میں قصاص لیا۔

(۲۸۵۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِاللهِ أَقَادَ مِنْ لَطْمَةٍ.

(۲۸۵۹۰) حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن عبد اللہ نے طمانچہ مارنے کی صورت میں قصاص لیا۔

(۲۸۵۹۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ :سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ ، يَقُولُ :لَطَمَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمًا رَجُلاً لَطْمَةً، فَقِيلَ :مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ قَطُّ، مَنَعَهُ وَلَطَمَهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :إِنَّ هَذَا أَتَانِي لِيَسْتَحْمِلَنِي ، فَحَمَلْتُهُ فَإِذَا هُوَ يَبِيعُهُمْ ، فَحَلَفْتُ أَنْ لاَ أَحْمِلَهُ :وَاللَّهِ لاَ حَمَلْتُهُ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ :اقْتَصَّ ، فَعَفَا الرَّجُلُ.

(۲۸۵۹۱) حضرت طارق بن شھاب فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر نے ایک دن کسی آدمی کو طمانچہ مار دیا، تو یوں کہا گیا؟ ہم

نے ہرگز آج کی طرح کبھی نہیں دیکھا! انہوں نے اس کو روکا اور اسے طمانچہ مار دیا! اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ میرے پاس آیا تا کہ وہ مجھ سے سواری مانگے سو میں نے اسے سوار کر دیا تو اس نے اس کو فروخت کر دیا۔ پس میں نے قسم اٹھائی ہے ہے کہ میں اس کو سواری نہیں دوں گا: اللہ کی قسم! میں اس کو سواری نہیں دوں گا تین مرتبہ یوں کہا: پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم بدلہ لے لو، اس آدمی نے معاف کر دیا۔

(۲۸۵۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ أَبِي لَيْلَى : أَقَدْتَ مِنْ لَطْمَةٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَمِنْ لَطَمَاتٍ.

(۲۸۵۹۲) حضرت حسن بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی لیلی رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آپ طمانچہ کا قصاص لیں گے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں، اور طمانچوں کی صورت میں بھی۔

(۲۸۵۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُ أَقَادَ مِنْ لَطْمَةٍ.

(۲۸۵۹۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے طمانچہ مارنے سے قصاص لیا۔

(۳۱۹) الضَّرْبَةُ بِالسَّوْطِ

چابک مارنے کا بیان

(۲۸۵۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ جِلْوَازًا قَنَعَ رَجُلاً بِسَوْطٍ ، فَأَقَادَهُ مِنْهُ شُرَيْحٌ.

(۲۸۵۹۴) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک سپاہی نے کسی آدمی کا سر ڈھانکا اور سر پر کوڑا مارا تو حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس سے قصاص لیا۔

(۲۸۵۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مغفلٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عَنْدَ عَلِيٍّ ، فَجَائَهُ رَجُلٌ فَسَارَّهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : يَا قَنبرُ ، فَقَالَ النَّاسُ : يَا قَنبرُ ، قَالَ : أَخْرِجْ هَذَا فَاجْلِدْهُ ، ثُمَّ جَاءَ الْمَجْلُودُ ، فَقَالَ : إِنَّهُ قَدْ زَادَ عَلَيَّ ثَلاثَةَ أَسْوَاطٍ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : مَا يَقُولُ ؟ قَالَ : صَدَقَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : خُذِ السَّوْطَ فَاجْلِدْهُ ثَلاثَةَ أَسْوَاطٍ ، ثُمَّ قَالَ : يَا قَنبرُ ، إِذَا جَلَدْتَ فَلاَ تَعْدُ الْحُدُودَ.

(۲۸۵۹۵) حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی: اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قنبر! تو لوگوں نے بھی کہا: اے قنبر! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو باہر لے جاؤ اور اسکو کوڑے مارو۔ پھر جس کو کوڑے لگائے تھے وہ آیا اور کہنے لگا: اس نے مجھے تین کوڑے زائد لگائے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا؟ یہ کیا کہہ رہا ہے؟ اس نے کہا: اے امیر المومنین! یہ سچ کہہ رہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوڑا

پکڑ واور اسے تین کوڑے مارو پھر آپ رضی اللہ نے فرمایا: اے قنبر! جب تم کوڑے مارو تو حدود میں تجاوز مت کرو۔

(۲۸۵۹۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالُوا : مَا أُصِيبَ بِهِ سَوْطٍ ، أَوْ عَصًا ، أَوْ حَجَرٍ ، فَكَانَ دُونَ النَّفْسِ فَهُوَ عَمْدٌ ، دِيَتُهُ الْقَوَدُ.

(۲۸۵۹۶) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ، حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رضی اللہ نے یوں ارشاد فرمایا: جس کو کوڑا یا لاٹھی یا پتھر مارا گیا اور یہ مارنا جان کے قتل کرنے سے کم تھا تو یہ عمد شمار ہوگا اس کی دیت قصاص ہوگا۔

(۲۲۰) الرَّجُلُ يَسْتَعِيرُ الدَّابَّةَ فَيَرْكُضُهَا

اس آدمی کا بیان جس نے سواری مستعار لی پس اس نے اسے تیز دوڑایا

(۲۸۵۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ اسْتَعَارَ مِنْ رَجُلٍ فَرَسًا ، فَرَكَضَهُ حَتَّى مَاتَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ لأَنَّ الرَّجُلَ يَرْكُضُ فَرَسَهُ.

(۲۸۵۹۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی آدمی سے عاریۃً گھوڑا لیا پس اس نے اسے تیز دوڑانے کے لیے ایڑ لگائی یہاں تک کہ وہ مرگیا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس شخص پر کوئی ضمان نہیں اس لیے کہ اس آدمی نے اس گھوڑے کو ایڑ لگائی۔

(۲۸۵۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ أَعْطَى رَجُلاً فَرَسًا فَقَتَلَهُ ، قَالَ : لاَ يَضْمَنُ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا ، أَوْ صَبِيًّا.

(۲۸۵۹۸) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک آدمی کو گھوڑا دیا تو اس نے اسے مار دیا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ شخص ضامن نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ غلام یا بچہ ہو۔

(۲۲۱) رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلاً ، قد ذَهَبَ الرُّوحُ مِنْ بَعْضِ جَسَدِهِ

ایک آدمی نے کسی آدمی کو قتل کیا تحقیق اس کے جسم کے کچھ حصہ سے روح نکل گئی ہو

(۲۸۵۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلاً قَدْ ذَهَبَتِ الرُّوحُ مِنْ نِصْفِ جَسَدِهِ ، قَالَ : يُضَمَّنُهُ.

(۲۸۵۹۹) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک آدمی کو قتل کیا تحقیق اس آدمی کے جسم کے کچھ حصہ میں سے روح نکل گئی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس شخص کو اس کا ضامن بنایا جائے گا۔

(۲۲۲) الرَّجُلُ يُوقِفُ دَابَّتَهُ

اس آدمی کا بیان جو اپنی سواری کو ٹھہرا لے

(۲۸٦٠٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَنْ أَوْقَفَ دَابَّتَهُ فِي طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ ، أَوْ وَضَعَ شَيْئًا ، فَهُوَ ضَامِنٌ لِجِنَايَتِهِ.

(۲۸۶۰۰) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسلمانوں کے راستہ میں اپنی سواری کو روک لیا یا کوئی چیز رکھ دی تو وہ شخص اپنی جنایت کا ضامن ہوگا۔

(۲۸٦٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ؛ عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : مَنْ رَبَطَ دَابَّةً فِي طَرِيقٍ فَهُوَ ضَامِنٌ.

(۲۸۶۰۱) حضرت شعبی اور حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے راستہ میں سواری کو باندھ دیا تو وہ ضامن ہوگا۔

(۲۲۳) الدَّامِيَةُ ، وَالْبَاضِعَةُ ، وَالْهَاشِمَةُ

سر کا وہ زخم جس سے خون نکلے اور نہ بہے وہ ہڈی جس سے خون نہ بہے اور ہڈی توڑ زخم کا بیان

(۲۸٦٠٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَقِّتُ فِي الْهَاشِمَةِ شَيْئًا.

(۲۸۶۰۲) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ہڈی توڑ زخم میں کوئی چیز مقرر نہیں کرتے تھے۔

(۲۸٦٠٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ قَضَى فِي الدَّامِيَةِ بِبَعِيرٍ ، وَفِي الْبَاضِعَةِ بِبَعِيرَيْنِ ، وَقَضَى فِي الْمُتَلاَحِمَةِ بِثَلاَثَةِ أَبْعِرَةٍ.

(۲۸۶۰۳) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان سر کے اس زخم میں جس سے خون نکلے اور نہ بہے ایک اونٹ کا فیصلہ فرمایا: اور ہڈی کے اس زخم میں جس میں خون نہ بہے دو اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔ اور آپ نے اس زخم میں جس میں گوشت پھٹ جائے اور ہڈی نہ ٹوٹے اس میں تین اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۲٤) الْعَبْدَانِ يُجْرَحُ أَحَدُهُمَا

ان دو غلاموں کا بیان جس میں سے ایک زخمی کر دیا جائے

(۲۸٦٠٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْعَبْدَيْنِ يَفْقَأُ أَحَدُهُمَا عَيْنَ صَاحِبِهِ ، قَالَ : إِنْ كَانَتْ قِيمَتُهُمَا سَوَاءً ، فَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ ، وَإِنْ كَانَتْ قِيمَةُ أَحَدِهِمَا أَكْثَرَ مِنَ الآخَرِ ، رُدَّ الأَكْثَرُ عَلَى الأَقَلِّ.

(۲۸۶۰۴) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے دو غلاموں کے بارے میں مروی ہے کہ جن میں سے ایک نے اپنے ساتھی کی آنکھ پھوڑ دی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ان دونوں کی قیمت برابر ہے تو آنکھ کے بدلے میں آنکھ پھوڑی جائے گی اور اگر ان میں سے ایک کی قیمت دوسرے سے زیادہ ہے تو زیادہ قیمت والے کو کم قیمت والے پر لوٹائیں گے۔

(۲۸۶۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الْعَبْدُ یَقْتُلُ الْعَبْدَ عَمْدًا ، وَالْمَقْتُولُ خَیْرٌ مِنَ الْقَاتِلِ ؟ قَالَ : لَیْسَ لِسَادَةِ الْمَقْتُولِ إلاَّ قَاتِلُ عَبْدِهِمْ ، لَیْسَ لَهُمْ غَیْرُہُ. وَقَالَهَا عَمْرُو بْنُ دِینَارٍ : لَیْسَ لَهُمْ إلاَّ قَاتِلُ عَبْدِهِم ، إِنْ شَاؤُوا قَتَلُوهُ ، وَإِنْ شَاؤُوا اسْتَرَقُوهُ.

(۲۸۶۰۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا اس غلام کے متعلق جس نے قصداً ایک غلام کو قتل کر دیا درانحالیکہ مقتول قاتل سے بہتر تھا تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مقتول کے آقا کو صرف اپنے غلام قاتل ملے گا انہیں اس کے سوا کچھ نہیں ملے گا اور حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا: انہیں صرف اپنے غلام کا قاتل ملے گا اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو اسے غلام بنالیں۔

(۲۲۵) الرَّجُلُ یَقْدَمُ بِأَمَانٍ ، فَیَقْتُلُهُ الْمُسْلِمُ

اس آدمی کا بیان جو امان طلب کر کے آیا اور کسی مسلمان نے اسے قتل کر دیا

(۲۸۶۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ زِیَادِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْهِنْدِ قَدِمَ بِأَمَانٍ عَدَنَ ، فَقَتَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِینَ بِأَخِیهِ ، فَکَتَبَ فِی ذَلِكَ إِلَی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ فَکَتَبَ : أَنْ لاَ تَقْتُلُوهُ وَخُذْ مِنْهُ الدِّیَةَ ، فَابْعَثْ بِهَا إِلَی وَرَثَتِهِ ، وَأَمَرَ بِهِ فَسُجِنَ.

(۲۸۶۰۶) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زیاد بن مسلم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہندوستان کا ایک آدمی امن لیکر عدن آیا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے اپنے بھائی کی وجہ سے اسے قتل کر دیا سو اس بارے میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے جواب لکھا: کہ اس کو قتل مت کرو اس سے دیت لے کر وہ دیت اس مقتول کے ورثاء کو بھیج دو اور آپ رحمہ اللہ کے حکم سے اسے قید کر دیا گیا۔

(۲۸۶۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ یُوسُفَ بْنِ یَعْقُوبَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِکِینَ قَتَلَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِینَ ، ثُمَّ دَخَلَ بِأَمَانٍ فَقَتَلَهُ أَخُوهُ ، فَقَضَی عَلَیْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ بِالدِّیَةِ ، وَجَعَلَهَا عَلَیْهِ فِی مَالِهِ ، وَحَبَسَهُ فِی السِّجْنِ ، وَبَعَثَ بِدِیَتِهِ إِلَی وَرَثَتِهِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ.

(۲۸۶۰۷) حضرت یوسف بن یعقوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مشرکین میں سے ایک شخص نے مسلمانوں کے ایک آدمی کو قتل کر دیا پھر وہ

شخص امان لے کر داخل ہوا تو اس مسلمان کے بھائی نے اس کو قتل کر دیا سو اس کے خلاف حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے دیت کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا: اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس دیت کا بوجھ اس کے مال میں ڈالا اور اسے جیل میں قید کر دیا اور وہ دیت مقتول کے اہل حرب میں موجود ورثاء کو بھیج دی۔

(۲۸۶۰۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حَبِيبِ الْمُعَلِّمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ حَجَّ ، فَلَمَّا رَجَعَ صَادِرًا لَقِيَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَتَلَهُ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَدِّيَ دِيَتَهُ إِلَى أَهْلِهِ. (ابو داؤد ۳۶۷)

(۲۸۶۰۸) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مشرک آدمی نے حج کیا پس جب وہ حج کر کے واپس لوٹا تو اس سے ایک مسلمان آدمی ملا جس نے اسے قتل کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ اس کے ورثاء کو اس کی دیت ادا کرے۔

(۲۸۶۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْمٍ لَقُوا الْعَدُو فَاسْتَأْجَلُوهُمْ خَمْسَةَ أَيَّامٍ ، فَقُتِلَ بَيْنَهُمْ قَتِيلٌ ، قَالَ :عَلَى الْمُسْلِمِينَ دِيَتُهُ.

(۲۸۶۰۹) حضرت ابوحرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے افراد کے بارے میں مروی ہے جو دشمنوں سے ملے پس انہوں نے ان سے پانچ دن کی مہلت مانگی سو ان کے درمیان ایک شخص کو قتل کر دیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مسلمانوں پر اس کی دیت لازم ہوگی۔

(۲۲۶) النِّسْوَةُ يَشْهَدْنَ عَلَى الْقَتِيلِ

ان عورتوں کا بیان جنہوں نے مقتول کے بارے میں یقینی خبر دی

(۲۸۶۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي طَلْقٍ ، عَنْ أُخْتِهِ هِنْدٍ بِنْتِ طَلْقٍ ، قَالَتْ : كُنْتُ فِي نِسْوَةٍ وَصَبِيٌّ مُسَجًّى ، قَالَتْ : فَمَرَّتِ امْرَأَةٌ فَوَطِئَتْهُ ، قُلْتُ :الصَّبِيَّ قَتَلَتْهُ وَاللَّهِ ، قَالَتْ : فَشَهِدْنَ عِنْدَ عَلِيٍّ عَشْرُ نِسْوَةٍ ، أَنَا عَاشِرَتُهُنَّ ، فَقَضَى عَلَيْهَا بِالدِّيَةِ ، وَأَعَانَهَا بِأَلْفَيْنِ.

(۲۸۶۱۰) حضرت ابوطلق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کی بہن حضرت ھند بنت طلق رحمۃ اللہ علیہا نے فرمایا: میں چند عورتوں میں تھی اور ایک بچہ کپڑے میں لپٹا ہوا تھا کہ ایک عورت گزری اس نے اس بچہ کو روندا اور اسے قتل کر دیا میں نے کہا: بچہ کو اس عورت نے مار دیا اللہ کی قسم! آپ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دس عورتوں نے گواہی دی میں ان کی دسویں تھیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت پر دیت کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا: اور اس کی دو ہزار درہم سے مدد کی۔

(۲۲۷) التَّغْلِيظُ فِي الدِّيَةِ

دیت میں سختی کا بیان

(۲۸۶۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَكُونُ التَّغْلِيظُ فِي شَيْءٍ مِنَ

الدِّيَةِ ، إلاَّ فِي الإِبِلِ ، وَالتَّغْلِيظُ فِي إِنَاثِ الإِبِلِ.

(۲۸۶۱۱) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: دیت میں کچھ بھی سختی نہیں کی جائے گی مگر اونٹ ہونے کی صورت میں اور سختی بھی مؤنث اونٹوں میں ہوگی۔

(۲۲۸) امْرَأَةٌ ضُرِبَتْ فَأَسْقَطَتْ

ایک عورت کو مارا گیا تو اس نے حمل ساقط کر دیا

(۲۸۶۱۲) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي امْرَأَةٍ ضُرِبَتْ فَأَسْقَطَتْ ثَلاَثَةَ أَسْقَاطٍ ، قَالَ :أَرَى أَنَّ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ غُرَّةً ، كَمَا أَنَّ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُم الدِّيَةَ.

(۲۸۶۱۲) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ سے ایسی عورت کے بارے میں مروی ہے کہ جس کو مارا گیا تو اس نے تین بچے ساقط کر دیئے۔ آپ ؒ نے فرمایا: میری رائے یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک میں غرہ یعنی غلام یا باندی لازم ہوگی جیسا کہ ان میں سے ہر ایک میں دیت لازم ہوگی۔

(۲۲۹) الاِسْتِهْلاَلُ الَّذِي تَجِبُ فِيهِ الدِّيَةُ

بچہ کی ولادت کے وقت اس آواز کا بیان جس میں دیت واجب ہو جاتی ہے

(۲۸۶۱۳) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَرَى الْعُطَاسَ اسْتِهْلاَلاً.

(۲۸۶۱۳) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: میری رائے ہے کہ چھینکنا بھی رونا ہی ہے۔

(۲۸۶۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :اسْتِهْلاَلُهُ صِيَاحُهُ.

(۲۸۶۱۴) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: بچہ کے ولادت کے وقت رونے سے مراد اس کا چیخنا ہے۔

(۲۸۶۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ الاِسْتِهْلاَلُ النِّدَاءُ ، أَوِ الْعُطَاسُ.

(۲۸۶۱۵) حضرت یحییٰ بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن محمد ؒ نے ارشاد فرمایا: بچہ کے ولادت کے وقت رونے سے مراد آواز نکالنا یا چھینکنا ہے۔

(۲۸۶۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الاِسْتِهْلاَلُ الصِّيَاحُ.

(۲۸۶۱۶) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: بچہ کے ولادت کے وقت رونے سے مراد چیخنا ہے۔

(۲۳۰) فِي شَعْرِ اللِّحْيَةِ إِذَا نُتِفَ فَلَمْ يَنْبُتْ

ڈاڑھی کے بالوں کا بیان جب ان کو اکھیڑ دیا گیا پس وہ دوبارہ نہیں اگے

(۲۸٦۱۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي اللِّحْيَةِ الدِّيَةُ ، إِذَا نُتِفَتْ فَلَمْ تَنْبُتْ.

(۲۸۶۱۷) حضرت صاعد بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: ڈاڑھی میں دیت لازم ہوگی جب کسی نے اکھیڑ دی اور وہ دوبارہ نہیں اگی۔

(۲۳۱) فِي الْمَمْلُوكِ يَضْرِبُهُ سَيِّدُهُ

اس غلام کا بیان جس کا آقا اسے مارتا ہو

(۲۸٦۱۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ ، كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعَدِّي الْمَمْلُوكَ عَلَى سَيِّدِهِ إِذَا اسْتَعْدَاهُ ، قَالَ مُحَمَّدٌ :اسْتَعْدَى أَبِي عَلَى أَنَسٍ عُمَرَ.

(۲۸۶۱۸) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ غلام کی اس کے آقا کے مقابلہ میں مدد کرتے تھے جب بھی وہ آپ رضی اللہ عنہ سے مدد مانگتا حضرت محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے والد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے خلاف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مدد مانگی۔

(۲۸٦۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ؛ أَنَّ عَبْدًا أَتَى عَلِيًّا قَدْ وَسَمَهُ أَهْلُهُ ، فَأَعْتَقَهُ.

(۲۸۶۱۹) حضرت حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک غلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جس کے مالک نے اسے داغ کر نشان لگایا تھا پس آپ رضی اللہ عنہ نے اسے آزاد کر دیا۔

(۲۳۲) فِي قَتْلِ اللِّصِّ

چور کو قتل کرنے کا بیان

(۲۸٦۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَن حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:إِذَا دَخَلَ اللِّصُّ دَارَ الرَّجُلِ فَقَتَلَهُ فَلاَ ضِرَارَ عَلَيْهِ.

(۲۸۶۲۰) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب چور آدمی کے گھر میں داخل ہوا سو اس آدمی نے اسے قتل کر دیا تو اس سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائے گا۔

(۲۸٦۲۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :اقْتُلِ اللِّصَّ وَأَنَا ضَامِنٌ أَنْ لاَ تَتْبَعَكَ مِنْهُ تَبِعَةٌ.

(۲۸۶۲۱) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: چور کو قتل کر دے میں ضامن ہوں کوئی تیرے پیچھے نہ آئے گا۔

(۲۸٦۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ وَجَدَ

سَارِقًا فِي بَيْتِهِ ، فَأَصْلَتَ عَلَيْهِ بِالسَّيْفِ ، وَلَوْ تَرَكْنَاهُ لَقَتَلَهُ.

(۲۸۶۲۲) حضرت سالم بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں ایک چور کو پایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر تلوار سے حملہ کر دیا۔ اور اگر ہم آپ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیتے تو آپ رضی اللہ عنہ ضرور اسے قتل کر دیتے۔

(۲۸۶۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ حُجَيْرِ بْنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ : أَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ دَاخِلٌ ، يُرِيدُ نَفْسِي وَمَالِي ؟ فَقَالَ : لَوْ دَخَلَ عَلَيَّ دَاخِلٌ يُرِيدُ نَفْسِي وَمَالِي ، لَرَأَيْتُ أَنْ قَدْ حَلَّ لِي قَتْلُهُ.

(۲۸۶۲۳) حضرت حجیر بن ربیع ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص میری جان اور میرے مال کے ارادے سے مجھ پر داخل ہو تو میں کیا کروں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کوئی مجھ پر میری جان اور میرے مال کے ارادے سے آئے تو میری رائے ہے کہ میرے لیے اس کا قتل حلال ہو گیا۔

(۲۸۶۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، الرَّجُلُ يَأْتِينِي يُرِيدُ مَالِي ؟ قَالَ : ذَكِّرْهُ اللَّهَ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَذَّكَّرْ ؟ قَالَ : فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِمَنْ حَوْلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ حَوْلِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ؟ قَالَ : فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ ، قَالَ : فَإِنْ نَأَى عَنِّي السُّلْطَانُ ؟ قَالَ : فَقَاتِلْ دُونَ مَالِكَ حَتَّى تَمْنَعَ مَالَكَ ، وَتَكُونَ فِي شُهَدَاءِ الآخِرَةِ. (احمد ۲۹۴۔ طبرانی ۷۴۷)

(۲۸۶۲۴) حضرت مخارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! جو آدمی میرے مال کے ارادے سے میرے پاس آئے تو میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرو اس نے عرض کی، اگر وہ نصیحت نہ پکڑے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر تم اس کے خلاف اپنے اردگرد موجود مسلمانوں سے مدد مانگو، اس نے عرض کی اگر ان میں سے کوئی بھی نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم بادشاہ سے اس کے خلاف مدد مانگو اس نے عرض کی اگر بادشاہ مجھ سے دور ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنے مال کی حفاظت کر لو اور تم آخرت کے شہدا میں ہو جاؤ۔

(۲۸۶۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَرَكَ قِتَالَ رَجُلٍ يَقْطَعُ عَلَيْهِ الطَّرِيقَ ، أَوْ يَطْرُقُهُ فِي بَيْتِهِ تَأَثُّمًا مِنْ ذَلِكَ.

(۲۸۶۲۵) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین ؒ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میں مسلمانوں میں سے کسی کو نہیں جانتا جس نے ایسے شخص سے قتال کو چھوڑا ہو جو اس پر ڈاکہ ڈال رہا ہو یا رات کو اس کے گھر میں گھس آیا ہو، اس کو گناہ سمجھتے ہوئے۔

(۲۸۶۲٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : اقْتُلِ اللِّصَّ ، وَالْحَرُورِيَّ ، وَالْمُسْتَعْرِضَ.

(۲۸۶۲۶) حضرت عوف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: چور کو خارجی کو اور خارجیوں میں سے جائزہ لے کر مارنے والوں کو قتل کر دو۔

(۲۸۶۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :أَصْلَتَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى لِصٍّ بِالسَّيْفِ ، فَلَوْ تَرَكْنَاهُ لَقَتَلَهُ.

(۲۸۶۲۷) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک چور پر تلوار سے حملہ کر دیا پس اگر ہم آپ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیتے تو آپ رضی اللہ عنہ ضرور اسے قتل کر دیتے۔

(۲۸۶۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. (ابوداؤد ۴۷۳۹۔ ترمذی ۱۴۲۱)

(۲۸۶۲۸) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے دوران قتل کر دیا گیا تو شہید ہے۔

(۲۸۶۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. (بخاری ۲۴۸۰۔ ابوداؤد ۴۷۳۸)

(۲۸۶۲۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے دوران قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے۔

(۲۸۶۳۰) حَدَّثَنَا هشيم ، عن جرير ، عن الضحاك ، عن ابن عباس، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. (احمد ۳۰۵۔ طبرانی ۱۲۶۴۲)

(۲۸۶۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے دوران قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے۔

(۲۸۶۳۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ. (ابن ماجه ۲۵۸۱)

(۲۸۶۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے دوران قتل کر دیا گیا تو وہ شہید ہے۔

(۲۳۳) الْعَقْلُ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ

دیت قوم کے سربراہوں پر لازم ہوگی

(۲۸۶۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ:سَأَلَهُ ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنِ الْعَقْلِ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ،

أَوْ عَلَى الأَعْطِيَةِ ؟ قَالَ : لاَ ، بَلْ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ.

(۲۸۶۳۲) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ھبیرہ ؒ نے حضرت عامر ؒ سے دیت کے متعلق سوال کیا کہ دیت قوم کے سربراہوں پر لازم ہوگی یا عام لوگوں پر بھی؟ آپ ؒ نے فرمایا: نہیں بلکہ قوم کے سربراہوں پر۔

(۲۸٦۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : الْعَقْلُ ، وَالْقَسَامَةُ ، وَالشُّفْعَةُ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ.

(۲۸۶۳۳) حضرت وکیع ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: دیت قسامت اور شفعہ قوم کے سربراہوں پر لازم ہوگا۔

(۲۳٤) الشَّيْءُ يَسْقُطُ ، فَيَقَعُ عَلَى إِنْسَانٍ

اس چیز کا بیان جو نیچے گری پس کسی انسان پر جا پڑی

(۲۸٦۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ رَقَبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْجَرَّةِ تُوضَعُ عَلَى الْجِدَارِ فَتُصِيبُ إِنْسَانًا ، قَالَ : إِنْ كَانَ أَصْلُ الْجِدَارِ لِصَاحِبِ الْجَرَّةِ لَمْ يَضْمَنْ مَا أَصَابَتْ ، وَفِي الشَّيْءِ يُوضَعُ عَلَيْهِ الشَّيْءُ مِنْ مِلْكِهِ.

(۲۸۶۳۴) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے ایسے گھڑے کے بارے میں مروی ہے کہ جو دیوار پر رکھا ہوتھا کہ وہ کسی انسان پر جا پڑا آپ ؒ نے فرمایا: اگر دیوار کی بنیاد گھڑے کے مالک کی تھی تو اس سے پہنچنے والے نقصان کا ضامن نہیں ہوگا اس لیے کہ اس صورت میں وہ شئے جس شئے پر رکھی گئی تھی اپنی ہی ملک تھی۔

(۲۳۵) الرَّجُلُ يُقْتَصُّ لَهُ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ

اس آدمی کا بیان جس کے لیے جان سے کم میں قصاص لیا جا رہا ہو

(۲۸٦۳۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى أَنْ يُقْتَصَّ الرَّجُلُ مِنَ الرَّجُلَيْنِ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ.

(۲۸۶۳۵) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ یہ رائے نہیں رکھتے تھے کہ ایک آدمی دو آدمیوں سے جان سے کم میں قصاص لے۔

(۲۳٦) الْمَرْأَةُ تُضْرَبُ وَهِيَ حَامِلٌ

اس عورت کا بیان جسے حاملہ ہونے کی صورت میں مارا جائے

(۲۸٦۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، كَانَ يَقُولُ : إِذَا قُتِلَتِ الْمَرْأَةُ وَهِيَ حَامِلٌ فِدْيَةٌ وَغُرَّةٌ ، وَإِنْ لَمْ تُلْقِهِ.

(۲۸۶۳۶) حضرت معمر فرماتے ہیں کہ حضرت زہری فرمایا کرتے تھے اگر عورت کو حاملہ ہونے کی صورت میں قتل کر دیا تو دیت اور ایک غلام یا باندی لازم ہوگی اگر چہ اس عورت نے بچہ کو نہ جنا ہو۔

(۲۸۶۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تُقْتَلُ وَهِيَ حَامِلٌ ، فِي جَنِينِهَا شَيْءٌ ؟ قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى تَقْذِفَهُ.

(۲۸۶۳۷) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ سے ایسی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جس کو حاملہ ہونے کی حالت میں قتل کر دیا گیا تھا کیا اس کے بچہ کو لازم ہوگا؟ راوی نے فرمایا: آپ فرمایا کرتے تھے اس میں کوئی چیز لازم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ بچہ کو جن دے۔

(۲۳۷) إِذَا قَتَلَ الْعَبْدُ الْعَبْدَ عَمْدًا

جب غلام غلام کو قصداً قتل کر دے

(۲۸۶۳۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ : أَيُّمَا عَبْدٍ قَتَلَ عَبْدًا عَمْدًا فَاقْتُلْهُ بِهِ ، وَثَمَنُ الأَوَّلِ فَأَخْرِجْهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ، فَأَعْطِهِ مَوَالِيَهُ.

(۲۸۶۳۸) حضرت موسیٰ بن ابوفرات فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ارشاد فرمایا: ہر وہ غلام جو کسی غلام کو قصداً قتل کر دے تو تم بدلے میں اسے قتل کر دو اور پہلے کی قیمت تم بیت المال سے نکال کر اس کے آقاؤں کو دے دو۔

(۲۳۸) الْقَتِيلُ يُوجَدُ فِي سُوقٍ

اس مقتول کا بیان جو بازار میں پڑا ہوا ملے

(۲۸۶۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عَدِيُّ بْنُ أَرْطَاةَ قَاضِي الْبَصْرَةِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : إِنِّي وَجَدْتُ قَتِيلاً فِي سُوقِ الْجَزَّارِينَ ؟ فَقَالَ : أَمَّا الْقَتِيلُ فَدِيَتُهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۶۳۹) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ بصرہ کے قاضی حضرت عدی بن ارطاۃ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا کہ میں نے قصابوں کے بازار میں ایک مقتول پایا ہے میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: بہر حال مقتول اس کی دیت بیت المال سے ادا ہوگی۔

(۲۳۹) الرَّجُلُ يُكْرِى الدَّابَّةَ

اس آدمی کا بیان جو سواری کرایہ پر دیتا ہو

(۲۸٦٤٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الْمُكَارِى يَسُوقُ بِالْمَرْأَةِ ؟ فَأَكْثَرُ عِلْمِي

أَنَّهُمَا قَالاَ : لَيْسَ عَلَيْهِ ضَمَانٌ.

(۲۸۶۴۰) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رضی اللہ عنہ اور حضرت حماد رضی اللہ عنہ سے گھوڑے اور خچر کو کرایہ پر دینے والے کے متعلق پوچھا جن کو عورت لے کر چلتی ہو؟ پس میرے اکثر علم کے مطابق ان دونوں حضرات نے یہ ارشاد فرمایا: اس پر کوئی ضمان نہیں ہوگا۔

(۲٤٠) الْوَالِي يَأْمُرُ الْقَوْمَ بِالشَّيْءِ

اس حاکم کا بیان جو ایک قوم کو کسی چیز کا حکم دے

(۲۸٦٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَرِيفٌ لِجُهَيْنَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوتِيَ بِأَسِيرٍ فِي الشِّتَاءِ ، فَقَالَ لأُنَاسٍ مِنْ جُهَيْنَةَ : اذْهَبُوا بِهِ فَأَدْفُوهُ ، قَالَ : وَكَانَ الدَّفْءُ بِلِسَانِهِمْ عِنْدَهُمُ الْقَتْلَ ، فَذَهَبُوا بِهِ فَقَتَلُوهُ ، فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ ؟ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَمْ تَأْمُرْنَا أَنْ نَقْتُلَهُ ، قَالَ : وَكَيْفَ قُلْتُ لَكُمْ ؟ قَالَ : قُلْتَ لَنَا : اذْهَبُوا بِهِ فَأَدْفُوهُ ، قَالَ : فَقَالَ : قَدْ شَرِكْتُكُمْ إِذًا ، اعْقِلُوهُ وَأَنَا شَرِيكُكُمْ.
قَالَ : فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ عَامِرًا ، قَالَ : صَدَقَ ، وَعَرَفَ الْحَدِيثَ.

(۲۸۶۴۱) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ جھینہ میں ایک نگران نے مجھے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سردیوں میں ایک قیدی لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جھینہ کے چند لوگوں سے فرمایا: تم اسے لے جاؤ اور اسے گرم لباس پہناؤ۔ راوی فرماتے ہیں کہ دف کا لفظ ان کی زبان میں قتل کے معنی میں استعمال ہوتا تھا۔ پس وہ اس شخص کو لے گئے اور انہوں نے اسے قتل کر دیا سو بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسے قتل کرنے کا حکم نہیں دیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں کیسے کہا تھا؟ تم اسے لے جاؤ اور اسے قتل کر دو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تحقیق تب میں تمہارے ساتھ شریک ہو گیا۔ تم اس کی دیت ادا کرو اور میں تمہارا شریک ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پس میں نے یہ حدیث حضرت عامر رضی اللہ عنہ کو بیان کی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے سچ کہا: اور آپ رضی اللہ عنہ نے حدیث کو پہچان لیا۔

(۲٤١) امْرَأَةٌ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَزْمُومَةً ، فَانْخَرَمَ أَنْفُهَا

ایک عورت نے نذر مانی وہ اپنی ناک میں نکیل باندھ کر حج کرے گی پس اس کی ناک پھٹ جاتی ہے

(۲۸٦٤٢) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : نَذَرَتِ امْرَأَةٌ أَنْ تُقَادَ مَزْمُومَةً بِزِمَامٍ فِي أَنْفِهَا ، فَوَقَعَ بَعِيرُهَا ، فَانْقَطَعَ زِمَامُهَا ، فَخُرِمَ أَنْفُهَا ، فَأَتَتْ عَلِيًّا تَطْلُبُ عَقْلَهَا ، فَأَبْطَلَهُ وَقَالَ : إِنَّمَا نَذَرْتِيهِ لِلَّهِ.

(۲۸۶۴۰) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے نذر مانی کہ وہ جانور کی لگام اپنی ناک میں باندھ کر آگے چلے گی

پس اس کا اونٹ گر گیا اور اس کی لگام ٹوٹی اور اس کی ناک پھٹ گئی پھر وہ عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اس کی دیت طلب کرنے کے لیے آئی تو آپ نے اس کو باطل قرار دیا اور فرمایا: بے شک تو نے تو اللہ کے لیے نذر مانی تھی۔

(٢٤٢) فِيمَنْ قَتَلَ رَجُلاً خَطَأً، ثُمَّ آخَرَ عَمْدًا

اس آدمی کے بارے میں جس نے ایک آدمی کو غلطی سے قتل کیا اور دوسرے کو قصداً قتل کر دیا

(٢٨٦٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : إِنْ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلاً خَطَأً ثُمَّ آخَرَ عَمْدًا ، قَالَ : فَلْيُؤَدِّ الْخَطَأَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عَقْلُهُ قَبْلَ الْعَمْدِ ، قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ : وَقَتَلَ عَمْدًا ، ثُمَّ قَتَلَ خَطَأً ؟ قَالَ : فَلاَ يُؤَدِّ ، مِنْ أَجْلِ إِنَّهُ قَدْ غُلِقَ دَمُهُ.

(۲۸۶۴۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک آدمی نے کسی آدمی کو غلطی سے قتل کیا پھر اس نے کسی دوسرے آدمی کو قصداً قتل کر دیا تو وہ اس غلطی کی دیت ادا کرے گا اس وجہ سے کہ قتل عمد سے ہی اس کی دیت ثابت ہو چکی تھی ایک شخص نے ان سے پوچھا: اور کسی نے قصداً قتل کیا پھر اس نے غلطی سے قتل کر دیا تو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ دیت ادا نہیں کرے گا اس وجہ سے کہ تحقیق اس کے خون کا فدیہ نہیں دیا گیا۔

(٢٤٣) رَجُلٌ قَتَلَ عَمْدًا ، فَفَرَّ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ

ایک آدمی نے کسی کو قصداً قتل کر دیا پھر وہ بھاگ گیا پس اس پر قدرت حاصل نہ ہو سکی

(٢٨٦٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلاً عَمْدًا ، فَفَرَّ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ ، وَتَرَكَ مَالاً ، فَدِيَتُهُ فِي مَالِهِ دِيَةُ الْمَقْتُولِ ، قِيلَ لَهُ : سُجِنَ الْقَاتِلُ حَتَّى مَاتَ ؟ قَالَ : قَدْ قَتَلُوهُ ، حَبَسُوهُ حَتَّى مَاتَ فِي السِّجْنِ.

(۲۸۶۴۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: ایک آدمی نے کسی کو قصداً قتل کر دیا پھر وہ بھاگ گیا اور اس پر قابو حاصل نہ ہوا یہاں تک کہ وہ مر گیا درانحالیکہ اس نے مال چھوڑا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مقتول کی دیت اس کے مال میں لازم ہوگی۔ آپ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا؟ اس قاتل کو قید کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تحقیق ان لوگوں نے ہی اسے قتل کر دیا! انہوں نے اس کو قید کر دیا یہاں تک کہ جیل میں اس کی موت واقع ہوگئی۔

(٢٤٤) الرَّجُلُ يُوجَدُ مقطعا

اس آدمی کا بیان جو ٹکڑوں کی حالت میں مرا ہوا پایا گیا

(٢٨٦٤٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ صَاعِدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَنْ قَتِيلٍ وُجِدَ فِي ثَلاَثَةِ

أَحْيَاءٍ ؛ رَأْسُهُ فِي حَيٍّ ، وَرِجْلاَهُ فِي حَيٍّ ، وَوَسَطُهُ فِي حَيٍّ ، قَالَ الشَّعْبِيُّ :يُصَلَّى عَلَى الْوَسَطِ ، وَعَلَى أَهْلِ الْوَسَطِ الدِّيَةُ ، وَقَسَامَةٌ :مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً.

(۲۸۶۴۵) حضرت صاعد بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ایسے مقتول کے بارے میں سوال کیا گیا جو تین محلوں میں پڑا ہوا پایا گیا بایں طور پر کہ اس کا سر ایک محلہ میں ملا، اور اس کی ٹانگیں کسی اور محلہ میں اور اس کا درمیانی حصہ کسی اور محلہ میں تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کے درمیانی حصہ پر نماز جنازہ پڑھا جائے گا اور جس جگہ سے درمیانی حصہ ملا تھا ان لوگوں پر دیت اور قسامت ہوگی کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل معلوم ہے۔

(۲٤٥) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي دِيَةِ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ مُغَلَّظَةٌ

جو یوں کہے: دراہم اور دنانیر کی دیت سخت قسم کی نہیں ہے

(۲۸٦٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :لَيْسَ فِي دِيَةِ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ مُغَلَّظَةٌ ، إِنَّمَا الْمُغَلَّظَةُ فِي الإِبِلِ.

(۲۸۶۴۶) حضرت معمر رحمہ اللہ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: دراہم اور دنانیر کی ذریعہ دیت سخت نہیں ہوتی بے شک سخت قسم کی دیت تو اونٹ میں ہوتی ہے۔

(۲٤٦) الرَّجُلُ يُصَالِحُ عَلَى الدِّيَةِ ، ثُمَّ يَقْتُلُ الْقَاتِلَ

اس آدمی کا بیان جس نے دیت پر مصالحت کر لی پھر اس نے قاتل کو قتل کر دیا

(۲۸٦٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ هَارُونَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ فِي رَجُلٍ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِهِ الدِّيَةَ، قَالَ :يُقْتَلُ ، أَمَا سَمِعْتَ اللَّهَ يَقُولُ :(فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ)؟.

(۲۸۶۴۷) حضرت ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے کہ جس نے اپنی دیت لینے کے بعد قاتل کو قتل کر دیا ہو۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو قتل کر دیا جائے گا کیا تم نے سنا نہیں؟ اللہ رب العزت فرماتے ہیں اس کے لیے دردناک عذاب ہے؟

(۲۸٦٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُؤْخَذُ مِنْهُ الدِّيَةُ وَلاَ يُقْتَلُ.

(۲۸۶۴۸) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس سے دیت لی جائے گی اور اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۸٦٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ وَهْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ ، فَعَفَا عَنْهُ ، ثُمَّ رَاحَ

فَقَتَلَهُ ، قَالَ الْحَسَنُ : لاَ يُقْتَلُ.

(۲۸۶۴۹) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے کہ جس کے ایک مقتول کو قتل کر دیا گیا تھا پس اس نے قاتل کو معاف کر دیا پھر وہ قاتل آیا تو اس نے اسے قتل کر دیا۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٢٤٧) امْرَأَةٌ حَمَلَتْ مِنَ الزِّنَى

وہ عورت جو زنا سے حاملہ ہوگئی

(٢٨٦٥٠) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ حَمَلَتْ مِنَ الزِّنَى ، فَحُبِسَتْ لِتَضَعَ مَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ تُرْجَمُ ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَتَلَهَا ، قَالَ : قَالَ عَامِرٌ : لاَ أَعْلَمُ فِيهَا شَيْئًا ، غَيْرَ أَنَّ الْوَلَدَ لِلسُّلْطَانِ ، يَحْكُمُ فِيهِ مَا شَاءَ

قَالَ : وَحَدَّثَنِي حَمَّادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِأَحَقَّ بِهَا ، بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : فِي الْوَلَدِ غُرَّةٌ.

(۲۸۶۵۰) حضرت زہیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رحمہ اللہ سے ایسی عورت کے بارے میں مروی ہے جو زنا سے حاملہ ہوگئی، پس اس کو قید کر لیا گیا تا کہ وہ اپنے پیٹ میں موجود بچہ کو جن دے پھر اس کو رجم کر دیا جائے گا اس عورت کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے اس عورت کو قتل کر دیا۔ حضرت عامر رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا سوائے اس بات کے کہ وہ بچہ بادشاہ کے حوالہ ہوگا وہ جو چاہے اس کے بارے میں فیصلہ کر دے اور حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے کوئی بھی اس عورت کا زیادہ حقدار نہیں ان میں بعض بعض میں سے ہیں اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا: بچہ میں ایک غلام یا باندی لازم ہوگی۔

(٢٤٨) صَاحِبُ الْمَعْبَرِ يَعْبُرُ بِدَوَابَّ

دریا کے گھاٹ والے کا بیان جو کسی سواری کو عبور کروائے

(٢٨٦٥١) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، فِي صَاحِبِ الْمَعْبَرِ يَعْبُرُ بِدَوَابَّ فَغَرِقَتْ ، قَالَ : لاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۸۶۵۱) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے دریا کے گھاٹ والے کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی سوار کو اس پار کروانا چاہا پس وہ سواری ڈوب گئی آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر ضمان نہیں ہوگا۔

(۲٤۹) فِي شَحْمَةِ الأُذُنِ

کان کی لو کے بیان میں

(۲۸٦٥۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : فِي شَحْمَةِ الأُذُنِ ثُلُثُ دِيَةِ الأُذُنِ.

(۲۸۶۵۲) حضرت مکحول ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ نے ارشادفرمایا: کان کی لو میں کان کی دیت کا تہائی حصہ لازم ہے۔

(۲۸٦٥۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : اخْتُصِمَ إِلَى عَلِيٍّ فِي ثَوْرٍ نَطَحَ حِمَارًا فَقَتَلَهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنْ كَانَ الثَّوْرُ دَخَلَ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ ، فَقَدْ ضَمِنَ ، وَإِنْ كَانَ الْحِمَارُ دَخَلَ عَلَى الثَّوْرِ فَقَتَلَهُ ، فَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۸۶۵۳) حضرت عامر ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ کی خدمت میں ایک معاملہ پیش کیا گیا کہ ایک بیل نے گدھے کو سینگ مار کر اسے قتل کر دیا اس پر حضرت علی رضی اللہ نے ارشادفرمایا: اگر بیل نے اس گدھے پر داخل ہو کر اسے مار دیا تو اس کا مالک ضامن ہوگا اور اگر وہ گدھا اس بیل پر داخل ہوا پھر اس بیل نے اسے مار دیا تو اس پر ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۸٦٥٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ ، ثُمَّ تُقَامُ الْحُدُودُ ، يَعْنِي فِي الْقَوْمِ يَجْرَحُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

(۲۸۶۵۴) حضرت جابر ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ولیٹھیڈ نے ارشادفرمایا: ان میں سے کوئی بعض افراد کے لیے بعض سے قصاص لیا جائے گا پھر سزاؤں کو قائم کیا جائے گا یعنی ان لوگوں کے بارے میں ارشادفرمایا، جس میں سے بعض نے بعض کو زخمی کر دیا ہو۔

كِتَابُ الْحُدُودِ

یہ کتاب ہے سزاؤں کے بیان میں

(۱) مَا جَاءَ فِي التَّشَفُّعِ لِلسَّارِقِ

ان روایات کا بیان جو چور کی سفارش کرنے کے بارے میں منقول ہیں

(۲۸٦٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُسَامَةَ : يَا أُسَامَةُ ، لاَ تَشْفَعْ فِي حَدٍّ ، وَكَانَ إِذَا شَفَعَ شَفَّعَهُ. (ابن سعد ٦٩)

(۲۸۶۵۵) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے اسامہ رضی اللہ عنہ! سزا کے بارے میں ہرگز سفارش مت کرو۔ اور آپ رضی اللہ عنہ جب سفارش کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی سفارش قبول فرماتے۔

(۲۸٦٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لاَ يُشَفَّعُ فِي حَدٍّ.

(۲۸۶۵۶) حضرت ابو وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حد کے بارے میں ہرگز سفارش نہیں کی جائے گی۔

(۲۸٦٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنِ الْفُرَافِصَةِ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : مَرُّوا عَلَى الزُّبَيْرِ بِسَارِقٍ فَتَشَفَّعَ لَهُ ، فَقَالُوا : أَتَشْفَعُ لِسَارِقٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، مَا لَمْ يُؤْتَ بِهِ إِلَى الإِمَامِ ، فَإِذَا أُتِيَ بِهِ إِلَى الإِمَامِ ، فَلاَ عَفَا اللَّهُ عَنْهُ إِنْ عَفَا عَنْهُ.

(۲۸۶۵۷) حضرت فرافصہ حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ ایک چور کو لے کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی سفارش فرمائی اس پر لوگ کہنے لگے: کیا آپ رضی اللہ عنہ ایک چور کی سفارش کر رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! جب تک اسے امام کے پاس نہ لے جایا گیا ہو جب اسے امام کے پاس لے گئے تو اللہ بھی اسے معاف نہیں کرے گا اگر امام نے اسے معاف کر دیا۔

(۲۸۶۵۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنِ الْفُرَافِصَةِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، مِثْلَهُ.

(۲۸۶۵۸) حضرت فرافصہ رحمہ اللہ سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۸۶۵۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا شَفَعَ لِسَارِقٍ ، فَقِيلَ لَهُ ، تَشْفَعُ لِسَارِقٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، إِنَّ ذَلِكَ يُفْعَلُ مَا لَمْ يُبَلَّغْ بِهِ الإِمَامُ ، فَإِذَا بُلِّغَ بِهِ الإِمَامُ فَلاَ أَعْفَاهُ اللَّهُ إِنْ أَعْفَاهُ.

(۲۸۶۵۹) حضرت ابو حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک چور کی سفارش کی تو آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا آپ رضی اللہ عنہ چور کی سفارش کر رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! بے شک ایسا کیا جا سکتا ہے جب کہ اسے امام تک نہ پہنچا دیا گیا ہو اور جب امام کے پاس پہنچ جائے تو اللہ بھی اسے معاف نہیں کریں گے اگر اس نے اسے معاف کر دیا۔

(۲۸۶۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي كَبْشَةَ ؛ أَنَّ سَارِقًا مُرَّ بِهِ عَلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعَطَاءٍ فَشَفَعَا لَهُ ، فَقِيلَ لَهُمَا : وَتَرَيَانِ ذَلِكَ ؟ فَقَالاَ : نَعَمْ ، مَا لَمْ يُؤْتَ بِهِ إِلَى الإِمَامِ.

(۲۸۶۶۰) حضرت سلیمان بن ابی کبشہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک چور کو حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ کے پاس سے گزارا گیا تو ان دونوں نے اس کی سفارش کی ان دونوں حضرات سے پوچھا گیا: آپ دونوں کی یہ رائے ہے؟ ان دونوں نے فرمایا: جی ہاں! جب تک اس کو امام کے پاس نہ لے جایا گیا ہو۔

(۲۸۶۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ ، فَقَدْ ضَادَّ اللَّهَ فِي خَلْقِهِ. (ابو داؤد ۳۵۹۲۔ احمد ۷۰)

(۲۸۶۶۱) حضرت عبد الوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنی سفارش کو اللہ کی سزاؤں میں سے سزا کے لیے حائل کیا تو تحقیق اس نے اللہ کی اس کے حکم میں مخالفت کی۔

(۲۸۶۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلِّمَ فِي شَيْءٍ ، فَقَالَ : لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ لأَقَمْتُ عَلَيْهَا الْحَدَّ. (بخاری ۳۴۷۵۔ مسلم ۱۳۱۵)

(۲۸۶۶۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں بات کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہوتی تو میں ضرور اس پر سزا جاری کرتا۔

(۲۸۶۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ ، عَنْ أُمِّهِ عَائِشَةَ بِنْتِ مَسْعُودِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهَا مَسْعُودٍ ، قَالَ : لَمَّا سَرَقَتِ الْمَرْأَةُ تِلْكَ الْقَطِيفَةَ مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمْنَا ذَلِكَ ، وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَجِئْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُكَلِّمُهُ وَقُلْنَا : نَحْنُ نَفْدِيهَا بِأَرْبَعِينَ أُوقِيَّةً ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَطَهَّرُ خَيْرٌ لَهَا ، فَلَمَّا سَمِعْنَا لِينَ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَتَيْنَا أُسَامَةَ ، فَقُلْنَا : كَلِّمْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ، قَامَ خَطِيبًا ، فَقَالَ : مَا إِكْثَارُكُمْ عَلَيَّ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ ، وَقَعَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَاءِ اللهِ ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَتْ بِالَّذِي نَزَلَتْ بِهِ ، لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا. (احمد ۴۰۹۔ طبرانی ۷۹۲)

(۲۸۶۶۳) حضرت مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے چادر چوری کی تو ہم نے اس بات کو بہت بڑا سمجھا، اور اس عورت کا تعلق قریش سے تھا پس ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بات چیت کرنے کے لیے آئے اور ہم نے عرض کی: ہم اس عورت کا چالیس اوقیہ چاندی فدیہ دیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ پاک ہو جائے یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ جب ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نرم بات سنی تو ہم حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے آئے اور ہم نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں بات کریں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معاملہ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کی سزاؤں میں سے ایک سزا کے بارے میں مجھ پر کیوں اپنی تعداد کو بڑھا رہے ہو جو اللہ کی بندیوں میں سے ایک بندی پر ثابت ہو چکی ہے؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس مقام پر اترتی جس مقام پر آج یہ عورت اتری ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ضرور اس کا ہاتھ کاٹ دیتے۔

(۲) السَّتْرُ عَلَى السَّارِقِ

چور کی پردہ پوشی کرنے کا بیان

(۲۸۶۶٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ ، يَقُولُ : لَوْ أَخَذْتُ شَارِبًا لأَحْبَبْتُ أَنْ يَسْتُرَهُ اللَّهُ ، وَلَوْ أَخَذْتُ سَارِقًا لأَحْبَبْتُ أَنْ يَسْتُرَهُ اللَّهُ.

(۲۸۶۶۴) حضرت زبید بن الصلت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اگر میں کسی شرابی کو پکڑ لوں تو یہ میرے نزدیک پسندیدہ ہے کہ اللہ رب العزت اس کی پردہ پوشی کریں گے اور اگر میں کسی چور کو پکڑ لوں تو میرے نزدیک پسندیدہ ہے کہ اللہ رب العزت اس کی پردہ پوشی کریں گے۔

(۲۸٦٦٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : سُرِقَتْ عَيْبَةٌ لِعَمَّارٍ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، فَوَضَعَ فِي أَثَرِهَا جَفْنَةً ، وَدَعَا الْقَافَةَ ، فَقَالُوا : حَبَشِيٌّ ، فَاتَّبَعُوا أَثَرَهُ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى حَائِطٍ وَهُوَ يُقَلِّبُهَا ، فَأَخَذَهَا وَتَرَكَهُ ، فَقِيلَ لَهُ ؟ فَقَالَ : أَسْتُرُ عَلَيْهِ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيَّ.

(۲۸۶۶۵) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی مزدلفہ میں زنبیل چوری ہو گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے پیچھے ایک پیالہ رکھ دیا اور قیافہ شناس کو بلایا: پس وہ لوگ کہنے لگے: کہ کوئی حبشی ہے انہوں نے اس کے نشان کا پیچھا کیا: یہاں تک کہ وہ ایک

باغ تک پہنچے اور وہ حبشی اسے الٹ پلٹ کر رہا تھا آپ نے اپنی زنبیل لے لی اور اس حبشی کو چھوڑ دیا تو آپ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اس کی پردہ پوشی کی شاید اللہ مجھ پر بھی پردہ پوشی فرمادے۔

(۲۸۶۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَعَمَّارًا ، وَالزُّبَيْرَ أَخَذُوا سَارِقًا فَخَلَّوْا سَبِيلَهُ ، فَقُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : بِئْسَ مَا صَنَعْتُمْ حِينَ خَلَّيْتُمْ سَبِيلَهُ ، فَقَالَ : لاَ أُمَّ لَكَ ، أَمَا لَوْ كُنْتَ أَنْتَ لَسَرَّكَ أَنْ يُخَلَّى سَبِيلُكَ.

(۲۸۶۶۶) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر نے ایک چور کو پکڑا پھر انہوں نے اس کو جانے دیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ سب نے برا کیا جب آپ نے اس کا راستہ خالی چھوڑا! اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تیری ماں مرے، اگر اس کی جگہ تو ہوتا تو ضرور خواہش کرتا کہ تیرا راستہ خالی چھوڑ دیا جائے۔

(۲) فِي السَّارِقِ ، مَنْ قَالَ يُقْطَعُ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

چور کے بارے میں جو یوں کہے! دس دراھم سے کم میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا

(۲۸۶۶۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَطَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلاَثَةُ دَرَاهِمَ. (بخاری ۶۷۹۷۔ مسلم ۱۳۱۴)

(۲۸۶۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی وجہ سے ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

(۲۸۶۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالاَ جَمِيعًا : أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. (بخاری ۶۷۹۰۔ مسلم ۱۳۱۲)

(۲۸۶۶۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاتھ کاٹنا چار دینار یا اس سے زائد میں ہوگا۔

(۲۸۶۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي خَمْسَةِ دَرَاهِمَ. (ابوداؤد ۲۴۳۔ ابویعلی ۵۳۳۳)

(۲۸۶۶۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ درہم میں ہاتھ کاٹا۔

(۲۸۶۷۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو وَاقِدٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ. (ابن ماجہ ۲۵۸۶۔ احمد ۱۶۹)

(۲۸۶۷۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ڈھال کی قیمت کے برابر کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۶۷۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ فِي بَيْضَةِ حَدِيدٍ ، ثَمَنُهَا رُبْعُ دِينَارٍ.

(۲۸۶۷۱) حضرت جعفر کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے ایک لوہے کے انڈے کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹ دیا جس کی قیمت چار دینار تھی۔

(۲۸۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :الْقَطْعُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ. (احمد ۱۸۰۔ بیہقی ۲۵۹)

(۲۸۶۷۲) حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہاتھ کاٹنا ڈھال کی قیمت میں ہوگا۔

(۲۸۶۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ :الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا. (مالك ۸۳۲۔ ابن حبان ۴۴۶۲)

(۲۸۶۷۳) حضرت عمرہ فرماتی ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ کاٹنا چار دینار یا اس سے زائد کی قیمت میں ہوگا۔

(۲۸۶۷٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ :سُئِلَ أَنَسٌ :فِي كَمْ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ ؟ فَقَالَ :قَدْ قَطَعَ أَبُو بَكْرٍ فِيمَا لاَ يَسُرُّنِي أَنَّهُ لِي بِخَمْسَةِ دَرَاهِمَ ، أَوْ ثَلاَثَةِ دَرَاهِمَ.

(۲۸۶۷۴) حضرت حمید فرماتے ہیں کہ حضرت انس سے اس بارے میں پوچھا گیا کہ کتنی قیمت کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: تحقیق حضرت ابو بکر نے اتنی قیمت میں ہاتھ کاٹا تھا کہ میں پسند نہیں کرتا کہ وہ چیز میرے لیے پانچ درہم یا تین درہم کی بھی ہو۔

(۲۸۶۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَرَقَ مِجَنًّا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقُطِعَ.

(۲۸۶۷۵) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے حضرت ابو بکر کے زمانے میں ایک ڈھال چوری کی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

(۲۸۶۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :تُقْطَعُ الْيَدُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ ، قَالَ :قُلْتُ : ذَكَرَ لَكَ ثَمَنَهُ ؟ قَالَ :أَرْبَعَةٌ ، أَوْ خَمْسَةٌ.

(۲۸۶۷۶) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ نے ارشاد فرمایا، ڈھال کی قیمت کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی! کیا آپ کے سامنے اس ڈھال کی قیمت بیان کی تھی؟ آپ نے فرمایا: چار یا پانچ درہم۔

(۲۸۶۷۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرَاهِيجَ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ، وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، يَقُولاَنِ .
لاَ تُقْطَعُ الْيَدُ إِلاَّ فِي أَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا.

(۲۸۶۷۷) حضرت داود بن فراھیج ؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر چار درہم یا اس سے زائد کی چوری میں۔

(۲۸۶۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، قَالَتْ :قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ عُثْمَانَ قَطَعَ فِي أُتْرُجَّةٍ، قُوِّمَتْ ثَلاَثَةَ دَرَاهِمَ. (مالك ۸۳۲)

(۲۸۶۷۸) حضرت عبداللہ بن ابو بکر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں جانتی ہوں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک سنگترے کی چوری میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم لگائی گئی تھی۔

(۲۸۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :تُقْطَعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ ، وَقَالَتْ عَمْرَةُ :قَطَعَ عُمَرُ فِي أُتْرُجَّةٍ.

(۲۸۶۷۹) حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: -چار دینار میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک سنگترے کی چوری میں ہاتھ کاٹا۔

(۲۸۶۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ.

(۲۸۶۸۰) حضرت برد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ؒ نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت کے برابر چوری میں کاٹا جائے گا۔

(۲۸۶۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ (ح) وَإِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ تُقْطَعُ الْخَمْسُ إِلاَّ فِي خَمْسٍ.

(۲۸۶۸۱) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پانچوں انگلیاں نہیں کاٹی جائیں گی مگر پانچ درہم تک کی چوری میں۔

(۲۸۶۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ: لاَ تُقْطَعُ الْخَمْسُ إِلاَّ فِي خَمْسٍ.

(۲۸۶۸۲) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار ؒ نے ارشاد فرمایا: پانچوں انگلیاں نہیں کاٹی جائیں گی مگر پانچ درہم تک کی چوری میں۔

(۲۸۶۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عن عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَطَعَ فِي نَعْلَيْنِ.

(۲۸۶۸۳) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جوتوں کی چوری میں ہاتھ کاٹا۔

(۲۸۶۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانُوا يَتَسَارَقُونَ السِّيَاطَ فِي طَرِيقِ

مَكَّةَ ، فَقَالَ عُثْمَانُ :لَئِنْ عُدْتُمْ لأَقْطَعَن فِيهِ.

(۲۸۶۸۴) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ مکہ کے راستے سے کچھ چیزیں چوری کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم نے دوبارہ ایسا کیا تو میں تمہارے ہاتھ کٹوا دوں گا۔

(۲۸۶۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ ، يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ.

(مسلم ۱۳۱۴۔ ابن ماجه ۲۵۸۳)

(۲۸۶۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ چور پر لعنت کرے وہ انڈہ چوری کرتا ہے پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے اور وہ رسی چوری کرتا ہے پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔

(۲۸۶۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أُتِيَ عُثْمَانُ بِرَجُلٍ سَرَقَ أُتْرُجَّةً ، فَقَوَّمَهَا رُبُعَ دِينَارٍ ، فَقَطَعَ يَدَهُ.

(۲۸۶۸۶) حضرت ابو بکر بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے ایک سنگترہ چوری کیا تھا پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت چار دینار لگائی سو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

(٤) مَنْ قَالَ لاَ يُقْطَعُ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

جن حضرات کے نزدیک دس دراھم سے کم کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

(۲۸۶۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :لاَ يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي دُونِ ثَمَنِ الْمِجَنِّ ، وَثَمَنُ الْمِجَنِّ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ.

(۲۸۶۸۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ڈھال کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، اور ڈھال کی قیمت دس دراھم ہیں۔

(۲۸۶۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ :ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ.

(۲۸۶۸۸) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ڈھال کی قیمت دس دراھم ہیں۔

(۲۸۶۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ يُقْطَعُ إِلاَّ فِي دِينَارٍ ، أَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

(۲۸۶۸۹) حضرت قاسم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہیں کاٹا جائے مگر ایک دینار یا دس دراھم کی قیمت میں۔

(۲۸۶۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ :قِيمَةُ الْمِجَنِّ دِينَارٌ ، الَّذِي تُقْطَعُ فِيهِ الْيَدُ.

(۲۸۶۹۰) حضرت حکم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوجعفر ویشید نے ارشادفرمایا: ڈھال کی قیمت ایک دینار ہے جس میں ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۸۶۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :أَدْنَى مَا يُقْطَعُ فِيهِ السَّارِقُ ثَمَنُ الْمِجَنِّ ، وَكَانَ يُقَوَّمُ الْمِجَنُّ فِي زَمَانِهِمْ دِينَارًا ، أَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

(۲۸۶۹۱) حضرت عبدالملک بن ابوسلیمان ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشید نے ارشادفرمایا: سب سے کم درجہ کسی چیز میں جس میں چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے وہ ڈھال کی قیمت ہے اور ڈھال کی قیمت صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں ایک دینار یا دس دراھم لگائی جاتی تھی۔

(۲۸۶۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ تُقْطَعُ الْيَدُ إِلاَّ فِي تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :كَمْ قِيمَتُهُ ؟ قَالَ :دِينَارٌ.

(۲۸۶۹۲) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر ڈھال چمڑے کی ڈھال میں راوی کہتے ہیں! میں نے حضرت ابراہیم ویشید سے دریافت کیا: اس کی قیمت کتنی ہوتی ہے؟ آپ ویشید نے فرمایا: ایک دینار۔

(۲۸۶۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ السَّارِقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْطَعُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ ، وَكَانَ الْمِجَنُّ يَوْمَئِذٍ لَهُ ثَمَنٌ ، وَلَمْ يَكُنْ يُقْطَعُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ.

(عبدالرزاق ۱۵۹

(۲۸۶۹۳) حضرت ھشام بن عروہ ویشید فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ویشید نے ارشادفرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت کے برابر چیز کی چوری میں کاٹا جاتا تھا اور ڈھال کی اس وقت ایک قیمت ہوتی تھی۔ اور اس وقت گھٹیا چیز کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔

(۲۸۶۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :يُقْطَعُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ.

(۲۸۶۹۴) حضرت ابن طاؤس ویشید فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس ویشید نے ارشادفرمایا: ڈھال کی قیمت میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۶۹۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِسَارِقٍ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ ، فَقَالَ عُثْمَانُ : إِنَّ سَرِقَتَهُ لاَ تَسْوَى عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ، قَالَ : فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ فَقُوِّمَتْ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۸۶۹۵) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کے پاس ایک چور لایا گیا آپ ؓ نے اس کے ہاتھ کو کاٹنے کا حکم جاری فرمایا: اس پر حضرت عثمان ؓ کہنے لگے! بے شک اس کی چوری کردہ چیز کی قیمت دس دراھم کے برابر نہیں، سو حضرت عمر ؓ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کی قیمت آٹھ دراھم لگائی گئی پس آپ ؓ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۸۶۹۶) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ أَصْحَابَك ، عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَمُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيَّ ، وَابْنَ يَسَارٍ يَقُولُونَ : ثَمَنُ الْمِجَنِّ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ، فَقَالَ : أَمَّا هَذَا فَقَدْ مَضَتْ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ.

(عبدالرزاق ۱۸۹۵۱)

(۲۸۶۹۶) حضرت عمرو بن شعیب ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن مسیب ؒ کے پاس داخل ہوا اور میں نے ان سے عرض کی! یقیناً آپ ؒ کے اصحاب عروہ بن زبیر، محمد بن مسلم زھری اور ابن یسار ؒ یہ سب فرماتے ہیں: ڈھال کی قیمت پانچ دراھم ہیں۔ اس پر آپ ؒ نے فرمایا: بہرحال اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کی سنت گزر چکی ہے وہ دس دراھم ہے۔

(۲۸۶۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمْ يَكُنْ يُقْطَعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ. (بخاری ۶۷۹۲۔ مسلم ۱۳۱۳)

(۲۸۶۹۷) حضرت عروہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حقیر اور گھٹیا چیز کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔

(۵) فِي السَّارِقِ ، يُؤْخَذُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْبَيْتِ بِالْمَتَاعِ

(۲۸۶۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ حَتَّى يَخْرُجَ بِالْمَتَاعِ مِنَ الْبَيْتِ.

(۲۸۶۹۸) حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا یہاں تک کہ وہ گھر سے سامان لے کر نکل جائے۔

(۲۸۶۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ حَتَّى يَخْرُجَ بِالْمَتَاعِ مِنَ الْبَيْتِ.

(۲۸۶۹۹) حضرت عمرو بن شعیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا، اس چور کا ہاتھ نہیں کٹے گا یہاں تک کہ وہ

گھر سے سامان لے کر نکل جائے۔

(۲۸۷۰۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَن مُوسَى بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : لاَ يُقْطَعُ حَتَّى يَخْرُجَ بِالْمَتَاعِ مِنَ الْبَيْتِ.

(۲۸۷۰۰) حضرت موسیٰ بن ابو الفرات ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ریشید نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یہاں تک کہ وہ گھر سے سامان لے کر نکل جائے۔

(۲۸۷۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ نَقَبَ ، فَأُخِذَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۸۷۰۱) حضرت حارث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی ٹوٹو کے پاس ایک آدمی لایا گیا تحقیق جس نے نقب لگائی تھی پس اسے اسی حالت میں پکڑ لیا گیا تو آپ ٹوٹو نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۸۷۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ سَرَقَ سَرِقَةً ، ثُمَّ كَوَّرَهَا ، فَأُدْرِكَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْبَيْتِ ؟ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ.

(۲۸۷۰۲) حضرت عاصم ریشید فرماتے ہیں کہ امام شعبی ریشید سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے چوری کی پھر سامان کو گٹھڑی میں لپیٹ لیا پس اسے گھر سے نکلنے سے قبل ہی پکڑ لیا گیا؟ آپ ریشید نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا۔

(۲۸۷۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَن زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ حَتَّى يُخْرِجَ الْمَتَاعَ مِنَ الْبَيْتِ.

(۲۸۷۰۳) حضرت زکریا ریشید فرماتے ہیں کہ امام شعبی ریشید نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا یہاں تک کہ وہ سامان گھر سے نکال لے۔

(۲۸۷۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : يُؤْخَذُ السَّارِقُ قَدْ أَخَذَ الْمَتَاعَ ، وَقَدْ جَمَعَهُ فِي الْبَيْتِ ؟ قَالَ : لاَ قَطْعَ عَلَيْهِ حَتَّى يَخْرُجَ بِهِ ، زَعَمُوا ، قَالَ : وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ : مَا أَرَى عَلَيْهِ قَطْعًا.

(۲۸۷۰۴) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء ریشید سے دریافت کیا: چور کو سامان گھر میں جمع کرتے ہوئے پکڑ لیا گیا اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ریشید نے فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا یہاں تک کہ وہ سامان کو نکال لے، صحابہ ٹنگئم نے یوں کہا ہے اور حضرت عمرو بن دینار نے فرمایا: میں رائے نہیں رکھتا کہ اس کا ہاتھ کٹے۔

(۲۸۷۰٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَن دَاوُد ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ؛ أَنَّ لِصًّا نَقَبَ بَيْتَ قَوْمٍ ، فَأَدْرَكَهُ الْحُرَّاسُ فَأَخَذُوهُ ، فَرُفِعَ إِلَى أَبِي الأَسْوَدِ ، فَقَالَ : وَجَدْتُمْ مَعَهُ شَيْئًا ، فَقَالُوا : لاَ ، فَقَالَ : الْبَائِسُ أَرَادَ أَنْ يَسْرِقَ فَأَعْجَلْتُمُوهُ ، فَجَلَدَهُ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ سَوْطًا.

(۲۸۷۰۵) حضرت داود ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو حرب بن ابو الاسود ریشید نے فرمایا: ایک چور نے چند لوگوں کے گھر میں نقب

لگائی اس کو چوکیداروں نے اسے دیکھ لیا اور اس کو پکڑ کر اس کا معاملہ حضرت ابوالاسود ولیٹیو کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ ولیٹیو نے پوچھا: تم نے اس کے پاس کوئی چیز پائی؟ انہوں نے کہا نہیں آپ ولیٹیو نے فرمایا: اس غریب و حاجتمند نے چوری کا ارادہ کیا پس تم نے اس پر جلدی کی سو آپ ولیٹیو نے اسے پچیس کوڑے مارے۔

(۲۸۷۰۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ فِي سَارِقٍ : لاَ يُقْطَعُ حَتَّى يَخْرُجَ بِالْمَتَاعِ مِنَ الدَّارِ ، لَعَلَّهُ تَعْرِضُ لَهُ تَوْبَةٌ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الدَّارِ.

(۲۸۷۰۶) حضرت حمید ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ولیٹیو نے چور کے بارے میں خط لکھا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یہاں تک کہ وہ سامان لے کر گھر سے نکل جائے شاید کہ گھر سے نکلنے سے قبل ہی اسے توبہ کی توفیق مل جائے۔

(۲۸۷۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : بَلَغَ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ : إِذَا لَمْ يَخْرُجْ بِالْمَتَاعِ لَمْ يُقْطَعْ ، فَقَالَتْ : لَوْ لَمْ أَجِدْ إِلاَّ سِكِّينًا لَقَطَعْتُهُ.

(۲۸۷۰۷) حضرت عبدالرحمن بن قاسم ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر پہنچی کہ وہ لوگ یوں کہتے ہیں، جب چور سامان لے کر نہیں نکلا تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اگر میں نہ بھی پاؤں مگر ایک چھری تو بھی میں اس کا ہاتھ ضرور کاٹوں گی۔

(٦) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ ، وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ ، وَيَقْتُلُ

اس آدمی کے بارے میں جس نے چوری کی اور شراب پی اور قتل کر دیا

(۲۸۷۰۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا زَنَى ، وَسَرَقَ ، وَقَتَلَ ، وَعَمِلَ حُدُودًا ، قَالَ : يُقْتَلُ ، وَلاَ يُزَادُ عَلَى ذَلِكَ.

(۲۸۷۰۸) حضرت مغیرہ ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیو نے ارشاد فرمایا: جب کوئی زنا کرے اور چوری کرے اور قتل کر دے، سزاؤں والے کام کرے تو اسے قتل کر دیا جائے اور اس پر زیادتی نہیں کی جائے گی۔

(۲۸۷۰۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا اجْتَمَعَ حَدَّانِ أَحَدُهُمَا الْقَتْلُ ، أَتَى الْقَتْلُ عَلَى الآخَرِ.

(۲۸۷۰۹) حضرت مسروق ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب دو سزائیں جمع ہو جائیں ان میں سے ایک قتل ہو تو قتل دوسری سزا پر غالب آ جائے گا۔

(۲۸۷۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا اجْتَمَعَتْ حُدُودٌ ، أُقِيمَتْ كُلُّهَا عَلَيْهِ.

(۲۸۷۱۰) حضرت عمر ولیٹیو فرماتے ہیں بصری ولیٹیو نے ارشاد فرمایا: جب بہت سی سزائیں جمع ہو جائیں تو ساری کی ساری اس پر قائم

کی جائیں گی۔

(۲۸۷۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ضَرَبَ عَنقَ سَارِقٍ ، بَعْدَ أَنْ قُطِعَتْ أَرْبَعُهُ.

(۲۸۷۱۱) حضرت حسین بن حازم رطیقیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رطیقیلا کو کہ آپ رطیقیلا نے چور کی گردن ماردی بعدازیں کہ اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے تھے۔

(۲۸۷۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشِّفَاءِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ضَرَبَ عَنقَ قيناس بَعْدَ أَنْ قُطِعَتْ أَرْبَعُهُ.

(۲۸۷۱۲) حضرت ھشام بن عروہ رطیقیلا شفاء کے باشندوں میں سے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے قیناس کی گردن ماردی بعدازیں کہ اس کے چاروں ہاتھ، پاؤں کاٹ دیے گئے تھے۔

(۲۸۷۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ؛ قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ : إِنْ سَرَقَ وَشَرِبَ الْخَمْرَ ، ثُمَّ قَتَلَ ، فَهُوَ الْقَتْلُ ، لاَ يُقْطَعُ ، وَلاَ يُحَدُّ.

(۲۸۷۱۳) حضرت ابن جریج رطیقیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رطیقیلا فرمایا کرتے تھے: اگر وہ چوری کرے اور شراب پی لے پھر وہ قتل بھی کردے تو اس کی سزا قتل ہوگی نہ ہاتھ کاٹا جائے گا اور نہ حد لگائی جائے گی۔

(۲۸۷۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، يَقُولُ: تُقَامُ عَلَيْهِ الْحُدُودُ، ثُمَّ يُقْتَلُ.

(۲۸۷۱۴) حضرت ابن جریج رطیقیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی ملیکہ رطیقیلا کو فرماتے ہوے سنا اس پر سزائیں قائم کی جائیں گی پھر اسے قتل کردیا جائے گا۔

(۲۸۷۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تُقَامُ عَلَيْهِ الْحُدُودُ ، ثُمَّ يُقْتَلُ.

(۲۸۷۱۵) حضرت قتادہ رطیقیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رطیقیلا نے ارشاد فرمایا: اس پر سزائیں قائم کی جائیں گی پھر اسے قتل کردیا جائے۔

(۲۸۷۱٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا كَانَتْ حُدُودٌ فِيهَا قَتْلٌ ، فَإِنَّ الْقَتْلَ يَأْتِي عَلَى ذَلِكَ أَجْمَعَ.

(۲۸۷۱۶) حضرت ابومعشر رطیقیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رطیقیلا نے ارشاد فرمایا: جب سزاؤں میں قتل بھی ہو تو قتل ان پر غالب آجائے گا۔

(۷) فِي السَّارِقِ تُقْطَعُ يَدُهُ، يُتْبَعُ بِالسَّرِقَةِ ؟

اس چور کے بیان میں جس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا ہو کیا چوری شدہ چیز بھی واپس لی جائے گی؟

(۲۸۷۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ إِلاَّ أَنْ يُوجَدَ مَعَهُ شَيْءٌ ، وَقَالَ حَمَّادٌ : يُتْبَعُ بِهَا.

(۲۸۷۱۷) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے چوری کی پس اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس چور پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی مگر وہ چیز جو اس کے پاس پائی جائے اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ چیز واپس کی جائے گی۔

(۲۸۷۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَأَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ إِذَا قُطِعَتْ يَدُهُ ، إِلاَّ أَنْ يُوجَدَ شَيْءٌ بِعَيْنِهِ.

(۲۸۷۱۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب چور کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی مگر وہ چیز جو بعینہ اس کے پاس پائی جائے۔

(۲۸۷۱۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي السَّارِقِ : إِنْ وُجِدَتِ السَّرِقَةُ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا أُخِذَتْ مِنْهُ ، وَقُطِعَتْ يَدُهُ ، وَإِنْ كَانَ قَدِ اسْتَهْلَكَهَا ، قُطِعَتْ يَدُهُ وَلاَ ضَمَانَ عَلَيْهِ.

(۲۸۷۱۹) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے شک امام شعبی رحمہ اللہ نے چور کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر چوری شدہ چیز بعینہ اس کے پاس پائی گئی تو وہ اس سے لے لی جائے گی اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور اگر اس نے وہ چیز خرچ کر دی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور اس پر کسی قسم کا ضمان نہیں ہوگا۔

(۲۸۷۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَأَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۷۲۰) مذکورہ ارشاد بعینہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے بھی منقول ہے۔

(۲۸۷۲۱) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَغْرَمُ السَّارِقُ بَعْدَ قَطْعِ يَمِينِهِ ، إِلاَّ أَنْ تُوجَدَ السَّرِقَةُ بِعَيْنِهَا ، فَتُؤْخَذَ مِنْهُ.

(۲۸۷۲۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: چور کو اس کا دایاں ہاتھ کاٹنے کے بعد ضامن نہیں بنایا جائے گا مگر اس چوری شدہ مال کا جو بعینہ اس کے پاس موجود تھا اس سے لے لیا جائے گا۔

(۲۸۷۲۲) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُضَمِّنُ السَّارِقَ بَعْدَ مَا يُقْطَعُ.

(۲۸۷۲۲) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ چور کو اس کا ہاتھ کاٹ دیئے جانے کے بعد کسی چیز کا ضامن

نہیں بناتے تھے۔

(۲۸۷۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، وَلَيْسَ بِالأَحْمَرِ ، عَنْ قُرَيْشِ بْنِ حَيَّانَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، قَالَ : سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَسْرِقُ السَّرِقَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ ، أَيُغْرَمُ السَّرِقَةَ ؟ قَالَ : كَفَى بِالْقَطْعِ غُرْمًا.

(۲۸۷۲۳) حضرت مطرو راق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تو کیا اس کو چوری شدہ مال کی ادائیگی کا ذمہ دار بھی بنایا جائے گا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کا ٹنا ضمان کے طور پر کافی ہے۔

(۸) فِي الْعَبْدِ الآبِقِ يَسْرِقُ ، مَا يُصْنَعُ بِهِ ؟

بھگوڑے غلام کا بیان جو چوری کر لے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

(۲۸۷۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَسَأَلَنِي عَنِ الْعَبْدِ الآبِقِ السَّارِقِ يُقْطَعُ ؟ فَقُلْتُ : مَا بَلَغَنِي فِيهِ شَيْءٌ ، فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ لَقِيتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَطَعَ عَبْدًا لَهُ ، سَارِقًا ، آبِقًا.

(۲۸۷۲۴) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس داخل ہوا تو آپ رحمہ اللہ نے مجھ سے بھگوڑے چور غلام کے متعلق سوال کیا کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ میں نے عرض کی، مجھے اس بارے میں کوئی روایت نہیں پہنچی۔ پس جب میں مدینہ منورہ آیا تو میں حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ سے ملا پس، آپ رحمہ اللہ نے مجھے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کا ہاتھ کاٹا تھا جو چور اور بھگوڑا تھا۔

(۲۸۷۲٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، فِي الْعَبْدِ الآبِقِ يَسْرِقُ ، قَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۸۷۲۵) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے بھگوڑے غلام کے بارے میں مروی ہے جو چوری کرے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۷۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۸۷۲۶) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۸۷۲۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ سَأَلَ عُرْوَةَ عَنْهُ ؟ فَقَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۸۷۲۷) حضرت ابراہیم بن عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے حضرت عروہ رحمہ اللہ سے اس بارے میں سوال کیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۸۷۲۸) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَالْقَاسِمَ، قَالاَ : الْعَبْدُ الآبِقُ إِذَا سَرَقَ قُطِعَ.

(۲۸۷۲۸) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ اور حضرت قاسم رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: بھگوڑا غلام جب چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۸۷۲۹) حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ الْقَوَارِيرِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ سُئِلَ عَنِ الْعَبْدِ الآبِقِ يَسْرِقُ ، تُقْطَعُ يَدُهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۲۸۷۲۹) حضرت خالد حذاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ایسے بھگوڑے غلام کے متعلق سوال کیا گیا جس نے چوری کی تھی کہ کیا اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۹) مَنْ قَالَ لاَ يُقْطَعُ إِذَا سَرَقَ فِي إِبَاقِهِ

جو یوں کہے: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جب وہ اپنے بھاگنے کے زمانے میں چوری کرے

(۲۸۷۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ يُقْطَعُ الْعَبْدُ الآبِقُ إِذَا سَرَقَ فِي إِبَاقِهِ.

(۲۸۷۳۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بھگوڑے غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے جب وہ اپنے بھاگنے کے زمانے میں چوری کرے۔

(۲۸۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانَ عُثْمَانُ ، وَمَرْوَانُ يَقُولاَنِ : لاَ يُقْطَعُ.

(۲۸۷۳۱) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان اور مروان علیہما السلام فرمایا کرتے تھے کہ اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۲۸۷۳۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ ، وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَمَرْوَانَ كَانُوا لاَ يَقْطَعُونَ الْعَبْدَ الآبِقَ إِذَا سَرَقَ.

(۲۸۷۳۲) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن عبد العزیز اور حضرت مروان رحمہ اللہ یہ سب حضرات بھگوڑے غلام کا ہاتھ نہیں کاٹتے تھے جب وہ چوری کرتا تھا۔

(۲۸۷۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، وَيَحْيَى ، عَن نَافِعٍ ، قَالَ : سَرَقَ عَبْدٌ لاِبْنِ عُمَرَ ، فَبَعَثَ بِهِ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا سَرَقَ فَاقْطَعْهُ ، قَالَ : لاَ يُقْطَعُ الْعَبْدُ الآبِقُ.

(۲۸۷۳۳) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے چوری کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو حضرت سعید بن عاص رحمہ اللہ کے پاس بھیج دیا اور فرمایا: بے شک اس نے چوری کی ہے آپ رحمہ اللہ اس کا ہاتھ کاٹ دیں۔ انہوں نے فرمایا: بھگوڑے

غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(٢٨٧٣٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ.

(۲۸۷۳۴) حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔

(١٠) فِي الْغُلاَمِ يَسْرِقُ ، أَوْ يَأْتِي الْحَدَّ

اس لڑکے کا بیان جو چوری کرے یا حد والا کام کرے

(٢٨٧٣٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أُتِيَ عُثْمَانُ بِغُلاَمٍ قَدْ سَرَقَ ،فَقَالَ :انْظُرُوا إِلَى مُؤْتَزَرِهِ ، هَلْ أَنْبَتَ ؟.

(۲۸۷۳۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جس نے چوری کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی ازار میں دیکھو کیا بال اگ آئے ہیں؟

(٢٨٧٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، وَمِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عُثْمَانَ؛ بِمِثْلِهِ.

(۲۸۷۳۶) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(٢٨٧٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ :ابْتَهَرَ غُلاَمٌ مِنَّا فِي شِعْرِهِ بِامْرَأَةٍ ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ ، فَشَكَّ فِيهِ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ ، فَلَمْ يُوجَد أَنْبَتَ ، فَقَالَ :لَوْ وَجَدْتُك أَنْبَتَّ لَجَلَدْتُك ، أَوْ لَحَدَدْتُك. (ابو عبید ٢٨٩)

(۲۸۷۳۷) حضرت محمد بن یحییٰ بن حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک لڑکے نے ایک عورت کے خلاف جھوٹا دعویٰ کیا پس یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو اس میں شک ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھا تو انہیں لگا کہ یہ لڑکا ابھی پختہ نہیں ہوا ہے۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تمہیں پختہ اور مضبوط دیکھتا تو میں ضرور تمہیں کوڑے لگاتا یا ضرور تمہیں سزا دیتا۔

(٢٨٧٣٨) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أُتِيَ بِغُلاَمٍ قَدْ سَرَقَ ، فَلَمْ يَتَبَيَّنِ احْتِلاَمُهُ، فَشَبَرَهُ فَنَقَصَ أُنْمُلَةً ، فَتَرَكَهُ فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۸۷۳۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکے کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی پس اس کا بالغ ہونا ظاہر نہ ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپا تو انگلی کی ایک گرہ کم نکلا آپ رضی اللہ عنہ اس کو چھوڑ دیا اور اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(٢٨٧٣٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِذَا بَلَغَ الْغُلاَمُ خَمْسَةَ أَشْبَارٍ ، اقْتُصَّ مِنْهُ ، وَاقْتَصَّ لَهُ.

(۲۸۷۳۹) حضرت خلاس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: جب لڑکا پانچ بالشت تک پہنچ جائے تو اس سے قصاص لیا جائے گا اور اس کے لیے قصاص لیا جائے گا۔

(۲۸۷٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :أُتِيَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِعَبْدٍ لِعُمَرَ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ سَرَقَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَشُبِرَ وَهُوَ وَصِيفٌ ، فَبَلَغَ سِتَّةَ أَشْبَارٍ ، فَقَطَعَهُ.

(۲۸۷۴۰) حضرت ابن ابی ملیکہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر ؓ کے پاس عمر بن ابی ربیعہ کا ایک غلام لایا گیا جس نے چوری کی تھی پس آپ ؓ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کو ناپا گیا تو وہ نوعمر لڑکا تھا اور چھ بالشت تک پہنچ چکا تھا پس آپ ؓ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

(۲۸۷٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَالْحَسَنَ كَانَا لاَ يُقِيمَانِ عَلَى الْغُلاَمِ حَدًّا حَتَّى يَحْتَلِمَ.

(۲۸۷۴۱) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ اور حضرت حسن بصری ؒ یہ دونوں حضرات لڑکے پر حد قائم نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

(۲۸۷٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، فِي الصَّبِيِّ يَسْرِقُ ، قَالَ : لاَ قَطْعَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحْتَلِمَ ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ :مَا أَرَى عَلَيْهِ قَطْعًا.

(۲۸۷۴۲) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے ایسے بچہ کے بارے میں مروی ہے جو چوری کرتا ہو آپ ؒ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے اور حضرت عمرو بن دینار ؒ نے ارشاد فرمایا: میری یہ رائے نہیں کہ اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری ہو۔

(۲۸۷٤٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ حَسَنٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ يُقْطَعُ حَتَّى يَعْقِلَ، يَعْنِي يَحْتَلِمَ.

(۲۸۷۴۳) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا یہاں تک کہ وہ عقلمند ہو جائے یعنی بالغ ہو جائے۔

(۲۸۷٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : لاَ حَدَّ ، وَلاَ قَوَدَ عَلَى مَنْ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ.

(۲۸۷۴۴) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ نے ارشاد فرمایا: نہ حد ہوگی اور نہ ہی قصاص ہوگا اس پر جو بلوغ کو نہ پہنچا ہو۔

(۲۸۷٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :أُتِيَ عُمَرُ بِغُلاَمٍ قَدْ سَرَقَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَشُبِرَ ، فَوُجِدَ سِتَّةَ أَشْبَارٍ إِلاَّ أُنْمُلَةً فَتَرَكَهُ ، فَسُمِّيَ الْغُلاَمُ ، نُمَيْلَةَ.

(۲۸۷۴۵) حضرت سلمان بن یسار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جس نے چوری کی تھی پس آپ ؓ کے حکم سے اسے ناپا گیا تو آپ ؓ نے اسے چھ بالشت جتنا پایا مگر انگلی کی ایک گرہ کم۔ سو آپ ؓ نے اسے چھوڑ دیا پس اس لڑکے کا نام ہی نمیلہ پڑ گیا۔

(۱۱) مَا جَاءَ فِي الْجَارِيَةِ تُصِيبُ حَدًّا

ان روایات کا بیان جو اس لڑکی کے بارے میں ہیں جو حد کا کام کرے

(۲۸۷٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُسْعِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِجَارِيَةٍ سَرَقَتْ لَمْ تَحِضْ ، فَلَمْ يَقْطَعْهَا.

(۲۸۷۴۶) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے پاس ایک لڑکی لائی گئی جس نے چوری کی تھی اس کو حیض نہیں آیا تھا تو آپ ؓ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۸۷٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْجَارِيَةِ تُزَوَّجُ فَيُدْخَلُ بِهَا ، ثُمَّ تُصِيبُ فَاحِشَةً ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهَا حَدٌّ حَتَّى تَحِيضَ.

(۲۸۷۴۷) حضرت ابو معشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے ایسی لڑکی کے بارے میں مروی ہے جس کی شادی ہو سو اس کے ساتھ دخول کیا گیا پھر اس نے فحش کام کیا۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس کو حیض آ جائے۔

(۲۸۷٤۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْجَارِيَةِ حَدٌّ حَتَّى تَحِيضَ.

(۲۸۷۴۸) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ نے ارشاد فرمایا: لڑکی پر حد جاری نہیں ہوگی یہاں تک کہ اسے حیض آ جائے۔

(۲۸۷٤۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عن مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْجَارِيَةِ حَدٌّ حَتَّى تَحِيضَ ، أَوْ تَحِيضَ لِدَاتُهَا.

(۲۸۷۴۹) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: لڑکی پر حد جاری نہیں ہوگی یہاں تک کہ اسے حیض آ جائے یا اس کی ہم عمروں کو حیض آ جائے۔

(۲۸۷۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْجَارِيَةِ حَدٌّ حَتَّى تَحِيضَ ، أَوْ تَحِيضَ لِدَاتُهَا.

(۲۸۷۵۰) حضرت جویبر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ؒ نے ارشاد فرمایا: لڑکی پر حد جاری نہیں ہوگی یہاں تک کہ اسے حیض آ جائے یا اس کی ہم عمروں کو حیض آ جائے۔

(۲۸۷۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِجَارِيَةٍ لَمْ تَبْلُغِ الْحَيْضَ ، أَخَذَتْ غُلاَمًا فَقَتَلَتْهُ ، وَغَيَّبَتْ مَا عَلَيْهِ ، فَلَمَّا رَآهَا قَدِ احْتَالَتْ حِيلَةَ الْكَبِيرِ ، أَمَرَ بِهَا فَقُتِلَتْ.

(۲۸۷۵۱) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن عمرو بن حزم رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ رحمہ اللہ کے پاس ایک لڑکی لائی گئی جو حیض کی حالت کو نہیں پہنچی تھی اس نے ایک لڑکے کو پکڑ کر اسے قتل کر دیا اور جو کچھ اس کے پاس موجود تھا اسے غائب کر دیا پس جب آپ رحمہ اللہ نے دیکھا کہ اس لڑکی نے بڑوں جیسی چال چلی ہے تو آپ رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں حکم دیا سو اسے قتل کر دیا گیا۔

(۱۲) مَا جَاءَ فِيمَا يُوجِبُ عَلَى الْغُلاَمِ الْحَدَّ

ان روایات کا بیان جو اس عمر کے بارے میں آئی ہیں جس میں لڑکے پر حد ثابت ہو جاتی ہے

(۲۸۷۵۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَكْحُولاً ، يَقُولُ :إِذَا بَلَغَ الْغُلاَمُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، جَازَتْ شَهَادَتُهُ ، وَوَجَبَتْ عَلَيْهِ الْحُدُودُ.

(۲۸۷۵۲) حضرت ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جب لڑکا پندرہ سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اس کی گواہی جائز ہو جاتی ہے اور اس پر سزا ثابت ہو جائے گی۔

(۱۳) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِرَارًا ، وَيَزْنِي ، وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کا بیان جو بار بار چوری کرتا ہو زنا کرتا ہو اور شراب پیتا ہو اس پر کیا سزا لازم ہوگی؟

(۲۸۷۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ مِرَارًا ، فَإِنَّمَا تُقْطَعُ يَدٌ وَاحِدَةٌ ، وَإِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ مِرَارًا ، وَإِذَا قَذَفَ مِرَارًا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۵۳) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب ایک شخص نے کئی بار چوری کی تو اس کا ایک ہی ہاتھ کاٹا جائے گا اور جب اس نے کئی بار شراب پی اور جب اس نے کئی بار تہمت لگائی تو اس پر ایک ہی حد لازم ہوگی۔

(۲۸۷۵۴) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُؤْخَذُ ، وَقَدْ زَنَى غَيْرَ مَرَّةٍ بِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ مِنَ النِّسَاءِ ؟ قَالَ :حَدٌّ وَاحِدٌ ، وَالسَّارِقُ يُؤْخَذُ وَقَدْ سَرَقَ مِرَارًا ، مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۸۷۵۴) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس کو پکڑا گیا اس حال میں کہ اس نے ایک عورت سے کئی مرتبہ زنا کیا یا کئی عورتوں سے کئی مرتبہ زنا کیا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک سزا ہوگی اور چور کو پکڑ لیا گیا جس نے کئی مرتبہ چوری کی تھی اس کے بارے میں ایسا ہی فرمایا۔

(۲۸۷۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ يَقُولُ ، أَوْ يُقَالُ :إِذَا سَرَقَ الرَّجُلُ مِنْ شَتَّى ، ثُمَّ قُطِعَ لِوَاحِدٍ ، كَانَ لَهُمْ جَمِيعًا.

(۲۸۷۵۵) حضرت اشعث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ریشید نے فرمایا: یوں کہا جاتا تھا جب اس نے بہت سی چوریاں کیں پھر ایک آدمی کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تو یہ ان تمام چوریوں کی سزا ہوگی۔

(٢٨٧٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ مِرَارًا فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ إِلاَّ بَعْدُ ، فَإِنَّمَا تُقْطَعُ يَدٌ وَاحِدَةٌ.

(۲۸۷۵۶) حضرت ہشام دستوائی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ریشید نے ارشاد فرمایا: جب ایک شخص نے کئی بار چوری کی اور لوگ اس پر قابو نہ پا سکے مگر بعد میں جا کر تو اس کا ایک ہی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(٢٨٧٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ مِنْ شَتَّى ، فَقُطِعَ لِبَعْضِهِمْ ، لَمْ يُقْطَعْ بَعْدُ ، إِلاَّ أَنْ يُحْدِثَ سَرِقَةً.

(۲۸۷۵۷) حضرت اشعث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ریشید نے ارشاد فرمایا: جب چور نے بہت سی چوریاں کیں پس ان میں سے کچھ کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا مگر یہ کہ وہ نئے سرے سے چوری کر لے۔

(٢٨٧٥٨) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ ، ثُمَّ سَرَقَ ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَحَدٌّ وَاحِدٌ ، وَكَذَلِكَ فِي الزِّنَى.

(۲۸۷۵۸) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریشید نے ارشاد فرمایا: جب ایک شخص نے چوری کی پھر دوبارہ اس نے چوری کر لی پھر اسے پکڑ کر لایا گیا تو ایک ہی حد ہوگی اور اسی طریقہ سے زنا میں ہوگا۔

(٢٨٧٥٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ سَرَقَ ، ثُمَّ شُهِدَ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ سَرَقَ قَبْلَ ذَلِكَ مِرَارًا ، أَوِ اعْتَرَفَ مَعَ عُقُوبَتِهِ ؟ قَالَ :تُقْطَعُ يَدُهُ ، وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ زَنَى فَشُهِدَ عَلَيْهِ ، أَوِ اعْتَرَفَ بِذَلِكَ ، قَالَ :يُقَامُ عَلَيْهِ حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۵۹) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب ریشید سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے چوری کی تھی پھر اس کے خلاف گواہی دی گئی کہ اس نے اس سے پہلے کئی مرتبہ چوری کی ہے یا اس نے خود اپنی سزا کے ساتھ اس بات کا اعتراف کر لیا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ریشید نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور حضرت ابن شہاب نے یوں بھی فرمایا: ایک آدمی نے زنا کیا پس اس کے خلاف گواہی دی گئی یا اس نے خود اس بات کا اعتراف کر لیا تو اس پر بھی ایک ہی حد قائم کی جائے گی۔

(١٤) فِي الْعَبْدِ يُقِرُّ بِالْجَلْدِ ، هَلْ يَجُوزُ ذَلِكَ عَلَيْهِ ؟

اس غلام کا بیان جو کوڑوں کا اقرار کر لے: کیا یہ کوڑے مارنا اس پر جائز ہوگا؟

(٢٨٧٦٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَجُوزُ إِقْرَارُ الْعَبْدِ فِيمَا أُقِرَّ بِهِ مِنْ حَدٍّ يُقَامُ عَلَيْهِ ،

وَمَا أَقَرَّ بِهِ مِمَّا تَذْهَبُ فِيهِ رَقَبَتُهُ فَلاَ يَجُوزُ.

(۲۸۷۶۰) حضرت ابوحرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: غلام کا اقرار ان معاملات میں درست ہے جن میں اس پر حد قائم ہو۔ البتہ جن معاملات میں اس کی جان جائے ان میں اس کا اقرار درست نہیں ہے۔

(٢٨٧٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ عَبْدًا أَقَرَّ عِندَ شُرَيْحٍ بِالسَّرِقَةِ ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۸۷۶۱) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک غلام نے حضرت شریح رحمہ اللہ کے سامنے چوری کا اقرار کیا تو آپ رحمہ اللہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(٢٨٧٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عيسى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ يُقِرُّ بِالسَّرِقَةِ قَطْعٌ.

(۲۸۷۶۲) حضرت جابر رحمہ اللہ اور حضرت عبداللہ بن عیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس غلام پر جو چوری کا اقرار کرلے ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(٢٨٧٦٣) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ اعْتِرَافُ الْعَبْدِ ، إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۲۸۷۶۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: غلام کا اعتراف کرنا جائز نہیں ہوگا مگر گواہوں کے ساتھ۔

(٢٨٧٦٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ اعْتِرَافُ الْعَبْدِ.

(۲۸۷۶۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: غلام کا اعتراف کرنا جائز نہیں ہے۔

(٢٨٧٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : لاَ يُقَامُ عَلَى عَبْدٍ حَدٌّ بِاعْتِرَافٍ ، إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۲۸۷۶۵) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالضحیٰ رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: غلام کے اعتراف کی وجہ سے اس پر حد قائم نہیں کی جائے گی مگر جبکہ وہ بینہ کے ساتھ ہو۔

(٢٨٧٦٦) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ يَجُوزُ إِقْرَارُ الْعَبْدِ عَلَى نَفْسِهِ إِذَا بَلَغَ النَّفْسَ فِي خَطَأٍ ، وَلاَ عَمْدٍ.

(۲۸۷۶۶) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: کسی ایسے ارادی اور غیر ارادی جرم میں غلام کا اقرار معتبر نہیں ہے جس میں اس کی جان جاتی ہو۔

(٢٨٧٦٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَهْلُ هُرْمُزَ وَالْحَيُّ ، عَنْ هُرْمُزَ ، أَنَّهُ

أَتَى عَلِيًّا ، فَقَالَ :إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا ، فَقَالَ :تُبْ إِلَى اللهِ وَاسْتَتِرْ ، قَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، طَهِّرْنِي ، قَالَ :قُمْ يَا قَنبَرُ ، فَاضْرِبْهُ الْحَدَّ ، وَلَيَكُنْ هُوَ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ ، فَإِذَا نَهَاكَ فَانْتَهِ ، وَكَانَ مَمْلُوكًا.

(۲۸۷۶۷) حضرت ابو مالک اشجعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل ہرمز اورحی بیان کرتے ہیں کہ ہرمز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: بے شک میں نے حد کو پالیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ سے توبہ کرو اور اپنے گناہ کو چھپاؤ اس نے کہا اے امیرالمومنین! آپ رضی اللہ عنہ مجھے پاک کردیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے قنبر! کھڑے ہوجاؤ اور اس پر حد لگاؤ اور یہ خود ہی اپنی سزا شمار کرے گا پس جب یہ تمہیں روک دے تو رک جانا اور ہرمز ایک غلام تھا۔

(۱۵) مَا قَالُوا إِذَا أُخِذَ عَلَى سَرِقَةٍ ، يُقْطَعُ ، أَوْ لاَ ؟

جن لوگوں نے یوں کہا: کہ جب غلام کو چوری کرتے ہوئے پکڑلیا گیا ہو؟ کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں؟

(۲۸۷۶۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ ؛ أَنَّ عَبْدًا لِبَعْضِ أَهْلِ مَكَّةَ سَرَقَ رِدَاءً لِصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، تَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَوْبِي ؟ قَالَ :فَهَلاَّ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ. (ابوداؤد ۴۳۹۴۔ ابن ماجه ۲۵۹۵)

(۲۸۷۶۸) حضرت یوسف بن ماھک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل مکہ میں سے کسی کے غلام نے حضرت صفوان بن امیہ کی چادر چوری کرلی پس اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اس پر حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کپڑے کی وجہ سے اس کا ہاتھ کاٹیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس یہ بات تم نے اس کو میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ سوچی؟

(۲۸۷۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْعَبْدِ يَسْرِقُ ، قَالَ: يُقْطَعُ.

(۲۸۷۶۹) حضرت عبدالملک بن ابی سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایسے غلام کے بارے میں مروی ہے جو چوری کرتا ہو۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۸۷۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَطَعَ يَدَ عَبْدٍ سَرَقَ.

(۲۸۷۷۰) حضرت عبداللہ بن عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کا ہاتھ کاٹ دیا جس نے چوری کی تھی۔

(۱٦) فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى الرَّجُلِ بِالزِّنَى ، فَلَمْ يُعَدَّلُوا

ان چار آدمیوں کا بیان جنہوں نے آدمی کے خلاف زنا کرنے کی گواہی دی پس ان کو عادل قرار نہیں دیا گیا

(۲۸۷۷۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَى ، فَكَانَ أَحَدُهُمْ لَيْسَ بِعَدْلٍ ؟ قَالَ : يُدْرَأُ عَنْهُمُ الْحَدُّ لأَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ.

(۲۸۷۷۱) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے چار آدمیوں کے بارے میں مروی ہے جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کرنے کی گواہی دی اور ان میں سے ایک گواہ عادل نہیں تھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس شخص سے حد ختم کردی جائے گی اس لیے کہ گواہ چار ہوتے ہیں۔

(۲۸۷۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ بِالزِّنَى ، ثُمَّ لَمْ يَكُونُوا عُدُولاً لَمْ أَجْلِدْهُمْ.

(۲۸۷۷۲) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب چار گواہوں نے زنا کی گواہی دی اور وہ سارے کے سارے عادل نہیں تھے تو ان کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(۲۸۷۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ بِالزِّنَى عَلَى رَجُلٍ فَلَمْ يُعَدَّلُوا ، دُرِءَ عَنْهُ الْحَدُّ ، وَلَمْ يُجْلَدْ أَحَدٌ مِنْهُمْ.

(۲۸۷۷۳) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب چار آدمیوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کی گواہی دی اور ان چار کو عادل قرار نہیں دیا گیا تو اس شخص سے حد ختم ہو جائے گی اور ان میں سے کسی کو بھی کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(۱۷) فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ بِالسَّرِقَةِ ، كَمْ يُرَدَّدُ مَرَّةً ؟

اس آدمی کے بارے میں جو چوری کا اقرار کرے کتنی مرتبہ اس کی تردید کی جائے گی؟

(۲۸۷۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَلِيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنِّي قَدْ سَرَقْتُ ، فَانْتَهَرَهُ ، ثُمَّ عَادَ الثَّانِيَةَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ سَرَقْتُ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : قَدْ شَهِدْتَ عَلَى نَفْسِكَ شَهَادَتَيْنِ ، قَالَ : فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ، فَرَأَيْتُهَا مُعَلَّقَةً ، يَعْنِي فِي عُنُقِهِ.

(۲۸۷۷٤) حضرت عبدالرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا! اے

امیر المومنین! بے شک میں نے چوری کی ہے پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو خوب جھڑک دیا، وہ دوسری مرتبہ پھر لوٹا اور کہنے لگا بے شک میں نے چوری کی ہے اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تحقیق تو نے اپنے خلاف دو مرتبہ گواہی دے دی ہے۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا میں نے اس کے ہاتھ کو لٹکے ہوئے دیکھا اس کی گردن میں۔

(۲۸۷۷۵) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ غَالِبٍ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُبَيْعًا أَبَا سَالِمٍ ، يَقُولُ :شَهِدْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَأُتِيَ بِرَجُلٍ أَقَرَّ بِسَرِقَةٍ ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ :فَلَعَلَّكَ اخْتَلَسْتَهُ ، لِكَيْ يَقُولَ لَا ، حَتَّى أَقَرَّ عِنْدَهُ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلَاثًا ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ.

(۲۸۷۷۵) حضرت سبیع ابو سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا اس حال میں ایک آدمی کو پکڑ کر لایا گیا جس نے چوری کا اقرار کیا تھا اس پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاید تو نے چھین لیا ہوتا کہ وہ کہہ دے نہیں۔ یہاں تک کہ اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس دو یا تین مرتبہ اقرار کر لیا پس آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

(۲۸۷۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :رَجُلٌ شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً بِأَنَّهُ سَرَقَ ؟ قَالَ :حَسْبُهُ.

(۲۸۷۷۶) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ایک آدمی نے اپنے خلاف ایک مرتبہ گواہی دی کہ تحقیق اس نے چوری کی ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کے لیے کافی ہے۔

(۱۸) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الْقَوْمَ جَمِيعًا

اس آدمی کا بیان جو پوری قوم پر تہمت لگا دے

(۲۸۷۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمَا قَالَا :إِذَا قَذَفَ قَوْمًا جَمِيعًا جُلِدَ حَدًّا وَاحِدًا ، وَإِذَا قَذَفَ شَتَّى جُلِدَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حَدًّا.

(۲۸۷۷۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی نے پوری قوم پر تہمت لگا دی تو اس پر ایک ہی سزا کے طور پر کوڑے لگائے جائیں گے اور جب اس نے مختلف لوگوں پر تہمت لگائی تو ان میں سے ہر ایک کی وجہ سے اس کو بطور سزا کے کوڑے لگائے جائیں گے۔

(۲۸۷۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الْقَوْمَ جَمِيعًا ، قَالَ :يُجْلَدُ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ حَدًّا.

(۲۸۷۷۸) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے پوری قوم

پر تہمت لگادی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان میں سے ہر ایک انسان کی وجہ سے اس کو بطور سزا کے کوڑے لگائے جائیں گے۔

(۲۸۷۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الْقَوْمَ مُجْتَمَعِينَ بِقَذْفٍ وَاحِدٍ ، قَالَ : عَلَيْهِ حَدٌّ وَاحِدٌ.

وَقَالَ قَتَادَةُ ، عَنِ الْحَسَنِ : لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ حَدٌّ.

(۲۸۷۷۹) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک ہی تہمت پوری قوم پر لگادی ہو۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر ایک ہی حد جاری ہوگی۔ اور حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ان میں سے ہر ایک آدمی کی وجہ سے حد ہوگی۔

(۲۸۷۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : يُجْلَدُ حَدًّا وَاحِدًا.

(۲۸۷۸۰) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو ایک ہی سزا دی جائے گی۔

(۲۸۷۸۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ مِرَارًا فَحَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۸۱) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب اس نے کئی بار تہمت لگائی تو ایک ہی سزا ہوگی۔

(۲۸۷۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ بِقَذْفٍ وَاحِدٍ ، فَإِنَّمَا عَلَيْهِ حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۸۲) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جب آدمی نے قوم پر ایک ہی تہمت لگادی تو اس پر ایک ہی سزا لازم ہوگی۔

(۲۸۷۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، وَأَبِي هَاشِمٍ ؛ فِي رَجُلٍ افْتَرَى عَلَى قَوْمٍ جَمِيعًا ، قَالَ : عَلَيْهِ حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۸۳) حضرت ابو العلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ اور حضرت ابو ھاشم رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے پوری قوم پر جھوٹی تہمت لگائی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا؟ اس پر ایک سزا لازم ہوگی۔

(۲۸۷۸٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ دَخَلَ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ ، فَقَذَفَهُمْ ، قَالَ : حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۸۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جو کسی گھر والوں پر داخل ہوا اور اس نے ان پر تہمت لگادی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک حد ہوگی۔

(۲۸۷۸٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الكريم ، عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ : حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۸۷۸۵) حضرت عبدالکریم فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے ارشاد فرمایا: ایک ہی حد ہوگی۔

(۲۸۷۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : يُجْلَدُ حَدًّا وَاحِدًا.

(۲۸۷۸٦) حضرت ادریس فرماتے ہیں کہ حضرت حماد نے ارشاد فرمایا: اس کو ایک ہی سزا دی جائے گی۔

(۲۸۷۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الْقَوْمَ جَمِيعًا ، قَالَ : إِنْ كَانَ فِي كَلاَمٍ وَاحِدٍ فَحَدٌّ وَاحِدٌ : وَإِذَا فَرَّقَ ، فَعَلَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حَدٌّ ، وَالسَّارِقُ مِثْلُ ذَلِكَ.

(۲۸۷۸۷) حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے پوری قوم پر تہمت لگائی ہو۔ آپ نے فرمایا: اگر اس نے ایک ہی کلام میں تہمت لگائی تو اس پر ان میں سے ہر ایک کی وجہ سے سزا لازم ہوگی۔ اور چور کا بھی یہ ہی حکم ہے۔

(۱۹) فِي الْمُسْلِمِ يَقْذِفُ الذِّمِّيَّ ، عَلَيْهِ حَدٌّ ، أَمْ لاَ ؟

اس مسلمان کا بیان جس نے ذمی پر تہمت لگائی، اس پر حد لازم ہوگی یا نہیں؟

(۲۸۷۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَذَفَ يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۸۷۸۸) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: جس نے یہودی یا نصرانی پر تہمت لگائی تو اس پر کوئی حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۷۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۲۸۷۸۹) حضرت شعبی سے بھی مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۲۸۷۹۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ

(۲۸۷۹۰) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری بھی یہ ہی فرمایا کرتے تھے۔

(۲۸۷۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى قَاذِفِ أَهْلِ الذِّمَّةِ حَدٌّ.

(۲۸۷۹۱) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ نے ارشاد فرمایا: ذمی پر تہمت لگانے والے پر حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۷۹۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَالشَّعْبِيِّ (ح) وَالْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالُوا : إِذَا كَانَتِ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ مُسْلِمٍ ، فَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مُلاَعَنَةٌ ، وَلَيْسَ عَلَى قَاذِفِهِمَا حَدٌّ.

(۲۸۷۹۲) حضرت طاؤس حضرت مجاہد وغیرہ ان سب حضرات نے ارشاد فرمایا: جب یہودی اور عیسائی عورت کسی مسلمان کے تحت ہوں تو ان کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور نہ ہی ان دونوں پر تہمت لگانے والے پر حد ہوگی۔

(۲۸۷۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ، وَلَهُ

أُمٌّ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۸۷۹۳) حضرت عبدالملک بن ابوغنیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادفرمایا: جب آدمی نے کسی آدمی پر تہمت لگائی اس حال میں کہ اس کی ماں یہودی یا عیسائی تھی تو اس پر حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۷۹٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الْيَهُودِيَّ وَالنَّصْرَانِيَّ ، عُزِّرَ قَاذِفُهُ.

(۲۸۷۹٤) حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادفرمایا: جب یہودی اور عیسائی پر تہمت لگائی جائے تو ان کے تہمت لگانے والے کو تعزیراً سزا دی جائیگی۔

(۲۸۷۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لَوْ أُوتِيتُ بِرَجُلٍ قَذَفَ يَهُودِيًّا ، أَوْ نَصْرَانِيًّا وَأَنَا وَالٍ ، لَضَرَبْته.

(۲۸۷۹٥) حضرت ابوخلدہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادفرمایا: اگر میرے پاس ایسے آدمی کو لایا جائے جس نے کسی یہودی یا نصرانی پر تہمت لگائی ہو اور میں حاکم ہوں تو میں اسے ضرور ماروں گا۔

(۲۰) فِي الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ تُقْذَفُ وَلَهَا زَوْجٌ ، أَوِ ابْنٌ مُسْلِمٌ

اس یہودی اور عیسائی عورت کا بیان جس پر تہمت لگائی گئی درانحالیکہ اس کا شوہر یا بیٹا مسلمان ہو

(۲۸۷۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَذَفَ نَصْرَانِيَّةً ؟ قَالَ : يُضْرَبُ إِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ مُسْلِمٌ.

(۲۸۷۹٦) حضرت یونس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے عیسائی عورت پر تہمت لگائی ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کو مارا جائے گا اگر اس عورت کا خاوند مسلمان ہو۔

(۲۸۷۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُودِيَّةِ تُقْذَفُ وَلَهَا زَوْجٌ مُسْلِمٌ ، وَلَهَا مِنْهُ وَلَدٌ ، قَالَ : عَلَى قَاذِفِهَا الْحَدُّ.

(۲۸۷۹۷) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے عیسائی اور یہودیہ عورت کے بارے میں مروی ہے جن پر تہمت لگائی گئی درانحالیکہ اس کا خاوند مسلمان ہو اور اس کا اس سے ایک بچہ بھی ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس تہمت لگانے والے پر حد ہوگی۔

(۲۸۷۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا كَانَتِ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ ، فَقَذَفَهَا رَجُلٌ فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۸۷۹۸) حضرت ابومعشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادفرمایا: جب یہودیہ اور عیسائی عورت کسی مسلمان آدمی

کے تحت ہوں پھر کسی آدمی نے ان پر تہمت لگادی تو اس پر کوئی حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۷۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَذَفَ نَصْرَانِيَّةً ، وَلَهَا ابْنٌ مُسْلِمٌ ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَرْبَعَةً وَثَلاَثِينَ سَوْطًا.

(۲۸۷۹۹) حضرت ابوبکر بن حفص ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عیسائی عورت پر تہمت لگائی درانحالیکہ اس کا بیٹا مسلمان تھا، تو حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے اس آدمی کو چونتیس کوڑے لگائے۔

(۲۱) فِي الذِّمِّيِّ يَقْذِفُ الْمُسْلِمَ

اس ذمی کا بیان جس نے مسلمان پر تہمت لگائی

(۲۸۸۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي النَّصْرَانِيِّ يَقْذِفُ الْمُسْلِمَ، قَالَ: يُجْلَدُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۰۰) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے ایسے عیسائی کے بارے میں مروی ہے جس نے مسلمان پر تہمت لگائی ہو آپ ؒ نے ارشاد فرمایا: اس کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن طَارِقٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ ضَرَبَ نَصْرَانِيًّا قَذَفَ مُسْلِمًا ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۰۱) حضرت طارق ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی ؒ کے پاس حاضر تھا انہوں نے ایک عیسائی کو اسی کوڑے لگائے جس نے مسلمان پر تہمت لگائی تھی۔

(۲۸۸۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ النَّصْرَانِيُّ الْمُسْلِمَ جُلِدَ الْحَدَّ.

(۲۸۸۰۲) حضرت ہشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ ؒ نے ارشاد فرمایا: جب عیسائی مسلمان پر تہمت لگائے تو اسے حد لگائی جائے گی۔

(۲۸۸۰۳) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ : يُجْلَدُونَ فِي الْفِرْيَةِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۲۸۸۰۳) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے ذمیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: ان کو مسلمانوں پر تہمت لگانے کے جرم میں کوڑے لگائے جائیں گے۔

(۲۸۸۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : أَتَانِي مُسْلِمٌ وَجُرْمُقَانِيٌّ ، قَدِ افْتَرَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ ، فَجَلَدْتُ الْجُرْمُقَانِيَّ ، وَتَرَكْتُ الْمُسْلِمَ ، فَأَتَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَہُ ، فَقَالَ : أَحْسَنَ.

(۲۸۸۰۴) حضرت مطرف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک مسلمان اور نبطی شخص آیا، تحقیق

ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی پر جھوٹا الزام لگایا تھا آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس نبطی کو کوڑے لگائے اور مسلمان کو چھوڑ دیا، سو وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس آیا اور آپ رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: انہوں نے اچھا کیا۔

(۲۸۸۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ وَضَرَبَ نَصْرَانِيًّا قَذَفَ مُسْلِمًا ، فَقَالَ : اضْرِبْ ، وَلَا يُرَى إِبْطُك.

(۲۸۸۰۵) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں امام شعبی رحمہ اللہ کے پاس حاضر تھا درانحالیکہ آپ رحمہ اللہ نے ایک عیسائی کو مارا جس نے ایک مسلمان پر تہمت لگائی تھی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مار اور تیری بغل نہ دکھائی دے۔

(۲۲) فِي الْعَبْدِ يَقْذِفُ الْحُرَّ ، كَمْ يُضْرَبُ ؟

اس غلام کا بیان جس نے آزاد پر تہمت لگائی اُسے کتنے کوڑے مارے جائیں گے؟

(۲۸۸۰۶) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الْمَمْلُوكِ يَقْذِفُ الْحُرَّ ، قَالَ : يُجْلَدُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۰۶) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے غلام کے بارے میں مروی ہے جس نے آزاد پر تہمت لگائی ہو، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ ، وَعَلِيًّا كَانَا يَضْرِبَانِ الْعَبْدَ يَقْذِفُ الْحُرَّ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۰۷) حضرت مکحول رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ دونوں حضرات اس غلام کو چالیس کوڑے مارتے تھے جو آزاد پر تہمت لگا دے۔

(۲۸۸۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ لَا يَجْلِدُونَ الْعَبْدَ فِي الْقَذْفِ إِلَّا أَرْبَعِينَ ، ثُمَّ رَأَيْتُهُمْ يَزِيدُونَ عَلَى ذَلِكَ.

(۲۸۸۰۸) حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یہ سب حضرات غلام کو تہمت لگانے میں کوڑے نہیں مارتے تھے مگر چالیس پھر میں نے ان حضرات کو دیکھا انہوں نے اس پر زیادتی فرمادی۔

(۲۸۸۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۰۹) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سعيد ، عن أَبِى مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۱۰) حضرت ابومعشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: اسے چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۱۱) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: اس غلام کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيد بْنِ الْمُسَيِّب ، وَالْحَسَنِ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۸۸۱۲) حضرت سعید بن مسیب ؒ اور حضرت حسن بصری ؒ سے بھی مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۲۸۸۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۱۳) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: اسے چالس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۱۴) حضرت حنظلہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم ؒ نے ارشاد فرمایا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيد بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۱۵) حضرت سعید بن حسان ؒ فرماتے ہیں حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: چالیس کوڑے ہے۔

(۲۸۸۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۱۶) حضرت قیس بن سعد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ؒ نے ارشاد فرمایا: اس غلام کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا ؟ فَقَالاَ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۱۷) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے پوچھا؟ تو ان دونوں نے فرمایا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۸۱۸) حضرت محمد بن راشد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ؒ نے ارشاد فرمایا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۳۲) مَنْ قَالَ يُضْرَبُ الْعَبْدُ فِي الْقَذْفِ ثَمَانِين

جو یوں کہے غلام کو تہمت میں اسی کوڑے مارے جائیں گے

(۲۸۸۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : جَلَدَ أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَبْدًا قَذَفَ حُرًّا ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۱۹) حضرت یحییٰ بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رحمہ اللہ نے ایک غلام کو اسی کوڑے مارے جس نے ایک آزاد شخص پر تہمت لگائی۔

(۲۸۸۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يُضْرَبُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۲۰) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس غلام کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : يُضْرَبُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۲۱) حضرت مسعودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : قَرَأْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ : أَمَّا بَعْدُ ، كَتَبْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْعَبْدِ يَقْفُو الْحُرَّ ، كَمْ يُجْلَدُ ، وَذَكَرْتَ أَنَّهُ بَلَغَكَ أَنِّي كُنْتُ أَجْلِدُهُ إِذْ أَنَا بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً ، ثُمَّ جَلَدْتُهُ فِي آخِرِ عَمَلِي ثَمَانِينَ جَلْدَةً ، وَإِنَّ جَلْدِي الأَوَّلَ كَانَ رَأْيًا رَأَيْتُهُ ، وَإِنَّ جَلْدِيَ الأَخِيرَ وَافَقَ كِتَابَ اللهِ ، فَاجْلِدْهُ ثَمَانِينَ جَلْدَةً.

(۲۸۸۲۲) حضرت جریر بن حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عدی بن ارطاہ رحمہ اللہ کو لکھے گئے حضرت عمر بن عبد العزیز کے خط کو پڑھا، حمد وصلوۃ کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے اس غلام کے متعلق پوچھا جس نے آزاد پر بری تہمت لگائی ہو کہ اس کو کتنے کوڑے لگائے جائیں گے، اور آپ نے ذکر کیا ہے کہ آپ رحمہ اللہ کو خبر پہنچی ہے کہ میں جب مدینہ میں تھا تو میں نے غلام کو چالیس کوڑے لگائے تھے پھر میں نے اس غلام کو اپنے آخری عمل میں اسی کوڑے لگائے تھے اور بے شک میں نے جو پہلے کوڑے مارے تھے وہ میری اپنی رائے تھی جو میں نے قائم کی تھی اور بے شک میں نے آخری عمل میں جو کوڑے مارے تھے وہ کتاب اللہ سے موافقت تھی پس تم بھی اسے اسی کوڑے مارو۔

(۲۸۸۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : ضَرَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدَ يَقْذِفُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۲۳) حضرت عبد اللہ بن ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے تہمت لگانے والے غلام کو اسی کوڑے مارے۔

(٢٤) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ ابْنَهُ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کا بیان جو اپنے بیٹے پر تہمت لگائے اس پر کیا لازم ہوگا؟

(۲۸۸۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ رُزَيْقٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رَجُلٍ قَذَفَ ابْنَهُ ، فَقَالَ ابْنُهُ : إِنْ

جُلِدَ أَبِي اعْتَرَفْتُ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ :اجْلِدْهُ ، إِلاَّ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ.

(۲۸۸۲۴) حضرت رزیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ایسے آدمی کے بارے میں حضرت عمر بن عبد العزیز کو خط لکھا جس نے اپنے بیٹے پر تہمت زنا لگائی تھی۔ اس کے بیٹے نے کہا: اگر میرے باپ کو کوڑے مارے گئے تو میں اعتراف کرلوں گا۔ سو حضرت عمر رحمہ اللہ نے اس کو خط کا جواب لکھا میں اسے کوڑے ماروں گا مگر یہ کہ وہ اس کو معاف کردے۔

(۲۸۸۲۵) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ ابْنَهُ ، فَقَالَ :لاَ يُجْلَدُ.

(۲۸۸۲۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنے بیٹے پر تہمت لگائی اس پر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ ابْنَهُ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۸۸۲۶) حضرت مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنے بیٹے پر تہمت لگائی آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد نہیں ہوگی۔

(۳۵) فِي الرَّجُلِ يَنْفِي الرَّجُلَ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ

اس آدمی کا بیان جو آدمی کی اس کے باپ اور ماں سے نفی کردے

(۲۸۸۲۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ حَدَّ إِلاَّ عَلَى رَجُلَيْنِ :رَجُلٌ قَذَفَ مُحْصَنَةً ، أَوْ نَفَى رَجُلاً مِنْ أَبِيهِ ، وَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ أَمَةً.

(۲۸۸۲۷) حضرت عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حد جاری نہیں ہوگی مگر دو آدمیوں پر ایک وہ آدمی جس نے پاکدامن عورت پر تہمت لگائی یا وہ آدمی جس نے ایک آدمی کی اس کے باپ سے نفی کردی اگرچہ اس کی ماں باندی ہو۔

(۲۸۸۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا نَفَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ أَبِيهِ ، فَإِنَّ عَلَيْهِ الْحَدَّ ، وَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ مَمْلُوكَةً.

(۲۸۸۲۸) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے آدمی کی اس کے باپ سے نفی کردی تو بیشک اس پر حد جاری ہوگی اگرچہ اس کی ماں باندی ہو۔

(۲۸۸۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ :لَسْتَ لأَبِيكَ ، وَأُمُّهُ أَمَةٌ ، أَوْ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ ، قَالَ :لاَ يُجْلَدُ.

(۲۸۸۲۹) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک شخص کو یوں

کہا: تو اپنے باپ کا نہیں ہے درانحالیکہ اس کی ماں باندی تھی یا یہودیہ تھی یا عیسائی تھی تو اس شخص کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ الأَزْدِ ؛ أَنَّ ابْنَ هُبَيْرَةَ سَأَلَ عَنْهُ الْحَسَنَ ، وَالشَّعْبِيَّ ؟ فَقَالاَ : يُضْرَبُ الْحَدَّ ، يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَنْفِي الرَّجُلَ مِنْ أَبِيهِ ، وَأُمُّهُ أَمَةٌ.

(۲۸۸۳۰) حضرت سفیان ؒ قبیلہ ازد کے کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں حضرت حسن بصری ؒ اور حضرت شعبی ؒ سے حضرت ابن ھبیرہ ؒ نے اس بارے میں سوال کیا؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس پر حداً کوڑے لگائے جائیں گے یہ آپ ؒ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جس نے ایک آدمی کی اس کے باپ سے نفی کردی تھی درانحالیکہ اس کی ماں باندی تھی۔

(٣٦) مَا قَالُوا فِي قَاذِفِ أُمِّ الْوَلَدِ

جن لوگوں نے ام ولد پر تہمت لگانے والے کے بارے میں یوں کہا

(۲۸۸۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أُمُّ الْوَلَدِ لاَ يُجْلَدُ قَاذِفُهَا.

(۲۸۸۳۱) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ ام ولد پر تہمت لگانے والے کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۳۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ (ح) وَعَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالُوا : لَيْسَ عَلَى قَاذِفِ أُمِّ الْوَلَدِ حَدٌّ.

(۲۸۸۳۲) حضرت عروہ ؒ، حضرت حسن بصری ؒ اور حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ ام ولد پر تہمت لگانے والے پر حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۸۳۳) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلاً أُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ حَتَّى تُعْتَقَ.

(۲۸۸۳۳) حضرت عبد الملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک آدمی پر تہمت لگائی جس کی ماں ام ولدہ تھی آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد لازم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اسے آزاد کردیا جائے۔

(۲۸۸۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : لَيْسَ عَلَى قَاذِفِ أُمِّ الْوَلَدِ شَيْءٌ.

(۲۸۸۳۴) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: ام ولدہ پر تہمت لگانے والے پر کوئی چیز نہیں ہے۔

(۲۸۸۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يُجْلَدُ قَاذِفُ أُمِّ الْوَلَدِ.

(۲۸۸۳۵) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ؒ نے ارشاد فرمایا: ام ولدہ پر تہمت لگانے والے کو کوڑے نہیں مارے

جائیں گے۔

(۲۸۸۳۶) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : لَيْسَ عَلَى قَاذِفِ أُمِّ الْوَلَدِ حَدٌّ.

(۲۸۸۳۶) حضرت اشعث ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیڈ اور حضرت محمد ویشیڈ نے ارشاد فرمایا، ام ولدہ پر تہمت لگانے والے پر حد نہیں ہوگی۔

(۲۷) مَنْ قَالَ يُضْرَبُ قَاذِفُ أُمِّ الْوَلَدِ

جو یوں کہے: ام ولدہ پر تہمت لگانے والے کو مارا جائے گا

(۲۸۸۳۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ بَعْضَ أُمَرَاءِ الْفِتْنَةِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ قُذِفَتْ ؟ فَأَمَرَ بِقَاذِفِهَا أَنْ يُجْلَدَ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۳۷) حضرت نافع ویشیڈ فرماتے ہیں کہ ایک فتنہ کے امیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ سے ایسی ام ولدہ کے بارے میں سوال کیا جس پر تہمت لگائی گئی تھی؟ تو آپ رضی اللہ نے تہمت لگانے والے کے بارے میں حکم دیا کہ اسے اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : يُجْلَدُ قَاذِفُ أُمِّ الْوَلَدِ.

(۲۸۸۳۸) حضرت نافع ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا، ام ولدہ پر تہمت لگانے والے کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : اسْتَبَّ ابْنُ صَرِيحَة ، وَابْنُ أُمِّ وَلَدٍ ، فَسَبَّ ابْنُ الصَّرِيحَةِ ابْنَ أُمِّ الْوَلَدِ فَجُلِدَ.

(۲۸۸۳۹) حضرت یحییٰ بن سعید ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ویشیڈ نے ارشاد فرمایا: صاف اور واضح کردار کی عورت کے بیٹے اور ام ولدہ کے بیٹے نے ایک دوسرے کو گالی دی۔ پھر واضح کردار والی عورت کے بیٹے نے ام ولدہ کے بیٹے کو گالی دی اس پر اسے کوڑے مارے گئے۔

(۲۸۸۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْمَدَنِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَلَدَ رَجُلاً قَذَفَ أُمَّ وَلَدِ رَجُلٍ لَمْ تُعْتَقْ.

(۲۸۸۴۰) حضرت ابو یزید مدنی ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ویشیڈ نے ایک آدمی کو کوڑے مارے جس نے ایک آدمی کی ام ولدہ پر تہمت لگائی تھی جس کو آزاد نہیں کیا گیا تھا۔

(۲۸۸۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ عَدِيًّا كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ : أَنِ اجْلِدْهُ الْحَدَّ.

(۲۸۸۴۱) حضرت سعید ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عدی ویشیڈ نے حضرت عمر بن عبد العزیز ویشیڈ کو خط لکھا تو آپ ویشیڈ نے جواب

لکھا کہ تم اس کو حدّ اکوڑے مارو۔

(۲۸) فِي الْمَرْأَةِ تُقْذَفُ، وَقَدْ مُلِكَتْ مَرَّةً

اس عورت کا بیان جس پر تہمت لگائی گئی درانحالیکہ وہ ایک مرتبہ مملوکہ رہ چکی ہے

(۲۸۸٤۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي قِلاَبَةَ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تُقْذَفُ، وَقَدْ كَانَتْ مُلِكَتْ ؟ فَكَتَبَ إِلَيَّ: أَنَّ قَاذِفَهَا يُجْلَدُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۸۴۲) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوقلابہ ؒ کو خط لکھ کر آپ ؒ سے ایسی عورت کے متعلق سوال کیا جو مملوکہ رہ چکی تھی؟ آپ ؒ نے مجھے جواب لکھا: اس پر تہمت لگانے والے کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا أُعْتِقَتْ، ثُمَّ قُذِفَتْ، جُلِدَ قَاذِفُهَا.

(۲۸۸۴۳) حضرت ابو معشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے ایسی ام ولدہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب اسے آزاد کر دیا گیا پھر اس پر تہمت لگائی گئی۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر تہمت لگانے والے کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۸٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا مُلِكَتِ الْمَرْأَةُ مَرَّةً، ثُمَّ أُعْتِقَتْ، فَإِنَّ عَلَى قَاذِفِهَا الْحَدَّ.

(۲۸۸۴۴) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ فرمایا کرتے تھے: جب عورت ایک مرتبہ مملوکہ ہوگئی پھر اسے آزاد کر دیا گیا تو اس پر تہمت لگانے والے پر حد جاری ہوگی۔

(۲۸۸٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي امْرَأَةٍ مُلِكَتْ مَرَّةً، ثُمَّ قُذِفَتْ، قَالَ: لاَ يُجْلَدُ قَاذِفُهَا.

(۲۸۸۴۵) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے ایسی عورت کے بارے میں مروی ہے جو ایک مرتبہ مملوکہ ہوگئی پھر اس پر تہمت لگائی گئی۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر تہمت لگانے والے کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(۲۹) فِي السَّارِقِ يَسْرِقُ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَرِجْلُهُ، ثُمَّ يَعُودُ

اس چور کا بیان جس نے چوری کی سو اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ دیا گیا پھر وہ دوبارہ چوری کرتا ہے

(۲۸۸٤٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالاَ: كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ:

إِذَا سَرَقَ السَّارِقُ مِرَارًا قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ ، ثُمَّ إِنْ عَادَ اسْتَوْدَعْتُهُ السِّجْنَ.

(۲۸۸۴۶) حضرت ابوالضحیٰ ریشید اور حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب چور کئی بار چوری کرے گا تو میں اس کا ہاتھ اور پاؤں کاٹ دوں گا پھر اگر وہ دوبارہ چوری کرے گا تو میں اس کو جیل کی حفاظت میں دے دوں گا۔

(۲۸۸٤۷) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ لاَ يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقْطَعَ لِسَارِقٍ يَدًا وَرِجْلاً ، فَإِذَا أُتِيَ بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ ، قَالَ : إِنِّي لأَسْتَحِي أَنْ لاَ يَتَطَهَّرَ لِصَلاَتِهِ ، وَلَكِنْ أَمْسِكُوا كَلْبَهُ عَنِ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَنْفِقُوا عَلَيْهِ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

(۲۸۸۴۷) حضرت جعفر ریشید کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات پر زیادتی نہیں کرتے کہ وہ چور کا ایک ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیتے پس جب اس کے بعد اسے دوبارہ لایا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: بے شک مجھے شرم آتی ہے کہ یہ اپنی نماز کے لیے بھی پاکی حاصل نہ کر سکے لیکن تم مسلمانوں کو اس کے شر سے دور کر دو اور اس پر بیت المال سے خرچ کرو۔

(۲۸۸٤۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : انْتَهَى أَبُو بَكْرٍ فِي قَطْعِ السَّارِقِ إِلَى الْيَدِ وَالرِّجْلِ.

(۲۸۸۴۸) حضرت زهری ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چور کے کاٹنے میں ایک ہاتھ اور ایک پاؤں تک انتہا کی۔

(۲۸۸٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَالَ : إِذَا سَرَقَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ ، ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ ، وَلاَ تَقْطَعُوا يَدَهُ الأُخْرَى ، وَذَرُوهُ يَأْكُلُ بِهَا الطَّعَامَ وَيَسْتَنْجِي بِهَا مِنَ الْغَائِطِ ، وَلَكِنِ احْبِسُوهُ عَنِ الْمُسْلِمِينَ.

(۲۸۸۴۹) حضرت مکحول ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب چور چوری کرے تو تم اس کا ایک ہاتھ کاٹ دو پھر اگر وہ دوبارہ چوری کرے تو تم اس کی ایک ٹانگ کاٹ دو اور تم اس کا دوسرا ہاتھ مت کاٹو اس کو چھوڑ دو تاکہ وہ اس کے ذریعہ کھانا کھائے اور اپنا پاخانہ صاف کرے لیکن تم مسلمانوں سے اسے قید کر دو۔

(۲۸۸۵۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُتْرَكُ ابْنُ آدَمَ كَالْبَهِيمَةِ ، يُتْرَكُ لَهُ يَدٌ يَأْكُلُ بِهَا.

(۲۸۸۵۰) حضرت منصور ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کو جانور کی طرح مت چھوڑو۔ اس کا ایک ہاتھ چھوڑ دو تاکہ اس کے ذریعہ کھائے۔

(۲۸۸۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَرَادَ أَنْ يَقْطَعَ الرِّجْلَ بَعْدَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ ، فَقَالَ عُمَرُ لَهُ : السُّنَّةُ الْيَدُ.

(۲۸۸۵۱) حضرت قاسم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کے بعد دوسری ٹانگ کاٹنے کا

ارادہ کیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ارشاد فرمایا: سنت ہاتھ کاٹنا ہے۔

(۲۸۸۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ بَعْدَ يَدِهِ وَرِجْلِهِ.

(۲۸۸۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹ دیا اس کا ایک ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کے بعد۔

(۲۸۸۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ سُئِلَ : أَيُقْطَعُ السَّارِقُ أَكْثَرَ مِنْ يَدِهِ وَرِجْلِهِ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنَّهُ يُحْبَسُ.

(۲۸۸۵۳) حضرت عبدالملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ چور کا ایک ہاتھ اور پاؤں سے زیادہ کوئی عضو کاٹا جائے گا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں لیکن اسے قید کر دیا جائے گا۔

(۲۸۸۵٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ ، يَسْأَلُهُ : هَلْ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجْلَ بَعْدَ الْيَدِ ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَطَعَ الرِّجْلَ بَعْدَ الْيَدِ.

(۲۸۸۵۴) حضرت یحییٰ بن ابو کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر سوال کیا، کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے بعد پاؤں کاٹا تھا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا! یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے بعد پاؤں کاٹا تھا۔

(۲۸۸۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ؛ أَنَّهُ حَدَّثَهُ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ أَيْضًا حَدَّثَاهُ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِعَبْدٍ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ يَدَهُ ، ثُمَّ الثَّانِيَةَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَقَطَعَ يَدَهُ ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَقَطَعَ رِجْلَهُ.

(ابو داؤد ۴۴۷)

(۲۸۸۵۵) حضرت حارث بن عبداللہ بن ابو ربیعہ اور حضرت عبدالرحمن بن سابط یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک غلام لایا گیا تحقیق اس نے چوری کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر دوبارہ چوری کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا پاؤں کاٹ دیا پھر دوبارہ اسے لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر اسے لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا پاؤں کاٹ دیا۔

(۲۸۸۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَقَطَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ ، فَقَالَ : إِنِّي لأَسْتَحْيِي أَنْ أَقْطَعَ يَدَهُ يَأْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِي بِهَا.

وَفِي حَدِيثِ بَعْضِهِمْ :ضَرَبَهُ وَحَبَسَهُ.

(۲۸۸۵۶) حضرت شعبی ؒ اور حضرت عبداللہ بن مسلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کے پاس ایک چور کو لایا گیا تو آپ ؓ نے اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا پھر دوبارہ اسے لایا گیا تو آپ ؓ نے اس کا بایاں پاؤں کاٹ دیا۔ پھر اس کو تیسری مرتبہ لایا گیا تو آپ ؓ نے فرمایا: یقیناً مجھے شرم آتی ہے کہ میں اس کا یہ ہاتھ کاٹ دوں جس کے ذریعہ وہ کھاتا اور استنجا کرتا ہے۔ بعض راویوں کی حدیث میں یوں ہے: آپ ؓ نے اسے مارا اور اسے قید کر دیا۔

(۲۸۸۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ فِي السَّارِقِ :إِذَا سَرَقَ قَطَعْت يَدَهُ ، فَإِنْ عَادَ قَطَعْتُ رِجْلَهُ ، فَإِنْ عَادَ اسْتَوْدَعْتُهُ السِّجْنَ.

(۲۸۸۵۷) حضرت عبداللہ بن مسلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ چور کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جب وہ چوری کرے گا تو میں اس کا ایک ہاتھ کاٹ دوں گا پس اگر وہ دوبارہ چوری کرے گا تو میں اس کا ایک پاؤں کاٹ دوں گا پس اگر وہ دوبارہ چوری کرے گا تو میں اسے جیل میں قید کر دوں گا۔

(۲۸۸۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ؛ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ السَّارِقِ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ بِمِثْلِ قَوْلِ عَلِيٍّ.

(۲۸۸۵۸) حضرت عمرو بن دینار ؒ فرماتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس ؓ کو خط لکھ کر ان سے چور کے متعلق پوچھا؟ تو آپ ؓ نے اس کو حضرت علی ؓ کے قول کی مثل جواب لکھا۔

(۲۸۸۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَهُمْ فِي سَارِقٍ ، فَأَجْمَعُوا عَلَى مِثْلِ قَوْلِ عَلِيٍّ.

(۲۸۸۵۹) حضرت سماک ؒ اپنے بعض اصحاب سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے صحابہ ؓ سے چور کے بارے میں مشورہ طلب کیا تو ان سب نے حضرت علی ؓ کے قول کی مثل پر اتفاق کیا۔

(۳۰) فِي الرَّجُلِ يَزْنِي مَمْلُوكُهُ، يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ، أَمْ لاَ ؟

اس آدمی کے بیان میں جس کا غلام زنا کرے: اس پر حد قائم کی جائے گی یا نہیں؟

(۲۸۸۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ ثُمَامَةَ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ إِذَا زَنَى مَمْلُوكُهُ ضَرَبَهُ الْحَدَّ.

(۲۸۸۶۰) حضرت ثمامہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت انس بن مالک ؓ کا غلام زنا کرتا تو آپ ؓ اس پر حد جاری کرتے۔

(۲۸۸۶۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَشِبْلٍ ، قَالُوا : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الأَمَةِ تَزْنِي قَبْلَ أَنْ تُحْصَنَ ؟ قَالَ :اجْلِدُوهَا ، فَإِنْ

زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ ، أَوْ فِي الرَّابِعَةِ : فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ. (احمد ۱۱۶۔ ابن ماجہ ۲۵۶۵)

(۲۸۸۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت شبل رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے باندی کے متعلق پوچھا جو شادی شدہ ہونے سے قبل زنا کرتی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کوڑے لگاؤ۔ پس اگر وہ زنا کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا: پس اس کو فروخت کر دو اگر چہ بٹ دی ہوئی رسی کے بدلے ہی ہو۔

(۲۸۸۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمَةٍ لَهُمْ فَجَرَتْ ، فَأَرْسَلَنِي إِلَيْهَا ، فَقَالَ : اذْهَبْ فَأَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ ، فَانْطَلَقْتُ فَوَجَدْتُهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دِمَائِهَا ، فَقَالَ : أَفَرَغْتَ ؟ فَقُلْتُ : وَجَدْتُهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دِمَائِهَا ، قَالَ : إِذَا جَفَّتْ مِنْ دِمَائِهَا فَاجْلِدْهَا ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

(ابو داؤد ۴۴۶۸۔ احمد ۸۹)

(۲۸۸۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کی ایک باندی کے متعلق خبر دی گئی کہ اس نے گناہ کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی طرف بھیجا اور فرمایا: تم جا کر اس پر حد قائم کرو پس میں گیا تو میں نے اس کو اس حال میں پایا کہ اس کا خون خشک نہیں ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم فارغ ہو گئے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے اسے اس حال میں پایا کہ اس کا خون خشک نہیں ہوا تھا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اس کا خون خشک ہو جائے تو تم اسے کوڑے مارنا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ماتحتوں پر حد قائم کرو۔

(۲۸۸۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : جَاءَ مَعْقِلُ الْمُزَنِيّ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : جَارِيَتِي زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ؟ قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : اجْلِدْهَا خَمْسِينَ ، فَقَالَ : عَادَتْ ، فَقَالَ : اجْلِدْهَا.

(۲۸۸۶۳) حضرت عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معقل مزنی رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے میری باندی نے زنا کیا ہے سو اسے کوڑے مار دو! اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کو پچاس کوڑے مار دو۔ انہوں نے کہا: وہ دوبارہ زنا کرے تو؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کوڑے مارنا۔

(۲۸۸۶٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ فَاطِمَةَ حَدَّتْ جَارِيَةً لَهَا.

(۲۸۸۶۴) حضرت حسن بن محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باندی پر حد جاری فرمائی۔

(۲۸۸۶٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ حَدَّ جَارِيَةً لَهُ.

(۲۸۸۶۵) حضرت خارجہ بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اپنی باندی پر حد جاری فرمائی۔

(۲۸۸۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ؛ أَنَّ أَبَا الْمُهَلَّبِ كَانَ يَجْلِدُ أَمَتَهُ إِذَا فَجَرَتْ فِي مَجْلِسِ قَوْمِهِ.

(۲۸۸۶۶) حضرت ابوقلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوالمھلب کی باندی برا کام کرتی تو آپ ؒ اپنی قوم کی مجلس میں اسے کوڑے مارتے تھے۔

(۲۸۸۶۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى خَدَمِهِمْ إِذَا زَنَيْنَ يَجْلِدُونَهُنَّ فِي الْمَجَالِسِ.

(۲۸۸۶۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کے خادم جب زنا کرتے تو آپ ؓ ان کو بلاتے اور مجلسوں میں ان کو کوڑے مارتے تھے۔

(۲۸۸۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ أَمَتَهُ إِذَا فَجَرَتْ.

(۲۸۸۶۸) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ اپنی باندی کو مارتے تھے جب وہ زنا کرتی۔

(۲۸۸۶۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ ضَرَبَ أَمَةً لَهُ فَجَرَتْ ، قَالَ : وَعَلَيْهَا مِلْحَفَةٌ قَدْ جُلِّلَتْ بِهَا ، قَالَ :وَعِنْدَهُ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ ، قَالَ :ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾.

(۲۸۸۶۹) حضرت اشعث ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو برزہ ؒ کے پاس حاضر تھا انہوں نے اپنی ایک باندی کو مار جس نے گناہ کا کام کیا تھا راوی کہتے ہیں اس باندی پر چادر لپٹی ہوئی تھی اور آپ ؒ کے پاس لوگوں کا ایک گروہ تھا آپ ؒ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ:۔ اور چاہیے کہ مشاہدہ کرے ان کی سزا کا ایک گروہ مومنوں کا۔

(۲۸۸۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :أَدْرَكْتُ أَشْيَاخَ الأَنْصَارِ إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ يَضْرِبُونَهَا فِي مَجَالِسِهِمْ.

(۲۸۸۷۰) حضرت عمرو بن مرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ؒ نے فرمایا: کہ میں نے انصار کے شیوخ کو پا کہ جب باندی زنا کرتی تو وہ اس کو اپنی مجلسوں میں مارتے تھے۔

(۲۸۸۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، وَالأَسْوَدِ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يُقِيمَانِ الْحُدُودَ عَلَى جَوَارِي الْحَيِّ إِذَا زَنَيْنَ فِي الْمَجَالِسِ.

(۲۸۸۷۱) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ اور حضرت اسود ؒ محلہ کی باندیوں پر مجلسوں میں حد قائم کرتے تھے جب وہ زنا کرتیں۔

(۲۸۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ: لاَ تُطَهِّرُ فِي الْحَيِّ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ.

(۲۸۸۷۲) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوجعفر ؒ نے ارشاد فرمایا: تم محلے میں صرف اپنے مملوکوں کو پاک کرو۔

۲۸۸۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ إِمَاءَ قَوْمِهِ يُطَهِّرُهُنَّ.

(۲۸۸۷۳) حضرت ابواسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابومیسرہ ؒ اپنی قوم کی باندیوں کو مارتے تھے اوران کو پاک کرتے تھے۔

۲۸۸۷۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : لَقِيتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَعْقِلٍ ، فَقُلْتُ : أَرَأَيْتَ الأَمَةَ الَّتِي سَأَلَ عَنْهَا أَبُوكَ عَبْدَ اللهِ أَنَّهَا فَجَرَتْ ، فَأَمَرَهُ بِجَلْدِهَا ، كَانَتْ تَزَوَّجَتْ ؟ قَالَ : لاَ.

(۲۸۸۷۴) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن معقل ؒ سے ملا تو میں نے پوچھا! اس باندی کے متعلق آپ ؒ کی کیا رائے ہے کہ جس کے بارے میں آپ ؒ کے والد نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے سوال کیا تھا جس نے زنا کیا تھا اور آپ ؒ نے اسے کوڑے مارنے کا حکم دیا تھا: کیا وہ شادی شدہ تھی؟ آپ ؒ نے فرمایا: نہیں۔

۲۸۸۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا زَنَتْ خَادِمُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ. (ترمذی ۱۴۴۰۔ نسائی ۷۲۴۰)

(۲۸۸۷۵) حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے کوڑے مارے پس اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے کوڑے مارے پس اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے فروخت کردے اگرچہ بالوں سے بنی ہوئی رسی کے عوض ہو۔

(۳۱) مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الأَمَةِ حَدٌّ حَتَّى تُزَوَّجَ

جو یوں کہے: باندی پر حد نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس کی شادی ہو جائے

۲۸۸۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالُوا : لَيْسَ عَلَى الأَمَةِ حَدٌّ حَتَّى تُزَوَّجَ.

(۲۸۸۷۶) حضرت ابن عباس ؓ، حضرت مجاہد ؒ اور حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ باندی پر حد نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ شادی شدہ ہو جائے۔

۲۸۸۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لاَ تُجْلَدُ الأَمَةُ حَتَّى تُحْصَنَ.

(۲۸۸۷۷) حضرت جعفر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ؒ نے ارشاد فرمایا: باندی کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے یہاں تک کہ وہ شادی شدہ ہو جائے۔

۲۸۸۷۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : يَقُولُ أَهْلُ مَكَّةَ : إِذَا فَجَرَتِ الأَمَةُ وَلَمْ تَكُنْ تَزَوَّجَتْ

قَبْلَ ذَلِكَ ، لاَ يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ.

(۲۸۸۷۸) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مکہ والے کہتے ہیں کہ جب باندی گناہ کا کام کرے اور وہ اس سے پہلے شادی شدہ نہیں تھی تو اس پر حد قائم نہیں کی جائے گی۔

(۲۸۸۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الأَمَةِ حَدٌّ حَتَّى تُحْصَنَ بِزَوْجٍ.

(۲۸۸۷۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: باندی پر حد نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ کسی سے شادی کر لے۔

(۳۲) فِي الْمُكَاتَبِ يُصِيبُ الْحَدَّ

اس مکاتب کا بیان جو حد کو پالے

(۲۸۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :حَدُّ الْمُكَاتَبِ حَدُّ الْمَمْلُوكِ.

(۲۸۸۸۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کی سزا غلام کی سزا ہوگی۔

(۲۸۸۸۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :حَدُّ الْمُكَاتَبِ حَدُّ الْمَمْلُوكِ ، مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ.

(۲۸۸۸۱) حضرت جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کی سزا غلام کی سزا ہوگی جب تک اس پر بدل کتابت میں سے کچھ بھی باقی ہے۔

(۲۸۸۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :حَدُّ الْمَمْلُوكِ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۸۸۸۲) حضرت صالح بن حی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کی سزا غلام کی سزا ہوگی جب تک اس پر بدل کتاب کا کچھ حصہ بھی باقی ہو۔

(۲۸۸۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِد الأَحْمَرِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:يُضْرَبُ الْمُكَاتَبُ حَدَّ الْعَبْدِ حَتَّى يُعْتَقَ.

(۲۸۸۸۳) حضرت صالح بن حی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مکاتب کو غلام کی سزا دی جائے گی یہاں تک کہ وہ آزاد ہو جائے۔

(۲۸۸۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :حَدُّهُ حَدُّ الْعَبْدِ.

(۲۸۸۸۴) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کی سزا غلام کی سزا ہوگی۔

(۲۸۸۸٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي الْمُكَاتَبِ إِذَا أَصَابَ حَدًّا ، قَالَ : يُضْرَبُ بِحِسَابِ مَا أَدَّى.

(۲۸۸۸۵) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ اس مکاتب غلام کے بارے میں جو کسی قابل حد جرم کا ارتکاب کرے فرماتے ہیں کہ اس کی ادائیگی کے بقدر اسے سزا دی جائے گی۔

(۳۳) فِي الاِمْتِحَانِ فِي الْحُدُودِ

سزاؤں میں جانچ پڑتال کرنے کا بیان

(۲۸۸۸٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ امْتِحَانَ فِي حَدٍّ.

(۲۸۸۸٦) حضرت مجالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا، حد میں جانچ پڑتال نہیں ہوگی۔

(۲۸۸۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : الْمِحْنَةُ فِي الضِّنَّةِ أَنْ تُوعِده ، وَتُجْلَبَ عَلَيْهِ ، وَإِنْ ضَرَبْتَهُ سَوْطًا وَاحِدًا ، فَلَيْسَ اعْتِرَافُهُ بِشَيْءٍ.

(۲۸۸۸۷) حضرت عمران بن حدیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز ؒ نے ارشاد فرمایا: تہمت اور آدمی پر عیب لگانے میں آزمائش یہ ہے کہ یوں کہے: تو نے اسے ڈرایا ہوگا اور اسے نقصان پہنچایا ہوگا اور اگر میں نے اسے ایک کوڑا بھی مارا تو اس کا اعتراف قابل قبول نہیں ہوگا۔

(۲۸۸۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي عُيَيْنَةَ بْنِ الْمُهَلَّبِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، يَقُولُ : مَنْ أَقَرَّ بَعْدَ مَا ضُرِبَ سَوْطًا وَاحِدًا ، فَهُوَ كَذَّابٌ.

(۲۸۸۸۸) حضرت ابو عیینہ بن مھلب ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ایک کوڑا کھانے کے بعد اقرار کر لیا تو وہ شخص جھوٹا ہے۔

(۲۸۸۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَالْحَكَمِ ، قَالاَ : الْمِحْنَةُ بِدْعَةٌ.

(۲۸۸۸۹) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ اور حضرت حکم ؒ نے ارشاد فرمایا، آزمائش بدعت ہے۔

(۲۸۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: الْقَيْدُ كُرْهٌ، وَالسِّجْنُ كُرْهٌ، وَالْوَعِيدُ كُرْهٌ.

(۲۸۸۹۰) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ارشاد فرمایا: بیڑی ڈالنا مشقت ہے جیل مشقت ہے اور ڈرانا بھی مشقت وسختی ہے۔

(۲۸۸۹۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَيْسَ الرَّجُلُ بِأَمِينٍ عَلَى نَفْسِهِ إِنْ أَجَعْتَهُ ، أَوْ أَخَفْتَهُ ، أَوْ حَبَسْتَهُ.

(۲۸۸۹۱) حضرت حنظلہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے نفس پر اعتماد نہیں کرے گا اگر تم اسے تکلیف دو گے یا اسے ڈراؤ گے یا اسے قید کر دو گے۔

(۲۸۸۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فِي رَجُلٍ اعْتَرَفَ بَعْدَ مَا جُلِدَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۸۸۹۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے کہ جس نے کوڑے کھانے کے بعد اعتراف کرلیا ہو۔ آپ نے فرمایا: اس پر حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : رَوِّعَ السَّارِقَ وَلاَ تُرَاعِهِ.

(۲۸۸۹۳) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم چور کو ڈراؤ اور اس کے ساتھ نرمی مت کرو۔

(۲۸۸۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ طَارِقٍ الشَّامِيِّ ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ أُخِذَ فِي سَرِقَةٍ فَضَرَبَهُ فَأَقَرَّ ، فَبَعَثَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ : لاَ تَقْطَعْهُ ، فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَقَرَّ بَعْدَ ضَرْبِكَ إِيَّاهُ.

(۲۸۸۹۴) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ طارق شامی رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جسے چوری کے معاملہ میں پکڑا گیا تھا پس آپ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا کہ ان سے اس بارے میں پوچھو؟ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم اس کا ہاتھ مت کاٹو اس لئے کہ ہوسکتا ہے اس نے تمہاری مار کھانے کے بعد اس کا اقرار کرلیا ہو۔

(٣٤) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی کو یوں کہے: میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا

(۲۸۸۹٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ : لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ؟ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، إِنَّ الْعُذْرَةَ تَذْهَبُ مِنَ الْوَثْبَةِ ، وَالْمَرَضِ ، وَطُولِ التَّعْنِيسِ.

(۲۸۸۹۵) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا جو اپنی بیوی کو یوں کہہ دے: میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر کوئی چیز لازم نہیں اس لیے کہ دوشیزگی اچھل کود، بیماری اور لڑکی کی شادی دیر سے کرنے کی صورت میں بھی زائل ہو جاتی ہے۔

(۲۸۸۹٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ ، الْعُذْرَةُ تُذْهِبُهَا الْوَثْبَةُ وَالشَّيْءُ.

(۲۸۸۹۶) حضرت حکم بن ابان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا جو اپنی بیوی کو یوں کہہ دے: میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں اس لیے کہ دوشیزگی اچھل کود اور کسی بھی چیز سے ختم ہو جاتی ہے۔

(۲۸۸۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْبِكْرَ ، ثُمَّ يَقُولُ : لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۲۸۸۹۷) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے باکرہ عورت سے شادی کی پھر یوں کہنے لگا: میں نے مجھے باکرہ نہیں پایا، آپ ؒ نے فرمایا، کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

(۲۸۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى ذَلِكَ قَذْفًا.

(۲۸۸۹۸) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ اس کو تہمت نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۸۸۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ، فَيَقُولُ : لَمْ أَجِدْهَا عَذْرَاءَ ، قَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۸۸۹۹) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے عورت سے شادی کی اور کہنے لگا: میں نے اسے باکرہ نہیں پایا: آپ ؒ نے فرمایا: اس پر کوئی حد نہیں ہوگی۔

(۲۸۹۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَيْسَ بِقَذْفٍ.

(۲۸۹۰۰) حضرت حضرت حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: یہ تہمت نہیں ہے۔

(۲۸۹۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَالْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ؟ قَالُوا : إِنَّ الْعُذْرَةَ تُذْهِبُهَا النَّبِطَةُ ، وَاللَّيطَةُ.

(۲۸۹۰۱) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار، حضرت عطاء ؒ اور حضرت حسن بصری ؒ سے ایسے شخص بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو یوں کہا: میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا؟ اس سب حضرات نے فرمایا، بے شک دوشیزگی کو اچھل کود اور مار دھاڑ بھی زائل کر دیتی ہے۔

(۲۸۹۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، إِنَّ الْعُذْرَةَ تَذْهَبُ مِنَ الْوَثْبَةِ ، وَالْحَيْضَةِ ، وَالْوُضُوءِ.

(۲۸۹۰۲) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس شخص پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی اس لیے کہ دوشیزگی اچھل کود، حیض اور نوسے بھی زائل ہو جاتی ہے۔

(۳۵) مَنْ قَالَ عَلَيْهِ الْحَدُّ

جو یوں کہے: ایسے شخص پر حد لازم ہوگی

(۲۸۹۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ :

لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ، قَالَ سَعِيدٌ :حَدٌّ ، وَلاَ مُلاَعَنَةَ.

(۲۸۹۰۳) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ سے ایسے آدمی کے بارے میں مروی ہے جو اپنی بیوی کو یوں کہہ دے میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا؟ حضرت سعید ؒ نے فرمایا: حد ہوگی اور لعان نہیں ہے۔

(۲۸۹۰٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ؛أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَابْنَ عُمَرَ سُئِلاَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :لَمْ أَجِدْكِ عَذْرَاءَ ؟ قَالاَ :إِنْ تَبَرَّأَ جُلِدَ الْحَدَّ ، وَكَانَتِ امْرَأَتَهُ ، وَإِنْ لَمْ يَتَبَرَّأْ لاَعَنَهَا وَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا.

(۲۸۹۰۴) حضرت عبداللہ بن ھبیرہ ؒ ایک آدمی سے جس کا آپ ؒ نے نام لیا اس سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت ؓ اور حضرت ابن عمر ؓ سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو یوں کہہ دیا: میں نے تجھے باکرہ نہیں پایا؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اگر اس نے علیحدگی اختیار کرلی تو اس کو حداً کوڑے مارے جائیں گے اور وہ اس کی بیوی رہے گی اور اگر اس نے علیحدگی اختیار نہ کی تو ان دونوں کے درمیان لعان ہوگا اور ان دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے گی۔

(۲۸۹۰٥) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ ، ثُمَّ قَالَ :لَمْ أَجِدْهَا عَذْرَاءَ ، قَالَ :يُضْرَبُ الْحَدُّ ، وَلاَ يُلاَعَنُ ، لأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ :إِنِّي رَأَيْتُك تَزْنِينَ.

(۲۸۹۰۵) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے عورت سے دخول کرلیا پھر اس نے کہا! میں نے اسے باکرہ نہیں پایا، اس پر حد لگائی جائے گی اور لعان نہیں کیا جائے گا۔ اس لیے کہ اس نے یوں نہیں کہا: بے شک میں نے تجھے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٣٦) فِي الْقَاذِفِ تُنْزَعُ عَنْهُ ثِيَابُهُ ، أَوْ يُضْرَبُ فِيهَا ؟

تہمت لگانے والے کے بیان میں کیا اس کے کپڑے اتار لیے جائیں گے یا ان میں ہی کوڑے مارے جائیں گے؟

(۲۸۹۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالَ :كُنْتُ عَنْدَ الشَّعْبِيِّ ، فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ أُخِذَ فِي حَدٍّ ، أَوْ قَذْفٍ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ ، مَا أَدْرِي مَا تَحْتَهُ.

(۲۸۹۰۶) حضرت ابن شبرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں امام شعبی ؒ کے پاس تھا کہ ایک آدمی کو لایا گیا جس کو کسی حد یا تہمت کے معاملہ میں پکڑا گیا تھا تو آپ ؒ نے اس پر حد لگائی اس حال میں اس کے بدن پر قمیص تھی میں نہیں جانتا اس کے نیچے کیا تھا۔

(۲۸۹۰۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ :يُضْرَبُ الْقَاذِفُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ.

(۲۸۹۰۷) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا، تہمت لگانے والے کو مارا جائے گا اس حال میں کہ اس کے بدن پر کپڑے موجود ہوں۔

(۲۸۹۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِنِّي لأَذْكُرُ مَسْكَ شَاةٍ أَمَرَتْ بِهَا أمي فَذُبِحَتْ ، حِينَ ضَرَبَ عُمَرُ أَبَا بَكْرَةَ ، فَجَعَلَ مَسْكَهَا عَلَى ظَهْرِهِ مِنْ شِدَّةِ الضَّرْبِ.

(۲۸۹۰۸) حضرت سعد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں ذکر کروں گا اس بکری کی کھال کا جس کے بارے میں میری ماں نے حکم دیا تو اس کو ذبح کر دیا گیا تھا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کو کوڑے مارے تھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی کھال کو آپ رضی اللہ عنہ کی کمر پر ڈال دیا تھا مار کی شدت کی وجہ سے۔

(۲۸۹۰۹) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :يُضْرَبُ الْقَاذِفُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ فَرْوٌ ، أَوْ قَبَاءٌ مَحْشُوٌّ ، حَتَّى يَجِدَ مَسَّ الضَّرْبِ.

(۲۸۹۰۹) حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: تہمت لگانے والے کو کوڑے مارے جائیں گے درانحالیکہ اس نے کپڑے پہنے ہوئے ہوں مگر یہ کہ پوستین لگا ہوا کپڑا یا روئی سے بھرا ہوا جبہ نہ ہوتا کہ وہ مار کی شدت محسوس کرے۔

(۲۸۹۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ؛ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ أُتِيَ بِرَجُلٍ فِي حَدٍّ ، فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ قَمِيصَهُ ، وَقَالَ :مَا يَنْبَغِي لِجَسَدِي هَذَا الْمُذْنِبِ أَنْ يُضْرَبَ وَعَلَيْهِ الْقَمِيصُ ، قَالَ :فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ :لاَ تَدَعُوهُ يَنْزِعُ قَمِيصَهُ ، فَضَرَبَهُ عَلَيْهِ.

(۲۸۹۱۰) حضرت ولید بن ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس کسی سزا کے معاملہ میں ایک آدمی لایا گیا تو وہ آدمی خود اپنی قمیص اتارنے لگا اور کہا: میرے اس گناہ گار جسم کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اسے قمیص پہننے کی حالت میں مارا جائے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اسے قمیص اتارنے کے لیے مت چھوڑو پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی قمیص پر ہی کوڑے مارے۔

(۲۸۹۱۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :يُضْرَبُ الْقَاذِفُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ.

(۲۸۹۱۱) حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: تہمت لگانے والے کو مارا جائے گا درانحالیکہ اس نے کپڑے پہنے ہوئے ہوں۔

(۲۸۹۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ فِي الشِّتَاءِ لَمْ يُلْبَسْ ثِيَابَ الصَّيْفِ ، وَلَكِنْ يُضْرَبُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي قَذَفَ فِيهَا ، وَإِذَا قَذَفَ فِي الصَّيْفِ لَمْ يُلْبَسْ ثِيَابَ الشِّتَاءِ ، يُضْرَبُ فِيمَا قَذَفَ فِيهِ.

(۲۸۹۱۲) حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی سردی میں کسی پر تہمت لگائے تو

اسے گرمیوں کے کپڑے نہیں پہنائے جائیں گے لیکن اسے ان ہی کپڑوں میں کوڑے مارے جائیں جن میں اس نے تہمت لگائی تھی اور جب وہ گرمی میں تہمت لگائے تو اسے سردیوں کے کپڑے نہیں پہنائے جائیں گے اسے ان ہی کپڑوں میں کوڑے مارے جائیں گے جن میں اس نے تہمت لگائی تھی۔

(۲۸۹۱۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ :إِنِّي لأَذْكُرُ مَسْكَ شَاةٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ.

(۲۸۹۱۳) حضرت ابراہیم ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ نے ارشاد فرمایا: بیشک میں نے ضرور بکری کی کھال کا ذکر کروں گی۔ پھر انہوں ابن علیہ کی ماقبل میں گزری ہوئی حدیث والا مضمون بیان کیا۔

(۳۷) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ للرجل يَا فَاعِلٌ بِأُمِّهِ

اس آدمی کے بیان میں جو کسی آدمی کو یوں کہہ دے: اے اپنی ماں کے ساتھ کرنے والے

(۲۸۹۱٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمَجْنُونِ ، قَالَ :قُلْتُ لِرَجُلٍ :يَا فَاعِلٌ بِأُمِّهِ ، قَالَ :فَقَدَّمُونِي إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَضَرَبَنِي. قَالَ :وَمَا أَوْجَعَنِي إِلاَّ سَوْطٌ وَقَعَ عَلَى سَوْطٍ.

(۲۸۹۱۴) مسلمہ بن مجنون ولیٹھیز کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے کہا اے اپنی والدہ کے ساتھ کرنے والے تو اس بات پر لوگوں نے مجھے حضرت ابوھریرہ ولیٹھیز کے سامنے پیش کر دیا۔ آپ رضی اللہ نے مجھے مارا اور آپ رضی اللہ نے مجھے تکلیف نہیں دی مگر ایک کوڑے کی جو دوسرے کوڑے پر پڑا ہوا تھا۔

(۳۸) فِي الزَّانِيَةِ وَالزَّانِي يُخْلَعُ عَنْهُمَا ثِيَابُهُمَا ، أَوْ يُضْرَبَانِ فِيهِمَا ؟

زانی عورت اور مرد کا بیان کہ ان دونوں کے کپڑے اتار لیے جائیں گے یا ان کپڑوں میں ہی کوڑے مارے جائیں گے؟

(۲۸۹۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَيِّ ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الصَّبِيرِيِّينَ زَنَتْ ، فَأَلْبَسَهَا أَهْلُهَا دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ ، فَرُفِعَتْ إِلَى عَلِيٍّ فَضَرَبَهَا وَهُوَ عَلَيْهَا.

(۲۸۹۱۵) حضرت ابو اسحاق ولیٹھیز فرماتے ہیں کہ میرے قبیلہ کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ صبیر یین علاقہ کی ایک عورت نے زنا کیا تو اس کے گھر والوں نے اسے لوہے کی ذرہ پہنا کر اسے حضرت علی رضی اللہ کے سامنے پیش کیا تو آپ رضی اللہ نے اسے پہننے کی حالت میں ہی کوڑے مارے۔

(۲۸۹۱٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَضْرِبُ أَمَةً لَهُ فَجَرَتْ

وَعَلَيْهَا مِلْحَفَةٌ.

(۲۸۹۱۶) حضرت سوار ویشیخ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو برزہ ویشیخ کے پاس حاضر تھا کہ انہوں نے اپنی باندی کو مارا جس نے زنا کیا تھا درانحالیکہ اس نے اوڑھنی پہنی ہوئی تھی۔

(۲۸۹۱۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :أَمَّا الزَّانِي فَيُخْلَعُ عَنْهُ ثِيَابُهُ ، وَتَلا :﴿وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ ، قُلْتُ :هَذَا فِي الْحُكْمِ ، قَالَ :هَذَا فِي الْحُكْمِ وَالْجَلْدِ.

(۲۸۹۱۷) حضرت شعبہ ویشیخ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ویشیخ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک زانی کا تعلق ہے تو اس کے کپڑے اتار دیے جائیں گے اور آپ ویشیخ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ:۔اور ان دونوں کے سلسلہ میں تمہیں ترس کھانے کا جانب دامن گیر نہ ہو اللہ کے دین کے معاملہ میں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یہ آیت تو حکم کے بارے میں ہے۔ آپ ویشیخ نے فرمایا: یہ حکم اور کوڑے کے بارے میں ہے۔

(۲۸۹۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ :أُتِيَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِرَجُلٍ قَدْ زَنَى ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا الْجَسَدَ الْمُذْنِبَ لأَهْلٌ أَنْ يُضْرَبَ ، قَالَ :فَنَزَعَ عَنْهُ قَبَائَهُ ، فَأَبَى أَنْ يَضْرِبَهُ ، وَرَدَّ عَلَيْهِ قَبَائَهُ.

(۲۸۹۱۸) حضرت ولید بن ابو مالک ویشیخ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے زنا کیا تھا وہ کہنے لگا یہ گناہ گار جسم اس قابل ہے کہ اسے مارا جائے پھر اس نے اپنا جبہ اتار دیا پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس طرح مارنے سے انکار کیا اور اس پر اس کے جبہ کو واپس پہنا دیا۔

(۳۹) فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ مَعَ امْرَأَةٍ فِي ثَوْبٍ

اس آدمی کا بیان جو کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں پایا گیا

(۲۸۹۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِرَجُلٍ وُجِدَ مَعَ امْرَأَةٍ فِي ثَوْبٍ ، قَالَ :فَضَرَبَهُمَا أَرْبَعِينَ أَرْبَعِينَ ، قَالَ :فَخَرَجُوا إِلَى عُمَرَ ، فَاسْتَعْدَوْا عَلَيْهِ ، فَلَقِيَ عُمَرُ عَبْدَ اللهِ ، فَقَالَ :قَوْمٌ اسْتَعْدَوْا عَلَيْكَ فِي كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :فَأَخْبَرَهُ بِالْقِصَّةِ ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ :كَذَلِكَ تَرَى ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالُوا :جِئْنَا نَسْتَعْدِيهِ ، فَإِذَا هُوَ يَسْتَفْتِيهِ.

(۲۸۹۱۹) حضرت قاسم ویشیخ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جو کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں پایا گیا تھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو چالیس چالیس کوڑے لگائے۔ راوی کہتے ہیں! پھر وہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے خلاف مدد مانگنے کے لیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملے اور فرمایا: کچھ لوگ تمہارے خلاف اس معاملہ میں مدد مانگ رہے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو واقعہ کی اطلاع دی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ یہ سن کر

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمانے لگے! اس میں تمہاری ایسی رائے ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! وہ لوگ کہنے لگے: ہم تو ان سے مدد مانگنے آئے تھے وہ تو خود ان سے فتویٰ پوچھ رہے ہیں۔

(۲۸۹۲۰) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا وُجِدَ الرَّجُلُ مَعَ الْمَرْأَةِ ، جُلِدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِئَةً.

(۲۸۹۲۰) حضرت جعفر رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی عورت کے ساتھ پایا جائے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۹۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ لَهُ عَسِيفٌ ، فَوَجَدَهُ مَعَ امْرَأَتِهِ فِي لِحَافٍ ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ أَرْبَعِينَ.

(۲۸۹۲۱) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی کا ایک خدمت گار تھا پس اس شخص نے اسے اپنی بیوی کے ساتھ بستر میں پایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چالیس کوڑے مارے۔

(۲۸۹۲۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ نَجِيحٍ ، عَنْ ظَبْيَانَ بْنِ عُمَارَةَ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ ، وَقَالَ رَجُلٌ : إِنَّا وَجَدْنَاهُمَا فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ ، وَعِنْدَهُمَا خَمْرٌ وَرَيْحَانٌ ، قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : مُرِيبَانِ خَبِيثَانِ ، فَجَلَدَهُمَا ، وَلَمْ يَذْكُرْ حَدًّا.

(۲۸۹۲۲) حضرت ظبیان بن عمارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مرد اور عورت لائے گئے اور ایک آدمی کہنے لگا: بے شک ہم نے ان دونوں کو ایک ہی بستر میں پایا ہے اور ان کے پاس شراب اور ناز بو کی خوشبو بھی موجود تھی اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دونوں خبیث مشکوک ہیں، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کوڑے مارے اور سزا ذکر نہیں کی۔

(۲۸۹۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تُجَزُّ رُؤُوسُهُمَا وَيُجْلَدَانِ ، فَذَكَرَ جَلْدًا لاَ أَحْفَظُهُ.

(۲۸۹۲۳) حضرت جریر بن حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے سر توڑے جائیں گے اور کوڑے مارے جائیں گے پس انہوں نے کوڑوں کی تعداد ذکر کی میں اس کو یاد نہ رکھ سکا۔

(٤٠) فِي امْرَأَةٍ تَشَبَّهَتْ بِأَمَةِ رَجُلٍ ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا

اس عورت کے بیان میں جس نے کسی آدمی کی باندی سے مشابہت اختیار کی پس اس آدمی نے اس سے وطی کر لی

(۲۸۹۲٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي رَوْحٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً تَشَبَّهَتْ بِأَمَةٍ لِرَجُلٍ ، وَذَلِكَ لَيْلاً ، فَوَاقَعَهَا

وَهُوَ يَرَى أَنَّهَا أَمَتُهُ ، قَالَ : فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ : فَأَرْسَلَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : اضْرِبِ الرَّجُلَ حَدًّا فِي السِّرِّ ، وَاضْرِبِ الْمَرْأَةَ فِي الْعَلاَنِيَةِ.

(۲۸۹۲۴) حضرت ابوروح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے کسی آدمی کی باندی سے مشابہت اختیار کی اور یہ رات کا وقت تھا پس اس نے اس سے وطی کی اور وہ سمجھ رہا تھا کہ وہ اس کی باندی ہے۔ پھر یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قاصد بھیج کر بلایا اور فرمایا: آدمی پر پوشیدگی میں حد لگاؤ اور عورت پر اعلانیہ طور پر حد لگاؤ۔

(۴۱) فِي اللُّوطِيِّ حَدٌّ كَحَدِّ الزَّانِي

اغلام بازی کرنے والے کی سزا زنا کرنے والے کی طرح ہے

(۲۸۹۲۵) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَا حَدُّ اللُّوطِيِّ؟ قَالَ : يُنْظَرُ إِلَى أَعْلَى بِنَاءٍ فِي الْقَرْيَةِ فَيُرْمَى منه مُنَكَّسًا ، ثُمَّ يُتْبَعُ الْحِجَارَةُ.

(۲۸۹۲۵) حضرت ابونضرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بستی میں سب سے بلند عمارت دیکھی جائے گی پھر اس عمارت سے اوندھے منہ پھینک دیا جائے گا پھر اس کو پتھر مارے جائیں گے۔

(۲۸۹۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ ، أَوْ يُؤْخَذُ عَلَى اللُّوطِيَّةِ : أَنَّهُ يُرْجَمُ.

(۲۸۹۲۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت سعید رحمہ اللہ کو ایسے آدمی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو اغلام بازی کرتا ہوا پایا گیا یا پکڑا گیا! اس کو سنگسار کر دیا جائے گا۔

(۲۸۹۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قَيْسٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا رَجَمَ لُوطِيًّا.

(۲۸۹۲۷) حضرت یزید بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اغلام باز کو سنگسار کیا۔

(۲۸۹۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الرَّجُلَ ، قَالَ : سُنَّتُهُ سُنَّةُ الْمَرْأَةِ.

(۲۸۹۲۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جو مرد سے اپنی حاجت پوری کرلے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا طریقہ عورت کا طریقہ ہوگا سزا میں۔

(۲۸۹۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يُرْجَمُ أُحْصِنَ ، أَوْ لَمْ يُحْصَنْ.

(۲۸۹۲۹) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا، اس کو سنگسار کر دیا جائے گا شادی شدہ ہو یا نہ ہو۔

(۲۸۹۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حَدُّ اللُّوطِيِّ حَدُّ الزَّانِي ، إِنْ كَانَ مُحْصَنًا فَالرَّجْمُ ، وَإِنْ كَانَ بِكْرًا فَالْجَلْدُ.

(۲۸۹۳۰) حضرت حماد ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریٹیلیے نے ارشاد فرمایا: اغلام باز کی سزا زنا کرنے والے کی سزا کی طرح ہوگی اگر وہ شادی شدہ ہو تو سنگسار اور اگر کنوارہ ہو تو کوڑے۔

(۲۸۹۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :اللُّوطِيُّ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي.

(۲۸۹۳۱) حضرت ہشام ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریٹیلیے نے ارشاد فرمایا، اغلام باز زانی کے درجہ میں ہوگا۔

(۲۸۹۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : اللُّوطِيُّ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي.

(۲۸۹۳۲) حضرت حسن بصری ریٹیلیے اور حضرت ابراہیم ریٹیلیے نے ارشاد فرمایا: اغلام باز زانی کے درجہ میں ہوگا۔

(۲۸۹۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي اللُّوطِيِّ ، قَالَ :لَوْ كَانَ أَحَدٌ يُرْجَمُ مَرَّتَيْنِ رُجِمَ هَذَا.

(۲۸۹۳۳) حضرت حماد بن ابو سلیمان ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریٹیلیے نے اغلام باز کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر کسی کو دو مرتبہ سنگسار کیا جاتا تو اس کو کیا جاتا۔

(۲۸۹۳٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يُرْجَمُ اللُّوطِيُّ إِذَا كَانَ مُحْصَنًا ، وَإِنْ كَانَ بِكْرًا جُلِدَ مِئَةً.

(۲۸۹۳۴) حضرت ابن ابی ذئب ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ریٹیلیے نے ارشاد فرمایا: اغلام باز کو سنگسار کیا جائے گا جب کہ وہ شادی شدہ ہو اور اگر وہ کنوارہ ہو تو اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۹۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي اللُّوطِيِّ :يُضْرَبُ دُونَ الْحَدِّ.

(۲۸۹۳۵) حضرت ابراہیم ریٹیلیے اور حضرت حکم ریٹیلیے نے اغلام باز کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس کو حد سے کم کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۹۳٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَن عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ ، قَالَ :عَلَيْهِ الرَّجْمُ ، قِتْلَةُ قَوْمِ لُوطٍ.

(۲۸۹۳۶) حضرت قتادہ ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن معمر ریٹیلیے نے ارشاد فرمایا: اس پر سنگسار کرنے کی سزا لازم ہوگی قوم لوط کے قتل کی نوعیت کی طرح۔

(۲۸۹۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :حُرْمَةُ الدُّبُرِ أَعْظَمُ مِنْ حُرْمَةِ كَذَا. قَالَ قَتَادَةُ :نَحْنُ نَحْمِلُهُ عَلَى الرَّجْمِ.

(۲۸۹۳۷) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید ؒ نے ارشاد فرمایا: دبر کا حرام ہونا فلاں کے حرام ہونے سے زیادہ بڑا ہے حضرت قتادہ ؒ نے فرمایا: ہم اس کو سنگسار پر محمول کرتے تھے۔

(۲۸۹۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَى النَّاسِ يَوْمَ الدَّارِ ، فَقَالَ : أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّهُ لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلاَّ بِأَرْبَعَةٍ : رَجُلٌ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ.

(۲۸۹۳۸) حضرت ابو حصین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نے ایک دن گھر سے جھانکا اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ کسی مسلمان شخص کا خون حلال نہیں ہے مگر چار آدمیوں کا ایک وہ شخص جس نے قوم لوط کا عمل کیا۔

(٤٢) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا لُوطِيُّ ، مَنْ قَالَ لاَ يُحَدُّ

جن حضرات کے نزدیک کسی کو لوطی کہنے والے کو سزا نہیں دی جائے گی

(۲۸۹۳۹) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّهُ قَالَ لَهُ : نِعْمَ الرَّجُلُ إِنْ كَانَ لُوطِيًّا.

(۲۸۹۳۹) حضرت سعید بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سنان بن سلمہ ؒ نے ان سے ارشاد فرمایا: آدمی بہت اچھا ہوتا ہے اگر اس کا تعلق قوم لوط سے ہو۔

(۲۸۹٤۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، إِلاَّ أَنْ يَقُولَ : إِنَّكَ تَعْمَلُ بِعَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ.

(۲۸۹۴۰) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ؒ فرمایا کرتے تھے: اس پر حد نہیں ہوگی مگر وہ یوں کہے: بے شک تو قوم لوط کے عمل جیسا عمل کرتا ہے۔

(۲۸۹٤۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ بِنَحْوٍ مِنْ قَوْلِ طَاوُوسٍ.

(۲۸۹۴۱) حضرت ضحاک ؒ سے بھی حضرت طاؤس ؒ جیسا قول اس سند سے منقول ہے۔

(۲۸۹٤۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَاسِطِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ عَلَيْهِ حَدًّا.

(۲۸۹۴۲) حضرت ابو خالد الواسطی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں جانتا کہ اس پر حد لازم ہوگی۔

(۲۸۹٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ ؛ أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ لِرَجُلٍ : يَا لُوطِيُّ ، فَسَأَلَ الْحَسَنَ ، وَمُحَمَّدًا ؟ فَقَالاَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، وَقَالَ الْحَسَنُ : إِلاَّ أَنْ يَقُولَ : إِنَّكَ تَعْمَلُ بِعَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ.

(۲۸۹۴۳) حضرت فرقد سبخی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی آدمی سے کہا: اے لوطی! تو اس شخص نے حضرت حسن بصری ؒ اور حضرت محمد ؒ سے پوچھا؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی اور حضرت حسن بصری ؒ نے فرمایا: مگر وہ یوں کہہ دے، بیشک تو قوم لوط کے عمل کی طرح عمل کرنے والا ہے۔

(۲۸۹۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.
وَقَالَ أَبُو هَاشِمٍ :إِذَا قَالَ :إِنَّكَ تَنْكِحُ فُلاَنًا فِي دُبُرِهِ ، قَالَ :اجْلِدْهُ الْحَدَّ.

(۲۸۹۴۴) حضرت ابو العلاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ؒ نے ارشاد فرمایا: اس پر کوئی سزا نہیں ہوگی اور حضرت ابو ہاشم ؒ نے فرمایا: جب وہ یوں کہے: بے شک تو نے فلاں سے اس کی سرین میں وطی کی ہے تو اس کو حد قذف کے کوڑے لگیں گے۔

(۲۸۹۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لأَبِي الأَسْوَدِ :يَا لُوطِيٌّ ، فَقَالَ :يَرْحَمُ اللَّهُ لُوطًا ، وَلَمْ يَرَهُ شَيْئًا.

(۲۸۹۴۵) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابو الاسود ؒ کو یوں کہا: اے لوطی! تو آپ ؒ نے فرمایا: اللہ حضرت لوط ؑ پر رحم فرمائے۔ اور آپ ؒ نے اس کے بارے میں کسی چیز کو لازم نہیں سمجھا۔

(۲۸۹۴٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُجْلَدُ مَنْ فَعَلَهُ وَمَنْ رُمِيَ بِهِ.

(۲۸۹۴۶) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: کوڑے لگائے جائیں اس شخص کو جس نے یہ کام کیا اور جس پر یہ الزام لگایا جائے۔

(٤٣) مَنْ قَالَ عَلَيْهِ الْحَدُّ إذَا قَالَ يَا لُوطِيٌّ

جو یوں کہے: اس شخص پر حد جاری ہوگی جب وہ کہے! اے لوطی

(۲۸۹٤۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَنْ قَذَفَ بِهِ إِنْسَانًا جُلِدَ ، وَيُبْتَغَى فِيهِ مِنَ الشُّهُودِ ، كَمَا يُبْتَغَى فِي شُهُودِ الزِّنَى.

(۲۸۹۴۷) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی انسان پر یہ تہمت لگائے تو اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اس میں گواہوں کو ایسے ہی تلاش کیا جائے گا جیسا کہ زنا کے گواہوں میں کیا جاتا ہے۔

(۲۸۹٤۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِعَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ ، أَوْ بِالْبَهِيمَةِ جُلِدَ.

(۲۸۹۴۸) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی ایک شخص پر قوم لوط کے عمل کی یا جانور کے ساتھ بدفعلی کی تہمت لگائے تو اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۹٤۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :عَلَيْهِ الْحَدّ.

(۲۸۹۴۹) حضرت عبد الخالق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ؒ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد قذف جاری ہوگی۔

(۲۸۹۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ :يَا لُوطِيٌّ ،

فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَجَعَلَ يَقُولُ :يَا لُوطِيٌّ ، يَا مُحَمَّدِيٌّ ، قَالَ :فَضَرَبَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ سَوْطًا ، ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنَ الْغَدِ ، فَأَكْمَلَ لَهُ الْحَدَّ.

(۲۸۹۵۰) حضرت عبدالحمید بن جبیر ریشید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کو کہا: اے لوطی، یہ معاملہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ریشید کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ریشید نے یوں کہنا شروع کر دیا: اے لوطی! اے محمدی! راوی کہتے ہیں: پھر آپ ریشید نے اسے دس سے اوپر کوڑے مارے پھر اگلے دن اسے نکالا اور اس کی سزا کو مکمل کیا۔

(۲۸۹۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعِكْرِمَةَ ؛ قَالَ الْحَسَنُ :لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ : عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۸۹۵۱) حضرت ابو ہلال ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید نے ارشاد فرمایا: اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی اور حضرت عکرمہ ریشید نے ارشاد فرمایا: اس پر حد قذف جاری ہوگی۔

(٤٤) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الرَّجُلَ ، فَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدَّ ، ثُمَّ يَقْذِفُهُ أَيْضًا

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی پر تہمت لگاتا ہے پس اس پر حد قائم کر دی جاتی ہے پھر بھی وہ اس پر تہمت لگاتا ہے

(۲۸۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، فَإِنْ أَعَادَ عَلَيْهِ الْقَذْفَ فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ ، إِلاَّ أَنْ يُحْدِثَ لَهُ قَذْفًا آخَرَ.

(۲۸۹۵۲) حضرت قتادہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید نے ارشاد فرمایا: جب ایک شخص نے آدمی پر تہمت لگائی تو اس پر حد قذف قائم کر دی جائے گی۔ پس اگر وہ دوبارہ اس پر تہمت لگائے تو اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔ مگر یہ کہ وہ ایک دوسری تہمت نئے سرے سے اس پر لگائے۔

(۲۸۹۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ لَمَّا أَمَرَ بِأَبِي بَكْرَةَ وَأَصْحَابِهِ فَجُلِدُوا ، فَعَادَ أَبُو بَكْرَةَ ، فَقَالَ :زَنَى الْمُغِيرَةُ ، فَأَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَجْلِدَهُ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :عَلَى مَا تَجْلِدُهُ ؟ وَهَلْ قَالَ إِلاَّ مَا قَدْ قَالَ ، فَتَرَكَهُ.

(۲۸۹۵۳) حضرت عبدالرحمن ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق حکم دیا تو ان کو کوڑے مارے گئے پھر حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کہا: مغیرہ رضی اللہ عنہ نے زنا کیا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کوڑے مارنے کا ارادہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کس بات پر آپ رضی اللہ عنہ اسے کوڑے ماریں گے؟ کیا انہوں نے جو کہنا تھا وہ کہہ نہیں چکے! تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو چھوڑ دیا۔

(٢٨٩٥٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلاً فَجُلِدَ ، ثُمَّ قَذَفَهُ أَيْضًا ، فَقَالَ : لاَ يُجْلَد.

(۲۸۹۵۴) حضرت فضیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک آدمی پر تہمت لگائی پس اسے کوڑے مارے گئے پھر بھی وہ اس پر تہمت لگاتا ہے۔ آپ ؒ نے فرمایا: اسے کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(٤٥) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الرَّجُلَ ، تَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ ؟

اس آدمی کا بیان جو آدمی پر تہمت لگاتا ہے تو کیا اس پر قسم لازم ہوگی؟

(٢٨٩٥٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى قَاذِفٍ يَمِينٌ.

(۲۸۹۵۵) حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: تہمت لگانے والے پر قسم نہیں ہے۔

(٢٨٩٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَحْلَفَ رَجُلاً قَذَفَ.

(۲۸۹۵۶) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے ایک آدمی سے قسم اٹھوائی جس نے تہمت لگائی تھی۔

(٤٦) فِي الرَّجُلِ يُعَرِّضُ لِلرَّجُلِ بِالْفِرَى ، مَا فِي ذَلِكَ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کے بارے میں جھوٹی تہمت ظاہر کرے اس میں کیا چیز لازم ہوگی؟

(٢٨٩٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : سُئِلَ الْقَاسِمُ عَنْ رَجُلٍ يَقُولُ لِرَجُلٍ : يَا ابْنَ الْخَيَّاطِ ، أَوْ يَا ابْنَ الْحَجَّامِ ، أَوْ يَا ابْنَ الْجَزَّارِ ، وَلَيْسَ أَبُوهُ كَذَلِكَ ؟ فَقَالَ الْقَاسِمُ : قَدْ أَدْرَكْنَاه وَمَا تُقَامُ الْحُدُودُ إِلاَّ فِي الْقَذْفِ الْبَيِّنِ ، أَوْ فِي النَّفْيِ الْبَيِّنِ.

(۲۸۹۵۷) حضرت محمد بن اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم ؒ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو کسی آدمی کو یوں کہہ دے: اے درزی کے بیٹے، یا اے پچھنے لگانے والے کے بیٹے، یا اے قصائی کے بیٹے اور حالانکہ اس کا باپ ایسا نہیں ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اس پر حضرت قاسم ؒ نے فرمایا: تحقیق ہم نے یوں پایا تھا کہ حدود قائم نہیں جاتی تھیں مگر واضح تہمت لگانے کی صورت میں یا واضح طور پر نفی کرنے کی صورت میں۔

(٢٨٩٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَك ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ

حَدَّ إِلاَّ عَلَى مَنْ نَصَبَ الْحَدَّ نَصْبًا.

(۲۸۹۵۸) حضرت عبدالکریم ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ویشیلیہ نے ارشاد فرمایا: حد جاری نہیں ہوگی مگر اس شخص پر جو حد کو بالکل واضح طور پر گاڑے۔

(۲۸۹۵۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ؛ أَنَّ رَجُلَيْنِ كَانَ بَيْنَهُمَا لِحَاءٌ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا للآخرِ :مَا وُلِدَ بِالْكُوفَةِ وَلَدُ زِنَى إِلاَّ فِي الآخرِ شَبَهٌ مِنْهُ ، وَقَالَ الآخَرُ :لَوْ كُشِفَ مَا عَنْدَ الأَخرِ مَا بَقِيَتْ بِالْكُوفَةِ فَاجِرَةٌ إِلاَّ عَرَفَتْهُ ، فَسُئِلَ عَن ذَلِكَ الشَّعْبِيُّ ؟ فَقَالَ :لَيْسَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدٌّ.

(۲۸۹۵۹) حضرت اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے مبہم انداز میں زنا کی تہمت لگائی تو حضرت شعبی نے ان پر حد جاری نہ ہونے کا فتویٰ دیا۔

(۲۸۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَن زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي التَّعْرِيضِ حَدًّا.

(۲۸۹۶۰) حضرت ابن طاؤس ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ویشیلیہ مبہم بات میں حد کو لازم نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۸۹۶۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ حَتَّى يَقُولَ :يَا زَانِ ، يَا زَانِيَة ، أَوْ يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ.

(۲۸۹۶۱) حضرت منصور ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیلیہ نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر حد نہیں ہوگی یہاں تک کہ یوں کہے: اے زانی، اے زانیہ یا اے زانیہ عورت کے بیٹے۔

(۲۸۹۶۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَن حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ :إِنَّ فِي ظَهْرِكَ حَدُّ الزِّنَى ، قَالَ :إِنْ شَاءَ قَالَ :إِنَّمَا قُلْتُ :إِنَّ فِي ظَهْرِكَ لَمَوْضِعًا ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۸۹۶۲) حضرت شعبہ ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد ویشیلیہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک شخص کو کہا: بے شک تیری پیٹھ میں حد زنا لگے گی۔ آپ ویشیلیہ نے فرمایا: اگر وہ چاہے تو یوں کہہ دے کہ بے شک میں نے تو ایسے کہا تھا: بے شک تیری پیٹھ حد لگنے کی جگہ ہے آپ ویشیلیہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۸۹۶۳) حَدَّثَنَا غُنْدَر ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ :لاَ يُجْلَد الْحَدَّ إِلاَّ فِي الْقَذْفِ الْمُصَرَّحِ.

(۲۸۹۶۳) حضرت عوف ویشیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیلیہ نے ارشاد فرمایا: حد قذف واضح تہمت کی صورت میں ہی لگے گی۔

(۴۷) مَنْ كَانَ يَرَى فِي التَّعْرِيضِ عُقُوبَةً

جو مبہم بات میں بھی سزا دینے کی رائے رکھتا ہو

(۲۸۹۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيم بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ :يَا

ابْنَ رِكْرَاثَةٍ ، قَالَ :يُضْرَبُ الْحَدَّ. (عبدالرزاق ۱۳۷۰۹)

(۲۸۹۶۴) حضرت ابراہیم بن عامر فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیّب سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کو یوں کہہ دیا: اے گانے والی عورت کے بیٹے تو آپ نے فرمایا: اس پر حد قذف لگائی جائے گی۔

(۲۸۹۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ ، قَالَتْ :اسْتَبَّ رَجُلاَنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا :مَا أُمِّي بِزَانِيَةٍ ، وَمَا أَبِي بِزَانٍ ، فَشَاوَرَ عُمَرُ الْقَوْمَ ، فَقَالُوا :مَدَحَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ ، فَقَالَ :لَقَدْ كَانَ لَهُمَا مِنَ الْمَدْحِ غَيْرُ هَذَا ، فَضَرَبَهُ.

(۲۸۹۶۵) حضرت ابو الرجال فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ حضرت عمرہ نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو گالیاں دیں، پس ان میں سے ایک کہنے لگا: میری ماں زانیہ عورت نہیں ہے اور میرا باپ بھی زانی نہیں، تو حضرت عمر نے اس بارے میں لوگوں سے مشورہ لیا، لوگوں نے کہا، اس نے تو اپنے باپ اور ماں کی تعریف کی ہے آپ نے فرمایا: ان دونوں کے لیے اس کے علاوہ بھی تعریف ہو سکتی تھی، پس آپ نے اس پر حد لگائی۔

(۲۸۹۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ :يَا ابْنَ شَامَةِ الْوَذْرِ ، فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ، فَقَالَ :إِنَّمَا عَنَيْتُ كَذَا وَكَذَا ، فَأَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ فَجُلِدَ الْحَدَّ.

(۲۸۹۶۶) حضرت معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی سے کہا: اے ابن شامۃ الوذر یعنی زنا کرنے والے کے بیٹے تو اس شخص نے حضرت عثمان بن عفان سے اس شخص کے خلاف مدد طلب کی تو وہ کہنے لگا: بے شک میں نے اس سے ایسے اور ایسے معنی مراد لیے ہیں۔ پس حضرت عثمان کے حکم سے اس پر حد لگائی گئی۔

(۲۸۹۶۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :فِي التَّعْرِيضِ عُقُوبَةٌ.

(۲۸۹۶۷) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: مبہم بات میں بھی سزا ہے۔

(۲۸۹۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :فِيهِ الْحَدُّ.

(۲۸۹۶۸) حضرت ھشام فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ نے ارشاد فرمایا: اس میں بھی حد لازم ہوگی۔

(۲۸۹۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ سَمُرَةَ قَالَ :مَنْ عَرَّضَ عَرَّضْنَا لَهُ.

(۲۸۹۶۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ہم سے مبہم بات کی تو ہم بھی اس سے مبہم بات کریں گے۔

(۲۸۹۷۰) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ كَانَا يُعَاقِبَانِ فِي الْهِجَاءِ.

(۲۸۹۷۰) حضرت ابو رجاء فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان عیب گیری کی صورت میں سزا دیا کرتے تھے۔

(۲۸۹۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الضَّرْبَ فِي التَّعْرِيضِ.

(۲۸۹۷۱) حضرت ابن جریج ریٹھیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریٹھیہ مبہم بات کرنے کی صورت میں سزا کی رائے رکھتے تھے۔

(۲۸۹۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَجْلِدُ الْحَدَّ فِي التَّعْرِيضِ.

(۲۸۹۷۲) حضرت اوزاعی ریٹھیہ فرماتے ہیں کہ امام زھری ریٹھیہ مبہم بات کرنے کی صورت میں حداً کوڑے مارتے تھے۔

(٤٨) فِي الأَمَةِ وَالْعَبْدِ يَزْنِيَانِ

اس باندی اور غلام کا بیان جو دونوں زنا کریں

(۲۸۹۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ، قَالَ : دَعَانَا عُمَرُ فِي فِتْيَانٍ مِنْ فِتْيَانِ قُرَيْشٍ ، فِي إِمَاءٍ زَنَيْنَ مِنْ رَقِيقِ الإِمَارَةِ ، فَضَرَبْنَاهُنَّ خَمْسِينَ خَمْسِينَ.

(۲۸۹۷۳) حضرت ابن ابی ربیعہ ریٹھیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم قریش کے نوجوانوں کو ان باندیوں کے سلسلہ میں بلایا جنہوں نے زنا کیا تھا، حکومت کے غلاموں سے تو ہم نے باندیوں کو پچاس پچاس کوڑے مارے۔

(۲۸۹۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن هَمَّامٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ،قَالَ :جَاءَ مَعْقِلٌ الْمُزَنِيُّ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ :إِنَّ جَارِيَتِي زَنَتْ ، فَقَالَ :اجْلِدْهَا خَمْسِينَ.

(۲۸۹۷۴) حضرت عمرو بن شرحبیل ریٹھیہ فرماتے ہیں کہ حضرت معقل مزنی ریٹھیہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: بے شک میری باندی نے زنا کیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو پچاس کوڑے مارو۔

(۲۸۹۷۵) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَن يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا اعْتَرَفَ الْعَبْدُ بِالزِّنَى ، جَلَدَهُ سَيِّدُهُ خَمْسِينَ سَوْطًا.

(۲۸۹۷۵) حضرت یونس ریٹھیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریٹھیہ نے ارشاد فرمایا: جب غلام زنا کا اعتراف کر لے تو اس کا آقا اسے پچاس کوڑے مارے گا۔

(٤٩) فِي الْعَبْدِ يَشْرَبُ الْخَمْرَ ، كَمْ يُضْرَبُ ؟

اس غلام کا بیان جو شراب پیتا ہو اس کو کتنی سزا دی جائے گی؟

(۲۸۹۷٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَن يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا اعْتَرَفَ الْعَبْدُ بِشُرْبِ الْخَمْرِ ، جَلَدَهُ سَيِّدُهُ أَرْبَعِينَ سَوْطًا.

(۲۸۹۷۶) حضرت یونس ریٹھیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریٹھیہ نے ارشاد فرمایا: جب غلام شراب پینے کا اعتراف کر لے تو اس کا آقا اس سے چالیس کوڑے مارے گا۔

(۲۸۹۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَن مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :بَلَغَنِي عَنْ عُمَرَ ، وَعُثْمَانَ ،

وَابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَضْرِبُونَ الْعَبْدَ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِينَ.

(۲۸۹۷۷) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق خبر پہنچی ہے کہ یہ سب حضرات غلام کو شراب پینے کی صورت میں اسّی کوڑے مارتے تھے۔

(۵۰) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ الصَّبِيَّ وَالْمَمْلُوكَ

اس آدمی کا بیان جو بچہ اور غلام چوری کرتا ہو

(۲۸۹۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ سُوَيْدٍ ؛ أَنَّ قَوْمًا كَانُوا يَسْرِقُونَ رَقِيقَ النَّاسِ بِأَفْرِيقِيَةَ ، فَقَالَ عُلِيُّ بْنُ رَبَاحٍ :لَيْسَ عَلَيْهِمْ قَطْعٌ ، قَدْ كَانَ هَذَا عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَلَمْ يَرَ عَلَيْهِمْ قَطْعًا ، وَقَالَ :هَؤُلاَءِ خَلاَّبُونَ.

(۲۸۹۷۸) حضرت معروف بن سوید ؒ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ افریقہ سے لوگوں کے غلام چوری کرتے تھے، حضرت علی بن رباح ؒ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی تحقیق یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے کی بات ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے بھی ان پر ہاتھ کاٹنے کی سزا کی رائے نہیں رکھی اور فرمایا: یہ لوگ چالاک وحیلہ باز ہیں۔

(۲۸۹۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَنْ سَرَقَ صغيرًا قُطِعَ.

(۲۸۹۷۹) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا، جو کسی چھوٹے بچہ کو چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۹۸۰) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ فِي الَّذِي يَسْرِقُ الصِّبْيَانَ وَالأَعَاجِمَ :تُقْطَعُ يَدُهُ.

(۲۸۹۸۰) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو بچوں اور عجمیوں کو چوری کرتا تھا۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۹۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَعْنٌ ، أَوْ مَعْمَرٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ سَرَقَ عَبْدًا أَعْجَمِيًّا ؟ قَالَ :تُقْطَعُ يَدُهُ.

(۲۸۹۸۱) حضرت معن ؒ یا حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن شہاب ؒ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جس نے عجمی غلام چوری کیا تھا: اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۸۹۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَطَعَ رَجُلاً فِي غُلاَمٍ سَرَقَهُ.

(۲۸۹۸۲) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؒ نے ایک لڑکے کے معاملے میں ایک آدمی کا ہاتھ کاٹ دیا جسے اس نے چوری کیا تھا۔

(۵۱) فِي قَلِيلِ الْخَمْرِ ، فِيهِ حَدٌّ أَمْ لاَ ؟

شراب کی تھوڑی مقدار کے بیان میں: کیا اس میں سزا ہوگی یا نہیں؟

(۲۸۹۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فِي قَلِيلِ الْخَمْرِ وَكَثِيرِهِ ثَمَانُونَ.

(۲۸۹۸۳) حضرت حارث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: شراب کی تھوڑی اور زیادہ مقدار میں اسی کوڑے سزا ہے۔

(۲۸۹۸۴) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي الْخَمْرِ قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ، وَإِنْ حُسْوَةً ، فِيهَا الْحَدُّ.

(۲۸۹۸۴) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے شراب کی تھوڑی اور زیادہ مقدار کی صورت میں مروی ہے کہ اگر ایک گھونٹ ہو تو اس میں بھی حد جاری ہوگی۔

(۲۸۹۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَنْ شَرِبَ مِنَ الْخَمْرِ قَلِيلاً، أَوْ كَثِيرًا ضُرِبَ حَدًّا.

(۲۸۹۸۵) حضرت محمد بن سالم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تھوڑی یا زیادہ شراب پی تو اس پر حد لگائی جائے گی۔

(۲۸۹۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ : إِنْ شَرِبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْكِرِ مَا بَلَغَ أَنْ يُسْكِرَ ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۸۹۸۶) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی شخص نے نشہ آور چیز میں سے اتنی مقدار پی لی کہ وہ نشہ کی حالت کو پہنچ جائے تو تحقیق اس پر حد واجب ہوگئی۔

(۲۸۹۸۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، يَرْفَعُهُ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ شَرِبَ مِنَ الْخَمْرِ قَلِيلاً ، أَوْ كَثِيرًا ضُرِبَ الْحَدَّ.

(۲۸۹۸۷) حضرت حصین بن عبد الرحمن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تھوڑی یا زیادہ شراب پی لی تو اس پر حد لگائی جائے گی۔

(۲۸۹۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الشَّرَابِ حَدٌّ حَتَّى يُسْكِرَ ، إِلاَّ فِي الْخَمْرِ.

(۲۸۹۸۸) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: کسی مشروب میں حد نہیں ہے یہاں تک کہ وہ

نشہ میں ہو جائے سوائے شراب کے۔

(۲۸۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُضْرَبُ فِي الْخَمْرِ فِي قَلِيلِهَا وَكَثِيرِهَا.

(۲۸۹۸۹) حضرت سفیان کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: شراب تھوڑی اور زیادہ مقدار کی صورت میں کوڑے مارے جائیں گے۔

(۵۲) النَّبِيذُ ، مَنْ رَأَى فِيهِ حَدًّا

انگور یا کھجور کی نچوڑی ہوئی شراب جو اس میں حد لگانے کی رائے رکھے

(۲۸۹۹۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : حدُّ النَّبِيذِ ثَمَانُونَ.

(۲۸۹۹۰) حضرت حارث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: نبیذ کی حد اسی کوڑے ہیں۔

(۲۸۹۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ مُخَارِقٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلاً سَايَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي سَفَرٍ وَكَانَ صَائِمًا ، فَلَمَّا أَفْطَرَ أَهْوَى إِلَى قِرْبَةٍ لِعُمَرَ مُعَلَّقَةٍ فِيهَا نَبِيذٌ قَدْ خَضْخَضَهَا الْبَعِيرُ ، فَشَرِبَ مِنْهَا فَسَكِرَ ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ الْحَدَّ ، فَقَالَ لَهُ : إِنَّمَا شَرِبْتُ مِنْ قِرْبَتِكَ ؟ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : إِنَّمَا جَلَدْنَاكَ لِسُكْرِكَ.

(۲۸۹۹۱) حضرت حسان بن مخارق ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب ؓ کے ہمراہ سفر میں گیا درانحالیکہ وہ روزہ دار تھا جب اس نے روزہ افطار کر لیا تو اس نے اپنا ہاتھ حضرت عمر ؓ کے چمڑے کے مشکیزے کی طرف بڑھایا جو لٹکا ہوا تھا اور اس میں نبیذ موجود تھی جس کو اونٹ نے خوب ہلا دیا تھا۔ پس اس شخص اسے پی لیا اور نشہ میں مدہوش ہو گیا اس پر حضرت عمر ؓ نے اس پر حد لگائی اس نے آپ ؓ سے کہا: بے شک میں نے تو تمہارے مشکیزے سے پی تھی؟ آپ ؓ نے اس سے فرمایا: بے شک ہم نے تمہارے نشہ میں مدہوش ہونے کی وجہ سے تمہیں کوڑے مارے ہیں۔

(۲۸۹۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي السَّكْرَانِ مِنَ النَّبِيذِ ، قَالَ : يُضْرَبُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۹۹۲) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے نبیذ پی کر نشہ میں مدہوش ہونے والے کے بارے میں مروی ہے کہ اسے اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۹۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُضْرَبُ الْحَدُّ فِي النَّبِيذِ.

(۲۸۹۹۳) حضرت عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: نبیذ کے پینے کی صورت میں حد لگائی جائے گی۔

(۲۸۹۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِيهِ حَدٌّ.

(۲۸۹۹۴) حضرت عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل ؒ نے ارشاد فرمایا: اس میں حد جاری نہیں ہو گی۔

(۲۸۹۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فِي السُّكْرِ مِنَ النَّبِيذِ، ثَمَانُونَ.

(۲۸۹۹۵) حضرت عبداللہ بن شداد ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ نے ارشادفرمایا: نبیذ سے نشہ میں مدہوش ہونے کی صورت میں اسی کوڑے ہیں۔

(۲۸۹۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ شَقِيقٍ الضَّبِّيِّ، قَالَ: فِيهِ الْحَدُّ، يُضْرَبُ ثَمَانِينَ.

(۲۸۹۹۶) حضرت فضیل ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت شقیق ضبی ویشیڈ نے ارشادفرمایا: اس میں حد ہوگی، اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۸۹۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يَرْزُقُ النَّاسَ الطِّلاَءَ فِي دِنَانٍ صِغَارٍ، فَسَكِرَ مِنْهُ رَجُلٌ، فَجَلَدَهُ عَلِيٌّ ثَمَانِينَ، قَالَ: فَشَهِدُوا عِنْدَهُ أَنَّهُ إِنَّمَا سَكِرَ مِنَ الَّذِي رَزَقَهُمْ، قَالَ: وَلِمَ شَرِبَ مِنْهُ حَتَّى سَكِرَ؟.

(۲۸۹۹۷) حضرت شعبی ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ نے چھوٹے مٹکوں میں لوگوں کو انگور کا پکا ہوا شیرہ دیا پس اس سے ایک آدمی نشہ میں مدہوش ہوگیا حضرت علی رضی اللہ نے اسے اسی کوڑے مارے راوی کہتے ہیں سب لوگوں نے آپ رضی اللہ کے پاس اس بات کی گواہی دی کہ یہ شخص اسی شیرہ سے نشہ میں مدہوش ہوا ہے جو آپ رضی اللہ نے لوگوں کو دیا تھا۔ آپ رضی اللہ نے فرمایا: اس نے اس میں سے اتنا کیوں پی لیا کہ یہ نشہ میں چور ہوگیا؟

(۵۳) فِي حَدِّ الْخَمْرِ، كَمْ هُوَ، وَكَمْ يُضْرَبُ شَارِبُهُ؟

شراب کی سزا کے بیان میں کہ وہ کتنی ہے؟ اور اس کے پینے والے کو کتنے کوڑے مارے جائیں گے؟

(۲۸۹۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الدَّانَاجِ، عَنْ حُضَيْنٍ أَبِي سَاسَانَ؛ أَنَّهُ رَكِبَ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى عُثْمَانَ، فَأَخْبَرُوهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ، فَكَلَّمَهُ فِي ذَلِكَ عَلِيٌّ، فَقَالَ عُثْمَانُ: دُونَكَ ابْنَ عَمِّكَ، فَأَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ عَلِيٌّ: قُمْ يَا حَسَنُ فَاجْلِدْهُ، فَقَالَ: فِيمَ أَنْتَ مِنْ هَذَا؟ وَلِّ هَذَا غَيْرَكَ، قَالَ: بَلْ ضَعُفْتَ، وَوَهَنْتَ وَعَجَزْتَ، قُمْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ، فَجَعَلَ يَجْلِدُهُ، وَيَعُدُّ عَلِيٌّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ، فَقَالَ: كُفَّ، أَوْ أَمْسِكْ، جَلَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ، وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ، وَكَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ، وَكُلٌّ سُنَّةٌ. (مسلم ۱۳۳۱۔ ابوداؤد ۴۴۷۵)

(۲۸۹۹۸) حضرت حضین ابو ساسان ویشیڈ فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ میں سے چند لوگ سوار ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ کے پاس آئے انہوں نے آپ رضی اللہ کو ولید بن عقبہ کے شراب پینے کے متعلق بتلایا۔ تو حضرت علی رضی اللہ نے اس بارے میں آپ رضی اللہ سے بات

کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے چچا زاد بھائی کے پاس جاؤ اور تم اس پر حد قائم کرو سو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حسن! کھڑے ہو اور اسے کوڑے مارو اس نے کہا: تم اس عمل کے اہل نہیں! اپنے علاوہ کسی کو سپرد کر دو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ تو ضعیف ہو گیا، کمزور ہو گیا اور عاجز ہو گیا ہے اے عبداللہ بن جعفر رحمہ اللہ کھڑے ہو جاؤ پس انہوں نے اس کو کوڑے مارنے شروع کر دیے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ شمار کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ چالیس تک پہنچ گئے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھہر و یا فرمایا: رک جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے مارے ہیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی اسی کوڑے تک تکمیل فرمائی ہے اور تمام سنت طریقے ہیں۔

(۲۸۹۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِينَ.

(۲۸۹۹۹) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب میں اسی کوڑے لگائے۔

(۲۹۰۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : شَرِبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ الْخَمْرَ ، وَعَلَيْهِمْ يَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ ، وَقَالُوا : هِيَ لَنَا حَلاَلٌ ، وَتَأَوَّلُوا هَذِهِ الآيَةَ : ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾ الآيَةَ ، قَالَ : فَكَتَبَ فِيهِمْ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ : أَنِ ابْعَثْ بِهِمْ إِلَيَّ قَبْلَ أَنْ يُفْسِدُوا مَنْ قِبَلَكَ ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى عُمَرَ ، اسْتَشَارَ فِيهِمُ النَّاسَ ، فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، نَرَى أَنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوا عَلَى اللهِ ، وَشَرَعُوا فِي دِينِهِمْ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ، فَاضْرِبْ رِقَابَهُمْ ، وَعَلِيٌّ سَاكِتٌ ، فَقَالَ : مَا تَقُولُ يَا أَبَا الْحَسَنِ فِيهِمْ ؟ قَالَ : أَرَى أَنْ تَسْتَتِيبَهُمْ ، فَإِنْ تَابُوا جَلَدْتَهُمْ ثَمَانِينَ لِشُرْبِهِمِ الْخَمْرَ ، وَإِنْ لَمْ يَتُوبُوا ضَرَبْتَ أَعْنَاقَهُمْ ، فَإِنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوا عَلَى اللهِ ، وَشَرَعُوا فِي دِينِهِمْ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ، فَاسْتَتَابَهُمْ فَتَابُوا ، فَضَرَبَهُمْ ثَمَانِينَ ثَمَانِينَ.

(۲۹۰۰۰) حضرت ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اہل شام میں سے چند لوگوں نے شراب پی۔ اس وقت ان پر یزید بن ابو سفیان امیر تھے اور ان لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایمان اور اعمال صالحہ والوں پر کوئی چیز کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ یزید بن ابی سفیان نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبل اس کے کہ یہ لوگ فساد مچائیں انہیں میرے پاس بھجوا دو۔ جب وہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں مشورہ کیا۔ آپ سے کہا گیا اے امیر المومنین! ان لوگوں نے اللہ کے بارے میں جھوٹ بولا اور شریعت میں شریعت کے خلاف بات کی۔ لہٰذا انہیں قتل کروا دیں۔ اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے ابوالحسن! آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر وہ توبہ کرتے ہیں تو انہیں اسی کوڑے لگائیں اگر توبہ نہ کریں تو قتل کر دیں۔ انہوں نے اللہ پر جھوٹ گھڑا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے توبہ کا اظہار کیا اس پر انہیں صرف اسی کوڑوں کی سزا دی گئی۔

(۲۹۰۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ،

وَالزُّهْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَزْهَرِ ، قَالَ :أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ :قُومُوا إِلَيْهِ ، فقام إِلَيْهِ النَّاسُ فَضَرَبُوهُ بِنِعَالِهِمْ.

(نسائی ۵۲۸۴۔ حاکم ۳۷۴)

(۲۹۰۰۱) حضرت عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غزوہ حنین کے دن ایک شرابی لایا گیا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: تم اس کی طرف اٹھو۔ پس لوگ اس کی طرف گئے اور انہوں نے اپنی جوتیوں سے اسے مارا۔

(۲۹۰۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِنَعْلَيْنِ أَرْبَعِينَ ، فَجَعَلَ عُمَرُ مَكَانَ كُلِّ نَعْلٍ سَوْطًا. (احمد ۶۷)

(۲۹۰۰۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں چالیس جوتیاں ماریں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جوتی کے بدلے میں کوڑا مارنا شروع کیا۔

(۲۹۰۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنِ السُّمَيْطِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمَسْجِدَ ، فَصَلَّى أَرْبَعًا ، فَقَالَ رَجُلٌ لِصَاحِبِهِ :رَأَيْتَ مَا رَأَيْتُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَأَخَذَاهُ فَأَتَيَا بِهِ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِيَّ ، فَقَالاَ :إِنَّ هَذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى أَرْبَعًا ، فَقَالَ :هَلْ غَيْرَ ؟ فَقَالاَ :لاَ ، قَالَ :إِنَّ هَذِهِ لَرِيبَةٌ ، قَالَ :مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ ؟ قَالَ :مَا شَرِبْتهَا قَبْلَ الْيَوْمِ ، فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ.

(۲۹۰۰۳) حضرت سمیط بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جمعہ کے دن میں داخل ہوا اور اس نے چار رکعت نماز پڑھ لی اس پہ ایک آدمی نے اپنے ساتھی سے کہا: کیا تم نے بھی وہی دیکھا جو میں نے دیکھا؟ وہ کہنے لگا: ہاں پھر ان دونوں نے اس شخص کو پکڑا اور کہنے لگے: بے شک یہ شخص مسجد میں داخل ہوا اور اس نے چار رکعت نماز پڑھی آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ تو شک کی بات ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: جو تجھے اس کام پر کس بات نے ابھارا؟ اس شخص نے جواب دیا: میں نے آج سے پہلے کبھی شراب نہیں پی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے اسّی کوڑے مارے۔

(۲۹۰۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِينَ. (ترمذی ۱۴۴۲۔ احمد ۳۲)

(۲۹۰۰۴) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں چالیس کوڑے مارے۔

(۵۴) مَا يُوجِبُ عَلَى الرَّجُلِ أَنْ يُقَامَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ؟

کس حالت میں واجب ہو جاتا ہے کہ آدمی پر حد قائم کر دی جائے؟

(۲۹۰۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ فلاَنِ بْنِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ يَعْلَى بْنَ

أُمَيَّةَ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَوْ كَتَبَ إِلَيْهِ :إِنَّا نُؤْتَى بِقَوْمٍ قَدْ شَرِبُوا الشَّرَابَ ، فَعَلَى مَنْ نُقِيمُ الْحَدَّ ؟ فَقَالَ : اسْتَقْرِئْهُ الْقُرْآنَ ، وَأَلْقِ رِدَائَهُ بَيْنَ أَرْدِيَةٍ ، فَإِنْ لَمْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَعْرِفْ رِدَائَهُ ، فَأَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ.

(۲۹۰۰۵) حضرت یعلی بن امیہ ؒ نے حضرت عمر بن خطاب ؓ سے فرمایا یا ان کو خط لکھا: بے شک ہمارے پاس ایسے لوگ لائے گئے ہیں جنہوں نے شراب پی ہے، پس ہم کس حالت میں ان پر حد قائم کریں؟ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: ان سے قرآن پڑھواؤ اور ان کی چادر بہت سی چادروں کے درمیان ڈال دو پس اگر وہ قرآن نہ پڑھ سکیں اور اپنی چادر کو نہ پہچان سکیں تو ان پر حد قائم کردو۔

(۲۹۰۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :أُرَاهُ ذَكَرَهُ عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ :لاَ حَدَّ إِلاَّ فِيمَا خَلَسَ الْعَقْلَ.

(۲۹۰۰۶) حضرت ابو بکر بن عمرو بن عتبہ ؒ فرماتے ہیں کہ (مصنف فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے حضرت عمر ؓ سے نقل کیا) حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: حد نہیں ہوگی مگر جب چیزوں میں عقل دھوکہ کھا جائے۔

(۲۹۰۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :أُرَاهُ عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ حَدَّ إِلاَّ فِيمَا خَلَسَ الْعَقْلَ.

(۲۹۰۰۷) حضرت عبد اللہ بن عتبہ ؒ فرماتے ہیں (مصنف فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ) حضرت عمر ؓ سے نقل فرمایا: کہ حد نہیں ہوگی مگر جب چیزوں میں عقل دھوکہ کھا جائے۔

(۵۵) فِي الْمُسْلِمِ يَسْرِقُ مِنَ الذِّمِّيِّ الْخَمْرَ ، يُقْطَعُ أَمْ لاَ ؟

اس مسلمان کا بیان جو ذمی کی شراب چوری کرلے کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں؟

(۲۹۰۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ الْمُسْلِمُ مِنَ الذِّمِّيِّ خَمْرًا ، قُطِعَ ، وَإِذَا سَرَقَهَا مِنْ مُسْلِمٍ لَمْ يُقْطَعْ.

(۲۹۰۰۸) حضرت سعید بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان ذمی کی شراب چوری کرلے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور جب وہ کسی مسلمان کی شراب چوری کرلے تو اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا۔

(۲۹۰۰۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا ضَمَّنَ مُسْلِمًا خَمْرًا أَهْرَاقَهَا لِذِمِّيٍّ.

(۲۹۰۰۹) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ؒ نے ایک مسلمان کو شراب کا ضامن بنایا جو اس نے کسی ذمی کی بہادی تھی۔

(۲۹۰۱۰) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَنْ سَرَقَ مِنْ يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ ، أَوْ أَخَذَ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، قُطِعَ.

(۲۹۰۱۰) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے یہودی یا عیسائی کی چوری کی یا ذمی سے لے لی تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(٥٦) بَابٌ فِي الْمُسْتَكْرَهَةِ

یہ باب عورت کو بدکاری پر مجبور کرنے کے بیان میں ہے

(۲۹۰۱۱) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّي ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَ عَنهَا الْحَدَّ. (ترمذی ۱۴۵۳۔ ابن ماجه ۲۵۹۸)

(۲۹۰۱۱) حضرت وائل بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو بدکاری کرنے پر مجبور کیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے اس عورت سے سزا ختم کردی۔

(۲۹۰۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُمَرَ أُتِيَ بِإِمَاءٍ مِنْ إِمَاءِ الإِمَارَةِ اسْتَكْرَهَهُنَّ غِلْمَانٌ مِنْ غِلْمَانِ الإِمَارَةِ ، فَضَرَبَ الْغِلْمَانَ وَلَمْ يَضْرِبِ الإِمَاءَ.

(۲۹۰۱۲) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کے پاس حکومت کی باندیوں میں سے چند باندیاں لائی گئیں جن کو حکومت کے غلاموں میں سے چند غلاموں نے بدکاری پر مجبور کیا تھا تو آپ ؓ نے ان غلاموں کو کوڑے مارے اور ان باندیوں کو نہیں مارا۔

(۲۹۰۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَضَافَ أَهْلَ بَيْتٍ ، فَاسْتَكْرَهَ مِنْهُمُ امْرَأَةً ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَضَرَبَهُ وَنَفَاهُ ، وَلَمْ يَضْرِبِ الْمَرْأَةَ.

(۲۹۰۱۳) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی گھر والوں کی دعوت کی پس اس نے ان میں سے ایک عورت کو بدکاری پر مجبور کیا، یہ معاملہ حضرت ابوبکر ؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ؓ نے اس شخص کو کوڑے لگائے اور اس کو جلا وطن کر دیا اور آپ ؓ نے اس عورت کو کوڑے نہیں مارے۔

(۲۹۰۱٤) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّي ، عَنْ حَجَّاجٍ ؛ أَنَّ حَبَشِيًّا اسْتَكْرَهَ امْرَأَةً مِنْهُمْ ، فَأَقَامَ عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْحَدَّ ، وَأَمْكَنَهَا مِنْ رَقَبَتِهِ.

(۲۹۰۱۴) حضرت حجاج ؒ فرماتے ہیں کہ ایک حبشی نے اپنے میں سے کسی عورت کو بدکاری پر مجبور کیا تو حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے اس پر حد قائم فرمائی۔ اور آپ ؓ نے اس عورت کو اس کی ملکیت پہ قدرت دے دی۔

(۲۹۰۱٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَالشَّعْبِيِّ ، وَالْحَسَنِ ، قَالُوا : لَيْسَ عَلَى مُسْتَكْرَهَةٍ حَدٌّ.

(۲۹۰۱۵) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ، حضرت شعبی ؒ اور حضرت حسن بصری ؒ ان سب حضرات

نے ارشاد فرمایا: بدکاری پر مجبور کی گئی عورت پر حد نہیں جاری ہوگی۔

(۲۹۰۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَالزُّهْرِيِّ ، قَالاَ : لَيْسَ عَلَى مُسْتَكْرَهَةٍ حَدٌّ.

(۲۹۰۱۶) حضرت اشعث ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹھیڈ اور زھری ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: بدکاری پر مجبور کی گئی عورت پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۰۱۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : اسْتَكْرَهَ عَبْدٌ امْرَأَةً فَوَطِئَهَا ، فَاخْتَصَمَا إِلَى الْحَسَنِ وَهُوَ قَاضٍ يَوْمَئِذٍ ، فَضَرَبَهُ الْحَدَّ ، وَقَضَى بِالْعَبْدِ لِلْمَرْأَةِ.

(۲۹۰۱۷) حضرت ابوحرہ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: ایک غلام نے کسی عورت کو بدکاری پر مجبور کیا اور اس نے اس سے وطی کر لی، پھر وہ دونوں جھگڑا لے کر حضرت حسن بصری ولیٹھیڈ کی خدمت میں آئے اس حال میں کہ آپ ولیٹھیڈ ان دنوں قاضی تھے پس آپ ولیٹھیڈ نے اس غلام پر حد لگائی اور اس غلام کا عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

(۲۹۰۱۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنْ مَمْلُوكٍ افْتَرَعَ جَارِيَةً ؟ فَقَالاَ : عَلَيْهِ الْحَدُّ ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ.

(۲۹۰۱۸) حضرت شعبہ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ولیٹھیڈ اور حضرت حماد ولیٹھیڈ سے ایک غلام کے متعلق دریافت کیا جس نے ایک لونڈی کی بکارت زائل کر دی تھی؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی اور اس پر مہر لازم نہیں ہوگا۔

(۵۷) مَا جَاءَ فِي السَّكْرَانِ يَقْتُلُ

ان روایات کا بیان جو اس نشہ میں مدہوش کے بارے میں منقول ہیں جو قتل کر دے

(۲۹۰۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : إِذَا قَتَلَ السَّكْرَانُ قُتِلَ.

(۲۹۰۱۹) حضرت ھشام ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹھیڈ اور حضرت محمد ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: جب نشہ میں مدہوش آدمی قتل کر دے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔

(۲۹۰۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يُقْتَلُ.

(۲۹۰۲۰) حضرت معمر ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کر دیا جائے گا۔

(۲۹۰۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ سَكْرَانَيْنِ قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، قَالَ : فَقَتَلَهُ مُعَاوِيَةُ.

(۲۹۰۲۱) حضرت یحییٰ بن سعید ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ نشہ میں چور دو آدمیوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی کو قتل کر دیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی بدلے میں قتل کر دیا۔

(۵۸) بَابٌ فِي السَّكْرَانِ يَسْرِقُ، يُقْطَعُ، أَمْ لاَ ؟

یہ باب ہے اس نشہ میں مدہوش آدمی کے بیان میں جو چوری کرلے: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں؟

(۲۹.۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، وَالزُّهْرِيِّ، قَالاَ :يَجُوزُ طَلاَقُ السَّكْرَانِ، وَيُقْطَعُ إِنْ سَرَقَ.

(۲۹۰۲۲) حضرت برد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ اور حضرت زھری رحمہ اللہ نے فرمایا: نشہ میں مدہوش شخص کا طلاق دینا جائز ہے اور اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اگر وہ چوری کرلے۔

(۲۹.۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ سُئِلَ عَنِ السَّكْرَانِ يَسْرِقُ ؟ فَقَالَ :إِنْ كَانَ يُعْرَفُ بِالسَّرِقَةِ قَبْلَ ذَلِكَ فَاقْطَعْهُ ، وَإِلاَّ فَلاَ.

(۲۹۰۲۳) حضرت حنظلہ بن ابوسفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ سے اس نشہ میں مدہوش آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے چوری کی تھی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر وہ اس سے پہلے چوری کے معاملے میں مشہور ہے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو وگرنہ نہیں۔

(۲۹.۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي النَّشْوَانِ :يُقْطَعُ إِنْ سَرَقَ ، وَيُؤْخَذُ بِجِنَايَاتِهِ كُلِّهَا.

(۲۹۰۲۴) حضرت محمد بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ابتدائی نشہ والے کے بارے میں مروی ہے کہ اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کو تمام جنایات میں پکڑا جائے گا۔

(۲۹.۲٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي السَّكْرَانِ :إِذَا أَعْتَقَ ، أَوْ طَلَّقَ جَازَ عَلَيْهِ وَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۰۲۵) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ سے نشہ میں مدہوش آدمی کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ آزاد کرلے یا طلاق دے تو اس کو مانا جائے گا اور اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹.۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِنْ سَرَقَ قُطِعَ ، وَإِنْ قَتَلَ قُتِلَ.

(۲۹۰۲۶) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور اگر وہ قتل کرے تو اسے بھی قتل کردیا جائے۔

(۲۹.۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا تَكَلَّمَ بِهِ السَّكْرَانُ مِنْ شَيْءٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ.

(۲۹۰۲۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراھیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: نشہ میں مدہوش آدمی قابل حد بات کرے تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹.۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : إِنْ سَرَقَ قُطِعَ.

(۲۹۰۲۸) حضرت ھشام ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید اور حضرت محمد بن سیرین ویشید نے ارشاد فرمایا: اگر وہ چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔

(۵۹) مَنْ قَالَ الْحُدُودُ إِلَى الإِمَامِ

جو یوں کہے: سزائیں امام کے ذمہ ہیں

(۲۹.۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: أَرْبَعَةٌ إِلَى السُّلْطَانِ؛ الزَّكَاةُ، وَالصَّلاَةُ، وَالْحُدُودُ، وَالْقَضَاءُ.

(۲۹۰۲۹) حضرت عاصم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں بادشاہ کے سپرد ہیں زکوۃ، نماز، سزائیں اور فیصلے۔

(۲۹.۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، قَالَ : الْجُمُعَةُ ، وَالْحُدُودُ ، وَالزَّكَاةُ ، وَالْفَيْءُ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۲۹۰۳۰) حضرت جبلہ بن عطیہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن محیریز ویشید نے ارشاد فرمایا: جمعہ، سزائیں، زکوۃ اور مال فیٔ بادشاہ کے سپرد ہیں۔

(۲۹.۳۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، قَالَ : إِلَى السُّلْطَانِ الزَّكَاةُ ، وَالْجُمُعَةُ ، وَالْحُدُودُ.

(۲۹۰۳۱) حضرت مغیرہ بن زیاد ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء خراسانی ویشید نے ارشاد فرمایا: زکوۃ، جمعہ اور سزائیں بادشاہ کے سپرد ہیں۔

(۲۹.۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : السُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ حَارَبَ الدِّينَ ، وَإِنْ قَتَلَ أَخَا امْرِءٍ ، أَوْ أَبَاهُ.

(۲۹۰۳۲) حضرت محمد بن عمرو ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ویشید نے ارشاد فرمایا: بادشاہ ولی ہے اس شخص کا جو دین کی جنگ لڑے اگرچہ وہ کسی آدمی کے بھائی یا اس کے باپ کو قتل کردے۔

(۶۰) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا شَارِبَ خَمْرٍ

اس آدمی کا بیان جو آدمی کو یوں کہے: اے شراب پینے والے

(۲۹.۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : يَا شَارِبَ خَمْرٍ ، قَالَ : لَيْسَ

عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۰۳۳) حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے شخص کے بارے میں مروی ہے جو کسی آدمی کو یوں کہے: اے شراب پینے والے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۰۳٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : يَا شَارِبَ خَمْرٍ ، يَا سَكْرَانُ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى عَلَيْهِ حَدًّا.

(۲۹۰۳۴) حضرت اشعث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے شراب پینے والے اے نشئی، آپ رحمۃ اللہ علیہ اس پر حد لازم نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۹۰۳٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : يَا شَارِبُ ، يَا سَارِقُ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، وَلَكِنْ بِسِيَاطٌ.

(۲۹۰۳۵) حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہتا ہو: اے شرابی، اے چور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس پر حد تو نہیں ہے لیکن چند کوڑے اسے مارے جائیں گے۔

(۲۹۰۳٦) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : سَأَلْنَا عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : يَا شَارِبَ خَمْرٍ ، أَوْ يَا مُشْرِكُ ، أَوْ يَا سَكْرَانُ ، قُلْنَا : يُحَدُّ ؟ قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ ، مَا يُحَدُّ إِلاَّ مَنْ قَذَفَ مُسْلِمًا.

(۲۹۰۳۶) حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے ایک آدمی کے متعلق دریافت کیا جو کسی آدمی کو یوں کہہ دے: اے شراب پینے والے، یا اے مشرک یا اے نشہ میں مدہوش ہم نے پوچھا: کیا اس کو سزا دی جائے گی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سبحان اللہ! سزا نہیں دی جائے گی مگر اس شخص کو جو مسلمان پر تہمت لگائے۔

(۲۹۰۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : يَا شَارِبَ خَمْرٍ ، قَالَ : لاَ يُضْرَبُ.

(۲۹۰۳۷) حضرت جابر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہتا ہو: اے شراب پینے والے، اسے مارا نہیں جائے گا۔

(٦١) فِي الرَّجُلِ يُلاَعِنُ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی سے لعان کرے پھر وہ خود کو جھٹلا دے

(۲۹۰۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ لاَعَنَ امْرَأَتَهُ ، فَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا ، ثُمَّ أَكْذَبَ نَفْسَهُ ،

قَالَ :يُجْلَدُ ، وَيُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ.

(۲۹۰۳۸) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی سے لعان کیا پھر اس نے خود کو جھٹلا دیا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اس بچہ کو اس سے ملا دیا جائے گا۔

(۲۹۰۳۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الْمُلاَعِنِ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ ، قَالَ :يُضْرَبُ وَهُوَ خَاطِبٌ.

(۲۹۰۳۹) حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن میتب رحمہ اللہ سے اس لعان کرنے والے شخص کے بارے میں مروی ہے جو خود کو جھٹلا دے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا، اسے کوڑے مارے جائیں گے درانحالیکہ وہ شادی کا پیغام دینے والا ہے۔

(۲۹۰٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ :إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ لاَعَنَهَا ، فَإِنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ بَعْدَ ذَلِكَ جُلِدَ ، وَيُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ ، وَرُدَّتْ إِلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

(۲۹۰۴۰) حضرت ابو بکر بن عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مطرف رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی اور اس سے لعان کیا پس اگر اس کے بعد اس نے خود کو جھٹلا دیا تو اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اس بچہ کو اس سے ملا دیا جائے گا اور اس کی بیوی کو اس کی طرف واپس لوٹا دیں گے۔

(۲۹۰٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمُلاَعِنِ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ ، قَالَ :يُجْلَدُ الْحَدَّ.

(۲۹۰۴۱) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس لعان کرنے والے کے بارے میں مروی ہے جو اپنے نفس کی تکذیب کر دے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری کی جائے گی۔

(۲۹۰٤۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُلاَعِنُ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ أَقَرَّ بِالْوَلَدِ ؟ قَالَ : يُضْرَبُ الْحَدَّ ، وَيُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ.

(۲۹۰۴۲) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو اپنی بیوی سے لعان کرے پھر بعد میں بچہ کا اقرار کر لے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد لگائی جائے گی اور اس بچہ کو اس سے ملا دیا جائے گا۔

(۲۹۰٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ ، أَوْ يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِ امْرَأَتِهِ ، ثُمَّ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ ، قَالَ :يُحَدُّ.

(۲۹۰۴۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی یا اس نے اپنی بیوی کے بچہ کی نفی کی پھر اس نے خود کو جھٹلا دیا ہو! آپ رحمہ اللہ نے فرمایا اس پر حد لگائی جائے گی۔

(۲۹۰٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الْمُلاَعِنِ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ ، قَالُوا :يُضْرَبُ.

(۲۹۰۴۴) حضرت حارث رحمہ اللہ، حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اس لعان کرنے والے شخص کے بارے میں مروی ہے

جو خود کی تکذیب کر دے ان سب حضرات نے فرمایا: اسے مارا جائے گا۔

(٦٢) فِي الرَّجُلِ يُلاَعِن وَتَأْبَى الْمَرْأَةُ

اس آدمی کے بیان میں جو لعان کرے اور عورت انکار کر دے

(٢٩٠٤٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :إِذَا لاَعَنَ الرَّجُلُ ، وَأَبَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ تُلاَعِن ، رُجِمَتْ.

(۲۹۰۴۵) حضرت محمد بن زبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے لعان کر لیا اور بیوی نے لعان کرنے سے انکار کر دیا تو اس کو سنگسار کر دیا جائے گا۔

(٢٩٠٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :تُحْبَسُ.

(۲۹۰۴۶) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو قید کر دیا جائے گا۔

(٢٩٠٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَن جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ فَتَأْبَى أَنْ تُلاعِنهُ، قَالَ :تُجْلَدُ مِئَة ، وَتُرْجَمْ.

(۲۹۰۴۷) حضرت جویبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی پس اس کی بیوی نے لعان کرنے سے انکار کر دیا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے سو کوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار کر دیا جائے گا۔

(٢٩٠٤٨) حَدَّثَنَا عُمَر، عَنْ عِيسَى الْخَيَّاط، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ:مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ اللِّعَانُ فَأَبَى أَنْ يَحْلِفَ، أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدّ. وَقَالَ عِيسَى :سَمِعْت غَيْرَ الشَّعْبِيِّ يَقُولُ :يُجْبَرَانِ عَلَى اللِّعَانِ ، وَيُحْبَسَان حَتَّى يَتَلاعَنَا.

(۲۹۰۴۸) حضرت عیسیٰ الخیاط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص پر لعان واقع ہوا پس اس نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا تو اس شخص پر حد قائم کی جائے گی اور حضرت عیسیٰ رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ میں نے امام شعبی رحمہ اللہ کے علاوہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: ان دونوں کو لعان کرنے پر مجبور کیا جائے گا اور ان کو قید کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ دونوں لعان کر لیں۔

(٢٩٠٤٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، وَجَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ (ح) وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَن مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالُوا :إِذَا دُرِءَ فِي اللِّعَانِ أُلْزِقَ بِهِ الْوَلَدُ.

(۲۹۰۴۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ، حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب لعان کا معاملہ ختم کر دیا جائے تو اس بچہ کو اس سے ملا دیا جائے گا۔

(٦٣) فِي الرَّجُلِ يُلاَعِنِ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ يَقْذِفُهَا

اس آدمی کا بیان جو اپنی بیوی سے لعان کرے پھر اس پر تہمت لگادے

(٢٩٠٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُلاَعِنِ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ يَقْذِفُهَا ، قَالَ : يُضْرَبُ ، وَقَالَ عَامِرٌ : لاَ يُضْرَبُ.

(٢٩٠٥٠) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو اپنی بیوی سے لعان کرلے پھر وہ اس پر تہمت لگادے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد لگائی جائے گی اور حضرت عامر رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو حد نہیں لگائی جائے گی۔

(٢٩٠٥١) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يُلاَعِنِ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ تَلِدُ ، فَيَقُولُ : لَيْسَ هَذَا مِنِّي ؟ قَالاَ : يُضْرَبُ.

(٢٩٠٥١) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے اپنی بیوی سے لعان کیا پھر اس کی بیوی نے بچہ جنا پس وہ کہنے لگا: یہ میرا نہیں ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اسے مارا جائے گا۔

(٢٩٠٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ لاَعَنَتْهُ ، ثُمَّ قَذَفَهَا لَمْ يُحَدّ . قَالَ : قُلْتُ : وَكَيْفَ وَقَدْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ ؟ قَالَ : لاَ يُحَدُّ ، قَدْ بَاءَ بِلَعْنَةِ اللهِ فِي كِتَابِ اللهِ.

(٢٩٠٥٢) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر ان دونوں نے لعان کرلیا پھر اس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو اس پر حد نہیں لگائی جائے گی۔

(٦٤) فِي الْمَحْدُودِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ

جس پر حد جاری ہو چکی تھی اس شخص کا اپنی بیوی پر تہمت لگانے کا بیان

(٢٩٠٥٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الْمَجْلُودُ امْرَأَتَهُ جُلِدَ ، وَلاَ لِعَانَ بَيْنَهُمَا.

قَالَ : وَسَأَلْتُ الْحَسَنَ ، وَعَامِرًا ؟ فَقَالاَ : يُلاَعِن.

(٢٩٠٥٣) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اگر کوڑے لگے ہوئے شخص نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی تو اسے بھی کوڑے مارے جائیں گے اور ان دونوں کے درمیان لعان نہیں ہوگا۔ اور راوی فرماتے ہیں: میں نے حضرت حسن

بصری رحمہ اللہ اور حضرت عامر رحمہ اللہ سے پوچھا؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا: وہ لعان کرے گا۔

(٢٩.٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ، وَقَدْ كَانَ جُلِدَ الْحَدَّ ، جُلِدَ ، وَلاَ يُلاَعِنِ ، لأَنَّهُ لاَ تَجُوزُ شَهَادَتُهُ.

(۲۹۰۵۴) حضرت منصور رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی درانحالیکہ وہ سزا یافتہ تھا تو اسے کوڑے مارے جائیں گے اور وہ لعان نہیں کرے گا اس لیے کہ اس کی گواہی جائز نہیں ہے۔

(٦٥) فِي الْمُلاَعِنِ يُكَذِّبُ نَفْسَهُ قَبْلَ الْمُلاَعَنَةِ

اس لعان کرنے والے کا بیان جو لعان سے پہلے خود کو جھٹلا دے

(٢٩.٥٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَكْذَبَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ مَا بَقِيَ مِنْ مُلاَعَنَتِهَا شَيْءٌ ، جُلِدَ وَهِيَ امْرَأَتُهُ.

(۲۹۰۵۵) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی خود کو جھٹلا دے جبکہ اس کے لعان میں سے کچھ جملے باقی ہوں تو اسے کوڑے مارے جائیں اور وہ اس کی بیوی ہوگی۔

(٢٩.٥٦) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۹۰۵۶) حضرت ابومعشر رحمہ اللہ سے بھی حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٢٩.٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ الْمُلاَعَنَةُ جُلِدَ وَهِيَ امْرَأَتُهُ ، وَإِنْ أَكْذَبَ نَفْسَهُ بَعْدَ الْمُلاَعَنَةِ فَلاَ شَيْءَ.

(۲۹۰۵۷) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے لعان مکمل ہونے سے قبل خود کی تکذیب کردی تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے اور وہ اس کی بیوی ہوگی اور اگر اس نے لعان کے بعد خود کی تکذیب کی تو کچھ نہیں ہوگا۔

(٦٦) فِي قَاذِفِ الْمُلاَعَنَةِ ، أَوِ ابْنِهَا

لعان کی گئی عورت یا اس کے بیٹے پر تہمت لگانے کے بیان میں

(٢٩.٥٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَنْ قَذَفَ ابْنَ الْمُلاَعَنَةِ ، أَوْ قَذَفَ أُمَّهُ ضُرِبَ

(۲۹۰۵۸) حضرت بیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لعان کی گئی عورت کے بیٹے پر تہمت لگائی یا اس کی ماں پر تہمت لگائی تو اس شخص کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٩٠٥٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، وَابْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالُوا : مَنْ قَذَفَ ابْنَ الْمُلاَعِنَةِ جُلِدَ.

(۲۹۰۵۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ، حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لعان کی گئی عورت کے بیٹے پر تہمت لگائی تو اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٩٠٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُوسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِبْنِ الْمُلاَعِنَةِ : يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ ، قَالَ : يُجْلَدُ ثَمَانِينَ.

(۲۹۰۶۰) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے کہ جو لعان کی گئی عورت کے بیٹے کو یوں کہے: اے زانیہ عورت کے بیٹے! آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو اسی کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٩٠٦١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ قَذَفَ ابْنَ الْمُلاَعِنَةِ جُلِدَ.

(۲۹۰۶۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لعان کی گئی عورت کے بیٹے پر تہمت لگائی اس شخص کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٩٠٦٢) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : مَنْ قَالَ لاِبْنِ الْمُلاَعِنَةِ : يَا ابْنَ الْهَنَةِ ، جُلِدَ الْحَدَّ.

(۲۹۰۶۲) حضرت عمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو ملاعنہ کے بیٹے کو یوں کہے: اے گندی عورت کے بیٹے: تو اس پر حد قذف لگائی جائے گی۔

(٢٩٠٦٣) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ ، إِذَا قِيلَ لاِبْنِ الْمُلاَعِنَةِ : لَسْتَ بِابْنِ فُلاَنٍ الَّذِي لاَعَنَ أُمَّكَ ، قَالَ : يُجْلَدُ الَّذِي يَقُولُ لَهُ ذَلِكَ.

(۲۹۰۶۳) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب ملاعنہ عورت کے بیٹے کو یوں کہا گیا: تو اس فلاں آدمی کا بیٹا نہیں ہے جس نے تیری ماں کے ساتھ لعان کیا تھا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کوڑے مارے جائیں گے اس شخص کو جس نے اسے یوں کہا کوڑے مارے جائیں گے۔

(٢٩٠٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ رَمَى ابْنَ الْمُلاَعِنَةِ ، أَوْ أُمَّهُ ، جُلِدَ.

(۲۹۰۶۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لعان کی گئی عورت کے بیٹے یا اس کی ماں پر تہمت لگائی تو اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۰۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُضْرَبُ قَاذِفُ ابْنِ الْمُلاَعِنَةِ.

(۲۹۰۶۵) حضرت فضل بن دلھم فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: ملاعنہ کے بیٹے پر تہمت لگانے والے کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۰۶۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنْ قَذَفَهَا إِنْسَانٌ جُلِدَ قَاذِفُهَا.

(۲۹۰۶۶) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی شخص نے اس ملاعنہ پر تہمت لگائی تو تہمت لگانے والے کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(٦٧) فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ ، أَوِ الْحُرُّ تَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ

اس غلام کے بیان میں جس کے ماتحت آزاد عورت ہو یا اس آزاد کے بیان میں جس کے ماتحت باندی ہو

(۲۹۰۶۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْحُرِّ فَيَقْذِفُهَا ، قَالَ : لاَ يُضْرَبُ الْحَدَّ ، وَلاَ يُلاَعِن.

(۲۹۰۶۷) حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے اس باندی کے بارے میں مروی ہے جو آزاد کے ماتحت ہو پس وہ اس باندی پر تہمت لگا دے آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی اور نہ ہی وہ لعان کرے گا۔

(۲۹۰۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْحُرِّ فَيَقْذِفُهَا ، قَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِما ، وَلاَ لِعَانَ.

(۲۹۰۶۸) حضرت مطرف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ سے اس باندی کے بارے میں مروی ہے جو آزاد کے ماتحت ہو پس وہ اس باندی پر تہمت لگا دے۔ آپ ؒ نے فرمایا: ان دونوں پر حد جاری نہیں ہوگی اور نہ لعان ہوگا۔

(۲۹۰۶۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، وَمُجَاهِدٍ (ح) وَالْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ فَيَقْذِفُهَا ، قَالُوا : لَيْسَ بَيْنَهُمَا تَلاَعُنٌ ، وَلَيْسَ عَلَى قَاذِفِهَا حَدٌّ.

(۲۹۰۶۹) حضرت طاؤس ؒ، حضرت مجاہد ؒ، حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت شعبی ؒ ان سب حضرات سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس کے ماتحت باندی ہو پس وہ اس پر تہمت لگا دے ان سب حضرات نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور نہ ہی اس باندی پر تہمت لگانے والے پر حد قذف ہوگی۔

(۲۹۰۷۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ؛ فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ فَيَقْذِفُهَا ، قَالاَ : لَيْسَ بَيْنَهُمَا مُلاَعنةٌ ، وَيُجْلَدُ.

(۲۹۰۷۰) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے اس غلام کے بارے میں مروی ہے جس کے نکاح میں آزاد عورت ہو پس وہ اس پر الزام لگا دے۔ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: ان کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۰۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْيَهُودِيَّةِ تُلاَعِنِ الْمُسْلِمَ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلاَ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ ، وَلَكِنْ يُجْلَدُ الْعَبْدُ.

(۲۹۰۷۱) حضرت عبدالملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے یہودی عورت کے بارے میں پوچھا گیا کیا وہ مسلمان سے لعان کر سکتی ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: نہیں اور نہ ہی غلام آزاد عورت سے لعان کر سکتا ہے لیکن اس غلام کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۰۷۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَن حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَعَامِرٍ ؛ فِي الْمَمْلُوكِ تَكُونُ لَهُ امْرَأَةٌ حُرَّةٌ ، فَتَجِيءُ بِوَلَدٍ فَيَنْتَفِي مِنْهُ ، قَالَ : يُضْرَبُ ، وَلاَ لِعَانَ بَيْنَهُمَا ، وَيُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ.

وَقَالَ عَامِرٌ ، وَالْحَكَمُ ؛ فِي الْحُرِّ تَحْتَهُ الأَمَةُ ، فَجَائَتْ بِوَلَدٍ ، فَانْتَفَى مِنْهُ ، قَالاَ : لَيْسَ بَيْنَهُمَا لِعَانٌ ، وَيُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ.

(۲۹۰۷۲) حضرت مطرف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ اور حضرت عامر ؒ سے اس غلام کے بارے میں مروی ہے جس کی بیوی آزاد ہو فرمایا: اس کو کوڑے مارے جائیں گے اور ان کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور اس بچہ کو اس سے ملا دیا جائے گا اور حضرت عامر ؒ اور حضرت حکم ؒ ان دونوں حضرات نے اس آزاد شخص کے بارے میں فرمایا: جس کے ماتحت باندی تھی پس وہ بچہ لے آئی اور اس نے اس بچہ کی نفی کر دی۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان لعان نہیں ہوگا اور اس بچہ کو اس کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔

(۲۹۰۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الْعَبْدِ إِذَا كَانَ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ ، أَنَّهُ إِذَا قَذَفَهَا جُلِدَ ، وَلاَ يُلاَعِنُ ، وَإِذَا كَانَ حُرٌّ تَحْتَهُ أَمَةٌ فَقَذَفَهَا ، فَإِنَّهُ لاَ يُجْلَدُ ، وَلاَ يُلاَعِنُ ، وَإِذَا كَانَ عَبْدٌ تَحْتَهُ أَمَةٌ فَقَذَفَهَا ، فَإِنَّهُ لاَ يُجْلَدُ ، وَلاَ يُلاَعِنُ.

(۲۹۰۷۳) حضرت معمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ؒ سے اس غلام کے بارے میں مروی ہے کہ جب اس نے اس پر الزام لگا دیا تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے اور وہ لعان نہیں کرے گا اور جب آزاد آدمی کے ماتحت باندی ہو اور وہ اس پر الزام لگا دے تو نہ اسے کوڑے مارے جائیں اور نہ ہی وہ لعان کرے گا اور جب کسی غلام کے ماتحت باندی ہو اور وہ اس پر الزام لگا دے تو نہ اسے کوڑے مارے جائیں گے اور نہ ہی وہ لعان کرے گا۔

(٦٨) فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَوُجِدَ يَغْشَاهَا ، وَشُهِدَ عَلَيْهِ ، وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ طَلَّقَهَا

ایک آدمی کے بیان میں جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی پس وہ اس کے ساتھ جماع کرتا ہوا پایا گیا اور اس کے خلاف گواہی بھی دے دی گئی اور وہ طلاق دینے سے انکار کرتا ہے

(٢٩.٧٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَأَنْكَرَ ، وَأَقَرَّ بِغَشَيَانِ الْمَرْأَةِ ، فَقَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِ لأَنَّهُ مُخَاصِمٌ.

(۲۹۰۷۴) حضرت عمرو ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ولیٹیلا سے ان چار آدمیوں کے بارے میں جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف گواہی دی کہ بے شک اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں پس اس شخص نے انکار کر دیا اور بیوی سے جماع کا اقرار کیا۔ آپ ولیٹیلا نے فرمایا: اس پر حد نہیں ہوگی اس لیے کہ وہ انکار کر رہا ہے۔

(٢٩.٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا بِشَهَادَةِ اثْنَيْنِ وَثَلاَثَةٍ ، وَيُرْجَمُ بِشَهَادَةِ أَرْبَعَةٍ.

(۲۹۰۷۵) حضرت قتادہ ولیٹیلا اور حضرت جابر بن زید ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے درمیان دو اور تین آدمیوں کی گواہی سے تفریق ڈال دی جائے گی اور چار لوگوں کی گواہی سے اسے سنگسار کر دیا جائے گا۔

(٢٩.٧٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : نَبَّؤُوا عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا بِشَهَادَةِ أَرْبَعَةٍ فَأَكْثَرَ ، فَإِنْ عَادَ رُجِمَ.

(۲۹۰۷۶) حضرت سعید ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت حبیب بن ابی ذئب ولیٹیلا کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے درمیان چار یا اس سے زیادہ آدمیوں کی گواہی سے تفریق کر دی جائے گی پس اگر وہ دوبارہ لوٹے تو اسے سنگسار کر دیا جائے۔

(٢٩.٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : نَبَّؤُوا عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا بِشَهَادَةِ أَرْبَعَةٍ ، وَأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ رَجْمٌ.

(۲۹۰۷۷) حضرت سعید ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابراہیم ولیٹیلا کے حوالے سے خبر دی ہے کہ آپ ولیٹیلا نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان چار آدمیوں کی گواہی سے تفریق کر دی جائے گی اور اس سے زیادہ کی صورت میں اسے سنگسار کیا جائے۔

(٢٩.٧٨) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ عَلَيْهِ شُهُودٌ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَجَحَدَ ذَلِكَ ، وَأَنَّهُ كَانَ يَغْشَاهَا ؟ قَالَ : فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : يُدْرَأُ عَنْهُ الْحَدُّ لإِنْكَارِهِ.

(۲۹۰۷۸) حضرت محمد بن سالم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ولیٹیلا سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا: جس کے خلاف چند

گواہوں نے گواہی دی کہ بے شک اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے پس اس نے اس کا انکار کر دیا اور وہ اس سے جماع کرتا تھا، اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کے انکار کرنے کی وجہ سے اس سے سزا کو ختم کر دیا جائے گا۔

(۲۹.۷۹) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَأَشْهَدَ شَاهِدَيْنِ ، ثُمَّ قَدِمَ الْقَرْيَةَ الَّتِي بِهَا الْمَرْأَةُ ، فَغَشِيَهَا وَأَقَرَّ بِأَنْ قَدْ أَصَابَهَا ، وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ طَلَّقَهَا ، فَقَالَ عَطَاءٌ : تَجُوزُ شَهَادَتُهُمَا ، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ، وَلاَ يُحَدُّ.

(۲۹۰۷۹) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو طلاق دی پس دو گواہوں نے گواہی بھی دے دی پھر وہ شخص اس بستی میں آیا جہاں اس کی بیوی تھی اور اس نے اس سے جماع کیا۔ وہ شخص اس سے جماع کا اقرار کرتا ہے اور اس کو طلاق دینے کا انکار کرتا ہے۔ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں گواہوں کی گواہی جائز ہوگی اور ان کے درمیان تفرق کر دی جائے گی اور اس شخص پر حد نہیں لگائی جائے گی۔

(۲۹.۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، ثُمَّ جَعَلَ يَغْشَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ ، فَسُئِلَ عَن ذَلِكَ عَمَّارٌ ؟ فَقَالَ : لَئِنْ قَدَرْتُ عَلَى هَذَا لأَرْجُمَنَّهُ.

(۲۹۰۸۰) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر اس نے اس کے بعد اس سے جماع کرنا شروع کر دیا تو اس بارے میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے اس پر قدرت ہوتی تو میں ضرور اس کو سنگسار کر دیتا۔

(۲۹.۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَن خِلاَسٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ؛ بِنَحْوِهِ.

(۲۹۰۸۱) حضرت خلاس رحمہ اللہ سے بھی حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد منقول ہے۔

(۲۹.۸۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَن عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ : خَرَجَ قَوْمٌ فِي سَفَرٍ ، فَمَرُّوا بِرَجُلٍ فَنَزَلُوا بِهِ ، فَطَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَمَضَى الْقَوْمُ فِي سَفَرِهِمْ ، ثُمَّ عَادُوا فَوَجَدُوهُ مَعَهَا ، فَقَدَّمُوهُ إِلَى شُرَيْحٍ، فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا وَوَجَدْنَاهُ مَعَهَا، فَأَنْكَرَ، فَقَالَ: تَشْهَدُونَ أَنَّهُ زَانٍ؟ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ القَوْلَ كَمَا قَالُوا، فَقَالَ: تَشْهَدُونَ أَنَّهُ زَانٍ؟ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَلَمْ يَحُدَّهُمَا، وَأَجَازَ شَهَادَتَهُمَا.

(۲۹۰۸۲) حضرت عیسیٰ بن عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چند لوگ سفر میں نکلے ان کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا تو انہوں نے اس کے پاس قیام کیا اس دوران اس آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں پھر وہ واپس لوٹے تو انہوں نے اس کو اس عورت کے ساتھ پایا سو انہوں نے اس کو حضرت شریح رحمہ اللہ کے سامنے پیش کیا اور کہنے لگے: بیشک اس شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی تھیں اور ہم نے اسے اس عورت کے ساتھ پایا ہے اور وہ آدمی انکار کر رہا تھا۔ اس پر آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ یہ شخص زانی ہے؟ پس انہوں نے اپنے قول کو دھرایا جیسا انہوں نے کہا تھا پھر آپ رحمہ اللہ نے پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ یہ شخص زانی

ہے؟ انہوں نے پھر اپنی بات دھرائی سو آپ رحمہ اللہ نے ان کے درمیان تفریق کر دی اور ان دونوں پر حد نہیں لگائی اور ان کی گواہی کو جائز قرار دیا۔

(٦٩) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ زَعَمَ فُلاَنٌ أَنَّك زَانٍ

اس آدمی کے بیان میں جو دوسرے شخص کو یوں کہے: فلاں کہتا ہے کہ بے شک تم زانی ہو

(٢٩٠٨٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : أَخْبَرَنِي فُلاَنٌ أَنَّك زَنَيْتَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ لأَنَّهُ أَضَافَهُ إِلَى غَيْرِهِ.

(٢٩٠٨٣) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے آدمی کو یوں کہا: مجھے فلاں نے خبر دی ہے کہ تو نے زنا کیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا، اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔ اس لیے کہ اس نے اس بات کی نسبت کسی غیر کی طرف کی ہے۔

(٢٩٠٨٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ : زَعَمَ فُلاَنٌ أَنَّك زَانٍ ، قَالَ : إِنْ جَاءَ بِالْبَيِّنَةِ ، وَإِلاَّ ضُرِبَ الْحَدَّ.

(٢٩٠٨٤) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی سے کہا: فلاں نے کہا ہے کہ بیشک تو زانی ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر وہ بینہ لے آئے تو ٹھیک وگرنہ اس شخص پر حد لگائی جائے گی۔

(٧٠) فِي دَرْءِ الْحُدُودِ بِالشُّبُهَاتِ

شکوک وشبہات کی بنیاد پر سزائیں ختم کرنے کے بیان میں

(٢٩٠٨٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : لأَنْ أُعَطِّلَ الْحُدُودَ بِالشُّبُهَاتِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُقِيمَهَا فِي الشُّبُهَاتِ.

(٢٩٠٨٥) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں حدود کو شکوک وشبہات کی وجہ سے معطل کر دوں یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں ان سزاؤں کو شبہات میں قائم کر دوں۔

(٢٩٠٨٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ مُعَاذًا ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، وَعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ ، قَالُوا : إِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْك الْحَدُّ فَادْرَأْهُ.

(٢٩٠٨٦) حضرت شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ان سب حضرات نے ارشاد فرمایا: جب تم پر حد مشتبہ ہو جائے تو اس کو زائل کر دو۔

(۲۹.۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً زَنَتْ ، فَقَالَ عُمَرُ : أُرَاهَا كَانَتْ تُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَخَشَعَتْ ، فَرَكَعَتْ فَسَجَدَتْ ، فَأَتَاهَا غَاوٍ مِنَ الْغُوَاةِ فَتَجَثَّمَهَا ، فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَيْهَا ، فَقَالَتْ كَمَا قَالَ عُمَرُ • فَخَلَّى سَبِيلَهَا.

(۲۹۰۸۷) حضرت طارق بن شھاب ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے زنا کیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ وہ رات کو نماز پڑھ رہی تھی پس وہ ڈر گئی سو اس نے رکوع کیا پھر وہ سجدہ میں چلی گئی۔ اتنے میں گمراہوں میں سے ایک گمراہ شخص آیا ہوگا اور وہ اس کے اوپر چڑھ گیا ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ نے اس عورت کی طرف قاصد بھیجا تو اس عورت نے وہی بات کہی جو حضرت عمر رضی اللہ نے بیان کی تھی۔ آپ رضی اللہ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

(۲۹.۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ ، ادْرَؤُوا الْحُدُودَ عَنْ عِبَادِ اللهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

(۲۹۰۸۸) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے: سزاؤں کو اللہ رب العزت کے بندوں سے اپنی طاقت کے بقدر زائل کرو۔

(۲۹.۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : ادْفَعُوا الْحُدُودَ لِكُلِّ شُبْهَةٍ

(۲۹۰۸۹) حضرت برد ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: ہر شبہ کی وجہ سے سزاؤں کو دور کر دو۔

(۲۹.۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : ادْرَؤُوا الْقَتْلَ وَالْجَلْدَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

(۲۹۰۹۰) حضرت ابو وائل ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: قتل اور کوڑے کو مسلمانوں سے اپنی طاقت کے بقدر زائل کرو۔

(۲۹.۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ : اطْرُدُوا الْمُعْتَرِفِينَ.

(۲۹۰۹۱) حضرت اعمش ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: اعتراف کرنے والوں سے سزاؤں کو دور کرو۔

(۲۹.۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو مُوسَى : أُتِيتُ وَأَنَا بِالْيَمَنِ بِامْرَأَةٍ حُبْلَى ، فَسَأَلْتُهَا ؟ فَقَالَتْ : مَا تَسْأَلُ عَنِ امْرَأَةٍ حُبْلَى ثَيِّبٍ مِنْ غَيْرِ بَعْلٍ ؟ أَمَا وَاللَّهِ مَا خَالَلْتُ خَلِيلاً ، وَلاَ خَادَنْتُ خِدْنًا مُنْذُ أَسْلَمْتُ ، وَلَكِنْ بَيْنَا أَنَا نَائِمَةٌ بِفِنَاءِ بَيْتِي ، وَاللَّهِ مَا أَيْقَظَنِي إِلاَّ رَجُلٌ رفصني وَأَلْقَى فِي بَطْنِي مِثْلَ الشِّهَابِ ، ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَيْهِ مُقَفِّيًا مَا أَدْرِي مَنْ هُوَ مِنْ خَلْقِ اللهِ ، فَكَتَبْتُ فِيهَا إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : وَافِنِي بِهَا ، وَبِنَاسٍ مِنْ قَوْمِهَا ، قَالَ : فَوَافَيْنَاهُ بِالْمَوْسِمِ ، فَقَالَ شِبْهَ الْغَضْبَانِ : لَعَلَّكَ قَدْ سَبَقْتَنِي بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْمَرْأَةِ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لاَ ، هِيَ مَعِي وَنَاسٌ مِنْ قَوْمِهَا ، فَسَأَلَهَا ، فَأَخْبَرَتْهُ كَمَا أَخْبَرَتْنِي ، ثُمَّ

سَأَلَ قَوْمَهَا فَأَثْنَوْا خَيْرًا ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ :شَابَّةٌ تِهَامِيَّةٌ نُوَمة ، قَدْ كَانَ يُفْعَلُ ، فَمَارَّهَا ، وَكَسَاهَا ، وَأَوْصَى قَوْمَهَا بِهَا خَيْرًا.

(۲۹۰۹۲) حضرت کلیب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: میں یمن میں تھا کہ میرے پاس ایک حاملہ عورت لائی گئی میں نے اس سے اس بارے میں سوال کیا؟ تو اس نے کہا: کیا آپ رضی اللہ ایسی حاملہ عورت کے متعلق پوچھ رہے ہیں جو خاوند کے علاوہ سے ثیبہ کی گئی ہے؟ اللہ کی قسم! جب سے میں اسلام لائی ہوں نہ میں نے کسی کو دوست بنایا اور نہ ہی کسی کو ہمنشین بنایا ہے لیکن ایک دن میں اپنے گھر کے صحن میں سوئی ہوئی تھی۔ اللہ کی قسم! مجھے بیدار نہیں کیا گیا مگر ایک آدمی نے اس نے مجھے ہلکے سے اٹھایا اور اس نے میرے پیٹ میں ستارے جیسی چیز ڈال دی پھر میں نے اسے دور کرتے ہوئے اس کی طرف غور سے دیکھا میں نہیں جانتی کہ وہ اللہ کی مخلوق میں سے کون تھا؟ آپ رضی اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ کو خط لکھا. تو حضرت عمر رضی اللہ نے جواب لکھا: اس عورت کو اور اس کی قوم کے چند لوگوں کو میرے پاس لے کر آؤ آپ رضی اللہ فرماتے ہیں: ہم لوگ موسم حج میں ان کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ نے غصہ کی سی حالت میں فرمایا: شاید کہ تم اس عورت کے معاملہ میں مجھ پر کچھ سبقت لے گئے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، وہ عورت اور اس کی قوم کے چند لوگ میرے ساتھ ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ نے اس عورت سے سوال کیا، تو اس نے آپ رضی اللہ کو بھی ویسے ہی بات بتلائی جیسے اس نے مجھے بتلائی تھی۔ پھر آپ رضی اللہ نے اس کی قوم سے اس کے متعلق پوچھا: تو ان لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی اس پر حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا: تِهَامية کی جوان عورت بہت سونے والی ہے کبھی کبھار ایسا ہوجاتا ہے پس آپ رضی اللہ نے اسے خوراک دی اور اسے کپڑے پہنائے اور اس کی قوم کو اس کے ساتھ اچھے برتاؤ کی وصیت کی۔

(۲۹۰۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، قَالَ :بَيْنَمَا نَحْنُ بِمِنًى مَعَ عُمَرَ ، إِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَلَى حِمَارَةٍ تَبْكِي ، قَدْ كَادَ النَّاسُ أَنْ يَقْتُلُوهَا مِنَ الزِّحَامِ ، يَقُولُونَ : زَنَيْتِ ، فَلَمَّا انْتَهَتْ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ :مَا يُبْكِيكِ ؟ إِنَّ الْمَرْأَة رُبَّمَا اسْتُكْرِهَتْ ، فَقَالَتْ :كُنْت امْرَأَةً ثَقِيلَةَ الرَّأْسِ ، وَكَانَ اللَّهُ يَرْزُقُنِي مِنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ ، فَصَلَّيْتُ لَيْلَةً ثُمَّ نِمْتُ ، فَوَاللَّهِ مَا أَيْقَظَنِي إِلاَّ الرَّجُلُ قَدْ رَكِبَنِي ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ مُقْفِيًا مَا أَدْرِي مَنْ هُوَ مِنْ خَلْقِ اللهِ ، فَقَالَ عُمَرُ :لَوْ قَتَلْتُ هَذِهِ خَشِيت عَلَى الأَخْشَبَيْنِ النَّارَ ، ثُمَّ كَتَبَ إِلَى الأَمْصَارِ :أَنْ لاَ تُقْتَلَ نَفْسٌ دُونَهُ.

(۲۹۰۹۳) حضرت نزال بن سبرہ ریشید فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ ہم منیٰ میں حضرت عمر رضی اللہ کے ساتھ تھے ایک بھاری بھرکم عورت گدھے پر رو رہی تھی۔ قریب تھا کہ لوگ رش سے اس کو مار دیتے۔ وہ کہہ رہے تھے: تو نے زنا کیا ہے۔ پس جب وہ حضرت عمر رضی اللہ کے پاس پہنچی آپ نے پوچھا: کس بات نے تجھے رلایا؟ بے شک کبھی کبھار عورت کو بدکاری پر مجبور بھی کر دیا جاتا ہے! اس عورت نے کہا: میں بہت زیادہ سونے والی عورت ہوں اور اللہ رب العزت مجھے رات کی نماز کی توفیق عطا فرماتے تھے پس میں نے ایک رات نماز پڑھی پھر میں سوگئی اللہ کی قسم! مجھے بیدار نہیں کیا مگر اس آدمی نے تحقیق جو مجھ پر سوار ہو چکا تھا۔ میں نے اس کو دور

کرتے ہوئے غور سے دیکھا میں نہیں جانتی کہ وہ اللہ کی مخلوق میں سے کون تھا؟ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اس کو قتل کردوں تو مجھے جہنم کی سختی کا خوف ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے شہروں میں خط لکھ دیا: کہ کسی جان کو بغیر وجہ کے قتل نہ کیا جائے۔

(۲۹۰۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ الْبَصْرِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : ادْرَؤُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَإِذَا وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا ، فَخَلُّوا سَبِيلَهُ ، فَإِنَّ الإِمَامَ أَنْ يُخْطِىءَ فِي الْعَفْوِ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِىءَ فِي الْعُقُوبَةِ. (ترمذی ۱۴۲۴۔ حاکم ۳۸۴)

(۲۹۰۹۴) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: سزاؤں کو مسلمانوں سے اپنی طاقت کے بقدر دور کرو پس جب تم مسلمانوں کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ پاؤ تو ان کو چھوڑ دو اس لیے کہ حاکم کا معافی میں غلطی کرنا سزا میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

(۷۱) مَنْ قَالَ لاَ حَدَّ عَلَى مَنْ أَتَى بَهِيمَةً

جن حضرات کے نزدیک اس شخص پر حد جاری نہیں ہوگی جو جانور سے جماع کرے

(۲۹۰۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ. (ابوداؤد ۴۴۶۰)

(۲۹۰۹۵) حضرت ابورزین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے جانور سے صحبت کی تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۰۹۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِيمَنْ أَتَى بَهِيمَةً ، قَالَ : يُجْلَدُ ، وَلاَ يُبْلَغُ بِهِ الْحَدَّ.

(۲۹۰۹۶) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو جانور سے جماع کرے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور کوڑوں کو حد کی مقدار تک نہیں پہنچایا جائے گا۔

(۲۹۰۹۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ ، قَالَ : يُعَزَّرُ.

(۲۹۰۹۷) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے کہ جو جانور سے جماع کرے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے تعزیراً سزا دی جائے۔

(۲۹۰۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى مَنْ أَتَى بَهِيمَةً حَدٌّ ، وَلاَ عَلَى مَنْ رُمِيَ بِهَا.

(۲۹۰۹۸) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر حد نہیں ہوگی جو جانور سے جماع کرلے اور نہ اس شخص پر جس پر اس بات کا الزام لگا دیا گیا ہو۔

(۲۹۰۹۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَيْسَ عَلَى مَنْ أَتَى بَهِيمَةً حَدٌّ.

(۲۹۰۹۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر حد نہیں ہوگی جو جانور سے جماع کرے۔

(۲۹۱۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۰۰) حضرت عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جو جانور سے جماع کرے اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۷۲) مَنْ قَالَ عَلَى مَنْ أَتَى بَهِيمَةً حَدٌّ

جن حضرات کے نزدیک جانور سے جماع کرنے والے شخص پر حد لگے گی

(۲۹۱۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ بُدَيْلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا أَتَى الرَّجُلُ الْبَهِيمَةَ ، أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۰۱) حضرت بدیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی جانور سے جماع کرے تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۱۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الرَّحَبِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ رَجُلٍ أَتَى بَهِيمَةً ؟ قَالَ : إِنْ كَانَ مُحْصَنًا رُجِمَ.

(۲۹۱۰۲) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علیؓ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے جانور سے جماع کیا تھا؟ آپؓ نے فرمایا: اگر وہ شادی شدہ ہو تو اسے سنگسار کر دیا جائے۔

(۲۹۱۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ عَلَيْهِ الْحَدَّ.

(۲۹۱۰۳) حضرت بکیر بن عبداللہ بن اشج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار ؒ اس شخص پر حد قائم کرتے تھے۔

(۲۹۱۰۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِيمَنْ يَأْتِي الْبَهِيمَةَ وَالْغُلاَمَ ؟ قَالَ : عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۰۴) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو جانور اور غلام سے جماع کرتا ہو آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی۔

(۲۹۱۰۵) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِالْبَهِيمَةِ جُلِدَ الْحَدَّ تَامًّا ، وَمَنْ رَمَى امْرَأَةً بِالْبَهِيمَةِ فَعَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۰۵) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے جانور سے جماع کیا تو اس پر مکمل حد لگائی جائے گی اور جو عورت پر جانور سے بدفعلی کا الزام لگائے تو اس پر حد لگے گی۔

(۲۹۱۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ فِي الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ ، قَالَ : إِذَا فَعَلَ بِهَا ، قَالَ : ذُبِحَتْ.

(۲۹۱۰۶) حضرت یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو جانور سے جماع کرے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اس نے ایسا کیا تو اس جانور کو ذبح کر دیا جائے۔

(۲۹۱۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُد ، قَالَ : قَالَ مَسْرُوقٌ : يُرْجَمُ وَتُرْجَمُ الْحِجَارَةَ الَّتِي رُجِمَ بِهَا ، وَيُعْفَى أَثَرُهُ ، يَعْنِي فِي الَّذِي يَأْتِي الْبُهِيمَةَ.

(۲۹۱۰۷) حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جانور سے وطی کرنے والے کو سنگسار کیا جائے گا اور اس پتھر کو بھی سنگسار کیا جائے گا جس سے اسے رجم کیا گیا۔

(۲۹۱۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : مَنْ أَتَى الْبُهِيمَةَ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۰۸) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جانور سے صحبت کرلے اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۱۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَنْ أَتَى بَهِيمَةً لَمْ تُقَمْ لَهُ قِيَامَةٌ.

(۲۹۱۰۹) حضرت علاء بن میسب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت میسب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جانور سے صحبت کرے تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۱۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الَّذِي يَأْتِي الْبُهِيمَةَ ، قَالَ : عَلَيْهِ أَدْنَى الْحَدَّيْنِ أُحْصِنَ ، أَمْ لَمْ يُحْصَنْ.

(۲۹۱۱۰) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو جانور سے جماع کرے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر کم سے کم سزا نہیں جاری ہوگی: شادی شدہ ہو یا شادی شدہ نہ ہو۔

(۲۹۱۱۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ دَاوُد بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اقْتُلُوا الْفَاعِلَ بِالْبُهِيمَةِ وَالْبُهِيمَةَ.

(ابو داؤد ۴۴۵۹۔ حاکم ۳۵۵

(۲۹۱۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور سے بدفعلی کرنے والے کو اور اس جانور کو قتل کر دو۔

(۷۳) فِي الْجَارِيَةِ تَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ ، فَيَقَعُ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا

اس باندی کے بیان میں جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو پس ان میں سے ایک اس سے وطی کرے

(۲۹۱۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ جَارِيَةٍ كَانَتْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا ؟ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، هُوَ خَائِنٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةٌ وَيَأْخُذُهَا.

(۲۹۱۱۲) حضرت عمیر بن نمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک باندی کے متعلق سوال کیا گیا جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک نے اس سے وطی کر لی تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی وہ خائن شمار ہوگا اس پر قیمت لازم ہو جائے گی اور وہ اس باندی کو لے لے گا۔

(۲۹۱۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي جَارِيَةٍ كَانَتْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا ، قَالَ : يُضْرَبُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سَوْطًا.

(۲۹۱۱۳) حضرت داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے اس باندی کے بارے میں مروی ہے جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو پس ان میں سے ایک نے اس سے وطی کر لی آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو ننانوے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۱۱٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدَةَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ دَرَأَ عَنْهُ الْحَدَّ ، وَضَمَّنَهُ.

(۲۹۱۱۴) حضرت عبدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے اس سے سزا کو زائل کر دیا اور اس کو ضامن بنایا۔

(۲۹۱۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الأَمَةِ تَكُونُ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ ، فَيَقَعُ عَلَيْهَا أَحَدُهُمْ ، قَالَ : يُضْرَبُ مِئَةً.

(۲۹۱۱۵) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ سے اس باندی کے بارے میں مروی ہے جو چند شریکوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک نے اس باندی سے وطی کر لی آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۱۱٦) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي جَارِيَةٍ بَيْنَ ثَلاَثَةٍ ، وَقَعَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمْ ، فَقَالَ : عَلَيْهِ أَدْنَى الْحَدَّيْنِ مِئَةً ، وَعَلَيْهِ ثُلُثَا ثَمَنِهَا ، وَثُلُثَا عُقْرِهَا ، وَيَلِي قِيمَةَ الْوَلَدِ إِنْ كَانَ.

(۲۹۱۱۶) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ سے ایک باندی کے بارے میں مروی ہے جو تین آدمیوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک نے اس سے وطی کر لی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر کم از کم دو سزائیں جاری ہوں گی اور اس شخص پر اس کی قیمت کا دو تہائی حصہ لازم ہوگا اور شبہ میں وطی کرنے کی وجہ سے اس کے مہر کا دو تہائی حصہ لازم ہوگا اور اگر بچہ ہو تو اس کی قیمت بھی ساتھ ہوگی۔

(۲۹۱۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُعَزَّرُ ، وَيُقَوَّمُ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۱۷) حضرت ھشام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اس کو تعزیز اُسزا دی جائے گی اور اس پر اس باندی کی قیمت لازم کر دی جائے گی۔

(۲۹۱۱۸) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أُتِيَ بِجَارِيَةٍ كَانَتْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَوَطِئَهَا أَحَدُهُمَا ، فَاسْتَشَارَ فِيهَا سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ، فَقَالُوا : نَرَى أَنْ يُجْلَدَ دُونَ الْحَدِّ ، وَيُقَوِّموها قِيمَةً ، فَيَدْفَعُ إِلَى شَرِيكِهِ نِصْفَ الْقِيمَةِ.

(۲۹۱۱۸) حضرت جعفر بن برقان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک باندی لائی گئی جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک نے اس سے وطی کر لی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ وغیرہ حضرات سے مشورہ مانگا ان سب نے فرمایا: ہماری رائے یہ ہے کہ اس کو حد کی مقدار مقررہ سے کم کوڑے مارے جائیں اور انہوں نے اس باندی کی ایک قیمت مقرر فرمائی کہ وہ شخص اپنے شریک کو اس کی آدھی قیمت ادا کرے گا۔

(۲۹۱۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ؛ فِي رَجُلٍ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شَرِيكِهِ ، قَالَ : تُقَوَّمُ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۱۹) حضرت عبد الاعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت یونس رحمۃ اللہ علیہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک باندی سے وطی کر لی جو اس کے اور اس کے شریک کے درمیان مشترک تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس پر اس باندی کی قیمت لازم ہوگی۔

(۲۹۱۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي جَارِيَةٍ كَانَتْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا أَحَدُهُمَا ، فَحَمَلَتْ ، قَالَ : تُقَوَّمُ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۲۰) حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے ایک باندی کے بارے میں مروی ہے جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک نے اس سے وطی کر لی سو وہ حاملہ ہوگئی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس شخص پر قیمت لازم ہوگی۔

(۲۹۱۲۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ فِي الْجَارِيَةِ تَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ ، فَيَطَؤُهَا أَحَدُهُمَا ، قَالَ : عَلَيْهِ الْعُقْرُ بِالْحِصَّةِ.

(۲۹۱۲۱) حضرت لیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس رحمۃ اللہ علیہ سے اس باندی کے بارے میں مروی ہے جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھی پس ان میں سے ایک اس سے وطی کر لیتا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس شخص پر حصہ کے مطابق وطی بالشبہ کا مہر لازم ہوگا۔

(۷۴) فِي الرَّجُلِ يَطَأُ الْجَارِيَةَ مِنَ الْفَيْءِ

اس آدمی کے بیان میں جو مال فیٔ کی باندی سے وطی کر لے

(۲۹۱۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ وَطِءَ جَارِيَةً مِنَ الْفَيْءِ ، قَالَ :

لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ.

(۲۹۱۲۲) حضرت اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے مال غنیمت کی باندی سے وطی کرلی تھی آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی، جبکہ اس میں اس کا بھی حصہ ہو۔

(۲۹۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ، إِذَا كَانَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ.

(۲۹۱۲۳) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی جبکہ اس مال غنیمت میں اس کا بھی حصہ ہو۔

(۲۹۱۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ دَاوُد ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَقَامَ عَلَى رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ مِنَ الْخُمُسِ الْحَدَّ.

(۲۹۱۲۴) حضرت بکیر بن داود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ایک شخص پر حد جاری فرمائی جس نے مال خمس کی ایک باندی سے وطی کی تھی۔

(۲۹۱۲۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا كَانَ لَهُ فِي الْفَيْءِ شَيْءٌ ، عُزِّرَ وَتُقَوَّمُ عَلَيْهِ، وَكَذَلِكَ فِي جَارِيَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَجُلٍ.

(۲۹۱۲۵) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب مال غنیمت میں اس کا کچھ حصہ ہو تو اس کو تعزیزاً سزا دی جائے گی اور اس پر قیمت لازم ہوگی اور یہی حکم ہے اس باندی کا جو اس کے اور کسی آدمی کے درمیان مشترک ہو۔

(۷۵) فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی کی باندی سے جماع کرلے

(۲۹۱۲٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ ، فَأَتَتِ امْرَأَتُهُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ فَأَخْبَرَتْهُ ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّ عِنْدِي فِي ذَلِكَ خَبَرًا شَافِيًا ، أُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كُنْتِ أَذِنْتِ لَهُ جَلَدْته مِئَةً ، وَإِنْ كُنْت لَمْ تَأْذَنِي لَهُ رَجَمْتُهُ. (ترمذی ۱۴۵۲۔ احمد ۲۷۷)

(۲۹۱۲۶) حضرت حبیب بن سالم ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کرلی سو اس کی بیوی حضرت نعمان بن بشیر ؓ کے پاس آئی اور آپ ؓ کو اس بارے میں خبر دی آپ ؓ نے فرمایا: بے شک اس بارے میں میرے پاس ایک مکمل خبر ہے جو میں رسول اللہ ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ: اگر تو نے اس کو اجازت دی ہے تو میں اسے سو کوڑے ماروں گا، اور اگر تو نے اس کو اجازت نہیں دی تو میں اسے سنگسار کردوں گا۔

(۲۹۱۲۷) حَدَّثَنَا عَلِي ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَتْ : إِنَّ زَوْجِي

وَقَعَ عَلَى وَلِيدَتِي ، قَالَ : إِنْ تَكُونِي صَادِقَةً رَجَمْنَاهُ ، وَإِنْ تَكُونِي كَاذِبَةً جَلَدْنَاكِ ، ثُمَّ تَضَرَّبَ النَّاسُ حَتَّى اخْتَلَطُوا ، فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ.

(۲۹۱۲۷) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت علی کے پاس آئی اور کہنے لگی، میرے شوہر نے میری باندی سے وطی کرلی ہے آپ نے فرمایا: اگر تو سچی ہے تو میں اسے سنگسار کروں گا اور اگر تو جھوٹی ہے تو میں تجھے کوڑے ماروں گا۔ لوگ اس بارے میں اضطراب کا شکار ہوئے اور ایک دوسرے سے الجھنے لگے اور وہ عورت چلی گئی۔

(۲۹۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مُبَارَكِ بْنِ عُمَارَةَ ، قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَتْ : يَا وَيْلَهَا ، إِنَّ زَوْجَهَا وَقَعَ عَلَى جَارِيَتِهَا ، فَقَالَ : إِنْ كُنْتِ صَادِقَةً رَجَمْنَاهُ ، وَإِنْ تَكُونِي كَاذِبَةً جَلَدْنَاكِ.

(۲۹۱۲۸) حضرت مبارک بن عمارہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت علی کی خدمت میں آ کر کہنے لگی: ہائے افسوس میرے شوہر نے میری باندی سے وطی کرلی ہے آپ نے فرمایا: اگر تو سچی ہے تو میں اس کو سنگسار کروں گا اور اگر تو جھوٹی ہے تو میں تجھے کوڑے ماروں گا۔

(۲۹۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ أُوتَى بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِلاَّ فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ.

(۲۹۱۲۹) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے ارشاد فرمایا: میرے پاس کوئی بندہ نہ لایا جائے جس نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کی ہو ورنہ میں اس کے ساتھ ایسا اور ایسا معاملہ کروں گا۔

(۲۹۱۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ كَانَا إِذَا سُئِلاَ عَنِ الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ يَتْلُوَانِ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلاَّ عَلَى أَزْوَاجِهِمْ ، أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ﴾.

(۲۹۱۳۰) حضرت ھشام فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری اور حضرت محمد بن سیرین سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو اپنی بیوی کی باندی سے وطی کرلے تو ان دونوں حضرات نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہ سوائے اپنی بیویوں اور باندیوں کے کہیں نہیں جاتے۔ اس بارے میں وہ قابل ملامت نہیں ہیں۔

(۲۹۱۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ ، يَقُولُ : تَعْزِيرٌ وَلاَ حَدَّ.

(۲۹۱۳۱) حضرت بشیر بن سلمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: حد سے کم سزا ہوگی حد نہیں ہوگی۔

(۲۹۱۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مَعْبَدٍ ، وَعُبَيْدٍ بَنِي حُمْرَانَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ ضَرَبَهُ دُونَ الْحَدِّ.

(۲۹۱۳۲) حضرت معبد اور حضرت عبید بن حمران رحمہ اللہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس پر حد سے کم سزا لگائی۔

(۲۹۱۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : قَالَ عَلْقَمَةُ : مَا أُبَالِي وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِي ، أَوْ جَارِيَةِ عَوْسَجَةَ ، رَجُلٍ مِنَ الْحَيِّ.

(۲۹۱۳۳) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں پروا نہیں کرتا کہ میں اپنی بیوی کی باندی سے وطی کروں یا عوسجہ کی باندی سے (ان کے قبیلہ کا ایک آدمی)

(۲۹۱۳٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ؛ فِي رَجُلٍ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ ، أَنَّهُ قَالَ : مَا أُبَالِي أَتَيْتُهَا ، أَوْ جَارِيَةً مِنَ الطَّرِيقِ.

(۲۹۱۳۴) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو میسرہ رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کر لی تھی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں پروا نہیں کرتا میں اس سے وطی کروں یا راہ چلتی باندی سے۔

(۲۹۱۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۳۵) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی۔

(۲۹۱۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوْ أُتِيتُ بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ لَرَجَمْتُهُ.

(۲۹۱۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس ایسا آدمی لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کی ہو تو میں ضرور اسے سنگسار کروں گا۔

(۲۹۱۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : جَائَتْ جَارِيَةٌ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَتْ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ الْمُغِيرَةَ يَطَؤُنِي ، وَإِنَّ امْرَأَتَهُ تَدْعُونِي زَانِيَةً ، فَإِنْ كُنْتُ لَهَا فَانْهَهُ عَنْ غَشَيَانِي ، وَإِنْ كُنْتُ لَهُ فَانْهَ امْرَأَتَهُ عَن قَذْفِي ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْمُغِيرَةِ ، فَقَالَ : تَطَأُ هَذِهِ الْجَارِيَةَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : مِنْ أَيْنَ ؟ قَالَ : وَهَبَتْهَا لِي امْرَأَتِي ، قَالَ : وَاللَّهِ لَئِنْ لَمْ تَكُنْ وَهَبَتْهَا لَكَ لاَ تَرْجِعُ إِلَى أَهْلِكَ إِلاَّ مَرْجُومًا ، ثُمَّ ، وَقَالَ : انْطَلِقَا إِلَى امْرَأَةِ الْمُغِيرَةِ فَأَعْلِمَاهَا : لَئِنْ لَمْ تَكُونِي وَهَبْتِهَا لَهُ لَنَرْجُمَنَّهُ ، قَالَ : فَأَتَيَاهَا فَأَخْبَرَاهَا ، فَقَالَتْ : يَا لَهْفَاهُ ، أَيُرِيدُ أَنْ يَرْجُمَ بَعْلِي ، لاَهَا اللهِ إِذًا ، لَقَدْ وَهَبْتُهَا لَهُ ، قَالَ : فَخَلَّى عَنْهُ.

(۲۹۱۳۷) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک باندی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے امیر المومنین! بے شک حضرت مغیرہ مجھ سے وطی کرتے ہیں اور ان کی بیوی مجھے زانیہ پکارتی ہے پس اگر میں ان کی بیوی کی ملکیت ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ ان کو مجھ سے وطی کرنے سے روک دیں اور اگر میں مغیرہ کی ملکیت ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ ان کی بیوی کو مجھ پر تہمت لگانے سے باز کریں۔ اس پر

آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا: کیا تم اس باندی سے وطی کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: جی ہا
آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہیں کہاں سے ملی؟ انہوں نے فرمایا: یہ میری بیوی نے مجھے ہبہ کی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگرا
نے یہ باندی تمہیں ہبہ نہ کی ہوتو تم آج گھر نہیں لوٹو گے مگر کوڑے کھا کر۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے فلاں اور فلاں کو حکم دیا اور ارشاد فرمایا
دونوں آدمی مغیرہ کی بیوی کے پاس جاؤ، اور اسے اس بارے میں بتلاؤ، اگر تو نے یہ باندی اس کو ہبہ نہیں کی تو ہم ضرور اسے سنگ
کردیں گے۔ پس وہ دنوں آدمی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کے پاس آئے اور اسے اس بارے میں خبر دی۔ اس نے کہا: ا
افسوس! کیا وہ میرے شوہر کو سنگسار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں! تب اللہ اس سے جھگڑے، تحقیق اس کو میں نے وہ باندی ہبہ ک
آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں چھوڑ دیا۔

(۲۹۱۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيم ، قَالَ : أَتَى رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : إِنِّي وَقَعْت عَ
جَارِيَةِ امْرَأَتِي ، فَقَالَ : قَدْ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْك ، فَاسْتَتِرْ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا ، فَقَالَ : لَوْ أَتَانِي الَّذِي أَتَى ابْنَ أُمِّ ؛
، لَرَضَخْتُ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ.

(۲۹۱۳۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا! بے شک میں
اپنی بیوی کی باندی سے جماع کرلیا۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تحقیق اللہ نے تیری ستر پوشی فرمائی ہے تو تو بھی ستر پوشی کر۔ یہ با
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے پاس وہ شخص آتا جو حضرت ابن ام عبد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تھا تو میں ضرورا
کا سر پتھروں سے کچل دیتا۔

(٧٦) مَنْ قَالَ لَيْسَ فِي جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ حَدٌّ

جو یوں کہے: اپنی بیوی کی باندی سے وطی کرنے میں حد نہیں ہے

(۲۹۱۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ حُرْقُوسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ رَجُلاً وَ
عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ ، فَدَرَأَ عَنْهُ الْحَدَّ. (عبدالرزاق ۱۳۴۸)

(۲۹۱۳۹) حضرت حرقوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کرلی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے ح
ختم کردیا۔

(۲۹۱٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۴۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۱٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : إِنِّي وَقَعْتُ ءَ
جَارِيَةِ امْرَأَتِي ، فَقَالَ : اتَّقِ اللَّهَ ، وَلاَ تَعُدْ.

(۲۹۱۴۰) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: بے شک میں نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کر لی ہے۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ سے ڈر اور دوبارہ ایسی حرکت نہ کرنا۔

(۲۹۱۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ جَبَّارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۴۲) حضرت عقبہ بن جبار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۱۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَطَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ ، قَالَ : إِنَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ ، وَعَلَيْهِ مِثْلُهَا لِسَيِّدَتِهَا ، وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ ، وَعَلَيْهِ مِثْلُهَا لِسَيِّدَتِهَا.

(۲۹۱۴۳) حضرت عامر بن مطر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کی باندی سے جماع کر لیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس نے اسے بدکاری پر مجبور کیا تھا تو وہ باندی آزاد ہوگی اور اس شخص پر اس جیسی باندی اس مالکہ کے لیے لازم ہوگی اور اگر وہ باندی اس کے ہم نوا تھی تو یہ باندی اس شخص کی ہو جائے گی اور اس شخص پر اس جیسی باندی اس کی مالکہ کے لیے لازم ہوگی۔

(۲۹۱۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۱۴۴) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۱۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَبِّقٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ ، فَدَرَأَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدَّ. (ابو داؤد ۴۴۵۶۔ احمد ۴۶۷)

(۲۹۱۴۵) حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کی باندی سے وطی کر لی تھی تو نبی کریم ﷺ نے اس سے حد کو زائل کر دیا۔

(۷۷) فِي الْمَرْأَةِ تَزَوَّجُ فِي عِدَّتِهَا ، أَعَلَيْهَا حَدٌّ ؟

اس عورت کے بیان میں جو اپنی عدت کے دوران شادی کر لے، کیا اس پر حد لگے گی؟

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :

(۲۹۱۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ امْرَأَةً تَزَوَّجَتْ فِي عِدَّتِهَا ، فَضَرَبَهَا عُمَرُ تَعْزِيرًا دُونَ الْحَدِّ.

(۲۹۱۴۶) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنی عدت کے دوران شادی کر لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس

کوشرعی حد سے کم سزا دی۔

(۲۹۱۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :إِنْ تَزَوَّجَهَا فِي عِدَّتِهَا عَمْدًا ؟ قَالَ :يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ.

(۲۹۱۴۷) حضرت قتادہ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب ولیٹھیڈ سے دریافت کیا: اگر عورت جان بوجھ کر اپنی عدت کے دوران شادی کرلے؟ آپ ولیٹھیڈ نے فرمایا: اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۱۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ مَرْوَانَ جَلَدَهُمَا أَرْبَعِينَ أَرْبَعِينَ ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، فَقَالَ لَهُ قبيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ :لَوْ خَفَّفْتَ فَجَلَدْتَهُمَا عِشْرِينَ عِشْرِينَ.

(۲۹۱۴۸) حضرت زھری ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ مروان نے ان دونوں میاں بیوی کو چالیس چالیس کوڑے مارے اوران دونوں کے درمیان تفریق کردی۔ اس پر حضرت قبیصہ بن ذ ؤیب ولیٹھیڈ نے اس سے فرمایا: اگر تو تخفیف کرتا اوران کو بیس بیس کوڑے ماردیتا تو بہتر تھا۔

(۲۹۱۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ (ح) وَعَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛فِي امْرَأَةٍ نَكَحَتْ فِي عِدَّتِهَا ، قَالاَ :لَيْسَ عَلَيْهَا حَدٌّ.

(۲۹۱۴۹) حضرت عامر شعبی ولیٹھیڈ اور حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ سے ایک عورت کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی عدت کے دوران ہی نکاح کرلیا تھا ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس عورت پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۷۸) مَنْ كَانَ لاَ يَرَى عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ حَدًّا فِي زِنًى ، وَلاَ شُرْبِ خَمْرٍ

جو شخص اہل کتاب پر زنا اور شراب پینے کے معاملہ میں حد لگانے کی رائے نہ رکھتا ہو

(۲۹۱۵۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَن مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ يُقَامُ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ حَدٌّ فِي شُرْبِ خَمْرٍ، وَلاَ زِنًى.

(۲۹۱۵۰) حضرت منصور ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: اہل کتاب پر شراب پینے اور زنا کرنے کے معاملہ میں حد قائم نہیں کی جائے گی۔

(۲۹۱۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ:لَيْسَ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ حَدٌّ.

(۲۹۱۵۱) حضرت مجاھد ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اہل کتاب پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۷۹) فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَتِهِ، وَلَهَا زَوْجٌ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی باندی سے وطی کرلے درانحالیکہ اس کا خاوند ہو

(۲۹۱۵۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجَاءٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً

وَقَعَ عَلَى جَارِيَتِهِ وَلَهَا زَوْجٌ ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِئَةً نَكَالاً.

(۲۹۱۵۲) حضرت قبیصہ بن ذؤیب ویٹیلیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی باندی سے وطی کر لی درانحالیکہ اس کا خاوند تھا تو حضرت عمر رضی اللہ نے اس شخص کو بطور سزا کے سو کوڑے مارے۔

(۲۹۱۵۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَامِعٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلَى أَمَتِهِ وَقَدْ زَوَّجَهَا ، فَضَرَبَهُ ضَرْبًا ، وَلَمْ يَبْلُغْ بِهِ الْحَدَّ.

(۲۹۱۵۳) حضرت زید بن اسلم ویٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے اپنی باندی سے وطی کی درانحالیکہ وہ اس کی شادی کسی اور سے کر چکا تھا تو آپ رضی اللہ نے اسے شرعی حد سے کم سزا دی۔

(۲۹۱۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ عَلَى أَمَتِهِ وَلَهَا زَوْجٌ ، فَإِنَّهُ يُجْلَدُ مِئَةً ، أُحْصِنَ ، أَوْ لَمْ يُحْصَنْ ، فَإِنْ حَمَلَتْ ، فَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ.

(۲۹۱۵۴) حضرت معمر ویٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ویٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی باندی سے وطی کی درانحالیکہ اس کا خاوند بھی تھا تو اس شخص کو سو کوڑے مارے جائیں گے وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ پس اگر وہ حاملہ ہو گئی تو بچہ صاحب فراش کا ہوگا۔

(۸۰) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو بیت المال سے چوری کر لے اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۱۵۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ؟ قَالَ : يُقْطَعُ ، وَقَالَ الْحَكَمُ : لاَ يُقْطَعُ.

(۲۹۱۵۵) حضرت شعبہ ویٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد ویٹیلیہ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو بیت المال سے چوری کرتا ہو؟ آپ ویٹیلیہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور حضرت حکم ویٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۲۹۱۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَرَقَ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ، فَكَتَبَ فِيهِ سَعْدٌ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى سَعْدٍ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ ، لَهُ فِيهِ نَصِيبٌ.

(۲۹۱۵٦) حضرت قاسم ویٹیلیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بیت المال سے چوری کی تو حضرت سعد رضی اللہ نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ کو خط لکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ نے حضرت سعد رضی اللہ کو جواب لکھا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی کیونکہ اس کا بھی بیت المال میں حصہ ہے۔

(۲۹۱۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عن الرجل يَسْرِقُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ؟ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ.

(۲۹۱۵۷) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو بیت المال سے چوری کرتا ہو؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۱۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِنَ الْمَغْنَمِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، إِذَا كَانَ لَهُ فِيهِ نَصِيبٌ.

(۲۹۱۵۸) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو مال غنیمت سے چوری کرلے۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی جب کہ اس شخص کا بھی حصہ ہو۔

(۲۹۱۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا سَرَقَ الرَّجُلُ مِنَ الْغَنِيمَةِ ، وَلَهُ فِيهَا شَيْءٌ لَمْ يُقْطَعْ ، فَإِنْ سَرَقَ مِنْهَا وَلَيْسَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ قُطِعَ.

(۲۹۱۵۹) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے مال غنیمت سے چوری کی درانحالیکہ اس کا بھی اس میں حصہ تھا تو اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا اور اگر اس نے چوری کی مال غنیمت سے درانحالیکہ اس کا اس میں حصہ نہیں تھا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۲۹۱۶۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ ابن عُبَيْدِ بْنِ الأَبْرَصِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْسِمُ سِلاَحًا فِي الرَّحْبَةِ ، فَأَخَذَ رَجُلٌ مِغْفَرًا ، فَالْتَحَفَ عَلَيْهِ ، فَوَجَدَهُ رَجُلٌ ، فَأَتَى بِهِ عَلِيًّا ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ ، وَقَالَ : لَهُ فِيهِ شِرْكٌ.

(۲۹۱۶۰) حضرت ابن عبید بن ابرص ؒ فرماتے ہیں حضرت علی ؓ کشادہ میدان میں اسلحہ تقسیم کر رہے تھے کہ ایک آدمی نے زرہ کی ٹوپی لے لی اور اسے اپنے سر پر رکھ لیا پس ایک آدمی نے اسے اس حالت میں پایا تو وہ اسے حضرت علی ؓ کے پاس لے آیا، آپ ؓ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا اور فرمایا: اس کا بھی مال میں حصہ ہے۔

(۸۱) فِي الْعَبْدِ يَسْرِقُ مِنْ مَوْلاَهُ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس غلام کے بیان میں جو اپنے آقا کے مال میں سے چوری کرلے، اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۱۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ : أَتَيْتُ عُمَرَ بِغُلاَمٍ لِي ، فَقُلْتُ : اقْطَعْهُ ، قَالَ : وَمَا لَهُ ؟ قُلْتُ : سَرَقَ مِرْآةً لاِمْرَأَتِي خَيْرٌ مِنْ سِتِّينَ دِرْهَمًا ، قَالَ عُمَرُ : غُلاَمُكُمْ يَسْرِقُ مَتَاعَكُمْ.

(۲۹۱۶۱) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حضرمی ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر ؓ کے پاس اپنا ایک غلام لایا اور میں نے عرض کی، آپ ؓ اس کا ہاتھ کاٹ دیں، آپ ؓ نے پوچھا: اس کا قصور کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اس نے میری بیوی کا آئینہ چوری کیا ہے جو ساٹھ دراہم سے بہتر ہے، حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تمہارے غلام نے تمہارا ہی مال چوری کیا ہے۔

(۲۹۱۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ،قَالَ :جَاءَ مَعْقِلٌ الْمُزَنِيّ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ :غُلاَمِي سَرَقَ قَبَائِي ، فَاقْطَعْهُ ؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ ، مَالُكَ بَعْضُهُ فِي بَعْضٍ.

(۲۹۱۶۲) حضرت عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معقل مزنی رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: میرے غلام نے میرا چوغہ چوری کیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ اس کا ہاتھ کاٹ دیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، تیرے مال کا بعض حصہ میں بعض شائع ہے۔

(۲۹۱۶۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ :إِذَا سَرَقَ عَبْدِي مِنْ مَالِي لَمْ أَقْطَعْهُ.

(۲۹۱۶۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: جب میرے غلام نے میرے مال سے چوری کی تھی تو میں نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۹۱۶٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَلِي صَدَقَةَ الزُّبَيْرِ ، وَكَانَتْ فِي بَيْتٍ لاَ يَدْخُلُهُ أَحَدٌ غَيْرُهُ ، وَغَيْرُ جَارِيَةٍ لَهُ ، فَفَقَدَ شَيْئًا مِنَ الْمَالِ، فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ :مَا كَانَ يَدْخُلُ هَذَا الْبَيْتَ غَيْرِي وَغَيْرُكِ ، فَمَنْ أَخَذَ هَذَا الْمَالَ ؟ فَأَقَرَّتِ الْجَارِيَةُ ، فَقَالَ لِي :يَا سَعِيدُ ، انْطَلِقْ بِهَا فَاقْطَعْ يَدَهَا ، فَإِنَّ الْمَالَ لَوْ كَانَ لِي لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا قَطْعٌ.

(۲۹۱۶۴) حضرت سعید بن میناء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے صدقہ کا انتظام و انصرام سنبھالتے تھے اور وہ صدقہ کا مال اس گھر میں ہوتا تھا جس میں کوئی شخص حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کی باندی کے علاوہ داخل نہیں ہوسکتا تھا پس اس میں سے کچھ مال گم ہوگیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے باندی سے کہا: اس گھر میں میرے اور تیرے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوتا تو کس نے یہ مال لیا ہے؟ باندی نے اقرار کرلیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے سعید اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو اس لیے کہ اگر میرا ہوتا تو پھر اس کا ہاتھ نہ کٹتا۔

(۸۳) فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ أُمِّهِ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی ماں کی باندی سے صحبت کر لے

(۲۹۱٦٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ:سَأَلْتُ حَمَّادًا، وَالْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ أُمِّهِ؟ قَالاَ :عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۱۶۵) حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد اور حضرت حکم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جو اپنی ماں کی باندی سے صحبت کرلے؟ ان دونوں حضرات نے ارشادفرمایا: اس پر حد جاری ہوگی۔

(۲۹۱٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۱۶۶) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۸۳) فِي السارق يُؤْتَى بِهِ، فَيُقَالُ أَسَرَقْتَ ؟ قُلْ لاَ

اس چور کے بیان میں جس کو پکڑ کر لایا گیا اور اس سے یوں کہا گیا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ کہہ دے: نہیں

(۲۹۱۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي كَبْشَةَ ؛ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أُتِيَ بِامْرَأَةٍ قَدْ سَرَقَتْ ، فَقَالَ لَهَا :سَلاَمَةُ ، أَسَرَقْتِ ؟ قُولِي :لاَ.

(۲۹۱۶۷) حضرت یزید بن ابی کبشہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء ؓ کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے چوری کی تھی۔ آپ ؓ نے اس سے فرمایا: اے سلامہ! کیا تو نے چوری کی ہے؟ کہہ دے: نہیں۔

(۲۹۱۶۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مَوْلًى لأَبِي مَسْعُودٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ :أُتِيَ بِرَجُلٍ سَرَقَ ، فَقَالَ : أَسَرَقْتَ ؟ قُلْ :وَجَدْتُهُ ، قَالَ :وَجَدْتُهُ ، فَخَلَّى سَبِيلَهُ.

(۲۹۱۶۸) حضرت ابومسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی لایا گیا جس نے چوری کی تھی۔ آپ ؓ نے پوچھا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ تو یوں کہہ دے: میں نے اس مال کو پایا ہے۔ اس نے کہہ دیا: میں نے اس مال کو پایا ہے۔ تو آپ ؓ نے اسے چھوڑ دیا۔

(۲۹۱۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أُتِيَ بِسَارِقٍ ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرٌ ، فَقَالَ :أَسَرَقْتَ ؟ أَسَرَقْتَ ؟ قُلْ :لاَ ، لاَ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا.

(۲۹۱۶۹) حضرت ابوالمتوکل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ ؓ کے پاس ایک چور لایا گیا درانحالیکہ ان دنوں آپ امیر تھے۔ آپ ؓ نے فرمایا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ کیا تو نے چوری کی ہے؟ یوں کہہ دو نہیں نہیں، دو یا تین مرتبہ فرمایا۔

(۲۹۱۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَرَقَ شَمْلَةً ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا سَرَقَ شَمْلَةً ، فَقَالَ :مَا إِخَالُهُ سَرَقَ.

(عبدالرزاق ۱۳۸۳۔ دار قطنی ۱۰۲)

(۲۹۱۷۰) حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے چادر چوری کی تو اس کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا لوگ کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے چادر چوری کی ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میرا گمان نہیں ہے کہ اس نے چوری کی ہو۔

(۲۹۱۷۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ غَالِبٍ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُبَيْعًا أَبَا سَالِمٍ ، يَقُولُ :شَهِدْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، وَأُتِيَ بِرَجُلٍ أَقَرَّ بِسَرِقَةٍ ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ :لَعَلَّكَ اخْتَلَسْتَ ؟ لِكَيْ يَقُولَ :لاَ.

(۲۹۱۷۱) حضرت سمیع ابو سالم ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن بن علی ؓ کے پاس حاضر تھا درانحالیکہ ایک چور لایا گیا جس نے چوری کا اقرار کیا تھا اس پر حضرت حسن ؓ نے اس سے فرمایا: شاید کہ تو نے دھوکہ سے چھین لیا ہوتا کہ وہ یوں کہہ دے کہ نہیں۔

(۲۹۱۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِسَارِقٍ قَدِ اعْتَرَفَ ، فَقَالَ عُمَرُ :إِنِّي لأَرَى يَدَ رَجُلٍ مَا هِيَ بِيَدِ سَارِقٍ، قَالَ الرَّجُلُ :وَاللَّهِ مَا أَنَا بِسَارِقٍ، فَأَرْسَلَهُ عُمَرُ وَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۹۱۷۲) حضرت عکرمہ بن خالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے چوری کا اعتراف کیا تھا اس پر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: بے شک میری رائے یہ ہے کہ اس آدمی کا ہاتھ یہ چور کا ہاتھ نہیں ہے، اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم: میں چور نہیں ہوں، سو حضرت عمر ؓ نے اسے چھوڑ دیا اور اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۹۱۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ مَنْ مَضَى يُؤْتَى بِالسَّارِقِ ، فَيَقُولُ : أَسَرَقْتَ ؟ وَلاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ سَمَّى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ.

(۲۹۱۷۳) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے ارشاد فرمایا: گزرے ہوئے لوگوں میں سے جن کے پاس چور لایا جاتا تھا وہ پوچھتے تھے: کیا تو نے چوری کی ہے؟ اور میں نہیں جانتا ان کے بارے میں مگر یہ کہ آپ ؓ نے حضرت ابو بکر ؓ اور حضرت عمر ؓ کا نام لیا۔

(۲۹۱۷٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مِسْكِينٌ ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي ، قَالَ :شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ وُجِدَا فِي خَرِبَةٍ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :أَقَرِبْتَهَا ؟ فَجَعَلَ أَصْحَابُ عَلِيٍّ يَقُولُونَ لَهُ :قُلْ :لاَ ، فَقَالَ :لاَ ، فَخَلَّى سَبِيلَهُ.

(۲۹۱۷۴) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسکین ؒ نے جو میرے گھر کے ایک فرد ہیں، مجھے بیان کیا کہ میں حضرت علی ؓ کے پاس حاضر تھا کہ ایک آدمی اور عورت کو لایا گیا جو دونوں ویران جگہ میں پائے گئے تھے، حضرت علی ؓ نے اس آدمی سے پوچھا: کیا تو اس عورت کے قریب ہوا تھا؟ اس پر حضرت علی ؓ کے ہمنشینوں نے کہا: کہہ دے: نہیں اس آدمی نے کہا نہیں تو آپ ؓ نے اسے چھوڑ دیا۔

(۲۹۱۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ :لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ ، أَوْ لَمَسْتَ ، أَوْ بَاشَرْتَ . (احمد ۲۵۵۔ بخاری ۶۸۲۴)

(۲۹۱۷۵) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک ؓ سے فرمایا: شاید کہ تو نے بوسہ لیا ہو یا چھوا ہو یا تو صرف اس سے گلے ملا ہوگا۔

(۸٤) فِی الرَّجُلِ یَسْرِقُ الثَّمَرَ وَالطَّعَامَ

اس آدمی کے بیان میں جو پھل اور کھانا چوری کرتا ہو

(۲۹۱۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ یَحْیَى بْنِ سَعِیدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :لاَ قَطْعَ فِی ثُمُرٍ ، وَلاَ کَثَرٍ. (احمد ۴۶۳۔ مالك ۸۳۹)

(۲۹۱۷٦) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھل اور کھجور کے شگوفے کی چوری میں ہاتھ نہیں کٹے گا۔

(۲۹۱۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :لَیْسَ فِی شَیْءٍ مِنَ الْحَیَوَانِ قَطْعٌ حَتَّى یَأْوِیَ الْمُرَاحَ ، وَلَیْسَ فِی شَیْءٍ مِنَ الثِّمَارِ قَطْعٌ حَتَّى یَأْوِیَ الْجَرِینَ.

(۲۹۱۷۷) حضرت شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جانور میں کسی بھی صورت میں ہاتھ نہیں کٹے گا یہاں تک کہ وہ جانور کے رات رہنے کی جگہ تک پہنچ جائے اور نہ پھلوں کی کسی چوری میں ہاتھ کٹے گا یہاں تک کہ وہ کھجور کے خشک ہونے کی جگہ تک نہ پہنچ جائے۔

(۲۹۱۷۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِیدٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَیْسَ فِی شَیْءٍ مِنَ الثِّمَارِ قَطْعٌ ، إِلاَّ مَا أَوَى الْجَرِینَ ، وَلَیْسَ فِی شَیْءٍ مِنَ الْمَاشِیَةِ قَطْعٌ ، إِلاَّ فِیمَا آوَى الْمُرَاحَ.

(۲۹۱۷۸) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پھلوں میں سے کسی بھی صورت میں ہاتھ نہیں کٹے گا مگر جو کھجور کے خشک ہونے کی جگہ تک پہنچ جائے اور جانور میں بھی کسی صورت میں ہاتھ نہیں کٹے گا مگر اس صورت میں کہ وہ ان کے رات رہنے کی جگہ تک پہنچ جائے۔

(۲۹۱۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ :قَالَ یَحْیَى بْنُ أَبِی کَثِیرٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ یُقْطَعُ فِی عِذْقٍ ، وَلاَ فِی عَامِ سَنَةٍ.

(۲۹۱۷۹) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کھجور کے خوشوں کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اور نہ ہی قحط والے سال میں۔

(۲۹۱۸۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ جَرِیرِ بْنِ حَازِمٍ ، وَالسُّرِیُّ بْنِ یَحْیَى ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أُتِیَ بِرَجُلٍ سَرَقَ طَعَامًا ، فَلَمْ یَقْطَعْهُ. (ابو داؤد ۲۴۵۔ عبدالرزاق ۱۸۹۱۵)

(۲۹۱۸۰) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے کھانا چوری کیا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۹۱۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، وَعَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ سَرَقَ طَعَامًا ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۹۱۸۱) حضرت حسن بصری ویشی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے کھانا چوری کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۹۱۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنِ الرَّجُلِ يَسْرِقُ الطَّعَامَ ، أَوِ الْحِمَارَ مِنَ الصَّحْرَاءِ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ.

(۲۹۱۸۲) حضرت شعبہ ویشی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ویشی سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جو کھانا چوری کر لے یا صحراء سے گدھا چوری کر لے؟ آپ ویشی نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۱۸۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَطَعَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي مُدٍّ ، أَوْ أَمْدَادٍ مِنْ طَعَامٍ.

(۲۹۱۸۳) حضرت عبدالرحمن بن قاسم ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ویشی نے ایک مد میں یا کھانے کے چند مدوں میں ہاتھ کاٹا۔

(۲۹۱۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ حسان بْنِ زَاهِرٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ وهو يَقُولُ : لاَ قَطْعَ فِي عِذْقٍ ، وَلاَ فِي عَامِ سَنَةٍ.

(۲۹۱۸۴) حضرت حصین بن حدیر ویشی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا آپ رضی اللہ عنہ ارشاد فرما رہے تھے: کھجور کے شگوفے کی چوری میں اور قحط والے سال میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(۲۹۱۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ فِي الثَّمَرَةِ قَطْعٌ ، وَلاَ فِي الْمَاشِيَةِ الرَّاعِيَةِ ، وَلَكِنْ فِيهَا نَكَالٌ وَتَضْعِيفُ الْغُرْمِ ، فَإِذَا آوَاها الْمُرَاحُ ، أَوِ الْجَرِينُ ، يُقْطَعُ إِذَا سَرَقَ قَدْرَ رُبْعِ دِينَارٍ.

(۲۹۱۸۵) حضرت معمر ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ویشی نے ارشاد فرمایا: پھل اور چرنے والے جانور کی چوری میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی لیکن اس میں سخت سزا اور دگنا تاوان ادا کرنا ہوگا اور جب وہ شخص جانوروں کے رات رہنے کی جگہ یا کھجور خشک ہونے کی جگہ تک پہنچ جائے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا جب وہ چار دینار کی مقدار جتنی چوری کر لے۔

(۸۵) فِي الرِّجْلِ تُقْطَعُ ، مَنْ قَالَ يَتْرُكُ الْعَقِبَ

پاؤں کاٹنے کے بیان میں، جو یوں کہے: ایڑی چھوڑ دی جائے گی

(۲۹۱۸٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ

بْنِ مُرَّةَ الزُّرَقِيِّ ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَطَعَ سَارِقًا مِنَ الْخَصْرِ ، خَصْرِ الْقَدَمِ.

(۲۹۱۸۶) حضرت نعمان بن مرہ زرقی فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے چور کے پاؤں کا تلوا کاٹ دیا۔

(۲۹۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أُمِّ رَزِينٍ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : أَيَعْجِزُ أُمَرَاؤُنَا هَؤُلَاءِ أَنْ يَقْطَعُوا كَمَا قَطَعَ هَذَا الأَعْرَابِيُّ ، يَعْنِي نَجْدَةَ ، فَلَقَدْ قَطَعَ فَمَا أَخْطَأَ ، يَقْطَعُ الرِّجْلَ ، وَيَذَرُ عَاقِبَهَا.

(۲۹۱۸۷) حضرت ام رزین فرماتی ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کیا ہمارے حکمران اس سے عاجز آ گئے ہیں کہ وہ اس طرح کاٹیں جیسا اس دیہاتی نجدہ نے کاٹا ہے۔ یعنی اس نے کاٹا ہے اور بالکل غلطی نہیں کی: اس نے پاؤں کاٹ دیا اور اس کی ایڑی چھوڑ دی۔

(۲۹۱۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْقَطْعِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا الرِّجْلُ ، فَيُتْرَكُ لَهُ عَقِبُهُ.

(۲۹۱۸۸) حضرت عبدالملک فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء سے کاٹنے کے متعلق پوچھا گیا؟ آپ نے فرمایا: جہاں تک پاؤں کا تعلق ہے تو اس کی ایڑی چھوڑ دی جائے گی۔

(۲۹۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالْكَرِيمِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: الرِّجْلُ تُقْطَعُ مِنْ وَسَطِ الْقَدَمِ مِنْ مَفْصِلٍ.

(۲۹۱۸۹) حضرت علاء بن عبدالکریم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوجعفر نے ارشاد فرمایا: پاؤں قدم کے درمیان والے جوڑ سے کاٹا جائے گا۔

(۲۹۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؛ بِنَحْوِهِ.

(۲۹۱۹۰) حضرت ابوجعفر کا ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۹۱۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَطَعَ الْيَدَ مِنَ الْمَفْصِلِ ، وَقَطَعَ عَلِيٌّ الْقَدَمَ ، وَأَشَارَ عَمْرٌو إِلَى شَطْرِهَا.

(۲۹۱۹۱) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے جوڑ سے ہاتھ کاٹا اور حضرت علی نے پاؤں کاٹا، حضرت عمرو بن دینار نے پاؤں کے نصف حصہ کی طرف اشارہ کیا۔

(۸۶) مَا قَالُوا مِنْ أَيْنَ يُقْطَعُ ؟

جو لوگ یوں کہیں: کہاں سے کاٹا جائے گا

(۲۹۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَسَرَّةَ بْنِ مَعْبَدٍ اللَّخْمِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَدِيٍّ يُحَدِّثُ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ

حَيْوَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ رَجُلاً مِنَ الْمَفْصِلِ. (۲۷۰)

(۲۹۱۹۲) حضرت رجاء بن حیوہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوڑ سے پاؤں کاٹا۔

(۲۹۱۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَمُرَةَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : رَأَيْتُ بِالْحِيرَةِ مَقْطُوعًا مِنَ الْمَفْصِلِ ، فَقُلْتُ : مَنْ قَطَعَكَ ؟ قَالَ : قَطَعَنِي الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلِيٌّ ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَظْلِمْنِي.

(۲۹۱۹۳) حضرت سمرہ ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حیرہ میں ایک آدمی کو دیکھا جس کا جوڑ سے پاؤں کٹا ہوا تھا میں نے پوچھا: کس نے کاٹا؟ اس نے کہا: نیک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا پاؤں کاٹا بہرحال انہوں نے مجھ پر ظلم نہیں کیا۔

(۲۹۱۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ قَطَعَ الْيَدَ مِنَ الْمَفْصِلِ.

(۲۹۱۹۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ جوڑ سے کاٹا۔

(۸۷) فِي حَسْمِ يَدِ السَّارِقِ

چور کے ہاتھ کو داغ دینے کا بیان

(۲۹۱۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ ، ثُمَّ حَسَمَهُ.

(۲۹۱۹۵) حضرت ابن ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا پھر خون روکنے کے لیے اسے داغ دیا۔

(۲۹۱۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، رفعه ؛ مِثْلَهُ.

(۲۹۱۹۶) حضرت محمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ فعل اس سند سے منقول ہے۔

(۲۹۱۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ؛ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ أُتِيَ بِسَارِقٍ ، فَقَطَعَهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ : احْسِمْهُ ، فَقَالَ : إِنَّكَ بِهِ لَرَحِيمٌ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ.

(۲۹۱۹۷) حضرت عمرو بن ابو سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور لایا گیا پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اس پر حضرت ابان بن عثمان رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا: اس کو داغ دو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تو اس پر بہت رحم کرنے والے ہو۔ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ عمل سنت ہے۔

(۲۹۱۹۸) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ حَسْمُ السَّارِقِ.

(۲۹۱۹۸) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: چور کو داغ دینا سنت طریقہ ہے۔

(۲۹۱۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حُجَيَّةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْطَعُ اللُّصُوصَ وَيَحْسِمُهُمْ وَيَحْبِسُهُمْ وَيُدَاوِيهِمْ ، فَإِذَا بَرَؤُوا ، قَالَ : ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ ، فَيَرْفَعُونَهَا

كَأَنَّهَا أُيُورُ الْحُمُرِ ، ثُمَّ يَقُولُ : مَنْ قَطَعَكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : عَلِيٌّ ، فَيَقُولُ : وَلِمَ ؟ فَيَقُولُونَ : إِنَّا سَرَقْنَا ، فَيَقُولُ : اللَّهُمَّ اشْهَدْ ، اللَّهُمَّ اشْهَدْ ، اذْهَبُوا.

(۲۹۱۹۹) حضرت حجیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چوروں کے ہاتھ کاٹتے اوران کو داغ دیتے پھر ان کو قید کر دیتے اوران کا دوادوار کرتے۔ پس جب زخم تندرست ہو جاتا فرماتے، اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ سو وہ ان کو اٹھاتے گویا کہ وہ سرخ عضو تناسل ہوں پھر آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: تمہارے ہاتھ کس نے کاٹے؟ وہ جواب دیتے: علی رضی اللہ عنہ نے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: کیوں کاٹے؟ وہ جواب دیتے۔ ہم نے چوری کی تھی۔ پس آپ رضی اللہ عنہ فرماتے اے اللہ: تو گواہ رہ اے اللہ! تو گواہ رہ، تم چلے جاؤ۔

(۸۸) فِي الرَّجُلُ يَسْرِقُ الطَّيْرَ ، أَوِ الْبَازِي ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو پرندہ یا شکرا چوری کرلے، اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۲۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِرَجُلٍ قد سَرَقَ طَيْرًا ، فَاسْتَفْتَى فِي ذَلِكَ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ، فَقَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطَعَ فِي الطَّيْرِ ، وَمَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ قَطْعٌ ، فَتَرَكَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَلَمْ يَقْطَعْهُ.

(۲۹۲۰۰) حضرت یزید ابن خصیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے پرندہ چوری کیا تھا تو آپ رحمہ اللہ نے اس بارے میں حضرت سائب بن یزید رحمہ اللہ سے فتویٰ پوچھا انہوں نے فرمایا: میں نے کسی کو نہیں دیکھا جس نے پرندے کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہو۔ اوراس بارے میں چور پر کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اسے چھوڑ دیا اوراس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۹۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رَجُلٍ سَرَقَ دَجَاجَةً ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْطَعَهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : قَالَ عُثْمَانُ : لاَ قَطْعَ فِي الطَّيْرِ.

(۲۹۲۰۱) حضرت عبد اللہ بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے مرغی چوری کی تھی۔ تو آپ رحمہ اللہ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پرندے کی چوری میں کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَقْطَعُ فِي الطَّيْرِ.

(۲۹۲۰۲) حضرت ابو خالد رحمہ اللہ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پرندے کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹتے تھے۔

(۲۹۲۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ بَعْضَ مَنْ أَرْضَى ، يَقُولُ : لاَ قَطْعَ فِي بَازٍ سُرِقَ ، وَإِنْ كَانَ ثَمَنُهُ دِينَارًا ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.

(۲۹۲۰۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک قابل اعتماد بزرگ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی اس باز میں جس کو چوری کر لیا گیا ہو اگر چہ اس کی قیمت ایک دینار یا اس سے بھی زائد ہو۔

(۲۹۲۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُهُ.

(۲۹۲۰۴) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ بھی یوں ہی فرمایا کرتے تھے۔

(۸۹) مَا جَاءَ فِي النَّبَّاشِ يُؤْخَذُ ، مَا حَدُّهُ ؟

اس کفن چور کا بیان جس کو پکڑ لیا گیا ہو، اس کی سزا کیا ہے؟

(۲۹۲۰٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ بِقَوْمٍ يَخْتَفُونَ الْقُبُورَ ، يَعْنِي يَنْبُشُونَ ، فَضَرَبَهُمْ وَنَفَاهُمْ ، وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ.

(۲۹۲۰۵) حضرت زھری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مروان بن حکم کے پاس چند لوگ لائے گئے جو قبروں سے کفن چوری کرتے تھے تو مروان نے ان کو مارا اور ان کو جلا وطن کر دیا اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وافر مقدار میں موجود تھے۔

(۲۹۲۰٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أُخِذَ نَبَّاشٌ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ ، زَمَانَ كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ ، فَسَأَلَ مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَالْفُقَهَاءِ ؟ فَلَمْ يَجِدُوا أَحَدًا قَطَعَهُ ، قَالَ : فَأَجْمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ يَضْرِبَهُ ، وَيُطَافَ بِهِ.

(۲۹۲۰۶) حضرت زھری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رحمہ اللہ کے زمانہ خلافت میں جب مروان مدینہ کا امیر تھا تو اس دوران ایک کفن چور کو پکڑا گیا تو مروان نے مدینہ میں موجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور فقہاء سے اس کے متعلق پوچھا؟ پس ان سب نے کسی کو نہیں پایا جس نے کفن چور کا ہاتھ کاٹا ہو سو ان سب کی رائے اس بات پر متفق ہوئی کہ اس کو مارا جائے اور چکر لگوایا جائے۔

(۲۹۲۰۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَطَعَ نَبَّاشًا.

(۲۹۲۰۷) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے کفن چور کا ہاتھ کاٹا۔

(۲۹۲۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ، قَالاَ : يُقْطَعُ سَارِقُ أَمْوَاتِنَا ، كَمَا يُقْطَعُ سَارِقُ أَحْيَائِنَا.

(۲۹۲۰۸) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہمارے مُردوں کے چور کا بھی ایسے ہی ہاتھ کاٹا جائے گا جیسا کہ ہمارے زندوں کے چور کا کاٹا جاتا ہے۔

(۲۹۲۰۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ النَّبَّاشِ ؟ قَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۹۲۰۹) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے کفن چور کے متعلق پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا

ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۲۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي النَّبَّاشِ ، قَالَ : هُوَ بِمَنْزِلَةِ السَّارِقِ ، يُقْطَعُ.

(۲۹۲۱۰) حضرت عبدالملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے کفن چور کے بارے میں مروی ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: وہ چور کے درجہ میں ہے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۲۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ النَّبَّاشِ ؟ فَقَالَ : يُقْطَعُ ، وَسَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ؟ فَقَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۹۲۱۱) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے کفن چور کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے سوال کیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے بھی فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۲۱۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي النَّبَّاشِ ، قَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۹۲۱۲) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے کفن چور کے بارے میں مروی ہے آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۲۱۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، وَأَصْحَابِهِ ، قَالُوا : يُقْطَعُ النَّبَّاشُ ، لأَنَّهُ قَدْ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ.

(۲۹۲۱۳) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب نے فرمایا: کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا اس لیے کہ وہ میت کے گھر میں داخل ہوا تھا۔

(۲۹۲۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لاَ يُقْطَعُ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ لِلْقَبْرِ بَابٌ.

(۲۹۲۱۴) حضرت ابن یمان رحمہ اللہ کسی شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر یہ کہ قبر کا دروازہ ہو۔

(۲۹۲۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ معاوية بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : النَّبَّاشُ لِصٌّ ، فَاقْطَعْهُ.

(۲۹۲۱۵) حضرت عبداللہ بن مختار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کفن چوری کرنے والا چور ہے پس اس کا ہاتھ کاٹ دو۔

(۲۹۲۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ؛ أَنَّ مَسْرُوقًا ، وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ ، وَالشَّعْبِيَّ ، وَزَاذَانَ ، وَأَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ، كَانُوا يَقُولُونَ فِي النَّبَّاشِ : يُقْطَعُ.

(۲۹۲۱۶) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ، حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ، حضرت شعبی رحمہ اللہ حضرت زاذان اور حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر رحمہ اللہ یہ سب حضرات کفن چور کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۲۱۷) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَقِيتُهُ بِمِنًى ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَيْسَ

عَلَى النَّبَّاشِ قَطْعٌ ، وَعَلَيْهِ شَبِيهٌ بِالْقَطْعِ.

(۲۹۲۱۷) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: کفن چور پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی اس پر کاٹنے کے مشابہ سزا ہوگی۔

(۹۰) مَا جَاءَ فِي السَّكْرَانِ مَتَى يُضْرَبُ ، إِذَا صَحَا ، أَوْ فِي حَالِ سُكْرِهِ ؟

ان روایات کا بیان جو نشہ میں مدہوش کے بارے میں منقول ہیں کہ اسے کب مارا جائے گا: جب وہ ٹھیک ہو جائے یا اس کے نشہ میں ہونے کی حالت میں؟

(۲۹۲۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِالنَّجَاشِيِّ سَكْرَانًا مِنَ الْخَمْرِ فِي رَمَضَانَ ، فَتَرَكَهُ حَتَّى صَحَا ، ثُمَّ ضَرَبَهُ ثَمَانِينَ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ إِلَى السِّجْنِ ، ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنَ الْغَدِ فَضَرَبَهُ عِشْرِينَ ، فَقَالَ : ثَمَانِينَ لِلْخَمْرِ ، وَعِشْرِينَ لِجُرْأَتِكَ عَلَى اللهِ فِي رَمَضَانَ.

(۲۹۲۱۸) حضرت ابو مروان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کے پاس رمضان میں نجاشی شاعر لایا گیا جو نشہ میں دھت تھا تو آپ ؓ نے اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ ٹھیک ہو گیا پھر آپ ؓ نے اسے اسی کوڑے مارے پھر آپ ؓ نے اس کو قید کرنے کا حکم دیا پھر آپ ؓ نے اگلے دن اسے نکالا اور اسے بیس کوڑے مارے اور فرمایا: اسی کوڑے شراب کی وجہ سے اور بیس کوڑے رمضان میں اللہ پر جرأت کرنے کی وجہ سے۔

(۲۹۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مَاجِدٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَاعِدًا ، فَجَائَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِابْنِ أَخٍ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَانِ ، ابْنُ أَخِي وَجَدْتُهُ سَكْرَانًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : تَرْتِرُوهُ ، وَمَزْمِزُوهُ ، وَاسْتَنْكِهُوهُ ، فَتُرْتِرَ ، وَمُزْمِزَ ، وَاسْتُنْكِهَ ، فَوُجِدَ سَكْرَانًا ، فَدُفِعَ إِلَى السِّجْنِ ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ ، جِئْتُ وَجِيءَ بِهِ. (بیہقی ۳۱۸)

(۲۹۲۱۹) حضرت ابو ماجد حنفی ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اپنے بھتیجے کو لایا اور آپ ؓ سے کہنے لگا: اے ابو عبدالرحمن! میرے بھائی کا بیٹا ہے میں نے اسے نشہ کی حالت میں پایا ہے اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: تم اس کو اچھی طرح ہلاؤ، اس کو دھکیلو اور اس کے منہ کی بو سونگھو پس اسے سنگھا گیا تو آپ ؓ نے اسے نشہ کی حالت میں پایا، اسے جیل بھیج دیا گیا پس جب اگلا دن آیا تو میں آیا اور اسے بھی لایا گیا۔

(۲۹۲۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سَكِرَ الإِنْسَانُ تُرِكَ حَتَّى يُفِيقَ ، ثُمَّ جُلِدَ.

(۲۹۲۲۰) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب انسان نشہ میں دھت ہو جائے تو اسے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو جائے پھر اسے کوڑے مارے جائیں۔

(۲۹۲۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا سَكَرَ الإِمَامُ جُلِدَ وَهُوَ لاَ يَعْقِلُ ، فَإِنَّهُ إِنْ عَقَلَ امْتَنَعَ.

(۲۹۲۲۱) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: جب امام نشہ میں ہو تو اسے کوڑے مار دیے جائیں درانحالیکہ وہ ہوش میں نہ ہو اس لیے کہ اگر وہ ہوش میں آئے گا تو وہ روک دے گا۔

(۹۱) فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ مِنْهُ رِيحُ الْخَمْرِ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جس کے منہ سے شراب کی خوشبو محسوس ہو تو اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۲۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَضْرِبُ فِي الرِّيحِ.

(۲۹۲۲۲) حضرت سائب بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ بو میں بھی سزا دیا کرتے تھے۔

(۲۹۲۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَرَأَ عَبْدُ اللهِ سُورَةَ يُوسُفَ بِحِمْصَ ، فَقَالَ رَجُلٌ : مَا هَكَذَا أُنْزِلَتْ ، فَدَنَا مِنْهُ عَبْدُ اللهِ ، فَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ ، فَقَالَ لَهُ : تُكَذِّبُ بِالْحَقِّ ، وَتَشْرَبُ الرِّجْسَ ، وَاللَّهِ ، لَهَكَذَا أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لاَ أَدَعُكَ حَتَّى أَحُدَّكَ ، فَجَلَدَهُ الْحَدَّ. (بخاری ۵۰۰۱۔ مسلم ۵۵۲)

(۲۹۲۲۳) حضرت علقمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے حمص میں سورۃ یوسف کی تلاوت فرمائی اس پر ایک آدمی کہنے لگا یہ آیت ایسے نازل نہیں ہوئی، پس حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ اس کے قریب ہوئے تو آپ ؓ نے اس سے شراب کی بو پائی، آپ ؓ نے اس سے فرمایا: تو حق بات کی تکذیب کرتا ہے اور ناپاک چیز پیتا ہے! اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ آیت اسی طرح پڑھائی ہے میں تجھے نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ میں تجھ پر حد لگاؤں گا پھر آپ ؓ نے اس پر حد لگائی۔

(۲۹۲۲٤) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ؛ أَنَّ ذَا قَرَابَةٍ لِمَيْمُونَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ، فَوَجَدَتْ مِنْهُ رِيحَ شَرَابٍ ، فَقَالَتْ : لَئِنْ لَمْ تَخْرُجْ إِلَى الْمُسْلِمِينَ فَيَحُدُّونَكَ ، أَوْ يُطَهِّرُونَكَ ، لاَ تَدْخُلْ عَلَيَّ بَيْتِي أَبَدًا.

(۲۹۲۲۴) حضرت یزید بن اصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ ؓ کا ایک قریبی رشتہ دار آپ کے پاس آیا آپ ؓ نے اس سے شراب کی بو محسوس کی، آپ ؓ نے فرمایا: اگر تم مسلمانوں کے پاس جاؤ گے تو وہ تم پر حد لگائیں گے یا وہ تمہیں پاک کردیں گے تم میرے گھر کبھی داخل مت ہونا۔

(۲۹۲۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ ، أَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُوجَدُ مِنْهُ رِيحُ الشَّرَابِ ؟ فَقَالَ : إِنْ كَانَ مُدْمِنًا فَحُدَّهُ.

(۲۹۲۲۵) حضرت ابن ابی ملیکہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر ؓ کو خط لکھ کر ان سے اس آدمی کے متعلق سوال

کیا جس سے شراب کی بو محسوس ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ عادی ہو تو اس پر حد لگائے۔

(۲۹۲۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : أُتِيتُ بِرَجُلٍ وُجِدَتْ مِنْهُ رِيحُ الْخَمْرِ ، وَأَنَا قَاضٍ عَلَى الطَّائِفِ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَهُ ، فَقَالَ : إِنَّمَا أَكَلْتُ فَاكِهَةً ، فَكَتَبْتُ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : إِنْ كَانَ مِنَ الْفَاكِهَةِ مَا يُشْبِهُ رِيحَ الْخَمْرِ ، فَادْرَأْ عَنْهُ.

(۲۹۲۲۶) حضرت محمد بن شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک آدمی لایا گیا جس سے شراب کی بو آ رہی تھی اور میں اس وقت طائف کا قاضی تھا میں نے اسے مارنے کا ارادہ کیا تو وہ کہنے لگا: بیشک میں نے تو پھل کھایا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے جواب لکھا: اگر پھلوں میں سے کسی پھل کی بو شراب کی بو کے مشابہ ہو تو تم اس سے سزا کو ختم کردو۔

(۲۹۲۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالاَ : لاَ حَدَّ فِي رِيحٍ.

(۲۹۲۲۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بو میں حد نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى فِي الرِّيحِ حَدًّا.

(۲۹۲۲۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ بو کی صورت میں حد لگانے کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

(۹۲) فِيمَنْ قَاءَ الْخَمْرَ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس شخص کے بیان میں جو شراب کی قے کر دے: کیا اس پر سزا ہوگی؟

(۲۹۲۲۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِابْنِ مَظْعُونٍ قَدْ شَرِبَ خَمْرًا ، فَقَالَ : مَنْ شُهُودُكَ ؟ قَالَ : فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، وَعَتَّابُ بْنُ سَلَمَةَ ، وَكَانَ يُسَمَّى عَتَّابُ الشَّيْخَ الصَّدُوقَ ، فَقَالَ : رَأَيْتُهُ يَقِيئُهَا ، وَلَمْ أَرَهُ يَشْرَبُهَا ، فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ.

(۲۹۲۲۹) حضرت مالک بن عمیر بن حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مظعون رحمہ اللہ کے ایک بیٹے کو لایا گیا تحقیق اس نے شراب پی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارے گواہ کون ہیں؟ اس نے کہا: فلاں اور فلاں اور عتاب بن سلمہ رحمہ اللہ اور عتاب کو شیخ صدوق کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ انہوں نے کہا: میں نے اس کو قے کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے اسے شراب پیتے ہوئے نہیں دیکھا، سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد لگائی۔

(۲۹۲۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ ضَرَبَهُ الْحَدَّ ، وَنَصَبَهُ لِلنَّاسِ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : أُتِيَ بِحَفْصِ بْنِ عُمَرَ.

(۲۹۲۳۰) حضرت عتاب بن سلمہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے اس پر حد لگائی اور اس کو لوگوں کے سامنے کھڑا کر دیا مگر یہ کہ انہوں نے یوں فرمایا کہ حضرت حفص بن عمر رضی اللہ کو لایا گیا۔

(۹۳) مَنْ كَرِهَ حَلْقَ الرَّأْسِ فِي الْعُقُوبَةِ

جو سزا میں سر منڈوانے کو مکروہ سمجھے

(۲۹۲۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحَلْقِ ؟ فَقَالَ : جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى نُسُكًا وَسُنَّةً ، وَجَعَلَهُ النَّاسُ عُقُوبَةً.

(۲۹۲۳۱) حضرت ابوقلابہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ سے سر منڈوانے کے متعلق سوال کیا گیا؟ آپ رضی اللہ نے فرمایا: اللہ رب العزت نے اسے قربانی اور سنت بنایا ہے اور لوگوں نے اسے سزا بنا دیا۔

(۲۹۲۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ يَزِيد ، عَنْ بِشْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ: إِيَّايَ وَحَلْقَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ.

(۲۹۲۳۲) حضرت بشر ویشید کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ویشید نے ارشاد فرمایا: مجھے سر اور داڑھی منڈوانے سے دور رکھو۔

(۲۹۲۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الرِّضَا ، يَعْنِي طَاوُوسًا ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ مَثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَيْسَ مِنَّا. (طبرانی ۱۰۹۷۷)

(۲۹۲۳۳) حضرت طاؤس ویشید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بالوں کا مکمل مثلہ کر دیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔

(۲۹۲۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَن طَاوُوسٍ ، قَالَ :جَعَلَهُ اللَّهُ طَهُورًا ، وَجَعَلْتُمُوهُ عُقُوبَةً.

(۲۹۲۳۴) حضرت ابراہیم بن میسرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ویشید نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت نے اسے پاکی بنایا تھا اور تم نے اسے سزا بنا دیا۔

(۲۹۲۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :حلْقُ الرَّأْسِ فِي الْعُقُوبَةِ بِدْعَةٌ.

(۲۹۲۳۵) حضرت جابر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ویشید نے ارشاد فرمایا: سزا میں سر کو منڈوانا بدعت ہے۔

(۹۴) مَنْ رَخَّصَ فِي حَلْقِهِ وَجَزِّهِ

جس نے سر منڈوانے اور بال کٹوانے میں رخصت دی ہے

(۲۹۲۳۶) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، قَالَ : جِيءَ بِرَجُلٍ مَعَهُ أَرْبَعَةٌ ، فَشَهِدَ ثَلاَثَةٌ مِنْهُمْ بِالزِّنَى ، وَلَمْ يَمْضِ الرَّابِعُ ، فَجَلَدَ عَلِيٌّ الثَّلاَثَةَ ، وَجَزَّ رَأْسَ الْمَشْهُودِ عَلَيْهِ.

(۲۹۲۳۶) حضرت خلاس ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو لایا گیا جس کے ساتھ چار آدمی تھے پس ان میں سے تین نے زنا کی گواہی دی اور چوتھا شخص گواہی میں آگے نہیں بڑھا تو حضرت علی ؓ نے تین کو کوڑے مارے اور جس کے خلاف گواہی دی گئی تھی آپ ؓ نے اس کے بال کاٹ دیے۔

(۲۹۲۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ فِي شَاهِدِ الزُّورِ : يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ سَوْطًا ، وَيُسَخَّمُ وَجْهُهُ ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ ، وَيُطَالُ حَبْسُهُ.

(۲۹۲۳۷) حضرت مکحول ؒ اور حضرت ولید بن ابو مالک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے جھوٹے گواہ کے بارے میں خط لکھا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں اور اس کا چہرہ کالا کر دیا جائے اور اس کا سر منڈوا دیا جائے اور اس کو لمبی قید میں ڈال دیا جائے۔

(۲۹۲۳۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُصْعَبٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، فَأَمَرَ بِحَلْقِهِ.

(۲۹۲۳۸) حضرت عمر بن مصعب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کے قبیلہ بنو تمیم کا ایک آدمی لایا گیا تو آپ ؓ نے اس کا سر منڈوانے کا حکم دیا۔

(۹۵) مَنْ كَرِهَ إِقَامَةَ الْحُدُودِ فِي الْمَسَاجِدِ

جو مسجدوں میں سزاؤں کے قائم کرنے کو مکروہ سمجھے

(۲۹۲۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى عَلِيٍّ فَسَارَّهُ ، فَقَالَ : يَا قَنْبَرُ ، أَخْرِجْهُ مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَأَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ.

(۲۹۲۳۹) حضرت ابن مغفل ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی ؓ کے پاس آیا اس نے آپ ؓ سے سرگوشی کی آپ ؓ نے فرمایا: اے قنبر! اس کو مسجد سے باہر لے جاؤ اور اس پر حد قائم کرو۔

(۲۹۲٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ أُتِيَ بِرَجُلٍ فِي شَيْءٍ ،

فَقَالَ :أَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَأَخْرَجَاهُ.

(۲۹۲۴۰) حضرت طارق بن شہاب ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کے پاس کسی سزا کے معاملہ میں ایک آدمی لایا گیا، تو آپ ؓ نے فرمایا: اس کو مسجد سے باہر لے جاؤ پس وہ دونوں اس شخص کو باہر لے گئے۔

(۲۹۲٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الشَّعَيْثِيِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ ، وَلاَ يُسْتَقَادُ فِيهَا.

(ابن ماجه ۲۶۰۰)

(۲۹۲۴۱) حضرت حکیم بن حزام ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجدوں میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی اور نہ ہی ان میں قصاص لیا جائے گا۔

(۲۹۲٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُبَارَكٍ، عَنْ ظَبْيَانَ بْنِ صَبِيحٍ، قَالَ:قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ:لاَ تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ.

(۲۹۲۴۲) حضرت ظبیان بن صبیح ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: مسجدوں میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی۔

(۲۹۲٤۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالاَ :كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُقِيمُوا الْحُدُودَ فِي الْمَسَاجِدِ.

(۲۹۲۴۳) حضرت مجاہد ؓ اور حضرت عامر ؓ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: صحابہ ؓ مسجدوں میں حدود قائم کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۹۲٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ ، أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْجَلْدَ فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۹۲۴۴) حضرت ابن جریج ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؓ نے مسجد میں کوڑے مارنے کو مکروہ سمجھا یا مکروہ سمجھتے تھے۔

(۲۹۲٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ :لاَ تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ. (ترمذی ۱۴۰۱۔ ابن ماجه ۲۵۹۹)

(۲۹۲۴۵) حضرت عمرو بن دینار ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس ؓ نے مرفوعاً بیان کیا ہے: مسجدوں میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی۔

(۲۹۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيل ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :شَهِدْتُهُ ،وَضَرَبَ رَجُلاً افْتَرَى عَلَى رَجُلٍ فِي قَمِيصٍ ، وَلَمْ يَضْرِبْهُ فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۹۲۴۶) حضرت عیسیٰ بن ابوعزہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی ؓ کے پاس حاضر تھا، آپ ؓ نے ایک آدمی کو مارا جس نے کسی آدمی پر قمیص کے بارے میں جھوٹی تہمت لگائی تھی اور آپ ؓ نے اسے مسجد میں نہیں مارا۔

(۲۹۲٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الضَّبِّيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمْ إِقَامَةَ حُدُودِكُمْ. (ابن ماجه ۷۵۰۔ طبرانی ۱۳۶)

(۲۹۲۴۷) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی مسجدوں کو اپنی حدود کے قائم کرنے سے دور رکھو۔

(۲۹۲٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :لِلْمَسْجِدِ حُرْمَةٌ.

(۲۹۲۴۸) حضرت ابوالضحیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ؒ نے ارشاد فرمایا: مسجد کا ایک حرمت واحترام ہے۔

(۲۹۲٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الضَّرْبَ فِي الْمَسْجِدِ.

(۲۹۲۴۹) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالضحیٰ ؒ نے مسجدوں میں مارنے کو مکروہ سمجھا۔

(٩٦) مَنْ رَخَّصَ فِي إِقَامَةِ الْحُدُودِ فِي الْمَسْجِدِ

جس نے مسجد میں حدود قائم کرنے کی رخصت دی

(۲۹۲٥٠) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ كُلُّهَا ، إِلاَّ الْقَتْلَ.

(۲۹۲۵۰) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: مسجدوں میں ساری کی ساری حدود قائم کی جا سکتی ہیں سوائے قتل کے۔

(۲۹۲٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ الْحُدُودَ فِي الْمَسَاجِدِ.

(۲۹۲۵۱) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قاضی شریح ؒ مسجدوں میں حدود قائم کرتے تھے۔

(٩٧) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ مَا تَأْتِي امْرَأَتَك إِلَّا حَرَامًا ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: تو اپنی بیوی سے وطی نہیں کرتا مگر حرام طریقہ سے، اس پر کیا سزا ہوگی؟

(۲۹۲٥٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ :مَا تَأْتِي امْرَأَتَك إِلَّا حَرَامًا ، قَالَ :كَذَبَ ، لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۲۵۲) حضرت عبدالملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے ایک شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی آدمی کو یوں کہا: تو اپنی بیوی سے وطی نہیں کرتا مگر حرام طریقہ سے، آپ ؒ نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا ہے اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۹۸) فِي الْخُلْسَةِ ، فِيهَا قَطْعٌ ، أَمْ لاَ ؟

جھپٹی ہوئی چیز کے بیان میں کیا اس میں کاٹنے کی سزا ہوگی یا نہیں؟

(۲۹۲۵۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ ، وَلاَ عَلَى الْمُسْتَلِبِ ، وَلاَ الْخَائِنِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۵۳) حضرات ابوالزبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: چیز جھپٹنے والے پر اور لوٹنے والے پر اور خیانت کرنے والے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، رَفَعَهُ ، بِنَحْوِهِ.

(ابوداؤد ۴۳۹۱۔ ترمذی ۱۴۴۸)

(۲۹۲۵۴) حضرت ابوالزبیر رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے مرفوعاً منقول ہے۔

(۲۹۲۵٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ مَرْوَانَ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْخُلْسَةِ؟ فَلَمْ يَرَ فِيهَا قَطْعًا.

(۲۹۲۵۵) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مروان نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے چیز جھپٹنے کے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں ہاتھ کاٹنے کی رائے نہیں رکھی۔

(۲۹۲۵٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۵۶) حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: چیز جھپٹنے والے پر کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَكُنْ يَقْطَعُ فِي الْخُلْسَةِ.

(۲۹۲۵۷) حضرت خلاس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چیز جھپٹنے میں ہاتھ نہیں کاٹا۔

(۲۹۲۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ غُلاَمًا اخْتَلَسَ طَوْقًا ، فَرُفِعَ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ ، فَسَأَلَ الْحَسَنَ عَن ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : لاَ قَطْعَ عَلَيْهِ ، وَسَأَلَ عَن ذَلِكَ إِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ ؟ فَأَمَرَهُ بِقَطْعِهِ ، فَلَمَّا اخْتَلَفَا ، كَتَبَ فِي ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : إِنَّ الْعَرَبَ كَانَتْ تَدْعُوهَا عَدْوَةَ الظَّهِيرَةِ ، لاَ قَطْعَ عَلَيْهِ ، وَلَكِنْ أَوْجِعْ ظَهْرَهُ ، وَأَطِلْ حَبْسَهُ.

(۲۹۲۵۸) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک غلام نے طوق جھپٹ لیا یہ معاملہ حضرت عدی بن ارطاۃ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا؟ انہوں نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ایاس بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا؟ انہوں نے اختلاف کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جواب لکھا: بے شک اہل عرب اس کو دن کی چوری پکارتے تھے اس پر

ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی لیکن تم اس کی کمر کو تکلیف پہنچاؤ اور اس کو لمبی قید میں رکھو۔

(۲۹۲۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ؛ أَنَّ عَدِيًّا رُفِعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ اخْتَلَسَ خُلْسَةً ، فَقَالَ إِيَاسٌ : عَلَيْهِ الْقَطْعُ ، وَقَالَ الْحَسَنُ : لاَ قَطْعَ عَلَيْهِ ، فَكَتَبَ عَدِيٌّ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ ، قَالَ : وَكَانَتِ الْعَرَبُ تُسَمِّيهَا عَدْوَةَ الظَّهِيرَةِ.

(۲۹۲۵۹) حضرت ھشام ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عدی ولیٹھیلا کے پاس ایک معاملہ پیش کیا گیا کہ ایک آدمی نے کوئی چیز جھپٹ لی تھی۔ حضرت ایاس ولیٹھیلا نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری ہوگی اور حضرت حسن بصری ولیٹھیلا نے ارشاد فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی تو حضرت عدی ولیٹھیلا نے اس بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز ولیٹھیلا کو خط لکھا تو آپ ولیٹھیلا نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے سزا جاری نہیں ہوگی اس لیے کہ اہل عرب اسے دن کی چوری پکارتے تھے۔

(۲۹۲۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْخُلْسَةِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۶۰) حضرت حسن بصری ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ولیٹھیلا نے ارشاد فرمایا: جھپٹنے میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔

(۹۹) فِي الْخِيَانَةِ ، مَا عَلَيْهِ فِيهَا ؟

خیانت کے بیان میں کہ اس میں کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۲۶۱) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۶۱) حضرت جابر ولیٹھو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: خیانت کرنے والے پر کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۶۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۶۲) حضرت ابوالزبیر ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ حضرت جابر ولیٹھو نے ارشاد فرمایا: خیانیت کرنے والے پر کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا سَرَقَ مِنِّي ، فَقَالَ : وَمَنْ هَذَا ؟ قَالَ : أَجِيرِي ، قَالَ : لَيْسَ بِسَارِقٍ مَنِ ائْتَمَنْتَه عَلَى بَيْتِك.

(۲۹۲۶۳) حضرت شعبی ولیٹھیلا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت شریح ولیٹھیلا کے پاس آیا اور کہنے لگا: بے شک اس شخص نے میرے ہاں چوری کی ہے آپ ولیٹھیلا نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ اس نے کہا: میرا ملازم ہے آپ ولیٹھیلا نے فرمایا: وہ شخص چور نہیں ہو سکتا جس کو تو نے اپنے گھر پر امین بنایا ہے۔

(٢٩٢٦٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَيْسَ فِي الْخِيَانَةِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۶۴) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء نے ارشاد فرمایا: خیانت میں کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(٢٩٢٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي غُلاَمٍ كَانَ مَعَ قَوْمٍ فِي السُّوقِ ، فَسَرَقَ بَعْضَ مَتَاعِهِمْ ، فَقَالَ : هُوَ خَائِنٌ ، وَلاَ قَطْعَ عَلَيْهِ.

(۲۹۲۶۵) حضرت ابوحرہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری سے ایک غلام کے بارے میں مروی ہے جو چند لوگوں کے ساتھ بازار میں تھا کہ اس نے ان کا کچھ سامان چوری کرلیا آپ نے فرمایا: وہ خیانت کرنے والا ہے اور اس پر کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(١٠٠) مَا جَاءَ فِي الضَّرْبِ فِي الْحَدِّ

ان روایات کا بیان جو حد میں مارنے کی کیفیت کے بارے میں منقول ہیں

(٢٩٢٦٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ فِي حَدٍّ ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ فَقَالَ : أُرِيدُ أَلْيَنَ مِنْ هَذَا ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ فِيهِ لِينٌ ، فَقَالَ : أُرِيدُ أَشَدَّ مِنْ هَذَا ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ بَيْنَ السَّوْطَيْنِ فَقَالَ : اضْرِبْ ، وَلاَ يُرَى إِبْطُك ، وَأَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ.

(۲۹۲۶۶) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس کسی سزا کے معاملے میں ایک آدمی لایا گیا اور کوڑا بھی لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: میں اس سے نرم خو چاہتا ہوں تو ایک کوڑا لایا گیا جس میں نرم خوئی تھی آپ نے فرمایا: میں اس سے زیادہ سخت چاہتا ہوں تو ان دونوں کوڑوں کے درمیان ایک کوڑا لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: تو مار اور تیری بغل دکھائی مت دے اور تو ہر عضو کو اس کا حق عطا کر۔

(٢٩٢٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مَاجِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ دَعَا جَلاَّدًا ، فَقَالَ : اجْلِدْ وَارْفَعْ يَدَكَ ، وَأَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ ، قَالَ : فَضَرَبَهُ الْحَدَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ.

(۲۹۲۶۷) حضرت ابوماجد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے جلاد کو بلایا اور فرمایا: کوڑے مار اور اپنا ہاتھ بلند کر اور ہر عضو کو اس کا حق عطا کر راوی فرماتے ہیں: پس اس نے حد میں ایسی ضرب لگائی جو اذیت رساں نہیں تھی۔

(٢٩٢٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُتِيَ بِرَجُلٍ سَكْرَانَ ، أَوْ فِي حَدٍّ ، فَقَالَ : اضْرِبْ ، وَأَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ ، وَاتَّقِ الْوَجْهَ وَالْمَذَاكِيرَ.

(۲۹۲۶۸) حضرت مہاجر بن عمیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس نشہ میں دھت یا کسی اور حد میں ایک آدمی لایا گیا آپ نے فرمایا: مارو اور ہر عضو کو اس کا حق دو اور چہرے اور شرمگاہوں پر مارنے سے بچو۔

(۲۹۲۶۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ أَقَامَ الْحَدَّ عَلَى أَمَةٍ لَهُ فِي دِهْلِيزِهِ ، وَعِنْدَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَقَالَ :اجْلِدْهَا جَلْدًا بَيْنَ الْجَلْدَيْنِ ، لَيْسَ بِالتَّمَطِّي ، وَلاَ بِالتَّخْفِيفِ.

(۲۹۲۶۹) حضرت اشعث ویشید کے والد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے گھر کی دہلیز میں اپنی ایک باندی پر حد جاری کی درانحالیکہ آپ ویشید کے پاس آپ ویشید کے اصحاب کا ایک گروہ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دونوں کوڑوں کے درمیان درمیانی حالت میں اسے کوڑے مارو نہ ہی بالکل پیچھے سے ہاتھ لاکر اور نہ ہی بالکل ہلکا۔

(۲۹۲۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :الْجَلاَّدُ لاَ يَخْرُجُ إِبْطُهُ.

(۲۹۲۷۰) حضرت عمران ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابومجلز ویشید نے ارشاد فرمایا: جلاد کی بغل باہر نہ نکلے۔

(۲۹۲۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ وَضَرَبَ نَصْرَانِيًّا قَذَفَ مُسْلِمًا ، فَقَالَ : اضْرِبْ، وَأَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهُ ، وَلاَ يُرَيَنَّ إِبْطُك.

(۲۹۲۷۱) حضرت عاصم ویشید فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی ویشید کے پاس حاضر تھا آپ ویشید نے ایک عیسائی کو کوڑے مارے جس نے ایک مسلمان پر تہمت لگائی تھی آپ ویشید نے فرمایا: مارو، اور ہر عضو کو اس کا حق دو اور تمہاری بغل ہرگز دکھائی مت دے۔

(۲۹۲۷۲) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :حدَّ الْفِرْيَةِ ، وَحَدَّ الْخَمْرِ أَنْ تَجْلِدَ ، وَلاَ تَرْفَعْ يَدَكَ.

(۲۹۲۷۲) حضرت ابن جریج ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشید نے ارشاد فرمایا: جھوٹی تہمت کی حد اور شراب کی حد یہ ہے کہ تم کوڑے مارو اور اپنے ہاتھ کو بلند مت کرو۔

(۲۹۲۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:يُضْرَبُ الزَّانِي ضَرْبًا شَدِيدًا، وَيُقَسَّمُ الضَّرْبُ بَيْنَ أَعْضَائِهِ.

(۲۹۲۷۳) حضرت مغیرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید نے ارشاد فرمایا: زانی کو سخت شدید ضرب لگائی جائے گی اور ضرب اس کے مختلف اعضاء پر لگائی جائے گی۔

(۲۹۲۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :حدُّ الزِّنَى أَشَدُّ مِنْ حَدِّ الْخَمْرِ ، وَحَدُّ الْخَمْرِ وَالْفِرْيَةِ وَاحِدٌ.

(۲۹۲۷۴) حضرت ابن جریج ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشید نے ارشاد فرمایا: زنا کی سزا شراب کی سزا سے زیادہ سخت ہے شراب اور جھوٹی تہمت کی سزا ایک جیسی ہے۔

(۲۹۲۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يُضْرَبُ الزَّانِي أَشَدَّ مِنْ ضَرْبِ الشَّارِبِ ، وَيُضْرَبُ الشَّارِبُ أَشَدَّ مِنْ ضَرْبِ الْقَاذِفِ.

(۲۹۲۷۵) حضرت اسماعیل ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشید نے ارشاد فرمایا: زانی کو شرابی سے زیادہ سخت کوڑے مارے

جائیں گے اور شرابی کو تہمت لگانے والے سے زیادہ سخت کوڑے مارے جائیں گے۔

(۱۰۱) فِي السَّوْطِ ، مَنْ كَانَ يَأْمُرُ بِهِ أَنْ يُدَقَّ

کوڑے کے بیان میں: جو اس بات کا حکم دیتے تھے کہ اس کو باریک کر لیا جائے

(۲۹۲۷۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوسِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : كَانَ يُؤْمَرُ بِالسَّوْطِ ، فَتُقْطَعُ ثَمَرَتُهُ ، ثُمَّ يُدَقُّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِهِ ، فَقُلْتُ لأَنَسٍ :فِي زَمَانِ مَنْ كَانَ هَذَا ؟ قَالَ :فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

(۲۹۲۷۶) حضرت حنظلہ سدوسی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کوڑے کے بارے میں حکم دیا جاتا تھا کہ اس کا نچلا کنارہ کاٹ دیا جائے پھر اس کو دو پتھروں کے درمیان رکھ کر باریک کر لیا جائے پھر اس سے مارا جائے۔ میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا: یہ کس کے زمانے میں ہوتا تھا؟ آپ ؓ نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب ؓ کے زمانے میں۔

(۲۹۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مَاجِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ دَعَا بِسَوْطٍ فَدَقَّ ثَمَرَتَهُ حَتَّى آضَتْ لَهُ مِخْفَقَةٌ ، وَدَعَا بِجَلاَّدٍ ، فَقَالَ :اجْلِدْ.

(۲۹۲۷۷) حضرت ابو ماجد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے کوڑا منگوایا اور اس کے نچلے کنارے کو باریک کیا یہاں تک کہ وہ کوڑا باریک ہو گیا آپ ؓ نے جلاد کو بلایا اور فرمایا! کوڑے مارو۔

(۲۹۲۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ أَصَابَ حَدًّا ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ جَدِيدٍ شَدِيدٍ ، فَقَالَ :دُونَ هَذَا ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ مُنْكَسِرٍ مُنْتَشِرٍ ، فَقَالَ :فَوْقَ هَذَا ، فَأُتِيَ بِسَوْطٍ قَدْ دِيث ، يَعْنِي قَدْ لُيِّنَ ، فَقَالَ :هَذَا. (مالك ۱۲)

(۲۹۲۷۸) حضرت زید بن اسلم ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے سزا پائی تھی، تو ایک نیا سخت قسم کا کوڑا لایا گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے کم لاؤ تو ٹوٹا ہوا اور درمیان سے چیرا ہوا ایک کوڑا لایا گیا جس کو نرم بنایا گیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں یہ ٹھیک ہے۔

(۱۰۲) فِي الرَّجُلِ يُؤْخَذُ وَقَدْ غَلَّ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جس کو پکڑ لیا گیا ہو درانحالیکہ اس نے خیانت کی ہو اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ :إِذَا وُجِدَ الْغُلُولُ عِنْدَ الرَّجُلِ ،

أُخِذَ وَجُلِدَ مِئَةً ، وَحُلِقَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ ، وَأُخِذَ مَا كَانَ فِي رَحْلِهِ مِنْ شَيْءٍ إلاَّ الْحَيَوَانَ ، وَأُحْرِقَ رَحْلُهُ ، وَلَمْ يَأْخُذْ سَهْمًا فِي الْمُسْلِمِينَ أَبَدًا ، قَالَ : وَبَلَغَنِي ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَا يَفْعَلاَنِهِ.

(۲۹۲۷۹) حضرت مثنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب خیانت کا مال آدمی کے پاس پایا جائے تو اسے پکڑ لیا جائے اور سو کوڑے مارے جائیں اور اس کا سر اور اس کی ڈاڑھی منڈوا دی جائے اور اس کے کجاوے میں جو کچھ ہو وہ لے لیا جائے سوائے جانور کے اور اس کا کجاوہ جلا دیا جائے اور وہ کبھی بھی مسلمانوں میں حصہ نہیں لے گا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دونوں حضرات یہ عمل کرتے تھے۔

(۲۹۲۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ فِي الْغُلُولِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۸۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیانت میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :لَيْسَ فِي الْغُلُولِ قَطْعٌ.

(۲۹۲۸۱) حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خیانت میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْغُلُولِ إِذَا وُجِدَ عِنْدَ رَجُلٍ :يُحْرَقُ رَحْلُهُ.

(۲۹۲۸۲) حضرت یونس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے خیانت کے مال کے بارے میں مروی ہے جب وہ کسی آدمی کے پاس پایا جائے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا کجاوہ جلا دیا جائے۔

(۲۹۲۸۳) حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَن صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ وَجَدْتُمُوهُ قَدْ غَلَّ فَحَرِّقُوا مَتَاعَهُ. (ابوداؤد ۲۷۰۶۔ ترمذی ۱۴۶۱)

(۲۹۲۸۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جس شخص کو پاؤ کہ اس نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے تو تم اس کا سامان جلا دو۔

(۱۰۳) فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ شَارِبًا فِي رَمَضَانَ ، مَا حَدُّهُ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو رمضان میں شراب پیتا ہوا پایا گیا، اس کی سزا کیا ہے؟

(۲۹۲۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أُتِيَ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ شَرِبَ خَمْرًا فِي رَمَضَانَ ، فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ ، وَعَزَّرَهُ عِشْرِينَ.

(۲۹۲۸۴) حضرت ابو مروان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے رمضان کے مہینہ میں شراب

پی تھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اسی کوڑے مارے اور بیس کوڑے حد سے زائد سزا کے طور پر مارے۔

(۲۹۲۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ الْبَكْرِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ شَرِبَ خَمْرًا فِي رَمَضَانَ ، فَضَرَبَهُ ثَمَانِينَ ، وَعَزَّرَهُ عِشْرِينَ.

(۲۹۲۸۵) حضرت ابوسنان البکری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے رمضان میں شراب پی تھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے اسی کوڑے مارے اور بیس کوڑے آپ رضی اللہ عنہ نے حد سے زائد سزا کے طور پر مارے۔

(۲۹۲۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، مِثْلَهُ.

(۲۹۲۸۶) حضرت اسود بن ھلال رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مذکورہ ارشاد نقل کیا ہے۔

(۱۰۴) فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ ، وَقَدْ كَانَ أُحْصِنَ فِي شِرْكِهِ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو اسلام لے آئے اور اپنے شرک کے زمانے میں بھی شادی شدہ تھا: اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۲۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ : إِنْ كَانَ أُحْصِنَ فِي شِرْكِهِ ، ثُمَّ أَسْلَمَ ، ثُمَّ أَصَابَ فَاحِشَةً قَبْلَ أَنْ يُحْصَنَ فِي الإِسْلاَمِ ، قَالَ : يُرْجَمُ.

(۲۹۲۸۷) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ سے یہودی اور عیسائی کے بارے میں مروی ہے اگر وہ اپنے شرک کے زمانے میں شادی شدہ تھے پھر وہ اسلام لے آئے۔ پھر اس نے اسلام میں شادی کرنے سے پہلے کوئی فحش کام کر لیا: آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے سنگسار کر دیا جائے گا۔

(۲۹۲۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِحْصَانُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فِي شِرْكِهِمَا إِحْصَانٌ ، وَلَيْسَ الْمَجُوسِيُّ بِإِحْصَانٍ.

(۲۹۲۸۸) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یہودی اور عیسائی کا شرک کے زمانے میں شادی کرنا تو احصان ہوگا اور مجوسی محصن نہیں ہوگا۔

(۱۰۵) فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى امْرَأَةٍ بِالزِّنَى ، أَحَدُهُمْ زَوْجُهَا

ان چار آدمیوں کے بیان میں جنہوں نے ایک عورت کے خلاف زنا کی گواہی دی درانحالیکہ ان میں سے ایک اس کا خاوند تھا

(۲۹۲۸۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا

عَلَى امْرَأَةٍ بِالزِّنَى أَحَدُهُمْ زَوْجُهَا ، قَالَ : يُلاَعِنُ الزَّوْجُ ، وَيُضْرَبُ الثَّلاَثَةُ.

(۲۹۲۸۹) حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان چار آدمیوں کے بارے میں مروی ہے جنہوں نے ایک عورت کے خلاف زنا کی گواہی دی درانحالیکہ ان میں سے ایک اس کا خاوند تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خاوند لعان کرے گا ان تینوں کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۲۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، مِثْلَهُ.

(۲۹۲۹۰) حضرت سعد بن مسیب رحمہ اللہ سے بھی مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۲۹۲۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَعَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا جَاؤُوا جَمِيعًا مَعًا ، فَالزَّوْجُ أَجْوَزُهُمْ شَهَادَةً.

(۲۹۲۹۱) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب وہ سب اکٹھے آئیں تو خاوند ان سب میں گواہی کا زیادہ حقدار ہوگا۔

(۲۹۲۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ.

(۲۹۲۹۲) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس عورت پر حد قائم کر دی جائے گی۔

(۲۹۲۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُلاَعِنُ الزَّوْجُ ، وَيُضْرَبُ الثَّلاَثَةُ.

(۲۹۲۹۳) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: خاوند لعان کرے گا اور ان تینوں کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۱۰٦) فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ امْرَأَتَهُ ، أَوْ يَبِيعُ الْحُرُّ ابْنَتَهُ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی کو بیچ دے یا آزاد شخص اپنی بیٹی کو بیچ دے

(۲۹۲۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَبِيعُ امْرَأَتَهُ ، قَالاَ : يُعَاقَبَانِ ، وَيُنَكَّلاَنِ.

(۲۹۲۹۴) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو اپنی بیوی کو فروخت کر دے فرمایا: اس کو سزا دی جائے گی اور عبرتناک سزا دی جائے گی۔

(۲۹۲۹٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ بَاعَ امْرَأَةً وَهُمَا حُرَّانِ ، فَأُخِذَا عِنْدَ الْجِسْرِ ، فِي أَوْسَاطِهِمَا الدَّنَانِيرُ ، فَكُتِبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ فِيهِمَا ، فَكَتَبَ : أَنْ يُعَزَّرَا ، وَيُسْتَوْدَعَا السِّجْنَ.

(۲۹۲۹۵) حضرت حماد بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک عورت کو

فروخت کردیا اس حال میں کہ وہ دونوں آزاد تھے۔ ان دونوں کو پل کے پاس سے پکڑا گیا ان دونوں کے درمیان دنانیر تھے سوان دونوں کے بارے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے جواب لکھا: ان دونوں کو سزا دی جائے اور دونوں کو جیل میں ڈال دیا جائے۔

(۲۹۲۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي رَجُلَيْنِ بَاعَ أَحَدُهُمَا الآخَرَ ، قَالَ :يُرَدُّ الْبَيْعُ ، وَيُعَاقَبَانِ ، وَلاَ قَطْعَ عَلَيْهِمَا.

(۲۹۲۹۶) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دو آدمیوں کے بارے میں مروی ہے جن میں سے ایک نے دوسرے کو فروخت کر دیا تھا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بیع رد کر دی جائے گی اور ان دونوں کو سزا دی جائے گی لیکن ان دونوں پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۲۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :تُقْطَعُ يَدُهُ.

(۲۹۲۹۷) حضرت خلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔

(۱۰۷) فِي الْحُرِّ يَبِيعُ الْحُرَّ

اس آزاد آدمی کے بیان میں جو آزاد کو فروخت کردے

(۲۹۲۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ فِي رَجُلٍ بَاعَ رَجُلاً حُرًّا ، قَالَ : يُعَاقَبَانِ ، الَّذِي بَاعَهُ وَالَّذِي أَقَرَّ بِالْبَيْعِ ، عُقُوبَةً مُوجِعَةً.

(۲۹۲۹۸) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک آزاد آدمی کو فروخت کر دیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں کو سزا دی جائے گی: یعنی جس شخص نے اس کو فروخت کیا ہو اور جس نے فروخت کا اقرار کیا ہو، اور دردناک سزا ہوگی۔

(۲۹۲۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ فِي رَجُلٍ بَاعَ ابْنَتَهُ ، فَوَقَعَ الْمُبْتَاعُ عَلَيْهَا ، فَقَالَ أَبُوهَا :حَمَلَنِي عَلَى بَيْعِهَا الْحَاجَةُ ، قَالَ :يُجْلَدَانِ ، الأَبُ وَابْنَتُهُ ، مِئَةً ، مِئَةً ، إِنْ كَانَتْ قَدْ بَلَغَتْ ، وَيُرَدُّ إِلَى الْمُبْتَاعِ الثَّمَنُ ، وَعَلَى الْمُبْتَاعِ صَدَاقُهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا ، ثُمَّ يَغْرَمُ الأَبُ الصَّدَاقَ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ الْمُبْتَاعُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا حُرَّةٌ ، فَعَلَيْهِ الصَّدَاقُ ، وَلاَ يَغْرَمُ الأَبُ لَهُ ، وَيُجْلَدُ مِئَةً ، وَإِنْ كَانَتْ جَارِيَةً لاَ تَعْقِلُ ، فَعَلَى الأَبِ النَّكَالُ.

(۲۹۲۹۹) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیٹی کو فروخت کر دیا تھا پس خریدنے والے نے اس سے صحبت کر لی۔ اس لڑکی کا والد کہنے لگا: ضرورت نے مجھے اس کے فروخت کرنے پر

ابھارا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں کو سو سو کوڑے مارے جائیں گے، اس باپ کو اور اس کی بیٹی کو اگر وہ لڑکی بالغ ہو، اور قیمت خریدنے والے کو واپس کی جائے گی، اور خریدنے والے پر اس لڑکی کا مہر لازم ہوگا بسبب اس سے وطی کرنے کے پھر وہ باپ مہر کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوگا مگر یہ کہ خریدنے والے کو یہ معلوم ہو کہ وہ آزاد تھی تو اس پر مہر لازم ہوگا اور وہ باپ اس مہر کی ادائیگی کا ذمہ دار نہیں ہوگا اور اسے سو کوڑے مارے جائیں گے، اور اگر وہ چھوٹی بچی عقلمند نہ ہو تو باپ پر عبرتناک سزا جاری ہوگی۔

(۲۹۳۰۰) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ بَاعَتْ أُخْتَهَا عَنْ أَمْرِهَا ، فَاشْتَرَاهَا رَجُلٌ ، فَوَطِئَهَا ، قَالَ :يُرَدُّ عَلَى الرَّجُلِ مَالُهُ ، وَتُعَاقَبُ الْمَرْأَةُ وَأُخْتُهَا ، وَيَرْضَخُ لَهَا شَيْئًا.

(۲۹۳۰۰) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے ایک عورت کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنے کام کی وجہ سے اپنی بہن کو فروخت کر دیا پس ایک آدمی نے اسے خریدا اور اس سے وطی کر لی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کو اس کا مال لوٹایا جائے گا اور اس لڑکی کو وہ تھوڑا سا مہر ادا کرے گا۔

(۱۰۸) فِي شَاهِدِ الزُّورِ ، مَا يُعَاقَبُ ؟

جھوٹے گواہ کے بیان میں، اس کو کیا سزا دی جائے گا؟

(۲۹۳۰۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :شَاهِدُ الزُّورِ يُضْرَبُ شَيْئًا ، وَيُعَرَّفُ النَّاسُ ، وَيُقَالُ :إِنَّ هَذَا شَهِدَ بِزُورٍ.

(۲۹۳۰۱) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جھوٹے گواہ کو کچھ مارا جائے گا، اور لوگوں میں تشہیر کروادی جائے اور کہا جائے: بے شک اس نے جھوٹی گواہی دی ہے۔

(۲۹۳۰۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :شَاهِدُ الزُّورِ يُضْرَبُ مَا دُونَ الأَرْبَعِينَ ؛ خَمْسَةً وَثَلاَثِينَ ، سِتَّةً وَثَلاَثِينَ ، وَسَبْعَةً وَثَلاَثِينَ.

(۲۹۳۰۲) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جھوٹے گواہ کو چالیس سے کم کوڑے مارے جائیں گے: پینتیس، چھتیس اور سینتیس۔

(۲۹۳۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :شَاهِدُ الزُّورِ يُعَزَّرُ.

(۲۹۳۰۳) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جھوٹے گواہ کو حد سے کم سزا دی جائے گی۔

(۲۹۳۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ إِذَا أُتِيَ بِشَاهِدِ الزُّورِ خَفَقَهُ خَفَقَاتٍ.

(۲۹۳۰۴) حضرت جعد ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قاضی شریح رحمہ اللہ کے پاس جب جھوٹا گواہ لایا جاتا تو آپ رحمہ اللہ اسے چند کوڑے

مارتے تھے۔

(۲۹۳۰۵) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَلَدَ شَاهِدَ الزُّورِ سَبْعِينَ سَوْطًا.

(۲۹۳۰۵) حضرت عبداللہ بن سعید ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ریشید نے جھوٹے گواہ کو ستر کوڑے مارے۔

(۲۹۳۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، قَالاَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي شَاهِدِ الزُّورِ ؛ يُضْرَبُ أَرْبَعِينَ سَوْطًا ، وَيُسَخَّمُ وَجْهُهُ ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ ، وَيُطَافُ بِهِ ، وَيُطَالُ حَبْسُهُ.

(۲۹۳۰۶) حضرت مکحول ریشید اور حضرت ولید بن ابو مالک ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ نے جھوٹے گواہ کے بارے میں خط لکھا: اس کو چالیس کوڑے مارے جائیں گے، اس کا چہرہ کالا کر دیا جائے، اس کا سر منڈوا دیا جائے، اسے چکر لگوایا جائے اور اس کو لمبی مدت کے لیے قید کر دیا جائے۔

(۱۰۹) فِي شَهَادَةِ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ

حدود میں عورتوں کی گواہی کا بیان

(۲۹۳۰۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : مَضَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِهِ ، أَنْ لاَ تَجُوزَ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۳۰۷) حضرت حجاج ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ریشید نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دو خلیفوں کے سنت گزر چکی ہے: حدود میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۰۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ سُئِلَ عَنْ ثَلاَثَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِالزِّنَى ، وَامْرَأَتَيْنِ ؟ قَالَ : لاَ يَجُوزُ حَتَّى يَكُونُوا أَرْبَعَةً.

(۲۹۳۰۸) حضرت بیان ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید سے سوال کیا گیا: ان تین آدمیوں اور دو عورتوں کے متعلق جنہوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کی گواہی دی؟ آپ ریشید نے فرمایا: جائز نہیں یہاں تک کہ وہ چاروں آدمی ہوں۔

(۲۹۳۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الطَّلاَقِ وَالْحُدُودِ

(۲۹۳۰۹) حضرت حکم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: طلاق اور حدود میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۳۱۰) حضرت مجالد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ریشید نے ارشاد فرمایا: سزاؤں میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَةٍ فِي حَدٍّ ، وَلاَ شَهَادَةُ عَبْدٍ.

(۲۹۳۱۱) حضرت زکریا ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی حد میں عورت یا غلام کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۳۱۲) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: سزاؤں میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي دَمٍ ، وَلاَ حَدِّ دَمٍ.

(۲۹۳۱۳) حضرت جویبر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ؒ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کی گواہی نہ کسی خون میں جائز ہے اور نہ کسی خون کی سزا میں۔

(۲۹۳۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَّادًا ، يَقُولُ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۳۱۴) حضرت سفیان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد ؒ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: سزاؤں میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بن سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، يَقُولُ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۳۱۵) حضرت علی بن صالح ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن سعید بن وھب ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: سزاؤں میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۳۱٦) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يُجْلَدُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحُدُودِ ، إِلاَّ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ.

(۲۹۳۱۶) حضرت ابن ابی ذئب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ؒ نے ارشاد فرمایا: سزاؤں میں کسی بھی صورت میں کوڑے نہیں مارے جائیں گے مگر دو آدمیوں کی گواہی سے۔

(۱۱۰) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ)

اللہ رب العزت کے قول (وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) کی تفسیر کا بیان

(۲۹۳۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ ، قَالَ : أَدْنَاهُ رَجُلٌ ، وَقَالَ عَطَاءٌ : رَجُلاَنِ.

(۲۹۳۱۷) حضرت ابن ابی نجیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاھد ؒ سے آیت ''اور چاہیے کہ ان کی سزا کا مشاہدہ کرے مومنوں کا ایک گروہ۔'' کی تفسیر میں مروی ہے آپ ؒ نے فرمایا: کم از کم ایک آدمی ہو، اور حضرت عطاء ؒ نے فرمایا: دو آدمی ہوں۔

(۲۹۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ ، قَالَ :

عَشَرَةٌ.

(۲۹۳۱۸) حضرت ھشام ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید سے آیت ﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ کی تفسیر یوں مروی ہے آپ ریشید نے فرمایا: دس افراد ہوں۔

(۲۹۳۱۹) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : ثَلَاثَةٌ فَصَاعِدًا.

(۲۹۳۱۹) حضرت ابن ابی ذئب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ریشید نے ارشادفرمایا: تین یا اس سے زائد ہوں۔

(۲۹۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ ضَرَبَ أَمَةً لَهُ فَجَرَتْ ، وَعَلَيْهَا مِلْحَفَةٌ قَدْ جُلِّلَتْ بِهَا ، وَعِنْدَهُ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ ، ثُمَّ قَالَ : ﴿وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾.

(۲۹۳۲۰) حضرت اشعث ریشید کے والد حضرت سوار ریشید فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک باندی کو کوڑے مارے جس نے زنا کیا تھا۔ درانحالیکہ اس نے چادر پہنی ہوئی تھی جس نے اس کو ڈھانپا ہوا تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لوگوں کا ایک گروہ تھا پھر آپ ریشید نے آیت پڑھی: ترجمہ:۔ اور چاہیے کہ مشاہدہ کرے ان کی سزا کا مسلمانوں کا ایک گروہ۔

(۲۹۳۲۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : (إِنْ يُعْفَ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ) ، قَالَ : كَانَ رَجُلاً.

(۲۹۳۲۱) حضرت موسیٰ بن عبیدہ ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن کعب ریشید کو ارشادفرماتے ہوئے سنا: آیت: ترجمہ:۔ اگر معاف کر بھی دیا جائے تم میں سے ایک گروہ کو۔ آپ ریشید نے فرمایا: وہ ایک آدمی تھا۔

(۱۱۱) فِي الصَّغِيرِ يُفْتَرَى عَلَيْهِ

اس چھوٹے بچہ کا بیان جس پر جھوٹی تہمت لگادی جائے

(۲۹۳۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : مَنْ قَذَفَ صَغِيرًا فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۳۲۲) حضرت حسن بصری ریشید اور حضرت ابراہیم ریشید نے ارشادفرمایا: جس شخص نے چھوٹے بچہ پر تہمت لگائی تو اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۳۲۳) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ حَدَّ فِي غُلَامٍ افْتُرِيَ عَلَيْهِ وَهُوَ صَغِيرٌ ، حَتَّى تَجِبَ عَلَيْهِ الْحُدُودُ.

(۲۹۳۲۳) حضرت ابن ابی ذئب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ریشید نے ارشادفرمایا: کوئی سزا نہیں ہوگی اس لڑکے میں جس پر

جھوٹی تہمت لگائی گئی اس حال میں کہ وہ چھوٹا بچہ تھا یہاں تک کہ اس پر حدود ثابت ہو جائیں۔

(۱۱۲) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ لَسْتَ ابْنَ فُلاَنَةَ

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہے: تو فلاں عورت کا بیٹا نہیں ہے

(۲۹۳۲٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى مَنْ دَعَى لِغَيْرِ أُمِّهِ حَدٌّ.

(۲۹۳۲۴) حضرت ابن ابی ذئب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ریشید نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کو اس کی ماں کے علاوہ کی طرف منسوب کیا تو اس پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۳۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : لَسْتَ لِفُلاَنَةَ ، أُمِّهِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يُجْعَلُ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، إِنَّمَا هِيَ كَذْبَةٌ.

(۲۹۳۲۵) حضرت سعید بن ابی عروبہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ ریشید سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی آدمی کو کہا: فلاں عورت تیری ماں نہیں ہے، آپ ریشید نے فرمایا: بے شک اس پر سزا مقرر نہیں کی جائے گی اس لیے کہ یہ جھوٹ ہے۔

(۲۹۳۲٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۹۳۲۶) حضرت حماد ریشید سے بھی مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۲۹۳۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۳۲۷) حضرت جابر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ریشید نے ارشاد فرمایا: اس شخص پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔

(۱۱۳) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ)

اللہ رب العزت کے قول ﴿وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ کی تفسیر کا بیان

(۲۹۳۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي الضَّرْبِ.

(۲۹۳۲۸) حضرت مغیرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ریشید نے ارشاد فرمایا: مارنے کی صورت میں ہے۔

(۲۹۳۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : فِي الضَّرْبِ.

(۲۹۳۲۹) حضرت عطاء بن سائب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ریشید نے ارشاد فرمایا: مار میں تمہیں نرمی دامن گیر نہ ہو۔

(۲۹۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ ، قَالَ : إِقَامَةُ الْحُدُودِ إِذَا رُفِعَتْ إِلَى السُّلْطَانِ.

(۲۹۳۳۰) حضرت عمران بن حدیر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابومجلز ریشید سے آیت: اور نہ دامن گیر ہو تم کو ان کے سلسلہ میں ترس

کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملہ میں مروی ہے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: سزائیں قائم کردی جائیں جب معاملہ حاکم کے سامنے پیش کردیا گیا ہو۔

(۲۹۳۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَعَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ ، قَالاَ : لَيْسَ بِالْقَتْلِ ، وَلَكِنْ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ.

(۲۹۳۳۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اللہ رب العزت کے قول ﴿وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ کے بارے میں مروی ہے ان دونوں حضرات نے فرمایا: قتل میں نہیں لیکن حد کو قائم کرنے میں نرمی نہ ہو۔

(۲۹۳۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِقَامَةُ الْحَدِّ ، أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ بِشِدَّةِ الْجَلْدِ.

(۲۹۳۳۲) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حد قائم کرنے میں ہے بہرحال کوڑے مارنے میں سختی مراد نہیں ہے۔

(۲۹۳۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾، قَالَ : فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ ، يُقَامُ ، وَلاَ يُعَطَّلُ.

(۲۹۳۳۳) حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اللہ رب العزت کے قول ﴿وَلاَ تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللهِ﴾ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: سزا قائم کرنے کے بارے میں ہے کہ سزا قائم کردی جائے اسے ختم نہ کیا جائے۔

(۱۱٤) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ ، ثُمَّ يَفْجُرُ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو باندی سے شادی کرے پھر بدکاری کرے اس پر کیا سزا جاری ہوگی؟

(۲۹۳۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الأَمَةَ ، وَلَمْ يَكُنْ تَزَوَّجَ حُرَّةً قَبْلَهَا ، ثُمَّ يَفْجُرُ ، قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ : يُرْجَمُ ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ : يُجْلَدُ.

(۲۹۳۳۴) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ اور حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے باندی سے شادی کی اور اس نے اس سے قبل کسی آزاد سے شادی نہیں کی تھی پھر اس نے بدکاری کرلی۔ حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے سنگسار کردیا جائے اور حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۳۳٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ زَنَى وَلَهُ سَرَارِيُّ ؟ قَالَ : يُجْلَدُ ، وَلاَ يُرْجَمُ.

(۲۹۳۳۵) حضرت عبدالملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے زنا کیا درانحالیکہ اس کی بہت سی باندیاں تھیں؟ آپ ؒ نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹۳۳۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يُحْصن الْحُرَّ بِيَهُودِيَّةٍ ، وَلاَ نَصْرَانِيَّةٍ ، وَلاَ بِأَمَةٍ.

(۲۹۳۳۶) حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: آزاد شخص یہودی عورت سے محصن نہیں بنتا نہ ہی عیسائی عوت سے اور نہ ہی باندی سے۔

(۲۹۳۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، أَوْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ؛ أَنَّ مَرْوَانَ سَأَلَهُ عَنِ الْحُرِّ تَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ ، ثُمَّ يُصِيبُ فَاحِشَةً ؟ قَالَ : يُرْجَمُ ، قَالَ : عَمَّنْ تَأْخُذُ هَذَا ؟ قَالَ : أَدْرَكْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَهُ. (بیهقی ۲۱۶)

(۲۹۳۳۷) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ؒ یا حضرت عبد اللہ بن عتبہ ؒ سے مروان نے اس آزاد آدی کے متعلق سوال کیا جس کے ماتحت باندی ہو اور وہ زنا کرے؟ آپ ؒ نے فرمایا: اسے سنگسار کر دیا جائے گا۔ مروان نے پوچھا: آپ ؒ نے کس سے یہ حکم لیا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ؓ کو یوں کہتے ہوئے پایا تھا۔

(۲۹۳۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ تُحْصِنُ الأَمَةُ الْحُرَّ ، وَلاَ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ.

(۲۹۳۳۸) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ فرمایا کرتے تھے کہ باندی آزاد مرد کو محصن نہیں بنا سکتی اور غلام آزاد عورت کو محصن نہیں بنا سکتا۔

(۲۹۳۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَهُوَ قَوْلُ قَتَادَةَ ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ فِي الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ تَزْنِي ، السُّنَّةُ أَنَّهَا تُرْجَمُ ، وَفِي الْحُرِّ تَحْتَهُ الأَمَةُ : لاَ يُرْجَمُ.

(۲۹۳۳۹) حضرت قتادہ ؒ اور حضرت حسن بصری ؒ فرمایا کرتے تھے اس آزاد عورت کے بارے میں جو غلام کے ماتحت ہونے کے باوجود زنا کرلے تو اس کو سنگسار کیا جائے گا اور اس آزاد شخص کے بارے میں جس کے ماتحت باندی ہو اس کو سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹۳۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ الْفَضْلِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، قَالَ : أَحْصَنَهَا وَأَحْصَنَتْهُ.

(۲۹۳۴۰) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن یسار ؒ نے فرمایا: غلام آزاد عورت کو اور آزاد غلام عورت کو محصن بنادے گا۔

(۲۹۳۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : أَحْصَنَهَا وَأَحْصَنَتْهُ ، قَالَ :

الْحُرُّ الآنَ مَرْجُومٌ.

(۲۹۳۴۱) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: غلام آزاد عورت کو اور باندی آزاد مرد کو محصن بنا دیں گے۔ آپ ؒ نے فرمایا: آزاد اب سے سنگسار کیا جائے گا۔

(۲۹۳۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ ، وَقَدْ أَجْمَعُوا عَلَى عَبْدٍ أُحْصِنَ بِحُرَّةٍ أَنْ يُرْجَمَ ، إِلاَّ عِكْرِمَةَ ، فَإِنَّهُ قَالَ : عَلَيْهِ نِصْفُ الْحَدِّ.

(۲۹۳۴۲) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے فرمایا میں مدینہ آیا اس حال میں کہ سب فقہاء نے اتفاق کر لیا تھا ایک غلام پر جو کسی آزاد عورت سے محصن ہوا تھا کہ اسے سنگسار کر دیا جائے سوائے حضرت عکرمہ ؒ کے کہ انہوں نے فرمایا: اس پر آدھی سزا جاری ہوگی۔

(۲۹۳۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ ، وَالْحُرِّ يَكُونُ تَحْتَهُ الأَمَةُ ، فَيَزْنِي أَحَدُهُمَا ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا رَجْمٌ ، حَتَّى يَكُونَا حُرَّيْنِ مُسْلِمَيْنِ.

(۲۹۳۴۳) حضرت ابو معشر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ سے اس غلام کے بارے میں کہ آزاد عورت اس کے ماتحت ہو یا وہ آزاد شخص جس کے ماتحت باندی ہو ان میں سے کسی نے زنا کر لیا ہو ان کے بارے میں مروی ہے آپ ؒ نے فرمایا: ان میں سے کسی پر سنگساری کی سزا جاری نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ دونوں آزاد مسلمان ہوں۔

(۲۹۳۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِحْصَانُ الأَمَةِ أَنْ تَنْكِحَ الْحُرَّ ، وَإِحْصَانُ الْعَبْدِ أَنْ يَنْكِحَ الْحُرَّةَ.

(۲۹۳۴۴) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: باندی کے شادی شدہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ آزاد سے نکاح کرلے۔

(۱۱۵) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، ثُمَّ يَفْجُرُ

اس آدمی کا بیان جس نے اہل کتاب عورت سے شادی کی پھر اس نے بدکاری کی

(۲۹۳۴۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَالشَّعْبِيِّ ؛ فِي الْحُرِّ يَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ ثُمَّ يَفْجُرُ ، فَقَالاَ : يُجْلَدُ ، وَلاَ يُرْجَمُ.

(۲۹۳۴۵) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ اور حضرت شعبی ؒ سے اس آزاد شخص کے بارے میں مروی ہے جو یہودی عورت اور عیسائی عورت سے شدی کرتا ہے پھر بدکاری کر لیتا ہے ان دونوں حضرات نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹۳٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى أَنْ يُحْصِنَ الْحُرَّ ، إِلاَّ الْحُرَّةُ الْمُسْلِمَةُ.

(۲۹۳۴۶) حضرت ابن طاؤس ویشیلا فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس ویشیلا رائے رکھتے تھے کہ آزاد آدمی کو آزاد مسلمان عورت کے علاوہ کوئی عورت محصن نہیں بنا سکتی۔

(۲۹۳٤۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ كَعْبٍ؛ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ يَهُودِيَّةً ، أَوْ نَصْرَانِيَّةً ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن ذَلِكَ ؟ فَنَهَاهُ عَنْهَا، وَقَالَ :إِنَّهَا لاَ تُحْصِنُكَ. (ابو داؤد ۲۰۶۔ طبرانی ۲۰۵)

(۲۹۳۴۷) حضرت علی بن ابی طلحہ ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ نے کسی یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو آپ رضی اللہ نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع فرما دیا: اور فرمایا: بے شک وہ تجھے محصن نہیں بنا سکتی۔

(۲۹۳٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى مُشْرِكَةً مُحْصِنَةً.

(۲۹۳۴۸) حضرت نافع ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ مشرکہ عورت کو پاکدامن نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۹۳٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ فَلَيْسَ بِمُحْصِنٍ.

(۲۹۳۴۹) حضرت نافع ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا تو وہ محصن نہیں۔

(۲۹۳٥۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا تَزَوَّجَهَا وَهُوَ غَيْرُ مُسْلِمٍ ، لَمْ تُحْصِنْهُ حَتَّى يَطَأَهَا فِي الإِسْلاَمِ.

(۲۹۳۵۰) حضرت یونس ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیلا فرمایا کرتے تھے: جب آدمی ایک عورت سے شادی کرے درانحالیکہ وہ غیر مسلم ہو تو اس نے اس کو محصن نہیں بنایا یہاں تک کہ وہ اس سے اسلام میں وطی کر لے۔

(۱۱٦) مَنْ قَالَ تُحْصِنُ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ الْمُسْلِمَ

جو یوں کہے: یہودی اور عیسائی عورت مسلمان کو پاکدامن بنا دیتی ہے

(۲۹۳٥۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ تَكُونُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ ، ثُمَّ يَفْجُرُ ، قَالاَ :يُرْجَمُ.

(۲۹۳۵۱) حضرت قتادہ ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید ویشیلا اور حضرت سعید بن مسیب ویشیلا سے اس یہودی اور عیسائی

عورت کے بارے میں مروی ہے جو مسلمان کے ماتحت ہوں پھر وہ شخص بدکاری کرلے۔ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس کو سنگسار کردیا جائے گا۔

(۲۹۳۵۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : تُحْصِنُ الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّةُ الْمُسْلِمَ.

(۲۹۳۵۲) حضرت یونس ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید فرمایا کرتے تھے: یہودی اور عیسائی عورت مسلمان کو پاکدامن بنادیتی ہے۔

(۲۹۳۵۳) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، أَنَّهَا تُحْصِنُهُ.

(۲۹۳۵۳) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ریشید سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو اہل کتاب عورت سے شادی کرلے: آپ ریشید نے فرمایا: بے شک وہ اسے پاکدامن محصن بنادیتی ہے۔

(۲۹۳۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ ، وَالنَّصْرَانِيَّةَ ، وَالأَمَةَ أَيُحْصَنُ بِهِنَّ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَلَوْ مَا.

(۲۹۳۵۴) حضرت سالم ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر ریشید سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے یہودی، عیسائی باندی سے شادی کی ہو کیا وہ ان کی وجہ سے محصن بن جائے گا؟ آپ ریشید نے فرمایا: جی ہاں اگرچہ جو بھی ہو۔

(۱۱۷) فِي الْمَرْأَةِ تَزَوَّجُ عَبْدَهَا

اس عورت کے بیان میں جو اپنے غلام سے شادی کرلے

(۲۹۳۵٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : تَزَوَّجَتِ امْرَأَةٌ عَبْدَهَا ، فَقِيلَ لَهَا ؟ فَقَالَتْ : أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ : ﴿وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ فَهَذَا مِلْكُ يَمِينِي ، وَتَزَوَّجَتِ امْرَأَةٌ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ ، وَلاَ وَلِيٍّ ، فَقِيلَ لَهَا ؟ فَقَالَتْ : أَنَا ثَيِّبٌ ، وَقَدْ مَلَكْتُ أَمْرِي ، فَرُفِعَتَا إِلَى عُمَرَ ، فَجَمَعَ النَّاسَ فَسَأَلَهُمْ ؟ فَقَالُوا : قَدْ خَاصَمَتَاكَ بِكِتَابِ اللهِ جَلَّ جَلاَلُهُ ، وَقَالَ عَلِيٌّ : قَدْ خَاصَمَتَاكَ بِكِتَابِ اللهِ ، فَجَلَدَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِئَةَ جَلْدَةٍ ، ثُمَّ كَتَبَ إِلَى الأَمْصَارِ : أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ عَبْدَهَا ، أَوْ تَزَوَّجَتْ بِغَيْرِ وَلِيٍّ ، فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِيَةِ.

(۲۹۳۵۵) حضرت حُصین ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت بکر ریشید نے ارشاد فرمایا: ایک عورت نے اپنے غلام سے شادی کی پس اس سے اس بارے میں پوچھا گیا؟ تو وہ کہنے لگی: کیا اللہ رب العزت نے یوں نہیں فرمایا: اور وہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہیں، تو میرا داہنا ہاتھ اس کا مالک ہے، اور ایک دوسری عورت نے بغیر گواہی اور ولی کی اجازت کے بغیر شادی کی پس اس سے اس بارے

میں پوچھا گیا؟ تو وہ کہنے لگی: میں ثیبہ عورت ہوں اور مجھے میرے معاملہ کا اختیار ہے سوان دونوں کا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کر کے ان سے ان دونوں کے بارے میں پوچھا؟ لوگوں نے کہا! تحقیق ان دونوں نے اللہ جل جلالہ کی کتاب سے جھگڑا کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا: تحقیق ان دونوں نے اللہ جل جلالہ کی کتاب سے جھگڑا کیا ہے۔ سو آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے شہروں کے امراؤں کو خط لکھ دیا: جو کوئی عورت اپنے غلام سے شادی کرلے یا وہ ولی کی اجازت کے بغیر شادی کرلے تو زانیہ کے درجہ میں ہوگی۔

(۲۹۳۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ عَبْدَهَا ، أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، وَيُقَامُ الْحَدُّ عَلَيْهَا.

(۲۹۳۵۶) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کے بارے میں خط لکھا جس نے اپنے غلام سے شادی کرلی تھی: کہ ان دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے اور اس عورت پر حد قائم کردی جائے۔

(۲۹۳۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، وَمُجَاهِدًا عَنِ امْرَأَةٍ كَانَ لَهَا عَبْدٌ ، فَأَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَهُ عَلَى أَنْ يَتَزَوَّجَهَا ؟ فَقَالَ عَطَاءٌ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدٍ :تُعْتِقُهُ ، وَلاَ تُشَارِطُهُ ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ :فِي هَذَا عُقُوبَةٌ مِنَ اللهِ وَمِنَ السُّلْطَانِ ، تُفَارِقُهُ ، وَيُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ.

(۲۹۳۵۷) حضرت اسماعیل بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ، حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے ایک عورت کے متعلق دریافت کیا جس کا ایک غلام تھا پس اس عورت نے اس کو اس شرط پر آزاد کرنے کا ارادہ کیا کہ وہ اس عورت سے شادی کرلے، اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت عطاء رحمہ اللہ اور حضرت عبداللہ بن عبید رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ عورت اس کو آزاد کردے اور اس پر شرط نہ لگائے اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: اس میں اللہ کی اور حاکم کی سزا ہوگی اس کو اس سے جدا کردیا جائے گا اور اس عورت پر حد قائم کردی جائے گی۔

(۲۹۳۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ ، قَالَ :جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَتْ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنِّي امْرَأَةٌ كَمَا تَرَى ، وَغَيْرِي مِنَ النِّسَاءِ أَجْمَلُ مِنِّي . وَلِي عَبْدٌ قَدْ رَضِيتُ دِينَهُ وَأَمَانَتَهُ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَهُ ، فَدَعَا بِالْغُلاَمِ فَضَرَبَهُمَا ضَرْبًا مُبَرِّحًا . وَأَمَرَ فِي الْعَبْدِ فَبِيعَ فِي أَرْضِ غُرْبَةٍ.

(۲۹۳۵۸) حضرت ابونوفل بن ابی عقرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگی اے امیر المؤمنین! بے شک میں ایک عام عورت ہوں جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں جبکہ دوسری عورتیں مجھ سے زیادہ خوبصورت ہیں اور میرا ایک غلام ہے تحقیق میں اس کے دین اور اس کی ایمان داری سے راضی ہوں اور میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو بلایا اور ان دونوں کو سخت مار لگائی اور آپ رضی اللہ عنہ نے غلام کے بارے میں حکم دیا تو اس کو اجنبی دور علاقہ میں فروخت

کردیا گیا۔

(۱۱۸) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ ، مَا حَدُّهُ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہے: اے زانیہ کے بیٹے، اس کی سزا کیا ہوگی؟

(۲۹۳۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا قَالَ : يَاابْنَ الزَّانِيَيْنِ ، قَالَ : يُجْلَدُ حَدَّيْنِ .

(۲۹۳۵۹) حضرت اشعث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید نے ارشاد فرمایا: جب وہ یوں کہے: اے دو زانیوں کے بیٹے! تو اس کہنے والے کو دو حدیں لگائی جائیں گی۔

(۲۹۳۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ : يَا زَانٍ ، يَاابْنَ الزَّانِيَةِ ، قَالَ : يُضْرَبُ حَدَّيْنِ .

(۲۹۳۶۰) حضرت حصین ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ریشید سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے ایک آدمی کو یوں کہا: اے زانی اور زانیہ عورت کے بیٹے، آپ ریشید نے فرمایا: اس کو دو سزائیں دی جائیں گی۔

(۱۱۹) فِي الزَّنِي ، كَمْ مَرَّةً يُرَدُّ ، وَمَا يُصْنَعُ بِهِ بَعْدَ إِقْرَارِهِ ؟

زانی کے بیان میں: اس کو کتنی مرتبہ لوٹایا جائے گا؟ اور اس کے اقرار کر لینے کے بعد اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

(۲۹۳۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ قَدْ زَنَى ، فَقَالَ : أَمَا لِهَذَا أَحَدٌ ؟ فَرَدَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ ثَلاَثَ مِرَارٍ ، فَقَالَ : أَمَا لِهَذَا أَحَدٌ ، فَرَدَّهُ ، فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ ، قَالَ : ارْجُمُوهُ ، فَرَمَاهُ وَرَمَيْنَاهُ ، وَفَرَّ وَاتَّبَعْنَاهُ ، قَالَ عَامِرٌ : فَقَالَ لِي جَابِرٌ : فَهَاهُنَا قَتَلْنَاهُ . (بخاری ۵۲۷۰۔ مسلم ۱۳۱۸)

(۲۹۳۶۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: بے شک میں نے زنا کیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا اس کا کوئی گواہ ہے؟ سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس لوٹا دیا پھر وہ تین مرتبہ آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس کا کوئی گواہ ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس لوٹا دیا جب وہ چوتھی مرتبہ آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس کو سنگسار کر دو سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے اسے پتھر مارے اور وہ بھاگنے لگے تو ہم نے ان کا پیچھا کیا۔ حضرت عامر ریشید نے فرمایا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ہم نے یہاں ان کو مارا تھا۔

(۲۹۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ مَاعِزُ

بْنُ مَالِكٍ فِي حَجْرِ أَبِي ، فَأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : إِئْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ ، يَسْتَغْفِرُ لَكَ ، وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذَلِكَ لِيَجْعَلَ لَهُ مَخْرَجًا ، فَأَتَاهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْت فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللهِ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ أَتَاهُ ، حَتَّى ذَكَرَ أَرْبَعَ مِرَارٍ ، ثُمَّ أَتَاهُ الرَّابِعَةَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْت فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَيْسَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، فَبِمَنْ ؟ قَالَ : بِفُلاَنَةٍ ، قَالَ : هَلْ ضَاجَعْتَهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : هَلْ بَاشَرْتَهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : هَلْ جَامَعْتَهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَأَمَرَ بِهِ لِيُرْجَمَ ، فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ خَرَجَ يَشْتَدُّ ، فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ وَقَدْ أَعْجَزَ أَصْحَابَهُ ، فَانْتَزَعَ لَهُ بِوَظِيفِ بَعِيرٍ ، فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : هَلاَّ تَرَكْتُمُوهُ ، لَعَلَّهُ يَتُوبُ ، فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ ؟.

(ابو داؤد ۴۴۱۸۔ احمد ۲۱۷)

(۲۹۳۶۲) حضرت نعیم بن ھزال فرماتے ہیں کہ ماعز بن مالک میرے والد کی پرورش میں تھے انہوں نے قبیلہ کی ایک باندی سے زنا کرلیا تو میرے والد نے ان سے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور جو تم نے کیا ہے اس بارے میں آپ ﷺ کو بتلاؤ وہ تمہارے لیے استغفار کریں گے۔ اور میرے والد نے اس سے یہ ارادہ کیا کہ آپ ﷺ اس کے لیے کوئی راستہ نکالیں گے۔ پس وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! بے شک میں نے زنا کیا ہے آپ ﷺ مجھ پر کتاب اللہ کا حکم قائم فرما دیں۔ آپ ﷺ نے اس سے اعراض کیا پھر آپ ﷺ کے پاس آئے یہاں تک کہ راوی نے چار مرتبہ کا ذکر کیا۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس چوتھی بار آئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! بے شک میں نے زنا کیا ہے آپ ﷺ مجھ پر کتاب اللہ کا حکم قائم فرما دیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے یہ بات چار مرتبہ نہیں کہی؟ پس کس عورت سے کیا؟ انہوں نے کہا: فلاں عورت سے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس سے ہمبستری کی؟ انہوں نے کہا، جی ہاں! آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے اس سے وطی کی؟ انہوں نے کہا، جی ہاں آپ ﷺ نے پھر پوچھا! کیا تم نے اس سے جماع کیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، راوی کہتے ہیں آپ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اس کو سنگسار کیا گیا اور اسے حرہ کی زمین کی طرف لے جایا گیا جب انہوں نے پتھروں کی سختی محسوس کی وہ کراہتے ہوئے تکلیف سے نکلنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن انیس اس سے ملے اور تحقیق اس کو مارنے والے ساتھی عاجز آ گئے تھے انہوں نے اپنے اونٹ کی پنڈلی کا پتلا حصہ اکھیڑا اور ان کو اس سے مار کر انہیں قتل کر دیا۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا شاید کہ وہ توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتے؟

(۲۹۳۶۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى أَتَاهُ أَرْبَعَ مِرَارٍ ، فَأَمَرَ بِهِ

أَنْ يُرْجَمَ ، فَلَمَّا أَصَابَتْهُ الْحِجَارَةُ أَدْبَرَ يَشْتَدُّ ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ بِيَدِهِ لَحْيُ جَمَلٍ ، فَضَرَبَهُ فَصَرَعَهُ ، فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارُهُ حِينَ مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ ، قَالَ : فَهَلاَّ تَرَكْتُمُوهُ. (بخاری ۶۸۱۵۔ مسلم ۱۶)

(۲۹۳۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے: بے شک میں نے زنا کیا ہے! سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چوتھی مرتبہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا تو ان کو سنگسار کیا گیا جب انہیں پتھروں کی تکلیف پہنچی تو وہ تکلیف سے بھاگنے لگے اتنے میں اسے ایک آدمی ملا جس کے ہاتھ میں اونٹ کا جبڑا تھا پس اس نے اسے مارا اور اسے نیچے گرا دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کے بھاگنے کا معاملہ ذکر کیا گیا جب انہیں پتھروں کی تکلیف محسوس ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا؟'

(۲۹۳٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : أَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَقَرَّ عِنْدَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَقُلْتُ : إِنْ أَقْرَرْتَ عِنْدَهُ الرَّابِعَةَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَحُبِسَ ، يَعْنِي يُرْجَمُ. (احمد ۸۔ ابویعلی ۳۶)

(۲۹۳۶۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تین مرتبہ اقرار کیا میں نے کہا: اگر تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چوتھی مرتبہ اقرار کرو تو سزا ہوگی! سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسے قید کر دیا گیا یعنی سنگسار کر دیا گیا۔

(۲۹۳٦٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : شَهِدَ مَاعِزٌ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ قَدْ زَنَى ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجَمَ.

(۲۹۳۶۵) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے خلاف زنا کرنے کی چار مرتبہ گواہی دی تھی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان کو سنگسار کر دیا گیا۔

(۲۹۳٦٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُتِيَ بِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ ، أُتِيَ بِرَجُلٍ أَشْعَرَ ذِي عَضَلاَتٍ ، فِي إِزَارِهِ ، فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهِ. (مسلم ۱۳۲۰۔ ابو داؤد ۴۴۲۲)

(۲۹۳۶۶) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب ماعز بن مالک کو لایا گیا تو ایک زیادہ بالوں والے اور مضبوط پٹھے والے شخص کو لایا گیا جو تہبند پہنے ہوئے تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو مرتبہ واپس لوٹایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

(۲۹۳٦۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ الأَسْلَمِيَّ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَزَنَيْتُ ،

وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي ، فَرَدَّهُ ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ أَتَاهُ أَيْضًا ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ ، فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالَ :أَتَعْلَمُونَ بِعَقْلِهِ بَأْسًا ؟ تُنْكِرُونَ مِنْهُ شَيْئًا ؟ فَقَالُوا :لاَ نَعْلَمُهُ إِلاَّ وَفِي الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِينَا فِيمَا نُرَى ، قَالَ :فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا ، فَسَأَلَ عَنْهُ ؟ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُ لاَ بَأْسَ بِهِ ، وَلاَ بِعَقْلِهِ ، فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ ، حَفَرَ لَهُ حُفْرَةً ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.

(مسلم ۱۳۲۳۔ ابو داؤد ۴۴۳۲)

(۲۹۳۶۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی: بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور میں نے زنا کیا ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کردیں، سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس کر دیا جب اگلا دن آیا تو وہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے اور عرض کی: یا سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک میں نے زنا کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دوسری مرتبہ بھی واپس لوٹا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کی طرف قاصد بھیجا اور فرمایا: کیا تم اس کی عقل میں کوئی حرج سمجھتے ہو؟ کیا تم اس میں کوئی غلط چیز دیکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اس کے بارے میں نہیں جانتے مگر یہ کہ اس کی عقل ہمارے نیک لوگوں کی طرح ہے جیسا کہ ہمیں دکھائی دیا۔ راوی کہتے ہیں: پس وہ تیسری بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قوم کی طرف پھر قاصد بھیجا اور اس کے بارے میں سوال کیا؟ ان لوگوں نے بتلایا کہ اس میں اور اس کی عقل میں کوئی حرج والی بات نہیں، پس جب وہ چوتھی مرتبہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے ایک گڑھا کھودا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انہیں سنگسار کر دیا گیا۔

(۲۹۳۶۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَى ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَسَأَلَ عَنْهُ ؟ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ ، فَرَمَيْنَاهُ بِالْخَزَفِ ، وَالْجَنْدَلِ ، وَالْعِظَامِ ، وَمَا حَفَرْنَا لَهُ ، وَلاَ أَوْثَقْنَاهُ ، فَسَبَقَنَا إِلَى الْحَرَّةِ وَاتَّبَعْنَاهُ ، فَقَامَ إِلَيْنَا ، فَرَمَيْنَاهُ حَتَّى سَكَتَ ، فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ سَبَّهُ. (مسلم ۱۳۲۱۔ ابو داؤد ۴۴۲۹)

(۲۹۳۶۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے تین مرتبہ زنا کا اعتراف کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق سوال کیا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انہیں سنگسار کر دیا گیا، سو ہم نے انہیں ٹھیکری، چھوٹے چھوٹے پتھر اور ہڈیاں ماریں اور نہ ہم نے ان کے لیے کوئی گڑھا کھودا اور نہ ہم نے ان کو باندھا پس وہ ہم سے آگے حرہ مقام کی طرف دوڑے اور ہم نے ان کا پیچھا کیا سو وہ ہماری طرف متوجہ ہو کر کھڑے ہو گئے پھر ہم نے انہیں پتھر مارے یہاں تک کہ وہ ساکت ہو گئے اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے استغفار کیا اور نہ ہی ان کو برا بھلا کہا۔

(۲۹۳۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الطَّائِفِيِّ ، عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَأَقَرَّ أَنَّهُ قَدْ زَنَى ، فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثًا ، فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ وَنَزَلَ ، أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ ، وَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِهِ ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ الْغَضَبُ ، قَالَ : يَا أَبَا ذَرٍّ ، إِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ غُفِرَ لَهُ ، قَالَ : وَكَانَ يُقَالُ : إِنَّ تَوْبَتَهُ أَنْ يُقَامَ عَلَيْهِ الْحَدُّ. (احمد ۱۱۹۔ طحاوی ۱۴۲)

(۲۹۳۶۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی سفر میں ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے زنا کا اقرار کیا سو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو تین بار واپس لوٹا دیا جب وہ چوتھی بار آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم دیا سو اسے سنگسار کر دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ بات بہت ہی ناگوار گزری یہاں تک کہ اس کا اثر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ میں محسوس کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ ختم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! تمہارے ساتھی کی مغفرت کر دی گئی، راوی نے فرمایا: یوں کہا جاتا تھا، بے شک اس کی توبہ یہ ہے کہ اس پر حد قائم کر دی جائے۔

(۲۹۳۷۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : بَعْدَ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةُ النُّورِ ، أَوْ قَبْلَهَا ؟ قَالَ : لاَ أَدْرِي.

(بخاری ۶۸۱۳۔ مسلم ۱۳۲۸)

(۲۹۳۷۰) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں، میں نے دریافت کیا: سورۃ نور کے نازل ہونے کے بعد یا اس سے پہلے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔

(۲۹۳۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ : مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللهِ ، فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ ، أَلاَ وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ ، إِذَا أُحْصِنَ الرَّجُلُ ، أَوْ قَامَتِ الْبَيِّنَةُ ، أَوْ كَانَ حَمْلٌ ، أَوِ اعْتِرَافٌ ، وَقَدْ قَرَأْتُهَا : ﴿الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ﴾.

رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ.

قِيلَ لِسُفْيَانَ : رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ. (بخاری ۲۸۲۹۔ مسلم ۱۳۱۷)

(۲۹۳۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ لوگوں پر لمبا زمانہ گزرے گا یہاں تک کہ کہنے والا کہے گا: ہم تو رجم کے حکم کو کتاب اللہ میں نہیں پاتے! سو وہ گمراہ ہوں گے ایک فریضہ کو چھوڑنے کی وجہ سے جس کا حکم اللہ نے نازل کیا ہے خبردار! رجم کا حکم برحق ہے جب آدمی شادی شدہ ہو یا بینہ قائم ہو جائے یا حاملہ ہو یا اعتراف کیا ہو اور تحقیق میں نے اس کی تلاوت کی ہے ترجمہ:۔ شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت جب دونوں زنا کریں تو تم ان کو لازمی طور پر سنگسار کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم نے سنگسار کیا ہے حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کیا

ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

(۲۹۳۷۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُقِرُّ بِالزِّنَى ، كَمْ يُرَدُّ ؟ قَالَ : مَرَّةً ، وَسَأَلْتُ الْحَكَمَ ؟ فَقَالَ : أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

(۲۹۳۷۲) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد ؒ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو زنا کا اقرار کرتا ہو کہ اس کو کتنی مرتبہ لوٹا جائے گا؟ آپ ؒ نے فرمایا: ایک مرتبہ اور میں نے حضرت حکم ؒ سے سوال کیا؟ تو آپ ؒ نے فرمایا: چار مرتبہ۔

(۲۹۳۷۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ زَنَى ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : ذَكَرْتَ هَذَا لأَحَدٍ غَيْرِي ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : اسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللهِ ، وَتُبْ إِلَى اللهِ ، فَإِنَّ النَّاسَ يُعَيِّرُونَ ، وَلاَ يُغَيِّرُونَ ، وَاللَّهُ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَن عِبَادِهِ ، فَلَمْ تَقَرَّ نَفْسُهُ ، حَتَّى أَتَى عُمَرَ ، فَذَكَرَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ لأَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : مِثْلَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ ، فَلَمْ تَقَرَّ نَفْسُهُ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدْ زَنَى ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، حَتَّى قَالَ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا ، فَلَمَّا أَكْثَرَ ، بَعَثَ إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالَ لَهُمْ : هَلَ اشْتَكَى ؟ أَبِهِ جِنَّةٌ ؟ فَقَالُوا : لاَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّهُ صَحِيحٌ ، قَالَ : أَبِكْرٌ ، أَمْ ثَيِّبٌ ؟ قَالُوا : بَلْ ثَيِّبٌ ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. (عبدالرزاق ۱۳۳۴۲)

(۲۹۳۷۳) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک ؓ حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آئے اور انہیں اطلاع دی کہ میں نے زنا کیا ہے تو حضرت ابوبکر ؓ نے ان سے فرمایا: کیا تم نے اس بات کو میرے علاوہ کسی سے ذکر کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں حضرت ابوبکر ؓ نے ان سے فرمایا: تم اللہ کی ستر پوشی کی وجہ سے اپنا عیب چھپاؤ اور اللہ سے توبہ کرو بے شک لوگ عار دلائے جاتے ہیں لیکن غیرت نہیں کھاتے کریں گے اور اللہ رب العزت اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ پس ان کے نفس کو قرار نہیں آیا یہاں تک کہ وہ حضرت عمر ؓ کے سامنے ذکر کی تھی حضرت عمر ؓ نے بھی ان کو وہی جواب دیا جو حضرت ابو بکر ؓ نے دیا تھا۔ ان کے نفس کو قرار نہیں آیا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو اطلاع دی کہ بے شک میں نے زنا کیا ہے آپ ﷺ نے ان سے اعراض کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے کئی مرتبہ آپ ﷺ کے سامنے کہا جب بہت زیادہ ہوگیا تو آپ ﷺ نے ان کی قوم کی طرف ایک قاصد بھیجا اور ان سے کہا: کیا یہ بیمار ہے؟ یا اس کو جنون لاحق ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں، اللہ کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ! بے شک یہ بالکل صحیح ہے آپ ﷺ نے پوچھا! غیر شادی شدہ ہے یا شادی شدہ؟ انہوں نے کہا: بلکہ شادی شدہ ہے۔ سو آپ ﷺ کے حکم سے ان کو سنگسار کر دیا گیا۔

(۲۹۳۷۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ ، وَرَجَمْتُ. (ترمذی ۱۴۳۱۔ مالک ۱۰)

(۲۹۳۷۴) حضرت سعید بن مسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سنگسار کیا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سنگسار کیا ہے اور میں نے سنگسار کیا ہے۔

(٢٩٣٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : الرَّجْمُ حَدٌّ مِنْ حُدُودِ اللهِ ، فَلاَ تُخْدَعُوا عَنْهُ ، وَآيَةُ ذَلِكَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ ، وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ ، وَرَجَمْتُ أَنَا. (طیالسی ٢٥۔ عبدالرزاق ١٣٣٦٣)

(٢٩٣٧٥) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رجم کرنا اللہ کی سزاؤں میں سے ایک سزا ہے پس تم لوگوں کو اس کے متعلق دھوکہ میں مت ڈالا جائے اور اس کی نشانی یہ ہے کہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سنگسار کیا اور میں نے بھی سنگسار کیا۔

(٢٩٣٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ بْنِ نَصْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَ مَاعِزًا ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ ، قَالَ : رُدُّونِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ ، فَأَتَيْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ : قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ : لَقَدْ بَلَغَنِي ، فَأَنْكَرْته ، فَأَتَيْتُ جَابِرًا ، فَقُلْت : لَقَدْ ذَكَرَ الأَسْلَمِيُّ شَيْئًا مِنْ قَوْلِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ : رُدُّونِي ، فَأَنْكَرْتُهُ ، فَقَالَ : أَنَا فِيمَنْ رَجَمَهُ ، فَقَالَ : إِنَّهُ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ ، قَالَ : رُدُّونِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنَّ قَوْمِي آذَوْنِي ، وَقَالُوا : ائْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ غَيْرُ قَاتِلِكَ ، فَمَا أَقْلَعْنَا عَنْهُ حَتَّى قَتَلْنَاهُ ، فَلَمَا ذُكِرَ شَأْنُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَلاَ تَرَكْتُمُوهُ حَتَّى أَنْظُرَ فِي شَأْنِهِ.

(نسائی ٧٢٠٦۔ احمد ٣٨١)

(٢٩٣٧٦) حضرت ابو عثمان بن نصر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ارشاد فرمایا: میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو سنگسار کیا تھا پس جب انہوں نے پتھروں کی تکلیف محسوس کی تو کہنے لگے: تم لوگ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس لوٹا دو پس میں نے اس بات سے انکار کر دیا راوی کہتے ہیں میں حضرت عاصم بن عمر رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہا: حضرت حسن بن محمد رحمہ اللہ ابن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تحقیق مجھے خبر پہنچی ہے کہ! پس میں نے اس کا انکار کر دیا میں پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: تحقیق حضرت اسلمی نے ماعز بن مالک کے قول میں سے کچھ ذکر کیا ہے کہ؟ تم لوگ مجھے لوٹا دو میں اس کا انکار کرتا ہوں! سو انہوں نے جواب دیا: میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ان کو سنگسار کیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک انہوں نے پتھروں کی تکلیف محسوس کی اور کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا دو بیشک میری قوم نے مجھے تکلیف میں ڈالا، اور لوگوں نے کہا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے جاؤ وہ تمہیں قتل نہیں کریں گے پس ہم لوگوں نے انہیں نہیں چھوڑا یہاں تک کہ ہم نے ان کو مار دیا پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی حالت کا ذکر کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا یہاں تک کہ میں اس حالت میں غور کر لیتا؟!

(۲۹۳۷۷) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مُسَاوِرِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ،قَالَ : رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِنَّا ، يُقَالُ لَهُ : مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ. (احمد ۴۲۳۔ بزار ۳۸۵۵)

(۲۹۳۷۷) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ایک آدمی کو سنگسار کیا، جس کا نام ماعز بن مالک تھا۔

(۲۹۳۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ نَجِيحٍ أَبِي عَلِي ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَأَمْرُهُمَا سُنَّةٌ.

(۲۹۳۷۸) حضرت نجیح ابو علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی زانی کو سنگسار کیا اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے بھی زانی کو سنگسار کیا اور ان دونوں کا طریقہ بھی دین ہے۔

(۲۹۳۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ،قَالَ : جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ ، فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى ذَكَرَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، قَالَ : اذْهَبُوا فَارْجُمُوهُ ، فَلَمَّا مَسَّهُ مَسَّ الْحِجَارَةُ اشْتَدَّ ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُنَيْسٍ ، أَوِ ابْنُ أَنَسٍ ، مِنْ بَادِيَتِهِ ، فَرَمَاهُ بِوَظِيفِ جَمَلٍ فَصَرَعَهُ ، فَرَمَاهُ النَّاسُ حَتَّى قَتَلُوهُ ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارُهُ ، فَقَالَ : هَلاَّ تَرَكْتُمُوهُ يَتُوبُ ، فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، يَا هَزَّالُ ، أَوْ يَا هِزَّانُ ، لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ ؛ كَانَ خَيْرًا لَكَ مِمَّا صَنَعْتَ. (بیہقی ۲۱۹۔ احمد ۲۱۷)

(۲۹۳۷۹) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک میں نے زنا کیا ہے سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر کتاب اللہ کا حکم قائم کردیں آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے اعراض کیا انہوں نے پھر کہا: بے شک میں نے زنا کیا ہے سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر کتاب اللہ کا حکم قائم کردیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان سے اعراض کیا یہاں تک انہوں نے چار مرتبہ ذکر کردیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو لیجاؤ اور اسے سنگسار کردو پس جب ان کو پتھروں کی تکلیف بہت زیادہ محسوس ہوئی تو وہ دوڑے اتنے میں حضرت عبداللہ بن انیس یا ابن انس رضی اللہ عنہ اپنے جنگل سے نکلے اور انہوں نے اس کو اونٹ کی پنڈلی مار کر ان کو نیچے گرادیا سو لوگوں نے ان کو پتھر مارے یہاں تک کہ ان کو قتل کردیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کے بھاگنے کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا کہ وہ توبہ کر لیتا اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتے اے ھزال یا یوں فرمایا: اے ھزان! اگر تو اپنے کپڑے سے اس کو چھپا لیتا تو یہ تیرے لیے بہتر تھا اس کام سے جو تو نے کیا۔

(۱۳۰) فِی الْبِکْرِ ، وَالثَّیِّبِ ، مَا یُصْنَعُ بِهِمَا إِذَا فَجَرَا ؟

باکرہ اور شیبہ کے بیان میں کہ ان دونوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا جب وہ دونوں بدکاری کریں؟

(۲۹۳۸۰) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَشِبْلٍ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا :
کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أُنْشِدُكَ اللَّهَ إِلاَّ قَضَیْتَ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللهِ ، فَقَالَ : خَصْمُهُ ، وَکَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ : اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللهِ ، وَائْذَنْ لِی حَتَّى أَقُولَ ، قَالَ : قُلْ ، قَالَ : إِنَّ ابْنِی کَانَ عَسِیفًا عَلَى هَذَا ، وَإِنَّهُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ ، فَافْتَدَیْتُ مِنْهُ بِمِئَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ، فَسَأَلْتُ رِجَالاً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ؟ فَأُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِی جَلْدَ مِئَةٍ وَتَغْرِیبَ عَامٍ ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ ، لأَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللهِ ، الْمِئَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَیْكَ ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِئَةٍ وَتَغْرِیبُ عَامٍ ، وَاغْدُ یَا أُنَیْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا ، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا . (بخاری ۲۳۱۵۔ ابن ماجہ ۲۵۴۹)

(۲۹۳۸۰) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ ، حضرت ابو ہریرہ ، حضرت زید بن خالد اور حضرت شبل ان سب حضرات نے ارشاد فرمایا: کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: میں آپ ﷺ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں مگر یہ کہ آپ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں گے۔ اتنے میں اس کے مد مقابل نے بھی کہا! اور وہ پہلے والے سے زیادہ سمجھدار تھا کہ آپ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور آپ ﷺ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں کچھ کہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: کہو، اس نے کہا بے شک میرا بیٹا اس کا خدمت گار تھا اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا پس میں نے اس کو سو بکریاں اور ایک خادم فدیہ دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا پھر میں نے علماء سے اس بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ بے شک میرے بیٹے پر سو کوڑوں کی اور ایک سال کے لیے جلا وطنی کی سزا ہوگی اور اس عورت پر رجم کی سزا جاری ہوگی اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ضرور بالضرور تمہارے بیٹے پر سو کوڑوں اور ایک سال جلا وطنی کی سزا جاری ہوگی اور اے انیس! اس عورت کے پاس جاؤ، پس اگر وہ اعتراف کر لے تو اس کو سنگسار کر دو۔

(۲۹۳۸۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : خُذُوا عَنِّی ، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِیلاً ، الثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ ، وَالْبِکْرُ بِالْبِکْرِ ، الْبِکْرُ یُجْلَدُ وَیُنْفَى ، وَالثَّیِّبُ یُجْلَدُ وَیُرْجَمُ . (مسلم ۱۳۔ ابوداؤد ۴۴۱۵)

(۲۹۳۸۱) حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے حکم لے لو تحقیق اللہ نے

ان کے لیے راستہ مقرر فرمادیا ہے ثیبہ کے بدلے ثیبہ، اور باکرہ کے بدلے باکرہ، اس طرح کہ باکرہ کو کوڑے مارے جائیں اور جلا وطن کردیا جائے اور ثیبہ کو کوڑے مارے جائیں اور سنگسار کردیا جائے۔

(۲۹۳۸۲) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عنْ أُبَيٍّ ، قَالَ : إِذَا زَنَى الْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ ، وَإِذَا زَنَى الثَّيِّبَانِ يُجْلَدَانِ وَيُرْجَمَانِ.

(۲۹۳۸۲) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی ؓ نے ارشاد فرمایا: جب دو غیر شادی شدہ زنا کرلیں تو ان دونوں کو کوڑے مارے جائیں گے اور جلا وطن کردیا جائے گا اور جب دو شادی شدہ زنا کریں تو ان دونوں کو کوڑے مارے جائیں گے اور ان دونوں کو سنگسار کردیا جائے گا۔

(۲۹۳۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُبَيٍّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرَى فِي الثَّيِّبِ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ.

(۲۹۳۸۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی ؓ شادی شدہ کے بارے میں یہ رائے رکھتے تھے کہ اسے کوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار کردیا جائے گا۔

(۲۹۳۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : الْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ ، وَالثَّيِّبَانِ يُجْلَدَانِ وَيُرْجَمَانِ.

(۲۹۳۸۴) حضرت مسلم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ؒ نے ارشاد فرمایا: دونوں غیر شادی شدہ مرد و عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور جلا وطن کردیا جائے گا اور دونوں شادی شدہ مرد و عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار کردیا جائے گا۔

(۲۹۳۸٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، وَالشَّيْبَانِيِّ ، وَأَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ عَلِيًّا جَلَدَ وَرَجَمَ.

(۲۹۳۸۵) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے کوڑے مارے اور سنگسار کیا۔

(۲۹۳۸٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَرْجُمُ وَيَجْلِدُ ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَرْجُمُ وَيَجْلِدُ.

(۲۹۳۸۶) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ سنگسار کرتے تھے اور کوڑے مارتے تھے حضرت علی ؓ بھی سنگسار کرتے تھے اور کوڑے مارتے تھے۔

(۲۹۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ : الشَّيْخَانِ الثَّيِّبَانِ يُجْلَدَانِ وَيُرْجَمَانِ ، وَالْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ.

(۲۹۳۸۷) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ذر ؓ نے ارشاد فرمایا: دونوں شادی شدہ مرد اور عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور دونوں کو سنگسار کردیا جائے گا اور دونوں غیر شادی شدہ مرد اور عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور دونوں کو جلا وطن کردیا جائے گا۔

(۲۹۳۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَمْعَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : عَلَى الْمُحْصَنِ إِذَا زَنَى الرَّجْمُ ، وَعَلَى الْبِكْرِ الْجَلْدُ وَالنَّفْيُ.

(۲۹۳۸۸) حضرت ابن طاؤس ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاؤس ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: شادی شدہ جب زنا کرے تو اس پر رجم کی سزا جاری ہوگی اور باکرہ پر کوڑوں اور جلاوطنی کی سزا جاری ہوگی۔

(۲۹۳۸۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الْبِكْرِ إِذَا زَنَى يُنْفَى سَنَةً.

(۲۹۳۸۹) حضرت محمد بن سالم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ولیٹیلا سے غیر شادی شدہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ زنا کرلے تو اس کو ایک سال کے لیے جلاوطن کردیا جائے۔

(۲۹۳۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا جَلَدَ وَرَجَمَ ، جَلَدَ يَوْمَ الْخَمِيسِ ، وَرَجَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۲۹۳۹۰) حضرت عبدالرحمن ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور سنگسار کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے دن کوڑے مارے اور جمعہ کے دن سنگسار کیا۔

(۲۹۳۹۱) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، وَعَفَّانُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ ، وَلَمْ يَذْكُرْ جَلْدًا. (احمد ۹۲۔ طبرانی ۱۹۶۷)

(۲۹۳۹۱) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک کو سنگسار کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے کوڑوں کا ذکر نہیں فرمایا۔

(۲۹۳۹۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّهُ جَلَدَ رَجُلاً وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ بِكْرٍ ، فَأَحْبَلَهَا ، فَاعْتَرَفَ ، وَلَمْ يَكُنْ أُحْصِنَ ، فَأَمَرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ فَجُلِدَ ، ثُمَّ نُفِيَ.

(۲۹۳۹۲) حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو کوڑے مارے جس نے کسی باکرہ باندی سے وطی کر کے اسے حاملہ کردیا تھا اور اس نے اعتراف بھی کیا تھا اور وہ شادی شدہ نہیں تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے اسے کوڑے مارے گئے پھر اسے جلاوطن کردیا گیا۔

(۱۳۱) فِي النَّفْيِ ، مِنْ أَيْنَ إِلَى أَيْنَ ؟

جلاوطنی کا بیان، کہاں سے کہاں تک ہوگی؟

(۲۹۳۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ نَفَى إِلَى فَدَكَ.

(۲۹۳۹۳) حضرت اسلم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فدک کی طرف جلاوطن کردیا۔

(۲۹۳۹۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ ابْنِ يَسَارٍ مَوْلًى لِعُثْمَانَ ، قَالَ : جَلَدَ عُثْمَانُ امْرَأَةً فِي زِنًا ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا مَوْلًى لَهُ ، يُقَالُ لَهُ : الْمُهْرِيُّ ، إِلَى خَيْبَرَ ، فَنَفَاهَا إِلَيْهَا.

(۲۹۳۹۴) حضرت ابن یسار ویشید جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو زنا میں کوڑے مارے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اس کے مالک جس کا نام مھری تھا کے ساتھ خیبر بھیج دیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو وہاں جلاوطن کیا تھا۔

(۲۹۳۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَيِّ ؛ أَنَّ عَلِيًّا نَفَى إِلَى الْبَصْرَةِ.

(۲۹۳۹۵) حضرت حی ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بصرہ کی طرف جلاوطن کردیا۔

(۲۹۳۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِجَارِيَةٍ مِنْ هَمْدَانَ ، فَضَرَبَهَا وَسَيَّرَهَا إِلَى الْبَصْرَةِ سَنَةً.

(۲۹۳۹۶) حضرت ابو اسحاق ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ھمدان کی ایک باندی لائی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑے مارے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اسے ایک سال کے لیے بصرہ کی طرف جلاوطن کر کے روانہ کردیا۔

(۲۹۳۹۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ فِي زَمَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ : مِنْ أَيْنَ يُنْفَى فِي الزِّنَى ؟ قَالَ : مِنْ عَمَلِهِ إِلَى عَمَلِ غَيْرِهِ.

(۲۹۳۹۷) حضرت اسماعیل بن سالم ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی ویشید سے حضرت ابن ھبیرہ ویشید کے زمانے میں دریافت کیا: کہاں سے لے کر کہاں تک زنا کی سزا میں جلاوطن کیا جائے گا؟ آپ ویشید نے فرمایا: اس کے شہر سے دوسرے شہر تک۔

(۲۹۳۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَى إِلَى خَيْبَرَ.

(۲۹۳۹۸) حضرت حسن بصری ویشید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی طرف جلاوطن کیا۔

(۲۹۳۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ نَفَى رَجُلاً وَامْرَأَةً حَوْلاً.

(۲۹۳۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی اور ایک عورت کو ایک سال کے لیے جلاوطن کیا۔

(۲۹٤۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ نَفَى إِلَى الْبَصْرَةِ.

(۲۹۴۰۰) حضرت زھری ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بصرہ کی طرف جلاوطن کردیا۔

(۱۳۲) فِي الْمَرْأَةِ ، كَيْفَ يُصْنَعُ بِهَا إِذَا رُجِمَتْ ، وَكَمْ يُحْفَرُ ؟

عورت کے بیان میں! جب اس کو سنگسار کیا جائے تو کیسے کیا جائے، اور کتنا بڑا گھڑا کھودا جائے؟

(۲۹٤۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ امْرَأَةً فَحَفَرَ إِلَى الثَّنْدُوَةِ. (ابو داؤد ۴۴۴۰۔ احمد ۳۶)

(۲۹۴۰۱) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو سنگسار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے پستان تک گڑھا کھودا۔

(۲۹٤٠٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا رَجَمَ امْرَأَةً ، فَحَفَرَ لَهَا إِلَى السُّرَّةِ ، وَأَنَا شَاهِد ذَلِكَ.

(۲۹۴۰۲) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو سنگسار کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے ناف تک گڑھا کھودا اور میں اس کا گواہ ہوں۔

(۲۹٤٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ الْغَامِدِيَّةُ ، فَأَقَرَّتْ عِنْدَهُ بِالزِّنَى ، فَأَمَرَ بِهَا ، فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا ، وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوا ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصُلِّيَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ دُفِنَتْ. (مسلم ۱۳۲۳۔ ابو داؤد ۴۴۳۹)

(۲۹۴۰۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غامدیہ عورت آئی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زنا کا اقرار کرلیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کے سینہ تک گڑھا کھودا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے پتھر مارے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس پر نماز جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کردیا گیا۔

(۱۳۳) مَنْ قَالَ إِذَا فَجَرَتْ وَهِيَ حَامِلٌ ، انْتُظِرَ بِهَا حَتَّى تَضَعَ ، ثُمَّ تُرْجَمُ

جو یوں کہے: جب عورت نے بدکاری کی درانحالیکہ وہ حاملہ تھی تو انتظار کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ حمل وضع کردے پھر اسے سنگسار کردیا جائے گا

(۲۹٤٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَارِقَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :إِنِّي قَدْ زَنَيْت فَأَقِمْ فِيَّ حَدَّ اللهِ ، قَالَ :فَرَدَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَتْ عَلَى نَفْسِهَا شَهَادَاتٍ ، قَالَ :فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ارْجِعِي ، فَلَمَّا وَضَعَتْ حَمْلَهَا أَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَطَهَّرَتْ ، وَلَبِسَتْ أَكْفَانَهَا ، ثُمَّ أُمِرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ، فَأَصَابَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ مِنْ دَمِهَا فَسَبَّهَا ، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَقُبِلَ مِنْهُ. (ابو داؤد ۲۲۹)

(۲۹۴۰۴) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بارق مقام سے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: بے شک میں نے زنا کیا ہے سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں اللہ کی سزا نافذ فرمادیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لوٹا دیا یہاں تک کہ

ں نے اپنے نفس کے خلاف بہت سی گواہیاں دیں تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم واپس جاؤ پس جب اس نے اپنا حمل وضع کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیا تو وہ پاک ہوئی اور اس نے اپنا کفن پہن لیا پھر آپ ﷺ کے حکم سے اسے سنگسار کر دیا گیا ں کا کچھ خون حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لگ گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو برا بھلا کہا تو نبی کریم ﷺ نے ان کو منع کیا اور فرمایا تحقیق اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر چنگی وصول کرنے والا ایسی توبہ کرتا تو اس کی توبہ قبول کر لی جاتی۔

(۲۹۴۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مُهَاجِرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: جَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي ، وَإِنَّهُ رَدَّهَا ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ ، قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ ، لِمَ تَرُدُّنِي ؟ فَلَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ ، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى ، قَالَ: إِمَّا لاَ ، فَاذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي ، فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِي خِرْقَةٍ ، فَقَالَتْ: هَذَا قَدْ وَلَدْتُهُ ، قَالَ: اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ ، حَتَّى تَفْطِمِيهِ ، فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ ، وَفِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ ، فَقَالَتْ: هَذَا يَا نَبِيَّ اللهِ قَدْ فَطَمْتُهُ ، وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ ، فَدُفِعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا ، وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوا ، فَأَقْبَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا ، فَانْتَضَحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، فَسَمِعَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ إِيَّاهَا ، فَقَالَ: مَهْلاً يَا خَالِدُ بْنَ الْوَلِيدِ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصُلِّيَ عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ.

(۲۹۴۰۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک غامدیہ عورت آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے زنا کیا ہے اور بیشک میں چاہتی ہوں کہ آپ ﷺ مجھے پاک کر دیں، آپ ﷺ نے اس کو واپس لوٹا دیا پس جب اگلا دن ہوا اس نے کہا! یا نبی اللہ! آپ ﷺ نے مجھے کیوں لوٹا دیا جیسا کہ آپ ﷺ نے ماعز بن مالک کو واپس لوٹا دیا تھا! اللہ کی قسم! بے شک میں حاملہ ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل نہیں، تم جاؤ یہاں تک کہ تم بچہ پیدا کر دو، پس جب اس نے بچہ جنا تو وہ بچہ کو چھوٹے پرانے کپڑے میں لے کر آئی اور کہنے لگی: میں نے اس کو جنم دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اس کو دودھ پلاؤ یہاں تک کہ اس کا دودھ چھڑا دو پس جب اس عورت نے اس کا دودھ چھڑا دیا تو وہ اس بچہ کو لے کر آئی اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا۔ اس عورت نے کہا! اے اللہ کے نبی! تحقیق میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے اور تحقیق اس نے کھانا کھایا ہے سو اس بچہ کو مسلمانوں میں سے ایک آدمی کے حوالہ کر دیا گیا پھر آپ ﷺ کے حکم سے اس کے سینہ تک گڑھا کھودا گیا اور آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا تو لوگوں نے اسے پتھر ارے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لائے اور اس کے سر میں مارا تو اس کے خون کی چھینٹیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے چہرے پر پڑیں تو اللہ کے نبی ﷺ نے ان کو اس عورت کو برا بھلا کہتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو اے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ! پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تحقیق اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر چنگی وصول کرنے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اس کی مغفرت کر دی جاتی۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی اور اس کو دفن کر دیا گیا۔

(٢٩٤٠٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي قِلَابَ
عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ
إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ ، وَهِيَ حَامِلٌ ، فَأَمَرَ بِهَا أَنْ يُحْسَنَ إِلَيْهَا حَتَّى تَضَعَ ، فَلَمَّا أَنْ وَضَعَتْ ، جِـ
بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا ، فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ، ثُمَّ رَجَمَهَا وَصَلَّى عَلَيْهَا ، فَقَ
عُمَرُ : يَا نَبِيَّ اللهِ ، أَتُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ ؟ فَقَالَ : لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِ
لَوَسِعَتْهُمْ ، وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا. (مسلم ۱۳۲۴۔ ابو داؤد ۴۴۳۷)

(۲۹۴۰۶) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ جھینہ کی ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی بے شک مجھ پر حد لازم ہوگئی سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مجھ پر قائم فرما دیں اس حال میں کہ وہ حاملہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے یہاں تک کہ وہ حمل وضع کر دے پس جب اس نے حمل وضع کر دیا تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس پر کپڑے ڈال دیے گئے پھر اس کو سنگسار کیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے حالانکہ اس نے زنا کیا ہے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: البتہ تحقیق اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس کی توبہ مدینہ والوں میں سے ستر لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو وہ ان کو لے کیا تم کسی کو افضل پاؤ گے اس سے جس نے اپنی جان دے دی ہو۔

(٢٩٤٠٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِشُرَاحَةَ ، امْرَأَةٍ مِنْ هَمْدَانَ ، وَ
حُبْلَى مِنْ زِنًى ، فَأَمَرَ بِهَا عَلِيٌّ فَحُبِسَتْ فِي السِّجْنِ ، فَلَمَّا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا ، أَخْرَجَهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ
فَضَرَبَهَا مِئَةَ سَوْطٍ ، وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۲۹۴۰۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس شراحہ قبیلہ ھمدان کی ایک عورت لائی گئی درانحالیکہ وہ زنا حاملہ تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کو جیل میں قید کر دیا گیا پس جب اس نے اپنے پیٹ میں موجود حمل وضع کر دیا تو اس کو جمعرات کے دن نکالا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اسے سو کوڑے مارے اور اس کو جمعہ کے دن سنگسار کر دیا۔

(٢٩٤٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْيَاخِهِ ؛ أَنَّ امْرَأَةً غَابَ عنها زَوْجُهَا ، ثُمَّ
وَهِيَ حَامِلٌ ، فَرَفَعَهَا إِلَى عُمَرَ ، فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا ، فَقَالَ مُعَاذٌ : إِنْ يَكُنْ لَكَ عَلَيْهَا سَبِيلٌ ، فَلاَ سَبِيلَ لَكَ ءَ
مَا فِي بَطْنِهَا ، فَقَالَ عُمَرُ : احْبِسُوهَا حَتَّى تَضَعَ ، فَوَضَعَتْ غُلاَمًا لَهُ ثَنِيَّتَانِ ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُوهُ ، قَالَ : ابْ
ابْنِي ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ ، فَقَالَ : عَجَزَتِ النِّسَاءُ أَنْ تَلِدْنَ مِثْلَ مُعَاذٍ ، لَوْلاَ مُعَاذٌ هَلَكَ عُمَرُ.

(۲۹۴۰۸) حضرت ابو سفیان اپنے شیوخ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند غائب ہو گیا تھا پھر وہ واپس آیا اس حال میں اس کی بیوی حاملہ تھی سو اس نے اس عورت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کر دیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا اگر

رت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر چہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اس عورت کے خلاف جواز موجود ہے لیکن جو بچہ اس کے پیٹ میں موجود ہے ں کے خلاف تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی جواز نہیں ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس عورت کو قید کر دو یہاں تک کہ وہ بچہ جنن ے اس عورت نے بچہ جنا درانحالیکہ اس کے دو دانت تھے۔ جب اس کے باپ نے اسے دیکھا تو کہنے لگا۔ میرا بیٹا میرا بیٹا یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جیسے لوگ پیدا کرنے سے عاجز آ گئی ہیں۔ اگر معاذ نہ ہوتے (عمر ہلاک ہو جاتا۔

(۲۹٤۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْن سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَن بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِامْرَأَةٍ قَدْ زَنَتْ ، فَحَبَسَهَا حَتَّى وَضَعَتْ وَتَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا.

(۲۹۴۰۹) حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی تحقیق اس نے زنا کیا تھا تو پ رضی اللہ عنہ نے اسے قید کر دیا یہاں تک کہ اس نے بچہ جنا اور اس کے نفاس کا خون بند ہوا اور وہ پاک ہو گئی۔

(۲۹٤۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۹۴۱۰) حضرت عبد الرحمٰن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد بعینہ اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۲۹٤۱۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ذُهْلُ بْنُ كَعْبٍ ، قَالَ : أَرَادَ عُمَرُ أَنْ يَرْجُمَ الْمَرْأَةَ الَّتِي فَجَرَتْ وَهِيَ حَامِلٌ ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ : إِذًا تَظْلِمُهَا ، أَرَأَيْتَ الَّذِي فِي بَطْنِهَا ، مَا ذَنْبُهُ ؟ عَلاَمَ تَقْتُلُ نَفْسَيْنِ بِنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ؟ فَتَرَكَهَا حَتَّى وَضَعَتْ حَمْلَهَا ، ثُمَّ رَجَمَهَا.

(۲۹۴۱۱) حضرت ذہل بن کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو سنگسار کرنے کا ارادہ کیا جس نے بدکاری کی ں اور وہ حاملہ تھی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تب تو آپ رضی اللہ عنہ اس پر ظلم کرو گے آپ رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے اس جان لے بارے میں جو اس کے پیٹ میں موجود ہے۔ اس کا کیا گناہ ہے؟ کس وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ ایک جان کے بدلے دو جانوں کو قتل کرو گے؟ سو آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے اپنا حمل وضع کیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کیا۔

(۲۹٤۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زَاذَانَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ بِهَا فَلُفَّتْ فِي عَبَائَةٍ.

(۲۹۴۱۲) حضرت زاذان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے عورت کو چوغہ میں مکمل لپیٹ دیا گیا۔

(۲۹٤۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ مَسْعُودٍ ، رَجُلٍ مِنْ آلِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا رَجَمَ شُرَاحَةَ ، جَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُونَهَا ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَلْعَنُوهَا ، فَإِنَّهُ مَنْ أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدٌّ ، فَهُوَ كَفَّارَتُهُ ، جَزَاءَ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ.

(۲۹۴۱۳) حضرت مسعود رحمۃ اللہ علیہ جو آل ابو الدرداء کے ایک فرد ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحہ کو سنگسار کیا تو گوں نے اس پر لعن طعن کرنا شروع کر دیا۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! اس پر لعن طعن مت کرو۔ اس لیے کہ جس شخص پر سزا

کا کوڑا مار دیا جائے تو وہ اس کا کفارہ ہو جاتا ہے قرض کی جزا قرض کے بدلے میں۔

(۱۲٤) فِيمَنْ يَبْدَأُ بِالرَّجْمِ

ان لوگوں کے بیان میں جو پتھر مارنے کی ابتدا کریں گے

(٢٩٤١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِذَا شَهِدَ عِنْدَهُ الشُّهُودُ عَلَى الزِّنَى ، أَمَرَ الشُّهُودَ أَنْ يَرْجُمُوا ، ثُمَّ رَجَمَ ، ثُمَّ رَجَمَ النَّاسُ ، وَإِذَا كَانَ إِقْرَارًا ، بَدَأَ هُوَ فَرَجَمَ، ثُمَّ رَجَمَ النَّاسُ.

(۲۹۴۱۴) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ کے پاس جب گواہ زنا کی گواہی دیتے پھر آپ ؓ گواہوں کو پتھر مارنے کا حکم دیتے پھر آپ ؓ پتھر مارتے پھر لوگ پتھر مارتے اور جب اقرار کرتا تو آپ ؓ خود ابتدا کرتے سو اسے پتھر مارتے پھر لوگ اسے پتھر مارتے۔

(٢٩٤١٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ الزِّنَى زِنَاءَانِ : زِنَى سِرٍّ ، وَزِنَى عَلاَنِيَةٍ ، فَزِنَى السِّرِّ ، أَنْ يَشْهَدَ الشُّهُودُ فَيَكُونَ الشُّهُودُ أَوَّلَ مَنْ يَرْمِي ، ثُمَّ الإِمَامُ ، ثُمَّ النَّاسُ ، وَزِنَى الْعَلاَنِيَةِ ، أَنْ يَظْهَرَ الْحَبَلُ ، أَوِ الاِعْتِرَافُ ، فَيَكُونُ الإِمَامُ أَوَّلَ مَنْ يَرْمِي ، قَالَ : وَفِي يَدِهِ ثَلاَثَةُ أَحْجَارٍ ، قَالَ : فَرَمَاهَا بِحَجَرٍ فَأَصَابَ صِمَاخَهَا فَاسْتَدَارَتْ ، وَرَمَى النَّاسُ.

(۲۹۴۱۵) حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو بے شک زنا دو طرح کا ہوتا ہے۔ پوشیدہ زنا اور اعلانیہ زنا پس پوشیدہ زنا تو یہ ہے کہ گواہ زنا کی گواہی دیں سو گواہ سب سے پہلے پتھر مارنے والے ہوں گے پھر حاکم پھر لوگ اور اعلانیہ زنا یہ ہے کہ حمل ظاہر ہو جائے یا اعتراف کرلے سو امام سب سے پہلے پتھر مارنے والا ہوگا راوی کہتے ہیں آپ ؓ کے ہاتھ میں کچھ پتھر تھے سو آپ ؓ نے اس عورت کو ایک پتھر مارا جو اس کے کان کے سوراخ میں جا لگا تو وہ گھومنے لگی اور لوگوں نے پتھر مارے۔

(٢٩٤١٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ مِثْلَهُ.

(۲۹۴۱۶) حضرت عبدالرحمن ؒ سے حضرت علی ؓ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی بعینہ منقول ہے۔

(٢٩٤١٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ نَافِعٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : الرَّجْمُ رَجْمَانِ ، فَرَجْمٌ يَرْجُمُ الإِمَامُ ، ثُمَّ النَّاسُ ، وَرَجْمٌ يَرْجُمُ الشُّهُودُ ، ثُمَّ الإِمَامُ ، ثُمَّ النَّاسُ ، فَقُلْتُ لِلْحَكَمِ : مَا رَجْمُ الإِمَامِ ؟ قَالَ : إِذَا وَلَدَتْ ، أَوْ أَقَرَّتْ ، وَرَجْمُ الشُّهُودِ إِذَا شَهِدُوا.

(۲۹۴۱۷) حضرت عمرو بن نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: رجم کی دو قسمیں ہیں ایک رجم وہ جو حاکم پتھر مارتا ہے پھر لوگ اور ایک رجم وہ جو گواہ پتھر مارتے ہیں پھر حاکم پھر لوگ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت حکم سے عرض کی امام کا رجم کیا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: جب وہ عورت بچہ پیدا کرے یا وہ اقرار کرے اور گواہوں کا رجم یہ ہے کہ جب وہ گواہی دے دیں۔

(۲۹٤۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَكَمِ : مَا رَجْمُ الإِمَامِ ؟ قَالَ : إِذَا وَلَدَتْ ، أَوْ أَقَرَّتْ ، وَإِذَا شَهِدَ الشُّهُودُ بَدَأَ الشُّهُودُ.

(۲۹۴۱۸) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ سے دریافت کیا حاکم کا رجم کرنا کیا ہوتا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: جب عورت بچہ پیدا کرلے یا اقرار کرلے اور جب گواہ گواہی دے دیں، تو گواہ ہی ابتدا کریں گے۔

(۱۳۵) فِي الشَّهَادَةِ عَلَى الزِّنَى ، كَيْفَ هِيَ ؟

زنا کی گواہی دینے کے بیان میں کہ وہ کیسے دی جائے گی؟

(۲۹٤۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : لَمَّا شَهِدَ أَبُو بَكْرَةَ وَصَاحِبَاهُ عَلَى الْمُغِيرَةِ ، جَاءَ زِيَادٌ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : رَجُلٌ لَنْ يَشْهَدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِلاَّ بِحَقٍّ ، قَالَ : رَأَيْتُ انْبِهَارًا وَمَجْلِسًا سَيِّئًا . فَقَالَ عُمَرُ : هَلْ رَأَيْتَ الْمِرْوَدَ دَخَلَ الْمُكْحُلَةِ ؟ قَالَ : لاَ ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَجُلِدُوا.

(۲۹۴۱۹) حضرت ابو عثمان ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکرہ ؓ اور ان کے دو ساتھیوں نے حضرت مغیرہ ؓ کے خلاف گواہی دے دی تو زیاد آئے حضرت عمر ؓ نے ان سے فرمایا: ایک آدمی ہرگز گواہی نہیں دے گا ان شاء اللہ مگر حق بات کی۔ اس نے کہا: میں نے حیران کن بات اور بری مجلس دیکھی اس پر حضرت عمر ؓ نے پوچھا کیا تو نے سلائی کو سرمہ دانی میں داخل ہونے کی طرح دیکھا؟ اس نے کہا نہیں حضرت عمر ؓ نے ان کے متعلق حکم دیا تو ان سب کو کوڑے مارے گئے۔

(۲۹٤۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ أُنَاسًا شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ فِي زِنًى ، قَالَ : فَقَالَ عُثْمَانُ بِيَدِهِ هَكَذَا : تَشْهَدُونَ أَنَّهُ ، وَجَعَلَ يُدْخِلُ إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ فِي إِصْبَعِهِ الْيُسْرَى ، وَقَدْ عَقَدَ بِهَا عَشْرَةً.

(۲۹۴۲۰) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ چند لوگوں نے ایک آدمی کے خلاف زنا کی گواہی دی تو حضرت عثمان ؒ نے اپنا ہاتھ اس طرح کر کے فرمایا: تم اس بات کی گواہی دیتے ہو، اور آپ ؓ نے اپنی شہادت کی انگلی کو اپنی بائیں انگلی میں ڈالا اور دس کا عدد بنایا۔

(۲۹٤۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ مِنْ شَأْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ الَّذِي كَانَ ، قَالَ أَبُو بَكْرَةَ : اجْتَنِبْ ، أَوْ تَنَحَّ عَنْ صَلاَتِنَا ، فَإِنَّا لاَ نُصَلِّي خَلْفَكَ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَى

عُمَرَ فِي شَأْنِهِ ، قَالَ :فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى الْمُغِيرَةِ :أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّهُ قَدْ رَقِيَ إِلَيَّ مِنْ حَدِيثِكَ حَدِيثٌ ، فَإِنْ يَكُنْ مَصْدُوقًا عَلَيْكَ ، فَلأَنْ تَكُونَ مِتَّ قَبْلَ الْيَوْمِ خَيْرٌ لَكَ ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَإِلَى الشُّهُودِ ، أَنْ يُقْبِلُوا إِلَيْهِ.
فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَيْهِ ، دَعَا الشُّهُودَ فَشَهِدُوا ، فَشَهِدَ أَبُو بَكْرَةَ ، وَشِبْلُ بْنُ مَعْبَدٍ ، وَأَبُو عَبْدِ اللهِ نَافِعٌ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ حِينَ شَهِدَ هَؤُلاَءِ الثَّلاَثَةُ :أَوْدَى الْمُغِيرَةِ أَرْبَعَةٌ ، وَشَقَّ عَلَى عُمَرَ شَأْنُهُ جِدًّا ، فَلَمَّا قَامَ زِيَادٌ ، قَالَ: لَنْ يَشْهَدَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ إِلاَّ بِحَقٍّ ، ثُمَّ شَهِدَ ، فَقَالَ :أَمَّا الزِّنَى فَلاَ أَشْهَدُ بِهِ ، وَلَكِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَمْرًا قَبِيحًا، فَقَالَ عُمَرُ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، حُدُّوهُمْ ، فَجَلَدَهُمْ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ جَلْدِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَامَ أَبُو بَكْرَةَ ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّهُ زَانٍ ، فَذَهَبَ عُمَرُ يُعِيدُ عَلَيْهِ الْحَدَّ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :إِنْ جَلَدْتَهُ فَارْجُمْ صَاحِبَكَ ، فَتَرَكَهُ ، فَلَمْ يُجْلَدْ فِي قَذْفٍ مَرَّتَيْنِ بَعْدُ.

(۲۹۴۲۱) حضرت قسامہ بن زہیر ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکرہ ؓ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ کا معاملہ ہوا تھا تو وہ اس طرح تھا حضرت ابوبکرہ ؓ نے کہا: دور رہو ہماری نمازوں سے بے شک ہم تمہارے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے سو حضرت مغیرہ ؓ نے ان کے بارے میں حضرت عمر ؓ کو خط لکھا: حضرت عمر ؓ نے حضرت مغیرہ ؓ کو جواب لکھا کہ: حمد وصلوٰۃ کے بعد بے شک اس نے مجھے تمہاری باتوں میں سے ایک بات پہنچائی ہے پس اگر وہ تمہارے خلاف سچی ہے تو ضرور تمہارا آج کے دن سے پہلے مرجانا تمہارے لیے بہتر تھا۔ اور پھر آپ ؓ نے ان کو اور گواہوں کو خط لکھا کہ وہ سب میرے پاس آئیں۔
پس جب وہ سب لوگ حضرت عمر ؓ کے پاس پہنچ گئے تو آپ ؓ نے گواہوں کو بلایا سو انہوں نے گواہی دی پس حضرت ابوبکرہ ؓ، حضرت شبل بن معبد اور ابوعبداللہ نافع نے گواہی دی راوی کہتے ہیں: جب یہ تینوں گواہی دے چکے تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا: مغیر ہلاک ہوگیا چوتھے آدمی آئے! اور حضرت عمر ؓ پر ان کی یہ حالت بہت بھاری گزری۔ سو جب زیاد کھڑا ہوا تو آپ ؓ نے فرمایا: یہ ہرگز گواہی نہیں دے گا ان شاء اللہ مگر حق بات کی پھر اس نے گواہی دی اور کہا: جہاں تک زنا کا تعلق ہے تو میں اس کی گواہی نہیں دیتا لیکن تحقیق میں نے فحش معاملہ دیکھا ہے اس پر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اللہ اکبر ان تینوں کو کوڑے مارو سو آپ ؓ نے ان کو کوڑے مارے پس جب حضرت ابوبکرہ ؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک وہ زانی ہے! سو حضرت عمر ؓ ان پر دوبارہ حد جاری کرنے کے لیے جانے لگے اس پر حضرت علی ؓ نے فرمایا: اگر تم اس کو کوڑے مارتے ہو تو اپنے ساتھی کو بھی سنگسار کرو! پس حضرت عمر ؓ نے ان کو چھوڑ دیا اور ایک تہمت میں دو مرتبہ اس کے بعد کوڑے نہیں مارے گئے۔

(۲۹۴۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، قَالَ :لَقِيَنِي سَعِيدُ بْنُ أَرْطَبَانَ ، عَمُّ ابْنِ عَوْنٍ ، فَقَالَ : أَتُرِيدُ أَنْ تَأْتِيَ أَبَا الْعَالِيَةِ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فَقُلْ لَهُ :شَهِدَ الْحَسَنُ ، وَابْنُ سِيرِينَ ، وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَلَى امْرَأَةٍ وَرَجُلٍ أَنَّهُمَا زَنَيَا ، وَأَقَرَّتِ الْمَرْأَةُ ، وَأَنْكَرَ الرَّجُلُ ؟ فَسَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ :لَقِيتُ رَجُلاً

مِنْ أَهْلِ الأَهْوَاءِ ؛ يُجْلَدُ الْحَسَنُ ثَمَانِينَ ، وَمُحَمَّدٌ ثَمَانِينَ ، وَثَابِتٌ ثَمَانِينَ ، وَتُرْجَمُ الْمَرْأَةُ بِاعْتِرَافِهَا ، وَيَذْهَبُ الرَّجُلُ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۹۴۲۲) حضرت ابوخلدہ ؒ فرماتے ہیں کہ سعید بن ارطبان جو حضرت ابن عون ؒ کے چچا ہیں ان کی مجھ سے ملاقات ہوئی وہ کہنے لگے کیا تمہارا حضرت ابوالعالیہ ؒ کے پاس جانے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں انہوں نے کہا! تم ان سے کہنا حضرت حسن بصری ؒ، حضرت ابن سیرین اور حضرت ثابت بنانی ان سب حضرات نے ایک آدمی اور ایک عورت کے خلاف گواہی دی ہے کہ ان دونوں نے زنا کیا ہے اور اس عورت نے اقرار کرلیا اور آدمی نے انکار کردیا تو کیا حکم ہے؟ راوی کہتے ہیں، پس میں نے حضرت ابوالعالیہ ؒ سے اس کے متعلق سوال کیا انہوں نے فرمایا: تمہاری نفس پرستوں میں سے کسی آدمی سے ملاقات ہوئی ہے حسن بصری ؒ کو اسی کوڑے مارے جائیں گے اور محمد ؒ کو اسی کوڑے مارے جائیں گے اور ثابت بنانی ؒ کو اسی کوڑے اور اس عورت کو اعتراف کرنے کی وجہ سے سنگسار کردیا جائے گا اور آدمی چلا جائے گا اور اس پر کوئی سزا لاگو نہیں ہوگی۔

(۲۹۴۲۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا حَدُّ ذَلِكَ ؟ يَعْنُونَ الرَّجْمَ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُمْ رَأَوْهُ يُدْخِلُ كَمَا يُدْخِلُ الْمِيلُ فِي الْمُكْحُلَةِ ، فَقَدْ وَجَبَ الرَّجْمُ.

(۲۹۴۲۳) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ یہودیوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: اس کی حد کیا ہے یعنی سنگسار کرنے کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب چار آدمی گواہی دے دیں کہ بے شک انہوں نے اس شخص کو داخل کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسا کہ سلائی سرمہ دانی میں داخل کرتے ہیں تو تحقیق رجم ثابت ہوگیا۔

(۲۹۴۲۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ عَلَى شَيْءٍ ، مَنَعُوا ظُهُورَهُمْ ، وَجَازَتْ شَهَادَاتُهُمْ.

(۲۹۴۲۴) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: جب چار آدمیوں نے کسی چیز کی گواہی دی تو انہوں نے اپنی پشتوں کی حفاظت کرلی اور ان کی گواہی جائز ہوگی۔

(۲۹۴۲۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الشُّهُودِ الأَرْبَعَةِ.

(۲۹۴۲۵) حضرت جعفر ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ میں چار میں سب سے پہلا گواہ ہوں۔

(۱۲۶) فِي الرَّجُلِ يَشْهَدُ عَلَيْهِ شَاهِدَانِ ، ثُمَّ يَذْهَبَانِ

اس آدمی کے بیان میں جس کے خلاف دو گواہ گواہی دیں پھر وہ دونوں چلے جائیں

(۲۹۴۲۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِرَجُلٍ وَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلاَنِ أَنَّهُ

سَرَقَ ، فَأَخَذَ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورِ النَّاسِ ، وَتَهَدَّدَ شُهُودَ الزُّورِ ، فَقَالَ : لاَ أُوتَى بِشَاهِدِ زُورٍ إِلاَّ فَعَلْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : ثُمَّ طَلَبَ الشَّاهِدَيْنِ فَلَمْ يَجِدْهُمَا ، فَخَلَّى سَبِيلَهُ.

(۲۹۴۲۶) حضرت عطاء ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا اور اس کے خلاف دو گواہوں نے گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے۔ پس آپ رضی اللہ لوگوں کے معاملات میں سے کسی کے کام میں مشغول ہو گئے اور آپ رضی اللہ نے جھوٹے گواہوں کو ڈانٹ پلائی اور فرمایا: میرے پاس کسی جھوٹے گواہ کو نہ لایا جائے مگر میں اس کے ساتھ ایسا اور ایسا معاملہ کروں گا راوی نے فرمایا: پھر آپ رضی اللہ نے ان دونوں گواہوں کو طلب کیا تو ان کو نہ پایا سو آپ رضی اللہ نے اس شخص کو آزاد چھوڑ دیا۔

(۱۲۷) فِي الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يُقِرَّانِ بِالْحَدِّ ، ثُمَّ يُنْكِرَانِهِ

اس آدمی اور عورت کے بیان میں جو دونوں حد کا اقرار کرلیں پھر وہ دونوں انکار کردیں

(۲۹۴۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةً رُفِعَتْ إِلَى عُمَرَ ، أَقَرَّتْ بِالزِّنَى أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، فَقَالَ : إِنْ رَجَعْتِ لَمْ نُقِمْ عَلَيْكِ الْحَدَّ ، فَقَالَتْ : لاَ يَجْتَمِعُ عَلَيَّ أَمْرَانِ ؛ آتِي الْفَاحِشَةَ ، وَلاَ يُقَامُ عَلَيَّ الْحَدُّ ، قَالَ : فَأَقَامَهُ عَلَيْهَا.

(۲۹۴۲۷) حضرت عبداللہ بن شداد ریشید فرماتے ہیں کہ ایک عورت کو حضرت عمر رضی اللہ کے سامنے پیش کیا گیا جس نے چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا۔ اس پر آپ رضی اللہ نے فرمایا: اگر تو واپس لوٹ جائے تو ہم تجھ پر حد قائم نہیں کریں گے اس عورت نے کہا: مجھ پر پھر دو معاملہ جمع ہو جائیں گے! میں نے فحش کام کیا اور مجھ پر حد بھی نہیں لگائی گئی تو آپ رضی اللہ نے اس پر حد قائم کردی۔

(۲۹۴۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ أَبَا وَاقِدٍ بَعَثَهُ عُمَرُ إِلَيْهَا ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

(۲۹۴۲۸) حضرت سلیمان بن یسار ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو واقد ریشید حضرت عمر رضی اللہ کو نے اس عورت کی طرف بھیجا پھر آپ ریشید نے ماقبل جیسی حدیث ذکر کی۔

(۲۹۴۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : إِذَا أَقَرَّ بِحَدِّ زِنًى ، أَوْ سَرِقَةٍ ، ثُمَّ جَحَدَ دُرِءَ عَنْهُ.

(۲۹۴۲۹) حضرت جابر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عامر شعبی ریشید اور حضرت عطاء ریشید ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب کوئی حد زنا یا حد سرقہ کا اقرار کرلے پھر وہ انکار کرے تو اس سے سزا ختم کردی جائے گی۔

(۲۹۴۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ، قَالَ : إِنْ كَانَ أَقَرَّ فَقَدْ أَنْكَرَ ، يَعْنِي الَّذِي يُقِرُّ بِالْحَدِّ ، ثُمَّ يَرْجِعُ.

(۲۹۴۳۰) حضرت قتادہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن یعمر ریشید نے ارشاد فرمایا: اگر کسی نے اقرار کیا پھر انکار کردیا یعنی وہ شخص

جو حد کا اقرار کرلے پھر رجوع کرلے۔

(۲۹٤۳۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ عِنْدَ النَّاسِ ، ثُمَّ يَجْحَدُ ، قَالَ : يُؤْخَذُ بِهِ.

(۲۹۴۳۱) حضرت حمید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو لوگوں کے سامنے اقرار کرلے پھر انکار کردے آپ ؒ نے فرمایا: اس کو اس وجہ سے پکڑا جائے گا۔

(۲۹٤۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُقِرُّ بِالْحَدِّ دُونَ السُّلْطَانِ ، ثُمَّ يَجْحَدُ إِذَا رُفِعَ ، لَمْ يَرَ أَنْ يَلْزَمَهُ.

(۲۹۴۳۲) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو بادشاہ کی غیر موجودگی میں حد کا اقرار کرلے پھر وہ انکار کردے جب اسے پیش کیا جائے۔ تو آپ ؒ نے یہ رائے نہیں رکھی کہ اس پر لازم کردیا جائے۔

(۲۹٤۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : مَنِ اعْتَرَفَ مِرَارًا كَثِيرَةً بِسَرِقَةٍ ، أَوْ بِحَدٍّ ثُمَّ أَنْكَرَ ، لَمْ يَجُزْ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۲۹۴۳۳) حضرت اسماعیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب ؒ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کئی مرتبہ چوری یا حد کا اعتراف کرلے پھر وہ انکار کردے تو اس پر کوئی چیز نافذ نہیں ہوگی۔

(۱۲۸) فِي الذِّمِّيِّ ، يَسْتَكْرِهُ الْمُسْلِمَةَ عَلَى نَفْسِهَا

اس ذمی کے بیان میں جو مسلمان عورت کو بدکاری پر مجبور کرے

(۲۹٤۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عُثْمَان ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ النَّصَارَى اسْتَكْرَهَ امْرَأَةً مُسْلِمَةً عَلَى نَفْسِهَا ، فَرُفِعَ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ، فَقَالَ : مَا عَلَى هَذَا صَالَحْنَاكُم ، فَضَرَبَ عُنُقَهُ.

(۲۹۴۳۴) حضرت زیاد بن عثمان ؒ فرماتے ہیں کہ ایک عیسائی آدمی نے ایک مسلمان عورت کو بدکاری پر مجبور کیا سو اس شخص کو حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ کی خدمت میں پیش کردیا گیا، آپ ؓ نے فرمایا: کیا ہم نے تم سے اس کام پر مصالحت کی تھی؟ آپ ؓ نے اس کی گردن اڑا دی۔

(۲۹٤۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، مِنْ نَبْطِ أَهْلِ الشَّامِ نَخَسَ بِامْرَأَةٍ عَلَى دَابَّةٍ ، فَلَمْ تَقَعْ ، فَدَفَعَهَا بِيَدِهِ فَصَرَعَهَا ، فَانْكَشَفَتْ عَنْهَا ثِيَابُهَا ، فَجَلَسَ لِيُجَامِعَهَا ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَقَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ ، فَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ ، وَقَالَ :

لَيْسَ عَلَى هَذَا عَاهَدْنَاكُمْ.

(۲۹۴۳۵) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ذمی آدمی نے جس کا تعلق شام کے نبطی قبیلہ سے تھا اس نے ایک عورت کی پہلو میں لکڑی ماری جو سواری پر سوار تھی پس وہ نیچے نہیں گری تو اس نے اس کو ہاتھ سے دھکا دیا اور اسے نیچے گرا دیا اور اس عورت کے کپڑے کھل گئے۔ پھر وہ بیٹھ گیا تا کہ اس سے جماع کرلے پس اس شخص کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور اس پر بینہ بھی قائم ہو گیا پھر آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کو سولی پر لٹکا دیا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کام پر ہم نے تم سے معاہدہ نہیں کیا تھا!

(۲۹٤۳٦) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ أُتِيَ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ اسْتَكْرَهَ امْرَأَةً مُسْلِمَةً ، فَخَصَاهُ.

(۲۹۴۳۶) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان کے پاس ایک ذمی آدمی لایا گیا جس نے کسی مسلمان عورت کو بدکاری پر مجبور کیا تھا تو انہوں نے اس کو خصی کر دیا۔

(۲۹٤۳۷) حَدَّثَنَا الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا اسْتَكْرَهَ الذِّمِّيُّ الْمُسْلِمَةَ قُتِلَ.

(۲۹۴۳۷) حضرت اسماعیل بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب ذمی شخص مسلمان عورت کو بدکاری پر مجبور کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

(۱۲۹) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ زَنَيْتُ بِفُلاَنَةٍ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو یوں کہہ دے: میں نے فلاں عورت سے زنا کیا ہے، اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹٤۳۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ : أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَى ، قَالَ : وَبِمَنْ ، قَالَ : بِفُلاَنَةَ مَوْلاَةِ ابْنِ فُلاَنٍ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأَنْكَرَتْ ، فَخَلَّى سَبِيلَهَا ، وَأَخَذَهُ بِمَا أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ ، وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّهُ جَلَدَهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ فِيهَا. (احمد ۳۳۹)

(۲۹۴۳۸) حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے خود زنا کا اقرار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا! کس کے ساتھ؟ انہوں نے کہا: فلاں عورت کے ساتھ جو ابن فلاں کی باندی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی طرف قاصد بھیجا اس نے انکار کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور ان کو پکڑ لیا جس نے خود زنا کا اقرار کیا تھا اور یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تہمت کی حد لگائی تھی۔

(۲۹٤۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ :زَنَيْت بِفُلاَنَةٍ ، قَالَ :عَلَيْهِ لَهَا الْحَدُّ.

(۲۹۴۳۹) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے یوں کہا تھا: میں نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی پر اس عورت کی وجہ سے حد لاگو ہوگی۔

(۲۹٤٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَةٍ :أَشْهَدُ أَنِّي قَدْ زَنَيْتُ بِكِ ، قَالَ :أَضْرِبُهُ بِمَا افْتَرَى عَلَيْهَا ، وَلاَ أَضْرِبُهُ بِمَا افْتَرَى عَلَى نَفْسِهِ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۲۹۴۴۰) حضرت صالح بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی عورت کو یوں کہہ دیا بے شک میں نے تیرے ساتھ زنا کیا ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اسے اس وجہ سے تو ماروں گا کہ اس نے اس عورت پر جھوٹا الزام لگایا ہے اور اس شخص کو اپنی ذات پر تہمت لگانے کی وجہ سے نہیں ماروں گا مگر بینہ کے ساتھ۔

(۲۹٤٤١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :يُجْلَدُ حَدَّيْنِ ، قُلْتُ :فَإِنْ أَكْذَبَ ؟ قَالَ :يُجْلَدُ حَدًّا، وَيُدْرَأُ عَنْهُ آخَرُ.

(۲۹۴۴۱) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ نے ارشاد فرمایا: اس کو دو سزاؤں کے کوڑے مارے جائیں گے میں نے پوچھا: اگر اس کا جھوٹ ظاہر ہو جائے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر ایک حد کے کوڑے مارے جائیں گے اور دوسری حد اس سے ختم کر دی جائے گی۔

(۲۹٤٤٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قَالَتِ الْمَرْأَةُ :زَنَى بِي فُلاَنٌ ، فلا تُجْلَدُ ، وَلاَ يُجْلَدُ.

(۲۹۴۴۲) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب عورت یوں کہے کہ: فلاں نے میرے ساتھ زنا کیا ہے تو نہ اس عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور نہ اس فلاں کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۱۳۰) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ الرَّجُلَ بِالْمَرْأَةِ

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی پر عورت کے ساتھ تہمت لگائے

(۲۹٤٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَام ، عَنِ الْحَسَن ، قَالَ :إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِالْمَرْأَةِ ؛ جُلِدَ حَدَّيْنِ ؛ حَدّ لِلرَّجُلِ ، وَحَدّ لِلْمَرْأَة.

(۲۹۴۴۳) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی دوسرے آدمی پر عورت کے ساتھ تہمت لگا دے تو اس پر دو سزاؤں کے کوڑے مارے جائیں گے ایک سزا آدمی کی وجہ سے اور دوسری سزا عورت کی وجہ سے۔

(۲۹٤٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ :إِنَّ فُلاَنًا زَنَى بِفُلاَنَةَ

، فَلَيْسَ عَلَيْهِ إِلاَّ حَدٌّ وَاحِدٌ.

(۲۹۴۴۴) حضرت عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی دوسرے آدمی سے یوں کہے: بے شک فلاں شخص نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے تو اس پر صرف ایک ہی حد لاگو ہوگی۔

(۱۳۱) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ بِرَجُلٍ ، وَيُسَمِّيهِ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی پر کسی آدمی کے ساتھ تہمت لگا دے اور اس بندے کا نام بھی لے

(۲۹٤٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِرَجُلٍ مُسَمًّى ، أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِ ، كَانَ الَّذِي لاَعَنَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَذَفَهَا بِابْنِ سَحْمَاءَ.

(۲۹۴۴۵) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی بیوی پر کسی آدمی کا نام لے کر الزام لگائے تو اس پر حد قذف قائم کی جائے گی۔ اور حضرت ابن سیرین نے فرمایا: اس پر حد لاگو نہیں ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص سے لعان کروایا تھا جس نے اپنی بیوی پر ابن سحماء کے ساتھ بدکاری کی تہمت لگائی تھی۔

(۲۹٤٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِرَجُلٍ مُسَمًّى ، لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ لَهُمَا إِلاَّ حَدٌّ وَاحِدٌ ، قَالَ : أَيُّهُمَا أَخَذَهُ بِحَدِّهِ ، لَمْ يَكُنْ لِلآخَرِ حَدٌّ . إِنْ بَدَأَتِ الْمَرْأَةُ فَلاَعَنَتْهُ ، لَمْ يُضْرَبْ لِلرَّجُلِ ، وَإِنْ ضُرِبَ لِلرَّجُلِ لَمْ يُلاَعَنْ لِلْمَرْأَةِ.

(۲۹۴۴۶) حضرت محمد بن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب اپنی بیوی پر کسی آدمی کا نام لے کر تہمت لگائے تو اس پر ان دونوں کی وجہ سے صرف ایک ہی حد لاگو ہوگی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جس نے بھی اس کو اپنی سزا کے لیے پکڑ لیا تو دوسرے کے لیے سزا کا اختیار نہیں ہوگا۔ اگر عورت نے ابتدا کر لی تو وہ اپنے خاوند سے لعان کرے گی اور آدمی کی وجہ سے اسے کوڑے نہیں مارے جائیں گے اور اگر اسے آدمی کی وجہ سے کوڑے مارے جائیں گے تو عورت سے لعان نہیں ہوگا۔

(۱۳۲) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لاِمْرَأَتِهِ رَأَيْتُكِ تَزْنِينَ قَبْلَ أَنْ أَتَزَوَّجَكِ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی کو یوں کہہ دے: میں نے تجھ سے شادی کرنے سے پہلے تجھے زنا کرتے ہوئے دیکھا تھا

(۲۹٤٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :

رَأَيْتُكِ تَزْنِينَ قَبْلَ أَنْ تَكُونِينَ عِنْدِي ، قَالَ سَعِيدٌ :حَدٌّ ، وَلاَ مُلاَعَنَةَ. وَقَالَ الْحَسَنُ :لاَ حَدَّ ، وَلاَ مُلاَعَنَةَ ، لأَنَّهُ قَالَ لَهَا ذَلِكَ وَهِيَ عِنْدَهُ.

(۲۹۴۴۷) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیّب ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو یوں کہہ دیا: تجھے میں نے میرے پاس ہونے سے پہلے کبھی زنا کرتے ہوئے دیکھا تھا، حضرت سعید ؒ نے فرمایا: اس پر حد قذف لگائی جائے گی اور لعان نہیں ہوگا اور حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: نہ حد قذف ہوگی اور نہ لعان ہوگا۔ اس لیے کہ اس نے اس عورت کو اس وقت کہا ہے جبکہ وہ اس کے پاس تھی۔

(٢٩٤٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ :زَنَيْتِ وَأَنْتِ أَمَةٌ ، قَالَ :يُحَدُّ.

(۲۹۴۴۸) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو یوں کہا: تو نے زنا کیا تھا درانحالیکہ تو باندی تھی۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس پر حد لگائی جائے گی۔

(۱۳۳) فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ قَذَفَهَا ، مَا عَلَيْهِ ؟

ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی پھر اس نے اس پر تہمت لگا دی، اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(٢٩٤٤٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً ، ثُمَّ قَذَفَهَا ، قَالَ :يُجْلَدُ الْحَدَّ ، لَيْسَ كَمَنْ لَمْ يُطَلِّقْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :يُلاَعِنُ إِذَا كَانَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ.

(۲۹۴۴۹) حضرت جابر بن زید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی پھر اس نے اس پر الزام لگا دیا ہو آپ ؓ نے فرمایا: اس پر حد قذف لگائی جائے گی۔ وہ ایسا نہیں ہوگا جیسے کہ اس نے طلاق نہیں دی۔

اور حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: وہ لعان کرسکتا ہے جبکہ رجوع کرنے کا مالک ہو۔

(٢٩٤٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، ثُمَّ قَذَفَهَا ، قَالَ :يُجْلَدُ الْحَدَّ ، إِلاَّ أَنْ تَكُونَ حَامِلاً ، فَإِنْ كَانَتْ حَامِلاً لاَعَنَهَا.

(۲۹۴۵۰) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر اس نے اس پر الزام لگا دیا تو اس شخص پر حد قذف لگائی جائے گی مگر یہ کہ وہ حاملہ ہو پس اگر وہ حاملہ ہوئی تو وہ اس سے لعان کرے گا۔

(٢٩٤٥١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا وَهِيَ حُبْلَى ، ثُمَّ انْتَفَى مِمَّا فِي بَطْنِهَا ، قَالَ :يُجْلَدُ ، وَيُلْزَقُ بِهِ الْوَلَدُ.

(۲۹۴۵۱) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو حاملہ ہونے کی حالت میں تین طلاقیں دے دیں پھر اس نے اس کے پیٹ میں موجود بچہ کی بھی نفی کر دی آپ ؒ نے فرمایا: اس کو کوڑے مارے جائیں گے اور اس بچہ کو اس سے ملا دیا جائے گا۔

(۲۹٤۵۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا طَلَّقَ ثَلاَثًا ، ثُمَّ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ وَهُوَ لاَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ، جُلِدَ ، وَأُلْزِقَ بِهِ الْوَلَدُ ، وَإِذَا انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ وَهُوَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ لاَعَنَ ، وَنُفِيَ عَنْهُ الْوَلَدُ ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يُقِرَّ بِهِ قَطُّ.

(۲۹۴۵۲) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں پھر اس نے اپنے بچہ کی نفی کر دی اس حال میں کہ وہ حق رجعت کا مالک نہ ہو تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے اور اس بچہ کو اس کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ اور جب اس نے اپنے بچہ کی نفی کر دی اس حال میں کہ وہ حق رجعت کا مالک ہو تو وہ لعان کرے گا اور اس بچہ کی اس سے نفی کر دی جائے گی اگرچہ اس نے ہرگز بھی اس کا اقرار نہ کیا ہو۔

(۲۹٤۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ طَلاَقًا بَائِنًا ،فَادَّعَتْ حَمْلاً فَانْتَفَى مِنْهُ ، قَالَ : يُلاَعِنُهَا.

(۲۹۴۵۳) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دے دی تھی پس اس عورت نے حمل کا دعویٰ کیا تو اس نے اس بچہ کی نفی کر دی آپ ؒ نے فرمایا: وہ اس سے لعان کرے گا۔

(۲۹٤۵٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلاَثًا ، فَجَائَتْ بِحَمْلٍ فَانْتَفَى مِنْهُ ؟ قَالَ : فَقَالَ : يُلاَعِنُ ، قَالَ : فَقَالَ الْحَارِثُ : يَا أَبَا عَمْرٍو ، إِنَّ اللَّهَ قَالَ فِي كِتَابِهِ : (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ) ، أَفْتَرَاهَا لَهُ زَوْجَةٌ ؟ قَالَ : فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : إِنِّي لأَسْتَحِي إِذَا رَأَيْتُ الْحَقَّ أَنْ لاَ أَرْجِعَ إِلَيْهِ.

(۲۹۴۵۴) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں۔ پھر وہ حاملہ ہو کر آئی اور اس نے حمل کی نفی کر دی؟ آپ ؒ نے فرمایا: وہ لعان کرے گا راوی کہتے ہیں حضرت حارث ؒ نے فرمایا: اے ابو عمر! یقیناً اللہ رب العزت نے اپنی کتاب میں یوں فرمایا ہے! وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں کیا اس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی ہے؟ اس پر حضرت شعبی ؒ نے فرمایا: بے شک مجھے حیا آتی ہے کہ جب میں حق بات کو پہچان لوں اور اس کی طرف رجوع نہ کروں۔

(۲۹٤۵۵) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ طَلاَقًا بَائِنًا ثُمَّ يَقْذِفُهَا ، قَالَ : يُضْرَبُ.

(۲۹۴۵۵) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دے دی ، پھر وہ اس پر تہمت لگائے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹٤٥٦) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّي ، قَالَ : كَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَقُولُ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهَا : زَنَيْتِ وَأَنْتِ امْرَأَتِي ، قَالَ : يُلاَعِنُ.

(۲۹۴۵۶) حضرت عثمان بتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ ایک آدمی کے بارے میں فرمایا کرتے تھے۔ جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی پھر اس نے اس سے کہا: تو نے زنا کیا حالانکہ تو میری بیوی ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ لعان کرے گا۔

(١٣٤) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی بیوی پر تہمت لگائے پھر وہ اسے طلاق دے دے، اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹٤٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ قَذَفَ ، ثُمَّ طَلَّقَ ثَلاَثًا ، قَالَ : يُلاَعِنُهَا مَا كَانَتْ فِي الْعِدَّةِ.

(۲۹۴۵۷) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے تہمت لگائی پھر اس نے تین طلاقیں دے دیں آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ اپنی بیوی سے لعان کرے گا جب تک وہ عدت میں ہو۔

(۲۹٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ لاَعَنَ ، وَإِذَا كَانَ لاَ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ جُلِدَ.

(۲۹۴۵۸) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تک وہ حق رجعت کا مالک نہ ہو تو اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹٤٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَادًا ، يَقُولُ : لاَ حَدَّ وَلاَ لِعَان.

(۲۹۴۵۹) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا نہ حد ہوگی اور نہ ہی لعان۔

(۲۹٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ غَيْلاَنَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : يُضْرَبُ.

(۲۹۴۶۰) حضرت غیلان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا قَذَفَ ثُمَّ طَلَّقَ ، لاَعَنَ.

(۲۹۴۶۱) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب وہ تہمت لگائے پھر وہ طلاق دے تو وہ لعان کرے گا۔

(۱۳۵) فِي الرَّجُلِ يَرْهَنُ وَلِيدَتَهُ ، ثُمَّ يَقَعُ عَلَيْهَا

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی باندی کو گروی رکھے پھر وہ اس سے جماع کرلے

(٢٩٤٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّهْنِ ، لَمْ يَرَ عَلَيْهِ حَدًّا.

(۲۹۴۶۲) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی گروی کے معاملہ میں حد رائے نہیں تھی۔

(٢٩٤٦٣) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا رَهَنْتَ وَلِيدَتَكَ ، فَلاَ تَقَعَنَّ عَلَيْهَا حَتَّى تَفْتَكَّهَا.

(۲۹۴۶۳) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تو اپنی باندی کو گروی رکھے تو ہرگز اس سے جماع مت کر یہاں تک کہ اس کو رہن سے آزاد کرالے۔

(۱۳۶) فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الرَّجُلِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کے علاقہ میں آدمی پر حد قائم کرنے کا بیان

(٢٩٤٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : أَلاَ لاَ يَجْلِدَنَّ أَمِيرُ جَيْشٍ ، وَلاَ سَرِيَّةٍ أَحَدًا الْحَدَّ ، حَتَّى يَطْلُعَ الدَّرْبَ ، لِئَلاَّ تَحْمِلَهُ حَمِيَّةُ الشَّيْطَانِ أَنْ يَلْحَقَ بِالْكُفَّارِ.

(۲۹۴۶۴) حضرت حکیم بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خط لکھا: خبردار! ہرگز امیر لشکر یا امیر گروہ کسی ایک کو حد کے کوڑے مت مارے یہاں تک کہ شہر کا راستہ ظاہر ہو جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان کی حمیت و غیرت اس پر حملہ کردے اور وہ کفار سے جا ملے۔

(٢٩٤٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ فُلاَنِ بْنِ رُومَانَ ؛ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ نَهَى أَنْ يُقَامَ عَلَى أَحَدٍ حَدٌّ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ.

(۲۹۴۶۵) حضرت حمید بن فلان بن رومان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کسی پر بھی دشمن کے علاقہ میں حد قائم کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٩٤٦٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :غَزَوْنَا أَرْضَ الرُّومِ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ ، وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَشَرِبَ الْخَمْرَ ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَحُدَّهُ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :أَتَحُدُّونَ أَمِيرَكُمْ ، وَقَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ ، فَيَطْمَعُونَ فِيكُمْ ؟ فَقَالَ :لأَشْرَبَنَّهَا ، وَإِنْ كَانَتْ مُحَرَّمَةً ، وَلأَشْرَبَنَّهَا عَلَى رَغْمِ مَنْ رَغِمَ.

(۲۹۴۶۶) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ ہم رومیوں سے جنگ کر رہے تھے۔ ہمارے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ایک قریشی ہمارا امیر تھا۔ اس نے شراب پی ہم نے اس پر حد جاری کرنا چاہی تو حضرت حذیفہ نے کہا کہ کیا تم اپنے امیر پر حد قائم کرو گے حالانکہ تم اپنے دشمن کے قریب ہو۔ اس طرح تو وہ تم پر حاوی ہو جائے گا۔ اس پر وہ امیر کہنے لگا کہ میں شراب پیوں گا ضرا وہ حرام ہے۔

(۱۳۷) فِی الرَّجُلِ یَقَعُ عَلَی ذَاتِ مَحْرَمٍ مِنْهُ

اس آدمی کے بیان میں جو اپنی محرم سے وطی کر لے

(۲۹٤٦۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ؛ فِيمَنْ أَتَى ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ ، قَالَ : ضَرْبَةُ عُنُقٍ.

(۲۹۴۶۷) حضرت خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا: جو اپنی محرم سے وطی کرلے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: گردن ماری جائے گی۔

(۲۹٤٦۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : اقْتُلُوا كُلَّ مَنْ أَتَى ذَاتَ مَحْرَمٍ.

(۲۹۴۶۸) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر اس شخص کو قتل کردو جو اپنی محرم سے وطی کرلے۔

(۲۹٤٦۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِرَأْسِهِ. (ترمذی ۱۳۶۲۔ ابن ماجہ ۲۶۰۷)

(۲۹۴۶۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف قاصد بھیجا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لی تھی آپ رحمہ اللہ نے اس کو حکم دیا کہ وہ اس کا سر لے کر آئے۔

(۲۹٤۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : لَقِيت خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ ، فَقُلْتُ لَهُ ؟ فَقَالَ : بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ أَنْ أَقْتُلَهُ ، أَوْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ. (ابو داؤد ۴۴۵۱۔ احمد ۲۹۰)

(۲۹۴۷۰) حضرت عدی بن ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں اپنے ماموں سے ملا اس حال میں کہ ان کے پاس جھنڈا تھا میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کر لی ہے کہ میں اسے قتل کردوں یا اس کی گردن اڑا دوں۔

(۲۹٤۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : رُفِعَ إِلَى الْحَجَّاجِ رَجُلٌ زَنَى بِابْنَتِهِ ، فَقَالَ :

مَا أَدْرِی بِأَیِّ قِتْلَةٍ أَقْتُلُ هَذَا ، وَهَمَّ أَنْ یَصْلُبَهُ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطَرِّفٍ ، وَأَبُو بُرْدَةَ : سَتَرَ اللَّهُ هَذِهِ الأُمَّةَ ، أَحَبَّ الْبَلاَءِ مَا سَتَرَ الإِسْلاَمَ ، اقْتُلْهُ ، قَالَ : صَدَقْتُمَا ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ.

(۲۹۴۷۱) حضرت بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو حجاج کے سامنے پیش کیا گیا جس نے اپنی بیٹی سے زنا کیا تھا تو حجاج کہنے لگا مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں اس کو کس طریقہ سے قتل کروں؟ اور اس نے اس کو سولی پر چڑھانے کا ارادہ کیا۔ تو حضرت عبداللہ بن مطرف اور حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا: اللہ نے اس امت کی ستر پوشی کی ہے۔ پسندیدہ بلاء وہ ہے جس کی اسلام نے ستر پوشی کی تم اسے قتل کر دو اس نے کہا: تم دونوں نے سچ کہا تو اس کے حکم سے اس کو قتل کر دیا گیا۔

(۲۹٤۷۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ : سَأَلْتُهُ : مَا كَانَ الْحَسَنُ یَقُولُ فِیمَنْ تَزَوَّجَ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ ، وَهُوَ یَعْلَمُ ؟ قَالَ : عَلَیْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۴۷۲) حضرت حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو رحمہ اللہ سے دریافت کیا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں کیا فرمایا کرتے تھے جو جانتے ہوئے بھی اپنی محرم سے شادی کر لے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی۔

(۱۳۸) فِی التَّعْزِیرِ ، كَمْ هُوَ ، وَكَمْ یُبْلَغُ بِهِ ؟

تعزیر کا بیان کتنی سزا ہوگی؟ اور کتنی حد تک پہنچائے جا سکتے ہیں؟

(۲۹٤۷۳) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ حُمَیْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ یَحْیَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَیْفِیٍّ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَبِی مُوسَى : أَلاَ یُبْلَغُ فِی تَعْزِیرٍ أَكْثَرُ مِنْ ثَلاَثِینَ.

(۲۹۴۷۳) حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا؟ تعزیر میں تیس سے زیادہ مقدار میں کوڑے نہ ہوں۔

(۲۹٤۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ جَامِعٍ ، عَنْ أَبِی وَائِلٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً كَتَبَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فِی دَیْنٍ لَهُ قِبَلَهَا ، یحرج عَلَیْهَا فِیهِ ، فَأَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ یُضْرَبَ ثَلاَثِینَ جَلْدَةً. قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا : كُلُّهَا یُبْضِعُ وَیُحْدِرُ.

(۲۹۴۷۴) حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا اپنے قرض کے بارے میں جو ان پر لازم تھا اس نے اس خط میں آپ کو پریشان کیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس شخص کو تیس کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹٤۷۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : التَّعْزِیرُ مَا بَیْنَ السَّوْطِ إِلَى الأَرْبَعِینَ.

(۲۹۴۷۵) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تعزیر کی مقدار ایک کوڑے سے چالیس کوڑوں کے مابین ہے۔

(۲۹٤۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُتْبَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ أُتِیَ بِرَجُلٍ

يَسُبُّ عُثْمَانَ ، فَقَالَ :مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ سَبَبْتَهُ ؟ قَالَ :أُبْغِضُهُ ، قَالَ :وَإِنْ أَبْغَضْتَ رَجُلاً سَبَبْتَهُ ، قَالَ :فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ ثَلاَثِينَ جَلْدَةً.

(۲۹۴۷۶) حضرت حارث بن عتبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا! کس بات نے تجھے ان کو گالیاں دینے پر ابھارا؟ اس نے کہا: میں ان سے بغض رکھتا ہوں آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تو کسی آدمی سے بغض رکھے گا تو اس کا مطلب ہے کہ تو اسے گالی دے؟ تو آپ رحمہ اللہ کے حکم سے اس کو تیس کوڑے مارے گئے۔

(۲۹۴۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَجَائَهُ رَجُلٌ ، فَسَأَلَهُ الْفَرِيضَةَ ؟ فَلَمْ يَفْرِضْ لَهُ ، فَقَالَ :هُوَ كَافِرٌ بِاللَّهِ إِنْ لَمْ يَفْرِضْ لَهُ ،قَالَ :فَضَرَبَهُ مَا بَيْنَ الْعَشَرَةِ إِلَى الْخَمْسَةِ عَشَرَ.

(۲۹۴۷۷) حضرت طلحہ بن یحیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوتا تھا کہ آپ رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ رحمہ اللہ سے روزینہ مقرر کرنے کا سوال کیا آپ رحمہ اللہ نے اس کے لیے حصہ مقرر نہیں کیا تو وہ کہنے لگا: وہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والا ہے اگر وہ حصہ مقرر نہ کرے! راوی کہتے ہیں! پس آپ رحمہ اللہ نے اسے دس سے پندرہ کوڑے مارے۔

(۲۹۴۷۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يُجْلَدُ فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ ، إِلاَّ فِي حَدٍّ. (بخاری ۶۸۴۸۔ ابوداؤد ۴۴۸۵)

(۲۹۴۷۸) حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس سے زیادہ کوڑے نہیں مارے جائیں گے مگر کسی حد میں۔

(۲۹۴۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ لَيْسَ ابْنَ فُلاَنٍ ، وَشَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُ ابْنُ فُلاَنٍ ؟ فَقَالَ :ادْرَأْ عَنْ هَؤُلاَءِ لأَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ ، وَأُصَدِّقَ الآخَرِينَ.

(۲۹۴۷۹) حضرت عمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ان چار آدمیوں کے متعلق سوال کیا گیا جنہوں نے ایک آدمی پر گواہی دی کہ وہ فلاں کا بیٹا نہیں ہے اور چار آدمیوں نے یہ گواہی دی کہ بے شک وہ فلاں شخص کا بیٹا ہے ان کا کیا حکم ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ان سے سزا ختم کر دوں گا اس لیے کہ وہ چار ہیں اور میں دوسرے کی تصدیق کروں گا۔

(۱۳۹) بَابٌ ؛ فِي الْوَالِي يَرَى الرَّجُلَ عَلَى حَدٍّ ، وَهُوَ وَحْدَهُ ، أَيُقِيمُهُ عَلَيْهِ ، أَمْ لاَ ؟

باب ہے اس حاکم کے بیان میں جو آدمی کو کسی سزا کے کام میں مبتلا دیکھے اس حال میں کہ حاکم تنہا تھا کیا اس شخص پر حد قائم کی جائے گی یا نہیں؟

(۲۹٤۸۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ : أَرَأَيْتَ لَوْ كُنْتَ الْقَاضِيَ وَالْوَالِيَ ، ثُمَّ أَبْصَرْتَ إِنْسَانًا عَلَى حَدٍّ ، أَكُنْتَ مُقِيمًا عَلَيْهِ ؟ قَالَ : لاَ ، حَتَّى يَشْهَدَ مَعِي غَيْرِي ، قَالَ : أَصَبْتَ ، وَلَوْ قُلْتَ غَيْرَ ذَلِكَ لَمْ تُجِدْ.

(۲۹۴۸۰) حضرت عکرمہ ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر تم قاضی اور حاکم ہو پھر تم کسی شخص کو کسی حد کے کام میں مبتلا دیکھو تو کیا تم اس پر حد قائم کرو گے یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، یہاں تک کہ اس کے ساتھ کوئی اور بھی گواہی دے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے درست بات کی اور اگر تم اس کے علاوہ کوئی بات کہتے تو تم صحیح نہ ہوتے۔

(۲۹٤۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَّادًا ، يَقُولُ : سَمِعْنَا أَنَّ الْحَاكِمَ يُجَوِّزُ قَوْلَهُ فِيمَا اعْتُرِفَ عِنْدَهُ إِلاَّ الْحُدُودَ.

(۲۹۴۸۱) حضرت سفیان ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: یقیناً حاکم کا قول ان معاملات میں جائز ہے جس کا اس کے سامنے اعتراف کیا گیا سوائے حدود کے۔

(۱٤۰) فِي الْمَرْأَةِ تَعَلَّقُ بِالرَّجُلِ فَتَقُولُ فَعَلَ بِي الزِّنَى

اس عورت کے بیان میں جو آدمی سے چمٹ جائے اور یوں کہے: اس نے میرے ساتھ زنا کیا

(۲۹٤۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَعَلَّقُ بِالرَّجُلِ فَتَقُولُ: فَعَلَ بِي؟ فَقَالَ الْحَسَنُ: قَذَفَتْ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، عَلَيْهَا الْحَدُّ. قَالَ: وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: هِيَ طَالِبَةُ حَقٍّ، كَيْفَ تَقُولُ؟

(۲۹۴۸۲) حضرت اشعث ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریٹیلیہ سے اس عورت کے متعلق دریافت کیا گیا جو آدمی سے چمٹ جائے اور یوں کہے: اس نے میرے ساتھ بدکاری کی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ریٹیلیہ نے فرمایا: اس نے ایک مسلمان آدمی پر تہمت لگائی اس پر حد قذف جاری ہوگی حضرت ابراہیم ریٹیلیہ نے فرمایا: وہ حق کا مطالبہ کر رہی ہے، تم کیسے کہہ سکتے ہو؟

(۲۹٤۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي رَجُلٍ قَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ : إِنَّ هَذَا زَنَى بِي ، قَالَ تُجْلَدُ بِقَذْفِهَا الرَّجُلَ ، وَلاَ يُجْلَدُ الرَّجُلُ.

(۲۹۴۸۳) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس سے کسی عورت نے یوں کہا: بے شک اس نے مجھ سے زنا کیا ہے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس عورت کو آدمی پر تہمت لگانے کی وجہ سے کوڑے مارے جائیں گے اور اس آدمی کو کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

(۱٤۱) فِي الرَّجُلِ يُوجَدُ مَعَ الْمَرْأَةِ ، فَتَقُولُ زَوْجِي

اس آدمی کے بیان میں جو عورت کے ساتھ پایا جائے اور عورت کہے: یہ میرا شوہر ہے

(۲۹٤۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَمِّهِ ، وَيَحْيَى بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا وَأُتِيَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ ، وُجِدَا فِي خَرِبِ مُرَادٍ ، فَأُتِيَ بِهِمَا عَلِيٌّ ، فَقَالَ : بِنْتُ عَمِّي وَيَتِيمَتِي فِي حَجْرِي ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَقُولُونَ : قُولِي زَوْجِي ، فَقَالَتْ : هُوَ زَوْجِي ، فَقَالَ عَلِيٌّ : خُذْ بِيَدِ امْرَأَتِكَ.

(۲۹۴۸۴) حضرت یحییٰ بن ابو الھیثم کے دادا فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی اور ایک عورت لائے گئے جو کسی ویران جگہ میں پائے گئے تھے سو ان دونوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا وہ آدمی کہنے لگا: میرے چچا کی بیٹی ہے، اور یتیم میری پرورش میں ہے تو آپ رضی اللہ عنہ کے ہمنشینوں نے یوں کہنا شروع کر دیا: یوں کہہ دو! میرا خاوند ہے تو اس عورت نے کہہ دیا وہ میرا خاوند ہے اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑ لے۔

(۲۹٤۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، قَالاَ : يُدْرَأُ عَنْهُ.

(۲۹۴۸۵) حضرت شعبہ رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس سے سزا ختم کر دی جائے گی۔

(۲۹٤۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يُدْرَأُ عَنْهُ.

(۲۹۴۸۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس سے سزا ہٹا دی جائے گی۔

(۲۹٤۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تُوجَدُ مَعَ الرَّجُلِ ، فَتَقُولُ : تَزَوَّجَنِي ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : لَوْ كَانَ هَذَا حَقًّا مَا كَانَ عَلَى زَانٍ حَدٌّ.

(۲۹۴۸۷) حضرت ابن فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس عورت کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کے ساتھ پائی گئی تھی پس اس عورت نے کہا: اس نے مجھ سے شادی کی ہے۔ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر یہ بات سچ ہو کسی بھی زانی پر حد نہ ہو۔

(۱۴۲) فِي الرَّجُلِ يَنْفِي الرَّجُلَ مِنْ أَبٍ لَهُ فِي الشِّرْكِ

اس آدمی کے بیان میں جوشرک کے زمانے میں آدمی کی اس کے باپ سے نفی کر دے

(۲۹۴۸۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ نَفَى رَجُلاً مِنْ أَبٍ لَهُ فِي الشِّرْكِ ؟ فَقَالَ : عَلَيْهِ الْحَدُّ ، لأَنَّهُ نَفَاهُ مِنْ نَسَبِهِ.

(۲۹۴۸۸) حضرت اوزاعی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زھری ولیٹیلا سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا جوشرک کے زمانے میں کسی آدمی کی اس کے باپ سے نفی کر دے؟ آپ ولیٹیلا نے فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی، اس لیے کہ اس نے اس کے نسب کی نفی کی ہے۔

(۱۴۳) فِي رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلاً ، وَأُمُّهُ مُشْرِكَةٌ

ایک آدمی نے کسی ایسے آدمی پر تہمت لگائی جس کی ماں مشرک تھی

(۲۹۴۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ افْتُرِيَ عَلَيْهِ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَكَانَتْ أُمُّهُ مَاتَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَجَلَدَهُ عُمَرُ لِحُرْمَةِ الْمُسْلِمِ.

(۲۹۴۸۹) حضرت معمر ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: ایک مہاجر آدمی پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تہمت لگائی گئی اس حال میں کہ اس کی ماں زمانہ جاہلیت میں وفات پا چکی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمان کی حرمت کی وجہ سے اس کو کوڑے مارے۔

(۲۹۴۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَذَفَ رَجُلاً ، وَأُمُّهُ مُشْرِكَةٌ ؟ قَالَ : أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَذَفَ الأَشْعَثَ ، أَلَمْ يُضْرَبْ ؟.

(۲۹۴۹۰) حضرت شعبی ولیٹیلا سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جس نے کسی آدمی پر تہمت لگائی اس حال میں کہ اس کی ماں مشرک تھی؟ آپ ولیٹیلا نے فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر کوئی آدمی اشعث پر تہمت لگائے تو کیا اسے نہیں مارا جائے گا؟

(۲۹۴۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : لَسْتَ لأَبِيكَ ، وَأُمُّهُ أَمَةٌ ، أَوْ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ ، قَالَ : لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۴۹۱) حضرت حضرت حماد ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلا سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہے: تو اپنے باپ کا نہیں ہے اور اس کی ماں باندی تھی یا یہودی یا عیسائی تھی۔ آپ ولیٹیلا نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۴۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا قَذَفَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ، وَلَهُ أُمٌّ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ ، فَلاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۴۹۲) حضرت ابو غنیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی ایسے آدمی پر تہمت لگائے درانحالیکہ اس کی ماں یہودی یا عیسائی تھی سو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(١٤٤) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ، فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ قَبْلَ دُخُولِهِ بِهَا

ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی پس وہ بچہ لے آئی اس آدمی کے اس سے دخول سے پہلے

(٢٩٤٩٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَغِيبُ عَنِ امْرَأَتِهِ ، وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا ، فَتَجِيءُ بِحَمْلٍ ، أَوْ بِوَلَدٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَتْ غَيْبَتُهُ بِأَرْضٍ بَعِيدَةٍ لَمْ تُصَدَّقْ ، وَيُقَامُ عَلَيْهَا الْحَدُّ ، وَإِنْ كَانَ فِي أَرْضٍ قَرِيبَةٍ يُرَوْنَ أَنَّهُ يَأْتِيهَا سِرًّا ، صُدِّقَتْ بِالْوَلَدِ أَنَّهُ مِنْ زَوْجِهَا.

(۲۹۴۹۳) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو اپنی بیوی سے غائب ہوگیا ہو اور اس نے اس سے دخول بھی نہ کیا ہو پس وہ عورت حاملہ ہوگئی یا بچہ لے آئی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اس کا غائب ہونا کسی دور کے علاقہ میں ہوا ہو تو اس عورت کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور اس پر حد قائم کر دی جائے گی اور اگر وہ کسی قریب کے علاقہ ہی میں غائب ہوا ہو تو یوں سمجھا جائے گا کہ وہ اس کے پاس پوشیدگی میں آتا تھا تو بچہ کی عورت کی حق میں تصدیق کی جائے گی کہ وہ اسی شوہر سے ہے۔

(١٤٥) فِي الرَّجُلِ يُفْتَرَى عَلَيْهِ ، مَا قَالُوا فِي عَفْوِهِ عَنْ ذلك ؟

اس آدمی کے بیان میں جس پر تہمت لگائی گئی جن لوگوں نے اس کے اس بات کو معاف کرنے کے بارے میں کہا ہے

(٢٩٤٩٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَذَفَ رَجُلاً ، فَعَفَا وَأَشْهَدَ ، ثُمَّ جَاءَ بِهِ إِلَى الإِمَامِ بَعْدَ ذَلِكَ ، أَخَذَ لَهُ بِحَقِّهِ ، وَلَوْ مَكَثَ ثَلاَثِينَ سَنَةً.

(۲۹۴۹۴) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی آدمی نے کسی پر تہمت لگائی پس اس شخص نے معاف کر دیا اور گواہ بنا لیا پھر اس کے بعد وہ پھر اسے امام کے پاس لے آیا تو اس کے حق میں اس کو پکڑا جائے گا اگرچہ وہ تیس سال ٹھہرا رہا ہو۔

(٢٩٤٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ ، وَابْنَ سِيرِينَ عَنِ الرَّجُلِ يَفْتَرِي عَلَى الرَّجُلِ فَيَعْفُو ؟ قَالَ الْحَسَنُ : لاَ ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : مَا أَدْرِي.

(۲۹۴۹۵) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے اس آدمی کے

متعلق دریافت کیا جس نے آدمی پر جھوٹی تہمت لگادی ہو پس اس شخص نے معاف کر دیا تو کیا حکم ہے؟ حضرت حسن بصری ؒ نے فرمایا: نہیں، اور حضرت ابن سیرین ؒ نے فرمایا میں نہیں جانتا۔

(۲۹۴۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ رُزَيْقٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي رَجُلٍ قَذَفَ ابْنَهُ :فَقَالَ ابْنُهُ :إِنْ جُلِدَ أَبِي اعْتَرَفْتُ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ :أَنِ اجْلِدْهُ ، إِلاَّ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ.

(۲۹۴۹۶) حضرت رزیق ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کو ایک آدمی کے بارے میں خط لکھا جس نے اپنے بیٹے پر الزام لگایا تھا، تو اس کے بیٹے نے کہا: اگر میرے باپ کو کوڑے مارے جائیں گے تو میں اعتراف کرلوں گا۔ حضرت عمر ؓ نے مجھے اس کا جواب لکھا: تم اس کو کوڑے مارو مگر یہ کہ وہ اسے معاف کر دے۔

(١٤٦) فِي السَّارِقِ يُؤْمَرُ بِقَطْعِ يَمِينِهِ ، فَيَدُسُّ يَسَارَهُ

اس چور کے بیان میں جس کے داہنے ہاتھ کے کاٹنے کا حکم دیا گیا پس اس نے اپنے بائیں ہاتھ کو پیش کر دیا

(۲۹٤۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَرَادُوا أَنْ يَقْطَعُوا يَدَهُ ، يَعْنِي الْيُمْنَى ، فَقَدَّمَ يَدَهُ الْيُسْرَى ، فَقُطِعَتْ ؟ قَالَ :لاَ تُقْطَعُ الْيُمْنَى.

(۲۹۴۹۷) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ سے ایک آدمی کے متعلق دریافت کیا گیا کہ لوگوں نے اس کے دائیں ہاتھ کو کاٹنا چاہا پس اس نے اپنے بائیں ہاتھ کو آگے بڑھا دیا سو وہ کاٹ دیا گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: دائیں کو نہیں کاٹا جائے گا۔

(۲۹٤۹۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَمْضَى ذَلِكَ.

(۲۹۴۹۸) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے اس کو نافذ قرار دیا۔

(۲۹٤۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ؛ فِي إِمَامٍ أُتِيَ بِسَارِقٍ، فَجَهِلَ فَقَطَعَ يَسَارَهُ، قَالَ:يُتْرَكُ.

(۲۹۴۹۹) حضرت جابر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ سے حاکم کے بارے میں مروی ہے جس کے پاس ایک چور لایا گیا پس لاعلمی سے اس کا بایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا، آپ ؒ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دیا جائے۔

(۲۹٥۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :اجْتَمَعْتُ أَنَا وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي الرَّجُلِ إِذَا أُمِرَ بِقَطْعِ يَمِينِهِ ، أَنَّهُ إِنْ دَسَّ إِلَى الْحَجَّامِ يَسَارَهُ فَقَطَعَهَا ، قَالاَ :يَدُهُ تُبْطَلُ ، وَالْقَوَدُ فِي مَوْضِعِهِ.

(۲۹۵۰۰) حضرت قاسم بن محمد ؒ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت سعید بن مسیب ؒ اس آدمی کے بارے میں اکٹھے ہوئے کہ

جب اس کے دائیں ہاتھ کو کاٹنے کا حکم دیا گیا اگر اس نے حجام کے سامنے اپنا بایاں ہاتھ پیش کر دیا اور وہ اس ہاتھ کو کاٹ دے ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس کا ہاتھ رائیگاں جائے گا اور قصاص اپنی جگہ رہے گا۔

(۱٤۷) فِي السَّكْرَانِ ، مَنْ كَانَ يَضْرِبُهُ الْحَدَّ ، وَيُجِيزُ طَلاَقَهُ

نشہ میں مدہوش شخص کا بیان: جو اس پر حد جاری کرتے ہوں اور اس کی طلاق کو نافذ قرار دیتے ہوں

(۲۹۵۰۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : طَلَّقَ جَارٌ لِي سَكْرَانُ ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَسْأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِنْ أُصِيبَ فِيهِ الْحَقُّ جُلِدَ ثَمَانِينَ ، وَفُرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَهْلِهِ.

(۲۹۵۰۱) حضرت عبدالرحمٰن بن حرملہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک پڑوسی نے نشہ کی حالت میں طلاق دے دی پھر اس نے مجھے حکم دیا کہ میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سوال کروں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس میں وہ حق پر ہو تو اسے اسّی کوڑے مارے جائیں گے اور اس کے اور اس کی گھر والی کے درمیان تفریق کر دی جائے گی۔

(۲۹۵۰۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَجَازَ طَلاَقَهُ ، وَجَلَدَهُ.

(۲۹۵۰۲) حضرت عبدالرحمٰن بن عنبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اس کی طلاق کو نافذ قرار دیا اور اس کو کوڑے مارے۔

(۲۹۵۰۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : طَلاَقُ السَّكْرَانِ جَائِزٌ ، وَيُجْلَدُ ظَهْرُهُ.

(۲۹۵۰۳) حضرت ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نشہ میں دھت شخص کا طلاق دینا جائز ہے اور اس کی کمر پر کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۵۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَن مَيْمُونَ ، قَالَ : يَجُوزُ طَلاَقُهُ وَيُجْلَدُ.

(۲۹۵۰۴) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میمون رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کا طلاق دینا جائز ہے اور اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۵۰٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَعْتَقَ ، أَوْ طَلَّقَ السَّكْرَانُ جَازَ طَلاَقُهُ ، وَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۵۰۵) حضرت اوزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب نشہ کی حالت میں آزاد کرے یا طلاق دے تو اس کا طلاق دینا جائز ہوگا اور اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۵۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ ، يَقُولُ : يَجُوزُ طَلاَقُهُ ، وَيُوجَعُ ظَهْرُهُ.

(۲۹۵۰۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا طلاق دینا جائز ہے اور اس کی پیٹھ کو تکلیف دی جائے گی۔

(۱۴۸) فِي أُمِّ الْوَلَدِ تَفْجُرُ ، مَا عَلَيْهَا ؟

ام ولدہ کے بدکاری کرنے کا بیان اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹۵۰۷) حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا وَعَبْدَ اللهِ اخْتَلَفَا فِي أُمِّ وَلَدٍ بَغَتْ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : تُجْلَدُ ، وَلاَ نَفْيَ عَلَيْهَا ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ : تُجْلَدُ وَتُنْفَى.

(۲۹۵۰۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس ام ولدہ کے حکم میں اختلاف کیا ہے جس نے بدکاری کی ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اس پر جلاوطنی کی سزا لاگو نہیں ہوگی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اس کو جلاوطن کیا جائے گا۔

(۲۹۵۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي أُمِّ الْوَلَدِ تَفْجُرُ ، قَالَ : يُقَامُ عَلَيْهَا حَدُّ الأَمَةِ ، وَهِيَ عَلَى مَنْزِلَتِهَا.

(۲۹۵۰۸) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس ام ولدہ کے بارے میں مروی ہے جو بدکاری کر لے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر باندی کی حد قائم کی جائے گی اور وہ اسی کے درجہ میں ہے۔

(۱۴۹) فِي الشَّهَادَةِ عَلَى الشَّهَادَةِ فِي الْحَدِّ

حد میں گواہی پر گواہی دینے کا بیان

(۲۹۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حَمَّادًا ، يَقُولُ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةٌ عَلَى شَهَادَةٍ فِي حَدٍّ.

(۲۹۵۰۹) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: حد میں گواہی پر گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۵۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةٌ عَلَى شَهَادَةٍ فِي قِصَاصٍ ، وَلاَ حَدٍّ.

(۲۹۵۱۰) حضرت ابن سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قصاص اور حد میں گواہی پر گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۵۱۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ فِي الْحُدُودِ.

(۲۹۵۱۱) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حدود میں آدمی کا آدمی کے خلاف گواہی دینا جائز نہیں۔

(۲۹۵۱۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَن حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَن طَاوُوسٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ قَالاَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةٌ عَلَى شَهَادَةٍ فِي حَدٍّ.

(۲۹۵۱۲) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس اور حضرت عطاء رحمہما اللہ نے ارشاد فرمایا: حد میں گواہی پر گواہی جائز نہیں۔

(۲۹۵۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، وَمَسْرُوقٍ ؛ أَنَّهُمَا قَالاَ : لاَ تَجُوزُ شَهَادَةٌ عَلَى شَهَادَةٍ فِي حَدٍّ ، وَلاَ يُكْفَلاَنِ فِي حَدٍّ.

(۲۹۵۱۳) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ اور حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حد میں گواہی پر گواہی جائز نہیں اور وہ دونوں حد میں کفیل نہیں ہوں گے۔

(۱۵۰) فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ وَالْقَوَدِ فِي الْحَرَمِ

حرم میں حد قائم کرنے اور قصاص لینے کے بیان میں

(۲۹۵۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا هَرَبَ إِلَى الْحَرَمِ ، فَقَدْ أَمِنَ ، فَإِنْ أَصَابَهُ فِي الْحَرَمِ ، أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فِي الْحَرَمِ.

(۲۹۵۱۴) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب وہ حرم کی طرف بھاگ گیا تو تحقیق وہ امن میں ہوگیا، پس اگر اس نے حرم میں کوئی قابل سزا کام کیا تو حرم میں اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۵۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ الْوَلِيدَ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ عَلَى رَجُلٍ الْحَدَّ فِي الْحَرَمِ ، فَقَالَ لَهُ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ : لاَ تُقِمْهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ أَصَابَهُ فِيهِ.

(۲۹۵۱۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ولید نے حرم میں ایک آدمی پر حد قائم کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا: تم اس پر حد قائم مت کرو مگر جبکہ اس نے حرم میں ہی قابل سزا کام کیا ہو۔

(۲۹۵۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ : إِذَا أَصَابَ حَدًّا فِي غَيْرِ الْحَرَمِ ، ثُمَّ لَجَأَ إِلَى الْحَرَمِ ، أُخْرِجَ مِنَ الْحَرَمِ حَتَّى يُقَامَ عَلَيْهِ.

(۲۹۵۱۶) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کسی پر حرم کے علاوہ میں حد لازم ہوئی پھر اس نے حرم میں پناہ لے لی تو اس کو حرم سے نکالا جائے گا یہاں تک کہ اس پر حد قائم کر دی جائے۔

(۲۹۵۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا أَصَابَ الرَّجُلُ الْحَدَّ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ ، ثُمَّ أَتَى الْحَرَمَ ، أُخْرِجَ مِنَ الْحَرَمِ فَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، وَإِذَا أَصَابَهُ فِي الْحَرَمِ أُقِيمَ عَلَيْهِ فِي الْحَرَمِ.

(۲۹۵۱۷) حضرت خصیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی پر غیر حرم میں حد لازم ہو جائے پھر وہ

حرم میں آ جائے تو اسے حرم سے نکالا جائے گا پھر اس پر حد قائم کی جائے گی اور جب حرم میں ہی اس پر حد لازم ہوگئی تو حرم میں ہی اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(٢٩٥١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْب ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَتَلَ رَجُلاً ، ثُمَّ دَخَلَ الْحَرَمَ ، قَالَ :يُؤْخَذُ فَيُخْرَجُ بِهِ مِنَ الْحَرَمِ ، ثُمَّ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ . يَقُولُ :الْقَتْلُ.

(۲۹۵۱۸) حضرت خصیف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کو قتل کر دیا پھر وہ حرم میں داخل ہوگیا۔ آپ ؒ نے فرمایا: اس کو پکڑا جائے گا اور حرم سے باہر نکالا جائے گا پھر اس پر حد قائم کر دی جائے گی آپ ؒ نے فرمایا: وہ قتل ہوگا۔

(٢٩٥١٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ (ح) وَعَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْحَرَمَ ، قَالَ : لاَ يُبَايِعُهُ أَهْلُ مَكَّةَ ، وَلاَ يَشْتَرُونَ مِنْهُ ، وَلاَ يَسْقُونَهُ ، وَلاَ يُطْعِمُونَهُ ، وَلاَ يُؤْوُونَهُ ، وَلاَ يُنْكِحُونَهُ حَتَّى يَخْرُجَ فَيُؤْخَذَ بِهِ. (ابن جرير ١٣)

(۲۹۵۱۹) حضرت حضرت سعید ؒ اور حضرت عطاء ؒ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو قتل کر دے پھر حرم میں داخل ہو جائے، فرمایا: مکہ والے اس سے خرید و فروخت نہیں کریں گے اور نہ اسے پلائیں گے اور نہ کھلائیں گے اور نہ اس کو پناہ دیں گے اور نہ اس سے نکاح کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ نکل جائے پس اس کو پکڑ لیا جائے گا۔

(٢٩٥٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالاَ :لَوْ وَجَدْنَا قَاتِلَ آبَائِنَا فِي الْحَرَمِ لَمْ نَقْتُلْهُ.

(۲۹۵۲۰) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ اور حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: اگر ہم اپنے آباؤ اجداد کے قاتل کو بھی حرم میں پالیں تو ہم اس کو قتل نہیں کریں گے۔

(٢٩٥٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، وَحَمَّادًا عَنِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْحَرَمَ ؟ قَالَ حَمَّادٌ :يُخْرَجُ فَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، وَقَالَ الْحَكَمُ :لاَ يُبَايَعُ ، وَلاَ يُؤَاكَلُ.

(۲۹۵۲۱) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم ؒ اور حضرت حماد ؒ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جو قتل کر دے پھر حرم میں داخل ہو جائے اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت حماد ؒ نے فرمایا: اس کو نکالا جائے گا پھر اس پر حد قائم کی جائے گی اور حضرت حکم ؒ نے فرمایا: اس سے خرید و فروخت نہیں کی جائے گی اور اس کو کھانا نہیں کھلایا جائے گا۔

(۱۵۱) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ ، فَيَطْرَحُ سَرِقَتَهُ خَارِجًا ، وَيُوجَدُ فِي الْبَيْتِ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو چوری کر کے چوری شدہ مال باہر پھینک دے، اور وہ اس گھر میں پایا جائے، تو اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹۵۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ خَالِدَ بْنَ مَعْبَدٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ؛ أَنَّهُمَا سُئِلاَ عَنِ السَّارِقِ يَسْرِقُ ، فَيَطْرَحُ سَرِقَتَهُ خَارِجًا مِنَ الْبَيْتِ ، وَيُوجَدُ فِي الْبَيْتِ الَّذِي سَرَقَ فِيهِ الْمَتَاعَ ، أَعَلَيْهِ الْقَطْعُ ؟ فَقَالاَ : عَلَيْهِ الْقَطْعُ.

(۲۹۵۲۲) حضرت خالد بن معبد ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن میسب ولیٹیلیہ اور حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ولیٹیلیہ ان دونوں حضرات سے اس چور کے متعلق سوال کیا گیا جو چوری کر کے چوری شدہ مال گھر سے باہر پھینک دے اور وہ اس گھر میں پایا جائے جس میں اس نے سامان چوری کیا تھا، تو کیا اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لاگو ہوگی؟ ان دونوں حضرات نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا لاگو ہوگی۔

(۱۵۲) فِي الْقَوْمِ يُنْقَبُ عَلَيْهِمْ ، فَيَسْتَغِيثُونَ ، فَيَجِدُونَ قَوْمًا يَسْرِقُونَ فَيُؤْخَذُونَ ، وَمَعَ بَعْضٍ الْمَتَاعُ ؟

ان لوگوں کے بیان میں جن پر نقب لگائی گئی سو انہوں نے مدد کے لیے پکارا تو انہوں نے ایسے لوگوں کو پایا جنہوں نے چوری کی پس ان کو پکڑ لیا گیا درانحالیکہ کچھ کے پاس وہ سامان تھا

(۲۹۵۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، قَالَ : فَقَدَ قَوْمٌ مَتَاعًا لَهُمْ مِنْ بَيْتِهِمْ ، فَرَأَوْا نَقْبًا فِي الْبَيْتِ ، فَخَرَجُوا يَنْظُرُونَ ، فَإِذَا رَجُلاَنِ يَسْعَيَانِ ، فَأَدْرَكُوا أَحَدَهُمَا مَعَهُ مَتَاعُهُمْ ، وَأَفْلَتَهُمَ الآخَرُ ، فَأَتَيَا بِهِ ، فَقَالَ : لَمْ أَسْرِقْ شَيْئًا ، وَإِنَّمَا اسْتَأْجَرَنِي هَذَا الَّذِي أُفْلِتَ ، وَدَفَعَ إِلَيَّ هَذَا الْمَتَاعَ لأَحْمِلَهُ لَهُ ، لاَ أَدْرِي مِنْ أَيْنَ جَاءَ بِهِ ؟ قَالَ خُصَيْفٌ : فَكُتِبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ : أَنْ يُنَكِّلَهُ وَيُخْلِدَهُ السِّجْنَ ، وَلاَ يَقْطَعَهُ.

(۲۹۵۲۳) حضرت معمر ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت خصیف ولیٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگوں نے اپنا کچھ سامان گھر سے گم پایا انہوں نے گھر میں نقب لگی دیکھی، تو وہ دیکھنے کے لیے نکلے، دو آدمیوں کو چلتے ہوئے دیکھا، انہوں نے ان میں سے ایک کو پکڑ لیا جس کے پاس سامان تھا اور دوسرا ان سے جان چھڑا کر بھاگ گیا۔ وہ لوگ اسے لے آئے، وہ کہنے لگا: میں نے کوئی چیز چوری نہیں کی، مجھے تو

اس شخص نے اجرت پر رکھا تھا جو بھاگ گیا اور اس نے یہ سامان میرے حوالہ کیا تھا تا کہ میں اس کو اٹھا لوں۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے لایا تھا؟ حضرت خصیف رحمہ اللہ نے فرمایا: اس بارے میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا گیا: آپ رحمہ اللہ نے جواب لکھا: اس کو سخت سزادی جائے گی اور اس کو جیل میں ڈال دیا جائے گا اور اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا۔

(٢٩٥٢٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ أَخَذَ مِنْ رَجُلٍ ثَوْبًا ، فَقَالَ :سَرَقْتَهُ ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا أَخَذْتُهُ بِحَقٍّ لِي عَلَيْهِ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ :لاَ حَدَّ عَلَيْهِ.

(۲۹۵۲۴) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے: جس نے کسی آدمی سے کپڑا لیا، پس وہ کہنے لگا: تو نے یہ چوری کیا ہے، اس نے کہا: بے شک میں نے یہ کپڑا لیا ہے اپنے اس حق کے عوض جو اس پر لازم تھا، تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(١٥٣) فِي الرَّجُلِ الْمُتَّهَمِ يُوجَدُ مَعَهُ الْمَتَاعُ

اس تہمت لگائے آدمی کے بیان میں جس کے پاس سامان پایا جائے

(٢٩٥٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ :إِنْ وُجِدَتْ سَرِقَةٌ مَعَ رَجُلٍ سَوْءٍ يُتَّهَمُ فَقَالَ : ابْتَعْتُهَا ، فَلَمْ يعيِّن مِمَّنِ ابْتَاعَهَا مِنْهُ ، أَوْ قَالَ :وَجَدْتُهَا ، لَمْ يُقْطَعْ ، وَلَمْ يُعَاقَبْ.

(۲۹۵۲۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر چوری شدہ مال ایسے برے آدمی کے پاس پایا گیا جو تہمت یافتہ تھا اور وہ یوں کہے: میں نے اسے خریدا ہے اور وہ معین نہیں کر رہا ہے کہ اس شخص کو جس سے اس نے خریدا ہے، یا وہ یوں کہے: مجھے یہ ملا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا اور نہ اسے سزادی جائے گی۔

(٢٩٥٢٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِكِتَابٍ قَرَأْتُهُ :إِذَا وُجِدَ الْمَتَاعُ مَعَ الرَّجُلِ الْمُتَّهم فَقَالَ :ابْتَعْتُهُ ، فَلَمْ ينفذهُ ، فَاشْدُدْهُ فِي السِّجْنِ وَثَاقًا ، وَلاَ تَحُلَّهُ بِكَلاَمِ أَحَدٍ حَتَّى يَأْتِيَ فِيهِ أَمْرُ اللهِ ، قَالَ :فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَطَاءٍ ، فَأَنْكَرَهُ.

(۲۹۵۲۶) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ایک خط لکھا تھا میں نے اسے پڑھا: جب سامان تہمت زدہ آدمی کے پاس پایا جائے اور وہ کہے: میں نے اسے خریدا ہے، لیکن اسے استعمال نہیں کیا۔ اسے قید خانے میں ڈال دیا جائے گا اور اس کے ساتھ کسی کے کلام کو درست قرار نہ دو۔ یہاں تک کہ اللہ حقیقت کو آشکارا کر دے۔ میں نے بات کا ذکر حضرت عطاء سے کیا تو انہوں نے اسے عجیب قرار دیا۔

(١٥٤) فِي الرَّجُلِ يَضْرِبُ الرَّجُلَ بِالسَّيْفِ ، وَيَرْفَعُ عَلَيْهِ السِّلاَحَ

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کو تلوار سے مارے اور اس پر اسلحہ اٹھائے

(٢٩٥٢٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، يَقُولُ : مَنْ رَفَعَ السِّلاَحَ ، ثُمَّ وَضَعَهُ ، فَدَمُهُ هَدَرٌ.
قَالَ :وَكَانَ طَاوُوسٌ يَرَى ذَلِكَ أَيْضًا.

(۲۹۵۲۸) حضرت طاؤس ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جو اسلحہ اٹھائے پھر اسے رکھ دے تو اس کا خون رائیگاں و باطل ہے اور حضرت طاؤس ریشید بھی یہی رائے رکھتے تھے۔

(٢٩٥٢٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً ضَرَبَ رَجُلاً بِالسَّيْفِ ، فَلَمْ يَقْطَعْ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَدَهُ ، وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ فِي ذَلِكَ بِكِتَابِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ. (عبدالرزاق ١٨٦٨٦)

(۲۹۵۲۸) حضرت ابن شہاب ریشید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کو تلوار سے مارا تو مروان بن حکم ریشید نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا اور حضرت عمر بن عبدالعزیز ریشید نے اسی معاملہ میں ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا ولید بن عبدالملک کے خط کی وجہ سے۔

(٢٩٥٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي زِيَادٌ ؛ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ ، قَالَ : ضَرَبَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ حَسَّانَ بْنَ الْفُرَيْعَةِ بِالسَّيْفِ فِي هِجَاءٍ هَجَاهُ ، فَلَمْ يَقْطَعْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ. (عبدالرزاق ١٨٦٨٦)

(۲۹۵۲۹) حضرت ابن شہاب ریشید فرماتے ہیں کہ صفوان بن معطل نے حسان بن فریعہ کو تلوار سے مارا ایک مذمت کے معاملہ میں جو اس نے اس کی مذمت کی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

(٢٩٥٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ رَفَعَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا. (بخاری ٦٨٧٤۔ مسلم ٩٨)

(۲۹۵۳۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہم پر اسلحہ اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں؟

(٢٩٥٣١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَهَرَ السِّلاَحَ عَلَيْنَا.

(۲۹۵۳۱) حضرت خیثمہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہم پر اسلحہ تانے۔

(٢٩٥٣٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بن عَبْدِ الْحَمِيدِ ، أَوْ حُدِّثْتُ عَنْهُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، بِنَحْوِهِ.

(۲۹۵۳۲) حضرت ابراہیم ریشید نے حضرت علقمہ ریشید سے بھی مذکورہ ارشاد نقل کیا ہے۔

(۲۹۵۳۳) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا. (مسلم ۱۶۲۔ احمد ۴۶)

(۲۹۵۳۳) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہم پر تلوار سونتے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۲۹۵۳٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ رَفَعَ عَلَيْنَا السِّلاَحَ فَلَيْسَ مِنَّا. (بخاری ۱۲۸۰۔ مسلم ۱۶۴)

(۲۹۵۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہم پر اسلحہ بلند کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۱۵۵) فِيمَا يُحْقَنُ بِهِ الدَّمُ ، وَيُرْفَعُ بِهِ عَنِ الرَّجُلِ الْقَتْلُ

ان وجوہات کا بیان جن کی وجہ سے خون محفوظ ہو جاتا ہے اور آدمی سے قتل کی تخفیف ہو جاتی ہے

(۲۹۵۳٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ :بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ، فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ ، فَأَدْرَكْت رَجُلاً ، فَقَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَطَعَنْتُهُ ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ ، فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَقَتَلْتَهُ ؟ قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّمَا قَالَهَا فَرَقًا مِنَ السِّلاَحِ ، قَالَ : فَأَلاَّ شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ قَالَهَا فَرَقًا ، أَمْ لاَ ؟ قَالَ :فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ ، حَتَّى تَمَنَّيْت أَنِّي أَسْلَمْت يَوْمَئِذٍ. (بخاری ۴۲۶۹۔ مسلم ۱۸۵)

(۲۹۵۳۵) حضرت ابوظبیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا ہم نے قبیلہ جہینہ کے باغات کے پاس صبح کی تو مجھے ایک آدمی ملا اس نے کہا: لا الہ الا اللہ پس میں نے اسے نیزہ مار دیا، پھر اس بارے میں میرے دل میں بے چینی پیدا ہوئی، میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا اور پھر بھی تو نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے تو یہ کلمہ اسلحہ کے خوف سے پڑھا تھا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اس کا دل کیوں نہیں چیر لیا تاکہ تجھے معلوم ہو جاتا کہ اس نے یہ کلمہ خوف سے پڑھا ہے یا نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل مجھ پر یہ بات دھراتے رہے یہاں تک کہ مجھے خواہش ہوئی کہ میں نے آج کے دن ہی اسلام قبول کیا ہوتا۔

(۲۹۵۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ :بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. (مسلم ۱۵۸۔ طبرانی ۳۹۴)

(۲۹۵۳۶) حضرت ابوظبیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں

بھیجا۔ پھر راوی نے ماقبل والا مضمون بیان کیا۔

(۲۹۵۳۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ (ح) وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالاَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوهَا مَنَعُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ. (ابو داؤد ۲۶۴۳۔ ترمذی ۲۶۰۶)

(۲۹۵۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں۔ پس جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں گے تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے اموال کو محفوظ کرلیا مگر ان کے حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۲۹۵۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : مَنْ وَحَّدَ اللَّهَ ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِهِ ، فَقَدْ حَرُمَ دَمُهُ ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ. (مسلم ۳۷۔ احمد ۴۷۲)

(۲۹۵۳۸) حضرت طارق بن اشیم اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرے اور اسکے سوا جن باطل چیزوں کی عبادت کی جاتی ہے ان کو جھٹلا دے تو تحقیق اس کا خون حرام ہوگیا اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

(۲۹۵۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ ، ثُمَّ قَرَأَ :﴿فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ﴾.

(مسلم ۵۲۔ ترمذی ۳۳۴۱)

(۲۹۵۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں پس جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں گے تو انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور اپنے اموال کو محفوظ کرلیا مگر ان کے کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات تلاوت کیں: سو (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) تم نصیحت کرتے رہو، تم ہو بس نصیحت کرنے والے، تم ان پر کوئی جبر کرنے والے نہیں ہو۔

(۲۹۵۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۲۹۵۴۰) حضرت اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔

(٢٩٥٤١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. (طبرانی ۲۳۹۲)

(۲۹۵۴۱) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔

(٢٩٥٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوهَا حَرُمَتْ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ. (احمد ۴۷۵)

(۲۹۵۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔ پس جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیں گے تو مجھ پر ان کی جانیں اور ان کے اموال حرام ہیں مگر ان کے کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(٢٩٥٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : خَرَجَ الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ فِي سَرِيَّةٍ ، فَمَرُّوا بِرَجُلٍ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ ، فَأَرَادُوا قَتْلَهُ ، فَقَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، فَقَالَ الْمِقْدَادُ : وَدَّ لَوْ فَرَّ بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ ، قَالَ : فَلَمَّا قَدِمُوا ، ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَزَلَتْ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَبَيَّنُوا ، وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : الْغَنِيمَةُ ، ﴿فَعِنْدَ اللهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ﴾ قَالَ: تَكْتُمُونَ إِيمَانَكُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، ﴿فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ﴾ فَأَظْهَرَ الإِسْلَامَ ، ﴿فَتَبَيَّنُوا﴾ وَعِيدًا مِنَ اللهِ ، ﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾.

(۲۹۵۴۳) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کسی لشکر میں نکلے سوان لوگوں کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو اپنے ریوڑ میں تھا۔ ان لوگوں نے اس کو قتل کرنا چاہا تو اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا، اس پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ چاہتا ہے کہ اگر وہ اپنے گھر والوں اور اپنے مال کو لے کر بھاگ جائے تو اچھا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پس جب یہ لوگ واپس آئے تو انہوں نے یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اے ایمان والو! جب نکلو تم (جہاد کے لیے) اللہ کی راہ میں تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو کرے تم کو سلام کہ نہیں ہے تو مومن، کیا حاصل کرنا چاہتے ہو تم ساز وسامان دنیاوی زندگی کا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مراد بکری کا ریوڑ ہے، ترجمہ ''تو اللہ کے ہاں غنیمتیں ہیں بہت، ایسے تو تم اسلام سے پہلے تھے۔'' فرمایا: تم اپنے ایمان کو مشرکین سے چھپاتے تھے۔ ترجمہ ''پھر اللہ نے تم پر احسان کیا مراد پس اسلام کو غلبہ دیا۔ ترجمہ ''لہٰذا خوب تحقیق کیا کرو'' فرمایا: اللہ کی طرف سے وعید ہے۔ ترجمہ ''بے شک اللہ ہر اس بات سے جو تم کرتے ہو پوری

طرح باخبر ہے۔

(٢٩٥٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالُوا : مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلاَّ لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ ، فَعَمَدُوا إِلَيْهِ فَقَتَلُوهُ ، وَأَخَذُوا غَنَمَهُ ، فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَبَيَّنُوا وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمَ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۲۹۵۴۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: کہ قبیلہ بنو سلیم کے ایک آدمی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر گزر ہوا درانحالیکہ اسکے پاس بھیڑ بکریاں بھی تھیں تو اس نے ان کو سلام کیا۔ پس وہ کہنے لگے: اس نے تمہیں سلام نہیں کیا مگر اس لیے کہ وہ تم سے بچ جائے، سوانہوں نے اس کا ارادہ کیا اور اس کو قتل کر دیا اور اس کی بھیڑ بکریاں لے لیں۔ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ اس پر اللہ رب العزت نے یہ آیت اتاری: ''اے ایمان والو! جب تم نکلو (جہاد کے لیے) اللہ کی راہ میں تو خوب تحقیق کرلیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو تم کو سلام کرے کہ تو مومن نہیں ہے کیا تم دنیاوی زندگی کا ساز و سامان حاصل کرنا چاہتے ہو؟ سو اللہ کے ہاں بہت غنیمتیں ہیں۔'' (الخ)

(٢٩٥٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، بِمِثْلِهِ ، وَلَمْ يَذْكُرْ : فَأَتَوْا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۵۴۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔ لیکن انہوں نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ وہ لوگ اس ریوڑ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔

(٢٩٥٤٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ، عَنِ الْمِقْدَادِ ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلاً مِنَ الْكُفَّارِ ، فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ، ثُمَّ لاَذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ ، فَقَالَ : أَسْلَمْتُ لِلَّهِ ، أَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ ، بَعْدَ أَنْ قَالَهَا ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقْتُلْهُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَطَعَ يَدِي ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا ، فَأَقْتُلُهُ ؟ قَالَ : لاَ تَقْتُلْهُ ، وَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ ، وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ الْكَلِمَةَ الَّتِي قَالَ. (مسنده ٤٨٦)

(۲۹۵۴۶) حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے کہ اگر میں کفار کے کسی آدمی سے ملوں پس وہ مجھ سے قتال کرے اور میرے ایک ہاتھ کو تلوار کی ضرب سے کاٹ دے۔ پھر وہ شخص درخت کی آڑ میں مجھ سے پناہ مانگنے لگے اور کہے کہ میں اللہ کے لیے اسلام لایا، یا رسول اللہ! کیا میں یہ کلمہ پڑھنے کے بعد

اس کو قتل کردوں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے قتل مت کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اس نے میرا ہاتھ کاٹا پھر اس نے یہ کاٹنے کے بعد یہ کلمہ پڑھا ہو پھر میں اسے قتل کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے قتل مت کرو، اور اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو بے شک تمہارے درجہ میں ہو جائے گا جیسا کہ تم اس کو قتل کرنے سے پہلے تھے اور تم اس کے درجہ میں ہو جاؤ گے جیسا کہ وہ اس کلمہ کو کہنے سے پہلے تھا جو کلمہ اس نے پڑھا ہے۔

(۲۹۵٤۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ :جَاءَ أَبُو الْعَالِيَةِ إِلَيَّ وَإِلَى صَاحِبٍ لِي ، فَقَالَ :هَلُمَّا فَإِنَّكُمَا أَشَبُّ مِنِّي ، وأَوْعَى لِلْحَدِيثِ مِنِّي ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا بِشْرَ بْنَ عَاصِمٍ اللَّيْثِيَّ ، فقال أَبُو الْعَالِيَةِ :حَدِّثْ هَذَيْنِ حَدِيثَكَ ، فَقَالَ :حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ اللَّيْثِيُّ ، قَالَ :بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ، فَأَغَارَتْ عَلَى الْقَوْمِ ، فَشَدَّ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ ، فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ السَّرِيَّةِ مَعَهُ سَيْفٌ شَاهِرٌ ، فَقَالَ الشَّاذُّ مِنَ الْقَوْمِ :إِنِّي مُسْلِمٌ ، فَلَمْ يَنْظُرْ فِيمَا قَالَ ، فَضَرَبَهُ فَقَتَلَهُ ، فَنُمِّيَ الْحَدِيثُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلاً شَدِيدًا ، فَبَلَغَ الْقَاتِلَ ، فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، إِذْ قَالَ الْقَاتِلُ :وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللهِ ، مَا قَالَ الَّذِي قَالَ إِلاَّ تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ ، فَأَعْرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ ، وَعَمَّنْ يَلِيهِ مِنَ النَّاسِ ، وَفَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ ، كُلُّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ ، فَلَمْ يَصْبِرْ أَنْ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَ ذَلِكَ ، وَأَقْبَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ ، تُعْرَفُ الْمَسَائَةُ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ :إِنَّ اللَّهَ أَبَى عَلَيَّ فِيمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ ذَلِكَ.

(ابوداؤد ۲۶۳۰۔ احمد ۲۸۸)

(۲۹۵٤۷) حضرت حمید بن ہلال ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ؓ میرے اور میرے ایک ساتھی کے پاس آئے اور فرمانے لگے: آؤ۔ بے شک تم دونوں مجھ سے زیادہ نوجوان ہو، اور حدیث کو مجھ سے زیادہ محفوظ رکھنے والے ہو۔ سو ہم لوگ گئے یہاں تک کہ ہم حضرت بشر بن عاصم لیثی ؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت ابو العالیہ ؓ نے فرمایا: تو اپنی حدیث ان دونوں سے بیان کردو، انہوں نے فرمایا کہ حضرت عقبہ بن مالک لیثی ؒ نے ہمیں بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا جس نے قوم پر حملہ کردیا پس اس قوم سے ایک آدمی دوڑ لگادی، تو لشکر کے ایک آدمی نے اس کا پیچھا کیا اور اس کے پاس ننگی تلوار تھی، اس قوم سے دوڑنے والے شخص نے کہا: بے شک میں مسلمان ہوں۔ اس لشکر کے آدمی نے اس کی بات میں غور نہیں کیا اور اس کو وار کر کے قتل کردیا۔ پھر یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچائی گئی تو نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اس وقت قاتل نے کہا: یا نبی اللہ! اللہ کی قسم! اس نے جو بھی بات کہی وہ صرف قتل سے بچنے کے لیے کہی تھی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس سے اعراض کیا اور ان لوگوں سے بھی جو اس کے ساتھ ملے ہوئے تھے اور آپ ﷺ نے دو مرتبہ ایسا کیا، ہر بار نبی کریم ﷺ نے اس سے اپنا چہرہ پھیر لیا۔ پس اس سے صبر نہ ہو سکا تو اس نے تیری بار بھی یہی بات کی۔ تو نبی کریم ﷺ نے اپنا چہرہ اس کی طرف متوجہ کیا اس حال میں کہ ناراضگی

آپ ﷺ کے چہرے سے معلوم ہو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھ پر انکار کیا ہے اس شخص کے بارے میں جو مومن کو قتل کر دے۔ تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

(٢٩٥٤٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : لَمَّا ارْتَدَّ مَنِ ارْتَدَّ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ ، أَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُجَاهِدَهُمْ ، فَقَالَ عُمَرُ : أَتُقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : مَنْ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، حَرُمَ مَالُهُ إِلاَّ بِحَقٍّ ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ تَعَالَى ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَنِّي لاَ أُقَاتِلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ ، وَاللَّهِ لأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا حَتَّى أَجْمَعَهُمَا ، قَالَ عُمَرُ : فَقَاتَلْنَا مَعَهُ فَكَانَ رَشَدًا ، فَلَمَّا ظَفِرَ بِمَنْ ظَفِرَ بِهِ مِنْهُمْ ، قَالَ : اخْتَارُوا مِنِّي خَصْلَتَيْنِ : إِمَّا حَرْبٌ مُجْلِيَةٌ ، وَإِمَّا الْخِطَّةُ الْمُخْزِيَةُ . قَالُوا : هَذِهِ الْحَرْبُ الْمُجْلِيَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا ، فَمَا الْخِطَّةُ الْمُخْزِيَةُ ؟ قَالَ : تَشْهَدُونَ عَلَى قَتْلاَنَا أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَلَى قَتْلاَكُمْ أَنَّهُمْ فِي النَّارِ ، فَفَعَلُوا. (بخاری ۱۳۹۹۔ مسلم ۳۲)

(۲۹۵۴۸) حضرت زھری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ؒ نے ارشاد فرمایا: جب مرتد ہو گئے وہ لوگ جو حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے زمانے میں مرتد ہوئے تھے تو حضرت ابوبکر ؓ نے ان سے جہاد کرنے کا ارادہ کیا۔ اس پر حضرت عمر ؓ نے فرمایا: کیا تم ان سے قتال کرو گے حالانکہ تم نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ تو اس کا مال حرام ہو گیا مگر کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا؟ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: بے شک میں قتال کروں گا اس شخص سے جو نماز اور زکوۃ کے درمیان فرق کرے گا، اللہ کی قسم! میں ضرور قتال کروں گا اس شخص سے جو ان دونوں کے درمیان فرق کرے گا، یہاں تک کہ میں ان دونوں کو اکٹھا کر دوں۔ حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں: سو ہم نے ان کے ساتھ قتال کیا اور وہ ہدایت پر تھے، پس جب وہ کامیاب ہو گئے ان لوگوں کی مدد سے جنہوں نے ان کے ساتھ کوشش کی تھی۔ آپ ؓ نے فرمایا: تم لوگ میری طرف سے دو باتیں اختیار کر لو: یا تو خوفناک جنگ یا پھر رسوا کر دینے والا صلح کا منصوبہ۔ ان لوگوں نے کہا: اس خوفناک جنگ کو تو ہم نے پہچان لیا۔ پس یہ رسوا کر دینے والا منصوبہ کیا ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا: تم ہمارے مقتولین پر گواہی دو کہ بے شک وہ جنت میں ہیں اور اپنے مقتولین پر گواہی دو کہ بے شک وہ جہنم میں ہیں۔ پس انہوں نے ایسا کیا۔

(٢٩٥٤٩) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ أُقَاتِلُهُمْ وَأَدْعُوهُمْ ، فَإِذَا قَالُوا لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، حَرُمَتْ عَلَيْكُمْ أَمْوَالُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ.

(۲۹۵۴۹) حضرت جریر ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تاکہ میں ان سے قتال کروں اور میں ان کو

دین کی دعوت دوں۔ پس جب انہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تو تم پر ان کے اموال اور ان کی جانیں حرام ہوگئیں۔

(١٥٦) فِي الرَّجُلِ يُضْرَبُ فِي الشَّرَابِ، يُطَافُ بِهِ، أَوْ يُنْصَبُ لِلنَّاسِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جس کو شراب پینے کی سزا میں مارا گیا: کیا اس کو چکر لگوایا جائے گا یا لوگوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا؟

(٢٩٥٥٠) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ خَالِهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : ضُرِبَ ابْنٌ لَهُ فِي الشَّرَابِ وَطِيفَ بِهِ ، فَقَالَ : مَا أَجِدُ عَلَيْهِ فِي ضَرْبِهِ إِيَّاهُ ، وَلَكِنِّي أَجِدُ عَلَيْهِ أَنَّهُ طَافَ بِهِ ، وَهُوَ شَيْءٌ لَمْ يَفْعَلْهُ الْمُسْلِمُونَ.

(٢٩٥٥٠) حضرت محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی ذئب رضی اللہ عنہ اپنے ماموں سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے کو شراب پینے کے جرم میں مارا گیا اور اس کو چکر لگوایا گیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس کو پڑنے والی مار پر کوئی غم نہیں لیکن مجھے غم ہے تو اس بات پر کہ اس کو چکر لگوایا گیا یہ ایسی چیز ہے جس کو مسلمانوں نے کبھی نہیں کیا۔

(٢٩٥٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ عُمَيْرٍ ، يَقُولُ : سَمِعْت عَتَّابَ بْنَ سَلَمَةَ ، يَقُولُ : سَأَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ : رَأَيْتَهُ يَشْرَبُهَا ؟ فَقُلْتُ : لَمْ أَرَهُ يَشْرَبُهَا ، وَلَكِنْ رَأَيْته يَقِيؤُهَا ، قَالَ : فَضَرَبَهُ الْحَدَّ ، وَنَصَبَهُ لِلنَّاسِ.

(٢٩٥٥١) حضرت عتاب بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا کہ کیا تم نے اس شخص کو شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے کہا: میں نے اس کو شراب پیتے ہوئے نہیں بلکہ اس کو شراب کی قئ کرتے ہوئے دیکھا ہے، راوی کہتے ہیں: تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی اور اس کو لوگوں کے سامنے کھڑا کیا۔

(١٥٧) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ زَنَيْتَ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہے: تو نے زنا کیا تھا اس حال میں کہ تو مشرک تھا

(٢٩٥٥٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : زَنَيْتَ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ ، قَالَ : لاَ يُحَدُّ.

(٢٩٥٥٢) حضرت حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: تو نے زنا کیا اس حال میں کہ تو مشرک تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر حد نہیں لگائی جائے گی۔

(٢٩٥٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ؛ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا قَالَ : زَنَيْتَ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ ، يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(٢٩٥٥٣) حضرت وکیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب یوں کہے: تو نے زنا کیا تھا اس حال میں کہ تو

مشرک تھا۔تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۵۵٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْكَافِرِ يَزْنِي ، فَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدّ ثُمَّ يُسْلِمُ ، فَيَقْذِفُهُ رَجُلٌ ، وَيَقُولُ :إِنَّمَا عَنَيْتُ زِنَاهُ الَّذِي كَانَ فِي كُفْرِهِ ؟ قَالَ :يُقَامُ عَلَى قَاذِفِهِ الْحَدُّ.

(۲۹۵۵۴) حضرت عمرو رِٹیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رِٹیٹیڈ سے اس کافر کے بارے میں مروی ہے جو زنا کرے اور اس پر حد قائم کر دی جائے پھر وہ اسلام لے آئے ، پھر کوئی آدمی اس پر تہمت لگائے اور یوں کہے: بے شک میں نے اس کا وہ زنا مراد لیا ہے جو اس نے کافر ہونے کی حالت میں کیا تھا۔آپ رِٹیٹیڈ نے فرمایا:اس پر تہمت لگانے والے پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۵۵۵) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ امْرَأَةٍ زَنَتْ وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ، أَوْ مَجُوسِيَّةٌ، ثُمَّ أَسْلَمَتْ، فَقَذَفَهَا رَجُلٌ؟ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ:لَيْسَ عَلَى مَنْ قَذَفَهَا حَدٌّ، وَلَكِنْ يُنَكَّلُ.

(۲۹۵۵۵) حضرت ابن ابی ذئب رِٹیٹیڈ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری رِٹیٹیڈ سے ایک عورت کے متعلق سوال کیا جس نے زنا کیا تھا درانحالیکہ وہ یہودی یا عیسائی یا آتش پرست تھی پھر وہ اسلام لے آئی۔سو کسی آدمی نے اس پر تہمت لگا دی تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو حضرت ابن شہاب رِٹیٹیڈ نے فرمایا اس عورت پر تہمت لگانے والے پر حد جاری نہیں ہوگی لیکن اسے عبرتناک سزا دی جائے گی۔

(۱۵۸) فِي الرَّجُلِ يَنْفِي الرَّجُلَ مِنْ فَخْذِهِ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کی اس کے قبیلہ کی شاخ سے نفی کر دے،اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹۵۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَنْفِي الرَّجُلَ مِنْ فَخْذِهِ ، قَالَ : لاَ يُضْرَبُ ، إِلاَّ أَنْ يَنْفِيَهُ مِنْ أَبِيهِ.

(۲۹۵۵۶) حضرت جابر رِٹیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رِٹیٹیڈ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کی اس کے قبیلہ کی شاخ سے نفی کر دے۔آپ رِٹیٹیڈ نے فرمایا: اسے نہیں مارا جائے گا مگر یہ کہ وہ اس کی اس کے باپ سے نفی کر دے۔

(۲۹۵۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ:إِذَا قَالَ :لَسْتَ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، قَالَ :يُضْرَبُ.

(۲۹۵۵۷) حضرت سفیان رِٹیٹیڈ کسی آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت حکم رِٹیٹیڈ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی یوں کہے کہ تو قبیلہ بنو تمیم میں سے نہیں ہے۔آپ رِٹیٹیڈ نے فرمایا: اسے مارا جائے گا۔

(۱۵۹) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا زَانٍ

اس شخص کے بیان میں جو کسی آدمی کو یوں کہے: اے زانی

(۲۹۵۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ ، قَالَ فِي رَجُلٍ يَقُولُ لِلرَّجُلِ :يَا

زَانٍ ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ زَنَى ، أَيُحَدُّ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :﴿ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ﴾.

(۲۹۵۵۸) حضرت عبدالملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے آدمی سے یوں کہہ دیا: اے زانی! اور وہ جانتا ہے کہ اس نے زنا کیا ہے تو کیا اس پر حد قذف لگائی جائے گی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں، بے شک اللہ رب العزت نے فرمایا: پھر وہ چار گواہ نہ لا سکے۔

(۱۶۰) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا روسبيه

اس شخص کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے بدکار

(۲۹۵۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ :يَا روسبيه ، فَضَرَبَهُ عُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْحَدَّ ، فَأَعْجَبَ ذَلِكَ الشَّعْبِيَّ.

(۲۹۵۵۹) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو حصین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی نے کسی آدمی کو یوں کہہ دیا: اے بدکار تو حضرت عروہ بن مغیرہ رحمہ اللہ نے اس پر حد جاری کی اور اس بات نے امام شعبی رحمہ اللہ کو حیرت میں ڈال دیا۔

(۲۹۵۶۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَامِعٍ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنَ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :جِيءَ بِرَجُلٍ إِلَى الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ قَاضٍ ، قَالَ :فَشُهِدَ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ :يَا روسبيه ، فَجَلَدَهُ الْحَدَّ.

(۲۹۵۶۰) حضرت اشعث بن سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبدالرحمن رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا اس حال میں کہ آپ رحمہ اللہ قاضی تھے، اور اس کے خلاف گواہی دی گئی کہ اس نے کسی آدمی کو یوں کہا ہے: اے بدکار! تو آپ رحمہ اللہ نے اس پر حد جاری کی۔

(۱۶۱) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا مَفْعُولاً بِهِ

اس شخص کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے مفعول بہ

(۲۹۵۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ:يَا مَعْفُوج، قَالَ:عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۵۶۱) حضرت صالح بن معبد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے لواطت کا عمل کروانے والے! آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد قذف جاری ہوگی۔

(۲۹۵۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ :شَهِدْتُ ابْنَ أَشْوَعَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ :يَا مَفْعُولُ ، فَجَلَدَهُ الْحَدَّ.

(۲۹۵۶۲) حضرت یحییٰ بن ولید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن اشوع رحمہ اللہ کے پاس حاضر تھا کہ ایک آدمی کو لایا گیا جس نے

کسی کو یوں کہا تھا: اے مفعول! تو آپ رحمہ اللہ نے اس پر حد قذف جاری کی۔

(۲۹۵۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يُجْلَدُ.

(۲۹۵۶۳) حضرت عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

(۱۶۲) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا مُخَنَّثُ ؟

اس شخص کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے ہجڑے!

(۲۹۵۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعِكْرِمَةَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : يَا مُخَنَّثُ ، قَالَ عِكْرِمَةُ : عَلَيْهِ الْحَدُّ . وَقَالَ الْحَسَنُ : لَيْسَ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۵۶۴) حضرت ابو ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے ہجڑے! حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری ہوگی اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۵٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۵۶۵) حضرت ابو ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۵٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِذَا قَالَ : يَا مُخَنَّثُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۵۶۶) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی یوں کہے: اے ہجڑے! تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۱٦۳) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا خَبِيثُ ، يَا فَاسِقُ

اس شخص کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے خبیث، اے فاسق!

(۲۹۵٦۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ : يَا خَبِيثُ ، يَا فَاسِقُ ، قَالَ : هُنَّ فَوَاحِشُ ، وَفِيهِنَّ عُقُوبَةٌ ، وَلاَ تَقُولُهُنَّ فَتَعَوَّدَهُنَّ.

(۲۹۵۶۷) حضرت عبدالملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا آدمی کو یوں کہنا: اے خبیث، اے فاسق، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بری باتیں ہیں اور اس میں سزا ہوگی اور رو وہ ان کلمات کو مت کہے، پس وہ ان کا عادی ہو جائے گا۔

(۲۹۵٦۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : يَا خَبِيثُ ، يَا فَاسِقُ ، قَالَ : قَدْ قَالَ قَوْلاً سَيِّئًا ، وَلَيْسَ فِيهِ عُقُوبَةٌ ، وَلاَ حَدٌّ.

(۲۹۵۶۸) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں جس نے آدمی کو یوں کہا: اے خبیث، اے فاسق، یوں فرمایا: تحقیق اس شخص نے بری بات کہی اور اس میں سزا اور حد نہیں ہوگی۔

(۲۹۵۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : شَهِدْتُ سَالِمًا ، وَالْقَاسِمَ وَسَأَلَهُمَا أَمِيرُ الْمَدِينَةِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ يَا فَاسِقُ ؟ فَقَرَآ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿إِنْ جَائَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا﴾، وَقَالاَ : الْفَاسِقُ : الْكَذَّابُ ، يُعَزَّرُ أَسْوَاطًا.

(۲۹۵۶۹) حضرت عبدالرحمٰن بن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سالم رحمہ اللہ اور حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کے پاس حاضر تھا کہ شہر کے امیر نے ان دونوں حضرات سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا جس نے کسی آدمی کو یوں کہا تھا: اے فاسق، تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو ان دونوں حضرات نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو اس کی خوب تحقیق کر لیا کرو۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا: فاسق کا مطلب جھوٹا ہے، اس شخص کو شرعی حد سے کم کوڑے مارے جائیں گے۔

(۲۹۵۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : يَا خَبِيثُ ، قَالَ : هُوَ قَوْلٌ سَیْءٌ ، وَلَيْسَ فِيهِ عُقُوبَةٌ.

(۲۹۵۷۰) حضرت ابو الزبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے خبیث، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ بری بات ہے اور اس میں کوئی سزا نہیں ہوگی۔

(١٦٤) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يَا دَعِيُّ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس آدمی کے بیان میں جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے لے پالک، تو اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(۲۹۵۷۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَجُلٍ : ادَّعَاكَ عَشَرَةٌ ، لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۵۷۱) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی آدمی کسی آدمی کو یوں کہے: دس نے تیرے بارے میں دعویٰ کیا تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۵۷۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ رَقَبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : أَنْتَ دَعِيٌّ ، لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ.

(۲۹۵۷۲) حضرت رقبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو آدمی کو یوں کہہ دے: اے لے پالک، تو اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

(۲۹۵۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو عِصَامٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ مِنَ الْعَرَبِ : إِنَّكَ لَمَوْلًى ، قَالَ : يُضْرَبُ الْحَدَّ.

(۲۹۵۷۳) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جو عرب کے آدمی کو یوں کہہ دے: بے شک تو غلام ہے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر حد لگائی جائے گی۔

(١٦٥) فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِالصَّبِيَّةِ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اس شخص کے بیان میں جو چھوٹی بچی سے زنا کرے، اس پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(٢٩٥٧٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا زَنَى الرَّجُلُ بِالصَّبِيَّةِ جُلِدَ وَلَمْ يُرْجَمْ ، وَلَيْسَ عَلَى الصَّبِيَّةِ شَيْءٌ ، وَإِذَا زَنَى غُلاَمٌ بِامْرَأَةٍ جُلِدَتْ وَلَمْ تُرْجَمْ ، وَعَلَى الْغُلاَمِ تَعْزِيرٌ.

(۲۹۵۷۴) حضرت سفیان بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب آدمی چھوٹی بچی سے زنا کرے تو اسے کوڑے مارے جائیں گے اور اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا اور اس بچی پر کچھ لازم نہیں ہوگا اور جب کوئی بچہ کسی عورت سے زنا کرے تو اس عورت کو کوڑے مارے جائیں گے اور اس عورت کو سنگسار نہیں کیا جائے گا اور اس بچہ پر شرعی حد سے کم سزا ہوگی۔

(٢٩٥٧٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي رَجُلٍ افْتَضَّ صَبِيَّةً ، قَالَ : عَلَيْهِ عُقْرُهَا.

(۲۹۵۷۵) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے کسی بچی کا پردہ بکارت زائل کر دیا ہو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر اس بچی کے لیے وطی بالشبہ کا مہر لازم ہوگا۔

(١٦٦) فِي تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ

گردن میں ہاتھ لٹکا دینے کے بیان میں

(٢٩٥٧٦) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مُقَدَّمٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي الْعُنُقِ ؟ فَقَالَ : السُّنَّةُ ، قَطَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ رَجُلٍ ، ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ. (ابو داؤد ۴۴۱۱۔ ترمذی ۱۴۴۷)

(۲۹۵۷۶) حضرت ابن محیریز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے میں نے گردن میں ہاتھ لٹکا دینے کے متعلق سوال کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا۔

(٢٩٥٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ فَرَأَيْتُهَا مُعَلَّقَةً ، يَعْنِي فِي عُنُقِهِ.

(۲۹۵۷۷) حضرت عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا، پس میں نے اسے لٹکا ہوا دیکھا یعنی اس کی گردن میں۔

(۲۹۵۷۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ ، ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ.

(۲۹۵۷۸) حضرت عبدالرحمٰن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا پھر آپ ؓ نے اسے اس کی گردن میں لٹکا دیا۔

(۱۶۷) مَا قَالُوا فِي السَّاحِرِ ، مَا يُصْنَعُ بِهِ ؟

جنہوں نے جادوگر کے بارے میں کہا: اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

(۲۹۵۷۹) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ قَالَ : يُقْتَلُ السُّحَّارُ ، وَلاَ يُسْتَتَابُونَ.

(۲۹۵۷۹) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جادوگروں کو قتل کر دیا جائے گا اور ان سے توبہ طلب نہیں کی جائے گی۔

(۲۹۵۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ؛ أَنَّ جُنْدَبًا قَتَلَ سَاحِرًا ، أَوْ أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَهُ.

(۲۹۵۸۰) حضرت حارثہ بن مضرب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جندب ؒ نے ایک جادوگر کو قتل کر دیا یا آپ ؒ نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔

(۲۹۵۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ؛ أَنَّهُ قَتَلَ سَاحِرًا.

(۲۹۵۸۱) حضرت سالم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد ؒ نے ایک جادوگر کو قتل کیا۔

(۲۹۵۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ؛ أَنَّ عَامِلَ عُمَانَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سَاحِرَةٍ أَخَذَهَا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : إِنَ اعْتَرَفَتْ ، أَوْ قَامَتْ عَلَيْهَا الْبَيِّنَةُ ، فَاقْتُلْهَا.

(۲۹۵۸۲) حضرت ہمام بن یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ عمان کے گورنر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کو ایک جادوگرنی کے بارے میں خط لکھا جس کو اس نے پکڑا تھا۔ پس حضرت عمر ؒ نے اس کی طرف جواب لکھا: اگر وہ عورت اعتراف کرلے یا اس پر بینہ قائم ہو جائے تو اس کو قتل کر دو۔

(۲۹۵۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ جَارِيَةً لِحَفْصَةَ سَحَرَتْهَا ، وَوَجَدُوا سِحْرَهَا ، وَاعْتَرَفَتْ ، فَأَمَرَتْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ زَيْدٍ فَقَتَلَهَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ فَأَنْكَرَهُ ، وَاشْتَدَّ عَلَيْهِ ، فَأَتَاهُ ابْنُ عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهَا سَحَرَتْهَا ، وَوَجَدُوا سِحْرَهَا ، وَاعْتَرَفَتْ بِهِ ، فَكَأَنَّ عُثْمَانُ إِنَّمَا أَنْكَرَ ذَلِكَ لأَنَّهَا قُتِلَتْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ.

(۲۹۵۸۳) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی ایک باندی نے ان پر جادو کر دیا اور لوگوں نے اس کو جادو کرتا ہوا پالیا، اور اس نے اعتراف بھی کر لیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبد الرحمن بن زید کو حکم دیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا، جب یہ خبر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو پسند نہیں کیا اور اس پر غصہ کا اظہار کیا۔ سو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور انہیں خبر دی کہ بے شک اس نے آپ رضی اللہ عنہا پر جادو کر دیا تھا، اور لوگوں نے اس کو جادو کرتا ہوا بھی پایا تھا، اور اس جادوگرنی نے اس کا اعتراف بھی کیا تھا۔ تو گویا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس بات کو ناپسند کیا اس لیے کہ اسے آپ رضی اللہ عنہ کی اجازت کے بغیر قتل کیا گیا تھا۔

(٢٩٥٨٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي الْمُعَلَّى ، قَالَ :حَدَّثَنِي شُرْطِيٌّ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ سِنَانًا أُتِيَ بِسَاحِرَةٍ ، فَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُلْقَى فِي الْبَحْرِ.

(۲۹۵۸۴) حضرت زید ابو المعلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سنان بن سلمہ رحمہ اللہ کے ایک سپاہی نے بیان کیا کہ حضرت سنان رحمہ اللہ کے پاس ایک جادوگرنی کو لایا گیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے سمندر میں ڈال دیا گیا۔

(٢٩٥٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ؛ سَمِعَ بَجَالَةَ ، يَقُولُ :كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ :أَنَ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَسَاحِرَةٍ ، قَالَ :فَقَتَلْنَا ثَلاَثَ سَوَاحِرَ.

(۲۹۵۸۵) حضرت بجالہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جزء بن معاویہ رحمہ اللہ کا کاتب تھا۔ پس ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ تم ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کر دو تو ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا۔

(٢٩٥٨٦) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي السَّاحِرِ إِذَا اعْتَرَفَ قُتِلَ.

(۲۹۵۸۶) حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے جادوگر کے بارے میں ارشاد فرمایا: جب وہ اعتراف کر لے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

(٢٩٥٨٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي السَّاحِرِ ، قَالَ :يُقْتَلُ.

(۲۹۵۸۷) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ جادوگر کے بارے میں مروی ہے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اسے قتل کر دیا جائے۔

(١٦٨) فِي الْمُرْتَدِّ عَنِ الإِسْلاَمِ ، مَا عَلَيْهِ ؟

اسلام سے مرتد ہونے کے بیان میں اس شخص پر کیا سزا لاگو ہوگی؟

(٢٩٥٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فَتْحُ تُسْتَرَ ، وَتُسْتَرُ مِنْ أَرْضِ الْبَصْرَةِ ، سَأَلَهُمْ :هَلْ مِنْ مُغْرِبَةٍ ؟ قَالُوا :رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَأَخَذْنَاهُ ،

قَالَ : فَمَا صَنَعْتُمْ بِهِ ؟ قَالُوا : قَتَلْنَاهُ ، قَالَ : أَفَلاَ أَدْخَلْتُمُوهُ بَيْتًا ، وَأَغْلَقْتُمْ عَلَيْهِ بَابًا ، وَأَطْعَمْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيفًا ، ثُمَّ اسْتَتَبْتُمُوهُ ثَلاَثًا ، فَإِنْ تَابَ ، وَإِلاَّ قَتَلْتُمُوهُ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ لَمْ أَشْهَدْ ، وَلَمْ آمُرْ ، وَلَمْ أَرْضَ إِذْ بَلَغَنِي ، أَوْ قَالَ : حِينَ بَلَغَنِي.

(۲۹۵۸۸) حضرت عبدالرحمٰن ولیٹیلئے فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تستر کے فتح ہونے کی خبر آئی۔ تستر بصرہ کے ایک علاقہ کا نام ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے پوچھا: کیا کوئی اور دور دراز کی خبر ہے؟ ان لوگوں نے کہا: مسلمانوں کا ایک آدمی مشرکین سے مل گیا تھا تو ہم نے اس کو پکڑ لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم نے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا: ہم نے اسے قتل کر دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اسے گھر میں داخل کیوں نہیں کیا اور تم اس پر دروازہ بند کر دیتے اور تم اس کو ہر روز ایک چپاتی کھلا دیتے پھر تم اس سے تین مرتبہ توبہ طلب کرتے، پس اگر وہ توبہ کر لیتا تو ٹھیک ورنہ تم اس کو قتل کر دیتے! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! میں حاضر نہیں تھا اور نہ میں نے حکم دیا اور نہ میں راضی ہوا جب مجھے خبر پہنچی۔

(۲۹۵۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا ، فَإِنْ عَادَ قُتِلَ.

(۲۹۵۸۹) حضرت شعبی ولیٹیلئے فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ دوبارہ کفر کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

(۲۹۵۹۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا.

(۲۹۵۹۰) حضرت سلیمان بن موسیٰ ولیٹیلئے فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔

(۲۹۵۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ ، يَقُولُ : يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا ، فَإِنْ تَابَ تُرِكَ ، وَإِنْ أَبَى قُتِلَ.

(۲۹۵۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ توبہ کر لے تو اسے چھوڑ دیا جائے اور اگر وہ انکار کر دے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

(۲۹۵۹۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمُرْتَدِّ يُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَ تُرِكَ ، وَإِنْ أَبَى قُتِلَ.

(۲۹۵۹۲) حضرت مغیرہ ولیٹیلئے فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلئے نے ارشاد فرمایا: مرتد سے توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ توبہ کر لے تو اسے چھوڑ دیا جائے اور اگر وہ انکار کر دے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

(۲۹۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ؛ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَتَى أَبَا مُوسَى وَعِنْدَهُ رَجُلٌ يَهُودِيٌّ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ فَقَالَ : هَذَا يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ، ثُمَّ ارْتَدَّ وَقَدِ اسْتَتَابَهُ أَبُو مُوسَى شَهْرَيْنِ ، قَالَ : فَقَالَ مُعَاذٌ : لاَ أَجْلِسُ حَتَّى أَضْرِبَ عُنُقَهُ ، قَضَاءُ اللهِ وَقَضَاءُ رَسُولِهِ. (بخاری ۶۹۲۳۔ مسلم ۱۴۵۶)

(۲۹۵۹۳) حضرت حمید بن ہلال ولیٹیلئے فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اس

حال میں کہ ان کے پاس ایک یہودی آدمی تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ یہودی اسلام لایا پھر مرتد ہو گیا اور حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ نے اس سے دو ماہ تک توبہ طلب کی۔ اس پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ میں اس کی گردن اڑا دوں، اللہ کا فیصلہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے!

(٢٩٥٩٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ حَيَّانَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :يُدْعَى إِلَى الإِسْلاَمِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنْ أَبَى ضُرِبَتْ عُنُقُهُ.

(۲۹۵۹۴) حضرت حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن شہاب زھری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس کو تین مرتبہ اسلام کی دعوت دی جائے گی پس اگر وہ انکار کر دے تو اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔

(٢٩٥٩٥) حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ فِي الإِنْسَانِ يَكْفُرُ بَعْدَ إِسْلاَمِهِ :يُدْعَى إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ أَبَى قُتِلَ.

(۲۹۵۹۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے اس انسان کے بارے میں ارشاد فرمایا: جو اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کر لے کہ اس کو اسلام کی دعوت دی جائے گی پس اگر وہ انکار کر دے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

(٢٩٥٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكْفُرُ بَعْدَ إِيمَانِهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ ، يَقُولُ :يُقْتَلُ.

(۲۹۵۹۶) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ نے اس آدمی کے بارے میں جو ایمان کے بعد کفر اختیار کر لے فرمایا: میں نے حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اسے قتل کر دیا جائے گا۔

(٢٩٥٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ. (بخاری ۶۹۲۲۔ ابو داؤد ۴۳۵۱)

(۲۹۵۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا دین بدل لے تو تم اسے قتل کر دو۔

(١٦٩) فِي الْمُرْتَدَّةِ، مَا يُصْنَعُ بِهَا ؟

مرتدہ عورت کا بیان، اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

(٢٩٥٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عن علي ؛ فِي الْمُرْتَدَّةِ تُسْتَأْمَى ، وَقَالَ :تُقْتَلُ.

(۲۹۵۹۸) حضرت خلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس مرتدہ عورت کے بارے میں مروی ہے جس کو قیدی بنا لیا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۲۹۵۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لاَ يُقْتَلْنَ النِّسَاءُ إِذَا هُنَّ ارْتَدَدْنَ عَنِ الإِسْلاَمِ ، وَلَكِنْ يُحْبَسْنَ وَيُدْعَيْنَ إِلَى الإِسْلاَمِ ، وَيُجْبَرْنَ عَلَيْهِ.

(۲۹۵۹۹) حضرت ابورزین ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: عورتوں کوقتل نہیں کیا جائے گا جب وہ اسلام سے مرتد ہوجائیں لیکن ان کوقید کرلیا جائے گا اوران کواسلام کی طرف بلایا جائے گا اوراس پرانہیں مجبور کیا جائے گا۔

(۲۹٦۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْمُرْتَدَّةِ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ.

(۲۹۶۰۰) حضرت لیث ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویشیڈ نے مرتدہ عورت کے بارے میں ارشادفرمایا: اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹٦۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عمرو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ.

(۲۹۶۰۱) حضرت عمرو ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیڈ نے ارشادفرمایا: اس عورت کوقتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹٦۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ تَقْتُلُوا النِّسَاءَ إِذَا هُنَّ ارْتَدَدْنَ عَنِ الإِسْلاَمِ ، وَلَكِنْ يُدْعَيْنَ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ هُنَّ أَبَيْنَ سُبِينَ ، فَيُجْعَلْنَ إِمَاءَ الْمُسْلِمِينَ ، وَلاَ يُقْتَلْنَ.

(۲۹۶۰۲) حضرت اشعث ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیڈ نے ارشادفرمایا: تم عورتوں کوقتل مت کرو جب وہ اسلام سے مرتد ہوجائیں۔ لیکن ان کواسلام کی طرف بلایا جائے گا پس اگر وہ انکار کردیں توان کوقیدی بنالیا جائے اوران کومسلمانوں کی باندیاں بنادیا جائے اوران کوقتل نہ کیا جائے۔

(۲۹٦۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حَرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ عَنِ الإِسْلاَمِ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ ، تُحْبَسُ.

(۲۹۶۰۳) حضرت ابوحرہ ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیڈ سے اس عورت کے بارے میں مروی ہے جو اسلام سے مرتد ہوجائے۔ آپ ویشیڈ نے فرمایا: اس کوقتل نہیں کیا جائے گا اس کوقید کردیا جائے گا۔

(۲۹٦۰٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيدة ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ.

(۲۹۶۰۴) حضرت عبیدہ ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشیڈ نے ارشادفرمایا: اس کوقتل نہیں کیا جائے گا۔

(۲۹٦۰٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمُرْتَدَّةِ :تُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَتْ ، وَإِلاَّ قُتِلَتْ.

(۲۹۶۰۵) حضرت ہشام ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ویشیڈ نے مرتدہ عورت کے بارے میں ارشادفرمایا: اس سے توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کردیا جائے گا۔

(۲۹٦۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَنَّ أُمَّ وَلَدٍ لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ارْتَدَّتْ ، فَبَاعَهَا بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ ، مِنْ غَيْرِ أَهْلِ دِينِهَا.

(۲۹۶۰۶) حضرت یحییٰ بن سعید ویشیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ویشیڈ سے مروی ہے مسلمانوں میں سے ایک آدمی کی

ام ولدہ مرتد ہوگئی تو آپ رحمہ اللہ نے اس کو دومۃ الجندل میں اس کے دین کے مخالف آدمی کو فروخت کر دیا۔

(٢٩٦٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ عَنِ الإِسْلاَمِ ، قَالَ : تُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَتْ ، وَإِلاَّ قُتِلَتْ.

(۲۹۶۰۷) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس عورت کے بارے میں مروی ہے جو اسلام سے مرتد ہو جائے، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔

(٢٩٦٠٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَتْ ، وَإِلاَّ قُتِلَتْ.

(۲۹۶۰۸) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس سے توبہ طلب کی جائے گی پس اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔

(٢٩٦٠٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تُقْتَلُ.

(۲۹۶۰۹) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو قتل کر دیا جائے گا۔

(١٧٠) فِي الزَّنَادِقَةِ ، مَا حَدُّهُمْ ؟

ملحد اور گمراہوں کا بیان، ان کی سزا کیا ہے؟

(٢٩٦١٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ زَنَادِقَةً بِالسُّوقِ ، فَلَمَّا رَمَى عَلَيْهِمْ بِالنَّارِ ، قَالَ : صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ : ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَاتَّبَعْتُهُ ، قَالَ : أَسُوَيْدٌ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، سَمِعْتُكَ تَقُولُ شَيْئًا ، قَالَ : يَا سُوَيْدُ ، إِنِّي مَعَ قَوْمٍ جُهَّالٍ ، فَإِذَا سَمِعْتَنِي أَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَهُوَ حَقٌّ.

(۲۹۶۱۰) حضرت سوید بن غفلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ملحدوں کو بازار میں جلا دیا پس جب آپ رضی اللہ عنہ نے ان پر آگ ڈالی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں: میں آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہو لیا تو وہ متوجہ ہوئے اور پوچھا: کیا سوید ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اے امیر المومنین، میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو کچھ فرماتے ہوئے سنا! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سوید! بے شک میں جاہل لوگوں کے ساتھ ہوں۔ پس جب تم مجھے یوں کہتے ہوئے سنو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ حق ہے۔

(٢٩٦١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أُنَاسٌ يَأْخُذُونَ الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ وَيُصَلُّونَ مَعَ النَّاسِ كَانُوا يَعْبُدُونَ الأَصْنَامَ فِي السِّرِّ ، فَأُتِيَ بِهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَوَضَعَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ ، أَوْ قَالَ : فِي السِّجْنِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، مَا تَرَوْنَ فِي قَوْمٍ كَانُوا يَأْخُذُونَ

مَعَکُم الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ ، وَيَعْبُدُونَ هَذِهِ الأَصْنَامَ ؟ قَالَ النَّاسُ : اقْتُلْهُمْ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ أَصْنَعُ بِهِمْ كَمَا صُنِعَ بِأَبِينَا إِبْرَاهِيمَ صلوات الله عليه ، فَحَرَّقَهُمْ بِالنَّارِ.

(۲۹۶۱۱) حضرت عبدالرحمن بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید رحمہ اللہ نے فرمایا: کچھ لوگ تھے جو سالانہ اور ماہانہ وظیفہ لیتے تھے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور وہ پوشیدگی میں بتوں کی بھی پوجا کرتے تھے تو ان لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو انہوں نے ان کو مسجد میں یا جیل میں ڈال دیا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تمہاری کیا رائے ہے ان لوگوں کے بارے میں جو تمہارے ساتھ سالانہ اور ماہانہ وظیفہ لیتے ہیں اور ان بتوں کو بھی پوجتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ ان کو قتل کر دو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، لیکن میں ان کے ساتھ ایسا معاملہ کروں گا جو ہمارے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا۔ سو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو آگ میں جلا ڈالا۔

(۲۹۶۱۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُعْمَانَ ، قَالَ : شَهِدْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ ، وَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ هَاهُنَا أَهْلَ بَيْتٍ لَهُمْ وَثَنٌ فِي دَارِهِمْ يَعْبُدُونَهُ ، فَقَامَ عَلِيٌّ يَمْشِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى الدَّارِ ، فَأَمَرَهُمْ فَدَخَلُوا ، فَأَخْرَجُوا إِلَيْهِ تِمْثَالَ رُخَامٍ ، فَأَلْهَبَ عَلِيٌّ الدَّارَ.

(۲۹۶۱۲) حضرت ایوب بن نعمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کشادہ میدان میں حاضر تھا کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! بے شک وہاں ایک گھر والے ہیں جن کے گھروں میں بت ہیں وہ ان کو پوجتے ہیں، پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر چلنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ اس گھر تک پہنچے آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا تو وہ داخل ہوئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی طرف سنگ مرمر کے مجسّمے نکالے، پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس گھر کو جلا دیا۔

(۲۹۶۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ عَلِيٌّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ ، فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ إِلَى عَلِيٍّ يَسْأَلُهُ عَنْ زَنَادِقَةٍ ؛ مِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ غَيْرَ ذَلِكَ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُدْعَى لِلإِسْلاَمِ ؟ فَكَتَبَ عَلِيٌّ وَأَمَرَهُ بِالزَّنَادِقَةِ ؛ أَنْ يَقْتُلَ مَنْ كَانَ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ ، وَيُتْرَكُ سَائِرُهُمْ يَعْبُدُونَ مَا شَاؤُوا.

(۲۹۶۱۳) حضرت مخارق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محمد بن ابی بکر رحمہ اللہ کو مصر پر امیر بنا کر بھیجا، پس محمد رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر آپ رضی اللہ عنہ سے زنادقہ کے متعلق پوچھا: ان میں سے کچھ لوگ سورج اور چاند کو پوجتے ہیں، اور ان میں سے کچھ ان کے علاوہ چیزوں کو پوجتے ہیں اور ان میں سے کچھ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خط لکھا اور انہیں زنادقہ کے متعلق حکم دیا کہ: وہ ان کو قتل کر دیں جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور باقی سب کو چھوڑ دیں وہ جس کی چاہیں عبادت کریں۔

(۲۹۶۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَلِيًّا أَخَذَ زَنَادِقَةً فَأَحْرَقَهُمْ ،

قَالَ : فَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أُعَذِّبْهُمْ بِعَذَابِ اللهِ ، وَلَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتهمْ ، لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

(۲۹۶۱۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زندیقوں کو پکڑ کر ان کو جلا ڈالا ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں ان کو اللہ کے عذاب کے طریقہ سے عذاب نہیں دیتا اور اگر میں ہوتا تو میں ان کو قتل کر دیتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی وجہ سے کہ جو شخص اپنا دین تبدیل کر لے تو تم اسے قتل کر دو۔

(۱۷۱) فِي النَّصْرَانِيِّ يُسْلِمُ ، ثُمَّ يَرْتَدُّ

اس عیسائی کے بارے میں جو اسلام لائے پھر وہ مرتد ہو جائے

(۲۹۶۱۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ الأَبْرَصِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ؛ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ كَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ ، ثُمَّ تَنَصَّرَ ، قَالَ : فَسَأَلَهُ عَنْ كَلِمَةٍ ، فَقَالَ لَهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ فَرَفَسَهُ بِرِجْلِهِ ، فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۲۹۶۱۵) حضرت ابن عبید بن ابرص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جو عیسائی تھا پس اس نے اسلام قبول کر لیا پھر اس نے عیسائیت اختیار کر لی۔ راوی کہتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے اس بات کے متعلق پوچھا: تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتا دیا۔ سو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کے سینہ پر اپنی لات ماری تو لوگ بھی کھڑے ہو کر اسے مارنے لگے یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا۔

(۲۹۶۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ : كُنْتُ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ بَعَثَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى بَنِي نَاجِيَةَ ، قَالَ : فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ ، فَوَجَدْنَاهُمْ عَلَى ثَلاَثِ فِرَقٍ ، قَالَ : فَقَالَ أَمِيرُنَا لِفِرْقَةٍ مِنْهُمْ : مَا أَنْتُمْ ؟ قَالُوا : نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ النَّصَارَى لَمْ نَرَ دِينًا أَفْضَلَ مِنْ دِينِنَا ، فَثَبَتْنَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ : اعْتَزِلُوا ، ثُمَّ قَالَ لِفِرْقَةٍ أُخْرَى : مَا أَنْتُمْ ؟ قَالُوا : نَحْنُ قَوْمٌ كُنَّا نَصَارَى فَأَسْلَمْنَا فَثَبَتْنَا عَلَى الإِسْلاَمِ ، فَقَالَ : اعْتَزِلُوا ، ثُمَّ قَالَ لِلثَّالِثَةِ : مَا أَنْتُمْ ؟ قَالُوا : نَحْنُ قَوْمٌ كُنَّا نَصَارَى فَأَسْلَمْنَا ، ثُمَّ رَجَعْنَا ، فَلَمْ نَرَ دِينًا أَفْضَلَ مِنْ دِينِنَا الأَوَّلِ ، فَتَنَصَّرْنَا ، فَقَالَ لَهُمْ : أَسْلِمُوا ، فَأَبَوْا ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ : إِذَا مَسَحْتُ رَأْسِي ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَشُدُّوا عَلَيْهِمْ ، فَفَعَلُوا ، فَقَتَلُوا الْمُقَاتِلَةَ ، وَسَبَوُا الذُّرِّيَّةَ.

(۲۹۶۱۶) حضرت ابو الطفیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اس لشکر میں تھا جسے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بنو ناجیہ کی طرف بھیجا، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس ہم ان کے پاس پہنچ گئے۔ تو ہم نے ان لوگوں کو تین گروہوں میں پایا، پس ہمارے امیر نے ان میں سے ایک گروہ سے پوچھا! تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم لوگ عیسائی تھے ہم نے اپنے دین سے افضل کسی دین کو نہیں سمجھا۔

پس ہم اس پر ثابت قدم رہے۔ اس پر امیر نے کہا: تم الگ ہو جاؤ۔ پھر اس نے ایک دوسرے گروہ سے پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم لوگ عیسائی تھے پس ہم نے اسلام قبول کر لیا پھر ہم اسلام پر ثابت قدم رہے۔ تو امیر نے کہا: تم بھی الگ ہو جاؤ۔ پھر امیر نے تیسرے گروہ سے پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ وہ کہنے لگے! ہم لوگ عیسائی تھے۔ پس ہم اسلام لے آئے پھر ہم نے رجوع کر لیا۔ پس ہم نے اپنے پہلے دین سے افضل کسی دین کو نہیں سمجھا۔ سو ہم نے عیسائیت اختیار کر لی سو امیر نے ان سے کہا: تم اسلام لے آؤ۔ ان لوگوں نے انکار کر دیا تو امیر نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جب میں تین مرتبہ اپنے سر پر ہاتھ پھیرلوں تو تم ان پر حملہ کر دینا۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا اور لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور ان کی اولاد کو قیدی بنالیا۔

(۲۹۶۱۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تُسَاكِنُكُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى ، إِلاَّ أَنْ يُسْلِمُوا ، فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ ارْتَدَّ ، فَلاَ تَضْرِبُوا إِلاَّ عُنُقَهُ.

(۲۹۶۱۷) حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھ یہود و نصاریٰ ایک جگہ مت رہیں مگر یہ کہ وہ اسلام لے آئیں۔ پس ان میں سے جو اسلام لے آئے پھر وہ مرتد ہو جائے تو تم مت مارو مگر اس کی گردن پر۔

(۱۷۲) فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِنَ الْكَعْبَةِ

اس آدمی کے بیان میں جو خانہ کعبہ سے چوری کرلے

(۲۹۶۱۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ فِي رَجُلٍ سَرَقَ مِنَ الْكَعْبَةِ ؟ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ.

(۲۹۶۱۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے خانہ کعبہ سے چوری کی تھی۔ آپ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۱۷۳) فِي الْمُحَارِبِ يُؤْتَى بِهِ إِلَى الإِمَامِ

اس جنگ کرنے والے کے بیان میں جس کو امام کے پاس لایا گیا ہو

(۲۹۶۱۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (ح) وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ (ح) وَجُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ (ح) وَأَبِي حَرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي الْمُحَارِبِ : الإِمَامُ فِيهِ مُخَيَّرٌ.

(۲۹۶۱۹) حضرت عطاء، حضرت مجاہد، حضرت ضحاک اور حضرت حسن بصری ان سب حضرات نے جنگ کرنے والے کے بارے میں فرمایا: حاکم کو اس کے بارے میں اختیار ہے۔

(۲۹۶۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : السُّلْطَانُ وَلِيُّ قَتْلِ مَنْ حَارَبَ الدِّينَ.

(۲۹۶۲۰) حضرت محمد بن عمرو ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ولیٹیو نے ارشاد فرمایا: بادشاہ اس شخص کے قتل کا ولی ہے جو دین سے جنگ کرے۔

(۲۹۶۲۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : الإِمَامُ مُخَيَّرٌ فِي الْمُحَارِبِ.

(۲۹۶۲۱) حضرت قتادہ ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ولیٹیو نے ارشاد فرمایا: جنگ کرنے والے کے بارے میں بادشاہ کو اختیار ہے۔

(۱۷٤) فِي الْمَرْأَةِ تَقَعُ عَلَى الْمَرْأَةِ

اس عورت کے بیان میں عورت سے بدفعلی کرے

(۲۹۶۲۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَقَعُ عَلَى الْمَرْأَةِ ، قَالَ : تُضْرَبُ أَدْنَى الْحَدَّيْنِ.

(۲۹۶۲۲) حضرت ابن ابی ذئب ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت زھری ولیٹیو سے اس عورت کے بارے میں مروی ہے جو عورت سے ہم بستری کرے۔ آپ ولیٹیو نے فرمایا: اس پر دو حدوں میں سے ادنی حد لگائی جائے گی۔

(۲۹۶۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ الْحَاطِبِيُّ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ زَيْدٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَرْكَبُ الْمَرْأَةَ ، قَالَ : لَيَلْقَيْنَ اللَّهَ وَهُمَا زَانِيَتَانِ.

(۲۹۶۲۳) حضرت حفصہ بنت زید ولیٹیا فرماتی ہیں کہ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر ولیٹیو سے اس عورت کے بارے میں مروی ہے جو عورت پر چڑھ جائے۔ آپ ولیٹیو نے فرمایا: ان دونوں کو اللہ کے حوالہ کر دو وہ دونوں زانیہ ہیں۔

(۱۷۵) فِي الْمُحَارِبِ إِذَا قَتَلَ ، وَأَخَذَ الْمَالَ ، وَأَخَافَ السَّبِلَ

اس سرکش کے بیان میں جب وہ قتل کر دے اور مال چھین لے اور مسافروں کو خوف میں مبتلا کرے

(۲۹۶۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ ، قَالَ : إِذَا خَرَجَ وَأَخَافَ السَّبِيلَ ، وَأَخَذَ الْمَالَ ، قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلاَفٍ ، وَإِذَا أَخَافَ السَّبِيلَ ، وَلَمْ يَأْخُذَ الْمَالَ نُفِيَ ، وَإِذَا قَتَلَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَافَ السَّبِيلَ وَأَخَذَ الْمَالَ وَقَتَلَ صُلِبَ.

(۲۹۶۲۴) حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے آیت: بے شک بدلہ ہے ان لوگوں کا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرتے ہیں۔ فرمایا: جب وہ نکلے اور مسافر کو خوف میں مبتلا کرے اور مال چھین لے۔ تو اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیا جائے گا اور جب وہ مسافر کو خوف میں مبتلا کرے اور مال نہ چھینے تو اس کو جلاوطن کر دیا جائے گا اور جب وہ قتل بھی کرے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے گا اور جب وہ مسافر کو خوف میں مبتلا کرے اور مال چھین لے اور قتل بھی کر دے تو اس کو سولی پر لٹکا دیا جائے گا۔

(۲۹۶۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : حُدِّثْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : مَنْ حَارَبَ فَهُوَ مُحَارِبٌ ، قَالَ سَعِيدٌ : فَإِنْ أَصَابَ دَمًا قُتِلَ ، وَإِنْ أَصَابَ دَمًا وَمَالاً صُلِبَ ، فَإِنَّ الصَّلْبَ هُوَ أَشَدُّ ، وَإِذَا أَصَابَ مَالاً وَلَمْ يُصِبْ دَمًا قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ ، لِقَوْلِ اللهِ جَلَّ جَلاَله : ﴿أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلاَفٍ﴾ ، فَإِنْ تَابَ فَتَوْبَتُهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ ، وَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹۶۲۵) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو لڑائی کرے وہ جنگ جو ہے۔ حضرت سعید رحمہ اللہ نے فرمایا: پس اگر وہ خون کر دے تو اسے قتل کر دیا جائے گا اور اگر وہ خون کر دے اور مال چھین لے تو اسے سولی پر لٹکا دیا جائے گا۔ پس بے شک سولی دینا زیادہ سخت ہے اور جب وہ مال چھین لے اور اس کا خون نہ کرے تو اس کا ہاتھ اور اس کی ایک ٹانگ کاٹ دی جائے گی۔ اللہ جل جلالہ کے اس قول کی وجہ سے۔ ترجمہ: یا ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیے جائیں۔ پس اگر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ اللہ اور اس کے درمیان ہوگی اور اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(۲۹۶۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا ، أَوْ يُصَلَّبُوا ، أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلاَفٍ﴾ حَتَّى خَتَمَ الآيَةَ ، فَقَالَ : إِذَا حَارَبَ الرَّجُلُ فَقَتَلَ وَأَخَذَ الْمَالَ ، قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلاَفٍ وَصُلِبَ ، وَإِذَا قَتَلَ وَلَمْ يَأْخُذِ الْمَالَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ ، قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلاَفٍ ، وَإِذَا لَمْ يَقْتُلْ وَلَمْ يَأْخُذِ الْمَالَ نُفِيَ.

(۲۹۶۲۶) حضرت عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے آیت کی تفسیر مروی ہے "صرف یہی سزا ہے ان لوگوں کی جو جنگ کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بھاگ دوڑ کرتے ہیں زمین میں فساد مچانے کے لیے کہ وہ قتل کیے جائیں سولی پر چڑھائے جائیں یا کاٹے جائیں ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے یہاں تک کہ انہوں نے آیت ختم کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی جنگ کرے، پس قتل کر دے اور مال چھین لے تو اس کا ایک ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیا جائے اور سولی پر چڑھا دیا جائے۔ اور جب قتل کرے اور مال نہ چھینے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے، اور جب مال چھین لے اور قتل نہ کرے تو اس کا ایک ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیا جائے اور جب قتل نہ کرے اور نہ مال چھینے تو اسے جلاوطن کر دیا جائے۔

(۲۹۶۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ؛ فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ قَالَ : إِذَا قَتَلَ وَأَخَذَ الْمَالَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ وَأَخَافَ السَّبِيلَ صُلِبَ ، وَإِذَا قَتَلَ وَلَمْ يَعْدُ ذَلِكَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَعْدُ ذَلِكَ قُطِعَ ، وَإِذَا أَفْسَدَ نُفِيَ.

(۲۹۶۲۷) حضرت عمران بن حدیر رطیقیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابومجلز رطیقیہ نے اس آیت کے بارے میں: ''صرف یہی سزا ہے ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں (الخ)۔ آپ رطیقیہ نے فرمایا: جب قتل کر دے اور مال چھین لے تو اسے قتل کر دیا جائے اور جب مال چھین لے اور مسافر کو خوف میں مبتلا کرے تو اس کو سولی پر لٹکا دیا جائے اور جب وہ قتل کرے اور مال نہ چھینے تو اس کو قتل کیا جائے اور جب وہ مال چھین لے اور قتل نہ کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور جب وہ فساد پھیلائے تو اسے جلا وطن کر دیا جائے۔

(۱۷٦) مَا تُدْرَأُ فِيهِ الْحُدُودُ

جس صورت میں حدود کو زائل کر دیا جائے گا

(۲۹۶۲۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَنْ وَطِءَ فَرْجًا بِجَهَالَةٍ ، دُرِءَ عَنْهُ الْحَدُّ ، وَضَمِنَ الْعُقْرَ.

(۲۹۶۲۸) حضرت مغیرہ رطیقیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رطیقیہ نے ارشاد فرمایا: جس نے جہالت سے کسی شرمگاہ سے وطی کر لی تو اس سے حد زائل کر دی جائے گی اور اس شخص کو وطی بالشبہ کے مھر کا ضامن بنایا جائے گا۔

(۱۷۷) الرَّجُلُ يُضْرَبُ الْحَدَّ وَهُوَ قَاعِدٌ ، أَوْ مُضْطَجِعٌ

اس آدمی کا بیان جس پر حد لگائی جا رہی ہو کیا وہ بیٹھے گا یا لیٹے گا؟

(۲۹۶۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ الْهُجَيْمِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سَلْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ أَخَذَ رَجُلاً فِي حَدٍّ فَأَضْجَعَهُ ، ثُمَّ ضَرَبَهُ.

(۲۹۶۲۹) حضرت ایوب الہجیمی رطیقیہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمان بن ربیعہ رطیقیہ کو دیکھا انہوں نے کسی حد میں ایک آدمی کو پکڑا پس اسے لٹا دیا پھر انہوں نے اسے مارا۔

(۲۹۶۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا ضَرَبَ رَجُلاً وَهُوَ قَاعِدٌ ، عَلَيْهِ عَبَاءَةٌ لَهُ قَسْطَلاَنٌ.

(۲۹۶۳۰) حضرت عبداللہ رطیقیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو مارا، درانحالیکہ وہ شخص بیٹھا ہوا تھا اور اس پر شفق کی سرخی کے رنگ کی چادر تھی۔

(۱۷۸) فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ يَزْنِيَانِ

اس یہودی اور عیسائی کے بیان میں جو دونوں زنا کرتے ہوں

(۲۹۶۳۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً.

(۲۹۶۳۱) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی اور یہودیہ عورت کو سنگسار کیا۔

(۲۹۶۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً.

(۲۹۶۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی اور یہودیہ عورت کو سنگسار کیا۔

(۲۹۶۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ ، أَنَا فِيمَنْ رَجَمَهُمَا.

(۲۹۶۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یہودیوں کو سنگسار کیا اور میں ان کو سنگسار کرنے والے لوگوں میں تھا۔

(۲۹۶۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا.

(۲۹۶۳۴) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو سنگسار کیا۔

(۲۹۶۳۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا ، أَوْ يَهُودِيَّةً.

(۲۹۶۳۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد یا یہودیہ عورت کو سنگسار کیا۔

(۱۷۹) فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْحَمَّامَ ، فَيَسْرِقُ ثِيَابًا

اس آدمی کے بیان میں جو حمام میں داخل ہو کر کپڑے چوری کر لے

(۲۹۶۳۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي رَجُلٍ دَخَلَ حَمَّامًا ؛ فَأَخَذَ جُبَّةً فَلَبِسَهَا بَيْنَ قَمِيصَيْنِ ، قَالَ : يُقْطَعُ.

(۲۹۶۳۶) حضرت محمد بن راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جو حمام میں داخل ہوا پس اس نے ایک جبہ لیا اور اس کو دو قمیصوں کے درمیان پہن لیا۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۲۹۶۳۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ؛ قَالَ : أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ؛ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ

نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ سَارِقِ الْحَمَّامِ ؟ فَقَالَ : لاَ قَطْعَ عَلَيْهِ.

(۲۹۶۳۷) حضرت جبیر بن نفیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رحمہ اللہ سے حمام کے چور کے متعلق پوچھا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا جاری نہیں ہوگی۔

(۱۸۰) فِي النِّسَاءِ ، كَيْفَ يُضْرَبْنَ ؟

عورتوں کے بیان میں کہ انہیں کیسے مارا جائے گا؟

(۲۹٦۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : تُضْرَبُ النِّسَاءُ ضَرْبًا دُونَ ضَرْبٍ ، وَسَوْطًا دُونَ سَوْطٍ ، وَتُتَّقَى وُجُوهُهُنَّ ، وَلاَ يُمَدَّدْنَ ، وَلاَ يُجَرَّدْنَ.

(۲۹۶۳۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو ایسی ضرب لگائی جائیگی جو عام ضرب سے کم ہو اور ایسا کوڑا ماریں گے جو ہلکا ہو اور ان کے چہروں کو بچایا جائے گا اور لمبا ہاتھ کر کے انہیں نہیں مارا جائے گا، اور نہ انہیں ننگا کر کے مارا جائے گا۔

(۲۹٦۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ قَالَ : شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ ضَرَبَ أَمَةً لَهُ قَدْ فَجَرَتْ ، وَعَلَيْهَا مِلْحَفَةٌ ، ضَرْبًا لَيْسَ بِالتَّمَطِّي ، وَلاَ بِالتَّخْفِيفِ.

(۲۹۶۳۹) حضرت سوار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا آپ رحمہ اللہ نے اپنی ایک باندی کو مارا جس نے بدکاری کی تھی۔ اور اس نے اوڑھنی پہنی ہوئی تھی اور ایسی مار کہ نہ بہت زیادہ سخت تھی اور نہ بہت ہلکی۔

(۲۹٦٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ قَالَ : النِّسَاءُ لاَ يُجَرَّدْنَ ، وَلاَ يُمَدَّدْنَ ، يُضْرَبْنَ ضَرْبًا دُونَ ضَرْبٍ ، وَسَوْطًا دُونَ سَوْطٍ ، وَتُتَّقَى وُجُوهُهُنَّ.

(۲۹۶۴۰) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو برہنہ نہیں کیا جائے گا، اور نہ لمبے ہاتھ سے مارا جائے گا اور عام ضرب سے ہلکی ضرب، اور کوڑے سے ہلکا کوڑا مارا جائے گا اور ان کے چہروں کو بچایا جائے گا۔

(۱۸۱) فِي الرَّأْسِ يُضْرَبُ فِي الْعُقُوبَةِ

سر کے بیان میں، کیا سزا میں سر پر مارا جا سکتا ہے؟

(۲۹٦٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أُتِيَ بِرَجُلٍ انْتَفَى مِنْ أَبِيهِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : اضْرِبِ الرَّأْسَ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ فِي الرَّأْسِ .

(۲۹۶۴۱) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو اپنے باپ سے بری الذمہ ہو گیا تھا، اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سر پر مارو اس لیے کہ شیطان سر میں ہے۔

(۲۹٦٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ : شَهِدْتُ الشَّعْبِيَّ وَنَهَى عَنْ ضَرْبِ رَأْسِ رَجُلٍ افْتَرَى عَلَى رَجُلٍ ، وَهُوَ يُجْلَدُ.

(۲۹٦۴۲) حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شعبی کے پاس حاضر تھا اور آپ نے ایک آدمی کے سر پر مارنے سے منع کیا جس نے کسی آدمی پر جھوٹی تہمت لگائی تھی اور آپ اسے کوڑے مار رہے تھے۔

(۱۸۲) الرَّجُلُ يَسْمَعُ الرَّجُلَ وَهُوَ يَقْذِفُ

اس آدمی کے بیان میں جو کسی کو تہمت لگاتے ہوئے سن رہا ہو

(۲۹٦٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الرَّجُلِ يَسْمَعُ الرَّجُلَ يَقْذِفُ الرَّجُلَ ، أَيُبَلِّغُهُ ؟ قَالَ : لاَ ، إِنَّمَا تُجَالِسُونَ بِالأَمَانَةِ.

(۲۹٦۴۳) حضرت عثمان بن اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو آدمی کو تہمت لگاتے ہوئے سنے، کیا وہ اس بات کو پہنچا دے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بے شک تمہاری مجلسیں امانت ہیں۔

(۱۸۳) فِي الرَّجُلِ يَقْذِفُ ، وَيَدَّعِي بَيِّنَةً غَيَبًا

اس آدمی کے بیان میں جو تہمت لگائے اور غائب بینہ کا دعوے کرے

(۲۹٦٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَن جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ؛ فِي رَجُلٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ ادَّعَى شُهُودًا غَيَبًا، قَالَ: لاَ يُؤَجَّلُ.

(۲۹٦۴۴) حضرت جویبر فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک سے ایک آدمی کے بارے میں مروی ہے جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی پھر اس نے غائب گواہی کا دعویٰ کیا۔ آپ نے فرمایا اسے مہلت نہیں دی جائے گی۔

(۲۹٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عُلاَثَةَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعُقَيْلِيِّ ، قَالَ : قَذَفَ رَجُلٌ رَجُلاً ، فَرَفَعَهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَادَّعَى الْقَاذِفُ الْبَيِّنَةَ عَلَى مَا قَالَ لَهُ بِأَرْمِينِيَةَ ، يَعْنِي غَيَبًا ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : الْحَدُّ لاَ يُؤَخَّرُ ، لَكِنْ إِنْ جِئْتَ بِبَيِّنَةٍ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُمْ.

(۲۹٦۴۵) حضرت ابو علاثہ محمد بن عبداللہ عقیلی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی آدمی پر تہمت لگائی۔ سو اس شخص کو حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے پیش کر دیا گیا، پس تہمت لگانے والے نے بینہ کے متعلق دعویٰ کیا کہ ایک شخص نے اسے آرمینیہ میں بتلایا تھا یعنی وہ غائب ہے۔ اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: حد کو مؤخر نہیں کیا جا سکتا، لیکن اگر تم بینہ لے آئے تو میں ان کی گواہی قبول کرلوں گا۔

(۲۹٦٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَن بَكْرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً قَذَفَ رَجُلاً ، فَرَفَعَهُ إِلَى

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَجْلِدَهُ ، فَقَالَ :أَنَا أُقِيمُ الْبَيِّنَةَ ، فَتَرَكَهُ.

(۲۹۶۴۶) حضرت بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے شک ایک شخص نے کسی آدمی پر تہمت لگائی تو اس کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑے مارنے کا ارادہ کیا تو وہ کہنے لگا: میں بینہ قائم کر دوں گا پس آپ رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا۔

(۱۸٤) فِي السَّكْرَانِ يَقْتُلُ

اس نشہ میں مدہوش آدمی کے بیان میں جو قتل کر دے

(۲۹٦٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ :إِذَا قَتَلَ السَّكْرَانُ قُتِلَ.

(۲۹۶۴۷) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب نشہ میں مدہوش شخص قتل کر دے تو اسے بھی قتل کر دیا جائے۔

(۲۹٦٤۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يُقْتَلُ.

(۲۹۶۴۸) حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زھری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اسے قتل کر دیا جائے گا۔

(۲۹٦٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ سَكْرَانَيْنِ قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ :فَقَتَلَهُ مُعَاوِيَةُ.

(۲۹۶۴۹) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو نشہ میں مدہوش آدمیوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی کو قتل کر دیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی قتل کر دیا۔

کِتَابُ أَقْضِيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے فیصلوں کا بیان

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :هَذَا مَا حَفِظْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَضَى بِهِ وَأَجَازَ فِيهِ الْقَضَاءَ.

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ :

(۲۹۶۵۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ.

(۲۹۶۵۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کا فیصلہ خاوند کے حق میں فرمایا۔

(۲۹۶۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ شِرْكٍ لَمْ يُقَسَّمْ رَبْعَةٍ ، أَوْ حَائِطٍ ، لاَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ شَرِيكَهُ ، فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ ، فَإِنْ بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ. (مسلم ۱۲۲۹۔ ابوداؤد ۳۵۰۷)

(۲۹۶۵۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس حصہ میں جس کو تقسیم نہ کیا گیا ہو گھر کی صورت میں ہو یا باغ کی صورت میں ہو یوں فیصلہ فرمایا کہ مالک کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شریک کی اجازت کے بغیر اس کو بیچ دے۔ پس اگر وہ چاہے تو رکھ لے گا اور اگر چاہے گا تو اس کو چھوڑ دے گا اور اگر مالک نے بیچ دیا اور شریک کو بتلایا نہیں تو وہ اس حصہ کا زیادہ حق دار ہوگا۔

(۲۹۶۵۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ قَالاَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ لِلْجِوَارِ.

(۲۹۶۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا فیصلہ پڑوسی کے حق میں فرمایا۔

(۲۹۶۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ :حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

(۲۹۶۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ سے قسم لے کر فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سُئِلَ ، عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ عنها وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَهَا الصَّدَاقُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ ، وَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ :شَهِدْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بِرْوَعَ ابنَة وَاشِقٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

(۲۹۶۵۴) حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے کسی عورت سے شادی کی پھر وہ مر گیا اور اس آدمی نے اس سے ہمبستری نہیں کی تھی اور نہ ہی اس کا مہر مقرر کیا تھا، اب اس کیا ہوگا؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس عورت کو مہر مثلی ملے گا اور وراثت بھی ملے گی اور اس پر عدت بھی واجب ہوگی۔ اس پر معقل بن سنان نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کے بارے میں بالکل ایسا ہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۹۶۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ :اخْتَصَمَ رَجُلانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَمَلٍ ، فَجَاءَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ أَنَّهُ جَمَلُهُ فَقَضَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا.

(۲۹۶۵۵) حضرت تمیم بن طرفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو شخص ایک اونٹ کا جھگڑا لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر ان دونوں میں سے ہر ایک دو دو گواہ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آگئے جو دونوں کے حق میں گواہی دے رہے تھے کہ یہ اونٹ اس کا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے حق میں اونٹ کا فیصلہ فرما دیا۔

(۲۹۶۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ شُرَيْحٍ إِذْ أَتَاهُ قَوْمٌ يَخْتَصِمُونَ إِلَيْهِ فِي عُمْرَى جُعِلَتْ لِرَجُلٍ حَيَاتَهُ ، فَقَالَ لَهُ :هِيَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ يُنَاشِدُهُ فَقَالَ شُرَيْحٌ :لَقَدْ لامَنِي هَذَا فِي أَمْرٍ قَضَى بِهِ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۶۵۶) حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ قاضی شریح کی مجلس میں تھے کہ چند لوگ ان کے پاس ایک ایسے گھر کا جھگڑا لے کر آئے جو کسی آدمی کو پوری زندگی کے لئے دے دیا گیا ہو۔ تو قاضی شریح نے ان کو کہا کہ یہ اس آدمی کو زندگی میں ملے گا اور موت کے بعد اس کے ورثاء کو ملے گا۔ تو جس کے خلاف فیصلہ دیا وہ آپ کی طرف متوجہ ہوا اور قسمیں دینا شروع کر دیں۔ قاضی شریح نے فرمایا: یہ شخص مجھے ایک ایسے معاملہ میں ملامت کر رہا ہے جس کا فیصلہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

(۲۹۶۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي إِمْلاصِ

الْمَرْأَةِ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ :شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةِ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ ، فَقَالَ عُمَرُ :لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ ، فَشَهِدَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ.

(۲۹۶۵۷) حضرت مسور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے ایسی عورت کے بارے میں مشورہ طلب کر رہے تھے کہ جس کا کسی نے حمل ساقط کر دیا ہو؟ تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے معاملے میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کوئی ایسا شخص لاؤ جو تمہارے ساتھ اس بات کی گواہی دے، تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ان کے حق میں گواہی دی۔

(۲۹۶۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاقِلَتِهَا الدِّيَةِ ، وَفِي الْحَمْلِ غُرَّةٌ.

(۲۹۶۵۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاندان والوں پر دیت کا اور حمل (کو) ساقط کرنے کے معاملہ میں ایک غلام یا باندی دینے کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ ، وَابْنَةِ ابْنٍ ، وَأُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ، فَقَالا :لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأُخْتِ ، وَائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا ، فَأَتَى الرَّجُلُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالا :فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :﴿لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ﴾ وَلَكِنْ سَأَقْضِي بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَلابْنَةِ الابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأُخْتِ.

(بخاری ۶۷۴۲۔ ابو داؤد ۲۸۸۲)

(۲۹۶۵۹) حضرت ھزیل بن شرحبیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ اور سلیمان بن ربیعہ رحمہ اللہ ان دونوں کے پاس آیا اور ان دونوں سے بیٹی پوتی اور حقیقی بہن کے وراثت میں حصہ سے متعلق سوال کیا؟ تو ان دونوں حضرات نے جواب میں فرمایا کہ بیٹی کو آدھا مال ملے گا اور جو کچھ بچ جائے گا وہ بہن کو ملے گا اور ساتھ ہی یہ کہا کہ تم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے بھی پوچھ لو وہ بھی یہی جواب دیں گے تو وہ آدمی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا اور جو بات ان دونوں حضرات نے کہی تھی اس کی خبر دی۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا یقیناً تب تو میں گمراہ ہوں گا اور ہدایت پانے والوں میں سے نہیں ہوں گا اور لیکن عنقریب میں وہ فیصلہ کروں گا جو فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں فرمایا تھا کہ بیٹی کو آدھا مال ملے گا اور پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا دو ثلث مکمل کرنے کے لئے۔ اور جو کچھ بچ جائے گا وہ بہن کو ملے گا۔

(۲۹۶۶۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :أَنْشُدُكَ اللَّهَ ، إِلاَّ قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ ، فَقَالَ

خَصْمُهُ ، وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ : أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِي حَتَّى أَقُولَ ، قَالَ : قُلْ ، قَالَ : إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا ، وَالْعَسِيفُ : الأَجِيرُ ، وَإِنَّهُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْت مِنْهُ بِمِئَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ، فَسَأَلْت رِجَالاً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأُخْبِرْت أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِئَة وَتَغْرِيبَ عَامٍ ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ : الْمِئَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْك ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِئَة وَتَغْرِيبُ عَامٍ ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنَ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا.

(۲۹۶۶۰) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور شبل رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں مگر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مابین کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ تو اس کا مخالف جو کہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہنے لگا! جی ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں کچھ کہوں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو! اس نے کہا کہ میرا بیٹا اس شخص کے پاس ملازم تھا تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا تو میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور خادم دیا پھر علماء سے اس کے متعلق پوچھا؟ تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے سزا اور ایک سال کی جلاوطنی ہوگی اور اس شخص کی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ میں ضرور بالضرور تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا! سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس دیے جائیں گے اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ملے گی۔ اور اے اُنیس رضی اللہ عنہ! اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کردو۔

(۲۹۶۶۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ : حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيُّ قَالَ : أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

(۲۹۶۶۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُم تَقْرَؤُونَ : ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ﴾ وَأَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلاَّتِ. (ابن ماجه ۲۷۱۵۔ احمد ۱۳۱)

(۲۹۶۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض کے متعلق فیصلہ فرمایا ہے حالانکہ تم لوگ قرآن کی یہ آیت پڑھتے ہو''بعد وصیت کے جو ہو چکی ہے یا قرض کے بعد اور یقیناً حقیقی بہن، بھائی وارث بنتے ہیں نہ کہ باپ شریک۔

(۲۹۶۶۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي رَبَاحٌ ، عَنْ عُثْمَانَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ.

(۲۹۶۶۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کا فیصلہ خاوند کے حق میں فرمایا۔

(۲۹۶۶٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ ، وَلَمْ يَقْضِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ.

(۲۹۶۶۴) حضرت شیبہ بن مساور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ایک دستاویز لکھی اور پھر ہمیں پڑھ کر سنائی کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے زخم میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا اور اس کے علاوہ کسی اور چیز کا فیصلہ نہیں فرمایا۔

(۲۹۶٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَهْزُورٍ وَادِي بَنِي قُرَيْظَةَ أَنْ يَحْبِسَ الْمَاءَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ، لاَ يَحْبِسُ الأَعْلَى عَلَى الأَسْفَلِ. (طبرانی ۱۳۸۶)

(۲۹۶۶۵) حضرت ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مھزور کے بارے میں جو کہ بنی قریظہ کی ایک وادی ہے یہ فیصلہ فرمایا کہ پانی ٹخنوں تک روکا جائے، اور اوپر والے نیچے والوں پر اس سے زیادہ مت روکیں۔

(۲۹٦٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السِّنِّ بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ.

(۲۹۶۶۶) حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دانت کی دیت میں پانچ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹٦٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ وَحَرَامِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ دَخَلَتْ حَائِطَ قَوْمٍ فَأَفْسَدَتْ عَلَيْهِمْ ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حِفْظَ الأَمْوَالِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ ، وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتِ الْمَاشِيَةُ بِاللَّيْلِ.

(۲۹۶۶۷) حضرت سعید رضی اللہ عنہ اور حرام بن سعد رضی اللہ عنہ دونوں فرماتے ہیں کہ حضرت براء کی ایک اونٹنی کسی قوم کے باغ میں داخل ہو گئی اور اُن کے باغ کو تباہ کر دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن میں مال کی حفاظت کرنا مالک کی ذمہ داری ہے اور مویشیوں کا مالک تاوان ادا کرے گا جبکہ مویشی نے رات کو نقصان پہنچایا ہو۔

(۲۹٦٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الأَصَابِعِ عَشْرًا مِنَ الإِبِلِ.

(۲۹۶۶۸) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کی دیت میں دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹٦٦٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا.

(۲۹۶۶۹) حضرت شعیب ؒ کے دادا عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگلیوں کی دیت میں دس دس اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَوَيْهِ اخْتَصَمَا فِيهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا كَافِرٌ وَالآخَرُ مُسْلِمٌ ، فَخَيَّرَهُ ، فَتَوَجَّهَ إِلَى الْكَافِرِ ، فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ فَتَوَجَّهَ إِلَى الْمُسْلِمِ فَقَضَى لَهُ بِهِ. (نسائی ۶۳۸۷۔ احمد ۴۴۶)

(۲۹۶۷۰) حضرت عبدالحمید کے دادا حضرت رافع بن سنان ؓ فرماتے ہیں کہ میرے والدین میرے بارے میں جھگڑا لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے ان دونوں میں سے ایک کافر اور دوسرا مسلمان تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت رافع کو اختیار دیا تو وہ کافر کی طرف متوجہ ہونے لگے۔ تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی ''اے اللہ اس کو ہدایت دے'' تو وہ مسلمان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے مسلمان کے لئے ہی ان کا فیصلہ فرما دیا۔

(۲۹۶۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً : عَبْدًا ، أَوْ أَمَةً ، فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ : أَنَعْقِلُ مَنْ لاَ شَرِبَ ، وَلا أَكَلَ ، وَلا صَاحَ ، وَلا اسْتَهَلَّ ، وَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ، فِيهِ غُرَّةٌ : عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ. (ابن ماجه ۲۶۳۹)

(۲۹۶۷۱) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حمل ساقط کرنے کی دیت میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا تو جس کے خلاف فیصلہ فرمایا تھا وہ کہنے لگا! کیا ہم اس کی دیت ادا کریں جس نے نہ کچھ کھایا ہے نہ پیا ہے اور نہ ہی رویا ہے اور چلایا ہے! اور اس قسم کا خون تو رائیگاں جاتا ہے! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص تو کسی شاعر کے مثل بات کرتا ہے۔ بہر حال حمل ساقط کرنے کی دیت ایک غلام یا باندی ہے۔

(۲۹۶۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ : قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ رَجُلٌ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ إلا أن يكون اقتضى من ماله شيئاً ، فهو أسوة الغرماء ، قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۶۷۲) حضرت عوف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کا خط پڑھ کر سنایا گیا: کہ جو کوئی بھی مفلس ہو گیا پھر کسی آدمی نے اپنا ذاتی سامان اس شخص کے پاس پالیا تو وہ اکیلا تمام قرض خواہوں سے اس مال کا زیادہ حق دار ہو گا مگر یہ کہ اس نے اس مفلس کے مال سے کچھ حصہ لے لیا ہو تو باقی مال تمام قرض خواہوں کے لیے برابر ہو گا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طریقہ سے یہ فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۹٦۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ سَعِيدِ بْنِ حَمْلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ . عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَيْضَةٌ ، قَضَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَمِيلَةَ ابْنَةِ سَلُولَ.

(۲۹٦۷۳) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ خلع یافتہ عورت کی عدت ایک حیض شمار ہوگی، رسول اللہ ﷺ نے جمیلہ بنت سلول کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۹٦۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الأَعْسَمِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْعَبْدِ وَسَيِّدِهِ قَضِيَّتَيْنِ ، قَضَى فِي الْعَبْدِ إِذَا خَرَجَ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ قَبْلَ سَيِّدِهِ ، فَهُوَ حُرٌّ ، فَإِنْ خَرَجَ سَيِّدُهُ بَعْدَهُ لَمْ يرده عَلَيْهِ ، وَإِنْ خَرَجَ السَّيِّدُ قَبْلَ الْعَبْدِ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ ، ثُمَّ خَرَجَ الْعَبْدُ بَعْدَ رده عَلَى سَيِّدِهِ. (سعيد بن منصور ۲۸۰٦)

(۲۹٦۷٤) حضرت ابوسعید الاعسم ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غلام اور اس کے آقا کے بارے میں دو فیصلے فرمائے ہیں: غلام کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ جب وہ دار الحرب سے اپنے آقا سے پہلے نکل آیا تو وہ آزاد ہوگا۔ پھر اگر غلام کے بعد آقا بھی نکل آیا تو غلام کو واپس لوٹایا نہیں جائے گا، اور اگر آقا غلام سے پہلے دار الحرب سے نکل آیا پھر اس کے بعد غلام نکلا تو غلام کو آقا کی طرف لوٹایا جائے گا۔

(۲۹٦۷٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :فَرَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي الْمُتَلاعِنَيْنِ ، وَقَضَى أَنْ لاَ بَيْتَ لَهَا عَلَيْهِ ، وَلا قُوتَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُمَا يَتَفَرَّقَانِ مِنْ غَيْرِ طَلاقٍ ، وَلا مُتَوَفَّى عَنهَا ، وَقَضَى أَنْ لاَ يُدْعَى ولدها لأَبٍ وَلا تُرْمَى هِيَ ، وَلا يُرْمَى وَلَدُهَا ، وَمَنْ رَمَاهَا ، أَوْ رَمَى وَلَدَهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۲۹٦۷٥) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لعان کرنے والے زوجین کے درمیان تفریق کی اور یہ فیصلہ فرمایا کہ آدمی کے ذمہ نہ ہی عورت کی رہائش ہے اور نہ ہی نفقہ ہے اس لیے کہ وہ دونوں بغیر طلاق کے جدا ہوئے ہیں اور نہ ہی یہ عورت متوفی عنہا زوجہا کے قبیل میں سے ہے اور یہ فیصلہ فرمایا کہ اس عورت کے بچہ کو باپ کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس عورت پر تہمت لگائی جائے گی اور نہ ہی اس کے بچہ پر تہمت لگائی جائے گی اور جس نے عورت پر یا اس کے بچہ پر تہمت لگائی تو اس پر حد قذف جاری ہوگی۔

(۲۹٦۷٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا ، وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلاَّ أَنْ يَشْرِطَ الْمُبْتَاعُ ، قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹٦۷٦) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کوئی غلام فروخت کیا اور اس غلام کے پاس کچھ مال تھا تو وہ مال فروخت کرنے والے کو ملے گا مگر یہ کہ خریدنے والا شرط لگا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۹۶۷۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ بِخِدْمَةِ الْبَيْتِ ، وَقَضَى عَلَى عَلِيٍّ بِمَا كَانَ خَارِجًا مِنَ الْبَيْتِ مِنَ الْخِدْمَةِ.

(۲۹۶۷۷) حضرت ضمرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے کام کاج کی ذمہ داری حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ذمہ لگائی اور گھر سے باہر کے کام کاج کی ذمہ داری حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سونپی۔

(۲۹۶۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ فِي الأَرْضِ وَالدَّارِ وَالْجَارِيَةِ وَالدَّابَّةِ ، فَقَالَ عَطَاءٌ إِنَّمَا الشُّفْعَةُ فِي الأَرْضِ وَالدَّارِ ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ : تَسْمَعُنِي لاَ أُمَّ لَكَ أَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ هَذَا ؟.

(۲۹۶۷۸) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا: زمین ہو، گھر ہو، باندی ہو، جانور ہو، تو عطاء رحمہ اللہ نے کہا کہ شفعہ تو صرف گھر اور زمین میں ہوتا ہے تو ابن ابی ملیکہ نے فرمایا! تیری ماں مرے! تو نے سنا نہیں؟ میں کہہ رہا ہوں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، اور تو یہ بات کہہ رہا ہے؟!

(۲۹۶۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ قَتَلَهُ مَوْلَى بَنِي عَدِيٍّ بِالدِّيَةِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، وَفِيهِمْ نَزَلَتْ : ﴿وَمَا نَقَمُوا إِلاَّ أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾.

(۲۹۶۷۹) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک آدمی کے لئے جس کو بنو عدی کے آزاد کردہ غلام نے قتل کر دیا تھا بارہ ہزار (12000) کی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ اور انہیں لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ''اور نہیں دیا ان لوگوں نے بدلہ مگر یہ کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا۔''

(۲۹۶۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عن داود ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ : إِنَّ رَجُلاً مِنَّا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا وَلَمْ يُجَامِعْهَا حَتَّى مَاتَ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : مَا سُئِلْتُ عَنْ شَيْءٍ مُنْذُ فَارَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ هَذَا ، قَالَ : فَتَرَدَّدَ فِيهَا شَهْرًا فَقَالَ : سَأَقُولُ فِيهَا بِرَأْيِي ، فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللهِ ، وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنِّي وَالشَّيْطَانِ ، أَرَى أَنَّ لَهَا مَهْرَ نِسَائِهَا لاَ وَكْسَ ، وَلا شَطَطَ ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ ، وَعَلَيْهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عنها زَوْجُهَا ، فَقَامَ نَاسٌ مِنْ أَشْجَعَ فَقَالُوا : نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِمِثْلِ الَّذِي قَضَيْتَ فِي امْرَأَةٍ مِنَّا يُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ ابْنَةُ وَاشِقٍ ، قَالَ فَمَا رَأَيْت ابْنَ مَسْعُودٍ فَرِحَ كما فَرِحَ يَوْمَئِذٍ.

(۲۹۶۸۰) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا کہ

ہمارے ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ابھی نہ اس کا مہر مقرر کیا تھا اور نہ ہی ہمبستری کی تھی کہ وہ آدمی مر گیا؟ تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے میں نبی کریم ﷺ سے جدا ہوا ہوں تو مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا گیا جو اس سوال سے زیادہ بھاری ہو! عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ اس مسئلہ میں ایک مہینہ تک شک وشبہ میں مبتلا رہے پھر فرمایا کہ عنقریب میں اس مسئلہ میں اپنی ذاتی رائے پیش کرتا ہوں پس اگر وہ درست ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوگی اور اگر غلط ہوئی تو وہ رائے میری طرف سے اور شیطان کی طرف سے ہوگی، میری رائے یہ ہے کہ اس عورت کو مہر مثلی ملے گا نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ، اور اس عورت کو وراثت بھی ملے گی اور اس عورت پر فوت شدہ زوج کی عدت گزارنا واجب ہوگی تو قبیلہ اشجع کے چند لوگ کھڑے ہوئے اور کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری ایک عورت کے بارے میں یہی فیصلہ فرمایا تھا جو آپ نے فیصلہ کیا ہے اور اس عورت کا نام بِرْوَع بنت واشق تھا۔ عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو جتنا اس دن خوش دیکھا کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا تھا۔

(۲۹۶۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زكريا بن أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَن حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَن حُمَيْدٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ :نَحَلَ رَجُلٌ مِنَّا أُمَّهُ نخلاً حَيَاتَهَا ، فَلَمَّا مَاتَتْ قَالَ :أَنَا أَحَقُّ بِنخْلِي ، فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا مِيرَاثٌ. (مسلم ۱۲۴۷)

(۲۹۶۸۱) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک آدمی نے اپنی والدہ کو ان کی زندگی میں ایک کھجور کا درخت دے دیا۔ جب اس کی والدہ فوت ہوگئیں تو وہ کہنے لگا کہ میں اپنے کھجور کے درخت کا زیادہ حق دار ہوں لیکن نبی کریم ﷺ نے اس درخت کے میراث ہونے کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زكريا بن أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَن خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ :حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي ضرَارٍ قَالَ :اخْتَصَمَ رَجُلانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى عَلَى أَحَدِهِمَا ، قَالَ :فَأحدَّ كَأَنَّهُ يُنْكِرُ وَيَرَى غَيْرَ ذَلِكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَقْضِي بِمَا أَرَى ، فَمَنْ قَضَيْت له مِنْ حق أَخِيهِ شَيْئًا فَلا يَأْخُذْهُ.

(۲۹۶۸۲) حضرت محمد بن ابی ضرار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی کوئی جھگڑا لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان دونوں میں سے ایک کے خلاف فیصلہ فرما دیا، محمد بن ابی ضرار فرماتے ہیں کہ وہ آدمی گھورنے لگا، گویا وہ نبی ﷺ کے فیصلہ کا انکار کر رہا تھا اور اس کے برخلاف چاہ رہا تھا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں صرف انسان ہوں جو مناسب سمجھتا ہوں میں وہ فیصلہ کر دیتا ہوں۔ پس اگر میں نے کسی کے لیے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دیا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس حق کو نہ لے۔

(۲۹۶۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَن مَخْلَدِ بْنِ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءَ بْنِ رَحْضَةَ الْغِفَارِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ

بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّ خَرَاجَ الْعَبْدِ بِضَمَانِهِ.

(ابوداؤد ۳۵۰۲۔ ترمذی ۱۲۸۵)

(۲۹۶۸۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام سے استفادے کا فیصلہ اس کے حق میں فرمایا ہے جو اس کی ذمہ داری اُٹھاتا ہے۔

(۲۹۶۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ ابنة أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، وَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ عَلَى نَحْوِ مما أَسْمَعُ مِنْكُمْ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلا يَأْخُذْهُ ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ ، يَأْتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۲۹۶۸۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو، اور میں تو ایک انسان ہی ہوں، اور شاید کہ تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کی نسبت اپنی دلیل کو اچھا کر کے بیان کرتے ہیں تو میں جو کچھ تم سے سنتا ہوں اس کی بنیاد پر تمہارے درمیان فیصلہ کر دیتا ہوں۔ پس جس کسی کے لیے بھی میں نے اس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دیا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس حق کو نہ لے کیونکہ میں نے اس کو آگ کا ایک ٹکڑا دیا ہے جو وہ قیامت کے دن لے کر آئے گا۔

(۲۹۶۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا دَابَّةً لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا.

(۲۹۶۸۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک جانور کے بارے میں دعویٰ کیا، ان دونوں میں سے کسی کے پاس بھی گواہ نہیں تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کا دونوں کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔

(۲۹۶۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الذَّكَرِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ ، أَوْ قُطِعَتْ حَشَفَتُهُ الدِّيَةَ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ.

(۲۹۶۸۶) حضرت زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آلۂ تناسل کے بارے میں جبکہ اسے جڑ سے کاٹ دیا گیا ہو یا اس کے سرے کو کاٹا گیا ہو دیت یعنی سو اونٹوں کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :دَعَانِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسَأَلَنِي عَنِ الْقَسَامَةِ فَقَالَ :إِنَّهُ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أَرُدَّهَا إِنَّ الأَعْرَابِيَّ يَشْهَدُ ، وَالرَّجُلُ الْغَائِبُ يَجِيءُ فَيَشْهَدُ ، فَقُلْتُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ رَدَّهَا ، قَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ.

(۲۹۶۸۷) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے مجھے بلایا اور قسامت کے متعلق پوچھا؟ اور کہنے لگے کہ میرا یہ خیال ہو رہا ہے کہ میں اس کو ختم کر دوں۔ کیونکہ ایک بدو آ کر گواہی دیتا ہے اور اسی طریقہ سے ایک ایسا آدمی جو موقع سے

غائب ہوتا ہے وہ آتا ہے اور وہ گواہی دے دیتا ہے۔ تو امام زہری ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اس کو ختم کرنا آپ کی استطاعت میں نہیں ہے کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کے بعد خلفاء راشدین نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۹٦۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ بَتْلَةً ، لَيْسَ لِلْمُعْطِي فِيهَا شَرْطٌ ، وَلا ثُنْيَا.

(۲۹٦۸۸) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کا فیصلہ اس کے آباد کرنے والے کے لیے فرمایا اور یہ کہ اس کے بعد والوں کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ اس میں دینے والے کی کسی شرط یا استثناء کا اعتبار نہیں ہوگا۔

(۲۹٦۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِابْنَةِ حَمْزَةَ لِجَعْفَرٍ ، وَقَالَ: إِنَّ خَالَتَهَا عِنْدَهُ ، وَالْخَالَةُ وَالِدَةٌ. (ابو داؤد ۲۲۷۴۔ احمد ۹۸)

(۲۹٦۸۹) حضرت سید محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی پرورش میں دینے کا فیصلہ فرمایا اور کہا کہ بے شک حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی خالہ جعفر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں ہیں اور خالہ والدہ کی طرح ہوتی ہیں۔

(۲۹٦۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ: حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُوضِحَةِ فَصَاعِدًا ؛ قَضَى فِي الْمُوضِحَةِ: بِخَمْسٍ مِنَ الإِبِلِ ، وَفِي المنقّلة : خمس عشرة ، وفي المأمومة: الثلث ، وفي الجائفة: الثلث.

(۲۹٦۹۰) حضرت مکحول ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر یا چہرے کے اس زخم میں جو ہڈی تک پہنچ جائے یا اس سے بڑھ جائے یوں فیصلہ فرمایا کہ جو زخم ہڈی تک پہنچ جائے اس میں پانچ اونٹ ہیں اور وہ زخم جو ہڈی کو توڑ کر اس کی جگہ سے ہٹا دے اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔ اور جو زخم ام الدماغ تک پہنچ جائے اس میں کل دیت کے تیسرے حصہ کا فیصلہ فرمایا اور جو زخم پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے اس میں بھی دیت کے تیسرے حصہ کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹٦۹۱) حَدَّثَنَا عبد الرحيم بن سليمان ، عن أشعث ، عن الزهري قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلْبِ الدِّيَةَ.

(۲۹٦۹۱) امام زہری ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر کی ریڑھ کی ہڈی میں مکمل دیت کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹٦۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَن دَاوُد بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَخٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ: لِمَنْ قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ الْمُلاعَنَةِ ؟ فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ لأُمِّهِ ، هِيَ بِمَنْزِلَةِ أَبِيهِ وَبِمَنْزِلَةِ أُمِّهِ. (عبدالرزاق ۱۲۴۷۶)

(۲۹٦۹۲) حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ بنو زریق کے ایک بھائی نے مجھے خط لکھ کر پوچھا؟ کہ لعان کرنے والی کے بچہ کا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کے حق میں فرمایا تھا؟ تو میں نے جواب میں اس کی طرف لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ماں کے حق میں اس بچہ کا فیصلہ فرمایا تھا کہ وہ اس بچہ کے لیے باپ کے درجہ میں بھی ہے اور ماں کے درجہ میں بھی۔

(٢٩٦٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْعَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادُوا أَنْ يَرْفَعُوا الْحَجَرَ الأَسْوَدَ ، اخْتَصَمُوا فِيهِ فَقَالُوا : يَحْكُمُ بَيْنَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنْ هَذِهِ السِّكَّةِ ، قَالَ : فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَنْ خَرَجَ عليهم ، فَقَضَى بَيْنَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي مِرْطٍ ، ثُمَّ يَرْفَعُهُ جَمِيعُ الْقَبَائِلِ كُلِّهَا. (حاکم ۴۵۸)

(۲۹۶۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قریش مکہ نے حجر اسود کو اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھنے کا ارادہ کیا تو ان کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ ہمارے درمیان وہ شخص فیصلہ کرے گا جو سب سے پہلے اس گلی سے نکلے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے شخص تھے جو اُن کے پاس تشریف لائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان یوں فیصلہ فرمایا کہ سب لوگ مل کر حجر اسود کو ایک چادر میں رکھیں، پھر تمام قبائل والے اکٹھے اس چادر کو اُٹھائیں۔

(٢٩٦٩٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ عن عمر بْنِ خَلْدَةَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : جِئنا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أُصِيبَ بِهَذَا الدَّيْنِ ، يَعْنِي أَفْلَسَ ، فَقَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ مَاتَ ، أَوْ أَفْلَسَ أَنَّ صَاحِبَ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ إِلاَّ أَنْ يَتْرُكَ صَاحِبُهُ وَفَاءً.

(ابو داؤد ۳۵۱۸۔ ابن ماجہ ۲۳۶۰)

(۲۹۶۹۴) حضرت عمر بن خلدۃ الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اپنے ایک دوست کے معاملہ میں جو کہ قرض میں پھنس گیا تھا یعنی وہ مفلس اور دیوالیہ ہو گیا تھا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے بارے میں جو مر گیا ہو یا مفلس ہو گیا ہو یوں فیصلہ فرمایا کہ صاحب مال جب اپنا مال بعینہ اس کے پاس پائے تو وہ اپنے مال کا زیادہ حق دار ہے البتہ اگر مالک اپنا حق پورا پورا چھوڑ دے تو ٹھیک ہے۔

(٢٩٦٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُه يَقُولُ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِوَارِ.

(۲۹۶۹۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوس کو (شفعہ میں) معیار حق قرار دیا۔

(٢٩٦٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ علی بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ نَضْرَةَ بْنَ أَكْثَم تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَهِيَ حَامِلٌ ، فَفَرَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا ، وَقَضَى لَهَا بِالصَّدقة. (ابو داؤد ۲۱۲۴)

(۲۹۶۹۶) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نضرہ بن اکثم نے ایک حاملہ عورت سے شادی کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی اور عورت کے حق میں مہر کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ :مَنْ يَعْلَمُ قَضِيَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَدِّ ، فَقَالَ :مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ الْمُزَنِيّ فِينَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :بِمَاذَا ؟ قَالَ :السُّدُسُ ، قَالَ :مَعَ مَنْ ؟ قَالَ :لاَ أَدْرِي ، قَالَ :لاَ دَرَيْت فَمَاذَا تُغْنِي إِذًا.

(ابوداؤد ۲۸۸۹۔ ابن ماجہ ۲۷۲۳)

(۲۹۶۹۷) حضرت حسن ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن فرمایا کہ کون شخص دادا سے متعلق رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کو جانتا ہے؟ تو معقل بن یسار المزنی رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہمارے ایک آدمی کے بارے میں آپ ﷺ نے اس کا فیصلہ فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ کس چیز کا؟ وہ کہنے لگے! چھٹے حصہ کا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے ساتھ کون شخص اس بات کی گواہی دے گا؟ معقل ﷫ نے کہا: کہ میں کسی کو نہیں جانتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نہیں جانتا! تب کیا فائدہ؟

(۲۹۶۹۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، أَنَّ امْرَأَتَيْنِ ضَرَّتَيْنِ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى فَأَسْقَطَتْ جَنِينًا ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ عَبْدًا ، أَوْ أَمَةً ، أَوْ فَرَسًا.

(۲۹۶۹۸) حضرت طاوس ﷫ کہتے ہیں کہ دو سوکنیں آپس میں لڑ پڑیں، اور ایک نے دوسرے کو کچھ مارا اور اس کا حمل ساقط کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس معاملہ میں ایک غلام یا باندی یا گھوڑے کا فیصلہ فرمایا۔

(۲۹۶۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَوْلًى لِبَنِي نَوْفَلٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَامْرَأَتِي مَمْلُوكَيْنِ فَطَلَّقْتهَا ثِنْتَيْنِ ، ثُمَّ أُعْتِقْنَا بَعْدُ ، فَأَرَدْت مُرَاجَعَتَهَا ، فَانْطَلَقْت إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ ، عَنْ مُرَاجَعَتِهَا فَقَالَ :إِنْ رَاجَعْتهَا فَهِيَ عِنْدَكَ عَلَى وَاحِدَةٍ ، وَمَضَتِ اثْنَتَانِ ، قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۶۹۹) حضرت ابوالحسن ﷫ جو کہ بنو نوفل کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ میں اور میری بیوی ہم دونوں غلام تھے پس میں نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دیں، پھر طلاق دینے کے بعد ہم دونوں کو آزاد کر دیا گیا، تو میں نے اپنی بیوی سے رجوع کرنے کا ارادہ کیا اور میں رجوع سے متعلق فتویٰ لینے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، تو انہوں نے فرمایا: اگر تم اس سے رجوع کرتے ہو تو تمہارے پاس ایک طلاق کا حق ہوگا اور دو طلاقوں کا حق ختم ہو گیا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۹۷۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْب ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :أَتَيْتُ عُمَرَ رضي الله ، عنه وَهُوَ بِالْمَوْسِمِ فناديت مِنْ وَرَاءِ الْفُسْطَاطِ :أَلا إِنِّي فُلاَنُ بْنُ فُلان الْجَرْمِيُّ ، وَإِنَّ ابْنَ أُخْتٍ لَنَا عَانَ فِي بَنِي فُلاَنٍ وَقَدْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ قَضِيَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأبى ؟ قَالَ :فرفع عمر جانب الفسطاط ، فقال : تعرف صاحبك ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، فقال :هو ذاك ؛ انطلقا به حتى ينفذ لك قضية رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْقَضِيَّةَ كَانَتْ أَرْبَعًا مِنَ الإِبِلِ. (ابویعلی ۱۶۳)

(۲۹۷۰۰) حضرت کلیب ؒ فرماتے ہیں کہ میں حج کے زمانے میں حضرت عمر ؓ کے پاس آیا، پس میں نے خیمہ کے پیچھے سے اُنہیں آواز دی، خبردار! میں فلاں بن فلاں قبیلہ جرمی کا باشندہ ہوں، اور بے شک ہمارا بھانجا فلاں قبیلے والوں کی قید میں ہے اور ہم نے ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ پیش کیا ہے پس انہوں نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا ہے؟ کلیب ؒ کہتے ہیں: حضرت عمر ؓ نے خیمہ کی ایک جانب کو اٹھایا پھر فرمانے لگے: تو اپنے ساتھی کو پہچانتا ہے؟ تو کلیب ؒ نے کہا: جی ہاں! وہ سامنے ہے، پھر عمر ؓ نے فرمایا: تم دونوں اس کے پاس جاؤ یہاں تک کہ تیرے لیے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ نافذ کر دیا جائے گا کلیب ؒ کہتے ہیں: ہم کہہ رہے تھے کہ فیصلہ چار اونٹوں کا تھا۔

(۲۹۷۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ امْرَأَةً فَقَتَلَتْهَا وَأَلْقَتْ جَنِينًا مَيِّتًا، قَالَ :فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ ، وَلَمْ يَجْعَلْ عَلَى وَلَدِهَا ، وَلا عَلَى زَوْجِهَا شَيْئًا وَقَضَى بِالدِّيَةِ لِزَوْجِ الْمَقْتُولَةِ وَوَلَدِهَا ، وَلَمْ يَجْعَلْ لِعَصَبَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا.

(۲۹۷۰۱) حضرت شعبی ؒ کہتے ہیں کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو اتنی زور سے مارا کہ اس کو قتل کر دیا اور اس مردہ عورت نے ایک مرا ہوا بچہ جنا۔ شعبی ؒ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے دیت کا بوجھ قاتلہ عورت کے خاندان والوں پر ڈالا اور قاتلہ عورت کے بیٹے اور شوہر پر دیت کا کچھ بار بھی نہیں ڈالا، اور دیت کا فیصلہ مقتولہ عورت کے شوہر اور بیٹے کے لیے کیا اور مقتولہ عورت کے عصبی رشتہ داروں کو اس دیت میں سے کچھ حصہ بھی نہیں دیا۔

(۲۹۷۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالُوا :تَغَايَرَتِ امْرَأَتَانِ لِحَمَلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ ، فَحَمَلَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَضَرَبَتْهَا فَأَلْقَتْ مَا فِي بَطْنِهَا وَمَاتَتْ ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى بِدِيَتِهَا عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ وَقَضَى فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ أَبُو الْقَاتِلَةِ ، أَوْ عَمُّهَا :أَنَدِي مَنْ لاَ أَكَلَ ، وَلا شَرِبَ ، وَلا صَاحَ ، ولا اسْتَهَلَّ ، وَمثل ذَلِكَ يُطَل ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ هَذَا يَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ، نَعَمْ ، فِيهِ غُرَّةٌ :عَبْدٌ ، أَوْ أَمَةٌ.

(بخاری ۶۷۴۰۔ مسلم ۱۳۰۹)

(۲۹۷۰۲) امام ابو جعفر محمد بن علی ؓ، سعید بن المسیب ؒ اور حضرت مجاہد ؒ یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ حمل بن مالک بن النابغہ کی دو بیویوں نے ایک دوسرے سے غیرت کھائی، تو ان میں سے ایک نے خیمہ کی لکڑی اُٹھا کر اس زور سے ماری کہ دوسری عورت نے مردہ بچہ جنا اور خود بھی مر گئی، پس یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے دیت کا بوجھ قاتلہ عورت کے خاندان والوں پر ڈالنے کا فیصلہ فرمایا۔ اور مردہ بچہ کی دیت میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا تو قاتلہ عورت کا باپ یا چچا کہنے لگا: کیا ہم اس کی دیت ادا کریں جس نے نہ کھایا ہے نہ کچھ پیا ہے نہ رویا ہے اور نہ ہی چلّایا ہے، اور اس قسم کا خون رائیگاں

جاتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص تو شاعروہ جیسا کلام کرتا ہے، جی ہاں! مردہ بچہ کی دیت غلام یا باندی ہوگی۔

(۲۹۷۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِشَاهِدٍ وَيَمِين المدعى ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : وَقَضَى بِهِ عَلِيٌّ فِيكُمْ.

(۲۹۷۰۳) حضرت ابو جعفر ؒ کہتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ ہونے کی صورت میں مدعی سے قسم لے کر فیصلہ فرمایا ہے، پھر ابو جعفر ؓ فرمانے لگے: حضرت علی ؓ نے بھی اسی طریقہ سے تمہارے درمیان فیصلہ کیا ہے۔

(۲۹۷۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي رَجُلٍ قَتَلَ رَجُلاً وَأَمْسَكَهُ آخَرَ : أَنْ يُقتل القَاتل ويُحبس الممسك.

(۲۹۷۰۴) حضرت اسماعیل بن امیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے کسی آدمی کو قتل کیا ہو اور دوسرے آدمی نے اس مقتول کو روکا ہو، یوں فیصلہ فرمایا ہے کہ قاتل کو قصاصاً قتل کیا جائے گا، اور روکنے والے کو قید میں ڈال دیا جائے گا۔

(۲۹۷۰۵) حَدَّثَنَا وكيع ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابن أبي ذئب ، عن الحكم بن مسلم السالمي ، عن عبد الرحمن بن هرمز الأعرج قَالَ : قضى رَسُول اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أن لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ الظِّنَّةِ ، وَلا الْحِنَةِ ولا الجِنَّة.

(عبدالرزاق ۱۵۳۶۲۔ حاکم ۹۹)

(۲۹۷۰۵) حضرت عبد الرحمن بن ھرمز الاعرج ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ تہمت زدہ کی گواہی قبول کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی دشمن کی اور نہ ہی مجنون کی گواہی قبول کرنا جائز ہے۔

(۲۹۷۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن سِمَاكٍ ، عَن حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ : حُفِرَت زُبْيَةٌ بِالْيَمَنِ لِلأَسَدِ ، فَوَقَعَ فِيهَا الأَسَدُ ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَتَدَافَعُونَ عَلَى رَأْسِ الْبِئْرِ ، فَوَقَعَ فِيهَا رَجُلٌ فَتَعَلَّقَ بِرَجُلٍ ، ثُمَّ تَعَلَّقَ الآخَرُ بِآخَرَ ، فَهَوَى فِيهَا أَرْبَعَةٌ فَهَلَكُوا جَمِيعًا ، فَلَمْ يَدْرِ النَّاسُ كَيْفَ يَصْنَعُونَ ، فَجَاءَ عَلِيٌّ رحمه الله فَقَالَ : إِنْ شِئْتُمْ قَضَيْت بَيْنَكُمْ بِقَضَاءٍ يَكُونُ حَاجِزًا بَيْنَكُمْ حَتَّى تَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَإِنِّي أَجْعَلُ الدِّيَةَ عَلَى مَنْ حَضَرَ رَأْسَ الْبِئْرِ ، فَجَعَلَ لِلأَوَّلِ الَّذِي هُوَ فِي الْبِئْرِ رُبْعَ الدِّيَةِ ، وَلِلثَّانِي ثُلُثَ الدِّيَةِ ، وَلِلثَّالِثِ نِصْفَ الدِّيَةِ ، وَلِلرَّابِعِ الدِّيَةَ كَامِلَةً ، قَالَ : فَتَرَاضَوْا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ بِقَضَاءِ عَلِيٍّ فَأَجَازَ الْقَضَاءَ.

(۲۹۷۰۶) حضرت حنش بن المعتمر ؓ فرماتے ہیں کہ یمن میں شیر کو قید کرنے کے لئے ایک گڑھا کھودا گیا، تو شیر اس میں گر گیا، پھر لوگوں نے کنویں کے سر پر ایک دوسرے کو دھکا دینا شروع کر دیا۔ پس کنویں میں ایک آدمی گرنے لگا تو اس نے دوسرے آدمی کو پکڑ لیا پھر دوسرے نے تیسرے کو پکڑ لیا اس طرح چار آدمی کنویں میں گر گئے اور سب ہلاک ہو گئے، پس لوگ نہیں جانتے تھے کہ وہ

اب کیا کریں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے اگر تم چاہو تو میں تمہارے درمیان ایک فیصلہ کرتا ہوں جو تمہارے درمیان رکاوٹ ہوگا یہاں تک کہ تم لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤ، اور کہا کہ دیت ان لوگوں پر ڈالتا ہوں جو کنوئیں کے منہ کے اردگرد تھے، پس پہلا شخص جو کنوئیں میں گرا تھا اسے دیت کا چوتھائی حصہ ملے گا اور دوسرے کو دیت کا تیسرا حصہ ملے گا اور تیسرے کو دیت کا آدھا حصہ ملے گا اور چوتھے شخص کو کامل دیت ملے گی، حضرت حنش بن المعتمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب لوگ اس فیصلہ پر رضا مند ہوگئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے متعلق بتلایا تو نبی کریم ﷺ نے اس فیصلہ کو نافذ فرمادیا۔

(۲۹۷۰۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا تَقَاضَى إِلَيْك رَجُلانِ فَلا تَقْضِ لِلأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ مَا يَقُولُ الآخَرُ ، فَإِنَّك سَوْفَ تَرَى كَيْفَ تَقْضِي ، قَالَ عَلِيٌّ : فَمَا زِلْت بَعْدَهَا قَاضِيًا.

(۲۹۷۰۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کبھی تیرے پاس دو آدمی کوئی مسئلہ لے کر آئیں تو کبھی بھی پہلے کے حق میں فیصلہ مت دو جب تک کہ دوسرے کی بات نہ سن لو، پھر یقیناً تو عنقریب دیکھے گا کہ تو نے کیسے فیصلہ کیا ہے! پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: پھر اس کے بعد سے میں ہمیشہ ایسے ہی فیصلہ کرتا ہوں۔

(۲۹۷۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ لأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ : إِنَّهُ لاَ عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِي ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَسَدِّدْ لِسَانَهُ ، قَالَ : فَمَا شَكَكْت فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ حَتَّى جَلَسْت مَجْلِسِي هَذَا. (احمد ۸۸۔ حاکم ۸۸)

(۲۹۷۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن والوں کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تاکہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے تو فیصلہ سے متعلق کوئی علم نہیں ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینہ پر مارا اور فرمایا: اے اللہ اس کے دل کو ہدایت نصیب فرما اور اس کی زبان کو سیدھا فرمادے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اس جگہ میں بیٹھا ہوں تو مجھے کبھی بھی دو بندوں کے درمیان کسی فیصلہ میں شک نہیں ہوا۔

(۲۹۷۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَة ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : شَهِدْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ ، فَقَالَ عمر : لِتَجِيءَ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَك ، فَشَهِدَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ.

(۲۹۷۰۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا، آپ ﷺ نے حمل ساقط کرنے کے جھگڑے میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: کسی آدمی کو لاؤ جو تمہارے حق میں گواہی دیں۔

(۲۹۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو الْهُذَلِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ حِمْصَ

مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ ، عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ قَالَ : كَيْفَ تَقْضِي ، قَالَ : أَقْضِي بِكِتَابِ اللهِ ، قَالَ : فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ ؟ قَالَ : أَقْضِي بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَإِنْ لَمْ تَكُنْ سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : أَجْتَهِدُ بِرَأْيِي ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۷۱۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قاضی بنا کر بھیجا تو فرمانے لگے تم کیسے فیصلہ کرو گے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: کتاب اللہ کے ذریعہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: اگر کوئی بات کتاب اللہ میں نہ ہوئی؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں نہ ہوئی؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد (پیامبر) کو حق سے موافقت کی توفیق عطا فرمائی۔

(۲۹۷۱۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ ابْنَةِ حَمْزَةَ ، قَالَ مُحَمَّدٌ : وَهِيَ أُخْتُ ابْنِ شَدَّادٍ لِأُمِّهِ ، قَالَتْ : مَاتَ مَوْلًى لِي وَتَرَكَ ابْنَتَهُ، فَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنَتِهِ ، فَجَعَلَ لِي النِّصْفَ وَلَهَا النِّصْفَ.

(ابن ماجه ۲۷۳۴۔ طبرانی ۸۷۴)

(۲۹۷۱۱) حضرت بنت حمزہ رضی اللہ عنہا جو کہ ابن شداد رضی اللہ عنہ کی ماں شریک بہن ہیں فرماتی ہیں کہ میرا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اور اپنی ایک بیٹی چھوڑی، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مال میرے اور اس کی بیٹی کے درمیان تقسیم فرما دیا، آدھا حصہ مجھے دیا اور آدھا حصہ اس کی بیٹی کو دیا۔

(۲۹۷۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ.

(۲۹۷۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدفون خزانہ میں خُمس کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۹۷۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقْلِ عَلَى الْعَصَبَةِ ، وَالدِّيَةُ مِيرَاثٌ. (عبدالرزاق ۱۷۷۶۸)

(۲۹۷۱۳) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کا بوجھ عصبہ رشتہ داروں پر ڈالا، اور دیت کو مقتول کی وراثت شمار فرمایا۔

(۲۹۷۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَيْءٍ : الأَرْضِ ، وَالدَّارِ ، وَالْجَارِيَةِ ، وَالدَّابَّةِ ، فَقَالَ عَطَاءٌ : إِنَّمَا الشُّفْعَةُ فِي الأَرْضِ وَالدَّارِ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ : تَسْمَعني لاَ أُمَّ لَكَ أَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَتَقُولُ هَذَا ؟!!.

(۲۹۷۱۴) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے! زمین ہو، گھر ہو، باندی ہو، جانور ہو، تو عطاء رحمہ اللہ کہنے لگے: شفعہ تو صرف زمین اور گھر میں ہوتا ہے۔ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تیری ماں مرے، تو سنتا ہی نہیں ہے میں کہہ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور تو یہ بات کر رہا ہے؟!۔

(۲۹۷۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، وَقَالَ : الْقَسَامَةُ حَقٌّ قَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا الأَنْصَارُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا : قَتَلَتْنَا يَهُود ، وَسَمَّوْا رَجُلاً مِنْهُمْ ، وَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : شَاهِدَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ حَتَّى أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ، فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ فَقَالَ : اسْتَحِقُّوا بخمسين قَسَامَةً أَدْفَعْهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ، فقَالُوا : إِنَّا نَكْرَهُ أَنْ نَحْلِفَ عَلَى غَيْبٍ ، فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ قَسَامَةَ الْيَهُودِ بِخَمْسِينَ مِنْهُمْ ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الْيَهُودَ لاَ يُبَالُونَ الْحَلِفَ ، مَتَى نَقْبَلُ هَذَا مِنْهُمْ يَأْتُونَا عَلَى آخِرِنَا ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

(۲۹۷۱۵) حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسامت کا معاملہ برحق ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے۔ ہم انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ انصار میں سے ایک آدمی نکل گیا، اچانک انہوں نے اپنے ساتھی کو دیکھا کہ وہ خون میں لت پت پڑا تڑپ رہا ہے! تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس لوٹے اور کہنے لگے کہ یہود نے ہمارے آدمی کو قتل کر دیا اور انہوں نے یہود کے ایک آدمی کا نام لیا، اور ان لوگوں کے پاس گواہی نہیں تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہارے علاوہ اگر دو گواہ گواہی دیں تو میں اس کو تمہارے حوالے کر دوں؟ پس ان کے پاس گواہی نہیں تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ پچاس قسمیں اُٹھالو میں اس کو تمہارے حوالہ کر دوں گا؟ تو انصار کہنے لگے: ہم ناپسند کرتے ہیں کہ اَن دیکھی بات پر قسم اُٹھائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچاس یہودیوں سے قسمیں لینا چاہیں تو انصار کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک یہود قسم کی پروا نہیں کرتے ہم کس طرح ان کی قسمیں قبول کرلیں یہ تو پھر ہمارے دوسرے لوگوں کو مار دیا کریں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقتول کی اپنے پاس سے دیت عطاء فرمائی۔

(۲۹۷۱۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي

بِالْقَضَاءِ ، ثُمَّ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ بِغَيْرِ الَّذِي قَضَى بِهِ فَلاَ يَرُدُّهُ ، وَيَسْتَأْنِفُ.

(۲۹۷۱۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی فیصلہ فرماتے تھے پھر قرآن اس فیصلہ کے برعکس نازل ہوتا تھا جو فیصلہ آپ نے کیا ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لوٹاتے نہیں تھے اور از سر نو فیصلہ فرماتے۔

(۲۹۷۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ النَّجْرَانِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ : أُسْلِمُ فِي نَخْلٍ قَبْلَ أَنْ يُطْلِعَ ، قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : لِمَ ؟ قَالَ : إِنَّ رَجُلاً أَسْلَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيقَةِ نَخْلٍ قَبْلَ أَنْ تُطْلِعَ ، فَلَمْ تُطْلِعْ شَيْئًا ذَلِكَ الْعَامَ ، فَقَالَ الْمُشْتَرِي : هُوَ لِي حَتَّى تُطْلِعَ ، وَقَالَ الْبَائِعُ : إِنَّمَا بِعْتُكَ النَّخْلَ هَذِهِ السَّنَةَ ، فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَائِعِ : أَخَذَ مِنْ نَخْلِكَ شَيْئًا ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَهُ ؟ ارْدُدْ عَلَيْهِ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ ، وَلاَ تُسْلِمُوا فِي نَخْلٍ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ. (ابوداؤد ۳۴۶۱۔ احمد ۱۵)

(۲۹۷۱۷) حضرت النجرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کھجور کے درختوں میں شگوفے نکلنے سے پہلے بیع سلم کی جا سکتی ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں کی جا سکتی۔ میں نے پوچھا: کیوں نہیں ہوسکتی؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے کھجور کے درختوں میں شگوفے نکلنے سے پہلے بیع سلم کی تھی، تو اس سال کوئی شگوفہ نہیں نکلا تو مشتری کہنے لگا: یہ میری ملکیت میں ہوں گے جب تک کہ شگوفے نکل آئیں اور بائع نے کہا: میں نے تو درخت صرف اس سال کے لیے فروخت کیے تھے، تو دونوں آدمی جھگڑا لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع سے فرمایا: کیا مشتری نے تمہارے درخت میں سے کچھ کاٹا ہے؟ بائع نے کہا: کچھ نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر اس کا مال تمہارے لیے کیونکر حلال ہوسکتا ہے؟ جو کچھ تم نے اس سے لیا ہے اس کو واپس کر۔ اور آئندہ کوئی کھجور کے درخت میں بیع سلم نہ کرے یہاں تک کہ پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔

(۲۹۷۱۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتَهُ ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ لَمْ يَدَعْكَ تَأْكُلُ يَدَهُ ، فَلَمْ يَقْضِ لَهُ مِنَ الدِّيَةِ شَيْئًا.

(۲۹۷۱۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس نے کسی آدمی کا ہاتھ دانتوں سے کاٹا تو اس آدمی نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا تو اس کے سامنے والے نیچے کے دانت ٹوٹ گئے۔ پس وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا گیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اس نے تجھے نہ چھوڑا تا کہ تو اس کا ہاتھ کھا جاتا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں کچھ بھی دیت کا فیصلہ نہیں فرمایا۔

(۲۹۷۱۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنِ الْمُغِیرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِی الْمَرْأَةِ تُقْتَلُ : يَرِثُهَا وَلَدُهَا وَالْعَقْلُ عَلَى عَصَبَتِهَا.

(۲۹۷۱۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی عورت کے بارے میں جس کو قتل کر دیا گیا ہو یوں فیصلہ فرمایا: اس کا بیٹا اس کا وارث بنے گا اور دیت کا بوجھ عصبی رشتہ داروں پر ہوگا۔

(۲۹۷۲۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ : قَضَى النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَرِثُ قَاتِلٌ مَنْ قَتَلَ وَلِيَّهُ شَيْئًا مِنَ الدِّيَةِ عَمْدًا ، أَوْ خَطَأً. (ابو داؤد ۳۶۰۔ بیہقی ۲۱۹)

(۲۹۷۲۰) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ وہ قاتل جس نے اپنے ولی کو قتل کر دیا ہو قتل عمد یا قتل خطاء کی صورت میں تو وہ دیت میں سے کچھ حصہ کا بھی وارث نہیں بنے گا۔

(۲۹۷۲۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِی الْقَسَامَةِ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

(۲۹۷۲۱) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حلف کے بارے میں یوں فیصلہ فرمایا ہے کہ حلف مدعیٰ علیہ کے ذمہ ہے۔

(۲۹۷۲۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنْ أَبِی جَابِرٍ الْبَيَاضِیِّ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ يُغَيِّرُ شَهَادَتَهُ ، قَالَ : يُؤْخَذُ بِالأُولَى. (عبدالرزاق ۱۵۵۰۸)

(۲۹۷۲۲) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے آدمی کے بارے میں جس نے اپنی گواہی کو تبدیل کر دیا ہو، فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی گواہی کو لیا جائے گا۔

(۲۹۷۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ أَبِی مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ؛ فِی الرَّجُلِ يُقِرُّ بِالْوَلَدِ ، ثُمَّ يَنْتَفِی مِنْهُ ، قَالَ : يُلاعن بِكِتَابِ اللهِ ، وَيُلْزَمُ الْوَلَدَ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۷۲۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی پہلے تو اپنے بچہ کا اقرار کرے پھر اس سے نسب کی نفی کر دے، تو کتاب اللہ کے حکم کی وجہ سے وہ لعان کرے گا اور رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کی وجہ سے بچہ اس کے لیے لازم قرار دے دیا جائے گا۔

(۲۹۷۲٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُسَمَّى مُغِيثًا ، فَقَضَى النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا أَرْبَعَ قَضِيَّاتٍ ، قَضَى أَنَّ مَوَالِيَهَا اشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ ، فَقَضَى أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ ، وَخَيَّرَهَا ، وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ ، وَتُصُدِّقَ عَلَيْهَا بِصَدَقَةٍ ، فَأَهْدَتْ مِنْهَا إِلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

(بخاری ۵۲۸۰۔ ابو داؤد ۲۲۲۵)

(۲۹۷۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بریرہ کا شوہر حبشی کالا غلام تھا جس کا نام مغیث تھا۔ نبی کریم ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں چار فیصلے فرمائے تھے! بریرہ کے آزاد کرنے والوں نے حق ولاء کی شرط لگائی تھی پس نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ حق ولاء اس شخص کو ملے گا جو ثمن ادا کرے گا۔ اور آپ ﷺ نے ان کو زوج کے بارے میں اختیار دیا تھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ عدت گزاریں۔ اور بریرہ رضی اللہ عنہا کو کچھ صدقہ ملا تھا انہوں نے اس میں سے کچھ حصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہدیہ دیا تھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی کریم ﷺ کے سامنے ذکر فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ صدقہ ہے اس کے لیے اور ہدیہ ہے ہمارے لیے۔

(۲۹۷۲۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِزَوْجِهَا وَبَنِيهَا ، وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا. (بخاری ۶۷۴۰۔ مسلم ۱۳۰۹)

(۲۹۷۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنولحیان کی عورت جس نے مردہ بچہ جنا تھا اس کے حق میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ فرمایا۔ پھر وہ عورت جس کے خلاف غرّہ کا فیصلہ فرمایا تھا وہ مرگئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی میراث اس کے شوہر اور اس کے بیٹے کو ملے گی، اور دیت کا ادا کرنا عورت کے عصبی رشتہ داروں کی ذمہ داری ہوگی۔

(۲۹۷۲۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ طَارِقٍ الْمَكِّيِّ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ أَعْطَاهَا ابْنُهَا حَدِيقَةً مِنْ نَخْلٍ فَمَاتَتْ ، فَقَالَ ابْنُهَا : إِنَّمَا أَعْطَيْتُهَا حَيَاتَهَا ، وَلَهُ إِخْوَةٌ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هِيَ لَهَا حَيَاتَهَا وَمَوْتَهَا ، قَالَ : فَإِنِّي كُنْتُ تَصَدَّقْتُ بِهَا عَلَيْهَا ، قَالَ : فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ. (ابوداؤد ۳۵۵۲۔ بیہقی ۱۷۴)

(۲۹۷۲۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جسے اس کے بیٹے نے کھجور کا ایک باغ عطیہ دیا تھا پس وہ عورت مرگئی تو اس کا بیٹا کہنے لگا میں نے تو یہ باغ اپنی ماں کو صرف ان کی زندگی کے لیے دیا تھا، اور اس انصاری کا بھائی بھی تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہدیہ ان کی زندگی اور موت دونوں کے لیے شمار ہوگا۔ انصاری کہنے لگے: یقیناً میں نے تو یہ باغ ان پر صدقہ کیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پس اب تو یہ تیرے لیے بہت بعید ہے۔

(۲۹۷۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أو ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالاَ : مَا زِلْنَا نَسْمَعُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْعَبْدِ الآبِقِ يُؤْخَذُ خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ دِينَارًا وَعَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

(۲۹۷۲۷) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ہمیشہ سے یہی سنتے رہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بھگوڑے غلام کے بارے میں جس کو حرم سے باہر پکڑا گیا ہو ایک دینار یا دس دراہم کا فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۹۷۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى بِالْوَلَدِ لاِبْنِ زَمْعَةَ قَالَ :يا سَوْدَة :احْتَجِبِي مِنْهُ ، وَقَالَ :إِنِّي لَوْ لَمْ أَفْعَلْ هَذَا لَمْ يَشَأْ رَجُلٌ أَنْ يَدَّعِيَ وَلَدَ رَجُلٍ إِلاَّ ادَّعَاهُ.

(بخاری ۲۰۵۳۔ مسلم ۱۰۸۰)

(۲۹۷۲۸) امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کا فیصلہ ابن زمعہ کے حق میں فرمایا تو کہا: اے سودہ تم اس بچہ سے پردہ کرو، اور فرمانے لگے: کہ اگر میں یہ فیصلہ نہ کرتا تو جس آدمی کا بھی دل چاہتا کہ وہ کسی کے بچہ کے بارے میں دعویٰ کرے تو وہ دعویٰ کر دیتا۔

(۲۹۷۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا ، فَبَعَثَ كُلٌّ مِنْهُمَا بِشَاهِدَيْنِ ، فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا.

(۲۹۷۲۹) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں: کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کے بارے میں دعویٰ کر دیا، پس ان دونوں میں سے ہر ایک دو دو گواہ لے آیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹ کا دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا۔

(۲۹۷۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَن سُرَّقٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِشَاهِدٍ وَيَمِينٍ.

(۲۹۷۳۰) حضرت سُرَّق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ ہونے کی صورت میں مدعی سے قسم لے کر فیصلہ فرمایا ہے۔

کِتَابُ الدُّعَاء

دعاؤں کے بیان میں

(۱) من الدعوات المأثورات فی مناسبات شتی

مختلف مواقع کی منقول دعاؤں کا بیان

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۲۹۷۳۱) حدَّثنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ :حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ثَلاثًا ، قُلْنَا :نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ، فقال :تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، قلنا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، قَالَ :تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنهَا ، وَمَا بَطَنَ ، قلنا نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنهَا ، قَالَ :تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ، قُلْنَا :نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

(۲۹۷۳۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: تم لوگ جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو، ہم (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے کہا: ہم جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا: تم لوگ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو، ہم نے کہا: ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ فتنوں سے جو ظاہر ہیں اور جو ان میں سے چھپے ہوئے ہیں اللہ کی پناہ مانگو۔ ہم نے کہا: ہم ان فتنوں سے جو ظاہر ہیں اور جو چھپے ہوئے ہیں اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو، ہم نے کہا: ہم دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۲۹۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سَلُوا اللَّهَ عِلْمًا نَافِعًا ، وَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ.

(۲۹۷۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ اللہ سے نفع پہنچانے والے علم کا سوال کرو، اور ایسے علم سے اللہ کی پناہ مانگو جو نفع نہ پہنچائے۔

(۲۹۷۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ ، قَالَ : فَهَمْزُهُ الْمَوْتَةُ ، وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ ، وَنَفْخُهُ الْكِبْرُ. (ابن ماجه ۸۰۸۔ احمد ۴۰۳)

(۲۹۷۳۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں شیطان سے، اس کے جنوں سے، اور اس کے شعروں کے پھونکنے سے، اور اس کے تکبر سے۔

حضرت عطاء رحمہ اللہ یا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ھمزہ بمعنی جنون نفثہ بمعنی شعر نفخہ بمعنی: تکبر

(۲۹۷۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمِ الأَحْوَلِ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: لاَ أَقُولُ لَكُمْ إِلاَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ، اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلاهَا، أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ، وَنَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ ، وَقَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ، وَدُعَاءٍ لاَ يُسْتَجَابُ.

(۲۹۷۳۴) حضرت عبد اللہ بن الحارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن اَرقم ایک مرتبہ فرمانے لگے: میں تمہارے لیے وہی دعا کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجز آنے سے، اور سستی سے، کنجوسی سے اور بزدلی سے، بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے، اے اللہ! تو میرے نفس کو متقی بنا دے تو ہی اس کا سرپرست اور آقا ہے، تو بہتر پاکیزہ بنانے والا ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو سکے، اور ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔

(۲۹۷۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُهَا عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْلَمْ. (مسلم ۶۵۔ ابو داؤد ۱۵۴۵)

(۲۹۷۳۵) حضرت فروہ بن نوفل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ وہ کونسی دعا ہے جو رسول اللہ ﷺ مانگا کرتے تھے؟ وہ فرمانے لگیں: رسول اللہ ﷺ یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اپنے کیے ہوئے عمل کے شر سے، اور وہ کام جو میں نے نہیں کیے ان کے شر سے۔

(۲۹۷۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ ، وَمِنْ دُعَاءٍ لاَ يُسْمَعُ ، وَمِنْ

قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ. (ابوداؤد ۱۵۴۳۔ احمد ۳۴۰)

(۲۹۷۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی ہے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے، اور ایسی دعاء جو سُنی نہ جائے، اور ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو سکے۔

(۲۹۷۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ ، وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ، وَمِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ. (حاکم ۵۳۳)

(۲۹۷۳۷) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسی دعا سے جو سُنی نہ جائے، اور ایسے نفس سے جو کبھی سیر نہ ہو، اور بھوک سے، بے شک بھوک بُرا ساتھی ہے۔

(۲۹۷۳۸) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَقَوْلٍ لَا يُسْمَعُ.

(احمد ۱۹۲۔ ابو یعلی ۲۸۳۷)

(۲۹۷۳۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسے عمل سے جو قبولیت کے بلند درجات نہ پا سکے، اور ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو اور ایسی پکار سے جو سُنی نہ جائے۔

(۲۹۷۳۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّءِ الْأَسْقَامِ. (ابوداؤد ۱۵۴۹۔ احمد ۱۹۲)

(۲۹۷۳۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں برص کے مرض سے، اور کوڑھ کے مرض سے، اور بُری بیماریوں سے۔

(۲۹۷۴۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَذِهِ الْكَلِمَاتِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۴۰) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ دعائیہ کلمات سکھایا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں کنجوسی سے، اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے، اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اُدھیڑ عمر تک پہنچنے سے، اور میں آپ

کی پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے۔

(٢٩٧٤١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ. (بخاری ۶۳۶۸۔ مسلم ۲۰۷۸)

(۲۹۷۴۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں سستی سے، اور بڑھاپے سے، اور گناہوں میں ڈوبنے سے، اور مقروض ہونے سے۔

(٢٩٧٤٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ لِبَنِيهِ : أَيْ بَنِيَّ تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ عَبِيدَةَ ، إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ : أَرْذَلِ الْعُمُرِ.

(۲۹۷۴۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے مصعب رحمہ اللہ سے فرمایا: اے میرے لاڈلے بیٹے! تم اُن کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ مانگو جن کلمات کے ذریعہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے، پھر راوی نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کے مثل الفاظ ذکر کیے مگر ''أرذل العمر'' کے لفظ کو ذکر نہیں فرمایا۔

(٢٩٧٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ.

(۲۹۷۴۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے بزدلی سے، اور کنجوسی سے، اور قبر کے عذاب سے، اور اُدھیڑ عمر سے، اور سینہ کے فتنہ سے (سینہ کے فتنہ سے مراد ہے کہ آدمی ایسے فتنہ میں مرے کہ اس نے اس فتنہ سے اللہ سے معافی نہ مانگی ہو۔)

(٢٩٧٤٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

(۲۹۷۴۴) اس سند سے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث کے الفاظ نقل کیے گئے ہیں۔

(٢٩٧٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلاَءِ الدَّعَوَاتِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

(۲۹۷۴۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ذریعہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں آگ کے فتنہ سے، اور آگ کے عذاب سے، اور قبر کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے، اور امیری کا فتنہ برپا ہونے کے شر سے، اور فقیری کا فتنہ برپا ہونے کے شر سے، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے۔

(۲۹۷۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ جَهَنَّمَ ، تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

(۲۹۷۴۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اللہ کی پناہ مانگو جہنم سے، اور اللہ کی پناہ مانگو قبر کے عذاب سے، اور اللہ کی پناہ مانگو مسیح دجال کے فتنہ سے، اور اللہ کی پناہ مانگو زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

(۲۹۷۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۴۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے بزدلی سے اور کنجوسی سے، اور زندگی اور موت کے وقت کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷۴۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو فِي دُبُرِ الصَّلاةِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۴۸) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد دعا مانگتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آنا چاہتا ہوں کفر سے، اور غریبی سے، اور قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ الْمَعْرُورِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : فَقَالَ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكِ سَأَلْتِ اللَّهَ لآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ ، وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ ، وَلَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ ، أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ.

(۲۹۷۴۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ایک دن دعا فرما رہی تھیں: اے اللہ! آپ مجھے میرے شوہر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد ابوسفیان اور میرے بھائی معاویہ کے ذریعہ دیر تک فائدہ پہنچاتے رہیے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اللہ سے سوال کیا ہے ان لوگوں کے حق میں جن کی اموات کا وقت مقرر ہو چکا، اور جن کے دن گنے جا چکے ہیں، اور جن کے رزقوں کو تقسیم کر دیا گیا ہے، اور وہ ہرگز بھی کسی چیز کو وقت مقررہ سے مقدم نہیں کرتے اور نہ ہی کسی چیز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کرتے ہیں، اور اگر تو اللہ سے اس طرح سوال کرتی: مجھے جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما، اور قبر کے عذاب سے محفوظ فرما! تو یہ تیرے لیے بہتر اور افضل ہوتا۔

(۲۹۷۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانَ ، عَنِ الأَعْرَجِ ،

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : فَقَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ ، فَوَقَعَتْ يَدَیَّ عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ : إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ ، لاَ أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ. (مسلم ۳۵۲۔ ابو داؤد ۸۷۵)

(۲۹۷۵۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر سے گم پایا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنا شروع کیا پس میرا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے نچلے حصہ پر پڑ گیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں کھڑے ہوئے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرما رہے تھے: بے شک میں پناہ مانگتا ہوں آپ سے کہ آپ کی معافی کے بجائے سزا کا مستحق ٹھہروں، اور میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں آپ کے غصہ سے، میں آپ کی ایسی تعریف کرنے کا اہل نہیں ہوں جیسی خود آپ نے اپنی تعریف فرمائی ہے۔

(۲۹۷۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ.

(ترمذی ۳۴۸۵۔ احمد ۱۷۹)

(۲۹۷۵۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں فکر اور رنج سے اور بے بس ہونے سے، اور سستی سے، بزدلی اور کنجوسی سے۔

(۲۹۷۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلاَةَ يَقُولُ : اللَّهُ أَكْبَرُ ثَلاَثًا ، الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ثَلاَثًا ، سُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً ثَلاَثًا ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ.

(۲۹۷۵۲) حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز شروع کرتے وقت یہ کلمات ادا کرتے ہوئے سنا ہے "اللہ سب سے بڑا ہے"، تین مرتبہ "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں"، تین مرتبہ "میں صبح وشام اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں"، تین مرتبہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں شیطان سے، اس کے جنون سے، اور اس کے شعروں کے پھونکنے سے، اور اس کے کبر سے۔

(۲۹۷۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ : حُدِّثْتُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لاَ يُسْمَعُ ، وَعِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ ، وَقَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ ، وَنَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَؤُلاَءِ الأَرْبَعِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِيشَةً سَوِيَّةً ، وَمِيتَةً تَقِيَّةً ، وَمَرَدًّا إِلَيْكَ غَيْرَ مُخْزٍ. (طبرانی ۱۴۳۵)

(۲۹۷۵۳) حضرت حبیب بن ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بتلایا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں

آپ کی پناہ چاہتا ہوں ایسی دعاء سے جس کی شنوائی نہ ہو، اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو، اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ان چاروں کے شر سے، اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں معتدل زندگی کا اور خوف وخشیت والی موت کا، اور بغیر رسوائی وندامت کے آپ کے پاس آنے کا۔

(٢٩٧٥٤) حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ بَعْدَ الْيَقِينِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ مُقَارَنَةِ الشَّيَاطِينِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الدِّينِ.

(۲۹۷۵۴) حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں یقین کے بعد شک کے آنے سے، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان کی ہمنشینی سے، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں جزاء والے دن کے عذاب سے۔

(٢٩٧٥٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ بِلاَلِ بْنِ يَحْيَى قَالَ : حَدَّثَنِي شُتَيْرُ بْنُ شَكَلٍ ، عَنْ أَبِيهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : عَلِّمْنِي تَعْوِيذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ فَقَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَمَنِيِّي. (ابو داؤد ١٥٤٦- احمد ٤٢٩)

(۲۹۷۵۵) حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا تعویذ سکھا دیں جس سے میں تعویذ دیا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اپنے سننے اور دیکھنے کے شر سے اور اپنی زبان اور شرم گاہ کے شر سے۔

(٢٩٧٥٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ ، أَنَّهَا سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۵۶) حضرت ام خالد بنت خالد فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے۔

(٢٩٧٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ فِيهِ قُبُورٌ ، مِنْهُمْ قَدْ مُوِّتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، قَالَتْ : فَخَرَجَ فَسَمِعْته وَهُوَ يَقُولُ : اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۵۷) حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ ہم بنو قبیلہ بنو النجاد کے باغات میں سے ایک باغ میں تھے، اس باغ میں کچھ ایسے لوگوں کی قبریں تھیں جو زمانہ جاہلیت میں انتقال کر گئے تھے، ام مبشر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باغ سے نکلے پس میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: تم لوگ اللہ کی پناہ طلب کرو قبر کے عذاب سے۔

(٢٩٧٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۵۸) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اللہ کی پناہ طلب کرو قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷۵۹) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ :سُئِلَ أَنَسٌ، عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ أَنَسٌ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۵۹) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قبر کے عذاب کے متعلق پوچھا گیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں سستی اور بڑھاپے سے، اور بزدلی اور کنجوسی سے، اور دجال کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷۶۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ شَيْخٍ حَسِبْته قَالَ : كَانَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ إِيلِيَاءَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ ، وَنَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ ، وَعِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ ، وَدُعَاءٍ لاَ يُسْمَعُ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَؤُلاَءِ الأَرْبَعِ. (ترمذی ۳۴۸۲۔ احمد ۱۶۷)

(۲۹۷۶۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ایسے دل سے جو ڈرتا نہ ہو، اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو، اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسی دعا سے جس کی شنوائی نہ ہو، اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ان چاروں سے۔

(۲۹۷۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَبَوَارِ الأَيِّمِ. (طبرانی ۱۳۵۴)

(۲۹۷۶۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں قرض کے غالب آنے سے، اور دشمن کے غلبہ سے، اور ایسی بغیر شوہر والی عورت سے جو نامقبول ہو۔

(۲۹۷۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ أَرْبَعٍ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ ، وَمِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ ، وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

(۲۹۷۶۲) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار چیزوں سے پناہ مانگتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں دشمن کے غلبہ سے، اور قرض کے غلبہ سے، اور دجال کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے۔

(۲۹۷۶۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ.

(۲۹۷۶۳) حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں

غلبۂ قرض سے، اور دشمن کے غلبہ سے۔

(۲) مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ عِنْدَ الْكَرْبِ

جو دعا نبی کریم ﷺ نے مصیبت و پریشانی کے وقت مانگی ہے

(۲۹۷٦٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَاتُ لِلْمَكْرُوبِ : اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو ، فَلا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

(ابو داؤد ۵۰۳۹۔ احمد ۴۲)

(۲۹۷٦۴) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پریشانی کے کلمات یوں بیان کیے ہیں: اے اللہ! میں صرف آپ کی رحمت کی امید کرتا ہوں پس مجھے پلک جھپکنے کے بقدر بھی میرے نفس کے سپرد مت فرما، اور میرے تمام معاملات کو درست فرمادے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔

(۲۹۷٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. (بخاری ٦۳۴۵۔ مسلم ۲۰۹۳)

(۲۹۷٦۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت کے وقت یہ کلمات ادا فرماتے تھے: کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو حکمت والا، سخی ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، جو آسمانوں کا رب اور عرش عظیم کا رب ہے۔

(۲۹۷٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي هِلالٌ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، أَنَّ أُمَّهُ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ قَالَتْ : عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ : اللَّهَ اللَّهَ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. (ابو داؤد ۱۵۲۰۔ ابن ماجہ ۳۸۸۲)

(۲۹۷٦٦) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چند کلمات سکھائے تھے جن کو میں مصیبت و پریشانی کے وقت پڑھتی ہوں: ''اللہ، اللہ جو میرا پالنے والا ہے۔ میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتی۔

(۲۹۷٦۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ إِسْحَاقَ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : كَلِمَاتُ الْفَرَجِ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَتَجَاوَزْ عَنِّي وَاعْفُ عَنِّي فَإِنَّكَ عَفُوٌّ غَفُورٌ.

(۲۹۷٦۷) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کشادگی کے کلمات یہ ہیں: کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو کہ بلند شان والا ہے،

اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور عرش کریم کا رب ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اے اللہ! میری مغفرت فرما دے اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھ سے درگزر فرما، اور مجھے معاف فرما، پس یقیناً تو معاف فرمانے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔

(۲) فِي دَعْوَةِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ الْغَائِبِ

آدمی کا غیر موجود شخص کے حق میں دعا کرنے کا بیان

(۲۹۷۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ ، فَأَتَاهَا فَوَجَدَ أُمَّ الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يَجِدْ أَبَا الدَّرْدَاءَ ، فَقَالَتْ لَهُ :تُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَتْ :فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :إِنَّ دَعْوَةَ الْمَرْءِ مُسْتَجَابَةٌ لأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ يُؤَمِّنُ عَلَى دُعَائِهِ كُلَّمَا دَعَا لَهُ بِخَيْرٍ قَالَ : آمِينَ ، وَلَكَ بِمِثْلِهِ ، ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَنِي ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

(مسلم ۲۰۹۵۔ ابن ماجہ ۲۸۹۵)

(۲۹۷۶۸) حضرت ابو الزبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان بن عبد اللہ بن صفوان جن کے نکاح میں حضرت درداء ؓ ہیں وہ اپنی بیوی کے پاس تشریف لائے تو حضرت ام الدرداء ؓ کو ان کے پاس پایا اور حضرت ابو الدرداء ؓ وہاں نہیں تھے۔ پس حضرت ام الدرداء ؓ ان سے فرمانے لگیں: کیا آپ کا اس سال حج کرنے کا ارادہ ہے؟ صفوان نے کہا: جی ہاں، حضرت ام الدرداء ؓ نے کہا: ہمارے حق میں بھی خیر کی دعا کرنا، نبی کریم ﷺ فرماتے تھے: بے شک آدمی کی دعا اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں قبول کی جاتی ہے اس دعا کرنے والے کے سر کے قریب ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اس کی دعا پر آمین کہتا ہے، جب بھی وہ اپنے بھائی کے حق میں خیر کی دعا کرتا ہے، فرشتہ کہتا ہے: آمین، اور تجھے بھی یہی چیز عطا ہو، پھر صفوان بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں بازار کی طرف گیا تو میری ملاقات حضرت ابو الدرداء ؓ سے ہوگئی، پس انہوں نے بھی نبی کریم ﷺ کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

(۲۹۷۶۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَفْضَلُ الدُّعَاءِ دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ. (ابوداؤد ۱۵۳۰۔ ترمذی ۱۹۸۰)

(۲۹۷۶۹) حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: افضل ترین دعا کسی آدمی کا غیر حاضر شخص کے لیے دعا کرنا ہے۔

(۲۹۷۷۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ :دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ

لأَخِيهِ وَهُوَ غَائِبٌ لاَ تُرَدُّ ، قَالَ :وَقَالَتْ :إِلَى جَنْبِهِ مَلَكٌ لاَ يَدْعُو لَهُ بِخَيْرٍ إِلاَّ قَالَ الْمَلَكُ :آمِين وَلَكَ.

(۲۹۷۷۰) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ مسلمان آدمی کی اپنے غیر موجود بھائی کے حق میں کی گئی دعا کبھی رد نہیں جاتی، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے یہ بھی فرمایا: دعا کرنے والے کے پہلو میں ایک فرشتہ ہوتا ہے، جب بھی وہ اپنے بھائی کے حق میں خیر کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: آمین اور تیرے حق میں بھی یہ دعا قبول ہو۔

(۲۹۷۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ :سَمِعْت النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّهُ يُسْتَجَابُ لِلْمَرْءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ لأَخِيهِ ، فَمَا دَعَا لأَخِيهِ بِدَعْوَةٍ إِلاَّ قَالَ الْمَلَكُ :وَلَكَ بِمِثْلٍ. (مسلم ۲۰۹۴۔ ابو داؤد ۱۵۲۹)

(۲۹۷۷۱) حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: کہ آدمی کی اپنے غیر حاضر بھائی کے حق میں کی گئی دعا قبول کی جاتی ہے، پس وہ جب بھی اپنے بھائی کے لیے کوئی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: تیرے حق میں بھی یہ دعا قبول ہو۔

(٤) العزم فِي الدّعاءِ

دعاء میں پختہ یقین کا بیان

(۲۹۷۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ وَلا يَقُلِ :اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللَّهَ لاَ مُسْتَكْرِهَ لَهُ.

(بخاری ۶۳۳۸۔ مسلم ۲۰۶۳)

(۲۹۷۷۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جب بھی تم میں سے کوئی ایک دعا کرے تو اس کو چاہیے پختہ یقین کے ساتھ دعا کرے، ایسا مت کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما، پس یقیناً اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔

(۲۹۷۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَقُلْ أَحَدُكُمْ :اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ ، وَلْيَعْزِمْ فِي الْمَسْأَلَةِ فَإِنَّهُ لاَ مُكْرِهَ لَهُ.

(ابو داؤد ۱۴۷۸۔ ترمذی ۳۴۹۷)

(۲۹۷۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کوئی ایسا مت کہے: اگر تو چاہے تو میری بخشش فرما، بلکہ اس کو چاہیے کہ وہ اپنی دعا میں پختہ یقین پیدا کرے، پس یقیناً اللہ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔

(۲۹۷۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ لابْنِ أَبِي السَّائِبِ قَاصِّ أَهْلِ مَكَّةَ

اجْتَنِبَ السَّجْعَ فِي الدُّعَاءِ فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ ، وَهُمْ لاَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ. (طبرانی ۵۴)

(۲۹۷۷۴) امام شعبی ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابن ابی السائب جو کہ اہل مکہ کا قصہ گو ہے سے فرمایا: تم دعا میں تکلف اختیار کرنے سے بچو، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے واقف ہوں، وہ لوگ تکلف نہیں کیا کرتے تھے۔

(۲۹۷۷۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ :حدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ ، حَدَّثَنَا أَبُو نَوْفَلُ بْنُ أَبِي عَقْرَبٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ ، وَيَدَعُ مَا بَيْنَ ذَلِكَ. (ابو داؤد ۱۴۷۷)

(۲۹۷۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور جو اس کے درمیان ہوتیں وہ چھوڑ دیتے تھے۔

(۲۹۷۷۶) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَن حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ :إذَا سَأَلْتُمَ اللَّهَ فَاعْزِمُوا فَإِنَّ اللَّهَ لاَ مُسْتَكْرِهَ لَهُ.

(۲۹۷۷۶) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب تم اللہ سے سوال کرو تو پختہ یقین کے ساتھ کرو، پس یقیناً اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کرسکتا۔

(۵) فِي فضلِ الدّعاءِ

دعا کی فضیلت کے بیان میں

(۲۹۷۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن ذَرٍّ ، عَن يُسَيْعٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ، ثُمَّ تَلا :﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ... الآيَةَ.

(ترمذی ۳۲۴۷۔ ابو داؤد ۱۴۷۴)

(۲۹۷۷۷) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا بھی عبادت ہے، پھر قرآن کی آیت تلاوت فرمائی: اور تمہارا رب فرماتا ہے تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔

(۲۹۷۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنَ الدُّعَاءِ مِنكُمْ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الإِجَابَةِ.

(ترمذی ۳۵۴۸)

(۲۹۷۷۸) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے جس شخص کے سامنے دعا کی حقیقت کھل گئی پس اس کے لیے قبولیت کے دروازے کھول دیے گئے۔

(۲۹۷۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ غَضِبَ عَلَيْهِ. (بخاری ۶۵۸۔ ابن ماجه ۳۸۲۷)

(۲۹۷۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ سے مانگتا نہیں اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔

(۲۹۷۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيَّ قَالَ :قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ وَلا قَطِيعَةُ رَحِمٍ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا إِحْدَى ثَلاثٍ :إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ ، وَإِمَّا يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الآخِرَةِ ، وَإِمَّا أَنْ يَكْشِفَ عَنهُ من السُّوءِ بِمِثْلِهَا، قَالُوا :إِذًا نُكْثِرُ يَا نبى الله ، قَالَ :اللَّهُ أَكْثَرُ. (بخاری ۷۱۰۔ احمد ۱۸)

(۲۹۷۸۰) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے اور اس کی دعا میں کوئی گناہ اور قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو تین باتوں میں ایک عطاء فرماتے ہیں: یا تو اس شخص کے لیے جلد ہی اس کی دعا کو پورا فرما دیتے ہیں یا اس کی دعا کو آخرت میں ذخیرہ فرما دیتے ہیں یا اس سے اس جیسی کوئی برائی دور فرما دیتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تب تو ہم کثرت سے دعائیں مانگیں گے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ بھی کثرت سے عطا فرمائے گا۔

(۲۹۷۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ : كَانَ يُقَالُ :إِذَا بَدَأَ الرَّجُلُ بِالثَّنَاءِ قَبْلَ الدُّعَاءِ ، فَقَدِ اسْتَوْجَبَ ، وَإِذَا بَدَأَ بِالدُّعَاءِ قَبْلَ الثَّنَاءِ كَانَ عَلَى رَجَاءٍ.

(۲۹۷۸۱) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یوں کہا جاتا تھا: جب آدمی دعا سے قبل اللہ کی ثنا بیان کرتا ہے تو یقیناً اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے، اور جب اللہ کی ثنا سے قبل دعا سے ابتدا کرتا ہے تو اس کی دعا کو قبولیت کی امید ہوتی ہے۔

(۲۹۷۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا دَعَا فَلَمْ يُسْتَجَبْ لَهُ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ.

(۲۹۷۸۲) حضرت ہلال بن یساف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے جب کوئی مسلمان دعا کرے اور وہ دعا قبول نہ ہو تو اس کے حق میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

(۲۹۷۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَن حُذَيْفَةَ قَالَ :لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يَنْجُو فِيهِ إِلاَّ مَنْ دَعَا بِدُعَاءٍ كَدُعَاءِ الْغَرَقِ. (حاکم ۵۰۷)

(۲۹۷۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ضرور بالضرور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں وہی لوگ نجات پائیں گے جو ڈوبنے والے کی دعا کی طرح دعا کریں گے۔

(۲۹۷۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن هَمَّامٍ ، عَن حُذَيْفَةَ مِثْلَهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :الَّذِي يَدْعُو.

(۲۹۷۸۴) اس سند کے ساتھ بھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا ماقبل جیسا ارشاد منقول ہے مگر اس میں دعا کی جگہ اَلَّذِی یَدْعُوْ کے الفاظ ہیں۔

(۲۹۷۸۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حدَّثنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، وَيُونُسُ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَقُولُ : جِدُّوا فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ مَنْ يُكْثِرْ قَرْعَ الْبَابِ يُوشِكُ أَنْ يُفْتَحَ لَهُ.

(۲۹۷۸۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تم لوگ دعا میں خوب کوشش کیا کرو اس لیے کہ جو شخص کثرت سے دروازہ کھٹکھٹاتا ہے قریب ہے کہ اس کے لیے دروازہ کھول دیا جائے۔

(٦) الرّجل يخاف السّلطان ما يدعو؟

جو شخص بادشاہ سے ڈرتا ہو وہ کیا دعا کرے؟

(۲۹۷۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عُقْبَةَ الْمُحَلِّمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ إِمَامٌ يَخَافُ تَغَطْرُسَهُ وَظُلْمَهُ فَلْيَقُلِ : اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السبع وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ فُلان وَأَحْزَابِهِ وَأَشْيَاعِهِ أَنْ يَفْرُطُوا عَلَيَّ ، أَوْ أَنْ يَطْغَوْا ، عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ ، وَلا إِلَهَ غَيْرُكَ إِلاَّ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ زَادَ فِيهِ : قَالَ الأَعْمَشُ : فَذَكَرْته لإِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ ، وَزَادَ فِيهِ : مِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالإِنْسِ. (بخاری ۷۰۷)

(۲۹۷۸۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی ایک پر کوئی امام مسلط ہو اور آدمی اس کے غصہ اور ظلم سے ڈرتا ہو پس چاہیے کہ وہ اس طرح کہے: اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب تو میرا مددگار بن جا فلاں سے اور اس کے لشکروں سے اور اس کے حامیوں سے کہ وہ لوگ مجھ پر زیادتی کریں، یا وہ سرکشی کریں، تیرا پڑوسی عزت والا ہے، اور بڑی ہے تیری تعریف، اور نہیں ہے کوئی معبود تیرے علاوہ،

مگر ابو معاویہ نے اس میں یہ اضافہ فرمایا ہے: اعمش کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابراہیم رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کی، تو انہوں نے بھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی مگر ابراہیم رحمہ اللہ نے اس جملہ کا اضافہ فرمایا: ''جن اور انسان کے شر سے''۔

(۲۹۷۸۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حدَّثنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا أَتَيْتَ سُلْطَانًا مَهِيبًا تَخَافُ أَنْ يَسْطُوَ عَلَيْكَ فَقُلْ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا، اللَّهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ، أَعُوذُ بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الأَرْضِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ ، مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلان وَجُنُودِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ ، اللَّهُمَّ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ ، وَلا إِلَهَ غَيْرُكَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ.

(۲۹۷۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تو کسی خوفناک بادشاہ کے پاس حاضر ہو اور تو ڈرتا ہو کہ وہ تجھ پر سختی کرے گا، پس تو تین مرتبہ یوں کہہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ اپنی تمام مخلوق میں زیادہ عزت والا ہے، میں اس اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو کہ ساتوں آسمانوں کو روکنے والا ہے کہ وہ بغیر اس کی اجازت کے زمین پر گر پڑیں، تیرے فلاں بندے کے شر سے، اور اس کے لشکروں اور پیروکاروں اور اس کے حامیوں کے شر سے، جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے، اے اللہ! تو ان کے شر سے میرا مددگار بن جا، تیری اونچی ثناء ہے، اور تیرا پڑوسی معزز ہے، اور تیرا نام برکت والا ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

(۲۹۷۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ زِيَادِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ يُحْمَلُ ، مَا نَشُكُّ فِي قَتْلِهِ ، قَالَ : فَرَأَيْته حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ مَا نَدْرِي مَا هُوَ ، فَخَلَّى سَبِيلَهُ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ : لَقَدْ جِيءَ بِكَ ، وَمَا نَشُكُّ فِي قَتْلِكَ ، فَرَأَيْتُكَ حَرَّكْتَ شَفَتَيْك بِشَيْءٍ مَا نَدْرِي مَا هُوَ ، قَالَ : فَخَلَّى سَبِيلَك ، قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُمَّ رَبَّ إبْرَاهِيمَ وَرَبَّ إِسْحَاقَ وَرَبَّ يَعْقُوبَ وَرَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَمُنَزِّلَ التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ ، ادْرَأْ عَنِّي شَرَّ زِيَادٍ.

(۲۹۷۸۸) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں زیاد بن ابی سفیان کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی کو گھسیٹتے ہوئے لایا گیا، ہمیں اس کے قتل ہونے میں کوئی شک نہیں تھا، عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو دیکھا اس کے ہونٹ ہلکی سی حرکت کر رہے ہیں میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، عامر رحمہ اللہ کہتے ہیں پس زیاد نے اس کو آزاد کر دیا، پس لوگوں میں ایک آدمی اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: تحقیق تجھے لایا گیا تھا اور ہمیں تیرے قتل ہونے میں کوئی شک نہیں تھا پس میں نے تجھے دیکھا کہ کسی چیز کی وجہ سے تیرے ہونٹ حرکت کر رہے تھے ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا ہے؟ آدمی نے کہا پھر زیاد نے تجھے آزاد کر دیا! وہ شخص کہنے لگا! میں نے یہ دعا پڑھی تھی: اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام کے پالنے والے اور اسحاق علیہ السلام کے پالنے والے اور یعقوب علیہ السلام کے پالنے والے، اور جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب، اور تورات، انجیل، زبور اور قرآن عظیم کے نازل کرنے والے، مجھ سے زیاد کے شر کو دور فرما۔

(۲۹۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ زَوَّجَ ابْنَتَهُ فَخَلا بِهَا فَقَالَ : إذَا نَزَلَ بِكَ الْمَوْتُ ، أَوْ أَمْرٌ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا فَظِيعٌ فَاسْتَقْبِلِيهِ بِأَنْ تَقُولِي : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ : فَبَعَثَ إلَيَّ الْحَجَّاجُ فَقُلْتُهُنَّ ، فَلَمَّا قُمْت بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ : لقد بَعَثْتُ إلَيْك ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَكَ وَلَقَدْ صِرْت ، وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَيَّ مِنْك ، سَلْنِي حَاجَتَك. (نسائی ۱۰۴۶۳)

(۲۹۷۸۹) حضرت حسن بن حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کی شادی کی تو اس کو تنہائی میں لے جا کر یہ نصیحت فرمائی: جب بھی تجھے موت آئے یا دنیا کے کاموں سے کوئی برا کام پیش آ جائے، پس تو ان الفاظ کے ساتھ اس کا استقبال کر،

کوئی معبود نہیں ہے سوائے اس اللہ کے جو کہ حکمت والا اور سخی ہے، اللہ جو کہ عرش عظیم کا رب ہے، ہر عیب سے پاک ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

حضرت حسن بن حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس حجاج کو میری طرف بھیجا گیا، تو میں نے ان کلمات کو ادا کیا: پھر جب میں اس کے سامنے کھڑا ہوا وہ کہنے لگا: تحقیق مجھے تیری طرف بھیجا گیا تھا اور میں چاہ رہا تھا کہ میں تیری گردن اُڑا دوں، اور اب تو اور تیرے اہل خانہ میں سے کوئی بھی ہو وہ میرے لیے بہت معزز ہو گیا ہے تو مجھ سے اپنی ضرورت کے مطابق مانگ لے۔

(۲۹۷۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ مِنْ خَاصَّةِ الشَّعْبِيِّ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الدُّعَاءِ : اللَّهُمَّ إِلَهَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَإِلَهَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ عَافِنِي ، وَلَا تُسَلِّطَنَّ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَا طَاقَةَ لِي بِهِ ، وَذُكِرَ أَنَّ رَجُلاً أُتِيَ أَمِيرًا فَقَالَهَا ، فَأَرْسَلَهُ.

(۲۹۷۹۰) حضرت علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی امام شعبی رحمہ اللہ کا خاص آدمی بن جاتا تو وہ اس کو یہ دعا بتلاتے تھے: اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے معبود اور ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق کے معبود! مجھے عافیت دے، اور اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی مجھ پر مسلط نہ فرما جس کے مقابلہ کی میں طاقت نہ رکھتا ہوں۔

حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو امیر کے پاس لایا گیا پس اس نے یہ کلمات کہے، تو امیر نے اس کو آزاد کر دیا۔

(۲۹۷۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ قَالَ : مَنْ خَافَ مِنْ أَمِيرٍ ظُلْمًا فَقَالَ : رَضِيت بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ حَكَمًا وَإِمَامًا أَنْجَاهُ اللَّهُ مِنْهُ.

(۲۹۷۹۱) حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص کسی افسر کے ظلم سے ڈرتا ہے تو وہ یہ کلمات کہہ لے: میں اللہ کو رب ماننے، اور اسلام کو دین ماننے، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننے اور قرآن کو قاضی اور امام ماننے پر راضی ہوں، تو اللہ اس کو اس کے خوف سے نجات عطا فرما دیں گے۔

(۷) الدّعاء بالعافِيةِ

عافیت کی دعا کرنے کا بیان

(۲۹۷۹۲) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي بكير قَالَ : حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُول سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي هَذَا الْقَيْظِ عَامَ الأَوَّلِ : سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ وَالْيَقِينَ فِي الآخِرَةِ وَالأُولَى.

(ترمذی ۳۵۵۸۔ احمد ۳)

(۲۹۷۹۲) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سال کی گرمیوں میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم

لوگ اللہ سے عافیت اور آخرت اور دنیا میں یقین کا سوال کرو۔

(۲۹۷۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الأَوَّلِ ، وَالْعَهْدُ قَرِيبٌ يَقُولُ : سَلُوا اللَّهَ الْيَقِينَ وَالْعَافِيَةَ.

(۲۹۷۹۳) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سال قریب کے زمانے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم لوگ اللہ سے عافیت اور یقین طلب کرو۔

(۲۹۷۹٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ : حَدَّثَنِى عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ : حَدَّثَنِى جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ : حَدَّثَنِى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِى بَكْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِى يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ : اللَّهُمَّ عَافِنِى فِى بَدَنِى ، اللَّهُمَّ عَافِنِى فِى سَمْعِى ، اللَّهُمَّ عَافِنِى فِى بَصَرِى ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَتِ ، سَمِعْتُكَ ، وَأَنْتَ تَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً قَالَ : يَا بُنَىَّ ، إِنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ.

(۲۹۷۹۴) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ فرماتے ہیں کہ میں سنتا تھا میرے والد صبح وشام یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ تو میرے جسم میں مجھے عافیت بخش دے، اے اللہ! تو میرے دیکھنے میں مجھے عافیت بخش دے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے'' پس میں نے اپنے والد سے کہا: اے ابا جان! میں آپ کو سنتا ہوں آپ صبح وشام یہ دعا پڑھتے ہیں؟ وہ فرمانے لگے: اے میرے لاڈلے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے، اور میں پسند کرتا ہوں کہ میں آپ ﷺ کی سنت کو اپنانے والا ہوں۔

(۲۹۷۹٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِى زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلِّمْنِى شَيْئًا أَسْأَلُهُ رَبِّى ، قَالَ : سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ. (بخاری ۷۲۶۔ ترمذی ۳۵۱۴)

(۲۹۷۹۵) حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے ایسی چیز سکھا دیں جس کا میں اپنے رب سے سوال کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے رب سے دنیا و آخرت میں عافیت طلب کرو۔

(۲۹۷۹٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِى بَكْرِ بْنِ أَبِى مُلَيْكَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا سَأَلَ اللَّهَ عَبْدٌ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْأَلَهُ الْعَافِيَةَ.

(ترمذی ۳۵۴۸)

(۲۹۷۹۶) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی آدمی اللہ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو سب سے پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ اللہ سے عافیت کا سوال کرے۔

(۲۹۷۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِىِّ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنِّى لَوْ عَرَفْتُ أَىَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا إِلاَّ الْعَافِيَةَ.

(۲۹۷۹۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر میں جان لوں کہ فلاں رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں اللہ سے صرف عافیت کا سوال کروں۔

(۲۹۷۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رجل فَقَالَ: كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي؟ قَالَ: قل اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَاغْفِرْ لِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ إِلَّا الإِبْهَامَ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ يَجْمَعن لَكَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ. (مسلم ۲۰۷۳۔ احمد ۴۷۲)

(۲۹۷۹۸) حضرت ابو مالک الاشجعی ویٹھیلا کے والد فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے: ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا: جب میں اپنے رب سے سوال کروں تو کیسے دعا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کہہ: اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، اور مجھے بخش دے، اور مجھے عافیت عطا فرما، اور مجھے رزق عطا کر، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے کے علاوہ اپنی چاروں انگلیوں کو جمع کر کے فرمایا: پس یہ ساری چیزیں تیرے دین و دنیا کو شامل ہیں۔ (یا جمع کرتی ہیں)

(۲۹۷۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بريدة قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِي فِيهَا أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ. (ترمذی ۳۵۱۳۔ ابن ماجہ ۳۸۵۰)

(۲۹۷۹۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ کون سی رات لیلۃ القدر کی ہے؟ تو میں اس رات میں کثرت سے یہ دعا کرتی: میں اللہ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتی ہوں۔

(۲۹۸۰۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ يَعْنِي هِلَالَ بْنَ يَسَافَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَاذَا أَسْأَلُ قَالَ: سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(بخاری ۹۳۵۔ مسلم ۱۳)

(۲۹۸۰۰) حضرت ابوالحسن ھلال بن یساف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہوتی ہے، مسلمان بندہ اس گھڑی سے موافقت نہیں کرتا اور اللہ سے بھلائی کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا فرماتے ہیں تو ایک آدمی کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس میں کیا مانگوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اللہ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کر۔

(۸) مَنْ كَانَ يدعو بِالْغِنى
جو شخص مالداری کی دعا کرتا ہو

(۲۹۸۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَمَّهُ أَبَا

صِرْمَةَ كَانَ يُحَدِّثُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُك غِنَاىَ وَغِنَى مَوَالِيَّ. (بخاری ۶۶۲۔ احمد ۴۵۳)

(۲۹۸۰۱) حضرت ابوصرمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے اپنے غنی اور اپنے رشتہ داروں کے غنی کا سوال کرتا ہوں۔

(۲۹۸۰۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سعد ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُك الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعِفَّةَ وَالْغِنَى.

(مسلم ۲۰۸۷۔ ترمذی ۳۴۸۹)

(۲۹۸۰۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں ہدایت پرہیزگاری، پاک دامنی اور تیرے ماسوا سے بے نیازی کا۔

(۲۹۸۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ فَالِقَ الإِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّيْلِ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ، اقْضِ عَنِّى الدَّيْنَ وَاغْنِنِى مِنَ الْفَقْرِ وَمَتِّعْنِى بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَقُوَّتِي فِي سَبِيلِك. (مالك ۲۱۲)

(۲۹۸۰۳) حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی: اے اللہ! صبح کو پھاڑ کر طلوع کرنے والے، اور رات کو باعث سکون بنانے والے، اور سورج اور چاند کو اندازے سے چلانے والے، مجھ سے قرض کو دور فرما، اور مجھے فقر و غریبی سے بے نیاز کر دے، اور مجھے میرے سننے اور میرے دیکھنے اور میری طاقت تیرے راستے میں استعمال کرنے سے فائدہ پہنچا۔

(۲۹۸۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا دَعَا قَالَ: اللَّهُمَّ أَغْنِنِى وَأَغْنِ مَوْلاىَ.

(۲۹۸۰۴) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی جب بھی دعا کرے وہ یوں کہے: اے اللہ! تو مجھے اور میرے رشتہ داروں کو اپنے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔

(۲۹۸۰٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُك الأَمْنَ وَالإِيمَانَ وَالصَّبْرَ وَالشُّكْرَ وَالْغِنَى وَالْعَفَافَ.

(۲۹۸۰۵) حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے امن و ایمان کا، صبر و شکر کا، اور بے نیازی اور پاکدامنی کا طالب ہوں۔

(۹) فیمن کان یقول یا مقلّب القلوب

اس شخص کا بیان جو یوں دعا کرتا ہو: اے دلوں کو پھیرنے والے!

(۲۹۸۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، آمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ ، فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ يُقَلِّبُهَا. (ترمذی ۲۱۴۰۔ احمد ۱۱۲)

(۲۹۸۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے دعا کرتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم فرما، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے ہیں، پس کیا پھر بھی آپ کو ہمارے بارے میں ڈر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! یقیناً لوگوں کے دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں جن کو اللہ پھیرتا رہتا ہے۔

(۲۹۸۰۷) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، أَخْبَرَنَا أَبُو كَعْبٍ صَاحِبُ الْحَرِيرِ ، حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ : قُلْتُ لأُمِّ سَلَمَةَ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ ، قَالَتْ : كان أَكْثَرُ دُعَائِهِ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أُمَّ سَلَمَةَ ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ آدَمِيٍّ إِلاَّ وَقَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ ، مَا شَاءَ أَقَامَ ، وَمَا شَاءَ أَزَاغَ. (ترمذی ۳۵۲۲۔ احمد ۲۹۴)

(۲۹۸۰۷) حضرت شہر بن حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ام المؤمنین! جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس ہوتے تھے تو کون سی دعا کثرت سے کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کرتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! ہر آدمی کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے دین پر قائم رکھتا ہے، اور جسے چاہتا ہے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

(۲۹۸۰۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ.

(۲۹۸۰۸) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدمی عطا فرما۔

(۲۹۸۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ،

إِنَّكَ تَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ ، قَالَ :يَا عَائِشَةُ ، أَو مَا عَلِمْتِ أَنَّ الْقُلُوبَ ، أَوْ قَالَ :قَلْبَ ابْنِ آدَمَ بَيْنَ إِصْبَعَ
اللهِ، إِذَا شَاءَ أَنْ يُقَلِّبَهُ إِلَى هُدًى قَلَبَهُ ، وَإِذَا شَاءَ أَنْ يُقَلِّبَهُ إِلَى ضَلَالَةٍ قَلَبَهُ . (نسائی ۷۷۳۷۔ احمد ۲۵۰)

(۲۹۸۰۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا فرماتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپ
دین پر ثابت قدمی عطا فرما، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ یہ دعا فرما رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے
عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تو نہیں جانتی کہ لوگوں کے دل، یا یوں فرمایا: آدم کے بیٹے کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے، اللہ
جب چاہتے ہیں اس کے دل کو ہدایت کی طرف پھیر دیتے ہیں، اور جب چاہتے ہیں اس کے دل کو گمراہی کی طرف پھیر دیتے ہیں؟''

(۱۰) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا خرج مِن منزِلِهِ

جب آدمی اپنے گھر سے نکلے تو کیا دعا کرے؟

(۲۹۸۱۰) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَن مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّ
إِذَا خَرَجَ قَالَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَزِلَّ ، أَوْ أَضِلَّ ، أَوْ أَظْلِمَ ، أَوْ أُظْلَمَ ، أَوْ أَجْهَلَ ، أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ
(ابو داؤد ۵۰۵۳

(۲۹۸۱۰) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ گھر سے نکلتے تھے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! میں آپ
پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں لغزش کروں یا میں گمراہ ہوں، یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے، یا میں کسی کو ناواقف
رکھوں یا کوئی مجھے ناواقف بنائے۔

(۲۹۸۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَن أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَل
بِنَحْوٍ مِنْهُ. (ترمذی ۳۴۲۷۔ نسائی ۷۹۲۳)

(۲۹۸۱۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس سند کے ساتھ بھی ماقبل حدیث جیسا مضمون مروی ہے۔

(۲۹۸۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ: اللَّهُ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِينَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَايَ هَذَا لَمْ أَخْرُجه أَشَرًا ، وَلَا بَطَرًا ، وَلَا رِيَاءً ، وَلَا سُمْعَ
خَرَجْته ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَاتِّقَاءَ سَخَطِكَ ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُنْقِذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي ، إِنَّهُ لَا يَغْفِ
الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ إِلَّا أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ حَتَّى يَنْصَرِفَ ، وَوَكَّلَ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ.
(احمد ا

(۲۹۸۱۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص نماز کے لیے جائے اور یہ دعا پڑھے: اے اللہ! میں آپ سے اس حق
کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو مانگنے والوں کا آپ پر ہے، اور اپنے اس چلنے کے حق کے ساتھ، میں نہیں نکلا غرور کرتے ہوئے اور نہ

اکڑ کر چلتے ہوئے، اور نہ ہی ریا کاری کے لیے، اور نہ ہی شہرت حاصل کرنے کے لیے، میں تو آپ کی رضا کی چاہت میں نکلا ہوں، اور آپ کی ناراضگی سے بچنے کے لیے، اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے جہنم سے بچالیں اور آپ میرے گناہوں کی بخشش فرمادیجیے، یقیناً آپ کے سوا کوئی بھی گناہوں کی بخشش کرنے والا نہیں ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنے چہرے کے ساتھ اس بندے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے، اور اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کی ذمہ داری لگا دیتے ہیں وہ اس شخص کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

(۲۹۸۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ :إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ مَنْزِلِهِ اسْتَقْبَلَتْهُ الشَّيَاطِينُ ، فَإِذَا قَالَ بِسْمِ اللهِ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ :هُدِيتَ ، وَإِذَا قَالَ :تَوَكَّلْت عَلَى اللهِ قَالَتْ: كُفِيت ، وَإِذَا قَالَ لاَ حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ قَالَتْ :حُفِظْت ، فَتَقُولُ الشَّيَاطِينُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ :مَا سَبِيلُكُمْ عَلَى مَنْ كُفِيَ وَهُدِيَ وَحُفِظَ. (ابو داؤد ۵۰۵۴۔ عبدالرزاق ۱۹۸۲۷)

(۲۹۸۱۳) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو بہت سارے شیاطین اس کا استقبال کرتے ہیں، پس جب وہ کہتا ہے: میں اللہ کا نام لے کر گھر سے نکلا، فرشتے کہتے ہیں: تجھے ہدایت دی گئی، اور جب وہ آدمی کہتا ہے: میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں، فرشتے کہتے ہیں: تیری کفایت کی گئی ہے، اور جب وہ آدمی کہتا ہے: گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے، فرشتے کہتے ہیں: تیری حفاظت کی گئی ہے۔ پس پھر شیاطین ایک دوسرے سے کہتے ہیں: تم لوگ کیسے اس شخص پر سرکشی کر سکتے ہو جس کی کفایت کی گئی ہو، اور جس کو ہدایت دی گئی ہو، اور جس کی حفاظت کی گئی ہو۔

(۲۹۸۱٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبِ الأَحْبَارِ قَالَ : إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ :بِسْمِ اللهِ ، تَوَكَّلْت عَلَى اللهِ ، وَلا حول ولا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، تلقت الشَّيَاطِينُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالُوا :هَذَا عَبْدٌ قَدْ هُدِيَ وَحُفِظَ وَكُفِيَ فَلا سَبِيلَ لَكُمْ عَلَيْهِ ، فَيَتَصَدَّعُونَ عَنْهُ.

(۲۹۸۱۴) حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے اور یہ کلمات کہتا ہے: میں اللہ کا نام لے کر گھر سے نکلا، اور میں نے اللہ پر ہی بھروسہ کیا، اور گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے تو شیاطین ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور کہتے ہیں: اس شخص کو ہدایت دی گئی ہے۔ اور اس کی حفاظت کی گئی ہے، اور اس کی کفایت کی گئی ہے، پس تمہیں اس پر کوئی تسلط حاصل نہیں ہے، پھر وہ اس بندے سے دور ہو کر بھاگ جاتے ہیں اور اس سے باز رہتے ہیں۔

(۱۱) دعاء النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهِّرنِي بِالثَّلجِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا: اے اللہ! مجھے برف سے پاک فرمادے

(۲۹۸۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَدْعُو :اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. (بخاری ۶۳۶۸۔ مسلم ۲۰۷۸)

(۲۹۸۱۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میری غلطیوں کو برف سے اور اولے سے دھو دیجئے اور میرے دل کو غلطیوں سے اس طرح صاف کردے جیسے آپ سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف فرمادیتے ہیں، اور میرے اور میری غلطیوں کے درمیان اتنا لمبا فاصلہ کردے جتنا مشرق ومغرب کے درمیان ہے۔

(۲۹۸۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ الأَسْلَمِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو :اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالْبَرَدِ وَالثَّلْجِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ ، اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَنَقِّنِي مِنْهَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ.

(مسلم ۳۴۶۔ ترمذی ۳۵۴۷)

(۲۹۸۱۶) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! آپ مجھے بارانی برف اور اولے، اور ٹھنڈے پانی کے ذریعہ سے پاک کردیں، اے اللہ! آپ مجھے گناہوں سے پاک فرمادیں، اور مجھے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کردیں جیسا کہ سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے۔

(۲۹۸۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَبِيبٍ قَالَ :حُدِّثْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ : اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ وَنَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. (طبرانی ۶۹۵۰)

(۲۹۸۱۷) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے ہوئے فرماتے تھے: اے اللہ! مجھے بارانی برف، اولے اور ٹھنڈے پانی کے ذریعہ سے پاک فرمادیں، اور مجھے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف فرمادیں جیسا کہ سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے، اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کردیں جتنا مشرق ومغرب کے درمیان ہے۔

(۲۹۸۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَائَةِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ :بِأَبِي وَأُمِّي ، أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ ، أَخْبِرْنِي مَا تَقُولُ ؟ قَالَ :أَقُولُ :اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ :اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ ، اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالْبَرَدِ وَالثَّلْجِ. (مسلم ۱۴۹۔ ابن ماجہ ۸۰۵)

(۲۹۸۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تھے تو تکبیر اور قراءت کے درمیان

کچھ دیر خاموش رہتے تھے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میرے ماں، باپ آپ پر قربان ہوں، میں تکبیر اور قراءت کے درمیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاموش رہنے کو دیکھتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتایئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں یہ دعا پڑھتا ہوں: اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا لمبا فاصلہ کر دے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان ہے، اے اللہ! آپ مجھے میرے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کر دیں جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک وصاف فرماتے ہیں، اے اللہ! مجھ سے میرے گناہوں کو پانی، اولے اور بارانی برف سے دھو دیں۔

(۲۹۸۱۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَيِّتِ :اللَّهُمَّ اغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ.

(۲۹۸۱۹) حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میت پر یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ! آپ اس کو پانی اور بارانی برف اور اولے سے دھو دیجیے۔ اور اس کے گناہوں کو ایسے پاک وصاف فرما دیں جیسا کہ سفید کپڑے کو میل کچیل سے پاک کیا جاتا ہے۔

(۱۲) الرّعد ما يدعى به له ؟

بادلوں کی گرج کے وقت کیا دعا مانگی جائے؟

(۲۹۸۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ :بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ الشَّدِيدَ قَالَ :اللَّهُمَّ لاَ تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ ، وَلا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ.

(۲۹۸۲۰) حضرت جعفر بن برقان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سخت گرج کی آواز سنتے تو یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں اپنے عذاب کے ذریعہ سے ہلاک مت فرما، اور نہ ہی ہمیں اپنے غصہ کی وجہ سے قتل کر، اور اس سے پہلے ہی ہمیں عافیت عطا فرما۔

(۲۹۸۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ سَمِعَهُ مِنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ قَالَ :سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ.

(۲۹۸۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب بھی بجلی کی کڑک سنتے تو فرماتے: اللہ پاک ہے اور اپنی سب تعریفوں کے ساتھ ہے، اللہ پاک ہے جو کہ عظمت والا ہے۔

(۲۹۸۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ قَالَ :سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحْتَ لَهُ.

(۲۹۸۲۲) حضرت ابن طاوس ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد جب بجلی کی گرج سنتے تو فرماتے: پاک ہے وہ ذات جس کی تو نے پاکی بیان کی ہے۔

(۲۹۸۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي زَكَرِيَّا قَالَ : مَنْ سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ بِحَمْدِهِ لَمْ تُصِبْهُ صَاعِقَةٌ.

(۲۹۸۲۳) حضرت ابن ابی زکریا ؒ فرماتے ہیں: جو شخص گرج کی آواز سن کر یہ کلمات کہے: اللہ پاک ہے اور اپنی سب تعریفوں کے ساتھ ہے، تو آسمانوں سے گرنے والی بجلی اسے نہیں پہنچ سکے گی۔

(۲۹۸۲٤) حَدَّثَنَا مَعْن ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ ، وَقَالَ : سُبْحَانَ الَّذِي سَبَّحَ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ، ثُمَّ يَقُولُ : إِنَّ هَذَا لَوَعِيدٌ لأَهْلِ الأَرْضِ شَدِيدٌ.

(۲۹۸۲۴) حضرت عامر بن عبد اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر ؓ جب بجلی کی گرج کی آواز سنتے تو بات چیت کرنا چھوڑ دیتے اور فرماتے: پاک ہے وہ ذات جس کی پاکی فرشتوں نے تمام تعریفوں کے ساتھ بیان کی ہے اور فرشتوں نے بھی پاکی بیان کی ہے اس سے ڈر کر پھر فرماتے: یہ گرج زمین والوں کے لیے بہت سخت وعید ہے۔

(۲۹۸۲٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ ، وَلا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ.

(۲۹۸۲۵) حضرت جعفر بن بُرقان ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہونچی ہے کہ نبی کریم ﷺ دعا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں تو اپنے غصہ سے قتل نہ فرما، اور ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک مت کر، اور ہمیں اس سے پہلے ہی عافیت عطا فرما۔

(۲۹۸۲٦) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ : حَدَّثَنِيهِ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ : كَانَ الأَسْوَدُ النَّخَعِيُّ ابْنُ يَزِيدَ ، إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ قَالَ : سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ.

(۲۹۸۲۶) حضرت جامع بن شداد ؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت اسود نخعی بن یزید ؒ بجلی کی گرج کی آواز سنتے تھے تو فرماتے: پاک ہے وہ ذات جس کے خوف سے رعد اور تمام فرشتے اس کی پاکی بیان کرتے ہیں تمام تعریفوں کے ساتھ۔

(۲۹۸۲۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ أَبِي مَطَرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ ، وَلا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ. (بخاری ۷۲۱۔ ترمذی ۳۴۵۰)

(۲۹۸۲۷) حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بادلوں کی گرج اور بجلی کے کڑکنے کی آواز سنتے تو فرماتے: اے اللہ! ہمیں اپنے غصہ سے قتل نہ فرما، اور نہ ہی ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک کر، اور اس سے پہلے ہی ہمیں عافیت عطا کر۔

(۱۳) ما یدعی بہ للرّیح إذا ھبّت ؟

جب ہوا چلے تو کیا دعا کرے؟

(۲۹۸۲۸) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ الأَوْزَاعِیِّ ، عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الزُّرَقِیُّ ، عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لاَ تَسُبُّوا الرِّیحَ فَإِنَّھَا مِنْ رُوحِ اللہِ ، تَأْتِی بِالرَّحْمَۃِ وَالْعَذَابِ ، وَلَکِنْ تَعَوَّذُوا بِاللہِ مِنْ شَرِّھَا وَسَلُوا اللَّہَ مِنْ خَیْرِھَا. (ابن ماجہ ۳۷۲۷)

(۲۹۸۲۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: تم لوگ ہوا کو بُرا بھلا مت کہو، پس یہ تو اللہ کی مہربانی ہے، جو رحمت اور عذاب دونوں کو لاتی ہے۔ لیکن تم لوگ اللہ کی پناہ مانگو اس کے شر سے، اور اللہ سے اس کی خیر و بھلائی کو طلب کرو۔

(۲۹۸۲۹) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ أَبِی ثَابِتٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَی ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ أُبَیٍّ قَالَ : لاَ تَسُبُّوا الرِّیحَ فَإِذَا رَأَیْتُمْ مَا تَکْرَھُونَ فَقُولُوا : اللَّھُمَّ إِنَّا نَسْأَلُکَ خَیْرَ ھَذِہِ الرِّیحِ وَخَیْرَ مَا فِیھَا وَخَیْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِہِ ، وَنَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھَذِہِ الرِّیحِ وَشَرِّ مَا فِیھَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِہِ.

(ترمذی ۲۲۵۲۔ احمد ۱۲۳)

(۲۹۸۲۹) حضرت عبد الرحمن بن أبزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اُبَی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: تم لوگ ہوا کو بُرا مت کہو، جب تم اسے نا پسند سمجھنے لگو تو یوں کہو: اے اللہ! ہم آپ سے اس ہوا اور جو کچھ اس ہوا میں ہے اور جس وجہ سے یہ ہوا بھیجی گئی ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں، اور ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں اس ہوا کے شر سے، اور جو کچھ اس ہوا میں ہے اس کے شر سے، اور جس وجہ سے یہ ہوا بھیجی گئی ہے اس کے شر سے۔

(۲۹۸۳۰) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللہِ أَخْبَرَنَا شَیْبَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ : ھَاجَتْ رِیحٌ ، أَوْ ھَبَّتْ رِیحٌ فَسَبُّوھَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لاَ تَسُبُّوھَا ، فَإِنَّھَا تَجِیءُ بِالرَّحْمَۃِ وَتَجِیءُ بِالْعَذَابِ ، وَلَکِنْ قُولُوا : اللَّھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَۃً ، وَلا تَجْعَلْھَا عَذَابًا.

(۲۹۸۳۰) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ زوردار آندھی چلی تو لوگوں نے اسے برا بھلا کہا۔ یہ سن کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: تم اسے بُرا مت کہو۔ پس یقیناً ہوا کبھی رحمت کو لے کر آتی ہے، اور کبھی عذاب کو لاتی ہے، لیکن یوں کہا کرو: اے اللہ! تو اس ہوا کو باعث رحمت بنا دے اور تو اس کو باعث عذاب مت بنا۔

(۲۹۸۳۱) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِیہِ قَالَ : کَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّیحُ فَدَارَتْ یَقُولُ : شُدُّوا التَّکْبِیرَ فَإِنَّھَا مُذْھِبَتُہُ.

(۲۹۸۳۱) حضرت امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب طوفانی آندھی آتی اور بھنور بنتے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: بلند

اور زور دار تکبیر کہو پس یقیناً یہ تکبیر اس آندھی کو ختم کر دینے والی ہے۔

(۲۹۸۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ قَالَ : كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ إِذَا رَأَى الرِّيحَ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا أرسلت فِيهَا وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا قَدَّرْتَ فِيهَا.

(۲۹۸۳۲) حضرت ابوفزارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن مالک رحمہ اللہ جب بھی تیز ہوا چلتی دیکھتے تو فرماتے: اے اللہ! ہم آپ سے اس ہوا کی خیر، اور جو کچھ آپ نے اس ہوا میں بھیجا ہے اس کی خیر طلب کرتے ہیں، اور ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں اس ہوا کے شر سے اور جو کچھ آپ نے اس ہوا میں مقرر کیا ہے اس کے شر سے۔

(۲۹۸۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ ذَكَرَ أن عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى سَحَابًا ثَقِيلاً مِنْ أُفُقٍ مِنَ الآفَاقِ تَرَكَ مَا هُوَ فِيهِ ، وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَسْتَقْبِلَهُ فَيَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ ، فَإِنْ أَمْطَرَ قَالَ : اللَّهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاثًا ، فَإِنْ كَشَفَهُ اللَّهُ وَلَمْ يُمْطِرْ حَمِدَ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ. (بخاری ۶۸۶۔ ابو داؤد ۵۰۵۸)

(۲۹۸۳۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یقیناً جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کے کسی حصہ میں گھنا بادل دیکھتے تو جس کام میں مشغول ہوتے اسے چھوڑ دیتے اگر چہ نماز پڑھنے میں ہی مشغول ہوں، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا استقبال کرتے ہوئے فرماتے: ''اے اللہ! ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں اس بھیجے ہوئے بادل کے شر سے'' پس اگر بارش ہونے لگتی تو فرماتے: اے اللہ! اس ہونے والی بارش کو نفع والا بنادے۔ دو یا تین مرتبہ پڑھتے۔ پس اگر اللہ بادلوں کو ہٹا دیتا اور بارش نہ ہوتی تو اس بات پر اللہ کی حمد و ثنا کرتے۔

(۲۹۸۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَن نَافِعٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا. (بخاری ۱۰۳۲۔ احمد ۹۰)

(۲۹۸۳۴) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو دعا فرماتے: اے اللہ! اس ہونے والی بارش کو نفع مند بنادے۔

(١٤) ما يدعى بِهِ فِي الاستِسقاءِ ؟

استسقاء میں کیا دعا مانگی جائے؟

(۲۹۸۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَن سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَن شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ : قلْنَا لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ يَا كَعْبُ ، حَدِّثْنَا ، عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقَالَ : كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، اسْتَسْقِ اللَّهَ لِمُضَرَ ، قَالَ :فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ :اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مَرِيعًا مَرِيًّا عَاجِلاً غَيْرَ رَائِثٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، قَالَ :فَمَا جَمَّعُوا حَتَّى أُحيوا فَأَتَوْهُ فَشَكَوْا إِلَيْهِ الْمَطَرَ ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ:اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلا عَلَيْنَا، قَالَ:فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ يَمِينًا وَشِمَالاً.

(ابن ماجه ۱۲۶۹۔ طیالسی ۱۱۹۹)

(۲۹۸۳۵) حضرت شرحبیل بن السمط فرماتے ہیں: ہم نے حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کریں؟ پس وہ فرمانے لگے: ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قبیلہ مضر والوں کے لیے پانی کی دعا فرمایئے، حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دعا فرمائی: اے اللہ! ہمیں سیراب کر دے ایسی بارش سے جو زمین کو سبز و شاداب کر دے، نفع بخش ہو، جلد آئے نہ کہ دیر سے، فائدہ پہنچانے والی ہو نہ کہ نقصان پہنچانے والی ہو، حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے ابھی ایک جمعہ بھی نہیں گزارا تھا یہاں تک کہ اتنی بارش ہوئی کہ زمین سرسبز و شاداب ہوگئی، پس لوگ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بارش کی شکایت کرنے لگے، پس لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تحقیق گھر گرنے لگے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش نازل فرما اور ہم پر مت نازل کر، حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ یکا یک بادل دائیں اور بائیں چھٹ گئے۔

(۱۵) مَنْ قَالَ إذا دعوت فابدأ بِنفسِك

جو شخص یوں کہے: جب تم دعا کرو تو اپنے آپ ہی سے ابتدا کرو

(۲۹۸۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَن حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَن ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَن أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا لأَحَدٍ بَدَأَ بِنَفْسِهِ فَذَكَرَ ذَاتَ يَوْمٍ مُوسَى فَقَالَ :رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى ، لَوْ كَانَ صَبَرَ لَقَصَّ اللَّهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِ ، وَلَكِنْ قَالَ : ﴿إِنْ سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا﴾. (بخاری ۱۲۲۔ مسلم ۱۸۴۷)

(۲۹۸۳۶) حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی کے لیے دعا کرتے تو اپنی ذات سے ابتدا فرماتے، پس ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام ذکر کیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر، اگر وہ صبر فرماتے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی کچھ اور باتیں بھی بیان فرماتے، لیکن انہوں نے فرمایا: اگر میں اس کے بعد تجھ سے کسی چیز کا پوچھوں تو مجھے اپنے ساتھ مت رکھیو۔ تحقیق مل گیا ہے آپ کو میری طرف سے عذر۔

(۲۹۸۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ يُقَالُ : إِذَا دَعَوْتَ فَابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي فِي أَيِّ دُعَاءٍ يُسْتَجَابُ لَكَ.

(۲۹۸۳۷) حضرت ابراہیم ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے: جب بھی تو کوئی دعا کرے تو اپنی ذات سے ابتدا کر، کیونکہ تو نہیں جانتا تیری کون سی قبولیت کے درجات پالے۔

(۲۹۸۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَأَخَا عَادٍ. (ابن ماجه ۳۸۵۲)

(۲۹۸۳۸) حضرت ابراہیم ریٹیلیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّىْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ ہم پر اور عاد کے بھائی ھود علایشلام پر رحم فرمائے۔

(۲۹۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرْتُ رَجُلاً فَتَرَحَّمْتُ عَلَيْهِ فَضَرَبَ صَدْرِي ، وَقَالَ : ابْدَأْ بِنَفْسِكَ.

(۲۹۸۳۹) حضرت سعید بن یسار ریٹیلیہ فرماتے ہیں: میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا، پس میں نے ایک آدمی کا تذکرہ کیا اور اس کے لیے اللہ کی رحمت کی دعا کی، تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے میرے سینے پر مارا اور فرمایا: اپنی ذات سے ابتدا کر۔

(۲۹۸۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ الأَنْصَارِيِّ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ لاِبْنِ أُخْتِهَا : إِنَّكَ أَنْ تَدْعُوَ لِنَفْسِكَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَدْعُوَ لَكَ الْقَاصُّ.

(۲۹۸۴۰) حضرت ابو الدرداء انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے سے فرمایا: بے شک تو اپنے لیے خود دعا کرے یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ کوئی واعظ تیرے لیے دعا کرے۔

(۱۶) ما رخّص لِلرّجلِ يدعو بِهِ فِي سجودِهِ ؟

آدمی کو سجدے میں جن دعاؤں کی رخصت دی گئی ہے

(۲۹۸۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي رِشْدِينَ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ : اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا ، وَفِي سَمْعِي نُورًا ، وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا ، وَاجْعَلْ أَمَامِي نُورًا ، وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا ، وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِي نُورًا ، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا.

(۲۹۸۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گزاری، پس میں نے سنا آپ صَلَّىْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سجدے میں یہ دعا فرما رہے تھے: اے اللہ! میرے دل میں نور کو ڈال دے، اور میرے کان میں نور

ڈال دے، اور میری آنکھوں میں نور ڈال دے، اور میرے آگے نور عطا فرما اور میرے پیچھے نور عطا فرما، اور میرے نیچے سے نور ہی نور کر دے اور مجھ کو نور عظیم عطا کر دے۔

(۲۹۸٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : مِنْ أَحَبِّ الْكَلِمِ إِلَى اللهِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ وَهُوَ سَاجِدٌ : ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي.

(۲۹۸۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے نزدیک محبوب ترین کلمہ یہ ہے: کہ اس کا بندہ سجدہ کی حالت میں یہ کلمات کہے: میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے پس تو میری بخشش فرما۔

(۲۹۸٤۳) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ ثُوَيرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ : مَا وَضَعَ رَجُلٌ جَبْهَتَهُ لِلَّهِ سَاجِدًا فَقَالَ : يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي ثَلاثًا إِلاَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ.

(۲۹۸۴۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی سجدے کی حالت میں اپنی پیشانی اللہ کے سامنے جھکاتا ہے پھر تین مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے: اے میرے پالنے والے! میری بخشش کر دیجیے۔ اے میرے پالنے والے! میری بخشش کر دیجیے۔ اے میرے پالنے والے! میری بخشش کر دیجیے۔ پھر جب سجدہ سے وہ اپنا سر اُٹھاتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(۲۹۸٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ : كَانَ أَبُو وَائِلٍ يَقُولُ وَهُوَ سَاجِدٌ : رَبِّ إِنْ تَعْفُ عَنِّي تَعْفُ ، عَنْ طَوْلٍ مِنْكَ ، وَإِنْ تُعَذِّبْنِي تُعَذِّبْنِي غَيْرَ ظَالِمٍ ، وَلا مَسْبُوقٍ ، ثُمَّ يَبْكِي.

(۲۹۸۴۴) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سجدے کی حالت میں یوں دعا فرماتے تھے: اے میرے مالک! اگر آپ مجھے معاف کریں گے تو یہ معاف کرنا آپ کی مہربانی سے ہوگا اور اگر مجھے عذاب دیں گے تو عذاب دینے میں آپ نہ تو ظلم کرنے والے ہوں گے اور نہ ہی حد سے بڑھا ہوا عذاب دیں گے، پھر حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ رونے لگتے۔

(۲۹۸٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الأَنْصَارِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رَبِيعَةَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : أَدْلَجْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَلَمَّا دَخَلْتُ مَرَرْتُ عَلَى رَجُلٍ سَاجِدٍ وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ فَأَجِرْنِي مِنْ عَذَابِكَ ، وَسَائِلٌ فَقِيرٌ فَارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ ، لاَ بَرِيءٌ مِنْ ذَنْبٍ فَأَعْتَذِرَ ، وَلا ذُو قُوَّةٍ فَأَنْتَصِرَ ، وَلَكِنْ مُذْنِبٌ مُسْتَغْفِرٌ ، فَأَصْبَحَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يُعَلِّمُهُنَّ أَصْحَابَهُ إِعْجَابًا بِهَا.

(۲۹۸۴۵) حضرت عبداللہ بن یزید دمشقی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایک رات مسجد میں داخل ہوا، جب میں داخل ہو گیا تو میرا گزر ایک آدمی پر ہوا جو سجدے کی حالت میں یہ دعا کر رہا تھا: اے اللہ! میں ڈرنے والا، پناہ مانگنے والا ہوں پس آپ مجھے اپنے عذاب سے پناہ دیجیے، اور میں سوالی، بھیک مانگنے والا ہوں آپ اپنی مہربانی سے مجھے رزق عطا فرما دیجیے، اور میں گناہوں سے بری نہیں ہوں آپ میرا عذر قبول فرما لیجیے، اور نہ ہی میں طاقت والا ہوں آپ ظالموں سے میری حفاظت فرما

دیجیے، لیکن میں گناہ کر کے معافی مانگنے والا ہوں پھر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ یہ دعا اپنے شاگردوں کو سکھلانا شروع کر دی پسند آنے کی وجہ سے۔

(۲۹۸۴٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :إذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ :رَبِّ ظَلَمْت نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ، قَالَ مُحَارِبٌ :فَإِنَّهُ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۲۹۸۴٦) حضرت محارب بن دثار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کیا کرے تو وہ یہ کلمات کہے: اے میرے رب! میں نے اپنی جان سے ظلم کیا ہے تو میری مغفرت فرما۔ حضرت محارب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کیونکہ آدمی اس حالت میں اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۹۸٤۷) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :طَلَبْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ أَجِدْهُ ، قَالَتْ :فَظَنَنْت أَنَّهُ أَتَى بَعْضَ جَوَارِيهِ ، أَوْ نِسَائِهِ ، قَالَتْ :فَرَأَيْته وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ ، وَمَا أَعْلَنْتُ. (احمد ۱۴۷۔ حاکم ۲۲۱)

(۲۹۸۴۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پا سکی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے گمان ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی باندی یا بیوی کے پاس نہ چلے گئے ہوں، فرماتی ہیں کہ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدے کی حالت میں پا لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھ رہے تھے: اے اللہ! میری مغفرت فرما ان کاموں سے جو میں نے چھپ کر کیے ہوں یا اعلانیہ کیے ہوں۔

(۱۷) الرّجل يتعارّ مِن اللّيلِ ، ما يدعو بِهِ ؟

جو آدمی رات کو نیند سے جاگ جائے تو وہ کیا دعا کرے؟

(۲۹۸٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ قَالَ :مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ رَبِّ ظَلَمْت نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا تَخْرُجُ الْحَيَّةُ مِنْ سَلْخِهَا.

(۲۹۸۴۸) حضرت قاسم بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو نیند سے جاگ جائے پھر وہ یہ کلمات کہہ لیا کرے: نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے، اے میرے مالک! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے تو میری مغفرت فرما دے، تو وہ شخص گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہو کر نکلے گا جیسے سانپ اپنی کینچلی سے نکلتا ہے۔

(۲۹۸٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، أَنَّهُ كَانَ إذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ :سُبْحَانَ رَبِّ النَّبِيِّينَ وَإِلَه الْمُرْسَلِينَ.

(۲۹۸۴۹) حضرت زید بن صُوحان ؒ فرماتے ہیں: حضرت سلمان ؓ جب رات کو نیند سے بیدار ہو جاتے تو فرماتے: پاک ہے وہ ذات جو نبیوں کو پالنے والا ہے اور رسولوں کا معبود ہے۔

(۲۹۸۵۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَن هُرَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ كَانَتْ إِذَا تَعَارَّتْ مِنَ اللَّيْلِ تَقُولُ :رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِ السَّبِيلَ الأَقْوَمَ.

(۲۹۸۵۰) حضرت ابو کثیر ؒ جو کہ ام المؤمنین ام سلمہ ؓ کے آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں: حضرت ام سلمہ ؓ جب رات کو نیند سے جاگ جاتیں تو یہ دعا فرماتیں: میرے مالک! تو بخشش فرما اور رحم فرما، اور سیدھے راستہ کی طرف ہدایت نصیب فرما۔

(۲۹۸۵۱) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَحَرَّكَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ﴿قَدْ جَائَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا﴾.

(۲۹۸۵۱) حضرت ابو الاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ جب رات کو جاگ جاتے تو فرماتے: اے لوگو! (تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آچکی، اور ہم نے تمہاری طرف کھلے روشن نور کو اتارا)۔

(۱۷) السّاعة الّتِي يستجاب فِيها الدّعاء

وہ گھڑی جس میں دعا قبول کی جاتی ہے

(۲۹۸۵۲) حَدَّثَنَا مَعَن ، عَن مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَن سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ :سَاعَتَانِ تُفْتَحُ فِيهِمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، وَقَلَّ دَاعٍ تُرَدُّ عَلَيْهِ دَعْوَتُهُ :حَضْرَةُ النِّدَاءِ فِي الصَّلاةِ ، والصَّفُّ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. (ابوداؤد ۲۵۳۲۔ ابن حبان ۱۷۶۴)

(۲۹۸۵۲) حضرت ابو حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ کا ارشاد ہے: دو گھڑیاں ایسی ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا کو واپس اس پر لوٹا دیا جاتا ہو، نماز کے لیے اذان کا وقت ہو، اور اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے صف بندی کرتے وقت۔

(۲۹۸۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَن مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :كَانَ يَأْمُرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ أَذَانِ الْمُؤَذِّنِينَ.

(۲۹۸۵۳) حضرت محارب بن دثار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کا ارشاد ہے کہ: مؤذنین کی اذان کے وقت دعا کا حکم کیا جاتا تھا۔

(۲۹۸۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن سُفْيَان ، عَن زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الدُّعَاءُ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ لاَ يُرَدُّ.

(۲۹۸۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی۔

(۲۹۸۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِي مُرَارَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : أَفْضَلُ السَّاعَاتِ مَوَاقِيتُ الصَّلاَةِ فَادْعُ فِيهَا.

(۲۹۸۵۵) حضرت ابومرارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: افضل ترین گھڑیاں نماز کے اوقات ہیں پس تم ان میں دعا مانگو۔

(۲۹۸۵۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ :حدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ :إِنَّ السَّاعَةَ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا لِمَنْ دَعَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَقُومُ الإِمَامُ فِي الصَّلاَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ مِنْهَا.

(۲۹۸۵۶) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے بے شک جمعہ کے دن وہ گھڑی جس میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کی جاتی ہے وہ یہ ہے: جب امام نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز سے لوٹ جائے۔

(۲۹۸۵۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الدُّعَاءَ لاَ يُرَدُّ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ فَادْعُوا.

(۲۹۸۵۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اذان اور اقامت کے مابین کی جانے والی دعا کبھی رد نہیں ہوتی، پس تم لوگ اس میں دعا کرو۔

(۲۹۸۵۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُرَّةَ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا كَانَ عِنْدَ الأَذَانِ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاسْتُجِيبَ الدُّعَاءُ ، وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الإِقَامَةِ لَمْ تُرَدَّ دَعْوَةٌ. (ابویعلی ۴۰۹۵۔ طیالسی ۲۱۰۶)

(۲۹۸۵۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جب اذان کا وقت ہوتا ہے، تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور دعا قبول کی جاتی ہے، اور جب اقامت کا وقت ہوتا ہے تب تو دعا بالکل بھی رد نہیں کی جاتی۔

(۱۹) ما يدعى بِهِ إذا سمع الأذان ؟

وہ دعا جو اذان سنتے وقت مانگی جائے

(۲۹۸۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَالَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ : رَضِيت بِاللهِ رَبًّا ،

وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ، غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :يَا سَعْدُ ، مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ، وَمَا تَأَخَّرَ ؟ قَالَ : لاَ هَكَذَا سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ. (مسلم ۲۹۰۔ ابو داؤد ۵۲۶)

(۲۹۸۵۹) حضرت عامر ؒ بن سعد فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سعد ؓ نے فرمایا: جو شخص مؤذن کی آواز سن کر یہ کلمات کہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے: میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر، اور محمد ﷺ کو نبی مان کر راضی ہوں، تو اس شخص کے تمام گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے، پھر ایک آدمی ان سے کہنے لگا: اے سعد! اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں؟ حضرت سعد ؓ نے فرمایا: نہیں، میں نے صرف اتنی بات رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔

(۲۹۸۶۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَن هُرَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قُولِي عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ :اللَّهُمَّ عند إقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ وَحُضُورُ صَلاتِكَ اغْفِرْ لِي. (ابو داؤد ۵۳۱۔ ترمذی ۳۵۸۹)

(۲۹۸۶۰) حضرت ام المؤمنین ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم مغرب کی اذان کے وقت یہ کلمات کہا کرو: اے اللہ! تو رات کے آنے کے وقت اور دن کے جانے کے وقت اور تیرے پکارنے والوں کی آوازوں کے وقت، اور تیری نماز کے حاضر ہونے کے وقت میں میری مغفرت فرما۔

(۲۰) الكلِمات الّتِي تلقّى آدم مِن ربِّهِ

ان کلمات کا بیان جو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے سیکھے

(۲۹۸۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمُكْتِبِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ :الْكَلِمَاتُ الَّتِي تَلَقَّى آدَم مِنْ رَبِّهِ :اللَّهُمَّ لاَ إلَهَ إلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَك وَبِحَمْدِكَ ، عَمِلْتُ سُوئًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَارْحَمْنِي وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ، اللَّهُمَّ لاَ إلَهَ إلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَك وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوئًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَتُبْ عَلَيَّ إنَّك أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.

(۲۹۸۶۱) حضرت عبد الکریم المکتب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن یزید بن معاویہ ؓ نے ارشاد فرمایا: وہ کلمات جو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے سیکھے درج ذیل ہیں: اے اللہ! تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے، تو پاک ہے اور اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ ہے میں نے بُرا کام کیا، اور اپنی جان پر ظلم کیا پس تو مجھ پر رحم فرما، اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے، اے اللہ! تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے، تو پاک ہے، اور اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ ہے، میں نے بُرا کام کیا، اور اپنی جان پر ظلم کیا، پس میری توبہ قبول فرما، یقیناً تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۱) ما يقال فِي دبرِ الصّلواتِ ؟

نماز کے بعد جو کلمات کہے جاتے ہیں

(۲۹۸۶۲) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مُعَقِّبَاتٌ لاَ يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ : سُبْحَانَ اللهِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَتَحْمَدَ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَتُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ. (مسلم ۴۱۸۔ ترمذی ۳۴۱۲)

(۲۹۸۶۲) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چند پیچھے آنے والے کلمات ایسے ہیں کہ ان کا کہنے والا کبھی خسارہ میں نہیں ہوتا، ہر نماز کے بعد، سبحان اللہ تینتیس مرتبہ (۳۳)، الحمد للہ تینتیس مرتبہ (۳۳)، اللہ اکبر چونتیس مرتبہ (۳۴)۔

(۲۹۸۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ : ثَلاثٌ لاَ يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ ، أَوْ قَالَ : قَائِلُوهُنَّ : يُسَبِّحُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَيَحْمَدُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ ، قَالَ الْحَكَمُ : فَمَا تَرَكْتُهُنَّ بَعْدُ. (بخاری ۶۲۲۔ طیالسی ۱۰۶۰)

(۲۹۸۶۳) حضرت حکم رحمہ اللہ، حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی کے حوالے سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: تین کلمات ایسے ہیں کہ ان کا کہنے والا، یا فرمایا، ان کے کہنے والے، خسارہ میں نہیں ہوئے: تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ کہنا، اور تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد للہ کہنا، اور چونتیس (۳۴) مرتبہ اللہ اکبر کا کہنا، ہر نماز کے بعد، حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر میں نے کبھی بھی ان کلمات کو نہیں چھوڑا۔

(۲۹۸٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ : مُعَقِّبَاتٌ لاَ يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۲۹۸۶۴) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: چند کلمات پیچھے آنے والے ایسے ہیں ان کا کہنے والا خسارہ میں نہیں ہوتا، پھر حضرت ابو الاحوص رحمہ اللہ نے حضرت وکیع رضی اللہ عنہ والی حدیث جیسا مضمون نقل فرمایا۔

(۲۹۸٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلاتِهِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ، وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي.

(۲۹۸۶۵) حضرت ابو بکر بن ابی موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما، اور میرے معاملہ کو آسان فرما، اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

(۲۹۸٦٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ طَيْسَلَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :

مَنْ قَالَ دُبُرَ كُلِّ صَلاةٍ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ : اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ ، وَكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ ، الطَّيِّبَاتِ الْمُبَارَكَاتِ ثَلاثًا ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ مِثْلُ ذَلِكَ ، كُنَّ لَهُ فِي قَبْرِهِ نُورًا ، وَعَلَى الْجِسْرِ نُورًا ، وَعَلَى الصِّرَاطِ نُورًا حَتَّى يُدْخِلْنَهُ الْجَنَّةَ ، أَوْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

(۲۹۸۶۶) حضرت طیسلہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ کا ارشاد ہے: جوشخص نماز پڑھنے کے بعد اپنی جگہ پر ہی بیٹھا رہے اور یہ کلمات کہے: اللہ بڑی کبریائی والا ہے، طاق اور جفت عدد کے مطابق، اور اللہ کے کلمات مکمل، پاکیزہ اور بابرکات ہیں۔ تین مرتبہ، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تین مرتبہ۔ تو یہ کلمات اس شخص کے لیے قبر میں نور بن جائیں گے، اور پل صراط پر نور بن جائیں گے، یہاں تک کہ اس بندے کو جنت میں داخل کروائیں گے یا فرمایا: وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(۲۹۸۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: تَمَّ نُورُكَ فَهَدَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ ، وَعَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ ، وَبَسَطْتَ يَدَكَ فَأَعْطَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْهُكَ أَكْرَمُ الْوُجُوهِ، وَجَاهُكَ خَيْرُ الْجَاهِ، وَعَطِيَّتُكَ أَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَأَهْنَؤُهَا، تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ، وَتُعْصَى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ، تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ، وَتَكْشِفُ الضُّرَّ، وَتَشْفِي السَّقِيمَ، وَتُنَجِّي مِنَ الْكَرْبِ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ ، وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ لِمَنْ شِئْتَ ، لَا يُجْزِءُ بِآلائِكَ أَحَدٌ ، وَلا يُحْصِي نَعْمَائَكَ قَوْلُ قَائِلٍ يَعْنِي : كُلٌّ يَقُولُ بَعْدَ الصَّلاةِ.

(ابو یعلی ۴۳۶)

(۲۹۸۶۷) حضرت عاصم بن ضمرہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ یوں دعا فرماتے تھے: تیرا نور مکمل ہوا پھر تو نے ہدایت عطا فرمائی، پس تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں، اور تیری حلم و بردباری عظیم ہوئی پھر تو نے درگزر فرمایا، پس تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، اور تیرا ہاتھ کشادہ ہوا، پھر تو نے عطا فرمایا پس تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں، ہمارے رب! تیرا چہرہ تمام چہروں میں معزز ترین ہے، اور تیرا مرتبہ سب مرتبوں والے سے بہتر ہے، اور تیرا عطیہ افضل ترین اور فائدہ مند عطیہ ہے، ہمارے رب کی اطاعت کی جائے تو وہ ممنون ہوتا ہے، اور ہمارے رب کی نافرمانی کی جائے تو وہ مغفرت کرتا ہے، اور مجبور و پریشان کی پکار کا جواب دیتا ہے، اور تو مصیبت و تکلیف کو دور کرتا ہے، اور تو بیماروں کو شفا دیتا ہے، اور جس کے لئے چاہتا ہے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے، کوئی شخص بھی تیری نعمتوں کا بدلہ نہیں دے سکتا، اور کہنے والے کی بات تیری نعمتوں کو شمار نہیں کر سکتی، یہ سب کلمات آپ رضی اللہ فرض نماز کے بعد کہتے تھے۔

(۲۹۸۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا سَأَلَكَ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُونَ : رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ، رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا

ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأَبْرَارِ ، رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ ، وَلاَ تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لاَ تُخْلِفُ الْمِيعَادَ.

(۲۹۸۶۸) حضرت عمیر بن سعید ریشی فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز میں تشہد کے بعد یہ دعائیں مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے تمام بھلائی کا سوال کرتا ہوں چاہے میں جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں مکمل شر سے، میں اس کو جانتا ہوں یا نہ جانتا ہوں، اے اللہ! میں آپ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کا آپ کے نیک بندوں نے آپ سے سوال کیا ہے، اور میں اس شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے شر سے آپ کے نیک بندوں نے پناہ مانگی ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا، اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے، اب ہمارے گناہ بخش دے، اور ہم سے ہماری برائیں دور کر دے، اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا، یقیناً تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

(۲۹۸۶۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ سَعْدٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ ، وَمَا بَيْنَهُنَّ ، وَمَا تَحْتَ الثَّرَى ، قَالَ شُعْبَةُ : لاَ أَدْرِي اللَّهُ أَكْبَرُ قَبْلُ ، أَوِ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ، ثُمَّ يُسَلِّمُ.

(۲۹۸۶۹) حضرت مصعب بن سعد ریشی فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جب تشہد پڑھ لیتے پھر یہ دعا فرماتے: اللہ ہی کے لیے پاکی ہے جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے وہ بھر جائے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے وہ بھر جائے۔ حضرت شعبہ ریشی فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا: پہلے اللہ سب سے بڑا ہے کہا یا یوں کہا: اللہ ہی کے لئے سب تعریفیں ہیں تعریف، پاکیزہ اور بابرکت ہے، نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس ہی کا ملک ہے اور اس کے لیے ہی تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اے اللہ! میں آپ سے تمام بھلائی کا سوال کرتا ہوں، پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ سلام پھیر دیتے۔

(۲۹۸۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ قَالَ : كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ : أَيُّ شَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ فِي الصَّلاَةِ ، قَالَ : فَأَمْلاَهَا عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ ، قَالَ : فَكَتَبْتُ بِهَا إِلَى مُعَاوِيَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

(۲۹۸۷۰) حضرت وراد ریشی جو کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے سلام پھیرنے کے بعد کون سے کلمات فرماتے تھے؟ حضرت وراد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کلمات مجھے لکھوا دیے، اور وہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے یہ کلمات لکھ کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیے، یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو فرماتے: ''نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے، جو کہ تنہا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس کا ہی ملک ہے اور اسی کے لیے تعریفیں ہیں۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اے اللہ! جس کو تو دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں، اور جس سے تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں، اور کسی شان والے کو اس کی شان تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

(۲۹۸۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلاةِ: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ وَمِنْكَ السَّلامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ، ثُمَّ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَمِعَهُ يَقُولُهُ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مِثْلَ الَّذِي تَقُولُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُنَّ فِي آخِرِ صَلاتِهِ.

(۲۹۸۷۱) حضرت صلۃ بن زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو نماز کے بعد یہ کلمات کہتے سنا: ''اے اللہ! تو سلامتی والا ہے، اور تجھ سے ہی سلامتی ہے، تو برکت والا ہے، اے صاحب عظمت اور بزرگی والے۔'' پھر میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی تو انہیں بھی یہی کلمات فرماتے ہوئے سنا، تو میں نے ان سے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بھی یہی کلمات فرماتے سنا ہے جو آپ نے ادا کیے، تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: یقیناً میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے آخر میں یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۹۸۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْلًى لَهُمْ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يُهَلِّلُ دُبُرَ كُلِّ صَلاةٍ يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ، لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ، وَلا نَعْبُدُ إِلاَّ إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ، ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلاةٍ. (مسلم ۴۱٦۔ ابوداؤد ۱۵۰۲)

(۲۹۸۷۲) حضرت ابو الزبیر رحمہ اللہ جو کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے بعد یوں کلمہ پڑھا کرتے تھے: نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو تنہا ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس ہی کا ملک ہے، اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، گناہوں سے بچنے اور نیکی کے کرنے کی طاقت صرف اللہ کی مدد سے ہے، اور ہم اس کی ہی عبادت کرتے ہیں، اسی کی نعمت ہے، اور اسی کی مہربانی ہے، اور اس کے لیے اچھی تعریف ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کی ذات کے، دین کے لیے اخلاص اپنائے ہوئے اگرچہ کافروں کو برا ہی لگے۔ پھر حضرت عبد اللہ

بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے: رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد یہی کلمات فرماتے تھے۔

(۲۹۸۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :أَتَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عَنه فَاطِمَةَ رضي الله عنها فَقَالَ إِنِّي أَشْتَكِي صَدْرِي مِمَّا أَمُدُّ بِالْغَرْبِ ، قَالَتْ :وَأَنَا وَالله إِنِّي لأَشْتَكِي يَدَيَّ مِمَّا أَطْحَنُ الرَّحَا ، فَقَالَ :لَهَا :ائْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَدْ أَتَاهُ سَبْيٌ ائْتِيهِ لَعَلَّهُ يُخْدِمُكِ خَادِمًا ، فَانْطَلَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُمَا فَقَالَ : إِنَّكُمَا جِئْتُمَانِي لأُخْدِمَكُمَا خَادِمًا ، وَإِنِّي سَأُخْبِرُكُمَا بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ ، فَإِنْ شِئْتُمَا أَخْبَرْتُكُمَا بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنَ الْخَادِمِ :تُسَبِّحَانِهِ دُبُرَ كُلِّ صَلاةٍ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَتَحْمَدَانِهِ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَتُكَبِّرَانِهِ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ ، وَإِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ فَتِلْكَ مِئَة قَالَ عَلِيٌّ رضي الله ، عَنه :فَمَا أَعْلَمُنِي تَرَكْتُهَا بَعْدُ ، قَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ ابْنُ الْكَوَّاءِ :وَلا لَيْلَةَ صِفِّينَ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :قَاتَلَكُمَ اللَّهُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ ، وَلا لَيْلَةَ الصِّفِّينِ. (ابن ماجه ۴۱۵۲۔ احمد ۷۹)

(۲۹۸۷۳) حضرت سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے: کنویں کا ڈول کھینچنے کی وجہ سے میرا سینہ درد کر رہا ہے، تو حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! چکی پیسنے کی وجہ سے میرے ہاتھوں میں بھی درد رہتا ہے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: تم نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤ، تحقیق آپ ﷺ کے پاس چند غلام آئے ہیں، تم ان کے پاس جاؤ تو شاید وہ تمہیں خدمت کے لیے کوئی خادم عطا فرما دیں۔ پھر یہ دونوں حضرات نبی کریم ﷺ کی طرف چلے جب دونوں پہونچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں میرے پاس اس لیے آئے ہو کہ میں تمہیں خدمت کے لیے کوئی خادم عطا کروں، اور یقیناً میں تمہیں عنقریب ایک ایسی چیز بتاؤں گا جو تمہارے لیے خادم سے بھی بہتر ہوگی، اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہ چیز بتا دوں جو تمہارے حق میں خادم سے بھی بہتر ہے: ''تم دونوں ہر نماز کے بعد اور جب رات کو بستر پر لیٹنے لگو تو تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد للہ، اور چونتیس (۳۴) مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو، تو یہ پورے سو (۱۰۰) ہو جائیں گے۔''

حضرت علی فرماتے ہیں: مجھے یاد نہیں اس کے بعد کبھی میں نے ان کلمات کو چھوڑا ہو، اس پر عبداللہ بن الکواء کہنے لگا: جنگ صفین کی رات کو بھی نہیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عراق والو! اللہ تمہیں ہلاک کرے، جنگ صفین کی رات کو بھی نہیں چھوڑے۔

(۲۹۸۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خُلَّتَانِ لاَ يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا رَجُلٌ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَفْعَلُهُمَا قَلِيلٌ قِيلَ :مَا هُمَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ :الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ ، يُسَبِّحُ الرَّجُلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاتِهِ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا ، فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِئَةٌ عَلَى اللِّسَانِ ، وَأَلْفٌ وَخَمْسُمِئَةٍ فِي الْمِيزَانِ قَالَ :وَلَقَدْ رَأَيْتُ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُدُّهُنَّ فِي يَدِهِ وَيُسَبِّحُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَيَحْمَدُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ عِنْدَ مَضْجَعِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَإِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ سَبَّحَ وَحَمِدَ وَكَبَّرَ مِئَةً فَذَلِكَ مِئَةٌ عَلَى اللِّسَانِ ، وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ ، فَأَيُّكُمْ يُذْنِبُ فِي اللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِئَةٍ. (ابن ماجه ۹۲۶۔ ترمذی ۳۴۱۰)

(۲۹۸۷۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو اچھی عادتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ان عادات کی حفاظت کرے گا تو جنت میں داخل ہوگا، یہ دونوں آسان ہیں اور پھر بھی ان کے کرنے والے تھوڑے ہیں، پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ دو عادات کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں ہیں، جو شخص ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، اور دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہے گا تو یہ زبان سے کہنے کے اعتبار سے ڈیڑھ سو (۱۵۰) ہیں اور ترازو پر وزن کرنے کے اعتبار سے ڈیڑھ ہزار (۱۵۰۰) ہوں گی، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو انگلیوں پر بھی شمار فرمایا اور دوسری (۲) اچھی عادت یہ ہے کہ آدمی رات کو بستر پر لیٹتے وقت تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہے گا، تو یہ زبان سے کہنے کے اعتبار سے سو (۱۰۰) ہیں اور ترازو پر وزن کے اعتبار سے ہزار ہوں گے۔ پس تم میں سے کون ہے جو رات کو ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہو؟''

(۲۹۸۷۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ مَوْلًى لأُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلاً مُتَقَبَّلاً. (احمد ۳۰۵۔ ابویعلی ۶۹۶۱)

(۲۹۸۷۵) حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ کر سلام پھیرتے تو یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں نفع پہنچانے والے علم کا، اور پاکیزہ رزق کا اور مقبول عمل کا۔

(۲۹۸۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ زَاذَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلاةِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِئَةَ مَرَّةٍ. (احمد ۳۷۱۔ بخاری ۶۱۹)

(۲۹۸۷۶) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد سو مرتبہ یہ دعا فرمائی: اے اللہ! میری مغفرت فرما، اور میری توبہ قبول فرما، یقیناً تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور مغفرت فرمانے والا ہے۔

(۲۹۸۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ الصيني وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي عُمَرَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ذَهَبَ الأَغْنِيَاءُ بِالأَجْرِ ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي ، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ ، وَيَحُجُّونَ كَمَا نَحُجُّ ، وَيَتَصَدَّقُونَ ، وَلا نَجِدُ مَا نَتَصَدَّقُ قَالَ : فَقَالَ : أَلا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ ، وَلا يُدْرِكُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ إِلاَّ مَنْ عَمِلَ بِالَّذِي تَعْمَلُونَ :

تُسَبِّحُونَ اللَّهَ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَتَحْمَدُونَهُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ وَتُكَبِّرُونَهُ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ.

(احمد ۴۴۶۔ نسائی ۹۹۷۹)

(۲۹۸۷۷) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دن کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مالدار لوگ اجر وثواب میں ہم سے بڑھ گئے ہیں۔ وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں، اور وہ لوگ روزے رکھتے ہیں جیسا کہ ہم روزے رکھتے ہیں، اور وہ لوگ حج بھی کرتے ہیں جیسا کہ ہم حج کرتے ہیں، اور وہ صدقہ بھی دیتے ہیں، اور ہم اتنا مال ہی نہیں پاتے جس کا صدقہ کریں؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کو اگر تم کرو گے تو سبقت کرنے والوں کے اجر کو پہنچ جاؤ گے اور تمہارے بعد تمہارے اجر تک صرف وہی پہنچ سکے گا جو تمہاری طرح یہ عمل کرے گا: ''تم لوگ ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو۔''

(۲۹۸۷۸) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلاتِهِ قَالَ : اللَّهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي ، وَأَسْتَهْدِيكَ لِمَرَاشِدِ أَمْرِي ، وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَتُبْ عَلَيَّ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي فَاجْعَلْ رَغْبَتِي إِلَيْكَ ، وَاجْعَلْ غِنَائِي فِي صَدْرِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي ، وَتَقَبَّلْ مِنِّي ، إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي.

(۲۹۸۷۸) حضرت ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں، اور میں آپ سے اپنے امور کے مقاصد میں رہنمائی طلب کرتا ہوں، اور میں آپ سے معافی مانگتا ہوں پس آپ میری معافی کو فرما لیجیے، اے اللہ! آپ میرے مالک ہیں پس اپنی طرف میرے رزق کو بڑھا دیجیے، اور میرے سینے میں اپنے ماسوا سے بے نیازی عطا فرما دیجیے، اور جو آپ نے مجھے رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما دیجیے، اور قبول کر میری دعا، یقیناً آپ میرے مالک ہیں۔

(۲۲) الدّعاء بلا نيّةٍ ولا عملٍ

بغیر نیت اور عمل کے دعا کرنا

(۲۹۸۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَدْعُو بِغَيْرِ عَمَلٍ مَثَلُ الَّذِي يَرْمِي بِغَيْرِ وَتَرٍ.

(۲۹۸۷۹) حضرت سماک بن فضل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مثال اس شخص کی جو عمل کیے بغیر دعا مانگتا ہے ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص بغیر کمان کے تیر پھینکتا ہے۔

(۲۹۸۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : كَانَ رَبِيعٌ يَأْتِي عَلْقَمَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، قَالَ : فَأَتَاهُ ، وَلَمْ يَكُنْ ثَمَّةَ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ : أَلا تَعْجَبُونَ مِنَ النَّاسِ وَكَثْرَةِ دُعَائِهِمْ وَقِلَّةِ إِجَابَتِهِمْ ، فَقَالَ

رَبِيعٌ :تَدْرُونَ لِمَ ذَاكَ ؟ إِنَّ اللَّهَ لاَ يَقْبَلُ إِلاَّ النَّخِيلَةَ مِنَ الدُّعَاءِ ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيد :فَلَمَّا جِئْتُ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةَ بِقَوْلِ رَبِيعٍ فَقُلْتُ لَهُ :أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ عَبْدَ اللهِ؟ قَالَ :وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ لاَ يَسْمَعُ اللَّهُ مِنْ مُسَمِّعٍ ، وَلا مِنْ مُرَائِي ، وَلا لاعِبٍ ، وَلا دَاعٍ إِلاَّ دَاعٍ دَعَا بِتَثَبُّتٍ مِنْ قَلْبِهِ.

(۲۹۸۸۰) حضرت مالک بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ربیع رحمہ اللہ جمعہ کے دن حضرت علقمہ رحمہ اللہ کے پاس تشریف لایا کرتے تھے حضرت مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پس وہ ایک مرتبہ تشریف لائے تو وہاں کوئی موجود نہیں تھا، پھر ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: کیا تمہیں تعجب نہیں ہوتا لوگوں کی کثرت سے دعا کرنے پر اور ان کی دعاؤں کے کم قبول ہونے پر؟ اس پر حضرت ربیع رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو اس کی وجہ معلوم ہے؟ سنو! یقیناً اللہ تعالیٰ صرف اخلاص سے مانگی گئی دعا کو قبول فرماتے ہیں حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب میں وہاں آیا تو حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے حضرت ربیع رحمہ اللہ کے اس قول کے بارے میں مجھے بتلایا، تو میں حضرت ربیع رحمہ اللہ سے کہا: کیا آپ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سنا؟ انہوں نے پوچھا: ان کا کیا قول ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ نہیں سنتے کسی گویے کی پکار کو، اور نہ ہی ریاکاری کرنے والے کی پکار کو، اور نہ ہی کھیل کود کرنے والے کی پکار کو، اور نہ ہی بلانے والے کی پکار کو مگر اس کی دعا سنتے ہیں جو دل کی گہرائیوں سے دعا مانگتا ہے۔

(۲۹۸۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ :يَقُولُ اللَّهُ مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِي ، عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْته فَوْقَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ. (بخاری ۱۸۵۰۔ ترمذی ۲۹۲۶)

(۲۹۸۸۱) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن حارث رحمہ اللہ نے حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: جس شخص کو میری یاد سوال کرنے سے غافل کر دے، تو میں اس کو سب مانگنے والوں میں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔

(۲۹۸۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَبُو أُمَيَّةُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيّ قَالَ أَبُو ذَرٍّ :يَكْفِي مِنَ الدُّعَاءِ مَعَ الْبِرِّ مَا يَكْفِي الطَّعَامَ مِنَ الْمِلْحِ.

(۲۹۸۸۲) حضرت بکر بن عبداللہ المزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: دعا کے ساتھ نیکی کی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی کھانے میں نمک کی ہوتی ہے۔

(۲۹۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، رَفَعَهُ قَالَ :مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِي عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْته فَوْقَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ ، يَعْنِي الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

(۲۹۸۸۳) حضرت عمرو بن مرۃ رحمہ اللہ مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی بیان فرمائی: جس شخص کو میری یاد سوال کرنے سے مشغول کر دے، تو میں اس شخص کو سب مانگنے والوں میں زیادہ عطا کرتا ہوں یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ، زیادہ عطا

کرتے ہیں۔

(۲۳) ما یستحبّ أن یدعو بِهِ إذا أصبح ؟

وہ دعا جو دعا صبح کے وقت مانگنا مستحب ہے

(۲۹۸۸٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْت وَإِذَا أَمْسَيْت ، قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي ، وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ ، قُلْهُ إِذَا أَمْسَيْت وَإِذَا أَصْبَحْت ، وَإِذَا أَخَذْت مَضْجَعَك.

(۲۹۸۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیں جس کو میں صبح وشام کے وقت کہہ لیا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہا کرو: اے اللہ! غائب اور حاضر کو جاننے والے، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، ہر چیز کے مالک اور بادشاہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے نفس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اور شیطان کے شر سے اور اس کے کارندوں کے شر سے، تم اس دعا کو صبح وشام اور بستر پر لیٹتے وقت پڑھ لیا کرو۔

(۲۹۸۸٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ قَالَ : حدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي عُثْمَانُ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى ثَلاثَ مِرَارٍ : بِسْمِ اللهِ الَّذِي لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الأَرْضِ ، وَلا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ لَمْ يُصِبْهُ فِي يَوْمِهِ ، وَلا فِي لَيْلَتِهِ شَيْءٌ. (ابوداؤد ۵۰۴۷۔ نسائی ۹۸۴۴)

(۲۹۸۸۵) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص صبح وشام میں تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی، اور وہ بہت سننے والا، خوب جاننے والا ہے، تو اس شخص کو اس دن اور رات میں کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔

(۲۹۸۸٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسَى قَالَ : أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ والْكِبَرِ وَفِتْنَةِ

الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ، وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ : وَزَادَنِي فِيهِ زُبَيْدٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (مسلم ۲۰۸۹۔ ابو داؤد ۵۰۳۲)

(۲۹۸۸۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی تو یہ دعا فرماتے: ہم نے شام کی اور اللہ کے مُلک نے شام کی، اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں نہیں ہے اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق، جو تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے اس رات کی بھلائی کا اور جو بھلائی اس رات میں ہے اس کا سوال کرتا ہوں، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس رات کے شر سے اور جو شر اس رات میں موجود ہے اس سے، اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے سے، اور تکبر اور دنیا کے فتنہ سے، اور قبر کے عذاب سے۔

اور حضرت حسن بن عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ حضرت زبید رحمہ اللہ نے مرفوعاً ان الفاظ کا اضافہ بھی نقل کیا ہے: نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے، جو تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس ہی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور اس کی ذات ہر چیز پر قدرت رکھنے والی ہے۔

(۲۹۸۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ : أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الإِسْلامِ ، وَكَلِمَةِ الإِخْلاصِ ، وَدِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ، وَمِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ، وَمَا كان مِنَ الْمُشْرِكِينَ.

(۲۹۸۸۷) حضرت عبد الرحمٰن بن أبزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح ہوتی تو یہ دعا فرماتے: ہم نے صبح کی فطرتِ اسلام پر، اور اخلاص سے بھرے کلمہ پر، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر، اور ہمارے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت حنیفہ پر، اور وہ مشرکین میں سے نہیں تھے۔

(۲۹۸۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا فَائِدٌ أَبُو وَرْقَاءَ ، حَدَّثَنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ يقول : أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ ، وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ ، وَالْخَلْقُ وَالأَمْرُ ، وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ ، وَمَا يُضْحَى فِيهِمَا لِلَّهِ وَحْدَهُ ، لَا شَرِيكَ لَهُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا النَّهَارِ صَلاحًا ، وَأَوْسَطَهُ فَلاحًا ، وَآخِرَهُ نَجَاحًا ، أَسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. (عبد بن حمید ۵۳۱)

(۲۹۸۸۸) حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے تھے: ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک نے صبح کی، اللہ کی کبریائی اور بڑائی نے، اور مخلوق اور معاملہ نے، اور دن اور رات نے، اور جو کچھ ان دونوں میں ہوتا ہے، اس اللہ کے لیے جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! تو اس دن کے اول حصہ کو درست بنا دے، اور اس کے درمیانی حصہ کو کامیابی بنا دے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں دنیا کی بھلائی کا، اے تمام رحم کرنے والوں میں سے سب سے بڑھ کر رحم

کرنے والے۔

(۲۹۸۸۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيّ ، حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، زَعَمَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَدَعْهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا ، أَوْ حَتَّى مَاتَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي ، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي ، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي ، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي ، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي ، قَالَ جُبَيْرٌ :وَهُوَ الْخَسْفُ ، وَلا أَدْرِي :قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ قَوْلُ جُبَيْرٍ. (نسائی ۱۰۴۷۱)

(۲۹۸۸۹) حضرت جبیر بن ابی سلیمان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سنتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح وشام یہ دعا فرمایا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ دنیا چھوڑ گئے یا یوں فرمایا: یہاں تک کہ وصال فرما گئے: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا وآخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل اور اپنے مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردہ داری فرما، اور میری گھبراہٹ کو بے خوفی واطمینان سے بدل، اے اللہ! میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، اور میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر، اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔

حضرت جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب ہے دھنسنا، اور میں نہیں جانتا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے یا جبیر کی۔

(۲۹۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَادَةَ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْهُ. (ابوداؤد ۵۰۳۵۔ ابن حبان ۹۶۱)

(۲۹۸۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ماقبل جیسا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

(۲۹۸۹۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ :حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ :بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُور وَإِذَا أَمْسَى قَالَ اللهم بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ.

(۲۹۸۹۱) حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح ہوتی تو یوں فرماتے تھے: اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہم صبح کرتے ہیں، اور تیرے نام کے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے نام کے ساتھ ہی ہم مریں گے، اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور جب شام ہوتی تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہم شام کرتے ہیں، اور تیرے نام

کے ساتھ ہم زندہ ہیں، اور تیرے نام کے ساتھ ہم مریں گے۔ اور تیری طرف ہی ٹھکانہ ہے۔

(۲۹۸۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ عَن سَابِقٍ ، عَنْ أَبِي سَلاَّمٍ خَادِمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عن رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ ، أَوْ إِنْسَانٍ ، أَوْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ رَضِيت بِاللهِ رَبًّا ، وَبِالإِسْلامِ دِينًا ، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ، إِلاَّ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۲۹۸۹۲) حضرت ابو سلام رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کوئی بھی مسلمان یا انسان یا بندہ ایسا نہیں ہے جو صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھتا ہو: میں اللہ کو رب مان کر، اور اسلام کو دین مان کر، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر راضی ہوں، مگر اللہ تعالیٰ پر اس بندے کا یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اسے راضی کر دیں۔

(۲۹۸۹۳) حَدَّثَنَا زَيْدٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ ، حَدَّثَنِي أَبُو هَانِءٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ رَضِيت بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولا ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. (ابوداؤد ۱۵۲۴۔ حاکم ۹۳)

(۲۹۸۹۳) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص کہتا ہے: میں اللہ کو رب مان کر، اور اسلام کو دین مان کر، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر راضی ہوں، تو اس شخص کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

(۲۹۸۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُجَبَّرِ ، عَن صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي : رَضِيت بِاللهِ رَبًّا ، وَبِالإِسْلامِ دِينًا ، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولاً ، فَقَدْ أَصَابَ حَقِيقَةَ الإِيمَانِ.

(۲۹۸۹۴) حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شام کے وقت کہے: میں اللہ کو رب مان کر، اور اسلام کو دین مان کر، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر راضی ہوں، تحقیق اس شخص نے ایمان کی حقیقت کو پالیا۔

(۲۹۸۹٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَن بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ قَالَ : مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي وَيُصْبِحُ ثَلاثًا، اللَّهُمَّ إِنِّي أَمْسَيْت أُشْهِدُ ، وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ : اللَّهُمَّ أَصْبَحْت أُشْهِدُ ، أَنَّهُ مَا أَصْبَحَ بِنَا مِنْ عَافِيَةٍ وَنِعْمَةٍ، فَمِنْك وَحْدَك ، لاَ شَرِيكَ لَكَ ، فَلَكَ الْحَمْدُ لَمْ يُسْأَلْ عَن نِعْمَةٍ كَانَتْ فِي لَيْلَتِهِ تِلْكَ ، وَلا يَوْمِهِ ، إِلاَّ قَدْ أَدَّى شُكْرَهَا. (ابوداؤد ۵۰۳۴۔ ابن حبان ۸۶۱)

(۲۹۸۹۵) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت بکیر بن الاخنس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا: اے اللہ! میں نے شام کی میں گواہی دیتا ہوں، اور صبح کے وقت یوں کہے: اے اللہ! میں نے صبح کی میں گواہی دیتا ہوں، یقیناً آج کے دن ہم میں سے کسی پر جو عافیت اور نعمت ہے، وہ صرف آپ کی جانب سے ہے، اس کی نعمت و عافیت کی عطا میں اور کوئی آپ کا

شریک نہیں ہے، سو آپ کے لیے ہی تعریف ہے، اس آدمی کے پاس اس رات اور اس دن میں جو کوئی نعمت ہوگی اس کا سوال نہیں کیا جائے گا، مگر یہ کہ اس بندے نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا ہوگا۔

(۲۹۸۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَأَمْسَى : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك عِنْدَ حَضْرَةِ صَلاواتك وَقِيَامِ دُعَاتِكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي.

(۲۹۸۹۶) حضرت عبداللہ بن عبید ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ صبح و شام کے وقت یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں نمازوں کے حاضر ہونے کے وقت اور آپ کے پکارنے والوں کے قیام کے وقت کہ آپ میری مغفرت فرمادیں اور مجھ پر رحم فرمادیجیے۔

(۲۹۸۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَن حُصَيْنٍ ، عَن تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَخْبَرَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ او أَمْسَى : اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَفْضَلِ عِبَادِكَ الْغَدَاةَ ، أَو اللَّيْلَةَ نَصِيبًا مِنْ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ ، وَنُورٍ تَهْدِى بِهِ ، وَرَحْمَةٍ تَنْشُرها ، وَرِزْقٍ تَبْسُطُهُ ، وَضُرٍّ تَكْشِفُهُ ، وَبَلاءٍ تَرْفَعُهُ ، وَشَرٍّ تَدْفَعُهُ ، وَفِتْنَةٍ تَصْرِفُهَا.

(۲۹۸۹۷) حضرت عبداللہ بن سبرہ ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ صبح یا شام کے وقت یہ دعا فرماتے تھے: اے اللہ! مجھے دن کو یا رات کو تیرے بندوں میں سب سے افضل و بہتر بنادے، حصہ دیتے ہوئے اس خیر میں سے جس کو تو تقسیم کرتا ہے، اس نور سے جس کے ذریعہ تو ہدایت دیتا ہے، اور اس رحمت سے جس کو تو پھیلاتا ہے، اور اس رزق سے جس کو تو کشادہ کرتا ہے، اس تکلیف سے جس کو تو ہٹادیتا ہے، اور اس بلاء سے جس کو تو رفع فرماتا ہے، اور اس شر سے جس کو تو دفع کرتا ہے، اور اس فتنہ سے جس کو تو پھیر دیتا ہے۔

(۲۹۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَن حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مَا تَقُولُونَ إِذَا أَصْبَحْتُمْ وَأَمْسَيْتُمْ مِمَّا تَدْعُونَ بِهِ ، قَالَ : نَقُولُ : أَعُوذُ بِوَجْهِ اللهِ الْكَرِيمِ وَاسْمِ اللهِ الْعَظِيمِ وَكَلِمَةِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَاللاَّمَّةِ وَمِنْ شَرِّ مَا جَهِلت أَىْ رَبِ ، وَشَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ ، وَمِنْ شَرِّ هَذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ ، وَشَرِّ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۲۹۸۹۸) حضرت عمرو بن مرہ ولیٹیو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ولیٹیو سے پوچھا: کہ آپ لوگ صبح و شام کے وقت کون سی دعا مانگتے ہو؟ وہ فرمانے لگے: ہم یوں دعا کرتے ہیں: میں پناہ پکڑتا ہوں اللہ کی ذات کے ساتھ جو بہت سخی ہے، اور اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت عظمت والا ہے، اور اللہ کے پورے پورے کلمہ کے ساتھ، موت اور نظر بد کے شر سے، اے میرے مالک! جس چیز سے میں ناواقف ہوں اس کے شر سے، اور جس کی پیشانی تو نے پکڑی ہوئی ہے اس کے شر سے، اور اس دن کے شر سے، اور

جو کچھ اس دن کے بعد ہے اس کے شر سے، اور دنیا و آخرت کے شر سے۔

(۲۹۸۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ شَرِيكَ لَكَ ، أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لَكَ لاَ شَرِيكَ له ، غفر له ما أَحْدَثَ بَيْنَهُمَا.

(۲۹۸۹۹) حضرت سلمان رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات کہے: اے اللہ! آپ میرے پالنے والے ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، ہم نے صبح کی اور اللہ کے ملک و سلطنت نے صبح کی، جس کا کوئی شریک نہیں، تو ان دونوں وقتوں کے درمیان اس نے جو گناہ کیے ہوں ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(۲۹۹۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ بن حراش عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ :مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ شَرِيكَ لَكَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا أَحْدَثَ بَيْنَهُمَا.

(۲۹۹۰۰) حضرت سلمان رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے: اے اللہ! آپ میرے پالنے والے ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، تو یہ کلمات کفارہ بن جائیں گے اس کے ان کاموں کے لیے جو اس نے صبح و شام کے درمیان کیے ہوں گے۔

(۲۹۹۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُمْسُونَ وَسُبْحَانَ اللهِ حِينَ تُصْبِحُونَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الآيَةِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ مِنْ يَوْمِهِ.

(۲۹۹۰۱) حضرت موسیٰ الجہنی رحمہ اللہ ایک شخص کے حوالے سے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں: جو شخص تین مرتبہ اس آیت کو پڑھے گا: اللہ کی پاکی ہے جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو، جب وہ یہ آیت پڑھ لے گا، جو عمل اس سے گزری ہوئی رات میں رہ گیا تھا تو اس کے برابر ثواب پالے گا، اور اگر ان کلمات کو دن میں کہا تو جو عمل اس سے گزرے ہوئے دن میں رہ گیا تھا اس کے برابر ثواب پالے گا۔

(۲۹۹۰۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ ، وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَحُطَّتْ بِهَا عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، وَرُفِعَتْ لَهُ بِهَا عَشْرُ دَرَجَاتٍ ، وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ ، وَإِذَا أَمْسَى مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ.

(۲۹۹۰۲) حضرت ابو عیاش الزرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے: نہیں

ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو تنہا ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے تو اس شخص کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا، اور اس شخص کے لیے اس عمل کی وجہ سے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، اور اس کے دس گناہوں کو مٹا دیا جائے گا، اور اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے، اور وہ شخص شام تک شیطان سے حفاظت میں رہے گا، اور جب شام کے وقت یہ کلمات کہے گا تو صبح تک یہ فوائد حاصل ہوں گے۔

(٢٩٩٠٣) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا ، وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ. (ابو داؤد ٥٠٢٩۔ ترمذی ٣٣٩١)

(۲۹۹۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح ہوتی تو یہ کلمات کہا کرتے تھے: اے اللہ! تجھ سے ہم نے صبح کی اور تجھ سے ہم نے شام کی، اور تیری وجہ سے ہم زندہ ہیں، اور تیرے حکم سے ہی ہم مریں گے، اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔

(٢٩٩٠٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنِي فِطْرٌ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قَالَ : مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، رُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ ، وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، وَبَرِءَ يَوْمَئِذٍ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يُمْسِي ، وَإِنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي كَانَ مِثْلَ ذَلِكَ ، وَبَرِءَ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يُصْبِحَ.

(۲۹۹۰۴) حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو تنہا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اسی کے قبضہ میں بھلائی ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تو اس کے دس درجہ بلند کیے جاتے ہیں، اور اس کی دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں، اور وہ شخص اس دن شام تک نفاق سے بری ہو جاتا ہے، اور اگر شام کے وقت یہ کلمات کہے گا، تو اتنا ہی ثواب ملے گا، اور صبح تک نفاق سے بری ہوگا۔

(٢٩٩٠٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ : أَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ : مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِاسْمِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِاسْمِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ عذابك وَشَرِّ عِبَادِكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ خَيْرِ مَا تُسْأَلُ وَمِنْ خَيْرِ مَا تُعْطِي وَمِنْ خَيْرِ مَا تُبْدِي وَمِنْ خَيْرِ مَا تُخْفِي : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ بِاسْمِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا تَجَلَّى بِهِ النَّهَارُ ، لَمْ تُطِفْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ، وَلا لِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ ، وَإِذَا قَالَهُنَّ إِذَا أَمْسَى كَمِثْلِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ يَقُولُ : مِنْ شَرِّ مَا

دَجَا بِهِ اللَّيْلُ.

(۲۹۹۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے تورات میں لکھا پایا تھا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے: اے اللہ! میں آپ کے نام کے ساتھ اور آپ کے کامل کلمات کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں آپ کے نام کے ساتھ اور آپ کے کامل کلمات کے ساتھ آپ کے عذاب سے اور آپ کے بندوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں آپ کے نام کے ساتھ اور آپ کے کامل کلمات کے ساتھ آپ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو آپ سے مانگی جا سکتی ہے، اور ہر اس خیر کا جو آپ عطا کرتے ہیں، اور ہر اُس خیر کا جو آپ ظاہر کرتے ہیں، اور ہر اس خیر کا جو آپ چھپاتے ہیں، اے اللہ! میں آپ کی آپ کے نام کے ساتھ اور آپ کے کامل کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں ہر اس شر سے جو دن میں ظاہر ہوتا ہے۔ تو شیطان اس شخص کے قریب بھی نہیں پھٹکیں گے، اور نہ ہی کوئی چیز اُسے ناپسند لگے گی، اور جب ان کلمات کو شام کے وقت کہے گا تب بھی یہ فوائد حاصل ہوں گے، مگر یہ کہ آخری جملہ کی بجائے یوں کہے: اور ہر اس چیز کے شر سے جس کو رات نے چھپایا ہوا ہے۔

(٢٤) ما قالوا فِي الرّجلِ إذا أخذ مضجعه وأوى إلى فِراشِهِ، ما يدعو بِهِ ؟

جن لوگوں نے کہا: جب آدمی اپنے بستر پر جائے اور بستر پر لیٹ جائے تو وہ کیا دعا کرے؟

(٢٩٩٠٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ : اللَّهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي ، وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي : وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ ، لاَ مَلْجَأَ وَلا مَنْجَى مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ : آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ ، وَبِنَبِيِّكَ ، أَوْ رَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ.

(۲۹۹۰۶) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تھے تو یہ دعا فرماتے: اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے ہی تابع کیا، اور اپنا چہرہ تیری طرف ہی پھیر لیا، اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، اور اپنی پشت تیری طرف جھکائی تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، نہ تجھ سے پناہ کی کوئی جگہ ہے اور نہ بھاگ کر جانے کی مگر تیری ہی طرف، میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے اُتاری، اور تیرے نبی پر، یا تیرے رسول پر، جو تو نے بھیجا۔

(٢٩٩٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ : يَا فُلاَنُ ، إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ : اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ، وَوَلَّيْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : فَإِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ ، وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا.

(۲۹۹۰۷) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا: اے فلاں! جب تو اپنے بستر پر لیٹے تو یہ کلمات کہہ: ''اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کیا، اور اپنی پشت کو تیری طرف جھکایا۔'' پھر ما قبل جیسا مضمون ذکر فرمایا مگر

یہ بھی فرمایا: پس اگر تو اس رات کو مر گیا تو تیری موت فطرت پر واقع ہوگی، اور اگر تو نے صبح کی تو پھر خیر کو پالے گا۔

(۲۹۹۰۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ : إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ ، لاَ مَنْجَى ، وَلاَ مَلْجَأَ مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ.

(۲۹۹۰۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے بستر پر لیٹے تو یہ کلمات کہہ لیا کر: اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کیا، اور تیری طرف اپنا چہرہ کیا، اور تیری طرف اپنے معاملہ کو سپرد کیا، اور تیری طرف ہی اپنی پشت کو پھیرا، تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے، اور نہ تجھ سے بھاگ کر جانے کی کوئی جگہ ہے اور نہ ہی تجھ سے پناہ کی کوئی جگہ ہے مگر تیری طرف، میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے اتاری، اور میں ایمان لایا تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا۔ پھر اگر تو اس رات کو مر گیا تو تیری موت فطرت پر واقع ہوگی۔

(۲۹۹۰۹) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ : اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا ، وَإِذَا قَامَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

(۲۹۹۰۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو یہ دعا فرماتے: اے اللہ! میں تیرے ہی نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں، اور جب نیند سے اُٹھتے تو یہ دعا فرماتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

(۲۹۹۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ قَالَ : بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

(۲۹۹۱۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا فرماتے: تیرے نام کے ساتھ زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں۔ اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا فرماتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا۔ اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

(۲۹۹۱۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، عن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ، الشَّكُّ مِنْ جَرِيرٍ فِي عَبْدِ الْمَلِكِ ، أَوْ مَنْصُورٍ.

(۲۹۹۱۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند کے ساتھ بھی نقل کیا گیا ہے۔ اور سند میں شک حضرت

جریر رحمہ اللہ کی طرف ہے جو عبد الملک یا منصور کے بارے میں ہے۔

(۲۹۹۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : أَلا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ كَأَنَّهُ يَرْفَعُهُنَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ مِنَ اللَّيْلِ فَقُلِ : اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ وَنَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ ، اللَّهُمَّ نَفْسِي خَلَقْتَهَا ، لَكَ مَحْيَاهَا وَلَكَ مَمَاتُهَا ، فَإِنْ كَفَتَّهَا فَارْحَمْهَا ، وَإِنْ أَخَّرْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِحِفْظِ الإِيمَانِ.

(۲۹۹۱۲) حضرت سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ آدمی اُن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں۔ گویا وہ ان کلمات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب فرما رہے تھے۔ کہ جب تو رات کو اپنے بستر پر لیٹے تو ان کلمات کو کہہ لیا کر: اے اللہ! میں نے اپنے نفس کو تیرے تابع کیا، اور میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کیا، اور میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، اور میں نے اپنی پشت کو تیری طرف پھیرا، میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو اتاری گئی ہے، اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس کو بھیجا گیا ہے، اے اللہ! میرے نفس کو تو نے ہی پیدا فرمایا ہے، تیرے لیے ہی اس کی زندگی ہے اور تیرے لیے ہی اس کا مرنا ہے، پس اگر تو اس کو موت دے گا تو پھر اس پر رحم فرما، اور اگر تو اس کی موت کو مؤخر کرے گا تو ایمان کو باقی رکھ کر اس کی حفاظت فرما۔

(۲۹۹۱۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي مُوسَى يُحَدِّثُ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ قَالَ شُعْبَةُ هَذَا ، أَوْ نَحْوَهُ ، وَإِذَا نَامَ قَالَ : اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ.

(۲۹۹۱۳) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تو یہ دعا فرماتے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا، اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔ حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ یہی فرمایا یا اس جیسا فرمایا تھا۔ اور جب سوتے تو یہ دعا فرماتے: اے اللہ! آپ کے نام کے ساتھ ہی میں زندہ ہوتا ہوں اور آپ کے نام کے ساتھ ہی میں مرتا ہوں۔

(۲۹۹۱٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو : اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (احمد ۲۴۷۔ مسلم ۲۰۷۱)

(۲۹۹۱۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں دنیا میں خوبی عطا فرما، اور ہمیں آخرت میں خوبی عطا فرما، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

(۲۹۹۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْزِعْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ ، ثُمَّ لِيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ، فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ.

(۲۹۹۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے زائد کپڑے اتار دے، پھر اپنے بستر کو اچھی طرح جھاڑے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے اس بستر پر کیا تھا، پھر داہنی کروٹ پر لیٹ جائے۔ پھر یہ دعا پڑھے: میرے مالک تیرے نام کے ساتھ ہی میں اپنا پہلو رکھتا ہوں، اور تیرے نام کے ساتھ ہی میں اسے اُٹھاتا ہوں، پس اگر تو نے میرے نفس کو روکا تو اس پر رحم فرما، اور اگر اس کو چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت فرما جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

(۲۹۹۱۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَن فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ :مَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ ؟ قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، تُعَلِّمُنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنَامِي ، قَالَ :إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَاقْرَأْ :(قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

(۲۹۹۱۶) حضرت نوفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا؟ آنے والے کیا چیز تمہیں لے کر آئی ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کوئی دعا سکھلا دیجیے جو میں سونے کے وقت پڑھ لیا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو یہ سورت کافرون پڑھ لیا کرو! ''کہہ دیجیے! اے کافرو!'' پھر اس کے خاتمہ پر سو جایا کرو کہ یہ شرک سے بری ہونے کا پروانہ ہے۔

(۲۹۹۱۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الأَفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ : كَيْفَ تَقُولُ حِينَ تُرِيدُ أَنْ تَنَامَ ؟ قَالَ :أَقُولُ :بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ، قَالَ :قَدْ غُفِرَ لَكَ.

(۲۹۹۱۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری صحابی سے فرمایا: جب تم سونے کا ارادہ کرتے ہو تو کس طرح دعا کرتے ہو؟ اس صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یوں دعا کرتا ہوں! تیرے ہی نام کے ساتھ میں اپنا پہلو رکھتا ہوں، تو میری مغفرت فرما، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری مغفرت کر دی گئی ہے۔

(۲۹۹۱۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ ، فَقَالَ : اقْرَأْ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، ثُمَّ نَمْ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ.

(۲۹۹۱۸) حضرت نوفل الاشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجیے جو میں صبح و

شام پڑھا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم سورت کافرون پڑھا کرو! کہہ دیجیے! اے کافرو! پھر اس کے خاتمہ پر سو جایا کرو، پس یہ شرک سے بری ہونے کا پروانہ ہے۔

(۲۹۹۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن حَبِيب ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

(۲۹۹۱۹) حضرت عبد اللہ ابن باباہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اللہ پاک ہے اور اپنی تمام تعریفوں کے ساتھ ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں اگر چہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(۲۹۹۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عِفَاقٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ :مَنْ قَالَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ :أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ ، وَإِنْ كَانَتْ طِفَاحَ الأَرْضِ.

(۲۹۹۲۰) حضرت عفاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بستر پر لیٹ کر چار مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے، اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تو اس کے تمام گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے اگر چہ اس کے گناہ زمین کو بھر دیں۔

(۲۹۹۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَن سَوَاءٍ ، عَن حَفْصَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ :رَبِّ قِنِي عَذَابَك يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَك.

(۲۹۹۲۱) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بستر پر لیٹ کر یہ دعا فرماتے: میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے بچا لے جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔

(۲۹۹۲۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : إِذَا أَخَذْت مَضْجَعَك فَقُلْ :بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۹۲۲) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے بستر پر لیٹ جائے تو یہ کلمات کہہ لیا کر: اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ کے راستہ میں ہوں، اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ پر ہوں۔

(۲۹۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ تَوَسَّدَ يَمِينَهُ تَحْتَ خَدِّهِ وَيَقُولُ :قِنِي عَذَابَك يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَك.

(۲۹۹۲۳) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنے دائیں ہاتھ کو رخسار کے نیچے تکیہ بناتے اور یہ دعا فرماتے تھے: مجھے اپنے عذاب سے بچالے جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔

(۲۹۹۲٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا نَامَ قَالَ : اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ، وَكَانَ يَضَعُ يَمِينَهُ تَحْتَ خَدِّهِ.

(۲۹۹۲۴) حضرت ابوعبیدہ رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! تو مجھے اپنے عذاب سے بچالے جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھتے تھے۔

(۲۹۹۲٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ : اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الأَرَضِينَ ، ربنا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ ، أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ ، اقْضِ عَنِى الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ.

(مسلم ۲۰۸۴۔ ابوداؤد ۵۰۱۲)

(۲۹۹۲۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹ جاتے تو یہ دعا فرماتے: اے اللہ! آسمانوں کے مالک اور زمینوں کے مالک، اور ہمارے مالک اور ہر چیز کے مالک، دانے اور گٹھلی کے پیدا کرنے والے، تورات، انجیل اور قرآن کے اُتارنے والے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر شر والے کے شر سے جس کی پیشانی تو نے پکڑی ہو، تو ہی سب سے پہلا ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی، اور تو ہی سب سے پچھلا ہے تیرے بعد بھی کوئی چیز نہیں ہوگی، اور تو ہی ظاہر و آشکارا ہے تیرے اوپر بھی کوئی چیز نہیں ہے، اور تو ہی پوشیدہ ہے پس تیرے نیچے بھی کوئی چیز نہیں ہے، تو مجھ سے قرض کو دور فرما، اور مجھے فقر سے بے نیاز کر دے۔

(۲۹۹۲٦) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ قَالَ : حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ : اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي دِينِي وَعَافِنِي فِي جَسَدِي وَعَافِنِي فِي بَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ الله رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. (ترمذی ۳۴۸۰۔ ابویعلی ۴۶۷۱)

(۲۹۹۲٦) حضرت ابومعشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹ جاتے تو یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے میرے دین میں عافیت بخش دے، اور میرے بدن میں عافیت بخش دے، اور میرے دیکھنے میں عافیت عطا فرما، اور مجھے اس کا حق دار بنادے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، جو کہ بلند و بالا عظمت والا ہے، ساتوں آسمانوں کا مالک، اور

عرش کریم کا مالک ہے سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

(۲۹۹۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْخَارِفِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : مَا أَرَى أَحَدًا يَعْقِلُ دَخَلَ فِي الإِسْلامِ يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ.

(۲۹۹۲۷) حضرت عبید بن عمرو الخارفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں کسی کو عقل مند نہیں سمجھتا جو اسلام میں داخل ہوا ہو، یہاں تک کہ وہ سونے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھتا ہو۔

(۲۹۹۲۸) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ فِيهِمَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ. (بخاری ۵۰۱۷۔ ابو داؤد ۵۰۱۷)

(۲۹۹۲۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے تو معوذتین پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر پھونکتے، پھر ان دونوں ہاتھوں کو پورے جسم پر پھیر لیتے۔

(۲۹۹۲۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ مَنَامِهِ : أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ بَاطِشٌ بِنَاصِيَتِهِ ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ انت تَكْشِفُ الْمَأْثَمَ وَالْمَغْرَمَ ، اللَّهُمَّ لاَ يُخْلَفُ وَعْدُكَ ، وَلا يُهْزَمُ جُنْدُكَ ، وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ. (ابو داؤد ۵۰۱۳۔ نسائی ۱۰۶۰۳)

(۲۹۹۲۹) حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: (اے اللہ) میں آپ کی سخی ذات کی اور آپ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی آپ کی قبضہ میں ہو، اے اللہ! آپ ہی گناہوں اور قرض سے چھٹکارا دلاتے ہیں، اے اللہ! تیرے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی جاسکتی، اور تیرے لشکر کو شکست نہیں دی جاسکتی، اور کسی شان والے کو اس کی شان تیرے ہاں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ تو سب عیبوں سے پاک ہے اور تو اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔

(۳۵) ما قالوا فِي الرَّجلِ ما يدعو به إذا أصابه همٌّ أو حزنٌ

بعض حضرات فرماتے ہیں ایسے آدمی کے بارے میں جس کو کوئی فکر یا غم پہنچے تو وہ یوں دعا کرے

(۲۹۹۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْجُهَنِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ إِذَا أَصَابَهُ هَمٌّ ، أَوْ حَزَنٌ : اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أَمَتِكَ ، نَاصِيَتِي بِيَدِكَ ، مَاضٍ فِي حُكْمُكَ عَدْلٌ فِي قَضَاؤُكَ ،

أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَه فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَه أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجَلاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي إِلاَّ أَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّهُ وَأَبْدَلَهُ مَكَانَ حُزْنِهِ فَرَحًا ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَعَلَّمَ هؤلاء الْكَلِمَاتِ ؟ قَالَ :أَجَلْ ، يَنْبَغِي لِمَنْ سَمِعَهُنَّ أَنْ يَتَعَلَّمَهُنَّ. (احمد ۳۹۱۔ ابو یعلی ۵۲۷۶)

(۲۹۹۳۰) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز کوئی بندہ یہ دعا نہیں پڑھتا جب اسے کوئی فکر یا غم پہنچتا ہے: اے اللہ! میں خود تیرا بندہ ہوں، اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں، اور تیری لونڈی کی اولاد ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ میرے حق میں تیرا جو بھی فیصلہ ہو وہ نافذ ہونے والا ہے، اور تیرا میرے بارے میں جو بھی حکم ہے وہ سب انصاف ہی انصاف ہے، اور میں تیرے ہر اس نام کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں جو خود تو نے اپنا مقرر فرمایا ہے یا اپنی کتاب میں اس کو اُتارا ہے، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے، یا خاص اپنے ہی علم غیب میں اسے پوشیدہ رکھا ہے کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار، اور میرے سینہ کا نور، میرے غم کو دور کرنے والا اور میرے غم کے ازالہ کا سبب بنا دے۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی فکر کو ختم فرما دیتے ہیں اور اس کے غم کے بدلے اس کو فرحت و خوشی عنایت فرماتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تب تو ہمارے لیے مناسب ہے کہ ہم ان کلمات کو سیکھ لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. جی ہاں! مناسب ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اس کو سنا ہے کہ وہ اس دعا کو سیکھ لیں۔

(٣٦) ما يقال فِي طلبِ الحاجةِ وما يدعى بِهِ ؟

جو بات ضرورت کے مانگنے میں کہی جائے اور جو دعا مانگی جائے اس کا بیان

(۲۹۹۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَن رِبْعِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : قَالَ لِي عَلِيٌّ :أَلا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ لَمْ أُعَلِّمْهَا حَسَنًا ، وَلا حُسَيْنًا ، إِذَا طَلَبْتَ حَاجَةً وَأَحْبَبْتَ أَنْ تُنْجَحَ فَقُلْ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، ثُمَّ سلْ حَاجَتَكَ. (نسائی ۱۰۴۶۹)

(۲۹۹۳۱) حضرت عبد اللہ بن جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے چند ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بھی نہیں سکھائے؟ جب تو کوئی ضرورت مانگے اور تو پسند کرتا ہے کہ تجھے اس میں کامیابی ہو تو پہلے یہ کلمات کہہ لیا کر! اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے بہت بلند و بالا، عظمت والا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بڑا بردبار، بہت کرم کرنے والا ہے، پھر تو اپنی ضرورت کا سوال کر۔

(۲۹۹۳۲) حَدَّثَنَا محمد بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : دَخَلْت الْمَسْجِدَ وَأَنَا أَرَى أَنِّي قَدْ أَصْبَحْت وَإِذَا عَلَيَّ لَيْلٌ طَوِيلٌ ، وَإِذَا لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ غَيْرِي ، فَقُمْت فَسَمِعْت حَرَكَةً خَلْفِي فَفَزِعْت ، فَقَالَ : أَيُّهَا الْمُمْتَلِءُ قَلْبُهُ فَرَقًا ، لاَ تَفْرَقْ ، أو لاَ تَفْزَعْ وَقُلِ : اللَّهُمَّ إِنَّك مَلِيكٌ مُقْتَدِرٌ مَا تَشَاءُ مِنْ أَمْرٍ يَكُونُ ، ثُمَّ سَلْ مَا بَدَا لَكَ ، قَالَ سَعِيدٌ : فَمَا سَأَلْت اللَّهَ شَيْئًا إِلاَّ اسْتَجَابَ لِي.

(۲۹۹۳۲) حضرت خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں مسجد میں داخل ہوا اور میرا ارادہ تھا کہ میں صبح تک مسجد میں رہوں گا، پس جب رات مجھ پر بہت لمبی ہوگئی اور جبکہ مسجد میں میرے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا، تو میں کھڑا ہوا۔ اچانک میں نے اپنے پیچھے کسی کی حرکت کی آواز سنی، تو میں ڈر گیا۔ پس کوئی کہنے لگا: اے اپنے دل کو گھبراہٹ سے بھرنے والے! ڈر مت، یا خوف مت کھا، اور یہ کلمات کہہ: اے اللہ! یقیناً تو ہی بادشاہ ہے، قدرت رکھنے والا ہے، جس کام کا تو ارادہ کرتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ پھر تو سوال کر جو بات تیرے سامنے ظاہر ہو۔ حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر میں نے اللہ سے کوئی چیز نہیں مانگی مگر یہ کہ اللہ نے میری دعا قبول فرمائی۔

(۲۹۹۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ : طَلَبْت الْحَكَمَ فِي حَاجَةٍ فَلَمْ أَجِدْهُ ، ثُمَّ طَلَبْته فَوَجَدْته وقَالَ : الْحَكَمُ : قَالَ خَيْثَمَةُ : إِذَا طَلَبَ أَحَدُكُمَ الْحَاجَةَ فَوَجَدَهَا فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ الْجَنَّةَ ، لَعَلَّهُ يَوْمُهُ الَّذِي يُسْتَجَابُ لَهُ فِيهِ.

(۲۹۹۳۳) حضرت وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن مغول رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حضرت حکم رحمہ اللہ کو کسی ضرورت کے معاملہ میں تلاش کیا تو ان کو نہ پا سکا۔ پھر میں نے دوبارہ ان کی تلاش شروع کی تو ان کو ڈھونڈ لیا۔ اور حضرت حکم رحمہ اللہ فرمانے لگے: حضرت خثیمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی ضرورت کا سوال کرے پھر اس کی ضرورت پوری ہو جائے تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ اللہ رب العزت سے جنت کا بھی سوال کرلے۔ شاید کہ وہ دن ایسا ہو کہ اس میں اس کی ہر دعا قبول کرلی جائے۔

(۲۷) ما يدعى بِهِ لِلعامّةِ كيف هو ؟

جو دعا عوام کے لیے مانگی جاتی ہے؟ وہ کیسے مانگی جائے؟

(۲۹۹۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانَ طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَبْرِمْ لِهَذِهِ الأُمَّةِ أَمْرًا رَشِيدًا تُعِزُّ فِيهِ وَلِيَّك وَتُذِلُّ فيه عَدُوَّك وَيُعْمَلُ فِيهِ بطاعَتِك.

(۲۹۹۳۴) حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ یوں فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو اس امت کے لیے درست معاملہ کا قطعی فیصلہ فرما، جس میں تو اپنے دوست کو عزت بخش، اور اپنے دشمن کو ذلیل فرما، اور اس میں تیری ہی فرمانبرداری کے ساتھ عمل کیا جائے۔

(۲۹۹۳۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا يُشِيرُ بِهَا : اللَّهُمَّ زِدْ مُحْسِنَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ إِحْسَانًا وَرَاجِعْ بِمُسِيئِهِمْ إِلَى التَّوْبَةِ ، ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا ، ثُمَّ يُدِيرُ بِإِصْبَعِهِ : وَحُطَّ مَنْ وَرَائَهُمْ بِرَحْمَتِكَ.

(۲۹۹۳۵) حضرت عبید بن عبد الملک فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتلایا ہے جس نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو مقام عرفات میں کھڑے ہوکر یہ دعا مانگتے ہوئے دیکھا ہے۔ وہ یوں فرما رہے تھے اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ بھی فرما رہے تھے۔ اے اللہ! تو امت محمدیہ ﷺ کے بھلائی کرنے والوں کی بھلائی میں اضافہ فرما، اور ان کے گناہ کرنے والوں کو توبہ کی طرف پھیر دے۔ پھر اس طریقہ سے دعا فرمائی، اور اپنی انگلی کو بھی گھمایا اور تو اپنی رحمت کے ساتھ ان کا پیچھے سے احاطہ فرما۔

(۲۹۹۳۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ مَنْ كَانَ صَلَاحُهُ صَلَاحًا لأُمَّةِ مُحَمَّدٍ ، اللَّهُمَّ وَأَهْلِكْ مَنْ كَانَ هَلَاكُهُ صَلَاحًا لأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۲۹۹۳۶) حضرت عبید بن عبد الملک فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو اصلاح فرما اس شخص کی جس کا ٹھیک ہونا امت محمدیہ ﷺ کے حق میں بہتر ہو۔ اے اللہ! اور تو ہلاک فرما دے اس شخص کو جس کی ہلاکت امت محمدیہ ﷺ کے حق میں بہتر ہو۔

(۳۸) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا قام مِن مجلِسِهِ ؟

اس دعا کا بیان جو آدمی اپنی مجلس سے اُٹھتے وقت مانگے

(۲۹۹۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ مِنَ الْمَجْلِسِ : سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ. (ابو یعلی ۷۳۸۹)

(۲۹۹۳۷) حضرت ابو برزۃ الاسلمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مجلس سے اُٹھنے کا ارادہ فرماتے تو یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں، اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

(۲۹۹۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : مَنْ قَالَ حِينَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ قَالَ : كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ.

(۲۹۹۳۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجلس سے اُٹھتے وقت یہ دعا پڑھے: اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ رب العزت اس مجلس میں ہونے والے ہر گناہ کو اس سے ہٹا دیتے ہیں۔

(۲۹۹۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْعَالِيَةِ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَخْرُجَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ: أَلاَ أُزَوِّدُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَهُنَّ جِبْرِيلُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى؟ قَالَ: فَإِنَّهُ لَمَّا كَانَ بِآخِرَةٍ كَانَ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، قَالَ: فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا هَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي تَقُولُهُنَّ؟ قَالَ: هُنَّ كَلِمَاتٌ عَلَّمَنِيهِنَّ جِبْرِيلُ كَفَّارَاتٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ. (نسائی ۱۰۲۶۴)

(۲۹۹۳۹) حضرت زیاد بن الحصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب میں نے ان کے پاس سے نکلنے کا ارادہ کیا تو وہ فرمانے لگے: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتادوں جو کلمات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھلائے تھے؟ حضرت زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ (ضرور سکھلائیں) تو حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ فرمانے لگے: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس کے بالکل اخیر میں ہوتے اور مجلس سے اٹھنے لگتے تھے تو یہ کلمات پڑھتے: اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پھر پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جو کلمات آپ نے کہے ہیں وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کلمات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے سکھائے ہیں، اور یہ مجلس میں ہونے والے کاموں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

(۲۹۹۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ فِي قَوْلِهِ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ قَالَ: إِذَا قُمْت فَقُلْ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(۲۹۹۴۰) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں ارشاد فرمایا: (اور تسبیح کرو اپنے رب کی حمد کے ساتھ جب تم اُٹھو) جب تو اُٹھے تو یہ کلمات کہہ: اللہ پاک ہے اور میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں۔

(۲۹۹۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الأَوَّابَ الْحَفِيظَ، إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَصَبْت فِي مَجْلِسِي هَذَا.

(۲۹۹۴۱) حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی مجلس سے کھڑا ہو تو یہ دعا پڑھے: اے اللہ! تو میری مغفرت فرما ان کاموں کی وجہ سے جو میں نے اپنی اس مجلس میں کیے ہیں۔

(۲۹۹۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ: كَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ.

(۲۹۹۴۲) حضرت حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحیٰی بن جعدہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مجلس کا کفارہ یہ کلمات ہیں: میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں، اور تیری حمد بیان کرتا ہوں میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

(۳۹) ما ذكر فيما دعا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عند وفاتِهِ ؟

جو دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت مانگی اس کا بیان

(۲۹۹٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى صَدْرِي :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ. (بخاری ۴۴۴۰۔ مسلم ۸۵)

(۲۹۹۴۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات ارشاد فرماتے سنا، اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ سے ٹیک لگائی ہوئی تھی: اے اللہ! میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔

(۲۹۹٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ :سُبْحَانَك اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُك وَأَتُوبُ إِلَيْك ، قَالَت :فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا هَذِهِ الْكَلِمَاتُ الَّتِي أَحْدَثْتَهَا تَقُولُهَا ؟ قَالَ :جُعِلَتْ لِي عَلاَمَةٌ لأُمَّتِي إِذَا رَأَيْتهَا قُلْتهَا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ. (بخاری ۷۹۴۔ مسلم ۳۵۱)

(۲۹۹۴۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرمانے سے پہلے کثرت سے یہ دعا مانگ رہے تھے: اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون سے کلمات ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادا فرما رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لے میری امت کی یہ نشانی رکھ دی گئی ہے کہ جب میں ان کو دیکھوں گا تو یہ سورت پڑھوں گا: جب آ گئی اللہ کی مدد اور فتح۔

(۲۹۹٤٥) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَرْجِسَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَمُوتُ ، وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ، وَيَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ، ثُمَّ يَقُولُ :اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ.

(ترمذی ۹۷۸۔ احمد ۱۶۲۳)

(۲۹۹۴۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب موت کے قریب تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا

جس میں پانی موجود تھا، آپ ﷺ نے اس پیالہ میں اپنا ہاتھ داخل فرمایا، اور اپنے چہرے کا پانی سے مسح فرمایا، پھر یہ دعا فرمانے لگے: اے اللہ! تو میری موت کی سختیوں پر حفاظت فرما۔

(۲۹۹۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَأَلْحِقْنِي بِالرَّفِيقِ، قَالَتْ: فَكَانَ هَذَا آخِرَ مَا سَمِعْت مِنْ كَلامِهِ.

(۲۹۹۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو (بیماری نے) بوجھل کر دیا تو آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! تو میری مغفرت فرما، اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پس یہ آخری جملہ تھا جو میں نے آپ ﷺ کے کلام سے سنا تھا۔

(۳۰) فِي الدُّعَاءِ فِي اللَّيْلِ مَا هُوَ ؟

رات کی دعا کا بیان: وہ کیا ہے؟

(۲۹۹۴۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُوس ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ : اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَلَك الْحَمْدُ ، أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَلَك الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ ، أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُك الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْت وَبِكَ آمَنْت وَعَلَيْك تَوَكَّلْت وَبِكَ خَاصَمْت وَإِلَيْك حَاكَمْت ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْت ، وَمَا أَخَّرْت ، وَمَا أَسْرَرْت ، وَمَا أَعْلَنْت ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ. (بخاری ۱۱۲۰۔ مسلم ۵۳۴)

(۲۹۹۴۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد کی نماز پڑھتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تیرے لیے ہی تعریف ہے، تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اور تیرے ہی لیے تعریف ہے تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے، اور تیرے ہی لیے تعریف ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین کا رب ہے، اور ان کا رب ہے جو ان میں ہیں، تو ہی حق ہے، اور تیری بات حق ہے، اور جنت حق ہے، اور آگ حق ہے، اور قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے ہی لیے تابع ہو گیا، اور تجھی پر میں ایمان لایا، اور تجھ پر ہی میں نے بھروسہ کیا، اور تیری ہی مدد کے ساتھ میں نے جھگڑا کیا (دشمن سے)، اور تیری طرف میں فیصلہ لے کر آیا۔ پس مجھے بخش دے وہ سب جو کام میں نے پہلے کیے اور جو میں نے پیچھے کیے، اور جو میں نے چھپا کر کیے، اور جو میں نے اعلانیہ کیے، اور تو ان کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

(۲۹۹۴۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ : مَاذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ بِهِ قِيَامَ اللَّيْلِ ؟ قَالَتْ : لَقَدْ سَأَلْتنِي عَن

شَیْءٍ مَا سَأَلَنِی عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ، كَانَ یُكَبِّرُ عَشْرًا وَیَحْمَدُ عَشْرًا وَیُسَبِّحُ عَشْرًا وَیَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَیَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِی وَاهْدِنِی وَارْزُقْنِی وَعَافِنِی وَیَتَعَوَّذُ مِنْ ضِیقِ الْمَقَامِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. (ابو داؤد ۷۶۶۔ ابن حبان ۲۶۰۲)

(۲۹۹۴۸) حضرت عاصم بن حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن کلمات کے ساتھ رات کو قیام شروع فرماتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: البتہ تحقیق تو نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے جس کا تجھ سے پہلے کسی نے بھی سوال نہیں کیا، پھر فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس مرتبہ تکبیر کہتے، اور دس مرتبہ حمد بیان کرتے، اور دس مرتبہ پاکی بیان کرتے، اور دس مرتبہ استغفار فرماتے، اور یوں دعا فرماتے: ''اے اللہ! تو میری مغفرت فرما، اور مجھے ہدایت عطا فرما، اور مجھے رزق عطا فرما، اور مجھے عافیت بخش دے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن جگہ کی تنگی سے بھی پناہ مانگتے تھے۔

(۲۹۹۴۹) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِی الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِی مُوسَى، فَجَنَّنَا اللَّیْلُ إِلَى بُسْتَانٍ خَرِبٍ، قَالَ: فَقَامَ مِنَ اللَّیْلِ یُصَلِّی فَقَرَأَ قِرَائَةً حَسَنَةً، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ مُؤْمِنٌ تُحِبُّ الْمُؤْمِنَ، وَمُهَیْمِنٌ تُحِبُّ الْمُهَیْمِنَ، سَلاَمٌ تُحِبُّ السَّلاَمَ، صَادِقٌ تُحِبُّ الصَّادِقَ.

(۲۹۹۴۹) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے رات کافی تاریک ہوگئی تو ہم نے ایک ویران باغ میں پناہ لی، حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر رات کو تہجد کی نماز شروع کی اور بہت ہی اچھی قراءت کی۔ پھر یوں دعا فرمائی: اے اللہ! تو امن وایمان دینے والا ہے، امن دینے والے کو پسند کرتا ہے، اور تو نگہبان ہے، نگہبانی کو پسند کرتا ہے، اور تو سلام ہے، سلامتی کو پسند کرتا ہے، تو سچا ہے سچ بولنے والے کو پسند کرتا ہے۔

(۲۹۹۵۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا شَیْبَانُ، عَنْ یَحْیَى بْنِ أَبِی كَثِیرٍ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ، أَنَّ رَبِیعَةَ بْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ كَانَ یَبِیتُ عِنْدَ بَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ یَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ یَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ الْهَوِیَّ، ثُمَّ یَقُولُ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(بخاری ۱۲۱۸۔ ترمذی ۳۴۱۶)

(۲۹۹۵۰) حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے قریب رات گزارتا تھا، اور میں سنتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات گئے تک یہ کلمات پڑھتے تھے: ''اللہ ہر عیب سے پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔'' پھر یہ کلمات پڑھتے: اللہ پاک ہے اور میں اس کی حمد وثنا بیان کرتا ہوں۔

(۳۱) مَنْ كَانَ يحِبّ إذا دعا أن يقول (ربّنا آتِنا فِي الدّنيا حسنةً وفِي الآخِرةِ حسنةً وقِنا عذاب النّارِ)

رسول اللہ ﷺ پسند کرتے تھے کہ جب وہ دعا کریں تو یہ کلمات پڑھیں۔ ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں خوبی دے اور آخرت میں بھی خوبی دے، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔''

(۲۹۹۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو :اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(۲۹۹۵۱) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں خوبی عطا فرما، اور آخرت میں خوبی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔

(۲۹۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ كَأَنَّهُ فَرْخٌ مَنْتُوفٌ مِنَ الْجَهْدِ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ كُنت تَدْعُو اللَّهَ بِشَيْءٍ ؟ قَالَ :كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْت مُعَاقِبِي بِهِ فِي الآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا ، فَقَالَ لَهُ :النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلا قُلْتَ :اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ :فَدَعَا اللَّهَ فَشَفَاهُ.

(بخاری ۷۲۸۔ مسلم ۲۰۶۸)

(۲۹۹۵۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس تشریف لے گئے وہ آدمی مشقت کی وجہ سے گویا کمزور اکھڑے ہوئے بالوں والا چوزہ تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا؟ کیا تو اللہ سے کسی چیز کی دعا کرتا رہا ہے؟ وہ کہنے لگا: میں یوں دعا کرتا تھا: اے اللہ! آخرت میں جو سزا مجھے ملنے والی ہے وہ مجھے دنیا ہی میں دے دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: ''تو یوں دعا کیوں نہیں کرتا: اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھی خوبی دے، ور آخرت میں بھی خوبی دے، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔'' راوی فرماتے ہیں: کہ اس شخص نے اللہ سے یہ دعا کی تو اللہ نے اسے شفا عطا فرمادی۔

(۲۹۹۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَهْبَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ وَهُوَ يَطُوفُ حَوْلَ الْبَيْتِ وَلَيْسَ لَهُ هِجِّيرًا إِلاَّ هَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ : ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

(۲۹۹۵۳) حضرت حبیب بن صہبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس حال میں کہ وہ بیت اللہ کا طواف

فرمارہے تھے، اور نہیں تھی ان کی عادت مگر ان کلمات کے ساتھ دعا کرنے کی: اے ہمارے رب! تو ہمیں دنیا میں خوبی دے اور آخرت میں بھی خوبی دے، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔

(۲۹۹۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَهْبَانَ ، عَنْ عُمَرَ بِمِثْلِهِ.

(۲۹۹۵۴) اس سند کے ساتھ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ماقبل والا عمل منقول ہے۔

(۳۲) ما حفظ مِمّا علّمه النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاطمة أن تقوله ؟

حفاظت کے لیے دعا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تعلیم فرمائی

(۲۹۹۵٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :أَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا :مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكِ ، فَرَجَعَتْ فَأَتَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ :الَّذِي سَأَلْتِ أَحَبُّ إِلَيْكِ أَمْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ ، فَقَالَ :لَهَا عَلِيٌّ :قُولِي :لاَ ، بَلْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ ، فَقَالَتْ فَقَالَ :قُولِي :اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ ، أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ. (مسلم ۶۳۔ ترمذی ۳۴۸۱)

(۲۹۹۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خادم مانگنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہیں دینے کو میرے پاس اس وقت کچھ بھی نہیں ہے۔ پس وہ واپس لوٹ گئیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد خود ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: جو چیز تیرے نزدیک پسندیدہ تھی جس کا تو نے سوال کیا وہ عطا کروں یا اس سے بھی بہتر چیز؟ یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تم کہو: نہیں، بلکہ اس سے بھی بہتر چیز عطا کریں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کہا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم یہ دعا پڑھ لیا کرو: اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے پروردگار اور عرشِ عظیم کے پروردگار، ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار، تورات، انجیل اور قرآن عظیم کے اتارنے والے، تو ہی سب سے پہلا ہے تیرے سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی، تو ہی سب سے پچھلا ہے، تیرے بعد بھی کوئی چیز نہیں ہوگی، اور تو ظاہر و آشکارا ہے، تیرے اوپر بھی کوئی چیز نہیں ہے، اور تو ہی پوشیدہ ہے، تیرے نیچے بھی کوئی چیز نہیں ہے، تو مجھ سے قرض کو دور فرما دے، اور مجھے فقر سے بے نیاز کر دے۔

(۲۹۹۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا مِنَ الْعَجْنِ وَالرَّحَى ، قَالَ :فَقَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ ، وَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا ، قَالَ عَلِيٌّ : فَجَاءَنَا بَعْدَ مَا أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ :مَكَانَكُمَا ، قَالَ :فَجَاءَ فَجَلَسَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ فَقَالَ :أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ :تُسَبِّحَانِهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، وَتَحْمَدَانِهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، وَتُكَبِّرَانِهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ. (بخاری ۲۰۲۳۔ مسلم ۲۰۹۱)

(۲۹۹۵۶) حضرت عبد الرحمٰن بن أبی لیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آٹا گوندھنے اور چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھ میں درد کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شکایت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قیدی لائے گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خادم مانگنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو موجود نہ پایا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو موجود پایا تو اپنے آنے کا مقصد بتلا دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم اپنے بستروں پر لیٹ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے اٹھنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی جگہ پر لیٹے رہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میرے اور فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کی ٹھنڈک محسوس کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہاری ایسی چیز کی طرف راہنمائی نہ فرماؤں جو تم دونوں کے لیے ایک خادم سے بھی بہتر ہے؟ تم دونوں تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

(۳۳) ما علّمه النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عائشة أن تدعو بِهِ

جو دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سکھائی کہ وہ یوں دعا کریں

(۲۹۹۵۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا جَبْرُ بْنُ حَبِيبٍ عَن أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهَا هَذَا الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ ، وَمَا لَمْ أَعْلَمْ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ ، أَوْ عَمَلٍ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ، وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ ، أَوْ عَمَلٍ ، وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ تَقْضِيهِ لِي خَيْرًا. (احمد ۱۳۴۔ ابن حبان ۸۶۹)

(۲۹۹۵۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا سکھائی ہے: اے اللہ! میں آپ سے تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں، جو جلدی ملنے والی ہیں اور جو دیر میں ملنے والی ہیں، جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا، اور میں تمام برائیوں سے پناہ مانگتا ہوں جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا، اے اللہ! میں تجھ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تیرے بندے اور تیرے نبی نے مانگی ہے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس برائی سے جس سے تیرے بندے اور تیرے

نبی ﷺ نے پناہ مانگی ہے، اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں، اور ہر اس قول اور عمل کا جو جنت کے قریب کردے، اور میں آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور ہر اس قول اور عمل سے جو اس آگ کے قریب کردے، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں یہ کہ تو ہر فیصلہ کو جو تو نے میرے لیے کیا ہے اس کو میرے حق میں بہتر کردے۔

(٣٤) مَنْ كَانَ يقول فِي دعائِهِ أحيِنِي ما كانت الحياة خيرًا لِي

جو شخص اپنی دعا میں یوں کہے! تو مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے

(۲۹۹۵۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَن شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَن قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ :صَلَّى عَمَّارٌ صَلاةً كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوهَا ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ :أَلَمْ أُتِمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ ؟ قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :فَإِنِّي قَدْ دَعَوْت الله بِدُعَاءٍ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْت الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي ، وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْت الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك كَلِمَةَ الإِخْلاصِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَى ، وَالْقَصْدَ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ ، وَخَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، وَأَسْأَلُك الرِّضَا بِالْقُدْرَةِ ، وَأَسْأَلُك نَعِيمًا لا يَنْفَدُ ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لاَ تَنْقَطِعُ ، وَلَذَّةَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ ، وَشَوْقًا إِلَى لِقَائِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ ، وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ ، اللَّهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ. (بزار ۱۳۹۲۔ طبرانی ۲۲۵)

(۲۹۹۵۸) حضرت قیس بن عُباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو لوگ گویا ان کی نماز کو ناپسند کررہے تھے، پھر اُن سے اس بارے میں پوچھا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا میں رکوع وسجود کو مکمل طور پر ادا نہ کروں؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! ضرور ادا کریں۔ انہوں نے فرمایا: یقیناً میں نے اللہ سے دعا مانگی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ ''اے اللہ! اپنے علم غیب کے ساتھ اور اپنی مخلوق پر قدرت کے ساتھ، تو مجھے زندہ رکھ جب تک تو جانتا ہے کہ زندگی میرے حق میں بہتر ہے، اور مجھے موت دے دے جب تو جان لے کہ موت میرے لیے بہتر ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے غصہ اور خوشی میں اخلاص کی بات کا سوال کرتا ہوں، اور امیری اور فقیری میں میانہ روی کا، ظاہر اور پوشیدگی میں تیرے خوف کا، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تقدیر پر راضی رہنے کا، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایسی نعمت کا جو ختم نہ ہو، اور آنکھ کی ٹھنڈک کا جو منقطع نہ ہو، اور موت کے بعد مزے کی زندگی کا۔ اور تیرے چہرۂ انور کے دیدار کی لذت کا، اور تیری ملاقات کے شوق کا، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تکلیف کی حالت میں ہونے والی تکلیف سے اور گمراہ کرنے والے فتنہ سے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما، اور ہمیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادے۔

(۲۹۹۵۹) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَن حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمَ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَلَكِنْ لِيَقُلِ : اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي. (بخاری ۵۶۷۱۔ مسلم ۲۰۶۴)

(۲۹۹۵۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھی دنیا کی کسی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے۔ اور لیکن اسے چاہیے کہ وہ یوں دعا کرے: اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہو، اور مجھے وفات دے جب وفات میرے حق میں بہتر ہو۔

(۲۹۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ عَمَّارٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَنْ تُحْيِيَنِي مَا عَلِمْت الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي مَا عَلِمْت الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي ، اللَّهُمَّ أَسْأَلُك خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، وَأَسْأَلُك الْقَصْدَ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ ، وَأَسْأَلُك الْعَدْلَ فِي الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ ، اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ لِقَائَكَ وَشَوْقًا إِلَيْكَ فِي غَيْرِ فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ ، وَلا ضَرَّاءَ مَضَرَّةٍ.

(۲۹۹۶۰) حضرت مالک بن الحارث رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ یوں دعا کرتے: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے علم غیب کے ساتھ، اور مخلوق پر آپ کی قدرت کے ساتھ، کہ آپ مجھے زندہ رکھیں جب تک آپ جانیں کہ زندگی میرے حق میں بہتر ہے، اور مجھے وفات دے دیں جب آپ جان لیں کہ وفات میرے لیے بہتر ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں ظاہر اور پوشیدگی میں آپ کے خوف کا، اور میں آپ سے امیری اور فقیری میں میانہ روی مانگتا ہوں، اور میں آپ نے سوال کرتا ہوں غصہ اور خوشی میں اعتدال کا۔ اے اللہ! میرے نزدیک اپنی ملاقات کو محبوب بنا دے، اور اپنی ملاقات کے شوق کو بھی جو نہ گمراہ کرنے والے فتنہ میں ہو اور نہ ہی کسی حالت تکلیف میں تکلیف دے۔

(۳۵) ما يستفتح بِهِ الدّعاء ؟

دعا کے شروع کرنے کا بیان

(۲۹۹۶۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَام ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : مَا سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ دُعَاء إِلاَّ يَسْتَفْتِحُهُ بِسُبْحَانَ رَبِّي الأَعْلَى الْعَلِيِّ الْوَهَّابِ. (احمد ۵۴)

(۲۹۹۶۱) حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ کو کہ آپ نے دعا شروع فرمائی ہو مگر یہ کہ آپ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا شروع فرماتے تھے: پاک ہے میرا پروردگار، بڑا عالیشان، بلند و بالا اور سب کچھ عطا کرنے والا ہے۔

(۳۶) مَا ذکر فِیمن سأل النّبیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أن یعلّمہ ما یدعو بِہِ فعلّمہ

(۲۹۹۶۲) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْہِرٍ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ ، عَنْ مُوسَی الْجُہَنِیِّ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِیہِ قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِیٌّ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : یَا رَسُولَ اللہِ ، عَلِّمْنِی شَیْئًا أَقُولُہُ ، قَالَ : قُلْ : لاَ إِلَہَ إِلاَّ اللَّہُ وَحْدَہُ لاَ شَرِیکَ لَہُ لَہُ الْمُلْکُ اللَّہُ ، أَکْبَرُ کَبِیرًا ، وَالْحَمْدُ لِلَّہِ کَثِیرًا ، سُبْحَانَ اللہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ ، لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ إِلاَّ بِاللہِ الْعَزِیزِ الْحَکِیمِ ، قَالَ : فَقَالَ الأَعْرَابِیُّ : ہَذَا لِرَبِّی فَمَا لِی ، قَالَ : قُلِ : اللَّہُمَّ اغْفِرْ لِی وَارْحَمْنِی وَاہْدِنِی وَارْزُقْنِی. (مسلم ۲۰۷۲۔ ابن حبان ۹۴۶)

(۲۹۹۶۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا ذکر بتا دیں جو پڑھتا رہا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہو: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اللہ پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، گناہوں سے بچنے اور نیکی پر لگنے کی طاقت صرف اللہ کی ذات کی طرف سے ہے جو زبردست غالب حکمت والا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دیہاتی نے پوچھا: یہ تو میرے رب کے لیے ہے اور میرے لیے کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہہ: اے اللہ! مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے ہدایت دے، اور مجھے رزق عطا فرما۔

(۲۹۹۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِی الْعَنْبَسِ ، عَنْ أَبِی الْعَدَبَّسِ ، عَنْ أَبِی مَرْزُوقٍ ، عَنْ أَبِی غَالِبٍ ، عَنْ أَبِی أُمَامَۃَ قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَأَنَّا اشْتَہَیْنَا أَنْ یَدْعُوَ لَنَا فَقَالَ : اللَّہُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا کُلَّہُ ، فَکَأَنَّا اشْتَہَیْنَا أَنْ یَزِیدَنَا فَقَالَ : قَدْ جَمَعْتُ لَکُمُ الأَمْرَ. (احمد ۲۵۳)

(۲۹۹۶۳) حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پس گویا ہم چاہ رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، اور ہم پر رحم فرما، اور ہم سے راضی ہو جا، اور ہم سے قبول فرما، اور ہمیں جنت میں داخل فرما دے، اور ہمیں آگ سے چھٹکارا عطا فرما، اور ہمارے سارے معاملے کو درست فرما دے پھر ہم نے چاہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزید عطا فرمائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہارے سارے مسئلوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔

(۲۹۹۶٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ أَبِی زَائِدَۃَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ قَالَ . حَدَّثَنِی رِبْعِیُّ بْنُ حِرَاشٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ ، أَنَّہُ قَالَ : جَاءَ حُصَیْنٌ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ یُسْلِمَ فَقَالَ : یَا مُحَمَّدُ ، مَا تَأْمُرُنِی أَنْ أَقُولَ ؟ قَالَ : تَقُولُ : اللَّہُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِی ، وَأَسْأَلُکَ أَنْ تَعْزِمَ لِی عَلَی أَرْشَدِ أَمْرِی ، قَالَ : ثُمَّ إِنَّ حُصَیْنًا أَسْلَمَ بَعْدُ ، ثُمَّ أَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنِّی کُنْتُ

سَأَلْتُكَ الْمَرَّةَ الأُولَى ، وَإِنِّي الآنَ أَقُولُ : مَا تَأْمُرُنِي أَقُولُ ؟ قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ ، وَمَا أَعْلَنْتُ ، وَمَا أَخْطَأْتُ ، وَمَا تَعَمَّدْتُ ، وَمَا جَهِلْتُ ، وَمَا عَلِمْتُ. (ترمذی ۳۴۸۳۔ احمد ۴۴۴)

(۲۹۹۶۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حصین رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کیا چیز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ دعا پڑھا کرو، ''اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ مجھے میرے صحیح معاملہ پر پختہ کر دیں۔'' راوی فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا۔ اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے: میں نے پہلی مرتبہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا اور اب میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرتا ہوں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا چیز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ دعا پڑھ: اے اللہ! تو میری مغفرت فرما ان کاموں سے جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے، اور جو میں نے اعلانیہ کیے، اور جو میں نے غلطی سے کیے، اور جو میں نے جان بوجھ کر کیے، اور جو میں نے ناواقفیت سے کیے، اور جو میں نے جانتے بوجھتے ہوئے کیے۔

(۲۹۹۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاءِ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الأَوْدِيِّ ، عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا عَلَّمَهُ إِيَّاهُنَّ ، ثُمَّ لَمْ يُنْسِهِ إِيَّاهُنَّ أَبَدًا ، قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّ فِي رِضَاكَ ضَعْفِي ، وَخُذْ إِلَى الْخَيْرِ بِنَاصِيَتِي ، وَاجْعَلِ الإِسْلامَ مُنْتَهَى رِضَائِي ، اللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيفٌ فَقَوِّنِي ، وَذَلِيلٌ فَأَعِزَّنِي وَفَقِيرٌ فَارْزُقْنِي. (حاکم ۵۲۷)

(۲۹۹۶۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے چند ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو یہ کلمات سکھاتا ہے پھر کبھی اس سے ان کلمات کو بھلاتا بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھ لیا کرو: اے اللہ! میں کمزور ہوں تو اپنی خوشنودی میں میری کمزوری کو طاقت سے بدل دے، اور میری پیشانی کو بھلائی کی طرف پکڑ لے، اور اسلام کو میری خوشنودی کی انتہا بنا دے۔ اے اللہ! میں کمزور تو مجھے قوی بنا دے، اور میں ذلیل ہوں تو مجھے عزت بخش دے، اور میں فقیر ہوں تو مجھے رزق عطا فرما۔

(۲۹۹۶۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ ، قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا ، وَلا يَغْفِرُ الذَّنْبَ إِلاَّ أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. (بخاری ۸۳۴۔ مسلم ۲۰۷۸)

(۲۹۹۶۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھلا دیں جو میں مانگا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ دعا مانگو: اے اللہ! میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے، اور صرف تو ہی

گناہ کو بخش سکتا ہے پس تو مجھے بخش اپنی خاص بخشش کے ساتھ اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو بخشنے والا، رحم والا ہے۔

(٢٩٩٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلا أُعَلِّمُك كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتهنَّ غُفِرَ لَكَ ، مَعَ أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ : لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. (ترمذی ٣٥٠٤۔ ابن حبان ٦٩٢٨)

(٢٩٩٦٧) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے چند ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ جب تو ان کو پڑھے گا تو تیری بخشش کر دی جائے گی۔ باوجود یہ کہ تو بخشا بخشایا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا بردبار، سخی ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کہ بلند وبالا عظمت والا ہے، پاک ہے ساتوں آسمانوں کا رب، اور عرش کریم کا رب ہے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

(٢٩٩٦٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ ، عَنِ اللَّجْلاجِ ، عَنْ مُعَاذٍ قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الصَّبْرَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَأَلْت اللَّهَ الْبَلاءَ فَاسْأَلْهُ الْمُعَافَاةَ ، وَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك تَمَام النِّعْمَةِ فَقَالَ : يَا ابْنَ آدَمَ ، وَهَلْ تَدْرِي مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ ؟ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، دَعْوَةٌ دَعَوْت بِهَا رَجَاء الْخَيْرِ ، قَالَ : فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ والعوذ مِنَ النَّارِ ، وَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ : يَا ذَا الْجَلا وَالإِكْرَامِ ، فَقَالَ : قَدِ اسْتُجِيبَ لَكَ فَاسْأَلْ. (احمد ٢٣١)

(٢٩٩٦٨) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک آدمی پر ہوا جو یہ دعا کر رہا تھا: اے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اللہ سے مصیبت مانگی ہے پس تو اس سے صحت وعافیت کا سوال کر۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور آدمی پر بھی گزر ہوا جو یہ دعا کر رہا تھا: اے اللہ! میں آپ سے مکمل نعمت کا سوال کرتا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے! کیا تو جانتا ہے کہ مکمل نعمت کیا ہے؟ اس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس دعا سے میں نے خیر کے ارادہ کی امید کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس یقیناً مکمل نعمت جنت میں داخل ہونا اور جہنم سے بچنا ہے۔

اور ایک اور آدمی پر گزر ہوا تو وہ یہ دعا کر رہا تھا: اے بزرگی اور اکرام وانعام والے! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری د قبول کی جائے گی پس تو سوال کر۔

(٢٩٩٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأعمش عَنِ يزيد الرقاشي عَنِ أنس قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَا وَسَلَّمَ : أَلظوا بـ : يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ. (ترمذی ٣٥٢٤۔ احمد ١٧٧)

(٢٩٩٦٩) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یاذا الجلال والاکرام (اے بزرگی اور بخشش والے

کا ورد کیا کرو۔

(۲۹۹۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عن إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ دَخَلَ عَلَى ابْنٍ لَهُ مَرِيضٍ يُقَالُ لَهُ صَالِحٌ ، فَقَالَ لَهُ : قُلْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ، سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ، اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي ، اللَّهُمَّ تَجَاوَزْ عَنِي ، اللَّهُمَّ اعْفُ عَنِي فَإِنَّك عَفُوٌّ غَفُورٌ ، ثُمَّ قَالَ : هَؤُلاءِ الْكَلِمَاتُ عَلَّمَنِيهِنَّ عَمِّي ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُنَّ إِيَّاهُ. (نسائی ۱۰۴۷۷)

(۲۹۹۷۰) حضرت عبد اللہ بن الحسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر ؓ اپنے ایک بیٹے کے پاس تشریف لے گئے جو بیمار تھا اور اس کو صالح کہا جاتا تھا۔ پھر آپ ؓ نے اس سے فرمایا: تو یہ کلمات کہہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کہ بڑا بردبار، سخی ہے، پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ! تو میری مغفرت فرما۔ اے اللہ! تو مجھ پر رحم فرما۔ اے اللہ! تو میری خطاؤں سے درگزر فرما۔ اے اللہ! تو مجھے معاف فرما، یقیناً تو معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔ پھر حضرت عبد اللہ بن جعفر ؓ نے فرمایا: یہ کلمات مجھے میرے چچا نے سکھلائے تھے اور انہیں یہ کلمات نبی کریم ﷺ نے سکھلائے تھے۔

(۲۹۹۷۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَن حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَن شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : احْفَظُوا عَنِي مَا أَقُولُ لَكُمْ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا كَنَزَ النَّاسُ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ فَاكْنِزُوا هَذِهِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الثَّبَاتَ فِي الأَمْرِ ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ ، وَأَسْأَلُك شُكْرَ نِعْمَتِكَ ، وَأَسْأَلُك حُسْنَ عِبَادَتِكَ ، وَأَسْأَلُك قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا ، وَأَسْأَلُك مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ ، إِنَّك أَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ. (احمد ۱۲۳۔ ابن حبان ۱۹۷۴)

(۲۹۹۷۱) حضرت شداد بن اوس ؓ فرماتے ہیں تم لوگ میری اس بات کو جو میں کہنے لگا ہوں اس کو یاد کرلو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے! جب لوگ سونا اور چاندی سے خزانہ بھرنے لگیں تو تم ان کلمات سے خزانہ بھرنا، اے اللہ! میں آپ سے دین میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں آپ کی نعمت کے شکر کرنے کا، اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی بہترین عبادت کرنے کا، اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں تندرست دل کا اور سچی زبان کا، اور میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس بھلائی کا جو آپ جانتے ہیں، اور میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس برائی سے جس کو آپ جانتے ہیں، اور میں آپ سے بخشش طلب کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو آپ جانتے ہیں۔ بے شک تو غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے۔

(۲۹۹۷۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ مُوسَى بْن عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ ، يَقُولُ : قُولُوا : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا حَوْبَاتِنَا وَأَقِلْنَا عَثَرَاتِنَا وَاسْتُرْ عَوْرَاتِنَا.

(۲۹۹۷۲) حضرت محمد بن کعب ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کو یہ دعا سکھلاتے تھے۔ فرماتے تھے: تم یوں کرو: اے اللہ! ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما، اور ہماری لغزشوں کو بھی معاف فرما اور ہماری پردہ پوشی فرما۔

(۳۷) فِی اسمِ اللهِ الأعظمِ

اللہ کے اسم اعظم کے بیان میں

(۲۹۹۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ ، الأَحَدُ الصَّمَدُ ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، فَقَالَ :لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ ، الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى.

(ابو داؤد ۱۴۸۸۔ ترمذی ۳۴۷۵)

(۲۹۹۷۳) حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ ہی کے وسیلہ سے کہ آپ اللہ ہیں، ایک ہیں بے نیاز ہیں کہ جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا، اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اس شخص نے اللہ کے اسم اعظم کے وسیلہ سے سوال کیا ہے، کہ جب اس کے وسیلہ سے دعا مانگی جائے تو وہ قبول کرتا ہے، اور جب اس کے وسیلہ سے کچھ مانگا جائے تو وہ عطا کرتا ہے۔

(۲۹۹۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ وَحْدَكَ ، لاَ شَرِيكَ لَكَ ، الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ذُو الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ ، فَقَالَ :لَقَدْ سَأَلَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ. (ترمذی ۳۵۴۴۔ احمد ۲۶۵)

(۲۹۹۷۴) حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس وسیلہ سے کہ آپ کے لیے ہی سب تعریف ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے، عطا کر کے فخر کرنے والا، آسمانوں اور زمین کو ایجاد کرنے والا، بزرگی اور اکرام والا ہے، تو آپ ؓ نے فرمایا: البتہ تحقیق اس شخص نے اللہ کے اسم اعظم کے وسیلہ سے سوال کیا ہے کہ جب اس کے وسیلہ سے مانگا جائے تو وہ عطا کرتا ہے، اور جب اس کے وسیلہ سے دعا کی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔

(۲۹۹۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، أَنَّ دَاعِيًا دَعَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الله الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ الرَّحْمَن الرَّحِيم بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَإِذَا أَرَدْت أَمْرًا فَإِنَّمَا تَقُولُ لَهُ : كُنْ ، فَيَكُونُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَا

وَسَلَّمَ :لَقَدْ كِدْتَ ، أَوْ كَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الأَعْظَمِ.

(۲۹۹۷۵) حضرت عبد الرحمٰن بن سابط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دعا مانگنے والے نے نبی کریم ﷺ کے زمانے میں دعا مانگی پس وہ کہنے لگا: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے نام اللہ کے وسیلہ کے ساتھ کہ نہیں ہے تیرے سوا کوئی معبود، نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے، آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونے کے پیدا کرنے والا ہے، اور جب تو کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو تو اس کو کہتا ہے: ہو جا، تو وہ کام ہو جاتا ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: البتہ تو نے یا اس نے اللہ کے اسم اعظم عظمت والے نام کے وسیلہ سے دعا مانگی ہے۔

(۲۹۹۷۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ :﴿وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ وَفَاتِحَةِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ :﴿الم اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ .

(ابو داؤد ۱۴۹۱۔ ترمذی ۳۴۷۸)

(۲۹۹۷۶) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں مذکور ہے: ''اور تمہارا الہ ایک معبود ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو نہایت مہربان، رحم کرنے والا ہے۔'' اور سورۂ آل عمران کے شروع میں: الٓمٓ۔ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو زندہ ہے سب کو قائم رکھنے والا ہے۔

(۲۹۹۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ :قَرَأَ رَجُلٌ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَقَالَ كَعْبٌ :قَدْ قَرَأَ سُورَتَيْنِ إِنَّ فِيهِمَا لِلاسْمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ اسْتَجَابَ.

(۲۹۹۷۷) حضرت عبد الملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سورۃ البقرۃ اور آل عمران کی تلاوت کی تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے، تحقیق تو نے دو سورتوں کی تلاوت کی ہے، ان دونوں سورتوں میں ایک ایسا نام ہے کہ جب اس نام کے وسیلہ سے دعا مانگی جائے تو وہ قبول کرتا ہے۔

(۲۹۹۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ :حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ ثَوْبَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي رُقَيَّةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ :اسْمُ اللهِ الأَكْبَرُ رَبِّ رَبِّ.

(۲۹۹۷۸) حضرت ہشام بن ابی رقیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اللہ کا سب سے بڑا اونچا نام ہے میرا پروردگار، میرا پروردگار ہے۔

(۲۹۹۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ حَيَّانَ الأَعْرَجِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ اللَّهُ.

(۲۹۹۷۹) حضرت حیان الاعرج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر ابن زید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کا اسم اعظم لفظ اللہ ہے۔

(۲۹۹۸۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ :اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ الله ، ثُمَّ قَرَأَ ، أَوْ

قَرَأْتُ عَلَيْهِ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ إِلَى آخِرِهَا

(۲۹۹۸۰) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ کا قول سنا ہے: اللہ کا اسم اعظم لفظ اللہ ہے۔ پھر انہوں نے یا میں نے ان پر یہ آیت تلاوت فرمائی، وہ اللہ جو پیدا کرنے والا ہے۔ آیت کے اختتام تک۔

(۳۸) إِذَا دَعَا الرَّجُلُ فَلْيُكْثِرْ

جب آدمی دعا کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ کثرت سے استغفار کرے

(۲۹۹۸۱) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ قَالَ : قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ تعالى فَارْفَعُوا فِي الْمَسْأَلَةِ ، فَإِنَّ مَا عِنْدَ اللهِ لَسْتُمْ مُنْفِدِيهِ.

(۲۹۹۸۱) حضرت ابو الصدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ اللہ سے کوئی چیز مانگو تو اپنے مانگنے میں خوب مبالغہ کرو۔ پس یقیناً جو کچھ اللہ کے پاس ہے تم اس کو ختم کرنے والے نہیں ہو۔

(۲۹۹۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِذَا تَمَنَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُكْثِرْ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ رَبَّهُ. (ابن حبان ۸۸۹۔ عبد بن حمید ۱۴۹۶)

(۲۹۹۸۲) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کی خواہش و تمنا کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ کثرت سے مانگے کیونکہ وہ اپنے رب سے مانگ رہا ہے۔ (کسی اور سے نہیں)

(۳۹) فِي دعوةِ المظلومِ

مظلوم کی دعا کا بیان

(۲۹۹۸۳) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ كَشَرَارَاتِ نَارٍ حَتَّى تُفْتَحَ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ.

(۲۹۹۸۳) حضرت رجاء بن حیوہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم مظلوم کی بد دعا سے بچو، کیونکہ اس کی بد دعا آسمان کی طرف ایسے اُٹھتی ہے جیسا کہ آگ کی چنگاریاں اُٹھتی ہیں یہاں تک کہ اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

(۲۹۹۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ.

(۲۹۹۸۴) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

(۲۹۹۸۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَن شَيْبَانَ ، عَن فِرَاسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، رَفَعَهُ قَالَ :اجْتَنِبُوا دَعَوَاتِ الْمَظْلُومِ. (بخاری ۶۲۴۔ ابویعلی ۱۳۳۲)

(۲۹۹۸۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ مرفوعا حدیث نقل کرتے ہیں کہ تم لوگ مظلوم کی بددعاؤں سے بچو۔

(۲۹۹۸٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَن مَعَن ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ :أَرْبَعٌ لاَ يُحْجَبْنَ عَنِ اللهِ : دَعْوَةُ وَالِدٍ رَاضٍ وَإِمَامٍ مُقْسِطٍ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ رَجُلٍ دُعَاءً لأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ.

(۲۹۹۸٦) حضرت معن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عون ابن عبد اللہ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں جو اللہ سے چھپی نہیں رہتیں، رضامند والد کی دعا، عادل امام کی دعا، اور مظلوم کی بددعا، اور کسی شخص کا اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے حق میں دعا کرنا۔

(۲۹۹۸۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَن سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةٌ ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا فَفُجُورُهُ عَلَى نَفْسِهِ.

(ابن حبان ۸۷۵۔ احمد ۳٦۷)

(۲۹۹۸۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مظلوم کی بددعا قبول کی جاتی ہے اگر وہ گناہگار ہو تو اس کا گناہ اس کے نفس پر بوجھ ہوتا ہے۔

(۲۹۹۸۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَن سَالِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ الْحَبْنَاءِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :ثَلاثَةٌ لاَ تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ : الإِمَامُ الْعَادِلُ عَلَى الرَّعِيَّةِ ، وَالْوَالِدُ لِوَلَدِهِ ، وَالْمَظْلُومُ.

(۲۹۹۸۸) حضرت ابن الحبناء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی؛ وہ حاکم جو اپنی رعایا پر عدل کرنے والا ہو، اور باپ کی دعا بیٹے کے حق میں، اور مظلوم کی بددعا۔

(۲۹۹۸۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَن بَيَانَ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ هِلالٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ:إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ.

(۲۹۹۸۹) حضرت عبد الرحمن بن ہلال رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم مظلوم کی بددعا سے بچو۔

(۲۹۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى مُعَاذًا فَقَالَ :أَوْصِنِي ، فَقَالَ :إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ.

(۲۹۹۹۰) حضرت عبد اللہ بن سلمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: مجھے کچھ نصیحت فرما دیں: تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم مظلوم کی بددعا سے بچو۔

(٤٠) دعاء داود النَّبِيُّ عليه السلام

نبی داؤد علیہ السلام کی دعاء

(۲۹۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ قَالَ : حُدِّثْتُ أَنَّ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غِنًى يُطْغِي ، وَمِنْ فَقْرٍ يُنْسِي ، وَمِنْ هَوًى يُرْدِي ، وَمِنْ عَمَلٍ يُخْزِي.

(۲۹۹۹۱) حضرت علی الازدی ؒ فرماتے ہیں مجھے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں ایسی امیری سے جو سرکش بنا دے، اور ایسی فقیری سے جو تجھے بھلا دے، اور ایسی خواہش سے جو ہلاک کر دے، اور ایسے عمل سے جو رُسوا کر دے۔

(۲۹۹۹۲) حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ : كَانَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : اللَّهُمَّ خَلِّصْنِي مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ نَزَلَتِ اللَّيْلَةَ مِنَ السَّمَاءِ فِي الْأَرْضِ ثَلَاثًا ، وَيَقُولُ : اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي سَهْمًا فِي كُلِّ حَسَنَةٍ نَزَلَتِ اللَّيْلَةَ مِنَ السَّمَاءِ فِي الْأَرْضِ.

(۲۹۹۹۲) حضرت کعب ؓ فرماتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام تین باریوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! مجھے ہر مصیبت سے خلاصی عطا فرما جو رات کو آسمان سے زمین میں اترتی ہے۔ اور فرماتے: اے اللہ! تو ہر نیکی سے میرا حصہ مقرر فرما دے جو نیکی رات کو آسمان سے زمین میں اترتی ہے۔

(۲۹۹۹۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ وَهُوَ عَطَاءٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ : كَانَ إِذَا أَفْطَرَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ خَلِّصْنِي مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ اللَّيْلَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ ثَلَاثًا ، وَإِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ قَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي سَهْمًا فِي كُلِّ حَسَنَةٍ نَزَلَتِ اللَّيْلَةَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثَلَاثًا ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ : دَعْوَةُ دَاوُد فَلَيِّنُوا بِهَا أَلْسِنَتَكُمْ وَأَشْعِرُوهَا قُلُوبَكُمْ.

(۲۹۹۹۳) حضرت ابو مروان ؒ سے مروی ہے کہ حضرت کعب ؓ جب روزہ افطار فرماتے تو قبلہ کی طرف رخ کرتے اور تین باریوں دعا فرماتے: اے اللہ! مجھے ہر اس مصیبت سے خلاصی دے جو رات کو آسمان سے اترے گی، اور جب سورج کے کنارے طلوع ہوتے تو تین باریوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو ہر نیکی میں میرا حصہ مقرر فرما جو رات کو آسمان سے زمین پر اترتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں۔ پس ان سے اس دعا کے بارے میں پوچھا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کی دعا ہے، پس تم اس دعا سے اپنی زبانوں کو نرم کرو، اور اس کو اپنے دلوں کی نشانی بناؤ۔

(۲۹۹۹٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ عَبَّاسٍ الْعَمِّيِّ قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي ، تَعَالَيْتَ فَوْقَ عَرْشِكَ ، وَجَعَلْتَ عَلَى مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ خَشْيَتَكَ ، فَأَقْرَبُ خَلْقِكَ مِنْكَ مَنْزِلَةً أَشَدُّهُمْ لَكَ خَشْيَةً ، وَمَا عِلْمُ مَنْ لَمْ يَخْشَكَ ، أَوْ مَا حِكْمَةُ مَنْ لَمْ يُطِعْ أَمْرَكَ. (دارمی ۴۶۰۲)

(۲۹۹۹۴) حضرت عباس العمی ویلیٹیز سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت داؤد علایسلام اپنی دعا میں یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: پاک ہے تیری ذات اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے۔ تو اپنے عرش سے بھی بلند ہے، اور تو نے ڈال دیا ہے اپنے خوف کو ان پر جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ (پس تیرے قریب ترین شخص جو درجہ کے اعتبار سے تیرے نزدیک ہے وہ ہے جو شدت سے تجھ سے خوف کھاتا ہے) پس درجہ کے اعتبار سے تیرے نزدیک سب سے قریب ترین وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ تجھ سے ڈرتا ہو، اور کیا علم ہوا اس شخص کو جو تجھ سے ڈرتا نہ ہو، اور کیا حکمت ہوا اس شخص کے پاس جو تیرے امر کی اطاعت نہ کرتا ہو۔

(۲۹۹۹۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ مَرَضَ يُضْنِينِي ، وَلا صِحَّةَ تُنْسِينِي ، وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ.

(۲۹۹۹۵) حضرت حسن ویلیٹیز سے مروی ہے کہ حضرت داؤد علایسلام نے یوں دعا فرمائی ہے: اے اللہ! ایسا مرض نہ ہو جو مجھے کمزور اور لاغر بنا دے، اور نہ ایسی صحت ہو کہ تو مجھے بھول جائے، اور لیکن اس کے درمیان رکھ۔

(۲۹۹۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوءِ.

(۲۹۹۹۶) حضرت سعید بن ابی سعید ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ یہ حضرت داؤد علایسلام کی دعا ہے: اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے کی ہمسائیگی سے۔

(۲۹۹۹۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ شَهِيدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ عليه السلام كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَمَلٍ يُخْزِينِي ، وَهَوًى يُرْدِينِي ، وَفَقْرٍ يُنْسِينِي ، وَغِنًى يُطْغِي.

(۲۹۹۹۷) حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت داؤد علایسلام یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے عمل سے جو رسوا کر دے، اور ایسی خواہش سے جو ہلاک کر دے، اور ایسی امیری سے جو سرکش بنا دے۔

(۴۱) ما علّمه النَّبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمّ هانِئٍ

وہ دعا جو نبی کریم صَلَّالِلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ام ھانی رضی اللہ عنہا کو سکھلائی

(۲۹۹۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : جَاءَتْ أُمُّ هَانِئٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ فَعَلِّمْنِي عَمَلاً أَعْمَلُهُ ، وَأَنَا جَالِسَةٌ ،

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكِ إِنْ كَبَّرْتِ اللَّهَ مِئَةَ تَكْبِيرَةٍ كَانَتْ خَيْرًا مِنْ مِئَةِ بَدَنَةٍ مُجَلَّلَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ ، وَإِنَّكِ إِنْ سَبَّحْتِ اللَّهَ مِئَةَ تَسْبِيحَةٍ كَانَتْ خَيْرًا مِنْ مِئَةِ رَقَبَةٍ تُعْتِقِينَهَا ، وَإِنَّكِ إِنْ حَمِدْتِ اللَّهَ مِئَةَ تَحْمِيدَةٍ كَانَتْ خَيْرًا مِنْ مِئَةِ فَرَسٍ مُسَرَّجٍ مُلَجَّمٍ يحمل عَلَيْهِنَّ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(نسائی ۱۰۶۸۰۔ ابن ماجہ ۳۸۱۰)

(۲۹۹۹۸) حضرت مسلم بن ابی مریم ﷫ فرماتے ہیں کہ حضرت ام ہانی ؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور فرمانے لگیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں کبرسنی کو پہنچ گئی اور کمزور ہوگئی ہوں آپ ﷺ مجھے کوئی ایسا عمل سکھلا دیں جو میں بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو سومرتبہ اللہ کی کبریائی بیان کرے تو یہ سو جھول پہنائے ہوئے قبول شدہ اونٹوں سے بہتر ہے، اور بے شک تو اگر سومرتبہ اللہ کی پاکی بیان کرے تو یہ سو غلاموں سے جن کو تو نے آزاد کیا ہو بہتر ہے، اور بے شک اگر تو اللہ کی سومرتبہ حمد وثنا کرے تو یہ زین کسے ہوئے اور لگام لگے ہوئے سو گھوڑوں سے بہتر ہے جن پر سامان اللہ کی راہ میں جانے کے لیے باندھا گیا ہو۔

(٤٢) دعاء عِيسى ابنِ مريم عليه السلام

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی دعا کا بیان

(۲۹۹۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ قِبَلَ الْجَمَاجِمِ مِنْ أَهْلِ الْمَسَاجِدِ قَالَ : أُخْبِرْتُ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَصْبَحْتُ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي مَا أَرْجُو ، وَلَا أَسْتَطِيعُ عنها دَفْعَ مَا أَكْرَهُ ، وَأَصْبَحَ الْخَيْرُ بِيَدِ غَيْرِي ، وَأَصْبَحْتُ مُرْتَهِنًا بِمَا كَسَبْتُ ، فَلَا فَقِيرَ أَفْقَرُ مِنِّي ، فَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتِي فِي دِينِي ، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّي ، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِي.

(۲۹۹۹۹) حضرت اسماعیل بن ابی خالد ﷫ فرماتے ہیں کہ جنگ جماجم سے پہلے مسجد والوں میں سے ایک آدمی نے مجھے بیان کیا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم ؑ یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں نے صبح کی ہے اس حال میں کہ میں اپنے نفس کے لیے اس چیز کا مالک نہیں جس میں پسند کرتا ہوں، اور نہ میں طاقت رکھتا ہوں اس چیز کو دور کرنے کی جس کو میں ناپسند کرتا ہوں، اور بھلائی وخیر نے میرے غیر کے قبضہ میں صبح کی ہے۔ اور میں نے صبح کی ہے اس حال میں کہ جو کچھ کمایا ہے وہ رہن رکھا گیا ہے، پس کوئی فقیر ایسا نہیں جو مجھ سے زیادہ فقر میں مبتلا ہو پس تو میرے دین کے معاملہ میں مجھے مصیبت میں مت ڈال، اور نہ ہی دنیا کو میرا سب سے بڑا غم بنا۔ اور مجھ پر مسلط نہ فرما اس شخص کو جو مجھ پر رحم نہ کرے۔

(۳۰۰۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ : ذُكِرَ عَنْ بَعْضِ الأَنْبِيَاءِ ، أَنَّهُ قَالَ : اللَّهُمَّ لَا تُكَلِّفْنِي طَلَبَ مَا لَمْ تُقَدِّرْهُ لِي ، وَمَا قَدَّرْتَ لِي مِنْ رِزْقٍ فَائْتِنِي بِهِ فِي يُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ ، وَأَصْلِحْنِي بِمَا أَصْلَحْتَ بِهِ

الصَّالِحِينَ ، فَإِنَّمَا أَصْلَحَ الصَّالِحِينَ أَنْتَ.

(۳۰۰۰۰) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذکر کیا گیا ہے کہ بعض انبیاء علیہم السلام نے یہ دعا کی ہے: اے اللہ! تو مجھے اس چیز کے طلب کرنے کا مکلف مت بنا جس (پر تو نے مجھے قدرت عطا نہیں کی) کو تو نے میرے مقدر میں نہیں رکھا۔ اور جو رزق تو نے میرے مقدر میں رکھا ہے تو اس کو اپنی طرف سے آسانی اور عافیت سے مجھے عطا فرما، اور مجھے نیک فرما اس چیز کے ذریعہ سے جس کے ذریعہ سے تو نے نیکوکاروں کو نیک بنایا، پس بے شک نیکوکاروں کی اصلاح کرنے والا تو ہی ہے۔

(۳۰۰۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، أَنَّ نُوحًا وَمَنْ بَعْدَهُ كَانُوا يَتَعَوَّذُونَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

(۳۰۰۰۱) حضرت ابو العلاء ابن الشخیر رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے بعد کے انبیاء کرام علیہم السلام فتنۂ دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

(٤٣) فِي الدَّابَّةِ يصِيبها الشّيء بِأَيِّ شيءٍ تعوذ بِهِ ؟

اس جانور کے بارے میں جس کو کوئی مصیبت پہنچے: تو کس چیز کے ساتھ اس کے لیے پناہ مانگی جائے

(۳۰۰۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ سُحَيْمِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ إِذْ جَاءَتْ وَلِيدَةٌ أَعْرَابِيَّةٌ إِلَى سَيِّدِهَا وَنَحْنُ نَعْرِضُ مُصْحَفًا ، فَقَالَتْ : مَا يجلسك وَقَدْ لَقَعَ فُلانٌ مُهْرَكَ بِعَيْنِهِ ، فَتَرَكَهُ يتقلب فِي الدَّارِ كَأَنَّهُ فِي قدر ، قُمْ فَابْتَغِ رَاقِيًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ تَبْتَغِ رَاقِيًا وَانْفُثْ فِي مَنْخِرِهِ الأَيْمَنِ أَرْبَعًا ، وَفِي الأَيْسَرِ ثَلاثًا ، وَقُلْ : لاَ بَأْسَ ، لاَ بأس ، أَذْهِبَ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي ، لاَ يَكْشِفُ الضُّرَّ إِلاَّ أَنْتَ ، قَالَ : فَذَهَبَ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْنَا ، قَالَ : قلت مَا أَمَرْتَنِي فَمَا جِئْت حَتَّى رَاثَ وَبَالَ وَأَكَلَ.

(۳۰۰۰۲) حضرت سحیم بن نوفل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ اس درمیان ایک دیہاتی بچی اپنے آقا کے پاس حاضر ہوئی اور ہم قرآن مجید زبانی پڑھ رہے تھے۔ پس وہ کہنے لگی: کس چیز نے تجھے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ تحقیق تیرے فلاں اونٹ کو کسی نے نظرِ بد لگا دی ہے۔ پس اس نے کھانا چھوڑ دیا ہے اور گھر میں بہت بے چین ہو رہا ہے گویا کہ وہ ہانڈی میں ہو! کھڑے ہو کر کسی تعویذ کرنے والے کو تلاش کر، تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی تعویذ کرنے والے کو تلاش مت کرو۔ اور اس کے دائیں نتھنے میں چار مرتبہ اور بائیں نتھنے میں تین مرتبہ پھونک مارو اور یہ کلمات کہو، کوئی حرج کی بات نہیں، کوئی حرج کی بات

نہیں، لوگوں کے رب اس حرج کو دور فرما۔ تو شفاء عطا کر تو شفا دینے والا ہے، مصیبت کو تیرے سوا کوئی دور نہیں کرتا۔ راوی فرماتے ہیں، وہ آدمی چلا گیا پھر ہمارے پاس واپس لوٹا تو کہنے لگا، جن کلمات کا آپ نے حکم دیا میں نے وہ پڑھے، میں آپ کے پاس نہیں آیا یہاں تک کہ اس نے لید کی اور پیشاب کیا اور کھانا کھایا۔

(٤٤) ما كان يدعو بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟

اس دعا کا بیان جو نبی کریم ﷺ مانگا کرتے تھے

(٣...٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُكْتِبِ ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ قَيْسٍ الْحَنَفِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: رَبِّ أَعِنِّي، وَلا تُعِنْ عَلَيَّ ، وَانْصُرْنِي ، وَلا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي ، وَلا تَمْكُرْ عَلَيَّ ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرَ الْهُدَى لِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مُطِيعًا ، إِلَيْكَ مُخْبِتًا، إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي. (ابوداؤد ۱۵۰۵۔ ترمذی ۳۵۵۱)

(۳۰۰۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی دعا میں یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: اے میرے رب! میری مدد فرما، اور میرے خلاف مدد مت فرما، اور میری نصرت فرما اور میرے خلاف نصرت مت فرما۔ اور میرے حق میں تدبیر فرما اور میرے خلاف تدبیر مت فرما۔ اور مجھے ہدایت عطا فرما۔ اور رہدایت کو میرے لیے آسان فرما۔ اور میری نصرت فرما اس شخص کے خلاف جو مجھ پر سرکشی کرے۔ اے میرے رب! تو مجھے بنا دے اپنی ذات کا بہت شکر ادا کرنے والا، اور بہت ذکر کرنے والا تیری ذات کا، اور تجھ سے بہت ڈرنے والا، اور اپنا فرمانبردار اپنی طرف عاجزی وانکساری کرنے والا، اپنی طرف دعا کرنے والا اور رجوع کرنے والا، اے میرے رب! میری توبہ کو قبول فرما۔ اور میرے گناہوں کو دھو دے، اور میری دعا کو قبول فرما۔ اور میرے دل کو ہدایت عطا فرما، اور میری دلیل کو مضبوط فرما دے۔ اور میری زبان کو سیدھا کر دے۔ اور میرے دل کے کینہ وبغض کو ختم فرما دے۔

(٣...٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي. (نسائی ۹۹۰۸۔ احمد ۳۷۵)

(۳۰۰۰۴) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وضو کا پانی لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا پس آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور نماز ادا فرمائی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! میرے گناہوں کی بخشش فرما۔ اور میرے گھر میں وسعت عطا فرما، اور میرے لیے میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

(۳۰۰۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَن شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَؤُلاءِ الدَّعَوَاتِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي ، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي.

(بخاری ۶۳۹۸۔ احمد ۴۱۷)

(۳۰۰۰۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میری غلطی کو معاف فرما۔ اور میری لاعلمی بھی، اور میرے معاملہ میں بے اعتدالی کو بھی، جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، اے اللہ میری سنجیدگی اور میرے مذاق کو معاف فرما۔ اور میری جان بوجھ کر ہونے والی غلطیوں کو اور بھول کر ہونے والی غلطیوں کو بھی معاف فرما۔ اور یہ سب چیزیں میری طرف سے ہیں۔

(۳۰۰۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَن مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ ، وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ. (ترمذی ۳۵۹۹۔ ابن ماجہ ۲۵۱)

(۳۰۰۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! جو کچھ تو نے مجھے سکھایا ہے اس سے مجھے نفع عطا فرما۔ اور مجھے وہ چیز سکھا دے جو مجھے فائدہ پہنچائے۔ اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے ہر حال میں۔ اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے۔

(۳۰۰۰۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَن سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاءِ ، عَن عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَامْرَأَةٍ مِنْ قَيْسٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَدُهُمَا : سَمِعْته يَقُولُ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَخَطَايَايَ وَعَمْدِي ، وَقَالَ الآخَرُ : سَمِعْته يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَهْدِيك لأَرْشَدِ أَمْرِي ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي. (احمد ۲۱۔ ابن حبان ۹۰۱)

(۳۰۰۰۷) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ اور قبیلہ قیس کی عورت سے مروی ہے، ان دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے، ان میں سے ایک نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے بھول کر اور جان بوجھ کر کیے جانے والے گناہوں کی بھی مغفرت فرما۔ اور دوسرے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ ہی سے اپنے درست معاملہ کے لیے ہدایت طلب کرتا ہوں۔ اور میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے۔

(۳۰۰۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي رِشْدِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَن جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ : مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاةَ الْغَدَاةِ ، أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ .

وَهِيَ تَذْكُرُ اللَّهَ ، فَرَجَعَ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ ، أَوْ قَالَ : انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهِيَ كَذَلِكَ ، فَقَالَ : لَقَدْ قُلْتُ مُنْذُ قُمْتُ عَنْكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلاثَ مَرَّاتٍ هِيَ أَكْثَرُ وَأَرْجَحُ ، أَوْ أَوْزَنُ مِمَّا قُلْتِ : سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ. (مسلم ۷۹۔ ترمذی ۳۵۵۵)

(۳۰۰۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے صبح کی نماز کے وقت یا صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اس حال میں کہ میں اللہ کا ذکر کر رہی تھی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے جب دن نکل آیا، یا یوں فرمایا: جب نصف دن گزر گیا اور آپ اسی حالت میں تھیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں تمہارے پاس سے اُٹھا تو میں نے چار کلمات تین مرتبہ پڑھے جو ثواب میں بہت زیادہ اور راجح ہیں یا یوں فرمایا؛ وہ وزن میں بہت بھاری ہیں اس سے جو کلمات تم نے پڑھے۔ اور وہ یہ ہیں: اللہ کی پاکی ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے بقدر، اللہ کی پاکی ہے اس کی خوشنودی کے لیے، اللہ ہی کی پاکی ہے اس کے عرش کے وزن کے بقدر، اللہ کی پاکی ہے اس کے کلمات کی روشنائی کے بقدر۔

(۳۰۰۰۹) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ : كَانَ يَقُولُ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي اللَّهُمَّ اهْدِنِي اللَّهُمَّ سَدِّدْنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي.

(۳۰۰۰۹) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میری مغفرت فرما! اے اللہ! مجھ پر رحم فرما۔ اے اللہ! مجھے ہدایت عطا فرما۔ اے اللہ! تو مجھے سیدھا راستہ دکھا دے۔ اے اللہ! تو مجھے عافیت بخش دے۔ اے اللہ! تو مجھے رزق عطا فرما۔

(۳۰۰۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ ، وَلا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ ، وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا ، وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيمَا عِنْدَكَ ، وَاجْعَلْ غِنَانَا فِي أَنْفُسِنَا. (ابو نعیم ٦٦)

(۳۰۰۱۰) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اپنے فضل سے ہمیں رزق عطا فرما۔ اور ہمیں اپنے رزق سے محروم مت فرما۔ اور جو رزق تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس میں ہمیں برکت عطا فرما۔ اور ہمیں شوق عطا فرما اس چیز میں جو تیرے پاس ہے۔ اور ہمارے نفوس میں بے نیازی کو رکھ دے۔

(۳۰۰۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَغَيْرِهِ ، قَالا : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَقِلْنِي عَثْرَتِي ، وَاسْتُرْ عَوْرَتِي ، وَآمِنْ رَوْعَتِي ، وَاكْفِنِي مَنْ بَغَى عَلَيَّ وَانْصُرْنِي مِمَّنْ ظَلَمَنِي وَأَرِنِي ثَأْرِي فِيهِ.

(۳۰۰۱۱) حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ وغیرہ حضرات فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! میری لغزشوں کو زائل فرما۔ اور میرے ستر کو چھپا دے۔ اور میرے خوف کو امن سے بدل دے۔ اور میری کفایت فرما۔ اس شخص کے مقابلہ میں جو مجھ

پر سرکشی کرے۔اور میری مدد فرما اس سے جو مجھ پر ظلم کرے۔

(۳۰۰۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك بِأَنَّك الأَوَّلُ فَلا شَيْءَ قَبْلَك ، وَالآخِرُ فَلا شَيْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلا شَيْءَ فَوْقَك ، وَالْبَاطِنُ فَلا شَيْءَ دُونَك أَنْ تَقْضِيَ عَنَّا الدَّيْنَ ، وَأَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ الْفَقْرِ.

(۳۰۰۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ ہی سے سوال کرتا ہوں کیونکہ آپ ہی سب سے پہلے ہیں آپ سے پہلے کوئی چیز نہیں، اور آپ سب سے بعد میں ہیں پس آپ کے بعد کوئی چیز نہیں ہے اور آپ ہی ظاہر و آشکارا ہیں آپ کے اوپر کوئی چیز نہیں ہے اور آپ ہی پوشیدہ و پنہاں ہیں آپ کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے۔ کہ آپ ہمارے قرض کو ادا فرما دیجیے۔اور آپ ہمیں محتاجی سے بے نیاز کر دیں۔

(۳۰۰۱۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَغْلِبَنِي دَيْنٌ ، أَوْ عَدُوٌّ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ. (ابوداؤد ۱۵۱۷۔ احمد ۲۴۴)

(۳۰۰۱۳) حضرت جابر بن المنکد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! تو میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ قرض یا کوئی دشمن مجھ پر غالب ہو۔اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں آدمیوں کے غالب آنے سے۔

(۳۰۰۱٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ :جعلَنِي عَلِيٌّ خَلْفَهُ ، ثُمَّ سَارَ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ :اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي ، إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ أَحَدٌ غَيْرُك ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَضَحِكَ ، قُلْتُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، اسْتِغْفَارُك رَبَّك ، وَالْتِفَاتُك إِلَيَّ تَضْحَكُ ؟ قَالَ: حَمَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ ، ثُمَّ سَارَ بِي إِلَى جَانِبِ الْحَرَّةِ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ أَحَدٌ غَيْرُك ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَضَحِكَ ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، اسْتِغْفَارُك رَبَّك وَالْتِفَاتُك إِلَيَّ تَضْحَكُ ؟ قَالَ ضَحِكْت لِضَحِكِ رَبِّي لِعَجَبِهِ لِعَبْدِهِ ، أَنَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ أَحَدٌ غَيْرُهُ. (ابوداؤد ۲۵۹۵۔ ترمذی ۳۴۴۶)

(۳۰۰۱۴) حضرت علی بن ربیعہ رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا پھر حرہ مقام کی جانب چلنے لگے پھر اپنا سر آسمان کی طرف بلند کیا اور یہ دعا پڑھی: میرے گناہوں کی بخشش فرما: بے شک تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کی بخشش نہیں کرسکتا۔ پھر وہ میری طرف متوجہ ہو کر ہنسنے لگے۔اس پر میں نے کہا، اے امیر المؤمنین! آپ نے اپنے رب سے گناہوں کی

بخشش طلب کی اور پھر میری طرف متوجہ ہو کر ہنسنے کیوں لگے؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ پھر مجھے لے کر حرہ مقام کی جانب چلنے لگے۔ پھر اسی طرح اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور یہ دعا فرمائی۔ اے اللہ! میرے گناہوں کی مغفرت فرما۔ بے شک آپ کے سوا کوئی بھی گناہوں کی بخشش نہیں کرسکتا۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر آپ ﷺ ہنسنے لگے۔ اس پر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے اپنے رب سے بخشش طلب کی۔ اور پھر میری طرف متوجہ ہو کر ہنسنے کیوں لگے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں مسکرایا اپنے رب کے مسکرانے کی وجہ سے کہ اللہ اپنے بندے پر تعجب کرتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی مغفرت نہیں کرسکتا۔

(٤٥) الرّجل يريد الحاجة ما يدعو بِهِ ؟

جو آدمی ضرورت پوری کرنا چاہتا ہو تو وہ یوں دعا کرے

(٣٠٠١٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إذَا أَرَادَ أَحَدُكُمَ الْحَاجَةَ فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ إنِّي أَسْتَخِيرُك بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُك بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُك مِنْ فَضْلِكَ فَإِنَّك تَقْدِرُ، وَلا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ، وَلا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إنْ كَانَ هَذَا الأَمْرَ الَّذِي أَرَدْته خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَخَيْرِ عَاقِبَتِي فَيَسِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ كَانَ غَيْرُ ذَلِكَ خَيْرًا فَقَدِّرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُمَا كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِمَا قَضَيْت. (بزار ١٥٨٣)

(۳۰۰۱۵) حضرت ابراہیم ؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک کسی ضرورت کے پوری کرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ یہ کلمات کہہ لیا کرے: اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں۔ اور میں تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت مانگتا ہوں اور میں تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ بلاشبہ تجھے ہی قدرت حاصل ہے اور مجھے قدرت نہیں ہے۔ اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، اور تو غیب کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام جس کے کرنے کا میں نے ارادہ کیا ہے میرے دین، دنیا و آخرت میں میرے لیے بہتر ہے تو اس کام کو میرے لیے آسان فرما۔ اور میرے لیے اس میں برکت فرما۔ اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور کام بہتر ہے پس وہ خیر میرے مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو۔ پھر مجھے راضی فرما دے اس فیصلہ سے جو تو نے کیا ہے۔

(٣٠٠١٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ: حدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَّالِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الاسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، قَالَ: إذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِأَمْرٍ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يُسَمِّي الأَمْرَ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إنِّي أَسْتَخِيرُك بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُك بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُك مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّك تَقْدِرُ، وَلا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ، وَلا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إنْ كَانَ هَذَا الأَمْرُ خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي

فَاقْدِرْهُ لِي ، وَيَسِّرْهُ لِي ، وَبَارِكْ لِي فِيهِ ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا فِي دِينِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ. (بخاری ۱۱۶۲۔ ابوداؤد ۱۵۴۳)

(۳۰۰۱۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن مجید کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ اور یوں ارشاد فرمایا کرتے تھے: جب تمہیں کوئی کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھو۔ پھر اس کام کا نام لو۔ اور یوں دعا کرو: اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں، اور میں تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں پس بلاشبہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں ہے۔ اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور غیب کی باتوں کو تو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام میری دنیا و آخرت میں میرے لیے بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر فرما۔ اور آسان فرما۔ اور میرے لیے اس میں برکت عطا فرما۔ اور اگر یہ کام میری دنیا و آخرت میں شر ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما۔ اور میرے لیے خیر مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو اور پھر اس سے راضی فرما دے۔

(۳۰۰۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ : إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمَ الْحَاجَةَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ ، وَلا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ ، وَلا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ ، اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا الأَمْرُ الَّذِي أَرَدْتُه خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَمَعِيشَتِي وَخَيْرِ عَاقِبَةٍ فَيَسِّرْهُ لِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ ، وَإِنْ كَانَ غَيْرُ ذَلِكَ خَيْرًا فَقَدِّرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ وَرَضِّنِي بِهِ.

(۳۰۰۱۷) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی ایک کو کوئی ضرورت درپیش ہو تو اس کو چاہیے کہ یوں دعا کرے اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ پس بلاشبہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں ہے۔ اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا۔ اور تو غیب کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر یہ کام جس کے کرنے کا میں نے ارادہ کیا ہے میرے دین و دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لیے آسان فرما اور میرے لیے اس میں برکت فرما۔ اور اگر اس کے علاوہ کسی کام میں بھلائی ہے تو اس بھلائی کو میرے لیے مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو اور مجھے اس سے راضی فرما دے۔

(٤٦) فی الرّجل إذا دعا بِبطنِ كفّهِ

آدمی جب دعا کرے تو اپنی ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ سے کرے

(۳۰۰۱۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا سَأَلْتُمَ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِبُطُونِ أَكُفِّكُمْ ، وَلا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا.

(۳۰۰۱۸) حضرت ابن محیریز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ سے سوال کرو تو تم اپنی ہتھیلیوں کے

اندرونی حصہ کے ساتھ سوال کرو۔ اور تم ہتھیلیوں کی پشت سے سوال مت کرو۔

(۳۰۰۱۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرٍ قَالَ : الْمَسْأَلَةُ هَكَذَا وَبَسَطَ كَفَّهُ نَحْوَ وَجْهِهِ ، وَالتَّعَوُّذُ هَكَذَا وَقَلَبَ كَفَّيْهِ.

(۳۰۰۱۹) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شہر ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ سوال کرنا اس طرح ہوتا ہے، اور انہوں نے اپنے ہاتھوں کو پھیلایا اس انداز سے کہ ہتھیلی کا رخ چہرے کی طرف تھا۔ اور فرمایا: تعوذ اس طرح ہوتا ہے۔ اور انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو پلٹ دیا۔

(۳۰۰۲۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلِمَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِعَرَفَةَ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ هَكَذَا ، يَجْعَلُ ظَاهِرَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ ، وَبَاطِنَهُمَا مِمَّا يَلِي الأَرْضَ. (احمد ۸۵۔ طیالسی ۲۱۷۴)

(۳۰۰۲۰) حضرت ابو سعید الخدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مقام عرفہ میں دعا مانگ رہے تھے، اور آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے ہوئے تھے کہ ہاتھ کا ظاہری حصہ چہرے کے سامنے تھا۔ اور ہاتھ کا باطنی حصہ کا رخ زمین کی طرف تھا۔

(۳۰۰۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الإِخْلاصُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ ، وَالدُّعَاءُ هَكَذَا يَعْنِي يُشِيرُ بِبُطُونِ كَفَّيْهِ ، وَالاسْتِخَارَةُ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَوَلَّى ظُهُورَهُمَا وَجْهَهُ.

(۳۰۰۲۱) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ اخلاص اس طرح ہے اور اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور دعا مانگنا اس طرح ہے یعنی اپنی دونوں ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ سے اور پناہ مانگنا اس طرح ہے۔ اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور ان کی پشت کو اپنے چہرے کی طرف پھیر دیا۔

(٤٧) ما يؤمر بِهِ الرّجل إذا نزل المنزل أن يدعو بِهِ

آدمی کو حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ کسی منزل پر اترے تو یہ دعا پڑھے

(۳۰۰۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلاَنَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلاً قَالَ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْمَنْزِلِ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ. (مسلم ۲۰۸۰۔ احمد ۴۰۹)

(۳۰۰۲۲) حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص جب کسی منزل پر اترے اور یہ دعا پڑھ لے: میں اللہ کے پناہ مانگتا ہوں اس کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے، تو اس منزل میں کوئی بھی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔ یہاں تک کہ وہ وہاں سے کوچ کر جائے۔

(٤٨) من كرِهَ الاعتِداءَ فِي الدُّعاءِ

جو شخص دعا میں زیادتی کو ناپسند سمجھے

(٣٠٠٢٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ عَبَايَةَ ، عَنْ مَوْلًى لِسَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّهُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ. (ابو داؤد ۱۴۷۵۔ احمد ۱۸۳)

(۳۰۰۲۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو دعا میں زیادتی کریں گے۔

(٣٠٠٢٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتُهَا ، فَقَالَ : أَيْ بُنَيَّ ، سَلِ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَعُذْ بِهِ مِنَ النَّارِ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : سَيَكُونُ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ. (ابو داؤد ۹۷۔ احمد ۵۵)

(۳۰۰۲۴) حضرت ابو نعامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن المغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا! اے اللہ! میں آپ سے سفید موتیوں کے محل کا سوال کرتا ہوں۔ جنت کے دائیں طرف جب میں اس میں داخل ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تو اللہ سے جنت کا سوال کر۔ اور جہنم سے اللہ کی پناہ مانگ پس بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے۔ عنقریب ایسے لوگ ہوں گے جو دعا میں زیادتی کریں گے۔

(٤٩) فِي ثوابِ التَّسبِيحِ

اللہ کی پاکی بیان کرنے کے ثواب میں

(٣٠٠٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. (مسلم ۲۰۷۲۔ ترمذی ۳۵۹۷)

(۳۰۰۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کلمات کا کہنا: اللہ پاک ہے، اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ مجھے زیادہ پسند ہے اس چیز سے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یعنی دنیا سے۔

(۳۰۰۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ. (بخاری ۶۴۰۶۔ مسلم ۲۰۷۲)

(۳۰۰۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور ترازو میں بھاری ہیں اور رحمٰن کے پسندیدہ ہیں: پاک ہے اللہ اور اپنی حمد کے ساتھ ہے۔ پاک ہے اللہ عظمت والا۔

(۳۰۰۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْت هَانِءَ بْنَ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أُمِّهِ حُمَيْضَةَ بِنْتَ يَاسِرٍ ، عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ ، وَكَانَتْ إِحْدَى الْمُهَاجِرَاتِ ، قَالَتْ : قَالَ لها رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّقْدِيسِ ، وَاعْقِدْنَ بِالأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَسْئُولاتٍ مُسْتَنْطَقَاتٍ ، وَلا تَغْفُلْنَ فَتُنْسَيْنَ مِنَ الرَّحْمَةِ.

(۳۰۰۲۷) حضرت یُسَیرہ رضی اللہ عنہا جو مہاجرہ صحابیہ ہیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم عورتوں پر لازم ہے اللہ کی پاکی بیان کرنا۔ اور بڑائی بیان کرنا اور اللہ کی تعظیم و تکریم کرنا۔ اور ان کو اپنی انگلیوں پر شمار کرو کیونکہ ان انگلیوں سے پوچھا جائے گا اور ان کو گویائی دی جائے گی (قیامت کے دن) اور تم غفلت میں مبتلا مت ہونا۔ پس تم رحمت کی نظر سے بھلا دی جاؤ گی۔

(۳۰۰۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَوْ عَنْ أَخِيهِ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الَّذِينَ يَذْكُرُونَ مِنْ جَلالِ اللهِ من تَسْبِيحِهِ وَتَحْمِيدِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَهْلِيلِهِ ، يَتَعَاطَفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ ، لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ ، يُذَكِّرُونَ بِصَاحِبِهِنَّ ، أَوَ لَا يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ لَا يَزَالَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ شَيْءٌ يُذَكِّرُ بِهِ. (ابن ماجه ۳۸۰۹۔ احمد ۲۷۱)

(۳۰۰۲۸) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ لوگ جو اللہ کی عظمت کا ذکر کرتے ہیں، اس کی پاکی بیان کر کے۔ اور اس کی تعریف بیان کر کے، اور اس کی بڑائی بیان کر کے اور کلمہ توحید پڑھ کر۔ تو عرش کے نزدیک فرشتے ان سے محبت کرتے ہیں۔ ان کی آواز شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوتی ہے۔ وہ ذکر کرتے ہیں ان کلمات کے پڑھنے والوں کا کیا تم میں سے کوئی ایک بھی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ہمیشہ مستقل رحمٰن کے نزدیک اس وجہ سے اس کا ذکر کیا جائے؟

(۳۰۰۲۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ غُرِسَ لَهُ نَخْلَةٌ ، أَوْ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

(ترمذی ۳۴۶۴۔ ابن حبان ۸۲۶)

(۳۰۰۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ کلمات کہے: اللہ پاک ہے عظمت والا ہے، تو جنت میں اس کے لیے کھجور کا درخت یا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(۳۰۰۳۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مِئَةَ مَرَّةٍ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ. (بخاری ۶۴۰۵۔ مسلم ۲۰۷۱)

(۳۰۰۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن میں سو (۱۰۰) مرتبہ یہ کلمہ کہے: پاک ہے اللہ اور اپنی تعریف کے ساتھ۔ تو اس کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(۳۰۰۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلامِ إِلَى اللهِ ؟ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلامِ إِلَى اللهِ ، قَالَ : أَحَبُّ الْكَلامِ إِلَى اللهِ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(مسلم ۲۰۹۳۔ ترمذی ۳۵۹۳)

(۳۰۰۳۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں اس کلام کی جو اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ضرور بتلا دیں وہ کلام جو اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام یہ ہے: پاک ہے اللہ اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔

(۳۰۰۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ : أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ أَنَّهُ لا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ ، وَسَأَلَهُ شَيْئًا يُجْزِءُ بِالْقُرْآنِ ، فَقَالَ لَهُ : قُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

(ابو داؤد ۸۲۸۔ احمد ۳۵۳)

(۳۰۰۳۲) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس اس نے ذکر کیا کہ وہ قرآن کو سیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور اس نے سوال کیا ایسی چیز کے بارے میں جو قرآن کے برابر ہو ثواب میں۔ تو آپ ﷺ نے اس کو ارشاد فرمایا: تو یہ کلمات کہہ لیا کر: اللہ پاک ہے، اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ ہی کی مدد سے ہے۔

(۳۰۰۳۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ.

(مسلم ۴۹۸۔ احمد ۱۶۸)

(۳۰۰۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر تسبیح ایک صدقہ ہے۔

(٣٠٠٣٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنِ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ : لأَنْ أَقُولَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِعَدَدِهَا دَنَانِيرَ.

(۳۰۰۳۴) حضرت ابوعبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے لیے ان کلمات کا کہنا: اللہ پاک ہے، اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں اس کی تعداد کے بقدر دینار صدقہ کروں۔

(٣٠٠٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَن هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لأَنْ أُسَبِّحَ تَسْبِيحَاتٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُنْفِقَ عَدَدَهُنَّ دَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ عز وجل.

(۳۰۰۳۵) حضرت ھلال بن یساف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے تسبیحات بیان کرنا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اس کی تعداد کے بقدر دنانیر کو اللہ کے راستے میں خرچ کروں۔

(٣٠٠٣٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَن طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : لأَنْ أَقُولَهَا يَعْنِي سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْمِلَ عَلَى عِدَّتِهَا مِنْ خَيْلٍ بِأَرْسَانِهَا.

(۳۰۰۳۶) حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے ان کلمات کا کہنا یعنی اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں ان کے برابر گھوڑوں پر سوار ہوں۔

(٣٠٠٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَن مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : إذَا قَالَ الْعَبْدُ سُبْحَانَ اللهِ ، قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ : وَبِحَمْدِهِ ، فَإِذَا قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، صَلَّوْا عَلَيْهِ ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ صَلَّتْ عَلَيْهِ.

(۳۰۰۳۷) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ کہتا ہے: اللہ پاک ہے، تو فرشتے کہتے ہیں، اور اسی کی تعریف ہے۔ اور جب بندہ کہتا ہے: اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے، تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں، اور ابواسامہ نے مؤنث کا صیغہ ذکر کیا ہے کہ ملائکہ اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

(٣٠٠٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَن زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلا أُعَلِّمُكُمْ مَا عَلَّمَ نُوحٌ ابْنَهُ ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : آمُرُكَ بِقَوْلِ : لاَ إلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، فَإِنَّ السَّمَاوَاتِ لَوْ كَانَتْ فِي

كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهَا ، وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً قَصَمَتْهَا ، وَآمُرُكَ تُسَبِّحُ اللَّهَ وَتَحْمَدُهُ ، فَإِنَّهُ صَلاةُ الْخَلْقِ وَتَسْبِيحُ الْخَلْقِ ، وَبِهَا يُرْزَقُ الْخَلْقُ. (بخاری ۵۴۸۔ احمد ۱۶۹)

(۳۰۰۳۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو وہ کلمات نہ سکھاؤں جو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو سکھائے تھے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کیوں نہیں؟ ضرور، حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا تھا، میں تجھے حکم دیتا ہوں ان کلمات کے پڑھنے کا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ پس بلاشبہ اگر تمام آسمانوں کو ایک ترازو کے پلڑے میں رکھا جائے تو کلمہ والا پلڑا جھک جائے۔ اور اگر کسی دائرہ میں ہو تو یہ کلمات ان کو توڑ دیں اور میں تجھے حکم دیتا ہوں اللہ کی پاکی اور اس کی تعریف بیان کرنے کا۔ پس بے شک یہ مخلوق کی دعا ہے اور مخلوق کی تسبیح ہے۔ اور اسی کے ذریعے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے۔

(۳۰۰۳۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ :تَسْبِيحَةٌ بِحَمْدِ اللهِ فِي صَحِيفَةِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَسِيلَ ، أَوْ تَسِيرَ مَعَهُ جِبَالُ الدُّنْيَا ذَهَبًا.

(۳۰۰۳۹) حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن کے نامہ اعمال میں اللہ کی تعریف کی ایک تسبیح کا ہو جانا بہتر ہے اس بات سے کہ اس کے ساتھ دنیا کے پہاڑ سونا بن کر بہہ پڑیں یا چل پڑیں۔

(۳۰۰۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ قَالَ :قَالَ سَمِعْته يَقُولُ :تَسْبِيحَةٌ فِي طَلَبِ حَاجَةٍ خَيْرٌ مِنْ لَقُوحٍ صَفِيٍّ فِي عَامٍ أَزِبَةٍ ، أَوْ لَزِبَةٍ.

(۳۰۰۴۰) حضرت ولید بن العیزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی ضرورت کو پورا کرنے میں تسبیح کرنا قحط سالی کے زمانہ میں دودھ سے بھرے ہوئے تھنوں والی اونٹنی سے بہتر ہے۔

(۳۰۰۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عفاق ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ : أَيَعْجَزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسَبِّحَ مِئَةَ تَسْبِيحَةٍ وَتَكُونَ لَهُ أَلْفُ تَسْبِيحَةٍ.

(۳۰۰۴۱) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا تم میں سے کوئی سو مرتبہ تسبیح پڑھنے سے عاجز ہے اور وہ ثواب میں اس کے لیے ہزار تسبیح کے برابر ہو جائیں۔

(۳۰۰۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هَذِهِ السَّارِيَةِ قَالَ :مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إلَيْهِ كُتِبَتْ لَهُ فِي رِقٍّ ، ثُمَّ طُبِعَ عَلَيْهَا خَاتَمٌ مِنْ مِسْكٍ فَلَمْ يُكْسَرْ حَتَّى يُوَافِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۰۰۴۲) حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے مجھے بیان کیا ہے کہ: جو شخص یہ کلمات کہے: اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے، میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں اور اسی سے اپنے گناہوں کی توبہ کرتا

ہوں تو ایک سفید تختہ پر اس کے لیے ان کا ثواب لکھا جاتا ہے، پھر اس پر مشک کی ایک مہر لگا دی جاتی ہے۔ پھر نہیں توڑا جاتا اس مہر کو یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن ان کلمات کا پورا پورا ثواب حاصل کر لے۔

(٣٠٠٤٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنِي هِشَامٌ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَا- قَالَ : لأَنْ أُسَبِّحَ مِئَةَ تَسْبِيحَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِمِئَةِ دِينَارٍ عَلَى الْمَسَاكِينِ.

(۳۰۰۴۳) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سو مرتبہ میں اللہ کی پاکی بیان کروں یہ مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں سو دینار مساکین پر خرچ کروں۔

(٣٠٠٤٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنِ دُكَيْنٍ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةِ : سَبِّحِي اللَّهَ كُلَّ غَدَاةٍ عَشْرًا وَكَبِّرِي عَشْرًا وَاحْمَدِي عَشْرً وَقُولِي : اغْفِرْ لِي عَشْرًا ، فَإِنَّهُ يَقُولُ : قَدْ فَعَلْت قَدْ فَعَلْت.

(۳۰۰۴۴) حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: تم ہر صبح کو دس مرتبہ اللہ کی پاکی بیان کیا کرو۔ اور دس مرتبہ اس کی بڑائی بیان کرو۔ اور دس مرتبہ اس کی تعریف بیان کرو۔ اور دس مرتبہ یہ کلمات کہو! مجھے معاف فرما دے۔ تو اللہ فرماتے ہیں: تحقیق میں نے ایسا کیا، میں نے ایسا کیا۔

(٣٠٠٤٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا : أَيَعْجَزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ فِي الْيَوْمِ أَلْفَ حَسَنَةٍ ؟ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ : كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ ، قَالَ : يُسَبِّحُ اللَّهَ مِئَةَ تَسْبِيحَةٍ ، فَتُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ ، أَو تُحَطُّ عَنهُ أَلْ خَطِيئَةٍ. (مسلم ۲۰۷۳۔ احمد ۱۸۰)

(۳۰۰۴۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص عاجز ہے اس بات سے کہ وہ روز ایک ہزار نیکیاں کمائے؟ تو ایک پوچھنے والے نے پوچھا: ہم میں سے کوئی ایک کیسے ہزار نیکیاں کما سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ سو مرتبہ اللہ کی پاکی بیان کرے تو اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں یا اس کے ہزار گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔

(٣٠٠٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ كَعْبٍ قَالَ : إِنَّ مِنْ خَيْرِ الْقِ سُبْحَةَ الْحَدِيثِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدَ الرَّحْمَانِ ، وَمَا سُبْحَةُ الْحَدِيثِ ، قَالَ : يُسَبِّحُ الرَّجُلُ ، وَالْقَوْمُ يُحَدِّثُونَ.

(۳۰۰۴۶) حضرت عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بہترین بات سبحۃ الحدیث ہے۔ حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا: سبحۃ الحدیث کیا ہے؟ اے ابو عبد الرحمن! انہوں نے فرمایا کہ: آدمی تسبیح کر رہا ہو اور لوگ باتیں کر رہے ہوں۔

(٣٠٠٤٧) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَسَكَتَ سَكْتَةً فَقَالَ : لَقَدْ أَصَبْت بِسَكْتَتِي هَذِهِ مِثْلَ مَا سَقَى النِّيلُ وَالْفُرَاتُ ، قَالَ : قُلْنَا : وَمَا أَصَبْت ؟ قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۰۰۴۷) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سعد بن مالک کے پاس تھے پس ان پر سکتہ طاری ہوگیا۔ پھر وہ فرمانے لگے: البتہ تحقیق مجھے جو یہ سکتہ لاحق ہوا جسے دریائے نیل وفرات نے سراب کر دیا ہو۔ حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں۔ ہم نے پوچھا: آپ کو کیا چیز لاحق ہوئی تھی۔ انہوں نے فرمایا اللہ پاک ہے، اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(٣٠٠٤٨) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : إذَا قَالَ الْعَبْدُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ، قَالَ الْمَلَكُ : كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ قَالَ : يقول : اكْتُبْ لَهُ رَحْمَتِي كَثِيرًا ، وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ : اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، قَالَ الْمَلَكُ : كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ قَالَ : اكْتُبْ رَحْمَتِي كَثِيرًا ، وَإِذَا قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ كَثِيرًا ، قَالَ الْمَلَكُ : كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ قَالَ : اكْتُبْ له رَحْمَتِي كَثِيرًا.

(۳۰۰۴۸) حضرت ابو سعید نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کہتا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، تو فرشتہ عرض کرتا ہے، میں کیا لکھوں؟ راوی کہتے ہیں: اللہ فرماتے ہیں۔ تم اس کے لیے میری ڈھیر ساری رحمت لکھ دو۔ جب بندہ کہتا ہے اللہ اکبر کبیرا تو فرشتہ کہتا ہے کہ میں کیا لکھوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کے لیے میری بہت ساری رحمت لکھ دو اور جب بندہ کہتا ہے کہ: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، تو فرشتہ کہتا ہے میں کیا لکھوں؟ پس ارشاد ہوتا ہے، تم اس کے لیے میری ڈھیر ساری رحمت لکھ دو۔

(٣٠٠٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي يحنس ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : بَخٍ بَخٍ لِخَمْسٍ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَمُوتُ.

(۳۰۰۴۹) حضرت ابو الدرداء ارشاد فرماتے ہیں کہ شاباش ہے پانچ لوگوں کے لیے! اللہ کی پاکی بیان کرنے والے کے لیے، اور اللہ کی تعریف بیان کرنے والے کے لیے، اور کلمہ اخلاص کہنے والے کے لیے (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اور اللہ کی بڑائی کرنے والے کے لیے۔ اور اس نیک لڑکے کے لیے جو جوانی میں مرجائے۔

(٣٠٠٥٠) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ الْجُشَمِيِّ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ : سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ الْحَصَى.

(۳۰۰۵۰) حضرت ابو الأحوص فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود یوں پاکی بیان کیا کرتے تھے۔ اللہ ہر عیب سے پاک ہے کنکریوں کی تعداد کے بقدر۔

(٣٠٠٥١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو

قَالَ : مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَ لَهُ بِهَا نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۰۰۵۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ کلمات کہے: اللہ پاک ہے عظمت والا ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ تو جنت میں اس کلمہ کی وجہ سے اس کے لیے ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(۵۰) ما ذكر فِي الاستِغفار

استغفار کے بارے میں جو فضیلت ذکر کی گئی ہے

(۳۰۰۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَيِّدُ الاسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ خَلَقْتنِي وَأَنَا عَبْدُكَ أَصْبَحْت عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْت ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْت ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي فَاغْفِرْ لِي ، إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ.

(۳۰۰۵۲) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یوں کہے! اے اللہ! تو میرا رب ہے، اور میں تیرا بندہ ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں نے صبح کی تیرے وعدے پر اور تیرے عہد پر اپنی استطاعت کے مطابق میں تیری پناہ مانگتا ہوں ان کاموں کے شر سے جو میں نے کیے ہیں، میں اعتراف کرتا ہوں مجھ پر ہونے والی تیری نعمتوں کا، اور میں تیرے سامنے اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، پس تو مجھے معاف فرما دے، بے شک تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

☜: بخاری ۶۳۰۶۔ احمد ۱۲۲

(۳۰۰۵۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ : حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنُ نَوْفَلٍ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهُ : أَلا أَدُلُّك عَلَى سَيِّدِ الاسْتِغْفَارِ ؟ أَنْ تَقُولَ : اللهم أَنْتَ إِلَهِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، خَلَقْتنِي وَأَنَا عَبْدُك ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْت ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْت وَأَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ ، مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُهَا فَيَأْتِيهِ قَدَرُهُ فِي يَوْمِهِ قَبْلَ يُمْسِيَ ، أَوْ فِي مَسَائِهِ قَبْلَ يُصْبِحَ ، إِلاَّ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (طبرانی ۷۱۸۹)

(۳۰۰۵۳) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری سید الاستغفار کے بارے میں راہنمائی نہ فرماؤں؟ تم یہ کلمات کہہ لیا کرو: اے اللہ! تو ہی میرا معبود ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میں تیرے وعدے اور عہد کو اپنی طاقت کے بقدر پورا کرتا ہوں میں تیری پناہ مانگتا ہوں ان اعمال کے شر سے جو میں نے کیے ہیں، اور میں اعتراف کرتا ہوں مجھ پر ہونے والی تیری نعمتوں کا، اور میں تیرے سامنے اپنے گناہوں کا

اعتراف کرتا ہوں، پس تو میری مغفرت فرما۔ پس بے شک تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کی مغفرت نہیں کر سکتا۔ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ وہ ان کلمات کو کہے اس دن میں پس اس کا وقت مقرر شام ہونے سے پہلے اس کے پاس آئے، یا شام میں کہے تو صبح ہونے سے پہلے موت آئے، مگر یہ کہ وہ شخص اہل جنت میں سے ہوگا۔

(۳۰۰۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِي فَقَالَ : أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الاسْتِغْفَارِ ، إِنِّي لأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِئَةَ مَرَّةٍ. (احمد ۳۹۴۔ دارمی ۲۷۲۳)

(۳۰۰۵۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی زبان کی تیزی و بدگوئی کی شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پس تیری استغفار کہاں ہے؟ (استغفار کیوں نہیں کرتا) بے شک میں ہر روز سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔

(۳۰۰۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ. (ابن ماجه ۳۸۱۵۔ نسائی ۱۰۲۶۸)

(۳۰۰۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بلاشبہ دن میں سو مرتبہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

(۳۰۰۵٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَدَّثَنَا نُمَيْرِ مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ : رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّك أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِئَةَ مَرَّةٍ. (ابوداؤد ۱۵۱۱۔ احمد ۲۱)

(۳۰۰۵٦) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس میں کہے ہوئے ان کلمات کو گنتے تو وہ سو مرتبہ ہوتے تھے۔ اے میرے رب! تو مجھے معاف فرما دے۔ اور میری توبہ کو قبول فرما۔ بلاشبہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔

(۳۰۰۵۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الأَغَرَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تُوبُوا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ. (مسلم ۲۰۷۵۔ ابوداؤد ۱۵۱۰)

(۳۰۰۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے رب سے توبہ کیا کرو۔ بلاشبہ میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

(۳۰۰۵۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ أَبِي الْحُرِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ : مَا أَصْبَحْتُ غَدَاةً إِلاَّ اسْتَغْفَرْتُ اللَّهَ فِيهَا مِئَة

مَرَّةٍ. (احمد ۴۱۰۔ ابن ماجہ ۳۸۱۶)

(۳۰۰۵۸) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اس حال میں کہ ہم بیٹھے تھے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے کبھی صبح نہیں کی مگر یہ کہ اس میں سو مرتبہ استغفار کیا۔

(۳۰۰۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ : طُوبَى لِمَنْ وُجِدَ فِي صَحِيفَتِهِ نَبْذٌ مِن اسْتِغْفَارٍ. (نسائی ۱۰۲۸۹)

(۳۰۰۵۹) حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کے نامۂ اعمال میں استغفار کا بھی کچھ حصہ پایا جائے۔

(۳۰۰۶۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ أَبِي السَّمِيطِ ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ خَمْسَ مَرَّاتٍ غُفِرَ لَهُ ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ.

(۳۰۰۶۰) حضرت ابوالصدیق الناجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پانچ مرتبہ استغفار کے یہ کلمات پڑھے: میں اس اللہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے اور قائم رکھنے والا، اور میں اسی سے توبہ کرتا ہوں تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

(۳۰۰۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَن يُونُسَ ، عَن حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَحَدَّثَنِي ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، تُوبُوا إِلَى اللهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَأَسْتَغْفِرُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِئَةَ مَرَّةٍ ، قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ اثْنَتَيْنِ ، قَالَ : هُوَ مَا أَقُولُ لَكَ. (نسائی ۱۰۲۷۸۔ احمد ۲۶۰)

(۳۰۰۶۱) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ کی مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک بزرگ کے پاس بیٹھا تھا وہ فرمانے لگے کہ میں نے سنا یا فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ سے توبہ و استغفار کرو۔ پس بلاشبہ میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے دو مرتبہ پڑھا، اے اللہ میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں۔ وہ صحابی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں اسی بات کی تو تلقین کر رہا ہوں۔

(۳۰۰۶۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثًا غُفِرَ لَهُ ، وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ.

(۳۰۰۶۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: کہ جو شخص تین مرتبہ یوں استغفار کے کلمات پڑھے! میں اس اللہ سے

معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے سب کو قائم رکھنے والا ہے۔ اور میں اسی سے گناہوں کی توبہ کرتا ہوں۔ تو اس شخص کی مغفرت کردی جاتی ہے اگرچہ وہ شخص میدان جنگ سے ہی بھاگا ہو۔

(٣٠٠٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلاثًا غُفِرَ لَهُ ، وَإِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ.

(٣٠٠٦٣) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین مرتبہ یوں استغفار کے کلمات پڑھے: میں اس اللہ سے معافی مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا، سب کو قائم رکھنے والا ہے، اور میں اُسی کے سامنے اپنے گناہوں کی توبہ کرتا ہوں۔ تو اس شخص کے گناہوں کو معاف کردیا جاتا ہے، اگرچہ وہ میدان جنگ سے فرار ہی ہوا ہو۔

(٣٠٠٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَ لَهُ بِهَا نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

(طبرانی ۳۵۲۔ احمد ۲۳۹)

(٣٠٠٦٤) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ کلمات پڑھے، اللہ تمام عیبوں سے پاک ہے عظمت والا ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ تو اس کلمہ کی وجہ سے اس شخص کے لیے جنت میں ایک درخت لگادیا جاتا ہے۔

(٥١) فِي ثوابِ ذِكرِ اللهِ عزّ وجلّ

اللہ عزوجل کے ذکر کرنے کے ثواب کا بیان

حدثنا أبو عبد الرحمن قَالَ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قَالَ :

(٣٠٠٦٥) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَن طَاوُس، عَن مُعَاذٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ عَمَلاً أَنْجَى لَهُ مِنَ النَّارِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَلا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ قَالَ : وَلا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، إلاَّ أن تَضْرِبَ بِسَيْفِكَ حَتَّى يَنْقَطِعَ ، ثُمَّ تَضْرِبُ به حَتَّى يَنْقَطِعَ ، ثُمَّ تَضْرِبُ بِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ.

(٣٠٠٦٥) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدم کے بیٹے کا کوئی عمل نہیں ہے جو اس کو جہنم سے زیادہ نجات دلادے سوائے اللہ کے ذکر کے، تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ ہی اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا مگر یہ کہ تو تلوار استعمال کرے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے پھر تو تلوار چلائے یہاں تک کہ ٹوٹ جائے پھر تو تلوار چلائے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے۔

(٣٠٠٦٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ

بْنِ بُسْرٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا ، قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ شَرَائِعَ الإِسْلامِ قَدْ كَثُرَتْ ، فَأَنْبِئْنِي فِيهِ بِأَمْرٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ ، قَالَ :لاَ يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا بِذِكْرِ اللهِ. (ترمذی ۳۳۲۹۔ احمد ۱۸۸)

(۳۰۰۶۶) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک اسلام کے احکامات بہت زیادہ ہیں۔ پس آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیں جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ ہر وقت تو اللہ کے ذکر سے رطب اللسان ہو۔

(۳۰۰۶۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَن دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ ، عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ ، كُنَّ لَهُ كَعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ ، أَوْ رَقَبَةٍ. (مسلم ۲۰۷۱۔ احمد ۴۲۲)

(۳۰۰۶۷) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ ہر قسم کی بھلائی اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تو یہ کلمات اس کے لیے دس گردنیں آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔

(۳۰۰۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَن لَيْثٍ ، عَن طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ. (احمد ۲۸۵۔ حاکم ۵۰۱)

(۳۰۰۶۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، تو یہ ثواب میں ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

(۳۰۰۶۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَن يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَن بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :ذِكْرُ اللهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ أَعْظَمُ مِنْ حَطْمِ السُّيُوفِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَإِعْطَاءِ الْمَالِ سَحًّا.

(۳۰۰۶۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: صبح و شام اللہ کا ذکر کرنا۔ اللہ کے راستے میں تلواریں توڑنے اور لگاتار مال خرچ کرنے سے زیادہ عظیم کام ہے۔

(۳۰۰۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَن مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ ، عَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْتَعَ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللهِ. (طبرانی ۳۲۶)

(۳۰۰۷۰) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ جنت

کے باغات میں سے کھائے پیے، پس اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کے ذکر کی کثرت کرے۔

(۳۰۰۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، عَنْ مُعَاذٍ، قَالَ: لأَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْمَلَ عَلَى الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۳۰۰۷۱) حضرت ابن سابط ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ ؓ نے ارشاد فرمایا کہ میں صبح سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک اللہ رب العزت کا ذکر کروں یہ مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں صبح سے لے کر سورج طلوع ہونے تک اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لیے سواری پر سوار ہوں۔

(۳۰۰۷۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :إِنَّ الَّذِينَ لاَ تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُونَ.

(۳۰۰۷۲) حضرت جبیر بن نفیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء ؓ نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ لوگ جو ہر وقت اللہ کے ذکر سے رطب اللسان ہوتے ہیں وہ لوگ جنت میں ہنستے ہوئے داخل ہوں گے۔

(۳۰۰۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، كُنَّ له كَعَدْلِ أَرْبَعِ رِقَابٍ ، أُرَاهُ قَالَ :مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.

(۳۰۰۷۳) حضرت ربیع بن خثیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تو اسے ان کلمات کا ثواب چار غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ملے گا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یوں فرمایا: حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل کے غلاموں کا۔

(۳۰۰۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ :مَنْ قَالَ مِئَةَ مَرَّةٍ غُدْوَةً وَمِئَةَ مَرَّةٍ عَشِيَّةً :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، لَمْ يَجِءْ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ مَا جَاءَ بِهِ إِلاَّ مَنْ قَالَ مِثْلَهُنَّ ، أَوْ زَادَ.

(۳۰۰۷۴) حضرت ہلال ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سو (۱۰۰) مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو یہ کلمات پڑھے گا، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ تو نہیں آئے گا قیامت کے دن کوئی شخص اس جیسا عمل لے کر مگر وہ جو شخص جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھا ہوگا۔

(۳۰۰۷۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ :لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ

يَحْمِلُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْجِيَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالآخَرُ يَذْكُرُ اللَّهَ لَكَانَ أَفْضَلَ ، أَوْ أَعْظَمَ أَجْرًا الذَّاكِرُ.

(۳۰۰۷۵) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ اگر دو آدمی ہوں ان میں سے ایک اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لیے گھوڑے پر سوار ہو اور دوسرا اللہ کا ذکر کرے تو فضیلت یا زیادہ اجر کے حاصل کرنے والا ذکر کرنے والا شمار ہوگا۔

(٣٠٠٧٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ مُفَضَّلٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحارث بن هشام ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى : يَا رَبِّ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْته كَانَ شُكْرًا لَكَ فِيمَا اصْطَنَعْت إِلَيَّ ، قَالَ : يَا مُوسَى قُلْ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَوْ قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، قَالَ : فَكَأَنَّ مُوسَى أَرَادَ مِنَ الْعَمَلِ مَا هُوَ أَنْهَكُ لِجِسْمِهِ مِمَّا أُمِرَ بِهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : يَا مُوسَى لَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالأَرَضِينَ السَّبْعَ وُضِعَتْ فِي كِفَّةٍ ، وَوُضِعَتْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ.

(۳۰۰۷۶) حضرت کعب ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! میری راہنمائی فرمادیں کسی ایسے عمل کی جانب جب میں اس عمل کو کروں تو یہ میری طرف سے آپ کا شکر ہو جائے ان تمام کاموں کے بدلے جو آپ نے میرے ساتھ بھلائی کے کیے ہیں۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! تم یہ کلمات پڑھ لیا کرو! اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں یا یوں ارشاد فرمایا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس ہی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ حضرت کعب ؓ فرماتے ہیں۔ گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کوئی ایسا عمل چاہ رہے تھے کہ جس چیز کا حکم دیا جائے وہ ان کے جسم کو بہت زیادہ تھکا دے۔ حضرت کعب ؓ فرماتے ہیں کہ پس اللہ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! اگر ساتوں آسمانوں کو اور ساتوں زمینوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور کلمہ طیبہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اس کے دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو کلمہ والا پلڑا جھک جائے۔

(٣٠٠٧٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ ، قِيلَ لأَبِي الدَّرْدَاءِ : إِنَّ أَبَا سَعْدِ بْنَ مُنَبِّهٍ جَعَلَ فِي مَالِهِ مِئَةَ مُحَرَّرَةٍ ، فَقَالَ : إِنَّ مِئَةَ مُحَرَّرَةٍ فِي مَالِ رَجُلٍ لَكَثِيرٌ ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ ، إِيمَانًا بِلُزُومِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَلاَ يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ.

(۳۰۰۷۷) حضرت سالم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء ؓ کو بتلایا گیا کہ ابو سعد بن منبہ نے اپنے مال میں سے سو غلام آزاد کیے ہیں۔ حضرت ابو درداء ؓ نے فرمایا کہ سو غلام تو بہت ہیں لیکن میں تمہیں اس سے بہتر بتاؤں وہ یہ کہ تم دن رات ایمان کے ساتھ اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھو۔

(٣٠٠٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ جُهَيْلٍ ، قَالَ : مَنْ

قَالَ بَعْدَ الْعَصْرِ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، قَاتَلْنَ عَنْ قَائِلِهَا إِلَى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ.

(۳۰۰۷۸) حضرت سوید بن جھیل ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: جو شخص عصر کے بعد یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے تو فرشتے ان کلمات کے کہنے والے کا دفاع کرتے ہیں اگلے دن کے اسی وقت تک۔

(۳۰۰۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ مَوْلَى سُوَيْدِ بْنِ جُهَيْلٍ ، عَنْ سُوَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ مِنْ أَصْحَابِ عُمَرَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۳۰۰۷۹) حضرت سوید بن جھیل سے جو کہ حضرت عمر کے اصحاب میں سے ہیں بعینہ ماقبل والا ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۳۰۰۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : الْعَبْدُ مَا ذَكَرَ اللَّهَ ، فَهُوَ فِي صَلَاةٍ.

(۳۰۰۸۰) حضرت سعد بن ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بھی اللہ کا ذکر کرتا ہے وہ نماز کی حالت میں ہوتا ہے۔

(۳۰۰۸۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَا دَامَ قَلْبُ الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللَّهَ ، فَهُوَ فِي صَلَاةٍ ، وَإِنْ كَانَ فِي السُّوقِ.

(۳۰۰۸۱) حضرت سالم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق تابعی ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کا دل مسلسل اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ شخص نماز کی حالت میں ہوتا ہے اگرچہ وہ بازار ہی میں ہو۔

(۳۰۰۸۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلَالٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : مَا دَامَ قَلْبُ الرَّجُلِ يَذْكُرُ الله ، فَهُوَ فِي صَلَاةٍ ، وَإِنْ كَانَ فِي السُّوقِ ، وَإِنْ يُحَرِّكْ بِهِ شَفَتَيْهِ ، فَهُوَ أَفْضَلُ.

(۳۰۰۸۲) حضرت ہلال فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کا دل مسلسل اللہ کا ذکر کرے تو وہ نماز کی حالت میں ہوتا ہے اگرچہ وہ بازار میں ہی ہو۔ اگر وہ ہونٹوں کو بھی ذکر کرتے ہوئے حرکت دے تو یہ سب سے زیادہ فضیلت کی بات ہے۔

(۳۰۰۸۳) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ : مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا : جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلإِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهِ ، قَالَ : آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ ، قَالُوا : وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ ، فَقَالَ : أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ ، وَمَا مِنْ أَحَدٍ بِمَنْزِلَةٍ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ : مَا

أَجْلَسَكُمْ ؟ فَقَالُوا : جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلإِسْلامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهِ ، قَالَ : آللهِ أَجْلَسَكُمْ إِلاَّ ذَاكَ ، قَالُوا :وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلاَّ ذَاكَ ، فَقَالَ :أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنِّي أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي ، أَنَّ اللَّهَ يُبَاهِي بِكُمَ الْمَلاَئِكَةَ. (مسلم ۲۰۷۵۔ ترمذی ۳۳۷۹)

(۳۰۰۸۳) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں لگے ایک حلقہ میں تشریف لائے، فرمانے لگے: کس چیز نے تمہیں یہاں بٹھا رکھا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اللہ کی تعریف بیان کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کے ذریعہ ہدایت بخشی۔ اور اسلام کے ذریعہ ہم پر احسان فرمایا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اللہ کی قسم! کیا واقعی تم لوگ اس مقصد کے لیے بیٹھے ہو؟ لوگوں نے کہا! اللہ کی قسم! ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں تو حضرت معاویہ نے ارشاد فرمایا: بہر حال میں نے کسی تہمت کی وجہ سے تمہیں قسم نہیں دی، اور کوئی ایک بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے معاملہ میں مجھ سے کم درجہ کا نہیں۔ اور یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ایک حلقہ میں تشریف لائے پھر فرمانے لگے: کس چیز نے تمہیں یہاں بٹھا رکھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم بیٹھ کر اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور ہم اس کی حمد بیان کر رہے ہیں کہ اللہ نے ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرمائی۔ اور اس کے ذریعہ ہم پر احسان فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! کیا تم لوگ واقعی اس لیے بیٹھے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں نے کسی تہمت کی وجہ سے تم سے قسم نہیں اُٹھوائی۔ لیکن میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تھے پس انہوں نے مجھے بتلایا ہے کہ اللہ رب العزت تمہاری وجہ سے ملائکہ کے سامنے فخر فرما رہے ہیں۔

(۳۰۰۸٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عُبَادَةُ الصَّامِتِ :لأَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ حِينَ يُصَلُّونَ الْغَدَاةَ إِلَى حِينَ تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ عَلَى مُتُونِ الْخَيْلِ أُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَلأَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ حِينَ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ عَلَى مُتُونِ الْخَيْلِ أُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(۳۰۰۸۴) حضرت محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایسے لوگوں میں بیٹھوں جو صبح کی نماز سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک ذکر کرتے ہیں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں گھوڑے کی پشت پر بیٹھ کر اللہ کے راستہ میں سورج کے طلوع ہونے تک جہاد کروں۔ اور میں ایسے ہی لوگوں میں رہوں جو عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک ذکر کرتے ہیں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں گھوڑے کی پشت پر بیٹھ کر سورج غروب ہونے تک اللہ کے راستہ میں جہاد کروں۔

(۳۰۰۸۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :لَوْ بَاتَ رَجُلٌ يُعْطِي

الْقِنَانَ الْبِيضَ وَبَاتَ آخَرُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ أَوْ يَذْكُرُ اللَّهَ تعالى لَرَأَيْت أَنَّ ذَلِكَ ، أَوْ قَالَ :أَنَّ ذَاكِرَ اللهِ أَفْضَلُ.

(۳۰۰۸۵) حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص اس حال میں رات گزارے کہ وہ غلام اور لونڈیوں کو آزاد کرے اور ایک دوسرا شخص اس حال میں رات گزارے کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کرے یا اللہ کا ذکر کرے، تو میری رائے یہ ہے کہ یہ شخص، یا یوں فرمایا: اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہے۔

(۳۰۰۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي هِلالٍ ، عَنْ أَبِي الْوَازِعِ جَابِرٍ الرَّاسِبِي ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا فِي حِجْرِهِ دَنَانِيرُ يُعْطِيهَا ، وَالآخَرُ يَذْكُرُ اللَّهَ ، كَانَ ذَاكِرُ اللهِ أَفْضَلَ.

(۳۰۰۸۶) حضرت ابوالوازع جابر الراسبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر دو آدمی ہوں ان میں سے ایک کی گود میں دینار ہوں جنہیں وہ لوگوں کو دے رہا ہو، اور دوسرا شخص اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا افضل شمار ہوگا۔

(۳۰۰۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَقْبَلَ أَحَدُهُمَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَالآخَرُ مِنَ الْمَغْرِبِ ، مَعَ أَحَدِهِمَا ذَهَبٌ لاَ يَضَعُ مِنْهُ شَيْئًا إِلاَّ فِي حَقٍّ وَالآخَرُ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى يَلْتَقِيَا فِي طَرِيقٍ كَانَ الَّذِي يَذْكُرُ اللَّهَ أَفْضَلَهُمَا.

(۳۰۰۸۷) حضرت عمرو بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے ارشاد فرمایا: کہ اگر دو آدمی ہوں ان میں سے ایک مشرق سے آیا ہو اور دوسرا مغرب سے آیا ہو، ان میں سے ایک کے پاس سونا ہو جسے وہ صرف حق کے کاموں میں خرچ کرے اور دوسرا شخص وہ اللہ کا ذکر کرے یہاں تک کہ ان دونوں کی راستہ میں ملاقات ہو جائے تو جو شخص اللہ کا ذکر کرنے والا تھا ان دونوں میں سے افضل شمار ہوگا۔

(۳۰۰۸۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنَ الشُّكْرِ وَالذِّكْرِ.

(۳۰۰۸۸) حضرت محمد بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی چیز اللہ کے نزدیک شکر ادا کرنے اور ذکر کرنے سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔

(۳۰۰۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ يَشْهَدَانِ بِهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:مَا جَلَسَ قَوْمٌ مُسْلِمُونَ مَجْلِسًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلاَّ حَفَّتْهُمُ الْمَلاَئِكَةُ وَتَغَشَّتْهُمُ الرَّحْمَةُ ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ ، وَذَكَرَهُمَ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ.

(ترمذی ۳۳۷۸۔ ابن ماجہ ۳۷۹۱)

(۳۰۰۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان قوم نے مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر نہیں کیا مگر یہ کہ فرشتوں نے ان کو گھیر لیا اور رحمت نے ان

کو ڈھانپ لیا اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ ان کا ذکر فرشتوں کی مجلس میں فرماتے ہیں۔

(۳۰۰۹۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سُمَيٌّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مِئَةَ مَرَّةٍ :لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، كَانَ لَهُ كَعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِئَةَ حَسَنَةٍ ، وَمُحِيَ عَنْهُ مِئَةَ سَيِّئَةٍ ، وَكَانَت لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ سَائِرَ يَوْمِه إِلَى اللَّيْلِ ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ أَكْثَرَ. (بخاری ۳۲۹۳۔ مسلم ۲۰۷۱)

(۳۰۰۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، تو یہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے، اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے سو گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے، اور یہ کلمات اس کے لیے سارا دن رات تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہیں، اور نہیں لائے گا قیامت کے دن اس سے افضل عمل کوئی بھی شخص مگر جس نے اس سے زیادہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھا ہوگا۔

(۳۰۰۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، قَالَ : حَدَّثَ أَبُو الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيُّ ، عَن حَدِيثِ سُهَيْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ الْعَبْشَمِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ : مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ قط يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : قُومُوا مَغْفُورًا لَكُمْ ، قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

(۳۰۰۹۱) حضرت سہیل بن حنظلہ العبشمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی قوم بھی ہرگز اللہ کا ذکر نہیں کرتی مگر یہ کہ آسمان سے ایک منادی (فرشتہ) یہ آواز لگاتا ہے: تم بخشے بخشائے کھڑے ہو جاؤ تحقیق تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا ہے۔

(۳۰۰۹۲) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَن هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : كَانَتِ امْرَأَةٌ مِنْ هَمْدَانَ تُسَبِّحُ وَتُحْصِيهِ بِالْحَصْبَاءِ ، أَوِ النَّوَى فَمَرَّتْ عَلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقِيلَ لَهُ :هَذِهِ الْمَرْأَةُ تُسَبِّحُ وَتُحْصِيهِ بِالْحَصَى ، أَوِ النَّوَى ، فَدَعَاهَا فَقَالَ :لَهَا :أَنْتِ الَّتِي تُسَبِّحِينَ وَتُحْصِينَ ؟ فَقَالَتْ :نَعَمْ إِنِّي لَأَفْعَلُ ، فَقَالَ :أَلا أَدُلُّكِ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ ، تَقُولِينَ :اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، وَالْحَمْدُ للهِ كَثِيرًا ، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً.

(۳۰۰۹۲) حضرت ھلال بن یساف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ ہمدان کی ایک عورت تھی جو اللہ کی پاکی بیان کرتی تھی اور اسے کنکریوں یا دانوں پر شمار کرتی تھی، پس وہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزری، تو ان کو بتلایا گیا۔ کہ یہ عورت تسبیح پڑھتی ہے اور اس کو کنکریوں یا دانوں پر شمار کرتی ہے۔ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بلایا، اور اس سے پوچھا: کیا تو ہی وہ عورت ہے جو تسبیح پڑھتی ہے اور شمار کرتی ہے؟ وہ کہنے لگی! جی ہاں! میں ہی ایسا کرتی ہوں، تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں اس سے بہتر فعل کی طرف تیری راہنمائی نہ کروں؟ تم اس طرح ذکر کیا کرو: اللہ سب سے بڑا ہے، اور سب تعریفیں کثرت سے اللہ کے لیے ہیں، اور صبح و

شام میں اللہ ہر عیب سے پاک ہے۔

(۳۰۰۹۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يُحَدِّثُ ، عَن رَبِّهِ ، قَالَ : مَنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْته فِي نَفْسِي ، وَمَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلأٍ مِنَ النَّاسِ ذَكَرْته فِي مَلأٍ أَكثر مِنهُمْ وَأَطْيَبَ. (احمد ۳۵۴۔ ابن حبان ۳۲۸)

(۳۰۰۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی ارشاد فرمائی: کہ اللہ فرماتے ہیں! جو شخص مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں، اور جو شخص لوگوں کی مجلس میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اسے ایسی مجلس میں یاد کرتا ہوں جو اس سے بڑی ہو اور اس سے پاکیزہ ہو۔

(۳۰۰۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَن سَلْمَانَ ، قَالَ : إِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَحْمَدُ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَيَحْمَدُهُ فِي الرَّخَاءِ فَأَصَابَهُ ضُرٌّ فَدَعَا اللَّهَ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : صَوْتٌ مَعْرُوفٌ مِنَ امْرِءٍ ضَعِيفٍ فَيَشْفَعُونَ لَهُ وَإِذَا كَانَ الْعَبْدُ لاَ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ ، وَلا يَحْمَدُهُ فِي الرَّخَاءِ فَأَصَابَهُ ضُرٌّ فَدَعَا اللَّهَ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : صَوْتٌ مُنْكَرٌ.

(۳۰۰۹۴) حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ خوشی کی حالت میں اللہ کا ذکر کرتا ہے اور فراخی کی حالت میں اس کی حمد بیان کرتا ہے، پھر اسے کوئی تکلیف پہنچی تو اس نے اللہ سے دعا مانگی! تو فرشتے کہتے ہیں، کمزور بندے کی جانی پہچانی آواز ہے، پھر وہ اللہ کے سامنے اس بندے کی سفارش کرتے ہیں، اور جب کوئی بندہ خوشی کی حالت میں اللہ کو یاد نہیں کرتا اور فراخی کی حالت میں اس کی حمد بیان نہیں کرتا پھر اس کو کوئی تکلیف پہنچی اور اس نے اللہ سے دعا مانگی تو فرشتے کہتے ہیں۔ ''بُری آواز ہے۔''

(۳۰۰۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الأَصْبَغِ بْنِ زَيْدٍ ، عَن ثَوْرٍ ، عَن خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَتَصَدَّقُ كُلَّ يَوْمٍ بِصَدَقَةٍ فَمَا تَصَدَّقَ عَلَى عَبْدِهِ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ ذِكْرِهِ.

(۳۰۰۹۵) حضرت خالد بن معدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت ہر روز صدقہ فرماتے ہیں، اللہ نے کبھی اپنے کسی بندے پر اس کے ذکر سے زیادہ افضل کسی چیز کا صدقہ نہیں فرمایا۔

(۳۰۰۹۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَن زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ قَالَ فِي يَوْمٍ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، كُنَّ لَهُ عَدْلَ أَرْبَعِ رَقَابات يُعْتِقُهُنَّ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.

(۳۰۰۹۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن میں یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، تو یہ کلمات اس کے لیے چار

غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ہیں جنہیں اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے آزاد کیا ہو۔

(۳۰۰۹۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، عَشْرَ مَرَّاتٍ كُنَّ لَهُ كَعَدْلِ نَسَمَةٍ. (نسائی ۹۹۵۳۔ طبرانی ۱۷۱۷)

(۳۰۰۹۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے تو اس کا ثواب تمام مخلوق کی تعداد کے برابر ہوگا۔

(۳۰۰۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي رُعَافَةَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مَنْ قَالَ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، لَمْ يَجِءْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا إِنْسَانٌ يَزِيدُ عَلَيْهِ.

(۳۰۰۹۸) حضرت ابورفاعہ جو کہ انصاری ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے! اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، تو دنیا والوں میں سے کوئی بھی اس سے افضل عمل والا نہیں ہوگا مگر وہ شخص جس نے اس سے زیادہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھا ہوگا۔

(۵۲) ما یدعی بِهِ فِي الاستِسقاءِ .

حالت استسقاء میں مانگی جانے والی دعا کا بیان

(۳۰۰۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ : ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا﴾ وَ ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا﴾ ثُمَّ نَزَلَ فَقِيلَ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لَوِ اسْتَسْقَيْتَ فَقَالَ : لَقَدْ طَلَبْتُ بِمَجَادِيحِ السَّمَاءِ الَّتِي يُسْتَنْزَلُ بِهَا الْقَطْرُ.

(۳۰۰۹۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پانی کی طلبی کی دعا کے لیے نکلے اور منبر پر چڑھ کر یہ آیات پڑھیں: معافی مانگو اپنے رب سے، یقیناً وہ بہت زیادہ معاف فرمانے والا ہے، وہ برسائے گا تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش اور نوازے گا تمہیں مال و اولاد سے اور پیدا کرے گا تمہارے لیے باغ اور جاری کردے گا تمہارے لیے نہریں، اور معافی مانگو اپنے رب سے، پھر آپ منبر سے نیچے اتر آئے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اے امیر المومنین! اگر آپ بارش بھی مانگتے تو اچھا ہوتا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بیشک تحقیق میں نے آسمان کے پچھتر کے ذریعہ پانی طلب کیا ہے جس کے ذریعہ پانی کے قطرے اتارے جاتے ہیں۔

(۳۰۱۰۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ عِیسَی بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِی مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ نَسْتَسْقِی فَمَا زَادَ عَلَی الاسْتِغْفَارِ.

(۳۰۱۰۰) حضرت ابو مروان ولیٹیلا اپنے والد کے واسطہ سے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ پانی طلبی کی دعا کے لیے نکلے، توانہوں نے استغفار پر زیادتی نہیں کی، (استغفار کے علاوہ کوئی دعا نہیں کی)

(۳۰۱۰۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زَیْدِ الْعَمِّیِّ ، عَنْ أَبِی الصِّدِّیقِ النَّاجِی ، أَنَّ سُلَیْمَانَ بْنَ دَاوُد خَرَجَ بِالنَّاسِ یَسْتَسْقِی فَمَرَّ عَلَی نَمْلَةٍ مُسْتَلْقِیَةٍ عَلَی قَفَاهَا رَافِعَةٍ قَوَائِمَهَا إِلَی السَّمَاءِ وَهِیَ تَقُولُ ، اللَّهُمَّ إِنَّا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِكَ لَیْسَ لَنَا غِنًی عَنْ رِزْقِكَ ، فَإِمَّا أَنْ تَسْقِیَنَا وَإِمَّا أَنْ تُهْلِکَنَا ، فَقَالَ: سُلَیْمَانُ لِلنَّاسِ: ارْجِعُوا ، فَقَدْ سُقِیتُمْ بِدَعْوَةِ غَیْرِکُمْ.

(۳۰۱۰۱) حضرت ابو الصدیق الناجی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام لوگوں کو پانی طلبی کی دعا کرنے کے لیے لے کر نکلے، پس ان کا گزر ایک چیونٹی پر ہوا جو اُلٹی ہو کر چت لیٹی ہوئی تھی، اور اپنی ٹانگیں آسمان کی طرف کی ہوئی تھیں اور یہ دعا کر رہی تھی: اے اللہ! ہم بھی آپ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں، ہم تیرے رزق سے بالکل بے نیاز نہیں ہیں، یا تو آپ ہمیں سیراب فرما دیں یا آپ ہمیں ہلاک کر دیں۔ تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا: تم لوگ واپس لوٹ جاؤ! تمہیں دوسروں کی دعا سے سیراب کر دیا جائے گا۔

(۵۴) ما یدعی بِهِ لِلمرِیضِ إذا دخل علیهِ

جب مریض پر داخل ہوا جائے تو یوں دعا پڑھی جائے

(۳۰۱۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَوِّذُ بِهَذِهِ الْکَلِمَاتِ : أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِی لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ شِفَاءً لاَ یُغَادِرُ سَقَمًا ، قَالَتْ : فَلَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی مَرَضِهِ الَّذِی مَاتَ فِیهِ أَخَذْتُ بِیَدِهِ فَجَعَلْتُ أَمْسَحُهَا وَأَقُولُهَا ، قَالَتْ : فَنَزَعَ یَدَهُ مِنْ یَدَیَّ ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِی وَأَلْحِقْنِی بِالرَّفِیقِ ، قَالَتْ : فَکَانَ هَذَا آخِرَ مَا سَمِعْتُ مِنْ کَلاَمِهِ.

(۳۰۱۰۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ذریعہ تعویذ (دم) کرتے تھے۔ ''لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔ تو شفا دے اور تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ہے ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا جس مرض میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی تو

میں آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑتی، پس میں آپ ﷺ کے ہاتھ کو ہی آپ کے جسم پر پھیرتی رہتی تھیں اور یہ دعا پڑھتی رہتی تھی: فرماتی ہیں: کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑایا اور یہ دعا پڑھی: اے اللہ! تو مجھے معاف فرما۔ مجھے رفیق سے ملا دے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! یہ آخری بات تھی جو میں نے آپ ﷺ کے کلام سے سنی تھی۔

(۳۰۱۰۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ :فَلَمَّا ثَقُلَ. (مسلم ۲۲-۱۷۲۱۔ ابن ماجه ۳۵۲۰)

(۳۰۱۰۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماقبل والی روایت اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے مگر اس سند میں ''فلما ثقل'' کا لفظ نہیں ہے۔

(۳۰۱۰٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كان يَقُولُ لِلْمَرِيضِ :أَذْهِبَ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شِفَاءَ إِلاَّ شِفَاؤُكَ شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا ، قَالَ سُفْيَانُ :فَذَكَرْته لِمَنْصُورٍ فَحَدَّثَنِي ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۵۷۵۰۔ مسلم ۱۷۲۲)

(۳۰۱۰۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یقیناً نبی کریم ﷺ مریض کے لیے یوں دعا فرمایا کرتے تھے۔لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔تو شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں ہے، ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔

حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت منصور رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے یہ حدیث مذکورہ سند سے بھی بیان کی۔

(۳۰۱۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ ، قَالَ :أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شَافِيَ إِلاَّ أَنْتَ.

(۳۰۱۰۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض پر داخل ہوتے تو یوں دعا پڑھتے: لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما۔تو شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔

(۳۰۱۰٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِلْمَرِيضِ ، بِبُزَاقِهِ بِإِصْبَعِهِ ، بِسْمِ اللهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا.

(۳۰۱۰۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے لعاب مبارک کو انگلی پر لگا کر مریض کے لیے یوں دعا کرتے تھے: اللہ کے نام کے ساتھ، ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں بعض کے لعاب کے ذریعہ ہمارے مریض کو شفا دی جائے ہمارے رب کی اجازت سے۔

(۳۰۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ ثُوَيْبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَكِي ، فَقَالَ :أَلاَ أَرْقِيكَ بِرُقْيَةٍ عَلَّمَنِيهَا جِبْرِيلُ :بِسْمِ اللهِ

أَرْقِيك ، وَاللَّهُ يَشْفِيك مِنْ كُلِّ أَرَبٍ يُؤْذِيك ، وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ.

(۳۰۱۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر داخل ہوئے اس حال میں کہ میں تکلیف میں تھا۔ پھر فرمانے لگے: کیا میں تمہیں دم نہ کروں جو دم مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے سکھایا ہے! اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ ہی تجھے شفا دے ہر اس عضو سے جو تجھے تکلیف دے اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے، اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

(۳۰۱۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ لَمْ تَحْضُرْ وَفَاتُهُ فَقَالَ : أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَك سَبْعَ مَرَّاتٍ شُفِيَ.

(۳۰۱۰۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسے مریض کے پاس جائے جس کی موت قریب نہ ہو تو وہ سات مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے: میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظمت والا ہے، عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ تجھے شفا دے، تو اس مریض کو شفا دی جائے گی۔

(۳۰۱۰۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ يَقُولُ : سَمِعْت عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يُحَدِّثُ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيلَ رَقَاهُ وَهُوَ يُوعَكُ فَقَالَ : بِسْمِ اللهِ أَرْقِيك مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيك مِنْ كُلِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ ، وَاسْمُ اللهِ يَشْفِيك.

(۳۰۱۰۹) حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان فرماتے ہیں: جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخت بخار میں مبتلا تھے، پس یہ کلمات پڑھے! اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس بیماری سے جو آپ کو تکلیف پہنچائے، ہر حسد کرنے والے سے جب وہ حسد کرے اور ہر (بری) آنکھ سے، اور اللہ کا نام ہی آپ کو شفا دے گا۔

(۳۰۱۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، حَدَّثَنَا سِمَاكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ : تَنَاوَلْت قِدْرًا لَنَا فَاحْتَرَقَتْ يَدَيَّ فَانْطَلَقَتْ بِي أُمِّي إِلَى رَجُلٍ جَالِسٍ فِي الْجَبَّانَةِ ، فَقَالَتْ لَهُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ، ثُمَّ أَدْنَتْنِي مِنْهُ فَجَعَلَ يَنْفُثُ وَيَتَكَلَّمُ لاَ أَدْرِي مَا هُوَ ، فَسَأَلْت أُمِّي بَعْدَ ذَلِكَ مَا كَانَ يَقُولُ ؟ قَالَتْ : كَانَ يَقُولُ : أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شَافِيَ إِلاَّ أَنْتَ.

(۳۰۱۱۰) حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے گرم ہانڈی پکڑ لی تو میرا ہاتھ جل گیا، پھر میری والدہ مجھے ایک آدمی کے پاس لے گئیں جو بلند جگہ میں بیٹھا تھا، میری والدہ نے ان کو کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تو انہوں نے فرمایا: تم خوش بخت وخوش

نصیب رہو فرماؤ پھر میری والدہ نے مجھے ان کے قریب کر دیا، پس وہ پھونک مارتے تھے اور کچھ بولتے تھے، میں نہیں جان پارہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں، پھر بعد میں میں نے اپنی والدہ سے پوچھا کہ وہ کیا پڑھ رہے تھے؟ والدہ نے فرمایا: وہ یہ کلمات پڑھ رہے تھے: لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما۔ تو شفا دے اور تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔

(۳۰۱۱۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابن عباس أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بِهَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ : أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَشَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لامَّةٍ ، قَالَ : وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ.

(۳۰۱۱۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو ان کلمات کے ذریعہ دم کرتے تھے: میں تم دونوں کو اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان اور موذی جانور کے شر سے، اور ہر بری آنکھ کے شر سے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو ان کلمات کے ذریعہ دم کرتے تھے۔

(۳۰۱۱۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ : وَشَرِّ.

(۳۰۱۱۲) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو دم کرتے تھے، پھر راوی نے آگے ماقبل والی حدیث جیسا مضمون ذکر کیا۔ مگر لفظ ''شر'' نہیں بیان کیا۔

(۳۰۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : اشْتَكَيْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي ، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَاشْفِنِي ، أَوْ عَافِنِي ، وَإِنْ كَانَ بَلاءً فَصَبِّرْنِي ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ قُلْتَ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ ، فَمَسَحَنِي بِيَدِهِ ، ثم قَالَ : اللَّهُمَّ اشْفِهِ ، أَوْ عَافِهِ فَمَا اشْتَكَيْتُ ذَلِكَ الْوَجَعَ بَعْدُ.

(۳۰۱۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تکلیف میں مبتلا تھا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ میں یوں دعا کر رہا تھا: اے اللہ! اگر میری موت حاضر ہے تو مجھے موت کے ذریعہ راحت پہنچا۔ اور اگر ابھی موت میں تاخیر ہے تو مجھے شفا بخش یا مجھے عافیت عطا فرما، اگر کوئی مصیبت ہے تو مجھے صبر سے نواز دے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا پڑھ رہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ کلمات پڑھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک مجھ پر پھیرا پھر یوں دعا پڑھی: اے اللہ! تو اس کو شفا بخش یا تو اس کو عافیت بخش دے۔ حضرت علی فرماتے ہیں: پھر کبھی مجھے یہ تکلیف نہیں ہوئی۔

(۳۰۱۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَبِی وَجَعٌ قَدْ کَادَ یبطلنی ، فَقَالَ لِی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :اجْعَلْ یَدَکَ الْیُمْنَی عَلَیْهِ ، ثُمَّ قُلْ :بِسْمِ اللهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ ، سَبْعَ مَرَّاتٍ ، فَفَعَلْتُ ، فَشَفَانِی اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

(۳۰۱۱۴) حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور میں شدید تکلیف میں مبتلا تھا، قریب تھا کہ یہ تکلیف مجھے کسی باطل کام میں مبتلا کر دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اپنا داہنا ہاتھ تکلیف والی جگہ پر رکھو، پھر سات مرتبہ یہ کلمات پڑھو: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، میں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کی برکت سے پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں۔ حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! پس میں نے ایسا ہی کیا، تو اللہ عزوجل نے مجھے شفا عطا فرمادی۔

(۳۰۱۱۵) حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ بْنِ إِسْمَاعِیلَ بْنِ أَبِی حَبِیبَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِی دَاوُد بْنُ الْحُصَیْنِ ، عَنْ عِکْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ ، کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا مِنَ الأَوْجَاعِ کُلِّهَا وَالْحُمَّی هَذَا الدُّعَاءَ :بِسْمِ اللهِ الْکَبِیرِ أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِیمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ ، وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.

(۳۰۱۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام تکالیف اور بخار کے لیے یہ دعا سکھلایا کرتے تھے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت بڑا ہے، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو کہ عظمت والا ہے ہر اس رگ کے شر سے جو فساد پیدا کرے، اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

(۳۰۱۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَیْلِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، عَنِ الْفُضَیْلِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَی عَلِیٍّ ، قَالَ :إِنَّ فُلاَنًا شَاکٍ ، قَالَ :یَسُرُّکَ أَنْ یَبْرَأَ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :قُلْ :یَا حَلِیمُ یَا کَرِیمُ اشْفِ ثَلاَثًا.

(۳۰۱۱۶) حضرت فضیل بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ فلاں شخص بہت بیمار ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا بیماری سے تندرست ہونا تجھے پسند ہے؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تین مرتبہ یہ کلمات پڑھو، اے بردبار، اے بہت کرم کرنے والے تو شفا عطا فرما۔

(۳۰۱۱۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ أَبِی نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ ، قَالَ :اشْتَکَی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَاهُ جِبْرِیلُ فَقَالَ :بِسْمِ اللهِ أَرْقِیکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیکَ مِنْ کُلِّ حَاسِدٍ وَعَیْنٍ ، وَاللَّهُ یَشْفِیکَ.

(۳۰۱۱۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کیا۔ پس یہ کلمات پڑھے، اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ کو ایذا پہنچائے، ہر حسد کرنے والے سے اور بری آنکھ سے، اور اللہ ہی آپ کو شفا دے گا۔

(۳۰۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ :اشْتَکَتْ

عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَيَهُودِيَّةٌ تَرْقِيهَا فَقَالَ : ارْقِيهَا بِكِتَابِ اللهِ.

(۳۰۱۱۸) حضرت عَمرہ بنت عبد الرحمٰن فرماتی ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوگئیں۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ ایک یہودی عورت ان کو جھاڑ پھونک کر رہی تھی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو کتاب اللہ کے ساتھ دم کرو۔

(۳۰۱۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ ، قَالَ : أَذْهِبَ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لاَ شَافِيَ إِلاَّ أَنْتَ شِفَاءً لاَ يُغَادِرُ سَقَمًا. (بخاری ۵۷۴۲۔ ابو داؤد ۳۸۸۶)

(۳۰۱۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے تو یوں دعا فرماتے، لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما، اور تو شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے، ایسی شفا دے جس کے بعد کوئی بیماری باقی نہ رہے۔

(۵۴) ما دعا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُمَّتِهِ فَأُعطِي بعضه

جو دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے مانگی جس کا کچھ حصہ عطا بھی کر دیا گیا

(۳۰۱۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَرَّةِ بَنِي مُعَاوِيَةَ واتَّبَعْت أَثَرَهُ حَتَّى ظَهَرَ عَلَيْهَا فَصَلَّى الضُّحَى ، ثَمَانَ رَكَعَاتٍ طَوَّلَ فِيهِنَّ ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ : يَا حُذَيْفَةُ طَوَّلْت عَلَيْك ، قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : إِنِّي سَأَلْت اللَّهَ فِيهَا ثَلاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً ، سَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُظْهِرَ عَلَى أُمَّتِي غَيْرَهَا فَأَعْطَانِي ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُهْلِكَهَا بِالسِّنِينَ ، فَأَعْطَانِي وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يَجْعَلَ بَأْسَهَا بَيْنَهَا ، فَمَنَعَنِي.

(۳۰۱۲۰) حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو معاویہ قبیلہ کے نزدیک حرہ مقام کی طرف تشریف لے گئے، اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہولیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچ گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی آٹھ رکعت ادا کیں، اور ان کو بہت لمبا کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے، اور فرمانے لگے، اے حذیفہ! کیا میں نے تجھے طوالت میں ڈال دیا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اللہ سے اس میں تین دعائیں مانگیں پس اللہ نے میری دو دعاؤں کو قبولیت عطا کی اور ایک کو منع فرما دیا، میں نے اللہ سے یہ دعا مانگی کہ میری امت پر کبھی کوئی غیر غالب نہ آئے، تو اللہ نے میری دعا کو شرف قبولیت بخشی، اور میں نے دعا مانگی کہ میری امت قحط کی وجہ سے ہلاک نہ ہو تو اللہ نے میری اس دعا کو بھی شرف قبولیت بخشی، اور میں یہ دعا مانگی کہ میری امت کے درمیان آپس میں جنگ مت ہو تو اس دعا کو منع فرما دیا۔

(۳۰۱۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن رَجَاءٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلاةً فَأَطَالَ فِيهَا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَقَدْ أَطَلْتَ الْيَوْمَ الصَّلاةَ ، قَالَ : إِنِّي صَلَّيْتُ صَلاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ وَسَأَلْتُ اللَّهَ لأُمَّتِي ثَلاثًا ، فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَرَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً ، سَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُهْلِكَهُمْ غَرَقًا فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ ، فَرَدَّهَا عَلَيَّ. (احمد ۲۴۰۔ ابن خزیمہ ۱۲۱۸)

(۳۰۱۲۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی اور بہت لمبی نماز پڑھی، جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے لمبی نماز پڑھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے شوق اور خوف کی نماز پڑھی اور میں نے اللہ سے اپنی امت کے لیے تین چیزیں مانگیں، پس اللہ نے مجھے دو چیزیں عطا فرما دیں اور ایک چیز کو واپس مجھ پر رد کر دیا۔ میں نے اللہ سے سوال کیا کہ اس امت پر ان کے علاوہ کسی دشمن کو مسلط مت فرما۔ پس اللہ نے اس دعا کو شرف قبولیت عطا فرمائی، اور میں نے اللہ سے سوال کیا کہ اس امت کو ڈوبنے کے عذاب کے ذریعہ ہلاک مت فرما، پس اللہ نے اس دعا کو بھی شرف قبولیت عطا فرمائی۔ اور میں نے یہ بھی سوال کیا کہ اس امت کے درمیان آپس میں کوئی جنگ نہ ہو تو یہ دعا مجھ پر واپس لوٹا دی گئی۔

(۳۰۱۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَن صُهَيْبٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى هَمَسَ شَيْئًا لاَ يُخْبِرُنَا بِهِ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّكَ مِمَّا إِذَا صَلَّيْتَ هَمَسْتَ شَيْئًا لاَ نَفْقَهُهُ ، قَالَ ، فَطِنْتُمْ بِي ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : ذَكَرْتُ نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ أُعْطِيَ جُنُودًا مِنْ قَوْمِهِ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ : مَنْ يُكَافِءُ هَؤُلاءِ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : اخْتَرْ لِقَوْمِكَ إِحْدَى ثَلاثٍ : إِمَّا أَنْ يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ ، أَوِ الْجُوعَ ، أَوِ الْمَوْتَ ، قَالَ : فَعَرَضَ ذَلِكَ عَلَى قَوْمِهِ ، قَالَ : فَقَالُوا : أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ فَاخْتَرْ لَنَا ، قَالَ : فَقَامَ إِلَى الصَّلاةِ ، قَالَ : وَكَانُوا مِمَّا إِذَا فَزِعُوا فَزِعُوا إِلَى الصَّلاةِ فَصَلَّى فَقَالَ : اللَّهُمَّ أما أن تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ فَلا ، أَوِ الْجُوعُ فَلا ، وَلَكِنَّ الْمَوْتَ ، قَالَ : فَسَلَّطَ عَلَيْهِمَ الْمَوْتَ ، فَمَاتَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا فِي ثَلاثَةِ أَيَّامٍ ، قَالَ : فَهَمْسِي الَّذِي تَسْمَعُونَ أني أَقُولُ : اللَّهُمَّ بِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أُصَاوِلُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِكَ. (نسائی ۱۰۴۵۰۔ احمد ۳۳۳)

(۳۰۱۲۲) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو آہستہ سے کچھ کہتے جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نہیں بتلایا تھا۔ پس ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بلاشبہ ابھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھی ہے تو آہستہ سے کچھ کہا جس کو ہم نہیں سمجھ سکے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے، کیا تم نے میرے پڑھنے کو جان لیا؟ ہم نے کہا! جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے انبیاء میں سے ایک نبی کا قصہ یاد آ گیا۔ جن کی قوم کے لشکر کو ان کا تابع بنا دیا گیا تھا، پس انہوں

نے اس لشکر کی طرف دیکھ کر فرمایا: کون ہے جو اس سے بدلہ لے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس ان سے کہا گیا: آپ اپنی قوم کے لیے تین میں سے ایک بات منتخب کریں: یا تو ان پر کسی غیر دشمن کو مسلط کر دیا جائے، یا پھر بھوک و فاقہ یا پھر موت، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے اپنی قوم پر یہ تینوں چیزیں پیش کیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی قوم نے کہا: آپ اللہ کے نبی ہیں آپ ہی ہمارے لیے کوئی ایک منتخب فرمالیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس وہ نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ یہ بھی فرمایا: جب وہ لوگ کسی چیز سے ڈرتے تو وہ نماز کی پناہ پکڑتے تھے۔ پس ان نبی نے نماز پڑھی، پھر یوں فرمایا: اے اللہ! یا تو آپ نے ان پر دشمن کو مسلط فرمانا تھا پس آپ ایسا مت کریں یا پھر بھوک تو وہ بھی نہیں، لیکن موت عطا کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی قوم پر موت کو مسلط کر دیا گیا۔ پس ان کی قوم کے تین دنوں میں ستر ہزار افراد موت کی وادی میں سو گئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس میں آہستہ سے جو پڑھ رہا تھا جو تم نے سنا میں یہ دعا پڑھ رہا تھا۔ اے اللہ! میں آپ کی مدد سے ہی تدبیر کروں گا، اور آپ کی مدد سے ہی حملہ کروں گا، اور ایسا کرنے کی طاقت نہیں سوائے تیری مدد کے۔

(٣٠١٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلاً ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ : سَأَلْتُ رَبِّي ثَلاثًا ، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَرَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً ، سَأَلْت رَبِّي أَنْ لاَ يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ ، فَمَنَعَنِيهَا. (مسلم ٢٢١٦۔ احمد ١٨١)

(٣٠١٢٣) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بلند جگہ سے ہماری طرف تشریف لائے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا گزر مسجد بنی معاویہ کے پاس سے ہوا۔ آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور آپ ﷺ نے اپنے رب سے لمبی دعا مانگی، پھر آپ ﷺ ہماری طرف پلٹے۔ ور فرمایا۔ میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں۔ پس رب نے مجھے دو چیزیں عطا فرمادیں اور ایک کو منع فرمادیا۔ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ میری امت کو فاقہ کے ذریعہ سے مت ہلاک فرمائیں، تو اللہ نے اس دعا کو شرف قبولیت عطا فرمائی، اور میں نے یہ بھی سوال کیا کہ میری امت کو ڈوبنے کے ذریعہ ہلاک مت فرمانا۔ پس اللہ نے اس دعا کو بھی شرف قبولیت عطا فرمائی، اور میں نے یہ بھی سوال کیا کہ امت کے درمیان کوئی جنگ نہ ہو تو اللہ نے منع فرمادیا۔

(٥٥) ما ذكر عن أبي بكرٍ وعمر رضي الله عنهما مِن الدّعاءِ

جو دعا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں

(٣٠١٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ

اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِی أَخِيرَهُ ، وَخَيْرَ عَمَلِی خَوَاتِمَهُ ، وَخَيْرَ أَيَّامِی يَوْمَ أَلْقَاك ، قَالَ : وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اعْصِمْنِی بِحَبْلِكَ وَارْزُقْنِی مِنْ فَضْلِكَ وَاجْعَلْنِی أَحْفَظُ أَمْرَك.

(۳۰۱۲۴) حضرت مطلب بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے اللہ! میری عمر کے آخری حصہ کو بہتر بنا دے۔ اور میرے عمل کے اختتام کو بہتر بنا دے۔ اور جس دن میں تجھ سے ملاقات کروں میرے ان دنوں کو بہتر بنا دے۔ حضرت مطلب بن عبد اللہ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو اپنی رسی کے ذریعہ میری حفاظت فرما۔ اور اپنے فضل سے مجھے رزق عطا فرما۔ اور مجھے ایسا بنا دے کہ میں تیرے حکم کی حفاظت کرنے والا بن جاؤں۔

(٣٠١٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ كَلامٍ تَكَلَّمَ بِهِ عُمَرُ أَنْ ، قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّی ضَعِيفٌ فَقَوِّنِی وَإِنِّی شَدِيدٌ فَلَيِّنِّی وَإِنِّی بَخِيلٌ فَسَخِّنِی.

(۳۰۱۲۵) حضرت شداد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلی دعا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کی بے شک فرمایا: اے اللہ! میں کمزور ہوں پس تو مجھے قوی بنا دے۔ اور میں بہت سخت ہوں تو مجھے نرم بنا دے۔ اور بے شک میں بہت کنجوس ہوں تو مجھے سخی بنا دے۔

(٣٠١٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ فَائِدٍ الْعَبْسِیِّ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو : اللَّهُمَّ اجْعَلْ غِنَايَ فِی قَلْبِی وَرَغْبَتِی فِيمَا عِنْدَكَ وَبَارِكْ لِی فِيمَا رَزَقْتَنِی وَأَغْنِنِی عَمَّا حَرَّمْتَ عَلَیَّ.

(۳۰۱۲۶) حضرت حسان بن فائد العبسی رحمہ اللہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! تو میرے دل میں بے نیازی کو بھر دے۔ اور مجھ میں شوق پیدا فرما اس چیز کا جو تیرے پاس ہے۔ اور جو رزق تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما۔ اور جو چیز تو نے مجھ پر حرام کی ہے مجھے اس سے بے نیاز کر دے۔

(٣٠١٢٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِی ، وَأَسْتَهْدِيكَ لِمَرَاشِدِ أَمْرِی ، وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَتُبْ عَلَیَّ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّی ، اللَّهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِی إِلَيْكَ ، وَاجْعَلْ غِنَايَ فِی صَدْرِی ، وَبَارِكْ لِی فِيمَا رَزَقْتَنِی ، وَتَقَبَّلْ مِنِّی إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّی.

(۳۰۱۲۷) حضرت ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہ وہ یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔ اور میں آپ سے اپنے بھلائی کے کاموں کی راہنمائی طلب کرتا ہوں۔ اور میں آپ سے توبہ کرتا ہوں۔ پس آپ میری توبہ قبول فرمالیجیے۔ یقیناً آپ ہی میرے رب ہیں۔ اے اللہ! اپنی طرف کا مجھ میں شوق ڈال دیں۔ اور میرے سینے میں بے نیازی ڈال دیں۔ اور جو آپ نے مجھے رزق عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما دیجیے۔ اور آپ میری طرف سے دعا کو قبول فرمائیے۔ اور یقیناً آپ ہی میرے رب ہیں۔

(٣٠١٢٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِیِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عُمَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ الْقَلِيلِ ، قَالَ ، فَقَالَ : عُمَرُ : مَا هَذَا الَّذِی تَدْعُو بِهِ ؟ فَقَالَ : إِنِّی سَمِعْتُ اللَّهَ يَقُولُ : وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِی

الشَّكُورُ فَأَنَا أَدْعُو أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْ أُولَئِكَ الْقَلِيلِ ، قَالَ : فَقَالَ : عُمَرُ : كُلُّ النَّاسِ أَعْلَمُ مِنْ عُمَرَ .

(۳۰۱۲۸) حضرت ابراہیم التیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یوں دعا کی: اے اللہ! آپ مجھے قلیل میں سے بنا دیجیے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم نے یہ کیا دعا مانگی؟ تو وہ شخص کہنے لگا: میں نے اللہ رب العزت کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اور میرے بندوں میں بہت تھوڑے شکر گزار ہیں۔'' تو میں اللہ سے دعا کر رہا ہوں کہ وہ مجھے ان تھوڑے بندوں میں سے بنا دے۔ راوی فرماتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمام لوگ عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ علم والے ہیں۔

(۳۰۱۲۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ اللَّهُمَّ عَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا.

(۳۰۱۲۹) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں دعا مانگتے ہوئے سنا: اے اللہ! تو ہمیں عافیت بخش دے اور ہم سے درگزر فرما۔

(۳۰۱۳۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ طُعْمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ مِيكَائِيلُ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يقول : قَدْ تَرَى مَقَامِي وتعلم حَاجَتِي فَأَرْجِعْنِي مِنْ عِنْدِكَ يَا اللَّهُ بِحَاجَتِي مُفْلَجًا مُنْجَحًا مُسْتَجِيبًا مُسْتَجَابًا لِي ، قَدْ غَفَرْتَ لِي وَرَحِمْتَنِي فَإِذَا قَضَى صَلاتَهُ ، قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ أَرَى شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا يَدُومُ ، وَلا أَرَى حَالاً فِيهَا يَسْتَقِيمُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَنْطِقُ فِيهَا بِعِلْمٍ وَأَصْمُتُ بِحُكْمٍ ، اللَّهُمَّ لاَ تُكْثِرْ لِي مِنَ الدُّنْيَا فَأَطْغَى ، وَلا تُقِلَّ لِي مِنْهَا فَأَنْسَى ، فَإِنَّهُ مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى.

(۳۰۱۳۰) خراسان کا ایک بوڑھا شخص جس کو میکائیل کہا جاتا تھا انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا فرماتے: تو میرے کھڑے ہونے کو جانتا ہے اور میری ضرورت کو بھی جانتا ہے: اے اللہ! تو مجھے اپنے پاس سے لوٹا اس حال میں کہ میری حاجت پوری ہو، کامیاب ہو، قبول ہونے والی قبول کی گئی میرے لیے۔ تحقیق تو نے میری مغفرت فرما دی اور تو نے مجھ پر رحم فرما دیا۔ پس جب اپنی نماز مکمل فرما لیتے تو فرماتے: اے اللہ! میں نے دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی جو دائمی ہو۔ اور نہ ہی کوئی ایسی حالت دیکھی جو کہ ہمیشہ سیدھی رہے۔ اے اللہ! تو مجھے ایسا بنا دے کہ میں علم کے ساتھ بات کروں اور میں حکم کے ساتھ خاموش رہوں۔ اے اللہ! تو میرے لیے دنیا کو زیادہ مت فرما دے کہ میں سرکش بن جاؤں۔ اور نہ ہی میرے لیے اس دنیا کو اتنا تھوڑا کر دے کہ میں تجھے بھول جاؤں، اس لیے کہ جو تھوڑا اور کافی ہو وہ بہتر ہے اس سے جو زیادہ ہو اور غفلت میں ڈال دے۔

(۳۰۱۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ تَأْخُذَنِي عَلَى غِرَّةٍ ، أَوْ تَذَرَنِي فِي غَفْلَةٍ ، أَوْ تَجْعَلَنِي مِنَ الْغَافِلِينَ.

(۳۰۱۳۱) حضرت سلیم بن حنظلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تو بے خبری کی حالت میں میری پکڑ کرے، یا تو مجھے غفلت کی حالت میں چھوڑ دے۔ یا تو مجھے غافلین میں سے بنا دے۔

(٥٦) ما جاء عن عليٍّ رضى الله عنه مِمّا دعا مِمّا بقِى مِن دعائِهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول دعاؤں کا بیان

(٣٠١٣٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو :اللَّهُمَّ ثَبِّتْنَا عَلَى كَلِمَةِ الْعَدْلِ بِالرِّضَى وَالصَّوَابِ ، وَقِوَامِ الْكِتَابِ ، هَادِينَ مَهْدِيِّينَ رَاضِينَ مَرْضِيِّينَ ، غَيْرَ ضَالِّينَ، وَلا مُضِلِّينَ.

(٣٠١٣٢) حضرت عبداللہ بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! تو ہمیں انصاف کے کلمہ پر رضا مندی اور درستگی اور صحیح کتاب کے ساتھ ثابت قدم فرما، جو ہدایت کا راستہ دکھلانے والا، ہدایت یافتہ، راضی کرنے والا اور راضی ہونے والا، جو نہ گمراہ ہے اور نہ ہی گمراہ کرنے والا ہے۔

(٣٠١٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَت بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي أَذْلَلْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَخَضَعَ لَكَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَذَلَّ لَكَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِجَبَرُوتِكَ الَّتِي غَلَبْت بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِعَظَمَتِكَ الَّتِي غَلَبْت بِهَا كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِي مَلَأت بِهِ كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِقُوَّتِكَ الَّتِي لاَ يَقُومُ لَهَا شَيْءٌ ، وَبِنُورِكَ الَّذِي أَضَاءَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَبِعِلْمِكَ الَّذِي أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ ، وَبِاسْمِكَ الَّذِي يُبتدأ بِهِ كُلَّ شَيْءٍ ، وَبِوَجْهِكَ الْبَاقِي بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ ، يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ ثَلاثًا ، يَا أَوَّلَ الأَوَّلِينَ وَيَا آخِرَ الآخِرِينَ ، وَيَا اللَّهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيمُ ، اغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تهتك العصم ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُورِثُ النَّدَمَ ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَحْبِسُ الْقَسَمَ وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلاءَ ، وَتُدِيلُ الأَعْدَاءَ ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي تَحْبِسُ غَيْثَ السَّمَاءِ ، وَتُعَجِّلُ الْفَنَاءَ ، وَتُظْلِمُ الْهَوَاءَ ، وَتَرُدُّ الدُّعَاءَ ، وَاغْفِرْ لِي الذُّنُوبَ الَّتِي ترد إِلَى النَّارِ.

(٣٠١٣٣) حضرت ولید بن ابوالولید رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی دعا میں پہلے تین مرتبہ یوں فرماتے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری اس رحمت کے ساتھ جس کے ذریعے تو ہر چیز پر حاوی ہے، اور تیری اس عزت کے ساتھ جس کے ذریعہ تو نے ہر چیز کو ذلیل کر دیا، اور ہر چیز تیرے سامنے جھک گئی اور ہر چیز تیرے سامنے حقیر ہوگئی۔ اور تیری اس طاقت کے ساتھ جس کے ذریعہ تو ہر چیز پر غالب ہے۔ اور تیری اس عظمت کے ساتھ جس کے ذریعہ تو ہر چیز پر غالب ہے، اور تیری اس بادشاہت کے ساتھ جس کے ذریعہ تو نے ہر چیز کو بھر دیا، اور تیری اس قوت کے ساتھ جس کے سامنے کوئی چیز ٹھہر نہیں سکتی۔ اور تیرے اس نور کے ساتھ جس نے ہر چیز کو روشن کر دیا۔ اور تیرے اس علم کے ساتھ جس نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے، اور تیرے اس نام کے ساتھ کہ

جس سے ہر چیز کی ابتدا کی جاتی ہے، اور تیرے اس بابرکت چہرے کے ساتھ جو ہر چیز کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی رہے گا، اے نور بخشنے والے، اے برائیوں سے پاک ذات، اے نور بخشنے والے، اے برائیوں سے پاک ذات، (تین مرتبہ پڑھتے) اے پہلوں میں سب سے پہلے، اور اے بعد والوں میں سے سب سے بعد والے! اور اے اللہ! اے رحم کرنے والے، اے بہت رحم کرنے والے، میرے ان گناہوں کو معاف فرما دے جن کی وجہ سے تو سزائیں نازل کرتا ہے، اور میرے ان گناہوں کو معاف فرما دے جن کی وجہ سے تو عصمت دری کرتا ہے، اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرما دے جن کی وجہ سے تو ندامت کا وارث بناتا ہے۔ اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرما دے جن کی وجہ سے تو نصیب کو روک لیتا ہے۔ اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرما دے جن کی وجہ سے تو نعمتوں کو بدل دیتا ہے اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرما دے جن کی وجہ سے تو بلاؤں اور مصیبتوں کو نازل کرتا ہے، اور دشمنوں کو غالب کرتا ہے، اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرما جن کی وجہ سے تو آسمان کی بارش کو روک لیتا ہے، اور تو بربادکرنے میں جلدی کرتا ہے اور تو نفس پر ظلم کرتا ہے اور تو دعا کو رد کرتا ہے، اور میرے ان گناہوں کو بھی معاف فرما جن کی وجہ سے تو جہنم کی طرف لوٹاتا ہے۔

(٣٠١٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيِّ ، عَن رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ يَا دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ وَيَا بَانِيَ الْمَبْنِيَّاتِ وَيَا مُرْسِيَ الْمُرْسِيَاتِ ، وَيَا جَبَّارَ الْقُلُوبِ عَلَى فِطْرَتِهَا شَقِيِّهَا وَسَعِيدِهَا ، وَبَاسِطَ الرَّحْمَةِ لِلْمُتَّقِينَ ، اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ وَنَوَامِي بَرَكَاتِكَ وَرَأْفَاتِ تحننك ، وَعَوَاطِفَ زَوَاكِي رَحْمَتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ ، الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ ، وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَفَالِجِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ ، وَدَامِغِ جَاشِيَاتِ الأَبَاطِيلِ كَمَا حَمَّلْتَهُ ، فَاضْطَلَعَ بِأَمْرِكَ مُسْتَنْصِرًا فِي رِضْوَانِكَ غَيْرَ نَاكِلٍ عَن قَدَمٍ ، وَلا مُثْنٍ عَنْ عَزْمٍ ، حَافِظٍ لِعَهْدِكَ ، مَاضٍ لِنَفَاذِ أَمْرِكَ ، حَتَّى أَوْرَى قبسا لقلبس آلاء الله تصل بآله أسبابه به هُدِيت الْقُلُوبِ ، بَعْدَ خَوْضَاتِ الْفِتَنِ والأثم وأنهج موضحات الأعلام إِلَي ودائرات الأَحْكَامِ ، فَهُوَ أَمِينُكَ الْمَأْمُونُ ، وَشَاهِدُكَ يَوْمَ الدِّينِ ، وَبَعِيثُكَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ، اللَّهُمَّ افْسَحْ لَهُ مُفْسَحًا عِنْدَكَ ، وَأَعْطِهِ بَعْدَ رِضَاهُ الرِّضَى مِنْ فَوْزِ ثَوَابِكَ الْمَحْلُولِ ، وَعَظِيمِ جَزَائِكَ الْمَعْلُولِ ، اللَّهُمَّ أَتْمِمْ لَهُ مَوْعِدَكَ بِابْتِعَاثِكَ إِيَّاهُ مَقْبُولَ الشَّفَاعَةِ عَدْلَ الشَّهَادَةِ مَرْضِيَّ الْمَقَالَةِ ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ وَخَطِيبِ فَصْلٍ ، وَحُجَّةٍ وَبُرْهَانٍ عَظِيمٍ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا سَامِعِينَ مُطِيعِينَ وَأَوْلِيَاءَ مُخْلِصِينَ وَرُفَقَاءَ مُصَاحِبِينَ ، اللَّهُمَّ أَبْلِغْهُ مِنَّا السَّلامَ ، وَارْدُدْ عَلَيْنَا مِنْهُ السَّلامَ.

(۳۰۱۳۴) حضرت عبد اللہ اسدی ؒ ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! اے بچھانے والے بچھی ہوئی زمینوں کے، عمارتوں کی تعمیر کرنے والے، پہاڑوں کے گاڑنے والے، اور دلوں کو بزور بنانے والے اس کی فطرت پر ان کے بد بخت ہونے کو اور نیک بخت ہونے کو، اور متقیوں اور پرہیزگاروں کے لیے رحمت کو کشادہ کرنے والے،

نازل فرما اپنی بزرگ ترین خاصی رحمتیں اور بڑھنے والی برکتیں، اور اپنی بڑی مہربانی کو، اور اپنی پاکیزہ، مہربان رحمتوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، اور کھولنے والے ہیں اس سعادت کو جو بند کردی گئی، اور مکمل کرنے والے ہیں اس دین کو جو غالب آ گیا، اور حق کو غالب کرنے والے ہیں سلامتی کے ساتھ، اور توڑنے والے ہیں ان لشکروں کے جو ناحق پر ہیں جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو برانگیختہ کیا ان کے توڑنے پر پس مستعد ہو گئے تیرے حکم سے، مدد طلب کرنے والے تیری رضامندی میں، بلا قید کے پنیر میں، اور بلاسستی کے ارادے میں (یعنی لشکر کفار کے توڑنے میں اٹھنے کے لیے آپ نے کوتاہی نہیں کی) نگاہ رکھنے والے تیری وحی کی طرف، حفاظت کرنے والے تیرے عصب (کے) تیرے حکم کے نفاذ پر وقت گزارنے والے، یہاں تک کہ روشن کر دیا اسلام کے شعلۂ نور کو روشنی لینے والوں کے لیے، اللہ کی نعمتیں ملا دیتی ہیں اس کے اسباب کو ان سے جو اس مشغلہ کے اھل لوگ ہیں (یعنی وہ فائدہ اٹھا لیتے ہیں) آپ ہی کے سبب سے ہدایت ملی دلوں کو، ان کے فتنوں اور گناہوں میں ڈوب جانے کے بعد، اور آپ نے ظاہر کرنے والی نشانیوں کو مزید واضح کیا، اور اسلام کے چمکدار حکموں کو، اور اسلام کی روشنیوں کو، پس آپ ہی تیرے بھروسہ کے قابل امانت دار ہیں، اور آپ ہی قیامت کے دن تیرے گواہ ہیں، اور تیری بھیجی ہوئی رحمت میں تمام جہان والوں کے لیے، اے اللہ! کشادہ کر دے ان کی جگہ اپنے پاس اور ان کو عطا فرما اپنی رضامندی کے بعد ایسی رضامندی جو تیرے اجر کی کامیابی کی طرف سے ہو، اور تیری عظیم جزا جو کہ کسی وجہ سے ملتی ہے اس کی طرف سے، اے اللہ، تو ان سے کیے جانے والے اپنے وعدے کو پورا فرما، ان کو مبعوث فرما کر شفاعت کیے جانے والے مقام پر، انصاف کی گواہی مقبول کر کے، اور آپ کے ہر قول کو اپنی رضامندی کے موافق کر کے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب انصاف بنا کر، اور آپ کو ایسا خطیب بنا کر جو حق و باطل میں فرق کرنے والا ہو، اور بڑی حجت والا بنا کر۔ اے اللہ! ہمیں بنا دے سننے والوں میں سے (پھر) فرمانبرداری کرنے والوں میں سے، اور مخلص لوگوں کے دوستوں میں سے، اور اپنے ساتھیوں کے رفقاء میں سے، اے اللہ! تو پہنچا دے ان کو ہماری طرف سے سلامتی، اور لوٹا دے ان کی طرف سے ہم پر سلامتی۔

(۳۰۱۳۵) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ يُدْعَى سَالِمًا، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ عَلِيٍّ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ رَضِيتَ عَمَلَهُ وَقَصَّرْتَ أَمَلَهُ، وَأَطَلْتَ عُمْرَهُ، وَأَحْيَيْته بَعْدَ الْمَوْتِ حَيَاةً طَيِّبَةً وَرَزَقْته اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك نَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ، وَفَرْحَةً لاَ تَرْتَدُّ، وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِبْرَاهِيمَ فِي أَعْلَى جَنَّةِ الْخُلْدِ، اللَّهُمَّ هَبْ لِي شفقا يُوجَلُ لَهُ قَلْبِي، وَتَدْمَعُ لَهُ عَيْنِي، وَيَقْشَعِرُّ لَهُ جِلْدِي وَيَتَجَافَى لَهُ جَنْبِي، وَأَجِدُ نَفْعَهُ فِي قَلْبِي، اللَّهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِي مِنَ النِّفَاقِ، وَصَدْرِي مِنَ الْغِلِّ، وَأَعْمَالِي مِنَ الرِّيَاءِ، وَعَيْنِي مِنَ الْخِيَانَةِ، وَلِسَانِي مِنَ الْكَذِبِ، وَبَارِكْ لِي فِي سَمْعِي وَقَلْبِي، وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّك أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَكُشِفَتْ بِهِ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ أَمْرُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ مِنْ أَنْ يَحِلَّ عَلَيَّ غَضَبُك، أَوْ يَنْزِلَ بِي سَخَطُك، أَوْ أَتَّبِعَ

هَوَایَ بِغَیْرِ هُدًی مِنْك ، أَوْ أَقُولَ لِلَّذِینَ كَفَرُوا ﴿هَؤُلاءِ أَهْدَی مِنَ الَّذِینَ آمَنُوا سَبِیلاً﴾ اللَّهُمَّ كُنْ بِی بَرًّا رَؤُوفًا رَحِیمًا بِحَاجَتِی حَفِیًّا ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِی یَا غَفَّارُ ، وَتُبْ عَلَیَّ یَا تَوَّابُ ، وَارْحَمْنِی یَا رَحْمَنُ ، وَاعْفُ عَنِّی یَا حَلِیمُ ، اللَّهُمَّ ارْزُقْنِی زَهَادَةً وَاجْتِهَادًا فِی الْعِبَادَةِ ، وَلَقِّنِی إِیَّاكَ عَلَی شَهَادَةٍ یسبق بُشْرَاهَا وَجَعَهَا وَفَرَحُهَا جَزَعَهَا ، یَا رَبِّ لَقِّنِّی عِنْدَ الْمَوْتِ نَضْرَةً وَبَهْجَةً وَقُرَّةَ عَیْنٍ وَرَاحَةً فِی الْمَوْتِ ، اللَّهُمَّ لَقِّنِّی فِی قَبْرِی ثَبَاتَ الْمَنْطِقِ وَقُرَّةَ عَیْنِ الْمَنْظَرِ وَسَعَةً فِی الْمَنْزِلِ ، اللَّهُمَّ قفنی مِنْ عَمَلٍ یَوْمِ الْقِیَامَةِ مَوْقِفًا تُبَیِّضُ بِهِ وَجْهِی ، وتُثَبِّتُ بِهِ مَقَالَتِی ، وَتَقَرُّ بِهِ عَیْنِی ، وَتَنْزِلُ بِهِ عَلَی أمنتی ، وَتَنْظُرُ إِلَیَّ بِوَجْهِكَ نَظْرَةً أَسْتَكْمِلُ بِهَا الْكَرَامَةَ فِی الرَّفِیقِ الأَعْلَی فِی أَعْلَی عِلِّیِّینَ ، فَإِنَّ بِنِعْمَتِكَ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ ، اللَّهُمَّ إِنِّی ضَعِیفٌ مِنْ ضَعْفٍ خَلَقْتَنِی إِلَی ضَعْف مَا أَصِیرُ ، فَمَا شِئْتَ لاَ مَا شئنا ، فَسَأَلِی أَنْ أَسْتَقِیمَ.

(۳۰۱۳۵) حضرت ابوجعفر محمد بصری ؒ اس آدمی سے نقل کرتے ہیں جو سالم نام سے پکارا جاتا تھا کہ حضرت علی ؓ کی دعا میں سے ہے: اے اللہ! مجھے بنادے ان لوگوں میں سے جن کے عمل سے تو راضی ہے اور جن کی امیدوں کو تو نے چھوٹا کردیا، اور جن کی عمر کو تو نے لمبا کردیا، اور تو ان کو دے گا موت کے بعد پاکیزہ زندگی اور پاکیزہ رزق، اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ایسی نعمت جو کبھی ختم نہ ہو، اور ایسی خوشی جو کبھی واپس نہ ہو، اور تیرے نبی حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہمراہی ہمیشہ کی جنت کے اعلیٰ درجوں میں، اے اللہ! مجھے عطا فرما ایسا گوشہ جس میں میرا دل روشن ہو جائے، اور میری آنکھوں سے آنسو بہہ پڑیں، اور میرے جسم پر کپکپی طاری ہو جائے، اور میرا پہلو بستر سے جدا ہو جائے، اور میں اپنے دل میں اس کا نفع پاؤں۔ اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک وصاف کردے، اور میرے سینہ کو کینہ سے، اور میرے عملوں کو دکھاوے سے، اور میری آنکھ کو خیانت سے، اور میری زبان کو جھوٹ بولنے سے، اور میرے سننے میں اور میرے دل میں برکت عطا فرما۔ اور میری توبہ قبول فرما۔ بلاشبہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔ اے اللہ! میں پناہ لیتا ہوں تیرے باعزت چہرے کی جس نے ساتوں آسمانوں کو روشن کردیا، اور جس کے ذریعہ سے ظلمتوں کو ختم کردیا گیا، اور پہلے اور آخری لوگوں کا معاملہ جس کی بدولت درست ہوا اس بات سے کہ مجھ پر تیرا غضب اترے، یا مجھ پر تیری ناراضگی اترے اس بات سے کہ میں تیری طرف سے آنے والی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگوں یا اس بات سے کہ میں کافروں سے کہوں کہ وہ زیادہ راہِ راست پر ہیں مومنوں سے، اے اللہ! تو مجھ پر مہربان، شفیق اور رحم کرنے والا بن جا، اور میری ضرورت میں میرا شفیق، اے اللہ! میری مغفرت فرما اے مغفرت فرمانے والے، اور میری توبہ قبول فرما اے توبہ قبول فرمانے والے، اور مجھ پر رحم فرما اے رحم فرمانے والے، اور مجھ سے درگزر فرما اے بردبار، الٰہی! مجھے بقدر کفایت رزق عطا فرما، اور مجھے عبادت میں کوشش کرنے کی توفیق عطا فرما، اور مجھے اپنے سامنے ایسی گواہی تلقین فرما کہ جس کی خوشخبری اس کی تکلیف پر سبقت لے جائے، اور اس کی خوشی اس کے غم پر، اے میرے پروردگار، مجھے موت کے وقت شادمانی اور آسودہ حالی کی چمک دمک عطا فرما اور آنکھ کی ٹھنڈک اور موت میں آسانی فرما۔ اے اللہ! قبر میں مجھے ثابت قدم بنا۔ گھر میں مجھے میری پسند کا منظر

دکھا۔ قیامت کے دن میرے چہرے کو روشن فرما۔ میری گفتگو کو ثابت فرما۔ میری آنکھ کو ٹھنڈا بنا، میری تمنا کو پورا فرما، میری طرف قیامت کے دن رحمت کی نظر فرما، تیری نعمت سے نیکیاں پوری ہوتی ہیں، اے اللہ! میں کمزور ہوں اور تو نے مجھے کمزوری کی حالت میں پیدا کیا ہے، اصل چاہت تیری ہے تو مجھے اپنی چاہت کے سیدھے راستے پر چلا۔

(۳۰۱۳۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَا مِنْ كَلِمَاتٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ أَنْ يَقُولَهُنَّ الْعَبْدُ : اللَّهُمَّ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ اللَّهُمَّ لاَ أَعْبُدُ إِلاَّ إِيَّاكَ ، اللَّهُمَّ لاَ أُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا ، اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي ، إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ.

(۳۰۱۳۶) حضرت ربعی بن حراش ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان کلمات سے زیادہ کوئی کلمات اللہ کے ہاں پسندیدہ نہیں ہیں کہ بندہ یوں کہے: اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اے اللہ! میں تیرے سوا کسی کی بھی عبادت نہیں کرتا، اے اللہ! میں تیرے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہیں ٹھہراتا، اے اللہ! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، پس تو میرے گناہوں کو معاف فرما، اس لیے کہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔

(۵۷) ما جاء عن عبدِ اللهِ بنِ مسعودٍ رضى الله عنه

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول دعاؤں کا بیان

(۳۰۱۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ ، قَالاَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ فِي كِتَابِ اللهِ آيَتَيْنِ مَا أَصَابَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَرَأَهُمَا ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ إِلاَّ غَفَرَ لَهُ ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ وَ ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ﴾.

(۳۰۱۳۷) حضرت اسود ریٹیلیے اور حضرت علقمہ ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کتاب اللہ میں دو آیات ہیں، جو کوئی بندہ گناہ کرتا ہے پھر ان دونوں آیات کو پڑھ کر اللہ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ (آیت: اور وہ لوگ جو اگر کوئی کھلا گناہ کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر گزریں) آیت کے آخر تک، (آیت: اور جو کوئی کر بیٹھے برا کام یا ظلم کر بیٹھے اپنے اوپر)۔

(۳۰۱۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ عَبْدِ اللهِ رَبَّنَا أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ الإِسْلاَمِ وَأَخْرِجْنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ، وَاصْرِفْ عَنَّا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا ، وَمَا بَطَنَ ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا وَعَلَيْهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَاجْعَلْنَا لأَنْعُمِكَ شَاكِرِينَ مُثْنِينَ بِهَا قَائِلِينَ بِهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا.

(۳۰۱۳۸) حضرت شقیق ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دعا یوں ہوتی تھی: اے ہمارے رب! ہمارے درمیان صلح جوئی

فرمادے، اور ہمیں سلامتی کے راستوں کی طرف ہدایت عطا فرما، اور ہمیں گمراہی کی ظلمتوں سے ہدایت کے نور کی طرف نکال دے، اور تو ہم سے فاحشات کو جن کا تعلق ظاہر سے ہو یا باطن سے ان کو پھیر دے، اور تو ہمارے کانوں میں اور ہماری آنکھوں میں اور ہمارے دلوں میں اور ہماری بیویوں میں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما۔ پس یقیناً تو ہی تو بہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے، اور تو ہمیں ایسا بنادے کہ تیری نعمتوں کا شکر کرنے والے ہوں۔ ان کے ذریعہ تعریف کرنے والے ہوں۔ ان کا ذکر کرنے والے ہوں۔ اور تو اپنی نعمتوں کو ہم پر پورا کردے۔

(۳۰۱۳۹) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ ، اللَّهُمَّ أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ الأَعْمَشِ.

(۳۰۱۳۹) حضرت ابو وائل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ؓ یوں دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! تو ہمارے درمیان صلح جوئی فرما، پھر راوی نے اعمش کی طرح باقی حدیث کو ذکر کیا۔

(۳۰۱۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : يَقُولُ اللَّهُ تعالى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدِي عَهْدٌ فَلْيَقُمْ قَالُوا : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَعَلِّمْنَا ، قَالَ : قُولُوا : اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ إِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْك عَهْدًا فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا إِنَّك إِنْ تَكِلْنِي إِلَى عملي تُقَرِّبْنِي مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِي مِنَ الْخَيْرِ ، وَأَنِّي لاَ أَثِقُ إِلاَّ بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْهُ لِي عِنْدَكَ عَهْدًا تُؤَدِّيهِ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّك لاَ تُخْلِفُ الْمِيعَادَ.

(۳۰۱۴۰) حضرت اسود بن یزید ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ؓ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص کا بھی میرے پاس کوئی عہد ہے پس وہ کھڑا ہو جائے ان کے شاگردوں نے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمن: پس آپ ہمیں بھی یہ سکھا دیجیے، انہوں نے ارشاد فرمایا: تم سب یہ کلمات پڑھو، اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، ظاہر اور پوشیدہ باتوں کے جاننے والے، یقیناً میں اس دنیا کی زندگی میں تجھ سے ایک عہد کرتا ہوں یقیناً اگر تو نے مجھے میرے عمل کے سپرد کر دیا تو تو نے مجھے شر کے قریب کر دیا اور تو نے مجھے خیر سے دور کر دیا۔ اور یقیناً میں نے نہیں یقین رکھا مگر تیری رحمت پر، پس تو اپنے پاس ہی میرے عہد کو رکھ لے جس کو قیامت کے دن پورا کرنا، یقیناً تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

(۳۰۱۴۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا دَعَا لأَصْحَابِهِ ، يقول : اللَّهُمَّ اهْدِنَا ، وَيَسِّرْ هُدَاكَ لَنَا ، اللَّهُمَّ يَسِّرْنَا لِلْيُسْرَى وَجَنِّبْنَا الْعُسْرَى وَاجْعَلْنَا مِنْ أُولِي النُّهَى اللَّهُمَّ لَقِّنَا نَضْرَةً وَسُرُورًا ، وَاكْسُنَا سُنْدُسًا وَحَرِيرًا وَحَلِّنَا أَسَاوِرَ إِلَهِ الْحَقِّ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِينَ بِهَا قَائِلِيهَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّك أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.

(۳۰۱۴۱) حضرت ابو الاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ جب اپنے شاگردوں کے لیے دعا کرتے تو یوں

فرماتے۔ اے اللہ! تو ہمیں ہدایت دے، اور اپنی ہدایت کو ہمارے لیے آسان فرما۔ اے اللہ! ہماری آسانی کو بھی آسان فرما۔ اور ہمیں تنگی سے دور فرما۔ اور ہمیں دانش مندوں میں سے بنادے، اے اللہ! ہمیں خوشی اور راحت وسکون عطا فرما، اور ہمیں سندس اور ریشم پہنا، اور ہمیں زیورات سے مزین فرما، اے سچے معبود! اے اللہ! ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر گزار بنادے، ان کے ذریعہ ثنا کرنے والا بنادے، اور ان کا ذکر کرنے والا بنادے، اور تو ہماری توبہ کو قبول فرما، یقیناً تو ہی توبہ کو قبول کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔

(٣٠١٤٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ جواب التيمي عن الحارث بن سويد قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ إن مِنْ أَحَبُّ الْكَلامِ إِلَى اللهِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اللَّهُمَّ أَبُوءُ بِالنِّعْمَةِ وَأَبُوءُ بِالذَّنْبِ فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ.

(٣٠١٤٢) حضرت حارث بن سوید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا پسندیدہ کلام ہے کہ بندہ یوں دعا کرے: اے اللہ! میں نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور گناہ کا اعتراف بھی کرتا ہوں، پس تو میری مغفرت فرما، بے شک تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کی مغفرت نہیں کرسکتا۔

(٣٠١٤٣) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مَعْنٍ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ مِمَّا يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى أَهَاوِيلِ الدُّنْيَا وَبَوَائِقِ الدَّهْرِ وَمَصَائِبِ اللَّيَالِي وَالأَيَّامِ ، وَاكْفِنِي شَرَّ مَا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ فِي الأَرْضِ ، اللَّهُمَّ اصْحَبْنِي فِي سَفَرِي وَاخْلُفْنِي فِي حَضَرِي وَإِلَيْكَ فَحَبِّبْنِي ، وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِي ، وَفِي نَفْسِكَ فَاذْكُرْنِي ، وَفِي نَفْسِي لَكَ فَذَلِّلْنِي ، وَمِنْ شَرِّ الأَخْلاقِ فَجَنِّبْنِي يَا رَحْمَنُ ، إِلَى مَنْ تَكِلُنِي ، أَنْتَ رَبِّي ، إِلَى بَعِيدٍ يَتَجَهَّمُنِي أَمْ إِلَى قَرِيبٍ قَلَّدْته أَمْرِي.

(٣٠١٤٣) حضرت معن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ دعا کرتے ہوئے یوں فرماتے تھے: اے اللہ! تو دنیا کی ہولناکیوں سے میری مدد فرما۔ اور زمانہ کی تنگیوں سے بھی اور دن اور رات کے مصائب سے بھی اور تو میرے لیے کافی ہو جا زمین میں ظلم کرنے والوں کے عمل کے شر سے، اے اللہ! تو میرے سفر میں میرا مصاحب وساتھی بن جا۔ اور میرے حضر میں خلیفہ بن جا، اور مجھے اپنی طرف محبوب بنالے، اور لوگوں کی آنکھوں میں مجھے معزز کردے، اور اپنی ذات میں میرا ذکر کر، اور اپنے سامنے میرے نفس کو حقیر بنادے، اور بُرے اخلاق سے تو مجھے دور فرمادے، اے بہت زیادہ رحم کرنے والے! کس کی طرف تو مجھے سپرد کرے گا؟ تو تو میرا رب ہے، دور کی طرف جو مجھ سے ترش روئی کرے یا کسی قریب کی طرف کہ جس کو تو میرے معاملہ کی ڈور پکڑا دے گا؟

(٣٠١٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ ، قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مِنْ فَضْلِكَ الَّذِي أَفْضَلْت عَلَيَّ ، وَبَلائِكَ الْحَسَنِ الَّذِي ابْتَلَيْتنِي ، وَنَعْمَائِكَ الَّتِي أَنْعَمْت عَلَيَّ أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ ، اللَّهُمَّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَفَضْلِكَ.

(٣٠١٤٤) حضرت ابو عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ جب دعا میں بہت زیادہ جدوجہد کرتے تو یوں فرماتے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس فضل کی برکت سے جو تو نے مجھ پر مہربانی فرمائی اور تیری اچھی آزمائش کی برکت

سے جس سے تو نے مجھے آزمایا، اور تیری ان نعمتوں کی برکت سے جو تو نے مجھ پر کی ہیں کہ تو مجھے جنت میں داخل فرما دے، اے اللہ! تو مجھے اپنی رحمت سے اور اپنی بخشش سے اور اپنے فضل سے جنت میں داخل فرما۔

(۳۰۱۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :مَا دَعَا عَبْدٌ قَطُّ بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ إِلاَّ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي مَعِيشَتِهِ يَا ذَا الْمَنِّ فَلا يُمَنُّ عَلَيْكَ يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ يَا ذَا الطَّوْلِ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، ظَهْرُ اللاجِئِينَ وَجَارُ الْمُسْتَجِيرِينَ وَمَأْمَنُ الْخَائِفِينَ ، إِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِي عِنْدَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا فَامْحُ عَنِّي اسْمَ الشَّقَاءِ ، وَأَثْبِتْنِي عِنْدَكَ سَعِيدًا ، وَإِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِي فِي أُمِّ الْكِتَابِ مُقترًا عَلَى رِزْقِي ، فَامْحُ حِرْمَانِي ، وَتَقْتِيرِ رِزْقِي ، وَاثْبِتْنِي عِنْدَكَ سَعِيدًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرِ ، فَإِنَّكَ تَقُولُ فِي كِتَابِكَ ﴿يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ﴾.

(۳۰۱۴۵) حضرت قاسم بن عبد الرحمن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ ان کلمات کے ساتھ دعا نہیں کرتا مگر اللہ اس بندے کی معیشت میں وسعت فرما دیتے ہیں۔ اے احسان کرنے والے! پس تجھ پر احسان نہیں کیا جا سکتا، اے عظمت و اکرام والے، اے مہربانی کرنے والے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ التجا کرنے والوں کے مددگار، اور پناہ مانگنے والوں کی پناہ گاہ، اور ڈرنے والوں کے لیے امن دینے والے، اگر تو نے مجھے اپنے پاس ام الکتاب میں شقی، بدبخت لکھ دیا ہے۔ تو مجھ سے شقاوت کو مٹا دے۔ اور مجھے اپنے نزدیک نیک بخت لکھ دے۔ اور اگر تو نے ام الکتاب میں مجھ پر میرے رزق کو تنگ لکھ دیا ہے تو میری محرومی اور رزق کی تنگی کو مٹا دے، اور مجھے اپنے پاس نیک بخت لکھ دے، جس کو خیر کی توفیق دی گئی ہو، پس یقیناً تو نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے: اللہ جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے، اور اسی کے پاس ام الکتاب ہے۔

(۳۰۱۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللهِ :مَا الدُّعَاءُ الَّذِي دَعَوْت بِهِ لَيْلَةَ ، قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَلْ تُعْطَهْ ، قَالَ :قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك إِيمَانًا لاَ يَرْتَدُّ ، وَنَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ ، وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَعْلَى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ.

(۳۰۱۴۶) حضرت ابو عبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے پوچھا گیا: وہ کون سی دعا ہے جو آپ نے اس رات مانگی تھی جس رات کو آپ ﷺ نے آپ ؓ سے ارشاد فرمایا تھا: سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا، آپ ؓ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ دعا پڑھی تھی: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں ایسے ایمان کا جس کے بعد کفر نہ ہو۔ اور ایسی نعمت کا جو کبھی ختم نہ ہو اور نبی کریم ﷺ کی معیت جنت کے اعلیٰ درجہ میں ہمیشہ کے لیے۔

(۳۰۱۴۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ حُصَيْنِ بْنِ يَزِيدَ الثَّعْلَبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلاةِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ الْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالْجَوَارَ مِنَ النَّارِ ، اللَّهُمَّ لاَ تَدَعْ

ذَنبًا إِلاَّ غَفَرْته ، وَلا هَمًّا إِلاَّ فَرَّجْته ، وَلا حَاجَةً إِلاَّ قَضَيْتَهَا.

(۳۰۱۴۷) حضرت حصین بن یزید التغلبی ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ تمام اسباب جو تیری رحمت کے لیے لازم ہوں اور وہ اسباب جن سے تیری مغفرت یقینی ہو جائے، اور میں تجھ سے ہر نیکی سے مال غنیمت کا حصہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے جنت والی کامیابی کا سوال کرتا ہوں، اور جہنم سے آزادی کا۔ اے اللہ! تو کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑ جس کو تو نے بخش نہ دیا ہو، اور نہ ہی کوئی فکر جس سے تو رہائی نہ دے، اور نہ ہی کوئی ضرورت جس کو تو پورا نہ فرمادے۔

(٣٠١٤٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ أَلْبِسْنَا لِبَاسَ التَّقْوَى ، وَأَلْزِمْنَا كَلِمَةَ التَّقْوَى ، وَاجْعَلْنَا مِنْ أُولِي النُّهَى ، وَأَمِتْنَا حِينَ تَرْضَى ، وَأَدْخِلْنَا جَنَّةَ الْمَأْوَى ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ بَرَّ وَاتَّقَى ، وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ، وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ تُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى ، وَتُجَنِّبُهُ الْعُسْرَى ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَتَذَكَّرُ فَتَنْفَعُهُ الذِّكْرَى ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ سَعْيَنَا مَشْكُورًا وَذَنْبَنَا مَغْفُورًا ، وَلَقِّنَا نَضْرَةً وَسُرُورًا ، وَاكْسُنَا سُنْدُسًا وَحَرِيرًا ، وَاجْعَلْ لَنَا أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤٍ وَحَرِيرًا.

(۳۰۱۴۸) حضرت ابوالاحوص ویٹیلیز فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو ہمیں تقوے کا لباس پہنا دے، اور تقوے کے کلمہ کو ہم پر لازم کر دے۔ اور ہمیں دانش مندوں میں سے بنا دے، اور ہمیں اس وقت موت دینا جب تو ہم سے راضی ہو جائے، اور ہمیں جنت الماویٰ میں داخل فرمادے اور ہمیں بنا دے ان لوگوں میں سے جنہوں نے نیکی کی اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھائی کے ساتھ سچ کہا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکا۔ اور ہمیں بنا دے ان لوگوں میں سے جن کے لیے تو نے آسانی پیدا کی، اور تو نے تنگی کو ان سے دور کر دیا۔ اور ہمیں بنا دے ان لوگوں میں سے جنہوں نے نصیحت حاصل کی، پس ان کی نصیحت نے ان کو نفع پہنچایا۔ اے اللہ! ہماری کوششوں کو شکر سے لبریز فرما۔ اور ہمارے گناہوں کو بخش دے اور تو ہم سے خوشی وسرور کی حالت میں ملاقات فرمانا، اور تو ہمیں سندس اور ریشم کا لباس پہنانا اور آپ ہمیں سونے کے، اور موتیوں اور ریشم کے زیورات سے مزین فرمانا۔

(۵۸) ما ذکر عنِ ابنِ عمر رضی الله عنه مِن قولِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول دعاؤں کا بیان

(٣٠١٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاهْدِنَا وَارْزُقْنَا ، قَالَ : فَقَالُوا لَهُ : لَوْ زِدْتَنَا ، قَالَ : أَعُوذُ بِاللهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْهِبِينَ.

(۳۰۱۴۹) حضرت عطیہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے یوں دعا فرمائی: اے اللہ! تو ہماری مغفرت فرما دے، اور ہم پر رحم فرما، اور ہمیں عافیت بخش دے، اور ہمیں ہدایت عطا فرما، اور ہمیں رزق عطا فرما۔ عطیہ ؒ فرماتے ہیں: ان کے شاگردوں نے ان سے عرض کیا: اگر آپ ہمارے لیے اور اضافہ فرما دیں تو بہتر ہوگا، آپ ؓ نے فرمایا: اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں لالچ کرنے والا بن جاؤں۔

(۳۰۱۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ رَاشِدٍ ، قَالَ : حَجَجْنَا ، فَلَمَّا قَضَيْنَا نُسُكَنَا قُلْنَا : لَوْ أَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ فَحَدَّثَنَا ، فَأَتَيْنَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا فَجَلَسَ بَيْنَنَا فَصَمَتَ لِنَسْأَلَهُ ، وَصَمَتْنَا لِيُحَدِّثَنَا ، فَلَمَّا أَطَالَ الصَّمْتَ ، قَالَ : مَا لَكُمْ لاَ تَكَلَّمُونَ ، أَلا تَقُولُونَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِئَةِ ضِعْفٍ ، فَإِنْ زِدْتُمْ خَيْرًا زَادَكُمَ اللَّهُ.

(۳۰۱۵۰) حضرت یحییٰ بن راشد ؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے حج کیا، جب ہم اپنی قربانی کر چکے تو ہم کہنے لگے: اگر ہم حضرت ابن عمر ؓ کی خدمت میں حاضر ہوں تو وہ ہمیں کوئی حدیث بیان کر دیں گے۔ پس ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ ہمارے پاس تشریف لے آئے پھر ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔ پس وہ خاموش رہے تا کہ ہم ان سے سوال کر سکیں۔ اور ہم خاموش رہے تا کہ وہ ہمارے سامنے احادیث بیان کریں، پس جب خاموشی طوالت اختیار کر گئی تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہوا تم بات نہیں کرتے؟ کیا تم یہ کلمات نہیں پڑھو گے؟ اللہ تمام عیبوں سے پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے؟ نیکی کا ثواب تو دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے، پس اگر تم بھلائی میں اضافہ کرو گے تو اللہ بھی تمہیں زیادہ اجر عطا فرمائے گا۔

(۳۰۱۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ لاَ تَنْزِعْ مِنِّي الإِيمَانَ كَمَا أَعْطَيْتَنِيهِ.

(۳۰۱۵۱) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو ایمان کو مجھ سے مت چھین جیسا کہ تو نے ایمان مجھے عطا کر دیا ہے۔

(۳۰۱۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِلْمُجْرِمِينَ ، فَلَمَّا صَلَّى ، قَالَ : مَا صَلَّيْت صَلاةً إِلاَّ وَأَنَا أَرْجُو أَنْ تَكُونَ كَفَّارَةً لِمَا أَمَامَهَا يَعْنِي ، قَالَهَا وَهُوَ رَاكِعٌ.

(۳۰۱۵۲) حضرت ابو بردہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: میرے رب جو کچھ تو نے مجھ پر انعام کیا تو میں ہرگز مجرموں کا مددگار نہیں ہوں گا، پھر جب نماز پڑھی تو فرمایا: میں نے کوئی نماز نہیں پڑھی مگر یہ کہ میں

امید کرتا ہوں کہ وہ کفارہ ہیں ان گناہوں کے لیے جو آگے ہیں، مطلب یہ کلمات انہوں نے رکوع کی حالت میں کہے۔

(۳۰۱۵۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا يَنْبَغِي أَنْ أَسْأَلَكَ مِنْهُ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا يَنْبَغِي أَنْ أَتَعَوَّذَ بِكَ مِنْهُ.

(۳۰۱۵۳) حضرت محمد بن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ ؓ اپنی دُعا میں یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس تمام بھلائی کا کہ مناسب ہے کہ میں تجھ سے اس کا سوال کروں، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس تمام شر سے کہ مناسب یہی ہے کہ میں تجھ سے ہی پناہ مانگوں۔

(۳۰۱۵٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ لَهُ السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ أَنْ تَجْعَلَنِي فِي حِرْزِكَ وَحِفْظِكَ وَجِوَارِكَ وَتَحْتَ كَنَفِكَ.

(۳۰۱۵۴) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے چہرے کے نور کے ساتھ جس نے آسمانوں اور زمین کو روشن کر دیا کہ تو مجھے اپنے حصار میں لے اور اپنی حفاظت میں، اور اپنے عہد میں اور اپنی حمایت کے تحت لے لے۔

(۵۹) ما ذكر عن عبدِ الرّحمانِ بنِ عوفٍ وأبي الدّرداءِ

جو دعائیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت ابوالدرداء سے منقول ہیں

(۳۰۱۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِي هَيَّاجٍ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا يَطُوفُ خَلْفَ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ قِنِي شُحَّ نَفْسِي ، فَلَمْ أَدْرِ مَنْ هُوَ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، اتَّبَعْتُهُ ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ ؟ فَقَالُوا : عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ.

(۳۰۱۵۵) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوھیاج الاسدی ؒ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک بوڑھے کو سنا کہ وہ بیت اللہ کے گرد طواف کر رہا ہے اور یہ دعا بھی کر رہا ہے: اے اللہ! تو مجھے میرے نفس کے بخل سے بچالے۔ پس میں نہیں جانتا تھا کہ وہ بوڑھا کون ہے؟ پھر جب وہ واپس جانے لگے تو میں ان کے پیچھے چل پڑا۔ میں نے ان کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتلایا: کہ یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ ہیں۔

(۳۰۱۵٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الجريري عن ثمامة بن حزن قَالَ ، سمعت شيخاً يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرٍّ لَا يُخْلَطُ مَعَهُ غَيْرُهُ ، قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هَذَا الشَّيْخُ ، قَالَ : أَبُو الدَّرْدَاءِ.

(۳۰۱۵۶) حضرت ثمامہ بن حزن ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بوڑھے کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں آپ کی پناہ

مانگتا ہوں اس شر سے جس کے ساتھ اس کے غیر کو نہ ملا دیا گیا ہو۔ حضرت ثمامہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: یہ بوڑھا شخص کون ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ۔

(٦٠) ما یقول الرّجل إذا تطیّر

جب آدمی کوئی بُرا شگون لے تو یہ کلمات کہے

(۳۰۱۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطِّيَرَةِ فَقَالَ : أَصْدَقُهَا الْفَأْلُ ، وَلا تَرُدُّ مُسْلِمًا ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنَ الطِّيَرَةِ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ فَقُولُوا : اللَّهُمَّ لاَ يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلاَّ أَنْتَ ، وَلا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ إِلاَّ أَنْتَ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

(۳۰۱۵۷) حضرت عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا بدشگونی کے بارے میں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں سب سے سچی بات نیک فال ہے۔ وہ کسی مسلمان کو رد نہیں کرتی، پس جب تم کسی چیز سے بدشگونی لو جو تمہیں ناپسند ہو تو یہ کلمات پڑھ لیا کرو: اے اللہ! تیرے سوا کوئی اچھائی نہیں لا سکتا، اور تیرے سوا کوئی برائی بھی نہیں لا سکتا اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔

(۳۰۱۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطِّيَرَةِ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِكَ.

(۳۰۱۵۸) حضرت عروہ بن عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدشگونی کے متعلق سوال کیا گیا۔ پھر راوی نے ابومعاویہ کی طرح ہی حدیث کو ذکر کیا مگر یہ کلمات ذکر کیے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔

(۳۰۱۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو : هَلْ تَطَيَّرُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَمَا تَقُولُ : قَالَ : أَقُولُ : اللَّهُمَّ لاَ طَيْرَ إِلاَّ طَيْرُكَ ، وَلا خَيْرَ إِلاَّ خَيْرُكَ ، وَلا رَبَّ غَيْرُكَ ، قَالَ : أَنْتَ أَفْقَهُ الْعَرَبِ.

(۳۰۱۵۹) حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا تم بدشگونی لیتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے پوچھا: تم کیا دعا پڑھتے ہو؟ ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! کوئی بدشگونی نہیں مگر تیری طرف سے اور کوئی بھلائی نہیں ہے مگر تیری طرف سے اور تیرے علاوہ کوئی پالنے والا نہیں ہے، تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ تو عرب کے سب سے بڑے فقیہ ہیں۔

(٦١) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا رأى ما يكره

جب کوئی بُرا خواب دیکھے تو یوں دعا کرے

(٣٠١٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لن تَضُرَّهُ. (بخاری ٧٠٤٧- مسلم ١٧٧٢)

(٣٠١٦٠) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں، اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں، پس جب تم میں سے کوئی ایک بُرا خواب دیکھے اسے چاہیے کہ وہ اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے۔اوراس کے شر سے پناہ مانگے۔وہ اس کو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(٣٠١٦١) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا رَأَى أَحَدُكُمَ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ ، عَنْ يَسَارِهِ ثَلاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلاثًا ، وَيَتَحَوَّلْ ، عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ. (مسلم ١٧٧٢- ابوداؤد ٤٩٨٣)

(٣٠١٦١) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک ایسا خواب دیکھے جو اُسے برا لگے۔پس اسے چاہیے کہ وہ اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اور تین مرتبہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے۔اور جس پہلو پر تھا اس پہلو کو بدل لے۔

(٣٠١٦٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : كَانُوا إذَا رَأَى أَحَدُهُمْ فِي مَنَامِهِ مَا يَكْرَهُ ، قَالَ :أَعُوذُ بِمَا عَاذَتْ بِهِ مَلائِكَةُ اللهِ وَرَسُولِهِ مِنْ شَرِّ مَا رَأَيْت فِي مَنَامِي أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ شَيْءٌ أَكْرَهُهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(٣٠١٦٢) حضرت ابراہیم النخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی تو یوں دعا کرتا: میں پناہ مانگتا ہوں ان کلمات کے ساتھ جن کے ساتھ اللہ کے فرشتوں نے اور اس کے رسولوں نے پناہ مانگی ہے اس چیز کے شر سے جو میں نے اپنی نیند میں دیکھی ہے، کہ اس مصیبت میں سے کوئی چیز مجھے پہنچے جس کو میں دنیا اور آخرت میں ناپسند کرتا ہوں۔

(٦٢) فِي التّعوّذِ مِن الشِّرك ، وما يقوله الرّجل حِين يبرأ مِنه

شرک سے پناہ مانگنے کے بیان میں کہ جب آدمی شرک سے بری ہو تو یہ کلمات پڑھے

(٣٠١٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ رَجُلٍ مِنْ بَنِي كَاهِلٍ ، قَالَ:

خَطَبَنَا أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ فَقَالَ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، اتَّقُوا هَذَا الشِّرْكَ فَإِنَّهُ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ ، فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَقُولَ : وَكَيْفَ نَتَّقِيهِ وَهُوَ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ قُولُوا : اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لاَ نَعْلَمُ.

(بخاری ۵۰۹۔ احمد ۴۰۳)

(۳۰۱۶۳) حضرت ابو علی ؒ جو قبیلہ بنو کاہل کے ایک شخص ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ نے ہم سے خطاب کیا اور فرمایا: کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمانے لگے: اے لوگو! شرک سے بچو یقیناً وہ چیونٹی کی آہٹ سے بھی زیادہ خفی ہے۔ پس جس نے پوچھنا چاہا تو پوچھا: اے اللہ کے رسول ہم کیسے اس سے بچ سکتے ہیں حالانکہ وہ تو چیونٹی کی آہٹ سے بھی زیادہ خفی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات پڑھ لیا کرو: اے اللہ! ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ شریک ٹھہرائیں اس چیز کو جس کو ہم جانتے ہیں، اور ہم آپ سے بخشش طلب کرتے ہیں ان گناہوں کی جن کو ہم نہیں جانتے۔

(٦٣) ما ذكر عنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أنّه دعا لِمن شتمه أو ظلمه

نبی کریم ﷺ سے منقول دعاؤں کا بیان جو آپ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے مانگیں جنہوں نے آپ کو برا بھلا کہا یا جنہوں نے آپ پر ظلم کیا

(٣٠١٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ مُعَيْقِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا تُؤَدِّيهِ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، إِنَّكَ لاَ تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيَّ الْمُسْلِمِينَ آذَيْته ، أَوْ شَتَمْته ، أَوْ قَالَ ضَرَبْته ، أَوْ سَبَبْته فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلاَةً وَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (احمد ۴۴۹۔ ابویعلی ۱۲۵۷)

(۳۰۱۶۴) حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میں آپ سے ایک عہد کرتا ہوں جسے آپ قیامت کے دن پورا کیجیے گا۔ یقیناً آپ وعدہ کی خلاف ورزی نہیں فرماتے۔ یقیناً میں انسان ہوں۔ کوئی بھی مسلمان جس کو میں نے تکلیف پہنچائی ہو یا برا بھلا کہا ہو یا یوں فرمایا: جس کو میں نے مارا ہو یا جس کو میں نے سب وشتم کیا ہو پس آپ اس کو ایک رحمت دے دیجیے گا۔ اور آپ اس کو پاک کیجئے گا اور ایسی قربت کہ آپ اسے قیامت والے دن اپنے نزدیک کر لیجئے گا۔

(٣٠١٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَنَا ، فَأَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ أُمَّتِي لَعَنْته لَعْنَةً ، أَوْ سَبَبْته سَبَّةً فِي غَيْرِ كُنْهِهِ ، فَاجْعَلْهَا عَلَيْهِ صَلاَةً. (بخاری ۲۳۴۔ ابوداؤد ۴۶۲۶)

(۳۰۱۶۵) حضرت سلمان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں آدم کی اولاد میں سے ہوں۔ پس میری امت

کا کوئی بھی شخص جس پر میں نے لعنت کی ہو یا جس کو میں نے برا بھلا کہا ہو بغیر مستحق ہونے کے، پس تو اس کو رحمت عطا فرما۔

(۳۰۱۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ لَعَنْته ، أَوْ سَبَبْته ، أَوْ جَلَدْته فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا. (مسلم ۲۰۰۸۔ احمد ۳۹۱)

(۳۰۱۶۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! کوئی بھی مومن بندہ جس پر میں نے لعنت کی ہو یا جس کو میں نے برا بھلا کہا ہو یا میں نے اسے کوڑے لگائے ہوں۔ تو ان چیزوں کو اس کے لیے پاکی اور اجر کا ذریعہ بنا۔

(۳۰۱۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ إِنَّمَا بَشَرٌ فَأَيُّما رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْته ، أَوْ لَعَنْته ، أَوْ جَلَدْته فَاجْعَلْهَا زَكَاةً وَرَحْمَةً. (مسلم ۲۰۰۷۔ احمد ۳۹۰)

(۳۰۱۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! یقیناً میں انسان ہوں۔ پس مسلمانوں میں سے کوئی بھی شخص جس کو میں نے برا بھلا کہا ہو یا جس پر میں نے لعنت کی ہو یا جس کو میں نے کوڑے لگائے ہوں۔ پس تو اسے پاکی دے اور رحمت سے نواز دے۔

(۳۰۱۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : زَكَاةً وَأَجْرًا. (مسلم ۲۰۰۷۔ دارمی ۲۷۶۶)

(۳۰۱۶۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ما قبل حدیث جیسی دعا فرمائی مگر آخر میں یوں فرمایا: کہ پاکی اور اجر عطا فرما۔

(۳۰۱۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : اسْتَأْذَنَ عَلَى النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاَنِ فَأَغْلَظَ لَهُمَا وَسَبَّهُمَا ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَصَابَ مِنْك خَيْرًا فما أَصَابَ هَذَانِ مِنْك خَيْرًا ، قَالَ : أَوَ مَا عَلِمْت مَا عَاهَدْت عَلَيْهِ رَبِّي ؟ قَالَتْ لَهُ : وَمَا عَاهَدْت عَلَيْهِ رَبَّك ؟ قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُمَّ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْته ، أَوْ لَعَنْته ، أَوْ جَلَدْته فَاجْعَلْهَا لَهُ مَغْفِرَةً وَعَافِيَةً وَكَذَا وَكَذَا.

(مسلم ۲۰۰۷۔ احمد ۴۵)

(۳۰۱۶۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دو آدمیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر غصہ کا اظہار فرمایا اور ان کو برا بھلا کہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہر شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی پائی۔ پس ان دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی نہیں پائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتی ہو کہ میں نے اپنے رب سے کیا معاہدہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کہ آپ نے اپنے رب سے کیا معاہدہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے یوں کہا ہے کہ: اے اللہ! کوئی بھی مومن بندہ جس کو میں نے برا بھلا کہا ہو یا جس پر میں نے لعنت کی ہو یا جس کو میں

نے کوڑے لگائے ہوں۔ پس آپ اس کو اتنی اور اتنی مغفرت اور عافیت بخش دیجیے۔

(٦٤) ما يدعو إذا رأى الأمر يعجبه

جب کوئی عجیب معاملہ دیکھے تو یوں دعا کرے

(٣٠١٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَشْيَاخِهِ، قَالَ: كَانَ إِذَا أَتَاهُ الأَمْرُ مِمَّا يُعْجِبُهُ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُنْعِمِ الْمُفْضِلِ ، الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ ، وَإِذَا أَتَاهُ الأَمْرُ مِمَّا يَكْرَهُهُ ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. (ابن ماجه ٣٨٠٣)

(۳۰۱۷۰) حضرت حبیب ؒ اپنے ایک استاذ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: کہ جب کوئی عجیب معاملہ پیش آئے تو یہ کلمات پڑھو! سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو انعام و اکرام کرنے والا، فضل کرنے والا ہے، جس کی نعمت سے اچھی چیزیں مکمل ہوتی ہیں۔ اور جب کوئی برا معاملہ پیش آئے تو یہ کلمات پڑھے: ہر حال میں تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔

(٦٥) فِي مسألةِ العبدِ لِربِّهِ وأنّه لاَ يخيِّبه

بندے کا اپنے رب سے سوال کرنے کا بیان وہ اسے نامراد نہیں کرتا

(٣٠١٧١) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يَسْتَحْيِي أَنْ يَبْسُطَ إِلَيْهِ عَبْدُهُ يَدَيْهِ يَسْأَلُهُ بِهِمَا خَيْرًا فَيَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ. (ابو داؤد ١٤٨٣۔ ترمذی ٣٥٥٦)

(۳۰۱۷۱) حضرت ابوعثمان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان ؓ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ شرم کرتے ہیں اس بات سے کہ اس کا بندہ اس کی طرف ہاتھ پھیلائے۔ اور وہ ان ہاتھوں کے ساتھ بھلائی کا سوال کرے پھر اس کا رب ان کو نامراد لوٹا دے!۔

(٣٠١٧٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ يَشْهَدُ به عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالا :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ يُمْهِلُ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، ثُمَّ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ :هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ. (بخاری ١٣٢١۔ مسلم ٥٢٣)

(۳۰۱۷۲) حضرت ابو ہریرہ ؓ اور حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ مہلت دیتے ہیں یہاں تک کہ رات کا تہائی حصہ گزر جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں، اور یوں فرماتے ہیں: ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ ہے کوئی دعا کرنے والا؟ ہے کوئی مانگنے والا؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

(٣٠١٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، عَنْ أَبِي

ذَرٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَقُولُ اللَّهُ :يَا عِبَادِي ، كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلاَّ مَنْ عَافَيْته ، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ ، وَمَنْ عَلِمَ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى أَنْ أَغْفِرَ لَهُ غَفَرْت لَهُ ، وَلا أُبَالِي ، يَا عِبَادِي ، كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلاَّ مَنْ هَدَيْته فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ ، يَا عِبَادِي ، كُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلاَّ مَنْ أَغْنَيْته فَاسْأَلُونِي أُعْطِكُمْ.

(ترمذی ۲۴۹۵۔ احمد ۱۵۴)

(۳۰۱۷۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ فرماتے ہیں! اے میرے بندو! تم سب گناہ گار ہو مگر وہ جس کو میں نے عافیت بخشی۔ پس تم مجھ سے مغفرت مانگو میں تمہاری مغفرت کر دوں گا۔ اور جو شخص جان لے کہ میں قدرت والا ہوں کہ میں اس کی مغفرت کر سکتا ہوں تو میں اس کی مغفرت کر دوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں ہوگی۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں نے ہدایت دی۔ پس تم مجھے سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب فقیر ہو مگر جس کو میں نے غنی کیا۔ پس تم مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا۔

(٦٦) ما ذكر فيما كان عبد اللهِ بن رواحة يدعو بِهِ

ان دعاؤں کا بیان جو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کیا کرتے تھے

(٣٠١٧٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك قُرَّةَ عَيْنٍ لاَ تَرْتَدُّ وَنَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ.

(۳۰۱۷۴) حضرت ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یوں دعا مانگی: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آنکھ کی ٹھنڈک کا جو کبھی واپس نہ لی جائے۔ اور ایسی نعمت کا جو کبھی ختم نہ ہو۔

(٣٠١٧٥) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عن منصور ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك قُرَّةَ عَيْنٍ لاَ تَرْتَدُّ ، وَنَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ مِنْ هَاتَيْنِ شَيْءٌ فِي الدُّنْيَا.

(۳۰۱۷۵) حضرت ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یوں دعا مانگی: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آنکھ کی ٹھنڈک کا جو کبھی واپس نہ لی جائے۔ اور ایسی نعمت کا جو کبھی ختم نہ ہو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے کوئی چیز بھی دنیا میں موجود نہیں ہے۔

(٦٧) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا فرغ مِن طعامِهِ

جب کوئی شخص کھانے سے فارغ ہو جائے تو یوں دعا مانگے

(٣٠١٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَشْبَعَنَا وَأَرْوَانَا، وَكُلُّ بَلَاءٍ حَسَنٍ ، أَوْ صَالِحٍ أَبْلَانَا. (نسائی ۱۰۱۳۳- ابن حبان ۵۲۱۹)

(۳۰۱۷۶) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا کرتے سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم پر احسان فرمایا پس ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔ اور سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں سیر کیا اور ہمیں سیراب کیا۔ اور ہر وہ اچھی نعمت جو اس نے ہمیں عطا کی۔

(۳۰۱۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيدَةَ مَوْلَى أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ.

(۳۰۱۷۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھالیتے تو یوں دعا فرماتے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(۳۰۱۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ كَانَ سَلْمَانُ إِذَا طَعِمَ ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا الْمُؤْنَةَ ، وَأَوْسَعَ لَنَا الرِّزْقَ.

(۳۰۱۷۸) حضرت حارث بن سوید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ جب کھانا کھالیتے تو یوں دعا فرماتے سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمارے خرچ کی کفایت کی۔ اور ہمارے رزق میں وسعت بخشی۔

(۳۰۱۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو سَعِيدٍ إِذَا وُضِعَ لَهُ الطَّعَامُ ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ.

(۳۰۱۷۹) حضرت اسماعیل بن ابو سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کھانا رکھ دیا جاتا تو حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ یوں فرماتے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا۔ اور ہمیں مسلمان بنایا۔

(۳۰۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ ، عَنِ ابْنِ أَعْبَدَ ، أَوِ ابْنِ مَعْبَدٍ ، قَالَ ، قَالَ عَلِيٌّ :تَدْرِي مَا حَقُّ الطَّعَامِ ؟ قَالَ :قُلْتُ :وَمَا حَقُّهُ ؟ قَالَ :تَقُولُ :بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا ، قَالَ:تَدْرِي مَا شُكْرُهُ ؟ قُلْتُ :وَمَا شُكْرُهُ ؟ قَالَ :تَقُولُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا.

(۳۰۱۸۰) حضرت ابن اعبد رحمہ اللہ یا ابن معبد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کھانے کا حق کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا! کہ کھانے کا حق کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تو یہ کلمات کہے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! جو رزق تو نے ہمیں عطا فرمایا تو ہمارے لیے اس میں برکت عطا فرما۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ کھانے کا شکر کیا ہے؟ میں نے پوچھا: کھانے کا شکر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: کہ تم یہ کلمات کہو: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا۔

(۳۰۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهُ قُدِّمَ إِلَيْهَا طَعَامٌ فَقَالَتْ : ائْدِمُوهُ ، فَقَالُوا : وَمَا إِدَامُهُ ؟ قَالَتْ : تَحْمَدُونَ اللَّهَ عَلَيْهِ إِذَا فَرَغْتُمْ.

(۳۰۱۸۱) حضرت ذکوان بن ابی صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: کھانے کو اس کا حق دو اور اس کا حق فارغ ہو کر اللہ کا شکر ادا کرنا ہے۔

(۳۰۱۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا ، أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا.

(۳۰۱۸۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ راضی ہوتے ہیں اپنے اس بندے سے جو ایک لقمہ کھاتا ہے پھر اس پر اللہ کی تعریف کرتا ہے یا ایک گھونٹ پیتا ہے پھر اس پر اللہ کی تعریف کرتا ہے۔

(۳۰۱۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِاللهِ، عَنْ عِتْرِيسِ بْنِ عُرْقُوبَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَنْ قَالَ حِينَ يُوضَعُ طَعَامُهُ: بِسْمِ اللهِ، خَيْرُ الأَسْمَاءِ فِي الأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِيهِ بَرَكَةً وَعَافِيَةً وَشِفَاءً فَلا يَضُرُّهُ ذَلِكَ الطَّعَامُ مَا كَانَ.

(۳۰۱۸۳) حضرت عتریس بن عرقوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جو شخص کھانا رکھے جانے کے وقت یہ کلمات پڑھے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو ناموں میں سب سے بہتر ہے، اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اس کے نام کے ساتھ کوئی بیماری نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے اللہ! اس کھانے میں برکت اور عافیت اور شفا رکھ دے۔ پس یہ کھانا کسی کو بھی نقصان نہیں دے گا۔

(۳۰۱۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي لاَ يُؤْتَى بِطَعَامٍ وَلا شَرَابٍ حَتَّى الشَّرْبَةِ مِنَ الدَّوَاءِ فَيَشْرَبُهُ ، أَوْ يَطْعَمُهُ حَتَّى يَقُولَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَنَعَّمَنَا ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُمَّ أَلْفَتْنَا نِعْمَتَكَ بِكُلِّ شَرٍّ ، فَأَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا مِنْهَا بِكُلِّ خَيْرٍ نَسْأَلُكَ تَمَامَهَا وَشُكْرَهَا ، لاَ خَيْرَ إِلاَّ خَيْرُكَ ، وَلا إِلَهَ غَيْرُكَ ، إِلَهَ الصَّالِحِينَ وَرَبَّ الْعَالَمِينَ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، مَا شَاءَ اللَّهُ ، لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(۳۰۱۸۴) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد کوئی بھی کھانا یا پینے کی چیز یہاں تک دوائی کا قطرہ بھی نہیں پیتے یا کھاتے تھے یہاں تک کہ یہ کلمات پڑھ لیا کرتے تھے سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں ہدایت بخشی اور ہمیں کھلایا اور ہمیں پلایا اور ہمیں نعمتیں عطا فرمائیں اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! تیری نعمت نے ہمیں ہر شر سے مانوس بنا لیا ہے پس ہم نے صبح کی اور ہم نے شام کی تمام بھلائی کے ساتھ اس نعمت کی وجہ سے۔ ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں نعمت کے تمام ہونے کا اور اس کے شکر کا۔

تیری خیر کے سوا کوئی خیر نہیں ہے۔ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ نیکوکاروں کے معبود! اور تمام جہانوں کے پروردگار، سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو اللہ چاہے۔ اس کی مدد کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ اے اللہ! جو رزق تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے تو ہمارے لیے اس میں برکت فرما دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔

(۳۰۱۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَضَعَ الطَّعَامَ ، قَالَ : سُبْحَانَكَ مَا أَحْسَنَ مَا تُبْلِينَا ، سُبْحَانَكَ مَا أَحْسَنَ مَا تُعْطِينَا ، رَبَّنَا وَرَبَّ آبَائِنَا الأَوَّلِينَ ، ثُمَّ يُسَمِّي اللَّهَ وَيَضَعُ يَدَهُ.

(۳۰۱۸۵) حضرت ہلال ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے سامنے جب کھانا رکھ دیا جاتا تو یہ کلمات پڑھتے: تو تمام عیوب سے پاک ہے کیا اچھی نعمتوں سے تو نے ہمیں سرفراز فرمایا تو تمام عیوب سے پاک ہے کیا اچھی نعمتیں تو نے ہمیں عطا فرمائیں۔ اے ہمارے پروردگار، رب اور ہمارے آباؤ اجداد کے پروردگار، پھر آپ رضی اللہ عنہ تسمیہ پڑھتے اور اپنا ہاتھ رکھتے۔

(۳۰۱۸۶) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : حُدِّثْتُ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا ذَكَرَ اسْمَ اللهِ عَلَى طَعَامِهِ وَحَمِدَهُ عَلَى آخِرِهِ لَمْ يُسْأَلْ عَنْ نَعِيمِ ذَلِكَ الطَّعَامِ.

(۳۰۱۸۶) حضرت تمیم بن سلمہ ویشید فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص کھانے کے شروع میں اللہ کا نام لیتا ہے اور کھانے کے آخر میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہے، تو اس سے اس کھانے کی نعمت کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا۔

(۶۸) ما كان النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول إذا اشتدّ المطر

جب بارش بہت زیادہ ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے

(۳۰۱۸۷) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : سُئِلَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، شَكَا النَّاسُ إِلَيْهِ ذَاتَ جُمُعَةٍ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، قُحِطَ الْمَطَرُ ، وَأَجْدَبَتِ الأَرْضُ ، وَهَلَكَ الْمَالُ ، قَالَ : فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْت بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ، وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةُ سَحَاب ، فَمَا صَلَّيْنَا حَتَّى إِنَّ الشَّابَّ الْقَوِيَّ الْقَرِيبَ الْمَنْزِلِ لَيَهُمُّهُ الرُّجُوعُ إِلَى مَنْزِلِهِ ، قَالَ : فَدَامَتْ عَلَيْنَا جُمُعَةٌ قَالَ فقالوا يا رسول الله تَهَدَّمَتِ الدُّورُ وَاحْتَبَسَ الرُّكْبَانُ ، قَالَ : فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سُرْعَةِ مَلاَلَةِ ابْنِ آدَمَ فَقَالَ : اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا لاَ عَلَيْنَا ، قَالَ فأصحت السماء .

(۳۰۱۸۷) حضرت حمید ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جمعہ کے دن لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ پس کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بارش نہیں ہو رہی زمین خشک ہوگئی، اور مال مویشی ہلاک ہو گئے! حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! پس

آپ ﷺ نے دعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اتنے بلند کیے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیا۔ اور آسمان میں کوئی بادل کا ٹکڑا نہیں تھا۔ پس ہم نے نماز پڑھی تھی یہاں تک کہ ایک طاقت ور جوان جس کا گھر قریب ہی تھا اور وہ اپنے گھر کی طرف لوٹنے کا ارادہ کر رہا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پس ایک ہفتہ مسلسل ہم پر بارش ہوتی رہی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! گھر گر گئے اور سوار رک گئے! حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ ابن آدم کے اتنی جلدی تنگ آنے سے مسکرائے پھر یوں دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے اردگرد نازل فرما، اور ہم پر مت نازل کر، انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس آسمان صاف ہوگیا۔

(٦٩) ما نهي عنه أن يدعو بِهِ الرّجل أو يقوله

وہ کلمات جن کے کہنے یا جن کے ذریعہ دعا مانگنے سے منع کیا گیا ہے

(۳۰۱۸۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَقُولُوا : مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلاَنٌ ، وَلَكِنْ قُولُوا : مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ شَاءَ فُلاَنٌ.

(۳۰۱۸۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یوں مت کہا کرو کہ جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا، لیکن یوں کہا کرو: جو اللہ نے چاہا اور پھر فلاں نے چاہا۔

(۳۰۱۸۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ : مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلاَنٌ ، فَقَالَ : جَعَلْتَنِي لِلَّهِ عَدْلا ، قُلْ : مَا شَاءَ اللَّهُ.

(۳۰۱۸۹) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو یوں کہتے ہوئے سنا: جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نے مجھے اللہ کے برابر بنا دیا! تو یوں کہہ: جو کچھ اللہ نے چاہا۔

(۳۰۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ الطَّائِيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، أَنَّ رَجُلاً خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، فَقَدْ رَشَدَ ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا ، فَقَدْ غَوَى ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ ، قُلْ : وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. (مسلم ۵۹۴۔ ابوداؤد ۱۰۹۲)

(۳۰۱۹۰) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس خطاب کیا پس وہ کہنے لگا: جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری کی، تحقیق وہ ہدایت پا گیا، اور جس شخص نے ان دونوں کی نافرمانی کی تحقیق وہ گمراہ ہوگیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو برا خطیب ہے، یوں کہہ: جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(۳۰۱۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : خَطَبَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :

مَنْ يُطِعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، فَقَدْ رَشَدَ ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا ، فَقَدْ غَوَى ، قَالَ :فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرِهَ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِبْرَاهِيمُ: فَكَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَقُولَ: وَمَنْ يَعْصِهِمَا، وَلَكِنْ يَقُولُ: مَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

(۳۰۱۹۱) حضرت ابراہیم نخعی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس خطاب کیا پس وہ کہنے لگا: جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی پس وہ ہدایت پا گیا۔ اور جس شخص نے ان دونوں کی نافرمانی کی پس وہ گمراہ ہو گیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ: پس نبی کریم ﷺ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور آپ ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا: راوی کہتے ہیں: کہ حضرت ابراہیم نخعی ؒ نے ارشاد فرمایا: پس صحابہ ؓ ناپسند کرتے تھے کہ کوئی یوں کہے: اور جس شخص نے ان دونوں کی نافرمانی کی۔ لیکن یوں کہہ سکتا ہے: اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(۷۰) الرّجل يظلم فيدعو الله على من ظلمه

ایک آدمی ظلم کرے پھر کوئی شخص اس ظلم کرنے والے کے لیے بددعا کرے

(۳۰۱۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ ، فَقَدِ انْتَصَرَ. (ترمذی ۳۵۵۲۔ ابویعلی ۴۴۳۷)

(۳۰۱۹۲) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے خود پر ظلم کرنے والے کے خلاف بد دعا کی تو وہ ظلم سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

(۳۰۱۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :سَرَقَهَا سَارِقٌ فَدَعَتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُسَبِّخِي عَنْهُ. (ابوداؤد ۱۴۹۲۔ احمد ۱۳۶)

(۳۰۱۹۳) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ کسی چور نے ان کی کوئی چیز چوری کی۔ پس انہوں نے اس کے لیے بددعا کی۔ تو نبی کریم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: تو اس سے اس کے گناہ کو ہلکا مت کر۔

(۷۱) فِي الكلِماتِ الّتِي إذا قالهنّ العبد وضعهنّ الملك تحت جناحِهِ

ان کلمات کا بیان کہ جب کوئی بندہ ان کلمات کو پڑھتا ہے تو فرشتہ ان کلمات کو اپنے پروں کے نیچے رکھتا ہے

(۳۰۱۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوهِبٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَلِمَاتٌ إِذَا قَالَهُنَّ الْعَبْدُ وَضَعَهُنَّ مَلَكٌ فِي جَنَاحِهِ ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِنَّ فَلا يَمُرُّ عَلَى مَلأٍ مِنَ الْمَلائِكَةِ إِلاَّ صَلَّوْا عَلَيْهِنَّ وَعَلَى قَائِلِهِنَّ حَتَّى يُوضَعن بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمَنِ :

سُبْحَانَ اللهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إلَهَ إلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إلَّا بِاللهِ وَسُبْحَانَ اللهِ أنزاه اللَّهُ عَنِ السُّوءِ. (طبرانی ۶۷۴۱)

(۳۰۱۹۴) حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کچھ کلمات ایسے ہیں کہ جب کوئی بندہ ان کلمات کو پڑھتا ہے تو فرشتہ ان کلمات کو اپنے پروں میں رکھتا ہے، پھران کلمات کو اوپر لے جاتا ہے۔ پس وہ فرشتوں کے کسی بھی گروہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ وہ ان کلمات پر اوران کے کہنے والے پر رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ کلمات رحمٰن کے سامنے رکھ دیے جاتے ہیں: وہ کلمات یہ ہیں: اللہ سب عیبوں سے پاک ہے، اورسب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اوراللہ کے سوا کوئی معبودنہیں، اوراللہ سب سے بڑا ہے۔ گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی ہمت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔ اوراللہ پاک ہے۔ یعنی اللہ تمام برائیوں سے پاک ہے۔

(۷۲) الرّجل يصيبه الجوع أو يضِيق عليهِ الرِّزق ما يدعو بِهِ

اس آدمی کے بارے میں جس کو بھوک لگی ہو یا جس پر رزق کی تنگی ہو تو وہ کیا دعا مانگے؟

(۳۰۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : الْتَقَى إبْرَاهِيمُ ، وَمُجَاهِدٌ فَقَالا : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا إلَيْهِ الْجُوعَ ، قَالَ : فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلَى بُيُوتِهِ ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ : مَا وَجَدْت لَكَ فِي بُيُوتِ آلِ مُحَمَّدٍ شَيْئًا ، قَالَ : فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إذْ جَائَتْهُ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ ، وَقَالَ الآخَرُ جَائَتْهُ قَصْعَةٌ مِنْ ثَرِيدٍ ، فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيَ الأَعْرَابِي ، فَقَالَ له رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اطْعَمْ ، قَالَ : فَأَكَلَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَصَابَنِي الَّذِي أَصَابَنِي ، فَرَزَقَنِي اللَّهُ عَلَى يَدَيْك ، أَفَرَأَيْت إنْ أَصَابَنِي ، وَأَنَا لَسْت عِنْدَكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُلِ : اللَّهُمَّ إنِّي أَسْأَلُك مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ ، فَإِنَّهُ لاَ يَمْلِكُهُمَا إلاَّ أَنْتَ ، فَإِنَّ اللَّهَ رَازِقُك. (طبرانی ۱۰۳۷۹)

(۳۰۱۹۵) حضرت حصین سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد کی ملاقات ہوئی تو ان دونوں نے فرمایا کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھوک کی شکایت کی۔ راوی فرماتے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھروں میں داخل ہوئے پھر نکلے۔ اور فرمایا: میں نے تیرے لیے آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں کوئی چیز نہیں پائی، راوی فرماتے ہیں، اس درمیان ہی اچانک ایک بھونی ہوئی بکری کا بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا۔ اور دوسرے راوی فرماتے ہیں! کہ ثرید کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پس اس کو دیہاتی کے سامنے رکھ دیا گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشادفرمایا: تم کھاؤ، راوی فرماتے ہیں! پس اس نے کھالیا، پھر کہنے لگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے جو مصیبت پہنچی تھی وہ پہنچ چکی۔ پھر اللہ نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں رزق عطا فرمایا، پس آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مجھے پھر بھوک آلے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ ہوں؟

تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات پڑھنا: اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں اور آپ کی رحمت کا۔ یقیناً آپ کے سوا اس کا کوئی مالک نہیں ہے۔ پس یقیناً اللہ ہی تجھ کو رزق دینے والا ہے۔

(۳۰۱۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُد ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ يُحَدِّثُ ، قَالَ :بَيْنَمَا رَجُلٌ رَأَى فِي الْمَنَامِ ، أَنَّ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي السَّمَاءِ ، أَيُّهَا النَّاسُ ، خُذُوا سِلاَحَ فَزَعِكُمْ ، فَعَمَدَ النَّاسُ فَأَخَذُوا السِّلاَحَ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ يَجِيءُ، وَمَا مَعَهُ عَصًا ، فَنَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ :لَيْسَ هَذَا سِلاَحَ فَزَعِكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ :مَا سِلاَحُ فَزَعِنَا ، فَقَالَ :سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۰۱۹۶) حضرت وائل بن داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری ؒ کو یوں بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے درمیان ایک آدمی تھا جس نے خواب میں دیکھا کہ ایک منادی نے آسمان میں یہ ندا لگائی۔ اے لوگو! تم اپنے خوف و گھبراہٹ کے لیے ہتھیار پکڑ لو۔ پھر لوگوں نے ارادہ کیا اور ہتھیار پکڑ لیے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی آیا اس کے پاس لاٹھی تک نہیں تھی۔ پھر آسمان سے ایک منادی نے آواز لگائی: یہ تمہاری گھبراہٹ کے ہتھیار نہیں ہیں۔ تو اہل زمین میں سے ایک شخص نے پوچھا: ہماری گھبراہٹ کے ہتھیار کیا ہیں؟ تو اس نے کہا: یہ کلمات ہیں، اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(۷۳) ما يقول الرّجل إذا اشتدّ غضبه

جب آدمی کا غصہ تیز ہو جائے تو یہ کلمات کہہ لیا کرے

(۳۰۱۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَن سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ ، أَنَّ رَجُلَيْنِ تَلاحَيَا فَاشْتَدَّ غَضَبُ أَحَدِهِمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي لأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ غَضَبُهُ :أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. (مسلم ۲۰۱۵۔ نسائی ۱۰۲۲۴)

(۳۰۱۹۷) حضرت سلمان بن صرد ؓ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے جھگڑا کیا۔ پھر ان میں سے ایک کا غصہ تیز ہو گیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ اس کلمہ کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے۔ وہ کلمہ یہ ہے: میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(۳۰۱۹۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ :اسْتَبَّ رَجُلانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى إِنِّي لَيُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّ أَنْفَهُ تَمَزَّعَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي لأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هَذَا الْغَضْبَانُ ذَهَبَ غَضَبُهُ :أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۳۰۱۹۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سب وشتم کیا۔ پس ان دونوں میں سے ایک کو بہت سخت غصہ آ گیا۔ یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ غصہ میں اس کی ناک بکھر گئی ہے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ غصہ والا اس کلمہ کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا، وہ کلمہ یہ ہے: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان سے۔

(٧٤) ما دعا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوم بدرٍ ويوم حنينٍ

جو دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر اور غزوہ حنین کے موقع پر مانگی

(٣٠١٩٩) حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ ، قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ اسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي ، اللَّهُمَّ ائْتِنِي مَا وَعَدْتَنِي ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تُهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الإِسْلامِ فَلا تُعْبَدْ فِي الأَرْضِ أَبَدًا ، فَمَا زَالَ يَسْتَغِيثُ رَبَّهُ وَيَدْعُو حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ :﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾.

(مسلم ۱۳۸۳۔ ترمذی ۳۰۸۱)

(۳۰۱۹۹) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا: غزوہ بدر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہوئے، اپنے ہاتھ پھیلائے اور یہ دعا مانگی: اے اللہ! جو تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے تو وہ مجھے عطا فرما۔ اے اللہ! اگر آپ نے اہل اسلام کی اس جماعت کو ہلاک کر دیا۔ تو پھر کبھی بھی زمین میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اپنے رب سے فریاد کرتے رہے، اور اس سے دعا مانگتے رہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر زمین پر گر گئی۔ تو پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ترجمہ: جب تم فریاد کر رہے تھے اپنے رب سے تو اس نے تمہاری فریاد سن لی، (اور فرمایا ہے) بے شک میں مدد دوں گا تمہیں ایک ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے لگا تار آتے جائیں گے۔

(٣٠٢٠٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :كَانَ من دعاء النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ :اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ. (مسلم ۱۳۶۳۔ احمد ۱۲۱)

(۳۰۲۰۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ حنین کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یوں تھی: اے اللہ! اگر تو چاہے کہ آج کے دن کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے۔ (لہٰذا مدد فرما)

(۷۵) ما کان النَّبیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدعو بِهِ إذا لَقِيَ العدوّ

جب نبی کریم صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی کسی دشمن سے ملاقات ہوتی تو یہ دعا مانگتے

(۳۰۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ ، قَالَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي ، بِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ.

(ابو داؤد ۲۶۲۵۔ ترمذی ۳۵۸۴)

(۳۰۲۰۱) حضرت ابومجلز رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی جب کسی دشمن سے ملاقات ہوتی تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو میرا بازو ہے اور میرا مددگار ہے، تیری مدد سے میں تدبیر کروں گا، اور تیری مدد سے میں حملہ کروں گا اور تیری مدد سے میں قتال کروں گا۔

(۳۰۲۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ :دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأَحْزَابِ فَقَالَ :اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، سَرِيعَ الْحِسَابِ ، هَازِمَ الأَحْزَابِ ، اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ (بخاری ۶۳۹۲۔ مسلم ۱۳۶۳)

(۳۰۲۰۲) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے احزاب کے موقع پر یوں بددعا فرمائی۔ اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، حساب میں جلدی کرنے والے، گروہوں کو شکست سے دوچار کرنے والے، تو ان کو شکست سے دوچار کر دے، اور ان کے قدموں کو لڑکھڑا دے۔

(۷۶) ما يقول إذا وقع فِي الأمرِ العظِيمِ

جب کوئی عظیم امر پیش آئے تو یہ کلمات پڑھے

(۳۰۲۰۳) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قوله تعالى : ﴿فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ﴾ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَحَنَى جَبْهَتَهُ يَسْتَمِعُ مَتَى يُؤْمَرُ ، فَيَنْفُخُ ، فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَيْفَ نَقُولُ ؟ قَالَ :قُولُوا : ﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾ عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا. (طبرانی ۱۲۶۷۰)

(۳۰۲۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ اللہ تعالیٰ کے اس قول ''پس جب پھونک ماری جائے گی صور میں''، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں کیسے خوش رہوں؟ حالانکہ صور والے نے صور کو منہ میں ڈال لیا ہے، اور اپنی پیشانی موڑ لی ہے، غور سے سن رہا ہے کہ کب حکم دیا جائے کہ صور پھونک دو؟! تو آپ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: تو ہم کیسے دعا مانگیں؟ آپ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات پڑھا کرو، ہمیں اللہ کافی ہے، اور وہ اچھا کارساز ہے، اور ہم نے اللہ پر ہی بھروسہ کیا۔

(٣٠٢٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لَمَّا أُلْقِيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلامُ فِي النَّارِ ، قَالَ : حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

(٣٠٢٠٤) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے یہ کلمات پڑھے: ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا ساز گار ہے۔

(٣٠٢٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ جِمَاعُ الإِيمَانِ.

(٣٠٢٠٥) حضرت ابوسنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ پر بھروسہ کرنا ایمان کی بنیاد ہے۔

(٧٧) ما ذُكِر فِيمن سأل الوسِيلة ؟

اس فضیلت کا بیان جو وسیلہ مانگنے والے کے بارے میں ذکر کی گئی ہے

(٣٠٢٠٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَن مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَلِ اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ لاَ يَسْأَلُهَا لِي مُؤْمِنٌ فِي الدُّنْيَا إِلاَّ كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا ، أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ٦١٤- ابوداؤد ٥٣٠)

(٣٠٢٠٦) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو۔ کوئی بھی مومن دنیا میں میرے لیے اس کا سوال نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن میں اس کا گواہ یا سفارشی بنوں گا۔

(٧٨) ما جاء فِي الرَّجلِ يلبِس الشّيطان عليهِ صلاته

اس آدمی کا بیان جس پر شیطان اس کی نماز کو مشتبہ کر دے

(٣٠٢٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاءِ ، عَن عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الشَّيْطَانَ حَالَ بَيْنَ صَلاتِي وَقِرَائَتِي ، فَقَالَ : ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ : خَنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَ بِهِ فَاتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلاثًا وَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهِ

(٣٠٢٠٧) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً شیطان میری نماز اور تلاوت کے درمیان حائل ہو گیا! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شیطان ہے جس کو خنزب کہا جاتا ہے۔ پس جب بھی تو اس کو محسوس کرے تو اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے۔ اور اللہ کی پناہ مانگ اس کے شر سے۔

(۷۹) ما ذکر عن قومٍ مختلفین مِمّا یدعون بِهِ

ان دعاؤں کا بیان جومختلف اصحاب سے منقول ہیں

(۳۰۲۰۸) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرِ الْخِطْمِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْب عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخِطْمِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ ، اللَّهُمَّ وَارْزُقْنِي مَا أُحِبُّ وَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ ، وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ لِي فَرَاغًا فِيمَا تُحِبُّ.

(۳۰۲۰۸) حضرت محمد بن کعب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن یزید الخطمی ؒ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو مجھے اپنی محبت سے نواز دے۔ اور اس شخص کی محبت سے جس کی محبت مجھے تیرے نزدیک نفع پہنچائے۔ اے اللہ! تو مجھے عطا فرما وہ چیز جسے میں پسند کرتا ہوں۔ اور تو مجھ میں قوت دے اُس چیز کے بارے میں جسے تو پسند کرتا ہے اور میری محبوب چیزوں میں سے جو تو نے مجھ سے دور کی ہیں ان کے بدلے میرے دل کو ان چیزوں میں لگا دے جو تجھے محبوب ہیں۔

(۳۰۲۰۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوَّامٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ مِنَّا رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ هَمَّامُ بْنُ الْحَارِثِ ، وَكَانَ لاَ يَنَامُ إِلاَّ قَاعِدًا فِي مَسْجِدِهِ فِي صَلاَتِهِ ، وَكَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اشْفِنِي مِنَ النَّوْمِ بِيَسِيرٍ وَارْزُقْنِي سَهَرًا فِي طَاعَتِكَ.

(۳۰۲۰۹) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ہم میں ایک آدمی تھا جس کا نام حارث بن ہمام تھا۔ وہ نہیں سوتا تھا مگر مسجد میں تھوڑی دیر بیٹھ کر نماز کے حالت میں، اور یوں دعا کیا کرتا تھا: اے اللہ! تو مجھے تھوڑی سی ہی نیند کے ذریعہ شفا دے، اور مجھے اپنی فرمانبرداری میں جاگنا عطا فرما۔

(۳۰۲۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلاَقَةَ ، عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي مُنْكَرَاتِ الأَعْمَالِ وَالأَخْلاَقِ وَالأَهْوَاءِ وَالأَدْوَاءِ.

(۳۰۲۱۰) حضرت زیادہ بن علاقہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے چچا حضرت قطبہ بن مالک ؒ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو مجھے محفوظ رکھ برے اعمال سے اور برے اخلاق سے، اور بری خواہشات سے اور بیماریوں سے۔

(۳۰۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الأَسَدِ وَالأَسْوَدِ وَرُوحِ الأَذَى.

(۳۰۲۱۱) حضرت طلحہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ پناہ مانگا کرتے تھے شیر سے، اور خطرناک سانپ سے اور نفس کی تکلیف سے۔

(۳۰۲۱۲) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ :

كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اجْعَلْ نَظَرِي عِبَرًا وَصَمْتِي تَفَكُّرًا وَمَنْطِقِي ذِكْرًا.

(۳۰۲۱۲) حضرت طلحہ الیامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ادریس رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اہل یمن میں سے ہیں وہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میری آنکھ کو رونے والا بنا دے اور میری خاموشی کو سوچنے والا بنا دے اور میرے بولنے کو ذکر میں بدل دے۔

(۳۰۲۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي دُعَائِهِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الطَّيِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَتُوبَ عَلَيَّ ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ.

(۳۰۲۱۳) حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دعا میں یہ کلمات کہے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں پاکیزہ چیزوں کا، اور برائیوں کے چھوڑنے کا، اور مسکینوں کی محبت کا اور یہ کہ تو میری توبہ قبول کر لے، اور جب تو اپنے بندوں کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے فتنہ میں مبتلا کیے بغیر ہی موت دے دینا۔

(۳۰۲۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ الطَّحَّانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : كَانَ نَفَرٌ مُتَوَاخِينَ ، قَالَ : فَفَقَدُوا رَجُلاً مِنْهُمْ أَيَّامًا ، ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالُوا : أَيْنَ كُنْت ؟ فَقَالَ : دَيْنٌ كَانَ عَلَيَّ فَقَالَ : هَلاَّ دَعَوْت بِهَؤُلاَءِ الدَّعَوَاتِ : اللَّهُمَّ مُنَفِّسَ كُلِّ كَرْبٍ وَفَارِجَ كُلِّ هَمٍّ وَكَاشِفَ كُلِّ غَمٍّ وَمُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا ، أَنْتَ رَحْمَانِي فَارْحَمْنِي يَا رَحْمَنُ رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ.

(۳۰۲۱۴) حضرت عبد الرحمن بن سابط رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ آپس میں بھائی بھائی بن گئے تھے، راوی کہتے ہیں: پھر ان لوگوں نے اپنے ایک ساتھی کو کچھ دن گم پایا پھر وہ واپس آ گیا، انہوں نے پوچھا: تم کہاں تھے؟ پس وہ کہنے لگا! مجھ پر قرض تھا۔ تو ایک شخص نے کہا: تم نے ان کلمات کے ذریعہ دعا کیوں نہ مانگی؟ اے اللہ! غموں کے دور کرنے والے، اور مصیبت کے دور کرنے والے، اور ہر غم کو ہٹانے والے، اور مجبوروں کی پکار کا جواب دینے والے، دنیا اور آخرت کے رحمٰن، اور ان دونوں کے رحیم، تو ہی میرا رحمٰن ہے، پس مجھ پر رحم فرما، اے رحمٰن! ایسی رحمت کہ جس کے ذریعہ میں تیرے علاوہ کی رحمت سے بے نیاز ہو جاؤں!

(۳۰۲۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَن دَاوُد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، فَدَعَا بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ : اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَبِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ ، وَإِلَيْك يَرْجِعُ الأَمْرُ كُلُّهُ ، وَأَنْتَ إِلَهُ الْخَلْقِ كُلِّهِ ، نَسْأَلُك مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ.

(۳۰۲۱۶) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ پر داخل ہوئے تو انہوں نے ان کلمات کے ساتھ دعا کی۔ اے اللہ! تمام کی تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔ اور تمام بھلائیاں تیرے ہی قبضہ میں ہیں، اور تیری طرف ہی تمام معاملات لوٹتے ہیں، اور تو ہی تمام مخلوق کا معبود ہے، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کا سوال کرتے ہیں، اور ہم تیری ہی پناہ مانگتے ہیں تمام شرور سے۔

(٣٠٢١٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الرُّومِيِّ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا أَبَا حَمْزَةَ ، إِنَّ إِخْوَانَكَ يُحِبُّونَ أَنْ تَدْعُوَ لَهُمْ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ، قَالُوا : زِدْنَا يَا أَبَا حَمْزَةَ ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِمْ ، قَالُوا : زِدْنَا يَا أَبَا حَمْزَةَ ، قَالَ : حَسْبُنَا اللَّهُ يَا أَبَا فُلاَنٍ ، إِنْ أُعْطِينَاهَا ، فَقَدْ أُعْطِينَا خَيْرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۳۰۲۱۶) حضرت عبداللہ الرومی ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت انس بن مالک ؓ کے پاس تھے۔ تو ایک آدمی ان سے کہنے لگا: اے ابوحمزہ ؓ! یقیناً آپ ؓ کے بھائی پسند کرتے ہیں کہ آپ ؓ ان کے لیے دعا فرمائیں: تو آپ ؓ نے یوں دعا فرمائی! اے اللہ! تو ہماری مغفرت فرما۔ اور ہم پر رحم فرما، اور ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما ان لوگوں نے عرض کیا: اے ابوحمزہ ؓ! ہمارے لیے مزید دعا کیجیے: تو انہوں نے دوبارہ یہی دعا فرمائی: ان لوگوں نے عرض کیا: اے ابوحمزہ ؒ ؓ ہمارے لیے مزید دعا کیجیے، تو آپ ؓ نے فرمایا: اے ابوفلاں ہمیں اللہ کافی ہے، اگر ہمیں یہ سب کچھ عطا کر دیا گیا تو ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائی دے دی گئی۔

(٣٠٢١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ تُبَيْعٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لَوْلاَ كَلِمَاتٌ أَقُولُهُنَّ لَجَعَلَتْنِي الْيَهُودُ أَصِيحُ مَعَ الْحُمُرِ النَّاهِقَةِ وَأَعْوِي مَعَ الْكِلاَبِ الْعَاوِيَةِ ، أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِاسْمِكَ الْعَظِيمِ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلاَ فَاجِرٌ ، الَّذِي لاَ يَخْفِرُ جَارُهُ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ.

(۳۰۲۱۷) حضرت تبیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ؓ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ کلمات نہ ہوتے جن کو میں پڑھتا ہوں تو یہود مجھے ایسا بنا دیتے کہ میں چیخنے والے گدھوں کے ساتھ چیختا اور بھونکنے والے کتوں کے ساتھ میں بھونکتا: وہ کلمات یہ ہیں، میں پناہ مانگتا ہوں تیرے اس معزز چہرے کی، اور تیرے عظیم نام کی، اور تیرے مکمل کلمات کی جن سے کوئی نیک اور بدکار تجاوز نہیں کر سکتا، اور جس کے پڑوسی کو پناہ نہیں دی جاتی، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے اور جو چیز آسمان میں بلند ہوتی ہے۔ اور اس چیز کے شر سے جس کو اس نے تخلیق کیا، وجود بخشا اور پیدا کیا۔

(٣٠٢١٨) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ : قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ : مَنْ قَرَأَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ(قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ(قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ(قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) حَفِظَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرَى.

(۳۰۲۱۸) حضرت عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابو بکر ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد سورۃ فاتحہ سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس کی تلاوت کرتا ہے، تو اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک کے لیے اس کی حفاظت کر دی جاتی ہے۔

(۳۰۲۱۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ قَوْلِهِ : وَصَلَ اللَّهُ بِالإِيمَانِ أُخُوَّتَكُمْ وَقَرَّبَ بِرَحْمَتِهِ مَوَدَّتَكُمْ ، وَمَكَّنَ بِإِحْسَانِهِ كَرَامَتَكُمْ ، وَنَوَّرَ بِالْقُرْآنِ صُدُورَكُمْ.

(۳۰۲۱۹) حضرت شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مسلم ؒ اپنی بات کے آخر میں یوں فرماتے تھے: اللہ تمہاری مواخات کو ایمان کے ذریعہ جوڑ دے، اور تمہارے محبوبین کو اپنی رحمت سے قریب کردے۔ اور تمہارے معززین کو اپنے فضل سے قدرت عطا فرمائے، اور قرآن کے ذریعہ سے تمہارے سینوں کو منور کرے۔

(۸۰) فِي التَّعَوُّذِ بِالمعوِّذتينِ

معوذتین کے ساتھ پناہ مانگنے کے بیان میں

(۳۰۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا سَأَلَ سَائِلٌ ، وَلا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيذٌ بِمِثْلِهِمَا، يَعْنِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ. (ابوداؤد ۱۴۵۸۔ دارمی ۳۴۴۰)

(۳۰۲۲۰) حضرت عقبہ بن عامر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبھی کسی سوال کرنے والے نے سوال نہیں کیا اور نہ ہی پناہ مانگنے والے نے پناہ مانگی، جیسا کہ معوذتین کے ساتھ سوال کرنے والے نے سوال کیا اور ان کے ذریعے پناہ مانگنے والے نے پناہ مانگی۔

(۸۱) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا طلعت الشّمس

جب سورج طلوع ہو تو آدمی ان کلمات کے ساتھ دعا مانگے

(۳۰۲۲۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَقُولُ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ :سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ الأَعْظَمِ ، لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ الأَكْبَرِ ، لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ الأَمْجَدِ ، لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، يَتْبَعُ هَذَا النَّحْوَ.

(۳۰۲۲۱) حضرت عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ جب سورج طلوع ہوتا تو حضرت حسن بن علی بن ابی طالب ؓ یوں دعا فرماتے تھے: سننے والے نے اس اللہ کی تعریف سنی جو بہت عظمت والا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے،

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، سننے والے نے اس اللہ کی تعریف سنی جو بہت بڑا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، سننے والے نے اس اللہ کی تعریف سنی جو بہت بزرگی والا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اسی طریقہ سے دوبارہ کہتے۔

(۸۴) فِي الرَّجلِ يرِيد السّفر ما يدعو بِهِ

اس آدمی کا بیان جو سفر کا ارادہ کرے تو یوں دعا کرے

(۳۰۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فِي سَفَرٍ قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الضُّبْنَةِ فِي السَّفَرِ ، وَالْكَآبَةِ فِي الْمُنْقَلَبِ ، اللَّهُمَّ اقْبِضْ لَنَا الأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ.

(احمد ۲۹۹۔ ابن حبان ۲۷۱۶)

(۳۰۲۲۲) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں نکلنے کا ارادہ فرماتے تو یوں دعا کرتے: اے اللہ! تو سفر میں میرا ساتھی ہے، اور گھر میں میرا خلیفہ ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر میں بیمار ہونے سے، اور غم کی حالت میں لوٹنے سے، اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے، اور ہمارے لیے سفر کو آسان فرما۔

(۳۰۲۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ ، وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَمِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الأَهْلِ وَالْمَالِ. (مسلم ۹۷۹۔ احمد ۸۳)

(۳۰۲۲۳) حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے نکلتے تو پناہ مانگتے تھے سفر کی مشقت سے، اور غمگین لوٹنے سے، اور رزق میں کشادگی کے بعد تنگی سے، اور مظلوم کی بد دعا سے، اور گھر میں اور مال میں بُرا منظر دیکھنے سے۔

(۳۰۲۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَرَادَ رَجُلٌ سَفَرًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَوْصِنِي ، فَقَالَ : أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ.

(ترمذی ۳۴۴۵۔ احمد ۴۴۳)

(۳۰۲۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سفر کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: مجھے وصیت فرما دیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تجھے وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی، اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہنے کی۔

(۳۰۲۲۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ : إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَأَوْصِنِي ، فَقَالَ : إِذَا تَوَجَّهْت فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَتَوَكَّلْت عَلَى اللهِ فَإِنَّك إِذَا قُلْتَ : بِسْمِ اللهِ ، قَالَ الْمَلَكُ : هُدِيتَ وَإِذَا قُلْتَ : حَسْبِيَ اللَّهُ ، قَالَ الْمَلَك ، حُفِظْت ، وَإِذَا قُلْتَ : تَوَكَّلْت عَلَى اللهِ ، قَالَ الْمَلَكُ : كُفِيت .

(۳۰۲۲۵) حضرت عون بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: میرا سفر کا ارادہ ہے پس آپ مجھے وصیت فرما دیجئے، تو آپ ؓ نے ارشاد فرمایا: جب تو سفر کے لیے متوجہ ہو تو یہ کلمات کہہ: اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں، مجھے اللہ کافی ہے، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، پس جب تو کہے گا اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں تو فرشتہ کہے گا، تجھے ہدایت دی گئی، اور جب تو کہے گا، مجھے اللہ کافی ہے، تو فرشتہ کہے گا، تیری حفاظت کی گئی،، اور جب تو کہے گا، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا تو فرشتہ کہے گا، تیری کفایت کی گئی۔

(۳۰۲۲۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ فِي السَّفَرِ : اللَّهُمَّ بَلاَغًا يُبَلِّغُ خَيْرًا مَغْفِرَتَكَ مِنْك وَرِضْوَانًا ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ ، إِنَّك عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ عَلَى الأَهْلِ ، اللَّهُمَّ اطْوِ لَنَا الأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الأَهْلِ وَالْمَالِ.

(۳۰۲۲۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ ؓ سفر میں یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! خیر کو پہنچا ایسی خیر جس میں تیری طرف سے مغفرت ہو اور تیری رضا ہو، خیر تیرے ہی قبضہ میں ہے، یقیناً تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی ہے۔ اور گھر والوں پر ہمارا خلیفہ ہے۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کی دوری کو ختم فرما، اور ہم پر سفر کو آسان فرما، اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں سفر کی مشقت سے، اور غمگین لوٹنے سے اور گھر اور مال میں برا منظر دیکھنے سے۔

(۳۰۲۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَافَرْت مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ نَادَى : سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلاَئِهِ عِنْدَنَا ، اللَّهُمَّ صَاحِبْنَا فَأَفْضِلْ عَلَيْنَا ثَلاَثًا اللَّهُمَّ عَائِذٌ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ ثَلاَثًا.

(۳۰۲۲۷) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے ساتھ سفر کیا، پس جب صبح ہوئی تو آپ ؓ یوں ندا لگاتے تھے، تین مرتبہ، سننے والے نے سن لیا اللہ کی حمد اور اس کی نعمت اور اس کی طرف سے ہم پر ہر اچھے انعام کو، اے اللہ! تو ہمارا ساتھی بن! پس ہم پر فضل فرما، پھر تین مرتبہ یوں ندا لگاتے: اے اللہ! پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔

(۸۳) فِي الرَّجلِ إذا رجع مِن سفرِهِ ما يدعو بِهِ

آدمی جب سفر سے لوٹے تو یوں دعا کرے

(۳۰۲۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَن سِمَاكٍ ، عَن عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ الرُّجُوعَ ، يعني مِنَ السَّفَرِ قَالَ : تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ ، وَإِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ ، قَالَ : تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا أَوْبًا لاَ يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا.

(۳۰۲۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے لوٹنے کا ارادہ فرماتے تو یہ کلمات پڑھتے: ہم توبہ کرنے والے ہیں، بندگی کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اور جب اپنے گھر والوں پر داخل ہوتے تو یہ کلمات پڑھتے: ہم توبہ کرر ہے، توبہ کرر ہے، اپنے رب کی طرف ہی لوٹ رہے ہیں، وہ ہمارا کوئی بھی گناہ نہیں چھوڑے گا۔

(۳۰۲۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرٍ ، قَالَ : آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. (احمد ۳۰۰۔ طیالسی ۷۱۶)

(۳۰۲۲۹) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس لوٹتے تو یہ کلمات پڑھتے! ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں بندگی کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

(۳۰۲۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْجَيْشِ ، أَوِ السَّرَايَا ، أَوِ الْحَجِّ ، أَوِ الْعُمْرَةِ ، قَالَ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ ، أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلاثًا ، ثُمَّ قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(بخاری ۱۷۹۷۔ مسلم ۹۸۰)

(۳۰۲۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی لشکر سے یا سرایا سے یا حج یا عمرے سے واپس لوٹتے۔ راوی فرماتے ہیں جب بھی کسی پہاڑی راستہ یا چٹیل میدان پر پہنچتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے: پھر یہ کلمات پڑھتے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس نے اپنے وعدہ کو سچا کیا ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، بندگی کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

(۳۰۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ، أَوْ نَحْوَهُ.

(۳۰۲۳۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ماقبل والا ارشاد اس سند سے بھی نقل کیا گیا ہے۔

(۳۰۲۳۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَن يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءَ ، أَوْ بِالْحَرَّةِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. (بخاری ۳۰۸۵۔ مسلم ۹۸۰)

(۳۰۲۳۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر جب بھی کسی جنگل یا پتھریلی زمین میں ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھتے: ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، بندگی کرنے والے ہیں، اگر اللہ نے چاہا، تو اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

(۳۰۲۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا قَفَلُوا قَالُوا : آيِبُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَائِبُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۰۲۳۳) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم سفر سے لوٹتے تھے تو یہ کلمات پڑھتے تھے، ہم لوٹنے والے ہیں اگر اللہ نے چاہا، توبہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

(۸٤) الرّجل يفزع مِن اللّيلِ ما يدعو بِهِ
جو شخص رات سے ڈرتا ہو تو وہ یوں دعا کرے

(۳۰۲۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ تَلَقَّتْهُ الْجِنُّ بِالشَّرَرِ يَرْمُونَهُ ، فَقَالَ جِبْرِيلُ : تَعَوَّذْ يَا مُحَمَّدُ ، فَتَعَوَّذَ بِهَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ فَدُحِرُوا عَنْهُ ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلا فَاجِرٌ ، مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا بَثَّ فِي الأَرْضِ ، وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَمِنْ شَرِّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ كُلِّ طَارِقٍ يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ.

(۳۰۲۳۴) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ جن ملے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر انگارے پھینکے، تو حضرت جبرائیل نے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پناہ مانگیے: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کے ذریعہ پناہ مانگی، پھر ان جنوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹا دیا گیا: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ کہ جن سے کوئی نیکو کار اور بدکار تجاوز نہیں کرسکتا۔ ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے، اور جو آسمان میں بلند ہوتی ہے، اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین میں پھیلتی ہے، اور زمین سے نکلتی ہے، اور دن اور رات کے شر سے، اور ہر رات کو آنے والے خیر کی توقع کرتے ہوئے اے رحم کرنے والے!

(۳۰۲۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيَّ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ نَفْسٍ وَجَدَهُ وَأَنَّهُ قَالَ لَهُ :

إِذَا أَتَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ ، وَشَرِّ عِبَادِهِ ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ ، فَو الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يَضُرُّكَ شَيْءٌ حَتَّى تُصْبِحَ.

(۳۰۲۳۵) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ولید بن مغیرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دل میں آنے والے خیالات کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے بستر میں آئے تو یہ کلمات پڑھ، میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ، اُس کے غصہ اور اس کی پکڑ سے اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیطان کے وسوسوں سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تجھے کوئی بھی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی یہاں تک کہ تو صبح کرلے گا۔

(۳۰۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُصْعَبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ : كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَفْزَعُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يَخْرُجَ ، وَمَعَهُ سَيْفُهُ فَخُشِيَ عَلَيْهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ جِبْرِيلَ ، قَالَ لِي : إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ يَكِيدُكَ ، فَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلا فَاجِرٌ ، مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الأَرْضِ ، وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَشَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَكُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ فَقَالَهُنَّ خَالِدٌ فَذَهَبَ ذَلِكَ عَنْهُ.

(۳۰۲۳۶) حضرت یحییٰ بن جعدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رات سے ڈرتے تھے، یہاں تک کہ وہ نکلے اس حال میں کہ ان کے پاس تلوار تھی۔ پس ان پر خوف طاری ہوگیا کہ وہ کسی کو تکلیف پہنچا دیں گے پس انہوں نے اس بات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا ہے: کہ جنوں کی ایک جماعت تیرے ساتھ مکر وفریب کرتی ہے، پس تو یہ کلمات پڑھ لے: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ کہ جن سے کوئی نیکوکار اور بدکار تجاوز نہیں کرسکتا، ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جو آسمان میں بلند ہوتی ہے، اور اس چیز کے شر سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے اور جو زمین سے نکلتی ہے، اور دن اور رات کے فتنوں کے شر سے، اور ہر رات کو آنے والے سے مگر جو خیر لائے، اے رحم کرنے والے، پس حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کو پڑھا، تو ان کی یہ حالت ختم ہوگئی۔

(۳۰۲۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَقُلْ : بِسْمِ اللهِ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَسُوءِ عِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ شَرِّ الشَّيَاطِينِ ، وَمَا يَحْضُرُونِ.

(۳۰۲۳۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رات کو اپنی نیند میں ڈر جائے، تو یہ کلمات پڑھے: اللہ کے نام کے ساتھ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کی، اس کے غضب سے اور اس کی

بری پکڑ سے، اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیطانوں کے شر سے، اور جو کچھ وہ حاضر ہوتے ہیں۔

(۳۰۲۳۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللهِ بْنَ خَنْبَشٍ : كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ كَادَتْهُ الشَّيَاطِينُ ؟ قَالَ : جَائَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الأَوْدِيَةِ ، وَتَحَدَّرَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْجِبَالِ ، وَفِيهِمْ شَيْطَانٌ مَعَهُ شُعْلَةُ نَارٍ يُرِيدُ أَنْ يَحْرِقَ بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُرْعِبَ مِنْهُمْ ، قَالَ جَعْفَرٌ : أَحْسَبُهُ ، قَالَ : جَعَلَ يَتَأَخَّرُ ، قَالَ : وَجَائَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، قُلْ ، قَالَ : مَا أَقُولُ ؟ قَالَ : قُلْ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ ، وَلا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ ، قَالَ : فَطَفِئَتْ نَارُ الشَّيْطَانِ ، قَالَ : وَهَزَمَهُمَ اللَّهُ.

(۳۰۲۳۸) حضرت ابو التیاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن خنبش رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: جب شیاطین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ دیتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ کچھ شیاطین وادیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور پہاڑ سے اتر کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے، اس حال میں کہ ان میں ایک شیطان تھا جس کے پاس ایک انگارہ تھا، اس کا ارادہ تھا کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلا دے گا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کا رعب طاری ہو گیا، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا گمان ہے کہ راوی نے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹنے لگے۔ راوی فرماتے ہیں: کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے۔ اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پڑھیے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: میں کیا پڑھوں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیے! میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ جن سے کوئی نیکوکار اور بدکار تجاوز نہیں کر سکتا، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی، جس کو وجود بخشا اور جسے پیدا کیا اور ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان میں بلند ہوتی ہے، اور اس چیز کے شر سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے، اور اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے، اور دن اور رات کے فتنوں کے شر سے، اور ہر رات کو نمودار ہونے والی چیز کے شر سے مگر جو رات کو خیر لائے، اے رحمٰن! راوی کہتے ہیں پس شیاطین کی آگ کو بجھا دیا گیا، کہتے ہیں پس اللہ نے ان شیاطین کو شکست دی۔

(۳۰۲۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : أَصَابَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَرَقٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهِنَّ نِمْتَ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ ، وَمَا أَظَلَّتْ ، وَرَبَّ الأَرَضِينَ ، وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ ، وَمَا أَضَلَّتْ ، كُنْ لِي جَارِي مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ ، أَوْ يَبْغِي ، عَزَّ جَارُكَ ، وَلا إِلَهَ غَيْرُكَ. (ترمذی ۳۵۲۳۔ طبرانی ۹۸۴)

(۳۰۲۳۹) حضرت ابن سابط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو رات میں نیند نہیں آتی تھی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جب تم ان کو کہو گے تو تمہیں نیند آ جائے گی؟ تم یہ کلمات پڑھا کرو! اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے رب اور جن چیزوں پر انہوں نے سایہ کیا ہوا ہے اور ساتوں زمینوں کے رب اور جن چیزوں کو انہوں نے اٹھا رکھا ہے اور شیاطین کے رب اور جو یہ گمراہ کرتے ہیں، تو میرا محافظ بن جا! اپنی تمام مخلوق کے شر سے، کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی کرے یا سرکشی کرے، تیری پناہ غالب ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۸۵) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا دخل المسجد الحرام

جب کوئی شخص مسجد حرام میں داخل ہو تو یوں دعا کرے

(۳۰۲٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أن النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ قَالَ : اللَّهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَمَهَابَةً ، وَزِدْ مَنْ حَجَّهُ ، أَو اعْتَمَرَهُ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا وَبِرًّا. (بيهقى ٧٣)

(۳۰۲۴۰) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ بیت اللہ کو دیکھتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو اس گھر کی عزت، عظمت اور ہیبت میں اضافہ فرما، اور جو شخص اس کا حج یا عمرہ کرے اس کی عزت، عظمت، اکرام اور نیکی میں بھی اضافہ فرما۔

(۳۰۲٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ، وَنَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ، قَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ وَمِنْكَ السَّلامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلامِ.

(۳۰۲۴۱) حضرت محمد بن سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ؒ جب کعبہ کی مسجد میں داخل ہوتے اور بیت اللہ کی طرف دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے: اے اللہ! تو سلامتی والا ہے، اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، اے ہمارے رب! تو ہمیں سلامتی کا تحفہ دے۔

(۳۰۲٤۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا تَدْخُلُ مكة فَانْتَهَيْتَ إِلَى الْحِجْرِ فَاحْمَدَ اللَّهَ عَلَى حُسْنِ تَيْسِيرِهِ وَبَلاغِهِ.

(۳۰۲۴۲) حضرت شعبی ؒ ارشاد فرماتے ہیں جب تو پہلی مرتبہ مکہ میں داخل ہو تو حجر اسود پر جا کر اللہ کی حمد کر آسانی پر اور آرام سے پہنچنے پر۔

(۳۰۲٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلامُ وَمِنْكَ السَّلامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلامِ.

(۳۰۲۴۳) حضرت سعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ جب بیت المقدس میں داخل ہوتے تو یوں دعا پڑھتے: اے اللہ! تو سلامتی والا ہے، اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، ہمارے رب! تو ہمیں سلامتی کا تحفہ دے۔

(۸٦) ما يقول الرّجل إذا استلم الحجر

جب کوئی شخص حجر اسود کا استلام کرے تو یہ کلمات پڑھے

(۳۰۲٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا اسْتَلَمَهُ يَعْنِي الْحَجَرَ : آمَنْتُ بِاللهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوتِ.

(۳۰۲۴۴) حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب حجر اسود کا استلام فرماتے تو یہ کلمات پڑھتے: میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے بتوں کی تکفیر کی۔

(۳۰۲٤٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ :اللَّهُمَّ تَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ.

(۳۰۲۴۵) حضرت حارث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حجر اسود کا استلام فرماتے تو یہ کلمات پڑھتے، اے اللہ! تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے (استلام کرتا ہوں)

(۳۰۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا اسْتَلَمْتَ الْحَجَرَ فَقُلْ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۰۲۴۶) حضرت عبید المکتب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب بھی تو حجر اسود کا استلام کرے تو یہ کلمات پڑھ لیا کر: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(۳۰۲٤۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ :اللَّهُمَّ تَصْدِيقًا بِكِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ.

(۳۰۲۴۷) حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: مستحب ہے کہ حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے یوں کہا جائے! اے اللہ! تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے نبی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے (استلام کرتا ہوں)

(۸۷) ما يدعو بِهِ الرّجل بين الرّكنِ والمقامِ

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان آدمی یوں دعا کرے

(۳۰۲٤۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحَجَرِ : ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

(۳۰۲۴۸) حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے: اے ہمارے رب! دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی، اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

(۳۰۲۴۹) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِي لاَ يَدَعُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ أَنْ يَقُولَ :اللَّهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ.

(۳۰۲۴۹) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی جسے وہ کبھی بھی حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان پڑھنا نہیں بھولتے تھے۔ اے اللہ! مجھے قناعت عطا فرما اس رزق میں جو تو نے مجھے عطا فرمایا ہے، اور تو میرے لیے اس میں برکت عطا فرما، اور تو میرا جانشین بن جا اس غیر موجود چیز میں جس میں میرے لیے بھلائی ہو۔

(۳۰۲۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الرُّكْنِ أو الْحَجَرِ :﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

(۳۰۲۵۰) حضرت ابو شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھا کرتے تھے، ہمارے رب! دے ہمیں خوبی دنیا میں، اور آخرت میں خوبی اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔

(۳۰۲۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :عَلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ مَلَكٌ يَقُولُ آمِينَ ، فَإِذَا مَرَرْتُمْ بِهِ فَقُولُوا :اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

(۳۰۲۵۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ رکن یمانی پر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جو دعاؤں پر آمین کہتا ہے، پس جب بھی تم اس کے پاس سے گزرو تو یہ دعا پڑھو! اے اللہ! ہمارے رب دے ہمیں دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

(۸۸) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا صعِد على الصّفا والمروةِ

جب کوئی شخص صفا اور مروہ پر چڑھے تو یوں دعا کرے

(۳۰۲۵۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ بَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ وَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ ، وَقَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وحده أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ، ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ فَقَالَ:مِثْلَ هَذَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا.

(۳۰۲۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صفا پہاڑی سے ابتدا کی اور اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھ لیا۔ اور اللہ کی وحدانیت بیان کی اور تکبیر کہی۔ اور یہ کلمات پڑھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک

نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی، اور اس اکیلے نے تمام گروہوں کو شکست دی، پھر ان دونوں کے درمیان دعا کی اور اسی طرح تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے، پھر مروہ پہاڑی پر تشریف لائے، اور مروہ پر بھی ویسا ہی کیا جیسا کہ صفاء پر کیا تھا۔

(٣٠٢٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ الأَجْدَعِ ، قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ :إذَا قُمْتُمْ عَلَى الصَّفَا فَكَبِّرُوا سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ ، بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيرَتَيْنِ حَمْدُ اللهِ وَثَنَاءٌ عَلَيْهِ وَصَلاَةُ اللهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُعَاءٌ لِنَفْسِكَ ، وَعَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلُ ذَلِكَ.

(٣٠٢٥٣) حضرت وھب بن الاجدع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جب تم لوگ صفا پہاڑی پر کھڑے ہو، تو سات مرتبہ تکبیر کہو اور ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ کی حمد و ثنا بیان کرو، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو، اور اپنی ذات کے لیے دعا مانگو اور مروہ پہاڑی پر بھی ایسا ہی کرو۔

(٣٠٢٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ الأَجْدَعِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ :يُبْدَأُ بِالصَّفَا وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ الْبَيْتَ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ ، بَيْنَ كُلِّ تَكْبِيرَتَيْنِ حَمْدُ اللهِ ، وَصَلاَةٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْأَلَةٌ لِنَفْسِكَ ، وَعَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلُ ذَلِكَ.

(٣٠٢٥٤) حضرت وھب بن الاجدع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صفا پہاڑی سے ابتدا کی جائے گی، اور پہلے بیت اللہ کی طرف استقبال کرو، پھر سات مرتبہ تکبیر کہو، اور ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ کی حمد و ثنا بیان ہو، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہو، اور اپنی ذات کے لیے سوال ہو، اور مروہ پہاڑی پر بھی ایسے ہی کیا جائے گا۔

(٣٠٢٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إذَا صَعِدَ علی الصَّفَا اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ ، ثُمَّ كَبَّرَ ثَلاثًا ، ثُمَّ قَالَ : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ ، ثُمَّ يَدْعُو قَلِيلاً ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ عَلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى يَفْعَلَ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَيَكُونُ التَّكْبِيرُ واحِدًا وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً ، فَمَا يَكَادُ يَفْرُغُ حَتَّى يَشُقَّ عَلَيْنَا وَنَحْنُ شَبَابٌ.

(٣٠٢٥٥) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب صفا پہاڑی پر چڑھتے تو بیت اللہ کی طرف رخ کرتے پھر تین مرتبہ تکبیر کہتے پھر یہ کلمات پڑھتے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اور ان کلمات میں اپنی آواز کو بلند فرماتے۔ پھر تھوڑی دیر دعا کرتے، پھر یہی عمل مروہ پہاڑی پر بھی فرماتے یہاں تک کہ سات مرتبہ ایسے چکر لگاتے، تو تکبیر کی تعداد اکیس بن جاتی، ہم نو جوان ہونے کے باوجود فارغ ہونے کے قریب بہت زیادہ تھک جاتے تھے۔

(٣٠٢٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الأَصْبَغِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ

كَانَ يقول :يَقُومُ الرجل عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَدْرَ قِرَائَةِ سُورَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۲۵۶) حضرت قاسم بن ابی ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: آدمی صفا اور مروہ پہاڑی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سورت پڑھنے کی مقدار کے بقدر کھڑا ہوگا۔

(٣٠٢٥٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن مُغِيرَةَ ، قَالَ :قَالَ الْحَكَمُ لِإِبْرَاهِيمَ ، رَأَيْت أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ يَقُومُ عَلَى الصَّفَا قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ عِشْرِينَ وَمِئَةَ آيَةٍ فَقَالَ :إِنَّهُ لَفَقِيهٌ.

(۳۰۲۵۷) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن حارث رحمہ اللہ کو صفا پہاڑی پر دیکھا کہ انہوں نے ایک آدمی کے ایک سو بیس آیات پڑھنے کے بقدر قیام فرمایا: تو حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا! یقیناً وہ تو فقیہ ہیں۔

(٨٩) مَنْ قَالَ ليس على الصّفا والمروةِ دعاءٌ مؤقّتٌ

جو کہے: صفا اور مروہ پر کوئی دعا متعین نہیں

(٣٠٢٥٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ دُعَاءٌ مُؤَقَّتٌ فَادْعُ مَا شِئْت.

(۳۰۲۵۸) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صفا اور مروہ پر کوئی دعا متعین نہیں جو چاہے دعا کرو۔

(٣٠٢٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ:لَمْ أَسْمَعْ، أَنَّ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ دُعَاءً مُوَقَّتًا.

(۳۰۲۵۹) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے نہیں سنا کہ صفا اور مروہ پر کوئی دعا متعین ہو۔

(٣٠٢٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :لَيْسَ فِيهَا دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ فَادْعُ بِمَا شِئْت وَسَلْ مَا شِئْت.

(۳۰۲۶۰) حضرت افلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ان دونوں پر کوئی دعا متعین نہیں جو چاہے دعا کرو اور جو چاہے سوال کرو۔

(٣٠٢٦١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْعَلاءِ ، قَالَ :شَهِدْت عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ المخزومي يَقُولُ :لاَ أَعْلَمُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ دُعَاءً مُؤَقَّتًا.

(۳۰۲۶۱) حضرت معاذ بن العلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عکرمہ بن خالد المخزومی رحمہ اللہ کے پاس حاضر تھا وہ ارشاد فرما رہے تھے: میں نہیں جانتا کہ صفا اور مروہ پر کوئی متعین دعا ہو۔

(۹۰) ما يدعو بِهِ الرّجل وهو يسعى بين الصّفا والمروةِ

جو شخص صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے تو وہ یوں دعا مانگے

(۳۰۲۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فضيل ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا مَرَّ بِالْوَادِى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَسْعَى فِيهِ ويَقُولُ :رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ ، وَأَنْتَ الأَعَزُّ الأَكْرَمُ.

(۳۰۲۶۲) حضرت المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب صفا اور مروہ کی وادی میں سعی کرتے ہوئے گزرتے تھے تو یوں دعا فرماتے: اے میرے رب! مغفرت فرما اور رحم فرما، اور تو بہت عزت والا اور کرم والا ہے۔

(۳۰۲۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن شَقِيقٍ ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ إِذَا سَعَى فِي بَطْنِ الْوَادِى ، قَالَ :رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّك أَنْتَ الأَعَزُّ الأَكْرَمُ.

(۳۰۲۶۳) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب صفا اور مروہ کی وادی میں سعی کرتے تو یوں دعا فرماتے: اے میرے رب مغفرت فرما اور رحم فرما، یقیناً تو عزت والا اور کرم کرنے والا ہے۔

(۳۰۲۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنَشٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ ، وأَنْتَ الأَعَزُّ الأَكْرَمُ.

(۳۰۲۶۴) حضرت الھیثم بن حنش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یوں دعا مانگا کرتے تھے، میرے رب! مغفرت فرما اور رحم فرما، یقیناً تو بہت زیادہ عزت والا اور کرم کرنے والا ہے۔

(۳۰۲٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَن هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقُولُ وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا وَاحِدٌ إِنْ تَما أَتَمَّه الله ، وَقَد أَتَمَّا.

(۳۰۲۶۵) حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ صفا اور مروہ کی سعی کے درمیان یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ یقیناً یہ ایک (چکر) اگر مکمل ہوا تو اللہ نے اس کو مکمل کیا۔ اور تحقیق وہ مکمل ہو گیا۔

(۹۱) ما يدعو بِهِ إذا رمى الجمرة

جب شیطان کو کنکری مارے تو یوں دعا کرے

(۳۰۲٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَن لَيْثٍ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَفَضْت مَعَ عَبْدِ اللهِ فَرَمَى سَبْع حَصَيَاتٍ ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ، وَاسْتَبْطَنَ الْوَادِى حَتَّى إِذَا فَرَغَ ، قَالَ :اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا ، وَذَنْبًا مَغْفُورًا ، ثُمَّ قَالَ :هَكَذَا رَأَيْت الَّذِى أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَنَعَ.

(۳۰۲۶۶) حضرت محمد بن عبدالرحمن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ وقوف عرفہ کے اختتام پر منیٰ واپس لوٹا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے سات کنکریاں ماریں، آپ رضی اللہ عنہ ہر کنکری کے ساتھ تکبیر پڑھتے تھے، اور پھر وادی میں اترے اور یوں دعا فرمائی، اے اللہ! اس حج کو مقبول بنا دے اور گناہ کی بخشش فرما دے، پھر یوں ارشاد فرمایا: اس طرح میں نے دیکھا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔

(۳۰۲۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حَنَشٍ ، قَالَ سَمِعْت ابْنَ عُمَرَ حِينَ رَمَى الْجِمَارَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا.

(۳۰۲۶۷) حضرت الھیثم بن حنش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے رمی جمار کے وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! اس حج کو مقبول بنا دے، اور گناہوں کی بخشش فرما دے۔

(۳۰۲۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :مَا أَقُولُ إِذَا رَمَيْت الْجَمْرَةَ ؟ قَالَ :قُلِ :اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا ، قَالَ :قلت أَقُولُهُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ إِنْ شِئْت.

(۳۰۲۶۸) حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: جب میں شیطان کو کنکری ماروں تو کیا دعا پڑھوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ دعا پڑھو: اے اللہ! اس حج کو مقبول بنا دے، اور گناہوں کو بخش دے، مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: کیا یہ کلمات میں ہر کنکری کے ساتھ پڑھوں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! جی ہاں! اگر تم چاہو۔

(۹۲) مَنْ قَالَ ليس عِنْد الجمارِ دعاءٌ مؤقّتٌ

جو کہے: کنکریاں مارتے وقت کوئی دعا متعین نہیں

(۳۰۲۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْوُقُوفِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ فَادْعُ بِمَا شِئْت.

(۳۰۲۶۹) حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: دونوں جمروں کے پاس وقوف کے وقت کوئی دعا متعین نہیں جو چاہے دعا کرو۔

(۳۰۲۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ :يَدْعُو عِنْدَ الْجِمَارِ كُلِّهَا ، وَلا يُؤَقِّتُ شَيْئًا.

(۳۰۲۷۰) حضرت اشعث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: جمار کے پاس تمام دعائیں مانگا کرو، وہاں کوئی دعا متعین نہیں کی گئی۔

(۳۰۲۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ فِي الْجَمْرَةِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ ، لاَ يُزَادُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : لاَ إِلاَّ قَوْلَ جَابِرٍ.

(۳۰۲۷۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا جمرہ کے نزدیک کوئی دعا متعین ہے جس میں زیادتی نہیں کی جاسکتی؟ آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، مگر حضرت جابر رحمہ اللہ کے قول میں۔

(۹۳) ما يدعو بِهِ عشِيّة عرفة

وقوف عرفہ کی رات میں یوں دعا کرے

(۳۰۲۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْثَرُ دُعَائِي وَدُعَاءِ الأَنْبِيَاءِ قَبْلِي بِعَرَفَةَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا ، اللَّهُمَّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ ، وَشَتَاتِ الأَمْرِ ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ ، وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ ، وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ.

(۳۰۲۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء کی عرفہ کے مقام پر زیادہ مانگی جانے والی دعا یہ ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! تو میرے دل میں نور کو ڈال دے۔ اور میرے کانوں میں بھی نور کو ڈال دے، اور میری آنکھوں میں بھی نور ڈال دے، اے اللہ! میرے لیے میرے سینہ کو کھول دے، اور میرے لیے میرے معاملہ کو آسان فرما، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے وساوس سے، اور معاملہ کے بگڑنے سے اور قبر کے فتنہ سے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور ہر چیز کے شر سے جو دن میں داخل ہوتی ہے، اور اس چیز کے شر سے جس کو ہوائیں چلاتی ہیں۔

(۳۰۲۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَضْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْثَرُ دُعَائِي وَدُعَاءِ الأَنْبِيَاءِ قَبْلِي بِعَرَفَةَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

(۳۰۲۷۳) حضرت ابن ابی حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرفہ کے مقام پر کثرت سے کی جانے والی میری دعا اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کی دعا یہ ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے، وہ ہی زندگی دیتا ہے اور وہ ہی موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(٣٠٢٧٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي شُعْبَةَ ، قَالَ : كُنْتُ بِجَنْبِ ابْنِ عُمَرَ بِعَرَفَةَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ رُكْبَتَهُ ، أَوْ فَخِذِي تَمَسُّ فَخِذَهُ ، فَمَا سَمِعْته يَزِيدُ عَلَى هَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ : لاَ إلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ حَتَّى أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى جَمْعٍ.

(۳۰۲۷۴) حضرت ابوشعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں میدان عرفات میں حضرت ابن عمر ؓ کے پہلو میں تھا۔ اور میرا گھٹنا ان کے گھٹنے سے چھو رہا تھا، یا میری ران ان کی ران سے چھو رہی تھی، پس میں نے نہیں سنا کہ انہوں نے ان کلمات پر کچھ زیادتی کی ہو، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہاں تک کہ وہ میدان عرفات سے منیٰ کی طرف لوٹ گئے۔

(٣٠٢٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ الْحَنَفِيَّةِ : مَا خَيْرُ مَا نَقُولُ فِي حَجِّنَا ، قَالَ : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۰۲۷۵) حضرت عبد الرحمٰن بن بشر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن حنفیہ ؒ سے پوچھا: سب سے بہتر کلمات کیا ہیں جو ہم اپنے حج کے دوران پڑھیں؟ تو آپ ؒ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(٣٠٢٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ مِثْلَهُ.

(۳۰۲۷۶) اس مذکورہ سند کے ساتھ بھی حضرت ابن حنفیہ ؒ کا ماقبل جیسا ارشاد نقل کیا گیا ہے۔

(٣٠٢٧٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ دَاوُد بْنِ أَبِي عَاصِمٍ ، قَالَ : وَقَفْت مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بِعَرَفَةَ أَنْظُرُ كَيْفَ يَصْنَعُ ، فَكَانَ فِي الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ حَتَّى أَفَاضَ.

(۳۰۲۷۷) حضرت داؤد بن ابی عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ ؒ کے ساتھ میدان عرفات میں وقوف کیا میں دیکھتا رہا کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ پس وہ ذکر اور دعا میں مشغول رہے یہاں تک کہ منیٰ واپس لوٹ گئے۔

(٩٤) ما يدعو بِهِ الرّجل وهو يطوف بالبيت

جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے تو یوں دعا کرے

(٣٠٢٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ حَوْلَ الْبَيْتِ : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

(۳۰۲۷۸) حضرت ابوشعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ بیت اللہ کے گرد طواف کرتے ہوئے یہ کلمات پڑھ رہے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۹۵) فِي رفعِ الصّوتِ بِالدّعاءِ

دعاء کرتے ہوئے آواز بلند کرنے کا بیان

(۳۰۲۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيبَةَ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ. (احمد ۱۷۲)

(۳۰۲۷۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو۔

(۳۰۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : الذِّكْرُ الْخَفِيُّ الَّذِي لاَ يَكْتُبُهُ الْحَفَظَةُ يُضَاعَفُ عَلَى مَا سِوَاهُ مِنَ الذِّكْرِ سَبْعِينَ ضِعْفًا.

(۳۰۲۸۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آہستہ ذکر جس کو فرشتے نہیں لکھ سکتے۔ اس کا ثواب دوسرے ذکر کی نسبت ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

(۳۰۲۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ ليس تَدْعُونَ أَصَمَّ ، وَلا غَائِبًا ، إِنَّكُمْ تَدْعُونَهُ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ.

(۳۰۲۸۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پس لوگ بلند آواز میں تکبیر کہہ رہے تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی جانوں پر نرمی کرو۔ تم لوگ کسی بہرے کو اور نہ ہی غیر موجود کو پکار رہے ہو۔ بلکہ تم لوگ ایسی ذات کو پکار رہے ہو جو سننے والا اور قریب ہے اور وہ ذات تمہارے ساتھ ہے۔

(۳۰۲۸۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشم ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ صَدَقَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : إِنَّ الْمُصَلِّيَ إذا صلى يُنَاجِي رَبَّهُ فَلْيَعْلَمْ بِمَا يُنَاجِيهِ ، وَلا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

(۳۰۲۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔ پس چاہیے کہ تم میں سے ہر ایک جان لے کہ وہ اس ذات سے کیا سرگوشی کر رہا ہے۔ اور تم میں سے بعض لوگ دوسروں پر آواز بلند نہ کریں۔

(۳۰۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لاَ تَدْعُونَ أَصَمَّ ، وَلا غَائِبًا يَعْنِي فِي رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الدُّعَاءِ.

(۳۰۲۸۳) حضرت ابومجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے، یعنی وہ دعا میں آواز بلند کرنے سے متعلق بات کر رہے تھے۔

(٣٠٢٨٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نسيب ، قَالَ : صَلَّيْت إِلَى جَنْبِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَلَمَّا جَلَسْت فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ رَفَعْت صَوْتِي بِالدُّعَاءِ فَانْتَهَرَنِي ، فَلَمَّا انْصَرَفْت قُلْتُ لَهُ : مَا كَرِهْت مِنِّي ؟ قَالَ : ظَنَنْت أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِقَرِيبٍ مِنْك.

(٣٠٢٨٤) حضرت عبداللہ بن نسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ پس جب میں دوسری رکعت میں بیٹھا۔ تو دعا کرتے ہوئے میری آواز بلند ہوگئی۔ تو انہوں نے مجھے خوب جھڑکا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو میں نے ان سے پوچھا: آپ کو میری کیا چیز ناپسند لگی؟ انہوں نے فرمایا: تیرا کیا گمان ہے کیا اللہ تجھ سے قریب نہیں ہے؟!

(٣٠٢٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يَرْفَعُ صَوْتَهُ فِي الدُّعَاءِ فَرَمَاهُ بِالْحَصَى.

(٣٠٢٨٥) حضرت ابو ہاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو دعا کے دوران آواز بلند کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے اس کو کنکری ماری۔

(٣٠٢٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَبِيعٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، وَعَنْ رَبِيعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يُسْمِعَ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ شَيْئًا مِنَ الدُّعَاءِ.

(٣٠٢٨٦) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ دونوں حضرات ناپسند کرتے تھے: کہ آدمی کی دعا کو اس کا ہمنشین بھی سن لے۔

(٣٠٢٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانُوا يَجْتَهِدُونَ فِي الدُّعَاءِ ، وَلا تَسْمَعُ إِلاَّ هَمْسًا.

(٣٠٢٨٧) حضرت مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم دعا میں بہت زیادہ کوشش کرتے تھے۔ اور نہیں سنائی دیتی تھی مگر سرگوشی۔

(٩٦) الرّجل يرفع يديه إذا دعا من كرهه ؟

جو شخص ناپسند کرتا ہو کہ آدمی دعا کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرے

(٣٠٢٨٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : مَا رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدَهُ فِي الدُّعَاءِ عَلَى مِنْبَرٍ ، وَلا غَيْرِهِ ، وَلَقَدْ رَأَيْت يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ يَدْعُو.

(٣٠٢٨٨) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھوں کو دعا میں بلند کرتے ہوئے منبر پر اور نہ ہی اس کے علاوہ، اور البتہ میں نے دیکھا کہ آپ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر تھے دعا کرتے ہوئے۔

(۳۰۲۸۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلاَّ فِي الاسْتِسْقَاءِ.

(۳۰۲۸۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی دعا میں اپنے ہاتھوں کو بلند نہیں کرتے تھے سوائے استسقاء کی دعا کے۔

(۳۰۲۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ ، اسْكُنُوا فِي الصَّلاَةِ.

(۳۰۲۹۰) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر تشریف لائے اور فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں تمہارے ہاتھوں کو اٹھتا ہوا دیکھتا ہوں بدکے ہوئے گھوڑوں کی دموں کی طرح؟ تم نماز میں سکون سے رہو۔

(۹۷) مَنْ رَخَّصَ فِي رفعِ اليدينِ فِي الدّعاءِ

جن لوگوں نے دعا میں ہاتھ بلند کرنے کی رخصت دی ہے

(۳۰۲۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَى رَجُلَيْنِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ.

(۳۰۲۹۱) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے خلاف بددعا فرمائی تو اپنے ہاتھوں کو بلند کیا۔

(۳۰۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حيث صَلَّى فِي الْكُسُوفِ.

(۳۰۲۹۲) حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز کے دوران اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا۔

(۳۰۲۹۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ : هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ يَعْنِي فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ : نَعَمْ ، شَكَا النَّاسُ إِلَيْهِ ذَاتَ جُمُعَةٍ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَحَطَ الْمَطَرُ وَأَجْدَبَتِ الأَرْضُ وَهَلَكَ الْمَالُ ،قال: فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْت بَيَاضَ إِبْطَيْهِ.

(۳۰۲۹۳) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے یعنی دعا میں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! لوگوں نے جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ پس وہ کہنے لگے! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بارش روک دی گئی اور زمین خشک ہوگئی اور مال مویشی ہلاک ہوگئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس

آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا۔ یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیا۔

(٣٠٢٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. (مسلم ۶۱۲۔ طیالسی ۲۰۴۷)

(۳۰۲۹۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے دعا میں اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔

(٩٨) مَنْ كَانَ يقول الدعاء بأصبعٍ ويدعو بها

جو شخص کہے: انگلی بلند کر کے دعاء کی جائے

(٣٠٢٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَحَلَّقَ بِالإِبْهَامِ وَالْوُسْطَى وَرَفَعَ الَّتِي تَلِي الإِبْهَامَ يَدْعُو بِهَا.

(۳۰۲۹۵) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے اپنی دائیں کہنی کی انتہاء کو اپنی دائیں ران پر رکھا اور انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے ساتھ حلقہ بنایا۔ اور شہادت کی انگلی کو بلند کر کے دعا مانگی۔

(٣٠٢٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الصَّلاةِ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ يشير بِإِصْبَعِهِ.

(۳۰۲۹۶) حضرت نمیر الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز میں بیٹھنے کی حالت میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے اپنے داہنے ہاتھ کو اپنی دائیں ران پر رکھا ہوا تھا، آپ ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ فرما رہے تھے۔

(٣٠٢٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذَا قَعَدَ يَدْعُو ، وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ، وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى إِصْبَعِهِ الْوُسْطَى، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرَى رُكْبَتَهُ.

(۳۰۲۹۷) حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھ کر دعا کرتے تھے تو اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھ لیتے اور اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھ لیتے۔ اور شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ فرماتے، اس حال میں کہ انگوٹھے کو درمیانی انگلی کے سرے پر رکھتے تھے، اور اپنی بائیں ہتھیلی کو گھٹنے سے ملا دیتے۔

(٣٠٢٩٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رَاشِدٍ أَبِي سَعْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلاةِ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الدُّعَاءِ.

(۳۰۲۹۸) حضرت سعید بن عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کی حالت میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھ کو اپنی ران پر رکھ لیتے۔ اور دعا میں اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے تھے۔

(۳۰۲۹۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَهُوَ يَدْعُو بِأَصَابِعِهِ فَقَالَ :يَا سَعْدُ ، أَحِّدْ أَحِّدْ.

(۳۰۲۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنی انگلیوں کے ساتھ دعا فرما رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک سے کرو، ایک سے کرو۔ (یعنی ایک انگلی سے دعا کرو)

(۳۰۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ التَّمِيمِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :هُوَ الإِخْلاصُ يَعْنِي الدُّعَاءَ بِإِصْبَعٍ.

(۳۰۳۰۰) حضرت تمیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ تو اخلاص ہے یعنی انگلی سے دعا کرنا۔

(۳۰۳۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ عن كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ ، قَالَ :صَلَّيْت ، قَالَ :فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ الْقَعْدَةِ قُلْتُ هَكَذَا وأَشَارَ ابْنُ عُلَيَّةَ بِإِصْبَعَيْهِ فَقَبَضَ ابْنُ عُمَرَ هَذِهِ يَعْنِي الْيُسْرَى.

(۳۰۳۰۱) حضرت کثیر بن الافلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھی پس جب میں آخری قعدہ میں تھا، میں نے ایسے کیا: اور ابن علیہ نے اپنی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بند کر دیا یعنی بائیں انگلی کو۔

(۳۰۳۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الصَّلاةِ.

(۳۰۳۰۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے تھے۔

(۳۰۳۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :إنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ أَنْ يُدْعَا هَكَذَا وَأَشَارَتْ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ.

(۳۰۳۰۳) حضرت ابوعلقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اللہ ایک ہے، اللہ پسند کرتا ہے کہ اس طرح دعا مانگی جائے: اور آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک انگلی سے اشارہ کیا۔

(۳۰۳۰۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ كِلَيْهِمَا فَنَهَاهُ ، وَقَالَ :بِإِصْبَعٍ وَاحِدٍ بِالْيُمْنَى.

(۳۰۳۰۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی دونوں انگلیوں کے ساتھ دعا کر رہا تھا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو منع فرما دیا، اور ارشاد فرمایا: دائیں ہاتھ کی انگلی کے ساتھ دعا کرو۔

(۳۰۳۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَعْنِي الإِشَارَةَ بِإِصْبَعٍ فِي الدُّعَاءِ.

(۳۰۳۰۵) حضرت سلیمان بن ابی یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ؓ ان میں سے کچھ رکھتے تھے یعنی دعا میں انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔

(٣٠٣٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : إِنَّكُمْ لَتَدْعُونَ ، أَفْضَلُ الدُّعَاءِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

(۳۰۳۰۶) حضرت عبد الملک بن عمیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن الزبیر ؓ نے ارشاد فرمایا: یقیناً تم لوگ دعا کرتے ہو۔ اور افضل دعا اس طرح سے ہے اور آپ ؓ نے اپنی انگلی کا اشارہ کر کے دکھایا۔

(٣٠٣٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَن مِسْعَرٍ، عن معبد بن خالد عن قيس بن سعد قَالَ: كان لاَ يزاد هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ.

(۳۰۳۰۷) حضرت معبد بن خالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد ؒ نے ارشاد فرمایا: اس طرح سے زیادہ نہیں کیا جاتا تھا اور آپ ؒ نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔

(٣٠٣٠٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَشَارَ الرَّجُلُ بِإِصْبَعِهِ فِي الصَّلاَةِ ، فَهُوَ حَسَنٌ وَهُوَ التَّوْحِيدُ ، وَلَكِنْ لاَ يُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ.

(۳۰۳۰۸) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز میں اپنی انگلی سے اشارہ کرتا ہے تو یہ اچھی بات ہے، اور یہ توحید ہے، اور لیکن وہ اپنی دو انگلیوں سے اشارہ مت کرے۔ کیونکہ یہ مکروہ ہے۔

(٣٠٣٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَن طَلْحَةَ ، عَن خَيْثَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يعقد ثَلاثًا وَخَمْسِينَ ، وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ.

(۳۰۳۰۹) حضرت طلحہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خیثمہ ؒ ترپین تک گنتے تھے اور ایک انگلی سے اشارہ کرتے ہیں۔

(٣٠٣١٠) حَدَّثَنَا حَفص بْنُ غِيَاثٍ ، عَن عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَن مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ قَالَ : الدُّعَاءُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ مَقْمَعَةٌ لِلشَّيْطَانِ.

(۳۰۳۱۰) حضرت عثمان بن الاسود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: دعا تو اس طرح ہوتی ہے۔ اور آپ ؒ نے ایک انگلی سے اشارہ فرمایا۔ شیطان کو قابو رکھنے کے لیے۔

(٣٠٣١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا رَأَوْا إِنْسَانًا يَدْعُو بِإِصْبَعَيْهِ ضَرَبُوا إِحْدَاهُمَا ، وَقَالُوا : إِنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ.

(۳۰۳۱۱) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ ؓ جب بھی کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ دو انگلیوں کے ساتھ دعا کر رہا ہے۔ تو وہ ایک انگلی کو مارتے اور کہتے: یقیناً وہ ایک معبود ہے۔

(٣٠٣١٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَن رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ حَدَّثَهُ ،

عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ وَهُوَ يَدْعُو بِيَدَيْهِ فَقَالَ: أَحِّدْ فَإِنَّهُ أَحَدٌ. (مسند ٦٦٩)

(۳۰۳۱۲) ایک انصاری آدمی فرماتے ہیں کہ ان کے دادا کے پاس سے رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا اس حال میں کہ وہ دو انگلیوں سے دعا کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سے دعا کر کیونکہ وہ ایک ہے۔

(۹۹) ما قالوا فِي تحريكِ الإصبعِ فِي الدّعاءِ

بعض لوگوں نے دعا میں انگلی ہلانے کے بارے میں یوں فرمایا

(۳۰۳۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ فِي الدُّعَاءِ، وَلا يُحَرِّكُهَا.

(۳۰۳۱۳) حضرت ھشام بن عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد دعا میں انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور انگلی کو حرکت نہیں دیتے تھے۔

(۱۰۰) الرّجل يدعو وهو قائمٌ من كرهه

جو اس بات کو مکروہ سمجھے کہ آدمی کھڑا ہو کر دعا کرے

حدثنا بقي بن مخلد، قَالَ: حدثنا أبو بكر، قَالَ:

(۳۰۳۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: لاَ تَقُومُوا تَدْعُونَ كَمَا تَصْنَعُ الْيَهُودُ فِي كَنَائِسِهِمْ.

(۳۰۳۱۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کھڑے ہو کر دعا مت کرو جیسا کہ یہود اپنے گرجاؤں میں کرتے ہیں۔

(۳۰۳۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً يَدْعُو قَائِمًا بَعْدَ مَا انْصَرَفَ فَسَبَّهُ، أَوْ شَتَمَهُ.

(۳۰۳۱۵) حضرت ابن الاصبہانی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبدالرحمن ؒ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھنے کے بعد کھڑا ہو کر دعا کر رہا تھا۔ تو آپ ؓ نے اس کو برا بھلا کہا یا اس کو گالی دی۔

(۳۰۳۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّهُ كَرِهَهُ.

(۳۰۳۱۶) حضرت عبدہ بن ابو لبابہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن یزید ؒ کھڑے ہو کر دعا کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

(۳۰۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: ثِنْتَانِ بِدْعَةٌ: أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْ صَلاَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُو، وَأَنْ يَسْجُدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرَى

أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَلْزَقَ أَلْيَتَيْهِ بِالأَرْضِ قَبْلَ أَنْ يَنْهَضَ.

(۳۰۳۱۷) حضرت عبد الرحمن بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: دو چیزیں بدعت ہیں: ایک یہ کہ آدمی نماز سے فارغ ہونے کے بعد کھڑا ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگے۔ اور دوسری یہ کہ وہ دوسرا سجدہ کرے۔ اور وہ سمجھتا ہو کہ اس پر لازم ہے کہ وہ اپنی سرین کو زمین سے چپکائے اٹھنے سے پہلے۔

(۳۰۳۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْقِيَامَ بَعْدَهَا تَشَبُّهًا بِالْيَهُودِ.

(۳۰۳۱۸) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نماز کے بعد کھڑے ہو کر دعا مانگنے کو ناپسند کرتے تھے یہود کی مشابہت کی وجہ سے۔

(۳۰۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ ، أَنَّ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا ، قَالَ: فَأَتَاهُمْ فَقَالَ: مَا هَذِهِ النُّكْرَاء .

(۳۰۳۱۹) حضرت ضحاک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ کو خبر پہنچی: کہ ایک قوم کھڑے ہو کر اللہ کا ذکر کرتی ہے۔ ضحاک ؒ فرماتے ہیں۔ پس آپ ؓ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ کیا بُرا کام ہے؟!۔

(۳۰۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ الْبَيْتَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ خَرَجْت وَتَرَكْته قَائِمًا يَدْعُو وَيُكَبِّرُ.

(۳۰۳۲۰) حضرت جمیل بن زید ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ کو دیکھا وہ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر میں نکل آیا اس حال میں کہ میں نے ان کو چھوڑا کہ وہ کھڑے ہو کر دعا کر رہے تھے اور تکبیر کہہ رہے تھے۔

(۳۰۳۲۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ: قُلْتُ لِمُغِيرَةَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَكْرَهُ إِذَا انْصَرَفَ أَنْ يَقُومَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ.

(۳۰۳۲۱) حضرت شعبہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ ؒ سے پوچھا: کیا حضرت ابراہیم ؒ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ نماز سے فارغ ہو کر کوئی شخص قبلہ رو کھڑے ہو کر اپنے ہاتھوں کو بلند کرے؟ تو آپ ؒ نے فرمایا! جی ہاں!

(۱۰۱) مَنْ رَخَّصَ أن يدعو وهو قائمٌ

جن لوگوں نے کھڑے ہو کر دعا کرنے کی رخصت دی ہے

(۳۰۳۲۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ أَشْعَثَ، قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ يَرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلاةِ يَدْعُو وَهُوَ قَائِمٌ.

(۳۰۳۲۲) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ کو دیکھا کہ انہوں نے نماز میں اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اُٹھائی ہوئی تھیں اور وہ کھڑے ہو کر دعا کر رہے تھے۔

(۱۰۲) ما یدعو بِهِ الرّجل فِی قنوتِ الوِترِ

آدمی قنوت وتر میں یوں دعا کرے

(۳۰۳۲۳) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : عَلَّمَنِي جَدِّي كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ : اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْت ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْت ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْت ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْت ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْت ، إِنَّك تَقْضِي ، وَلا يُقْضَى عَلَيْك ، فَإِنَّهُ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَالَيْت ، تَبَارَكْت وَتَعَالَيْت.

(۳۰۳۲۳) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے نانا نے مجھے کچھ کلمات سکھائے ہیں جن کو میں قنوت وتر میں پڑھتا ہوں! اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے راہ راست پر لگایا ہے ان کے ساتھ تو مجھے بھی راہِ راست پر لگا دے۔ اور جن کو تو نے عافیت نصیب فرمائی ان لوگوں کے ساتھ مجھے بھی عافیت نصیب فرما دے اور جن کا تو کارساز بنا ان کے ساتھ میرا بھی کارساز بن جا۔ اور جو فیصلہ تو فرما چکا اس کے شر سے مجھے بچا لے۔ اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے تو اس میں برکت عطا فرما۔ کیونکہ تو ہی فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں۔ پس یقیناً جس کا تو کارساز ہو وہ ذلیل نہیں ہوتا، تو برکت والا اور بلند و برتر ہے۔

(۳۰۳۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ شَيْخٍ يُكَنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ ، أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ يَقُولُ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ : اللَّهُمَّ إِنَّك تَرَى ، وَلا تُرَى ، وَأَنْتَ بِالْمَنْظَرِ الأَعْلَى ، وَإِنَّ إِلَيْك الرُّجْعَى ، وَإِنَّ لَكَ الآخِرَةَ وَالأُولَى ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَذِلَّ وَنَخْزَى.

(۳۰۳۲۴) ایک شیخ جن کی کنیت ابو محمد ہے فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ قنوت وتر میں یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! یقیناً تو دیکھتا ہے اور خود دکھائی نہیں دیتا اور تو بلند رتبہ اور منظر والا ہے۔ اور یقیناً تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔ اور تیرے لیے ہی آخرت اور پہلے کی زندگی ہے۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں ذلیل اور رسوا ہونے سے۔

(۳۰۳۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ : لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ ، وَمِلْءَ الأَرَضِينَ السَّبْعِ ، وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، أَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ ، كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ : لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْت ، وَلا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْت ، وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْك الْجَدُّ.

(۳۰۳۲۵) حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قنوت میں یہ دعا پڑھتے تھے: تیری تعریف ہے ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے وہ بھر کر، اور جو چیز اس کے بعد ہے اس کی مقدار بھر کر تیری تعریف، بڑائی اور شرف والا ہے تو۔ اور جو جو بندوں نے کہا۔ اور سب تیرے ہی بندے ہیں۔ ان میں سب سے

درست بات یہ ہے کہ جو نعمت تو بخش دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اس کا دینے والا کوئی نہیں۔ اور تیرے سامنے کسی مرتبہ والے کا مرتبہ کچھ کام نہیں دیتا۔

(۳۰۳۲۶) حَدَّثَنَا محمد بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : عَلَّمَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنْ نَقُولَ فِي الْقُنُوتِ يَعْنِي فِي الْوِتْرِ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الخير ، وَلا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ.

(۳۰۳۲۶) حضرت ابوعبد الرحمن فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے ہمیں سکھایا کہ ہم قنوت وتر میں یہ دعا پڑھیں: اے اللہ! ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں۔ اور ہم تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں۔ اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے، اور ہم الگ کرتے ہیں اور ہم چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے ہیں اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ اور بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

(۳۰۳۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قُلْ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ.

(۳۰۳۲۷) حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: تم صلوۃ الوتر میں یوں کہو: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں۔

(۱۰۳) مَنْ قَالَ ليس فِي قنوتِ الوتر شَيْءٌ موقتٌ

جو کہے: قنوت وتر میں کوئی دعا متعین نہیں

(۳۰۳۲۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ ، إِنَّمَا هُوَ دُعَاءٌ وَاسْتِغْفَارٌ.

(۳۰۳۲۸) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: قنوت وتر میں کوئی دعا متعین نہیں۔ بے شک وہ تو دعا اور استغفار ہے۔

(۱۰٤) ما يدعو بِهِ الرّجل فِي آخِرِ وترِهِ ويقوله

آدمی وتر کے آخر میں یوں دعا کرے اور یہ کلمات کہے

(۳۰۳۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ

هِشَام، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لاَ أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ.

(۳۰۳۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں یہ دعا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری رضامندی کی پناہ میں آتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور تیری معافی کی پناہ لیتا ہوں تیرے غصہ سے، اور میں تجھ سے تیری ذات کی پناہ لیتا ہوں۔ میں تیری پوری تعریف نہیں کرسکتا، تو ایسا ہی ہے جیسا کہ خود تو نے اپنی تعریف فرمائی۔

(۳۰۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أبيه، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ ويقول فِي آخِرِ صَلاَتِهِ إِذَا جَلَسَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلاَثًا، يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ فِي الآخِرَةِ.

(۳۰۳۳۰) حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے اور نماز کے آخر میں بیٹھتے تو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے۔ پاک ہے وہ بادشاہ اور بہت ہی مقدس ہے۔ اور آخر میں اپنی آواز کو لمبا کرتے۔

(۳۰۳۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ صَلاَتِهِ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلاَثًا.

(۳۰۳۳۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے: پاک ہے وہ بادشاہ انتہائی مقدس ہے۔

(۱۰۵) ما يدعو بِهِ فِي قنوتِ الفجرِ

قنوت فجر میں یوں دعا کرے

(۳۰۳۳۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: صَلَّيْت خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْغَدَاةَ فَقَالَ فِي قُنُوتِهِ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُك وَنَسْتَغْفِرُك وَنُثْنِي عَلَيْك الْخَيْرَ، وَلا نَكْفُرُك، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مِنْ يَفْجُرُكَ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ، وَإِلَيْك نَسْعَى وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَك، إِنَّ عَذَابَك بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ.

(۳۰۳۳۲) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی، تو انہوں نے قنوت فجر میں یہ دعا پڑھی: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں۔ اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں۔ اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اور ہم الگ ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی

عبادت کرتے ہیں۔ اور تیرے لیے ہی نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور تیری طرف ہی دوڑتے ہیں اور تیری خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب تو کافروں کو ملنے والا ہے۔

(۳۰۳۳۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : إِنَّهُ كَانَ صَلَّى خَلْفَ عُمَرَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۰۳۳۳) حضرت عبد الرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو انہوں نے پہلے جیسا عمل کیا۔

(۳۰۳۳٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، قَالَ : صَلَّيْت الْغَدَاةَ ذَاتَ يَوْمٍ وَصَلَّى خَلْفِي عُثْمَانُ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : فَقَنَتُّ فِي صَلاَةِ الصُّبْحِ ، قَالَ : فَلَمَّا قَضَيْت صَلاتِي ، قَالَ لِي : مَا قُلْتَ فِي قُنُوتِكَ ؟ فَقُلْتُ : ذَكَرْت هَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ : اللَّهُمَّ إنَّا نَسْتَعِينُك وَنَسْتَغْفِرُك وَنُثْنِي عَلَيْك الْخَيْرَ ، وَلا نَكْفُرُك ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ ، اللَّهُمَّ إيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَك نُصَلِّي وَنَسْجُدُ ، وَإِلَيْك نَسْعَى وَنَحْفِدُ ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ الجد ، إنَّ عَذَابَك بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ ، قَالَ : قَالَ لِي عُثْمَانُ : كَذَا كَانَ يَصْنَعُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.

(۳۰۳۳۴) حضرت ھشیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حصین رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ایک دن صبح کی نماز پڑھائی، اور عثمان بن زیاد نے میرے پیچھے نماز پڑھی آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں نے صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھی: فرماتے ہیں کہ جب میری نماز مکمل ہوئی تو عثمان بن زیاد نے مجھ سے کہا: آپ رحمہ اللہ نے قنوت میں کون سی دعا پڑھی؟ تو میں نے کہا: میں نے یہ کلمات ذکر کیے: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور ہم تجھ سے معافی مانگتے ہیں۔ اور ہم تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اور ہم الگ ہوتے اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور ہم تیری طرف ہی دوڑتے ہیں اور تیری خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔ حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں! کہ عثمان بن زیاد نے مجھے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دونوں ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

(۳۰۳۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُوَيْد الْكَاهِلِيِّ ، أَنَّ عَلِيًّا قَنَتَ فِي الْفَجْرِ بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ : اللَّهُمَّ إنَّا نَسْتَعِينُك وَنَسْتَغْفِرُك وَنُثْنِي عَلَيْك الْخَيْرَ ، وَلا نَكْفُرُك ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ ، اللَّهُمَّ إيَّاكَ نَعْبُدُ ، وَلَك نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْك نَسْعَى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ

وَنَخْشَى عَذَابَكَ ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ.

(۳۰۳۳۵) حضرت عبد الرحمن بن سوید الکاھلی فرماتے ہیں کہ حضرت علی فجر میں ان دو سورتوں کو بطور قنوت کے پڑھتے تھے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور ہم تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور ہم تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم الگ ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لیے ہی ہم نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی ہم دوڑتے ہیں اور تیری خدمت میں ہی ہم حاضر ہوتے ہیں۔ ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

(۳۰۳۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ فِي قِرَاءَةِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ ، وَلا نَكْفُرُكَ ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ ، وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ ، وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ ، وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحِقٌ.

(۳۰۳۳۶) حضرت میمون بن مھران حضرت ابی بن کعب کی قراءت کے متعلق یوں نقل فرماتے ہیں: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور ہم تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اور ہم الگ ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے ہم نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف ہم دوڑتے ہیں اور خدمت میں حاضر ہوتے ہیں ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

(۳۰۳۳۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ : اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ ، وَلا نَكْفُرُكَ ، اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِينَ مُلْحَقٌ ، اللَّهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ.

(۳۰۳۳۷) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو فجر کی نماز میں یوں قنوت نازلہ پڑھتے ہوئے سنا: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں، اور ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ہم تجھ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں ہم تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور ہم تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تیرے لیے ہی ہم نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرے عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔ اے اللہ! کافر اہل کتاب کو عذاب دے۔ جو روکتے ہیں تیرے راستہ سے۔

(۱۰۶) ما یدعو بہِ الرّجل إذا ضلّت مِنہ الضّالّۃ

جب آدمی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ یوں دعا کرے

(۳۰۳۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الضَّالَّةِ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيَتَشَهَّدُ وَيَقُولُ : بِسْمِ اللهِ يَا هَادِيَ الضَّالِّ ، وَرَادَّ الضَّالَّةِ ارْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِي بِعِزَّتِكَ وَسُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِك.

(۳۰۳۳۸) حضرت عمر بن کثیر بن افلح فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر گمشدہ چیز کے بارے میں فرماتے تھے: وضو کرے اور دو رکعت نماز نفل پڑھے، اور کلمہ شہادت اور یہ کلمات پڑھے: اللہ کے نام کے ساتھ بھٹکنے والوں کو راستہ دکھانے والے۔ اور گمشدہ کو لوٹانے والے۔ میری گمشدہ چیز اپنی عزت اور بادشاہت کے وسیلہ سے مجھے واپس لوٹا دے۔ کیونکہ وہ تیرے فضل اور عطا ہی سے ملی تھی۔

(۳۰۳۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ مَلاَئِكَةً فَضْلاً سِوَى خَلْقِهِ يَكْتُبُونَ وَرَقَ الشَّجَرِ ، فَإِذَا أَصَابَتْ أَحَدَكُمْ عَرْجَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُنَادِ : أَعِينُوا عِبَادَ اللهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ. (بزار ۳۱۲۸)

(۳۰۳۳۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے ارشاد فرمایا: بے شک محافظین کے علاوہ اللہ کے کچھ زائد فرشتے ہیں۔ درخت کا جو پتہ گرتا ہے وہ اس کو لکھتے ہیں۔ پس جب تم میں سے کسی شخص کو سفر میں کوئی تکلیف پہنچے تو ان کلمات کی ندا لگاؤ۔ اللہ کے بندوں کی مدد کرو۔ اللہ تم پر رحم فرمائے۔

(۱۰۷) فِي الرّجلِ یرکب الدّابّۃ والبعِیر ما یدعو بہِ

اس آدمی کے بارے میں جو کسی چوپائے یا اونٹ پر سوار ہو وہ اس طرح دعا کرے

(۳۰۳۴۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلَى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ فَإِذَا رَكِبْتُمُوهَا فَقُولُوا كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ ﴿سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ﴾ وَامْتَهِنُوهَا لأَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللَّهُ.

(۳۰۳۴۰) حضرت جعفر کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے، پس جب اس پر سوار ہو تو جیسے اللہ نے حکم دیا ہے ان کلمات کو پڑھو: اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے لیے مسخر کیا۔ اور ہم اسے قبضہ کرنے والے نہ تھے۔ اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں۔ اور پھر تم خدمت کرو اس کی۔ پس اللہ ہی نے

سواری دی ہے۔

(۳۰۳۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بن عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ عَلَى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانٌ ، فَإِذَا رَكِبْتُموها فَامْتَهِنُوهَا ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ ، ثم لاَ تقصروا عن حوائجكم. (احمد ۴۹۴۔ دارمی ۲۶۶۷)

(۳۰۳۴۱) حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے۔ پس جب تم اس پر سوار ہو تو اس کی آزمائش کرو۔ اور اللہ کے نام کا ذکر کرو۔ پھر تم اپنی ضروریات سے رکے مت رہو۔

(۳۰۳۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حبيب ، عَنْ عبد الرحمن بن أبي عمرة قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِن عَلَى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيرٍ شَيْطَانًا ، فَإِذَا رَكِبْتُمْ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَامْتَهِنُوهَا فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللَّهُ.

(۳۰۳۴۲) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے۔ پس تم اس پر سوار ہو تو اللہ کے نام کا ذکر کرو۔ پس تم اس کی خدمت کرو بے شک اللہ ہی نے سواری دی ہے۔

(۳۰۳۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَأَى رَجُلاً رَكِبَ دَابَّةً فَقَالَ : ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ﴾ ، قَالَ أَفَبِهَذَا أُمِرْت ، قَالَ : كَيْفَ أَقُولُ ؟ قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانِي لِلإِسْلاَمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنِي فِي خَيْرِ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ، ثُمَّ تَقُولُ: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هذا﴾.

(۳۰۳۴۳) حضرت ابو مجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو سواری پر سوار ہوا پھر اس نے یہ دعا پڑھی! اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے تابع کیا اور ہم اسے قبضہ کرنے والے نہ تھے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کیا اس طرح پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے؟ اس نے کہا: میں کیسے پڑھوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس طرح کہو: سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اسلام کے لیے ہدایت بخشی۔ سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مجھ پر احسان کیا۔ سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے بنایا مجھے بہترین امت میں جسے لوگوں کی نفع رسانی کے لیے بھیجا گیا ہے، پھر یہ دعا پڑھو۔ اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے لیے مسخر کیا۔

(۱۰۸) ما قالوا فِي الرّجلِ إذا بخِل بمالِهِ أو جبن عنِ العدوِّ، وعنِ اللّيلِ أن يقومه ما يدعو بهِ

جو شخص مال میں بخل کرتا ہے یا دشمن سے ڈرتا ہے اور رات کو قیام کرنے سے عاجز ہے تو وہ یوں دعا کرے

(۳۰۳۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُرَّةَ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ جَبُنَ مِنكُمْ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ

يُجَاهِدَهُ ، وَاللَّيْلِ أَنْ يُكَابِدَهُ وَضَنَّ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ فَلْيُكْثِرْ مِنْ سُبْحَانَ اللهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۰۳۴۴) حضرت مرہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص عاجز ہو دشمن سے جہاد کرنے سے اور رات کو مشقت برداشت کرنے سے اور بخل کی وجہ سے مال بھی خرچ نہ کر سکتا ہو تو وہ کثرت سے ان کلمات کا ورد کرے، اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(۳۰۳۴۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِنْ عَجَزْتُمْ عَنِ اللَّيْلِ أَنْ تُكَابِدُوهُ ، وَعَنِ الْعَدُوِّ أَنْ تُجَاهِدُوهُ ، وَعَنِ الْمَالِ أَنْ تُنْفِقُوهُ ، فَأَكْثِرُوا مِنْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَإِنَّهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ جَبَلَيْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ.

(۳۰۳۴۵) حضرت مورق عجلی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر ریشید نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ عاجز ہو راتوں کو مشقت برداشت کرنے سے اور دشمن سے جہاد کرنے سے، اور مال کے خرچ کرنے سے تو کثرت کے ساتھ ان کلمات کا ورد کرو: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، پس یہ کلمات میرے نزدیک سونے اور چاندی کے پہاڑ سے بھی زیادہ پسندیدہ ہیں۔

(۳۰۳۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، أَنَّهُ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يَقُولُ : إِذَا قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللهِ قَالَتِ الْمَلائِكَةُ وَبِحَمْدِهِ ، فَإِذَا قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : رَحِمَكَ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، قَالَتِ الْمَلائِكَةُ كَبِيرًا ، فَإِذَا قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : رَحِمَكَ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَإِذَا قَالَ : رَبِّ الْعَالَمِينَ ، قَالَتِ الْمَلائِكَةُ : رَحِمَكَ اللَّهُ.

(۳۰۳۴۶) حضرت عوام ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم التیمی ریشید کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب بندہ کہتا ہے! سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ تمام عیوب سے پاک ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں: اور اس کی تعریف کے ساتھ۔ پس جب بندہ کہتا ہے۔ اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے، تو فرشتے کہتے ہیں: اللہ تجھ پر رحم فرمائے: پس جب بندہ کہتا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، تو فرشتے کہتے ہیں: بہت بڑا، پس جب بندہ کہتا ہے: اللہ سب بڑوں سے بڑا ہے۔ تو فرشتے کہتے ہیں: اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ پھر جب بندہ کہتا ہے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، تو فرشتے کہتے ہیں: تمام جہانوں کا پالنے والا بھی۔ اور جب بندہ یوں کہتا ہے، تمام جہانوں کا پالنے والا بھی تو فرشتے کہتے ہیں اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔

(۳۰۳۴۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ زِيَادٍ الْمُصْفَرِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَبِي بَكْرٍ : أَلا أَدُلُّكَ عَلَى صَدَقَةٍ تَمْلأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ فِي يَوْمٍ ثَلاثِينَ مَرَّةً.

(۳۰۳۴۷) حضرت حسن ویشیئ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: کیا میں ایسے صدقہ کی طرف تمہاری راہنمائی نہ فرماؤں جو آسمان اور زمین کو ثواب سے بھر دیتا ہے؟ اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔ دن میں تیس مرتبہ ان کلمات کا پڑھنا آسمان اور زمین کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔

(٣٠٣٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ ، عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُذُوا جُنَّتَكُمْ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، مِنْ عَدُوٍّ حَضَرَ ؟ قَالَ : لاَ بَلْ مِنَ النَّارِ ، قُلْنَا : مَا جُنَّتُنَا مِنَ النَّارِ ، قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُقَدِّمَاتٍ وَمُعَقِّبَاتٍ وَمُجَنِّبَاتٍ ، وَهُنَّ ﴿الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ﴾.

(نسائی ۱۰۶۸۴۔ حاکم ۵۴۱)

(۳۰۳۴۸) حضرت خالد بن ابی عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی ڈھالیں پکڑ لو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کس موجود دشمن کے مقابلہ میں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ جہنم سے بچنے کے لیے۔ ہم نے عرض کیا: جہنم سے بچانے والی ڈھال کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔ پس یہ کلمات آئیں گے قیامت کے دن آگے ہوں گے اور پیچھے ہوں گے اور بچانے والے ہوں گے۔ پس یہ کلمات باقی رہنے والے اور اچھے ہیں۔ (اور وہ باقیات اور صالحات ہیں)

(٣٠٣٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ وِقَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنْسَانًا يُسَبِّحُ بِتَسَابِيحَ معه ، فَقَالَ عُمَرُ : رحمه الله إِنَّمَا يُجْزِيهِ مِنْ ذَلِكَ أَنْ يَقُولَ : سُبْحَانَ اللهِ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، وَيَقُولَ : الْحَمْدُ للهِ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، وَيَقُولُ : اللَّهُ أَكْبَرُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ.

(۳۰۳۴۹) حضرت سعید بن جبیر ویشیئ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو جو مختلف تسبیحات کر رہا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم فرمائے۔ بے شک اس کے لیے کافی ہے کہ یوں کہے: اللہ پاک ہے آسمانوں اور زمین اور اس کے بعد جسے وہ چاہے اس کے بھرنے کی مقدار کے بقدر۔ اور یوں کہے: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، آسمانوں اور زمین اور اس کے بعد جسے وہ چاہے اس کے بھرنے کی مقدار کے بقدر۔ اور یوں کہے! اللہ سب سے بڑا ہے آسمانوں اور زمین، اور اس کے بعد جسے وہ چاہے اس کے بھرنے کی مقدار کے بقدر۔

(٣٠٣٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : اجْتَمَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ ، وَعَبْدُ اللهِ

بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :لأَنْ أَقُول إِذَا خَرَجْت حَتَّى أَبْلُغَ حَاجَتِي سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْمِلَ عَلَى عَدَدِهِنَّ مِنَ الْجِيَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو :لأَنْ أَقُولَهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُنْفِقَ عَدَدَهُنَّ دَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۳۰۳۵۰) حضرت عبد الملک بن میسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوئے تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ان کلمات کو پڑھتا ہوں جب بھی نکلتا ہوں یہاں تک کہ اپنی منزل پر پہنچ جاؤں۔ اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ میرے نزدیک یہ کلمات زیادہ پسندیدہ ہیں اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے ان کی تعداد کے بقدر گھوڑوں اور سوار ہونے سے اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک ان کلمات کا پڑھنا اللہ کے راستہ میں ان کی تعداد کے بقدر دینار خرچ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۱۰۹) ما یدعو بِهِ الرّجل إذا دخل علی أهلِهِ

جب آدمی اپنی بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے

(۳۰۳۵۱) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ ، قَالَ :بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.

(۳۰۳۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھ لے: اللہ کا نام لے کر کرتا ہوں، اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے محفوظ فرما اور جو تو اولاد ہمیں دے اس کو بھی شیطان سے محفوظ فرما۔ پس اگر اس فعل میں اس کے لیے کوئی بچہ مقدر ہوگا تو شیطان اس کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۳۰۳۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أَسِيدَ :تَزَوَّجْت وَأَنَا مَمْلُوكٌ فَدَعَوْت نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منهم أبو مَسْعُودٍ ، وَأَبُو ذَرٍّ وَحُذَيْفَةُ يُعَلِّمُونَنِي ، فَقَالَ :إِذَا دَخَلَ عَلَيْك أَهْلُك فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلِ اللَّهَ مِنْ خَيْرِ مَا دَخَلَ عَلَيْك ، ثُمَّ تَعَوَّذْ بِهِ مِنْ شَرِّهِ ، ثُمَّ شَأْنَكَ وَشَأْنُ أَهْلِك.

(۳۰۳۵۲) حضرت ابو سعید جو کہ ابو اسید رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں: میں نے شادی کی اس حال میں کہ میں غلام تھا۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک جماعت کو دعوت دی جن میں حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ وغیرہ حضرات بھی شامل تھے۔ ان لوگوں نے مجھے آداب سکھائے پس کہنے لگے: جب تیرے گھر والے تیرے

پاس حاضر ہوں پس تو دو رکعت نماز پڑھ۔ اور اللہ سے خیر مانگ ان کے تیرے پاس آنے کی۔ پھر ان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگ۔ پھر تو جانے اور تیرے گھر والے۔

(۳۰۳۵۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ أَخِي عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا غَشِيَ أَهْلَهُ فَأَنْزَلَ ، قَالَ :اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنِي نَصِيبًا.

(۳۰۳۵۳) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب اپنی بیوی سے ہمبستری کرتے تو انزال ہونے کے بعد یہ دعا پڑھتے۔ اے اللہ! جو اولاد تو ہمیں دے شیطان کو اس میں سے کچھ حصہ بھی مت دے۔

(۱۱۰) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا أراد أن يضع ثِيابه ؟

جب کوئی شخص اپنے کپڑے اتارنے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے

(۳۰۳۵٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ :كَانَ يُقَالُ :إِنَّ سَتْرَ مَا بَيْنَ عَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ وَبَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِينِ أَنْ يَقُولَ أَحَدُكُمْ إِذَا وَضَعَ ثِيَابَهُ بِسْمِ اللهِ. (ترمذی ۶۰۶)

(۳۰۳۵۴) حضرت بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ بنی آدم کے ستروں اور جن اور شیاطین کی آنکھوں کے درمیان ایک پردہ ہے جب تم میں سے کوئی اپنے کپڑے اتارے تو یوں کہہ لیا کرے: اللہ کے نام کے ساتھ اتارتا ہوں۔

(۱۱۱) الرّجل يرى المبتلى ما يدعو بِهِ ؟

آدمی کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو یوں دعا کرے

(۳۰۳۵۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ الْقَهْرَمَانِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَا مِنْ رَجُلٍ يَرَى مُبْتَلًى فَيَقُولُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلاك بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَيْك ، وَعَلَى كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِهِ تَفْضِيلاً إِلاَّ عَافَاهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْبَلاءِ كَائِنًا مَا كَانَ. (ترمذی ۳۴۳۱۔ ابن ماجہ ۳۸۹۲)

(۳۰۳۵۵) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی آدمی کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر یہ دعا نہیں پڑھتا: شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے اس چیز سے عافیت میں رکھا جس میں تجھ کو مبتلا کیا ہے، اور مجھے تجھ پر اور بہت سی مخلوق پر نمایاں طور پر فضیلت دی۔ مگر یہ کہ اللہ اس بندے کو اس مصیبت میں مبتلا نہیں فرمائیں گے وہ مصیبت جیسی بھی ہو۔

(۱۱۲) ما أمر بِهِ موسى عَلَيْهِ السَّلامُ أن يدعو بِهِ ويقوله

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ وہ یوں دعا مانگیں اور یہ کلمات پڑھیں

(۳۰۳۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَمَّا بُعِثَ مُوسَى إِلَى فِرْعَوْنَ ، قَالَ : رَبِّ أَيَّ شَيْءٍ أَقُولُ ؟ قَالَ : قُلْ : هَيَّا شَرًّا هَيَّا ، قَالَ الأَعْمَشُ : تَفْسِيرُ ذَلِكَ : الْحَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ ، وَالْحَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ.

(۳۰۳۵۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس بھیجا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے رب! میں کیا چیز پڑھوں؟ اللہ نے ارشاد فرمایا: تم یوں کہو: هیا شرًّا هیا. اعمش کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے "اے وہ ذات! جو ہر چیز سے پہلے زندہ تھی اور ہر چیز کے فنا ہو جانے کے بعد زندہ رہے گی۔"

(۱۱۳) ما قالوا إنّ الدّعاء يلحق الرّجل وولده

جن لوگوں نے کہا: بے شک دعا آدمی کو اور اس کے بچہ کو پہنچ جاتی ہے

(۳۰۳۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ أبي العميس ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ حُذَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا لِرَجُلٍ أَصَابَتْهُ وَأَصَابَتْ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ. (احمد ۳۸۵)

(۳۰۳۵۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے لیے دعا فرمائی جو اسے اور اس کے بچوں کو اور پوتوں کو پہنچی۔

(۳۰۳۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَن يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُرْفَعُ بِدُعَاءِ وَلَدِهِ مِنْ بَعْدِهِ.

(۳۰۳۵۸) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی کے مرنے کے بعد اس کے بچہ کی دعا کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کیا جاتا ہے۔

(۳۰۳۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَن حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ لَهُ الدَّرَجَةُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ : يَا رَبِّ أَنَّى لِي هَذِهِ ؟ فَيُقَالُ : بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ. (احمد ۵۰۹)

(۳۰۳۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک آدمی کا جنت میں درجہ بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: اے میرے رب! یہ درجہ کیسے مجھے عطا کیا گیا؟ پس کہا جاتا ہے: تیرے بیٹے کے استغفار کرنے کی بدولت یہ درجہ

کیا گیا۔

(۱۱۴) الغیلان إذا رئیت ما یقول الرّجل

جب شیطان جن دکھائی دے تو آدمی یوں دعا کرے

۳۰۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمَ الْغِيلاَنُ فَنَادُوا بِالأَذَانِ. (نسائی ۱۰۷۹۱)

۳۰۳۶) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شیاطین جن تمہیں راستہ بھٹکا ں۔ پس تم بلند آواز سے اذان دو۔

۳۰۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :ذُكِرَتِ الْغِيلاَنُ عِنْدَ عُمَر رحمه الله فَقَالَ :إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يَسْتَطِيعُ أن يتغير عَنْ خَلْقِ اللهِ خَلْقَهُ ، وَلَكِنْ لَهُمْ سَحَرَةٌ كَسَحَرَتِكُمْ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَذِّنوا.

۳۰۳۶) حضرت یُسیر بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس غیلان جن کا ذکر کیا جو شکل تبدیل کر کے لوں کو راستہ سے بھٹکا دیتے ہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک کسی چیز میں اتنی استطاعت نہیں کہ وہ اللہ کی تخلیق کو جیسے نے پیدا کی تھی بدل دے۔ لیکن یہ دھوکہ دہی تمہاری دھوکہ دہی کی طرح ہے۔ جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو اذان دے دیا کرو۔

۳۰۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ عن سفيان ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، أَنَّهُ كَانَ فِي سَهْوَةٍ لَهُ فَكَانَتِ الْغُولُ تَجِيءُ ، فَشَكَاهَا إِلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ :بِسْمِ اللهِ أَجِيبِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: فَجَائَتْهُ فَقَالَ :لَهَا فَأَخَذَهَا فَقَالَتْ لَهُ :إِنِّي لاَ أَعُودُ ، فَأَرْسَلِهَا ، فَجَاءَ فَقَالَ لَهُ :النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ ؟ فَقَالَ :أَخَذْتهَا فَقَالَتْ :إِنِّي لاَ أَعُودُ ، فَأَرْسَلْتهَا ، فَقَالَ :إِنَّهَا عَائِدَةٌ ، فَأَخَذْتهَا مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلاثًا كُلَّ ذَلِكَ تَقُولُ:لاَ أَعُودُ، وَيَجِيءُ إِلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ:مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟ فَيَقُولُ :أَخَذْتهَا فَتَقُولُ :لاَ أَعُودُ ، فَيَقُولُ :إِنَّهَا عَائِدَةٌ فَأَخَذْتهَا فَقَالَتْ :أَرْسِلْنِي وَأُعَلِّمُكَ شَيْئًا تَقُولُهُ لاَ يَقْرَبُكَ شَيْءٌ، آيَةَ الْكُرْسِي، فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ:صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ.

(ترمذی ۲۸۸۰۔ احمد ۴۲۳)

۳۰۳۶) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چبوترے میں ہوتا تو ایک شکل بدلنے والا جن میرے پاس آتا تھا، پس میں اس بات کی شکایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو اس کو دیکھے تو یوں کہہ: اللہ کے نام کے

ساتھ: تم رسول اللہ ﷺ کو جواب دو۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب وہ آیا۔ پس میں نے یہ کلمات کہے اور اس کو پکڑ لیا۔ تو وہ مجھے کہنے لگا: یقیناً میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ تو میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے اس کو پکڑا۔ تو وہ کہنے لگا: میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ پھر میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ دوبارہ واپس آئے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو دو یا تین مرتبہ پکڑا۔ وہ ہر مرتبہ کہتا: میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس جاتے، آپ ﷺ ارشاد فرماتے: تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: میں نے اس کو پکڑا تو وہ کہنے لگا: میں دوبارہ نہیں آؤں گا، تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: بے شک وہ دوبارہ آئے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں! پھر میں نے اس کو پکڑا تو وہ کہنے لگا: تم مجھے چھوڑ دو اور میں تمہیں ایسی چیز سکھاؤں گا جب تم اسے پڑھو گے تو کوئی چیز بھی تمہارے قریب نہیں آئے گی، وہ آیت الکرسی ہے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس بات کی خبر دی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ بات کی حالانکہ ہے وہ جھوٹا۔

(۱۱۵) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا رأى الهِلال

آدمی جب نیا چاند دیکھے تو یوں دعا کرے

(۳.۳٦۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ لاَ أَتَّهِمُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا رَأَى الْهِلاَلَ ، قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ لاَ حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ يَوْمِ الْحَشْرِ.

(۳۰۳۶۳) حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یوں دعا فرماتے: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے، اے اللہ! میں آپ سے اس مہینہ کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور میں تقدیر کے شر سے آپ کی پناہ لیتا ہوں۔ اور حشر کے دن کے شر سے میں آپ کی پناہ لیتا ہوں۔

(۳.۳٦٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : انْصَرَفْت مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقُلْنَا : هَذَا الْهِلاَلُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، فَلَمَّا أَبْصَرَهُ ، قَالَ : آمَنْت بِالَّذِي خَلَقَك فَسَوَّاك فَعَدَلَك ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا رَأَى الْهِلاَلَ ، قَالَ هَكَذَا.

(۳۰۳۶۴) حضرت عبد الرحمٰن بن حرملہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے ساتھ واپس لوٹ رہا تھا تو ہم نے

کہا: اے ابومحمد! یہ نیا چاند ہے، پس جب آپ ریشید نے اسے دیکھا تو فرمایا: میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے تجھے پیدا کیا پس تجھے برابر اور تجھے ٹھیک ٹھیک بنایا۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو اس طرح دعا فرماتے تھے۔

(۳۰۳۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ رضى الله عنه ، قَالَ : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمَ الْهِلاَلَ فَلا يَرْفَعْ بِهِ رَأْسًا إنما يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَقُولَ : رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ.

(۳۰۳۶۵) حضرت عبیدہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نیا چاند دیکھے تو اس کی طرف سر مت اُٹھائے۔ تم میں سے ہر ایک کے لیے کافی ہے کہ وہ یوں کہہ لے۔ میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔

(۳۰۳۶٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ إِذَا رَأَى الْهِلاَلَ : اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَهُ وَنَصْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَنُورَهُ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ.

(۳۰۳۶۶) حضرت عبیدہ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب نیا چاند دیکھتے تو یوں فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں عطا فرما اس کی بھلائی، اور اس کی مدد، اور اس کی برکت، اور اس کی فتح اور اس کا نور، اور ہم تیری پناہ لیتے ہیں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس کے بعد ہو۔

(۳۰۳٦٧) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَنْتَصِبَ لِلْهِلاَلِ وَلَكِنْ يَعْتَرِضُ فَيَقُولُ : اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِهِلاَلِ كَذَا وَكَذَا ، وَجَاءَ بِهِلاَلِ كَذَا وَكَذَا.

(۳۰۳۶۷) حضرت مجاہد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ خاص طور پر نیا چاند دیکھنے کے لیے کھڑا ہوا جائے۔ اور لیکن جب وہ سامنے نظر آ جاتا تو یہ کلمات پڑھتے: اللہ سب سے بڑا ہے، سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو چاند کو اس طرح اور اس طرح لے گیا۔ اور اس طرح اور اس طرح چاند کو لے آیا۔

(۳۰۳٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلاَلَ ، قَالَ : هِلاَلُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ ، هِلاَلُ رُشْدٍ وَخَيْرٍ ، هِلاَلُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ ، آمَنْت بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلاَثًا ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ذَهَبَ بِهِلاَلِ كَذَا وَكَذَا ، وَجَاءَ بِهِلاَلِ كَذَا وَكَذَا.

(۳۰۳۶۸) حضرت قتادہ ریشید فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو تین مرتبہ یوں کہتے: بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے، ہدایت اور بھلائی کا چاند ہے، اور بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے۔ میں ایمان لایا اس ذات پر جس نے تجھے پیدا کیا۔ پھر یہ پڑھتے سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو چاند کو اس طرح اور اس طرح لے گیا۔ اور چاند کو اس طرح اور اس طرح لے آیا۔

(۳۰۳٦٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ : أَيُّ شَيْءٍ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ إِذَا رَأَى الْهِلاَلَ ؟

قَالَ : كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ شَهْرَ بَرَكَةٍ وَنُورٍ وَأَجْرٍ وَمُعَافَاةٍ اللَّهُمَّ إِنَّكَ قَاسِمٌ بَيْنَ عِبَادٍ مِنْ عِبَادِكَ خَيْرًا فَاقْسِمْ لَنَا فِيهِ مِنْ خَيْرِ مَا تَقْسِمُ لِعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ.

(۳۰۳۶۹) حضرت حسین بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ھشام بن حسان رحمہ اللہ سے پوچھا: جب حضرت حسن رحمہ اللہ چاند دیکھتے تو کون سی دعا پڑھتے تھے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ یہ دعا پڑھتے تھے! اے اللہ! اس مہینہ کو برکت اور نور کا مہینہ بنا دے۔ اجر اور معافی کا مہینہ بنا دے۔ اے اللہ تو اپنے بندوں کے درمیان بھلائی کو تقسیم فرمانے والا ہے، پس تو ہمارے درمیان بھی اس میں سے تقسیم فرما دے، جو تو نے اپنے نیک بندوں کے درمیان تقسیم فرمائی ہے۔

(۳۰۳۷۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ رَجُلاً أَهَلَّ هِلاَلاً بِفَلاَةٍ مِنَ الأَرْضِ ، قَالَ : فَسَمِعَ قَائِلاً يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَالإِيمَانِ وَالسَّلاَمَةِ وَالإِسْلاَمِ وَالْهُدَى وَالْمَغْفِرَةِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا تَرْضَى وَالْحِفْظِ مِمَّا تَسْخَطُ ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ ، قَالَ : فَلَمْ يَتَمَهَّنَّ حَتَّى حَفِظَ وَلَمْ أَرَ أَحَدًا.

(۳۰۳۷۰) حضرت حسین بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے سوال کیا (نئے چاند کے متعلق) تو انہوں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ کے حوالہ سے نقل کیا: کہ بے شک ایک آدمی نے بنجر زمین میں نیا چاند دیکھا۔ اس نے بیان کیا کہ میں نے کسی کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! تو اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان کے ساتھ، اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ، اور ہدایت اور مغفرت کے ساتھ، اور ہر اس عمل کی توفیق کے ساتھ نکال جو تجھے پسند ہو، اور ہر اس عمل سے حفاظت کے ساتھ نکال جس سے تو ناراض ہوتا ہو۔ اے چاند تیرا اور میرا دونوں کا پروردگار اللہ ہے۔ وہ آدمی کہتا ہے: وہ مسلسل یہ کلمات پڑھتا رہا یہاں تک کہ میں نے ان کو یاد کرلیا: اور میں نے کسی کو بھی وہاں نہیں دیکھا۔

(۳۰۳۷۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُمْ إِذَا رَأَى الرَّجُلُ الْهِلاَلَ أَنْ يَقُولَ : رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ.

(۳۰۳۷۱) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ پسند کرتے تھے کہ جب کوئی آدمی نیا چاند دیکھے تو یہ کلمات پڑھے: اے چاند تیرا اور میرا پروردگار اللہ ہے۔

(۱۱۶) ما يدعو بِهِ الرّجل ويؤمر بِهِ إذا لبس الثّوب الجديد

آدمی جب نئے کپڑے پہنے تو اس دعا کے پڑھنے کا اسے حکم دیا گیا ہے

(۳۰۳۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ

سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ ، أَوْ قَالَ : أَلْقَى ، فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنَفِ اللهِ وَفِي حِفْظِ اللهِ وَفِي سِتْرِ اللهِ حَيًّا وَمَيِّتًا قَالَهَا ثَلاثًا.

(۳۰۳۷۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے نیا کپڑا پہنا تو یہ دعا پڑھی: شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جس سے میں اپنا ستر ڈھانکتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے: شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جن سے میں اپنا ستر ڈھانکتا ہوں، اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔ اور پھر وہ پرانے کپڑوں کو جس کو اس نے پھاڑ دیا تھا یا فرمایا: جسے رکھ دیا صدقہ کر دے تو وہ زندگی میں اور مرنے کے بعد خدا کی حفاظت میں اور حمایت میں اور خدا کے چھپانے میں رہے گا۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(۳۰۳۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا لَبِسَ أَحَدُكُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا فَلْيَقُلْ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي النَّاسِ.

(۳۰۳۷۳) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک نیا کپڑا پہنے تو اسے چاہیے کہ یوں دعا کرے: شکر ہے اللہ کا جس نے مجھے وہ کپڑے پہنائے جن کو پہن کر میں اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت حاصل کرتا ہوں۔

(۳۰۳۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عُمَرَ ثَوْبًا غَسِيلاً فَقَالَ : أَجَدِيدٌ ثَوْبُكَ هَذَا ؟ قَالَ : غَسِيلٌ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَسْ جَدِيدًا وَعِشْ حَمِيدًا وَتَوَفَّ شَهِيدًا يُعْطِكَ اللَّهُ قُرَّةَ عَيْنٍ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۳۰۳۷۴) قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دھلا ہوا کپڑا پہنے ہوئے دیکھا، تو ارشاد فرمایا: کیا تمہارے یہ کپڑے نئے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دھلے ہوئے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نیا کپڑا پہنو، اور شکر کرتے ہوئے زندگی گزارو، اور شہید ہو کر وفات پاؤ، اللہ تمہیں دنیا اور آخرت میں آنکھ کی ٹھنڈک نصیب کرے۔

(۳۰۳۷٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : إِذَا لَبِسَ الإِنْسَانُ الثَّوْبَ الْجَدِيدَ فَقَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا ثِيَابًا مُبَارَكَةً نَشْكُرُ فِيهَا نِعْمَتَكَ ، وَنُحْسِنُ فِيهَا عِبَادَتَكَ ، وَنَعْمَلُ فِيهَا بِطَاعَتِكَ ، لَمْ تُجَاوِزْ تَرْقُوَتَهُ حَتَّى يَغْفِرَ لَهُ.

(۳۰۳۷۵) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نیا کپڑا پہن کر یوں دعا پڑھے: اے اللہ! تو ان کپڑوں کو بابرکت بنا دے۔ جن کو پہن کر میں تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں۔ میں جن میں تیرے بندوں کے ساتھ اچھا سلوک کروں۔ میں جن کو پہن کر تیری فرمانبرداری میں عمل کروں۔ یہ دعا ابھی اس کے حلق میں بھی نہیں پہنچتی کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

(٣٠٣٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَبِسَ رَجُلٌ ثَوْبًا جَدِيدًا فَحَمِدَ اللَّهَ ، فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ ، أَوْ غُفِرَ لَهُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَرْجِعُ إِلَى أَهْلِي حَتَّى أَلْبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا وَأَحْمَدُ اللَّهَ عَلَيْهِ.

(۳۰۳۷۶) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عون بن عبداللہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نیا کپڑا پہن کر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا یا یوں فرمایا: اس کی مغفرت کر دی جائے گی، تو ایک آدمی نے ان کو کہا: میں اپنے گھر والوں کی طرف نہیں لوٹوں گا یہاں تک کہ میں نیا کپڑا پہنوں گا اور اس پر اللہ کا شکر ادا کروں گا۔

(٣٠٣٧٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَوْا عَلَى أَحَدِهِمَ الثَّوْبَ الْجَدِيدَ قَالُوا : تُبْلِي وَيُخْلِفُ اللَّهُ.

(۳۰۳۷۷) حضرت ابونضرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم جب کسی کو نیا کپڑا پہنا ہوا دیکھتے تو یوں دعا دیتے، پہنو اور پھاڑو، خدا تمہیں اور دے۔

(٣٠٣٧٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيدًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ إِنْ كَانَ قَمِيصًا ، أَوْ إِزَارًا ، أَوْ عِمَامَةً يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِي هَذَا ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ.

(۳۰۳۷۸) حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے اگر قمیص ہو یا تہبند ہو یا عمامہ ہو تو یوں دعا پڑھتے: اے اللہ! تیرے لیے ہی شکر ہے کہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں تجھ سے اس کی خیر کا اور جس کے لیے بنایا گیا ہے اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں۔ میں تیری پناہ لیتا ہوں اس کے شر سے اور جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے اس کے شر سے۔

(١١٧) مَنْ قَالَ نزلت (ولا تجهر بصلاتِكَ ولا تخافِت بها) فِي الدّعاءِ

جو کہے! یہ آیت دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ترجمہ: اور نہ بلند آواز سے پڑھو تم اپنی نماز اور نہ بہت پست کرو تم اپنی آواز

(٣٠٣٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ : (وَلا تَجْهَرْ بِصَلاتِكَ وَلا

تُخَافِتْ بِهَا) قَالَتْ :الدُّعَاءُ.

(۳۰۳۷۹) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے قول اور نہ بلند آواز سے پڑھو تم اپنی نماز اور نہ بہت پست کرو تم اپنی آواز، کے بارے میں فرمایا: اس میں دعا مراد ہے۔

(۳۰۳۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ الْمُكْتِبِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الدُّعَاءُ.

(۳۰۳۸۰) حضرت سماک بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: دعا مراد ہے۔

(۳۰۳۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، قَالَ :الدُّعَاءُ.

(۳۰۳۸۱) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے اس آیت (اور تم اپنی نماز میں آواز کو بلند نہ کرو اور نہ ہی اپنی آواز کو بہت پست کرو۔) کے بارے میں فرمایا: اس آیت میں دعا اور مانگنا مراد ہے۔

(۳۰۳۸۲) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي هَذِهِ الآيَةِ :﴿وَلا تَجْهَرْ بِصَلاتِكَ وَلا تُخَافِتْ بِهَا﴾ قَالَ :ذَلِكَ فِي الدُّعَاءِ وَالْمَسْأَلَةِ.

(۳۰۳۸۲) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿وَلا تَجْهَرْ بِصَلاتِكَ وَلا تُخَافِتْ بِهَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دعا ہے۔

(۱۱۸) ما يدعو بِهِ الرّجل وهو فِي المسجِدِ

جب آدمی مسجد میں ہو تو یوں دعا کرے

(۳۰۳۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ :بِسْمِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ، وَإِذَا خَرَجَ ، قَالَ :بِسْمِ اللهِ وَالسَّلامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي ، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ.

(۳۰۳۸۳) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو یوں دعا فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما۔ اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب نکلتے تو یوں دعا فرماتے! اللہ کے نام کے ساتھ نکلتا ہوں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلامتی ہو۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما۔ اور میرے لیے اپنے فضل ورحمت کے دروازے کھول دے۔

(٣٠٣٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو الْمَدَنِيِّ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَيَسِّرْ لِي أَبْوَابَ رِزْقِكَ.

(۳۰۳۸۴) حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یوں فرماتے: اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور میرے لیے اپنے رزق کے دروازوں کو آسان فرما دے۔

(٣٠٣٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ، وَإِذَا خَرَجَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ.

(۳۰۳۸۵) حضرت نعمان بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما، اور تو میرے لیے اپنے فضل اور رحمت کے دروازوں کو کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلتے تو یوں فرماتے! اے اللہ! تو میرے گناہوں کو معاف فرما۔ اور تو میرے لیے اپنے فضل کے دروازوں کو کھول دے۔

(٣٠٣٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ : إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلِ : اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ، وَإِذَا خَرَجْتَ فَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلِ : اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۳۰۳۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تو مسجد حرام میں داخل ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیج اور یہ دعا پڑھ: اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازوں کو کھول دے۔ اور جب تو نکلے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیج۔ اور یہ دعا پڑھ: اے اللہ! تو شیطان مردود سے میری حفاظت فرما۔

(٣٠٣٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ : اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ، وَإِذَا خَرَجَ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَوَّذَ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۳۰۳۸۷) حضرت محمد بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتے اور یہ دعا پڑھتے! اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازوں کو کھول دے۔ اور جب مسجد سے نکلتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجتے اور شیطان سے پناہ مانگتے۔

(٣٠٣٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي حُدَّانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ إِ

دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، قَالَ : سَلاَمٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ، صَلَّى اللَّهُ وَمَلاَئِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ.

(۳۰۳۸۸) حضرت سعید بن ذی حدان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے: اے نبی! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ اللہ اور اس کے فرشتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں۔

(۳۰۳۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، قَالَ : بِسْمِ اللهِ وَالسَّلاَمُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۳۸۹) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یوں فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلامتی ہو۔

(۱۱۹) ما يدعو بهِ الرّجل إذا قامت الصّلاة

جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو آدمی یوں دعا کرے

(۳۰۳۹۰) حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ يُنَادِي بِإِقَامَةِ الصَّلاَةِ فَقَالَ : اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلاَةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ مُحَمَّدًا سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ كَانَ مِمَّنْ يَشْفَعُ لَهُ.

(۳۰۳۹۰) حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص منادی کی آواز سنے کہ وہ نماز کے کھڑے ہونے کی ندا لگا رہا ہے، تو یوں دعا کرے: اے اللہ! پروردگار اس پوری پکار کے اور قائم ہونے والی نماز کے۔ عطا فرما محمد کو ان کی درخواست قیامت کے دن۔ تو اس وجہ سے اس کی شفاعت کی جائے گی۔

(۳۰۳۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا سَمِعْتَ الْمُؤَذِّنَ ، قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ فَقُلِ : اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلاَةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُؤْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لاَ يَقُولُهَا رَجُلٌ حِينَ يَقُومُ الْمُؤَذِّنُ إِلاَّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ فِي شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۰۳۹۱) حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تو مؤذن کو یہ جملہ کہتے ہوئے سنے: تحقیق نماز کھڑی ہوگئی۔ تو یوں دعا کر: اے اللہ! پروردگار اس پوری پکار کے اور کھڑی ہونے والی نماز کے، عطا فرما قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی درخواست۔ مؤذن کے کھڑے ہوتے وقت کوئی آدمی یہ دعا نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ اس آدمی کو قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میں داخل کریں گے۔

(۳۰۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ ، قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلاَةُ ، قَالَ : مَرْحَبًا بِالْقَائِلِينَ عَدْلاً وَبِالصَّلاَةِ مَرْحَبًا وَأَهْلاً ، ثُمَّ يَنْهَضُ إِلَى الصَّلاَةِ.

(۳۰۳۹۲) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ جب مؤذن کو یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنتے: تحقیق نماز کھڑی ہوگئی، تو ارشاد فرماتے: بہت خوب انصاف کی بات کرنے والو، اور خوش آمدید نماز۔ پھر نماز کے لیے کھڑے ہو جاتے۔

(۳۰۳۹۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ ، قَالَ : الْمُسْتَعَانُ اللهُ ، فَإِذَا قَالَ : حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ ، قَالَ : لاَ حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

(۳۰۳۹۳) حضرت مجاہد ؒ جب مؤذن کے اس کلمہ کو سنتے: آؤ نماز کی طرف تو فرماتے: اللہ کی مدد سے، پس جب مؤذن کہتا! آؤ کامیابی کی طرف تو کہتے: گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔

(۳۰۳۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عُبَيْدِ الله بن عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ ، فَإِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ ، قَالَ : لاَ حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

(۳۰۳۹۴) حضرت عبد اللہ بن حارث ؓ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم ﷺ پڑھتے تھے جیسا کہ مؤذن پڑھتا تھا۔ پس جب مؤذن کہتا: آؤ نماز کی طرف آؤ کامیابی کی طرف تو آپ ﷺ یوں کہتے: گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔

(۱۲۰) ما يدعى بِهِ فِي الصّلاةِ على الجنائِزِ

جنازہ کی نماز میں یوں دعا کی جائے گی

(۳۰۳۹٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكَلاعِيُّ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَيِّتِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَأَوْسِعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اللَّهُمَّ أَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ ، وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ ، وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ ، أَوْ قَالَ : وَقِهِ عَذَابَ النَّارِ ، حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ.

(۳۰۳۹۵) حضرت عوف بن مالک الاشجعی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک میت پر یوں دعا فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اور اس پر رحم فرما۔ اور اس کو عافیت بخش اور اس سے درگزر فرما۔ اور اپنے مہمان کا اکرام فرما۔ اور اس کے داخل ہونے والی جگہ کو وسعت دے دے اور اس کو پانی سے اور برف سے اور ٹھنڈے پانی سے دھو دے۔ اور اس کو گناہوں سے ایسے پاک صاف کر دے جیسا سفید کپڑے کو گندگی سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! اس کے گھر سے بہتر گھر کا بدل عطا فرما۔

اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی کا اسے بدل عطا فرما۔ اور اس اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال کا اسے بدل عطا فرما۔ اور اس کو جنت میں داخل فرما۔ اور اسے جہنم سے نجات دے یا یوں فرمایا: اور اس کو جہنم کے عذاب سے بچا۔ یہاں تک کہ میں تمنا کرنے لگا کہ وہ مردہ میں ہوتا۔

(٣٠٣٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَن يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي إبْرَاهِيمَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا.

(۳۰۳۹۶) حضرت ابراہیم انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک میت پر نماز جنازہ میں یوں دعا کرتے ہوئے سنا ہے؟ اے اللہ! بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو، اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غیر حاضر کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو۔

(٣٠٣٩٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنِ الْجُلاسِ ، عَن عُثْمَانَ بْنِ شَمَّاسٍ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَمَرَّ بِهِ مَرْوَانُ فَقَالَ له : بَعْضَ حَدِيثَكَ عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ مَضَى ، ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْنَا : الآنَ يَقَعُ بِهِ ، فَقَالَ : كَيْفَ سمعت رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ ؟ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلإِسْلامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا ، تَعْلَمُ سِرَّهَا وَعَلانِيَتَهَا ، جِئْنَاكَ شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا.

(۳۰۳۹۷) حضرت عثمان بن شماس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ کہ مروان کا ان کے پاس سے گزر ہوا۔ تو وہ آپ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کریں، پھر وہ چلا گیا، پھر تھوڑی دیر بعد لوٹا، تو ہم نے کہا: اب یہ ان کے ساتھ بیٹھ جائے گا، پس وہ کہنے لگا، آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز جنازہ پر کیا دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے: تو نے ہی اس کو اسلام کی ہدایت دی اور تو نے ہی اس کی روح کو قبض کیا۔ تو ہی اس کی پوشیدہ باتوں کو اور کھلی ہوئی باتوں کو جانتا ہے، ہم تو تیرے پاس اس کی شفاعت کرنے والے بن کر آئے ہیں، پس تو اس کی مغفرت فرما دے۔

(٣٠٣٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَن رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْجنَازَةِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْته مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلامِ ، وَمَنْ تَوَفَّيْته مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِسْلامِ.

(۳۰۳۹۸) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ! تو بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غیر حاضر کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو۔ اے اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو پس ایمان پر اس کو زندہ رکھنا: اور ہم میں سے تو جس کو

موت دے تو پس ایمان پر اس کو موت دینا۔

(۳۰۳۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو بَكْرٍ إذَا صَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ ، قَالَ : اللَّهُمَّ عَبْدُكَ أَسْلَمَهُ الأَهْلُ وَالْمَالُ وَالْعَشِيرَةُ ، وَالذَّنْبُ عَظِيمٌ وَأَنْتَ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

(۳۰۳۹۹) حضرت ابو مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب کسی میت پر نماز جنازہ پڑھاتے تو یوں فرماتے ! اے اللہ! تیری بندہ ہے، گھر والوں اور مال اور خاندان نے اس کو سپرد کیا، اور بہت گناہ ہیں، اور تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۳۰۴۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ فِي الصَّلاَةِ إِنْ كَانَ مساء، قَالَ : اللَّهُمَّ أَمْسَى عَبْدُكَ ، وَإِنْ كَانَ صَبَاحًا ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَصْبَحَ عَبْدُكَ قَدْ تَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا وَتَرَكَهَا لأَهْلِهَا وَاسْتَغْنَتْ عَنْهُ وَافْتَقَرَ إلَيْكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إلَهَ إلاَّ أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ فَاغْفِرْ له ذُنُوبَهُ.

(۳۰۴۰۰) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اگر شام ہوتی تو نماز جنازہ میں یوں دعا کرتے : اے اللہ! تیرے بندے نے شام کی۔ اور اگر صبح کا وقت ہوتا تو یوں دعا کرتے ! اے اللہ! تیرے بندے نے صبح کی، تحقیق اس نے دنیا کو چھوڑ دیا، اور اس نے دنیا کو دنیا والوں کے لیے چھوڑ دیا، اور تو اس سے بے نیاز ہے اور وہ تیرا محتاج ہے، وہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، پس تو اس کے گناہوں کی مغفرت فرما دے۔

(۳۰۴۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الْمَيِّتِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا ، وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاجْعَلْ قُلُوبَنَا عَلَى قُلُوبِ خِيَارِنَا ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ أَرْجِعْهُ إِلَى خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيهِ ، اللَّهُمَّ عَفْوَكَ.

(۳۰۴۰۱) حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے اللہ! تو بخش دے ہمارے زندوں کو اور ہمارے مردوں کو۔ اور ہمارے دلوں کے درمیان جوڑ پیدا فرما۔ اور ہم لوگوں کے آپس کے معاملات درست فرما۔ اور ہمارے دلوں کو ہمارے بہترین لوگوں کے دلوں جیسا بنا دے، اے اللہ! تو اس کو معاف فرما دے اے اللہ! تو اس پر رحم فرما۔ اے اللہ! تو اس کو لوٹا دے ایسی بھلائی کی طرف جس میں وہ پہلے تھا۔ اے اللہ! تیری معافی کے طلب گار ہیں۔

(۳۰۴۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي جَنَازَةِ غُنَيْمٍ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْهُ، أَنَّهُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَكَبَّرَ فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ كَمَا اسْتَغْفَرَكَ وَأَعْطِهِ مَا سَأَلَكَ وَزِدْهُ مِنْ فَضْلِكَ.

(۳۰۴۰۲) حضرت خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت غنیم رحمہ اللہ کے جنازہ میں حاضر تھا تو ایک شخص نے مجھے ان کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت غنیم رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک میت پر نماز جنازہ کے لیے تکبیر کہتے ہوئے سنا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یوں دعا کی: اے اللہ! تو اس کو بخش دے جیسا کہ اس نے تجھ سے بخشش مانگی، اور اس کو عطا فرما وہ چیز جس کا اس نے تجھ سے سوال کیا، اور اس میں اپنے فضل سے زیادتی فرما۔

(۳۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ الصَّلَاةُ عَلَى الْجِنَازَةِ أَنْ تَقُولَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ، اللَّهُمَّ مَنْ تَوَفَّيْته مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ ، وَمَنْ أَبْقَيْته مِنَّا فَأَبْقِهِ عَلَى الإِسْلَامِ.

(۳۰۴۰) حضرت ابو سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام ؒ نے ارشاد فرمایا: نماز جنازہ میں تو یہ دعا کر: اے اللہ! تو دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو، اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو، اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر ت کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غیر حاضر کو۔ اے اللہ! ہم میں سے جسے تو موت دے تو پس اس کو ایمان پر موت دینا۔ م میں سے جس کو تو باقی رکھے تو اسلام پر اس کو باقی رکھنا۔

(۳۰۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَن زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ ، عَنِ الصَّلاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ ، فَقَالَ : كُنَّا نَقُولُ : اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّهُ خَلَقْته وَرَزَقْته وَأَحْيَيْته وَكَفَيْته فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ ، وَلا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ ، وَلا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.

(۳۰۱) حضرت ابو الصدیق الناجی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید ؓ سے نماز جنازہ کے متعلق سوال کیا تو ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! آپ ہمارے پروردگار ہیں اور اس کے بھی پروردگار ہیں، آپ ہی نے پیدا کیا اور آپ ہی نے اس کو رزق دیا، اور آپ ہی نے اس کو زندہ کیا اور آپ ہی نے اس کو کفایت فرمائی، پس آپ ہماری اور مغفرت فرمادیجئے۔ اور ہمیں اس کے اجر سے محروم مت فرمائیے اور ہمیں اس کے بعد گمراہ مت کیجیے۔

(۳۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ غَيْلَانَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَحْيَائِنَا وَأَمْوَاتِنَا لْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ ، وَأَلِّفْ بَيْنَ ُوبِهِمْ ، وَاجْعَلْ قُلُوبَهُمْ عَلَى قُلُوبِ أَخْيَارِهِمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِفُلانِ بْنِ فُلان ذَنْبَهُ ، وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى للَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اللَّهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمُهْتَدِينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ ، وَاجْعَلْ كِتَابَهُ فِي عِلِّيِّينَ ، اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ، اللَّهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ ، وَلا تضِلنا بَعْدَهُ.

(۳۰) حضرت ابن عمرو بن غیلان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء ؓ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ! تو مارے زندہ اور مردہ مسلمانوں کو۔ اے اللہ! تو مؤمنین مردوں اور مؤمنین عورتوں کی بخشش فرما، اور مسلمانوں مردوں اور ن عورتوں کی بھی، اور ان کے آپس کے معاملات کو درست فرما، اور ان کے دلوں کو ان کے بہترین لوگوں کے دلوں جیسا بنادے، ہ! فلاں بن فلاں کے گناہوں کی بخشش فرما اور اس کو اپنے نبی محمد ﷺ کے ساتھ ملا دے۔ اے اللہ! ہدایت یافتہ لوگوں میں رجہ کو بلند فرما، اور اس پیچھے رہ جانے والے باقی ماندہ لوگوں میں تو اس کا جانشین بن جا، اور اس کے نامۂ اعمال کو علیین میں

رکھ دے، تمام جہانوں کے پروردگار ہماری اور اس کی مغفرت فرما دے، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم مت فرما، اور ہمیں اس کے بعد گمراہی میں مت ڈال۔

(۳۰۴۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَن نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْجَنَازَةِ إِذَا صَلَّى عَلَيْهِ :اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاغْفِرْ لَهُ ، وَأَوْرِدْهُ حَوْضَ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِي قِيَامٍ كَثِيرٍ وَكَلامٍ كَثِيرٍ لَمْ أَفْهَمْ مِنْهُ غَيْرَ هَذَا.

(۳۰۴۰۶) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ جب کسی پر جنازے کی نماز پڑھتے تو یوں دعا فرماتے! اے اللہ! اس میں برکت عطا فرما اور اس پر رحمت بھیج۔ اور اس کی مغفرت فرما۔ اور اس کو اپنے رسول ﷺ کے حوض کوثر میں وارد کر۔ راوی کہتے ہیں، بڑے قیام اور زیادہ کلام میں سے میں اس کے علاوہ کچھ نہ سمجھ سکا۔

(۳۰۴۰۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ ، عَنِ ابْنِ لُحَيٍّ الْهَوْزَنِيِّ ، أَنَّهُ شَهِدَ جِنَازَةَ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ فَقَدِمَ عَلَيْهَا حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيُّ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا كَالْمُشْرِفِ عَلَيْنَا مِنْ طُولِهِ فَقَالَ : اجْتَهِدُوا لأَخِيكُمْ فِي الدُّعَاءِ ، وَلْيَكُنْ مِمَّا تَدْعُونَ لَهُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِهَذِهِ النَّفْسِ الْحَنَفِيَّةِ المسلمة وَاجْعَلْهَا مِنَ الَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ ، وَقِهَا عَذَابَ الْجَحِيمِ وَاسْتَنْصِرُوا عَلَى عَدُوِّكُمْ.

(۳۰۴۰۷) حضرت عبد الرحمن بن ابی عوف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو لحیَ الھوزنی، شرحبیل بن السمط کے جنازہ میں حاضر ہوئے۔ تو جنازہ پر حبیب بن مسلمہ فہری کو آگے کر دیا گیا، پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوا جیسا کہ کسی لمبائی سے ہماری طرف آ رہا ہو، تو آپ ؒ نے فرمایا: تم اپنی بھائی کے لیے دعا میں کوشش کرو۔ اور تم ہو جاؤ اس کے لیے یوں دعا کرنے والے، اے اللہ! تو اس پاکباز مسلمان کی مغفرت فرما۔ اور تو بنا دے اسے ان لوگوں میں سے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ کی پیروی کی۔ اور اس کو جہنم کے عذاب سے بچا۔ اور تم لوگ اپنے دشمن کے برخلاف مدد مانگو۔

(۱۲۱) مَنْ قَالَ ليس على الميِّتِ دعاءٌ مؤقّتٌ

جو شخص یوں کہے: نماز جنازہ میں کوئی دعا متعین نہیں

(۳۰۴۰۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :مَا بَاحَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلا أَبُو بَكْرٍ ، وَلا عُمَرُ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ بِشَيْءٍ.

(۳۰۴۰۸) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے لیے نہ رسول اللہ ﷺ نے نہ ہی حضرت ابوبکر ؓ نے اور نہ ہی حضرت عمر ؓ نے نماز جنازہ کے لیے کوئی چیز ظاہر فرمائی۔

(۳۰۴۰۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَن ثَلاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ لَمْ يُقِيمُوا فِي أَمْرِ الصَّلاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِشَيْءٍ.

(۳۰۴۰۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمیں اصحاب سے نقل کرتے ہیں! کہ انہوں نے نماز جنازہ میں کوئی چیز تعیین نہیں فرمائی۔

(۳۰۴۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ لَيْسَ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ دُعَاءٌ مُؤَقَّتٌ.

(۳۰۴۱۰) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا؛ میت پر پڑھی جانے والی نماز میں کوئی دعا متعین نہیں۔

(۳۰۴۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُد ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيِّ ، قَالا : لَيْسَ عَلَى الْمَيِّتِ دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ.

(۳۰۴۱۱) حضرت داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ اور حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میت پر پڑھی جانے والی نماز میں کوئی دعا متعین نہیں ہے۔

(۳۰۴۱۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا ، عَنِ الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ فَقَالَ : مَا نَعْلَمُ لَهُ شَيْئًا يُوَقَّتُ ادْعُ بِأَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ.

(۳۰۴۱۲) حضرت عمران بن حدیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے نماز جنازہ کے متعلق سوال کیا: تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں نہیں معلوم کہ اس میں کسی دعا کو متعین کیا گیا ہو، جو اچھی دعا تم جانتے ہو اس کے ذریعہ دعا کرو۔

(۳۰۴۱۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْد، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: لَيْسَ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ يُوَقَّتُ.

(۳۰۴۱۳) حضرت اسحاق بن سوید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بکر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نماز جنازہ میں کوئی چیز متعین نہیں کی گئی۔

(۳۰۴۱۴) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ وَالْحَكَمَ ، وَعَطَاءً وَمُجَاهِدًا فِي الصَّلاةِ عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ مُؤَقَّتٌ ؟ قَالُوا : لاَ ، إِنَّمَا أَنْتَ شَفِيعٌ فَاشْفَعْ بِأَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ.

(۳۰۴۱۴) حضرت موسیٰ الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رضی اللہ عنہ اور حضرت حکم اور حضرت عطا، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا نماز جنازہ میں کوئی چیز متعین ہے؟ ان سب حضرات نے جواب دیا: نہیں! بے شک تم تو شفاعت کرنے والے ہو۔ جو دعا تم زیادہ اچھی جانتے ہو اس کے ذریعہ شفاعت کرو۔

(۱۳۲) فِي الدّعاءِ فِي الخلوةِ

تنہائی میں دعا کرنے کا بیان

(۳۰۴۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ

مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِيَ فَادَّكَرَ يَوْمًا فَقَالَ : اللَّهُمَّ غُفْرَانَكَ غُفْرَانَكَ ، فَغَفَرَ لَهُ.

(۳۰۴۱۵) حضرت جامع بن شداد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیث بن سمی ؒ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جو گناہ کے کام کیا کرتا تھا، پس وہ ایک دن اللہ کو یاد کر کے کہنے لگا: اے اللہ! تیری بخشش کا طالب ہوں، تیری بخشش کا طالب ہوں، پس اس کی مغفرت کر دی گئی۔

(۱۲۳) ما علّم النّبیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأعرابیّ حِين جاء يسأله

جب ایک دیہاتی نے نبی کریم ﷺ سے آ کر سوال کیا تو آپ ﷺ نے اس کو یہ دعا سکھائی

(۳۰٤۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِئُنِي مِنَ الْقُرْآنِ فَإِنِّي لاَ أُحْسِنُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إلاَّ بِاللهِ ، فَعَدَّهَا الأَعْرَابِيُّ فِي يَدِهِ خَمْسًا ، ثُمَّ وَلَّى هُنَيْهَةً ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا لِرَبِّي فَمَا لِي ؟ قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وارزقني وَعَافِنِي وَاهْدِنِي ، فَعَدَّهَا الأَعْرَابِيُّ فِي يَدِهِ خَمْسًا ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ مَلأَ الأَعْرَابِيُّ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ إِنْ هُوَ وَفَّى بِمَا قَالَ.

(۳۰۴۱۶) حضرت ابن ابی اوفی ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجیے جو میرے لیے قرآن کے قائم مقام ہو جائے، پس بے شک میں قرآن کے کچھ حصہ کو بھی اچھے طریقہ سے نہیں پڑھ سکتا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: تم یہ کلمات پڑھو: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔ تو اس دیہاتی نے اپنے ہاتھوں میں ان پانچ کلمات کو شمار کیا۔ پھر وہ تھوڑی دیر میں واپس لوٹ گیا۔ پھر واپس آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں! پس میرے لیے کیا ہوا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یوں کہو! اے اللہ! میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت بخش دے، اور مجھے ہدایت عطا فرما، تو دیہاتی نے ان پانچ چیزوں کو بھی اپنے ہاتھ پر شمار کر لیا۔ پھر وہ چلا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیہاتی نے جو کہا ہے اگر وہ اس کو پورا کرے تو اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو خیر سے بھر لیا۔

(١٢٤) ما يؤمر الرّجل أن يدعو فلا تضرّه لسعة العقرب

آدمی کو یوں دعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے پس اس طرح بچھو کا ڈسنا اس کو کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا

(٣٠٤١٧) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَن عبد العزيز بن رُفَيْع ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : لُدِغَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا زِلْت الْبَارِحَةَ سَاهِرًا مِنْ لَدْغَةِ عَقْرَبٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَا إِنَّك لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْت أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ مَا ضَرَّك عَقْرَبٌ حَتَّى تُصْبِحَ ، قَالَ أَبُو صَالِحٍ : فَعَلَّمْتُهَا ابْنَتِي وَابْنِي فَلَدَغَتْهُمَا فَلَمْ يَضُرَّهُمَا بِشَيْءٍ. (نسائی ۱۰۴۳۳)

(۳۰۴۱۷) حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی کو بچھو نے ڈنک ماردیا۔ جب صبح ہوئی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں ساری رات بچھو کے ڈسنے کی وجہ سے بیدار رہا! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتے ، میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے ، تو صبح ہونے تک بچھو تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔ ابوصالح فرماتے ہیں! پس میں نے یہ کلمات اپنے بیٹے اور بیٹی کو سکھا دیے ، پھر ان دونوں کو بچھو نے ڈنک مارا۔ اور ان کو کچھ تکلیف بھی نہیں پہنچی۔

(٣٠٤١٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَن سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي ثَلاَثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ لَسْعَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ ، قَالَ سُهَيْلٌ :فَكَانَ أَهْلُهُ قَدِ اعْتَادُوا أَنْ يَقُولُوهَا فَلُسِعَتِ امْرَأَةٌ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا. (ترمذی ۳۶۰۰۔ احمد ۲۹۰)

(۳۰۴۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے: میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کی اس کی مخلوق کے شر سے ، تو اس رات میں کسی چیز کا ڈسنا اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ حضرت سھیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ ان کلمات کا پڑھنا ان کے گھر والوں کی عادت بن گئی۔ پھر ایک عورت کو ڈنک لگا پس اس کو ذرہ برابر بھی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

(٣٠٤١٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرحمن بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَن طَارِقِ بْنِ أَبِي مخَاشِنٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ ، فَقَالَ :أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يُلْدَغْ ، أَوْ لَمْ يَضُرَّهُ.

(۳۰۴۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا جس کو بچھو نے ڈس لیا تھا، تو

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہرحال اگر وہ یہ کلمات پڑھ لیتا: میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے مکمل کلمات کی اس کی مخلوق کے شر سے، تو اسے ڈنک نہ لگتا یا فرمایا: اس کو نقصان نہ پہنچتا۔

(۳۰۴۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الأَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَتَنَاوَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهَا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ : أَخْزَى اللَّهُ الْعَقْرَبَ ، مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا ، وَلا غَيْرَهُ ، أَوْ مُؤْمِنًا ، وَلا غَيْرَهُ ، ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ وَجَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

(۳۰۴۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اس درمیان جب آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو بچھو نے آپ ﷺ کو ڈس لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی جوتی پکڑی اور اس کو مار دیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ارشاد فرمایا: اللہ بچھو کو رسوا کرے! یہ کسی نمازی کو اور اس کے علاوہ کو نہیں چھوڑتا یا یوں فرمایا: کہ کسی مومن کو اور اس کے علاوہ کو نہیں چھوڑتا، پھر آپ ﷺ نے نمک اور پانی منگوایا پھر نمک کو برتن میں ڈال دیا۔ اور اپنی انگلی سے ڈسنے والی جگہ لگاتے اور ملتے جاتے۔ اور آپ ﷺ نے معوذتین کے ذریعہ اس پر دم فرمایا۔

(۳۰۴۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: رُقْيَةُ الْعَقْرَبِ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مَلِحَةٍ بحر قفطا.

(۳۰۴۲۱) حضرت قعقاع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں! بچھو کے ڈنک سے بچنے کا تعویذ یوں ہے۔ شَجَّةٌ قَرْنِيَّةٌ مَلِحَةٍ بحر قفطا.

(۳۰۴۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : عَرَضْتُهَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ : هَذِهِ مَوَاثِيقُ.

(۳۰۴۲۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ کلمات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر پیش کیے تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ عہد و اقرار کے الفاظ ہیں۔

(۱۲۵) ما ذكر مِن دعاءِ العلاءِ بنِ الحضرمِيِّ حِين خاض البحر

حضرت علاء بن الحضرمی سے منقول دعا جو انہوں نے سمندر میں گھستے وقت پڑھی تھی

(۳۰۴۲۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ حَمَاطَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يُحَدِّثُ خَالَهُ ، أَنَّهُ كَانَ مِنْ دُعَائِهِ حِينَ خَاضَ الْبَحْرَ : اللَّهُمَّ يَا حَلِيمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ.

(۳۰۴۲۳) حضرت زیاد بن حدیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ اپنے ماموں سے بیان کر رہے

تھے کہ سمندر میں داخل ہوتے وقت میری زبان پر یہ دعا تھی: اے اللہ! اے بردبار اے بلند و بالا، اے بڑے بزرگ۔

(۱۳۶) فِي الدِّيكِ إذا سمع صوته ما يدعى بِهِ

جب مرغ کی آواز سنائی دے تو یوں دعا کی جائے

(۳۰٤۲٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا سَمِعْتُمَ الدِّيكَة فَسَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا ، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا. (بخاری ۳۳۰۳۔ مسلم ۲۰۹۲)

(۳۰۴۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو، پس وہ فرشتہ کو دیکھتا ہے، اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو تم شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو، پس وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

(۳۰٤۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يقول :إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلابِ، أَوْ نُهَاقَ الْحِمَارِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لاَ تَرَوْنَ. (بخاری ۱۲۳۴۔ احمد ۳۰۶)

(۳۰۴۲۵) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جب تم رات کو کتوں کے بھونکنے کی اور گدھوں کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ مانگو، پس بے شک یہ وہ چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔

(۳۰٤۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سَمِعَ نُهَاقَ الْحِمَارِ ، قَالَ :بسم الله الرَّحْمَن الرحيم أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۳۰۴۲۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب گدھے کی آواز سنتے تو یوں دعا فرماتے: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے، میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں جو سننے والا، جاننے والا ہے شیطان مردود سے۔

(۱۳۷) مَنْ قَالَ إذا استعاذ العبد مِن النّار قالت النار اللّهمّ أعِذه، والجنّة مِثل ذلِك

جو یوں کہے: جب کوئی بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! تو اس کو پناہ دے اور جنت بھی ایسے ہی کہتی ہے

(۳۰٤۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ بريد بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، إِلاَّ قَالَتِ الجنة :اللَّهُمَّ أدخله الجنة ، وما من عبد يستعيذوا بالله من النار ثَلاَثَ مَرَّاتٍ إلا قالت النار اللهم أجره مِنّي.

(ترمذی ۲۵۷۲۔ ابن حبان ۱۰۱۴)

(۳۰۴۲۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی بندہ اللہ سے تین مرتبہ جنت کا سوال نہیں کرتا مگر جنت کہتی ہے! اے اللہ! اس کو جنت میں داخل کر دے۔ اور کوئی بھی بندہ تین مرتبہ جہنم سے اللہ کی پناہ نہیں طلب کرتا مگر جہنم کہتی ہے: اے اللہ! اس کو مجھ سے بچالے۔

(۳۰۴۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى التَّيْمِيِّ ، قَالَ :الْجَنَّةُ وَالنَّارُ لَقِنَتَا السَّمْعَ مِنْ بَنِي آدَمَ ، فَإِذَا سَأَلَ الرَّجُلُ الْجَنَّةَ قَالَتِ الْجَنَّةُ :اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ فِيَّ ، وَإِذَا اسْتَعَاذَ مِنَ النَّارِ قَالَتْ :اللَّهُمَّ أَعِذْهُ مِنِّي.

(۳۰۴۲۸) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الاعلی التیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جنت اور جہنم دونوں بنو آدم کی پکار سنتی ہیں، پس جب آدمی جنت کا سوال کرتا ہے، تو جنت کہتی ہے، اے اللہ! تو اس کو مجھ میں داخل فرما۔ اور جب وہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ! تو اس کو مجھ سے اپنی پناہ میں لے لے۔

(۱۲۸) مَنْ كَانَ يصلّي على النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ويحمد الله قبل أن يقوم مِن مجلِسِهِ

جو شخص مجلس سے کھڑے ہونے سے قبل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور اللہ کی حمد و ثنا کرے

(۳۰۴۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :مَا شَهِدَ عَبْدُ اللهِ مَجْمَعًا ، وَلا مَأْدُبَةً فَيَقُومُ حَتَّى يَحْمَدَ اللَّهَ وَيُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنْ كَانَ مِمَّا يتبع أَغْفَلَ مَكَان فِي السُّوقِ فَيَجْلِسُ فِيهِ فَيَحْمَدُ اللَّهَ وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۴۲۹) حضرت عامر بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی اللہ کا بندہ کسی مجمع کی جگہ یا دستر خوان پر حاضر ہو پھر کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ وہ اللہ کی حمد و ثنا بیان کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ اور اگر چہ وہ سب سے غفلت والی جگہ بازار میں بھی جائے پھر اس جگہ میں بیٹھے تو وہ اللہ کی حمد و ثنا بیان کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔

(۱۲۹) فِي العطسةِ إذا عطس فقاله لم يصِبه وجع ضِرسٍ

چھینک کے بارے میں جب چھینک آئے تو یوں کہے تو اسے داڑھ کی درد نہیں ہوگی

(۳۰۴۳۰) حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَن حبَّة الْعُرَنِي ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مَنْ قَالَ عِنْدَ كُلِّ عَطْسَةٍ يَسْمَعُهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ لَمْ يَجِدْ وَجَعَ ضِرْسٍ ، وَلا أُذُنٍ أَبَدًا.

(۳۰۴۳۰) حضرت حبہ العرنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چھینک سنتے وقت یہ کلمات پڑھے گا: شکر ہے اللہ کا جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ہر حال میں جیسا بھی ہو، تو اس کو کبھی بھی داڑھ اور کان کا درد نہیں ہوگا۔

(۱۳۰) مَنْ كَانَ إذا أبطأ عليهِ خبر الجيشِ دعا واستنصر

جس شخص کولشکر کی خبر پہنچنے میں دیر ہورہی ہوتو وہ دعا کرے اور مدد مانگے

(۳۰۴۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَبْطَأَ عَلَى عُمَرَ خَبَرُ نَهَاوَنْدَ وَخَبَرُ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَجَعَلَ يَسْتَنْصِرُ.

(۳۰۴۳۱) حضرت کلیب ؒ اپنے والد کے واسطہ سے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ کو جب نھاوند کی اور حضرت نعمان بن مقرن ؓ کی خبر ملنے میں دیر ہوگئی تو آپ ؓ نے اللہ سے مدد مانگنی شروع کردی۔

(۱۳۱) ما قالوا فِي قِراءةِ (قل هو الله أحدٌ) بعد الفجرِ

جو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ فجر کے بعد قل ھواللہ احد سورت پڑھی جائے

(۳۰۴۳۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَن حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ جَحْلٍ ، عَن رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ قَرَأَ بَعْدَ الْفَجْرِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَمْ يَلْحَقْ بِهِ ذَلِكَ الْيَوْمَ ذَنْبٌ ، وَإِنْ جَهَدَته الشَّيَاطِينُ.

(۳۰۴۳۲) حضرت حکم بن جحل ؒ نے ایک آدمی کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز کے بعد دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے، تو اس دن کوئی گناہ اس سے نہیں ملے گا، اگرچہ سب شیاطین ہی کوشش کریں۔

(۳۰۴۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَن لَيْثٍ ، عَن هِلاَلٍ ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ عَشْرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بُرُجٌ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۰۴۳۳) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ھلال ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھتا ہے، تو جنت میں ایک برج اس کے لیے بنادیا جاتا ہے۔

(۳۰۴۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : لَحِقَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ حِينَ انْصَرَفْت مِنَ الْمَغْرِبِ ، فَقُلْتُ : مَا شَأْنُكَ ؟ فَقَالَ : إذَا مَرَرْت عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ : السَّلاَمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحْمَةُ اللهِ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَقُولُ : لاَ صُحْبَةَ ، فَإِذَا دَخَلْتُ عَلَى أَهْلِكَ فَقُلْ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَقُولُ : لاَ مَبِيتَ ، فَإِذَا أُتِيتَ بِعَشَائِكَ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُوَلِّي خَاسِئًا يَقُولُ لأَصْحَابِهِ : لاَ مَبِيتَ ، وَلا عَشَاءَ.

(۳۰۴۳۴) حضرت سعید بن ابی سعید ؒ فرماتے ہیں کہ جب میں مغرب کی نماز سے فارغ ہوا تو حضرت نافع بن جبیر مجھ سے

ملے: پس میں نے کہا: آپ کا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب تو نبی کریم ﷺ کی قبر سے گزرے تو یوں کہہ: نبی کریم ﷺ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔ بے شک شیطان کہے گا: تمہارے لیے کوئی ساتھ نہیں۔ پس جب تو اپنے گھر والوں پر داخل ہو تو یوں کہہ: تم پر سلامتی ہو۔ تو بے شک شیطان کہے گا، تمہارے لیے کوئی رات رہنے کی جگہ نہیں، پھر جب تیرے سامنے کھانا لایا جائے یوں کہہ: اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں، یقیناً شیطان ذلیل و رسوا ہو کر بھاگ جائے گا اور اپنے ساتھیوں کو یوں کہے گا: نہیں تمہارے لیے رات رہنے کے لیے کوئی جگہ اور نہ ہی کچھ کھانے کے لیے۔

(۱۳۲) ما جاء فِي قِراءةِ (الم تنزيل) و(تبارك) وما قالوا فِيهما

جو احادیث سورۃ الم تنزیل اور سورۃ تبارک پڑھنے کے بارے میں وارد ہوئی ہیں اور بعض حضرات نے جو ان کے بارے میں فرمایا

(٣٠٤٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَن لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ : ﴿الم تَنْزِيلُ﴾ وَ ﴿تبارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾. (بخاری ۱۲۰۹۔ دارمی ۳۴۱۱)

(۳۰۴۳۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نہیں سوتے تھے یہاں تک کہ سورہ الم تنزیل اور سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھ لیتے۔

(٣٠٤٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَن لَيْثٍ ، عَن طَاوُوس ، قَالَ : فُضِّلَتْ : ﴿الم تَنْزِيلُ﴾ وَ﴿تبارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ عَلَى سَائِرِ الْقُرْآنِ بِسِتِّينَ حَسَنَةً. (ترمذی ۲۸۹۲۔ دارمی ۳۴۱۲)

(۳۰۴۳۶) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سورت ﴿الم تَنْزِيلُ﴾ اور سورت ﴿تبارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ کو پورے قرآن پر ساٹھ نیکیوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے۔

(٣٠٤٣٧) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي يُونُسَ ، عَن طَاوُوس ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ فِي لَيلة ﴿الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ﴾ وَ ﴿تبارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ كَانَ مِثْلُ أَجْرِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، قَالَ : فَمَرَّ عَطَاءٌ فَقُلْنَا لِرَجُلٍ مِنَّا : ائْتِهِ فَسَلْهُ ، فَقَالَ : صَدَقَ ، مَا تَرَكْتُهمَا مُنْذُ سَمِعْتُهمَا.

(۳۰۴۳۷) حضرت ابو یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں سورت ﴿الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ﴾ اور سورت ﴿تبارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ پڑھتا ہے تو اسے لیلۃ القدر کے ثواب کے برابر اجر ملتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ کا گزر ہوا۔ ہم نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔ تم ان کے پاس جاؤ اور اس حدیث کے متعلق پوچھو؟ انہوں نے فرمایا: سچ کہا، جب سے میں نے ان دونوں کی یہ فضیلت سنی ہے تو میں نے اس وقت سے ان کو نہیں چھوڑا۔

(۱۳۳) ما يقول الرّجل إذا ندّت بِهِ دابّته أو بعِيره فِي سفره

جب سفر میں اونٹ یا جانور بدک جائے تو آدمی یوں دعا کرے

(۳۰۴۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا نَفَرَتْ دَابَّةُ أَحَدِكُمْ ، أَوْ بَعِيرُهُ بِفَلاَةٍ مِنَ الأَرْضِ لاَ يَرَى بِهَا أَحَدًا فَلْيَقُلْ :أَعِينُوا عِبَادَ اللهِ ، فَإِنَّهُ سَيُعَانُ. (ابویعلی ۵۲۴۷)

(۳۰۴۳۸) حضرت ابان بن صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کسی کا چوپایہ یا اونٹ جنگل میں بدک کر بھاگ جائے، اور اسے کوئی نظر نہ آئے تو وہ یوں دعا کہے: اللہ کے بندوں کی مدد کرو۔ عنقریب اس کی مدد کی جائے گی۔

(۱۳٤) مَنْ قَالَ دعوة المسلِمِ مستجابةٌ ما لم يدعُ بظلمٍ أو قطِيعةِ رحِمٍ

جو یوں کہے: مسلمان کی دعا مقبول ہے جب تک کہ وہ ظلم یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے

(۳۰۴۳۹) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ ذَكْوَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :دَعْوَةُ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ مَا لَمْ يَدْعُ بِظُلْمٍ ، أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ ، أَوْ يَقُلْ :قَدْ دَعَوْت فَلَمْ أُجَبْ.

(۳۰۴۳۹) حضرت ذکوان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: مسلمان کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ ظلم کی دعا نہ کرے یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا یوں کہے تحقیق میں نے دعا کی پس قبول نہیں کی گئی۔

(۳۰۴٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ ، قَالَ :مَرَرْت مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى نَخْلٍ فَقَالَ :اللَّهُمَّ أَطْعِمْنَا مِنْ تَمْرٍ لاَ يَأْبُرُهُ بَنُو آدم.

(۳۰۴۴۰) حضرت عبید رحمہ اللہ جو کہ ابورھم کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں: کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرا گزر کھجور کے درخت پر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: اے اللہ! ہمیں کھلا ایسی کھجور جس کو بنو آدم درست نہیں کرتا یعنی جنت کا پھل کھلا۔

(۱۳۵) ما يقول الرّجل إذا خرج مِن المسجِدِ

آدمی جب مسجد سے نکلے تو یوں دعا کرے

(۳۰۴٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ :إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ :بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْت عَلَى اللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَرَجْت لَهُ.

(۳۰۴۴۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یوں کہا جاتا ہے: جب آدمی مسجد سے نکلے تو یوں دعا کرے: اللہ کے نام کے ساتھ نکلتا

ہوں اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کے لیے میں نکلا ہوں۔

(۱۳۶) ما یدعی بِهِ لیلة عرفة

عرفہ کی رات یوں دعا کی جائے

(۳۰۴۴۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حدَّثَنِي عزرة بْنُ قَيْسٍ صَاحِبُ الطَّعَامِ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِي أُمُّ الفيض ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ قَالَ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ لَيْلَةَ عَرَفَةَ أَلْفَ مَرَّةٍ، لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ ، لَيْسَ فِيهِ إِثْمٌ ، وَلا قَطِيعَةُ رَحِمٍ ، سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ ، سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي فِي الأَرْضِ مَوْطِئُهُ ، سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي فِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ ، سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ ، سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ ، سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي فِي الْهَوَاءِ رَحْمَتُهُ ، سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي فِي الْقُبُورِ قَضَاؤُهُ ، سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ ، سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي وَضَعَ الأَرْضَ ، سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي لاَ مَنْجَى مِنْهُ إِلاَّ إِلَيْهِ. (ابویعلی ۳۵۶۴۔ طبرانی ۴۱۲)

(۳۰۴۴۲) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص عرفہ کی رات کو ایک ہزار مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے تو وہ جس چیز کا بھی اللہ سے سوال کرے گا اللہ وہ چیز اسے لازمی عطا کریں گے۔ جب کہ کوئی گناہ یا قطع رحمی دعا میں طلب نہ کی ہو۔ پاک ہے وہ اللہ جس کا عرش آسمان میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس کے پاؤں رکھنے کی جگہ زمین میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس کا راستہ سمندر میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس کی رحمت جنت میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس کی بادشاہت جہنم میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس کی رحمت ہوا میں ہے، پاک ہے وہ اللہ جس نے آسمانوں کو بلند کیا، پاک ہے وہ اللہ جس نے زمین کو رکھ دیا، پاک ہے وہ اللہ جس سے نجات کی کوئی جگہ نہیں ہے سوائے اسی کی ذات کے۔

(۱۳۷) ما أمر النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عمر بن الخطّاب أن يدعو بِهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یوں دعا کرنے کا حکم دیا

(۳۰۴۴۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، عَنِ ابْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ :قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، قُلِ :اللَّهُمَّ اجْعَلْ سَرِيرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلانِيَتِي ، وَاجْعَلْ عَلانِيَتِي صَالِحَةً.

(ترمذی ۳۵۸۶)

(۳۰۴۴۳) حضرت ابن عکیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے

فرمایا تھا: اے خطاب کے بیٹے! تو یوں کہہ: اے اللہ! میری پوشیدگی کو میرے ظاہر سے بہتر بنا دے اور میرے ظاہر کو نیک بنا دے۔

(٣٠٤٤٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. (ابو داؤد ۱۵۱۷۔ احمد ۲۴۷)

(۳۰۴۴۴) حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی دعا یوں ہوتی تھی: اے اللہ! میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر ادا کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔

(١٣٨) ما علّمه النّبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأمر بِهِ مِمّا يسدّ الحاجة

ان کلمات کا بیان جو نبی کریم ﷺ نے سکھائے اور حکم دیا کہ ان کے ذریعہ اپنی حاجت پوری کرو

(٣٠٤٤٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَلِمَةُ بْنُ وَرْدَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا ، قَالَ : أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ تَشْكُو إلَيْهِ الْحَاجَةَ فَقَالَ : أَدُلُّك عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ ، تُهَلِّلِينَ اللَّهَ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ عِنْدَ مَنَامِكَ وَتُسَبِّحِينَهُ ثَلاثًا وَثَلاثِينَ ، وَتَحْمَدِينَهُ أَرْبَعًا وَثَلاثِينَ ، قَالَ : تِلْكَ مِئَة مَرَّةٍ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا.

(بخاری ۶۳۵)

(۳۰۴۴۵) حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی ضروریات کی شکایت کرنے لگی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس سے بھی بہتر چیز کی طرف تیری راہنمائی کرتا ہوں۔ تو رات کو سوتے وقت تینتیس مرتبہ لا الہ الا اللہ، اور تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، اور چونتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ۔ یہ کل میزان سو ہوئے، یہ دنیا اور جو کچھ اس میں موجود ہے اس سے بہتر ہے۔

(١٣٩) فِيما اصطفى الله مِن الكلام

ان کلمات کا بیان جو اللہ نے اس کلام میں سے منتخب کیے ہیں

(٣٠٤٤٦) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالا : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنَ الْكَلامِ أَرْبَعًا : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إلَهَ إلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ ، كُتِبَ لَهُ عِشْرُونَ حَسَنَةً ، وَحُطَّ عَنْهُ عِشْرُونَ سَيِّئَةً ، وَمَنْ قَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ فَمِثْلُ ذَلِكَ ، وَمَنْ قَالَ : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ فَمِثْلُ ذَلِكَ ، وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ كُتِبَتْ لَهُ ثَلاثُونَ حَسَنَةً وَحُطَّ عَنْهُ ثَلاثُونَ سَيِّئَةً. (عبدالرزاق ۳۱۰)

(۳۰۴۴۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ نے اپنے کلام میں سے چار کلمے چُنے ہیں: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے، پھر فرمایا: جو شخص کہتا ہے: اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، تو اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور اس کے بیس گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے، اور جو شخص کہے: اللہ سب سے بڑا ہے، تو اس کے لیے بھی یہی ثواب ہے، اور جو شخص کہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تو اس کے لیے بھی ایسا ہی ثواب ہے، اور جو شخص اپنی طرف سے یوں کہے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، تو اس کے لیے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے تیس گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔

(۱۴۰) ما إذا قاله الرّجل دفع عنه أنواع البلاءِ

جب آدمی یہ کلمات پڑھتا ہے تو مختلف بلاؤں اور مصیبتوں کو اس سے دور کر دیا جاتا ہے

(۳۰۴۴۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :مَنْ قَالَ لاَ حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، وَلا مَلْجَأَ مِنَ اللهِ إِلاَّ إِلَيْهِ ، دَفَعَ اللَّهُ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ أَدْنَاهَا الْفَقْرُ.

(۳۰۴۴۷) حضرت ھشام بن الغاز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ کلمات پڑھے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قوت صرف اللہ کی مدد سے ہے۔ اور اللہ کی ذات سے کوئی جائے پناہ نہیں سوائے اسی کی ذات کے، تو اللہ اس بندے سے تکلیف کے ستر دروازے دور کر دیتے ہیں جن میں ادنیٰ ترین تکلیف فقر محتاجی ہے۔

(۱۴۱) ما إذا قاله الرّجل أمِر أن يدعو ويسأل

آدمی کو حکم دیا گیا کہ وہ یہ کلمات پڑھ کر دعا مانگے اور سوال کرے

(۳۰۴۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ قَالَ :دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ ، وَرَجُلٌ يَقُولُ :اللَّهُمَّ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ ، وَعْدُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ ، وَالنَّارُ حَقٌّ ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَلْ تُعْطَهُ. (طبرانی ۸۴۱۹)

(۳۰۴۴۸) حضرت شریک بن عبداللہ بن ابی نمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اس حال میں کہ ایک آدمی یہ کلمات کہہ رہا تھا: اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملنا بھی برحق ہے، اور جنت بھی برحق ہے، اور جہنم بھی برحق ہے، اور تمام نبی بھی برحق ہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی برحق ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔

(۱٤۲) ما قالوا فِي الدّعاءِ الّذِي يستجاب

(۳۰٤٤۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيّ ، عَن يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ثَلاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ :دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ. (احمد ۲۵۸۔ ابوداؤد ۱۵۳۱)

(۳۰۴۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں جو قبول کی جاتی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں، مظلوم کی دعا، اور مسافر کی دعا، اور باپ کی دعا بچہ کے حق میں۔

(۱٤۳) فِي الرّجلِ يسأل الرّجل أن يدعو له

ایسے آدمی کا بیان جو کسی آدمی سے دعا کرنے کی درخواست کرتا ہے

(۳۰٤٥۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مُغِيرَةَ ، عَنِ الأَسْلَعِ بْنِ حَيٍّ ، قَالَ : كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ أَطْلُبُ دَمًا لِي ، فَقُلْتُ لأَبِي هُرَيْرَةَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَنْصُرَنِي ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَانْصُرْهُ ، وَإِنْ كَانَ ظَالِمًا فَانْصُرْ عَلَيْهِ.

(۳۰۴۵۰) حضرت اسلع بن حی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ میں تھا۔ میں اپنے لیے خون تلاش کر رہا تھا، پس میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ رضی اللہ عنہ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ میری مدد فرمائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! اگر یہ مظلوم ہے تو اس کی مدد فرما۔ اور اگر یہ ظالم ہے تو اس کے خلاف مدد فرما۔

(۱٤٤) فِي الدّعاءِ لِمشرِكٍ

کسی مشرک کے لیے دعا کرنے کا بیان

(۳۰٤٥۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :ادْعُ اللهَ لِي ، فَقَالَ :أَكْثَرَ اللَّهُ مَالَكَ وَوَلَدَكَ وَأَصَحَّ جِسْمَكَ وَأَطَالَ عُمْرَكَ.

(۳۰۴۵۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے میرے حق میں دعا فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تیرے مال اور اولاد میں کثرت عطا فرمائے، اور تیرے جسم کو تندرست کردے اور تیری عمر کو لمبا کردے۔

(۳۰٤٥۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ :هَدَاكَ اللَّهُ.

(۳۰۴۵۲) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج کی بات نہیں ہے کہ یہودی اور عیسائی کو یوں کہا جائے! اللہ تجھے ہدایت دے۔

(۳۰۴۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ يَهُودِيًّا حَلَبَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً فَقَالَ :اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ ، فَاسْوَدَّ شَعْرُهُ.

(۳۰۴۵۳) حضرت قتادہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اونٹنی کا دودھ دھویا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو اس کو خوب صورت بنا دے، چنانچہ اس کے بال کالے ہو گئے۔

(۱٤٥) بابٌ فِي المسلِمِ يؤمِّن على دعاءِ الرّاهِبِ

مسلمان کا نصرانی زاہد کی دعا پر آمین کہنے کا بیان

(۳۰٤٥٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤَمِّنَ الْمُسْلِمُ عَلَى دُعَاءِ الرَّاهِبِ ، فَقَالَ :إِنَّهُمْ يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِينَا ، وَلا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ.

(۳۰۴۵۴) امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا! کوئی حرج نہیں کہ مسلمان عیسائی زاہد کی دعا پر آمین کہے، پھر فرمایا! بے شک ان کی دعا ہمارے حق میں قبول کی جاتی ہے، اور خود ان کے اپنے حق میں قبول نہیں کی جاتی۔

(۱٤٦) فِي السِّقطِ والمولودِ وما يدعى لهما بِهِ

ساقط شدہ حمل اور نومولود بچہ کے لیے یوں دعا مانگی

(۳۰٤٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُومُ عَلَى الْمَنْفُوسِ مِنْ وَلَدِهِ الَّذِي لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً فَيَقُولُ :اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ.

(۳۰۴۵۵) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نوزائدہ بچہ کی نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوتے جس نے ایک گناہ بھی نہیں کیا ہوتا تھا۔ پھر یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو اس کو جہنم کے عذاب سے بچالے۔

(۳۰٤٥٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : السِّقْطُ يدعى لِوَالِدَيْهِ بِالْعَافِيَةِ وَالْمَغْفِرَةِ.

(۳۰۴۵۶) حضرت جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مردہ بچہ پیدا ہونے کی صورت میں بچہ کے والدین کے لیے عافیت اور رحمت کی دعا کی جائے۔

(۳۰٤٥٧) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَذُخْرًا وَأَجْرًا.

(۳۰۴۵۷) حضرت سفیان بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ یوں دعا فرمایا کرتے تھے! اے اللہ! اس بچہ کو ہمارے

لیے آگے سامان کرنے والا اور اجر کا موجب اور وقت پر کام آنے والا بنادے۔

(۳۰٤٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْجُلاَسُ السُّلَمِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ جحَاشٍ ، قَالَ سَمِعْت سَمُرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ وَمَاتَ ابْنٌ لَهُ صَغِيرٌ فَقَالَ : اذْهَبُوا فَادْفِنُوهُ ، وَلا تُصَلُّوا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْهِ إِثْم، وَادْعُوا اللَّهَ لِوَالِدَيْهِ أَنْ يَجْعَلَهُ لَهُمَا فَرَطًا وَأَجْرًا ، أَوْ نَحْوَهُ.

(۳۰۴۵۸) حضرت علی بن جحاش ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا جبکہ میں کہ ان کا ایک چھوٹا بچہ مر گیا تھا پس آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کو لے جا کر دفن کر دو۔ اور اس کی نماز جنازہ مت کرو۔ کیونکہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور اللہ سے اس کے والدین کے حق میں دعا کرو کہ وہ اس بچہ کو ان دونوں کے حق میں آگے سامان کرنے والا اور اجر کا موجب اور وقت پر کام آنے والا بنادے۔

(١٤٧) ما جاء فِي التَّسبِيحِ فِي رمضان

رمضان میں اللہ کی پاکی بیان کرنے کا ثواب

(۳۰٤٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَيْن عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : تَسْبِيحَةٌ فِي رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفٍ فِي غَيْرِهِ.

(۳۰۴۵۹) حضرت ابو بشر ویشید فرماتے ہیں کہ امام زہری ویشید نے ارشاد فرمایا: رمضان میں ایک مرتبہ اللہ کی پاکی بیان کرنا غیر رمضان میں ہزار مرتبہ تسبیح کرنے سے افضل ہے۔

(١٤٨) ما يدعو بِهِ الرّجل ويقتله إذا وضع الميِّت فِي قبرِهِ

جب میت کو قبر میں رکھ دیا جائے تو یوں دعا مانگے اور یہ کلمات پڑھے

(۳۰٤٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ ، قَالَ : بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ.

(۳۰۴۶۰) حضرت ابن عمر ویشید فرماتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں اُتارا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات پڑھتے! اللہ کے نام کے ساتھ اور خصوصیت سے اللہ کے ساتھ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر۔

(۳۰٤٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي قُبُورِهِمْ ، فَقُولُوا : بِسْمِ اللهِ ، وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ.

(۳۰۴۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے مردوں کو قبر میں اتارو تو یہ کلمات

پڑھو: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ پر۔

(٣٠٤٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

(٣٠٤٦٢) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ماقبل والی حدیث اس سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

(٣٠٤٦٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عن أَبِي مُدْرِكٍ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ قَبْرَهُ ، وَقَالَ أَبُو الأَحْوَصِ : إِذَا سَوَّوْا عَلَيْهِ : اللَّهُمَّ أَسْلَمَهُ إِلَيْكَ الْمَالُ وَالأَهْلُ وَالْعَشِيرَةُ وَالذَّنْبُ الْعَظِيمُ فَاغْفِرْ لَهُ.

(٣٠٤٦٣) حضرت ابو مدرک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا اور حضرت ابو الاحوص رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب اس پر مٹی ڈالی جاتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یوں دعا فرماتے: اے اللہ! اس شخص نے مال، اہل وعیال اور قبیلہ اور بڑے گناہ تیرے سپرد کیے ہیں۔ پس تو اس کی مغفرت فرمادے۔

(٣٠٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ أَنْ يَقُولُوا : بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ.

(٣٠٤٦٤) حضرت خیثمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم پسند کرتے تھے کہ جب میت کو قبر میں اتارا جائے تو وہ یوں کہیں! اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے راستہ میں اور اللہ کے رسول کے طریقہ پر، اے اللہ! تو اس کو قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور شیطان کے شر سے بچا۔

(٣٠٤٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ ، وَأَلْحِقْهُ بِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ عَنْهُ رَاضٍ غَيْرُ غَضْبَانَ.

(٣٠٤٦٥) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ یہ کلمات پڑھتے تھے، اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ کے راستہ میں، اور اللہ کے رسول ﷺ کے طریقہ پر، اے اللہ! تو اس کی قبر کو کشادہ کردے۔ اور اس کی قبر کو نور سے بھر دے۔ اور تو اس کو نبی ﷺ سے ملا دے اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہو ناراض نہ ہو۔

(٣٠٤٦٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِذَا وَضَعْتَ الْمَيِّتَ فِي قَبْرِهِ فَلاَ تَقُلْ : بِسْمِ اللهِ ، وَلَكِنْ قُلْ : فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مسلما ، وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الآخِرَةِ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ فِي خَيْرٍ مِمَّا كَانَ فِيهِ ، اللَّهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ ، وَلاَ تَفْتِنَّا بَعْدَهُ ، قَالَ : وَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ فِي صَاحِبِ الْقَبْرِ : ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ

الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ﴾.

(۳۰۴۶۶) حضرت علاء بن المسیب رحمہ اللہ اپنے والد کے واسطہ سے بیان فرماتے ہیں کہ جب تم میت کو قبر میں اتارو تو یوں مت کہو، اللہ کے نام کے ساتھ، بلکہ اس طرح کہو: اللہ کے راستہ میں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جو کہ سچے مسلمان تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے ان کے طریقہ پر، اے اللہ! تو اس کو آخرت میں حق بات کے ذریعہ ثابت قدمی عطا فرما، اے اللہ! جس حال میں یہ تھا اس سے بہتر حال میں اس کو کر دے، اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم مت فرما، اور ہمیں اس کے بعد آزمائش میں مت ڈال۔ اور فرمایا کہ یہ آیت قبر والے کے بارے میں اتری ہے: اللہ اہل ایمان کو دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں قولِ حق (کی برکت) سے ثبات عطا فرماتا ہے۔

(۳۰٤٦٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَنَامِ إِذَا نَامَ: بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُهُ إِذَا أُدْخِلَ الرَّجُلَ قَبْرَهُ.

(۳۰۴۶۷) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سونے کے لیے لیٹتے تو یہ کلمات پڑھتے: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے راستہ میں، اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر اور یہی کلمات پڑھتے جب کسی آدمی کو قبر میں داخل کیا جاتا۔

(۳۰٤٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِذَا وَضَعْتَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ فَقُلْ: بِسْمِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۴۶۸) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میت کو قبر میں اتارو تو یہ کلمات پڑھو! اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر۔

(۳۰٤٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: أُخْبِرْتُ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَقُولُ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتُ فِي قَبْرِهِ: بِسْمِ اللهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَصْدِيقِ كِتَابِكَ وَرُسُلِكَ وَبِالْيَقِينِ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، اللَّهُمَّ ارْحَبْ عَلَيْهِ قَبْرَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ.

(۳۰۴۶۹) حضرت جبیر بن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ دعا پڑھتے تھے جب کسی میت کو قبر میں داخل کیا جاتا: اللہ کے نام کے ساتھ! اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر، اور تیری کتاب اور تیرے رسول کی تصدیق کے ساتھ، اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کے یقین کے ساتھ، اے اللہ! اس پر اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اس کو جنت کی خوش خبری دے دیجیے۔

(۳۰٤٧٠) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ فَقُلْ: بِسْمِ اللهِ وَإِلَى اللهِ، وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۴۷۰) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم التیمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب میت کو قبر میں اتارا جائے۔ تو یہ کلمات پڑھو! اللہ کے نام کے ساتھ، اور اللہ کی طرف، اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر۔

(۱۴۹) ما یدعی بِهِ لِلمیِّتِ بعد ما یدفن

میت کو دفنانے کے بعد اس کے لیے یوں دعا کی جائے

(۳۰٤۷۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عبد اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ إِذَا سُوِّيَ عَلَى الْمَيِّتِ قَبْرُهُ قَامَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ عَبْدُكَ رُدَّ عَلَيْكَ ، فَارْأَفْ بِهِ وَارْحَمْهُ ، اللَّهُمَّ جَافِ الأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَافْتَحْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوحِهِ ، وَتَقَبَّلْهُ مِنْكَ بِقَبُولٍ حَسَنٍ ، اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَضَاعِفْ لَهُ فِي إِحْسَانِهِ ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهِ.

(۳۰۴۷۱) حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب میت کو قبر پر مٹی ڈال کر اسے برابر کر دیا جاتا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ قبر پر کھڑے ہو کر یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تیرا بندہ تیری طرف لوٹا دیا گیا ہے پس تو اس پر شفقت فرما اور اس پر رحم فرما۔ اے اللہ! زمین کو اس کے پہلو کی جانب سے کشادہ کر دے۔ اور اس کی روح کے لیے آسمان کے دروازے کھول دے۔ اور اس کے اعمال کو اچھے طریقہ سے قبول فرما، اے اللہ! اگر یہ نیکو کار تھا تو اس کی نیکیوں کو دو چند فرما دے، اور اگر خطا کار تھا تو اس کی خطاؤں سے درگزر فرما۔

(۳۰٤۷۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ عَلَى يَزِيدَ بْنِ مُكَفَّفٍ أَرْبَعًا ، ثُمَّ قَامَ عَلَى الْقَبْرِ فَقَالَ : اللَّهُمَّ عَبْدُكَ ، وَابْنُ عَبْدِكَ نَزَلَ بِكَ الْيَوْمَ ، وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهِ ، اللَّهُمَّ وَسِّعْ لَهُ مُدْخَلَهُ وَاغْفِرْ لَهُ ذَنْبَهُ فَإِنَّا لاَ نَعْلَمُ إِلاَّ خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ.

(۳۰۴۷۲) حضرت عمیر بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یزید بن مکفف رحمہ اللہ کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی قبر پر کھڑے ہو کر یوں دعا فرمائی! اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے۔ آج یہ تیرا مہمان بنا ہے اور تو بہترین مہمان نواز ہے۔ اے اللہ! اس کی قبر کو کشادہ کر دے، اور اس کے گناہ کو معاف فرما دے۔ پس بے شک ہم نہیں جانتے مگر بھلائی اور تو اس بارے میں زیادہ جاننے والا ہے۔

(۳۰٤۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : لَمَّا فُرِغَ مِنْ قَبْرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ قَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى الْقَبْرِ فَوَقَفَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ دَعَا ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

(۳۰۴۷۳) حضرت عبد اللہ بن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کی قبر برابر کر کے فارغ ہوئے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ان کی قبر پر کھڑے ہوئے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ اس پر کافی دیر کھڑے رہے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دعا کی اور واپس

لوٹ گئے۔

(۳۰٤٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَيُّوبَ يَقُومُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَدْعُو لِلْمَيِّتِ ، وَرُبَّمَا رَأَيْته يَدْعُو لَهُ وَهُوَ فِي الْقَبْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ.

(۳۰۴۷۴) حضرت ابن علیہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ایوب ؒ کو ایک قبر پر کھڑے ہوئے دیکھا پھر آپ ؒ نے میت کے لیے دعا کی، اور کئی مرتبہ میں نے ان کو دیکھا کہ دفنانے والا ابھی قبر میں ہوتا اور اس کے نکلنے سے پہلے آپ ؒ میت کے لیے دعا فرماتے۔

(١٥٠) فِيمن كرِه أن يدعو بِالموتِ ونهى عنه

اس شخص کا بیان جو موت کی دعا کرنے کو ناپسند کرتا ہے اور اس سے روکتا ہے

(۳۰٤٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِي بَطْنِهِ فَقَالَ :لَوْلا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْت بِهِ.

(بخاری ۵٦٧٢۔ مسلم ۲۰٦۴)

(۳۰۴۷۵) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اس حال میں کہ انہوں نے اپنے پیٹ میں سات جگہ داغ لگوائے تھے، پس فرمانے لگے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

(۳۰٤٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:فَسَمِعَ رَجُلاً يَتَمَنَّى الْمَوْتَ ، قَالَ :فَرَفَعَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ بَصَرَهُ فَقَالَ :لاَ تَمَنَّ الْمَوْتَ فَإِنَّك مَيِّتٌ ، وَلَكِنْ سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ.

(۳۰۴۷٦) حضرت ابوظبیان ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا پس آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو موت کی تمنا کرتے ہوئے سنا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی آنکھیں فوراً اس کی طرف اٹھائیں پھر فرمایا: تو موت کی خواہش مت کر، تو نے مرنا تو ہے، لیکن تو اللہ سے عافیت کا سوال کر۔

(۳۰٤٧٧) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۰۴۷۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص دنیا میں اترنے والی کسی مصیبت و تکلیف کی وجہ سے موت کی خواہش نہ کرے۔

(۱۵۱) ما قالوا فِي ليلةِ النّصفِ مِن شعبان وما يغفر فِيها مِن الذّنوبِ

جن لوگوں نے شعبان کی پندرہویں رات کے بارے میں کہا کہ اس میں تمام گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے

(۳۰٤۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْته فَابْتَغَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو فَقَالَ : يَا بنت أَبِي بَكْرٍ ، أَخَشِيت أَنَّ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْك وَرَسُولُهُ ، إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ ، لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ ، فَيَغْفِرُ فِيهَا مِنَ الذُّنُوبِ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ مَعْزِ كَلْبٍ. (ترمذی ۷۳۹۔ احمد ۲۳۸)

(۳۰۴۷۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں تھی پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گم پایا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگی اچانک میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے دعا فرما رہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی! کیا تجھے خوف ہے کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر ظلم کریں گے؟ بے شک اللہ شعبان کی اس پندرہویں رات میں آسمان دنیا پر اترتے ہیں اور اس میں گناہوں کو معاف فرماتے ہیں قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کے۔

(۳۰٤۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ فِيهَا الذُّنُوبَ إِلاَّ لِمُشْرِكٍ ، أَوْ مُشَاحِنٍ. (عبدالرزاق ۷۹۲۳)

(۳۰۴۷۹) حضرت کثیر بن مرۃ الحضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ شعبان کی پندرہویں رات کو اترتے ہیں پھر اس رات میں لوگوں کے گناہوں کو معاف فرماتے ہیں سوائے مشرک اور دل میں کینہ رکھنے والے کے۔

(۱۵۲) فِي الدّعاءِ لِلمجوسِ

مجوسی کے لیے دعا کرنے کا بیان

(۳۰٤۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : كَانَ لَهُ مَجُوسٌ يَعْمَلُونَ لَهُ فِي أَرْضِهِ وَكَانَ يَقُولُ لَهُمْ : أَطَالَ اللَّهُ أَعْمَارَكُمْ ، وَأَكْثَرَ أَمْوَالَكُمْ ، فَكَانُوا يَفْرَحُونَ بِذَلِكَ.

(۳۰۴۸۰) حضرت موسیٰ بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رحمہ اللہ بن انس بن مالک کے پاس زرتشت تھے جو ان کی زمین میں کام کیا کرتے تھے۔ اور آپ رحمہ اللہ ان کے لیے دعا فرمایا کرتے تھے: اللہ تمہاری عمریں لمبی کرے اور تمہارے مال کو زیادہ

فرمائے۔ پس وہ لوگ اس دعا سے بہت خوش ہوتے تھے۔

(۱۵۳) ما یدعی بِهِ فِي رکعتی الطّوافِ

طواف کی دو رکعتوں میں یوں دعا کی جائے

(٣٠٤٨١) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَدِمَ حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، وَكَانَ جُلُوسُهُ فِيهِمَا أَطْوَلَ مِنْ قِيَامِهِ ثَنَاءً عَلَى رَبِّهِ وَمَسْأَلَةً ، فَكَانَ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ رَكْعَتَيْهِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ : اللَّهُمَّ اعْصِمْنِي بِدِينِكَ وَطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي حُدُودَكَ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ يُحِبُّكَ وَيُحِبُّ مَلَائِكَتَكَ وَرُسُلَكَ وَعِبَادَكَ الصَّالِحِينَ ، اللَّهُمَّ حَبِّبْنِي إِلَيْكَ وَإِلَى مَلَائِكَتِكَ وَرُسُلِكَ ، اللَّهُمَّ آتِنِي مِنْ خَيْرِ مَا تُؤْتِي عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، اللَّهُمَّ يَسِّرْنِي لِلْيُسْرَى وَجَنِّبْنِي الْعُسْرَى ، وَاغْفِرْ لِي فِي الآخِرَةِ وَالأُولَى ، اللَّهُمَّ أَوْزِعْنِي أَنْ أُوفِيَ بِعَهْدِكَ الَّذِي عَاهَدْتَنِي عَلَيْهِ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أَئِمَّةِ الْمُتَّقِينَ ، وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ، وَاغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ.

(۳۰۴۸۱) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب حج یا عمرہ کرنے کے لیے تشریف لاتے تو بیت اللہ کا طواف کرتے اور دو رکعت نماز پڑھتے۔ اور ان دونوں رکعات میں آپ رضی اللہ عنہ کا بیٹھنا آپ رضی اللہ عنہ کے قیام سے زیادہ لمبا ہوتا، آپ اپنے رب کی ثنا کرتے اور دعا مانگتے۔ پس جب آپ رضی اللہ عنہ دو رکعات سے فارغ ہو جاتے تو صفا اور مروہ کے درمیان یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو اپنے دین کے ذریعہ اور اپنی اطاعت وفرمانبرداری اور اپنے رسول کی اطاعت وفرمانبرداری کے ذریعہ میری حفاظت فرما۔ اے اللہ! تو مجھے اپنی حدود میں پڑنے سے بچالے۔ اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جن سے تو محبت کرتا ہے اور تیرے فرشتے اور تیرے رسول جن سے محبت کرتے ہیں اور تیرے نیک بندے بھی، اے اللہ! تو مجھے اپنا محبوب بنالے، اور اپنے فرشتوں اور اپنے رسولوں کی طرف محبوب کردے، اے اللہ! تو مجھے بھلائی عطا کر جو تو اپنے نیک بندوں کو دنیا اور آخرت میں عطا کرے گا۔ اے اللہ! میرے لیے آسانی پیدا فرما۔ اور مجھے سختی سے بچالے۔ اور دنیا اور آخرت میں میری مغفرت فرما، اے اللہ! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس وعدہ کو پورا کروں جو تو نے مجھ سے کیا، اے اللہ! مجھے متقی پیشواؤں میں سے بنا دے، اور یوم حساب کو میری غلطیوں کی مغفرت فرما۔

(۱۵٤) ما یدعو بِهِ الرّجل إذا أتی المسجد یوم الجمعةِ

جب آدمی جمعہ کے دن مسجد آئے تو یوں دعا کرے

(٣٠٤٨٢) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : إِذَا أَتَيْتَ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ فَاقْعُدْ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَقُلِ : اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي الْيَوْمَ أَوْجَهَ مَنْ تَوَجَّهَ إِلَيْك ، وَأَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيْك ، وَأَنْجَحَ مَنْ دَعَا وَطَلَبَ ، ثُمَّ ادْخُلْ وَسَلْ تُعْطَهُ.

(۳۰۴۸۲) حضرت عثمان بن حکیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید ابو الشعثاء ؒ نے فرمایا: جب تو جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو مسجد کے دروازے پر بیٹھ کر یوں دعا کر! اے اللہ! تو آج کے دن مجھے اس کی جانب متوجہ کر جو تیری طرف متوجہ ہو اور اس کے قریب جو تیرے قریب ہو۔ اور کامیاب بنا جو مانگوں اور طلب کروں پھر مسجد میں داخل ہو اور مانگو تم کو عطا کیا جائے گا۔

(۱۵۵) ما يدعا بِهِ لِلمسكين و كيف يردّ عليهم

مسکین کے لیے دعا کی جائے، اور کیسے ان کی دعا میں کہے

(۳۰۴۸۳) حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ مَوْلَى لِقُرَيْبَةِ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ قُرَيْبَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : لاَ تَقُولِي لِلْمِسْكِينِ : بُورِكَ فِيهِ ، فَإِنَّهُ يَسْأَلُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ ، وَلَكِنْ قُولِي : يَرْزُقُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ.

(۳۰۴۸۳) حضرت قریبہ ؒ فرماتی ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے ارشاد فرمایا: تم مسکین کو یوں مت کہو: تمہیں برکت دی جائے۔ اس لیے کہ نیکوکار اور بدکار سوال کرتا ہے۔ لیکن اس طرح کہا کرو! اللہ ہمیں اور تمہیں رزق عطا فرمائے۔

(۱۵۶) فِي الرّهصةِ تصِيب الدّابّة

جانور کے کھر میں زخم لگنے کی صورت میں یوں دعا کرے

(۳۰۴۸۴) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلَى بَنِي مَرْوَانَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي الرَّهْصَةِ : بِسْمِ اللهِ ، أَنْتَ الْوَاقِي وَأَنْتَ الشَّافِي وَأَنْتَ الْبَاقِي ، ثُمَّ يَعْقِدُ فِي خَيْطٍ قِنَّبٍ جَدِيدٍ ، أَوْ شَعْرٍ ، ثُمَّ يَرْبِطُ بِهِ الدَّابَّةَ لِلرَّهْصَةِ.

(۳۰۴۸۴) حضرت صُبیح ؒ جو بنو مروان کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول ؒ کو جانور کے کھر میں زخم کے لیے یوں دعا کرتے ہوئے سنا: اللہ کے نام کے ساتھ تو ہی بچانے والا، اور تو ہی شفا دینے والا ہے، اور تو ہی باقی رہنے والا ہے، پھر آپ ؒ نے نئے تسمہ میں ایک ڈوری یا کسی بال میں باندھ کر اس جانور کے ساتھ باندھ دیا اس کے کھر کے زخم کے لیے۔

(۱۵۷) دعاء طاووس

حضرت طاؤس ؒ کی دعا کا بیان

(۳۰۴۸۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَوْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ مِنْ

دُعَاءِ طَاوُوس ، يَقُولُ :اللَّهُمَّ امْنَعْنِي الْمَالَ وَالْوَلَدَ ، وَارْزُقْنِي الأَمْوَالَ وَالْعَمَلَ.

(۳۰۴۸۵) حضرت محمد بن سعید ؒ یا سعید بن محمد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس ؒ کی دعا یوں ہوتی تھی: اے اللہ! تو مجھ سے مال اور اولاد کو روک لے اور مجھے ایمان اور عمل کی دولت عطا فرما۔

(۱۵۸) ما كان النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعظّمه مِن الدّعاءِ

نبی کریم ﷺ اس دعا کو شاندار طریقہ سے کرتے تھے

(۳۰٤۸٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ وَيُعَظِّمُهُنَّ : اللَّهُمَّ يا فَارِجَ الْغَمِّ ، وَكَاشِفَ الْكَرْبِ ، وَمُجِيبَ الْمُضْطَرِّينَ ، وَرَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا ، ارْحَمْنِي الْيَوْمَ رَحْمَةً تُغْنِينِي بِهَا عَن رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ.

(طبرانی ۵۵۸۔ بزار ۳۱۷۷)

(۳۰۴۸۶) حضرت عبدالرحمن ابن سابط ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ذریعہ دعا کرتے تھے اور بڑے شاندار طریقہ سے کرتے: اے غم کو دور کرنے والے، اور مصیبت کو اٹھانے والے، اور مجبوروں کی دعاؤں کا جواب دینے والے، دنیا اور آخرت کے رحمن اور ان دونوں کے رحیم، آج کے دن مجھ پر ایسی رحمت فرما جو مجھے تیرے علاوہ کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔

(۱۵۹) مَنْ قَالَ الدّعاء يردّ القدر

جو شخص یوں کہتا ہے: دعا تقدیر کو رد کر دیتی ہے

(۳۰٤۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَن ثَوْبَانَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلاَّ الدُّعَاءُ ، وَلا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلاَّ الْبِرُّ. (احمد ۲۸۰۔ حاکم ۴۹۳)

(۳۰۴۸۷) حضرت ثوبان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تقدیر کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی سوائے دعا کے، اور عمر میں کوئی چیز بھی اضافہ نہیں کر سکتی سوائے نیکی کے۔

(۱٦۰) ما ذكر فِي أحبّ الكلام إلى اللهِ

ان روایات کا بیان جو اللہ کے محبوب ترین کلام کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(۳۰٤۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَن هِلالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَن رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ ،

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَحَبُّ الْكَلاَمِ إِلَى اللهِ أَرْبَعٌ : سبحان الله ، وَالْحَمْدُ للهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ. (مسلم ۱۶۸۵۔ احمد ۱۰)

(۳۰۴۸۸) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک پسندیدہ کلام یہ چار کلمات ہیں، اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ کوئی نقصان والی بات نہیں کہ تو جس کلمہ کے ساتھ چاہے شروع کرے۔

(۳۰۴۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو دَاوُد ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفْضَلُ الْكَلاَمِ أَرْبَعٌ : سُبْحَانَ اللهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ عَلَيْكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ. (ابن ماجه ۳۸۱۱۔ احمد ۱۱)

(۳۰۴۸۹) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل ترین کلام چار کلمات ہیں! اللہ تمام عیوب سے پاک ہے، اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، تجھ پر کوئی گناہ نہیں جس کلمہ سے چاہے شروع کر۔

(۱۶۱) من دعا فعرف الإجابة

جو شخص دعا کرے اور قبولیت کو جان لے

(۳۰۴۹۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سُرِّيَّةٍ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَتْ : مَرَرْت بِعَلِيٍّ وَأَنَا حُبْلَى فَمَسَحَ بَطْنِي ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ ذَكَرًا مُبَارَكًا ، قَالَتْ : فَوَلَدْت غُلاَمًا.

(۳۰۴۹۰) حضرت سرّیہ رحمہا اللہ جو عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی باندی ہیں فرماتی ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزری اس حال میں کہ میں حاملہ تھی۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور یوں دعا فرمائی: اے اللہ! اس کو بابرکت لڑکا بنا دے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک بچہ کو جنم دیا۔

(۳۰۴۹۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ دَاوُد بْنِ شَابُورَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِطَاوُوسٍ : ادْعُ لَنَا ، فَقَالَ : مَا أَجِدُ لِقَلْبِي خَشْيَةَ الآنَ.

(۳۰۴۹۱) حضرت داؤد بن شابور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت طاوس سے فرمایا: آپ رحمہ اللہ ہمارے لیے دعا کر دیجئے۔ پس آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں اس وقت دل میں ڈر نہیں پاتا۔

(۱۶۲) ما یقول الرّجل إذا نعب الغراب

جب کوا کائیں کائیں کرے تو آدمی یوں دعا کرے

(۳۰٤۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُون ، عَن غَيْلاَنَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا نَعَبَ الْغُرَابُ ، قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ طَيْرَ إِلاَّ طَيْرُك ، وَلا خَيْرَ إِلاَّ خَيْرُك ، وَلا إِلَهَ غَيْرُك.

(۳۰۴۹۲) حضرت غیلان ؒ فرماتے ہیں کہ جب کوا کائیں کائیں کرتا تو حضرت ابن عباس ؓ یوں دعا فرماتے! اے اللہ! کوئی بدشگونی نہیں سوائے تیری بدشگونی کے، اور کوئی بھلائی نہیں سوائے تیری بھلائی کے، اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

(۱۶۳) القنوت

دعاء قنوت

(۳۰٤۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن يَحْيَى بْنِ وَثَّاب ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي قُنُوتِهِ : اللَّهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ قُلُوبَهُمْ عَلَى قُلُوبِ نِسَاءٍ كَوَافِرَ.

(۳۰۴۹۳) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت یحییٰ بن وثاب ؒ کو یوں دعائے قنوت کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! کافر اہل کتاب کو عذاب دے، اے اللہ! ان کے دلوں کو کافر عورتوں کے دلوں جیسا کر دے۔

(۱٦٤) الدّعاء قائمًا

کھڑے ہو کر دعا کرنے کا بیان

(۳۰٤۹٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّا نَدْعُو قِيَامًا وَقُعُودًا وَنُسَبِّحُ رُكُوعًا وَسُجُودًا.

(۳۰۴۹۴) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دعا کرتے تھے، اور رکوع اور سجدے کی حالت میں تسبیح کرتے تھے۔

(١٦٥) فِي الرّجلِ الّذِي شكا امرأته إلى رسولِ اللهِ صَلّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ ما أمر بِهِ ؟

اس آدمی کا بیان جس نے اپنی بیوی کی رسول اللہ ﷺ کو شکایت کی تو آپ ﷺ نے اسے یہ حکم دیا

(۳۰٤۹٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَن مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يَشْكُو امْرَأَتَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِرُؤُوسِهِمَا ، وَقَالَ :اللَّهُمَّ آدِمْ بَيْنَهُمَا.

(۳۰۴۹۵) حضرت محمد بن المنکدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آکر رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ان دونوں کا سر پکڑا اور یوں دعا فرمائی؛ اے اللہ! ان دونوں کے درمیان پیار و محبت پیدا فرما۔

(١٦٦) فِي ثواب تكبيرة ما هو ؟

ایک مرتبہ تکبیر کہنے کا ثواب کیا ہے؟

(٣٠٤٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ : أَعْطَانِي عُمَرُ أَرْبَعَ أَعْطِيَةٍ بِيَدِهِ ، وَقَالَ : التَّكْبِيرُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا.

(۳۰۴۹۶) حضرت صالح بن حیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے ہاتھ سے چار عطیات دیے اور فرمایا: ایک مرتبہ تکبیر کا کہنا، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

(١٦٧) دعاء النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرّجلِ الَّذِي نزل عَلَيْهِ

نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کے لیے جس کے گھر مہمان بن کر گئے یوں دعا فرمائی

(٣٠٤٩٧) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُسْرٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَزَلَ ، فَأَتَاهُ بِطَعَامٍ ؛ سَوِيقٍ وَحَيْسٍ ، فَأَكَلَ ، وَأَتَاهُ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ، فَنَاوَلَ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ ، وَكَانَ إِذَا أَكَلَ تَمْرًا أَلْقَى النَّوَى هَكَذَا - وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ عَلَى ظَهْرِهِمَا - قَالَ : فَلَمَّا رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَامَ أَبِي فَأَخَذَ بِلِجَامِهِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ادْعُ اللَّهَ لَنَا ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ ، وَاغْفِرْ لَهُمْ ، وَارْحَمْهُمْ. (احمد ١٨٧)

(۳۰۴۹۷) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پس آپ ﷺ اس کے پاس چلے گئے۔ پس وہ کھانے میں ستو اور گھی لایا پس آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا: اور پھر وہ پانی لایا پس آپ ﷺ نے نوش فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے دائیں والے کو دے دیا، اور جب آپ ﷺ کھجور کھاتے تو اس کی گٹھلی یوں پھینکتے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی دونوں انگلیوں سے ان کی پشت پر اشارہ کر کے دکھایا۔ اور فرمایا: جب نبی کریم ﷺ سواری پر سوار ہو گئے۔ تو میرے والد اٹھے اور آپ کے جانور کی لگام پکڑ لی پھر فرمایا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے ہمارے لیے دعا کیجیے۔ پھر آپ ﷺ نے یوں دعا فرمائی! اے اللہ! جو تو نے ان کو رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما، اور ان کی مغفرت فرما، اور ان پر رحم فرما۔

(۱۶۸) ما يدعو بِهِ الرّجل إذا رأى الكوكب ينقضّ

جب آدمی ستارہ ٹوٹتا ہوا دیکھے تو یوں دعا کرے

(۳۰۴۹۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حدَّثنا أَبُو عَقِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ إِذَا رَأَى الْكَوْكَبَ مُنْقَضًّا، قَالَ: اللَّهُمَّ صَوِّبْهُ وَأَصِبْ بِهِ وَقِنَا شَرَّ مَا يَتَّبِعُ.

(۳۰۴۹۸) حضرت علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں! کہ ان کے والد جب کوئی ٹوٹا ہوا ستارہ دیکھتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو اس کو درست کردے اور اس کے ذریعہ درستگی فرما۔ اور ہمیں بچا اس شر سے جو اس کے پیچھے آنے والا ہے۔

(۱۶۹) ما يقول الرّجل إذا ابتاع مملوكًا وما يقول إذا رأى البرق

جب آدمی کوئی غلام خریدے تو یوں کہے اور جب بجلی دیکھے تو یوں کہے

(۳۰۴۹۹) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حدَّثنَا أَبُو عَقِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا اشْتَرَى مَمْلُوكًا، قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ، وَاجْعَلْهُ طَوِيلَ الْعُمُرِ كَثِيرَ الرِّزْقِ.

(۳۰۴۹۹) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب کوئی غلام خریدتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو ہمارے لیے اس میں برکت پیدا فرما۔ اور اس کو لمبی عمر والا اور زیادہ رزق والا بنادے۔

(۳۰۵۰۰) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حدَّثنَا أَبُو عَقِيلٍ، عَن شَيْخٍ حَدَّثَهُ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ: مَا أَقُولُ فِي الْبَرْقِ إِذَا رَأَيْته؟ قَالَ تُغْمِضُ عَيْنَيْك وَتَذْكُرُ اللَّهَ.

(۳۰۵۰۰) حضرت ابو عقیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے استاذ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا! جب میں بجلی کی چمک دیکھوں تو کیا کہوں؟ آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی دونوں آنکھوں کو بند کرلو اور اللہ کا ذکر کرو۔

(۱۷۰) ما يقال إذا قَالَ المؤذّن أشهد أن لاَ إله إلا الله وأشهد أنّ محمّدًا رسول اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب مؤذن کہے! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، تو یوں کہا جائے گا

(۳۰۵۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ، عَن زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا قَالَ

الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ،اكفني من أبى وَأَشْهَدُ مَعَ مَنْ شَهِدَ كَانَ لَهُ أَجْرُ مَنْ شَهِدَ وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ.

(۳۰۵۰۱) حضرت زیاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس وقت یہ کلمات پڑھے۔ جب مؤذن یوں کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں۔ تو کافی ہو جا میرے لیے اس شخص سے جو انکار کرے۔ اور میں گواہی دینے والے کے ساتھ گواہی دیتا ہوں۔ تو کہنے والے کے لیے گواہی دینے والوں کے اور گواہی نہ دینے والوں کے برابر ثواب ہوگا۔

(۱۷۱) الاستِعاذة مِن الشّيطانِ

شیطان سے پناہ مانگنے کا بیان

(۳۰۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ بَيَّاعِ الطَّعَامِ ، قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ يَقُولُ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَالسُّلْطَانِ ، وَشَرِّ النَّبَطِيِّ إِذَا اسْتَعْرَبَ ، وَشَرِّ الْعَرَبِيِّ إِذَا اسْتَنْبَطَ ، فَقِيلَ: وَكَيْفَ يَسْتَنْبِطُ الْعَرَبِيُّ ؟ قَالَ: إِذَا أَخَذ بِأَخْذِهِمْ وَزِيِّهِمْ.

(۳۰۵۰۲) حضرت ابو جعفر جو کھانا فروش ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان اور بادشاہ کے شر سے، اور عجمیوں، شامیوں کے شر سے جب وہ بتکلف عربی بنیں اور ان عربوں کے شر سے جو بتکلف عجمی بنیں۔ ان سے پوچھا گیا! اہل عرب کیسے بتکلف عجمی بنیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب وہ ان کے طور طریقے اپنا لیں گے۔

(۱۷۲) ما أمر النّبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عائِشة حِين أمرها أن توجِز فِي الدّعاءِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یوں حکم فرمایا: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دعا میں اختصار کرنے کا حکم فرمایا

(۳۰۵۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبُصْرَةِ ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ وَعَائِشَةُ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَأَعْجَبَهُ أَنْ تَأْكُلَ مَعَهُ ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ اجْمَعِي وَأَوْجِزِي ، قَالَ: قُولِي: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ ، وَمَا قَضَيْتَ مِنْ قَضَاءٍ فَبَارِكْ لِي فِيهِ ،وَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ إِلَى خَيْرٍ.

(۳۰۵۰۳) اہل بصرہ میں سے ایک آدمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہدیہ لایا گیا۔ اس حال میں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! سمیٹ اور مختصر کر۔ فرمایا: یوں کہو! اے اللہ! میں تجھ سے تمام بھلائی کا سوال کرتی ہوں جو جلدی ملنے والی ہو اور جو دیر سے ملنے والی ہو۔ اور میں تیری پناہ لیتی ہوں تمام برائیوں سے جو جلدی آنے والی ہیں اور جو دیر سے آنے والی ہیں۔ اور تو نے جو بھی فیصلہ فرمایا، پس تو اس فیصلہ میں میرے لیے برکت پیدا فرما، اور اس کے انجام کو اچھا کر دے۔

(۱۷۳) ما أمر بِهِ المحموم إذا اغتسل أن يدعو بِهِ

بخار میں مبتلا شخص کو حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ غسل کرے تو یوں دعا کرے

(۳۰۵۰٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُحَمُّ فَيَغْتَسِلُ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَةً ،يَقُولُ عِنْدَ كُلِّ غُسْلٍ: بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي إِنَّمَا اغْتَسَلْتُ الْتِمَاسَ شِفَائِكَ وَتَصْدِيقَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ كُشِفَ عَنْهُ.

(۳۰۵۰۴) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کوئی آدمی نہیں جو بخار میں مبتلا ہو پھر وہ تین دن پے در پے غسل کرے اور ہر غسل کے وقت یوں کہے: اللہ کے نام کے ساتھ: اے اللہ! بے شک میں نے شفا کی درخواست کرتے ہوئے غسل کیا اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے۔ مگر یہ کہ اس سے بخار کی تکلیف دور کر دی جائے گی۔

(۱۷٤) ما ذكر مِمّا قاله يوسف عَلَيْهِ السَّلامُ حِين رأى عزِيز مِصر

ان کلمات کا بیان جو حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کو دیکھتے وقت کہے

(۳۰۵۰۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، قَالَ: لَمَّا رَأَى يُوسُفُ عَزِيزَ مِصْرَ ، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِهِ وَأَعُوذُ بِقُوَّتِكَ مِنْ شَرِّهِ.

(۳۰۵۰۵) حضرت زید العمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کو دیکھا تو یوں دعا فرمائی: اے اللہ! میں اس کی خیر سے تیری خیر کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں اس کے شر سے تیری طاقت کی پناہ لیتا ہوں۔

(۱۷۵) باب السِّيماءِ

علامات ایمان کا بیان

(۳۰۵۰٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي الْحَسَنِ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ سَوِّمْنَا سِيمَاءَ الإِيمَانِ وَأَلْبِسْنَا لِبَاسَ التَّقْوَى.

(۳۰۵۰۶) حضرت حمید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن ابو الحسن ؒ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! ہم پر ایمان کی علامت لگا دے۔ اور ہمیں تقوے کا لباس پہنا دے۔

(۳۰۵۰۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ: كُنَّا فِي مَكَانٍ لاَ تَنْفُذُهُ الدَّوَابُّ فَقُمْتُ وَأَنَا أَقْرَأُ هَؤُلاءِ الآيَاتِ ﴿غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ﴾، قَالَ فَمَرَّ شَيْخٌ عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ ، قَالَ: قُلْ: يَا غَافِرَ الذَّنْبِ اغْفِرْ ذَنْبِي ، يَا قَابِلَ التَّوْبِ اقْبَلْ تَوْبَتِي ، يَا شَدِيدَ الْعِقَابِ اعْفُ عَنِّي عِقَابِي ، يَا ذَا الطَّوْلِ طُلْ عَلَيَّ بِخَيْرٍ ، قَالَ: فَقُلْتُهَا ، ثُمَّ نَظَرْتُ فَلَمْ أَرَهُ.

(۳۰۵۰۷) حضرت حماد بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگ ایسی جگہ میں تھے جسے جانور پار نہیں کر پا رہے تھے۔ پس میں کھڑا ہوا اس حال میں کہ میں ان آیات کی تلاوت کر رہا تھا! ترجمہ! گناہ کو معاف کرنے والے، اور توبہ قبول کرنے والے، سخت پکڑ والے۔ آپ ؒ فرماتے ہیں: پس ایک بزرگ پیشانی پر بالوں والے خچر پر سوار ہو کر گزرے اور فرمایا: یوں کہو، اے گناہوں کو معاف کرنے والے، میرے گناہ کو معاف فرما، اے توبہ قبول کرنے والے، میری توبہ کو قبول فرما۔ اے سخت پکڑ والے، مجھ سے میری سزا کو معاف فرما۔ اے لمبائی والے! مجھ پر خیر کو لمبا کر دے۔ آپ ؒ فرماتے ہیں! میں نے ان کلمات کو پڑھا۔ پھر میں نے دیکھا تو مجھے وہاں کوئی دکھائی نہیں دیا۔

(۳۰۵۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ ، أَنَّ جِبْرِيلَ مُوَكَّلٌ بِالْحَوَائِجِ ، فَإِذَا سَأَلَ الْمُؤْمِنُ رَبَّهُ ، قَالَ: احْبِسَ احْبِسْ حُبًّا لِدُعَائِهِ أَنْ يَزْدَادَ ، وَإِذَا سَأَلَ الْكَافِرُ ، قَالَ: أَعْطِهِ أَعْطِهِ بُغْضًا لِدُعَائِهِ.

(۳۰۵۰۸) حضرت ثابت ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید اللہ بن عبید ؒ نے ارشاد فرمایا: بے شک حضرت جبرائیل علیہ السلام ضروریات کے پورا کرنے پر مامور ہیں۔ پس جب کوئی مؤمن اپنے رب سے سوال کرتا ہے تو آپ علیہ السلام فرماتے ہیں! روک لو، روک لو۔ اس کی دعا کو پسند کرتے ہوئے کہ وہ زیادہ مانگے۔ اور جب کوئی کافر سوال کرتا ہے۔ تو آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: اس کو دے دو، اس کو دے دو۔ اس کی دعا کو ناپسند کرتے ہوئے۔

(۳۰۵۰۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَقُولُ: لَقَدْ تَرَكْتُ بَعْدِي عَجَائِزَ يُكْثِرْنَ أَنْ يَدْعِينَ اللَّهَ أَنْ يُورِدَهُنَّ حَوْضَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۵۰۹) حضرت ثابت ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس ؓ فرمایا کرتے تھے: البتہ تحقیق میں نے چھوڑیں اپنے بعد ایسی بوڑھی عورتیں جو کثرت کے ساتھ اللہ سے دعا مانگتیں تھیں کہ اللہ انہیں محمد ﷺ کے حوض پر وارد کرے۔

(۱۷۶) ما دعا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مسجدِ الفتحِ، الَّذِي يقال له مسجد الأحزابِ

نبی کریم صَلَّالْلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مسجد فتح میں جس کو مسجد احزاب بھی کہا جاتا ہے یوں دعا مانگی

(۳۰۵۱۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُه: هَلْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ الْفَتْحِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ: مَسْجِدُ الأَحْزَابِ؟ قَالَ: لَمْ يُصَلِّ فِيهِ وَلَكِنَّهُ دَعَا، فَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ أَنْ، قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لاَ هَادِيَ لِمَنْ أَضْلَلْت، وَلا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْت، وَلا مُهِينَ لِمَنْ أَكْرَمْت، وَلا مُكْرِمَ لِمَنْ أَهَنْت، وَلا نَاصِرَ لِمَنْ خَذَلْت، وَلا خَاذِلَ لِمَنْ نَصَرْت، وَلا مُعِزَّ لِمَنْ أَذْلَلْت، وَلا مُذِلَّ لِمَنْ أَعْزَزْت، وَلا رَازِقَ لِمَنْ حَرَمْت، وَلا حَارِمَ لِمَنْ رَزَقْت، وَلا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْت، وَلا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْت، وَلا رَافِعَ لِمَنْ خَفَضْت، وَلا سَاتِرَ لِمَا خَرَقْت، وَلا خَارِقَ لِمَا سَتَرْت، وَلا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْت، وَلا مُبَاعِدَ لِمَنْ قَرَّبْت، ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ فَلَمْ يُصْبِحْ فِي الْمَدِينَةِ كَرَّاب مِنَ الأَحْزَابِ، وَلا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلاَّ أَهْلَكَهُ اللَّهُ غَيْرَ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقُرَيْظَةَ قَتَلَهَا اللَّهُ وَشَتَّتَ.

(احمد ۳۹۳)

(۳۰۵۱۰) حضرت موسیٰ بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الحکم انصاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا رسول اللہ صَلَّالْلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مسجد فتح میں جسے مسجد احزاب بھی کہا جاتا ہے اس میں کوئی نماز پڑھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آپ صَلَّالْلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس میں کوئی نماز ادا نہیں فرمائی۔ لیکن آپ صَلَّالْلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اس میں دعا فرمائی اور آپ صَلَّالْلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی دعا یوں تھی۔! اے اللہ! تیرے لیے ہی تعریف ہے۔ جس کو تو نے گمراہ کیا اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور جسے تو نے ہدایت دی اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ اور جسے تو معزز بنا دے اس کی اہانت کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کی تو اہانت کرے اس کو معزز بنانے والا کوئی نہیں۔ اور جس کو تو رسوا کر دے اس کی مدد کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کی تو مدد کر دے اس کو رسوا کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کو تو ذلیل کر دے اس کو عزت دینے والا کوئی نہیں اور جس کو تو عزت دے اسے ذلیل کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کو تو محروم کر دے اسے رزق دینے والا کوئی نہیں، اور جس کو تو رزق دے اسے محروم کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جسے تو عطا کرے اس سے روکنے والا کوئی نہیں۔ اور جس سے تو روک لے اسے عطا کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جسے تو پست کر دے اسے بلند کرنے والا کوئی نہیں اور جس کو تو پھاڑ دے اس کی پردہ پوشی کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کی تو پردہ پوشی کرے اس کو پھاڑنے والا کوئی نہیں۔ اور جس کو تو دور کر دے اس کو کوئی قریب نہیں کر سکتا، اور جس کو تو قریب کر لے اس کو کوئی دور نہیں کر سکتا۔

پھر آپ صَلَّالْلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے دشمنوں کے لیے بددعا کی۔ پس ان لشکروں میں سے کسی ایک نے بھی اور مشرکین میں سے بھی کسی نے مدینہ میں صبح نہیں کی مگر اللہ نے ہلاک کر دیا۔ سوائے حیی بن اخطب اور قبیلہ بنو قریظہ کے! اللہ ان کو ہلاک کرے اور منتشر کر دے۔

(۱۷۷) دعوةٌ لِداود النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی داؤد علیہ السلام کی دعا کا بیان

(۳۰۵۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأسدی ، قَالَ: حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، قَالَ: كَانَ دَاوُد النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارٍ عَيْنُهُ تَرَانِي وَقَلْبُهُ يَرْعَانِي ، إِنْ رَأَى خَيْرًا دَفَنَهُ ، وَإِنْ رَأَى شَرًّا أَشَاعَهُ.

(۳۰۵۱۱) حضرت ابوعبد اللہ الجدلی ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ نبی داؤد علیہ السلام یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں پڑوسی کی آنکھ سے جو مجھے دیکھتی ہے اور اس کے دل سے جو میری نگرانی کرتا ہے۔ اگر وہ کوئی بھلائی دیکھتا ہے تو اسے چھپا لیتا ہے۔ اور اگر وہ کوئی برائی دیکھتا ہے تو اس کو پھیلا دیتا ہے۔

(۳۰۵۱۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُؤَمَّلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا أُتِيَ بِفِطْرٍ دَعَا قَبْلَ ذَلِكَ ، وَبَلَغَنَا أَنَّ الدُّعَاءَ قَبْلَ ذَلِكَ يُسْتَجَابُ.

(۳۰۵۱۲) حضرت ابن ابی ملیکہ ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس افطاری کے لیے کھانا لایا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس سے پہلے دعا فرماتے، اور ہمیں خبر پہونچی ہے کہ اس سے پہلے دعا قبول ہوتی ہے۔

(۱۷۸) ما يدعو بِهِ الرّجل ويقول إذا فرغ مِن وضوئِهِ

جب آدمی وضو سے فارغ ہو تو یوں دعا کرے اور یہ کلمات پڑھے

(۳۰۵۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَن قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ،أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ،خُتِمَتْ بِخَاتَمٍ ، ثُمَّ رُفِعَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ ،فَلَمْ تُكْسَرْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۰۵۱۳) حضرت قیس بن عباد ولیٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو سے فارغ ہو کر یہ کلمات پڑھے: پاک ہے تو اے اللہ! اور سب تعریف تیرے لیے ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں۔ اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ تو ان کلمات پر ایک مہر لگا دی جاتی ہے اور انہیں عرش کے نیچے کی جانب اٹھا لیا جاتا ہے، پھر اسے قیامت کے دن تک نہیں توڑا جائے گا۔

(۳۰۵۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَن سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ رَبِّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ ، وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.

(۳۰۵۱۴) حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وضوء سے فارغ ہو کر یوں دعا فرمایا کرتے تھے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبود برحق نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میرے رب، مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنادے، اور مجھے پاک صاف بندوں میں سے بنادے۔

(٣٠٥١٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عبد اللهِ بْنِ وَهْبِ النَّخَعِيُّ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ ، فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

(۳۰۵۱۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے اور پھر تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے! میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ جس سے چاہے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔

(٣٠٥١٦) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَبُو عَقِيلٍ ، أَنَّ ابْنَ عَمٍّ لَهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَتَمَّ وُضُوئَهُ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

(۳۰۵۱۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو مکمل کرے، پھر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر یہ کلمات پڑھے: میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو اسے کے لیے جنت کے آٹھوں دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے۔ جس سے چاہے وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

(٣٠٥١٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ إِذَا تَطَهَّرَ ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ.

(۳۰۵۱۷) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جب وضو کر لیتے تو یہ کلمات پڑھتے! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنادے، اور مجھے پاک صاف بندوں میں سے بنادے۔

(۱۷۹) ما یدعو بِهِ الرّجل ویقوله إذا دخل الکنیف

جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو یوں دعا کرے

(۳۰۵۱۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْب ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ ، قَالَ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

(۳۰۵۱۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے! اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

(۳۰۵۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ قَاسِمٍ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضِرَةٌ ، فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الخلاء فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

(۳۰۵۱۹) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ بیت الخلاء وغیرہ جنوں وغیرہ کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں۔ پس جب بھی تم میں سے کوئی ایک بیت الخلاء میں داخل ہو تو وہ یوں کہے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

(۳۰۵۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِذَا دَخَلْتَ الْغَائِطَ فَأَرَدْتَ التَّكَشُّفَ فَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ وَالنَّجَسِ وَالْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ وَالشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۳۰۵۲۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم بیت الخلاء میں داخل ہو اور کپڑے اتارنے کا ارادہ کرو تو یوں کہو! اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گندگی سے اور نجاست سے۔ خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت، اور شیطان مردود سے۔

(۳۰۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَاكِ ، قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ إِذَا دَخَلَ الْخَلاءَ ، قَالَ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ الرِّجْسِ النَّجَسِ الْخَبِيثِ الْمُخَبَّثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۳۰۵۲۱) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رحمہ اللہ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یوں دعا فرماتے! میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں گندگی، نجاست سے، خبیث جن سے مرد ہو یا عورت، شیطان مردود سے۔

(۳۰۵۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَنِيفَ ، قَالَ: بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

(۳۰۵۲۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یوں فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔

(۳۰۵۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ الْعَبْدِيِّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ الْخَلاَءَ فَقُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجَسِ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۳۰۵۲۳) حضرت زبرقان العبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تو بیت الخلاء میں داخل ہو تو یوں کہہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں گندگی، نجاست، خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت، شیطان مردود سے۔

(۱۸۰) ما يقول الرّجل وما يدعو بِهِ إذا خرج مِن المخرجِ

جب آدمی بیت الخلاء سے نکلے تو یہ کلمات پڑھے اور یوں دعا کرے

(۳۰۵۲٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ ، قَالَ: غُفْرَانَكَ.

(۳۰۵۲۴) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے: اے اللہ! میں تجھ سے بخشش کا سوال کرتا ہوں۔

(۳۰۵۲٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، أَنَّ نُوحًا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إذَا فَرَغَ مِنَ الْغَائِطِ ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الأَذَى وَعَافَانِي.

(۳۰۵۲۵) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام جب بیت الخلاء سے فارغ ہوتے تو یوں دعا فرماتے: سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

(۳۰۵۲٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوَّامٌ ، قَالَ: حُدِّثْت أَنَّ نُوحًا عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذَاقَنِي لَذَّتَهُ وَأَبْقَى فِي مَنْفَعَتَهُ وَأَذْهَبَ عَنِّي أَذَاهُ.

(۳۰۵۲۶) حضرت عوام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام یوں دعا کرتے تھے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے لذت چکھائی۔ اور مجھ میں اس کی منفعت کو باقی رکھا۔ اور مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی۔

(۳۰۵۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَوَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ ، أَنَّ أَبَا ذَرٍّ كَانَ يَقُولُ إذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلاَءِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الأَذَى وَعَافَانِي.

(۳۰۵۲۷) حضرت ابو علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یوں دعا کرتے تھے: سب تعریفیں اللہ

ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

(۳۰۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا خَرَجَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْخَلاءِ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي مَا يُؤْذِينِي وَأَمْسَكَ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِي.

(۳۰۵۲۸) حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک بیت الخلاء سے نکلے تو یوں دعا کرے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور جو چیز مجھے نفع پہنچانے والی ہے اس کو روک دیا۔

(۳۰۵۲۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلاءِ ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَمَاطَ عَنِّي الأَذَى وَعَافَانِي.

(۳۰۵۲۹) حضرت منہال بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یوں دعا فرماتے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کر دیا اور مجھے چین دیا۔

(۳۰۵۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ يَقُولُ إِذَا خَرَجَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الأَذَى وَعَافَانِي.

(۳۰۵۳۰) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یوں دعا فرماتے! سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

(۱۸۱) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْمَمْلُوكَ مَا يَدْعُو بِهِ

اس آدمی کا بیان جو غلام خریدتا ہے تو وہ یوں دعا کرے

(۳۰۵۳۱) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا اشْتَرَى مَمْلُوكًا ، قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ ،وَاجْعَلْهُ طَوِيلَ الْعُمُرِ كَثِيرَ الرِّزْقِ.

(۳۰۵۳۱) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جب کوئی غلام خریدتے تو یوں دعا فرماتے: اے اللہ! تو اس میں برکت عطا فرما، اور اس کو لمبی عمر والا اور زیادہ رزق والا بنا دے۔

تم كتاب الدعاء والحمد لله كثيرا على آلائه ونعمه

(کتاب الدعاء مکمل ہوئی۔ بہت زیادہ تعریفیں ہیں اللہ کے لیے اس کی عطاؤں اور نعمتوں کی بنا پر)

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

فضائل قرآن کا بیان

(۱) ما جاء فِي إعرابِ القرآنِ

قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھنے سے متعلق روایات کا بیان

(۳۰۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْرِبُوا الْقُرْآنَ وَالْتَمِسُوا غَرَائِبَهُ. (ابویعلی ۶۵۲۹۔ احمد ۴۴۵)

(۳۰۵۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو اور اس کے اسرار و غرائب تلاش کرو۔

(۳۰۵۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: أَعْرِبُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۵۳۳) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو۔

(۳۰۵۳٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ إلَى أَبِي مُوسَى: أَمَّا بَعْدُ فَتَفَقَّهُوا فِي السُّنَّةِ ، وَتَفَقَّهُوا فِي الْعَرَبِيَّةِ ، وَأَعْرِبُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ عَرَبِيٌّ ، وَتَمَعْدَدُوا فَإِنَّكُمْ مَعْدِيُّونَ.

(۳۰۵۳۴) حضرت عمر بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا اور فرمایا: حمد وصلوۃ کے بعد۔ پس تم لوگ سنت میں سمجھ بوجھ پیدا کرو، اور عربی زبان میں سمجھ بوجھ پیدا کرو، اور قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو۔ اس لیے کہ وہ عربی زبان میں ہے، اور تم قبیلہ معد کی طرف خود کو منسوب کرو اس لیے کہ تم قبیلہ معد والے ہو۔

(۳۰۵۳٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حدَّثَنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ كَمَا تَعَلَّمُونَ حِفْظَ الْقُرْآنِ.

(۳۰۵۳۵) حضرت یحییٰ بن یعمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عربی زبان کو ایسے سیکھو جیسے قرآن کو زبانی یاد کرتے ہو۔

(۳۰۵۳۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: أَعْرِبُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۵۳۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو۔

(۳۰۵۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُقْبَةَ الأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاءِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَعْرِبُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ عَرَبِيٌّ.

(۳۰۵۳۷) حضرت ابو العلاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو۔ اس لیے کہ وہ عربی زبان میں ہے۔

(۳۰۵۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: لأَنْ أَقْرَأَ الآيَةَ بِإِعْرَابٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَ كَذَا وَكَذَا آيَةً بِغَيْرِ إِعْرَابٍ.

(۳۰۵۳۸) حضرت ابن بریدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص نے ارشاد فرمایا: میرے لیے قرآن کی ایک آیت کو اعراب کی وضاحت کے ساتھ پڑھنا قرآن کی اتنی اور اتنی آیات کو اعراب کی وضاحت کے بغیر پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۳۰۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ وَلَدَهُ عَلَى اللَّحْنِ.

(۳۰۵۳۹) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کو غلطی پر مارا کرتے تھے۔

(۳۰۵۴۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ ، وَاللهِ مَا أَرَاكَ تَلْحَنُ ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي ، إِنِّي سَبَقْتُ اللَّحْنَ.

(۳۰۵۴۰) حضرت ابو موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو سعید! اللہ کی قسم میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ رحمہ اللہ غلطی کرتے ہیں۔ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا! اے میرے بھتیجے! سبقت لسانی کی وجہ سے غلطی کر جاتا ہوں۔

(۳۰۵۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اسْتَشَارَ عُمَرَ فِي جَمْعِ الْقُرْآنِ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَالَ: أَنْتُمْ قَوْمٌ تَلْحَنُونَ ، وَاسْتَشَارَ عُثْمَانَ فَأَذِنَ لَهُ.

(۳۰۵۴۱) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قرآن جمع کرنے کے بارے میں مشورہ طلب کیا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے انکار فرما دیا: اور فرمایا: تم تو ایسے لوگ ہو جو غلطیاں کرتے ہو اور انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مشورہ مانگا۔ تو انہوں نے اجازت مرحمت فرما دی۔

(۳۰۵۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ نَقْطِ الْمَصَاحِفِ فَقَالَ:

أَخَافُ أَنْ تَزِيدُوا فِي الْحُرُوفِ ، أَوْ تَنْقُصُوا مِنْهَا ، وَسَأَلْتُ الْحَسَنَ فَقَالَ: أَمَا بَلَغَكَ مَا كَتَبَ بِهِ عُمَرُ أَنْ تَعَلَّمُوا الْعَرَبِيَّةَ وَحُسْنَ الْعِبَادَةِ وَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ.

(۳۰۵۴۲) حضرت ابورجاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے قرآن میں نقطے لگانے کے متعلق پوچھا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے خوف ہے کہ تم لوگ حروف میں کمی زیادتی کرو گے۔ اور میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے پوچھا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تمہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وہ بات نہیں پہنچی جو انہوں نے خط میں لکھی تھی: کہ تم عربی سیکھو۔ اور اچھے طریقہ سے عبادت کرنا سیکھو۔ اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرو۔

(٣٠٥٤٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُبْلاَنِيِّ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: إِنِّي لأُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهُ كَمَا أُنْزِلَ يَعْنِي إِعْرَابَ الْقُرْآنِ.

(۳۰۵۴۳) حضرت یونس بن میسرہ الجبلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: میں پسند کرتی ہوں کہ میں قرآن کو ایسے پڑھوں جیسے وہ اترا ہے۔ یعنی: قرآن کے اعراب کو واضح کر کے پڑھو۔

(٣٠٥٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ: انْتَهَى عُمَرُ إِلَى قَوْمٍ يُقْرِءُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، فَلَمَّا رَأَوْا عُمَرَ سَكَتُوا فَقَالَ: مَا كُنْتُمْ تُرَاجِعُونَ قُلْنَا: كَانَ يُقْرِءُ بَعْضُنَا بَعْضًا ،فَقَالَ: اقْرَؤُوا ، وَلاَ تَلْحَنُوا.

(۳۰۵۴۴) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کے پاس گئے جن میں سے بعض بعض کو قرآن پڑھا رہے تھے۔ پس جب ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہ خاموش ہو گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کس چیز کا مذاکرہ کر رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا: ہم میں سے بعض بعض کو قرآن پڑھا رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پڑھو اور غلطی مت کرنا۔

(٣٠٥٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ: كَلاَمُ أَهْلِ السَّمَاءِ الْعَرَبِيَّةُ ، ثُمَّ قَرَأَ: (حم وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ،وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ) .

(۳۰۵۴۵) حضرت ثعلبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مقاتل بن حیان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: آسمان والوں کی زبان عربی ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی: حم۔ قسم ہے کتاب کی جو ہر بات کھول کر بیان کرنے والی ہے، ہم نے ہی اسے بنایا قرآنِ عربی تاکہ تم سمجھو۔ اور یہ قرآن لوح محفوظ میں ہمارے پاس بہت بلند مرتبہ ہے اور حکمت سے بھرا ہوا ہے۔

(٣٠٥٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: تَعَلَّمُوا اللَّحْنَ وَالْفَرَائِضَ فَإِنَّهُ مِنْ دِينِكُمْ.

(۳۰۵۴۶) حضرت مورق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کا صحیح تلفظ اور فرائض سیکھو۔ پس یہ بھی تمہارے دین میں سے ہے۔

(۳۰۵۴۷) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ سَوَادَةَ بْنِ الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ عِرْفَانُهُ اللَّحْنَ.

(۳۰۵۴۷) حضرت سوادہ بن الجعد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر ؒ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا غلطی کو پہچاننا اس کے فقیہ ہونے کی علامت ہے۔

(۳۰۵۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ خُلَيْدٍ الْعَصَرِيِّ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا سَلْمَانُ أَتَيْنَاهُ لِيَسْتَقْرِئَنَا الْقُرْآنَ ، فَقَالَ : الْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ فَاسْتَقْرِئُوهُ رَجُلاً عَرَبِيًّا ، فَاسْتَقْرَأْنَا زَيْدَ بْنَ صُوحَانَ ، فَكَانَ إِذَا أَخْطَأَ أَخَذَ عَلَيْهِ سَلْمَانُ ، فَإِذَا أَصَابَ ، قَالَ : أَيْمُ اللهِ.

(۳۰۵۴۸) حضرت خُلید العصری ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلمان ؓ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ وہ ہمیں قرآن پڑھائیں۔ پس وہ فرمانے لگے: قرآن تو عربی زبان میں ہے۔ پس تم کسی عربی آدمی سے پڑھو۔ تو ہم نے حضرت زید بن صوحان ؒ سے پڑھوایا۔ پس جب بھی وہ غلط پڑھتے تو حضرت سلمان ؓ ان کو پکڑ لیتے۔ اور جب وہ درست پڑھتے تو فرماتے: اللہ کی قسم ایسے ہی ہے۔

(۲) فِي تعلِيمِ القرآن كم آيةً

قرآن کی تعلیم کے بارے میں: کتنی آیات سیکھی جائیں؟

(۳۰۵۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَنْ كَانَ يُقْرِئُنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقْتَرِئُونَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ آيَاتٍ ، وَلا يَأْخُذُونَ فِي الْعَشْرِ الأُخْرَى حَتَّى يَعْلَمُوا مَا فِي هَذِهِ مِنَ الْعَمَلِ وَالْعِلْمِ ، قَالَ : فَعَلِمْنَا الْعَمَلَ وَالْعِلْمَ. (احمد ۴۱۰۔ ابن سعد ۱۷۲)

(۳۰۵۴۹) حضرت ابو عبد الرحمن ؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا اس شخص نے جو نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے اور ہمیں قرآن پڑھایا کرتے تھے۔ آپ ؓ نے فرمایا: بے شک صحابہ ؓ رسول اللہ ﷺ سے دس آیات سیکھتے تھے: اور اگلی دس آیات اس وقت تک نہیں سیکھتے تھے جب تک کہ انہیں یقین ہوجاتا کہ جو سیکھا ہے وہ عمل اور علم میں بھی ہے۔ آپ ؓ نے فرمایا: ہم نے علم اور عمل دونوں سیکھے تھے۔

(۳۰۵۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ خَمْسَ آيَاتٍ خَمْسَ آيَاتٍ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهُ خَمْسًا خَمْسًا. (بیہقی ۱۹۵۸)

(۳۰۵۵۰) حضرت خالد بن دینار ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ؒ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو پانچ، پانچ آیات کر کے

سیکھو، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ بھی پانچ پانچ آیات سیکھتے تھے۔

(۳۰۵۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا خَمْسًا.

(۳۰۵۵۱) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن رحمہ اللہ ہمیں پانچ پانچ آیات سکھاتے تھے۔

(۲) ثواب من قرأ حروف القرآنِ

قرآن کے حروف پڑھنے والے کا ثواب

(۳۰۵۵۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يُكْتَبُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِنْهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَيُكَفَّرُ بِهِ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ، أَمَا إِنِّي لاَ أَقُولُ : (الم) وَلَكِنْ أَقُولُ : أَلِفٌ عَشْرٌ وَلاَمٌ عَشْرٌ وَمِيمٌ عَشْرٌ. (حاکم ۵۵۵)

(۳۰۵۵۲) حضرت قیس بن سکن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو سیکھو۔ اس لیے کہ قرآن کے ایک حرف پڑھنے کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔ باقی میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے، لیکن یوں کہتا ہوں! الف کے بدلہ دس نیکیاں ہیں، اور لام کے بدلہ دس نیکیاں ہیں، اور میم کے بدلہ دس نیکیاں ہیں۔

(۳۰۵۵۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ كُتِبَ لَهُ حَسَنَةٌ ، لاَ أَقُولُ : ﴿الم ذَلِكَ الْكِتَابُ﴾ وَلَكِنَّ الْحُرُوفَ مُقَطَّعَةٌ عَنِ الأَلِفِ وَاللامِ وَالْمِيمِ. (بزار ۲۳۲۳۔ طبرانی ۳۱۶)

(۳۰۵۵۳) حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھتا ہے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الم ذالک الکتاب کے بارے میں۔ لیکن یوں کہتا ہوں۔ کہ حروف مقطعات میں سے الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔

(۳۰۵۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ ، قَالَ : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْجُرُكُمْ عَلَى تِلاَوَتِهِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ، أَمَا إِنِّي لاَ أَقُولُ : (الم) وَلَكِنْ أَلِفٌ وَلاَمٌ وَمِيمٌ.

(۳۰۵۵۴) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو سیکھو اور اس کی تلاوت کرو اللہ تمہیں اس کی تلاوت کرنے پر ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں ثواب میں عطا کرتے ہیں۔ اور میں نہیں کہتا: الم ایک حرف ہے، لیکن یوں کہتا ہوں کہ الف ایک حرف اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔

(۳۰۵۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الضَّبِّيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَوِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمَحْوُ

عَشْرِ سَیِّئَاتٍ.

(۳۰۵۵۵) حضرت علقمہ رحمہ اللہ یا حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی رضا کے لیے قرآن پڑھتا ہے۔ تو اسے ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں ملتی ہیں، اور دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔

(٤) فِی حسنِ الصَّوتِ بِالقرآنِ

قرآن کو اچھی آواز میں پڑھنے کا بیان

(۳۰۵۵٦) حَدَّثَنَا حفص بْنُ غِیَاثٍ ، وَوَکِیعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَیِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِکُمْ.

(۳۰۵۵٦) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعہ مزین کرو۔

(۳۰۵۵۷) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَسَمِعَ قِرَائَةَ رَجُلٍ فَقَالَ: مَنْ هَذَا ؟ فقیل عَبْدُ اللهِ بْنُ قَیْسٍ ، فَقَالَ: لَقَدْ أُوتِیَ هَذَا مِنْ مَزَامِیرِ آلِ دَاوُد. (احمد ۳۵۴۔ نسائی ۱۰۹۲)

(۳۰۵۵۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی تو فرمایا: یہ شخص کون ہے؟ بتلایا گیا: حضرت عبداللہ بن قیس رحمہ اللہ، تو آپ نے ارشاد فرمایا: البتہ اس شخص کو آل داؤد علیہ السلام کی بانسریوں میں سے حصہ دیا گیا ہے۔

(۳۰۵۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ أُوتِیَ الأَشْعَرِیُّ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِیرِ آلِ دَاوُد. (بخاری ۱۰۸۷۔ مسلم ۵۴۶)

(۳۰۵۵۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق قبیلہ اشعر والوں کو آل داؤد کی بانسریوں میں سے ایک حصہ دیا گیا ہے۔

(۳۰۵۵۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَیْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَاب ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لأَبِی مُوسَى وَسَمِعَهُ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ: لَقَدْ أُوتِیَ أَخُوکُمْ مِنْ مَزَامِیرِ آلِ دَاوُد.

(۳۰۵۵۹) حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا قرآن سنا تو ان سے ارشاد فرمایا: تحقیق تمہارے بھائیوں کو مزامیر آل داؤد میں سے حصہ دیا گیا ہے۔

(۳۰۵٦۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرٍ ، بَلَغَنِی عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ، أَوْ نَحْوِهِ. (دارمی ۱۴۸۹۔ احمد ۱٦۷)

(۳۰۵۶۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

(٣٠٥٦١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: حَسِّنُوا أَصْوَاتَكُمْ بِالْقُرْآنِ.

(۳۰۵۶۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعہ خوبصورت بناؤ۔

(٣٠٥٦٢) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَهِيكٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ.

(۳۰۵۶۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔

(٣٠٥٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رِوَايَةً، قَالَ: مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ كَإِذْنِهِ لِعَبْدٍ يَتَرَنَّمُ بِالْقُرْآنِ.

(۳۰۵۶۳) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سلمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ اتنا کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے جتنا کہ اس بندے کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو کلام الٰہی خوش الحانی سے پڑھتا ہو۔

(٣٠٥٦٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوس ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: أَحْسَنُ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ أَخْشَاهُمْ لِلَّهِ.

(۳۰۵۶۴) حضرت طاووس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ لوگوں میں خوبصورت آواز سے قرآن پڑھنے والے وہ لوگ ہیں جو اللہ سے سب سے زیادہ ڈرتے ہیں۔

(٣٠٥٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ طَاوُوس ، سُئِلَ مَنْ أَقْرَأُ النَّاسِ ؟ قَالَ: مَنْ إِذَا قَرَأَ رَأَيْته يَخْشَى اللَّهَ ، قَالَ: وَكَانَ طَلْقٌ مِنْ أُولَئِكَ.

(۳۰۵۶۵) حضرت عبدالکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طاووس رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: لوگوں میں سے سب سے اچھا قرآن پڑھنے والا کون شخص ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس کو تو دیکھے کہ وہ قرآن پڑھتے ہوئے اللہ سے خوف کھاتا ہے، اور فرمایا: حضرت طلق رضی اللہ عنہ ان میں سے ہیں۔

(٣٠٥٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى فَجَنَّنَا اللَّيْلَ إِلَى بُسْتَانٍ خَرِبٍ ، قَالَ: فَقَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَ قِرَائَةً حَسَنَةً.

(۳۰۵۶۶) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ پس جب رات ہوگئی تو ہم نے ایک ویران باغ میں پناہ لی۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے رات کو قیام کیا اور بہت ہی اچھی تلاوت فرمائی۔

(٣٠٥٦٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يَقْرَأُ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعْنَ فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ: لَوْ عَلِمْت لَحَبَّرْت تَحْبِيرًا ، أَوْ لَشَوَّقْت تَشْوِيقًا.

(۳۰۵۶۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ رات کو قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بہت شوق سے سنتی تھیں۔ پس جب انہیں بتلایا گیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں مزید خوش نما آواز میں پڑھتا یا یوں فرمایا: میں اور زیادہ شوق سے پڑھتا۔

(۵) فِي التَّطرِيبِ من كرهه

گانے کے انداز میں پڑھنے کا بیان، جو لوگ اس کو ناپسند سمجھتے ہیں

(۳۰۵۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّان ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَلْحَةَ ، أَنَّ رَجُلاً قَرَأَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَطَرَّبَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ الْقَاسِمُ ، وَقَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾.

(۳۰۵۶۸) حضرت عمران بن عبد اللہ بن طلحہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک آدمی رمضان میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قرآن مجید کی تلاوت گنگنانے کے آواز میں کر رہا تھا: تو حضرت قاسم رحمہ اللہ نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: اللہ نے ارشاد فرمایا ہے: حالانکہ وہ زبردست کتاب ہے۔ نہیں آسکتا ہے اس کے پاس باطل نہ سامنے سے اور نہ پیچھے سے، یہ نازل کردہ ہے اس ہستی کی طرف سے جو بڑی حکمت والی اور قابل تعریف ہے۔

(۳۰۵۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، أَنَّ رَجُلاً قَرَأَ عِنْدَ أَنَسٍ فَطَرَّبَ فَكَرِهَ ذَلِكَ أَنَسٌ.

(۳۰۵۶۹) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گنگنا کر قرآن کی تلاوت کی۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کو ناپسند کیا۔

(۳۰۵۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّان ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، أَنَّ زِيَادًا النُّمَيْرِيَّ جَاءَ مَعَ الْقُرَّاءِ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فقيل لَهُ: اقْرَأْ ، فَرَفَعَ صَوْتَهُ ، وَكَانَ رَفِيعَ الصَّوْتِ ، فَكَشَفَ أَنَسٌ عَن وَجْهِهِ الْخِرْقَةَ ، وَكَانَ عَلَى وَجْهِهِ خِرْقَةٌ سَوْدَاءُ ، فَقَالَ: مَا هَذَا ؟ مَا هَكَذَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ، وَكَانَ إِذَا رَأَى شَيْئًا يُنْكِرُهُ كَشَفَ الْخِرْقَةَ عَن وَجْهِهِ.

(۳۰۵۷۰) حضرت عبید اللہ بن ابی بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زیاد النمیری رحمہ اللہ چند قراء کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو ان کو کہا گیا: تلاوت کیجیے۔ تو انہوں نے اونچی آواز کی اور وہ بلند آواز کے مالک تھے۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھایا۔ اور ان کے چہرے پر ایک کالے رنگ کا کپڑا تھا۔ پھر فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے تو نہیں کرتے تھے۔ اور جب آپ رضی اللہ عنہ کسی چیز کو برا سمجھتے تھے تو اپنے چہرے سے کپڑا اٹھا لیتے تھے۔

(۳۰۵۷۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ: كَانَ أَحَدُهُمْ يَمُدُّ بِالآيَةِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ.

(۳۰۵۷۱) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن الاسود رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک آدھی رات کو آیات بلند آواز سے پڑھتے تھے۔

(۶) فِي فضلِ من قرأ القرآن

قرآن پڑھنے والے کی فضیلت کا بیان

(۳۰۵۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّدُوسِيُّ ، عَنْ مِعْفَسِ بْنِ عِمْرَانَ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ ، فَقُلْتُ: مَا فَضْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى مَنْ لَمْ يَقْرَأْهُ مِمَّنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ عَدَدَ دَرَجِ الْجَنَّةِ عَلَى عَدَدِ آيِ الْقُرْآنِ ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِمَّنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَفْضَلَ مِمَّنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ.

(۳۰۵۷۲) حضرت معفس بن عمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا: جنتی لوگوں میں قرآن پڑھنے والے کی قرآن نہ پڑھنے والے پر کیا فضیلت ہے، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا! بے شک جنت کے درجوں کی تعداد قرآن کی آیتوں کی تعداد کے بقدر ہے۔ کوئی شخص بھی جنت میں داخل نہیں ہوگا جو قرآن پڑھنے والے سے زیادہ افضل ہو۔

(۳۰۵۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَكَأَنَّمَا اسْتُدْرِجَتِ النُّبُوَّةُ بَيْنَ جَنْبَيْهِ إِلاَّ أَنَّهُ لاَ يُوحَى إِلَيْهِ. (حاکم ۵۵۲)

(۳۰۵۷۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن پڑھا، اس نے علوم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا، گو اس کی طرف وحی نہیں بھیجی جاتی۔

(۳۰۵۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو بِشْرٍ الْحَلَبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ فَاقَةَ لِعَبْدٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، وَلا غِنَى لَهُ بَعْدَهُ.

(۳۰۵۷۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی فاقہ نہیں ہوگا اس بندے کو جو قرآن پڑھتا ہے، اور نہ اس کے بعد کبھی اس کو ایسا غنا نصیب ہوگا۔

(۳۰۵۷٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاتَّبَعَ مَا فِيهِ ، هَدَاهُ اللَّهُ مِنَ الضَّلالَةِ ، وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُوءَ الْحِسَابِ ، وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلا يَضِلُّ وَلا يَشْقَى﴾.

(۳۰۵۷۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے اور جو اس میں تعلیمات ہیں ان کی پیروی کرے۔ تو اللہ اس کو گمراہی سے ہدایت نصیب فرمائیں گے۔ اور اسے قیامت کے دن برے حساب سے

بچ نہیں گے۔ اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ نے فرمایا: پس جس نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ ہی بد بخت ہوگا۔

(۳۰۵۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن عمرو بن قيس عن عكرمة عن ابن عباس قَالَ: ضَمِنَ اللَّهُ لمن قَرَأَ الْقُرْآنَ أَلاَّ يَضِلَّ فِي الدُّنْيَا وَلا يَشْقَى فِي الآخِرَةِ ثم تلا: ﴿فَمَنَ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلا يَضِلُّ وَلا يَشْقَى﴾.

(۳۰۵۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کے لیے ذمہ لیا ہے کہ وہ دنیا میں گمراہ اور آخرت میں بد بخت نہیں ہوگا۔

(۳۰۵۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: إِنَّ أَبْقَى النَّاسِ عُقُولاً قَرَأَةُ الْقُرْآنِ.

(۳۰۵۷۷) حضرت عبد الملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ اچھی عقل والے وہ ہیں جو قرآن پڑھنے والے ہیں۔

(۳۰۵۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا﴾.

(۳۰۵۷۸) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے تو وہ ادھیڑ عمر تک نہیں پہنچے گا۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت کی: تاکہ وہ نہ جانے سب کچھ جاننے کے بعد۔

(۳۰۵۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَكَأَنَّمَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَنْ بَلَغَ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ﴾.

(۳۰۵۷۹) حضرت موسیٰ بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن کعب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن پڑھا گویا اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے یہ آیت پڑھی، اور ہر وہ شخص جس کو یہ پہونچے کیا تم گواہی دیتے ہو؟۔

(۳۰۵۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ: مَنِ اسْتَظْهَرَ الْقُرْآنَ كَانَتْ لَهُ دَعْوَةٌ إِنْ شَاءَ يُعَجِّلُهَا لِدُنْيَا ، وَإِنْ شَاءَ لآخِرَةٍ.

(۳۰۵۸۰) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن کو زبانی حفظ کیا تو اس کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ اگر چاہے تو جلدی ہی دنیا میں مانگ لے اور اگر چاہے تو آخرت کے لیے چھوڑ دے۔

(۷) فِي القرآنِ بأيِّ لِسانٍ نزل

قرآن کے بارے میں کہ وہ کون سی زبان میں اُترا؟

(۳۰۵۸۱) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ ، أَنَّ عُثْمَانَ ، قَالَ: إِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ يَعْنِي الْقُرْآنَ.

(۳۰۵۸۱) حضرت عبید بن السباق ویشیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک قرآن قریش کی زبان میں اترا۔

(۳۰۵۸۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حدَّثَنا سَلَمَةُ بْن نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِكُلِّ لِسَانٍ.

(۳۰۵۸۲) حضرت سلمہ بن نبیط ویشیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ویشیہ نے ارشاد فرمایا: قرآن سب زبانوں میں اترا ہے۔

(۳۰۵۸۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِكُلِّ لِسَانٍ.

(۳۰۵۸۳) حضرت ابواسحاق ویشیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابومیسرہ ویشیہ نے ارشاد فرمایا: قرآن سب زبانوں میں اترا ہے۔

(۳۰۵۸٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنِ الْحُبَابِ، عَن سيف، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، وَبِهِ كَلامُهُمْ.

(۳۰۵۸۴) حضرت سیف ویشیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد ویشیہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: قرآن قریش کی زبان میں اترا اور اس کے ساتھ ان کا کلام بھی ہے۔

(۳۰۵۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: ﴿الْمَاعُونُ﴾ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ: الْمَالُ.

(۳۰۵۸۵) حضرت ابن ابی ذئب ویشیہ فرماتے ہیں کہ امام زہری ویشیہ نے ارشاد فرمایا: الماعون کو قریش کی زبان میں مال کہتے ہیں۔

(۳۰۵۸٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَن عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِنَا يَعْنِي قُرَيْش.

(۳۰۵۸۶) حضرت جریر بن حازم ویشیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ بن خالد ویشیہ نے ارشاد فرمایا: قرآن تو ہماری زبان میں نازل ہوا ہے یعنی قریش کی زبان میں۔

(۳۰۵۸۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ: أَنَّ لِسَانَ جُرْهُمٍ كَانَ عَرَبِيًّا.

(۳۰۵۸۷) حضرت حسین بن واقد ویشیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن بریدہ ویشیہ نے ارشاد فرمایا: بے شک قبیلہ جرہم والوں کی زبان عربی تھی۔

(۸) فيما نزل بِلِسانِ الحبشةِ

ان الفاظ کا بیان جو حبشہ کی زبان میں نازل ہوئے

(۳۰۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَن سَعِدِ بْنِ عِيَاضٍ: ﴿ كَمِشْكَاةٍ ﴾ قَالَ: كَكُوَّةٍ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ.

(۳۰۵۸۸) حضرت ابواسحاق ویشیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عیاض ویشیہ نے ارشاد فرمایا: مشکوۃ حبشی زبان میں طاقچہ کو کہتے ہیں۔

(۳۰۵۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَن عِكْرِمَةَ ، قَالَ: (طه) بِالْحَبَشِيَّةِ: يَا رَجُلُ.

(۳۰۵۸۹) حضرت عمر بن ابی زائدہ ویشیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ویشیہ نے ارشاد فرمایا: طٰہ: حبشی زبان میں اے آدمی کے معنی

میں ہے۔

(۳۰۵۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: هُوَ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ: إذا قام نشأ.

(۳۰۵۹۰) حضرت ابواسحاق ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ویشید نے ارشادفرمایا: نشأ حبشہ کی زبان میں قام یعنی کھڑے ہونے کے معنی میں ہے۔

(۳۰۵۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي مُوسَى ﴿يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ﴾ قَالَ: أَجْرَيْنِ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ.

(۳۰۵۹۱) حضرت ابوالاحوص ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: اس آیت میں (تمھیں اس کی رحمت سے دو اجر دیے جائیں گے) حبشہ کی زبان میں دو اجر کے معنی میں مستعمل ہے۔

(۳۰۵۹۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ﴿إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ﴾ قَالَ: هُوَ بِالْحَبَشَةِ قِيَامُ اللَّيْلِ.

(۳۰۵۹۲) حضرت عمرو بن شرحبیل ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ویشید نے ارشادفرمایا: ان ناشئة اليل (بے شک رات کا اٹھنا): حبشہ کی زبان میں رات کے اٹھنے کو کہتے ہیں۔

(۹) ما فسّر بالرّومیّة

ان الفاظ قرآنی کا بیان جن کی رومی زبان میں وضاحت کی گئی

(۳۰۵۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ﴾ قَالَ: الْعَدْلُ بِالرُّومِيَّةِ.

(۳۰۵۹۳) حضرت جابر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویشید نے اللہ کے ارشاد ﴿وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ﴾ (اور تولو صحیح ترازو) کے بارے میں فرمایا: قسطاس رومی زبان میں عدل کو کہتے ہیں۔

(۳۰۵۹۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ﴾ قَالَ: هُوَ الْغِنَاءُ بِالْحِمْيَرِيَّةِ.

(۳۰۵۹۴) حضرت ابن ابی نجیح ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ویشید نے ارشادفرمایا: ﴿وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ﴾ تم گانا بجانے والے ہو۔ سامد حمیری زبان میں گانا بجانے کو کہتے ہیں۔

(۳۰۵۹۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: ﴿الْقِسْطَاسُ﴾ الْعَدْلُ بِالرُّومِيَّةِ.

(۳۰۵۹۵) حضرت جابر ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویشید نے ارشادفرمایا: ﴿الْقِسْطَاسُ﴾ رومی زبان میں عدل کو کہتے ہیں۔

(۱۰) ما فسّر بِالنّبطِيّةِ

جن الفاظ کی نبطی زبان میں وضاحت کی گئی

(۳۰۵۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: (طه) بِالنَّبَطِيَّةِ: ايطه يَا رَجُلُ.

(۳۰۵۹۶) حضرت سالم ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر ویشی نے ارشاد فرمایا: طه: نبطی زبان میں اے آدمی کے معنی میں ہے۔

(۳۰۵۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: (طه) يَا رَجُلُ بِالنَّبَطِيَّةِ.

(۳۰۵۹۷) حضرت قرۃ بن خالد ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک ویشی نے ارشاد فرمایا: طه نبطی زبان میں اے آدمی کے معنی میں ہے۔

(۳۰۵۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ: (طه) يَا رَجُلُ بِالنَّبَطِيَّةِ.

(۳۰۵۹۸) حضرت خُصیف ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ ویشی نے ارشاد فرمایا: طه: نبطی زبان میں اے آدمی کے معنی میں ہے۔

(۳۰۵۹۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَابُورَ ، عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ قَالَ: هِيَ بِالنَّبَطِيَّةِ: هَلُمَّ لَكَ.

(۳۰۵۹۹) حضرت عطیہ ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ نبطی زبان میں "تم آجاؤ" کے معنی میں ہے۔

(۱۱) ما فسّر بِالفارِسِيّةِ

ان الفاظ کا بیان جن کی فارسی میں وضاحت کی گئی

(۳۰۶۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ﴾ قَالَ: هِيَ بِالْفَارِسِيَّةِ سنك ، وَكِلْ حَجَرٍ وَطِينٍ.

(۳۰۶۰۰) حضرت عکرمہ ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آیت ﴿حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ﴾ مٹی کی کنکریاں کے بارے میں فرمایا: یہ فارسی زبان میں مٹی کی کنکریوں کو کہتے ہیں۔

(۳۰۶۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ﴿حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ﴾ قَالَ: هِيَ بِالْفَارِسِيَّةِ.

(۳۰۶۰۱) حضرت جابر ویشی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سابط ویشی نے فرمایا: (مٹی کے گارے کی کنکریاں) یہ فارسی زبان میں ہے۔

(۳۰۶۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ

یُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ﴾ قَالَ: هُوَ كَقَوْلِ الأَعَاجِمِ زهر هَزَارْسَال، أَیْ عِشْ أَلْف سَنَةٍ.

(۳۰۶۰۲) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت (ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ کاش اسے ہزار سال کی عمر ملے) کے بارے میں فرمایا: یہ عجمیوں کے محاورے کی طرح ہے۔ زھر ہزار سال یعنی جیو ہزار سال۔

(۳۰۶۰۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ: إِنَّ الْمَلاَئِكَةَ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ يَتَكَلَّمُونَ الْفَارِسِيَّةَ الدُّرِّيَّةَ.

(۳۰۶۰۳) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً وہ فرشتے جو عرش اٹھاتے ہیں جو مشرق کی فارسی زبان میں کلام کرتے ہیں۔

(۳۰۶۰٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: كَلاَمُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ السُّرْيَانِيَّةُ.

(۳۰۶۰۴) حضرت بیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کی بات چیت سریانی زبان میں ہوگی۔

(۱۲) ما يفسر بالشِّعرِ مِن القرآنِ

قرآن کی جن آیات کی اشعار میں تفسیر کی گئی

(۳۰۶۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَن مِسْمَعِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنِ الشَّيْءِ مِنَ الْقُرْآنِ أَنْشَدَ أَشْعَارًا مِنْ أَشْعَارِهِمْ.

(۳۰۶۰۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے جب قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر پوچھی جاتی تو جواب میں اہل عرب کے اشعار سناتے۔

(۳۰۶۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَن قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَا كُنْت أَدْرِي مَا قَوْلُهُ: ﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ﴾ حَتَّى سَمِعْت بِنْتَ ذِي يَزَنَ تَقُولُ: تَعَالَ أُفَاتِحْك.

(۳۰۶۰۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے قرآن مجید کی اس آیت ﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ﴾ کے صحیح معنی کا اس وقت تک علم نہ تھا، جب تک میں نے بنت ذی یزن کا یہ قول نہیں سنا۔ تعال افا تحک.

(۳۰۶۰۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ عَامِرٍ ﴿فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ﴾ قَالَ: بِالأَرْضِ ، ثُمَّ أَنْشَدَ أَبْيَاتًا لأُمَيَّةَ: وَفِيهَا لَحْمُ سَاهِرَةٍ وَبَحْرٍ.

(۳۰۶۰۷) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ﴾ میں ساھرہ سے مراد زمین ہے۔ پھر انہوں نے دلیل کے طور پر امیہ کا یہ شعر پڑھا۔ وَفِيهَا لَحْمُ سَاهِرَةٍ وَبَحْرٍ.

(٣٠٦٠٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ فُرَاتٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: الْقَانِعُ السَّائِلُ ، ثُمَّ أَنْشَدَ أَبْيَاتًا لِلشَّمَّاخِ:

لَمَالُ الْمَرْءِ يُصْلِحُهُ فَيُغْنِي مَفَاقِرَهُ أَعَفُّ مِنَ الْقُنُوعِ

(٣٠٦٠٨) حضرت سعید بن جبیر ؒ قرآن مجید کی سورۃ حج میں آنے والے الفاظ القانع کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مانگنے والا ہے، پھر انہوں نے شماخ کا یہ شعر پڑھا۔

لَمَالُ الْمَرْءِ يُصْلِحُهُ فَيُغْنِي مَفَاقِرَهُ أَعَفُّ مِنَ الْقُنُوعِ

(٣٠٦٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ ، عَنْ شَيْخٍ يُكَنَّى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: الزَّنِيمُ اللَّئِيمُ الْمُلْزَقُ ، ثُمَّ أَنْشَدَ هَذَا الْبَيْتَ:

زَنِيمٌ تَدَاعَاهُ الرِّجَالُ زِيَادَةً كَمَا زِيدَ فِي عَرْضِ الْأَدِيمِ الْأَكَارِعُ

(٣٠٦٠٩) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زنیم ایسے شخص کو کہتے ہیں جو کمینہ ہو اور دھتکارا ہوا ہو۔ پھر وہ شعر پڑھتے۔

زَنِيمٌ تَدَاعَاهُ الرِّجَالُ زِيَادَةً كَمَا زِيدَ فِي عَرْضِ الْأَدِيمِ الْأَكَارِعُ

(٣٠٦١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي المعلى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ: (دَرَسْتَ) ، وَيَتَمَثَّلُ: دَارِسٌ كَطَعْمِ الصَّابِّ وَالْعَلْقَمِ.

(٣٠٦١٠) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی سورۃ انعام میں آنے والے لفظ دَرَسْتَ کو پڑھتے پھر یہ کہتے: دَارِسٌ كَطَعْمِ الصَّابِّ وَالْعَلْقَمِ.

(٣٠٦١١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْكَهْفِ ، عَنْ أَبِيهِ ﴿فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ﴾ قَالَ: نَذره ، وَقَالَ الشَّاعِرُ: قَضَتْ مِنْ يَثْرِب نَحْبَهَا فَاسْتَمَرَّتْ.

(٣٠٦١١) حضرت کہف ؒ فرماتے ہیں قرآن مجید کی آیت ﴿فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ﴾ میں نحبہ سے مراد نذر ہے، پھر یہ شعر کہتے: قَضَتْ مِنْ يَثْرِب نَحْبَهَا فَاسْتَمَرَّتْ.

(١٣) فِي تعاهدِ القرآنِ

قرآن کی دیکھ بھال کرنے کا بیان

(٣٠٦١٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْقُرْآنِ مَثَلُ الإِبِلِ الْمَعْقُولَةِ ، إِنْ عَقَلَهَا صَاحِبُهَا أَمْسَكَهَا ، وَإِنْ تَرَكَهَا ذَهَبَتْ.

(٣٠٦١٢) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جس کی اگلی ٹانگ کو گردن سے باندھ دیا گیا ہو۔ اگر اس کا مالک اس کی ٹانگ کو گردن سے باندھ دے گا تو وہ رکا رہے گا اور اگر خالی چھوڑ دے گا تو وہ چلا جائے گا۔

(٣٠٦١٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْتَنُوهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْمَخَاضِ مِنْ عُقُلِهَا.

(٣٠٦١٣) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو سیکھو اور اس کی خبر گیری کیا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ قرآن پاک جلد نکل جانے والا ہے سینوں سے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسیوں سے۔

(٣٠٦١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ قُلُوبِ الرِّجَالِ مِنَ الإِبِلِ مِنْ عُقُلِهَا.

(٣٠٦١٤) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کی خبر گیری کیا کرو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ قرآن جلد نکل جانے والا ہے مردوں کے دلوں سے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسیوں سے۔

(٣٠٦١٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: تَعَاهَدُوا هَذِهِ الْمَصَاحِفَ وَرُبَّمَا قَالَ: الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ قُلُوبِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهَا.

(٣٠٦١٥) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان مصاحف کی دیکھ بھال کیا کرو۔ اور کبھی فرماتے: قرآن کی دیکھ بھال کیا کرو۔ اس لیے کہ وہ جلد نکل جانے والا ہے سینوں سے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسیوں سے۔

(٣٠٦١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: تَعَاهَدُوا هَذَا الْقُرْآنَ فَلَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَ مَا لأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيت آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ. (بخاری ۵۰۳۲۔ ترمذی ۲۹۴۲)

(٣٠٦١٦) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس قرآن کی خبر گیری کیا کرو اس لیے کہ یہ جلد نکل جانے والا ہے سینوں سے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسیوں سے۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: برائی اس شخص کے لیے ہے جو یوں کہے: میں فلاں فلاں آیت بھول گیا۔ وہ بھولا نہیں بلکہ اسے بھلا دیا گیا۔

(١٤) فِي نِسيانِ القرآنِ

قرآن کو بھلا دینے کا بیان

(٣٠٦١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ فَائِدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي فُلاَنٌ ، عَنْ سَعْدٍ

بْنِ عُبَادَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنِيهِ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلاَّ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْذَمُ. (احمد ۲۸۴ـ طبرانی ۵۳۸۷)

(۳۰۶۱۷) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کوئی شخص جو قرآن کو پڑھے پھر اس کو بھلا دے مگر یہ کہ وہ اللہ سے ملے گا کوڑھ کی حالت میں۔

(۳۰۶۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ: مَا تَعَلَّمَ رَجُلٌ الْقُرْآنَ ، ثُمَّ نَسِيَهُ إِلاَّ بِذَنْبٍ ، ثُمَّ قَرَأَ الضَّحَّاكُ: ﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ﴾ ثُمَّ قَالَ الضَّحَّاكُ: وَأَيُّ مُصِيبَةٍ أَعْظَمُ مِنْ نِسْيَانِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۶۱۸) حضرت ابن ابی روّاد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا؛ کسی آدمی نے قرآن سیکھا پھر اس کو بھلا دیا ایسا کسی گناہ کی وجہ سے ہوا۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی اور جو پہنچتی ہے تمہیں کوئی مصیبت سو وہ کمائی ہوتی ہے تمہارے اپنے ہاتھوں کی۔ پھر حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے فرمایا: کون سی مصیبت جو قرآن بھولنے سے زیادہ بڑی ہو۔

(۳۰۶۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ، ثُمَّ نَسِيَهُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ حُطَّ عَنْهُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ ، وَجَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَخْصُومًا.

(۳۰۶۱۹) حضرت عبدالکریم ابوامیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن سیکھا پھر بغیر کسی عذر کے اسے بھلا دیا۔ تو ہر ایک آیت کے بدلے ایک درجہ کم کر دیا جاتا ہے، اور یہ شخص قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ قرآن اس سے جھگڑا کرے گا۔

(۳۰۶۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُغِيثٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الذُّنُوبُ فَلَمْ أَرَ فِيهَا شَيْئًا أَعْظَمَ مِنْ حَامِلِ الْقُرْآنِ وَتَارِكِهِ.

(ابو داؤد ۴۶۳ـ ترمذی ۲۹۱۶)

(۳۰۶۲۰) حضرت عبداللہ بن ابی مغیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے بہت سے گناہ پیش کیے گئے لیکن میں نے ان گناہوں میں قرآن کو یاد کر کے اس کو بھلا دینے سے زیادہ کوئی بڑا گناہ نہیں دیکھا۔

(۱۵) من كره أن يتأكّل بالقرآنِ

جو شخص ناپسند کرتا ہے کہ قرآن کے ذریعے سے کھائے

(۳۰۶۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاقِدٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ لِيَتَأَكَّلَ بِهِ النَّاسَ لَقِيَ اللَّهَ وَلَيْسَ عَلَى وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ.

(۳۰۶۲۱) حضرت واقد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زاذان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا؛ جو شخص قرآن پڑھے تاکہ اس کی وجہ سے لوگوں

سے کھائے قیامت کے دن وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔

(٣٠٦٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ بِهِ ، قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَهُ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ النَّاسَ بِهِ.

(۳۰۶۲۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ اللہ سے سوال کرو قبل اس کہ کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گے۔

(٣٠٦٢٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي فِرَاسٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : قَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَأَنَا أَحْسِبُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يُرِيدُ بِهِ الله ، فَقَدْ خُيِّلَ لِي الآنَ بِأَخَرَةٍ أَنِّي أَرَى قَوْمًا قَدْ قَرَؤُوهُ يُرِيدُونَ بِهِ النَّاسَ ، فَأَرِيدُوا اللَّهَ بِقِرَائَتِكُمْ ، وَأَرِيدُوا اللَّهَ بِأَعْمَالِكُمْ.

(۳۰۶۲۳) حضرت ابوفراس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک زمانہ گزرا ہے کہ میں نے گمان کیا کہ ایک شخص نے قرآن پڑھا اللہ کی رضا مندی کے لیے تحقیق مجھے ابھی خیال آیا اخیر میں میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جنہوں نے قرآن پڑھا اور اس کے ذریعہ لوگوں کا ارادہ کیا۔ پس تم لوگ اپنے پڑھنے کے ذریعہ اللہ کو راضی کرو۔ اور اپنے اعمال کے ذریعے اللہ کو راضی کرو۔

(٣٠٦٢٤) حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ بِهِ ، فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ النَّاسَ بِهِ. (ترمذی ۲۹۱۷۔ احمد ۴۳۹)

(۳۰۶۲۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص قرآن پڑھے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کے ذریعہ اللہ سے مانگے۔ عنقریب کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گے۔

(٣٠٦٢٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَاطْلُبُوا بِهِ مَا عِنْدَ الله ، قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَهُ أَقْوَامٌ يَطْلُبُونَ بِهِ مَا عِنْدَ النَّاسِ.

(۳۰۶۲۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ وہ چیز طلب کرو جو اللہ کے پاس ہے، قبل اس کہ کچھ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے اور اس کے ذریعہ وہ چیز طلب کریں گے جو لوگوں کے پاس ہوگی۔

(٣٠٦٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَسَلُوا اللَّهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَقْرَؤُهُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ إِقَامَةَ الْقَدَحِ يَتَعَجَّلُونَهُ ، وَلا يَتَأَجَّلُونَهُ.

(ابوداؤد ۸۲۷۔ احمد ۳۳۸)

(۳۰۶۲۶) حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کی تلاوت کرو اور اس کے ذریعہ اللہ سے مانگو اس لیے کہ عنقریب کچھ لوگ اس کی تلاوت کریں گے جو اس کے حروف کو جوئے کے تیر کی طرح سیدھا کر کے پڑھیں گے وہ جلدی کریں گے اور مہلت نہیں دیں گے۔

(۳۰۶۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِيَاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ ، قَالَ: كُنْتُ نَازِلاً عَلَى عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، فَلَمَّا حَضَرَ رَمَضَانُ جَائَهُ رَجُلٌ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ مِنْ قِبَلِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: إِنَّ الأَمِيرَ يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ ، وَيَقُولُ: إِنَّا لَمْ نَدَعْ قَارِئًا شَرِيفًا إِلاَّ وَقَدْ وَصَلَ إِلَيْهِ مِنَّا مَعْرُوفٌ ، فَاسْتَعِنْ بِهَذَيْنِ عَلَى نَفَقَةِ شَهْرِكَ هَذَا ، فَقَالَ عَمْرٌو: اقْرَأْ عَلَى الأَمِيرِ السَّلاَمَ وَقُلْ لَهُ: إنا وَالله مَا قَرَأْنَا الْقُرْآنَ نُرِيدُ بِهِ الدُّنْيَا ، وَرَدَّهُ عَلَيْهِ.

(۳۰۶۲۷) حضرت ابو ایاس معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمرو بن نعمان بن مقرن رحمہ اللہ کے ہاں مہمان تھا، پس جب رمضان کا مہینہ آیا تو حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک آدمی دو ہزار درہم لے کر آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: بے شک امیر نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے: یقیناً ہم نے کسی بھی نیک پڑھنے والے کو نہیں چھوڑا مگر یہ کہ اس کو ہماری طرف سے کچھ مال مل گیا۔ پس آپ ان روپوں کو اس مہینہ کے خرچ میں استعمال کیجئے۔ تو حضرت عمرو رحمہ اللہ نے فرمایا: امیر کو سلام کہیے گا اور ان سے کہنا: بے شک اللہ کی قسم ہم قرآن کو دنیا کی غرض سے نہیں پڑھتے۔ اور آپ رحمہ اللہ نے یہ ہدیہ واپس بھیج دیا۔

(۱٦) فِي التَّمَسُّكِ بِالقرآنِ

قرآن کو مضبوطی سے تھامنے کا بیان

(۳۰۶۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبْشِرُوا أَبْشِرُوا أَلَيْسَ تَشْهَدُونَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ ؟ قَالُوا: نَعَمْ ، قَالَ: فَإِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيكُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهِ ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا وَلَنْ تَهْلِكُوا بَعْدَهُ أَبَدًا. (ابن حبان ۱۲۲۔ عبد بن حمید ۴۸۳)

(۳۰۶۲۸) حضرت ابو شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: خوشخبری سنو، خوشخبری سنو، کیا تم لوگ گواہی نہیں دیتے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً یہ قرآن رسی ہے۔ جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور ایک سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے، پس تم اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ بے شک تم اس کے بعد ہرگز نہ گمراہ ہو گے اور نہ ہی کبھی ہلاک ہو گے۔

(٣٠٦٢٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ ، عَنْ أَبِي الْمُخْتَارِ الطَّائِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَخِي الْحَارِثِ الأَعْوَرِ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : كِتَابُ اللهِ فِيهِ خَبَرُ مَا قَبْلَكُمْ وَنَبَأُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ ، هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ ، هُوَ الَّذِي لاَ تَزِيغُ بِهِ الأَهْوَاءُ ، وَلا تَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ ، وَلا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ رَدٍّ ، وَلا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ ، هُوَ الَّذِي مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ ، وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ ، هُوَ حَبْلُ اللهِ الْمَتِينُ ، وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ ، وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ ، هُوَ الَّذِي مَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ ، وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ ، وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ دعا إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ، خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ. (ترمذی ۲۹۰۶۔ احمد ۹۱)

(۳۰۶۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ! کتاب اللہ میں تم سے پہلے لوگوں کی باتیں ہیں اور تم سے بعد والے لوگوں کی خبریں ہیں، اور تمہارے درمیان والے لوگوں کے لیے احکام ہیں۔ یہ حق و باطل کے درمیان فیصلہ ہے کوئی مذاق کی بات نہیں۔ اس کی وجہ سے نفس ٹیڑھا نہیں ہوتا۔ اور علماء کبھی اس سے سیر نہیں ہو سکتے اور بار بار پڑھے جانے سے یہ پرانا نہیں ہوتا۔ اور اس کے معانی کے اسرار و عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے۔ جو کوئی اس کو چھوڑ دیتا ہے بے رحمی کی وجہ سے تو خدا اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ اور جو کوئی اس کے علاوہ کسی اور چیز میں ہدایت کو تلاش کرتا ہے تو اللہ اسے گمراہ کر دیتا ہے۔ یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے۔ اور یہ نعمت اور حکمت سے بھرپور ہے۔ اور یہ سیدھا راستہ ہے۔ جو کوئی اس پر عمل کرتا ہے وہ اجر پاتا ہے، اور جو اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے وہ انصاف کرتا ہے۔ اور جو شخص اس کی طرف بلاتا ہے وہ سیدھے راستے کی طرف بلاتا ہے۔ اے اعور اس کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

(٣٠٦٣٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللهِ فَتَعَلَّمُوا مِنْ مَأْدُبَةِ اللهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ ، إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ حَبْلُ اللهِ ، وَهُوَ النُّورُ الْمُبِينُ ، وَالشِّفَاءُ النَّافِعُ ، عِصْمَةٌ لِمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ ، وَنَجَاةٌ لِمَنْ تَبِعَهُ ، لاَ يَعْوَجُّ فَيُقَوَّمُ ، وَلا يَزِيغُ فَيُسْتَعْتَبُ ، وَلا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ ، وَلا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ. (حاکم ۵۵۵)

(۳۰۶۳۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قرآن اللہ کا دستر خوان ہے، پس تم اپنی طاقت کے بقدر اللہ کے دستر خوان سے سیکھو۔ یہ قرآن اللہ کی رسی ہے، اور یہ واضح اور روشن نور ہے، اور شفا دینے والا اور نفع پہنچانے والا ہے، حفاظت کا ذریعہ ہے اس شخص کے لیے جو اسے مضبوطی سے پکڑ لے، اور نجات کا ذریعہ ہے اس شخص کے لیے جو اس کی تعلیمات کی پیروی کرے، یہ ٹیڑھا نہیں ہوتا کہ اسے سیدھا کیا جائے، یہ عیب دار نہیں ہوتا کہ اس کا عیب دور کیا جائے اور اس کے معانی کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اور بار بار پڑھے جانے سے یہ پرانا نہیں ہوتا۔

(٣٠٦٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ ، قَالَ : خَرَجَ جُنْدَبٌ

الْبَجَلِيُّ فِي سَفَرٍ لَهُ ، قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ قَوْمِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْمَكَانِ الَّذِي يُوَدِّعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، قَالَ: أَيْ قَوْمِ ، عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ ، عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَالْزَمُوهُ عَلَى مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَفَاقَةٍ ، فَإِنَّهُ نُورٌ بِاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ وَهُدًى بِالنَّهَارِ.

(۳۰۶۳۱) قبیلہ بجیلہ کے ایک شخص فرماتے ہیں کہ حضرت جندب بَجَلی رضی اللہ عنہ ایک سفر میں تشریف لے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کی قوم کے بھی کچھ لوگ ان کے ساتھ تھے۔ یہاں تک کہ وہ ایسی جگہ میں پہنچے کہ بعض لوگ بعض کو الوداع کہنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ سے ڈرنے کو لازم پکڑلو۔ یہ قرآن لازم ہے تم پر کہ اس کو لازم پکڑو۔ وہ شخص جو تکلیف اور فاقہ میں ہے یہ قرآن اس کے لیے اندھیری رات میں روشنی کا ذریعہ ہے اور عین ہدایت کا ذریعہ ہے۔

(۳۰۶۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيُّ: اتَّبِعْ هَذَا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَهْدِيك.

(۳۰۶۳۲) حضرت زید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبختری الطائی رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: اس قرآن کی پیروی کرو بے شک یہ تمہیں ہدایت دے گا۔

(۳۰۶۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ أَوْعِيَةٌ فَاشْغَلُوهَا بِالْقُرْآنِ ، وَلا تَشْغَلُوهَا بِغَيْرِهِ.

(۳۰۶۳۳) حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ دل خالی برتن ہیں پس تم ان کو قرآن کے ساتھ مصروف رکھو اور اس کے علاوہ کسی چیز میں مصروف مت کرو۔

(۳۰۶۳٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ الله فَمَنْ دَخَلَ فِيهِ ، فَهُوَ آمِنٌ.

(۳۰۶۳۴) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ قرآن اللہ کا دسترخوان ہے جو شخص اس دعوت میں داخل ہو گیا پس وہ محفوظ و مامون ہے۔

(۳۰۶۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ شِهَابٍ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: تَعَلَّمُوا كِتَابَ اللهِ ، تُعْرَفُوا بِهِ ، وَاعْمَلُوا بِهِ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ.

(۳۰۶۳۵) حضرت شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم کتاب اللہ کو سیکھو اس کے ذریعہ پہچانے جاؤ گے، اور اس پر عمل کرو گے تو اس کے اہل میں سے بن جاؤ گے۔

(۳۰۶۳٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ كَائِنٌ لَكُمْ ذِكْرًا أَو كَائِنٌ لَكُمْ أَجْرًا ، أَوْ كَائِنٌ عَلَيْكُمْ وِزْرًا ، فَاتَّبِعُوا الْقُرْآنَ ، وَلا يَتَّبِعْكُمُ الْقُرْآنُ ، فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعِ الْقُرْآنَ يَهْبِطْ بِهِ عَلَى رِيَاضِ الْجَنَّةِ ، وَمَنْ يَتَّبِعْهُ الْقُرْآنُ يَزُخُّ فِي قَفَاهُ فَيَقْذِفُهُ

فِي جَهَنَّمَ.

(۳۰۶۳۶) حضرت ابو کنانہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ ؓ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ قرآن تمہارے لیے نصیحت ہے یا تمہارے لیے باعث اجر ہے یا تم پر بوجھ ہے، پس تم قرآن کی پیروی کرو اور قرآن تمہارے پیچھے نہ لگے۔ اس لیے کہ جو قرآن کی پیروی کرتا ہے تو وہ اس کی وجہ سے جنت کے باغات میں داخل ہو جاتا ہے، اور جس شخص کے پیچھے قرآن لگتا ہے۔ تو وہ اسے گردن کے پچھلے حصہ سے دھکیلتا ہے اور اس کو جہنم میں پھینک دیتا ہے۔

(۳۰۶۳۷) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَخْنَسُ بْنُ أَبِي الأَخْنَسِ ، عَنْ زُبَيْدٍ الْمُرَادِيِّ ، قَالَ: شَهِدْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: الْزَمُوا الْقُرْآنَ وَتَمَسَّكُوا بِهِ ، حَتَّى جَعَلَ يَقْبِضُ عَلَى يَدَيْهِ جَمِيعًا كَأَنَّهُ أَخَذَ بِسَبَبِ شَيْءٍ.

(۳۰۶۳۷) حضرت زبید المرادی ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ؓ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ ؓ نے فرمایا: لوگو! قرآن کو لازم پکڑو اور اس کے مضبوطی سے تھام لو، یہاں تک کہ آپ ؓ نے اپنے ہاتھ دبوچ لیا گویا کہ آپ ؓ نے رسی کو پکڑا ہوا ہے۔

(۳۰۶۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ: مَرَّتْ بِعِيسَى امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ: طُوبَى لِبَطْنٍ حَمَلَكَ ، وَلِثَدْيٍ أَرْضَعَكَ ، قَالَ: فَقَالَ: عِيسَى طُوبَى لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاتَّبَعَ مَا فِيهِ.

(۳۰۶۳۸) حضرت خیثمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک عورت پر سے ہوا تو اس عورت نے کہا: خوشخبری ہے اس پیٹ کے لیے جس نے تیرا بوجھ اٹھایا اور خوش خبری ہے اس پستان کے لیے جس نے تجھے دودھ پلایا: راوی کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے قرآن کو پڑھا اور اس کی تعلیمات کی پیروی کی۔

(۳۰۶۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِي ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصل عَنْ إِبْرَاهِيم قَالَ: مَرَّتِ امْرَأَةٌ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۳۰۶۳۹) حضرت واصل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت کا گزر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس سے ہوا، پھر آگے راوی نے ماقبل جیسی حدیث ذکر فرمائی۔

(۳۰۶۴۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ بِنْتِ حَسَّانَ قَالَتْ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: ﴿فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى﴾ ، قَالَ: الْقُرْآنُ.

(۳۰۶۴۰) حضرت مغیرہ بنت حسان ؒ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا! یقیناً اس نے تھام لیا ایک مضبوط سہارا، آپ ؓ نے فرمایا: مضبوط سہارے سے مراد قرآن ہے۔

(۳۰۶۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: مَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَقْرَأ

الْقُرْآنَ فَإِنَّ فِيهِ عِلْمَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ.

(۳۰۶۴۱) حضرت مرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ قرآن پڑھے کیونکہ اس میں پہلے اور بعد کے لوگوں کا علم ہے۔

(۳۰۶۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ: الْقُرْآنِ وَالْعَسَلِ.

(۳۰۶۴۲) حضرت اسود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: دو شفا دینے والی چیزوں کو لازم پکڑ لو۔ قرآن اور شہد۔

(۳۰۶۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأحوص ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: الْعَسَلُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ ، وَالْقُرْآنُ شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ.

(۳۰۶۴۳) حضرت ابو الاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: شہد میں ہر بیماری کی شفا ہے، اور قرآن میں شفاء ہے سینوں میں پائے جانے والے وسوسوں کے لیے۔

(۳۰۶۴۴) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ (شِفَاءٌ لِلنَّاسِ) قَالَ: الشِّفَاءُ فِي الْقُرْآنِ.

(۳۰۶۴۴) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: آیت کا ترجمہ: لوگوں کے لیے شفاء ہے۔ فرمایا: قرآن میں شفا ہے۔

(۱۷) فِي البيتِ الَّذِي يقرأ فِيهِ القرآن

اس گھر کا بیان جس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہو

(۳۰۶۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: الْبَيْتُ الَّذِي لاَ يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ كَمَثَلِ الْبَيْتِ الْخَرِبِ الَّذِي لاَ عَامِرَ لَهُ.

(۳۰۶۴۵) حضرت ابو الاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت نہیں کی جاتی اس ویران گھر کی مانند ہے جس کو آباد کرنے والا کوئی نہیں۔

(۳۰۶۴۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبَّادٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: الْبَيْتُ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ تَحْضُرُهُ الْمَلاَئِكَةُ وَتَخْرُجُ مِنْهُ الشَّيَاطِينُ وَيَتَّسِعُ بِأَهْلِهِ وَيَكْثُرُ خَيْرُهُ ، وَالْبَيْتُ الَّذِي لاَ يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ تَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ ، وَتَخْرُجُ مِنْهُ الْمَلاَئِكَةُ ، وَيَضِيقُ بِأَهْلِهِ وَيَقِلُّ خَيْرُهُ.

(۳۰۶۴۶) حضرت عباد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے

فرشتے وہاں حاضر ہوتے ہیں اور شیاطین اس گھر سے نکل جاتے ہیں۔ اور اس کے گھر والوں میں کشادگی ہوتی اور خیر کی کثرت ہو جاتی ہے، اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت نہیں کی جاتی، شیاطین وہاں موجود ہوتے ہیں اور فرشتے اس گھر سے نکل جاتے ہیں اور گھر والوں میں تنگی ہوتی ہے اور خیر کی قلت ہوتی ہے۔

(٣٠٦٤٧) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: إِنَّ أَصْفَرَ الْبُيُوتِ البيت الَّذِي صَفِرَ مِنْ كِتَابِ اللهِ.

(۳۰۶۴۷) حضرت ابوالاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعود ؓ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک گھروں میں سے خالی گھر تو وہ ہے جو کتاب اللہ کی تلاوت سے خالی ہو۔

(٣٠٦٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَن لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ: إِنَّ الْبُيُوتَ الَّتِي يُقْرَأُ فِيهَا الْقُرْآنُ لَتُضِيءُ لأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا تُضِيءُ السَّمَاءُ لأَهْلِ الأَرْضِ ، قَالَ: وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي لاَ يُقْرَأُ فِيهِ الْقُرْآنُ لَيَضِيقُ عَلَى أَهْلِهِ وَتَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ وَتَنْفِرُ مِنْهُ الْمَلاَئِكَةُ ، وَإِنَّ أَصْفَرَ الْبُيُوتِ لَبَيْتٌ صَفِرَ مِنْ كِتَابِ اللهِ.

(۳۰۶۴۸) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سابط ؒ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ گھر جن میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے وہ آسمان والوں کے لیے ستاروں جیسے چمکتے ہیں، اور فرمایا اور بے شک وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت نہیں ہوتی تو اس کے رہنے والوں پر تنگی کر دی جاتی ہے۔ اور شیاطین وہاں حاضر ہو جاتے ہیں اور فرشتے اس گھر سے بھاگ جاتے ہیں۔ اور بے شک گھروں میں سے خالی گھر تو وہ ہے جو کتاب اللہ سے خالی ہو۔

(٣٠٦٤٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ إِذَا دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَرَأَ فِي زَوَايَاهُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ.

(۳۰۶۴۹) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ جب گھر میں داخل ہوتے اس کے کونوں میں آیت الکرسی کی تلاوت فرماتے۔

(٣٠٦٥٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي الْبَيْتُ إِذَا تُلِيَ فِيهِ كِتَابُ اللهِ اتَّسَعَ بِأَهْلِهِ وَكَثُرَ خَيْرُهُ وَحَضَرَتْهُ الْمَلاَئِكَةُ ، وَخَرَجَتْ مِنْهُ الشَّيَاطِينُ ، وَالْبَيْتُ إِذَا لَمْ يُتْلَ فِيهِ كِتَابُ اللهِ ضَاقَ بِأَهْلِهِ ، وَقَلَّ خَيْرُهُ ، وَحَضَرَتْهُ الشَّيَاطِينُ.

(۳۰۶۵۰) حضرت ثابت ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرمایا کرتے تھے: جس گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت کی جاتی ہے اس گھر کے رہنے والوں پر وسعت کر دی جاتی ہے، اور خیر کی کثرت ہوتی ہے۔ اور فرشتے وہاں حاضر ہو جاتے ہیں اور شیاطین اس گھر سے نکل جاتے ہیں۔ اور وہ گھر جس میں کتاب اللہ کی تلاوت نہیں کی جاتی اس کے گھر والوں پر تنگی کر دی جاتی ہے۔ اور خیر کی قلت ہو جاتی ہے۔ اور شیاطین وہاں حاضر ہو جاتے ہیں۔

(۱۸) التّنطّع فِی القِراءۃِ

تلاوت میں تکلف کرنے کا بیان

(۳۰۶۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَحَفْص ، عَنِ الأَعْمَش ، عَن شقيق ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنِّي قَدْ تَسَمَّعْتُ إِلَى الْقَرَأَةِ فَوَجَدْتهم مُتَقَارِبِينَ فَاقْرَؤُوهُ كَمَا عَلِمْتُمْ ، وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَالاخْتِلاف زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: إِنَّمَا هُوَ كَقَوْلِ أَحَدِكُمْ هَلُمَّ وَتَعَالَ.

(۳۰۶۵۱) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! میں نے کچھ تلاوت کرنے والوں کو غور سے سنا تو میں نے ان کو باہم قریب پایا۔ پس جیسے تمہیں سکھایا گیا ویسے پڑھو۔ اور تکلف اور اختلاف سے بچو۔

ابو معاویہ رحمہ اللہ نے یہ اضافہ کیا ہے! یہ باہمی قرب تو تم میں سے کسی ایک کے ایسے قول کی طرح ہے ھلم اور تعال یعنی دونوں کا معنی ہے آؤ۔

(۳۰۶۵۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَن سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ صِبْيَانِيَّةً وَلا تَنَطَّعُوا فِيهِ.

(۳۰۶۵۲) حضرت اسماعیل بن عبدالملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو بچگانہ انداز میں پڑھو۔ اور اس میں تکلف اختیار مت کرو۔

(۳۰۶۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَن حَكِيمٍ عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: إِنَّ أَقْرَأَ النَّاسِ الْمُنَافِقُ الَّذِي لَا يَدَعُ وَاوًا ، وَلا أَلِفًا ، يَلْفِت كَمَا تَلْفِت الْبَقَرُ أَلْسِنَتَهَا ، لَا يُجَاوِزُ تَرْقُوَتَهُ.

(۳۰۶۵۳) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً لوگوں میں سے سب سے اچھا قرآن پڑھنے والا منافق ہے جو نہ کسی الف کو چھوڑتا ہے اور نہ ہی واؤ کو۔ وہ منہ کو ایسے موڑتا ہے جیسے گائے اپنی زبان کو موڑتی ہے۔ اور قرآن اس کے حلق سے تجاوز نہیں کرتا۔

(۳۰۶۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَن فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُعَلِّمُوا الصَّبِيَّ الْقُرْآنَ حَتَّى يَعْقِلَ.

(۳۰۶۵۴) حضرت فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم ناپسند کرتے تھے بچہ کو قرآن سکھانا یہاں تک کہ وہ عقلمند ہو جائے۔

(۱۹) فِي القرآنِ إذا اشتبه

قرآن میں جب کوئی امر غیر واضح ہو

(۳۰٦٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الثَّوْرِيُّ، قَالَ: حدَّثَنَا أَسْلَمُ الْمُنْقِرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَن أُبَيٍّ، قَالَ: كِتَابُ اللهِ مَا اسْتَبَانَ مِنْهُ فَاعْمَلْ بِهِ ، وَمَا اشْتَبَهَ عَلَيْكَ فَآمِنْ بِهِ ،وَكِلْهُ إِلَى عَالِمِهِ.

(۳۰٦۵۵) حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: کتاب اللہ کی جو چیز واضح ہے اس پر عمل کرو۔ اور جو چیز تم پر غیر واضح ہو اس پر ایمان لاؤ اور اس کو علم والے کو سونپ دو۔

(۳۰٦٥٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، قَالَ: حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّ لِلْقُرْآنِ مَنَارًا كَمَنَارِ الطَّرِيقِ ، فَمَا عَرَفْتُمْ فَتَمَسَّكُوا بِهِ ، وَمَا اشْتَبَهَ عَلَيْكُمْ فَذَرُوهُ.

(۳۰٦۵٦) حضرت زبید ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: قرآن کے لیے بھی نشان ہیں جیسا کہ راستہ کے نشان ہوتے ہیں۔ پس جو تمہیں سمجھ آ جائے اس کو مضبوطی سے تھام لو اور جو تم پر واضح نہ ہو تو اس کو چھوڑ دو۔

(۳۰٦٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَن بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ: اضْطَرُّوا هَذَا الْقُرْآنَ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ.

(۳۰٦۵۷) حضرت ربیع بن خثیم ولیٹیڈ نے فرمایا: جو چیز قرآن میں سے تم پر مشتبہ ہو جائے اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ۔

(۳۰٦٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَن مُعَاذٍ ، أَنَّهُ قَالَ: أَمَّا الْقُرْآنُ فَمَنَارٌ كَمَنَارِ الطَّرِيقِ ، لاَ يَخْفَى عَلَى أَحَدٍ ، فَمَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَلا تَسْأَلُوا عَنْهُ أَحَدًا ، وَمَا شَكَكْتُمْ فِيهِ فَكِلُوهُ إِلَى عَالِمه.

(۳۰٦۵۸) حضرت عبداللہ بن سلمہ ولیٹیڈ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: باقی قرآن کے لیے بھی واضح نشان ہیں جیسا کہ راستہ کے نشان ہوتے ہیں جو کسی پر بھی مخفی نہیں ہوتے۔ پس جو کچھ تمہیں اس میں سے سمجھ آ جائے تو اس کے بارے میں کسی سے مزید سوال مت کرو، اور جو چیز تمہیں شک میں ڈالے تو اس کو علم والے کی طرف سونپ دو۔

(۲۰) فِي الماهِرِ بِالقرآنِ

قرآن میں ماہر ہونے والے کی فضیلت کا بیان

(۳۰٦٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَن قَتَادَةَ ، عَن زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَن سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ

الْبَرَرَةِ ، وَالَّذِی یَقْرَؤُہُ وَہُوَ یَشْتَدُّ عَلَیْہِ لَہُ أَجْرَانِ. (بخاری ۴۹۳۷۔ مسلم ۲۴۴)

(۳۰۶۵۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کو پڑھتا ہے اس حال میں کہ وہ ماہر ہے وہ ان ملائکہ کے ساتھ ہوگا جو میر منشی ہیں اور نیکوکار ہیں اور جو شخص قرآن کو پڑھتا ہو اور اس کو پڑھنے میں دقت اُٹھاتا ہو تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

(۳۰۶۶۰) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَائٍ: الَّذِی یَہُونُ عَلَیْہِ الْقُرْآنُ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ ، وَالَّذِی یَنْفَلِتُ مِنْہُ وَیَشُقُّ عَلَیْہِ لَہُ عِنْدَ اللہِ أَجْرَانِ.

(۳۰۶۶۰) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جس پر قرآن پڑھنا آسان ہو وہ ان ملائکہ کے ساتھ ہوگا جو میر منشی ہیں، اور جو اس کو مشقت سے پڑھتا ہے اور دقت اُٹھاتا ہے۔ اس کے لیے اللہ کے پاس دوہرا اجر ہے۔

(۳۱) فِی الرَّجُلِ إذَا خَتَمَ مَا یَصْنَعُ

جب آدمی قرآن ختم کرے تو وہ کیا کرے؟

(۳۰۶۶۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَن قَتَادَۃَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّہُ کَانَ إذَا خَتَمَ جَمَعَ أَہْلَہُ.

(۳۰۶۶۱) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب قرآن ختم کرتے تو اپنے تمام گھر والوں کو اکٹھا کرتے دعا کے لیے۔

(۳۰۶۶۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَن مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ: یُذْکَرُ ، أَنَّہُ یُصَلَّی عَلَیْہِ إذَا خَتَمَ.

(۳۰۶۶۲) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن اسود رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یوں ذکر کیا جاتا ہے کہ قرآن ختم ہونے پر دعا کی جائے۔

(۳۰۶۶۳) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَکَمِ ، قَالَ: کَانَ مُجَاہِدٌ ، وَعَبْدَۃُ بْنُ أَبِی لُبَابَۃَ وَنَاسٌ یَعْرِضُونَ الْمَصَاحِفَ ، فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الَّذِی أَرَادُوا أَنْ یَخْتِمُوا أَرْسَلُوا إلَیَّ وَإِلَی سَلَمَۃَ بْنِ کُہَیْلٍ فَقَالُوا: إنَّا کُنَّا نَعْرِضُ الْمَصَاحِفَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَخْتِمَ الْیَوْمَ فَأَحْبَبْنَا أَنْ تَشْہَدُونَا ، إنَّہُ کَانَ یُقَالُ: إذَا خُتِمَ الْقُرْآنُ نَزَلَتِ الرَّحْمَۃُ عِنْدَ خَاتِمَتِہِ ، أَوْ حَضَرَتِ الرَّحْمَۃُ عِنْدَ خَاتِمَتِہِ.

(۳۰۶۶۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عبدہ بن ابولبابہ رحمہ اللہ اور لوگ قرآن پڑھا کرتے تھے۔ پس جس دن وہ لوگ قرآن کو مکمل کرنے کا ارادہ کرتے تو میری طرف اور حضرت سلمہ بن کھیل کی طرف قاصد بھیج کر ہمیں بلاتے، اور فرماتے! ہم نے قرآن پڑھے ہیں پس ہمارا آج ختم کرنے کا ارادہ ہے ہم چاہتے ہیں کہ آپ لوگ بھی ہمارے پاس حاضر ہوں۔ اس لیے کہ کہا جاتا ہے۔ جب قرآن ختم کیا جاتا ہے تو اس کے ختم ہونے کے وقت رحمت اترتی ہے، یا فرمایا: اس کے ختم ہونے کے

وقت رحمت حاضر ہوتی ہے۔

(٣٠٦٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي ثَلاثٍ ، وَيُصْبِحُ الْيَوْمَ الَّذِي يَخْتِمُ فِيهِ صَائِمًا.

(۳۰۶۶۴) حضرت عوام بن حوشب ویٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیب بن رافع ویٹیلیہ تین دنوں میں قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ اور جس دن ختم فرماتے تو اس دن صبح روزے کی حالت میں کرتے تھے۔

(٣٠٦٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: الرَّحْمَةُ تَنْزِلُ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۶۶۵) حضرت حکم ویٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: ختم قرآن کے موقع پر رحمت نازل ہوتی ہے۔

(٣٠٦٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْتِمَ الْقُرْآنَ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ أَخَّرَهُ إِلَى أَنْ يُمْسِي ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْتِمَهُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَخَّرَهُ إِلَى أَنْ يُصْبِحَ.

(۳۰۶۶۶) ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ویٹیلیہ کا جب قرآن ختم کرنے کا ارادہ ہوتا تو اگر دن کا آخری حصہ ہوتا تو اسے شام تک مؤخر فرما دیتے۔ اور جب ختم کرنے کا ارادہ ہوتا اور رات کا آخری حصہ ہوتا تو اسے صبح تک مؤخر کر دیتے۔

(٢٢) مَنْ قَالَ يشفع القرآن لِصاحِبِهِ يوم القِيامةِ

جو کہے: قرآن اپنے پڑھنے والے کی قیامت کے دن شفاعت کرے گا

(٣٠٦٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: يُمَثَّلُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلاً فَيُؤْتَى بِالرَّجُلِ قَدْ حَمَلَهُ فَخَالَفَ فِي أَمْرِهِ فَيَتَمَثَّلُ خَصْمًا لَهُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ حَمَّلْته إِيَّايَ فَشَرُّ حَامِلٍ تَعَدَّى حُدُودِي وَضَيَّعَ فَرَائِضِي ، وَرَكِبَ مَعْصِيَتِي وَتَرَكَ طَاعَتِي ، فَمَا يَزَالُ يَقْذِفُ عَلَيْهِ بِالْحُجَجِ حَتَّى يُقَالَ: فَشَأْنُك بِهِ ، فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ ، فَمَا يُرْسِلُهُ حَتَّى يَكُبَّهُ عَلَى صَخْرَةٍ فِي النَّارِ ، وَيُؤْتَى بِرَجُلٍ صَالِحٍ قَدْ كَانَ حَمَلَهُ وَحَفِظَ أَمْرَهُ فَيَتَمَثَّلُ خَصْمًا دُونَهُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ حَمَّلْته إِيَّايَ فَخَيْرُ حَامِلٍ ، حَفِظَ حُدُودِي وَعَمِلَ بِفَرَائِضِي وَاجْتَنَبَ مَعْصِيَتِي وَاتَّبَعَ طَاعَتِي ، فَمَا يَزَالُ يَقْذِفُ لَهُ بِالْحُجَجِ حَتَّى يُقَالَ: شَأْنُك بِهِ ، فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ فَمَا يُرْسِلُهُ حَتَّى يُلْبِسَهُ حُلَّةَ الإِسْتَبْرَقِ وَيَعْقِدَ عَلَيْهِ تَاجَ الْمُلْكِ وَيَسْقِيَهُ كَأْسَ الْخَمْرِ.

(۳۰۶۶۷) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن قرآن کو ایک آدمی کی شکل دی جائے گی پھر حامل قرآن کو لایا جائے گا۔ جس نے اس کے حکم کی مخالفت کی پھر وہ اس کے مدمقابل خصم کی شکل اختیار کرے گا اور کہے گا: اے میرے رب! آپ نے اس پر میری ذمہ داری ڈالی پس بہت برا ذمہ دار ہے! اس نے

میری حدود کی خلاف ورزی کی۔ اور میرے فرائض کو ضائع کیا۔ اور میری نافرمانی کرتا رہا۔ اور میری اطاعت کو چھوڑ دیا، پس وہ مسلسل اس کے خلاف دلائل بیان کرے گا یہاں تک کہ کہا جائے گا۔ تو نے ٹھیک بیان کیا۔ پھر وہ اس کا ہاتھ پکڑے گا اور اس کو نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ اوندھے منہ جہنم میں ایک چٹان پر پھینک دے گا۔

اور ایک نیک آدمی کو لایا جائے گا جس نے اس کی ذمہ داری اُٹھائی اور اس کے حکم کی حفاظت کی، پھر قرآن اس کے حق میں خصم کی شکل اختیار کرے گا، اور کہے گا! اے میرے رب! تو نے اس پر میری ذمہ داری ڈالی پس بہت اچھا ذمہ دار ہے: اس نے میری حدود کی حفاظت کی اور میرے فرائض پر عمل کیا۔ اور میری نافرمانی سے اجتناب کیا۔ اور میرے حکم کی پیروی کی، پس وہ مسلسل اس کے حق میں دلائل بیان کرتا رہے گا یہاں تک کہ کہا جائے گا، تو نے ٹھیک بیان کیا۔ پھر وہ اس کا ہاتھ پکڑے گا۔ پھر اس کو نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ اس کو نفیس قسم کا جوڑا پہنائے گا۔ اور اس کے سر پر بادشاہ کا تاج رکھے گا۔ اور اسے شراب کا پیالہ پلائے گا۔

(۳۰۶۶۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ بحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْته يَقُولُ: إِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُنِي ؟ فَيَقُولُ: مَا أَعْرِفُك ، فَيَقُولُ لَهُ: أَنَا صَاحِبُك الْقُرْآنُ الَّذِي أَظْمَأْتُك فِي الْهَوَاجِرِ ، وَأَسْهَرْت لَيْلَك ، وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ ، وَإِنَّك الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ ، قَالَ: فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِينِهِ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهِ ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ ، وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ ، لاَ يَقُومُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا ، فَيَقُولاَنِ: بِمَ كُسِينَا هَذَا ؟ قَالَ: فَيُقَالُ لَهُمَا: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِي دَرَجِ الْجَنَّةِ وَغُرَفِهَا ، فَهُوَ فِي صُعُودٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذًّا كَانَ ، أَوْ تَرْتِيلاً.

(ابن ماجه ۳۷۸۱۔ احمد ۳۵۲)

(۳۰۶۶۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: قرآن قیامت کے دن دبلے آدمی کی صورت میں اپنے ساتھی سے ملے گا جب اس کی قبر پھٹے گی۔ اسے کہے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ شخص کہے گا: میں تمہیں نہیں پہچانتا پھر وہ اس شخص کو کہے گا: میں تیرا ساتھی قرآن ہوں جس نے تجھے شدید گرمی میں پیاسا رکھا اور تیری راتوں میں تجھے جگایا۔ اور یقیناً ہر تاجر کو اس کی تجارت کا نفع ملتا ہے۔ لہٰذا تجھے آج تجارت کا نفع ملے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت دے دی جائے گی، اور اس کے بائیں ہاتھ میں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی دے دی جائے گی۔ اور اس کے سر پر عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ اور اس کے والدین کو دو خوبصورت جوڑے پہنائے جائیں گے۔ جس کا ساری دنیا والے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ وہ دونوں کہیں گے۔ کس وجہ سے ہمیں یہ کپڑے پہنائے گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ان دونوں سے کہا جائے گا! تمہارے بچہ کے قرآن حفظ کرنے کی وجہ سے۔ پھر اس حافظ قرآن سے کہا جائے گا: پڑھو اور جنت کے درجوں اور اس کے بالا خانوں میں چڑھتے جاؤ۔ پس وہ جب تک پڑھتا رہے گا آہستہ ہو یا تیز وہ بلند ہوتا رہے گا۔

(٣٠٦٦٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ كَعْبٍ ، أَنَّهُ قَالَ: يُمَثَّلُ الْقُرْآنُ لِمَنْ كَانَ يَعْمَلُ بِهِ فِي الدُّنْيَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَحْسَنِ صُورَةٍ رَآهَا وَأَحْسَنِهَا وَجْهًا وَأَطْيَبِهَا رِيحًا فَيَقُومُ بِجَنْبِ صَاحِبِهِ فَكُلَّمَا جَائَهُ رَوْعٌ هَدَّأَ رَوْعَهُ وَسَكَّنَهُ وَبَسَطَ لَهُ أَمَلَهُ فَيَقُولُ لَهُ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ صَاحِبٍ ، فَمَا أَحْسَنَ صُورَتَكَ وَأَطْيَبَ رِيحَك، فَيَقُولُ لَهُ: أَمَا تَعْرِفُنِي: تَعَالَ ارْكَبْنِي ، فَطَالَمَا رَكِبْتُكَ فِي الدُّنْيَا ، أَنَا عَمَلُكَ ، إنَّ عَمَلَكَ كَانَ حَسَنًا ، فَتَرَى صُورَتِي حَسَنَةً ، وَكَانَ طَيِّبًا فَتَرَى رِيحِي طَيِّبَةً ، فَيَحْمِلُهُ فَيُوَافِي بِهِ الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَقُولُ: يَا رَبِّ هَذَا فُلاَنٌ وَهُوَ أَعْرَفُ بِهِ مِنْهُ قَدْ شَغَلْته فِي أَيَّامِهِ فِي حَيَاتِهِ فِي الدُّنْيَا ، أَظْمَأْت نَهَارَهُ وَأَسْهَرْت لَيْلَهُ ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ ، فَيُوضَعُ تَاجُ الْمُلْكِ عَلَى رَأْسِهِ ، وَيُكْسَى حُلَّةَ الْمُلْكِ ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ قَدْ كُنْت أَرْغَبُ لَهُ عَنْ هَذَا وَأَرْجُو لَهُ مِنْك أَفْضَلَ مِنْ هَذَا ، فَيُعْطَى الْخُلْدَ بِيَمِينِهِ وَالنِّعْمَةَ بِشِمَالِهِ ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ إنَّ كُلَّ تَاجِرٍ قَدْ دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ تِجَارَتِهِ ، فَيُشَفَّعُ فِي أَقَارِبِهِ ، وَإِذَا كَانَ كَافِرًا مُثِّلَ لَهُ عَمَلُهُ فِي أَقْبَحِ صُورَةٍ رَآهَا ،وَأَنْتَنَهُ ،فَكُلَّمَا جَائَهُ رَوْعٌ زَادَهُ رَوْعًا فَيَقُولُ: قَبَّحَكَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبٍ فَمَا أَقْبَحَ صُورَتَكَ، وَمَا أَنْتَنَ رِيحَك ، فَيَقُولُ: مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ: أَمَا تَعْرِفُنِي ، أَنَا عَمَلُك ، إنَّه كَانَ قَبِيحًا فَتَرَى صُورَتِي قَبِيحَةً ، وَكَانَ مُنْتِنًا فَتَرَى رِيحِي مُنْتِنَةً ، فَيَقُولُ: تَعَالَ حتى أَرْكَبُك ، فَطَالَمَا رَكِبْتنِي فِي الدُّنْيَا ، فَيَرْكَبُهُ فَيُوَافِي بِهِ اللَّهَ فَلا يُقِيمُ لَهُ وَزْنًا.

(۳۰۶۶۹) حضرت عثمان بن حکم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ؒ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں قرآن کے احکامات پر عمل کرتا تھا قیامت کے دن اس کے قرآن پڑھنے کو ایک خوبصورت چہرے والے کی شکل دے دی جائے گی جس کو وہ شخص دیکھ سکے گا۔ وہ چہرے کے اعتبار سے خوبصورت ترین ہوگا اور خوشبو کے اعتبار سے پاکیزہ ترین ہوگا۔ پھر وہ قرآن اپنے ساتھی کے پہلو میں کھڑا ہو جائے گا۔ اور جو بھی خوف زدہ کرنے والی چیز اس کے پاس آئے گی وہ اس کے خوف کو دور کرے گا اور اس کو تسکین پہنچائے گا۔ اور اس کے لیے اس کی امید کو کشادہ کرے گا۔ وہ شخص اس کو کہے گا! اللہ اس ساتھی کو بہترین جزا دے۔ تیری صورت کتنی حسین ہے اور تیری خوشبو کتنی پاکیزہ ہے؟! تو وہ قرآن اس کو کہے گا! کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ آؤ مجھ پر سوار ہو جاؤ۔ پس دنیا میں میں تجھ پر سوار تھا اور میں تیرا عمل تھا۔ یقیناً تیرا عمل اچھا تھا اس لیے تو نے آج میری اچھی شکل دیکھی۔ اور تیری عمل پاکیزہ تھا اس لیے آج تو نے میری پاکیزہ خوشبو دیکھی۔

پھر وہ اس شخص کو سوار کرے گا اور اپنے رب کے پاس لے جائے گا اور کہے گا: اے میرے رب! یہ فلاں شخص ہے۔ حالانکہ اللہ اس سے زیادہ اس کو پہچانتے ہیں۔ تحقیق میں نے اس کو دنیا کی زندگی میں مصروف رکھا۔ میں نے اس کو دن میں پیاسا رکھا۔ اور میں نے رات کو اس کو جگایا۔ پس آپ اس کے بارے میں میری شفاعت کو قبول کیجئے۔ پھر اس شخص کے سر پر بادشاہ کا تاج

پہنا دیا جائے گا۔ اور اسے بادشاہ کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر وہ کہے گا! اے میرے رب! میں اس سے کہیں زیادہ اس کو مرغوب تھا۔ اور میں تجھ سے اس شخص کے لیے اس سے بھی زیادہ فضل کی امید کرتا ہوں تو پھر اس شخص کے دائیں ہاتھ میں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی عطا کر دی جائے گی، پھر وہ قرآن کہے گا: اے میرے رب! یقیناً ہر تاجر اپنی تجارت کا نفع اپنے گھر والوں کو بھی دیتا ہے۔ پھر اس شخص کے رشتہ داروں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

اور جب کوئی شخص کافر ہو تو اس صورت میں اس کے عمل کو بدترین شکل والے آدمی کی صورت دے دی جاتی ہے جسے وہ دیکھ سکے گا، اور جس کی بو انتہائی بدبودار ہوگی۔ پس جب بھی کوئی خوف زدہ کرنے والی چیز اس کے پاس آتی ہے تو یہ اس کے خوف میں مزید اضافہ کرتا ہے۔ پھر کافر شخص کہے گا! اللہ تجھ جیسے ساتھی کو مزید برا کرے تو کتنا بدصورت شکل والا اور کتنی بری بدبو والا ہے؟! پھر وہ کہے گا: تو کون ہے؟ وہ کہے گا! کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ یقیناً میں تیرا عمل ہوں۔ بے شک تیرا عمل برا تھا اس لیے تو مجھے بدصورت دیکھ رہا ہے، اور تیرا عمل بدبودار تھا اس لیے تو بھی مجھے انتہائی بدبودار شکل میں دیکھ رہا ہے۔ پھر وہ کہے گا! آؤ یہاں تک کہ میں تم پر سوار ہوں پس تو دنیا میں مجھ پر سوار تھا۔ پھر وہ اس شخص پر سوار ہو کر اسے اللہ کے سامنے لے جائے گا اور وہ اس کو کوئی اہمیت نہیں دے گا۔

(٣٠٦٧٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: نِعْمَ الشَّفِيعُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ: يَقُولُ: يَا رَبِّ قَدْ كُنْتُ أَمْنَعُهُ شَهْوَتَهُ فِي الدُّنْيَا فَأَكْرِمْهُ ، قَالَ: فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ، قَالَ: فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ زِدْهُ ، قَالَ: فَيُحَلَّى حُلَّةَ الْكَرَامَةِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ زِدْهُ ، قَالَ: فَيُكْسَى تَاجَ الْكَرَامَةِ ، قَالَ: فَيَقُولُ: يَا رَبِّ زِدْهُ ، قَالَ: فَيَرْضَى مِنْهُ فَلَيْسَ بَعْدَ رِضَى اللهِ عَنْهُ شَيْءٌ. (ترمذی ۲۹۱۵)

(۳۰۶۷۰) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن بہترین شفاعت کرنے والا ہوگا قیامت کے دن، راوی کہتے ہیں: قرآن کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس کو دنیا میں نفسانی شہوات سے روکے رکھا پس تو اس کا اعزاز و اکرام فرما۔ پھر اس شخص کو عزت و شرافت کا لباس پہنایا جائے گا، پھر قرآن کہے گا: اے میرے رب! اور اضافہ فرما۔ پھر اس شخص کو عزت و شرافت کے زیور پہنائے جائیں گے، پھر قرآن کہے گا: اے میرے رب! اور اضافہ فرما۔ تو پھر اس شخص کو عزت و شرافت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن کہے گا: اے میرے رب! اور اضافہ فرما۔ تو اللہ اس سے راضی ہو جائیں گے۔ اور اللہ کی رضا کے بعد کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔

(٣٠٦٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ: يَشْفَعُ الْقُرْآنُ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُكْسَى حُلَّةَ الْكَرَامَةِ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ زِدْهُ ، فَإِنَّهُ فَإِنَّهُ ، قَالَ: فَيُكْسَى تَاجَ الْكَرَامَةِ ، قَالَ: فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ زِدْهُ فَإِنَّهُ فَإِنَّهُ ، فَيَقُولُ: رِضَايَ.

(۳۰۶۷۱) حضرت مسیب بن رافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو صالح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قرآن اپنے پڑھنے والے کے حق میں

شفاعت کرے گا، پھر اس شخص کو عزت وشرافت کا لباس پہنا دیا جائے گا، پھر قرآن کہے گا: میرے رب! اور اضافہ فرما۔ پھر وہ اس پڑھنے والے کی بار ہا خوبیاں بیان کرے گا، راوی فرماتے ہیں: پھر اس شخص کو عزت وشرافت کا تاج پہنایا دیا جائے گا۔ پھر وہ قرآن کہے گا: اے میرے رب! اور اضافہ فرما: بے شک وہ شخص تو ایسا اور ایسا تھا، پس اللہ فرمائیں گے: وہ میری رضا کا حقدار ہو گیا۔

(۳۰۶۷۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ قَالَ: الْقُرْآنُ يَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: يَا رَبِّ جَعَلْتَنِي فِي جَوْفِهِ فَأَسْهَرْت لَيْلَهُ وَمَنَعْته من كَثِيرٍ مِنْ شَهَوَاتِهِ ، وَلِكُلِّ عَامِلٍ مِنْ عَمَلِهِ عِمَالَةٌ ، فَيُقَالُ لَهُ ابْسُطْ يَدَك ، قَالَ فَتُمْلأُ مِنْ رِضْوَان الله ، فَلا سَخَطٌ عَلَيْهِ بَعْدَهُ ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَارْقَهْ ، قَالَ: فَيُرْفَعُ لَهُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةٌ.

(۳۰۶۷۲) حضرت عمرو بن مرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لیے شفاعت کرے گا، کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے اس کے سینہ میں رکھا پس میں نے اس کو رات میں جگایا، اور میں نے اسے بہت سی خواہشات سے روکے رکھا۔ اور ہر مزدور کے لیے اس کے کام کی مزدوری ہوتی ہے۔ پھر اس شخص سے کہا جائے گا! اپنا ہاتھ پھیلاؤ۔ راوی کہتے ہیں: پھر اس کے ہاتھ کو اللہ کی رضا اور خوشنودی سے بھر دیا جائے گا جس کے بعد وہ کبھی ناراض نہیں ہوگا، پھر اس حافظ قرآن سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور چڑھتا جا۔ پھر ہر آیت کے بدلہ ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا، اور ایک نیکی کا ہر آیت کے ساتھ مزید اضافہ کیا جائے گا۔

(۳۰۶۷۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ: قَالَ مَنْصُورٌ: حُدِّثْت عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ يَدَيْ صَاحِبِهِ حَتَّى إذَا انْتَهَيَا إلَى رَبِّهِمَا قَالَ الْقُرْآنُ: يَا رَبِّ ، إنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَامِلٍ إلاَّ لَهُ مِنْ عِمَالَتِهِ نَصِيبٌ ، وَإِنَّك جَعَلْتَنِي فِي جَوْفِهِ فَكُنْت أَنْهَاهُ عَن شَهَوَاتِهِ ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: ابْسُطْ يَمِينَك ، قَالَ: فَتُمْلأُ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: ابْسُطْ شِمَالَك ، فَتُمْلأُ مِنْ رِضْوَانِ اللهِ ، فَلا يَسْخَطُ الله عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا.

(۳۰۶۷۳) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن قرآن اپنے پڑھنے والے کے سامنے جوان مرد کی شکل میں آئے گا یہاں تک کہ دونوں اپنے رب کے پاس پہنچیں گے، قرآن کہے گا: اے پروردگار! بے شک ہر مزدور کے لیے اس کی مزدوری کے عوض اجرت ملتی ہے، اور یقیناً تو نے مجھے اس کے سینہ میں رکھا پس میں نے اس کو خواہشات سے باز رکھا، راوی فرماتے ہیں: پس اس شخص کو کہا جائے گا: اپنا دایاں ہاتھ کشادہ کر پس اس کو اللہ کی رضامندی سے بھر دیا جائے گا، پھر اس شخص کو کہا جائے گا، اپنا بایاں ہاتھ کشادہ کر پھر اس کو اللہ کی رضامندی وخوشنودی سے بھر دیا جائے گا، پھر اس کے بعد اللہ اس پر کبھی ناراضگی کا اظہار نہیں فرمائیں گے۔

(۳۰۶۷۴) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ ﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ﴾ ، قَالَ: الَّذِينَ يَجِيئُونَ بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ: هَذَا الَّذِي أَعْطَيْتُمُونَا قَدِ اتَّبَعْنَا مَا فِيهِ.

(۳۰۶۷۴) حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ کے اس قول (اور وہ شخص جو لایا سچی بات اور اس کی تصدیق کی) کے بارے میں فرمایا: وہ لوگ جو قیامت کے دن قرآن لائیں گے، اور کہیں گے: یہ ہے وہ چیز جو آپ نے ہمیں عطا کی۔ تحقیق ہم نے اس میں بیان کردہ تعلیمات کی اتباع کی۔

(۳۰۶۷۵) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ: يُقَالُ: إِنَّ الْقُرْآنَ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ.

(۳۰۶۷۵) حضرت ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زاذان رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہا جاتا ہے: قرآن ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش قبول کی جاتی ہے، اور اپنے پڑھنے والے کا دفاع کرنے والا ہے جس کی بات کی تصدیق کی جاتی ہے۔

(۳۰۶۷۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَشْفَعُ لِصَاحِبِهِ فَيَكُونُ قَائِدًا إِلَى الْجَنَّةِ ، أَو يَشْهَدُ عَلَيْهِ فَيَكُونُ سَائِقًا لَهُ إِلَى النَّارِ.

(۳۰۶۷۶) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن قرآن آئے گا اور اپنے ساتھی کے حق میں شفاعت کرے گا پس وہ اس کا راہنما بن جائے گا جنت کی طرف یا پھر قرآن اس کے برخلاف گواہی دے گا پس وہ اس کو جہنم کی طرف ہانک کر لے جانے والا ہوگا۔

(۳۰۶۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: الْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ ومَاحِلٌ مُصَدَّقٌ ، فَمَنْ جَعَلَهُ إِمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ ، وَمَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ قَادَهُ إِلَى النَّارِ.

(بزار ۱۲۲۔ ابن حبان ۱۲۲)

(۳۰۶۷۷) حضرت زبید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش قبول کی جاتی ہے اور اپنے پڑھنے والے کا دفاع کرنے والا ہے جس کی بات کی تصدیق کی جاتی ہے۔ پس جو شخص اس کو اپنا راہنما بناتا ہے تو یہ اس کی جنت کی طرف قیادت کرتا ہے اور جو شخص اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دیتا ہے یہ اس کی جہنم کی طرف قیادت کرتا ہے۔

(۲۲) مَنْ قَالَ يُقَالُ لِصاحِبِ القرآنِ اقرأ وارقه

حافظ سے کہا جائے گا: پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا

(۳۰۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ شَكَّ الأَعْمَشُ ، قَالَ: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ اقْرَأْ وَارْقَهْ ، فإن مَنْزِلُك عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا.

(۳۰۶۷۸) حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن حافظ قرآن کو کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا۔ پس بے شک تیرا درجہ وہی ہے جہاں آخری

آیت پر پہنچے۔

(٣٠٦٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَن زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو بِمِثْلِهِ ، وَزَادَ فِيهِ: وَرَتِّلْ كَمَا كُنْت تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا. (ابو داؤد ۱۴۵۹۔ ترمذی ۲۹۱۴)

(۳۰۶۷۹) حضرت زر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے ارشاد فرمایا: راوی نے ماقبل جیسا مضمون ذکر کیا، مگر اس جملہ کا اضافہ کیا: اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔

(٣٠٦٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَن زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اقْرَأْ وَارْقَهْ فِي الدَّرَجَاتِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْت تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَك من الدَّرَجَاتِ عِنْدَ آخِرِ مَا تَقْرَأُ.

(۳۰۶۸۰) حضرت زر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے ارشاد فرمایا: حامل قرآن سے کہا جائے گا جب وہ جنت میں داخل ہوگا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات میں چڑھتا جا۔ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔ بے شک تیرا درجہ وہی ہے جہاں تو آخری آیت پر پہنچے۔

(٣٠٦٨١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَن مُجَاهِدٍ ، قَالَ: يُقَالُ: اقْرَأْ وَارْقَهْ ، قَالَ: فَيُرْفَعُ لَهُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةٌ.

(۳۰۶۸۱) حضرت عمرو بن مرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: حامل قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات پر چڑھتا جا، راوی فرماتے ہیں: پس ہر آیت کے بدلے ایک درجہ بلند کیا جائے گا: اور ہر آیت کے ساتھ مزید ایک نیکی بڑھائی جائے گی۔

(٣٠٦٨٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَن مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ: كَانَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلِّمُوا أَوْلادَكُمْ وَأَهَالِيكُمَ الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ مَنْ كُتِبَ لَهُ مِنْ مُسْلِمٍ يُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَاكْتَنَفَاهُ فَقَالا لَهُ: اقْرَأْ وَارْتَقِ فِي دَرَجِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَنْزِلانِهِ حَيْثُ انْتَهَى عِلْمُهُ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۰۶۸۲) حضرت ابوالضحیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک بن قیس ؒ فرمایا کرتے تھے، اے لوگو! اپنے بچوں اور گھر والوں کو قرآن سکھاؤ۔ پس جس مسلمان کے نامہ اعمال میں اس کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے تو یہ اس کو جنت میں داخل کرائے گا، دو فرشتے اس کے پاس آئیں گے پس اس کی حفاظت کریں گے، وہ دونوں اس سے کہیں گے: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں میں چڑھتا جا۔ یہاں تک کہ وہ دونوں اس کو اتاریں گے اس جگہ جہاں اس کا قرآن کا علم مکمل ہو جائے گا۔

(٢٤) من قرأ القرآن على عهدِ النَّبيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں قرآن کی تلاوت کی

(٣٠٦٨٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَرَأَهُ مُعَاذٌ وَأُبَيٌّ وَسَعْدٌ ، وَأَبُو زَيْدٍ ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(بخاری ۳۸۱۰۔ مسلم ۱۹۱۴)

(۳۰۶۸۳) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس ؓ نے ارشاد فرمایا: حضرت معاذ ؓ اور حضرت ابی ؓ اور حضرت سعد ؓ اور حضرت ابوزید ؓ نے آپ ﷺ کے سامنے قرآن پڑھا، قتادہ ؒ فرماتے ہیں! میں نے پوچھا! ابوزید ؓ کون تھے؟ آپ ؓ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک عام انصاری صحابی ؓ تھے۔

(٣٠٦٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: قَرَؤُوا الْقُرْآنَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُبَيٌّ وَمُعَاذٌ وَزَيْدٌ ، وَأَبُو زَيْدٍ ، وَأَبُو الدَّرْدَاءِ وَسَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، وَلَمْ يَقْرَأْهُ أَحَدٌ مِنَ الْخُلَفَاءِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ عُثْمَانُ ، وَقَرَأَهُ مُجَمِّعُ ابْنُ جَارِيَةَ إِلاَّ سُورَةً ، أَوْ سُورَتَيْنِ.

(ابن سعد ۳۵۵۔ طبرانی ۲۰۹۲)

(۳۰۶۸۴) حضرت اسماعیل ؒ فرماتے ہیں کہ امام شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: ان حضرات نے نبی ﷺ کے زمانے میں قرآن پڑھا حضرت ابی ؓ، حضرت معاذ ؓ، حضرت زید ؓ، حضرت ابوزید ؓ، حضرت ابوالدرداء ؓ، اور حضرت سعید بن عبید ؓ وغیرہ، اور نبی ﷺ کے خلفاء میں سے کسی نے بھی ان کے سامنے قرآن نہیں پڑھا سوائے حضرت عثمان کے۔ اور حضرت مجمع بن جاریہ ؓ نے بھی ایک یا دو سورتیں آپ ﷺ کے سامنے پڑھیں۔

(٣٠٦٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: جَاءَ مُعَاذٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَقْرِئْنِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يا عبد الله أَقْرِئْهُ ، فَأَقْرَأْته مَا كَانَ مَعِي ، ثُمَّ اخْتَلَفْت أَنَا وَهُوَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ مُعَاذٌ ، وَكَانَ مُعَلِّمًا مِنَ الْمُعَلِّمِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۶۸۵) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ ؓ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے قرآن پڑھا دیجیے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! اس کو قرآن پڑھا دو۔ پس جو مجھے یاد تھا میں نے ان کو پڑھا دیا، پھر میں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، تو حضرت معاذ ؓ نے آپ ﷺ کے سامنے قرآن پڑھا۔ اور حضرت معاذ ؓ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قرآن سکھانے والے معلمین میں سے ایک معلم تھے۔

(۳۰۶۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ خمير بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَرَأْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ سُورَةً وَإِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَهُ ذُؤَابَتَانِ فِي الْكُتَّابِ. (احمد ۳۸۹)

(۳۰۶۸۶) حضرت خُمیر بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے ستر سورتیں سیکھی ہیں۔ اور بے شک زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو لکھنے والوں میں دو نمایاں خصوصیتیں حاصل ہیں۔

(۳۰۶۸۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْمُفَصَّلَ. (بخاری ۵۰۳۶۔ احمد ۳۳۷)

(۳۰۶۸۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں محکم آیات جمع کی تھیں۔ یعنی وہ آیات جو ظاہر و واضح ہیں ان میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں۔

(۳۰۶۸۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُنَا لَا يَخْتَلِفُونَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ يَقْرَأِ الْقُرْآنَ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَّا أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ: مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدٌ ، وَأَبُو زَيْدٍ.

(۳۰۶۸۸) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھی اس بات میں اختلاف نہیں کرتے تھے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے صرف چار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن پڑھا۔ اور وہ سب انصار میں سے تھے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوزید رحمہ اللہ۔

(۲۵) فِي الفضلِ الَّذِي ذكره الله فِي القرآن

لفظ فضل کا بیان جس کو اللہ نے قرآن میں ذکر فرمایا ہے

(۳۰۶۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ فِي قول الله تعالى (قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا) قَالَ: (بِفَضْلِ اللهِ) الْقُرْآنُ ، (وَبِرَحْمَتِهِ) أَنْ جُعِلْتُمْ مِنْ أَهْلِهِ .

(۳۰۶۸۹) حضرت عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید رحمہ اللہ نے اللہ کے قول (کہو یہ اللہ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے ہے سو اس پر ان کو خوش ہونا چاہیے) کے بارے میں ارشاد فرمایا: اللہ کے فضل سے مراد قرآن ہے، اور اس کی رحمت سے مراد: یہ کہ تمہیں قرآن کا اھل بنا دیا جائے۔

(۳۰۶۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هلالٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ﴾ قَالَ: كِتَابُ اللهِ وَالإِسْلَامُ هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ.

(۳۰۶۹۰) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کے اس قول (کہو یہ اللہ کے فضل سے ہے اور اس کی رحمت سے ہے سو اس پر ان کو خوش ہونا چاہیے۔ یہ بہتر ہے ان سب چیزوں سے جو وہ جمع کر رہے ہیں)۔ حضرت ھلال بن یساف ؒ نے ارشاد فرمایا: کتاب اللہ اور اسلام بہتر ہیں ان چیزوں سے جو وہ جمع کر رہے ہیں۔

(۳۰۶۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ ، قَالَ: بِفَضْلِ اللهِ: الإِسْلامُ ، وَبِرَحْمَتِهِ: أَنْ جَعَلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۶۹۱) حضرت عطیہ ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کے قول: (کہو یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے) کے بارے میں حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے فضل سے مراد اسلام، اور اس کی رحمت سے مراد یہ ہے کہ تمہیں قرآن کا اھل بنا دیا جائے۔

(۳۰۶۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَن مُجَاهِدٍ ، قَالَ: الْقُرْآنُ.

(۳۰۶۹۲) حضرت قاسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: فضل سے مراد قرآن ہے۔

(۳۰۶۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَن مَنْصُورٍ، عَن سَالِمٍ، قَالَ: بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ الإِسْلامُ وَالْقُرْآنُ.

(۳۰۶۹۳) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سالم ؒ نے ارشاد فرمایا: آیت: کہو یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے! سے مراد اسلام اور قرآن ہیں۔

(۲٦) فِيمن تعلّم القرآن وعلّمه

اس شخص کے بارے میں جو قرآن سیکھے اور سکھائے

(۳۰۶۹۴) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، قَالَ ، عَن سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَن عُثْمَانَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خِيَارُكُم مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

(بخاری ۵۰۲۷۔ ابو داؤد ۱۴۴۷)

(۳۰۶۹۴) حضرت عثمان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۳۰۶۹۵) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خِيَارُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

(ترمذی ۲۹۰۹۔ دارمی ۳۳۳۷)

(۳۰۶۹۵) حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۳۰۶۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ ، قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ ، قَالَ: فَثَلاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلاثِ خَلِفَاتٍ سِمَانٍ عِظَامٍ.

(مسلم ۵۵۲۔ احمد ۳۶۶)

(۳۰۶۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر لوٹے تو تین موٹی اور بڑی حاملہ اونٹنیوں کو پائے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! ہم سب نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک اپنی نماز میں تین آیات کی تلاوت کرے تو یہ اس کے لیے تین موٹی اور بڑی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

(۳۰۶۹۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ ، أَوِ الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ مِنْهُ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلا قَطِيعَةِ رَحِمٍ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ ، كُلُّنَا نُحِبُّ ذَلِكَ ، قَالَ: فَلأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ ، أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَثَلاثٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلاثٍ ، وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمِثْلُ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الإِبِلِ. (ابو داؤد ۱۴۵۱۔ احمد ۱۵۴)

(۳۰۶۹۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ ہم لوگ صفہ میں تھے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ صبح سویرے بطحان یا عقیق کے مقام پر جائے اور دو اونٹنیاں اعلیٰ سے اعلیٰ بغیر کسی قسم کے گناہ اور قطع رحمی کے پکڑ لائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس کو تو ہم سب پسند کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں جا کر دو آیتوں کا پڑھنا یا پڑھا دینا دو اونٹنیوں سے اور تین آیات کا تین اونٹنیوں سے۔ اسی طرح چار آیات کا چار اونٹنیوں سے افضل ہے۔ اور ان کے برابر اونٹوں سے افضل ہے۔

(۳۰۶۹۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: لَوْ جُعِلَ لأَحَدٍ خَمْسُ قَلائِصَ إِنْ صَلَّى الْغَدَاةَ بالقرية لَبَاتَ يَقُولُ لأَهْلِهِ: لَقَدْ أَنَى لِي أَنْ أَنْطَلِقَ ، وَاللهِ لأَنْ يَقْعُدَ أَحَدُكُمْ فَيَتَعَلَّمَ خَمْسَ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُنَّ خَيْرٌ لَهُ مِنْ خَمْسِ قَلائِصَ وَخَمْسِ قَلائِصَ.

(۳۰۶۹۸) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے ہر کسی کے لیے پانچ جوان اونٹوں کو مقرر کر دیا جائے اس صورت میں کہ وہ صبح کی نماز اپنے ٹھکانے پر پڑھے، تو وہ ضرور گھر والوں کو کہے گا کہ اب کہاں ممکن ہے میرے لیے چلنا: اللہ کی قسم! تم میں سے ہر کوئی بیٹھ کر کتاب اللہ کی پانچ آیات سیکھے تو یہ اس کے حق میں پانچ جوان اونٹوں اور اونٹنیوں سے افضل ہے۔

(۳۰۶۹۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كَانَ

يُقْرِىءُ الْقُرْآنَ فَيَمُرُّ بِالآيَةِ فَيَقُولُ لِلرَّجُلِ: خُذْهَا فَوَاللهِ لَهِيَ خَيْرٌ مِمَّا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ ، قَالَ: فَيَرَى الرَّجُلُ أَنَّمَا يَعْنِي تِلْكَ الآيَةَ حَتَّى يَفْعَلَهُ بِالْقَوْمِ كُلِّهِمْ. (عبدالرزاق ۵۹۹۴)

(۳۰۶۹۹) حضرت ابوعبیدہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ قرآن پڑھا رہے تھے کہ ایک آیت پر سے گزرے تو ایک آدمی کو کہنے لگے: اس آیت کو پکڑلو۔ اللہ کی قسم: یہ آیت زمین پر موجود تمام چیزوں سے افضل ہے۔ پس وہ آدمی سمجھا صرف یہی آیت مراد ہے، یہاں تک کہ اس نے سب لوگوں کو ایسے ہی بتایا۔

(۲۷) فِي الوصِيَّةِ بِالقرآنِ وقِراءتِهِ

قرآن اور اس کے پڑھنے کی وصیت کرنے کا بیان

(۳۰۷۰۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لن تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللهِ.

(۳۰۷۰۰) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم اس کو مضبوطی سے پکڑلو گے تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہوگے: وہ کتاب اللہ ہے۔

(۳۰۷۰۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ يَزِيد بْنِ حَيَّان ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ قَدْ رَأَيْت خَيْرًا ، صَحِبْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْت خَلْفَهُ، فَقَالَ: نَعَمْ ، وَإِنَّهُ خَطَبَنَا فَقَالَ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ كِتَابَ اللهِ هُوَ حَبْلُ اللهِ ، مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلالَةِ. (مسلم ۱۸۷۴۔ احمد ۳۶۶)

(۳۰۷۰۱) حضرت یزید بن حبان ؒ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت زید بن ارقم ؓ کے پاس حاضر خدمت ہوئے تو ہم نے ان سے کہا: تحقیق آپ ؓ نے خیر کو دیکھا، آپ ؓ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی، اور آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ ؓ نے فرمایا: جی ہاں! بے شک آپ ﷺ نے ہم کو خطاب کیا اور فرمایا: میں تمہارے درمیان کتاب اللہ چھوڑے جا رہا ہوں۔ یہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا وہ ہدایت پر ہوگا، اور جو شخص اس کو چھوڑے گا وہ گمراہی پر ہوگا۔

(۳۰۷۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الْجبلانِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَلا تَغُرَّنَّكُمْ هَذِهِ الْمَصَاحِفُ الْمُعَلَّقَةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يُعَذِّبْ قَلْبًا وَعَى الْقُرْآنَ.

(۳۰۷۰۲) حضرت سلیمان بن شرحبیل ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن پڑھو۔ یہ لٹکائے ہوئے مصاحف تمہیں ہرگز دھوکہ میں مت ڈالیں۔ اس لیے کہ اللہ ہرگز اس دل کو عذاب نہیں دیں گے جس نے قرآن کو محفوظ کیا ہو۔

(۳۰۷۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيُبْشِرْ.

(۳۰۷۰۳) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو قرآن پڑھ لے پس اس کو چاہیے کہ وہ خوش ہو جائے۔

(۳۰۷۰۴) حَدَّثَنَا محمد بن بشر حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمَ الثَّقَلَيْنِ ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الآخَرِ كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ. (احمد ۱۴۔ ترمذی ۳۷۸۸)

(۳۰۷۰۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم میں دو عظیم الشان چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان دونوں میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے: کتاب اللہ وہ رسی ہے جو آسمان سے لے کر زمین تک دراز ہے۔

(۲۸) من قرأ مئة آيةٍ أو أكثر

جو قرآن کی سو آیات یا اس سے زیادہ پڑھے

(۳۰۷۰۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ يُحَنَّسَ أَبِي مُوسَى ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ أَخٍ لأُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ مِئَةَ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ بِمِئَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ وَمَنْ قَرَأَ خَمْسَمِئَةِ آيَةٍ إِلَى أَلْفِ آيَةٍ أَصْبَحَ لَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الأَجْرِ وَالْقِيرَاطُ منه مِثْلُ التَّلِّ الْعَظِيمِ. (عبد بن حمید ۲۰۰)

(۳۰۷۰۵) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں قرآن کی سو آیات کی تلاوت کرتا ہے تو وہ غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، اور جو شخص دو سو آیات کی تلاوت کرے تو وہ فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا، اور جو شخص پانچ سو آیات سے لے کر ہزار آیات تک تلاوت کرے گا تو وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کے نامہ اعمال میں بہت زیادہ اجر لکھ دیا جائے گا۔ جس کا ایک قیراط بہت بڑے ٹیلہ کی مثل ہوگا۔

(۳۰۷۰۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مُعَاذٍ ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بِثَلاثِ مِئَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ بِأَلْفِ آيَةٍ كَانَ لَهُ قِنْطَارَانِ الْقِيرَاطُ مِنْهُ أَفْضَلُ مِمَّا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ.

(۳۰۷۰۶) حضرت سالم بن ابی الجعد فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں تین سو آیات پڑھے تو وہ شخص فرمانبرداروں میں لکھ دیا جائے گا، اور جو شخص ایک ہزار آیات پڑھے تو اس کے لیے دو اجر کے ڈھیر ہوں گے، جس کا ایک

قیراط زمین پر موجود ہر چیز سے افضل و بڑا ہے۔

(۳۰۷۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَن كَعْبٍ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِئَة آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ.

(۳۰۷۰۷) حضرت عبداللہ بن ضمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں سو آیات پڑھے تو وہ فرمانبرداروں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(۳۰۷۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ مِئَة آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ مِئَتَيْنِ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ.

(ابن خزیمۃ ۱۱۴۳۔ حاکم ۳۰۸)

(۳۰۷۰۸) حضرت ابو حازم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں سو آیات پڑھتا ہے تو غافلین میں اس کا شمار نہیں ہوتا، اور جو شخص دو سو آیات پڑھتا ہے تو وہ فرمانبرداروں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

(۳۰۷۰۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَن فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عبْدِ اللهِ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسِينَ آيَةً لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ مِئَة آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ ثَلاثَ مِئَة آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قِنْطَارٌ ، وَمَنْ قَرَأَ تِسْعَ مِئَةِ آيَةٍ فُتِحَ لَهُ. (دارمی ۳۴۴۶)

(۳۰۷۰۹) حضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا؛ جو شخص رات میں پچاس آیات پڑھے تو وہ غافلین میں شمار نہیں ہوتا۔ اور جو شخص سو آیات پڑھے تو وہ فرمانبرداروں میں سے لکھ دیا جاتا ہے، اور جو شخص تین سو آیات پڑھے تو اس کے لیے اجر کا ایک ڈھیر لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص سات سو آیات پڑھے تو اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔

(۳۰۷۱۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ بِمِئَةِ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، وَمَنْ قَرَأَ بِمِئَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ.

(۳۰۷۱۰) حضرت ابوصالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں سو آیات پڑھے تو وہ غافلین میں سے شمار نہیں ہوگا اور جو شخص دو سو آیات پڑھے تو وہ فرمانبرداروں میں سے لکھ دیا جاتا ہے۔

(۳۰۷۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْجَدَلِي عن ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ آيَاتٍ فِي لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ. (ابو داؤد ۱۳۹۳۔ ابن حبان ۲۵۷۲)

(۳۰۷۱۱) حضرت جدلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں دس آیات کی تلاوت کرے تو وہ غافلین میں شمار نہیں ہوگا۔

(۲۹) مَنْ قَالَ قِراءة القرآنِ أفضل مِمّا سِواه

جو شخص یوں کہے؛ قرآن کا پڑھنا باقی تمام اعمال سے افضل ہے

(۳۰۷۱۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً بَاتَ يَحْمِلُ عَلَى الْجِيَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَبَاتَ رَجُلٌ يَتْلُو كِتَابَ اللهِ لَكَانَ ذَاكِرُ اللهِ أَفْضَلَهُمَا قَالَ : وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو : لَوْ بَاتَ رَجُلٌ يُنْفِقُ دِينَارًا دِينَارًا وَدِرْهَمًا دِرْهَمًا وَيَحْمِلُ عَلَى الْجِيَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يُصْبِحَ مُتَقَبَّلاً مِنْهُ ، وَبِتُّ أَتْلُو كِتَابَ اللهِ حَتَّى أُصْبِحَ مُتَقَبَّلاً مِنِّي لَمْ أُحِبَّ ، أَنَّ لِي عَمَلَهُ بِعَمَلِي.

(۳۰۷۱۲) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک آدمی رات گزارے اللہ کے راستہ میں گھوڑے پر سوار ہو کر اور ایک آدمی رات گزارتا ہے کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہوئے تو ان دونوں میں سے افضل اللہ کا ذکر کرنے والا ہوگا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے بھی فرمایا: اگر کوئی شخص رات گزارے اس حال میں کہ وہ اتنے اور اتنے دینار خرچ کرے اور اتنے اور اتنے درھم خرچ کرے، اور وہ اللہ کے راستہ میں گھوڑے پر سوار ہو یہاں تک کہ صبح کرے اس حال میں کہ اس کا یہ عمل قبول کرلیا گیا ہو۔ اور میں رات گزاروں کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہوئے یہاں تک کہ صبح کروں اس حال میں کہ میرے اس عمل کو قبول کرلیا گیا ہو۔ میں پسند نہیں کرتا کہ مجھے اپنے عمل کے بدلے اس کے عمل کا ثواب مل جائے۔

(۳۰۷۱۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : لَوْ بَاتَ رَجُلٌ يُعْطِي الْقِيَانَ الْبِيضَ وَبَاتَ آخَرُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ اللَّهَ لَرَأَيْت ، أَنَّ ذَاكِرَ اللهِ أَفْضَلُ.

(۳۰۷۱۳) حضرت ابو عثمان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان ؓ نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص رات گزارے اس حال میں کہ وہ غلام اور باندیاں عطا کرتا ہو: اور دوسرا رات گزارے اس حال میں کہ وہ قرآن پڑھتا ہو اور اللہ کا ذکر کرتا ہو میرے خیال میں اللہ کا ذکر کرنے والا سب سے افضل ہوگا۔

(۳۰۷۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قِرَائَةُ الْقُرْآنِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الصَّوْمِ.

(۳۰۷۱۴) حضرت شقیق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: قرآن کا پڑھنا میرے لیے روزہ رکھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۳۰) من كره أن يقول قرأت القرآن كلّه

جو شخص یوں کہنا ناپسند کرے: میں نے سارا قرآن پڑھ لیا

(۳۰۷۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِحَبَّةَ بْنِ

سَلَمَةَ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ: قَرَأْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ: قَالَ: وَمَا أَدْرَكْتَ مِنْهُ.

(۳۰۷۱۵) حضرت ابورزین ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حبہ بن سلمہ ؒ سے کہا جو حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ کے اصحاب میں سے ہیں۔ میں نے سارا قرآن پڑھ لیا: آپ ؒ نے فرمایا: تو نے قرآن میں کیا سمجھا؟!

(٣٠٧١٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ: قَرَأْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ.

(۳۰۷۱۶) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ یوں کہنا ناپسند کرتے تھے: کہ میں نے سارا قرآن پڑھ لیا۔

(٣٠٧١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: مَا تَقْرَؤُونَ رُبُعَهَا يَعْنِي بَرَائَةَ.

(۳۰۷۱۷) حضرت عبد اللہ بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کا چوتھائی حصہ بھی نہیں پڑھا۔ یعنی براءت کررہے تھے۔

(٣١) من كره أن يقول المفصّل

جو شخص ناپسند کرے قرآن کو یوں کہنا: مفصل

(٣٠٧١٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، أن ابْنِ عُمَرَ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ: الْمُفَصَّلُ ، وَيَقُولُ: الْقُرْآنُ كُلُّهُ مُفَصَّلٌ ، وَلَكِنْ قُولُوا: قِصَارُ الْقُرْآنِ.

(۳۰۷۱۸) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ ناپسند کرتے تھے: قرآن کی سورتوں کو مفصل کہنا: اور فرماتے تھے: قرآن مجید سارا مفصل و واضح ہے۔ لیکن تم یوں کہا کرو قرآن کی چھوٹی سورتیں۔

(٣٠٧١٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: سَأَلَنِي عُمَرُ ، كَمْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؟ قُلْتُ: عَشْرُ سُوَرٍ ، فَقَالَ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: كَمْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ؟ قَالَ: سُورَةٌ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَأْمُرْنَا غَيْرَ ، أَنَّهُ قَالَ: فَإِنْ كُنْتُمْ مُتَعَلِّمِينَ مِنْهُ بِشَيْءٍ فَعَلَيْكُمْ بِهَذَا الْمُفَصَّلِ فَإِنَّهُ أَحْفَظُ.

(۳۰۷۱۹) حضرت سالم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے حضرت عمر ؓ نے پوچھا: تمہیں کتنا قرآن یاد ہے؟ میں نے کہا: ایک سورت، حضرت عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں: پھر نہ انہوں نے ہمیں کسی کام کا حکم دیا اور نہ ہی کسی کام سے منع کیا سوائے اس بات کے کہ انہوں نے کہا: پس اگر تم قرآن میں سے کچھ سیکھو تو تم پر یہ مفصل سورتیں لازم ہیں۔ اس لیے کہ یہ زیادہ محفوظ رہتی ہیں۔

(٣٠٧٢٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: لَا تقل سورة قصيرة ، ولا سورة خفيفة ، قَالَ فكيف

أقول ؟ قَالَ: سورة يسيرة ؛ فإن الله تبارك وتعالى قَالَ: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ ولا تقل خفيفة ؛ فإن الله قَالَ ﴿سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلاً ثَقِيلاً﴾.

(۳۰۷۲۰) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ نے ارشاد فرمایا: تم یوں مت کہو: چھوٹی سورت اور نہ ہی یوں کہو: ہلکی سورت۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: پھر میں کیسے کہوں؟ آپ ؒ نے فرمایا: ایسے کہو! آسان سورت۔ اس لیے کہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اور بلاشبہ ہم نے آسان بنا دیا اس قرآن کو نصیحت کے لیے، سو کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ اور ایسے بھی مت کہو؟ ہلکی سورت: اس لیے کہ اللہ نے فرمایا ہے: ہم نازل کرنے والے ہیں تم پر ایک بھاری کلام۔

(۳۰۷۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ذَكَرَ نَحْوَهُ إِلاَّ أَنَّهُ خَالَفَهُ فِي بَعْضِ الْكَلامِ.

(۳۰۷۲۱) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ ؒ نے بھی ماقبل جیسا مضمون ذکر کیا، مگر یہ کہ کلام میں کچھ اختلاف کیا ہے۔

(۳۲) مَنْ قَالَ القرآن كلام اللهِ

جو شخص کہے: قرآن اللہ کا کلام ہے

(۳۰۷۲۲) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ عَن فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ، قَالَ: قَالَ خَبَّابُ بْنُ الأَرَتِّ وَأَقْبَلْت مَعَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَى مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي: إِنِ اسْتَطَعْت أَنْ تَقَرَّبَ إِلَى اللهِ فَإِنَّك لاَ تَقَرَّبُ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَلامِهِ.

(۳۰۷۲۲) حضرت فروہ بن نوفل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خباب بن الأرت ؓ نے ارشاد فرمایا: اس حال میں کہ میں ان کے ساتھ مسجد سے ان کے گھر کی طرف جا رہا تھا۔ پس مجھ سے کہا: اگر تو طاقت رکھتا ہے تو تو اللہ کا قرب حاصل کر۔ کیونکہ تو اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اس کے پسندیدہ کلام کے علاوہ کسی اور چیز سے۔

(۳۳) من كره أن يفسّر القرآن

جو ناپسند کرے اس بات کو کہ قرآن کی تفسیر بیان کی جائے

(۳۰۷۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبِيدَةَ ، عَن آيَةٍ فِي كِتَابِ اللهِ ؟ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّدَادِ ، فَقَدْ ذَهَبَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْلَمُونَ فِيمَ أُنْزِلَ الْقُرْآنُ.

(۳۰۷۲۳) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ ؒ سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے متعلق پوچھا؟ تو آپ ؓ نے فرمایا: تجھ پر لازم ہے اللہ سے ڈرنا اور راست روی، بلاشبہ چلے گئے وہ لوگ جو جانتے تھے کہ کس بارے میں قرآن

نازل ہوا۔

(۳۰۷۲۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ: لاَ تَسْأَلْنِي عَنِ الْقُرْآنِ ، وَسَلْ عَنْهُ مَنْ يَزْعُمُ ، أَنَّهُ لاَ يَخْفَى عَلَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ يَعْنِي عِكْرِمَةَ.

(۳۰۷۲۴) حضرت عمرو بن مرہ ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت سعید بن المسیب ؒ سے قرآن کی ایک آیت کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ ؓ نے فرمایا: مجھ سے قرآن کے بارے میں سوال نہ کرو بلکہ اس سے پوچھو جو دعویٰ کرتا ہے کہ اس پر قرآن کی کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔ یعنی حضرت عکرمہ ؒ سے۔

(۳۰۷۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(۳۰۷۲۵) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کے بارے میں بغیر علم کے رائے زنی کرے پس اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

(۳۰۷۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَكْرَهُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي الْقُرْآنِ.

(۳۰۷۲۶) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ ناپسند کرتے تھے کہ وہ قرآن کے بارے میں کچھ رائے زنی کریں۔

(۳۰۷۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: أَدْرَكْت أَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ وَأَصْحَابَ عَلِيٍّ وَلَيْسَ هُمْ لِشَيْءٍ مِنَ الْعِلْمِ أَكْرَهَ مِنْهُمْ لِتَفْسِيرِ الْقُرْآنِ ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَقُولُ: أَيُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِي وَأَيُّ أَرْضٍ تُقِلُّنِي إِذَا قُلْتُ فِي كِتَابِ اللهِ مَا لاَ أَعْلَمُ.

(۳۰۷۲۷) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ اور حضرت علی ؓ کے شاگردوں کو پایا اس حال میں کہ ان کے نزدیک علم میں قرآن کی تفسیر بیان کرنا سب سے زیادہ ناپسندیدہ تھا۔ شعبی ؒ نے فرمایا: اور حضرت ابو بکر ؓ فرمایا کرتے تھے: کون سا آسمان مجھ پر سایہ کرے گا، اور کون سی زمین مجھے پناہ دے گی۔ جب میں قرآن کے بارے میں ایسی بات کہوں جس کا مجھے علم نہیں؟!

(۳۰۷۲۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ طَاوُوسًا ، عَن تَفْسِيرِ هَذِهِ الآيَةِ: ﴿شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمَ الْمَوْتُ﴾ فَأَرَادَ أَنْ يَبْطِشَ حَتَّى قِيلَ هَذَا ابْنُ حَبِيبٍ كَرَاهِيَةً لِتَفْسِيرِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۷۲۸) حضرت عبد اللہ بن حبیب بن ابی ثابت ؒ فرماتے ہیں: میں نے حضرت طاووس ؒ سے اس آیت: گواہی کا (ضابطہ) تمہارے درمیان جب تم میں سے کسی کی موت آ پہنچے، کی تفسیر کے متعلق پوچھا؟ سو انہوں نے حملہ کرنے کا ارادہ کیا یہاں تک کہ انہیں کہا گیا: یہ ابن حبیب ہیں۔ قرآن کی تفسیر بیان کرنے کو ناپسند کرنے کی وجہ سے۔

(٣٠٧٢٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ عُمَرَ ، قَرَأَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَفَاكِهَةً وَأَبًّا﴾ ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ الْفَاكِهَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا فَمَا الأَبُّ ؟ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى نَفْسِهِ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا لَهُوَ التَّكَلُّفُ يَا عُمَرُ.

(٣٠٧٢٩) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر آیت تلاوت فرمائی۔ (اور پھل اور چارے)۔ پھر فرمایا: یہ پھل تو ہم پہچانتے ہیں۔ پس اَبّا کیا ہے؟ پھر اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے عمر! یقیناً یہ تو تکلف ہے!۔

(٣٠٧٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ مُصْحَفًا وَكَتَبَ عِنْدَ كُلِّ آيَةٍ تَفْسِيرَهَا ، فَدَعَا بِهِ عُمَرُ فَقَرَضَهُ بِالْمِقْرَاضَيْنِ.

(٣٠٧٣٠) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے قرآن لکھا اور ہر آیت کے ساتھ اس کی تفسیر بھی لکھی۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو منگوایا۔ پھر اس کو قینچی کے ساتھ کاٹ دیا۔

(٣٠٧٣١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ سُئِلَ عَنْ (وَفَاكِهَةً وَأَبًّا) فَقَالَ: أَيُّ سَمَاءٍ تُظِلُّنِي وَأَيُّ أَرْضٍ تُقِلُّنِي إِذَا قُلْتُ فِي كِتَابِ اللهِ مَا لاَ أَعْلَمُ.

(٣٠٧٣١) حضرت ابراہیم التیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس آیت (اور پھل اور چارے) کے متعلق سوال کیا گیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا؟ اور کون سی زمین مجھے پناہ دے گی۔ جب میں کتاب اللہ کے بارے میں وہ بات کہوں جس کا مجھے علم نہیں؟!۔

(٣٠٧٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عبد اللهِ الزُّبَيْرِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ: كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ ، قَالَ: قَدْ أَصَابَ اللَّهُ مَا أَرَادَ.

(٣٠٧٣٢) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے جب قرآن کی کسی آیت کے متعلق سوال کیا جاتا۔ فرماتے: اللہ حق بجانب ہے جس کا بھی اس نے ارادہ کیا۔

(٣٤) من كره أن يقول إذا قرأ القرآن ليس كذا

جو شخص قرآن پڑھے جانے کے وقت یوں کہنا ناپسند کرے! ایسا نہیں ہے

(٣٠٧٣٣) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، قَالَ: كَانَ أَبُو الْعَالِيَةِ يُقْرِءُ النَّاسَ الْقُرْآنَ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُغَيِّرَ على الرجل لَمْ يَقُلْ: لَيْسَ كَذَا وَكَذَا ، وَلَكِنَّهُ يَقُولُ: اقْرَأْ آيَةَ كَذَا ، فَذَكَرْته لإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: أَظُنُّ صَاحِبَكُمْ قَدْ سَمِعَ ، أَنَّهُ مَنْ كَفَرَ بِحَرْفٍ مِنْهُ ، فَقَدْ كَفَرَ بِهِ كُلِّهِ.

(٣٠٧٣٣) حضرت شعیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ لوگوں کو قرآن پڑھایا کرتے تھے: پس جب وہ کسی شخص کی غلطی درست کرنے کا ارادہ کرتے تو یوں نہیں فرماتے: ایسے اور ایسے نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس طرح فرماتے تھے: آیت کو ایسے پڑھو۔

پس میں نے یہ بات حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کی تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ تمہارے ساتھی نے یہ حدیث سنی ہے: جس شخص قرآن کے ایک حرف کا انکار کیا بلاشبہ اس نے پورے قرآن کا انکار کیا۔

(٣٠٧٣٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ: أَمْسَكْت عَلَى عَبْدِ اللهِ فِي الْمُصْحَفِ فَقَالَ: كَيْفَ رَأَيْت ؟ قُلْتُ: قَرَأْتهَا كَمَا هِيَ فِي الْمُصْحَفِ إِلاَّ حَرْفَ كَذَا قَرَأْتَهُ كَذَا وَكَذَا.

(۳۰۷۳۴) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھتے میں روکا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری رائے کے مطابق کیسے ہے؟ میں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ نے پڑھا جیسے قرآن میں موجود ہے سوائے ایک حرف کے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو ایسے اور ایسے پڑھا۔

(٣٠٧٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ: كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا مَرَرْت بِحَرْفٍ يُنْكِرُهُ لَمْ يَقُلْ لِي: لَيْسَ كَذَا وَكَذَا ، وَيَقُولُ: كَانَ عَلْقَمَةُ يَقْرَأُه كَذَا وَكَذَا.

(۳۰۷۳۵) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ پر قرآن کی تلاوت کی۔ پس جب میں ایک حرف پر گزرا انہوں نے اس پر روک دیا۔ مجھے یوں نہیں کہا کہ ایسے اور ایسے نہیں ہے۔ بلکہ فرمایا: حضرت علقمہ رحمہ اللہ اس آیت کو ایسے اور ایسے پڑھتے تھے۔

(٣٠٧٣٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ: قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يُرِيدُ أَنْ تُقْرِئَهُ قِرَائَةَ عَبْدِ اللهِ ، قُلْتُ: لاَ أَسْتَطِيعُ ، قَالَ: بَلَى ، فَإِنَّهُ قَدْ أَرَادَ ذَاكَ ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْته قَدْ هَوِى ذَاكَ ، قُلْتُ: فَيَكُونُ هَذَا بِمَحْضَرٍ مِنْك فَتَتَذَاكَرُ حُرُوفَ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: اكفنى هَذَا ، قُلْتُ: وَمَا تَكْرَهُ مِنْ هَذَا ؟ قَالَ أَكْرَهُ أَنْ أَقُولَ لِشَيْءٍ هُوَ هَكَذَا ، وَلَيْسَ هُوَ هَكَذَا ، أَوْ أَقُولُ فِيهَا وَاوٌ وَلَيْسَ فِيهَا وَاوٌ.

(۳۰۷۳۶) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: بلاشبہ ابراہیم التیمی رحمہ اللہ چاہ رہے ہیں کہ تم ان کو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قراءت پڑھا دو۔ میں نے کہا: میں طاقت نہیں رکھتا۔ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، پس بے شک ان کا یہی ارادہ ہے، اعمش فرماتے ہیں: جب میں نے ان کو دیکھا کہ وہ یہی چاہ رہے ہیں تو میں نے کہا: ٹھیک ہے یہ آپ کی موجودگی میں ہوگا، تو ہم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حروف کا مذاکرہ کیا۔ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے اتنا کافی ہے۔ میں نے کہا: آپ اس طرح ناپسند کیوں کرتے ہیں پڑھانا، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں کسی آیت کے بارے میں کہوں: کہ وہ ایسے ہے تو وہ اس طرح نہ ہو یا میں کہوں: اس میں واؤ ہے، اور اس میں واؤ نہ ہو۔

(٣٠٧٣٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُودٍ: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ﴾ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَقُولُ: ذُرِّيَاتُهُم ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُهَا وَيُرَدِّدُهَا ، وَلا يَقُولُ: لَيْسَ كَذَا.

(۳۰۷۳۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کا تلفظ پوچھا! اور وہ لوگ جو

ایمان لائے اور چلی ان کے نقش قدم پران کی اولاد۔ پس اس آدمی نے ذریاتھم کہنا شروع کر دیا۔ پھر وہ بار بار اس لفظ کو دہرار ہا تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی نہیں فرمایا: کہ ایسے نہیں ہے۔

(۳۰۷۳۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ: إنِّي لأَكْرَهُ أَنْ أَشْهَدَ عَرْضَ الْقُرْآنِ فَأَقُولُ كَذَا وَلَيْسَ كَذَا.

(۳۰۷۳۸) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں قرآن کے معاملہ میں گواہی دوں پس میں کہوں! ایسا ہے، اور وہ ویسا نہ ہو۔

(۳۵) من كره أن يتناول القرآن عِند الأمرِ يعرضُ مِن أمرِ الدّنيا

جو شخص ناپسند کرے کہ وہ کسی دنیاوی معاملہ پیش آجانے کی صورت میں قرآن پکڑے

(۳۰۷۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ يَعْرِضُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا.

(۳۰۷۳۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ناپسند سمجھتے تھے کہ وہ کسی دنیاوی معاملہ کے پیش آنے کی صورت میں قرآن پڑھیں۔

(۳۰۷۴۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ: كَانَ أَبِي إذَا رَأَى شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا يُعْجِبُهُ ، قَالَ: لاَ تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ.

(۳۰۷۴۰) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد جب دنیا کی کوئی چیز دیکھتے جو ان کو اچھی لگتی تو آیت تلاوت فرماتے! اور نہ آنکھ اٹھا کر دیکھو تم اس طرف جو ساز و سامان ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دیا ہے۔

(۳۶) القرآن علی کم نزل حرفًا

قرآن کتنے حروف پر نازل ہوا؟

(۳۰۷۴۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ أَيُّهَا قَرَأْتَ أَصَبْتَ. (احمد ۴۳۳۔ حمیدی ۳۴۰)

(۳۰۷۴۱) حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے جس حرف کے ساتھ بھی پڑھو گے۔ حق بجانب ہو گے۔

(۳۰۷۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلٌّ شَافٍ كَافٍ. (طبری ۱۹)

(۳۰۷۴۲) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قرآن سات حروف پر اترا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کافی وشافی ہے۔

(۳۰۷٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ عَلِيمًا حَكِيمًا ، غَفُورًا رَحِيمًا.

(احمد ۳۳۲۔ ابن حبان ۷۴۳)

(۳۰۷۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے، وہ اللہ علم والا، حکمت والا، بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(۳۰۷٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ ، أَخْبَرَنِي أُبَيّ بْنُ كَعْبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ رَبِّي أَرْسَلَ إِلَيَّ: أَنِ اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. (مسلم ۵۶۲۔ ابن حبان ۷۴۰)

(۳۰۷۴۴) حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میرے رب نے میری طرف قاصد بھیجا ہے کہ میں قرآن کو سات حروف پر پڑھوں۔

(۳۰۷٤۵) حَدَّثَنَا غُنْدَر ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَؤُوا عَلَيْهِ ، فَقَدْ أَصَابُوا. (مسلم ۵۶۲۔ ابو داؤد ۱۴۷۳)

(۳۰۷۴۵) حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا: اللہ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اپنی امت کو سات حروف پر قرآن پڑھائیں۔ پس وہ جس حرف کے ساتھ بھی پڑھیں گے وہ حق بجانب ہوں گے۔

(۳۰۷٤٦) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. (ابن حبان ۷۵۔ طبری ۱۲)

(۳۰۷۴۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا؛ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۳۰۷٤۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ جِبْرِيلَ ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَإِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ ، فَقَالَ لَهُ مِيكَائِيلُ: اسْتَزِدْهُ ، فَقَالَ: عَلَى حَرْفَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ: اسْتَزِدْهُ ، حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ ، كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ كَقَوْلِكَ: هَلُمَّ وَتَعَالَ ، مَا لَمْ يَخْتِمْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِآيَةِ عَذَابٍ ، أَوْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ. (احمد ۴۱)

(۳۰۷۴۷) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: قرآن کو ایک حرف پر پڑھیے، تو حضرت میکائیل علیہ السلام نے ان سے کہا: اس میں اضافہ کر دو، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: دو حرفوں پر پڑھیں! پھر میکائیل علیہ السلام نے کہا: اس میں اضافہ کر دو، یہاں تک کہ وہ سات حروف تک پہنچ گئے۔ جن میں سے ہر ایک شافی کافی ہے۔ جیسا کہ تمہارا کہنا۔ ھلم اور تعال، دونوں کا ایک معنی ہے، آؤ۔ جب تک وہ رحمت کی آیت کو عذاب کی آیت کے ساتھ مکمل نہ کرے اور عذاب کی آیت کو رحمت کی آیت کے ساتھ مکمل نہ کرے۔

(۳۰۷۴۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أُبَيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، كُلٌّ شَافٍ كَافٍ. (احمد ۱۱۴۔ ابن حبان ۷۴۲)

(۳۰۷۴۸) حضرت اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو سات حروف پر پڑھو، ہر ایک حرف شافی کافی ہے۔

(۳۰۷۴۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُقَيْرٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ أُبَيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. (ابوداؤد ۱۴۷۲۔ احمد ۱۲۴)

(۳۰۷۴۹) حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ حضرت ابی کے واسطہ سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو سات حروف پر پڑھو۔

(۳۰۷۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى ثَلاَثَةِ أَحْرُفٍ. (احمد ۱۶۔ طبرانی ۶۸۵۳)

(۳۰۷۵۰) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن تین حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۳۰۷۵۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مِجْلَزٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الأَنْصَارِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِي ، قَالاَ: سَمِعْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ.

(بخاری ۲۴۱۹۔ مسلم ۵۶۰)

(۳۰۷۵۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ پس تم پڑھو جیسے تمہیں آسانی ہو۔

(۳۰۷۵۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ أُبَيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ جِبْرِيلَ لقيه فَقَالَ: مُرْهُمْ فَلْيَقْرَؤُوهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ. (ترمذی ۲۹۴۴۔ ابن حبان ۷۳۹)

(۳۰۷۵۲) حضرت اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور فرمایا: اپنی امت کو حکم دیں کہ قرآن

کو سات حروف پر پڑھیں۔

(۳۷) مِمّن یؤخذ القرآن ؟

ان لوگوں کا بیان جن سے قرآن لیا گیا ہے

(٣٠٧٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَن شَقِيقٍ ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ. (بخاری ۳۷۶۰۔ مسلم ۱۹۱۴)

(۳۰۷۵۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن چار لوگوں سے پڑھو، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اور سالم سے جو کہ حذیفہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

(٣٠٧٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: أَحْسَنْتَ. (مسلم ۵۵۱۔ احمد ۴۲۴)

(۳۰۷۵۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تلاوت فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تو نے خوبصورت پڑھا۔

(٣٠٧٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَن حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ فَقَالَ: عَلِيٌّ أَقْضَانَا وَأُبَيٌّ أَقْرَؤُنَا ، وَإِنَّا نَتْرُكُ أَشْيَاءَ مِمَّا يَقْرَأُ أُبَيٌّ وَإِنَّ أُبَيًّا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلا أَتْرُكُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشَيْءٍ ، وَقَدْ نَزَلَ بَعْدَ أُبَيٍّ كِتَابٌ.

(۳۰۷۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمانے لگے: علی ہم میں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے، اور اُبی ہم میں سب سے اچھا پڑھنے والا ہے، اور ہم نے کچھ چیزیں چھوڑ دی ہیں جن کو اُبیّ پڑھتے ہیں۔ اور حضرت اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سنا ہے، اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑوں گا۔ اور تحقیق کتاب تو اُبیّ کے بعد نازل ہوئی تھی۔

(٣٠٧٥٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَن زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَن قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللهِ ، وَلا أَفْقَهَ فِي دِينِ اللهِ ، وَلا أَعْلَمَ بِاللهِ مِنْ عُمَرَ.

(۳۰۷۵۶) حضرت عبدالملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قبیصہ بن جابر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو کتاب کو زیادہ اچھا پڑھنے والا ہو، اور اللہ کے دین میں زیادہ سمجھ رکھنے والا ہو۔ اور اللہ کو زیادہ جاننے والا ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔

(٣٠٧٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَن دَاوُد بْنِ شَابُورَ ، عَن مُجَاهِدٍ ، قَالَ: كُنَّا نَفْخَرُ عَلَى النَّاسِ بِقَارِئِنَا عَبْدِ اللهِ بْنِ

السَّائِبِ.

(۳۰۷۵۷) حضرت داؤد بن شابور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم لوگ لوگوں کے سامنے اپنے قاری حضرت عبداللہ بن سائب رحمہ اللہ کی وجہ سے فخر کرتے تھے۔

(۳۰۷۵۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُد بْنِ شَابُورَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: كُنْتُ أفخر النَّاسَ بِالْحِفْظِ لِلْقُرْآنِ حَتَّى صَلَّيْت خَلْفَ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ ، فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَمَا أَخْطَأَ فِيهَا وَاوًا ، وَلا أَلِفًا.

(۳۰۷۵۸) حضرت داؤد بن شابور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں لوگوں میں قرآن کا پکا حافظ ہونے کی وجہ سے فخر کرتا تھا، یہاں تک کہ میں نے حضرت مسلمہ بن مخلد رحمہ اللہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پس انہوں نے سورۂ بقرہ شروع کی اور اس میں الف اور واؤ تک کی غلطی بھی نہیں کی۔

(۳۰۷۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَطْبًا كَمَا أُنْزِلَ فَلْيَقْرَأْ عَلَى قِرَائَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

(۳۰۷۵۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ وہ قرآن کو ویسے ہی تروتازہ پڑھے جیسا کہ وہ اترا تھا۔ پس اسے چاہیے کہ وہ ابن ام عبد کی قراءت کے مطابق پڑھے۔

(۳۰۷۶۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ دِينَارٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ كَمَا أُنْزِلَ غَضًّا فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَائَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ. (بخاری ۱۹۲)

(۳۰۷۶۰) حضرت عمرو بن الحارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ وہ قرآن پڑھے جیسے وہ تروتازہ اترا تھا پس اس کو چاہیے کہ وہ ابن ام عبد کی قراءت کے مطابق پڑھے۔

(۳۰۷۶۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَبَّةَ الْبَدْرِيَّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ﴾ إِلَى آخِرِهَا ، قَالَ جِبْرِيلُ: يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَهَا أُبَيًّا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُبَيٍّ: إِنَّ جِبْرِيلَ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَكَ هَذِهِ السُّورَةَ ، قَالَ أُبَيٌّ: أَذَكَرَنِي يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ. (احمد ۴۸۹۔ مسند ۷۲۳)

(۳۰۷۶۱) حضرت عمار بن ابی عمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحبہ بدری رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: جب آیت: ہرگز نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہیں اہل کتاب میں، آخر تک نازل ہوئی۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ یہ سورت اُبَی کو پڑھا دیں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبَی سے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں یہ سورت پڑھا دوں، حضرت اُبَی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا انہوں نے میرا نام ذکر کیا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

(٣٠٧٦٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أُنْزِلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَائَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

(احمد ۴۴۵۔ ابن حبان ۷۰۶۶)

(۳۰۷۶۲) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ قرآن کو ویسے ہی تروتازہ پڑھے جیسے وہ اترا تھا۔ پس اس کو چاہیے کہ وہ ابن ام عبد کی قراءت کے مطابق پڑھے۔

(٣٠٧٦٣) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: قَدْ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ القرآن عَلَى ظَهْرِ لِسَانِهِ.

(۳۰۷۶۳) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قرآن حضور ﷺ کی زبان سے پڑھا۔

(٣٠٧٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: مَاتَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَلَمْ يَجْمَعُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۷۶۴) حضرت منصور بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے اس حال میں کہ انہوں نے قرآن جمع نہیں کیا۔

(٣٨) ما نزل مِن القرآنِ بمكّة والمدِينةِ

قرآن کا جو حصہ مکہ اور مدینہ میں نازل ہوا

(٣٠٧٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُنْزِلَتْ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ بِالْمَدِينَةِ.

(۳۰۷۶۵) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سورۃ فاتحہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

(٣٠٧٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: مَا كَانَ مِنْ حَجٍّ ، أَوْ فَرِيضَةٍ فَإِنَّهُ نَزَلَ بِالْمَدِينَةِ ، وَمَا كَانَ مِنْ ذِكْرِ الأُمَمِ وَالْقُرُونِ وَالْعَذَابِ فَإِنَّهُ أُنْزِلَ بِمَكَّةَ.

(۳۰۷۶۶) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے جس حصہ میں حج کے مسائل یا کسی فریضہ کو بیان کیا گیا ہے پس بلاشبہ وہ حصہ مدینہ میں نازل ہوا اور قرآن کے جس حصہ میں سابقہ امتوں اور صدیوں اور عذاب کا ذکر ہے پس بلاشبہ وہ حصہ مکہ میں نازل ہوا۔

(٣٠٧٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا فِي الْمَدِينَةِ.

(۳۰۷۶۷) حضرت سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: (اے ایمان والو!) یہ آیات مدینہ میں نازل ہوئیں۔

(٣٠٧٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عن علقمة قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أُنْزِلَ بِالْمَدِينَةِ ، وَكُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أُنْزِلَ بِمَكَّةَ.

(۳۰۷۶۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قرآن میں ہر وہ آیت جس میں (اے ایمان والو!) کے ذریعہ خطاب ہے مدینہ میں نازل ہوئی، اور قرآن میں ہر وہ آیت جس میں (اے لوگو!) کے ذریعہ خطاب ہے وہ مکہ میں نازل ہوئی۔

(٣٠٧٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَرَأْنَا الْمُفَصَّلَ حُجَجًا وَنَحْنُ بِمَكَّةَ لَيْسَ فِيهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا.

(۳۰۷۶۹) حضرت عبد الرحمن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم نے چھوٹی سورتیں بطور دلائل کے مکہ میں پڑھیں، ان سورتوں میں (اے ایمان والو) نہیں تھا۔

(٣٠٧٧٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَن عِكْرِمَةَ ، قَالَ: كُلُّ سُورَةٍ فِيهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا فَهِيَ مَدَنِيَّةٌ.

(۳۰۷۷۰) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ سورت جس میں (اے ایمان والو) موجود ہے وہ مدنی ہے۔

(٣٠٧٧١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَن زَائِدَةَ، عَن مَنْصُورٍ ، عَن مُجَاهِدٍ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أُنْزِلَتْ بِالْمَدِينَةِ.

(۳۰۷۷۱) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ یہ مدینہ میں نازل ہوئی۔

(٣٠٧٧٢) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَن سُفْيَانَ ، عَن لَيْثٍ ، عَن شَهْرٍ ، قَالَ: الأَنْعَامُ مَكِّيَّةٌ.

(۳۰۷۷۲) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت شہر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا؛ سورۃ الانعام مکی سورت ہے۔

(٣٠٧٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ قَيْسٍ ، عَن عُرْوَةَ: مَا كَانَ ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ﴾ بِمَكَّةَ ، وَمَا كَانَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ بِالْمَدِينَةِ.

(۳۰۷۷۳) حضرت نضر بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ آیت جس میں (اے لوگو!) کے ذریعہ خطاب ہے وہ مکہ میں نازل ہوئی اور ہر وہ آیت جس میں (اے ایمان والو!) کے ذریعہ خطاب ہے وہ مدینہ میں نازل ہوئی۔

(٣٠٧٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ الشَّعْبِيِّ قَوْلَهُ: ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إسْرَائِيلَ على مثله﴾ فَقِيلَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلامٍ ، فَقَالَ: كَيْفَ يَكُونُ ابْنُ سَلامٍ وَهَذِهِ السُّورَةُ مَكِّيَّةٌ.

(۳۰۷۷۴) حضرت ابن عون ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے امام شعبی ولیٹیلا کے پاس آیت پڑھی: جبکہ گواہی دے چکا ہے ایک گواہ بنی اسرائیل میں سے اسی جیسے کلام پر۔ پس کہا گیا: گواہ سے مراد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں تو آپ ولیٹیلا نے فرمایا: یہ ابن سلام کیسے ہو سکتے ہیں حالانکہ یہ سورت تو مکی ہے؟!۔

(۳۰۷۷۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: إِنِّي لأَعْلَمُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ بِمَكَّةَ ، وَمَا أُنْزِلَ بِالْمَدِينَةِ ، فَأَمَّا مَا نَزَلَ بِمَكَّةَ فَضَرْبُ الأَمْثَالِ وَذِكْرُ الْقُرُونِ ، وَأَمَّا مَا نَزَلَ بِالْمَدِينَةِ فَالْفَرَائِضُ وَالْحُدُودُ وَالْجِهَادُ.

(۳۰۷۷۵) حضرت ھشام بن عروہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں بہت اچھے طریقہ سے جانتا ہوں قرآن کا جو حصہ مکہ میں نازل ہوا اور جو حصہ مدینہ میں نازل ہوا۔ بہر حال جو حصہ مکہ میں نازل ہوا اس میں مثالوں کا بیان اور پچھلے واقعات کا ذکر ہے، اور باقی جو حصہ مدینہ میں نازل ہوا اس میں فرائض، حدود اور جہاد کا بیان ہے۔

(۳۹) فِي الْقِرَاءَةِ يسرِعُ فِيهَا

قراءت میں جلدی کرنے کا بیان

(۳۰۷۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا ، عَنْ قِرَائَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ مَدًّا.

(۳۰۷۷٦) حضرت قتادہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے بارے میں پوچھا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آواز کو لمبا کر کے پڑھتے تھے۔

(۳۰۷۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ فَذَكَرَتْ حَرْفًا حَرْفًا.

(۳۰۷۷۷) حضرت ابن ابی ملیکہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا ایسے تھا: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ایک حرف ذکر فرمایا:

(۳۰۷۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ عَلْقَمَةُ يَقْرَأُ عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ: رَتِّلْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَإِنَّهُ زَيْنُ الْقُرْآنِ.

(۳۰۷۷۸) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ولیٹیلا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر پڑھا کرتے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے! ٹھہر کر پڑھ۔ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔ پس یہی تو قرآن کی زیب و زینت ہے۔

(۳۰۷۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيرِينَ إِذَا قَرَأَ يَمْضِي فِي قِرَائَتِهِ.

(۳۰۷۷۹) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ جب پڑھتے تو اپنی قراءت میں جلدی کرتے تھے۔

(٣٠٧٨٠) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَهُذَّانِ الْقِرَاءَةَ هَذًّا.

(۳۰۷۸۰) حضرت عثمان بن الاسود ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عطاء ؒ جلدی جلدی قرآن پڑھتے تھے۔

(٣٠٧٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسَ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ: ﴿وَلا الضَّالِّينَ﴾ فَقَالَ: آمِينَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ.

(۳۰۷۸۱) حضرت وائل بن حجر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا آپ ﷺ نے پڑھا: ولا الضالین اور نہ ہی بھٹکنے والے، پھر آپ ﷺ نے کہا: آمین اور اپنی آواز کو لمبا کیا۔

(٣٠٧٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ لاَ تَهُذُّوا الْقُرْآنَ كَهَذِّ الشِّعْرِ ، وَلا تَنْثُرُوهُ نَثْرَ الدَّقَلِ.

(۳۰۷۸۲) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو جلدی جلدی مت پڑھو، شعر کے جلدی پڑھنے کی طرح، اور نہ ہی غیر منظوم انداز میں پڑھو ردی کھجور بکھیرنے کی طرح۔

(٣٠٧٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ قَالَ: بَعْضُهُ عَلَى أَثَرِ بَعْضٍ.

(۳۰۷۸۳) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ یعنی اس کے بعض حصہ کو بعض کے پیچھے پیچھے پڑھو۔

(٣٠٧٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ قَالَ بَيِّنْهُ تَبْيِيناً.

(۳۰۷۸۴) حضرت مقسم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ یعنی اس کو واضح انداز میں پڑھو۔

(٣٠٧٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكَتِّبِ ، قَالَ: سُئِلَ مُجَاهِدٌ ، عَنْ رَجُلَيْنِ قَرَأَ أَحَدُهُمَا الْبَقَرَةَ وَقَرَأَ آخَرُ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ ، فَكَانَ رُكُوعُهُمَا وَسُجُودُهُمَا وَجُلُوسُهُمَا سَوَاءً أَيُّهُمَا أَفْضَلُ ؟ قَالَ: الَّذِي قَرَأَ الْبَقَرَةَ ، ثُمَّ قَرَأَ مُجَاهِدٌ: ﴿وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلاً﴾.

(۳۰۷۸۵) حضرت عبید مکتب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ سے ایسے دو آدمیوں کے بارے میں پوچھا گیا جن میں سے ایک نے سورۂ بقرہ پڑھی اور دوسرے نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھی، اور ان دونوں کے رکوع اور سجدے اور ان دونوں کا بیٹھنا برابر تھا۔ ان دونوں میں سے کون افضل ہے؟ آپ ؒ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ بقرہ پڑھی، پھر مجاہد ؒ نے تائید میں یہ آیت پڑھی: اور نازل کیا ہے ہم نے اس قرآن کو واضح مضامین کے ساتھ تاکہ پڑھ کر سناؤ تم اسے انسانوں کو ٹھہر ٹھہر کر اور نازل کیا

ہے ہم نے اس کو بتدریج (حسب موقع)۔

(۳۰۷۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ: لأَنْ أَقْرَأَ: ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ وَ ﴿الْقَارِعَةُ﴾ أُرَدِّدُهُمَا وَأَتَفَكَّرُ فِيهِمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَهُذَّ الْقُرْآنَ.

(۳۰۷۸۶) حضرت عبید اللہ بن عبد الرحمن بن موہب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن کعب القرظی کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ! میں ان سورتوں کو پڑھوں: اذا زلزلت الارض اور سورۃ القارعۃ کو۔ میں ان دونوں کو بار بار پڑھوں اور ان دونوں میں غور وفکر کروں یہ مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں قرآن کو جلدی جلدی پڑھوں۔

(۳۰۷۸۷) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذَا قَرَأَ تَرَسَّلَ فِي قِرَاءَتِهِ.

(۳۰۷۸۷) حضرت ثابت بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا: وہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔

(٤٠) مَنْ قَالَ اعملوا بالقرآنِ

جو شخص کہے: قرآن پر عمل کرو

(۳۰۷۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، أَنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ أتوا أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَقَالُوا: إِنَّ إِخْوَانًا لك مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقْرِءُونَك السَّلاَمَ وَيَأْمُرُونَك أَنْ تُوصِيَهُمْ، قَالَ: فَأَقْرِءْ وَهُمَ السَّلاَمَ وَمُرُوهُمْ فَلْيُعْطُوا الْقُرْآنَ خَزَائِمَهُ، فَإِنَّهُ يَحْمِلُهُمْ عَلَى الْقَصْدِ وَالسُّهُولَةِ، وَيُجَنِّبُهُمُ الْجَوْرَ وَالْحُزُونَةَ.

(۳۰۷۸۸) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ کوفہ کے کچھ لوگ حضرت ابو الدرداء کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ کے کوفہ کے بھائی آپ کو سلام کہہ رہے تھے اور آپ سے درخواست کر رہے تھے کہ آپ ان کے لیے کوئی وصیت کر دیجیے۔ آپ نے فرمایا: پس تم ان کو سلام کہنا اور ان کو حکم دینا کہ وہ قرآن پر عمل کریں دل و جان سے وہ ان کو سہولت و آسانی دے گا۔ اور ان کو ظلم اور غم سے بچائے گا۔

(۳۰۷۸۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: لاَ تَفْقَهُ كُلَّ الْفِقْهِ حَتَّى تَرَى لِلْقُرْآنِ وُجُوهًا كَثِيرَةً.

(۳۰۷۸۹) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء نے ارشاد فرمایا: تم سارا قرآن نہیں سمجھ سکتے یہاں تک کہ تم قرآن کی ساری عملی صورتیں نہ دیکھ لو۔

(۳۰۷۹۰) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: أَعْطُوا الْقُرْآنَ خَزَائِمَهُ، يَأْخُذْ بِكُمُ الْقَصْدَ وَالسُّهُولَةَ وَيُجَنِّبْكُمُ الْجَوْرَ وَالْحُزُونَةَ.

(۳۰۷۹۰) حضرت ابو کنانہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ ؓ نے ارشاد فرمایا: قرآن پر عمل کرو دل و جان سے، وہ تمہیں سہولت اور آسانی دے گا، اور تمہیں ظلم اور تکلیف سے بچائے گا۔

(۴۱) من نهى عنِ التّمارِي فِي القرآنِ

جو شخص قرآن کے بارے میں جھگڑا کرنے سے روکے

(۳۰۷۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَعْدٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ: تَشَاجَرَ رَجُلانِ فِي آيَةٍ فَارْتَفَعَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: لاَ تُمَارُوا فِيهِ فَإِنَّ مراء فِيهِ كُفْرٌ. (احمد ۲۰۴۔ بیهقی ۲۲۶۶)

(۳۰۷۹۱) حضرت سعد ؓ جو کہ حضرت عمرو بن العاص ؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ دو آدمی قرآن کی ایک آیت میں جھگڑ پڑے اور دونوں جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ؓ نے فرمایا: تم اس میں جھگڑو مت۔ اس لیے کہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔

(۳۰۷۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوا الْمِرَاءَ فِي الْقُرْآنِ فَإِنَّ الأُمَمَ قَبْلَكُمْ لَمْ يُلْعَنُوا حَتَّى اخْتَلَفُوا فِي الْقُرْآنِ ، فَإِنَّ مِرَاءً فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ.

(۳۰۷۹۲) حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے بارے میں جھگڑے کو چھوڑ دو پس بے شک تم سے پہلی امتوں پر لعنت نہیں کی گئی یہاں تک کہ انہوں نے قرآن میں اختلاف کیا۔ بلاشبہ قرآن کے بارے میں جھگڑا کفر ہے۔

(۳۰۷۹۳) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، حَدَّثَنَا أَبُو قُدَامَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا.

(بخاری ۵۰۶۱۔ مسلم ۲۰۵۳)

(۳۰۷۹۳) حضرت جندب بن عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو پڑھو جب تک اس پر تمہارا دل مانوس رہے اور جب تم اس میں اختلاف کرو تو اُٹھ جاؤ۔

(۳۰۷۹۴) حَدَّثَنَا حَفْص ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: لاَ تَضْرِبُوا الْقُرْآنَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ فَإِنَّ ذَلِكَ يُوقِعُ الشَّكَّ فِي الْقُلُوبِ.

(۳۰۷۹۴) حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے بعض حصہ کو بعض کے ساتھ خلط

ملط مت کرو، اس لیے کہ یہ چیز دلوں میں شک پیدا کرتی ہے۔

(٣٠٧٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جِدَالٌ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ. (احمد ۴۷۸۔ ابو یعلی ۵۹۹۰)

(۳۰۷۹۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کے بارے میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

(٣٠٧٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فِيهِ فَأَهْلَكَهُمْ فَلاَ تَخْتَلِفُوا فِيهِ يَعْنِي فِي الْقُرْآنِ. (بخاری ۲۴۱۰۔ احمد ۳۹۳)

(۳۰۷۹۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ تم سے پہلے لوگوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ نے ان کو ہلاک و برباد کردیا۔ پس تم اس میں اختلاف مت کرو، یعنی قرآن میں۔

(٤٢) فِي مِثْلِ من جمع القرآن والإِيمان

مثال اس شخص کی جو ایمان اور قرآن کو جمع کرے

(٣٠٧٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: مَثَلُ الَّذِي جَمَعَ الإِيمَانَ وَجَمَعَ الْقُرْآنَ مِثْلُ الأُتْرُجَّةِ الطَّيِّبَةِ الطَّعْمِ ، وَمَثَلُ الَّذِي لَمْ يَجْمَعِ الإِيمَانَ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْآنَ مِثْلُ الْحَنْظَلَةِ خَبِيثَةُ الطَّعْمِ وَخَبِيثَةُ الرِّيحِ. (دارمی ۳۳۶۳)

(۳۰۷۹۷) حضرت حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مثال اس شخص کی جو ایمان اور قرآن کو جمع کرنے والا ہو ترنج کی سی ہے اس کی خوشبو عمدہ ہے اور مزہ لذیذ۔ اور مثال اس شخص کی جو نہ ایمان جمع کرے اور نہ ہی قرآن جمع کرے حنظل کے پھل کی سی ہے جو بدمزہ اور بدبو والا ہوتا ہے۔

(٣٠٧٩٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَبَا مُوسَى حَدَّثَهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ ، وَلا رِيحَ لَهَا ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الأُتْرُجَّةِ طَيِّبَةُ الطَّعْمِ طَيِّبَةُ الرِّيحِ ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ ، وَلا رِيحَ لَهَا. (بخاری ۵۰۲۰۔ ابن حبان ۷۷۰)

(۳۰۷۹۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مثال: اس مومن کی جو قرآن شریف نہ پڑھے کھجور کی سی ہے کہ مزہ شیریں ہوتا ہے مگر خوشبو کچھ نہیں اور مثال اس مومن کی جو قرآن شریف پڑھے ترنج کی سی ہے کہ مزہ لذیذ اور خوشبو بھی عمدہ۔ اور مثال اس گنہگار کی جو قرآن نہ پڑھے حنظل کے پھل کی سی ہے جس کا ذائقہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی عمدہ نہیں۔

(۴۲) من کرہ رفع الصّوتِ واللّغطِ عِند قِراءۃِ القرآنِ

جو شخص ناپسند کرنے آواز اونچی کرنے کو اور شور کرنے کو قرآن کے پڑھے جانے کے وقت

(۳۰۷۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: الْقُرْآنُ وَحْشِیٌّ، وَلا یَصْلُحُ مَعَ اللَّغَطِ.

(۳۰۷۹۹) حضرت اعمش ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبد الرحمن ریشید نے ارشاد فرمایا: قرآن تو اکیلا ہے اور یہ شور کے ساتھ پڑھے جانے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

(۳۰۸۰۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: کَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکْرَهُونَ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ الذِّکْرِ.

(۳۰۸۰۰) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد ریشید نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ذکر کے وقت آواز بلند کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۰۸۰۱) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَکْرَهُ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۸۰۱) حضرت حسن ریشید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پڑھتے وقت آواز بلند کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۴۴) فِی النّظرِ فِی المصحفِ

قرآن میں دیکھنے کا بیان

(۳۰۸۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَیْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: انْتَهَیْتُ إِلَیْهِ وَهُوَ یَنْظُرُ فِی الْمُصْحَفِ، قَالَ: قُلْتُ: أَیُّ شَیْءٍ تَقْرَأُ فِی الْمُصْحَفِ؟ قَالَ: حِزْبِی الَّذِی أَقُومُ بِهِ اللَّیْلَةَ.

(۳۰۸۰۲) حضرت خیثمہ ریشید فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ قرآن میں دیکھ رہے تھے: راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا! آپ قرآن میں کیا چیز پڑھ رہے ہیں؟ فرمایا: اپنی تلاوت کا وہ حصہ جو میں رات میں پڑھتا ہوں۔

(۳۰۸۰۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَدِیمُوا النَّظَرَ فِی الْمَصَاحِفِ.

(۳۰۸۰۳) حضرت زرّ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مصاحف قرآنی میں اپنی نظر مسلسل جما کے رکھو۔

(۳۰۸۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ أَبِی مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: دَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ وَالْمُصْحَفُ فِی حِجْرِهِ.

(۳۰۸۰۴) حضرت ابو موسیٰ ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ریشید نے فرمایا: بلوائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے اس حال میں کہ قرآن ان کی گود میں تھا۔

(۳۰۸۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُس ، قَالَ : كَانَ من خُلُقِ الأَوَّلِينَ النَّظَرَ فِي الْمَصَاحِفِ ، وَكَانَ الأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ إِذَا خَلا نَظَرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۰۸۰۵) حضرت ابن علیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یونس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: پہلے لوگوں کے اچھے اخلاق میں سے تھا قرآن میں دیکھنا، اور حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ جب فارغ ہوتے تو قرآن میں دیکھتے رہتے۔

(۳۰۸۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الرَّبِيعِ قَالَتْ : كَانَ الرَّبِيعُ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ ، فَإِذَا دَخَلَ إِنْسَانٌ غَطَّاهُ ، وَقَالَ : لاَ يَرَى هَذَا أَنِّي أَقْرَأُ فِيهِ كُلَّ سَاعَةٍ.

(۳۰۸۰۶) حضرت سرّیہ الربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع رحمہ اللہ قرآن میں دیکھ کر پڑھتے رہتے تھے۔ پس جب کوئی انسان داخل ہوتا تو اس مصحف کو چھپا لیتے۔ اور فرماتے: یہ شخص نہ دیکھے کہ میں ہر وقت قرآن میں ہی دیکھ کر پڑھتا ہوں۔

(۳۰۸۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ : كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ إِنْسَانٌ غَطَّاهُ ، وَقَالَ : لاَ يَرَى هَذَا أَنِّي أَقْرَأُ فِيهِ كُلَّ سَاعَةٍ.

(۳۰۸۰۷) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ قرآن میں دیکھ کر پڑھا کرتے تھے پس جب کوئی انسان داخل ہوتا تو آپ رحمہ اللہ اس مصحف کو چھپا لیتے اور فرماتے کوئی یہ نہ دیکھے کہ میں ہر وقت اس میں دیکھ کر پڑھتا ہوں۔

(۳۰۸۰۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنِّي لأَقْرَأُ جزئي ، أَوْ عَامَّةَ جزئي ، وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى فِرَاشِي.

(۳۰۸۰۸) حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: میں اپنے سپارے یا اپنے قرآن کے حصہ کو پڑھتی تھی اس حال میں کہ میں اپنے بستر پر لیٹی ہوتی تھی۔

(۳۰۸۰۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي ، قَالَ : أَمْسَكْت عَلَى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْقُرْآنَ حَتَّى فَرَغَ مِنْهُ.

(۳۰۸۰۹) حضرت موسیٰ بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یوں فرماتے ہوئے سنا: میں نے حضرت فضالہ بن عبید رحمہ اللہ کو قرآن سے روکا یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہوئے۔

(۳۰۸۱۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْب ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو هِلالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْعُقَيْلِيُّ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الْعَلاءِ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ حَتَّى يُغْشَى عَلَيْهِ.

(۳۰۸۱۰) حضرت ابوصالح العقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العلاء یزید بن عبد اللہ بن الشخیر رحمہ اللہ قرآن میں دیکھ کر تلاوت فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ ان پر بے ہوشی طاری ہو جاتی۔

(۳۰۸۱۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ طَلْحَةَ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۰۸۱۱) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ ؒ کو دیکھا کہ وہ قرآن میں دیکھ کر تلاوت فرما رہے تھے۔

(۴۵) من كره أن يقول قِراءة فلانٍ

جو شخص یوں کہنا ناپسند کرے: فلاں کی قراءت

(۳۰۸۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ: قِرَائَةُ فُلان وَيَقُولُ: كَمَا يَقْرَأُ فُلانٌ.

(۳۰۸۱۲) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ یوں کہنا ناپسند کرتے تھے: فلاں کی قراءت، یوں فرماتے! جیسا کہ فلاں پڑھتا ہے۔

(۴۶) فِي القرآنِ، متى نزل

قرآن کے بارے میں کہ کب نازل ہوا

(۳۰۸۱۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ دَاوُد، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً مِنَ السَّمَاءِ الْعُلْيَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فِي رَمَضَانَ، فَكَانَ اللَّهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْدِثَ شَيْئًا أَحْدَثَهُ.

(۳۰۸۱۳) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: پورا قرآن اوپر والے آسمان سے آسمانِ دنیا تک رمضان میں اترا۔ پھر اللہ جب کسی چیز کو وجود میں لانے کا ارادہ فرماتے تو اس کو نازل فرما دیتے۔

(۳۰۸۱۴) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، قَالَ: نَزَلَتِ التَّوْرَاةُ لِسِتٍّ خَلَوْنَ مِنْ رَمَضَانَ، وَأُنْزِلَ الْقُرْآنُ لأَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ.

(۳۰۸۱۴) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ ؒ نے ارشاد فرمایا: تورات رمضان کی چھ تاریخ کو نازل ہوئی۔ اور قرآن چوبیس رمضان کو اتارا گیا۔

(۳۰۸۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلابَةَ، قَالَ: نَزَلَتِ الْكُتُبُ كلها لَيْلَةَ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ.

(۳۰۸۱۵) حضرت خالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ ؒ نے ارشاد فرمایا: ساری آسمانی کتابیں رمضان کی چوبیس تاریخ کو نازل ہوئیں۔

(۳۰۸۱۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي الأَشْرَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، قَالَ: دُفِعَ إِلَى جِبْرِيلَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ جُمْلَةً ،فوضع فِي بَيْتِ الْعِزَّةِ ثم جَعَلَ يَنْزِلُه تَنْزِيلاً.

(۳۰۸۱۶) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے اللہ کے قول۔ یقیناً ہم نے ہی نازل کیا ہے قرآن کو

شب قدر میں۔ کے بارے میں ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علایسلام کو سارا قرآن شب قدر میں ہی سپرد کر دیا گیا تھا۔ پس اس کو بیت العزہ میں رکھا گیا، پھر وہ اس کو تدریجاً نازل کرتے رہے۔

(۳۰۸۱۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا الْعَالِيَةِ يَذْكُرُ ، عَنْ أَبِي الْجَلْدِ ، قَالَ: نَزَلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ أَوَّلَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ ، وَنَزَلَتِ الزَّبُورُ فِي سِتٍّ ، وَالإِنْجِيلُ فِي ، ثَمَانِ عَشْرَةَ ، وَالْقُرْآنُ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ.

(۳۰۸۱۷) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الجلد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابراہیم علایسلام کے صحیفے رمضان کی پہلی رات میں نازل ہوئے۔ اور زبور چھٹی رات میں اور انجیل اٹھارہویں رات میں۔ اور قرآن چوبیسویں رات میں نازل ہوا۔

(٤٧) فِي رفعِ القرآنِ والإسراءِ بِهِ

قرآن کے رات میں اٹھائے جانے کا بیان

(۳۰۸۱۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا أُسْرِيَ عَلَى كِتَابِ اللهِ فَذُهِبَ بِهِ ؟ قَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، كَيْفَ بِمَا فِي أَجْوَافِ الرِّجَالِ ، قَالَ: يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَكْفِتُ كُلَّ مُؤْمِنٍ.

(۳۰۸۱۸) حضرت شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کس حال میں ہو گے جب قرآن پر ایک رات ایسی آئے گی کہ قرآن کو اٹھا لیا جائے گا، راوی نے پوچھا: اے عبد الرحمن! یہ کیسے ممکن ہو گا حالانکہ قرآن تو مردوں کے سینوں میں محفوظ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ایک پاکیزہ ہوا بھیجیں گے پس تمام فوت ہو جائیں گے۔

(۳۰۸۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ الَّذِي بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ يُوشِكُ أَنْ يُنْزَعَ مِنْكُمْ ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ يُنْزَعُ مِنَّا وَقَدْ أَثْبَتَهُ اللَّهُ فِي قُلُوبِنَا وَأَثْبَتْنَاهُ فِي مَصَاحِفِنَا قَالَ: يُسْرَى عَلَيْهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ فَيُنْتَزَعُ مَا فِي الْقُلُوبِ وَيَذْهَبُ مَا فِي الْمَصَاحِفِ وَيُصْبِحُ النَّاسُ مِنْهُ فُقَرَاءَ ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ﴾ . (عبدالرزاق ۵۹۸۱)

(۳۰۸۱۹) حضرت شداد بن معقل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ قرآن جو تمہارے سینوں میں محفوظ ہے۔ قریب ہے کہ یہ تم سے چھین لیا جائے گا۔ راوی فرماتے ہیں! میں نے عرض کیا: کیسے ہم سے اس کو چھین لیا جائے گا حالانکہ ہم نے اس کو اپنے دلوں میں محفوظ کیا ہے اور اپنے صحیفوں میں اس کو ضبط کیا ہے؟! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس اس پر ایک رات ایسی گزرے گی کہ جو کچھ دلوں میں محفوظ ہو گا اس کو چھین لیا جائے گا اور جو کچھ مصاحف میں ضبط ہو گا اسے مٹا دیا جائے گا۔ اور لوگ صبح کریں گے اس حال میں کہ وہ اس سے خالی ہوں گے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ۔ اگر ہم چاہیں تو چھین

لے جائیں وہ سب جو ہم نے وحی کیا ہے تمہاری طرف۔

(۴۸) فِیمن لاَ تنفعه قِراءة القرآنِ

ان لوگوں کا بیان جن کو قرآن کا پڑھنا نفع نہیں پہنچائے گا

(۳۰۸۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ أَقْوَامٌ مِنْ أُمَّتِي يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(ابن ماجه ۱۷۱۔ احمد ۲۵۶)

(۳۰۸۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ ضرور قرآن پڑھیں گے اور وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار میں سے آر پار ہو کر نکل جاتا ہے۔

(۳۰۸۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ: هَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ هَؤُلاءِ الْخَوَارِجَ ؟ ، قَالَ: سَمِعْتُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ: يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لاَ يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(بخاری ۶۹۳۴۔ مسلم ۷۵۰)

(۳۰۸۲۱) حضرت یُسیر بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان خارجیوں کا ذکر کرتے ہوئے کبھی سنا تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: یہاں سے ایک گروہ نکلے گا جو اپنی زبانوں سے قرآن کی تلاوت کریں گے اور قرآن ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا، وہ دین سے ایسے نکلیں گے جیسا کہ تیر شکار سے آر پار ہو کر نکل جاتا ہے۔

(۳۰۸۲۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ: حَدَّثَنِي قرة بْنُ خَالِدٍ السَّدُوسِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ عَلَى فُوقِهِ. (مسلم ۱۴۲۔ احمد ۳۵۳)

(۳۰۸۲۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک قوم ایسی آئے گی جو قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلقوں سے کبھی تجاوز نہیں کرے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر کا پھل شکار سے آر پار ہو کر نکل جاتا ہے۔

(۳۰۸۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الأَحْلامِ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ.

(ترمذی ۲۱۸۸۔ احمد ۴۰۴)

(۳۰۸۲۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ نکلیں گے جو نوعمر ہوں گے اور عقل کے بے وقوف ہوں گے وہ قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے نرخروں سے متجاوز نہیں ہوگا۔

(٣٠٨٢٤) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ الْحَارِثِيِّ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ قبل الْمَشْرِقِ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لاَ يَرْجِعُونَ إِلَيْهِ.

(احمد ۴۲۱۔ حاکم ۱۴۶)

(۳۰۸۲۴) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے وہ قرآن کو پڑھتے ہوں گے لیکن وہ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے، جیسا کہ تیر شکار سے آر پار ہو کر نکل جاتا ہے، پھر وہ اسلام کی طرف واپس نہیں لوٹیں گے۔

(٣٠٨٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ: وَذَاكَ عِنْدَ أَوانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَائَنَا وَيُقْرِئُهُ أَبْنَاؤُنَا أَبْنَائَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ زِيَادُ ، إِنْ كُنْت لأَرَاكَ مِنْ أَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِينَةِ ، أَو لَيْسَ هَذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَؤُونَ التَّوْرَاةَ وَالإِنْجِيلَ، لاَ يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيهِمَا. (احمد ۱۶۰۔ طبرانی ۵۲۹۱)

(۳۰۸۲۵) حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند فتنوں کا ذکر کیا: پھر فرمایا: یہ سب علم کے اٹھ جانے کے وقت ہوگا، راوی فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! علم کیسے اٹھ جائے گا حالانکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنی اولادوں کو پڑھاتے ہیں اور آگے وہ اپنی اولادوں کو پڑھائیں گے، یوں سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے اے زیاد! میں تو تجھے مدینہ میں سب سے سمجھ دار آدمی سمجھتا تھا! کیا یہ یہود ونصاریٰ تورات اور انجیل نہیں پڑھتے اور یہ لوگ ان میں پائی جانے والی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے؟

(٣٠٨٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ أَبِي سِنَان ، عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ. (عبد بن حميد ۱۰۰۳)

(۳۰۸۲۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص قرآن پر ایمان ہی نہیں لایا جس نے اس کے محارم کو حلال سمجھا۔

(٣٠٨٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ ، عَن صُهَيْبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

(ترمذی ۲۹۱۸)

(۳۰۸۲۷) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر راوی نے ماقبل جیسی حدیث ذکر کی۔

(۴۹) فِی المعوّذتین

معوذتین کا بیان

(۳۰۸۲۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ: قُلْتُ لأُبَيٍّ: إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لاَ يَكْتُبُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي مُصْحَفِهِ ، فَقَالَ: إِنِّي سَأَلْت عَنْهُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قِيلَ لِي ، فَقُلْتُ: فَقَالَ أُبَيٌّ: وَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قِيلَ لَنَا. (بخاری ۴۹۷۶۔ ابن حبان ۴۴۲۹)

(۳۰۸۲۸) حضرت زرّ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے پوچھا! حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ معوذتین کو صحیفہ میں نہیں لکھتے اور فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونوں سورتوں کی بابت سوال کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو مجھے پڑھنے کے لیے دی گئی تھیں پس میں نے اُن کو پڑھ لیا۔ تو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: اور ہم ان کو پڑھتے ہیں جیسا کہ ہمیں کہا گیا ہے۔

(۳۰۸۲۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: الْمُعَوِّذَتَانِ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۰۸۲۹) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: معوذتین قرآن کا حصہ ہیں۔

(۳۰۸۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۳۰۸۳۰) حضرت حصین رحمہ اللہ سے امام شعبی رحمہ اللہ کا ماقبل جیسا ارشاد اس سند سے مروی ہے۔

(۳۰۸۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ يَحك الْمُعَوِّذَتَيْنِ مِنْ مَصَاحِفِهِ ، وقال: لاَ تَخْلِطُوا فِيهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ. (احمد ۱۲۹۔ طبرانی ۹۱۴۸)

(۳۰۸۳۱) حضرت عبد الرحمن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ معوذتین کو اپنے صحیفوں میں سے کھرچ کر مٹا رہے تھے اور فرمایا: جو قرآن میں سے نہیں ہے اس کو اس میں خلط ملط مت کرو۔

(۳۰۸۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: قُلْتُ لِلأَسْوَدِ: مِنَ الْقُرْآنِ هُمَا ؟ قَالَ: نَعَمْ يَعْنِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ.

(۳۰۸۳۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود رحمہ اللہ سے دریافت کیا: کیا یہ دونوں قرآن کا حصہ ہیں؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں! یعنی معوذتین۔

(۳۰۸۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ مَوْلَى أُمِّ عَلِيٍّ ، أَنَّ مُجَاهِدًا كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَحْدَهَا حَتَّى يَجْعَلَ مَعَهَا سُورَةً أُخْرَى.

(۳۰۸۳۳) حضرت سلمان رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ام علی رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ بلاشبہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ ناپسند کرتے تھے کہ وہ صرف معوذتین کو اکیلے پڑھیں۔ یہاں تک کہ وہ اس کے ساتھ دوسری سورت کو ملا لیتے۔

(۳۰۸۳٤) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي جَعْفَرٍ : إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ مَحَا الْمُعَوِّذَتَيْنِ مِنْ مُصْحَفِهِ ، فَقَالَ : اقْرَأْ بِهِمَا.

(۳۰۸۳۴) حضرت محمد بن سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: بلاشبہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے معوذتین کو مصاحف سے مٹا دیا تھا! تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم ان دونوں کو پڑھا کرو۔

(۳۰۸۳٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ الْقَصَّابُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ قُلْتُ : يَا أَبَا سَعِيدٍ ، أَقْرَأُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي صَلاةِ الْفَجْرِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ إِنْ شِئْتَ ، سُورَتَانِ مُبَارَكَتَانِ طَيِّبَتَانِ.

(۳۰۸۳۵) حضرت منصور قصاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: اے ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ! کیا میں معوذتین کو فجر کی نماز میں پڑھ سکتا ہوں؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہاں اگر تم چاہو، یہ دونوں بہت مبارک اور پاکیزہ سورتیں ہیں۔

(۳۰۸۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ ، قَالَ : فَأَمَّنَا بِهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلاةِ الْفَجْرِ . (ابویعلی ۱۷۲۸۔ حاکم ۲۴۰)

(۳۰۸۳۶) حضرت عقبہ بن عامر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کی بابت پوچھا! آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سورتوں کے ساتھ فجر کی نماز میں ہماری امامت کروائی۔

(۳۰۸۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ أَذَّنَ وَأَقَامَ ، ثُمَّ أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ : كَيْفَ رَأَيْتَ ؟ قُلْتُ : قَدْ رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَاقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَكُلَّمَا قُمْتَ.

(۳۰۸۳۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ پس جب فجر صادق طلوع ہوئی۔ میں نے اذان دی اور اقامت کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کیا اور معوذتین کی تلاوت فرمائی۔ پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے دیکھ لیا جو میں نے پڑھا؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تحقیق میں نے دیکھ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ان دونوں سورتوں کو پڑھا کر جب بھی تو سوا اور جب بھی تو بیدار ہو۔

(۳۰۸۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لاَ يَكْتُبُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ.

(۳۰۸۳۸) حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ معوذتین کو نہیں لکھتے تھے۔

(۵۰) فِی أَوَّلِ مَا نزل مِن القرآنِ وآخِرِ ما نزل

قرآن کے سب سے پہلے حصہ اور سب سے آخری حصہ کے نازل ہونے کا بیان

(۳۰۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ ، آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ كَامِلَةً بَرَاءَةٌ ، وَآخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلَ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلالَةِ﴾ . (مسلم ۴۶۵۴)

(۳۰۸۳۹) حضرت ابواسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت براء ؓ نے ارشاد فرمایا: سب سے آخری مکمل نازل ہونے والی سورۃ براءت ہے، اور قرآن مین سب سے آخری نازل ہونے والی آیت یہ ہے (آپ سے فتوی پوچھتے ہیں، کہو اللہ فتوی دیتا ہے تمہیں کلالہ کے بارے میں)۔

(۳۰۸۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾.

(۳۰۸۴۰) حضرت اسماعیل بن ابی خالد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سدی ؒ نے ارشاد فرمایا: سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی (اور ڈرو اس دن سے کہ جب لوٹ کر جاؤ گے تم اس دن اللہ کے حضور پھر پورا پورا دیا جائے گا ہر شخص کو (بدلہ) اس کے کمائے ہوئے عملوں کا اور ان پر ہرگز ظلم نہ ہوگا۔

(۳۰۸۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ ، قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾ .

(۳۰۸۴۱) حضرت مالک بن مغول ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطیہ عوفی ؒ نے ارشاد فرمایا: آخری آیت یہ نازل ہوئی تھی (اور ڈرو اس دن سے کہ جب لوٹ کر جاؤ گے تم اس دن اللہ کے حضور پھر پورا پورا دیا جائے گا ہر شخص کو (بدلہ) اس کے کمائے ہوئے عملوں کا اور ان پر ہرگز ظلم نہ ہوگا)۔

(۳۰۸۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشِيرٌ ، قَالَ: مَالِكٌ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلَ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلالَةِ﴾ . (مسلم ۱۲۳۶۔ طبری ۴۲)

(۳۰۸۴۲) حضرت ابوالسفر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت براء ؓ نے ارشاد فرمایا: سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی (آپ سے فتوی پوچھتے ہیں، کہو اللہ فتوی دیتا ہے تمہیں کلالہ کے بارے میں)۔

(۳۰۸۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: هِيَ أَوَّلُ سُورَةٍ نَزَلَتْ: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ ثُمَّ (ن) .

(۳۰۸۴۳) حضرت ابن ابی نجیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے فرمایا: یہ سورت سب سے پہلے نازل ہوئی (پڑھو (اے

نبی ﷺ) اپنے رب نام لے کر جس نے پیدا کیا۔ پھر سورۃ ن نازل ہوئی۔

(۳۰۸٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقُرْآنِ : ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلاَلَةِ﴾.

(۳۰۸۴۴) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت براء ؓ نے ارشاد فرمایا: قرآن میں سب سے آخری آیت یہ نازل ہوئی (آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہو اللہ فتویٰ دیتا ہے تمہیں کلالہ کے بارے میں۔)

(۳۰۸٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ : أَوَّلُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ : (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ) ثُمَّ (ن) .

(۳۰۸۴۵) حضرت عمرو بن دینار ؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبید بن عمیر ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: قرآن میں سب سے پہلے یہ سورت نازل ہوئی (پڑھو (اے نبی ﷺ) اپنے رب کا نام لے کر جس نے پیدا کیا پھر سورت ن نازل ہوئی۔)

(۳۰۸٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ : أَخَذْتُ مِنْ أَبِي مُوسَى : ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ وَهِيَ أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۸۴۶) حضرت ابو رجاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ ؓ سے یہ سورت سیکھی (پڑھو (اے نبی ﷺ) اپنے رب کا نام لے کر جس نے پیدا کیا) یہ محمد ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی سورت ہے۔

(۵۱) مَنْ قَالَ تفتح أبواب السّماءِ لِقِراءةِ القرآنِ

جو حضرات فرماتے ہیں قرآن پڑھنے والے کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں

(۳۰۸٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لاَ يَفْرِضُ إلاَّ لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ، قَالَ : وَكَانَ أَبِي مِمَّنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَفَرَضَ لَهُ.

(۳۰۸۴۷) حضرت محمد بن فضیل ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت فضیل ؒ نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ عطیہ مقرر نہیں فرماتے تھے مگر اس شخص کے لیے جس نے قرآن پڑھا ہو۔ اور میرے والد ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے قرآن پڑھا تھا تو ان کے لیے عطیہ مقرر کر دیا گیا۔

(۳۰۸٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَن يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : أَرَادَ سَعْدٌ أَنْ يُلْحِقَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ ، فَكَتَبَ إلَيْهِ عُمَرُ : تُعْطِي عَلَى كِتَابِ اللهِ أَجْرًا.

(۳۰۸۴۸) حضرت یُسیر بن عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد ؓ نے ارادہ کیا کہ جو شخص قرآن پڑھا ہوا ہو اس کے لیے دو دو ہزار مقرر کر دیا جائے، تو حضرت عمر ؓ نے ان کی طرف خط لکھا: تم اللہ کی کتاب پر اجرت دو گے!۔

(٣٠٨٤٩) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: جَمَعَ نَاسٌ الْقُرْآنَ حَتَّى بَلَغُوا عِدَّةً ، فَكَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بِذَلِكَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ أَرْوَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ ، وَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَقْرَؤُهُ أَنْ يَقُومَ الْمَقَامَ خَيْرٌ مِنْ قِرَائَةِ الآخِرِ آخرَ مَا عَلَيْهِ.

(۳۰۸۴۹) حضرت محمد ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن سیکھنے کے لیے لوگوں کی اچھی خاصی تعداد جمع ہوگئی تو انہوں نے اس بارے رائے طلب کرنے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ کچھ لوگ قرآن کو دوسروں سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس کی قراءت کرنے والے بعض لوگ بھی دوسروں سے بہتر ہے۔

(٥٢) مَنْ قَالَ عظِّموا القرآن

جو حضرات فرماتے ہیں کہ قرآن کی تعظیم کرو

(٣٠٨٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُكْتَبَ الْقُرْآنُ فِي الْمُصْحَفِ الصَّغِيرِ.

(۳۰۸۵۰) حضرت ابراہیم ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ناپسند فرماتے تھے کہ قرآن کو کسی چھوٹے سے مصحف میں لکھا جائے۔

(٣٠٨٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ بِمِثْلِهِ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ: الْمَصَاحِفِ.

(۳۰۸۵۱) حضرت ابراہیم ولیٹیلا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فعل اس سند سے بھی مروی ہے

(٣٠٨٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ يُقَالَ: عَظِّمُوا الْقُرْآنَ يَعْنِي: كَبِّرُوا الْمَصَاحِفَ.

(۳۰۸۵۲) حضرت مغیرہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ولیٹیلا نے فرمایا: یوں کہا جاتا تھا: قرآن کی تعظیم کرو یعنی اس کو بڑے مصاحف میں لکھو۔

(٣٠٨٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شَدَّادٍ الأَزْدِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي حَكِيمَةَ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ: كُنَّا نَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ بِالْكُوفَةِ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَنَحْنُ نَكْتُبُ فَيَقُومُ فَيَقُولُ: أَجِلَّ قَلَمَكَ ، قَالَ: فَقَطَطْتُ مِنْهُ ، ثُمَّ كَتَبْتُ ، فَقَالَ: هَكَذَا نَوِّرُوا مَا نَوَّرَ اللَّهُ.

(۳۰۸۵۳) حضرت عبید اللہ بن سلیمان العبدی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابوحکیمہ العبدی ولیٹیلا نے فرمایا! ہم کوفہ میں قرآن کو مصاحف میں لکھا کرتے تھے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہم پر گزر ہوا اس حال میں کہ ہم لکھ رہے تھے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے اور فرمایا: اپنے قلم کی نوک کاٹو۔ آپ ولیٹیلا فرماتے ہیں! میں نے اس کی نوک کاٹی پھر میں نے لکھا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس طرح واضح کرو جیسا کہ اللہ نے واضح کیا۔

(٣٠٨٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَبِي حَكِيمَةَ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ: كُنَّا نَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ

بِالْكُوفَةِ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا عَلِيٌّ فيقوم فَيَنْظُرُ وَيُعْجِبُهُ خَطُّنَا وَيَقُولُ: هَكَذَا نَوِّرُوا مَا نَوَّرَ اللَّهُ.

(۳۰۸۵۴) حضرت علی بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوحکیمہ العبدی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم کوفہ میں قرآن کو مصاحف میں لکھتے تھے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہم پر گزر ہوا تو وہ کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اور ہماری خوش نویسی کو سراہا، اور فرمایا: اسی طرح واضح کرو جیسا کہ اللہ نے واضح کیا۔

(۳۰۸۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يقال: مُصَيْحِفٌ.

(۳۰۸۵۵) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ یوں کہنا ناپسند کرتے تھے: چھوٹا سا قرآن۔

(۵۳) أوّل من جمع القرآن

قرآن کو سب سے پہلے جمع کرنے والے کا بیان

(۳۰۸۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ.

(۳۰۸۵٦) حضرت عبد خیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ ابوبکر پر رحم فرمائے، وہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے قرآن کو دو تختیوں کے درمیان جمع کیا۔

(۳۰۸۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ قَعَدَ عَلِيٌّ فِي بَيْتِهِ فَقِيلَ لأَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ: أَكَرِهْتَ خِلافَتِي ، قَالَ: لاَ ، لَمْ أَكْرَهْ خِلافَتَكَ ، وَلَكِنْ كَانَ الْقُرْآنُ يُزَادُ فِيهِ ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلْت عَلَيَّ أَنْ لاَ أَرْتَدِيَ إِلاَّ لِصَلاةٍ حَتَّى أَجْمَعَهُ لِلنَّاسِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: نِعْمَ مَا رَأَيْت.

(۳۰۸۵۷) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں میں بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ بتلایا گیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو قاصد بھیج کر بلایا اور پوچھا! کیا تم میری خلافت کو ناپسند کرتے ہو؟ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، میں نے آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کو ناپسند نہیں کیا۔ لیکن قرآن میں زیادتی کی جا رہی تھی، پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو میں نے خود پر لازم کر لیا کہ میں چادر نہیں اوڑھوں گا مگر صرف نماز کے لیے، یہاں تک کہ میں قرآن کو لوگوں کے لیے جمع کر دوں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کی رائے بڑی اچھی ہے۔

(۳۰۸۵۸) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ: حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ صَعْصَعَةَ ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ وَوَرَّثَ الْكَلالَةَ أَبُو بَكْرٍ.

(۳۰۸۵۸) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت صعصعہ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے قرآن کو دو گتوں کے درمیان جمع کرنے والے اور کلالہ کو وارث بنانے والے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٥٤) فِی الْمصحفِ یحلّٰی

قرآن کو مزین کرنے کا بیان

(۳۰۸۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: قَالَ أُبَيٌّ: إِذَا حَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ وَزَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ فَالدَّبَارُ عَلَيْكُمْ.

(۳۰۸۵۹) حضرت سعید بن ابی سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے مصاحف کو مزین کرنے لگو گے اور اپنی مساجد کو بناؤ سنگھار سے ملمع کرو گے تو تم پر ہلاکت اترے گی۔

(۳۰۸٦۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ رَأَى مُصْحَفًا يُحَلَّى فَقَالَ: تغُرُّونَ بِهِ السُّرَّاقَ ، زِينَتُهُ فِي جَوْفِهِ.

(۳۰۸٦۰) حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مزین مصحف دیکھا تو فرمایا: اس کے ذریعہ تو تم چور کو دھوکے میں ڈالو گے۔ قرآن کی زینت تو دل میں ہوتی ہے۔

(۳۰۸٦۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُحَلَّى الْمُصْحَفُ.

(۳۰۸٦۱) حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ قرآن کے مزین کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۰۸٦۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ: أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِمُصْحَفٍ قَدْ زُيِّنَ بِالذَّهَبِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُيِّنَ بِهِ الْمُصْحَفُ تِلاَوَتُهُ فِي الْحَقِّ.

(۳۰۸٦۲) حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سونے سے مزین کیا گیا قرآن لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ مصحف کو جس چیز کے ساتھ مزین کیا گیا ہے اس سے زیادہ اچھی چیز وہ حق کے مطابق اس کی تلاوت کرنا ہے۔

(۳۰۸٦۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ: قُلْتُ لأَبِي رَزِينٍ: إِنَّ عِنْدِي مُصْحَفًا أُرِيدُ أَنْ أَخْتِمَهُ بِالذَّهَبِ ، قَالَ: لاَ تَزِيدَنَّ فِيهِ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا قَلَّ ، وَلا كَثُرَ.

(۳۰۸٦۳) حضرت زبرقان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو رزین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس ایک مصحف ہے اس کو سونے کی مہر لگا دوں، تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قرآن میں دنیا کے اوامر میں کسی چیز کا بھی اضافہ مت کرو تھوڑا نہ زیادہ۔

(٣٠٨٦٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَن سعيد بن أبي سعيد ، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: إذا زَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَحَلَّيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ فَالدَّبَارُ عَلَيْكُمْ.

(۳۰۸۶۴) حضرت سعید بن ابوسعید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر ؓ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنی مساجد کو بناؤ سنگھار سے ملمع کرنے لگو گے اور اپنے مصاحف مزین کرنے لگو گے تو تم پر ہلاکت اتر پڑے گی۔

(٣٠٨٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُحَلَّى الْمُصْحَفُ.

(۳۰۸۶۵) حضرت ابوالزاہریہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ ؓ قرآن کے مزین کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٥٥) مَنْ رَخَّصَ فِي حِلْيَةِ الْمصحفِ

جنہوں نے قرآن کو مزین کرنے کی رخصت دی

(٣٠٨٦٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ ابن أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى بِتِبْرٍ فَقَالَ: هَلْ عَسَيْتَ أَنْ تُحَلِّيَ بِهِ مُصْحَفًا.

(۳۰۸۶۶) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ؒ کے پاس سونے کی ڈلی لے کر آیا تو آپ ؒ نے فرمایا: امید ہے کہ تم اس کے ساتھ قرآن کو مزین کرو گے۔

(٣٠٨٦٧) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُحَلَّى الْمُصْحَفُ.

(۳۰۸۶۷) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو مزین کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٥٦) التَّعشِير فِي المصحفِ

قرآن میں اعشار کی نشانی لگانے کا بیان

(٣٠٨٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَن يَحْيَى ، عَن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَرِهَ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۰۸۶۸) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ مصحف میں اعشار کی نشانی ڈالنا مکروہ سمجھتے تھے۔

(٣٠٨٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَن حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ وَأَنْ يُكْتَبَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِهِ.

(۳۰۸۶۹) حضرت حجاج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ مصحف میں اعشار کی نشانی لگانا مکروہ سمجھتے تھے۔ اور یہ بھی کہ اس

میں قرآن کے علاوہ کوئی اور بات لکھی جائے۔

(۳۰۸۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۳۰۸۷۰) حضرت حماد رحمہ اللہ نے بھی حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ماقبل جیسی حدیث نقل کی ہے۔

(۳۰۸۷۱) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُكْتَبَ تَعْشِيرٌ ، أَوْ تَفْصِيلٌ ، وَيَقُولُ: سُورَةُ الْبَقَرَةِ ، وَيَقُولُ: السُّورَةُ الَّتِي تُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ.

(۳۰۸۷۱) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے کہ مصحف میں اعشار کی نشانی لگائی جائے یا کسی چیز کی تفصیل لکھی جائے اور یوں کہنا بھی مکروہ سمجھتے تھے، سورۃ البقرۃ، اور یوں کہتے: وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر ہے۔

(۳۰۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۰۸۷۲) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے مصحف میں اعشار کی نشانی لگانا ناپسند کیا۔

(۳۰۸۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ ، قَالَ: قُلْتُ لأَبِي رَزِينٍ: إِنَّ عِنْدِي مُصْحَفًا أُرِيدُ أَنْ أَخْتِمَهُ بِالذَّهَبِ ، وَأَكْتُبَ عِنْدَ أَوَّلِ سُورَةٍ آيَةُ كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ أَبُو رَزِينٍ: لاَ تَزِيدَنَّ فِيهِ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا قَلَّ ، وَلاَ كَثُرَ.

(۳۰۸۷۳) حضرت زبرقان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابورزین رحمہ اللہ سے عرض کیا: میرے پاس ایک مصحف ہے میں چاہتا ہوں کہ اس پر سونے کی مہر لگاؤں اور ہر سورت کے شروع میں لکھ دوں۔ اتنی اور اتنی آیات؟ تو حضرت ابورزین رحمہ اللہ نے فرمایا: تم قرآن میں اس چیز کو مت زیادہ کرو جو دنیا کی چیزیں ہیں نہ تھوڑی نہ زیادہ۔

(۳۰۸۷۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْفَوَاتِحَ وَالْعَوَاشِرَ الَّتِي فِيهَا قَافٌ وَكَافٌ.

(۳۰۸۷۴) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ ان نشانیوں کو قرآن مجید میں مکروہ سمجھتے تھے۔ جن میں قاف اور کاف ہو۔

(۳۰۸۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۰۸۷۵) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے مصحف میں اعشار کی نشانی لگانے کو۔

(۳۰۸۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ النَّقْطَ وَخَاتِمَةَ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا.

(۳۰۸۷۶) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ مکروہ سمجھتے تھے مصحف میں نقطے لگانے کو اور سورۃ کے اختتام پر اس طرح اور اس طرح نشانی لگانے کو۔

(۳۰۸۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ رَأَى خَطًّا فِي الْمُصْحَفِ فَحَكَّهُ ، وَقَالَ لاَ تَخْلِطُوا فِيهِ غَيْرَهُ.

(۳۰۸۷۷) حضرت حجاج رحمہ اللہ اپنے استاذ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک مصحف میں خاص نشان لگا دیکھا تو اس کو مٹا دیا اور فرمایا: قرآن میں اس کے غیر کی آمیزش مت کرو۔

(۳۰۸۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ التَّعْشِيرَ فِي الْمُصْحَفِ ، وَأَنْ يُكْتَبَ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ غَيْرِهِ.

(۳۰۸۷۸) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ ناپسند کرتے تھے کہ مصحف میں اعشار کی نشانی لگائی جائے اور اس میں قرآن کے علاوہ کوئی اور چیز لکھی جائے۔

(۳۰۸۷۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ كَانَ يَكْرَهُ الْعَوَاشِرَ.

(۳۰۸۷۹) حضرت شعیب بن الحبحاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ اعشار کے نشان ڈالنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(۵۷) مَنْ قَالَ جرِّدوا القرآن

جو شخص کہے: قرآن کو بے اعراب رکھو

(۳۰۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: جَرِّدُوا الْقُرْآنَ ، وَلا تُلْبِسُوا بِهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ.

(۳۰۸۸۰) حضرت ابوالزعراء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔ اور اس کے ساتھ وہ چیز مت ملاؤ جو اس کا حصہ نہیں ہے۔

(۳۰۸۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۸۸۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(۳۰۸۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۸۸۲) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا جاتا ہے: قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(۳۰۸۸۳) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَكُونَ سَأَلْتَ كَمَا سَأَلَ إِبْرَاهِيمُ ؟ قَالَ: فَقَالَ: كَانَ يُقَالُ: جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۸۸۳) حضرت حسن بن عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن اسود سے کہا: تجھے یہ چیز روکتی ہے کہ تو سوال کرے جیسا کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سوال کرتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں پس آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یوں کہا جاتا تھا: قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(٣٠٨٨٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَسْتَعِيذُ بِالسَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۸۸۴) حضرت ابومغیرہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس قرآن پڑھا تو یوں کہا: میں پناہ مانگتا ہوں اس ذات کی جو سننے والا ، جاننے والا ہے ، شیطان مردود سے ، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کو غیر چیزوں سے خالی رکھو۔

(٣٠٨٨٥) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ ، أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ ، قَالَ: جَرِّدُوا الْقُرْآنَ.

(۳۰۸۸۵) حضرت شعیب بن حبحاب فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو غیر قرآن سے خالی رکھو۔

(٥٨) مَنْ قَالَ مِن إِجلالِ اللهِ إِكرام حامِلِ القرآنِ

جو شخص یوں کہے: حامل قرآن کا اعزاز و اکرام کرنا اللہ کے اکرام میں سے ہے

(٣٠٨٨٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ ، قَالَ: إِنَّ مِنْ إِجْلالِ اللهِ إِكْرَامُ حَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ ، وَلا الْجَافِي عَنْهُ. (ابوداؤد ۴۸۱۰۔ بیہقی ۱۶۳)

(۳۰۸۸۶) حضرت ابو کنانہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ کے اکرام میں سے ہے کہ حامل قرآن کا اکرام و احترام کیا جائے جو نہ اس میں غلو کرتا ہو نہ ہی اس سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہو۔

(٥٩) الرّجل يقرأ مِن هذِهِ السّورةِ وهذِهِ السّورةِ

قرآن مجید کی ایک سورت کا کچھ حصہ اور دوسری سورت کا کچھ حصہ تلاوت کرنے کا بیان

(٣٠٨٨٧) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بِلالٍ وَهُوَ يَقْرَأُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، فَقَالَ: مَرَرْتُ بِكَ يَا بِلالُ وَأَنْتَ تَقْرَأُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَخْلِطَ الطَّيِّبَ بِالطَّيِّبِ: فَقَالَ: اقْرَأِ السُّورَةَ عَلَى نَحْوِهَا.

(۳۰۸۸۷) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ وہ قرآن کی ایک سورت سے کچھ حصہ اور دوسری سورت سے کچھ حصہ پڑھ رہے تھے ، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال ! میں تیرے پاس سے گزرا اس حال میں کہ تو یہ سورت اور یہ سورت ملا کر پڑھ رہا تھا ! تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہو اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! میں نے چاہا کہ پاکیزہ حصہ کو پاکیزہ حصہ کے ساتھ ملاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورت کو

ایسے طریقہ سے پڑھو۔

(۳۰۸۸۸) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يَخْلِطُ مِنْ هَذِهِ السُّورَةِ وَمِنْ هَذِهِ السُّورَةِ ، فَقِيلَ لَهُ، فَقَالَ: أَتَرَوْنِي أَخْلِطُ فِيهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ ؟.

(۳۰۸۸۸) حضرت ابو اسحاق ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ ایک سورت کے کچھ حصے کو دوسری سورت کے کچھ حصے کے ساتھ ملا کر پڑھ رہے تھے پس ان کو اس کے بارے میں کہا گیا۔ تو آپ رضی اللہ نے فرمایا: تم میرے بارے میں یہ کیوں سمجھ رہے ہو کہ میں قرآن کو غیر قرآن کے ساتھ ملا رہا ہوں؟!

(۳۰۸۸۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَن زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِبِلاَلٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ خَاتِمٍ.

(۳۰۸۸۹) حضرت زید بن یثیع ریشید فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ کے پاس سے گزرے، پھر راوی نے حضرت حاتم کی حدیث کی مانند روایت نقل کی۔

(۳۰۸۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ: سُئِل محمد عَن الذى يَقْرَأُ من هَاهُنَا ومن هَاهُنَا ؟ فقَالَ: ليتق لاَ يأثم إثم عظيم وهو لاَ يشعر.

(۳۰۸۹۰) حضرت ابن عون ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ریشید سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو قرآن میں یہاں سے وہاں سے ملا کر پڑھتا ہو؟ تو آپ ریشید نے فرمایا: اس کو چاہیے کہ وہ ایسا کرنے سے بچے، وہ زیادہ گناہگار نہیں ہوگا اس حال میں کہ وہ نہ جانتا ہو۔

(۳۰۸۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَن اشعث ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَقْرَأَ فِي سُورَتَيْنِ حَتَّى يَخْتِمَ آخِرَتَهَا ، ثُمَّ يَأْخُذُ فِي الأُخْرَى.

(۳۰۸۹۱) حضرت اشعث ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ریشید ناپسند کرتے تھے کہ دو سورتوں کو اکٹھا پڑھا جائے یہاں تک کہ پہلے ایک کے آخر کو مکمل کرے پھر وہ دوسری پڑھ لے۔

(۳۰۸۹۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ، أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ بِالْحِيرَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، ثُمَّ قَرَأَ مِنْ سُوَرٍ شَتَّى ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا حِينَ انْصَرَفَ فَقَالَ: شَغَلَنَا الْجِهَادُ ، عَن تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۸۹۲) حضرت ولید بن جمیع ریشید فرماتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے بیان کیا کہ حضرت خالد بن ولید ریشید نے حیرہ مقام پر لوگوں کی امامت کروائی اور مختلف سورتوں میں سے تلاوت کی پھر نماز سے فارغ ہو کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جہاد نے ہمیں قرآن سیکھنے سے مشغول کر دیا۔

(۶۰) من كره أن يقرأ بعض الآيةِ ويترك بعضها

جومکروہ سمجھے کہ آیت کا کچھ حصہ پڑھا جائے اور کچھ حصہ چھوڑ دیا جائے

(۳۰۸۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَقْرَؤُوا بَعْضَ الآيَةِ وَيَتْرُكُوا بَعْضَهَا.

(۳۰۸۹۳) حضرت ابو سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ابی الھذیل رحمہ اللہ نے فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم ناپسند کرتے تھے کہ آیت کا کچھ حصہ پڑھیں اور اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں۔

(۳۰۸۹۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَن سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَقُولَ: أَسْقَطْت آيَةَ كَذَا وَكَذَا.

(۳۰۸۹۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبد الرحمن رحمہ اللہ یوں کہنا ناپسند کرتے تھے: کہ میں نے آیت کے اس اس حصہ کو چھوڑ دیا۔

(۶۱) فِيمن تثقل عليهِ قِراءة القرآنِ

اس شخص کا بیان جس کے لیے قرآن کا پڑھنا بوجھ ہے

(۳۰۸۹۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْد ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ، قَالَ: نَقْلُ الْحِجَارَةِ أَهْوَنُ عَلَى الْمُنَافِقِ مِنْ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ.

(۳۰۸۹۵) حضرت عمرو بن مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الجوزاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: منافق پر پتھروں کا منتقل کرنا قرآن پڑھنے سے زیادہ آسان ہے۔

(۶۲) مَنْ كَانَ يدعو بالقرآنِ

جو قرآن کے وسیلہ سے مانگے

(۳۰۸۹۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: حدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ: مَرَرْت بِأَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ فِي دَارِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي بِالْقُرْآنِ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِالْقُرْآنِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي بِالْقُرْآنِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي بِالْقُرْآنِ.

(۳۰۸۹۶) حضرت زید بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ وہ اپنے گھر میں تھے

اور یوں دعا فرمارہے تھے: اے اللہ! تو مجھے قرآن کی وجہ سے معاف فرما دے۔ اے اللہ! قرآن کی وجہ سے مجھ پر رحم فرما۔ اے اللہ! قرآن کے ذریعہ ہدایت عطا فرما۔ اے اللہ! قرآن کی وجہ سے مجھے رزق عطا فرما۔

(٦٣) ما جاءَ فِي صِعابِ السّورِ

وہ روایات جو سورتوں کی سختی کے بارے میں آئی ہیں

(۳۰۸۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا شَيَّبَكَ ؟ قَالَ : شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ . (ابویعلی ۱۰۲)

(۳۰۸۹۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ کو کس چیز نے بوڑھا کر دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورت ھود اور واقعہ، المرسلات اور عم یتساء لون اور اذا الشمس کورت نے مجھے بوڑھا کر دیا۔

(۳۰۸۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ وَقَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : يَقُولُونَ سُورَةُ التَّوْبَةِ وَهِيَ سُورَةُ الْعَذَابِ يَعْنِي بَرَاءَةَ .

(۳۰۸۹۸) حضرت زر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: لوگ اسے سورت التوبہ کہتے ہیں حالانکہ یہ عذاب والی سورت ہے، یعنی سورت بَرَاءَةَ۔

(۳۰۸۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : مَا زَالَتْ بَرَائَةُ تَنْزِلُ حَتَّى أَشْفَقَ مِنْهَا أصحاب مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُسَمَّى الْفَاضِحَةَ .

(۳۰۸۹۹) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سورت بَرَاءَةَ مسلسل نازل ہوتی رہی یہاں تک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس سورت سے ڈر گئے۔ اور اس کا نام فاضحہ رکھ دیا گیا۔

(٦٤) ما يُشَبَّه مِن القرآنِ بِالتّوراةِ والإنجيلِ

قرآن کے اس حصہ کا بیان جو تورات اور انجیل کے مشابہ ہے

(۳۰۹۰۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الطُّوَلُ كَالتَّوْرَاةِ ، وَالْمِئِونَ كَالإِنْجِيلِ ، وَالْمَثَانِي كَالزَّبُورِ ، وَسَائِرُ الْقُرْآنِ فَضْلٌ .

(۳۰۹۰۰) حضرت مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی بڑی سورتیں تورات کی مانند ہیں اور وہ سورتیں جن کی سو آیات ہیں وہ انجیل کی مانند ہیں اور مثانی سورتیں زبور کی مانند ہیں اور بقیہ قرآن ان سے اضافی ہے۔

(۳۰۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: ﴿وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ﴾ قَالَ: الْقُرْآنُ وَالتَّوْرَاةُ وَالإِنْجِيلُ.

(۳۰۹۰۱) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے قرآن کی اس آیت (اور تحقیق ہم نے زبور میں لکھ دیا) کے بارے میں فرمایا: یعنی قرآن کو، تورات کو اور انجیل کو۔

(۳۰۹۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُد، عَنِ الشَّعْبِيِّ: ﴿وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ﴾ قَالَ: زَبُورِ دَاوُد مِنْ بَعْدِ ذِكْرِ مُوسَى.

(۳۰۹۰۲) حضرت داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے اس آیت (اور بے شک ہم لکھ چکے ہیں زبور میں نصیحت کے بعد) کے بارے میں ارشاد فرمایا: داؤد علیہ السلام کی زبور موسیٰ علیہ السلام کی نصیحت کے بعد ہے۔

(۳۰۹۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبًا يَقُولُ: فَاتِحَةُ التَّوْرَاةِ فَاتِحَةُ سُورَةِ الأَنْعَامِ، وَخَاتِمَةُ التَّوْرَاةِ خَاتِمَةُ سُورَةِ هُودٍ.

(۳۰۹۰۳) حضرت عبداللہ بن رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: تورات کی ابتدا سورۃ انعام کی ابتدا ہے، اور تورات کا اختتام سورۃ ھود کا اختتام ہے۔

(٦٥) فِي القرآنِ يختلف على الياءِ والتّاءِ

قرآن میں جب یاء اور تاء میں اختلاف ہو جائے

(۳۰۹۰٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوُد، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إذَا شَكَكْتُمْ فِي الْيَاءِ وَالتَّاءِ فَاجْعَلُوهَا يَاءً فَإِنَّ الْقُرْآنَ ذَكَرٌ فَذَكِّرُوهُ.

(۳۰۹۰۴) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں کو کسی حرف کی یاء اور تاء ہونے میں شک ہو جائے تو اس کو یاء بنا دو۔ کیونکہ قرآن مذکر ہے پس تم اس کو مذکر پڑھو۔

(۳۰۹۰٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو نِزَارٍ الْمُرَادِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: إذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الْقُرْآنِ فِي يَاءٍ، أَوْ تَاءٍ فَاجْعَلُوهَا يَاءً فَإِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى الْيَاءِ.

(۳۰۹۰۵) حضرت عمرو بن میسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبدالرحمٰن السلمی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم قرآن میں کسی حرف کے یاء اور تاء ہونے کے بارے میں اختلاف کرو تو اس کو یاء بنا دو۔ بلاشبہ قرآن حرف یاء پر نازل ہوا۔

(۳۰۹۰٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَر، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إذَا تَمَارَيْتُمْ فِي الْقُرْآنِ فِي يَاءٍ، أَوْ تَاءٍ فَاجْعَلُوهَا يَاءً وَذَكِّرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ مُذَكَّرٌ.

(۳۰۹۰۶) حضرت زر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم قرآن میں حرف یاء اور حرف تاء

کے بارے میں جھگڑنے لگو تو اس کو حرف یاء بنا دو۔ اور قرآن کو مذکر پڑھو کیونکہ وہ مذکر ہے۔

(۳۰۹۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: الْقُرْآنُ ذَكَرٌ فَذَكِّرُوهُ.

(۳۰۹۰۷) حضرت یحییٰ بن جعدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو مذکر پڑھو کیونکہ وہ مذکر ہے۔

(٦٦) فِي الصِّبيانِ متى يتعلّمون القرآن

بچوں کو قرآن کب سکھایا جائے

(۳۰۹۰۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ: كَانَ الْغُلامُ إِذَا أَفْصَحَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الآيَةَ سَبْعًا: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا﴾.

(۳۰۹۰۸) حضرت عبدالکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب بنو عبدالمطلب قبیلہ کا کوئی بچہ صاف بولنے لگتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بچے کو یہ آیت سات بار سکھاتے: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہرگز نہیں بنایا کسی کو بیٹا اور ہرگز نہیں ہے اس کا کوئی شریک، بادشاہی میں اور ہرگز نہیں اس کا کوئی مددگار کمزوری کی بناء پر اور بڑائی بیان کرو اس کی کمال درجے کی بڑائی۔

(۳۰۹۰۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو: جاء بي أبي إلى سعيد بن جبير وأنا صغير ، فقال: تُعَلِّمُ هذا القُرْآنَ ؟.

(۳۰۹۰۹) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن عمرو رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرے والد مجھے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے پاس لے گئے اس حال میں کہ میں بہت چھوٹا تھا، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم اس کو قرآن سکھاؤ گے؟!۔

(۳۰۹۱۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُعَلِّمُوا أَوْلادَهُم الْقُرْآنَ حَتَّى يَعْقِلُوا.

(۳۰۹۱۰) حضرت فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم ناپسند کرتے تھے کہ وہ اپنی اولاد کو عقلمند ہونے سے پہلے قرآن سکھائیں۔

(٦٧) مَنْ قَالَ الحسد فِي قِراءةِ القرآنِ

جو شخص کہے قرآن کے پڑھنے میں حسد جائز ہے

(۳۰۹۱۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: لاَ

حَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ مَالاً ، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ ، وَرَجُلٍ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ. (بخاری ۵۰۲۵۔ مسلم ۵۵۸)

(۳۰۹۱۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: حسد جائز نہیں ہے سوائے دو شخصوں میں، ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا ہو پس وہ صبح وشام اسے اللہ کی رضا میں خرچ کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے قرآن سکھلایا پس وہ صبح وشام اس کی تلاوت کرتا ہو۔

(٣٠٩١٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ حَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ ، فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ ، فَيَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ آتَانِي اللَّهُ مِثْلَ مَا آتَى فُلاَنًا فَعَلْتُ مِثْلَ مَا يَفْعَلُ ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ مَالاً ، فَهُوَ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ آتَانِي اللَّهُ مِثْلَ مَا آتَى فُلاَنًا فَعَلْتُ مِثْلَ مَا يَفْعَلُ.

(احمد ۴۷۹۔ ابویعلی ۱۰۸۰)

(۳۰۹۱۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: حسد جائز نہیں ہے مگر دو آدمیوں میں، ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن کی تلاوت کی توفیق عطا فرمائی پس وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہو۔ پھر آدمی کہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی قرآن کی تلاوت عطا فرماتا جیسا کہ فلاں کو عطا کی ہے تو میں بھی ایسے ہی کرتا جیسا کہ فلاں شخص تلاوت کرتا ہے۔ اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا پس وہ اس مال کو اس کے حق میں خرچ کرتا ہو، پھر کوئی آدمی کہے: اگر اللہ مجھے بھی مال دیتا جیسا کہ فلاں کو دیا ہے، تو میں بھی ایسے ہی کرتا جیسا کہ فلاں آدمی خرچ کرتا ہے۔

(٣٠٩١٣) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: (حم) دِيبَاجُ الْقُرْآنِ.

(۳۰۹۱۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: حم قرآن کی زینت ہے۔

(٣٠٩١٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كُنَّ الْحَوَامِيمُ يُسَمَّيْنَ الْعَرَائِسَ.

(۳۰۹۱۴) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: حوا میم جتنی بھی سورتیں تھی ان کو عرائس کے نام سے جانا جاتا تھا۔

(٣٠٩١٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِذَا وَقَعْتُ فِي آلِ (حم) وَقَعْتُ فِي رَوْضَاتٍ دَمِثَاتٍ أَتَأَنَّقُ فِيهِنَّ.

(۳۰۹۱۵) حضرت معن بن عبدالرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: جب میں حم والی سورتیں پڑھنا شروع کرتا ہوں تو میں نرم زمین والے خوبصورت باغات میں ہوتا ہوں جن میں ان کی تلاوت سے میں خوش ہوتا ہوں۔

(٣٠٩١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ: مَرَّ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي مَسْجِدًا

فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ قَالَ :هَذَا لآلِ (حم) .

(۳۰۹۱۶) حضرت حبیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بیان کیا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی کا ان پر گزر ہوا اس حال میں کہ وہ مسجد کی تعمیر کر رہے تھے، پس وہ کہنے لگا: یہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حم والی سورتوں کے لیے ہے۔

(٦٨) فِي درسِ القرآنِ وعرضِهِ

قرآن کو یاد کرنے اور دور کرنے کا بیان

(۳۰۹۱۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شِبْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلاثَ عَرْضَاتٍ.

(۳۰۹۱۷) حضرت ابن ابی نجیح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر تین مرتبہ قرآن کا دور کیا۔

(۳۰۹۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا محمد بن إسحاق عن أبان بن صالح ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ فَاتِحَتِهِ إِلَى خَاتِمَتِهِ ثَلاثَ عَرْضَاتٍ أَقِفهُ عِنْدَ كُلِّ آيَةٍ.

(۳۰۹۱۸) حضرت ابان بن صالح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: میں نے تین مرتبہ شروع قرآن سے لے کر آخر تک حضرت ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے دور کیا۔ میں ہر آیت پڑھنے کے وقت ٹھہرتا تھا۔

(۳۰۹۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْرِضُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ مَرَّةً إِلاَّ الْعَامَ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَإِنَّهُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِحَضْرَةِ عَبْدِ اللهِ فَشَهِدَ مَا نُسِخَ مِنْهُ ، وَمَا بُدِّلَ. (احمد ۳۶۲۔ ابویعلی ۲۵۵)

(۳۰۹۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں ایک مرتبہ قرآن پاک کا دور فرماتے تھے سوائے اس سال کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا۔ پس اس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں دو مرتبہ دور فرمایا: پس آپ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہے جو آیت نسخ ہوئی اور جو آیت تبدیل ہوئی۔

(۳۰۹۲۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ الْكِتَابَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَلَى جِبْرِيلَ ، فَلَمَّا كَانَ الشَّهْرُ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ عَرَضَهُ عَلَيْهِ عَرْضَتَيْنِ.

(۳۰۹۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں قرآن پاک کا حضرت جبرائیل علیہ السلام سے دور فرماتے تھے۔ پس جس مہینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اس میں دو مرتبہ دور فرمایا۔

(۳۰۹۲۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيٍّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: أَمْسَكْت عَلَى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْقُرْآنَ حَتَّى فَرَغَ مِنْهُ.

(۳۰۹۲۱) حضرت موسیٰ بن علی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ: میں حضرت فضالہ بن عبید ؒ کے پاس ان کا قرآن سننے کے لیے اس وقت تک ٹھہرا جب تک انہوں نے اسے مکمل نہ کرلیا۔

(۳۰۹۲۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، وَعَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ: الْقِرَائَةُ الَّتِي عُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ هِيَ الْقِرَائَةُ الَّتِي يَقْرَؤُهَا النَّاسُ الْيَوْمَ.

(۳۰۹۲۲) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبیدہ ؒ نے ارشاد فرمایا: وہ قراءت جو نبی ﷺ کے ان کے انتقال والے سال پڑھی گئی تھی یہ وہی قراءت تھی جو لوگ آج پڑھتے ہیں۔

(۳۰۹۲۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: كَانَ جِبْرِيلُ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً فِي رَمَضَانَ ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ عَرَضَهُ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ.

(بخاری ۳۶۲۴۔ مسلم ۱۹۰۵)

(۳۰۹۲۳) حضرت ھشام ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ؒ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال رمضان میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ قرآن کا دور فرماتے تھے۔ پس جب وہ سال آیا جس میں نبی ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ علیہ السلام نے دو مرتبہ قرآن کا دور فرمایا۔

(۳۰۹۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ الْقُرْآنَ عَلَى جِبْرِيلَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ عَرَضَهُ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ.

(۳۰۹۲۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہر سال میں ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا دور فرماتے تھے۔ پس جس سال آپ ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ دو مرتبہ دور فرمایا۔

(٦٩) ما جاء فِي فضلِ المفصّلِ

ان روایات کا بیان جو مفصل سورتوں کی فضیلت میں آئی ہیں

(۳۰۹۲٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَابٌ وَإِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ.

(۳۰۹۲۵) حضرت ابوالاحوص ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کا ایک لب لباب ہوتا ہے، اور قرآن کا لب لباب مفصل سورتیں ہیں۔

(۷۰) فِی القرآنِ والسّلطانِ

قرآن اور بادشاہت کا بیان

(۳۰۹۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ: قَالَ سَلْمَانُ لِزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ: كَيْفَ أَنْتَ إِذَا اقْتَتَلَ الْقُرْآنُ وَالسُّلْطَانُ ؟ قَالَ: إِذًا أَكُونُ مَعَ الْقُرْآنِ ، قَالَ: نِعْمَ الزُّوَيْدُ: إِذًا أَنْتَ.

(۳۰۹۲۶) حضرت طارق بن شہاب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان ؓ نے زید بن صوحان ؒ سے پوچھا: تیرا کیا حال ہوگا جب قرآن والوں اور بادشاہت والوں کے درمیان قتال ہوگا؟ آپ ؒ نے فرمایا: تب تو میں قرآن کے ساتھ ہوں گا۔ آپ ؓ نے فرمایا: چھوٹے سے زید تب تو تو بہت اچھا ہوگا۔

(۳۰۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ: يَقْتَتِلُ الْقُرْآنُ وَالسُّلْطَانُ قَالَ: فَيَطَأُ السُّلْطَانُ عَلَى صِمَاخِ الْقُرْآنِ فَلأْيًا بِلأْيٍ ، وَلأْيًا بِلأْيٍ ، مَا تَنْفَلِتُنَّ مِنْهُ.

(۳۰۹۲۷) حضرت حوشب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ؓ نے فرمایا: اہل قرآن اور بادشاہت والے قتال کریں گے۔ پس بادشاہت والے قرآن کے سوراخ کو روند ڈالیں گے۔ پس پھر نہ وہ ان کی پروا کریں اور نہ یہ ان کی پروا کریں گے۔ تو ہرگز جان مت چھڑانا ان سے۔

(۳۰۹۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بن مسعود ، قَالَ: أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ جَوَامِعَ نَوَافِعَ ، قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ ، وَلا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَزُولُ مَعَ الْقُرْآنِ حَيْثُ زَال.

(۳۰۹۲۸) حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن مسعود ؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ مجھے ایسے کلمات سکھا دیجیے جو جامع بھی ہوں اور نافع بھی۔ آپ ؓ نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔ اور قرآن کی ہمیشہ تلاوت کیا کرو۔

(۳۰۹۲۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَطَرٍ ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ يَا عَامِرُ بْنُ مَطَرٍ إِذَا أَخَذَ النَّاسُ طَرِيقًا وَالْقُرْآنُ طَرِيقًا مَعَ أَيِّهِمَا تَكُونُ ؟ فَقُلْتُ: مَعَ الْقُرْآنِ أَحْيَا مَعَهُ ، أَوْ أَمُوتُ ، قَالَ: فَأَنْتَ إِذًا.

(۳۰۹۲۹) حضرت عامر بن مطر ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ ؓ کے ساتھ تھا تو آپ ؓ نے فرمایا: اے عامر بن مطر تیرا کیا حال ہوگا جب لوگ ایک راستہ بنالیں گے اور قرآن کا راستہ الگ ہوگا؟ تو ان دونوں میں سے کس کے ساتھ ہوگا؟ پس میں نے کہا: قرآن کے ساتھ ہی میں زندہ رہوں گا اور یا اس کے ساتھ ہی مروں گا۔ آپ ؓ نے فرمایا: تب تو بہت اچھا ہوگا۔

(۳۰۹۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ: عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ جَوَامِعَ نَوَافِعَ ، قَالَ: تَعْبُدَ اللَّهَ ، وَلاَ تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا ، وَتَزُولُ مَعَ الْقُرْآنِ حَيْثُ زَالَ.

(۳۰۹۳۰) حضرت معن ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کہنے لگا: مجھے ایسے کلمات سکھا دیجئے جو جامع بھی ہوں اور نافع بھی۔ آپ ؓ نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور قرآن کی ہمیشہ تلاوت کرتے رہا کرو۔

(۷۱) مَنْ كَانَ يقرأ القرآن مِن أصحابِ ابنِ مسعودٍ

حضرت ابن مسعود ؓ کے اصحاب میں سے جو قرآن پڑھایا کرتے تھے

(۳۰۹۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ الَّذِينَ يُفْتُونَ وَيُقْرِؤُونَ الْقُرْآنَ: عَلْقَمَةَ وَالأَسْوَدَ وَعُبَيْدَةَ وَمَسْرُوقًا وَعَمْرَو بْنَ شُرَحْبِيلَ وَالْحَارِثَ بْنَ قَيْسٍ.

(۳۰۹۳۱) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ کے اصحاب میں سے یہ لوگ تھے جو فتویٰ دیتے تھے اور قرآن پڑھاتے تھے، حضرت علقمہ ؒ، اسود، عبیدہ، مسروق، عمرو بن شرحبیل اور حارث بن قیس ؒ۔

(۳۰۹۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ ، ثُمَّ يَجْلِسُ بَعْدَهُ يثبت النَّاسَ.

(۳۰۹۳۲) حضرت مسلم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق ؒ نے ارشاد فرمایا: حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ ہمیں مسجد میں قرآن پڑھاتے تھے پھر اس کے بعد بیٹھ جاتے اور لوگوں کا ایمان پختہ کرتے۔

(۳۰۹۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ: أَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

(۳۰۹۳۳) حضرت عبد الرحمن بن حمید ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو اسحاق ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت ابو عبد الرحمن نے مسجد میں چالیس سال قرآن پڑھایا۔

(۷۳) فِي قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صلّى الله عليه وسلّم على غيرِهِ

نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا دوسرے پر پڑھنا

(۳۰۹۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبِيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ ، فَقُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ ، قَالَ: إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي ، قَالَ: فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ النِّسَاءَ حَتَّى بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاءِ شَهِيدًا﴾ رَفَعْتُ رَأْسِي ، أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَسِيلُ.

(بخاری ۴۵۸۲۔ مسلم ۵۵۱)

(۳۰۹۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن سناؤ۔ میں نے عرض کیا! میں آپ کو سناؤں، حالانکہ قرآن تو آپ ہی پر نازل ہوا ہے؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بلاشبہ میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے علاوہ کسی اور سے قرآن سنوں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! پس میں نے حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سامنے سورۃ نساء کی تلاوت فرمائی۔ یہاں تک کہ میں اس آیت پر پہنچا۔ (پھر کیا کیفیت ہوگی (ان لوگوں کی) جب لائیں گے ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اور لائیں گے تمہیں (اے محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!) ان پر بطور گواہ) میں نے اپنا سر اُٹھایا یا ایک آدمی نے میرے پہلو کو ٹٹولا تو میں نے اپنا سر اُٹھایا پس میں نے دیکھا آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

(۳۰۹۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ الأَعْمَشِ. (احمد ۳۷۴۔ ابویعلی ۵۱۲۸)

(۳۰۹۳۵) حضرت عبداللہ سے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۰۹۳٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَن زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهُ: اقْرَأْ ، فَافْتَتَحَ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ إِلَى قوله تعالى: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَابِكَ عَلَى هَؤُلاءِ شَهِيدًا﴾ الآية قَالَ: فَدَمَعَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حَسْبُكَ.

(نسائی ۸۰۷۷۔ طبرانی ۸۴۵۹)

(۳۰۹۳۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھ سے کہا: پڑھو، پس میں نے سورۃ النساء شروع کر دی یہاں تک کہ میں پہنچا اللہ کے اس قول تک (پھر کیا کیفیت ہوگی (ان لوگوں کی) جب لائیں گے ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اور لائیں گے تمہیں (اے محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!) ان پر بطور گواہ)۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! پس نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کافی ہے تمہیں۔

(۳۰۹۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ ، قَالَ: سَمَّانِي لَكَ ربك ، قَالَ: نَعَمْ ، فَقَالَ أُبَيٌّ: ﴿بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ﴾. (بخاری ۴۲۳۔ احمد ۱۲۲)

(۳۰۹۳۷) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تجھے قرآن سناؤں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ کے رب نے میرا نام لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے سو اس پر چاہیے ان کو خوش ہونا۔ یہ بہتر ہے ان سب چیزوں سے جو یہ جمع کر رہے ہیں۔

(۷۳) من كره أن يقرأ القرآن منكوسًا

جو قرآن کو الٹی طرف سے پڑھنے کو مکروہ سمجھے

(۳۰۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ: قِيلَ لِعَبْدِ اللهِ: إِنَّ فُلانًا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَنْكُوسًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: ذَاكَ مَنْكُوسُ الْقَلْبِ.

(۳۰۹۳۸) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتلایا گیا، فلاں شخص قرآن کو الٹی طرف سے پڑھتا ہے! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ الٹے دل والا ہے۔

(۷٤) فِي القوم يتدارسون القرآن

ان لوگوں کا بیان جو قرآن کو باہم مل کر پڑھتے ہیں

(۳۰۹۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ، قَالَ: ذِكْرُ اللهِ أكبر ، وَمَا جَلَسَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ يَتَعَاطَوْنَ فِيهِ كِتَابَ اللهِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَيَتَدَارَسُونَهُ إِلاَّ أَظَلَّتْهُمُ الْمَلائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا ، وَكَانُوا أَضْيَافَ اللهِ مَا دَامُوا فِيهِ حَتَّى يُفِيضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ. (دارمی ۳۵۶)

(۳۰۹۳۹) حضرت عنترہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا بہت بڑا عمل ہے۔ اور کوئی قوم کسی گھر میں بیٹھ کر کتاب اللہ کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول نہیں ہوتی اور اس کا دور نہیں کرتی مگر یہ کہ ملائکہ ان پر اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں اور وہ جب تک اس جگہ میں ہوتے ہیں وہ اللہ کے مہمان ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔

(۷۵) فِي نُقَطِ الْمَصَاحِفِ

مصاحف میں نقطے لگانے کا بیان

(۳۰۹٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ نَقْطِ الْمَصَاحِفِ ؟

فَقَالَ :إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَزِيدُوا فِي الْحُرُوفِ ، أَوْ يُنْقِصُوا.

(۳۰۹۴۰) حضرت ابورجاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد ؒ سے مصاحف میں نقطے لگانے کے متعلق پوچھا؟ تو آپ ؒ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ وہ کسی حرف کا اضافہ کردیں گے یا کوئی حرف کم کردیں گے۔

(٣٠٩٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَارِجَةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنِ سِيرِينَ يَقرأ فِي مُصْحَفٍ مَنْقُوط.

(۳۰۹۴۱) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین ؒ کو نقطے لگے ہوئے مصحف میں پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(٣٠٩٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَرِهَ النُّقَطَ.

(۳۰۹۴۲) حضرت مغیرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نقطے لگانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(٣٠٩٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الهُذَلِي ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِنُقَطِهَا بِالأَحْمَرِ.

(۳۰۹۴۳) حضرت ھذلی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے ارشاد فرمایا: سرخ نقطے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔

(٣٠٩٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، أَوْ غَيْرُهُ قَالَ :رَأَيْتُ ابْنِ سِيرِينَ يَقرأ فِي مُصْحَفٍ مَنْقُوط.

(۳۰۹۴۴) حضرت خالد ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن سیرین ؒ کو دیکھا کہ وہ نقطے لگے ہوئے مصحف میں سے تلاوت فرمارہے تھے۔

تم كتاب فضائل القرآن ، والحمد لله وحده ،

وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما كثيرا.

(فضائل قرآن کا بیان مکمل ہوگیا۔ اور سب تعریفیں اس اکیلے اللہ کے لیے ہیں۔)

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○

مُصنّف ابن ابی شیبہ مترجم

مؤلف

الامام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۲۵ تا حدیث نمبر ۳۳۲۸۷

مترجم

مولانا محمد اویس سرور

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اُردو بازار لاہور

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ تا حدیث نمبر ۳۳۴۸۷

مؤلّف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب ÷ مصنف ابن ابی شیبہ (جلد نمبر ۹)

مترجم ÷ مولانا محمد اویس سرور

ناشر ÷ مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع ÷ خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

اجمالی فہرست

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبِّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأَدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرْآنِ باب: فِي نَقْطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْاِيمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجلِ يَسْتَشْهِد يغسّل أم لا؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغسّل الشّهِيد

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهدِ باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِل تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ الأَیمَانِ والرّؤیا

کِتَابُ الرّؤیا

کِتَابُ الأمراءِ

کِتَابُ الوَصَایَا

كِتَابُ الفَرَائِضِ

کتاب الفضائل

كِتَابُ السِّيَر

كِتَابُ الأيمَانِ والرّؤيا

ایمان اور خواب کا بیان

(۱) ما ذكر في الإيمانِ والإسلامِ

ان روایات کا بیان جو ایمان اور اسلام کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(٣٠٩٤٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا الإِيمَانُ ؟ فَقَالَ: الإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الآخِرِ ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا الإِسْلامُ ، قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ ، وَلا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا الإِحْسَانُ ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّك إِنْ لاَ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاك. (مسلم ۵۔ احمد ۴۲۶)

(۳۰۹۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھلی جگہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو، اور اس کی کتابوں کو اور اس سے ملاقات کرنے کو اور اس کے رسولوں کو دل سے مانو۔ اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے کو دل سے مانو۔ اس آدمی نے عرض کیا: اسلام کی حقیقت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک مت ٹھہراؤ اور فرض نمازوں کو قائم کرو، اور فرض زکوۃ کی ادائیگی کرو، اور رمضان کے روزے رکھو، اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! احسان کی حقیقت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ پس اگر ایسا ممکن نہیں کہ تم اسے دیکھ سکو پھر اس کا گمان کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

(۳۰۹۴۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ الْوَفْدُ ، أَوْ مَنِ الْقَوْمُ ، قَالُوا: رَبِيعَةُ ، قَالَ: مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ ، أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا ، وَلا نَدَامَى ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ ، وَإِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيَّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ ، وَإِنَّا لاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إلاَّ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَائَنَا نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ ، قَالَ: فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: أَمَرَهُمْ بِالإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ ، وَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الإِيمَانُ بِاللهِ ، قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامُ الصَّلاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ ، وَأَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ ، فَقَالَ: احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوا بِهِ مَنْ وَرَائَكُمْ. (بخاری ۸۷۔ مسلم ۲۴)

(۳۰۹۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کس قبیلہ کا وفد ہے؟ یا فرمایا: کون لوگ ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا! قبیلہ ربیعہ کے افراد ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوش آمدید ان لوگوں کو یا فرمایا وفد والوں کو نہ دنیا میں تمہارے لیے رسوائی ہے اور نہ آخرت کی شرمندگی۔ پھر ان لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت دور جگہ سے آئے ہیں، اور چونکہ ہمارے درمیان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کفارِ مضر کا قبیلہ ہے، اس لیے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف ان مہینوں میں آسکتے ہیں جن میں لڑنا حرام ہے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے ایسے احکام ہمیں عطا فرما دیجئے۔ جن پر ہم خود بھی عمل کریں اور ان لوگوں کو بھی اس کی اطلاع کریں جن کو ہم پیچھے وطن میں چھوڑ کر آئے ہیں۔ اور اس پر عمل کرنے کی وجہ سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے روکا؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا، اور رمضان کے روزے رکھنا، (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار کے علاوہ پانچویں بات کا بھی حکم فرمایا) کہ مالِ غنیمت میں سے خمس دینا۔ پھر فرمایا: ان کو یاد کرو اور جن کو تم نے پیچھے چھوڑا ہے ان کو اس کی اطلاع کرو۔

(۳۰۹۴۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَطِيَّةَ مَوْلَى بَنِي عَامِرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بِشْرٍ السَّكْسَكِيِّ ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ ، مَالَكَ تَحُجُّ وَتَعْتَمِرُ وَتَرَكْتَ الْغَزْوَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ: وَيْلَكَ إِنَّ الإِيمَانَ بُنِيَ عَلَى خَمْسٍ: تَعْبُدُ اللَّهَ وَتُقِيمُ الصَّلاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ: فَرَدَّهَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ ، تَعْبُدُ اللَّهَ وَتُقِيمُ الصَّلاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ: فَرَدَّهَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ ،

تَعْبُدُ اللَّهَ وَتُقِيمُ الصَّلاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ ، كَذَلِكَ ، قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۰۹۴۷) حضرت یزید بن بشر السکسکی ؒ فرماتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو اہل عراق میں سے ایک آدمی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا: اے عبداللہ! آپ رضی اللہ عنہ کو کیا ہوا صرف حج اور عمرہ کرتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کو ترک کر دیا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ہلاکت ہو، ایمان کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ تو اللہ کی عبادت کرے، اور نماز کی پابندی کرے، اور زکوٰۃ ادا کر دے، اور بیت اللہ کا حج کرے، اور رمضان کے روزے رکھے، راوی کہتے ہیں اس نے پھر وہی سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! ایمان تو یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے اور نماز کی پابندی کرے، اور زکوۃ دے، اور بیت اللہ کا حج کرے اور رمضان کے روزے رکھے۔ راوی کہتے ہیں اس نے پھر وہ سوال دوہرایا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے ایمان تو یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے، اور نماز کی پابندی کرے، اور زکوۃ دے اور بیت اللہ کا حج کرے، اور رمضان کے روزے رکھے، رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح ہم سے فرمایا تھا۔

(۳۰۹۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ عُمَرُ: عُرَى الإِيمَانِ أَرْبَعٌ: الصَّلاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْجِهَادُ وَالأَمَانَةُ.

(۳۰۹۴۸) امام ابوزرعہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ابتدا تو چار چیزیں ہیں: نماز، زکوٰۃ، جہاد، اور امانت۔

(۳۰۹۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: الإِسْلامُ ، ثَمَانِيَةُ أَسْهُمٍ: الصَّلاةُ سَهْمٌ وَالزَّكَاةُ سَهْمٌ وَالْجِهَادُ سَهْمٌ وَصَوْمُ رَمَضَانَ سَهْمٌ وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ سَهْمٌ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ سَهْمٌ وَالإِسْلامُ سَهْمٌ ، وَقَدْ خَابَ مَنْ لاَ سَهْمَ لَهُ.

(۳۰۹۴۹) حضرت صلہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اسلام کے آٹھ حصے ہیں! نماز ایک حصہ ہے، زکوٰۃ ایک حصہ ہے، اور جہاد ایک حصہ، اور رمضان کے روزے ایک حصہ، اور نیکی کا حکم کرنا ایک حصہ، اور برائی سے روکنا ایک حصہ، اور فرمانبرداری کرنا ایک حصہ ہے، اور جس شخص کا کوئی حصہ نہیں تحقیق وہ نامراد ہوگیا۔

(۳۰۹۵۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَّالِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ، فَلَمَّا رَأَيْته خَالِيًا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ، أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ ، فَقَالَ: بَخٍ ، لَقَدْ سَأَلْت عَنْ عَظِيمٍ ، وَهُوَ يَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ: تُقِيمُ الصَّلاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَلْقَى اللَّهَ لاَ تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، أَوَلا أَدُلُّك عَلَى رَأْسِ الأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ ؟ أَمَّا رَأْسُ الأَمْرِ فَالإِسْلام مَنْ أَسْلَمَ سَلِمَ ، وَأَمَّا عَمُوده فَالصَّلاة ، وَأَمَّا ذِرْوَته وَسَنَامه

فَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۰۹۵۰) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ پس جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیلے دیکھا تو میں نے پوچھا! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کسی ایسے عمل کی اطلاع دیجیے جس پر عمل کرنے کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واہ واہ! تحقیق تو نے ایک بہت بڑے معاملہ کے متعلق سوال کیا۔ اور یہ آسان ہے اس شخص کے لیے جس کے لیے اللہ آسان فرما دیں: وہ یہ ہے کہ فرض نماز کی پابندی کرے، اور فرض زکوٰۃ ادا کرے، اور تو اللہ سے ملاقات کرے اس حالت میں کہ تو نے اس کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ اور کیا میں تیری راہنمائی نہ کروں معاملہ کی بنیاد پر اور اس کے ستون پر، اور اس کی چوٹی پر؟ بہرحال معاملہ کی بنیاد اسلام ہے، جو شخص اسلام لے آیا وہ محفوظ ہو گیا۔ اور اس کا ستون نماز ہے، اور اس کی چوٹی اور کوہان اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا ہے۔

(۳۰۹۵۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ ... ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۳۰۹۵۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک سے نکلے اور پھر ماقبل جیسا مضمون ذکر فرمایا۔

(۳۰۹۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعٌ لَنْ يَجِدَ رَجُلٌ طَعْمَ الإِيمَانِ حَتَّى يُؤْمِنَ بِهِنَّ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَبِأَنَّهُ مَيِّتٌ ، ثُمَّ مَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ.

(ترمذی ۲۱۴۵۔ احمد ۱۳۳)

(۳۰۹۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں کہ آدمی ہرگز ایمان کا ذائقہ نہیں پا سکتا یہاں تک کہ وہ ان چار چیزوں پر دل سے یقین نہ کر لے: وہ چیزیں یہ ہیں: یقین کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے، اور یقیناً میں اللہ کا رسول ہوں اللہ نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے۔ اور اس بات کا یقین کہ وہ مرے گا اور مرنے کے بعد پھر اُٹھایا جائے گا۔ اور وہ ہر قسم کی تقدیر کو دل سے مان لے۔

(۳۰۹۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا غُلاَمَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَقَالَ: وَعَلَيْكَ ، فَقَالَ: إِنِّي رَجُلٌ مِنْ أَخْوَالِكَ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ وَأَنَا رَسُولُ قَوْمِي إِلَيْكَ وَوَافِدُهُمْ وَأَنَا سَائِلُكَ فَمُشْتَدَّةٌ مَسْأَلَتِي إِيَّاكَ ، وَمُنَاشِدُكَ فَمُشْتَدَّةٌ مُنَاشَدَتِي إِيَّاكَ ، قَالَ: خُذْ يَا أَخَا بَنِي سَعْدٍ ، قَالَ: مَنْ خَلَقَكَ وَهُوَ خَالِقُ مَنْ قَبْلَكَ وَهُوَ خَالِقُ مَنْ بَعْدَكَ ؟ قَالَ: اللَّهُ ، قَالَ: نَشَدْتُكَ بِذَلِكَ أَهُوَ أَرْسَلَكَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: مَنْ خَلَقَ

السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالأَرْضِينَ السَّبْعَ وَأَجْرَى بَيْنَهُنَّ الرِّزْقَ ؟ قَالَ: اللَّهُ ، قَالَ: نَشَدْتُك بِذَلِكَ أَهُوَ أَرْسَلَكَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: فَإِنَّا وَجَدْنَا فِي كِتَابِكَ وَأَمَرَتْنَا رُسُلُك أَنْ نُصَلِّيَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ لِمَوَاقِيتِهَا فَنَشَدْتُك بِذَلِكَ أَهُوَ أَمَرَكَ بِهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: فَإِنَّا وَجَدْنَا فِي كِتَابِكَ وَأَمَرَتْنَا رُسُلُك أَنْ نَأْخُذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِنَا فَنَرُدَّهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَنَشَدْتُك بِذَلِكَ أَهُوَ أَمَرَكَ بِذَلِكَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا الْخَامِسَةُ فَلَسْت سَائِلك عنها ، وَلا أَرَبَ لِي فِيهَا ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَالَّذِي بَعَثَك بِالْحَقِّ لأَعْمَلَنَّ بِهَا وَمَنْ أَطَاعَنِي مِنْ قَوْمِي ، ثُمَّ رَجَعَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ.

(۳۰۹۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگا: تجھ پر سلامتی ہو اے بنی عبد المطلب کے لڑکے: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر بھی ہو: پھر اس نے کہا: بے شک میں تمہارے ننھیال قبیلہ بنو سعد بن بکر قبیلہ کا آدمی ہوں۔ اور میں تمہاری طرف اپنی قوم کا پیغامبر اور قاصد بن کر آیا ہوں۔ اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سوال کروں گا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا سوال کرنا سخت انداز میں ہوگا۔ اور آپ سے قسم کا مطالبہ کرنا، پس میرے آپ سے قسم کے مطالبہ میں سختی ہو گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنو سعد کے بھائی: سوال کرو۔

اس دیہاتی نے کہا: آپ کو کس نے پیدا کیا؟ اور وہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے لوگوں کا اور آپ کے بعد والے لوگوں کا پیدا کرنے والا ہوگا۔؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ نے، دیہاتی نے پوچھا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس نے پوچھا: ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو کس نے پیدا کیا اور ان کے درمیان رزق کس نے پھیلایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے، اس نے پوچھا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، اس نے عرض کیا: پس ہم آپ کی کتاب میں لکھا ہوا پاتے ہیں اور آپ کے قاصد نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم دن اور رات میں پانچ نمازیں ان کے وقت پر ادا کریں۔ میں آپ کو قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا یہی معاملہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس نے عرض کیا: پس ہم آپ کی کتاب میں لکھا ہوا پاتے ہیں اور آپ کے قاصد نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اپنے مالوں میں سے مقررہ حصہ نکال کر اپنے فقراء میں تقسیم کردیں۔ میں آپ کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا معاملہ اسی طرح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! پھر اس نے عرض کیا: بہر حال پانچواں سوال میں اس کے متعلق آپ سے نہیں پوچھوں گا اور نہ ہی مجھے اس میں کوئی شک ہے، راوی کہتے ہیں، پھر اس نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں اور میری قوم میں سے جو میری اطاعت کرے گا ضرور بالضرور ان اعمال کی پابندی کریں گے۔ پھر وہ واپس لوٹ گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر اس نے سچ کہا تو یہ ضرور بالضرور جنت میں داخل ہوگا۔

(٣٠٩٥٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كُنَّا قَدْ نُهِينَا أَنْ نَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ ، فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلُهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَتَانَا رَسُولُك فَزَعَمَ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَكَ ، فَقَالَ: صَدَقَ ، قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ ؟ قَالَ: اللَّهُ ، قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ الأَرْضَ ؟ قَالَ: اللَّهُ ، قَالَ: فَمَنْ نَصَبَ هَذِهِ الْجِبَالَ ؟ قَالَ: اللَّهُ ، قَالَ: فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللَّهُ ارسلك ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُك أَنَّ عَلَيْنَا خمس صلوات في يومنا وليلتنا قَالَ صدق ،قَالَ: فَبِالَّذِي أرسلك آللَّهُ أمرك بهذا قَالَ نعم: قَالَ: وزَعَمَ رَسُولُك أَنَّ عَلَيْنَا زكاة في أموالنا قَالَ صدق ،قَالَ: فَبِالَّذِي أرسلك آللَّهُ أمرك بهذا قَالَ نعم: قَالَ: فزَعَمَ رَسُولُك أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَتِنَا ، قَالَ: صَدَقَ ، قَالَ: فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللَّهُ أَمَرَك بِهَذَا ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: وزَعَمَ رَسُولُك ، أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ لِمَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً ، قَالَ صَدَقَ ، قَالَ: فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الأَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللَّهُ أَمَرَك بِهَذَا ؟ قَالَ: نَعَمْ ، ثُمَّ وَلَّى ، وَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَك بِالْحَقِّ لاَ أَزْدَادُ عَلَيْهِ شَيْئًا ، وَلا أَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (مسلم ۴۱۔ ترمذی ۶۱۹)

(۳۰۹۵۴) حضرت ثابت ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انس ؓ نے ارشاد فرمایا: تحقیق ہمیں روک دیا گیا تھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے کسی بھی چیز کے متعلق سوال کریں، تو ہم پسند کرتے تھے کہ گاؤں والوں میں سے کوئی عقل مند آدمی آ کر آپ ﷺ سے سوال کرے اور ہم سنیں، پس ایک دیہاتی آدمی آ گیا اور کہنے لگا: اے محمد ﷺ! ہمارے پاس آپ کا قاصد آیا اس نے دعویٰ کیا کہ آپ کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا: اس نے پوچھا: زمین کو کس نے پیدا کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے، اس نے پوچھا: ان پہاڑوں کو کس نے گاڑا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے، اس نے کہا: پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان کو پیدا کیا اور زمین کو پیدا کیا، اور پہاڑوں کو گاڑا کیا اللہ نے آپ ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!

اس نے عرض کیا اور آپ کے قاصد نے یہ دعویٰ کیا کہ ہم پر دن رات میں پانچ نمازوں کا ادا کرنا ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا: اس نے پوچھا: پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا: کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے عرض کیا، آپ کے قاصد نے یہ بھی کہا کہ ہم پر ہمارے مالوں میں زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا: اس نے پوچھا! پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے عرض کیا: پس آپ کے قاصد نے یہ بھی کہا: ہم پر سال میں ایک مہینہ کے روزے رکھنا لازم ہے۔ آپ نے فرمایا: اس نے سچ کہا! اس نے پوچھا: پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان اور

زمین کو پیدا کیا اور پہاڑوں کو گاڑا کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے عرض کیا: آپ کے قاصد نے کہا: ہم میں سے ان لوگوں پر حج فرض ہے جو اس کے راستہ کی استطاعت رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ اس نے پوچھا! پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور پہاڑوں کو گاڑا کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں پھر وہ پلٹا اور کہنے لگا: اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا نہ ہی اس میں کسی قسم کی زیادتی کروں گا اور نہ ہی اس میں سے کسی قسم کی کمی کروں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے سچ کہا تو جنت میں داخل ہوگا۔

(۲) ما قالوا فِي صفةِ الإيمانِ

جن لوگوں نے ایمان کی صفت کے بارے میں بیان کیا

(۳۰۹۵۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الإِسْلامُ عَلانِيَةٌ وَالإِيمَانُ فِي الْقَلْبِ ، ثُمَّ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ: التَّقْوَى هَاهُنَا التَّقْوَى هَاهُنَا. (احمد ۱۳۴- بزار ۲۰)

(۳۰۹۵۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام تو ظاہری انقیاد کا نام ہے، اور ایمان دل میں ہوتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تقویٰ یہاں ہوتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔

(۳۰۹۵٦) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِلالٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ إِيمَانَ لِمَنْ لاَ أَمَانَةَ لَهُ. (احمد ۱۳۵- ابن حبان ۱۹۴)

(۳۰۹۵٦) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں امانت داری نہیں اس میں ایمان بھی کچھ نہیں۔

(۳۰۹۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: الإِيمَانُ يَبْدَأُ نُقْطَةً بَيْضَاءَ فِي الْقَلْبِ ، كُلَّمَا ازْدَادَ الإِيمَانُ ازْدَادَتْ بَيَاضًا حَتَّى يَبْيَضَّ الْقَلْبُ كُلُّهُ ، وَالنِّفَاقُ يَبْدَأُ نُقْطَةً سَوْدَاءَ فِي الْقَلْبِ كُلَّمَا ازْدَادَ النِّفَاقُ ازْدَادَتْ سَوَادًا حَتَّى يَسْوَدَّ الْقَلْبُ كُلُّهُ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ شَقَقْتُمْ ، عَنْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ لَوَجَدْتُمُوهُ أَبْيَضَ ، وَلَوْ شَقَقْتُمْ ، عَنْ قَلْبِ مُنَافِقٍ لَوَجَدْتُمُوهُ أَسْوَدَ الْقَلْبِ .

(۳۰۹۵۷) حضرت عبداللہ بن عمرو بن ھند الجملی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی شروعات دل میں ایک سفید نقطہ سے ہوتی ہے۔ جیسے جیسے ایمان بڑھتا رہتا ہے سفیدی میں بھی اضافہ ہوتا ہے، یہاں تک کہ ایمان کے نور سے مومن کا

سارا دل سفید ہو جاتا ہے اور نفاق کی شروعات دل میں ایک سیاہ نقطہ سے ہوتی ہے، جیسے جیسے نفاق بڑھتا ہے سیاہی میں بھی زیادتی ہوتی ہے، یہاں تک کہ سارا دل ہی نفاق کی ظلمتوں سے کالا ہو جاتا ہے۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم مومن کے دل کو چیر کر دیکھو تو ضرور تم اس کو سفید پاؤ گے، اور اگر تم منافق کے دل کو چیر کر دیکھو تو ضرور تم اس کو سیاہ پاؤ گے۔

(٣٠٩٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيُنْكَتُ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ ، ثُمَّ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَتُنْكَتُ أُخْرَى حَتَّى يَصِيرَ قَلْبُهُ لَوْنَ الشَّاةِ الرَّبْدَاءِ.

(۳۰۹۵۸) حضرت طارق بن شھاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک جب آدمی کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے تو دوسرا نکتہ پیدا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا دل خاکستری رنگ کی بکری کی طرح ہو جاتا ہے۔

(٣٠٩٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : قَالَ هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ : مَا نَقَصَتْ أَمَانَةُ عَبْدٍ قَطُّ إِلاَّ نَقَصَ إِيمَانه.

(۳۰۹۵۹) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: امانت داری نہ کرنا بندے سے ایمان کے علاوہ کچھ کمی نہیں کرتا۔

(٣٠٩٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : الإِيمَانُ هَيُوبٌ.

(۳۰۹۶۰) حضرت عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایمان خوف زدہ ہونے کا نام ہے۔

(٣٠٩٦١) ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بشر بْنَ سُحَيْمٍ الْغِفَارِيَّ يَوْمَ النَّحْرِ يُنَادِي فِي النَّاسِ ، إِنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ.

(۳۰۹۶۱) حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن حضرت بشر بن سحیم غفاری رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں یہ ندا لگانے کے لیے بھیجا: جنت میں اس شخص کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوگا جس کا نفس مومن ہوگا۔

(٣٠٩٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ تَغُرَّنَّكُمْ صَلاَةُ امْرِءٍ ، وَلا صِيَامُهُ ، مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ صَلَّى ، أَلا لاَ دِينَ لِمَنْ لاَ أَمَانَةَ لَهُ.

(۳۰۹۶۲) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہیں ہرگز دھوکہ میں مت ڈالے کسی کا نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا، جو چاہے نماز پڑھتا ہو اور جو چاہے روزہ رکھتا ہو، لیکن جس میں امانت داری نہیں اس کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

(٣٠٩٦٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أبى جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ

حَبِيبِ بْنِ خُمَاشَةَ ، أَنَّهُ قَالَ: الإِيمَانُ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ ، قِيلَ لَهُ: وَمَا زِيَادَتُهُ ، وَمَا نُقْصَانُهُ ، قَالَ: إِذَا ذَكَرْنَاهُ وَخَشِينَاهُ فَذَلِكَ زِيَادَتُهُ ، وَإِذَا غَفَلْنَا وَنَسِينَا وَضَيَّعْنَا فَذَلِكَ نُقْصَانُهُ.

(۳۰۹۶۳) حضرت عمیر بن حبیب بن خماشہ ؒ نے ارشاد فرمایا: ایمان میں کمی زیادتی ہوتی ہے، ان سے پوچھا گیا: ایمان کی کمی و زیادتی کیا ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: جب ہم اس کا ذکر کریں اور اس ذات سے ڈریں تو یہ ایمان کا زیادہ ہونا ہے، اور جب ہم اس سے غافل ہو جائیں اور اسے بھول جائیں اور ہم اس کو ضائع کریں تو یہ اس کا کم ہونا ہے۔

(۳۰۹۶٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لاَ تَنْزِعْ مِنِّي الإِيمَانَ كَمَا أَعْطَيْتَنِيهِ.

(۳۰۹۶۴) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! مجھ سے ایمان کو مت چھیننا جیسا کہ آپ نے مجھے عطا کیا ہے۔

(۳۰۹٦٥) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ ، عَنْ غَالِبٍ عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ: لَوْ سُئِلْتُ عَنْ أَفْضَلِ أَهْلِ هَذَا الْمَسْجِدِ فَقَالُوا: تَشْهَدُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ مُسْتَكْمِلُ الإِيمَانِ بَرِيءٌ مِنَ النِّفَاقِ ، لَمْ أَشْهَدْ ، وَلَوْ شَهِدْتُ لَشَهِدْتُ ، أَنَّهُ فِي الْجَنَّةِ ، وَلَوْ سُئِلْتُ عَنْ رَجُلٍ ، أَشَرَّ أَوْ أَخْبَثَ ، الشَّكُّ مِنْ أَبِي بَكْرٍ ، رَجُلٍ فَقَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّهُ مُنَافِقٌ مُسْتَكْمِلُ النِّفَاقِ بَرِيءٌ مِنَ الإِيمَانِ ، لَمْ أَشْهَدْ ، وَلَوْ شَهِدْتُ لَشَهِدْتُ أَنَّهُ فِي النَّارِ.

(۳۰۹۶۵) حضرت غالب بن بکر فرماتے ہیں کہ اگر مجھ سے مسجد کے سب سے افضل آدمی کے بارے میں سوال کیا جائے کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ کامل ایمان والا مومن ہے اور نفاق سے بری ہے۔ تو میں گواہی نہیں دوں گا اور اگر گواہی دوں گا تو یہ گواہی اس بات کی گواہی ہوگی کہ وہ جنت میں ہے۔ اگر مجھ سے سب سے برے آدمی کے بارے میں سوال کیا جائے اور لوگ کہیں کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ مکمل نفاق والا منافق ہے اور ایمان سے محروم ہے تو میں گواہی نہیں دوں گا کیونکہ اگر میں گواہی دوں تو وہ گواہی اس بات کی ہوگی کہ وہ جہنم میں ہے۔

(۳۰۹٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةَ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ لِغُلاَمٍ مِنْ غِلْمَانِهِ: أَلاَ أُزَوِّجُكَ فَمَا مِنْ عَبْدٍ يَزْنِي إِلاَّ نَزَعَ اللَّهُ مِنْهُ نُورَ الإِيمَانِ.

(۳۰۹۶۶) حضرت عثمان بن ابی صفیہ الانصاری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ نے اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکے سے کہا: کیا میں تیرا نکاح نہ کر دوں؟ پس نہیں ہے کوئی بندہ جو زنا کرے مگر اللہ اس سے ایمان کا نور چھین لیتا ہے۔

(۳۰۹٦۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عن هشام عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلاَ يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ. (بزار ۱۱۲)

(۳۰۹۶۷) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان

باقی نہیں رہتا۔ اور چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو اس کا بھی ایمان باقی نہیں رہتا۔

(۳) مَنْ قَالَ أَنَا مُؤْمِنٌ

جو شخص یوں کہے: میں مومن ہوں

(۳۰۹۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الرَّسُولُ الَّذِي سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ: أَسْأَلُكَ بِاللهِ أَتَعْلَمُ ، أَنَّ النَّاسَ كَانُوا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَلاَثَةِ أَصْنَافٍ مُؤْمِنِ السَّرِيرَةِ وَمُؤْمِنِ الْعَلاَنِيَةِ ، وَكَافِرِ السَّرِيرَةِ كَافِرِ الْعَلاَنِيَةِ ، وَمُؤْمِنِ الْعَلاَنِيَةِ كَافِرِ السَّرِيرَةِ ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ: مِنْ أَيِّهِمْ كُنْت ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ مُؤْمِنُ السَّرِيرَةِ مُؤْمِنُ الْعَلاَنِيَةِ ، أَنَا مُؤْمِنٌ ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَلَقِيت عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ ، فَقُلْتُ: إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الصَّلاَحِ يَعِيبُونَ عَلَيَّ أَنْ أَقُولَ: أَنَا مُؤْمِنٌ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْقِلٍ: لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ تَكُنْ مُؤْمِنًا.

(۳۰۹۶۸) حضرت ثعلبہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ ویشید نے ارشاد فرمایا: مجھے بیان کیا اس قاصد نے جس نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یوں سوال کیا تھا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ جانتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تین قسم کے تھے: وہ جو پوشیدہ اور ظاہری طور پر مومن ہو اور وہ جو پوشیدہ اور ظاہری طور پر کافر ہو اور وہ جو ظاہری طور پر مومن ہو اور پوشیدہ طور پر کافر ہو۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایسا یقیناً تھا۔ اس نے کہا: پس میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ ان تینوں قسم میں سے کون تھے: راوی کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً ظاہری اور پوشیدہ طور پر مومن تھا۔ میں مومن تھا۔

ابو اسحاق ویشید فرماتے ہیں: میں حضرت عبد اللہ بن معقل ویشید سے ملا تو میں نے عرض کیا: یقیناً نیکوکاروں میں سے چند لوگ میرے یوں کہنے پر عیب لگاتے ہیں۔ میں مومن ہوں، تو حضرت عبد اللہ بن معقل ویشید نے فرمایا: تحقیق تو ناکام ونامراد ہوا اگر تو مومن نہ ہو۔

(۳۰۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ: وَمَا عَلَى أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ: أَنَا مُؤْمِنٌ ، فَوَاللهِ لَئِنْ كَانَ صَادِقًا لاَ يُعَذِّبُهُ اللَّهُ عَلَى صِدْقِهِ ، وَإِنْ كَانَ كَاذِبًا لَمَا دَخَلَ عَلَيْهِ مِنَ الْكُفْرِ أَشَدُّ عَلَيْهِ مِنَ الْكَذِبِ.

(۳۰۹۶۹) حضرت موسیٰ بن مسلم الشیبانی ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم التیمی ویشید نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے لیے یوں کہنا نقصان دہ نہیں ہے کہ میں مومن ہوں۔ اللہ کی قسم اگر وہ سچا ہے تو اللہ اسے سچ بولنے پر عذاب نہیں دیں گے، اور اگر وہ جھوٹا ہے تو کفر کا عذاب جھوٹ کے عذاب سے زیادہ سخت ہے۔

(۳.۹۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ، قَالَ: أَرْجُو.

(۳۰۹۷۰) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ریشید سے ایک آدمی نے پوچھا: کیا آپ مومن ہیں؟ آپ ریشید نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں اس کی۔

(۳.۹۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمِيرَةَ الزُّبَيْدِيِّ ، قَالَ: وَقَعَ الطَّاعُونُ بِالشَّامِ فَقَامَ مُعَاذٌ بِحِمْصٍ فَخَطَبَهُمْ ، فَقَالَ:

إِنَّ هَذَا الطَّاعُونَ رَحْمَةُ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَوْتُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ ، اللَّهُمَّ اقْسِمْ لآلِ مُعَاذٍ نَصِيبَهُمُ الأَوْفَى مِنْهُ ، قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَ ، عَنِ الْمِنبَرِ أَتَاهُ آتٍ ، فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مُعَاذٍ قَدْ أُصِيبَ ، فَقَالَ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ نَحْوَهُ ، قَالَ: فَلَمَّا رَآهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مُقْبِلاً ، قَالَ: إِنَّهُ ﴿الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ﴾ ، قَالَ: فَقَالَ: يَا بُنَيَّ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ قَالَ: فَمَاتَ آلُ مُعَاذٍ إِنْسَانًا إِنْسَانًا حَتَّى كَانَ مُعَاذٌ آخِرَهُمْ ، قَالَ: فَأُصِيبَ ، فَأَتَاهُ الْحَارِثُ بْنُ عَمِيرَةَ الزُّبَيْدِيُّ ، قَالَ: فَأُغْشِيَ عَلَى مُعَاذٍ غَشْيَةً ، قَالَ: فَأَفَاقَ مُعَاذٌ وَالْحَارِثُ يَبْكِي ، قَالَ: فَقَالَ مُعَاذٌ: مَا يُبْكِيك ؟ قَالَ: فَقَالَ: أَبْكِي عَلَى الْعِلْمِ الَّذِي يُدْفَنُ مَعَك، قَالَ: فَقَالَ: إِنْ كُنْت طَالِبَ الْعِلْمِ لاَ مَحَالَةَ فَاطْلُبْهُ مِنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَمِنْ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَمِنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ، قَالَ: وَإِيَّاكَ وَزَلَّةَ الْعَالِمِ ، قَالَ: قُلْتُ: وَكَيْف لِي أَصْلَحَك اللَّهُ أَنْ أَعْرِفَهَا ، قَالَ: إِنَّ لِلْحَقِّ نُورًا يُعْرَفُ بِهِ ، قَالَ: فَمَاتَ مُعَاذٌ وَخَرَجَ الْحَارِثُ يُرِيدُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ بِالْكُوفَةِ، قَالَ: فَانْتَهَى إِلَى بَابِهِ فَإِذَا عَلَى الْبَابِ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ يَتَحَدَّثُونَ، قَالَ: فَجَرَى بَيْنَهُمَ الْحَدِيثُ حَتَّى ، قَالُوا: يَا شَامِيُّ أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، فَقَالُوا: مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ لِي ذُنُوبًا لاَ أَدْرِي مَا يَصْنَعُ اللَّهُ فِيهَا فَلَوْ أنِي أَعْلَمُ، أَنَّهَا غُفِرَتْ لِي لأَنْبَأْتُكُمْ أَنِّي مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، قَالَ: فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ خَرَجَ عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللهِ ، فَقَالُوا لَهُ: أَلا تَعْجَبُ مِنْ أَخِينَا هَذَا الشَّامِيِّ يَزْعُمُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ ، ولا يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: لَوْ قُلْتُ إِحْدَاهُمَا لاتَّبَعَتْهَا الأُخْرَى ، قَالَ: فَقَالَ الْحَارِثُ: ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُعَاذٍ ، قَالَ: وَيْحَك وَمَنْ مُعَاذٌ ، قَالَ: مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، قَالَ: وَمَا قَالَ؟ قَالَ: إِيَّاكَ وَزَلَّةَ الْعَالِمِ فَأَحْلِفُ بِاللهِ ، أَنَّهَا مِنْك لَزَلَّةٌ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ ، وَمَا الإِيمَانُ إِلاَّ أَنَّا نُؤْمِنُ بِاللهِ وَمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْبَعْثِ وَالْمِيزَانِ، وَإِنَّ لَنَا ذُنُوبًا لاَ نَدْرِي مَا يَصْنَعُ اللَّهُ فِيهَا ، فَلَوْ أنا نَعْلَمُ أَنَّهَا غُفِرَتْ لَنَا لَقُلْنَا: إِنَّا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: صَدَقْت وَاللهِ إِنْ كَانَتْ مِنِّي لَزَلَّةً.

(ابو داؤد ۴۵۹۲۔ حاکم ۳۶۰)

(۳۰۹۷۱) حضرت حارث بن عمیرہ الزبیدی فرماتے ہیں کہ جب شام میں طاعون پھیلا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حمص کے مقام پر خطبہ

دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: یہ طاعون تمہارے رب کی رحمت ہے، اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے۔ اور تم سے پہلے کے نیک لوگوں کی موت ہے۔ اے اللہ! آلِ معاذ کو اس میں سے پورا پورا حصہ عطا فرما۔

راوی کہتے ہیں: جب آپ رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اترے تو ایک آنے والے نے آ کر خبر دی: بے شک عبد الرحمٰن بن معاذ طاعون میں مبتلا ہو گئے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم اس کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اس کی طرف چلے: راوی کہتے ہیں جب عبد الرحمٰن نے آپ کو آتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: بے شک یہی حق ہے تیرے رب کی طرف سے پس تم ہرگز شک کرنے والوں میں سے مت ہونا، راوی کہتے ہیں: پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ضرور پائیں گے آپ ان شاء اللہ صابروں میں سے۔ راوی فرماتے ہیں: پس آل معاذ ایک ایک فرد کر کے مر گئے یہاں تک کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ان میں سے آخر میں رہ گئے۔ راوی فرماتے ہیں: پھر آپ رضی اللہ عنہ بھی طاعون میں مبتلا ہو گئے۔ تو حارث بن عمیر الزبیدی آپ کے پاس آئے۔ راوی فرماتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو حارث رو رہے تھے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے رلا دیا؟ حارث نے کہا: میں اس علم کے ضائع ہونے پر رو رہا ہوں جو آپ کے ساتھ دفن ہو جائے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو علم کا طالب ہے تو کوئی مشکل نہیں پس تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کو طلب کر، اور عویمر ابو الدرداء سے، اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے، اور فرمایا: تم عالم کی غلطیوں سے بچو۔ حارث کہتے ہیں میں نے پوچھا: میں کیسے اس کی غلطی کو پہچانوں؟ (اللہ آپ کو تندرست فرمائے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً حق کے لیے نور ہوتا ہے جس کے ذریعہ وہ پہچان لیا جاتا ہے۔

راوی فرماتے ہیں: پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی، اور حارث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی غرض سے کوفہ کی طرف نکلے۔ جب ان کے دروازے پر پہنچے۔ تو دیکھا وہاں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب کا گروہ دروازے پر بحث و مباحثہ کر رہے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ ان کے درمیان بات چیت جاری تھی یہاں تک کہ وہ کہنے لگے، اے شامی بھائی: کیا تم مومن ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے کہا جی ہاں! پھر انہوں نے پوچھا: جنتیوں میں سے ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے کہا: یقیناً میرے سے کچھ گناہ سرزد ہوئے ہیں میں نہیں جانتا کہ اللہ نے ان گناہوں کا کیا معاملہ کیا، پس اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میرے ان گناہوں کو معاف کر دیا گیا ہے، تو میں تمہیں ضرور بتلاتا کہ بے شک میں جنتی ہوں راوی فرماتے ہیں: ہم اسی درمیان میں تھے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لے آئے، تو ان کے اصحاب نے ان سے کہا: کیا آپ تعجب نہیں کرتے ہمارے اس شامی بھائی پر جو مومن ہونے کا گمان تو کرتا ہے اور جنتی ہونے کا گمان نہیں کرتا، راوی کہتے ہیں: حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں ان دونوں میں سے ایک کہوں گا تو ساتھ ہی دوسری بات بھی کہوں گا، تو حارث نے کہا: ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم نے اس کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے! اللہ معاذ رضی اللہ عنہ پر رحمت فرمائے!۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ہلاکت ہو، کون معاذ؟ انہوں نے کہا: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: انہوں نے کیا فرمایا تھا؟ حارث نے کہا: تم عالم کی غلطیوں سے بچے۔ پس میں اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ اے ابن مسعود رضی اللہ عنہ

آپ غلطی پر ہیں۔ نہیں ہے ایمان مگر یہ کہ ہم اللہ پر ایمان لائیں، اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر، اور آخرت کے دن پر، اور جنت اور جہنم پر، اور مرنے کے بعد اٹھنے پر، اور ترازو پر، اور ہمارے کچھ گناہ ہوتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ اللہ نے ان کے بارے میں کیا معاملہ فرمایا پس اگر ہم جان لیں کہ ہمارے ان گناہوں کو معاف کر دیا تو ہم ضرور کہیں گے کہ ہم جنتی ہیں۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ اللہ کی قسم میں غلطی پر تھا۔

(٤) ما قالوا فِيما يُطوى عليهِ المؤمِن مِن الخِلالِ

جن لوگوں نے کہا کہ مومن کی عادتیں ایسی ہوتی ہیں

(٣٠٩٧٢) حَدَّثَنَا مُعْصَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَ: حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو زُمَيْلٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ الزِّمَّانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: سَأَلْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاذَا يُنَجِّي الْعَبْدَ مِنَ النَّارِ ، فَقَالَ: الإِيمَانُ بِاللهِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهُ أَوَ مَعَ الإِيمَانِ عَمَلٌ ، فَقَالَ: تَرْضَخُ مِمَّا رَزَقَك اللَّهُ ، أَوْ يَرْضَخُ مِمَّا رَزَقَهُ اللَّهُ.

(٣٠٩٧٢) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: وہ کون سا عمل ہے جو بندے کو جہنم سے نجات دلاتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پر ایمان لانا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو دے اس رزق میں سے جو اللہ نے تجھے دیا۔ یا یوں فرمایا: وہ دے اس رزق میں سے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔

(٣٠٩٧٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِعَائِشَةَ: مَا الإِيمَانُ ؟ قَالَتْ: أُفَسِّرُ أَمْ أُجْمِلُ ، قَالَ: لاَ بَلْ أَجْمِلِي ، فقَالَتْ: مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(ترمذی ٢١٦٥۔ احمد ٤٤٦)

(٣٠٩٧٣) حضرت ام محمد رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ایمان کی علامت کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں تفصیل سے بیان کروں یا مختصر طور پر بیان کروں؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ اجمالاً بیان کریں۔ تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جس کو اس کی نیکی اچھی لگے اور اس کی برائی کھٹکے تو وہ مومن ہے۔

(٣٠٩٧٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سابق ، قَالَ: حدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن علْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ ، وَلا اللَّعَّانِ ، وَلا بِالْفَاحِشِ ، وَلا بِالْبَذِيءِ. (ترمذی ١٩٧٧۔ احمد ٤٠٤)

(٣٠٩٧٤) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن طعن و تشنیع کرنے والا لعن طعن

کرنے والا، اور فحش کلامی اور بدکلامی کرنے والا نہیں ہوتا۔

(۳۰۹۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ: الْمُؤْمِنُ يُطْبَعُ عَلَى الْخِلاَلِ كُلِّهَا إِلاَّ الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ.

(۳۰۹۷۵) حضرت مصعب بن سعد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مومن تمام چیزوں کا عادی ہوسکتا ہے مگر خیانت کا اور جھوٹ کا نہیں۔

(۳۰۹۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: الْمُؤْمِنُ يُطْوَى عَلَى الْخِلاَلِ كُلِّهَا غَيْرَ الْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ.

(۳۰۹۷۶) حضرت عبدالرحمن بن یزید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: مومن تمام عادات کو اپنا سکتا ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔

(۳۰۹۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ: حُدِّثْت عن أَبِي أُمَامَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُطْوى الْمُؤْمِنُ عَلَى كُلِّ شيءٍ إِلاَّ الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ.

(۳۰۹۷۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن تمام عادات کو اپنا سکتا ہے مگر خیانت اور جھوٹ کو نہیں۔

(۳۰۹۷۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عن النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: تَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا.

(۳۰۹۷۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا؛ آخری زمانہ میں اتنے فتنہ ہوں گے جیسا کہ اندھیری رات کا ٹکڑا ہوتا ہے۔ آدمی صبح کرے گا مومن ہونے کی حالت میں۔ اور شام کرے گا کافر ہونے کی حالت میں۔ اور شام کرے گا مومن ہونے کی حالت میں اور صبح کرے گا کافر ہونے کی حالت میں۔

(۳۰۹۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرْعَى غَنَمًا لِي فِي قِبَلِ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ ، فَاطَّلَعْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ وَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا ، قَالَ: وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ ، لَكِنِّي صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ، أَفَلا أُعْتِقُهَا قَالَ: ائْتِنِي بِهَا ، فَقَالَ لَهَا: أَيْنَ اللَّهُ ؟ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ ، قَالَ: مَنْ أَنَا ؟ قَالَتْ: أَنْتَ رَسُولُ اللهِ ، قَالَ: أَعْتِقْهَا ، فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ. (مسلم ۳۳۔ ابوداؤد ۹۲۷)

(۳۰۹۷۹) حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میری ایک باندی تھی جو احد اور جوانیہ مقام پر میری بکریاں چراتی تھی۔ پس ایک دن میں اس کے پاس گیا تو اچانک ایک بھیڑیا ریوڑ میں سے ایک بکری لے گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آدم کے بیٹوں میں سے ایک آدمی ہوں میں نے افسوس کیا جیسا کہ وہ افسوس کرتے ہیں۔ لیکن میں نے اس کے چہرے پر زور سے تھپڑ دے مارا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، مجھے یہ بہت ناگوار گزر رہا تھا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اسے آزاد کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: آسمان میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو آزاد کردو بے شک یہ مومن ہے۔

(۳۰۹۸۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الْحَكَمِ يَرْفَعُهُ ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: إِنَّ عَلَى أُمِّي رَقَبَةً مُؤْمِنَةً ، وَعِنْدِي رَقَبَةٌ سَوْدَاءُ أَعْجَمِيَّةٌ ، فَقَالَ: ائْتِ بِهَا ، فَقَالَ: أَتَشْهَدِينَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ ؟ قَالَتْ: نَعَمْ ، قَالَ: فَأَعْتِقْهَا. (بزار ۱۳۔ طبرانی ۱۳۳۶۹)

(۳۰۹۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ نے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: میری والدہ کے ذمہ ایک مومنہ باندی تھی۔ اور میرے پاس ایک عجمی سیاہ رنگ کی باندی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم گواہی دیتی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا، جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو آزاد کردو۔

(۵) بابٌ

باب

(۳۰۹۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الزَّرْعِ لاَ تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ ، وَلا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلاءٌ ، وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الأَرْزِ لاَ تَهْتَزُّ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ . (مسلم ۲۱۶۳۔ ترمذی ۲۸۶۶)

(۳۰۹۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال اس کھیتی کی سی ہے جس کو ہوا مسلسل جھکاتی رہتی ہے، اور اسی طرح مومن بھی ہمیشہ بلاؤں اور مصیبتوں میں مبتلا رہتا ہے۔ اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے وہ نشو ونما نہیں پاتا یہاں تک کہ اس کے کٹنے کا وقت آجاتا ہے۔

(۳۰۹۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ

أَبِيهِ كعب ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مثل الْمُؤْمِنُ كَمَثَلِ الخَامَةِ من الزَّرْعِ تَفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهِيجَ ، وَمَثَلُ الكَافِرِ كَمَثَلِ الأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلَى أَصلهَا لاَ يَفِيئُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً. (بخاری ۵۶۴۳۔ مسلم ۵۹)

(۳۰۹۸۲) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال اس ناپختہ کمزور کھیتی کی سی ہے جس کو ہوا حرکت دیتی رہتی ہے۔ ایک مرتبہ اس کو پچھاڑتی ہے اور پھر دوسری مرتبہ اس کو سیدھا کھڑا کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ خشک ہو جاتی ہے، اور کافر کی مثال اس صنوبر کے درخت کی سی ہے جو اپنی جڑوں پر مضبوط کھڑا ہوتا ہے اس کو کوئی چیز بھی نہیں ہلا سکتی یہاں تک کہ وہ ایک مرتبہ ہی اکھڑ جاتا ہے۔

(۳۰۹۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ يحيى بْنِ سعيد ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُمِيلُهَا الرِّيحُ مَرَّةً وَتُقِيمُهَا مَرَّةً ، قَالَ: قُلْتُ: فَالْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ ، قَالَ: مِثْلُ النَّخْلَةِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ فِي ظِلِّهَا ذَلِكَ ، وَلا تُمِيلُهَا الرِّيحُ.

(۳۰۹۸۳) حضرت بشیر بن نہیک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کمزور مومن کی مثال ناپختہ کھیتی کی سی ہے۔ ہوا کبھی اس کو جھکا دیتی ہے۔ اور کبھی اس کو سیدھا کھڑا کر دیتی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اور قوی مومن کی مثال؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے جو اپنا پھل دیتا ہے جب بھی کوئی اس کے سائے میں ہوتا ہے اور ہوا اس کو کبھی نہیں جھکاتی۔

(۳۰۹۸۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّحْلَةِ تَأْكُلُ طَيِّبًا وَتَضَعُ طَيِّبًا.

(۳۰۹۸۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے۔ جو پاک چیز کھاتی ہے اور پاک چیز دیتی ہے۔

(۳۰۹۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا. (بخاری ۴۸۱۔ مسلم ۱۹۹۹)

(۳۰۹۸۵) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا بعض حصہ بعض کو مضبوط بناتا ہے۔

(۳۰۹۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ عَمَّارًا مُلِءَ إِيمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ.

(۳۰۹۸۶) حضرت عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے جوڑوں تک ایمان

بھرا ہوا ہے۔

(٣٠٩٨٧) حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِيٍّ فَدَخَلَ عَمَّارٌ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ عَمَّارًا مُلِءَ إِيمَانًا إِلَى مَشَاشِهِ. (ابن ماجه ۱۴۷)

(۳۰۹۸۷) حضرت ھانی بن ھانی ریشید فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خوش آمدید پاکیزہ اور خوشبودار کو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: یقیناً عمار رضی اللہ عنہ کے جوڑوں تک میں ایمان بھرا ہوا ہے۔

(٣٠٩٨٨) حَدَّثَنَا عَفَّان ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : إِنَّ الإِيمَانَ لَيْسَ بِالتَّحَلِّي ، وَلا بِالتَّمَنِّي ، إِنَّمَا الإِيمَانُ مَا وَقَرَ فِي الْقَلْبِ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ. (ابن عدی ۲۲۹۰)

(۳۰۹۸۸) حضرت زکریا ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ریشید کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ایمان مزین ہونے اور خواہش کرنے کا نام نہیں۔ بے شک ایمان تو وہ ہے جو دل میں راسخ ہو اور عمل اس کی تصدیق کرے۔

(٦) بابٌ

باب

(٣٠٩٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ لِغِلْمَانِهِ : مَنْ أَرَادَ مِنْكُمُ الْبَائَةَ زَوَّجْنَاهُ ، فَلا يَزْنِي مِنْكُمْ زَانٍ إِلاَّ نَزَعَ اللَّهُ مِنْهُ نُورَ الإِيمَانِ ، فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرُدَّهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَمْنَعَهُ إِيَّاهُ مَنَعَهُ.

(۳۰۹۸۹) حضرت مجاہد ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے لڑکوں سے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو نکاح کا ارادہ رکھتا ہو تو ہم اس کی شادی کر دیتے ہیں۔ اس لیے کہ تم میں کوئی زنا کرنے والا زنا نہیں کرے گا مگر اللہ اس سے ایمان کا نور چھین لیں گے۔ پھر اگر لوٹانا چاہیں گے تو لوٹا دیں گے اور اگر روکنا چاہیں گے تو اس سے ایمان کو روک لیں گے۔

(٣٠٩٩٠) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ ، عَجَبًا لإِخْوَانِنَا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ يُسَمُّونَ الْحَجَّاجَ مُؤْمِنًا.

(۳۰۹۹۰) حضرت ابن طاوس ریشید فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت طاوس ریشید نے ارشاد فرمایا: ہمارے عراقی بھائیوں کے لیے تعجب ہے کہ وہ حجاج بن یوسف کو مومن گردانتے ہیں!۔

(٣٠٩٩١) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَشْهَدُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ بِالطَّاغُوتِ كَافِرٌ بِاللهِ ،

يَعْنِي الْحَجَّاجَ.

(۳۰۹۹۱) حضرت اجلح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ شیاطین پر ایمان رکھتا ہے اور اللہ سے کفر کرتا ہے۔ یعنی حجاج بن یوسف۔

(۳۰۹۹۲) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُونَ وَيُصَلُّونَ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَيْسَ فِيهِمْ مُؤْمِنٌ.

(۳۰۹۹۲) حضرت خیثمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا لوگ جمع ہوں گے اور مساجد میں نماز پڑھیں گے۔ اس حال میں کہ ان میں ایک بھی مومن نہیں ہوگا۔

(۳۰۹۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ: قُلْنَا لِطَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ: صِفْ لَنَا التَّقْوَى ، قَالَ: التَّقْوَى عَمَلٌ بِطَاعَةِ اللهِ رَجَاءَ رَحْمَةِ اللهِ عَلَى نُورٍ مِنَ اللهِ ، وَالتَّقْوَى تَرْكُ مَعْصِيَةِ اللهِ مَخَافَةَ اللهِ عَلَى نُورٍ مِنَ اللهِ.

(۳۰۹۹۳) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت طلق بن حبیب ؒ سے عرض کیا: آپ ہمیں تقویٰ کی تعریف بیان کر دیجئے۔ تو آپ ؒ نے فرمایا: تقویٰ نام ہے اللہ کی رضا مندی کے مطابق عمل کرنے کا، اللہ کی رحمت کی امید کرتے ہوئے۔ اللہ کی جانب سے نور بصیرت پر۔ اور تقویٰ نام ہے اللہ کی نافرمانی چھوڑنے کا، اللہ سے ڈرنے کا۔ اللہ کی جانب سے نور بصیرت پر۔

(۳۰۹۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا ذَكَرَ الْحَجَّاجَ ، قَالَ: أَلاَ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ.

(۳۰۹۹۴) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں، کہ حضرت ابراہیم ؒ کے سامنے جب بھی حجاج بن یوسف کا ذکر کیا جاتا تو آپ ؒ فرماتے: خبردار ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت۔

(۳۰۹۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَفَى بِمَنْ شَكَّ فِي الْحَجَّاجِ لَحَاهُ اللَّهُ.

(۳۰۹۹۵) حضرت منصور ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے حق میں جو حجاج کے بارے میں شک کرے اتنی سزا کافی ہے: کہ اللہ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے۔

(۳۰۹۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِسَاورٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُؤْمِنُ مَنْ بَاتَ شَبْعَانَ وَجَارُهُ طَاوٍ إِلَى جَنْبِهِ.

(ابو یعلی ۲۶۹۱۔ حاکم ۱۶۷)

(۳۰۹۹۶) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن نہیں ہے وہ شخص جو خود پیٹ بھرنے کی حالت میں رات گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

(٣٠٩٩٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : ثَلاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الإِيمَانِ وَحَلاوَتَهُ : أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا ، وَأَنْ يُحِبَّ فِي اللهِ وَيُبْغِضَ فِي اللهِ ، وَذَكَرَ الشِّرْكَ.

(۳۰۹۹۷) حضرت طلق بن حبیب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں بھی پائی جائیں تو اس شخص نے ایمان کے ذائقہ اور اس کی مٹھاس کو پالیا۔ وہ یہ ہیں کہ: اللہ اور اس کے رسول کی محبت دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ ہو، اور یہ کہ وہ کسی سے محبت کرے اللہ کی خوشنودی میں، اور کسی سے بغض رکھے اللہ کی خوشنودی میں، اور شرک کا ذکر فرمایا۔

(٣٠٩٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا دَخَلا عَلَى عُمَرَ حِينَ طُعِنَ ، فَقَالا : الصَّلاةُ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لا حَظَّ لأَحَدٍ فِي الإِسْلامِ أَضَاعَ الصَّلاةَ فَصَلَّى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا. (بیهقی ٣٥٧)

(۳۰۹۹۸) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ دونوں حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے جب انہیں نیزہ مارا گیا۔ ان دونوں نے کہا: نماز کا وقت: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جس نے نماز کو ضائع کر دیا۔ پھر انہوں نے اس حال میں نماز پڑھی کہ ان کے زخم سے خون رس رہا تھا۔

(٣٠٩٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ شباك ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لأَصْحَابِهِ : امْشُوا بِنَا نَزْدَادُ إِيمَانًا.

(۳۰۹۹۹) حضرت ابراہیم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ریشید اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے تھے۔ ہمارے ساتھ چلو تا کہ ہم اپنے ایمان میں اضافہ کریں۔

(٣١٠٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلالٍ الْمُحَارِبِيِّ ، قَالَ : قَالَ لِي مُعَاذٌ اجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنُ سَاعَةً ، يَعْنِي نَذْكُرُ اللَّهَ.

(۳۱۰۰۰) حضرت اسود بن ہلال المحاربی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: ہمارے ساتھ بیٹھو ہم کچھ گھڑی ایمان کا مذاکرہ کر لیں یعنی: ہم اللہ کا ذکر کر لیں۔

(٣١٠٠١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا دَائِمًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَهَدْيًا قَيِّمًا ، قَالَ مُعَاوِيَةُ : فَنُرَى أَنَّ مِنَ الإِيمَانِ إِيمَانًا لَيْسَ بِدَائِمٍ وَمِنَ الْعِلْمِ عِلْمًا لا يَنْفَعُ وَمِنَ الْهَدْيِ هَدْيًا لَيْسَ بِقَيِّمٍ.

(۳۱۰۰۱) حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ یوں دعا فرماتے تھے: اے اللہ! میں آپ سے مانگتا

ہوں ہمیشہ کا ایمان، اور علم نافع اور سیدھا راستہ۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس ہمیں سمجھ آئی! بے شک ایمان ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہمیشہ نہ رہے، اور علم ایسا بھی ہوتا ہے جو نفع نہ پہنچائے، اور ایسا بھی راستہ ہوتا ہے جو سیدھا نہ ہو۔

(٣١٠٠٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ :قَالَ : كَانَ مُعَاذٌ يَقُولُ لِرَجُلٍ مِنْ إخْوَانِهِ :اجْلِسْ بِنَا فَلْنُؤْمِنْ سَاعَةً ، فَيَجْلِسَانِ يَتَذَاكَرَانِ اللَّهَ وَيَحْمَدَانِهِ.

(٣١٠٠٢) حضرت اسود بن ھلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں میں سے کسی ایک سے کہتے: ہمارے ساتھ بیٹھو پس تا کہ ہم کچھ دیر ایمان کا مذاکرہ کریں۔ پھر وہ دونوں بیٹھ کر اللہ کا ذکر اور اس کی حمد و ثنا بیان کرتے۔

(٣١٠٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ مِمَّا يَأْخُذُ بِيَدِ الرَّجُلِ وَالرَّجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ فَيَقُولُ :قُمْ بِنَا نَزْدَادُ إيمَانًا.

(٣١٠٠٣) حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو اپنے اصحاب میں سے ایک یا دو آدمیوں کا ہاتھ پکڑ کر فرماتے: ہمارے ساتھ آؤ ہم ایمان میں اضافہ کریں۔

(٣١٠٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شِبْلٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الأَحْمَسِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إنَّ مَثَلَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ سِهَامِ الْغَنِيمَةِ ، فَمَنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِخَمْسَةٍ خَيْرٌ مِمَّنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِأَرْبَعَةٍ وَمَنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِأَرْبَعَةٍ خَيْرٌ مِمَّنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِثَلاثَةٍ ، وَمَنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِثَلاثَةٍ خَيْرٌ مِمَّنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِسَهْمَيْنِ ، وَمَنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِسَهْمَيْنِ خَيْرٌ مِمَّنْ يَضْرِبُ فِيهَا بِسَهْمٍ ، وَمَا جَعَلَ اللَّهُ مَنْ لَهُ سَهْمٌ فِي الإِسْلامِ كَمَنْ لاَ سَهْمَ لَهُ.

(٣١٠٠٤) حضرت طارق بن شھاب الاحمسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک پانچ نمازوں کی مثال غنیمت کے حصول کی سی ہے۔ پس جو شخص اس میں سے پانچ حصے لیتا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو اس میں سے چار حصے لیتا ہے۔ اور جو شخص اس میں سے چار حصے لیتا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو اس میں سے تین حصے لیتا ہے اور جو شخص اس میں سے تین حصے لیتا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو اس میں سے دو حصے لیتا ہے اور جو شخص اس میں سے دو حصے لیتا ہے وہ بہتر ہے، اس سے جو ایک حصہ لیتا ہے۔ اور اللہ نہ بنائے اس شخص کو جس کا اسلام میں ایک حصہ ہو اس کی طرح جس کا کوئی حصہ نہیں۔

(٣١٠٠٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ الإِيمَانُ نُورٌ ، فَمَنْ زَنَا فَارَقَهُ الإِيمَانُ ، فَمَنْ لاَمَ نَفْسَهُ وَرَاجَعَ رَاجَعَهُ الإِيمَانُ.

(٣١٠٠٥) حضرت ابو زرعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایمان تو ایک نور ہے پس جو شخص زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جو شخص اپنے نفس کو ملامت کرتا ہے اور اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو ایمان اس کے پاس واپس

لوٹ آتا ہے۔

(٣١٠٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(٣١٠٠٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھے ہیں۔

(٣١٠٠٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا وَأَفْضَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(٣١٠٠٧) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل ایمان والے اور افضل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ان میں سے اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھے ہیں۔

(٣١٠٠٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(٣١٠٠٨) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے زیادہ اچھے ہیں۔

(٣١٠٠٩) حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(٣١٠٠٩) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے زیادہ اچھے ہیں۔

(٣١٠١٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ :أَكْبَرُ ظَنِّي ، أَنَّهُ قَالَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ :إن الْحَيَاءَ وَالإِيمَانَ قُرِنَا جَمِيعًا ، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الآخَرُ.

(٣١٠١٠) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک حیا اور ایمان دونوں کو ملا دیا گیا ہے۔ پس جب ان دونوں میں سے ایک اٹھتا ہے تو دوسرے کو بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔

(٣١٠١١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ :إِنِّي مُؤْمِنٌ ، فَقَالَ :قُلْ :إِنِّي فِي الْجَنَّةِ ، وَلَكِنَّا نُؤْمِنُ بِاللهِ وَمَلاَئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ.

(٣١٠١١) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس یوں کہا: یقیناً میں مومن ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوں کہہ! یقیناً میں اہل جنت میں سے ہوں؟! اور فرمایا لیکن ہم اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں

پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔

(٣١٠١٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :قِيلَ لَهُ :أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ ، قَالَ :أَرْجُو.

(٣١٠١٢) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ سے پوچھا گیا کیا آپ مومن ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں۔

(٣١٠١٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِصْمَةَ ، أَنَّ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :أَنْتُمُ الْمُؤْمِنُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

(٣١٠١٣) حضرت عبد الرحمن بن عصمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو تم ایمان والے ہو۔

(٣١٠١٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ : أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ ، فَلاَ يَشُكَّنَّ.

(٣١٠١٤) حضرت عطاء بن السائب فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبد الرحمن نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک سے سوال کیا جائے: کیا تم مومن ہو؟ تو وہ ہرگز شک مت کرے۔

(٣١٠١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ :أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ ؟ فَلاَ يَشُكَّ فِي إِيمَانِهِ.

(٣١٠١٥) حضرت زیاد بن علاقہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن یزید نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک سے سوال کیا جائے: کہ کیا تم مومن ہو؟ تو وہ ہرگز اپنے ایمان میں شک مت کرے۔

(٣١٠١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ :أَنَا مُؤْمِنٌ.

(٣١٠١٦) حضرت ابو کثیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود کو فرماتے ہوئے سنا: کہ میں مومن ہوں۔

(٣١٠١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :لَقِيت رَكْبًا ، فَقُلْتُ :مَنْ أَنْتُمْ ، قَالُوا :نَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ ، قَالَ :أَفَلاَ قَالُوا :نَحْنُ فِي الْجَنَّةِ.

(٣١٠١٧) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل نے فرمایا: ایک آدمی آ کر کہنے لگا: میں چند سواروں سے ملا تو میں نے ان سے پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ وہ کہنے لگے: ہم ایمان والے ہیں، آپ نے فرمایا: انہوں نے یوں کیوں نہیں کہہ دیا: کہ ہم جنت میں ہیں!!

(٣١٠١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، وَعَنْ مُحِلٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ

أَنَّهُمَا كَانَا إِذَا سُئِلَا قَالَا : آمَنَّا بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِه.

(۳۱۰۱۸) حضرت طاوس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحل اور حضرت ابراہیم ؒ جب ان دونوں سے ایمان کا پوچھا جاتا تو فرماتے: ہم ایمان لائے اللہ پر، اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔

(۳۱۰۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :لَقِيت عَبْدَ اللهِ بْنَ مَعْقِلٍ ، فَقُلْتُ لَهُ :إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أَهْلِ الصَّلَاحِ يَعِيبُونَ عَلَيَّ أَنْ أَقُولَ :أَنَا مُؤْمِنٌ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْقِلٍ :لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ تَكُنْ مُؤْمِنًا.

(۳۱۰۱۹) حضرت شیبانی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن معقل ؒ سے ملاقات کی تو میں نے ان سے عرض کی: دین داروں میں سے کچھ لوگ عیب لگاتے ہیں میرے یوں کہنے پر: میں مومن ہوں۔ تو حضرت عبداللہ بن معقل ؓ نے فرمایا: تحقیق تم ناکام ونامراد ہوا گر تم مومن نہ ہو۔

(۳۱۰۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ سَوَّارِ بْنِ شَبِيبٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ :إِنَّ هَاهُنَا قَوْمًا يَشْهَدُونَ عَلَيَّ بِالْكُفْرِ ، فَقَالَ :أَلَا تَقُولُ :لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَتُكَذِّبُهُمْ.

(۳۱۰۲۰) حضرت سوار بن شبیب ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر ؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: یہاں کچھ لوگ ہیں جو میرے خلاف کفر کی گواہی دیتے ہیں، تو آپ ؓ نے فرمایا: تم یوں کیوں نہیں کہتے؛ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس طرح ان کی تکذیب کرو۔

(۳۱۰۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :تَسَمَّوْا بِأَسْمَائِكُمَ الَّتِي سَمَّاكُمَ اللَّهُ بِالْحَنِيفِيَّةِ وَالإِسْلَامِ وَالإِيمَانِ.

(۳۱۰۲۱) حضرت ابو قلابہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن یزید الانصاری ؒ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے آپ کو ان ناموں کے ساتھ مسمّٰی کرو جو اللہ نے تمہارے نام رکھے ہیں۔ حنفی، مسلمان اور مومن۔

(۳۱۰۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَبْرَةَ ، قَالَ :خَطَبَنَا مُعَاذٌ ، فَقَالَ :أَنْتُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَنْتُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ.

(۳۱۰۲۲) حضرت سلمہ بن سبرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ ؓ نے ہم سے خطاب فرمایا: اور فرمانے لگے: تم لوگ ایمان والے ہو اور تم جنتی ہو۔

(۳۱۰۲۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ عُرَى الدِّينِ وَقِوَامَ الإِسْلَامِ الإِيمَانُ بِاللهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا.

(۳۱۰۲۳) حضرت جعفر بن برقان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے ہمیں خط لکھا جس میں فرمایا: حمد وصلوۃ کے بعد یقیناً دین کی مضبوطی اور اسلام کی بنیاد، ایمان باللہ، اور نمازوں کی پابندی کرنا، اور زکوۃ دینا ہے، پس تم لوگ نماز کو اس کے وقت پر

پڑھا کرو۔

(٣١٠٢٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ شَعِيرَةٌ ، ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ : يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَفِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ، ثُمَّ قَالَ : يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً.

(۳۱۰۲۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم سے نکلے گا وہ شخص جس نے اس کلمہ کو پڑھا ہو: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھلائی ہو، پھر دوسری مرتبہ فرمایا: اور جہنم سے نکلے گا وہ شخص جس نے اس کلمہ کو پڑھا ہو: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کے دل میں گیہوں کے وزن کے برابر بھلائی ہو، پھر فرمایا: جہنم سے نکلے گا وہ شخص بھی جس نے اس کلمہ کو پڑھا ہو: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس حال میں کہ اس کے دل میں ذرے کے وزن کے برابر بھلائی ہو۔

(٣١٠٢٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ نَفَرًا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ إِلاَّ رَجُلاً مِنْهُمْ ، فَقَالَ سَعْدٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَ فُلاَنًا وَاللهِ إِنِّي لأُرَاهُ مُؤْمِنًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْ مُسْلِمًا ، فَقَالَ سَعْدٌ : وَاللهِ إِنِّي لأَرَاهُ مُؤْمِنًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْ مُسْلِمًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ثَلاثًا.

(۳۱۰۲۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو مال عطا کیا سوائے ان میں سے ایک آدمی کے، تو سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو عطا کیا اور فلاں کو چھوڑ دیا۔ اللہ کی قسم! میں اسے مومن جانتا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا مسلمان سمجھتے ہو؟۔ تو سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس کو مومن جانتا ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا مسلمان سمجھتے ہو؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین بار کہا۔

(٣١٠٢٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : يُقَالُ لَهُ : سَلْ تُعْطَهْ ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَادْعُ تُجَبْ ، فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ : أُمَّتِي أُمَّتِي مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاثًا فَقَالَ سَلْمَانُ يَشْفَعُ فِي كُلِّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ حِنْطَةٍ مِنْ إِيمَانٍ ، أَوْ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ ، أَوْ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ ، قَالَ سَلْمَانُ : فَذَلِكُمُ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ.

(۳۱۰۲۶) حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان کو کہا جائے گا: مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ دعا کرو قبول کی جائے گی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھائیں

گے اور ارشاد فرمائیں گے دو یا تین مرتبہ! میرے رب! میری امت، میری امت! پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے ہر اس شخص کے بارے میں جس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو، یا فرمایا: کہ جو کے دانے کے برابر ایمان ہو، یا فرمایا: کہ رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارے لیے مقام محمود ہے۔

(٣١٠٢٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(۳۱۰۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور چور جب چوری کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور ڈاکو جب ڈاکہ ڈالتا ہے اس حال میں کہ لوگوں کی آنکھیں اس کی طرف اٹھ رہی ہوتی ہیں تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔

(٣١٠٢٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَشْرَبُ ، يَعْنِي الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ.

(۳۱۰۲۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔ پس تم بچو (ان گناہوں سے)۔

(٣١٠٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُدْرِكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُسْلِمُونَ إِلَيْهَا رُؤُوسَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(۳۱۰۲۹) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔ اور شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، اور ڈاکو جب کسی شریف سے چھینا جھپٹی کرتا ہے اور مسلمانوں کے سر بے بسی سے اس کی طرف اٹھتے ہیں تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔

(٣١٠٣٠) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ مُدْرِكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... نَحْوَهُ.

(۳۱۰۳۰) حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر راوی نے ماقبل والی حدیث نقل کی۔

(۳۱۰۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ وَالإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءِ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.

(۳۱۰۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہوگا اور بداخلاقی سنگدلی کا حصہ ہے۔ اور سنگدلی جہنم میں ہوگی۔

(۳۱۰۳۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيُّ الأَعْمَالِ أَفْضَلُ ، قَالَ: الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ ، قِيلَ: أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْمَلُ إِيمَانًا ، قَالَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(۳۱۰۳۲) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر کرنا اور سخاوت کرنا، پوچھا گیا: پس مومنین میں سے کامل ترین ایمان والا کون ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ان میں زیادہ اچھے اخلاق والا ہو۔

(۳۱۰۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلاةِ. (ابو داؤد ۴۶۴۵۔ ترمذی ۲۶۲۰)

(۳۱۰۳۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان صرف نماز چھوڑنے کا فاصلہ ہے۔

(۳۱۰۳۴) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... نَحْوَهُ. (مسلم ۸۸۔ ترمذی ۲۶۱۹)

(۳۱۰۳۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر راوی نے مذکورہ حدیث نقل کی۔

(۳۱۰۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ بُرَيْدَةَ يَقُولُ: سَمِعْت أَبِي يَقُولُ: سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَ الصَّلاةُ ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.

(ترمذی ۲۶۲۱۔ احمد ۳۴۶)

(۳۱۰۳۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمارے درمیان اور کفر کے درمیان صرف نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ پس جس نے نماز کو چھوڑ دیا تحقیق اس نے کفر کیا۔

(۳۱۰۳۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: مَنْ لَمْ يُصَلِّ فَلا دِينَ لَهُ.

(۳۱۰۳۶) حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز نہیں پڑھتا اس کا دین میں کچھ

حصہ نہیں۔

(۳۱۰۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنِ بُرَيْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ.

(۳۱۰۳۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شخص نے عصر کی نماز چھوڑ دی تحقیق اس کے اعمال ضائع ہوگئے۔

(۳۱۰۳۸) حَدَّثَنَا عِيسَى ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ ، عَنْ بُرَيْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ.

(۳۱۰۳۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شخص نے عصر کی نماز چھوڑ دی تحقیق اس کے اعمال ضائع ہوگئے۔

(۳۱۰۳۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْمُنْقِرِيُّ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، وَالْحَسَنِ ، أَنَّهُمَا كَانَا جَالِسَيْنِ ، فَقَالَ أَبُو قِلاَبَةَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ حَتَّى تَفُوتَهُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ ، قَالَ : وَقَالَ الْحَسَنُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَرَكَ صَلاَةً مَكْتُوبَةً حَتَّى تَفُوتَه مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ.

(۳۱۰۳۹) حضرت عباد بن میسرہ المنقری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ دونوں بیٹھے تھے تو حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا ہے: جس شخص نے عصر کی نماز کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ بغیر عذر کے اس نے نماز کو قضا کر دیا تحقیق اس کے اعمال ضائع ہوگئے، راوی فرماتے ہیں! حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص فرض نماز کو بغیر کسی عذر کے چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کو قضا کر دے تو تحقیق اس کے اعمال ضائع ہوگئے۔

(۳۱۰۴۰) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ ، قَالَ : لاَ إِيمَانَ لِمَنْ لاَ أَمَانَةَ لَهُ ، وَلاَ دِينَ لِمَنْ لاَ عَهْدَ لَهُ.

(۳۱۰۴۰) حضرت عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قسامہ بن زہیر رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: جو شخص امانت دار نہیں اس کا ایمان میں کچھ حصہ نہیں۔ اور جو شخص عہد کی وفا نہ کرے تو اس کا دین میں کچھ حصہ نہیں۔

(۳۱۰۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنَّ أَفْضَلَ الْعِبَادَةِ الرَّأْيُ الْحَسَنُ.

(۳۱۰۴۱) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ افضل ترین عبادت اچھا مشورہ ہے۔

(۳۱۰۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ إِنَّ قِبَلَنَا قَوْمًا نَعُدُّهُمْ مِنْ أَهْلِ الصَّلاَحِ إِنْ قُلْنَا نَحْنُ مُؤْمِنُونَ عَابُوا ذَلِكَ عَلَيْنَا ، قَالَ : فَقَالَ عَطَاءٌ نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ الْمُؤْمِنُونَ ، وَكَذَلِكَ أَدْرَكْنَا

أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ.

(۳۱۰۴۲) حضرت یوسف بن میمون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے عرض کیا: اگر ہم کچھ لوگوں کی ضمانت کریں تو ہم انہیں نیکوکار پاتے ہیں: اگر ہم یوں کہیں: ہم مومنین ہیں۔ تو وہ اس وجہ سے ہم پر عیب لگاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عطاء نے فرمایا: ہم تو مومنین اور مسلمان ہیں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو اس طرح ہی کہتے ہوئے پایا تھا۔

(۳۱۰۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : الْقُلُوبُ أَرْبَعَةٌ : قَلْبٌ مُصَفَّحٌ ، فَذَلِكَ قَلْبُ الْمُنَافِقِ ، وَقَلْبٌ أَغْلَفُ ، فَذَلِكَ قَلْبُ الْكَافِرِ ، وَقَلْبٌ أَجْرَدُ ، كَأَنَّ فِيهِ سِرَاجًا يُزْهِرُ ، فَذَاكَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ ، وَقَلْبٌ فِيهِ نِفَاقٌ وَإِيمَانٌ ، فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ قُرْحَةٍ يَمُدُّ بِهَا قَيْحٌ وَدَمٌ ، وَمَثَلُهُ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ يَسْقِيهَا مَاءٌ خَبِيثٌ وَمَاءٌ طَيِّبٌ ، فَأَيُّ مَاءٍ غَلَبَ عَلَيْهَا غَلَبَ. (طبری ۴۰۶)

(۳۱۰۴۳) حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے ارشاد فرمایا: دل چار طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ دل جس میں کھوٹ ہے یہ منافق کا دل ہے۔ ایک وہ دل جو غلاف میں لپٹا ہوا ہے یہ کافر کا دل ہے۔ ایک وہ دل جو شفاف ہے اور اس سے روشنی جھلکتی ہے یہ مومن کا دل ہے۔ ایک وہ دل جس میں نفاق اور ایمان ہے۔ اس کی مثال اس پھوڑے کی سی ہے جس میں پیپ اور خون ہے۔ اس کی مثال اس درخت کی سی ہے جس کو صاف اور گندا پانی ملتا ہے جو پانی غالب آ جائے اس میں اسی کا اثر ہوتا ہے۔

(۳۱۰۴۴) أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ : آمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا ، قَالَ : إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ يُقَلِّبُهَا.

(۳۱۰۴۴) حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے دلوں کے پھیرنے والے: میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا فرما؛ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم ایمان لائے آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر۔ کیا اب بھی آپ کو ہمارے متعلق ڈر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! بلاشبہ تمام دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جنہیں وہ پھیرتا رہتا ہے۔

(۳۱۰۴۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو كَعْبٍ صَاحِبُ الْحَرِيرِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : قُلْتُ لأُمِّ سَلَمَةَ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكَ ، قَالَ : قُلْتُ : كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ : يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ، قُلْتُ : يا رسول الله ، مَا أَكْثَرُ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَ : يَا أُمَّ سَلَمَةَ : إِنَّهُ لَيْسَ من آدَمِيٍّ إِلاَّ وَقَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ مَا شَاءَ أَقَامَ ، وَمَا شَاءَ أَزَاغَ.

(۳۱۰۴۵) حضرت شہر بن حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے کون سی دعا کرتے تھے؟ راوی کہتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا کرتے تھے: اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا فرما۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر یہ دعا ہی ہوتی ہے: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ! کوئی بھی شخص نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے جسے چاہے سیدھا کر دیتا ہے اور جسے چاہے ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

(۳۱۰٤٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ لَتَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ ، قَالَ :يَا عَائِشَةُ ، أَوَ مَا عَلِمْتِ أَنَّ قَلْبَ ابْنِ آدَمَ بَيْنَ إِصَابِعِي اللهِ ، إِذَا شَاءَ أَنْ يُقَلِّبَهُ إِلَى الْهُدَى قَلَّبَهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يُقَلِّبَهُ إِلَى ضَلاَلَةٍ قَلَّبَهُ.

(۳۱۰۴۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا فرما۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ یہ دعا فرما رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تجھے معلوم نہیں ابن آدم کا دل اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جب چاہتے ہیں اس کے دل کو ہدایت کی طرف پھیر دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں اس کے دل کو گمراہی وضلالت کی طرف پھیر دیتے ہیں؟!۔

(۳۱۰٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ :يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ.

(۳۱۰۴۷) حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا فرما۔

(۳۱۰٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ مُهَانَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا رَأَيْت مِنْ نَاقِصِ الدِّينِ وَالرَّأْيِ أَغْلَبَ لِلرِّجَالِ ذَوِي الأَمْرِ عَلَى أَمْرِهِمْ مِنَ النِّسَاءِ ، قَالُوا :يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَمَا نُقْصَانُ دِينِهَا ، قَالَ :تَرْكُهَا الصَّلاَةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا ، قَالُوا :فَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ إلاَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ.

(۳۱۰۴۸) حضرت وائل بن مہانہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کسی کو عورتوں سے زیادہ ناقص دین اور مشورہ دینے کے اعتبار سے اور ہوشیار مردوں پر ان کے معاملات میں غالب آنے کے اعتبار سے۔ لوگوں نے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمن! ان کے دین میں کیا کمی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حیض کے دنوں میں ان کا نماز ترک

کرنا۔ لوگوں نے عرض کیا: اوران کی عقل کی کمی کیسے ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دوعورتوں کی گواہی جائز نہیں مگر ایک آدمی کی گواہی کے ساتھ۔

(۳۱۰۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حسن بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :سُئِلَ إبْرَاهِيمُ ، عَنِ الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ : أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ ، قَالَ :الْجَوَابُ فيه بِدْعَةٌ ، وَمَا يَسُرُّنِي أني شَكَكْت.

(۳۱۰۴۹) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی آدمی سے پوچھے! کیا تو مومن ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کا جواب دینا بدعت ہے۔ اور میں خوش نہیں ہوں کہ میں کہوں کہ مجھے ایمان میں شک ہے۔

(۳۱۰۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :لاَ يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، وَلا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(۳۱۰۵۰) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔ اور چوری کرنے والا جب چوری کرتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا اور شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا۔

(۳۱۰۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :وَاللهِ إنَّ الرَّجُلَ لَيُصْبِحُ بَصِيرًا ، ثُمَّ يُمْسِي ، وَمَا يَنْظُرُ بِشُفْرٍ.

(۳۱۰۵۱) حضرت ابو عمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یقیناً آدمی صبح کرے گا دیکھنے کی حالت میں، پھر وہ شام کرے گا اس حال میں کہ وہ پلک بھی نہیں دیکھ سکتا ہوگا۔

(۳۱۰۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :بَلَغَ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلاً بِالشَّامِ يَزْعُمُ ، أَنَّهُ مُؤْمِنٌ ، قَالَ :فَكَتَبَ عُمَرُ :أَنِ اجْلِبُوهُ عَلَيَّ ، فَقَدِمَ عَلَى عُمَرَ ، فَقَالَ :أَنْتَ الَّذِي تَزْعُمُ أَنَّك مُؤْمِنٌ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :هَلْ كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلاَّ عَلَى ثَلاثَةِ مَنَازِلَ : مُؤْمِنٌ وَكَافِرٌ وَمُنَافِقٌ ، وَاللهِ مَا أَنَا بِكَافِرٍ ، وَلا نَافَقْتُ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :ابْسُطْ يَدَك ، قَالَ ابْنُ إدْرِيسَ : قُلْتُ :رَضِيَ بِمَا قَالَ :قَالَ :رَضِيَ بِمَا قَالَ.

(۳۱۰۵۲) حضرت سعید بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہونچی کہ شام میں ایک آدمی ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ یقیناً وہ مومن ہے۔ راوی فرماتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر لکھی کہ اس کو میرے پاس حاضر کرو چنانچہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو ہی وہ شخص ہے جو دعویٰ کرتا ہے کہ تو مومن ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! کیا لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تین قسم کے نہیں تھے؟ مومن، منافق اور کافر، اللہ کی قسم میں کافر نہیں ہوں۔ اور نہ میں منافقت کرتا ہوں۔ راوی کہتے

ہیں: پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اپنا ہاتھ کشادہ کر۔

حضرت ابن ادریس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: انہوں نے پسند کیا جو اس نے کہا؟ راوی کہتے ہیں: ہاں! انہوں نے پسند کیا جو اس نے کہا۔

(٣١٠٥٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عن يزيد عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا. (حاکم ۴۳۸۔ ترمذی ۲۱۹۷)

(٣١٠٥٣) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب بہت سے فتنے ہوں گے اندھیری رات کے حصہ کی طرح۔ جس میں آدمی صبح کرے گا مومن ہونے کی حالت میں اور شام کرے گا کافر ہونے کی حالت میں۔ اور صبح کرے گا کافر ہونے کی حالت میں اور شام کرے گا مومن ہونے کی حالت میں۔

(٣١٠٥٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :إِنِّي لأَعْلَمُ أَهْلَ دِينَيْنِ ، أَهْلُ ذَيْنِكَ الدِّينَيْنِ فِي النَّارِ :أَهْلُ دِينٍ يَقُولُونَ :الإِيمَانُ كَلامٌ ، وَلا عَمَلَ وَإِنْ قَتَلَ وَإِنْ زَنَا ، وَأَهْلُ دِينٍ يَقُولُونَ : كَانَ أَوَّلُونَا أُرَاهُ ذَكَرَ كَلِمَةً سَقَطَتْ عَنِّي لِيَأْمُرُونَا بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ ، وَإِنَّمَا هِيَ صَلاتَانِ :صَلاةُ الْعِشَاءِ وَصَلاةُ الْفَجْرِ.

(٣١٠٥٤) حضرت یحییٰ بن ابو عمرو السیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں دین کے دو گروہوں کے بارے میں جانتا ہوں یہ دونوں دین کے گروہ والے جہنم میں ہوں گے۔ ایک دین والا گروہ کہتا ہے! ایمان نام ہے کلام کا نہ کہ عمل کا۔ اگر چہ وہ قتل کرے اگر چہ وہ زنا کرے، اور ایک دین کے گروہ والے کہتے ہیں: ہم سے پہلے والے لوگ۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہاں ایک کلمہ کا ذکر کیا تھا جو مجھ سے ساقط ہو گیا۔ ہمیں پانچ نمازوں کا حکم دیتے تھے پورے دن میں۔ حالانکہ وہ صرف دو نمازیں ہیں، عشاء کی نماز اور فجر کی نماز۔

(٣١٠٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الإِيمَانُ سِتُّونَ ، أَوْ سَبْعُونَ ، أَوْ بِضْعَةٌ ، أَوْ أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ أَعْلاهَا شَهَادَةُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ , وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ.

(٣١٠٥٥) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کے شعبے ساٹھ یا ستر یا ستر سے کچھ اوپر ہیں یا ان دو عددوں میں کوئی ایک عدد مراد ہے۔ اس میں افضل ترین شعبہ گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سب سے ادنیٰ شعبہ راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے۔ اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

(٣١٠٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ. (مسلم ٦٣- ترمذی ٢٦١٥)

(٣١٠٥٦) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے۔

(٣١٠٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حَبَّةَ بْنِ جُوَيْنٍ الْعُرَنِيِّ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ وَقَدْ صَافَنَا الْعَدُوُّ ، فَقَالَ : هَؤُلاءِ الْمُؤْمِنُونَ وَهَؤُلاءِ الْمُنَافِقُونَ وَهَؤُلاءِ الْمُشْرِكُونَ ، فَيَنْصُرُ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ بِدَعْوَةِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَيُؤَيِّدُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ بِدَعْوَةِ الْمُنَافِقِينَ.

(٣١٠٥٧) حضرت حبہ بن جوین العرنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ دشمن کے سامنے صف بنائے کھڑے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ مومنین ہیں، اور یہ منافقین ہیں اور یہ مشرکین ہیں۔ پس اللہ مومنین کی دعاؤں کی وجہ سے منافقین کی مدد فرمائیں گے، اور منافقین کی دعاؤں کی وجہ سے مومنین کی تائید کریں گے۔

(٣١٠٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ لِرَجُلٍ : لَوْ قَطَعْتَ أَعْضَاءً مَا بَلَغْتَ الإِيمَانَ.

(٣١٠٥٨) حضرت ابو قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے کہا: اگر تیرے اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیا جائے تب بھی تو ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا۔

(٣١٠٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوْثَقُ عُرَى الإِسْلامِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ. (احمد ٢٨٦)

(٣١٠٥٩) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی مضبوط ترین بنیاد کسی سے اللہ کی خوشنودی کے لیے محبت کرنا ہے، اور اللہ ہی کی خوشنودی میں کسی سے بغض رکھنا ہے۔

(٣١٠٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَوْثَقُ عُرَى الإِيمَانِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِيهِ.

(٣١٠٦٠) حضرت زبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی مضبوط ترین بنیاد، کسی سے اللہ کی خوشنودی کے لیے محبت کرنا اور اللہ ہی کی خوشنودی میں کسی سے بغض رکھنا ہے۔

(٣١٠٦١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا دَاوُد ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلاةُ الْمَكْتُوبَةُ فَإِنْ أَتَمَّهَا وَإِلاَّ قِيلَ : انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ ، فَأُكْمِلَتِ الْفَرِيضَةُ مِنْ تَطَوُّعِهِ ، فَإِنْ لَمْ تَكْمُلِ الْفَرِيضَةُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ تَطَوُّعٌ أُخِذَ بِطَرَفَيْهِ فَقُذِفَ بِهِ فِي النَّارِ.

(ابن ماجہ ١٤٢٦- دارمی ١٣٥٥)

(٣١٠٦١) حضرت زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قیامت میں آدمی کے اعمال میں سب

سے پہلے فرض نماز کا حساب کیا جائے گا، اگر وہ پوری نکل آئی تو ٹھیک ورنہ کہا جائے گا: دیکھو کیا اس کے پاس نفلوں کا بھی کوئی ذخیرہ ہے؟ اگر ہوا تو پھر اس کے نفلوں سے فرض کی تکمیل کر دی جائے گی۔ اور اگر اس کے فرائض مکمل نہ ہوئے اور اس کے پاس نفلوں کا ذخیرہ بھی نہ ہوا۔ تو پھر اس کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا جائے گا۔ اور اس طرح سے اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(۳۱.٦۲) حَدَّثَنَا يُونُسَ بْنِ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحِ الأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ ، فَقَالَ :كَيْفَ أَصْبَحْت يَا عَوْفُ بْنَ مَالِكٍ ، قَالَ :أَصْبَحْت مُؤْمِنًا حَقًّا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ لِكُلِّ قَوْلٍ حَقِيقَةً ، فَمَا ذَلِكَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ :أَلَمْ أَظْلِف نَفْسِي ، عَنِ الدُّنْيَا ، أَسْهَرْت لَيْلِي وَأَظْمَأْت هَوَاجِرِي , وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إلَى عَرْشِ رَبِّي ، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُونَ فِيهَا ، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إلَى أَهْلِ النَّارِ يَتَضَاغُونَ فِيهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَرَفْت أَوْ آمَنْت فَالْزَمْ.

(۳۱۰۶۲) حضرت محمد بن صالح الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو فرمایا: اے عوف بن مالک! تو نے کس حال میں صبح کی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے سچا مومن ہونے کی حالت میں صبح کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے۔ اس بات کی کیا حقیقت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں نے اپنے نفس کو دنیا سے نہیں روکا؟ میں نے راتوں میں خود کو جگایا: اور شدید گرمی کی دوپہر میں خود کو پیاسا رکھا۔ گویا کہ میں اہل جنت کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے جنت میں باتیں کر رہے ہیں، اور گویا کہ میں اہل جہنم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہنم میں چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے پہچان لیا یا فرمایا تو ایمان لایا پس اس کو لازم پکڑے رکھ۔

(۳۱.٦۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُد ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ ، إلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَيُؤْخَذُ بِطَرَفَيْهِ فَيُقْذَفُ بِهِ فِي النَّارِ.

(۳۱۰۶۳) حضرت زرارہ بن اوفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر راوی نے ماقبل حدیث یزید کو ذکر کیا مگر یہ جملہ ذکر نہیں کیا، اور اس کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(۳۱.٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَصْبَحْت يَا حَارِثَ بْنَ مَالِكٍ ، قَالَ :أَصْبَحْت مُؤْمِنًا حَقًّا ، قَالَ :إنَّ لِكُلِّ قَوْلٍ حَقِيقَةً فَمَا حَقِيقَةُ ذَلِكَ ، قَالَ :أَصْبَحْت عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا فَأَسْهَرْت لَيْلِي وَأَظْمَأْت نَهَارِي وَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إلَى عَرْشِ رَبِّي قَدْ أُبْرِزَ لِلْحِسَابِ ، وَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُونَ فِي الْجَنَّةِ ، وَلَكَأَنِّي أَسْمَعُ عُوَاءَ أَهْلِ النَّارِ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ :عَبْدٌ نَوَّرَ الإِيمَانَ فِي قَلْبِهِ ، إذْ عَرَفْت فَالْزَمْ. (عبدالرزاق ۲۰۱۱۴۔ بزار ۳۲)

(۳۱۰۶۴) حضرت زبید ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حارث بن مالک ؓ تم نے کس حال میں صبح کی؟ آپ ؓ نے عرض کیا: میں نے سچا مومن ہونے کی حالت میں صبح کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے، تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ آپ ؓ نے عرض کیا! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میرے نفس نے دنیا سے کنارہ کشی اختیار کی، پس میں نے راتوں میں خود کو جگایا۔ اور دن میں خود کو پیاسا رکھا۔ گویا کہ میں اپنے رب کے عرش کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ حساب لینے کے لیے ظاہر ہوگیا۔ اور گویا کہ میں اہل جنت کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ جنت میں ایک دوسرے سے بات چیت کر رہے ہیں اور گویا کہ میں اہل جہنم کی چیخ و پکار کی آواز سن رہا ہوں، راوی کہتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: یہ ایسا بندہ ہے کہ ایمان نے اس کے دل میں نور کو بھر دیا ہے۔ اگر تو نے اس کو پہچان لیا تو پھر اس کو لازم پکڑو۔

(۳۱۰۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ سَابِطٍ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَأْخُذُ بِيَدِ النَّفَرِ مِنْ أَصْحَابِهِ فَيَقُولُ :تَعَالَوْا نُؤْمِنْ سَاعَةً تَعَالَوْا فَلْنَذْكُرِ اللَّهَ وَنَزْدَدْ إِيمَانًا ، تَعَالَوْا نَذْكُرْهُ بِطَاعَتِهِ لَعَلَّهُ يَذْكُرُنَا بِمَغْفِرَتِهِ. (احمد ۲۶۵)

(۳۱۰۶۵) حضرت ابن سابط ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ ؓ اپنے اصحاب میں سے چند لوگوں کا ہاتھ پکڑ کر فرماتے! آؤ ہم کچھ دیر کے لیے ایمان و یقین کی باتیں کریں۔ آؤ پس ہم اللہ کا ذکر کر کے ایمان میں اضافہ کریں۔ آؤ ہم اس کی اطاعت کا ذکر کریں تاکہ وہ بھی ہمارا ذکر کرے مغفرت کرتے ہوئے۔

(۳۱۰۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِنَّ الإِسْلاَمَ ثَلاَثُ أَثَافِي :الإِيمَانُ وَالصَّلاَةُ وَالْجَمَاعَةُ ، فَلا تُقْبَلُ صَلاَةٌ إِلاَّ بِإِيمَانٍ ، وَمَنْ آمَنَ صَلَّى وَمَنْ صَلَّى جَامَعَ ، وَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الإِسْلاَمِ مِنْ عُنُقِهِ.

(۳۱۰۶۶) حضرت ابو صادق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: اسلام کے تین پائے ہیں: ایمان، نماز اور جماعت۔ پس نماز بغیر ایمان کے قبول نہیں ہوگی۔ اور جو ایمان لایا وہ نماز پڑھے گا، اور جو نماز پڑھے گا وہ جماعت کے ساتھ ہو گا۔ اور جو شخص جماعت سے ایک بالشت فاصلہ جتنا بھی جدا ہوگیا تو اس نے اسلام کا ہار اپنے گلے سے اتار دیا۔

(۳۱۰۶۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الباهلي، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الإِيمَانِ. (احمد ۲۶۹۔ حاکم ۵۲)

(۳۱۰۶۷) حضرت ابو امامہ باہلی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیا اور کم بولنا دونوں حیا کے شعبے ہیں۔

(۳۱۰۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ :وَرَدْنَا الْمَدِينَةَ، فَأَتَيْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، فَقُلْنَا :يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، إِنَّا نُمْعِنُ فِي الأَرْضِ فَنَلْقَى قَوْمًا يَزْعُمُونَ أَنْ لاَ قَدَرَ ، فَقَالَ :مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِمَّنْ يُصَلِّي إِلَى الْقِبْلَةِ ، قُلْنَا نَعَم مِمَّنْ يُصَلِّي إِلَى الْقِبْلَةِ ، قَالَ :فَغَضِبَ حَتَّى وَدِدْت

أَنِّي لَمْ أَكُنْ سَأَلْتُهُ ، ثُمَّ قَالَ :إِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَأَنَّهُمْ مِنْهُ بُرَآءُ ، ثُمَّ قَالَ :إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فقلت :أَجَلْ فَقَالَ :كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ جَيِّدُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ حَسَنُ الْوَجْهِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا الإِسْلامُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تُقِيمُ الصَّلاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، قَالَ :صَدَقْت ، فَمَا الإِيمَانُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَالْمَلائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَبِالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ وَحُلْوِهِ وَمُرِّهِ ، قَالَ :صَدَقْت ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلَيَّ بِالرَّجُلِ ، قَالَ :فَقُمْنَا بِأَجْمَعِنَا فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَذَا جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ.

(۳۱۰۶۸) حضرت محارب بن دثار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم مدینہ آئے تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمن! ہم اپنے شہروں سے بہت دور تھے۔ تو ہماری چند ایسے لوگوں سے ملاقات ہوئی جو کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا وہ لوگ مسلمانوں میں سے ہیں؟ اور قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھتے ہیں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: پس آپ رضی اللہ عنہ اتنے غضبناک ہوئے کہ میں نے چاہا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ سے سوال نہ کرتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں سے ملو تو ان کو بتلا دو کہ یقیناً عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان سے بری ہے، اور وہ لوگ مجھ سے بری ہیں، پھر فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں؟ میں نے عرض کیا! جی ہاں! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے۔ پس ایک آدمی آیا صاف ستھرے کپڑوں والا، اچھی خوشبو والا اور خوبصورت چہرے والا، کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام کی حقیقت کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم نماز کی پابندی کرو، اور زکوٰۃ دو، اور رمضان کے روزے رکھو۔ اور بیت اللہ کا حج کرو اور جنابت سے پاکی کا غسل کرو۔ اس شخص نے کہا! آپ نے سچ فرمایا: ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تو ایمان لائے اللہ پر، اور آخرت کے دن پر، اور فرشتوں پر، اور کتاب پر، اور نبیوں پر اور تقدیر کے اچھے، بُرے ہونے پر اور اس کی مٹھاس اور کھٹاس پر۔ اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا: پھر وہ شخص واپس چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جوتی دو، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سب کھڑے ہو گئے۔ پس ہمیں اس پر قدرت نہ ہوئی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جبرائیل تھے جو تمہیں تمہارے دین کے معاملات سکھانے آئے تھے۔

(۳۱۰۶۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :الطُّهُرُ شَطْرُ الإِيمَانِ.

(۳۱۰۶۹) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاکی نصف ایمان ہے۔

(۳۱۰۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِی لَیْلَی الْکِنْدِیِّ ، عَنْ حُجْرِ بْنِ عَدِیٍّ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَلِیٌّ ، أَنَّ الطُّهُورَ شَطْرُ الإِیمَانِ.

(۳۱۰۷۰) حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پاکی نصف ایمان ہے۔

(۳۱۰۷۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَوْزَاعِیُّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِیَّةَ ، قَالَ : الْوُضُوءُ شَطْرُ الإِیمَانِ.

(۳۱۰۷۱) امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: وضو نصف ایمان ہے۔

(۳۱۰۷۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِی لَیْلَی الْکِنْدِیِّ ، عَنْ غُلامٍ لِحُجْرٍ ، أَنَّ حُجْرًا رَأَی ابْنًا لَهُ خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ ، فَقَالَ : یَا غُلامُ نَاوِلْنِی الصَّحِیفَةَ مِنَ الْکُوَّةِ فَسَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُولُ : الطُّهُورُ نِصْفُ الإِیمَانِ.

(۳۱۰۷۲) حضرت ابو لیلی کندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حجر رحمہ اللہ کے لڑکے نے فرمایا کہ حضرت حجر رحمہ اللہ نے اپنے ایک لڑکے کو دیکھا کہ وہ بیت الخلاء سے نکل کر کہنے لگا، اے لڑکے مجھے طاقچے سے قرآن دو: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پاکی نصف ایمان ہے۔

(۳۱۰۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَکَرِیَّا ، قَالَ : حَدَّثَنِی الْحَوَارِیُّ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عمر ، قَالَ : إِنَّ عُرَی الدِّینِ وَقِوَامَهُ الصَّلاةُ وَالزَّکَاةُ لاَ یُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا ، وَحَجُّ الْبَیْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ ، وَإِنَّ مِنْ إِصْلاحِ الأَعْمَالِ الصَّدَقَةَ وَالْجِهَادَ ، قُمْ فَانْطَلِقْ.

(۳۱۰۷۳) حضرت حواری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دین کی بنیاد اور روح نماز اور زکوٰۃ ہے ان دونوں کے درمیان فرق نہیں کیا جائے گا، اور بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا ہے، اور یقیناً اچھے اعمال میں سے صدقہ اور جہاد ہے، اٹھو اور جہاد پر جاؤ۔

(۳۱۰۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ ، عَنْ یُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : أَکْمَلُ الْمُؤْمِنِینَ إِیمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

(۳۱۰۷۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین میں سے کامل ترین ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھے ہیں۔

(۳۱۰۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی إِسْمَاعِیلَ ، عَنْ مَعْقِلٍ الْخَثْعَمِیِّ ، قَالَ : أَتَی عَلِیًّا رَجُلٌ وَهُوَ فِی الرَّحْبَةِ ، فَقَالَ : یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ ، مَا تَرَی فِی امْرَأَةٍ لاَ تُصَلِّی ، قَالَ : مَنْ لَمْ یُصَلِّ فَهُوَ کَافِرٌ.

(۳۱۰۷۵) حضرت معقل خثعمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ وہ گھر کے صحن میں تھے۔ پھر وہ کہنے لگا: اے امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے اس عورت کے بارے میں جو نماز نہیں پڑھتی،

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے۔

(۳۱۰۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : مَنْ أَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَى الزَّكَاةَ فَقَدْ تَوَسَّطَ الإِيمَانَ.

(۳۱۰۷۶) حضرت عبداللہ بن ضمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز قائم کرتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے تحقیق اس کا ایمان درمیانے درجہ کا ہے۔

(۳۱۰۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : مَنْ أَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَأَطَاعَ فَقَدْ تَوَسَّطَ الإِيمَانَ ، وَمَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيمَانَ.

(۳۱۰۷۷) حضرت عبداللہ بن ضمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز قائم کرتا اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ اور سنتا ہے اور اطاعت کرتا ہے، تحقیق اس کا ایمان درمیانے درجہ کا ہے، اور جو شخص اللہ کے لیے محبت رکھتا ہے، اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھتا ہے، اور اللہ ہی کے لیے عطا کرتا ہے اور اللہ ہی کے لیے روکتا ہے تحقیق اس کا ایمان مکمل ہو گیا۔

(۳۱۰۷۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَلاَعِيِّ ، قَالَ : أَخَذَ بِيَدِي مَكْحُولٌ ، فَقَالَ : يَا أَبَا وَهْبٍ ، لِيَعْظُمْ شَأْنُ الإِيمَانِ فِي نَفْسِكَ ، مَنْ تَرَكَ صَلاَةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ ، وَمَنْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ فَقَدْ كَفَرَ.

(۳۱۰۷۸) حضرت عبید اللہ بن عبید الکلاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: اے ابو وھب رحمہ اللہ! اپنے نفس میں ایمان کی عظمت بڑھاؤ، جس شخص نے جان بوجھ کر فرض نماز چھوڑی تحقیق اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے، اور جس سے اللہ کا ذمہ بری ہو تحقیق اس نے کفر کیا۔

(۳۱۰۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الصَّبْرُ مِنَ الإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ ، فَإِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الإِيمَانُ.

(۳۱۰۷۹) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: صبر کا ایمان میں وہی درجہ ہے جو سر کا جسم میں ہے۔ پس جب صبر گیا تو ایمان بھی چلا جاتا ہے۔

(۳۱۰۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : ثَلاَثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ جَمَعَ الإِيمَانَ : الإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ ، وَالإِنْفَاقُ مِنَ الإِقْتَارِ ، وَبَذْلُ السَّلاَمِ لِلْعَالَمِ.

(۳۱۰۸۰) حضرت صلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جس نے ان کو جمع کیا اس نے ایمان کو جمع کر لیا! اپنے نفس سے انصاف کرنا، اور کنجوسی کی بجائے خرچ کرنا، اور دنیا میں سلامتی پھیلانا۔

(۳۱.۸۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ : ﴿إِنَّهُمْ لاَ أَیْمَانَ لَهُمْ﴾ قَالَ : لاَ عَهْدَ لَهُمْ.

(۳۱۰۸۱) حضرت صلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا ایمان میں کچھ حصہ نہیں۔ فرمایا: جن میں وعدے کی وفا نہیں۔

(۳۱.۸۲) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : کَانَ یُقَالَ : لاَ یَدْخُلُ النَّارَ إِنْسَانٌ فِی قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِیمَانٍ. (مسلم ۹۳)

(۳۱۰۸۲) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے ارشاد فرمایا: یوں کہا جاتا ہے! وہ انسان جہنم میں داخل نہیں ہو گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔

(۳۱.۸۳) حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ الصَّعْقِ بْنِ حَزْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِی عَقِیلُ الْجَعْدِی ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : أَوْثَقُ عُرَی الإِیمَانِ الْحُبُّ فِی اللهِ وَالْبُغْضُ فِی اللهِ. (طیالسی ۳۷۸۔ حاکم ۴۸۰)

(۳۱۰۸۳) حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی مضبوط بنیاد، کسی سے اللہ کی خوشنودی میں محبت کرنا، اور اللہ ہی کی خوشنودی میں بغض رکھنا ہے۔

(۳۱.۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِیرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِی عِیسَی بْنُ عَاصِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَدِیُّ بْنُ عَدِیٍّ ، قَالَ : کَتَبَ إِلَیَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الإِیمَانَ فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُودَ وَسُنَنَ ، فَمَنِ اسْتَکْمَلَهَا اسْتَکْمَلَ الإِیمَانَ ، وَمَنْ لَمْ یَسْتَکْمِلْهَا لَمْ یَسْتَکْمِلِ الإِیمَانَ ، فَإِنْ أَعِشْ فَسَأُبَیِّنُهَا لَکُمْ حَتَّی تَعْمَلُوا بِهَا ، وَإِنْ أَمُتْ قَبْلَ ذَلِکَ فَمَا أَنَا عَلَی صُحْبَتِکُمْ بِحَرِیصٍ.

(۳۱۰۸۴) حضرت عدی بن عدی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے مجھے لکھا اور فرمایا: حمد وصلوۃ کے بعد، یقیناً ایمان کے کچھ فرائض واحکام اور حدود اور ضابطے ہیں۔ پس جس نے ان کو پورا کرلیا اس کا ایمان مکمل ہوگیا، اور جس شخص نے ان کو پورا نہ کیا اس کا ایمان بھی مکمل نہ ہوا۔ پس اگر میں زندہ رہا تو عنقریب میں ان کو تمہارے سامنے بیان کروں گا تاکہ تم ان پر عمل کرنے لگو، اور اگر میں یہ بتانے سے پہلے ہی مر جاؤں تو میں تمہاری صحبت پر زیادہ حریص نہیں ہوں۔

(۳۱.۸۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : لاَ بُدَّ لأَهْلِ هَذَا الدِّینِ مِنْ أَرْبَعٍ : دُخُولٌ فِی دَعْوَةِ الإِسْلاَمِ ، وَلا بُدَّ مِنَ الإِیمَانِ وَتَصْدِیقٌ بِاللهِ وَبِالْمُرْسَلِینَ أَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَبِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَلا بُدَّ من أَنْ تَعْمَلَ عَمَلاً تُصَدِّقُ بِهِ ، وَلا بُدَّ مِنْ أَنْ تَعْلَمَ عِلْمًا یُحْسِنُ بِهِ عَمَلَکَ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَإِنِّی لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَی﴾.

(۳۱۰۸۵) حضرت ھشام بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دین والوں کے لیے چار باتیں لازمی ہیں، اسلام کی دعوت میں داخل ہونا، اور ایمان لانا ضروری ہے، اور تصدیق کرنا اللہ کی، اور اس کے پہلے اور آخری رسولوں کی، اور جنت، جہنم کی، اور موت کے بعد دوبارہ اٹھنے کی، اور ضروری ہے کہ ایسا عمل کریں جو ان کے ایمان کے سچا ہونے کی تصدیق کرے، اور ضروری ہے کہ وہ اتنا علم سیکھیں جس کے ذریعہ ان کا عمل اچھا ہو جائے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، اور بے شک میں غفار ہوں اس شخص کے حق میں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کیے پھر سیدھی راہ پر چلتا رہا۔

(۳۱۰۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ :مَا كَانُوا يَقُولُونَ لِعَمَلٍ تَرَكَهُ رَجُلٌ كُفْرٌ غَيْرِ الصَّلاةِ ، قَالَ :كَانُوا يَقُولُونَ :تَرْكُهَا كُفْرٌ.

(۳۱۰۸٦) حضرت جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم کسی عمل کے بھی چھوڑنے کی وجہ سے آدمی کو کافر نہیں گردانتے تھے سوائے نماز کے، راوی کہتے ہیں: وہ لوگ فرمایا کرتے تھے نماز کا چھوڑنا کفر ہے۔

(۳۱۰۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :قِيلَ لَهُ :إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلُونَ النَّارَ ، قَالَ :لَعَمْرُكَ وَاللهِ إِنَّ حَشْوَهَا غَيْرُ الْمُؤْمِنِينَ.

(۳۱۰۸۷) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: بے شک بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ مومنین جہنم میں داخل ہوں گے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جہنم کی بھرتی مومنین کے علاوہ لوگوں سے ہوگی۔

(۳۱۰۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ :سَمِعْتَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ :أَنَّهُ مَنْ شَهِدَ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَلْيَشْهَدْ ، أَنَّهُ فِي الْجَنَّةِ ، قَالَ :نَعَمْ.

(۳۱۰۸۸) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت شقیق رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آپ رحمہ اللہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے سنا ہے: بلاشبہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ وہ مومن ہے پس اُسے چاہیے کہ وہ اس بات کی گواہی بھی دے کہ یقیناً وہ جنت میں ہوگا؟ حضرت شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے یہ سنا ہے۔

تم كتاب الإيمان والحمد لله رب العالمين , والصلاة على محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ایمان کا بیان مکمل ہوا۔)

کِتَابُ الرُّؤیا

(۱) ما قالوا فِی تعبِیرِ الرُّؤیا

وہ باتیں جو خواب کی تعبیر کے بارے میں اسلاف نے فرمائی ہیں

(۳۱۰۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ : أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِرَتْ وَقَعَتْ.
قَالَ : وَالرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ.
قَالَ : وَأَحْسَبُهُ قَالَ : لاَ تَقُصَّهَا إلاَّ عَلَى وَادٍّ ، أَوْ ذِي رَأْيٍ. (احمد ۱۲۔ حاکم ۳۹۰)

(۳۱۰۸۹) حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خواب کی جب تک تعبیر بیان نہ کی جائے، وہ پرندے کے پاؤں میں اٹکا ہوا ہوتا ہے، پھر جب اس کی تعبیر بیان کردی جاتی ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے۔
راوی فرماتے ہیں کہ خواب نبوت کے چھیالیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔
راوی فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ خواب کو دوست یا عقلمند آدمی کے علاوہ کسی شخص کے سامنے بیان نہ کرو۔

(۳۱۰۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

(بخاری ۶۹۸۸۔ مسلم ۱۷۷۳)

(۳۱۰۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا خواب نبوت کا

چھیالیسواں حصہ ہے۔

(۳۱.۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (مسلم ۱۷۷۴۔ احمد ۴۹۵)

(۳۱۰۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

(۳۱.۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ رَجُلٍ كَانَ يُفْتِي بِمِصْرَ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هَذِهِ الآيَةِ : ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ مَا سَأَلَنِي عنها أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عنها ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا سَأَلَنِي أَحَدٌ قَبْلَكَ : هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ ، أَوْ تُرَى لَهُ ، وَفِي الآخِرَةِ الْجَنَّةُ. (ترمذی ۳۱۰۶۔ احمد ۴۴۷)

(۳۱۰۹۲) حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ ایک محدث سے روایت کرتے ہیں جو مصر میں فتویٰ کی خدمت سرانجام دیتے تھے، وہ محدث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ فرمانے لگے کہ میں نے جب سے اس آیت کی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی ہے اس وقت سے لے کر اب تک کسی نے مجھ سے اس کی تفسیر نہیں پوچھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھ سے اس وقت فرمایا تھا تم سے پہلے کسی نے مجھ سے اس آیت کی تفسیر نہیں پوچھی، اس سے مراد وہ نیک خواب ہے جو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کو دکھایا جاتا ہے، اور آخرت میں جس چیز کی خوشخبری ملے گی وہ جنت ہے۔

(۳۱.۹۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (بخاری ۶۹۸۷۔ مسلم ۱۷۷۴)

(۳۱۰۹۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

(۳۱.۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ؟ قَالَ : الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ ، أَوْ تُرَى لَهُ. (ترمذی ۳۱۰۶)

(۳۱۰۹۴) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس خوشخبری کے بارے میں دریافت کیا جس کا مسلمان کے ساتھ دنیا میں وعدہ کیا گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ نیک خواب ہے جو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کو دکھایا جاتا ہے۔

(۳۱.۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

(مسلم ۱۷۷۵۔ احمد ۱۸)

(۳۱۰۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔

(۳۱۰۹۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَشَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتْرَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلاَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ ، أَوْ تُرَى لَهُ.

(۳۱۰۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرۂ مبارک کا پردہ اٹھایا، جبکہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی خوشخبری میں سے ان اچھے خوابوں کے علاوہ کچھ نہیں بچا جن کو مسلمان دیکھے یا اس کو دکھایا جائے۔

(۳۱۰۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ النُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ وَالرِّسَالَةُ ، فَحَرِجَ النَّاسُ ، فَقَالَ : قَدْ بَقِيَتْ مُبَشِّرَاتٌ ، وَهِيَ جُزْءٌ مِنَ النُّبُوَّةِ.

(ترمذی ۲۲۷۲۔ احمد ۲۶۷)

(۳۱۰۹۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت اور رسالت ختم ہو چکی ہے، یہ سننے کے بعد لوگوں نے تنگی محسوس کی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں خوشخبریاں باقی رہ گئی ہیں اور وہ نبوت کا جزء ہیں۔

(۳۱۰۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ يُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : تِلْكَ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ.

(مسلم ۱۶۶۔ ابن ماجہ ۴۲۲۵)

(۳۱۰۹۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کبھی آدمی کوئی ایسا عمل کرتا ہے جس کی بنا پر لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ یہ مؤمن کے لیے خوشخبری ہے

(۳۱۰۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو حَصِينٍ ، عَنْ زَاهِرٍ الأَسْلَمِيِّ : عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ يَقُولُ : الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ الصَّادِقَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (طبرانی ۹۰۵۷)

(۳۱۰۹۹) حضرت زاہر اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اچھے اور سچے خواب نبوت کا سترواں حصہ ہیں۔

(۳۱۱۰۰) حَدَّثَنَا الْقَسْمَلِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

(ابویعلی ۳۴۱۷)

(۳۱۱۰۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مؤمن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

(۳۱۱۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : الرُّؤْيَا مِنَ الْمُبَشِّرَاتِ ،

وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

(۳۱۱۰۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ خواب خوشخبریوں میں سے ہے اور وہ نبوت کا سترواں حصہ ہے۔

(۳۱۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ : ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ. (مالك ۹۵۸)

(۳۱۱۰۲) حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ سے مراد اچھے خواب ہیں جو نیک آدمی دیکھتا ہے۔

(۳۱۱۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ ، أَوْ تُرَى لَهُ.

(۳۱۱۰۳) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ سے مراد اچھے خواب ہیں جو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کو دکھائے جاتے ہیں۔

(۳۱۱۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ الْقَنَّادِ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ لِنَفْسِهِ ، أَوْ لأَخِيهِ.

(۳۱۱۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ سے مراد اچھا خواب ہے جو کوئی مسلمان اپنے لیے یا اپنے بھائی کے لئے دیکھے۔

(۳۱۱۰٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

(بخاری ۶۹۸۹۔ ابویعلی ۱۳۵۷)

(۳۱۱۰۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک مسلمان کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔

(۲) ما قالوا فِيمَن رأى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي المنامِ

وہ باتیں جو اسلاف نے اس آدمی کے بارے میں فرمائی ہیں جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہو

(۳۱۱۰٦) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي. (احمد ۴۷۲)

(۳۱۱۰۶) حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس شخص کو

خواب میں میری زیارت نصیب ہوئی اس نے واقعۃً مجھے ہی دیکھا۔

(۳۱۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ. وَعَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي ، إِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي. (بخاری ۶۹۹۳۔ مسلم ۱۷۷۵)

(۳۱۱۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے واقعۃً مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

(۳۱۱۰۸) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَوْفٌ ، عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى الْبَصْرَةِ ، قَالَ :قُلْتُ لاِبْنِ عَبَّاسٍ :إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :إِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي ، فَمَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي. (ابن ماجه ۳۹۰۵۔ احمد ۲۷۹)

(۳۱۱۰۸) حضرت یزید فارسی سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ جس زمانے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بصرہ کے حاکم تھے اس زمانے میں مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ شیطان مجھ جیسی صورت بنانے کی طاقت نہیں رکھتا، پس جس شخص نے خواب میں مجھے دیکھا ہو وہ جان لے کہ اس نے مجھ کو ہی دیکھا ہے۔

(۳۱۱۰۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي ، إِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي.

(مسلم ۱۷۷۶۔ احمد ۳)

(۳۱۱۰۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خواب میں میری زیارت کی اس نے حقیقتاً مجھے دیکھا، شیطان میری صورت میں نظر نہیں آ سکتا۔

(۳۱۱۱۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَنَسٌ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي ، إِنَّ الشَّيْطَانَ لاَ يَتَمَثَّلُ بِي.

(بخاری ۶۹۹۴۔ ابویعلی ۳۲۷۱)

(۳۱۱۱۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خواب میں میری زیارت کی اس نے حقیقتاً مجھے دیکھا، شیطان میری صورت میں نظر نہیں آ سکتا۔

(۳۱۱۱۱) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ

أَبِی سَعِیدٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِی ، إنَّ الشَّیْطَانَ لاَ یَتَمَثَّلُ بِی. (بخاری ۶۹۹۷۔ ابن ماجہ ۳۹۰۳)

(۳۱۱۱۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خواب میں میری زیارت کی اس نے حقیقتاً مجھے دیکھا، شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔

(۲) ما قالوا فِیما لاَ یخبِر بِهِ الرّجل مِن الرّؤیا

وہ روایات جو اسلاف سے منقول ہیں ان خوابوں کے بارے میں جن کو کسی کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہیے

(۳۱۱۱۲) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ :قَالَ رَجُلٌ إلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :إنِّی رَأَیْت کَأَنَّ عُنُقِی ضُرِبَتْ ! قَالَ :لِمَ یُخْبِرُ أَحَدُکُمْ بِلَعِبِ الشَّیْطَانِ بِهِ؟!. (مسلم ۱۷۷۶۔ احمد ۳۸۳)

(۳۱۱۱۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میری گردن اڑا دی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کو کیوں بیان کرتا ہے؟

(۳۱۱۱۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِی سُفْیَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :یَا رَسُولَ اللهِ ، رَأَیْت فِی الْمَنَامِ کَأَنَّ رَأْسِی قُطِعَ ! قَالَ :فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ :إذَا لَعِبَ الشَّیْطَانُ بِأَحَدِکُمْ فِی مَنَامِهِ فَلاَ یُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ. (مسلم ۱۷۷۷۔ احمد ۳۱۵)

(۳۱۱۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے خواب میں کچھ یوں دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا، راوی فرماتے ہیں کہ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان خواب میں کھیلے تو وہ اس کو لوگوں کے سامنے بیان نہ کرے۔

(۳۱۱۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِیُّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِیدِ بْنِ أَبِی الْحُسَیْنِ ، قَالَ :حدَّثَنِی عَطَاءُ بْنُ أَبِی رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إنِّی رَأَیْت فِی الْمَنَامِ کَأَنَّ رَأْسِی ضُرِبَتْ ، فَرَأَیْته بِیَدِی هَذِهِ ! قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :یَعْمِدُ الشَّیْطَانُ إلَی أَحَدِکُمْ فَیَتَهَوَّلُ لَهُ ، ثُمَّ یَغْدُو فَیُخْبِرُ النَّاسَ!. (ابن ماجہ ۳۹۱۱۔ احمد ۳۶۴)

(۳۱۱۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور پھر میں نے اپنا سر اپنے اس ہاتھ میں رکھا ہوا دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ شیطان تم میں سے کسی کے پاس خوفناک شکل میں آتا ہے اور اسے خوف میں مبتلا کرتا ہے، اور پھر وہ آدمی صبح کے وقت یہ بات لوگوں کو بتانا شروع کر دیتا ہے۔

(۳۱۱۱۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ : أَنَّ رَجُلاً رَأَى رُؤْيَا : مَنْ صَلَّى اللَّيْلَةَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ! ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَهُوَ يَقُولُ : اخْرُجُوا لاَ تَغْتَرُّوا فَإِنَّمَا هِيَ نَفْخَةُ شَيْطَانٍ!.

(۳۱۱۱۵) حضرت حارثہ بن مضرّب نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ جس شخص نے آج رات مسجد میں نماز پڑھی وہ جنت میں داخل ہوگا، یہ سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہوئے نکلے کہ نکل جاؤ، دھوکہ نہ کھاؤ، کیونکہ یہ شیطانی وسوسہ ہے۔

(۴) ما قالوا فِيما يخبره النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِن الرّؤيا

وہ روایات جو اسلاف سے منقول ہیں ان خوابوں کے بارے میں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمادیا کرتے تھے

(۳۱۱۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَأَيت فِي يَدَيَّ سِوَارَين مِنْ ذَهَبٍ فَنَفَخْتَهُمَا فَأَوَّلْتهمَا هَذَيْنِ الْكَذَّابَيْنِ : مُسَيْلِمَةَ وَالْعَنْسِيَّ. (بخاری ۳۶۲۱۔ مسلم ۱۷۸۱)

(۳۱۱۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں اپنے ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھے، پس میں نے ان پر پھونک دیا، ان کنگنوں کی تعبیر میں نے یہ لی کہ یہ دو جھوٹے ہیں۔ مسیلمہ اور عنسی۔

(۳۱۱۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَأَيت كَأَنَّ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَرِهْتهمَا فَنَفَخْتهمَا فَذَهَبَا : كِسْرَى وَقَيْصَرَ.

(۳۱۱۱۷) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں، مجھے وہ کنگن برے لگے تو میں نے ان پر پھونک دیا جس سے وہ اُڑ گئے، ایک کسریٰ اور ایک قیصر۔

(۳۱۱۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ : أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، رَأَيت رَجُلاً يَخْرُجُ مِنَ الأَرْضِ وَعَلَى رَأْسِهِ رَجُلٌ فِي يَدِهِ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ ، كُلَّمَا أَخْرَجَ رَأْسَهُ ضَرَبَ رَأْسَهُ فَيَدْخُلَ فِي الأَرْضِ ، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ مَكَان آخَرَ ، فَيَأْتِيه فَيَضْرِبُ رَأْسَهُ فَقَالَ : ذَاكَ أَبُو جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ ، لاَ يَزَالُ يُصْنَعُ بِهِ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۱۱۱۸) حضرت مسلم رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے خواب میں ایک آدمی کو زمین سے نکلتے ہوئے دیکھا، اس کے سر پر ایک آدمی نگران تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا، جب بھی وہ

زمین سے سر نکالتا وہ آدمی اس کے سر پر گرز مارتا جس سے وہ پھر زمین میں دھنس جاتا، پھر وہ دوسری جگہ سے نکلتا تو پھر وہ آدمی اس کے پاس آ کر اس کے سر پر گرز مارتا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص ابو جہل بن ہشام ہے اس کے ساتھ قیامت تک یہی کیا جاتا رہے گا۔

(۳۱۱۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَبِي بَكْرٍ :إِنِّي رَأَيْتُنِي يَتْبَعُنِي غَنَمٌ سُودٌ يَتْبَعُهَا غَنَمٌ عُفْرٌ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذِهِ الْعَرَبُ تَتْبَعُكَ تَتْبَعُهَا الْعَجَمُ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَذَلِكَ عَبَرَهَا الْمَلَكُ.

(حاکم ۳۹۵۔ احمد ۵۵۴)

(۳۱۱۱۹) حضرت عبد الرحمن ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پیچھے کالی بھیڑیں چل رہی ہیں اور ان کے پیچھے خاکی رنگ کی بھیڑیں ہیں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! یہ عرب ہیں جو آپ کی پیروی کریں گے اور ان کے پیچھے عجمی لوگ چلیں گے، راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے نے بھی اس خواب کی یہی تعبیر بتائی ہے۔

(۳۱۱۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ عَبَرَهَا الْمَلَكُ بِالسَّحَرِ.

(۳۱۱۲۰) حضرت حر بن صیاح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہی تعبیر فرشتے نے بھی صبح کے وقت بتائی ہے۔

(۳۱۱۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنِّي رَأَيْت ظُلَّةً تَنْطُفُ سَمْنًا وَعَسَلا ، وَكَأَنَّ النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهَا فَبَيْنَ مُسْتَكْثِرٍ وَبَيْنَ مُسْتَقِلٍّ ، وَبَيْنَ ذَلِكَ ، وَكَأَنَّ سَبَبًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجِئْتَ فَأَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ، فَأَعْلاَكَ اللَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَأَخَذَ بِهِ فَعَلاَ ، فَأَعْلاَهُ اللَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكُمَا فَأَخَذَ بِهِ فَعَلاَ ، فَأَعْلاَهُ اللَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكُمْ فَأَخَذَ بِهِ ، ثُمَّ قُطِعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلاَ ، فَأَعْلاَهُ اللَّهُ.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فَأَعْبُرَهَا ، فَأَذِنَ لَهُ ، فَقَالَ :أَمَّا الظُّلَّةُ فَالإِسْلاَمُ ، وَأَمَّا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَالْقُرْآنُ ، وَأَمَّا السَّبَبُ فَمَا أَنْتَ عَلَيْهِ ، تَعْلُو فَيُعْلِيكَ اللَّهُ ، ثُمَّ يَكُونُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ عَلَى مِنْهَاجِكَ فَيَعْلُو فَيُعْلِيهِ اللَّهُ ، ثُمَّ يَكُونُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكُمَا فَيَأْخُذُ بِأَخْذِكُمَا فَيَعْلُو فَيُعْلِيهِ اللَّهُ ، ثُمَّ يَكُونُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكُمْ عَلَى مِنْهَاجِكُمْ ثُمَّ يُقْطَعُ بِهِ ، ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو فَيُعْلِيهِ اللَّهُ ، قَالَ :أَصَبْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :أَصَبْتَ وَأَخْطَأْتَ ، قَالَ :أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَتُخْبِرَنِّي ، قَالَ :لاَ تُقْسِمْ. (بخاری ۷۰۴۶۔ مسلم ۱۷۷۷)

(۳۱۱۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میں نے ایک بادل دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اور لوگ اس میں سے لے رہے ہیں، پس بعض زیادہ لے رہے ہیں اور بعض کم، اس دوران آسمان سے ایک رسّی لٹکائی گئی پس آپ تشریف لائے اور آپ نے اس رسّی کو پکڑا اور اوپر چڑھ گئے۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کو بلندیوں پر لے گئے، پھر آپ کے بعد ایک آدمی آئے انہوں نے بھی رسّی کو پکڑا اور چڑھنے لگے، پس اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی بلندیوں پر پہنچا دیا، پھر آپ دونوں کے بعد ایک اور آدمی آئے انہوں نے رسّی کو پکڑا اور چڑھنے لگے، اللہ نے ان کو بھی اوپر پہنچا دیا، پھر آپ تینوں کے بعد ایک آدمی نے اس رسّی کو پکڑا تو وہ رسّی کاٹ دی گئی، پھر اس کو جوڑا گیا تو وہ آدمی بھی اوپر چڑھنے لگے اور اللہ نے ان کو بھی اوپر پہنچا دیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس خواب کی تعبیر بیان کروں، آپ نے اس کی اجازت دے دی، انہوں نے فرمایا کہ بادل سے مراد اسلام ہے، اور گھی اور شہد سے مراد قرآن ہے، اور رسّی سے مراد وہ راستہ ہے جس پر آپ چل رہے ہیں اور بلندیوں پر چڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کو بلندیوں پر پہنچا دیں گے، پھر آپ کے بعد ایک آدمی آپ کے نقشِ قدم پر چلتا ہوا بلندیوں پر چڑھتا چلا جائے گا، پس اللہ تعالیٰ اس کو بھی اوپر پہنچا دیں گے، پھر ایک آدمی آپ دونوں کے بعد آپ کے نقشِ قدم پر چلے گا اور بلندی کی طرف جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو بھی اوپر پہنچا دیں گے، پھر آپ تینوں کے بعد ایک آدمی آپ کے نقشِ قدم پر چلے گا، پھر اس کے سامنے ایک رکاوٹ آئے گی، پھر وہ رکاوٹ ہٹ جائے گی، پس وہ بلندیوں کی طرف چلے گا، اور اللہ تعالیٰ اس کو بھی بلندی پر پہنچا دیں گے۔

اس کے بعد انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں نے صحیح تعبیر بیان کی؟ آپ نے فرمایا تم نے صحیح تعبیر بھی بیان کی اور غلطی بھی کی، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور بتلائیں، آپ نے فرمایا قسم نہ دو۔

(۳۱۱۲۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : وَفَدْنَا مَعَ زِيَادٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَمَا أُعْجِبَ بِوَفْدٍ مَا أُعْجِبَ بِنَا ، قَالَ : فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرَةَ ! حَدِّثْنَا بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :- وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ يَسْأَلُ عنها - فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا أُنْزِلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتُ فِيهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتُ بِأَبِي بَكْرٍ ، وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ ، قَالَ : فَزُخَّ فِي أَقْفِيَتِنَا فَأُخْرِجْنَا . (ابوداؤد ۴۶۱۰۔ ترمذی ۲۲۸۷)

(۳۱۱۲۲) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ہم زیاد کے ساتھ ایک وفد کی شکل

میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ کسی وفد سے اتنے خوش نہیں ہوئے جتنا ہم سے خوش ہوئے، راوی فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اے ابوبکرہ! ہمیں کوئی ایسی بات بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ کو اچھے خواب پسند تھے جن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جاتا تھا، آپ فرمارہے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک ترازو اتاری گئی، پس اس میں میرا اور ابوبکر کا وزن کیا گیا پس میں ابوبکر سے جھک گیا، پھر ابوبکر اور عمر کا وزن کیا گیا تو ابوبکر جھک گئے، پھر عمر اور عثمان کو تولا گیا تو عمر عثمان سے جھک گئے، پھر ترازو آسمان کی طرف اٹھالیا گیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ خلافت اور نبوت ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گے حکومت عطا فرمائیں گے، حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں کہ پھر ہمیں گدی سے پکڑ کر نکال دیا گیا۔

(٣١١٢٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا وُهَيْب ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَالِمٌ ، عَنْ رُؤْيَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَبَاءِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَدِمَتْ مَهْيَعَةَ ، فَأَوَّلْت أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إلَى مَهْيَعَةَ. (بخاری ۷۰۳۸۔ ترمذی ۲۲۹۰)

(٣١١٢٣) حضرت موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سالم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے مدینہ کی وباء کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک کالے رنگ کی عورت کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے کہ وہ مدینہ سے نکلی یہاں تک کہ مقام مہیعہ میں پہنچ کر ٹھہر گئی، میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وباء مہیعہ کی طرف منتقل کردی گئی ہے۔

(٣١١٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : خَرَجَ إلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ ، فَقَالَ : رَأَيْت آنِفًا أَنِّي أُعْطِيت الْمَوَازِينَ وَالْمَقَالِيدَ ، فَأَمَّا الْمَقَالِيدُ فَهَذِهِ الْمَفَاتِيحُ ، فَوُضِعْت فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَرَجَحْت بِهِمْ ، ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بَكْرٍ فَرَجَحَ ، ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ فَرَجَحَ ، ثُمَّ جِيءَ بِعُثْمَانَ فَرَجَحَ ، قَالَ : ثُمَّ رُفِعْت ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : فَأَيْنَ نَحْنُ ؟ قَالَ : حَيْثُ جَعَلْتُمْ أَنْفُسَكُمْ. (احمد ۷۶)

(٣١١٢٤) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلے اور فرمایا کہ میں نے ابھی دیکھا ہے کہ مجھے ترازو اور کنجیاں دی گئی ہیں، کنجیاں تو یہی چابیاں ہیں، مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو ایک پلڑے میں رکھا گیا پس میں ان سے جھک گیا، پھر ابوبکر کو لایا گیا اور ان کا وزن کیا گیا تو وہ جھک گیا پھر عمر کو لایا گیا اور ان کا وزن کیا گیا وہ بھی جھک گئے، پھر عثمان کو لایا گیا اور ان کو تولا گیا تو وہ بھی جھک گئے، آپ نے فرمایا کہ پھر ترازو کو اٹھالیا گیا۔

راوی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا کہ پھر ہم کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا کہ جس جگہ تم اپنے آپ کو

رکھو گے۔

(۳۱۱۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوباً أَوْ ذَنُوبَيْنِ ، فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ ، حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ. (بخاری ۳۶۷۶۔ مسلم ۱۹)

(۳۱۱۲۵) حضرت سالم اپنے والد حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنویں پر لگی چرخی کے ڈول کو کھینچ رہا ہوں، پس ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے، پس انہوں نے کمزوری کے ساتھ کھینچا اور اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرما دیں گے، پھر عمر بن خطاب آئے اور انہوں نے پانی نکالنا شروع کیا تو وہ ڈول بہت بڑے ڈول کی شکل اختیار کر گیا، میں نے کوئی ایسا زور آور شخص نہیں دیکھا جو ان جیسا عمدہ کام کرنے والا ہو، یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو پانی کے قریب ٹھہرانے لگے۔

(۳۱۱۲۶) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَقُولُ لأَصْحَابِهِ :هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا ، فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُصَّ ، فَقَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ :إِنِّي أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ ، أَو اثْنَانِ الشَّكُّ مِنْ هَوْذَةَ ، فَقَالاَ لِي :انْطَلِقْ ، فَانْطَلَقْت مَعَهُمَا ، وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ ، فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا فَيَأْخُذُهُ ، وَلاَ يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ الْمَرَّةِ الأُولَى ، قَالَ :قُلْتُ لَهُمَا :سُبْحَانَ اللهِ مَا هَذَا فَقَالاَ لِي :انْطَلِقْ.

فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ ، وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ ، وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ ، وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الآخَرِ ، فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَمَا يَفْرُغُ مِنْهُ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ كَمَا فَعَلَ فِي الْمَرَّةِ الأُولَى ، فَقُلْتُ لَهُمَا :سُبْحَانَ اللهِ مَا هَذَا ؟ قَالَ :قَالاَ لِي :انْطَلِقَ انْطَلِقْ.

فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ ، قَالَ :فَأَحْسِبُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْنَا فِيهِ لَغَطًا وَأَصْوَاتًا ، فَاطلعنَا فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ ، فَإِذَا أَتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوا ، قَالَ :قُلْتُ لَهُمَا :مَا هَؤُلاَءِ ؟ قَالَ :قَالاَ لِي :انْطَلِقَ انْطَلِقْ.

قَالَ :فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ أَحْمَرَ - مِثْلِ الدَّمِ ، فَإِذَا فِي النَّهْرِ رَجُلٌ يَسْبَحُ وَإِذَا

عَلَى شَاطِئِ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً ، وَإِذَا ذَلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا سَبَحَ ، ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ ، فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا ، فَيَذْهَبُ فَيَسْبَحُ مَا سَبَحَ ، ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي كُلَّمَا رَجَعَ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ الْحَجَرَ ، قَالَ :قُلْتُ :مَا هَذَا ؟ قَالَ :قَالاَ :لِي :انْطَلِقَ انْطَلِقْ.

قَالَ :فَانْطَلَقْنَا ، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْآةِ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلاً مَرْآةً ، وَإِذَا هُوَ عِنْدَ نَارٍ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا ، قَالَ :قُلْتُ لَهُمَا :مَا هَذَا ؟ قَالاَ لِي :انْطَلِقَ انْطَلِقْ.

فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لاَ أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولاً فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتهمْ قَطُّ وَأَحْسَنِه ، قَالَ :قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا ؟ وَمَا هَؤُلاَءِ ؟ قَالَ :قَالاَ لِي :انْطَلِقْ.

فَانْطَلَقْنَا ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى دَرَجَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ قَطُّ دَرَجَةً أَعْظَمَ مِنْهَا وَلاَ أَحْسَنَ ، قَالَ :قَالاَ لِي :ارْقَ فِيهَا ، فَارْتَقَيْتُهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ ، قَالَ :فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَاهَا فَفُتِحَ لَنَا ، فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ ، قَالَ :قَالاَ لَهُمْ :اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهَرِ ، قَالَ :فَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَائَهُ الْمَحْضُ مِنَ الْبَيَاضِ ، قَالَ : فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا وَقَدْ ذَهَبَ السُّوءُ عَنْهُمْ وَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ.

قَالَ :قَالاَ لِي :هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ ، وَهَا هُوَ ذَاكَ مَنْزِلُك ، قَالَ :فَسَمَا بَصَرِي صُعَدًا ، فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ ، قَالَ :قَالاَ لِي :هَا هُوَ ذَاك مَنْزِلُك ، قَالَ :قُلْتُ لَهُمَا :بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمَا ذَرَانِي فَلأَدْخُلَهُ ، قَالَ :قَالاَ لِي :أَمَّا الآنَ فَلاَ ، وَأَنْتَ دَاخِلُهُ.

قَالَ :قُلْتُ لَهُمَا :إِنِّي قَدْ رَأَيْت هَذِهِ اللَّيْلَةَ عَجَبًا ، فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْت ؟ قَالَ :قَالاَ :أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُك ، أَمَّا الرَّجُلُ الأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ.

وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ وَعَيْنُهُ وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكِذْبَةَ تَبْلُغُ الآفَاقَ. وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِي مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ فَإِنَّهُمَ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي. وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الْحِجَارَةَ فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا. وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ كَرِيهِ الْمِرْآةِ فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ. وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ ، وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ ، قَالَ :فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَأَوْلاَدُ الْمُشْرِكِينَ ؟ قَالَ : وَأَوْلاَدُ الْمُشْرِكِينَ.

وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ شَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا رَأَيْت وَشَطْرٌ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْت فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحًا

وَآخَرَ سَيِّئًا فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. (بخاری ۱۳۸۶۔ مسلم ۱۷۸۱)

(۳۱۱۲۶) حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پس آپ پر جو اللہ تعالیٰ چاہتا بیان کیا جاتا، ایک صبح آپ نے ہم سے فرمایا: بے شک میرے پاس آج رات دو آدمی آئے، ''راوی نے ''آتیان'' کا لفظ بیان کیا یا ''اثنان'' کا،'' ان دو آدمیوں نے مجھ سے کہا چلو، میں ان کے ساتھ چل پڑا۔

ہم ایک آدمی کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا آدمی اس کے سرہانے ایک چٹان اٹھائے کھڑا تھا، اچانک اس نے اس کے سر پر چٹان پھینک کر اس کا سر کچل دیا، پس پتھر لڑھک کر کچھ دور چلا گیا، وہ آدمی جا کر اس پتھر کو اٹھاتا ہے اور ابھی اس لیٹے ہوئے آدمی کے پاس نہیں پہنچتا کہ اس کا سر پہلے کی طرح صحیح سلامت ہو جاتا ہے، پھر وہ اس کے ساتھ پہلے والا عمل دہراتا ہے، آپ فرماتے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ! یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگے چلو۔

پھر ہم چلے یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس پہنچے جو گدی کے بل لیٹا ہوا ہے، اور دوسرا آدمی اس کے قریب لوہے کا آنکڑا اٹھائے کھڑا ہے اور وہ اس لیٹے ہوئے آدمی کے ایک کلّے کے قریب آ کر اس کے کلّے کو گدی تک چیر دیتا ہے اور اس کی آنکھ کو بھی گدی تک چیر دیتا ہے اور گلے کو بھی گدی تک چیر دیتا ہے، پھر دوسری جانب آتا ہے اور اس کے ساتھ بھی یہی فعل کرتا ہے، وہ اس دوسرے سے کلّے سے فارغ نہیں ہوتا کہ پہلی جانب پہلے کی طرح صحیح وتندرست ہو جاتی ہے، پھر وہ دوسری مرتبہ وہی عمل کرتا ہے جو اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا، میں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا: سبحان اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ وہ مجھ سے کہنے لگے کہ آپ چلے چلیے۔

پھر ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک تنور جیسی عمارت کے پاس پہنچے، راوی فرماتے ہیں کہ غالباً آپ نے یہ فرمایا کہ ہم نے اس تنور میں شور وغل کی آوازیں سنیں، ہم نے اس عمارت میں جھانکا تو اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں تھیں، اور نیچے سے آگ کے شعلے آتے ہیں، پس جب ان کے پاس آگ کے شعلے آتے ہیں تو وہ چیخ وپکار کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ان دونوں سے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ آپ چلے چلیے۔

آپ فرماتے ہیں کہ پھر ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک نہر پر پہنچے، راوی کہتے ہیں کہ غالباً آپ نے فرمایا: کہ وہ سرخ رنگ کی نہر تھی، خون جیسے رنگ کی، وہاں یہ دیکھا کہ نہر کے اندر ایک آدمی تیر رہا ہے اور نہر کے کنارے ایک آدمی ہے جس نے اپنے ارد گرد بہت سے پتھر اکٹھے کر رکھے ہیں وہ تیرنے والا اپنی بساط کے مطابق تیرتا ہوا اس آدمی کے پاس پہنچتا ہے جس نے اپنے گرد پتھر اکٹھے کر رکھے ہیں اور اس کے سامنے پہنچ کر اپنا منہ کھولتا ہے چنانچہ وہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا ہے، آپ نے فرمایا کہ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ وہ مجھ سے کہنے لگے آپ چلے چلیے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم ایک نہایت بدصورت شخص کے پاس پہنچے، ایسا بدصورت کہ کسی نے اس جیسا

بدصورت نہیں دیکھا ہوگا، اور ہم نے دیکھا کہ اس کے پاس آگ ہے جس کو وہ بھڑکا رہا ہے اور اس کے گرد چکر لگا رہا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا: چلے چلیے۔

چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم پہنچے ایک باغ میں، جس کے اندر موسم بہار کے ہمہ اقسام کے پھول نکل رہے تھے، اور ہم نے باغ کے درمیان ایک لمبے قد کے آدمی کو دیکھا، میں آسمان کی طرف اس کے سر کی اونچائی کو ٹھیک طرح سے دیکھ نہیں پا رہا تھا، اور میں نے دیکھا کہ اس آدمی کے گرد بہت زیادہ تعداد میں اور بہت خوب رو بچے تھے، آپ نے فرمایا کہ میں نے ان دونوں سے کہا کہ یہ شخص کون ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ آپ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ چلیے۔

الغرض ہم چلے اور ایک بڑی سیڑھی کے پاس پہنچے، میں نے اس سے پہلے اس سے بڑی اور اس سے اچھی سیڑھی نہیں دیکھی، آپ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھیے، میں اس پر چڑھا اور ہم ایک شہر میں پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا، آپ فرماتے ہیں کہ ہم شہر کے دروازے پر آئے، اور ہم نے دروازہ کھلوانا چاہا تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، چنانچہ ہم اس میں داخل ہوئے تو ہمیں کچھ لوگ ملے جن کے جسم کا ایک حصہ نہایت خوبصورت اور دوسرا حصہ نہایت بدصورت، آپ فرماتے ہیں کہ میرے دونوں ساتھیوں نے ان لوگوں سے کہا کہ جاؤ اور اس نہر میں غوطہ لگاؤ میں نے دیکھا تو ایک نہر چل رہی تھی جس کا پانی انتہائی سفید تھا، آپ فرماتے ہیں کہ وہ گئے اور اس نہر میں کود گئے، پھر وہ ہمارے پاس ایسی حالت میں لوٹے کہ ان سے برائی جاتی رہی، اور وہ خوب صورت شکل میں بدل گئے۔

آپ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں کہنے لگے یہ جنتِ عدن ہے، اور یہ دیکھیے یہ آپ کا گھر ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میری نظر اوپر کی طرف پڑی تو میں نے دیکھا کہ سفید بادل جیسا ایک محل ہے۔ آپ نے فرمایا: کہ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ وہی آپ کی جائے قیام ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا اللہ تم دونوں میں برکت دے ذرا مجھے اپنے گھر میں جانے دو، وہ کہنے لگے کہ ابھی تو نہیں لیکن آپ کسی وقت اپنے گھر میں پہنچ جائیں گے۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے آج رات عجیب چیزیں دیکھی ہیں، یہ کیا چیزیں ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہم اب آپ کو بتائیں گے، پہلا آدمی جس کے پاس آپ پہنچے تھے اور اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ آدمی ہے جس نے قرآن حفظ کیا ہو لیکن وہ فرض نماز چھوڑ کر سویا رہے، اور وہ آدمی جس کے کلے اور آنکھیں اور کلہ گدی چیرے جا رہے تھے وہ شخص ہے جو صبح کے وقت گھر سے نکلتا ہے اور ایسا جھوٹ بولتا ہے جو اطرافِ عالم میں پھیل جاتا ہے، اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو تنور جیسی عمارت کے اندر ہیں وہ زانی مرد اور زانیہ عورتیں ہیں، اور وہ آدمی جو نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالے جا رہے تھے وہ سود خور ہے، اور وہ بدصورت آدمی جو آگ کے پاس تھا وہ مالک جہنم کا داروغہ ہے۔

اور وہ طویل قامت جو باغیچہ میں تھے وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں، اور ان کے گرد جو بچے تھے یہ وہ تمام بچے ہیں جو فطرتِ اسلام پر مر گئے، راوی فرماتے ہیں کہ بعض مسلمانوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مشرکین کی اولاد کا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا:

کہ مشرکین کے بچے بھی وہیں ہوں گے، آپ نے آگے بیان فرمایا کہ وہ لوگ جن کے جسم کا ایک حصہ انتہائی بدصورت اور دوسرا حصہ نہایت خوب صورت تھا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نیک اور برے اعمال ملے جلے کیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو بخش دیا۔

(۳۱۱۲۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى مَشْيَخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَجَاءَ شَيْخٌ مُتَوَكِّئٌ عَلَى عَصًا لَهُ ، فَقَالَ الْقَوْمُ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا ، قَالَ : فَقَامَ خَلْفَ سَارِيَةٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ : قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ : الْجَنَّةُ لِلَّهِ يُدْخِلُهَا مَنْ يَشَاءُ ، وَإِنِّي رَأَيْت عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا : رَأَيْت كَأَنَّ رَجُلاً يَأْتِينِي ، فَقَالَ لِي : انْطَلِقْ فَذَهَبْت مَعَهُ فَسَلَكَ بِي فِي مَنْهَجٍ عَظِيمٍ ، فَعَرَضَت لِي طَرِيقٌ عَنْ يَسَارِي ، فَأَرَدْت أَنْ أَسْلُكَهَا ، فَقِيلَ : إِنَّك لَسْت مِنْ أَهْلِهَا ، ثُمَّ عَرَضَتْ لِي طَرِيقٌ عَنْ يَمِينِي ، فَسَلَكْتهَا حَتَّى إِذَا انْتَهَيْت إِلَى جَبَلٍ زَلْقٍ ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي فَإِذَا أَنَا عَلَى ذُرْوَتِهِ فَلَمْ أَتَقَارَّ وَلَمْ أَتَمَاسَك ، وَإِذَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ فِي ذُرْوَتِهِ حَلْقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَدَحَانِي حَتَّى أَخَذْت بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ : اسْتَمْسِكْ ، فَقُلْتُ : نَعَمْ ، فَضَرَبَ الْعَمُودَ بِرِجْلِهِ وَاسْتَمْسَكْت بِالْعُرْوَةِ.

فَقَصَصْتهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ، فَقَالَ : رَأَيْت خَيْرًا ، أَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِيمُ : فَالْمَحْشَرُ ، وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَرَضَتْ عَنْ يَسَارِكَ : فَطَرِيقُ أَهْلِ النَّارِ ، وَلَسْت مِنْ أَهْلِهَا ، وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَرَضَتْ عَنْ يَمِينِكَ : فَطَرِيقُ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَأَمَّا الْجَبَلُ الزَّلْقُ : فَمَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ ، وَأَمَّا الْعُرْوَةُ الَّتِي اسْتَمْسَكْت بِهَا : فَعُرْوَةُ الإِسْلاَمِ ، فَاسْتَمْسِكْ بِهَا حَتَّى تَمُوتَ.

قَالَ : فَأَنَا أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، قَالَ : فَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ. (بخاری ۳۸۱۴۔ مسلم ۱۴۸)

(۳۱۱۲۷) حضرت خرشہ بن حر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور میں مسجد میں کچھ عمر رسیدہ لوگوں کے پاس بیٹھ گیا جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ تھے، فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ لاٹھی ٹیکتے ہوئے تشریف لائے، لوگوں نے کہا جس کو خواہش ہو کہ کسی جنتی آدمی کو دیکھے وہ ان کو دیکھ لے، راوی فرماتے ہیں کہ وہ ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور دو رکعتیں پڑھیں، میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور عرض کیا کہ بعض لوگ اس طرح کہہ رہے ہیں، انہوں نے جواب دیا کہ جنت میں تو اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں گے داخل فرمائیں گے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک خواب دیکھا تھا۔

میں نے دیکھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور مجھے کہا کہ چلیے، میں اس کے ساتھ چل دیا، وہ مجھے ایک بڑے راستہ کی طرف لے گیا، میرے بائیں جانب ایک اور راستہ پھیل گیا، میں نے چاہا کہ اس راستے پر چلوں تو کہا گیا کہ تو اس راستے والوں میں سے نہیں ہے، پھر میرے دائیں جانب ایک راستہ پھیل گیا، میں اس راستے پر چل پڑا یہاں تک کہ میں ایک چکنے پہاڑ پر پہنچا، اس

آدمی نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے چڑھایا، یہاں تک کہ میں اس کی چوٹی پر پہنچ گیا لیکن میں ٹھہر نہیں پا رہا تھا اور میرے پاؤں نہیں جم رہے تھے، اس اثناء میں میں نے لوہے کا ایک ستون دیکھا جس کے بالائی حصے پر سونے کا ایک دائرہ تھا، اس آدمی نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے دھکیلا یہاں تک کہ میں نے کڑے کو پکڑ لیا، اس نے کہا مضبوطی سے اس کو تھام لو، میں نے کہا ٹھیک ہے، اس نے ستون کو پاؤں سے ٹھوکر دی اور میں نے کڑے کو مضبوطی سے تھام لیا۔

میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کیا، آپ نے فرمایا تم نے بھلائی کی چیز دیکھی ہے، بڑا راستہ تو میدانِ حشر ہے، اور وہ راستہ جو تمہارے بائیں جانب پھیلا وہ اہل جہنم کا راستہ ہے اور تم ان میں سے نہیں ہو، اور وہ راستہ جو تمہارے دائیں جانب پھیلا وہ اہل جنت کا راستہ ہے، اور چکنا پہاڑ شہداء کا مقام ہے، اور وہ کڑا جس کو تم نے تھاما تھا وہ اسلام کا کڑا ہے اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے، وہ بزرگ صحابی فرمانے لگے مجھے امید ہے کہ میں اہل جنت میں سے ہوں گا، راوی فرماتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ وہ صحابی عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۱۱۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ ، فَأَوَّلْت : أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا ، وَالْعَاقِبَةَ فِي الآخِرَةِ ، وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ. (مسلم ۱۷۷۹۔ ابوداؤد ۴۹۸۶)

(۳۱۱۲۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں عقبہ بن رافع کے گھر میں ہوں اور ہمارے پاس ابن طاب نامی شخص کی تازہ کھجوریں لائی گئیں، میں نے اس خواب کی تعبیر یہ لی کہ ہمارے لیے دنیا میں بلندی ورفعت ہے اور آخرت میں اچھا انجام ہے اور ہمارا دین پاکیزہ دین ہے۔

(۳۱۱۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَأَيْت كَأَنِّي فِي دِرْعٍ حَصِينَةٍ ، وَرَأَيْت بَقَرًا مَنْحُورَةً ، فَأَوَّلْت : أَنَّ الدِّرْعَ الْمَدِينَةُ ، وَالْبَقَرَةَ نَفَرٌ. (دارمی ۲۱۵۹۔ بزار ۲۱۳۳)

(۳۱۱۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میں ایک مضبوط زرہ میں ہوں اور میں نے ایک ذبح شدہ گائے دیکھی، میں نے اس خواب کی تعبیر یہ لی کہ زرہ سے مراد مدینہ منورہ ہے اور گائے سے مراد آدمی ہیں۔

(۳۱۱۳۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي مُرْدِفٌ كَبْشًا ، وَكَأَنَّ ضُبَّةَ سَيْفِي انْكَسَرَتْ ، فَأَوَّلْت أَنِّي أَقْتُلُ صَاحِبَ الْكَتِيبَةِ ، قَالَ عَفَّانَ : كَانَ بَعْدَ هَذَا شَيْءٌ لَمْ أَدْرِ مَا هُوَ. (بزار ۲۱۳۱۔ طبرانی ۲۹۵۱)

(۳۱۱۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب کی حالت میں دیکھا کہ میں ایک

مینڈھے پر سوار ہوں اور گویا کہ میری تلوار کی دھار ٹوٹ گئی ہے، میں نے اس خواب کی تعبیر یہ لی کہ میں علمبردار کو قتل کروں گا۔
عفان راوی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس جملے کے بعد بھی کچھ تھا لیکن مجھے بھول گیا ہے۔

(۳۱۱۳۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الأَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرْمِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ : أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَأَيْت كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَتْ مِنَ السَّمَاءِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شُرْبًا وَفِيهِ ضَعْفٌ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ. (ابو داؤد ۴۶۱۳۔ طبرانی ۶۹۶۵)

(۳۱۱۳۱) حضرت سمرہ بن جندب روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک ڈول اتارا گیا، حضرت ابوبکر آئے، انہوں نے اس ڈول کی رسّی کو پکڑا اور کچھ پانی پی لیا، لیکن ان میں کچھ کمزوری تھی، پھر حضرت عمر آئے، انہوں نے اس کی رسّی کو پکڑا اور پینے لگے یہاں تک کہ سیر ہو گئے، پھر حضرت عثمان آئے اور انہوں نے بھی ڈول کی رسّی پکڑ کر پانی کھینچا اور پی لیا یہاں تک کہ وہ بھی سیر ہو گئے۔

(۳۱۱۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَأَيْت فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ الرِّيَّ يَجْرِي بَيْنَ ظُفْرِي ، أَوْ أَظْفَارِي ، قَالُوا : مَا أَوَّلْته ؟ قَالَ : الْعِلْمُ. (بخاری ۳۶۸۱۔ مسلم ۱۸۵۹)

(۳۱۱۳۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ناخنوں کے درمیان تری چل رہی ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپ نے فرمایا: میں نے اس سے علم مراد لیا۔

(۵) مَنْ قَالَ إذا رأى ما يكره فليتعوّذ

وہ روایات جن میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جب آدمی کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو تعوذ پڑھے

(۳۱۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ ، فَلْيَنْفِثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلاَثًا ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا ، فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّهُ.

(۳۱۱۳۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے، جب تم میں سے کوئی بری چیز دیکھے تو بائیں طرف تین مرتبہ ہلکا سا تھوک دے، اور اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پناہ مانگے، وہ خواب اس کو ضرر نہیں پہنچائے گا۔

(۳۱۱۳۴) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمَ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ ، عَنْ يَسَارِهِ ثَلاَثًا ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلاَثًا ، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

(۳۱۱۳۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اس کو برا لگتا ہو تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے اور اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ پناہ مانگے ا، اور جس کروٹ پر لیٹا ہوا ہے اس کو بدل لے۔

(۳۱۱۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِلرُّؤْيَا كُنًى ، وَلَهَا أَسْمَاءٌ ، فَكَنُّوهَا بِكُنَاهَا وَعَبِّرُوهَا بِأَسْمَائِهَا ، وَالرُّؤْيَا لأَوَّلِ عَابِرٍ.

(ابن ماجه ۳۹۱۵ـ ابو يعلى ۴۱۱۷)

(۳۱۱۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوابوں کی کنیتیں بھی ہوتی ہیں اور ان کے نام بھی ہوتے ہیں، تم ان کی کنیتیں بیان کر دیا کرو اور ان کے ناموں کے اعتبار سے ان کی تعبیریں بیان کر دیا کرو، اور خواب پہلے تعبیر بیان کرنے والے کے مطابق ہوتا ہے۔

(٦) ما عَبَرَه أبو بكرٍ الصِّدِّيق رضى الله عنه

وہ تعبیرات جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائیں

(۳۱۱۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَرَّ صُهَيْبٌ بِأَبِي بَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، فَقَالَ : مَالَكَ أَعْرَضْتَ عَنِّي ؟ أَبَلَغَكَ شَيْءٌ تَكْرَهُهُ ؟ قَالَ : لاَ وَاللهِ إِلاَّ رُؤْيَا رَأَيْتُهَا لَكَ كَرِهْتُهَا ، قَالَ : وَمَا رَأَيْت ؟ قَالَ : رَأَيْتُ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ عَلَى بَابِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالَ لَهُ : أَبُو الْحَشْرِ ! فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : نِعْمَ مَا رَأَيْت ، جَمَعَ لِي دِينِي إِلَى يَوْمِ الْحَشْرِ.

(۳۱۱۳٦) حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے آپ سے منہ موڑ لیا، حضرت نے فرمایا کہ آپ نے کس بنا پر مجھ سے منہ موڑ لیا؟ کیا آپ کو میری طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچی ہے؟ انہوں نے فرمایا بخدا ایسا نہیں ہے، البتہ میں نے آپ کے بارے میں ایک خواب دیکھا ہے جو مجھے برا لگا ہے۔ انہوں نے کہا آپ نے کیا دیکھا ہے؟ فرمایا کہ میں نے آپ کا ہاتھ گردن کے ساتھ بندھا ہوا دیکھا ہے انصار کے ایک آدمی کے دروازے پر جس کا نام ''ابوالحشر'' ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے بہترین خواب دیکھا ہے، اللہ تعالیٰ نے میرے لیے میرے دین کو قیامت تک جمع رکھا ہے۔

(۳۱۱۳۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ : أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لأَبِيهَا : إِنِّي رَأَيْت فِي النَّوْمِ

كَأَنَّ قَمَرًا وَقَعَ فِي حُجْرَتِي حَتَّى ذَكَرَتْ ثَلاَثَ مِرار ، فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ :إنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكِ ، دُفِنَ فِي بَيْتِكَ خَيْرُ أَهْلِ الأَرْضِ :ثَلاثَةٌ. (طبرانی ۱۲۷)

(۳۱۱۳۷) حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد ماجد سے عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ چاند میری گود میں گر گیا ہے، یہ بات انہوں نے تین مرتبہ بیان کی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اگر تیرا خواب سچا ہوا تو تیرے گھر میں روئے زمین کے تین بہترین آدمی دفن ہوں گے۔

(۳۱۱۳۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ :أَنَّ رَجُلاً أَتَى أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ :إنِّي رَأَيْت فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَبُولُ دَمًا ، قَالَ :أَرَاك تَأْتِي امْرَأَتَكَ وَهِيَ حَائِضٌ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَاتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَعُدْ.

(۳۱۱۳۸) حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے خواب میں دکھائی دیا ہے کہ مجھے پیشاب میں خون آ رہا ہے، آپ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ تو اپنی بیوی کے پاس حالتِ حیض میں آتا ہے، اس نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈر اور آئندہ ایسا نہ کرنا۔

(۳۱۱۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَتَى رَجُلٌ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ :إنِّي رَأَيْت فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أُجْرِي ثَعْلَبًا ، قَالَ :أَنْتَ رَجُلٌ كَذُوبٌ ، فَاتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَعُدْ.

(۳۱۱۳۹) حضرت عامر سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں لومڑی دوڑا رہا ہوں، آپ نے فرمایا کہ تم جھوٹے آدمی ہو اللہ سے ڈرو اور آئندہ ایسا نہ کرنا۔

(۳۱۱۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ لأَبِي بَكْرٍ :إنِّي رَأَيْت فِي الْمَنَامِ بَقَرًا يُنْحَرْنَ حَوْلِي ، قَالَ :إنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاك قُتِلَتْ حَوْلَك فِئَةٌ!.

(۳۱۱۴۰) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے اردگرد بہت سی گائیں ذبح کی جا رہی ہیں، آپ نے فرمایا کہ اگر تیرا خواب سچا ہوا تو تیرے گرد ایک جماعت قتل کی جائے گی۔

(۷) ما عبّره عمر رضي الله عنه مِنَ الرُّؤيا

وہ تعبیرات جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی ہیں

(۳۱۱۴۱) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادة ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، أَوْ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:أَيُّهَا النَّاسُ!إنِّي رَأَيْت دِيكًا أَحْمَرَ نَقَرَنِي نَقْرَتَيْنِ، وَلاَ أُرَى ذَلِكَ إلاَّ حُضُورَ أَجَلِي.

(مسلم ۳۹۷۔ احمد ۴۸)

(۳۱۱۴۱) حضرت معدان بن طلحہ یعمری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یا راوی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جمعے کے دن خطبہ دیا اور حمد وثنا کے بعد فرمایا اے لوگو! میں نے ایک سرخ مرغ خواب میں دیکھا ہے کہ اس نے مجھے دو مرتبہ چونچ ماری ہے، اور مجھے اس کی تعبیر یہی سمجھ میں آتی ہے کہ میری موت کا وقت قریب آ گیا ہے۔

(۳۱۱٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ السَّعْدِيِّ، قَالَ: حَجَجْت الْعَامَ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ عُمَرُ ، قَالَ : فَخَطَبَ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْت كَأَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي نَقْرَتَيْنِ ، أَوْ ثَلاثًا.

(۳۱۱۴۲) حضرت جاریہ بن قدامہ سعدی روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جس سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا اس سال میں نے حج کیا، فرماتے ہیں کہ آپ نے خطبے میں فرمایا تھا کہ میں نے ایک مرغ دیکھا ہے جس نے مجھے دو یا تین مرتبہ چونچ ماری ہے۔

(۳۱۱٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ : إِنِّي رَأَيْت الْبَارِحَةَ دِيكًا نَقَرَنِي وَرَأَيْته يُجْلِيه النَّاسُ عَنِّي ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلاَّ ثَلاَثًا حَتَّى قَتَلَهُ عَبْدُ الْمُغِيرَةِ : أَبُو لُؤْلُؤَةَ. (بیهقی ۲۳۲)

(۳۱۱۴۳) حضرت عبداللہ بن حارث خزاعی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا کہ آپ اپنے خطبہ میں فرما رہے تھے کہ میں نے گزشتہ رات ایک مرغ کو دیکھا کہ اس نے مجھے ٹھونگ ماری ہے اور میں نے دیکھا کہ لوگ اس کو مجھ سے دور کر رہے ہیں، آپ اس کے بعد تین روز نہیں ٹھہرے کہ آپ کو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولؤلؤ نے شہید کر دیا۔

(۳۱۱٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ ، فَرَأَيْته لاَ يَنْظُرُنِي ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ مَا شَأْنِي ؟ قَالَ : أَلَسْت الَّذِي تُقَبِّلُ وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قُلْتُ : وَالَّذِي بَعَثَك بِالْحَقِّ لاَ أُقَبِّلُ بَعْدَهَا وَأَنَا صَائِمٌ.

(۳۱۱۴۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، میں نے دیکھا کہ آپ مجھے دیکھ نہیں رہے تھے،، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری یہ کیسی حالت ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم وہی نہیں ہو جو روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لیتا ہے؟ میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں آج کے بعد روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ نہیں لوں گا۔

(۳۱۱٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ : أَنَّ قَاضِيًا مِنْ قُضَاةِ أَهْلِ الشَّامِ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، رَأَيْت رُؤْيَا أَفْظَعَتْنِي ، قَالَ مَا هِيَ ؟ قَالَ : رَأَيْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يَقْتَتِلاَنِ وَالنُّجُومَ مَعَهُمَا نِصْفَيْنِ ، قَالَ : فَمَعَ أَيِّهِمَا كُنْت ، قَالَ : مَعَ الْقَمَرِ عَلَى الشَّمْسِ ، فَقَالَ عُمَرُ : وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً ، قَالَ : فَانْطَلِقْ فَوَاللهِ لاَ تَعْمَلُ لِي عَمَلاً أَبَدًا.

(۳۱۱۴۵) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ مجھ سے بہت سے لوگوں نے بیان کیا کہ شام کے قاضیوں میں سے ایک قاضی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور عرض کیا اے امیر المومنین! میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے گھبراہٹ میں ڈال دیا، آپ نے فرمایا کیا خواب ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے سورج اور چاند کو آپس میں جنگ کرتے ہوئے دیکھا جبکہ ستارے بھی آدھے آدھے ان کے ساتھ تھے، آپ نے فرمایا کہ تم کس کے ساتھ تھے؟ اس نے کہا چاند کے ساتھ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً'' (اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے پس ہم نے رات کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو روشن بنا دیا) آپ نے فرمایا: چلے جاؤ، خدا کی قسم تم کبھی میرے لیے کام نہ کرو گے!۔

(۳۱۱۴۶) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ فِي مَنَامِي دِيكًا أَحْمَرَ نَقَرَنِي عَلَى مَعْقِدِ إِزَارِي ثَلاَثَ نَقَرَاتٍ ، فَاسْتَعْبَرْتُهَا أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ ، فَقَالَتْ : إِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ ، قَتَلَكَ رَجُلٌ مِنَ الْعَجَمِ.

(۳۱۱۴۶) حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک سرخ مرغ کو دیکھا ہے کہ اس نے میرے ازار باندھنے کی جگہ میں تین ٹھونگیں ماری ہیں، میں نے اسماء بنت عمیس سے اس کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر آپ کا خواب سچا ہوا تو ایک عجمی آدمی آپ کو قتل کرے گا۔

(۸) بابٌ

باب

(۳۱۱۴۷) حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبِيدَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرُّؤْيَا عَلَى ثَلاَثَةٍ : مِنْهَا تَخْوِيفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ بِهِ ابْنَ آدَمَ ، وَمِنْهُ الأَمْرُ يُحَدِّثُ بِهِ نَفْسَهُ فِي الْيَقَظَةِ فَيَرَاهُ فِي الْمَنَامِ ، وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (ابن ماجہ ۳۹۰۷۔ ابن حبان ۶۰۴۲)

(۳۱۱۴۷) حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں، بعض خواب شیطان کی طرف سے ڈرانے کے لیے ہوتے ہیں، اور بعض وہ معاملات ہوتے ہیں جن کو آدمی بیداری میں سوچتا ہے تو وہ خواب میں نظر آجاتے ہیں، اور بعض خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔

(۳۱۱۴۸) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الرُّؤْيَا ثَلاَثٌ : فَالْبُشْرَى مِنَ اللهِ ، وَحَدِيثُ النَّفْسِ ، وَتَخْوِيفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا تُعْجِبُهُ ، فَلْيَقُصَّهَا إِنْ شَاءَ ، وَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلاَ يَقُصَّهُ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ يُصَلِّي.

(بخاری ۷۰۱۷۔ مسلم ۱۷۷۳)

(۳۱۱۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں، بعض خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہوتے ہیں، اور بعض خواب دل کی باتیں ہوتی ہیں، اور بعض خواب شیطان کی طرف سے ڈرانے کے لیے ہوتے ہیں، جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے تو اس کو چاہیے کہ بیان کردے اگر اس کا جی چاہے، اور جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کو نہ بتائے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھ لے۔

(۳۱۱۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الرُّؤْيَا ثَلاَثَةٌ : حُضُورُ الشَّيْطَانِ ، وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِالنَّهَارِ فَيَرَاهُ بِاللَّيْلِ ، وَالرُّؤْيَا الَّتِي هِيَ الرُّؤْيَا.

(۳۱۱۴۹) حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خواب تین طرح کے ہیں، بعض خواب شیطان کے آنے کی وجہ سے ہوتے ہیں، اور بعض اوقات آدمی دن کے وقت اپنے دل سے باتیں کرتا ہے تو اسی کو رات میں دیکھتا ہے، اور بعض حقیقی خواب ہوتے ہیں۔

(۹) ما ذُكِر عن عثمان رضى الله عنه فِي الرّؤيا

وہ روایات جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے خواب کے بارے میں مروی ہیں

(۳۱۱۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُد ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أُمِّ هِلاَلٍ بِنْتِ وَكِيعٍ ، عَنِ امْرَأَةِ عُثْمَانَ ، قَالَتْ : أَغْفَى عُثْمَان ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ قَالَ : إِنَّ الْقَوْمَ يَقْتُلُونَنِي ، قُلْتُ : كَلاَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : إِنِّي رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ، قَالَ : فَقَالُوا : أَفْطِرْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ ، أَوْ قَالَ : إِنَّك تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ.

(۳۱۱۵۰) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر ہلکی سی نیند طاری ہوئی، جب آپ بیدار ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ لوگ مجھے قتل کردیں گے۔ میں نے عرض کیا ہرگز نہیں اے امیر المومنین! آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے وہ فرمارہے تھے کہ آج رات ہمارے پاس افطاری کرو، یا یہ فرمایا کہ آپ آج رات ہمارے پاس افطاری کریں گے۔

(۳۱۱۵۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ عُثْمَانَ أَصْبَحَ يُحَدِّثُ النَّاسَ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ : يَا عُثْمَان أَفْطِرْ عِنْدَنَا ، فَأَصْبَحَ صَائِماً وَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ.

(۳۱۱۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صبح کے وقت لوگوں کے سامنے یہ بات بیان فرمارہے تھے کہ میں نے آج رات خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ نے فرمایا اے عثمان! ہمارے پاس افطاری کرو، آپ نے روزہ

رکھا اور اسی دن شہید ہو گئے۔

(۱۰) ما ذُكِر عن أبي هريرة رضي الله عنه فِي الرّؤيا

وہ روایت جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے خواب کے بارے میں نقل کی گئی ہے

(۳۱۱۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أُحِبُّ الْقَيْدَ فِي الْمَنَامِ ، وَأَكْرَهُ الْغُلَّ ، الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :اللَّبَنُ فِي الْمَنَامِ الْفِطْرَةُ.

(۳۱۱۵۲) حضرت محمد رحمہ اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں خواب میں بیڑیوں کو پسند کرتا ہوں اور گلے کے طوق کو ناپسند کرتا ہوں، کیونکہ بیڑی دین میں ثابت قدمی کی علامت ہے، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خواب میں دودھ فطرت ہے۔

(۱۱) رؤيا عائشة رضي الله عنها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خواب

(۳۱۱۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :رَأَيْتُنِي عَلَى تَلٍّ كَأَنَّ حَوْلِي بَقَرًا تُنْحَر ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ :إِنِ اسْتَطَعْتِ أَنْ لاَ تَكُونِي أَنْتِ هِيَ فَافْعَلِي ، قَالَ :فَابْتُلِيت بِذَلِكَ رَحِمَهَا اللَّهُ.

(۳۱۱۵۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو خواب میں ایک ٹیلے پر دیکھا اور میرے گرد بہت سی گائیں ذبح کی جارہی تھیں، حضرت مسروق نے فرمایا اگر آپ کے اندر طاقت ہے کہ آپ وہ نہ ہو تو ایسا ضرور کریں، لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں مبتلا ہو گئیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

(۳۱۱۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنَّهَا قَتَلَتْ جَانًّا ، فَأُتِيَتْ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ ، فَقِيلَ لَهَا :أَمَا وَاللهِ لَقَدْ قَتَلْتِ مُسْلِمًا ، قَالَتْ :فَلِمَ يَدْخُلُ عَلَيَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقِيلَ لَهَا :مَا يَدْخُلُ عَلَيْكِ إِلاَّ وَعَلَيْكِ ثِيَابُكِ ، فَأَصْبَحَتْ فَزِعَةً وَأَمَرَتْ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، فَجعلت فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۱۱۵۴) حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انھوں نے ایک سانپ کو قتل کر دیا، چنانچہ ان سے خواب میں کہا گیا بخدا تم نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے، آپ نے فرمایا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے حجروں میں کیوں داخل ہوا تھا؟ ان سے کہا گیا کہ وہ آپ کے پاس اسی وقت آتا ہے جب آپ اپنے کپڑوں میں ہوتی ہیں، چنانچہ آپ گھبرا

کرائیں اور بارہ ہزار اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا حکم فرمایا۔

(۱۲) رؤيا خزيمة بنِ ثابتٍ رضى الله عنه

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے خواب

(۳۱۱۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّهُ رَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهُ يَسْجُدُ عَلَى جَبِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الرُّوحَ لَيَلْقَى الرُّوحَ، أَوْ قَالَ :الرُّوحُ يَلْقَى الرُّوحَ ، شَكَّ يَزِيدُ ، فَأَقْنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَسَجَدَ مِنْ خَلْفِهِ عَلَى جَبِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۱۱۵۵) حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی مبارک پر سجدہ کر رہے ہیں، چنانچہ انہوں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا بے شک روح البتہ روح سے ملا کرتی ہے، یا فرمایا کہ روح روح سے ملتی ہے، یزید راوی کو شک ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سر کو جھکایا اور ان کو سجدے کا حکم دیا، پس انہوں نے آپ کے پیچھے سے آپ کی مبارک پیشانی پر سجدہ کر لیا۔

(۳۱۱۵۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ :أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ قَالَ لأَبِي بَكْرٍ :رَأَيْت فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَفْتِلُ شَرِيطًا وَأَضَعُهُ إِلَى جَنْبِي وَنَقَدٌ يَأْكُلُهُ ، قَالَ :تَزَوَّجُ امْرَأَةً ذَاتَ وَلَدٍ يَأْكُلُ كَسْبَكَ. قَالَ :وَرَأَيْت ثَوْرًا خَرَجَ مِنْ جُحْرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ يَعُودُ فِيهِ ، قَالَ :هَذِهِ الْعَظِيمَةُ تَخْرُجُ مِنْ فِي الرَّجُلِ فَلاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَرُدَّهَا ، قَالَ :وَرَأَيْت كَأَنَّهُ قِيلَ :الدَّجَّالُ يَخْرُجُ ، فَجَعَلْتُ أَتَقَحَّمُ الْجُدُرَ ، فَالْتَفَتّ خَلْفِي فَفُرِجَتْ لِي الأَرْضُ فَدَخَلْتهَا ، قَالَ :تُصِيبُك قُحَمٌ فِي دِينِكَ ، وَالدَّجَّالُ عَلَى إِثْرِكَ قَرِيبًا.

(۳۱۱۵۶) حضرت علی بن زید رحمہ اللہ اور ابو عمران جونی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں رسّی بٹ رہا ہوں اور میں نے رسّی بٹ کر اپنے پہلو میں رکھ دی، اور چھوٹی بھیڑیں اسے کھا رہی ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ایک لڑکے والی عورت سے شادی کرو گے جو تمہارا مال کھا جائے گی، انہوں نے عرض کیا کہ میں نے ایک بیل کو دیکھا کہ ایک سوراخ سے نکلا لیکن پھر وہ اس کے اندر نہ جا سکا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ بڑا بول ہے جو آدمی کے منہ سے نکلتا ہے لیکن وہ اس کو واپس لے جانے کی طاقت نہیں رکھتا، انہوں نے عرض کیا کہ میں نے یہ دیکھا کہ گویا کہا جا رہا ہے کہ دجال نکل رہا ہے، میں دیواروں کے پیچھے چھپنے لگا، اچانک میں نے اپنے پیچھے دیکھا کہ میرے لیے زمین پھٹ گئی ہے،

چنانچہ میں اس میں داخل ہو گیا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تجھے تیرے دین میں مشکلات پیش آئیں گی اور دجال تیرے بعد عنقریب آ جائے گا۔

(۳۱۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَأْكُلُ تَمْرًا ، فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ :إِنِّي رَأَيْتُكَ تَأْكُلُ تَمْرًا وَهُوَ حَلاَوَةُ الإِيمَانِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

(۳۱۱۵۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ چھوہارے کھا رہے ہیں، چنانچہ میں نے ان کو خط لکھا کہ میں نے آپ کو چھوہارے کھاتے ہوئے دیکھا ہے، اور اس کی تعبیر ان شاء اللہ تعالیٰ حلاوتِ ایمان ہے۔

(۳۱۱۵۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدَوِيِّ ،قَالَ :رَأَيت فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَرَى عَجُوزًا كَبِيرَةً عَوْرَاءَ الْعَيْنِ وَالأُخْرَى قَدْ كَادَتْ تَذْهَبُ عَلَيْهَا مِنَ الزَّبَرْجَدِ ، وَمِنَ الْحِلْيَةِ شَيْءٌ عَجَبٌ ، قَالَ :قُلْتُ :مَا أَنْتِ ؟ قَالَتْ :الدُّنْيَا ، قُلْتُ :أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكَ، قَالَتْ :إِنْ سَرَّكَ أَنْ يُعِيذَكَ الله مِنْ شَرِّي فَأَبْغِضِ الدِّرْهَمَ.

(۳۱۱۵۸) حضرت حمید بن ھلال حضرت علاء بن زیاد عدوی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے خواب میں ایک بڑھیا کو دیکھا جس کی آنکھ کانی تھی، اور دوسری آنکھ بھی ختم ہونے کے قریب تھی۔ اس پر زبرجد اور خوبصورت ترین زیور تھا، فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا تو کون ہے؟ کہنے لگی میں دنیا ہوں، میں نے کہا: میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، کہنے لگی کہ اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے میرے شر سے نجات دے تو درہم سے نفرت کرو۔

(۳۱۱۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الأَشْرِبَةِ ، فَقَالَ :بَيْنَ شَارِبٍ وَتَارِكٍ.

(۳۱۱۵۹) حضرت فضیل بن غزوان سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن قاسم نے مجھ سے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں نے آپ سے شرابوں کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا بعض لوگ ان کے پینے والے ہیں اور بعض ان کو چھوڑنے والے ہیں۔

(۳۱۱۶۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ :قِيلَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ :إِنَّ فُلاَنًا يُضْحِكُ ، قَالَ :وَلِمَ لاَ يَضْحَكُ ، فَقَدْ ضَحِكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ ، حُدِّثْت أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ :ضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ ضَحِكًا مَا رَأَيْته ضَحِكَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ ، قَالَ مُحَمَّدٌ :وَقَدْ عَلِمْت مَا الرُّؤْيَا ، وَمَا تَأْوِيلُهَا ، رَأَى كَأَنَّ رَأْسَهُ قُطِعَ ، قَالَ :فَذَهَبَ يَتْبَعُهُ ، فَالرَّأْسُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّجُلُ يُرِيدُ أَنْ يَلْحَقَ بِعَمَلِهِ عَمَلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لاَ يُدْرِكُهُ.

(۳۱۱۶۰) حضرت جریر بن حازم سے روایت ہے کہ محمد بن سیرین ولیٹھیڈ سے کہا گیا کہ فلاں آدمی ہنستا ہے، آپ نے فرمایا وہ کیوں نہ ہنسے؟ جبکہ اس سے بہترین ذات ہنسی ہے، مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کا خواب سن کر اس قدر ہنسے کہ میں نے آپ کو اس سے زیادہ کسی چیز پر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا، محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے علم ہے کہ کیا خواب تھا اور اس کی کیا تعبیر ہے؟ اس آدمی نے دیکھا کہ اس کا سر قلم کر دیا گیا، اور وہ اس کے پیچھے پیچھے جا رہا ہے، تو سر سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آدمی چاہتا ہے کہ اپنے عمل کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پا لے لیکن وہ آپ کو نہیں پا سکتا۔

(۳۱۱۶۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِی ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِیَّ ، أَوْ أَنَسًا قَالَ : رَأَیْتُ فِی الْمَنَامِ كَأَنِّی أَخَذْت جَوَادَّ كَثِیرَةً فَسَلَكْتُهَا حَتَّى انْتَهَیْت إِلَى جَبَلٍ ، فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوْقَ الْجَبَلِ ، وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ وَجَعَلَ یُومِءُ بِیَدِهِ إِلَى عُمَرَ ، فَقُلْتُ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَیْهِ رَاجِعُونَ ، مَاتَ وَاللهِ عُمَرُ ، فَقُلْتُ : أَلاَ تَكْتُبُ بِهِ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : مَا كُنْت أَنْعَى إِلَى عُمَرَ نَفْسَهُ.

(۳۱۱۶۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یا خود حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بہت سے راستوں پر چلا یہاں تک کہ ایک پہاڑ کے پاس پہنچا، میں نے دیکھا کہ پہاڑ کے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ کے پہلو میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، میں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون، واللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو فوت ہو گئے، میں نے کہا کیا آپ یہ خواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لکھ کر نہیں بھیج دیتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انہی کی وفات کی خبر نہیں سناتا۔

(۳۱۱۶۲) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِیرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَأَى رُؤْیَا : كَأَنَّ مَلَكًا انْطَلَقَ بِهِ إِلَى النَّارِ ، فَلَقِیَهُ مَلَكٌ آخَرُ وَهُوَ یَزَعُهُ ، فَقَالَ : لَمْ تُرَعْ ، هَذَا نِعْمَ الرَّجُلُ لَوْ كَانَ یُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ ، قَالَ : فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ یُطِیلُ الصَّلاَةَ بِاللَّیْلِ ، قَالَ : وَقَدِ انْتَهَى بِی إِلَى جَهَنَّمَ وَأَنَا أَقُولُ : أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ ، فَإِذَا هِیَ ضَیِّقَةٌ كَالْبَیْتِ أَسْفَلُهُ وَاسِعٌ وَأَعْلاَهُ ضَیِّقٌ ، وَإِذَا رِجَالٌ مِنْ قُرَیْشٍ أَعْرِفُهُمْ مُنَكَّسُونَ بِأَرْجُلِهِمْ.

(بخاری ۱۱۵۶۔ مسلم ۱۹۲۸)

(۳۱۱۶۲) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ ان کو دوزخ کی طرف لے کر چلا، اس کو دوسرا فرشتہ ملا اور وہ اس فرشتے کو منع کرنے لگا، اور اس نے مجھ سے کہا آپ ڈریئے نہیں، یہ شخص کیا ہی بہترین آدمی ہے اگر رات کا کچھ حصہ نماز پڑھا کرے، راوی فرماتے ہیں کہ آپ اس کے بعد رات کو لمبی لمبی نمازیں پڑھتے تھے، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ وہ مجھے جہنم کے قریب لے گیا اور میں کہہ رہا تھا کہ میں آگ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، میں نے دیکھا کہ وہ ایک کمرے کی مانند ہے، جس کا نچلا حصہ کشادہ اور اوپر کا حصہ تنگ ہو، اور میں نے دیکھا کہ قریش کے بہت سے آدمی اوندھے منہ اس میں پڑے ہیں

جن کو میں پہچانتا ہوں۔

(۱۳) ما حفظت فیمن عَبَّر مِن الفقهاءِ

وہ روایات جو مجھے فقہاء کے خوابوں کی تعبیر دینے کے بارے میں یاد ہیں

(۳۱۱۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يَقُولُ : إِنَّمَا حَمَلَنِي عَلَى مَجْلِسِي هَذَا أَنِّي رَأَيْت كَأَنِّي أَقْسِمُ رَيْحَانًا بَيْنَ النَّاسِ ، فَذَكَرْت ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ ، فَقَالَ : إِنَّ الرَّيْحَانَ لَهُ مَنْظَرٌ وَطَعْمُهُ مُرٌّ.

(۳۱۱۶۳) حضرت سفیان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم تیمی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے میری اس مجلس پر اس بات نے مجبور کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں لوگوں میں ''ریحان'' پھول تقسیم کر رہا ہوں، میں نے یہ خواب ابراہیم نخعی سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ریحان کی صورت بہت خوشنما ہوتی ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔

(۳۱۱۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شِبْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ﴾ قَالَ: عِبَارَةُ الرُّؤْيَا.

(۳۱۱۶۴) حضرت مجاہد سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ﴿وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الأَحَادِيثِ﴾ سے مراد خوابوں کی تعبیر ہے۔

(۳۱۱٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَان ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ : أَنَّهُ سَمِعَ قَوْمًا يَذْكُرُونَ رُؤْيَا وَهُوَ يُصَلِّي ، فَلَمَّا انْصَرَفَ سَأَلَهُمْ عنها فَكَتَمُوهُ ، فَقَالَ : أَمَا أَنَّهُ جَاءَ تَأْوِيلُ رُؤْيَا يُوسُفَ بَعْدَ أَرْبَعِينَ . يَعْنِي : سَنَةً.

(۳۱۱۶۵) حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز پڑھتے ہوئے کچھ لوگوں کو خواب بیان کرتے ہوئے سنا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ان سے اس خواب کے بارے میں پوچھا، انہوں نے چھپالیا، آپ نے فرمایا: خبردار یوسف علیہ السلام کے خواب کی تعبیر چالیس سال بعد ظاہر ہوئی۔

(۳۱۱٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ مُحَمَّدًا ، قَالَ : رَأَيْتُ كَأَنِّي آكُلُ خَبِيصًا فِي الصَّلاَةِ ؟ فَقَالَ : الْخَبِيصُ حَلاَلٌ ، وَلاَ يَحِلُّ لَكَ الأَكْلُ فِي الصَّلاَةِ ، فَقَالَ لَهُ : تُقَبِّلُ امْرَأَتَكَ وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : فَلاَ تَفْعَلْ.

(۳۱۱۶۶) حضرت ایوب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین سے سوال کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں نماز میں ''خبیص'' نامی حلوا کھا رہا ہوں، آپ نے فرمایا خبیص حلال ہے، لیکن تمہارے لیے نماز میں کھانا حلال نہیں ہے، آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم روزے میں اپنی بیوی کا بوسہ لیتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو۔

(۳۱۱٦٧) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ رُؤْيَا يُوسُفَ

وَتَأْوِيلِهَا أَرْبَعُونَ سَنَةً.

(۳۱۱۶۷) حضرت ابوعثمان حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب اور اس کی تعبیر کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے۔

(۳۱۱۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانُوا إِذَا رَأَى أَحَدُهُمْ مَا يَكْرَهُ ، قَالَ :أَعُوذُ بِمَا عَاذَتْ بِهِ مَلاَئِكَةُ اللهِ وَرَسُولُهُ مِنْ شَرِّ مَا رَأَيْت فِي مَنَامِي أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ شَيْءٌ أَكْرَهُهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۳۱۱۶۸) حضرت عبداللہ بن عون حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب سلف صالحین خواب میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو یہ دعا کرتے کہ میں پناہ چاہتا ہوں اس ذات کی جس کی پناہ میں ہے اللہ کے فرشتے اور اس کے رسول اور اس خواب کے شر سے جو میں نے دیکھا ہے، اس بات سے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں کوئی ایسا نقصان پہنچے جس کو میں ناپسند کرتا ہوں۔

(۳۱۱۶۹) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ أَبِي السُّمَيْطِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ رَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَعَهُ سَيْفًا مُخْتَرِطَةً ، فَقَالَ :وَلَدٌ ذَكَرٌ ، قَالَ :انْدَقَّ السَّيْفُ ، قَالَ :يَمُوتُ.
قَالَ :وَسُئِلَ ابْنُ سِيرِينَ عَنِ الْحِجَارَةِ فِي النَّوْمِ ، فَقَالَ :قَسْوَةٌ.
وَسُئِلَ عَنِ الْخَشَبِ فِي النَّوْمِ ، فَقَالَ :نِفَاقٌ.

(۳۱۱۶۹) بکیر بن ابی السمیط رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جبکہ ان سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا تھا جس نے خواب میں دیکھا تھا کہ اس کے پاس تلوار ہے جس کو وہ نیام سے باہر نکال رہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مذکر اولاد ہے، اس آدمی نے کہا کہ پھر وہ تلوار ٹوٹ گئی، آپ نے فرمایا کہ وہ بچہ مر جائے گا۔
راوی فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے خواب میں پتھر دیکھنے کی تعبیر پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ سخت دلی ہے، اور ان سے خواب میں لکڑی دیکھنے کی تعبیر پوچھی گئی تو فرمایا کہ نفاق ہے۔

(۳۱۱۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ رَأَى ضَوْئًا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ، فَقَالَ :لَوْ كَانَ هَذَا خَيْرًا نَظَرَ إِلَيْهِ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۱۱۷۰) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے درمیانی شب میں روشنی دیکھی، آپ نے فرمایا کہ اگر یہ بھلائی کی چیز ہوتی تو اس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ضرور دیکھتے۔

(۳۱۱۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ :قَالَ صِلَةُ بْنُ أَشْيَمَ :رَأَيْت فِي النَّوْمِ كَأَنِّي فِي رَهْطٍ ، وَكَانَ رَجُلٌ خَلْفِي مَعَهُ السَّيْفُ شَاهِرُهُ ، قَالَ :كُلَّمَا أَتَى عَلَى أَحَدٍ مِنَّا ضَرَبَ رَأْسَهُ فَوَقَعَ ، ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَعُودُ كَمَا كَانَ ، قَالَ :فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ مَتَى يَأْتِي عَلَيَّ فَيَصْنَعُ بِي ذَاكَ ، قَالَ :فَأَتَى

عَلَيَّ فَضَرَبَ رَأْسِي فَوَقَعَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إلَى رَأْسِي حِينَ أَخَذْته أَنْفُضُ عَنْ شَفَتَيَّ التُّرَابَ ، ثُمَّ أَخَذْته فَأَعَدْته كَمَا كَانَ.

(۳۱۱۷۱) حضرت حمید بن ہلال صلہ بن اُشیم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک جماعت کے درمیان ہوں اور میرے پیچھے ایک آدمی تلوار سونتے کھڑا ہے، جب بھی وہ ہم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اس کا سر قلم کر دیتا ہے تو وہ سر گر جاتا ہے، پھر وہ مقتول بیٹھ جاتا ہے اور پہلے کی طرح دوبارہ درست ہو جاتا ہے، فرماتے ہیں کہ میں انتظار کرنے لگا کہ میرے پاس کب آتا ہے اور میرے ساتھ کیا کرتا ہے؟ چنانچہ وہ میرے پاس آیا اور میرے سر پر مارا تو میرا سر گر پڑا، گویا کہ میں اب بھی اپنے سر کو دیکھ رہا ہوں کہ میں نے اپنا سر پکڑا اور میں اپنے ہونٹوں سے مٹی جھاڑ رہا تھا، پھر میں نے اپنا سر پکڑ کر پہلے کی طرح دوبارہ اس کی جگہ رکھ کر درست کر لیا۔

(۳۱۱۷۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : قَالَ صِلَةُ : رَأَيْت أَبَا رِفَاعَةَ بَعْدَ مَا أُصِيبَ فِي النَّوْمِ عَلَى نَاقَةٍ سَرِيعَةٍ ، وَأَنَا عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ قَطُوفٍ ، وَأَنَا آخِذ عَلَى أَثَرِهِ ، قَالَ : فَيُعَوِّجُهَا عَلَي، فَأَقُولُ : الآنَ أُسْمِعُهُ الصَّوْتَ ، فَسَرَّحهَا ، وَأَنَا أَتْبَعُ أَثَرَهُ ، قَالَ : فَأَوَّلْت رُؤْيَايَ آخُذُ طَرِيقَ أَبِي رِفَاعَةَ وَأَنَا أُكُدُّ الْعَمَلَ بَعْدَهُ كَدًّا. (حاکم ۴۳۲)

(۳۱۱۷۲) حضرت حمید بن ہلال سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے حضرت رفاعہ کو ان کے قتل ہونے کے بعد خواب میں دیکھا کہ ایک تیز رفتار اونٹنی پر سوار ہیں اور میں ایک سست رفتار چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے والے اونٹ پر سوار ہوں اور ان کے پیچھے پیچھے چلا جا رہا ہوں وہ میری طرف اونٹنی کو موڑ لیتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ اب میں ان کو آواز سنا سکتا ہوں، پھر انہوں نے اونٹنی کو چلا دیا ہے اور میں ان کے پیچھے پیچھے چل رہا ہوں، فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے خواب کی یہ تعبیر لی کہ ابو رفاعہ کے راستہ پر چلوں گا اور میں ان کے بعد کام کرنے میں خوب کوشش کروں گا۔

(۳۱۱۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ : أَنَّ أَبَا ثَامِرٍ رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ : وَيْلٌ لِلْمُتَسَمِّنَاتِ مِنْ فَتْرَةٍ فِي الْعِظَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۱۱۷۳) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ ابو ثامر نے خواب میں دیکھا کہ ہلاکت ہے اپنے جسم کو موٹا کرنے والی عورتوں کے لیے قیامت کے بڑے بڑے کاموں میں کمزوری کی۔

تم كتاب الرؤيا والحمد لله رب العالمين (وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم)

(کتاب الرؤیا مکمل ہوئی) (والحمد لله رب العلمين)

كِتَابُ الأمراءِ

(۱) ما ذكر مِن حديثِ الأمراءِ والدّخولِ عليهم

وہ روایات جو امراء کی باتوں اور ان کے درباروں میں داخل ہونے کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(۳۱۱۷۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ :دَخَلَ شَقِيقٌ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ :مَا اسْمُك ؟ قَالَ :مَا بَعَثَ إِلَيَّ الأَمِيرُ حَتَّى عَلِمَ اسْمِي ، قَالَ :أُرِيدُ أَنْ أَسْتَعِينَ بِكَ عَلَى بَعْضِ عَمَلِي ، قَالَ :فَقَالَ :أَمَا إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ نَفْسِي ، فَاسْتَعْفَاهُ فَأَعْفَاهُ ، قَالَ :فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ قَامَ وَهُوَ يَقُولُ :هَكَذَا يَتَعَاشَى ، قَالَ : فَقَالَ الْحَجَّاجُ :سَدِّدُوا الشَّيْخَ ، سَدِّدُوا الشَّيْخَ.

(۳۱۱۷۴) حضرت حسین بن علی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ عبدالملک نے فرمایا کہ شقیق ؒ حجاج کے پاس تشریف لائے، حجاج نے کہا آپ کا نام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ امیر نے میرا نام جاننے سے پہلے مجھے نہیں بلایا، حجاج نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ سے اپنے بعض کاموں میں مدد لوں، راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تیرے پاس اپنی جان کا خوف ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے کام سے معذرت چاہی اور حجاج نے ان کی معذرت قبول کر لی، راوی فرماتے ہیں کہ جب وہ اس کے پاس سے نکلے تو کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ یہ اسی طرح بتکلف اندھا بنتا رہے گا، راوی کہتے ہیں کہ حجاج نے کہا: شیخ کو سیدھا کرو، شیخ کو سیدھا کرو۔

(۳۱۱۷۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ :بَعَثَ ابْنُ أَوْسَطَ بِالشَّعْبِيِّ إِلَى الْحَجَّاجِ وَكَانَ عَامِلاً عَلَى الرَّيِّ ، قَالَ :فَأُدْخِلَ عَلَى ابْنِ أَبِي مُسْلِمٍ وَكَانَ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ لَطِيفًا ، قَالَ :فَعَذَلَهُ ابْنُ أَبِي مُسْلِمٍ ، وَقَالَ : إِنِّي مُدْخِلُك عَلَى الأَمِيرِ فَإِنْ ضَحِكَ فِي وَجْهِكَ فَلاَ تَضْحَكَنَّ ، قَالَ :فَأُدْخِلَ عَلَيْهِ.

(۳۱۱۷۵) حضرت ابن ابجر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن اوسط نے شعبی رحمہ اللہ کو حجاج کے پاس بھیجا جبکہ وہ رے کا گورنر تھا راوی فرماتے ہیں کہ ان کو ابن ابی مسلم کے پاس پہنچایا گیا، ان دونوں کے درمیان خوشگوار تعلقات تھے، ابن ابی مسلم نے ان کو ملامت کی اور کہا کہ میں آپ کو امیر کے پاس پہنچاتا ہوں اگر امیر تیرے سامنے ہنسے تو تم مت ہنسنا، راوی کہتے ہیں اس کے بعد ان کو حجاج کے پاس پہنچایا گیا۔

(۳۱۱۷۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ النَّخَعِ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : كَانَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مُسْتَخْفٍ عِنْدَ أَبِيك زَمَنَ الْحَجَّاجِ فَأَخْرَجَهُ أَبُوكَ فِي صُنْدُوقٍ إِلَى مَكَّةَ.

(۳۱۱۷۶) قبیلہ نخع کے ایک بزرگ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ان سے فرمایا کہ حجاج کے زمانے میں سعید بن جبیر رحمہ اللہ تیرے باپ کے پاس روپوش تھے، آپ کے والد ان کو ایک صندوق میں ڈال کر مکہ مکرمہ لے گئے۔

(۳۱۱۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ يَخْطُبُ : يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَعْزِمُ عَلَى مَنْ سَمَّانِي أَشْعَرَ بَرَكًا لَمَا قَامَ ، فَتَحَرَّجَ عَدِيٌّ مِنْ عَزْمَتِهِ ، فَقَامَ ، فَقَالَ لَهُ : إِنَّهُ لَذُو نَدَبَةِ الَّذِي يَقُومُ فَيَقُولُ : أَنَا الَّذِي سَمَّيْتُك ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : وَكَانَ هُوَ الَّذِي سَمَّاهُ.

(۳۱۱۷۷) حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ولید بن عقبہ نے خطبے کے دوران کہا اے اہل کوفہ! میں لازم کرتا ہوں اس شخص پر جس نے مجھے "سینے کے گھنے بالوں والا" کا نام دیا ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے، چنانچہ اس کے اس لازم کرنے سے پریشان ہو گئے، اور اس کو کہا کہ جو آدمی کھڑا ہو کر یہ اقرار کرے گا کہ میں نے آپ کو یہ نام دیا ہے وہ قتل کر دیا جائے گا، ابن عون فرماتے ہیں کہ عدی نے ہی اس کو یہ نام دیا تھا۔

(۳۱۱۷۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ : كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ ، قَالَ : فَخَرَجَ عَلِيٌّ مَرَّةً وَمَعَهُ عَقِيلٌ ، قَالَ : وَمَعَ عَقِيلٍ كَبْشٌ ، قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : عضَّ أَحَدُنَا بِذِكْرِهِ ، قَالَ : فَقَالَ عَقِيلٌ : أَمَّا أَنَا وَكَبْشِي فَلاَ.

(۳۱۱۷۸) عبد الملک بن ابجر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلے، ان کے ساتھ عقیل تھے اور عقیل کے ساتھ دنبہ تھا، راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے کسی کی برائی کی جا رہی ہے، حضرت عقیل نے فرمایا کہ میری اور میرے دنبہ کی تو بہر حال نہیں کی جا رہی۔

(۳۱۱۷۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُجَمِّعٍ ، قَالَ : دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَلَى الْحَجَّاجِ ، فَقَالَ لِجُلَسَائِهِ : إِذَا أَرَدْتُمْ أَنْ تَنْظُرُوا إِلَى رَجُلٍ يَسُبُّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ فَهَذَا عِنْدَكُمْ ، - يَعْنِي : عَبْدَ الرَّحْمَنِ - ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : مَعَاذَ اللهِ أَيُّهَا الأَمِيرُ أَنْ أَكُونَ أَسُبُّ عُثْمَانَ ، أَنَّهُ لَيَحْجُزُنِي عَنْ ذَلِكَ ثَلاَثُ آيَاتٍ فِي كِتَابِ اللهِ ، قَالَ اللَّهُ : ﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ

فَضْلاً مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ﴾ قَالَ : فَكَانَ عُثْمَان مِنْهُمْ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : ﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ ، فَكَانَ أَبِي مِنْهُمْ : ﴿وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالإِيمَانِ﴾ فَكُنْت مِنْهُمْ ، قَالَ : صَدَقْت.

(۳۱۱۷۹) حضرت مجمع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن ابی لیلی رحمہ اللہ حجاج کے پاس تشریف لائے تو حجاج نے اپنے ہم نشینوں سے کہا کہ اگر تم چاہو کہ اس آدمی کو دیکھ لو جو حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کو گالی دیتا ہے تو یہ عبدالرحمن تمہارے پاس ہیں ان کو دیکھ لو، حضرت عبدالرحمن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اے امیر! میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہوں، مجھے اس بات سے کتاب اللہ کی تین آیتیں روکتی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمَ الصَّادِقُونَ﴾ (ان ہجرت کرنے والے فقراء کے لیے جن کو ان کے شہروں اور اموال سے بے دخل کر دیا گیا، وہ تلاش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضاء، اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، وہی لوگ سچے ہیں) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں مین سے تھے، پھر آپ نے پڑھا ﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ (اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے جگہ پکڑی گھر میں اور ایمان میں) میرے والد ان لوگوں میں سے تھے۔ ﴿وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالإِيمَانِ﴾ (اور ان لوگوں کے لیے جو ان کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری بخشش فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی جو ہم سے پہلے ایمان لائے) میں ان لوگوں میں سے ہوں، حجاج نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔

(٣١١٨٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : مِمَّنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : مِنْ قَوْمٍ يُبْغِضُهُمُ النَّاسُ : مِنْ ثَقِيفٍ.

(۳۱۱۸۰) عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوجعفر محمد بن علی نے پوچھا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ان لوگوں میں سے جن سے لوگ نفرت کرتے ہیں، یعنی ثقیف سے۔

(٣١١٨١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ لِعَلِيٍّ : اكْتُبْ إِلَى هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ بِعَهْدِهِمَا إِلَى الْكُوفَةِ وَالْبَصْرَةِ ، يَعْنِي الزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ ، وَاكْتُبْ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِعَهْدِهِ إِلَى الشَّامِ فَإِنَّهُ سَيَرْضَى مِنْك بِذَلِكَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : لَمْ أَكُنْ لأُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِي ، قَالَ : فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ لَقِيَ الْمُغِيرَةُ مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ : أَنْتَ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : أَمَ وَاللهِ مَا وَقَى شَرَّهَا إِلاَّ اللَّهُ.

(۳۱۱۸۱) حضرت ابوموسیٰ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ان دو آدمیوں یعنی زبیر رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ کو کوفہ اور بصرہ کی ولایت لکھ دو اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو شام کی ولایت لکھ دو، اس طرح وہ آپ سے راضی ہو جائیں گے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے دین میں گھٹیا کام کرنے والا نہیں ہوں، راوی کہتے ہیں کہ بعد میں حضرت

مغیرہ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کیا وہ بات کہنے والے آپ ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا بخدا اس بات کے شر سے اللہ کے سوا کوئی نہیں بچا سکا۔

(۳۱۱۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : كَتَبَ زِيَادٌ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ :مِنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَجَاءَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيْهِ :ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ فَكَتَبَت إِلَيْه :مِنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى زِيَادٍ ابْنِهَا.

(۳۱۱۸۲) حضرت ابوموسیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ زیاد نے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اس طرح خط لکھا: ''زیاد بن ابی سفیان کی طرف سے ......''، اس امید پر کہ وہ بھی اس کو ''ابن ابی سفیان'' لکھیں گے، راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے جواب میں لکھا، ''ام المؤمنین عائشہ کی طرف سے اس کے بیٹے زیاد کی طرف''

(۳۱۱۸۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ :مَا جَالَسْت فِي أَهْلِ بَيْتِهِ مِثْلَهُ : يَعْنِي :عَلِي بْنَ حُسَيْن.

(۳۱۱۸۳) حضرت ابن اسلم سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں علی بن حسین جیسے کسی شخص کے پاس نہیں بیٹھا۔

(۳۱۱۸٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ :يَا أَبَا سَعِيدٍ وَاللهِ مَا أَرَاك تَلْحَنُ ، قَالَ :ابْنَ أَخِي قَدْ سَبَقْتُ اللَّحْنَ.

(۳۱۱۸۴) حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت حسن سے کہا کہ اے ابوسعید! خدا کی قسم میں آپ کو کلام میں غلطی کرتا ہوا نہیں دیکھتا، انہوں نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجے! میں کلام کی غلطی سے آگے گزر گیا ہوں۔

(۳۱۱۸٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، قَالَ:حدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ :قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ :أَلاَ أُعجِبُك ! قَالَ :إِنِّي يَوْمًا فِي الْمَنْزِلِ وَقَدْ أَخَذْت مَضْجعِي لِلْقَائِلَةِ إِذْ قِيلَ : رَجُلٌ بِالْبَابِ ، قَالَ :قُلْتُ :مَا جَاءَ هَذَا هَذِهِ السَّاعَةَ إِلاَّ لِحَاجَةٍ ، أَدْخِلُوهُ ، قَالَ :فَدَخَلَ ، قَالَ :قُلْتُ :لَك حَاجَةٌ ؟ قَالَ :مَتَى يُبْعَث ذَلِكَ الرَّجُلُ ؟ قُلْتُ :أَيُّ رَجُلٍ ؟ قَالَ :عَلِيٌّ ، قَالَ :قُلْتُ :لاَ يُبْعَثُ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ مَنْ فِي الْقُبُورِ!قَالَ :فَقَالَ :تَقُولُ مَا يَقُولُ هَؤُلاَءِ الْحَمْقَى ! قَالَ :قُلْتُ :أَخْرِجُوا هَذَا عَنِّي.

(۳۱۱۸۵) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں تعجب میں ڈالنے والی بات نہ بتاؤں؟ پھر فرمانے لگے کہ میں ایک دن اپنے گھر میں تھا اور قیلولے کے لیے بستر پر لیٹ چکا تھا، مجھے کہا گیا کہ دروازے پر ایک آدمی ہے، میں نے کہا یہ شخص اس وقت کسی ضرورت سے ہی آیا ہوگا، اس کو اندر بھیج دو، کہتے ہیں کہ وہ اندر داخل ہوا، فرماتے ہیں کہ میں نے کہا آپ کس ضرورت سے آئے ہیں؟ وہ کہنے لگا آپ ان صاحب کو قبر سے کب نکالیں گے؟ میں نے کہا: کون سے آدمی کو؟ کہنے لگا حضرت علی کو، میں نے کہا ان کو قبر سے اسی وقت اٹھایا جائے گا جب اللہ تعالیٰ قبر والوں کو اٹھائیں گے، فرماتے ہیں کہ وہ کہنے

لگا کیا آپ بھی ایسی بات کہتے ہیں جو یہ بیوقوف لوگ کہتے ہیں؟ میں نے کہا اس آدمی کو میرے پاس سے نکال دو۔

(۳۱۱۸۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ : انتهى الشعبي إلى رجلين وهما يغتابانه ويقعان فيه ، فقال :

هَنِيئًا مَرِيئًا غَيْرَ دَاءٍ مُخَامِرٍ لِعَزَّةَ مِنْ أَعْرَاضِنَا مَا اسْتَحَلَّتِ

(۳۱۱۸۶) حضرت عبدالملک بن ابجر بیان فرماتے ہیں کہ شعبی دو آدمیوں کے پاس پہنچے جو ان کی غیبت میں مصروف تھے اور ان کی برائیاں کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا

عزّ ہ کے لیے خوش ذائقہ اور خوشگوار ہیں ہماری عزتیں اور آبروئیں جو اس نے حلال سمجھ لی ہیں بغیر کسی بیماری کے۔

(۳۱۱۸۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ : لَمَّا دَخَلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَلَى الْحَجَّاجِ ، قَالَ: أَنْتَ الشَّقِيُّ بْنُ كُسَيْرٍ ، قَالَ : لاَ ، أَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِنِّي قَاتِلُكَ ، قَالَ : لَئِنْ قَتَلْتَنِي ، لَقَدْ أَصَابَتْ أُمِّي اسْمِي.

(۳۱۱۸۷) عبدالملک ابن ابجر رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ حجاج کے پاس تشریف لائے، تو حجاج نے کہا تم بد بخت ہو اور ٹوٹے ہوئے شخص کے بیٹے ہو، وہ فرمانے لگے کہ میں خوش بخت ہوں اور جڑے ہوئے کا بیٹا ہوں، حجاج نے کہا میں تمہیں قتل کر دوں گا، انہوں نے فرمایا اگر تو مجھے قتل کرتا ہے تو میری ماں نے پھر میرا نام درست ہی رکھا ہے۔

(۳۱۱۸۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : إِنَّ رَجُلاً مِنَ الطُّلَقَاءِ يُبَايَعُ لَهُ - يَعْنِي : مُعَاوِيَةَ - ، قَالَتْ : يَا بُنَيَّ لاَ تَعْجَبْ ، هُوَ مُلْكُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

(۳۱۱۸۸) حضرت اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ فتح مکہ میں آزاد کیے جانے والے ایک آدمی کی بیعت کی جارہی ہے، یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم تعجب نہ کرو، یہ اللہ تعالیٰ کا ملک ہے جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

(۳۱۱۸۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ : أَنَّهُ قَالَ : لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ إِلاَّ كَانَ بَعْدَهَا مُلْكٌ.

(۳۱۱۸۹) حضرت ولید بن عقبہ فرماتے ہیں کہ کوئی نبوت ایسی نہیں گزری جس کے بعد بادشاہت نہ ہوئی ہو۔

(۳۱۱۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ : أَنَّ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ : ثُمَامَةُ كَانَ عَلَى صَنْعَاءَ ، فَلَمَّا جَائَه قَتْلُ عُثْمَانَ بَكَى فَأَطَالَ الْبُكَاءَ ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ : الْيَوْمُ انْتُزِعَتِ النُّبُوَّةُ - أَوْ خِلاَفَةُ النُّبُوَّةِ - مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَارَتْ مُلْكًا وَجَبْرِيَّةً ، مَنْ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ أَكَلَهُ.

(۳۱۱۹۰) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ قریش کا ایک آدمی جس کو ثمامہ کہا جاتا تھا صنعاء کا حاکم تھا، جب اس کے پاس

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پہنچی تو وہ رونے لگا اور بہت رویا، جب اس کو افاقہ ہوا تو اس نے کہا: آج کے دن نبوت چھین لی گئی یا کہا کہ نبوت کی خلافت چھین لی گئی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے، اور یہ خلافت بادشاہت اور جبری حکومت میں تبدیل ہو گئی جو جس چیز پر غالب ہو جائے گا اس کو ہڑپ کر جائے گا۔

(۳۱۱۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ :قَالَ لِي الْحَسَنُ :أَلاَ تَعْجَبُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ! دَخَلَ عَلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ قِتَالِ الْحَجَّاجِ وَمَعَهُ بَعْضُ الرُّؤَسَاءِ ، يَعْنِي :أَصْحَابَ ابْنِ الأَشْعَثِ.

(۳۱۱۹۱) حضرت ایوب رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے حسن نے کہا کیا تمہیں سعید بن جبیر رحمہ اللہ پر تعجب نہیں ہوتا اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئے اور مجھ سے حجاج کے ساتھ قتال کے بارے میں پوچھنے لگے اور ان کے ساتھ بعض روساء بھی تھے یعنی ابن الأشعث کے ساتھی۔

(۳۱۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ كَأَنَّهُمَا عَسِيبَا نَخْلٍ وَهُوَ يَقُولُ :وَاللهِ لَوَدِدْت أَنِّي لاَ أَغْبُرَ فِيكُمْ فَوْقَ ثَلاَثٍ ، فَقَالُوا : إِلَى رَحْمَةِ اللهِ وَمَغْفِرَتِهِ ، فَقَالَ :مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَفْعَلَ وَلَوْ كَرِهَ أَمْرًا غَيَّرَهُ.

وَزَادَ فِيهِ ابْنُ بِشْرٍ :هَلِ الدُّنْيَا إِلاَّ مَا عَرَفْنَا وَجَرَّبْنَا؟!

(۳۱۱۹۲) حضرت قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مرض الموت میں سنا اور اس وقت انہوں نے اپنے بازو چڑھا رکھے تھے اور وہ ایسے لگ رہے تھے جیسے کھجور کی شاخیں ہوتی ہیں اور فرما رہے تھے کہ میں تمہارے درمیان تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رہوں گا، لوگوں نے کہا کہ آپ اللہ کی رحمت اور مغفرت کی طرف جائیں گے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں، اور اگر کسی بات کو ناپسند کرتے ہیں تو اس کو تبدیل فرما دیتے ہیں، ابن بشر نے اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ ''دنیا وہی تو ہے جس کو ہم نے پہچانا اور جس کا ہم نے تجربہ کیا۔

(۳۱۱۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ رُمَّانَةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ :مَا قَاتَلْت عَلِيًّا إِلاَّ فِي أَمْرِ عُثْمَانَ.

(۳۱۱۹۳) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محض حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وجہ سے لڑا ہوں۔

(۳۱۱۹۴) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :دَخَلَ شَابٌّ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَغْلَظَ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ :يَا ابْنَ أَخِي ، أَنْهَاكَ عَنِ السُّلْطَانِ ، إِنَّ السُّلْطَانَ يَغْضَبُ غَضَبَ الصَّبِيِّ وَيَأْخُذُ أَخْذَ الأَسَدِ.

(۳۱۱۹۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ قریش کا ایک جوان حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے سخت کلامی کی، حضرت رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ اے بھتیجے! میں تجھے بادشاہ کے پاس جانے سے منع کرتا ہوں، بے شک بادشاہ بچے کی طرح غصے

میں آتا ہے اور شیر کی طرح پکڑ کرتا ہے۔

(۳۱۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ زِيَادٌ :مَا غَلَبَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بِشَيْءٍ مِنَ السِّيَاسَةِ إلاَّ بِبَاب وَاحِدٍ ، اسْتَعْمَلْت فُلاَنًا فَكَسرَ خَرَاجَهُ فَخَشِيَ أَنْ أُعَاقِبَهُ ، فَفَرَّ إلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَكَتَبَ إلَيْهِ :إنَّ هَذَا أَدَبُ سُوءٍ لِمَنْ قِبَلِي ، فَكَتَبَ إلَيَّ :أَنَّهُ لَيْسَ يَنْبَغِي لِي وَلاَ لَك أَنْ نَسُوسَ النَّاسَ سِيَاسَةً وَاحِدَةً ، أَنْ نَلِينَ جَمِيعًا فَيَمْرَجَ النَّاسُ فِي الْمَعْصِيَةِ ، وَلاَ أَنْ نَشْتَدَّ جَمِيعًا فَنَحْمِلَ النَّاسَ عَلَى الْمَهَالِكَ ، وَلَكِنْ تَكُونُ لِلشِّدَّةِ وَالْفَظَاظَةِ وَالْغِلْظَة ، وَأَكُونُ لِلِّينِ وَالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ.

(۳۱۱۹۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ زیاد نے کہا کہ امیر المؤمنین سیاست کے کسی باب میں مجھ پر غالب نہیں ہوئے سوائے ایک باب کے، میں نے ایک آدمی کو ایک علاقے کا عامل بنایا اس نے اس کی آمدنی کم کردی، اس کو میری سرزنش کا خوف ہوا تو وہ امیر المؤمنین کی طرف بھاگا، میں نے ان کی طرف لکھا کہ یہ کام پہلے لوگوں کے طرز عمل کے خلاف ہے، انہوں نے میری طرف لکھا کہ میرے اور تمہارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم لوگوں سے ایک جیسی سیاست روا رکھیں، اگر ہم سب کے لئے نرم پڑ جائیں گے تو سب گناہوں میں پڑ جائیں گے، اور اگر ہم سب کے لئے سخت طبیعت ہو جائیں گے تو یہ ہلاکت کے راستوں پر لوگوں کو چلانا ہوگا، صحیح طریقہ یہ ہے کہ تم سختی و درشتی اور سخت طبعی کے لئے مناسب ہو اور میں نرمی، محبت اور رحمت کے لیے مناسب ہوں۔

(۳۱۱۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَامِرٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ :مَا تَفَرَّقَتْ أُمَّةٌ قَطُّ إلاَّ ظَهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ إلاَّ هَذِهِ الأُمَّةَ.

(۳۱۱۹۶) حضرت عامر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ کسی بھی امت کی تفرقہ بازی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اہل باطل اہل حق پر غالب آگئے، سوائے اس امت کے۔

(۳۱۱۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ :صَلَّى بِنَا مُعَاوِيَةُ الْجُمُعَةَ بِالنُّخَيلَةِ فِي الضُّحَى ، ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ :مَا قَاتَلْتُكُمْ لِتُصَلُّوا وَلاَ لِتَصُومُوا وَلاَ لِتَحُجُّوا وَلاَ لِتُزَكُّوا ، وَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ، وَلَكِنْ إنَّمَا قَاتَلْتُكُمْ لأَتَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ، فَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ ذَلِكَ وَأَنْتُمْ كَارِهُونَ.

(۳۱۱۹۷) حضرت سعید بن سوید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نخیلہ کے مقام پر زوال کے وقت جمعہ پڑھایا پھر ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ میں نے تم سے اس لیے قتال نہیں کیا کہ تم نماز پڑھنے لگو نہ اس لئے کہ تم روزے رکھنے لگو، نہ اس لئے کہ تم حج کرنے لگو، اور نہ اس لئے کہ تم زکوٰۃ ادا کرنے لگو، میں خوب جانتا ہوں کہ تم یہ سب کام کرتے ہو، میں نے تم سے اس لئے قتال کیا تاکہ میں تم پر حکومت کروں، پس اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ اختیار دے دیا ہے اور تم اس کو ناپسند کرتے ہو۔

(۳۱۱۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيب ، عَنْ هُزَيْلَ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ :خَطَبَهُمْ مُعَاوِيَةُ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ! إنَّكُمْ جِئْتُمْ فَبَايَعْتُمُونِي طَائِعِينَ ، وَلَوْ بَايَعْتُمْ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا لَجِئْت حَتَّى أُبَايِعَهُ مَعَكُمْ ،

قَالَ :فَلَمَّا نَزَلَ عَنِ الْمِنبَرِ قَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :تَدْرِي أَيَّ شَيْءٍ جِئْتَ بِهِ الْيَوْمَ ؟! زَعَمْتَ أَنَّ النَّاسَ بَايَعُوكَ طَائِعِينَ ، وَلَوْ بَايَعُوا عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا لَجِئْتَ حَتَّى تُبَايِعَهُ مَعَهُمْ ، قَالَ :فَقَامَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمِنبَرِ ، فَقَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ ! وَهَلْ كَانَ أَحَدٌ أَحَقَّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنِّي؟.

(۳۱۱۹۸) حضرت ہزیل بن شرحبیل ؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت معاویہ ؓ نے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! تم لوگ آئے اور تم نے میرے ہاتھ پر خوش دلی کے ساتھ بیعت کر لی، اور اگر تم کسی کان ناک کٹے ہوئے حبشی غلام کے ہاتھ پر بھی بیعت کر لیتے تو میں بھی تمہارے ساتھ اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے جاتا، راوی فرماتے ہیں کہ جب آپ منبر سے اترے تو ان سے حضرت عمرو بن عاص ؓ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ تم نے آج کیا کام کیا ہے؟ تم یہ گمان کرتے ہو کہ لوگوں نے تمہارے ہاتھ پر خوش دلی کے ساتھ بیعت کی ہے، اور اگر وہ کسی کان ناک کٹے ہوئے حبشی غلام کے ہاتھ بیعت کر لیتے تو تم بھی ان کے ساتھ بیعت کرنے کے لئے جاتے، راوی فرماتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت معاویہ ؓ منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ اے لوگو! کیا اس کام کا مجھ سے زیادہ حق دار بھی کوئی اور شخص ہے؟

(۳۱۱۹۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ :لاَ حِلْمَ إِلاَّ التَّجَارِبُ.

(۳۱۱۹۹) حضرت عروہ ؒ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ ؓ نے فرمایا کہ حلم تجربوں ہی کا نام ہے۔

(۳۱۲۰۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ :أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ:لأُجِيزَنَّكَ بِجَائِزَةٍ لَمْ أُجِزْ بِهَا أَحَدًا قَبْلَكَ، وَلاَ أُجِيزُ بِهَا أَحَدًا بَعْدَكَ مِنَ الْعَرَبِ، فَأَجَازَهُ بِأَرْبَعِمِئَةِ أَلْفٍ ، فَقَبِلَهَا.

(۳۱۲۰۰) حضرت عبداللہ بن بریدہ ؒ سے روایت ہے کہ حضرت حسین بن علی ؓ حضرت معاویہ ؓ کے پاس تشریف لائے، حضرت معاویہ ؓ نے فرمایا میں آج آپ کو ایسا تحفہ دیتا ہوں جو میں نے آپ سے پہلے کسی کو نہیں دیا اور عرب میں سے آپ کے بعد میں کسی کو ایسا تحفہ نہیں دوں گا، چنانچہ یہ کہہ کر آپ نے ان کو چار لاکھ عطا فرمائے، اور انہوں نے ان کو قبول فرمالیا۔

(۳۱۲۰۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ:حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ:دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَجْلَسَ أَبِي عَلَى السَّرِيرِ وَأُتِيَ بِالطَّعَامِ فَطَعِمْنَا وَأُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ:مَا شَيْءٌ كُنْتُ أَسْتَلِذُّهُ وَأَنَا شَابٌّ فَآخُذُهُ الْيَوْمَ إِلاَّ اللَّبَنَ ، فَإِنِّي آخُذُهُ كَمَا كُنْتُ آخُذُهُ قَبْلَ الْيَوْمِ ، وَالْحَدِيثَ الْحَسَنَ.

(۳۱۲۰۱) حضرت عبداللہ بن بریدہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ماجد حضرت معاویہ ؓ کے پاس گئے انہوں نے میرے والد کو تخت پر بٹھالیا، پھر کھانا لایا گیا اور ہم نے کھالیا پھر مشروب لایا گیا، ہم نے پی لیا، حضرت معاویہ ؓ نے فرمایا کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو جوانی میں مجھے لذیذ لگتی تھی اور اب میں اس کو لے لیتا ہوں سوائے دودھ اور اچھی بات کے، کہ میں اب بھی انہیں لیتا ہوں۔

(۳۱۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو مُحَلِّمٍ الْهَمْدَانِيُّ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَتَى رَجُلٌ مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، عِدَتَكَ الَّتِي وَعَدْتنِي ، قَالَ :وَمَا وَعَدْتُك ؟ قَالَ :أَنْ تَزِيدَنِي مِئَة فِي عَطَائِي ، قَالَ :مَا فَعَلْت ، قَالَ :بَلَى ، قَالَ :مَنْ يَعْلَمُ ذَلِكَ ؟ قَالَ الأَسْوَدُ ، أَو ابْنُ الأَسْوَدِ ، قَالَ :مَا يَقُولُ هَذَا يَا ابْنَ الأَسْوَدِ؟ قَالَ :نَعَمْ قَدْ زِدْته ، فَأَمَرَ لَهُ بِهَا ، ثُمَّ إنَّ مُعَاوِيَةَ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ إحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى ، فَقَالَ :مَا بِي مِئَةٌ زِدْتهَا رَجُلاً وَلَكِنْ بِي غَفْلتى أَنْ أَزِيدَ رَجُلاً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِئَة ، ثُمَّ أَنْسَاهَا ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الأَسْوَدِ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ !فَهُوَ آمِن عَلَيْهَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَوَاللهِ مَا زِدْته شَيْئًا وَلَكِنَّهُ لاَ يَدْعُونِي رَجُلٌ إلَى خَيْرٍ يُصِيبُهُ مِنْ ذِي سُلْطَانٍ إلاَّ شَهِدْت لَهُ بِهِ ، وَلاَ شَرَّ أَصْرِفُهُ عَنْهُ مِنْ ذِي سُلْطَانٍ إلاَّ شَهِدْت لَهُ بِهِ.

(۳۱۲۰۲) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے امیر المؤمنین! میرے ساتھ کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ میں نے تجھ سے کیا وعدہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ آپ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ آپ میرے وظیفے میں سو درہم کا اضافہ فرمائیں گے، آپ نے فرمایا کہ کیا تو نے کوئی کام کیا تھا؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا اس بات کو کون جانتا ہے؟ اس نے کہا اسود، یا کہا ابن الأسود، آپ نے فرمایا اے ابن الاسود یہ کیا کہتا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! اے امیر المؤمنین آپ نے اس کے وظیفے میں اضافہ فرمایا تھا، آپ نے اس اضافے کے دینے کا حکم فرما دیا، پھر آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا مجھے اس بات کا غم نہیں کہ میں نے کسی آدمی کے لئے سو دراہم کے اضافے کا حکم دے دیا، بلکہ مجھے اپنی غفلت کا افسوس ہے کہ میں نے مہاجرین کے ایک آدمی کے وظیفے میں سو دراہم کا اضافہ کیا اور پھر میں ان کو بھول گیا، اس پر ابن الأسود نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! کیا ان دراہم کے بارے میں وہ بے خوف رہے گا؟ آپ نے فرمایا جی ہاں! انہوں نے کہا اللہ کی قسم آپ نے اس کے لئے کوئی اضافہ نہیں فرمایا، لیکن جو شخص مجھے دعوت دیتا ہے کہ میں اس کے لئے ان پیسوں کے بارے میں گواہی دوں جو اس کو کسی رئیس سے ملیں گے تو میں اس کے لئے گواہی دیتا ہوں، اسی طرح جو شخص مجھ سے مطالبہ کرتا ہے کہ میں اس کے لئے کسی شر کے دور کرنے کے بارے میں گواہی دوں جو اس کو کسی صاحب منزلت آدمی سے پہنچنے کا خوف ہو تو میں اس کے لئے گواہی دیتا ہوں۔

(۳۱۲۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنْ وَهْبِ بْن كَيْسَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ جَابِرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ :لَمَّا كَانَ عَامُ الْجَمَاعَةِ بَعَثَ مُعَاوِيَةُ إلَى الْمَدِينَةِ بُسْرَ بْنَ أَرْطَاةَ لِيُبَايِعَ أَهْلَهَا عَلَى رَايَاتِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ جَائَتْهُ الأَنْصَارُ ، جَائَتْهُ بَنُو سَلِمة ، قَالَ :أَفِيهِمْ جَابِرٌ ؟ قَالُوا :لاَ ، قَالَ :فَلْيَرْجِعُوا فَإِنِّي لَسْتُ مُبَايِعَهُمْ حَتَّى يَحْضُرَ جَابِرٌ ، قَالَ :فَأَتَانِي ، فَقَالَ :نَاشَدْتُك اللَّهَ إلاَّ مَا انْطَلَقْت مَعَنَا فَبَايَعْت فَحَقَنْتَ دَمَك وَدِمَاءَ قَوْمِكَ ، فَإِنَّك إنْ لَمْ تَفْعَلْ قُتِلَتْ مُقَاتِلَتُنَا وَسُبِيَتْ ذَرَارِيُّنَا ، قَالَ :فَاسْتَنْظَرْتهُمْ إلَى اللَّيْلِ ، فَلَمَّا أَمْسَيْت دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتهَا الْخَبَرَ فَقَالَتْ :يَا

ابْنَ أَخِي ، انْطَلِقْ فَبَايِعْ وَاحْقِنْ دَمَك وَدِمَاءَ قَوْمِكَ ، فَإِنِّي قَدْ أَمَرْت ابْنَ أَخِي يَذْهَبُ فَيُبَايِعُ.

(۳۱۲۰۳) حضرت وھب بن کیسان ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جماعت کے سال حضرت معاویہ ؓ نے حضرت بُسر بن ارطاۃ ؒ کو مدینہ منورہ بھیجا تاکہ وہ اہل مدینہ سے ان کے جھنڈوں اور قبیلوں کے اعتبار سے بیعت کرلیں، سو جس دن ان کے پاس انصار کے آنے کا دن تھا اس روز ان کے پاس بنو سلمہ آئے، انہوں نے کہا کیا ان لوگوں میں حضرت جابر ؓ ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں، انہوں نے کہا چلو واپس چلے جاؤ، میں اس وقت تک ان سے بیعت نہیں لوں گا جب تک ان کے اندر حضرت جابر نہیں ہوں گے، حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں وہ لوگ میرے پاس آئے اور کہا ہم آپ کو اللہ کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ چل کر بیعت کریں تاکہ آپ کا اور ہمارے خون محفوظ ہو جائیں، اور کیونکہ اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو ہمارے لڑ سکنے والے لوگ قتل کر دیئے جائیں گے اور ہمارے بچے قید ہو جائیں گے، حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے رات تک مہلت مانگی، جب رات ہوئی تو میں حضرت ام اسلمہ زوجہ النبی ﷺ کے پاس گیا اور ان کو ساری بات بتائی، انہوں نے فرمایا اے میرے بھتیجے! جاؤ اور بیعت کرلو اور اپنا اور اپنی قوم کے خون کا تحفظ کرو، کیونکہ میں نے بھی اپنے بھتیجے کو بیعت کا حکم دیا ہے۔

(۳۱۲۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ حِينَ بُويِعَ :سَلاَمٌ عَلَيْك فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْك اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَمَّا بَعْدُ :فَإِنَّ لأَهْلِ طَاعَةِ اللهِ وَلأَهْلِ الْخَيْرِ عَلاَمَةٌ يُعْرَفُونَ بِهَا وَتُعْرَفُ فِيهِمْ :مِنَ الأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْعَمَلِ بِطَاعَةِ اللهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّمَا مَثَلُ الإِمَامِ مَثَلُ السُّوقِ :يَأْتِيهِ مَا كَانَ فِيهِ ، فَإِنْ كَانَ بَرًّا جَاءَهُ أَهْلُ الْبِرِّ بِبِرِّهِمْ ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا جَاءَهُ أَهْلُ الْفُجُورِ بِفُجُورِهِمْ.

(۳۱۲۰٤) وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن زبیر ؓ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی تو عراق کے ایک آدمی نے ان کی طرف خط لکھا: ''السلام علیکم! میں آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ اما بعد! اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار بندوں اور اہل خیر کی کچھ علامتیں ہیں جن کے ذریعے وہ پہچانے جاتے ہیں اور وہ چیزیں ان میں نظر آتی ہیں، امر بالمعروف نہی عن المنکر، اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری بجالانا، اور جان لو کہ امام کی مثال بازار کی سی ہے، کہ اس میں اسی طرح کے لوگ آتے ہیں جس طرح کی اس کے اندر چیزیں ہوتی ہیں، اگر وہ اہل خیر ہو تو اس کے پاس بھی نیک لوگ آتے ہیں اور اگر وہ فاجر ہو تو اس کے پاس بھی فاسق و فاجر لوگ اپنے فسق و فجور کے ساتھ آتے ہیں۔

(۳۱۲۰۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ :إِنَّ الْمُخْتَارَ يَزْعُمُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ ، فَقَالَ : صَدَقَ ، ثُمَّ تَلاَ ﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ تَنَزَّلُ عَلَى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ﴾.

(۳۱۲۰۵) حضرت سعید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ان سے کہا گیا کہ مختار یہ دعوی کرتا ہے کہ اس پر وحی آتی ہے، آپ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا، پھر آپ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ تَنَزَّلُ عَلَى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ﴾.

(۳۱۲۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ مُلُوكٌ ، ثُمَّ الْجَبَابِرَةُ ، ثُمَّ الطَّوَاغِيتُ.

(۳۱۲۰۶) حضرت شمر، حضرت انس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ پہلے بہت سے بادشاہ ہوں گے، پھر جابر حکمران ہوں گے پھر سرکش سلاطین آئیں گے۔

(۳۱۲۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : كُنَّا نُحَدَّثُ أَنَّ بَنِي فُلاَنٍ يُصِيبُهُمْ قَتْلٌ شَدِيدٌ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ هَرَبَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةُ رَهْطٍ إِلَى الرُّومِ ، فَجَلَبُوا الرُّومَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۳۱۲۰۷) حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں سے یہ بیان کیا جاتا تھا کہ فلاں قبیلے کے لوگوں مین سخت ترین خون ریزی کی جائے گی، چنانچہ جب ایسا ہوا تو ان میں سے چار آدمی روم کی طرف بھاگ گئے اور رومیوں کو مسلمانوں پر چڑھائی کرنے پر آمادہ کرلائے۔

(۳۱۲۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ : خَبَّرَنِي سَالِمٌ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادُوا أَنْ يُبَايِعُوا لِيَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ ، قَامَ مَرْوَانُ فَقَالَ : سُنَّةُ أَبِي بَكْرٍ الرَّاشِدَةُ الْمَهْدِيَّةُ فَقَامَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : لَيْسَ بِسُنَّةِ أَبِي بَكْرٍ وَقَدْ تَرَكَ أَبُو بَكْرٍ الأَهْلَ وَالْعَشِيرَةَ وَالأَصْلَ ، وَعَمَدَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنْ رَأَى أَنَّهُ لِذَلِكَ أَهْلٌ ، فَبَايَعَهُ.

(۳۱۲۰۸) حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں سے یزید بن معاویہ کے لئے بیعت لی جا رہی تھی اس دوران مروان کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مثالی طریقہ ہے، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا طریقہ نہیں، اور انہوں نے تو اپنے اہل وعیال اور قبیلے کے لوگ چھوڑ دیے تھے، اور بنی عدی بن کعب کے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اس کام کا سب سے زیادہ اہل ہے اس کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

(۳۱۲۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الأَشْعَثِ : إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ دَوْلَةً ، حَتَّى إِنَّ لِلْحُمْقِ عَلَى الْحِلْمِ دَوْلَةً.

(۳۱۲۰۹) حضرت عامر رحمہ اللہ، حضرت محمد بن اشعث رحمہ اللہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ ہر چیز کا باری باری غلبہ آتا ہے یہاں تک کہ حماقت کو بھی عقل مندی پر غلبہ آیا کرتا ہے۔

(۳۱۲۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمٌ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عُمَرَ لَمَّا نَزَعَ شُرَحْبِيلَ بْنَ

حَسَنَةَ ، قَالَ :يَا عُمَرُ عَنْ سَخْطَةٍ نَزَعْتَنِي ؟ قَالَ :لاَ ، وَلَكِنَّا رَأَيْنَا مَنْ هُوَ أَقْوَى مِنْك فَتَحَرَّجْنَا مِنَ اللهِ أَنْ نَتْرُكَكَ وَقَدْ رَأَيْنَا مَنْ هُوَ أَقْوَى مِنْك ، فَقَالَ لَهُ شُرَحْبِيلُ :فَأَعْذِرْنِي فَقَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ : كُنَّا اسْتَعْمَلْنَا شُرَحْبِيلَ بْنَ حَسَنَةَ ، ثُمَّ نَزَعْنَاهُ مِنْ غَيْرِ سَخْطَةٍ وَجَدْتُهَا عَلَيْهِ ، وَلَكِنْ رَأَيْنَا مَنْ هُوَ أَقْوَى مِنْهُ ، فَتَحَرَّجْنَا مِنَ اللهِ أَنْ نُقِرَّهُ وَقَدْ رَأَيْنَا مَنْ هُوَ أَقْوَى مِنْهُ ، فَنَظَرَ عُمَرُ مِنَ الْعَشِيِّ إِلَى النَّاسِ وَهُمْ يَلُوذُونَ بِالْعَامِلِ الَّذِي اُسْتُعْمِلَ ، وَشُرَحْبِيلُ مُحْتَبٍ وَحْدَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ :أَمَّا الدُّنْيَا فَإِنَّهَا لَكَاعٌ.

(۳۱۲۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا تو انہوں نے عرض کیا اے عمر رضی اللہ عنہ! کیا آپ نے مجھے کسی ناراضی کے سبب معزول کر دیا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، لیکن ہم نے آپ سے زیادہ قوت والا ایک آدمی دیکھا ہے، حضرت شرحبیل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر مجھے معذور رکھو، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ہم نے شرحبیل بن حسنہ کو عامل بنایا تھا پھر ہم نے بغیر کسی ناراضی کے ان کو معزول کر دیا جس کی وجہ یہ تھی کہ ہمیں ان سے قوی شخص مل گیا، ہمیں اللہ تعالیٰ سے خوف آیا کہ ہم ان کو ان کے عہدے پر برقرار رکھیں جب کہ ہمیں ان سے زیادہ قوی شخص مل گیا ہے، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کے وقت دیکھا کہ وہ جا رہے ہیں اس عامل کے پاس جس کو عامل بنایا گیا تھا اور حضرت شرحبیل رضی اللہ عنہ اکیلے ہاتھ باندھے بیٹھے ہیں، آپ نے فرمایا دنیا تو کمینی ہے۔

(۳۱۲۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْكَاتِبِ :أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ :لاَ يُصْلِحُ هَذَا الأَمْرَ إِلاَّ شِدَّةٌ فِي غَيْرِ تَجَبُّرٍ ، وَلِينٌ فِي غَيْرِ وَهَنٍ.

(۳۱۲۱۱) حضرت محمد رحمہ اللہ کاتب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اس کام کی اصلاح سختی کر سکتی ہے مگر بغیر جبر کے، اور نرمی کر سکتی ہے مگر بغیر کمزوری کے۔

(۳۱۲۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ ، لإِزَالَةُ الْجِبَالِ مِنْ مَكَانِهَا أَهْوَنُ مِنْ إِزَالَةِ مُلْكٍ مُؤَجَّلٍ.

(۳۱۲۱۲) حضرت محمد بن عمر بن علی رحمہ اللہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور جان دار کو پیدا کیا کہ پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ٹلانا آسان ہے طے شدہ بادشاہت کو ٹلانے سے۔

(۳۱۲۱۳) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عصمة، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَأَتَاهَا رَسُولٌ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِهَدِيَّةٍ ، فَقَالَ :أَرْسَلَ بِهَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَبِلَتْ هَدِيَّتَهُ ، فَلَمَّا خَرَجَ الرَّسُولُ قُلْنَا :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَسْنَا مُؤْمِنِينَ وَهُوَ أَمِيرُنَا ؟ قَالَتْ :أَنْتُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْمُؤْمِنُونَ ، وَهُوَ أَمِيرُكُمْ.

(۳۱۲۱۳) حضرت عبد الرحمن بن عصمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا، ان کے پاس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک قاصد ہدیہ لے کر آیا اور اس نے کہا کہ یہ چیز امیر المؤمنین نے بھیجی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

اس کو قبول فرمالیا، جب قاصد نکل گیا تو ہم نے عرض کیا! اے اُمّ المؤمنین کیا ہم مؤمنین نہیں ہیں اور وہ ہمارے امیر ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ تم ان شاء اللہ مؤمن ہو اور وہ تمہارے امیر ہیں۔

(٣١٢١٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ ، قَالَ :إِنَّ أَوَّلَ يَوْمٍ سُلِّمَ عَلَى أَمِيرٌ بِالْكُوفَةِ بِالإِمْرَةِ ، قَالَ :خَرَجَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مِنَ الْقَصْرِ ، فَعَرَضَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالإِمْرَةِ ، فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ مَا أَنَا إِلاَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَتُرِكَتْ زَمَانًا ، ثُمَّ أَقَرَّهَا بَعْدُ.

(۳۱۲۱۴) حضرت تمیم بن حزلم فرماتے ہیں کہ پہلی مرتبہ کوفہ کے کسی امیر کو امیر کہہ کر سلام کرنے کا قصہ یوں پیش آیا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اپنے محل سے نکلے تو ان کے پاس قبیلہ کندہ کا ایک آدمی آیا اس نے ان کو امیر کہہ کر سلام کیا، انہوں نے فرمایا یہ کیا ہے؟ میں تو عام لوگوں کا ایک فرد ہوں، چنانچہ اس لقب کو ایک عرصے تک چھوڑا گیا، پھر بعد میں اس کو شامل کر لیا۔

(٣١٢١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ :سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ :دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ فَلَمْ أُسَلِّمْ عَلَيْهِ.

(۳۱۲۱۵) حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں حجاج کے پاس گیا اور میں نے اس کو سلام نہیں کیا۔

(٣١٢١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ :بَلَغَ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ بُويِعَ لَهُ ، قَالَ :إِنْ كَانَ خَيْرًا رَضِينَا ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا صَبَرْنَا.

(۳۱۲۱۶) حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پیغام پہنچا کہ یزید بن معاویہ کے لئے بیعت لی جا رہی ہے آپ نے فرمایا اگر یہ خیر ہوئی تو ہم راضی ہو جائیں گے اور اگر یہ شر ہوا تو ہم صبر کریں گے۔

(٣١٢١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :شَهِدْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَ يَتَقَاضَى سَعْدًا دَرَاهِمَ أَسْلَفَهَا إِيَّاهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ، فَقَالَ :رُدَّ هَذَا الْمَالَ ، فَقَالَ سَعْدٌ :أَظُنُّكَ لاَقِيًا شَرًّا ، قَالَ :رُدَّ هَذَا الْمَالَ ، قَالَ :فَقَالَ سَعْدٌ :هَلْ أَنْتَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِلاَّ عَبْدٌ مِنْ هُذَيْلٍ ؟ قَالَ :فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :هَلْ أَنْتَ إِلاَّ ابْنُ حُمَيْنَةَ ، قَالَ :فَقَالَ ابْنُ أَخِي سَعْدٌ :أَجَل ، أَنْكُمَا لَصَاحِبَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْكُمَا ! فَرَفَعَ سَعْدٌ يَدَيْهِ يَقُولُ :اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :وَيْحَكَ ، قُلْ قَوْلاً وَلاَ تَلْعَنْ ، قَالَ :فَقَالَ سَعْدٌ :أَمَ وَاللهِ أَنْ لَوْلاَ مَخَافَةُ اللهِ لَدَعَوْت عَلَيْك دَعْوَةً لاَ تُخْطِئُك ، قَالَ : فَانْصَرَفَ عَبْدُ اللهِ كَمَا هُوَ.

(۳۱۲۱۷) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ان دراہم کا تقاضا کر رہے ہیں جو انہوں نے ان کو بیت المال سے قرض دیے تھے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں برا ملاقاتی سمجھتا

ہوں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ مال لوٹاؤ، انہوں نے فرمایا اے ابن مسعود! کیا تم قبیلہ ہذیل کے ایک غلام نہیں ہو؟ راوی فرماتے ہیں کہ اس پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم حُمینہ کے بیٹے نہیں ہو؟ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بھتیجے نے فرمایا کہ بے شک تم دونوں البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو لوگ تمہیں دیکھتے ہیں، چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ کہتے ہوئے اپنے ہاتھ اٹھالیے ''اے اللہ! جو آسمانوں اور زمینوں کا پروردگار ہے'' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے جو چاہو کہو لیکن لعنت نہ کرنا، راوی کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! اگر اللہ کا خوف نہ ہوتا تو میں تم پر ایسی بد دعا کرتا جو تم سے خطا نہ کھاتی، راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے آئے تھے ایسے چل دیے۔

(۳۱۲۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ زِيَادٍ ، قَالَ :لَمَّا أَرَادَ عُثْمَانُ أَنْ يَجْلِدَ الْوَلِيدَ ، قَالَ لِطَلْحَةَ :قُمْ فَاجْلِدْهُ ، قَالَ :إِنِّي لَمْ أَكُنْ مِنَ الْجَلاَّدِينَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَلَدَهُ ، فَجَعَلَ الْوَلِيدُ يَقُولُ لِعَلِيٍّ : أَنَا صَاحِبُ مَكِينَةٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِزِيَادٍ :وَمَا صَاحِبُ مَكِينَةٍ ؟ قَالَ :امْرَأَةٌ كَانَ يَتَحَدَّثُ إِلَيْهَا.

(۳۱۲۱۸) زیاد راوی ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ولید کو کوڑے مارنے کا ارادہ کیا تو حضرت طلحہ سے فرمایا کہ کھڑے ہو کر ان کو کوڑے مارو، وہ کہنے لگے میں کوڑے مارنے والا نہیں ہوں، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس کو کوڑے لگائے تو ولید کہنے لگا کہ میں مکینہ کا ساتھی ہوں، راوی کہتے ہیں کہ میں نے زیاد سے پوچھا کہ مکینہ کے ساتھی کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مکینہ ایک عورت تھی جس سے وہ باتیں کیا کرتا تھا۔

(۳۱۲۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ مَرْوَانُ مَعَ طَلْحَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ ، فَلَمَّا اشْتَبَكَتِ الْحَرْبُ ، قَالَ مَرْوَانُ :لاَ أَطْلُبُ بِثَأْرِي بَعْدَ الْيَوْمِ ، قَالَ :ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ فَأَصَابَ رُكْبَتَهُ ، فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ ، قَالَ :وَقَالَ طَلْحَةُ :دَعُوهُ فَإِنَّهُ سَهْمٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ.

(۳۱۲۱۹) حضرت قیس روایت کرتے ہیں کہ جمل کے قصے میں مروان حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، جب جنگ شعلہ پذیر ہوئی تو مروان نے کہا کہ میں اپنا خون بہا آج کے بعد طلب نہیں کروں گا، راوی کہتے ہیں کہ پھر اس نے ان کو ایک تیر مارا جو ان کے گھٹنے پر لگا، پس خون نہیں رکا، یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ تیر اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔

(۳۱۲۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَقِيَ أَبُو بَكْرَةَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَوْمًا نِصْفَ النَّهَارِ وَهُوَ مُتَقَنِّعٌ ، فَقَالَ :أَيْنَ تُرِيدُ ؟ فَقَالَ :أُرِيدُ حَاجَةً ، قَالَ :إِنَّ الأَمِيرَ يُزَارُ ، وَلاَ يَزُورُ.

(۳۱۲۲۰) حضرت عُیینہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ ایک دن نصف النہار کے وقت حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو ملے جبکہ انہوں نے سر پر کپڑا ڈال رکھا تھا، حضرت ابو بکرہ نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا میں ایک ضرورت سے جا رہا ہوں، آپ نے فرمایا کہ امیر کے پاس حاضر ہوا جاتا ہے خود امیر کسی کے پاس نہیں جاتا۔

(۳۱۲۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ وَلِيَ الْمَوْسِمَ ، فَبَلَغَهُ أَنَّ أَمِيرًا يَقْدَمُ عَلَيْهِ ، فَقَدِمَ يَوْمَ عَرَفَةَ ، فَجَعَلَهُ يَوْمَ الأَضْحَى.

(۳۱۲۲۱) ھشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ حج کے امیر بنے، ان کو یہ پیغام ملا کہ ان کے پاس امیر تشریف لا رہے ہیں، چنانچہ وہ ان کے پاس عرفہ کے دن تشریف لائے تو انہوں نے خوشی میں اس کو عید کا دن بنا لیا۔

(۳۱۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ عَلِيٍّ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ ، وَمَعَهُ خَمْسَةُ آلاَفٍ قَدْ حَلَقُوا رُؤُوسَهُمْ بَعْدَ مَا مَاتَ عَلِيٌّ ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَسَنُ فِي بَيْعَةِ مُعَاوِيَةَ أَبَى قَيْسٌ أَنْ يَدْخُلَ ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ : مَا شِئْتُمْ ، إِنْ شِئْتُمْ جَالَدْتُ بِكُمْ أَبَدًا حَتَّى يَمُوتَ الأَعْجَلُ ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَخَذْتُ لَكُمْ أَمَانًا ، فَقَالُوا لَهُ : خُذْ لَنَا أَمَانًا ، فَأَخَذَ لَهُمْ أَنَّ لَهُمْ كَذَا وَكَذَا ، وَلاَ يُعَاقَبُوا بِشَيْءٍ وَإِنِّي رَجُلٌ مِنْهُمْ ، وَلَمْ يَأْخُذْ لِنَفْسِهِ خَاصَّةً شَيْئًا ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَمَضَى بِأَصْحَابِهِ جَعَلَ يَنْحَرُ لَهُمْ كُلَّ يَوْمٍ جَزُورًا حَتَّى بَلَغَ.

(۳۱۲۲۲) حضرت عروہ سے روایت ہے کہ قیس بن سعد بن عبادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے لشکر کے اگلے حصے میں رہے تھے، اور ان کے ساتھ پانچ ہزار افراد تھے جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اپنے سروں کو منڈوا لیا تھا، پس جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت میں داخل ہو گئے تو قیس نے داخل ہونے سے انکار کر دیا، پھر اپنے ساتھیوں سے کہا تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں لے کر ہمیشہ لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ ہم میں سے پہلے مرنے والا مر جائے، اور اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے امان طلب کر لوں، وہ کہنے لگے آپ ہمارے لئے امان طلب کر لیں، چنانچہ انہوں نے ان کے لئے کچھ شرائط اور معاوضے کے ساتھ صلح کر لی، اور شرط ٹھہرائی کہ ان کو کسی قسم کی سزا نہ دی جائے، اور یہ کہا کہ میں ان کا ایک فرد ہوں گا، اور اپنے لئے کوئی شرط نہیں لگائی، جب وہ مدینہ کی طرف اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس چلے تو سارے راستے میں روزانہ ان کے لئے ایک اونٹ ذبح کرتے رہے یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گئے۔

(۳۱۲۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ شَيْءٌ ، فَقَالَ : لَئِنْ أَخَذْتُهُ لأُتْبِعَنَّهُ أَحْجَارَهُ.

(۳۱۲۲۳) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوئی نامناسب بات پہنچی، آپ نے فرمایا اگر میں اس کی پکڑ کرنا چاہوں تو اس کے پتھر اسی کو جا لگیں۔

(۳۱۲۲۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّ فُلاَنًا شَهِدَ عِنْدَ عُمَرَ فَرَدَّ شَهَادَتَهُ.

(۳۱۲۲۴) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گواہی دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی گواہی کو رد کر دیا۔

(۳۱۲۲۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ :أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ :لَمَّا مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْف ، قَالَ :لِذْهَبِ ابْنَ عَوْفٍ بِبِطْنَتِك ، لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا بِشَيْءٍ.

(ابن سعد ۱۳۶۔ طبرانی ۲۶۳)

(۳۱۲۲۵) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے جس وقت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی فرمایا: جاؤ اے ابن عوف اپنی شکم سیری کی عادت کو لے کر تم نے اس میں کوئی کمی نہیں کی۔

(۳۱۲۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :سَمِعَ ابْنُ سِيرِينَ رَجُلاً يَسُبُّ الْحَجَّاجَ ، فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ : إنَّ اللَّهَ حَكَمٌ عَدْلٌ ، يَأْخُذُ لِلْحَجَّاجِ مِمَّنْ ظَلَمَهُ ، كَمَا يَأْخُذُ لِمَنْ ظَلَمَهُ الْحَجَّاجُ.

(۳۱۲۲۶) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن سیرین نے ایک آدمی کو دیکھا کہ حجاج کو برا بھلا کہہ رہا ہے آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنے والے ہیں اور عادل ہیں، حجاج کا بدلہ لیں گے ان لوگوں سے جنہوں نے اس پر ظلم کیا جیسا کہ حجاج سے جن لوگوں پر اس نے ظلم کیا ہے ان کا بدلہ لیں گے۔

(۳۱۲۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو الْجَحَّاف ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ ثَعْلَبَةَ ، قَالَ :أَتَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ ، فَقُلْتُ :إنَّ رَسُولَ الْمُخْتَارِ أَتَانَا يَدْعُونَا ، قَالَ :فَقَالَ لِي :لاَ تُقَاتِلْ ، إنِّي لأَكْرَهُ أَنْ أَبْتَزَّ هَذِهِ الأُمَّةَ أَمْرَهَا ، أَوْ آتِيهَا مِنْ غَيْرِ وَجْهِهَا.

(۳۱۲۲۷) معاویہ بن ثعلبہ فرماتے ہیں کہ میں محمد بن حنفیہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مختار کا قاصد ہمارے پاس آیا ہے وہ ہمیں بلاتا ہے، فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ قتال مت کرو میں ناپسند کرتا ہوں کہ اس امت کے معاملے کو چھین لوں یا ان پر ناحق حکمرانی کروں۔

(۳۱۲۲۸) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ الأَزْدِيِّ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ :رَحِمَ اللَّهُ امْرَئًا أَغْنَى نَفْسَهُ وَكَفَّ يَدَهُ ، وَأَمْسَكَ لِسَانَهُ ، وَجَلَسَ فِي بَيْتِهِ ، لَهُ مَا احْتَسَبَ ، وَهُوَ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

(۳۱۲۲۸) حضرت حارث ازدی سے روایت ہے کہ محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائیں جو اپنے نفس کو غنی رکھے اور اپنا ہاتھ روک کر رکھے، اور اپنی زبان بند رکھے، اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے کہ اس کے لئے جو اس نے کیا اور وہ اپنے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ ہو۔

(۳۱۲۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ رِضَى بْنِ أَبِي عَقِيلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا عَلَى بَابِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ بِالشِّعْبِ فَخَرَجَ ابْنٌ لَهُ - لَهُ ذُؤَابَتَانِ - فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ ، إنَّ أَبِي يُقْرِئُكُمُ السَّلاَمَ ، قَالَ : فَكَأَنَّمَا كَانَتْ عَلَى رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرُ ، قَالَ :إنَّ أَبِي يَقُولُ :إنَّا لاَ نُحِبُّ اللَّعَّانِينَ ، وَلاَ الْمُفْرِطِينَ ، وَلاَ الْمُسْتَعْجِلِينَ بِالْقَدَرِ.

(۳۱۲۲۹) ابوعقیل فرماتے ہیں کہ ہم ایک گھاٹی میں حضرت محمد ابن حنفیہ کے دروازے پر تھے، ان کا بیٹا گھر سے نکلا جس کے دو

مینڈھیاں بنی ہوئی تھیں اس نے کہا اے حضرت علی کے ساتھیوں کی جماعت! میرے والد صاحب آپ کو سلام کہتے ہیں، راوی کہتے ہیں کہ وہ اس طرح مؤدب ہو گئے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، پھر اس نے کہا میرے والد صاحب فرماتے ہیں کہ ہم لعنت کرنے والوں، حد سے تجاوز کرنے والوں اور تقدیر کے فیصلے میں جلدی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتے۔

(۳۱۲۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ عَلِيًّا أَدْرَكَ أَمْرَنَا هَذَا ، كَانَ هَذَا مَوْضِعَ رَحْلِهِ ، يَعْنِي : الشِّعْبَ.

(۳۱۲۳۰) محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہماری اس حالت کو دیکھتے تو ان کے کجاوے کی جگہ یہ گھاٹی ہوتی۔

(۳۱۲۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلاَثُونَ كَذَّابًا مِنْهُمَ الْعَنْسِيُّ وَمُسَيْلِمَةُ وَالْمُخْتَارُ.

(ابویعلی ٦٧٨٦۔ بزار ٣٣٧٦)

(۳۱۲۳۱) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تیس جھوٹے ظاہر نہ ہو جائیں، انہی میں سے ہیں اسود عنسی، مسیلمہ اور مختار۔

(۳۱۲۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَمَرَ الْحُسَيْنُ مُنَادِيًا فَنَادَى فَقَالَ : لاَ يقبلَنَّ رَجُلٌ مَعِي عَلَيْهِ دَيْنٌ ، فَقَالَ رَجُلٌ : ضَمِنَتِ امْرَأَتِي دَيْنِي ، فَقَالَ : امْرَأَةٌ ! مَا ضَمَانُ امْرَأَةٍ ؟ قَالَ : وَنَادَى فِي الْمَوَالِي : فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ لاَ يُقْتَلُ رَجُلٌ لَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً إِلاَّ دَخَلَ النَّارَ.

(۳۱۲۳۲) حضرت عمیر سے روایت ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ایک منادی کو حکم دیا کہ یہ اعلان کر دے: کہ میرے ساتھ وہ آدمی نہ آئے جس پر قرضہ ہو، ایک آدمی نے کہا کہ میں اپنی بیوی کو اپنے قرض کا ضامن بناتا ہوں، آپ نے فرمایا عورت کے ضمان کا کیا حاصل ہے؟ راوی فرماتے ہیں کہ آپ نے آزاد شدہ غلاموں میں یہ منادی کروائی کہ مجھے روایت پہنچی ہے کہ جو آدمی ایسی حالت میں قتل کیا جاتا ہے کہ اس نے کوئی مال چھوڑا ہو جس سے قرضہ ادا کیا جا سکے وہ آدمی جہنم میں جائے گا۔

(۳۱۲۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ : إِيَّاكَ أَنْ تُقْتَلَ مَعَ فِتْنَةٍ.

(۳۱۲۳۳) حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابراہیم نے فرمایا کہ تم اس بات سے بچو کہ تم فتنے کے ساتھ قتل کیے جاؤ۔

(۳۱۲۳٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مِسْعَرًا يَذْكُرُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ : أَنَّ مَسْرُوقًا كَانَ يَرْكَبُ كُلَّ جُمُعَةٍ بَغْلَةً لَهُ وَيَجْعَلُنِي خَلْفَهُ ، فَيَأْتِي كُنَاسَةً بِالْحِيرَةِ قَدِيمَةً فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا بَغْلَتَهُ ، ثُمَّ يَقُولُ : الدُّنْيَا تَحْتَنَا.

(۳۱۲۳۴) ابراہیم بن محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ مسروق رضی اللہ عنہ ہر جمعے اپنے خچر پر سوار ہوتے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھاتے پھر مقام حیرہ کے گندگی کے ڈھیر پر آتے اور اس پر اپنے گدھے کو کھڑا فرماتے اور پھر کہتے ہیں کہ دنیا ہمارے نیچے ہے۔

(۳۱۲۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الأَصَمِّ ، يَذْكُرُ عَنْ أُمِّ رَاشِدٍ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : كُنْت عِنْدَ أُمِّ هَانِءٍ فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ ، قَالَتْ : وَنَزَلْت فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ فِي الرَّحْبَةِ ، فَسَمِعْتُ أَحَدَهُمَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ : بَايَعَتْهُ أَيْدِينَا وَلَمْ تُبَايِعْهُ قُلُوبُنَا ، قَالَ : فَقُلْتُ : مَنْ هَذَانِ الرَّجُلاَنِ ؟ قَالُوا : طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ ، قُلْتُ : فَإِنِّي سَمِعْت أَحَدُهُمَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ : بَايَعَتْهُ أَيْدِينَا وَلَمْ تُبَايِعْهُ قُلُوبُنَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ : (فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ ، وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا).

(۳۱۲۳۵) حضرت ام راشد رحمہا اللہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں امّ ہانی رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کہ ان کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، انہوں نے ان کو کھانے کی دعوت دی اور فرمانے لگیں کہ میں میدان کی طرف اتری اور میں نے دو آدمی دیکھے تو میں نے ان میں سے ایک کو سنا کہ دوسرے سے یہ کہہ رہا تھا کہ اس آدمی سے ہمارے ہاتھوں نے بیعت کی ہے ہمارے دلوں نے بیعت نہیں کی، فرماتے ہیں کہ میں نے کہا وہ دو آدمی کون ہیں؟ لوگ کہنے لگے طلحہ اور زبیر، فرماتی ہیں کہ میں نے ان کو یہی کہتے ہوئے سنا کہ اس آدمی سے ہمارے ہاتھوں نے بیعت کی ہے ہمارے دلوں نے بیعت نہیں کی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص نے عہد شکنی کی اس کی عہد شکنی کا نقصان اسی کو ہوگا اور جس نے اس وعدے کو پورا کیا جس کو اس نے اللہ کے ساتھ باندھا تھا تو عنقریب وہ اس کو اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

(۳۱۲۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَرْسَلَنِي عَلِيٌّ إِلَى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ يَوْمَ الْجَمَلِ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُمَا : إِنَّ أَخَاكُمَا يُقْرِئُكُمَا السَّلاَمَ وَيَقُولُ لَكُمَا : هَلْ وَجَدْتُمَا عَلَيَّ فِي حَيْفٍ فِي حُكْمٍ ، أَوْ فِي اسْتِئْثَارٍ فِي فَيْءٍ ، أَوْ فِي كَذَا ، أَوْ فِي كَذَا ؟ قَالَ : فَقَالَ الزُّبَيْرُ : لاَ وَلاَ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ، وَلَكِنْ مَعَ الْخَوْفِ شِدَّةُ الْمَطَامِعِ.

(۳۱۲۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف جنگ جمل کے دن قاصد بنا کر بھیجا، میں نے ان دونوں سے کہا، آپ کے بھائی آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے فرماتے ہیں کہ کیا آپ کو مجھ پر کسی معاملے کے فیصلے میں ظلم کرنے پر ناراضگی ہے یا کسی مال غنیمت پر اپنا قبضہ کرنے کے بارے میں یا فلاں فلاں بات میں؟ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں ہے، بلکہ کچھ ایسا خوف ہے جس کے ساتھ سخت نوع کی طمع جمع ہوگئی ہے۔

(۳۱۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ عُلَيْمٍ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : لَيُحْرَقَنَّ هَذَا الْبَيْتُ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ آلِ الزُّبَيْرِ.

(۳۱۲۳۷) حضرت عُلیم کندی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ یہ بیت اللہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی آل میں سے ایک آدمی کے ہاتھوں جلے گا۔

(۳۱۲۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْت رَجُلاً هُوَ أَسَبَّ مِنْهُ. يَعْنِي :ابْنَ الزُّبَيْرِ.

(۳۱۲۳۸) حضرت ابوحصین فرماتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص برا بھلا کہنے والا نہیں دیکھا۔

(۳۱۲۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَامِرٍ :إنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْحَجَّاجَ مُؤْمِنٌ ؟ فَقَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ بِالطَّاغُوتِ كَافِرٌ بِاللهِ.

(۳۱۲۳۹) اجلح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر سے عرض کیا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ حجاج مؤمن ہے؟ فرمایا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ وہ طاغوت وشیطان پر ایمان لانے والا ہے اور اللہ کے احکام کا انکار کرنے والا ہے۔

(۳۱۲٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْت أَبَا وَائِلٍ سَبَّ دَابَّةً قَطُّ إلاَّ الْحَجَّاجَ مَرَّةً وَاحِدَةً، فَإِنَّهُ ذَكَرَ بَعْضَ صَنِيعَهُ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ أَطْعِمَ الْحَجَّاجَ طَعَامًا مِنْ ضَرِيعٍ لاَ يُسْمِنُ وَلاَ يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ، قَالَ: ثُمَّ تَدَارَكَهَا بَعْدُ ، فَقَالَ :إنْ كَانَ ذَلِكَ أَحَبَّ إلَيْك ، فَقُلْتُ :أَتَشُكُّ فِي الْحَجَّاجِ ؟ قَالَ :وَتَعُدُّ ذَلِكَ ذَنْبًا؟.

(۳۱۲۴۰) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ میں نے ابو وائل رحمہ اللہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے زمین پر چلنے والے کسی ذی روح کو برا بھلا کہا ہو سوائے حجاج کے کہ انہوں نے ایک مرتبہ اس کی بدعملیوں کا ذکر کر کے فرمایا اے اللہ! حجاج کو ضریع نامی جھاڑ میں سے کھلا ایسا کھانا جو نہ فربہ کرے اور نہ بھوک مٹائے، فرماتے ہیں کہ پھر انہوں نے بطور تدارک کے فرمایا: اگر آپ اس بات کو پسند فرمائیں، میں نے عرض کیا کہ کیا آپ کو حجاج کے بارے میں ابھی تک شک ہے؟ انہوں نے فرمایا کیا تم اس بات کے اضافے کو گناہ سمجھتے ہو۔

(۳۱۲٤۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ ، قَالَ :بَلَغَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِب أَنَّ طَلْحَةَ يَقُولُ :إنَّمَا بَايَعْت وَاللُّجُّ عَلَى قَفَاى ، فَأَرْسَل ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ ، قَالَ :فَقَالَ أُسَامَةُ :أَمَّا اللُّجُّ عَلَى قَفَاهُ فَلا ، وَلَكِنْ قَدْ بَايَعَ وَهُوَ كَارِهٌ ، قَالَ :فَوَثَبَ النَّاسُ إلَيْهِ حَتَّى كَادُوا أَنْ يَقْتُلُوهُ ، قَالَ :فَخَرَجَ صُهَيْبٌ وَأَنَا إلَى جَنْبِهِ ، فَالْتَفَتَ إلَيَّ فَقَالَ :قَدْ عَلِمْت أَنَّ أُمَّ عَوْفٍ حَائِنَةٌ.

(۳۱۲۴۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسی حالت میں بیعت کی ہے کہ میری گدی پر تلوار رکھی ہوئی تھی، آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس بھیجا انہوں نے ان سے اس بات کی حقیقت پوچھی تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گدی پر تلوار تو نہیں تھی لیکن دراصل بات یہ ہے کہ انہوں ایسی حالت میں بیعت کی ہے کہ وہ مجبور کیے گئے تھے، چنانچہ لوگ ان پر پل پڑے قریب تھا کہ ان کو جان سے مار ڈالتے، فرماتے ہیں کہ پھر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نکلے اور میں ان کے پہلو میں تھا، انہوں نے میری طرف دیکھ کر فرمایا تم جانتے ہو کہ ٹڈی ہلاک ہو کر ہی رہتی ہے۔

(۳۱۲٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ فَقَالَ :قَتَلُوا عُثْمَانَ ، ثُمَّ

جَائُونِی ، فَقُلْتُ لَهُ :أَتَرِیبُكَ نَفْسُكَ ؟.

(۳۱۲۴۲) اعمش فرماتے ہیں کہ ہم ابن ابی ہذیل کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا پھر میرے پاس آئے تو میں نے کہا آپ کا دل آپ کو کچھ پریشان کر رہا ہے؟

(۳۱۲٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عُبَیْدَةَ یَقُولُ :کَیْفَ أَرْجُو الشَّهَادَةَ بَعْدَ قَوْلِی :أَرَأَیْت أَبَاكَ یُزْجَرُ زَجْرَ الأَعْرَابِ.

(۳۱۲۴۳) ہارون بن عنترہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعبیدہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں شہادت کی تمنا کیسے کروں میرے اس بات کے کہنے کے بعد کہ کیا تم نے اپنے باپ کو دیکھا ہے کہ اسے اعرابیوں کی طرح ڈانٹ پلائی جا رہی تھی؟

(۳۱۲٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ سُلَیْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، قَالَ :أَتَیْنَا أُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ لِنَتَحَدَّثَ مَعَهُ ، فَلَمَّا قَامَ یَمْشِی قُمْنَا لِنَمْشِی مَعَهُ ، فَلَحِقَهُ عُمَرُ فَرَفَعَ عَلَیْهِ الدِّرَّةَ ، فَقَالَ :یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ :أَعْلَمُ مَا تَصْنَعُ ، قَالَ :مَا تَرَی فِتْنَةً لِلْمَتْبُوعِ ذِلَّةً لِلتَّابِعِ.

(۳۱۲۴۴) حضرت سلیم بن حنظلہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تا کہ ان سے بات چیت کریں، جب آپ چلنے کے لئے کھڑے ہوئے ہم بھی ان کے ساتھ چلنے کے لئے کھڑے ہو گئے، چنانچہ ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے تو انہوں نے ان پر درّہ اٹھا لیا انہوں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا تم یہ دیکھ نہیں رہے؟ یہ چیز آگے چلنے والے کے لئے فتنہ ہے اور پیچھے چلنے والے کے لئے ذلت کی بات ہے۔

(۳۱۲٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَیْلَی ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَی کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَجَعَلَ یَذْکُرُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَیٍّ ، وَمَا نَزَلَ فِیهِ مِنَ الْقُرْآنِ وَیَعِیبُهُ ، وَکَانَ بَیْنَهُ وَبَیْنَهُ حُرْمَةٌ وَقَرَابَةٌ ، وَکَعْبٌ سَاکِتٌ ، قَالَ :فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ إِلَی عُمَرَ ، فَقَالَ :یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ أَلَمْ تَرَ أَنِّی ذَکَرْتُ مَا نَزَلَ فِی عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَیٍّ ، فَلَمْ یَکُنْ مِنْ کَعْبٍ ، فَالْتَقَی عُمَرُ کَعْبًا ، فَقَالَ :أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَیٍّ ذُکِرَ عِنْدَكَ فَلَمْ یَکُنْ مِنْكَ ، قَالَ کَعْبٌ :قَدْ سَمِعْتُ مَقَالَتَهُ ، فَلَمَّا رَأَیْته کَأَنَّهُ تَعَمَّدَ مَسَائَتِی ، کَرِهْتُ أَنْ أُعِینَهُ عَلَی مَسَائَتِی ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ :وَدِدْتُ أَنْ لَوْ ضَرَبْتَ أَنْفَهُ ، أَوْ وَدِدْتُ أَنْ لَوْ کَسَرْتَ أَنْفَهُ.

(۳۱۲۴۵) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عبد اللہ بن اُبی کے بارے میں قرآن میں جو کچھ نازل ہوا بیان کرنے لگا اور اس کی عیب گوئی کرنے لگا، ان دونوں کے درمیان احترام اور قرابت داری کا معاملہ بھی تھا، حضرت کعب رضی اللہ عنہ خاموشی سے سنتے رہے، اس کے بعد وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پاس گیا اور کہا اے امیر المومنین میں آپ کو بتاؤں کہ میں نے حضرت کعب کے سامنے عبد اللہ بن ابیّ کے بارے میں جو قرآن میں نازل ہوا ہے بیان کیا لیکن انہوں نے اس کا کوئی اثر نہیں لیا، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے ملے اور فرمایا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ آپ کے پاس

عبداللہ بن ابیّ کا ذکر کیا گیا آپ نے اس کا کوئی اثر نہیں لیا؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں نے اس کی بات سن لی تھی جب میں نے دیکھا کہ وہ جان بوجھ کر میری عیب جوئی کرنا چاہ رہا ہے کہ تو میں نے نامناسب سمجھا کہ اپنے عیب پر اس کی مدد کروں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا ہوتا اگر تم اس کی ناک پر مار دیتے، یا فرمایا کہ اچھا ہوتا کہ تم اس کی ناک توڑ ڈالتے۔

(۳۱۲٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ الأَشْتَرَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ الْتَقَيَا، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: مَا ضَرَبْته إِلاَّ ضَرْبَةً حَتَّى ضَرَبَنِي خَمْسًا أَوْ سِتًّا، ثُمَّ قَالَ: فَأَلْقَانِي بِرِجْلِي، ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللهِ لَوْلاَ قَرَابَتُك مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْت مِنْك عُضْوًا مَعَ صَاحِبِهِ، قَالَ: وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَا ثُكْلَ أَسْمَاءَ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ أَعْطَتَ الَّذِي بَشَّرَهَا، أَنَّهُ حَيٌّ عَشَرَةَ آلاَفٍ.

(۳۱۲۴۶) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ اشتر اور ابن زبیر کی ملاقات ہوئی، ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اس کو ایک ہی ضرب لگائی تھی کہ اس نے مجھے پانچ یا چھ ضربیں لگائیں پھر مجھے میرے پاؤں کی طرف گرا دیا اور پھر کہا بخدا اگر تمہاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتہ داری نہ ہوتی تو میں تیرا جوڑ جوڑ علیحدہ کر دیتا، راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہاں تک فرما دیا تھا کہ ہائے اسماء کی بربادی! فرماتے ہیں کہ بعد میں جس آدمی نے انہیں میرے زندہ ہونے کی خبر دی انہوں نے اس کو دس ہزار درہم انعام میں عنایت فرمائے۔

(۳۱۲٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: مَا عَلِمْت أَحَدًا انْتَصَفَ مِنْ شُرَيْحٍ إِلاَّ أَعْرَابِيٌّ، قَالَ لَهُ شُرَيْحٌ: إِنَّ لِسَانَك أَطْوَلُ مِنْ يَدِك، فَقَالَ الأَعْرَابِيُّ: أَسَامِرِيٌّ أَنْتَ فَلاَ تُمَسُّ، قَالَ لَهُ شُرَيْحٌ: أَقْبِلْ قِبَلَ أَمْرِك، قَالَ: ذَاكَ أَعْمَلَنِي إِلَيْك، قَالَ: فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ، قَالَ لَهُ شُرَيْحٌ: إِنِّي لَمْ أُرِدْك بِقَوْلِي، قَالَ: وَلاَ اجْتَرَمْتُ عَلَيْك.

(۳۱۲۴۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے کسی آدمی کو نہیں دیکھا کہ اس نے حضرت شُریح سے انتقام لیا ہو سوائے ایک اعرابی کے، شریح نے اس سے فرمایا کہ تمہاری زبان تمہارے ہاتھ سے زیادہ لمبی ہے تو اعرابی نے کہا: کیا تم سامری ہو کہ تمہیں ہاتھ نہیں لگایا جا سکتا؟ حضرت شریح نے فرمایا: اپنے معاملے کی ہوش لو، اس نے جواب دیا کہ میرا معاملہ ہی مجھے آپ کے پاس لایا ہے جب حضرت شریح رضی اللہ عنہ کھڑے ہونے لگے تو فرمایا میں نے اپنی بات سے تمہیں مراد نہیں لیا تھا، اس اعرابی نے کہا کہ میں نے بھی آپ کا کوئی گناہ نہیں کیا۔

(۳۱۲٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَمِرِ بْنِ عَطِيَّةَ: أَنَّ ابْنَ مِخْنَفٍ الأَزْدِيَّ جَلَسَ إِلَى عَلِيٍّ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اقْرَأْ، فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَمَا فَرَغَ مِنْهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيَّ، قَالَ: فَبَعَثَهُ إِلَى أَصْبَهَانَ، قَالَ: فَأَخَذَ مَا أَخَذَ وَحَمَلَ بَقِيَّةَ الْمَالِ إِلَى مُعَاوِيَةَ.

(۳۱۲۴۸) شمر بن عطیہ فرماتے ہیں کہ ابن مخنف ازدی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے اس سے فرمایا پڑھو، اس نے

سورۂ بقرہ شروع کردی، ان کے فارغ ہونے سے پہلے میں مشقت محسوس کرنے لگا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اصفہان کی طرف بھیجا، انہوں جتنا مال چاہا لے لیا اور باقی حضرت معاویہ کے پاس بھیج دیا۔

(۳۱۲۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَزِيدَ الْحِمَّانِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ يَقُولُ : أَيُّهَا النَّاسُ ، أَعِينُونِي عَلَى أَنْفُسِكُمْ ، فَإِنْ كَانَتِ الْقَرْيَةُ لَيُصْلِحُهَا السَّبْعَةُ ، وَإِنْ كُنْتُمْ لاَ بُدَّ مُنْتَهِبِيهِ فَهَلُمَّ حَتَّى أُقَسِّمَهُ بَيْنَكُمْ ، فَإِنَّ الْقَوْمَ مَتَى يَنْزِلُوا بِالْقَوْمِ يَضْرِبُوا وُجُوهَهُمْ عَنْ قَرْيَتِهِمْ.

(۳۱۲۴۹) حضرت ثعلبہ بن یزید حمانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس منبر سے یہ فرماتے سنا! اے لوگو! اپنی جانوں پر میری مدد کرو تو پوری بستی کی اصلاح کے لئے سات آدمی کافی ہیں، اور اگر تم ضرور اس میں لوٹ مار مچانا ہی چاہتے ہو تو آؤ میں اس کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا ہوں، کیونکہ جب کوئی قوم کسی قوم کے پاس آکر ٹھہرتی ہے تو ان کے چہروں کو ان کی بستی سے پھیر دیتی ہے۔

(۳۱۲۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِحُذَيْفَةَ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : لَقَدْ جَلَسَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا مَا مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ أَعْطَى مِنْ دِينِهِ إِلاَّ هَذَا الرَّجُلُ.

(۳۱۲۵۰) حضرت لیث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ایک مجلس میں بیٹھے ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس نے اپنا دین کچھ نہ کچھ دے نہ دیا ہو سوائے اس آدمی کے۔

(۳۱۲۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مِينَاءَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، وَإِنَّ أَحَدَ أَصَابِعِي فِي جُرْحِهِ هَذِهِ أَوْ هُوَ يَقُولُ : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، إِنِّي لاَ أَخَافُ النَّاسَ عَلَيْكُمْ ، إِنَّمَا أَخَافُكُمْ عَلَى النَّاسِ ، وَإِنِّي قَدْ تَرَكْت فِيكُمَ اثْنَتَيْنِ لَمْ تَبْرَحُوا بِخَيْرٍ مَا لَزِمْتُمُوهَا : الْعَدْلَ فِي الْحُكْمِ ، وَالْعَدْلَ فِي الْقَسْمِ ، وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ مَخْرَفَةِ النَّعَمِ إِلاَّ أَنْ يَعْوَجَّ قَوْمٌ فَيُعْوَجَّ بِهِمْ. (بیہقی ۱۳۴)

(۳۱۲۵۱) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان سنا جبکہ میری ایک انگلی پر یا یہ ان کے زخم پر تھی: کہ اے قریش کی جماعت! مجھے تم پر لوگوں کا خوف نہیں بلکہ مجھے لوگوں پر تمہارا خوف ہے، اور میں تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ جب تک تم ان دونوں پر مضبوطی سے عمل پیرا رہو گے بھلائی میں رہو گے، ایک فیصلے میں انصاف کرنا، دوسرے تقسیم میں انصاف کرنا اور میں تمہیں چوپایوں کے راستوں جیسے ایک وسیع اور نرم راستے پر چھوڑ رہا ہوں الا یہ کہ کوئی قوم خود ہی ٹیڑھی ہو جائے تو ان کو ٹیڑھا کر دیا جائے۔

(۳۱۲۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : مَرَرْنَا عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ

مَنْزِلِهِ ، قَالَ : كُنْتُ بِالشَّامِ فَقَرَأْتُ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلاَ يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ﴾ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :إنَّمَا هِيَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ، فَقُلْتُ :إنَّهَا لَفِينَا وَفِيهِمْ ، فَكَتَبْتُ إلَى عُثْمَانَ ، قَالَ :فَكَتَبَ إلَيَّ عُثْمَانُ :أَنْ أَقْبِلْ ، فَلَمَّا قَدِمْت رَكِبَنِي النَّاسُ كَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِي قَبْلَ ذَلِكَ ، فَشَكَوْت ذَلِكَ إلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ :لَوِ اعْتَزَلْت فَكُنْت قَرِيبًا ، فَنَزَلْت هَذَا الْمَنْزِلَ ، فَلاَ أَدَعُ قَوْلَه وَلَوْ أَمَّرُوا عَلَيَّ عَبْدًا حَبَشِيًّا.

(۳۱۲۵۲) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ ہم مقام ربذہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو ہم نے وہاں پر ان کے قیام کی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا کہ میں شام میں رہا کرتا تھا، وہاں میں نے یہ آیت پڑھی: ﴿الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلاَ يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ﴾ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں ہے، میں نے کہا کہ یہ آیت ہمارے اور ان کے بارے میں ہے، میں نے یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی، انہوں نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ میرے پاس آؤ، جب میں آیا تو لوگ میرے گرد اس طرح جمع ہو گئے جیسا کہ انہوں نے مجھے اس سے پہلے دیکھا ہی نہیں تھا، میں نے اس بات کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے شکایت کی تو انہوں نے فرمایا کہ اچھا ہوتا اگر آپ مدینہ کے باہر قریب کی کسی بستی میں علیحدگی اختیار کر لیتے! میں اس جگہ آ گیا اب میں امیر کے فرمان کو نہیں چھوڑوں گا چاہے وہ میرے اوپر کسی حبشی غلام کو ہی امیر بنا دیں۔

(۳۱۲۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :قَالَ إبْرَاهِيمُ :كَفَى بِمَنْ شَكَّ فِي الْحَجَّاجِ لَحَاهُ اللَّهُ.

(۳۱۲۵۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حجاج کے بارے میں شک کرنے والے کے لئے کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔

(۳۱۲۵٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ لَهُ سُمَّارٌ ، فَكَانَ عَلاَمَةُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ :إذَا شِئْتُمْ.

(۳۱۲۵۴) حضرت مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے کچھ قصہ گو تھے، ان کی آپس میں مجلس برخاست کرنے کی علامت یہ تھی کہ وہ ان سے فرماتے کہ "اب جس وقت تم چاہو"۔

(۳۱۲۵٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ إبْرَاهِيمُ إذَا ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :قَدْ رَأَيْت فَتًى يَغْشَى عَلْقَمَةَ فِي عَيْنِهِ بَيَاضٌ فَأَمَّا الشَّعْبِيُّ فَقَدْ رَأَيْته. يَعْنِي :فِي زَمَانِ ابْنِ زِيَادٍ.

(۳۱۲۵۵) حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے سامنے جب حضرت ابراہیم کا ذکر ہوتا تو فرماتے کہ میں نے ان کو ایسا جوان دیکھا ہے کہ حضرت علقمہ کو ہر وقت چمٹے رہتے ہیں ان کی آنکھ میں سفیدی تھی، اور شعبی کو بھی میں نے ابن زیاد کے زمانے میں دیکھا ہے۔

(۳۱۲۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ مُعَاذٌ شَابًّا آدَمَ وَضَّاحَ الثَّنَايَا ، وَكَانَ إذَا جَلَسَ مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَوْا لَهُ مَا يَرَوْنَ لِلْكَهْلِ.

(۳۱۲۵۶) اعمش فرماتے ہیں کہ معاذ جوان مرد تھے، گندم گوں رنگت والے، چمکتے دندان والے، اور جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

صحابہ کے ساتھ بیٹھتے تو لوگ دیکھتے کہ ان کو ادھیڑ لوگوں میں مقام حاصل ہوتا تھا۔

(۳۱۲۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : لَمَّا رَجَعَ عَلِيٌّ مِنَ الْجَمَلِ ، وَتَهَيَّأَ إِلَى صِفِّينَ اجْتَمَعَتِ النَّخَعُ حَتَّى دَخَلُوا عَلَى الأَشْتَرِ ، فَقَالَ : هَلْ فِي الْبَيْتِ إِلاَّ نَخَعِيٌّ ، قَالُوا : لاَ ، قَالَ : إِنَّ هَذِهِ الأُمَّةَ عَمَدَتْ إِلَى خَيْرِهَا فَقَتَلَتْهُ ، وَسِرْنَا إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَوْمٌ لَنَا عَلَيْهِمْ بَيْعَةٌ فَنُصِرْنَا عَلَيْهِمْ بِنَكْثِهِمْ ، وَإِنَّكُمْ سَتَسِيرُونَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ قَوْمٌ لَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهِمْ بَيْعَةٌ ، فَلْيَنْظُرَ امْرُؤٌ مِنْكُمْ أَيْنَ يَضَعُ سَيْفَهُ ؟!.

(۳۱۲۵۷) حضرت عمیر بن سعد فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل سے واپس ہوئے اور صفین کی تیاری کرنے لگے تو قبیلہ نخع والے جمع ہو کر اشتر کے پاس پہنچ گئے، آپ نے پوچھا کہ اس گھر میں قبیلہ نخع کے لوگوں کے علاوہ کوئی آدمی نہیں؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا، آپ نے فرمایا بے شک اس جماعت نے اپنے بہترین آدمی قتل کر دیے، اور ہم نے اہل بصرہ کی طرف پیش قدمی کی جن پر ہمارا بیعت کا حق تھا پس ان کی عہد شکنی کے ساتھ ہماری مدد کی گئی، بے شک تم لوگ عنقریب اہل شام کی طرف کوچ کرو گے جن پر تمہیں بیعت کا حق حاصل نہیں ہے، اس لئے ہر آدمی کو چاہیے کہ دیکھ لے اور خوب سوچ لے کہ اپنی تلوار کہاں چلائے گا۔

(۳۱۲۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ قِيلَ لِعُمَرَ : اكْتُبْ إِلَى جَوَانَانَ ، قَالَ : وَمَا جَوَانَانُ ، قَالُوا : خَيْرُ الْفِتْيَانِ ، قَالَ : اكْتُبْ إِلَى شَرِّ الْفِتْيَانِ. (عبدالرزاق ۱۹۸۵۵)

(۳۱۲۵۸) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر سے کہا گیا کہ جوانوں کی طرف پیغام لکھ دو آپ نے پوچھا جوان کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ بہترین نوجوان، آپ نے فرمایا: میں بدترین نوجوانوں کو پیغام لکھ دیتا ہوں۔

(۳۱۲۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى ضَرَبَهُ الْحَجَّاجُ وَأَوْقَفَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ ، قَالَ : فَجَعَلُوا يَقُولُونَ لَهُ : الْعَنِ الْكَذَّابِينَ ، فَجَعَلَ يَقُولُ : لَعَنَ اللَّهُ الْكَذَّابِينَ ، ثُمَّ سَكَتَ حِينَ سَكَتَ ، ثُمَّ يَقُولُ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَالْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ ، فَعَرَفْتُ حِينَ سَكَتَ ، ثُمَّ ابْتَدَأَهُمْ فَعَرَّفَهُمْ ، أَنَّهُ لَيْسَ يُرِيدُهُمْ.

(۳۱۲۵۹) اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حجاج نے ان کو کوڑے لگوا کر مسجد کے دروازے پر کھڑا کیا ہوا تھا، فرماتے ہیں کہ پھر وہ لوگ ان سے کہنے لگے کہ جھوٹوں پر لعنت کرو، وہ فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے جھوٹوں پر، پھر تھوڑا رک کر فرماتے، علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن زبیر اور مختار بن ابی عبید، ان کے خاموش رہنے کے بعد بولنے سے مجھے پتہ چل گیا کہ وہ انہیں مراد نہیں لے رہے۔

(۳۱۲۶۰) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيِّ وَالْحَجَّاجُ يَخْطُبُ ، فَقَالَ : مَثَلُ عُثْمَانَ عِنْدَ اللهِ كَمَثَلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ، قَالَ : فَرَفَعَ

رَأْسَهُ ثُمَّ تَأَوَّهَ ، ثُمَّ قَالَ : ﴿إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ قَالَ : فَقَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ : كَفَرَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

(۳۱۲۶۰) عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ابوالبختری طائی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جبکہ حجاج خطبہ دے رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مثال اللہ کے ساتھ حضرت عیسیٰ بن مریم کی طرح ہے، کہتے ہیں کہ پھر اس نے سر اٹھا کر آہ نکالی پھر کہا ﴿إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ﴾ ...... ﴿وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ (اور بنانے والا ہوں تیرے متبعین کو کفار پر غالب قیامت کے دن تک) عطاء فرماتے ہیں کہ اس پر ابوالبختری نے فرمایا رب کعبہ کی قسم! یہ کافر ہوگیا۔

(۳۱۲۶۱) حَدَّثَنَا مالك بن إسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كِنَانَةُ ، قَالَ : كُنْتُ أَقُودُ بِصَفِيَّةَ لِتَرُدَّ عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : فَلَقِيَهَا الأَشْتَرُ فَضَرَبَ وَجْهَ بَغْلَتِهَا حَتَّى مَالَتْ وَحَتَّى قَالَتْ : رُدُّونِي لاَ يَفْضَحُنِي هَذَا.

(ابن سعد ۱۲۸)

(۳۱۲۶۱) کنانہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت صفیہ کی سواری چلا رہا تھا تاکہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف داری کرتے ہوئے ان کا دفاع کریں، کہ اس اثناء میں ان کے سامنے اشتر آگیا اور اس نے ان کے خچر کے چہرے پر مارنا شروع کردیا یہاں تک کہ خچر واپس ہوگیا، اور حضرت صفیہ بھی فرمانے لگیں کہ مجھے واپس کردو کہیں یہ آدمی مجھے رسوا نہ کردے۔

(۳۱۲۶۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيُنْطَلَقَ بِهِ إِلَى الْحَجَّاجِ إِلَى وَاسِطٍ ، قَالَ : فَأَتَيْنَاهُ وَنَحْنُ ثَلاثَةُ نَفَرٍ ، أَوْ أَرْبَعَةٌ ، فَوَجَدْنَاهُ فِي كُنَاسَةِ الْخَشَبِ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ ، فَبَكَى رَجُلٌ مِنَّا ، فَقَالَ لَهُ سَعِيدٌ : مَا يُبْكِيكَ ، قَالَ : أَبْكِي لِلَّذِي نَزَلَ بِكَ مِنَ الأَمْرِ ، قَالَ : فَلاَ تَبْكِ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ سَبَقَ فِي عِلْمِ اللهِ يَكُونُ هَذَا ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الأَرْضِ ، وَلاَ فِي أَنْفُسِكُمْ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرٌ﴾.

(۳۱۲۶۲) ربیع بن ابی صالح فرماتے ہیں کہ جب سعید بن جبیر مکہ سے کوفہ آئے تاکہ ان کو واسط میں حجاج کے پاس لے جایا جائے تو ہم تین یا چار آدمی ان کے پاس آئے تو ہم نے ان کو لکڑی کے ایک ڈھیر میں بیٹھا ہوا پایا۔ ہم ان کے پاس بیٹھے تو ہم میں سے ایک آدمی رو پڑا، سعید نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز رُلاتی ہے؟ عرض کیا کہ میں آپ کی مصیبت پر رو رہا ہوں، آپ نے فرمایا نہ روؤ کیونکہ اللہ کے علم میں پہلے سے یہ بات ہے کہ اس طرح ہوگا، پھر آپ نے پڑھا ﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الأَرْضِ ، وَلاَ فِي أَنْفُسِكُمْ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرٌ﴾ (زمین میں اور تمہاری جانوں میں کوئی مصیبت نہیں آتی مگر وہ لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے ہمارے اس زمین کو پیدا کرنے سے پہلے، بے شک یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے۔

(۳۱۲۶۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبَّادٍ، قَالَ: أَتَى

الْمُخْتَارُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بِمَالٍ مِنَ الْمَدَائِنِ وَعَلَيْهَا عَمُّهُ سَعْدُ بْنُ مَسْعُودٍ ، قَالَ : فَوَضَعَ الْمَالَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَةٌ حَمْرَاءُ، قَالَ: فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَ كِيسًا فِيهِ نَحْوٌ مِنْ خَمْسَ عَشْرَةَ مِئَةً، قَالَ: هَذَا مِنْ أُجُورِ الْمُومِسَاتِ قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : لاَ حَاجَةَ لَنَا فِي أُجُورِ الْمُومِسَاتِ ، قَالَ : وَأَمَرَ بِمَالِ الْمَدَائِنِ فَرُفِعَ إِلَى بَيْتِ الْمَالِ ، قَالَ : فَلَمَّا أَدْبَرَ ، قَالَ لَهُ عَلِيٌّ : قَاتَلَهُ الله ، لَوْ شُقَّ عَلَى قَلْبِهِ لَوُجِدَ مَلآنَ مِنْ حُبِّ اللاَّتِ وَالْعُزَّى.

(۳۱۲۶۳) عباد فرماتے ہیں کہ مختار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مدائن سے مال لے کر آیا اور مدائن پر اس کے چچا سعد بن مسعود حاکم تھے، راوی کہتے ہیں کہ اس نے ان کے سامنے مال رکھا اس پر سرخ رنگ کی چادر پڑی تھی، اس نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا اور ایک تھیلی اس میں سے نکالی جس میں تقریباً پندرہ سو درہم تھے، کہنے لگا کہ یہ زانیہ عورتوں کی اجرتیں ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں زانیہ عورتوں کی اجرتوں کی کوئی ضرورت نہیں، فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر مدائن کے مال کو بیت المال میں داخل کرنے کا حکم دیا اور جب مختار چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کو غارت کرے اگر اس کا سینہ چیر کر دیکھا جائے تو لات اور عزیٰ کی محبت سے بھرا ہوا ملے۔

(۳۱۲٦٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُد ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ : فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ قَالَ لَقَدْ نَزَلَتْ ، وَمَا نَدْرِي مَنْ يَخْلُفُ لَهَا ، قَالَ : فَقَالَ بَعْضُهُمْ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، فَلِمَ جِئْت إِلَى الْبَصْرَةِ ؟ قَالَ : وَيْحَك إِنَّا نُبْصِرُ وَلَكِنَّا لاَ نَصْبِرُ.

(۳۱۲۶۴) حضرت حسن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ نازل ہوئی اور ہم یہ نہیں جانتے کہ اس فتنے کا پیچھا کون کرے؟ راوی کہتے ہیں کہ اس پر بعض لوگوں نے کہا کہ اے ابو عبد اللہ! پھر آپ بصرہ کیوں آ گئے؟ آپ نے فرمایا تیرا ناس ہو ہم خوب دیکھتے ہیں لیکن ہم صبر نہیں کر پاتے۔

(۳۱۲٦٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : نَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عِتَابٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ فَأَتَاهُ آتٍ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَدْرِكْ بَكْرَ بْنَ وَائِلٍ فَقَدْ ضَرَبَتْهَا بَنُو تَمِيمٍ بِالْكُنَاسَةِ ، قَالَ عَلِيٌّ : هَاه ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى خُطْبَتِهِ ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : آهٍ ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ ، أَوِ الرَّابِعَةَ ، فَقَالَ : أَدْرِكْ بَكْرَ بْنَ وَائِلٍ فَقَدْ ضَرَبَتْهَا بَنُو تَمِيمٍ هِيَ بِالْكُنَاسَةِ ، فَقَالَ : الآن صَدَقْتنِي سِن بَكْرِكَ يَا شَدَّادُ ؟ أَدْرِكْ بَكْرَ بْنَ وَائِلٍ وَبَنِي تَمِيمٍ فَأَفْرِغْ بَيْنَهُمْ.

(۳۱۲۶۵) قدامہ بن عتاب فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خطبہ فرما رہے تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا اے امیر المؤمنین! بکر بن وائل کی مدد کو پہنچو کیونکہ ان کو مقام کُناسہ میں بنو تمیم نے مار ہی ڈالا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آہ لی اور پھر خطبے کی طرف متوجہ ہو گئے، پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے بھی یہی کہا آپ نے بھی آہ کیا، پھر وہ تیسری یا چوتھی مرتبہ آیا اور وہی بات دہرائی تو آپ نے فرمایا کہ اے شداد! اب تو نے میرے ساتھ سچائی کا برتاؤ کیا، بکر بن وائل اور بنو تمیم کے پاس پہنچو اور ان کے

درمیان قرعہ اندازی کردو۔

(۳۱۲۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ مَوْلَى صُخَيرٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :بَعَثَ إِلَيَّ الْحَجَّاجُ فَقَدِمْت عَلَيْهِ الأَهْوَازَ ، قَالَ لِي :مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ، قَالَ :قُلْتُ :مَعِي مَا إنِ اتَّبَعْته كَفَانِي ، قَالَ :إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْتَعِينَ بِكَ عَلَى بَعْضِ عَمَلِي ، قَالَ :قُلْتُ :إنْ تُقْحِمْنِي أَقْتَحِمْ ، وَإِنْ تَجْعَلْ مَعِي غَيْرِي خِفْت بَطَائِنَ السُّوءِ ، قَالَ : فَقَالَ الْحَجَّاجُ :وَاللهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ إِنَّ بَطَائِنَ السُّوءِ لَمَفْسَدَةٌ للرَّجُلِ ، قَالَ :قُلْتُ :مَا زِلْت أَقْحَزُ مُنْذُ اللَّيْلَةَ عَلَى فِرَاشِي مَخَافَةَ أَنْ تَقْتُلَنِي ، قَالَ :وَعَلاَمَ أَقْتُلُكَ ؟ أَمَا وَاللهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ ، إِنِّي لأَقْتُلُ الرَّجُلَ عَلَى أَمْرٍ قَدْ كَانَ مَنْ قَبْلِي يُهَابُ الْقَتْلُ عَلَى مِثْلِهِ.

(۳۱۲۶۶) ابووائل فرماتے ہیں کہ میرے پاس حجاج کا پیغام آیا تو میں اس کے پاس اہواز گیا، اس نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کو کتنا قرآن یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے اتنا یاد ہے کہ اگر میں اس کی پیروی کروں تو میرے لیے کافی ہے، وہ کہنے لگا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے بعض کاموں میں آپ سے مدد لوں، میں نے کہا اگر آپ مجھے اس کام میں جھونک دیں تو میں اتر جاؤں گا، اور اگر آپ میرے ساتھ کسی دوسرے آدمی کو بھی لگائیں گے تو مجھ برے راز دار کا خطرہ رہے گا، کہتے ہیں کہ اس پر حجاج نے کہا: بخدا آپ نے سچ فرمایا بے شک برے راز دان انسان کی بگاڑ کا سبب ہیں، میں نے کہا: میں رات بھر اپنے بستر پر اس بارے میں بے چین رہا کہ کہیں تم مجھے قتل نہ کر ڈالو، کہنے لگا کہ میں تمہیں کیوں قتل کروں گا؟ بخدا اگر آپ نے یہ کہہ ہی دیا ہے تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں کسی بھی آدمی کو ایسے جرم پر قتل کرتا ہوں کہ مجھ سے پہلے لوگ بھی اس جیسی بات پر قتل کا خوف رکھتے تھے۔

(۳۱۲۶۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلاَلٍ الْقُرَشِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبِي ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ لِمَرْوَانَ وَأَبْطَأَ بِالْجُمُعَةِ :تَظَلُّ عِنْدَ بِنْتِ فُلاَنٍ تُرَوِّحُك بِالْمَرَاوِحِ وَتَسْقِيك الْمَاءَ الْبَارِدَ ، وَأَبْنَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يُسْلَقُونَ مِنَ الْحَرِ ، لَقَدْ هَمَمْت أَنِّي أَفْعَلُ وَأَفْعَلُ ، ثُمَّ قَالَ :اسْمَعُوا لأَمِيرِكُمْ.

(۳۱۲۶۷) ہلال قرشی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مروان سے اس وقت یہ فرماتے سنا جبکہ مروان جمعہ کے لئے دیر سے پہنچا تھا، کہ تم فلاں کی بیٹی کے پاس پڑے رہتے ہو جو تمہیں پنکھے جھلتی اور ٹھنڈا پانی پلاتی ہے اور مہاجرین کی اولاد گرمی سے جلتی رہتی ہے میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ ایسا ایسا کروں گا، پھر لوگوں سے فرمایا کہ اپنے امیر کی بات سنو۔

(۳۱۲۶۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ ، قَالَ :حدثنا حماد بن زيد ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ عَمْرُو بْنُ عِيسَى ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ :اللَّهُمَّ أَدْرِكْ خُفْرَتَكَ فِي عُثْمَانَ وَأَبْلِغِ الْقِصَاصَ فِي مُذَمَّمٍ وَأَبْدِ عَوْرَةَ أَعْيَنَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ أَبِي امْرَأَةِ الْفَرَزْدَقِ.

(۳۱۲۶۸) ابونعامہ عمرو بن عیسیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل فرماتے ہیں: اے اللہ! عثمان کے بارے میں اپنے وعدے کو پورا کر دیجیے! اور "مذمم" کو قصاص تک پہنچائیے! اور أعین کے عیوب کو ظاہر فرما دیجیے! اعین بنو تمیم کا ایک آدمی تھا اور فرزدق کی

بیوی کا باپ تھا۔

(۳۱۲۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو نَضْرَةَ :أَنَّ رَبِيعَةَ كَلَّمَت طَلْحَةَ فِي مَسْجِدِ بَنِي سَلِمَةَ ، فَقَالَت :كُنَّا فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ حِينَ جَائَتْنَا بَيْعَتُك هَذَا الرَّجُلَ ، ثُمَّ أَنْتَ الآنَ تُقَاتِلُهُ ، أَوْ كَمَا قَالُوا ، فَقَالَ :إنِّي أُدْخِلْت الْحُشَّ وَوُضِعَ عَلَى عُنُقِي اللُّج ، فَقِيلَ :بَايِعْ وَإِلاَّ قَتَلْنَاك ، قَالَ :فَبَايَعْت ، وَعَرَفْتُ أَنَّهَا بَيْعَةُ ضَلاَلَةٍ.

قَالَ التَّيْمِيُّ :وَقَالَ وَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ :إنَّ مُنَافِقًا مِنْ مُنَافِقِي أَهْلِ الْعِرَاقِ جَبَلَةَ بْنَ حَكِيمٍ قَالَ لِلزُّبَيْرِ : فَإِنَّك قَدْ بَايَعْت ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ :إنَّ السَّيْفَ وُضِعَ عَلَى عنقِي فَقِيلَ لِي :بَايِعْ وَإِلاَّ قَتَلْنَاك ، قَالَ :فَبَايَعْت.

(۳۱۲۶۹) ابونضرہ روایت کرتے ہیں کہ ربیعہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے مسجد بنوسلمہ میں بات کی، اور کہا کہ ہم دشمن سے مقابلہ کررہے تھے جب ہمیں آپ کی اس شخص کے ہاتھ پر بیعت کی خبر پہنچی، پھراب آپ ان سے قتال کررہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ایک تنگ جگہ میں داخل کر کے میری گردن پر تلوار رکھ دی گئی اور مجھ سے کہا گیا بیعت کرو ورنہ ہم آپ کو قتل کردیں گے اس لیے میں نے یہ جانتے ہوئے بیعت کی کہ یہ گمراہی کی بیعت ہے۔

ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ ولید بن عبدالملک نے کہا کہ اہل عراق کے ایک منافق جبلہ بن حکیم نے حضرت زبیر سے کہا کہ آپ نے تو بیعت کر لی تھی؟ حضرت زبیر نے جواب دیا کہ میری گردن پر تلوار رکھ کر مجھے کہا گیا بیعت کرو ورنہ ہم تمہیں قتل کردیں گے، اس لیے میں نے بیعت کر لی۔

(۳۱۲۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ :أَنَّ أُنَاسًا كَانُوا عِنْدَ فُسْطَاطِ عَائِشَةَ ، فَمَرَّ عُثْمَان أُرَى ذَاكَ بِمَكَّةَ ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ :فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنْهُمْ إلاَّ لَعَنَهُ ، أَوْ سَبَّهُ غَيْرِي ، وَكَانَ فِيهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، فَكَانَ عُثْمَان عَلَى الْكُوفِيِّ أَجْرَأَ مِنْهُ عَلَى غَيْرِهِ ، فَقَالَ :يَا كُوفِي ، أَتَشْتِمُنِي ؟ اقْدَمِ الْمَدِينَةَ ، كَأَنَّهُ يَتَهَدَّدُهُ ، قَالَ :فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ ، فَقِيلَ لَهُ :عَلَيْك بِطَلْحَةِ ، قَالَ :فَانْطَلَقَ مَعَهُ طَلْحَةُ حَتَّى أَتَى عُثْمَانَ ، قَالَ عُثْمَان :وَاللهِ لاَجْلِدَنَّكَ مِئَة ، قَالَ طَلْحَةُ :وَاللهِ لاَ تَجْلِدُهُ مِئَة إلاَّ أَنْ يَكُونَ زَانِيًا ، قَالَ :لأَحْرِمَنَّكَ عَطَائَك ، قَالَ :فَقَالَ طَلْحَةُ :إنَّ اللَّهَ سَيَرْزُقُهُ.

(۳۱۲۷۰) حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ بہت سے لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خیمہ کے پاس تھے کہ ادھر سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا، میرا خیال ہے کہ یہ مکہ کا واقعہ ہے، ابوسعید فرماتے ہیں کہ میرے علاوہ ان تمام آدمیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر لعنت کی اور ان کو برا بھلا کہا، ان میں ایک آدمی اہل کوفہ میں سے تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دوسروں کے مقابلے میں اس کوفی پر زیادہ جرأت دکھائی اور کہا اے کوفہ والے! کیا تم مجھے گالیاں دیتے ہو؟ ذرا مدینہ آؤ، یہ بات آپ نے دھمکی کے انداز میں فرمائی، وہ آدمی مدینہ آیا، اس کو کہا گیا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہو، کہتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ چلے یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

کے پاس آئے، عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا میں تمہیں سو کوڑے لگاؤں گا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم تم اس کو صرف زانی ہونے کی صورت میں ہی سو کوڑے لگا سکتے ہو، آپ نے اس سے فرمایا میں تجھ کو تیرے وظیفے سے محروم کروں گا، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو روزی دے دیں گے۔

(۳۱۲۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ ، قَالَ الأَحْنَفُ : فَانْطَلَقْتُ فَأَتَيْتُ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ ، فَقُلْتُ : مَنْ تَأْمُرَانِي بِهِ وَتَرْضَيَانِهِ لِي ؟ فَإِنِّي مَا أَرَى هَذَا إِلاَّ مَقْتُولاً ، يَعْنِي عُثْمَانَ ، قَالاَ : نَأْمُرُك بِعَلِيٍّ ، قُلْتُ تَأْمُرَانِي بِهِ وَتَرْضَيَانِهِ لِي ؟ قَالاَ : نَعَمْ ، قَالَ : ثُمَّ انْطَلَقْت حَاجًا حَتَّى قَدِمْت مَكَّةَ ، فَبَيْنَا نَحْنُ بِهَا إِذْ أَتَانَا قَتْلُ عُثْمَانَ ، وَبِهَا عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَقِيتُهَا ، فَقُلْتُ : مَنْ تَأْمُرِينِي بِهِ أَنْ أُبَايِعَ ؟ قَالَتْ : عَلِي ، قُلْتُ : أَتَأْمُرِينِي بِهِ وَتَرْضَيْنَهُ لِي ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، فَمَرَرْت عَلَى عَلِيٍّ بِالْمَدِينَةِ فَبَايَعْته ، ثُمَّ رَجَعْت إِلَى الْبَصْرَةِ وَأَنَا أَرَى أَنَّ الأَمْرَ قَدِ اسْتَقَامَ.

فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ أَتَانِي آتٍ ، فَقَالَ : هَذِهِ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ قَدْ نَزَلُوا جَانِبَ الْخُرَيْبَةِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : مَا جَاءَ بِهِمْ ؟ قَالُوا : أَرْسَلُوا إِلَيْك يَسْتَنْصِرُونَك عَلَى دَمِ عُثْمَانَ ، قُتِلَ مَظْلُومًا ، قَالَ : فَأَتَانِي أَفْظَعُ أَمْرٍ أَتَانِي قَطُّ ، قَالَ : قُلْتُ : إِنَّ خِذْلاَنِي هَؤُلاَءِ وَمَعَهُمْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَحَوَارِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَشَدِيدٌ ، وَإِنَّ قِتَالِي ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ أَمَرُونِي بِبَيْعَتِهِ لَشَدِيدٌ.

قَالَ : فَلَمَّا أَتَيْتهمْ ، قَالُوا : جِئْنَا نَسْتَنْصِرُك عَلَى دَمِ عُثْمَانَ قُتِلَ مَظْلُومًا ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أُنْشِدُك بِاللهِ أَقُلْتُ لَكِ : مَنْ تَأْمُرِينِي فَقُلْتِ : عَلِيّ ، وَقُلْتُ : تَأْمُرِينِي بِهِ وَتَرْضِينَهُ لِي ؟ قُلْتِ : نَعَم ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، وَلَكِنَّهُ بَدَّل ، فَقُلْتُ : يَا زُبَيْرُ يَا حَوَارِيَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَا طَلْحَةُ ، نَشَدْتُكُمَا بِاللهِ: أَقُلْت لَكُمَا : مَنْ تَأْمُرَانِي بِهِ ، فَقُلْتُمَا : عَلِيًّا ، فَقُلْتُ : تَأْمُرَانِي بِهِ وَتَرْضَيَانِهِ لِي ، فَقُلْتُمَا : نَعَمْ ؟ قَالاَ : بَلَى ، وَلَكِنَّهُ بَدَّلَ.

قَالَ : قُلْتُ : لاَ أُقَاتِلُكُمْ وَمَعَكُمْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَحَوَارِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ أُقَاتِلُ ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُمُونِي بِبَيْعَتِهِ ، اخْتَارُوا مِنِّي إِحْدَى ثَلاَثَ خِصَالٍ : إِمَّا أَنْ تَفْتَحُوا لِي بَابَ الْجِسْرِ فَأَلْحَقَ بِأَرْضِ الأَعَاجِمِ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِهِ مَا قَضَى ، أَوْ أَلْحَقَ بِمَكَّةَ فَأَكُونَ بِهَا حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِهِ مَا قَضَى ، أَوْ أَعْتَزِلُ فَأَكُونَ قَرِيبًا ، قَالُوا : نَأْتَمِر ، ثُمَّ نُرْسِلُ إِلَيْك ، فَأْتَمَرُوا ، فَقَالُوا : نَفْتَحُ لَهُ بَابَ الْجِسْرِ يَلْحَقُ بِهِ الْمُفَارِقُ وَالْخَاذِلُ ، أَوْ يَلْحَقُ بِمَكَّةَ فَيَتَعَجَّسَكُمْ فِي قُرَيْشٍ وَيُخْبِرُهُمْ بِأَخْبَارِكُمْ ، لَيْسَ ذَلِكَ بِرَأْيٍ ، اجْعَلُوهُ هَاهُنَا قَرِيبًا حَيْثُ تَطَؤُونَ عَلَى صِمَاخِهِ وَتَنْظُرُونَ إِلَيْهِ.

فَاعْتَزَلَ بِالْجَلْحَاءِ مِنَ الْبَصْرَةِ وَاعْتَزَلَ مَعَهُ زُهَاءُ سِتَّةِ آلاَفٍ ، ثُمَّ الْتَقَى الْقَوْمُ ، فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ طَلْحَةَ

وَكَعْبَ بْنَ سُورٍ وَمَعَهُ الْمُصْحَفُ ، يُذَكِّرُ هَؤُلاَءِ وَهَؤُلاَءِ حَتَّى قُتِلَ بَيْنَهُمْ ، وَبَلَغَ الزُّبَيْرُ سَفَوَانَ مِنَ الْبَصْرَةِ كَمَكَانِ الْقَادِسِيَّةِ مِنْكُمْ ، فَلَقِيَهُ النَّعِرُ : رَجُلٌ مِنْ مُجَاشِعٍ ، فَقَالَ : أَيْنَ تَذْهَبُ يَا حَوَارِيَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ إِلَيَّ ، فَأَنْتَ فِي ذِمَّتِي لاَ يُوصَلُ إِلَيْكَ ، فَأَقْبَلَ مَعَهُ ، فَأَتَى إِنْسَانٌ الأَحْنَفَ ، فَقَالَ : هَذَا الزُّبَيْرُ قَدْ لَحِقَ بِسَفَوَانَ ، قَالَ : فَمَا يَأْمَنُ ؟ جَمَعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى ضَرَبَ بَعْضُهُمْ حَوَاجِبَ بَعْضٍ بِالسُّيُوفِ ، ثُمَّ لَحِقَ بِبَيْتِهِ وَأَهْلِهِ.

قَالَ : فَسَمِعَهُ عُمَيْرُ بْنُ جُرْمُوزٍ ، وَغُوَاةٌ مِنْ غُوَاةِ بَنِي تَمِيمٍ ، وَفُضَالَةُ بْنُ حَابِسٍ ، وَنُفَيْعٌ ، فَرَكِبُوا فِي طَلَبِهِ فَلَقُوهُ مَعَ النَّعِرِ ، فَأَتَاهُ عُمَيْرُ بْنُ جُرْمُوزٍ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ ضَعِيفَةٍ فَطَعَنَهُ طَعْنَةً خَفِيفَةً ، وَحَمَلَ عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ : ذُو الْخِمَارِ ، حَتَّى إِذَا ظَنَّ ، أَنَّهُ نَائِلُهُ نَادَى صَاحِبَيْهِ يَا نُفَيْعُ ، يَا فُضَالَةُ ، فَحَمَلُوا عَلَيْهِ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۳۱۲۷۱) احنف بن قیس ؒ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ آئے اور ہم حج کے لئے جانا چاہتے تھے، کہتے ہیں میں چل کر طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ تم مجھے کس کے ساتھ رہنے کا حکم دیتے ہو اور کس کو میرے لیے پسند کرتے ہو؟ کیونکہ میرے خیال میں تو یہ صاحب یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہو جائیں گے، فرمانے لگے کہ ہم تمہیں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہنے کا حکم دیتے ہیں، میں نے کہا کیا تم مجھے ان کے ساتھ رہنے کا حکم دیتے ہو اور ان کو میرے لیے پسند کرتے ہو؟ فرمانے لگے جی ہاں! کہتے ہیں کہ پھر میں حج کو چلا گیا یہاں تک کہ مکہ مکرمہ پہنچ گیا، ہم وہیں تھے کہ ہمیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر پہنچی، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی وہیں تھیں میں ان سے ملا اور پوچھا کہ آپ مجھے کس کی بیعت کا حکم فرماتی ہیں؟ فرمانے لگیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کا، میں نے کہا کیا آپ مجھے ان کی بیعت کا حکم کرتی ہیں اور ان کو میرے لیے پسند کرتی ہیں؟ فرمانے لگیں جی ہاں! اس کے بعد میں مدینہ میں حضرت علی کے پاس سے گزرا تو میں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی، پھر میں بصرہ چلا گیا اور میرا خیال تھا کہ معاملہ صاف ہو گیا ہے۔

اس دوران ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ خُریبہ کے کنارے پڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں میں نے کہا وہ کس لیے تشریف لائے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ وہ آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے بارے میں مدد لیں، کیونکہ ان کو ظلماً قتل کیا گیا ہے، کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں اتنا گھبرا گیا کہ اس سے پہلے اتنی گھبراہٹ مجھ پر نہیں آئی تھی، اور میں نے سوچا کہ میرا ان حضرات کو چھوڑ دینا جن کے ساتھ ام المومنین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری ہیں نہایت سخت بات ہے، اور اسی طرح میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد سے قتال کرنا بعد ازاں کہ یہ حضرات مجھے ان کی بیعت کا حکم بھی فرما چکے ہیں بہت ہی مشکل کام ہے۔

فرماتے ہیں کہ جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ فرمانے لگے کہ ہم آپ کے پاس آئے ہیں اور ہم آپ سے حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے خلاف مدد لینا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے ام المؤمنین! میں آپ کو اللہ عزوجل کی قسم دیتا ہوں آپ بتائیں کہ کیا میں نے آپ سے یہ پوچھا تھا کہ آپ مجھے کس کی بیعت کا حکم دیتی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ علی کی، اور پھر میں نے آپ سے یہ بھی پوچھا تھا کہ کیا واقعی آپ مجھے ان کی بیعت کا حکم دیتی اور ان کو میرے لیے پسند کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا تھا جی ہاں! فرمانے لگیں ایسا ہی ہوا ہے لیکن حضرت علی بدل گئے ہیں، پھر میں نے کہا اے زبیر! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری! اے طلحہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ کیا میں نے تمہیں کہا تھا کہ آپ مجھے کس کی بیعت کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تھا: علی کی، میں نے پوچھا تھا کہ کیا واقعی آپ مجھے ان کی بیعت کا حکم دیتے اور ان کو میرے لیے پسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تھا جی ہاں! کہنے لگے کیوں نہیں، ایسا ہی ہے، لیکن وہ بدل گئے ہیں۔

کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میں تمہارے ساتھ قتال نہیں کروں گا کیونکہ تمہارے ساتھ ام المؤمنین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری ہیں، اور نہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد ہی سے لڑوں گا جن کی بیعت کا تم نے مجھے حکم دیا ہے۔ میری تین باتوں میں سے ایک قبول کرلو! یا تو میرے لیے پل کا راستہ کھول دو، میں عجمیوں کے علاقے میں چلا جاتا ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ جو چاہیں فیصلہ فرمائیں، یا میں مکہ مکرمہ چلا جاؤں اور وہیں رہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق فیصلہ فرما دیں، یا میں علیحدگی اختیار کر کے قریب ہی کہیں رہنے لگوں، فرمانے لگے کہ ہم مشورہ کرتے ہیں، پھر ہم آپ کے پاس پیغام بھیج دیں گے، چنانچہ انہوں نے مشورہ کیا، اور فرمایا کہ اگر ہم اس کے لئے پل کا راستہ کھول دیتے ہیں تو جو شخص لشکر سے جدا ہونا چاہے گا یا ناکام اور پسپا ہو جائے گا وہ اس کے پاس چلا جائے گا، اور اگر اس کو مکہ مکرمہ بھیج دیا جائے تو قریش مکہ سے تمہاری خبریں لیتا رہے گا اور تمہاری خبریں انہیں پہنچاتا رہے گا، یہ کوئی درست فیصلہ نہیں ہے، اس کو یہیں قریب ہی رکھو جہاں تم اس کو اپنے لئے نرم گوش بھی رکھو گے اور اس کی نگرانی بھی کرسکو گے۔

چنانچہ وہ بصرہ سے مقام ''جلحاء'' میں علیحدہ ہو گئے اور ان کے ساتھ چھ ہزار کے لگ بھگ آدمی بھی مل گئے، پھر ان کی مڈبھیڑ ہوئی تو سب سے پہلے قتل ہونے والے حضرت طلحہ اور کعب بن مسور تھے جن کے پاس قرآن کریم کا نسخہ تھا جو دونوں جماعتوں کو نصیحت کر رہے تھے یہاں تک کہ انہی جماعتوں کے درمیان شہید ہو گئے، اور حضرت زبیر بصرہ کے مقام پر سفوان میں پہنچ گئے، اتنا دور جتنا کہ تم سے مقام قادسیہ ہے، چنانچہ ان کو قبیلہ مجاشع کا ایک نعر نامی آدمی ملا اور پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری! آپ کہاں جا رہے ہیں؟ میرے ساتھ آیئے آپ میرے ضمان میں ہیں، آپ تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا، چنانچہ آپ اس کے ساتھ چلے گئے، چنانچہ ایک آدمی احنف کے پاس آیا اور کہا زبیر یہاں سفوان میں پہنچ گئے ہیں، اس نے کہا کہ اب وہ بے خوف کیسے رہ سکتے ہیں جبکہ انہوں نے مسلمانوں کو اس طرح جمع کر دیا کہ ان میں سے بعض بعض کے سروں کو مارنے لگے پھر یہ اپنے گھر کو واپس چلے جا رہے ہیں۔

یہ بات عمیر بن جرموز اور بنو تمیم کے بدمعاشوں نے سن لی، اسی طرح فضالہ بن عبید اور نفیع نے بھی، چنانچہ وہ ان کا پیچھا

کرنے لگے اور ان کی حضرت زبیر کے ساتھ ملاقات ہوئی جبکہ حضرت زبیر نفر کے ساتھ تھے، عمیر بن جرموز ان کے پیچھے آیا جبکہ وہ ایک کمزور سے گھوڑے پر سوار تھا، اور آ کر ان کو ہلکی سی ضرب لگائی، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کا پیچھا کیا جبکہ وہ اپنے ذوالخمار نامی گھوڑے پر سوار تھے، جب اس کو یقین ہو گیا کہ وہ حضرت زبیر کی پہنچ میں آ گیا ہے تو اپنے ساتھیوں کو آواز لگائی اے نفیع! اے فضالہ! چنانچہ انہوں نے حضرت زبیر پر حملہ کیا اور آپ کو قتل کر دیا۔

(۳۱۲۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: مَازَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا قَتَادَةَ، فَقَالَ: لَأَجُزَّنَّ جُمَّتَكَ، فَقَالَ لَهُ: لَكَ مَكَانُهَا أَسِيرٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ: أَكْرِمْهَا، فَكَانَ يَتَّخِذُ لَهَا السُّكَ.

(۳۱۲۷۲) یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی قتادہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوقتادہ کے ساتھ مزاح فرمایا کہ میں تمہاری زلفیں کاٹ دوں گا انہوں نے فرمایا کہ ان کے بدلے میں آپ کو ایک غلام دیتا ہوں۔ آپ نے بعد میں ان سے فرمایا ان کا خوب خیال رکھو، چنانچہ وہ ان پر خوشبو لگا کر رکھتے تھے۔

(۳۱۲۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ : أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ زَوَّجَ ابْنَتَهُ فَخَلاَ بِهَا ، فَقَالَ لَهَا : إِذَا نَزَلَ بِكِ الْمَوْتُ ، أَوْ أَمْرٌ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا فَظِيعٌ فَاسْتَقْبِلِيهِ بِأَنْ تَقُولِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ : فَبَعَثَ إِلَيَّ الْحَجَّاجُ فَقُلْتُهُنَّ ، فَلَمَّا مَثُلْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ : لَقَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَكَ ، وَلَقَدْ صِرْتَ وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَيَّ مِنْكَ ، سَلْنِي حَاجَتَكَ.

(۳۱۲۷۳) حضرت حسن بن حسن روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا نکاح کیا اور تنہائی میں اس کو نصیحت فرمائی کہ جب تمہیں موت آنے لگے یا دنیا کی کوئی گھبراہٹ میں ڈالنے والی حالت پیش آ جائے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے ان الفاظ میں دعا کرنا: لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حسن بن حسن فرماتے ہیں کہ حجاج نے میرے پاس پیغام بھیجا تو میں نے یہ الفاظ پڑھ لیے، جب میں اس کے سامنے پیش کیا گیا تو کہنے لگا کہ میں نے آپ کو اس لیے بلایا تھا کہ آپ کو قتل کروں، لیکن میرے اوپر آپ کے اہل بیت میں سے آپ کو قتل کرنا سخت دشوار ہو رہا ہے، اس لئے آپ اپنی کوئی ضرورت پوری کرنا چاہتے ہیں تو بتائیے میں آپ کو دیتا ہوں۔

(۳۱۲۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ : كَلِّمْ هَؤُلاَءِ لأَهْلِ الشَّامِ رَجَاءَ أَنْ يَرُدَّهُمْ ذَاكَ ، فَسَمِعَ ذَلِكَ الْحَجَّاجُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ : ارْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ ، فَلاَ تَسْمَعُوا مِنْهُ شَيْئًا ، فَقَالَ عُبَيْدٌ : وَيْحَكُمْ ، لاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا : ﴿لاَ تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ﴾.

(۳۱۲۷۴) ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ ابن زبیر نے عبید بن عمیر سے فرمایا کہ ان شامیوں سے بات کرو تا کہ وہ واپس لوٹ

جائیں، حجاج نے یہ سن کر لوگوں کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنی آوازیں بلند کرلو تمہیں ان کی بات سنائی نہ دے، تو عبید نے فرمایا تمہاری ہلاکت ہو ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا "اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں شور وغل کرو تا کہ تم غالب ہو جاؤ"۔

(۳۱۲۷۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي لَسْتُ لَهُمْ بِإِمَامٍ.

(۳۱۲۷۵) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ ابو جعفر محمد بن علی نے فرمایا: اے اللہ! بے شک آپ جانتے ہیں کہ میں ان لوگوں کا امام نہیں ہوں۔

(۳۱۲۷۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، قَدْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا السِّلاَحِ ، فَجَعَلَ يَقُولُ : لَقَدْ أَعْظَمْتُمَ الدُّنْيَا ! حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ.

(۳۱۲۷۶) جریر بن حازم اہل کوفہ کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر کے زمانے میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ مسجد میں داخل ہوئے تو اسلحہ دکھائی دیا، فرمانے لگے کہ تم نے دنیا کی تعظیم شروع کردی ہے، یہاں تک کہ آپ نے حجر اسود کا استلام کیا۔

(۳۱۲۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الْجُعْفِيُّ ، قَالَ : أَرْسَلَ الْحَجَّاجُ إِلَى سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ فَقَالَ : لاَ تَؤُمَّ قَوْمَكَ ، وَإِذَا رَجَعْتَ فَاسْبُبْ عَلِيًّا ، قَالَ : قُلْتُ سَمْعٌ وَطَاعَةٌ.

(۳۱۲۷۷) حضرت ابراہیم بن عبد الاعلیٰ فرماتے ہیں کہ حجاج بن یوسف نے سوید بن غفلہ کو پیغام بھجوایا کہ لوگوں کو نماز نہ پڑھاؤ۔ وہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ حکم کی تعمیل ہوگی۔

(۳۱۲۷۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : ذَكَرَ إِبْرَاهِيمُ : أَنَّهُ أُرْسِلَ إِلَيْهِ زَمَنَ الْمُخْتَارِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ ، قَالَ : فَطَلاَ وَجْهَهُ بِطِلاَءٍ ، وَشَرِبَ دَوَاءً ، فَلَمْ يَأْتِهِمْ فَتَرَكُوهُ.

(۳۱۲۷۸) ابراہیم فرماتے ہیں کہ میرے پاس مختار کے زمانے میں بلاوا آیا تو میں نے اپنے چہرے پر روغن مل لیا اور کوئی دوا پی لی اور ان کے پاس نہیں گیا، چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔

(۳۱۲۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَتْ عَائِشَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ مَنْ يَعْمَلْ بِسَخَطِ اللهِ يَعُدَّ حَامِدُهُ مِنَ النَّاسِ ذَامًّا. (حمیدی ۲۶۲۔ ابن حبان ۲۷۷)

(۳۱۲۷۹) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضی والے اعمال کرتا ہے اس کی تعریف کرنے والے لوگ بھی مذمت کرنے والے شمار کیے جانے لگتے ہیں۔

(۳۱۲۸۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ حُجْرٌ بْنَ عَدِيٍّ وَهُوَ يَقُولُ : هاه !

بَيْعَتِي لاَ أُقِيلُهَا وَلاَ أَسْتَقِيلُهَا ، سَمَاعُ اللهِ وَالنَّاسِ. يَعْنِي بِقَوْلِهِ الْمُغِيرَةَ.

(۳۱۲۸۰) ابواسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حجر بن عدی کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہائے میری بیعت! جس کو میں ختم کرسکتا ہوں نہ اس سے سبکدوشی طلب کرسکتا ہوں، کہ وہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کی سنی ہوئی ہے، لوگوں سے ان کی مراد حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۱۲۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : كَتَبَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْبَ عُثْمَانَ فَقَالُوا :مَنْ يَذْهَبُ بِهِ إِلَيْهِ، فَقَالَ عَمَّارٌ :أَنَا ، فَذَهَبَ بِهِ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا قَرَأَهُ قَالَ :أَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ ، فَقَالَ عَمَّارٌ :وَبِأَنْفِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ، قَالَ :فَقَامَ وَوَطِئَهُ حَتَّى غُشِيَ عَلَيْهِ ، قَالَ :وَكَانَ عَلَيْهِ تُبَّان.

قَالَ :ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْهِ الزُّبَيْرِ وَطَلْحَةَ فَقَالاَ لَهُ :اخْتَرْ إِحْدَى ثَلاَثٍ :إِمَّا أَنْ تَعْفُوَ ، وَإِمَّا أَنْ تَأْخُذَ الأَرْشَ ، وَإِمَّا أَنْ تَقْتَصَّ ، قَالَ :فَقَالَ عَمَّارٌ :لاَ أَقْبَلُ مِنْهُنَّ شَيْئًا حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :سَمِعْت يَحْيَى بْنَ آدَمَ ، قَالَ :ذَكَرْت هَذَا الْحَدِيثَ لِحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، فَقَالَ :مَا كَانَ عَلَى عُثْمَانَ أَكْثَرَ مِمَّا صَنَعَ.

(۳۱۲۸۱) حضرت سالم بن ابی الجعد روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کوئی عیب لکھا، اس کے بعد وہ پوچھنے لگے یہ تحریر ان کے پاس کون لے کر جائے گا؟ حضرت عمار نے فرمایا میں لے کر جاؤں گا، وہ لے کر گئے، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ تحریر پڑھی تو فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کی ناک خاک آلود کرے، حضرت عمار نے اس پر فرمایا: تو پھر حضرت ابوبکر و عمر کی ناک کو بھی، کہتے ہیں کہ اس پر حضرت عثمان کھڑے ہوئے اور ان کو گرالیا اور پاؤں سے روندنے لگے یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو گئے، اس وقت انہوں نے جانگیا پہن رکھا تھا، پھر حضرت عثمان نے ان کے پاس حضرت زبیر اور طلحہ کو بھیجا اور انہوں نے ان سے کہا کہ تین باتوں میں سے ایک کو اختیار کرلو، یا تو معاف کردو یا تاوان لے لو یا بدلہ لے لو، حضرت عمار نے فرمایا میں ان میں سے کچھ قبول نہیں کرتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جاملوں۔

ابوبکر فرماتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن آدم کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے حسن بن صالح کے سامنے یہ حدیث ذکر کی تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان پر ان کے اس فعل سے زیادہ کوئی الزام نہیں۔

(۳۱۲۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ :إِنَّ الْكُتُبَ تَجِيءُ مِنْ قِبَلِ قُتَيْبَةَ فِيهَا الْبَاطِلُ وَالْكَذِبُ ، فَإِذَا أَرَدْت أَنْ أُحَدِّثَ جَلِيسِي أَفْعَلُ ؟ قَالَ :لاَ بَلْ أَنْصِتْ.

(۳۱۲۸۲) حماد فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے کہا کہ قتیبہ کی طرف سے خط آتے ہیں جن میں باطل اور جھوٹی باتیں بھی ہوتی ہیں، جب میں اپنے کسی ہمنشین کو اس کے بارے میں بیان کرنا چاہوں تو کردوں؟ فرمایا نہیں! بلکہ خاموش رہو۔

(۳۱۲۸۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ :ذَهَبْتُمْ بِالدُّنْيَا وَالآخِرَةِ

، قَالَ :وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ :لَكُمْ أَمْوَالٌ تَصَدَّقُونَ مِنْهَا وَتَصِلُونَ مِنْهَا ، وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ ، قَالَ :لَدِرْهَمٌ يَأْخُذُهُ أَحَدُكُمْ فَيَضَعُهُ فِي حَقٍّ أَفْضَلَ مِنْ عَشَرَةِ آلاَفٍ يَأْخُذُها أَحَدُنَا غَيضًا مِنْ فَيْضٍ فَلاَ يَجِدُ لَهَا مَسًّا.

(۳۱۲۸۳) اسرائیل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عثمان بن ابی العاص سے کہا کہ تم دنیا اور آخرت دونوں ہی لے گئے، انہوں نے پوچھا کیسے؟ کہنے لگا آپ کے پاس مال ہیں جن میں سے آپ صدقہ کرتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں، اور ہمارے پاس مال نہیں ہیں، آپ نے فرمایا ایک درہم جس کو تم میں سے کوئی شخص لے کر حق طریقے سے خرچ کرتا ہے ان دس ہزار دراہم سے افضل ہے جو ہم میں سے کوئی بہت زیادہ میں سے لیتا ہے لیکن اس میں اس کو تصرف کا کوئی حق نہیں ہوتا۔

(٣١٢٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ سَعْدٍ كَلاَمٌ ، قَالَ :فَتَنَاوَلَ رَجُلٌ خَالِدًا عِنْدَ سَعْدٍ ، فَقَالَ سَعْدٌ :مَهْ ، إِنَّ مَا بَيْنَنَا لَمْ يَبْلُغْ دِينَنَا.

(۳۱۲۸۴) طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید اور سعد بن ابی وقاص کے درمیان کچھ تکرار ہو گئی تھی، ایک آدمی نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت خالد کی برائی کی تو آپ نے فرمایا خاموش ہو جاؤ، ہمارا جھگڑا اتنا زیادہ نہیں کہ ہمارے دین تک پہنچ جائے۔

(٣١٢٨٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ سَالِمًا ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا نَهَى النَّاسَ عَنْ شَيْءٍ جَمَعَ أَهْلَ بَيْتِهِ ، فَقَالَ :إِنِّي نَهَيْتُ النَّاسَ عَنْ كَذَا وَكَذَا ، وَإِنَّ النَّاسَ لَيَنْظُرُونَ إِلَيْكُمْ نَظَرَ الطَّيْرِ إِلَى اللَّحْمِ ، وَايْمُ اللهِ لاَ أَجِدُ أَحَدًا مِنْكُمْ فَعَلَهُ إِلاَّ أَضْعَفْتُ لَهُ الْعُقُوبَةَ ضِعْفَيْنِ.

(۳۱۲۸۵) عبید اللہ بن عمر سالم کے ایک شاگرد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو کسی چیز سے منع فرماتے تو اپنے گھر والوں کو جمع کر کے فرماتے کہ میں نے لوگوں کو فلاں فلاں کام سے منع کر دیا ہے اور لوگ تمہاری طرف اس طرح دیکھیں گے جیسے پرندہ گوشت کی طرف دیکھتا ہے، اور خدا کی قسم! تم میں سے جس کو بھی میں یہ کام کرتے دیکھوں گا اس کو دوسروں سے دوگنی سزا دوں گا۔

(٣١٢٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الصَّبَاحِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي يَسْمَعُ الْخَادِمَ تَسُبُّ الشَّاةَ ، فَيَقُولُ :تَسُبِّينَ شَاةً تَشْرَبِينَ مِنْ لَبَنِهَا.

(۳۱۲۸۶) صباح بن ثابت فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد خادمہ کو سنتے کہ بکری کو برا بھلا کہتی ہے تو فرماتے کہ تم اسی بکری کو برا بھلا کہتی ہو جس کا دودھ پیتی ہو!

(٣١٢٨٧) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعَهُ يَقُولُ :قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ :قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :اكْتُبْ إِلَيَّ بِسُنَّةِ عُمَرَ ، قَالَ :قُلْتُ :إِنَّكَ إِنْ عَمِلْتَ بِمَا عَمِلَ عُمَرُ فَأَنْتَ أَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ ، إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ مِثْلُ زَمَانِ عُمَرَ ، وَلاَ رِجَالٌ مِثْلُ رِجَالِ عُمَرَ.

(۳۱۲۸۷) سالم بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طریقہ میرے پاس لکھ بھیجو، میں نے کہا: اگر آپ اس طرح عمل کرلیں جس طرح حضرت عمر نے عمل کیا تو آپ حضرت عمر سے افضل ٹھہریں گے، کیونکہ نہ تو آپ کا زمانہ ہی حضرت عمر والا زمانہ ہے اور نہ آپ کیساتھ حضرت عمر کے ساتھیوں جیسے آدمی ہیں۔

(۳۱۲۸۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ وَهُوَ سَاجِدٌ فِي الْكَعْبَةِ نَحْوَ الْحَجَرِ وَهُوَ يَقُولُ : إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَسَوَّطُ.

(۳۱۲۸۸) عثمان بن واقد ایک بیان کرنے والے کے واسطے سے حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حطیم کعبہ میں حجر اسود کے قریب سجدے میں یہ دعا کر رہے تھے اے اللہ! میں ان فتنوں سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں جو قریش برپا کر رہے ہیں۔

(۳۱۲۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو إِيَاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ ، قَالَ : كُنْتُ نَازِلاً عِنْدَ عَمْرِو بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، فَلَمَّا حَضَرَ رَمَضَانُ ، جَاءَهُ رَجُلٌ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ مِنْ قِبَلِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ : إِنَّ الأَمِيرَ يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ وَيَقُولُ : إِنَّا لَمْ نَدَعْ قَارِئًا شَرِيفًا إِلاَّ وَقَدْ وَصَلَ إِلَيْهِ مِنَّا مَعْرُوفٌ ، فَاسْتَعِنْ بِهَذَيْنِ عَلَى نَفَقَةِ شَهْرِكَ هَذَا ، فَقَالَ عَمْرٌو : اقْرَأْ عَلَى الأَمِيرِ السَّلاَمَ ، وَقُلْ لَهُ : إِنَّا وَاللهِ مَا قَرَأْنَا الْقُرْآنَ نُرِيدُ بِهِ الدُّنْيَا ، وَرَدَّهُ عَلَيْهِ.

(۳۱۲۸۹) ابو ایاس معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ میں عمرو بن نعمان بن مقرن کے پاس ٹھہرا ہوا تھا، جب رمضان کا مہینہ آیا تو ان کے پاس ایک آدمی مصعب بن زبیر کی طرف سے درہم لے کر آیا اور کہا کہ امیر آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے کسی صاحبِ شرافت قاری کو بھی اپنی جانب سے بھلائی سے محروم نہیں کیا، آپ یہ دو ہزار درہم لے لیں اور اس مہینے کے خرچ میں اس سے مدد حاصل کرلیں، حضرت عمرو نے جواب میں فرمایا کہ امیر کو میرا سلام کہو اور ان سے کہو کہ واللہ! ہم نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے قرآن نہیں پڑھا، یہ کہہ کر وہ دراہم واپس کردیے۔

(۳۱۲۹۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَابْنُ عُمَرَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةٍ وَابْنَاهُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ ، وَقَدْ خَطَبَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ النَّاسَ ، فَقَالَ : أَلاَ إِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ نَكَّسَ كِتَابَ اللهِ ، نَكَّسَ اللَّهُ قَلْبَهُ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَلاَ إِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِيَدِكَ ، وَلاَ بِيَدِهِ ، فَسَكَتَ الْحَجَّاجُ هُنَيْهَةً - إِنْ شِئْتَ قُلْتَ طَوِيلاً ، وَإِنْ شِئْتَ قُلْتَ لَيْسَ بِطَوِيلٍ - ، ثُمَّ قَالَ : أَلاَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا وَكُلَّ مُسْلِمٍ وَإِيَّاكَ أَيُّهَا الشَّيْخُ ، أَنَّهُ هُوَ نفعك ، قَالَ : فَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ يَضْحَكُ وَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ : أَمَا إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ الَّتِي فِيهَا الْفَضْلُ : أَنْ أَقُولَ : كَذَبْتَ.

(۳۱۲۹۰) حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم مسجد حرام میں بیٹھے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے، اوران کے دائیں بائیں ان کے صاحبزادے بیٹھے ہوئے تھے، حجاج بن یوسف نے لوگوں سے خطبے میں کہا تھا:

خبردار! بے شک عبداللہ بن زبیر نے کتاب اللہ کو بگاڑ دیا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بگاڑ دے، اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار! نہ یہ تمہارے اختیار میں ہے نہ ان کے اختیار میں ہے۔ حجاج اس بات پر تھوڑی دیر خاموش رہا، اتنا کہ اگر میں اس خاموشی کو طویل کہوں تو بھی کہہ سکتا ہوں اور اگر کہوں کہ زیادہ طویل خاموشی نہیں تھی تب بھی درست ہوگا، پھر کہنے لگا: اے بڈھے! آگاہ ہو جاؤ! بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں، تمہیں اور ہر مسلمان کو علم بخشا ہے اگر وہ علم تجھے نفع دے، راوی کہتے ہیں کہ اس پر حضرت ابن عمر ہنسنے لگے، اور اردگرد کے ساتھیوں سے فرمایا کہ میں نے فضیلت والی بات چھوڑ دی، یہ کہ میں کہتا کہ تو نے جھوٹ کہا۔

(۳۱۲۹۱) حَدَّثَنَا مالك بن إسْمَاعِيلَ ، عَنْ كَامِلِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : كَانَ الْعَبَّاسُ أَقْرَبَ شَحْمَةِ أُذُنٍ إِلَى السَّمَاءِ.

(۳۱۲۹۱) حضرت کامل بن حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ دوسرے لوگوں کی بنسبت آسمان کی طرف زیادہ قریب کان کی لو والے تھے۔

(۳۱۲۹۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، قَالَ : بَيْنَمَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ ، إِذْ رَأَى الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ مُقْبِلاً ، فَقَالَ : هَذَا أَحَبُّ أَهْلِ الأَرْضِ إِلَى أَهْلِ السَّمَاءِ.

(۳۱۲۹۲) ولید بن عیزار فرماتے ہیں کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کعبہ کے سائے میں تھے کہ انہوں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو تشریف لاتے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شخص زمین والوں میں آسمان والوں کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

(۳۱۲۹۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : إِنَّك قَادِمٌ عَلَى الْحَجَّاجِ فَانْظُرْ مَاذَا تَقُولُ ، لاَ تَقُلْ مَا يَسْتَحِلُّ بِهِ دَمَك ، قَالَ : إِنَّمَا يَسْأَلُنِي كَافِرٌ أَنَا أَوْ مُؤْمِنٌ ؟ فَلَمْ أَكُنْ لأَشْهَدَ عَلَى نَفْسِي بِالْكُفْرِ وَأَنَا لاَ أَدْرِي أَنْجُو مِنْهُ أَمْ لاَ.

(۳۱۲۹۳) عبدالواحد بن ایمن فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ آپ حجاج کے پاس جا رہے ہیں تو ذرا دھیان سے بات کرنا، کہیں ایسی بات نہ کہہ بیٹھنا جس سے وہ تمہارے خون کو مباح سمجھ کر قتل کر ڈالے، انہوں نے فرمایا: وہ مجھ سے پوچھے گا کہ تم کافر ہو یا مؤمن؟ میں تو اپنی ذات پر کفر کی گواہی نہیں دے سکتا، اور مجھے اس کا کوئی علم نہیں کہ میں اس کے شر سے نجات پاؤں گا یا نہیں۔

(۳۱۲۹٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ النُّعْمَانِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى مُعَاوِيَةَ : الْزَمِ الْحَقَّ يَلْزَمْك الْحَقُّ.

(۳۱۲۹۴) نعمان سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ آپ حق کے ساتھ ساتھ رہیے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہوں گے۔

(۳۱۲۹٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : نَسْتَعِينُ بِقُوَّةِ الْمُنَافِقِ وَإِثْمُهُ عَلَيْهِ.

(۳۱۲۹۵) عبدالملک بن عبید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم منافق کی قوت سے مدد حاصل کر لیتے ہیں اور اس کا گناہ

اسی پر رہتا ہے۔

(۳۱۲۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْفَرَزْدَقَ يَقُولُ : كَانَ ابْنُ حِطَّانَ مِنْ أَشْعَرِ النَّاسِ.

(۳۱۲۹۶) ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے فرزدق کو یہ کہتے سنا کہ ابن حطان قابل ترین شعراء میں سے تھا۔

(۳۱۲۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ إِذَا لَقِيتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ فَكَأَنَّمَا أُفَجِّرُ بِهِ بَحْرًا.

(۳۱۲۹۷) زہری فرماتے ہیں کہ جب میں عبید اللہ بن عبد اللہ ریشید سے ملتا تو مجھے ایسا لگتا کہ ان کی باتوں سے میرے اندر علم کے سمندر جاری ہو گئے ہیں۔

(۳۱۲۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حَمْزَةَ أَبِي عُمَارَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : مَالَكَ وَلِلشِّعْرِ ، قَالَ :هَلْ يَسْتَطِيعُ الْمَصْدُورُ إِلاَّ أَنْ يَنْفِثَ.

(۳۱۲۹۸) حمزہ بن ابی عمارہ فرماتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے فرمایا کہ آپ کا شعر سے کیا تعلق؟ انہوں نے فرمایا کہ تپ دق کا مریض پھونکنے کے سوا اور کیا کر سکتا ہے؟

(۳۱۲۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ أَرْفَعَ عِنْدَ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنَ الْحَسَنِ ، حَتَّى خَفَّ مَعَ ابْنِ الأَشْعَثِ وَكَفَّ الآخَرُ ، فَلَمْ يَزَلْ أَبُو سَعِيدٍ فِي عُلُوٍّ مِنْهَا وَسَقَطَ الآخَرُ.

(۳۱۲۹۹) ابن عون فرماتے ہیں کہ مسلم بن یسار اہل بصرہ میں حسن بصری سے زیادہ مقام کے حامل تھے یہاں تک کہ ابن الاشعث کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان کا مرتبہ گھٹ گیا، اس لئے ابو سعید حسن بصری بلند مرتبہ ہی رہے اور دوسرے کا مقام گر گیا۔

(۳۱۳۰۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِءٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُنْقِذٌ صَاحِبُ الْحَجَّاجِ :أَنَّ الْحَجَّاجَ لَمَّا قَتَلَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ مَكَثَ ثَلاَثَ لَيَالٍ يَقُولُ : مَالِي وَلِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ.

(۳۱۳۰۰) عمیر بن ہانی فرماتے ہیں کہ مجھے حجاج کے ساتھی منقذ نے خبر دی کہ جب حجاج نے سعید بن جبیر کو قتل کیا تو تین رات تک یہی کہتا ہوا جاگتا رہا کہ سعید بن جبیر میرا کیسا دشمن ہو گیا۔

(۳۱۳۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُرَادِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ :بَيْنَا شَاعِرٌ يَوْمَ صِفِّينَ يُنْشِدُ هِجَاءً لِمُعَاوِيَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ :وَعَمَّارٌ يَقُولُ :الْزَقْ بِالْعَجُوزَيْنِ ، قَالَ :فَقَالَ رَجُلٌ :سُبْحَانَ اللهِ ، تَقُولُ هَذَا وَأَنْتُمْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ عَمَّارٌ :إِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْلِسَ فَاجْلِسْ ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَذْهَبَ فَاذْهَبْ.

(۳۱۳۰۱) عبداللہ بن سلیمہ فرماتے ہیں کہ صفین کی جنگ میں ایک شاعر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہجو کر رہا تھا اور عمار رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ دونوں بڑھیوں کے ساتھ چپکے رہو، کہ اس بات پر ایک آدمی نے کہا کہ آپ یہ کہتے ہیں حالانکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جا اور اگر جانا چاہے تو چلا جا۔

(۳۱۳۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ : رَحِمَ اللَّهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، أَرَادَ دَنَانِيرَ الشَّامِ ، رَحِمَ اللَّهُ مَرْوَانَ أَرَادَ دَرَاهِمَ الْعِرَاقِ.

(۳۱۳۰۲) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ عبداللہ بن زبیر پر رحم فرمائے کہ وہ شام کے دینار چاہتے تھے، اور اللہ تعالیٰ مروان پر رحم فرمائے کہ وہ عراق کے درہم چاہتا تھا۔

(۳۱۳۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَتَبَ زِيَادٌ إِلَى الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ وَهُوَ عَلَى خُرَاسَانَ : إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَتَبَ : أَنْ تُصْطَفَى لَهُ الصَّفْرَاءُ وَالْبَيْضَاءُ ، فَلاَ يُقَسَّمُ بَيْنَ النَّاسِ ذَهَبًا وَلاَ فِضَّةً ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : بَلَغَنِي كِتَابُكَ ، تَذْكُرُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَتَبَ أَنْ تُصْطَفَى لَهُ الْبَيْضَاءُ وَالصَّفْرَاءُ ، وَأَنِّي وَجَدْتُ كِتَابَ اللهِ قَبْلَ كِتَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنَّهُ وَاللهِ لَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا عَلَى عَبْدٍ ثُمَّ اتَّقَى اللَّهَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مَخْرَجًا ، وَالسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ : اغْدُوا عَلَيَّ بِمَالِكُمْ ، فَغَدَوْا ، فَقَسَمَهُ بَيْنَهُمْ.

(۳۱۳۰۳) حضرت حسن سے روایت ہے کہ زیاد نے حکم بن عمرو غفاری کو پیغام بھیجا جو خراسان کے عامل تھے کہ امیر المؤمنین فرماتے ہیں کہ ان کے لئے سونا اور چاندی علیحدہ کر لی جائے اور لوگوں کے درمیان تقسیم نہ کی جائے، انہوں نے جواب میں لکھا: مجھے آپ کا خط ملا جس میں آپ نے ذکر کیا ہے کہ امیر المؤمنین نے یہ پیغام بھیجا ہے کہ ان کے لئے سونا اور چاندی علیحدہ رکھ لیا جائے، اور میں نے امیر المؤمنین کے خط سے پہلے کتاب اللہ کو پڑھ لیا ہے، بخدا اگر آسمان و زمین کسی بندے پر بالکل بند بھی ہو جائیں پھر وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے راہ نکال دیں گے، والسلام علیکم، پھر انہوں نے لوگوں سے فرمایا کہ صبح میرے پاس اپنے مال لاؤ، چنانچہ وہ لائے تو آپ نے وہ سارا مال ان کے درمیان تقسیم کر دیا۔

(۳۱۳۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَا زَالَ الزُّبَيْرُ كَأَنَّهُ رَجُلٌ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ حَتَّى أَدْرَكَ بُنَيُّهُ عَبْدُ اللهِ فَلَفَتَهُ عَنَّا.

(۳۱۳۰۴) عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ زبیر رضی اللہ عنہ ہمیشہ سے ہمارے ساتھ اس طرح رہے جیسے وہ ہمارے گھر کے ایک فرد ہوں یہاں تک کہ جب وہ اپنے بیٹے عبداللہ کے پاس پہنچ گئے تو اس نے ان کی توجہ ہم سے ہٹا دی۔

(۳۱۳۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي شُرَاعَةَ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، قَالَ : ذَكَرُوا الشُّعَرَاءَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا امْرَأَ الْقَيْسِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَذْكُورٌ فِي الدُّنْيَا مَذْكُورٌ فِي الآخِرَةِ :

حَامِلٌ لِوَاءَ الشِّعْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي جَهَنَّمَ ، أَوْ قَالَ فِي النَّارِ.

(۳۱۳۰۵) عبادہ بن نُسَی فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شعراء کا تذکرہ کیا، جب امرؤالقیس کا تذکرہ آیا تو آپ نے فرمایا: اس شاعر کا ذکر دنیا میں بھی لوگوں کی زبانوں پر رہے گا، آخرت میں بھی لوگوں کی زبانوں پر رہے گا، اور وہ قیامت کے دن جہنم میں شعر کا علَم اٹھائے ہوگا، یا فرمایا آگ میں شعر کا علَم اٹھائے ہوگا۔

(۳۱۳۰۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ رَأْسٍ أُهْدِيَ فِي الإِسْلاَمِ : رَأْسُ ابْنِ الْحَمِقِ.

(۳۱۳۰۶) ھُنیدہ بن خالد خزاعی فرماتے ہیں کہ پہلا سر جو اسلام میں تحفۃً بھیجا گیا وہ ابن الحَمِق کا سر تھا۔

(۳۱۳۰۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنْ صَارَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ يَوْمَ الْخَازِرِ ، فَالْتَقَيْنَا ، فَهَبَّ الرِّيحُ عَلَيْهِمْ ، فَأَدْبَرُوا ، فَقَتَلْنَاهُمْ عَشِيَّتَنَا وَلَيْلَتَنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا ، قَالَ :فَقَالَ :إبْرَاهِيمُ. يَعْنِي :ابْنَ الأَشْتَرِ :إِنِّي قَتَلْت الْبَارِحَةَ رَجُلاً وَإِنِّي وَجَدْت مِنْهُ رِيحَ طِيبٍ ، وَمَا أُرَاهُ إِلاَّ ابْنَ مَرْجَانَةَ ، شَرَّقَتْ رِجْلاَهُ وَغَرَّبَ رَأْسُهُ ، أَوْ شَرَّقَ رَأْسُهُ وَغَرَّبَتْ رِجْلاَهُ ، قَالَ :فَانْطَلَقْت فَإِذَا هُوَ وَاللهِ هُوَ.

(۳۱۳۰۷) ابو جویریہ جرمی فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جو جنگ خازر کے دن شام کی طرف جا رہا تھا، چنانچہ ہمارا مقابلہ ہوا تو ہمارے مخالف فریق کے پڑاؤ میں تیز ہوا چل پڑی، وہ بھاگ کھڑے ہوئے، چنانچہ ہم نے ان کو ساری رات صبح تک قتل کیا، ابراہیم بن اشتر کہنے لگے کہ میں نے گذشتہ رات ایک آدمی کو قتل کیا جس سے بہت خوشبو آ رہی تھی اور میرا خیال ہے کہ وہ شخص ابن مرجانہ ہی ہوگا، میں نے اس کو اس طرح قتل کیا کہ اس کے دونوں پاؤں مشرق کی سمت گرے اور سر مغرب کی سمت، یا اس کا سر مشرق کی سمت گرا اور اس کے پاؤں مغرب کی سمت گرے، کہتے ہیں کہ میں نے چل کر دیکھا تو بخدا وہ شخص ابن مرجانہ ہی تھا۔

(۳۱۳۰۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْعَلاَءُ بْنُ الْمِنْهَالِ الْغَنَوِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو الْجَهْمِ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :بَلَغَ عَلِيًّا عَنِّي شَيْءٌ فَضَرَبَنِي أَسْوَاطًا ، ثُمَّ بَلَغَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَيهِ ، فَأَرْسَلَ رَجُلَيْنِ يُفَتِّشَانِ مَنْزِلَهُ ، فَوَجَدَا الْكِتَابَ فِي مَنْزِلِهِ ، فَقَالَ لأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَهُوَ مِنَ الْعَشِيرَةِ :إنَّك مِنَ الْعَشِيرَةِ فَاسْتُرْ عَلَيَّ ، قَالَ :فَأَتَيَا عَلِيًّا فَأَخْبَرَاهُ ، قَالَ :فَرَكِبَ عَلِيٌّ وَرَكِبَ أَبِي ، فَقَالَ لأَبِي :أَمَا إنَّا فَتَّشْنَا عَلَيْهِ ذَلِكَ فَوَجَدْنَاهُ بَاطِلاً ، قَالَ :مَا ضَرَبَنِي فِيهِ أَبْطَلُ.

(۳۱۳۰۸) ابو جہم قریشی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے بارے میں کوئی بری خبر پہنچی تو انہوں نے مجھے کوڑے لگوائے، پھر ان کو خبر پہنچی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کوئی خط لکھا ہے چنانچہ انہوں نے دو آدمی میرا گھر تلاش کرنے بھیجے، انہوں نے میرے گھر میں وہ خط پالیا، تو میں نے ان میں سے ایک آدمی سے جو میرے خاندان سے تھا کہا کہ تو میرے خاندان کا ہے اس لئے میری پردہ پوشی کرنا، چنانچہ وہ آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کو بات بتائی، ابو جہم فرماتے ہیں کہ پھر

میرے والد اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سوار ہو کر نکلے تو انہوں نے ان سے فرمایا کہ ہم نے آپ کے بارے میں تحقیق کی ہے تو وہ بات باطل محض ثابت ہوئی ہے، میرے والد نے کہا کہ جس معاملے میں آپ نے مجھے کوڑے لگوائے ہیں وہ اس سے زیادہ بے اصل ہے۔

(۳۱۳.۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا رَأَى الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ : وَيْحَكَ يَا مُغِيرَةُ ، وَاللهِ مَا رَأَيْتُكَ قَطُّ إِلاَّ خَشِيتُ.

(۳۱۳۰۹) ابوالضحیٰ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے ایک صاحب نے بیان کیا جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنی ہے کہ جب آپ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو فرماتے کہ مغیرہ! تیرا ناس ہو جب بھی میں نے آپ کو دیکھا میں ڈر ہی گیا۔

(۳۱۳۱۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، قَالَ : خَرَجَ إِلَيْنَا ابْنُ مَسْعُودٍ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ فُقِدَتْ مِنْ بَيْتِ مَالِكُمُ اللَّيْلَةَ مِئَةُ أَلْفٍ لَمْ يَأْتِنِي بِهَا كِتَابٌ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ.

(۳۱۳۱۰) عبداللہ بن سنان فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مسجد میں تھے کہ ہمارے پاس حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا اے کوفہ والو! آج رات تمہارے بیت المال میں سے ایک لاکھ درہم غائب ہو گئے جن کے بارے میں میرے پاس امیر المؤمنین کا کوئی خط بھی نہیں آیا۔

(۳۱۳۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا فِطْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُنْذِرٌ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : اتَّقُوا هَذِهِ الْفِتَنَ فَإِنَّهُ لاَ يُشْرِفُ لَهَا أَحَدٌ إِلاَّ انْتَسَفَتْهُ ، أَلاَ إِنَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ لَهُمْ أَجَلٌ وَمُدَّةٌ ، لَوْ أَجْمَعَ مَنْ فِي الأَرْضِ أَنْ يُزِيلُوا مُلْكَهُمْ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي يَأْذَنُ فِيهِ ، أَتَسْتَطِيعُونَ أَنْ تُزِيلُوا هَذِهِ الْجِبَالَ ؟!.

(۳۱۳۱۱) محمد بن حنفیہ سے روایت ہے فرمایا کہ ان فتنوں سے بچو کیونکہ جو بھی ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے یہ اس کو برباد کر دیتے ہیں، آگاہ رہو! بے شک اس قوم کا ایک وقت اور ایک مدت مقرر ہے اگر تمام زمین والے اس مدت میں ان کی سلطنت زائل کرنا چاہیں تو نہیں کر سکیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کی اجازت دے دیں، کیا تم ان پہاڑوں کو ٹلا سکتے ہو؟!

(۳۱۳۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : بَعَثَنِي سَعْدٌ أَقْسِمُ بَيْنَ الزُّبَيْرِ وَخَبَّابٍ أَرْضًا ، فَتَرَامَيَا بِالْجَنْدَلِ ، فَرَجَعْتُ فَأَخْبَرْتُ سَعْدًا ذَلِكَ ، فَضَحِكَ حَتَّى ضَرَبَ بِرِجْلِهِ ، وَقَالَ : فِي الأَرْضِ مِثْلُ هَذَا الْمَسْجِدِ ، أَوْ قَلَّ مَا يَزِيدُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَهَلاَّ رَدَدْتَهُمَا.

(۳۱۳۱۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک زمین کو تقسیم کرنے کے لئے بھیجا تو وہ ایک دوسرے کو کنکر مارنے لگے، میں نے واپس آ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی تو وہ ہنسنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے اپنا پاؤں زمین پر مارا اور فرمایا کہ وہ زمین اس مسجد جتنی یا اس سے ذرا بڑی ہوگی، پھر فرمایا کہ تم نے

ان کو روک کیوں نہیں دیا؟

(۳۱۳۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شَيْبَانَ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قُدِّمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ جَدَاوِلاً ، فَقَالَ :انْهَشُوا نَهْشًا.

(۳۱۳۱۳) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ ایک مرتبہ ان کے پاس گوشت کے پارچے لائے گئے ،انہوں نے حاضرین سے فرمایا اس کو نوچ کر کھاؤ۔

(۳۱۳۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَمَّا بُويِعَ لِعَلِيٍّ أَتَانِي فَقَالَ :إِنَّك امْرُؤٌ مُحَبَّبٌ فِي أَهْلِ الشَّامِ ، وَقَدِ اسْتَعْمَلْتُك عَلَيْهِمْ ، فَسِرْ إِلَيْهِمْ ، قَالَ :فَذَكَرْت الْقَرَابَةَ وَذَكَرْت الصِّهْرَ ، فَقُلْتُ :أَمَّا بَعْدُ فَوَاللهِ لاَ أُبَايِعُك ، قَالَ :فَتَرَكَنِي وَخَرَجَ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى أُمِّ كُلْثُومٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا وَتَوَجَّهَ إِلَى مَكَّةَ ، فَأُتِيَ عَلِيٌّ رحمه الله فَقِيلَ لَهُ :إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ تَوَجَّهَ إِلَى الشَّامِ ، فَاسْتَنْفِرَ النَّاسَ ، قَالَ :فَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَعْجَلُ حَتَّى يُلْقِيَ رِدَائَهُ فِي عُنُقِ بَعِيرِهِ ، قَالَ :وَأَتَيْت أُمَّ كُلْثُومٍ فَأُخْبِرَتْ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى أَبِيهَا :مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعُ ، قَدْ جَائَنِي الرَّجُلُ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ، وَتَوَجَّهَ إِلَى مَكَّةَ ، فَتَرَاجَعَ النَّاسُ.

(۳۱۳۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی تو وہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اہل شام تم سے محبت کرتے ہیں اور میں تمہیں ان پر عامل بناتا ہوں تم ان کے پاس چلے جاؤ، میں نے ان سے رشتہ داری اور سسرالی رشتے کا ذکر کیا اور عرض کیا کہ بخدا! میں آپ کے ہاتھ پر بیعت ہی نہیں کرتا، کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے چھوڑا اور نکل گئے، بعد میں حضرت ابن عمر ام کلثوم کے پاس آئے ،ان کو سلام کیا اور مکہ کی طرف چل دیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لوگ آئے اور کہا کہ ابن عمر شام کی طرف چلے گئے ہیں، چنانچہ انہوں نے لوگوں سے نکلنے کا مطالبہ کیا اور کہا کوئی آدمی تیزی سے جائے اور اپنی چادر ان کے اونٹ کی گردن میں ڈال دے، کہتے ہیں کہ ام کلثوم کے پاس کسی نے خبر پہنچائی تو انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ وہ میرے پاس آئے ،مجھ سے سلام کیا اور مکہ کی طرف گئے ہیں، چنانچہ یہ سن کر لوگ واپس لوٹ آئے۔

(۳۱۳۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُنَّا نَفْخَرُ عَلَى النَّاسِ بِأَرْبَعَةٍ : بِفَقِيهِنَا وَقَاصِّنَا وَمُؤَذِّنِنَا وَقَارِئِنَا ، فَفَقِيهُنَا :ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَمُؤَذِّنُنَا :أَبُو مَحْذُورَةَ ، وَقَاصُّنَا :عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ ، وَقَارِئُنَا : عَبْدُ اللهِ بْنُ السَّائِبِ.

(۳۱۳۱۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں پر چار آدمیوں کے ذریعے فخر کیا کرتے تھے، اپنے فقیہ کے ذریعے، اپنے واعظ کے ذریعے، اور اپنے مؤذن اور قاری کے ذریعے، ہمارے فقیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے، ہمارے مؤذن ابو محذورہ تھے، ہمارے واعظ عبید بن عمیر تھے، اور ہمارے قاری عبداللہ بن سائب تھے۔

(۳۱۳۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لَمَّا أَجْمَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهَا ، خَرَجْنَا إِلَى مِنًى ، نَنْتَظِرُ الْعَذَابَ ، يَعْنِي هَدْمَ الْكَعْبَةِ.

(۳۱۳۱۶) مجاہد فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کعبہ کے منہدم کرنے کا فیصلہ کرلیا تو ہم منیٰ کی طرف نکل گئے اور ہم عذاب کا انتظار کر رہے تھے۔

(۳۱۳۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ :دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ الْمَسْجِدَ ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ مَصْلُوبٌ ، فَقَالُوا لَهُ :هَذِهِ أَسْمَاءُ ، فَأَتَاهَا فَذَكَّرَهَا وَوَعَظَهَا ، وَقَالَ :إِنَّ الْجُثَّةَ لَيْسَتْ بِشَيْءٍ ، وَإِنَّمَا الأَرْوَاحُ عِنْدَ اللهِ ، فَاصْبِرِي وَاحْتَسِبِي ، فَقَالَتْ :مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الصَّبْرِ ، وَقَدْ أُهْدِيَ رَأْسُ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا إِلَى بَغِيٍّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ.

(۳۱۳۱۷) حضرت صفیہ روایت کرتی ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ مسجد حرام میں داخل ہوئے جبکہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سولی پر لٹکے ہوئے تھے، لوگوں نے آپ سے فرمایا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا تشریف لا رہی ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت اسماء کے پاس گئے اور ان کو وعظ ونصیحت کی اور کہا کہ جسم کی کچھ حقیقت نہیں، اور روحیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہوتی ہیں، آپ صبر کیجیے! اور اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھیے! انہوں نے فرمایا مجھے صبر سے کیا مانع ہے؟ جبکہ یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا سر بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت کو دے دیا گیا تھا۔

(۳۱۳۱۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :أَتَيْتُ أَسْمَاءَ بَعْدَ قَتْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ :بَلَغَنِي أَنَّهُمْ صَلَبُوا عَبْدَ اللهِ مُنَكَّسًا وَعَلَّقُوا مَعَهُ الْهِرَّةَ ، وَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي لاَ أَمُوتُ حَتَّى يُدْفَعَ إِلَيَّ فَأُغَسِّلَهُ وَأُحَنِّطَهُ وَأُكَفِّنَهُ ، ثُمَّ أَدْفِنَهُ ، فَمَا لَبِثُوا أَنْ جَائَهُ كِتَابُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَنْ يُدْفَعَ إِلَى أَهْلِهِ ، قَالَ :فَأُتِيَتْ بِهِ أَسْمَاءَ فَغَسَّلَتْهُ وَحَنَّطَتْهُ وَكَفَّنَتْهُ ، ثُمَّ دَفَنَتْهُ.

(۳۱۳۱۸) ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا، وہ فرمانے لگیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ لوگوں نے عبداللہ کو الٹا کر کے سولی چڑھایا ہے، اور اس کے ساتھ ایک بلی کو بھی لٹکایا ہے، بخدا میں چاہتی ہوں کہ میری موت سے پہلے مجھے اس کی نعش دی جائے تو میں اس کو غسل دوں خوشبو لگاؤں، کفن دوں اور دفن کر دوں، کچھ ہی دیر بعد عبدالملک کا خط آ گیا کہ ان کی نعش کو ان کے گھر والوں کے سپرد کر دیا جائے، چنانچہ ان کو حضرت اسماء کے پاس لایا گیا ، انہوں نے ان کو غسل دیا، خوشبو لگائی، کفن دیا اور دفنا دیا۔

(۳۱۳۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى أَسْمَاءَ قَبْلَ قَتْلِ عَبْدِ اللهِ بِعَشْرِ لَيَالٍ ، وَأَسْمَاءُ وَجِعَةٌ ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ :كَيْفَ تَجِدِينَك ، قَالَتْ :وَجِعَةٌ ، قَالَ :إِنَّ فِي الْمَوْتِ لَعَافِيَةً ، قَالَتْ :لَعَلَّكَ تشمتُ بِمَوْتِي فَلِذَلِكَ تَتَمَنَّاهُ ؟ فَلاَ تَفْعَلْ ، فَوَاللهِ مَا أَشْتَهِي أَنْ أَمُوتَ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَيَّ أَحَد طرفَيْك ، إِمَّا أَنْ تُقْتَلَ فَأَحْتَسِبَك ، وَإِمَّا تَظْهَرَ فَتَقَرَّ عَيْنِي ، فَإِيَّاكَ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْك

خِطَّةً لاَ تُوَافِقُك ، فَتَقْبَلُهَا كَرَاهَةَ الْمَوْتِ ، قَالَ :وَإِنَّمَا عَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ لِيُقْتَلَ فَيُحْزِنُهَا ذَلِكَ.

(۳۱۳۱۹) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن زبیر حضرت اسماء کے پاس حضرت عبداللہ کے قتل سے دس رات پہلے حاضر ہوئے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو تکلیف تھی، حضرت عبداللہ نے ان سے پوچھا کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ فرمایا کہ مجھے تکلیف ہے، حضرت عبداللہ نے فرمایا موت کے اندر عافیت ہے، انہوں نے فرمایا کہ شاید تم مجھے میری موت کی خبر سنا رہے ہو، کیا تم یہی چاہتے ہو؟ ایسا نہ کرو، اللہ کی قسم! میں اس وقت تک مرنا نہیں چاہتی جب تک میرے پاس تمہاری دو حالتوں میں سے ایک حالت کی خبر نہ آ جائے، یا تو تمہیں قتل کر دیا جائے تو میں تجھ پر ثواب کی امید رکھوں اور صبر کروں، یا تم کو غلبہ حاصل ہو جائے تو میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں، اس بات سے بچے رہنا کہ تم پر کوئی ایسی حالت پیش کر دی جائے جو تمہارے لئے موافق نہ ہو اور تم موت سے بچنے کے لئے اس کو قبول کر لو، راوی کہتے ہیں ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ان سے اس وجہ سے کی تھی کہ ان کو قتل کا یقین تھا اور انہوں نے سوچا کہ کہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو ان کے قتل کی وجہ سے غم نہ پہنچے۔

(۳۱۳۲۰) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبِي :أَنَّ الْحَجَّاجَ حِينَ قَتَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ جَاءَ بِهِ إِلَى مِنًى فَصَلَبَهُ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ :انْظُرُوا إِلَى هَذَا ! هَذَا شَرُّ الأُمَّةِ ، فَقَالَ :إِنِّي رَأَيْت ابْنَ عُمَرَ جَاءَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ فَذَهَبَ لِيُدْنِيَهَا مِنَ الْجِذْعِ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ ، فَقَالَ لِمَوْلاَهُ :وَيْحَك خُذْ بِلِجَامِهَا فَأَدْنِهَا ، قَالَ :فَرَأَيْته أَدْنَاهَا فَوَقَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَقُولُ :رَحِمَك اللَّهُ ، إِنْ كُنْت لَصَوَّامًا قَوَّامًا ، وَلَقَدْ أَفْلَحَتْ أُمَّةٌ أَنْتَ شَرُّهَا.

(۳۱۳۲۰) خلیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حجاج نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کر ڈالا تو ان کو منیٰ لے گیا اور ان کو وادی کے درمیان ایک ٹیلہ کے قریب سولی دے دی، پھر لوگوں سے کہا کہ اس آدمی کو دیکھو یہ امت کا بدترین آدمی ہے، راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ایک خچر پر آتے ہوئے دیکھا، وہ اپنے خچر کو شہتیر سے قریب کرنے لگے اور خچر بدکنے لگا، حضرت نے اپنے غلام سے فرمایا اس کی لگام پکڑ کر شہتیر کے قریب کرو، کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ انہوں نے خچر کو شہتیر کے قریب کر دیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ وہاں رکے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے، بے شک تو بہت روزے رکھنے والا اور بہت نماز کے لئے قیام کرنے والا تھا، اور یقیناً وہ امت فلاح پا گئی جس کا بدترین آدمی تجھ جیسا ہو۔

(۳۱۳۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَمِرٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْبَرِيدُ الَّذِي جَاءَ بِرَأْسِ الْمُخْتَارِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :فَلَمَّا وَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ :مَا حَدَّثَنِي كَعْبٌ بِحَدِيثٍ إِلاَّ رَأَيْت مِصْدَاقَهُ غَيْرَ هَذَا ، فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّهُ يَقْتُلُنِي رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ ، أُرَانِي أَنَا الَّذِي قَتَلْته.

(۳۱۳۲۱) ہلال بن یساف روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس قاصد نے بیان کیا جو مختار کا سر حضرت عبداللہ بن زبیر کے پاس لایا تھا، اس نے کہا کہ جب میں نے مختار کا سر ان کے سامنے رکھا تو انہوں نے فرمایا کہ کعب نے مجھے جو بات بھی بیان کی میں نے اس کا

مصداق دیکھ لیا، سوائے اس بات کے کہ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ مجھے قبیلہ بنوثقیف کا ایک آدمی قتل کرے گا، میرا خیال ہے کہ میں نے ہی اس ثقفی کو قتل کر دیا ہے۔

(۳۱۳۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهِ يَعْلَى بْنِ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : تَكَلَّمَ الْحَجَّاجُ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فَأَطَالَ الْكَلاَمَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ : أَلاَ إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ ذِكْرٍ ، قَالَ : فَمَضَى الْحَجَّاجُ فِي خُطْبَتِهِ ، قَالَ : فَأَعَادَهَا عَبْدُ اللهِ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، ثُمَّ قَالَ : يَا نَافِعُ نَادِ بِالصَّلاَةِ ، فَنَزَلَ الْحَجَّاجُ.

(۳۱۳۲۲) یعلی بن حرملہ فرماتے ہیں کہ حجاج نے عرفات کے میدان میں عرفہ کے دن گفتگو کی اور بہت لمبی گفتگو کی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا آج کا دن ذکر کا دن ہے، کہتے ہیں کہ حجاج نے اپنا خطبہ جاری رکھا، حضرت عبداللہ نے دو یا تین مرتبہ یہ بات دہرائی، پھر فرمایا اے نافع! نماز کے لئے اذان کہو، یہ سن کر حجاج منبر سے اتر گیا۔

(۳۱۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : أَلاَ تُخْبِرَانِي عَنْ مَنْزِلَيْكُمْ هَذَيْنِ ، وَمَعَ هَذَا إِنِّي لأَسْأَلُكُمَا ، وَإِنِّي لأَتَبَيَّنُ فِي وُجُوهِكُمَا أَيُّ الْمَنْزِلَيْنِ خَيْرٌ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ جَرِيرٌ : أَنَا أُخْبِرُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَمَّا إِحْدَى الْمَنْزِلَتَيْنِ : فَأَدْنَى نَخْلَةٍ بِالسَّوَادِ إِلَى أَرْضِ الْعَرَبِ ، وَأَمَّا الْمَنْزِلُ الآخَرُ : فَأَرْضُ فَارِسٍ ، وَعْكُهَا وَحَرُّهَا وَبَقُّهَا. يَعْنِي : الْمَدَائِنَ ، قَالَ : فَكَذَّبَنِي عَمَّارٌ ، فَقَالَ : كَذَبْت ، فَقَالَ عُمَرُ : أَنْتَ أَكْذَبُ ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ : أَلاَ تُخْبِرُونِي عَنْ أَمِيرِكُمْ هَذَا أَمُجْزِئٌ هُوَ ؟ قُلْتُ : وَاللهِ مَا هُوَ بِمُجْزِئٍ وَلاَ كَافٍ وَلاَ عَالِمٌ بِالسِّيَاسَةِ ، فَعَزَلَهُ وَبَعَثَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ.

(۳۱۳۲۳) قیس روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم مجھے خبر دیتے نہیں اپنی ان دومنزلوں کے بارے میں، لیکن اس کے باوجود میں تم سے پوچھوں گا اور میں تمہارے چہروں سے معلوم کروں گا کہ کون سی منزل بہتر ہے، کہتے ہیں کہ جریر نے آپ سے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو بتاتا ہوں، ایک منزل تو درختوں کے اعتبار سے عرب کی زمین کے قریب قریب ہے، اور دوسری منزل فارس کی زمین ہے جس میں سخت بخار اور گرمی اور کھٹمل ہیں، یعنی مدائن، کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمار نے جھٹلایا اور کہا کہ تم نے جھوٹ کہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اس سے زیادہ جھوٹ بولا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے اپنے اس امیر کے بارے میں بتاؤ، کیا یہ معقول اور مناسب آدمی ہے؟ لوگوں نے کہا واللہ! نہ تو یہ بہتر کام کرنے والے ہیں اور نہ اکیلے کفایت کرنے والے ہیں اور نہ ہی سیاست کو جانتے ہیں، چنانچہ آپ نے ان کو معزول کر دیا اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔

(۳۱۳۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ حَسَنٌ ، قَالَ : فَدَعَا عَلَيْهِمَا سَعْدٌ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَمِسَّ بَيْنَهُمَا ، فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ : لَقَدْ أُجِيبَ فِينَا سَعْدٌ.

(۳۱۳۲۴) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ولید بن عقبہ کے درمیان اچھے تعلقات تھے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ

نے ان دونوں پر بددعا کردی، اور کہا اے اللہ! ان دونوں میں اتراہٹ اور اکڑ پیدا کر دے، چنانچہ بعد میں ان میں سے ایک دوسرے سے کہا کرتا تھا کہ ہمارے بارے میں حضرت سعد کی بددعا قبول ہوگئی ہے۔

(۳۱۳۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوسٍ ، قَالَ :ذَكَرْتُ الْأُمَرَاءَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَابْتَرَكَ فِيهِمْ رَجُلٌ فَتَطَاوَلَ حَتَّى مَا أَرَى فِي الْبَيْتِ أَطْوَلَ مِنْهُ ، فَسَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :يَا هَزْهَازُ ، لَا تَجْعَلْ نَفْسَكَ فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ ، فَتَقَاصَرَ حَتَّى مَا رَأَيْتُ فِي الْقَوْمِ أَقْصَرَ مِنْهُ.

(۳۱۳۲۵) حضرت طاوس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے امراء کا ذکر کیا گیا ان لوگوں میں ایک آدمی امراء کو خوب برا بھلا کہنے لگا یہاں تک کہ مجھے گھر میں کوئی آدمی اس سے لمبی بات کرنے والا نہیں ملا، پھر میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ اے حرکت کرنے والے! اپنے آپ کو ظالموں کے لئے فتنہ نہ بناؤ! چنانچہ وہ خاموش ہو گیا یہاں تک کہ پھر میں نے لوگوں میں اس سے زیادہ کم گو شخص نہیں دیکھا۔

(۳۱۳۲٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ أَبُو كُدَيْنَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، قَالَ : ذَكَرُوا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ الْخُلَفَاءَ وَحُبَّ النَّاسِ تَغْيِيرَهُمْ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :لَوْ وَلِيَ النَّاسَ صَاحِبُ هَذِهِ السَّارِيَةِ مَا رَضُوا بِهِ. يَعْنِي :عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ.

(۳۱۳۲٦) اعمش سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے خلفاء کا ذکر کیا اور یہ بتایا کہ لوگ ان کا تبدیل کرنا پسند کرتے ہیں، اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اس ستون والا شخص لوگوں کا حاکم بن جائے تو بھی لوگ اس کو پسند نہیں کریں گے یعنی عبدالملک بن مروان۔

(۳۱۳۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِنَّ حُمَةً كَحُمَةِ الْعَقْرَبِ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَالْحَقُوا بِعَمَّتِكُمُ النَّخْلَةِ. يَعْنِي :السَّوَادَ.

(۳۱۳۲۷) حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ تمثیلی فرمان نقل کرتے ہیں کہ بہت سے ڈنگ بچھو کے ڈنگ کے سے ہوتے ہیں، جب ایسا ہو تو تم اپنی پھوپھی کھجور کے ساتھ ہو جاؤ یعنی عام لوگوں کے ساتھ۔

(۳۱۳۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ:حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ:أَنَّهُ قَالَ:سَتَكُونُ عَكَرَةٌ.

(۳۱۳۲۸) داود ایک آدمی کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ عنقریب شدید گڑبڑ ہو جائے گی۔

(۳۱۳۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَتَى مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَقَالَ :مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ :ابْنُ أَخِيكَ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: صَاحِبُ الْعِرَاقِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، جِئْتُكَ لأَسْأَلَكَ عَنْ قَوْمٍ خَلَعُوا الطَّاعَةَ ، وَسَفَكُوا الدِّمَاءَ ، وَجَبَوُا الأَمْوَالَ ، فَقُوتِلُوا فَغُلِبُوا فَدَخَلُوا قَصْرًا فَتَحَصَّنُوا فِيهِ ، ثُمَّ سَأَلُوا الأَمَانَ فَأُعْطُوهُ ، ثُمَّ قُتِلُوا ؟ قَالَ :وَكَمِ الْعِدَّةُ ؟ قَالَ :

خَمْسَةُ آلَافٍ ، قَالَ :فَسَبَّحَ ابْنُ عُمَرَ عِنْدَ ذَلِكَ ، وَقَالَ :عَمْرَكَ اللهِ يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ ! لَوْ أَنَّ رَجُلاً أَتَى مَاشِيَةً لِلزُّبَيْرِ فَذَبَحَ مِنْهَا فِي غَدَاةٍ خَمْسَةَ آلَافٍ أَكُنْتَ تَرَاهُ مُسْرِفًا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَتَرَاهُ إِسْرَافًا فِي بَهَائِمَ لاَ تَدْرِي مَا اللَّهُ ، وَتَسْتَحِلُّهُ مِمَّنْ هَلَّلَ اللَّهَ يَوْمًا وَاحِدًا ؟.

(۳۱۳۲۹) حضرت سعید سے روایت ہے کہ مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ صفا مروہ کے درمیان طواف کر رہے تھے، انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ آپ کا بھتیجا مصعب بن زبیر، پوچھا کہ عراق کا حاکم؟ جواب دیا جی ہاں! میں آپ سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں جو اطاعت چھوڑ دیں اور خون بہائیں اور مال چھین لیں، ان سے قتال کیا جائے اور اس میں وہ مغلوب ہو جائیں پھر وہ قلعہ بند ہو کر امان طلب کریں ان کو امان دے دی جائے یا پھر ان کو قتل کر دیا جائے؟ آپ نے پوچھا وہ کتنے ہیں؟ عرض کیا پانچ ہزار۔ کہتے ہیں کہ اس بات کو سن کر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سبحان اللہ کہا، اور فرمایا اے ابن زبیر! اللہ تمہاری عمر دراز کرے، اگر کوئی آدمی زبیر رضی اللہ عنہ کی بکریوں کے پاس آئے اور ایک ہی وقت میں ان میں سے پانچ ہزار بکریاں ذبح کر ڈالے تو کیا تم اس آدمی کو حد سے تجاوز کرنے والا سمجھو گے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! فرمایا کہ تم اس بات کو ان جانوروں کے حق میں اسراف سمجھتے ہو جو اللہ تعالیٰ کو نہیں جانتے، تو کلمہ پڑھنے والے اتنے لوگوں کو ایک ہی دن میں قتل کرنے کو کیسے حلال سمجھ بیٹھے ہو؟!

(٣١٣٣٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَتَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ :يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ ، إِيَّاكَ وَالإِلْحَادَ فِي حَرَمِ اللهِ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سَيُلْحِدُ فِيهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لَوْ أَنَّ ذُنُوبَهُ تُوزَنُ بِذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ لَرَجَحَتْ عَلَيْهِ. فَانْظُرْ لاَ تَكُنْهُ.

(احمد ١٣٦۔ حاكم ٣٨٨)

(۳۱۳۳۰) سعید روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے ابن زبیر! اللہ تعالیٰ کے حرم میں بے دینی کا ارتکاب کرنے سے بچو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ عنقریب اس حرم میں قریش کا ایک آدمی بے دینی کا ارتکاب کرے گا اگر اس کے گناہ جن وانس کے گناہوں کے ساتھ تولے جائیں تو اس ایک آدمی کے گناہ جھک جائیں، خوب دھیان رکھو کہ تم کہیں وہ شخص نہ بنو۔

(٣١٣٣١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ :خَطَبَنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ :إِنَّا قَدِ ابْتُلِينَا بِمَا قَدْ تَرَوْنَ ، فَمَا أَمَرْنَاكُمْ بِأَمْرٍ لِلَّهِ فِيهِ طَاعَةٌ فَلَنَا عَلَيْكُمْ فِيهِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ ، وَمَا أَمَرْنَاكُمْ بِأَمْرٍ لَيْسَ لِلَّهِ فِيهِ طَاعَةٌ فَلَيْسَ لَنَا عَلَيْكُمْ فِيهِ طَاعَةٌ ، وَلاَ نِعْمَةُ عَيْنٍ.

(۳۱۳۳۱) ابو سفیان سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہو گئے ہیں، اس لئے میں اگر تمہیں ایسے کام کا حکم کروں جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہو تو تم پر ہمارے

لئے اس کا سننا اور بجالانا لازم ہے، اور جس کام میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہ ہوتی ہو اس کی اطاعت بھی ضروری نہیں اور ہمیں کوئی خوشی بھی نہ ہوگی۔

(۳۱۳۳۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ ابْنَ أَخِيكُمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَدْ جَمَعَ مَالاً وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَقْسِمَهُ بَيْنَكُمْ ، فَحَضَرَ النَّاسُ فَقَامَ الْحَسَنُ ، فَقَالَ : إِنَّمَا جَمَعْته لِفُقَرَائِكُمْ ، فَقَامَ نِصْفُ النَّاسِ ، ثُمَّ كَانَ أَوَّلُ مَنْ أَخَذَ مِنْهُ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ.

(۳۱۳۳۲) حارثہ بن مضرب روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا پھر فرمایا تمہارے بھتیجے حسن بن علی نے مال جمع کر رکھا ہے اور وہ تمہارے درمیان اسے تقسیم کرنا چاہتے ہیں، سب کے سب لوگ آ گئے تو حضرت حسن نے کھڑے ہو کر فرمایا میں نے تو یہ مال تمہارے فقراء کے لیے جمع کیا ہے، یہ سن کر آدھے آدمی کھڑے ہو کر چل دیے، پھر وہ شخص جس نے سب سے پہلے اس مال میں سے لیا اشعث بن قیس تھے۔

(۳۱۳۳۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَيُقْتَلَنَّ الْحُسَيْنُ ظُلْمًا ، وَإِنِّي لأَعْرِفُ تُرْبَةَ الأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ فِيهَا : قَرِيبًا مِنَ النَّهْرَيْنِ. (طبرانی ۲۸۲۴)

(۳۱۳۳۳) حضرت ہانی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ: البتہ حسین کو ظلماً قتل کیا جائے گا، اور البتہ میں جانتا ہوں اس زمین کی مٹی کو جس میں ان کو قتل کیا جائے گا، وہ جگہ دو نہروں کے قریب ہے۔

(۳۱۳۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : جَاءَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَجَلَسَ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى ، فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ : ضَعْهَا ، فَإِنَّهَا لاَ تَصْلُحُ لِبَشَرٍ.

(۳۱۳۳۴) عمرو بن مرہ سُلمی فرماتے ہیں کہ اشعث بن قیس مسجد میں آئے اور کعب بن عُجرہ کے پاس بیٹھ گئے اور اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لیا، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اس کو نیچے رکھو کیونکہ یہ ہیئت انسان کے لئے مناسب نہیں ہے۔

(۳۱۳۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : وَفَدْت إِلَى عُمَرَ فَفَضَّلَ أَهْلَ الشَّامِ عَلَيْنَا فِي الْجَائِزَةِ ، فَقُلْنَا لَهُ ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَجَزِعْتُمْ أَنِّي فَضَّلْت عَلَيْكُمْ أَهْلَ الشَّامِ فِي الْجَائِزَةِ ، لِبُعْدِ شُقَّتِكُمْ ، فَقَدْ آثَرْتُكُمْ بِابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

(۳۱۳۳۵) ابو خالد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے پاس ایک وفد کے ساتھ گیا، انہوں نے اہل شام کو ہم پر انعام اور عطیہ میں فوقیت دی، ہم نے ان سے یہ بات عرض کی، تو آپ نے فرمایا اے کوفہ والو! تم دور ہونے کی وجہ سے اس بات پر پریشان ہو رہے ہو کہ میں نے شام والوں کو تم پر فوقیت دی ہے، لیکن میں نے تمہیں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی صورت میں فوقیت اور ترجیح بھی

تو وہی ہے۔

(۳۱۳۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَرَأَيْته يَتَقَلَّبُ عَلَى فِرَاشِهِ وَيَنْفُخُ ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ : مَا يَكْرِثُك مِنْ أَمْرِ عَدُوِّكَ هَذَا ابْنُ الزُّبَيْرِ ؟ فَقَالَ : وَاللهِ مَا بِي عَدُوُّ اللهِ هَذَا ابْنُ الزُّبَيْرِ ، وَلَكِنْ بِي مَا يُفْعَلُ فِي حَرَمِهِ غَدًا ، قَالَ : ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْت أَعْلَمُ مِمَّا عَلَّمْتنِي ، أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْهَا قَتِيلاً يُطَافُ بِرَأْسِهِ فِي الأَمْصَارِ ، أَوْ فِي الأَسْوَاقِ.

(۳۱۳۳۶) منذر فرماتے ہیں کہ میں محمد بن حنفیہ کے پاس تھا کہ میں نے ان کو دیکھا کہ بستر پر بے چینی سے کروٹیں بدل رہے ہیں اور لمبے لمبے سانس لے رہے ہیں، ان کی اہلیہ نے ان سے کہا کہ آپ کو آپ کے اس دشمن عبداللہ بن زبیر کی کون سی بات نے بے چین کر رکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ واللہ! مجھے یہ پریشانی نہیں کہ ابن زبیر اللہ کا دشمن ہے، لیکن مجھے یہ بات پریشان کر رہی ہے کہ کل اللہ تعالیٰ کے حرم میں کیا ہوگا! کہتے ہیں کہ پھر آپ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور یہ کہا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں جانتا تھا اس علم سے جو آپ نے مجھے عطا فرمایا ہے کہ وہ اس حرم سے قتل ہو کر نکلیں گے اور ان کے سر کو شہروں یا بازاروں میں پھرایا جائے گا۔

(۳۱۳۳۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : خَرَجْت إِلَى الْمَدِينَةِ أَطْلُبُ الشَّرَفَ وَالْعِلْمَ ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ جَمِيلَةٌ ، فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ عُمَرَ ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا ، فَقَالُوا : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(۳۱۳۳۷) قیس بن عباد فرماتے ہیں کہ میں مدینہ کی طرف بزرگی اور علم کی تلاش میں نکلا، میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے خوبصورت جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا پس اس نے اپنے ہاتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کندھے پر رکھ دیے، میں نے لوگوں سے پوچھا یہ آدمی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ علی بن ابی طالب ہیں۔

(۳۱۳۳۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : لَمَّا حُصِرَ عُثْمَان أَتَى عَلِيٌّ طَلْحَةَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى وَسَائِدَ فِي بَيْتِهِ ، فَقَالَ : أَنْشُدُكَ اللَّهَ لَمَّا رَدَدْت النَّاسَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ طَلْحَةُ : حَتَّى يُعْطُوا الْحَقَّ مِنْ أَنْفُسِهِمْ.

(۳۱۳۳۸) حکیم بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ کے پاس تشریف لے گئے جبکہ انہوں نے اپنے گھر میں تکیوں کے ساتھ ٹیک لگا رکھی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ لوگوں کو امیر المؤمنین سے باز رکھیں، حضرت طلحہ نے فرمایا: یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ان کو ان کی جانوں کا بدلہ نہ دے دیا جائے۔

(۳۱۳۳۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، أَوِ ابْنِ أَخِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : أَنَّهُ سَمِعَ الْمُخْتَارَ

وَهُوَ يَقُولُ : مَا بَقِيَ مِنْ عِمَامَةِ عَلِيٍّ إِلاَّ زِرَاعَانِ حَتَّى يَجِيءَ ، قَالَ : قُلْتُ : لِمَ تُضِلُّ النَّاسَ ؟ قَالَ : دَعْنِي أَتَأَلَّفُهُمْ .

(۳۱۳۳۹) ابواسحاق سعید بن وہب یا ان کے بھتیجے عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے مختار کو یہ کہتے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عمامے کے صرف دو گز رہ گئے ہیں پھر وہ ظاہر ہو جائیں گے، کہتے ہیں میں نے کہا تم لوگوں کو گمراہ کیوں کرتے ہو؟ کہنے لگا: مجھے لوگوں کو مانوس کرنے دو۔

(۳۱۳٤۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ يَوْمَ الْجَمَلِ : إِنَّا كُنَّا قَدْ دَاهَنَّا فِي أَمْرِ عُثْمَانَ ، فَلاَ نَجِدُ بُدًّا مِنَ الْمُبَالَغَةِ .

(۳۱۳۴۰) حکیم بن جابر فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ جمل کے دن حضرت طلحہ بن عبید اللہ کو یہ کہتے سنا کہ ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی امارت کے معاملے میں مداہنت سے کام لیا تھا اب ہمارے لئے ان کی طرف داری میں حد سے گزر جانے کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں ہے۔

(۳۱۳٤۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ الصُّلْحُ بَيْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَرَادَ الْحَسَنُ الْخُرُوجَ - يَعْنِي : إِلَى الْمَدِينَةِ - فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ : مَا أَنْتَ بِالَّذِي تَذْهَبُ حَتَّى تَخْطُبَ النَّاسَ ، قَالَ الشَّعْبِيُّ : فَسَمِعْته عَلَى الْمِنْبَرِ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ أَكْيَسَ الْكَيْسِ التُّقَى ، وَإِنَّ أَعْجَزَ الْعَجْزِ الْفُجُورُ ، وَإِنَّ هَذَا الأَمْرَ الَّذِي اخْتَلَفْت فِيهِ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ حَقٌّ كَانَ لِي فَتَرَكْته لِمُعَاوِيَةَ ، أَوْ حَقٌّ كَانَ لاِمْرِءٍ أَحَقَّ بِهِ مِنِّي ، وَإِنَّمَا فَعَلْت هَذَا لِحَقْنِ دِمَائِكُمْ ﴿وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ﴾.

(۳۱۳۴۱) شعبی کہتے ہیں کہ جب حضرت حسن بن علی اور معاویہ بن ابی سفیان کے درمیان صلح ہو گئی تو حضرت حسن نے مدینہ کی طرف واپسی کا ارادہ کیا، حضرت معاویہ نے ان سے فرمایا کہ آپ اس وقت تک نہیں جائیں گے جب تک لوگوں کو خطبہ نہ دے دیں، شعبی کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے حضرت حسن کو منبر پر سنا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: اما بعد! سب سے بڑی عقل مندی تقویٰ اختیار کرنا ہے اور سب سے بڑی عاجزی گناہوں کا ارتکاب کرنا ہے، اور بے شک یہ امارت جس میں میرا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اختلاف ہوا تھا میرا حق تھا جس کو میں نے حضرت معاویہ کے لئے چھوڑ دیا یا پھر یہ کسی ایسے آدمی کا حق تھا جو مجھ سے زیادہ اس کا حق دار ہو، اور میں نے یہ کام تمہاری جانوں کے تحفظ کے لئے کیا ہے، اور میں نہیں جانتا کہ ممکن ہے یہ کام تمہارے لئے آزمائش ہو اور ایک وقت تک فائدہ اٹھانے کا سامان ہو۔

(۳۱۳٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْك مِنْ مُغِيرَةَ وَبَيَانَ .

(۳۱۳۴۲) ابوالضحیٰ روایت کرتے ہیں کہ ابوجعفر نے فرمایا کہ اے اللہ! میں آپ کے سامنے براءت کا اعلان کرتا ہوں مغیرہ اور بیان سے۔

(۳۱۳٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنِ السُّمَيْطِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لِكُلِّ زَمَانٍ مُلُوكٌ ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا بَعَثَ فِيهِمْ مُصْلِحِيهِمْ ، وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ شَرًّا بَعَثَ فِيهِمْ مُتْرَفِيهِمْ.

(۳۱۳۴۳) سمیط حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہر زمانے کے علیحدہ بادشاہ ہوا کرتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان پر نیک لوگوں کو بادشاہ بناتے ہیں اور جب کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان پر بدمعاش لوگوں کو بادشاہ بنا دیتے ہیں۔

(۳۱۳٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : كَانَ يَمُرُّ عَلَيْهِ الْغُلاَمُ ، أَوِ الْجَارِيَةُ مِمَّنْ يُخْرِجُهُ الْحَجَّاجُ إِلَى السَّوَادِ فَيَقُولُ : مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُولُ : اللَّهُ ، فَيَقُولُ : مَنْ نَبِيُّكَ ؟ فَيَقُولُ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَيَقُولُ : وَاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، لاَ أَجِدُ أَحَدًا يُقَاتِلُ الْحَجَّاجَ إِلاَّ قَاتَلْتُ مَعَهُ الْحَجَّاجَ.

(۳۱۳۴۴) میسرہ فرماتے ہیں کہ میرے قریب سے لڑکا یا لڑکی گزرا کرتے تھے جن کا تعلق ان لوگوں سے تھا جن کو حجاج نے دیہاتوں کی طرف نکال دیا تھا، وہ لوگوں سے کہتے: تمہارا رب کون ہے؟ لوگ کہتے ''اللہ'' وہ کہتے: تمہارا نبی کون ہے؟ لوگ کہتے: محمد رسول اللہ ﷺ، پھر وہ کہتے: اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں جس شخص کو بھی حجاج کے ساتھ قتال کرتا ہوا دیکھ لوں گا اس کے ساتھ مل کر حجاج سے قتال کروں گا۔

(۳۱۳٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ : أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً انْحَازَ ، فَقَالَ : حَرُّ النَّارِ أَشَدُّ مِنْ حَرِّ السَّيْفِ.

(۳۱۳۴۵) یزید فرماتے ہیں کہ ابوالبختری نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ جنگ میں پشت دے کر بھاگ رہا تھا، انہوں نے فرمایا: دوزخ کی آگ کی گرمی تلوار کی گرمی سے زیادہ سخت ہے۔

(۳۱۳٤٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَضِّضُ النَّاسَ أَيَّامَ الْجَمَاجِمِ.

(۳۱۳۴۶) حصین فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو دیکھا کہ جماجم کے دنوں میں لوگوں کو جنگ کی ترغیب دے رہے تھے۔

(۳۱۳٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : قالُوا لِمُطَرِّفٍ : هَذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَشْعَثِ قَدْ أَقْبَلَ ، فَقَالَ مُطَرِّفٌ : وَاللهِ لَقَدْ نَرَى بَيْنَ أَمْرَيْنِ ، لَئِنْ ظَهَرَ لاَ يَقُومُ لِلَّهِ دِينٌ ، وَلَئِنْ ظُهِرَ عَلَيْهِ لاَ

تَزَالُونَ أَذِلَّةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۱۳۴۷) ابوالعلاء فرماتے ہیں کہ لوگوں نے مطرف سے کہا کہ یہ عبدالرحمن بن اشعث آ رہا ہے، مطرف نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ دو باتوں کے بیچ میں حملہ آور ہوا ہے، اگر یہ غالب آیا تو اللہ تعالیٰ کے لئے دین قائم نہیں ہوگا، اور اگر مغلوب ہو گیا تو تم قیامت تک ذلیل رہوگے۔

(۳۱۳۴۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ :أَنَّ قَاضِيًا مِنْ قُضَاةِ أَهْلِ الشَّامِ أَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، رَأَيْت رُؤْيَا أَفْظَعَتْنِي ، قَالَ :وَمَا رَأَيْت ؟ قَالَ :رَأَيْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يَقْتَتِلاَنِ ، وَالنُّجُومَ مَعَهُمَا نِصْفَيْنِ ، قَالَ :فَمَعَ أَيِّهِمَا كُنْت ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ الْقَمَرِ عَلَى الشَّمْسِ ، فَقَالَ : عُمَرُ :﴿وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً﴾ فَانْطَلِقْ فَوَاللهِ لاَ تَعْمَلُ لِي عَمَلاً أَبَدًا.

قَالَ عَطَاءٌ :فَبَلَغَنِي ، أَنَّهُ قُتِلَ مَعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ صِفِّينَ.

(۳۱۳۴۸) عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ مجھے ایک سے زیادہ آدمیوں نے خبر دی ہے کہ شام کے قاضیوں میں سے ایک قاضی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے امیر المؤمنین! میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس نے مجھے گھبراہٹ میں ڈال دیا ہے، آپ نے پوچھا کہ تو نے کیا دیکھا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے سورج اور چاند کو لڑتے ہوئے دیکھا جن کی ماتحتی میں ستارے بھی دو فریق بنے ہوئے ہیں، آپ نے فرمایا تم کس فریق کے ساتھ تھے؟ انہوں نے کہا میں چاند کے ساتھ تھا جو سورج پر حملہ آور ہو رہا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: ﴿وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً﴾ (اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا، پس رات کی نشانی کو مٹا دیا اور دن کی نشانی کو روشن بنا دیا) پھر فرمایا: چلے جاؤ، خدا کی قسم! آئندہ تم میرے لئے کوئی کام نہیں کروگے: عطاء فرماتے ہیں مجھے خبر پہنچی کہ وہ جنگ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ مقتول ہوا۔

(۳۱۳۴۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :اجْتَمَعَ عِيدَانِ فِي يَوْمٍ ، فَقَامَ الْحَجَّاجُ فِي الْعِيدِ الأَوَّلِ ، فَقَالَ : مَنْ شَاءَ أَنْ يُجَمِّعَ مَعَنَا فَلْيُجَمِّعْ ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَنْصَرِفَ فَلْيَنْصَرِفْ ، وَلاَ حَرَجَ ، فَقَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ وَمَيْسَرَةُ :مَا لَهُ قَاتَلَهُ اللَّهُ ، مِنْ أَيْنَ سَقَطَ عَلَى هَذَا ؟

(۳۱۳۴۹) عطاء فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک دن میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئیں، چنانچہ پہلی عید کی نماز کے وقت حجاج کھڑا ہوا اور کہنے لگا: جو شخص ہمارے ساتھ جمعہ پڑھنا چاہے پڑھ لے، اور جو شخص جانا چاہے چلا جائے کوئی حرج نہیں، یہ سن کر ابوالبختری اور میسرہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے اس پر یہ وحی کہاں سے آ پڑی۔

(۳۱۳۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ ، قَالَ :رَأَى إِبْرَاهِيمُ أَمِيرَ حُلْوَانَ يَمُرُّ بِدَوَابِّهِ فِي زَرْعِ قَوْمٍ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ :الْجَوْرُ فِي الطَّرِيقِ خَيْرٌ مِنَ الْجَوْرِ فِي الدِّينِ.

(۳۱۳۵۰) واصل اُحدب فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے حلوان کے امیر کو دیکھا کہ اپنے چوپایوں کو لوگوں کی کھیتیوں سے گزارتا ہوا چلا جا رہا تھا، آپ نے فرمایا: راستے کی بے راہ روی دین کی بے راہ روی سے بہتر ہے۔

(۳۱۳۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَائِدَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :لَئِنْ كَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ تَرَكَا هَذَا الْمَالَ وَهُوَ يَحِلُّ لَهُمَا مِنْهُ شَيْءٌ لَقَدْ غُبِنَا وَنَقَصَ رَأْيُهُمَا ، وَلَعَمْرُ اللهِ مَا كَانَا بِمَغْبُونَيْنِ ، وَلاَ نَاقِصِي الرَّأْيِ ، وَلَئِنْ كَانَا امْرَأَيْنِ يَحْرُمُ عَلَيْهِمَا مِنْ هَذَا الْمَالِ الَّذِي أَصَبْنَا بَعْدَهُمَا لَقَدْ هَلَكْنَا وَايْمُ اللهِ مَا جَاءَ الْوَهَمُ إلاَّ مِنْ قِبَلِنَا.

(۳۱۳۵۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مال اس حال میں چھوڑا کہ ان کے لئے اس میں سے کچھ حلال تھا تو وہ گھاٹے میں رہ گئے اور ان کی رائے کمزور رہی، اور خدا کی قسم! نہ وہ گھاٹا کھانے والے تھے اور نہ ضعیف الرائے تھے، اور اگر ان پر مال جو ہم نے ان کے بعد پایا حرام تھا تو یقیناً ہم ہلاک ہو گئے، اور بخدا غلطی ہم لوگوں کو ہی لگی ہے۔

(۳۱۳۵۲) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ سَمِعْت مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ ، قَالَ :بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ ، قَالَ :فَكَتَبَ إلَيْهِ مُعَاوِيَةُ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ بِكِتَابٍ فَأَغْلَظَا لَهُ فِيهِ وَشَتَمَاهُ وَأَوْعَدَاهُ فَكَتَبَ إلَيْهِمَا بِكِتَابٍ لَيِّنٍ يُقَارِبُهُمَا وَيُطْمِعُهُمَا فِي نَفْسِهِ، قَالَ:فَلَمَّا أَتَاهُمَا الْكِتَابُ كَتَبَا إلَيْهِ بِكِتَابٍ لَيِّنٍ يَذْكُرَانِ فَضْلَهُ وَيُطْمِعَانِهِ فِيمَا قِبَلَهُمَا ، فَكَتَبَ إلَيْهِمَا بِجَوَابِ كِتَابِهِمَا الأَوَّلِ يُغْلِظُ لَهُمَا ، فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا إلاَّ قَالَهُ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلآخَرِ: لاَ وَاللهِ مَا نُطِيقُ نَحْنُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ ، وَلَكِنْ تَعَالَ نَمْكُرْ بِهِ عِنْدَ عَلِيٍّ ، قَالَ :فَبَعَثَا بِكِتَابِهِ الأُولَى إلَى عَلِيٍّ ، قَالَ:فَقَالَ لَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ :عَدُوُّ اللهِ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ فَاعْزِلْهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :وَيْحَكُمْ أَنَا وَاللهِ أَعْلَمُ هِيَ وَاللهِ إحْدَى فِعْلاَتِهِ ، فَأَبَوْا إلاَّ عَزْلَهُ فَعَزَلَهُ ، وَبَعَثَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ لَهُ قَيْسٌ :اُنْظُرْ مَا آمُرُك بِهِ ، إذَا كَتَبَ إلَيْك مُعَاوِيَةُ بِكَذَا وَكَذَا فَاكْتُبْ إلَيْهِ بِكَذَا وَكَذَا ، وَإِذَا صَنَعَ كَذَا فَاصْنَعْ كَذَا ، وَإِيَّاكَ أَنْ تُخَالِفَ مَا أَمَرْتُك بِهِ ، وَاللهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إلَيْك إنْ فَعَلْت قَدْ قُتِلْت ، ثُمَّ أُدْخِلْت فِي جَوْفِ حِمَارٍ فَأُحْرِقْت بِالنَّارِ ، قَالَ :فَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِ.

(۳۱۳۵۲) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب نے قیس بن سعد کو مصر کا امیر بنا کر بھیجا، حضرت معاویہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان کو خط لکھ بھیجا جس میں ان کو سخت الفاظ میں خطاب کیا، چنانچہ انہوں نے ان کی طرف جواب میں نرم الفاظ میں خط لکھا جس میں ان کو اپنے قریب کیا اور ان کو اپنے بارے میں طمع دلائی، جب ان کے پاس خط پہنچا تو انہوں نے حضرت قیس کے پاس نرم الفاظ پر مشتمل خط بھیجا جس میں ان کی فضیلت تحریر کی اور ان کو اس خط میں اپنی جانب لالچ دیا، چنانچہ قیس نے ان کو پہلے خط کا جواب دیا جس میں ان کے لئے سخت الفاظ استعمال کیے، اور کوئی بات جواب کے بغیر نہیں چھوڑی، یہ دیکھ کر ان دونوں نے ایک

دوسرے سے کہا: واللہ! ہم قیس بن سعد پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتے، لیکن ہم حضرت علی کے پاس خط لکھ کر قیس کے ساتھ ایک تدبیر کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کا پہلا خط بھیج دیا، جب خط پہنچا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوفہ والوں نے کہا: قیس بن سعد اللہ کا دشمن ہے اس کو معزول کر دیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ناس ہو، بخدا میں تم سے زیادہ جانتا ہوں یہ تو قیس بن سعد کا ایک کردار ہے، لیکن کوفہ والے مسلسل قیس بن سعد کی معزولی کا مطالبہ کرنے لگے، چارو ناچار حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر دیا اور ان کی جگہ محمد بن ابی بکر کو امیر بنا کر بھیجا، جب محمد بن ابی بکر قیس بن سعد کے پاس پہنچے تو قیس نے فرمایا میری بات غور سے سنو! اگر حضرت معاویہ تمہاری طرف اس مضمون کا خط لکھیں تو تم یہ یہ بات لکھ کر جواب دینا، اور جب وہ یہ یہ کام کریں تو تم اس طرح کرنا، اور خبردار! میرے اس حکم کی مخالفت نہ کرنا، اللہ کی قسم! گویا کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ اگر تم میرے حکم کی مخالفت کرو گے تو تم قتل کر دیے جاؤ گے اور پھر گدھے کے پیٹ میں ڈال کر جلا دیے جاؤ گے، راوی کہتے ہیں: کہ بعد میں ان کے ساتھ ایسا ہی ہوا۔

(۳۱۳۵۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :مَا عَلِمْت أَنَّ عَلِيًّا اتُّهِمَ فِي قَتْلِ عُثْمَانَ حَتَّى بُويِعَ ، فَلَمَّا بُويِعَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ.

(۳۱۳۵۳) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت سے پہلے لوگوں نے ان پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی تہمت نہیں لگائی، جب ان کے ہاتھ پر بیعت ہوئی تو لوگوں نے ان پر حضرت عثمان کے قتل کی تہمت لگا دی۔

(۳۱۳۵٤) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ :لَوْلاَ أَنْ يَمْكُرَ الرَّجُلُ حَتَّى يَفْجُرَ لَمَكَرْت بِأَهْلِ الشَّامِ مَكْرًا يَضْطَرِبُونَ يَوْمًا إلَى اللَّيْلِ.

(۳۱۳۵۴) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی مکر سے فاجر نہ ہو جاتا ہو تو میں اہل شام کے ساتھ ایسا مکر کروں جس سے وہ دن رات بے چینی میں مبتلا رہیں۔

(۳۱۳۵۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَبِي مَعْدَانَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :شَهِدْت الْحَسَنَ وَمَالِكَ بْنَ دِينَارٍ وَمُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ وَسَعِيدًا يَأْمُرُونَ بِقِتَالِ الْحَجَّاجِ مَعَ ابْنِ الأَشْعَثِ ، فَقَالَ الْحَسَنُ :إنَّ الْحَجَّاجِ عُقُوبَةٌ جَائَتْ مِنَ السَّمَاءِ ، فَلَنْ نَسْتَقْبِلَ عُقُوبَةَ اللهِ بِالسَّيْفِ.

(۳۱۳۵۵) مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حسن بصری اور مالک بن دینار اور مسلم بن یسار اور سعید کو دیکھا کہ ابن الأشعث کے ساتھ ہو کر حجاج کے خلاف قتال کا حکم دیتے تھے، حسن بصری نے فرمایا: حجاج ایک سزا ہے جو آسمان سے اتری ہے، تو ہم اللہ تعالیٰ کی سزا کا سامنا تلوار سے کرنے والے ہوں گے۔

(۳۱۳۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّخِذَ جَارِيَةً لِلتَّلَذُّذِ فَلْيَتَّخِذْهَا بَرْبَرِيَّةً ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّخِذَهَا لِلْوَلَدِ فَلْيَتَّخِذْهَا فَارِسِيَّةً ، وَمَنْ

أَرَادَ أَنْ يَتَّخِذَهَا لِلْخِدْمَةِ فَلْيَتَّخِذْهَا رُومِيَّةً.

(۳۱۳۵۶) خالد بن محمد فرماتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان نے کہا کہ جو شخص لذت حاصل کرنے کے لئے لونڈی خریدنا چاہے وہ بربری باندی خریدے، اور جو شخص اولاد کے لئے باندی خریدنا چاہے وہ فارس کی باندی خریدے، اور جو شخص خدمت کے لئے باندی خریدنا چاہے وہ رومی باندی خریدے۔

(۳۱۳۵۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غُنْيَةَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ :أَنَا أَوَّلُ الْمُلُوكِ.

(۳۱۳۵۷) ابن ابی غنیہ مدینہ کے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں پہلا بادشاہ ہوں۔

(۳۱۳۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ :مَا زِلْت أَطْمَعُ فِي الْخِلاَفَةِ مُنْذُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا مُعَاوِيَةُ ، إِنْ مَلَكْتَ فَأَحْسِنْ.

(طبرانی ۸۵۰۔ بیہقی ۴۴۶)

(۳۱۳۵۸) عبد الملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مسلسل خلافت کی طمع میں مبتلا رہا جب سے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں بادشاہت ملے تو لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھنا۔

تم كتاب الأمراء والحمد لله رب العالمين ، والصلاة على محمد وآله والسلام.

''کتاب الأمراء مکمل ہوئی'' والحمد لله رب العالمين

كِتَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کی کتاب

(۱) ما جاءَ فِي الوصِيّةِ لِوارِثٍ

وہ روایات جو کسی وارث کے لئے وصیت کرنے کے بارے میں وارد ہوئی ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :

(٣١٣٥٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ ، فَلاَ وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ.

(۳۱۳۵۹) شرحبیل بن مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوامامہ باھلی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے خطبے میں یہ فرماتے سنا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے، پس کسی وارث کے لئے کوئی وصیت معتبر نہیں۔

(٣١٣٦٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ.

(۳۱۳۶۰) عمرو بن خارجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کسی وارث کے لئے وصیت معتبر نہیں۔

(٣١٣٦١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ:لَيْسَ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۳۶۱) حضرت حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کسی وارث کے لئے وصیت کا کوئی اعتبار نہیں۔

(٣١٣٦٢) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ :يَا ابْنَ عُمَرَ مَا تَرَى

فِي الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ ؟ فَانْتَهَرَهُ وَقَالَ :هَلْ قَارَبْتَ الْحَرُورِيَّةَ ، فَقَالَ :لاَ تَجُوزُ الْوَصِيَّةُ لِلْوَارِثِ.

(۳۱۳۶۲) عبداللہ بن بدر روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اے ابن عمر! آپ کی وارث کے لئے وصیت کرنے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ نے اس کو ڈانٹا اور فرمایا: کیا تمہارا خارجیوں سے تعلق ہے؟ کسی وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں۔

(٣١٣٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ :لَيْسَ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ إِلاَّ إِنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ.

(۳۱۳۶۳) ھشام روایت کرتے ہیں کہ حسن بصری اور محمد بن سیرین نے فرمایا: کسی وارث کے لئے وصیت معتبر نہیں مگر اس وقت جبکہ تمام ورثاء چاہیں۔

(٣١٣٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي مِسْكِينٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :لَيْسَ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۳۶۴) ابو مسکین روایت کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا: کسی وارث کے لئے وصیت معتبر نہیں۔

(٢) فِي الرّجلِ يستأذِن ورثته أن يوصِي بِأكثر مِن الثّلثِ

یہ باب ہے اس آدمی کے حکم کے بیان میں جو اپنے ورثاء سے ایک تہائی سے زائد مال کی وصیت کرنے کی اجازت طلب کرے

(٣١٣٦٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ بِوَصِيَّةٍ لِوَارِثٍ ، فَأَجَازَ الْوَرَثَةُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ، ثُمَّ رَجِعَ الْوَرَثَةُ بَعْدَ مَوْتِهِ ، فَهُمْ عَلَى رَأْسِ أَمْرِهِمْ ، وَإِذَا كَانَ لِغَيْرِ وَارِثٍ زِيَادَة عَلَى الثُّلُثِ فَمِثْلُ ذَلِكَ ، وَإِذَا كَانَتْ لِغَيْرِ وَارِثٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الثُّلُثِ فَإِنَّهَا جَائِزَةٌ.

(۳۱۳۶۵) ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی وارث کے لئے وصیت کرے اور اس کے مرنے سے پہلے اس کے ورثاء اس کی اجازت دے دیں پھر اس کے مرنے کے بعد اپنے فیصلے سے رجوع کرلیں تو ان کو اس کا اختیار ہے، اور اگر کسی غیر وارث شخص کے لئے ایک تہائی سے زیادہ مال کی وصیت کی گئی ہو تب بھی ایسا ہی ہے، اور اگر کسی نے غیر وارث کے لئے ایک تہائی سے کم کی وصیت کی ہو تو وہ نافذ ہو جاتی ہے۔

(٣١٣٦٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ وَرَثَتَهُ فِي الْوَصِيَّةِ فَأَوْصَى بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ ، فَطَيَّبُوا لَهُ ، فَإِذَا نَفَضُوا أَيْدِيَهُمْ مِنْ قَبْرِهِ فَهُمْ عَلَى رَأْسِ أَمْرِهِمْ ، إِنْ شَاؤُوا أَجَازُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا لَمْ يُجِيزُوا.

(۳۱۳۶۶) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنے ورثاء سے وصیت کی اجازت مانگ کر ایک تہائی سے زائد مال کی وصیت کردے اور وہ رضامندی کا اظہار بھی کردیں تو اس آدمی کے مرنے کے بعد ان ورثاء کو نئے سرے سے اس وصیت کو نافذ

کرنے یا نہ کرنے کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے۔

(۳۱۳۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُه ؟ فَقَالَ :هُمْ عَلَى رَأْسِ أَمْرِهِمْ.

(۳۱۳۶۷) صالح بن مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی سے ایسی وصیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ان کو نئے سرے سے اختیار مل جائے گا۔

(۳۱۳۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :يَرْجِعُونَ إنْ شَاؤُوا.

(۳۱۳۶۸) ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ایسے ورثاء اگر چاہیں تو اپنے فیصلے سے رجوع کر سکتے ہیں۔

(۳۱۳۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ بِرِضًا مِنَ الْوَرَثَةِ ، فَلَمَّا مَاتَ أَنْكَرُوا ذَلِكَ ، قَالَ :هُوَ جَائِزٌ عَلَيْهِمْ.

(۳۱۳۶۹) یونس حضرت حسن ویشیذ سے روایت کرتے ہیں ان سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے ورثاء کی رضامندی سے ان کے لئے ایک تہائی مال سے زیادہ کی وصیت کی اور جب وہ مرگیا تو ورثاء نے ایک تہائی سے زیادہ نکالنے سے انکار کر دیا، آپ نے فرمایا یہ ان کے لئے جائز ہے۔

(۳۱۳۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ :جَائِزٌ ، قَدْ أَذِنُوا.

(۳۱۳۷۰) ابن جریج فرماتے ہیں کہ عطاء فرمایا کرتے تھے کہ یہ بات ورثاء کے لئے جائز ہے، علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔

(۳۱۳۷۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ :أَنَّهُ قَالَ :فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ يُجِيزُهُ الْوَرَثَةُ ، ثُمَّ يَرْجِعُونَ فِيهِ ؟ قَالَ :لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا ، وَقَالَ الْحَكَمُ :إنْ شَاؤُوا رَجَعُوا فِيهِ.

(۳۱۳۷۱) شعبہ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس شخص کے بارے میں جو ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے، ورثاء اس کی اجازت دے دیں اور پھر بعد میں رجوع کرلیں فرمایا: ان کو اس طرح رجوع کرنے کا اختیار نہیں ہے، اور حکم فرماتے ہیں کہ اگر چاہیں تو وہ رجوع کر سکتے ہیں۔

(۳۱۳۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :إذَا أَوْصَى الرَّجُلُ فَزَادَ عَلَى الثُّلُثِ فَاسْتَأْذَنَ ابْنَهُ فِي حَيَاتِهِ فَأَذِنَ لَهُ ، فَإِذَا مَاتَ فَعَادَ إلَى ابْنِهِ ، إنْ شَاءَ أَجَازَهُ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهُ.

(۳۱۳۷۲) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی ایک تہائی سے زیادہ مال کی وصیت کرے اور اپنی زندگی میں اپنے بیٹے سے اس کی جازت لے اور بیٹا اس کو اجازت دے دے، تب بھی اس آدمی کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے کو اختیار ہوگا، چاہے تو اس وصیت کو نافذ کر دے اور چاہے تو رد کر دے۔

(۳۱۳۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ :أَنَّ رَجُلاً اسْتَأْذَنَ وَرَثَتَهُ فِي مَرَضِهِ فِي أَنْ يُوصِيَ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ فَأَذِنُوا لَهُ ، فَلَمَّا مَاتَ رَجَعُوا ، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنْ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ :ذَلِكَ لَهُمْ ، ذَلِكَ التَّكَرُّهُ لاَ يَجُوزُ.

(۳۱۳۷۳) قاسم بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے مرضِ وفات میں اپنے ورثاء سے اس بات کی اجازت مانگی کہ ایک تہائی سے زائد مال کی وصیت کرے، انہوں نے اس کی اجازت دے دی، لیکن جب وہ آدمی مرا تو وہ انکاری ہوگئے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا انہیں اس بات کا اختیار ہے اور ان کو اس کے خلاف پر مجبور کرنا جائز نہیں۔

(۳۱۳۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ . وَعَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ فِي مَرَضِهِ بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ لِغَيْرِ وَارِثٍ أَوْ لِوَارِثٍ ، فَأَذِنَ الْوَرَثَةُ ، ثُمَّ مَاتَ فَلَهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا .

(۳۱۳۷۴) حضرت شریح فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنے مرض الموت میں کسی غیر وارث یا وارث کے لیے ایک تہائی سے زائد مال کی وصیت کرے اور ورثاء بھی اس کی اجازت دیدیں، پھر وہ آدمی مرجائے تو ان کو رجوع کا حق حاصل ہے۔

(۳۱۳۷٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ الدَّالاَنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ يُحَدِّثُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ قَالَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِأَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ يُجِيزُهُ الْوَارِثُ ، ثُمَّ لاَ يُجِيزُهُ بَعْدَ مَوْتِهِ ، قَالَ : ذَلِكَ التَّكَرُّهُ لاَ يَجُوزُ .

(۳۱۳۷۵) عبد الرحمٰن حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس آدمی کے بارے میں جو ایک تہائی سے زائد مال کی وصیت کرے اور وارث بھی اس کو نافذ کرنے کی اجازت دے دے لیکن اس کے مرنے کے بعد اس کو نافذ نہ کرے فرمایا: اس پر جبر کرنا جائز نہیں۔

(۳) الرّجل يوصِي بِالوصِيّةِ ثمّ يوصِي بِأخرى بعدها

اس آدمی کا بیان جو پہلے ایک وصیت کرے پھر دوسری وصیت کر ڈالے

(۳۱۳۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، أَوْ هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أَوْصَى بِوَصِيَّةٍ ، ثُمَّ أَوْصَى بِأُخْرَى بَعْدَهَا ، قَالَ : يُؤْخَذُ بِالأُخْرَى مِنْهُمَا .

(۳۱۳۷۶) یونس حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب کوئی شخص ایک وصیت کرے اور اس کے بعد کوئی دوسری وصیت کردے تو دوسری وصیت پر عمل کیا جائے گا۔

(۳۱۳۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُوسٍ وَأَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالُوا : يُؤْخَذُ بِآخِرِ وَصِيَّةٍ .

(۳۱۳۷۷) عمرو بن دینار حضرت عطاء، طاؤس اور ابو الشعثاء سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایسے آدمی کی آخری وصیت پر عمل کیا جائے گا۔

(۳۱۳۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى فَدَعَا نَاسًا ، فَقَالَ : أُشْهِدُكُمْ أَنَّ غُلاَمِي فُلاَنًا إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ فَهُوَ حُرٌّ ، فَخَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ فَقِيلَ لَهُ : أَعْتَقْت فُلاَنًا وَتَرَكْت فُلاَنًا وَكَانَ أَحْسَنَ بَلاَءً ، فَقَالَ : رُدُّوا عَلَيَّ الْبَيِّنَةَ ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ رَجَعْت فِي عِتْقِ فُلاَنٍ ، وَأَنَّ فُلاَنًا لِعَبْدِهِ الآخَرِ إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ فَهُوَ حُرٌّ ، فَمَاتَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ الأَوَّلُ : أَنَا حُرٌّ ، وَقَالَ الآخَرُ : أَنَا حُرٌّ ، فَاخْتَصَمَا إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ، فَرَدَّ عِتْقَ الأَوَّلِ وَأَجَازَ عِتْقَ الآخَرِ.

(۳۱۳۷۸) ہشام حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے وصیت کی، اور لوگوں کو بلا کر کہا: اگر مجھے موت آ گئی تو میں آپ لوگوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا فلاں غلام آزاد ہے، اس سے کہا گیا کہ تم نے فلاں غلام کو تو آزاد کر دیا لیکن دوسرا فلاں غلام جو اس سے زیادہ خدمت کرنے والا تھا اس کو تم نے چھوڑ دیا، اس پر اس نے کہا لوگوں کو دوبارہ بلاؤ! اور ان سے کہا میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس غلام کی آزادی سے رجوع کر لیا اور دوسرا فلاں غلام آزاد ہے اگر میں مر جاؤں، چنانچہ وہ آدمی مر گیا تو پہلے غلام نے دعویٰ کیا کہ میں آزاد ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں آزاد ہوں، چنانچہ وہ عبدالملک بن مروان کے پاس فیصلہ کروانے کے لئے گئے تو انہوں نے پہلے غلام کی آزادی کو رد کر کے دوسرے غلام کی آزادی کا اعلان فرما دیا۔

(۳۱۳۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ بِوَصِيَّةٍ ، ثُمَّ نَقَضَهَا فَهِيَ الآخِرَةُ ، وَإِنْ لَمْ يَنْقُضْهَا فَإِنَّهُمَا تَجُوزَانِ جَمِيعًا فِي ثُلُثِهِ بِالْحِصَصِ.

(۳۱۳۷۹) معمر زہری سے نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کوئی وصیت کرے اور پھر اس کو توڑ کر دوسری وصیت کر دے تو دوسری وصیت ہی کا اعتبار کیا جائے گا، اور اگر وہ پہلی وصیت کو نہ توڑے تو اپنے اپنے حصّے کے تناسب سے اس کے ثلث میں دونوں وصیتیں نافذ ہو جائیں گی۔

(۳۱۳۸۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ : أَنَّ ابْنَ أَبِي رَبِيعَةَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِوَصِيَّةٍ ثُمَّ يُوصِي بِأُخْرَى ، قَالَ : أَمْلَكُهُمَا آخِرُهُمَا.

(۳۱۳۸۰) عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ ابن اَبی ربیعہ نے حضرت عمر بن خطاب سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے ایک وصیت کی پھر دوسری وصیت کر ڈالی، آپ نے فرمایا کہ ان دونوں میں سے آخری وصیت نافذ ہونے کی زیادہ حق دار ہے۔

(٤) فِي الرَّجلِ يوصِي لِرجلٍ بوصِيَّةٍ فيموت الموصى له قبل الموصِي

اس آدمی کا بیان جو کسی کیلئے وصیت کرے اور جس شخص کیلئے وصیت کی تھی وہ اس سے پہلے ہی وفات پا جائے

(۳۱۳۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ فَمَاتَ

الَّذِی أُوصِیَ لَهُ قَبْلَ أَنْ تَأْتِیَهُ ، قَالَ : هِیَ لِوَرَثَةِ الْمُوصَى لَهُ.

(۳۱۳۸۱) حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے کسی آدمی کے لئے وصیت کی پھر جس کے لئے وصیت کی تھی وہ اس وصیت کرنے والے سے پہلے ہی مر گیا، آپ نے فرمایا اس وصیت کے حق دار اس شخص کے ورثاء ہیں۔

(۳۱۳۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، قَالَ سَأَلْتُ عَمْرًا عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ : هِیَ لِوَرَثَةِ الْمُوصَى لَهُ.

(۳۱۳۸۲) حفص فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں عمرو رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تھا انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسن رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ وصیت اس شخص کے ورثاء کو جائے گی۔

(۳۱۳۸۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِی مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَوْصَى لِرَجُلٍ وَهُوَ مَيِّتٌ يَوْمَ يُوصِی لَهُ فَإِنَّ الْوَصِيَّةَ تَرْجِعُ إِلَى وَرَثَةِ الْمُوصِی ، وَإِذَا أَوْصَى لِرَجُلٍ ثُمَّ مَاتَ فَإِنَّ الْوَصِيَّةَ لِوَرَثَةِ الْمُوصَى لَهُ.

(۳۱۳۸۳) ابو معشر حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی کے لئے کچھ مال کی وصیت کرے اور جس دن اُس نے وصیت کی اُسی دن مر جائے تو وصیت ورثاء کی طرف لوٹے گی (کہ وہ اس کو نافذ کریں گے) اور جب کسی کے لئے وصیت کی اور جس کے لئے وصیت کی تھی مر جائے تو اس کے ورثاء وصیت کے حق دار ہوں گے۔

(۳۱۳۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِی قِلاَبَةَ ، قَالَ : لاَ وَصِيَّةَ لِمَيِّتٍ.

(۳۱۳۸۴) ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ مردے کے لئے وصیت معتبر نہیں۔

(۳۱۳۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : لاَ وَصِيَّةَ لِمَيِّتٍ.

(۳۱۳۸۵) شعبی فرماتے ہیں کہ مردے کے لئے وصیت معتبر نہیں۔

(۳۱۳۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : فِی الرَّجُلِ يُوصِی بِالْوَصِيَّةِ فَيَمُوتُ الَّذِی أُوصِیَ لَهُ قَبْلَ الَّذِی أَوْصَى ، قَالَ : لَيْسَ لَهُ شَیْءٌ ، أَنَّهُ أَوْصَى لَهُ وَهُوَ مَيِّتٌ.

(۳۱۳۸۶) زہری اس شخص کے بارے میں جو کچھ وصیت کرے لیکن جس کے لئے وصیت کی وہ اس سے پہلے ہی مر جائے فرماتے ہیں: اس وصیت کا کوئی اعتبار نہیں، کیونکہ اس نے گویا مردے کے لئے وصیت کی ہے۔

(۳۱۳۸۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ : فِی الرَّجُلِ يُوصِی بِالْوَصِيَّةِ فَيَمُوتُ الْمُوصَى لَهُ قَبْلَ الَّذِی أَوْصَى ، قَالَ : تَبْطُلُ ، وَإِنْ مَاتَ الَّذِی أَوْصَى ، ثُمَّ الَّذِی أُوصِیَ لَهُ ، كَانَ لِوَرَثَتِهِ.

(۳۱۳۸۷) حماد فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس نے کوئی وصیت کی اور جس کے لئے وصیت کی تھی وہ اس سے پہلے مر جائے، کہ وہ وصیت باطل ہو جائے گی، اور اگر پہلے وصیت کرنے والا مر جائے پھر وہ جس کے لئے وصیت کی گئی تھی تو اس کے ورثاء اس مال کے حق دار ہوں گے۔

(۵) فِي الرَّجلِ يوصِي لِرجلٍ بِثلثِ مالِهِ ثمّ أفاد بعد ذلِكَ مالاً

یہ باب ہے اس آدمی کے بیان میں جو کسی کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کرے پھر مرنے سے پہلے وصیت کے بعد کچھ مال اسے مزید حاصل ہو جائے

(۳۱۳۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِثُلُثِ مَالِهِ وَأَفَادَ مَالاً قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ثُمَّ مَاتَ ، قَالَ :لَهُ ثُلُثُ الَّذِي أَوْصَى لَهُ ، وَلَهُ ثُلُثُ مَا أَفَادَ.

(۳۱۳۸۸) حضرت ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں روایت ہے جو کسی کے لئے اپنے ایک تہائی مال کی وصیت کرے اور پھر مرنے سے پہلے اس کا مال بڑھ جائے، پھر مر جائے، فرمایا: اس شخص کو جس کے لئے وصیت کی گئی ہے اس کے پہلے مال کا ایک تہائی حصہ ہے اور اس کے ساتھ اس نئے حاصل شدہ مال کا ایک تہائی حصہ ہے۔

(۳۱۳۸۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِثُلُثِ مَالِهِ وَقُتِلَ خَطَأً، قَالَ :الثُّلُثُ دَاخِلٌ فِي دِيَتِهِ.

(۳۱۳۸۹) خلاس حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس آدمی کے بارے میں جس نے اپنے ایک تہائی مال کی وصیت کی پھر غلطی سے قتل ہو گیا، فرمایا: ایک تہائی کی وصیت اس کی دیت میں بھی جائے گی۔

(۳۱۳۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ:لَهُ ثُلُثُ مَالِهِ ، وَثُلُثُ دِيَتِهِ.

(۳۱۳۹۰) حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اس آدمی کو اس وصیت کرنے والے کا ایک تہائی اور اس کی دیت کا بھی ایک تہائی دیا جائے گا۔

(۳۱۳۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ أَوْصَى بِثُلُثِ مَالِهِ فَقُتِلَ خَطَأً ، قَالَ : يَدْخُلُ ثُلُثُ الدِّيَةِ فِي ثُلُثِ مَالِهِ.

(۳۱۳۹۱) حضرت حسن رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت ہے جس نے اپنے ایک تہائی مال کی وصیت کی پھر غلطی سے قتل ہو گیا، آپ نے فرمایا: دیت کا ایک تہائی اس کے مال کے ایک تہائی میں داخل ہو جائے گا۔

(۳۱۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَهْلُ الْوَصِيَّةِ شُرَكَاءُ فِي الْوَصِيَّةِ ، إِنْ زَادَتْ وَإِنْ نَقَصَتْ ، قَالَ :فَأَخْبَرْت بِهِ ابْنَ سِيرِينَ فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ.

(۳۱۳۹۲) اشعث، حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: وصیت کے مالک وصیت کے مال میں شریک ہوں گے چاہے وہ بڑھے یا گھٹے، اشعث فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات محمد بن سیرین سے بیان کی تو انہوں نے اس کو پسند کیا۔

(۳۱۳۹۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ :فِي رَجُلٍ

أَوْصَى لِرَجُلٍ بِوَصِيَّةٍ ، ثُمَّ جَائَهُ مَالٌ أَوْ أَفَادَ مَالاً ، قَالَ : لاَ يَدْخُلُ فِيهِ.

(۳۱۳۹۳) یزید بن ابی حبیب حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جس نے کسی کے لئے کوئی وصیت کی، پھر اس کے پاس مال آ گیا، فرمایا کہ وہ اضافی مال اس وصیت میں داخل نہیں ہوگا۔

(٦) فِي الرَّجلِ يوصِي لِلرَّجلِ بشيءٍ مِن مالِهِ

یہ باب ہے اس شخص کے بیان میں جو اپنے مال کے کچھ حصے کی کسی کے لئے وصیت کرے

(٣١٣٩٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ بِخَمْسِينَ دِرْهَمًا عُجِّلَتْ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ ، وَإِذَا أَوْصَى بِثُلُثٍ أَوْ رُبُعٍ كَانَ فِي الْعَيْنِ وَالدَّيْنِ.

(۳۱۳۹۴) اعمش سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی کے لئے پچاس درہم کی وصیت کرے تو اس کو وہ دراہم میت کے نقد مال میں سے دے دیے جائیں گے، اور جب کوئی ایک تہائی یا ایک چوتھائی مال کی وصیت کرے تو وہ مال اس آدمی کو میت کے نقد مال اور قرض دونوں سے نکال کر دیا جائے گا۔

(٣١٣٩٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلرَّجُلِ بِخَمْسِينَ دِرْهَمًا مِنْ مَالِهِ ، قَالَ : يُعَجَّلُ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثُلُثِ الْعَيْنِ.

(۳۱۳۹۵) عمرو حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جو کسی کے لئے اپنے مال میں سے پچاس درہم کی وصیت کرے، آپ نے فرمایا کہ موجودہ نقد مال کے ایک تہائی حصے سے نکال کر دے دیے جائیں۔

(٧) فِي رجلٍ أوصى لِبنِي عمِّهِ وهم رِجالٌ ونِساءٌ

اس آدمی کا بیان جو اپنے چچا زادوں کے لئے وصیت کرے جن میں مرد اور عورتیں دونوں ہوں

(٣١٣٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ عَطَاءٍ وَقَتَادَةَ. وَعَنْ مَطَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِبَنِي عَمِّهِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ ، قَالُوا لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَى ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ قَالَ : ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾.

(۳۱۳۹۶) مطر حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جس نے اپنے چچا کی اولاد کے لئے وصیت کی جن میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی، علماء فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں مرد کو عورت کے برابر حصہ دیا جائے گا، لیکن اگر اس نے یہ کہا ہو کہ ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دیا جائے گا تو ممکن ہے ایسا ہی کیا ہو۔

(٣١٣٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ الأَعْلَمِ الْحَنَفِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى لأَرَامِلِ بَنِي حَنِيفَةَ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : هُوَ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّنْ خَرَجَ مِنْ كَمْرَةِ حَنِيفَةَ.

(۳۱۳۹۷) طلحہ بن اَعلم حنفی حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے قبیلہ بنو حنیفہ کی بیوہ عورتوں کے لیے وصیت کی، حضرت شعبی نے فرمایا: یہ وصیت ہر اس مرد وعورت کے لئے ہے جو حنیفہ کی نسل سے ہو۔

(۸) فِي رجلٍ قَالَ لِبنِي فلانٍ ، يعطَى الأغنِياء ؟

اس آدمی کا بیان جو وصیت میں یوں کہے: فلاں کی اولاد کے لئے، کیا اس وصیت کے مال سے مال داروں کو بھی حصہ دیا جائے گا

(۳۱۳۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يَقُولُ :لِبَنِي فُلاَنٍ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :هُوَ لِغَنِيِّهِمْ وَفَقِيرِهِمْ وَذَكَرِهِمْ وَأُنْثَاهُمْ.

(۳۱۳۹۸) یونس حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے جو وصیت میں یوں کہے: فلاں کی اولاد کے لئے اتنا اتنا مال ہے، آپ نے فرمایا: مال ان کے مال داروں اور فقراء اور مرد وعورت سب کے لئے ہوگا۔

(۹) فِي رجلٍ له دورٌ فأوصى بِثلثِها ، أتجمع له فِي موضِعٍ أم لا

اس آدمی کا بیان جس کے کچھ گھر ہوں، اور وہ ان کے ایک تہائی حصے کی وصیت کرے، کیا ان جگہوں کو ایک جگہ سے جمع کر کے وصیت میں دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

(۳۱۳۹۹) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ مَسَاكِنُ فَأَوْصَى بِثُلُثِ كُلِّ مَسْكَنٍ لَهُ ؟ قَالَ :يُخْرَجُ حَتَّى يَكُونَ فِي مَسْكَنٍ وَاحِدٍ.

(۳۱۳۹۹) سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم سے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا جس کے کچھ گھر تھے، پھر اس نے ہر گھر کے ایک تہائی کی وصیت کر دی، آپ نے فرمایا: اس پورے حصے کو ایک مکان سے نکال کر دیا جائے گا۔

(۳۱۴۰۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِثُلُثِ مَالِهِ وَأَشْيَاءَ سِوَى ذَلِكَ ، وَتَرَكَ دَارًا تَكُونُ ثُلُثُهَا ، أَيُعْطَاهَا الْمُوصَى لَهُ بِالثُّلُثِ ، قَالَ :لاَ وَلَكِنْ يُعْطَى بِالْحِصَّةِ مِنَ الْمَالِ وَالدَّارِ.

(۳۱۴۰۰) حضرت عطاء سے اس آدمی کے بارے میں روایت ہے جس نے ایک تہائی مال اور اس کے علاوہ کچھ اشیاء کی وصیت کی، اور ایک گھر چھوڑ کر مرا جو اس کے مال کا ایک تہائی ہوتا ہے، ان سے پوچھا گیا کیا جس آدمی کے لئے وصیت کی گئی ہے اسے وہ گھر ایک تہائی حصے میں دیا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ اس کو مال اور گھر دونوں کا ایک حصہ دیا جائے گا۔

(۱۰) فِي رجلٍ قَالَ ثلثي ثلاثمئةٍ ، لِفلانٍ مِئةٌ ، ومِئةٌ لِفلانٍ

اس آدمی کا بیان جو کہے میرے مال کا ایک تہائی تین سو درہم ہیں جن میں سے فلاں کو سو درہم، اور فلاں کو سو درہم دے دیے جائیں

(٣١٤٠١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ :ثُلُثَيْ ثَلاَثَمِئَةِ دِرْهَمٍ :مِئَةٌ لِفُلاَنٍ ، وَمِئَةٌ لِفُلاَنٍ ، وَمَا بَقِيَ مِنْ ثُلُثِي ؛ فَهُوَ لِفُلاَنٍ ، قَالَ :فَلِفُلاَنٍ مِئَةٌ ، وَلِفُلاَنٍ مِئَةٌ ، وَمَا بَقِيَ فَلِفُلاَنٍ ، وَإِنْ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

(۳۱۴۰۱) حکم اور حماد حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے کہا تھا کہ میرے مال کا تہائی حصہ تین سو درہم ہیں، سو فلاں آدمی کو دیے جائیں، سو فلاں آدمی کو، اور جو باقی بچیں وہ فلاں تیسرے شخص کو دے دیے جائیں، آپ نے فرمایا: پہلے شخص کے لئے سو درہم، دوسرے کے لئے بھی سو درہم، اور تہائی مال سے جتنا بچے وہ سب کا سب تیسرے آدمی کا ہے، اگر کچھ نہ بچے تو تیسرے آدمی کو کچھ نہ ملے گا۔

(۱۱) إذا قَالَ ثلثي لِفلانٍ ، فإن مات فهو لِفلانٍ

اگر کوئی آدمی کہے کہ میرا تہائی مال فلاں آدمی کے لئے ہے اور اگر وہ میری زندگی میں مرجائے تو فلاں دوسرے آدمی کے لئے ہے

(٣١٤٠٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى ، قَالَ :ثُلُثِي لِفُلاَنٍ ، فَإِنْ مَاتَ فَهُوَ لِفُلاَنٍ ، قَالَ :هُوَ لِلأَوَّلِ.

(۳۱۴۰۲) قتادہ حضرت سعید بن میتب سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جو کہے کہ میرا تہائی مال فلاں آدمی کے لئے ہے، اور اگر وہ میری زندگی میں وفات پا جائے تو فلاں دوسرے شخص کے لئے ہے، آپ نے فرمایا وہ مال پہلے آدمی کو دیا جائے گا۔

(٣١٤٠٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :هُوَ لِلأَوَّلِ.

(۳۱۴۰۳) قتادہ حضرت حسن سے بھی یہی روایت کرتے ہیں۔

(٣١٤٠٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :يُجْرِي كَمَا قَالَ.

(۳۱۴۰۴) قتادہ حضرت حُمید بن عبد الرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ جس طرح اس وصیت کرنے والے نے کہا ہے اسی طرح عمل کیا جائے گا۔

(۳۱٤۰۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، مِثْلَهُ.

(۳۱۴۰۵) ہشام بن عروہ اپنے والد ماجد سے بھی یہی مضمون نقل کرتے ہیں۔

(۱۲) فِي الوَصِيَّةِ لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصرانِيِّ من رآها جائِزةً

یہ باب ہے یہودی اور نصرانی کے لئے وصیت کرنے کے بیان میں اور یہ کہ کون حضرات اس کو جائز سمجھتے ہیں

(۳۱٤۰٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ صَفِيَّةَ أَوْصَتْ لِقَرَابَةٍ لَهَا بِمَالٍ عَظِيمٍ ، وَكَثِيرٍ مِنَ الْيَهُودِ كَانُوا وَرَثَتَهَا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ فَوَرِثَهَا غَيْرُهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَجَازَ لَهُمْ مَا أَوْصَتْ.

(۳۱۴۰۶) یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے رشتہ داروں کے لئے بہت سے مال کی وصیت کی تھی، اور بہت سے یہودی ان کے خاندان کے ایسے تھے اگر وہ مسلمان ہوتے تو ان کے وارث ہوتے، لیکن ان کے کافر ہونے کی وجہ سے ان کے خاندان کے مسلمان ان کے وارث ہوئے، اس لئے جو مسلمان نہ تھے ان کے حق میں ان کی وصیت نافذ ہوگئی۔

(۳۱٤۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ صَفِيَّةَ أَوْصَتْ لِقَرَابَةٍ لَهَا يَهُود.

(۳۱۴۰۷) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بعض رشتہ داروں کے لئے وصیت کی تھی جو یہودی تھے۔

(۳۱٤۰۸) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : وَصِيَّةُ الرَّجُلِ جَائِزَةٌ لِذِمِّيٍّ كَانَ أَوْ لِغَيْرِهِ.

(۳۱۴۰۸) محمد سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ آدمی کی وصیت جائز ہے ذمی کے لئے ہو یا کسی اور کے لئے۔

(۳۱٤۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : الْوَصِيَّةُ لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ وَالْمَمْلُوكِ جَائِزَةٌ.

(۳۱۴۰۹) حکم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم فرمایا کرتے تھے کہ یہودی، نصرانی، مجوسی اور غلام کیلئے وصیت کرنا جائز ہے۔

(۳۱٤۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَتْ لِقَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْيَهُودِ.

(۳۱۴۱۰) لیث حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے اپنے یہودی رشتہ داروں کے لئے وصیت کی تھی۔

(۳۱٤۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُوصَى لِلْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ.

(۳۱۴۱۱) جابر حضرت عامر سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ یہودی اور نصرانی کے لئے وصیت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۱٤۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ﴿إِلاَّ أَنْ تَفْعَلُوا إِلَى أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا﴾ قَالَ : أَوْلِيَائِكَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، يَقُولُ : وَصِيَّةٌ وَلاَ مِيرَاثَ لَهُمْ.

(۳۱۴۱۲) قتادہ آیت ﴿إِلاَّ أَنْ تَفْعَلُوا إِلَى أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آیت میں اولیاء سے مراد اہل کتاب میں سے اولیاء ہیں جن کے بارے میں یہ حکم ارشاد ہے کہ ان کے لئے وراثت نہیں لیکن وصیت ہو سکتی ہے۔

(۳۱٤۱۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارون، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ: سَمِعْتُهُ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْوَصِيَّةِ لأَهْلِ الشِّرْكِ؟ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهَا.

(۳۱۴۱۳) ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو فرماتے سنا جبکہ ان سے مشرکین کے لئے وصیت کرنے کا حکم پوچھا جا رہا تھا، فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۳) فِي الوصِيَّةِ إلى المرأةِ

یہ باب ہے عورت کو وصیت نافذ کرنے کی ذمہ دار بنانے کے بیان میں

(۳۱٤۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ : أَنَّ عُمَرَ أَوْصَى إِلَى حَفْصَةَ.

(۳۱۴۱۴) عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو اپنی وصیت کی ذمہ داری دی۔

(۳۱٤۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ: أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى إِلَى امْرَأَتِهِ، فَأَجَازَ ذَلِكَ شُرَيْحٌ.

(۳۱۴۱۵) ابو عون ثقفی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو اپنی وصیت پورا کرنے کی ذمہ دار بنایا، تو حضرت شریح نے اس کی اجازت دے دی۔

(۳۱٤۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَمْرٍو الأَزْدِيِّ ، قَالَ : حدَّثَتْنِي خَالَتِي ، وَكَانَتِ امْرَأَةُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَتْ : أَوْصَى إِلَيَّ إِبْرَاهِيمُ بِشَيْءٍ مِنْ وَصِيَّتِهِ.

(۳۱۴۱۶) حضرت ابراہیم کی اہلیہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے مجھے اپنی وصیت کے کچھ حصے کے نافذ کرنے کی ذمہ داری دی۔

(۳۱٤۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ تَكُونُ الْمَرْأَةُ وَصِيًّا ، فَإِنْ فَعَلَ نُظِرَ إِلَى رَجُلٍ يُوثَقُ بِهِ ، فَجُعِلَ ذَلِكَ إِلَيْهِ

(۳۱۴۱۷) عبد الملک حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ عورت کو وصیت نافذ کرنے کی ذمہ داری نہیں سونپی جا سکتی، اگر کوئی آدمی ایسا کر بیٹھے تو کوئی با اعتبار آدمی ڈھونڈ کر اس کو یہ ذمہ داری دی جا سکتی ہے۔

(۳۱٤۱۸) وَسَمِعْت وَكِيعًا يَقُولُ : قَالَ سُفْيَانُ : تَكُونُ وَصِيًّا ، رُبَّ امْرَأَةٍ خَيْرٌ مِنْ رَجُلٍ.

(۳۱۴۱۸) وکیع فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان کو یہ فرماتے سنا کہ عورت وصیت کی ذمہ دار بن سکتی ہے کیونکہ بہت سی عورتیں آدمی سے بہتر ہوتی ہیں۔

(۱۴) رجلٌ أوصى لِلمحاوِيجِ أين يجعل ؟

اس آدمی کا بیان جس نے حاجت مندوں کیلئے وصیت کی ہو، اس کی وصیت کہاں صرف کی جائے

(۳۱۴۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى وَصِيَّةً لِلْمُحْوِجِينَ ، قَالَ :يُجْعَلُ فِي الْقَرَابَةِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا فَلِلْمَوَالِي ، فَإِنْ لَمْ يَكُونُوا فَلِلْجِيرَانِ.

(۳۱۴۱۹) معمر ایک آدمی کے واسطے سے عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے حاجت مندوں کے لئے وصیت کی تھی کہ اس وصیت کو سب سے پہلے اس کے رشتہ داروں میں خرچ کیا جائے ، اگر وہ نہ ہوں تو غلاموں میں اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو پڑوسیوں میں۔

(۱۵) فِي الرَّجلِ يوصِي بثلثِهِ لِغيرِ ذِي قرابةٍ مَنْ أجازه ؟

اس آدمی کا بیان جو اپنے مال کے ایک تہائی حصّے کی غیر رشتہ داروں کے لئے وصیت کرے، اور ان حضرات کا ذکر جو اس کو جائز قرار دیتے ہیں

(۳۱۴۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ فِي الْوَصِيَّةِ :مَنْ سَمَّى :جَعَلْنَاهَا حَيْثُ سَمَّى ، وَمَنْ قَالَ حَيْثُ أَمَرَ اللَّهُ :جَعَلْنَاهَا فِي قَرَابَتِهِ. (عبدالرزاق ۱۶۴۳۰)

(۳۱۴۲۰) محمد روایت کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن عبداللہ بن معمر نے وصیت کے بارے میں فرمایا جس شخص نے وصیت کرتے ہوئے آدمی کا نام لیا تو ہم اس آدمی کو اس کا مال دلا دیں گے جس کا اس نے وصیت میں نام لیا، اور جس نے اس طرح وصیت کی جہاں اللہ کا حکم ہے وہیں خرچ کر دیا جائے تو ہم اس کے قرابت داروں کو مال دلائیں گے۔

(۳۱۴۲۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلأَبَاعِدِ وَيَتْرُكُ الأَقَارِبَ ، قَالَ :تُجْعَلُ وَصِيَّتُهُ ثَلاَثَةَ أَثْلاَثٍ :لِلأَقَارِبِ ثُلُثَانِ ، وَلِلأَبَاعِدِ ثُلُثٌ ، وَأَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ ، فَقَالَ :إِنَّمَا هُوَ مَالٌ ، أَعْطَاهُ اللَّهُ ، يَضَعُهُ حَيْثُ أَحَبَّ.

(۳۱۴۲۱) معتمر اپنے والد سے وہ حضرت حسن سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو دور کے رشتہ داروں کے لئے وصیت کرے اور قریب کے رشتہ داروں کو چھوڑ دے، فرمایا کہ اس کے وصیت شدہ مال کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جائے گا، قریبی رشتہ داروں کے لئے دو تہائی، اور دور کے رشتہ داروں کے لئے ایک تہائی، اور محمد بن کعب فرماتے تھے کہ یہ تو اللہ کا دیا ہوا مال ہے جہاں اس کا جی چاہے خرچ کرے۔

(۳۱۴۲۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :ضَعُوهَا حَيْثُ أَمَرَ بِهَا.

(۳۱۴۲۲) حُمید محمد بن سیرین کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ وصیت کرنے والے نے جس جگہ وصیت کے مال کو خرچ کرنے کا حکم دیا ہے اسی جگہ اسے خرچ کرو۔

(٣١٤٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ : أَنَّ قَتَادَةَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُوصِي لِغَيْرِ قَرَابَتِهِ ؟ قَالَ : كَانَ سَالِمٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ وَعَطَاءٌ يَقُولُونَ : هِيَ لِمَنْ أُوصِيَ لَهُ بِهَا.

(۳۱۴۲۳) ہمام سے روایت ہے کہ قتادہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو ان لوگوں کے لیے وصیت کرتا ہے جن کا اس سے کوئی رشتہ نہیں، فرمایا کہ سالم، سلیمان بن یسار اور عطاء فرمایا کرتے تھے کہ وہ مال اس کو دیا جائے گا جس کے لئے اس نے اس مال کی وصیت کی۔

(٣١٤٢٤) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ : أَوْصَى إِنْسَانٌ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَفِي الْمَسَاكِينِ ، وَتَرَكَ قَرَابَةً مُحْتَاجِينَ ؟ قَالَ : وَصِيَّتُهُ حَيْثُ أَوْصَى بِهَا.

(۳۱۴۲۴) ابن جریج عطاء سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے مجاہدین اور مسکینوں کے لئے وصیت کی لیکن اس کے رشتہ داروں میں بہت سے حاجت مند لوگ ہیں، فرمایا کہ اس کی وصیت وہیں نافذ کی جائے گی جہاں اس نے کی ہے۔

(٣١٤٢٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : أَمَرَهُمْ بِأَمْرٍ فَإِنْ خَالَفُوا جَازَ وَبِئْسَ مَا صَنَعُوا ، وَقَدْ كَانَ عَطَاء قَالَ : ذُو الْقَرَابَةِ أَحَقُّ بِهَا.

(۳۱۴۲۵) ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ ابن ابی مُلیکہ نے فرمایا کہ وصیت کرنے والے نے وصیت کے ذمہ داروں کو یہ حکم دیا ہے، اگر وہ اس حکم کی مخالفت کریں تب بھی نافذ تو ہو جائے گی لیکن ان کا یہ فعل برا ہوگا، اور حضرت عطاء فرمایا کرتے تھے کہ قرابت دار زیادہ حق دار ہیں۔

(٣١٤٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لِلرَّجُلِ ثُلُثُهُ ، يَطْرَحُهُ فِي الْبَحْرِ إِنْ شَاءَ.

(۳۱۴۲۶) جابر حضرت عامر سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ آدمی کو اپنے تہائی مال کا اختیار ہے، چاہے تو اس کو سمندر میں پھینک دے۔

(١٦) مَنْ قَالَ يردّ على ذِي القرابةِ

ان اسلاف کے فرمان جو فرماتے ہیں کہ رشتہ داروں میں وصیت کو نافذ کیا جائے

(٣١٤٢٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي الرَّجُلِ يُوصِي لِلأَبَاعِدِ وَيَتْرُكُ الأَقَارِبَ ، قَالَ : تُجْعَلُ وَصِيَّتُهُ ثَلاَثَةَ أَثْلاَثٍ : لِلأَقَارِبِ ثُلُثَانِ ، وَلِلأَبَاعِدِ ثُلُثٌ.

(۳۱۴۲۷) حمید حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جو دور کے رشتہ داروں کے لئے وصیت کر دے اور قریبی رشتہ داروں کو چھوڑ دے، آپ نے فرمایا کہ اس کے وصیت شدہ مال کے تین حصے کیے جائیں، قریبی رشتہ داروں کے لئے دو تہائی اور دور کے رشتہ داروں کے لئے ایک تہائی۔

(۳۱٤۲۸) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ لاَ يَرَى الْوَصِيَّةَ إلاَّ لِذَوِي الأَرْحَامِ أَهْلِ الْفَقْرِ ، فَإِنْ أَوْصَى بِهَا لِغَيْرِهِمْ انْتُزِعَتْ مِنْهُمْ فَرُدَّتْ إلَيْهِمْ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ فُقَرَاءُ فَلأَهْلِ الْفَقْرِ مَا كَانُوا ، وَإِنْ سَمَّى أَهْلَهَا الَّذِينَ أُوصِي لَهُمْ.

(۳۱۴۲۸) ابن طاؤس فرماتے ہیں کہ طاؤس حاجت مندوں ذوی الأرحام رشتہ داروں کے علاوہ کسی کے لئے وصیت کرنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے، اور یہ رائے رکھتے تھے کہ اگر کوئی ان کے علاوہ کسی کے لئے وصیت کرے تو ان سے مال لے کر ذوی الأرحام رشتہ داروں کو دلایا جائے گا، اور اگر ذوی الأرحام رشتہ داروں میں حاجت مند نہ ہوں تو وصیت کا مال فقراء میں تقسیم کیا جائے گا چاہے وہ کوئی بھی ہوں، اگرچہ وصیت کرنے والے نے ان لوگوں کا نام بھی لیا ہو جن کے لئے وصیت ہے۔

(۳۱٤۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْعَلاَءَ بْنَ زِيَادٍ وَمُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ عَنِ الْوَصِيَّةِ ؟ فَدَعَا بِالْمُصْحَفِ فَقَرَأَ : ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ﴾ قَالاَ : هِيَ لِلْقَرَابَةِ.

(۳۱۴۲۹) عطاء بن أبي ميمونہ فرماتے ہیں کہ میں نے علاء بن زیاد اور مسلم بن یسار سے وصیت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے قرآن پاک منگوایا اور آیت ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِينَ﴾ پڑھی، اور پھر فرمایا کہ وصیت رشتہ داروں کے لئے ہے۔

(۳۱٤۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ يَعْلَى ، قَالاَ : تُرَدُّ عَلَى قَرَابَتِهِ.

(۳۱۴۳۰) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت عبدالملک بن یعلیٰ نے فرمایا کہ وصیت رشتہ داروں کی طرف لوٹا دی جائے گی۔

(۳۱٤۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي جَعَلْت حَائِطِي لِلَّهِ ، وَلَوَ اسْتَطَعْت أَنْ أُخْفِيَهُ لَمْ أُظْهِرْهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْعَلْهُ فِي فُقَرَاءِ أَهْلِكَ. (مسلم ۲۸۵۔ ابو داؤد ۱۶۸۶)

(۳۱۴۳۱) حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے، اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے اپنا باغ اللہ کے نام پر دے دیا، اور اگر میں اس بات کو چھپا سکتا تو اس کو ظاہر نہ کرتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس باغ کو اپنے حاجت مند قرابت داروں میں تقسیم کر دو۔

(۱۷) الرّجل يوصِي بِالوصِيّةِ فِي مرضِهِ ثمّ يبرأ فلا يغيّرها

اس آدمی کا بیان جو بیماری کے زمانے میں وصیت کردے پھر تندرست ہوجائے لیکن اس وصیت کو تبدیل نہ کرے

(۳۱٤۳۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :فِي الرَّجُلِ إِذَا أَوْصَى فِي مَرَضِهِ ، ثُمَّ بَرَأَ فَلَمْ يُغَيِّرْ وَصِيَّتَهُ تِلْكَ حَتَّى يَمُوتَ بَعْدُ ، قَالَ :يُؤْخَذُ بِمَا فِيهَا.

(۳۱۴۳۲) یونس سے روایت ہے کہ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے اس آدمی کے بارے میں جو بیماری کے زمانے میں وصیت کرے پھر تندرست ہوجائے اور اپنی اس وصیت کو تبدیل نہ کرے یہاں تک کہ اسی حالت میں مرجائے ،فرماتے ہیں کہ اس کی وصیت کے مطابق اس کا مال لے لیا جائے گا۔

(۳۱٤۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ يَعْلَى :فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِوَصِيَّةٍ فِي مَرَضِهِ فَبَرَأَ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى مَاتَ ، قَالَ :جَائِزَةٌ.

(۳۱۴۳۳) قتادہ عبدالملک سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے بیماری کے زمانے میں کوئی وصیت کی پھر تندرست ہوگیا اور مرنے تک اس وصیت کو اسی حال میں چھوڑے رکھا ،فرمایا کہ وہ وصیت نافذ ہوجائے گی۔

(۱۸) رجلٌ مات وترك ثلاثة بنِين ، وأوصى بِمِثلِ نصِيبِ أحدِهِم

اس آدمی کا بیان جس نے مرتے وقت تین بیٹے چھوڑے اور ایک بیٹے کے حصّے کے بقدر مال کی وصیت کردی

(۳۱٤۳٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ثَلاَثَةَ بَنِينَ ، وَأَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِهِمْ ؟ قَالَ :هُوَ رَابِعٌ ، لَهُ الرُّبُعُ.

(۳۱۴۳۴) داؤد بن ابی ہند فرماتے ہیں کہ حضرت عامر سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے مرتے وقت تین بیٹے چھوڑے اور ایک بیٹے کے حصّے کے بقدر مال کی وصیت کردی آپ نے فرمایا: وہ آدمی جو چوتھا ہے ،اس کو ایک چوتھائی حصّہ ملے گا۔

(۳۱٤۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا تَرَكَ الرَّجُلُ ثَلاَثَةَ بَنِينَ وَأَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِ بَنِيهِ ، قَالَ :زِدْ وَاحِدًا اجْعَلْهَا مِنْ أَرْبَعَةٍ.

(۳۱۴۳۵) منصور اور اعمش روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب کوئی آدمی تین بیٹے چھوڑ کر مرے اور ایک بیٹے کے حصّے کے بقدر مال کی وصیت کردے تو ایک آدمی کا اضافہ سمجھ کر مال کو چار حصّوں میں تقسیم کرلو۔

(٣١٤٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : زِدْ وَاحِدًا وَاجْعَلْهَا مِنْ أَرْبَعَةٍ.

(۳۱۴۳۶) شعبی سے بھی یہی مضمون منقول ہے۔

(١٩) إذا ترك ابنينِ وأبوينِ ، وأوصى بِمِثْلِ نصِيبِ أحدِ الابنينِ

جب کوئی دو بیٹے اور والدین چھوڑ کر مرے اور ایک بیٹے کے حصے کے برابر مال کی وصیت کردے تو کیا حکم ہے؟

(٣١٤٣٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَيْنِ وَأَبَوَيْنِ ، وَأَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِ الابْنَيْنِ ، قَالَ ، هِيَ مِنْ ثَمَانِيَةٍ.

(۳۱۴۳۷) منصور حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جس نے دو بیٹے اور والدین چھوڑے اور ایک بیٹے کے حصے کے برابر مال کی وصیت کی، فرمایا کہ اس کو آٹھ میں سے ایک حصہ ملے گا۔

(٢٠) إذا ترك سِتّة بنِين وأوصى بِمِثْلِ نصِيبِ بعضِ ولدِهِ

جب کوئی آدمی چھ بیٹے چھوڑ کر مرے اور بعض بیٹوں کے حصے کے برابر مال کی وصیت کر دے تو کیا حکم ہے؟

(٣١٤٣٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَمُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : فِي رَجُلٍ تَرَكَ سِتَّةَ بَنِينَ وَأَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ بَعْضِ وَلَدِهِ ، قَالَ : قَالَ مَنْصُورٌ : هِيَ مِنْ سَبْعَةٍ ، يَدْخُلُ مَعَهُمْ ، وَقَالَ مُغِيرَةُ : يُنْقَصُ وَلاَ يُتَمُّ لَهُ مِثْلُ نَصِيبِ أَحَدِهِمْ.

(۳۱۴۳۸) منصور اور مغیرہ حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جس نے چھ بیٹے چھوڑے اور چند بیٹوں کے حصے کے برابر مال کی وصیت کردی، منصور کی روایت کے مطابق انہوں نے فرمایا: اس کو سات میں سے ایک حصہ ان بیٹوں کے برابر دیا جائے گا، اور مغیرہ کی روایت کے مطابق فرمایا کہ اس کے حصے کو کم رکھا جائے گا اور کسی ایک بیٹے کے برابر نہیں دیا جائے گا۔

(٢١) رجلٌ أوصى بِنصفِهِ وثلثه وربعِهِ

اس آدمی کا بیان جس نے آدھے، اور ایک تہائی اور ایک چوتھائی مال کی وصیت کی

(٣١٤٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الثَّقَفِيُّ ، قَالَ : لَقِيَنِي إبْرَاهِيمُ فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِنِصْفِهِ وَثُلُثِهِ وَرُبُعِهِ ، قَالَ : فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي فِيهَا شَيْءٌ ، فَقَالَ : إبْرَاهِيمُ ، خُذْ مَالاً لَهُ نِصْفٌ وَثُلُثٌ وَرُبُعٌ :

اثْنَا عَشَرَ فَخُذْ نِصْفَهَا سِتَّةً وَثُلُثَهَا أَرْبَعَةً وَرُبُعَهَا ثَلاَثَةً ، فَاقْسِمَ الْمَالَ عَلَى ثَلاَثَةَ عَشَرَ ، فَمَا أَصَابَ سِتَّةً كَانَ لِصَاحِبِ النِّصْفِ ، وَمَا أَصَابَ أَرْبَعَةً كَانَ لِصَاحِبِ الثُّلُثِ ، وَمَا أَصَابَ ثَلاَثَةً كَانَ لِصَاحِبِ الرُّبُعِ.

(۳۱۴۳۹) ابو عاصم ثقفی فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم مجھ سے ملے اور پوچھا تم کیا کہتے ہو اس آدمی کے بارے میں جس نے اپنے آدھے، اور ایک تہائی اور ایک چوتھائی مال کی وصیت کر دی، مجھے اس کے جواب کا کوئی علم نہیں تھا، خود ہی انہوں نے فرمایا: اس کے مال کے اتنے حصے کرو جس سے آدھا، ایک تہائی اور ایک چوتھائی نکل آئیں، یعنی بارہ حصے کرلو، اس کا آدھا چھ ہے اور اس کا ایک تہائی چار ہے، اور اس کا ایک چوتھائی تین ہے، اب مال کے تیرہ حصے کرو، چھ کے مقابلے میں جتنا مال آئے آدھے حصے والے کو دے دو، اور چار کے مقابلے میں جتنا مال آئے ایک تہائی حصے والے کو دے دو، اور تین کے مقابلے میں جتنا مال آئے ایک چوتھائی حصے والے شخص کو دے دو۔

(۲۲) من كره أن يوصِي بِمِثلِ أحدِ الورثةِ ومن رخّص فِيهِ

ان حضرات کا ذکر جو کسی وارث کے حصے کے برابر مال کی وصیت کرنے کو ناپسند کرتے ہیں، اور ان حضرات کا ذکر جو اس کی اجازت دیتے ہیں

(۳۱۴۴۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُوصِيَ الرَّجُلُ بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِ الْوَرَثَةِ حَتَّى يَكُونَ أَقَلَّ.

(۳۱۴۴۰) منصور سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا علماء ناپسند کرتے تھے اس بات کو کہ آدمی کسی ایک وارث کے حصے کے برابر مال کی کسی کے لئے وصیت کر دے، بلکہ وہ فرماتے تھے کہ وصیت وارث کے حصے سے کم ہونی چاہیے۔

(۳۱۴۴۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَادَةُ الصَّيْدَلاَنِيُّ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّهُ أَوْصَى بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِ وَلَدِهِ.

(۳۱۴۴۱) ثابت روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنی اولاد میں سے ایک بچے کے حصے کے برابر مال کی وصیت کی تھی۔

(۲۳) فِي الرّجلِ يوصِي لِلرّجلِ بِسهمٍ مِن مالِهِ

اس آدمی کا بیان جو کسی کے لئے اپنے مال کے ''ایک غیر متعین حصے'' کی وصیت کرے

(۳۱۴۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ أَبُو قُتَيْبَةَ الْهَمْدَانِيُّ ، عَنْ يَسَارِ بْنِ أَبِي كَرِبٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ قَضَى فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِسَهْمٍ مِنْ مَالِهِ وَلَمْ يُسَمِّ ، قَالَ : تُرْفَعُ السِّهَامُ فَيَكُونُ لِلْمُوصَى لَهُ سَهْمٌ.

(۳۱۴۴۲) یسار بن ابی کرب حضرت شریح سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ کیا تھا جس نے کسی

کے لئے اپنے مال کے ایک غیر متعین حصے کی وصیت کی تھی اور مال کی تحدید نہیں کی تھی، آپ نے فرمایا: مال کے حصے بنا لیے جائیں اور جس کے لئے وصیت کی گئی ہے اس کو بھی ایک حصہ دے دیا جائے۔

(۳۱۴۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ ، هَذَا مَجْهُولٌ.

(۳۱۴۴۳) سفیان ایک خراسانی کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عکرمہ نے فرمایا: اس آدمی کو کچھ نہیں ملے گا کیونکہ یہ مجہول وصیت ہے۔

(۳۱۴٤٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ عَطَاءٍ. وَيَعْقُوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِسَهْمٍ مِنْ مَالِهِ ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ ، لَمْ يُبَيِّنْ.

(۳۱۴۴۴) محمد بن صہیب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عکرمہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے کسی کے لئے اپنے مال کے ایک حصے کی وصیت کی کہ اس وصیت کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ اس نے مال کی مقدار بیان نہیں کی۔

(۳۱٤٤٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : كَانَتِ الْعَرَبُ تَقُولُ : لَهُ السُّدُسُ.

(۳۱۴۴۵) ایوب روایت کرتے ہیں کہ حضرت ایاس بن معاویہ نے فرمایا عرب کہا کرتے تھے کہ اس آدمی کو چھٹا حصہ ملے گا۔

(۳۱٤٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنِ الْهُزَيْلِ : أَنَّ رَجُلاً جَعَلَ لِرَجُلٍ سَهْمًا مِنْ مَالِهِ وَلَمْ يُسَمِّ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَهُ السُّدُسُ.

(۳۱۴۴۶) ھزیل سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی کے لئے اپنے مال کے ایک حصے کی وصیت کر دی اور مقدار بیان نہیں کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے لئے چھٹا حصہ ہے۔

(۳۱٤٤٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ : أَنْ عَدِيًّا سَأَلَ إِيَاسًا ؟ فَقَالَ : السَّهْمُ فِي كَلاَمِ الْعَرَبِ السُّدُسُ.

(۳۱۴۴۷) حمید سے روایت ہے کہ عدی نے حضرت ایاس بن معاویہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا "حصے" سے مراد اہل عرب کے محاورات میں چھٹا حصہ ہوتا ہے۔

(۲٤) امرأةٌ قِيل لها أوصِي ، فجعلوا يقولون لها أوصِي بكذا فجعلت تومء برأسها نعم

اس عورت کا بیان جس سے کہا گیا کہ وصیت کر دو، اس کے بعد لوگ کہنے لگے فلاں چیز کی وصیت کر دو، فلاں کی کر دو اور وہ اثبات میں سر ہلاتی رہی

(۳۱٤٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، أَنَّ امْرَأَةً قِيلَ لَهَا فِي مَرَضِهَا : أَوْصِي

بِكَذَا ، أَوْصِي بِكَذَا ، فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا ، فَلَمْ يُجِزْهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(۳۱۴۴۸) خلاس سے روایت ہے کہ ایک عورت سے مرض الموت میں کہا گیا کہ فلاں وصیت کر دو، فلاں وصیت کر دو اور وہ سر کو اثبات میں ہلاتی رہی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلہ گیا تو آپ نے اس وصیت کو نافذ نہیں کیا۔

(۲۵) الرّجل يوصِي بِالوصِيّةِ ثمّ يرِيد أن يغيِّرها

اس آدمی کا بیان جو کوئی وصیت کر دے پھر اس وصیت کو بدلنا چاہے

(۳۱۴۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ، أَوِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لِعُمَرَ :شَيْءٌ يَصْنَعُهُ أَهْلُ الْيَمَنِ ، يُوصِي الرَّجُلُ، ثُمَّ يُغَيِّرُ وَصِيَّتَهُ ، قَالَ :لِيُغَيِّرْ مَا شَاءَ مِنْ وَصِيَّتِهِ.

(۳۱۴۴۹) عبداللہ بن حارث بن ابی ربیعہ یا حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اہل یمن یہ کام کرتے ہیں کہ آدمی کوئی وصیت کر دیتا ہے پھر اپنی وصیت کو بدل دیتا ہے، آپ نے فرمایا آدمی کو اختیار ہے کہ اپنی وصیت میں تبدیلی کرے۔

(۳۱۴۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ فِي مَرَضِهِ مِنْ رَقِيقِهِ فَهِيَ وَصِيَّةٌ إِنْ شَاءَ رَجَعَ فِيهَا.

(۳۱۴۵۰) مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اپنے مرض الموت میں جو غلام آزاد کرتا ہے وہ وصیت کے حکم میں داخل ہے اگر چاہے تو رجوع بھی کر سکتا ہے۔

(۳۱۴۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يُغَيِّرُ الرَّجُلُ مِنْ وَصِيَّتِهِ مَا شَاءَ إِلاَّ الْعَتَاقَةَ.

(۳۱۴۵۱) ابن جریج سے روایت ہے کہ عطاء نے فرمایا: آدمی اپنی وصیت میں جو تبدیلی چاہے کر سکتا ہے سوائے غلاموں کی آزادی کے۔

(۳۱۴۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كُلُّ وَصِيَّةٍ إِنْ شَاءَ رَجَعَ فِيهَا غَيْرِ الْعَتَاقَةَ.

(۳۱۴۵۲) شیبانی روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا: آدمی اپنی وصیت میں جو تبدیلی چاہے کر سکتا ہے سوائے غلاموں کی آزادی کے۔

(۳۱۴۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِي، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ بِوَصَايَا، وَأَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثُ الْمَوْتِ، قَالَ:لاَ يَرْجِعُ فِي الْعِتْقِ؛ لَيْسَ الْعِتْقُ كَسَائِرِ الْوَصِيَّةِ.

(۳۱۴۵۳) حکم سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب آدمی بہت سی وصیتیں کردے اور اپنے غلام کو بھی آزاد کردے اس شرط پر کہ اگر اس کو موت آگئی تو وہ آزاد ہیں، تو غلاموں کی آزادی میں وہ رجوع نہیں کر سکتا، کیونکہ غلام کی آزادی دوسری وصیتوں کی طرح نہیں ہے۔

(۳۱٤٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا أَوْصَى الرَّجُلُ فَإِنَّهُ يُغَيِّرُ وَصِيَّتَهُ مَا شَاءَ ، قِيلَ لَهُ :فَالْعَتَاقَةُ ، قَالَ الْعَتَاقَةُ وَغَيْرُ الْعَتَاقَةِ ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِآخِرِهَا.

(۳۱۴۵۴) ہشام روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے ارشاد فرمایا جب کوئی آدمی وصیت کرے تو اپنی وصیت میں جو تبدیلی چاہے کر سکتا ہے، پوچھا گیا: غلاموں کی آزادی کی وصیت کا بھی یہی حکم ہے؟ فرمایا غلاموں کی آزادی اور دوسری وصیتوں کا یہی حکم ہے، صرف اس آدمی کی آخری وصیت کو نافذ کیا جائے گا۔

(۳۱٤٥٥) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يَعُودَ الرَّجُلُ فِي عَتَاقِهِ.

(۳۱۴۵۵) عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں کہ حضرت طاؤس اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی مرض الموت میں آزاد کیے ہوئے غلاموں کی آزادی میں رجوع کرلے۔

(۳۱٤٥٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :مَرِضَ أَبُو الْعَالِيَةِ فَأَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ ذَكَرُوا لَهُ أَنَّهُ مِنْ وَرَاءِ النَّهَرِ ، فَقَالَ :إِنْ كَانَ حَيًّا فَلاَ أُعْتِقُهُ ، وَإِنْ كَانَ مَيِّتًا فَهُوَ عَتِيقٌ ، وَذَكَرَ هَذِهِ الآيَةَ :﴿وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ﴾.

(۳۱۴۵۶) عاصم فرماتے ہیں کہ ابو العالیہ بیمار ہوگئے اور انہوں نے ایک غلام آزاد کردیا، لوگوں نے ان کو بتایا کہ وہ نھر سے آگے گیا ہوا ہے فرمایا اگر وہ زندہ ہے تو میں اس کو آزاد نہیں کرتا اور اگر وہ مر گیا ہے تو آزاد ہے، اور پھر اس آیت کی تلاوت کی ﴿وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ﴾ (اور اس کی کمزور اولاد ہے)۔

(۳۱٤٥۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَانُوا يُوصُونَ ، فَيَكْتُبُ الرَّجُلُ فِي وَصِيَّتِهِ :إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ قَبْلَ أَنْ أُغَيِّرَ وَصِيَّتِي هَذِهِ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُغَيِّرَ غَيَّرَ إِنْ شَاءَ الْعَتَاقَةَ وَغَيْرَهَا ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَثْنِ فِي وَصِيَّتِهِ غَيَّرَ مِنْهَا مَا شَاءَ غَيْرَ الْعَتَاقَةِ.

(۳۱۴۵۷) ہشام سے روایت ہے کہ محمد نے فرمایا لوگ اس طرح وصیت کیا کرتے تھے کہ آدمی اپنی وصیت میں لکھتا کہ "اگر مجھے موت آگئی قبل ازیں کہ میں اپنی وصیت میں تبدیلی کروں" اگر اس کو تبدیلی کی ضرورت محسوس ہو تو تبدیلی کر سکتا ہے چاہے غلام کی آزادی کی وصیت ہو یا اور کوئی، اور اگر اس نے وصیت میں کوئی شرط نہیں لگائی تھی تب بھی وصیت میں تبدیلی کر سکتا ہے سوائے غلام کی آزادی کے۔

(۳۱٤٥۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :كَانَ يُقْسِمُ عَلَيْهِ قَسَمًا ، أَنَّ

الْمُعْتَقَ عَنْ دُبُرٍ وَصِيَّةٍ ، وَأَنَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُغَيِّرَ مِنْ وَصِيَّتِهِ مَا شَاءَ.

(۳۱۴۵۸) ابن ابی نجیح سے روایت ہے کہ مجاہد ؒ اس بات پر قسم کھایا کرتے تھے کہ جس غلام کو مرنے کے بعد آزاد کیا جائے اس کی آزادی وصیت کے حکم میں ہے، اور آدمی کو اپنی وصیت میں تبدیلی کا اختیار ہے اگر اس کا جی چاہے۔

(۳۱٤۵۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : يَرْجِعُ مَوْلَى الْمُدَبَّرِ فِيهِ مَتَى شَاءَ.

(۳۱۴۵۹) حنظلہ روایت کرتے ہیں کہ طاؤس نے فرمایا کہ مدبّر غلام کا آقا جب چاہے اس کی آزادی سے رجوع کر سکتا ہے۔

(۳٦) مَنْ كَانَ يستحِبّ أن يكتب فِي وصِيّتِهِ إن حدث بِي حدثٌ قبل أن أغيِّر وصِيّتِي

ان حضرات کا ذکر جو اپنی وصیت میں یہ بات لکھنا اچھا سمجھتے تھے: اگر مجھے موت آجائے قبل اس کے کہ میں اپنی وصیت میں تبدیلی کروں

(۳۱٤٦۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : لِيَكْتُبَ الرَّجُلُ فِي وَصِيَّتِهِ : إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ قَبْلَ أَنْ أُغَيِّرَ وَصِيَّتِي هَذِهِ.

(۳۱۴۶۰) نافع سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آدمی کو چاہیے کہ اپنی وصیت میں یہ بات لکھ دے: ''اگر مجھے موت آجائے قبل ازیں کہ میں اپنی اس وصیت کو تبدیل کروں۔''

(۳۱٤٦۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ : أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ أَوْصَى فَكَتَبَ فِي وَصِيَّتِهِ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ ابْنُ مَسْعُودٍ : إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ فِي مَرَضِهِ هَذَا.

(۳۱۴۶۱) عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے وصیت کی اور اپنی وصیت میں لکھا: ''بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ یہ وصیت ہے ابن مسعود کی اگر اس کو اس بیماری میں موت آجائے۔''

(۳۱٤٦۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانُوا يُوصُونَ فَيَكْتُبُ الرَّجُلُ فِي وَصِيَّتِهِ : إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ قَبْلَ أَنْ أُغَيِّرَ وَصِيَّتِي هَذِهِ.

(۳۱۴۶۲) ہشام روایت کرتے ہیں کہ محمد نے فرمایا: لوگ جب وصیت کیا کرتے تھے تو اپنی وصیت میں لکھ دیا کرتے تھے کہ: ''اگر مجھے اپنی وصیت میں تبدیلی کرنے سے پہلے موت آجائے۔''

(۳۱٤٦۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : أَوْصَيْت بِضْعَ عَشْرَ مَرَّةٍ أُوَقِّت وَقْتًا إِذَا جَاءَ الْوَقْتُ كُنْت بِالْخِيَارِ.

(۳۱۴۶۳) ابو خلدہ سے روایت ہے کہ ابو العالیہ نے فرمایا: میں دس سے زائد مرتبہ وصیت کر چکا ہوں، میں وصیت کا ایک وقت مقرر کر دیتا ہوں، جب وہ وقت آتا ہے تو مجھے اختیار حاصل ہو جاتا ہے (اس وصیت کو باقی رکھوں یا بدل دوں)۔

(٣١٤٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّهُ كَانَ يَشْتَرِطُ :إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ قَبْلَ أُغَيِّرَ كِتَابِي هَذَا.

(۳۱۴۶۴) نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ نے اپنی وصیت میں یہ شرط لگائی تھی ''اگر مجھے اس تحریر میں تبدیلی کرنے سے پہلے موت آجائے۔''

(٢٧) في الرّجل يمرض فيوصِي بِعتقِ مماليِكهِ ولا يقول فِي مرضِي هذا

اس آدمی کا بیان جو بیمار ہو جائے اور اپنے غلاموں کی آزادی کی وصیت کر دے، لیکن یوں نہ کہے: میری اس بیماری میں

(٣١٤٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس :أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَوْصَى ، فَقَالَ :فُلاَنٌ حُرٌّ وَفُلاَنٌ حُرٌّ - وَلَمْ يُسَمِّ - إِنْ مِتّ فِي مَرَضِي هَذَا ، فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَخَاصَمَهُ مَمْلُوكَاهُ إِلَى قَاضِي أَهْلِ الْجَنَدِ ، فَشَاوَرَ فِي ذَلِكَ طَاوُوسًا ، فَقَالَ طَاوُوس :هُمْ عَبِيدٌ ، إِنَّمَا كَانَتْ نِيَّتُهُ :إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ.

(۳۱۴۶۵) ابن طاؤس سے روایت ہے کہ یمن کے ایک باشندے نے وصیت کی اور یوں کہا: فلاں غلام آزاد ہے، اور فلاں غلام آزاد ہے، اور یہ نہیں کہا: ''اگر میں اس بیماری میں مرجاؤں'' چنانچہ وہ آدمی صحت یاب ہو گیا، اس کے غلاموں نے جَنَد کے قاضی کے پاس دعویٰ دائر کیا، انہوں نے حضرت طاؤس سے مشورہ کیا تو طاؤس نے فرمایا: وہ غلام ہیں کیونکہ اس آدمی کی نیت ہی میں یہ بات تھی کہ: ''اگر مجھے موت آجائے۔''

(٢٨) فِي رجلٍ أوصى بِجارِيتِهِ لابنِ أخِيهِ ثمّ وقع عليها

اس آدمی کا بیان جس نے اپنی باندی کی اپنے بھتیجے کے لئے وصیت کی، پھر اس باندی کے ساتھ ہمبستری کر لی

(٣١٤٦٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى بِجَارِيَتِهِ لابْنِ أَخِيهِ ، ثُمَّ وَطِئَهَا ؟ قَالَ :أَفْسَدَ وَصِيَّتَهُ.

(۳۱۴۶۶) عاصم سے روایت ہے کہ شعبی سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے اپنے بھتیجے کے لئے اپنی باندی کی وصیت کی پھر اس کے ساتھ وطی کر لی، آپ نے فرمایا اس آدمی نے اپنی وصیت کو فاسد کر دیا۔

(۲۹) الرّجل یوصِی بِالحجّ وبالزّکاۃِ تکون قد وجبت علیہِ قبل موتِہِ تکون مِن الثّلثِ أو مِن جمِیعِ المالِ ؟

اس آدمی کا بیان جس نے حج اور زکوٰۃ کی وصیت کی جو اس پر موت سے پہلے واجب تھے، آیا ان کی ادائیگی ایک تہائی مال سے ہوگی یا پورے مال سے؟

(۳۱۴۶۷) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ : إذَا أَوْصَی بِهِمَا فَهُمَا مِنَ الثُّلُثِ. یَعْنِی الْحَجَّ وَالزَّکَاةَ.

(۳۱۴۶۷) حماد سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا جب کوئی آدمی حج اور زکوٰۃ دونوں کی ادائیگی کی وصیت کر دے تو ان کی ادائیگی ایک تہائی مال سے کی جائے گی۔

(۳۱۴۶۸) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، عَنْ مُغِیرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِیمَ ، قَالَ : إذَا أَوْصَی بِحَجَّةٍ وَلَمْ یَکُنْ حَجَّ فَمِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۴۶۸) مغیرہ حضرت ابراہیم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنے حج کی وصیت کرے جو اس نے ادا کیا تھا تو اس کی ادائیگی ایک تہائی مال سے کی جائے گی۔

(۳۱۴۶۹) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، قَالَ : مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۴۶۹) ھشام روایت کرتے ہیں کہ محمد بن سیرین نے بھی فرمایا ہے کہ ایک تہائی مال سے ادائیگی ہوگی۔

(۳۱۴۷۰) حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ ، عَنْ یُونُسَ وَمَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : هُوَ مِنْ جَمِیعِ الْمَالِ.

(۳۱۴۷۰) یونس اور منصور سے روایت ہے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان کی ادائیگی پورے مال سے کی جائے گی۔

(۳۱۴۷۱) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ ، عَنِ الْحَسَنِ وَطَاوُسٍ : فِی الرَّجُلِ عَلَیْهِ حِجَّةُ الإِسْلاَمِ وَتَکُونُ عَلَیْهِ الزَّکَاةُ فِی مَالِهِ ؟ قَالاَ : یَکُونَانِ هَذَیْنِ بِمَنْزِلَةِ الدَّیْنِ.

(۳۱۴۷۱) سلیمان تیمی سے روایت ہے کہ حضرت حسن اور حضرت طاؤس نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس پر فرض حج بھی واجب تھا اور مال میں زکوٰۃ بھی واجب تھی، کہ یہ دونوں قرض کے درجے میں ہیں۔

(۳۱۴۷۲) حَدَّثَنَا إسْمَاعِیلُ بْنُ عَیَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ : فِی الرَّجُلِ یَمُوتُ وَیُوصِی أَنْ یُحَجَّ عَنْهُ ، أَوْ یُتَصَدَّقَ عَنْهُ کَفَّارَةُ رَمَضَانَ ، أَوْ کَفَّارَةُ یَمِینٍ ؟ قَالَ : مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۴۷۲) عبدالعزیز سے روایت ہے کہ شعبی نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو مرنے سے پہلے وصیت کر دے کہ اس کی جانب سے حج کروا دیا جائے یا رمضان کے روزوں کا کفارہ صدقہ کر دیا جائے یا قسم کا کفارہ صدقہ کر دیا جائے، کہ ان کی ادائیگی ایک تہائی مال سے ہوگی۔

(۳۱٤۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا كَانَ عَلَى الرَّجُلِ شَيْءٌ وَاجِبٌ فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۳۱۴۷۳) معمر سے روایت ہے کہ زہری نے فرمایا جب کسی آدمی پر کوئی واجب چیز رہتی ہو تو اس کی ادائیگی پورے مال سے کی جائے گی۔

(۳۱٤۷٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۳۱۴۷۴) لیث سے روایت ہے کہ حضرت طاؤس نے فرمایا: اس کی ادائیگی پورے مال سے کی جائے گی۔

(۳۰) المكاتب يوصِي أو يهب أو يعتِق ، أيجوز ذلِكَ ؟

اس مکاتب کا بیان جو کوئی وصیت کرے، یا کوئی چیز ہبہ کرے، یا غلام آزاد کرے کیا اس کا ایسا کرنا جائز ہے؟

(۳۱٤۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ : أَنَّ الْمُكَاتَبَ لاَ تَجُوزُ لَهُ وَصِيَّةٌ ، وَلاَ هِبَةٌ إِلاَّ بِإِذْنِ مَوْلاَهُ.

(۳۱۴۷۵) عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ مکاتب کے لئے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر وصیت کرنا جائز نہیں۔

(۳۱٤۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : الْمُكَاتَبُ لاَ يَعْتِقُ ، وَلاَ يَهَبُ إِلاَّ بِإِذْنِ مَوْلاَهُ.

(۳۱۴۷۶) اشعث رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا: مکاتب اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نہ غلام آزاد کر سکتا ہے اور نہ ہبہ کر سکتا ہے۔

(۳۱) فِي وصِيّةِ المجنونِ

یہ باب ہے مجنون کی وصیت کے بیان میں

(۳۱٤۷۷) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : الأَحْمَقُ وَالْمُوَسْوَسُ أَتَجُوزُ وَصِيَّتُهُمَا إِنْ أَصَابَا الْحَقَّ وَهُمَا مَغْلُوبَانِ عَلَى عُقُولِهِمَا ؟ قَالَ : مَا أَحْسَبُ لَهُمَا وَصِيَّةً.

(۳۱۴۷۷) ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا: بے وقوف اور بدحواس آدمی اگر درست وصیت کر دیں جبکہ ان کی عقل مغلوب ہو تو کیا ان کی وصیت نافذ ہوگی، آپ نے فرمایا: میں اس کی وصیت کو معتبر نہیں سمجھتا۔

(۳۱٤۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِي ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ : فِي وَصِيَّةِ الْمَجْنُونِ ، قَالَ : إِذَا أَصَابَ الْحَقَّ جَازَ.

(۳۱۴۷۸) حماد بن سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ایاس بن معاویہ نے مجنون کی وصیت کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ وصیت قاعدے کے مطابق درست ہو تو نافذ ہو جائے گی۔

(٣١٤٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ وَصِيَّةٌ وَلاَ طَلاَقٌ إِلاَّ بِذِي عَقْلٍ.

(۳۱۴۷۹) قتادہ سے روایت ہے کہ حمید بن عبد الرحمن نے فرمایا: وصیت اور طلاق عقل کے بغیر نافذ نہیں ہوتیں۔

(٣٢) فِي الرَّجُلِ يوصِي بِالشَّيءِ فِي سبِيلِ اللهِ ، من يعطاه ؟

اس آدمی کا بیان جو کوئی چیز اللہ کے راستے میں دینے کی وصیت کرے اس چیز کو کسے دیا جائے گا؟

(٣١٤٨٠) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَ سَمَّى الْغُزَاةَ : أُعْطِيَ الْغُزَاةَ ، وَإِلاَّ : طَاعَةُ اللهِ : سَبِيلُهُ.

(۳۱۴۸۰) عباد بن عوام سے روایت ہے کہ اگر اس وصیت کرنے والے نے مجاہدین کا نام لیا تھا تو مجاہدین کو وہ چیز دے دی جائے، ورنہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اس کا راستہ ہے۔

(٣١٤٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ : فِي الرَّجُلِ أَوْصَى بِشَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ فِي الْمُجَاهِدِينَ.

(۳۱۴۸۱) ابو حبیبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے کسی چیز کو اللہ کے راستے میں دینے کی وصیت کی، کہ وہ مجاہدین کو دی جائے گی۔

(٣١٤٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ : أَنَّ امْرَأَةً أَوْصَتْ بِثَلاَثِينَ دِرْهَمًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ الْفُرْقَةِ قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ : امْرَأَةٌ أَوْصَتْ بِثَلاَثِينَ دِرْهَمًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَنُعْطِيهَا فِي الْحَجِّ ؟ فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ مِنْ سَبِيلِ اللهِ.

(۳۱۴۸۲) انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اللہ کے راستے میں تیس درہم دینے کی وصیت کی، میں نے جدائی کے زمانے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ایک عورت نے اللہ کے راستے میں تیس درہم دینے کی وصیت کی ہے کیا ہم وہ درہم حج میں لگا دیں؟ آپ نے فرمایا: حج بھی اللہ کے راستوں میں سے ایک راستہ ہے۔

(٣١٤٨٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ : أَنَّ رَجُلاً مَاتَ وَتَرَكَ مَالاً وَأَوْصَى بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ الْوَصِيُّ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ : أَعْطِهِ عُمَّالَ اللهِ ، قَالَ : وَمَا عُمَّالُ اللهِ ؟ قَالَ : حُجَّاجُ بَيْتِ اللهِ.

(۳۱۴۸۳) واقد بن محمد بن زید سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت کچھ مال چھوڑا اور اس کو اللہ کے راستے میں دینے کی وصیت کر گیا، اس کی وصیت کے ذمہ دار نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی تو آپ نے فرمایا وہ مال اللہ تعالیٰ کے کام کرنے والوں کو دے دو، اس نے پوچھا اللہ تعالیٰ کے کام کرنے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: بیت اللہ کے حاجی۔

(۳۱٤۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ مُجَاهِدًا عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ لِي فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ قَالَ مُجَاهِدٌ :لَيْسَ سَبِيلُ اللهِ وَاحِدًا ، كُلُّ خَيْرٍ عَمِلَهُ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۱۴۸۴) ایمن بن نابل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت مجاہد سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے کہا تھا کہ میری ہر چیز اللہ کے راستے میں دے دی جائے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا کوئی ایک راستہ نہیں، بلکہ ہر نیک عمل کرنے والا، اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے۔

(۳۱٤۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ :أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى بِشَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : الْحَجُّ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۱۴۸۵) انس بن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک چیز اللہ کے راستے میں دینے کی وصیت کی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج بھی اللہ کا راستہ ہے۔

(۳۳) الرّجل يوصِي أن يتصدّق عنه بمالِهِ كلِّهِ فلا ينفّذ ذلِكَ حتّى يموت

اس آدمی کا بیان جس نے وصیت کی کہ اس کی جانب سے اس کا سارا مال صدقہ کر دیا جائے، تو یہ وصیت موت سے پہلے نافذ نہیں ہوگی

(۳۱٤۸٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ فِي رَجُلٍ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ كُلِّهِ عَلَى غَيْرِ وَارِثٍ ، ثُمَّ حَبَسَهُ حَتَّى مَاتَ ، يُرَدُّ ذَلِكَ إِلَى الثُّلُثِ.

(۳۱۴۸۶) اوزاعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس آدمی کے بارے میں لکھا جس نے غیر وارث پر سارا مال صدقہ کر دیا اور پھر اس مال کو اپنے پاس رکھا یہاں تک کہ مر گیا، کہ اس مال میں سے ایک تہائی اس غیر وارث شخص کو دیا جائے گا۔

(۳۱٤۸۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَنْ صَنَعَ فِي مَالِهِ شَيْئًا لَمْ يُنْفِذْهُ حَتَّى يَحْضُرَهُ الْمَوْتُ :فَهُوَ فِي سَبِيلِهِ.

(۳۱۴۸۷) عثمان بن اسود فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے فرمایا: جس نے اپنے مال میں کوئی ایسی وصیت کی جسے اس نے موت تک نافذ نہیں کیا تو وہ اس مصرف میں جائے گا۔

(٣٤) الرّجل يوصِي بِالوصِيّةِ، ويقول اشهدوا على ما فِيها

اس آدمی کا بیان جو کوئی وصیت کرے اور کہے اس وصیت نامے کے اندر جو کچھ لکھا ہوا ہے تم لوگ اس کے گواہ ہو جاؤ!

٣١٤٨٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بِوَصِيَّةٍ مَخْتُومَةٍ لِيَشْهَدَ عَلَيْهَا، فَقَالَ الْحَسَنُ: مَا تَجِدُ فِي هَؤُلَاءِ النَّاسِ رَجُلَيْنِ تَثِقُهُمَا تُشْهِدُهُمَا عَلَى كِتَابِكَ هَذَا ؟!.

(۳۱۴۸۸) یونس فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت حسن کے پاس ایک وصیت نامہ لے کر آیا جو مُہر بند تھا، تا کہ حضرت حسن ؒ کو اس پر گواہ بنالے، حضرت حسن نے فرمایا کیا تمہیں ان لوگوں میں کوئی دو با اعتماد نہیں ملتے جن کو تم اس تحریر پر گواہ بنا سکو؟

٣١٤٨٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، قَالَ: أَرَاهُ عَنْ إبْرَاهِيمَ: فِي الرَّجُلِ يَخْتِمُ وَصِيَّتَهُ، وَيَقُولُ لِلْقَوْمِ: اشْهَدُوا عَلَى مَا فِيهَا، قَالَ: لَا تَجُوزُ إلَّا أَنْ يَقْرَأَهَا عَلَيْهِمْ، أَوْ تُقْرَأَ عَلَيْهِ فَيُقِرَّ بِمَا فِيهَا.

(۳۱۴۸۹) جریر نے مغیرہ سے روایت کیا، اور فرمایا کہ میرے خیال میں انہوں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے نقل کی ہے، کہ انہوں نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے وصیت نامے کو مہر بند کیا اور لوگوں سے کہتا ہے کہ اس میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اس پر گواہ ہو جاؤ! کہ یہ جائز نہیں ہے یہاں تک کہ ان کو وہ وصیت پڑھ کر سنائے، یا اس آدمی کے سامنے وہ وصیت نامہ پڑھا جائے اور وہ اس تحریر کا اقرار کرے۔

٣١٤٩٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: فِي الرَّجُلِ يَكْتب الوَصِيَّة وَيَقُولُ: اشْهَدُوا عَلَى مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ، قَالَ: لَا، حَتَّى يُعْلَمَ مَا فِيهَا.

(۳۱۴۹۰) ایوب حضرت قلابہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے وصیت نامہ لکھا اور کہتا ہے: گواہ ہو جاؤ اس وصیت نامے کی تحریر پر، فرمایا کہ جائز نہیں جب تک وہ لوگوں کو اس میں لکھی ہوئی وصیت بتا نہ دے۔

٣١٤٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: ذَهَبْت مَعَ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ إلَى سَالِمٍ وَقَدْ خَتَمَ وَصِيَّتَهُ، فَقَالَ: إنْ حَدَثَ بِي حَادِثٌ فَاشْهَدُوا عَلَيْهَا.

(۳۱۴۹۱) سعید بن زید فرماتے ہیں کہ میں حفص بن عاصم کے ساتھ حضرت سالم کے پاس گیا جبکہ انہوں نے اپنے وصیت نامے کو مہر بند کر دیا تھا، فرمایا اگر مجھے موت آجائے تو تم اس وصیت نامے پر گواہ ہو جانا۔

٣١٤٩٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ يَعْلَى قَاضِي الْبَصْرَةِ: فِي الرَّجُلِ يَكْتُبُ وَصِيَّتَهُ، ثُمَّ يَخْتِمُهَا، ثُمَّ يَقُولُ: اشْهَدُوا عَلَى مَا فِيهَا، قَالَ: جَائِزٌ.

(۳۱۴۹۲) قتادہ سے روایت ہے کہ بصرہ کے قاضی عبدالملک بن یعلیٰ نے فرمایا اس آدمی کے بارے میں جو وصیت نامے کو لکھ کر مہر

لگادے اور پھر لوگوں سے کہے کہ اس میں جو لکھا ہوا ہے اس پر گواہ ہو جاؤ! کہ ایسا کرنا جائز ہے۔

(٣٤ م) مَنْ قَالَ تجوز وصِيّة الصّبيّ

(٣١٤٩٣) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ غُلَامٌ مِنْ غَسَّانَ بِالْمَدِينَةِ ، وَكَانَ لَهُ وَرَثَةٌ بِالشَّامِ ، وَكَانَتْ لَهُ عَمَّةٌ بِالْمَدِينَةِ ، فَلَمَّا حُضِرَ أَتَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ وَقَالَتْ : أَفَيُوصِي ؟ قَالَ : احْتَلَمَ بَعْدُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : فَلْيُوصِ ، قَالَ : فَأَوْصَى لَهَا بِنَخْلٍ ، فَبِعْته أَنَا لَهَا بِثَلاَثِينَ أَلْفِ دِرْهَمٍ.

(۳۱۴۹۳) ابو بکر بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ غسان کا ایک نوجوان لڑکا مدینہ میں رہتا تھا جس کے ورثاء شام میں رہتے تھے اور اس کی ایک پھوپھی مدینہ منورہ میں تھی، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس کی پھوپھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی، اور اس کی حالت کا ذکر کر کے پوچھا کہ کیا وہ لڑکا کوئی وصیت کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا وہ بالغ ہو گیا ہے؟ کہتے ہیں میں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: پھر وہ وصیت کر سکتا ہے، کہتے ہیں اس لڑکے نے اپنی پھوپھی کے لئے ایک نخلستان کی وصیت کی، راوی کہتے ہیں کہ میں نے وہ نخلستان اس عورت کے لئے تیس ہزار درہم میں بیچا۔

(٣١٤٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو عِصَامٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ عُثْمَانَ أَجَازَ وَصِيَّةَ ابْنِ إِحْدَى عَشْرَةَ سَنَةً.

(۳۱۴۹۴) زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے گیارہ سالہ لڑکے کی وصیت کو نافذ فرمایا۔

(٣١٤٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَجَازَ وَصِيَّةَ الصَّبِيِّ.

(۳۱۴۹۵) زہری ہی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے بچے کی وصیت کو نافذ فرمایا۔

(٣١٤٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ سُئِلَ عَنْ وَصِيَّةِ جَارِيَةٍ صَغَّرُوهَا وَحَقَّرُوهَا ؟ فَقَالَ : مَنْ أَصَابَ الْحَقَّ أُجِرَ.

(۳۱۴۹۶) محمد سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عتبہ سے ایک بچی کی وصیت کے بارے میں سوال کیا گیا جس کو لوگوں نے کم عمر اور حقارت کے انداز میں بیان کیا تھا آپ نے فرمایا: جس شخص نے حق کے مطابق وصیت کی اس کو اجر دیا جائے گا۔

(٣١٤٩٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : أَوْصَى ابْنٌ لأَبِي مُوسَى غُلَامٌ صَغِيرٌ بِوَصِيَّةٍ ، فَأَرَادَ إِخْوَتُهُ أَنْ يَرُدُّوا وَصِيَّتَهُ ، فَارْتَفَعُوا إِلَى شُرَيْحٍ ، فَأَجَازَ وَصِيَّةَ الْغُلَامِ.

(۳۱۴۹۷) ابو بکر بن ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ایک کم عمر بیٹے نے وصیت کر دی، اس کے بھائیوں نے چاہا کہ اس کی وصیت کو ختم کر دیں، اس کے لئے قاضی شریح کی عدالت میں مرافعہ کیا تو انہوں نے اس بچے کی وصیت کو نافذ فرما دیا۔

(٣١٤٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : تَجُوزُ وَصِيَّةُ الصَّبِيِّ فِي مَالِهِ

فِی الثُّلُثِ فَمَا دُونَہُ.

(۳۱۴۹۸) حماد سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا: بچے کی اپنے مال میں ایک تہائی یا اس سے کم میں وصیت جائز ہے۔

(۳۱۴۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ :قُلْتُ لَہُ :تَجُوزُ وَصِیَّتُہُ ؟ قَالَ :جَائِزَۃٌ.

(۳۱۴۹۹) مطرف سے روایت ہے کہتے ہیں شعبی سے میں نے سوال کیا: کیا بچے کی وصیت جائز ہے؟ فرمایا جائز ہے۔

(۳۱۵۰۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنْ عُمَارَۃَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَمْرِو بْنِ الأَجْدَعِ ، قَالَ :اخْتَصَمَ إِلَی عَلِیٍّ ظِئْرُ غُلاَمٍ ، فَأَمَرَ عَلِیٌّ أَنْ نُعْتِقَہُ ، فَأَعْتَقْنَاہُ.

(۳۱۵۰۰) عُمارہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعمر بن اجدع کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بچے کی دایہ کا شوہر مقدمہ لے کر آیا، آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے آزاد کردیں، چنانچہ ہم نے اسے آزاد کردیا۔

(۳۱۵۰۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ شُرَیْحٍ :أَنَّہُ قَالَ فِی وَصِیَّۃِ الصَّبِیِّ :أَیُّمَا مُوصٍ أَوْصَی فَأَصَابَ حَقًّا جَازَ.

(۳۱۵۰۱) شعبی سے روایت ہے کہ حضرت شریح نے بچے کی وصیت کے بارے میں فرمایا کہ جس وصیت کرنے والے نے کوئی درست وصیت کی وہ نافذ ہوجائے گی۔

(۳۱۵۰۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِیہِ :أَنَّ صَبِیًّا أَوْصَی لِظِئْرٍ لَہُ مِنْ أَہْلِ الْحِیرَۃِ بِأَرْبَعِینَ دِرْہَمًا ، فَأَجَازَہُ شُرَیْحٌ.

(۳۱۵۰۲) ابواسحاق فرماتے ہیں کہ ایک بچے نے اپنے حیرہ کے علاقے کی ایک دایہ کے لئے چالیس درہم کی وصیت کی، قاضی شریح نے اس وصیت کو نافذ فرمادیا۔

(۳۱۵۰۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ شُرَیْحٍ ، قَالَ :إِذَا اتَّقَی الصَّبِیُّ الرُّکَی، أَنْ یَقَعَ فِیہَا فَقَدْ جَازَتْ وَصِیَّتُہُ.

(۳۱۵۰۳) ابواسحاق سے روایت ہے کہ قاضی شریح نے فرمایا: جب بچہ اتنا بڑا ہوجائے کہ کنویں کی منڈیر پر اس خوف سے نہ جائے کہ کنویں میں گرجائے گا تو اس کی کی گئی وصیت نافذ ہوجائے گی۔

(۳۱۵۰۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَکَرِیَّا ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ :لاَ تَجُوزُ وَصِیَّۃُ غُلاَمٍ وَلاَ جَارِیَۃٍ حَتَّی یُصَلِّیَا.

(۳۱۵۰۴) زکریا سے روایت ہے کہ شعبی نے فرمایا کہ کسی لڑکے یا لڑکی کی وصیت جائز نہیں یہاں تک کہ وہ نماز کی عمر کو پہنچ جائیں۔

(۳۵) مَنْ قَالَ لاَ تجوز وصِیۃ الصّبِیِّ حتّی یحتلِم

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ بچے کی وصیت جائز نہیں جب تک وہ بالغ نہ ہوجائے

(۳۱۵۰۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ یَجُوزُ عِتْقُ الصَّبِیِّ ، وَلاَ وَصِیَّتُہُ، وَلاَ

بَيْعُهُ ، وَلاَ شِرَاؤُهُ ، وَلاَ طَلاَقُهُ.

(۳۱۵۰۵) حضرت عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ بچے غلام کا آزاد کرنا، اس کی وصیت اور اس کی خرید و فروخت اور اس کی طلاق درست نہیں ہے۔

(۳۱۵۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ تَجُوزُ وَصِيَّةُ غُلاَمٍ حَتَّى يَحْتَلِمَ، وَلاَ جَارِيَةٍ حَتَّى تَحِيضَ.

(۳۱۵۰۶) ہشام روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کسی لڑکے کی وصیت بالغ ہونے سے پہلے درست نہیں اور کسی لڑکی کی وصیت اس کو حیض آنے سے پہلے درست نہیں۔

(۳۱۵۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : وَصِيَّتُهُ لَيْسَتْ بِجَائِزَةٍ إلاَّ مَا لَيْسَ بِذِي بَالٍ.

(۳۱۵۰۷) زھری فرماتے ہیں کہ بچے کی وصیت جائز نہیں، سوائے اس مال کے جس کی بہت اہمیت نہ ہو۔

(۳۱۵۰۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إذَا بَلَغَ الْغُلاَمُ خَمْسَةَ عَشَرَ جَازَتْ وَصِيَّتُهُ.

(۳۱۵۰۸) مکحول فرماتے ہیں کہ جب بچہ پندرہ سال کا ہو جائے تو اس کے لئے وصیت کرنا جائز ہے۔

(۳۱۵۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ وَصِيَّتُهُ.

(۳۱۵۰۹) حضرت حسن سے منقول ہے کہ نابالغ بچے کی وصیت جائز نہیں ہے۔

(۳۱۵۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ ، قَالَ : حضَرْت جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ ، وَقَالَ لَهُ زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى - وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْقَضَاءِ : أَنَّهُ رُفِعَ إلَيَّ غُلاَمٌ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ الأَوْلِيَاءُ ، فَرَأَيْت أَنْ أَرُدَّ ذَلِكَ ، ثُمَّ يُؤَدِّي الْغُلاَمُ ، حَتَّى يَشِبَّ الْغُلاَمُ وَيُحِبَّ الْمَالَ ، فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَمْضِيَ أَمْضَى ، وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرُدَّ رَدَّ.

(۳۱۵۱۰) مستمر بن ریان سے روایت ہے فرمایا کہ میں جامع مسجد میں حضرت جابر بن زید کے پاس تھا جبکہ ان کو حضرت زرارہ بن اوفی نے جو اس وقت قاضی تھے فرمایا کہ میرے پاس ایک نابالغ بچے کا مقدمہ آیا ہے جس نے اپنے غلام کو آزاد کر دیا تھا اور اولیاء نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا تھا، میری رائے یہ ہوئی کہ اس آزادی کو رد کر دوں پھر بعد میں لڑکا جب بالغ ہو جائے گا اور اس کے دل میں مال کی محبت آنے لگے گی اس وقت اگر وہ لڑکا غلام کی آزادی کو نافذ کرنا چاہے تو کر لے اور اگر آزادی سے دستبردار ہونا چاہے تو ہو جائے۔

(٣٦) من يوصِي بِمِثْلِ نصِيبِ أحدِ الورثةِ وله ذكرٌ وأنثى

اس آدمی کا بیان جو ایک وارث کے حصے کے برابر مال کی وصیت کرے جبکہ اس کے ورثاء میں مذکر اور مؤنث دونوں قسم کے لوگ ہوں

(٣١٥١١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْف ، قَالَ : شَهِدْت هِشَامَ بْنَ هُبَيْرَةَ قَضَى فِي رَجُلٍ أَوْصَى لأُخْتٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ بِمِثْلِ نَصِيبِ اثْنَيْنِ مِنْ وَلَدِهِ ، وَتَرَكَ الْمَيِّتُ بَنِينَ وَبَنَاتٍ ، فَأَرَادَتِ الْمُوصَى لَهَا أَنْ تَجْعَلَ نَفْسَهَا بِمَنْزِلَةِ الذَّكَرِ ، وَأَبَى الْوَرَثَةُ أَنْ يَجْعَلُوهَا إلاَّ بِمَنْزِلَةِ الأُنْثَى ، فَقَضَى أَنَّهَا بِمَنْزِلَتِهَا إنْ لَمْ تَكُنْ تُبَيِّنْ.

(٣١٥١١) عوف کہتے ہیں کہ میں ہشام بن ہبیرہ کے پاس اس وقت موجود تھا جب انہوں نے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ کیا جس نے مرتے وقت اپنی بہن کے لئے اپنے دو بچوں کے برابر مال کی وصیت کی تھی ، اور اس کے ورثاء میں بیٹے اور بیٹیاں دونوں تھے ، اس بہن نے جس کے لئے وصیت کی گئی تھی یہ چاہا کہ اپنے آپ کو مذکر اولاد کے برابر قرار دے اور ورثاء چاہتے تھے کہ اس کو مؤنث اولاد کے برابر حصہ دیں ، انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ اس بہن کو مؤنث اولاد کے برابر سمجھا جائے گا اگر وہ واضح طور پر بیان نہ کرے۔

(٣١٥١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَوْفٍ الأَعْرَابِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هُبَيْرَةَ : أَنَّهُ قَضَى فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِمِثْلِ نَصِيبِ أَحَدِ وَلَدِهِ ، وَلَهُ ذَكَرٌ وَأُنْثَى ، أَنَّ لَهُ نَصِيبَ الأُنْثَى. قَالَ أَبُو بَكْرٍ : قَالَ وَكِيعٌ : قَالَ سُفْيَانُ : لَهُ نَصِيبُ أُنْثَى.

(٣١٥١٢) عوف اعرابی روایت کرتے ہیں کہ ہشام بن ھبیرہ نے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ کیا جس نے کسی کے لئے اپنے ایک بچے کے برابر مال کی وصیت کی تھی جبکہ اس کی اولاد میں مذکر اور مؤنث دونوں ہوں ، کہ اس آدمی کو لڑکی کے برابر حصہ دیا جائے گا ، ابوبکر کہتے ہیں کہ وکیع حضرت سفیان سے بھی یہی نقل کرتے ہیں کہ اس کو لڑکی کے حصے کے برابر مال دیا جائے گا۔

(٣٧) رجلٌ أوصى لِرجلٍ بِفرسٍ ، وأوصى لآخر بِثلثِ مالِهِ ، وكان الفرس ثلث مالِهِ

اس آدمی کا بیان جس نے کسی کے لئے اپنے گھوڑے کی وصیت کی اور دوسرے کسی آدمی کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کی ، جبکہ اس کے گھوڑے کی قیمت اس کے مال کا ایک تہائی تھی

(٣١٥١٣) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِرَجُلٍ بِفَرَسٍ وَسَمَّاهُ ، وَقَالَ : ثُلُثُ مَالِي لِفُلاَنٍ وَفُلاَنٍ ، وَكَانَ الْفَرَسُ كَفَاف ثُلُثِ مَالِهِ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ : نَرَى أَنْ يُقَسَّمَ ثُلُثُ مَالِهِ عَلَى حِصَصِهِمْ.

(٣١٥١٣) یونس زہری سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جس نے کسی کے لئے ایک گھوڑے کی وصیت کی اور کہا کہ

میرے مال کا تیسرا حصہ فلاں اور فلاں کے لئے ہے، جبکہ اس کا گھوڑا اس کے ایک تہائی مال کے برابر تھا، زہری فرماتے ہیں کہ ہماری رائے یہ ہے کہ اس کا ایک تہائی مال ان کے حصوں کے برابر تقسیم کردیا جائے۔

(۳۱۵۱٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِدَرَاهِمٍ وَبِالسُّدُسِ وَنَحْوِهِ : يَتَحَاصُّونَ جَمِيعًا.

(۳۱۵۱۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ انہوں نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے کسی کے لئے دراہم کی وصیت کی اور کسی کے لئے مال کے چھٹے حصے کی وصیت کی اور اس طرح کی دوسری وصیتیں کی، کہ وہ سب حصے بانٹ لیں گے۔

(۳۸) الرّجل يوصِي لِعبدِهِ بالشّيءِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے غلام کے لئے کسی چیز کی وصیت کرے

(۳۱۵۱۵) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُوصِيَ الرَّجُلُ لِمَمْلُوكِهِ بِمِئَةِ دِرْهَمٍ وَالْمِئَتَيْنِ إِذَا رَضِيَ الأَوْلِيَاءُ ، وَإِنْ جَعَلَ لَهُ شَيْئًا مِنْ ثُلُثِهِ فَهُوَ فِي عُنُقِهِ.

(۳۱۵۱۵) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی اپنے غلام کے لئے سو یا دو سو درہم کی وصیت کرے جبکہ اس آدمی کے اولیاء راضی ہوں، اور اگر وہ اس کے لئے اپنے مال کے تیسرے حصے کی وصیت کردے تو وہ اس کی گردن پر ہے۔

(۳۱۵۱٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، قَالَ :سَأَلْتُ عُمَرًا عَنِ الرَّجُلِ يُوصِي لِعَبْدِهِ ؟ فَقَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ :لَوْ أَوْصَى لَهُ بِرَغِيفٍ وَصِلَتْهُ عَتَاقَتُهُ.

(۳۱۵۱۶) حفص فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو اپنے غلام کے لئے وصیت کرے، انہوں نے فرمایا: حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ اگر وہ اس کے لئے ایک چپاتی کی وصیت بھی کرے تو اس کی آزادی اس کے ساتھ مل جائے گی۔

(۳۹) فِي العبدِ يوصِي أتجوز لهُ وصِيّته ؟

کیا غلام کے لئے وصیت کرنا جائز ہے؟

(۳۱۵۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ جُنْدُبٍ ، قَالَ :سَأَلَ طَهْمَانُ ابْنَ عَبَّاسٍ :أَيُوصِي الْعَبْدُ ؟ قَالَ :لاَ.

(۳۱۵۱۷) جندب فرماتے ہیں کہ طہمان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا غلام وصیت کرسکتا ہے؟ فرمایا نہیں!

(٤٠) مَنْ قَالَ وِصِيَّة العبدِ حيث جعلها

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ غلام کی وصیت اس جگہ نافذ ہو جائے گی جہاں اس نے کی

(٣١٥١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : وَصِيَّةُ الرَّجُلِ حَيْثُ جَعَلَهَا إلاَّ أَنْ يُتَّهَمَ الْوَصِيُّ بِهِ.

(۳۱۵۱۸) ہشام روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ آدمی کی وصیت اس جگہ نافذ ہو جائے گی جہاں اس نے کی الا یہ کہ وصیت کے ذمہ دار پر تہمت آ جائے۔

(٣١٥١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : الْوَصِيُّ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ ، وَإِذَا اتُّهِمَ الْوَصِيُّ عُزِلَ ، أَوْ جُعِلَ مَعَهُ غَيْرُهُ.

(۳۱۵۱۹) جابر سے روایت ہے کہ حضرت عامر نے فرمایا: وصیت کا ذمہ دار تو باپ کے درجے میں ہے، اور جب اس پر کوئی تہمت لگ جائے تو اس کو معزول کر دیا جائے یا اس کے ساتھ دوسرا آدمی ملا دیا جائے۔

(٤١) فِي الرّجلِ يوصِي بوصِيّةٍ فِيها عتاقةٌ

اس آدمی کا بیان جو ایسی وصیت کرے جس میں غلام کی آزادی بھی شامل ہو

(٣١٥٢٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : إذَا كَانَتْ وَصِيَّةٌ وَعَتَاقَةٌ تَحَاصُّوا.

(۳۱۵۲۰) مجاہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب وصیت اور غلام کی آزادی جمع ہو جائے تو اس کو حصوں پر تقسیم کر لیا جائے۔

(٣١٥٢١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إذَا كَانَتْ عَتَاقَةٌ وَوَصِيَّةٌ بُدِءَ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۲۱) نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب غلام کی آزادی اور وصیت جمع ہو جائیں تو غلام کی آزادی سے ابتدا کی جائے۔

(٣١٥٢٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ وَحَجَّاجٌ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ يَبْدَأُ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۲۲) حکم روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح رحمہ اللہ غلام کی آزادی سے ابتدا کیا کرتے تھے۔

(٣١٥٢٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : فِي الرَّجُلِ يُوصِي بِعَتَاقِ عَبْدِهِ فِي مَرَضِهِ وَيُوصِي مَعَهُ بِوَصَايَا، قَالَ : يُبْدَأُ بِعَتَاقِ الْعَبْدِ قَبْلَ الْوَصَايَا ، فَإِنْ أَوْصَى أَنْ يُشْتَرَى لَهُ نَسَمَةٌ فَتُعْتَقُ : كَانَتِ النَّسَمَةُ كَسَائِرِ الْوَصِيَّةِ.

(۳۱۵۲۳) مغیرہ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی بیماری میں اپنے غلام کو آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور اس کے ساتھ دوسری کچھ وصیتیں بھی کی تھیں کہ غلام کو دوسری وصیتوں کے پورا کرنے سے پہلے آزاد کیا جائے گا، البتہ اگر اس نے یہ وصیت کی ہو کہ ایک غلام خرید کر آزاد کیا جائے تو وہ وصیت دوسری وصیتوں کی طرح ہو گی۔

(۳۱۵۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: يُبْدَأُ بِالْعَتَاقِ وَإِنْ أَتَى ذَلِكَ عَلَى الثُّلُثِ كُلِّهِ.

(۳۱۵۲۴) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ پہلے غلام کو آزاد کیا جائے گا چاہے ایک تہائی مال میں سے صرف وہ غلام ہی نکلتا ہو۔

(۳۱۵۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْوَصِيَّةِ يَكُونُ فِيهَا الْعِتْقُ فَتَزِيدُ عَلَى الثُّلُثِ، قَالَ: الثُّلُثُ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ.

(۳۱۵۲۵) ایوب روایت کرتے ہیں کہ محمد فرماتے ہیں کہ جس وصیت میں غلام کی آزادی بھی بیان کی گئی ہو اور وہ وصیت ایک تہائی مال سے بڑھ جائے تو ایک تہائی مال وصیت کے حق داروں میں حصوں کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے گا۔

(۳۱۵۲٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنْ مَسْرُوقٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي الْعَتَاقَةِ وَالْوَصِيَّةِ، قَالَ: يُبْدَأُ بِالْوَصِيَّةِ.

(۳۱۵۲۶) شیبانی ایک واسطے سے حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے غلام کی آزادی اور دوسری وصیت کے بارے میں فرمایا کہ دوسری وصیت سے ابتدا کی جائے گی۔

(۳۱۵۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ بِالْحِصَصِ.

(۳۱۵۲۷) مطرف شعبی سے وصیت کے حصوں کی بنیاد پر حق داروں کے درمیان تقسیم کرنے کے روایت کرتے ہیں۔

(۳۱۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: يُبْدَأُ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۲۸) منصور حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ غلام کی آزادی سے ابتدا کی جائے گی۔

(۳۱۵۲۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِنَّمَا يُبْدَأُ بِالْعَتَاقَةِ إِذَا سَمَّى مَمْلُوكًا بِعَيْنِهِ.

(۳۱۵۲۹) حماد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ غلام کی آزادی سے اس وقت سے ابتدا کی جائے گی جب وصیت کرنے والا غلام کو متعین کر کے آزاد کرے۔

(۳۱۵۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: إِذَا أَوْصَى بِأَشْيَاءَ، وَقَالَ: أَعْتِقُوا عَنِّي فَبِالْحِصَصِ، وَإِذَا أَوْصَى، فَقَالَ: فُلاَنٌ حُرٌّ، بُدِءَ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۳۰) وکیع سے روایت ہے کہ حضرت سفیان نے فرمایا جب کوئی آدمی مختلف چیزوں کی وصیت کرے اور پھر کہے: میری جانب سے ایک غلام بھی آزاد کر دو تو وصیت کو حصوں کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے گا، اور جب کہے کہ فلاں غلام آزاد ہے تو غلام کی آزادی پہلے نافذ کی جائے گی۔

(۳۱۵۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :يُبْدَأُ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۳۱) ابن جریج سے روایت ہے کہ حضرت عطاء نے فرمایا کہ پہلے غلام کو آزاد کیا جائے گا۔

(۳۱۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :بِالْحِصَصِ.

(۳۱۵۳۲) حجاج حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ وصیت کو حصوں کی بنیاد پر تقسیم کیا جائے گا۔

(۳۱۵۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ ، يُبْدَأُ بِالْعَتَاقَةِ.

(۳۱۵۳۳) حکم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا پہلے غلام کو آزاد کیا جائے گا۔

(۳۱۵۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ أَلْفَيْ دِرْهَمٍ وَعَبْدًا قِيمَتُهُ أَلْفُ دِرْهَمٍ ، وَأَوْصَى لِرَجُلٍ بِخَمْسِمِئَةٍ وَأَعْتَقَ الْعَبْدَ ، قَالَ :يَعْتِقُ الْعَبْدُ وَتَبْطُلُ الْوَصِيَّةُ.

(۳۱۵۳۴) حجاج روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے مرتے وقت دو ہزار درہم اور ایک غلام چھوڑا جس کی قیمت ایک ہزار درہم تھی اور اس نے ایک آدمی کو پانچ سو روپے دینے کی وصیت کی اور غلام کو آزاد کر دیا، فرمایا کہ غلام کو آزاد کر دیا جائے گا اور باقی وصیت باطل ہو جائے گی۔

(٤٢) فِي قوله تعالى (وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى)

اللہ تعالیٰ کے فرمان (وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى) کا بیان

(۳۱۵۳٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :فِي قَوْلِهِ : ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ﴾ فَحَدَّثَ عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ :أَنَّهُ وَلِيَ وَصِيَّةً فَأَمَرَ بِشَاةٍ فَذُبِحَتْ فَصَنَعَ طَعَامًا لأَجْلِ هَذِهِ الآيَةِ ، وَقَالَ :لَوْلاَ هَذِهِ الآيَةُ لَكَانَ هَذَا مِنْ مَالِي.

(۳۱۵۳۵) سعید بن میتب نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ﴾ کی تفسیر میں محمد بن سیرین کے واسطے سے حضرت عبیدہ کے بارے میں بیان فرمایا کہ وہ ایک وصیت کے ذمہ دار بن گئے تو انہوں نے ایک بکری ذبح کرنے کا حکم دیا اور اس سے اس آیت میں بیان کردہ لوگوں کے لئے کھانا تیار کرایا، اور پھر فرمایا کہ اگر یہ آیت نہ ہوتی تو یہ سب کام میرے مال سے ہوتا۔

(۳۱۵۳٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ﴾ قَالَ : كَانَ إِذَا قَسَمَ الْقَوْمُ الْمِيرَاثَ ، وَكَانَ هَؤُلاَءِ شُهُودًا رُضِخَ لَهُمْ مِنَ الْمِيرَاثِ ، فَإِنْ كَانُوا غُيَّبًا وَأَحَدٌ مِنْهُمْ شَاهِدٌ ، فَإِنْ شَاءَ أَعْطَى مِنْ نَصِيبِهِ وَإِلاَّ قَالَ لَهُمْ قَوْلاً مَعْرُوفًا ، قَالَ : يَقُولُ :إِنَّ لَكُمْ فِيهِ حَقًّا.

(۳۱۵۳۶) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ جب لوگ میراث تقسیم کرتے اور یہ لوگ وہاں موجود ہوتے تو ان کو میراث میں سے تھوڑا بہت دے دیا جاتا تھا، اور اگر ورثاء موجود نہ ہوتے اور اس وقت ان لوگوں میں سے کوئی وہاں موجود ہوتا تو اگر اپنے حصے سے دینا چاہتا تو دے دیتا ورنہ ان سے مناسب بات کہہ دیتا، یعنی یوں کہتا: بلاشبہ تمہارا اس مال میں حق ہے۔

(۳۱۵۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ وَالْحَسَنِ ، قَالاَ :يَرْضَخُونَ وَيَقُولُونَ قَوْلاً مَعْرُوفًا.

(۳۱۵۳۷) عاصم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ اور حسن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو کچھ مال دے دیا جائے گا اور ورثاء ان سے اچھی بات کہیں۔

(۳۱۵۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَقْسِمُ مِيرَاثًا ، فَقَالَ لِصَاحِبِهِ :أَلاَ تَجِيءُ نُحْيِي آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ قَدْ أُمِيتَتْ ، فَقَسَمَ بَيْنَهُمْ مِنْ نَصِيبِهِ.

(۳۱۵۳۸) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ ایک آدمی میراث تقسیم کر رہا تھا اس دوران وہ اپنے ساتھی سے کہنے لگا: کیوں نہ ہم کتاب اللہ کی ایک آیت پر عمل کریں جس پر لوگوں نے عمل چھوڑ دیا ہے! اس کے بعد اس نے ان لوگوں کے درمیان اپنے حصے میں سے کچھ مال تقسیم کر دیا۔

(۳۱۵۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ:فِي قَوْلِهِ:﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى﴾ ، قَالاَ :هِيَ مُثْبتةٌ ، فَإِذَا حَضَرَتْ وَحَضَرَ هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ أُعْطُوا مِنْهَا وَرُضِخَ لَهُمْ.

(۳۱۵۳۹) سفیان بن حسین روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ﴾ کے بارے میں فرمایا کہ یہ منسوخ نہیں ہوئی، اس لئے جب میراث تقسیم کی جارہی ہو اور یہ لوگ وہاں موجود ہوں تو ان کو کچھ مال دے دیا جانا چاہیے۔

(۳۱۵٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ:فِي قَوْلِهِ:﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى﴾ إِنَّهَا مُحْكَمَةٌ.

(۳۱۵۴۰) معمر حضرت زہری سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ﴾ منسوخ شدہ نہیں۔

(۳۱۵٤۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ حِطَّانَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى:فِي هَذِهِ الآيَةِ :﴿إِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلاً مَعْرُوفًا﴾ قَالَ :قَضَى بِهَا أَبُو مُوسَى.

(۳۱۵۴۱) حطان حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے آیت ﴿إِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى

وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلاً مَعْرُوفًا﴾ کے مطابق فیصلہ جاری فرمایا۔

(٣١٥٤٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ : أَنَّ عُرْوَةَ قَسَمَ مِيرَاثَ أَخِيهِ مُصْعَبٍ ، فَأَعْطَى مَنْ حَضَرَهُ مِنْ هَؤُلاَءِ وَبَنُوهُ صِغَارٌ.

(۳۱۵۴۲) ھشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عروہ نے اپنے بھائی مصعب کی میراث تقسیم کی تو آیت میں مذکورہ لوگوں میں سے جو وہاں موجود تھے ان کو بھی اس میں سے دیا، حالانکہ ان کے بچے نابالغ تھے۔

(٣١٥٤٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ : أَنَّهُمَا كَانَا يُعْطِيَانِ مَنْ حَضَرَ مِنْ هَؤُلاَءِ.

(۳۱۵۴۳) ابو اسحاق حضرت ابوبکر بن ابو موسیٰ اور عبد الرحمٰن بن ابی بکر کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ آیت میں مذکور لوگوں میں جو موجود ہوتا اس کو مال دیا کرتے تھے۔

(٣١٥٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ﴾ ، قَالَ : إِنْ كَانُوا كِبَارًا رُضِخُوا ، وَإِنْ كَانُوا صِغَارًا اعْتُذِرَ إِلَيْهِمْ ، فَذَلِكَ قَوْله ﴿قَوْلاً مَعْرُوفًا﴾.

(۳۱۵۴۴) ابو سعد سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے آیت ﴿وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ اگر ورثاء بالغ ہوں تو ان لوگوں کو کچھ مال دے دیا جائے، اور اگر ورثاء نابالغ ہوں تو ان لوگوں سے معذرت کر لی جائے، یہ مطلب ہے ﴿قَوْلاً مَعْرُوفًا﴾ کا۔

(٣١٥٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : وَلِيَ أَبِي مِيرَاثًا فَأَمَرَ بِشَاةٍ فَذُبِحَتْ فَصُنِعَتْ ، فَلَمَّا قَسَمَ ذَلِكَ الْمِيرَاثَ أَطْعَمَهُمْ ، وَقَالَ : لِمَنْ لَمْ يَرِثْ مَعْرُوفًا.

(۳۱۵۴۵) محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت حمید بن عبد الرحمٰن نے فرمایا کہ میرے والد ایک مرتبہ وراثت کے مال کے ذمہ دار بنے، تو انہوں نے ایک بکری ذبح کروا کر پکوائی پھر جب میراث تقسیم کر چکے تو ان لوگوں کو کھلا دیا جو وہاں موجود تھے اور اس کے بعد جو لوگ وارث نہیں تھے ان سے اچھی بات فرما دی۔

(٣١٥٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ : نَسَخَتْهَا آيَةُ الْمِيرَاثِ.

(۳۱۵۴۶) سدی روایت کرتے ہیں کہ ابو مالک نے فرمایا کہ اس آیت کو میراث کی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔

(٣١٥٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مُحْكَمَةٌ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ.

(۳۱۵۴۷) عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ یہ آیت محکم ہے منسوخ نہیں۔

(٤٣) مَنْ رخَّصَ أن يوصِي بمالِهِ كلِّهِ

ان حضرات کا بیان جنہوں نے پورے مال کی وصیت کرنے کو جائز فرمایا ہے

(٣١٥٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ فِي الْمَسْجِدِ مَرَّةً :سَمِعْت حَدِيثًا مَا بَقِيَ أَحَدٌ سَمِعَهُ غَيْرِي، سَمِعْت عَمْرَو بْنَ شُرَحْبِيلَ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللهِ:إنَّكُمْ مَعْشَرَ الْيَمَنِ مِنْ أَجْدَرِ قَوْمٍ أَنْ يَمُوتَ الرَّجُلُ، وَلاَ يَدَعُ عُصْبَةً فَلْيَضَعْ مَالَهُ حَيْثُ شَاءَ، قَالَ الأَعْمَشُ:فَقُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ:إنَّ الشَّعْبِيَّ، قَالَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ إبْرَاهِيمُ:حَدَّثَنِي هَمَّامُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِاللهِ مِثْلَهُ.

(سعید بن منصور ٢١٧)

(۳۱۵۴۸) اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت شعبی کو مسجد میں یہ فرماتے ہوئے سنا: میں نے ایک حدیث ایسی سنی ہوئی ہے کہ اس کے سننے والوں میں میرے علاوہ کوئی زندہ نہیں رہا، میں نے عمرو بن شرحبیل کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے یمن والو! تم میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی مرجاتا ہے اور عصبہ بننے والے رشتہ داروں میں سے کوئی چھوڑ کر نہیں جاتا، ایسے آدمی کو اختیار ہے کہ جہاں چاہے اپنا مال لگادے۔

اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے عرض کیا کہ شعبی نے اس طرح فرمایا ہے، حضرت ابراہیم فرمانے لگے: مجھے ھمام بن الحارث نے عمرو بن شرحبیل کے واسطے سے حضرت عبداللہ سے یہی بیان کیا ہے۔

(٣١٥٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبِيدَةَ عَنْ رَجُلٍ لَيْسَ عَلَيْهِ عَقْدٌ وَلَيْسَ عَلَيْهِ عُصْبَةٌ ، يُوصِي بِمَالِهِ كُلِّهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۳۱۵۴۹) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیدہ سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے نہ کسی کے ساتھ کوئی معاملہ کر رکھا ہے اور نہ اس کا عصبہ بننے والا کوئی رشتہ دار زندہ ہے، کہ کیا وہ شخص مرتے وقت پورے مال کی وصیت کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

(٣١٥٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ؛ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَوْلَى عَتَاقَةٍ ، وَلاَ وَارِثًا ؟ قَالَ :مَالُهُ حيثُ وَضَعَهُ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَوْصَى بِشَيْءٍ فَمَالُهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۱۵۵۰) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق سے ایسے آدمی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے مرتے وقت آزاد کرنے والا آقا چھوڑا ہے نہ ہی کوئی وارث، فرمانے لگے کہ حضرت سالم نے فرمایا ہے کہ اس کا مال وہیں صرف کیا جائے گا جہاں صرف کرنے کی اس نے وصیت کی ہو، اور اگر اس نے کوئی وصیت نہ کی ہو تو اس کا مال بیت المال میں جمع کرلیا جائے گا۔

(٣١٥٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي رَجُلٍ وَالَى رَجُلاً فَأَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ ، قَالَ :إنْ شَاءَ

أَوْصَى بِمَالِهِ كُلِّهِ.

(۳۱۵۵۱) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے کسی کے ساتھ موالات کا معاملہ کیا اور پھر اس کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا، کہ اگر یہ آدمی بھی چاہے تو مرتے وقت اپنے پورے مال کی وصیت کرسکتا ہے۔

(۳۱۵۵۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ : أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ أَوْصَى بِمِيرَاثِهِ لِبَنِي هَاشِمٍ.

(۳۱۵۵۲) مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالعالیہ نے اپنے مالِ وراثت کی بنوہاشم کے لئے وصیت کردی تھی۔

(٤٤) فِي قبولِ الوصِيّةِ ، مَنْ كَانَ يوصِي إلى الرّجلِ ، فيقبل ذلِك

وصیت کی ذمہ داری قبول کرنے کا بیان، اگر کوئی آدمی کسی کو وصیت کا ذمہ دار بنائے تو اس آدمی کو چاہیے کہ اس ذمہ داری کو قبول کرلے

(۳۱۵۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ وَعُثْمَانَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ عَوْفٍ وَمُطِيعَ بْنَ الأَسْوَدِ أَوْصَوا إِلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ : وَأَوْصَى إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

(۳۱۵۵۳) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود، عثمان، مقداد بن اسود، عبد الرحمن بن عوف اور مطیع بن اسود رضی اللہ عنہم نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو وصیت کا ذمہ دار بنایا تھا، اور عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے وصیت کا ذمہ دار بنایا۔

(۳۱۵۵٤) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : كَانَ وَصِيَّ لِرَجُلٍ.

(۳۱۵۵۴) نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کی وصیت کی ذمہ داری اٹھائی تھی۔

(۳۱۵۵۵) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : أَوْصَى إِلَيَّ ابْنُ عَمٍّ لِي ، قَالَ : فَكَرِهْت ذَلِكَ ، فَسَأَلْت عَمْرًا ؟ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْبَلَهَا ، قَالَ : وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَقْبَلُ الْوَصِيَّةَ.

(۳۱۵۵۵) ابن عون فرماتے ہیں کہ میرے ایک چچا زاد نے مجھے وصیت کا ذمہ دار بنایا، میں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا، اس کے بعد میں نے حضرت عمرو سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے یہ ذمہ داری قبول کرلینے کا حکم فرمایا، فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین بھی وصیت کی ذمہ داری لے لیا کرتے تھے۔

(۳۱۵۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو عُبَيْد عَبَرَ الْفُرَاتَ فَأَوْصَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

(۳۱۵۵۶) قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبید فرات کے پار چلے گئے اور انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنا وصی بنا چھوڑا تھا۔

(۳۱۵۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ : بَعَثَ إِلَيَّ إِبْرَاهِيمُ فَأَوْصَى إِلَيَّ.

(۳۱۵۵۷) ابوالہیثم فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے پیغام بھیج کر مجھے اپنا وصی بنایا تھا۔

(۴۵) ما یجوز للرّجلِ مِن الوصِیَّۃِ فِی مالِہِ ؟

آدمی کے لئے اپنے کتنے مال کی وصیت کرنا جائز ہے؟

(۳۱۵۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ ، عَنِ الزُّہْرِیِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِیہِ : أَنَّہُ قَالَ : مَرِضَ مَرَضًا أَشْفَی مِنْہُ ، فَأَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُودُہُ ، فَقَالَ : یَا رَسُولَ اللہِ ، إِنَّ لِی مَالاً کَثِیرًا وَلَیْسَ یَرِثُنِی إِلاَّ ابْنَۃٌ لِی ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِالثُّلُثَیْنِ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَالشَّطْرَ ؟ قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : فَالثُّلُثُ ؟ قَالَ : الثُّلُثُ کَثِیرٌ.

(بخاری ۶۷۳۳۔ مسلم ۱۲۵۲)

(۳۱۵۵۸) عامر بن سعد روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ اتنا بیمار ہوا کہ قریب المرگ ہوگیا، میرے پاس عیادت کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میرا وارث میری ایک بیٹی کے علاوہ کوئی نہیں، کیا میں اپنے مال کا دو تہائی حصہ صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کیا: تو کیا آدھا مال صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کیا: اور ایک تہائی؟ آپ نے فرمایا: ایک تہائی بہت ہے۔

(۳۱۵۵۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : وَدِدْت أَنَّ النَّاسَ غَضُّوا مِنَ الثُّلُثِ إِلَی الرُّبُعِ ، لأَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الثُّلُثُ کَثِیرٌ. (بخاری ۲۷۴۳۔ مسلم ۱۲۵۳)

(۳۱۵۵۹) عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں نے ایک تہائی سے کم کر کے ایک چوتھائی مال کی وصیت کرنا شروع کردی، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ایک تہائی بہت ہے۔

(۳۱۵۶۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ ہِشَامٍ ، عَنْ أَبِیہِ ، أَنَّ الزُّبَیْرَ أَوْصَی بِثُلُثِہِ.

(۳۱۵۶۰) عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک تہائی مال کی وصیت کی تھی۔

(۳۱۵۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، عَنْ عُبَیْدِ اللہِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ذُکِرَ عِنْدَ عُمَرَ الثُّلُثُ فِی الْوَصِیَّۃِ ، قَالَ : الثُّلُثُ وَسَطٌ لاَ بَخْسٌ ، وَلاَ شَطَطٌ.

(۳۱۵۶۱) نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک تہائی مال کی وصیت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ایک تہائی درمیانی مقدار ہے۔ نہ بہت کم ہے نہ بہت زیادہ۔

(۳۱۵۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَکْحُولٍ : أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ : إِنَّ اللَّہَ تَصَدَّقَ عَلَیْکُمْ بِثُلُثِ أَمْوَالِکُمْ زِیَادَۃً فِی حَیَاتِکُمْ. یَعْنِی : الْوَصِیَّۃَ.

(۳۱۵۶۲) مکحول سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں تمہارے مالوں کا ایک تہائی عطا فرما کر

تمہاری زندگی میں اضافہ فرمادیا ہے، اور وہ اس سے وصیت مراد لے رہے تھے۔

(۳۱۵۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : آخُذُ مِنْ مَالِي مَا أَخَذَ اللَّهُ مِنَ الْفَيْءِ فَأَوْصَى بِالْخُمُسِ.

(۳۱۵۶۳) خالد بن ابی عزہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا میں اپنے مال میں سے اتنا لیتا ہوں جتنا اللہ تعالیٰ نے مال فیٔ میں سے لیا ہے، اس کے بعد اپنے مال کے پانچویں حصے کی وصیت کردی۔

(۳۱۵٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : أَوْصَى أَبُو بَكْرٍ وَعَلِيٌّ بِالْخُمُسِ.

(۳۱۵۶۴) ضحاک فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ نے اپنے مال کے پانچویں حصے کی وصیت فرمائی تھی۔

(۳۱۵٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ : أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : مَا كُنْت لأَقْبَلَ وَصِيَّةَ رَجُلٍ يُوصِي بِالثُّلُثِ وَلَهُ وَلَدٌ.

(۳۱۵۶۵) بکر فرماتے ہیں کہ حضرت حُمید بن عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ میں اس آدمی کی وصیت قبول نہیں کرتا جس نے اولاد کے ہوتے ہوئے ایک تہائی مال کی وصیت کی ہو۔

(۳۱۵٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : الثُّلُثُ جَيِّدٌ وَهُوَ جَائِزٌ.

(۳۱۵۶۶) محمد روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح نے فرمایا کہ ایک تہائی مال بہت عمدہ ہے اور اس کی وصیت جائز ہے۔

(۳۱۵٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : كَانَ مُطَرِّفٌ يَرَى الْخُمُسَ فِي الْوَصِيَّةِ حَسَنًا.

(۳۱۵۶۷) یزید بن شخیر فرماتے ہیں کہ حضرت مطرّف مال کے پانچویں حصے کی وصیت کو اچھا سمجھتے تھے۔

(۳۱۵٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ الَّذِي يُوصِي بِالْخُمُسِ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي يُوصِي بِالرُّبُعِ ، وَالَّذِي يُوصِي بِالرُّبُعِ أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي يُوصِي بِالثُّلُثِ.

(۳۱۵۶۸) اعمش روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ علماء فرمایا کرتے تھے کہ جو آدمی مال کے پانچویں حصے کی وصیت کرے وہ اس آدمی سے بہتر ہے جو ایک چوتھائی مال کی وصیت کرے، اور ایک چوتھائی مال کی وصیت کرنے والا ایک تہائی مال کی وصیت کرنے والے سے افضل ہے۔

(۳۱۵٦٩) حَدَّثَنَا يَعْلَى وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانُوا يُوصُونَ بِالْخُمُسِ وَالرُّبُعِ ، وَالثُّلُثُ مُنْتَهَى الْجَامِحِ ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ : مُنْتَهَى الْجِمَاحِ.

(۳۱۵۶۹) اسماعیل سے روایت ہے کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ پہلے لوگ پانچویں حصے یا چوتھائی مال کی وصیت کرتے تھے، اور تہائی مال جلد بازی کی آخری حد ہے، ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ ایک تہائی جلد بازی کی انتہا ہے۔

(٣١٥٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لأَنْ أُوصِيَ بِالْخُمُسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُوصِيَ بِالرُّبُعِ ، وَلأَنْ أُوصِيَ بِالرُّبُعِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُوصِيَ بِالثُّلُثِ ، وَمَنْ أَوْصَى لَمْ يَتْرُكْ.

(۳۱۵۷۰) حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں مال کے پانچویں حصے کی وصیت کروں مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں چوتھائی مال کی وصیت کروں، اور چوتھائی مال کی وصیت مجھے تہائی مال کی وصیت سے زیادہ پسند ہے، اور جس شخص نے وصیت کی اس نے اپنے ورثاء کے لئے کچھ نہ چھوڑا۔

(٣١٥٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَنْدَل ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : الثُّلُثُ حَيْفٌ وَالرُّبُعُ حَيْفٌ.

(۳۱۵۷۱) ابوعمار سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن شرحبیل نے فرمایا کہ ایک تہائی مال کی وصیت ظلم ہے اور ایک چوتھائی مال کی وصیت بھی ظلم ہے۔

(٣١٥٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَنْدَل ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ ، قَالَ : الرُّبُعُ حَيْفٌ وَالثُّلُثُ حَيْفٌ.

(۳۱۵۷۲) مالک بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت عباس نے فرمایا ایک چوتھائی کی وصیت ظلم ہے اور ایک تہائی مال کی وصیت ظلم ہے۔

(٣١٥٧٣) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : كَانَ يُقَالَ : السُّدُسُ خَيْرٌ مِنَ الثُّلُثِ فِي الْوَصِيَّةِ.

(۳۱۵۷۳) حضرت منصور سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا وصیت میں چھٹے حصہ کا ہونا تہائی ہونے سے بہتر ہے۔

(٣١٥٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَتْرُكُوا مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۵۷۴) عطاء روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ علماء اس بات کو اچھا سمجھتے تھے کہ آدمی ایک تہائی مال میں سے کچھ ورثاء کے لئے چھوڑ دے۔

(٤٦) مَنْ كَانَ يُوصِي وَيَسْتَحِبُّهَا

ان حضرات کا بیان جو وصیت کیا کرتے تھے اور اس کو اچھا سمجھتے تھے

(٣١٥٧٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ قُثَم مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : وَصِيَّتِي إِلَى أَكْبَرِ وَلَدِي غَيْرَ طَاعِنٍ عَلَيْهِ فِي بَطْنٍ وَلاَ فِي فَرْجٍ.

(۳۱۵۷۵) قثم مولیٰ ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری وصیت کا ذمہ دار میرا بڑا بیٹا ہے، اس حال میں کہ

میں نے اس پر پیٹ اور شرمگاہ کے معاملے میں کوئی زیادتی نہیں کی۔

(۳۱۵۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي بِهِ ، إِلاَّ وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ.

(مسلم ۱۲۴۹۔ ابو داؤد ۲۸۵۴)

(۳۱۵۷۶) نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمان آدمی پر یہ واجب ہے دو راتیں بھی اس پر اس حال میں نہ گزریں کہ اس کے پاس وصیت کے قابل کوئی چیز ہو اور اس نے اس کی وصیت اپنے پاس لکھ نہ رکھی ہو۔

(۳۱۵۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :مَنْ أَوْصَى بِوَصِيَّةٍ لَمْ يَحِفْ فِيهَا وَلَمْ يُضَارَّ أَحَدًا أَنْ يَكُونَ لَهُ مِنَ الأَجْرِ مَا لَوْ تَصَدَّقَ بِهِ فِي حَيَاتِهِ فِي صِحَّتِهِ.

(۳۱۵۷۷) داؤد سے روایت ہے کہ حضرت عامر نے فرمایا کہ جس شخص نے کوئی وصیت کی اور اس میں کسی پر ظلم نہیں کیا اور نہ کسی کو نقصان پہنچایا اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ اس کو اپنی زندگی میں تندرستی کے زمانے میں صدقہ کرنے پر ملتا۔

(۳۱۵۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الضِّرَارُ فِي الْوَصِيَّةِ مِنَ الْكَبَائِرِ ، ثُمَّ تَلاَ ﴿غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللهِ﴾.

(۳۱۵۷۸) عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وصیت کے ذریعے سے کسی کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللهِ﴾۔

(۳۱۵۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ :ذَهَبْتُ أَنَا وَالْحَكَمُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ قوله : ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ﴾ إِلَى قَوْلِه ﴿سَدِيدًا﴾ قَالَ :هُوَ الَّذِي يَحْضُرُهُ الْمَوْتُ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ يَحْضُرُهُ :اتَّقِ اللَّهَ وَأَعْطِهِمْ صِلْهُمْ بَرَّهُمْ وَلَوْ كَانُوا هُمَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَهُ بِالْوَصِيَّةِ لأَحَبُّوا أَنْ يُنْفِقُوا لأَوْلاَدِهِمْ.

فَأَتَيْنَا مِقْسَمًا فَسَأَلْنَاه ؟ فَقَالَ :مَا قَالَ سَعِيدٌ ؟ فَقُلْنَا :كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :لاَ ، وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ يَحْضُرُهُ الْمَوْتُ فَيَقَالُ لَهُ :اتَّقِ اللَّهَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَقَّ بِمَالِكَ مِنْ وَلَدِكَ وَلَوْ كَانَ الَّذِي يُوصِي ذَا قَرَابَةٍ لأَحَبُّوا أَنْ يُوصِيَ لَهُمْ.

(۳۱۵۷۹) سفیان سے روایت ہے کہ حضرت حبیب نے فرمایا کہ میں اور حکم حضرت سعید بن جبیر کے پاس گئے اور میں نے ان سے آیت ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ سَدِيدًا﴾ کی تفسیر پوچھی، انہوں نے فرمایا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مرنے والے کے پاس اس کی موت کے وقت حاضر ہوں اور اس کو نصیحت کریں کہ اللہ سے ڈرو!

اور وہ ان حاضرین کو صلہ رحمی اور احسان کے طور پر کچھ دے، حالانکہ اگر اس آدمی کی جگہ خود یہ لوگ ہوں تو وہ یہ چاہیں کہ اپنی اولاد کے لئے خرچ کریں۔

پھر ہم حضرت مقسم کے پاس آئے، اور ان سے بھی اسی آیت کے متعلق سوال کیا انہوں نے پوچھا کہ حضرت سعید نے کیا فرمایا؟ ہم نے عرض کیا کہ یہ یہ فرمایا ہے، فرمایا یہ درست نہیں، بلکہ یہ آیت اس آدمی کے متعلق ہے جس کو موت کے وقت کہا جا رہا ہو کہ اللہ سے ڈر اور اپنا مال اپنے پاس روک رکھ! کہ تیرے مال کا تیری اولاد سے زیادہ حق دار کوئی نہیں ہے، اور اگر وصیت کرنے والا اس کا رشتہ دار ہو تو وہ یہ چاہیں کہ وہ ان کے لئے وصیت کرے۔

(۳۱۵۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنَ أَبِی هِنْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : اشْتَكَى أَبِي فَلَقِيت ثُمَامَةَ بْنَ حَزَنِ الْقُشَيْرِيَّ ، فَقَالَ لِي : أَوْصَى أَبُوك ؟ قُلْتُ : لاَ ، قَالَ : إِنِ اسْتَطَعْت أَنْ يُوصِيَ فَلْيُوصِ ، فَإِنَّهَا تَمَامٌ لِمَا انْتَقَصَ مِنْ زَكَاتِهِ. (طبرانی ٦٩)

(۳۱۵۸۰) قاسم بن عمرو فرماتے ہیں کہ میرے والد بیمار ہو گئے، میں حضرت ثمامہ بن حزن قشیری سے ملا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: کیا تمہارے والد نے وصیت کی ہے؟ میں نے کہا: نہیں! فرمانے لگے: اگر تم سے ہو سکے کہ ان سے وصیت کرواسکو تو کروا دو، کیونکہ وصیت زکاۃ کی کمی کو پورا کرتی ہے۔

(۳۱۵۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِی هِنْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الضِّرَارُ فِي الْوَصِيَّةِ مِنَ الْكَبَائِرِ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا﴾.

(۳۱۵۸۱) عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے، پھر آپ نے پڑھا: ﴿وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا﴾۔

(۳۱۵۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِی إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُوسًا يَقُولُ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُوقِنُ بِالْوَصِيَّةِ يَمُوتُ لَمْ يُوصِ إِلاَّ أَهْلُهُ مَحْقُوقُونَ أَنْ يُوصُوا عَنْهُ.

(۳۱۵۸۲) ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس کو یہ فرماتے سنا: جو مسلمان وصیت کا پختہ ارادہ رکھتا ہے، مگر بغیر وصیت کے مر جاتا ہے اس کے ورثاء پر واجب ہے اس کی طرف سے وصیت کریں۔

(۳۱۵۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَمُوتَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يُوصِيَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْمَوَارِيثُ.

(۳۱۵۸۳) ابراہیم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام وصیت کرنے سے پہلے مر جانے کو میراث کی آیات نازل ہونے سے پہلے تک ہی ناپسند کیا کرتے تھے۔

(۳۱۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ أَبِي أَوْفَى : أَوْصَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ : فَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ بِالْوَصِيَّةِ ؟ قَالَ : أَوْصَى بِكِتَابِ اللهِ.

(بخاری ۲۷۴۰۔ مسلم ۱۲۵۶)

(۳۱۵۸۴) حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی؟ فرمایا کہ نہیں! میں نے پوچھا کہ پھر لوگوں کو وصیت کا حکم کیسے دیا گیا؟ فرمانے لگے: آپ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی۔

(۳۱۵۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا ، وَلَا دِرْهَمًا ، وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ. (مسلم ۱۲۵۶۔ ابن ماجه ۲۶۹۵)

(۳۱۵۸۵) مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دینار چھوڑا نہ درہم، اور نہ ہی کسی چیز کی وصیت فرمائی۔

(۳۱۵۸۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُوصِ. (احمد ۳۴۳۔ ابویعلی ۲۵۵۳)

(۳۱۵۸۶) ارقم بن شرحبیل سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں فوت ہوئے کہ آپ نے کوئی وصیت نہیں کی تھی۔

(۳۱۵۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا ، فَقَالَتْ : مَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ ؟ فَلَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلَى حِجْرِي ، فَانْخَنَثَ فَمَاتَ ، فَمَتَى أَوْصَى إِلَيْهِ؟!.

(بخاری ۲۷۴۱۔ احمد ۳۲)

(۳۱۵۸۷) اسود فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی تھے، آپ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کب وصیت کی تھی؟ میں نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود میں ٹیک دے رکھی تھی کہ آپ کا جسم مبارک ڈھیلا پڑ گیا اور آپ وفات پا گئے، تو پھر ان کو وصیت کب فرمائی؟

(۴۷) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْمَالُ الْجَدِيدُ الْقَلِيلُ ، أَيُوصِي فِيهِ ؟

اس آدمی کا بیان جس کے پاس تھوڑا سا نیا مال ہو، کیا وہ اس میں وصیت کر سکتا ہے؟

(۳۱۵۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : إِذَا تَرَكَ الْمَيِّتُ سَبْعَمِئَةِ دِرْهَمٍ فَلَا يُوصِي.

(سعید بن منصور ۲۵۰)

(۳۱۵۸۸) طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مرنے والا سات سو درہم چھوڑ کر جا رہا ہو تو وصیت نہ کرے۔

(۳۱۵۸۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ﴾ قَالَ : خَيْرُ الْمَالِ ، كَانَ يُقَالَ : أَلْفُ دِرْهَمٍ فَصَاعِدًا.

(۳۱۵۸۹) ہمام سے روایت ہے کہ حضرت قتادہ نے فرمان باری تعالیٰ ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ﴾ کی تشریح میں فرمایا: اس وقت لوگوں میں یہ بات معروف تھی کہ بہتر مال ایک ہزار درہم ہے۔

(۳۱۵۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عَلِيًّا دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ يَعُودُهُ ، فَأَرَادَ أَنْ يُوصِيَ فَنَهَاهُ ، وَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا﴾ وَإِنَّكَ لَمْ تَدَعْ مَالا ، فَدَعْهُ لِعِيَالِكَ.

(۳۱۵۹۰) عروہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بنو ہاشم کے ایک آدمی کے پاس اس کی تیمارداری کے لئے آئے، وہ وصیت کرنے لگا تو آپ نے اس کو منع فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ''اگر (مرنے والا) مال چھوڑے'' اور تم تو کوئی مال چھوڑ کر نہیں مر رہے، اس لئے جو ہے وہ اپنے بچوں کے لئے چھوڑ دو!۔

(۳۱۵۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ : قَالَ لَهَا رَجُلٌ : إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُوصِيَ ، قَالَتْ : كَمْ مَالُكَ ؟ قَالَ : ثَلاثَةُ آلافٍ ، قَالَتْ : فَكَمْ عِيَالُكَ ؟ قَالَ : أَرْبَعَةٌ ، قَالَتْ : فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا﴾ وَإِنَّهُ شَيْءٌ يَسِيرٌ ، فَدَعْهُ لِعِيَالِكَ فَإِنَّهُ أَفْضَلُ.

(۳۱۵۹۱) ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ میں وصیت کرنا چاہتا ہوں، انہوں نے پوچھا تیرے پاس کتنا مال ہے؟ عرض کیا: تین ہزار، آپ نے پوچھا تیرے اہل وعیال کتنے افراد ہیں؟ کہنے لگا، چار، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ شرط ذکر فرمائی ہے ''اگر مال چھوڑے'' اور تیرے پاس تو بہت معمولی سا مال ہے اس کو اپنے بچوں کے لئے چھوڑ دو، یہی افضل ہے۔

(۴۸) فِي قَوْلِهِ (إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ)

اللہ تعالیٰ کا فرمان (إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ) کا بیان

(۳۱۵۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: فِي قَوْلِهِ ﴿وَصِيَّةً لأَزْوَاجِهِمْ﴾ قَالَ: هِيَ مَنْسُوخَةٌ.

(۳۱۵۹۲) حبیب سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿وَصِيَّةً لأَزْوَاجِهِمْ﴾ منسوخ ہے۔

(۳۱۵۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْجَهْضَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ﴾ ، قَالَ : نَسَخَتْهَا آيَةُ الْمِيرَاثُ.

(۳۱۵۹۳) عبد اللہ بن بدر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ﴾ کو میراث کی آیت نے منسوخ کر دیا ہے۔

(۳۱۵۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: نَسَخَتْهَا آيَةُ الْفَرَائِضِ، وَتَرَكَ الأَقْرَبُونَ مِمَّنْ لاَ يَرِثُ.

(۳۱۵۹۴) اُشعث سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ اس آیت کو میراث کی آیت نے منسوخ کر دیا ہے، اور قریبی رشتہ داروں میں سے ان کو چھوڑ دیا ہے جو وارث نہیں ہوتے۔

(٤٩) مَنْ قَالَ الوصِيّة مضمونةٌ أم لاَ ؟

ان حضرات کا بیان جن سے منقول ہے کہ وصیت ذمہ داری میں آتی ہے یا نہیں؟

(۳۱۵۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : الْوَصِيَّةُ لَيْسَتْ بِمَضْمُونَةٍ ، إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ فِي مَالِ الرَّجُلِ.

(۳۱۵۹۵) ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء نے فرمایا کہ وصیت کا ضمان نہیں ہے یہ تو آدمی کے مال میں قرضے کی طرح ایک چیز ہے۔

(۳۱۵۹٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ : أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْوَصِيَّةَ مَضْمُونَةً.

(۳۱۵۹۶) ابراہیم بن میسرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت طاؤس وصیت کو ذمہ داری میں داخل کیا کرتے تھے۔

(٥٠) فِي الرّجلِ يوصِي إلى الرّجلِ فيقبل ثمّ ينكِر

اس آدمی کا بیان جو کسی کو وصیت کرے، وہ قبول کر لے اور پھر انکار کر دے

(۳۱۵۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : إِذَا أَوْصَى رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ غَائِبٍ ، ثُمَّ قَدِمَ فَأَقَرَّ بِالْوَصِيَّةِ ، ثُمَّ أَنْكَرَ فَلَيْسَ لَهُ ذَلِكَ.

(۳۱۵۹۷) ھشام سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی غیر حاضر آدمی کو وصیت کرے، اور وہ آدمی آ کر وصیت کا اقرار کرے اور اس کے بعد انکار کرنا چاہے تو اس کو اس کا اختیار نہیں ہے۔

(٥١) الحامِل توصِي ، والرّجل يوصِي فِي المزاحفةِ وركوبِ البحرِ

اس حاملہ عورت کا بیان جو وصیت کرے، اور اس آدمی کا بیان جو جنگ میں اور سمندر کے سفر میں جاتے ہوئے وصیت کرے

(۳۱۵۹۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى فُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي حَرِيزٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ،

عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :إِذَا الْتَقَى الزَّحْفَانِ وَالْمَرْأَةُ يَضْرِبُهَا الْمَخَاضُ لاَ يَجُوزُ لَهُمَا فِي مَالِهِمَا إِلاَّ الثُّلُثُ.

(۳۱۵۹۸) مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب دولشکروں میں لڑائی چھڑ جائے اور جب عورت حاملہ ہو تو ان کو اپنے مال کے ایک تہائی سے زیادہ میں تصرف کرنے کا حق نہیں۔

(۳۱۵۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الرَّجُلِ يُعْطِي فِي الْمُزَاحَفَةِ وَرُكُوبِ الْبَحْرِ وَالطَّاعُونِ وَالْحَامِلِ ، قَالَ :مَا أَعْطَوا فَهُوَ جَائِزٌ ، لاَ يَكُن مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۵۹۹) ھشام سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو جنگ کے دوران کسی کو کچھ دے دے یا سمندر کے سفر کے دوران یا طاعون کے زمانے میں، یا حاملہ عورت کسی کو کچھ دے دے، کہ جو کچھ انہوں نے دیا اس کا دینا درست ہے، اور وہ ایک تہائی مال میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

(۳۱۶۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَا صَنَعَت الْحَامِلُ فِي شَهْرِهَا فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۶۰۰) اشعث سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ حاملہ اپنے حمل کے مہینے میں مال کے اندر جو تصرف کرے وہ ایک تہائی میں سے شمار کیا جائے گا۔

(۳۱۶۰۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي الرَّجُلِ يَكُونُ بِهِ السُّلُّ وَالْحُمَّى وَهُوَ يَجِيءُ وَيَذْهَبُ ، قَالَ :مَا صَنَعَ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ أُضْنِي عَلَى فِرَاشِهِ.

(۳۱۶۰۱) عبد الملک روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس کو تپ دق یا بخار کا مرض ہو اور وہ چلتا پھرتا ہو، کہ وہ اپنے مال میں جو تصرف کرے وہ پورے مال میں سے شمار ہوگا، ہاں مگر اس صورت میں جبکہ وہ بستر پر پڑا ہوا ہو (چلنے پھرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو)۔

(۳۱۶۰۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :مَا صَنَعَتِ الْحَامِلُ فَهُوَ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۶۰۲) ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء نے فرمایا کہ حاملہ مال میں جو تصرف کرے وہ وصیت سمجھی جائے گی۔

(۳۱۶۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :الْحَامِلُ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۶۰۳) دوسری سند سے بھی حضرت عطاء سے یہی ارشاد منقول ہے۔

(۳۱۶۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :الْحَامِلُ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۶۰۴) عامر حضرت شریح سے بھی یہی ارشاد نقل کرتے ہیں۔

(۳۱۶۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ أَعْطَتِ امْرَأَتِي عَطِيَّةً وَهِيَ حَامِلٌ ، فَقَالَتْ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، فَقَالَ :هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

قَالَ حَمَّادٌ :قَالَ يَحْيَى :وَنَحْنُ نَقُولُ :هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ مَا لَمْ يَضْرِبْهَا الطَّلْقُ.

(۳۱۶۰۵) یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ میری اہلیہ نے حمل کے زمانے میں کوئی عطیہ دیا اور اس بات کو قاسم بن محمد سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ عطیہ پورے مال سے لیا جائے گا، حماد نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ نے فرمایا کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ عطیہ پورے مال میں سے ہوگا جب تک اس کو درد زِہ شروع نہ ہو۔

(۳۱٦٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الْحَامِلُ وَصِيَّةٌ.

(۳۱۶۰۶) جابر حضرت عامر سے نقل کرتے ہیں کہ حاملہ کا مال میں تصرف کرنا وصیت کے حکم میں ہے۔

(٥٢) فِي الرَّجلِ يحبَس ، ما يجوز له مِن مالِهِ ؟

اس آدمی کا بیان جو قید کر دیا جائے، اس کے لئے اس کے مال کی کتنی مقدار جائز ہے

(٣١٦٠٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حُبِسَ إيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فِي الظِّنَّةِ ، فَأَرْسَلِنِي ، فَقَالَ :انْطَلِقْ إلَى الْحَسَنِ فَاسْأَلْهُ مَا حَالِي فِيمَا أحدثُ مِنْ مَالِي عَلَى حَالِي هَذِهِ ؟ قَالَ :فَأَتَيْت الْحَسَنَ فَقُلْتُ لَهُ :إنَّ أَخَاك إيَاسًا يُقْرِئُك السَّلاَمَ وَيَقُولُ :مَالِي فِيمَا أحدِثُ فِي يَوْمِي هَذَا ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ :حَالُهُ حَالُ الْمَرِيضِ ، لاَ يَجُوزُ لَهُ إلاَّ الثُّلُثُ.

(۳۱۶۰۷) محمد فرماتے ہیں کہ ایاس بن معاویہ کو ایک تہمت کی بناء پر گرفتار کر لیا گیا، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت حسن کے پاس جا کر پوچھو کہ اس حالت میں میرے لئے اپنے مال میں سے کچھ لینے کا کیا حکم ہے؟ کہتے ہیں کہ میں حضرت حسن کے پاس گیا اور میں نے جا کر ان سے عرض کیا کہ آپ کے بھائی ایاس آپ کو سلام کہتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ میرے لئے اپنے مال میں اس حال میں تصرف کرنا کیسا ہے؟ حضرت حسن نے فرمایا ان کا حکم مریض کے حکم کی طرح ہے، اس لئے ان کے لئے ایک تہائی سے زیادہ مال میں تصرف جائز نہیں۔

(٥٣) فِي الرَّجلِ يرِيد السّفر فيوصِي ، ما يجوز له مِن ذلِكَ ؟

اس آدمی کا بیان جو سفر کے ارادے کے بعد وصیت کرے، اس کے لئے کتنے مال میں تصرف کرنا جائز ہے؟

(٣١٦٠٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ فَمَا أَوْصَى بِهِ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۶۰۸) سماک روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی اپنے پاؤں رکاب میں ڈال دے تو اس وقت وہ جو وصیت کرے ایک تہائی مال سے پوری کی جائے گی۔

(۳۱۶۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : إذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ فَمَا تَكَلَّمَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ مِنْ ثُلُثِهِ.

(۳۱۶۰۹) شعبی سے روایت ہے کہ حضرت شریح نے ارشاد فرمایا جب کوئی آدمی اپنے پاؤں رکاب میں ڈالے تو اس وقت وہ اپنے مال کے بارے میں جو بات کہے ایک تہائی مال میں سے پوری کی جائے گی۔

(۳۱۶۱۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ قَالَ : إذَا وَضَعَ الرَّجُلُ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ يَقُولُ : إذَا سَافَرَ فَمَا أَوْصَى بِهِ فَهُوَ مِنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۶۱۰) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسروق نے فرمایا: کہ جب کوئی آدمی اپنے پاؤں رکاب میں ڈال دے تو اس وقت وہ جو وصیت کرے ایک تہائی مال سے پوری کی جائے گی۔

(٥٤) فِي الأَسِيرِ فِي أَيْدِي العدوِّ ، ما يجوز له مِن مالِهِ

اس آدمی کا بیان جو دشمن کے ہاتھ قید ہو، اس کے لئے کتنے مال میں تصرف جائز ہے

(۳۱۶۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي الأَسِيرِ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ : إنْ أَعْطَى عَطِيَّةً ، أَوْ نَحَلَ نَحْلاً ، أَوْ أَوْصَى بِثُلُثِهِ فَهُوَ جَائِزٌ.

(۳۱۶۱۱) هشام سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ وہ آدمی جس کو دشمن نے قید کر رکھا ہو اگر کسی کو کوئی عطیہ دے یا ایک تہائی مال کی وصیت کرے تو یہ اس کے لئے جائز ہے۔

(۳۱۶۱۲) حَدَّثَنَا مَعْن بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ لِلأَسِيرَ فِي مَالِهِ إلاَّ الثُّلُثُ.

(۳۱۶۱۲) ابن ابی ذئب راوی ہیں کہ زہری نے فرمایا کہ قیدی کے لئے اپنے مال کے ایک تہائی سے زیادہ میں تصرف کرنا جائز نہیں۔

(٥٥) مَنْ قَالَ أمر الوصِيِّ جائِزٌ وهو بِمنزِلةِ الوالِدِ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ وصی کا معاملہ کرنا جائز ہے اور وہ باپ کے درجے میں ہے

(۳۱۶۱۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : بَيْعُ الْوَصِيِّ جَائِزٌ.

(۳۱۶۱۳) مغیرہ حضرت ابراہیم سے نقل کرتے ہیں کہ وصی کا مال کو بیچنا جائز ہے۔

(۳۱۶۱۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْوَصِيُّ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ.

(۳۱۶۱۴) شیبانی حضرت شعبی سے نقل کرتے ہیں کہ وصی باپ کے درجے میں ہوتا ہے۔

(۳۱۶۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ ، قَالَ : أَمْرُ الْوَصِيِّ جَائِزٌ إلاَّ فِي الرِّبَاعِ ، وَإِنْ بَاعَ بَيْعًا لَمْ يُقَلْ.

(۳۱۶۱۵) یحییٰ بن حمزہ حضرت ابووھب کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ وصی کا معاملہ کرنا جائز ہے سوائے زمینوں کے، اور اگر وہ کوئی چیز بیچ دے تو اس کی فروختگی کو ختم نہ کیا جائے۔

(۳۱۶۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَنْظُرُ وَالِي الْيَتِيمِ مِثْلَ مَا يُرَى لِلْيَتِيمِ يَعْمَل لِلْيَتِيمِ بِهِ.

(۳۱۶۱۶) یزید بن ابراہیم نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا: یتیم کا ولی غور کرے اور پھر جو مناسب سمجھے یتیم کے مال میں وہی تصرف کرے۔

(۳۱۶۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : الْوَصِيُّ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ.

(۳۱۶۱۷) شیبانی حضرت شعبی سے نقل کرتے ہیں کہ وصی باپ کے درجے میں ہوتا ہے۔

(٥٦) فِي الوصِيِّ يشهد، هل يجوز أم لاَ ؟

جو وصی گواہی دے کیا اس کی گواہی قبول کی جائے گی یا نہیں؟

(۳۱۶۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ : أَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يُجِيزُ شَهَادَةَ الأَوْصِيَاءِ.

(۳۱۶۱۸) ابواسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت شریح وصیت کے ذمہ داروں کی گواہی قبول کرلیا کرتے تھے۔

(۳۱۶۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ.

(۳۱۶۱۹) حماد نے حضرت ابراہیم سے بھی یہی بات نقل کی ہے۔

(۳۱۶۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ تَجُوزُ ، هُوَ خَصْمٌ.

(۳۱۶۲۰) جابر حضرت عامر سے نقل کرتے ہیں کہ وصی کی گواہی جائز نہیں، بلکہ وہ فریق مخالف کے حکم میں ہے۔

(٥٧) فِي الرّجلِ يوصِي لاِمِّ ولدِهِ، يجوز ذلك لها

اس آدمی کا بیان جو اپنی اُمِ ولد باندی کے لئے وصیت کرے، کیا یہ اس کے لئے جائز ہے؟

(۳۱۶۲۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّ عُمَرَ أَوْصَى لأُمَّهَاتِ أَوْلاَدِهِ بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، أَرْبَعَةِ آلاَفٍ.

(۳۱۶۲۱) حسن روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی اُمِ ولد باندیوں کے لئے چار چار ہزار درہم کی وصیت کی تھی۔

(۳۱۶۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ أَوْصَى لأُمَّهَاتِ أَوْلاَدِهِ.

(۳۱۶۲۲) حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اپنی اُمِ ولد باندیوں کے لئے وصیت کی تھی۔

(۳۱۶۲۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِمَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ : الرَّجُلُ يُوصِي لأُمِّ وَلَدِهِ ؟ قَالَ : هُوَ جَائِزٌ.

(۳۱۶۲۳) جعفر بن برقان فرماتے ہیں کہ میں نے میمون بن مہران سے پوچھا کہ کیا آدمی اپنی امِ ولد باندی کے لئے وصیت کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا ایسا کرنا جائز ہے۔

(٣١٦٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَوْصَى الشَّعْبِيُّ لأُمِّ وَلَدِهِ.

(۳۱۶۲۴) جابر فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی نے اپنی امِ ولد باندی کے لئے وصیت کی تھی۔

(٣١٦٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الرَّجُلِ يَهَبُ لأُمِّ وَلَدِهِ ، قَالَ : هُوَ جَائِزٌ.

(۳۱۶۲۵) حکم روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو اپنی امِ ولد باندی کو کچھ مال دے کہ اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے۔

(٣١٦٢٦) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، قَالَ : قُلْتُ لِيُونُسَ : رَجُلٌ وَهَبَ لأُمِّ وَلَدٍ شَيْئًا ثُمَّ مَاتَ؟ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ : هُوَ لَهَا.

(۳۱۶۲۶) معمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یونس سے عرض کیا کہ اس آدمی کا کیا حکم ہے جس نے اپنی ام ولد باندی کو کچھ عطیہ دیا پھر مر گیا، فرمایا کہ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ وہ عطیہ اسی باندی کا ہے۔

(٣١٦٢٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا أَحْرَزَتْ أُمُّ الْوَلَدِ شَيْئًا فِي حَيَاةِ سَيِّدِهَا فَمَاتَ سَيِّدُهَا فَهُوَ لَهَا وَقَدْ عَتَقَتْ ، فَإِنِ انْتَزَعَ الْمَيِّتُ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ ، أَوْ أَوْصَى بِشَيْءٍ مِمَّا كَانَتْ أَحْرَزَتْ فِي حَيَاتِهِ : يَصْنَعُ فِيهِ مَا شَاءَ.

(۳۱۶۲۷) حماد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا: جب ام ولد باندی کوئی چیز اپنے آقا کی زندگی میں محفوظ کر لے اور پھر اس کا آقا مر جائے تو وہ چیز اسی باندی کی ہوگی، اور باندی آزاد ہو جائے گی، اور اگر مرنے والا مرنے سے پہلے کچھ واپس لے لے یا جو چیز باندی کے پاس ہے اس کے بارے میں وصیت کر دے تو اس کو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔

(٥٨) رجلٌ أوصى وترك مالًا ورقيقًا فقال عبدِى فلانٌ لِفلانٍ

اس آدمی کا بیان جس نے وصیت کی اور ترکے میں مال اور غلام چھوڑے، اور یوں کہا: میرا فلاں غلام فلاں کے لیے ہے

(٣١٦٢٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالرَّيِّ وَتَرَكَ مَالاً وَرَقِيقًا ، فَقَالَ : عَبْدِى فُلاَنٌ لِفُلاَنٍ وَعَبْدِى فُلاَنٌ لِفُلاَنٍ ، وَلَمْ تَبْلُغْ وَصِيَّتُهُ الثُّلُثَ ، فَلَمَّا أَقْبَلَ بِالرَّقِيقِ إِلَى الْكُوفَةِ مَاتَ بَعْضُ رَقِيقِ الْوَرَثَةِ ، وَلَمْ يَمُتْ رَقِيقُ الَّذِى أَوْصَى لَهُمْ ، فَسَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ؟ فَقَالَ : يُعْطَى أَصْحَابُ الْوَصِيَّةِ عَلَى مَا أَوْصَى بِهِ صَاحِبُهُ.

(۳۱۶۲۸) عبد الکریم بن رُفیع فرماتے ہیں کہ رَے میں ایک آدمی فوت ہو گیا اور اس نے مال اور غلام ترکے میں چھوڑے، اور

وصیت میں کہا: میرا فلاں غلام فلاں کے لئے ہے، اور فلاں غلام فلاں شخص کے لئے ہے، اور اس کی وصیت ایک تہائی مال تک نہیں پہنچی، پھر جب غلاموں کو کوفہ لایا گیا تو بعض غلام مر گئے، اور وہ غلام نہیں مرے جن کی اس نے ان لوگوں کے لئے وصیت کی تھی، میں نے اس معاملے کے بارے میں حضرت ابراہیم سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا جن لوگوں کے غلاموں کی وصیت کی گئی ہے ان کو وصیت کرنے والے کی وصیت کے مطابق غلام دے دیے جائیں۔

(۵۹) فِي الرَّجلِ يوصِي إلى عبدِهِ وإلى مكاتبِهِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے غلام اور اپنے مکاتب کو کچھ وصیت کرے

(۳۱۶۲۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ جَعَلَ وَصِيَّتَهُ إلَى مُكَاتَبِهِ ، فَقَالَ :الْمُكَاتَبُ :إنِّي قَدْ أَنْفَقْتُ مُكَاتَبَتِي عَلَى عِيَالِ مَوْلاَيَ ، فَقَالَ :يُصَدَّقُ ، وَيَجُوزُ ذَلِكَ ، وَلاَ بَأْسَ أَنْ يُوصِيَ إلَى عَبْدِهِ ، فَإِنْ قَالَ الْعَبْدُ :إنِّي قَدْ كَاتَبْتُ نَفْسِي ، أَوْ بِعْتُ نَفْسِي ، لَمْ يَجُزْ ذَلِكَ.

(۳۱۶۲۹) مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی وصیت کا ذمہ دار اپنے مکاتب غلام کو بنایا تھا اور بعد میں مکاتب نے یہ کہا: میں نے اپنا بدلِ کتابت اپنے آقا کی اولاد پر خرچ کر دیا ہے، کہ اس مکاتب کی تصدیق کی جائے گی اور ایسا کرنا جائز ہے، اور آدمی کے لئے اپنے غلام کو وصیت کرنا بھی جائز ہے، لیکن اگر غلام بعد میں کہے کہ میں نے اپنے آپ کو مکاتب بنا دیا، یا کہے کہ میں نے اپنے آپ کو بیچ دیا تو یہ اس کے لئے جائز نہیں۔

(۶۰) فِي رجلٍ أوصى لِبنِي هاشِمٍ ، أَلِمَوالِيهِم مِن ذلِكَ شَيْءٌ ؟

اس آدمی کا بیان جس نے بنو ہاشم کے لئے وصیت کی، کیا بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلاموں کو بھی اس وصیت میں سے کچھ حصہ مل سکتا ہے؟

(۳۱۶۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى لِبَنِي هَاشِمٍ ، أَيَدْخُلُ مَوَالِيهِمْ مَعَهُمْ ؟ قَالَ :لاَ.

(۳۱۶۳۰) عبد الملک روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے بنو ہاشم کے لئے وصیت کی تھی، کیا ان کے آزاد کردہ غلام بھی اس وصیت میں داخل ہوں گے؟ فرمایا: نہیں!

(٦١) الرّجل يلي المال وفيهم صغيرٌ و كبيرٌ كيف ينفق ؟

اس آدمی کا بیان جو کسی مال کا ذمہ دار ہے جبکہ اس کے حق داروں میں نابالغ اور بالغ دونوں طرح کے لوگ ہوں، اس آدمی کو کیسے خرچ کرنا چاہیے؟

(٣١٦٣١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ : أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَسَمَ مَالَهُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ عَلَى كِتَابِ اللهِ ، وَامْرَأَةٌ لَهُ قَدْ وَضَعَتْ رَجُلاً ، فَأَرْسَلِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ إِلَى قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ أَنْ أَخْرِجْ لِهَذَا الْغُلاَمِ حَقَّهُ ، قَالَ : قَالَ أَمَّا شَيْءٌ صَنَعَهُ سَعْدٌ فَلاَ أَرْجِعُ فِيهِ ، وَلَكِنْ نَصِيبِي لَهُ ، فَقَبِلاَ ذَلِكَ مِنْهُ.

(۳۱۶۳۱) عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنا مال اپنے ورثاء میں کتاب اللہ کے مطابق تقسیم کردیا، اور پھر ان کی ایک بیوی نے ایک لڑکا جنا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ اس لڑکے کے لئے اس کا حق نکالو! انہوں نے فرمایا: حضرت سعد نے جو تقسیم کردی ہے اس کو تو میں ختم نہیں کرسکتا، البتہ میرا حصہ جو بنتا ہے وہ اس لڑکے کو دیتا ہوں، چنانچہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے ان کی اس بات کو منظور فرمالیا۔

(٦٢) رجلٌ اشترى أختًا له وابنًا لها لاَ يُدرَى من أبوه، ثمّ مات ابنها

اس آدمی کا بیان جو اپنی بہن اور اس کے ایک بیٹے کو خریدے جس کا باپ معلوم نہ ہو، پھر اس بہن کا بیٹا مرجائے

(٣١٦٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ وَبَرَةَ ، قَالَ : اشْتَرَى رَجُلٌ أُخْتًا لَهُ كَانَتْ سُبِيَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاشْتَرَاهَا وَابْنًا لَهَا لاَ يُدْرَى مَنْ أَبُوهُ ، فَشَبَّ فَأَصَابَ مَالاً ، ثُمَّ مَاتَ فَأَتَوْا عُمَرَ فَقَصُّوا عَلَيْهِ الْقِصَّةَ ، فَقَالَ : خُذُوا مِيرَاثَهُ فَاجْعَلُوهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، مَا أُرَاهُ تَرَكَ وَلِيَّ نِعْمَةٍ ، وَلاَ أَرَى لَكَ فَرِيضَةً ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : مَهْ ، حَتَّى أَلْقَاهُ ، فَلَقِيَهُ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَصَبَةٌ وَوَلِيُّ نِعْمَةٍ ، قَالَ : كَذَا ؟ قَالَ : نَعَم، فَأَعْطَاهُ الْمَالَ.

(۳۱۶۳۲) وبرہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی ایک بہن کو خریدا جو زمانہ جاہلیت میں قید ہوگئی تھی، اس نے اس کو اس کے ایک بیٹے سمیت خرید لیا جس کا باپ نامعلوم تھا، چنانچہ وہ جوان ہوگیا، اور اس نے مال حاصل کرلیا، پھر وہ مرگیا، لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ساری بات بیان کی، آپ نے فرمایا اس کی میراث لے کر بیت المال میں داخل کردو، میرے خیال میں اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا جو اس کے مال کا حق دار ہوتا، اور میری رائے میں تمہارے لئے کوئی میراث نہیں، یہ بات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: رہنے دو! اور انہوں نے اس بات کی تردید فرمادی، اس کے بعد وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملے تو فرمایا: اے

امیر المؤمنین! وہ آدمی عصبہ ہے اور اس میت کے مال کا حق دار ہے، آپ نے پوچھا: ایسا ہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! چنانچہ آپ نے اس کو مال عطا فرما دیا۔

(٦٣) فِي رجلٍ كانت له أختٌ بغِيٌّ فتوفِّيت وتركت ابنًا فمات

اس آدمی کا بیان جس کی ایک زانیہ بہن تھی، وہ فوت ہوگئی اور ایک بچہ چھوڑ کر مری، بعد میں وہ بچہ بھی فوت ہوگیا

(٣١٦٣٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إلَى عُمَرَ ، فَقَالَ لَهُ : كَانَتْ لِي أُخْتٌ بَغِيٌّ فَتُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتْ غُلاَمًا فَمَاتَ وَتَرَكَ ذَوْدًا مِنَ الإِبِلِ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَا أَرَى بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ نَسَبًا ، ائْتِ بِهَا فَاجْعَلْهَا فِي إبِلِ الصَّدَقَةِ ، قَالَ : فَأَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ فَأَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ : مَا تَقُولُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؟ فَقَالَ : مَا أَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ نَسَبًا ، فَقَالَ : أَلَيْسَ هُوَ خَالُهُ وَوَلِيُّ نِعْمَتِهِ ؟ فَقَالَ : مَا تَرَى ؟ قَالَ : أَرَى أَنَّهُ أَحَقُّ بِمَالِهِ ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ عُمَرُ .

(۳۱۶۳۳) اسود فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے عرض کرنے لگا کہ میری ایک زانیہ بہن تھی، وہ فوت ہوگئی اور اس نے ایک بچہ چھوڑا جو بعد میں فوت ہوگیا اور ترکے میں کچھ اونٹ چھوڑ کر مرا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میرے خیال میں تمہارے درمیان نسب کا کوئی رشتہ نہیں، اس لئے تم ان اونٹوں کو لا کر صدقہ کے اونٹوں میں داخل کر دو، راوی فرماتے ہیں کہ وہ آدمی اس کے بعد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے ساری بات بیان کی، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اٹھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، اور فرمایا: اے امیر المؤمنین! آپ نے اس مسئلے کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟ آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں ان دونوں کے درمیان نسب کا کوئی رشتہ نہیں، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا وہ اس بچے کا ماموں اور اس کے مال کا حق دار نہیں؟ آپ نے پوچھا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میری رائے میں وہ اس بچے کے مال کا حق دار ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ مال اس آدمی کو واپس لوٹا دیا۔

(٦٤) فِي الرَّجلِ يوصِي بِالشَّيءِ فِي الفقراءِ أيفضِّل بعضهم على بعضٍ ؟

اس کا بیان جو کسی چیز کو فقراء کے درمیان تقسیم کرنے کی وصیت کر دے، کیا کچھ فقراء کو دوسروں پر ترجیح دی جا سکتی ہے؟

(٣١٦٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، قَالَ : سُئِلَ حَمَّادٌ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى فِي الْفُقَرَاءِ بِدَرَاهِمَ ؟ قَالَ : لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يُفَضِّلَ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ بِقَدْرِ الْحَاجَةِ .

(۳۱۶۳۴) ابوعوانہ فرماتے ہیں کہ حماد سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے فقراء کو کچھ درہم دینے کی وصیت کی تھی، انہوں نے فرمایا کہ ہم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ کچھ فقراء کو دوسروں پر ضرورت کے مطابق ترجیح دی جائے۔

(٦٥) فِي الرَّجلِ يفضِّل بعض ولدِهِ علی بعضٍ

اس آدمی کا بیان جو اپنے کچھ بچوں کو دوسروں پر ترجیح دے

(۳۱۶۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : أَحَقٌّ تَسْوِيَةُ النَّحلِ بَيْنَ الْوَلَدِ عَلَى كِتَابِ اللهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَقَدْ بَلَغَنَا ذَلِكَ عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : سَوَّيْت بَيْنَ وَلَدِكَ ؟ قُلْتُ : فِي النُّعْمَانِ ؟ قَالَ : وَغَيْرِهِ ، زَعَمُوا.

(۳۱۶۳۵) ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ کیا کتاب اللہ کی رُو سے بچوں کو مال دینے میں برابری ضروری ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اور ہمیں نبی کریم ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے صحابی سے پوچھا تھا کہ کیا تم نے اپنے بچوں میں برابری کی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ بات حضرت نعمان کے بارے میں منقول ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ محدثین فرماتے ہیں کہ کچھ اور صحابہ کے بارے میں بھی یہی بات منقول ہے۔

(۳۱۶۳۶) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ : أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً ، فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ ابْنَةُ رَوَاحَةَ : فَلاَ أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي أَعْطَيْت ابْنَ عَمْرَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ ، فَقَالَ : أَعْطَيْت كُلَّ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ ، قَالَ : فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ.

(بخاری ۲۵۸۷۔ مسلم ۱۲۴۲)

(۳۱۶۳۶) شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے والد محترم نے مجھے کچھ مال دیا تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک آپ اس پر نبی کریم ﷺ کو گواہ نہ بنا لیں، چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کے بیٹے کو کچھ مال دیا ہے، وہ کہتی ہے کہ میں آپ کو اس پر گواہ بناؤں، آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے اتنا مال اپنے ہر بچے کو دیا ہے؟ وہ فرمانے لگے کہ نہیں! آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ سے ڈرو اور اپنے بچوں کے درمیان برابری کیا کرو'' فرماتے ہیں انہوں نے واپس آ کر اپنا مال واپس لے لیا۔

(۳۱۶۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلاَمًا وَأَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ ، فَقَالَ : أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْته مِثْلَ هَذَا ، قَالَ : لاَ قَالَ : فَارْدُدْهُ. (مسلم ۱۲۴۲۔ ترمذی ۱۳۶۷)

(۳۱۶۳۷) محمد بن نعمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ان کو ایک غلام ہبہ کیا، اور پھر نبی کریم صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوئے تاکہ آپ کو اس بات پر گواہ بنا دیں، آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے ہر بچے کو اس طرح کا غلام ہبہ کیا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا کہ نہیں! آپ نے فرمایا کہ اس سے وہ غلام واپس لے لو۔

(۳۱۶۳۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ :انْطَلَقَ بِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَى عَطِيَّةٍ أَعْطَانِيهَا ، قَالَ :لَكَ غَيْرُهُ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :كُلَّهُم أَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ أَعْطِيَتِهِ ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :فَلاَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ. (بخاری ۲۶۵۰۔ احمد ۲۶۸)

(۳۱۶۳۸) شعبی سے روایت ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میرے والد محترم، مجھے نبی کریم صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس لے گئے تاکہ آپ کو ایک ہبہ کا گواہ بنا سکیں جو انہوں نے مجھے عطا فرمایا تھا، آپ نے پوچھا'' کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ بھی کچھ مال ہے؟ انہوں نے عرض کیا'' جی ہاں'' آپ نے پوچھا'' کیا تم نے ہر بچے کو اس جیسا مال دیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا'' نہیں'' اس پر آپ نے فرمایا'' میں ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا''۔

(۳۱۶۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ : كَانَ طَاوس إِذَا سُئِلَ عَنْهُ ، قَرَأَ : ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ﴾.

(۳۱۶۳۹) ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ جب حضرت طاوس سے اس بارے میں سوال کیا جاتا تو یہ آیت تلاوت فرماتے ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ﴾ (کیا وہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں)

(۳۱۶۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ:قَالَ عُرْوَةُ:يُرَدُّ مِنْ حَيْفِ الْحَيِّ مَا يُرَدُّ مِنْ حَيْفِ الْمَيِّتِ.

(۳۱۶۴۰) زہری سے روایت ہے کہ حضرت عروہ نے ارشاد فرمایا:'' جو ظلم مرنے والے کا ناقابلِ قبول ہے وہ زندہ آدمی کا بھی ناقابلِ قبول ہے۔''

(۳۱۶۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ مِسْمَعِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ :أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهُ.

(۳۱۶۴۱) مسمع بن ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ اس بات کو ناپسند فرماتے تھے۔

(۳۱۶۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَعْدِلَ الرَّجُلُ بَيْنَ وَلَدِهِ حَتَّى فِي الْقُبَلِ.

(۳۱۶۴۲) ابو معشر سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ فقہاء اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ آدمی اپنے بچوں میں برابری رکھے، یہاں تک کہ ان کا بوسہ لینے میں بھی۔

(۳۱۶۴۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ :أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُفَضِّلَ الرَّجُلُ بَعْضَ وَلَدِهِ عَلَى بَعْضٍ وَكَانَ يُجِيزُهُ فِي الْقَضَاءِ.

(۳۱۶۴۳) اشعث سے روایت ہے کہ حضرت حکم اس بات کو ناپسند فرماتے تھے کہ آدمی کچھ بچوں کو دوسروں پر ترجیح دے، لیکن فیصلے میں اس کی اجازت بھی دے دیا کرتے تھے۔

(۳۱٦٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُفَضِّلَ الرَّجُلُ بَعْضَ وَلَدِهِ عَلَى بَعْضٍ.

(۳۱۶۴۴) عامر فرماتے ہیں کہ حضرت شریح نے ارشاد فرمایا کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کچھ بچوں کو دوسروں پر ترجیح دے۔

(۳۱٦٤٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : حَضَرَ جَارٌ لِشُرَيْحٍ وَ بَنُونَ ، فَقَسَمَ مَالَهُ بَيْنَهُمْ لاَ يَأْلُو أَنْ يَعْدِلَ ، ثُمَّ دَعَا شُرَيْحًا فَجَاءَ ، فَقَالَ : أَبَا أُمَيَّةَ إِنِّي قَسَمْتُ مَالِي بَيْنَ وَلَدِي وَلَمْ آلُ ، وَقَدْ أَشْهَدْتُكَ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : قِسْمَةُ اللهِ أَعْدَلُ مِنْ قِسْمَتِكَ ، فَارْدُدْهُمْ إِلَى سِهَامِ الله وَفَرَائِضِهِ وَأَشْهِدْنِي وَإِلاَّ فَلاَ تُشْهِدْنِي ، فَإِنِّي لاَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ.

(۳۱۶۴۵) ابو حیان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح کا ایک پڑوسی جس کے ایک سے زائد بچے تھے ان کے پاس آیا، اور اپنا مال ان بچوں کے درمیان برابری کا لحاظ کیے بغیر تقسیم کر دیا، پھر اس نے حضرت شریح کو بلایا، آپ گئے تو اس نے کہا. ابوامیہ! میں نے اپنا مال اپنے بچوں کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور میں نے برابری کی رعایت نہیں کی، اور اب میں آپ کو گواہ بنا ہوں، حضرت شریح نے فرمایا: ''اللہ کی تقسیم تیری تقسیم سے زیادہ انصاف والی ہے، اس تقسیم کو ختم کر کے اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہو۔ حصوں کے مطابق تقسیم کرو اور پھر مجھے گواہ بناؤ، ورنہ مجھے گواہ مت بناؤ کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں بننا چاہتا۔''

(۳۱٦٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ : أَنَّهُ حَضَرَ رَجُلاً يُوصِي فَأَوْصَى بِأَشْيَا لاَ تَنْبَغِي ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ : إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَسَمَ بَيْنَكُمْ فَأَحْسَنَ ، وَإِنَّهُ مَنْ يَرْغَبْ بِرَأْيِهِ عَنْ رَأْيِ اللهِ يَضِلَّ أَوْصِ لِذَوِي قَرَابَتِكَ مِمَّنْ لاَ يَرْغَب ، ثُمَّ دَعِ الْمَالَ عَلَى مَنْ قَسَمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ.

(۳۱۶۴۶) مسلم روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسروق ایک آدمی کے پاس گئے جو وصیت کر رہا تھا، اس نے کچھ نامناسب وصیتیں کیں، حضرت نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان بہت اچھی تقسیم فرما دی ہے، اور بلاشبہ جو رائے اختیار کرنے میں ا تعالیٰ کے فیصلے سے روگردانی کرے گا وہ گمراہ ہو جائے گا، تم اپنے قرابت داروں میں سے ان لوگوں کے لئے وصیت کر دو جو تمہار مال میں رغبت رکھتے ہیں، پھر مال کو ان لوگوں کے درمیان رہنے دو جن پر اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیا ہے۔

(٦٦) الرّجل يكون بِهِ الجذام فيقرّ بالشّيء

اس آدمی کا بیان جس کو کوڑھ کا مرض ہو اور وہ کسی کے لئے کسی چیز کا اقرار کرے

(۳۱٦٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ وَالشَّعْبِيِّ : فِي رَجُلٍ كَانَ بِهِ جُذَامٌ ، فَقَالَ : أَجِ

شَرِيكِي فِي مَالِي ، فَقَالَ : إِنْ شَهِدَتِ الشُّهُودُ أَنَّهُ أَوْصَى بِهِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهُ وَجَعُهُ شَرَّكَهُ.

(۳۱۶۴۷) جابر حضرت قاسم اور شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آدمی جس کو کوڑھ کا مرض لاحق ہو اور وہ اقرار کرے کہ میرا بھائی میرے مال میں شریک ہے اگر گواہ گواہی دے دیں کہ اس نے بیماری لگنے سے پہلے یہ وصیت کی تھی تو وہ اپنے بھائی کو اپنے مال میں شریک کر سکتا ہے۔

(٦٧) فِي بعضِ الورثةِ يقِرّ بالدّينِ على الميّتِ

ان ورثاء کا بیان جو میت پر قرضہ ہونے کا اقرار کریں

(٣١٦٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ وَالْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا أَقَرَّ بَعْضُ الْوَرَثَةِ بِدَيْنٍ عَلَى الْمَيِّتِ جَازَ عَلَيْهِ فِي نَصِيبِهِ.

(۳۱۶۴۸) منصور حضرت حکم اور حسن سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی وارث میت پر کسی قرضے کا اقرار کرے تو وہ اقرار اس وارث کی میراث میں ملنے والے حصے کے اندر معتبر سمجھا جائے گا۔

(٣١٦٤٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي وَارِثٍ أَقَرَّ بِدَيْنٍ ، قَالَ : عَلَيْهِ فِي نَصِيبِهِ بِحِصَّتِهِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ : يُخَرَّجُ مِنْ نَصِيبِهِ.

(۳۱۶۴۹) مطرف حضرت شعبی سے اس وارث کے بارے میں اقرار کرتے ہیں جو قرضے کا اقرار کرے انہوں نے فرمایا کہ اس قرضے میں اس کے حصے کے برابر اس پر واجب ہو جائے گا، راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے فرمایا کہ اس کے حصے سے اتنا نکال لیا جائے گا۔

(٣١٦٥٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : عَلَيْهِ فِي نَصِيبِهِ بِحِصَّتِهِ.

(۳۱۶۵۰) یونس سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ وہ قرضہ اس کے حصے کے بقدر اس پر واجب الاداء ہو جائے گا۔

(٣١٦٥١) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عَامِرٍ : فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ ، وَتَرَكَ مِئَتَيْ دِينَارٍ ، فَأَقَرَّ أَحَدُ الابْنَيْنِ أَنَّ عَلَى أَبِيهِ خَمْسِينَ دِينَارًا ، قَالَ : يُؤْخَذُ مِنْ نَصِيبِ هَذَا وَيَسْلَمُ لِلآخَرِ نَصِيبُهُ.

(۳۱۶۵۱) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے مرتے وقت دو بیٹے اور ترکے میں دو دینار چھوڑے، پھر ایک بیٹے نے اقرار کیا کہ اس کے والد پر پچاس دینار قرضہ تھا، آپ نے فرمایا وہ قرضہ اس اقرار کرنے والے کے حصے میں سے لے لیا جائے گا اور دوسرے کا حصہ صحیح سلامت محفوظ رہے گا۔

(٣١٦٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا أَقَرَّ بَعْضُ الْوَرَثَةِ بِدَيْنٍ عَلَى الْمَيِّتِ جَازَ عَلَيْهِ فِي نَصِيبِهِ.

(۳۱۶۵۲) مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ جب کوئی وارث میت پر کسی قرضے کا اقرار کرے تو وہ اس پر اس کے حصے میں سے واجب الاداء ہوگا۔

(٦٨) إذا شهد الرّجل مِن الورثةِ بدينٍ على الميّتِ

جب ورثاء میں سے کوئی میت پر قرضے کی گواہی دے

(٣١٦٥٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَ رَجُلاَنِ أَوْ ثَلاَثَةٌ مِنَ الْوَرَثَةِ فَإِنَّمَا أَقَرُّوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ.

(۳۱۶۵۳) اشعث سے روایت ہے کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ جب ورثاء میں سے دو یا تین آدمی گواہی دیں تو یہ گواہی ان کی طرف سے اقرار ہی سمجھی جائے گی۔

(٣١٦٥٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَجُوزُ عَلَى الْوَرَثَةِ بِحِسَابِ مَا وَرِثُوا.

(۳۱۶۵۴) حکم اور حماد حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ قرضہ ورثاء پر ان کے ملنے والی وراثت کے حساب سے لاگو ہو جائے گا۔

(٣١٦٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : هُمَا شَاهِدَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، تَجُوزُ شَهَادَتُهُمَا عَلَى الْوَرَثَةِ كُلِّهِمْ.

(۳۱۶۵۵) اشعث سے روایت ہے کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ وہ دونوں گواہ مسلمان ہیں، اس لئے ان کی گواہی تمام ورثاء پر نافذ ہوگی۔

(٣١٦٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَ اثْنَانِ مِنَ الْوَرَثَةِ جَازَ عَلَيْهِمَا فِي أَنْصِبَائِهِمَا ، وَقَالَ الْحَكَمُ : يَجُوزُ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا.

(۳۱۶۵۶) حکم سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ جب دو وارث گواہی دے دیں تو قرضہ انہی کے حصوں میں واجب ہوگا، اور خود حضرت حکم فرماتے ہیں کہ وہ قرضہ سب ورثاء پر واجب ہوگا۔

(٣١٦٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَ اثْنَانِ مِنَ الْوَرَثَةِ لِرَجُلٍ بِدَيْنٍ أُعْطِيَ دَيْنَهُ.

(۳۱۶۵۷) منصور سے روایت ہے کہ حضرت حارث نے فرمایا کہ جب دو وارث کسی آدمی کے لئے قرضے کی گواہی دے دیں تو اس کو اس کا قرضہ دلا دیا جائے گا۔

(٣١٦٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَ أَحَدُ الْوَرَثَةِ جَازَ عَلَيْهِمْ كُلِّهِمْ.

(۳۱۶۵۸) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ جب کوئی وارث گواہی دے دے تو تمام ورثاء پر قرضہ لاگو ہو جائے گا۔

(۶۹) رجلٌ قَالَ لِغلامِهِ إن مِتّ فِي مرضِي هذا فأنت حرٌّ

اس آدمی کا بیان جس نے اپنے غلام سے کہا کہ اگر میں اس بیماری میں مرگیا تو تو آزاد ہے

(۳۱۶۵۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مَرْوَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ :إنْ حَدَثَ بِي حَدَثٌ فَعَبْدِي حُرٌّ ، فَاحْتَاجَ إلَيْهِ ، أَلَهُ أَنْ يَبِيعَهُ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۳۱۶۵۹) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے کہا تھا کہ اگر مجھے کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو میرا غلام آزاد ہے، پھر اس کو اس کے بیچنے کی ضرورت پڑ گئی، کیا وہ اس کو بیچ سکتا ہے؟ فرمایا: ''جی ہاں!''

(۳۱۶۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ :فِي رَجُلٍ قَالَ لِعَبْدِهِ :إنْ مِتّ فِي مَرَضِي هَذَا فَأَنْتَ حُرٌّ ، قَالَ :لَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يَمُوتَ.

(۳۱۶۶۰) جابر سے روایت ہے کہ حضرت عامر نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے غلام سے کہا کہ اگر میں اس بیماری میں مرجاؤں تو تو آزاد ہے، کہ اس کے لئے موت تک اس غلام کو بیچنا جائز نہیں ہے۔

(۷۰) فِي الوصِيِّ الّذِي يشترِي مِن المِيراثِ شيئًا أو مِمّا ولِّي عليهِ

اس وصی کا بیان جو وراثت کے مال سے کوئی چیز خرید لے یا اس مال میں سے جس کا وہ ذمہ دار ہے

(۳۱۶۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ:أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَشْتَرِيَ الْوَصِيُّ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْئًا.

(۳۱۶۶۱) ہشام سے روایت ہے کہ حضرت حسن اور محمد نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ وصی وراثت کے مال میں سے کچھ خریدے۔

(۳۱۶۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ ، قَالاَ :لاَ يَجُوزُ لِوَالٍ أَنْ يَشْتَرِيَ مِمَّا وَلِيَ عَلَيْهِ.

قَالَ :وَقَالَ مُجَاهِدٌ :لاَ تَشْتَرِ إحْدَى يَدَيْك مِنَ الأُخْرَى.

(۳۱۶۶۲) عثمان بن اسود فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد اور عطاء نے فرمایا کہ کسی ذمہ دار کے لئے اس مال میں سے کچھ خریدنا جائز نہیں جو اس کی ذمہ داری میں ہو، راوی کہتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے یہ بھی فرمایا کہ تمہارا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ سے کچھ نہیں خرید سکتا۔

(۳۱۶۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ، قَالَ : كَانَ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقٍ ، فَقَالَ :تَأْمُرُنِي أَنْ أَشْتَرِيَ هَذَا ؟ قَالَ :وَمَا شَأْنُهُ ؟ قَالَ :أَوْصَى إلَيَّ رَجُلٌ وَتَرَكَهُ فَأَقَمْته فِي السُّوقِ عَلَى ثَمَنٍ ، قَالَ :لاَ تَشْتَرِهِ ، وَلاَ تَسْتَسْلِفْ مِنْ مَالِهِ.

قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ :سَمِعْته مِنْ صِلَةَ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً.

(۳۱۶۶۳) صلہ بن زفر فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ کے پاس تھا کہ ایک آدمی ان کے پاس ایک چتکبرے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا، اور اس نے کہا کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں کہ میں اس مال میں سے کچھ خریدوں؟ آپ نے پوچھا ''یہ کیسا مال ہے؟'' اس نے کہا: ایک آدمی نے مجھے وصیت کی اور یہ مال چھوڑ کر مرا، میں نے اس کو ایک ثمن کے بدلے بازار میں لگادیا، آپ نے فرمایا اس کو نہ خریدو اور اس کے مال سے کچھ نہ لو۔

ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے صلہ بن زفر سے یہ بات ساٹھ سال پہلے سنی تھی۔

(۷۱) فِی الرَّجلِ یوصِی لِعبدِہِ بثلثِہِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے غلام کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کرے

(۳۱۶۶٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ هَارُونَ الْبُرْجُمِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ، قَالاَ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِعَبْدِهِ بِالثُّلُثِ ، قَالاَ :ذَلِكَ مِنْ رَقَبَتِهِ ، فَإِنْ كَانَ الثُّلُثُ أَكْثَرَ مِنْ ثَمَنِهِ عَتَقَ وَدَفَعَ إلَيْهِ مَا بَقِيَ ، وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِهِ عَتَقَ وَسَعَى لَهُمْ فِيمَا بَقِيَ ، وَإِنْ أَوْصَى لَهُمْ بِدَرَاهِمَ ، فَإِنْ شَاءَ الْوَرَثَةُ أَجَازُوا ، وَإِنْ شَاؤُوا لَمْ يُجِيزُوا.

(۳۱۶۶۴) اشعث سے روایت ہے کہ حضرت حسن اور محمد بن سیرین نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے غلام کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کی تھی کہ یہ مال اس کی گردن میں سے ہی دیا جائے گا، سو اگر ایک تہائی اس کی قیمت سے زائد ہو تو اس کو آزاد کر دیا جائے گا اور باقی مال اس کو دے دیا جائے گا، اور اگر اس کی قیمت سے کم ہو تو وہ آزاد ہو جائے گا اور باقی قیمت ورثاء کے لئے کمائے گا، اور اگر کسی مرنے والے نے غلاموں کو دراہم دینے کی وصیت کی تو اگر ورثاء چاہیں تو اس وصیت کو نافذ کر دیں اور چاہیں تو نافذ نہ کریں۔

(۷۲) مَنْ کَانَ یقول الورثۃ أحقّ مِن غیرِھِم بِالمالِ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ ورثاء مال کے دوسروں سے زیادہ حق دار ہیں

(۳۱۶۶٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ :أَنَّهُ قِيلَ لَهُ فِي الْوَصِيَّةِ عِنْدَ الْمَوْتِ :لَوْ أَعْتَقْت غُلاَمَك ! فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ﴾.

(۳۱۶۶۵) ابن ابی خالد فرماتے ہیں کہ حکیم بن جابر سے موت کے وقت وصیت کے بارے میں کہا گیا کہ اگر آپ اپنے غلام کو آزاد کر دیں تو کیا ہی اچھا ہو! انہوں نے یہ آیت پڑھی ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ﴾۔

(۳۱۶۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ : أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَكَانَ لَهُ غُلاَمٌ فَقِيلَ لَهُ : لَوْ أَعْتَقْت هَذَا ؟ فَقَالَ : إِنِّي لَمْ أَتْرُكْ لِوَلَدِي غَيْرَهُ ، قَالَ : فَأَعَادُوا عَلَيْهِ : لَوْ أَعْتَقْتَهُ ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿سَدِيدًا﴾.

(۳۱۶۶۶) اسماعیل حضرت حکیم بن جابر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان کی موت کا وقت آیا اور ان کا ایک غلام تھا، ان سے کہا گیا کہ اچھا ہوگا اگر آپ اس کو آزاد کردیں، فرمانے لگے کہ میں اپنے ورثاء کے لئے اس کے علاوہ کوئی غلام چھوڑ کر نہیں جارہا، راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے دوبارہ کہا کہ آپ آزاد کردیں تو اچھا ہوگا، چنانچہ اس پر آپ نے آیت ﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ ...... سَدِيدًا﴾ کی تلاوت فرمائی۔

(۳۱۶۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ : أَوْصِ لِي بِمُصْحَفِكَ ، قَالَ : فَنَظَرَ إِلَى ابْنٍ لَهُ صَغِيرٍ ، فَقَالَ : ﴿وَأُولُوا الأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ﴾.

(۳۱۶۶۷) نُسیر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ربیع بن خُثیم سے فرمایا کہ آپ اپنے مُصحف کی میرے لئے وصیت فرمادیں! آپ نے اپنے چھوٹے بیٹے کی طرف دیکھ کر اس آیت کی تلاوت فرمائی (بعض رشتہ دار اللہ کی کتاب میں بعض سے بڑھ کر ہیں)۔

(۳۱۶۶۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : مَرِضَ أَبُو الْعَالِيَةِ فَأَعْتَقَ مَمْلُوكًا ، ذَكَرُوا لَهُ أَنَّه مِنْ وَرَاءِ النَّهَرِ ، فَقَالَ : إِنْ كَانَ حَيًّا فَلاَ أَعْتِقُهُ ، وَإِنْ كَانَ مَيِّتًا فَهُوَ عَتِيقٌ وَذَكَرَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ﴾.

(۳۱۶۶۸) عاصم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو العالیہ بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد فرمایا جس کے بارے میں ان سے کہا گیا کہ وہ نہر پار گیا ہوا ہے، فرمایا کہ اگر وہ زندہ ہے تو میں اس کو آزاد نہیں کرتا اور اگر مر گیا ہے تو وہ آزاد ہے، اور پھر اس آیت کا ذکر فرمایا: ﴿وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ﴾۔

(۷۳) الرّجل يوصِي بِثلثِهِ لِرجلينِ فيوجد أحدهما ميتًا

اس آدمی کا بیان جو ایک تہائی مال کی دو آدمیوا) کے لئے وصیت کرے، پھر ان میں سے ایک آدمی مردہ پایا جائے

(۳۱۶۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنِ الأَشْجَعِيِّ سَمِعَ سُفْيَانَ يَقُولُ : فِي رَجُلٍ أَوْصَى بِثُلُثِهِ لِرَجُلَيْنِ فَيُوجَدُ أَحَدُهُمَا مَيِّتًا ، قَالَ : يَكُونُ لِلآخَرِ . يَعْنِي : الثُّلُثَ كُلَّهُ.

قَالَ يَحْيَى : وَهُوَ الْقَوْلُ.

(۳۱۶۶۹) اشجعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان کو اس آدمی کے بارے میں جس نے دو آدمیوں کے لئے وصیت کی تھی پھر

ایک مردہ پایا گیا یہ فرماتے سنا کہ وہ مال یعنی پورا تہائی مال دوسرے کے لئے ہوگا۔

یحییٰ فرماتے ہیں "یہی مضبوط قول ہے۔"

(۷۴) الرّجل یوصِی لِعقِب بنِی فلانٍ

اس آدمی کا بیان جو کسی کے "بعد والوں کے لئے" وصیت کرے

(۳۱٦٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ :فِي رَجُلٍ أَوْصَى لِعَقِبِ بَنِي فُلاَنٍ ، قَالَ :لَيْسَ الْمَرْأَةُ مِنَ الْعَقِبِ.

(۳۱٦۷۰) عبد الملک سے روایت ہے کہ حضرت عطاء نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے کسی کے بعد والوں کے لئے وصیت کی تھی کہ "عورت آدمی کے بعد والوں میں سے نہیں"

(۳۱٦٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :عَقِبُ الرَّجُلِ :وَلَدُهُ ، وَوَلَدُ وَلَدِهِ مِنَ الذُّكُورِ.

(۳۱٦۷۱) ابن ابی ذئب سے روایت ہے کہ زہری نے فرمایا کہ آدمی کے بعد والے لوگوں میں اس کی مذکر اولاد اور پھر ان کی مذکر اولاد ہے۔

(۷۵) فِي رجلٍ ترك ثلاثة بنِين ، وقَالَ ثلث مالِي لأصغرِ بنِيّ

اس آدمی کا بیان جس نے تین بیٹے چھوڑے اور کہا کہ میرا تہائی مال میرے سب سے چھوٹے بیٹے کے لئے ہے

(۳۱٦٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا وَضَّاحٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ :فِي رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ثَلاَثَةَ بَنِينَ ، وَقَالَ :ثُلُثُ مَالِي لأَصْغَرِ بَنِيَّ ، فَقَالَ :الأَكْبَرُ :أَنَا لاَ أُجِيزُ ، وَقَالَ الأَوْسَطُ :أَنَا أُجِيزُ ، فَقَالَ :اجْعَلْهَا عَلَى تِسْعَةِ أَسْهُمٍ :يُرْفَعُ ثَلاَثَة ، فَلَهُ سَهْمُهُ وَسَهْمُ الَّذِي أَجَازَهُ.

وَقَالَ حَمَّادٌ :يُرَدُّ عَلَيْهِمَ السَّهْمُ جَمِيعًا.

وَقَالَ عَامِرٌ :الَّذِي رَدَّ إِنَّمَا رَدَّ عَلَى نَفْسِهِ.

(۳۱٦۷۲) مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت حماد نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے مرتے ہوئے تین بیٹے چھوڑے اور کہا کہ میرا ایک تہائی مال میرے سب سے چھوٹے بیٹے کے لئے ہے، بعد میں بڑے بیٹے نے کہا میں ایسی وصیت نافذ نہیں کرتا اور درمیان والے بیٹے نے کہا کہ میں اسے نافذ کرتا ہوں، فرمایا کہ میری رائے میں اس مال کے نو حصے کیے جائیں، تین حصے بڑے بیٹے

کو دیے جائیں گے، اور پھر چھوٹے بیٹے کو اس کا حصہ اور وصیت کو نافذ کرنے والے کا حصہ دے دیا جائے گا، حماد فرماتے ہیں کہ ان سب پر وہ حصہ لوٹایا جائے گا اور عامر فرماتے ہیں کہ جس نے وصیت کو رد کیا اس نے فقط اپنے حصے میں سے ہی رد کیا ہے۔

(٧٦) فِي امرأةٍ أوصت بثلثِ مالِها لِزوجها فِي سبيلِ اللهِ

اس عورت کا بیان جس نے ایک تہائی مال کی اپنے شوہر کیلئے فی سبیل اللہ دیے جانے کی وصیت کی

(٣١٦٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنِ امْرَأَةٍ أَوْصَتْ بِثُلُثِ مَالِهَا لِزَوْجِهَا فِي سَبِيلِ اللهِ ؟ قَالَ : لاَ يَجُوزُ إِلاَّ أَنْ تَقُولَ : هُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَى زَوْجِي ، يَضَعُهُ حَيْثُ شَاء .

(۳۱۶۷۳) اوزاعی فرماتے ہیں کہ زہری سے ایک عورت کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے اپنے ایک تہائی مال کی اپنے شوہر کو فی سبیل اللہ دینے کی وصیت کی تھی، فرمایا کہ یہ وصیت جائز نہیں، ہاں مگر اس وقت جبکہ وہ یوں کہے کہ یہ مال اللہ کے راستے میں دینے کے لئے میرے شوہر کو دیا جائے، اور وہ جہاں چاہے اسے خرچ کرے۔

(٣١٦٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ دَاوُد بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، فَجَاءَ رَجُلاَنِ أَوْ أَكْثَرُ مِنْ آلِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَيْنَهُمْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، وَجَاؤُوا مَعَهُمْ بِكِتَابٍ فِي صَحِيفَةٍ ذَكَرُوا أَنَّهَا وَصِيَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَفُتِحَتْ صَدْرُهَا : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا ذِكْرُ مَا كَتَبَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ مِنْ أَمْرِ وَصِيَّتِهِ ، إِنِّي أُوصِي مَنْ تَرَكْت مِنْ أَهْلِي كُلَّهُم بِتَقْوَى اللهِ وَشُكْرِهِ وَاسْتِمْسَاكٍ بِحَبْلِهِ ، وَإِيمَانٍ بِوَعْدِهِ ، وَأُوصِيهِمْ بِصَلاَحِ ذَاتِ بَيْنِهِم وَالتَّرَاحُمِ وَالْبِرِّ وَالتَّقْوَى ، ثُمَّ أَوْصَى إِنْ تُوُفِّيَ أَنَّ ثُلُثَ مَالِهِ صَدَقَةٌ إِلاَّ أَنْ يُغَيِّرَ وَصِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يَلْحَقَ بِاللهِ ، أَلْف فِي سَبِيلِ اللهِ إِنْ كَانَ أَمْرُ الأُمَّةِ يَوْمَئِذٍ جَمِيعًا ، وَفِي الرِّقَابِ وَالأَقْرَبِينَ ، وَمَنْ سَمَّيْت لَهُ الْعِتقَ مِنْ رَقِيقِي يَوْمَ دُبُر مِنِّي فَأَدْرَكَهُ الْعِتْقُ فَإِنَّهُ يُقِيمُهُ وَلِيُّ وَصِيَّتِي فِي الثُّلُثِ غَيْرَ حَرِجٍ ، وَلاَ مُنَازِعٍ.

(۳۱۶۷۴) ابن عُلیہ فرماتے ہیں کہ میں داؤد بن ابی ہند کے پاس تھا، کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی آل کے دو یا دو سے زیادہ آدمی آئے جن میں حضرت عبید اللہ بن ابی بکر بھی شامل تھے، اور وہ اپنے ساتھ ایک دستاویز کے اندر ایک خط بھی لائے، اور انہوں نے یہ بتایا کہ یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وصیت ہے، میں نے اسے کھولا تو اس میں درج تھا: "بسم اللہ الرحمن الرحیم: یہ ذکر ہے اس وصیت کا جو انس بن مالک نے اس دستاویز میں لکھی ہے، میں اپنے تمام گھر والوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرنے اور اس کا شکر ادا کرنے اور اس کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے اور اس کے وعدے پر ایمان لانے کی وصیت کرتا ہوں، اور ان کو میں آپس میں اچھے طریقے سے رہنے اور ایک دوسرے کے ساتھ صلہ رحمی کرنے اور دوسروں سے ساتھ نیکی کرنے اور اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں، پھر انہوں نے وصیت فرمائی کہ ان کے مال کا ایک تہائی حصہ صدقہ ہے، ہاں مگر یہ کہ وہ موت سے پہلے اپنی وصیت

کو تبدیل کر دیں، جس میں سے ایک ہزار اللہ کے راستے کے مجاہدین کے لئے ہے اگر اس وقت امت کا شیرازہ منتشر نہ ہو، اور غلاموں کو آزاد کرنے اور رشتہ داروں میں تقسیم کرنے کے لئے ہے، اور میرے وہ غلام جن کو میں نے اپنے بعد آزاد کر دیا ہے اور اس کی آزادی کا وقت آ گیا تو میری وصیت کا ذمہ دار ایک تہائی اس کو شامل کرے، اس طرح کہ کوئی پریشانی اور جھگڑا پیدا نہ کرے۔

(۷۷) ما کان النّاس یورّثونه

اس مال کا بیان جو لوگ وراثت میں چھوڑتے تھے

(۳۱٦۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَانَ مِنْهُمْ مَنْ يُوَرِّثُ الصَّامِتَ وَمِنْهُمْ مَنْ لاَ يُوَرِّثُهُ.

(۳۱۶۷۵) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ اسلاف میں سے بعض لوگ بے زبان مال (درہم و دینار) چھوڑتے تھے اور بعض نہیں چھوڑتے تھے۔

(۷۸) الوصِيّة لأهلِ الحربِ

حربی لوگوں کے لئے وصیت کا بیان

(۳۱٦۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :قَالَ سُفْيَانُ :لاَ تَجُوزُ وَصِيَّةٌ لأَهْلِ الْحَرْبِ.

(۳۱۶۷۶) عبید اللہ بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا کہ اہل حرب کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔

(۷۹) الرّجل يوصِي بِعِتقِ رقبتينِ ، فلا توجد إلّا رقبةٌ

اس آدمی کا بیان جو دو غلاموں کے آزاد کرنے کی وصیت کر کے مرے لیکن ایک غلام سے زیادہ نہ مل سکے

(۳۱٦۷۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّائِبِ :أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى أَنْ تُعْتَقَ عَنْهُ رَقَبَتَانِ بِثَمَنٍ ، وَسَمَّاهُ ، فَلَمْ يُوجَدْ بِذَلِكَ الثَّمَنُ رَقَبَتَانِ ، فَسَأَلْت عَطَاءً ، فَقَالَ :اشْتَرُوا رَقَبَةً وَاحِدَةً وَأَعْتِقُوهَا عَنْهُ.

(۳۱۶۷۷) سعید بن سائب فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے دو غلام خرید کر آزاد کر دیے جائیں، اور قیمت بھی بتائی، لیکن اس قیمت میں دو غلام نہیں مل سکے، میں نے حضرت عطاء سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک غلام خرید کر اس کی طرف سے آزاد کر دیا جائے۔

(۳۱٦۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، قَالَ :كَانَ أَوَّلُ وَصِيَّةِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ :هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ ، أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، وَأَوْصَى بَنِيهِ

وَأَهْلِهِ أَنِ ﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ ، وَأُوصِيهِمْ بِمَا أَوْصَى بِهِ إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ : ﴿يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ وَزَعَمَ أَنَّهَا كَانَتْ أَوَّلَ وَصِيَّةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

(۳۱۶۷۸) ھشام بن حسان فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرین رطیٹیلہ کی پہلی وصیت یہ تھی: یہ وہ وصیت ہے جو محمد بن ابی عمرہ نے کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صَلَّالِلْہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور میں اپنے بیٹوں اور اپنے گھر والوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور اس بات کی کہ آپس میں اچھے طریقے سے رہیں، اور اگر ایمان والے ہیں تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں، اور میں ان کو اس بات کی وصیت کرتا ہوں جس کی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹوں اور حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کو وصیت کی تھی کہ ''اے میرے بیٹو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین کو پسند کیا ہے، سو تمہیں موت اسی حالت میں آئے کہ تم مسلمان ہو'' اور وہ فرماتے ہیں کہ یہی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی بھی پہلی وصیت تھی۔

تم كتاب الوصايا بحمد الله وعونه

(بحمد اللہ کتاب الوصایا اختتام کو پہنچی)

كِتَابُ الفَرَائِضِ

(۱) ما قالوا فِي تعليمِ الفرائِضِ

وہ باتیں جو اسلاف نے علم الفرائض کی تعلیم کے بارے میں ارشاد فرمائی ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(٣١٦٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَلْيَتَعَلَّمِ الْفَرَائِضَ ، وَلاَ يَكُنْ كَرَجُلٍ لَقِيَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لَهُ : أَمُهَاجِرٌ أَنْتَ يَا عَبْدَ اللهِ ، فَيَقُولُ : نَعَمْ ، فَيَقُولُ : إِنَّ بَعْضَ أَهْلِي مَاتَ وَتَرَكَ كَذَا وَكَذَا ، فَإِنْ هُوَ عَلِمَهُ فَعِلْمٌ آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ ، وَإِنْ كَانَ لاَ يُحْسِنُ فَيَقُولُ : فَبِمَ تَفْضُلُونَا يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ؟. (بيهقى ٢٠٩)

(۳۱۶۷۹) ابوالاحوص فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن کی تعلیم حاصل کی اس کو چاہیے کہ علم الفرائض کی تعلیم بھی حاصل کر لے اور اس آدمی کی طرح نہ ہو جائے جس کو ایک دیہاتی ملا اور اس سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! کیا آپ مہاجر ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! اس نے پوچھا: میری اہلیہ فوت ہوگئی ہے اور اتنا اتنا مال چھوڑ گئی ہے، سو اگر اس کو معلوم ہوا تب تو وہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا علم ہے، اور اگر اس معلوم نہ ہوا تو وہ دیہاتی کہنے لگا کہ اے مہاجرین کی جماعت! تمہیں ہم پر کس بات میں برتری حاصل ہے؟

(٣١٦٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، بِنَحْوِهِ.

(۳۱۶۸۰) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند سے بھی یہی بات منقول ہے۔

(٣١٦٨١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ فَإِنَّهَا مِنْ دِينِكُمْ.

(۳۱۶۸۱) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: علم میراث کو حاصل کرو کیونکہ میراث تمہارے دین کا حصہ ہے۔

(۳۱٦۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، وَلاَ يُحْسِنُ الْفَرَائِضَ كَالْيَدَيْنِ بِلاَ رَأْسٍ.

(۳۱۶۸۲) صالح ابوالخلیل سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور میراث کے علم کو نہیں جانتا ایسے ہے جیسے کسی کے دو ہاتھ ہوں لیکن سر نہ ہو۔

(۳۱٦۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ سُورَةَ النِّسَاءِ ، فَعَلِمَ مَا يَحْجُبُ مِمَّا لاَ يَحْجُبُ عَلِمَ الْفَرَائِضَ.

(۳۱۶۸۳) عبداللہ بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس آدمی نے سورۃ نساء پڑھی اور اس کو معلوم ہو جائے کہ کون سی چیزیں میراث میں رکاوٹ بنتی ہیں اور کون سی چیزیں رکاوٹ نہیں بنتیں تو اس شخص کو میراث کا علم حاصل ہو گیا۔

(۳۱٦۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ : أَنَّهُ قِيلَ لَهُ : هَلْ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحْسِنُ الْفَرَائِضَ ، فَقَالَ : إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدْ رَأَيْت مَشْيَخَةَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَكَابِرَ يَسْأَلُونَهَا ، عَنِ الْفَرَائِضِ ؟

(۳۱۶۸۴) مسلم سے روایت ہے کہ حضرت مسروق سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میراث کا علم جانتی تھیں؟ فرمانے لگے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے بڑے مشائخ صحابہ کو دیکھا ہے کہ ان سے میراث کے بارے میں سوالات کیا کرتے تھے۔

(۳۱٦۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا رَأَيْت أَحَدًا أَعْلَمَ بِفَرِيضَةٍ ، وَلاَ أَعْلَمَ بِفِقْهٍ وَلاَ بِشِعْرٍ : مِنْ عَائِشَةَ.

(۳۱۶۸۵) هشام سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے کسی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ میراث، فقہ اور شعر کا علم رکھنے والا نہیں پایا۔

(۳۱٦۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عُمَرَ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنِ الْقُرْآنِ فَلْيَأْتِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنِ الْفَرَائِضِ فَلْيَأْتِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ.

(۳۱۶۸۶) علی بن رباح سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مقام جابیہ میں خطبہ دیا، حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: جو قرآن کے بارے میں سوال کرنا چاہے وہ ابی بن کعب کے پاس آئے، اور جو علم الفرائض (علم المیراث) کے بارے میں سوال کرنا چاہے وہ زید بن ثابت کے پاس آئے۔

(۳۱۶۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَالْفَرَائِضَ ، فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَفْتَقِرَ الرَّجُلُ إِلَى عِلْمٍ كَانَ يَعْلَمُهُ ، أَوْ يَبْقَى فِي قَوْمٍ لاَ يَعْلَمُونَ.

(۳۱۶۸۷) قاسم بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن اور میراث کا علم کو حاصل کرو، کیونکہ وہ وقت قریب ہے کہ آدمی اس علم کا محتاج ہو جائے گا جس کو وہ جانتا تھا، یا ایسی قوم میں رہ جائے گا جو اس کو نہیں جانتے۔

(۳۱۶۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعُقَيْلِيُّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْحِمْصِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَبْطَلَ مِيرَاثًا فَرَضَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ أَبْطَلَ اللَّهُ مِيرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ. (سعید بن منصور ۲۸۵)

(۳۱۶۸۸) حضرت سلیمان بن موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس میراث کی خلاف ورزی کی جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرض فرمایا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جنت میں اس کی وراثت کو ختم فرما دیں گے۔

(۳۱۶۸۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو سِنَانٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا اخْتَلَفُوا فِي فَرِيضَةٍ أَتَوْا عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهُمْ بِهَا.

(۳۱۶۸۹) عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ جب صحابہ میں میراث کے بارے میں اختلاف ہوتا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوتے اور وہ ان کو اس معاملے کے بارے میں ارشاد فرماتیں۔

(۳۱۶۹۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَلْقَمَةَ : عَلِّمْنِي الْفَرَائِضَ ، قَالَ : ائْتِ جِيرَانَكَ.

(۳۱۶۹۰) ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ سے عرض کیا کہ مجھے علم الفرائض سکھا دیں، فرمایا کہ اپنے پڑوسیوں کے پاس جاؤ۔

(۳۱۶۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : تَعَلَّمُوا اللَّحْنَ وَالْفَرَائِضَ وَالسُّنَّةَ كَمَا تَعَلَّمُونَ الْقُرْآنَ.

(۳۱۶۹۱) مورق فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ لہجوں اور میراث اور حدیث کا علم بھی حاصل کرو جیسا کہ تم قرآن پاک کا علم حاصل کرتے ہو۔

(۲) فِي الفِقهِ فِي الدِّينِ

یہ باب ہے دین کی سمجھ حاصل کرنے کے بیان میں

(۳۱۶۹۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ يُرِدَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ. (بخاری ۷۱۔ مسلم ۷۱۸)

(۳۱۶۹۲) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں۔

(۳۱۶۹۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَخْطُبُ يَقُولُ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذِهِ الأَعْوَادِ ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْت ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْت ، مَنْ يُرِدَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ. (احمد ۹۵۔ مالك ۹۰۰)

(۳۱۶۹۳) حضرت محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو خطبے میں فرماتے سنا کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لکڑیوں کے اوپر تشریف فرما ہو کر ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! جو آپ عطا فرمائیں اس کو کوئی روکنے والا نہیں، اور جس چیز کو آپ روک لیں اس کو کوئی دینے والا نہیں، اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔

(۳۱۶۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ يُرِدَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ.

(۳۱۶۹۴) ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔

(۳۱٦۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ وَأَلْهَمَهُ رُشْدَهُ.

(۳۱۶۹۵) ابو سفیان سے روایت ہے کہ حضرت عبید بن عمیر نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں اور اس کے دل میں اس کی بھلائی کی بات ڈال دیتے ہیں۔

(۳۱٦۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا ، فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ ، وَزَهَّدَهُ فِي الدُّنْيَا ، وَبَصَّرَهُ عَيْبَهُ ، فَمَنْ أُوتِيَهُنَّ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(۳۱۶۹۶) موسیٰ بن عبیدہ سے روایت ہے کہ محمد بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتے ہیں اور اس کو دنیا میں بے رغبت کر دیتے ہیں اور اس کو دنیا کی برائیاں دکھلا دیتے ہیں، اور جس شخص کو یہ چیزیں دے دی گئیں اس کو دنیا و آخرت کی بھلائی مل گئی۔

(۳) فِي امرأةٍ وأبوينِ، مِن كم هِي

بیوی اور والدین کا بیان، کہ ان کا حصّہ کتنا نکلے گا؟

(۳۱٦۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ : أَنَّ عُثْمَانَ سُئِلَ عَنْهَا ،

فَقَالَ :لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، وَسَائِرُ ذَلِكَ لِلأَبِ.

(۳۱۶۹۷) ابو مہلب سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس صورت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: عورت کے لئے ایک چوتھائی مال ہے، اور ماں کے لئے باقی ماندہ مال کا ایک تہائی، اور اس کے علاوہ باقی سارا مال باپ کے لئے ہے۔

(۳۱۶۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ ، فَأَعْطَى الْمَرْأَةَ الرُّبُعَ ، وَالأُمَّ ثُلُثَ مَا بَقِيَ ، وَمَا بَقِيَ لِلأَبِ.

(۳۱۶۹۸) سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیوی اور والدین کے حصّوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے بیوی کو ایک چوتھائی، اور ماں کو باقی ماندہ مال کا ایک تہائی، اور اس کے بعد بچنے والا مال، باپ کو دینے کا حکم دیا۔

(۳۱۶۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ :فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ ، قَالَ :الرُّبُعُ ، وَثُلُثُ مَا بَقِيَ.

(۳۱۶۹۹) شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیوی اور والدین کے حصّوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ بیوی کے لئے ایک چوتھائی اور ماں کے لئے باقی ماندہ کا ایک تہائی ہے۔

(۳۱۷۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أُتِيَ عَبْدُ اللهِ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ ، فَقَالَ :إِنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا سَلَكَ طَرِيقًا فَسَلَكْنَاهُ وَجَدْنَاهُ سَهْلاً ، وَإِنَّهُ أُتِيَ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ فَجَعَلَهَا مِنْ أَرْبَعَةٍ . فَأَعْطَى الْمَرْأَةَ الرُّبُعَ ، وَالأُمَّ ثُلُثَ مَا بَقِيَ ، وَأَعْطَى الأَبَ سَائِرَ ذَلِكَ.

(۳۱۷۰۰) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ایک بیوی اور والدین کے حصّوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جس راستے پر چلتے جب ہم اس راستے پر چلتے تو اسے ہموار پاتے، اور ان کے پاس ایک بیوی اور والدین کے حصّوں کا مسئلہ لایا گیا تو انہوں نے مال کے چار حصّے کر کے بیوی کو ایک چوتھائی اور ماں کو باقی ماندہ مال کا ایک تہائی دیا، اور باقی سارا مال باپ کو دیا۔

(۳۱۷۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُمَرَ ، بِمِثْلِهِ.

(۳۱۷۰۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند کے ساتھ بھی یہی منقول ہے۔

(۳۱۷۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ :فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ :لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَبِ.

(۳۱۷۰۲) شعبی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس صورت کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب ورثاء میں بیوی اور والدین ہوں کہ بیوی کے لئے ایک چوتھائی اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی ہے، اور اس کے علاوہ باقی باپ کے لئے ہے۔

(٣١٧٠٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُمَرَ ، بِمِثْلِهِ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :أُتِيَ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ.

(٣١٧٠٣) حضرت عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مضمون نقل کیا ہے، البتہ انہوں نے اس بات کا اضافہ کیا ہے کہ ان سے اس صورت کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جب میت کے ورثاء میں بیوی اور والدین ہوں۔

(٣١٧٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ :أَنَّهُ قَالَ :كَانَ عُمَرُ إِذَا سَلَكَ طَرِيقًا فَسَلَكْنَاهُ وَجَدْنَاهُ سَهْلا ، فَسُئِلَ عَنْ زَوْجَةٍ وَأَبَوَيْنِ ، فَقَالَ :لِلزَّوْجَةِ الرُّبُعُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَبِ.

(٣١٧٠٤) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی رائے اختیار کرتے اور پھر ہم اس رائے کو اختیار کرتے تو اس کو آسان پاتے، چنانچہ ان سے بیوی اور والدین کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: بیوی کے لئے ایک چوتھائی اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی ہے، اور جو باقی بچے وہ باپ کے لئے ہے۔

(٣١٧٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :خَالَفَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْلَ الصَّلاَةِ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ وَزَوْجٍ ، قَالَ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ. (عبدالرزاق ١٩٠١٨۔ بیهقی ٢٢٨)

(٣١٧٠٥) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیوی، والدین اور شوہر کے وارث ہونے کے مسئلے میں جمہور علماء کی مخالفت کی ہے۔ فرمایا کہ ماں کے لئے پورے مال کا ایک تہائی ہے۔

(٣١٧٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :مَا يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ سَهْمًا ، فَيُعْطُونَ الْمَرْأَةَ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ وَلِلأُمِّ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ وَلِلأَبِ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ.

(٣١٧٠٦) ایوب روایت کرتے ہیں کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کیا چیز اس بات سے روکتی ہے کہ اس مسئلے کو ١٢ کے عدد سے نکالیں، اور عورت کو تین حصے، ماں کو چار حصے، اور باپ کو پانچ حصے دے دیں۔

(٣١٧٠٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا كَانَ اللَّهُ لِيَرَانِي أُفَضِّلُ أُمًّا عَلَى أَبٍ.

(٣١٧٠٧) مسیب بن رافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسا نہیں دیکھیں گے کہ میں ماں کو باپ پر ترجیح دوں۔

(٣١٧٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ عُمَرَ كَانَ إِذَا سَلَكَ طَرِيقًا فَسَلَكْنَاهُ وَجَدْنَاهُ سَهْلا ، وَأَنَّهُ أُتِيَ فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ ، فَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، وَمَا بَقِيَ لِلأَبِ.

(۳۱۷۰۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی رائے اختیار کرتے اور ان کی اتباع میں ہم اس رائے کو اختیار کرتے تو ہم اس کو آسان پاتے، چنانچہ ان سے بیوی اور والدین کے وارث ہونے کے مسئلے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے بیوی کو ایک چوتھائی اور ماں کو بقیہ مال کا ایک تہائی دیا، اور باقی مال باپ کو دینے کا حکم کیا۔

(۳۱۷۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ :فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ :لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ مِنْ أَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ :لِلْمَرْأَةِ سَهْمٌ وَهُوَ الرُّبُعُ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ وَهُوَ سَهْمٌ، وَلِلأَبِ سَهْمَانِ.

(۳۱۷۰۹) حجاج ایک شیخ کے واسطے سے محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیوی اور والدین کے وارث ہونے کی صورت میں بیوی کو ایک چوتھائی اور ماں کو بقیہ کا ایک تہائی دیا جائے گا،

ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ چار حصّوں میں سے ہوگا، ایک حصّہ بیوی کے لئے، یعنی ایک چوتھائی، اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی، یہ بھی ایک حصّہ ہوگا، اور باپ کے لئے دو حصّے ہوں گے۔

(٤) فِي زوجٍ وأبوينِ، مِن كم هِي ؟

یہ باب ہے شوہر اور والدین کے بارے میں، کہ ان کا حصّہ کس طرح نکالا جائے گا

(۳۱۷۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :بَعَثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَسْأَلُهُ عَنْ زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ ، فَقَالَ زَيْدٌ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ وَهُوَ السُّدُسُ ، فَأَرْسَلِ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ :أَفِي كِتَابِ اللهِ تَجِدُ هَذَا ؟ قَالَ :أَكْرَهُ أَنْ أُفَضِّلَ أُمًّا عَلَى أَبٍ ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُعْطِي الأُمَّ الثُّلُثَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۳۱۷۱۰) عکرمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس شوہر اور والدین کے وارث ہونے کے مسئلے کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے بھیجا، چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شوہر کے لئے آدھا مال ہے، اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی، اور وہ کل مال کا چھٹا حصّہ ہوگا، حضرت ابن عباس نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ کیا آپ اس بات کو کتاب اللہ میں پاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ ماں کو باپ پر ترجیح دوں، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ماں کو پورے مال کا ایک تہائی دیا کرتے تھے۔

(۳۱۷۱۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَفْرِضُهَا كَمَا فَرَضَهَا زَيْدٌ.

(۳۱۷۱۱) زائدہ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم اس مسئلے کا وہی جواب دیا کرتے تھے جو حضرت زید رضی اللہ عنہ دیا کرتے تھے۔

(۳۱۷۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ :فِي زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَبِ.

(۳۱۷۱۲) حجاج ایک شیخ کے واسطے سے حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ شوہر اور والدین کے وارث ہونے کی صورت میں شوہر کے لئے آدھا مال ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی، اور باقی مال باپ کے لئے ہے۔

(۳۱۷۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ :فِي امْرَأَةٍ وَأَبَوَيْنِ وَزَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ ، قَالَ :قَالَ :لِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ.

(۳۱۷۱۳) ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ''بیوی اور والدین'' اور ''شوہر اور والدین'' کے مسئلے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ماں کے لئے ''باقی بچنے والے مال کا ایک تہائی ہے۔''

(۳۱۷۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ :أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى زَيْدٍ يَسْأَلُهُ عَنْ زَوْجٍ وَأَبَوَيْنِ ؟ فَقَالَ زَيْدٌ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :تَجِدُ لَهَا فِي كِتَابِ اللهِ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ؟ فَقَالَ زَيْدٌ :هَذَا رَأْيِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :هَذِهِ سِتَّةُ أَسْهُمٍ :لِلزَّوْجِ ثَلاَثَةٌ ، وَلِلأُمِّ سَهْمٌ ، وَلِلأَبِ سَهْمَانِ.

(۳۱۷۱۴) اعمش سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت زید کے پاس شوہر اور والدین کے مسئلے کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آدمی بھیجا، تو انہوں نے فرمایا: کہ شوہر کے لئے آدھا مال ہے اور ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی، حضرت بن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا کتاب اللہ میں آپ ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی پاتے ہیں؟ حضرت زید نے فرمایا کہ یہ میری رائے ہے اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ چھ حصے ہوتے ہیں، شوہر کے تین حصے، ماں کا ایک حصہ، اور باپ کے دو حصے۔

(٥) فِي رجلٍ مات وترك ابنته وأخته

اس آدمی کا بیان جس نے مرتے وقت ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی

(۳۱۷۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :قَضَى مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ :لِلأُخْتِ النِّصْفُ ، وَلِلابْنَةِ النِّصْفُ.

(۳۱۷۱۵) اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بیٹی اور حقیقی بہن کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ بہن کے لئے نصف مال ہوگا اور نصف مال بیٹی کے لئے۔

(۳۱۷۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ مُعَاذٍ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۱۷۱۶) ایک دوسری سند سے بھی حضرت اسود سے یہی ارشاد منقول ہے۔

(۳۱۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لاَ يُعْطِي الأُخْتَ مَعَ الابْنَةِ شَيْئًا حَتَّى حَدَّثْته أَنَّ مُعَاذًا قَضَى بِالْيَمَنِ فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ : لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلأُخْتِ النِّصْفُ ، فَقَالَ : أَنْتَ رَسُولِي إِلَى ابْنِ عُتْبَةَ فَمُرْهُ بِذَلِكَ.

(۳۱۷۱۷) اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیٹی کی موجودگی میں بہن کو کچھ نہ دیے جانے کے قائل تھے۔ یہاں تک کہ میں نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں بیٹی اور حقیقی بہن کے بارے میں یہ حکم ارشاد فرمایا کہ نصف مال بیٹی کے لئے ہوگا اور نصف بہن کے لئے، اس پر انہوں نے فرمایا کہ تم ابن عتبہ کی طرف میرے قاصد بن کر جاؤ اور اس کو اس بات کا حکم دو۔

(۳۱۷۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : حدَّثْت ابْنَ الزُّبَيْرِ بِقَوْلِ مُعَاذٍ ، فَقَالَ : أَنْتَ رَسُولِي إِلَى ابْنِ عُتْبَةَ فَمُرْهُ بِذَلِكَ.

(۳۱۷۱۸) اسود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا فرمان بتایا تو انہوں نے کہا کہ تم ابن عتبہ کی طرف میرے قاصد ہو اس کو اس کا حکم دو۔

(۳۱۷۱۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمِصْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ : أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ الْمَالَ بَيْنَ الابْنَةِ وَالأُخْتِ نِصْفَيْنِ.

(۳۱۷۱۹) ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹی اور بہن کے درمیان مال کو آدھا آدھا تقسیم فرمایا۔

(۳۱۷۲۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ : فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ ، قَالَ : النِّصْفُ ، وَالنِّصْفُ.

(۳۱۷۲۰) ابو حصین سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عتبہ نے بیٹی اور بہن کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ان کو آدھا آدھا ملے گا۔

(۳۱۷۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ هَمَّ أَنْ يَمْنَعَ الأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ الْمِيرَاثَ فَحَدَّثْته أَنَّ مُعَاذًا قَضَى بِهِ فِينَا : وَرَّثَ ابْنَةً وَأُخْتًا.

(۳۱۷۲۱) اسود فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کرلیا تھا کہ بیٹیوں کی موجودگی میں بہنوں کو میراث سے محروم رکھیں، جب میں نے ان کو یہ حدیث سنائی کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان اس بارے میں فیصلہ فرمایا ہے تو انہوں نے بہن اور بیٹی کو وارث قرار دیا۔

(۳۱۷۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَمُعَاذٌ يَقُولُونَ فِي ابْنَةٍ

وَأُخْتٍ :النِّصْفُ وَالنِّصْفُ ، وَهُوَ قَوْلُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ.

(۳۱۷۲۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت علی، ابن مسعود اور معاذ رضی اللہ عنہم بیٹی اور بہن کے حصوں کے بارے میں فرماتے تھے کہ آدھا آدھا ہے، اور یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی رائے ہے سوائے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے۔

(۳۱۷۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُصْلِحَ بَيْنَ الابْنَةِ وَالأُخْتِ فِي الْمِيرَاثِ ، وَقَدْ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَمَرَهُ أَنْ لاَ يُوَرِّثَ الأُخْتَ مَعَ الابْنَةِ شَيْئًا ، فَإِنِّي لأُصْلِحُ بَيْنَهُمَا عِنْدَهُ إِذَا جَاءَ الأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ ، فَقَالَ :إِنِّي شَهِدْتُ مُعَاذًا بِالْيَمَنِ قَسَمَ الْمَالَ بَيْنَ الابْنَةِ وَالأُخْتِ ، وَإِنِّي أَتَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَأَعْلَمْته ذَلِكَ ، فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَك فَأُعْلِمَكَ ذَلِكَ لِتَقْضِيَ بِهِ وَتَكْتُبَ بِهِ إِلَيْهِ ، فَقَالَ :يَا أَسْوَدُ ، إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ فَأْتِهِ فَأَعْلِمْهُ ذَلِكَ فَلْيَقْضِ بِهِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَهَذِهِ مِنْ سَهْمَيْنِ :لِلابْنَةِ سَهْمٌ وَلِلأُخْتِ سَهْمٌ.

(۳۱۷۲۳) مسیب بن رافع فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عتبہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا جبکہ انہوں نے مجھے حکم دیا تھا کہ بیٹی اور بہن کے درمیان صلح کروا دوں، اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا تھا کہ بہن کو بیٹی کی موجودگی میں وارث نہ بنائیں، میں ان دونوں کے درمیان صلح کروانے کو ہی تھا کہ اسود بن یزید تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن میں دیکھا کہ انہوں نے بیٹی اور بہن کے درمیان مال تقسیم فرمایا تھا، میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان کو یہ بات بتائی تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ آپ کے پاس آ کر آپ کو بھی بتا دوں تا کہ آپ اس کے مطابق فیصلہ فرما دیں اور یہ بات خط میں لکھ کر ان کی طرف بھیج دیں، اور انہوں نے کہا اے اسود! آپ ہمارے خیال میں سچے آدمی ہیں ان کے پاس جائیں اور ان کو یہ بات بتائیں تا کہ وہ اس کے مطابق فیصلہ کریں۔

ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ دو حصوں سے نکلے گا جن میں سے ایک حصہ بیٹی کا ہو گا اور ایک بہن کا۔

(۶) فِي ابنةٍ ، وأختٍ ، وابنةِ ابنٍ

یہ باب ہے بیٹی، بہن اور پوتی کے حصے کے بیان میں

(۳۱۷۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ ، وَابْنَةِ ابْنٍ ، وَأُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ؟ فَقَالاَ :لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ لِلأُخْتِ ، وَائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَلْهُ ، فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا ، قَالَ :فَأَتَى الرَّجُلُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالاَ ، فَقَالَ :لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ، وَلَكِنْ سَأَقْضِي بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَلابْنَةِ الابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةُ الثُّلُثَيْنِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأُخْتِ.

(۳۱۷۲۴) ھزیل بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوموسیٰ اور حضرت سلیمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور ان سے بیٹی، پوتی اور حقیقی بہن کے حصے کے بارے میں سوال کیا، ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ بیٹی کے لئے نصف مال ہے اور باقی بہن کے لئے ہے، اور آپ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جائیں وہ ہماری تائید کریں گے، راوی کہتے ہیں کہ وہ آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس مسئلے کے بارے میں پوچھا اور جو مسئلہ ان دو حضرات نے بیان فرمایا تھا بتایا، آپ نے فرمایا: اگر میں ان کی تائید کروں تو میں گمراہ ہوں گا اور اس بارے میں درست رائے رکھنے والا نہ ہوں گا، لیکن میں وہ فیصلہ کرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے، کہ بیٹی کے لئے نصف مال، پوتی کے لئے چھٹا حصہ دو تہائی حصے کو پورا کرنے کے لئے، اور باقی بہن کے لئے ہوگا۔

(۳۱۷۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنَةٍ ، وَابْنَةِ ابْنٍ ، وَأُخْتٍ :أَعْطَى الْبِنْتَ النِّصْفَ ، وَابْنَةَ الابْنِ السُّدُسَ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ ، وَالأُخْتَ مَا بَقِيَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَهَذِهِ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ :لِلابْنَةِ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلابْنَةِ الابْنِ سَهْمٌ ، وَلِلأُخْتِ سَهْمَانِ.

(۳۱۷۲۵) ھزیل روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی، پوتی اور بہن کے بارے میں ایک فیصلہ فرمایا، جس میں بیٹی کو نصف مال، پوتی کو چھٹا حصہ، دو تہائی حصے کو پورا کرنے کے لئے، اور باقی بہن کو عطا فرمایا۔

ابوبکر فرماتے ہیں یہ مسئلہ ۶ کے عدد سے حل ہوگا، بیٹی کے لئے تین حصے، پوتی کے لئے ایک حصہ اور بہن کے لئے دو حصے۔

(۷) رجلٌ مات وترك أختيهِ لأبيهِ وأمِّهِ، وإخوةً وأخواتٍ لأبٍ، أو ترك ابنته، وبناتِ ابنه، وابن ابنه

اس آدمی کا بیان جس نے مرتے وقت اپنی دو حقیقی بہنیں، اور علاتی بہن بھائی چھوڑے یا ایک بیٹی، بہت سی پوتیاں اور ایک پوتا چھوڑے

(۳۱۷۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ :أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ لِلأَخَوَاتِ وَالْبَنَاتِ الثُّلُثَيْنِ ، وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ لِلذُّكُورِ دُونَ الإِنَاثِ ، وَأَنَّ عَائِشَةَ شَرَّكَتْ بَيْنَهُمْ ، فَجَعَلَتْ مَا بَقِيَ بَعْدَ الثُّلُثَيْنِ ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾.

(۳۱۷۲۶) مسروق سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بہنوں اور بیٹیوں کو دو تہائی مال دینے کے قائل تھے اور باقی مال مردوں کو دینے کے قائل تھے نہ کہ عورتوں کو، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مردوں اور عورتوں کو وراثت میں شریک کرنے کی قائل تھیں اور دو تہائی مال کے علاوہ مال میں بھی ایک مرد کو دو عورتوں کے حصے کے برابر دینے کی قائل تھیں۔

(۳۱۷۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ :أَنَّهُ قَالَ فِيهَا :هَذَا مِنْ قَضَاءِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ :يَرِثُ الرِّجَالُ دُونَ النِّسَاءِ.

(۳۱۷۲۷) حکیم بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس رائے کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ یہ اہل جاہلیت کے فیصلوں میں سے ہے کہ مرد وارث ہوں اور عورتیں وارث نہ ہوں۔

(۳۱۷۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :كَانَ يَأْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللهِ فِي أَخَوَاتٍ لأُمٍّ وَأَبٍ ، وَإِخْوَةٍ وَأَخَوَاتٍ لأَبٍ ، يَجْعَلُ مَا بَقِيَ عَلَى الثُّلُثَيْنِ لِلذُّكُورِ دُونَ الإِنَاثِ ، فَخَرَجَ خَرْجَةً إِلَى الْمَدِينَةِ ، قَالَ :فَجَاءَ وَهُوَ يَرَى أَنْ يُشَرِّكَ بَيْنَهُمْ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ :مَا رَدَّكَ عَنْ قَوْلِ عَبْدِ اللهِ ؟ أَلَقِيت أَحَدًا هُوَ أَثْبَتُ فِي نَفْسِكَ مِنْهُ ؟ قَالَ :فَقَالَ :لاَ ، وَلَكِنْ لَقِيت زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدْته مِنَ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ.

(۳۱۷۲۸) ابراہیم سے روایت ہے کہ مسروق حقیقی بہنوں اور علاتی بھائیوں اور علاتی بہنوں کے بارے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے رکھتے تھے، کہ دو تہائی کے علاوہ بچنے والے مال کو مردوں میں تقسیم کرنے کے قائل تھے نہ کہ عورتوں کے درمیان، چنانچہ ایسا ہوا کہ وہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور جب واپس آئے تو ان کی رائے یہ ہو چکی تھی کہ مردوں اور عورتوں کے درمیان باقی مال بھی تقسیم ہونا چاہیے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے سے کس نے پھیرا؟ کیا تمہارے خیال میں ان سے بھی زیادہ باوثوق شخصیت کوئی ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نہیں! لیکن میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے ان کو پختہ علم والے حضرات میں سے پایا اس لئے میں نے ان کی اتباع کی۔

(۳۱۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :قَدِمَ فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ :مَا كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِثَبْتٍ ؟ فَقَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ :كَلاَّ ، وَلَكِنْ رَأَيْت زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَأَهْلَ الْمَدِينَةِ يُشَرِّكُونَ.

(۳۱۷۲۹) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق مدینہ منورہ سے آئے تو ان سے علقمہ نے فرمایا کہ کیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ باوثوق آدمی نہیں تھے؟ تو حضرت مسروق نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں! لیکن میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اہل مدینہ کو دیکھا ہے کہ وہ مردوں اور عورتوں کو مال میں شریک کرتے ہیں

(۳۱۷۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لأُخْتَيْهِ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ الثُّلُثَانِ ، وَلإِخْوَتِهِ لأَبِيهِ وَأَخَوَاتِهِ مَا بَقِيَ ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :لأُخْتَيْهِ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ الثُّلُثَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلذُّكُورِ مِنْ إِخْوَتِهِ دُونَ إِنَاثِهِمْ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَهَذِهِ فِي الْقَوْلَيْنِ جَمِيعًا مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ :لِلأَخَوَاتِ وَالْبَنَاتِ الثُّلُثَانِ ، وَيَبْقَى الثُّلُثُ فَهُوَ بَيْنَ الإِخْوَةِ وَالأَخَوَاتِ ، أَوْ بَيْنَ بَنَاتِ ابْنِهِ ، وَبَنِي ابْنِهِ ، لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ.

(۳۱۷۳۰) ابراہیم فرماتے ہیں کہ دو حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی حصہ ہے اور علاتی بھائیوں اور بہنوں کے لئے باقی مال ہے اس طرح کہ ایک مرد کے لئے دو عورتوں کے حصے کے برابر مال ہوگا، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی رائے ہے، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق مرنے والے کی دو حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی اور باقی میت کے بہن بھائیوں میں سے صرف مردوں کے لئے ہے نہ کہ عورتوں کے لئے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ دونوں آراء کے مطابق تین کے عدد سے حل ہوگا، بہنوں اور بیٹیوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور جو ایک تہائی باقی بچے گا وہ بھائیوں اور بہنوں کے درمیان تقسیم ہوگا یا میت کی پوتیوں اور بیٹے کے درمیان تقسیم ہوگا کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہوگا۔

(۸) فِي رجلٍ ترك ابنتيهِ، وابنة ابنِهِ، وابن ابنٍ أسفل مِنها

اس آدمی کا بیان جس نے اپنی دو بیٹیاں، ایک پوتی اور ایک پڑپوتا چھوڑا

(۳۱۷۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَيْهِ وَابْنَةَ ابْنٍ ، وَابْنَ ابْنٍ أَسْفَلَ مِنْهَا : فَلاِبْنَتَيْهِ الثُّلُثَانِ ، وَمَا فَضَلَ لاِبْنِ ابْنِهِ ، يُرَدُّ عَلَى مَنْ فَوْقَهُ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْبَنَاتِ ، فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ : ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾ وَلاَ يُرَدُّ عَلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْهُ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : لاِبْنَتَيْهِ الثُّلُثَانِ ، وَلاِبْنِ ابْنِهِ مَا بَقِيَ ، لاَ يَرُدُّ عَلَى أُخْتِهِ شَيْئًا ، وَلاَ عَلَى مَنْ فَوْقَهُ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْمَلَ الثُّلُثَيْنِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ مِنْ تِسْعَةٍ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ : فَيَصِيرُ لِلابْنَتَيْنِ الثُّلُثَانِ : وَتَبْقَى ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ : فَلاِبْنِ الابْنِ سَهْمَانِ ، وَلأُخْتِهِ سَهْمٌ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ : لِلْبِنْتَيْنِ الثُّلُثَانِ سَهْمَانِ ، وَلاِبْنِ الابْنِ مَا بَقِيَ وَهُوَ سَهْمٌ.

(۳۱۷۳۱) ابراہیم اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے اپنی دو بیٹیاں اور ایک پوتی اور ایک پڑپوتا چھوڑا کہ اس کی بیٹیوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور باقی پڑپوتے کے لئے ہے، اس طرح کہ اس سے اوپر اور اس کے ساتھ کی بہنوں کی طرف بھی مال لوٹایا جائے گا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی رائے میں تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصوں کے برابر حصہ دیا جائے گا، اور اس سے نیچے کے کسی شخص کی طرف مال نہیں لوٹایا جائے گا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق اس آدمی کی دو بیٹیوں کے لئے دو تہائی مال اور اس کے پوتے کے لئے باقی مال ہے، باقی مال اس کی بہن پر نہیں لوٹایا جائے گا اور نہ اس پوتے سے اوپر کی کسی عورت پر کچھ لوٹایا جائے گا اس وجہ سے کہ ان بہنوں نے دو تہائی پورا وصول کرلیا ہے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق نو کے عدد سے نکلے گا، دو تہائی مال بیٹی کے لئے ہوگا، اور تین حصے باقی بچے، ان میں سے دو حصے پوتے کے لئے اور ایک حصہ بہن کے لئے ہوگا، اور حضرت

عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق تین کے عدد سے نکلے گا، دو تہائی بیٹیوں کے لئے اور باقی مال جو ایک تہائی حصہ ہے پوتے کے لئے ہوگا۔

(۹) فِي ابنةٍ، وابنةِ ابنٍ، وبنِي ابنٍ، وبنِي أختٍ لأبٍ وأمٍّ، وأخٍ وأخواتٍ لأبٍ

بیٹی، پوتی، پوتوں، حقیقی بہن کے بیٹوں اور علاتی بھائیوں اور بہنوں کا بیان

(۳۱۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ فِي ابْنَةٍ، وَابْنَةِ ابْنٍ، وَبَنِي ابْنٍ، وَبَنِي أُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ، وَأُخْتٍ وَإِخْوَةٍ لأَبٍ: أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُعْطِي هَذِهِ النِّصْفَ، ثُمَّ يَنْظُرُ، فَإِنْ كَانَ إِذَا قَاسَمَتِ الذُّكُورَ أَصَابَهَا أَكْثَرُ مِنَ السُّدُسِ، لَمْ يُزِدْهَا عَلَى السُّدُسِ، وَإِنْ أَصَابَهَا أَقَلُّ مِنَ السُّدُسِ قَاسَمَ بِهَا، لَمْ يُلْزِمْهَا الضَّرَرُ، وَكَانَ غَيْرُهُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لِهَذِهِ النِّصْفُ، وَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ أَصْلُهَا مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۷۳۲) اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیٹی، پوتی، پوتوں، حقیقی بہن کے بیٹوں اور علاتی بہن بھائیوں کے بارے میں اس طرح تقسیم فرمایا کرتے تھے کہ بیٹی کو نصف مال دیتے، پھر دیکھتے، اگر اتنا مال بچتا کہ مردوں کو دیں تو اس کو چھٹے حصے سے زائد ملتا ہے تو اس کو چھٹے حصے سے زیادہ نہیں دیتے تھے اور اگر چھٹے حصے سے کم ملتا تو اس کو دے دیتے تھے اور اس پر نقصان لازم نہیں کرتے تھے، اور دوسرے اصحاب نبی ﷺ فرماتے تھے کہ اس عورت کے لئے نصف مال ہے اور باقی مال اس طرح تقسیم ہوگا کہ ایک آدمی کو دو عورتوں کے برابر حصہ دیا جائے گا۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ اس مسئلے کی اصل چھ کے عدد سے نکلے گی۔

(۱۰) فِي بنِي عمٍّ، أحدهم أخٌ لأمٍّ

ان چچازاد بھائیوں کا بیان جن مین سے ایک ماں شریک بھائی بھی ہو

(۳۱۷۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ يَقُولاَنِ فِي بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ أَخٌ لأُمٍّ: يُعْطِيَانِهِ السُّدُسَ، وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ بَنِي عَمِّهِ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُعْطِيهِ الْمَالَ كُلَّهُ.

(۳۱۷۳۳) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہما ان چچازاد بھائیوں کے بارے میں جن میں سے ایک ماں شریک بھائی ہو فرمایا کرتے تھے کہ اس کو چھٹا حصہ دیا جائے گا، اور باقی اس کے اور دوسرے چچازاد بھائیوں کے درمیان تقسیم ہوگا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس چچازاد کو پورا مال دلواتے تھے۔

(٣١٧٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُتِيَ فِي بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ أَخٌ لأُمٍّ ، وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَعْطَاهُ الْمَالَ كُلَّهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، إِنْ كَانَ لَفَقِيهًا ، لَوْ كُنْتُ أَنَا لأَعْطَيْتُهُ السُّدُسَ ، وَكَانَ شَرِيكَهُمْ.

(۳۱۷۳۴) حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ان چچازاد بھائیوں کا مسئلہ لایا گیا جن میں سے ایک ماں شریک بھائی تھا، جبکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس ماں شریک کو پورا مال دیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے، وہ بلاشبہ فقیہ تھے، اگر میں ہوتا تو اس کو چھٹا حصہ دیتا، اور پھر وہ مال میں دوسرے چچازاد بھائیوں کا شریک ہوتا۔

(٣١٧٣٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ يَقْضِي فِي بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ أَخٌ لأُمٍّ بِقَضَاءِ عَبْدِ اللهِ.

(۳۱۷۳۵) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ان چچازاد بھائیوں کے بارے میں جن میں سے ایک ماں شریک بھائی ہو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ فرمایا کرتے تھے۔

(٣١٧٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ بَنِي عَمِّهَا ، أَحَدُهُمْ أَخُوهَا لأُمِّهَا ، قَالَ : فَقَضَى فِيهَا عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَزَيْدٌ : أَنَّ لأَخِيهَا مِنْ أُمِّهَا السُّدُسَ ، وَهُوَ شَرِيكُهُمْ بَعْدُ فِي الْمَالِ ، وَقَضَى فِيهَا عَبْدُ اللهِ : أَنَّ الْمَالَ لَهُ دُونَ بَنِي عَمِّهِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهِيَ فِي قَوْلِ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَزَيْدٍ : مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَهِيَ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَشُرَيْحٍ : مِنْ سَهْمٍ وَاحِدٍ وَهُوَ جَمِيعُ الْمَالِ.

(۳۱۷۳۶) ابراہیم فرماتے ہیں کہ جس عورت نے مرتے وقت چچازاد بھائی چھوڑے جن میں سے ایک اس کا ماں شریک بھائی ہو، اس کے بارے میں حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کے ماں شریک بھائی کو چھٹا حصہ ملے گا، اور پھر وہ مال میں دوسروں کے ساتھ شریک ہوگا، اور اس کے بارے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ مال اسی کو ہی ملے گا نہ کہ اس میت کے دوسرے چچازاد بھائیوں کو۔

ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت عمر، حضرت علی، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق چھ حصّوں سے نکلے گا، اور حضرت عبداللہ اور شریح رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ایک حصّے سے نکلے گا، اور وہ پورا مال ہوگا۔

(١١) فِي بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُم زَوْج

یہ باب ہے ان چچازاد بھائیوں کے بارے میں جن میں سے ایک شوہر ہو

(٣١٧٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَوْسٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عِقَالٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ فِي ابْنَيْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا

زَوْجٌ، وَالآخَرُ أَخٌ لأُمٍّ ، فَقَالَ لِشُرَيْحٍ :قُلْ فِيهَا ، فَقَالَ شُرَيْحٌ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَخِ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :رَأْيٌ ؟ قَالَ : كَذَلِكَ رَأَيْت ، فَأَعْطَى عَلِيٌّ الزَّوْجَ النِّصْفَ ، وَالأَخ السُّدُسَ ، وَجَعَلَ مَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا.

(۳۱۷۳۷) حکیم بن عقال فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو چچازاد بھائیوں کے بارے میں مسئلہ لایا گیا جن میں سے ایک شوہر تھا اور دوسرا ماں شریک بھائی تھا، آپ نے حضرت شریح سے فرمایا کہ اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت شریح نے فرمایا کہ شوہر کے لئے نصف ہے اور باقی بھائی کے لئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا آپ کی یہی رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: میری رائے تو یہی ہے، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شوہر کو نصف مال دے دیا اور بھائی کو چھٹا حصہ دے دیا، اور باقی مال دونوں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔

(۳۱۷۳۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ ثَلاَثَةَ بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ زَوْجُهَا ، وَالآخَرُ أَخُوهَا لأُمِّهَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَلِلأَخِ مِنَ الأُمِّ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ بَيْنَهُمْ سَوَاءٌ ، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَخِ مِنَ الأُمِّ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةٍ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ثَلاثَة ، وَلِلأَخِ لِلأُمِّ السُّدُسُ ، وَيَبْقَى سَهْمَانِ ، فَهُمَا بَيْنَهُمَا ، وَفِي قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْ سَهْمَيْنِ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأَخِ لِلأُمِّ.

(۳۱۷۳۸) ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ عورت جس نے تین چچازاد بھائیوں کو چھوڑا جن میں سے ایک اس کا شوہر تھا اور دوسرا اس کا ماں شریک بھائی تھا، اس کے بارے میں حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نصف مال شوہر کے لئے اور چھٹا حصہ ماں شریک بھائی کے لئے ہوگا، اور باقی ان کے درمیان برابر کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نصف مال شوہر کے لئے ہے اور باقی مال ماں شریک بھائی کے لئے ہے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کی رائے مطابق چھ کے عدد سے نکلے گا جن میں سے تین حصے (یعنی آدھا مال) شوہر کے لئے، اور ماں شریک بھائی کے لئے چھٹا حصہ ہوگا، اور دو حصے باقی بچیں گے جو ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوں گے، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق یہ مسئلہ دو حصوں سے نکلے گا جن میں سے نصف شوہر کے لئے اور باقی ماں شریک بھائی کے لئے ہوگا۔

(۱۲) فِي أَخَوَيْنِ لأُمٍّ أَحَدُهُمَا ابْنُ عَمٍّ

دو ماں شریک بھائیوں کا بیان جن میں سے ایک چچازاد بھائی بھی ہو

(۳۱۷۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أَخَوَيْهَا لأُمِّهَا ، أَحَدُهُمَا ابْنُ عَمِّهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ:الثُّلُثُ بَيْنَهُمَا، وَمَا بَقِيَ فَلاِبْنِ عَمِّهَا، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ:الْمَالُ بَيْنَهُمَا.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْ سَهْمَيْنِ.

(۳۱۷۳۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ عورت جس نے اپنے دو ماں شریک بھائی چھوڑے ہوں جن میں سے ایک اس کا چچا زاد بھائی ہو اس کے بارے میں حضرت علی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک تہائی مال ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا اور باقی عورت کے چچازاد بھائی کے لئے ہوگا، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مال ان کے درمیان برابری کے ساتھ تقسیم ہوگا۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے اقوال کے مطابق تین حصوں سے نکلے گا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دو حصوں سے نکلے گا۔

(۱۳) فِي ابنةٍ، وابني عمٍّ أحدهما أخٌ لأمٍّ

ایک بیٹی اور دو چچا کے بیٹوں کا بیان جن میں سے ایک ماں شریک بھائی ہو

(۳۱۷۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنَةٍ وَابْنَيْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا أَخٌ لأُمٍّ ؟ فَقَالَ :لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلابْنِ الْعَمِّ الَّذِي لَيْسَ بِأَخٍ لأُمٍّ ، وَلاَ يَرِثُ أَخٌ لأُمٍّ مَعَ وَلَدٍ ، قَالَ :فَسَأَلْت عَطَاءً ، فَقَالَ :أَخْطَأَ سَعِيدٌ ، لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ.

قَالَ :أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِنْ سَهْمَيْنِ :لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلابْنِ الْعَمِّ الَّذِي لَيْسَ بِأَخٍ لأُمٍّ النِّصْفُ ، وَفِي قَوْلِ عَطَاءٍ مِنْ أَرْبَعَةٍ :سَهْمَانِ لِلابْنَةِ ، وَسَهْمَانِ بَيْنَهُمَا.

(۳۱۷۴۰) اسماعیل بن عبد الملک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے ایک بیٹی اور دو چچا کے بیٹوں کے بارے میں پوچھا جن میں سے ایک ماں شریک بھائی تھا، انہوں نے فرمایا: بیٹی کے لئے نصف مال ہے اور باقی اس چچازاد بھائی کے لئے ہے جو ماں شریک بھائی نہیں، اور ماں شریک بھائی اولاد کے ہوتے ہوئے وارث نہیں ہوتا، راوی فرماتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت عطاء سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت سعید سے غلطی ہوئی، بیٹی کے لئے نصف مال ہے اور باقی ان دونوں کے درمیان آدھا آدھا تقسیم ہوگا،

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے قول کے مطابق دو حصوں سے نکلے گا، بیٹی کے لئے نصف، اور اس چچازاد بھائی کے لئے جو ماں شریک بھائی نہیں ہے نصف مال ہوگا، اور حضرت عطاء رحمہ اللہ کے قول کے مطابق چار حصوں سے نکلے گا۔ دو حصے بیٹی کے لئے ہوں گے اور دو حصے ان کے درمیان تقسیم ہوں گے۔

(۱٤) فِي امرأةٍ تركت أعمامها، أحدهم أخوها لأمِّهَا

اس عورت کا بیان جس نے اپنے چچا چھوڑے جن میں سے ایک اس کا ماں شریک بھائی تھا

(۳۱۷٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أَعْمَامَهَا أَحَدُهُمْ أَخُوهَا

لِأُمِّهَا ، فَقَضَى فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ :أَنَّ لأَخِيهَا لأُمِّهَا السُّدُسَ ، ثُمَّ هُوَ شَرِيكُهُمْ بَعْدُ فِي الْمَالِ ، وَقَضَى فِيهَا ابْنُ مَسْعُودٍ :أَنَّ الْمَالَ كُلَّهُ لَهُ ، وَهَذَا نَسَبٌ يَكُونُ فِي الشِّرْكِ ، ثُمَّ يُسْلِمُ أَهْلُهُ بَعْدُ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :مِنْ سَهْمٍ وَاحِدٍ لأَنَّهُ الْمَالُ كُلُّهُ.

(۳۱۷۴۱) فضیل حضرت ابراہیم سے اس عورت کے بارے میں نقل کرتے ہیں جس نے اپنے چچاؤں کو چھوڑا جن میں سے ایک اس کا ماں شریک بھائی تھا، اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کے ماں شریک بھائی کے لئے چھٹا حصہ ہے، پھر وہ بعد میں ان چچاؤں کے ساتھ مال میں شریک ہو جائے گا، اور اس مسئلے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ تمام مال اسی کا ہے، اور یہ مسئلہ اس نسب کا ہے جو حالت شرک میں ہو پھر اس کے گھر والے بعد میں مسلمان ہو جائیں۔

امام ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے قول میں چھ سے نکلے گا اور حضرت عبداللہ کے قول میں ایک حصے سے نکلے گا کیونکہ وہ سارا مال اسی کا ہے۔

(١٥) فِي امرأةٍ تركت إخوتها لأُمِّهَا رِجالًا ونِساءً وهم بنو عمِّها فِي العصبةِ

اس عورت کے بارے میں جو اپنے ماں شریک بھائی اور بہنیں چھوڑ کر مرے، اور وہ عصبہ میں سے اس کے چچازاد بھائی بھی ہوں

(٣١٧٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ إخْوَتَهَا لأُمِّهَا رِجَالاً وَنِسَاءً ، وَهُمْ بَنُو عَمِّهَا فِي الْعَصَبَةِ ، قَالَ :يَقْتَسِمُونَ الثُّلُثَ بَيْنَهُمْ :الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فِيهِ سَوَاءٌ ، وَالثُّلُثَانِ الْبَاقِيَانِ لِذُكُورِهِمْ خَالِصًا دُونَ النِّسَاءِ فِي قَضَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلِّهِمْ.

وَهَذِهِ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۷۴۲) حضرت ابراہیم سے اس عورت کے بارے میں روایت ہے جو اپنے ماں شریک بھائی اور بہن چھوڑ کر مرے اور وہ عصبہ میں سے اس کے چچازاد بھائی بھی ہوں فرمایا کہ وہ ایک تہائی مال آپس میں تقسیم کر لیں گے جس میں مردوں اور عورتوں کا حصہ برابر ہوگا اور باقی دو تہائی ان میں سے صرف مردوں کے لئے ہوگا نہ کہ عورتوں کے لئے یہ تمام صحابہ کرام کا فیصلہ ہے۔

اور یہ مسئلہ تمام حضرات کی رائے کے مطابق تین حصوں سے نکلے گا۔

(١٦) فِي ابنتينِ وبنِي ابنٍ رِجالٍ ونِساءٍ

یہ باب ہے دو بیٹیوں اور پوتوں، پوتیوں کے بیان میں

(٣١٧٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَيْهِ وَبَنِي ابْنِهِ رِجَالاً وَنِسَاءً :

فَلاِبْنَتَيْهِ الثُّلُثَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلذُّكُورِ دُونَ الإِنَاثِ ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَزِيدُ الأَخَوَاتِ وَالْبَنَاتِ عَلَى الثُّلُثَيْنِ ، وَكَانَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ يُشَرِّكُونَ فِيمَا بَيْنَهُمْ ، فَمَا بَقِيَ ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ﴾.
قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا.

(۳۱۷۴۳) حضرت فضیل حضرت ابراہیم نخعی ؒ سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جو اپنی دو بیٹیاں اور پوتے، پوتیاں چھوڑ کر مرے کہ اس کی دونوں بیٹیوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور باقی مردوں کے لئے ہے نہ کہ عورتوں کے لئے اور حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بہنوں اور بیٹیوں کا حصہ دو تہائی سے زیادہ نہیں لگایا کرتے تھے اور حضرت علی ؓ اور حضرت زید ؓ آپس میں شریک بنایا کرتے تھے اور باقی مال اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ ایک مرد کے لئے دو عورتوں کے حصے کے برابر حصہ لگایا جائے گا۔

امام ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ تمام حضرات کے قول میں تین حصوں سے نکلے گا۔

(۱۷) فِي زوجٍ وأمٍّ وإخوةٍ وأخواتٍ لأبٍ وأمٍّ، وأخواتٍ وإخوةٍ لأمٍّ، مِن شرك بينهم

شوہر اور ماں اور بھائیوں اور حقیقی بہنوں اور ماں شریک بھائیوں اور بہنوں کے بیان میں، اوران حضرات کا بیان جنہوں نے ان کو شراکت دار قرار دیا

(۳۱۷۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ ، قَالَ :سَمِعْتُ وَهْبًا يُحَدِّثُ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :شَهِدْت عُمَرَ أَشْرَكَ الإِخْوَةَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ مَعَ الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ فِي الثُّلُثِ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : قَدْ قَضَيْتَ فِي هَذِهِ عَامَ الأَوَّلِ بِغَيْرِ هَذَا ، قَالَ :وَكَيْفَ قَضَيْتُ ؟ قَالَ : جَعَلْته لِلإِخْوَةِ لِلأُمِّ وَلَمْ تَجْعَلْ لِلإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ شَيْئًا ، فَقَالَ :ذَلِكَ عَلَى مَا قَضَيْنَا ، وَهَذَا عَلَى مَا نَقْضِي. (عبدالرزاق ۱۹۰۰۵)

(۳۱۷۴۴) حکم بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر ؓ کو دیکھا کہ انہوں نے حقیقی بھائیوں کو ماں شریک بھائیوں کے ساتھ ایک تہائی مال میں برابر شریک کیا، ان سے ایک آدمی نے کہا کہ آپ نے اس جیسے ایک مسئلے میں گذشتہ سال کچھ اور فیصلہ دیا تھا، آپ نے پوچھا کہ میں نے کیا فیصلہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ آپ نے مال ماں شریک بھائیوں کو دے دیا تھا اور حقیقی بھائیوں کو کچھ نہیں دیا تھا، آپ نے فرمایا کہ وہ فیصلہ بھی اسی طرح درست تھا جس طرح ہم نے کیا تھا، اور یہ فیصلہ بھی اسی طرح درست ہے جس طرح ہم کر رہے ہیں۔

(۳۱۷۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :أَنَّ عُمَرَ وَزَيْدًا وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانُوا يُشَرِّكُونَ فِي زَوْجٍ وَأُمٍّ وَإِخْوَةٍ لأُمٍّ وَأَبٍ وَأَخَوَاتٍ لأُمٍّ ، يُشَرِّكُونَ بَيْنَ الإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ مَعَ الإِخْوَةِ لِلأُمِّ فِي سَهْمِهِمْ ، وَكَانُوا يَقُولُونَ :لَمْ يَزِدْهُمَ الأَبُ إلاَّ قُرْبًا ، وَيَجْعَلُونَ ذُكُورَهُمْ وَإِنَاثَهُمْ فِيهِ سَوَاءً.

(۳۱۷۴۵) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر، زید اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم شوہر، ماں، حقیقی بھائیوں اور ماں شریک بہنوں کو مال میں

برابر شریک کیا کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ ان کو باپ نے صرف قرابت داری کا ہی فائدہ پہنچایا ہے، اور وہ مردوں اور عورتوں کو برابر حصہ دیا کرتے تھے۔

(۳۱۷۴۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأُمَّهَا وَإِخْوَتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا وَإِخْوَتَهَا لأُمِّهَا : فَلِزَوْجِهَا النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلأُمِّهَا السُّدُسُ سَهْمٌ ، وَلإِخْوَتِهَا لأُمِّهَا الثُّلُثُ سَهْمَانِ ، وَلَمْ يَجْعَلْ لإِخْوَتِهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْئًا فِي قَضَاءِ عَلِيٍّ ، وَشَرَّكَ بَيْنَهُمْ عُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ :بَيْنَ الإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ مَعَ بَنِي الأُمِّ فِي الثُّلُثِ الَّذِي وَرِثُوا ، غَيْرَ أَنَّهُمْ شَرَّكُوا ذُكُورَهُمْ وَإِنَاثَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ.

(۳۱۷۴۶) حضرت ابراہیم نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جس نے موت کے وقت اپنے شوہر، ماں، حقیقی بھائی اور ماں شریک بھائی چھوڑے کہ اس کے شوہر کے تین حصے یعنی کل مال کا نصف ہوگا اور اس کی ماں کے لئے ایک حصہ یعنی کل مال کا چھٹا حصہ ہوگا، اور اس کے ماں شریک بھائیوں کے لئے دو حصے یعنی ایک تہائی مال ہوگا، اور آپ نے اس عورت کے باپ اور ماں کو میراث کا کوئی حصہ نہیں دلایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر عمل کرتے ہوئے جبکہ حضرت عمر اور عبداللہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے حقیقی بھائیوں کو ماں شریک بھائیوں کا شریک بنایا اس ایک تہائی مال میں جس کے وہ وارث ہوئے، سوائے اس بات کے کہ ان حضرات نے ان میں سے مردوں اور عورتوں کو برابر حصہ دلایا۔

(۳۱۷۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ :أَنَّ عُثْمَانَ شَرَّكَ بَيْنَهُمْ.

(۳۱۷۴۷) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی ان ورثاء کو برابر کا شریک بنایا تھا۔

(۳۱۷۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ شُرَيْحٍ وَمَسْرُوقٍ :أَنَّهُمَا شَرَّكَا الإِخْوَةَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ مَعَ الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ.

(۳۱۷۴۸) ابن المنتشر فرماتے ہیں کہ حضرت شریح اور مسروق نے بھی حقیقی بھائیوں کو ماں شریک بھائیوں کا شریک بنایا۔

(۳۱۷۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، بِمِثْلِهِ ، قَالَ :مَا زَادَهُمَ الأَبُ إِلاَّ قُرْبًا.

(۳۱۷۴۹) عمرو بن شعیب سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بھی اس مسئلے میں ایسا ہی فیصلہ کیا، اور فرمایا کہ باپ نے صرف ان میں قرابت کا ہی اضافہ کیا ہے۔

(۳۱۷۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ : لأُمِّهَا السُّدُسُ ، وَلِزَوْجِهَا الشَّطْرُ ، وَالثُّلُثُ بَيْنَ الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ وَالإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ.

(۳۱۷۵۰) ابن طاؤس روایت کرتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے فرمایا کہ اس میت کی ماں کو چھٹا حصہ اور اس کے شوہر کو نصف مال

دیا جائے گا۔اور ایک تہائی ماں شریک بھائیوں اور حقیقی بھائیوں کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔

(۳۱۷۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، قَالَ : مَاتَتِ ابْنَةٌ لِلْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ وَتَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأُمَّهَا وَإِخْوَتَهَا لأُمِّهَا وَإِخْوَتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا ، فَارْتَفَعُوا إلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَأَعْطَى الزَّوْجَ النِّصْفَ ، وَالأُمَّ السُّدُسَ ، وَأَشْرَكَ بَيْنَ الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ وَالإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ ، وَقَالَ لِلزَّوْجِ : أَمْسِكْ عَنْ أَتْرَابِكَ ، أَيَلْحَقُ بِهِمْ سَهْمٌ آخَرُ ، حَتَّى يُنْظَر حُبْلَى هِيَ أَمْ لاَ ؟.

(۳۱۷۵۱) عبد اللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن حسن کی ایک بیٹی فوت ہوگئی اور اس نے شوہر، ماں، ماں شریک بھائی اور حقیقی بھائی چھوڑے، انہوں نے معاملہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ تک پہنچایا تو انہوں نے شوہر کو نصف مال اور ماں کو چھٹا حصہ دیا، اور ماں شریک بھائیوں اور حقیقی بھائیوں کو برابر کا شریک بنایا، اور شوہر سے فرمایا کہ اپنے ہم عمروں سے رکے رہو کہ آیا ان کو ایک اور حصہ ملتا ہے؟ یہاں تک کہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں؟

(۳۱۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ وَعُمَرُ يُشَرِّكَانِ ، قَالَ : وَكَانَ عَلِيٌّ لاَ يُشَرِّكُ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَهَذِهِ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ : لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ السُّدُسُ ، وَلِلإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ الثُّلُثُ وَهُوَ سَهْمَانِ.

(۳۱۷۵۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ اور عمر رضی اللہ عنہما ان کو برابر کا شریک رکھا کرتے تھے، فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو برابر شریک نہیں بناتے تھے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ چھ حصوں سے نکلے گا شوہر کے لیے تین حصے یعنی آدھا مال اور ماں کے لئے چھٹا حصہ اور ماں شریک بھائیوں کے لئے ایک تہائی مال جو کہ دو حصے ہیں۔

(۱۸) مَنْ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ بين الإِخوةِ والأخواتِ لأمٍّ و أبٍ مع الإِخوةِ لِلأمِّ فِي ثلثِهِم ، ويقول هُوَ لَهُم

ان حضرات کا بیان جو حقیقی بھائیوں اور بہنوں کو شریک نہیں بناتے ماں شریک بھائیوں کے ساتھ ان کے ایک تہائی مال میں، اور فرماتے ہیں کہ وہ مال انہی کے لئے ہے

(۳۱۷۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ.

(۳۱۷۵۳) عبد اللہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو برابر شریک نہیں رکھا کرتے تھے۔

(۳۱۷۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ.

(۳۱۷۵۴) حضرت حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی بات نقل کرتے ہیں۔

(۳۱۷۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ لاَ يُشَرِّكُ.

(۳۱۷۵۵) حضرت ابراہیم نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی روایت کی ہے۔

(۳۱۷۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ ، وَيَقُولُ : تَنَاهَت السِّهَامُ.

(۳۱۷۵٦) حضرت ھزیل سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان بھائیوں کو شریک نہیں رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ حصے ختم ہو گئے۔

(۳۱۷۵۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ عَلِيٍّ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ بَيْنَهُمْ.

(۳۱۷۵۷) حضرت ابومجلز حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ بھی ان بھائیوں کو شریک نہیں بنایا کرتے تھے۔

(۳۱۷۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ.

(۳۱۷۵۸) حضرت شعبی بھی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہی مضمون نقل کرتے ہیں۔

(۳۱۷۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُد ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ :أَنَّ عَلِيًّا وَأَبَا مُوسَى وَأُبَيًّا كَانُوا لاَ يُشَرِّكُونَ ، قَالَ وَكِيعٌ : وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلاَّ اخْتَلَفُوا عَنْهُ فِي الشَّرِكَةِ ، إلاَّ عَلِيٌّ فَإِنَّهُ كَانَ لاَ يُشَرِّكُ.

(۳۱۷۵۹) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت ابوموسیٰ اور حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی ان بھائیوں کو شریک نہیں بنایا کرتے تھے۔ حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے ان سے اختلاف کیا ہے شریک کرنے کے بارے میں سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہ وہ شریک نہیں بناتے تھے۔

(۱۹) فِي الخالةِ والعمّةِ، مَنْ كَانَ يورِّثهما

خالہ اور پھوپھی کا بیان، اور ان حضرات کا بیان جو ان کو وارث قرار دیتے ہیں

(۳۱۷٦۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عُمَرَ :أَنَّهُ قَسَمَ الْمَالَ بَيْنَ عَمَّةٍ وَخَالَةٍ.

(۳۱۷٦۰) حضرت زر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مال پھوپھی اور خالہ کے درمیان تقسیم فرمایا۔

(۳۱۷٦۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ زِيَادٍ ، قَالَ :إنِّي لأَعْلَمُ مَا صَنَعَ عُمَرُ ، جَعَلَ الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ ، وَالْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ.

(۳۱۷٦۱) زیاد فرماتے ہیں کہ بے شک میں جانتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں کیا عمل فرمایا، انہوں نے پھوپھی کو

باپ کے قائم مقام قرار دیا اور خالہ کو ماں کے برابر قرار دیا۔

(۳۱۷۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ.

(۳۱۷۶۲) حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھوپھی کے لئے دوتہائی مال ہے اور خالہ کے لئے ایک تہائی مال ہے۔

(۳۱۷۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ بِقَوْلِ عُمَرَ :لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ.

(۳۱۷۶۳) حضرت سلیمان عبسی ایک آدمی کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ پھوپھی اور خالہ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے موافق ارشاد فرماتے تھے کہ پھوپھی کے لیے دوتہائی مال اور خالہ کے لئے ایک تہائی مال ہے۔

(۳۱۷۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُنَزِّلُ الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ ، وَالْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ.

(۳۱۷۶۴) شعبی حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ وہ پھوپھی کو باپ کے قائم مقام ٹھہراتے تھے اور خالہ کو ماں کے قائم مقام۔

(۳۱۷٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ يُوَرِّثَانِ الْخَالَةَ وَالْعَمَّةَ إذَا لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُمَا.

قَالَ إبْرَاهِيمُ :كَانُوا يَجْعَلُونَ الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ ، وَالْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ.

(۳۱۷۶۵) اعمش حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ خالہ اور پھوپھی کو وارث ٹھہراتے تھے جب ان کے علاوہ کوئی اور وارث نہ ہو، حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ حضرات پھوپھی کو باپ کے قائم مقام اور خالہ کو ماں کے قائم مقام رکھتے تھے۔

(۳۱۷٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ بَشِيرٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْخَالَةِ وَالْعَمَّةِ :لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ.

(۳۱۷۶۶) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ خالہ اور پھوپھی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ پھوپھی کے لئے دوتہائی مال اور خالہ کے لئے ایک تہائی مال ہے۔

(۳۱۷٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ وَمُغِيرَةَ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ:كَانُوا يُوَرِّثُونَ بِقَدْرِ أَرْحَامِهِمْ.

(۳۱۷۶۷) حضرت منصور اور مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ صحابہ کرام ان کی رشتہ داریوں کے مطابق ان کو وارث ٹھہرایا کرتے تھے۔

(۳۱۷٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّ عُمَرَ وَرَّثَ الْخَالَةَ وَالْعَمَّةَ ، فَوَرَّثَ الْعَمَّةَ

الثُّلُثَيْنِ ، وَالْخَالَةَ الثُّلُثَ.

(۳۱۷۶۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالہ اور پھوپھی کو وارث بنایا اور پھوپھی کو دو تہائی مال دلایا اور خالہ کو ایک تہائی مال۔

(۳۱۷۶۹) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ.

(۳۱۷۶۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھوپھی کے لئے دو تہائی مال اور خالہ کے لئے ایک تہائی مال ہے۔

(۳۱۷۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ :دُعِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إلَى جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ ، فَقَالَ :مَا تَرَكَ ؟ قَالُوا :تَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَجُلٌ مَاتَ وَتَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ، ثُمَّ سَارَ ، ثُمَّ قَالَ :رَجُلٌ مَاتَ وَتَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ، ثُمَّ قَالَ :لَمْ أَجِدْ لَهُمَا شَيْئًا. (ابوداؤد ۱۶۱ ۳۔ سعید بن منصور ۱۶۳)

(۳۱۷۷۰) حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری کے جنازے میں بلایا گیا پس آپ رحمہ اللہ ایک گدھے پر سوار ہو کر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے کون کون سے رشتہ دار چھوڑے لوگوں نے کہا کہ اس نے ایک پھوپھی اور ایک خالہ چھوڑی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہے جو مرا اور مرتے ہوئے ایک پھوپھی اور ایک خالہ چھوڑ گیا پھر تھوڑا چلے اور پھر فرمایا کہ یہ آدمی ہے جس نے مرتے ہوئے پھوپھی اور خالہ کو چھوڑا ہے پھر فرمایا کہ میں ان کے لئے کوئی حصہ نہیں پاتا۔

(۳۱۷۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُورِثُ، وَلاَ تَرِثُ.

(۳۱۷۷۱) محمد بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھوپھی کا عجیب حال ہے کہ دوسرے رشتہ دار تو اس کے وارث بنتے ہیں مگر وہ کسی کی وارث نہیں بنتی۔

(۳۱۷۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ ، قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ وَهُوَ رَاكِبٌ ، فَسَكَتَ ، ثُمَّ سَارَ هُنَيْهَةً ، ثُمَّ قَالَ :حَدَّثَنِي جِبْرِيلُ أَنَّهُ لاَ مِيرَاثَ لَهُمَا.

(۳۱۷۷۲) شریک بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھوپھی اور خالہ کی میراث کے بارے میں سوال کیا گیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے پھر تھوڑا چلے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا ہے کہ ان کا وراثت میں کوئی حق نہیں۔

(۳۱۷۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْمِيرَاثَ لِلْمَوَالِي دُونَ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ.

(۳۱۷۷۳) اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آقاؤں کے لئے میراث کے تو قائل تھے لیکن پھوپھی اور خالہ کے لیے میراث کے قائل نہیں تھے۔

(۲۰) رجلٌ مات ولم يترك إلاّ خالًا

اس آدمی کا بیان جس نے مرتے وقت صرف ایک ماموں چھوڑا

(۳۱۷۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاش بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الزُّرَقِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ: أَنَّ رَجُلاً رَمَى رَجُلاً بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إلاَّ خَالٌ، فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ إلَى عُمَرَ، فَكَتَبَ إلَيْهِ عُمَرُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لاَ مَوْلَى لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لاَ وَارِثَ لَهُ. (ترمذی ۲۱۰۳۔ ابن ماجہ ۲۷۳۷)

(۳۱۷۷۴) حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک آدمی کو تیر مارا جس سے وہ آدمی مر گیا جبکہ اس کا ایک ماموں کے علاوہ کوئی وارث نہیں تھا تو اس کے بارے میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول اس آدمی کے ولی ہیں جس کا کوئی ولی نہ ہو اور ماموں اس آدمی کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

(۳۱۷۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، قَالَ: وَرَّثَ عُمَرُ الْخَالَ الْمَالَ كُلَّهُ، قَالَ: كَانَ خَالاً وَمَوْلًى.

(۳۱۷۷۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ماموں کو تمام مال کا وارث قرار دیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ ماموں ماموں بھی تھا اور ولی بھی تھا۔

(۳۱۷۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ عُمَرَ وَرَّثَ خَالاً وَمَوْلًى مِنْ مَوْلاَهُ.

(۳۱۷۷۶) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ماموں کو اس آدمی کا ماموں اور مولا قرار دیا جس کا وہ ولی ہو۔

(۳۱۷۷۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لاَ وَارِثَ لَهُ. (ابوداؤد ۲۸۹۱۔ ابن حبان ۶۰۳۵)

(۳۱۷۷۷) حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ماموں اس آدمی کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

(۳۱) رجلٌ مات وترك خاله وابنة أخيه، أو ابنة أختِه

اس آدمی کا بیان جو مرتے ہوئے اپنا ماموں اور ایک بھتیجی یا بھانجی چھوڑ جائے

(۳۱۷۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سُئِلَ مَسْرُوقٌ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إِلاَّ خَالُهُ وَابْنَةُ أَخِيه ؟ قَالَ : لِلْخَالِ نَصِيبُ أُخْتِهِ ، وَلاِبْنَةِ الأَخِ نَصِيبُ أَبِيهَا.

(۳۱۷۷۸) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جو اس حال میں مرا کہ اس کا سوائے ماموں اور بھتیجی کے کوئی وارث نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا ماموں کے لیے اس کی بہن جتنا مال اور بھتیجی کے لیے اس کے باپ جتنا۔

(۳۱۷۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، قَالَ : هَلَكَ ابْنُ دَحْدَاحَةَ وَكَانَ ذَا رَأْيٍ فِيهِمْ ، فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ ، فَقَالَ : هَلْ كَانَ لَهُ فِيكُمْ نَسَبٌ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ ابْنَ أُخْتِهِ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ. (عبدالرزاق ۱۹۱۲۰)

(۳۱۷۷۹) حضرت واسع بن حبان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن دحداحہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے جو کہ صحابہ کرام میں صاحب رائے آدمی تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا کہ کیا ان کی تمہارے ساتھ کوئی قرابت داری تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی میراث ان کے بھانجے ابولبابہ بن عبدالمنذ رضی اللہ عنہ کو دے دی۔

(۳۱۷۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لأَوْلَى رَجُلٍ. (بخاری ۶۷۳۲۔ مسلم ۱۲۳۳)

(۳۱۷۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وراثتیں ان کے حق داروں کو پہنچا دو اور جو مال بچ جائے، وہ قریب ترین رشتہ دار کے لیے ہے۔

(۳۱۷۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ : كَانَ ثَابِتُ ابْنُ الدَّحْدَاحَ رَجُلاً أَتِيًا - يَعْنِي : طَارِئًا - وَكَانَ فِي بَنِي أُنَيفٍ ، أَوْ فِي بَنِي الْعَجْلاَنِ ، فَمَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلاَّ ابْنَ أُخْتِهِ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ. (عبدالرزاق ۱۹۱۲۰)

(۳۱۷۸۱) حضرت واسع ابن حبان فرماتے ہیں کہ ثابت ابن دحداح رضی اللہ عنہ ایک اجنبی آدمی تھے وہ بنو اُنیف یا بنو عجلان کے علاقے

میں رہتے تھے چنانچہ وہ فوت ہو گئے اور اپنے بھانجے کے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑا اور ان کا نام لبابہ بن عبد المنذر تھا پس نبی کریم ﷺ نے ان کی میراث انہی کو دے دی۔

(۲۲) فِی ابنۃٍ ومولاہ

بیٹی اور آزاد کردہ غلام کی میراث کے بیان میں

(۳۱۷۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیسَ ، عَنِ الشَّیْبَانِیِّ ، عَنْ عُبَیْدِ بْنِ أَبِی الْجَعْدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : تَدْرِی مَا ابْنَۃُ حَمْزَۃَ مِنِّی ہِیَ أُخْتِی لأُمِّی ، أَعْتَقَتْ رَجُلاً فَمَاتَ فَقُسِمَ مِیرَاثُہُ بَیْنَ ابْنَتِہِ وَبَیْنَہَا ، قَالَ : عَلَی عَہْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. (سعید بن منصور ۱۷۳)

(۳۱۷۸۲) حضرت عبید بن ابی الجعد سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا مجھ سے کیا رشتہ ہے؟ وہ میری ماں شریک بہن ہے، انہوں نے ایک آدمی آزاد کیا چنانچہ وہ مر گیا اس کی وراثت انکے اور اس کی بیٹی کے درمیان تقسیم ہوگئی۔ اور یہ کام رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہوا۔

(۳۱۷۸۳) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَۃَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَیْلَی ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ ابْنَۃِ حَمْزَۃَ - قَالَ مُحَمَّدٌ : وَہِیَ أُخْتُ ابْنِ شَدَّادٍ لأُمِّہِ - قَالَتْ : مَاتَ مَوْلًی لِی وَتَرَکَ ابْنَتَہُ ، فَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالَہُ بَیْنِی وَبَیْنَ ابْنَتِہِ ، فَجَعَلَ لِی النِّصْفَ وَلَہَا النِّصْفَ.

(۳۱۷۸۳) حضرت عبد اللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ حضرت حمزہ کی بیٹی (جو حضرت عبد اللہ بن شداد کی ماں شریک بہن تھیں) نے فرمایا کہ میرا آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اور اپنی ایک بیٹی چھوڑ گیا رسول اللہ ﷺ نے اس کا مال میرے اور اس کی بیٹی کے درمیان تقسیم فرمایا آدھا مال مجھے اور آدھا اسے عطا فرمایا۔

(۳۱۷۸٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، عَنِ الْحَکَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ : أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَعْطَی ابْنَۃَ حَمْزَۃَ النِّصْفَ وَابْنَتَہُ النِّصْفَ.

(۳۱۷۸۴) حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو آدھا مال اور ان کے غلام کی بیٹی کو آدھا مال عطا فرمایا۔

(۳۱۷۸۵) حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ بْنِ رُفَیْعٍ ، عَنْ أَبِی بُرْدَۃَ : أَنَّ رَجُلاً مَاتَ وَتَرَکَ ابْنَتَہُ وَمَوَالِیَہُ الَّذِینَ أَعْتَقُوہُ فَأَعْطَی النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنَتَہُ النِّصْفَ وَمَوَالِیَہُ النِّصْفَ. (ابو داؤد ۳۶۳۔ بیہقی ۲۴۱)

(۳۱۷۸۵) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی فوت ہوا اور اس نے ایک بیٹی اور کچھ آقا چھوڑے جنہوں نے اس

کو آزاد کر دیا تھا تو نبی کریم ﷺ نے اس کی بیٹی کو اور اس کے آقاؤں کو آدھا آدھا مال عطا فرمایا۔

(۳۱۷۸۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شَمُوسِ الْكِنْدِيَّةِ ، قَالَتْ :قَاضَيْت إلَى عَلِيٍّ فِي أَبِي :مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ غَيْرِي وَمَوْلاَهُ ، فَأَعْطَانِي النِّصْفَ وَمَوْلاَهُ النِّصْفَ.

(۳۱۷۸۶) حضرت شموس کندیہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ کے بارے میں حضرت علی ؓ سے فیصلہ لیا۔ جبکہ میرے والد صاحب فوت ہوئے تھے اور سوائے میرے اور اپنے آقا کے کسی کو نہیں چھوڑا تو انہوں نے آدھا مال مجھے عطا فرمایا اور آدھا مال ان کے آقا کو۔

(۳۱۷۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ شَمُوسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، بِمِثْلِهِ.

(۳۱۷۸۷) ایک دوسری سند سے بھی حضرت علی ؓ سے یہی واقعہ منقول ہے۔

(۳۱۷۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ ، عَنْ عَلِيٍّ :أَنَّهُ قَضَى فِي ابْنَةٍ وَمَوْلًى ، أَعْطَى الْبِنْتَ النِّصْفَ ، وَالْمَوْلَى النِّصْفَ.

(۳۱۷۸۸) ابوالکنود روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ایک بیٹی اور ایک آقا کے وارث ہونے کی صورت میں یہ فیصلہ فرمایا کہ آدھا مال بیٹی کو اور آدھا مال آقا کو دے دیا جائے۔

(۳۱۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّ مَوْلًى لاِبْنَةِ حَمْزَةَ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَابْنَةَ حَمْزَةَ ، فَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةَ حَمْزَةَ النِّصْفَ ، وَابْنَتَهُ النِّصْفَ.

(۳۱۷۸۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت حمزہ ؓ کی بیٹی کا آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اور اس نے اپنی بیٹی اور حضرت حمزہ ؓ کی بیٹی کو اپنے پیچھے چھوڑا رسول اللہ ﷺ نے آدھا مال حضرت حمزہ کی بیٹی کو اور آدھا مال میت کی بیٹی کو دے دیا۔

(۳۱۷۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ :خَاصَمْت إلَى شُرَيْحٍ فِي مَوْلًى لَنَا مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَيْهِ وَمَوَالِيَهُ ،فَأَعْطَى شُرَيْحٌ ابْنَتَيْهِ الثُّلُثَيْنِ ، وَأَعْطَى مَوْلاَهُ الثُّلُثَ.

(۳۱۷۹۰) ابوحصین سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح ؒ سے اس مسئلے میں فیصلہ طلب کیا کہ ہمارا ایک آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اور اپنی دو بیٹیاں اور چند آقاؤں کو چھوڑ گیا، حضرت شریح نے اس کی دو بیٹیوں کو دو تہائی مال عطا فرمایا اور اس کے مولا کو ایک تہائی مال عطا فرمایا۔

(۳۱۷۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :ذُكِرَ عِنْدَهُ حَدِيثُ ابْنَةِ حَمْزَةَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا النِّصْفَ ، فَقَالَ :إنَّمَا أَطْعَمَهَا إيَّاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُعْمَةً.

(۳۱۷۹۱) اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے سامنے حضرت حمزہ ؓ کی بیٹی کی حدیث ذکر کی گئی کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو نصف مال عطا فرمایا آپ نے فرمایا کہ ان کو نبی کریم ﷺ نے بطور عطیے کے مال عطا فرمایا ہے۔

(۳۱۷۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ :أَنَّ مَوْلًى لاِبْنَةِ حَمْزَةَ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَابْنَةَ حَمْزَةَ ، فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ النِّصْفَ ، وَابْنَةَ حَمْزَةَ النِّصْفَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَهَذِهِ مِنْ سَهْمَيْنِ :لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْمَوْلَى النِّصْفُ. (طحاوی ۴۰۱۔ بیہقی ۲۴۱)

(۳۱۷۹۲) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا آزاد کردہ غلام فوت ہوگیا اور اپنی بیٹی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی چھوڑ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدھا مال اس کی بیٹی کو اور آدھا مال حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو عطا فرمایا۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ دو حصوں سے نکلے گا آدھا مال بیٹی کے لئے اور آدھا مال آقا کے لئے۔

(۲۳) فِي المملوكِ وأهلِ الكِتابِ مَنْ قَالَ لاَ يحجبون ولا يرثون

غلاموں اور اہل کتاب کا بیان اور ان حضرات کا بیان کہ جن کے نزدیک یہ لوگ نہ کسی کو وراثت سے روکتے ہیں نہ کسی کے وارث ہوتے ہیں

(۳۱۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ. وَعَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ فِي الْمَمْلُوكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ :لاَ يَحْجُبُونَ ، وَلاَ يَرِثُونَ.

(۳۱۷۹۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غلاموں اور اہل کتاب کے بارے میں فیصلہ کرتے تھے کہ نہ وہ کسی کو وراثت سے روکتے ہیں اور نہ کسی مسلمان کے وارث ہوتے ہیں۔

(۳۱۷۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ :لاَ يَحْجُبُونَ وَلاَ يَرِثُونَ.

(۳۱۷۹۴) حضرت ابراہیم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہی بات نقل فرماتے ہیں۔

(۳۱۷۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ ، قَالَ عُمَرُ :لاَ يَحْجُبُ مَنْ لاَ يَرِثُ.

(۳۱۷۹۵) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی خود وارث نہیں بن سکتا وہ کسی کو وراثت سے روک بھی نہیں سکتا۔

(۳۱۷۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :الْمَمْلُوكُونَ لاَ يَرِثُونَ ، وَلاَ يَحْجُبُونَ.

(۳۱۷۹۶) ابو صادق سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ غلام کسی کے وارث ہوتے ہیں نہ ہی کسی کو وراثت سے روکتے ہیں۔

(۳۱۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ :أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عَلِيًّا عَنِ امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ أُخْتَهَا وَأُمَّهَا مَمْلُوكَةٌ ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ :هَلْ يُحِيطُ السُّدُسُ بِرَقَبَتِهَا ؟ فَقَالَ :لاَ ، فَقَالَ :دَعْنَا مِنْهَا سَائِرَ الْيَوْمِ.

(۳۱۷۹۷) ابو صادق سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جس کی بہن فوت ہوگئی اس حال میں کہ اس کی ماں غلام ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا اس کے مال کا چھٹا حصہ اس کی ماں کو آزاد کرانے کے لئے کافی ہوسکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے آج کا دن اس میں غور کرنے کی مہلت دو۔

(۳۱۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ أَعْطَى مِيرَاثَ رَجُلٍ - أَخُوهُ مَمْلُوكٌ - بَنِي أَخِيهِ الأَحْرَارَ.

(۳۱۷۹۸) حضرت ابو عمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ حضرت شریح نے ایک آدمی کی میراث (جس کا بھائی غلام تھا) اس کے آزاد بھتیجوں کو بھی دلا دی تھی۔

(۳۱۷۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : يَرِثُهُ بَنُو أَخِيهِ الأَحْرَارُ.

(۳۱۷۹۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عامر نے فرمایا کہ ایسے آدمی کے وارث اس کے آزاد بھتیجے ہوں گے۔

(۳۱۸۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ : فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ أُمَّهُ مَمْلُوكَةً ، وَجَدَّتَهُ حُرَّةً ، قَالَ : الْمَالُ لِلْجَدَّةِ.

(۳۱۸۰۰) ھشام روایت کرتے ہیں ان کے والد نے اس آدمی کے بارے میں کہ جس نے مرتے ہوئے اپنی ماں کو غلامی کی حالت میں اور اپنی دادی کو آزادی کی حالت میں چھوڑا تھا کہ اس آدمی کا مال دادی کے لئے ہوگا۔

(۳۱۸۰۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ : فِي الْمَمْلُوكِينَ وَالْمُشْرِكِينَ ، قَالاَ : لاَ يَحْجُبُونَ ، وَلاَ يَرِثُونَ.

(۳۱۸۰۱) حضرت ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے غلاموں اور مشرکین کے بارے میں فرمایا کہ نہ وہ کسی کو وراثت سے روکتے ہیں اور نہ خود کسی کے وارث ہوتے ہیں۔

(٢٤) مَنْ كَانَ يحجب بهم ولا يورثهم

ان حضرات کا بیان جو ان لوگوں کو وراثت سے مانع تو قرار دیتے ہیں لیکن ان کو کسی کا وارث نہیں بناتے

(۳۱۸۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ. وَعَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ : أَنَّهُ كَانَ يَحْجُبُ بِالْمَمْلُوكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ ، وَلاَ يُوَرِّثُهُمْ.

(۳۱۸۰۲) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ غلاموں کو اور اہل کتاب کو وراثت سے روکنے والا تو قرار دیتے تھے لیکن ان کو وارث نہیں بناتے تھے۔

(۳۱۸۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ أَبَاهُ ، أَوْ أَخَاهُ ، أَوِ ابْنَهُ مَمْلُوكًا وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا فَإِنَّهُ يُشْتَرَى فَيُعْتَقُ ، ثُمَّ يُوَرَّثُ.

(۳۱۸۰۳) حضرت اعمش سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا کہ جب آدمی مرجائے اور اپنا باپ یا بھائی یا بیٹا غلامی کی حالت میں چھوڑے اور کوئی وارث نہ چھوڑے تو اس کو خرید لیا جائے پھر اس کو آزاد کردیا جائے اور پھر وارث بنادیا جائے۔

(۳۱۸۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ : فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ أَبَاهُ مَمْلُوكًا ، قَالَ : يُشْتَرَى مِنْ مَالِهِ فَيُعْتَقُ ، ثُمَّ يُوَرَّثُ ، قَالَ : وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُهُ.

(۳۱۸۰۴) حضرت محمد سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے مرتے ہوئے اپنے باپ کو غلامی کی حالت میں چھوڑا تھا کہ اس کو اس کے مال سے خرید لیا جائے پھر آزاد کردیا جائے اور پھر وارث بنادیا جائے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی اسی بات کے قائل تھے۔

(۳۱۸۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، بِمِثْلِهِ.

(۳۱۸۰۵) حضرت ابراہیم نے ایک دوسری سند سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہی بات نقل فرمائی ہے۔

(۲۵) مَنْ كَانَ يُوَرِّثُ ذَوِي الأَرْحَامِ دُونَ الْمَوَالِي

ان حضرات کا بیان جو ذوی الأرحام کو وارث قرار دیتے ہیں، اور موالی کو وارث قرار نہیں دیتے

(۳۱۸۰۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ يُعْطِيَانِ الْمِيرَاثَ ذَوِي الأَرْحَامِ ، قَالَ فُضَيْلٌ : فَقُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : فَعَلِيٌّ ؟ قَالَ : كَانَ أَشَدَّهُمْ فِي ذَلِكَ : أَنْ يُعْطِيَ ذَوِي الأَرْحَامِ.

(۳۱۸۰۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ذوی الأرحام کو میراث دلایا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیا فرماتے تھے انہوں نے فرمایا کہ وہ ذوی الأرحام کو میراث دلانے میں پہلے سے دونوں حضرات سے زیادہ سخت تھے۔

(۳۱۸۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعُمَرَ وَعَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ ، بِمِثْلِهِ.

(۳۱۸۰۷) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم، حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہم سے یہی بات منقول ہے۔

(۳۱۸۰۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ - قَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَظُنُّهُ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ - قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ - وَكَانَ قَاضِيًا - فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّ ابْنَ أُخْتِي مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا ، فَكَيْفَ تَرَى فِي مَالِهِ ؟ قَالَ : انْطَلِقْ فَاقْبِضْهُ.

(۳۱۸۰۸) حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا جبکہ وہ قاضی تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میرا بھائی فوت ہو گیا ہے اور اس نے کوئی وارث نہیں چھوڑا آپ اس کے مال کے بارے میں کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور اس کا مال لے لو۔

(۳۱۸۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَيَّانَ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ سُوَيْد بْنِ غَفَلَةَ : أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ فِي ابْنَةٍ وَامْرَأَةٍ وَمَوَالِي ، فَأَعْطَى الابْنَةَ النِّصْفَ ، وَالْمَرْأَةَ الثُّمُنَ ، وَرَدَّ مَا بَقِيَ عَلَى الابْنَةِ ، وَلَمْ يُعْطِ الْمَوَالِي شَيْئًا.

(۳۱۸۰۹) سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیٹی اور بیوی اور آقاؤں کی وراثت کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ نے بیٹی کو آدھا مال دیا اور بیوی کو مال کا آٹھواں حصہ، اور باقی ماندہ مال واپس بیٹی کو لوٹا دیا اور آقاؤں کو کوئی چیز نہیں دی۔

(۳۱۸۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَيْسَرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّهُ أَنْكَرَ حَدِيثَ ابْنَةِ حَمْزَةَ ، وَقَالَ : إِنَّمَا أَطْعَمَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُعْمَةً.

(۳۱۸۱۰) حضرت میسرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی حدیث کو منکر قرار دیا اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بطور عطیہ کے مال دیا ہے۔

(۳۱۸۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : أَوْصَى مَوْلًى لِعَلْقَمَةَ لأَهْلِ عَلْقَمَةَ بِالثُّلُثِ ، وَأَعْطَى ابْنَ أَخِيهِ لأُمِّهِ الثُّلُثَيْنِ.

(۳۱۸۱۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ کے ایک آزاد کردہ غلام نے حضرت علقمہ کے گھر والوں کے لئے ایک تہائی مال کی وصیت کی اور اس نے اپنے ماں شریک بھائی کے بیٹے کو دو تہائی مال دیا۔

(۳۱۸۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّتَهُ وَمَوَالِيَهُ ، فَأَعْطَى الْجَدَّةَ الْمَالَ دُونَ الْمَوَالِي.

(۳۱۸۱۲) حضرت سالم فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اس آدمی کے بارے میں مسئلہ لایا گیا جس نے اپنی دادی اور اپنے آقا چھوڑے، آپ نے اس کا مال دادی کو دے دیا، اور آقاؤں کو کچھ نہیں دیا۔

(۳۱۸۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُ امْرَأَةٌ عِنْدَ الصَّيَاقِلَةِ ، قَالَتْ : إِنَّ مَوْلاَتَكَ قَدْ مَاتَتْ فَخُذْ مِيرَاثَهَا ، قَالَ : هُوَ لَكِ ، فَقَالَتْ : بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهِ ، قَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ لِي لَمْ أَدَعْهُ لَكِ ، وَإِنَّهُ لَمُحْتَاجٌ يَوْمَئِذٍ إِلَى تَوْرٍ يُصِيبهُ مِنْ مِيرَاثِهَا ، مِنْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ ، فَقُلْتُ لَهُ : مَا هَذِهِ مِنْهَا : قَالَ : ابْنَةُ أُخْتِهَا لأُمِّهَا.

(۳۱۸۱۳) حضرت اعمش سے روایت ہے کہ میں حضرت ابراہیم کے ساتھ چل رہا تھا کہ ان کے پاس صیاقلہ کے بازار کے قریب ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ آپ کی آزاد کردہ باندی فوت ہو گئی ہے آپ اس کی میراث لے لیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ

تیرے لیے ہے۔ وہ کہنے لگی اللہ تعالیٰ آپ کے لئے برکت عطا فرمائے (میں نہیں لینا چاہتی) آپ نے فرمایا کہ اگر اس مال میں میرا حق ہوتا تو میں تمہیں نہ دیتا۔ جبکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پانچ درہم کی ایک طشت کے بھی محتاج تھے جوان کو اس کی وراثت میں سے ملتی۔ اعمش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ یہ عورت اس کی کیا لگتی ہے آپ نے فرمایا کہ اس کی ماں شریک بہن کی بیٹی ہے۔

(٣٦) فِي الرَّدِّ، واختِلافِهِم فِيهِ

ردّ کا بیان، اور اس بارے میں فقہاء کے اختلاف کا بیان

(٣١٨١٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي أُمٍّ وَإِخْوَةٍ لأُمٍّ ، فَأَعْطَى الإِخْوَةَ لِلأُمِّ الثُّلُثَ ، وَأَعْطَى الأُمَّ سَائِرَ الْمَالِ ، وَقَالَ : الأُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لاَ عَصَبَةَ لَهُ.

(۳۱۸۱۴) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ماں اور ماں شریک بھائیوں کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے ماں شریک بھائیوں کو ایک تہائی مال عطا فرمایا اور باقی مال ماں کو دے دیا اور فرمایا کہ ماں اس آدمی کا عصبہ ہے جس کا کوئی عصبہ نہ ہو۔

(٣١٨١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ فِي أُمٍّ وَإِخْوَةٍ لأُمٍّ ، فَأَعْطَى الأُمَّ السُّدُسَ وَالإِخْوَةَ الثُّلُثَ ، وَرَدَّ مَا بَقِيَ عَلَى الأُمِّ ، وَقَالَ : الأُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لاَ عَصَبَةَ لَهُ ، وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لاَ يَرُدُّ عَلَى أُخْتٍ لأَبٍ مَعَ أُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَلاَ عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةِ صُلْبٍ.

(۳۱۸۱۵) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ماں اور ماں شریک بھائیوں کے بارے میں مسئلہ لایا گیا تو آپ نے مال کا چھٹا حصہ ماں کو دے دیا اور ایک تہائی مال بھائیوں کو دے دیا اور باقی مال ماں کو دے دیا۔ اور فرمایا ماں اس آدمی کی عصبہ ہے جس کا کوئی آدمی عصبہ نہ ہو، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حقیقی بہن کے ہوتے ہوئے باپ شریک بہن پر مال لوٹانے کے قائل نہیں تھے اور نہ صلبی بیٹی کے ہوتے ہوئے پوتی پر مال لوٹایا کرتے تھے۔

(٣١٨١٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ وَالأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَرُدُّ عَلَى كُلِّ ذِي سَهْمٍ إلاَّ الزَّوْجَ وَالْمَرْأَةَ.

(۳۱۸۱۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر حصہ دار پر مال لوٹانے کے قائل تھے سوائے شوہر اور بیوی کے۔

(٣١٨١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ عَلَى كُلِّ ذِي سَهْمٍ إلاَّ الزَّوْجَ وَالْمَرْأَةَ.

(۳۱۸۱۷) حضرت منصور فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر حصہ دار پر مال لوٹانے کے قائل تھے سوائے شوہر اور

بیوی کے۔

(۳۱۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَرُدُّ عَلَى ذَوِي السِّهَامِ مِنْ ذَوِي الأَرْحَامِ.

(۳۱۸۱۸) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ذوی الأرحام میں سے ان لوگوں پر بھی مال لوٹایا کرتے تھے جو وراثت میں حصے کے حق دار ہوتے ہیں۔

(۳۱۸۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ قَضَاءٌ قَضَى بِهِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ أَعْطَى ابْنَةً أَوْ أُخْتًا الْمَالَ كُلَّهُ ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : هَذَا قَضَاءُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۱۸۱۹) حضرت شیبانی سے روایت ہے کہ حضرت شعبی کے سامنے ایک فیصلے کا ذکر کیا گیا جو حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ نے کیا تھا کہ انہوں نے بیٹی یا بہن کو پورا مال دے دیا حضرت شعبی نے فرمایا کہ یہی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے۔

(۳۱۸۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ عَلَى الابْنَةِ وَالأُخْتِ وَالأُمِّ إِذَا لَمْ تَكُنْ عَصَبَةٌ ، وَكَانَ زَيْدٌ لاَ يُعْطِيهِمْ إِلاَّ نَصِيبَهُمْ.

(۳۱۸۲۰) حضرت عامر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیٹی، بہن اور ماں پر مال لوٹا دیا کرتے تھے۔ جبکہ وہ عصبہ بھی نہ ہو، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ ان کو صرف ان کو ان کا حصہ ہی دیتے تھے۔

(۳۱۸۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَرُدُّ عَلَى سِتَّةٍ : عَلَى زَوْجٍ ، وَلاَ امْرَأَةٍ ، وَلاَ جَدَّةٍ ، وَلاَ عَلَى أَخَوَاتٍ لأَبٍ مَعَ أَخَوَاتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَلاَ عَلَى بَنَاتِ ابْنٍ مَعَ بَنَاتِ صُلْبٍ ، وَلاَ عَلَى أُخْتٍ لأُمٍّ مَعَ أُمٍّ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ : فَقُلْتُ لِعَلْقَمَةَ يُرَدُّ عَلَى الأُخْوَةِ مِنَ الأُمِّ مَعَ الْجَدَّةِ ، قَالَ : إِنْ شِئْتَ ، قَالَ : وَكَانَ عَلِيٌّ يَرُدُّ عَلَى جَمِيعِهِمْ إِلاَّ الزَّوْجَ وَالْمَرْأَةَ.

(۳۱۸۲۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ چھ آدمیوں پر مال دوبارہ نہیں لوٹایا کرتے تھے: شوہر پر، بیوی پر، دادی پر، حقیقی بہنوں کے ہوتے ہوئے علاتی بہنوں پر، حقیقی بیٹوں کے ہوتے ہوئے پوتیوں پر اور ماں کے ہوتے ہوئے ماں شریک بہن پر، ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ سے عرض کیا کہ کیا دادی کے ہوتے ہوئے ماں شریک بھائیوں پر مال لوٹایا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! اگر آپ چاہیں۔ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سب پر مال لوٹایا کرتے تھے سوائے شوہر اور بیوی کے۔

(۳۱۸۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَرُدُّ عَلَى سِتَّةٍ : لاَ يَرُدُّ عَلَى زَوْجٍ ، وَلاَ امْرَأَةٍ ، وَلاَ جَدَّةٍ ، وَلاَ عَلَى أُخْتٍ لأَبٍ مَعَ أُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَلاَ عَلَى أُخْتٍ لأُمٍّ مَعَ أُمٍّ ، وَلاَ عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةِ صُلْبٍ.

(۳۱۸۲۲) حضرت ابراہیم ایک دوسری سند سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب نقل فرماتے ہیں۔

(۳۱۸۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : اُسْتُشْهِدَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ ، قَالَ : فَأَعْطَى أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَأَعْطَى النِّصْفَ الثَّانِي فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۱۸۲۳) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہ شہید ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی بیٹی کو آدھا مال عطا فرمایا اور باقی آدھا مال اللہ کے راستے میں خرچ فرما دیا۔

(۳۱۸۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَى الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ شَيْئًا ، قَالَ : وَكَانَ زَيْدٌ يُعْطِي كُلَّ ذِي فَرْضٍ فَرِيضَتَهُ، وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۱۸۲۴) ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کوئی بھی شوہر اور بیوی پر کچھ مال بھی دوبارہ نہیں لوٹاتا تھا، فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ ہر حقدار کو اس کا حصہ دیتے اور باقی مال بیت المال میں جمع کروا دیتے۔

(۳۱۸۲٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَرُدُّ عَلَى أُخْتٍ لأَبٍ مَعَ أُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَلاَ يَرُدُّ عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةٍ شَيْئًا ، وَلاَ عَلَى إِخْوَةٍ لأُمٍّ مَعَ أُمٍّ شَيْئًا ، وَلاَ عَلَى زَوْجٍ ، وَلاَ امْرَأَةٍ.

(۳۱۸۲۵) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حقیقی بہن کی موجودگی میں باپ شریک بہن کو کچھ نہیں دلاتے تھے، اسی طرح بیٹی کے ہوتے ہوئے پوتی کو، ماں کے ہوتے ہوئے ماں شریک بہن کو اور شوہر اور بیوی کو۔

(۳۱۸۲٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ وَالأَعْمَشِ ، قَالاَ : لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَرُدُّ عَلَى جَدَّةٍ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ غَيْرَهَا.

(۳۱۸۲۶) مغیرہ اور اعمش روایت فرماتے ہیں کہ کوئی بھی دادی پر مال دوبارہ نہیں لوٹاتا تھا، دوسرے رشتہ دار ہوں تو ان پر لوٹا دیتا تھا۔

(۲۷) فِي ابنةِ أخٍ وعمّةٍ، لِمن المال

بھتیجی اور پھوپھی کے بیان میں، کہ ان میں سے کس کو مال دیا جائے گا

(۳۱۸۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْعَمَّةِ : أَهِيَ أَحَقُّ بِالْمِيرَاثِ ، أَو ابْنَةُ الأَخِ ؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : وَأَنْتَ لاَ تَعْلَمُ ذَلِكَ ، قَالَ : قُلْتُ : ابْنَةُ الأَخِ أَحَقُّ مِنَ الْعَمَّةِ ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ : وَشَهِدَ عَامِرٌ عَلَى مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ : أَنْزِلُوهُمْ مَنَازِلَ آبَائِهِمْ.

(۳۱۸۲۷) شیبانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے پھوپھی کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وہ وراثت کی زیادہ حق دار ہے یا بھتیجی؟ فرماتے ہیں کہ اس پر وہ فرمانے لگے: کیا تم یہ بات نہیں جانتے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ بھتیجی پھوپھی سے زیادہ حق دار ہے، ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت عامر نے حضرت مسروق کے بارے میں گواہی دی کہ انہوں نے فرمایا کہ ان کو ان کے آباء کے

درجے میں اتارو۔

(۳۱۸۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: أَنْزِلُوا ذَوِي الأَرْحَامِ مَنَازِلَ آبَائِهِمْ.

(۳۱۸۲۸) شعبی حضرت مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ذوی الأرحام کو ان کے آباء کے درجے میں رکھو۔

(۳۱۸۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: فِي ابْنَةِ أَخٍ وَعَمَّةٍ، قَالَ: الْمَالُ لابْنَةِ الأَخِ.

(۳۱۸۲۹) شیبانی نقل کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے بھتیجی اور پھوپھی کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ مال بھتیجی کے لئے ہے۔

(۳۱۸۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْمَالُ لِلْعَمَّةِ.

(۳۱۸۳۰) شیبانی حضرت ابراہیم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ مال پھوپھی کو دیا جائے گا۔

(۳۱۸۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُغِيرَةَ وَمَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانُوا يُوَرِّثُونَ بِقَدْرِ أَرْحَامِهِمْ.

(۳۱۸۳۱) مغیرہ اور منصور حضرت ابراہیم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ فقہاء رشتہ داروں کو ان کی رشتہ داریوں کے مطابق وارث بنایا کرتے تھے۔

(۳۱۸۳۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ ابْنَةِ أَخٍ وَعَمَّةٍ أَيُّهُمَا أَحَقُّ بِالْمِيرَاثِ ؟ قَالَ : ابْنَةُ الأَخِ ، قَالَ : أَنْزِلُوهُمْ مَنَازِلَ آبَائِهِمْ.

(۳۱۸۳۲) شیبانی لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے بھتیجی اور پھوپھی کے بارے میں سوال کیا کہ ان میں سے کون وراثت کا زیادہ حق دار ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بھتیجی، اور فرمایا کہ ان کو ان کے آباء کے درجے میں رکھو۔

(۲۸) مَنْ قَالَ لاَيضرب بِسهمِ من لاَ يرث

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ اس آدمی کا حصہ نہیں لگایا جائے گا جو وارث نہیں بنتا

(۳۱۸۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : قَالَ عَلِيٌّ : لاَ يُضْرَبُ بِسَهْمِ مَنْ لاَ يَرِثُ.

(۳۱۸۳۳) مغیرہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے جو وارث نہیں اس کا حصہ بھی نہیں لگایا جائے گا۔

(۳۱۸۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ : ذُو السَّهْمِ أَحَقُّ مِمَّنْ لاَ سَهْمَ لَهُ

(۳۱۸۳۴) ابراہیم فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ حصہ دار اس آدمی سے زیادہ حق دار ہے جس کا کوئی متعین حصہ نہیں ہے۔

(۳۱۸۳٥) قَالَ وَكِيعٌ : وَقَالَ غَيْرُ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ أُخْتَيْنِ لأَبٍ وَأُخْتَيْنِ

لِأَبٍ وَأُمٍّ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : ذُو السَّهْمِ أَحَقُّ مِمَّنْ لاَ سَهْمَ لَهُ.

(۳۱۸۳۵) مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے مرتے ہوئے دو باپ شریک بہنیں اور دو حقیقی بہنیں چھوڑیں، کہ یہ کہا جاتا تھا کہ حصہ دار زیادہ حق دار ہے اس سے جو حصہ دار نہیں ہے۔

(۳۹) فِي امرأةٍ مسلِمةٍ ماتت وتركت زوجها وإخوةً لأمٍّ مسلِمين وابنًا نصرانِيًّا

اس مسلمان عورت کا بیان جو مرتے ہوئے شوہر اور ماں شریک مسلمان بھائیوں اور ایک نصرانی بیٹے کو چھوڑ جائے

(۳۱۸۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : فِي امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا مُسْلِمًا وَإِخْوَتَهَا لأُمِّهَا مُسْلِمِينَ وَلَهَا ابْنٌ نَصْرَانِيٌّ ، أَوْ يَهُودِيٌّ ، أَوْ كَافِرٌ ، فَلِزَوْجِهَا النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ وَلإِخْوَتِهَا لأُمِّهَا الثُّلُثُ سَهْمَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِذِي الْعَصَبَةِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، وَلاَ يَرِثُ يَهُودِيٌّ ، وَلاَ نَصْرَانِيٌّ مُسْلِمًا، وَقَضَى فِيهَا عَبْدُ اللهِ : أَنَّ لِلزَّوْجِ الرُّبُعَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ لَهَا وَلَدًا كَافِرًا ، وَهُمْ يَحْجِبُونَ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ ، وَلاَ يَرِثُونَ ، وَفِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ : لاَ يَحْجُبُونَ وَلاَ يَرِثُونَ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ أَرْبَعَةٍ.

(۳۱۸۳۶) فضیل حضرت ابراہیم سے اس مسلمان عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مسلمان شوہر اور مسلمان ماں شریک بھائیوں کو چھوڑ جائے، اور اس کا ایک نصرانی یا یہودی یا کافر بیٹا ہو کہ اس کے شوہر کے لئے آدھا مال یعنی تین حصے ہیں اور اس کے ماں شریک بھائیوں کے لئے ایک تہائی مال یعنی دو حصے ہیں، اور باقی مال حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق عصبہ کے لئے ہے، اور یہودی یا نصرانی آدمی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا، اور اس مسئلہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ شوہر کے لئے ایک چوتھائی مال ہے اس وجہ سے کہ اس کا ایک کافر بیٹا ہے، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے میں کافر رشتہ دار دوسروں کے حصے کم کر سکتے ہیں لیکن خود وارث نہیں ہوتے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے میں نہ دوسروں کا حصہ کم کرتے ہیں اور نہ خود وارث ہوتے ہیں۔ حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کی رائے میں چھ حصوں سے نکلے گا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی رائے میں چار حصوں سے۔

(۳۰) فِي امرأةٍ مسلِمةٍ تركت أمّها مسلِمةً ولها إخوةٌ نصارى أو يهودٌ أو كفّارٌ

اس مسلمان عورت کا بیان جو اپنی مسلمان ماں چھوڑ جائے اور اسکے نصرانی، یہودی یا کافر بھائی ہوں

(۳۱۸۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ إبْرَاهِيمُ فِي امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تَرَكَتْ أُمَّهَا مُسْلِمَةً

وَلَهَا إِخْوَةٌ نَصَارَى أَوْ يَهُودٌ ، أَوْ كُفَّارٌ ، فَقَضَى عَبْدُ اللهِ :أَنَّ لَهَا مَعَهُمَ السُّدُسَ ، وَجَعَلَهُمْ يَحْجُبُونَ وَلاَ يَرِثُونَ ، وَقَضَى فِيهَا سَائِرُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّهُمْ لاَ يَحْجُبُونَ وَلاَ يَرِثُونَ.
قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهِيَ فِيمَا قَضَى سَائِرُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ عَبْدِ اللهِ مِنْ أَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ ، فَهِيَ لِذِي الْعُصَبَةِ ، وَهِيَ فِي قَضَاءِ عَبْدِ اللهِ :مِنْ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ، فَهِيَ لِذِي الْعُصَبَةِ بِالرَّحِمِ.
قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، إِنْ كَانَ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :فَلِلأُمِّ السُّدُسُ وَيَبْقَى خَمْسَةٌ ، وَإِنْ كَانَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَلِلأُمِّ الثُّلُثُ وَهُوَ سَهْمَانِ ، وَأَرْبَعَةٌ لِسَائِرِ الْعَصَبَةِ.

(۳۱۸۳۷) فضیل روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس مسلمان عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو اپنی مسلمان ماں چھوڑ جائے، اور اس کے نصرانی، یہودی یا کافر بھائی ہوں، کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس عورت کے لئے ان لوگوں کے ہوتے ہوئے چھٹا حصّہ ہے، اور آپ نے ان کو دوسروں کا حصّہ روکنے والا قرار دیا اور خود ان کو وارث نہیں بنایا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے باقی صحابہ نے اس مسئلہ کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ یہ نہ دوسروں کے حصّے کو کم کرتے ہیں اور نہ خود وارث ہوتے ہیں۔
حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیصلے کے مطابق چار حصّوں سے نکلے گا اور یہ عصبہ کا ہوگا اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق پانچ حصّوں سے نکلے گا اور یہ رشتہ داری کی وجہ سے عصبہ بن جانے والے رشتہ داروں کے لئے ہے۔
حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ ان تمام حضرات کے قول کے مطابق چھ حصّوں سے نکلے گا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے میں ماں کے لئے چھٹا حصّہ ہوگا اور باقی پانچ حصّے بچیں گے، اور باقی صحابہ رضی اللہ عنہم کی رائے میں ماں کے لئے ایک تہائی مال یعنی دو حصّے ہیں اور بقیہ چار حصّے عصبہ کے لئے۔

(۳۱) فِي امرأةٍ تركت زوجها وإخوتها لأُمِّهَا أحرارًا ولها ابنٌ مملوكٌ

اس عورت کا بیان جو اپنے شوہر اور آزاد ماں شریک بھائی چھوڑ جائے جبکہ اس کا ایک غلام بیٹا بھی زندہ ہو

(۳۱۸۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَإِخْوَتَهَا لأُمِّهَا أَحْرَارًا ، وَلَهَا ابْنٌ مَمْلُوكٌ :فَلِزَوْجِهَا النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلإِخْوَتِهَا لأُمِّهَا الثُّلُثُ سَهْمَانِ ، وَيَبْقَى السُّدُسُ فَهُوَ لِلْعَصَبَةِ ، وَلاَ يَرِثُ ابْنُهَا الْمَمْلُوكُ شَيْئًا فِي قَضَاءِ عَلِيٍّ.
وَقَضَى فِيهَا عَبْدُ اللهِ :أَنَّ لِزَوْجِهَا الرُّبُعَ سَهْم وَنِصْف ، وَأَنَّ ابْنَهَا يَحْجُبُ الإِخْوَةَ مِنَ الأُمِّ إِذَا كَانَ

مَمْلُوكًا، وَلاَ يَرِثُ ابْنُهَا شَيْئًا وَيَحْجُبُ الزَّوْجَ ، وَأَنَّ الثَّلاَثَةَ أَرْبَاعِ الْبَاقِيَةِ لِلْعَصَبَةِ.
وَقَضَى فِيهَا زَيْدٌ :أَنَّ لِزَوْجِهَا النِّصْفَ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ، وَأَنَّ لإِخْوَتِهَا لأُمِّهَا الثُّلُثَ سَهْمَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ فِي بَيْتِ الْمَالِ إِذَا لَمْ يَكُنْ ، وَلاَءٌ ، وَلاَ رَحِمٌ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ أَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۸۳۸) حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو اپنے شوہر اور اپنے آزاد ماں شریک بھائی کو چھوڑ کر مری جبکہ اس کا ایک غلام بیٹا بھی تھا، کہ اس کے شوہر کے لئے آدھا مال یعنی تین حصے ہیں اور اس کے ماں شریک بھائیوں کے لئے ایک تہائی مال یعنی دو حصے ہیں، اور چھٹا حصہ جو باقی بچا وہ عصبہ کے لئے ہے، اور اس کا غلام بیٹا کسی چیز کا وارث نہ ہوگا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق۔

اور اس مسئلے میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کے شوہر کے لئے چوتھائی مال یعنی ڈیڑھ حصہ ہے، اور اس کا بیٹا ماں شریک بھائیوں کے حصے کے لئے مانع ہوگا جبکہ وہ غلام ہو، اور شوہر کے حصے کو کم کر دے گا، اور باقی تین چوتھائی مال عصبہ کے لئے ہے۔

اور اس مسئلے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کے شوہر کے لئے آدھا مال یعنی تین حصے ہیں، اور اس کے ماں شریک بھائیوں کے لئے ایک تہائی مال یعنی دو حصے ہیں، اور باقی مال بیت المال میں رکھا جائے گا جبکہ کوئی مولیٰ یا ذوی الأرحام میں سے کوئی رشتہ دار نہ ہو۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کی رائے میں چھ حصوں سے نکلے گا، اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی رائے میں چار حصوں سے نکلے گا۔

(۳۲) فِي الفرائِضِ مَنْ قَالَ لاَ تعول ، ومن أعالها

ان حضرات کا ذکر جو میراث کے بارے میں یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ان میں ''عول'' نہیں ہوتا اور ان حضرات کا بیان جو ''عول'' ہونے کے قائل ہیں

(۳۱۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْفَرَائِضُ لاَ تَعُولُ.

(۳۱۸۳۹) عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ میراث کے حصوں میں ''عول'' نہیں ہوتا۔

(۳۱۸۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ :أَنَّهُمْ أَعَالُوا الْفَرِيضَةَ.

(۳۱۸۴۰) ابراہیم حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ یہ حضرات میراث

میں ''عول'' کے قائل ہیں۔

(۳۱۸۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ :فِي أُخْتَيْنِ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأُخْتَيْنِ لأُمٍّ ، وَزَوْجٍ ، وَأُمٍّ ، قَالَ :مِنْ عَشَرَةٍ ، لِلأُخْتَيْنِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ أَرْبَعَةٌ ، وَلِلأُخْتَيْنِ مِنَ الأُمِّ سَهْمَانِ ، وَلِلزَّوْجِ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ سَهْمٌ.

وَقَالَ وَكِيعٌ :وَالنَّاسُ عَلَى هَذَا ، وَهَذِهِ قِسْمَةُ ابْنِ الْفَرُّوخِ.

(۳۱۸۴۱) محمد بن سیرین نقل کرتے ہیں کہ حضرت شریح نے دو حقیقی بہنوں، دو ماں شریک بہنوں، شوہر اور ماں کے مسئلے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ دس حصوں سے نکلے گا، چار حصے دونوں حقیقی بہنوں کے لئے، دو حصے دونوں ماں شریک بہنوں کے لئے، تین حصے شوہر کے لئے، اور ایک حصہ ماں کے لئے۔

وکیع فرماتے ہیں کہ لوگ یہی رائے رکھتے ہیں، اور یہی تقسیم ابن الفر وخ رضی اللہ عنہ کی ہے۔

(۳۳) فِي ابنِ ابنٍ ، وأخٍ

پوتے اور بھائی کے حصے کے بیان میں

(۳۱۸۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :يَحْجُبُنِي بَنُو بَنِيَّ دُونَ إِخْوَتِي ، وَلاَ أَحْجُبُهُمْ دُونَ إِخْوَتِهِم.

(۳۱۸۴۲) طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں فرمایا کہ میرے پوتے میرے حصے کے لئے مانع ہیں نہ کہ میرے بھائی، میں ان کے بھائیوں کے لئے مانع بن سکتا ہوں لیکن ان کے لئے نہیں۔

(۳۴) فِي امرأةٍ تركت أختها لأُمِّهَا وأمَّها

اس عورت کا بیان جس نے اپنی ماں شریک بہن اور اپنی ماں کو چھوڑا

(۳۱۸۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أُخْتَهَا لأُمِّهَا وَأُمَّهَا ، وَلاَ عَصَبَةَ لَهَا ، فَلأُخْتِهَا مِنْ أُمِّهَا السُّدُسُ ، وَلأُمِّهَا خَمْسَةُ أَسْدَاسٍ فِي قَضَاءِ عَبْدِ اللهِ ، وَقَضَى فِيهَا زَيْدٌ :أَنَّ لأُخْتِهَا مِنْ أُمِّهَا السُّدُسَ ، وَلأُمِّهَا الثُّلُثَ ، وَيَجْعَلُ سَائِرَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، وَقَضَى فِيهَا عَلِيٌّ :أَنَّ لَهُمَا الْمَالَ عَلَى قَدْرِ مَا وَرِثَا ، فَجَعَلَ لِلأُخْتِ مِنَ الأُمِّ الثُّلُثَ وَلِلأُمِّ الثُّلُثَيْنِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةٍ.

(۳۱۸۴۳) فضیل حضرت ابراہیم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو عورت اپنی ماں شریک بہن اور اپنی ماں کو چھوڑ جائے اور اس کا کوئی عصبہ نہ ہو اس کی ماں شریک بہن کے لئے چھٹا حصہ ہے اور اس کی ماں کے لئے پانچ حصے

ہیں، یہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے، اور اس بارے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اس کی ماں شریک بہن کے لئے مال کا چھٹا حصہ ہے، اور اس کی ماں کے لئے ایک تہائی مال ہے، اور باقی مال بیت المال میں رکھا جائے گا۔

اور اس مسئلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ان دونوں کو مال ان کے وراثت میں حصے کے مطابق ہے، اس طرح انہوں نے ماں شریک بہن کے لئے ایک تہائی مال اور ماں کے لئے دو تہائی مال کا فیصلہ فرمایا۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق تین حصوں سے اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی رائے میں چھ حصوں سے نکلے گا۔

(۳۵) فِی امرأۃٍ ترکت أختہا لأبیہا، وأختہا لأبیہا وأمّہا

اس عورت کا بیان جو ایک باپ شریک بہن اور ایک حقیقی بہن چھوڑ جائے

(۳۱۸۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَیْلٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِیمُ فِی امْرَأَۃٍ تَرَکَتْ أُخْتَہَا لأَبِیہَا وَأُمِّہَا وَأُخْتَہَا مِنْ أَبِیہَا ، وَلاَ عَصَبَۃَ لَہَا غَیْرُہُمَا : فَلأُخْتِہَا لأَبِیہَا وَأُمِّہَا ثَلاَثَۃُ أَرْبَاعٍ ، وَلأُخْتِہَا مِنْ أَبِیہَا الرُّبُعُ فِی قَضَائِ عَلِیٍّ ، وَقَضَی عَبْدُ اللہِ : أَنَّ لِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ خَمْسَۃَ أَسْہُمٍ ، وَلِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ السُّدُسُ ، وَقَضَی فِیہَا زَیْدٌ : أَنَّ لِلأُخْتِ لِلأَبِ وَالأُمِّ ثَلاَثَۃَ أَسْہُمٍ وَلِلأُخْتِ لِلأَبِ السُّدُسَ ، وَمَا بَقِیَ لِبَیْتِ الْمَالِ إِذَا لَمْ یَکُنْ وَلاَئٌ وَلاَ عَصَبَۃٌ.

قَالَ أَبُو بَکْرٍ : فَہَذِہِ فِی قَوْلِ عَلِیٍّ مِنْ ثَلاَثَۃِ أَسْہُمٍ ، وَفِی قَوْلِ عَبْدِ اللہِ وَزَیْدٍ مِنْ سِتَّۃِ أَسْہُمٍ.

(۳۱۸۴۴) فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو اپنی ایک حقیقی بہن اور ایک باپ شریک بہن چھوڑ جائے اور اس کا ان کے علاوہ کوئی عصبہ نہ ہو، کہ اس کی حقیقی بہن کیلئے تین چوتھائی مال ہے، اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے، اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ میں یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ حقیقی بہن کے لئے پانچ حصے اور باپ شریک بہن کے لئے مال کا چھٹا حصہ ہے، اور اس مسئلے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ حقیقی بہن کے لئے تین حصے اور باپ شریک بہن کے لئے چھٹا حصہ ہے اور باقی بیت المال کے لئے ہے جبکہ کوئی مولیٰ یا عصبہ نہ ہو۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق تین حصوں سے نکلے گا اور حضرت عبد اللہ اور زید رضی اللہ عنہ کے قول میں چھ حصوں سے نکلے گا۔

(۳۶) فِی امرأۃٍ ترکت ابنتہا وابنۃ ابنِہا وأمّہا ولا عصبۃ لہا

اس عورت کا بیان جو اپنی بیٹی، پوتی اور اپنی ماں چھوڑ کر مرے اور اس کا کوئی عصبہ نہ ہو

(۳۱۸۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَیْلٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاہِیمُ فِی امْرَأَۃٍ تَرَکَتِ ابْنَتَہَا وَابْنَۃَ ابْنِہَا وَأُمَّہَا،

وَلَا عَصَبَةَ لَهَا : فَلِابْنَتِهَا ثَلَاثَةُ أَخْمَاسٍ ، وَلِابْنَةِ ابْنِهَا خُمُسٌ ، وَلِأُمِّهَا خُمُسٌ فِي قَضَاءِ عَلِيٍّ ، وَقَضَى فِيهَا عَبْدُ اللهِ : أَنَّهَا مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ سَهْمًا : فَلِابْنَةِ الابْنِ مِنْ ذَلِكَ السُّدُسُ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلْأُمِّ رُبُعُ مَا بَقِيَ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلابْنَةِ ثَلَاثَةُ أَرْبَاعِ عِشْرِينَ : خَمْسَةَ عَشَرَ سَهْمًا ، وَقَضَى فِيهَا زَيْدٌ : لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الابْنِ السُّدُسُ وَلِلْأُمِّ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَفِي بَيْتِ الْمَالِ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَلَاءٌ وَلَا عَصَبَةٌ.

(۳۱۸۴۵) حضرت فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو اپنی بیٹی، پوتی اور ماں چھوڑ جائے اور اس کا کوئی عصبہ نہ ہو کہ اس کی بیٹی کے لئے مال کے پانچ حصّوں میں سے تین حصّے اور اس کی پوتی کے لئے مال کا پانچواں حصّہ اور اس کی ماں کے لئے بھی پانچواں حصّہ ہے، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے، اور اس بارے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ یہ مسئلہ چوبیس حصّوں سے نکلے گا، پوتی کے لئے چھٹا حصّہ یعنی کل چار حصّے، ماں کے لئے باقی مال کا چوتھا حصّہ یعنی کل پانچ حصّے اور بیٹی کے لئے بیس حصّوں کا تین چوتھائی یعنی کل پندرہ حصّے ہوں گے، اور اس بارے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ بیٹی کے لئے آدھا مال ہے، اور پوتی کے لئے مال کا چھٹا حصّہ، اور ماں کے لئے بھی چھٹا حصّہ ہے، اور باقی مال بیت المال کے لئے ہے جبکہ نہ کوئی ولی ہو اور نہ کوئی عصبہ موجود ہو۔

(۳۷) فِيمَن يرث مِنَ النِّسَاءِ، كم هنّ ؟

ان عورتوں کا بیان جو وارث بنتی ہیں، اور یہ کہ وہ کتنی ہیں؟

(۳۱۸٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : يَرِثُ مِنَ النِّسَاءِ سِتُّ نِسْوَةٍ : الابْنَةُ ، وَابْنَةُ الابْنِ ، وَالأُمُّ ، وَالْجَدَّةُ ، وَالأُخْتُ ، وَالْمَرْأَةُ ، وَيَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الرِّجَالِ سَبْعَةَ نَفَرٍ : تَرِثُ أَبَاهَا ، وَابْنَهَا ، وَابْنَ ابْنِهَا ، وَأَخَاهَا ، وَزَوْجَهَا ، وَجَدَّهَا ، وَتَرِثُ مِنَ ابْنِ ابْنَتِهَا سُدُسًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ عَصَبَةٌ غَيْرُهَا.

(۳۱۸۴۶) حضرت فضیل بن عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ چھ عورتیں وارث بنتی ہیں: بیٹی، پوتی، ماں، دادی، بہن اور بیوی، اور یہ سات آدمیوں کی وارث بنتی ہیں: باپ، بیٹا، پوتا، بھائی، شوہر، اور دادا، اور یہ اپنی بیٹی سے چھٹے حصّے کی وارث ہوتی ہے، مگر یہ کہ اس کا کوئی عصبہ موجود ہو۔

(۳۱۸٤۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : يَرِثُ الرَّجُلَ سِتُّ نِسْوَةٍ : ابْنَتُهُ ، وَابْنَةُ ابْنِهِ ، وَأُمُّهُ ، وَجَدَّتُهُ ، وَزَوْجَتُهُ ، وَأُخْتُه ، وَتَرِثُ الْمَرْأَةُ سَبْعَةَ نَفَرٍ : ابْنَهَا ، وَابْنَ ابْنِهَا ، وَأَبَاهَا ، وَجَدَّهَا ، وَزَوْجَهَا ، وَأَخَاهَا ، وَتَرِثُ مِنَ ابْنِ ابْنَتِهَا سُدُسًا ، وَلَا يَرِثُ هُوَ مِنْهَا شَيْئًا فِي قَوْلِهِمْ كُلِّهِمْ.

(۳۱۸۴۷) اعمش روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ مرد کی وارث بننے والی عورتیں چھ ہیں: بیٹی، پوتی، ماں، دادی، بہن اور بیوی، اور عورت سات آدمیوں کی وارث بنتی ہے: بیٹا، پوتا، باپ، دادا، شوہر اور بھائی، اور یہ اپنے پوتے سے چھٹے حصّے کی

وارث بنتی ہے، اور پوتا ان سے کسی چیز کا وارث نہیں ہوتا تمام حضرات کے قول کے مطابق۔

(۳۱۸٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ ابْنِ ابْنَةٍ : أَرَأَيْت رَجُلاً تَرَكَ ابْنَ ابْنَته ، أَيَرِثُهُ ؟ قَالَ : لا.

(۳۱۸۴۸) نعمان بن سالم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوتے کے بارے میں دریافت کیا کہ آپ اس آدمی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو اپنے بھانجے کو چھوڑ جائے؟ کیا وہ اس کا وارث ہوگا؟ فرمایا! نہیں۔

(۳۸) فِي ابنِ الابنِ مَنْ قَالَ يردّ على من تحته بِحالِهِ وعلى من أسفل مِنه

پوتے کا بیان، اور ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ وہ لوٹاتا ہے اس پر جو اس سے اوپر ہے اس کے حال کے مطابق، اور ان پر جو اس سے نیچے ہوں

(۳۱۸٤۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ : ابْنُ الابْنِ يُرَدُّ عَلَى مَنْ تَحْتَهُ وَمَنْ فَوْقَهُ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : إِذَا اسْتَكْمَلَ الثُّلُثَيْنِ فَلَيْسَ لِبَنَاتِ الابْنِ شَيْءٌ.

(۳۱۸۴۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے قول میں پوتا لوٹاتا ہے ان پر جو اس سے نیچے ہوں اور جو اس سے اوپر ہوں، اس قاعدے پر کہ ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دیا جائے گا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق جب دو تہائی مال پورا ہو جائے گا تو پوتیوں کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔

(۳۹) فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ فِي بِنتٍ وبناتِ ابنٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا فرمان بیٹی اور پوتوں کے بارے میں

(۳۱۸۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ لِبَنِي الابْنِ وَبَنَاتِ الابْنِ : لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ ، مَا لَمْ يَزِدْنَ بَنَاتُ الابْنِ عَلَى السُّدُسِ.

(۳۱۸۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق بیٹی کو آدھا مال دیا جائے گا، اور باقی مال پوتوں اور پوتیوں کو اس قاعدے کے مطابق دیا جائے گا کہ ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دیا جائے گا، جب تک پوتیوں کا حصہ چھٹے حصے سے نہ بڑھے۔

(۴۰) من لاَ يرِث الإِخوة مِن الأمّ معه، من هو ؟

ان رشتہ داروں کا بیان جن کے ہوتے ہوئے ماں شریک بھائی وارث نہیں ہوتے

(۳۱۸۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الإِخْوَةُ مِنَ الأُمِّ مَعَ وَلَدٍ ، وَلاَ وَلَدَ ابْنٍ ذَكَرٍ وَلاَ أُنْثَى ، وَلاَ مَعَ أَبٍ ، وَلاَ مَعَ جَدٍّ.

(۳۱۸۵۱) اعمش سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ماں شریک بھائی، بیٹے، بیٹی کے ہوتے ہوئے، اور پوتے، پوتی کے ہوتے ہوئے، اور باپ، دادا کے ہوتے ہوئے وارث نہیں ہوتے۔

(۴۱) فِي ابنتينِ وأبوينِ وامرأةٍ

دو بیٹیوں، والدین اور بیوی کے مسئلے کا بیان

(۳۱۸۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ، قَالَ : مَا رَأَيْت رَجُلاً كَانَ أَحْسَبُ مِنْ عَلِيٍّ سُئِلَ عَنِ ابْنَتَيْنِ وَأَبَوَيْنِ وَامْرَأَةٍ ، فَقَالَ : صَارَ ثُمُنُهَا تُسُعًا.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ مِنْ سَبْعَةٍ وَعِشْرِينَ سَهْمًا : لِلابْنَتَيْنِ سِتَّةَ عَشَرَ ، وَلِلأَبَوَيْنِ ثَمَانِيَةٌ وَلِلْمَرْأَةِ ثَلاَثَةٌ.

(۳۱۸۵۲) حضرت سفیان ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ میں نے کوئی آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ شرافت والا نہیں دیکھا، آپ سے دو بیٹیوں، والدین اور بیوی کے مسئلے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس بیوی کا آٹھواں حصہ نویں میں تبدیل ہوگیا ہے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ ستائیس حصّوں سے نکلے گا، دو بیٹیوں کے لئے سولہ حصّے اور والدین کے لئے آٹھ حصّے اور بیوی کے لئے تین حصّے۔

(۴۲) فِي الجدِّ من جعله أبًا

دادا کا بیان، اور ان حضرات کا ذکر جو اس کو باپ کے درجے میں رکھتے ہیں

(۳۱۸۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَرَى الْجَدَّ أَبًا.

(۳۱۸۵۳) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دادا کو باپ جیسا ہی سمجھتے تھے۔

(۳۱۸۵۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ كُرْدُوسِ بْنِ عَبَّاسٍ التَّغْلِبِيِّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا.

(۳۱۸۵۴) کردوس بن عباس حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دادا کو باپ جیسا ہی سمجھتے تھے۔

(٣١٨٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ : إِنَّ الَّذِي قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلاً لاَتَّخَذْته خَلِيلاً جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا. يَعْنِي : أَبَا بَكْرٍ.

(بخاری ۳۶۵۸۔ احمد ۴)

(۳۱۸۵۵) ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک وہ صاحب جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: اگر میں کسی کو اپنا دوست بناتا تو ضرور ابوبکر کو دوست بناتا، انہوں نے دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیا ہے۔

(٣١٨٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَتَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ : إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ أَبًا. (احمد ۴۔ ابویعلی ۶۷۷۲)

(۳۱۸۵۶) ایک دوسری سند سے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ مسلک نقل فرمایا ہے۔

(٣١٨٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْجَدِّ ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَيُّ أَبٍ لَكَ أَكْبَرُ ؟ فَلَمْ يَدْرِ الرَّجُلُ مَا يَقُولُ ، فَقُلْتُ أَنَا : آدَم ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : يَا بَنِي آدَمَ.

(۳۱۸۵۷) عبد الرحمن بن معقل فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان سے ایک آدمی نے دادا کے بارے میں سوال کیا، آپ نے اس سے فرمایا: تمہارا کون سا باپ بڑا ہے؟ اس آدمی کو اس کا جواب سمجھ نہیں آیا، میں نے عرض کیا: حضرت آدم علیہ السلام، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں: اے آدم کے بیٹو!

(٣١٨٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُثْمَانَ : أَنَّهُمْ جَعَلُوا الْجَدَّ أَبًا.

(۳۱۸۵۸) حضرت طاؤس نے حضرت ابوبکر، ابن عباس اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے بارے میں نقل فرمایا ہے کہ انہوں نے دادا کا حکم باپ جیسا ہی قرار دیا ہے۔

(٣١٨٥٩) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهُ جَعَلَهُ أَبًا.

(۳۱۸۵۹) عطاء بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہی مسلک نقل کرتے ہیں۔

(٣١٨٦٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ : أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَفْرِضُ لِلْجَدِّ الَّذِي يَفْرِضُ لَهُ النَّاسُ الْيَوْمَ ، قُلْتُ لَهُ : يَعْنِي : قَوْلَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۳۱۸۶۰) قبیصہ بن ذؤیب سے منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دادا کے لئے وہی حصہ مقرر فرماتے تھے جو آج کل کیا جاتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کی مراد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

(٣١٨٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : الْجَدُّ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ مَا لَمْ يَكُنْ أَبٌ دُونَهُ ،

وَابْنُ الابْنِ بِمَنْزِلِهِ الابْنِ مَا لَمْ يَكُنَ ابْنٌ دُونَهُ.

(۳۱۸۶۱) عطاء حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ دادا باپ کے درجے میں ہے جب تک اس کے نیچے باپ موجود نہ ہو، اور پوتا بیٹے کی طرح ہے جبکہ بیٹا موجود نہ ہو۔

(۳۱۸۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لأَبِي وَائِلٍ :إِنَّ أَبَا بُرْدَةَ يَزْعُمُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا ؟ فَقَالَ :كَذَبَ ، لَوْ جَعَلَهُ أَبًا لَمَا خَالَفَهُ عُمَرُ.

(۳۱۸۶۲) اسماعیل بن سمیع کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابووائل سے پوچھا کہ حضرت ابو بردہ یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ جیسا قرار دیا ہے؟ فرمانے لگے: اس نے جھوٹ کہا: اگر انہوں نے اس کو باپ جیسا قرار دیا ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی مخالفت نہ کرتے۔

(٤٣) فِي الجدِّ ما له وما جاء فِيهِ عنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وغيرِهِ

دادا کے حصے کا بیان اور دوسرے رشتہ داروں کے بارے میں ان احادیث کا بیان جو اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں

(۳۱۸٦۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ :أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ ؟ قَالَ :لَكَ السُّدُسُ ، فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ ، قَالَ :لَكَ سُدُسٌ آخَرُ ، فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ ، قَالَ :إِنَّ السُّدُسَ الآخَرَ طُعْمَةٌ.

(ابو داؤد ۲۸۸۸۔ احمد ۴۲۸)

(۳۱۸۶۳) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا پوتا فوت ہو گیا ہے، مجھے اس کی میراث میں سے کیا ملے گا؟ آپ نے فرمایا: تمہارے لئے مال کا چھٹا حصہ ہے، جب وہ مڑا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: تمہارے لئے ایک اور چھٹا حصہ ہے۔ جب وہ مڑا تو آپ نے پھر اس کو بلوایا اور فرمایا: دوسرا چھٹا حصہ بطور عطیہ کے ہے۔

(۳۱۸٦٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِفَرِيضَةٍ فِيهَا جَدٌّ فَأَعْطَاهُ ثُلُثًا أَوْ سُدُسًا. (ابن ماجه ۲۷۲۲۔ طبرانی ۵۳۶)

(۳۱۸۶۴) حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت سنا جب آپ کے پاس میراث کا ایک مسئلہ لایا گیا جس میں دادا کا بھی ذکر تھا، آپ نے اس کو ایک تہائی مال یا مال کا چھٹا حصہ دلایا۔

(۳۱۸٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ يَعْلَم قَضِيَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَدِّ ؟ فَقَالَ :مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ الْمُزَنِيّ :فِينَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا ذَاكَ ؟ قَالَ :السُّدُسُ ، قَالَ :مَعَ مَنْ ؟ قَالَ لاَ أَدْرِي ، قَالَ :لاَ دَرَيْت ، فَمَا تُغْنِي إذًا.

(۳۱۸۶۵) حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کون جانتا ہے کہ دادا کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ہمارے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا تھا، آپ نے پوچھا، کیا فیصلہ فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ مال کے چھٹے حصے کا، آپ نے پوچھا: کن رشتہ داروں کی موجودگی میں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں، آپ نے فرمایا: تجھے کچھ معلوم نہ ہو، بھلا پھر اس بات کے معلوم ہونے کا کیا فائدہ ہے۔

(۳۱۸۶۶) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عِيَاضٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : كُنَّا نُوَرِّثُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَعْنِي :الْجَدَّ. (ابویعلی ۱۰۹۰)

(۳۱۸۶۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دادا کو وارث بنایا کرتے تھے۔

(۳۱۸۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ لاَ يَزِيدُ الْجَدَّ مَعَ الْوَلَدِ عَلَى السُّدُسِ.

(۳۱۸۶۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو اولاد کے ہوتے ہوئے چھٹے حصے سے زیادہ نہیں دیا کرتے تھے۔

(٤٤) إذا ترك إخوةً وجدًّا واختلافهم فيه

جب کوئی آدمی بھائیوں اور دادا کو چھوڑ جائے تو کیا حکم ہے؟ اس بارے میں علماء کے اختلاف کا بیان

(۳۱۸۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ يُقَاسِمَانِ بِالْجَدِّ مَعَ الإِخْوَةِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنْ يَكُونَ السُّدُسُ خَيْرًا لَهُ مِنْ مُقَاسَمَتِهِمْ ، ثُمَّ إنَّ عُمَرَ كَتَبَ إلَى عَبْدِ اللهِ :مَا أَرَى إلاَّ أَنَّا قَدْ أَجْحَفْنَا بِالْجَدِّ ، فَإِذَا جَائَك كِتَابِي هَذَا فَقَاسِمِ بِهِ مَعَ الإِخْوَةِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنْ يَكُونَ الثُّلُثُ خَيْرًا لَهُ مِنْ مُقَاسَمَتِهِمْ ، فَأَخَذَ بِهِ عَبْدُ اللهِ.

(۳۱۸۶۸) عُبید بن نُضیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھائیوں کے ہوتے ہوئے دادا کے حصے کو تقسیم کرتے تھے، اور اس کو وہ مال دلاتے جو چھٹے حصے اور بھائیوں کے حصے میں شراکت میں سے اس کے لئے زیادہ بہتر ہوتا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ کو لکھا کہ میرا خیال ہے کہ ہم نے دادا کو مفلس کر دیا ہے، پس جب آپ کے پاس میرا یہ خط پہنچے تو آپ اس کو بھائیوں کے ساتھ تقسیم کا حصہ دار بنا دیجئے، اس طرح کہ ایک تہائی مال اور تقسیم میں ان کے ساتھ شرکت میں سے جو اس کے لئے زیادہ بہتر ہو وہ اس کو دلائیے، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کو قبول فرمالیا۔

(۳۱۸۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُشَرِّكُ الْجَدَّ مَعَ الإِخْوَةِ ، فَإِذَا كَثُرُوا وَفَّاه الثُّلُثَ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ عَلْقَمَةُ أَتَيْتُ عَبِيدَةَ ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُشَرِّكُ الْجَدَّ مَعَ الإِخْوَةِ ، فَإِذَا كَثُرُوا وَفَّاهُ السُّدُسَ ، فَرَجَعْت مِنْ عِنْدِهِ وَأَنَا خَاثِرٌ.

فَمَرَرْت بِعُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ فَقَالَ : مَا لِي أَرَاك خَاثِراً ؟ قَالَ : قُلْتُ : كَيْفَ لاَ أَكُونُ خَاثِرًا ، فَحَدَّثْته ، فَقَالَ : صَدَقَاك كِلاَهُمَا ، قُلْتُ : لِلَّهِ أَبُوك وَكَيْفَ صَدَقَانِي كِلاَهُمَا ، قَالَ : كَانَ رَأْيُ عَبْدِ اللهِ وَقِسْمَتُهُ أَنْ يُشَرِّكَهُ مَعَ الإِخْوَةِ ، فَإِذَا كَثُرُوا وَفَّاهُ السُّدُسَ ، ثُمَّ وَفَدَ إِلَى عُمَرَ فَوَجَدَهُ يُشَرِّكُهُ مَعَ الإِخْوَةِ ، فَإِذَا كَثُرُوا وَفَّاهُ الثُّلُثَ ، فَتَرَكَ رَأْيَهُ وَتَابَعَ عُمَرَ.

(۳۱۸۶۹) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک بنایا کرتے تھے، لیکن جب بھائی تعداد میں زیادہ ہوتے تو آپ اس کو ایک تہائی مال دلاتے، ابراہیم راوی فرماتے ہیں کہ جب علقمہ کی وفات ہوئی تو میں حضرت عَبِیدہ کے پاس آیا، انہوں نے مجھ سے یہ بیان فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک بنایا کرتے تھے، اور جب بھائی زیادہ ہوتے تو اس کو مال کا حصّہ دلاتے، فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میں ان کے پاس سے اس حال میں لوٹا کہ میری طبیعت بوجھل تھی۔

پھر میں حضرت عُبید بن نُضیلہ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ آپ کی طبیعت میں سستی کیسی ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہ ہو جبکہ اس طرح واقعہ پیش آیا ہے، پھر میں نے ان سے پوری بات بیان کی، انہوں نے فرمایا کہ ان دونوں نے تمہیں سچ بتلایا، میں نے کہا: آپ کی کیا بات ہے! دونوں نے کیسے سچ کہا؟ فرمانے لگے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کر دیا جائے، اور جب وہ بڑھ جائیں تو اس کو مال کا چھٹا حصّہ دلا دیا جائے، پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہیں دیکھا کہ وہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے ہیں اور جب بھائی زیادہ ہو جائیں تو دادا کو ایک تہائی مال دلاتے ہیں، تو آپ نے اپنی رائے چھوڑ دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے پر عمل کرنے لگے۔

(۳۱۸۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ كَانَ يُقَاسِمُ بِالْجَدِّ الإِخْوَةَ إِلَى السُّدُسِ.

(۳۱۸۷۰) عبداللہ بن سلمہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے تھے کل مال کے چھٹے حصّے تک۔

(۳۱۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ أُتِيَ فِي سِتَّةِ إِخْوَةٍ وَجَدٍّ ، فَأَعْطَى الْجَدَّ السُّدُسَ.

(۳۱۸۷۱) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چھ بھائیوں اور ایک دادا کے بارے میں مسئلہ لایا گیا تو آپ نے دادا کو مال کا چھٹا حصّہ دیا۔

(۳۱۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى عَلِيٍّ يَسْأَلُهُ

عَنْ سِتَّةِ إِخْوَةٍ وَجَدٍّ ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ :أَنِ اجْعَلْهُ كَأَحَدِهِمْ ، وَامْحُ كِتَابِي.

(۳۱۸۷۲) شعبی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ چھ بھائیوں اور دادا کی موجودگی میں میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا کہ دادا کو ان بھائیوں میں سے ایک کی طرح بنادیں اور میرا خط مٹادیں۔

(۳۱۸۷۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :أَنَّ زَيْدًا كَانَ يُقَاسِمُ بِالْجَدِّ مَعَ الإِخْوَةِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۸۷۳) ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے اور ایک تہائی مال دلاتے تھے۔

(۳۱۸۷٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ :أَنَّهُمَا كَانَا يُقَاسِمَانِ الْجَدَّ مَعَ الإِخْوَةِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الثُّلُثِ.

(۳۱۸۷۴) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے اور ایک تہائی مال دلاتے۔

(۳۱۸۷٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ:أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُقَاسِمُ الْجَدَّ مَعَ الإِخْوَةِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السُّدُسِ.

(۳۱۸۷۵) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے اور مال کا چھٹا حصہ دلاتے تھے۔

(۳۱۸۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ :إِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ نَكُونَ قَدْ أَجْحَفْنَا بِالْجَدِّ ، فَأَعْطِهِ الثُّلُثَ مَعَ الإِخْوَةِ.

(۳۱۸۷۶) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے ڈر ہے کہ ہم نے دادا کو مفلس ہی کردیا ہے اس لئے اس کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرو یا ایک تہائی مال دلاؤ۔

(۳۱۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّ زَيْدًا كَانَ يَقُول :يُقَاسَمُ الْجَدَّ مَعَ الْوَاحِدِ وَالاثْنَيْنِ، فَإِذَا كَانُوا ثَلاَثَةً كَانَ لَهُ ثُلُثُ جَمِيعِ الْمَالِ ، فَإِنْ كَانَ مَعَهُ فَرَائِضُ نُظِرَ لَهُ ، فَإِنْ كَانَ الثُّلُثُ خَيْرًا لَهُ أُعْطِيَهُ ، وَإِنْ كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَهُ قَاسَمَ ، وَلاَ يُنْتَقَصُ مِنْ سُدُسِ جَمِيعِ الْمَالِ.

(۳۱۸۷۷) حسن روایت کرتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دادا ایک دو بھائیوں کے ساتھ مال کی تقسیم میں شریک ہوگا، اور جب بھائی تین ہوں تو اس کو پورے مال کا ایک تہائی حصہ دیا جائے گا، اور اگر اس کے کئی حصے ہوں تو دیکھا جائے گا کہ اگر ایک تہائی مال اس کے لئے بہتر ہوگا تو اس کو دے دیا جائے گا اور اگر بھائیوں کے ساتھ شرکت بہتر ہوگی تو شریک کردیا جائے گا، اور اس کا حصہ مال کے چھٹے حصے سے کم نہیں کیا جائے گا۔

(۳۱۸۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ وَزَيْدٌ يَجْعَلاَنِ لِلْجَدِّ الثُّلُثَ وَلِلإِخْوَةِ الثُّلُثَيْنِ ، وَفِي رَجُلٍ تَرَكَ أَرْبَعَةَ إِخْوَةٍ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ وَأُخْتَيْهِ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ وَجَدِّهِ ، قَالَ :كَانَ عَلِيٌّ

يَجْعَلُهَا أَسْهُمًا أَسْدَاسًا لِلْجَدِّ السُّدُسَ ، لَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ يَجْعَلُ لِلْجَدِّ أَقَلَّ مِنَ السُّدُسِ مَعَ الإِخْوَةِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ وَزَيْدٌ يُعْطِيَانِ الْجَدَّ الثُّلُثَ وَالإِخْوَةَ الثُّلُثَيْنِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ ، وَقَالَ فِي خَمْسَةِ إِخْوَةٍ وَجَدٍّ ، قَالَ : فَلِلْجَدِّ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ السُّدُسُ ، وَلِلإِخْوَةِ خَمْسَةُ أَسْدَاسٍ ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ وَزَيْدٌ يُعْطِيَانِ الْجَدَّ الثُّلُثَ ، وَالإِخْوَةَ الثُّلُثَيْنِ.

(۳۱۸۷۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کے لئے ایک تہائی مال مقرر فرمایا کرتے تھے اور بھائیوں کے لئے دو تہائی مال، اور اس مسئلے میں کہ جب آدمی اپنے حقیقی بھائیوں اور دو حقیقی بہنوں اور دادا کو چھوڑ کر مرے، حضرت علی رضی اللہ عنہ مال کو چھ حصّوں پر تقسیم کر دیا کرتے تھے، اور دادا کو چھٹا حصّہ دلایا کرتے تھے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھائیوں کی موجودگی میں دادا کا حصّہ چھٹے حصّے سے کم نہیں کیا کرتے تھے، اور باقی مال اس ضابطے پر تقسیم ہوتا کہ مرد کو عورت سے دوگنا حصّہ دیا جاتا، اور حضرت عبداللہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کو ایک تہائی مال دیا کرتے تھے، اور بھائیوں کو دو تہائی مال، اس ضابطے پر کہ مرد کو عورت سے دوگنا حصّہ دیا جائے، اور حضرت ابراہیم نے پانچ بھائیوں اور ایک دادا کے مسئلے کے بارے میں فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول میں دادا کے لئے مال کا چھٹا حصّہ ہے اور بھائیوں کے لئے بقیہ پانچ حصّے، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ دادا کو ایک تہائی مال اور بھائیوں کو دو تہائی مال دلایا کرتے تھے۔

(۳۱۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ لاَ يَزِيدُ الْجَدَّ عَلَى السُّدُسِ مَعَ الإِخْوَةِ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْطَاهُ الثُّلُثَ مَعَ الإِخْوَةِ ، فَأَعْطَاهُ الثُّلُثَ.

(۳۱۸۷۹) حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ہوتے ہوئے مال کے چھٹے حصّے سے زیادہ نہیں دیا کرتے تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ دادا کو بھائیوں کی موجودگی میں ایک تہائی مال دیتے تھے، تو حضرت نے اس کو ایک تہائی مال دلانا شروع فرما دیا

(۳۱۸۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ جَدٍّ وَرِثَ فِي الإِسْلاَمِ : عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَحْتَازَ الْمَالَ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّهُمْ شَجَرَةٌ دُونَكَ. يَعْنِي : بَنِي بَنِيهِ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ ، فَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلإِخْوَةِ ، وَفِي قَوْلِ عَلِيٍّ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ : لِلْجَدِّ السُّدُسُ سَهْمٌ ، وَلِلإِخْوَةِ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ.

(۳۱۸۸۰) حضرت عبدالرحمن بن غنم کہتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلا دادا جو وارث بنایا گیا وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے ارادہ کیا کہ تمام مال لے لیں، میں نے کہا اے امیر المؤمنین! پوتے آپ کے لئے رکاوٹ ہیں۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول میں تین حصوں سے نکلے گا، ایک تہائی مال دادا کے لئے ہوگا اور باقی مال بھائیوں کے لئے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول میں چھ حصوں سے نکلے گا، دادا کے لئے چھٹا حصہ اور بھائیوں کے لئے بقیہ پانچ حصے۔

(٤٥) فِي رجلٍ ترك أخاه لأبيهِ وأمِّهِ، أَوْ أخته، وجدّه

اس آدمی کا بیان جو حقیقی بھائی یا بہن اور دادا کو چھوڑ کر مرے

(۳۱۸۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ :فِي أُخْتٍ وَجَدٍّ :النِّصْفُ ، وَالنِّصْفُ.

(۳۱۸۸۱) ابراہیم حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ بہن اور دادا کے مسئلے میں دونوں کو آدھا آدھا ملے گا۔

(۳۱۸۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ وَأَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ : فَلِلْجَدِّ النِّصْفُ وَلأَخِيهِ النِّصْفُ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ ، قَالُوا فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ وَإِخْوَيه لأَبِيهِ وَأُمِّهِ :فَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ وَلِلإِخْوَةِ الثُّلُثَانِ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ مِنْ سَهْمَيْنِ إِذَا كَانَتْ أُخْتٌ ، أَوْ أَخٌ وَجَدٌّ ، فَلِلْجَدِّ النِّصْفُ ، وَلِلأُخْتِ - أو الأَخِ - النِّصْفُ ، وَإِنْ كَانَا أَخَوَيْنِ فَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأَخَوَيْنِ الثُّلُثَانِ.

(۳۱۸۸۲) فضیل حضرت ابراہیم سے اس مسئلے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے دادا اور حقیقی بھائی کو چھوڑ جائے، کہ دادا اور بھائی دونوں حضرت علی، عبد اللہ اور زید رضی اللہ عنہم کے اقوال کے مطابق آدھے آدھے مال کے مستحق ہوں گے، اور اس آدمی کے بارے میں جو دادا اور دو حقیقی بھائی چھوڑ جائے یہ حضرات فرماتے ہیں کہ دادا کے لئے ایک تہائی مال اور بھائیوں کے لئے دو تہائی مال ہوگا۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ دو حصوں سے نکلے گا اس صورت میں جبکہ ورثاء میں بہن یا بھائی اور دادا ہوں، تو دادا کے لئے آدھا مال ہے، اور بہن یا بھائی کے لئے بھی آدھا مال ہے، اور اگر وارث (ایک کی بجائے) دو بھائی ہوں تو دادا کے لئے ایک تہائی مال اور دونوں بھائیوں کے لئے دو تہائی مال ہے۔

(٤٦) إذا ترك ابن أخِيهِ وجدّه

جب مرنے والا اپنا بھتیجا اور دادا چھوڑے

(۳۱۸۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ ، وَابْنَ أَخِيهِ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ فَلِلْجَدِّ الْمَالُ فِي قَضَاءِ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ.

فَهَذِهِ مِنْ سَهْمٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الْمَالُ كُلُّهُ.

(۳۱۸۸۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی اپنے دادا اور حقیقی بھتیجے کو چھوڑ کر مرے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبداللہ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فیصلے میں مال دادا کو ملے گا

یہ مسئلہ ایک حصے سے ہی نکلے گا، یعنی تمام مال دادا کے لئے ہوگا۔

(۴۷) فِي رجلٍ ترك جدّه، وأخاه لأبيهِ وأمِّهِ، وأخاه لأبيهِ

اس آدمی کا بیان جو اپنے دادا اور اپنے ایک حقیقی اور ایک باپ شریک بھائی کو چھوڑ کر مرے

(۳۱۸۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَسَّامٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ وَأَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ وَأَخَاهُ لأَبِيهِ: فَلِلْجَدِّ النِّصْفُ، وَلأَخِيهِ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ النِّصْفُ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ، وَكَانَ زَيْدٌ يُعْطِي الْجَدَّ الثُّلُثَ، وَالأَخَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ الثُّلُثَيْنِ، قَاسَمَ بِالأَخِ مِنَ الأَبِ مَعَ الأَخِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ، وَلاَ يَرِثُ شَيْئًا.

(۳۱۸۸۴) حضرت ابراہیم اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے دادا اور حقیقی بھائی اور باپ شریک بھائی کو چھوڑ کر مر جائے کہ دادا کے لئے آدھا مال ہوگا اور آدھا مال حقیقی بھائی کے لئے ہوگا، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کو ایک تہائی مال دیتے تھے، اور حقیقی بھائی کو دو تہائی مال دیتے تھے، آپ نے تقسیم میں تو باپ شریک بھائی کو حقیقی بھائی کے ساتھ شریک کیا، لیکن باپ شریک بھائی کو وارث نہیں بنایا۔

(۳۱۸۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يُقَاسِمُ بِالْجَدِّ الأُخْوَةَ إِلَى الثُّلُثِ، وَيُعْطِي كُلَّ صَاحِبِ فَرِيضَةٍ فَرِيضَتَهُ، وَلاَ يُوَرِّثُ الأُخْوَةَ مِنَ الأُمِّ مَعَ الْجَدِّ، وَلاَ يُقَاسِمُ بِالأُخْوَةِ لِلأَبِ الأُخْوَةَ لِلأَبِ وَالأُمِّ مَعَ الْجَدِّ، وَإِذَا كَانَتْ أُخْتٌ لأَبٍ وَأُمٍّ وَأُخْتٌ لأَبٍ وَجَدٌّ، أَعْطَى الأُخْتَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ النِّصْفَ، وَالْجَدَّ النِّصْفَ.

وَكَانَ عَلِيٌّ يُقَاسِمُ بِالْجَدِّ الأُخْوَةَ إِلَى السُّدُسِ، وَيُعْطِي كُلَّ صَاحِبِ فَرِيضَةٍ فَرِيضَتَهُ، وَلاَ يُوَرِّثُ الأُخْوَةَ مِنَ الأُمِّ مَعَ الْجَدِّ، وَلاَ يَزِيدُ الْجَدَّ مَعَ الْوَلَدِ عَلَى السُّدُسِ إِلاَّ أَنْ لاَ يَكُونَ غَيْرَهُ، فَإِذَا كَانَتْ أُخْتٌ لأَبٍ وَأُمٍّ، وَأَخٌ وَأُخْتٌ لأَبٍ، وَجَدٌّ، أَعْطَى الأُخْتَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ النِّصْفَ، وَقَاسَمَ بِالأَخِ وَالأُخْتِ الْجَدَّ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ مِنْ سَهْمَيْنِ، وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۸۸۵) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ مال کی تقسیم میں شریک کیا کرتے تھے، اور ہر حق دار کو اس کا حق دیا کرتے تھے، اور دادا کی موجودگی میں ماں شریک بھائی کو وارث نہیں بناتے تھے، اور دادا کے ساتھ حقیقی بھائیوں کی تقسیم میں شرکت کی صورت میں باپ شریک بھائی کو تقسیم کا حصہ نہیں بناتے تھے، اور جب حقیقی بہن اور باپ شریک بہن اور دادا جمع

ہو جاتے تو حقیقی بہن کو آدھا مال اور دادا کو بھی آدھا مال دلاتے تھے۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ مال کی تقسیم میں چھٹے حصے تک شریک بناتے تھے، اور ہر حق دار کو اس کا حق دلاتے، اور دادا کے ہوتے ہوئے ماں شریک بھائی کو وارث نہیں بناتے تھے، اور اولاد کے ہوتے ہوئے دادا کو مال کے چھٹے حصے سے زیادہ نہیں دیتے تھے، الا یہ کہ دادا کے علاوہ کوئی اور وارث موجود نہ ہو، پس جب حقیقی بہن اور باپ شریک بھائی اور بہن اور دادا جمع ہو جائیں تو حقیقی بہن کو آدھا مال دیتے اور بھائی اور بہن کو دادا کے ساتھ تقسیم میں شریک بناتے۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں دو حصوں سے نکلے گا، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول میں تین حصوں سے نکلے گا۔

(٤٨) فِي رجلٍ ترك جدّه وأخاه لامّه

اس آدمی کا بیان جو اپنے دادا اور ماں شریک بھائی کو چھوڑ جائے

(٣١٨٨٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَرَادَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ أَنْ يُوَرِّثَ الأُخْتَ مِنَ الأُمِّ مَعَ الْجَدِّ ، وَقَالَ : إِنَّ عُمَرَ قَدْ وَرَّثَ الأُخْتَ مَعَهُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ : إِنِّي لَسْتُ بِسَبَئِيٍّ وَلاَ حَرُورِيٍّ ، فَاقْتَفِرِ الأَثَرَ ، فَإِنَّكَ لَنْ تُخْطِءَ فِي الطَّرِيقِ مَا دُمْتَ عَلَى الأَثَرِ.

(٣١٨٨٦) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد نے یہ ارادہ کیا کہ ماں شریک بہن کو دادا کے ہوتے ہوئے وارث بنا دے، اور اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دادا کے ساتھ ماں شریک بہن کو وارث بنایا تھا، تو حضرت عبد اللہ بن عتبہ نے فرمایا کہ میں سبائی ہوں نہ خارجی، اس لئے تم حدیث کی پیروی کرو، کیونکہ جب تک تم حدیث کی پیروی کرتے رہو گے سیدھے راستے سے نہیں بھٹکو گے۔

(٣١٨٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَا وَرَّثَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْوَةً مِنْ أُمٍّ مَعَ جَدٍّ.

(٣١٨٨٧) شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی نے دادا کے ہوتے ہوئے ماں شریک بہن کو وارث نہیں بنایا۔

(٣١٨٨٨) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ زَيْدٌ لاَ يُوَرِّثُ أَخًا لأُمٍّ ، وَلاَ أُخْتًا لأُمٍّ مَعَ جَدٍّ شَيْئًا.

(٣١٨٨٨) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ ماں شریک بھائی اور ماں شریک بہن کو دادا کے ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتے تھے۔

(٣١٨٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللهِ لاَ يُوَرِّثَانِ

الإِخْوَةَ مِنَ الأُمِّ مَعَ الْجَدِّ شَيْئًا.
قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ مِنْ سَهْمٍ وَاحِدٍ لأَنَّ الْمَالَ كُلَّهُ لِلْجَدِّ.

(۳۱۸۸۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بھی دادا کے ہوتے ہوئے ماں شریک بھائیوں اور بہنوں کو کسی چیز کا وارث نہیں بناتے تھے۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ ایک ہی حصے سے نکلے گا، کیونکہ تمام مال دادا کے لئے ہوگا۔

(۴۹) فِي زوجٍ وأمٍّ وأختٍ وجدٍّ، فهذِهِ الّتِي تسمّى الأكدريّة

شوہر، ماں، بہن اور دادا کے مسئلے کے بیان میں، اس مسئلے کو ''اکدریہ'' کہا جاتا ہے

(۳۱۸۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَجْعَلُ الأَكْدَرِيَّةَ مِنْ ثَمَانِيَةٍ : لِلزَّوْجِ ثَلاَثَةٌ ، وَثَلاَثَةٌ لِلأُخْتِ ، وَسَهْمٌ لِلأُمِّ ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ. قَالَ :وَكَانَ عَلِيٌّ يَجْعَلُهَا مِنْ تِسْعَةٍ :ثَلاَثَةٌ لِلزَّوْجِ ، وَثَلاَثَةٌ لِلأُخْتِ ، وَسَهْمَانِ لِلأُمِّ ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ. وَكَانَ زَيْدٌ يَجْعَلُهَا مِنْ تِسْعَةٍ :ثَلاَثَةٌ لِلزَّوْجِ ، وَثَلاَثَةٌ لِلأُخْتِ ، وَسَهْمَانِ لِلأُمِّ ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ ، ثُمَّ يَضْرِبُهَا فِي ثَلاَثَةٍ فَتَصِيرُ سَبْعَةً وَعِشْرِينَ ، فَيُعْطِي الزَّوْجَ تِسْعَةً ، وَالأُمَّ سِتَّةً ، وَيَبْقَى اثْنَا عَشَرَ ، فَيُعْطِي الْجَدَّ ثَمَانِيَةً ، وَيُعْطِي الأُخْتَ أَرْبَعَةً.

(۳۱۸۹۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ''اکدریہ'' کے مسئلے کو آٹھ حصوں سے نکالا کرتے تھے، تین حصے شوہر کے لئے، اور تین حصے بہن کے لئے، اور ایک حصہ ماں کے لئے اور ایک حصہ دادا کے لئے، فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مسئلے کو نو حصوں سے نکالتے تھے، تین حصے شوہر کے لئے، اور تین حصے بہن کے لئے، اور دو حصے ماں کے لئے، اور ایک حصہ دادا کے لئے، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ بھی اس مسئلے کو نو حصوں سے نکالتے تھے: تین حصے شوہر کے لئے، تین حصے بہن کے لئے، اور دو حصے ماں کے لئے، اور ایک حصہ دادا کے لئے، پھر وہ اس کو تین میں ضرب دیتے، اس طرح کل ۲۷ حصے ہو جاتے ہیں، اس طرح شوہر کو نو حصے، ماں کو چھ حصے دیتے، باقی ۱۲ حصے بچتے ہیں، دادا کو آٹھ حصے اور بہن کو چار حصے دیتے تھے۔

(۳۱۸۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ، وَزَادَ فِيهِ :وَبَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الْجَدَّ وَالِدًا ، لاَ يَرِثُ الإِخْوَةَ مَعَهُ شَيْئًا ، وَيَجْعَلُ لِلزَّوْجِ النِّصْفَ وَلِلْجَدِّ السُّدُسَ :سَهْمٌ ، وَلِلأُمِّ الثُّلُثُ :سَهْمَانِ.

(۳۱۸۹۱) ابراہیم ایک دوسری سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ سے گزشتہ حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں، اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ فرمایا ہے: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیتے کہ بھائی کو اس کے ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتے تھے، اور شوہر کو آدھا مال دیتے، اور دادا کو ایک حصہ یعنی مال کا چھٹا حصہ دیتے، اور

ماں کو ایک تہائی مال یعنی دو حصے دیتے۔

(۳۱۸۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ ، مِثْ
حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

(۳۱۸۹۲) حضرت ابراہیم سے ایک تیسری سند سے بھی گزشتہ سے پیوستہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

(۳۱۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلأَعْمَشِ : لِمَ سُمِّيَتِ الأَكْدَرِيَّةَ ؟ قَالَ : طَرَحَهَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْ
مَرْوَانَ عَلَى رَجُلٍ يُقَالَ لَهُ : الأَكْدَرُ ، كَانَ يَنْظُرُ فِي الْفَرَائِضِ ، فَأَخْطَأَ فِيهَا ، فَسَمَّاهَا الأَكْدَرِيَّةَ.
قَالَ وَكِيعٌ : وَكُنَّا نَسْمَعُ قَبْلَ أَنْ يُفَسِّرَ سُفْيَانُ إِنَّمَا سُمِّيَتِ الأَكْدَرِيَّةَ ، لأَنَّ قَوْلَ زَيْدٍ تَكَدَّرَ فِيهَا ، لَمْ يُفَسِّ
قَوْلَهُ.

(۳۱۸۹۳) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اعمش سے عرض کیا کہ اس مسئلے کو ''اکدریہ'' کیوں کہا جاتا ہے؟ انہوں
نے فرمایا کہ عبد الملک بن مروان نے اس مسئلے کو ایک ''اکدر'' نامی آدمی سے پوچھا تھا، اس نے اس میں غلطی کی تو اس نے اس کو مسئلہ
''اکدریہ'' کا نام دے دیا۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سفیان کی اس تشریح سے پہلے یہ سمجھتے تھے کہ اس مسئلے کا نام اکدریہ اس لئے رکھا گیا
ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کا اس مسئلے کے بارے میں فرمان گرد آلود ہے، یعنی انہوں نے اپنی بات کی وضاحت نہیں فرمائی۔

(۵۰) فِي أُمٍّ ، وأختٍ لأبٍ وأمٍّ ، وجَدٍّ

ماں، حقیقی بہن اور دادا کے مسئلے کا بیان

(۳۱۸۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ. وَعَ
سُفْيَانَ ، عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ قَالَ فِي أُمٍّ ، وَأُخْتٍ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَجَدٍّ : إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ : مِنْ تِسْعَةِ أَسْهُمٍ
لِلأُمِّ ثَلاثَةٌ ، وَلِلْجَدِّ أَرْبَعَةٌ ، وَلِلأُخْتِ سَهْمَانِ. وَإِنَّ عَلِيًّا قَالَ : لِلأُخْتِ النِّصْفُ : ثَلاثَةٌ ، وَلِلأُمِّ الثُّلُثُ
سَهْمَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ وَهُوَ سَهْمٌ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : لِلأُخْتِ النِّصْفُ : ثَلاثَةٌ ، وَلِلأُمِّ السُّدُسُ : سَهْمٌ
وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ وَهُوَ سَهْمَانِ. وَقَالَ عُثْمَانُ : أَثْلاثًا : ثُلُثٌ لِلأُمِّ ، وَثُلُثٌ لِلأُخْتِ ، وَثُلُثٌ لِلْجَدِّ ، وَقَالَ ابْ
عَبَّاسٍ : لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ.
قَالَ وَكِيعٌ : وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : سَأَلَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ عنها ؟ فَأَخْبَرْته بِأَقَاوِيلِهِمْ فَأَعْجَبَهُ قَوْلُ عَلِيٍّ ، فَقَا
قَوْلُ مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ : قَوْلُ أَبِي تُرَابٍ ، فَفَطِنَ الْحَجَّاجُ ، فَقَالَ : إِنَّا لَمْ نَعِبْ عَلَى عَلِيٍّ قَضَائِهِ ، إِنَّمَا عِبْ
كَذَا وَكَذَا.

(۳۱۸۹۴) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ماں، حقیقی بہن اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرمایا کہ ان کا مسئلہ نو حصوں سے نکلے گا، تین حصے ماں کے لئے، چار حصے دادا کے لئے، اور دو حصے بہن کے لئے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نصف مال بہن کے لئے یعنی کل مال کے تین حصے، اور ماں کے لئے دو حصے یعنی ایک تہائی مال، اور باقی مال یعنی ایک حصہ دادا کے لئے ہوگا، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بہن کے لئے نصف مال یعنی تین حصے، اور ماں کے لئے چھٹا حصہ یعنی ایک حصہ، اور باقی مال دادا کے لئے یعنی دو حصے ہوں گے، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، ایک تہائی ماں کے لئے، ایک تہائی بہن کے لئے اور ایک تہائی دادا کے لئے، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک تہائی مال ماں کے لئے اور باقی مال دادا کے لئے ہوگا۔

حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ شعبی نے فرمایا کہ حجاج بن یوسف نے مجھ سے اس مسئلہ کے بارے میں سوال کیا تو میں نے اس کو ان حضرات کے اقوال بتلا دیے، اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول بہت اچھا لگا، پوچھنے لگا کہ یہ کس کا قول ہے؟ میں نے کہا: حضرت ابو تراب رضی اللہ عنہ کا، اس پر حجاج سنبھلا اور کہنے لگا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر عیب نہیں لگاتے، ہم تو ان کی فلاں فلاں بات کو معیوب سمجھتے ہیں۔

(۳۱۸۹۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٌ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أُخْتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا ، وَجَدَّهَا ، وَأُمَّهَا ، فَلأُخْتِهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا النِّصْفُ ، وَلأُمِّهَا الثُّلُثُ ، وَلِلْجَدِّ السُّدُسُ فِي قَوْلِ عَلِي.

وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ :لِلأُمِّ السُّدُسُ ، وَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأُخْتِ النِّصْفُ ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ :لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَرَانِي أُفَضِّلُ أُمًّا عَلَى جَدٍّ فِي هَذِهِ الْفَرِيضَةِ وَلاَ فِي غَيْرِهَا مِنَ الْحُدُودِ.

وَكَانَ زَيْدٌ يُعْطِي الأُمَّ الثُّلُثَ ، وَالأُخْتَ ثُلُثَ مَا بَقِيَ ، فَسَمَهَا زَيْدٌ عَلَى تِسْعَةِ أَسْهُمٍ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُخْتِ ثُلُثُ مَا بَقِيَ سَهْمَانِ ، وَلِلْجَدِّ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ.

وَكَانَ عُثْمَانُ يَجْعَلُهَا بَيْنَهُمْ أَثْلاَثًا :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأُخْتِ الثُّلُثُ ، وَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ.

وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ :الْجَدُّ بِمَنْزِلَةِ الأَبِ.

(۳۱۸۹۵) حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں جو اپنی حقیقی بہن، اور دادا اور ماں کو چھوڑ جائے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق اس کی حقیقی بہن کے لیے آدھا مال اور اس کی ماں کے لئے ایک تہائی مال اور اس کے دادا کے لئے مال کا چھٹا حصہ ہے۔

اور حضرت عبداللہ فرماتے تھے کہ ماں کے لئے چھٹا حصہ، دادا کے لئے ایک تہائی مال اور بہن کے لئے آدھا مال ہوگا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس حال میں نہیں دیکھیں گے کہ میں ماں کو اس مسئلے میں یا اس کے علاوہ کسی مسئلے میں دادا پر ترجیح دوں۔

اور حضرت زید رضی اللہ عنہ ماں کو ایک تہائی مال دیتے تھے اور بہن کو بقیہ مال کا ایک تہائی دیتے تھے، اس مسئلے میں حضرت

زید رضی اللہ عنہ مال کو نو حصوں پر تقسیم کرتے تھے، ماں کے لئے ایک تہائی مال یعنی تین حصے، بہن کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی یعنی دو حصے، اور دادا کے لئے چار حصے۔

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مال کو ورثاء کے درمیان تین حصوں میں تقسیم کرتے، ماں کے لئے ایک تہائی مال، بہن کے لئے ایک تہائی اور دادا کے لئے بھی ایک تہائی۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ دادا باپ کے درجے میں ہے۔

(۳۱۸۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ فِي أُخْتٍ وَأُمٍّ وَجَدٍّ لِلأُخْتِ النِّصْفُ ، وَالنِّصْفُ الْبَاقِي بَيْنَ الْجَدِّ وَالأُمِّ.

(۳۱۸۹۶) عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بہن، ماں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرماتے تھے کہ بہن کے لئے آدھا مال ہے اور بقیہ آدھا مال دادا اور ماں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

(۳۱۸۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ : فِي أُخْتٍ وَأُمٍّ وَجَدٍّ ، قَالَ : لِلأُخْتِ النِّصْفُ ، وَلِلأُمِّ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْجَدِّ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ تِسْعَةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۸۹۷) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہن، ماں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرماتے تھے کہ بہن کو آدھا مال ماں کو چھٹا حصہ اور دادا کو بقیہ مال دیا جائے گا،

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں چھ حصوں سے اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول میں نو حصوں سے نکلے گا۔

(۵۱) فِي ابنةٍ وأختٍ وجدٍّ ، وأخواتٍ عِدّةٍ ، وابن وجدٍّ وابنةٍ

بیٹی، بہن اور دادا کے مسئلے اور متعدد بہنوں، بیٹے اور دادا اور بیٹی کے مسئلے کے بیان میں

(۳۱۸۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : أَنَّهُ قَالَ فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ وَجَدٍّ : أَعْ[طَى] الابْنَةَ النِّصْفَ ، وَجَعَلَ مَا بَقِيَ بَيْنَ الْجَدِّ وَالأُخْتِ ، لَهُ نِصْفٌ ، وَلَهَا نِصْفٌ.

وَسُئِلَ عَنِ ابْنَةٍ ، وَأُخْتَيْنِ ، وَجَدٍّ ، فَأَعْطَى الْبِنْتَ النِّصْفَ ، وَجَعَلَ مَا بَقِيَ بَيْنَ الْجَدِّ وَالأُخْتَيْنِ ، لَهُ نِصْ[فٌ] وَلَهُمَا نِصْفٌ.

وَسُئِلَ عَنِ ابْنَةٍ وَثَلاَثَةِ أَخَوَاتٍ وَجَدٍّ ، فَأَعْطَى الْبِنْتَ النِّصْفَ ، وَجَعَلَ لِلْجَدِّ خُمُسَيْ مَا بَقِيَ وَأَ[عْطَى] الأَخَوَاتِ خُمُسًا خُمُسًا.

(۳۱۸۹۸) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیٹی، بہن اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرمایا کہ بیٹی کو آدھا مال دیا جائے، اور باقی مال دادا اور بہن کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا جائے۔

اور آپ سے بیٹی، دو بہنوں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے آدھا مال بیٹی کو اور باقی مال دادا اور دو بہنوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کیے جانے کا فیصلہ فرمایا،

اور ایک موقع پر آپ سے بیٹی، تین بہنوں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے بیٹی کو آدھا مال اور دادا بقیہ مال کے دو پانچویں حصے اور ہر بہن کو پانچواں حصہ دینے کا فیصلہ فرمایا۔

(۳۱۸۹۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ : فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ وَجَدٍّ ، قَالَ : هِيَ مِنْ أَرْبَعَةٍ : سَهْمَانِ لِلْبِنْتِ ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ ، وَسَهْمٌ لِلأُخْتِ ، قُلْتُ لَهُ : فَإِنْ كَانَتَا أُخْتَيْنِ ؟ قَالَ : جَعَلَهَا عَبِيدَةُ مِنْ أَرْبَعَةٍ : لِلْبِنْتِ سَهْمَانِ ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ ، وَلِلأُخْتَيْنِ سَهْمٌ ، قُلْتُ لَهُ : فَإِنْ كُنَّ ثَلاَثَ أَخَوَاتٍ ؟ قَالَ : جَعَلَهَا مَسْرُوقٌ مِنْ عَشَرَةٍ : لِلْبِنْتِ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمَانِ ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَهْمٌ سَهْمٌ.

(۳۱۸۹۹) ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عَبِیدہ نے بیٹی، بہن اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرمایا کہ یہ چار حصوں سے نکلے گا، دو حصے بیٹی کے لئے، ایک حصہ دادا کے لئے اور ایک حصہ بہن کے لئے، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے عرض کیا کہ اگر ایک بہن کی بجائے دو بہنیں ہوں؟ فرمایا کہ اس کو بھی حضرت عَبِیدہ نے چار حصوں سے نکالا ہے، بیٹی کے لئے دو حصے، دادا کے لئے ایک حصہ اور دونوں بہنوں کے لئے ایک حصہ، راوی کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے عرض کیا کہ اگر بہنیں تین ہوں؟ تو فرمایا کہ اس مسئلے کو حضرت مسروق نے دس حصوں سے نکالا ہے، بیٹی کے لئے پانچ حصے، دادا کے لئے دو حصے اور ہر بیٹی کے لئے ایک حصہ۔

(۳۱۹۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ : فِي بِنْتٍ وَثَلاَثِ أَخَوَاتٍ وَجَدٍّ ، قَالَ : مِنْ عَشَرَةٍ : لِلْبِنْتِ النِّصْفُ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمَانِ ، وَلِكُلِّ أُخْتٍ سَهْمٌ.

(۳۱۹۰۰) ابراہیم ایک دوسری سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسروق نے بیٹی، تین بہنوں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں فرمایا کہ یہ مسئلہ دس حصوں سے نکلے گا، پانچ حصے یعنی آدھا مال بیٹی کے لئے، دادا کے لئے دو حصے اور ہر بہن کے لئے ایک حصہ۔

(۳۱۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ : فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ وَجَدٍّ ، قَالَ : مِنْ أَرْبَعَةٍ سَهْمَانِ : لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَسَهْمٌ لِلْجَدِّ ، وَسَهْمٌ لِلأُخْتِ.

(۳۱۹۰۱) حضرت ابراہیم حضرت عَبِیدہ سے بیٹی، بہن اور دادا کے مسئلہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ چار حصوں سے نکلے گا، دو حصے یعنی نصف مال بیٹی کے لئے اور ایک حصہ دادا کے لئے اور ایک حصہ بہن کے لئے۔

(۳۱۹۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ : فِي ابْنَةٍ وَأُخْتَيْنِ وَجَدٍّ ، قَالَ : مِنْ ثَمَانِيَةِ أَسْهُمٍ : لِلْبِنْتِ النِّصْفُ أَرْبَعَةٌ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمَانِ ، وَلِكُلِّ أُخْتٍ سَهْمٌ.

(۳۱۹۰۲) حضرت ابراہیم حضرت مسروق سے بیٹی، دو بہنوں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں روایت کرتے ہیں فرمایا کہ یہ مسئلہ آٹھ حصوں سے نکلے گا، بیٹی کے لئے نصف مال یعنی چار حصے اور دادا کے لئے دو حصے اور ہر بہن کے لئے ایک حصہ ہے۔

(۳۱۹۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَه لأَبِيهِ وَأُمِّهِ وَجَدًّا ، فَلاِبْنَتِهِ النِّصْفُ ، وَلِجَدِّهِ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَلأُخْتِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ ، لَمْ يَكُنْ يَزِيدُ الْجَدَّ مَعَ الْوَلَدِ عَلَى السُّدُسِ شَيْئًا ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ لاِبْنَتِهِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَبَيْنَ الأُخْتِ وَالْجَدِّ.

فَإِنْ كَانَتَا أُخْتَانِ فَمَا بَقِيَ بَيْنَ الْجَدِّ وَالأُخْتَيْنِ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ ، وَفِي قَوْلِ عَلِيٍّ :لِلْجَدِّ السُّدُسُ ، وَلِلأُخْتَيْهِ مَا بَقِي ، وَإِنْ كُنَّ ثَلاَثَ أَخَوَاتٍ مَعَ الابْنَةِ وَالْجَدِّ ، فَلِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْجَدِّ خُمُسَا مَا بَقِي ، وَلِلأَخَوَاتِ ثَلاَثَةُ أَخْمَاسٍ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ مِنْ عَشَرَةِ أَسْهُمٍ :خَمْسَةٌ لِلْبِنْتِ وَسَهْمَانِ لِلْجَدِّ وَلِلأَخَوَاتِ سَهْمٌ ، سَهْمٌ.

(۳۱۹۰۳) فضیل حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جو آدمی اپنی بیٹی، حقیقی بہن اور دادا کو چھوڑ جائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول میں اس کی بیٹی کو آدھا مال، اس کے دادا کو چھٹا حصہ اور بقیہ اس کی بہن کو دیا جائے گا، اور آپ دادا کو اولاد کے ہوتے ہوئے چھٹے حصے سے زیادہ نہیں دلاتے تھے، اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق اس کی بیٹی کو آدھا مال دیا جائے گا، اور بقیہ مال بہن اور دادا کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا،

اور اگر (ایک کی بجائے) دو بہنیں ہوں تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق بقیہ مال بہنوں اور دادا کے درمیان تقسیم کیا جائے گا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دادا کے لئے مال کا چھٹا حصہ اور اس کی دونوں بہنوں کے لئے بقیہ مال ہے۔

اور اگر بہنیں تین ہوں اور بیٹی اور دادا ہوں تو بیٹی کو آدھا مال دیا جائے گا، اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق دادا کے لئے بقیہ مال کے دو پانچویں حصے (۲/۵) ہوں گے اور بہنوں کے لئے بقیہ تین پانچویں حصے ہوں گے،

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق دس حصوں سے نکلے گا، پانچ حصے بیٹی کے لئے دو حصے دادا کے لئے اور بہنوں کے لئے ایک ایک حصہ ہوگا۔

(۳۱۹۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ :كَيْفَ قَوْلُ عَلِيٍّ فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ وَجَدٍّ ؟ قَالَ :مِنْ أَرْبَعَةٍ ، قَالَ :قُلْتُ :إِنَّمَا هَذِهِ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ.

(۳۱۹۰۴) فطر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے عرض کیا کہ یہی بات حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں بھی ہے۔

(۵۲) فِی امرأۃٍ ترکت زوجھا وأمّھا وأخاھا لأبیھا وجدّھا

اس عورت کا بیان جس نے اپنے شوہر، ماں، باپ شریک بہن اور دادا کو چھوڑا

(۳۱۹۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ :قَالَ إبْرَاهِيمُ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأُمَّهَا وَأَخَاهَا لأَبِيهَا وَجَدَّهَا :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ الثُّلُثُ سَهْمَانِ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :لِلزَّوْجِ النِّصْفُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ سَهْمٌ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ ، وَلِلأَخِ سَهْمٌ ، وَإِنْ كَانَا أَخَوَانِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ :فَلِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلأُمِّ سَهْمٌ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ ، وَبَقِيَ سَهْمٌ فَهُوَ لإِخْوَتِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ وَعَبْدِ اللهِ.

(۳۱۹۰۵) حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے شوہر، ماں، باپ شریک بھائی اور دادا کو چھوڑ جائے کہ حضرت علی اور زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق شوہر کو آدھا مال یعنی تین حصے، ماں کو ایک تہائی مال یعنی دو حصے اور دادا کو ایک حصہ دیا جائے گا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان میں شوہر کے لئے آدھا مال، ماں کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی، دادا کے لئے ایک حصہ اور ایک حصہ بھائی کے لئے ہے، اور اگر بھائی دو یا دو سے زیادہ ہوں تو شوہر کے لئے آدھا مال اور ماں اور دادا کے لئے ایک ایک حصہ ہے، اور ایک حصہ جو باقی بچے گا بھائیوں میں تقسیم کر دیا جائے گا، یہ حضرت علی، زید اور عبداللہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے۔

(۳۱۹۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَتَيْنَا شُرَيْحًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ زَوْجٍ ، وَأُمٍّ ، وَأَخٍ ، وَجَدٍّ ؟ فَقَالَ :لِلْبَعْلِ الشَّطْرُ ، وَلِلأُمِّ الثُّلُثُ ، ثُمَّ سَكَتَ ، ثُمَّ قَالَ الَّذِي عَلَى رَأْسِهِ :أَنَّهُ لاَ يَقُولُ فِي الْجَدِّ شَيْئًا ، قَالَ :فَأَتَيْنَا عَبِيدَةَ فَقَسَمَهَا مِنْ سِتَّةٍ فِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ ، فَأَعْطَى الزَّوْجَ ثَلاَثَةً ، وَالأُمَّ سَهْمًا ، وَالْجَدَّ سَهْمًا ، وَالأَخَ سَهْمًا.

فَهَذِهِ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيعًا مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ.

(۳۱۹۰۶) ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ہم حضرت شریح کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے شوہر، ماں، بھائی اور دادا کے مسئلے کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا شوہر کے لئے نصف مال ہے اور ماں کے لئے ایک تہائی مال، پھر آپ خاموش ہو گئے تو اس شخص نے جو آپ کے سرہانے کھڑا تھا کہا کہ حضرت دادا کے لئے کسی چیز کے قائل نہیں ہیں، فرماتے ہیں کہ پھر ہم حضرت عَبیدہ کے پاس آئے تو انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق مال کو چھ حصوں میں تقسیم فرمایا، تین حصے شوہر کو دیے اور ایک ایک حصہ ماں، دادا اور بھائی کو دیا۔

اس طرح یہ مسئلہ تمام حضرات کی رائے کے مطابق چھ حصوں سے ہی نکلے گا۔

(٥٣) امرأةٍ تركت أختها لأبيها وأمّها وجدّها

اس عورت کا بیان جو اپنی حقیقی بہن اور اپنے دادا کو چھوڑ جائے

(٣١٩٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أُخْتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا وَجَدَّهَا ، فَلأُخْتِهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا النِّصْفُ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ ، وَكَانَ زَيْدٌ يُعْطِي الأُخْتَ الثُّلُثَ وَالْجَدَّ الثُّلُثَيْنِ.
قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ مِنْ سَهْمَيْنِ ، وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ ثَلاَثَةِ أَسْهُمٍ.

(٣١٩٠٧) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ عورت جو اپنی حقیقی بہن اور اپنے دادا کو چھوڑ جائے تو اس کی حقیقی بہن کے لئے نصف مال ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق ، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ بہن کو ایک تہائی مال اور دادا کو دو تہائی مال عطا فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں دو حصوں سے نکلے گا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول میں تین حصوں سے نکلے گا۔

(٥٤) إذا ترك جدّه وأخته لأبيه وأمّه وأخاه لأبيه

اس صورت کا بیان کہ جب کوئی آدمی اپنے دادا، حقیقی بہن اور اپنے باپ شریک بھائی کو چھوڑ جائے

(٣١٩٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ :قَالَ إبْرَاهِيمُ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ ، وَأُخْتَه لأَبِيهِ وَأُمِّهِ، وَأَخَاهُ لأَبِيهِ ، فَلِلْجَدِّ فِي قَضَاءِ زَيْدٍ الْخُمُسَانِ مِنْ عَشَرَةٍ ، أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ ، وَلأُخْتِهِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ النِّصْفُ ، خَمْسَةٌ ، وَلأَخِيهِ لأَبِيهِ سَهْمٌ ، يَرُدُّ الأَخُ مِنَ الأَبِ فِي قَضَاءِ زَيْدٍ عَلَى الأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ كَانَ لَهَا ثَلاَثَةُ أَخْمَاسِ الْمَالِ فَأُعْطِيَتَ النِّصْفُ مِنْ أَجْلِ أَنَّ ثَلاَثَةَ أَخْمَاسٍ أَكْثَرُ مِنَ النِّصْفِ ، وَلَيْسَ لِلأُخْتِ الْوَاحِدة وَإِنْ قَاسَمَهَا أَكْثَرَ مِنَ النِّصْفِ.
وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُعْطِي الأُخْتَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ النِّصْفَ ، وَالْجَدَّ النِّصْفَ ، وَلاَ يَعْتَدُّ بِالأُخْوَةِ مِنَ الأَبِ مَعَ الأُخْوَةِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ.
وَكَانَ عَلِيٌّ يَجْعَلُ لِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ النِّصْفَ ، وَيَقْسِمُ النِّصْفَ الْبَاقِي بَيْنَ الأُخْوَةِ وَالْجَدِّ ، الْجَدُّ كَأَحَدِهِمْ مَا لَمْ يَكُنْ نَصِيبُ الْجَدِّ أَقَلَّ مِنَ السُّدُسِ ، إنْ كَانَ أَخٌ وَاحِدٌ فَالنِّصْفُ الَّذِي بَقِيَ بَيْنَهُمَا ، وَإِنْ كَانَا أَخَوَيْنِ فَالنِّصْفُ بَيْنَهُمَا ، وَإِنْ كَانُوا ثَلاَثَةٌ ، فَلِلْجَدِّ السُّدُسِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلأُخْوَةِ.
قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فَهَذِهِ فِي قَوْلِ زَيْدٍ مِنْ عَشَرَةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :مِنْ سَهْمَيْنِ ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَجْعَلُهَا

مِنْ سِتَّةٍ إِذَا كَثُرَ الْأُخْوَةُ.

(۳۱۹۰۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو آدمی اپنے دادا، حقیقی بہن اور باپ شریک بھائی کو چھوڑ جائے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے مطابق دادا کے لئے مال کے دو پانچویں حصے یعنی دس حصوں میں سے چار حصے اور اس کی حقیقی بہن کے لئے آدھا مال یعنی پانچ حصے اور اس کے باپ شریک بھائی کے لئے ایک حصہ ہے، حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فیصلے میں باپ شریک بھائی حقیقی بہن پر لوٹائے گا، اس کا حق مال کے تین پانچویں حصے تھا پس اس کو نصف مال دے دیا گیا اس لئے کہ مال کے تین پانچویں حصے آدھے مال سے زیادہ ہوتے ہیں اور ایک بہن کا حصہ آدھے مال سے زیادہ نہیں، چاہے بھائی اس کے ساتھ شریک ہو جائے۔

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حقیقی بہن کو آدھا مال اور دادا کو آدھا مال دیا کرتے تھے اور حقیقی بھائیوں اور بہنوں کے ہوتے ہوئے باپ شریک بھائیوں اور بہنوں کو کچھ نہیں دلاتے تھے،

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حقیقی بہن کو آدھا مال دیتے اور بقیہ آدھا مال بھائیوں اور دادا کے درمیان تقسیم کر دیتے، اس طرح کہ دادا بھائیوں کا ایک فرد سمجھا جاتا، جب تک دادا کا حصہ چھٹے حصے سے کم نہ ہو، اگر بھائی ایک ہو تو باقی آدھا مال دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا، اور اگر دو ہوں تو نصف مال ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا، اور اگر تین ہوں تو دادا کے لئے مال کا چھٹا حصہ اور بقیہ مال بھائیوں کے لئے ہے۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق دس حصوں سے اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں دو حصوں سے نکلے گا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مسئلے کو چھ حصوں سے نکالا کرتے تھے جبکہ بھائی زیادہ ہوں۔

(۵۵) فِي امْرَأَةٍ مَاتَت وتَرَكَتْ أُمَّهَا وَأُخْتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا وَأَخَاهَا لأَبِيهَا وَجَدَّهَا

اس عورت کا بیان جو مرتے ہوئے اپنی ماں، حقیقی بہن اور باپ شریک بھائی اور دادا کو چھوڑ جائے

(۳۱۹۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ أُمَّهَا ، وَأُخْتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا ، وَأَخَاهَا لأَبِيهَا ، وَجَدَّهَا ، قَضَى فِيهَا زَيْدٌ : أَنَّ لِلأُمِّ السُّدُسَ ، وَلِلْجَدِّ خُمُسًا مَا بَقِي ، وَلِلأُخْتِ ثَلاَثَةُ أَخْمَاسِ مَا بَقِي ، رَدَّ الأَخُ عَلَى أُخْتِهِ وَلَمْ يَرِثْ شَيْئًا ، وَقَضَى فِيهَا عَبْدُ اللهِ : أَنَّ لِلأُخْتِ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ سَهْمٌ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ ، وَقَضَى فِيهَا عَلِيٌّ : أَنَّ لِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ سَهْمًا ، وَبَقِيَ سَهْمَانِ : لِلْجَدِّ سَهْمٌ ، وَلِلأَخِ سَهْمٌ.

فَهَذِهِ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ مِنْ خَمْسَةٍ.

(۳۱۹۰۹) حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنی ماں، حقیقی بہن، باپ شریک بھائی اور دادا کو چھوڑ جائے کہ اس کے بارے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ ماں کے لئے مال کا چھٹا حصہ، دادا کے لئے بقیہ مال کے دو پانچویں حصے

اور بہن کے لئے بقیہ مال کے تین پانچویں حصے ہیں، بھائی نے اپنی بہن پر مال لوٹا دیا مگر وہ خود کسی چیز کا وارث نہ ہوگا، اور اس بارے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بہن کے لئے تین حصے، ماں کے لئے ایک حصہ اور دادا کے لئے بھی ایک حصہ ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مسئلے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حقیقی بہن کے لئے تین حصے اور ماں کے لئے ایک حصہ ہے، اور دو حصے باقی بچے جن میں سے ایک حصہ دادا کے لئے اور ایک بھائی کے لئے ہے۔

اس طرح یہ مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق چھ حصوں سے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان میں پانچ حصوں سے نکلے گا۔

(٥٦) امرأةٌ تركت زوجها وأمّها وأربع أخواتٍ لها مِن أبيها وأمِّها وجدّها

اس عورت کا بیان جو اپنے شوہر، ماں، چار حقیقی بہنوں اور اپنے دادا کو چھوڑ جائے

(٣١٩١٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا ، وَأُمَّهَا ، وَأَرْبَعَ أَخَوَاتٍ لَهَا مِنْ أَبِيهَا وَأُمِّهَا ، وَجَدَّهَا ، قضَى فِيهَا زَيْدٌ : أَنَّ لِلزَّوْجِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ سَهْماً ، وَلِلْجَدِّ سَهْماً ، وَلِلأَخَوَاتِ سَهْماً ، وَقَضَى فِيهَا عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللهِ عَلَى تِسْعَةِ أَسْهُمٍ : لِلزَّوْجِ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأُمِّ سَهْمٌ ، وَلِلْجَدِّ سَهْمٌ ، وَلِلأَخَوَاتِ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ فِي قَوْلِ زَيْدٍ مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَفِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ مِنْ تِسْعَةِ أَسْهُمٍ.

(٣١٩١٠) حضرت ابراہیم اس عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے شوہر، ماں، چار حقیقی بہنوں اور دادا کو چھوڑ جائے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ شوہر کے لئے تین حصے، ماں کے لئے ایک حصہ، دادا کے لئے ایک حصہ اور بہنوں کے لئے بھی ایک حصہ ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال نو حصوں میں تقسیم کیا جائے، تین حصے شوہر کے لئے، ایک حصہ ماں کے لئے، ایک حصہ دادا کے لئے اور چار حصے بہنوں کے لئے ہوں گے۔

حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق چھ حصوں سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق نو حصوں سے نکلے گا۔

(٥٧) فِي هذِهِ الفرائِضِ المجتمِعةِ مِن الجدِّ والإخوةِ والأخواتِ

ان مسائل کا بیان جن میں دادا، بھائی اور بہنیں موجود ہوتی ہیں

(٣١٩١١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي أُخْتٍ لأُمٍّ وَأَبٍ وَأَخٍ وَأُخْتٍ لأَبٍ ، وَجَدٍّ ، فِي قَوْلِ عَلِيٍّ : لِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَبَيْنَ الْجَدِّ وَالأُخْتِ وَالأَخِ مِنَ

الْأَبِ عَلَى الْأَخْمَاسِ :لِلْجَدِّ خُمُسَانِ ، وَلِلْأُخْتِ خُمُسٌ. وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ النِّصْفُ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَلَيْسَ لِلْأَخِ وَالْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ شَيْءٌ. وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا : لِلْجَدِّ الثُّلُثُ سِتَّةٌ ، وَلِلْأَخِ مِنَ الْأَبِ سِتَّةٌ ، وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ ثَلَاثَةٌ

وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ ثَلَاثَةٌ ، ثُمَّ تَرُدُّ الْأُخْتُ وَالْأَخُ مِنَ الْأَبِ عَلَى الْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سِتَّةَ أَسْهُمٍ ، فَاسْتَكْمَلَتِ النِّصْفَ تِسْعَةً ، وَبَقِيَ لَهُمَا ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ :لِلْأَخِ سَهْمَانِ وَلِلْأُخْتِ سَهْمٌ.

وَفِي أُخْتَيْنِ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأَخٍ لِأَبٍ ، وَجَدٍّ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ :لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَمَا بَقِيَ فَبَيْنَ الْجَدِّ وَالْأَخِ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَلَيْسَ لِلْأَخِ مِنَ الْأَبِ شَيْءٌ. وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :هِيَ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ :لِلْجَدِّ سَهْمٌ ، وَلِلْأَخِ سَهْمٌ وَلِلْأُخْتَيْنِ سَهْمٌ ، ثُمَّ يَرُدُّ الْأَخُ مِنَ الْأَبِ عَلَى الْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سَهْمَهُمَا ، فَتَسْتَكْمِلَانِ الثُّلُثَيْنِ ، وَلَمْ يَبْقَ لَهُ شَيْءٌ.

وَفِي أُخْتَيْنِ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأُخْتٍ لِأَبٍ ، وَجَدٍّ ، فِي

قَوْلِ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتَيْنِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَمَا بَقِيَ لِلْجَدِّ ، وَلَيْسَ لِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ شَيْءٌ وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ خَمْسَةِ أَسْهُمٍ :لِلْجَدِّ سَهْمَانِ ، وَلِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سَهْمَانِ ، وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ سَهْمٌ ، ثُمَّ تَرُدُّ الْأُخْتُ مِنَ الْأَبِ عَلَى الْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سَهْمَهُمَا ، وَلَمْ يَبْقَ لَهَا شَيْءٌ.

وَفِي أُخْتَيْنِ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأَخٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ ، وَجَدٍّ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ :لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَبَيْنَ الْأُخْتِ وَالْأَخِ مِنَ الْأَبِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَلَيْسَ لِلْأَخِ وَالْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ شَيْءٌ وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ خَمْسَةَ عَشَرَ سَهْمًا :لِلْجَدِّ الثُّلُثُ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلْأَخِ مِنَ الْأَبِ أَرْبَعَةٌ ، وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ سَهْمَانِ وَلِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ ، ثُمَّ يَرُدُّ الْأَخُ وَالْأُخْتُ مِنَ الْأَبِ عَلَى الْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ نَصِيبَهُمَا ، يَسْتَكْمِلَانِ الثُّلُثَيْنِ وَلَمْ يَبْقَ لَهُمَا شَيْءٌ.

وَفِي أُخْتَيْنِ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأُخْتَيْنِ لِأَبٍ ، وَجَدٍّ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَلَيْسَ لِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ شَيْءٌ. وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ سِتَّةِ أَسْهُمٍ :لِلْجَدِّ سَهْمَانِ ، وَلِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سَهْمَانِ ، وَلِلْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ سَهْمَانِ ، ثُمَّ تَرُدُّ الْأُخْتَانِ مِنَ الْأَبِ عَلَى الْأُخْتَيْنِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ سَهْمَيْهِمَا ، فَيَسْتَكْمِلَانِ الثُّلُثَيْنِ ، وَلَمْ يَبْقَ لَهُمَا شَيْءٌ.

وَفِي أُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَثَلَاثِ أَخَوَاتٍ لِأَبٍ ، وَجَدِّهِ :فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ :لِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ النِّصْفُ ، وَلِلْأَخَوَاتِ مِنْ الْأَبِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :ثَمَانِيَةَ عَشَرَ

سَهْمًا :لِلْجَدِّ الثُّلُثُ سِتَّةٌ ، وَلِلأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ ، وَلِلأَخَوَاتِ مِنَ الأَبِ تِسْعَةُ أَسْهُمٍ ، ثُمَّ تَرُدُّ الأَخَوَاتُ مِنَ الأَبِ عَلَى الأُخْتِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ سِتَّةَ أَسْهُمٍ ، فَاسْتَكْمَلَتِ النِّصْفَ تِسْعَةً ، وَبَقِيَ لَهُنَّ سَهْمٌ سَهْمٌ.

وَفِي أُخْتَيْنِ لأَبٍ وَأُمٍّ ، وَأَخٍ ، وَأُخْتَيْنِ لأَبٍ ، وَجَدٍّ :فِي قَوْلِ عَلِيٍّ :لِلأُخْتَيْنِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَبَيْنَ الأَخِ وَالأُخْتَيْنِ مِنَ الأَبِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنْثَيَيْنِ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ : لِلأُخْتَيْنِ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، وَلَيْسَ لِلأَخِ وَالأُخْتَيْنِ مِنَ الأَبِ شَيْءٌ.

وَفِي أُمٍّ وَأُخْتٍ وَجَدٍّ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ :لِلأُخْتِ النِّصْفُ ، وَلِلأُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ.

وَفِي قَوْلِ زَيْدٍ :مِنْ تِسْعَةِ أَسْهُمٍ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ثَلاَثَةٌ ، وَلِلْجَدِّ أَرْبَعَةٌ ، وَلِلأُخْتِ سَهْمَانِ ، جَعَلَهُ مَعَهُمَا بِمَنْزِلَةِ الأَخِ ، وَفِي قَوْلِ عُثْمَانَ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَلِلْجَدِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأُخْتِ الثُّلُثُ ، وَفِي قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ :لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَلِلْجَدِّ مَا بَقِيَ ، لَيْسَ لِلأُخْتِ شَيْءٌ ، لَمْ يَكُنْ يُوَرِّثُ أَخًا وَأُخْتًا مَعَ جَدٍّ شَيْئًا.

(۳۱۹۱۱) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ:

(۱) حقیقی بہن، باپ شریک بھائی اور بہن اور دادا کے بارے میں حضرت علی کا فرمان ہے کہ حقیقی بہن کے لئے آدھا مال ہے اور بقیہ مال دادا اور باپ شریک بھائی اور بہن کے درمیان اس طرح تقسیم ہوگا کہ مال کے پانچ حصے کیے جائیں گے، ان میں سے دو حصے دادا کو اور ایک حصہ بہن کو دیا جائے گا، اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق حقیقی بہن کے لئے آدھا مال اور دادا کے لئے بقیہ مال ہے، اور باپ شریک بھائی اور بہن کے لئے کچھ نہیں، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق یہ مسئلہ اٹھارہ حصوں سے نکالا جائے گا، دادا کو چھ حصے یعنی ایک تہائی مال، باپ شریک بھائی کو چھ حصے، باپ شریک بہن کو تین حصے اور حقیقی بہن کو تین حصے دیے جائیں گے، پھر باپ شریک بھائی اور بہن چھ حصے حقیقی بہن پر لوٹائیں گے، اس طرح حقیقی بہن کا حصہ نو حصے یعنی آدھا مال ہو جائے گا، اور باپ شریک بھائی بہن کے لئے تین حصے بچیں گے، دو حصے بھائی کے لئے اور ایک حصہ بہن کے لئے ہوگا۔

(۲) اور دو حقیقی بہنوں، ایک باپ شریک بھائی اور دادا کے مسئلے کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور بقیہ مال دادا اور بھائی کے درمیان تقسیم کیا جائے گا۔ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور بقیہ مال دادا کے لئے ہے، اور باپ شریک بھائی کے لئے کچھ نہیں، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق مال تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، ایک حصہ دادا کے لئے، ایک بھائی کے لئے اور ایک حصہ دو بہنوں کے لئے، پھر باپ شریک بھائی دو حقیقی بہنوں پر اپنا حصہ لوٹا دے گا، اس طرح بہنوں کا دو تہائی حصہ پورا ہو جائے گا اور بھائی کے لئے کچھ نہیں بچے گا۔

(۳) اور دو حقیقی بہنوں، ایک باپ شریک بہن اور دادا کے بارے میں حضرت علی اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں

حقیقی بہنوں کے لئے دوتہائی مال ہے اور بقیہ مال دادا کے لئے ہے، اور باپ شریک بہن کے لئے کچھ نہیں، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، دو حصے دادا کے لئے، دو حصے دونوں حقیقی بہنوں کے لئے اور ایک حصہ باپ شریک بہن کے لئے، پھر باپ شریک بہن دونوں حقیقی بہنوں پر اپنا حصہ لوٹا دیں گی اور اس کے لئے کچھ نہیں رہے گا۔

(۴) اور دو حقیقی بہنوں، ایک باپ شریک بھائی اور بہن اور دادا کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں حقیقی بہنوں کے لئے دوتہائی مال اور دادا کے لئے مال کا چھٹا حصہ ہے، اور بقیہ مال دونوں باپ شریک بہن اور بھائی کے درمیان اس ضابطے پر تقسیم ہوگا کہ مرد کو عورت سے دوگنا دیا جائے گا، اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں حقیقی بہنوں کے لئے دو تہائی مال ہے اور دادا کے لئے بقیہ مال، اور باپ شریک بھائی اور بہن کے لئے کچھ نہیں، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال کو پندرہ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، دادا کے لئے پانچ حصے ایک تہائی مال، باپ شریک بھائی کے لئے چار حصے، باپ شریک بہن کے لئے دو حصے اور دو حقیقی بہنوں کے لئے چار حصے، پھر باپ شریک بھائی اور بہن دونوں حقیقی بہنوں پر اپنا حصہ لوٹا دیں گے، اس طرح ان کا دوتہائی حصہ ہو جائے گا اور باپ شریک بھائی بہن کے لئے کچھ نہیں ہوگا۔

(۵) اور دو حقیقی بہنوں اور دو باپ شریک بہنوں اور دادا کے بارے میں حضرت علی اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو حقیقی بہنوں کے لئے دوتہائی مال ہے اور باقی مال دادا کے لئے ہے، اور باپ شریک بہنوں کے لئے کچھ نہیں، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال چھ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا دو حصے دادا کے لئے، دو حصے دو حقیقی بہنوں کے لئے اور دو حصے دو باپ شریک بہنوں کے لئے، پھر باپ شریک بہنیں حقیقی بہنوں پر اپنے حصے لوٹا دیں گی، اس طرح حقیقی بہنوں کا دوتہائی مال پورا ہو جائے گا اور باپ شریک بہنوں کے لئے کچھ نہیں بچے گا۔

(۶) اور حقیقی بہن اور تین باپ شریک بہنوں اور دادا کے بارے میں حضرت علی اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حقیقی بہنوں کے لئے آدھا مال اور باپ شریک بہنوں کے لئے مال کا چھٹا حصہ ہے دوتہائی مال پورا کرنے کے لئے، اور بقیہ مال دادا کے لئے ہے، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مال اٹھارہ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا: چھ حصے دادا کے لئے، تین حصے حقیقی بہن کے لئے اور نو حصے باپ شریک بہنوں کے لئے ہیں، پھر باپ شریک بہنیں حقیقی بہن پر چھ حصے لوٹا دیں گی، اس طرح حقیقی بہن کو حصہ آدھا مال ہو جائے گا، اور باپ بہنوں کے لئے ایک حصہ بچے گا۔

(۷) اور دو حقیقی بہنوں اور ایک باپ شریک بھائی اور دو باپ شریک بہنوں اور دادا کے مسئلے کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ دونوں حقیقی بہنوں کو دوتہائی مال اور دادا کو مال کا چھٹا حصہ دیا جائے گا، اور باقی مال باپ شریک بھائی اور بہنوں کے درمیان اس ضابطے پر تقسیم ہوگا کہ مرد کو عورت سے دوگنا دیا جائے گا، اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے قول میں دونوں حقیقی بہنوں کے لئے دوتہائی مال ہے اور بقیہ مال دادا کے لئے ہے، اور باپ شریک بھائی اور بہنوں کے لئے کچھ نہیں ہے

(۸) اور ماں، بہن اور دادا کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ بہن کے لئے آدھا مال ہے اور ماں کے لئے

بقیہ مال کا ایک تہائی، اور باقی مال دادا کے لئے ہے، اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق مال کو نو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، تین حصے یعنی ایک تہائی مال ماں کے لئے، چار حصے دادا کے لئے اور دو حصے بہن کے لئے ہوں گے، حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کی موجودگی میں بہن کو بھائی کے قائم مقام قرار دیتے ہیں، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک تہائی مال ماں کو، ایک تہائی دادا کو اور ایک تہائی بہن کو دیا جائے گا، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک تہائی مال ماں کے لئے ہے اور باقی مال دادا کے لئے ہے، اور بہن کے لئے کچھ نہیں، آپ بھائی اور بہن کو دادا کی موجودگی میں کسی چیز کا وارث نہیں بناتے تھے۔

(۵۸) قول زیدٍ فِي الجدِّ وتفسِيره

دادا کے بارے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کا فرمان اور اس کی وضاحت

(۳۱۹۱۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ زَيْدٌ يُشَرِّكُ الْجَدَّ إلَى الثُّلُثِ مَعَ الإِخْوَةِ وَالأَخَوَاتِ ، فَإِذَا بَلَغَ الثُّلُثَ أَعْطَاهُ الثُّلُثَ ، وَكَانَ لِلإِخْوَةِ وَالأَخَوَاتِ مَا بَقِيَ ، وَلاَ لِلأَخِ لأُمٍّ ، وَلاَ لِلأُخْتِ لأُمٍّ مَعَ جَدٍّ شَيْءٌ ، وَيُقَاسِمُ الأُخْوَةَ مِنَ الأَبِ الإِخْوَةَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ ، وَلاَ يُوَرِّثُهُمْ شَيْئًا ، فَإِذَا كَانَ أَخٌ لأَبٍ وَأُمٍّ وَجَدٌّ ، أَعْطَى الْجَدَّ النِّصْفَ ، وَإِذَا كَانَا أَخَوَيْنِ أَعْطَاهُ الثُّلُثَ ، فَإِنْ زَادُوا أَعْطَاهُ الثُّلُثَ ، وَكَانَ لِلإِخْوَةِ مَا بَقِيَ وَإِذَا كَانَتْ أُخْتٌ وَجَدٌّ أَعْطَاهُ مَعَ الأُخْتِ الثُّلُثَيْنِ ، وَلِلأُخْتِ الثُّلُثَ ، وَإِذَا كَانَتَا أُخْتَيْنِ أَعْطَاهُمَا النِّصْفَ ، وَلَهُ النِّصْفُ مَا دَامَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَهُ ، فَإِنْ لَحِقَتْ فَرَائِضُ امْرَأَةٍ وَ أُمٍّ وَزَوْجٍ أَعْطَى أَهْلَ الْفَرَائِضِ فَرَائِضَهُمْ ، وَمَا بَقِيَ قَاسَمَ الإِخْوَةُ وَالأَخَوَاتُ ، فَإِنْ كَانَ ثُلُثُ مَا بَقِيَ خَيْرًا لَهُ مِنَ الْمُقَاسَمَةِ أَعْطَاهُ ثُلُثَ مَا بَقِيَ ، وَإِنْ كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَهُ أَعْطَاهُ الْمُقَاسَمَةَ ، وَإِنْ كَانَ سُدُسُ جَمِيعِ الْمَالِ خَيْرًا لَهُ مِنَ الْمُقَاسَمَةِ أَعْطَاهُ السُّدُسَ ، وَإِنْ كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَهُ مِنْ سُدُسِ جَمِيعِ الْمَالِ أَعْطَاهُ الْمُقَاسَمَةَ.

(۳۱۹۱۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ ایک تہائی تک مال کا وارث بناتے تھے، پس جب اس کا حصہ ایک تہائی تک پہنچتا تو اس کو ایک تہائی عطا فرما دیا کرتے تھے، اور باقی مال بھائیوں اور بہنوں کا ہوتا تھا، اور آپ دادا کی موجودگی میں ماں شریک بھائی اور ماں شریک بہن کو کچھ نہیں دلاتے تھے، اور آپ باپ شریک بھائیوں کو حقیقی بھائیوں کے ساتھ تقسیم میں تو شریک فرماتے لیکن باپ شریک بھائیوں کو وراثت میں سے کچھ عطا نہیں فرماتے تھے، پس اگر حقیقی بہن اور دادا وارث ہوتے تو آپ آدھا مال دادا کو عطا فرماتے اور دو بھائی ہوتے تو آپ دادا کو ایک تہائی مال عطا فرماتے، پس اگر بھائی زیادہ ہوتے تو ایک تہائی مال دادا کو عطا فرماتے اور باقی مال بھائیوں کو دلاتے، اور جب ایک بہن اور دادا وارث ہوتے تو آپ دو تہائی مال دادا کو اور ایک تہائی مال بہن کو عطا فرماتے، اور اگر بہنیں دو ہوتیں تو آدھا مال بہنوں کو اور آدھا مال دادا کو عطا فرماتے جبکہ اس

طرح باہم تقسیم سے شرکت دادا کے حق میں بہتر ہوتی، پس اگر اس کے ساتھ دوسرے حصہ داروں یعنی بیوی، ماں اور شوہر کے حصّے آ جاتے تو پہلے ان حصہ داروں کو ان کے حصّے دلواتے اور بقیہ مال بھائیوں اور بہنوں کے درمیان تقسیم فرما دیتے، اس طرح اگر دادا کے لئے بقیہ مال کا ایک تہائی بہتر ہوتو اس کو بقیہ مال کا ایک تہائی عطا فرماتے، اور اگر تقسیم میں باہمی شرکت اس کے لئے بہتر ہوتی تو ایسا ہی کرتے، اور اگر پورے مال کا چھٹا حصہ اس کے لئے تقسیم میں شرکت سے بہتر ہوتا تو وہی اس کو عطا فرماتے، اور اگر چھٹے سے زیادہ بہتر دادا کے لئے تقسیم میں شرکت ہوتی تو اس کو تقسیم میں شریک فرمایا کرتے تھے۔

(٥٩) مَنْ كَانَ لاَ يفضِّل أمًّا على جدٍّ

ان حضرات کا بیان جو ماں کو دادا پر ترجیح نہیں دیتے

(٣١٩١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ : أَنَّهُمَا كَانَا لاَ يُفَضِّلاَنِ أُمًّا عَلَى جَدٍّ.

(۳۱۹۱۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ماں کو دادا پر ترجیح نہیں دیتے تھے۔

(٦٠) اختِلافهم فِي أمرِ الجدِّ

دادا کے معاملے میں صحابہ کے اختلاف کا بیان

(٣١٩١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : إنِّي لأُحِيلُ الْجَدَّ عَلَى مِئَتَيْ قَضِيَّةٍ.

(۳۱۹۱۴) عبداللہ بن سلمہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عَبیدہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بے شک میں دادا کے مسئلے کو دوسو صورتوں میں تبدیل کرتا ہوں۔

(٣١٩١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ أَيُّوب ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : حَفِظْت عَنْ عُمَرَ مِئَةَ قَضِيَّةٍ فِي الْجَدِّ مُخْتَلِفَةٍ.

(۳۱۹۱۵) ابن سیرین عبیدہ سے یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دادا کے بارے میں ایک سو مختلف فیصلے یاد کیے ہیں۔

(٣١٩١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْخَارِفِيِّ : أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ عَلِيًّا عَنْ فَرِيضَةٍ ؟ فَقَالَ : هَاتِ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا جَدٌّ.

(۳۱۹۱۶) عُبید بن عمرو خارفی نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک میراث کا مسئلہ پوچھنا چاہا، آپ نے فرمایا پوچھو! اگر اس میں دادا کا ذکر نہ ہو۔

(۳۱۹۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُرَادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَقَحَّمَ جَرَاثِيمَ جَهَنَّمَ فَلْيَقْضِ بَيْنَ الْجَدِّ وَالإِخْوَةِ.

(۳۱۹۱۷) حضرت سعید بن جبیر قبیلہ مراد کے ایک شخص کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جو آدمی یہ چاہے کہ جہنم کے جراثیم میں گھس جائے وہ دادا اور بھائیوں کے مسئلے میں فیصلہ کردے۔

(۳۱۹۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَتَيْنَا شُرَيْحًا فَسَأَلْنَاهُ ؟ فَقَالَ الَّذِي عَلَى رَأْسِهِ : إِنَّهُ لاَ يَقُولُ فِي الْجَدِّ شَيْئًا.

(۳۱۹۱۸) ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ ہم حضرت شریح کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے مسئلہ پوچھا تو اس شخص نے جو آپ کے سرہانے کھڑا تھا کہا کہ حضرت دادا کے بارے میں کچھ نہیں کہتے۔

(۳۱۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : خُذْ فِي أَمْرِ الْجَدِّ بِمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَعْنِي : قَوْلَ زَيْدٍ.

(۳۱۹۱۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ دادا کے بارے میں وہ قول اختیار کرو جس پر علماء کا اتفاق ہے، یعنی حضرت زید رضی اللہ عنہ کا قول۔

(۳۱۹۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ : أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ فِي أَمْرِ الْجَدِّ وَالْكَلاَلَةِ فِي كَتِفٍ ، ثُمَّ طَفِقَ يَسْتَخِيرُ رَبَّهُ ، فَلَمَّا طُعِنَ دَعَا بِالْكَتِفِ فَمَحَاهَا ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي كُنْت كَتَبْت كِتَابًا فِي الْجَدِّ وَالْكَلاَلَةِ ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْت أَنْ أَرُدَّكُمْ عَلَى مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَدْرُوا مَا كَانَ فِي الْكَتِفِ.

(۳۱۹۲۰) سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دادا اور کلالہ کے بارے میں ایک کندھے کی ہڈی پر کچھ لکھا، پھر اللہ تعالیٰ سے استخارہ فرمانے لگے، جب آپ زخمی ہوئے تو آپ نے وہ ہڈی منگوائی اور اس کو مٹا دیا، پھر فرمایا: میں نے دادا اور کلالہ کے بارے میں ایک تحریر لکھی تھی، اب میرا خیال ہوا ہے کہ میں تم لوگوں کو تمہاری حالت پر چھوڑ دوں، پس لوگوں کو کچھ پتہ نہ چل سکا کہ آپ نے کندھے کی ہڈی میں کیا لکھا تھا۔

(۳۱۹۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَقَحَّمَ فِي جَرَاثِيمِ جَهَنَّمَ فَلْيَقْضِ بَيْنَ الإِخْوَةِ وَالْجَدِّ.

(۳۱۹۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو آدمی یہ چاہے کہ جہنم کے جراثیم میں گھس جائے وہ دادا اور بھائیوں کے مسئلے میں فیصلہ کردے۔

(۶۱) فِي الْجَدَّةِ مَا لَهَا مِنَ الْمِيرَاثِ

دادی کی میراث کا بیان

(۳۱۹۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ قَبِيصَةَ ، قَالَ : جَائَتِ الْجَدَّةُ بِالأُمِّ وَابْنِ الابْنِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَتْ :إِنَّ ابْنَ ابْنِي وَابْنَ ابْنَتِي مَاتَ ، وَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّ لِي حَقًّا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :مَا أَجِدُ لَكِ فِي كِتَابِ اللهِ مِنْ حَقٍّ ، وَمَا سَمِعْتُ فِيكِ شَيْئًا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسَأَسْأَلُ النَّاسَ ، قَالَ :فَشَهِدَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا السُّدُسَ ، فَقَالَ :مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ ؟ قَالَ :مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، فَشَهِدَ فَأَعْطَاهَا السُّدُسَ ، وَجَائَتِ الْجَدَّةُ الَّتِي تُخَالِفُهَا إِلَى عُمَرَ ، فَأَعْطَاهَا السُّدُسَ ، فَقَالَ :إِذَا اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا.

زَادَ مَعْمَرٌ :وَأَيَّتُكُمَا انْفَرَدَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا. (ترمذی ۲۱۰۰)

(۳۱۹۲۲) حضرت قبیصہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ایک دادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ماں اور پوتے کو لے کر آئی اور کہنے لگی کہ میرا پوتا اور نواسا فوت ہوگئے ہیں، اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرا بھی ان کے مال میں حق ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تیرے لئے کتاب اللہ میں کوئی حق نہیں پاتا، اور میں نے تمہارے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بھی کوئی بات نہیں سنی، راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ گواہی دی کہ نبی کریم ﷺ نے دادی کو مال کا چھٹا حصہ عنایت فرمایا ہے، آپ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ اس پر کون گواہی دے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ محمد بن مسلمہ، چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے گواہی دی، اور پھر ایک دوسری دادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی جو پہلی دادی کے علاوہ تھی، آپ نے اس کو مال کا چھٹا حصہ دیا اور فرمایا جب تم جمع ہو جاؤ تو یہ مال تمہارے درمیان تقسیم ہوگا، معمر راوی یہ اضافہ کرتے ہیں کہ: اور تم میں سے جو اکیلی ہو تو یہ چھٹا حصہ اس کا ہی ہے۔

(۳۱۹۲۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى الْجَدَّةَ السُّدُسَ. (ابن ماجه ۲۷۲۵۔ سعيد بن منصور ۸۳)

(۳۱۹۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دادی کو مال کا چھٹا حصہ عنایت فرمایا۔

(۳۱۹۲٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ الْجَدَّةَ السُّدُسَ إِذَا لَمْ يَكُنْ ابْنٌ. (ابوداؤد ۲۸۸۷۔ دارقطنی ۷۳)

(۳۱۹۲۴) حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دادی کو چھٹا حصہ عنایت فرمایا جبکہ بیٹا نہیں تھا۔

(۳۱۹۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :الْجَدَّةُ بِمَنْزِلَةِ الأُمِّ ، تَرِثُ مَا تَرِثُ الأُمُّ.

(۳۱۹۲۵) ایوب ایک آدمی کے واسطے سے حضرت طاؤس کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دادی ماں کے درجے میں ہے، جتنے مال کی ماں وارث ہوگی اتنے ہی مال کی وہ بھی وارث ہوگی۔

(٦٢) فِي الجدّاتِ كم يَرِثُ مِنهنّ ؟

اس بات کا بیان کہ کتنی دادیاں وارث ہوں گی؟

(٣١٩٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَطْعَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ جَدَّاتٍ ، قَالَ : قُلْتُ لإبْرَاهِيمَ : مَنْ ؟ قَالَ : جَدَّتَا أَبِيهِ : أُمّ أُمِّهِ ، وَأُمّ أَبِيهِ ، وَجَدَّتِهِ أُمّ أُمِّهِ.

(ابو داؤد ۳۵۵- دارمی ۲۹۳۵)

(۳۱۹۲۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے تین دادیوں کو مال عنایت فرمایا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ وہ کون کون ہیں؟ فرمایا کہ باپ کی دادی اور نانی، اور میت کی نانی۔

(٣١٩٢٧) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : يَرِثُ مِنَ الْجَدَّاتِ ثَلاَثَةٌ ، وَأَقْعَدُ الْجَدَّاتِ فِي النَّسَبِ أَحَقُّهُنَّ بِالسُّدُسِ.

(۳۱۹۲۷) برد سے روایت ہے کہ حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ تین دادیاں وارث ہوتی ہیں اور ان میں سے جو نسب میں سب سے نچلی ہو وہ ان میں سب سے زیادہ مال کے چھٹے حصے کی حق دار ہے۔

(٣١٩٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إذَا اجْتَمَعَ أَرْبَعُ جَدَّاتٍ لَمْ تَرِثْ أُمُّ أَبِي الأُمِّ.

(۳۱۹۲۸) داؤد روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر نے فرمایا کہ جب چار دادیاں جمع ہو جائیں تو ماں کی دادی وارث نہیں ہوگی۔

(٣١٩٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : يَرِثُ ثَلاَثُ جَدَّاتٍ : جَدَّتَانِ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ ، وَجَدَّةٌ مِنْ قِبَلِ الأَبِ.

(۳۱۹۲۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین دادیاں وارث ہوتی ہیں: دو دادیاں ماں کی طرف سے اور ایک دادی باپ کی طرف سے۔

(٣١٩٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تَرِثُ الْجَدَّاتُ الأَرْبَعُ جَمِيعًا.

(۳۱۹۳۰) طاوس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ چاروں دادیاں وارث ہوتی ہیں۔

(٣١٩٣١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَهْمٍ الْفَرَائِضِيِّ ، قَالَ : كَانَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ يُوَرِّثُ أَرْبَعَ جَدَّاتٍ.

(۳۱۹۳۱) سہم فرائضی فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ چار دادیوں کو وارث بنایا کرتے تھے۔

(٣١٩٣٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ : سُئِلَ عَنْ أَرْبَعِ جَدَّاتٍ ؟ فَقَالَ : يَرِثُ مِنْهُنَّ ثَلاَثٌ ، وَتُلْغَى أُمّ أَبِي الأُمِّ.

(۳۱۹۳۲) ھشام حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ سے چار دادیوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان میں سے تین وارث ہوں گی اور ماں کی دادی وارث نہیں ہوگی۔

۳۱۹۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ تِسْعَ جَدَّاتٍ وَيَقُولُ :إِذَا كَانَتْ إِحْدَى الْجَدَّاتِ أَقْرَبَ فَهُوَ لَهَا دُونَهُنَّ.

(۳۱۹۳۳) ہشام حضرت محمد رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نو دادیوں کو وارث بنایا کرتے تھے اور فرماتے کہ جب کوئی دادی زیادہ قریب ہو تو مال اس کو ہی ملے گا باقی دادیوں کو نہیں ملے گا۔

۳۱۹۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ ثَلاَثَ جَدَّاتٍ وَيَقُولُ :أَيَّتُهُنَّ كَانَتْ أَقْرَبَ فَهُوَ لَهَا دُونَ الأُخْرَى ، فَإِذَا اسْتَوَتَا فَهُوَ بَيْنَهُمَا.

(۳۱۹۳۴) یونس حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ آپ تین دادیوں کو وارث بناتے تھے اور فرماتے کہ ان میں سے جو زیادہ قریب ہو اسی کو مال دیا جائے گا نہ کہ دوسری دادیوں کو، اور جب دادیاں برابر درجے کی ہوں تو مال ان کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا۔

۳۱۹۳۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ جَدَّةٍ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ ، وَجَدَّتَيْنِ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ السُّدُسَ ، قَالَ زَائِدَةُ :قُلْتُ لِمَنْصُورٍ :الَّتِي مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ: أُمُّ أَبِيهِ ، وَأُمُّ أُمِّهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۳۱۹۳۵) منصور حضرت ابراہیم کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نانی اور دو دادیوں کے درمیان مال کا چھٹا حصہ تقسیم فرمایا، حضرت زائدہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت منصور سے عرض کیا کہ باپ کی طرف سے دادیوں کا مطلب باپ کی ماں اور باپ کی نانی ہے؟ فرمایا! جی ہاں!

۳۱۹۳٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :إِذَا كَانَتِ الْجَدَّاتُ مِنْ نَحْوٍ وَاحِدٍ ، بَعْضُهُنَّ أَقْرَبُ سَقَطَتِ الْقُصْوَى.

(۳۱۹۳۶) منصور کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ جب دادیاں ایک جانب کی ہوں جن میں سے بعض بعض سے زیادہ قریب ہوں تو دور کی دادی محروم ہوگی۔

۳۱۹۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَسَّامٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، قَالَ:قَالَ إِبْرَاهِيمُ: تَرِثُ الْجَدَّاتُ السُّدُسَ، فَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا فَبَيْنَهُنَّ سَهْمٌ فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، وَإِذَا اجْتَمَعْنَ ثَلاَثُ جَدَّاتٍ هُنَّ إِلَى الْمَيِّتِ شرعٌ سَوَاءٌ قَالَ: بَيْنَهُنَّ سَهْمٌ تَكُونُ جَدَّةُ الأُمِّ ، وَجَدَّةُ بَنِي الأَبِ :أُمُّ أَبِيهِ ، وَأُمُّ أُمِّهِ ، وَفِي قَوْلِ عَبْدِ اللهِ :إِذَا اجْتَمَعْنَ ثَلاَثُ جَدَّاتٍ كَانَ بَيْنَهُنَّ السُّدُسُ ، وَإِنْ كَانَ بَعْضُهُنَّ أَقْرَبَ نَسَبًا لَمْ يَكُنْ بَعْضُهُنَّ أُمَّهَاتِ بَعْضٍ.

(۳۱۹۳۷) فضیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ دادیاں مال کے چھٹے حصے کی وارث ہوں گی، پس اگر ایک یا دو یا تین ہوں تو ان کے درمیان حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق ایک ہی حصہ تقسیم ہوگا، اور جب تین دادیاں جمع ہو جائیں جن میں سے ہر ایک میت کے ساتھ رشتے میں برابر ہو تو ایک ہی حصہ ان کے درمیان تقسیم کیا جائے گا، وہ دادیاں ماں کی نانی اور باپ کی ماں اور باپ کی نانی ہیں، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تین دادیاں جمع ہو جائیں تو ان کے درمیان مال کا چھٹا حصہ تقسیم ہوگا اگر چہ ان میں سے کوئی دادی نسب میں میت کے زیادہ قریب نہ ہو اس طرح کہ ان میں سے کوئی دوسرے کی ماں نہ ہو۔

(۳۱۹۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :جِئْنَ أَرْبَعُ جَدَّاتٍ يَتَسَاوَقْنَ إِلَى مَسْرُوقٍ فَوَرَّثَ ثَلاَثًا ، وَطَرَحَ أُمَّ أَبِي الأُمِّ.

(۳۱۹۳۸) شعبی حضرت مسروق کے بارے میں نقل فرماتے ہیں ان کے پاس چار برابر درجے کی دادیاں آئیں تو انہوں نے تین دادیوں کو وارث بنا دیا اور ماں کی دادی کو محروم فرما دیا۔

(۳۱۹۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ :أَنَّ جَدَّتَيْنِ أَتَتَا شُرَيْحًا ، فَجَعَلَ السُّدُسَ بَيْنَهُمَا.

(۳۱۹۳۹) ابو المہلب سے روایت ہے کہ دو دادیاں حضرت شریح کے پاس آئیں، آپ نے ان کے درمیان مال کے چھٹے حصے کو تقسیم فرما دیا۔

(۳۱۹٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُوَرِّثُ الْجَدَّاتِ وَإِنْ كُنَّ عَشْرًا ، وَيَقُولُ :إِنَّمَا هُوَ سَهْمٌ أَطْعَمَهُ إِيَّاهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (عبدالرزاق ۱۹۰۹۳)

(۳۱۹۴۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دادیوں کو وارث بناتے تھے اگر چہ وہ دس ہوں، اور فرماتے تھے کہ یہ تو ایک حصہ ہے جو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا ہے۔

(۳۱۹٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :جَائَتْ أَرْبَعُ جَدَّاتٍ يَتَسَاوَقْنَ إِلَى مَسْرُوقٍ ، فَوَرَّثَ ثَلاَثًا ، وَطَرَحَ وَاحِدَةً :أُمَّ أَبِي الأُمِّ.

(۳۱۹۴۱) شعبی فرماتے ہیں کہ ان کے پاس چار برابر درجے کی دادیاں آئیں تو انہوں نے تین دادیوں کو وارث بنا دیا اور ماں کی دادی کو محروم فرما دیا۔

(۳۱۹٤۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عن يَحْيَى ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :تُوُفِّيَ رَجُلٌ وَتَرَكَ جَدَّتَيْهِ :أُمَّ أُمِّهِ ، وَأُمَّ أَبِيهِ ، فَوَرَّثَ أَبُو بَكْرٍ أُمَّ أُمِّهِ ، وَتَرَكَ الأُخْرَى ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ :لَقَدْ تَرَكْتَ امْرَأَةً لَوْ أَنَّ الْجَدَّتَيْنِ مَاتَتَا وَابْنُهُمَا حَيٌّ مَا وَرِثَ مِنَ الَّتِي وَرَّثْتَهَا مِنْهُ شَيْئًا ، وَوَرِثَ الَّتِي تَرَكْتَ :أُمَّ أَبِيهِ ! فَوَرَّثَهَا أَبُو بَكْرٍ ، فَشَرَّكَ بَيْنَهُمَا فِي السُّدُسِ. (سعيد بن منصور ۸۲)

(۳۱۹۴۲) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہوا اور اس نے اپنی دو دادیاں یعنی نانی اور دادی چھوڑیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نانی کو وارث بنایا اور دوسری کو محروم فرما دیا، تو ایک انصاری نے کہا کہ اگر یہ دو دادیاں فوت ہو چکی ہوتیں اور ان کے بیٹے زندہ ہوتے تو جس دادی کو آپ نے وارث بنایا ہے اس کا بیٹا وارث نہ بنتا، اور جس کو آپ نے چھوڑ دیا ہے اس کا بیٹا وارث بنتا، چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی وارث بنا دیا اور ان کو مال کے چھٹے حصے میں شریک فرمایا۔

(٦٣) مَنْ كَانَ يقول إذا اجتمع الجدّات فهو لِلقربى مِنهنّ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ جب مختلف دادیاں جمع ہو جائیں تو مال ان میں سے سب سے قریب کی دادی کو ملے گا

(٣١٩٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ :سَمِعْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَطَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ يَقُولُونَ :إِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ الَّتِي مِنْ قِبَلِ الأُمِّ أَقْرَبَ فَهِيَ أَحَقُّ بِهِ.

(۳۱۹۴۳) ابو الزناد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خارجہ بن زید، سلیمان بن یسار اور طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رحمہم اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب ماں کی جانب کی دادی زیادہ قریب ہو تو وہی میراث کی زیادہ حق دار ہے۔

(٣١٩٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا بَشِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :إِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ أَقْعَدَ مِنَ الْجَدَّةِ الَّتِي مِنْ قِبَلِ الأَبِ كَانَ السُّدُسُ لَهَا ، وَإِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الأَبِ أَقْعَدَ مِنَ الْجَدَّةِ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ كَانَ بَيْنَهُمَا السُّدُسُ.

(۳۱۹۴۴) عبد اللہ بن ذکوان نقل فرماتے ہیں کہ حضرت خارجہ بن زید رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب ماں کی جانب کی دادی باپ کی جانب کی دادی سے زیادہ قریب ہو تو مال کا چھٹا حصہ اسی کو ملے گا، اور جب باپ کی جانب کی دادی ماں کی جانب کی دادی سے قریب ہو تو مال کا چھٹا حصہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

(٣١٩٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :إِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ هِيَ أَقْعَدَ مِنَ الْجَدَّةِ مِنْ قِبَلِ الأَبِ كَانَ لَهَا السُّدُسُ ، وَإِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ مِنْ قِبَلِ الأَبِ أَقْعَدُ مِنَ الْجَدَّةِ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ كَانَ السُّدُسُ بَيْنَهُمَا.

(۳۱۹۴۵) خارجہ بن زید حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب ماں کی جانب کی دادی باپ کی جانب کی دادی سے زیادہ قریب ہو تو مال کا چھٹا حصہ اسی کو ملے گا، اور جب باپ کی جانب کی دادی ماں کی جانب کی دادی سے قریب ہو تو مال کا چھٹا حصہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

(٣١٩٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، قَالاَ فِي الْجَدَّاتِ :السَّهْمُ لِذِي

الْقُرْبَى مِنْهُنَّ.

(۳۱۹۴۶) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ نے دادیوں کے بارے میں فرمایا کہ ان میں سے زیادہ قریب کی دادی کو حصہ ملے گا۔

(۳۱۹٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :الْجَدَّتَانِ :أَيُّهُمَا أَقْرَبُ فَلَهَا الْمِيرَاثُ.

(۳۱۹۴۷) خالد حضرت محمد رحمہ اللہ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ دو دادیوں میں سے جو زیادہ رشتے میں قریب ہو اسی کو میراث ملے گی۔

(۳۱۹٤۸) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ :فِي الْجَدَّاتِ إِذَا كَانَتِ الْجَدَّةُ أَقْرَبَ فَهِيَ أَحَقُّ.

(۳۱۹۴۸) عمار مولیٰ بنی ہاشم حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی دادی دوسروں سے زیادہ قریب ہو تو وہی مال کی زیادہ حق دار ہے۔

(٦٤) مَنْ قَالَ لاَ تحجب الجدّاتِ إلا الأمّ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ دادیوں کو ماں کے علاوہ کوئی وارث محروم نہیں کرتا

(۳۱۹٤۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ سُلَيْمَان الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ تَحْجُبُ الْجَدَّاتِ إِلاَّ الأُمُّ.

(۳۱۹۴۹) علقمہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ دادیوں کو ماں کے علاوہ کوئی وارث محروم نہیں کرتا۔

(٦٥) من ورّث الجدّة وابنها حيٌّ

ان حضرات کا بیان جو دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہونے کے باوجود وارث بنانے کے قائل ہیں

(۳۱۹٥۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ :سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :أَنَّ عُمَرَ وَرَّثَ جَدَّةَ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ مَعَ ابْنِهَا.

(۳۱۹۵۰) سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنو ثقیف کے ایک آدمی کی دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے وارث بنایا تھا۔

(۳۱۹٥۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۱) ابو عمرو شیبانی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے بھی وارث بنایا کرتے تھے۔

(۳۱۹٥۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْن عَلْقَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ ، قَالَ :قَالَ

عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ :تَرِثُ الْجَدَّةُ وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۲) ابوالدھماء کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے بھی وارث بنایا جائے گا۔

(۳۱۹۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ جَدَّةً مِنَ ابْنِهَا السُّدُسَ ، فَكَانَتْ أَوَّلَ جَدَّةٍ وَرِثَتْ فِي الإِسْلاَمِ. (عبدالرزاق ۱۹۰۹۳)

(۳۱۹۵۳) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے مال کے چھٹے حصے کا وارث بنایا، اور وہ اسلام میں وارث ہونے والی پہلی دادی تھی۔

(۳۱۹٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَاتَ ابْنٌ لِحَسَكَةَ الْحَنْظَلِيِّ وَتَرَكَ حَسَكَةَ وَأُمَّ حَسَكَةَ ، فَكَتَبَ فِيهَا أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ :أَنْ وَرِّثْهَا مَعَ ابْنِهَا السُّدُسَ.

(۳۱۹۵۴) حمید بن عبدالرحمن حمیری روایت کرتے ہیں کہ حسکہ حنظلی کا بیٹا فوت ہوگیا اور اس نے حسکہ اور ان کی ماں کو اپنے پیچھے چھوڑا، اس کے بارے میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھا تو حضرت نے جواب دیا کہ آپ ان کو اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے ہی چھٹے حصے کا وارث بنائیں۔

(۳۱۹٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَهَمَّامٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ وَرَّثَ جَدَّةً مَعَ ابْنِهَا. (عبدالرزاق ۱۹۰۹۵)

(۳۱۹۵۵) انس بن سیرین حضرت شریح کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے دادی کو اس کے بیٹے کے ساتھ وارث بنایا تھا۔

(۳۱۹٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۶) یونس حضرت حسن کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے بھی وارث بناتے تھے۔

(۳۱۹٥٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا ، وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۷) اشعث حضرت محمد بن سیرین کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے بھی وارث بناتے تھے۔

(۳۱۹٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهُ قَالَ :أَوَّلُ جَدَّةٍ أُطْعِمَتِ السُّدُسُ فِي الإِسْلاَمِ جَدَّةٌ أُطْعِمَتْهُ وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۸) ھشام نقل کرتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پہلی دادی جس کو اسلام میں مال دیا گیا وہ دادی تھی جس کا بیٹا زندہ تھا۔

(۳۱۹٥٩) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ وَرَّثَ جَدَّتَيْنِ :أُمَّ أُمٍّ ،

وَأُمَّ أَب ، وَابْنُهُمَا حَيٌّ.

(۳۱۹۵۹) انس بن سیرین حضرت شریح کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے دادیوں نانی اور دادی کو وارث بنایا جبکہ دادی کا بیٹا زندہ تھا۔

(٣١٩٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۱۹۶۰) ھشام اپنے والد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے بھی وارث بناتے تھے۔

(٦٦) مَنْ كَانَ لاَ يورّثها وابنها حيٌّ

ان حضرات کا بیان جو دادی کو بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتے تھے

(٣١٩٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : مَنَعَهَا ابْنُهَا الْمِيرَاثَ.

(۳۱۹۶۱) سعید بن مسیب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ دادی کو اس کا بیٹا وراثت سے روک دیتا ہے۔

(٣١٩٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ لاَ يُوَرِّثُ الْجَدَّةَ أُمَّ الأَبِ وَابْنُهَا حَيٌّ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ : وَتُوُفِّيَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَلَمْ يُوَرِّثْ.

(۳۱۹۶۲) زہری کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتے تھے، زہری فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا بیٹا فوت ہوا تو انہوں نے (ان کی دادی کو) وارث نہیں بنایا۔

(٣١٩٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَسَّامٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : لاَ تَرِثُ الْجَدَّةُ مَعَ ابْنِهَا إِذَا كَانَ حَيًّا ، فِي قَوْلِ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : سَمِعْت وَكِيعًا يَقُولُ : النَّاسُ عَلَى هَذَا.

(۳۱۹۶۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ دادی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق اپنے بیٹے کے زندہ ہونے کی حالت میں وارث نہیں ہوتی۔

حضرت ابو بکر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت وکیع کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ محدثین اس پر متفق ہیں۔

(٣١٩٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمْ يُوَرِّثْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا إِلاَّ ابْنُ مَسْعُودٍ.

(۳۱۹۶۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بھی دادی کو اس کے

بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتا تھا۔

(٣١٩٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّ زَيْدًا لَمْ يَكُن يَجْعَلُ لِلْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا مِيرَاثًا.

(۳۱۹۶۵) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ دادی کو اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے میراث نہیں دلاتے تھے۔

(٣١٩٦٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ : أَنَّهُمَا لَمْ يَكُونَا يَجْعَلاَنِ لِلْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا مِيرَاثًا.

(۳۱۹۶۶) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ دادی کو اس کے بیٹے کے زندہ ہوتے ہوئے وارث نہیں بناتے تھے۔

(٦٧) فِي ابنِ ملاعنةٍ مات وترك أمّه ، ما لها مِن مِيراثِهِ ؟

لعان کرنے والی عورت کا بیٹا فوت ہو جائے اور اپنی ماں کو چھوڑ جائے تو اس کو اپنے بیٹے کی وراثت میں سے کیا حصہ ملے گا؟

(٣١٩٦٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : ابْنُ الْمُلاعَنَةِ تَرِثُ أُمُّهُ مِيرَاثَهُ كُلَّهُ.

(۳۱۹۶۷) اوزاعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت مکحول نے فرمایا کہ لعان کرنے والی اپنے بیٹے کے تمام مال کی وارث ہوگی۔

(٣١٩٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لِلْمُلاَعِنَةِ مِيرَاثُ وَلَدِهَا كُلُّهُ.

(۳۱۹۶۸) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کو اس کے بیٹے کی تمام میراث ملے گی۔

(٣١٩٦٩) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ فِي وَلَدِ الْمُلاعَنَةِ : مِيرَاثُهُ كُلُّهُ لأُمِّهِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أُمٌّ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ.

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : مِيرَاثُهُ كُلُّهُ لأُمِّهِ ، وَيَعْقِلُ عَنْهُ عَصَبَتُهَا ، وَكَذَلِكَ وَلَدُ الزِّنَا وَوَلَدُ النَّصْرَانِيِّ وَأُمُّهُ مُسْلِمَةٌ.

(۳۱۹۶۹) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس کی تمام میراث اس کی ماں کے لئے ہے، پس اگر اس کی ماں نہ ہو تو اس لڑکے کے عصبہ کے لئے، اور حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اس کی تمام میراث اس کی ماں کے لئے ہے اور اس کی جانب سے دیت اس کے عصبہ ادا کریں گے، اور یہی حکم ہے ولد الزنا اور نصرانی کی اولاد کا جبکہ اس کی ماں مسلمان ہو۔

(٣١٩٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ : فِي ابْنِ الْمُلاعَنَةِ : مِيرَاثُهُ لأُمِّهِ ، فَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ قَدْ مَاتَتْ يَرِثُهُ وَرَثَتُهَا.

(۳۱۹۷۰) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں فرمایا کہ اس کی میراث اس کی ماں کے لئے ہے پس اگر اس کی ماں مر چکی ہو تو اس کے ورثہ اس کے وارث ہوں گے۔

(۳۱۹۷۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَرِثُ ابْنُ الْمُلاعَنَةِ أُمَّهُ ، فَإِذَا مَاتَ وَرِثَهُ مَنْ كَانَ يَرِثُ أُمَّهُ.

(۳۱۹۷۱) مطرف روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ لعان کرنے والی کا بیٹا اس کا وارث ہوگا، پھر جب اس کا بیٹا بھی مر جائے تو اس کے وارث وہ لوگ ہوں گے جو اس کے ماں کے وارث ہوتے ہیں۔

(۳۱۹۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مِيرَاثُ ابْنِ الْمُلاعَنَةِ لأُمِّهِ.

(۳۱۹۷۲) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کا بیٹا اس کا وارث ہوگا۔

(٦٨) مَنْ قَالَ لِلملاعنةِ الثّلث ، وما بقِي فِي بيتِ المالِ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والی عورت کے لئے ایک تہائی مال ہے اور بقیہ مال بیت المال میں رکھا جائے گا

(۳۱۹۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ : فِي ابْنِ الْمُلاعَنَةِ ، قَالاَ : الثُّلُثُ لأُمِّهِ ، وَمَا بَقِيَ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۱۹۷۳) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ اور زید رضی اللہ لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک تہائی مال اس کی ماں کے لئے ہے اور بقیہ مال بیت المال میں رکھا جائے گا۔

(۳۱۹۷٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : تَرِثُهُ مِيرَاثَهَا ، وَبَقِيَّتُهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۱۹۷۴) اوزاعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت زہری نے فرمایا کہ لعان کرنے والی اپنے بیٹے سے اپنے حصہ کی وارث ہوگی اور باقی مال بیت المال میں رکھا جائے گا۔

(۳۱۹۷٥) حَدَّثَنَا مَعْن بْنُ عِيسَى ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عُرْوَةَ : فِي ابْنِ الْمُلاعَنَةِ وَوَلَدِ الزِّنَا إِذَا مَاتَ : وَرِثَتْهُ أُمُّهُ حَقَّهَا فِي كِتَابِ اللهِ وَإِخْوَتُهُ لأُمِّهِ حُقُوقَهُمْ ، وَكَانَ مَا بَقِيَ لِلْمُسْلِمِينَ.

(۳۱۹۷۵) مالک بن انس حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب لعان کرنے والی عورت کا بیٹا اور ولد الزنا مر جائیں تو ان کی ماں ان سے اپنے اس حق کی وارث ہوگی جو کتاب اللہ میں بیان کیا گیا ہے، اور اس کے ماں شریک بھائی اپنے حقوق کے وارث ہوں گے، اور باقی مال مسلمانوں کے لئے ہے۔

(۳۱۹۷٦) حدَّثنَا عِيسَى ، عَنْ مَالِكٍ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۱۹۷۶) حضرت مالک فرماتے ہیں کہ مجھے سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے بھی یہی بات پہنچی ہے۔

(۶۹) فِی ابنِ الملاعنةِ إذا ماتت أمّه، من یرِثه ؟ ومن عصبته

لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا بیان، کہ جب اس کی ماں مر چکی ہو تو اس کا کون وارث ہوگا، اور کون اس کا عصبہ ہے؟

(۳۱۹۷۷) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْہِرٍ ، عَنِ الشَّیْبَانِیِّ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : مَارَأْیُ إبْرَاھِیمَ بْنِ یَزِیدَ فِی ابْنِ الْمُلاَعَنَۃِ ؟ فَقُلْتُ : یَلْحَقُ بِأُمِّہِ ، وَقَالَ إبْرَاھِیمُ : یَلْحَقُ بِأَبِیہِ ، فَأَتَیْنَا عَبْدَ اللہِ بْنَ ھُرْمُزَ ، فَکَتَبَ لَنَا إلَی الْمَدِینَۃِ إلَی أَھْلِ الْبَیْتِ الَّذِی کَانَ ذَلِکَ فِیہِمْ ، فَجَائَ جَوَابُ کِتَابِہِمْ : أَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَلْحَقَہُ بِأُمِّہِ.

(عبدالرزاق ۱۲۴۸۶)

(۳۱۹۷۷) شیبانی فرماتے ہیں کہ مجھ سے شعبی نے پوچھا کہ ابراہیم بن یزید کی لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اس کو اس کی ماں کے ساتھ ملایا جائے گا، اور ابراہیم نے فرمایا کہ اس کو اس کے باپ کے ساتھ ملایا جائے گا، پس ہم حضرت عبداللہ بن ہرمز کے پاس آئے تو انہوں نے ہماری خاطر مدینہ کی طرف ان لوگوں کو خط لکھا جن کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا، چنانچہ ان کے خط کا جواب آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کی ماں کے ساتھ ملایا تھا۔

(۳۱۹۷۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِی ھِنْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ ، قَالَ : کَتَبْتُ إلَی أَخٍ لِی فِی بَنِی زُرَیْقٍ : لِمَنْ قَضَی رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِابْنِ الْمُلاَعَنَۃِ ؟ فَکَتَبَ إلَیَّ : أَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضَی بِہِ لأُمِّہِ ، ھِیَ بِمَنْزِلَۃِ أَبِیہِ وَمَنْزِلَۃِ أُمِّہِ.

(ابو داؤد ۳۶۳- عبدالرزاق ۱۲۴۷۷)

(۳۱۹۷۸) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ میں نے بنو زریق کے اندر رہنے والے اپنے ایک بھائی سے خط کے ذریعے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا فیصلہ کس کے لئے کیا تھا؟ انہوں نے جواب میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا فیصلہ اس کی ماں کے لئے کیا تھا، اس کی ماں اس کے لئے ماں اور باپ دونوں کے قائم مقام ہے۔

(۳۱۹۷۹) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی لَیْلَی ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، عَنْ عَلِیٍّ وَعَبْدِ اللہِ ، أَنَّہُمَا قَالاَ فِی ابْنِ الْمُلاعَنَۃ : عَصَبَتُہُ عَصَبَۃُ أُمِّہِ.

(۳۱۹۷۹) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں فرمایا کہ اس کے عصبہ وہی ہیں جو اس کی ماں کے عصبہ ہیں۔

(۳۱۹۸۰) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَی بْنُ عُبَیْدَۃَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ابْنُ الْمُلاَعَنَۃ عَصَبَتُہُ

عَصَبَةُ أُمِّهِ يَرِثُهُمْ وَيَرِثُونَهُ.

(۳۱۹۸۰) نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے عصبہ وہی لوگ ہیں جو اس کی ماں کے عصبہ ہیں کہ وہ ان کا وارث ہوگا اور وہ اس کے وارث ہوں گے۔

(۳۱۹۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ابْنُ الْمُلاَعَنَةِ عَصَبَتُهُ عَصَبَةُ أُمِّهِ ، يَرِثُونَهُ وَيَعْقِلُونَ عَنْهُ.

(۳۱۹۸۱) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کے عصبہ وہی لوگ ہیں جو اس کی ماں کے عصبہ ہیں، کہ وہ اس کے وارث بھی ہوں گے اور اس کی طرف سے دیت بھی ادا کریں گے۔

(۳۱۹۸۲) حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَرِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَى أُمِّهِ.

(۳۱۹۸۲) مطرف شعبی کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس کا وارث وہ شخص ہوگا جو رشتے میں اس کی ماں کے سب سے زیادہ قریب ہے۔

(۳۱۹۸۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالاَ : ابْنُ الْمُلاَعَنَةِ يَرِثُهُ مَنْ يَرِثُ أُمَّهُ.

(۳۱۹۸۳) شعبہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکم اور حماد فرماتے ہیں کہ لعان کرنے والی عورت کا وارث وہ شخص ہوگا جو اس کی ماں کا وارث ہوتا ہے۔

(۷۰) ابن الملاعنةِ ترك خالًا وخالةً

لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا بیان جبکہ وہ اپنے ماموں اور خالہ کو چھوڑے

(۳۱۹۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ : عُمَرُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي ابْنِ مُلاَعَنَةٍ مَاتَ وَتَرَكَ خَالَهُ وَخَالَتَهُ ، قَالَ : الْمَالُ لِلْخَالِ.

(۳۱۹۸۴) عمر حضرت شعبی کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جو لعان کرنے والی عورت کا جو بیٹا مر جائے اور اپنا ماموں اور اپنی خالہ چھوڑ جائے اس کا تمام مال ماموں کو دیا جائے گا۔

(۳۱۹۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : قَالَ حَمْزَةُ : وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ : لِلْخَالِ الثُّلُثَانِ وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ.

(۳۱۹۸۵) حمزہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے تھے کہ ماموں کے لئے دو تہائی مال ہے اور خالہ کے لئے ایک تہائی مال۔

(۷۱) فِي ابنِ ملاعنةٍ ترك ابن أخِيهِ وجدّه

لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا بیان جبکہ وہ اپنے بھتیجے اور دادا کو چھوڑ جائے

(۳۱۹۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : فِي ابْنِ مُلاَعَنَةٍ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَ أَخِيهِ وَجَدَّهُ أَبَا أُمِّهِ ، قَالَ : الْمَالُ لاِبْنِ الأَخِ.

(۳۱۹۸۶) حسن بن صالح ایک آدمی کے واسطے سے شعبی سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے لعان کرنے والی عورت کے اس بیٹے کے بارے میں فرمایا جو مرتے ہوئے اپنے بھتیجے اور دادا کو چھوڑ جائے کہ اس کا تمام مال بھتیجے کے لئے ہوگا۔

(۷۲) فِي ابنِ الملاعنةِ ترك أمّه وأخاه لأمّهِ

لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا بیان جبکہ وہ مرتے ہوئے اپنی ماں اور ماں شریک بھائی کو چھوڑ جائے

(۳۱۹۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُمَا قَالاَ فِي ابْنِ مُلاَعَنَةٍ مَاتَ وَتَرَكَ أُمَّهُ وَأَخَاهُ لأُمِّهِ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ : لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأَخِ السُّدُسُ ، وَيَرُدُّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمَا الثُّلُثَانِ وَالثُّلُثُ ، وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ : لِلأُمِّ الثُّلُثُ ، وَلِلأَخِ السُّدُسُ ، وَيَرُدُّ مَا بَقِيَ عَلَى الأُمِّ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهَذِهِ مِنْ قَوْلِهِمْ جَمِيعًا تَصِيرُ مِنْ سِتَّةٍ.

(۳۱۹۸۷) شعبی روایت کرتے ہیں کہ لعان کرنے والی عورت کا جو بیٹا مرتے ہوئے اپنی ماں اور ماں شریک بھائی کو چھوڑ جائے اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کی ماں کو ایک تہائی مال دیا جائے گا۔ اور اس کے بھائی کو مال کا چھٹا حصّہ دیا جائے گا، اور بقیہ مال بھی ''ردّ'' کے طریقہ پر ان کی طرف لوٹا دیا جائے گا، اس طرح ان کا حصّہ دو تہائی اور ایک تہائی ہو جائے گا، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ماں کو ایک تہائی مال اور بھائی کو مال کا چھٹا حصّہ دیا جائے گا اور باقی مال ماں پر لوٹا دیا جائے گا، حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ تمام حضرات کے قول کے مطابق چھ حصّوں سے نکالا جائے گا۔

(۷۳) الغرقى مَنْ كَانَ يورِّث بعضهم مِن بعضٍ

غرق ہو جانے والوں کا بیان، اور ان لوگوں کا بیان جو ڈوبنے والوں کو ایک دوسرے کا وارث بناتے ہیں

(۳۱۹۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ ، الْمُزَنِيِّ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أُنَاسٍ سَقَطَ عَلَيْهِمْ بَيْتٌ فَمَاتُوا جَمِيعًا ؟ فَوَرَّثَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۸۸) ابو المنہال روایت کرتے ہیں کہ حضرت ایاس بن عبد مزنی سے ان لوگوں کے بارے میں سوال کیا گیا جن پر گھر گر گیا اور وہ سب مر گئے، آپ نے فرمایا کہ وہ ایک دوسرے کے وارث ہیں۔

(۳۱۹۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي قَطَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الضَّبِّيُّ : أَنَّ امْرَأَةً رَكِبَتِ الْفُرَاتَ وَمَعَهَا

ابْنٌ لَهَا فَغَرِقَا جَمِيعًا ، فَلَمْ يُدْرَ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ فَأَتَيْنَا شُرَيْحًا فَأَخْبَرْنَاهُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ : وَرِّثُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ ، وَلاَ تَرُدُّوا عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِمَّا وَرِثَ مِنْ صَاحِبِهِ شَيْئًا.

(۳۱۹۸۹) قطن بن عبداللہ ضبی فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے فرات کا سفر کیا جبکہ اس کے ساتھ اس کا ایک بیٹا بھی تھا، چنانچہ وہ دونوں غرق ہو گئے، اور یہ پتہ نہیں چلا کہ ان دونوں میں سے کون دوسرے سے پہلے مرا، ہم حضرت شریح کے پاس آئے اور ان کو اس کی خبر دی، آپ نے فرمایا: ان دونوں کو ایک دوسرے کا وارث بنادو اور ان میں سے کسی پر دوسری کی طرف سے وہ مال نہ لوٹاؤ جس کا وہ وارث ہوا ہے۔

(۳۱۹۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو الْجُشَمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ - وَكَانَ قَاضِيًا لابْنِ الزُّبَيْرِ - : أَنَّهُ وَرَّثَ الْغَرْقَى بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۰) عمرو بن عمرو جشمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عتبہ نے جو حضرت ابن زبیر کے دور میں قاضی تھے ڈوبنے والوں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیا۔

(۳۱۹۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ وَرَّثَ قَوْمًا غَرِقُوا بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۱) سماک ایک آدمی کے واسطے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان لوگوں کو جو ڈوب گئے تھے ایک دوسرے کا وارث بنایا تھا۔

(۳۱۹۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ : أَنَّ قَوْمًا غَرِقُوا عَلَى جِسْرِ مَنْبِجٍ ، فَوَرَّثَ عُمَرُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، قَالَ سُفْيَانُ لأَبِي حُصَيْنٍ : مِنَ الشَّعْبِيِّ سَمِعْته ، قَالَ : نَعَمْ.

(۳۱۹۹۲) ابو حصین فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ ''منبج'' شہر کے پل پر سے ڈوب گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک دوسرے کا وارث بنادیا، سفیان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو حصین سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ بات حضرت شعبی سے سنی ہے؟ فرمایا: جی ہاں!

(۳۱۹۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّ أَهْلَ بَيْتٍ غَرِقُوا فِي سَفِينَةٍ ، فَوَرَّثَ عَلِيٌّ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۳) حارث روایت کرتے ہیں کہ ایک گھر والے ایک کشتی میں سفر کرتے ہوئے ڈوب گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک دوسرے کا وارث بنایا۔

(۳۱۹۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبِيدَةَ : أَنَّ قَوْمًا وَقَعَ عَلَيْهِمْ بَيْتٌ ، أَوْ مَاتُوا فِي طَاعُونٍ ، فَوَرَّثَ عُمَرُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۴) عبیدہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں پر ایک گھر گر گیا یا کچھ لوگ طاعون میں مر گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک دوسرے کا

وارث بنایا۔

(۳۱۹۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثنَا سُفْيَانُ ، عَنِ حُرَيْسِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ رَجُلاً وَابْنَهُ - أَوْ أَخَوَيْنِ - قُتِلاَ يَوْمَ صِفِّينَ جَمِيعًا ، لاَ يُدْرَى أَيُّهُمَا قُتِلَ أَوَّلاً ، قَالَ :فَوَرَّثَ عَلِيٌّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ.

(عبدالرزاق ۱۹۱۵۲۔ دارمی ۳۰۴۸)

(۳۱۹۹۵) حُریس بجلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ دو باپ بیٹے یا دو بھائی صفین کے معرکے میں ایک ساتھ قتل ہو گئے جن کے بارے میں معلوم نہیں ہوسکا کہ کون پہلے قتل ہوا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ایک دوسرے کا وارث بنایا۔

(۳۱۹۹٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ :أَنَّ طَاعُونًا وَقَعَ بِالشَّامِ ، فَكَانَ أَهْلُ الْبَيْتِ يَمُوتُونَ جَمِيعًا ، فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ يُوَرَّثَ الأَعْلَى مِنَ الأَسْفَلِ ، وَإِذَا لَمْ يَكُونُوا كَذَلِكَ وَرَّثَ هَذَا مِنْ ذَا ، وَهَذَا مِنْ ذَا.

قَالَ سَعِيدٌ :الأَعْلَى مِنَ الأَسْفَلِ :كَانَ الْمَيِّتُ مِنْهُمْ يَمُوتُ وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى آخَرَ إِلَى جَنْبِهِ.

(۳۱۹۹٦) قبیصہ بن ذؤیب کہتے ہیں کہ شام میں طاعون واقع ہو گیا چنانچہ ایک ایک گھر والے سب کے سب مر جایا کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ لکھا کہ اوپر والے کو نیچے والے کا وارث بنایا جائے، اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو وہ ایک دوسرے کے وارث بنا دیے جائیں، سعید فرماتے ہیں کہ اوپر والے کو نیچے والے کا وارث بنانے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے مرنے والا اس طرح مرتا تھا کہ وہ اپنا ہاتھ دوسرے کے پہلو پر رکھے ہوتا۔

(۳۱۹۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلَهُ.

(۳۱۹۹۷) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی مفہوم منقول ہے۔

(۳۱۹۹۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ :فِي الْقَوْمِ يَمُوتُونَ لاَ يُدْرَى أَيُّهُمْ مَاتَ قَبْلُ ، قَالَ :يُوَرَّثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

قَالَ مَنْصُورٌ :لاَ يَضُرُّكَ بِأَيِّهِمْ بَدَأْتَ إِذَا وَرَّثْت بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۸) منصور روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ان لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں جو اس طرح مر جائیں کہ ان کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ کون پہلے مرا، کہ ان کو ایک دوسرے کا وارث بنا دیا جائے، حضرت منصور فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ان کو ایک دوسرے کا وارث بناتے ہوئے جس سے چاہو ابتداء کرلو۔

(٧٤) مَنْ قَالَ يرِث كلّ واحِدٍ مِنهم وارِثه مِن النّاسِ ولا يورّث بعضهم مِن بعضٍ

ان حضرات کا بیان جوفرماتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کا لوگوں میں سے کوئی وارث ہو گا، ان کو ایک دوسرے کا وارث نہیں بنایا جائے گا

(٣١٩٩٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ :أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ الأَحْيَاءَ مِنَ الأَمْوَاتِ ، وَلاَ يُوَرِّثُ الْغَرْقَى بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۱۹۹۹) داؤد بن ابی ہند عمر بن عبد العزیز کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ زندوں کو مردوں کا وارث بناتے تھے اور ڈوب جانے والوں کو ایک دوسرے کا وارث نہیں بناتے تھے۔

(٣٢٠٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :كَانَ فِي كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ :يَرِثُ كُلُّ إِنْسَانٍ وَارِثُهُ مِنَ النَّاسِ.

(۳۲۰۰۰) قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے خط میں یہ بات تھی کہ ہر انسان لوگوں میں سے اس شخص کا وارث ہو گا جو اس کا وارث ہوتا ہے۔

(٣٢٠٠١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ : إِنَّ أَخِي وَابْنَ أَخِي خَرَجَا فِي سَفِينَةٍ فَغَرِقَا ، فَلَمْ يُوَرِّثْهُمَا شَيْئًا.

(۳۲۰۰۱) اعمش روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ میرا بھائی اور میرا بھتیجا ایک کشتی میں سفر کر رہے تھے کہ دونوں غرق ہو گئے، آپ نے ان دونوں کو کسی چیز کا وارث نہیں بنایا۔

(٣٢٠٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا مِمَّا وَرِثَ مِنْ صَاحِبِهِ شَيْئًا.

(۳۲۰۰۲) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ ان دونوں میں سے کوئی بھی دوسرے سے اس مال کا وارث نہیں ہوگا جس کا وہ اس سے وارث ہوا ہے۔

(٣٢٠٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الَّذِينَ يَمُوتُونَ جَمِيعًا ، لاَ يُدْرَى أَيُّهُمْ مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ ، قَالَ : لاَ يُوَرَّثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۲۰۰۳) معمر زہری سے ان لوگوں کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اس طرح اکٹھے مر جائیں کہ یہ معلوم نہ ہو کہ ان میں سے کون دوسرے سے پہلے مرا ہے، فرمایا ان کو ایک دوسرے کا وارث نہیں بنایا جائے گا۔

(۷۵) فِی ثلاثۃٍ غرقوا وأمّھم حیّۃٌ ما لھا مِن مِیراثِھم

ان تین آدمیوں کا بیان جو اکٹھے ڈوب جائیں اور ان کی ماں زندہ ہو، کہ اس کو ان کی میراث کا کتنا حصہ ملے گا

(۳۲۰۰٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَهْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : أَنَّ عَلِيًّا وَرَّثَ ثَلاَثَةً غَرِقُوا فِي سَفِينَةٍ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَأُمُّهُمْ حَيَّةٌ ، فَوَرَّثَ أُمَّهُمُ السُّدُسَ مِنْ صُلْبِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ ، ثُمَّ وَرَّثَهَا الثُّلُثَ بِمَا وَرِثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ صَاحِبِهِ ، وَجَعَلَ مَا بَقِيَ لِلْعَصَبَةِ.

(۳۲۰۰۴) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین آدمیوں کو جو کشتی میں سفر کرتے ہوئے ڈوب گئے تھے، ایک دوسرے کا وارث بنایا جبکہ ان کی ماں زندہ تھی، اور ان کی ماں کو ہر ایک میں سے چھٹے حصے کا وارث بنایا، پھر وراثت کا جو مال ان بھائیوں میں سے ہر ایک کو دوسرے سے دلایا اس میں سے ایک تہائی مال ماں کو دے دیا، اور باقی مال عصبہ کو دے دیا۔

(۷٦) تفسِیر مَنْ قَالَ یورّث بعضھم مِن بعضٍ کیف ذلِکَ ؟

ان حضرات کے قول کی وضاحت جو فرماتے ہیں کہ ان کو ایک دوسرے کا وارث بنایا جائے گا، کہ یہ کیسے ہوگا؟

(۳۲۰۰٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ : أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يُفَسِّرَانِ قَوْلَهُمْ : يُوَرَّثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، قَالاَ : إِذَا مَاتَ أَحَدُهُمَا وَتَرَكَ مَالاً ، وَلَمْ يَتْرُكَ الآخَرُ شَيْئًا ، وَرِثَ وَرَثَةُ الَّذِي لَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِيرَاثَ صَاحِبِ الْمَالِ ، وَلَمْ يَكُنْ لِوَرَثَةِ صَاحِبِ الْمَالِ شَيْءٌ.

(۳۲۰۰۵) محمد بن سالم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم اور شعبی رحمہما اللہ کو اس بات کی وضاحت کرتے سنا کہ ''ان غرق ہونے والوں کو ایک دوسرے کا وارث بنایا جائے گا'' فرمایا کہ جب دو ورثاء میں سے ایک مال چھوڑ کر مرے اور دوسرا کچھ مال نہ چھوڑ کر جائے تو جو آدمی مال نہیں چھوڑ کر مرا، اس کے ورثہ مال والے شخص کی میراث پائیں گے اور مال والے آدمی کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۷۷) فِی ولدِ الزّنا لِمن مِیراثہ

اس بات کا بیان کہ ولد الزنا کی میراث کس کو ملے گی؟

(۳۲۰۰٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : مِيرَاثُ اللَّقِيطِ بِمَنْزِلَةِ اللُّقَطَةِ.

(۳۲۰۰٦) مغیرہ حضرت ابراہیم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ راستے میں ملنے والے بچے کی میراث کا حکم وہی ہے جو راستے میں ملنے والے مال کا ہے۔

(۳۲۰۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : لَمَّا رَجَمَ عَلِيٌّ الْمَرْأَةَ ، قَالَ لأَهْلِهَا : هَذَا ابْنُكُمْ تَرِثُونَهُ ، وَيَرِثُكُمْ ، وَإِنْ جَنَى جِنَايَةً فَعَلَيْكُمْ.

(۳۲۰۰۷) زید بن وھب فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ نے عورت کو سنگسار کیا تو اس عورت کے ورثاء کو فرمایا کہ یہ تمہارا بیٹا ہے، تم اس کے وارث ہوگے اور وہ تمہارا وارث ہوگا، اور اگر یہ کوئی جرم کرے تو اس کا تاوان تم پر ہوگا۔

(۳۲۰۰۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ : فِي ابْنِ الْمُلاعَنَةِ : أُمُّهُ عَصَبَتُهُ وَعَصَبَتُهَا عَصَبَتُهُ وَوَلَدُ الزِّنَا بِمَنْزِلَتِهِ.

(۳۲۰۰۸) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ اور عبداللہ رضی اللہ نے لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کے بارے میں فرمایا کہ اس کی ماں اور اس کی ماں کے عصبہ اس بچے کے عصبہ ہیں اور ولد الزنا (حرامی) کا حکم بھی وہی ہے۔

(۳۲۰۰۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مِيرَاثُهُ كُلُّهُ لأُمِّهِ -يَعْنِي : ابْنَ الْمُلاعَنَةِ -، وَيَعْقِلُ عَنْهُ عَصَبَتُهَا ، وَكَذَلِكَ وَلَدُ الزِّنَا ، وَوَلَدُ النَّصْرَانِيِّ وَأُمُّهُ مُسْلِمَةٌ.

(۳۲۰۰۹) حماد روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کی تمام وراثت اس کی ماں کے لئے ہے اور اس کے جرم کا تاوان اس کے عصبہ ادا کریں گے اور حرامی بچے کا، اور اس نصرانی کے بچے کا جس کی ماں مسلمان ہو یہی حکم ہے۔

(۳۲۰۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : وَلَدُ الْمُلاعَنَةِ وَوَلَدُ الزِّنَا : يَتَوَارَثَانِ مِنْ قِبَلِ الأُمِّ.

(۳۲۰۱۰) معمر روایت کرتے ہیں کہ زہری نے فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کا بیٹا اور حرامی بچہ، دونوں اپنی ماں کی جانب سے رشتہ داروں کے وارث ہوں گے۔

(۳۲۰۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : وَلَدُ الزِّنَا بِمَنْزِلَةِ ابْنِ الْمُلاعَنَةِ ، أَو ابْنُ الْمُلاعَنَةِ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِ الزِّنَا.

(۳۲۰۱۱) عمرو راوی ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ حرامی بچے کا وہی حکم ہے جو لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا حکم ہے، یا یہ فرمایا کہ لعان کرنے والی عورت کے بیٹے کا وہی حکم ہے جو حرامی بچے کا ہے۔

(۳۲۰۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِلَى شُرَيْحٍ يَسْأَلُهُ عَنْ مِيرَاثِ وَلَدِ الزِّنَا ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : ارْفَعْهُ إِلَى السُّلْطَانِ فَلْيَلِ حُزُونَتَهُ وَسُهُولَتَهُ.

(۳۲۰۱۲) شعبی فرماتے ہیں کہ ابن ہبیرہ نے بذریعہ خط حضرت شریح سے حرامی بچے کی میراث کے بارے میں سوال کیا کہ تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا معاملہ بادشاہ تک پہنچاؤ کہ اس کی کفالت کرے۔

(۳۲۰۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: وَلَدُ الزِّنَا وَوَلَدُ الْمُتَلاعِنَيْنِ

تَرِثُهُمَا أُمُّهُمَا وَأَخْوَالُهُمَا.

(۳۲۰۱۳) حسن بن حر حضرت حکم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ حرامی اور لعان کرنے والوں کی ماں اور اس کے ننھیال اس کے وارث ہوں گے۔

(۷۸) فِي الخنثي كيف يورّث ؟

اس بات کا بیان کہ خنثیٰ کس طرح وارث بنایا جائے گا؟

(۳۲۰۱۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ شِبَاكٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ: فِي الْخُنْثَى ، قَالَ: يُوَرَّثُ مِنْ قِبَلِ مَبَالِهِ.

(۳۲۰۱۴) شعبی خنثیٰ کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ اس کے وارث ہونے میں اس کے پیشاب کے راستے کا اعتبار ہوگا۔

(۳۲۰۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ كَثِيرٍ الأَحْمَسِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ مُعَاوِيَةَ أُتِيَ فِي خُنْثَى فَأَرْسَلَهُمْ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : يُوَرَّثُ مِنْ حَيْثُ يَبُولُ.

(۳۲۰۱۵) کثیر احمسی فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس خنثیٰ کے بارے میں مسئلہ لایا گیا تو آپ نے ان پوچھنے والوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، آپ نے فرمایا کہ جس جگہ سے وہ پیشاب کرتا ہے اس کے اعتبار سے اس کو وارث بنایا جائے گا۔

(۳۲۰۱۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ : فِي الْخُنْثَى ، قَالاَ : يُوَرَّثُ مِنْ مَبَالِهِ.

قَالَ قَتَادَةُ : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، وَإِنْ بَالَ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَمِنْ أَيِّهِمَا سَبَقَ.

(۳۲۰۱۶) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید اور حضرت حسن نے خنثیٰ کے بارے میں فرمایا کہ اس کو اس کے پیشاب کی جگہ کے اعتبار سے وارث بنایا جائے گا، قتادہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے یہ بات سعید بن مسیب سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اور اگر وہ دونوں راستوں سے پیشاب کرے تو جس راستے سے پہلے پیشاب آئے اس کا اعتبار کیا جائے۔

(۳۲۰۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ بَشِيرٍ الْهَمْدَانِيُّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : فِي مَوْلُودٍ وُلِدَ لَيْسَ لَهُ مَا لِلذَّكَرِ ، وَلاَ مَا لِلأُنْثَى ، يَبُولُ مِنْ سُرَّتِهِ ؟ قَالَ : لَهُ نِصْفُ حَظِّ الأُنْثَى وَنِصْفُ حَظِّ الذَّكَرِ.

(۳۲۰۱۷) عمر بن بشیر ہمدانی روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے اس بچے کے بارے میں فرمایا جس کا پیشاب کا مقام ہی نہ تھا، مردوں جیسا نہ عورتوں جیسا، اور وہ اپنی ناف کے راستے پیشاب کرتا تھا، کہ اس کو عورت کی میراث کا آدھا مال اور مرد کی میراث کا آدھا مال دلایا جائے گا۔

(۳۲۰۱۸) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَنِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ : فِي الْخُنْثَى يُوَرَّثُ مِنْ

مَبَالِهِ ، وَإِنْ بَالَ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَمِنْ أَيِّهِمَا سَبَقَ.

(۳۲۰۱۸) محمد بن عبد الرحمن عدنی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر نے خنثیٰ کے بارے میں فرمایا کہ اس کو اس کے پیشاب کے مقام کے اعتبار سے وارث بنایا جائے گا اور اگر دونوں راستوں سے پیشاب کرے تو جس مقام سے پہلے کرتا ہے اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

(۷۹) فِي الحمِيلِ من ورّثه ؟ ومن كان يرى له مِيراثًا ؟

اس بچے کا بیان جو بچپن میں دارالکفر سے دارالاسلام لایا جائے، اور ان حضرات کا جو اس کو وارث بنائے جانے کے قائل ہیں

(۳۲۰۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَان يُوَرِّثُونَ الْحَمِيلَ.

(۳۲۰۱۹) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس طرح لائے جانے والے بچوں کو وارث بنایا کرتے تھے۔

(۳۲۰۲۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَبِي طَلْقٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَدْرَكْت الْحُمَلاَءَ فِي زَمَانِ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ لاَ يُوَرَّثُونَ.

(۳۲۰۲۰) ابو طلق کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں میں نے دارالکفر سے لائے جا والے بچوں کو دیکھا کہ ان کو وارث نہیں بنایا جاتا تھا۔

(۳۲۰۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : مَا يُوَرَّثُ الْحَمِيلُ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۳۲۰۲۱) ھشام روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور ابن سیرین فرماتے ہیں کہ دارالکفر سے لائے جانے والے بچوں کو گواہوں کے بغیر وارث نہیں بنایا جاسکتا۔

(۳۲۰۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ : أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ : أَنْ لاَ يُوَرَّثُ بِوِلاَدَةِ الشِّرْكِ.

(۳۲۰۲۲) محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا کہ مشرکین کے بچوں کو وارث نہ بنایا جائے۔

(۳۲۰۲۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كُتِبَ إِلَى شُرَيْحٍ أَنْ لاَ يُوَرَّثَ حَمِيلٌ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۳۲۰۲۳) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت شریح کو لکھا کہ دارالکفر سے لائے جانے والے بچوں کو بغیر گواہوں کے وارث نہ بنایا جائے۔

(۳۲۰۲٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : ذُكِرَ لِمُحَمَّدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ فِي الْحُمَلاَءِ: لاَ يُوَرَّثُونَ إِلاَّ بِشَهَادَةِ الشُّهُودِ ، قَالَ : فَقَالَ مُحَمَّدٌ : قَدْ تَوَارَثَ الْمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ بِنَسَبِ الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَنَا أُنْكِرُ أَنْ يَكُونَ عُمَرُ كَتَبَ بِهَذَا.

(۳۲۰۲۴) ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رحمہ اللہ سے ذکر کیا گیا کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے دارالکفر سے لائے جان

والے بچوں کے متعلق لکھا ہے کہ ان کو گواہوں کی گواہی کے بغیر وارث نہیں بنایا جائے گا، اس پر انہوں نے فرمایا کہ مہاجرین اور انصار کو جاہلیت کے نسب کی بنیاد پر وارث بنایا گیا تھا، اس لئے میں تسلیم نہیں کرتا کہ انہوں نے یہ بات لکھی ہو۔

(٣٢.٢٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَتَوَارَثُونَ بِالأَرْحَامِ الَّتِي يَتَوَاصَلُونَ بِهَا.

(۳۲۰۲۵) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ لوگوں کو ان رشتہ داریوں کی بنیاد پر وارث بنایا جاتا تھا جن کے ذریعے وہ صلہ رحمی کیا کرتے ہیں۔

(٣٢.٢٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ قَوْمِهِ : أَنَّ أَبَا سُلَيْمَانَ غَرِقَ أَخٌ لَهُ يُقَالَ لَهُ : رَاشِدٌ ، فَاخْتَصَمَ فِيهِ بَنُو زُبَيدٍ وَبَنُو أَسَدٍ ، فَارْتَفَعُوا إِلَى مَسْرُوقٍ ، فَقَالَ : مَسْرُوقٌ لِبَنِي أَسَدٍ : أَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ كَانَ يَحْرُمُ عَنْهُ مَا يَحْرُمُ الأَخَ مِنْ أُخْتِهِ ، فَشَهِدُوا بِذَلِكَ ، فَأَعْطَى أَبَا سُلَيْمَانَ مِيرَاثَهُ.

(۳۲۰۲۶) ایاس بن عباس اپنی قوم کے ایک بزرگ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ابوسلیمان کا ایک بھائی جس کا نام راشد تھا فوت ہوگیا، چنانچہ اس کے بارے میں بنو زُبید اور بنو اسد کے درمیان جھگڑا ہوا، انہوں نے یہ بات حضرت مسروق تک پہنچائی تو حضرت مسروق نے بنو اسد سے کہا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ بھائی اور بہن کے درمیان جو چیزیں حرام ہیں وہ ان کے درمیان بھی حرام تھیں؟ انہوں نے اس بات کی گواہی دی تو آپ نے ابوسلیمان کو ان کی میراث دی۔

(٣٢.٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ سَمِعْتُ الأَعْمَشَ ، قَالَ : كَانَ أَبِي حَمِيلاً فَمَاتَ أَخُوهُ ، فَوَرَّثَهُ مَسْرُوقٌ مِنْهُ.

(۳۲۰۲۷) وکیع فرماتے ہیں کہ میں نے اعمش سے یہ بات سنی کہ آپ نے فرمایا کہ میرے والد بچپن میں دارالکفر سے لائے گئے تھے، پھر ان کے بھائی فوت ہوئے تو حضرت مسروق نے ان کو ان کے بھائی کا وارث بنایا۔

(٣٢.٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : كُلّ نَسَبٍ يُتَوَصَل عَلَيْهِ فِي الإِسْلاَمِ فَهُوَ وَارِثٌ مَوْرُوثٌ.

(۳۲۰۲۸) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر وہ نسب جس کی بنیاد پر اسلام میں صلہ رحمی کی جاتی ہے اس کی بنیاد پر لوگ وارث ہوں گے اور اسی بنیاد پر دوسروں کو ان کا وارث بنایا جائے گا۔

(٣٢.٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: إِذَا كَانَ نَسَبًا مَعْرُوفًا مَوْصُولاً وَرِثَ. يَعْنِي: الْحَمِيلَ.

(۳۲۰۲۹) اشعث روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ جب دارالکفر سے لائے جانے والے بچوں کا نسب معروف ہو اور اس کی بنیاد پر تعلقات رکھے جاتے ہوں تو وہ وارث ہوں گے۔

(٣٢.٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الْحَمِيلِ ؟ فَقَالاَ : لاَ يَرِثُ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ.

(۳۲۰۳۰) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حماد رحمہما اللہ سے دارالکفر سے لائے جانے والے بچوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ گواہی کے بغیر وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ، قَالَ: حدَّثَنا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: أَقَرَّتِ امْرَأَةٌ مِنْ مُحَارِبٍ جَلِيبَةٌ بِنَسَبِ أَخٍ لَهَا جَلِيبٌ، فَوَرَّثَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْن عُتْبَةَ مِنْ أُخْتِهِ

(۳۲۰۳۱) اشعث بن ابوالشعثاء فرماتے ہیں کہ قبیلہ محارب کی ایک عورت نے جو بچپن میں دارالکفر سے لائی گئی تھی اپنے ایک بھائی کے نسب کا اقرار کیا جو دارالکفر سے لایا گیا تھا چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عتبہ نے اس بھائی کو اس کی بہن کا وارث بنایا۔

(۳۲۰۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الْحَمِيلِ يُقِيمُ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ أَخُوهُ قَالَ : يَرِثُهُ فِي كِتَابِ اللهِ ﴿وَأُولُو الأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ﴾.

(۳۲۰۳۲) حکم بن عطیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے اس بچے کے بارے میں سوال کیا جو اس بات پر گواہی لے آئے کہ وہ مرنے والے کا بھائی ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق وہ اس کا وارث ہوگا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَأُولُو الأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ﴾۔

(۸۰) فِي المرتدِّ عنِ الإسلامِ من يرثه

اسلام سے پھر جانے والے کا بیان، کہ کون اس کا وارث ہوگا

(۳۲۰۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِذَا ارْتَدَّ الْمُرْتَدُّ وَرِثَهُ وَلَدُهُ.

(۳۲۰۳۳) قاسم بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی مرتد ہو جائے تو اس کی اولاد اس کی وارث ہوگا۔

(۳۲۰۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ أُتِيَ بِمُسْتَوْرِدٍ الْعِجْلِيِّ وَقَدِ ارْتَدَّ ، فَعَرَضَ عَلَيْهِ الإِسْلاَمَ فَأَبَى فَقَتَلَهُ وَجَعَلَ مِيرَاثَهُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(عبدالرزاق ۱۹۲۹۶۔ دارمی ۳۰۷۵)

(۳۲۰۳۴) ابوعمرو شیبانی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کے پاس مستورد عجلی کو لایا گیا جو مرتد ہو چکا تھا آپ نے اس پر اسلام پیش کیا لیکن اس نے انکار کر دیا چنانچہ آپ نے اس کو قتل کر دیا اور اس کی میراث اس کے مسلمان ورثاء کے درمیان تقسیم فرما دی۔

(۳۲۰۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيٍّ : فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ : لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۲۰۳۵) حکم روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مرتد کی میراث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ اس کے مسلمان ورثاء کو دی جائے گی۔

(۳۲۰۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ ،

لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَلَيْسَ لأَهْلِ .. شَيْءٌ.

(۳۲۰۳۶) جریر بن حازم فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز ؒ نے مرتد کی میراث کے بارے میں یہ لکھا کہ وہ اس کے مسلمان ورثاء کے لئے ہوگی، اوراس کے ہم مذہب لوگوں کے لئے کچھ نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۳۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُقْتَلُ ، وَمِيرَاثُهُ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۲۰۳۷) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ مرتد کو قتل کیا جائے گا اوراس کی میراث اس کے مسلمان ورثاء کے لئے ہوگی۔

(۳۲۰۳۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جُعِلَ مِيرَاثُ الْمُرْتَدِّ لِوَرَثَتِهِ.

(۳۲۰۳۸) عمرو روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے مرتد کی میراث اس کے ورثاء کو دی۔

(۳۲۰۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ ، هَلْ يُوصَلُ ؟ قَالَ : مَا يُوصَلُ ؟ قُلْتُ : يَرِثُهُ بَنُوهُ ، قَالَ نَرِثُهُمْ لاَ يَرِثُونَنَا.

(۳۲۰۳۹) موسیٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے مرتد کی میراث کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کو ملایا جائے گا؟ انہوں نے پوچھا کہ ملانے کا کیا مطلب ہے؟ میں نے کہا کہ کیا ان کے بیٹے اس کے وارث ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم ان کے وارث ہوں گے اور وہ ہمارے وارث نہیں ہوں گے۔

(۳۲۰۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : الْمُرْتَدُّونَ نَرِثُهُمْ ، وَلاَ يَرِثُونَنَا.

(۳۲۰۴۰) موسیٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مرتدین کے وارث ہوں گے وہ ہمارے وارث نہیں ہوں گے۔

(۳۲۰۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ ، قَالاَ : يُقَسَّمُ مِيرَاثُهُ بَيْنَ امْرَأَتِهِ وَبَيْنَ وَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۲۰۴۱) اشعث روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی اور حکم نے فرمایا کہ مرتد کی میراث اس کی مسلمان بیوی اور مسلمان ورثاء کے درمیان تقسیم کی جائے گی۔

(۳۲۰۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ : إِذَا لَحِقَ بِدَارِ الْحَرْبِ ، ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ يُقَسَّمَ مِيرَاثُهُ ، أَوْ يَعْتِقَ الْحَاكِمُ أُمَّهَاتِ أَوْلاَدِهِ وَمُدَبَّرَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِمْ.

(۳۲۰۴۲) حضرت وکیع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر مرتد دارالحرب چلا جائے پھر میراث تقسیم ہونے اوراس کی امّ ولد اور مدبّرہ کے آزاد ہونے سے پہلے لوٹ آئے تو وہی ان کا حق دار ہے۔

(٣٢.٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ الْمُسْلِمُونَ يُطَيِّبُونَ لأَهْ
الْمُرْتَدِّ مِيرَاثَهُ. يَعْنِي :إِذَا قُتِلَ.

(۳۲۰۴۳) عمرو روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا، کہ مسلمان مرتد کے لئے اس کی میراث کو حلال قرار دیتے تھے، یعنی
جب وہ قتل ہو جائے۔

(٨١) فِي الْقَاتِلِ لاَ يرِث شيئًا
قاتل کا بیان، کہ وہ کسی چیز کا وارث نہیں ہوگا

(٣٢.٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ :أَنَّ قَتَادَةَ - رَجُلاً مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ - قَتَلَ
ابْنَهُ ، فَأَخَذَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ :ثَلاَثِينَ حِقَّةً ، وَثَلاَثِينَ جَذَعَةً ، وَأَرْبَعِينَ خَلِفَةً ، وَقَالَ لأَبِ
الْمَقْتُولِ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ.(ابن ماجه ٢٦٤٦۔ مالك ٨٦٧

(۳۲۰۴۴) عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ ابو قتادہ جو بنو مدلج کا ایک شخص تھا، اس نے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس
سے اس کے بدلے سو اونٹ لئے، تیس تین سالہ اونٹ، تیس چالیس سالہ اونٹ، اور چالیس حاملہ اونٹنیاں، اور مقتول کے والد کو
فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے، کہ قاتل کے لئے کوئی میراث نہیں۔

(٣٢.٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰۴۵) مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(٣٢.٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ عَمْدًا ، وَلاَ خَطَأً.

(۳۲۰۴۶) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ نہ جان بوجھ کر قتل کرنے والا وارث ہوگا، نہ غلطی سے قتل کرنے والا۔

(٣٢.٤٧) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ رَجُلاً قَتَلَ أَخَاهُ خَطَ
فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ ؟ فَلَمْ يُوَرِّثْهُ ، وَقَالَ :لاَ يَرِثُ قَاتِلٌ شَيْئًا.

(۳۲۰۴۷) سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے بھائی کو غلطی سے قتل کر دیا، چنانچہ اس کے بارے میں حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: تو آپ نے فرمایا: کوئی قاتل کسی چیز کا وارث نہیں ہوتا۔

(٣٢.٤٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى ا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَرِثُ قَاتِلٌ مَنْ قَتَلَ قَرِيبَهُ شَيْئًا مِنَ الدِّيَةِ عَمْدًا أَوْ خَطَأً.
وَقَالَ الزُّهْرِيُّ الْقَاتِلُ لاَ يَرِثُ مِنْ دِيَةِ مَنْ قُتِلَ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ وَلَدًا ، أَوْ وَالِدًا ، وَلَكِنْ يَرِثُ مِنْ مَالِهِ ، لأَ
اللَّهَ قَدْ عَلِمَ أَنَّ النَّاسَ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، وَلاَ يَنْبَغِي لأَحَدٍ أَنْ يَقْطَعَ الْمَوَارِيثَ الَّتِي فَرَضَهَا.

(۳۲۰۴۸) سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ جو آدمی کسی کو قتل کر دے وہ خواہ جان بوجھ کر قتل کرے یا غلطی سے، مقتول کی دیت کا وارث نہیں ہوگا، اور زہری فرماتے ہیں قاتل مقتول کی کسی چیز کا وارث نہیں ہوگا، چاہے وہ بیٹا ہو یا باپ ہو۔ لیکن وہ مقتول کے اپنے مال کا وارث ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ علم ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں گے، اور کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ اُن وراثتوں کو ختم کر دے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دی ہیں۔

(۳۲۰۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰۴۹) ابو عمرو عبدی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنْ دِيَةِ مَنْ قَتَلَ شَيْئًا.

(۳۲۰۵۰) حجاج روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء نے فرمایا، کہ قاتل مقتول کی دیت کا وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ مِنَ الدِّيَةِ وَلاَ مِنَ الْمَالِ شَيْئًا.

(۳۲۰۵۱) منصور روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ قاتل مقتول کی دیت کا وارث ہوگا نہ ہی مقتول کے مال کا۔

(۳۲۰۵۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَرِّثُ الْقَاتِلَ وَيَرَى ، أَنَّهُ يَحْجُبُ.

(۳۲۰۵۲) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن قاتل کو وارث نہیں بناتے تھے اور ان کی رائے یہ تھی کہ قاتل محجوب ہے۔

(۳۲۰۵۳) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْقَاتِلِ يَرِثُ شَيْئًا ؟ قَالَ : فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْقَاتِلَ لاَ يَرِثُ شَيْئًا.

(۳۲۰۵۳) ابن ابی ذئب فرماتے ہیں، کہ میں نے ابن شہاب سے پوچھا، کہ کیا قاتل کسی چیز کا وارث ہوگا؟ انہوں نے فرمایا، کہ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا ہے کہ حدیث میں یہ بات طے ہے کہ قاتل کسی چیز کا وارث نہیں ہے۔

(۳۲۰۵۴) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ ، قَالَ : قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ : الْقَاتِلُ عَمْدًا لاَ يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ ، وَلاَ مِنْ غَيْرِهَا شَيْئًا ، وَالْقَاتِلُ خَطَأً لاَ يَرِثُ مِنَ الدِّيَةِ شَيْئًا وَيَرِثُ مِنْ غَيْرِهَا إِنْ كَانَ.

(۳۲۰۵۴) عبد الواحد بن ابی عون فرماتے ہیں کہ محمد بن جبیر نے فرمایا کہ جان بوجھ کر قتل کرنے والا دیت اور دوسرے مال کا وارث نہیں ہوگا، اور غلطی سے قتل کرنے والا دیت کا وارث تو نہیں ہوگا البتہ اگر دوسرا مال موجود ہو تو اس کا وارث ہوگا۔

(۳۲۰۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰۵۵) یحییٰ بن سعید حضرت عروہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۵۶) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ قَاتِلٌ شَيْئًا.

(۳۲۰۵۶) ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا، کہ قاتل مال کے کسی حصے کا وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ الرَّجُلُ ابْنَهُ ، أَوْ أَخَاهُ لَمْ يَرِثْهُ ، وَوَرِثَهُ أَقْرَبُ النَّاسِ بَعْدَهُ.

(۳۲۰۵۷) ابوغنیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکم نے فرمایا، کہ جب کوئی آدمی اپنے بیٹے یا بھائی کو قتل کر دے تو وہ اس کا وارث نہیں ہوگا، اس کے علاوہ جو آدمی میت سے زیادہ قریب ہو وہ اس کا وارث ہوگا۔

(۳۲۰۵۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ قَتَلَهُ خَطَأً وَرِثَهُ مِنْ مَالِهِ ، وَلَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ ، وَإِنْ قَتَلَهُ عَمْدًا لَمْ يَرِثْ مِنْ مَالِهِ ، وَلاَ مِنْ دِيَتِهِ.

(۳۲۰۵۸) ابن جریج حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اگر قاتل غلطی سے قتل کرے تو وہ میت کے مال سے وارث ہوگا لیکن میت کی دیت سے وارث نہیں ہوگا، لیکن اگر جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کے مال کا وارث ہوگا نہ اس کی دیت کا۔

(۳۲۰۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : إِذَا قَتَلَ وَلِيَّهُ خَطَأً وَرِثَ مِنْ مَالِهِ ، وَلَمْ يَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ ، وَإِنْ قَتَلَهُ عَمْدًا لَمْ يَرِثْ مِنْ مَالِهِ ، وَلاَ مِنْ دِيَتِهِ.

(۳۲۰۵۹) معمر روایت کرتے ہیں کہ زہری نے فرمایا، کہ جب کوئی آدمی غلطی سے اپنے ولی کو قتل کر دے تو وہ اس کے مال کا وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ : فِي رَجُلٍ قَتَلَ أُمَّهُ قَالَ : إِنْ كَانَ خَطَأً وَرِثَ ، وَإِنْ كَانَ عَمْدًا لَمْ يَرِثْ.

قَالَ وَكِيعٌ : لاَ يَرِثُ قَاتِلُ عَمْدٍ وَلاَ خَطَأً مِنَ الدِّيَةِ ، وَلاَ مِنَ الْمَالِ.

(۳۲۰۶۰) یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنی ماں کو قتل کر دیا تھا، کہ اگر اس نے غلطی سے قتل کیا ہے تو وہ وارث ہوگا، اور اگر جان بوجھ کر قتل کیا ہے تو وارث نہیں ہوگا۔ وکیع فرماتے ہیں کہ جان بوجھ کر قتل کرنے والا اور بھول کر قتل کرنے والا دونوں دیت کے وارث ہوں گے نہ مال کے۔

(۳۲۰۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰۶۱) منصور روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا مِنْ دِيَتِهِ ، وَلاَ مِنْ مَالِهِ.

(۳۲۰۶۲) منصور روایت کرتے ہیں کہ قاتل مقتول کی دیت کا وارث ہوگا نہ مال کا۔

(۳۲۰۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰۶۳) سفیان ایک آدمی کے واسطے سے حضرت قاسم کا فرمان نقل کرتے ہیں، کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْقَاتِلُ.

(۳۲۰۶۴) لیث حضرت طاؤس سے روایت کرتے ہیں کہ قاتل وارث نہیں ہوگا۔

(۸۲) فِي ولدِ الزِّنا يدّعِيهِ الرّجل يقول هو أبِي ، هل يرِثه ؟

ولد الزنا کا بیان جس کے نسب کا کوئی آدمی دعویٰ کرے اور وہ کہے کہ یہ میرا باپ ہے، کیا وہ اس کا وارث ہوگا؟

(۳۲۰۶۵) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ : أَنَّهُ كَانَ لَا يُوَرِّثُ وَلَدَ الزِّنَا وَإِنِ ادَّعَاهُ الرَّجُلُ.

(۳۲۰۶۵) ابن شہاب روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین ولد الزنا کو وارث نہیں بناتے تھے، چاہے کوئی آدمی اس کے نسب کا دعویٰ کرے۔

(۳۲۰۶۶) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا كَانَ أَبُوكَ يَقُولُ فِي وَلَدِ الزِّنَا يَعْتِقُهُ مَوَالِيهِ ، أَوْ سَادَتُهُ فَيَسْتَلْحِقُهُ أَبُوهُ وَقَدْ عَلِمَ مَوَالِيهِ أَنَّهُ ابْنُهُ ؟ قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لَا يَرِثُ.

(۳۲۰۶۶) ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طاؤس کے بیٹے سے پوچھا کہ آپ کے والد اس ولد الزنا کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کو اس کے آقا یا اس کے سردار آزاد کر دیں اور پھر اس کا والد اس کے نسب کا اقرار کرلے، جبکہ اس کے آقاؤں کو یہ علم ہو کہ یہ اس کا بیٹا ہے؟ انہوں نے فرمایا، کہ وہ فرماتے تھے، کہ وہ وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۶۷) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ قَالَ : يَرِثُهُ إِذَا عَرَفَ مَوَالِيهِ أَنَّهُ ابْنُهُ ، وَإِنْ أَنْكَرَهُ مَوَالِيهِ وَخَاصَمُوهُ لَمْ يَرِثْ.

(۳۲۰۶۷) ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ حضرت عطاء نے فرمایا، کہ ولد الزنا اس کا وارث ہوگا جبکہ اس کے سردار جانتے ہوں کہ یہ اس کا بیٹا ہے، اور اگر اس کے مولیٰ، انکار کر دیں اور جھگڑا کریں تو وہ وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۰۶۸) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ عَهَرَ بِامْرَأَةٍ حُرَّةٍ ، أَوْ أَمَةِ قَوْمٍ ، فَإِنَّهُ لَا يَرِثُ وَلَا يُوَرِّثُ. (ابن حبان ۵۹۹۶۔ عبدالرزاق ۱۳۸۵۱)

(۳۲۰۶۸) ابن جریج روایت کرتے ہیں، کہ حضرت عمرو بن شعیب نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو آدمی کسی آزاد عورت کے ساتھ زنا کرے، یا کسی قوم کی باندی کے ساتھ زنا کرے تو نہ وہ وارث ہوگا، نہ کوئی دوسرا اس کا وارث ہوگا۔

(۳۲۰۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ فِي ابْنٍ .... مَوْلَدَ مِنَ الزِّنَى ، قَالَ : لَا يُلْحَقُ بِهِ.

(۳۲۰۶۹) اشعث روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد ؒ نے فرمایا کہ زنا سے پیدا ہونے والا بچہ زانی سے ثابت النسب نہیں ہوسکتا۔

(۳۲۰۷۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ شِبَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَا يَرِثُ وَلَدُ الزِّنَا ، إِنَّمَا يَرِثُ مَنْ لَا يُقَادُ

عَلَى أَبِيهِ الْحَدُّ ، وَتُمَلَّكُ أُمُّهُ بِنِكَاحٍ ، أَوْ شِرَاءٍ.

(۳۲۰۷۰) شباک روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا، کہ حرامی بچہ وارث نہیں ہوگا، صرف وہ بچہ وارث ہوگا جس کے باپ پر حد قائم نہ کی جائے، اوراس کی ماں نکاح یا خریداری کے ذریعے سے ملکیت میں آئی ہو۔

(۳۲.۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَنَّ وَلَدَ الزِّنَا لاَ يَرِثُهُ الَّذِي يَدَّعِيهِ ، وَلاَ يَرِثُهُ الْمَوْلُودُ.

(۳۲۰۷۱) حسن بن حُر روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکم نے مجھے یہ بیان کیا، کہ ولد الزنا کا وہ آدمی وارث نہیں ہوسکتا جو اس کے نسب کا اقرار کرے، اور نہ وہ ولد الزنا اس کا وارث ہوگا۔

(۸۳) فِي الْمَجُوسِ كَيْفَ يَرِثُونَ مَجُوسِيًّا مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ ؟

مجوسیوں کا بیان کہ وہ اس مجوسی کے کس طرح وارث ہوں گے جو مرے اور اپنی بیٹی چھوڑ جائے

(۳۲.۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يَرِثُ بِأَدْنَى النَّسَبَيْنِ.

(۳۲۰۷۲) معمر روایت کرتے ہیں کہ حضرت زہری نے فرمایا، کہ وہ دونسبوں میں قریبی نسب کے اعتبار سے وارث ہوگا۔

(۳۲.۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَهِيَ أُخْتُهُ وَهِيَ امْرَأَتُهُ ، قَالَ : تَرِثُ بِأَدْنَى قَرَابَتِهَا ، قَالَ : وَقَالَ قَتَادَةُ : لَهَا الْمَالُ كُلُّهُ.

(۳۲۰۷۳) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا، جو اپنی بیٹی کو چھوڑ جائے اور وہ اس کی بہن بھی ہو اور اس کی بیوی بھی ہو، کہ وہ قریب ترین رشتہ داری کے اعتبار سے وارث ہوگی، اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اس عورت کو تمام مال دیا جائے گا۔

(۳۲.۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْمَجُوسِيُّ إِلاَّ بِوَجْهٍ وَاحِدٍ.

(۳۲۰۷۴) معمر روایت کرتے ہیں کہ حضرت زہری نے فرمایا کہ مجوسی ایک ہی اعتبار سے وارث ہوگا۔

(۳۲.۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ : أَنَّهُمَا كَانَا يُوَرِّثَانِ الْمَجُوسِيَّ مِنَ الْوَجْهَيْنِ.

(۳۲۰۷۵) حضرت شعبی کے ایک شاگرد روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ مجوسی کو دو اعتبار سے وارث بناتے تھے۔

(۳۲.۷۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ حَمَّادًا عَنْ مِيرَاثِ الْمَجُوسِيِّ ؟ قَالَ : يَرِثُونَ مِنَ الْوَجْهِ الَّذِي يَحِلُّ.

(۳۲۰۷۶) یزید بن ہارون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حماد بن سلمہ سے مجوسی کی میراث کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا وہ اس جہت سے وارث ہوں گے جو حلال جہت ہو۔

(۸۴) فِي رجلٍ تزوّج ابنته فأولدها

اس آدمی کا بیان جو اپنی بیٹی سے نکاح کرلے اور اس سے اس کی اولاد ہو جائے

(۳۲.۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ :فِي مَجُوسِيٍّ تَزَوَّجَ ابْنَتَهُ فَأَصَابَ مِنْهَا ابْنَتَيْنِ ، ثُمَّ مَاتَتْ إِحْدَاهُمَا بَعْدَ مَوْتِ الأَبِ ، قَالَ : لأُخْتِهَا لأَبِيهَا وَلأُمِّهَا النِّصْفُ ، وَلأُخْتِهَا لأَبِيهَا وَهِيَ أُمُّهَا السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ ، حُجِبَتْ نَفْسها بِنَفْسِهَا.

(۳۲۰۷۷) وکیع حضرت سفیان سے اس مجوسی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنی بیٹی سے نکاح کرلے پھر اس سے اس کی دو بیٹیاں ہو جائیں، اور پھر باپ کے مرنے کے بعد ان میں سے کوئی مرجائے۔ فرمایا کہ اس کی حقیقی بہن کے لئے آدھا مال ہے اور اس کی باپ شریک بہن کے لئے جو اس کی ماں ہے مال کا چھٹا حصہ ہے، دو تہائی مال کو پورا کرنے کے لئے، اس نے اپنے آپ کو اپنی ذات کی وجہ سے ہی محروم کر دیا۔

(۸۵) فِي الرّجلِ يعتِق الرّجل سائِبةً لِمن يكون مِيراثه؟

اس آدمی کا بیان جو اپنے غلام کو آزاد چھوڑ دے، یہ کہہ کر کہ کسی کو تم پر ولایت نہیں، کہ اس کی میراث کس کو ملے گی؟

(۳۲.۷۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ :أَنَّ رَجُلاً أَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ سَائِبَةً ، فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالا ، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ ؟ فَقَالَ :إِنَّ أَهْلَ الإِسْلاَمِ لاَ يُسَيِّبُونَ ، إِنَّمَا كَانَتْ يُسَيِّبُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ ، أَنْتَ مَوْلاَهُ وَوَلِيُّ نِعْمَتِهِ وَأَوْلَى النَّاسِ بِمِيرَاثِهِ ، وَإِلاَّ فَأَرِنِهِ هَا هُنَا وَرَثَةٌ كَثِيرٌ. يَعْنِي :بَيْتَ الْمَالِ.

(۳۲۰۷۸) عطاء روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو اس طرح آزاد کر دیا کہ کسی کو اس پر ولایت نہ ہوگی، چنانچہ وہ مرگیا اور اس نے مال چھوڑا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا بے شک اہل اسلام آزاد نہیں چھوڑتے، بے شک اہل جاہلیت ہی آزاد چھوڑتے تھے، آپ اس کے مولیٰ، اور دوسرے لوگوں سے اس کے زیادہ حق دار ہیں، ورنہ اس کا مال میرے پاس لے آؤ، یہاں بہت سے ورثاء ہیں، یعنی بیت المال۔

(۳۲.۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِمَالِ مَوْلًى لأُنَاسٍ أَعْتَقُوهُ سَائِبَةً، فَقَالَ لِمَوَالِيهِ :هَذَا مَالُ مَوْلاَكُمْ قَالُوا :لاَ حَاجَةَ لَنَا بِهِ ، إِنَّا كُنَّا أَعْتَقْنَاهُ سَائِبَةً ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :إِنَّ فِي

أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ لَهُ مَوْضِعًا.

(۳۲۰۷۹) شعبی کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آزاد شدہ غلام کا مال لایا گیا، جس کے آقاؤں نے اس کو اس طرح آزاد چھوڑا تھا کہ کوئی اس کا وارث نہ ہوگا، آپ نے اس کے آقاؤں کو کہا، یہ تمہارے آزاد شدہ غلام کا مال ہے، وہ کہنے لگے ہمیں اس مال کی کوئی حاجت نہیں ہم نے اس کو اس طرح آزاد کیا تھا کہ کسی کو اس پر ولایت نہ ہوگی، آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے مال کی جگہیں مقرر ہیں۔

(٣٢٠٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :السَّائِبَةُ وَالصَّدَقَةُ لِيَوْمِهِمَا.

(۳۲۰۸۰) ابوعثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آزاد چھوڑا ہوا غلام اور صدقہ قیامت کے دن کے لئے ہیں۔

(٣٢٠٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ :أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أُتِيَ بِثَلاَثِينَ أَلْفًا ، قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ :أَعْتَقَه سَائِبَةً ، فَأَمَرَ أَنْ يُشْتَرَى بِهِ رِقَابٌ.

(۳۲۰۸۱) بکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تیس ہزار درہم لائے گئے، راوی کہتے ہیں کہ یہ میرا گمان ہے، کہ لانے والے نے کہا کہ اس کو اس طرح چھوڑ دیں، کہ ان کا کوئی ولی نہ ہو۔ آپ نے فرمایا، کہ اس سے غلام خرید لیا جائے۔

(٣٢٠٨٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ سَائِبَةً ، قَالَ :الْمِيرَاثُ لِمَوْلاَهُ.

(۳۲۰۸۲) زکریا روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنے غلام کو اس طرح آزاد کر دیا کہ اس پر کسی کو ولایت نہ ہو، آپ نے فرمایا اس کی میراث اس کے مولیٰ کو ملے گی۔

(٣٢٠٨٣) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ :سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ ؟ فَقَالَ :كُلُّ عَتِيقٍ سَائِبَةٌ

(۳۲۰۸۳) یونس فرماتے ہیں، کہ حضرت حسن سے اس غلام کی میراث کے بارے میں پوچھا گیا جس کو اس کے آقا نے کسی کی ولایت نہ ہونے کی شرط پر آزاد کیا ہو، آپ نے فرمایا، ہر آزاد شدہ کا یہی حکم ہے۔

(٣٢٠٨٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :لاَ أَعْلَمُ مِيرَاثَ السَّائِبَةِ إلاَّ لِمَوَالِيهِ إلاَّ أَنَّ ...

(۳۲۰۸۴) ابن عون محمد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا، کہ میں اس کے علاوہ کچھ نہیں جانتا کہ ایسے غلاموں کی میراث اس کے آقاؤں کے لئے ہوگی، مگر یہ کہ......

(٣٢٠٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :السَّائِبَةُ يَضَعُ مَالَهُ حَيْثُ شَاءَ.

(۳۲۰۸۵) ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا، ایسا غلام جہاں چاہے اپنا مال لگا دے۔

(٣٢٠٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ :أَنَّ طَارِقَ بْنَ الْمرقّعِ أَعْتَقَ غُلاَمًا لَهُ لِلَّهِ ، فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالا ، فَعُرِضَ عَلَى مَوْلاَهُ طَارِقٍ ، فَقَالَ :شَيْءٌ جَعَلْته لِلَّهِ ، فَلَسْت بِعَائِدٍ فِيهِ

فَكُتِبَ فِي ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ :أَنِ اعْرِضُوا الْمَالَ عَلَى طَارِقٍ ، فَإِنْ قَبِلَهُ وَإِلاَّ فَاشْتَرَوْا بِهِ رَقِيقًا فَأَعْتِقُوهُمْ ، قَالَ :فَبَلَغَ خَمْسَةَ عَشَرَ رَأْسًا.

(۳۲۰۸۶) عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ، طارق بن مرقع نے اپنا غلام اللہ کے لئے آزاد کیا چنانچہ وہ مرگیا اور اس نے اپنا مال چھوڑا، اس کو اس کے آقا طارق پر پیش کیا گیا تو وہ کہنے لگے یہ ایسی چیز ہے جو میں نے اللہ کے لئے چھوڑ دی ہے اس لئے میں اس کو دوبارہ لینے والا نہیں، چنانچہ اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا۔ آپ نے فرمایا، کہ مال طارق کو دے دو، اگر وہ لے لے تو ٹھیک ورنہ اس سے غلام خرید کر آزاد کردو، راوی فرماتے ہیں، کہ وہ مال پندرہ غلاموں کی قیمت تک جا پہنچا۔

(۳۲۰۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ أَعْتَقَتْ سَالِمًا سَائِبَةً ، ثُمَّ قَالَتْ لَهُ : وَالِ مَنْ شِئْتَ ، فَوَالَى أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ ، فَأُصِيبَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، فَدُفِعَ مَالُهُ إِلَى الَّتِي أَعْتَقَتْهُ.

(۳۲۰۸۷) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ ایک انصاریہ عورت نے حضرت سالم کو کسی کی ولایت نہ ہونے کی شرط پر آزاد کردیا، اور کہا جس کو چاہو اپنا ولی بنالو، انہوں نے ابوحذیفہ بن عتبہ کو اپنا ولی بنایا، چنانچہ یمامہ کی جنگ میں وہ شہید ہوگئے اور ان کا مال اس عورت کو دیا گیا جس نے ان کو آزاد کیا تھا۔

(۸۶) مَنْ قَالَ لاَ يرث المسلم الكافر

ان حضرات کا ذکر جو فرماتے ہیں کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا

(۳۲۰۸۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَتَوَارَثُ الْمِلَّتَانِ الْمُخْتَلِفَتَانِ.

(ابو داؤد ۲۹۰۳۔ احمد ۱۷۸)

(۳۲۰۸۸) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو مختلف ملتوں کے لوگ وارث نہیں ہوسکتے۔

(۳۲۰۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ :أَنَّ الأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ مَاتَتْ عَمَّةٌ لَهُ مُشْرِكَةٌ يَهُودِيَّةٌ ، فَلَمْ يُوَرِّثْهُ عُمَرُ مِنْهَا ، وَقَالَ :يَرِثُهَا أَهْلُ دِينِهَا.

(۳۲۰۸۹) طارق بن شہاب فرماتے ہیں، کہ اشعث بن قیس کی ایک مشرکہ یہودیہ پھوپھی فوت ہوگئی، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس کے مال کا وارث نہیں بنایا، اور فرمایا اس کے وارث اس کے دین کے لوگ ہوں گے۔

(۳۲۰۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ :أَنَّ عَمَّةً لِلأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ مَاتَتْ وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ ، فَلَمْ يُوَرِّثْهُ عُمَرُ مِنْهَا شَيْئًا ، وَقَالَ :يَرِثُهَا أَهْلُ دِينِهَا.

(۳۲۰۹۰) عبداللہ بن معقل کہتے ہیں، اشعث بن قیس کی یہودیہ پھوپھی فوت ہوگئی، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس کے مال کا وارث نہیں بنایا، اور فرمایا اس کے وارث اس کے دین کے لوگ ہوں گے۔

(۳۲۰۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :يَرِثُهَا أَهْلُ دِينِهَا ، كُلُّ مِلَّةٍ تَتبَعُ مِلَّتَهَا.

(۳۲۰۹۱) عامر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے وارث اس کے ہم مذہب لوگ ہوں گے، ہر ملت اپنی ملّت کے تابع ہوتی ہے۔

(۳۲۰۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ :أَرْسَلَ إِلَيَّ الْعُرْسُ بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ فَسَأَلَنِي عَنْ أَخَوَيْنِ نَصْرَانِيَّيْنِ أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا وَمَاتَ الآخَرُ وَتَرَكَ مَالا ؟ فَقُلْتُ :كَانَ مُعَاوِيَةُ يَقُولُ: لَوْ كَانَ نَصْرَانِيًّا وَرِثَهُ ، فَلَمْ يَزِدْهُ الإِسْلاَمُ إِلاَّ شِدَّةً ، قَالَ الْعرسُ بْنُ قَيْسٍ :أَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عَمَّةِ الأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ مَاتَتْ وَهِيَ يَهُودِيَّةٌ فَلَمْ يُوَرِّثْهُ عُمَرُ مِنْهَا شَيْئًا.

(۳۲۰۹۲) میمون بن مہران کہتے ہیں کہ عُرس بن قیس کندی نے مجھ سے بذریعہ خط دو نصرانی بھائیوں کے بارے میں پوچھا جن میں سے ایک مسلمان ہوجائے اور دوسرا مر جائے اور مال چھوڑ جائے، میں نے کہا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر وہ بھائی نصرانی ہوتا تو وارث ہوتا اور اسلام نے اس میں شدت کے سوا کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا، عُرس بن قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اشعث بن قیس کی یہودیہ پھوپھی کے بارے میں ہم پر اس بات کا انکار فرمادیا اور ان کو اس کا وارث نہیں بنایا۔

(۳۲۰۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ :قَالَ :لاَ يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ ، وَلاَ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ.

(۳۲۰۹۳) حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوسکتا۔

(۳۲۰۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلَهُ ، وَزَادَ فِيهِ :إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لَهُ فَيَرِثُهُ.

(۳۲۰۹۴) حارث ایک دوسری سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ، مگر یہ کہ وہ اس کا غلام ہو پھر وہ اس کا وارث ہوگا۔

(۳۲۰۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عُمَرَ :فِي يَهُودِيَّةٍ مَاتَتْ ، قَالَ :يَرِثُهَا أَهْلُ دِينِهَا.

(۳۲۰۹۵) سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک یہودیہ کے بارے میں فرمایا جو مر گئی تھی، کہ اس کے وارث اس کے ہم مذہب ہوں گے۔

(۳۲۰۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ بَسَّامٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ يَرِثُ النَّصْرَانِيُّ الْمُسْلِمَ، وَلاَ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِي ، فَهَذَا قَوْلُ عَلِيٍّ وَزَيْدٍ ، وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْضِي أَنَّهُمْ يَحْجُبُونَ وَلاَ يُوَرَّثُونَ.

(۳۲۰۹۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں، کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرمان کے مطابق نصرانی مسلمان کا اور مسلمان نصرانی کا وارث نہیں ہوسکتا، اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فیصلہ کیا کرتے تھے کہ یہ دوسروں کو وراثت سے روک سکتے ہیں لیکن خود وارث نہیں بنائے جائیں گے۔

(۳۲۰۹۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لاَ يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَلاَ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ.

(۳۲۰۹۷) سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوسکتا۔

(۳۲۰۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ مِثْلَهُ.

(۳۲۰۹۸) سعید بن جبیر ایک دوسری سند سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہی فرمان نقل کرتے ہیں۔

(۳۲۰۹۹) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ ، وَلاَ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ ، وَلاَ عَهْدِ عُمَرَ ، فَلَمَّا وُلِّيَ مُعَاوِيَةُ وَرَّثَ الْمُسْلِمَ مِنَ الْكَافِرِ ، وَلَمْ يُوَرِّثِ الْكَافِرَ مِنَ الْمُسْلِمِ ، قَالَ : فَأَخَذَ بِذَلِكَ الْخُلَفَاءُ حَتَّى قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَرَاجَعَ السُّنَّةَ الأُولَى ، ثُمَّ أَخَذَ بِذَلِكَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، فَلَمَّا قَامَ هِشَام بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذَ بِسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ. (مسلم ۱۲۳۳)

(۳۲۰۹۹) زہری فرماتے ہیں کہ مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وارث ہوتا تھا، اور نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں، پس جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حاکم ہوئے تو انہوں نے مسلمان کو کافر کا وارث بنایا اور کافر کو مسلمان کا وارث نہیں بنایا، راوی کہتے ہیں کہ پھر خلفاء نے اسی بات کو اپنا لیا، یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ حاکم ہوئے تو انہوں نے پہلی سنت کو نافذ کیا، پھر یہی بات یزید بن عبد الملک نے اپنائی اور جب ہشام بن عبد الملک حاکم ہوا تو اس نے خلفاء کے طریقے کو اپنا لیا۔

(۳۲۱۰۰) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لاَ يَرِثُ الرَّجُلُ غَيْرُ أَهْلِ مِلَّتِهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عَبْدَ رَجُلٍ ، أَوْ أَمَتَهُ.

(۳۲۱۰۰) ابو الزبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آدمی کے وارث اس کے ہم مذہب لوگوں کے علاوہ نہیں ہو سکتے مگر یہ کہ کوئی آدمی کسی کا غلام ہو یا کوئی عورت کسی کی باندی ہو۔

(۸۷) مَنْ كَانَ يورِّث المسلِم الكافِر

ان حضرات کا بیان جو مسلمان کو کافر کا وارث بناتے تھے

(۳۲۱۰۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَكِيمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ ، قَالَ : كَانَ مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ فَارْتَفَعُوا إِلَيْهِ فِي يَهُودِيٍّ مَاتَ أَخَاهُ مُسْلِماً ، فَقَالَ مُعَاذٌ إِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إنَّ الإِسْلاَمَ يَزِيدُ وَلاَ يَنْقُصُ فَوَرَّثَهُ.

(احمد ۲۳۰۔ طبرانی ۳۳۸

(۳۲۱۰۱) ابوالاسود دیلی فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن میں تھے کہ لوگ ان کے پاس ایک یہودی کا مسئلہ لے کر آئے جس نے مرتے ہوئے اپنا ایک مسلمان بھائی وارث چھوڑا تھا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے، کہ بے شک اسلام بڑھتا ہے اور کم نہیں ہوتا اس کے بعد آپ نے اس مسلمان کو اس کا وارث بنا دیا۔

(۳۲۱۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْت قَضَاءً بَعْدَ قَضَاءِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِنْ قَضَاءٍ قَضَى بِهِ مُعَاوِيَةُ فِي أَهْلِ كِتَابٍ ، قَالَ نَرِثُهُمْ وَلاَ يَرِثُونَنَا ، كَمَا يَحِلُّ لَنَا النِّكَاحُ فِيهِمْ ، وَلاَ يَحِلُّ لَهُمَ النِّكَاحُ فِينَا.

(۳۲۱۰۲) عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے فیصلے کے بعد کوئی فیصلہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فیصلے سے زیادہ بہتر نہیں دیکھا جو انہوں نے اہل کتاب کے بارے میں فرمایا تھا کہ ہم ان کے وارث ہوں گے اور وہ ہمارے وارث نہ ہوں گے، جیسا کہ ہمارے لئے ان کی عورتوں سے نکاح حلال ہے اور ان کے لئے ہماری عورتوں سے نکاح حلال نہیں۔

(۸۸) فِي النّصرانِيِّ يرِث اليهودِيّ ، واليهودِيِّ يرِث النّصرانِيّ

اس نصرانی کا بیان جس کا وارث یہودی ہو اور اس یہودی کا بیان جس کا وارث نصرانی ہو

(۳۲۱۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ يَرِثُ الْيَهُودِيُّ النَّصْرَانِيَّ ، وَلاَ يَرِثُ النَّصْرَانِيُّ الْيَهُودِيَّ.

(۳۲۱۰۳) سفیان ایک آدمی کے واسطے سے حضرت حسن کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ یہودی نصرانی کا اور نصرانی یہودی کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۳۲۱۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :قَالَ سُفْيَانُ :الإِسْلاَمُ مِلَّةٌ وَالشِّرْكُ مِلَّةٌ.

(۳۲۱۰۴) وکیع روایت کرتے ہیں کہ حضرت سفیان نے فرمایا کہ اسلام ایک ملت ہے اور کفر ایک ملت۔

(۳۲۱۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ ، قَالاَ :الإِسْلاَمُ مِلَّةٌ وَالشِّرْكُ مِلَّةٌ.

(۳۲۱۰۵) شعبہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکم اور حماد نے فرمایا کہ اسلام ایک ملّت ہے اور کفر ایک ملّت۔

(۸۹) فِي الرَّجلِ يعتِق العبد ثمّ يموت، من يرِثه ؟

اس آدمی کا بیان جو غلام آزاد کرے پھر مرجائے، کہ اس کا وارث کون ہوگا

(۳۲۱۰۶) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ :فِي رَجُلٍ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ نَصْرَانِيًّا ثُمَّ مَاتَ، قَالَ: لاَ يَرِثُهُ.

(۳۲۱۰۶) خالد روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین ریشیلہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے اپنا نصرانی غلام آزاد کیا اور پھر مر گیا، کہ وہ اس کا وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۱۰۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ نَصْرَانِيًّا فَمَاتَ ، فَجَعَلَ مِيرَاثَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۲۱۰۷) اسمٰعیل بن ابی حکیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ریشیلہ نے اپنا ایک نصرانی غلام آزاد کیا پھر وہ مر گیا تو آپ نے اس کی میراث بیت المال میں رکھ دی۔

(۹۰) الصّبیّ یموت وأحد أبویهِ مسلِمٌ، لِمن مِیراثه مِنهما ؟

اس بچے کا بیان جو مرجائے اور اس کے والدین میں سے کوئی ایک مسلمان ہو، کہ اس کی میراث ان دونوں میں سے کس کے لئے ہوگی

(۳۲۱۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِذَا مَاتَ الصَّبِيُّ وَأَحَدُ أَبَوَيْهِ مُسْلِمٌ ، قَالَ : يَرِثُهُ الْمُسْلِمُ مِنْهُمَا ، دُونَ الْكَافِرِ مِنْهُمَا.

(۳۲۱۰۸) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن فرمایا کرتے تھے کہ جب بچہ مر جائے اور اس کے والدین میں سے کوئی ایک مسلمان ہو تو اس کا وارث مسلمان ہوگا نہ کہ کافر۔

(۳۲۱۰۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ. وَعَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۲۱۰۹) ابراہیم اور حجاج حضرت عطاء سے یہی روایت نقل کرتے ہیں۔

(۳۲۱۱۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنِ الصَّبِيِّ يَكُونُ أَحَدُ أَبَوَيْهِ مُسْلِمًا ؟ قَالاَ :هُوَ مَعَ الْمُسْلِمِ ، يَرِثُ الْمُسْلِمَ وَيَرِثُهُ الْمُسْلِمُ.

(۳۲۱۱۰) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حماد سے اس بچے کے بارے میں پوچھا جس کے والدین میں سے کوئی ایک

مسلمان ہو، فرمایا کہ وہ مسلمان کا وارث ہوگا اور اس کا وارث مسلمان ہوگا۔

(۳۲۱۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عُثْمَانَ الْبُتِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ :أَنَّ أَبَوَيْهِ اخْتَصَمَا فِيهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا مُسْلِمٌ وَالآخَرُ كَافِرٌ ، فَخَيَّرَهُ ، فَمَالَ إِلَى الْكَافِرِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اهْدِهِ ، فَتَوَجَّهَ إِلَى الْمُسْلِمِ ، فَقَضَى لَهُ بِهِ.

(۳۲۱۱۱) عبد الحمید بن سلمہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والدین ان کے بارے میں نبی کریم ﷺ کے سامنے جھگڑا کرنے لگے جن میں سے ایک مسلمان اور دوسرا کافر تھا، آپ نے ان کو اختیار دے دیا، اور وہ کافر کی طرف مائل ہو گئے، آپ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو ہدایت فرما دے، چنانچہ وہ مسلمان کی طرف مائل ہو گئے، آپ نے اس کا مسلمان کے لئے فیصلہ فرما دیا۔

(۳۲۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :الْوَلَدُ مَعَ الْوَالِدِ الْمُسْلِمِ.

(۳۲۱۱۲) حسن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اولاد والدین میں سے مسلمان کے ساتھ ہوگی۔

(۳۲۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، مِثْلَهُ.

(۳۲۱۱۳) شعبی حضرت شریح سے یہی مضمون نقل کرتے ہیں۔

(۳۲۱۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ :هُوَ لِلْوَالِدِ الْمُسْلِمِ.

(۳۲۱۱۴) شعبی حضرت شریح سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ وہ مسلمان والد کے لئے ہوگا۔

(۳۲۱۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَالْحَسَنِ :فِي الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ يُسْلِمُ :الْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ.

(۳۲۱۱۵) حجاج حضرت عطاء اور حسن رحمہما اللہ سے اس یہودی اور نصرانی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مسلمان ہو جائے، کہ ان کا بیٹا مسلمان کے لئے ہوگا۔

(۳۲۱۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ قَالَ :إِذَا مَاتَتْ يَهُودِيَّةٌ أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ تَحْتَ مُسْلِمٍ لَهُ مِنْهَا أَوْلاَدٌ صِغَارٌ ، فَإِنَّ الْوَلَدَ مَعَ أَبِيهِمَ الْمُسْلِمِ ، فَإِنْ مَاتُوا وَهُمْ صِغَارٌ فَمِيرَاثُهُمْ لأَبِيهِمَ الْمُسْلِمِ ، لَيْسَ لأُمِّهِمْ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ مَا دَامُوا صِغَارًا.

(۳۲۱۱۶) ہشام حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہودی یا نصرانی عورت مر جائے اور وہ مسلمان کے نکاح میں ہو جس سے اس کی نابالغ اولاد ہو تو بچہ اپنے مسلمان باپ کے ساتھ ہوگا، پس اگر وہ بچپن ہی میں مر جائیں تو ان کی میراث ان کے مسلمان باپ کے لئے ہوگی، اور ان کی ماں کا میراث میں کچھ حصہ نہیں، جب تک وہ نابالغ ہوں۔

(۹۱) الرّجلانِ يقعانِ على المرأةِ فِي طهرٍ واحِدٍ ويدّعِيانِ جمِيعًا ولدًا، من يرِثه ؟

ان دو آدمیوں کا بیان جو کسی عورت کے ساتھ ایک طہر میں جماع کریں اور پھر دونوں اولاد کا دعوٰی کریں، کہ اس بچے کا وارث ان میں سے کون ہوگا؟

(۳۲۱۱۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَنَشٍ ، قَالَ :وَقَعَ رَجُلٌ عَلَى وَلِيدَةٍ ، ثُمَّ بَاعَهَا مِنْ آخَرَ فَوَقَعَا عَلَيْهَا فَاجْتَمَعَا عَلَيْهَا فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ ، فَوَلَدَتْ غُلاَمًا ، فَأَتَوْا عَلِيًّا ، فَقَالَ عَلِيٌّ :يَرِثُكُمَا وَلَيْسَ لأُمِّهِ ، وَهُوَ لِلْبَاقِي مِنْكُمَا بِمَنْزِلَةِ أُمِّهِ.

(۳۲۱۱۷) حنش فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک امّ ولد باندی سے جماع کیا، پھر اس کو دوسرے آدمی کے ہاتھ بیچ دیا اور اس نے بھی اس کے ساتھ جماع کیا، اس طرح دونوں نے ایک ہی طہر میں جماع کرلیا، اس کے بعد اس نے ایک بچہ جنا، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس یہ مسئلہ لے کر آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ بچہ تم دونوں کا وارث ہوگا اور اپنی ماں کے لئے نہیں ہوگا، اور تم میں سے جو باقی رہ جائے وہ اسی کا بچہ ہوگا، بمنزلہ اس کی ماں کے۔

(۳۲۱۱۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَضَى عَلِيٌّ فِي رَجُلَيْنِ وَطِئَا امْرَأَةً فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ ، فَوَلَدَتْ ، فَقَضَى أَنْ جَعَلَهُ بَيْنَهُمَا ، يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ ، وَهُوَ لأَطْوَلِهِمَا حَيَاةً.

(۳۲۱۱۸) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دو آدمیوں کے بارے میں فیصلہ فرمایا جنہوں نے ایک عورت سے ایک طہر میں جماع کیا تھا جس سے اس نے بچہ جنا، کہ اس بچے کو ان دونوں کے درمیان تقسیم کردیا جائے، اس طرح کہ وہ بچہ ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس بچے کے وارث ہوں گے، اور ان دونوں میں سے اس کو ملے گا جس کی عمر زیادہ لمبی ہوگی۔

(۳۲۱۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَضَى عُمَرُ فِيهِ بِقَوْلِ الْقَافَةِ.

(۳۲۱۱۹) شعبی فرماتے ہیں کہ اس بچے کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کے قول کے مطابق فیصلہ فرمایا۔

(۳۲۱۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :دَعَا عُمَرُ أَمَةً فَسَأَلَهَا مِنْ أَيِّهِمَا هُوَ؟ فَقَالَتْ :مَا أَدْرِي وَقَعَا عَلَيَّ فِي طُهْرٍ ، فَجَعَلَهُ عُمَرُ بَيْنَهُمَا.

(۳۲۱۲۰) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باندی کو بلایا اور پوچھا کہ یہ بچہ ان دونوں میں سے کس کا ہے؟ وہ کہنے لگی مجھے پتہ نہیں، ان دونوں نے مجھ سے ایک طہر میں جماع کیا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ان دونوں میں تقسیم فرمادیا۔

(۳۲۱۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْخَلِيلِ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ :بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ وَعَلِيٌّ بِهَا فَجَعَلَ يُحَدِّثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُخْبِرُهُ ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَتَى عَلِيًّا ثَلاَثَةُ نَفَرٍ فَاخْتَصَمُوا فِي وَلَدٍ

كُلُّهُمْ زَعَمَ أَنَّهُ ابْنُهُ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :إِنَّكُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ ، وَإِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ ، فَمَنْ قَرَعَ فَلَهُ الْوَلَدُ وَعَلَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ لِصَاحِبَيْهِ ، قَالَ :فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَقُرِعَ أَحَدُهُمْ ، فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَلَدَ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيَ الدِّيَةِ ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ، أَوْ أَضْرَاسُهُ.

(۳۲۱۲۱) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی یمن سے آیا جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن میں ہی تھے، اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باتیں اور خبریں بتانے لگا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! علی رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمی آئے اور وہ ایک بچے کے بارے میں جھگڑنے لگے، ہر ایک یہ گمان کرتا تھا کہ وہ اس کا بیٹا ہے، جبکہ انہوں نے ایک ہی طہر میں ایک عورت کے ساتھ جماع کیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم برابر شریک ہو، اور میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کرتا ہوں، جس کے نام قرعہ نکل آئے بچہ اسی کے لئے ہوگا، اور اس پر دوسرے دو ساتھیوں کے لئے دیت کا دو تہائی دینا لازم ہوگا، کہتے ہیں کہ پھر آپ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا، اور جس کے نام قرعہ نکلا اس کو بچہ دے دیا، اور اس پر دو تہائی دیت لازم کر دی، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس اُٹھے یہاں تک کہ آپ کی آخری داڑھیں یا آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

(۳۲۱۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ عُمَرَ قَضَى فِي رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا رَجُلاً لاَ يُدْرَى أَيُّهُمَا أَبُوهُ ، فَقَالَ عُمَرُ لِلرَّجُلِ :اتَّبِعْ أَيَّهُمَا شِئْتَ.

(۳۲۱۲۲) عبد الرحمن بن حاطب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کے بارے میں فیصلہ فرمایا جنہوں نے ایک مجہول النسب آدمی کے نسب کا دعویٰ کیا تھا، اور آپ نے اس مجہول النسب سے کہا، ان دونوں میں سے جس کے ساتھ چاہو ہو جاؤ۔

(۹۲) فِي الرَّجلِ يأسِره العدوّ فيموت له الميِّت ، أيرِث مِنه شيئًا ؟

اس آدمی کا بیان جس کو دشمن قید کر لے اور پھر اس کا کوئی رشتہ دار فوت ہو جائے، کیا وہ اس سے کسی چیز کا وارث ہوگا؟

(۳۲۱۲۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ :أَحْوَجُ مَا يَكُونُ إِلَى مِيرَاثِهِ وَهُوَ أَسِيرٌ.

(۳۲۱۲۳) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح نے فرمایا کہ آدمی کو میراث کی سب سے زیادہ ضرورت قید کی حالت میں ہی ہوا کرتی ہے۔

(۳۲۱۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ :يَرِثُ.

(۳۲۱۲۴) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید نے فرمایا کہ وہ شخص وارث ہوگا۔

(۳۲۱۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي مِيرَاثِ الأَسِيرِ، قَالَ :أَنَّهُ لَمُحْتَاجٌ إِلَى مِيرَاثِهِ.

(۳۲۱۲۵) قتادہ حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ قیدی اپنے رشتہ دار کی میراث کا محتاج ہے۔

(٣٢١٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يَرِثُ الأَسِيرُ.

(۳۲۱۲۶) ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں کہ زہری نے فرمایا کہ قیدی وارث ہوگا۔

(٣٢١٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَمَّنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ :لاَ يَرِثُ الأَسِيرُ.

(۳۲۱۲۷) سفیان ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے حضرت ابراہیم کو یہ فرماتے سنا کہ قیدی وارث نہیں ہوگا۔

(٣٢١٢٨) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :فِي الأَسِيرِ فِي أَيْدِي الْعَدُ ، قَالَ :لاَ يَرِثُ.

(۳۲۱۲۸) قتادہ حضرت سعید بن میسب سے اس قیدی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو دشمنوں کے قبضے میں ہو، فرمایا کہ وہ وارث نہیں ہوگا۔

(٣٢١٢٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَرِّثُ الأَسِيرَ.

(۳۲۱۲۹) داؤد فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن میسب قیدی کو وارث نہیں بناتے تھے۔

(٣٢١٣٠) حَدَّثَنَا مَعْن بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يُوَرَّثُ مَالُ الأَسِيرِ وَامْرَأَتُهُ.

(۳۲۱۳۰) ابن ابی ذئب روایت کرتے ہیں کہ حضرت زہری نے فرمایا کہ قیدی اور اس کی بیوی کے مال کو وراثت میں تقسیم کیا جائے گا۔

(٩٣) فِي المولودِ يموت وقد مات له بعض من يرثه

اس بچے کا بیان جو اس حال میں فوت ہو کہ اس سے پہلے اس کا کوئی رشتہ دار فوت ہو جائے جس کا وہ وارث بنتا ہو

(٣٢١٣١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : لاَ يُوَرَّثُ الْمَوْلُودُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ.

(۳۲۱۳۱) ہشام حضرت حسن اور ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ بچے کو اسی صورت میں وارث بنایا جائے گا جبکہ وہ پیدا ہونے کے بعد آواز نکالے۔

(٣٢١٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ ، قَالَ :سَأَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ الْمَوْلُودِ ؟ فَقَالَ :إِذَا اسْتَهَلَّ وَجَبَ عَطَاؤُهُ وَرِزْقُهُ.

(۳۲۱۳۲) ابن غالب فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے بچے کی میراث کے بارے میں سوال کیا، آپ نے فرمایا: جب وہ آواز نکالے تو اس کو دینا اور وارث بنانا واجب ہے۔

(۳۲۱۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ ، قَالَ :لَقِيَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ ، فَقَالَ :يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، أَفْتِنَا فِي الْمَوْلُودِ يُولَدُ فِي الإِسْلاَمِ ، قَالَ :وَجَبَ عَطَاءُهُ وَرِزْقُهُ.

(۳۲۱۳۳) بشر بن غالب کہتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے ملے اوران سے کہا: اے ابوعبداللہ! ہمیں اس بچے کے بارے میں مسئلہ بیان کریں جو اسلام میں پیدا ہو، آپ نے فرمایا اس کو دینا اور وارث بنانا واجب ہے۔

(۳۲۱۳٤) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ:إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَوَرِثَ ، وَإِذَا لَمْ يَسْتَهِلَّ لَمْ يُوَرَّثْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ.

(۳۲۱۳۴) ابوزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب بچہ پیدا ہونے کے بعد آواز نکال دے تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کو وارث بنایا جائے گا، اور اگر وہ پیدا ہونے کے بعد آواز بھی نہ نکالے تو اس کو وارث نہیں بنایا جائے گا اور نہ ہی اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

(۳۲۱۳٥) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوَرِثَ ، وَإِذَا لَمْ يَسْتَهِلَّ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يُوَرَّثْ.

(۳۲۱۳۵) مطرِّف روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبی نے فرمایا کہ جب بچہ پیدا ہونے کے بعد آواز نکالے تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کو وارث بنایا جائے گا، اور اگر وہ آواز نہ نکالے، تو اس پر نماز نہیں پڑھی جائے گی اور نہ ہی اس کو وارث بنایا جائے گا۔

(۳۲۱۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا اسْتَهَلَّ تَمَّ عَقْلُهُ وَمِيرَاثُهُ.

(۳۲۱۳۶) مغیرہ حضرت ابراہیم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب بچہ پیدا ہونے کے بعد آواز نکال لے تو اس کی عقل اور اس کی میراث تام ہو جاتی ہے۔

(۳۲۱۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَوْلُودِ :لاَ يُصَلَّى عَلَيْهِ ، وَلاَ يُوَرَّثُ ، وَلاَ تَكْمُلُ فِيهِ الدِّيَةُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ.

(۳۲۱۳۷) معمر روایت کرتے ہیں کہ حضرت زہری نے پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں فرمایا کہ اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی اور اس کو وارث نہیں بنایا جائے گا، اور اس میں کامل دیت نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ پیدا ہونے کے بعد آواز نکالے۔

(۳۲۱۳۸) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي الْمَرْأَةِ تَلِدُ وَلَمْ يَسْتَهِلَّ ؟ قَالَ :إِذَا تَحَرَّكَ فَعُلِمَ أَنَّ حَرَكَتَهُ مِنْ حَيَاةٍ وَلَيْسَتْ مِنَ اخْتِلاَجٍ وَرِثَ ، وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا حَرَكَتُهُ مِنَ اخْتِلاَجٍ وَلَيْسَتْ مِنْ حَيَاةٍ لَمْ يُوَرَّثْ.

(۳۲۱۳۸) عمرو حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ جو عورت بچہ جنے اور وہ بچہ آواز نکالے تو اس کا حکم یہ ہے اگر وہ حرکت کر۔

اوراس کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ اس کی حرکت زندگی کی وجہ سے ہے اختلاج کی وجہ سے نہیں تو اس کو وارث بنایا جائے گا، اور اگر اس کی حرکت اختلاج کی وجہ سے ہو، زندگی کی وجہ سے نہ ہو تو اس کو وارث نہیں بنایا جائے گا۔

(۳۲۱۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لاَ يُصَلَّى عَلَى السِّقْطِ ، وَلاَ يُوَرَّثُ.

(۳۲۱۳۹) علاء بن مسیب اپنے والد کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ نامکمل اعضاء والے بچے پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی اور نہ اس کو وارث بنایا جائے گا۔

(۳۲۱۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وَرِثَ وَوُرِثَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ.

(۳۲۱۴۰) عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب بچہ آواز نکال لے تو وہ وارث ہوگا اور اس کی وراثت تقسیم کی جائے گی اور اس پر نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔

(۳۲۱۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : لاَ يُوَرَّثُ الْمَوْلُودُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ.

(۳۲۱۴۱) یحییٰ بن سعید حضرت قاسم کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ پیدا ہونے والے بچے کو اس وقت تک وارث نہیں بنایا جائے گا جب تک کہ وہ آواز نہ نکالے۔

(۳۲۱۴۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : وَلَدَتِ امْرَأَةٌ وَلَدًا فَشَهِدْنَ نِسْوَةٌ : أَنَّهُ اخْتَلَجَ وَوُلِدَ حَيًّا ، وَلَمْ يَشْهَدْنَ عَلَى اسْتِهْلاَلِهِ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : الْحَيُّ يَرِثُ الْمَيِّتَ ، ثُمَّ أَبْطَلَ مِيرَاثَهُ لأَنَّهُنَّ لَمْ يَشْهَدْنَ عَلَى اسْتِهْلاَلِهِ.

(۳۲۱۴۲) ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے ایک بچہ جنا، اس کے بارے میں عورتوں نے گواہی دی کہ اس نے حرکت کی اور وہ زندہ پیدا ہوا تھا، اور اس کے آواز نکالنے پر گواہی نہیں دی، حضرت شریح نے فرمایا کہ زندہ مردے کا وارث ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اس کی میراث کو ختم فرما دیا، کیونکہ عورتوں نے اس کے آواز نکالنے پر گواہی نہیں دی تھی۔

(۹۴) فِي الاِسْتِهْلاَلِ الَّذِي يُوَرَّثُ بِهِ مَا هُوَ ؟

''استہلال'' کا بیان، جس کے واقع ہونے سے بچے کو وارث بنایا جاتا ہے اس کی کیا حقیقت ہے؟

(۳۲۱۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الاِسْتِهْلاَلُ : الصِّيَاحُ.

(۳۲۱۴۳) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ استہلال کا مطلب ہے ''چیخنا''۔

(۳۲۱۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : اسْتِهْلاَلُ الصَّبِيِّ : صِيَاحُهُ

(۳۲۱۴۴) عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بچے کے استہلال کا مفہوم ہے اس کا چلّانا۔

(۳۲۱٤۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ :الاِسْتِهْلاَلُ النِّدَاءُ وَالْعُطَاسُ.

(۳۲۱۴۵) یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد نے فرمایا کہ استہلال کا معنی ہے آواز نکالنا اور چھینکنا۔

(۳۲۱٤٦) حَدَّثَنَا مَعْن بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَرَى :الْعُطَاسَ :الاِسْتِهْلاَل.

(۳۲۱۴۶) ابن ابی ذئب نقل کرتے ہیں کہ زہری فرماتے ہیں کہ میری رائے میں استہلال سے مراد چھینک ہے۔

(۳۲۱٤۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا مِنْ مَوْلُودٍ وُلِدَ إلاَّ نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّيْطَانِ إلاَّ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ. (مسلم ۱۸۳۸۔ عبدالرزاق ۱۱۹)

(۳۲۱۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کے کچوکا لگاتا ہے جس کی تکلیف سے وہ چلّانے لگتا ہے، سوائے ابن مریم اور ان کی والدہ کے۔

(۹۵) فِي بعضِ الورثةِ يقِرّ بأخٍ أو بأختٍ ما له ؟

اس وارث کا بیان جو بھائی یا بہن کا اقرار کرے، کہ اس کو کیا ملے گا؟

(۳۲۱٤۸) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي الإِخْوَةِ يَدَّعِي أَحَدُهُمَ الأَخ ، وَيُنْكِرُهُ الآخَرُونَ ، قَالَ :يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الإِخْوَةِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ.

قَالَ :وَكَانَ عَامِرٌ وَالْحَكَمُ وَأَصْحَابُهُمَا يَقُولُونَ :لاَ يَدْخُلُ إلاَّ فِي نَصِيبِ الَّذِي اعْتَرَفَ بِهِ.

(۳۲۱۴۸) اعمش روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی ے بارے میں فرمایا جس کے بھائی ہونے کا اقرار چند بھائیوں میں سے ایک نے کیا ہو اور باقی اس کا انکار کردیں، کہ وہ بھائی ان کے ساتھ وراثت میں شریک ہوگا، جس طرح وہ غلام ہے جو چند بھائیوں کے درمیان مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصّہ آزاد کردے، فرماتے ہیں کہ حضرت عامر اور حکم اور ان کے ساتھی فرماتے تھے کہ وہ اس شخص کے حصّے میں داخل ہوگا جس نے اس کے نسب کا اقرار کیا ہے۔

(۳۲۱٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَهْلِ صَنْعَاءَ :أَنَّ طَاوُوسًا قَضَى فِي بَنِي أَبٍ أَرْبَعَةٍ شَهِدَ أَحَدُهُمْ أَنَّ أَبَاهُ اسْتَلْحَقَ عَبْدًا كَانَ بَيْنَهُمْ ، فَلَمْ يُجِزْ طَاوُوس الْحَاقَهُ بِالنَّسَبِ ، وَلَكِنَّهُ أَعْطَى الْعَبْدَ خُمُسَ الْمِيرَاثِ فِي مَالِ الَّذِي شَهِدَ أَنَّ أَبَاهُ اسْتَلْحَقَهُ ، وَأُعْتِقَ الْعَبْدُ فِي مَالِ الَّذِي شَهِدَ.

(۳۲۱۴۹) ابن جریج فرماتے ہیں کہ مجھے اہل صنعاء میں سے ایک آدمی نے یہ خبر دی کہ حضرت طاؤس نے ایک باپ کے چار بیٹوں

کے بارے میں جن میں سے ایک نے یہ گواہی دی تھی کہ اس کے باپ نے اپنے ایک غلام کے نسب کا اقرار کیا ہے جوان کے درمیان تھا، فیصلہ فرمایا، حضرت طاؤس نے اس کے نسب کے اقرار کو نافذ نہیں فرمایا، بلکہ غلام کو میراث کا پانچواں حصہ عطا فرمایا اسی آدمی کے مال میں سے جس نے گواہی دی تھی کہ اس کے باپ نے اس کے نسب کا اقرار کیا ہے، اور غلام کو اس گواہی دینے والے کے مال سے آزاد کر دیا۔

(۳۲۱۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ :فِي رَجُلٍ أَقَرَّ بِأَخٍ ، قَالَ : بَيِّنَتُهُ أَنَّهُ أَخُوهُ.

(۳۲۱۵۰) ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے ایک بھائی کے نسب کا اقرار کیا تھا کہ اس کی گواہی یہ ہے کہ وہ اس کا بھائی ہے۔

(۳۲۱۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي الرَّجُلِ يَدَّعِي أَخًا أَوْ أُخْتًا ، قَالَ : لَيْسَ بِشَيْءٍ حَتَّى يُقِرُّوا جَمِيعًا.

(۳۲۱۵۱) منصور روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو کسی بھائی یا بہن کے نسب کا اقرار کرے، کہ اس کے اقرار کی کوئی حیثیت نہیں یہاں تک کہ سب ورثاء اس کے بھائی ہونے کا اقرار کریں۔

(۳۲۱۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : إِذَا كَانَا أَخَوَيْنِ فَادَّعَى أَحَدُهُمَا أَخًا وَأَنْكَرَهُ الآخَرُ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ :هِيَ مِنْ سِتَّةٍ :لِلَّذِي لَمْ يَدَّعِ ثَلاَثَةٌ ، وَلِلْمُدَّعِي سَهْمَانِ ، وَلِلْمُدَّعَى سَهْمٌ.

قَالَ :وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ :هِيَ مِنْ أَرْبَعَةٍ :لِلَّذِي لَمْ يَدَّعِ سَهْمَانِ ، وَلِلْمُدَّعِي سَهْمٌ ، وَلِلْمُدَّعَى سَهْمٌ.

(۳۲۱۵۲) وکیع فرماتے ہیں کہ جب دو بھائی وارث ہوں اور ان میں سے ایک کسی آدمی کے بھائی ہونے کا اقرار کر لے اور دوسرا اس کا انکار کر دے، اس کے بارے میں حضرت ابن ابی لیلیٰ فرماتے تھے کہ یہ مسئلہ چھ حصوں سے نکلے گا، جس آدمی نے نسب کا اقرار نہیں کیا اس کے لئے تین حصے ہیں اور اس کا دعویٰ کرنے کے لئے دو حصے ہیں اور جس کے لئے دعویٰ کیا گیا ہے ایک حصہ ہے۔

کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ چار حصوں سے نکلے گا جس نے دعویٰ نہیں کیا اس کے لئے دو حصے اور دعویٰ کرنے والے کے لئے ایک حصہ اور جس کے لئے دعویٰ کیا گیا ہے اس کے لئے ایک حصہ۔

(۹۶) فِي أمةٍ لِرجلٍ ولدت ثلاثة أولادٍ فادّعى الأوّل والأوسط ونفى الآخر

کسی آدمی کی اس باندی کے بیان میں جو تین بچے جنے اور مولیٰ پہلے اور دوسرے کے نسب کا دعویٰ کرے اور آخری کے نسب کی نفی کرے

(۳۲۱۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي أَمَةٍ وَلَدَتْ ثَلاَثَةَ أَوْلاَدٍ فَادَّعَى مَوْلاَهَا الأَوَّلَ

وَالأَوْسَطَ ، وَنَفَى الآخِرَ ؟ قَالَ :هُوَ كَمَا قَالَ.

(۳۲۱۵۳) ابراہیم اس باندی کے بیان میں فرماتے ہیں جو تین بچے جنے اور اس کا مولیٰ پہلے اور درمیانے کے نسب کا دعویٰ کرے اور آخری کے نسب کی نفی کرے، کہ وہ اس طرح ہے جس طرح وہ کہہ رہا ہے۔

(۳۲۱۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ :فِي الرَّجُلِ يُولَدُ لَهُ الْوَلَدَانِ فَيَنْفِي أَحَدَهُمَا قَالَ :يُقِرُّ بِهِمَا جَمِيعًا ، أَوْ يَنْفِيهِمَا جَمِيعًا.

(۳۲۱۵۴) عامر اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں جس کے دو بچے پیدا ہوں اور وہ ایک کے نسب کی نفی کر دے، فرمایا کہ یا تو وہ دونوں کا اقرار کرے یا دونوں کی نفی کرے۔

(۹۷) فِيما يرِث النِّساء مِن الولاءِ ما هو ؟

اس ولاء کے بیان میں جس کی عورتیں وارث ہوتی ہیں، اس کی کیا حقیقت ہے؟

(۳۲۱۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَزَيْدٍ :أَنَّهُمْ كَانُوا لاَ يُوَرِّثُونَ النِّسَاءَ مِنَ الْوَلاَءِ ، إلاَّ مَا أَعْتَقْنَ.

(۳۲۱۵۵) ابراہیم حضرت علی، عمر اور زید رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عورتوں کو صرف اس کی ولاء کا وارث بناتے تھے جس کو وہ آزاد کریں۔

(۳۲۱۵٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :لاَ يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلاَءِ إلاَّ مَا أَعْتَقْنَ أَوْ كَاتَبْنَ.

(۳۲۱۵۶) ابن سیرین فرماتے ہیں کہ عورتیں صرف ان کی ولاء کی وارث ہوتی ہیں جن کو وہ آزاد کریں۔

(۳۲۱۵۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ جَهْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلاَءِ ، إلاَّ مَا كَاتَبْنَ أَوْ أَعْتَقْنَ ، أَوْ أَعْتَقَ مَنْ أَعْتَقْنَ.

(۳۲۱۵۷) ابراہیم فرماتے ہیں کہ عورتیں صرف ان لوگوں کی ولاء کی وارث ہوتی ہیں جن کو مکاتب بنائیں یا آزاد کریں یا ان کے آزاد شدہ آزاد کریں۔

(۳۲۱۵۸) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ :أَنَّهُ قَالَ :لاَ يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلاَءِ إلاَّ مَا أَعْتَقْنَ ، أَوْ أُعْتِقَ مَنْ أَعْتَقْنَ ، إلاَّ الْمُلاَعَنَةَ فَإِنَّهَا تَرِثُ ابْنُهَا الَّذِي انْتَفَى مِنْهُ أَبُوهُ.

(۳۲۱۵۸) حسن فرماتے ہیں کہ عورتیں صرف اس کی ولاء کی وارث ہوتی ہیں جس کو وہ آزاد کریں یا ان کا آزاد شدہ کسی کو آزاد کرے، سوائے لعان کرنے والی کے، کہ وہ اس کی وارث ہوتی ہے جس کے نسب کی اس کا باپ نفی کرے۔

(۳۲۱۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :لاَ يَرِثُ النِّسَاءُ

مِنَ الْوَلَاءِ إِلَّا مَا كَاتَبْنَ ، أَوْ أَعْتَقْنَ.

(۳۲۱۵۹) عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ عورتیں ان ہی لوگوں کی ولاء کی وارث ہوتی ہیں جن کو وہ مکاتب بنائیں یا آزاد کریں۔

(۳۲۱۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ شَيْئًا إِلَّا مَا كَاتَبْنَ ، أَوْ أَعْتَقْنَ.

(۳۲۱۶۰) عطاء فرماتے ہیں کہ عورتیں ولاء میں سے کسی چیز کی وارث نہیں ہوتیں سوائے ان لوگوں کے جن کو وہ مکاتب بنائیں یا آزاد کریں۔

(۳۲۱۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ : فِي امْرَأَةٍ تُوُفِّيَتْ وَتَرَكَتْ مَوْلَاهَا ، قَالَ : هُوَ مَوْلَاهَا إِذَا مَاتَ يَرِثُهُ مَنْ يَرِثُهَا مِنَ الذُّكُورِ.

(۳۲۱۶۱) خالد ابو قلابہ سے اس عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو فوت ہوگئی اور اپنے مولیٰ کو چھوڑ گئی، فرمایا کہ وہ اس کا مولیٰ ہے جب مرے گا، اس کا وارث ہر وہ شخص ہوگا جو اس عورت کا وارث ہوگا مردوں میں سے۔

(۳۲۱۶۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ ، إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ ، أَوْ كَاتَبْنَ.

(۳۲۱۶۲) سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ عورتیں صرف اس ولاء کی وارث ہوتی ہیں جن کو وہ آزاد کریں یا مکاتب بنائیں۔

(۳۲۱۶۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ ، إِلَّا مَا أَعْتَقْنَ.

(۳۲۱۶۳) ابراہیم ایک دوسری سند سے فرماتے ہیں کہ عورتیں صرف اس ولاء کی وارث ہوتی ہیں جن کو وہ آزاد کریں۔

(۳۲۱۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ عَبْدَهُ ، ثُمَّ يَمُوتُ وَيَدَعُ وَلَدًا : رِجَالاً وَنِسَاءً ، قَالَ : الْمَالُ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ ، وَالْوَلَاءُ لِلرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ.

(۳۲۱۶۴) ابراہیم اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے غلام کو مکاتب بنائے پھر مر جائے اور مذکر و مؤنث اولاد چھوڑ جائے، کہ مال ان کے درمیان حصّوں کے مطابق تقسیم ہوگا اور ولاء مردوں کے لئے ہوگی نہ کہ عورتوں کے لئے۔

(۳۲۱۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ يُسَمِّيهِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : فِي الرَّجُلِ يُكَاتِبُ عَبْدَهُ ثُمَّ يَمُوتُ وَيَدَعُ وَلَدًا : رِجَالاً وَنِسَاءً ، قَالَ : الْمَالُ بَيْنَهُمْ بِالْحِصَصِ ، وَالْوَلَاءُ لِلرَّجُلِ دُونَ النِّسَاءِ. (دارمی ۳۱۴۴۔ بیہقی ۱۰)

(۳۲۱۶۵) ابو سلمہ اور سعید بن مسیب اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے غلام کو مکاتب بنائے پھر مر جائے اور مذکر و مؤنث اولاد چھوڑ جائے، کہ مال ان کے درمیان حصّوں کے مطابق تقسیم ہوگا اور ولاء مردوں کے لئے ہوگی نہ کہ عورتوں کے لئے۔

(۳۲۱۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ امْرَأَةً أَعْتَقَتْ سَالِمًا فَوَالَى أَبَا حُذَيْفَةَ وَتَبَنَّاهُ ، فَمَاتَ

فَدُفِعَ مِيرَاثُهُ إِلَيْهَا.

(۳۲۱۶۶) معمر زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے سالم کو آزاد کر دیا تو انہوں نے حضرت ابوحذیفہ سے موالات کر لی اور انہوں نے ان کو بیٹا بنالیا، پھر وہ فوت ہوئے تو ان کی میراث اس عورت کو دی گئی۔

(۹۸) فِي امرأةٍ اشترت أباها فأعتقته ، ثمّ مات ولها أختٌ

اس عورت کا بیان جو اپنے باپ کو خریدے اور آزاد کر دے، پھر باپ مرجائے جبکہ اس کی ایک بہن زندہ ہو

(۳۲۱۶۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَهْمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ :فِي امْرَأَةٍ اشْتَرَتْ أَبَاهَا فَأَعْتَقَتْهُ فَمَاتَ وَلَهَا أُخْتٌ ، قَالَ :لَهُمَا الثُّلُثَانِ فِي كِتَابِ اللهِ ، وَلَهَا الثُّلُثُ الْبَاقِي لأَنَّهَا عَصَبَتُهُ.قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَهُوَ عِنْدِي الْقَوْلُ.

(۳۲۱۶۷) ابراہیم اس عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جو اپنے باپ کو خرید لے اور اس کو آزاد کر دے، پھر باپ مرجائے جبکہ اس کی ایک بہن زندہ ہو، کہ ان دونوں کے لئے دو تہائی مال ہے اللہ کی کتاب میں، اور اس عورت کے لئے باقی ایک تہائی ہے کیونکہ وہ عصبہ ہے۔ ابوبکر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک یہی قول راجح ہے۔

(۹۹) فِي امرأةٍ أعتقت مملوكًا ثمّ مات لِمن يكون ولاؤه ؟

اس عورت کا بیان جو غلام کو آزاد کرے پھر وہ مرجائے، کہ اس کی ولاء کس کے لئے ہے؟

(۳۲۱۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ الْجَعْدِ، عَنْ قَتَادَةَ:أَنَّ امْرَأَةً أَعْتَقَتْ مَمْلُوكًا لَهَا ثُمَّ مَاتَ لِمَنْ يَكُونُ، وَلاَؤُهُ لِعَصَبَتِهَا، أَوْ لِعَصَبَةِ ابْنِهَا؟ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يَقُولاَنِ:هُوَ لِعَصَبَةِ الْغُلاَمِ.
قَالَ قَتَادَةُ :وَحَدَّثَنِي خِلاَس أَنَّ عَلِيًّا جَعَلَهُ لِعَصَبَةِ الْغُلاَمِ.
قَالَ :وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ الْخَلِيلِ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذَلِكَ.

(۳۲۱۶۸) قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے غلام کو آزاد کیا، پھر وہ مرگیا، اس کی ولاء اس کے عصبہ کے لئے ہے یا اس کے بیٹے کے لئے ہے؟ فرمایا کہ حسن اور سعید بن مسیب فرماتے تھے کہ وہ غلام کے عصبہ کے لئے ہوگی، قتادہ کہتے ہیں کہ مجھے خلاس نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو غلام کے عصبہ کے لئے ہی بنایا ہے، اور ہمیں صالح بن الخلیل نے بیان کیا کہ ابن عباس نے یہی بات فرمائی۔

(۳۲۱۶۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :وَلَدُ الْمَرْأَةِ الذَّكَرُ أَحَقُّ بِمِيرَاثِ مَوَالِيهَا مِنْ عَصَبَتِهَا ، وَإِنْ كَانَت جِنَايَةٌ فَعَلَى عَصَبَتِهَا.

(۳۲۱۶۹) اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی کو فرماتے سنا کہ عورت کی مذکر اولاد اس کے موالی کی میراث کی زیادہ حق دار ہے اس کے عصبہ کی بنسبت، اور اگر کوئی جنایت ہو تو وہ اس کے عصبہ پر ہے۔

(۳۲۱۷۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ ؛ فِي امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ رَجُلاً ثُمَّ مَاتَتْ ، قَالَ : الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا وَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ ، قَالَ : وَكَانَ عَامِرٌ يَقُولُ : الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا وَالْعَقْلُ عَلَيْهِمْ.

(۳۲۱۷۰) شریح اس عورت کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے کسی آدمی کو آزاد کیا پھر مرگئی، کہ ولاء اس کی اولاد کے لئے ہے اور دیت ان سب پر ہے، کہتے ہیں کہ عامر بھی فرماتے تھے کہ ولاء اس کی اولاد کے لئے ہے اور دیت ان سب پر ہے۔

(۳۲۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : تَزَوَّجَ رِئَابُ بْنُ حُذَيْفَةَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَهْمٍ أُمَّ وَائِلٍ ابْنَةَ مَعْمَرٍ الْجُمَحِيَّةَ ، فَوَلَدَتْ لَهُ ثَلاَثَةً ، فَتُوُفِّيَتْ أُمُّهُمْ ، فَوَرِثَهَا بَنُوهَا رِبَاعَهَا وَوَلاَءَ مَوَالِيهَا ، فَخَرَجَ بِهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مَعَهُ إِلَى الشَّامِ ، فَمَاتُوا فِي طَاعُونِ عَمَوَاسَ ، قَالَ : فَوَرِثَهُمْ عَمْرٌو ، وَكَانَ عَصَبَتَهُمْ ، فَلَمَّا رَجَعَ عَمْرٌو جَاءَ بَنُو مَعْمَرٍ فَخَاصَمُوهُ فِي وَلاَءِ أُخْتِهِمْ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ عُمَرُ : أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا أَحْرَزَ الْوَلَدُ ، أَوِ الْوَالِدُ فَهُوَ لِعَصَبَتِهِ مَنْ كَانَ ، قَالَ : فَقَضَى لَنَا بِهِ ، وَكَتَبَ لَنَا كِتَابًا فِيهِ شَهَادَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَآخَرَ.

حَتَّى إِذَا اسْتُخْلِفَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ تُوُفِّيَ مَوْلًى لَهَا وَتَرَكَ أَلْفَيْ دِينَارٍ فَبَلَغَنِي أَنَّ ذَلِكَ الْقَضَاءَ قَدْ غُيِّرَ ، فَخَاصَمُوهُ إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، فَرَفَعَنَا إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَتَيْنَاهُ بِكِتَابِ عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنْ كُنْتُ لأَرَى هَذَا مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لاَ يُشَكُّ فِيهِ ، وَمَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَمْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَلَغَ هَذَا أَنْ يَشُكُّوا فِي هَذَا الْقَضَاءِ ، فَقَضَى لَنَا فِيهِ ، فَلَمْ نَزَلْ فِيهِ بَعْدُ. (نسائی ۶۳۴۹۔ احمد ۲۷)

(۳۲۱۷۱) عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ رئاب بن حذیفہ بن سعید بن سہم نے ام وائل بنت معمر جحمیہ سے نکاح کیا تو ان کے تین بچے ہوئے، پھر ان کی ماں فوت ہوگئی تو اس کے بیٹے اس کے مال کے وارث ہوئے اور اس کے موالی کی ولاء کے بھی، پھر عمرو بن العاص ان کو شام کی طرف لے گئے تو وہ طاعونِ عمواس میں مرگئے، کہتے ہیں کہ اس پر عمرو ان کے وارث ہوئے جو ان کے عصبہ تھے، جب عمرو واپس آئے تو معمر کے بیٹے آئے اور اپنی بہن کی ولاء میں جھگڑا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے، حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان وہ فیصلہ کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مال لڑکا یا والد جمع کرلے وہ اس کے عصبہ کے لئے ہے جو بھی ہوں، کہتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے اس کا ہمارے لئے فیصلہ کردیا اور ہمارے لیے ایک تحریر لکھ دی جس میں عبدالرحمن بن عوف اور زید بن ثابت اور دوسرے حضرات کی گواہی تھی۔

یہاں تک کہ جب عبد الملک بن مروان خلیفہ بنا تو اس لڑکی کا ایک مولیٰ فوت ہو گیا، اور اس نے دو ہزار دینار چھوڑے، پس مجھے خبر پہنچی کہ وہ فیصلہ تبدیل کر دیا گیا، چنانچہ وہ ھشام بن اسماعیل کی طرف جھگڑا لے کر گئے تو ہم نے یہ معاملہ عبد الملک کی طرف اٹھایا اور اس کے پاس حضرت عمر کی تحریر لائے، اس نے کہا کہ میں تو اس کو ایسا فیصلہ سمجھتا ہوں جس میں شک نہیں کیا جا سکتا، اور میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ اہل مدینہ کا معاملہ اس حد کو پہنچ چکا ہے کہ وہ اس فیصلہ میں شک کریں، پس اس نے اس کے بارے میں ہمارے لیے فیصلہ کر دیا اور ہم بعد میں اس فیصلے پر قائم رہے۔

(۳۲۱۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَزْهَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِنْدَلٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ فِي الْمَرْأَةِ تَعْتِقُ الرَّجُلَ : الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا وَوَلَدِ وَلَدِهَا مَا بَقِيَ مِنْهُمْ ذَكَرٌ ، فَإِنِ انْقَرَضُوا رَجَعَ إلَى عَصَبَتِهَا.

(۳۲۱۷۲) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں فرمایا جو آدمی کو آزاد کرے کہ ولاء اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کے لئے ہے جب تک ان میں مذکر باقی رہے، جب وہ ختم ہو جائیں تو ولاء اس عورت کے عصبہ کی طرف لوٹ آئے گی۔

(۱۰۰) رجلٌ مات وترك ابنه وأباه ومولاه، ثمّ مات المولى وترك مالًا

اس آدمی کا بیان جو مر جائے اور اپنے بیٹے، باپ اور مولیٰ کو چھوڑ جائے پھر مولیٰ مرے اور مال چھوڑ جائے

(۳۲۱۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شُرَيْحٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ : فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَهُ وَأَبَاهُ وَمَوْلاَهُ ، ثُمَّ مَاتَ الْمَوْلَى وَتَرَكَ مَالاً ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : لأَبِيهِ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلاِبْنِ.
وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ : الْمَالُ لِلاِبْنِ ، وَلَيْسَ لِلأَبِ شَيْءٌ.

(۳۲۱۷۳) قتادہ حضرت شریح اور زید بن ثابت سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مر جائے اور اپنے بیٹے اور باپ اور مولیٰ کو چھوڑ جائے، پھر مولیٰ مر جائے اور مال چھوڑ جائے، حضرت شریح نے فرمایا کہ اس کے باپ کے لئے مال کا چھٹا حصہ اور باقی بیٹے کے لئے ہے، اور زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ مال بیٹے کے لیے ہے اور باپ کے لئے کچھ نہیں۔

(۳۲۱۷۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلْته عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ فَمَاتَ وَمَاتَ الْمَوْلَى وَتَرَكَ الَّذِي أَعْتَقَهُ أَبَاهُ وَابْنَهُ ، فَقَالَ إبْرَاهِيمُ : لأَبِيهِ السُّدُسُ ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لاِبْنِهِ.

(۳۲۱۷۴) مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے اپنے غلام کو چھوڑا، پھر وہ مر گیا اور مولیٰ مر گیا اور جس نے آزاد کیا تھا اس نے اپنے باپ اور بیٹے کو چھوڑا، تو ابراہیم نے فرمایا کہ اس کے باپ کے لئے مال کا چھٹا حصہ اور باقی اس کے بیٹے کے لئے ہے۔

(۳۲۱۷۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :هُوَ لِلابْنِ.

(۳۲۱۷۵) منصور حسن سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ وہ بیٹے کے لیے ہے۔

(۳۲۱۷۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۳۲۱۷۶) محمد بن سالم شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بھی یہی فرماتے تھے۔

(۳۲۱۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا يَقُولاَنِ :هُوَ لِلابْنِ.

(۳۲۱۷۷) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حکم اور حماد کو فرماتے سنا کہ وہ بیٹے کے لئے ہے۔

(۳۲۱۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا وَأَبَا إِيَاسَ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنِ امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ غُلاَمًا لَهَا ثُمَّ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ أَبَاهَا وَابْنَهَا ، فَقَالُوا :الْوَلاَءُ لِلابْنِ ، وَقَالَ أَبُو إِيَاسٌ :الْوَلاَءُ لِوَلَدِهَا مَا بَقِيَ مِنْهُمْ.

(۳۲۱۷۸) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حکم اور حماد اور ابوایاس معاویہ بن قرہ سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا جس نے اپنے غلام کو آزاد کیا تھا، پھر وہ مرگئی اور اپنے باپ اور بیٹے کو چھوڑ گئی، ان سب نے فرمایا کہ ولاء بیٹے کے لئے ہے، اور ابوایاس نے اس طرح فرمایا کہ ولاء اس کی اولاد کے لئے ہے جب تک ان میں باقی رہے۔

(۳۲۱۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لِلابْنِ.

(۳۲۱۷۹) ابن جریج عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ ولاء بیٹے کے لئے ہے۔

(۳۲۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :بَلَغَنِي عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّهُ قَالَ :الْوَلاَءُ لِلابْنِ.

(۳۲۱۸۰) سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے زید بن ثابت سے یہ بات پہنچی ہے فرمایا کہ ولاء بیٹے کے لئے ہے۔

(۳۲۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لِلابْنِ.
وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ.

(۳۲۱۸۱) سفیان حماد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ولاء بیٹے کے لئے ہے، اور یہی سفیان کا قول ہے۔

(۳۲۱۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، قَالَ :كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ :لِلأَبِ سُدُسُ الْوَلاَءِ وَلِلابْنِ خَمْسَةُ أَسْدَاسِ الْوَلاَءِ. قَالَ شُعْبَةُ :قُلْتُ لأَبِي مَعْشَرٍ :أَسَمِعْته مِنْ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُهُ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ ، وَقَالَ مُغِيرَةُ :سَمِعْته مِنْ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُهُ.

(۳۲۱۸۲) ابومعشر فرماتے ہیں کہ ابراہیم فرماتے تھے کہ باپ کے لئے ولاء کا چھٹا حصہ اور بیٹے کے لئے بقیہ پانچ حصے ہیں، شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابومعشر سے کہا کیا آپ نے ابراہیم کو یہ فرماتے سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے سنا ہے، اور مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۳۲۱۸۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :الْوَلاَءُ بِمَنْزِلَةِ الْمَالِ.

(۳۲۱۸۳) شعبی روایت کرتے ہیں کہ شریح فرماتے تھے کہ ولاء مال کی طرح ہے۔

(۳۲۱۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ :أَنَّهُ كَانَ يُجْرِي الْوَلاَءَ مُجْرَى الْمَالِ

(۳۲۱۸۴) شعبی دوسری سند سے شریح سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ولاء کو مال کے قائم مقام قرار دیتے تھے۔

(۱۰۱) فِي رجلٍ مات وترك مولًى له وجدّه وأخاه ، لِمن الولاء ؟

اس آدمی کے بیان میں جو مر جائے اور اپنے مولیٰ اور دادا اور بھائی کو چھوڑ جائے، ولاء کس کو ملے گی؟

(۳۲۱۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَوْلًى لَهُ وَجَ
وَأَخَاهُ لِمَنْ وَلاَءُ مَوْلاَهُ ؟ قَالَ عَطَاءٌ :الْوَلاَءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ.

(۳۲۱۸۵) ابن جریج عطاء سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو مر جائے اور اپنے مولیٰ اور دادا اور بھائی کو چ
جائے کہ اس کے مولیٰ کی ولاء کس کو ملے گی؟ فرمایا کہ وہ ان دونوں کے درمیان آدھی آدھی تقسیم ہوگی۔

(۳۲۱۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :قَالَ سُفْيَانُ :بَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ :الْوَلاَءُ لِلْجَدِّ.

(۳۲۱۸۶) سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے زہری سے یہ بات پہنچی ہے کہ ولاء دادا کے لئے ہے۔

(۳۲۱۸۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :فِي رَجُلٍ تَرَكَ جَدَّهُ وَأَخَاهُ ، قَالَ :الْوَ
لِلْجَدِّ لأَنَّهُ يُنْسَبُ إِلَى الْجَدِّ ، وَلاَ يُنْسَبُ إِلَى الأَخِ.

(۳۲۱۸۷) ابن ابی ذئب زہری سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو اپنے دادا اور بھائی کو چھوڑ جائے، فرمایا کہ ول
دادا کے لئے ہوتی ہے، کیونکہ آدمی کی نسبت دادا کی طرف ہوتی ہے بھائی کی طرف نہیں ہوتی۔

(۱۰۲) مملوكٌ تزوّج حرّةً ثمّ أنّه أعتِق بعد مَا ولدت له أولادًا ، لِمن يكون ولاء ولدِهِ

اس غلام کا بیان جو آزاد عورت سے نکاح کرے، پھر اولاد پیدا ہونے کے بعد مر جائے تو اس کی اولاد کی ولاء کس کے لئے ہوگی؟

(۳۲۱۸۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ :فِي الْمَمْلُوكِ تَزَوَّجَ الْحُرَّةَ فَتَلِدُ
أَوْلاَدًا فَيُعْتَقُ ، قَالَ :يُلْحَقُ بِهِ وَلاَءُ وَلَدِهِ.

(۳۲۱۸۸) ابراہیم حضرت عمر سے اس غلام کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو آزاد عورت سے نکاح کرے اور اس کی اولاد ب

اور وہ آزاد ہو جائے، فرمایا کہ اس کے ساتھ اس کی اولاد کی ولاء ملائی جائے گی۔

(۳۲۱۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ الأَعْمَشُ : أُرَاهُ عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ عُمَرُ : إذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ فَوَلَدَتْ ، فَوَلاَءُ وَلَدِهَا لِمَوَالِي الأُمِ ، فَإِذَا أُعْتِقَ الأَبُ جَرَّ الْوَلاَءَ.

(۳۲۱۸۹) اعمش ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے ا سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت
رنے فرمایا کہ جب آزاد عورت غلام کے ماتحت ہو اور اولاد جنے تو اس کی اولاد کی ولاء ماں کے موالی کے لئے ہے، جب باپ آزاد
" تو ولاء کو کھینچ لے گا۔

(۳۲۱۹۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ كَانُوا يَقُولُونَ : إذَا لَحِقَتْهُ الْعَتَاقَةُ وَلَهُ أَوْلاَدٌ مِنْ حُرَّةٍ جَرَّ وَلاَئَهُمْ ، فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ : فَالْجَدُّ ، قَالَ : الْجَدُّ يَجُرُّ كَمَا يَجُرُّ الأَبُ.

(۳۲۱۹۰) شعبی حضرت عمر، علی، عبداللہ اور زید رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ جب آدمی کو آزادی مل جائے اور
ا کی آزاد عورت سے اولاد ہو تو وہ ان کی ولاء کو کھینچ لے گا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے کہا کہ دادا کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ دادا
ں اسی طرح ولاء کھینچ لیتا ہے جس طرح باپ کھینچ لیتا ہے۔

(۳۲۱۹۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يَرْجِعُ الْوَلاَءُ إلَى مَوَالِي الأَبِ إذَا أُعْتِقَ ، وَحَدَّثَ أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ قَضَيَا بِهِ ، وَأَنَّ شُرَيْحًا لَمْ يَقْضِ بِهِ ، ثُمَّ قَضَى بِهِ.

(۳۲۱۹۱) حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ولاء باپ کے موالی کی طرف لوٹتی ہے جب کہ اس کو آزاد کیا
ئے، اور انہوں نے یہ بیان فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے اور شریح نے پہلے اس کے مطابق فیصلہ
ں فرمایا تھا، پھر اس کے مطابق فیصلہ فرمایا۔

(۳۲۱۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ مُكَاتَبًا لِلزُّبَيْرِ تَزَوَّجَ أُمَّ وَلَدٍ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : فَوَلَدَتْ أَوْلاَدًا ، ثُمَّ أُعْتِقَ ، فَاخْتَصَمَ الزُّبَيْرُ وَرَافِعٌ فِي ، وَلاَئِهِمْ إلَى عُثْمَانَ فَقَضَى بِالْوَلاَءِ لِلزُّبَيْرِ.

(۳۲۱۹۲) ھشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت زبیر کے ایک مکاتب نے حضرت رافع بن خدیج کی امّ ولد سے
ح کیا، فرمایا کہ اس کے بعد اس نے بہت سے بچے جنے، پھر وہ آزاد ہو گیا، چنانچہ حضرت زبیر اور رافع حضرت عثمان کے پاس
لہ لے کر گئے تو انہوں نے حضرت زبیر کے لئے ولاء کا فیصلہ فرما دیا۔

(۳۲۱۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ : أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَضَى بِالْوَلاَءِ لِلزُّبَيْرِ.

(۳۲۱۹۳) محمد بن ابراہیم تیمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان نے ولاء کا حضرت زبیر کے لئے فیصلہ فرمایا۔

(۳۲۱۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إذَا

أُعْتِقَ الْأَبُ جَرَّ الْوَلَاءَ.

(۳۲۱۹۴) اسود حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب باپ آزاد ہوگا ولاء کو کھینچ لے گا۔

(۳۲۱۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ صَمْعَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا تَزَوَّجَ الْمَمْلُو الْحُرَّةَ ، فما جرى فِي الرَّحِمِ فَوَلَاؤُهُ لِمَوَالِي الْأُمِّ ، فَإِذَا أُعْتِقَ الْأَبُ جَرَّ الْوَلَاءَ.

(۳۲۱۹۵) عکرمہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب غلام آزاد عورت سے نکاح کرے تو جو رحم سے پیدا ہ اس کی ولاء ماں کے موالی کے لئے ہوگی، جب باپ آزاد ہوگا ولاء کو کھینچ لے گا۔

(۳۲۱۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالَ لَهُ : إِبْرَاهِيمُ ، عَنْ عَلِي قَالَ : إِذَا أُعْتِقَ الْأَبُ جَرَّ الْوَلَاءَ.

(۳۲۱۹۶) جابر انصار کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں جس کو ابراہیم کہا جاتا تھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہ فرمایا کہ جب باپ آزاد ہوگا ولاء کو کھینچ لے گا۔

(۳۲۱۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْضِي بِجَرِّ الْوَ حَتَّى حَدَّثَهُ الْأَسْوَدُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَضَى بِهِ ، فَقَضَى شُرَيْحٌ.

(۳۲۱۹۷) عامر شریح سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ولاء کے کھینچنے کے بارے میں فیصلہ نہیں فرماتے تھے یہاں تک کہ اسود نے سے بیان فرمایا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کا فیصلہ فرمایا ہے، تو وہ بھی اس پر فیصلہ فرمانے لگے۔

(۳۲۱۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ: يَجُرُّ وَلَاءَ وَلَدِهِ

(۳۲۱۹۸) عکرمہ بن خالد حضرت عمر بن عبدالعزیز سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ باپ اپنے بیٹے کی ولاء کو کھینچ لیتا ہے۔

(۳۲۱۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : يَجُرُّ وَلَاءَ وَلَدِهِ.

(۳۲۱۹۹) ھشام حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ باپ اپنے بیٹے کی ولاء کو کھینچ لیتا ہے۔

(۳۲۲۰۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَرْجِعُ الْوَلَاءُ إِلَى مَوَالِي الْأَبِ إِذَا أُعْتِقَ.

(۳۲۲۰۰) یونس روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا کہ ولاء باپ کے موالی کی طرف لوٹتی ہے جب وہ آزاد ہو جاتا ہے۔

(۳۲۲۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ وَخِلَاسٍ : أَنَّهُمَا ؘ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَمْلُوكُ الْحُرَّةَ فَوَلَدَتْ أَوْلَادًا ، ثُمَّ أُعْتِقَ فَإِنَّهُ يَجُرُّ الْوَلَاءَ.

(۳۲۲۰۱) قتادہ حضرت سعید اور خلاس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب غلام آزاد عورت سے نکاح کرے اور وہ بہت سے جنے پھر اس کو آزاد کر دیا جائے تو وہ ولاء کو کھینچ لیتا ہے۔

(۳۲۲۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: الْجَدُّ يَجُرُّ الْوَلَا

(۳۲۲۰۲) عبداللہ بن ابی السفر حضرت شعبی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ دادا ولاء کو کھینچ لیتا ہے۔

(۱۰۳) مَنْ كَانَ يقول ما وَلِدت وهو مملوكٌ فولاؤه لِموالِي أُمِّهِ

ان حضرات کا بیان جوفرماتے ہیں کہ عورت شوہر کی غلامی کی حالت میں جو بچہ جنے اس کی ولاء اس کی ماں کے موالی کے لئے ہے

(۳۲۲۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ. وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَعِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالاَ :مَا وَلَدَتْ وَهُوَ مَمْلُوكٌ فَالْوَلاَءُ لِمَوَالِي الأُمِ ، وَمَا وَلَدَتْ وَهُوَ حُرٌّ فَالْوَلاَءُ لِمَوَالِي الأَبِ.

(۳۲۲۰۳) قیس بن سعد مجاہد سے اور عکرمہ بن خالد یزید بن عبد الملک سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عورت اپنے شوہر کی غلامی کی حالت میں جو بچہ جنے اس کی ولاء ماں کے موالی کے لئے ہوگی اور جو باپ کی آزادی کی حالت میں جنے اس کی ولاء باپ کے موالی کے لیے ہوگی۔

(۳۲۲۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :لاَ يَجُرُّ الْوَلاَءَ ، إلاَّ مَا وَلَدَتْ وَهُوَ حُرٌّ.

(۳۲۲۰۴) معمر روایت کرتے ہیں کہ زہری نے فرمایا کہ ولاء کو وہی کھینچ سکتا ہے جس کو عورت اس حال میں جنے کہ شوہر آزاد ہو۔

(۳۲۲۰٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :رَجُلٌ تَزَوَّجَ حرَّةً فَوَلَدَتْ ، ثُمَّ عُتِقَ الْعَبْدُ ، لِمَنْ وَلاَءُ وَلَدِهِ ؟ قَالَ :وَلاَءُ وَلَدِهِ لأَهْلِ أُمِّهِمْ.

(۳۲۲۰۵) ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا کہ ایک آدمی نے ایک آزاد عورت سے نکاح کیا اور بچہ جنا پھر غلام کو آزاد کر دیا گیا تو اس کی اولاد کی ولاء کس کے لئے ہے؟ فرمایا کہ اس کی اولاد کی ولاء اس کی ماں کے خاندان کے لئے ہے۔

(۳۲۲۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ كَانَ يَقُولُ :إذَا أُعْتِقَ الرَّجُلُ وَأَعْتَقَ ابْنَهُ رَجُلٌ آخَرُ جَرَّ ، وَلاَءَ أَبِيهِ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ ، فَقَالَ :عُمَرُ يَقُولُ هَذَا ؟ قَالَ :نَحْنُ نَقُولُهُ.

(۳۲۲۰٦) ابن عون روایت کرتے ہیں کہ حسن فرماتے تھے کہ جب آدمی کو آزاد کر دیا جائے اور اس کے بیٹے کو دوسرا آدمی آزاد کر دے تو وہ اپنے بیٹے کی ولاء کو کھینچ لیتا ہے، چنانچہ ان کے پاس محمد بن سیرین آئے اور انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ بات حضرت عمر فرماتے تھے؟ فرمایا کہ یہ بات ہم کہتے ہیں۔

(۱۰٤) فِي رجلٍ أعتقه قومٌ وأعتق أباه آخرون

اس آدمی کا بیان جس کو چند آدمیوں نے آزاد کیا ہو اور اس کے باپ کو دوسروں نے آزاد کیا ہو

(۳۲۲۰۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :فِي رَجُلٍ أَعْتَقَهُ قَوْمٌ وَأَعْتَقَ أَبَاهُ آخَرُونَ ، قَالَ :يَتَوَارَثَانِ

بِالْأَرْحَامِ وَجِنَايَتُهُمَا عَلَى عَاقِلَةِ مَوَالِيهِمَا.

(۳۲۲۰۷) مغیرہ ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس کو ایک جماعت نے آزاد کیا ہو اور اس کے باپ کو دوسروں نے آزاد کیا ہو، فرمایا کہ وہ رشتہ داری کے اعتبار سے ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور ان کی جنایت ان کے موالی کی عاقلہ پر ہوگی۔

(۳۲۲۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : اخْتَصَمَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ فِي مَوْلًى لِصَفِيَّةَ إِلَى عُمَرَ فَقَضَى عُمَرُ بِالْمِيرَاثِ لِلزُّبَيْرِ وَالْعَقْلِ عَلَى عَلِيٍّ.

(۳۲۲۰۸) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ حضرت صفیہ کے مولیٰ کے بارے میں حضرت عمر کے پاس فیصلہ لے کر گئے تو حضرت عمر نے میراث کا فیصلہ حضرت زبیر کے حق میں اور تاوان کا حضرت علی پر فیصلہ فرمایا۔

(۱۰۵) مَنْ قَالَ إذَا كَانَت العصبة أحدهم أقرب بأمٍّ فله المال

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ جب عصبہ میں کوئی ماں کے زیادہ قریب ہو تو مال اسی کے لئے ہوگا

(۳۲۲۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَبْدِ اللهِ : إِذَا كَانَ أَحَدُ الْعَصَبَةِ أَقْرَبَ بِأُمٍّ فَأَعْطِهِ الْمَالَ.

(۳۲۲۰۹) ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت عبداللہ کو لکھا کہ جب عصبہ میں کوئی ماں کے زیادہ قریب ہو تو مال اسی کو دو۔

(۳۲۲۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ ، وَأَنْتُمْ تَقْرَؤُونَ : (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا ، أَوْ دَيْنٍ) وَأَنَّ أَعْيَانَ بَنِي الأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلاَتِ : الإِخْوَةُ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ دُونَ الإِخْوَةِ مِنَ الأَبِ.

(۳۲۲۱۰) حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کا وصیت سے پہلے فیصلہ فرمایا اور تم یہ آیت پڑھتے ہو (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا ، أَوْ دَيْنٍ) اور حقیقی بھائی وارث ہوں گے نہ کہ باپ شریک۔

(۳۲۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، قَالَ : سَأَلْت الشَّعْبِيَّ ، عَنْ بَنِي عَمٍّ لأَبٍ وَأُمٍّ إِلَى ثَلاَثَةٍ ؟ وَعَنْ بَنِي عَمٍّ لأَبٍ إِلَى اثْنَيْنِ ؟ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ : الْمَالُ لِبَنِي الْعَلاَتِ.

(۳۲۲۱۱) مالک بن مغول فرماتے ہیں کہ میں نے شعبی سے تین حقیقی چچازاد اور دو باپ شریک چچازاد کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مال باپ شریک چچازادوں کے لئے ہے۔

(۳۲۲۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِذَا كَانَتِ الْعَصَبَةُ أَحَدُهُمْ أَقْرَبَ بِأُمٍّ ،

فَالْمَالُ لَهُ فِي الْوَلاَءِ.

(۳۲۲۱۲) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ جب عصبہ میں کوئی ماں کے زیادہ قریب ہو تو ولاء میں مال اسی کے لئے ہے۔

(۱۰۶) فِي الولاءِ مَنْ قَالَ هو لِلكُبْرِ يقول الأقرب مِن الميِّتِ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ ولاء بڑے یعنی میت کے سب سے قریبی کے لئے ہے

(۳۲۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ : أَنَّ عَلِيًّا وَعَبْدَ اللهِ وَزَيْدًا ، قَالُوا : الْوَلاَءُ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۱۳) ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، عبداللہ رضی اللہ عنہ، اور زید رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ولاء بڑے کے لئے ہے۔

(۳۲۲۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ وَزَيْدٍ ، قَالُوا : الْوَلاَءُ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۱۴) ابراہیم حضرت عمر، عبداللہ اور زید رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ولاء بڑے کے لئے ہے۔

(۳۲۲۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ شُرَيْحٍ : أَنَّهُ قَضَى فِيهِ كَمَا يُقْضَى فِي الْمَالِ ، قَالَ : وَكَانَ عَلِيٌّ وَزَيْدٌ يَجْعَلاَنِهِ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۱۵) شعبی روایت کرتے ہیں کہ شریح نے اس کے بارے میں وہی فیصلہ فرمایا ہے جو مال میں کیا جاتا ہے، اور علی اور زید رضی اللہ عنہ بڑے کو دیا کرتے تھے۔

(۳۲۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ رِيَاحٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : الْوَلاَءُ شُعْبَةٌ مِنَ الرِّقِّ ، فَمَنْ أَحْرَزَ الْمِيرَاثَ أَحْرَزَ الْوَلاَءَ.

(۳۲۲۱۶) عبداللہ بن معقل حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ولاء غلامی کا ایک شعبہ ہے، پس جو میراث لیتا ہے وہی ولاء بھی لے گا۔

(۳۲۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ ابْنِ رِيَاحٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْوَلاَءُ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۱۷) ابن ریاح روایت کرتے ہیں کہ سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ولاء بڑے کے لئے ہے۔

(۳۲۲۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : الْوَلاَءُ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۱۸) لیث روایت کرتے ہیں کہ حضرت طاؤس نے فرمایا کہ ولاء بڑے کے لئے ہے۔

(۳۲۲۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ : إذَا مَاتَ الْمُعْتِقُ الأَوَّلُ فَأَيُّكُمْ مَنْ يَرِثُهُ فَلَهُ وَلاَءُ مَوْلاَهُ.

(۳۲۲۱۹) قیس بن مسلم روایت کرتے ہیں کہ ابو مالک غفاری نے فرمایا کہ جب پہلا آزاد کرنے والا مر جائے تو جو بھی اس کا وارث

ہو اس کے لئے اس کے مولیٰ کی ولاء ہے۔

(٣٢٢٢٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : إذَا مَاتَ مَوْلَى الْقَوْمِ نُظِرَ إلَى أَقْرَبِ النَّاسِ مِنْهُ فَجُعِلَ لَهُ مِيرَاثُهُ.

(۳۲۲۲۰) یونس ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ جب کسی جماعت کا آزاد شدہ غلام مرجائے تو اس کے سب سے قریبی شخص کو دیکھا جائے گا اور اس کو اس کی میراث دی جائے گی۔

(٣٢٢٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ شُرَيْحٌ يُجْرِي الْوَلَاءَ مُجْرَى الْمَالِ ، قَالَ الشَّعْبِيُّ : وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ : الْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ.

(۳۲۲۲۱) شعبی فرماتے ہیں کہ شریح ولاء کو مال کے قائم مقام قرار دیتے تھے، شعبی فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ فرماتے تھے کہ ولا بڑے کے لئے ہے۔

(٣٢٢٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ : أَنْ شُرَيْحًا قَضَى فِي آلِ الأَشْعَثِ أَنَّ الْوَلَاءَ بَيْنَ الْعَمِّ وَبَنِي الأَخِ.

(۳۲۲۲۲) ابن عون فرماتے ہیں کہ شریح نے آل اشعث کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ ولاء چچا اور بھتیجوں کے درمیان تقسیم ہوگی۔

(١٠٧) في اللَّقِيطِ لِمن ولاؤه ؟

لقیط کے بیان میں کہ اس کی ولاء کس کے لئے ہے؟

(٣٢٢٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ سُنَيْنًا أَبَا جَمِيلَةَ يَقُولُ : وَجَدْت مَنْبُوذًا عَلَى عَهْدِ عُمَرَ فَذَكَرَهُ عَرِيفِيٌّ لِعُمَرَ فَدَعَانِي فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ : هُوَ حُرٌّ ، وَوَلَاؤُهُ لَك وَعَلَيْنَا رَضَاعُهُ.

(۳۲۲۲۳) سُنَین ابو جمیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کے زمانے میں ایک بچہ پڑا ہوا پایا۔ تو میرے قاصد نے اس کا ذکر حضرت عمر سے کیا، آپ نے مجھے بلایا اور مجھ سے سوال کیا میں نے بتا دیا پھر آپ نے فرمایا کہ یہ آزاد ہے اور اس کی ولاء تمہارے لئے اور اس کے دودھ پلانے کا خرچہ ہم پر ہے۔

(٣٢٢٢٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الْمَنْبُوذُ حُرٌّ ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يُوَالِيَ الَّذِي الْتَقَطَهُ : وَالاَهُ ، وَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يُوَالِيَ غَيْرَهُ : وَالاَهُ.

(۳۲۲۲۴) جعفر اپنے والد کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ راستے میں پڑا ہوا بچہ آزاد ہے اگر وہ بچہ اس سے موالاۃ قائم کرنا چاہے جس نے اس کو اٹھایا ہے تو کر لے، اور اگر دوسرے سے موالاۃ کرنا چاہے تب بھی کر سکتا ہے۔

(٣٢٢٢٥) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : السَّاقِطُ يُوَالِي مَنْ شَاءَ.

(۳۲۲۲۵) ابن جریج عطاء سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ راستے میں گرا ہوا بچہ جس سے چاہے موالاۃ کرے۔

(۱۰۸) فِي مِيرَاثِ اللَّقِيطِ لِمَن هو ؟

لقیط کی میراث کس کے لئے ہے؟

(۳۲۲۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مِيرَاثُ اللَّقِيطِ بِمَنْزِلَةِ اللُّقَطَةِ.

(۳۲۲۲۶) مغیرہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ لقیط کی میراث لقطہ کے حکم میں ہے۔

(۳۲۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :جَرِيرَتُهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، وَمِيرَاثُهُ لَهُمْ.

(۳۲۲۲۷) ھشام روایت کرتے ہیں کہ حسن نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ملا ہوا مال بیت المال میں اور اس کی میراث اٹھانے والوں کے لئے ہے۔

(۳۲۲۲۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْطَى مِيرَاثَ الْمَنْبُوذِ لِلَّذِي كَفَلَهُ.

(۳۲۲۲۸) زہری روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پڑے ہوئے بچے کی میراث اس شخص کو دی جس نے اس کی کفالت کی تھی۔

(۳۲۲۲۹) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رُؤْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ النَّصْرِيِّ ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ ، قَالَ :تَرِثُ الْمَرْأَةُ ثَلاَثَةً :لَقِيطَهَا ، وَعَتِيقَهَا ، وَالْمُلاَعَنَةَ :ابْنَهَا.

(۳۲۲۲۹) عبدالواحد نصری حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عورت تین اشخاص کی وارث ہوتی ہے، اٹھائے ہوئے بچے کی، آزاد شدہ کی اور لعان کرنے والی اپنے بیٹے کی۔

(۱۰۹) فِي الرَّجلِ يسلِم على يدى رجلٍ ثمّ يموت مَنْ قَالَ يرِثه ؟

اس آدمی کا بیان جو کسی کے ہاتھ پر اسلام لائے، پھر مر جائے، کون حضرات ہیں جو فرماتے ہیں کہ وہ اس کا وارث ہوگا

(۳۲۲۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ تَمِيمًا الدَّارِيَّ يَقُولُ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيَ الرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ؟ قَالَ :هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ. (ترمذی ۲۱۱۲۔ احمد ۱۰۲)

(۳۲۲۳۰) حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اہل کتاب کا جو آدمی مسلمانوں میں سے کسی

کے ہاتھ پر اسلام لے آئے اس کے بارے میں کیا سنت ہے؟ فرمایا کہ وہ لوگوں میں اس کی زندگی میں اور اس کے مرنے کے بعد اس کا وارث ہوگا۔

(۳۲۲۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :أَنَّ رَجُلاً أَتَى عُمَرَ فَقَالَ :إِنَّ رَجُلاً أَسْلَمَ عَلَى يَدَيَّ فَمَاتَ وَتَرَكَ أَلْفَ دِرْهَمٍ ، فَتَحَرَّجْت مِنْهَا ، فَرَفَعْتهَا إلَيْك ؟ فَقَالَ :أَرَأَيْت لَوْ جَنَى جِنَايَةً عَلَى مَنْ كَانَتْ تَكُونُ ؟ قَالَ :عَلَيَّ ، قَالَ :فَمِيرَاثُهُ لَك.

(۳۲۲۳۱) مجاہد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ایک آدمی میرے ہاتھ پر اسلام لایا پھر مر گیا اور اس نے ایک ہزار درہم چھوڑے، میں اس سے پریشان ہوا اور آپ کے پاس لایا ہوں، آپ نے فرمایا اگر وہ کوئی جنایت کرتا تو اس کی ذمہ داری کس پر ہوتی؟ اس نے کہا کہ مجھ پر، فرمایا کہ پھر اس کی میراث بھی تمہارے لئے ہے۔

(۳۲۲۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ :إذَا وَالَى رَجُلٌ رَجُلاً فَلَهُ مِيرَاثُهُ وَعَلَيْهِ عَقْلُهُ.

(۳۲۲۳۲) زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی کسی سے موالاۃ کرے تو اس کی میراث اس کے لئے ہے اور اس کی جنایت اس پر ہے۔

(۳۲۲۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَي الرَّجُلِ ، فَلَهُ مِيرَاثُهُ وَعَلَيْهِ عَقْلُهُ.

(۳۲۲۳۳) ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی کسی کے ہاتھ پر اسلام لے آئے اس کی میراث اس کے لئے ہے اور اس کا تاوان بھی اس پر ہے۔

(۳۲۲۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَضَى أَبِي فِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ فَمَاتَ وَتَرَكَ ابْنَةً ، فَأَعْطَى ابْنَتَهُ النِّصْفَ ، وَأَعْطَى الَّذِي أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ النِّصْفَ.

(۳۲۲۳۴) عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ حضرت اُبی نے ذمیوں میں سے ایک آدمی کے بارے میں فیصلہ فرمایا جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہوا تھا اور پھر مر گیا اور ایک بیٹی چھوڑ گیا، آپ نے اس کی بیٹی کو نصف مال دیا، اور جس کے ہاتھ پر اسلام لایا تھا اس کو بھی نصف دے دیا۔

(۳۲۲۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كَانَ فِينَا رَجُلٌ نَازِلٌ أَقْبَلَ مِنَ الدَّيْلَمِ ، فَمَاتَ وَتَرَكَ ثَلاَثُ مِئَة دِرْهَمٍ ، فَأَتَيْت ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : هَلْ لَهُ مِنْ رَحِمٍ؟ أَوْ هَلْ لأَحَدٍ مِنْكُمْ عَلَيْهِ عَقْدُ وَلاَءٍ؟ قُلْنَا :لاَ ، قَالَ :فَهَاهُنَا وَرَثَةٌ كَثِيرٌ. يَعْنِي :بَيْتَ الْمَالِ.

(۳۲۲۳۵) مسروق فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ہمارے پاس دیلم سے آکر ٹھہرا ہوا تھا، وہ مر گیا اور اس نے تین سو درہم چھوڑے میں

حضرت ابن مسعود کے پاس آیا اوران سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا اس کا کوئی رشتہ دار ہے؟ کیا تم میں سے اس کے ساتھ کسی کی موالاۃ ہے؟ ہم نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کہ پھر یہاں بہت سے ورثہ ہیں، یعنی بیت المال میں۔

(۳۲۲۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَنْ مَوْلاَهُ ، قَالَ :سَأَلْتُ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيَّ وَعَاقَدَنِي فَمَاتَ ؟ قَالَ :أَنْتَ أَحَقُّ النَّاسِ بِمِيرَاثِهِ مَا لَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا ، فَإِنْ لَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَهَذَا بَيْتُ الْمَالِ.

(۳۲۲۳۶) ابوالاشعث اپنے مولیٰ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے حضرت عمر سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا جو میرے ہاتھ پر مسلمان ہوا تھا اوراس نے میرے ساتھ معاملہ کیا، اور پھر مر گیا، فرمایا کہ تم اس کے مال سے مستحق ہو جب کہ اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا ہو، اگر تم انکار کرو تو یہ بیت المال ہے۔

(۳۲۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ أَبِي صَالِحِ الأَسْلَمِيُّ، عَنْ شيخ يُكْنى أَبَا مُدْرِكٍ:أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ يُقَالَ لَهُ: حَبَشِيٌّ أَتَى عَلِيًّا لِيُوَالِيَهُ، فَأَبَى أَنْ يُوَالِيَهُ وَرَدَّه، قَالَ: فَأَتَى الْعَبَّاسَ - أَو ابْنَ الْعَبَّاسِ - فَوَالاَهُ.

(۳۲۲۳۷) ربیع بن ابی صالح اسلمی ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں جن کی کنیت ابومدرک تھی کہ اھل عراق میں سے ایک شخص جس کو حبشی کہا جاتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تا کہ آپ کے ساتھ موالاۃ کرے، آپ نے اس سے موالاۃ کرنے سے انکار کردیا اور اس کو لوٹا دیا، کہتے ہیں کہ پھر وہ حضرت عباس یا حضرت ابن عباس کے پاس آیا اوران سے موالاۃ کر لی۔

(۳۲۲۳۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَن يَقُولُ فِي رَجُلٍ أَسْلَمَ عَلَى يَدَى رَجُلٍ ، فَقَالَ :لَهُ مِيرَاثُهُ إلاَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أُخْتٌ ، فَإِنْ كَانَتْ أُخْتٌ فَلَهَا الْمَالُ وَهِيَ أَحَقُّ بِهِ.

(۳۲۲۳۸) عثمان بن غیاث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو ایک آدمی کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا جو ایک آدمی کے ہاتھ پر اسلام لایا تھا آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے اس کی میراث ہے مگر یہ کہ اس کی کوئی بہن ہو، اگر ہوئی تو اسی کو مال ملے گا اور وہ اس کی زیادہ حق دار ہے۔

(۳۲۲۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ :أَنَّ أَبَا الْهُذَيْلِ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُلٌ ، فَمَاتَ وَتَرَكَ عَشْرَةَ آلاَفِ دِرْهَمٍ ، فَأَتَى بِهَا أَبُو الْهُذَيْلِ زِيَادًا ، فَقَالَ زِيَادٌ :أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا ، فَقَالَ :لاَ حَاجَةَ لِي فِيهَا ، فَقَالَ زِيَادٌ :أَنْتَ وَارِثُهُ ، فَأَبَى ، فَأَخَذَهَا زِيَادٌ ، فَجَعَلَهَا فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۲۲۳۹) ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ابوالہذیل کے ہاتھ پر ایک آدمی مسلمان ہوا اور پھر مر گیا۔ اور دس ہزار درہم چھوڑ گیا، ابو ہذیل اس کو زیاد کے پاس لائے، زیاد نے فرمایا کہ آپ اس کے مستحق ہیں، انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ زیاد نے فرمایا کہ آپ اس کے وارث ہیں، لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کردیا، چنانچہ زیاد نے اس کو لیا اور بیت المال میں ڈال دیا۔

(۱۱۰) مَنْ قَالَ إذا أسلم علی یدیہِ فلیس له مِن میراثِهِ شَیْءٌ

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ جب کوئی کسی کے ہاتھ پر اسلام لائے اس کے لئے اس کی میراث میں کچھ بھی نہیں ہے

(۳۲۲٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ. وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ : مِيرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِينَ ، وَعَقْلُهُ عَلَيْهِمْ.

(۳۲۲۴۰) مطرف شعبی سے اور یونس حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ اس کی میراث مسلمانوں کے لئے ہے، اور اس کا تاوان ان پر ہے۔

(۳۲۲٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَتْ لَنَا ظِئْرٌ وَلَهَا ابْنٌ أَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالاً فَسَأَلْت الشَّعْبِيَّ ؟ فَقَالَ : ادْفَعْهُ إلَى أُمِّهِ.

(۳۲۲۴۱) داؤد بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہماری ایک دائی تھی جس کا ایک بیٹا ہمارے ہاتھ پر اسلام لایا تھا، وہ مر گیا اور مال چھوڑ گیا، میں نے حضرت شعبی سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی ماں کو دے دو۔

(۳۲۲٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لاولاَءَ إلاَّ لِذِی نِعْمَةٍ.

(۳۲۲۴۲) مطرف شعبی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ولاء نہیں ہے مگر احسان کرنے والے کے لئے۔

(۳۲۲٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ : فِي رَجُلٍ وَالَى رَجُلاً فَأَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ ، قَالَ : لاَ يَرِثُهُ إلاَّ أَنَّهُ إنْ شَاءَ أَوْصَى لَهُ بِمَالِهِ كُلِّهِ.

(۳۲۲۴۳) یونس حضرت حسن سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو کسی آدمی سے مؤالاۃ کرے اور وہ اس کے ہاتھ پر اسلام لے آئے، فرمایا کہ وہ اس کا وارث نہیں ہوگا، مگر یہ کہ اگر وہ چاہے تو اس کے لئے پورے مال کی وصیت کر سکتا ہے۔

(۱۱۱) فِی الرّجلِ یموت ولا یعرف له وارثٌ

اس آدمی کا بیان جو مر جائے اور اس کا کوئی وارث معلوم نہ ہو

(۳۲۲٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ نَخْلَةٍ فَمَاتَ وَتَرَكَ مَالاً وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَلاَ حَمِيمًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ قَرْيَتِهِ.

(ابو داؤد ۲۸۹۴۔ ترمذی ۱۰۵

(۳۲۲۴۴) عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ایک مولیٰ ایک درخت سے گر کر مر گیا اور اس نے مال چھوڑا اور کوئی اولاد یا دوست نہیں چھوڑا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کی میراث اس کے گاؤں والوں میں سے کسی کو دے دو۔

(٣٢٢٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ :أَنَّ رَجُلاً مِنْ جُرْهُمٍ تُوُفِّيَ بِالسَّرَاةِ وَتَرَكَ مَالاً ، فَكُتِبَ فِيهِ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى الشَّامِ ، فَلَمْ يَجِدُوا بَقِيَ مِنْ جُرْهُمٍ وَاحِدٌ ، فَقَسَمَ عُمَرُ مِيرَاثَهُ فِي الْقَوْمِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ فِيهِمْ.

(۳۲۲۴۵) محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان فرماتے ہیں کہ قبیلہ جرہم کا ایک آدمی مقام سراۃ میں فوت ہو گیا اور اس نے مال چھوڑا، اس کے بارے میں حضرت عمر کو لکھا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف خط لکھا، لیکن قبیلہ جرہم کا کوئی آدمی نہیں ملا، تو حضرت عمر نے اس کی میراث ان لوگوں میں تقسیم فرما دی جن میں وہ فوت ہوا تھا۔

(٣٢٢٤٦) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ ، قَالَ :مَاتَ مَوْلًى عَلَى عَهْدِ عُثْمَانَ لَيْسَ لَهُ مَوْلًى ، فَأَمَرَ عُثْمَان بِمَالِهِ فَأُدْخِلَ بَيْتَ الْمَالِ.

(۳۲۲۴۶) عبد الرحمن بن عمرو بن سہل فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان کے زمانے میں ایک شخص مرا جس کا کوئی مولیٰ نہیں تھا، آپ نے اس کی میراث کو بیت المال میں داخل فرما دیا۔

(٣٢٢٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ :سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَوْلًى عَتَاقَةً وَلاَ وَارِثًا ؟ قَالَ :مَالُهُ حَيْثُ وَضَعَهُ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَوْصَى بِشَيْءٍ فَمَالُهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۲۲۴۷) شعبی فرماتے ہیں کہ مسروق سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو مر گیا تھا اور مرتے وقت اس نے ''مولیٰ عتاقہ'' یا کوئی وارث نہیں چھوڑا، آپ نے فرمایا کہ اس کا مال وہیں لگے گا جہاں اس نے لگایا، اگر اس نے کوئی وصیت نہیں کی تھی تو اس کا مال بیت المال میں جائے گا۔

(٣٢٢٤٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَحْمَرَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ عِنْدِي مِيرَاثَ رَجُلٍ مِنَ الأَزْدِ ، وَإِنِّي لَمْ أَجِدْ أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :انْطَلِقْ فَالْتَمِسْ أَزْدِيًّا عَامًا - أَوْ حَوْلاً - فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :فَانْطَلَقَ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْعَامِ السَّابِعِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ مَا وَجَدْت أَزْدِيًّا أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :انْطَلِقْ إِلَى أَوَّلِ خُزَاعِيٍّ تَجِدُهُ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :فَلَمَّا قَفَّى قَالَ :عَلَيَّ بِهِ ، قَالَ :فَاذْهَبْ فَادْفَعْهُ إِلَى أَكْبَرِ خُزَاعَةَ.

(ابو داؤد ۲۸۹۵۔ احمد ۳۴۷)

(۳۲۲۴۸) حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میرے

پاس قبیلہ ازد کے ایک شخص کی میراث ہے اور مجھے کوئی ازدی نہیں ملا جس کو میں دے دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور کسی ازدی کو ایک سال تک تلاش کرو اور اس کو دے دو، چنانچہ وہ ساتویں سال آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ازدی نہیں ملا جس کو دے دوں، فرمایا کہ پھر سب سے پہلے خزاعی کے پاس جاؤ جو تمہیں ملے اس کو دے دو، کہتے ہیں کہ جب وہ شخص جانے کے لئے مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس لاؤ، اور فرمایا کہ اس کو قبیلہ خزاعہ کے سب سے بڑے کو دے دو۔

(۳۲۲٤۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، عَنْ عُمَرَ : أَنَّ رَجُلاً مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً ، فَقَالَ عُمَرُ : يَرِثُهُ الَّذِي كَانَ يَغْضَبُ لِغَضَبِهِ وَجِيرَانُهُ.

(۳۲۲۴۹) یحییٰ بن جعدہ حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی مر گیا اور اس نے عصبہ نہیں چھوڑے، حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کا وارث وہ شخص ہوگا جس کو اس کے غصہ آنے کے وقت غصہ آتا تھا، اور اس کے پڑوسی۔

(۳۲۲۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَتَبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الْحَبَشَةِ ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيرَاثِهِ ، قَالَ : انْظُرُوا هَلْ لَهُ وَارِثٌ ؟ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : انْظُرُوا مَنْ هَاهُنَا مِنْ مُسْلِمِي الْحَبَشَةِ فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ مِيرَاثَهُ.

(۳۲۲۵۰) سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ حبشہ کا ایک آدمی فوت ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کی میراث لائی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو کیا اس کا کوئی وارث ہے؟ لوگوں کو اس کا کوئی وارث نہیں ملا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو یہاں حبشہ کے مسلمانوں میں سے کون ہے؟ اس کو اس کی میراث دے دو۔

(۱۱۲) فِي الَّذِي يموت ولا يدع عصبةً ولا وارثًا، مِن يرثه ؟

اس آدمی کا بیان جو مر جائے اور کوئی عصبہ یا وارث چھوڑ کر نہ جائے، اس کا وارث کون ہوگا؟

(۳۲۲۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ فِي الرَّاهِبِ يَمُوتُ لَيْسَ لَهُ وَارِثٌ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَنْ أَعْطِ مِيرَاثَهُ الَّذِينَ كَانُوا يُؤَدُّونَ جِزْيَتَهُ.

(۳۲۲۵۱) عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عمر کو ایک راہب کے بارے میں لکھا جس کا کوئی وارث نہیں تھا، آپ نے فرمایا کہ اس کی میراث ان لوگوں کو دے دو جو اس کا جزیہ ادا کرتے تھے۔

(۳۲۲۵۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : فِي الَّذِي يَمُوتُ لَيْسَ لَهُ وَارِثٌ ، قَالَ : مِيرَاثُهُ لأَهْلِ قَرْيَتِهِ

يَسْتَعِينُونَ بِهِ فِي خَرَاجِهِمْ.

(۳۲۲۵۲) حضرت ابراہیم اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو مر جائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو، کہ اس کی میراث اس کی بستی والوں کے لئے ہے جس کے ذریعے وہ اپنے خراج میں مدد حاصل کریں گے۔

(۳۲۲۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُغِيرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ رَجُلٍ بَايَعَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، فَكَانَ لَهَا عِنْدَهُ شَيْءٌ فَنَبَذَهَا فَلَمْ يَجِدْهَا ، أَيَجْعَلُهُ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۳۲۲۵۳) سلیمان بن مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے اہل ذمہ میں سے ایک عورت سے بیعت کی تھی، اس عورت کی اس کے پاس کوئی چیز تھی، اس نے اس سے معاملہ ختم کر دیا، پھر وہ عورت اس کو نہ ملی، کیا وہ آدمی اس چیز کو مسلمانوں کے بیت المال میں ڈال دے؟ فرمایا جی ہاں!

(۱۱۳) فِي الْكَلاَلَةِ من هم ؟

کلالہ کے بیان میں، کہ وہ کون لوگ ہیں؟

(۳۲۲۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنْتُ آخِرَ النَّاسِ عَهْدًا بِعُمَرَ ، فَسَمِعْته يَقُولُ : الْكَلاَلَةُ مَنْ لاَ وَلَدَ لَهُ.

(۳۲۲۵۴) طاؤس روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں حضرت عمر کے پاس لوگوں میں سب سے آخر میں موجود تھا، میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو۔

(۳۲۲۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : رَأَيْت فِي الْكَلاَلَةِ رَأْيًا ، فَإِنْ يَكُ صَوَابًا فَمِنَ اللهِ ، وَإِنْ يَكُ خَطَأً فَمِنْ قِبَلِي وَالشَّيْطَانِ : الْكَلاَلَةُ مَا عَدَا الْوَلَدَ وَالْوَالِدَ.

(۳۲۲۵۵) شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ میری کلالہ کے بارے میں ایک رائے ہے، اگر وہ درست ہو تو اللہ کی جانب سے ہے، اور اگر خطاء ہو تو میری اور شیطان کی جانب سے، کلالہ وہ رشتہ دار ہیں جو اولاد اور والد کے علاوہ ہوں۔

(۳۲۲۵٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ : الْكَلاَلَةُ مَنْ لاَ وَلَدَ لَهُ ، وَلاَ وَالِدَ.

(۳۲۲۵٦) حسن بن محمد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے مجھ سے فرمایا کہ کلالہ وہ ہے جس کی نہ اولاد ہو نہ والد۔

(۳۲۲۵۷) حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : حدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ : أَنَّهُ قَالَ : مَا أَعْضَلَ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ مَا أَعْضَلَتْ بِهِمَ الْكَلاَلَةُ.

(۳۲۲۵۷) ابوالخیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو اتنا کسی اور چیز نے مشقت میں نہیں

ڈالا جتنا ان کو کلالہ نے مشقت میں ڈالا۔

(۳۲۲۵۸) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَأَلْتُه عَنِ الْكَلاَلَةِ، فَقَالَ: مَا دُونَ الْوَلَدِ وَالأَبِ.

(۳۲۲۵۸) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے کلالہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اولاد اور باپ کے علاوہ۔

(۳۲۲۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَعْلَى ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّهُ قَرَأَ هَذَا الْحَرْفَ : وَلَهُ أَخٌ ، أَوْ أُخْتٌ لأُم.

(۳۲۲۵۹) قاسم روایت کرتے ہیں کہ سعد بن مالک نے اس طرح قراءت کی وَلَهُ أَخٌ ، أَوْ أُخْتٌ لأُم۔

(۳۲۲۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ عَبْدٍ السَّلُولِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْكَلاَلَةُ مَا خَلاَ الْوَالِدَ وَالْوَلَدَ.

(۳۲۲۶۰) سلیم بن عبد سلولی روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ کلالہ اولاد اور والد کے علاوہ رشتہ دار ہیں۔

(۳۲۲۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنِ السُّمَيْطِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَقُولُ : الْكَلاَلَةُ مَا خَلاَ الْوَلَدَ وَالْوَالِدَ.

(۳۲۲۶۱) سُمیط فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فرماتے تھے کہ کلالہ اولاد اور والد کے علاوہ رشتہ دار ہیں۔

(۳۲۲۶۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : الْكَلاَلَةُ هُوَ الْمَيِّتُ.

(۳۲۲۶۲) سفیان بن حسین ایک آدمی کے واسطے سے ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ کلالہ میت کو کہتے ہیں۔

(۱۱۴) فِي بيعِ الولاءِ وهبتِه ، من كرهه

ولاء کے فروخت کرنے اور اس کو ہبہ کرنے کا بیان، کون حضرات اس کو ناپسند کرتے ہیں

(۳۲۲۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلاَءِ ، وَعَنْ هِبَتِهِ.

(۳۲۲۶۳) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کو بیچنے اور اس کو ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۲۲۶۴) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الْوَلاَءُ بِمَنْزِلَةِ الْحِلْفِ ، لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ ، أَقِرُّوهُ حَيْثُ جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

(۳۲۲۶۴) مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ولاء معاہدے کے حکم میں ہے اس کو بیچا جا سکتا ہے نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے، اس کو وہیں ٹھہراؤ جہاں اس کو اللہ نے رکھا ہے۔

(۳۲۲۶۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّمَا الْوَلاَءُ كَالنَّسَبِ ، أَيَبِيعُ الرَّجُلُ نَسَبَهُ؟.

(۳۲۲۶۵) ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ ولاء نسب کی طرح ہے، کیا کوئی اپنے نسب کو فروخت کرتا ہے؟

(٣٢٢٦٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَحَفْصٌ وَأَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲۶۶) عطاء روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ولاء کو بیچا جا سکتا ہے نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(٣٢٢٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :الْوَلاَءُ كَالرَّحِمِ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲۶۷) قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ ولاء رشتہ داری کی طرح ہے اس کو فروخت کیا جا سکتا ہے نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(٣٢٢٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :الْوَلاَءُ كَالنَّسَبِ ، لاَ يُبَاعُ وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲۶۸) سعید بن مسیّب نے فرمایا کہ ولاء نسب کی طرح ہے نہ اسے بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(٣٢٢٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :الْوَلاَءُ نَسَبٌ ، لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲۶۹) سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ ولاء نسب کی طرح ہے نہ اسے بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(٣٢٢٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي مِسْكِينٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲۷۰) ابراہیم فرماتے ہیں کہ ولاء کو بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(٣٢٢٧١) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُمَا قَالاَ :الْوَلاَءُ شُجْنَةٌ كَالنَّسَبِ لاَ يُبَاعُ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲۷۱) حسن اور ابن سیرین فرماتے ہیں کہ ولاء نسب کی طرح ایک رشتہ داری ہے اس کو فروخت کیا جا سکتا ہے نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(٣٢٢٧٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ.

(۳۲۲۷۲) عامر فرماتے ہیں کہ ولاء کو نہ بیچا جا سکتا ہے نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے۔

(٣٢٢٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ :الْوَلاَءُ لاَ يُبَاعُ ، وَلاَ يُوهَبُ ، وَلاَ يُتَصَدَّقُ بِهِ.

(۳۲۲۷۳) طاؤس فرماتے ہیں کہ ولاء کو نہ بیچا جا سکتا ہے، نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے اور نہ اس کو صدقہ کیا جا سکتا ہے۔

(١١٥) مَنْ رَخَّصَ فِي هِبَةِ الوَلاَءِ

ان حضرات کا بیان جو ولاء کو ہبہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں

(٣٢٢٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ :وَهَبَتْ مَيْمُونَةُ وَلاَءَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ لاِبْنِ عَبَّاسٍ.

(۳۲۲۷۴) حضرت عمرو فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ نے سلیمان بن یسار کی ولاء حضرت ابن عباس کو ہبہ کر دی تھی۔

(۳۲۲۷۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ رَجُلاً فَانْطَلَقَ الْمُعْتَقُ فَوَالَى غَيْرَهُ ؟ قَالَ :لَيْسَ لَهُ ذَاكَ إِلاَّ أَنْ يَهَبَهُ الْمُعْتِقُ.

(۳۲۲۷۵) منصور فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے ایک آدمی کو آزاد کیا، پھر آزاد شدہ شخص گیا اور دوسرے آدمی کو اپنا ولی بنالیا، فرمایا کہ یہ اس کے لئے جائز نہیں مگر یہ کہ آزاد کرنے والا اس کو ہبہ کردے۔

(۳۲۲۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ :أَنَّ امْرَأَةً مِنْ مُحَارِبٍ وَهَبَتْ وَلاَءَ عَبْدِهَا لِنَفْسِهِ وَأَعْتَقَتْهُ وَأَعْتَقَ نَفْسَهُ ، قَالَ :فَوَهَبَ نَفْسَهُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، قَالَ :وَمَاتَتْ ، فَخَاصَمَ الْمَوَالِي إِلَى عُثْمَانَ ، قَالَ :فَدَعَا عُثْمَان بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَا قَالَ :قَالَ :فَأَتَاهُ بِالْبَيِّنَةِ ، فَقَالَ عُثْمَان :اذْهَبْ فَوَالِ مَنْ شِئْتَ.

أَبُو بَكْرٍ :فَوَالَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ.

(۳۲۲۷۶) ابوبکر بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ قبیلہ محارب کی ایک عورت نے اپنے غلام کی ولاء ان کو ہبہ کردی تھی اور اس کو آزاد کر دیا اور ان کو بھی آزاد کردیا، کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے اپنی ولاء عبدالرحمن بن عمرو بن حزم کو ہبہ کردی، اور وہ عورت مرگئی تو موالی نے حضرت عثمان کے سامنے قضیہ پیش کیا تو حضرت عثمان نے اس پر بینہ طلب کیا، وہ بینہ لائے، تو حضرت عثمان نے فرمایا کہ جاؤ اور جس سے چاہو ولاء کرو، ابوبکر فرماتے ہیں کہ انہوں نے عبدالرحمن بن عمرو بن حزم سے موالاۃ کرلی۔

(۳۲۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ ، أَنَّهُمَا قَالاَ :لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ ، وَلاَءِ السَّائِبَةِ وَهِبَتِهِ.

(۳۲۲۷۷) منصور روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور شعبی نے فرمایا کہ سائبہ کی ولاء بیچنے اور ہبہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، (''سائبہ'' جس کو اللہ کے نام پر آزاد کیا گیا ہو، مترجم)

(۳۲۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ :أَنَّ امْرَأَةً وَهَبَتْ وَلاَءَ مَوَالِيهَا لِزَوْجِهَا ، فَقَالَ :هِشَامُ بْنُ هُبَيْرَةَ :أَمَّا أَنَا فَأَرَاهُ لِزَوْجِهَا مَا عَاشَ ، فَإِذَا مَاتَ رَدَدْته إِلَى وَرَثَةِ الْمَرْأَةِ.

(۳۲۲۷۸) قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنے موالی کی ولاء اپنے شوہر کو ہبہ کردی تو ہشام بن ہبیرہ نے کہا کہ میری رائے میں وہ اس کے شوہر کے لئے ہے جب تک وہ زندہ رہے، جب وہ مرجائے گا تو میں اس کو عورت کے ورثہ کی طرف لوٹاؤں گا۔

(۳۲۲۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ إِذَا أَذِنَ الْمَوْلَى أَنْ يُوَالِيَ غَيْرَهُ.

(۳۲۲۷۹) ابراہیم فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی دوسرے شخص سے موالاۃ کرے جبکہ مولیٰ نے اجازت دے دی ہو۔

(۳۲۲۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ - وَجَدْته فِي مَكَان آخَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ - :أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِبَيْعِ الْوَلاَءِ إِذَا كَانَ مِنْ مُكَاتَبَةٍ ، وَيَكْرَهُهُ إِذَا كَانَ عِتْقًا.

(۳۲۲۸۰) سعید قتادہ سے روایت کرتے ہیں اور ایک مقام پر میں نے یہ روایت سعید بن مسیب سے پائی ہے کہ وہ ولاء کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے جب کہ وہ اس کے مکاتب کی ہو۔ اور اس کو اس صورت میں ناپسند سمجھتے تھے جبکہ وہ آزادی کی صورت میں ہو۔

(۳۲۲۸۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلاَءِ ؟ فَقَالَ : هُوَ مُحْدَثٌ.

(۳۲۲۸۱) منصور فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے ولاء کو بیچنے کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ یہ بدعت ہے۔

(۳۲۲۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لاَ تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلاَءِ إِلاَّ مَا أَعْتَقْنَ.

(۳۲۲۸۲) ابراہیم ایک دوسری سند سے فرماتے ہیں عورتیں ولاء کی وارث نہیں ہوتیں مگر جن کو وہ آزاد کریں۔

(۱۱٦) فِي امرأةٍ توفِّيت ولها بنون وابنتانِ إحدى الابنتينِ غائِبةٌ

اس عورت کا بیان جو فوت ہو جائے اور اس کے بیٹے اور دو بیٹیاں ہوں اور ایک بیٹی غائب ہو

(۳۲۲۸۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، سَمِعْت عَامِرًا يَقُولُ ، فِي امْرَأَةٍ تُوُفِّيَتْ وَلَهَا ثَلاَثَةُ بَنِينَ ذُكُورٍ ، وَابْنَتَانِ ، إِحْدَاهُمَا غَائِبَةٌ بِالشَّامِ ، وَالأُخْرَى عِنْدَهَا ، فَزَعَمَتْ أَنَّ لَهَا عِنْدَ ابْنَتِهَا الَّتِي بِالشَّامِ مَالاً ، وَأَنَّهَا قَالَتْ لِبَنِيهَا : أُحِبُّ أَنْ تَطْلُبُوا لَهَا الْمَالَ الَّذِي عِنْدَهَا بِمَا يُصِيبُهَا مِنْ مِيرَاثِي ، فَقَالُوا : نَعَمْ ، قَالَتْ : وَأُحِبُّ أَنْ تَجْعَلُوا مَا يُصِيبُهَا مِنْ مِيرَاثِي لأُخْتِهَا ، فَيُصِيبُهَا كَمَا يُصِيب رَجُلٍ مِنْكُمْ ، فَقَالُوا : نَعَمْ ، ثُمَّ إِنَّ ابْنَتَهَا جَائَتْ بَعْدَ مَا اقْتَسَمُوا الْمِيرَاثَ فَطَلَبَتْ مَا يُصِيبُهَا مِنْ مِيرَاثِهَا ، قَالَتْ : لَمْ يَكُنْ لَهَا عِنْدِي مَالٌ إِبْرَاهِيمُ ؟ فَقَالَ : يُؤْخَذُ مِنْ كُلِّ إِنْسَان مِنْهُمْ بِالسَّوِيَّةِ فَيُرَدُّ عَلَيْهَا ، وَقَالَ عَامِرٌ : يُؤْخَذُ أَحَدُ السَّهْمَيْنِ اللَّذَيْنِ أَصَابَتِ الْجَارِيَةُ ، فَيُرَدُّ عَلَى أُخْتِهَا ، فَيُصِيبُ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا سَهْمٌ ، وَلِكُلِّ رَجُلٍ سَهْمَانِ.

(۳۲۲۸۳) زکریا فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر کو اس عورت کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا جو فوت ہوئی تو اس کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں، اور ایک شام میں غائب تھی اور دوسری اس کے پاس تھی، اس کا گمان تھا کہ اس کے پاس اس شام میں غائب ہونے والی بیٹی کے لئے مال ہے، اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ تم اس کے لئے مال تلاش کرو جو اس کے پاس ہے، اس کے عوض جو اس کو میراث میں ملے گا، انہوں نے کہا جی ہاں! اور اس نے کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ اس کی میراث اس کی بہن کو دے دوں، اس طرح اس کو اتنا مال مل جائے جتنا ایک مرد کو ملتا ہے، انہوں نے کہا ٹھیک ہے، پھر اس کی بیٹی میراث کی تقسیم کے بعد آئی، اور اس نے اپنے حصے کی میراث کا مطالبہ کیا، اس نے کہا کہ اس کے لئے میرے پاس مال نہیں، تو ابراہیم نے فرمایا کہ

ہر شخص سے برابر حصہ لے کر اس کو دیا جائے گا، اور حضرت عامر نے فرمایا کہ دو حصے جو لڑکی نے لیے ان میں سے ایک حصہ لیا جائے گا اور اس کی بہن کو واپس دیا جائے گا، اس طرح ہر ایک کو ایک ایک حصہ اور ہر مرد کو دو دو حصے ملیں گے۔

(۱۱۷) فِي الرَّجلِ والمرأةِ يسلِم قبل أن يقسم المِيراث

اس مرد و عورت کا بیان جو میراث تقسیم ہونے سے پہلے اسلام لے آئیں

(۳۲۲۸٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَدْهَمَ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ أُنَاسٍ مِنْ قَوْمِهِ :أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ وَهِيَ مُسْلِمَةٌ وَتَرَكَتْ أُمًّا لَهَا نَصْرَانِيَّةً ، فَأَسْلَمَتْ أُمُّهَا قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ مِيرَاثُ ابْنَتِهَا ، فَأَتَوْا عَلِيًّا فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :لاَ مِيرَاثَ لَهَا ، ثُمَّ قَالَ :كَمْ تَرَكَتْ فَأَخْبَرُوهُ ، فَقَالَ :انيلُوهَا مِنْهُ بِشَيْءٍ.

(۳۲۲۸۴) اُدھم سدوسی اپنی قوم کے چند آدمیوں سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت مرگئی اور وہ مسلمان تھی اور اس نے اپنی نصرانیہ ماں چھوڑی، پھر اس کی ماں بیٹی کی میراث تقسیم ہوتے سے پہلے اسلام لے آئی تو ورثاء حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، آپ نے فرمایا اس کے لئے کوئی میراث نہیں، پھر آپ نے فرمایا اس نے کتنا مال چھوڑا ہے؟ انہوں نے بتایا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو اس میں سے کچھ دے دو۔

(۳۲۲۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :إذَا مَاتَ الْمَيِّتُ يُرَدُّ الْمِيرَاثُ لأَهْلِهِ.

(۳۲۲۸۵) سعید بن میسب فرماتے ہیں کہ جب میت مرجائے تو اس کی میراث اس کے گھر والوں کو دے دی جائے۔

(۳۲۲۸٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنِ ابْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَنْ أُعْتِقَ عِنْدَ الْمَوْتِ ، أَوْ أَسْلَمَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَلاَ حَقَّ لِوَاحِدٍ مِنْهُمْ ، لأَنَّ الْحُقُوقَ وَجَبَتْ عِنْدَ الْمَوْتِ.

(۳۲۲۸۶) ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو موت کے وقت آزاد کر دیا جائے یا موت کے وقت اسلام لے آئے تو ان میں سے کسی کو کوئی حق نہیں، کیونکہ حقوق موت کے وقت واجب ہوتے ہیں۔

(۳۲۲۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ شَيْخًا يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصَى ، فَقِيلَ : هَذَا وَارِثُ صَفِيَّةَ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ ، فَلَمْ يُوَرَّثْ.

(۳۲۲۸۷) حصین فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شیخ کو دیکھا جو لاٹھی کا سہارا لیے ہوئے تھے، لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت صفیہ کا وارث ہے، ان کی میراث کے وقت اسلام لایا تو اس کو میراث نہیں دی گئی۔

(۳۲۲۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُد، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ:سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا عَنْ رَجُلٍ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ؟ فَقَالاَ:لاَ يَرِثُ.

(۳۲۲۸۸) شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم اور حماد سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو میراث کی تقسیم کے وقت اسلام لایا، انہوں نے فرمایا کہ وہ وارث نہیں ہوگا۔

(۳۲۲۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ :فِي الْعَبْدِ يُعْتَقُ عَلَى الْمِيرَاثِ :أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ.

(۳۲۲۸۹) زہری اس غلام کے بارے میں فرماتے ہیں جو میراث کے وقت آزاد کر دیا جائے، کہ اس کے لئے کچھ نہیں ہے۔

(۱۱۸) مَنْ قَالَ يرث ما لم يقسم الميراث

ان حضرات کا بیان جو فرماتے ہیں کہ وہ وارث ہوگا جب تک میراث تقسیم نہ ہو

(۳۲۲۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قَتَادَةَ :أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ ، وَيَزِيدُ مُسْلِمٌ وَلَهُ إِخْوَةٌ نَصَارَى ، فَلَمْ يُوَرِّثْهُ عُمَرُ مِنْهُ ، ثُمَّ تُوُفِّيَتْ أُمُّ يَزِيدَ وَهِيَ مُسْلِمَةٌ ، فَأَسْلَمَ إِخْوَتُهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ، فَطَلَبُوا الْمِيرَاثَ فَارْتَفَعُوا إِلَى عُثْمَانَ فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ ، فَوَرَّثَهُمْ.

(۳۲۲۹۰) یزید بن قتادہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد فوت ہوئے جو کہ نصرانی تھے اور یزید مسلمان تھے اور ان کے نصرانی بھائی بھی تھے، تو حضرت عمر نے ان کو ان کا وارث نہیں بنایا، پھر یزید کی والدہ فوت ہوگئیں جو مسلمان تھیں اور ان کی موت کے بعد ان کے بھائی اسلام لے آئے اور انہوں نے میراث کا مطالبہ کیا، اور فیصلہ حضرت عثمان کے پاس لے گئے، انہوں نے اس بارے میں پوچھا پھر ان کو وارث بنا دیا۔

(۳۲۲۹۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :النَّصْرَانِيُّ إِذَا مَاتَ لَهُ الْمَيِّتُ فَقُسِمَ مِيرَاثُهُ وَبَقِيَ بَعْضُهُ ، ثُمَّ أَسْلَمَ فَقَدْ أَدْرَكَ.

(۳۲۲۹۱) عکرمہ فرماتے ہیں کہ جب نصرانی کا کوئی رشتہ دار مر جائے اور اس کی میراث تقسیم کرنے کے بعد کچھ بچ جائے پھر وہ اسلام لائے تو اس نے پالیا۔

(۳۲۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَنْ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثٍ ، قَالَ :يَرِثُ مَا لَمْ يُقَسَّمْ ، وَفِي الْعَبْدِ يُعْتَقُ عَلَى مِيرَاثٍ ، قَالَ :يَرِثُ مَا لَمْ يُقَسَّمْ.

(۳۲۲۹۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جو میراث کی تقسیم کے وقت اسلام لائے وہ وارث ہوگا جب تک میراث تقسیم نہ ہو جائے اور غلام کی صورت میں جو میراث کے وقت آزاد کر دیا جائے، فرمایا کہ وہ وارث ہوگا جب تک میراث تقسیم نہ ہو۔

(۳۲۲۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مَنْ أَسْلَمَ عَلَى مِيرَاثِهِ فَهُوَ لَهُ.

(۳۲۲۹۳) حسن فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ جو میراث کے وقت اسلام لائے وہ اس کا حق دار ہے۔

(۳۲۲۹٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ :أَخَذْتُ هَذِهِ الْفَرَائِضَ مِنْ فِرَاسٍ زَعَمَ أَنَّهُ كَتَبَهَا لَهُ الشَّعْبِيُّ :

① قَضَى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ مَسْعُودٍ :أَنَّ الأُخْوَةَ مِنَ الأَبِ وَالأُمِّ شُرَكَاءُ الإِخْوَةِ مِنَ الأُمِّ فِي ثُلُثِهِمْ :ذَكَرِهِمْ

وَأُنْثَاهُمْ ، وَقَضَى عَلِيٌّ : أَنَّ لِبَنِي الْأُمِّ دُونَ بَنِي الْأَبِ وَالْأُمِّ.

② وَقَضَى عَلِيٌّ وَزَيْدٌ : أَنَّهُ لَا تَرِثُ جَدَّةٌ أُمُّ أَبٍ مَعَ ابْنِهَا ، وَوَرَّثَهَا عَبْدُ اللهِ مَعَ ابْنِهَا السُّدُسَ.

③ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ أُمَّهَا وَإِخْوَتَهَا كُفَّارًا وَمَمْلُوكِينَ ، قَضَى عَلِيٌّ وَزَيْدٌ : لِأُمِّهَا الثُّلُثُ وَلِعَصَبَتِهَا الثُّلُثَيْنِ كَانَا لَا يُوَرِّثَانِ كَافِرًا وَلَا مَمْلُوكًا مِنْ مُسْلِمٍ حُرٍّ ، وَلَا يَحْجُبَانِ بِهِ ، وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَحْجُبُ بِهِمْ وَلَا يُوَرِّثُهُمْ ، فَقَضَى : لِلْأُمِّ السُّدُسَ وَلِلْعَصَبَةِ مَا بَقِيَ.

④ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَإِخْوَتَهَا لِأُمِّهَا ، وَلَهَا ابْنٌ مَمْلُوكٌ : قَضَى عَلِيٌّ وَزَيْدٌ : لِزَوْجِهَا النِّصْفُ ، وَلِإِخْوَتِهَا الثُّلُثُ ، وَلِلْعَصَبَةِ مَا بَقِيَ ، وَقَضَى عَبْدُ اللهِ : لِلزَّوْجِ الرُّبُعَ ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِلْعَصَبَةِ.

⑤ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ أُمَّهَا وَإِخْوَتَهَا كُفَّارًا وَمَمْلُوكِينَ : قَضَى عَلِيٌّ وَزَيْدٌ : لِأُمِّهَا الثُّلُثُ ، وَلِلْعَصَبَةِ مَا بَقِيَ ، وَقَضَى عَبْدُ اللهِ : لِأُمِّهَا السُّدُسَ وَلِلْعَصَبَةِ مَا بَقِيَ.

⑥ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَإِخْوَتَهَا لِأُمِّهَا ، وَلَا عَصَبَةَ لَهَا ، قَضَى زَيْدٌ : لِلزَّوْجِ النِّصْفَ وَلِلإِخْوَةِ الثُّلُثُ ، وَقَضَى عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللهِ : أَنْ يُرَدَّ مَا بَقِيَ عَلَى الإِخْوَةِ مِنَ الْأُمِّ ، لِأَنَّهُمَا كَانَا لَا يَرُدَّانِ مِنْ فُضُولِ الْفَرَائِضِ عَلَى الزَّوْجِ شَيْئًا وَيَرُدَّانِهَا عَلَى أَدْنَى رَحِمٍ يُعْلَمُ.

⑦ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ أُمَّهَا قَضَوْا جَمِيعًا لِلْأُمِّ الثُّلُثَ ، وَقَضَى عَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُودٍ : بِرَدِّ مَا بَقِيَ عَلَى الْأُمِّ.

⑧ رَجُلٌ تَرَكَ أُخْتَهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ ، وَأُمَّهُ ، قَضَوْا جَمِيعًا : لِأُخْتِهِ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ النِّصْفَ ، وَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ، وَقَضَى عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللهِ : أَنْ يُرَدَّ مَا بَقِيَ - وَهُوَ سَهْمٌ - ، عَلَيْهِما عَلَى قَدْرِ مَا وَرِثَا ، فَيَكُونُ لِلْأُخْتِ ثَلَاثَةُ أَخْمَاسٍ وَيَكُونُ لِلْأُمِّ خُمُسَا الْمَالِ.

⑨ رَجُلٌ تَرَكَ أُخْتَهُ لِأَبِيهِ وَجَدَّتَهُ وَامْرَأَتَهُ ، قَضَوْا جَمِيعًا لِأُخْتِهِ النِّصْفَ وَلِامْرَأَتِهِ الرُّبُعَ ، وَلِجَدَّتِهِ سَهْمٌ ، وَرَدَّ عَلِيٌّ مَا بَقِيَ عَلَى أُخْتِهِ وَجَدَّتِهِ عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ فَرَدَّهُ عَلَى الْأُخْتِ لِأَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ عَلَى جَدَّةٍ ، إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ وَارِثًا غَيْرَهَا.

⑩ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ أُمَّهَا وَأُخْتَهَا لِأُمِّهَا قَضَوْا جَمِيعًا : لِأُمِّهَا الثُّلُثَ وَلِأُخْتِهَا السُّدُسَ ، وَرَدَّ عَلِيٌّ مَا بَقِيَ عَلَيْهَا عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ فَيَكُونُ لِلْأُمِّ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْأُخْتِ الثُّلُثُ وَقَضَى عَبْدُ اللهِ : أَنَّ مَا بَقِيَ يُرَدُّ عَلَى الْأُمِّ ، لِأَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ عَلَى إِخْوَةٍ لِأُمٍّ مَعَ أُمٍّ ، فَيَصِيرُ لِلْأُمِّ خَمْسَةُ أَسْدَاسٍ ، وَلِلْأُخْتِ سُدُسٌ.

⑪ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ أُخْتَهَا لِأَبِيهَا وَأُمِّهَا ، وَأُخْتَهَا لِأَبِيهَا قَضَوْا جَمِيعًا ، لِأُخْتِهَا لِأَبِيهَا وَأُمِّهَا النِّصْفَ ، وَلِأُخْتِهَا لِأَبِيهَا السُّدُسَ ، وَرَد مَا بَقِيَ عَلَيْهِمَا عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، فَيَكُونُ لِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ ثَلَاثَةُ أَرْبَاعٍ ، وَلِلْأُخْتِ لِلْأَبِ رُبُعٌ ، وَرَدَّ عَبْدُ اللهِ مَا بَقِيَ عَلَى الْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ فَيَصِيرُ لَهَا خَمْسَةُ أَسْدَاسِ الْمَالِ ،

وَلِلأُخْتِ لِلأَبِ سُدُسُ الْمَالِ ، كَانَ لاَ يَرُدُّ عَلَى أُخْتٍ لأَبٍ مَعَ أُخْتٍ لأُمٍّ وأَبٍ.

⑫ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ إِخْوَتَهَا لأَبِيهَا وَأُمِّهَا ، وَأُمَّهَا ، قَضَوْا جَمِيعًا : لأُمِّهَا السُّدُسَ وَلإِخْوَتِهَا الثُّلُثُ ، وَرَدَّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمْ عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، فَيَكُونُ لِلأُمِّ الثُّلُثُ وَلِلإِخْوَةِ الثُّلُثَانِ ، وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ فَإِنَّهُ رَدَّ مَا بَقِيَ عَلَى الأُمِ، فَيَكُونُ لِلأُمِّ الثُّلُثَانِ وَلِلإِخْوَةِ الثُّلُثُ.

⑬ امْرَأَةٌ تَرَكَتِ ابْنَتَهَا وَابْنَةَ ابْنِهَا قَضَوْا جَمِيعًا : لابْنَتِهَا النِّصْفَ ، وَلابْنَةِ ابْنِهَا السُّدُسَ ، وَرَدَّ عَلِيٌّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمَا عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، وَرَدَّ عَبْدُ اللهِ مَا بَقِيَ عَلَى الابْنَةِ خَاصَّةً.

⑭ امْرَأَةٌ تَرَكَتِ ابْنَتَهَا وَجَدَّتَهَا قَضَوْا جَمِيعًا لِلابْنَةِ النِّصْفَ ، وَلِلْجَدَّةِ السُّدُسَ ، وَرَدَّ عَلِيٌّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمَا عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، وَرَدَّ عَبْدُ اللهِ مَا بَقِيَ عَلَى الابْنَةِ خَاصَّةً

⑮ امْرَأَةٌ تَرَكَتِ ابْنَتَهَا وَابْنَةَ ابْنِهَا وَأُمَّهَا قَضَوْا جَمِيعًا : أَنَّ لابْنَتِهَا النِّصْفَ وَلابْنَةِ ابْنِهَا السُّدُسَ وَلأُمِّهَا السُّدُسَ ، وَرَدَّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمْ عَلَى قِسْمَةِ فَرِيضَتِهِمْ ، وَرَدَّ عَبْدُ اللهِ مَا بَقِيَ عَلَى الابْنَةِ وَالأُمِ ، وَأَمَّا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ جَعَلَ الْفَضْلَ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، لاَ يَرُدُّ عَلَى وَارِثٍ شَيْئًا ، وَلاَ يَزِيدُ أَبَدًا عَلَى فَرَائِضِ اللهِ شَيْئًا.

⑯ امْرَأَةٌ تَرَكَتْ إِخْوَتَهَا مِنْ أُمِّهَا رِجَالاً وَنِسَاءً وَهُمْ عَصَبَتُهَا : يَقْتَسِمُونَ الثُّلُثَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ ، وَالثُّلُثَانِ لِذُكُورِهِمْ دُونَ النِّسَاءِ.

(۳۲۲۹۴) زکریا بن ابی زائدہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ فرائض فراس سے حاصل کیے، اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ ان کو شعبی نے لکھ کر دیے ہیں:

① حضرت زید بن ثابت اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ حقیقی بھائی ماں شریک بھائیوں کے ساتھ مذکر اور مؤنث اولاد کے مال میں شریک ہیں، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ماں شریک بھائیوں کے لیے مال ہے حقیقی بھائیوں کے لئے نہیں ہے۔

② اور حضرت علی اور زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دادی اپنے بیٹے کے ہوتے ہوئے وارث نہیں ہوتی اور حضرت عبداللہ نے اس کو اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے مال کے چھٹے حصّے کا وارث بنایا۔

③ ایک عورت نے اپنی ماں اور بھائیوں کو کفر اور غلامی کی حالت میں چھوڑا، اس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کی ماں کے لئے تہائی مال اور عصبہ کے لئے دو تہائی مال ہے، اور دونوں حضرات کافر اور غلام کو آزاد مسلمان سے وارث نہیں بناتے تھے، اور اس سے محروم بھی نہیں کرتے تھے، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے ذریعے محروم تو کرتے، لیکن ان کو وارث نہیں بناتے تھے، انہوں نے ماں کے لئے چھٹے حصّے کا فیصلہ فرمایا اور عصبہ کے لئے بقیہ مال کا۔

④ ایک عورت نے اپنے شوہر اور ماں شریک بھائیوں کو چھوڑا اور اس کا ایک بیٹا غلام تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ نے اس کے شوہر کے لئے نصف بھائیوں کے لیے تہائی اور عصبہ کے لئے بقیہ کا فیصلہ فرمایا اور حضرت عبداللہ نے شوہر کے لئے چوتھائی اور عصبہ کے لئے بقیہ مال کا فیصلہ فرمایا۔

⑤ ایک عورت نے اپنی ماں اور بھائیوں کو کفر اور غلامی کی حالت میں چھوڑا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ نے اس کی ماں کے لئے ایک تہائی اور عصبہ کے لئے بقیہ مال کا فیصلہ فرمایا، اور حضرت عبداللہ نے اس کی ماں کے لئے مال کے چھٹے حصے اور عصبہ کے لئے بقیہ مال کا فیصلہ فرمایا۔

⑥ ایک عورت نے اپنے شوہر اور ماں شریک بھائیوں کو چھوڑا اور اس کا کوئی عصبہ نہیں تھا، حضرت زید نے شوہر کے لئے نصف اور بھائیوں کے لئے ایک تہائی کا فیصلہ فرمایا، اور حضرت علی اور عبداللہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بقیہ مال دوبارہ ماں شریک بھائیوں پر لوٹا دیا جائے، کیونکہ وہ فرائض میں سے بچے ہوئے مال میں سے شوہر پر کچھ نہیں لوٹاتے تھے، اور اس کو قریبی رشتہ داروں پر لوٹاتے تھے جو معلوم ہو۔

⑦ ایک عورت نے اپنی ماں کو چھوڑا، تمام حضرات نے ماں کے لئے ایک تہائی مال کا فیصلہ فرمایا، اور حضرت علی اور ابن مسعود نے بقیہ مال کو ماں پر لوٹانے کا فیصلہ فرمایا۔

⑧ ایک آدمی نے اپنی حقیقی بہن اور ماں کو چھوڑا، تمام حضرات نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کی حقیقی بہن کے لئے نصف اور ماں کے لئے ایک تہائی مال ہے، اور حضرت علی اور عبداللہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بقیہ مال جو ایک حصہ ہے ان دونوں پر ان کے حصے کے مطابق لوٹا دیا جائے، اس طرح بہن کے لئے تین پانچویں حصے (۳/۵) اور ماں کے لئے دو پانچویں حصے (۲/۵) ہوں گے۔

⑨ ایک آدمی نے اپنی باپ شریک بہن اور دادی اور بیوی کو چھوڑا، ان سب حضرات نے بہن کے لئے نصف اور بیوی کے لئے ایک چوتھائی مال اور دادی کے لئے ایک حصے کا فیصلہ فرمایا، اور حضرت علی نے بقیہ مال اس کی بہن اور دادی پر ان کے حصے کے مطابق لوٹا دیا، اور حضرت عبداللہ نے مال بہن پر لوٹا دیا کیونکہ وہ دادی پر مال لوٹانے کے قائل نہیں تھے، الّا یہ کہ اس کے علاوہ کوئی وارث نہ ہو۔

⑩ ایک عورت نے اپنی ماں اور ماں شریک بہن کو چھوڑا، سب نے یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کی ماں کے لیے ایک تہائی مال اور اس کی بہن کے لئے مال کا چھٹا حصہ ہے، اور حضرت علی نے بقیہ مال کا دونوں پر ان کے حصے کے مطابق لوٹانے کا فیصلہ فرمایا، پس ماں کے لئے دو تہائی مال اور بہن کے لئے ایک تہائی مال ہے، اور حضرت عبداللہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ بقیہ مال ماں پر لوٹایا جائے گا، کیونکہ وہ ماں کے ہوتے ہوئے ماں شریک بہن پر مال کو نہیں لوٹاتے تھے، اس طرح ماں کے لئے پانچ چھٹے حصے اور بہن کے لئے مال کا چھٹا حصہ ہوگا۔

⑪ ایک عورت نے اپنی ایک حقیقی بہن اور ایک باپ شریک بہن کو چھوڑا تو سب حضرات نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی حقیقی بہن کے

لئے نصف مال اور باپ شریک بہن کے لئے مال کا چھٹا حصہ اور بقیہ مال ان دونوں پر ان کے حصے کے مطابق لوٹایا جائے گا، اس طرح حقیقی بہن کے لئے تین چوتھائی اور باپ شریک بہن کے لئے ایک چوتھائی ہوگا، اور حضرت عبداللہ نے بقیہ مال کو حقیقی بہن پر لوٹایا، اس طرح اس کے لئے مال کے پانچ چھٹے حصے ہوں گے، اور باپ شریک بہن کے لئے مال کا چھٹا حصہ ہو گا، اور آپ حقیقی بہن کے ہوتے ہوئے باپ شریک بہن پر مال نہیں لوٹاتے تھے۔

⑫ ایک عورت نے اپنی حقیقی بہن اور ماں کو چھوڑا، سب نے اس کی ماں کے لئے چھٹے حصے اور بھائیوں کے لئے ایک تہائی کا فیصلہ فرمایا، اور بقیہ مال ان پر ان کے حصے کے مطابق لوٹایا اور حضرت عبداللہ نے بقیہ مال صرف بیٹی پر لوٹایا۔

⑬ ایک عورت نے اپنی بیٹی اور پوتی کو چھوڑا، سب نے اس کی بیٹی کے لئے نصف اور پوتی کے لئے مال کے چھٹے حصے کا فیصلہ فرمایا اور حضرت علی نے بقیہ مال ان پر ان کے حصے کے مطابق لوٹایا، اور حضرت عبداللہ نے بقیہ مال صرف بیٹی پر لوٹا دیا۔

⑭ ایک عورت نے اپنی بیٹی اور دادی کو چھوڑا، سب نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی بیٹی کے لئے نصف اور دادی کے لئے مال کا چھٹا حصہ ہے۔ اور حضرت علی نے بقیہ مال ان کے حصے کے مطابق لوٹایا، اور حضرت عبداللہ نے بقیہ مال صرف بیٹی پر لوٹایا۔

⑮ ایک عورت نے اپنی بیٹی اور پوتی اور ماں کو چھوڑا، سب نے فیصلہ کیا کہ اس کی بیٹی کے لیے نصف اور پوتی کے لئے مال کا چھٹا حصہ اور ماں کے لئے چھٹا حصہ ہے، اور بقیہ مال ان پر ان کے حصے کے مطابق لوٹایا، اور حضرت عبداللہ نے بقیہ مال بیٹی اور ماں پر لوٹایا اور حضرت زید بن ثابت نے اس سے فاضل مال کو بیت المال میں ڈال دیا، کہ وارث پر کچھ نہیں لوٹایا، اور اللہ کے فرائض پر کبھی کچھ اضافہ نہیں کرتے تھے۔

⑯ ایک عورت نے اپنے ماں شریک بھائیوں کو چھوڑا جو اس کے عصبہ تھے، وہ ایک تہائی کو اپنے درمیان برابر تقسیم کریں، اور دو تہائی ان کے مردوں کے لئے نہ کہ عورتوں کے لئے۔

(٣٢٢٩٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَوْصَى بِعِتْقٍ وَصَدَقَةٍ وَفِي سَبِيلِ اللهِ ؟ فَقَالَ شُرَيْحٌ :يُعْطَى كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهَا بِحِصَّتِهِ.

(۳۲۲۹۵) زکریا روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے آزاد کرنے اور صدقہ کرنے اور اللہ کے راستے میں دینے کی وصیت کی تھی، حضرت شریح نے فرمایا کہ ہر جگہ اس کے حصے کے مطابق دیا جائے گا۔

تم كتاب الفرائض و الحمد لله كما هو أهله

(۱) مَا أَعْطَى اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ فضیلتیں جو اللہ نے محمد ﷺ کو عطا فرمائی ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمنِ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(٣٢٢٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ : أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الأَنْصَارِ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا نَسْمَعُ مِنْ قَوْمِكَ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ مِنْهُمْ : إِنَّمَا مَثَلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ نَخْلَةٍ أُنْبِتَتْ فِي كَبَاءٍ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، مَنْ أَنَا ؟ قَالُوا : أَنْتَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْكَ السَّلام ، فَقَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، قَالَ : فَمَا سَمِعْنَاهُ انْتَمَى قَبْلَهَا قَطُّ ، ثُمَّ قَالَ : أَلاَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقَهُ ، ثُمَّ فَرَّقَهُمْ فِرْقَتَيْنِ ، فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ الْفِرْقَيْنِ ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ، فَأَنَا خَيْرُكُمْ بَيْتًا وَخَيْرُكُمْ نَفْسًا.

(ترمذی ۳۵۳۲۔ احمد ۱۶۶)

(۳۲۲۹۶) عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ ہم آپ کی قوم سے سنتے ہیں اور کہنے والے کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کی مثال تو اس درخت کی سی ہے جو کسی میدان میں اگ جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ پر سلام ہو، آپ نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں، کہتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو اس سے پہلے اس نسبت کو بیان کرتے نہیں سنا، پھر فرمایا خبردار! بے شک اللہ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا اور ان کو دو جماعتوں میں تقسیم فرمادیا پھر مجھے بہترین جماعت میں کر دیا، پھر ان کے قبیلے بنائے اور مجھے بہترین قبیلے میں

بنایا، پس میں گھر کے اعتبار سے بھی تم سب سے بہتر ہوں اور نفس کے اعتبار سے بھی تم سے بہتر ہوں۔

(۳۲۲۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْت إِمَامَ النَّاسِ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ ، وَلاَ فَخْرَ. (احمد ۱۳۷۔ ترمذی ۳۶۱۳)

(۳۲۲۹۷) اُبیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا میں لوگوں کا امام، ان کا خطیب اور ان کی سفارش کرنے والا ہوں گا اور مجھے کوئی فخر نہیں۔

(۳۲۲۹۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَرَجْت مِنْ نِكَاحٍ ، لَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ مِنْ لَدُنْ آدَمَ ، لَمْ يُصِبْنِي سِفَاحُ الْجَاهِلِيَّةِ. (بیہقی ۱۹۰)

(۳۲۲۹۸) جعفر کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں، اور بدکاری سے پیدا نہیں ہوا آدم علیہ السلام سے اب تک، جاہلیت کی بدکاری مجھ تک نہیں پہنچی۔

(۳۲۲۹۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ ، أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أُعْطِيت خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ نُصِرْت بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ ، وَجُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا ، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ فَلْيُصَلِّ ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي ، وَأُعْطِيت الشَّفَاعَةَ ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْت إِلَى النَّاسِ عَامَّةً.

(۳۲۲۹۹) جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پانچ خصلتیں عطا کی گئی ہیں جو کسی کو نہیں دی گئیں مجھے ایک مہینہ کی مسافت تک رعب کے ذریعے مدد دی گئی، اور زمین میرے لئے پاک اور نماز کی جگہ بنائی گئی، پس میری امت کے جس آدمی پر نماز کا وقت جہاں بھی آجائے پڑھ لے، اور میرے لئے غنیمتیں حلال کر دی گئیں، اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کی گئیں، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی، اور پہلے نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے اور میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

(۳۲۳۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَمِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أُعْطِيت خَمْسًا ، وَلاَ أَقُولُهُ فَخْرًا : بُعِثْت إِلَى الأَحْمَرِ وَالأَسْوَدِ ، وَجُعِلَتْ لِي الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا ، وَأُحِلَّ لِي المغنم وَلَمْ يحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي ، وَنُصِرْت بِالرُّعْبِ ، فَهُوَ يَسِيرُ أَمَامِي مَسِيرَةَ شَهْرٍ ، وَأُعْطِيت الشَّفَاعَةَ فَأَخَّرْتهَا لأُمَّتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا.

(۳۲۳۰۰) ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پانچ خصلتیں عطا کی گئی ہیں، اور میں ان کو فخر سے بیان نہیں کرتا، مجھے سرخ و سیاہ کی طرف بھیجا گیا، اور میرے لئے زمین کو پاک اور نماز کی جگہ بنایا گیا، اور میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا، جبکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھا، اور میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی، کہ وہ میرے آگے ایک مہینہ دور کی مسافت

تک چلتا ہے، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی اور میں نے اس کو اپنی امت کے لئے قیامت کے دن تک مؤخر کر دیا، اور ان شاء اللہ یہ ہر اس آدمی کو حاصل ہونے والی ہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔

(۳۲۳۰۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، وَأُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ ، وَأُحِلَّ لِي الْمَغْنَمُ ، وَبَيْنَما أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الأَرْضِ فَتُلَّتْ فِي يَدِي. (بخاری ۲۹۷۷۔ مسلم ۳۷۲)

(۳۲۳۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی، اور مجھے جامع کلمات عطا کیے گئے، اور میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا، اور اس دوران کہ میں سویا ہوا تھا میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھوں میں ڈال دی گئیں۔

(۳۲۳۰۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ كَانَ قَبْلِي :بُعِثْتُ إِلَى الأَحْمَرِ وَالأَسْوَدِ ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ ، وَجُعِلَتْ لِي الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا ، وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِيٍّ كَانَ قَبْلِي ، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلاَّ وَقَدْ سَأَلَ شَفَاعَتَهُ وَإِنِّي أَخَّرْتُ شَفَاعَتِي :جَعَلْتُهَا لِمَنْ مَاتَ لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

(۳۲۳۰۲) حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ خصلتیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں، مجھے سرخ و سیاہ کی طرف بھیجا گیا، اور میری ایک مہینہ کی مسافت تک رعب کے ذریعے مدد کی گئی، اور میرے لئے زمین کو پاک اور نماز کی جگہ بنایا گیا، اور میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کیا گیا، جو مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہیں کیا گیا تھا، اور مجھے شفاعت کی دولت عطا کی گئی، کیونکہ ہر نبی نے اپنی شفاعت مانگ لی، اور میں نے اپنی شفاعت کو مؤخر کر کے ہر اس شخص کے لئے کیا ہے جو اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔

(۳۲۳۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي نُصِرْتُ بِالصَّبَا ، وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ. (بخاری ۱۰۳۵۔ مسلم ۱۷)

(۳۲۳۰۳) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری بادِ صبا کے ذریعے مدد کی گئی اور قوم عاد کو مغرب کی سمت کی ہوا سے ہلاک کیا گیا۔

(۳۲۳۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ :أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُعْطِيتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الأَنْبِيَاءِ ، قُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ! مَا هُوَ ؟ قَالَ :نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، وَأُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الأَرْضِ ،

وَسُمِّيتُ أَحْمَدَ ، وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُورًا ، وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ. (احمد ۹۸۔ بزار ۶۵۲)

(۳۲۳۰۴) حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے وہ خوبیاں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ فرمایا کہ میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی، اور مجھے زمین کی کنجیاں عطا کی گئیں، اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی کو میرے لئے پاک کرنے والا بنا یا دیا گیا، اور میری امت کو سب سے بہترین امت بنایا گیا۔

(۳۲۳۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :قَالَ كَعْبٌ :إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ لَهُ :مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَرَأَ آيَةً مِنَ التَّوْرَاةِ: أخرانا قداما ، الآخِرُونَ الأَوَّلُونَ.

(۳۲۳۰۵) مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ حضرت کعب نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو شخص جنت کے دروازے کے حلقے کو پکڑے گا اور وہ کھل جائے گا محمد ﷺ ہیں، پھر انہوں نے توراۃ کی یہ آیت تلاوت فرمائی "أخرانا قداما ، الآخِرُونَ الأَوَّلُونَ".

(۳۲۳۰٦) حَدَّثَنَا محمد بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلاَثٍ :جُعِلَتْ لَنَا الأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا ، وَجُعِلَتْ لَنَا تُرْبَتُهَا إِذَا لَمْ نَجِدَ الْمَاءَ طَهُورًا ، وَأُوتِيت هَذِهِ الآيَاتِ مِنْ بَيْتِ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، لَمْ يُعْطَ مِنْهُ أَحَدٌ قَبْلِي ، وَلاَ يُعْطَى منه أَحَدٌ بَعْدِي.

(۳۲۳۰٦) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں لوگوں پر تین فضیلتیں عطا کی گئیں ہیں، ہمارے لئے پوری زمین نماز کی جگہ بنا دی گئی ہے، اور ہمارے لیے اس کی مٹی پاک کرنے والی بنائی گئی ہے جبکہ ہم پانی کو نہ پائیں، اور یہ آیات مجھے عرش کے نیچے خزانے کے کمرے سے عطا کی گئی ہیں یعنی سورۃ بقرہ کی آخری آیات، اس میں سے مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی، اور نہ میرے بعد کسی کو دی جائیں گی۔

(۳۲۳۰۷) حَدَّثَنَا مالك بن إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :خَرَجْت فِي طَلَبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْته يُصَلِّي ، فَانْتَظَرْته حَتَّى صَلَّى ، فَقَالَ : أُوتِيت اللَّيْلَةَ خَمْسًا لَمْ يُؤْتَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي :نُصِرْت بِالرُّعْبِ فَيُرْعَبُ الْعَدُوُّ مِنْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ ، وَأُرْسِلْت إِلَى الأَحْمَرِ وَالأَسْوَدِ ، وَجُعِلَتْ لِي الأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا ، وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي ، وَقِيلَ :سَلْ تُعْطَهُ ، فَاخْتَبَأْتُهَا ، فَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْكُمْ مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ.

(۳۲۳۰۷) حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلا تو میں نے آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا، پس میں آپ کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ آپ نے نماز پڑھ لی، پھر آپ نے فرمایا: مجھے اس رات پانچ فضیلتیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں، میری رعب کے ذریعے مدد کی گئی، پس دشمن ایک مہینے کی مسافت پر مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے، اور

مجھے سرخ و سیاہ کی طرف بھیجا گیا ہے، اور میرے لئے زمین کو پاک کرنے والا اور نماز کی جگہ بنا دیا گیا ہے، اور میرے لئے مال غنیمت حلال کر دیا گیا، جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا، اور کہا گیا کہ آپ سوال کریں آپ کو عطا کیا جائے گا، میں نے اس کو ذخیرہ کر لیا، پس یہ تم میں سے ہر اس شخص کو پہنچنے والا ہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کیا۔

(۳۲۳۰۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَقَالَ : مَا صُدِّقَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْت ، وَإِنَّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ لَنَبِيًّا مَا صَدَّقَهُ مِنْ أُمَّتِهِ إلاَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ. (مسلم ۳۳۰۔ احمد ۱۴۰)

(۳۲۳۰۸) حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت میں پہلا شفیع ہوں، اور فرمایا کہ کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری کی گئی، اور انبیاء میں ایسے نبی بھی ہیں جن کی تصدیق ان کی امت میں ایک سے زائد آدمی نے نہیں کی۔

(۳۲۳۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَك رَبُّك مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ قَالَ : يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ.

(۳۲۳۰۹) مجاہد فرماتے ہیں کہ ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَك رَبُّك مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ اللہ آپ ﷺ کو عرش پر بٹھائیں گے۔

(۳۲۳۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ : ﴿وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَى﴾ قَالَ : ذِكْرُ الدُّنُوِّ مِنْهُ.

(۳۲۳۱۰) عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ ﴿وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَى﴾ میں اللہ نے آپ ﷺ کے قرب کا ذکر فرمایا ہے۔

(۳۲۳۱۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَخَلْت الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِنَهْرٍ يَجْرِي ، حَافَاتُهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ فَضَرَبْت بِيَدَيَّ إلَى الطِّينِ فَإِذَا مِسْكٌ أَذْفَرُ ، قَالَ : فَقُلْتُ لِجِبْرِيلَ : مَا هَذَا؟ قَالَ : هذا الْكَوْثَرِ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. (احمد ۱۰۳۔ ابن حبان ۶۴۷۲)

(۳۲۳۱۱) حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو ایک نہر دیکھی جس کے کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے، میں نے مٹی میں اپنا ہاتھ مارا تو خوشبودار مشک تھی، میں نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ کوثر ہے جو اللہ عزوجل نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

(۳۲۳۱۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا إذْ أَغْفَى إغْفَاءَةً ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا : مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : نَزَلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ ، فَقَرَأَ بسم الله الرَّحْمَن الرحيم : ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الأَبْتَرُ﴾ ثُمَّ قَالَ : أَتَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ ؟ قُلْنَا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ، هُوَ

حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّتِي ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ ، فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ :رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أَصْحَابِي ، فَيَقُولُ :لاَ ، إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ. (مسلم ۵۳۔ احمد ۱۰۲)

(۳۲۳۱۲) حضرت انس فرماتے ہیں اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھے تھے کہ آپ کو ایک اونگھ آئی، پھر آپ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اٹھایا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو کیا ہوا؟ فرمایا کہ ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے، اور آپ ﷺ نے پڑھا ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الأَبْتَرُ﴾ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ وہ ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے، اس پر بہت سی خیر ہے، اور وہ حوض ہے جس پر قیامت کے دن میری امت آئے گی، اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں، پس ایک بندہ اس سے روک دیا جائے گا، میں کہوں گا کہ اے میرے رب! بے شک یہ میرے ساتھیوں میں سے ہے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، نہیں تم نہیں جانتے کہ اس نے تمہارے بعد کیا بدعت جاری کی ہے۔

(۳۲۳۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ، قَالَتْ :قُلْت :يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لَكَ حَوْضًا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَأَحَبُّ مَنْ وَرَدَهُ إِلَيَّ قَوْمُك. (احمد ۴۰۹)

(۳۲۳۱۳) خولہ بنت حکیم کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ کا کوئی حوض ہے؟ فرمایا جی ہاں! اور اس پر آنے والوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب تمہاری قوم ہے۔

(۳۲۳۱٤) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ الْمِسْمَارِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :كَتَبْت إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ :أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَيَّ :سَمِعْته يَقُولُ :أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ. (مسلم ۱۴۵۳۔ احمد ۸۹)

(۳۲۳۱۴) عامر بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ کو لکھا کہ مجھے ایسی بات بتایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، انہوں نے لکھا کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض پر پہلے سے پہنچنے والا ہوں۔

(۳۲۳۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الصُّنَابِحِ ، قَالَ :سَمِعْته يَقُولُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. (بخاری ۷۳۳۵۔ احمد ۲۳۶)

(۳۲۳۱۵) صُنابح فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں تمہارے لیے حوض پر پہلے پہنچنے والا ہوں۔

(۳۲۳۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ خبيب بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي.

(۳۲۳۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر کے درمیان جنت کے باغات میں

سے ایک باغ ہے، اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔

(۳۲۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. (بخاری ۶۵۷۵۔ مسلم ۱۷۹۶)

(۳۲۳۱۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حوض پر تمہارے لیے تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں۔

(۳۲۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ يَقُولُ :إِنِّي لَكُمْ سَلَفٌ عَلَى الْكَوْثَرِ.

(مسلم ۱۷۹۵۔ احمد ۲۹۷)

(۳۲۳۱۸) حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حوض پر تمہارے لیے تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں۔

(۳۲۳۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ ، وَمَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوتِ وَالدُّرِّ ، تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ ، وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ. (ترمذی ۳۳۶۱۔ دارمی ۲۸۳۷)

(۳۲۳۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوثر جنت کی نہر ہے، اس کے کنارے سونے کے ہیں اور اس کے بہنے کی جگہ یاقوت اور موتی پر ہے، اس کی مٹی مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے، اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

(۳۲۳۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ جُنْدُبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ. (مسلم ۱۷۹۲۔ احمد ۳۱۳)

(۳۲۳۲۰) حضرت جندب فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں تمہارے لئے حوض پر پہلے پہنچنے والا ہوں۔

(۳۲۳۲۱) حَدَّثَنَا محمد بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ. (مسلم ۳۴۔ ابوداؤد ۴۷۱۲)

(۳۲۳۲۱) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک تمہارے سامنے ایسا حوض ہے جو 'جرباء' اور 'اذرح' کی درمیانی مسافت کے برابر ہے۔

(۳۲۳۲۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ انيس بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْماً وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، فَأَهْوَى قِبَلَ الْمِنْبَرِ فَاتَّبَعْنَاهُ ، فَقَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ السَّاعَةَ.

(دارمی ۷۷۔ ابویعلی ۱۱۵۰)

(۳۲۳۲۱) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے، اور ہم مسجد میں تھے، اور آپ ﷺ نے اپنے سر پر پٹی باندھ رکھی تھی، اس مرض میں جس میں آپ کی وفات ہوئی، آپ منبر کی طرف چلے، ہم آپ کے پیچھے چلے گئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اس وقت گویا کہ حوض پر کھڑا ہوں۔

(۳۲۳۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيَرِدَنَّ عَلَى حَوْضِي أَقْوَامٌ فَيُخْتَلَجُونَ دُونِي. (بخاری ۶۵۷۶۔ احمد ۳۷۳)

(۳۲۳۲۳) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہت سے لوگ میرے حوض پر آئیں گے لیکن مجھ سے دور کردیے جائیں گے۔

(۳۲۳۲۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :قامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ.

(۳۲۳۲۴) مُرّہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے نقل فرماتے ہیں، فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں۔

(۳۲۳۲۵) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ وَرَدَ عَلَيَّ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا. (بخاری ۶۵۸۵۔ مسلم ۱۷۹۳)

(۳۲۳۲۵) حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں، جو میرے پاس آئے گا اس میں سے پی لے گا، اور جو اس سے پی لے گا اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی۔

(۳۲۳۲۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ الْحُضَيْرِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

(بخاری ۳۷۹۲۔ احمد ۳۵۱)

(۳۲۳۲۶) حضرت اُسید بن حضیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب تم میرے بعد ترجیح دیکھو گے، پس صبر کرو یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملو۔

(۳۲۳۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ :إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ. (بخاری ۴۳۳۰۔ مسلم ۷۳۸)

(۳۲۳۲۷) حضرت عبداللہ بن زید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ تم عنقریب میرے بعد ترجیح دیکھو گے،

پس صبر کرو یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملو۔

(۳۲۳۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ.

(مسلم ۱۷۹۴۔ ابو یعلی ۴۳۷

(۳۲۳۲۸) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں حوض پر پانی پینے کے لئے آنے والوں منتظر ہوں گا۔

(۳۲۳۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :قُلْت :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ ؟ قَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُو السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ ، عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عُمَا إِلَى أَيْلَةَ ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ. (مسلم ۱۷۹۸۔ احمد ۱۴۹)

(۳۲۳۲۹) حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! حوض کے برتن کیسے ہوں گے؟ فرمایا اس ذات کی قس جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں، اور اس کے ستاروں سے مراد صاف آسمان وال رات کے ستارے ہیں، جس نے اس سے پی لیا وہ پیاسا نہ ہوگا، اس کی چوڑائی اس کی لمبائی کی طرح عمان سے اُیلہ کی درمیا مسافت جتنی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

(۳۲۳۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَ الْيَعْمُرِيِّ ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَنَا عِنْد عُقْرِ حَوْضِي أَذُودُ عَنْهُ النَّاسَ لأَهْلِ الْيَمِينِ إِنِّي لأَضْرِبُهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى تَرْفَضَّ ، قَالَ :فَسُئِلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سِعَةِ الْحَوْضِ ؟ فَقَالَ :هُوَ مَا بَيْنَ مَقَامِي هَذَا إِلَى عَمَّانَ ، مَا بَيْنَهُمَا شَهْرٌ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ فَسُئِلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابِهِ ؟ فَقَالَ :أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، يَصُبُّ فِيهِ مِيزَابَانِ مِدَادُهُ ، أَوْ مِدَادُهُمَا مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا وَرِقٌ وَالآخَرُ ذَهَبٌ. (مسلم ۱۷۹۹۔ احمد ۲۷۵)

(۳۲۳۳۰) حضرت ثوبان، رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے حوض کے پانی پینے کی جگہ ہوں گا، اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو دور ہٹاؤں گا یہاں تک کہ لوگ چھٹ جائیں گے، اس پر رسول اللہ ﷺ سے حوض کی وسعت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ وہ میری اس جگہ سے عمان کی درمیانی مسافت تک ہے، ان دونوں علاقوں کے درمیان ایک ماہ یا اس کے قریب مسافت ہے، پھر نبی ﷺ سے اس کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس میں جنت سے دو پرنالے گریں گے جن کا بہاؤ جنت سے ہوگا، ایک پرنالہ چاندی کا اور

…سرا سونے کا ہوگا۔

(۳۲۳۳۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ صَحِبَنِي وَرَآنِي حَتَّى إِذَا رُفِعُوا إِلَيَّ اخْتُلِجُوا دُونِي فَلأَقُولَنَّ : رَبِّ أَصْحَابِي ، فَلَيُقَالَنَّ : إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ. (احمد ۴۸)

(۳۲۳۳۲) حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے حوض پر بہت سے لوگ آئیں گے جو میرے ساتھ رہے ہوں گے اور انہوں نے مجھے دیکھا ہوگا، یہاں تک کہ جب وہ میری طرف اٹھائے جائیں گے تو ان کو مجھ سے روک دیا جائے گا، میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں، اللہ فرمائیں گے کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا بدعات جاری کی ہیں۔

(۳۲۳۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِلَحْمٍ فَرُفِعَت إِلَيْهِ الذِّرَاعُ ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ ، فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ، ثُمَّ قَالَ : أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَهَلْ تَدْرُونَ بِمَ ذَاكَ يَجْمَعُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ، فَيُسْمِعُهُمَ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمَ الْبَصَرُ ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ ، فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لاَ يُطِيقُونَ ، وَلاَ يَحْتَمِلُونَ ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ : أَلاَ تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ ، أَلاَ تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ.

فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضهم : أَبُوكُمْ آدَم ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ : يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ ، وَأَمَرَ الْمَلاَئِكَةَ فَسَجَدُوا لَك ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلاَ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ أَلاَ تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ : إِنَّ رَبِّي قَد

غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْته ، نَفْسِي نَفْسِي ، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ.

فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ : يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إلَى أَهْلِ الأَرْضِ ، وَسَمَّاك اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلاَ تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ ، أَلاَ تَرَى مَا قَدْ بَلَغْنَا إِلَيْه ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ : إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْت بِهَا عَلَى قَوْمِي ، نَفْسِي نَفْسِي ، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ.

فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ : يَا إِبْرَاهِيمُ ، أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلاَ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ أَلاَ تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ : إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلاَ يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَذَكَرَ كِذَبَاتِهِ ، نَفْسِي نَفْسِي ، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى.

فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ :يَا مُوسَى ، أَنْتَ رَسُولُ اللهِ ، فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِتَكْلِيمِهِ ، عَلَى النَّاسِ ، اشْ
لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ مُوسَى :إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْ
غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا ، نَفْسِي نَفْسِي
اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى.

فَيَأْتُونَ عِيسَى ، فَيَقُولُونَ :يَا عِيسَى، أَنْتَ رَسُولُ اللهِ ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا
مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ عِيسَى :
رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ - وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا - نَفْ
نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فَيَأْتُونِي فَيَقُولُونَ :يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ وَخَاتَمُ الأَنْبِيَاءِ ، وَغَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّ
اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا ؟ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَا
لِرَبِّي ، ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِي مِنْ مَحَامِدِهِ ، وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ لأَحَدٍ قَبْلِي ، ثُمَّ قِ
يَا مُحَمَّدُ ، ارْفَعْ رَأْسَكَ ، سَلْ تُعْطَهُ ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ :يَا رَبِّ أُمَّتِي ، يَا رَبِّ أُمَّتِي
مَرَّاتٍ ، فَيُقَالُ :يَا مُحَمَّدُ ، أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْ
وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الأَبْوَابِ.

ثُمَّ قَالَ :وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ ،
كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى. (بخاری ۳۳۴۰۔ مسلم ۱۸۴)

(۳۲۳۳۲) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دن گوشت لایا گیا، آپ کو اس کا بازو کا گوشت پیش
گیا جو آپ کو پسند تھا، آپ ﷺ نے اس میں سے ایک مرتبہ نوچا پھر فرمایا میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا، اور تم جا
ہو کہ یہ کس طرح ہوگا؟ اللہ قیامت کے دن اولین وآخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائیں گے، پس ایک پکارنے والے کی پکار ان
سنوائیں گے اور ان کی نظریں تیز ہو جائیں گی، اور سورج قریب ہو جائے گا اور لوگوں کو اتنی تکلیف اور غم ہوگا کہ جس کی ان کے
طاقت نہ ہوگی، لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ تمہیں کیا مصیبت آپڑی ہے؟ کیا تم کوئی ایسا شخص نہیں د
جو تمہارے رب کی طرف تمہاری سفارش کرے؟

(۲) چنانچہ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں، وہ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے
کہیں گے اے آدم! آپ انسانوں کے باپ ہیں، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا، اور آپ کے اندر اپنی جانب سے ر
پھونکی، اور ملائکہ کو حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں، ہمارے لئے اپنے رب کی طرف سفارش کریں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال

ہیں؟ کیا آپ ہماری مصیبت کو نہیں دیکھتے؟ وہ فرمائیں گے کہ میرے رب آج ایسے غصہ میں ہیں کہ اس سے پہلے کبھی نہیں تھے، اور اس کے بعد کبھی نہ ہوں گے، اور اللہ نے مجھے درخت کے پاس جانے سے منع فرمایا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی، مجھے تو اپنی جان کی امان چاہیے، تم کسی اور کے پاس جاؤ تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ،

(۳) چنانچہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے، اور کہیں گے اے نوح! آپ زمین والوں کی طرف پہلے رسول ہیں، اور اللہ نے آپ کو شکر گزار بندے کا نام دیا ہے، ہمارے لئے اپنے رب کی طرف سفارش کیجیے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہمیں کیا مصیبت آپڑی ہے؟ نوح علیہ السلام ان سے فرمائیں گے کہ میرے رب آج ایسے غصے میں ہیں کہ کبھی اس سے پہلے نہ تھے اور کبھی آج کے بعد نہ ہوں گے، اور میرے پاس ایک دعا کا اختیار تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کردی، مجھے اپنی جان کی امان چاہیے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

(۴) چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور زمین والوں میں سے اس کے خلیل ہیں، ہمارے لئے اپنے رب کے ہاں سفارش فرمائیں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم پر کیا مصیبت آپڑی ہے؟ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ میرا رب آج ایسے غصے میں ہے کہ کبھی اس سے پہلے نہ تھا، اور نہ کبھی اس کے بعد اس جیسے غصے میں ہوگا، اور وہ اپنے جھوٹ ذکر فرمائیں گے، مجھے اپنی جان کی امان چاہیے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

(۵) چنانچہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے، اور کہیں گے اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ نے آپ کو اپنی رسالت اور ہمکلامی کے ذریعے فضیلت بخشی، ہمارے لیے اپنے رب کی طرف سفارش کریں، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہمیں کیا مصیبت آپڑی ہے؟ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ آج میرا رب ایسے غصے میں ہے کہ کبھی اس سے پہلے نہ تھا او کبھی اس کے بعد نہ ہوگا، اور میں نے ایک ایسی جان کو قتل کیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں تھا، مجھے اپنی جان کی امان چاہیے، تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

(۶) چنانچہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں اور آپ نے لوگوں سے پنگھوڑے میں بات کی، اور آپ اللہ کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم کی طرف القاء کیا تھا، اور اس کی روح ہیں، ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کر دیجئے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہمیں کیا مصیبت آپڑی ہے؟ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان سے کہیں گے کہ میرا رب آج ایسے غصے میں ہے کہ اس سے پہلے ایسے غصے میں نہیں تھا اور نہ اس کے بعد ایسے غصے میں ہوگا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کوئی گناہ ذکر نہیں فرمایا، مجھے اپنی جان کی امان چاہیے، تم کسی اور کے پاس چلے جاؤ، تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے جاؤ۔

(۷) چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں، اور اللہ نے آپ

کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمائے ہیں، ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کیجیے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہمیں کیا مصیبت آپڑی ہے؟ میں عرش کے نیچے جاؤں گا اور اپنے رب کو سجدہ کرنے کے لئے گر جاؤں گا، پھر اللہ میرا سینہ کھولیں گے، اور مجھے اپنی حمد وثناء القاء فرمائیں گے جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے کسی کو القاء نہیں فرمائی ہوگی، پھر کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اُٹھائیے، سوال کیجیے، آپ کو عطا کیا جائے گا، سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول ہوگی، میں اپنا سر اُٹھاؤں گا، اور کہوں گا اے میرے رب! میری امت! میری امت! کئی مرتبہ ایسا کہوں گا، پھر کہا جائے گا اے محمد! آپ اپنی امت میں سے جنت میں ان لوگوں کو جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازے سے داخل کریں جن پر کوئی حساب نہیں، اور دوسرے دروازوں میں وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل ہونے میں شریک ہوں گے۔

پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، بے شک جنت کے دوکواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ھَجَر کے درمیان، یا جتنا مکہ اور بصریٰ کے درمیان۔

(۳۲۳۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : تُعْطَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَرَّ عَشْرِ سِنِينَ ، ثُمَّ تُدْنَى مِنْ جَمَاجِمِ النَّاسِ حَتَّى تَكُونَ قَابَ قَوْسَيْنِ فَيَعْرَقُونَ حَتَّى يَرْشَحَ الْعَرَقُ قَامَةً فِي الأَرْضِ ، ثُمَّ يَرْتَفِعُ حَتَّى يُغَرْغِرُ الرَّجُلُ ، قَالَ سَلْمَانُ : حَتَّى يَقُولَ الرَّجُلُ : غَرْ غَرْ ، فَإِذَا رَأَوْا مَا هُمْ فِيهِ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : أَلاَ تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ ، ائْتُوا أَبَاكُمْ آدَمَ فَلْيَشْفَعْ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ : يَا أَبَانَا ، أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ ، قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا فَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هناك وَلَسْت بِذَاكَ فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا فَيَقُولُ : ائْتُوا عَبْدًا جَعَلَهُ اللَّهُ شَاكِرًا.

فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ : يَا نَبِيَّ اللهِ ، أَنْتَ الَّذِي جَعَلَكَ اللَّهُ شَاكِرًا وَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ قُمْ فَاشْفَعْ لَنَا ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكَ وَلَسْت بِذَاكَ ، فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا ؟ فَيَقُولُ : ائْتُوا خَلِيلَ الرَّحْمَن إِبْرَاهِيمَ. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ : يَا خَلِيلَ الرَّحْمَان قَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكَ وَلَسْت بِذَاكَ ، فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا ؟ فَيَقُولُ : ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا اصْطَفَاهُ الله بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلاَمِهِ.

فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ : قَدْ تَرَى مَا نَحن فِيهِ ، فَاشْفَع لَنَا إِلَى رَبِّنَا ، فَيَقُول : لَسْتُ هُنَاكَ ، وَلَسْت بِذَاكَ ، فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا ؟ فَيَقُولُ : ائْتُوا كَلِمَةَ اللهِ وَرُوحَهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ.

فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ : يَا كَلِمَةَ اللهِ وَرُوحَهُ ، قَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكَ ، وَلَسْت بِذَاكَ ، فَأَيْنَ الْفَعْلَةُ ؟ فَيَقُولُونَ : إِلَى مَنْ تَأْمُرُنَا ؟ فَيَقُولُ : ائْتُوا عَبْدًا فَتَحَ اللَّهُ بِهِ وَخَتَمَ ،

وَغَفَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ ، وَيَجِيءُ فِي هَذَا الْيَوْمِ آمِنًا.
فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيَقُولُونَ :يَا نَبِيَّ اللهِ أنت الذى فَتَحَ اللَّهُ بِكَ وَخَتَمَ ، وَغَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ، وَجِئْتَ فِي هَذَا الْيَوْمِ آمِنًا ، وَقَدْ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا ، فَيَقُولُ : أَنَا صَاحِبُكُمْ ، فَيَخْرُجُ يَحُوشُ النَّاسَ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ ، فَيَأْخُذُ بِحَلْقَةٍ فِي الْبَابِ مِنْ ذَهَبٍ ، فَيَقْرَعُ الْبَابَ ، فَيُقَالُ :مَنْ هَذَا ؟ فَيُقَالُ :مُحَمَّدٌ ، قَالَ :فَيُفْتَحُ لَهُ ، فَيَجِيءُ حَتَّى يَقُومَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ ، فَيَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهُ فَيَسْجُدُ ، فَيُنَادِي :يَا مُحَمَّدُ ! ارْفَعْ رَأْسَكَ ، سَلْ تُعْطَهُ ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، وَادْعُ تُجَبْ ، قَالَ :فَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الثَّنَاءِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّمْجِيدِ مَا لَمْ يُفْتَحْ لأَحَدٍ مِنَ الْخَلاَئِقِ ، قَالَ : فَيَقُولُ :رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي ، ثُمَّ يَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهُ فَيَسْجُدُ فَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ الثَّنَاءِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّمْجِيدِ مَا لَمْ يُفْتَحْ لأَحَدٍ مِنَ الْخَلاَئِقِ ، وَيُنَادَى :يَا مُحَمَّدُ ! يَا مُحَمَّدُ ! ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَادْعُ تُجَبْ ، فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ :يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا.
قَالَ سَلْمَانُ :فَيَشْفَعُ فِي كُلِّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ حِنْطَةٍ مِنْ إِيمَانٍ ، أَوْ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ ، أَوْ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ ، فَذَلِكُمَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ.

(۳۲۳۴۳) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج کو دس سال کی گرمی دے دی جائے گی، پھر اس کو لوگوں کے سروں کے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ دو کمانوں کے درمیانی فاصلے کی دوری پر ہوگا، چنانچہ لوگوں کو پسینہ آئے گا یہاں تک کہ پسینہ زمین میں قد آدم ہو جائے گا، پھر بلند ہوگا یہاں تک کہ آدمی "غرغر" کہے گا، سلمان فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ آدمی غرغر کہنے لگے گا، جب وہ اپنی حالت دیکھیں گے تو ایک دوسرے کو کہیں گے کہ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ تم کس حالت میں ہو؟ اپنے باپ آدم علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ تمہارے لئے تمہارے رب کی طرف سفارش کرے، چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے باپ! آپ ہی ہیں جن کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا، اور آپ میں روح پھونکی، اور آپ کو اپنی جنت میں ٹھہرایا، اٹھیے اور ہمارے لئے سفارش کیجئے، کیا آپ ہماری حالت کو دیکھ رہے ہیں، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اور میں اس مرتبہ کا نہیں، تو میں ایسا کس طرح کروں؟ وہ کہیں گے کہ پھر آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم فرماتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ تم اس بندے کے پاس جاؤ جس کو اللہ نے شکر گذار قرار دیا ہے۔

(۲) چنانچہ وہ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے اللہ کے نبی! آپ ہی ہیں جن کو اللہ نے شکر گذار قرار دیا ہے، اور آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں، اٹھیے اور ہمارے لیے سفارش کیجئے، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں اور میرا یہ مرتبہ نہیں، پس میں یہ کیسے کروں، وہ کہیں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ تم اللہ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

(۳) چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے اللہ کے خلیل! آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں، پس ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کر دیجئے، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اور میں اس مرتبے کا نہیں، میں کیسے یہ کام کروں؟ وہ کہیں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ تم موسیٰ کے پاس جاؤ، جن کو اللہ نے اپنی رسالت اور اپنی ہمکلامی کے لیے چنا تھا۔

(۴) چنانچہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے، اور کہیں گے کہ آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں پس ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کر دیجئے، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں اور میں اس مرتبے کا نہیں، میں ایسا کیسے کروں؟ وہ کہیں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم دیتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ تم اللہ کے کلمہ اور اس کی روح عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

(۵) چنانچہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے اے اللہ کے کلمہ اور اے روح اللہ! آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں پس ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کر دیجئے، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں اور میں اس مرتبے کا نہیں، ایسا کیسے کروں؟ وہ کہیں گے کہ آپ ہمیں کس کے پاس جانے کا حکم فرماتے ہیں؟ وہ فرمائیں گے کہ تم اس بندے کے پاس جاؤ جس کے ذریعے اللہ نے کھولا اور جس کے ذریعے مہر لگائی، اور اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمائے، اور وہ اس دن امن کے ساتھ آئیں گے۔

(۶) چنانچہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہی ہیں جس کے ذریعے اللہ نے کھولا اور جس کے ذریعے مہر لگائی، اور آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمائے، اور اس دن آپ امن کے ساتھ آئے، اور آپ ہماری حالت دیکھ رہے ہیں، پس ہمارے رب سے ہماری سفارش کر دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ چنانچہ آپ لوگوں کو ہٹاتے ہوئے نکلیں گے یہاں تک کہ جنت کے دروازے پر آئیں گے، اور دروازے میں لگے ہوئے سونے کے حلقے کو پکڑیں گے اور دروازہ کھٹکھٹائیں گے، پس کہا جائے گا یہ کون ہے؟ جواب دیا جائے گا کہ یہ محمد ہیں، کہتے ہیں کہ پھر آپ کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا، پھر آپ آئیں گے اور اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے، اور سجدے کی اجازت چاہیں گے، اور آپ کو اجازت دی جائے گی تو آپ سجدہ کریں گے، چنانچہ آپ کو پکارا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھائیے، سوال کیجئے، آپ کو دیا جائے گا سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، اور دعا کیجئے آپ کی دعا قبول کی جائے گی، کہتے ہیں کہ پھر اللہ آپ کے دل پر ایسی حمد و ثناء القاء فرمائیں گے جو مخلوقات میں کسی کو القاء نہیں ہوئی ہوگی، آپ فرمائیں گے اے رب! میری اُمت، میری امت، پھر سجدے کی اجازت مانگیں گے، پھر آپ کو اجازت دی جائے گی اور آپ سجدہ کریں گے، پھر اللہ آپ کے دل میں ایسی حمد و ثناء القاء فرمائیں گے جو مخلوقات میں سے کسی کو القاء نہیں ہوئی ہوگی، اور پکارا جائے گا اے محمد! اے محمد! اپنا سر اٹھائیے: مانگیے آپ کو دیا جائے گا، سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، اور دعا کیجئے آپ کی دعا قبول کی جائے گی، آپ اپنا سر اٹھائیں گے اور فرمائیں گے اے رب! میری امت، میری امت، دو یا تین مرتبہ، حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ آپ کی سفارش ہر اس آدمی کے بارے میں قبول کی جائے گی جس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا، یا ایک جو کے وزن کے برابر ایمان ہوگا، یا ایک رائی کے

وزن کے بقدر ایمان ہوگا، یہی مقام محمود ہے۔

(۳۲۳۳٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۱۷۸۲۔ احمد ۳۸۸)

(۳۲۳۳۴) عبداللہ غالب روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اولادِ آدم کے سردار محمد ﷺ ہوں گے۔

(۳۲۳۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ : لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا وَيُلْهَمُونَ ذَلِكَ فَأَرَاحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ : يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ ، وَخَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ ، وَعَلَّمَكَ أَسْمَاءَ كُلِّ شَيْءٍ ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّنَا يُرِحْنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا ، قَالَ : لَسْتُ هُنَاكُمْ ، وَيَشْكُو إِلَيْهِمْ ، أَوْ يَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ ، فَيَسْتَحِي رَبَّهُ ، وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ أُرْسِلَ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ ، فَيَأْتُونَ نُوحًا ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ ، وَيَذْكُرُ سُؤَالَهُ رَبَّهُ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ ، فَيَسْتَحِي رَبَّهُ ، وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ ، فَيَأْتُونَهُ ، فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى عَبْدًا كَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ ، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ ، وَيَذْكُرُ لَهُمْ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَيْرِ نَفْسٍ ، فَيَسْتَحِي رَبَّهُ مِنْ ذَلِكَ ، وَلَكِنِ ائْتُوا عَبْدَ اللهِ وَرَسُولَهُ وَكَلِمَةَ اللهِ وَرُوحَهُ ، فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ :
لَسْتُ لِذَاكُمْ وَلَسْتُ هُنَاكُمْ ، وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.
قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ : قَالَ : فَأَنْطَلِقُ فَأَمْشِي بَيْنَ سِمَاطَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، انْقَطَعَ قَوْلُ الْحَسَنِ ، فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا ، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي فَيُقَالُ أَوْ يَقُولُ : ارْفَعْ رَأْسَكَ ، قُلْ تُسْمَعْ ، وَسَلْ تُعْطَهُ ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ تَحْمِيدًا يُعَلِّمُنِيهِ فَأَشْفَعُ ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمَ الْجَنَّةَ ، ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ الثَّانِيَةَ ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا ، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدَعَنِي ، ثُمَّ يَقُولُ مِثْلَ قَوْلِهِ الأَوَّلِ : قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُهُ تَحْمِيدًا يُعَلِّمُنِيهِ ، فَيُقَالُ : سَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ، ثُمَّ أَعُودُ إِلَيْهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأَقُولُ : يَا رَبِّ ، مَا بَقِيَ إِلاَّ مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ.

(۳۲۳۳۵) حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مؤمنین جمع ہوں گے اور کہیں گے کہ اگر ہم اپنے رب کے سامنے سفارشی پیش کریں۔ ''اس بات کا ان کو القاء ہوگا'' تو اللہ ہمیں اس جگہ راحت عطا فرما دیں گے، چنانچہ وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے اے آدم! آپ انسانوں کے باپ ہیں اور اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ہے، اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور آپ کو ہر چیز کے نام سکھائے، آپ ہمارے لیے ہمارے رب سے سفارش کریں، کہ وہ اس جگہ

سے ہمیں آرام بخشیں، وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اور ان سے شکایت ذکر کریں گے یا اپنی غلطی بیان کریں گے جو آپ سے سرزد ہوئی تھی، اور اپنے رب سے شرمائیں گے، لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ سب سے پہلے رسول ہیں جن کو اہل زمین کی طرف بھیجا گیا، چنانچہ وہ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے، لیکن وہ کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اور وہ اپنے رب سے اس سوال کا ذکر کریں گے جس کا ان کو علم نہیں تھا، اور اپنے رب سے شرمائیں گے لیکن تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ، وہ ان کے پاس جائیں گے، وہ کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ نے کلام فرمایا اور ان کو توراۃ عطا فرمائی، وہ ان کے پاس جائیں گے لیکن وہ کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں، اور ان سے بغیر کسی جان کے عوض کے ایک جان کو قتل کرنے کا ذکر فرمائیں گے اور اس وجہ سے اپنے رب سے شرمائیں گے، لیکن تم اللہ کے بندے اور اس کے رسول اور اس کے کلمہ اور روح اللہ کے پاس جاؤ، وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، وہ کہیں گے کہ میں اس کام کے لئے نہیں، اور میرا یہ مقام نہیں، لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ جن کے پچھلے اور اگلے گناہ اللہ نے معاف فرما دیے ہیں، حسن فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر میں مؤمنین کی دو قطاروں کے درمیان چلوں گا، ''حسن کا قول ختم ہو گیا'' پھر اپنے رب سے اجازت مانگوں گا اور مجھے اجازت دے دی جائے گی، جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا، اللہ تعالیٰ جتنا عرصہ چاہیں گے مجھے اس حال میں چھوڑیں گے، پھر کہا جائے گا، یا پھر کہیں گے کہ اپنا سر اٹھاؤ، کہو تمہاری بات سنی جائے گی، اور مانگو تمہیں دیا جائے گا، اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی، میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ کی ایسی حمد کروں گا جو مجھے اللہ سکھائیں گے، پس میری شفاعت قبول کی جائے گی، اللہ مجھے ایک حد بیان فرمائیں گے اور میں اتنے لوگوں کو جنت میں داخل کر دوں گا، پھر میں دوبارہ واپس آؤں گا، جب اپنے رب کو دیکھوں گا سجدے میں گر جاؤں گا، اللہ مجھے کافی عرصہ اس حال میں رکھیں گے، پھر پہلے کی طرح فرمائیں گے کہ کہو تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا، اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں اپنا سر اٹھاؤں گا، اور ایسی حمد کروں گا جو اللہ مجھے سکھائیں گے، پھر کہا جائے گا مانگیے آپ کو دیا جائے گا، اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا، پھر اللہ میرے لئے ایک حد قائم فرمائیں گے اور میں ان کو جنت میں داخل کروں گا، پھر میں چوتھی مرتبہ اللہ کی طرف لوٹ کر آؤں گا اور کہوں گا اے میرے رب! ان لوگوں کے علاوہ کوئی باقی نہیں رہا جن کو قرآن نے روک لیا ہے۔

(۳۲۳۳۶) حَدَّثَنَا مالك بن إسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُمِّيّ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي مُمْسِكٌ بِحُجَزِكُمْ هَلُمُّوا عَنِ النَّارِ ، وَتَغْلِبُونِي تُقَاحِمُونَ فِيهَا تَقَاحُمَ الْفَرَاشِ وَالْجَنَادِبِ ، وَأُوشِكُ أَنْ أُرْسِلَ حُجَزَكُمْ وَأَفْرُطَ لَكُمْ عَنْ - أَوْ عَلَى - الْحَوْضِ ، وَتَرِدُونَ عَلَيَّ مَعًا وَأَشْتَاتًا. (بزار ۲۰۴)

(۳۲۳۳۶) حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے دامنوں کو پکڑتا ہوں گا کہ جہنم سے بچ جاؤ، لیکن تم مجھ پر غالب آئے ہو اور اس میں پروانوں کی طرح گھسے چلے جاتے ہو، اور قریب ہے کہ میں تمہارے دامنوں کو چھوڑ

دوں۔اور تمہارے لئے تم سے پہلے حوض پر پہنچ جاؤں، اور تم میرے پاس اکٹھے اور گروہ در گروہ آ ؤ گے۔

(۳۲۳۳۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمَ الْخَلِيفَتَيْنِ مِنْ بَعْدِي : كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي ، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. (احمد ۱۸۲۔ طبرانی ۴۹۲۱)

(۳۲۳۳۷) حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم میں اپنے بعد دو خلیفے چھوڑ رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور میرا خاندان اہل بیت، اور دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس آ جائیں۔

(۳۲۳۳۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : بَعَثَ إِلَيَّ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ فَأَتَيْته ، فَقَالَ : مَا أَحَادِيثُ تُحَدِّثُ بِهَا بَلَغَتْنَا وَتَرْوِيهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ نَسْمَعُهَا فِي كِتَابٍ لَهُ وَتُحَدِّثُ أَنَّ لَهُ حَوْضًا ، فَقَالَ : قَدْ حَدَّثَنَا عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَعَدَنَاهُ. (احمد ۳۳۶۔ طبرانی ۵۰۲۱)

(۳۲۳۳۸) حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد نے مجھے پیغام بھیجا تو میں اس کے پاس گیا، اس نے کہا کہ یہ کیسی احادیث ہیں جن کو آپ بیان کرتے ہیں جو ہم تک پہنچی ہیں اور آپ رسول اللہ ﷺ سے ان کی روایت کرتے ہیں، ہم نے ان کو کتاب اللہ میں نہیں پڑھا، اور آپ کہتے ہو کہ آپ کا کوئی حوض ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کا بیان بھی فرمایا ہے اور ہم سے اس کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

(۳۲۳۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ لِي حَوْضًا طُولُهُ مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَبْيَضَ مِثْلَ اللَّبَنِ ، آنِيَتُهُ مِثْلُ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ ، وَإِنِّي أَكْثَرُ الأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابن ماجہ ۴۳۰۱۔ ابویعلی ۱۰۲۴)

(۳۲۳۳۹) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرا ایک حوض ہے جس کی لمبائی کعبہ سے بیت المقدس کے درمیانی فاصلے جتنی ہے، وہ دودھ کی طرح سفید ہے، اس کے برتن آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں، اور میں قیامت کے دن تمام انبیاء سے زیادہ متبعین والا ہوں گا۔

(۳۲۳٤۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، قَالَ : خَرَجَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ ، فَقَالَ : إِنَّهُ سَيَكُونُ أُمَرَاءُ ، فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ ، وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْت مِنْهُ ، وَلَيْسَ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ ، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَيُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ. (ترمذی ۲۲۵۹۔ احمد ۲۴۳)

(۳۲۳۴۰) حضرت کعب بن عجرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے جبکہ ہم چمڑے کے تکیوں پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے، آپ نے فرمایا کہ عنقریب امراء ہوں گے، جو ان کے پاس گیا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کی، اور ان کی ظلم پر اعانت کی وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں، اور وہ حوض پر میرے پاس نہیں آئے گا، اور جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور ان کے ظلم پر ان کی اعانت نہ کی وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔

(۳۲۳٤۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ :أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :كُلُّ نَبِيٍّ قَدْ أُعْطِيَ عَطِيَّةً فَتَنَجَّزَهَا وَإِنِّي أَخْتَبَأْتُ عَطِيَّتِي لِشَفَاعَةِ أُمَّتِي.

(احمد ۲۰۔ ابو یعلی ۱۰۱۰)

(۳۲۳۴۱) حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کو ایک تحفہ دیا گیا اس نے اس کو جلدی وصول کر لیا، اور میں نے اس کو ذخیرہ کر لیا اپنی امت کی شفاعت کے لئے۔

(۳۲۳٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ :هَلْ بَلَّغْتَ ؟ فَيَقُولُ :نَعَمْ ، فَيُدْعَى قَوْمُهُ فَيُقَالُ :هَلْ بَلَّغَكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ :مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ ، وَمَا أَتَانَا مِنْ أَحَدٍ ، قَالَ :فَيُقَالُ لِنُوحٍ :مَنْ يَشْهَدُ لَكَ ؟ فَيَقُولُ :مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ ، قَالَ :فَذَلِكَ قَوْلُهُ ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ ، قَالَ :الْوَسَطُ الْعَدْلُ ، قَالَ :فَيُدْعَوْنَ فَيَشْهَدُونَ لَهُ بِالْبَلاَغِ ، قَالَ :ثُمَّ أَشْهَدُ عَلَيْكُمْ بَعْدُ. (بخاری ۳۳۳۹۔ ترمذی ۲۹۶۱)

(۳۲۳۴۲) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ کیا انہوں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا تھا؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا، اور ہمارے پاس کوئی نہیں آیا، نوح علیہ السلام سے کہا جائے گا کہ تمہارے لیے کون گواہی دے گا؟ وہ کہیں گے محمد ﷺ اور ان کی امت، فرمایا کہ یہ معنی ہے اللہ کے فرمان ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ کا ''الوسط'' کا معنی ہے معتدل، فرماتے ہیں کہ وہ ان کے لیے پیغام پہنچانے کی گواہی دیں گے، فرمایا کہ پھر میں اس کے بعد تمہارے لیے گواہی دوں گا۔

(۳۲۳٤۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً ، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ ، إِنَّ مُحَمَّدًا أَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللهِ ، ثُمَّ قَرَأَ :﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾. (مسند ۳۴۳)

(۳۲۳۴۳) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا ہے، اور تمہارے ساتھی اللہ کے خلیل ہیں، بے شک کہ محمد ﷺ اللہ کے ہاں مخلوق میں سب سے زیادہ معزز ہیں، پھر انہوں نے پڑھا ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾۔

(٣٢٣٤٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللَّهُ : ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوَرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ ، فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ ، فَلاَ أَدْرِي أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلِي ، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ. (بخاری ۲۴۱۱۔ ابن ماجه ۴۲۷۴)

(۳۲۳۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوَرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ ...... فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ میں سب سے پہلے اپنا سر اُٹھاؤں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوں گے، مجھے علم نہیں کہ وہ اپنا سر پہلے اُٹھائیں گے یا ان لوگوں سے ہوں گے جن کو اللہ مستثنیٰ فرمائیں گے۔

(٣٢٣٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ طَلْحَةَ مَوْلَى قَرَظَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَنْتُمْ بِجُزْءٍ مِنْ مِئَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ ، قُلْنَا لِزَيْدٍ : كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ : مَا بَيْنَ السِّتِّمِئَةِ إِلَى السَّبْعِمِئَةِ. (ابو داؤد ۴۷۱۳۔ احمد ۳۶۹)

(۳۲۳۴۵) حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ میرے حوض پر آئیں گے تم ان کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے زید سے پوچھا کہ آپ اس وقت کتنے تھے فرمایا کہ چھ سو سے سات سو کے درمیان۔

(٣٢٣٤٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : الْحَوْضُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ ، وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ ، آنِيَتُهُ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ ، مَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَ ذَلِكَ أَبَدًا. (احمد ۳۹۰)

(۳۲۳۴۶) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ حوض دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہیں، اور وہ ایلہ سے صنعاء تک کی مسافت جتنا ہے، جس نے اس سے پی لیا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

(٣٢٣٤٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ﴾ يُقَالُ : مِمَّنْ هَذَا الرَّجُلُ ؟ فَيُقَالُ : مِنَ الْعَرَبِ ، فَيُقَالُ : مِنْ أَيِّ الْعَرَبِ ؟ فَيُقَالُ : مِنْ قُرَيْشٍ : ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ لاَ أُذْكَرُ إِلاَّ ذكرتَ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ.

(۳۲۳۴۷) مجاہد اللہ کے فرمان ﴿وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ پوچھا جائے گا کہ یہ آدمی کن لوگوں میں سے ہے؟ جواب دیا جائے گا کہ عرب میں سے، پوچھا جائے گا کہ عرب کے کون سے قبیلے سے؟ جواب دیا جائے گا قریش سے، ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ جب بھی میرا ذکر ہوگا تمہارا بھی ذکر ہوگا، أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ

مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ۔

(۳۲۳۴۸) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ :فِي قَوْلِهِ ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾: بلى ، مُلِءَ حُكْمًا وَعِلْمًا ﴿وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ﴾ ، قَالَ :مَا أَثْقَلَ الْحِمْلَ الظَّهْرَ ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ بَلَى ، لاَ يُذْكَرُ إلاَّ ذُكِرْتَ مَعَهُ.

(۳۲۳۴۸) ابن شبرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن نے اللہ کے ارشاد ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ کی تفسیر میں فرمایا "کیوں نہیں! بلکہ آپ حکمت اور علم سے بھرے ہوئے ہیں"۔ ﴿وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ﴾ فرمایا کہ بوجھ نے پشت کو بوجھل نہیں کیا، ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ کہ جب بھی اللہ کا ذکر ہوگا آپ کا ذکر بھی ساتھ ہوگا۔"

(۳۲۳۴۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حسين ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إنَّ لِي أَسْمَاءً ، أَنَا مُحَمَّدٌ ، وَأَنَا أَحْمَدُ ، وَأَنَا الْمَاحِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ ، وَأَنَا الْحَاشِرُ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَي ، وَأَنَا الْعَاقِبُ. قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ :مَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ :لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ.

(بخاری ۳۵۳۲۔ مسلم ۱۸۲۸)

(۳۲۳۴۹) حضرت جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے بہت سے نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، اور میں ماحی ہوں، میرے ذریعے اللہ کفر کو مٹائیں گے، اور میں حاشر ہوں، لوگوں کو میرے قدموں سے اٹھایا جائے گا، اور میں عاقب ہوں، ایک شخص نے عرض کیا کہ عاقب کا کیا معنی ہے؟ فرمایا کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(۳۲۳۵۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :مَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَنَا مُحَمَّدٌ ، وَأَحْمَدُ ، وَالْمُقَفَّى ، وَالْحَاشِرُ. (ترمذی ۳۶۸۔ ابن سعد ۱۰۴)

(۳۲۳۵۰) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ میں محمد ہوں، احمد ہوں، مُقفّی ہوں اور حاشر ہوں۔

(۳۲۳۵۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: سَمَّى لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسه أَسْمَاءً ، فَمِنْهَا مَا حَفِظْنَا ، قَالَ :أَنَا مُحَمَّدٌ ، وَأَنَا أَحْمَدُ ، وَالْمُقَفَّى ، وَالْحَاشِرُ ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ ، وَنَبِيُّ الْمَلْحَمَةِ. (احمد ۴۰۴۔ ابن سعد ۱۰۵)

(۳۲۳۵۱) حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے نام بیان فرمائے ان میں سے بعض ہم نے یاد کر لیے، فرمایا میں محمد ہوں، احمد ہوں، مُقفّی ہوں، حاشر ہوں، نبی التوبہ ہوں اور نبی الملحمہ ہوں۔

(۳۲۳۵۲) حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عُصَيْمٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا ، وَإِنَّ

أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا ، وَأُعْطِيت الْكَنْزَيْنِ الأَحْمَرَ وَالأَبْيَضَ ، قَالَ حَمَّادٌ : وَسَمِعْته مَرَّةً وَاحِدَةً يَقُولُ : فَأَوَّلْتهَا مُلْكَ فَارِسٍ وَالرُّومِ وَإِنِّي سَأَلْت رَبِّي لأُمَّتِي أَنْ لاَ يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ ، وَلاَ يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ ، يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ ، إِنِّي إِذَا قَضَيْت قَضَاءً فَإِنَّهُ لاَ يُرَدُّ ، وَإِنِّي أُعْطِيك لأُمَّتِكَ أَنْ لاَ أُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ ، وَلاَ أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ ، وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا ، أَوْ قَالَ : مِنْ أَقْطَارِهَا. (مسلم ۲۲۱۵۔ ابوداؤد ۴۲۴۹)

(۳۲۳۵۲) حضرت ثوبان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشرق ومغرب دیکھے، اور میری امت کی حکومت وہاں تک جائے گی جہاں تک میرے لیے لپیٹا گیا، اور مجھے دو خزانے دیے گئے، سرخ وسفید، حماد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے راوی کو یہ کہتے سنا کہ ''میں نے اس کی تعبیر ملک فارس اور روم سے لی، اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ فرمانا، اور ان پر کوئی ایسا دشمن مسلط نہ فرماتا جو ان کو جڑ سے ختم کردے، اور میرے رب نے مجھ سے فرمایا کہ اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کردیتا ہوں تو وہ رد نہیں کیا جاسکتا، اور میں نے آپ کی یہ دعا قبول کرلی کہ ان کو عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا، اور ان پر غیروں میں سے کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کو جڑ سے ختم کر دے، اگرچہ ان پر پوری طاقت جمع کر کے حملہ آور ہو۔

(۳۲۳۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُثْمَان بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ قَالَ : دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلاً ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ : سَأَلْتُ رَبِّي ثَلاَثًا ، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً ، سَأَلْت رَبِّي أَنْ لاَ يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّتْ عَلَيَّ.

(۳۲۳۵۳) حضرت سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن عوالی مدینہ سے تشریف لائے یہاں تک کہ جب مسجد بنی معاویہ سے گزرے تو اس میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھیں اور آپ نے اللہ سے طویل دعا مانگی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین دعائیں کی، دو اللہ نے قبول فرمالیں اور ایک کے قبول کرنے سے انکار فرمادیا، میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ فرمائے، اللہ نے اس کو قبول فرمالیا، اور میں نے اس سے سوال کیا کہ میری امت کو ڈوبنے کے عذاب سے ہلاک نہ فرمائے، اس کو بھی قبول فرمالیا، اور میں نے اس سے سوال کیا کہ ان کو آپس میں لڑنے سے بچالے، اس دعاء کو رد فرمادیا۔

(۳۲۳۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَرَّةِ بَنِي مُعَاوِيَةَ ،

وَاتَّبَعْتُ أَثَرَهُ حَتَّى ظَهَرَ عَلَيْهَا ، فَصَلَّى الضُّحَى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ طَوَّلَ فِيهِنَّ ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ :يَا حُذَيْفَةُ ، طَوَّلْتُ عَلَيْكَ ؟ قُلْتُ :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ :إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ ثَلاَثًا ، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً ، سَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُظْهِرَ عَلَى أُمَّتِي غَيْرَهَا فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يُهْلِكَهَا بِالسِّنِينَ فَأَعْطَانِيهَا ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لاَ يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ ، فَمَنَعَنِي.

(۳۲۳۵۴) حضرت حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنو معاویہ کے محلّہ کی طرف تشریف لے گئے اور میں آپ کے پیچھے چلا، یہاں تک کہ آپ وہاں پہنچ گئے تو آپ نے چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں اور طویل پڑھیں، پھر مڑے اور فرمایا اے حذیفہ! میں نے تم پر طوالت کر دی؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ میں نے اللہ سے تین چیزوں کا سوال کیا دو اس نے عطاء فرما دیں اور ایک سے منع فرما دیا، میں نے سوال کیا کہ میری امت پر غیر کو غالب نہ کرنا، اس کو قبول فرمالیا، اور میں نے سوال کیا کہ اس کو قحط سے ہلاک نہ فرمانا، اس کو بھی قبول فرمالیا، اور میں نے سوال کیا کہ ان کو آپس کی جنگ میں مبتلا نہ فرمانا، اس کو منع فرما دیا۔

(۳۲۳۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُخْرَجُ بِهِ مِنَ الأَرْضِ ، فَيُقْبَضُ مِنْهَا ، وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا ، فَيُقْبَضُ مِنْهَا ﴿إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى﴾ ، قَالَ : فَرَاشٌ بِهِ مِنْ ذَهَبٍ ، قَالَ : فَأُعْطِيَ ثَلاَثًا : أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، وَغُفِرَ لِمَنْ لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ الْمُقْحِمَاتُ.

(مسلم ۲۷۹۔ احمد ۳۸۷)

(۳۲۳۵۵) مُرّہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کروائی گئی تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا گیا، جو چھٹے آسمان میں ہے، اور اسی تک وہ اعمال پہنچتے ہیں جو زمین سے لائے جاتے ہیں، اور وہاں سے ان سے لے لیے جاتے ہیں، اور اسی تک وہ چیزیں پہنچتی ہیں جو اوپر سے اتاری جاتی ہیں اور اس جگہ لے لی جاتی ہیں، ﴿إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى﴾ کا معنی ہے کہ سونے کی تتلیاں اس کو ڈھانپ لیتی ہیں، راوی کہتے ہیں کہ وہاں آپ کو تین چیزیں عطا کی گئیں، پانچ نمازیں، سورۂ بقرہ کی آخری آیات، اور آپ کی امت کے شرک نہ کرنے والوں کے گناہ معاف کر دیے گئے۔

(۳۲۳۵٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ ، قَالَ : فَلَمْ يُزَايِلْ ظَهْرَهُ هُوَ وَجِبْرِيلُ حَتَّى أَتَيَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، وَفُتِحَتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، وَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ، قَالَ حذيفة :لَمْ يُصَلِّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ. (ترمذی ۳۱۴۷۔ احمد ۳۹۴)

(۳۲۲۳۵) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس براق لایا گیا جو سفید لمبا جانور ہے، اور وہ اپنی نظر کی انتہاء پر قدم رکھتا ہے، آپ اس کی پیٹھ پر جبرئیل کے ساتھ بیٹھے رہے یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچ گئے، اور ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے اور آپ نے جنت اور دوزخ کو دیکھا، حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ بیت المقدس میں آپ نے نماز نہیں پڑھی۔

(۳۲۲۳۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ :لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ ، يُقَالُ لَهُ :الْبُرَاقُ ، وَمَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِيرٍ لِلْمُشْرِكِينَ فَنَفَرَتْ ، فَقَالُوا :يَا هَؤُلاَءِ ، مَا هَذَا ؟ قَالُوا :مَا نَرَى شَيْئًا ، مَا هَذِهِ إلاَّ رِيحٌ ، حَتَّى أَتَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَأُتِيَ بِإِنَائَيْنِ فِي وَاحِدٍ خَمْرٌ وَفِي الآخَرِ لَبَنٌ ، فَأَخَذَ اللَّبَنَ ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ :هُدِيت وَهُدِيَتْ أُمَّتُك. ثُمَّ سَارَ إلَى مِصْرَ.

(۳۲۲۳۵) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کو معراج کروائی گئی تو آپ کے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا، وہ اپنا پاؤں وہاں رکھتا تھا جہاں اس کی نظر کی انتہاء ہوتی اس کا نام براق تھا، اور رسول اللہ ﷺ مشرکین کے ایک قافلے کے پاس سے گزرے، وہ اونٹ بدک گئے، وہ کہنے لگے یہ کیا ہے؟ دوسروں نے جواب دیا کہ ہم کو تو کچھ نظر نہیں آرہا، یہ تو ایک ہوا ہی تھی، یہاں تک کہ آپ بیت المقدس پہنچ گئے، پھر آپ کے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں شراب اور دوسرے میں دودھ تھا، آپ نے دودھ کو لیا، جبرئیل نے کہا کہ آپ کو ہدایت دی گئی اور آپ کی امت کو بھی ہدایت دی گئی، پھر آپ مصر کی طرف چلے۔

(۳۲۲۳۶) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ أُسْرِيَ بِي ، وَأَصْبَحْتُ بِمَكَّةَ ، فَظِعْتُ بِأَمْرِي ، وَعَرَفْتُ أَنَّ النَّاسَ مُكَذِّبِي ، فَقَعَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَزِلاً حَزِينًا ، فَمَرَّ بِهِ أَبُو جَهْلٍ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ كَالْمُسْتَهْزِءِ :هَلْ كَانَ مِنْ شَيْءٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :وَمَا هُوَ ؟ قَالَ :إنِّي أُسْرِيَ بِي اللَّيْلَةَ ، قَالَ :إلَى أَيْنَ ؟ قَالَ :إلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالَ :ثُمَّ أَصْبَحْت بَيْنَ أَظْهُرِنَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَلَمْ يُرِهِ أَنَّهُ يُكَذِّبُهُ مَخَافَةَ أَنْ يَجْحَدَ الْحَدِيثَ إنْ دَعَا قَوْمَهُ إلَيْهِ، قَالَ:أَتُحَدِّثُ قَوْمَكَ مَا حَدَّثْتنِي إنْ دَعَوْتُهُمْ إلَيْك؟ قَالَ:نَعَمْ ، قَالَ:هَيَّا يَامَعْشَرَ بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ هَلُمَّ ، قَالَ :فَتَنَفَّضَتِ الْمَجَالِسُ ، فَجَاؤُوا حَتَّى جَلَسُوا إلَيْهِمَا ، فَقَالَ لَهُ :حَدِّثْ قَوْمَكَ مَا حَدَّثْتنِي ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنِّي أُسْرِيَ بِي اللَّيْلَةَ ، قَالُوا :إلَى أَيْنَ ؟ قَالَ :إلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالُوا :ثُمَّ أَصْبَحْت بَيْنَ ظَهْرَانِينَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَبَيْنَ مُصَفِّقٍ وَبَيْنَ وَاضِعٍ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مُتَعَجِّبًا لِلْكَذِبِ - زَعَمَ -! وَقَالُوا لِي :أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ لَنَا الْمَسْجِدَ ؟ قَالَ :وَفِي الْقَوْمِ مَنْ قَدْ سَافَرَ إلَى

ذَلِكَ الْبَلَدِ وَرَأَى الْمَسْجِدَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَذَهَبْتُ أَنْعَتُ لَهُمْ ، فَمَا زِلْتُ أَنْعَتُ لَهُمْ وَأَنْعَتُ حَتَّى الْتَبَسَ عَلَيَّ بَعْضُ النَّعْتِ ، فَجِيءَ بِالْمَسْجِدِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَتَّى وُضِعَ دُونَ دَارِ عَقِيلٍ - أَوْ دَارِ عِقَالٍ - ، فَنَعَتُّهُ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : الْقَوْمُ : أَمَّا النَّعْتُ فَوَاللهِ قَدْ أَصَابَ. (نسائی ۱۱۲۸۵۔ احمد ۳۰۹)

(۳۲۳۵۸) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب معراج کی رات ہوئی اور میں نے مکہ میں صبح کی تو میں اپنے معاملے میں حیران ہو گیا اور مجھے لگا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اکیلے غمزدہ بیٹھ گئے، چنانچہ ابو جہل آپ کے پاس سے گزرا تو آپ کے پاس آ کر بیٹھ گیا، اور آپ سے مذاق کے انداز میں کہا کہ کیا کچھ ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں! اس نے کہا کیا ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے آج رات معراج کروائی گئی، اس نے کہا کہاں کی؟ فرمایا بیت المقدس کی، اس نے کہا کہ پھر صبح آپ ہمارے پاس پہنچ گئے؟ فرمایا جی ہاں! اس نے تکذیب ظاہر نہ کی اس خوف سے کہ اگر وہ اپنی قوم کو آپ کے پاس بلائے گا تو کہیں آپ انکار نہ کر دیں، چنانچہ اس نے کہا اے بنو کعب بن لوی کی جماعت! آؤ، چنانچہ مجلس چھٹ گئی اور وہ ان دونوں کے پاس آ کر بیٹھ گئے، اس نے آپ سے کہا کہ اپنی قوم کو بھی وہ بات بیان کیجئے جو آپ نے مجھے بیان کی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آج رات مجھے معراج کروائی گئی، انہوں نے کہا کہاں کی؟ آپ نے فرمایا بیت المقدس کی، وہ کہنے لگے پھر صبح کے وقت آپ ہمارے پاس پہنچ گئے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں! کہتے ہیں کہ بعض تالیاں پیٹنے لگے اور بعض نے تعجب سے اپنے سر پر ہاتھ رکھا، اور مجھے کہنے لگے کہ کیا آپ ہمیں مسجد کی صفت بیان کر سکتے ہیں؟ اور لوگوں میں سے بعض نے اس شہر کا سفر کیا ہوا تھا اور مسجد کو دیکھا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان کو صفت بیان کرنے لگا، یہاں تک کہ بعض صفات میں مجھے شک ہو گیا، چنانچہ مسجد کو میرے سامنے لایا گیا جبکہ میں اس کو دیکھ رہا تھا، اور دار عقیل یا دار عقال کے سامنے رکھ دی گئی، میں اس کو دیکھ کر اس کی صفت بیان کرنے لگا، لوگ کہنے لگے کہ صفت تو بخدا بالکل درست ہے۔

(۳۲۳۵۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بَيْنَمَا جِبْرِيلُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : لَقَدْ فُتِحَ بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ ، قَالَ : فَأَتَاهُ مَلَكٌ ، فَقَالَ : أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُعْطَهُمَا مَنْ كَانَ قَبْلَكَ : فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، لَمْ تَقْرَأْ مِنْهَا حَرْفًا إِلاَّ أُعْطِيتَه.

(مسلم ۵۵۴۔ حاکم ۵۵۸)

(۳۲۳۵۹) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس دوران کہ جبرائیل رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے اپنے اوپر ٹوٹنے کی آواز سنی، آپ نے سر اٹھایا تو فرمایا کہ آسمان کا ایک دروازہ کھولا گیا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا، چنانچہ آپ کے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ آپ کو دو نوروں کی بشارت ہو جو آپ کو عطا کیے گئے ہیں اور آپ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کیے گئے، سورۃ الفاتحہ اور سورہ البقرہ کی آخری آیات، آپ ان میں سے جس حرف کو پڑھیں گے آپ کو عطا کر دیا جائے گا۔

(۳۲۳۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْحَارِثُ بْنُ أُقَيْشٍ فَحَدَّثَ الْحَارِثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ.

(۳۲۳۶۰) عبداللہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں ایک رات حضرت ابو بردہ کے پاس تھا کہ حارث بن اُقیش ہمارے پاس آئے، اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں بعض لوگ ایسے ہوں گے جن کی شفاعت سے قبیلہ مضر کے لوگوں سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

(۳۲۳۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ وَلأَهْلِ بَيْتِهِ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ.

(ترمذی ۲۴۴۰۔ احمد ۶۳)

(۳۲۳۶۱) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں بعض لوگ ایسے ہوں گے جو کسی آدمی اوراس کے اہل بیت کے لئے شفاعت کریں گے اور وہ اس کی شفاعت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(۳۲۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ ، وَلَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَالِثَةٌ مَا بَيْنَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَا لِي وَلِبِلاَلٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلاَّ مَا وَارَاهُ إِبِطُ بِلاَلٍ. (ابن ماجه ۱۵۱۔ احمد ۱۲۰)

(۳۲۳۶۲) حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ کے راستے میں اتنی اذیتیں دی گئیں جتنی کسی کو نہیں دی گئیں، اور مجھے اللہ کے بارے میں اتنا ڈرایا گیا جتنا کسی اور کو نہیں ڈرایا گیا، اور ہم پر تیسری رات ایسی آئی کہ میرے اور بلال کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو کوئی کلیجہ رکھنے والا شخص کھائے، سوائے اس کے جس کو بلال کی بغل چھپالے۔

(۳۲۳۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ ، إِنِّي لأَعْرِفُهُ الآنَ. (مسلم ۱۷۸۲۔ ترمذی ۳۶۲۴)

(۳۲۳۶۳) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں مکہ میں ایسے پتھر کو پہچانتا ہوں جو مجھے میری بعثت سے پہلے سلام کرتا تھا، میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں۔

(۳۲۳۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَجَلَّى لِي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَسَأَلَنِي : فِيمَ اخْتَصَمَ الْمَلأُ الأَعْلَى؟ قَالَ : فَقُلْتُ : رَبِّي لاَ عِلْمَ لِي بِهِ ، قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ ، أَوْ وَضَعَهَا

بَیْنَ ثَدْیَیَّ حَتَّی وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَیْنَ کَتِفَیَّ ، فَمَا سَأَلَنِی عَنْ شَیْءٍ إِلاَّ عَلِمْته.

(۳۲۳۶۴) حضرت عبدالرحمٰن بن سابط فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بہتر صورت میں تجلی فرمائی اور مجھ سے سوال کیا کہ ملأ اعلیٰ کس چیز کے بارے میں جھگڑتے ہیں، میں نے عرض کیا اے میرے رب! اس کا علم نہیں، کہتے ہیں کہ پھر اللہ نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے میں پائی، یا فرمایا کہ اللہ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے کندھوں کے درمیان پائی، اور سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کیا اس کو میں نے جان لیا۔

(۳۲۳۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَیْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِیدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِی أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :بَعَثَنِی طَلْحَةَ إِلَی رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لأَدْعُوَهُ ، قَالَ :فَأَقْبَلْت وَرَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّاسِ ، قَالَ :فَنَظَرَ إِلَیَّ فَاسْتَحْیَیْت فَقُلْتُ :أَجِبْ أَبَا طَلْحَةَ ، فَقَالَ لِلنَّاسِ :قُومُوا ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللهِ ، إِنَّمَا صَنَعْت شَیْئًا لَك ، قَالَ :فَمَسَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا فِیهَا بِالْبَرَ وَقَالَ :أَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِی عَشَرَةً ، فَأَکَلُوا حَتَّی شَبِعُوا ، فَمَا زَالَ یُدْخِلُ عَشَرَةً وَیُخْرِجُ عَشَرَ حَتَّی لَمْ یَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلاَّ دَخَلَ فَأَکَلَ حَتَّی شَبِعَ ، ثُمَّ هَیَّأَهَا فَإِذَا هِیَ مِثْلُهَا حِینَ أَکَلُوا مِنْهَا.

(مسلم ۱۶۱۲۔ احمد

(۳۲۳۶۵) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف آپ کو بلانے کے لئے چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ لوگوں کے ساتھ تھے، آپ نے مجھے دیکھا تو میں شرمایا، اور میں نے عرض کیا کہ طلحہ کے پاس چلیے، آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اٹھو، ابوطلحہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے تو صرف آپ کے لیے چیز کی تھی، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو ہاتھ لگایا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی، اور فرمایا کہ میرے دس صحابہ کو بلاؤ، انہو نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے، چنانچہ آپ مسلسل دس کو بلاتے اور دس کو فارغ کرتے رہے یہاں تک کہ کوئی نہ بچا جو کھانا سیر نہ ہو گیا ہو، پھر آپ نے اس کو برابر کیا تو وہ اتنا ہی تھا جتنا کھانے سے پہلے تھا۔

(۳۲۳۶۶) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ التَّیْمِیُّ ، عَنْ أَبِی الْعَلاَءِ بْنِ الشِّخِّیرِ ، عَنْ سَمُرَةَ جُنْدُبٍ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أُتِیَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِیدٍ فَوُضِعَتْ بَیْنَ یَدَیَ الْقَوْمِ فَتَعَاقَبُوهَا الظُّهْرِ مِنْ غَدْوَةٍ ، یَقُومُ قَوْمٌ وَیَجْلِسُ آخَرُونَ ، فَقَالَ رَجُلٌ :یَا سَمُرَةُ أَکَانَتْ تُمَدُّ ؟ قَالَ سَمُرَةُ :مِنْ شَیْءٍ کُنَّا نَعْجَبُ ؟ مَا کَانَتْ تُمَدُّ إِلاَّ مِنْ هَاهُنَا وَأَشَارَ بِیَدِهِ إِلَی السَّمَاءِ. (ترمذی ۳۶۲۵۔ احمد ۱۸)

(۳۲۳۶۶) حضرت سمرہ بن جندب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ثرید کا ایک پیالہ لایا گیا اور لوگوں کے سامنے رکھ گیا، وہ ایک دوسرے کے بعد صبح سے دوپہر تک آ کر کھاتے رہے، ایک جماعت اٹھتی اور دوسری بیٹھ جاتی، ایک آدمی نے پوچھا

سمرہ! کیا وہ بڑھ رہا تھا؟ سمرہ نے فرمایا کہ بھلا ہمیں کس چیز پر تعجب ہوتا، وہ تو وہاں سے بڑھ رہا تھا اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

(٣٢٣٦٧) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قلت لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْته مِنْهُ أَرْوِيهِ عَنْك ، فَقَالَ جَابِرٌ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فِيهِ فَلَبِثْنَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لاَ نَطْعَمُ طَعَامًا ، وَلاَ نَقْدِرُ عَلَيْهِ ، فَعَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ كُدْيَةٌ ، فَجِئْت إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذِهِ كُدْيَةٌ قَدْ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ ، فَرَشَشْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ ، قَالَ : فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ ، فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ ، أَوِ الْمِسْحَاةَ ، ثُمَّ سَمَّى ثَلاَثًا ، ثُمَّ ضَرَبَ ، فَعَادَتْ كَثِيبًا أَهْيَلَ.

فَلَمَّا رَأَيْت ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي ، فَأَذِنَ لِي ، فَجِئْت امْرَأَتِي ، فَقُلْتُ : ثَكِلَتْك أُمُّكِ ، قَدْ رَأَيْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لاَ أَصْبِرُ عَلَيْهِ ، فَمَا عِنْدَكِ ؟ قَالَتْ : عِنْدِي صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ ، وَعَنَاقٌ ، قَالَ : فَطَحَنَّا الشَّعِيرَ ، وَذَبَحْنَا الْعَنَاقَ وَسَلَخْنَاهَا وَجَعَلْنَاهَا فِي الْبُرْمَةِ ، وَعَجَنَّا الشَّعِيرَ ، ثُمَّ رَجَعْت إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَبِثْت سَاعَةً ، وَاسْتَأْذَنْته فَأَذِنَ لِي ، فَجِئْت فَإِذَا الْعَجِينُ قَدْ أَمْكَنَ ، فَأَمَرْتهَا بِالْخَبْزِ ، وَجَعَلْت الْقِدْرَ عَلَى الأَثَافِيِّ ، ثُمَّ جِئْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْته ، فَقُلْتُ : إِنَّ عِنْدَنَا طُعَيِّمًا لَنَا ، فَإِنْ رَأَيْت أَنْ تَقُومَ مَعِي أَنْتَ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلاَنِ مَعَك فَعَلْت ، قَالَ : وَكَمْ هُوَ ؟ قُلْتُ : صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ ، وَعَنَاقٌ ، قَالَ : ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ وَقُلْ لَهَا : لاَ تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ مِنَ الأَثَافِيِّ ، وَلاَ تُخْرِجِي الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ.

ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ : قُومُوا إِلَى بَيْتِ جَابِرٍ ، قَالَ : فَاسْتَحْيَيْت حَيَاءً لاَ يَعْلَمُهُ إِلاَّ اللَّهُ ، فَقُلْتُ لاِمْرَأَتِي ثَكِلَتْك أُمُّك ، جَاءَك رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ ، فَقَالَتْ : أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَك عَنِ الطَّعَامِ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ ، فَقَالَتْ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَدْ أَخْبَرْته بِمَا كَانَ عِنْدَنَا ، قَالَ : فَذَهَبَ عَنِّي بَعْضُ مَا كُنْت أَجِدُ ، وَقُلْت لَهَا : صَدَقْت.

قَالَ : فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ ، ثُمَّ قَالَ : لأَصْحَابِهِ : لاَ تَضَاغَطُوا ، ثُمَّ بَرَّكَ عَلَى التَّنُّورِ وَعَلَى الْبُرْمَةِ ، ثُمَّ جَعَلْنَا نَأْخُذُ مِنَ التَّنُّورِ الْخُبْزَ وَنَأْخُذُ اللَّحْمَ مِنَ الْبُرْمَةِ ، فَنَثْرُدُ وَنَغْرِفُ وَنُقَرِّبُ إِلَيْهِمْ ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِيَجْلِسْ عَلَى الصَّحْفَةِ سَبْعَةٌ ، أَوْ ثَمَانِيَةٌ ، قَالَ : فَلَمَّا أَكَلُوا كَشَفْنَا التَّنُّورَ وَالْبُرْمَةَ ، فَإِذَا هُمَا قَدْ عَادَا إِلَى أَمْلإِ مَا كَانَا ، فَنَثْرُدُ وَنَغْرِفُ وَنُقَرِّبُ إِلَيْهِمْ ، فَلَمْ نَزَلْ نَفْعَلُ كَذَلِكَ ، كُلَّمَا فَتَحْنَا التَّنُّورَ وَكَشَفْنَا عَنِ الْبُرْمَةِ وَجَدْنَاهُمَا أَمْلأَ مَا كَانَا ، حَتَّى شَبِعَ الْمُسْلِمُونَ كُلُّهُمْ

وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِنَ الطَّعَامِ ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَصَابَتْهُمْ مَخْمَصَةٌ فَكُلُوا وَأَطْعِمُوا.

قَالَ : فَلَمْ نَزَلْ يَوْمَنَا نَأْكُلُ وَنُطْعِمُ ، قَالَ : وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُمْ كَانُوا ثَمَانِمِئَةٍ ، أَوْ ثَلاثَمِئَةٍ.

(بخاری ۴۱۰۲۔ مسلم ۶۱۰

(۳۲۳۶۷) ایمن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث بیان کریں جو آپ نے ان سے سنی ہو میں اس کو آپ کے حوالے سے روایت کروں گا، حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم خندق کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس خندق کھود رہے تھے، چنانچہ ہم نے تین دن نہ کچھ کھایا اور نہ اس پر قادر تھے، چنانچہ خندق میں ایک چٹان آڑے آگئی، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ چٹان خندق میں آڑھے آگئی ہے، ہم نے اس پر پانی چھڑکا چنانچہ رسول اللہ ﷺ اٹھے اور آپ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا، آپ نے کدال کو یا پھاوڑے کو پکڑا، پھر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھی پھر اس پر ضرب لگائی تو وہ ریت کی طرح ہوگیا۔

(۲) جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے، آپ نے مجھے اجازت دی، میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور میں نے کہا تجھے تیری ماں روئے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی ایسی حالت دیکھی ہے جس پر مجھے صبر نہیں آتا، تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے کہا میرے پاس ایک صاع جو اور بکری کا چھ ماہ کا بچہ ہے، کہتے ہیں کہ ہم نے جو کوٹے اور بکری کو ذبح کیا، اور ہم نے اس کی کھال اتاری اور اس کو ہنڈیا میں ڈال دیا اور جو کا آٹا گوندھا پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور ایک گھڑی ٹھہرا اور پھر آپ سے اجازت طلب کی آپ نے اجازت دے دی، پھر میں آیا تو آٹا تیار تھا میں نے اس کو روٹیاں پکانے کا کہا اور ہنڈیا کو چولہے پر چڑھایا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر سرگوشی کی، میں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تھوڑا سا کھانا ہے، اگر آپ اور آپ کے ساتھ ایک یا دو آدمی میرے ساتھ شریک آجائیں تو بہتر ہے، آپ نے پوچھا کہ وہ کتنا ہے؟ میں نے عرض کیا ایک صاع جو اور ایک بکری کا بچہ ہے، آپ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور گھر والوں سے کہو کہ ہنڈیا چولہے سے نہ اتاریں اور روٹیوں کو تنور سے نہ نکالیں یہاں تک کہ میں آجاؤں۔

(۳) پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ جابر کے گھر کی طرف چلو، کہتے ہیں کہ مجھے ایسی شرم آئی کہ اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تیری ماں تجھے روئے رسول اللہ ﷺ تیرے گھر تمام صحابہ کے ساتھ آرہے ہیں، اس نے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے تم سے کھانے کا پوچھا تھا؟ میں نے کہا جی ہاں! اس نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے ان کو اپنا کھانا بتلا دیا ہے، میری پریشانی کم ہوگئی اور میں نے کہا کہ تم نے سچ کہا۔

(۴) کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ آئے اور اندر داخل ہوگئے اور آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ ہجوم نہ کرو، پھر آپ نے تنور اور ہنڈیا پر برکت کی دعا فرمائی، اور ہم تنور سے روٹی اور ہنڈیا سے گوشت لیتے رہے اور ثرید بنا کر لوگوں کو پیش کرتے

رہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک پیالے پر سات یا آٹھ آدمی بیٹھیں، جب انہوں نے کھالیا تو ہم نے تنور سے پردہ ہٹایا اور ہنڈیا سے ڈھکن اٹھایا، تو وہ پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے تھے، پھر ہم ثرید کرتے اور چمچ بھر کر اس میں ڈالتے اور ان کے قریب کرتے اور ایسا ہی کرتے رہے، جب بھی تنور کھولتے اور ہنڈیا کھولتے ان کو پہلے سے زیادہ بھرا ہوا پاتے، یہاں تک کہ تمام مسلمان سیر ہو گئے، اور کھانا بھی بچ گیا، رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ لوگوں کو بھوک لگی ہے اس لئے تم کھاؤ اور کھلاؤ، کہتے ہیں کہ ہم سارا دن کھاتے اور کھلاتے رہے، کہتے ہیں کہ ہم اس وقت آٹھ سو یا تین سو تھے۔

(٣٢٣٦٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :تُوُفِّيَ - أَوِ اسْتُشْهِدَ - عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ ، فَاسْتَعَنْتُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِمْ شَيْئًا ، فَأَبَوْا ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا ، ثُمَّ أَعْلِمْنِي ، قَالَ :فَفَعَلْت فَجَعَلْتُ الْعَجْوَةَ عَلَى حدَةٍ ، وَصَنَّفْته أَصْنَافًا ، ثُمَّ أَعْلَمْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فَجَاءَ فَقَعَدَ عَلَى أَعْلاَهُ ، أَوْ فِي وَسَطِهِ ، ثُمَّ قَالَ :كِلْ لِلْقَوْمِ ، فَكِلْتُ لَهُمْ حَتَّى وَفَّيْتهُمْ ، وَهِيَ تَمْرِي ، كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ. (بخاری ٢١٢٧۔ احمد ٣١٣)

(٣٢٣٦٨) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام فوت ہوئے، یا فرمایا کہ شہید ہوئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے قرض خواہوں پر مدد چاہی کہ وہ اپنے قرضے سے کچھ چھوڑ دیں، انہوں نے انکار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور اپنی کھجوروں کی ڈھیریاں لگاؤ اور پھر مجھے بتاؤ، کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا اور عجوہ کو علیحدہ کیا اور علیحدہ علیحدہ ڈھیریاں لگا دیں پھر رسول اللہ ﷺ کو بتایا، کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ آئے اور ان کے اوپر کی طرف یا ان کے درمیان میں بیٹھ گئے پھر فرمایا کہ لوگوں کے لئے وزن کرو، میں نے وزن کیا یہاں تک کہ ان کو پورا پورا دے دیا، اور میری کھجوروں میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔

(٣٢٣٦٩) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ، فَقَالَ :اُدْعُ لِي أَصْحَابَك ، يَعْنِي أَصْحَابَ الصُّفَّةِ ، فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُمْ رَجُلاً رَجُلاً أُوقِظُهُمْ حَتَّى جَمَعْتُهُمْ ، فَجِئْنَا بَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :وَوُضِعَتْ بَيْنَ أَيْدِينَا صَحْفَةٌ فِيهَا صَنِيعٌ قَدْرُ مُدٍّ مِنْ شَعِيرٍ ، قَالَ : فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَيْهَا ، فَقَالَ :خُذُوا بِسْمِ اللهِ ، فَأَكَلْنَا مَا شِئْنَا ، ثُمَّ رَفَعْنَا أَيْدِيَنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُضِعَتِ الصَّحْفَةُ :وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، مَا أَمْسَى فِي آلِ مُحَمَّدٍ طَعَامٌ غَيْرُ شَيْءٍ تَرَوْنَهُ ، فَقِيلَ لأَبِي هُرَيْرَةَ :قَدْرُ كَمْ كَانَتْ حِينَ فَرَغْتُمْ ، قَالَ :مِثْلُهَا حِينَ وُضِعَتْ إلاَّ أَنَّ فِيهَا أَثَرَ الأَصَابِعِ. (طبرانی ٢٩٢٨)

(۳۲۳۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ میرے پاس اپنے ساتھیوں کو بلاؤ یعنی اصحاب صفہ کو، میں ایک ایک آدمی کو تلاش کرنے لگا، اور ان کو بیدار کر کے جمع کرنے لگا، پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر آئے اور اجازت چاہی آپ نے اجازت دے دی، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے ایک پیالہ رکھا گیا جس میں ایک مد جو کے بقدر کھانا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اللہ کے نام پر لے لو، ہم نے جتنا چاہا کھایا، پھر ہم نے اپنے ہاتھ اٹھا لیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ پیالہ رکھا گیا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے آل محمد میں اس کے علاوہ کوئی کھانا نہیں جو تم دیکھ رہے ہو، حضرت ابو ہریرہ سے کہا گیا کہ جب تم فارغ ہوئے اس وقت کتنا بچا ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا اتنا ہی جتنا رکھتے ہوئے تھا، مگر اس میں انگلیوں کے نشانات تھے۔

(۳۲۳۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ .سَمِعْته يَقُولُ :قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجُلَسَائِهِ يَوْمًا :أَيَسُرُّكُمْ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟ قَالُوا :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ :أَفَيَسُرُّكُمْ أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ؟ قَالُوا :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ :فَإِنَّ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُلُثَا أَهْلِ الْجَنَّةِ ، إِنَّ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ صَفٍّ ، وَإِنَّ أُمَّتِي مِنْ ذَلِكَ ، ثَمَانُونَ صَفًّا.

(مسلم ۲۰۰۔ احمد ۴۵۳)

(۳۲۳۷۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ نے اپنے اہل مجلس سے فرمایا کہ کیا اس پر تم خوش ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی ہو؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا کہ پھر کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کا نصف ہو؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ پھر میری امت قیامت کے دن اہل جنت کا دو تہائی ہوگی، لوگ قیامت کے دن ایک سو بیس صفوں میں ہوں گے اور میری امت کی اسی صفیں ہوں گی۔

(۳۲۳۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ صَفٍّ ، هَذِهِ الأُمَّةُ مِنْهَا ثَمَانُونَ صَفًّا. (ترمذی ۲۵۴۶۔ احمد ۳۴۷)

(۳۲۳۷۱) حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی، اور اس امت کی اسی صفیں ہوں گی۔

(۳۲۳۷۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا، لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ ، وَلاَ عَذَابَ، وَثَلاَثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي. (ترمذی ۲۴۳۷۔ احمد ۲۵۰)

(۳۲۳۷۲) حضرت ابو امامہ باہلی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ

کیا ہے کہ میری امت میں سے ایسے ستر ہزار کو جنت میں داخل فرمائیں گے کہ ہر ہزار کے ساتھ ایسے ستر ہزار ہوں گے جن پر کوئی حساب ہوگا نہ عذاب، پھر میرے رب کی تین لپیں ہوں گی۔

(۳۲۳۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ أَنْتُمْ وَرُبُعُ الْجَنَّةِ ، لَكُمْ رُبُعُهَا ، وَلِسَائِرِ النَّاسِ ثَلاَثَةُ أَرْبَاعِهَا ، قَالَ : فَقَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : فَكَيْفَ أَنْتُمْ وَثُلُثُهَا ، قَالُوا : فَذَاكَ كَثِيرٌ ، قَالَ : فَكَيْفَ أَنْتُمْ وَالشَّطْرُ ، قَالُوا : فَذَاكَ أَكْثَرُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَهْلُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ صَفٍّ ، أَنْتُمْ ثَمَانُونَ صَفًّا.

(احمد ۴۵۳۔ ابویعلی ۵۳۳۷)

(۳۲۳۷۳) حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے جنت کے ایک چوتھائی حصے کے بارے میں، کہ تمہارے لئے اس کا ایک چوتھائی اور بقیہ لوگوں کے لئے تین چوتھائی ہو؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، پھر فرمایا کہ پھر جنت کے ایک تہائی کے بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت ہے، پھر آپ نے فرمایا کہ تم نصف کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت ہی زیادہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت قیامت کے دن ایک سو بیس صفوں میں ہوں گے اور تم اسی صفوں میں ہوگے۔

(۳۲۳۷٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ صَفٍّ ، ثَمَانُونَ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ.

(۳۲۳۷۴) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی اور اس امت کی اسی صفیں ہوں گی۔

(۳۲۳۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى إِذَا وَرَقُهَا أَمْثَالُ آذَانِ الْفِيلَةِ وَإِذَا نَبْقُهَا أَمْثَالُ الْقِلاَلِ ، فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَهَا تَحَوَّلَتْ فَذَكَرْتُ الْيَاقُوتَ. (بخاری ۳۲۰۷۔ احمد ۱۲۸)

(۳۲۳۷۵) حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب میں سدرۃ المنتہی تک پہنچا تو اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جتنے تھے، اس کا پھل بڑے مٹکوں کی طرح تھا، جب اس کو اللہ کے حکم سے عجیب کیفیت طاری ہوئی تو وہ بدل گیا اور مجھے یاقوت یاد آ گیا۔

(۳۲۳۷٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَا شَمَمْتُ رِيحًا قَطُّ مِسْكًا ، وَلاَ عَنْبَرًا أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ مَسِسْتُ خَزًّا ، وَلاَ حَرِيرًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۳۵۶۱۔ مسلم ۱۸۱۴)

(۳۲۲۷۶) حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے مشک یا عنبر اور کوئی بھی خوشبو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ اچھی نہیں سونگھی، اور میں نے خالص عنبر یا خالص ریشم رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں پایا۔

(۳۲۲۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ ذَيَّالِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ ، حَتَّى إِذَا دُفِعْنَا إِلَى حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ بَنِي النَّجَّارِ إِذَا فِيهِ جَمَلٌ قَطِمٌ - يَعْنِي : هَائِجًا - لاَ يَدْخُلُ الْحَائِطَ أَحَدٌ إِلاَّ شَدَّ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْحَائِطَ فَدَعَا الْبَعِيرَ فَجَاءَ وَاضِعًا مِشْفَرَهُ فِي الأَرْضِ حَتَّى بَرَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَاتُوا خِطَامًا ، فَخَطَمَهُ وَدَفَعَهُ إِلَى أَصْحَابِهِ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى النَّاسِ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ إِلاَّ وَيَعْلَمُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ غَيْرَ عَاصِي الْجِنِّ وَالإِنْسِ. (احمد ۳۱۰۔ دارمی ۱۸)

(۳۲۲۷۷) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر سے واپس آئے، یہاں تک کہ جب بنو نجار کے باغ تک پہنچے تو اس میں ایک وحشی اونٹ تھا، جو بھی اس باغ میں داخل ہوتا اس پر حملہ کر دیتا، نبی کریم ﷺ آئے اور اونٹ کو بلایا، وہ زمین میں اپنا جبڑا گھسیٹتا ہوا آیا اور اس نے آپ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نکیل لاؤ، آپ نے اس کو نکیل ڈالی اور اس کے مالکوں کے حوالے کر دیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ آسمان وزمین کے درمیان کوئی بھی ایسا نہیں جو یہ نہ جانتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں، سوائے نافرمان انسانوں اور جنوں کے۔

(۳۲۲۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلّته ، غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ قَدِ اتَّخَذَ صَاحِبَكُمْ خَلِيلاً. قَالَ وَكِيعٌ : مِنْ خِلِّهِ. (مسلم ۱۸۵۶۔ ترمذی ۳۶۵۵)

(۳۲۲۷۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ہر دوست کی دوستی سے بری ہوں، مگر اللہ نے تمہارے ساتھی کو دوست بنایا ہے، وکیع کی روایت میں ''من خلہ'' ہے۔

(۳۲۲۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بن السَّائب ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِلَّهِ مَلاَئِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الأَرْضِ يُبَلِّغُونَنِي عَنْ أُمَّتِي السَّلاَمَ.

(۳۲۲۷۹) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بعض فرشتے زمین میں چکر لگانے والے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

(۳۲۲۸۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبراهيم ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا : اُطْلُبُوا مَنْ مَعَهُ فَضْلُ مَاءٍ ؟ فَأُتِيَ بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِي إِنَاءٍ ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ

أَصَابِعِهِ ، ثُمَّ قَالَ :حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ ، قَالَ :فَشَرِبْنَا مِنْهُ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ وَكُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ. (بخاری ۳۵۷۹۔ احمد ۴۰۱)

(۳۲۳۸۰) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارے پاس پانی نہیں تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی کے پاس بچا کھچا پانی ہو لاؤ، آپ کے پاس پانی لایا گیا، آپ نے اس کو ایک برتن میں ڈالا پھر اپنا ہاتھ اس میں ڈالا، تو آپ کی انگلیوں سے پانی نکلنے لگا، پھر آپ نے فرمایا کہ مبارک پاک پانی اور اللہ کی طرف سے برکت پر آؤ، کہتے ہیں کہ ہم نے اس میں سے پیا، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم کھاتے ہوئے کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔

(۳۲۳۸۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعَنَزِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، فَجَاءَ رَجُلٌ بِفَضْلِهِ فِي إِدَاوَةٍ فَصَبَّهُ فِي قَدَحٍ ، قَالَ :فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ أَتَوْا بَقِيَّةَ الطَّهُورِ وَقَالُوا :تَمَسَّحُوا تَمَسَّحُوا ، قَالَ :فَسَمِعَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :عَلَى رِسْلِكُمْ ، قَالَ :فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ فِي جَوْفِ الْمَاءِ ، ثُمَّ قَالَ :أَسْبِغُوا الطَّهُورَ ، قَالَ :فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ :وَالَّذِي أَذْهَبَ بَصَره لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَفَعَ يَدَهُ حَتَّى تَوَضَّؤُوا أَجْمَعُونَ ، فَقَالَ الأَسْوَدُ :حَسِبتهُ قَالَ :كُنَّا مِئَتَيْنِ أَوْ زِيَادَةً.

(بخاری ۳۵۷۶۔ احمد ۲۹۲)

(۳۲۳۸۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا تو نماز کا وقت ہو گیا، ایک آدمی ایک برتن میں بچا ہوا پانی لایا، اس نے اس کو ایک پیالے میں ڈال دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا پھر لوگ اپنا وضو کا بچا ہوا پانی لانے لگے اور کہنے لگے کہ مسح کرلو مسح کرلو، رسول اللہ ﷺ نے ان کو سن لیا، فرمایا کہ ٹھہر جاؤ، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ پانی میں رکھا اور فرمایا کہ کامل وضو کرو، جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس نے میری بصارت لے لی، میں نے پانی کو آپ ﷺ کی انگلیوں سے نکلتے ہوئے دیکھا، آپ نے ہاتھ نہیں اٹھایا تھا یہاں تک کہ سب نے وضو کرلیا، اسود راوی فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ ہم دو سو یا اس سے زیادہ تھے۔

(۳۲۳۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ ، وَبَقِيَ نَاسٌ ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ ، فَوَضَعَ كَفَّهُ فِي الْمِخْضَبِ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ ، أَنْ يَبْسُطَ كَفَّهُ فِيهِ ، فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ جَمِيعًا، قُلْنَا :كَمْ كَانُوا ؟ قَالَ :ثَمَانِينَ رَجُلاً. (بخاری ۳۵۷۵۔ احمد ۱۰۶)

(۳۲۳۸۲) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہوا اور جو لوگ مسجد کے قریب تھے کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور کچھ

لوگ باقی رہ گئے، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس پتھر کا ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا، آپ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھ دیا وہ اتنا چھوٹا تھا کہ آپ ہاتھ کو پھیلا نہ سکے، آپ نے انگلیاں ملالیں اور سب لوگوں نے وضو کرلیا، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا کہ وہ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے کہا کہ اسی آدمی۔

(۳۲۳۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :نَزَلْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَوَجَدْنَا مَائَهَا قَدْ شَرِبَهُ أَوَائِلُ النَّاسِ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبِئْرِ ، ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْهَا ، فَأَخَذَ مِنْهُ بِفِيهِ ، ثُمَّ مَجَّهُ فِيهَا وَدَعَا اللَّهَ ، فَكَثُرَ مَاؤُهَا حَتَّى تَرَوَّى النَّاسُ مِنْهَا. (بخاری ۳۵۷۷۔ احمد ۲۹۰)

(۳۲۳۸۳) حضرت برا فرماتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ کے دن پڑاؤ کیا تو ہم نے دیکھا کہ اس کا پانی پہلے آنے والے لوگوں نے پی لیا تھا، نبی کریم ﷺ کنویں پر بیٹھ گئے اور ایک ڈول منگایا، اور اس میں سے اپنے منہ مبارک میں پانی لیا اور اس میں ڈال دیا اور اللہ سے دعا کی، چنانچہ اس کا پانی زیادہ ہوگیا، یہاں تک کہ لوگ اس سے سیراب ہوگئے۔

(۳۲۳۸٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَشَكَا النَّاسُ إِلَيْهِ الْعَطَشَ ، فَدَعَا فُلاَنًا وَدَعَا عَلِيًّا :فَقَالَ اذْهَبَا فَابْغِيَا لَنَا الْمَاءَ ، فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً مَعَهَا مَزَادَتَانِ ، أَوْ سَطِيحَتَانِ ، قَالَ :فَجَائَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ ، أَوِ السَّطِيحَتَيْنِ ، ثُمَّ أَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا ، وَأَطْلَقَ الْعَزَالِي ، وَنُودِيَ فِي النَّاسِ :أَنَ اسْقُوا وَاسْتَقُوا ، قَالَ :فَسَقَى مَنْ سَقَى ، وَاسْتَقَى مَنِ اسْتَقَى ، قَالَ :وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُصْنَعُ بِمَائِهَا ، قَالَ :فَوَاللهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عنها حِينَ أُقْلِعَ ، وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلأَةً مِنْهَا حِيثُ ابْتَدَأَ فِيهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَاللهِ مَا رَزَأْنَاكِ مِنْ مَائِكِ شَيْئًا وَلَكِنَّ اللَّهَ سَقَانَا. (بخاری ۳۴۴۔ مسلم ۴۷۶)

(۳۲۳۸٤) حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ لوگوں کو پیاس کی شکایت ہوئی، آپ نے فلاں کو اور علی کو بلایا، اور فرمایا کہ جاؤ اور ہمارے لئے پانی تلاش کرو، چنانچہ وہ چلے اور انہیں ایک عورت ملی جس کے پاس دو مٹکے یا مشکیزے تھے، وہ اس عورت کو نبی ﷺ کے پاس لائے، نبی ﷺ نے ایک برتن منگایا اور اس میں مشکیزوں یا مٹکوں کے منہ سے پانی ڈالا پھر ان کے منہ بند کردیے اور رسّی چھوڑ دی، اور لوگوں میں اعلان کردیا گیا کہ پانی لے لو اور بھرلو، چنانچہ جس نے پینا تھا پی لیا اور جس نے بھرنا تھا بھرلیا، اور وہ کھڑی دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کا کیا کیا جارہا ہے، کہتے ہیں واللہ! اس کو اس طرح چھوڑا گیا کہ ہمیں گمان ہورہا تھا کہ وہ پہلے سے زیادہ بھرا ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ واللہ! ہم نے تمہارے پانی سے کچھ کم نہیں کیا بلکہ ہمیں اللہ نے پلایا ہے۔

(۳۲۳۸٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

سَلِمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : كُلَّ شَيْءٍ أُوتِيَ نَبِيُّكُمْ إِلاَّ مَفَاتِيحَ الْخَمْسِ ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ، وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ، وَيَعْلَمُ مَا فِي الأَرْحَامِ ، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا﴾ الآيَةَ كُلَّهَا.

(بخاری ۱۰۳۹۔ احمد ۳۸۶)

(۳۲۳۸۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ تمہارے نبی کو ہر چیز دی گئی سوائے پانچ چیزوں کی کنجیوں کے، ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾۔ ترجمہ: بے شک قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے۔ یہی بارش برساتا ہے۔ وہی جانتی ہے کہ رحم مادر میں کیا ہے۔ کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔

(۳۲۳۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ. (ترمذی ۳۶۱۱)

(۳۲۳۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور مجھ سے زمین سب سے پہلے پھٹے گی، اور میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں اور پہلا شخص ہوں جس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

(۳۲۳۸۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْبَرِي هَذَا لَعَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ. (احمد ۴۵۰۔ بیہقی ۲۴۷)

(۳۲۳۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا یہ منبر امید ہے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگا۔

(۳۲۳۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ سَمِعْت هِشَامًا قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا سَابِقُ الْعَرَبِ. (ابن سعد ۲۱)

(۳۲۳۸۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عرب میں سب سے سبقت کرنے والا ہوں۔

(۳۲۳۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ ، وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي إِسْمَاعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ ، وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

(مسلم ۱۷۸۲۔ ترمذی ۳۶۰۶)

(۳۲۳۸۹) حضرت واثلہ بن اسقع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے

اسماعیل علیہ السلام کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور مجھے بنو ہاشم سے چن لیا ہے۔

(۳۲۳۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ قَدْ ضَرَبَهُ بَعْضُ أَهْلِ مَكَّةَ ، قَالَ : فَقَالَ : مَا لَكَ ؟ قَالَ : فَعَلَ بِي هَؤُلاَءِ وَهَؤُلاَءِ ، قَالَ : أَتُحِبُّ أَنْ أُرِيَكَ آيَةً ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِي ، فَقَالَ : ادْعُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ ، فَدَعَاهَا فَجَاءَتْ تَمْشِي حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ لَهَا : ارْجِعِي ، فَرَجَعَتْ حَتَّى عَادَتْ إِلَى مَكَانِهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَسْبِي حَسْبِي. (احمد ۱۱۳۔ دارمی ۲۳)

(۳۲۳۹۰) ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ جبرئیل نبی ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ غمگین بیٹھے تھے، آپ کو بعض اہل مکہ نے مارا تھا، انہوں نے کہا آپ کو کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ ان ان لوگوں نے میرے ساتھ برا سلوک کیا ہے، انہوں نے عرض کیا کیا آپ یہ بات پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کو نشانی دکھاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں۔ پس انہوں نے وادی کے پیچھے دیکھا اور کہا کہ اس درخت کو بلائیں، آپ نے اس کو بلایا تو وہ چلتا ہوا آیا یہاں تک کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا، پھر کہا کہ واپس چلے جاؤ تو وہ واپس چلا گیا اور اپنی جگہ لوٹ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے کافی ہے مجھے کافی ہے۔

(۳۲۳۹۱) حَدَّثَنَا قُرَادُ أبو نُوحٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَ الرَّاهِبُ ، وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُّونَ فَلاَ يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ ، وَلاَ يَلْتَفِتُ ، قَالَ : فَهُمْ يَحِلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمْ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، هَذَا يَبْعَثُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ : مَا عِلْمُكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ ، وَلاَ حَجَرٌ إِلاَّ خَرَّ سَاجِدًا ، وَلاَ يَسْجُدُونَ إِلاَّ لِنَبِيٍّ. (ترمذی ۳۶۲۰)

(۳۲۳۹۱) ابوبکر بن ابی موسیٰ راوی ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ ابو طالب شام کی طرف نکلے اور رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ نکلے اور قریش کے کچھ بزرگ بھی، جب وہ راہب کے قریب پہنچے، تو اپنے کجاوے کھولے، راہب ان کے پاس گیا اور اس سے پہلے وہ اس کے پاس سے گزرتے تو نہ وہ نکل کر ان کے پاس آتا نہ ان کی طرف متوجہ ہوتا، چنانچہ وہ اپنے کجاوے کھول رہے تھے اور وہ ان کے درمیان سے ہوتا ہوا آیا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگا کہ یہ جہانوں کا سردار ہے، یہ رب العالمین کا رسول ہے، اس کو اللہ تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجیں گے، قریش کے بزرگوں نے اس سے کہا کہ آپ کو کیسے علم ہے؟ اس نے کہا کہ تم گھاٹی سے جب چڑھے ہو تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جو سجدے میں نہ گر گیا ہو، اور یہ چیزیں نبی کے علاوہ کسی کو سجدہ نہیں کرتیں۔

(۳۲۳۹۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِی رَوَاتِبُ فِی الْجَنَّةِ. (احمد ۲۸۹۔ ابن حبان ۳۷۴۹)

(۳۲۳۹۲) حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے منبر کے پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں۔

(۳۲۳۹۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ إِسْحَاق ، عَنْ أَبِی بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِی مُوسَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَفَوَاتِحَهُ وَخَوَاتِمَهُ.

(۳۲۳۹۳) حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جامع کلمات اور ابتداء کرنے والے اور انتہاء کرنے والے کلمات عطا کیے گئے۔

(۳۲۳۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَمْرٍ ، قَالَ :صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَجَائَتِ الذِّئَابُ فَعَوَتْ خَلْفَهُ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :هَذِهِ الذِّئَابُ أَتَتْكُمْ تُخْبِرُكُمْ أَنْ تَقْسِمُوا لَهَا مِنْ أَمْوَالِكُمْ مَا يُصْلِحُهَا ، أَوْ تُخَلُّوهَا فَتُغِيرَ عَلَيْكُمْ ، قَالُوا :دَعْهَا فَلْتُغِرْ عَلَيْنَا.

(دارمی ۲۲)

(۳۲۳۹۴) شمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی تو بھیڑیے آپ کے پیچھے آ کر بھونکنے لگے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ یہ بھیڑیے تمہارے پاس یہ بتانے آئیں ہیں کہ تم اپنے مالوں میں سے ان کے لئے کچھ تیار کر کے دے دیا کرو، ورنہ تم اس بات کے لئے تیار رہو کہ یہ تم پر حملہ آور ہو جائیں۔

(۳۲۳۹٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :سُئِلَ :هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، شَكَا النَّاسُ ذَاتَ جُمُعَةٍ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، قُحِطَ الْمَطَرُ ، وَأَجْدَبَتِ الأَرْضُ ، وَهَلَكَ الْمَالُ ، قَالَ :فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْت إِبِطَيْهِ ، وَمَا فِی السَّمَاءِ قَزَعَةُ سَحَاب ، فَمَا صَلَّيْنَا حَتَّى إِنَّ الشَّابَّ الْقَوِیَّ الْقَرِيبَ الْمَنْزِلِ لَيَهِمُّهُ الرُّجُوعُ إِلَى مَنْزِلِهِ ، فَقَالَ :فَدَامَتْ عَلَيْنَا جُمُعَةٌ ، قَالَ : فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ تَهَدَّمَتِ الدُّورُ وَاحْتُبِسَتِ الرُّكْبَانُ ، قَالَ :فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سُرْعَةِ مَلاَلَةِ ابْنِ آدَمَ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلاَ عَلَيْنَا ، قَالَ :فَأَصْحَتِ السَّمَاءُ.

(۳۲۳۹۵) حمید کہتے ہیں کہ حضرت انس سے سوال پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! ایک جمعہ لوگوں نے شکایت کی اور کہا یا رسول اللہ! بارش کا قحط ہو گیا ہے اور زمین خشک ہو گئی اور مال ہلاک ہو گیا ہے، آپ نے اپنے ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ میں نے آپ کے بغل دیکھے، اور اس وقت آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نہیں تھا، ہم نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی کہ جوان مضبوط جسم کے آدمی کو بھی گھر پہنچنے کی فکر لگی ہوئی تھی، کہتے ہیں کہ ایک جمعہ تک ہم پر بارش ہوتی رہی، پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! گھر گر گئے اور سوار محبوس ہو گئے، راوی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن آدم کے اتنی جلدی اکتا جانے پر مسکرائے، اور فرمایا اے اللہ! ہمارے اردگرد برسائیے اور ہم پر نہ برسائیے، کہتے ہیں کہ اس پر آسمان صاف ہو گیا۔

(۳۲۳۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَام ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُنْزِلَتْ عَلَيَّ تَوْرَاةٌ مُحْدَثَةٌ ، فِيهَا نُورُ الْحِكْمَةِ وَيَنَابِيعُ الْعِلْمِ ، لِتُفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا ، وَقُلُوبًا غُلْفًا وَآذَانًا صُمًّا ، وَهِيَ أَحْدَثُ الْكُتُبِ بِالرَّحْمَانِ. (دارمی ۳۳۲۷)

(۳۲۳۹۶) مغیث بن سمی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر نئی توراۃ نازل ہوئی ہے جس میں حکمت کا نور اور علم کے سرچشمے ہیں، تاکہ اس سے اللہ اندھی آنکھوں اور بند دلوں اور بہرے کانوں کو کھول دیں، اور وہ رحمٰن کی سب سے آخری کتاب ہے۔

(۳۲۳۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَأَلْتُ الشَّفَاعَةَ لأُمَّتِي ، فَقَالَ : لَكَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ، قُلْتُ : زِدْنِي ، قَالَ : لَكَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا ، قُلْتُ : زِدْنِي ، قَالَ : فَإِنَّ لَكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : حَسْبُنَا ، فَقَالَ عُمَرُ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، دَعْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا عُمَرُ ، إِنَّمَا نَحْنُ حَفْنَةٌ مِنْ حَفَنَاتِ اللهِ. (ترمذی ۲۴۳۷۔ احمد ۲۵۰)

(۳۲۳۹۷) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنی امت کے لئے شفاعت کا سوال کیا تو اللہ نے فرمایا کہ تمہارے لیے ستر ہزار ہیں، جو جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے، میں نے کہا اے میرے رب! اور اضافہ فرمائیے! فرمایا کہ تمہارے لئے ہر ستر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہیں، میں نے کہا اور اضافہ فرمائیے، فرمایا کہ تمہارے لیے اتنے اور اتنے اور اتنے ہیں، ابوبکر نے عرض کیا کہ ہمیں کافی ہے، حضرت عمر نے فرمایا کہ اے ابوبکر! رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دیجئے، حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ اے عمر! ہم تو اللہ کی ایک ہی لپ ہیں۔

(۳۲۳۹۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَزِيدُ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَقِيلٍ ، قَالَ : انْطَلَقْنَا فِي وَفْدٍ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنَّا : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلاَ سَأَلْتَ رَبَّكَ مُلْكًا كَمُلْكِ سُلَيْمَانَ ، فَضَحِكَ وَقَالَ : لَعَلَّ لِصَاحِبِكُمْ عِنْدَ اللهِ أَفْضَلَ مِنْ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ، إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلاَّ أَعْطَاهُ دَعْوَةً فَمِنْهُمْ مَنِ اتَّخَذَ بِهَا دُنْيَا فَأُعْطِيَهَا ، وَمِنْهُمْ مَنْ دَعَا بِهَا عَلَى قَوْمِهِ إِذْ عَصَوْهُ فَأُهْلِكُوا ، وَإِنَّ اللَّهَ أَعْطَانِي دَعْوَةً فَاخْتَبَأْتُهَا عِنْدَ رَبِّي شَفَاعَةً لأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۲۳۹۸) عبد الرحمٰن بن ابی عقیل فرماتے ہیں کہ ہم ایک وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنے رب سے سلیمان علیہ السلام کی سلطنت جیسی سلطنت کا سوال نہیں کیا؟ آپ ہنسے اور فرمایا شاید تمہارا ساتھی اللہ کے ہاں سلیمان علیہ السلام کی سلطنت سے افضل ہو، بے شک اللہ نے جس نبی کو مبعوث فرمایا اس کو ایک دعا عطا فرمائی،

بعض نے دنیا کو اختیار کیا تو اللہ نے ان کو عطا فرما دی، اور بعض نے اپنی قوم کی نافرنی کے وقت اس کو اپنی قوم کی بد دعا میں استعمال کیا، چنانچہ وہ ہلاک کر دیے گئے، اور اللہ نے مجھے دعا عطا فرمائی تو میں نے اس کو اپنے رب کے ہاں اپنی امت کی شفاعت کے لئے ذخیرہ کر لیا۔

(۳۲۳۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ :صَدَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :لَقَدْ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلاَ عَذَابٍ. (طیالسی ۱۲۹۱۔ احمد ۱۶)

(۳۲۳۹۹) حضرت رفاعہ جہنی سے روایت ہے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لوٹے تو آپ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(۳۲٤۰۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ ، قَالَ سَمِعْت أَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ نَائِلَةٌ مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا.

(۳۲۴۰۰) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے، اور وہ میری امت میں سے ہر اس شخص کو پہنچنے والی ہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو۔

(۳۲٤۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أُبَيّ بْنُ كَعْبٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ :يَا أُبَيّ ، إِنَّ رَبِّي أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي ، فَرَدَّ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، وَلَك بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا ، قَالَ :قُلْتُ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأُمَّتِي ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأُمَّتِي ، وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ إِلَى يَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ فِيهِ الْخَلْقُ حَتَّى إِبْرَاهِيمُ. (مسلم ۵۶۲۔ احمد ۱۲۷)

(۳۲۴۰۱) حضرت اُبی فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے اُبی! میرے رب نے مجھ پر وحی فرمائی کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو، میں نے عرض کیا کہ میری امت پر آسانی فرمائیے، اللہ نے فرمایا کہ قرآن کو سات حروف پر پڑھو اور ہر مرتبہ کے بدلے تمہارے لیے ایک دعا ہے جس کا آپ مجھ سے سوال کریں، آپ نے فرمایا اے اللہ! میری امت کی مغفرت فرما، اے اللہ میری امت کی مغفرت فرما، اور میں نے تیسری دعا اس دن کے لئے مؤخر کر دی ہے جس میں مخلوق میری طرف رغبت کرے گی یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔

(۳۲٤۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :يُجْمَعُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَيُسْمِعُهُمَ الدَّاعِي فَيُنَادِي مُنَادٍ :يَا مُحَمَّدُ ، عَلَى رُؤُوسِ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ ، فَيَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْك ، الْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْت ، تبارَكْت وَتَعَالَيْت ،

وَمِنْكَ وَإِلَيْكَ ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا إِلاَّ إِلَيْكَ ، سُبْحَانَكَ رَبَّ الْبَيْتِ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ ، قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ. (نسائی ۱۱۲۹۴۔ طیالسی ۴۱۴)

(۳۲۴۰۲) صلہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا، ان کی نظر تیز ہوگی، اور ان کو پکارنے والے کی پکار سنائی دے گی، چنانچہ ایک پکارنے والا پکارے گا اولین و آخرین کے سامنے، کہ اے محمد! آپ ﷺ فرمائیں گے لبیک وسعدیک، تمام بھلائیاں آپ کے ہاتھ میں ہیں، ہدایت یافتہ وہ ہے جس کو آپ ہدایت عطا فرمائیں، آپ برکت اور بلندی والے ہیں، اور آپ ہی کی طرف سے ملتا ہے اور آپ ہی کی طرف پہنچتا ہے، آپ سے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں مگر آپ کی طرف، آپ پاک ہیں، بیت اللہ کے مالک ہیں، اے ہمارے رب آپ بابرکت اور بلند ہیں، حذیفہ فرماتے ہیں کہ یہ مقام محمود ہے۔

(٣٢٤٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ دَاوُدَ الأَوْدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ ، قَالَ :الشَّفَاعَةُ. (ترمذی ۳۱۳۷۔ احمد ۴۴۱)

(۳۲۴۰۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اللہ کے فرمان ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ کی تفسیر نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد شفاعت ہے۔

(٣٢٤٠٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ امْرَأَةً جَائَتْ بِابْنٍ لَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنِي هَذَا بِهِ جُنُونٌ يَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا ، فَيَخْبُثُ ، قَالَ :فَمَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَدَعَا ، فَثَعَّ ثَعَّةً ، خَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْجِرْوِ الأَسْوَدِ.

(۳۲۴۰۴) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو نبی ﷺ کے پاس لائی، اور اس نے کہا یارسول اللہ! میرے اس بیٹے کو جنون ہے، اور اس کو دوپہر اور شام کے وقت پر طاری ہوتا ہے، اور یہ بری حرکات کرتا ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی، اس نے قے کی تو اس کے پیٹ سے سیاہ بڑے چوہے کی شکل کا ایک جاندار نکلا۔

(٣٢٤٠٥) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَفَّانُ ، قَالاَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ ، فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ ، فَحَنَّ الْجِذْعُ حَتَّى أَخَذَهُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ ، فَقَالَ :لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (احمد ۲۶۶۔ دارمی ۳۹)

(۳۲۴۰۵) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک شہتیر سے ٹیک لگا کو خطبہ دیا کرتے تھے، جب آپ نے منبر بنوالیا تو اس کی طرف منتقل ہوگئے، چنانچہ وہ شہتیر رونے لگا یہاں تک کہ آپ نے اس کو پکڑ کر گلے لگالیا تو اس کو سکون ہوگیا، تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں اس کو گلے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔

(۳۲٤۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقَالُوا :مِنْ أَيِّ شَيْءٍ مِنبَرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :مَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ، قَالَ :هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ ، وَعَمِلَهُ فُلاَنٌ - مَوْلَى فُلاَنَةَ - لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنِدُ إلَى جِذْعٍ فِي الْمَسْجِدِ يُصَلِّي إلَيْهِ إذَا خَطَبَ ، فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنبَرَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ حَنَّ الْجِذْعُ ، قَالَ :فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَطَّدَهُ ، - وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَبِي حَازِمٍ :فوطده - حَتَّى سَكَنَ. (بخاری ۴۴۸۔ مسلم ۳۸۷)

(۳۲۴۰۶)ابو حازم فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت سہل بن سعد کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کا منبر کس چیز کا تھا؟ فرمانے لگے کہ مجھ سے زیادہ اس کو جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا، فرمایا کہ وہ جنگل کے جھاؤ کے درخت کا تھا، اور اس کو فلاں عورت کے آزاد کردہ غلام فلاں شخص نے رسول اللہ ﷺ کے لیے تیار کیا تھا، اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک شہتیر سے ٹیک لگاتے اور جب خطبہ دیتے تو اس کے بعد اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے، جب منبر تیار ہوا اور آپ اس پر بیٹھ گئے تو وہ شہتیر رونے لگا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے اور اس کو زمین میں ٹھہرایا یہاں تک کہ اس کو سکون ہو گیا، اور ابو حازم کی روایت میں "فوطده" کے الفاظ نہیں ہیں۔"

(۳۲٤۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إنَّ لِي غُلاَمًا نَجَّارًا ، أَفَلاَ آمُرُهُ يَصْنَعُ لَكَ مِنبَرًا ؟ قَالَ :بَلَى ، فَاتَّخَذَ مِنبَرًا ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ خَطَبَ عَلَى الْمِنبَرِ ، قَالَ :فَأَنَّ الْجِذْعُ الَّذِي كَانَ يَقُومُ عَلَيْهِ كَمَا يَئِنُّ الصَّبِيُّ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ هَذَا بَكَى لِمَا فَقَدَ مِنَ الذِّكْرِ.

(بخاری ۴۴۹۔ احمد ۳۰۰)

(۳۲۴۰۷) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک کھجور کے تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے، چنانچہ ایک انصاری عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا ایک بڑھئی غلام ہے کیا میں اس کو حکم نہ دوں کہ آپ کے لئے منبر بنائے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں، چنانچہ اس نے منبر بنایا، جب جمعے کا دن ہوا تو آپ نے منبر پر خطبہ دیا، چنانچہ وہ شہتیر رونے لگا جس سے آپ ٹیک لگاتے تھے جیسے بچہ روتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کو اس لئے رونا آگیا کہ اس کے پاس سے ذکر ختم ہو گیا۔

(۳۲٤۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إلَى جِذْعٍ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ رُومِيٌّ ، فَقَالَ :أَصْنَعُ لَكَ مِنبَرًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ ، فَصَنَعَ لَهُ مِنبَرَهُ هَذَا الَّذِي تَرَوْنَ ، فَلَمَّا قَامَ عَلَيْهِ فَخَطَبَ حَنَّ الْجِذْعُ حَنِينَ النَّاقَةِ عَلَى وَلَدِهَا ، فَنَزَلَ إلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُ إلَيْهِ ، فَسَكَنَ ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُدْفَنَ ، وَيُحْفَرَ لَهُ. (دارمی ۳۷۔ ابویعلی ۱۰۶۲)

(۳۲۴۰۸) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک شہتیر سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے، چنانچہ ایک رومی شخص آپ

کے پاس آیا اور اس نے کہا کیا میں آپ کے لیے ایک منبر بناؤں جس پر کھڑے ہو کر آپ خطبہ دیں؟ چنانچہ اس نے آپ کے لئے یہ منبر بنایا جو آپ دیکھ رہے ہو، جب آپ اس پر کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا تو وہ اس طرح رونے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچے پر روتی ہے، رسول اللہ ﷺ اتر کر اس کے پاس آئے اور اس کو اپنے سینے سے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا، پھر آپ نے اس کو ایک جگہ کھود کر دفن کرنے کا حکم فرمایا۔

(٣٢٤٠٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْمَاضِي. (ابن ماجہ ١٤١٥۔ احمد ٢٤٩)

(۳۲۴۰۹) حضرت انس نبی ﷺ سے حضرت ابن عباس کی گذشتہ روایت کی طرح روایت کرتے ہیں۔

(٣٢٤١٠) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ وَمَالِكُ بن إسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : عَرَّسَ بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَافْتَرَشَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهِ فَانْتَبَهْت بَعْضَ اللَّيْلِ فَإِذَا نَاقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ قُدَّامَهَا أَحَد، فَانْطَلَقْت أَطْلُبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ قَائِمَانِ ، قَالَ : قُلْتُ أَيْنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالاَ : لاَ نَدْرِي ، غَيْرَ أَنَّا سَمِعْنَا صَوْتًا فِي أَعْلَى الْوَادِي ، فَإِذا مِثْلُ هَزِيزِ الرَّحَى ، فَلَمْ نَلْبَثْ إِلاَّ يَسِيرًا حَتَّى أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَيَّرَنِي أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ ، وَإِنِّي اخْتَرْت الشَّفَاعَةَ ، قَالَ : فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، نَنْشُدُك اللَّهَ وَالصُّحْبَةَ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ ، قَالَ : فَأَنْتُمْ مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِي ، قَالَ : فَأَقْبَلْنَا مَعَانِيقَ إِلَى النَّاسِ ، قَالَ : فَإِذَا هُمْ قَدْ فَزِعُوا وَفَقَدُوا نَبِيَّهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ ، وَإِنِّي اخْتَرْت الشَّفَاعَةَ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، نَنْشُدُك اللَّهَ وَالصُّحْبَةَ ، لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ ، فَلَمَّا أَضَبُّوا عَلَيْهِ ، قَالَ : فَإِنِّي أُشْهِدُ مَنْ حَضَرَ أَنَّ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا. (ابن خزیمہ ٣٨٧)

(۳۲۴۱۰) حضرت عوف بن مالک اشجعی فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس ٹھہرے، چنانچہ ہم میں سے ہر ایک نے اپنی سواری کے اگلے پاؤں پر سرہانہ لگالیا، میں رات کے کسی حصے میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے سامنے کوئی نہیں، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے نکلا تو معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن قیس کھڑے تھے، میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ کہنے لگے کہ ہمیں اس کے علاوہ کوئی علم نہیں کہ ہم نے وادی کے اوپر کی جانب سے ایک آواز سنی تو سنا کہ پن چکی جیسی آواز آرہی تھی، چنانچہ ہم تھوڑا ہی چلے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، اور فرمایا کہ آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا، اور اس نے مجھے میری امت کے نصف لوگوں کے جنت میں داخل ہونے اور

شفاعت کے درمیان اختیار دیا اور میں نے شفاعت کو اختیار کیا ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کو اللہ کا اور آپ کی صحبت کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنے اہل شفاعت میں سے کر دیجئے، آپ نے فرمایا تم میری شفاعت کے حصہ داروں میں ہو، کہتے ہیں کہ ہم تیزی سے لوگوں کے پاس آئے تو وہ گھبرائے ہوئے تھے اور نبی ﷺ کو تلاش کر رہے تھے، آپ نے فرمایا کہ آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا، اور اس نے مجھے میری امت کے نصف لوگوں کے جنت میں داخل کیے جانے اور میری شفاعت کے درمیان اختیار دیا، اور میں نے شفاعت کو اختیار کیا ہے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کو اللہ کا اور آپ کی صحبت کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنے اہل شفاعت میں کر دیجئے، آپ نے فرمایا کہ میں تمام حاضرین کو گواہ بناتا ہوں کہ میری شفاعت میری امت کے ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہوگا۔

(۳۲۴۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسُوقُ بَعِيرًا لِي وَأَنَا فِي آخِرِ النَّاسِ وَهُوَ يَظْلَع ، أَوْ قَدِ اعْتَلَّ ، قَالَ : مَا شَأْنُهُ ؟ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ : يَظْلَع ، أَوْ قَدِ اعْتَلَّ ، فَأَخَذَ شَيْئًا كَانَ فِي يَدِهِ فَضَرَبَهُ ، ثُمَّ قَالَ : ارْكَبْ ، فَلَقَدْ كُنْت أَحْبِسُهُ حَتَّى يَلْحَقُونِي. (مسلم ۱۲۲۲۔ نسائی ۶۲۳۵)

(۳۲۴۱۱) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ میں اپنے اونٹ کو ہانک رہا تھا اور سب لوگوں سے پیچھے تھا اور میرا اونٹ لنگڑا یا بیمار تھا، آپ نے فرمایا اس کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لنگڑا یا بیمار ہے، آپ نے ایک چیز لی جو آپ کے ہاتھ میں تھی، اور اس کو مارا، پھر فرمایا سوار ہو جاؤ، چنانچہ میں اس کو روکتا تھا تا کہ لوگ مجھ تک پہنچ جائیں۔

(۳۲۴۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَان بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثًا مَا رَآهَا أَحَدٌ قَبْلِي ، وَلاَ يَرَاهَا أَحَدٌ مِنْ بَعْدِي : لَقَدْ خَرَجْت مَعَهُ فِي سَفَرٍ حَتَّى إذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ مَرَرْنَا بِامْرَأَةٍ جَالِسَةٍ مَعَهَا صَبِيٌّ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ابْنِي هَذَا أَصَابَهُ بَلاَءٌ ، وَأَصَابَنَا مِنْهُ بَلاَءٌ ، يُؤْخَذُ فِي الْيَوْمِ لاَ أَدْرِي كَمْ مَرَّةً ، قَالَ : نَاوِلِينِيهِ ، فَرَفَعَتْهُ إلَيْهِ ، فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ ، ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ فَنَفَثَ فِيهِ ثَلاَثًا بِسْمِ اللهِ أَنَا عَبْدُ اللهِ اخْسَأْ عَدُوَّ اللهِ ، قَالَ : ثُمَّ نَاوَلَهَا إيَّاهُ ، ثُمَّ قَالَ : الْقَيْنَا بِهِ فِي الرَّجْعَةِ فِي هَذَا الْمَكَانِ ، فَأَخْبِرِينَا بِمَا فَعَلَ ، قَالَ : فَذَهَبْنَا وَرَجَعْنَا ، فَوَجَدْنَاهَا فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ مَعَهَا شِيَاهٌ ثَلاَثٌ ، فَقَالَ : مَا فَعَلَ صَبِيُّك ؟ قَالَتْ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسَسْنَا مِنْهُ شَيْئًا حَتَّى السَّاعَةِ فَاجْتَزِرْ هَذِهِ الْغَنَمَ ، قَالَ : انْزِلْ فَخُذْ مِنْهَا وَاحِدَةً وَرُدَّ الْبَقِيَّةَ.

قَالَ : وَخَرَجْت مَعَهُ ذَاتَ يَوْمٍ إلَى الْجَبَّانَةِ ، حَتَّى إذَا بَرَزْنَا قَالَ : انْظُرْ وَيْحَك ، هَلْ تَرَى مِنْ شَيْءٍ يُوَارِينِي؟

قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أَرَى شَيْئًا يُوَارِيك إلاَّ شَجَرَةً مَا أَرَاهَا تُوَارِيك ، قَالَ :مَا قُرْبُهَا شَيْءٌ ؟ قُلْتُ : شَجَرَةٌ خَلْفَهَا ، وَهِيَ مِثْلُهَا أَوْ قَرِيبٌ مِنْهَا ، قَالَ :اذْهَبْ إلَيْهِمَا فَقُلْ لَهُمَا إنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمَا أَنْ تَجْتَمِعَا بِإِذْنِ اللهِ تَعَالَى ، قَالَ :فَاجْتَمَعَتَا فَبرَزَ لِحَاجَتِهِ ، ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ :اذْهَبْ إلَيْهِمَا فَقُلْ لَهُمَا :إنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمَا أَنْ تَرْجِعَ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا إلَى مَكَانِهَا.

قَالَ :وَكُنْت جَالِسًا مَعَهُ ذَاتَ يَوْمٍ إذْ جَاءَ جَمَلٌ يَخِبُّ حَتَّى ضَرَبَ بِجِرَانِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ ذَرَفَتْ عَيْنَاهُ ، فَقَالَ :انْظُرْ وَيْحَك لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ ؟ إنَّ لَهُ لَشَأْنًا ، فَخَرَجْت أَلْتَمِسُ صَاحِبَهُ فَوَجَدْتُهُ لِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، فَدَعَوْتُهُ إلَيْهِ ، فَقَالَ :مَا شَأْنُ جَمَلِكَ هَذَا ؟ قَالَ :وَمَا شَأْنُهُ ؟ قَالَ :لاَ أَدْرِي وَاللهِ مَا شَأْنُهُ ، عَمِلْنَا عَلَيْهِ وَنَضَحْنَا عَلَيْهِ حَتَّى عَجَزَ عَنِ السِّقَايَةِ ، فَأْتَمَرْنَا الْبَارِحَةَ أَنْ نَنْحَرَهُ وَنُقَسِّمَ لَحْمَهُ ، قَالَ :فَلاَ تَفْعَلْ ، هَبْهُ لِي ، أَوْ بِعْنِيهِ ، قَالَ :هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَوَسَمَهُ بِسِمَةِ الصَّدَقَةِ ، ثُمَّ بَعَثَ بِهِ.

(۳۲۴۱۲) حضرت یعلی بن مرّہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی تین نشانیاں دیکھی ہیں جو نہ مجھ سے پہلے کسی نے دیکھیں نہ میرے بعد کوئی دیکھے گا، میں آپ کے ساتھ ایک سفر میں نکلا یہاں تک کہ ہم راستے میں ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کے ساتھ ایک بچہ تھا، اس نے کہا یا رسول اللہ! میرے اس بیٹے کو ایک مصیبت آئی ہے، آپ نے فرمایا مجھے دو، اس نے بچہ آپ کو دیا، آپ نے اس کو اپنے اور کجاوے کے درمیانی حصے کے درمیان رکھ لیا، پھر آپ نے اس کا منہ کھولا اور اس میں تین مرتبہ "بِسْمِ اللهِ أَنَا عَبْدُ اللهِ اخْسَأْ عَدُوَّ اللهِ" کہہ کر پھونکا، پھر وہ بچہ اس کو دے دیا، اور فرمایا کہ واپسی میں ہمیں اسی جگہ ملنا، اور بتانا کہ کیا ہوا، کہتے ہیں کہ ہم گئے اور پھر لوٹے اور اس عورت کو اس جگہ دیکھا، اس کے پاس بہت سی بکریاں تھیں، آپ نے فرمایا تمہارے بچے کا کیا ہوا؟ اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم کو اس کے بارے میں ابھی تک کچھ محسوس نہیں ہوا، آپ نے یہ بکریاں لے لیں آپ نے فرمایا اترو اور ایک بکری لے لو اور باقی واپس کر دو۔

کہتے ہیں کہ ایک دن میں آپ کے ساتھ میدان کی طرف نکلا یہاں تک کہ جب ہم دور نکل گئے تو آپ نے فرمایا دیکھو کیا تم کوئی چیز دیکھتے ہو جو مجھے چھپا لے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آپ کو چھپانے والی کوئی چیز نظر نہیں آ رہی سوائے ایک درخت کے جو آپ کو چھپا نہیں سکتا، آپ نے فرمایا اس کے قریب کوئی چیز نہیں؟ میں نے عرض کیا اس کے پیچھے ایک درخت ہے جو اتنا ہی ہے یا اس کے قریب ہے، آپ نے فرمایا ان دونوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ اللہ کے رسول تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم بحکم خدا اکٹھے ہو جاؤ، کہتے ہیں کہ وہ دونوں درخت اکٹھے ہو گئے، تو رسول اللہ ﷺ اپنی حاجت کے لئے تشریف لے گئے، پھر لوٹ آئے اور فرمایا کہ ان کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ رسول اللہ ﷺ تم دونوں کو حکم دیتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اپنی جگہ لوٹ جائے۔

کہتے ہیں کہ ایک دن میں آپ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک اونٹ روتا ہوا آیا، اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا، پھر اس کی آنکھوں

سے آنسو بہنے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو یہ کس کا اونٹ ہے؟ اس کی بری حالت ہے، کہتے ہیں کہ میں اس کے مالک کو ڈھونڈنے نکلا تو وہ اونٹ انصار میں سے ایک آدمی کا پایا، میں نے اس کو آپ کے پاس بلایا، آپ نے فرمایا کہ تمہارے اس اونٹ کا کیا قصہ ہے؟ اس نے بخدا میں نہیں جانتا کہ اس کی کیا حالت ہے البتہ یہ معلوم ہے کہ ہم نے اس پر کام کیا اور پانی اٹھوایا، یہاں تک کہ یہ پانی اٹھانے سے عاجز ہو گیا پھر شام کو ہمارا مشورہ ہوا کہ اس کو ذبح کر دیں اور اس کا گوشت تقسیم کر دیں، آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو یہ مجھے ہبہ کر دو یا بیچ دو، اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! یہ آپ کا ہے، آپ نے اس پر صدقہ کا نشان لگایا اور پھر اس کو بھیج دیا۔

(٣٢٤١٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: خَرَجْت مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَأْتِي الْبَرَازَ حَتَّى يَتَغَيَّبَ فَلاَ يُرَى، فَنَزَلْنَا بِفَلاَةٍ مِنَ الأَرْضِ لَيْسَ فِيهَا شَجَرَةٌ وَلاَ عَلَمٌ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ اجْعَلْ فِي إِدَاوَتِكَ مَاءً، ثُمَّ انْطَلَقَ بِنَا، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا حَتَّى لاَ نُرَى فَإِذَا هُوَ بِشَجَرَتَيْنِ بينهما أَرْبَعَةُ أَذْرُعٍ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ انْطَلِقْ إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْ لَهَا: يَقُولُ لَكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَقِي بِصَاحِبَتِكِ حَتَّى أَجْلِسَ خَلْفَكُمَا، فَرَجَعَتْ إِلَيْهَا فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُمَا، ثُمَّ رَجَعَتَا إِلَى مَكَانِهِمَا.

فَرَكِبْنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَنَا كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ تُظِلُّنَا، فَعَرَضَتْ لَنَا امْرَأَةٌ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ ابْنِي هَذَا يَأْخُذُهُ الشَّيْطَانُ كُلَّ يَوْمٍ مِرَارًا، فَوَقَفَ بِهَا، ثُمَّ تَنَاوَلَ الصَّبِيَّ فَجَعَلَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُقَدَّمِ الرَّحْلِ، ثُمَّ قَالَ: اخْسَأْ عَدُوَّ اللهِ، أَنَا رَسُولُ اللهِ ثَلاَثًا، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَيْهَا، فَلَمَّا قَضَيْنَا سَفَرَنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ الْمَوْضِعِ فَعَرَضَتْ لَنَا الْمَرْأَةُ مَعَهَا صَبِيُّهَا وَمَعَهَا كَبْشَانِ تَسُوقُهُمَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، اقْبَلْ مِنِّي هَذَيْنِ، فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عَادَ إِلَيْهِ بَعْدُ، فَقَالَ: خُذُوا مِنْهَا أَحَدَهُمَا، وَرُدُّوا عَلَيْهَا الآخَرَ.

قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ تُظِلُّنَا، فَإِذَا جَمَلٌ نَادٌّ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ السِّمَاطَيْنِ خَرَّ سَاجِدًا، فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: عَلَيَّ النَّاسَ، مَنْ صَاحِبُ هَذَا الْجَمَلِ؟ فَإِذَا فِتْيَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ، قَالُوا: هُوَ لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَمَا شَأْنُهُ؟ قَالُوا: سَنَيْنَا عَلَيْهِ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً، وَكَانَتْ بِهِ شُحَيْمَةٌ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْحَرَهُ، فَنَقْسِمَهُ بَيْنَ غِلْمَانِنَا، فَانْفَلَتَ مِنَّا، قَالَ: تَبِيعُونَهُ، قَالُوا: لاَ، بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: إِمَّا لاَ فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ.

(۳۲۴۱۳) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا، اور رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لئے نہ جاتے یہاں تک کہ اتنی دور چلے جائیں کہ نظر نہ آئیں، چنانچہ ہم ایک چٹیل میدان میں اترے جس میں کوئی درخت یا ٹیلہ نہیں تھا، آپ نے فرمایا اے جابر! اپنے برتن میں پانی ڈالو، پھر ہمارے ساتھ چلو، کہتے ہیں کہ ہم چلے یہاں تک کہ ہم نظر نہیں آرہے تھے، وہاں آپ کو دو درخت نظر آئے جن کے درمیان چار ہاتھ کا فاصلہ تھا، آپ نے فرمایا اے جابر! اس درخت کے پاس جاؤ اور اس کے

کہو کہ رسول اللہ ﷺ تم سے فرما رہے ہیں کہ اپنے ساتھ والے درخت کے ساتھ مل جاؤ تا کہ میں تمہارے پیچھے بیٹھ سکوں، چنانچہ وہ درخت دوسرے سے مل گیا، اور رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے بیٹھ گئے، پھر وہ اپنی جگہ واپس چلے گئے۔

(۲) پھر ہم سوار ہوئے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے، گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے سایہ فگن ہیں، چنانچہ ہمارا ایک عورت سے سامنا ہوا جس کے ساتھ اس کا بچہ تھا، اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میرے اس بیٹے کو ہر روز کئی مرتبہ شیطان پکڑ لیتا ہے، آپ اس کے لئے ٹھہرے اور بچے کو لیا اور اس کو اپنے اور کجاوے کے اگلے حصے کے درمیان رکھا، پھر فرمایا اے اللہ کے دشمن! دفع ہو جا، میں اللہ کا رسول ہوں، تین مرتبہ اس طرح فرمایا، پھر بچہ عورت کو دے دیا، جب ہم اس سفر سے واپس ہوئے تو ہم اس جگہ سے گزرے وہ عورت ہمارے سامنے آئی اور اس کے پاس دو مینڈھے تھے جن کو وہ ہانک رہی تھی، اس نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ سے یہ قبول کر لیجیے، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے وہ اس کے پاس دوبارہ نہیں آیا، آپ نے فرمایا اس سے ایک لے لو اور دوسرا واپس کر دو۔

(۳) فرماتے ہیں کہ پھر ہم چلے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے، اس طرح تھے کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے سایہ فگن ہیں، اچانک ایک اونٹ دو قطاروں کے درمیان بھاگتا ہوا آیا اور سجدے میں گر گیا، رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے لوگو! کون اس اونٹ کا مالک ہے؟ معلوم ہوا کہ انصار کے چند جوان ہیں، کہنے لگے یا رسول اللہ! یہ ہمارا ہے، آپ نے فرمایا کہ اس کی کیا حالت ہے؟ وہ کہنے لگے کہ ہم نے بیس سال اس سے پانی لگوایا ہے، اور اس میں کچھ چربی ہے اس لیے ہم اس کو ذبح کرنا چاہتے ہیں اور اپنے غلاموں میں اس کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں، لیکن یہ ہم سے چھوٹ گیا، آپ نے فرمایا کہ کیا تم اس کو بیچتے ہو؟ وہ کہنے لگے نہیں، بلکہ یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کو ہدیہ ہے، آپ نے فرمایا کہ اگر بیچنا نہیں چاہتے تو اس کے ساتھ حسن سلوک کرو یہاں تک کہ اس کی موت آجائے۔

(۳۲٤١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بن الأَحْوَصِ ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ جُنْدُبٍ ، قَالَتْ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ عَلَى دَابَّةٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ ، وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا بِهِ بَلاَءٌ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ هَذَا ابْنِي وَبَقِيَّةُ أَهْلِي ، وَإِنَّ بِهِ بَلاَءً لاَ يَتَكَلَّمُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ائْتُونِي بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ ، فَأُتِيَ بِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ، ثُمَّ أَعْطَاهَا ، فَقَالَ : اسْقِيهِ مِنْهُ ، وَصُبِّي عَلَيْهِ مِنْهُ ، وَاسْتَشْفِي اللَّهَ لَهُ ، قَالَتْ : فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ ، فَقُلْتُ : لَوْ وَهَبْتِ لِي مِنْهُ ، فَقَالَتْ : إِنَّمَا هُوَ لِهَذَا الْمُبْتَلَى. فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْغُلاَمِ ، فَقَالَتْ : بَرَأَ وَعَقَلَ عَقْلاً لَيْسَ كَعُقُولِ النَّاسِ. (ابو داؤد ۱۹۶۱۔ احمد ۵۰۳)

(۳۲۴۱۴) حضرت ام جندب فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے یوم النحر کو بطن الوادی سے جمرۃ العقبۃ کی رمی کی، جبکہ آپ سواری پر تھے، پھر آپ مڑے اور قبیلہ خثعم کی ایک عورت آپ کے پیچھے ہوئی، اس کے ساتھ اس کا ایک بچہ بھی تھا

جس پر اثر تھا، کہنے لگی یا رسول اللہ! یہ میرا بیٹا اور میرا وارث ہے، اور اس کو ایک اثر ہے جس کی وجہ سے بولتا نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس تھوڑا پانی لاؤ، آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور کلی کی اور اس کو پانی دے دیا، اور فرمایا کہ اس کو اس سے پلاؤ اور اس پر اس سے چھڑکو، اور اللہ سے اس کے لئے شفاء مانگو، کہتی ہیں کہ میں ایک عورت سے ملی اور اس سے کہا کہ اگر تھوڑا سا پانی اس میں سے مجھے دے دیں تو کیسا ہے، وہ کہنے لگی کہ یہ تو اس آفت زدہ کے لئے ہے، پھر میں ایک سال کے بعد عورت سے ملی اور اس سے لڑکے کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ صحت یاب ہو گیا اور ایسا عقل مند ہو گیا کہ عام لوگ اتنے عقل مند نہیں ہوتے۔

(۳۲٤۱٥) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ : أَرْدَفَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيثًا لاَ أُحَدِّثُهُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ ، وَكَانَ مِمَّا يُعْجِبُه ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ يَسْتَتِرَ بِهِ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ هَدَفٌ ، أَوْ حَائِشُ نَخْلٍ ، فَدَخَلَ يَوْمًا حَائِشَ نَخْلِ الأَنْصَارِ فَرَأَى فِيهِ بَعِيرًا ، فَلَمَّا رَآهُ الْبَعِيرُ خَرَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ ، قَالَ : فَمَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَاتَهُ وَذِفْرَاهُ فَسَكَنَ ، فَقَالَ : لِمَنْ هَذَا الْبَعِيرُ ؟ أَوْ مَنْ رَبُّ هَذَا الْبَعِيرِ ؟ قَالَ : فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ : أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ : أَحْسِنْ إِلَيْهِ فَقَدْ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ. (ابو داؤد ۲۵۴۲۔ احمد ۲۰۶)

(۳۲۴۱۵) حضرت عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ نے مجھے اپنا ردیف بنایا اور مجھے راز داری سے ایک بات بتلائی جو میں کسی کو نہیں بتاؤں گا، اور آپ کو یہ پسند تھا کہ قضاء حاجت کے لئے آپ کو کوئی ٹیلہ یا کھجور کے درخت کا جھنڈ چھپا لے، ایک مرتبہ آپ انصار کے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوئے تو اس میں ایک اونٹ دیکھا، جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو گر گیا اور اس کی آنکھیں بہنے لگیں، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی پیٹھ اور گردن پر ہاتھ پھیرا تو وہ پرسکون ہو گیا، آپ نے فرمایا کہ یہ اونٹ کس کا ہے؟ یا فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ تو ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں ہوں، آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو، کیونکہ یہ مجھے شکایت کر رہا ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور ہمیشہ کام میں لگا کر رکھتے ہو۔

(۳۲٤۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ : أَنَّ يَهُودِيًّا حَلَبَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ ، فَاسْوَدَّ شَعْرُهُ.

(۳۲۴۱۶) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی نے نبی ﷺ کے لیے اونٹنی کو دوہا، تو آپ نے فرمایا اے اللہ! اس کو خوبصورت فرما، چنانچہ اس کے بال سیاہ ہو گئے۔

(۳۲٤۱۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ نَهِيكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ أَبَا زَيْدٍ الأَنْصَارِيَّ ، يَقُولُ : اسْتَسْقَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُهُ بِقَدَحٍ ، فَكَانَتْ

فِيهِ شَعْرَةٌ فَنَزَعَهَا ، قَالَ :اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ ، وَمَا فِي رَأْسِهِ طَاقَةٌ بَيْضَاءُ.

(ترمذی ۳۶۲۹۔ احمد ۳۴۱)

(۳۲۴۱۷) حضرت ابن نُھیک فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن اخطب ابوزید انصاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی طلب کیا، تو میں آپ کے پاس ایک پیالہ لایا، اس میں ایک بال تھا میں نے اس کو نکال دیا تو آپ نے فرمایا اے اللہ! اس کو خوبصورت فرما، کہتے ہیں کہ میں نے ان کو چورانوے سال کی عمر میں دیکھا کہ اس وقت بھی ان کے سر میں سفید بال نہیں تھا۔

(۳۲٤۱۸) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ :أَنَّهُ سَقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَنًا ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ أَمْتِعْهُ بِشَبَابِهِ ، فَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيْهِ ثَمَانُونَ سَنَةً لاَ يَرَى شَعْرَةً بَيْضَاءَ. (مسند ۸٦۴)

(۳۲۴۱۸) حضرت عمرو بن الحمق فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دودھ پلایا، آپ نے فرمایا کہ اے اللہ! اس کو اس جوانی سے فائدہ پہنچا، چنانچہ ان کی عمر اسّی سال ہوگئی اور ان کے سر میں ایک سفید بال بھی نہ تھا۔

(۳۲٤۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الأَنْصَارِيَّةِ ، قَالَ :جَائَتْ أُمُّ مَالِكٍ بِعُكَّةِ سَمْنٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلاَلاً فَعَصَرَهَا ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَيْهَا فَرَجَعَتْ فَإِذَا هِيَ مَمْلُوئَةٌ ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :أَنَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :وَمَا ذَاكَ يَا أُمَّ مَالِكٍ ، قَالَتْ :رَدَدْتَ عَلَيَّ هَدِيَّتِي ، قَالَ :فَدَعَا بِلاَلاً فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ :وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، لَقَدْ عَصَرْتُهَا حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَنِيئًا لَكِ يَا أُمَّ مَالِكٍ ، هَذِهِ بَرَكَةٌ عَجَّلَ اللَّهُ لَكِ ثَوَابَهَا ، ثُمَّ عَلَّمَهَا أَنْ تَقُولَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ سُبْحَانَ اللهِ عَشْرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَشْرًا وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَشْرًا. (احمد ۳۴۰۔ طبرانی ۳۵۱)

(۳۲۴۱۹) یحییٰ بن جعدہ ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام مالک انصاریہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گھی کی ایک مشک لائیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بلال کو اس کے نچوڑنے کا حکم دیا اور پھر ان کو مشک واپس کردی، وہ لوٹیں تو دیکھا کہ وہ مشک بھری ہوئی ہے، چنانچہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں اور کہا یا رسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا اے ام مالک! کیا ہوا؟ کہنے لگیں کہ آپ نے میرا ہدیہ واپس کردیا، آپ نے حضرت بلال کو بلایا اور ان سے اس بارے میں سوال کیا، انہوں نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں نے اس کو اتنا نچوڑا کہ مجھے شرم آنے لگی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے امّ مالک! تمہیں مبارک ہو یہ برکت ہے جس کا ثواب اللہ نے تمہیں جلد عطا کیا ہے، پھر آپ نے ان کو ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر کہنے کی تعلیم فرمائی۔

(۳۲٤۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْفَائِشِيِّ ، عَنِ ابْنَةٍ لِخَبَّابٍ ،

قَالَتْ : خَرَجَ أَبِی فِی غَزَاۃٍ فِی عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاهَدُنَا فَيَحْلِبُ عَنْزًا لَنَا ، فَكَانَ يَحْلِبُهَا فِی جَفْنَةٍ لَنَا فَتَمْتَلِءُ ، فَلَمَّا قَدِمَ خَبَّابٌ كَانَ يَحْلِبُهَا فَعَادَ حِلاَبُهَا. (احمد ۶/ ۳۷۲۔ ابن سعد ۲۹۰)

(۳۲۴۲۰) عبدالرحمن بن یزید فائشی حضرت خباب کی بیٹی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میرے والد رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک لڑائی میں نکلے، تو رسول اللہ ﷺ ہماری خبر گیری کرتے اور ہماری بکریوں کا دودھ دوہتے، اور آپ اس کو ایک بڑے پیالے میں دوہتے اور وہ بھر جاتا، جب خباب آئے اور وہ اس کا دودھ دوہتے تو اس کا دودھ کا پرانا برتن استعمال ہونے لگا۔

(۳۲٤۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ : ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ﴾ يَقُولُ : بُدِءَ بِی فِی الْخَيْرِ ، وَكُنْت آخِرَهُمْ فِی الْبَعْثِ.

(احمد ۷/ ۱۲۔ ابن حبان ۶۴۰۴)

(۳۲۴۲۱) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ﴾ پڑھتے تو فرماتے کہ خیر کی ابتداء مجھ سے کی گئی اور بعثت میں میں ان سب سے آخری ہوں۔

(۳۲٤۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِی سُفْيَانَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ غَضْبَانُ وَنَحْنُ نَرَى أَنَّ مَعَهُ جِبْرِيلَ ، قَالَ : فَمَا رَأَيْت يَوْمًا كَانَ أَكْثَرَ بَاكِيًا مُتَقَنِّعًا مِنْهُ ، قَالَ : سَلُونِی فَوَاللهِ لاَ تَسْأَلُونِی عَنْ شَیْءٍ إِلاَّ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ ، قَالَ : فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَفِی الْجَنَّةِ أَنَا أَمْ فِی النَّارِ ؟ قَالَ : لاَ ، بَلْ فِی النَّارِ ، قَالَ : فَقَامَ إِلَيْهِ آخَرُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَنْ أَبِی ؟ قَالَ : أَبُوك حُذَافَةُ ، قَالَ : فَقَامَ إِلَيْهِ آخَرُ ، فَقَالَ : أَعَلَيْنَا الْحَجُّ فِی كُلِّ عَامٍ؟ قَالَ : لَوْ قُلْتُهَا لَوَجَبَتْ ، وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا ، وَلَوْ لَمْ تَقُومُوا بِهَا لَعُذِّبْتُمْ.

قَالَ : فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ : رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولاً ، يَا رَسُولَ اللهِ ، كُنَّا حَدِيثِی عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ ، فَلاَ تُبْدِ سَوْآتِنَا ، وَلاَ تَفْضَحْنَا لِسَرَائِرِنَا وَاعْفُ عَنَّا عَفَا اللَّهُ عَنْك ، قَالَ : فَسُرِّیَ عَنْهُ ، ثُمَّ الْتَفَتَ نَحْوَ الْحَائِطِ ، فَقَالَ : لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ، رَأَيْت الْجَنَّةَ وَالنَّارَ دُونَ هَذَا الْحَائِطِ. (بخاری ۹۳۔ مسلم ۱۸۳۲)

(۳۲۴۲۲) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ غصے کی حالت میں ہمارے پاس آئے، اور ہم سمجھتے تھے کہ آپ کے ساتھ جبرائیل ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے زیادہ رونے والا کوئی دن نہیں پایا، آپ نے فرمایا کہ مجھ سے سوال کرو، بخدا تم مجھ سے جس چیز کا بھی سوال کرو گے میں تمہیں اس کی خبر دوں گا، کہتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جنت میں ہوں یا دوزخ میں، آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ دوزخ میں، دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ!

میرا والد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد حذافہ ہے، ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! کیا ہم پر ہر سال حج فرض ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں یہ کہہ دوں تو واجب ہو جائے گا۔ اگر واجب ہوا تو تم اس کو ادا نہیں کر سکو گے، اور اگر تم اس کو ادا نہ کرو گے تو تمہیں عذاب دیا جائے گا۔

کہتے ہیں کہ اس پر حضرت عمر بن خطاب کھڑے ہوئے اور عرض کیا ''رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا'' یا رسول اللہ! ہمارا جاہلیت کا زمانہ قریب ہے، آپ ہماری برائیاں ظاہر نہ فرمائیں، اور ہمیں ہمارے پوشیدہ کاموں کی وجہ سے رسوا نہ فرمائیے، اور ہمیں معاف فرمائیے، اللہ نے آپ کو معاف فرما دیا ہے، کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ کی یہ حالت ختم ہوگئی، پھر آپ دیوار کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا کہ میں نے آج کی طرح خیر وشر میں کوئی چیز نہیں دیکھی، میں نے جنت اور دوزخ کو اس دیوار کے پاس پایا۔

(۳۲٤۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَبْطَأَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزِعَ جَزَعًا شَدِيدًا ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ : إِنِّي أَرَى رَبَّكَ قَدْ قَلاَكَ مِمَّا يَرَى مِنْ جَزَعِكَ ، قَالَ : فَنَزَلَتْ : ﴿وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَك رَبُّك ، وَمَا قَلَى﴾. (بخاری ۱۱۲۴۔ مسلم ۱۴۲۱)

(۳۲۴۲۳) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جبرائیل نے نبی ﷺ کے پاس آنے میں تاخیر کی تو آپ بہت گھبرائے، حضرت خدیجہ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کے رب نے آپ کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ اس نے آپ کی گھبراہٹ کو دیکھا ہے، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں ﴿وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى مَا وَدَّعَك رَبُّك ، وَمَا قَلَى﴾.

(۳۲٤۲٤) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : صَلَّيْت مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الأُولَى ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْت مَعَهُ ، فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّ أَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا ، قَالَ : وَأَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدَّيَّ ، فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا وَرِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ. (مسلم ۱۸۱۴۔ طبرانی ۱۹۴۴)

(۳۲۴۲۴) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صلاۃ الاُولیٰ پڑھی، پھر آپ اپنے گھر کی طرف چلے اور میں بھی چلا، چنانچہ آپ کے پاس بچے آئے تو آپ ایک ایک کے رخسار پر ہاتھ پھیرنے لگے، کہتے ہیں آپ نے میرے رخسار پر بھی ہاتھ پھیرا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی گویا کہ ابھی عطر فروش کے تھیلے سے نکالا ہو۔

(۳۲٤۲٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْكَوْثَرِ ؟ فَقَالَ : هُوَ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ.

(۳۲۴۲۵) حضرت ابو بشر فرماتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے کوثر کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا وہ خیر کثیر ہے جو اللہ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔

(۳۲٤۲٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : هُوَ النُّبُوَّةُ وَالْخَيْرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ.

(۳۲۴۲۶) عمارہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نبوت اور خیر ہے جو اللہ نے آپ کو عطا فرمائی۔

(۳۲٤۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ فُلَيْت ، عَنْ جَسْرَةَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ يُرَدِّدُ آيَةً حَتَّى أَصْبَحَ ، بِهَا يَرْكَعُ ، وَ بِهَا يَسْجُدُ ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا زِلْت تُرَدِّدُ هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى أَصْبَحْت ، قَالَ : إِنِّي سَأَلْت رَبِّي الشَّفَاعَةَ لأُمَّتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ لِمَنْ لاَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا. (بیھقی ۱۳)

(۳۲۴۲۷) حضرت ابو ذر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک رات نماز میں بار بار رکوع اور سجدے میں یہ آیت دہراتے ہوئے سنا ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ﴾ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ صبح تک اس آیت کو دہراتے رہے؟ فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے شفاعت کا سوال کیا ہے، اور وہ ہر اس آدمی کو حاصل ہونے والی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

(۳۲٤۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ﴾ جَاءَتِ امْرَأَةُ أَبِي لَهَبٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا نَبِيَّ اللهِ ، أَنَّهَا سَتُؤذيك ، فَقَالَ : إِنَّهُ سَيُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهَا ، قَالَ : فَلَمْ تَرَهُ ، فَقَالَتْ لأَبِي بَكْرٍ : هَجَانَا صَاحِبُك ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا يَنْطِقُ الشِّعْرَ وَلاَ يَقُولُهُ ، فَقَالَتْ : إِنَّك لَمُصَدَّقٌ ، قَالَ : فَانْدَفَعَتْ رَاجِعَةً ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا رَأَتْك ، قَالَ : فَقَالَ : لَمْ يَزَلْ مَلَكٌ بَيْنِي وَبَيْنَهَا يَسْتُرُنِي حَتَّى ذَهَبَتْ. (ابن حبان ۶۵۱۱۔ ابو یعلی ۲۵)

(۳۲۴۲۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ﴾ نازل فرمائی تو ابولہب کی بیوی نبی ﷺ کے پاس آئی جبکہ آپ کے ساتھ ابو بکر تھے، حضرت ابو بکر نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! یہ آپ کو تکلیف دے گی، آپ نے فرمایا کہ میرے اور اس کے درمیان پردہ حائل ہو جائے گا، چنانچہ آپ اس کو نظر نہ آئے، اس نے حضرت ابو بکر سے کہا کہ آپ کے ساتھی نے ہمیں غصے میں مبتلا کر دیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ بخدا وہ نہ تو شعر بنا سکتے ہیں نہ شعر کہتے ہیں، اس نے کہا کہ آپ صحیح کہتے ہیں، اس کے بعد وہ چلی گئی، حضرت ابو بکر نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا اس نے آپ کو نہیں دیکھا؟ آپ نے فرمایا کہ ایک فرشتہ میرے اور اس کے درمیان رہا اور مجھے چھپاتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ چلی گئی۔

(۳۲٤۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا إِلاَّ لَبِنَةً وَاحِدَةً ، فَجِئْت أَنَا فَأَتْمَمْت تِلْكَ اللَّبِنَةَ. (مسلم ۱۷۹۱۔ احمد ۹)

(۳۲۴۲۹) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور انبیاء کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے گھر بنایا

ہواوراس کومکمل کر دیا ہواور ایک اینٹ چھوڑ دی ہو، میں آیا اور میں نے اس اینٹ کی جگہ کو پر کر دیا۔

(۳۲۴۳۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَثَلِي وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا ، فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ : لَوْلاَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الأَنْبِيَاءَ. (بخاری ۳۵۳۴۔ مسلم ۱۷۹۱)

(۳۲۴۳۰) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری اور انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گھر بنایا ہواوراس کومکمل کر دیا ہو سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے، چنانچہ لوگ اس میں داخل ہوں اور اس پر تعجب کریں اور کہیں کہ اگر یہ اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی تو اچھا ہوتا، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اس اینٹ کی جگہ ہوں، میں آیا اور میں نے انبیاء کو ختم کر دیا۔

(۳۲۴۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، جِئْتُ مِنْ عِنْدِ حَيٍّ مَا يَتَرَوَّحُ لَهُمْ رَاعٍ ، وَلاَ يَخْطِرُ لَهُمْ فَحْلٌ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اسْقِ بِلاَدَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ ، قَالَ : ثُمَّ دَعَا فَقَالَ : اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا ، مَرِيئًا مَرِيعًا ، طَيِّبًا غَدَقًا ، عَاجِلاً غَيْرَ رَائِثٍ ، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ ، قَالَ : فَمَا نَزَلَ حَتَّى مَا جَاءَ أَحَدٌ مِنْ وَجْهٍ مِنَ الْوُجُوهِ إِلاَّ قَالَ : مُطِرْنَا وَأُحْيِينَا. (ابوداؤد ۱۲۰۰۔ ابن ماجہ ۱۲۷۰)

(۳۲۴۳۱) حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میں ایسے قبیلے سے آیا ہوں جن کا چرواہا آرام نہیں پاتا اور ان کے نر جانور اپنی دم نہیں ہلاتے، آپ ہمارے لیے دعا کریں، آپ نے فرمایا اے اللہ! اپنے شہروں اور جانوروں کو پانی سے سیراب کیجیے اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجیے، پھر آپ نے دعا کی "اے اللہ! ہمیں خوب برسنے والی، سبزے والی، پاکیزگی والی اور موٹے قطروں والی جلدی آنے والی، نفع پہنچانے والی نہ کہ نقصان پہنچانے والی بارش عطا فرما۔" چنانچہ اتنی بارش برسی کہ جس طرف سے بھی کوئی آدمی آتا وہ کہتا کہ ہمارے علاقے میں بارش ہوئی اور زمین زندہ ہوگئی۔

(۳۲۴۳۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي بُعِثْتُ خَاتَمًا وَفَاتِحًا ، وَاخْتُصِرَ لِي الْحَدِيثُ اخْتِصَارًا ، فَلاَ يُهْلِكُكُم المشركون.

(عبدالرزاق ۲۰۰۶۲)

(۳۲۴۳۲) حضرت ایوب بن موسیٰ نبی ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ مجھے ختم کرنے والا اور شروع کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے، اور میرے لیے بات کو مختصر کر دیا گیا ہے، اس لئے تمہیں مشرکین ہلاک نہ کر دیں۔

(۳۲۴۳۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا بُعِثْتُ لأُتَمِّمَ صَلاَحَ الأَخْلاَقِ. (احمد ۳۸۱۔ حاکم ۶۱۳)

(۳۲۴۳۳) حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے بہترین اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا۔

(٣٢٤٣٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، قَالَ :قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ مَنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْهُمْ - :يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَوْلُنَا أَنْ نُفَارِقَكَ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّكَ لَوْ مُتَّ رُفِعْت فَوْقَنَا فَلَمْ نَرَك ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :﴿وَمَنْ يُطِعَ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾. (طبرانی ۱۲۵۵۹)

(۳۲۴۳۴) حضرت مسلم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے یا ان میں سے بعض نے کہا یا رسول اللہ! ہمارا آپ سے دنیا میں جدا ہونے کے بعد کیا ہوگا، کہ اگر آپ فوت ہوئے تو آپ بلند درجات پر پہنچ جائیں گے اور ہم آپ کو دیکھ نہ سکیں گے، چنانچہ اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿وَمَنْ يُطِعَ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾.

(٣٢٤٣٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ بَيَان ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :لَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ﴾ ، قَالَ جِبْرِيلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ ، سَلْ تُعْطَهُ ، قَالَ :فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الآيَةَ حَتَّى خَتَمَهَا :﴿لاَ يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلاَّ وُسْعَهَا﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ. (طبری ۱۵۳)

(۳۲۴۳۵) حضرت حکیم بن جابر فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ﴾ تو جبرئیل نے نبی ﷺ سے فرمایا کہ بے شک اللہ نے آپ کی اور آپ کی امت کی بہترین تعریف فرمائی ہے، آپ مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا، چنانچہ نبی ﷺ نے یہ آیت آخر تک پڑھی، ﴿لاَ يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلاَّ وُسْعَهَا﴾ ...... الخ

(٣٢٤٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْعَلاَّفُ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ:فِي قَوْلِهِ:﴿وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ﴾، قَالَ :هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ مِنَ اللهِ. (ابن جریر ۱۴)

(۳۲۴۳۶) حضرت حسین بن علی اللہ کے فرمان ﴿وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد محمد ﷺ ہیں جو اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔

(٣٢٤٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى الْمَدِينَةِ ، تَبِعَهُمَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ ، فَلَمَّا رَآهُمَا قَالَ :هَذَانِ فَرُّ قُرَيْشٍ لَوْ رَدَدْت عَلَى قُرَيْشٍ فَرَّهَا ، قَالَ :فَعَطَفَ فَرَسَهُ عَلَيْهِمَا ، قَالَ :فَسَاخَتِ الْفَرَسُ ، قَالَ :فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُخْرِجَهَا ، وَلاَ أَقْرَبُكُمَا ، قَالَ :فَخَرَجَتْ فَعَادَتْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، قَالَ :تَبًّا وتَعْسًا ، ثُمَّ قَالَ :هَلْ لَكَ إِلاَّ الزَّادُ وَالْحُمْلاَنِ ؟ قَالاَ :لاَ نُرِيدُ ، وَلاَ حَاجَةَ لَنَا فِي ذَلِكَ ، أَغْنِ عَنَّا نَفْسَكَ ، قَالَ :كُفِيتُكُمَا. (ابن سعد ۲۳۲)

(۳۲۴۳۷) حضرت عمیر بن اسحاق فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر مدینہ کی طرف نکلے تو سراقہ بن مالک نے ان کا تعاقب کیا، جب اس نے ان دونوں کو دیکھا تو کہا کہ یہ قریش کے مفرور ہیں، میں قریش کو ان کے مفرور ین پہنچاتا ہوں، چنانچہ اس نے اپنے گھوڑے کو ان پر کودوایا تو اس کے گھوڑے کے پاؤں دھنس گئے، وہ کہنے لگا کہ اللہ سے دعا کیجیے کہ ان کو نکال دے، میں آپ کے قریب نہیں آؤں گا، چنانچہ وہ نکل گئے، پھر اس نے ایسا ہی کیا، اور دو یا تین مرتبہ ایسا ہی ہوا، کہنے لگا ھلاک و برباد ہو، پھر کہنے لگا کیا آپ کو توشہ اور سواری کی ضرورت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم نہیں چاہتے، اور ہمیں اس کی ضرورت نہیں، ہمیں اپنے آپ سے کافی ہو جائیں، اس نے کہا کہ میں تمہیں کافی ہوں۔

(۳۲٤۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَأَلَ مُوسَى رَبَّهُ مَسْأَلَةً : ﴿وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلاً﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ﴾ فَأُعْطِيَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بزار ۲۲۱۳)

(۳۲۴۳۸) سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ نے اپنے آپ سے سوال کیا ﴿وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلاً ...... مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ﴾ وہ سوال محمد ﷺ کے لیے قبول کرلیا گیا۔

(۳۲٤۳۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانَ فِي تُرْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبْشٌ مُصَوَّرٌ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ ذَهَبَ اللَّهُ بِهِ.

(۳۲۴۳۹) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ڈھال میں ایک مینڈھے کی تصویر بنی ہوئی تھی، آپ پر وہ شاق ہوئی، چنانچہ صبح کو وہ ختم ہوگئی۔

(۳۲٤٤۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : ذُكِرَتِ الأَنْبِيَاءُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا ذُكِرَ هُوَ قَالَ : ذَاكَ خَلِيلُ اللهِ. (مسلم ۱۸۵۵۔ احمد ۳۷۷)

(۳۲۴۴۰) حضرت سالم بن ابی الجعد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے انبیاء کا ذکر کیا گیا، جب آپ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا یہ اللہ کا دوست ہے۔

(۳۲٤٤۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَكْثَرُ الأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ.

(مسلم ۱۸۸۔ ابو یعلی ۳۹۴۶)

(۳۲۴۴۱) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن سب سے زیادہ متبعین والا ہوں گا، اور میں ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

(۳۲٤٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أيها النَّاسُ

إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ. (ابن سعد ۱۹۲۔ دارمی ۱۵)

(۳۲۴۴۲) حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! میں تحفہ کی ہوئی رحمت ہوں۔

(۳۲٤٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ طُفَيْلِ بْنِ أُبَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْت إِنْ جَعَلْتُ صَلاَتِي كُلَّهَا صَلاَةً عَلَيْك ، قَالَ : إِذَنْ يَكْفِيك اللَّهُ مَا أَهَمَّكَ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاك وَآخِرَتِك.

(۳۲۴۴۳) حضرت اُبی فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنے تمام ذکر میں آپ پر درود بھیجتا رہوں تو کیسا ہے؟ فرمایا کہ تب اللہ تمہاری دنیا وآخرت کے تمام اہم کاموں کے لئے کافی ہو جائیں گے۔

(۳۲٤٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلاَةً عَلَيَّ زَكَاةٌ لَكُمْ ، وَسَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ ، قَالُوا : وَمَا الْوَسِيلَةُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ ، لاَ يَنَالُهَا إِلاَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ ، أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ.

(۳۲۴۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر درود بھیجو کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہاری پاکیزگی ہے، اور میرے لیے اللہ سے وسیلے کا سوال کرو، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جنت میں اعلیٰ درجہ ہے جس کو ایک ہی آدمی پا سکتا ہے، مجھے امید ہے کہ وہ آدمی میں ہوں۔

(۳۲٤٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ.

(۳۲۴۴۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجیں گے۔

(۳۲٤٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ.

(۳۲۴۴۶) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجیں گے، اور اس کے دس گناہ معاف فرمائیں گے۔

(۳۲٤٤۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَيْسَانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلاَةً. (ترمذی ۴۸۴۔ ابن حبان ۹۱۱)

(۳۲۴۴۷) حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہوگا۔

(٣٢٤٤٨) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالسُّرُورُ فِي وَجْهِهِ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَنَرَى السُّرُورَ فِي وَجْهِكَ ؟ فَقَالَ :إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ ، فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ أَمَا يُرْضِيكَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ مِنْ أُمَّتِكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ؟ قَالَ :بَلَى.

(۳۲۴۴۸) حضرت ابوطلحہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن تشریف لائے جبکہ آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار دکھائی دیتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا، اور اس نے کہا اے محمد! کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کی امت میں سے جو بھی ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجوں، اور جو آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں، آپ نے فرمایا، کیوں نہیں!

(٣٢٤٤٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ:أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَجَدْتُ شُكْرًا فِيمَا أَبْلَانِي مِنْ أُمَّتِي :مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ ، وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ.

(۳۲۴۴۹) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے شکر کا سجدہ کیا اس نعمت پر جو اللہ نے مجھے میری امت کی جانب سے عطا فرمائی، کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ معاف کیے جائیں گے۔

(٣٢٤٥٠) حَدَّثَنَا هشيم ، عن الْعَوَّامِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، إِنَّهُ قَالَ :مَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.

(۳۲۴۵۰) حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ جس نے نبی ﷺ پر درود بھیجا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ معاف کیے جائیں گے، اور اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے۔

(٣٢٤٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ صَلَّى عَلَيَّ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ يُصَلِّي عَلَيَّ ، فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذَلِكَ ، أَوْ يُكْثِرْ.

(۳۲۴۵۱) حضرت عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر درود بھیجا ملائکہ اس کے لئے اس وقت

تک دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے، لہٰذا بندہ چاہے تو کم درود بھیجے یا زیادہ بھیجے۔

(٣٢٤٥٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، قَالَ :إنَّ مَلَكًا مُوَكَّلٌ بِمَنْ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَلِّغَ عَنْهُ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ فُلاَنًا مِنْ أُمَّتِكَ صَلَّى عَلَيْك.

(۳۲۴۵۲) حصین روایت کرے ہیں کہ یزید رقاشی نے فرمایا کہ ایک فرشتہ اس آدمی پر مقرر ہوتا ہے جو نبی ﷺ پر درود بھیجتا ہے، کہ اس کا درود نبی ﷺ تک پہنچائے کہ آپ کے فلاں امتی نے آپ پر درود بھیجا ہے۔

(٣٢٤٥٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ ذُكِرْت عِنْدَهُ فَنَسِيَ الصَّلاَةَ عَلَيَّ خَطِءَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابن ماجه ٩٠٨)

(۳۲۴۵۳) حضرت جعفر کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ قیامت کے دن جنت کے راستے سے بھٹک جائے گا۔

(٣٢٤٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :الْكَوْثَرُ مَا أُعْطِيَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَيْرِ وَالنُّبُوَّةِ وَالإِسْلاَمِ.

(۳۲۴۵۴) بدر بن عثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ نے فرمایا کہ کوثر وہ بھلائی، نبوت اور اسلام ہے جو رسول اللہ ﷺ کو عطا کی گئی۔

(٣٢٤٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ ﴿إنَّا أَعْطَيْنَاك الْكَوْثَرَ﴾ ، قَالَ :حَوْضٌ فِي الْجَنَّةِ أُعْطِيه رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۲۴۵۵) حضرت عطاء، اللہ کے فرمان ﴿إنَّا أَعْطَيْنَاك الْكَوْثَرَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ کوثر جنت میں ایک حوض ہے جو رسول اللہ ﷺ کو عطا کیا گیا۔

(٣٢٤٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :لَمَّا أُوحِيَ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ قُرَيْشٌ :بُتِرَ مُحَمَّدٌ مِنَّا ، فَنَزَلَتْ :﴿إنَّ شَانِئَك هُوَ الأَبْتَرُ﴾ :الَّذِي رَمَاك بِهِ هُوَ الأَبْتَرُ. (طبری ٣٣٠)

(۳۲۴۵۶) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ پر وحی کی گئی تو قریش نے کہا کہ محمد ہم سے کاٹ دیے گئے، چنانچہ آیت ﴿إنَّ شَانِئَك هُوَ الأَبْتَرُ﴾ نازل ہوئی، کہ جس نے آپ کو یہ بات کہی وہی مقطوع النسل ہے۔

(٣٢٤٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ :لاَ نُفَضِّلُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا ، وَلاَ نُفَضِّلُ عَلَى إبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ أَحَدًا.

(۳۲۴۵۷) حضرت ابو یعلی حضرت ربیع بن خثیم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ ہم اپنے نبی محمد ﷺ پر کسی کو فضیلت نہیں دیتے، اور نہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر کسی کو فضیلت دیتے ہیں۔

(٣٢٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ. (بخاری ۲۹۱۶۔ مسلم ۱۸۴۵)

(۳۲۴۵۸) حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء کو ایک دوسرے سے افضل قرار نہ دو۔

(۳۲٤٥۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَأَهُ آخِرَ الْبَقَرَةِ حَتَّى إِذَا حَفِظَهَا ، قَالَ : اقْرَأْهَا عَلَيَّ ، فَقَرَأَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ جِبْرِيلُ يَقُولُ : ذَلِكَ لَكَ ، ذَلِكَ لَكَ ﴿لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا﴾. (ابن جریر ۱۶۰)

(۳۲۴۵۹) ضحاک فرماتے ہیں کہ جبرائیل نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھائیں، یہاں تک کہ جب آپ کو یاد ہو گئیں تو فرمایا کہ مجھے پڑھ کر سنایئے، چنانچہ نبی ﷺ پڑھتے رہے اور جبرئیل کہتے رہے "یہ آپ کے لیے ہے آپ کے لئے ہے، کہ ہمارا مواخذہ نہ فرمایئے اگر ہمیں بھول ہو جائے یا غلطی ہو جائے۔"

(۳۲٤٦۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْنَاكَ مَفَاتِحَ الْأَرْضِ وَخَزَائِنَهَا ، لَا يَنْقُصُكَ ذَلِكَ عِنْدَنَا شَيْئًا فِي الآخِرَةِ ، وَإِنْ شِئْتَ جَمَعْتُهَا لَكَ فِي الآخِرَةِ ، قَالَ : لَا ، بَلَ اجْمَعْهَا لِي فِي الآخِرَةِ ، فَنَزَلَتْ : ﴿تَبَارَكَ الَّذِي إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِنْ ذَلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَلْ لَكَ قُصُورًا﴾.

(۳۲۴۶۰) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو زمین کی کنجیاں اور اس کے خزانے عطا کر دیں اور آخرت میں اس سے ہمارے ہاں کوئی کمی نہ ہوگی، اور اگر آپ چاہیں تو اپنے لیے آخرت میں جمع کر لیں، آپ نے فرمایا بلکہ میں اس کو اپنے لیے آخرت میں جمع کروں گا، چنانچہ آیت نازل ہوئی ﴿تَبَارَكَ الَّذِي إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِنْ ذَلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَلْ لَكَ قُصُورًا﴾.

(۳۲٤٦۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِنَّهُ قَالَ : كُنْتُ غُلَامًا يَافِعًا أَرْعَى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَقَدْ فَرَّا مِنَ الْمُشْرِكِينَ - فَقَالَا : يَا غُلَامُ ، هَلْ لَكَ مِنْ لَبَنٍ تَسْقِينَا ؟ قُلْتُ : إِنِّي مُؤْتَمَنٌ وَلَسْتُ سَاقِيَكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ عِنْدَكَ مِنْ جَذَعَةٍ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، فَأَتَيْتُهُمَا بِهَا فَاعْتَقَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَسَحَ الضَّرْعَ وَدَعَا فَحَفَلَ الضَّرْعُ ، ثُمَّ أَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ بِصَخْرَةٍ مُنْقَعِرَةٍ - أَوْ مُنْقَرَةٍ - فَاحْتَلَبَ فِيهَا ، فَشَرِبَ وَشَرِبَ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ شَرِبْتُ ، ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ : اقْلِصْ فَقَلَصَ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقُلْتُ : عَلِّمْنِي مِنْ هَذَا الْقَوْلِ ، قَالَ : إِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ.

(۳۲۴۶۱) حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نوجوان لڑکا تھا اور عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چراتا تھا، نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر آئے جبکہ وہ دونوں مشرکین سے فرار ہوئے تھے، اور فرمایا اے لڑکے! کیا تمہارے پاس ہمیں پلانے کے لیے کچھ

دودھ ہے؟ میں نے کہا کہ میں امین ہوں، اور آپ کو پلا نہیں سکتا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی چھ ماہ کی بکری ہے جس پر کوئی نر نہ کودا ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! میں ان کے پاس لایا، نبی ﷺ نے اس کی ٹانگیں کھولیں اور تھنوں کو ہاتھ لگایا اور دعا فرمائی، پھر حضرت ابوبکر آپ کے پاس ایک کھدا ہوا پتھر لائے، آپ نے اس میں دودھ دوہا، آپ نے دودھ پیا اور حضرت ابوبکر نے بھی پیا، پھر میں نے پیا، پھر آپ نے تھن سے فرمایا سکڑ جا، چنانچہ وہ سکڑ گیا، اس کے بعد میں آپ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ ان باتوں میں سے مجھے بھی سکھا دیجئے، فرمایا کہ تم تعلیم یافتہ لڑکے ہو۔

(٣٢٤٦٢) حَدَّثَنَا يعلى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو سنان ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانَ لِعُمَرَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ حَقٌّ ، فَأَتَاهُ يَطْلُبُهُ فَلَقِيَهُ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : لاَ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَشَرِ ، لاَ أُفَارِقُكَ وَأَنَا أَطْلُبُكَ بِشَيْءٍ ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ : مَا اصْطَفَى اللَّهُ مُحَمَّدًا عَلَى الْبَشَرِ ، فَلَطَمَهُ عُمَرُ ، فَقَالَ : بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَبُو الْقَاسِمِ ، فَقَالَ : إِنَّ عُمَرَ قَالَ : لاَ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ لَهُ : مَا اصْطَفَى اللَّهُ مُحَمَّدًا عَلَى الْبَشَرِ ، فَلَطَمَنِي ، فَقَالَ : أَمَّا أَنْتَ يَا عُمَرُ ، فَأَرْضِهِ مِنْ لَطْمَتِهِ ، بَلَى يَا يَهُودِي ، آدم صفي الله ، وإبراهيم خليل الله ، وموسى نجي الله ، وعيسى روح الله ، وأنا حبيب الله ، بَلَى يَا يَهُودِي تَسَمَّى اللَّهُ بِاسْمَيْنِ سَمَّى بِهِمَا أُمَّتِي هُوَ السَّلاَمُ ، وَسَمَّى أُمَّتِي الْمُسْلِمِينَ ، وَهُوَ الْمُؤْمِنُ وَسَمَّى أُمَّتِي الْمُؤْمِنِينَ ، بَلَى يَا يَهُودِي ، طَلَبْتُمْ يَوْمًا ذُخِرَ لَنَا ، الْيَوْمَ لَنَا وَغَدًا لَكُمْ ، وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى ، بَلَى يَا يَهُودِي ، أَنْتُمَ الأَوَّلُونَ وَنَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، بَلَى إِنَّ الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الأَنْبِيَاءِ حَتَّى أَدْخُلَهَا ، وَهِيَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الأُمَمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتِي.

(۳۲۴۶۲) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کا ایک یہودی پر حق تھا، آپ اس سے مطالبہ کرنے آئے اور اس سے ملے اور فرمایا اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو چنا ہے میں تجھ سے اس وقت تک جدا نہ ہوں گا جب تک تھوڑی سی چیز باقی نہ رہ جائے، یہودی نے کہا اللہ نے محمد ﷺ کو انسانوں پر نہیں چنا، حضرت عمر نے اس کو طمانچہ مارا، اور فرمایا کہ میرے اور تمہارے درمیان ابوالقاسم ﷺ فیصلہ کریں گے، اس نے کہا عمر نے مجھ سے کہا تھا کہ ''اس ذات کی قسم جس نے محمد کو انسانوں پر فضیلت بخشی ہے،'' میں نے کہا کہ اللہ نے محمد کو انسانوں پر فضیلت نہیں بخشی، اس پر انہوں نے مجھے طمانچہ مارا، آپ نے فرمایا اے عمر! تم اس کو تھپڑ مارنے کی وجہ سے اس کو راضی کرو، اور اے یہودی! ہاں آدم صفی اللہ، ابراہیم خلیل اللہ، موسیٰ نجی اللہ، عیسیٰ روح اللہ، اور میں حبیب اللہ ہوں، اے یہودی! ہاں اللہ نے اپنے دو نام اختیار فرمائے اور میری امت کو بھی عطا کیے، وہ ''السلام'' ہے، اور اس نے میری امت کا نام مسلمین رکھا ہے اور وہ ''مومن'' ہے اور اس نے میری امت کا نام ''مؤمنین'' رکھا ہے، ہاں! اے یہودی تم نے اس دن کو تلاش کیا جو ہمارے لیے ذخیرہ کیا گیا تھا، آج کا دن ہمارا، کل کا تمہارا اور پرسوں کا نصاریٰ کا ہے، ہاں اے یہودی! تم پہلے ہو اور ہم آخری ہیں اور جنت میں قیامت کے دن سب سے پہلے پہنچنے والے ہیں، ہاں بے شک جنت انبیاء پر حرام ہے یہاں تک کہ میں اس میں داخل

ہو جاؤں، اور وہ تمام امتوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میری امت اس میں داخل ہو جائے۔

(٣٢٤٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى﴾ ، قَالَ :رَأَى رَبَّهُ. (ترمذی ۳۲۸۰)

(۳۲۴۶۳) حضرت ابن عباس ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنے رب کو دیکھا تھا۔

(٣٢٤٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلاَمَانَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أُمِّهِ :أَنَّ خَالَهَا حَبِيبَ بْنَ فويكٍ حَدَّثَهَا :أَنَّ أَبَاهُ خَرَجَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ مُبْيَضَّتَانِ لاَ يُبْصِرُ بِهِمَا شَيْئًا ، فَسَأَلَهُ :مَا أَصَابَهُ ؟ قَالَ :كُنْتُ أُمَرِّنُ خَيْلاً لِي ، فَوَقَعَتْ رِجْلِي عَلَى بَيْضِ حَيَّةٍ فَأُصِيبَ بَصَرِي ، فَنَفَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ فَأَبْصَرَ ، قَالَ :فَرَأَيْتُهُ يُدْخِلُ الْخَيْطَ فِي الإِبْرَةِ وَإِنَّهُ لاَبْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً ، وَإِنَّ عَيْنَيْهِ لَمُبْيَضَّتَانِ.

(۳۲۴۶۴) حبیب بن فویک فرماتے ہیں کہ ان کے والد ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے جب کہ ان کی آنکھیں سفید تھیں اور وہ ان سے کوئی چیز نہیں دیکھ سکتے تھے، آپ نے ان سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنے گھوڑے کو سدھار رہا تھا تو میرا پاؤں ایک سانپ کے انڈے پر پڑ گیا، جس سے میری آنکھ متاثر ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں پھونکا تو وہ دیکھنے لگے، کہتے ہیں کہ میں نے ان کو دیکھا کہ اسّی سال کی عمر میں سوئی میں دھاگہ ڈال رہے تھے اور ان کی آنکھیں سفید تھیں۔

(٣٢٤٦٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ ، قَالَ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا نَعَتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْمُمَغَّطِ ، وَلاَ بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ ، كَانَ رَبْعَةً مِنَ الرِّجَالِ ، كَانَ جَعْدَ الشَّعْرِ ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ ، وَلاَ بِالسَّبْطِ ، كَانَ جَعْدًا رَجِلا ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ ، وَلاَ الْمُكَلْثَمِ ، كَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ ، أَبْيَضَ مُشْرَبًا حُمْرَةً ، أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ ، أَهْدَبَ الأَشْفَارِ ، جَلِيلَ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ ، أَجْرَدَ ، ذَا مَسْرُبَةٍ ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ، إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ ، إِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا ، بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ، أَجْوَدَ النَّاسِ كَفًّا ، وَأَجْرَأَ النَّاسِ صَدْرًا ، وَأَصْدَقَ النَّاسِ لَهْجَةً ، وَأَوْفَى النَّاسِ بِذِمَّةٍ ، وَأَلْيَنَهُمْ عَرِيكَةً ، وَأَكْرَمَهُمْ عِشْرَةً ، مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ ، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ ، يَقُولُ نَاعِتُهُ :لَمْ أَرَ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَلاَ بَعْدَهُ.

(احمد ۸۹۔ ابن سعد ۴۱۰)

(۳۲۴۶۵) حضرت ابراہیم بن محمد جو حضرت علی کی اولاد میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت علی جب رسول اللہ ﷺ کی صفت بیان فرماتے تو فرماتے کہ آپ نہ لمبے تھے اور نہ بہت چھوٹے قد والے، آپ متوسط قد کے مالک تھے، اور آپ ہلکے گھنگریالے بالوں

والے تھے اور بہت گھنگریالے بالوں والے تھے نہ بالکل سیدھے بالوں والے تھے، بلکہ آپ ہلکے خمدار بالوں والے تھے، آپ بہت گوشت والے تھے نہ گول چہرے والے، بلکہ آپ کے چہرے میں ہلکی گولائی تھی، آپ گوری رنگت والے تھے جس میں سرخی ملی ہوئی تھی، آپ کی آنکھ کی سیاہی شدید سیاہ تھی اور پلکیں لمبی تھیں۔ کندھوں کا بالائی اور درمیانی حصہ مضبوط تھا، بغیر بالوں کے تھے اور آپ کے سینے پر ناف تک بالوں کی لڑی تھی، موٹی ہتھیلی اور قدموں والے تھے جب چلتے تو مضبوطی سے چلتے گویا ڈھلوان کی طرف جا رہے ہوں، جب کسی طرف مڑتے تو پورے مڑتے، آپ کے کندھوں کے درمیان نبوت کی مہر تھی، اور آپ خاتم النبیین تھے، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ جری تھے، اور سب سے زیادہ سچے اور سب سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والے تھے، اور سب سے زیادہ عمدہ معاشرت والے تھے، جو آپ کو اچانک دیکھتا تو ہیبت زدہ ہو جاتا، اور جو مل جل کر معرفت کے ساتھ رہتا آپ سے محبت کرنے لگتا، آپ کی صفت بیان کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپ جیسا آپ سے پہلے دیکھا نہ آپ کے بعد۔

(٣٢٤٦٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : كَانَتْ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ ، وَكَانَ لاَ يَضْحَكُ إِلاَّ تَبَسُّمًا ، وَكُنْت إِذَا نَظَرْت قُلْتُ : أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ. (ابویعلی ۷۴۲۴)

(۳۲۴۶۶) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی پنڈلیاں قدرے پتلی تھیں، آپ ہنستے تو صرف مسکراتے، اور جب آپ ان کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے کہ آپ نے سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ آپ نے سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا۔

(٣٢٤٦٧) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ : إِنَّهُ وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَانَ عَظِيمَ الْهَامَةِ ، أَبْيَضَ مُشْرَبًا حُمْرَةً ، عَظِيمَ اللِّحْيَةِ ضَخْمَ الْكَرَادِيسِ ، شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ، طَوِيلَ الْمَسْرُبَةِ ، كَثِيرَ شَعْرِ الرَّأْسِ ، رَجِلَه مَا يَتَكَفَّأُ فِي مِشْيَتِهِ كَأَنَّمَا يَنْحَدِرُ فِي صَبَبٍ ، لاَ طَوِيلٌ ، وَلاَ قَصِيرٌ ، لَمْ أَرَ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَلاَ بَعْدَهُ. (ابن حبان ۶۳۱۱۔ احمد ۱۳۴)

(۳۲۴۶۷) حضرت نافع بن جبیر حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کی صفت بیان کی اور فرمایا کہ آپ بڑے سر والے، سرخی مائل گورے، بڑی داڑھی والے، موٹی ہڈیوں والے، موٹی ہتھیلیوں اور قدموں والے، سینے سے ناف تک لمبی بالوں کی لکیر والے، اور گھنے اور ہلکے خمدار بالوں والے تھے، اپنی چال میں مضبوطی اختیار کرتے گویا کہ ڈھلوان میں اتر رہے ہوں، کہ بہت لمبے اور نہ بہت چھوٹے قد والے تھے، میں نے آپ جیسا آپ سے پہلے دیکھا نہ آپ کے بعد۔

(٣٢٤٦٨) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ : إِنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ ، فَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ ، ثُمَّ مَشَطَهُ لَمْ يَبِنْ ، وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ ، فَقَالَ رَجُلٌ : وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ ؟ فَقَالَ : لاَ ، بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ، مُسْتَدِيرٌ ، وَرَأَيْت الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ تُشْبِهُ جَسَدَهُ. (مسلم ۱۸۲۳۔ احمد ۱۰۴)

(۳۲۴۶۸) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سر اور داڑھی کے اگلے حصے کے بال سفید ہو گئے تھے، جب آپ تیل لگاتے اور پھر کنگھی کرتے تو وہ نظر نہ آتے اور آپ کی داڑھی کے بال بہت زیادہ تھے، ایک آدمی کہنے لگا کہ آپ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا؟ فرمایا نہیں، بلکہ سورج اور چاند کی طرح گول تھا، اور میں نے آپ کے کندھوں کے درمیان کبوتری کے انڈے کے برابر نبوت کی مہر دیکھی، جو آپ کے جسم کے مشابہ تھی۔

(۳۲٤٦٩) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى الْبَصْرَةِ، قَالَ: فَقُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ تَنْعَتُ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي رَأَيْت ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ، أَنْعَتُ لَكَ رَجُلاً بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ جِسْمُهُ وَلَحْمُهُ أَسْمَرُ فِي الْبَيَاضِ، حَسَنَ الْمَضْحَكِ، أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ جَمِيلَ دَوَائِرِ الْوَجْهِ، قَدْ مَلأَتْ لِحْيَتُهُ مِنْ لَدُنْ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى صُدْغَيْهِ - حَتَّى كَادَتْ تَمْلأُ نَحْرَهُ - قَالَ عَوْفٌ: وَلاَ أَدْرِي مَا كَانَ مَعَ هَذَا مِنَ النَّعْتِ - ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ رَأَيْته فِي الْيَقَظَةِ مَا اسْتَطَعْت أَنْ تَنْعَتَهُ فَوْقَ هَذَا. (احمد ۳۶۱)

(۳۲۴۶۹) حضرت یزید فارسی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت ابن عباس کی بصرہ پر حکومت کے زمانے میں خواب میں دیکھا، چنانچہ میں نے حضرت ابن عباس سے عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے، انہوں نے فرمایا کہ کیا تم حضور کی صفت بیان کر سکتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! آپ کی جسامت درمیانی، آپ گندمی رنگ کے بہترین مسکراہٹ والے، سرگیں آنکھوں والے، خوبصورت چہرے والے ہیں، آپ کی داڑھی نے آپ کے چہرے کو یہاں سے یہاں تک بھرا ہوا ہے، اور انہوں نے کنپٹیوں کی طرف اشارہ کیا، یہاں تک کہ قریب ہے کہ آپ کے سینے کو بھر دے، عوف کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ صفات مجھے یاد نہیں رہیں، چنانچہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر تم بیداری میں حضور کو دیکھتے تو اس سے زیادہ بہتر صفت بیان نہ کر سکتے۔

(۳۲٤٧٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لاَ. (بخاری ۶۰۳۴۔ مسلم ۱۸۰۵)

(۳۲۴۷۰) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا کہ جس کے جواب میں آپ نے ''نہیں'' کہا ہو۔

(۳۲٤٧١) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ الْكِتَابَ عَلَى جِبْرِيلَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ ، فَإِذَا أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي يَعْرِضُ فِيهَا مَا يَعْرِضُ أَصْبَحَ وَهُوَ أَجْوَدُ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ لاَ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ.

(۳۲۴۷۱) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جبرائیل کے ساتھ ہر رمضان میں قرآن کا دور کرتے تھے، جب اس

رات کی صبح ہوتی جس میں آپ نے دور کیا ہوتا تو آپ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے، اور آپ سے جس چیز کا بھی سوال کیا جاتا وہ عطا فرمادیتے۔

(۳۲٤۷۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْتَلِفُ إِلَى الشَّامِ ، قَالَ : وَكَانَ يُعْرَفُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُعْرَفُ ، فَكَانُوا يَقُولُونَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَنْ هَذَا الْغُلاَمُ بَيْنَ يَدَيْك ، قَالَ : هَذَا هَادٍ يَهْدِي السَّبِيلَ ، قَالَ ، فَلَمَّا دَنَوَا مِنَ الْمَدِينَةِ نَزَلاَ الْحَرَّةَ ، وَبَعَثَا إِلَى الأَنْصَارِ فَجَاؤُوا ، قَالَ : فَشَهِدْتُهُ يَوْمَ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَحْسَنَ ، وَلاَ أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ ، وَشَهِدْتُهُ يَوْمَ مَاتَ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ ، وَلاَ أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ ، صَلَوَاتُ اللهِ وَرَحْمَتُهُ وَرِضْوَانُهُ عَلَيْهِ.

(احمد ۱۲۲۔ ترمذی ۳۶۱۸)

(۳۲۴۷۲) حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نبی ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ تک ردیف تھے، اور حضرت ابوبکر شام میں آتے جاتے تھے، اور معروف تھے، اور نبی ﷺ اس قدر معروف نہ تھے، چنانچہ لوگ کہتے اے ابوبکر! تمہارے ساتھ یہ لڑکا کون ہے؟ آپ فرماتے کہ یہ رہنما ہے جو مجھے راستہ بتلا رہا ہے، جب وہ مدینہ کے قریب ہوئے تو حرہ کے مقام پر ٹھہرے اور انہوں نے انصار کے پاس پیغام بھیجا تو وہ آ گئے، کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو اس دن دیکھا جب آپ مدینہ میں داخل ہوئے، میں نے کوئی دن اس دن سے اچھا اور روشن نہیں پایا جس دن آپ ہمارے پاس آئے تھے، اور میں نے آپ کو اس دن دیکھا جس دن آپ فوت ہوئے، تو میں نے کوئی دن اس دن سے زیادہ برا اور تاریک نہیں پایا جس دن آپ فوت ہوئے، آپ پر اللہ کی رحمت اور رضا ہو۔

(۲) ما ذكر مِمّا أعطى الله إبراهيم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وفضّله بِهِ

وہ فضیلتیں جو اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا فرمائیں اور ان کو ان کے ذریعے فضیلت بخشی

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمن ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۳۲٤۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَوَّلُ الْخَلاَئِقِ يُلْقَى بِثَوْبٍ إِبْرَاهِيمُ.

(مسلم ۲۱۹۴۔ ترمذی ۳۱۶۷)

(۳۲۴۷۳) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تمام مخلوقات میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔

(۳۲٤۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى﴾

قَالَ :بَلَّغَ مَا أُمِرَ بِهِ.

(۳۲۴۷۴) حضرت سعید بن جبیر اللہ کے فرمان ﴿وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِى وَفَّى﴾ کا معنی بیان فرماتے ہیں کہ ان کو جس چیز کا حکم دیا گیا تھا اس کو پہنچا دیا۔

(۳۲٤٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَاصِمٌ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :الأَوَّاهُ الدُّعَاءُ. يُرِيدُ ﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لأَوَّاهٌ﴾.

(۳۲۴۷۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ الأَوَّاهُ کا معنی ہے بہت دعا کرنے والا، مراد آیت ﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لأَوَّاهٌ﴾ ہے۔

(۳۲٤٧٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ ، فَقَالَ :ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ. (مسلم ۱۸۳۹۔ ابو داؤد ۴۶۳۹)

(۳۲۴۷۶) حضرت انس فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے مخلوق میں سب سے بہترین شخص! آپ نے فرمایا کہ وہ تو ابراہیم ہیں۔

(۳۲٤٧٧) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :يُحْشَرُ النَّاسُ عُرَاةً حُفَاةً ، فَأَوَّلُ مَنْ يُلْقَى بِثَوْبٍ إِبْرَاهِيمُ.

(۳۲۴۷۷) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ لوگوں کو برہنہ اٹھایا جائے گا، اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔

(۳۲٤٧٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَمَّا فَرَغَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ مِنْ بِنَاءِ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ قِيلَ لَهُ : ﴿أَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ﴾ قَالَ :رَبِّ وَمَا يَبْلُغُ صَوْتِي ؟ قَالَ :أَذِّنْ وَعَلَيَّ الْبَلاَغُ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُتِبَ عَلَيْكُمَ الْحَجُّ إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ، قَالَ :فَسَمِعَهُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ ، أَلاَ تَرَى أَنَّ النَّاسَ يَجِيئُونَ مِنْ أَقَاصِي الأَرْضِ يُلَبُّونَ.

(۳۲۴۷۸) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو آپ سے کہا گیا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کردو، انہوں نے کہا کہ اے میرے رب! میری آواز کیسے پہنچے گی، اللہ نے فرمایا تم اعلان کردو، پہنچانا میری ذمہ داری ہے، چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو! تم پر بیت اللہ کا حج فرض کیا گیا ہے، چنانچہ اس آواز کو آسمان اور زمین کے درمیان ہر چیز نے سنا، کیا تم دیکھتے نہیں کہ لوگ اس کی طرف زمین کے دور دراز حصوں سے لبیک کی صدا لگاتے ہوئے آتے ہیں۔

(۳۲٤٧٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :انْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَارُ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى الطَّعَامِ ، فَمَرَّ بِسِهْلَةٍ حَمْرَاءَ ، فَأَخَذَ مِنْهَا ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ ، فَقَالُوا :مَا هَذَا ؟ قَالَ :حِنْطَةٌ حَمْرَاءُ ، قَالَ :فَفَتَحُوهَا فَوَجَدُوهَا حِنْطَةً حَمْرَاءَ ، قَالَ :فَكَانَ إِذَا

زَرَعَ مِنهَا شَيْئًا خَرَجَ سُنْبُلَةً مِنْ أَصْلِهَا إِلَى فَرْعِهَا حَبًّا مُتَرَاكِبًا.

(۳۲۴۷۹) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام خوراک کی تلاش میں نکلے لیکن کھانا لانے پر قادر نہ ہوئے، چنانچہ آپ سرخ ریتلی زمین پر سے گزرے تو اس سے کچھ ریت لے لی، اور اپنے گھر واپس گئے، انہوں نے کہا یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سرخ گندم ہے، انہوں نے اس کو کھولا تو اس میں سرخ گندم تھی، چنانچہ وہ جب بھی کچھ بوتے اس کی بالیوں سے کئی دانے نکلتے۔

(۳۲٤۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : لَمَّا أُرِيَ إِبْرَاهِيمُ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ رَأَى عَبْدًا عَلَى فَاحِشَةٍ فَدَعَا عَلَيْهِ فَهَلَكَ ، ثُمَّ رَأَى آخَرَ فَدَعَا عَلَيْهِ فَهَلَكَ ، فَقَالَ اللَّهُ: أَنْزِلُوا عَبْدِي ، لاَ يُهْلِكُ عِبَادِي.

(۳۲۴۸۰) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کا ملک دکھایا گیا تو انہوں نے ایک بندے کو فحش کام کرتے ہوئے دیکھا، چنانچہ آپ نے اس کو بددعا دی تو وہ ہلاک ہوگیا، پھر دوسرے کو دیکھا اور اس کو بددعا دی تو وہ بھی ہلاک ہو گیا، چنانچہ اللہ نے فرمایا کہ میرے بندے کو اتارو، کہیں یہ میرے بندوں کو ہلاک نہ کردے۔

(۳۲٤۸۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : أُرْسِلَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَسَدَانِ مُجَوَّعَانِ ، قَالَ : فَلَحَسَاهُ وَسَجَدَا لَهُ.

(۳۲۴۸۱) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دو بھوکے شیر چھوڑے گئے، چنانچہ وہ آپ کو چاٹنے لگے اور آپ کو سجدہ کرنے لگے۔

(۳۲٤۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُلَيلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ : فِي قَوْلِهِ : ﴿يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلاَمًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ﴾ قَالَ : لَوْلاَ أَنَّهُ قَالَ ﴿وَسَلاَمًا﴾ لَقَتَلَهُ بَرْدُهَا.

(۳۲۴۸۲) عبداللہ بن مُلیل حضرت علی سے اللہ کے فرمان ﴿يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلاَمًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ﴾ کے تحت نقل کرتے ہیں، فرمایا کہ اگر اللہ ﴿وَسَلاَمًا﴾ نہ فرماتے تو وہ اتنی ٹھنڈی ہوجاتی کہ اس سے ان کی جان چلی جاتی۔

(۳۲٤۸۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُوسَى مَوْلَى أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا أُرِيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي الْمَنَامِ ذَبْحَ إِسْحَاقَ سَارَ بِهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ فِي غَدَاةٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى أَتَى الْمَنْحَرَ بِمِنًى ، فَلَمَّا صَرَفَ اللَّهُ عَنْهُ الذَّبْحَ قَامَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ ، ثُمَّ رَجَعَ بِهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ فِي رَوْحَةٍ وَاحِدَةٍ ، طُوِيَتْ لَهُ الأَوْدِيَةُ وَالْجِبَالُ.

(۳۲۴۸۳) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں حضرت اسحاق علیہ السلام کا ذبح ہونا دکھلایا گیا تو وہ ان کو ایک دن میں ایک مہینے دور کی مسافت پر لے گئے یہاں تک کہ منیٰ میں نحر کرنے کی جگہ آگئے، جب اللہ نے ذبح کو ان سے دور فرما دیا تو انہوں نے مینڈھے کو ذبح کر دیا، پھر ایک شام میں ایک مہینے کی مسافت سے واپس آگئے، ان کے لئے وادیوں اور

پہاڑوں کو لپیٹ دیا گیا۔

(٣٢٤٨٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :مَا أَحْرَقَتِ النَّارُ مِنْ إبْرَاهِيمَ إلاَّ وِثَاقَهُ.

(۳۲۴۸۴) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسّی کے علاوہ کسی چیز کو نہیں جلایا۔

(٣٢٤٨٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ مُوسَى :يَا رَبِّ :ذَكَرْت إبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ، بِمَ أَعْطَيْتَهُمْ ذَاكَ ؟ قَالَ :إنَّ إبْرَاهِيمَ لَمْ يَعْدِلْ بِي شَيْءٍ إلاَّ اخْتَارَنِي ، وَإِنَّ إِسْحَاقَ جَادَ لِي بِنَفْسِهِ فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَجْوَدُ ، وَإِنَّ يَعْقُوبَ لَمْ أَبْتَلِهِ بِبَلاَءٍ إلاَّ زَادَ بِي حُسْنَ ظَنٍّ.

(۳۲۴۸۵) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے فرمایا اے میرے رب! آپ نے حضرت ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کا ذکر فرمایا ہے، آپ نے ان کو یہ فضیلت کیسے عطا فرمائی ہے؟ اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم کو جس چیز کے ذریعے بھی مجھ سے پھیرنے کی کوشش کی گئی انہوں نے مجھے اختیار کیا، اور اسحاق نے اپنے نفس کو میرے لئے قربان کیا، تو وہ دوسری چیزوں کو زیادہ قربان کرنے والے ہیں، اور یعقوب کو میں نے جس طرح بھی آزمایا میرے ساتھ ان کا حسن ظن پہلے سے بڑھ گیا۔

(٣٢٤٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ﴾ قَالَ :لَمَّا أُمِرَ إبْرَاهِيمَ أَنْ يُؤَذِّنَ بِالْحَجِّ فَقَامَ ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَجِيبُوا رَبَّكُمْ ، فَأَجَابُوهُ :لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ.

(۳۲۴۸۶) حضرت مجاہد ﴿وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ﴾ کے تحت فرماتے ہیں ل کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو حج کا اعلان کرنے کا حکم دیا گیا تو وہ کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو! اپنے رب کے حکم پر لبیک کہو، چنانچہ انہوں نے جواب دیا لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ.

(٣٢٤٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ﴾ قَالَ :ابْتُلِيَ بِالآيَاتِ الَّتِي بَعْدَهَا.

(۳۲۴۸۷) مجاہد ایک دوسری سند سے ﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی جب ان کو ان آیات کے ذریعے مبتلا کیا گیا جو اس آیت کے بعد ہیں۔

(٣٢٤٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : ﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ﴾ قَالَ :مِنْهُنَّ الْخِتَانُ.

(۳۲۴۸۸) حضرت شعبی نے ﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ﴾ کے تحت فرمایا کہ ان کلمات میں ایک ختنہ بھی ہے۔

(٣٢٤٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ﴾ قَالَ :لَمْ يُبْتَلْ أَحَدٌ بِهَذَا الدِّينِ فَأَقَامَهُ إلاَّ إبْرَاهِيمُ عليه السلام.

(۳۲۴۸۹) عکرمہ حضرت ابن عباس سے ﴿وَإِذَ ابْتَلَى إبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ﴾ کے تحت نقل کرتے ہیں، فرمایا کہ کوئی شخص ایسا

نہیں جس کو اس دین میں آزمائش میں ڈالا گیا ہو اور وہ اس آزمائش میں پورا اترا ہو سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے۔

(٣٢٤٩٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :أَوَّلُ كَلِمَةٍ قَالَهَا إبْرَاهِيمُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ :حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

(۳۲۴۹۰) شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ سب سے پہلا کلمہ جو ابراہیم علیہ السلام نے آگ میں گرنے کے بعد کہا وہ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ہے۔

(٣٢٤٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ :أَنَّ إبْرَاهِيمَ أَوَّلُ النَّاسِ أَضَافَ الضَّيْفَ ، وَأَوَّلُ النَّاسِ اخْتَتَنَ ، وَأَوَّلُ النَّاسِ قَلَّمَ أَظْفَارَهُ ، وَجَزَّ شَارِبَهُ ، وَاسْتَحَدَّ.

(۳۲۴۹۱) حضرت سعید سے روایت ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مہمان کی مہمان نوازی کی، اور سب سے پہلے ختنہ کیا، اور سب سے پہلے ناخن تراشے، اور مونچھیں کتروائیں اور زیر ناف بال صاف کیے۔

(٣٢٤٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ :أَنَّ إبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَوَّلُ مَنْ رَأَى الشَّيْبَ ، فَقَالَ :يَا رَبِّ ، مَا هَذَا ؟ قَالَ :الْوَقَارُ ، قَالَ :يَا رَبِّ ، زِدْنِي وَقَارًا.

(۳۲۴۹۲) یحییٰ بن سعید حضرت سعید سے ہی روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے سفید بالوں کو دیکھا، عرض کیا اے میرے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ نے فرمایا یہ وقار ہے آپ نے عرض کیا اے میرے رب! میرے وقار میں اضافہ فرما۔

(٣٢٤٩٣) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، عَن أَبِيهِ :أَنَّهُ قَالَ :أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ عَلَى الْمَنَابِرِ إبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللهِ عليه السلام.

(۳۲۴۹۳) سعد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ سب سے پہلے منبر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خطبہ دیا۔

(٣) ما ذكر فِي لوطٍ عليه السلام

ان فضیلتوں کا ذکر جو حضرت لوط علیہ السلام کے بارے میں آئی ہیں

(٣٢٤٩٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :﴿فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ قَالَ :لُوطٌ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَابْنَتَيْهِ.

(۳۲۴۹۴) حضرت مجاہد اللہ کے فرمان ﴿فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد لوط علیہ السلام اور ان کی دو بیٹیاں ہیں۔

(٣٢٤٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ :قَالَ جُنْدُبٌ ، قَالَ حُذَيْفَةُ : لَمَّا أُرْسِلَتِ الرُّسُلُ إلَى قَوْمِ لُوطٍ لِيُهْلِكُوهُمْ قِيلَ لَهُمْ: لاَ تُهْلِكُوهُمْ حَتَّى يَشْهَدَ عَلَيْهِمْ لُوطٌ ثَلاَثَ مِرَارٍ،

قَالَ: وَكَانَ طَرِيقُهُمْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، قَالَ : فَأَتَوْا إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فَلَمَّا بَشَّرُوهُ بِمَا بَشَّرُوهُ ، قَالَ : ﴿فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَى يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ﴾ قَالَ : وَكَانَ مُجَادَلَتُهُ إِيَّاهُمْ إِنَّهُ قَالَ : أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ فِيهَا خَمْسُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَتُهْلِكُونَهُمْ ؟ قَالُوا : لاَ ، قَالَ : أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ فِيهَا أَرْبَعُونَ ؟ قَالَ : قَالُوا : لاَ ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى عَشَرَةٍ ، أَوْ خَمْسَةٍ - حُمَيْدٌ شَكَّ فِي ذَلِكَ - ، قَالَ : قَالُوا : فَأَتَوْا لُوطًا وَهُوَ يَعْمَلُ فِي أَرْضٍ لَهُ ، قَالَ : فَحَسِبَهُمْ بَشَرًا ، قَالَ : فَأَقْبَلَ بِهِمْ خَفِيًّا حَتَّى أَمْسَى إِلَى أَهْلِهِ.

قَالَ: فَمَشَوْا مَعَهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِمْ، قَالَ: وَمَا تَدْرُونَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلاَءِ؟ قَالُوا: وَمَا يَصْنَعُونَ؟ فَقَالَ: مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ هُوَ شَرٌّ مِنْهُمْ، قَالَ: فَلَبِسُوا آدَاتَهُمْ عَلَى مَا قَالَ، وَمَشَوْا مَعَهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ مِثْلَ هَذَا، فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ مِثْلَ هَذَا ثَلاَثَ مِرَارٍ ، قَالَ: فَانْتَهَى بِهِمْ إِلَى أَهْلِهِ ، قَالَ : فَانْطَلَقَتِ امْرَأَتُهُ الْعَجُوزُ - عَجُوزُ السُّوءِ - إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالَتْ : لَقَدْ تَضَيَّفَ لُوطٌ اللَّيْلَةَ رِجَالاً مَا رَأَيْت رِجَالاً قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُمْ وُجُوهًا ، وَلاَ أَطْيَبَ رِيحًا مِنْهُمْ.

قَالَ : فَأَقْبَلُوا يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ حَتَّى دَافَعُوهُ الْبَابَ حَتَّى كَادُوا يَغْلِبُونَهُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَأَهْوَى مَلَكٌ مِنْهُمْ بِجَنَاحِهِ ، فَصَفَقَهُ دُونَهُمْ ، قَالَ : وَعَلاَ لُوطٌ الْبَابَ وَعَلَوْه مَعَهُ ، قَالَ : فَجَعَلَ يُخَاطِبُهُمْ : ﴿هَؤُلاَءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُم فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلاَ تُخْزُونِي فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنْكُم رَجُلٌ رَشِيدٌ﴾ قَالَ : فَقَالُوا : ﴿لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّك لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ﴾ قَالَ : فَقَالَ : ﴿لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً ، أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ﴾ قَالَ : قَالُوا : ﴿يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ﴾ قَالَ : فَذَاكَ حِينَ عَلِمَ أَنَّهُمْ رُسُلُ اللهِ ، ثُمَّ قَرَأَ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ﴾.

قَالَ : وَقَالَ مَلَكٌ : فَأَهْوَى بِجَنَاحِهِ هَكَذَا - يَعْنِي : شِبْهَ الضَّرْبِ - ، فَمَا غَشِيَهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ إِلاَّ عَمِيَ ، قَالَ : فَبَاتُوا بِشَرِّ لَيْلَةٍ عُمْيَانًا يَنْتَظِرُونَ الْعَذَابَ ، قَالَ : وَسَارَ بِأَهْلِهِ ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ جِبْرِيلُ فِي هَلَكَتِهِمْ ، فَأُذِنَ لَهُ ، فَاحْتَمَلَ الأَرْضَ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ، قَالَ : فَأَلْوَى بِهَا حَتَّى سَمِعَ أَهْلُ سَمَاءِ الدُّنْيَا ضُغَاءَ كِلاَبِهِمْ ، قَالَ ، ثُمَّ قَلَبَهَا بِهِمْ ، قَالَ : فَسَمِعَتِ امْرَأَتُهُ - يَعْنِي : لُوطًا عَلَيْهِ السَّلاَمُ - الْوَجْبَةَ وَهِيَ مَعَهُ فَالْتَفَتَتْ فَأَصَابَهَا الْعَذَابُ ، قَالَ : وَتَتَبَّعَتْ سُفَّارَهُمْ بِالْحِجَارَةِ.

(۳۲۴۹۵) جندب روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ جب قوم لوط علیہ السلام کو ہلاک کرنے کے لئے دوفرشتے بھیجے گئے تو ان سے کہا گیا کہ ان کو اس وقت تک ہلاک نہ کرنا جب تک لوط علیہ السلام ان پر تین مرتبہ گواہی نہ دے دیں، کہتے ہیں کہ ان کا راستہ ابراہیم علیہ السلام سے ہو کر گزرتا تھا، چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور ان کو خوشخبری سنائی، اللہ فرماتے ہیں ﴿فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَى يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ﴾ کہتے ہیں کہ ان کا ان سے جھگڑا اس طرح ہوا کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر اس بستی میں پچاس مسلمان ہوں تو کیا تم ان کو ہلاک کر ڈالو گے؟ انہوں نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا تو پھر اگر اس میں

چالیس مسلمان ہوں تو کیا تم ان کو ہلاک کر ڈالو گے؟ انہوں نے کہا نہیں، یہاں تک کہ آپ دس یا پانچ تک پہنچ گئے، حمید راوی کو اس میں شک ہے۔ چنانچہ وہ اس کے بعد لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے جبکہ وہ اپنی زمین پر کام کر رہے تھے، انہوں نے ان کو انسان سمجھا، چنانچہ وہ ان کو خفیہ طور پر اپنے گھر لے چلے۔

(۲) اس کے بعد وہ ان کے ساتھ چلے، تو آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ وہ کہنے لگے کیا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ لوگوں میں ان سے بدترین کوئی نہیں، چنانچہ انہوں نے اس پر کوئی بات نہ کی، اور ان کے ساتھ چلنے لگے، پھر انہوں نے دوبارہ ایسے ہی کہا، تو انہوں نے بھی وہی جواب دیا، تین مرتبہ انہوں نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد وہ ان کو گھر لے کر پہنچ گئے، چنانچہ ان کی بڑھیا بیوی ان کی قوم کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ لوط کے پاس آج رات ایسے آدمی مہمان ہوئے ہیں جن سے زیادہ خوبصورت اور خوشبودار لوگ نہیں دیکھے۔

(۳) چنانچہ وہ دوڑتے ہوئے ان کے پاس آئے یہاں تک کہ دروازہ دھکیلنے لگے قریب تھا کہ اس کو گرا دیتے، چنانچہ ایک فرشتے نے اپنا پر ان کو مارا اور ان کو ہٹا دیا، اور لوط علیہ السلام دروازے پر چڑھ گئے اور وہ بھی چڑھ گئے، اور آپ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا "یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہیں۔ مجھے میرے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی سمجھ دار آدمی نہیں ہے۔" وہ کہنے لگے "تم جانتے ہو کہ ہمارا تمہاری بیٹیوں میں کوئی حق نہیں اور جو ہمارا ارادہ ہے وہ بھی تمہیں پتہ ہے۔" آپ نے فرمایا: "کاش مجھے کوئی قوت حاصل ہوتی اور کاش میں بھی کسی مضبوط مددگار سے مدد لے سکتا۔" وہ کہنے لگے "اے لوط! ہمارے تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں اور یہ ہم تک نہیں پہنچ سکتے۔" اس وقت ان کو علم ہوا کہ وہ اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں۔ پھر آپ نے (أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ) تک تلاوت فرمائی۔

(۴) کہتے ہیں کہ ایک فرشتے نے اپنے پر کو اس طرح حرکت دی جس طرح مارتے ہیں چنانچہ جہاں تک وہ پر پہنچے سب لوگ اندھے ہو گئے، چنانچہ انہوں نے اندھے ہونے کی حالت میں بدترین رات گزاری اور وہ عذاب کا انتظار کر رہے تھے، اور لوط علیہ السلام اپنے گھر والوں کو لے کر چلے اور جبرائیل نے ان کو ہلاک کرنے کی اجازت مانگی اور ان کو اجازت دے دی گئی، انہوں نے اس زمین کو اٹھایا جس پر وہ تھے اور اس کو بلند کر دیا یہاں تک کہ آسمان دنیا کے فرشتوں نے ان کے کتوں کی آوازیں سنیں، پھر انہوں نے اس کو پلٹ دیا، آپ کی بیوی نے جو آپ کے ساتھ تھی آواز سنی اور اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کو بھی عذاب نے آلیا، اور ان کے سفیروں پر بھی پتھر برسے۔

(٤) مَا ذُكِرَ فِي مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضْلِ

وہ فضائل جو موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نقل کیے گئے ہیں

(٣٢٤٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : خَرَجَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يُنَادِي :

لَبَّيْكَ ، قَالَ :وَجِبَالُ الرَّوْحَاءِ تُجِيبُهُ.

(۳۲۴۹۶) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پکارتے تھے''لبیک'' اور روحاء کے پہاڑ ان کا جواب دیتے تھے۔

(٣٢٤٩٧) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ :أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ سَمِعَ رَجُلاً مِنَ الْيَهُودِ وَهُوَ فِي السُّوقِ وَهُوَ يَقُولُ :وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَضَرَبَ وَجْهَهُ ، وَقَالَ :أَيْ خَبِيثُ ، أَعَلَى أَبِي الْقَاسِمِ ؟ فَانْطَلَقَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا أَبَا الْقَاسِمِ ، ضَرَبَ وَجْهِي فُلاَنٌ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَدَعَاهُ ، فَقَالَ :لِمَ ضَرَبْت وَجْهَهُ ، فَقَالَ إِنِّي مَرَرْت بِهِ فِي السُّوقِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ ، فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَضَرَبْتُ وَجْهَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تُخَيِّرُوا بَيْنَ الأَنْبِيَاءِ ، فَإِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلاَ أَدْرِي أَصَعِقَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي ، أَوْ حُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ الأُولَى ، أَوْ قَالَ :كَفَتْهُ صَعْقَتُهُ الأُولَى.

(۳۲۴۹۷) حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ انصار کے ایک آدمی نے ایک یہودی کو بازار میں یہ کہتے سنا کہ''اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو انسانوں پر فضیلت دی، اس نے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا، اور کہا اے خبیث! کیا ابوالقاسم ﷺ پر بھی؟ چنانچہ وہ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور کہا کہ اے ابوالقاسم! فلاں شخص نے میرے چہرے پر مارا ہے، آپ نے ایک آدمی بھیج کر اس کو بلوایا اور فرمایا کہ تم نے اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ اس نے کہا کہ میں اس کے پاس سے بازار میں گزر رہا تھا کہ میں نے اس کو کہتے ہوئے سنا کہ''اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ کو انسانوں پر فضیلت دی'' چنانچہ مجھے غصہ آیا اور میں نے اس کے چہرے پر مار دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء کو ایک دوسرے پر ترجیح نہ دو کیونکہ لوگوں کو قیامت کے دن ایک جھٹکا دیا جائے گا، چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا تو موسیٰ علیہ السلام عرش کے پائے پکڑے ہوں گے، مجھے علم نہیں کہ ان کو لوگوں کے ساتھ جھٹکا دیا جائے گا اور پھر ان کو مجھ سے پہلے افاقہ ہو جائے گا یا پہلا جھٹکا ان کو کافی ہو جائے گا۔

(٣٢٤٩٨) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ كَلاَمَهُ وَرُؤْيَتَهُ بَيْنَ مُوسَى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَلَّمَهُ مُوسَى مَرَّتَيْنِ، وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ. (حاكم ٥٧٥)

(۳۲۴۹۸) عبداللہ بن حارث روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور دیدار کو موسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ کے درمیان تقسیم فرما دیا ہے، چنانچہ دو مرتبہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے ہمکلامی کی اور دو مرتبہ محمد ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔

(٣٢٤٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي السَّلِيل ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ - وَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ ، أَوْ مِنْ أَحْدَثِ النَّاسِ ، عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ - قَالَ :فَحَدَّثَنَا أَنَّ الشِّرْذِمَةَ الَّذِينَ سَمَّاهُمْ فِرْعَوْنُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا سِتَّمِئَةِ أَلْفٍ ، وَكَانَ مُقَدِّمَةُ فِرْعَوْنَ سَبْعَمِئَةِ أَلْفٍ ، كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ عَلَى حِصَانٍ ، عَلَى رَأْسِهِ بَيْضَةٌ وَبِيَدِهِ حَرْبَةٌ وَهُوَ خَلْفَهُمْ فِي الدُّهْمِ ، فَلَمَّا انْتَهَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَى الْبَحْرِ ، قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ :أَيْنَ مَا وَعَدْتنا هَذَا الْبَحْرُ بَيْنَ أَيْدِينَا ، وَهَذَا فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ قَدْ دَهَمَنَا أَوْ مِنْ خَلْفِنَا ، فَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِلْبَحْرِ :انْفَلِقْ أَبَا خَالِدٍ ، فَقَالَ :لاَ أَنْفَلِقُ لَكَ يَا مُوسَى ، أَنَا أَقْدَمُ مِنْك خَلْقًا ، أَوْ أَشَدُّ ، قَالَ :فَنُودِيَ :﴿أَنَ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ﴾ فَضَرَبَ ﴿فَانْفَلَقَ﴾.

قَالَ الْجُرَيْرِيُّ :وَكَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ سِبْطًا ، وَكَانَ لِكُلِّ سِبْطٍ مِنْهُمْ طَرِيقٌ ، فَلَمَّا انْتَهَى أَوَّلُ جُنُودِ فِرْعَوْنَ إِلَى الْبَحْرِ هَابَتِ الْخَيْلُ اللهب ، وَمُثِّلَ لِحِصَانٍ مِنْهَا فَرَسٌ وَدِيقٌ ، فَوَجَدَ رِيحَهَا ، فَأبسلَ تَتْبَعُهُ الْخَيْلُ ، فَلَمَّا تَتَامَّ آخِرُ جُنُودِ فِرْعَوْنَ فِي الْبَحْرِ خَرَجَ آخِرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْبَحْرِ فَانْصَفَقَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ :مَا مَاتَ فِرْعَوْنُ ، وَمَا كَانَ لِيَمُوتَ أَبَدًا ، قَالَ :فَلَمْ يَعْدُ أَنْ سَمَّعَ اللَّهُ تَكْذِيبَهُمْ نَبِيَّهُ ، فَرَمَى بِهِ عَلَى السَّاحِلِ كَأَنَّهُ ثَوْرٌ أَحْمَرُ يَتَرَاءاهُ بَنُو إِسْرَائِيلَ. (ابن جریر ۱۹)

(۳۲۴۹۹) ابو السّلیل حضرت قیس بن عباد سے روایت کرتے ہیں جو بنی اسرائیل کے بارے میں سب سے زیادہ روایت کرنے والے تھے، کہتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں بیان کیا کہ وہ جماعت جن کے نام فرعون نے لکھے ہوئے تھے چھ لاکھ لوگ تھے اور فرعون کا مقدمۃ الجیش سات لاکھ افراد پر مشتمل تھا، اور ہر شخص گھوڑے پر سوار ہوتا اور اس کے سر پر خود ہوتا، اور اس کے ہاتھ میں نیزہ ہوتا، اور وہ ان لوگوں کے پیچھے پیچھے ہوتا، جب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو سمندر تک لے گئے تو بنی اسرائیل کہنے لگے کہاں ہے جس کا تم نے ہم سے وعدہ کیا ہے، سمندر ہمارے سامنے ہے اور فرعون اور اس کا لشکر ہم پر چڑھا آرہا ہے، یا کہا کہ ہمارے پیچھے، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے سمندر! پھٹ جا، اس نے کہا اے موسیٰ میں آپ کے لیے نہیں پھٹتا، میں پیدائش میں آپ سے مقدم ہوں، یا کہا مضبوط ہوں، چنانچہ آواز دی گئی کہ سمندر پر اپنا عصا مارو، آپ نے عصا مارا تو وہ پھٹ گیا۔

جُریری کہتے ہیں کہ وہ بارہ قبیلے تھے اور ہر قبیلے کا ایک راستہ جدا تھا، جب فرعون کے لشکر کا پہلا حصہ سمندر تک پہنچا تو گھوڑے مشعلوں سے ڈر گئے، اور ہر گھوڑے کے سامنے ایک مادہ گھوڑی کی شکل آ گئی چنانچہ گھوڑے تیزی سے ان کے پیچھے دوڑنے لگے، جب لشکر کا آخری حصہ سمندر میں پہنچ گیا تو بنی اسرائیل سمندر سے باہر نکل گئے، چنانچہ سمندر ان پر مل گیا، بنی اسرائیل کہنے لگے کہ فرعون نہیں مرا، اور وہ تو کبھی نہیں مرے گا، چنانچہ ابھی اللہ نے ان کی تکذیب ان کے نبی تک بھی نہ پہنچائی تھی کہ سمندر نے اس کو ساحل پر ڈال دیا گویا کہ وہ سرخ رنگ کا بیل تھا، اس کو بنی اسرائیل دیکھنے لگے۔

(٣٢٥٠٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ:

أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ حِينَ أَسْرَى بِبَنِي إِسْرَائِيلَ بَلَغَ فِرْعَوْنَ، فَأَمَرَ بِشَاةٍ فَذُبِحَتْ، ثُمَّ قَالَ: لاَ وَاللهِ لاَ يُفْرَغُ مِنْ سَلْخِهَا حَتَّى يَجْتَمِعَ إِلَيَّ سِتُّمِئَةِ أَلْفٍ مِنَ الْقِبْطِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْبَحْرِ، فَقَالَ لَهُ: افْرُقْ، فَقَالَ: الْبَحْرُ: لَقَدَ اسْتَكْبَرْتَ يَا مُوسَى، وَهَلْ فَرَقْتُ لأَحَدٍ مِنْ وَلَدِ آدَمَ فَأَفْرُقَ لَكَ؟ قَالَ: وَمَعَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَجُلٌ عَلَى حِصَانٍ لَهُ، فَقَالَ لَهُ ذَاكَ الرَّجُلُ: أَيْنَ أُمِرْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: مَا أُمِرْتُ إِلاَّ بِهَذَا الْوَجْهِ، قَالَ: فَأَقْحَمَ فَرَسَهُ فَسَبَحَ بِهِ فَخَرَجَ، فَقَالَ: أَيْنَ أُمِرْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: مَا أُمِرْتُ إِلاَّ بِهَذَا الْوَجْهِ، قَالَ: وَاللهِ مَا كَذَبْتَ، وَلاَ كُذِّبْتَ، قَالَ: ثُمَّ اقْتَحَمَ الثَّانِيَةَ فَسَبَحَ بِهِ، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: أَيْنَ أُمِرْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: مَا أُمِرْتُ إِلاَّ بِهَذَا الْوَجْهِ، قَالَ: وَاللهِ مَا كَذَبْتَ، وَلاَ كُذِّبْتَ، قَالَ: فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ: ﴿أَنَ اضْرِبْ بِعَصَاكَ﴾ فَضَرَبَ مُوسَى بِعَصَاهُ ﴿فَانْفَلَقَ، فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ﴾ كَالْجَبَلِ الْعَظِيمِ، فَكَانَ فِيهِ اثْنَا عَشَرَ طَرِيقًا لاثْنَيْ عَشَرَ سِبْطًا، لِكُلِّ سِبْطٍ طَرِيقٌ يَتَرَاءَوْنَ، فَلَمَّا خَرَجَ أَصْحَابُ مُوسَى وَتَتَامَّ أَصْحَابُ فِرْعَوْنَ الْتَقَى الْبَحْرُ عَلَيْهِمْ فَأَغْرَقَهُمْ.

(۳۲۵۰۰) عمرو بن میمون حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ جب موسیٰ علایصلاۃ بنی اسرائیل کو رات کے وقت لے کر چلے تو فرعون کا لشکر پہنچ گیا، آپ نے ایک بکری کو ذبح کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس کی کھال اترنے سے پہلے چھ لاکھ قبطی میرے پاس جمع ہو جائیں، چنانچہ موسیٰ علایصلاۃ ان کو لے کر چلے یہاں تک کہ سمندر تک پہنچ گئے تو اس سے فرمایا پھٹ جا، سمندر نے کہا اے موسیٰ! تم تکبر کرتے پھرتے ہو، کیا میں اولادِ آدم میں کسی کے لیے پھٹا ہوں کہ تمہارے لیے پھٹ جاؤں؟

کہتے ہیں کہ موسیٰ علایصلاۃ کے ساتھ ایک آدمی گھوڑے پر سوار تھا، اس نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ کو کس طرف آنے کا حکم ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے تو اس طرف ہی آنے کا حکم ہوا ہے، چنانچہ اس نے اپنے گھوڑے کو سمندر میں ڈالا اور اس پر تیرنے لگا پھر نکلا اور کہا اے اللہ کے نبی! آپ کو کہاں جانے کا حکم ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے تو اس طرف ہی آنے کا حکم ہوا ہے، اس نے کہا بخدا نہ آپ نے جھوٹ بولا اور نہ آپ کی تکذیب کی گئی، اس کے بعد اللہ نے موسیٰ علایصلاۃ کی طرف وحی فرمائی کہ اپنی لاٹھی سمندر پر مارو، آپ نے اس پر لاٹھی ماری تو وہ پھٹ گیا اور ہر راستہ بڑے ٹیلے کی طرح ہو گیا، چنانچہ اس میں بارہ قبیلوں کے لئے بارہ راستے بن گئے، اور ہر قبیلے کا راستہ جدا تھا اور وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے، جب موسیٰ علایصلاۃ کے ساتھی نکل گئے اور فرعون کے ساتھی سب کے سب سمندر میں پہنچ گئے تو سمندر ان پر مل گیا اور وہ سب ڈوب گئے۔

(۳۲۵۰۱) عن أبي نضرة، عن جابر: ﴿فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ إِلاَّ مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ قَالَ: موسى ممن استثنى الله.

(۳۲۵۰۱) حضرت جابر نے اللہ کے فرمان ﴿فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ إِلاَّ مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ کے تحت فرمایا کہ موسیٰ علایصلاۃ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ نے مستثنیٰ فرمایا ہے۔

(۳۲۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :انْطَلَقَ مُوسَى وَهَارُونُ عليهما السلام وَانْطَلَقَ شَبَّرٌ وَشَبِيرٍ ، فَانْتَهَوْا إِلَى جَبَلٍ فِيهِ سَرِيرٌ فَنَامَ عَلَيْهِ هَارُونُ فَقُبِضَ رُوحُهُ ، فَرَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالُوا :أَنْتَ قَتَلْته ، حَسَدْتَنَا عَلَى خُلُقِهِ ، أَوْ عَلَى لِينِهِ ، أَوْ كَلِمَةٌ نَحْوَهَا - الشَّكُّ مِنْ سُفْيَانَ - ، قَالَ : كَيْفَ أَقْتُلُهُ وَمَعِي ابْنَاهُ ؟ قَالَ :فَاخْتَارُوا من شئتم ، قَالَ :فَاخْتَارُوا مِنْ كُلِّ سِبْطٍ عَشْرَةً ، قَالَ :وَذَلِكَ قَوْلُهُ :﴿وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلاً﴾ فَانْتَهَوْا إِلَيْهِ فَقَالُوا :مَنْ قَتَلَك يَا هَارُونُ ، قَالَ :مَا قَتَلَنِي أَحَد ، وَلَكِنْ تَوَفَّانِي اللَّهُ ، قَالُوا :يَا مُوسَى مَا تُعْصَى بَعْدُ، قَالَ:فَأَخَذَتْهُمَ الرَّجْفَةُ، فَجَعَلَ يَتَرَدَّدُ يَمِيناً وَشِمَالاً وَيَقُولُ :﴿لَوْ شِئْت أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا إِنْ هِيَ إِلاَّ فِتْنَتُكَ﴾ قَالَ :فَدَعَا اللَّهَ فَأَحْيَاهُمْ وَجَعَلَهُمْ أَنْبِيَاءَ كُلَّهُمْ. (ابن جرير ۷۳)

(۳۲۵۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام اور شبر اور شبیر چلے اور ایک پہاڑ تک پہنچے جس میں ایک بستر تھا چنانچہ ہارون علیہ السلام اس پر سو گئے، اور ان کی روح قبض ہو گئی، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے پاس واپس آئے، تو ان کی قوم کہنے لگی کہ ان کو آپ نے قتل کیا ہے، اور ان کے اخلاق کی وجہ سے آپ کو ہم پر حسد ہوا ہے، یا کہا کہ ان کی نرمی پر، یا اس جیسا کوئی کلمہ کہا، شک سفیان راوی کی طرف سے ہے، آپ نے فرمایا کہ میں ان کو کیسے قتل کر سکتا ہوں جب کہ میرے ساتھ ان کے بیٹے ہیں پھر آپ نے فرمایا کہ جن کو چاہو چن لو، چنانچہ انہوں نے ہر قبیلے سے دس افراد چنے، یہی معنی ہے اللہ کے فرمان ﴿وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلاً﴾ کا، جب وہ ان کے پاس پہنچے تو ان سے پوچھا اے ہارون! آپ کو کس نے قتل کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے کسی نے قتل نہیں کیا بلکہ مجھے اللہ نے وفات دی، وہ کہنے لگے اے موسیٰ! آج کے بعد ہم آپ کی نافرمانی نہیں کریں گے، چنانچہ ایک زلزلہ آیا اور وہ ہلاک ہو گئے، اور دائیں بائیں پریشان پھرنے لگے اور عرض کی ﴿لَوْ شِئْت أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا إِنْ هِيَ إِلاَّ فِتْنَتُكَ﴾ اس کے بعد انہوں نے دعا کی تو اللہ نے ان کو زندہ کر دیا اور ان سب کو انبیاء بنا دیا۔

(۳۲۵۰۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الأَوْدِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ، فَلَمَّا فَرَغُوا أَعَادُوا الصَّخْرَةَ عَلَى الْبِئْرِ ، وَلاَ يُطِيقُ رَفْعَهَا إِلاَّ عَشْرَةُ رِجَالٍ ، فَإِذَا هُوَ بِامْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ،

قَالَ :مَا خَطْبُكُمَا فَحَدَّثَتَاهُ فَأَتَى الْحَجَرَ فَرَفَعَهُ ، ثُمَّ لَمْ يَسْتَقِ إِلاَّ ذَنُوبًا وَاحِدًا حَتَّى رُوِيَتِ الْغَنَمُ وَرَجَعَتِ الْمَرْأَتَانِ إِلَى أَبِيهِمَا فَحَدَّثَتَاهُ ، وَتَوَلَّى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَى الظِّلِّ ، فَقَالَ :﴿رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ﴾.

قَالَ :﴿فَجَائَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ﴾ وَاضِعَةً ثَوْبَهَا عَلَى وَجْهِهَا ، ﴿قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا﴾ قَالَ لَهَا :امْشِي خَلْفِي وَصِفِي لِي الطَّرِيقَ ، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ تُصِيبَ الرِّيحُ

ثَوْبَكَ فَيَصِفَ لِي جَسَدَكَ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى أَبِيهَا قَصَّ عَلَيْهِ ، قَالَتْ إِحْدَاهُمَا : ﴿يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الأَمِينُ﴾ قَالَ :يَا بُنَيَّةُ ، مَا عِلْمُكِ بِأَمَانَتِهِ وَقُوَّتِهِ ، قَالَتْ :أَمَّا قُوَّتُهُ فَرَفْعُهُ الْحَجَرَ ، وَلاَ يُطِيقُهُ إِلاَّ عَشَرَةٌ ، وَأَمَّا أَمَانَتُهُ ، فَقَالَ :لِي امْشِي خَلْفِي وَصِفِي لِي الطَّرِيقَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تُصِيبَ الرِّيحُ ثَوْبَكِ فَيَصِفَ جَسَدَكِ.

فَقَالَ :عُمَرُ فَأَقْبَلَتْ إِلَيْهِ لَيْسَتْ بِسَلْفَعٍ مِنَ النِّسَاءِ لاَ خَرَّاجَةٍ وَلاَ وَلاَّجَةٍ ، وَاضِعَةً ثَوْبَهَا عَلَى وَجْهِهَا.

(۳۲۵۰۳) عمرو بن میمون اَودی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام مدین کے پانی پر پہنچے، تو اس پر بعض لوگوں کو پانی بھرتے ہوئے دیکھا، جب وہ فارغ ہوئے تو انہوں نے دوبارہ کنویں پر چٹان رکھ دی، اور اس کو دس سے کم آدمی نہیں اٹھا سکتے تھے، آپ نے وہاں دو عورتوں کو دیکھا جو اپنی بکریاں ہٹا رہی تھیں، آپ نے ان سے پوچھا کہ تمہاری کیا حالت ہے؟ انہوں نے آپ کو بتائی، تو آپ پتھر کے پاس آئے اور اس کو اٹھایا پھر ایک ہی ڈول کھینچا تھا کہ بکریاں سیراب ہوگئیں، اور وہ دونوں عورتیں اپنے والد کے پاس چلی گئیں، اور ان سے قصہ بیان کیا، اور موسیٰ علیہ السلام سائے میں تشریف لے گئے اور فرمایا ﴿رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ﴾ کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک عورت حیاء کے ساتھ اپنے چہرے پر کپڑا رکھے ہوئے آپ کے پاس آئی، اور کہنے لگی کہ میرے والد آپ کو بلاتے ہیں تاکہ تمہیں ہماری بکریوں کو پانی پلانے کی اجرت دیں، آپ نے فرمایا کہ میرے پیچھے چلو اور مجھے راستہ بتاتی رہو، کیونکہ مجھے یہ بات بری لگتی ہے کہ ہوا آپ کے کپڑوں پر لگے تو آپ کا جسم مجھے نظر آئے، جب وہ اپنے والد کے پاس پہنچی تو اس نے قصہ بیان کیا اور کہا ابا جان اس کو اجرت پر رکھ لیں، بے شک بہترین مزدور وہ ہے جو مضبوط اور امانت دار ہو، انہوں نے فرمایا اے بیٹی! تمہیں اس کی امانت اور طاقت کا کیسے علم ہوا؟ اس نے کہا قوت کا علم اس طرح ہوا کہ انہوں نے پتھر کو اکیلے اٹھایا جبکہ اس کو دس آدمی اٹھاتے ہیں، اور اس کی امانت کا علم اس طرح ہوا کہ اس نے مجھے کہا کہ میرے پیچھے چلو اور مجھے راستہ بتاؤ۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ تمہارے کپڑوں پر ہوا لگے اور مجھے تمہارا جسم نظر آئے۔

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ وہ ان کے پاس آئی اس طرح کہ جری عورتوں کی طرح نہیں تھی اور نہ بہت گھر سے نکلنے اور داخل ہونے والی تھی اور اپنے چہرے پر کپڑا رکھے ہوئے تھی۔

(۳۲۵۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَمَّا أَتَى مُوسَى قَوْمَهُ فَأَمَرَهُمْ بِالزَّكَاةِ ، فَجَمَعَهُمْ قَارُونُ ، فَقَالَ :هَذَا قَدْ جَاءَكُمْ بِالصَّوْمِ وَالصَّلاَةِ وَبِأَشْيَاءَ تُطِيقُونَهَا ، فَتَحْتَمِلُونَ أَنْ تُعْطُوهُ أَمْوَالَكُمْ ؟ قَالُوا :مَا نَحْتَمِلُ أَنْ نُعْطِيَهُ أَمْوَالَنَا فَمَا تَرَى.

قَالَ :أَرَى أَنْ نُرْسِلَ إِلَى بَغِيِّ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَأْمُرَهَا أَنْ تَرْمِيَهُ عَلَى رُؤُوسِ الأَحْبَارِ وَالنَّاسِ بِأَنَّهُ أَرَادَهَا عَلَى نَفْسِهَا ، فَفَعَلُوا ، فَرَمَتْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَلَى رُؤُوسِ النَّاسِ ، فَدَعَا اللَّهَ عَلَيْهِمْ ، فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى الأَرْضِ أَنْ أَطِيعِيهِ، فَقَالَ لَهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ:خُذِيهِمْ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى أَعقَابِهم فَجَعَلُوا يَقُولُونَ:يَامُوسَى

يَا مُوسَى فَقَالَ: خُذِيهِمْ ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى رُكَبِهِمْ، قَالَ: فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: يَا مُوسَى يَا مُوسَى، قَالَ: خُذِيهِمْ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى حُجَزِهِمْ ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ يَا مُوسَى يَا مُوسَى، قَالَ: خُذِيهِمْ، فَأَخَذَتْهُمْ إِلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا مُوسَى يَا مُوسَى، قَالَ: فَأَخَذَتْهُمْ فَغَيَّبَتْهُمْ ، فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مُوسَى، سَأَلَكَ عِبَادِي وَتَضَرَّعُوا إِلَيْكَ فَأَبَيْتَ أَنْ تُجِيبَهُمْ، أَمَا وَعِزَّتِي لَوْ إِيَّايَ دَعَوْنِي لَأَجَبْتُهُمْ. (حاکم ۴۰۸)

(۳۲۵۰۴) عبداللہ بن حارث حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جب موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے پاس آئے اوران کوزکوٰۃ کا حکم فرمایا تو قارون نے ان کو جمع کیا اور کہا کہ یہ تمہارے پاس ایسے حکم لائے یعنی نماز، روزہ وغیرہ کا جس کی تم طاقت رکھتے ہو، تو کیا تم اس کی طاقت رکھتے ہو کہ ان کو اپنے اموال دو؟ وہ کہنے لگے ہمیں اس کی طاقت نہیں، تمہارا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ہم بنو اسرائیل کی زانیہ کو پیغام بھیجیں اور اس کو حکم دیں کہ لوگوں کے سامنے ان پر تہمت لگائے کہ انہوں نے اس کی عزت پر حملہ کیا ہے، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، اور اس عورت نے موسیٰ علیہ السلام کو لوگوں کے سامنے تہمت لگائی آپ نے ان کے خلاف بددعا کی، اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف وحی فرمائی کہ ان کی اطاعت کرو، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ ان کو پکڑ لے، اس نے ان کو گھٹنوں تک پکڑ لیا، چنانچہ وہ کہنے لگے اے موسیٰ! اے موسیٰ! آپ نے پھر فرمایا کہ ان کو پکڑ لے، چنانچہ اس نے ان کو گھٹنوں تک پکڑ لیا، وہ کہنے لگے اے موسیٰ! اے موسیٰ! آپ نے پھر فرمایا کہ ان کو پکڑ لے، چنانچہ اس نے ان کو کمر تک پکڑ لیا، پھر وہ کہنے لگے اے موسیٰ! اے موسیٰ! آپ نے فرمایا ان کو پکڑ لے، چنانچہ اس نے ان کو گردن تک پکڑ لیا، وہ کہنے لگے اے موسیٰ! اے موسیٰ! پھر زمین نے ان کو غائب کر دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے موسیٰ! تم سے میرے بندوں نے سوال کیا اور تمہارے سامنے گریہ زاری کی، لیکن تم نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا، میری عزت کی قسم! اگر وہ مجھے پکارتے تو میں ان کی دعا قبول کر لیتا۔

(۳۲۵۰۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ : ﴿وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي﴾ قَالَ: حَبَّبْتُكَ إِلَى عِبَادِي.

(۳۲۵۰۵) حضرت سلمہ بن کہیل اللہ کے فرمان ﴿وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي﴾ کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں، یعنی ''میں نے آپ کو اپنے بندوں کا محبوب بنا دیا۔

(۳۲۵۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا﴾ حَتَّى سَمِعَ صَرِيفَ الْقَلَمِ.

(۳۲۵۰۶) حضرت ابن عباس سے ﴿وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا﴾ کے تحت منقول ہے کہ اتنا قریب ہو گئے کہ انہوں نے قلموں کے چلنے کی آواز سنی۔

(۳۲۵۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ

الْأَجَلَيْنِ قَضَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ؟ قَالَ :أَوْفَاهُمَا وَأَتَمَّهُمَا.

(۳۲۵۰۷) حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے دو، مدتوں میں سے کس مدت کو پورا کیا؟ فرمایا کہ ان میں سے بڑی اور کامل مدت کو۔

(۳۲۵۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :سُئِلَ أَيُّ الْأَجَلَيْنِ قَضَى مُوسَى ؟ قَالَ :أَتَمَّهُمَا وَآخِرَهُمَا. (حمیدی ۵۳۵۔ بزار ۲۲۴۶)

(۳۲۵۰۸) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے دو، مدتوں میں سے کس مدت کو پورا کیا؟ فرمایا کہ ان میں سے بڑی اور کامل مدت کو۔

(۳۲۵۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ:حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :فِي قَوْلِهِ: ﴿لاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾ قَالَ :قَالَ لَهُ قَوْمُهُ :إِنَّهُ آدَرُ ، قَالَ :فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ يَغْتَسِلُ ، فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى صَخْرَةٍ ، فَخَرَجَتِ الصَّخْرَةُ تَشْتَدُّ بِثِيَابِهِ ، وَخَرَجَ يَتْبَعُهَا عُرْيَانًا حَتَّى انْتَهَتْ بِهِ إِلَى مَجَالِسِ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، قَالَ :فَرَأَوْهُ لَيْسَ بِآدَرَ ، قَالَ :فَذَاكَ قَوْلُهُ ﴿فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾.

(۳۲۵۰۹) سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے اللہ کے فرمان ﴿لاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ آپ کی قوم نے آپ سے کہا کہ آپ کو "اُدرہ" بیماری ہے، چنانچہ ایک دن آپ غسل کے لئے نکلے تو آپ نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے چنانچہ وہ پتھر ان کے کپڑوں کو لے کر بھاگنے لگا، اور آپ برہنہ اس کا پیچھا کرنے لگے، یہاں تک کہ وہ پتھر آپ کو بنی اسرائیل کی مجلس میں لے گیا، چنانچہ انہوں نے دیکھا کہ ان کو "اُدرہ" بیماری نہیں، کہتے ہیں کہ یہی اللہ کے فرمان ﴿فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾ کا معنی ہے۔

(۳۲۵۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ وَخِلاَسِ بْنِ عَمْرٍو وَمُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :فِي قَوْلِهِ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾ قَالَ: كَانَ مِنْ أَذَاهُمْ إِيَّاهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، قَالُوا :مَا يَسْتَتِرُ مِنَّا مُوسَى هَذَا السَّتر إِلاَّ مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ :إِمَّا بَرَصٌ ، وَإِمَّا آفَةٌ ، وَإِمَّا أُدْرَةٌ ، وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُبَرِّئَهُ مِمَا قَالُوا :قَالَ :وَإِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلاَ ذَاتَ يَوْمٍ وَحْدَهُ ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ ، ثُمَّ دَخَلَ يَغْتَسِلُ ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى ثَوْبِهِ لِيَأْخُذَهُ عَدَا الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ ، فَأَخَذَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَصَاهُ فِي أَثَرِهِ فَجَعَلَ يَقُولُ :ثَوْبِي يَا حَجَرُ ! ثَوْبِي يَا حَجَرُ! حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ عُرْيَانًا ، فَإِذَا كَأَحْسَنِ الرِّجَالِ خَلْقًا ، فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا يَقُولُونَ ، قَالَ : وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبِسَهُ ، وَطَفِقَ مُوسَى يَضْرِبُ الْحَجَرَ بِعَصَاهُ ، فَوَاللهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ الآنَ مِنْ أَثَرِ

ضَرْبِ مُوسَى نَدَبًا ، ذَكَرَ ثَلاَث ، أَوْ أَرْبَع ، أَوْ خَمْس. (احمد ۵۱۴۔ طبری ۵۱)

(۳۲۵۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اللہ کے فرمان ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللهِ وَجِيهًا﴾ کی تفسیر میں روایت ہے فرمایا کہ انہوں نے آپ کو اذیت اس طرح تھی کہ بنو اسرائیل کی ایک جماعت نے ان سے کہا کہ موسیٰ ہم سے اس لیے چھپتے ہیں کہ ان کی جلد میں کوئی عیب ہے یا برص ہے یا کوئی اور بیماری یا اُدرہ بیماری ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کی اس بات سے بری کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک دن موسیٰ علیہ السلام خلوت میں گئے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے پھر داخل ہو کر غسل کرنے لگے، جب فارغ ہوئے تو اپنے کپڑوں کی طرف آئے تا کہ کپڑے لے لیں، چنانچہ پتھر دوڑنے لگا، موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی پکڑی اور اس کے پیچھے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑنے لگے اے پتھر! میرے کپڑے، اے پتھر! میرے کپڑے، یہاں تک کہ جب وہ بنو اسرائیل کی مجلس میں پہنچا اور انہوں نے آپ کو برہنہ دیکھا تو آپ بہترین جسامت والے تھے، اس طرح اللہ نے آپ کو ان کی باتوں سے بری فرما دیا، اور پتھر ٹھہر گیا اور آپ نے اپنے کپڑے لے کر پہنے اور موسیٰ علیہ السلام اپنی لاٹھی سے پتھر کو مارنے لگے، بخدا پتھر پر اب بھی موسیٰ علیہ السلام کی ضرب کے نشانات ہیں، تین ہیں یا چار یا پانچ۔

(۵) ما أعطى الله سليمان بن داود صَلَّى الله عليهما

وہ فضیلتیں جو اللہ نے سلیمان علیہ السلام کو عطا فرمائیں

(۳۲۵۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَمَّا سُخِّرَتَ الرِّيحُ لِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ يَغْدُو مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقِيلُ بِقَزْوِيْنَ ، ثُمَّ يَرُوحُ فَيَبِيتُ فِي كَابُلَ.

(۳۲۵۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے لیے ہوا کو مسخر کیا گیا تو وہ صبح بیت المقدس سے نکلتے اور دوپہر کو قزوین میں قیلولہ فرماتے تھے، اور پھر شام کو چلتے تو کابل میں رات گزارتے تھے۔

(۳۲۵۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ سُلَيْمَانُ يُوضَعُ لَهُ سِتُّمِئَةِ أَلْفِ كُرْسِيٍّ.

(۳۲۵۱۲) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے چھ لاکھ کرسیاں لگائی جاتی تھیں۔

(۳۲۵۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ سُلَيْمَانُ بن دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ يُوضَعُ لَهُ سِتُّمِئَةِ أَلْفِ كُرْسِيٍّ ، ثُمَّ يَجِيءُ أَشْرَافُ الإِنْسِ حَتَّى يَجْلِسُوا مِمَّا يَلِي الأَيْمَنَ ، ثُمَّ يَجِيءُ أَشْرَافُ الْجِنِّ حَتَّى يَجْلِسُوا مِمَّا يَلِي الأَيْسَرَ ، ثُمَّ يَدْعُو الطَّيْرَ فَتُظِلُّهُمْ ، ثُمَّ يَدْعُو الرِّيحَ فَتَحْمِلُهُمْ ، فَيَسِيرُ فِي الْغَدَاةِ الْوَاحِدَةِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ ، فَبَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ يَسِيرُ فِي فَلاَةٍ مِنَ الأَرْضِ فَاحْتَاجَ إِلَى الْمَاءِ ، فَدَعَا الْهُدْهُدَ فَجَاءَ فَنَقَرَ الأَرْضَ فَأَصَابَ مَوْضِعَ الْمَاءِ ثُمَّ تَجِيءُ الشَّيَاطِينُ

ذَلِكَ الْمَاءَ فَتَسْلَخُهُ كَمَا يُسْلَخُ الإِهَابُ فَيَسْتَخْرِجُوا الْمَاءَ مِنْهُ.

قَالَ: فَقَالَ لَهُ نَافِعُ بْنُ الأَزْرَقِ: قِفْ يَا وَقَّافُ، أَرَأَيْت قَوْلَكَ الْهُدْهُدُ يَجِيءُ فَيَنْقُرُ الأَرْضَ فَيُصِيبُ مَوْضِعَ الْمَاءِ كَيْفَ يُبْصِرُ هَذَا، وَلاَ يُبْصِرُ الْفَخَّ يَجِيءُ إِلَيْهِ حَتَّى يَقَعَ فِي عُنُقِهِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَيْحَك، إِنَّ الْقَدَرَ حَالَ دُونَ الْبَصَرِ.

(۳۲۵۱۳) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علایِّلا کے لیے چھ لاکھ کرسیاں لگائی جاتی تھیں، پھر انسانوں میں سے شرفاء آتے اور دائیں جانب بیٹھ جاتے، اور پھر جنوں کے شرفاء آتے اور بائیں جانب بیٹھ جاتے، پھر آپ پرندوں کو بلاتے اور وہ ان پر سایہ کرتے، پھر ہوا کو بلاتے اور وہ ان کو اٹھاتی، اور آپ ایک صبح میں ایک مہینے کی مسافت قطع کرتے، ایک دن آپ اسی طرح ایک میدان میں جارہے تھے کہ آپ کو پانی کی ضرورت ہوئی، آپ نے ہدہد کو بلایا، وہ آیا اور اس نے زمین میں چونچ ماری اور پانی کی جگہ بتلائی، پھر اس جگہ شیاطین آئے اور انہوں نے اس جگہ کو اس طرح کھودا جس طرح بکری کی کھال اتاری جاتی ہے اور انہوں نے اس جگہ سے پانی نکالا۔

کہتے ہیں کہ اس پر نافع بن ازرق نے کہا اے ٹھہرنے والے ٹھہر جائیے، آپ کہتے ہیں کہ ہدہد نے آکر زمین میں پانی کی جگہ چونچ ماری، اس کو یہ کیسے نظر آتا ہے جبکہ اس کو جال بھی نظر نہیں آتا جو آکر اس کی گردن میں پڑ جاتا ہے، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تمہارا ناس ہو، تقدیر آنکھوں کے سامنے حائل ہو جاتی ہے۔

(۳۲۵۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: كَانَ كُرْسِيُّ سُلَيْمَانَ يُوضَعُ عَلَى الرِّيحِ وَكَرَاسِيُّ مَنْ أَرَادَ مِنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ، فَاحْتَاجَ إِلَى الْمَاءِ فَلَمْ يَعْلَمُوا بِمَكَانِهِ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَمْ يَجِدَ الْهُدْهُدَ فَتَوَعَّدَهُ، وَكَانَ عَذَابُهُ نَتْفَهُ وَتَشْمِيسَهُ، قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ اسْتَقْبَلَهُ الطَّيْرُ فَقَالُوا: قَدْ تَوَعَّدَكَ سُلَيْمَانُ، فَقَالَ: الْهُدْهُدُ: اسْتَثْنَى؟ قَالُوا: نَعَمْ، إِلاَّ أَنْ تَجِيءَ بِعُذْرٍ، وَكَانَ عُذْرُهُ أَنْ جَاءَ بِخَبَرِ صَاحِبَةِ سَبَأٍ، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ سُلَيْمَان: ﴿إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، أَلاَّ تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ﴾.

قَالَ: فَأَقْبَلَتْ بِلْقِيسُ، فَلَمَّا كَانَتْ عَلَى قَدْرِ فَرْسَخٍ، قَالَ سُلَيْمَانُ: ﴿أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ، قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ﴾ قَالَ: فَقَالَ سُلَيْمَانُ: أُرِيدُ أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ، ﴿قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾.

قَالَ: فَأَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ إِنَّهُ دَخَلَ فِي نَفَقٍ تَحْتَ الأَرْضِ فَجَائَهُ بِهِ، قَالَ سُلَيْمَانُ: غَيِّرُوهُ، ﴿فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكِ﴾، قَالَ: فَجَعَلَتْ تَعْرِفُ وَتُنْكِرُ، وَعَجِبَتْ مِنْ سُرْعَتِهِ، وَ﴿قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ﴾ ﴿قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا﴾ فَإِذَا امْرَأَةٌ شَعْرَاءُ، قَالَ:

فَقَالَ سُلَيْمَانُ :مَا يُذْهِبُ هَذَا ؟ قَالُوا :النُّورَةُ ، قَالَ فَجُعِلَتِ النُّورَةُ يَوْمَئِذٍ.

(۳۲۵۱۴) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علایِّلا کی کرسی ہوا پر رکھی جاتی اور اس کے ساتھ جن جنات اور انسانوں کو آپ چاہتے ان کی کرسیاں رکھی جاتیں، آپ کو پانی کی ضرورت ہوئی لیکن لوگوں کو اس کا علم نہ تھا، چنانچہ آپ نے اس وقت پرندوں کو تلاش کیا تو ہدہد کو نہ پایا، آپ نے اس کو دھمکی دی، اور اس کی سزا یہ تھی کہ اس کے پر اکھیڑ کر اس کو دھوپ میں رکھا جائے، جب وہ آیا تو پرندوں نے اس سے ملاقات کی اور کہا کہ حضرت سلیمان علایِّلا نے تمہارے لیے سزا کا اعلان کیا ہے، ہدہد نے کہا کیا انہوں نے کوئی استثناء کیا ہے؟ وہ کہنے لگے جی ہاں! یہ کہ آپ کوئی عذر بیان کریں، اور اس کا عذر یہ تھا کہ وہ ملکۂ سبا کا قصہ دیکھ کر آیا تھا، چنانچہ سلیمان علایِّلا نے ان کو لکھا ﴿إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ﴾ کہتے ہیں کہ بلقیس چلی، جب وہ ایک فرسخ کی مسافت پر تھی تو سلیمان علایِّلا نے فرمایا ﴿أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ، قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ﴾ حضرت سلیمان علایِّلا نے فرمایا میں اس سے زیادہ جلدی چاہتا ہوں، ﴿قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾، کہتے ہیں کہ مجھے منصور نے مجاہد کے حوالے سے بیان کیا کہ وہ زمین کے نیچے ایک سرنگ میں داخل ہوئے اور اس کو لے آئے، حضرت سلیمان علایِّلا نے فرمایا اس کو تبدیل کر دو۔ ﴿قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا﴾ چنانچہ دیکھا وہ بہت بال والی عورت تھیں، حضرت سلیمان علایِّلا نے فرمایا کہ اس کو کیا چیز ختم کرے گی؟ لوگوں نے کہا چونا چنانچہ اس وقت چونے کا استعمال ہوا۔

(۳۲۵۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ :لَمَّا قَالَ :﴿أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ﴾ هَذَا ، قَالَ :أَنَا أُرِيدُ أَعْجَلَ مِنْ هَذَا ، ﴿قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾ ، قَالَ :فَخَرَجَ الْعَرْشُ مِنْ نَفَقٍ مِنَ الأَرْضِ.

(۳۲۵۱۵) مجاہد فرماتے ہیں کہ جب جن نے کہا ﴿أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ﴾ تو انہوں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ جلدی چاہتا ہوں، چنانچہ ﴿قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾ کہتے ہیں کہ اس کا تخت زمین کی سرنگ سے نکل آیا۔

(۳۲۵۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ﴾ قَالَ: مَجْلِسُ الرَّجُلِ الَّذِي يَجْلِسُ فِيهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ عِنْدِهِ.

(۳۲۵۱۶) مجاہد حضرت ابن عباس سے اللہ کے فرمان ﴿قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ﴾ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی کی وہ مجلس جس میں وہ بیٹھے یہاں تک کہ حاضرین اٹھ جائیں۔

(۳۲۵۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ ، قَالَ :لَمْ تَنْزِلْ ﴿بسم الله الرَّحْمَن

الرحیم﴾ فِی شَیْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إلاَّ فِی سُورَةِ النَّمْلِ ﴿إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾.

(۳۲۵۱۷) عبداللہ بن معبد زِمّانی فرماتے ہیں کہ ﴿بسم الله الرَّحْمَن الرحيم﴾ سورۃ النمل کے علاوہ قرآن پاک میں کسی جگہ نازل نہیں ہوئی، ارشاد فرمایا ﴿إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾.

(۳۲۵۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِی خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾ قَالَ: رَفَعَ طَرْفَهُ فَلَمْ يَرْجِعْ إلَيْهِ طَرْفُهُ حَتَّى نَظَرَ إلَى الْعَرْشِ بَيْنَ يَدَيْهِ.

(۳۲۵۱۸) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ﴿قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ انہوں نے اپنی نظر اوپر اٹھائی، ابھی نیچے ان کی نظر نہیں پہنچی تھی کہ انہوں نے تخت کو اپنے سامنے دیکھا۔

(۳۲۵۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِی صَالِحٍ : ﴿وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ﴾ قَالَ : كَانَتْ هَدِيَّتُهَا لَبِنَةً مِنْ ذَهَبٍ.

(۳۲۵۱۹) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ ﴿وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ انہوں نے سونے کی اینٹیں ہدیہ کی تھیں۔

(۳۲۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَسْمُهَا بِلْقِيسُ بِنْتُ ذِی شَرِه ، وَكَانَتْ هَلْبَاءَ شَعْرَاءَ.

(۳۲۵۲۰) سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا نام بلقیس بنت ذی شرہ تھا اور وہ بہت زیادہ بالوں والی تھی۔

(۳۲۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِی لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : أَنَّ صَاحِبَةَ سَبَأٍ كَانَتْ جِنِّيَّةً شَعْرَاءَ.

(۳۲۵۲۱) حکم حضرت مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ قوم سبا کی ملکہ جنیہ اور بہت زیادہ بالوں والی تھی۔

(۳۲۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ﴾ ، قَالَ : أَرْسَلَتْ بِذَهَبٍ ، أَوْ لَبِنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ ، فَلَمَّا قَدِمُوا إذَا حِيطَانُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذَهَبٍ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ : ﴿أَتُمِدُّونَنِي بِمَالٍ فَمَا آتَانِي اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ﴾ الآيَةَ.

(۳۲۵۲۲) سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے ﴿وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ﴾ کے تحت روایت کرتے ہیں فرمایا کہ انہوں نے سونا یا سونے کی اینٹیں بھیجیں، جب وہ لے کر پہنچے تو دیکھا کہ شہر کی دیواریں سونے کی ہیں، یہ معنی ہے اللہ کے فرمان ﴿أَتُمِدُّونَنِي بِمَالٍ فَمَا آتَانِي اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ﴾ الخ.

(٦) ما ذكر فيما فضل به يونس بن متى صلى الله عليه وسلم

ان فضیلتوں کا ذکر جو یونس بن متّی علیہ السلام کو حاصل ہوئیں

(٣٢٥٢٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ - يَعْنِي اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ - : لاَ يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِي أَنْ يَقُولَ : أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى. (بخاری ۳۴۱۶۔ مسلم ۱۶۶)

(۳۲۵۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ میرے کسی بندے کے لئے جائز نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متّی سے بہتر ہوں۔

(٣٢٥٢٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ - يَعْنِي اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ - : لَيْسَ لِعَبْدٍ لِي أَنْ يَقُولَ : أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى ، سَبَّحَ اللَّهَ فِي الظُّلُمَاتِ. (طحاوی ۱۰۱۳)

(۳۲۵۲۴) عبداللہ بن سلمہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ میرے کسی بندے کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متّی سے بہتر ہوں ، انہوں نے اندھیروں میں اللہ کی پاکی بیان کی۔

(٣٢٥٢٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ لأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى. (بخاری ۳۴۱۲۔ احمد ۳۹۰)

(۳۲۵۲۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متّی سے بہتر ہوں۔

(٣٢٥٢٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ : أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى. (بخاری ۷۵۳۹۔ ابوداؤد ۴۶۳۶)

(۳۲۵۲۶) حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں کہ مجھے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متّی سے بہتر ہوں۔

(٣٢٥٢٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فِي بَيْتِ الْمَالِ ، عَنْ يُونُسَ قَالَ : إِنَّ يُونُسَ كَانَ قَدْ وَعَدَ قَوْمَهُ الْعَذَابَ وَأَخْبَرَهُمْ إِنَّهُ يَأْتِيهِمْ إِلَى ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ ، فَفَرَّقُوا بَيْنَ كُلِّ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا ، ثُمَّ خَرَجُوا فَجَأَرُوا إِلَى اللهِ وَاسْتَغْفَرُوا ، فَكَفَّ اللَّهُ عَنْهُمَ الْعَذَابَ ، وَغَدَا يُونُسُ يَنْتَظِرُ الْعَذَابَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ، وَكَانَ مَنْ كَذَبَ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ قُتِلَ ، فَانْطَلَقَ مُغَاضِبًا

حَتَّى أَتَى قَوْمًا فِي سَفِينَةٍ فَحَمَلُوهُ وَعَرَفُوهُ ، فَلَمَّا دَخَلَ السَّفِينَةَ رَكَدَتْ ، وَالسُّفُنُ تَسِيرُ يَمِينًا وَشِمَالاً ، فَقَالُوا :مَا لِسَفِينَتِكُمْ ؟ قَالُوا :مَا نَدْرِي ، قَالَ يُونُسُ :إِنَّ فِيهَا عَبْدًا أَبَقَ مِنْ رَبِّهِ ، وَإِنَّهَا لاَ تَسِيرُ حَتَّى تُلْقُوهُ ، فَقَالُوا :أَمَّا أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ فَلا وَاللهِ لاَ نُلْقِيك.

فَقَالَ لَهُمْ يُونُسُ :فَاقْتَرِعُوا فَمَنْ قُرِعَ فَلْيَقَعْ ، فَقَرَعَهُمْ يُونُسُ فَأَبَوْا أَنْ يَدَعُوهُ ، فَقَالُوا :مَنْ قَرَعَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَلْيَقَعْ ، فَقَرَعَهُمْ يُونُسُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَوَقَعَ ، وَقَدْ كَانَ وُكِّلَ بِهِ الْحُوتُ ، فَلَمَّا وَقَعَ ابْتَلَعَهُ فَأَهْوَى بِهِ إِلَى قَرَارِ الأَرْضِ ، فَسَمِعَ يُونُسُ عَلَيْهِ السَّلام تَسْبِيحَ الْحَصَى ﴿فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْت مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ ظُلُمَاتٌ ثَلاَثٌ ، ظُلْمَةُ بَطْنِ الْحُوتِ ، وَظُلْمَةُ الْبَحْرِ ، وَظُلْمَةُ اللَّيْلِ ، قَالَ : ﴿فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ﴾ قَالَ : كَهَيْئَةِ الْفَرْخِ الْمَمْعُوطِ ، لَيْسَ عَلَيْهِ رِيشٌ ، وَأَنْبَتَ اللَّهُ عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ كَانَ يَسْتَظِلُّ بِهَا وَيُصِيبُ مِنْهَا ، فَيَبِسَتْ فَبَكَى عَلَيْهَا حِينَ يَبِسَتْ ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ : تَبْكِي عَلَى شَجَرَةٍ يَبِسَتْ ، وَلاَ تَبْكِي عَلَى مِئَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ أَرَدْت أَنْ تُهْلِكَهُمْ.

فَخَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِغُلاَمٍ يَرْعَى غَنَمًا ، فَقَالَ :مِمَّنْ أَنْتَ يَا غُلاَمُ ، فَقَالَ :مِنْ قَوْمِ يُونُسَ ، قَالَ :فَإِذَا رَجَعْت إِلَيْهِمْ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّك قَدْ لَقِيت يُونُسَ ، قَالَ :فَقَالَ الْغُلاَمُ :إِنْ تَكُنْ يُونُسَ فَقَدْ تَعْلَمُ أَنَّهُ مَنْ كَذَبَ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ أَنْ يُقْتَلَ ، فَمَنْ يَشْهَدُ لِي ، فَقَالَ لَهُ يُونُسُ :تَشْهَدُ لَك هَذِهِ الشَّجَرَةُ ، وَهَذِهِ الْبُقْعَةُ ، فَقَالَ الْغُلاَمُ : مُرْهُمَا ، فَقَالَ لَهُمَا يُونُسُ :إِنْ جَاءَكُمَا هَذَا الْغُلاَمُ فَاشْهَدَا لَهُ ، قَالَتَا :نَعَمْ ، فَرَجَعَ الْغُلاَمُ إِلَى قَوْمِهِ وَكَانَ لَهُ إِخْوَةٌ وَكَانَ فِي مَنَعَتِهِ ، فَأَتَى الْمَلِكَ ، فَقَالَ :إِنِّي لَقِيت يُونُسَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكُمَ السَّلاَمَ ، فَأَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ أَنْ يُقْتَلَ ، فَقَالُوا لَهُ :إِنَّ لَهُ بَيِّنَةً ، فَأَرْسَلَ مَعَهُ فَانْتَهَوْا إِلَى الشَّجَرَةِ وَالْبُقْعَةِ ، فَقَالَ لَهُمَا الْغُلاَمُ :أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ أَشْهَدَكُمَا يُونُسُ ؟ قَالَتَا :نَعَمْ ، فَرَجَعَ الْقَوْمُ مَذْعُورِينَ يَقُولُونَ :تَشْهَدُ لَهُ الشَّجَرُ وَالأَرْضُ ، فَأَتَوُا الْمَلِكَ فَحَدَّثُوهُ بِمَا رَأَوْهُ.

فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :فَتَنَاوَلَهُ الْمَلِكُ فَأَخَذَ بِيَدِ الْغُلاَمِ فَأَجْلَسَهُ فِي مَجْلِسِهِ ، وَقَالَ :أَنْتَ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَكَانِ مِنِّي.
قَالَ عَبْدُ اللهِ ، فَأَقَامَ لَهُمْ ذَلِكَ الْغُلاَمُ أَمْرَهُمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

(۳۲۵۲۷) عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ہمیں بیت المال میں بیان فرمایا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کے آنے کا وعدہ کیا اوران کو بتایا کہ ان پر تین دن کے اندر عذاب آئے گا، چنانچہ انہوں نے ہر ماں کو اس کے بچے سے جدا کیا پھر نکلے اور اللہ سے گریہ زاری اور استغفار کرنے لگے، چنانچہ اللہ نے ان سے عذاب کو روک لیا، اور حضرت یونس علیہ السلام اگلے دن عذاب کا انتظار کرنے لگے لیکن ان کو کچھ نظر نہ آیا، اور اس زمانے میں جو شخص جھوٹ بولتا اس کو قتل کر دیا جاتا، چنانچہ وہ غصے میں نکلے، یہاں تک کہ ایک کشتی میں آئے اور انہوں نے ان کو پہچان کر سوار کر لیا، جب آپ کشتی پر سوار ہوئے تو کشتی رک گئی،

کشتیاں دائیں اور بائیں چلا کرتی تھیں، وہ کہنے لگے کہ کشتی کو کیا ہو گیا، دوسرے جواب میں کہنے لگے کہ ہمیں کچھ معلوم نہیں، حضرت یونس علایِّلام نے فرمایا کہ اس میں ایک بندہ ہے جو اپنے مالک سے بھاگ کر آیا ہے، اور کشتی اس وقت تک نہیں چلے گی جب تک تم اس کو پانی میں نہیں ڈال دو گے، انہوں نے کہا اے اللہ کے نبی! بخدا آپ کو تو ہم نہیں ڈال سکتے۔

(۲) چنانچہ یونس علایِّلام نے فرمایا کہ قرعہ ڈال لو، جس کے نام قرعہ آئے اس کو گرا دیا جائے، چنانچہ یونس علایِّلام کے نام قرعہ نکلا، لیکن انہوں نے آپ کو گرانے سے انکار کر دیا، پھر وہ کہنے لگے کہ جس کے نام تین مرتبہ قرعہ نکل آئے اس کو گرا دو، چنانچہ تین مرتبہ یونس علایِّلام کے نام قرعہ نکلا، آپ پر ایک مچھلی مقرر کی گئی تھی، جب آپ گرے تو اس نے آپ کو نگل لیا اور ان کو لے کر زمین کی تہہ تک چلی گئی چنانچہ یونس علایِّلام نے کنکریوں کی تسبیح سنی ﴿فَنَادَی فِی الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّی كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِینَ﴾ انہوں نے تین تاریکیوں میں تسبیح کی، مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا، سمندر کی تاریکی اور رات کا اندھیرا، اللہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے ان کو میدان میں ڈال دیا جبکہ وہ بیمار تھے، اور اس پرندے کی طرح ہو گئے تھے جس کے پر نہیں ہوتے، اور اللہ نے ان پر ایک کدو کا پودا اگایا، جس سے آپ سایہ لیتے اور کھاتے، چنانچہ وہ خشک ہو گیا تو آپ رونے لگے، چنانچہ اللہ نے وحی فرمائی کہ آپ پودے کے خشک ہونے پر تو روتے ہیں اور ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں پر نہیں روتے جن کو ہلاک کرنے کا آپ نے ارادہ کیا تھا۔

(۳) چنانچہ آپ نکلے اور ایک لڑکے کے پاس پہنچے جو بکریاں چرا رہا تھا اور اس سے فرمایا اے لڑکے! تمہارا کس قوم سے تعلق ہے! اس نے کہا قوم یونس سے، آپ نے فرمایا: جب تم ان کے پاس جاؤ تو بتانا کہ تمہاری حضرت یونس علایِّلام سے ملاقات ہوئی ہے لڑکے نے کہا کہ اگر آپ یونس ہیں تو آپ جانتے ہیں کہ جو شخص جھوٹ بولتا ہے اور اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو اس کو قتل کر دیا جاتا ہے، تو میرے لئے کون گواہی دے گا؟ حضرت یونس نے اس سے فرمایا کہ تمہارے لیے یہ درخت گواہی دے گا اور یہ جگہ، لڑکے نے کہا کہ ان کو حکم دے دیجئے، چنانچہ حضرت یونس علایِّلام نے ان سے فرمایا کہ جب یہ لڑکا تمہارے پاس آئے تو اس کے لئے گواہی دے دینا، انہوں نے کہا ٹھیک ہے، چنانچہ وہ لڑکا اپنی قوم کے پاس واپس چلا گیا اور اس کے بھائی بھی تھے، اور وہ اثر و رسوخ کا مالک تھا چنانچہ وہ بادشاہ کے پاس گیا اور کہا کہ میں حضرت یونس علایِّلام سے ملا ہوں اور وہ آپ کو سلام کہتے ہیں، بادشاہ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے کہا کہ اس کے پاس گواہی ہے، چنانچہ بادشاہ نے اس کے ساتھ کچھ لوگوں کو بھیج دیا وہ درخت اور جگہ کے پاس پہنچے اور لڑکے نے ان سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا حضرت یونس علایِّلام نے تمہیں گواہ بنایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! چنانچہ لوگ خوفزدہ ہو کر واپس لوٹے اور کہنے لگے یہ درخت اور زمین بھی اس لڑکے کے لئے گواہی دیتے ہیں، اور بادشاہ کے پاس پہنچے اور جو کچھ دیکھا تھا اس کے سامنے بیان کر دیا۔

(۴) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ بادشاہ نے اس لڑکے کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنی جگہ بٹھایا اور کہا کہ تم اس جگہ کے مجھ سے زیادہ حق دار ہو، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد وہ لڑکا چالیس سال تک ان کا حاکم رہا۔

(۳۲۵۲۸) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنِ السُّدِّیِّ، عَنْ أَبِی مَالِكٍ، قَالَ: مَكَثَ یُونُسُ فِی بَطْنِ الْحُوتِ أَرْبَعِینَ یَوْمًا.

(۳۲۵۲۸) حضرت ابو مالک فرماتے ہیں کہ حضرت یونس علیہ السلام چالیس سال تک مچھلی کے پیٹ میں رہے۔

(۳۲۵۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ : ﴿فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ﴾ قَالَ : حوتٌ فِي حُوتٍ وَظُلْمَةِ الْبَحْرِ.

(۳۲۵۲۹) منصور حضرت سالم سے ﴿فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ﴾ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اس سے مراد مچھلی کے پیٹ کی تاریکی اور سمندر کی تاریکی ہے۔

(۳۲۵۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْته يَقُولُ : ﴿فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ﴾ قَالَ : ظُلْمَةُ اللَّيْلِ ، وَظُلْمَةُ الْبَحْرِ ، وَظُلْمَةُ الْحُوتِ.

(۳۲۵۳۰) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ﴿فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ﴾ سے مراد رات کا اندھیرا، سمندر کا اندھیرا، اور مچھلی کا اندھیرا ہے۔

(۳۲۵۳۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : لَمَّا الْتَقَمَهُ الْحُوتُ فَنَبَذَ بِهِ إِلَى الأَرْضِ ، فَسَمِعَهَا تُسَبِّحُ ، فَهَيَّجَتْهُ عَلَى التَّسْبِيحِ.

(۳۲۵۳۱) عمرو بن مرّہ حضرت عبداللہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب مچھلی نے آپ کا لقمہ بنایا اور آپ کو زمین پر ڈال دیا اور آپ نے اس کو تسبیح پڑھتے ہوئے سنا تو اس سے آپ کو تسبیح پڑھنے کی ترغیب ہوئی۔

(۷) ما ذكر مِمَّا فضّل الله بِهِ عِيسى صَلَّى الله عليه وسلم

وہ فضیلتیں جو اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی ہیں

(۳۲۵۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شِبْلُ بْنُ عَبَّادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَتْ مَرْيَمُ : كُنْت إِذَا خَلَوْت أَنَا وَعِيسَى حَدَّثَنِي وَحَدَّثْتُهُ ، وَإِذَا شَغَلَنِي عَنْهُ إِنْسَانٌ سَبَّحَ فِي بَطْنِي وَأَنَا أَسْمَعُ.

(۳۲۵۳۲) مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرت مریم نے فرمایا کہ جب میں خلوت میں ہوتی تو عیسیٰ مجھ سے باتیں کرتے اور میں ان سے باتیں کرتی، اور جب کوئی آدمی سامنے آتا تو وہ میرے پیٹ میں تسبیح کرتے اور میں سنا کرتی تھی۔

(۳۲۵۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شِبْلٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : مَا تَكَلَّمَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلاَّ بِالآيَاتِ الَّتِي تَكَلَّمَ بِهَا حَتَّى بَلَغَ مَبْلَغَ الصِّبْيَانِ.

(۳۲۵۳۳) مجاہد ایک دوسری سند سے حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بچپن میں ان آیات کے علاوہ کوئی بات نہیں کی جو اللہ نے ارشاد فرمائی تھی۔

(۳۲۵۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ :لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إلاَّ ثَلاَثَةٌ :عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، وَصَاحِبُ يُوسُفَ ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ.

(۳۲۵۳۴) حضرت ہلال بن یساف فرماتے ہیں کہ گود میں تین بچوں کے علاوہ کسی نے بات نہیں کی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام کی گواہی دینے والا بچہ، اور جریج کے لئے گواہی دینے والا بچہ۔

(۳۲۵۳۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ﴾ قَالَ :خُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام.

(۳۲۵۳۵) مجاہد حضرت ابن عباس سے ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ﴾ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے۔

(۳۲۵۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ هُرْمُزَ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ قَالَ :خُرُوجُ عِيسَى عليه السلام.

(۳۲۵۳۶) ثابت بن ہرمز ایک شیخ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے۔

(۳۲۵۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِلَى السَّمَاءِ خَرَجَ عَلَى أَصْحَابِهِ - وَهُمَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً - مِنْ عين فِي الْبَيْتِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً ، فَقَالَ لَهُمْ :أَمَا إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ سَيَكْفُرُ بِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً بَعْدَ أَنْ آمَنَ بِي ، ثُمَّ قَالَ :أَيُّكُمْ سَيُلْقَى عَلَيْهِ شَبَهِي فَيُقْتَلَ مَكَانِي وَيَكُونُ مَعِي فِي دَرَجَتِي ؟ فَقَامَ شَابٌّ مِنْ أَحْدَثِهِمْ ، فَقَالَ :أَنَا، فَقَالَ عِيسَى :اجْلِسْ ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ الشَّابُّ ، فَقَالَ عِيسَى :اجْلِسْ ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ الشَّابُّ، فَقَالَ :أَنَا ، فَقَالَ :نَعَمْ أَنْتَ ذَاكَ ، قَالَ :فَأُلْقِيَ عَلَيْهِ شَبَهُ عِيسَى.

قَالَ :وَرُفِعَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ مِنْ رَوْزَنَةٍ كَانَتْ فِي الْبَيْتِ إِلَى السَّمَاءِ ، قَالَ :وَجَاءَ الطَّلَبُ مِنَ الْيَهُودِ فَأَخَذُوا الشَّبِيهَ فَقَتَلُوهُ ، ثُمَّ صَلَبُوهُ ، وَكَفَرَ بِهِ بَعْضُهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً بَعْدَ أَنْ آمَنَ بِهِ ، فَتَفَرَّقُوا ثَلاَثَ فِرَقٍ ، قَالَ :فَقَالَت فِرْقَةٌ :كَانَ فِينَا اللَّهُ مَا شَاءَ ، ثُمَّ صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ ، وَهَؤُلاَءِ الْيَعْقُوبِيَّةُ ، وَقَالَتْ فِرْقَةٌ : كَانَ فِينَا ابْنُ اللهِ ، ثُمَّ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ، وَهَؤُلاَءِ النَّسْطُورِيَّةُ ، وَقَالَتْ فِرْقَةٌ :كَانَ فِينَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ، وَهَؤُلاَءِ الْمُسْلِمُونَ.

فَتَظَاهَرَتِ الْكَافِرَتَانِ عَلَى الْمُسْلِمَةِ فَقَاتَلُوهَا فَقَتَلُوهَا ، فَلَمْ يَزَلَ الإِسْلاَمُ طَامِسًا حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ :﴿فَآمَنَتْ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ يَعْنِي :الطَّائِفَةَ الَّتِي آمَنَتْ فِي

زَمَنِ عِيسَى ﴿وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ﴾ يَعْنِي : الطَّائِفَةَ الَّتِي كَفَرَتْ فِي زَمَنِ عِيسَى ﴿فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ فِي زَمَانِ عِيسَى ﴿عَلَى عَدُوِّهِمْ﴾ بِإِظْهَارِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَهُمْ عَلَى دِينِ الْكُفَّارِ ﴿فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ﴾. (نسائی ۱۱۵۹۱)

(۳۲۵۳۷) سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علایِّلام کو آسمان کی طرف اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو وہ اپنے حواریوں کے پاس تشریف لائے، جو اس وقت بارہ تھے، اور آپ کے سر سے اس وقت پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ نے فرمایا کہ تم میں سے بعض لوگ مجھ پر ایمان لانے کے بعد میرے ساتھ بارہ مرتبہ کفر کریں گے، پھر آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کون اس کے لئے تیار ہے کہ اس پر میری شبیہ ڈالی جائے اور وہ میری جگہ قتل ہو جائے، اور وہ میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا، چنانچہ ایک نوجوان کھڑا ہوا، اور کہنے لگا میں تیار ہوں، حضرت عیسیٰ علایِّلام نے فرمایا بیٹھ جاؤ، پھر دوبارہ آپ نے سوال کیا تو وہ جوان پھر کھڑا ہوا، آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ، آپ نے تیسری مرتبہ سوال کیا تو وہ جوان کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں تیار ہوں، آپ نے فرمایا ٹھیک ہے تم ہی ہو، چنانچہ اس پر حضرت عیسیٰ علایِّلام کی شبیہ ڈال دی گئی۔

کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علایِّلام گھر کے ایک روشن دان سے آسمان کی طرف اٹھا لیے گئے، اور یہودیوں کی فوج آئی اور اس نے آپ کے ہم شکل کو گرفتار کر کے قتل کر دیا، پھر اس کو سولی چڑھا دیا، اور ان میں سے ایک نے آپ کے ساتھ بارہ مرتبہ کفر کیا، اس کے بعد ان کی تین جماعتیں ہوگئیں، چنانچہ ایک جماعت کہنے لگی کہ اللہ تعالیٰ ایک عرصے تک ہمارے درمیان رہے پھر آسمان کی طرف چلے گئے، یہ یعقوبیہ ہیں، اور ایک جماعت کہنے لگی کہ اللہ کے بیٹے ہمارے درمیان تھے پھر اللہ نے ان کو اٹھا لیا، یہ نسطوریہ ہیں، اور ایک جماعت نے کہا کہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ایک عرصہ ہمارے ساتھ رہے، پھر اللہ نے ان کو اٹھالیا، یہ مسلمان ہیں، چنانچہ کافر جماعتیں مسلمانوں پر غالب آگئیں، اور انہوں نے ان سے قتال کر کے ان کو قتل کر دیا، اور اسلام مٹا رہا یہاں تک کہ اللہ نے محمد صَلَّالِلْمُعَلِّيَّةِ کو مبعوث فرمایا اور اللہ نے آیت نازل فرمائی ﴿فَآمَنَتْ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ یعنی وہ جماعت ایمان لائی جو حضرت عیسیٰ علایِّلام کے زمانے میں تھی، اور ایک جماعت نے کفر کیا، جو حضرت عیسیٰ علایِّلام کے زمانے میں تھی،" چنانچہ ہم نے ایمان لانے والی جماعت کی مدد کی" یعنی جو حضرت عیسیٰ علایِّلام کے زمانے میں ایمان لائے تھے۔" ان کے دشمنوں پر محمد صَلَّالِلْمُعَلِّيَّةِ کے دین کو کفار کے دین پر غالب کر کے" اور وہ غالب ہو گئے۔"

(۳۲۵۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَرْفَعُ عَشَاءً لِغَدَاءٍ ، وَلَا غَدَاءً لِعَشَاءٍ ، وَكَانَ يَقُولُ : إِنَّ مَعَ كُلِّ يوم رِزْقَهُ ، وَكَانَ يَلْبَسُ الشَّعَرَ ، وَيَأْكُلُ الشَّجَرَ ، وَيَنَامُ حَيْثُ أَمْسَى.

(۳۲۵۳۸) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علایِّلام شام کے کھانے کو صبح کے لیے اور صبح کے کھانے کو شام کے لیے نہیں بچاتے تھے، اور آپ فرماتے تھے کہ ہر دن کے ساتھ اس کا رزق ہے، اور آپ بالوں کا بنا ہوا لباس پہنتے، اور درختوں

کے پتے کھالیتے، اور جہاں شام ہوتی سو جاتے۔

(۳۲۵۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: مَرَّتِ امْرَأَةٌ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَقَالَتْ: طُوبَى لِبَطْنٍ حَمَلَكَ ، وَلِثَدْيٍ أَرْضَعَكَ ، فَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ: طُوبَى لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاتَّبَعَ مَا فِيهِ.

(۳۲۵۳۹) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت عیسیٰ بن مریم علایِّلا کے پاس سے گزری، اور اس نے کہا کہ خوشخبری ہو اس پیٹ کے لیے جس نے آپ کو اٹھایا، اور اس چھاتی کے لیے جس نے آپ کو دودھ پلایا، حضرت عیسیٰ علایِّلا نے فرمایا کہ خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جس نے قرآن پڑھا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کیا۔

(۳۲۵٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ ، قَالَ : قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ : لاَ تُكْثِرُوا الْكَلاَمَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ فَتَقْسُوَ قُلُوبُكُمْ ، فَإِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِيَ بَعِيدٌ مِنَ اللهِ وَلَكِنْ لاَ تَعْلَمُونَ ، لاَ تَنْظُرُوا فِي ذُنُوبِ الْعِبَادِ كَأَنَّكُمْ أَرْبَابٌ ، وَانْظُرُوا فِي ذُنُوبِكُمْ كَأَنَّكُمْ عَبِيد ، فَإِنَّمَا النَّاسُ رَجُلاَنِ : مُبْتَلًى وَمُعَافًى ، فَارْحَمُوا أَهْلَ الْبَلاَءِ ، وَاحْمَدُوا اللَّهَ عَلَى الْعَافِيَةِ.

(۳۲۵۴۰) حضرت محمد بن یعقوب فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر کے علاوہ کوئی بات نہ کرو کیونکہ اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ سے دور ہیں لیکن تم نہیں جانتے بندوں کے گناہوں کو اس طرح مت دیکھو گویا کہ تم ان کے رب ہو بلکہ اپنے گناہوں کو اس طرح دیکھو کہ تم بندے ہو کیونکہ لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو آزمائش میں مبتلا ہیں دوسرے وہ جو عافیت میں ہیں لہٰذا تم آزمائش میں مبتلا لوگوں پر رحم کرو اور عافیت پر اللہ کی تعریف کرو۔

(۳۲۵٤۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ رَفَعَهُ إِلَى عِيسَى ، قَالَ: قَالَ: لأَصْحَابِهِ اتَّخِذُوا الْمَسَاجِدَ مَسَاكِنَ ، وَاتَّخِذُوا الْبُيُوتَ مَنَازِلَ ، وَانْجُوا مِنَ الدُّنْيَا بِسَلاَمٍ ، وَكُلُوا مِنْ بَقْلِ الْبَرِيَّةِ ، وَزَادَ فِيهِ الأَعْمَشُ : وَاشْرَبُوا مِنَ مَاءِ الْقَرَاحِ.

(۳۲۵۴۱) حضرت ابوصالح مرفوعاً حضرت عیسیٰ علایِّلا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علایِّلا نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مسجدوں کو ٹھکانہ بناؤ اور گھروں کو راستے کی منزل سمجھو اور دنیا سے سلامتی کے ساتھ نجات پا جاؤ اور دیہات کی سبزیاں کھایا کرو، اعمش اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ سادہ پانی پیو۔

(۳۲۵٤۲) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ مُسَيَّبٍ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ ، قَالَ : قَالَ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام : مَا تَأْكُلُ ؟ قَالَ : خُبْزَ الشَّعِيرِ ، قَالُوا : وَمَا تَلْبَسُ ؟ قَالَ : الصُّوفَ ، قَالُوا : وَمَا تَفْتَرِشُ ؟ قَالَ : الأَرْضَ ، قَالُوا : كُلُّ هَذَا شَدِيدٌ ، قَالَ : لَنْ تَنَالُوا مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ حَتَّى تُصِيبُوا هَذَا عَلَى لَذَّةٍ. أَوَ قَالَ : عَلَى شَهْوَةٍ.

(۳۲۵۴۲) علاء بن مسیب ایک آدمی کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علایِّلا سے

عرض کی کہ آپ کیا کھاتے ہیں انہوں نے فرمایا جو کی روٹی، وہ کہنے لگے آپ کیا پہنتے ہیں آپ نے فرمایا اون، کہنے لگے کہ آپ کا بستر کیا ہے آپ نے فرمایا، زمین، کہنے لگے یہ سب تو بہت مشکل ہے آپ نے فرمایا کہ تم آسمانوں اورزمین کی بادشاہت اس وقت تک نہیں پاسکتے جب تک یہ چیزیں لذت کے باوجود یا فرمایا کہ شہوت کے باوجود استعمال نہ کرو۔

(٣٢٥٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ سَمِعْته يَذْكُرُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّكُمْ ، وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ﴾ قَالَ : فَذَكَرُوا عِيسَى وَعُزَيْرًا أَنَّهُمَا كَانَا يُعْبَدَانِ ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ مِنْ بَعْدِهَا :﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ﴾ قَالَ :عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام.

(۳۲۵۴۳) حضرت ابوحصین حضرت سعید بن جبیر سے ''اللہ کے فرمان ﴿إِنَّكُمْ ، وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُونَ﴾ کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں فرمایا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت عزیر کا ذکر کیا کہ ان کی بھی عبادت کی جاتی تھی چنانچہ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی، (إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ) فرمایا کہ اس سے مراد عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں۔

(٨) ما ذكر من فضل إدريس صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وہ فضیلتیں جو حضرت ادریس علیہ السلام کی ذکر کی گئیں

(٣٢٥٤٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ كَعْبًا عَنْ رَفْعِ إِدْرِيسَ مَكَانًا عَلِيًّا ؟ فَقَالَ :أَمَّا رَفْعُ إِدْرِيسَ مَكَانًا عَلِيًّا ، فَكَانَ عَبْدًا تَقِيًّا ، يُرْفَعُ لَهُ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ مَا يُرْفَعُ لأَهْلِ الأَرْضِ فِي أَهْلِ زَمَانِهِ ، قَالَ :فَعَجِبَ الْمَلَكُ الَّذِي كَانَ يَصْعَدُ عَلَيْهِ عَمَلُهُ ، فَاسْتَأْذَنَ رَبَّهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :رَبِّ ائْذَنْ لِي إِلَى عَبْدِكَ هَذَا فَأَزُورَهُ ، فَأَذِنَ لَهُ ، فَنَزَلَ ، قَالَ :يَا إِدْرِيسُ ، أَبْشِرْ فَإِنَّهُ يُرْفَعُ لَكَ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ مَا لاَ يُرْفَعُ لأَهْلِ الأَرْضِ ، قَالَ :وَمَا عِلْمُك ؟ قَالَ :إِنِّي مَلَكٌ ، قَالَ :وَإِنْ كُنْت مَلَكًا ، قَالَ :فَإِنِّي عَلَى الْبَابِ الَّذِي يَصْعَدُ عَلَيْهِ عَمَلُك.

قَالَ :أَفَلاَ تَشْفَعُ لِي إِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ فَيُؤَخِّرَ مِنْ أَجَلِي لأَزْدَادَ شُكْرًا وَعِبَادَةً ؟ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ :لاَ يُؤَخِّرُ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ، قَالَ :قَدْ عَلِمْت وَلَكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِي ، فَحَمَلَهُ الْمَلَكُ عَلَى جَنَاحِهِ فَصَعِدَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ :يَا مَلَكَ الْمَوْتِ ، هَذَا عَبْدٌ تَقِيٌّ نَبِيٌّ ، يُرْفَعُ لَهُ مِنَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ مَا لاَ يُرْفَعُ لأَهْلِ الأَرْضِ ، وَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي ذَلِكَ ، فَاسْتَأْذَنْت إِلَيْهِ رَبِّي ، فَلَمَّا بَشَّرْته بِذَلِكَ سَأَلَنِي لأَشْفَعَ لَهُ إِلَيْك لِيُؤَخِّرَ مِنْ أَجَلِهِ فَيَزْدَادَ شُكْرًا وَعِبَادَةً لِلَّهِ ، قَالَ :وَمَنْ هَذَا ؟ قَالَ :إِدْرِيسُ ، فَنَظَرَ فِي كِتَابٍ مَعَهُ حَتَّى مَرَّ بِاسْمِهِ ، فَقَالَ :

وَاللهِ مَا بَقِيَ مِنْ أَجَلِ إِدْرِيسَ شَيْءٌ ، فَمَحَاهُ فَمَاتَ مَكَانَهُ.

(۳۲۵۴۴) عکرمہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے حضرت کعب سے سوال کیا حضرت ادریس علیہ السلام کیسے اٹھائے گئے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ادریس علیہ السلام کے بلند جگہ پر پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ پرہیز گار بندے تھے ان کے اتنے نیک اعمال آسمان پر پہنچتے تھے جتنے اس زمانے کے تمام لوگوں کے اعمال تھے چنانچہ اس فرشتے کو تعجب ہوا جس کے پاس اعمال پہنچتے تھے اس نے اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگی کہ اے اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے اس بندے کی زیارت کروں اللہ نے ان کو اجازت دے دی فرشتہ آیا اور اُن کو کہا کہ اے ادریس آپ کو بشارت ہو کہ آپ کے اتنے نیک اعمال آسمان پر پہنچتے ہیں کہ جو تمام اہل زمین کے اعمال سے بڑھ کر ہوتے ہیں آپ نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ اس نے کہا میں فرشتہ ہوں، آپ نے فرمایا کہ اگر تم فرشتے ہو تب بھی آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ اس نے کہا کہ میں اس دروازے پر مقرر ہوں جس سے آپ کے اعمال جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کیا تم ملک الموت سے میری سفارش کر سکتے ہو کہ وہ میری موت مؤخر کر دے تا کہ میں زیادہ شکر اور عبادت کر سکوں فرشتے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کی موت کو مؤخر نہیں کرتے جب موت کا وقت آ جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کا علم ہے لیکن یہ میرے لئے زیادہ خوشی کا باعث ہے چنانچہ فرشتے نے آپ کو اپنے پر پر اٹھایا اور آسمان پر لے گیا اور کہا اے ملک الموت یہ پرہیز گار بندے اور نبی ہیں اور ان کے اتنے نیک اعمال آسمان پر جاتے ہیں جو تمام اہل زمین کے نہیں جاتے اور مجھے یہ بات بہت اچھی لگی اور میں اللہ سے اجازت لے کر اس کے پاس گیا جب میں نے ان کو اس کی بشارت دی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ میں ان کے لئے سفارش کروں تا کہ ان کی موت کا وقت مؤخر ہو جائے اور یہ اللہ کا شکر اور عبادت کر سکیں، انہوں نے کہا یہ کون ہیں؟ فرشتے نے کہا ادریس علیہ السلام چنانچہ ملک الموت نے اپنے رجسٹر میں دیکھا جب ان کے نام پر پہنچا تو کہنے لگے خدا کی قسم ادریس علیہ السلام کی موت میں کوئی وقت باقی نہیں اور ان کے نام کو مٹا دیا چنانچہ وہ وہیں فوت ہو گئے۔

(۳۲۵٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ فَقَالَ: فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ.

(۳۲۵۴۵) منصور حضرت مجاہد سے ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ کے تحت روایت کرتے ہیں کہ اللہ نے آپ کو چوتھے آسمان پر پہنچا دیا۔

(۳۲۵٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ.

(۳۲۵۴۶) حضرت ابو سعید سے روایت ہے فرمایا کہ اللہ نے آپ کو چوتھے آسمان پر پہنچایا۔

(۹) ما ذكر في أمر هودٍ عليه السلام

حضرت ہود علیہ السلام کے معاملے کا ذکر

(۳۲۵٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانَ هُودٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ خُلِّدَ فِي قَوْمِهِ ، وَإِنَّهُ كَانَ قَاعِدًا فِي قَوْمِهِ ، فَجَاءَ سَحَابٌ مُكْفَهِرٌّ فَقَالُوا : ﴿هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا﴾ فَقَالَ : هُودٌ عَلَيْهِ

السَّلاَمُ: ﴿بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ فَجَعَلَتْ تُلْقِي الْفُسْطَاطَ وَتَجِيءُ بِالرَّجُلِ الْغَائِبِ.

(۳۲۵۴۷) حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ حضرت ہود علیہ السلام کو اپنی قوم میں بہت عمر دی گئی تھی، اور آپ اپنی قوم میں بیٹھے تھے کہ ایک گہرا بادل آیا، لوگوں نے کہا کہ یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا، حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا بلکہ یہ وہی ہے جس کا تم نے مطالبہ کیا تھا، اس میں ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے، چنانچہ وہ ہوا خیمے اڑانے لگی، اور سفر پر گئے ہوئے لوگوں کو لانے لگی۔

(۱۰) ما ذكر مِن أمرِ داود عَلَيْهِ السَّلاَمُ وتواضعِهِ

حضرت داوٗد علیہ السلام اور ان کی تواضع کا ذکر

(۳۲۵٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِنْ كَانَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ لَيَخْطُبُ النَّاسَ وَفِي يَدِهِ الْقُفَّةُ مِنَ الْخُوصِ فَإِذَا فَرَغَ نَاوَلَهَا بَعْضَ مَنْ إِلَى جَنْبِهِ يَبِيعُهَا.

(۳۲۵۴۸) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت داوٗد علیہ السلام لوگوں کو خطبہ دیتے تھے جبکہ ان کے ہاتھ میں پتوں کی بنی ہوئی ٹوکری ہوتی تھی، جب آپ فارغ ہوتے تو کسی قریب بیٹھنے والے کو دے دیتے تا کہ اس کو بیچ لے۔

(۳۲۵٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَمَّا أَصَابَ دَاوُد الْخَطِيئَةَ ، وَإِنَّمَا كَانَتْ خَطِيئَتُهُ إِنَّهُ لَمَّا أَبْصَرَهَا أَمَرَ بِهَا فَعَزَلَهَا ، فَلَمْ يَقْرَبْهَا ، فَأَتَاهُ الْخَصْمَانِ فَتَسَوَّرُوا فِي الْمِحْرَابِ ، فَلَمَّا أَبْصَرَهُمَا قَامَ إِلَيْهِمَا ، فَقَالَ : اُخْرُجَا عَنِّي ، مَا جَاءَ بِكُمَا إِلَيّ؟ فَقَالاَ : إِنَّمَا نُكَلِّمُكَ بِكَلاَمٍ يَسِيرٍ ، ﴿إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِي نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ﴾ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَهَا مِنِّي ، قَالَ : فَقَالَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ : وَاللهِ إِنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يكسر مِنْهُ مِن لَدُنْ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ - يَعْنِي مِنْ أَنْفِهِ إِلَى صَدْرِهِ - فَقَالَ الرَّجُلُ : هَذَا دَاوُد قَدْ فَعَلَهُ.
فَعَرَفَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنَّه إِنَّمَا ، يُعْنَى بِذَلِكَ ، وَعَرَفَ ذَنْبَهُ ، فَخَرَّ سَاجِدًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، وَكَانَتْ خَطِيئَتُهُ مَكْتُوبَةً فِي يَدِهِ ، يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِكَيْ لاَ يَغْفُلَ حَتَّى نَبَتَ الْبَقْلُ حَوْلَهُ مِنْ دُمُوعِهِ مَا غَطَّى رَأْسَهُ، فَنَادَى بَعْدَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا : قَرِحَ الْجَبِينُ وَجَمَدَتِ الْعَيْنُ ، وَدَاوُد لَمْ يُرْجَعْ إِلَيْهِ فِي خَطِيئَةٍ بِشَيْءٍ فَنُودِيَ : أَجَائِعٌ فَتُطْعَمُ ؟ أَمْ عُرْيَانٌ فَتُكْسَى ؟ أَمْ مَظْلُومٌ فَتُنْصَرُ ؟ قَالَ : فَنَحَبَ نَحْبَةً هَاجَ مَا يَلِيهِ مِنَ الْبَقْلِ حِينَ لَمْ يَذْكُرْ ذَنْبَهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ غُفِرَ لَهُ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ رَبُّهُ : كُنْ أَمَامِي ، فَيَقُولُ : أَيْ رَبِّ ذَنْبِي ذَنْبِي ، فَيَقُولُ لَهُ : كُنْ مِنْ خَلْفِي ، فَيَقُولُ : أَيْ رَبِّ ذَنْبِي ذَنْبِي ، فَيَقُولُ لَهُ : خُذْ بِقَدَمِي فَيَأْخُذُ بِقَدَمِهِ.

(۳۲۵۴۹) مجاہد سے روایت ہے فرمایا کہ جب حضرت داوٗد علیہ السلام سے غلطی ہوئی، اور ان کی غلطی یہ تھی کہ جب انہوں نے اس عورت کو دیکھا تو اس کو دور کر دیا، اور اس کے قریب نہیں گئے چنانچہ دو جھگڑنے والے آپ کے پاس آئے اور انہوں نے دیوار کو پھاندا، جب آپ نے ان کو دیکھا تو کھڑے ہو کر ان کے پاس گئے اور فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ، تم یہاں کس غرض سے

آئے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ ہم آپ سے تھوڑی سی بات کرنا چاہتے ہیں، میرے اس بھائی کی ننانوے مینڈھیاں ہیں اور میری ایک مینڈھی ہے اور یہ مجھ سے وہ ایک بھی لینا چاہتا ہے، حضرت داؤد علایتلام نے فرمایا کہ واللہ! یہ اس کا مستحق ہے کہ اس کا یہاں سے یہاں تک کا جسم توڑ دیا جائے، یعنی ناک سے سینے تک، وہ آدمی کہنے لگا کہ داؤد نے یہ کام کر دیا۔

چنانچہ حضرت داؤد علایتلام کو معلوم ہو گیا کہ وہ اس سے کیا مراد لے رہا ہے، اور ان کو اپنے گناہ کا علم ہو گیا، چنانچہ وہ چالیس دن رات سجدے میں رہے اور ان کا گناہ ان کے ہاتھ میں لکھا رہتا تا کہ کسی وقت بھول نہ جائیں، یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں کی وجہ سے ان کے گرد خودرو سبزیاں اگ گئیں، چنانچہ انہوں نے چالیس دن کے بعد پکارا کہ پیشانی زخمی ہو گئی، اور آنکھ خشک ہو گئی اور داؤد کی غلطی کے بارے میں کوئی ذکر نہیں ہوا، چنانچہ پکارا گیا کیا کوئی بھوکا ہے کہ اس کو کھانا کھلایا جائے؟ یا کوئی برہنہ ہے کہ اس کو پہنایا جائے؟ یا کوئی مظلوم ہے کہ اس کی مدد کی جائے؟ چنانچہ آپ اتنا روئے کہ جس سے آپ کے قریب کی گھاس زرد ہو گئی، اس وقت اللہ نے آپ کو معاف فرما دیا، جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے سامنے آؤ، وہ عرض کریں گے کہ میرا گناہ! اللہ فرمائیں گے کہ میرے پیچھے آؤ وہ کہیں گے کہ اے رب! میرا گناہ، اللہ ان سے فرمائیں گے کہ میرے قدم پکڑ لو، چنانچہ وہ اللہ کے قدموں کو پکڑ لیں گے۔

(۳۲۵۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ دَاوُد نَبِيَّ اللهِ جَزَّأَ الصَّلَاةَ عَلَى بُيُوتِهِ عَلَى نِسَائِهِ وَوَلَدِهِ ، فَلَمْ تَكُنْ تَأْتِي سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إلَّا وَإِنْسَانٌ قَائِمٌ مِنْ آلِ دَاوُد يُصَلِّي ، فَعَمَّتْهُمْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿اعْمَلُوا آلَ دَاوُد شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِي الشَّكُورُ﴾.

(۳۲۵۵۰) حضرت ثابت بنانی فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ اللہ کے نبی داؤد علایتلام نے اپنے گھر کی عورتوں اور اپنی اولاد پر نماز کو تقسیم فرما دیا تھا، چنانچہ رات دن کی کوئی گھڑی ایسی نہ تھی کہ آل داؤد میں سے کوئی نہ کوئی شخص نماز نہ پڑھ رہا ہوتا، چنانچہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿اعْمَلُوا آلَ دَاوُد شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِي الشَّكُورُ﴾.

(۳۲۵۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ : أَنَّ دَاوُد النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إلَهِي ، وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ شَعَرَةٍ مِنِّي لِسَانَيْنِ يُسَبِّحَانِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ مَا قَضَيْت حَقَّ نِعْمَةٍ مِنْ نِعَمِك عَلَيَّ.

(۳۲۵۵۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علایتلام نے فرمایا کہ اگر میرے ہر بال کو دو زبانیں بھی عطا کر دی جائیں اور وہ دن رات آپ کی تسبیح بیان کرتی رہیں تب بھی میں آپ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت کا حق بھی ادا نہیں کر سکتا۔

(۳۲۵۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : دَخَلَ الْخَصْمَانِ عَلَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَخَذَ بِرَأْسِ صَاحِبِهِ.

(۳۲۵۵۲) حضرت ابوالاحوص فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علایتلام کے پاس دو جھگڑا کرنے والے آئے، اور ہر ایک نے دوسرے کا سر پکڑ رکھا تھا۔

(۳۲۵۵۳) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :إِنَّمَا كَانَتْ فِتْنَةُ دَاوُد النَّظَرَ.

(۳۲۵۵۳) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت داؤد علایِّلاً کی آزمائش ان کی نظر کا پڑنا تھی۔

(۳۲۵۵٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، قَالَ : مَا رَفَعَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَاتَ.

(۳۲۵۵۴) عطاء بن سائب حضرت عبداللہ بجلی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت داؤد علایِّلاً نے موت تک آسمان کی طرف چہرہ نہیں اٹھایا۔

(۳۲۵۵۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، قَالَ :أَيْ رَبِّ ، إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَسْأَلُونَكَ بِإِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ فَاجْعَلْنِي يَا رَبِّ لَهُمْ رَابِعًا ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ :أَنْ يَا دَاوُد إِنَّ إِبْرَاهِيمَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ فِي سَبَبِي فَصَبَرَ ، وَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْكَ ، وَإِنَّ إِسْحَاقَ بَذَلَ مهجة نَفْسَهُ فِي سَبَبِي فَصَبَرَ فَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْكَ ، وَإِنَّ يَعْقُوبَ أَخَذْتَ حَبِيبَهُ حَتَّى ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ فَصَبَرَ وَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْكَ. (بزار ۲۳۰۷۔ طبری ۲۳)

(۳۲۵۵۵) حضرت احنف بن قیس نبی صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علایِّلاً نے فرمایا کہ اے رب! بنی اسرائیل آپ سے حضرت ابراہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے واسطے سے دعائیں کرتے ہیں، اے اللہ! مجھے ان میں سے چوتھا بنا دیجئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ ''ابراہیم کو میری وجہ سے آگ میں ڈالا گیا اور انہوں نے صبر کیا اور تمہیں ایسی آزمائش نہیں آئی، اور اسحاق نے میرے لیے اپنی جان قربان کی، اور صبر کیا، اور یہ آزمائش بھی تم پر نہیں آئی، اور میں نے یعقوب کے محبوب کو لے لیا یہاں تک کہ ان کی آنکھیں سفید ہوگئیں، انہوں نے بھی صبر کیا، اور یہ آزمائش بھی تم پر نہیں آئی۔

(۳۲۵۵٦) قَالَ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ:وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّ دَاوُد حَدَّثَ نَفْسَهُ إِنِ ابْتُلِيَ أَنْ يَعْتَصِمَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّك سَتُبْتَلَى وَتَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي تُبْتَلَى فِيهِ فَخُذْ حِذْرَك، فَقِيلَ لَهُ:هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي تُبْتَلَى فِيهِ، فَأَخَذَ الزَّبُورَ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ وَأَغْلَقَ بَابَ الْمِحْرَابِ وَأَقْعَدَ مَنْصَفًا عَلَى الْبَابِ ، وَقَالَ :لاَ تَأْذَنْ لأَحَدٍ عَلَيَّ الْيَوْمَ.

فَبَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ الزَّبُورَ إِذْ جَاءَ طَائِرٌ مُذْهَبٌ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ الطَّيْرُ، فِيهِ مِنْ كُلِّ لَوْن، فَجَعَلَ يَدْرُجُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَنَا مِنْهُ ، فَأَمْكَنَ أَنْ يَأْخُذَهُ ، فَتَنَاوَلَهُ بِيَدِهِ لِيَأْخُذَهُ ، فَاسْتَوْفَزَهُ مِنْ خَلْفِهِ ، فَأَطْبَقَ الزَّبُورَ وَقَامَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ ، فَطَارَ فَوَقَعَ عَلَى كُوَّةِ الْمِحْرَابِ ، فَدَنَا مِنْهُ أَيْضًا لِيَأْخُذَهُ فَوَقَعَ عَلَى خُصٍّ ، فَأَشْرَفَ عَلَيْهِ لِيَنْظُرَ أَيْنَ وَقَعَ فَإِذَا هُوَ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ بِرْكَتِهَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيضِ ، فَلَمَّا رَأَتْ ظِلَّهُ حَرَّكَتْ رَأْسَهَا فَغَطَّتْ جَسَدَهَا بِشَعْرِهَا ، فَقَالَ دَاوُد لِلْمَنْصَفِ :اذْهَبْ فَقُلْ لِفُلاَنَةَ تَجِيءُ ، فَأَتَاهَا فَقَالَ لَهَا :إِنَّ نَبِيَّ اللهِ يَدْعُوك ، فَقَالَتْ :مَا لِي وَلِنَبِيِّ اللهِ ؟ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فَلْيَأْتِنِي ، أَمَّا أَنَا فَلاَ آتِيهِ ، فَأَتَاهُ الْمَنْصَفُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا ،

فَأَتَاهَا: وَأَغْلَقَتِ الْبَابَ دُونَهُ، فَقَالَتْ: مَا لَكَ يَا دَاوُد، أَمَا تَعْلَمُ إِنَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا رَجَمْتُمُوهَا وَوَعَظَتْهُ فَرَجَعَ.
وَكَانَ زَوْجُهَا غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَكَتَبَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى أَمِيرِ الْمَغْزَى: انْظُرْ أُورِيَّا فَاجْعَلْهُ فِي حَمَلَةِ التَّابُوتِ - وَكَانَ حَمَلَةُ التَّابُوتِ: إِمَّا أَن يفتح عليهم ، وَإِمَّا أَن يقتلو - فقدمه فى حَمَلَةِ التَّابُوتِ فَقُتِلَ ، فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا خَطَبَهَا فَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ: إِنْ وَلَدَتْ غُلَامًا أَنْ يَجْعَلَهُ الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِهِ ، وَأَشْهَدَتْ عَلَيْهِ خَمْسِينَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَتَبَتْ عَلَيْهِ بِذَلِكَ كِتَابًا ، فَمَا شَعَرَ لِفِتْنَتِهِ أَنَّهُ فُتِنَ ، حَتَّى وَلَدَتْ سُلَيْمَانَ وَشَبَّ ، فَتَسَوَّرَ الْمَلَكَانُ عَلَيْهِ الْمِحْرَابَ ، فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ وَخَرَّ دَاوُد سَاجِدًا فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَتَابَ ، وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

فَطَلَّقَهَا وَجَفَا سُلَيْمَانَ وَأَبْعَدَهُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ مَعَهُ فِي مَسِيرٍ لَهُ - وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ - إِذْ أَتَى عَلَى غِلْمَانٍ لَهُ يَلْعَبُونَ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: يَا لَا دِّينُ ، يَا لَا دِّينُ ، فَوَقَفَ دَاوُد ، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا يُسَمَّى لَا دِّينَ ، فَقَالَ: سُلَيْمَانُ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَأَلَنِي عَنْ هَذِهِ لَأَخْبَرْته بِأَمْرِهِ ، فَقِيلَ لِدَاوُدَ: إِنَّ سُلَيْمَانَ قَالَ كَذَا وَكَذَا ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا الْغُلَامِ سُمِّيَ لَا دِّينَ ؟ فَقَالَ: سَأَعْلَمُ لَكَ عِلْمَ ذَلِكَ ، فَسَأَلَ سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِيهِ كَيْفَ كَانَ أَمْرُهُ ؟ فَقِيلَ لَه: إِنَّ أَبَاهُ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ مَعَ أَصْحَاب لَهُ وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ فَأَرَادُوا قَتْلَهُ ، فَأَوْصَاهُمْ ، فَقَالَ: إِنِّي تَرَكْت امْرَأَتِي حُبْلَى ، فَإِنْ وَلَدَتْ غُلَامًا فَقُولُوا لَهَا تُسَمِّيهِ لَا دِّينَ ، فَبَعَثَ سُلَيْمَانُ إِلَى أَصْحَابِهِ ، فَجَاؤُوا فَخَلَا بِأَحَدِهِمْ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى أَقَرَّ ، وَخَلَا بِالآخَرِينَ ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِمْ حَتَّى أَقَرُّوا كُلُّهُمْ، فَرَفَعَهُمْ إِلَى دَاوُد فَقَتَلَهُمْ فَعَطَفَ عَلَيْهِ بَعْضَ الْعَطْفِ.

وَكَانَتِ امْرَأَةٌ عَابِدَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَانَتْ تَبَتَّلَتْ ، وَكَانَتْ لَهَا جَارِيَتَانِ جَمِيلَتَانِ ، وَقَدْ تَبَتَّلَتِ الْمَرْأَةُ لَا تُرِيدُ الرِّجَالَ ، فَقَالَتْ إِحْدَى الْجَارِيَتَيْنِ لِلأُخْرَى: قَدْ طَالَ عَلَيْنَا هَذَا الْبَلَاءُ ، أَمَّا هَذِهِ فَلَا تُرِيدُ الرِّجَالَ ، وَلَا نَزَالُ بِشَرٍّ مَا كُنَّا لَهَا ، فَلَوْ أَنَّا فَضَحْنَاهَا فَرُجِمَتْ ، فَصِرْنَا إِلَى الرِّجَالِ ، فَأَخَذَتَا مَاءَ الْبَيْضِ فَأَتَتَاهَا وَهِيَ سَاجِدَةٌ فَكَشَفَتَا عنها ثَوْبَهَا وَنَضَحَتَا فِي دُبُرِهَا مَاءَ الْبَيْضِ وَصَرَخَتَا: أَنَّهَا قَدْ بَغَتْ ، وَكَانَ مَنْ زَنَى مِنْهُمْ حَدُّهُ الرَّجْمُ فَرُفِعَتْ إِلَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَاءُ الْبَيْضِ فِي ثِيَابِهَا فَأَرَادَ رَجْمَهَا ، فَقَالَ سُلَيْمَانُ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَأَلَنِي لَأَنبَأْته ، فَقِيلَ لِدَاوُدَ: إِنَّ سُلَيْمَانَ قَالَ كَذَا وَكَذَا ، فَدَعَاهُ ، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذِهِ ؟ مَا أَمْرُهَا ؟ فَقَالَ: ائْتُونِي بِنَارٍ فَإِنَّهُ إِنْ كَانَ مَاءَ الرِّجَالِ تَفَرَّقَ ، وَإِنْ كَانَ مَاءَ الْبَيْضِ اجْتَمَعَ ، فَأُتِيَ بِنَارٍ فَوَضَعَهَا عَلَيْهِ فَاجْتَمَعَ فَدَرَأَ عَنْهَا الرَّجْمَ ، وَعَطَفَ عَلَيْهِ بَعْضَ الْعَطْفِ وَأَحَبَّهُ.

ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَصْحَابُ الْحَرْثِ وَأَصْحَابُ الشَّاءِ ، فَقَضَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَامُ لأَصْحَابِ الْحَرْثِ بِالْغَنَمِ ، فَخَرَجُوا وَخَرَجَتِ الرِّعَاءُ مَعَهُمَ الْكِلَابُ ، فَقَالَ سُلَيْمَانُ: كَيْفَ قَضَى بَيْنَكُمْ ؟ فَأَخْبَرُوهُ ، فَقَالَ:

لَوْ وُلِّيتُ أَمْرَهُمْ لَقَضَيْتُ بَيْنَهُمْ بِغَيْرِ هَذَا الْقَضَاءِ ، فَقِيلَ لِدَاوُدَ : إِنَّ سُلَيْمَانَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: كَيْفَ تَقْضِي ؟ فَقَالَ : أَدْفَعُ الْغَنَمَ إِلَى أَصْحَابِ الْحَرْثِ هَذَا الْعَامَ فَيَكُونُ لَهُمْ أَوْلَادُهَا وَسِلَاهَا وَأَلْبَانُهَا وَمَنَافِعُهَا لهم العام ، وَيَبْذُرُ هَؤُلَاءِ مِثْلَ حَرْثِهِمْ ، فَإِذَا بَلَغَ الْحَرْثُ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ أَخَذَ هَؤُلَاءِ الْحَرْثَ وَدَفَعَ هَؤُلَاءِ إِلَى هَؤُلَاءِ الْغَنَمَ ، قَالَ :فَعَطَفَ عَلَيْهِ.

قَالَ حَمَّادٌ :وَسَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُولُ :هُوَ أُورِيَّا.

(۳۲۵۵۶) خلیفہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے دل میں یہ بات آئی کہ اگر وہ آزمائش میں ڈالے جائیں گے تو محفوظ رہیں گے، ان سے کہا گیا کہ تم عنقریب آزمائش میں ڈالے جاؤ گے، اور تمہیں اس دن کا علم ہو جائے گا جس میں تمہیں آزمائش میں ڈالا جائے گا، اس لیے احتیاط رکھو، چنانچہ ان سے کہا گیا کہ آج تمہیں آزمایا جائے گا، چنانچہ آپ نے زبور پکڑی اور اپنی بغل میں لی اور محراب کا دروازہ بند کر دیا اور دروازے پر خادم کو بٹھایا اور فرمایا کہ آج کسی کو مت آنے دینا۔

(۲) چنانچہ آپ زبور پڑھ رہے تھے کہ ایک خوبصورت پرندہ آیا جس میں مختلف رنگ تھے، اور وہ آپ کے پاس آنے لگا، اور قریب ہو گیا، اور آپ کو اسے اٹھانے کی قدرت ہوگئی، آپ نے اس کو ہاتھ میں لینے کا ارادہ کیا تو وہ کود کر آپ کے پیچھے چلا گیا، چنانچہ آپ نے زبور بند کی اور اس کو پکڑنے کے لیے اٹھے، لیکن وہ اڑ کر محراب کے روشن دان پر بیٹھ گیا، آپ اس کے قریب ہوئے تو وہ ایک گھونسلے میں داخل ہو گیا، آپ نے اس کو جھانکا تا کہ اس کو دیکھیں کہ کہاں گیا ہے اچانک آپ کی نظر ایک عورت پر پڑی جو اپنے حوض کے پاس حیض کا غسل کر رہی تھی، جب اس نے آپ کا سایہ دیکھا تو اپنے سر کو حرکت دی اور اپنے جسم کو اپنے بالوں سے چھپا لیا حضرت داؤد علیہ السلام نے خادم سے کہا کہ جاؤ اور فلاں عورت سے کہو کہ میرے پاس آئے، اس نے جا کر اس عورت سے کہا کہ اللہ کے نبی تمہیں بلا رہے ہیں، وہ کہنے لگی کہ اللہ کے نبی سے مجھ کو کیا کام؟ اگر انہیں کوئی ضرورت ہے تو میرے پاس آجائیں، میں تو ان کے پاس نہیں جاتی، خادم آپ کے پاس آیا اور آپ کو اس کی بات بتائی، آپ اس کے پاس گئے تو اس نے دروازہ بند کر لیا اور کہنے لگی داؤد علیہ السلام تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ جو ایسا کرتا ہے تم اس کو سنگسار کرتے ہو؟ اور اس نے آپ کو نصیحت کی تو آپ واپس لوٹ گئے۔

(۳) اور اس عورت کا شوہر اللہ کے راستے میں مجاہد تھا، چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام نے جہاد کے امیر کو حکم دیا کہ اوریا کو ''حملۃ التابوت'' میں شامل کر دو، اور ''حملۃ التابوت'' وہ فوج تھی جن کو یا فتح حاصل ہوتی یا وہ قتل ہو جاتے تھے، چنانچہ اس نے اس کو ''حملۃ التابوت'' میں شامل کر کے آگے بھیج دیا، اور وہ قتل ہو گیا، جب اس عورت کی عدت ختم ہوئی تو آپ نے اس کو پیغام دیا، اس نے شرط لگائی کہ اگر اس کا لڑکا ہوا تو اس کو اپنے بعد خلیفہ بنائیں گے، اور اس پر بنی اسرائیل کے پچاس لوگوں کو گواہ بنایا، اور اس پر ایک تحریر لکھی، چنانچہ آپ کو اپنی آزمائش کا احساس ہی نہ ہوا، یہاں تک کہ اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو جنا اور وہ جوان ہو گئے، پھر دو فرشتے ان کے پاس محراب پھلانگ کر آئے اور ان کا قصہ اللہ نے قرآن میں بیان فرمایا ہے، اور داؤد علیہ السلام سجدے میں گر گئے

، چنانچہ اللہ نے ان کی مغفرت فرمادی اوران کی توبہ قبول فرمائی۔

(۴) چنانچہ انہوں نے اس کو طلاق دے دی اور سلیمان علیہ السلام کو دور کر دیا، چنانچہ اس دوران ایک مرتبہ آپ ایک میدان سے گزر رہے تھے کہ اپنے لڑکوں کے پاس پہنچے جو کہہ رہے تھے، اے لادین! اے لادین! حضرت داؤد علیہ السلام ٹھہر گئے اور پوچھا کہ اس کا نام ''لادین'' کیوں رکھا گیا ہے؟ سلیمان علیہ السلام جو ایک کونے میں تھے کہنے لگے کہ اگر مجھ سے پوچھیں تو میں ان کو بتا دوں گا، داؤد علیہ السلام سے کہا گیا کہ سلیمان اس طرح کہہ رہے ہیں، آپ نے ان کو بلایا اور کہا کہ اس لڑکے کا نام ''لادین'' کیوں رکھا گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو اس کے بارے میں بتاتا ہوں، حضرت سلیمان نے اس سے اس کے والد کے قصے کے بارے میں پوچھا، تو ان کو بتایا گیا کہ اس کے والد اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک سفر پر گئے تھے، اور وہ بہت مالدار تھے، لوگوں نے ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے ان کو وصیت کی کہ میں نے اپنی بیوی کو حاملہ چھوڑا ہے، اگر وہ لڑکا جنے گا تو اس سے کہنا کہ اس کا نام ''لادین'' رکھے، چنانچہ حضرت سلیمان نے اس کے ساتھیوں کو بلایا، وہ آئے تو انہوں نے ان میں سے ایک کے ساتھ خلوت کی، اور اس سے بات کرتے رہے یہاں تک کہ اس نے اقرار کرلیا، اور دوسروں کے ساتھ خلوت کی تو ان سے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ سب نے اقرار کرلیا، چنانچہ انہوں نے ان کو حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس بھیج دیا اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا، چنانچہ آپ اس کے بعد ان پر کچھ مہربان ہو گئے۔

(۵) اور بنی اسرائیل میں ایک عابدہ عورت تھی اور وہ رہبانیت اختیار کیے ہوئے تھی، اس کی دو خوبصورت باندیاں تھیں، اور وہ عورت مردوں سے کوئی تعلق نہ رکھتی تھی، چنانچہ ان میں سے ایک باندی نے دوسری سے کہا کہ ہم پر یہ مصیبت لمبی ہو گئی ہے، یہ تو مردوں کو چاہتی نہیں، اور ہم جب تک اس کے پاس رہیں گی بری حالت میں رہیں گی، کیا اچھا ہو اگر ہم اس کو رسوا کر دیں اور اس کو سنگسار کر دیا جائے اور ہم مردوں کے پاس پہنچ جائیں، چنانچہ انہوں نے انڈے کا پانی لیا اور اس کے پاس آئیں جبکہ وہ سجدے میں تھی اور اس کے کپڑے کو ہٹایا اور اس کی دبر میں انڈے کا پانی ڈال دیا، اور شور کر دیا کہ اس نے زنا کیا ہے، اور ان میں زانی کی سزا سنگسار تھی، چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس معاملہ آیا، جبکہ اس کے کپڑوں پر انڈے کا پانی لگا ہوا تھا، آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا ارادہ کیا، تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر یہ مجھ سے سوال کریں تو میں ان کو بتاؤں، حضرت داؤد علیہ السلام سے کہا گیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایسا ایسا کہتے ہیں۔ آپ نے ان کو بلایا اور کہا کہ اس کا کیا قصہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس آگ لاؤ، اگر یہ مردوں کا پانی ہوگا تو جدا جدا ہو جائے گا، اور اگر انڈے کا پانی ہوا تو اکٹھا ہو جائے گا، چنانچہ آگ لائی گئی، آپ نے اس پر آگ کو رکھا تو وہ جمع ہو گیا، چنانچہ آپ نے اس سے رجم کو ساقط کر دیا، اور اس کے بعد آپ حضرت سلیمان پر اور مہربان ہو گئے اور ان سے محبت کرنے لگے۔

(۶) اس کے بعد کھیت والوں اور بکریوں والوں کا قصہ پیش آیا، حضرت داؤد علیہ السلام نے کھیت والوں کے لیے بکریوں کا فیصلہ فرما دیا، وہ نکلے اور چرواہے بھی نکلے جن کے ساتھ کتے تھے، چنانچہ حضرت سلیمان نے ان سے کہا کہ انہوں نے تمہارے

درمیان کیا فیصلہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا تو آپ نے کہا کہ اگر ان کا معاملہ میرے سپرد ہوتا تو میں ان کے درمیان کوئی اور فیصلہ کرتا، حضرت داؤد علیہ السلام کو یہ بات بتائی گئی تو انہوں نے ان کو بلایا اور پوچھا کہ آپ کیسے فیصلہ کریں گے؟ انہوں نے کہا کہ میں اس سال کے لئے کھیت والوں کو بکریاں دوں گا اور ان کے بچے اور دودھ اور منافع اس سال ان کو ملیں گے، اور یہ لوگ ان کے لئے ان کے کھیت میں بیج ڈالیں گے، جب پہلے کی طرح کھیت ہو جائے تو یہ لوگ کھیت لے لیں، اور ان کی بکریاں دے دیں، کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ ان پر مہربان ہو گئے۔

حماد کہتے ہیں کہ میں نے ثابت کو فرماتے سنا کہ وہ شخص اوریا تھا۔

(۳۲۵۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ إِلَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنْ : قُلْ لِلظَّلَمَةِ : لاَ يَذْكُرُونِي ، فَإِنَّهُ حَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أَذْكُرَ مَنْ ذَكَرَنِي ، وَإِنَّ ذِكْرِي إِيَّاهُمْ أَنْ أَلْعَنَهُمْ.

(۳۲۵۵۷) عبد اللہ بن حارث حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ ظالموں سے کہو کہ میرا ذکر نہ کیا کریں، کیونکہ ذکر کرنے والے کا مجھ پر حق یہ ہے کہ میں اس کا ذکر کرتا ہوں، اور ظالموں کے لئے میرا ذکر یہ ہے کہ میں ان پر لعنت کرتا ہوں۔

(۳۲۵۵۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَرِيك ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَاتَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَوْمَ السَّبْتِ فُجَاءَةً وَكَانَ يَسْبِت ، فَعَكَفَتِ الطَّيْرُ عَلَيْهِ تُظِلُّهُ.

(۳۲۵۵۸) سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام اچانک ہفتے کے دن فوت ہو گئے، اور آپ ہفتے کو عبادت کیا کرتے تھے، چنانچہ پرندوں نے آپ پر سایہ کیا۔

(۳۲۵۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ أَبُو كُدَيْنَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ﴾ قَالَ : سَبِّحِي.

(۳۲۵۵۹) سعید بن جبیر بھی حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ ﴿يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ﴾ کا مطلب ہے اے پہاڑو! تسبیح کرو۔

(۳۲۵۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ : ﴿يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ﴾ قَالَ : سَبِّحِي.

(۳۲۵۶۰) ابو حصین حضرت ابو عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ ﴿يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ﴾ کا مطلب ہے اے پہاڑو! تسبیح کرو۔

(۳۲۵۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : بَكَى مِنْ خَطِيئَتِهِ حَتَّى هَاجَ مَا حَوْلَهُ مِنْ دُمُوعِهِ.

(۳۲۵۶۱) مجاہد فرماتے ہیں کہ آپ اپنی غلطی پر اتنا روئے کہ آنسوؤں سے آپ کے اردگرد کی گھاس زرد ہو گئی۔

(۳۲۵۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ : ﴿أَوِّبِي﴾ قَالَ : سَبِّحِي.

(۳۲۵۶۲) ابو میسرہ فرماتے ہیں کہ ﴿أَوِّبِي﴾ کا معنی ہے تسبیح کرو۔

(۱۱) ما ذكر في يحيى بنِ زكريّا عليه السلام

یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا ذکر

(۳۲۵۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ قَالَ : لَمْ يُسَمَّ أَحَدٌ قَبْلَهُ يَحْيَى.

(۳۲۵۶۳) عکرمہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ کی تفسیر یہ ہے کہ آپ سے پہلے کسی کا نام یحییٰ نہیں رکھا۔

(۳۲۵۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مِثْلَهُ.

(۳۲۵۶۴) مجاہد سے بھی اس جیسی روایت منقول ہے۔

(۳۲۵٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ : مَهْدِيٌّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ : ﴿وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ قَالَ : اللُّبُّ.

(۳۲۵۶۵) مہدی عکرمہ سے ﴿وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ کا معنی نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد عقل ہے۔

(۳۲۵٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ قَالَ : الْقُرْآنَ.

(۳۲۵۶۶) مجاہد ﴿وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾ کا معنی نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد قرآن ہے۔

(۳۲۵٦٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَ : دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ الْمَسْجِدَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ مَصْلُوبٌ ، فَقَالُوا : هذه أَسْمَاءُ ، قَالَ : فَأَتَاهَا فَذَكَّرَهَا وَوَعَظَهَا ، وَقَالَ لَهَا : إِنَّ الْجِيفَةَ لَيْسَتْ بِشَيْءٍ ، وَإِنَّمَا الأَرْوَاحُ عِنْدَ اللهِ فَاصْبِرِي وَاحْتَسِبِي ، قَالَتْ : وَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الصَّبْرِ وَقَدْ أُهْدِيَ رَأْسُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا إِلَى بَغِيٍّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ.

(۳۲۵۶۷) منصور بن صفیہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابن عمر مسجد میں داخل ہوئے جب کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو سولی پر لٹکایا ہوا تھا، لوگ کہنے لگے کہ یہ حضرت اسماء تشریف فرما ہیں، آپ ان کے پاس گئے، ان کو وعظ ونصیحت کی اور فرمایا کہ جسم کوئی چیز نہیں بلکہ اللہ کے پاس تو روحیں پہنچتی ہیں، اس لیے تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو، انہوں نے فرمایا کہ مجھے صبر سے کیا چیز روکے گی جبکہ یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا سر بنی اسرائیل کی زانیہ کو دیا گیا تھا؟

(۳۲۵٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا قُتِلَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا إِلاَّ فِي امْرَأَةٍ بَغِيٍّ ، قَالَتْ

لِصَاحِبِهَا : لاَ أَرْضَى عَنْكَ حَتَّى تَأْتِيَنِي بِرَأْسِهِ ، قَالَ : فَذَبَحَهُ فَأَتَاهَا بِرَأْسِهِ فِي طَسْتٍ.

(۳۲۵۶۸) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحیٰی بن زکریا علیہ السلام کو ایک زانیہ عورت کی خاطر قتل کیا گیا تھا جس نے اپنے ساتھی سے کہا تھا کہ میں تجھ سے اس وقت تک راضی نہ ہوں گی جب تک تو میرے پاس ان کا سر نہ لائے، کہتے ہیں کہ اس نے ان کو ذبح کیا اور ایک طشت میں اس کے پاس ان کا سر لے آیا۔

(۳۲۵۶۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : فِي قَوْلِهِ : ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ قَالَ : مِثْلَهُ فِي الْفَضْلِ.

(۳۲۵۶۹) مجاہد سے ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اس سے مراد ان جیسی فضیلت ہے۔

(۳۲۵۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ وَقَدْ أَخْطَأَ ، أَوْ هَمَّ بِخَطِيئَةٍ ، لَيْسَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ ، ثُمَّ رَفَعَ مِنَ الأَرْضِ شَيْئًا ، ثُمَّ قَالَ : مَا كَانَ مَعَهُ إِلاَّ مِثْلُ هَذَا.

(۳۲۵۷۰) سعید بن مسیب حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہر شخص نے یا تو غلطی کی یا غلطی کا ارادہ کیا سوائے یحیٰی بن زکریا علیہ السلام کے، پھر آپ نے پڑھا ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ پھر زمین سے ایک چیز اٹھائی اور فرمایا کہ ان کے پاس اس سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔

(۳۲۵۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ : ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ قَالَ : الْحَلِيمُ.

(۳۲۵۷۱) حضرت سعید سے ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ کا معنی منقول ہے ''بردبار''۔

(۳۲۵۷۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ وَقَدْ أَخْطَأَ ، أَوْ هَمَّ بِخَطِيئَةٍ إِلاَّ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا.

(احمد ۲۹۵۔ ابویعلی ۲۵۳۸)

(۳۲۵۷۲) حضرت ابن عباس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہر شخص نے یا تو غلطی کی یا غلطی کا ارادہ کیا، سوائے یحیٰی بن زکریا علیہ السلام کے۔

(۳۲۵۷۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ قَالَ : شِبْهًا.

(۳۲۵۷۳) مجاہد سے ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ کے تحت منقول ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ ان جیسا کوئی نہیں بنایا گیا۔

(۱۲) ما ذكر فِي ذِي القرنينِ

ذوالقرنین کے بارے میں روایات کا ذکر

(۳۲۵۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : ذُو الْقَرْنَيْنِ نَبِيٌّ.

(۳۲۵۷۴) مجاہد حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ذوالقرنین نبی تھے۔

(۳۲۵۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ مَلِكَ الأَرْضِ.

(۳۲۵۷۵) مجاہد ایک اور سند سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ وہ پوری زمین کے بادشاہ تھے۔

(۳۲۵۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ بَسَّامٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ رَجُلاً صَالِحًا، نَاصَحَ اللَّهَ فَنَصَحَهُ فَضُرِبَ عَلَى قَرْنِهِ الأَيْمَنِ فَمَاتَ فَأَحْيَاهُ اللَّهُ ، ثُمَّ ضُرِبَ عَلَى قَرْنِهِ الأَيْسَرِ فَمَاتَ فَأَحْيَاهُ اللَّهُ ، وَفِيكُمْ مِثْلُهُ.

(۳۲۵۷٦) ابوطفیل حضرت علی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ آپ نیک آدمی تھے، آپ نے اللہ سے خیر خواہی کا اظہار کیا تو اللہ نے آپ کی دستگیری فرمائی، چنانچہ ان کے سر کی دائیں جانب مارا گیا اور وہ فوت ہو گئے تو اللہ نے ان کو زندگی دے دی، پھر ان کے سر کی بائیں جانب مارا گیا اور وہ فوت ہوئے تو اللہ نے پھر ان کو زندگی دے دی، اور تم میں ان جیسے موجود ہیں۔

(۳۲۵۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؟ فَقَالَ : لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا ، وَلاَ مَلِكًا ، وَلَكِنَّهُ كَانَ عَابِدًا نَاصَحَ اللَّهَ فَنَصَحَهُ ، فَدَعَا قَوْمَهُ إِلَى اللهِ فَضُرِبَ عَلَى قَرْنِهِ الأَيْمَنِ فَمَاتَ فَأَحْيَاهُ اللَّهُ ، ثُمَّ دَعَا قَوْمَهُ إِلَى اللهِ فَضُرِبَ عَلَى قَرْنِهِ الأَيْسَرِ فَمَاتَ فَأَحْيَاهُ اللَّهُ فَسُمِّيَ ذَا الْقَرْنَيْنِ.

(۳۲۵۷۷) ابوطفیل ایک دوسری سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی سے ذوالقرنین کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ نبی تھے نہ بادشاہ، بلکہ وہ ایک نیک بندے تھے جنہوں نے اللہ سے خیر خواہی کی تو اللہ نے ان کے ساتھ خیر خواہی کی، چنانچہ آپ نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف دعوت دی، اور آپ کے سر کے دائیں جانب مارا گیا اور وہ مر گئے تو اللہ نے ان کو پھر زندہ کر دیا، اور پھر انہوں نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا، اور دوبارہ ان کے سر کی بائیں جانب مارا گیا تو وہ دوبارہ مر گئے، چنانچہ اللہ نے ان کو دوبارہ زندہ کر دیا، اس لیے ان کا نام "ذوالقرنین" مشہور ہو گیا۔

(۳۲۵۷۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حِمَازٍ ، قَالَ : قِيلَ لِعَلِيٍّ : كَيْفَ بَلَغَ ذُو الْقَرْنَيْنِ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ ؟ قَالَ : سُخِّرَ لَهُ السَّحَابُ ، وَبُسِطَ لَهُ النُّورُ ، وَمُدَّ لَهُ الأَسْبَابُ ، ثُمَّ قَالَ : أَزِيدُكَ ؟ قَالَ : حَسْبِي.

(۳۲۵۷۸) حبیب بن حماز کہتے ہیں کہ حضرت علی سے پوچھا گیا کہ ذوالقرنین مشرق اور مغرب تک کیسے پہنچے؟ آپ نے فرمایا کہ آپ کے لئے بادل کو مسخر کر دیا گیا، اور آپ کے لیے نور کو بچھا دیا گیا اور اسباب وسیع کر دیے گئے، پھر آپ نے فرمایا کہ اور بتاؤں؟ اس نے کہا بس کافی ہے۔

(۳۲۵۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَمْ يَمْلِكَ الأَرْضَ كُلَّهَا إِلاَّ أَرْبَعَةٌ : مُسْلِمَانِ وَكَافِرَانِ ، فَأَمَّا الْمُسْلِمَانِ : فَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد ، وَذُو الْقَرْنَيْنِ ، وَأَمَّا الْكَافِرَانِ فَبُخْتَ نُصَّرَ ، وَالَّذِي حَاجَّ

إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ.

(۳۲۵۷۹) مجاہد فرماتے ہیں کہ پوری سرزمین کے بادشاہ صرف چار ہوئے ہیں، دو مسلمان اور دو کافر، مسلمان تو حضرت سلیمان بن داؤد اور ذوالقرنین ہیں، اور کافر ایک تو بخت نصر اور دوسرا وہ ہے جس نے ابراہیم علیہ السلام سے ان کے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔

(۱۳) ما ذُكِر فِي يوسف عليه السلام

حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں روایات

(۳۲۵۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: أُلْقِيَ يُوسُفُ فِي الْجُبِّ وَهُوَ ابْنُ سَبْعَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَكَانَ فِي الْعُبُودِيَّةِ وَفِي السِّجْنِ وَفِي الْمُلْكِ ثَمَانِينَ سَنَةً، ثُمَّ جُمِعَ شَمْلُهُ فَعَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۲۵۸۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام سترہ برس کی عمر میں کنویں میں ڈالے گئے، اور آپ نے غلامی اور قید اور بادشاہت میں اسّی سال کا عرصہ گزارا، پھر آپ کا خاندان مجتمع ہوا تو اس کے بعد آپ اسّی سال زندہ رہے۔

(۳۲۵۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ، قَالَ: قُسِمَ الْحُسْنُ نِصْفَيْنِ، فَأُعْطِيَ يُوسُفُ وَأُمُّهُ نِصْفَ حُسْنِ الْخَلْقِ، وَسَائِرُ الْخَلْقِ نِصْفًا.

(۳۲۵۸۱) ربیعہ جرشی سے روایت ہے کہ حُسن کے دو حصے کئے گئے، چنانچہ حضرت یوسف اور ان کی والدہ کو آدھا حسن عطا کیا گیا اور باقی تمام مخلوق کو آدھا عطا کیا گیا۔

(۳۲۵۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ لِلَّهِ، قَالُوا: لَيْسَ، عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ، بْنُ نَبِيِّ اللهِ، بْنِ نَبِيِّ اللهِ، بْنِ خَلِيلِ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ.

(بخاری ۳۳۷۴۔ مسلم ۱۸۴۶)

(۳۲۵۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے زیادہ کریم کون ہے؟ فرمایا جو سب سے زیادہ متقی ہو، اس نے کہا کہ ہم آپ سے یہ نہیں پوچھ رہے تو آپ نے فرمایا کہ پھر سب سے کریم اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام ہیں جو اللہ کے نبی کے بیٹے اور ان کے والد اللہ کے نبی کے بیٹے اور ان کے والد اللہ کے خلیل کے بیٹے ہیں۔ علیہم السلام۔

(۳۲۵۸۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُعْطِيَ يُوسُفُ شَطْرَ الْحُسْنِ.

(۳۲۵۸۳) حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوسف علیہ السلام کو آدھا حسن عطا کیا گیا۔

(۳۲۵۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أُعْطِيَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَأُمُّهُ ثُلُثَ حُسْنِ الْخَلْقِ.

(۳۲۵۸۴) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ یوسف علایتلام اوران کی والدہ کو مخلوق کے حسن کے ایک تہائی حصہ عطا کیا گیا۔

(۱٤) ما جاءَ فِي ذِكرِ تبّعٍ اليمانِيِّ

تُبّع یمنی کے بارے میں روایت

(۳۲۵۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى ابْنِ سَلاَمٍ ، فَقَالَ : إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ ثَلاَثٍ ، قَالَ : تَسْأَلُنِي وَأَنْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَسَلْ ، قَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ تُبَّعٍ مَا كَانَ ؟ وَعَنْ عُزَيْرٍ مَا كَانَ ؟ وَعَنْ سُلَيْمَانَ لِمَ تَفَقَّدَ الْهُدْهُدَ ؟.

فَقَالَ : أَمَّا تُبَّعٌ : فَكَانَ رَجُلاً مِنَ الْعَرَبِ ، فَظَهَرَ عَلَى النَّاسِ وسبى فِتْيَةً مِنَ الأَحْبَارِ فَاسْتَدْخَلَهُمْ ، وَكَانَ يُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ ، فَقَالَ قَوْمُهُ : إِنَّ تُبَّعًا قَدْ تَرَكَ دِينَكُمْ وَتَابَعَ الْفِتْيَةَ ، فَقَالَ تُبَّعٌ لِلْفِتْيَةِ : قَدْ تَسْمَعُونَ مَا قَالَ هَؤُلاَءِ ، قَالُوا : بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمَ النَّارُ الَّتِي تُحْرِقُ الْكَاذِبَ وَيَنْجُو مِنْهَا الصَّادِقُ ، قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ تُبَّعٌ لِلْفِتْيَةِ : ادْخُلُوهَا ، قَالَ : فَتَقَلَّدُوا مَصَاحِفَهُمْ فَدَخَلُوهَا ، فَانْفَرَجَتْ لَهُمْ حَتَّى قَطَعُوهَا ، ثُمَّ قَالَ لِقَوْمِهِ : ادْخُلُوهَا ، فَلَمَّا دَخَلُوهَا سَفَعَتِ النَّارُ وُجُوهَهُمْ فَنَكَصُوا ! فَقَالَ : لَتَدْخُلُنَّهَا ، قَالَ : فَدَخَلُوهَا فَانْفَرَجَتْ لَهُمْ ، حَتَّى إِذَا تَوَسَّطُوهَا أَحَاطَتْ بِهِمْ فَأَحْرَقَتْهُمْ. قَالَ : فَأَسْلَمَ تُبَّعٌ وَكَانَ رَجُلاً صَالِحًا.

وَأَمَّا عُزَيْرٌ : فَإِنَّ بَيْتَ الْمَقْدِسِ لَمَّا خَرِبَ وَدَرَسَ الْعِلْمُ وَمُزِّقَت التَّوْرَاةُ ، كَانَ يَتَوَحَّشُ فِي الْجِبَالِ ، فَكَانَ يَرِدُ عَيْنًا يَشْرَبُ مِنْهَا ، قَالَ : فَوَرَدَهَا يَوْمًا فَإِذَا امْرَأَةٌ قَدْ تَمَثَّلَتْ لَهُ ، فَلَمَّا رَآهَا نَكَصَ ، فَلَمَّا أَجْهَدَهُ الْعَطَشُ أَتَاهَا فَإِذَا هِيَ تَبْكِي ، قَالَ : مَا يُبْكِيك ؟ قَالَتْ : أَبْكِي عَلَى ابْنِي ، قَالَ : كَانَ ابْنُك يَرْزُقُ ؟ قَالَتْ : لاَ ، قَالَ : كَانَ يَخْلُقُ ؟ قَالَتْ : لاَ ، قَالَ : فَلاَ تَبْكِينَ عَلَيْهِ ، قَالَتْ : فَمَنْ أَنْتَ ؟ أَتُرِيدُ قَوْمَك ؟ ادْخُلْ هَذِهِ الْعَيْنَ فَإِنَّك سَتَجِدُهُمْ ، قَالَ : فَدَخَلَهَا ، قَالَ : فَكَانَ كُلَّمَا دَخَلَهَا زِيدَ فِي عِلْمِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَوْمِهِ ، وَقَدْ رَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عِلْمَهُ ، فَأَحْيَا لَهُمَ التَّوْرَاةَ وَأَحْيَا لَهُمَ الْعِلْمَ ، قَالَ : فَهَذَا عُزَيْرٌ.

وَأَمَّا سُلَيْمَانُ : فَإِنَّهُ نَزَلَ مَنْزِلاً فِي سَفَرٍ فَلَمْ يَدْرِ مَا بُعْدُ الْمَاءِ مِنْهُ ، فَسَأَلَ مَنْ يَعْلَمُ عِلْمَهُ ؟ فَقَالُوا : الْهُدْهُدُ ، فَهُنَاكَ تَفَقَّدَهُ.

(۳۲۵۸۵) ابومجلز فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس حضرت عبداللہ بن سلام کے پاس آئے اور فرمایا کہ میں آپ سے تین باتیں پوچھنا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا کہ آپ مجھ سے سوال کر رہے ہیں حالانکہ آپ خود قرآن پڑھتے ہیں، انہوں نے فرمایا جی

ہاں! حضرت نے فرمایا پوچھیے، فرمایا کہ ایک تُبَّع کے بارے میں کہ کون تھے؟ اور عزیر کے بارے میں کہ کون تھے؟ اور سلیمان علیہ السلام کے بارے میں کو انہوں نے ہد ہد کو کیوں تلاش کیا؟

انہوں نے فرمایا کہ تبع عرب کے ایک آدمی تھے، لوگوں پر غالب آ گئے اور بہت سے عیسائی علماء کو پکڑ لیا اور ان سے بات چیت کرتے، ان کی قوم کہنے لگی کہ تبع نے تمہارا دین چھوڑ دیا اور غلاموں کی اتباع کر لی، چنانچہ تبع نے ان غلاموں سے کہا کہ تم سن رہے ہو کہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان آگ فیصلہ کرے گی اور وہ جھوٹے کو جلا دے گی اور سچا نجات پا جائے گا، وہ کہنے لگے ٹھیک ہے، چنانچہ تبع نے ان غلاموں سے کہا کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ، چنانچہ وہ اس میں داخل ہوئے تو آگ نے ان کے چہروں کو جھلسا دیا، اور وہ واپس پلٹ گئے، وہ کہنے لگا کہ تمہیں داخل ہونا پڑے گا، چنانچہ وہ اس میں داخل ہوئے، جب اس کے درمیان پہنچ گئے تو آگ نے ان کو گھیر کر جلا دیا، اس پر تبع اسلام لے آئے اور وہ نیک آدمی تھے۔

اور عزیر تو ان کا قصہ یہ ہے کہ جب بیت المقدس ویران ہو گیا اور علم مٹ گیا اور تورات کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا، تو وہ پہاڑوں میں اکیلے رہتے تھے، اور ایک چشمے پر جا کر اس سے پانی پیا کرتے تھے، ایک دن اس پر آئے تو ایک عورت ان کو دکھائی دی، جب آپ نے اس کو دیکھا تو واپس پلٹ گئے، جب آپ کو پیاس نے تکلیف میں ڈالا تو آپ دوبارہ آئے، دیکھا کہ عورت رو رہی ہے، آپ نے فرمایا کہ تم کس پر رو رہی ہو؟ کہنے لگی میں اپنے بیٹے پر رو رہی ہوں، آپ نے فرمایا کیا وہ تمہیں رزق دیتا تھا؟ کہنے لگی نہیں، آپ نے فرمایا کیا اس نے کچھ پیدا کیا تھا؟ کہنے لگی نہیں، آپ نے فرمایا کہ پھر تم اس پر مت رو، وہ کہنے لگی آپ کون ہیں؟ کیا آپ اپنی قوم کے پاس جانا چاہتے ہیں؟ اس چشمے میں داخل ہو جایئے آپ ان کے پاس پہنچ جائیں گے، چنانچہ آپ اس میں داخل ہو گئے، آپ جتنا داخل ہوتے جاتے آپ کے علم میں اضافہ ہوتا رہتا، یہاں تک کہ آپ اپنی قوم کے پاس پہنچ گئے، اور اللہ نے آپ کا علم آپ پر لوٹا دیا پھر آپ نے تورات کا احیاء کیا، اور علم کو زندہ کیا، اس کے بعد عبد اللہ بن سلام نے فرمایا یہ حضرت عزیر کا قصہ ہے۔

رہے حضرت سلیمان علیہ السلام، تو وہ ایک جگہ سفر میں ٹھہرے اور ان کو پانی کی دوری کا علم نہ تھا، آپ نے پوچھا کہ اس کا کس کو علم ہے؟ لوگوں نے بتا دیا کہ ہد ہد کو، اس وقت آپ نے اس کو تلاش کیا۔

(١٥) مَا ذُكِرَ فِي أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(٣٢٥٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خُلَّتِهِ غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ صَاحِبَكُمْ خَلِيلاً ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلاً لاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلاً ، إِلاَّ أَنَّ وَكِيعًا قَالَ : مِنْ خِلِّهِ.

(٣٢٥٨٦) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں ہر دوست کی دوستی

سے بیزار ہوں مگر یہ کہ بلا شبہ اللہ نے تمہارے ساتھی کو دوست بنایا ہے۔ اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دوست بنایا۔ اور حضرت وکیع رضی اللہ عنہ نے من خلہ کے الفاظ نقل فرمائے ہیں۔

(۳۲۵۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي الجد : أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ خَلِيلاً لاتَّخَذْتُهُ ، فَقَضَاهُ أَبًا.

(بخاری ۳۶۵۶۔ دارمی ۲۹۱۰)

(۳۲۵۸۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جَدّ کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ وہ شخص جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں اس امت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے باپ کے حق میں فیصلہ فرمایا۔

(۳۲۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَوْنَ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الطَّالِعَ فِي الأُفُقِ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا. (ترمذی ۳۶۵۸۔ احمد ۲۷)

(۳۲۵۸۸) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت میں بلند درجے والے لوگوں کو اُن سے نچلے طبقہ والے لوگ ایسے ہی دیکھیں گے جیسے تم لوگ آسمان کے کنارے میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو۔ اور بلا شبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہوں گے اور اچھی زندگی میں ہوں گے۔

(۳۲۵۸۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ ، فَقَالَ : إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلاً لاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلاَمِ وَمَوَدَّتُهُ ، لاَ يَبْقَى فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلاَّ سُدَّ إِلاَّ بَابَ أَبِي بَكْرٍ.

(بخاری ۳۹۰۴۔ مسلم ۱۸۵۵)

(۳۲۵۸۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا: اور کہا: یقیناً لوگوں میں سے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے اپنی محبت اور مال کے اعتبار سے ابو بکر ہیں۔ اگر میں لوگوں میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو دوست بناتا لیکن ان سے اسلامی اخوت اور محبت ہے۔ اور مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیے جائیں سوائے ابو بکر کے دروازے کے۔

(۳۲۵۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا نَفَعَنِي مَالٌ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ : هَلْ أَنَا وَمَالِي إِلاَّ لَكَ يَا

رَسُولَ اللهِ. (ترمذی ۳۶۶۱۔ احمد ۲۵۳)

(۳۲۵۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا ابوبکر کے مال نے نفع پہنچایا۔ راوی فرماتے ہیں: یہ بات سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ پھر فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اور میرا مال تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہی ہے!

(۳۲۵۹۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَشْعَثَ بن أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا لَهُمْ قَالَ : شَهِدْتُ صَلاَةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ : رَأَيْت أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي الْبَارِحَةَ وُزِنُوا ، فَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ فَوَزَنَ ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ فَوَزَنَ. (احمد ۶۳)

(۳۲۵۹۱) حضرت اسود بن ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے ان کو بیان کیا! کہ میں نے ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرہ کے ساتھ لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں نے گزشتہ رات دیکھا کہ لوگوں کے اعمال کا وزن کیا گیا۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اعمال کا وزن کیا گیا تو وہ وزن دار ہو گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اعمال کا وزن کیا گیا تو وہ بھی وزن دار ہو گیا۔

(۳۲۵۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ ، قَالَ : قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ : لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ ، فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا. (ترمذی ۳۰۹۶۔ احمد ۴)

(۳۲۵۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اس حال میں کہ ہم غار میں تھے۔ اگر ان لوگوں میں سے کوئی ایک اپنے قدموں کی طرف دیکھ لے تو وہ ہمیں اپنے پیروں کے نیچے دیکھ لے گا! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! تمہارا کیا گمان ہے ان دو کے بارے میں جن کا تیسرا اللہ ہو؟!

(۳۲۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قُلْت لاِبْنِ الْحَنَفِيَّةِ : أَبُو بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلاَمًا ، قَالَ : لاَ ، قُلْتُ مِمَّ عَلاَ أَبُو بَكْرٍ ، وَبَسَقَ حَتَّى لاَ يُذْكَرَ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : كَانَ أَفْضَلَهُمْ إِسْلاَمًا حِينَ أَسْلَمَ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ.

(۳۲۵۹۳) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں! میں نے عرض کیا! کیوں پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بلند درجہ والے اور شہرت یافتہ ہو گئے یہاں تک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور ذکر ہی نہیں ہوتا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب آپ رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو آپ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے افضل تھے اسلام کے اعتبار سے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ اللہ سے جا ملے۔

(۳۲۵۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرْحَمُ أُمَّتِي

أَبُو بَكْرٍ.

(۳۲۵۹۴) حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر ہیں۔

۳۲۵۹۵) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَتَ يَوْمًا الْجَنَّةَ ، وَمَا فِيهَا مِنَ الْكَرَامَةِ ، فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ :إِنَّ فِيهَا لَطَيْرًا أَمْثَالَ الْبُخْتِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ تِلْكَ الطَّيْرَ نَاعِمَةٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَنْ يَأْكُلُ مِنْهَا أَنْعَمُ مِنْهَا ، وَاللهِ يَا أَبَا بَكْرٍ ، إِنِّي لأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَأْكُلُ مِنْهَا. (احمد ۲۲۱)

(۳۲۵۹۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن جنت میں اور اس میں پائی جانے والی نعمتوں کا ذکر فرمایا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا: بلاشبہ اس میں پائے جانے والے پرندے خراسانی اونٹ کے مانند ہوں گے۔ ن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ پرندے موٹے بھی ہوں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ے ابوبکر! جو ان کو کھائے گا تو وہ اس سے خوش ہوگا۔ اللہ کی قسم! اے ابوبکر! میں امید کرتا ہوں کہ تم ان پرندوں کے کھانے والوں یں سے ہوگے۔

۳۲۵۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ :مَا رَأَيْتُ مِثْلَكَ ، قَالَ :رَأَيْتَ أَبَا بَكْرٍ ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :لَوْ قُلْتَ نَعَمْ إِنِّي رَأَيْتُه ، لأَوْجَعْتُكَ.

(۳۲۵۹۶) حضرت میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے آپ رضی اللہ عنہ جیسا کوئی نہیں یکھا! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو کہتا: جی ہاں! میں نے ان کو دیکھا ہے تو میں تجھے سزا دیتا۔

۳۲۵۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لأَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَقَدَّمَ قَوْمًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ.

(۳۲۵۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے آگے چلنے کی وجہ سے تم میری گردن اڑا دو تو مجھے پسند ہے کہ میں ایسے لوگوں میں آگے نکلوں جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہوں۔

۳۲۵۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَسِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كنا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ. (احمد ۲۶)

(۳۲۵۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہا کرتے تھے: لوگوں میں سب سے بہترین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۵۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا نَعُدُّ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ : أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ ، ثُمَّ نَسْكُتُ. (ابو داؤد ۴۶۰۳۔ احمد ۱۴)

(۳۲۵۹۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بہترین لوگوں میں شمار کرتے تھے۔ پھر ہم خاموش ہو جاتے۔

(۳۲۶۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عن مسروق ، قَالَ : حبُّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعْرِفَةُ فَضْلِهِمَا مِنَ السُّنَّةِ.

(۳۲۶۰۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا اور ان دونوں کے افضل ہونے کو پہچاننا سنت میں سے ہے۔

(۳۲۶۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ﴾ قَالَ : عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : فَأَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَتِ السَّكِينَةُ عَلَيْهِ قَبْلَ ذَلِكَ.

(۳۲۶۰۱) حضرت عبد العزیز بن سیاہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ﴾ ترجمہ: پس اللہ نے اس پر اپنی سکینہ نازل فرمائی۔ کے بارے میں فرمایا: کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔ فرمایا: باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تو سکینہ و رحمت اس سے قبل تھی ہی۔

(۳۲۶۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَعْتَقَ أَبُو بَكْرٍ مِمَّا كَانَ يُعَذَّبُ فِي اللهِ سَبْعَةً : عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ وَبِلاَلاً وَزِنِّيرَةَ وَأُمَّ عُبَيْسٍ وَالنَّهْدِيَّةَ وابنتها ، وَجَارِيَةَ بنى عَمْرِو بْنِ مُؤَمَّلٍ.

(۳۲۶۰۲) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سات لوگوں کو آزاد فرمایا: جن کو اللہ کے راستہ میں عذاب دیا جاتا تھا۔ وہ سات لوگ یہ ہیں: حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام عُبیس رضی اللہ عنہا، حضرت نھد یہ، اور ان کی بیٹی اور بنو عمرو بن مؤمل کی ایک باندی۔

(۳۲۶۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ عُمَرَ ، قَالَ : لاَ أَسْمَعُ بِأَحَدٍ فَضَّلَنِي عَلَى أَبِي بَكْرٍ إلاَّ جَلَدْته أَرْبَعِينَ.

(۳۲۶۰۳) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں کسی کو بھی یوں نہ سنوں کہ اس نے مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دی ہے ورنہ میں اسے چالیس (40) کوڑے ماروں گا۔

(۳۲۶۰۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو مُعَاذٍ ، عَنْ خَطَّاب ، أَوْ أَبِي الْخَطَّاب ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، فَقَالَ : يَا عَلِي ، هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلاَّ مَا كَانَ مِنَ الأَنْبِيَاءِ فَلاَ تُخْبِرْهُمَا. (ترمذی ۳۶۶۔ ابن ماجہ ۹۵)

(۳۲۶۰۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! یہ دونوں اہل جنت میں سے بوڑھوں کے سردار ہیں، سوائے انبیاء کے۔ پس تم ان دونوں کو خبر مت دینا۔

(٣٢٦٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي لاَ أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ ، اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. (ترمذی ۳۷۹۹۔ احمد ۳۹۸۵)

(۳۲۶۰۵) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے درمیان کب تک رہوں گا۔ تم لوگ میرے بعد ان دونوں کی اقتدا کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

(٣٢٦٠٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي الْكِتَابِ الأَوَّلِ : مَثَلُ أَبِي بَكْرٍ مَثَلُ الْقَطْرِ حَيْثُمَا وَقَعَ نَفَعَ.

(۳۲۶۰۶) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: پہلی کتاب میں یوں لکھا ہوا تھا: ابوبکر کی مثال بارش کے قطرے کی سی ہے۔ جہاں بھی گرتا ہے فائدہ دیتا ہے۔

(٣٢٦٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ، وَنِعْمَ الرَّجُلُ عَمْرُو بْنِ الْجَمُوحِ ، وَنِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. (ترمذی ۳۷۹۵۔ احمد ۴۱۹)

(۳۲۶۰۷) حضرت سہیل رحمہ اللہ کے والد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر! اچھے آدمی ہیں۔ عمر اچھے آدمی ہیں، عمرو بن جموح اچھے آدمی ہیں، اور ابوعبیدہ بن جراح اچھے آدمی ہیں۔

(٣٢٦٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَامِعٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي : مَنْ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَنْتَ ، قَالَ : أَبُوكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. (بخاری ۳۶۷۱۔ ابوداؤد ۴۶۰۵)

(۳۲۶۰۸) حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین شخص کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر تھے۔ میں نے پوچھا: پھر کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: عمر تھے۔ میں نے پوچھا: اور آپ؟ انہوں نے فرمایا: تمہارا والد مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی تھا۔

(٣٢٦٠٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى ، قَالَ : سَمِعْتُ جَدِّي رِيَاحَ بْنَ الْحَارِثِ يَذْكُرُ ؛

أَنَّهُ شَهِدَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ ، وَكَانَ بِالْكُوفَةِ فِي الْمَسْجِدِ الأَكْبَرِ ، وَكَانُوا أَجْمَعَ مَا كَانُوا يَمِيناً وَشِمَالاً ، حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، يُدْعَى سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عمرو بن نُفَيْلٍ ، فَرَحَّبَ بِهِ الْمُغِيرَةُ ، وَأَجْلَسَهُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ عَلَى السَّرِيرِ ، فَبَيْنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ ، إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، يُدْعَى قَيْسَ بْنَ عَلْقَمَةَ ، فَاسْتَقْبَلَ الْمُغِيرَةُ فَسَبَّ وَسَبَّ ، فَقَالَ لَهُ الْمَدَنِيُّ : يَا مُغِيرَ بْنَ شُعْبَ ، مَنْ يَسُبُّ هَذَا السَّابُّ ؟ قَالَ : يَسُبُّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ لَهُ مَرَّتَيْنِ :يَا مُغِيرَ بْنَ شُعْبَ ، يَا مُغِيرَ بْنَ شُعْبَ ، أَلاَ أَسْمَعُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ لاَ تُنْكِرُ ، وَلاَ تُغَيِّرُ ، فَإِنِّي أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا سَمِعَتْ أُذُنَايَ ، وَبِمَا وَعَى قَلْبِي ، فَإِنِّي لَنْ أَرْوِيَ عَنْهُ مِنْ بَعْدِهِ كَذِباً ، فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ إِذَا لَقِيتُهُ ، أَنَّهُ قَالَ :أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُثْمَان فِي الْجَنَّةِ ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ ، وَآخَرُ تَاسِعٌ ، لَوْ أَشَاءُ أَنْ أُسَمِّيَهُ لَسَمَّيْتُهُ ، قَالَ : فَخَرَجَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ يُنَاشِدُونَهُ بِاللهِ :يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَنِ التَّاسِعُ ؟ قَالَ :نَشَدْتُمُونِي بِاللهِ ، وَاللَّهُ عَظِيمٌ ، أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ ، وَنَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاشِرُ ، ثُمَّ أَتْبَعَهَا ، وَاللهِ لَمَشْهَدٌ شَهِدَهُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَوْماً وَاحِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اغْبَرَّ فيه وَجْهِهِ أَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ ، وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ.

(ابو داؤد ۴۶۱۸۔ ابن ماجہ ۱۳۳)

(۳۲۶۰۹) حضرت صدقہ بن مثنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا حضرت ریاح بن حارث رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا۔ اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ کوفہ کی ایک بڑی مسجد میں تھے۔ اور سب لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے دائیں بائیں جمع تھے۔ یہاں تک کہ اہل مدینہ میں سے ایک شخص تشریف لائے جن کو سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے نام سے پکارا جا رہا تھا۔ پس حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمہ اللہ نے ان کو خوش آمدید کہا۔ اور انہوں نے ان کو تخت پر اپنی ٹانگوں کے پاس بٹھا لیا۔ پس وہ اسی حالت میں تھے کہ اہل کوفہ میں سے ایک شخص جس کو قیس بن علقمہ کے نام سے پکارا جا رہا تھا داخل ہوا۔ تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا استقبال کیا پس انہوں نے بھی سب وشتم کیا اور اس شخص نے بھی سب وشتم کیا۔ تو اس مدنی شخص نے ان سے کہا: اے مغیرہ بن شعبہ! یہ گالی دینے والا کس کو گالی دے رہا تھا؟ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے رہا تھا! اس مدنی نے ان کو دو مرتبہ کہا: اے مغیرہ بن شعبہ! اے مغیرہ بن شعبہ! خبردار کہ میں سن رہا ہوں کہ تیرے پاس رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اصحاب کو برا بھلا کہا جا رہا ہے نہ تو تعجب کر رہا ہے اور نہ ہی تو غیرت کھا رہا ہے! میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر اس بات کی کہ میرے دونوں کانوں نے سنا: اور میرے دل نے اس کو محفوظ کیا: یقیناً ہرگز میں روایت نہیں کرتا ان کے چلے جانے کے بعد جھوٹ کے ڈر سے۔ پس وہ مجھ سے پوچھیں گے جب وہ مجھے ملیں گے۔ اس لیے کہ انہوں نے فرمایا: ابوبکر جنت میں ہیں، اور عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں

ہیں، علی جنت میں ہیں۔ طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبد الرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں، اور سعد جنت میں ہیں۔ اور آخری نواں اگر میں اس کا نام لینا چاہوں تو میں اس کا نام لے سکتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: پھر مسجد والے نکلے ان کو قسمیں دے کر پوچھ رہے تھے: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! نواں کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے قسم دی اور اللہ بہت عظیم ہے۔ میں مومنوں میں سے نواں شخص ہوں۔ اور اللہ کے نبی ﷺ دسویں ہیں۔ پھر اس کے بعد بیان کیا: اللہ کی قسم وہ مقام جس میں صحابہ میں سے ایک آدمی اللہ کے راستہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا جہاں اس کا چہرہ خاک آلود ہوا ہو تو وہ تم میں سے ہر ایک کے عمل سے افضل ہوگا اگر چہ اس کو حضرت نوح علیہ السلام جتنی عمر دے دی گئی ہو۔

(۳۲۶۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ طَيْرًا أَمْثَالَ الْبُخْتِ يَأْتِي الرَّجُلُ فَيُصِيبُ مِنْهَا ، ثُمَّ يَذْهَبُ كَأَنْ لَمْ يُنْقِصْ مِنْهَا شَيْئًا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ تِلْكَ الطَّيْرَ نَاعِمَةٌ ، قَالَ : وَمَنْ يَأْكُلُه أَنْعَمُ مِنْهُ ، أَمَا إِنَّكَ مِمَّنْ يَأْكُلُهَا.

(۳۲۶۱۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً جنت میں خراسانی اونٹ کی مانند ایک پرندہ ہو گا۔ ایک آدمی آئے گا اور اس کو کھائے گا۔ پھر وہ پرندہ چلا جائے گا۔ گویا کہ اس میں سے کوئی چیز بھی کم نہ ہوئی ہو، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بلاشبہ وہ پرندہ تو بہت موٹا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور جو شخص اس سے کھائے گا وہ زیادہ خوشحال ہوگا۔ تم اس کے کھانے والوں میں سے ہوگے۔

(۳۲۶۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : أَشْهَدُ عَلَى تِسْعَةٍ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَلَوْ شَهِدْت عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْت ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا ذَاكَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعُثْمَان وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إلاَّ نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ ، قَالَ : قُلْتُ : مَنِ الْعَاشِرُ ، قَالَ : أَنَا. (ابوداؤد ۴۶۱۶۔ ابن حبان ۶۹۹۶)

(۳۲۶۱۱) حضرت عبد اللہ بن ظالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نو لوگوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً وہ جنت میں ہوں گے اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی گواہی دوں تو یقیناً میں سچا ہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے پوچھا! وہ کون ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ حراء پہاڑی پر تھے اور ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن مالک، اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حراء! ٹھہر جاؤ، نہیں تم پر مگر ایک نبی یا صدیق یا شہید۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا: دسواں شخص کون تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں ہوں۔

(۳۲۶۱۲) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ نَظَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ يَا سَيِّدَ الْعَرَبِ ، قَالَ :أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَلاَ فَخْرَ ، وَأَبُوكِ سَيِّدُ كُهُولِ الْعَرَبِ .

(۳۲۶۱۲) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے عرب کے سردار! اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں پوری اولاد آدم کا سردار ہوں اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہے۔ اور تیرے والد جنت کے بوڑھوں کے سردار ہوں گے۔

(۳۲٦۱۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :خَيْرُ هَذِهِ الأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ، وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ بِالثَّالِثِ فَعَلْتُ . (احمد ۱۰۶)

(۳۲۶۱۳) حضرت ابو جحیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے بہترین شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اور اگر میں چاہوں کہ تیسرے شخص کے بارے میں بتاؤں تو میں ایسا کر سکتا ہوں۔

(۳۲٦۱٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ . (ابن ابی عاصم ۱۲۰۲)

(۳۲۶۱۴) حضرت ابو جحیفہ رحمہ اللہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ماقبل والا فرمان اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۳۲٦۱٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَشَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالَ : فَرَشَّتْ لَهُ أُصُولَ نَخْلٍ ، وَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ قَالَ :لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَدَخَلَ عُمَرُ ، ثُمَّ قَالَ :لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ عَلِيًّا ، فَدَخَلَ عَلِيٌّ .

(۳۲۶۱۵) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری آدمی کی بیوی کے پاس گیا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھجور کی چھال سے بنی ہوئی دری بچھائی اور ہمارے لیے ایک بکری ذبح کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ضرور بالضرور ایک آدمی داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ضرور بالضرور ایک آدمی داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ضرور بالضرور ایک آدمی داخل ہوگا جو اہل جنت میں سے ہوگا۔ پھر فرمایا: اے اللہ! اگر تو چاہے تو یہ آدمی علی کو بنا دے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔

(۳۲٦۱٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، قَالَ:حَدَّثَنَا الْحُرُّ بْنُ صَيَّاحٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ النَّخَعِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ

بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ التَّاسِعَ. (نسائی ۸۲۱۰۔ احمد ۱۸۸)

(۳۲۶۱۶) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ابوبکر جنت میں ہے، عمر جنت میں ہے، علی جنت میں ہے، عثمان جنت میں ہے، طلحہ جنت میں ہے، زبیر جنت میں ہے، اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہے اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنت میں ہے، اور اگر میں چاہوں تو نویں آدمی کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

(۳۲۶۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : قِيلَ لِي ، وَلأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ يَوْمَ بَدْرٍ : مَعَ أَحَدِكُمَا جِبْرِيلُ ، وَمَعَ الآخَرِ مِيكَائِيلُ ، وَإِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ ، أَوْ يَقِفُ فِي الصَّفِّ. (احمد ۱۴۷۔ ابن سعد ۱۷۵)

(۳۲۶۱۷) حضرت ابو صالح حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے غزوہ بدر کے دن کہا گیا: تم دونوں میں سے ایک کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اور دوسرے کے ساتھ حضرت میکائیل ہیں۔ اور حضرت اسرافیل عظیم فرشتہ ہیں جو قتال کے لیے حاضر ہیں یا فرمایا: کہ وہ صف میں کھڑے ہوئے ہیں۔

(۳۲۶۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلَى سَرِيَّةٍ ، فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ، فَلَمَّا قَدِمُوا ، اشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ عَمْرًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَتَأَمَّرُ عَلَيْكُمَا أَحَدٌ بَعْدِي.

(۳۲۶۱۸) حضرت بسطام بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا جس میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پس جب وہ لوگ واپس آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں پر میرے بعد کسی کو بھی امیر نہیں بنایا جائے گا۔

(۳۲۶۱۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : وَدِدْتُ أَنِّي مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ أَرَى أَبَا بَكْرٍ.

(۳۲۶۱۹) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ میں جنت کے ایسے حصہ میں ہوں جہاں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ سکوں۔

(۳۲۶۲۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِعُمَرَ : يَا خَيْرَ النَّاسِ ، فَقَالَ : إِنِّي لَسْتُ بِخَيْرِ النَّاسِ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا رَأَيْت قَطُّ رَجُلاً خَيْرًا مِنْك ، قَالَ : مَا رَأَيْتَ أَبَا بَكْرٍ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : لَوْ قُلْتَ : نَعَمْ ، لَعَاقَبْتُكَ ، قَالَ ، وَقَالَ عُمَرُ : (بلهم) بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي بَكْرٍ ، يَوْمٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ خَيْرٌ مِنْ آلِ عُمَرَ.

(۳۲۶۲۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں پکارا: اے لوگوں میں سے بہترین شخص! تو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً میں لوگوں میں سے سب سے بہتر نہیں ہوں۔ پھر اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم میں نے تو کبھی بھی آپ رضی اللہ عنہ سے بہتر شخص نہیں دیکھا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا؟ اس نے کہا: نہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو کہتا: جی ہاں! تو میں تجھے ضرور سزا دیتا۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر کی زندگی کا ایک دن عمر کی ساری آل کے اعمال سے بہتر ہے۔

(۳۲۶۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ عَمْرٌو : أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إلَيْك يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : وَلِمَا ؟ قَالَ : لِنُحِبَّ مَنْ تُحِبُّ ، قَالَ : أَحَبُّ النَّاسِ إلَيَّ عَائِشَةُ ، قَالَ : لَسْتُ أَسْأَلُك عَنِ النِّسَاءِ ، إنَّمَا أَسْأَلُك عَنِ الرِّجَالِ ، فَقَالَ مَرَّةً : أَبُوهَا ، وَقَالَ مَرَّةً : أَبُو بَكْرٍ. (بخاری ۳۶۶۲۔ حاکم ۱۲)

(۳۲۶۲۱) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سب سے زیادہ پسندیدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تاکہ ہم بھی اس سے محبت رکھیں جس سے آپ محبت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں میں سے سب سے زیادہ پسند ''عائشہ'' ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں سے متعلق نہیں پوچھ رہا بلکہ میں مردوں میں سے پوچھ رہا ہوں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا: ان کے والد اور ایک مرتبہ فرمایا: ''ابوبکر رضی اللہ عنہ''

(۳۲۶۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ أَحَدٍ أَمَنُّ عَلَيْنَا فِي ذَاتِ يَدِهِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلاً لاَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ ، وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي وَعَلَى دِينِي ، وَصَاحِبُكُمْ قَدِ اتَّخَذَ خَلِيلاً ، يَعْنِي نَفْسَهُ.

(۳۲۶۲۲) حضرت ابوالھذیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی ایک بھی مجھ پر ابوبکر سے زیادہ احسان کرنے والا نہیں ہے اپنی ذات سے بھی زیادہ، اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو میں ابوبکر کو بناتا۔ لیکن وہ میرے دینی بھائی اور ساتھی ہیں، اور تمہارے ساتھی کو یقیناً دوست بنا لیا گیا ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

(۳۲۶۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : خَرَجَ إلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ ، فَقَالَ : رَأَيْت آنِفًا كَأَنِّي أُعْطِيتُ الْمَقَالِيدَ وَالْمَوَازِينَ ، فَأَمَّا الْمَقَالِيدُ فَهَذِهِ الْمَفَاتِيحُ ، فَوُضِعْتُ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَرَجَحْتُ بِهِمْ ، ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بَكْرٍ فَرَجَحَ ، ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ فَرَجَحَ ، ثُمَّ جِيءَ بِعُثْمَانَ فَرَجَحَ ، ثُمَّ رُفِعَتْ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : فَأَيْنَ نَحْنُ ؟ قَالَ : حَيْثُ جَعَلْتُمْ أَنْفُسَكُمْ.

(۳۲۶۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: میں نے ابھی ابھی خواب میں دیکھا کہ مجھے چابیاں اور ترازو دیا گیا، بہر حال چابیاں وہ تو یہ ہیں۔ پھر مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری

امت کو ایک پلڑے میں رکھ دیا گیا پس میرا پلڑا جھک گیا۔ پھر ابو بکر کو لایا گیا پس اس کا پلڑا بھی بھاری ہوگیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو لایا گیا تو اس کا پلڑا بھی بھاری ہوگیا۔ پھر عثمان کو لایا گیا پس اس کا پلڑا بھی بھاری ہوگیا۔ پھر اس ترازو کو اٹھالیا گیا۔ راوی فرماتے ہیں پس ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ہم کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تم اپنے آپ کو رکھو گے۔

(٣٢٦٢٤) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :فَمَا أُعْجِبَ بِوَفْدٍ مَا أُعْجِبَ بِنَا ، فَقَالَ :يَا أَبَا بَكْرَةَ ، حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ الرُّؤْيَا يُسْأَلُ عنها فَسَمِعْته يَقُولُ :رَأَيْت مِيزَانًا أُنْزِلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتُ فِيهِ أَنَا ، وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتُ بِأَبِي بَكْرٍ ، ثُمَّ وُزِنَ أَبُو بَكْرٍ بِعُمَرَ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَان فَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلاَفَةٌ وَنُبُوَّةٌ ، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ ، قَالَ : فَزُجَّ فِي أَقْفِيَتِنَا فَأُخْرِجْنَا.

(۳۲۶۲۴) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ وفد کی صورت میں حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کوئی وفد اتنا پسند نہیں آیا جتنا ہمارا وفد پسند آیا۔ پھر فرمایا: اے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ! مجھے کوئی ایسی بات بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے تھے کہ جب ان سے خوابوں کے بارے میں پوچھا جاتا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایک ترازو دیکھا جو آسمان سے اترا، پس اس میں میرا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو میرا پلڑا ابوبکر سے بھاری ہوگیا۔ پھر ابوبکر کا عمر کے ساتھ وزن کیا گیا تو ابوبکر کا پلڑا بھاری ہوگیا۔ پھر عمر اور عثمان کا وزن کیا گیا تو عمر کا پلڑا عثمان پر بھاری ہوگیا۔ پھر ترازو کو آسمان کی طرف اٹھالیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت اور نبوت ہوگی پھر اللہ جس کو چاہیں گے ملک عطا فرمادیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پس ہمیں گدی سے پکڑ کر نکال دیا گیا۔

(٣٢٦٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :ذَكَرَ رَجُلاَنِ عُثْمَانَ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا :قُتِلَ شَهِيدًا ، فَتَعَلَّقَ بِهِ الآخَرُ فَأَتَى بِهِ عَلِيًّا ، فَقَالَ :إِنَّ هَذَا يَزْعُمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قُتِلَ شَهِيدًا ، قَالَ :قُلْتُ ذَاكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعُثْمَان ، فَسَأَلْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ، وَسَأَلْت أَبَا بَكْرٍ فَأَعْطَانِي ، وَسَأَلْت عُمَرَ فَأَعْطَانِي ، وَسَأَلْت عُثْمَانَ فَأَعْطَانِي ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُبَارِكَ لِي ، قَالَ :وَمَا لَكَ لاَ يُبَارَكُ لَكَ وَقَدْ أَعْطَاك نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :دَعْهُ ، دَعْهُ ، دَعْهُ. (ابویعلی ۱۵۹۸)

(۳۲۶۲۵) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا پس ان میں سے ایک کہنے لگا۔ ان کو شہید کر دیا گیا، تو دوسرا اس کو پکڑ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا اور کہنے لگا: بلاشبہ یہ شخص کہتا ہے کہ یقیناً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا

گیا تھا! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے یہ کہا ہے؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں! کہا آپ رضی اللہ عنہ کو یاد نہیں وہ دن جب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا: اور میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے بھی مجھے عطا فرمایا: اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے بھی مجھے عطا فرمایا: اور میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے بھی مجھے عطا کیا۔ پس میں نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے برکت کی دعا فرما دیجئے اللہ مجھے برکت عطا کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے برکت کیوں نہیں دی جائے گی حالانکہ تجھے ایک نبی، اور ایک صدیق اور دو شہیدوں نے عطا کیا ہے؟! پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، اس کو چھوڑ دو، اس کو چھوڑ دو۔

(۳۲۶۲۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ :أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هَذِهِ الأُمَّةِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۲۶۲۶) حضرت عبداللہ بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے بہترین شخص کے متعلق خبر نہ دوں؟ پس وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۶۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، قَالَ :كَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَى الْعَرِيشِ. (طبری ۱۹۰)

(۳۲۶۲۷) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن یُثیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جھونپڑی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

(۳۲۶۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِكُلِّ أَهْلِ عَمَلٍ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُدْعَوْنَ مِنْهُ بِذَاكَ الْعَمَلِ ، فَلأَهْلِ الصِّيَامِ بَابٌ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، فَهَلْ مِنْ أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ كُلِّهَا ، قَالَ :نَعَمْ ، وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ.

(۳۲۶۲۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر عمل والے کے لیے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اور وہ اس عمل کی وجہ سے اس دروازے سے پکارے جائیں گے۔ پس روزہ دار کے لیے بھی ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی شخص ایسا ہوگا جو ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اور یقیناً مجھے امید ہے کہ اے ابو بکر تم ان میں سے ہو گے۔

(۳۲۶۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمَاجِشُونِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ :أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا ، يَعْنِي بِلاَلاً. (بخاری ۳۷۵۴)

(۳۲۶۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار یعنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کروایا۔

(۳۲۶۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :تَمَثَّلْتُ بِهَذَا الْبَيْتِ ، وَأَبُو بَكْرٍ يَقْضِي

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ ثُمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۲۶۳۰) حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: میں اس شعر کو بطور نمونے کے پڑھ رہی تھی اس حال میں کہ ابوبکر فیصلہ فرما رہے تھے۔

اور سفید چہرے والے جن کے چہرے کے وسیلہ سے بادلوں سے پانی طلب کیا جاتا ہے۔
یتیموں کے فریادرس اور بیواؤں کی عصمت ہیں۔
تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۱۶) ما ذكر فِي فضلِ عمر بنِ الخطّابِ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں نقل کی گئی ہیں

(۳۲۶۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ رَجُلٍ مِنْ أَيْلَةَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ.

(ابوداؤد ۲۹۵۵۔ احمد ۱۶۵)

(۳۲۶۳۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق کو جاری فرما دیا ہے۔

(۳۲۶۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:أُرِيتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا، أَوْ ذَنُوبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَسْقَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِالْعَطَنِ.

(۳۲۶۳۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے خواب میں دکھلایا گیا: گویا کہ میں کنویں پر چرخی سے ڈول کھینچ رہا ہوں پس ابوبکر آئے پھر انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور انہوں نے بہت کمزوری سے ڈول

کھینچا۔ اللہ ان کی مغفرت کرے، پھر عمر بن خطاب آیا پس اس نے پانی نکالا یہاں تک کہ چمڑے کا ڈول ٹیڑھا ہوگیا۔ پس میں نے ایسا کوئی زور آور شخص نہیں دیکھا جو عمر رضی اللہ عنہ جیسا حیرت انگیز کام کرتا ہو۔ اور وہ سب لوگ پانی کے پاس بیٹھ گئے۔

(٣٢٦٣٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَيْنَا أَنَا أَسْقِي عَلَى بِئْرٍ إِذْ جَاءَ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا ، أَوْ ذَنُوبَيْنِ فِيهِمَا ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَنَزَعَ حَتَّى اسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا ، وَضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ فَمَا رَأَيْت عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ. (بخاری ٣٦٦٤۔ مسلم ١٨٦٠)

(۳۲۶۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس درمیان کہ میں کنویں پر پانی پی رہا تھا کہ ابن ابی قحافہ آئے پس انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے بڑی کمزوری سے، اور اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر عمر بن خطاب نے آ کر ڈول کھینچا یہاں تک کہ ان کے ہاتھ میں چمڑے کے ڈول کے نشان پڑ گئے اور لوگ پانی کے قریب بیٹھ گئے۔ پس میں نے ایسا کوئی زور آور شخص نہیں دیکھا جوان جیسا حیرت انگیز کام کرتا ہو۔

(٣٢٦٣٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا لَهُمْ ، قَالَ : شَهِدْت صَلاَةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ : رَأَيْت نَاسًا مِنْ أُمَّتِي الْبَارِحَةَ ، وُزِنُوا فَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ فَوَزَنَ ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ فَوَزَنَ.

(۳۲۶۳۴) حضرت اسود بن ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے ان سے بیان کیا کہ میں ایک دن صبح کی نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے کے ساتھ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں نے گزشتہ رات اپنی امت کے لوگوں کو دیکھا کہ ان کا وزن کیا جا رہا ہے۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری ہوگیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری ہوگیا۔

(٣٢٦٣٥) حَدَّثَنَا عبد اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ كَانَ فِيمَنْ مَضَى رِجَالٌ مُحَدَّثُونَ فِي غَيْرِ نُبُوَّةٍ ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ مِنْهُمْ فَعُمَرُ. (مسلم ١٨٦٤۔ ترمذی ٣٦٩٣)

(۳۲۶۳۵) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً گزرے ہوئے لوگوں میں کچھ آدمی ایسے ہوتے تھے جن کا گمان صحیح ہوتا تھا وہ نبی نہیں ہوتے تھے۔ پس اگر میری امت میں کوئی ان میں سے ہیں تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٢٦٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَوَكِيعٌ وَابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ. (بخاری ٣٦٨٤۔ حاکم ٨٤)

(۳۲۶۳۶) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو ہم

ہمیشہ کے لیے معزز ہو گئے۔

(۳۲٦۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَإِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ.

(۳۲۶۳۷) امام شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ بلاشبہ سکینہ ورحمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے بولتی ہے۔

(۳۲٦۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلاً بِعُمَرَ.

(۳۲۶۳۸) حضرت اسود ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے سامنے جب صلحاء کا ذکر کیا جاتا تو وہ فوراً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نعرہ لگاتے۔

(۳۲٦۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلاً بِعُمَرَ.

(۳۲۶۳۹) حضرت طارق بن شھاب ریشید فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ کے سامنے صلحاء اور نیکوکاروں کا ذکر کیا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ فوراً سے حضرت عمر کا نعرہ لگاتے۔

(۳۲٦٤۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِنَّ عُمَرَ كَانَ لِلإِسْلاَمِ حِصْنًا حَصِينًا ، يَدْخُلُ فِيهِ الإِسْلاَمُ ، وَلاَ يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحِصْنُ فَالإِسْلاَمُ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلاَ يَدْخُلُ فِيهِ.

(۳۲۶۴۰) حضرت زید بن وھب ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ حضرت عمر اسلام کے لیے مضبوط قلعہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ جس میں اسلام داخل ہوا اور اس سے اسلام نکلا نہیں۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو اس قلعہ میں شگاف پڑ گیا۔ پھر اسلام اس سے نکل گیا اور اس میں دوبارہ داخل نہیں ہوا۔

(۳۲٦٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :قَالَتْ أُمُّ أَيْمَنَ لَمَّا قُتِلَ عُمَرُ الْيَوْمَ وَهَى الإِسْلاَمُ.

(۳۲۶۴۱) حضرت طارق بن شھاب ریشید فرماتے ہیں کہ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا تو حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آج اسلام میں شگاف پیدا ہو گیا۔

(۳۲٦٤۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَقِيَ رَجُلٌ شَيْطَانًا فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَاتخذا فَصُرِعَ الشَّيْطَانَ ، فَسئلَ عَبْدُ اللهِ ، فَقَالَ :مَنْ تظنونه إِلاَّ عُمَرَ. (بیہقی ۱۲۳)

(۳۲۶۴۲) حضرت زر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کو مدینہ کی ایک گلی میں شیطان ملا۔ پس ان دونوں نے ایک دوسرے کو پکڑ لیا پھر شیطان کو پچھاڑ دیا گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ شخص کون تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے گمان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کون ہوسکتا ہے؟!

(٣٢٦٤٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا رَأَى الرَّأْيَ نَزَلَ بِهِ الْقُرْآنُ.

(۳۲۶۴۳) حضرت ابراہیم بن مہاجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جو رائے ہوتی قرآن ویسے ہی نازل ہو جاتا۔

(٣٢٦٤٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا كُنَّا نَتَعَاجَمُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ مَلَكًا يَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ.

(۳۲۶۴۴) حضرت مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس بات کو کنایۃً نہیں کرتے تھے کہ یقیناً فرشتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان کے مطابق بات کرتا ہے۔

(٣٢٦٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُنَّا نُحَدَّثُ ، أَوْ كُنَّا نَتَحَدَّثُ ، أَنَّ الشَّيَاطِينَ كَانَتْ مُصَفَّدَةً فِي زَمَانِ عُمَرَ ، فَلَمَّا أُصِيبَ بُثَّتْ.

(۳۲۶۴۵) حضرت واصل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ہم تو آپس میں یوں بات کرتے تھے کہ یقیناً شیطان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہتھکڑیوں میں جکڑ بندھا تھا۔ پس جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو وہ آزاد ہوگیا۔

(٣٢٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا رَأَيْت عُمَرَ إِلاَّ وَكَأَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ.

(۳۲۶۴۶) حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں رائے نہیں رکھتا تھا مگر یہ کہ گویا فرشتہ ان کی دو آنکھوں کے درمیان ہے اور ان کی راہنمائی کر کے سیدھے راستہ پر چلا رہا ہے۔

(٣٢٦٤٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنَ الْعَرَبِ لَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ مُصِيبَةُ عُمَرَ لأَهْلُ بَيْتِ سُوءٍ.

(۳۲۶۴۷) حضرت زید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً عرب میں سے وہ گھرانہ جن پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کی آفت داخل نہیں ہوئی یقیناً وہ برا گھرانہ ہے۔

(٣٢٦٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ وَالثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَ مَاتَ عُمَرُ : مَا أَهْلُ بَيْتٍ حَاضِرٍ ، وَلا بَادٍ إِلاَّ وَقَدْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ نَقْصٌ.

(۳۲۶۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی شہری یا دیہاتی گھرانہ ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ ان کا نقصان ہوا۔

(۳۲٦٤٩) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ جَهْمِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ.

(ابن حبان ٦٨٨٩)

(۳۲۶۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل میں رکھ دیا ہے۔

(۳۲٦٥٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ :حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ جَابِرٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْت رَجُلاً أَعْلَمَ بِاللهِ ، وَلا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللهِ ، وَلا أَفْقَهَ فِي دِينِ اللهِ مِنْ عُمَرَ.

(۳۲۶۵۰) حضرت عبد الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قبیصہ بن جابر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ اللہ کو جاننے والا، اور کتاب اللہ کو سب سے زیادہ پڑھنے والا اور اللہ کے دین میں زیادہ سمجھ رکھنے والا ہو۔

(۳۲٦٥١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا أَظُنُّ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ حُزْنُ عُمَرَ يَوْمَ أُصِيبَ عُمَرُ إلاَّ أَهْلَ بَيْتِ سُوءٍ ، إنَّ عُمَرَ كَانَ أَعْلَمَنَا بِاللهِ وَأَقْرَأَنَا لِكِتَابِ اللهِ وَأَفْقَهَنَا فِي دِينِ اللهِ.

(۳۲۶۵۱) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا گمان نہیں ہے کہ مسلمانوں کا کوئی گھرانہ ایسا ہو جہاں حضرت عمر کی وفات کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غم داخل نہ ہوا ہو، مگر یہ کہ کوئی برا گھرانہ ہوگا۔ یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے، اور اللہ کی کتاب کو ہم سب میں زیادہ پڑھنے والے، اور اللہ کے دین کے بارے میں ہم سب سے زیادہ سمجھ رکھنے والے تھے۔

(۳۲٦٥٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلاً بِعُمَرَ ، إنَّ إسْلامَهُ كَانَ نَصْرًا ، وَإِنَّ إمَارَتَهُ كَانَتْ فَتْحًا ، وَايْمُ اللهِ ، مَا أَعْلَمُ عَلَى الأَرْضِ شَيْئًا إلاَّ وَقَدْ وَجَدَ فَقْدَ عُمَرَ حَتَّى الْعِضَاهُ ، وَايْمُ اللهِ إنِّي لأَحْسَبُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ وَيُرْشِدُهُ ، وَايْمُ اللهِ إنِّي لأَحْسَبُ الشَّيْطَانَ يَفْرَقُ أَنْ يُحْدِثَ فِي الإِسْلاَمِ فَيَرُدَّ عَلَيْهِ عُمَرُ ، وَايْمُ اللهِ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ كَلْبًا يُحِبُّ عُمَرَ لأَحْبَبْته.

(۳۲۶۵۲) حضرت زر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے نیکوکاروں کا ذکر کیا جاتا تو وہ فوراً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نعرہ لگاتے۔ اور فرماتے! یقیناً ان کا اسلام مسلمانوں کی مدد تھی اور ان کی خلافت مسلمانوں کی فتح تھی۔ اللہ کی قسم! میں نہیں

جانتا زمین پر کسی چیز کو مگر یہ کہ ہر چیز نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کمی محسوس کی یہاں تک کہ کانٹے دار درختوں نے بھی۔ اللہ کی قسم! بلاشبہ میں گمان کرتا تھا کہ ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو ان کو سیدھی راہ دکھاتا ہے اور ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ اور اللہ کی قسم! بلاشبہ شیطان خوف کھاتا تھا اس بات سے کہ وہ اسلام میں کوئی رخنہ ڈالے اس لیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو اس پر واپس لوٹا دیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی کتا بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہے تو میں اس سے بھی محبت کرنے لگوں۔

(٣٢٦٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ :إنَّ عُمَرَ فِي الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى فِي نَوْمِهِ وَفِي يَقْظَتِهِ فَهُوَ حَقٌّ ، إنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :بَيْنَمَا أَنَا فِي الْجَنَّةِ إذ رَأَيْت فِيهَا دَارًا ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هَذِهِ ؟ فَقِيلَ :لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. (احمد ۲۴۵۔ ابن حبان ۶۸۸۴)

(۳۲۶۵۳) حضرت مصعب بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ نیند اور بیداری میں دیکھا وہ سب حق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں تھا کہ میں نے اس میں ایک گھر دیکھا پس میں نے پوچھا: یہ کس کے لیے ہے؟ تو کہا گیا: عمر بن خطاب کے لیے۔

(٣٢٦٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :دَخَلْت الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ ، فَقُلْتُ :لِمَنْ هَذَا ؟ قَالُوا :لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَظَنَنْت أَنِّي أَنَا هُوَ ، فَقُلْتُ :لِمَنْ هُوَ؟ قَالُوا :لِعُمَرَ. (احمد ۱۷۹۔ ابن حبان ۶۸۸۷)

(۳۲۶۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ایک خوبصورت سونے سے بنا ہوا محل دیکھا تو میں نے پوچھا: یہ کس کا گھر ہے؟ فرشتوں نے کہا: قریش کے ایک نوجوان کا۔ پس میں نے گمان کیا کہ یقیناً وہ میں ہی ہوں گا، تو میں نے پوچھا: وہ کون سا نوجوان ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب۔

(٣٢٦٥٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :دَخَلْت الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا قَصْرٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَعْجَبَنِي حُسْنُهُ ، فَسَأَلْت :لِمَنْ هَذَا ؟ فَقِيلَ لِي : لِعُمَرَ ، فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ إلاَّ لِمَا أَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ يَا أَبَا حَفْصٍ ، فَبَكَى عُمَرُ ، وَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلَيْك أَغَارُ ؟!. (بخاری ۳۲۴۲۔ احمد ۳۳۹)

(۳۲۶۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو اس میں میں نے ایک سونے کا محل دیکھا جس کی خوبصورتی مجھے بہت اچھی لگی۔ پس میں نے پوچھا: یہ کس کے لیے ہے؟ تو مجھے بتایا گیا: عمر بن خطاب کے لیے۔ پس مجھے کسی بات نے بھی نہیں روکا اس میں داخل ہونے سے مگر یہ کہ مجھے اے ابو حفص تیری غیرت کا خیال آیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کھاؤں گا؟!

(٣٢٦٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :دَخَلْت الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا ، أَوْ قَصْرًا ، فَسَمِعْت صَوْتًا ، فَقُلْتُ :لِمَنْ هَذَا قِيلَ :لِعُمَرَ ، فَأَرَدْت أَنْ أَدْخُلَهَا فَذَكَرْت غَيْرَتَكَ ، فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعَلَيْكَ أَغَارُ ؟!. (مسلم ۱۸۶۲۔ احمد ۳۰۹)

(۳۲۶۵۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں ایک گھر یا محل دیکھا پس میں نے آواز سنی تو میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ جواب دیا گیا: عمر بن خطاب کا۔ پھر میں نے اس میں داخل ہونا چاہا تو مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کھاؤں گا؟!۔

(٣٢٦٥٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَرَرْت بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ مُشْرِفٍ مُرَبع ، فَقُلْتُ :لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَقِيلَ :لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ ، فَقُلْتُ :أَنَا عَرَبِي ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ ، قَالُوا :لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ :أَنَا مُحَمَّد ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ ، قَالُوا :لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. (ترمذی ۳۶۸۹۔ احمد ۳۵۴)

(۳۲۶۵۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرا گزر ایک مربع محل پر سے ہوا جس میں بالاخانہ تھے۔ تو میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ جواب دیا گیا: اہل عرب میں سے ایک آدمی کا۔ اس پر میں نے کہا: میں بھی عربی ہوں۔ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ایک فرد کا۔ میں نے کہا: میں ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: عمر بن خطاب کا۔

(٣٢٦٥٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنِّي لأَحْسَبُ الشَّيْطَانَ يَفْرَقُ مِنْك يَا عُمَرُ !. (ترمذی ۳۶۹۰۔ احمد ۳۵۳)

(۳۲۶۵۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرا خیال ہے کہ اے عمر! شیطان تجھ سے ڈرتا ہے۔

(٣٢٦٥٩) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ ، قَالَ :عُمَرُ.

(۳۲۶۵۹) حضرت ابو ہاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے قرآن کی اس آیت ﴿وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ کے بارے میں فرمایا:: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

(٣٢٦٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ :رُئِيَ عَلَى عَلِيٍّ بُرْدٌ كَانَ يُكْثِرُ لُبْسَهُ ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ :إِنَّك لَتُكْثِرُ لُبْسَ هَذَا الْبُرْدِ ، فَقَالَ :إِنَّهُ كَسَانِيهِ خَلِيلِي وَصَفِيِّي وَصَدِيقِي وَخَاصَّتِي عُمَرُ ، إِنَّ عُمَرَ نَاصَحَ اللَّهَ فَنَصَحَهُ اللَّهُ ، ثُمَّ بَكَى.

(۳۲۶۶۰) حضرت ابو السفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اکثر ایک چادر پہنے دیکھا گیا تو ان سے پوچھا گیا؟ بلاشبہ

آپ رضی اللہ عنہ اکثر یہ چادر پہنتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ میرے بہت قریبی مخلص اور خاص دوست عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے پہنائی تھی۔ یقیناً عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ سے خالص توبہ کی تو اللہ نے ان کی توبہ کو بھی قبول فرمالیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

(۳۲۶۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَا زَالَ عُمَرُ جَادًّا جَوَّادًا مِنْ حِينِ قُبِضَ حَتَّى انْتَهَى.

(۳۲۶۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل سخاوت فرماتے تھے جب سے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تھی یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کا بھی انتقال ہوگیا۔

(۳۲۶۶۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَن عبد الحميد بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، مَا سَلَكْتَ فَجًّا إِلاَّ سَلَكَ الشَّيْطَانُ فَجًّا سِوَاهُ ، يَقُولُهُ لِعُمَرَ.

(بخاری ۳۲۹۴۔ مسلم ۲۲)

(۳۲۶۶۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تو (عمر) نہیں کسی راستہ پر چلتا مگر یہ کہ شیطان اس راستہ سے ہٹ کر کسی اور راستہ پر چلا جاتا ہے۔

(۳۲۶۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي كَهْمَسٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الأَقْرَعُ شَكَّ كَهْمَسٌ : لاَ أَدْرِي الأَقْرَعُ الْمُؤَذِّنُ هُوَ ، أَوْ غَيْرُهُ ، قَالَ أَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى الأُسْقُفِ قَالَ : فَهُوَ يَسْأَلُهُ وَأَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمَا أُظِلُّهُمَا مِنَ الشَّمْسِ ، فَقَالَ لَهُ : هَلْ تَجِدُنَا فِي كِتَابِكُمْ ، فَقَالَ : صِفَتَكُمْ وَأَعْمَالَكُمْ ، قَالَ : فما تَجِدُنِي ، قَالَ : أَجِدُكَ قَرْنًا مِنْ حَدِيدٍ ، قَالَ : فَنَفَطَ عُمَرُ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ : قَرْنٌ حَدِيدٌ ؟ قَالَ : أَمِينٌ شَدِيدٌ ، فَكَأَنَّهُ فَرِحَ بِذَلِكَ ، قَالَ : فَمَا تَجِدُ بَعْدِي ؟ قَالَ : خَلِيفَةٌ صِدق يُؤْثِرُ أَقْرَبِيهِ ، قَالَ : يقول عُمَرُ : يَرْحَمُ الله ابن عَفَّان ، قَالَ : فَمَا تَجِدُ بَعْدَهُ ؟ قَالَ : صَدَعٌ من حَدِيد ، قَالَ : وَفِي يَدِ عُمَرَ شَيْءٌ يُقَلِّبُهُ ، قَالَ : فَنَبَذَهُ فَقَالَ : يَا دَفْرَاهُ - مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، قَالَ : فَلاَ تَقُلْ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنَّهُ خَلِيفَةٌ مُسْلِمٌ وَرَجُلٌ صَالِحٌ ، وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْلَفُ ، وَالسَّيْفُ مَسْلُولٌ ، وَالدَّمُ مُهْرَاقٌ ، قَالَ : ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ ثُمَّ قَالَ : الصَّلاَةُ. (ابو داؤد ۴۶۱۵)

(۳۲۶۶۳) حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اقرع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت کہمس رحمہ اللہ کو شک تھا فرمایا: میں نہیں جانتا کہ اقرع سے مراد مؤذن ہیں یا کوئی اور...... بہرحال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کر بڑے پادری کو بلا کر پوچھا اس حال میں کہ میں ان دونوں کے پاس کھڑا ہو کر ان دونوں پر سورج کی دھوپ سے سایہ کر رہا تھا، کیا تمہاری کتابوں میں ہمارا ذکر موجود ہے؟ تو اس پادری نے کہا: تمہارے اوصاف اور تمہارے اعمال کا ذکر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میرے بارے میں تمہیں کیا کچھ پتہ ہے؟ اس نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں لوہے کے سینگ کا ذکر پاتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چہرے

میں غصہ کے آثار نمودار ہوئے اور فرمایا: لوہے کا سینگ؟ اس نے کہا: مراد ہے کہ بہت زیادہ امانت دار ہو، تو آپ رضی اللہ عنہ کو اس سے بہت خوشی ہوئی۔ فرمایا: میرے بعد کا کیسے ذکر ہے؟ اس نے کہا: سچا خلیفہ ہوگا جو اپنے قریبی رشتہ داروں کو ترجیح دے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ابن عفان پر رحم کرے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ان کے بعد کا کیسے ذکر ہے؟ بہت شدید شگاف ہو گا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جسے آپ رضی اللہ عنہ الٹ پلٹ رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو پھینک دیا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: افسوس ذلیل شخص پر! اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ایسے مت کہیے۔ یقیناً وہ مسلمان خلیفہ ہوں گے اور نیک آدمی ہوں گے۔ لیکن انہیں خلیفہ بنایا جائے گا اس حال میں کہ تلوار لٹکی ہوئی ہوگی اور خون بہایا جا چکا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: نماز کا وقت ہے۔

(٣٢٦٦٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا الأَشْعَثُ بْنُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُب أَنَّ رَجُلاً قَالَ :يَا رَسُولَ الله ! رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شَرَابًا وَفِيهِ ضَعْفٌ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ.

(۳۲۶۶۴) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ڈول آسمان سے نیچے اترا۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے! انہوں نے اس کو دونوں کناروں سے پکڑا اور پانی پیا اس حال میں کہ ان میں کمزوری تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اس کو دونوں کناروں سے پکڑ کر پانی پیا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انہوں نے بھی اس کے دونوں کناروں کو پکڑ کر پانی پیا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئے۔

(٣٢٦٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مَالِكِ الدَّارِ ، قَالَ :وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ ، قَالَ :أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، اسْتَسْقِ لأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا ، فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ :ائْتِ عُمَرَ فَأَقْرِئْهُ السَّلاَمَ ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْتَقِيمُونَ وَقُلْ لَهُ :عَلَيْكَ الْكَيْسُ ، عَلَيْكَ الْكَيْسُ ، فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَبَكَى عُمَرُ ، ثُمَّ قَالَ :يَا رَبِّ لاَ آلُو إِلاَّ مَا عَجَزْتُ عَنْهُ.

(۳۲۶۶۵) حضرت مالک الدار رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شعبہ طعام میں خزانچی تھے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے پس ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر حاضر ہو کر یوں کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کے لیے پانی طلب کیجئے وہ ہلاک ہو گئی ہے! تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کو خواب میں نظر آئے اور اس سے کہا: عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اسے میرا اسلام کہو اور اسے بتاؤ کہ لوگ سیراب ہونے کی جگہ میں ہیں، اور اس سے کہو: تم پر دانشمندی لازم ہے۔ تم پر دانشمندی لازم ہے۔ پس وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس خواب کی خبر دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے

پھر فرمایا: اے میرے پروردگار! کوئی کوتاہی نہیں مگر میں اس سے عاجز آ گیا۔

(٣٢٦٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ وُضِعَ عِلْمُ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَ عِلْمُ عُمَرَ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَ بِهِمْ عِلْمُ عُمَرَ.

(۳۲۶۶۶) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر عرب کے زندہ لوگوں کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ان سب پر بھاری ہوگا۔

(٣٢٦٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كِتَابُكَ بِيَدِكَ وَشَفَاعَتُكَ بِلِسَانِكَ ، أَخْرَجَنَا عُمَرُ مِنْ أَرْضِنَا فَارْدُدْنَا إِلَيْهَا ، فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ وَيْحَكُمْ ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ رَشِيدَ الأَمْرِ ، وَلاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا صَنَعَهُ عُمَرُ ، قَالَ الأَعْمَشُ ، فَكَانُوا يَقُولُونَ : لَوْ كَانَ فِي نَفْسِهِ عَلَى عُمَرَ شَيْءٌ لاغْتَنَمَ هَذَا عَلِيٌّ.

(۳۲۶۶۷) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل نجران نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی: اے امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ کا اپنا ہاتھ سے حکم لکھنا اور اپنی زبان سے شفاعت کرنا احسان ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ہماری زمین سے نکال دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ ہمیں واپس وہاں بھیج دیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: تمہارے لیے ہلاکت ہو یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحیح معاملہ پر قائم تھے۔ اور میں ہرگز اس چیز کو نہیں بدلوں گا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا۔ حضرت اعمش رحمہ اللہ نے فرمایا: پس وہ لوگ کہتے تھے۔ اگر ان کے دل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں تھوڑی سی بھی ناراضگی ہوتی تو وہ اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھاتے۔

(٣٢٦٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ حِينَ قَدِمَ الْكُوفَةَ : مَا قَدِمْتُ لأَحُلَّ عُقْدَةً شَدَّهَا عُمَرُ.

(۳۲۶۶۸) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کوفہ آئے تو فرمایا: میں اس لیے آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو گرہ لگائی ہے۔ اس کو کھولوں۔

(٣٢٦٦٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ الصَّقْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ الْجِنَّ بَكَتْ عَلَى عُمَرَ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ بِثَلاثٍ ، فَقَالَتْ :

أَبَعْدَ قَتِيلٍ بِالْمَدِينَةِ أَصْبَحَتْ لَهُ الأَرْضُ تَهْتَزُّ الْعِضَاهُ بِأَسْوُقِ.

جَزَى اللَّهُ خَيْرًا مِنْ أَمِيرٍ وَبَارَكَتْ يَدُ اللهِ فِي ذَاكَ الأَدِيمِ الْمُمَزَّقِ.

فَمَنْ يَسْعَ ، أَوْ يَرْكَبْ جَنَاحَيْ نَعَامَةٍ لِيُدْرِكَ مَا أسديت بِالأَمْسِ يُسْبَقِ.

قَضَيْتَ أُمُورًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا بَوَائِقَ فِي أَكْمَامِهَا لَمْ تُفَتَّقِ.

وَمَا كُنْتُ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ بِكَفَّيْ سَبَنْتَى أَخْضَرِ الْعَيْنِ مُطْرِقِ

(۳۲۶۶۹) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جن بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے سے تین دن قبل رو پڑے اور یہ اشعار کہے: (ترجمہ) مدینہ منورہ میں شہید ہونے والے کی جدائی پر زمین اپنے عضاء نامی درخت کے ساتھ کانپ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے جسم میں برکت عطا فرمائے۔ اگر کوئی سواری پر سوار ہو کر آپ کے کارناموں کو دہرانا چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ کے فیصلے خوشوں کے پھل کی طرح عمدہ ہیں۔ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ ان کی وفات نیلی آنکھوں والے مکار درندے (ابولؤلؤ) کے ہاتھوں ہوگی۔

(۳۲۶۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلاَنِ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، كَيْفَ تَقْرَأُ هَذِهِ الآيَةَ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ مَنْ أَقْرَأَكَ ؟ قَالَ : أَبُو حَكِيمٍ الْمُزَنِيّ ، وَقَالَ لِلآخَرِ : مَنْ أَقْرَأَكَ ؟ قَالَ : أَقْرَأَنِي عُمَرُ ، قَالَ : اقْرَأْ كَمَا أَقْرَأَكَ عُمَرُ ، ثُمَّ بَكَى حَتَّى سَقَطَتْ دُمُوعُهُ فِي الْحَصَا ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ عُمَرَ كَانَ حِصْنًا حَصِينًا عَلَى الإِسْلاَمِ ، يَدْخُلُ فِيهِ ، وَلاَ يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحِصْنُ فَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلاَ يَدْخُلُ فِيهِ.

(۳۲۶۷۰) حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر ان دونوں میں سے ایک کہنے لگا: آپ اس آیت کو کیسے پڑھتے ہیں؟ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی؟ اس نے کہا: حضرت ابو حکیم المزنی نے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے دوسرے سے پوچھا: تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی؟ اس نے کہا: مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پڑھو جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمہیں پڑھایا، پھر رونے لگے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کے آنسو کنکریوں پر گرنے لگے۔ پھر فرمایا: بلاشبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کے مضبوط و مستحکم قلعہ تھے جس میں اسلام داخل ہوا اور ان سے نکلا نہیں۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو اس قلعہ میں شگاف پڑ گیا پس وہ اس سے نکل گیا اور اس میں داخل نہیں ہوا۔

(۳۲۶۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، أَنَّهُ كَانَتْ فِي يَدِهِ قَنَاةٌ يَمْشِي عَلَيْهَا ، وَكَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ : وَاللهِ لَوْ أَشَاءُ أَنْ تَنْطِقَ قَنَاتِي هَذِهِ لَنَطَقَتْ ، لَوْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِيزَانًا مَا كَانَ فِيهِ مِيطُ شَعْرَةٍ.

(۳۲۶۷۱) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عثمان رحمہ اللہ کے ہاتھ میں ایک لکڑی ہوتی تھی۔ جس کی مدد سے وہ چلتے تھے اور اکثر یوں فرماتے تھے: اگر اللہ چاہے کہ میری لاٹھی بولے تو یہ ضرور بولتی۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ترازو ہوتے تو پھر بال برابر بھی ناانصافی نہ ہوتی۔

(۳۲۶۷۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : خَطَبَ عُمَرُ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَأَةً ، فَأَنْكَحُوا الْمُغِيرَةَ وَتَرَكُوا عُمَرَ ، أو قَالَ : رَدُّوا عُمَرَ ، قَالَ : فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

لَقَدْ تَرَكُوا ، أَوْ رَدُّوا خَيْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ.

(۳۲۶۷۲) حضرت سلیمان ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ویشید کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کی طرف پیغام نکاح بھیجا تو اس کے اہل خانہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے اس عورت کا نکاح کر دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا یا راوی نے یوں کہا: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیغام کو رد کر دیا۔ تو اس پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: البتہ تحقیق انہوں نے اس امت کے بہترین شخص کو چھوڑا یا فرمایا: رد کیا۔

(٣٢٦٧٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ رُبَّمَا ذُكِرَ عُمَرَ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا كَانَ بِأَوَّلِهِمْ إِسْلاَمًا ، وَلاَ أَفْضَلِهِمْ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَلَكِنَّهُ غَلَبَ النَّاسَ بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالصَّرَامَةِ فِي أَمْرِ اللهِ ، وَلاَ يَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ.

(۳۲۶۷۳) حضرت یونس ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسین ویشید کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تو فرماتے: اللہ کی قسم اگر چہ وہ پہلے اسلام لانے والوں میں سے نہیں تھے اور نہ ہی اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے والوں میں زیادہ افضل تھے لیکن وہ دنیا سے بے رغبتی میں لوگوں پر غالب تھے۔ اور اللہ کے دین کے معاملہ میں سخت مزاج تھے۔ اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے تھے۔

(٣٢٦٧٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْزِلُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. (طبرانی ۸۲۰۲)

(۳۲۶۷۴) حضرت قیس بن مسلم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت طارق بن شہاب ویشید نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ آپس میں یوں بات کرتے تھے کہ بلا شبہ سکینہ و رحمت حضرت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر نازل ہوتی ہے۔

(٣٢٦٧٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ سَعْدٌ : أَمَا وَاللهِ ، مَا كَانَ بِأَقْدَمِنَا إِسْلاَمًا وَلَكِنْ قَدْ عَرَفْت بِأَيِّ شَيْءٍ فَضَلَنَا ، كَانَ أَزْهَدَنَا فِي الدُّنْيَا ، يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.

(۳۲۶۷۵) حضرت ابو سلمہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بہر حال اللہ کی قسم! اگر چہ وہ ہم میں اسلام کے اعتبار سے زیادہ قدیم نہیں تھے لیکن میں نے ان کو ہر چیز میں افضل پایا وہ ہم لوگوں میں سب سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے۔ یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔

(٣٢٦٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ لِيَسْتَخْلِفَهُ ، قَالَ : فَقَالَ النَّاسُ : اسْتَخْلَفْت عَلَيْنَا فَظًّا غَلِيظًا ، فَلَوْ مَلَكَنَا كَانَ أَفَظَّ وَأَغْلَظَ ، مَاذَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا أَتَيْته وَقَدِ اسْتَخْلَفْت عَلَيْنَا ، قَالَ : أَتُخَوِّفُونِي بِرَبِّي ، أَقُولُ : اللَّهُمَّ أَمَّرْت عَلَيْهِمْ خَيْرَ أَهْلِك.

(۳۲۶۷۶) حضرت اسماعیل ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت زبید ویشید نے ارشاد فرمایا: جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت

قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا تا کہ ان کو خلیفہ بنا دیں۔ تو لوگ کہنے لگے! آپ رضی اللہ عنہ ہم پر سخت مزاج کو خلیفہ بنا دیں گے۔ پس اگر وہ ہمارے مالک ہو گئے تو وہ مزید سخت شدید مزاج والے ہو جائیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے جب آپ ان کے پاس جائیں گے کہ آپ نے ان کو ہم پر خلیفہ بنا دیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ مجھے میرے رب سے خوف دلاتے ہو؟! میں جواب دوں گا: اے اللہ! میں نے ان لوگوں پر تیرے سب سے بہترین بندے کو امیر بنا دیا۔

(۳۲۶۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ أَبِی مَعْرُوفٍ الْمَوْصِلِیِّ ، قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ سَمِعْنَا صَوْتًا :

لِيَبْكِ عَلَى الإِسْلاَمِ مَنْ كَانَ بَاكِيًا ... فَقَدْ أَوْشَكُوا هَلْكَى ، وَمَا قَدُمَ الْعَهْدُ
وَأَدْبَرَتِ الدُّنْيَا وَأَدْبَرَ خَيْرُهَا ... وَقَدْ مَلَّهَا مَنْ كَانَ يُوقِنُ بِالْوَعْدِ

(۳۲۶۷۷) حضرت معروف بن ابی معروف الموصلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو ہم لوگوں نے ایک آواز سنی جو یہ اشعار پڑھ رہی تھی: (ترجمہ) اسلام پر ہر رونے والے کو رونا چاہیے۔ وہ ہلاکت کے قریب پہنچ گئے۔ وہ ابھی بہت زمانہ نہیں گزرا۔ دنیا ختم ہوگئی اور دنیا کا بہترین شخص چلا گیا۔ جو اس کے وعدوں کا یقین رکھتا تھا آج پریشان ہے۔

(۳۲۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِی إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى عُمَرَ حِينَ طُعِنَ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنْ كَانَ إِسْلاَمُكَ لَنَصْرًا ، وَإِنْ كَانَتْ إِمَارَتُكَ لَفَتْحًا ، وَاللهِ لَقَدْ مَلأْتَ الأَرْضَ عَدْلاً حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَيْنِ لَيَتَنَازَعَانِ فَيَنْتَهِيَانِ إِلَى أَمْرِكَ ، قَالَ عُمَرُ : أَجْلِسُونِی ، فَأَجْلَسُوهُ ، قَالَ : رُدَّ عَلَیَّ كَلاَمَكَ ، قَالَ : فَرَدَّهُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَتَشْهَدُ لِی بِهَذَا الْكَلاَمِ يَوْمَ تَلْقَاهُ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَسَرَّ ذَلِكَ عُمَرَ وَفَرِحَ.

(۳۲۶۷۸) حضرت عبد اللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے امیر المؤمنین: یقیناً آپ کا اسلام مسلمانوں کی مدد ثابت ہوا، اور آپ کی خلافت مسلمانوں کی فتح۔ اللہ کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ نے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیا۔ یہاں تک کہ اگر دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہوتا تو وہ دونوں آپ کی طرف اپنا معاملہ سونپ دیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو مجھے بٹھا دو۔ پس لوگوں نے ان کو بٹھایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ پر دوبارہ اپنی بات دہراؤ۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دوبارہ اپنی بات دہرائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اس بات کی اس دن گواہی دو گے جب تم اپنے رب سے ملو گے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں۔ اس بات سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسرور ہوئے اور بہت خوش ہوئے۔

(٣٢٦٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَصْحَابِهِ :مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ جِنَازَةً ، قَالَ عُمَرُ أَنَا :قَالَ :مَنْ عَادَ مِنْكُمْ مَرِيضًا ، قَالَ عُمَرُ :أَنَا ، قَالَ :مَنْ تَصَدَّقَ ، قَالَ عُمَرُ :أَنَا ، قَالَ :مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ صَائِمًا ، قَالَ عُمَرُ :أَنَا ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَجَبَتْ وَجَبَتْ.

(٣٢٦٧٩) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا: تم میں سے کون جنازہ میں حاضر ہوا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس نے صدقہ دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے روزے کی حالت میں صبح کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت واجب ہو گئی، جنت واجب ہوگئی۔

(٣٢٦٨٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَرَّ عُمَرُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَعَائِشَةُ وَهُمَا يَأْكُلاَنِ حَيْسًا ، فَدَعَاهُ فَوَضَعَ يَدَهُ مَعَ أَيْدِيهِمَا ، فَأَصَابَتْ يَدُهُ يَدَ عَائِشَةَ ، فَقَالَ :أَوَّهْ ، لَوْ أُطَاعُ فِي هَذِهِ وَصَوَاحِبِهَا مَا رَأَتْهُنَّ أَعْيُنٌ ، وَذَلِكَ قَبْلَ آيَةِ الْحِجَابِ ، قَالَ : فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ. (بخاری ۱۰۵۳۔ نسائی ۱۱۴۱۹)

(٣٢٦٨٠) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا اس حال میں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ اور آپ دونوں حلوہ کھا رہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی بلا لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ ہی اپنا ہاتھ ڈالا تو آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سے ٹکرا گیا اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اوہ! اگر اس کے اور اس کے ساتھیوں کے معاملہ میں میری بات مانی جاتی تو اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کوئی آنکھ بھی نہ دیکھ سکتی۔ یہ حجاب کا حکم اترنے سے پہلے کا واقعہ تھا۔ پس اس پر آیت نازل ہوگئی۔

(٣٢٦٨١) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :جَاءَ عَلِيٌّ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ مُسَجًّى ، فَقَالَ :مَا عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسَجَّى.

(٣٢٦٨١) حضرت جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے ارشاد فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ وہ چادر سے ڈھکے ہوئے تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کرہ زمین پر کوئی شخص نہیں جو میرے نزدیک پسندیدہ ہو اس ڈھکے ہوئے شخص سے کہ میں چاہتا ہوں کہ اللہ سے اس کے نامہ اعمال کے ساتھ ملوں۔

(٣٢٦٨٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ جِبْرِيلَ ، قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَقْرِءْ عُمَرَ السَّلاَمَ وَأَخْبِرْهُ ، أَنَّ رِضَاهُ حُكْمٌ وَغَضَبَهُ عِزٌّ. (ابن عدی ۲۶۱)

(۳۲۶۸۲) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہیے: اور انہیں خبر دیجئے کہ یقیناً ان کی رضا ہی فیصلہ ہے اور ان کا غصہ معزز ہے۔

(۳۲۶۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامُ ، عَنْ سَيَّارِ أَبِي الْحَكَمِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا ثَقُلَ أَطْلَعَ رَأْسَهُ إِلَى النَّاسِ مِنْ كُوَّةٍ ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ عَهِدْت عَهْدًا ، أَفَتَرْضَوْنَ بِهِ فَقَامَ النَّاسُ فَقَالُوا :قَدْ رَضِينَا ، فَقَامَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ :لاَ نَرْضَى إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَكَانَ عُمَرَ.

(۳۲۶۸۳) حضرت صلت بن بھرام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیار ابو الحکم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیماری جب بڑھ گئی تو وہ روشن دان سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: اے لوگو! میں نے ایک فیصلہ کیا ہے کیا تم لوگ اس سے خوش ہوئے؟ پس لوگ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ ہم راضی نہیں ہوں گے مگر یہ کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوں۔ تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

(۳۲۶۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ :مَا كَانَ الإِسْلاَمُ فِي زَمَانِ عُمَرَ إِلاَّ كَالرَّجُلِ الْمُقْبِلِ مَا يَزْدَادُ إِلاَّ قُرْبًا ، فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ كَانَ كَالرَّجُلِ الْمُدْبِرِ مَا يَزْدَادُ إِلاَّ بُعْدًا.

(۳۲۶۸۴) حضرت ربعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ نہیں تھا اسلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مگر پذیرائی حاصل کرنے والے آدمی کی طرح روز بروز جس کی پذیرائی میں اضافہ ہو رہا ہو۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو وہ ہو گیا پیچھے جانے والی آدمی کی طرح جو روز بروز دور ہوتا جا رہا ہو۔

(۳۲۶۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شِمْرٍ ، قَالَ :لَكَأَنَّ عِلْمَ النَّاسِ كَانَ مَدْسُوسًا فِي جُحْرٍ مَعَ عِلْمِ عُمَرَ.

(۳۲۶۸۵) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شمر نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علم کے سامنے لوگوں کا علم ایک سوراخ میں چھپا ہوا تھا۔

(۱۷) ما ذكر فِي فضلِ عثمان بنِ عفّان رضی الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کی فضیلت میں ذکر کی گئی ہیں

(۳۲۶۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَاءَ عُثْمَان فَقِيلَ :هَذَا عُثْمَان ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ مُلَيَّةٌ لَهُ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ ، قَالَ :هَاهُنَا عَلِيٌّ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :هَاهُنَا طَلْحَةُ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ هَاهُنَا الزُّبَيْرُ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :هَاهُنَا سَعْدٌ ، قَالُوا :نَعَمْ ،

قَالَ :أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِى لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِى فُلاَنٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، فَابْتَعْته بِعِشْرِينَ أَلْفًا ، أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا ، فَأَتَيْت النَّبِىَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ :قَدِ ابْتَعْته ، فَقَالَ :اجْعَلْهُ فِى مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ ، قَالَ :فَقَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِى لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ يَبْتَاعُ رُومَةَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، فَابْتَعْتهَا بِكَذَا وَكَذَا ، ثُمَّ أَتَيْته ، فَقُلْتُ :قَدِ ابْتَعْتهَا ، فَقَالَ :اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ ، قَالَ :قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ :أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِى لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِى وُجُوهِ الْقَوْمِ ، فَقَالَ :مَنْ جَهَّزَ هَؤُلاَءِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، يَعْنِى جَيْشَ الْعُسْرَةِ ، فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى لَمْ يَفْقِدُوا عِقَالاً ، وَلاَ خِطَامًا ، قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ :قَالَ :اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلاَثًا. (احمد ۷۰۔ ابن حبان ۶۹۲۰)

(۳۲۶۸۶) حضرت عمر بن جاوان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ مدینہ میں تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ کہا گیا کہ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ پر زرد رنگ کی چادر تھی جس سے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا سر ڈھانپا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہاں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو قسم دے کر پوچھتا ہوں اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں کہ کیا تم لوگ جانتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو جو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص فلاں قبیلہ کے اونٹ کا باڑا خریدے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرمادیں گے تو میں نے وہ باڑا بیس ہزار یا پچیس ہزار میں خریدا۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: تحقیق میں نے وہ باڑا خرید لیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس جگہ کو ہماری مسجد کے لیے وقف کر دو اور اس کا اجر وثواب تمہیں ملے گا؟ راوی کہتے ہیں: ان سب حضرات نے یک زبان ہو کر کہا: اللہ کی قسم! ایسی ہی بات ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں: کیا تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے متعلق جانتے ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رومہ میٹھے پانی کا کنواں خریدے گا تو اللہ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔ تو میں نے اس کنویں کو اتنے اور اتنے روپوں میں خریدا، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: تحقیق میں نے اس کو خرید لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے مسلمانوں کے پینے کے لیے وقف کر دو اور اس کا اجر تمہیں ملے گا؟

راوی کہتے ہیں: ان سب حضرات نے یک زبان ہو کر فرمایا: اللہ کی قسم! ایسی ہی بات ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو قسم دے کر پوچھتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تم لوگ رسول

اللہ ﷺ کے اس فرمان کو جانتے ہو جو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس حال میں کہ آپ ﷺ لوگوں کے چہرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ کہ کون شخص ہے جوان لوگوں کے سفر کا سامان مہیا کرے گا۔ اللہ اس شخص کی مغفرت فرما دیں گے۔ یعنی غزوہ تبوک میں۔ تو میں نے ان سب کے لیے سامان مہیا کیا یہاں تک کہ ان لوگوں کو اونٹ کی نکیل اور اونٹ کے پیر کی رسی کی بھی کمی نہیں ہوئی؟۔ ان سب حضرات نے یک زبان ہو کر فرمایا: اللہ کی قسم! ایسی ہی بات ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہ۔

(۳۲۶۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي هَرَمُ بْنُ الْحَارِثِ وَأُسَامَةُ بْنُ خُرَيْمٍ وَكَانَا يُغَازِيَانِ فَحَدَّثَانِي حَدِيثًا ، وَلاَ يَشْعُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَّ صَاحِبَهُ حَدَّثَنِيهِ عَنْ مُرَّةَ الْبَهْزِيِّ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ : كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي فِتْنَةٍ تَثُورُ فِي أَقْطَارِ الأَرْضِ كَأَنَّهَا صَيَاصِي بقر ، قَالُوا : فَنَصْنَعُ مَاذَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِهَذَا وَأَصْحَابِهِ ، قَالَ : فَأَسْرَعْت حَتَّى عَطَفْت عَلَى الرَّجُلِ ، فَقُلْتُ : هَذَا يَا نَبِيَّ اللهِ ، قَالَ : هَذَا فَإِذَا هُوَ عُثْمَان. (احمد ۳۳۔ ابن حبان ۶۹۱۴)

(۳۲۶۸۷) حضرت مرۃ البھزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک دن مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کا کیا حال ہوگا اس فتنہ میں جو اطراف زمین میں پھوٹ پڑے گا گویا کہ وہ گائے کے دو سینگوں کی طرح ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم لوگ اس صورت میں کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں پر لازم ہے اس شخص کی اور اس کی جماعت کی پیروی کرنا۔ راوی کہتے ہیں: پس میں نے جلدی کی یہاں تک کہ میں اس آدمی کے پاس پہنچ گیا پھر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ شخص؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی شخص ہے۔ تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۲۶۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا ، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ ، فَقَالَ : هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ وَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : هَذَا ، قَالَ : نَعَمْ ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَان. (ابن ماجہ ۱۱۱۔ احمد ۲۴۳)

(۳۲۶۸۸) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فتنہ کا ذکر فرمایا: اور اس کو بہت قریب بتلایا۔ پھر ایک شخص گزرا جس کا سر چادر میں چھپا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن یہ شخص اور اس کی جماعت ہدایت پر ہوگی۔ پس ایک آدمی اس کے پیچھے گیا اور اس کو کندھے سے پکڑ کر اس کا چہرہ رسول اللہ ﷺ کی طرف پھیرا اور پوچھا: یہ شخص؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! پس وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۲۶۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ عُثْمَان قَامَ خُطَبَاءُ بِإِيلِيَاءَ فَقَامَ مِنْ آخِرِهِمْ

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ ، فَقَالَ : لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْت ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِتْنَةً أَحْسَبُهُ ، قَالَ : فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذَا وَأَصْحَابُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ ، فَانْطَلَقْت فَأَخَذْت بِمَنْكِبَيْهِ ، فَأَقْبَلْت بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : هَذَا ، فَقَالَ : نَعَمْ ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَان. (احمد ۲۳۵)

(۳۲۶۸۹) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو ایلیاء مقام پر بہت سے خطیبوں نے خطاب کیا پس ان کے آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی جن کا نام کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ تھا وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اگر یہ حدیث میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنی ہوتی تو میں کبھی کھڑا نہ ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر کیا۔ میرا گمان ہے کہ اس کو بہت قریب بتلایا تو ایک آدمی جس کا سر چادر سے چھپا ہوا تھا وہ گزرا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دن یہ شخص اور اس کی جماعت حق پر ہوگی۔ پس میں اس شخص کے پیچھے گیا پھر میں نے اس کو کندھوں سے پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس کے چہرے کو پھیرا اور پوچھا: یہ شخص؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ پس وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۲۶۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى ، قَالَ : سَمِعْتُ جَدِّي رِيَاحَ بْنَ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول : عُثْمَان فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۶۹۰) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ عثمان جنت میں ہیں۔

(۳۲۶۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَصْدَقُ أُمَّتِي حَيَاءً عُثْمَان.

(۳۲۶۹۱) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ حیادار عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۶۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَنَّ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ كَانَ عَلَى صَنْعَاءَ ، فَلَمَّا جَائَهُ قَتْلُ عُثْمَانَ بَكَى فَأَطَالَ الْبُكَاءَ ، فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ : الْيَوْمَ انْتُزِعَتِ النُّبُوَّةُ ، أَوْ قَالَ : خِلاَفَةُ النُّبُوَّةِ وَصَارَتْ مُلْكًا وَجَبْرِيَّةً ، مَنْ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ أَكَلَهُ.

(۳۲۶۹۲) حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ قریش کا ایک آدمی جس کو ثمامہ کہتے تھے؛ وہ صنعاء میں تھا جب اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر پہنچی پس وہ رونے لگا اور کافی دیر تک روتا رہا۔ جب وہ خاموش ہوا تو کہنے لگا۔ آج نبوت یا نبوت کی خلافت چھین لی گئی۔ اور بادشاہت اور ظلم ہوگا۔ جو جس چیز پر غالب آئے گا اس کو کھا جائے گا۔

(۳۲۶۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ :

قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ عُثْمَانُ أَحْصَنَهُمْ فَرْجًا وَأَوْصَلَهُمْ لِلرَّحِمِ.

(۳۲۶۹۳) حضرت موسیٰ بن طلحہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے اور سب سے زیادہ صلہ رحمی فرمانے والے تھے۔

(٣٢٦٩٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عُثْمَانَ حَمَلَ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ عَلَى أَلْفِ بَعِيرٍ إلاَّ سَبْعِينَ كَمَّلَهَا خَيْلاً.

(۳۲۶۹۴) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ بلاشبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں مجاہدین کو ستر کم ایک ہزار اونٹوں پر سوار کیا۔ اور ہزار کے عدد کو ستر گھوڑوں سے مکمل کیا۔

(٣٢٦٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ حِينَ اسْتُخْلِفَ عُثْمَان : مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلاَها ، ذَا فُوْقٍ.

(۳۲۶۹۵) حضرت عبداللہ بن سنان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جب خلیفہ بنا دیا گیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم نے اپنے میں سے سب سے بلند مرتبہ کو منتخب کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

(٣٢٦٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ حِينَ بُويِعَ عُثْمَان : مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلَى ذَا فُوْقٍ.

(۳۲۶۹۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لی گئی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو میں نے یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگوں نے اپنے میں سب سے بلند مرتبہ کو منتخب کرنے میں کچھ کمی نہیں کی۔

(٣٢٦٩٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لَوْ أَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا عَلَى قَتْلِ عُثْمَانَ لَرُجِمُوا بِالْحِجَارَةِ كَمَا رُجِمَ قَوْمُ لُوطٍ.

(۳۲۶۹۷) حضرت ابوالملیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر سب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر یکجا ہو جاتے تو ان پر ایسے ہی پتھر برسائے جاتے جیسا کہ قوم لوط پر برسائے گئے تھے۔

(٣٢٦٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهٌ تَنَاوَلَ عَصًى كَانَتْ فِي يَدِ عُثْمَانَ فَكَسَرَهَا بِرُكْبَتِهِ ، فَرَمَى من ذَلِكَ الْمَوْضِعِ بِآكِلَةٍ.

(۳۲۶۹۸) حضرت عبیداللہ بن عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت نافع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ایک آدمی جس کو جہجاہ کہا جاتا تھا۔ اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لکڑی چھین کر اس کو اپنے گھٹنے کی مدد سے توڑ دیا تو اس کے اس جگہ میں عضو کو کھانے والی بیماری ہو گئی۔

(٣٢٦٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى هَذَا

وَفِي يَدِهِ شِهَابَانِ مِنْ نَارٍ ، يَعْنِي قَاتِلَ عُثْمَانَ فَقَتَلَهُ.

(۳۲۶۹۹) حضرت زیاد بن ابی حبیب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ؓ نے ارشاد فرمایا: گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں اس کی طرف کہ اس کے دونوں ہاتھوں میں آگ کے انگارے ہیں یعنی حضرت عثمان ؓ کے قاتل کو جس نے ان کو قتل کیا۔

(۳۲۷۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ: حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنَا قَيْسٌ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ: وَدِدْتُ أَنَّ عِنْدِي بَعْضَ أَصْحَابِي ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَدْعُو لَكَ أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَتْ: فَسَكَتَ ، فَعَرَفْت أَنَّهُ لاَ يُرِيدُهُ ، فَقُلْتُ: أَدْعُو لَكَ عُمَرَ؟ فَسَكَتَ ، فَعَرَفْت أَنَّهُ لاَ يُرِيدُهُ ، قُلْتُ: فَأَدْعُو لَكَ عَلِيًّا؟ فَسَكَتَ ، فَعَرَفْت أَنَّهُ لاَ يُرِيدُهُ ، قُلْتُ: فَأَدْعُو لَكَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، فَدَعَوْتُهُ ، فَلَمَّا جَاءَ أَشَارَ إلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَبَاعَدِي ، فَجَاءَ فَجَلَسَ إلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ ، قَالَ قَيْسٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو سَهْلَةَ ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قِيلَ لِعُثْمَانَ: أَلاَ تُقَاتِلُ ، فَقَالَ: إنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إلَيَّ عَهْدًا وَإِنِّي صَابِرٌ عَلَيْهِ ، قَالَ أَبُو سَهْلَةَ: فَيَرَوْنَ أَنَّهُ ذَلِكَ الْمَجْلِسُ. (ابن سعد ٦٦۔ احمد ٥٢)

(۳۲۷۰۰) حضرت ابو سھلہ ؓ جو کہ حضرت عثمان ؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الوفات میں ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس میرا ایک ساتھی ہو۔ تو حضرت عائشہ ؓ نے عرض کیا: کیا میں ابو بکر ؓ کو بلا دوں؟ آپ فرماتی ہیں۔ کہ آپ ﷺ خاموش رہے۔ میں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ ان کو بلانا نہیں چاہتے۔ تو میں نے عرض کیا: کہ میں عمر ؓ کو بلا دوں؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ میں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ ان کو بھی بلانا نہیں چاہتے۔ میں نے عرض کیا: کہ میں علی ؓ کو بلا دوں؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ میں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ ان کو بھی بلانا نہیں چاہتے۔ میں نے عرض کیا: میں عثمان بن عفان ؓ کو بلا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! پس میں نے ان کو بلوا دیا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو نبی کریم ﷺ نے مجھے دور ہونے کے لیے اشارہ کیا۔ پس وہ آئے اور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان سے کچھ فرماتے رہے اور حضرت عثمان کا رنگ تبدیل ہو رہا تھا۔

حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سھلہ ؒ نے مجھے بتلایا: کہ جب حضرت عثمان ؓ گھر میں محصور تھے۔ تو ان کو کہا گیا: آپ ؓ قتال کیوں نہیں کرتے؟! تو آپ ؓ نے فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ لیا تھا اور میں اس پر صبر کرنے والا ہوں۔

حضرت ابو سھلہ ؒ فرماتے ہیں۔ صحابہ ؓ کا گمان تھا کہ وہ اسی مجلس میں وعدہ ہوا تھا۔

(۳۲۷۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ: إنَّ أَعْظَمَكُمْ عِنْدِي غَنَاءً مَنْ كَفَّ سِلاَحَهُ وَيَدَهُ.

(۳۲۷۰۱) حضرت عبد اللہ بن عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے میرے نزدیک مجھے سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا وہ شخص ہوگا جو اپنے ہتھیار اور ہاتھ کو جنگ کرنے سے روک دے۔

(۳۲۷۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا وُهَيْبٌ وَحَمَّادٌ ، قَالاَ :حَدَّثَنَا عبد اللهِ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَن عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ :﴿هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ قَالَ :هُوَ عُثْمَان بْنُ عَفَّانَ.

(۳۲۷۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۷۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ عُثْمَان يَكْتُبُ وَصِيَّةَ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَتْ :فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ فَعَجَّلَ وَكَتَبَ :عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ :مَنْ كَتَبْت ، قَالَ :عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالَ :كَتَبْتَ الَّذِي أَرَدْتُ ، الَّذِي آمُرُك بِهِ ، وَلَوْ كَتَبْتَ نَفْسَكَ كُنْتَ لَهَا أَهْلاً.

(۳۲۷۰۳) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیت لکھ رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جلدی سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا نام لکھ دیا۔ پس جب آپ رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم نے کس کا نام لکھا؟ انہوں نے فرمایا: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے وہی بات لکھی کہ میں نے یہی چاہا تھا کہ اس کے لکھنے کا تمہیں حکم دوں۔ اور اگر تم اپنا نام بھی لکھ دیتے تو تم بھی اس منصب کے اہل تھے۔

(۳۲۷۰٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، فَقَالَ :شَهِدَ بَدْرًا ، فَقَالَ :لاَ فَقَالَ :هَلْ شَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ ، فَقَالَ :لاَ قَالَ :فَهَلْ تَوَلَّى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :ثُمَّ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَقِيلَ لابْنِ عُمَرَ :إنَّ هَذَا يَزْعُمُ أَنَّك عِبْت عُثْمَانَ ، قَالَ :رُدُّوهُ علی ، قَالَ :فَرَدُّوهُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ :هَلْ عَقَلْت مَا قُلْتُ لَكَ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :سَأَلْتنِي هَلْ شَهِدَ عُثْمَان بَدْرًا ، فَقُلْتُ لَكَ :لاَ فَقَالَ :إنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اللَّهُمَّ إنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَتِكَ وَحَاجَةِ رَسُولِكَ ، فَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ ، وَسَأَلْتنِي هَلْ شَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَكَ : لاَ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إلَى الأَحْزَابِ لِيُوَادِعُونَا وَيُسَالِمُونَا فَأَبَوْا ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ لَهُ وَقَالَ :اللَّهُمَّ إنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَتِكَ وَحَاجَةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ مَسَحَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى فَبَايَعَ لَهُ ، وَسَأَلْتنِي هَلْ كَانَ عُثْمَان تَوَلَّى يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ ، قَالَ :

فَقُلْتُ :نَعَمْ ، وَإِنَّ اللَّهَ ، قَالَ :﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ﴾ فَاذْهَبْ فَاجْهَدْ عَلَى جَهْدِكَ. (ابو داؤد ۲۷۲۰۔ طبرانی ۱۲۵)

(۳۲۷۰۴) حضرت حبیب بن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا: کہ کیا وہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ پھر اس نے پوچھا: کیا وہ بیعت الرضوان میں حاضر ہوئے تھے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! اس نے پوچھا: کہ کیا وہ اس دن پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے تھے جس دن دولشکر آمنے سامنے ہوئے تھے (غزوہ احد)؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: پھر وہ آدمی چلا گیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: بلاشبہ یہ آدمی سمجھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عیب بیان کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو میرے پاس واپس بلاؤ۔ پس اس شخص کو واپس لے آئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو میں نے تمہیں کہا ہے کیا تم اسے سمجھے بھی ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں!

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے؟ تو میں نے تمہیں جواب دیا کہ نہیں ہوئے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! بلاشبہ عثمان تیری اور تیرے رسول کی حاجت میں ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں ان کا حصہ بھی مقرر فرمایا: اور تم نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیعت الرضوان میں حاضر تھے؟ تو میں نے تمہیں جواب دیا کہ نہیں تھے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مشرکوں کی طرف بھیجا کہ وہ لوگ ہم سے مصالحت کر لیں مگر ان لوگوں نے انکار کر دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے بیعت لی۔ اور فرمایا: اے اللہ! بلاشبہ عثمان تیری اور تیرے رسول کی حاجت میں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ میں دے کر ان کی طرف سے بھی بیعت کی اور تم نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا حضرت عثمان اس دن پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے تھے جس دن دولشکروں کا آمنا سامنا ہوا؟ تو میں نے تمہیں جواب دیا: جی ہاں! اور یقیناً اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو پیٹھ پھیر گئے تم میں سے جس دن باہم ٹکرائیں دو فوجیں۔ اس کا سبب صرف یہ تھا کہ قدم ڈگمگا دیے تھے ان کے شیطان نے بوجہ بعض ان حرکتوں کے جو وہ کر بیٹھے تھے۔ بہر حال معاف کر دیا اللہ نے انہیں) پس تم جاؤ اور جو میرے خلاف کرنا ہے کرو۔

(۳۲۷۰۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سعد بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ عُثْمَانَ فَذَكَرَ أَحْسَنَ أَعْمَالِهِ ، ثُمَّ قَالَ :لَعَلَّ ذَلِكَ يَسُوئُكَ ، فَقَالَ :أَجَلْ ، فَقَالَ :أَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ.

(۳۲۷۰۵) حضرت سعد بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا: تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے اچھے اعمال کا ذکر فرمایا: پھر ارشاد فرمایا: شاید کہ تم ان کے بارے میں برا گمان رکھتے ہو؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے۔

(۳۲۷۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُكَيْمٍ :لاَ أُعِينُ عَلَى قَتْلِ خَلِيفَةٍ بَعْدَ عُثْمَانَ أَبَدًا ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ :وَأَعَنْتَ عَلَى دَمِهِ ، قَالَ :إِنِّي أَعُدُّ

ذِكْرَ مَسَاوِئِهِ عَوْنًا عَلَى دَمِهِ.

(۳۲۷۰۶) حضرت ھلال بن ابی حمید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عکیم ؒ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت عثمان کے شہید ہو جانے کے بعد کبھی بھی خلیفہ کے قتل پر مدد نہیں کروں گا۔ راوی فرماتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے ان کے قتل پر مدد کی تھی؟ انہوں نے کہا: یقیناً میں نے ان کے خون پر اتنی مدد کی کہ میں ان کی برائیاں شمار کرتا تھا۔

(۳۲۷۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ :لَمَّا تشعب النَّاسُ فِي الطَّعْنِ عَلَى عُثْمَانَ قَامَ أَبِي فَصَلَّى مِنَ اللَّيْلِ ثم نام ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ :قُمْ فَاسْأَلَ اللَّهَ أَنْ يُعِيذَكَ مِنَ الْفِتْنَةِ الَّتِي أَعَاذَ مِنْهَا عِبَادَهُ الصَّالِحِينَ ، قَالَ :فَقَامَ فَمَرِضَ ، قَالَ :فَمَا رُئِيَ خَارِجًا حَتَّى مَاتَ.

(۳۲۷۰۷) حضرت یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر ؒ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عثمان ؓ پر طعن وتشنیع کے بارے میں لوگوں میں آراء مختلف ہونے لگیں تو میرے والد کھڑے ہوئے اور رات کی نماز پڑھی پھر وہ سو گئے۔ راوی کہتے ہیں: کہ پس ان کو کہا گیا: کھڑے ہو کر اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہیں بھی اس فتنہ سے محفوظ رکھے جیسے اس نے اپنے نیک بندوں کو اس سے محفوظ رکھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ انہوں نے قیام کیا پھر وہ بیمار ہو گئے۔ پھر ان کو باہر نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی۔

(۳۲۷۰۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ أَنَّهُ أَرْسَلَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بِكِتَابٍ إِلَى عَائِشَةَ فَدَفَعَهُ إِلَيْهَا ، فَقَالَتْ لِي :أما أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَتْ :إِنِّي عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ أَنَا وَحَفْصَةُ ، فَقَالَ :لَوْ كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ يُحَدِّثُنَا فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَبْعَثُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَيَجِيءُ فَيُحَدِّثُنَا ، قَالَ :فَسَكَتَ ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَبْعَثُ إِلَى عُمَرَ فَيُحَدِّثُنَا ، فَسَكَتَ ، قَالَتْ : فَدَعَا رَجُلاً فأصر إِلَيْهِ دُونَنَا فَذَهَبَ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَان فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :يَا عُثْمَان ، إِنَّ اللَّهَ لَعَلَّهُ أَنْ يُقَمِّصَكَ قَمِيصًا ، فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلاَ تَخْلَعْهُ ثَلاَثًا ، قُلْتُ :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَيْنَ كُنْتِ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ ، قَالَتْ :أُنْسِيتُهُ كَأَنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ قَطُّ.

(ابن ماجہ ۱۱۲۔ احمد ۱۴۹)

(۳۲۷۰۸) حضرت عبداللہ بن قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن بشیر ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان ؓ نے ان کو ایک خط دے کر حضرت عائشہ ؓ کے پاس بھیجا تو انہوں نے وہ خط ان کو دے دیا تو حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ حدیث بیان نہ کروں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! ضرور سنائیں۔ آپ ؓ نے فرمایا: ایک دن میں اور حضرت حفصہ ؓ، حضور ﷺ کے پاس تھیں تو آپ ﷺ فرمانے لگے۔ کاش کہ

ہمارے پاس کوئی آدمی ہوتا تو وہ ہم سے بات کرتا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پیغام نہ بھیج دوں کہ وہ آئیں اور ہم سے بات چیت کریں؟ پس آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام نہ بھیج دوں کہ وہ ہم سے بات چیت کریں۔ پس آپ ﷺ خاموش رہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بلا کر ہم سے ہٹ کر اس سے سرگوشی کی پھر وہ چلا گیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنا چہرہ ان کی طرف متوجہ کیا۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے عثمان: شاید اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائیں گے پس اگر کچھ لوگ اس کو تم سے اتروانا چاہیں تو تم ہرگز اس کو مت اتارنا۔ آپ ﷺ نے یہ تین بار ارشاد فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی۔ اے ام المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے یہ حدیث کیوں بیان نہیں کی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بھلا دی گئی تھی گویا کہ میں نے اس کو کبھی سنا ہی نہ ہو۔

(۳۲۷۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ لِعُثْمَانَ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لأَبِي عَبْدِ اللهِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ آمِنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ مَكَثَ كَذَا وَكَذَا سَنَةً مَا طَافَ حَتَّى أَطُوفَ. (طبرانی ۱۴۴)

(۳۲۷۰۹) حضرت ایاس بن سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سلمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اپنا داہنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر بیعت لی، تو لوگوں نے کہا: ابو عبد اللہ کے لیے تو خوش نصیبی ہے کہ وہ امن سے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اتنے اور اتنے سال بھی ٹھہرتا تو طواف نہ کرتا یہاں تک کہ میں طواف کر لیتا۔

(۳۲۷۱۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَقَدْ عِبْتُمْ عَلَى عُثْمَانَ أَشْيَاءَ لَوْ أَنَّ عُمَرَ فَعَلَهَا مَا عِبْتُمُوهَا.

(۳۲۷۱۰) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: البتہ تحقیق تم لوگ حضرت عثمان پر چند چیزوں کا عیب لگاتے ہو۔ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کاموں کو کیا ہوتا تو تم کبھی بھی ان پر عیب نہ لگاتے۔

(۳۲۷۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا دَاوُد ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أُمِّ هِلاَلٍ ابْنَةِ وَكِيعٍ ، عَنِ امْرَأَةِ عُثْمَانَ ، قَالَتْ :أَغْفَى عُثْمَان ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ ، قَالَ :إِنَّ الْقَوْمَ يَقْتُلُونِي ، فَقُلْتُ :كَلاَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ :إِنِّي رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ، قَالَ :فَقَالُوا :أَفْطِرْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ ، أَوْ قَالُوا :إِنك تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ.

(۳۲۷۱۱) حضرت ام ہلال بنت وکیع فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اونگھ رہے تھے جب بیدار ہوئے تو فرمانے لگے: یقیناً میری قوم مجھے قتل کر دے گی۔ تو میں نے کہا: ہرگز نہیں اے امیر المؤمنین! تو آپ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے یوں فرمایا: آج رات تم ہمارے ساتھ افطار کرو یا یوں فرمایا: تم آج رات ہمارے ساتھ افطار کرو گے۔

(۳۲۷۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي حبيبة ، قَالَ : دَخَلْتُ الدَّارَ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلاَفًا ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ : فَمَا تَأْمُرُنِي ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِالأَمِيرِ وَأَصْحَابِهِ ، وَضَرَبَ عَلَى مَنْكِبِ عُثْمَانَ. (حاکم ۹۹)

(۳۲۷۱۲) حضرت ابو حبیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوا جب بلوائیوں نے ان کے گھر کا گھیراؤ کیا ہوا تھا۔ پس میں نے وہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد تم فتنہ اور اختلاف پاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں: کہ ایک پوچھنے والے نے پوچھا: آپ ﷺ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر امیر اور اس کے ساتھیوں کی اطاعت لازم ہے۔ اور آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ مارا۔

(۳۲۷۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : كَانَ أبو هريرة إِذَا ذَكَرَ قَتْلَ عُثْمَانَ بَكَى فَكَأَنِّي أَسْمَعُهُ يَقُولُ : هَاهْ هَاهْ ينتحب. (ابن سعد ۸۱)

(۳۲۷۱۳) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو صالح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا ذکر فرماتے تو رونے لگتے۔ گویا کہ میں اب بھی ان کے سسکنے کی آواز سن رہا ہوں۔

(۳۲۷۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ : قَالَتْ حِينَ قُتِلَ عُثْمَان تَرَكْتُمُوهُ كَالثَّوْبِ النَّقِيِّ مِنَ الدَّنَسِ ، ثُمَّ قَرَّبْتُمُوهُ فَذَبَحْتُمُوهُ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ ، هلا كَانَ هَذَا قَبْلَ هَذَا ، قَالَ : فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ : هَذَا عَمَلك أَنْتِ كَتَبْتِ إِلَى أُنَاسٍ تَأْمُرِينَهُمْ بِالْخُرُوجِ ، قَالَ : فَقَالَتْ عَائِشَةُ : لاَ وَالَّذِي آمَنَ بِهِ الْمُؤْمِنُونَ وَكَفَرَ بِهِ الْكَافِرُونَ ، مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ سَوْدَاءَ فِي بَيْضَاءَ حَتَّى جَلَسْتُ مَجْلِسِي هَذَا ، قَالَ الأَعْمَشُ : فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ كُتِبَ عَلَى لِسَانِهَا.

(۳۲۷۱۴) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے جیسا کہ گندگی صاف کپڑے کو چھوڑ دیتی ہے۔ پھر تم نے ان کو قریب کر کے ذبح کر دیا جیسا کہ کسی مینڈھے کو ذبح کیا جاتا ہے۔ یہ بات اس سے پہلے کیوں نہیں ہوئی؟ تو حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ان سے عرض کیا: یہ تو آپ رضی اللہ عنہا کے عمل کی وجہ سے ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہا ہی نے لوگوں کو خط لکھ کر ان کو خروج کا حکم دیا! راوی کہتے ہیں: کہ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہیں! قسم ہے اس ذات کی جس پر تمام مومن ایمان لائے اور کافروں نے جس کے ساتھ کفر کیا۔ میں نے کسی

سفیدی پر سیاہی سے نہیں لکھا یہاں تک کہ میں اپنی اس جگہ پر بیٹھ گئی۔

امام اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پس ان لوگوں کی رائے یہی تھی کہ یہ سب ان کی زبان پر لکھ دیا گیا تھا۔

(۳۲۷۱۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ: حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَخْطُبُ يَقُولُ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ﴾ قَالَ عُثْمَان مِنْهُمْ.

(۳۲۷۱۵) حضرت محمد بن حاطب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی (بے شک وہ لوگ کہ (فیصلہ) ہو چکا ہے پہلے ہی جن کے لیے ہماری طرف سے اچھے انجام کا یہ اس سے دور رکھے جائیں گے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان ہی لوگوں میں سے تھے۔

(۳۲۷۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :يَكُونُ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً :أَبُو بَكْرٍ أَصَبْتُمَ اسْمَهُ ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَرْنٌ مِنْ حَدِيدٍ أَصَبْتُمَ اسْمَهُ ، وَعُثْمَان بْنُ عَفَّانَ ذُو النُّورَيْنِ أُوتِيَ كِفْلَيْنِ مِنَ الرَّحْمَةِ ، قُتِلَ مَظْلُومًا ، أَصَبْتُمَ اسْمَهُ.

(۳۲۷۱۶) حضرت عقبہ بن اوس السدوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ اس امت میں بارہ (12) خلیفہ ہوں گے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ ، تم لوگوں کو ان کے نام کی تصدیق ہو چکی۔ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو بہت امانت دار ہوں گے۔ تم لوگوں کو ان کے نام کی تصدیق بھی حاصل ہو چکی اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ذوالنورین جنہیں رحمت کی دو ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ اور ظلماً قتل کیا گیا۔ تم لوگوں کو ان کے نام کی بھی تصدیق حاصل ہو چکی۔

(۳۲۷۱۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُجَمِّعٍ ، قَالَ :دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ أَبِي لَيْلَى عَلَى الْحَجَّاجِ ، فَقَالَ لِجُلَسَائِهِ :إِذَا أَرَدْتُمْ أَنْ تَنْظُرُوا إِلَى رَجُلٍ يَسُبُّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ فَهَذَا عِنْدَكُمْ ، يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمَن ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَن :مَعَاذَ اللهِ أَيُّهَا الأَمِيرُ أَنْ أَكُونَ أَسُبُّ عُثْمَانَ إِنَّهُ لَيَحْجِزُنِي ، عَنْ ذَلِكَ آيَةٌ فِي كِتَابِ اللهِ ، قَالَ اللَّهُ : ﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمَ الصَّادِقُونَ﴾ ، فَكَانَ عُثْمَان مِنْهُمْ.

(۳۲۷۱۷) حضرت مجمع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے گئے تو وہ اپنے ہم نشینوں سے کہنے لگا: اگر تم ایسے شخص کو دیکھنا چاہو جو امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سب وشتم کرتا ہو تو یہ شخص یعنی عبد الرحمٰن تمہارے پاس ہیں ان کو دیکھ لو۔ اس پر حضرت عبد الرحمٰن رحمہ اللہ نے فرمایا: اے امیر! اللہ کی پناہ، اس بات سے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سب وشتم کروں۔ یقیناً کتاب اللہ میں پائی جانے والی اس آیت مبارکہ نے مجھے اس کام سے روک دیا اور محفوظ رکھا۔ اللہ نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ: نیز وہ مال) ان مفلس مہاجروں کے لیے ہے جو نکال باہر کیے گئے ہیں اپنے گھروں سے اور اپنی

جائدادوں سے۔ جو تلاش کرتے ہیں فضل اللہ کا اور اس کی خوشنودی، اور مدد کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی، یہی سچے لوگ ہیں)
حضرت عثمان ان لوگوں میں سے تھے۔

(۳۲۷۱۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ثَوْرٍ الْفَهْمِيَّ يَقُولُ : قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عُدَيْسٍ الْبَلَوِيُّ وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَصَعِدَ الْمِنبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ أَبُو ثَوْرٍ : فَدَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقُلْتُ : إنَّ فُلاَنًا ذَكَرَ كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ عُثْمَان : وَمِنْ أَيْنَ وَقَدِ اخْتَبَأْتُ عِنْدَ اللهِ عَشْرًا : إنِّي لَرَابِعُ الإِسْلاَمِ، وَقَدْ زَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ ، ثُمَّ ابْنَتَهُ ، وَقَدْ بَايَعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي هَذِهِ الْيُمْنَى فَمَا مَسِسْتُ بِهَا ذَكَرِي ، وَلاَ تَغَنَّيْتُ ، وَلاَ تَمَنَّيْت ، وَلاَ شَرِبْت خَمْرًا فِي جَاهِلِيَّةٍ ، وَلاَ إِسْلاَمٍ ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَشْتَرِي هَذِهِ الزَّنقَةَ ، وَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ، فَاشْتَرَيْتهَا وَزِدْتهَا فِي الْمَسْجِدِ. (ابن ابی عاصم ۱۳۰۸)

(۳۲۷۱۸) حضرت یزید بن عمرو المعاصری ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوثور الفھمی ریشید نے ارشاد فرمایا: کہ عبدالرحمٰن بن عدیس جو کہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی وہ بلوائیوں کے پاس آیا اور منبر پر چڑھا: حمد و ثنا کے بعد اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ تو حضرت ابوثور ریشید فرماتے ہیں کہ میں محاصرے کے دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایسے اور ایسے کہہ رہا ہے۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی بات کیسے ہوسکتی ہے؟ حالانکہ میں نے اللہ کے پاس دس خصوصیات ذخیرہ کی ہوئی ہیں۔ وہ یہ کہ میں اسلام لانے والا چوتھا شخص ہوں۔ اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اپنی ایک بیٹی کا نکاح کیا، پھر دوسری بیٹی کا نکاح کیا اور تحقیق میں نے اپنے اس دائیں ہاتھ سے رسول اللہ سے بیعت کی تو پھر کبھی بھی میں نے اس سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا۔ اور نہ ہی میں نے کبھی عشق و معشوقی کی۔ اور نہ ہی کبھی اس چیز کی میں نے کبھی تمنا و آرزو کی۔ اور میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں اور نہ ہی زمانہ اسلام میں کبھی شراب پی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ کون شخص اس راستہ کے حصہ کو خرید کر اس سے مسجد کی توسیع کرے گا تو اس کے لیے اس کے بدلہ جنت میں گھر ہوگا؟ پس میں نے اس جگہ کو خرید کر مسجد کی توسیع کی تھی۔

(۳۲۷۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مِلْحَانَ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عُثْمَان ، وَعُمَرُ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ بَعِيرَانِ أَحَدُهُمَا قَوِيٌّ ، وَالآخَرُ ضَعِيفٌ أَكُنْتَ تَقْتُلُ الضَّعِيفَ.

(۳۲۷۱۹) حضرت مسعر ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ملحان ریشید نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تیری کیا رائے ہے کہ اگر تیرے پاس دو اونٹ ہوں

جن میں سے ایک قوی ہو اور دوسرا اکمزور ہو تو کیا تم کمزور اونٹ کو قتل کر دو گے؟

(۳۲۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي سَلْمَانَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ عُثْمَانَ ، فَقَالَ مِسْعَرٌ : إِمَّا قَالَ : تَحْسَبُهُ ، أَوْ قَالَ : نَحْسَبُهُ مِنْ خِيَارِنَا.

(۳۲۷۲۰) حضرت مسعر ریٹیلیۂ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سلیمان ریٹیلیۂ نے فرمایا: کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان ریٹیلیۂ کے متعلق سوال کیا۔ راوی فرماتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا: کہ تم ان کو ہم میں سب سے بہتر سمجھو یا یوں فرمایا: ہم لوگ ان کو اپنے میں سب سے بہترین اور افضل سمجھتے تھے۔

(۳۲۷۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ كُلْثُومٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ : مَا أُحِبُّ أَنِّي رَمَيْتُ عُثْمَانَ بِسَهْمٍ ، قَالَ مسعر : أُرَاهُ أَرَادَ قَتْلَهُ ، وَلاَ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا.

(۳۲۷۲۱) حضرت کلثوم رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ یوں فرماتے تھے: کہ میں پسند نہیں کرتا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کے ارادے سے ایک تیر بھی ماروں جس کے بدلہ اگر چہ مجھے احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ملے۔

(۳۲۷۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الأَسَدِيُّ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُثْمَانَ : غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا قَدَّمْت ، وَمَا أَخَّرْت ، وَمَا أَسْرَرْت ، وَمَا أَعْلَنْت ، وَمَا أَخْفَيْت ، وَمَا أَبْدَيْت ، وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْر عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ :

(۳۲۷۲۲) حضرت حسان بن عطیہ ریٹیلیۂ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا تھا۔ اللہ تمہارے ان گناہوں کو بخش دے جو تم نے پہلے کیے اور جو تم بعد میں کرو گے اور جو تم نے پوشیدگی میں کیے اور جو تم نے اعلانیہ طور پر کیے۔ اور جو تم نے چھپائے اور جو تم نے ظاہر کیے اور جو کچھ قیامت کے دن تک کرو گے۔

(۳۲۷۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ : ذُكِرَ عُثْمَان ، فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ : هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَأْتِيكُمَ الآنَ فَيُخْبِرُكُمْ ، قَالَ : فَجَاءَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : كَانَ عُثْمَان مِنَ الَّذِينَ ﴿آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ حَتَّى أَتَمَّ الآيَةَ.

(۳۲۷۲۳) حضرت محمد بن حاطب ریٹیلیۂ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ریٹیلیۂ کا ذکر کیا گیا تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ امیر المؤمنین ابھی تمہارے پاس آئیں گے تو وہ ہی تم لوگوں کو ان کے بارے میں بتائیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اور فرمایا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے پھر یہ آیت مکمل تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: وہ لوگ ایمان پر قائم رہے اور اچھے کام کیے پھر حرام چیزوں سے بچے اور احکام الٰہی کو مانا پھر تقویٰ اختیار کیا اور اچھے کام کیے۔ اور اللہ دوست

رکھتا ہے اچھے کام کرنے والوں کو۔

(۳۲۷۲٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :قَالَ نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ :دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ ، وَقَالَ لِي :أَمْسِكْ عَلَى الْبَابِ ، فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ فَضُرِبَ الْبَابُ ، فَقُلْتُ :مَنْ هَذَا ؟ قَالَ :أَبُو بَكْرٍ ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ :ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، قَالَ :فَأَذِنت لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ، فَجَاءَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ، ثُمَّ ضُرِبَ الْبَابُ ، فَقُلْتُ :مَنْ هَذَا ، قَالَ :عُمَرُ ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا عُمَرُ ، فَقَالَ :ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، قَالَ :فَأَذِنت لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ، ثُمَّ ضُرِبَ الْبَابُ فَقُلْتُ :مَنْ هَذَا ، قَالَ :عُثْمَان ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا عُثْمَان ، قَالَ :ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلَاءٍ ، قَالَ :فَأَذِنْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ. (ابوداؤد ۵۱۴۶۔ احمد ۵۱۴۶)

(۳۲۷۲۴) حضرت نافع بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے باغات میں سے ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے فرمایا: کہ مجھ پر دروازہ بند کر دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ کنویں کے گرد بنی ہوئی منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی دونوں ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں۔ پس دروازہ بجایا گیا تو میں نے پوچھا: کون شخص ہے؟ اس نے کہا: ابوبکر ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو اور ان کو جنت کی خوشخبری بھی سنا دو۔ پس وہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کنویں کے منڈیر پر بیٹھ گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی دونوں ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں۔ پھر دروازہ بجا۔ میں نے پوچھا: کون شخص ہے؟ اس نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو بھی اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دو۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان کو آنے کی اجازت دی اور جنت کی خوش خبری بھی سنا دی۔ پس وہ تشریف لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کنویں کے منڈیر پر بیٹھ گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی دونوں ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں۔ پھر دروازہ بجا۔ میں نے پوچھا: کون شخص؟ وہ کہنے لگا! عثمان رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو بھی اجازت دے دو۔ اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دو۔ آزمائش کے ساتھ۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان کو بھی اجازت دی اور جنت کی خوشخبری بھی سنا دی۔ پس وہ داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کنویں کے منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی دونوں ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں۔

(۳۲۷۲٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَمَّا عَرَضَ عُمَرُ ابْنَتَهُ عَلَى عُثْمَانَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلَا أَدُلُّ عُثْمَانَ عَلَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا ، وَأَدُلُّهَا عَلَى

مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَهَا مِنْ عُثْمَانَ ، قَالَ : فَتَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللهِ وَزَوَّجَ عُثْمَانَ ابْنَتَهُ. (حاکم ۱۰۶)

(۳۲۷۲۵) حضرت سفیان بن حسین ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ویلیٹیز نے ارشاد فرمایا: کہ جب حضرت عمر رضی اللہ نے اپنی بیٹی کا رشتہ حضرت عثمان رضی اللہ پر پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں راہنمائی نہ کروں اس شخص پر جو عثمان سے زیادہ بہتر ہے۔ اور میں اس کی راہنمائی نہ کروں عثمان کے لئے اس عورت پر جو اس عورت سے بہتر ہو۔ راوی کہتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ کی بیٹی سے خود نکاح کر لیا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ کا نکاح اپنی بیٹی سے کروا دیا۔

(۳۲۷۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ عُثْمَان ، فَقَالَ رَجُلٌ :إِنَّهُمْ يَسُبُّونَهُ ، فَقَالَ : وَيْحَهُمْ يَسُبُّونَ رَجُلاً دَخَلَ عَلَى النَّجَاشِيِّ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّهُمْ أَعْطَى الْفِتْنَةَ غَيْرَهُ ، قَالُوا :وَمَا الْفِتْنَةُ الَّتِي أَعْطَوْهَا ، قَالَ :كَانَ لاَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلاَّ أَوْمَأَ إليه بِرَأْسِهِ فَأَبَى عُثْمَان ، فَقَالَ :مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ كَمَا سَجَدَ أَصْحَابُك ، فَقَالَ :مَا كُنْتُ لأَسْجُدَ لأَحَدٍ دُونَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۳۲۷۲۶) حضرت عاصم ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین ویلیٹیز کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ کا ذکر کیا گیا تو ایک آدمی کہنے لگا۔ یقیناً لوگ تو ان کو گالیاں دیتے ہیں! اس پر آپ ویلیٹیز نے فرمایا: ہلاکت ہے ان لوگوں کے لیے جو ایسے شخص کو گالیاں دیتے ہیں جو نجاشی بادشاہ پر داخل ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ایسے گروہ میں سے کہ سب ان کے علاوہ فتنہ میں پڑ گئے تھے! لوگوں نے پوچھا: کہ وہ لوگ کس فتنہ میں پڑے تھے؟ آپ ویلیٹیز نے فرمایا: جو شخص بھی اس بادشاہ پر داخل ہوتا تو وہ سر جھکا کر اس کو سلام کرتا۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، تو اس بادشاہ نے پوچھا: تمہیں کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جیسا کہ تمہارے ساتھیوں نے سجدہ کیا؟ تو آپ رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو بھی سجدہ نہیں کرتا۔

(۱۸) فضائِل علِيِّ بنِ أبِي طالِبٍ رضي الله عنه

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ کے فضائل کا بیان

(۳۲۷۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ إِلَيَّ أَنَّهُ لاَ يُحِبُّنِي إِلاَّ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يُبْغِضُنِي إِلاَّ مُنَافِقٌ. (احمد ۹۵۔ ابن حبان ۶۹۲۴)

(۳۲۷۲۷) حضرت زر بن حبیش ویلیٹیز فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو پھاڑ کر پیدا کیا اور انسان کو وجود بخشا یقیناً نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ عہد کیا تھا کہ صرف مخلص مومن ہی مجھ سے محبت کرے گا۔ اور منافق ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔

(۳۲۷۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ. (احمد ۳۵۰۔ بزار ۲۵۳۵)

(۳۲۷۲۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

(۳۲۷۲۹) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ مُوسَى ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لأَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : عُدْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُبِضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُولُ : جَاءَ عَلِيٌّ؟ مِرَارًا ، قَالَتْ : وَأَظُنُّهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ ، قَالَتْ : فَجَاءَ بَعْدُ فَظَنَنَّا أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً ، فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا بِالْبَابِ ، فَكُنْت مِنْ أَدْنَاهُمْ مِنَ الْبَابِ ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيهِ ، ثُمَّ قُبِضَ مِنْ يَوْمِهِ ذَلِكَ ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. (نسائی ۸۱۰۸۔ طبرانی ۸۸۷)

(۳۲۷۲۹) حضرت ام موسیٰ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: میں قسم اٹھاتی ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے عہد کے اعتبار سے۔ آپ فرماتی ہیں۔ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کررہے تھے جس دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح میں ہر تھوڑی دیر بعد بار بار فرماتے کہ علی رضی اللہ عنہ آ گئے؟ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مجھے یہ گمان تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کسی کام بھیجا ہے۔ پس وہ تھوڑی دیر میں آ گئے تو ہم نے محسوس کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے کوئی کام ہے اس لیے ہم گھر سے نکل کر دروازے کے پاس بیٹھ گئے۔ پس ان سب میں دروازے کے سب سے زیادہ قریب میں تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف متوجہ کیا اور ان سے سرگوشی فرماتے رہے۔ پھر اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ ہی سب سے زیادہ عہد کے اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے۔

(۳۲۷۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ : أَخْبِرْنِي ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَسْأَلَ عَنْ عَلِيٍّ فَانْظُرْ إِلَى مَنْزِلِهِ مِنْ مَنْزِلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَنْزِلُهُ وَهَذَا مَنْزِلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَإِنِّي أُبْغِضُهُ ، قَالَ : فَأَبْغَضَكَ اللَّهُ.

(۳۲۷۳۰) حضرت سعد بن عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلائیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ پوچھنا چاہے تو بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے قریب ہی ان کا گھر دیکھ لیا کر۔ یہ ان کا گھر ہے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر ہے۔ اس آدمی نے کہا: میں تو ان سے بغض رکھتا ہوں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس پھر اللہ بھی تجھ سے بغض رکھتے ہیں۔

(۳۲۷۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : بَعَثَنِي

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ لأَقْضِيَ بَيْنَهُمْ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي لاَ عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ ، قَالَ : فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى صَدْرِي ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اهْدِ قَلْبَهُ وَسَدِّدْ لِسَانَهُ ، فَمَا شَكَكْت فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ حَتَّى جَلَسْتُ مَجْلِسِي هَذَا.

(۳۲۷۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن والوں کے پاس بھیجنا چاہا تا کہ میں ان کے درمیان فیصلے کروں۔ پس میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے تو قضاء سے متعلق کچھ بھی معلوم نہیں، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مار کر یہ دعا فرمائی۔ اے اللہ! اس کے دل کو ہدایت عطا فرما۔ اور اس کی زبان کو سیدھا کر دے۔ پس مجھے کبھی بھی دو بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں شک نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ آج میں اس جگہ پر بیٹھا ہوا ہوں۔

(۳۲۷۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالُوا : لَهُ : أَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ ، قَالَ : كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ أُعْطِيت وَإِذَا سَكَتّ ابْتُدِئْت. (نسائی ۸۵۰۵)

(۳۲۷۳۲) حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کہ آپ رضی اللہ عنہ ہمیں اپنے بارے میں بتلایئے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں کچھ سوال کرتا تھا تو مجھے عطاء کر دیا جاتا تھا۔ اور جب میں خاموش ہوتا تھا تو مجھ ہی سے شروعات کی جاتی تھی۔

(۳۲۷۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كُنْتُ إِذَا سَأَلْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي ، وَإِذَا سَكَتّ ابْتَدَأَنِي. (ترمذی ۳۷۲۲۔ حاکم ۱۲۵)

(۳۲۷۳۳) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن ھند الجملی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جب کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ مجھے عطا فرما دیتے۔ اور جب میں خاموش ہوتا تھا تو مجھ ہی سے شروعات فرماتے۔

(۳۲۷۳۴) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ ، قَالَ : قُلْت لَهُ : يَا أَبَا أُسْحَاقَ ، أَيْنَ رَأَيْته ، قَالَ : وَقَفَ عَلَيْنَا فِي مَجْلِسِنَا ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَلاَ يُؤَدِّي عَنِّي إِلاَّ عَلِيٌّ. (ترمذی ۳۷۱۹۔ ابن ماجہ ۱۱۹)

(۳۲۷۳۴) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت حبشی بن جنادہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس پر حضرت شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا: اے ابو اسحق! آپ رحمہ اللہ نے ان کو یہاں دیکھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت حبشی رحمہ اللہ ہماری مجلس میں ٹھہرے تھے اور فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا: علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور میری طرف سے علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بھی ادائیگی نہیں کرے گا۔

(۳۲۷۳۵) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، قَالَ: كُنَّا بِالْجُحْفَةِ بِغَدِيرِ خُمٍّ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلاَهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاَهُ.

(۳۲۷۳۵) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غدیر خم کے موقع پر جحفہ مقام میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: میں جس کا دوست ہوں پس علی بھی اس کا دوست ہے۔

(۳۲۷۳۶) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : بَيْنَا عَلِيٌّ جَالِسًا فِي الرَّحْبَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ ، فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مَوْلاَيَ ، فَقَالَ : مَنْ هَذَا ، فَقَالُوا : هَذَا أَبُو أَيُّوبَ الأَنْصَارِيُّ ، فَقَالَ : إِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلاَهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاَهُ.

(طبرانی ۴۰۵۲)

(۳۲۷۳۶) حضرت ریاح بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کشادہ جگہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا جس پر سفر کے نشانات واضح تھے۔ اس نے کہا: اے میرے دوست تجھ پر سلامتی ہو۔ آپ نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ تو لوگوں نے کہا: یہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں، پھر انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: میں جس کا دوست ہوں پس علی بھی اس کا دوست ہے۔

(۳۲۷۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ : خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ، فَقَالَ : أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي.

(بخاری ۴۴۱۶۔ مسلم ۳۱)

(۳۲۷۳۷) حضرت سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جانشین بنایا تو آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے؟

(۳۲۷۳۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ : أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى.

(بخاری ۳۷۰۶۔ مسلم ۱۸۷۱)

(۳۲۷۳۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔

(۳۲۷۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ ابْنَةُ عَلِيٍّ ، قَالَتْ : حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ ، قَالَتْ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ : أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إِلاَّ أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي. (نسائی ۸۱۴۳۔ احمد ۴۳۸)

(۳۲۷۳۹) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں ارشاد فرمایا: تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۳۲۷٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ :أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إلاَّ أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي.

(۳۲۷۴۰) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(۳۲۷٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ:قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ، فَأَتَاهُ سَعْدٌ، فَذَكَرُوا عَلِيًّا، فَنَالَ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ، فَغَضِبَ سَعْدٌ، فَقَالَ:تَقُولُ هَذَا لِرَجُلٍ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ ثَلاَثُ خِصَالٍ ، لأَنْ تَكُونَ لِي خَصْلَةٌ مِنْهَا أَحَبُّ إلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ كُنْتُ مَوْلاَهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاَه ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إلاَّ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.(مسلم ۱۸۷۱۔ ترمذی ۲۹۹۹)

(۳۲۷۴۱) حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ایک حج کے موقع پر تشریف لائے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کچھ الفاظ کہے پس حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو غصہ آگیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ بات ایسے آدمی کے بارے میں کر رہے ہو کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو اس کے بارے میں یہ تین خصوصیات ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ اور مجھے ان خصوصیات میں سے کسی ایک کا مل جانا میرے نزدیک دنیا اور جو کچھ اس میں موجود ہے۔ اس سے بھی پسند ہے۔ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جس کا دوست ہوں۔ علی بھی اس کا دوست ہے۔ میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے نزدیک ایسے ہی ہو جیسا کہ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میں ضرور بالضرور ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں۔

(۳۲۷٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو سُلَيْمَانَ الْجُهَنِيُّ ، يَعْنِي زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ :أَنَا عَبْدُ اللهِ ، وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ يَقُلْهَا أَحَدٌ قَبْلِي ، وَلاَ يَقُولُهَا أَحَدٌ بَعْدِي إلاَّ كَذَّابٌ مُفْتَرٍ.

(۳۲۷۴۲) حضرت ابو سلیمان الجہنی رحمہ اللہ یعنی زید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر یوں فرماتے ہوئے سنا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول ﷺ کا بھائی ہوں۔ کسی ایک نے بھی مجھ سے پہلے یہ نہیں کہا اور نہ ہی کوئی

میرے بعد یہ کہے گا مگر جھوٹا شخص۔

(۳۲۷۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَالْمِنْهَالِ ، وَعِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ يَخْرُجُ فِي الشِّتَاءِ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ ثَوْبَيْنِ خَفِيفَيْنِ ، وَفِي الصَّيْفِ فِي الْقَبَاءِ الْمَحْشُوِّ وَالثَّوْبِ الثَّقِيلِ ، فَقَالَ : النَّاسُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ : لَوْ قُلْتُ لأَبِيكَ فَإِنَّهُ يَسْمُرُ مَعَهُ ، فَسَأَلْتُ أَبِي ، فَقُلْتُ : إِنَّ النَّاسَ قَدْ رَأَوْا مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ شَيْئًا اسْتَنْكَرُوهُ ، قَالَ : وَمَا ذَاكَ ، قَالَ : يَخْرُجُ فِي الْحَرِّ الشَّدِيدِ فِي الْقَبَاءِ الْمَحْشُوِّ وَالثَّوْبِ الثَّقِيلِ ، وَلاَ يُبَالِي ذَلِكَ ، وَيَخْرُجُ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيدِ فِي الثَّوْبَيْنِ الْخَفِيفَيْنِ وَالْمُلاَءَتَيْنِ لاَ يُبَالِي ذَلِكَ وَلاَ يَتَّقِي بَرْدًا ، فَهَلْ سَمِعْتَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا فَقَدْ أَمَرُونِي أَنْ أَسْأَلَكَ أَنْ تَسْأَلَهُ إِذَا سَمَرْتَ عِنْدَهُ ، فَسَمَرَ عِنْدَهُ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَفَقَّدُوا مِنْكَ شَيْئًا ، قَالَ : وَمَا هُوَ ، قَالَ : تَخْرُجُ فِي الْحَرِّ الشَّدِيدِ فِي الْقَبَاءِ الْمَحْشُوِّ أَوِ الثَّوْبِ الثَّقِيلِ وَتَخْرُجُ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيدِ فِي الثَّوْبَيْنِ الْخَفِيفَيْنِ وَفِي الْمُلاَءَتَيْنِ لاَ تُبَالِي ذَلِكَ ، وَلاَ تَتَّقِي بَرْدًا ، قَالَ : وَمَا كُنْتَ مَعَنَا يَا أَبَا لَيْلَى بِخَيْبَرَ ، قَالَ : قُلْتُ بَلَى ، وَاللهِ قَدْ كُنْتُ مَعَكُمْ ، قَالَ : فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ فَسَارَ بِالنَّاسِ فَانْهَزَمَ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ ، وَبَعَثَ عُمَرَ فَانْهَزَمَ بِالنَّاسِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، يَفْتَحُ اللَّهُ لَهُ ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَدَعَانِي ، فَأَتَيْتُه وَأَنَا أَرْمَدُ لاَ أُبْصِرُ شَيْئًا ، فَتَفَلَ فِي عَيْنِي ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ اكْفِهِ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ ، قَالَ فَمَا آذَانِي بَعْدُ حَرٌّ ، وَلاَ بَرْدٌ. (احمد ۹۹)

(۳۲۷۴۳) حضرت حکم ؒ اور حضرت منہال ؒ اور حضرت عیسیٰ ؒ، یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ ؒ نے فرمایا: کہ حضرت علی ؓ سردیوں میں تہہ بند اور چادر دو باریک کپڑوں میں نکلتے تھے۔ اور گرمیوں میں گرم چوغہ اور بھاری کپڑوں میں نکلتے! تو لوگ حضرت عبدالرحمن سے کہنے لگے: اگر آپ ؒ اپنے والد سے پوچھ لیں تو وہ آپ کو بتلا دیں گے اس لیے کہ وہ رات کو ان سے بات چیت کرتے ہیں۔ پس میں نے اپنے والد سے پوچھا: کہ لوگ امیر المؤمنین میں ایسی چیز دیکھتے ہیں جس کو وہ عجیب سمجھتے ہیں؟ انہوں نے پوچھا: وہ کیا چیز ہے؟ میں نے کہا: آپ ؓ سخت گرمی میں گرم چوغہ اور بھاری کپڑوں میں نکلتے ہیں اور آپ ؓ کو اس کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ اور سخت سردی میں آپ ؓ دو باریک کپڑوں اور چھوٹی چادروں میں نکلتے ہیں اور آپ ؓ کو اس چیز کی بالکل پروا بھی نہیں ہوتی اور نہ ہی آپ ؓ سردی سے بچتے ہیں۔ کیا آپ ؒ نے ان سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ اس لیے کہ لوگوں نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے کہوں کہ آپ حضرت علی ؓ سے جب رات کو بات کریں تو اس بارے میں دریافت کریں۔

پس جب رات کو انہوں نے حضرت علی ؓ سے بات چیت کی تو ان سے کہا: اے امیر المؤمنین: لوگوں نے آپ ؓ

کی ایک چیز کا جائزہ لیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ سخت گرمی میں گرم چوغہ یا بھاری کپڑوں میں نکلتے ہیں۔ اور شدید سردی کی حالت میں آپ رضی اللہ عنہ دو باریک کپڑوں اور چادروں میں نکلتے ہیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس بات کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی آپ رضی اللہ عنہ سردی سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو لیلیٰ کیا تم غزوہ خیبر کے موقع پر ہمارے ساتھ نہیں تھے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ لوگوں کو لے کر گئے پس وہ شکست کھا کر واپس لوٹ آئے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا مگر وہ بھی شکست کھا کر واپس آئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ضرور۔ بالضرور ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ اس کو فتح عطا فرمائیں گے۔ وہ شخص پیٹھ پھیر کر بھاگنے والا نہیں ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصد بھیجا مجھے بلانے کے لیے۔ میں حاضر خدمت ہوگیا، اور میں آشوب چشم میں مبتلا تھا میں کچھ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھ میں لعاب ڈالا، پھر دعا فرمائی۔ اے اللہ! تو سردی اور گرمی سے اس کی کفایت فرما۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد سے مجھے کبھی سردی اور گرمی نے تکلیف نہیں پہنچائی۔

(۳۲۷۴۴) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، لَيَبْعَثَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ رَجُلاً مِنكُم قَدِ امْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلإِيمَانِ فَيَضْرِبُكُمْ ، أَوْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : لاَ فَقَالَ عُمَرُ : أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنَّهُ خَاصِفُ النَّعْلِ ، وَكَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا. (ترمذی ۲۶۶۰۔ احمد ۱۵۵)

(۳۲۷۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے گروہ قریش! اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور ایک آدمی بھیجیں گے جو تم ہی میں سے ہوگا۔ تحقیق اللہ نے اس کے دل کو ایمان کے لیے چن لیا ہے۔ پس وہ تمہیں قتل کرے گا یا یوں فرمایا: کہ وہ تمہاری گردنیں مارے گا۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ جوتوں میں پیوند لگانے والا ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوتا مرحمت فرمایا تھا جس میں انہوں نے پیوند لگایا تھا۔

(۳۲۷۴۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غنية ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ إِلَيْنَا وَلَكَأَنَّ عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرَ ، لاَ يَتَكَلَّمُ أَحَدٌ مِنَّا ، فَقَالَ : إِنَّ مِنكُمْ رَجُلاً يُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قُوتِلْتُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ ، فَقَامَ أَبُوبَكْرٍ ، فَقَالَ : أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : لاَ ، فَقَامَ عُمَرُ ، فَقَالَ : أَنَا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنَّهُ خَاصِفُ النَّعْلِ فِي الْحُجْرَةِ ، قَالَ : فَخَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَمَعَهُ نَعْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ مِنْهَا.

(احمد ۳۱۔ حاکم ۱۲۲)

(۳۲۷۴۵) حضرت رجاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمارے پاس بیٹھ گئے: ہم میں سے کوئی بھی بات نہیں کررہا تھا گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ایک آدمی ہوگا جو لوگوں سے قتال کرے گا قرآنی تاویل پر جیسا کہ اس کے اترنے پر تم سے قتال کیا گیا تھا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ شخص حجرے میں جوتے کو پیوند لگا رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اس حال میں کہ ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کا جوتا تھا جس کو انہوں نے ٹھیک کیا تھا۔

(٣٢٧٤٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ :يَا عَلِي ، إِنَّ لَكَ كَنْزًا فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّكَ ذُو قَرْنَيْهَا فَلاَ تُتْبِعَ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الآخِرَةُ.

(۳۲۷۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمہارے لیے جنت میں ایک خزانہ ہے اور تم اس کے مالک ہو۔ جب کسی پر ایک نظر پڑ جائے تو دوسری نظر مت ڈالو۔ کیونکہ ایک نظر تو معاف ہے لیکن دوسری معاف نہیں ہے۔

(٣٢٧٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الصَّالِحِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :أَنَا عَبْدُ اللهِ ، وَأَخُو رَسُولِهِ ، وَأَنَا الصِّدِّيقُ الأَكْبَرُ ، لاَ يَقُولُهَا بَعْدِي إِلاَّ كَذَّابٌ مُفْتَرٍ ، وَلَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ.

(۳۲۷۴۷) حضرت عباد بن عبد اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اور اس کے رسول ﷺ کا بھائی ہوں۔ اور میں صدیق اکبر ہوں۔ نہیں کہے گا اس بات کو میرے بعد مگر جھوٹا کذاب شخص۔ اور تحقیق میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی۔

(٣٢٧٤٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۱۴۱۔ ابن سعد ۲۱)

(۳۲۷۴۸) حضرت حبۃ العرنی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں پہلا آدمی ہوں جس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔

(٣٢٧٤٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ جَبْرٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، فَقَالَ :لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ

فَحَاصَرَهَا تسع عَشْرَةَ ، أَوْ ثَمَانَ عَشْرَةَ ، فَلَمْ يَفْتَتِحْهَا ، ثُمَّ ارْتَحَلَ رَوْحَةً ، أَوْ غَدْوَةً فَنَزَلَ ، ثُمَّ هَجَّرَ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأُوصِيكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمَ الْحَوْضُ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَتُقِيمُنَّ الصَّلاَةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلاً مِنِّي ، أَوْ كَنَفْسِي فَلَيَضْرِبَنَّ أَعْنَاقَ مُقَاتِلَتِهِمْ وَلَيَسْبِيَنَّ ذَرَارِيَّهُمْ ، قَالَ : فَرَأَى النَّاسُ أَنَّهُ أَبُو بَكْرٍ ، أَوْ عُمَرُ ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ : هَذَا.

(بزار ۱۰۵۰۔ حاکم ۱۲۰)

(۳۲۷۴۹) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف کی طرف لوٹے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ یا انیس دن تک طائف کا محاصرہ کیا۔ لیکن اس کو فتح نہ کر سکے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح یا شام کے وقت کوچ فرمایا: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو چلنے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! بے شک میں تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا، اور میں تمہیں اپنی اولاد کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ اور تم سے وعدے کی جگہ حوض کوثر کا مقام ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے چاہیے کہ تم ضرور بالضرور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو یا پھر میں تمہاری طرف اپنے ایک آدمی کو بھیجوں گا۔ یا اپنے جیسے ایک آدمی کو بھیجوں گا۔ پس وہ ضرور بالضرور ان میں سے قتال کرنے والوں کی گردنوں کو مارے گا۔ اور ان کی اولادوں کو قیدی بنا لے گا۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں کا خیال تھا کہ وہ شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: وہ شخص یہ ہے۔

(۳۲۷۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي هُبَيْرَةُ بْنُ يَرِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ مُسَيَّرَةٌ بِحَرِيرٍ ، إِمَّا سَدَاهَا حَرِيرٌ ، أَوْ لُحْمَتُهَا ، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : مَا أَصْنَعُ بِهَا ، أَلْبَسُهَا ، فَقَالَ : لاَ ، إِنِّي لَمَا أَرْضَى لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي.

(۳۲۷۵۰) حضرت ہبیرہ بن یریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا ہدیہ دیا گیا جو ریشم سے مزین تھا۔ یا تو اس کا تانا ریشم کا تھا یا اس کا بانا ریشم کا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جوڑا مجھے بھیج دیا۔ میں وہ جوڑا لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ اور میں نے دریافت کیا کہ میں اس کا کیا کروں؟ کیا میں اس کو پہن لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! بے شک میں تیرے لیے وہ چیز پسند نہیں کرتا جو چیز میں اپنے لیے ناپسند کروں۔

(۳۲۷۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْدَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ.

(۳۲۷۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ماقبل والا ارشاد اس سے بھی منقول ہے۔

(۳۲۷۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ لَمَّا مَاتَ أَبُو طَالِبٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ ، قَالَ : فَقَالَ :

انْطَلِقْ فَوَارِهِ ، ثُمَّ لَا تُحَدِّثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي ، قَالَ : فَوَارَيْته ، ثُمَّ أَتَيْته فَأَمَرَنِي فَاغْتَسَلْت ، ثُمَّ دَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهِنَّ مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ.

(۳۲۷۵۲) حضرت ناجیہ بن کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ جب ابو طالب کی وفات ہوگئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوڑھا گمراہ چچا وفات پا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کو لے جا کر دفن کر دو۔ پھر تم ہرگز کچھ مت کرنا۔ یہاں تک کہ میرے پاس آ جانا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس میں نے ان کو دفن کر دیا۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غسل کا حکم دیا۔ پس میں نے غسل کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے چند دعائیں کی۔ میں پسند نہیں کرتا اس بات کو کہ میرے لیے ان دعاؤں کے عوض زمین پر یہ یہ چیزیں ہوں۔

(۳۲۷۵۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْك. (ابوداؤد ۲۲۷۳۔ احمد ۹۸)

(۳۲۷۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

(۳۲۷۵٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، قَالَ : بَلَغَ عَلِيًّا أَنَّ أُنَاسًا يَقُولُونَ فِيهِ ، قَالَ : فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ ، فَقَالَ : أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلاً ، وَلا أَنْشُدُهُ إِلاَّ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلاَّ قَامَ ، فَقَامَ مِمَّا يَلِيهِ سِتَّةٌ ، وَمِمَّا يَلِي سعيد بْنَ وَهْبٍ سِتَّةٌ فَقَالُوا : نَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

(احمد ۱۰۲۲۔ بزار ۲۵۴۱)

(۳۲۷۵۴) حضرت زید بن یُثیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ چند لوگ ان کے بارے میں کچھ بات کر رہے ہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھ کر فرمانے لگے۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے اس شخص کو قسم دیتا ہوں۔ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے بارے میں کچھ سنا ہے۔ تو وہ کھڑا ہو جائے۔ پس چھ کے قریب لوگ کھڑے ہو گئے اور ان میں حضرت سعید بن وھب رضی اللہ عنہ چھٹے مل گئے۔ پھر ان سب لوگوں نے فرمایا: ہم گواہی دیتے ہیں اس بات کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جس کا دوست ہوں پس علی بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! تو بھی دوست رکھ! اس شخص کو جو اس سے دوستی رکھے۔ اور تو دشمنی کر اس شخص سے جو اس سے دشمنی رکھے۔

(۳۲۷۵۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الأَوْدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ الْمَسْجِدَ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ شَابٌّ ، فَقَالَ : أَنْشُدُكَ بِاللهِ ، أَسَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ الشَّابُّ : أَنَا مِنْك بَرِيءٌ ، أَشْهَدُ أَنَّك قَدْ

عَادَيْت مَنْ وَالاهُ وَوَالَيْت مَنْ عَادَاهُ ، قَالَ فَحَصَبَهُ النَّاسُ بِالْحَصَا. (بزار ۲۵۳۱۔ ابو یعلی ۶۳۹۲)

(۳۲۷۵۵) حضرت ابو یزید الاودی ولیٹھیڈ فرماتے ہیں کہ ان کے والد ولیٹھیڈ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو ہم لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے پھر ایک نوجوان نے کھڑے ہو کر ان سے کہا: میں آپ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں جس کا دوست ہوں پس علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! تو بھی اس کو دوست بنا جو علی رضی اللہ عنہ کو دوست رکھتا ہو۔ اور تو اس سے دشمنی کر جو شخص اس سے دشمنی رکھتا ہو؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! پھر وہ نوجوان کہنے لگا: میں آپ رضی اللہ عنہ سے بری ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ رضی اللہ عنہ نے دشمنی کی اس شخص سے جوان کو دوست رکھتا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے دوستی کی اس شخص سے جوان سے دشمنی رکھتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس لوگوں نے اس نوجوان کو کنکریاں ماریں۔

(۳۲۷۵٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ آل سَرْحٍ مِنَ الْيَمَنِ ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُقِيمُنَّ الصَّلاةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ وَلَتَسْمَعُنَّ وَلَتُطِيعُنَّ ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلاً كَنَفْسِي يُقَاتِلُ مُقَاتِلَتَكُمْ وَيَسْبِي ذَرَارِيَّكُمْ ، اللَّهُمَّ أَنَا ، أَوْ كَنَفْسِي ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ. (احمد ۱۰۲۴)

(۳۲۷۵٦) حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یمن کے سرح قبیلہ کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: چاہیے کہ تم ضرور بالضرور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔ اور بات سنو اور اطاعت کرو۔ یا پھر میں تمہاری طرف ایک ایسا آدمی بھیجوں گا جو میرے جیسا ہے وہ تمہارے لڑنے والوں سے قتال کرے گا اور تمہاری اولادوں کو قیدی بنا لے گا۔ اللہ کی قسم! وہ میں یا میرے جیسا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا۔

(۳۲۷۵۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حِينَ قُتِلَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَوْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ لَقَدْ كَانَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ رَجُلٌ قُتِلَ اللَّيْلَةَ ، أَوْ أُصِيبَ الْيَوْمَ لَمْ يَسْبِقْهُ الأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ ، وَلا يُدْرِكُهُ الآخِرُونَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَهُ فِي سَرِيَّةٍ كَانَ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ ، عَنْ يَسَارِهِ ، فَلا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

(۳۲۷۵۷) حضرت عاصم بن ضمرہ ولیٹھیڈ فرماتے ہیں جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا: اے کوفہ والو یا یوں فرمایا: اے عراق والو! تحقیق تمہارے سامنے ایک آدمی تھا جس کو رات کو شہید کر دیا گیا یا یوں فرمایا: کہ جو آج فوت ہو گیا۔ پہلے لوگ اس سے علم میں نہیں بڑھے اور نہ ہی بعد والے لوگ اس کے علم کو پا سکیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کو کسی لشکر میں بھیجتے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کی دائیں طرف ہوتے تھے اور حضرت میکائیل اس کی بائیں طرف ہوتے۔ پس وہ شخص واپس نہیں لوٹتا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو فتح عطا فرما دیتے۔

(۳۲۷۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :ذُكِرَ عِنْدَهُ قَوْلُ النَّاسِ فِي عَلِيٍّ ، فَقَالَ :قَدْ جَالَسْنَاهُ وَوَاكَلْنَاهُ وَشَارَبْنَاهُ وَقُمْنَا لَهُ عَلَى الأَعْمَالِ ، فَمَا سَمِعْته يَقُولُ شَيْئًا مِمَّا يَقُولُونَ ، إنَّمَا يَكْفِيكُمْ أَنْ تَقُولُوا :ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنُهُ، وَشَهِدَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ ، وَشَهِدَ بَدْرًا.

(۳۲۷۵۸) حضرت عمرو بن مرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ ؒ کے سامنے حضرت علی ؓ کے متعلق لوگوں کی باتیں ذکر کی گئیں تو انہوں نے فرمایا: ہم لوگ آپس میں بیٹھے ہیں ہم نے اکٹھے کھایا پیا ہے۔ اور ہم ان کے اعمال پر رضامند ہیں پس میں نے تو کبھی بھی نہیں سنی وہ بات جو لوگ کہتے ہیں۔ بے شک تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ تم یوں کہہ دیا کرو۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں۔ اور ان کے داماد ہیں وہ بیعت الرضوان کے موقع پر حاضر تھے اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

(۳۲۷۵۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي مَنِينٍ وَهُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، قَالَ :فَتَطَاوَلَ الْقَوْمُ ، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ فَقَالُوا :يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ ، فَدَعَاهُ فَبَزَقَ فِي كَفَّيْهِ ، وَمَسَحَ بِهِمَا عَيْنَي عَلِيٍّ ، ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ. (مسلم ۱۸۷۱۔ احمد ۳۸۴)

(۳۲۷۵۹) حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ضرور بالضرور آج ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس لوگ قدم اونچے کرکے اپنے آپ کو ظاہر کرنے لگے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ان کی دونوں آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور اپنی ہتھیلی میں لعاب مبارک ڈالا اور اس کے ساتھ حضرت علی ؓ کی دونوں آنکھوں کو مسلا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا۔ پس اسی دن اللہ نے ان کو فتح عطا فرمادی۔

(۳۲۷۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَأَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ شَيْئًا ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ هُمْ بِعَلِيٍّ قَدْ أَقْبَلَ شعثًا مُغْبَرًّا ، عَلَى عَاتِقِهِ قَرِيبٌ مِنْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ قَدْ عَمِلَ بِيَدِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا بِالْحَامِلِ وَالْمَحْمُولِ ، ثُمَّ أَجْلَسَهُ فَنَفَضَ ، عَنْ رَأْسِهِ التُّرَابَ ، ثُمَّ قَالَ :مَرْحَبًا بِأَبِي تُرَابٍ ، فَقَرَّبَهُ ، فَأَكَلُوا حَتَّى صَدَرُوا ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى نِسَائِهِ إِلَى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ طَائِفَةً.

(۳۲۷۶۰) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ان کے اصحاب کی ایک جماعت تھی آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کے پاس کھانے کا پیغام بھیجا لیکن کسی بھی بیوی کے پاس کھانے کی کوئی چیز بھی نہ ملی۔ تو اچانک حضرت علی ؓ سامنے سے آتے ہوئے نظر آئے جو غبار آلود اور پراگندہ حال میں تھے اور ان کے کندھے پر ایک صاع کے

قریب کھجوریں تھیں۔ جوانہوں نے مزدوری کر کے حاصل کی تھیں۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خوش آمدید بوجھ اٹھانے والے کو اور اٹھائے ہوئے بوجھ کو، پھر آپ ﷺ نے ان کو اپنے پاس بٹھایا اور ان کے سر سے مٹی جھاڑی پھر ارشاد فرمایا: خوش آمدید ابوتراب! پھر انہوں نے کھجوروں کو قریب کیا۔ یہاں تک کہ سب نے سیر ہو کر کھائیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج مطہرات کو بھی اس میں سے حصہ بھیجا۔

(۳۲۷۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّايَةَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : لأَدْفَعَنَّهَا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ : فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ وَكَانَ أَرْمَدَ ، قَالَ : وَدَعَا لَهُ فَفُتِحَتْ عَلَيْهِ خَيْبَرُ. (عبدالرزاق ۱۰۳۹۵)

(۳۲۷۶۱) حضرت زہری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حضرت علی ؓ کو جھنڈا دیا اور فرمایا: میں ایسے شخص کو جھنڈا دے رہا ہوں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں میں لعاب ڈالا کیونکہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ اور ان کے لیے دعا فرمائی پس اللہ نے ان کو خیبر میں فتح دے دی۔

(۳۲۷۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَسِيدَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَقَدْ أُوتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ثَلاَثَ خِصَالٍ لأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ : زَوَّجَهُ ابْنَتَهُ فَوَلَدَتْ لَهُ ، وَسَدَّ الأَبْوَابَ إِلاَّ بَابَهُ ، وَأَعْطَاهُ الْحَرْبَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ.

(۳۲۷۶۲) حضرت عمر بن اسید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: حضرت علی ؓ بن ابی طالب کو تین خصوصیات عطا کی گئیں۔ مجھے ان میں سے ایک کا مل جانا میرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی بیٹی ان کے نکاح میں دی جس سے ان کی اولاد بھی ہوئی اور آپ ﷺ نے تمام دروازے بند کروا دیے سوائے ان کے دروازے کے۔ اور آپ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن ان کو جھنڈا عطا فرمایا۔

(۳۲۷۶۳) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَهُ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ : فَجِئْتُ بِهِ أَقُودُهُ أَرْمَدَ ، قَالَ : فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ ، وَكَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ. (مسلم ۱۴۳۳۔ احمد ۵۱)

(۳۲۷۶۳) حضرت ایاس بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ان کو حضرت علی ؓ کو بلانے کے لیے بھیجا۔ اور ارشاد فرمایا: میں ضرور بالضرور ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول ﷺ! اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں پس میں ان کو لایا اس حال میں کہ میں ان کو

راستہ دکھانے کے لیے آگے چل رہا تھا کیونکہ وہ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا پھر ان کو جھنڈا مرحمت فرمایا۔ اور اسی دن اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دے دی۔

(۳۲۷٦٤) حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَدَقَةَ بِنِ سَعِيدٍ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَا وَأُمِّي وَخَالَتِي، فَسَأَلْنَاهَا: كَيْفَ كَانَ عَلِيٌّ عِنْدَهُ، فَقَالَتْ: تَسْأَلُونِي عَنْ رَجُلٍ وَضَعَ يَدَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعًا لَمْ يَضَعْهَا أَحَد، وَسَالَتْ نَفْسُهُ فِي يَدِهِ، وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَمَاتَ، فَقِيلَ: أَيْنَ تَدْفِنُونَهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا فِي الأَرْضِ بُقْعَةٌ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ بُقْعَةٍ قُبِضَ فِيهَا نَبِيُّهُ، فَدَفَنَّاهُ. (ابویعلی ۴۸۴۵)

(۳۲۷٦٤) حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں میری والدہ اور میری خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے پس ہم نے ان سے پوچھا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کے نزدیک کیا مقام تھا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جس نے نبی ﷺ کے بدن پر ایسی جگہ ہاتھ رکھا جہاں کسی نے بھی نہیں رکھا۔ اور آپ ﷺ کی جان ان ہاتھ میں نکلی کہ انہوں آپ ﷺ کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ پوچھا گیا: تم لوگ نبی ﷺ کو کہاں دفن کرو گے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک زمین کا کوئی ٹکڑا اس حصہ سے زیادہ محبوب نہیں جس میں اس نبی ﷺ کی وفات ہوئی۔ لہٰذا ہم نے اسی جگہ آپ ﷺ کی تدفین کر دی۔

(۳۲۷٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَ حُسَيْنٌ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمَ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. (مسلم ۱۸۸۳۔ ابو داؤد ۴۰۲۸)

(۳۲۷٦٥) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت نکلے اس حال میں کہ آپ ﷺ پر ایسی کالی چادر تھی جس پر اونٹوں کے کجاوے کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ پس حضرت حسن رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کو اس میں داخل کیا۔ پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے آپ ﷺ نے ان کو بھی چادر میں داخل کر لیا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں آپ ﷺ نے ان کو بھی چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے آپ ﷺ نے ان کو بھی چادر میں داخل کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اللہ تو بس یہ چاہتا ہے کہ دور کر دے تم سے گندگی، اے نبی ﷺ کے گھر والو اور پاک کر دے تمہیں پوری طرح۔

(۳۲۷٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى وَاثِلَةَ، وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَذَكَرُوا عليا فَشَتَمُوهُ فَشَتَمَهُ مَعَهُمْ، فَقَالَ: أَلا أُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَتَيْتُ فَاطِمَةَ أَسْأَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ، فَقَالَتْ: تَوَجَّهَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا آخِذٌ

بِيَدِهِ حتى دخل ، فَأَدْنَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ فَأَجْلَسَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى فَخِذِهِ ، ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبَهُ ، أَوْ قَالَ : كِسَاء ، ثُمَّ تَلا هَذِهِ الآيَةَ : ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ هَؤُلاءِ أَهْلُ بَيْتِي ، وَأَهْلُ بَيْتِي أَحَقُّ. (احمد ۱۰۷۔ طبرانی ۱۶۰)

(۳۲۷۶۶) حضرت شداد ابو عمارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ ان کے پاس چند لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ پس ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا پھر ان کو سب وشتم کرنے لگے تو میں نے بھی ان کے ساتھ ان کو برا بھلا کہا۔ تو حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس حدیث کے بارے میں نہ بتلاؤں جو میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں ضرور سنائیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا میں نے ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا: تو وہ فرمانے لگیں! آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہیں پس میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں درانحالیکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ان سب نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا یہاں تک کہ وہ گھر میں داخل ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے قریب کیا اور ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھا لیا۔ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بھی بٹھایا یہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران پر تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب پر اپنا کپڑا یا چادر ڈال دی۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو! اللہ تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! یہ لوگ میرے گھر والے ہیں۔ اور میرے گھر والے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

(۳۲۷۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ أَبِي الْمُعَذَّلِ الطُّفَاوِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَخْبَرَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا فِي بَيْتِهَا ذَاتَ يَوْمٍ ، فَجَائَتِ الْخَادِمُ ، فَقَالَتْ : عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ بِالسُّدَّةِ ، فَقَالَ : تَنَحَّى لِي ، عَنْ أَهْلِ بَيْتِي ، فَتَنَحَّيت فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ ، فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ ، فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ ، وَأَخَذَ عَلِيًّا بِإِحْدَى يَدَيْهِ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ ، وَأَخَذَ فَاطِمَةَ بِالْيَدِ الأُخْرَى فَضَمَّهَا إِلَيْهِ وَقَبَّلَهَا ، وَأَغْدَفَ عَلَيْهِمْ خَمِيصَةً سَوْدَاءَ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِلَيْكَ لاَ إِلَى النَّارِ ، أَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي ، قَالَتْ : فَنَادَيْته ، فَقُلْتُ : وَأَنَا يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : وَأَنْتِ. (احمد ۲۹۶۔ طبرانی ۹۳۹)

(۳۲۷۶۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں میرے پاس تھے۔ کہ خادمہ نے آ کر عرض کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازے پر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر والوں کے لیے جگہ بناؤ۔ پس میں گھر کے ایک کونے میں ہو گئی۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ پھر دونوں بچوں کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ اور اپنے ایک ہاتھ سے علی رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر اپنے سے چمٹا لیا اور دوسرے ہاتھ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکڑ کر اپنے سے چمٹا لیا اور ان کا بوسہ بھی لیا۔ اور ان سب پر اپنی کالی چادر ڈال دی۔ پھر ارشاد

فرمایا: اے اللہ! تیری طرف پناہ پکڑتے ہیں نہ کہ جہنم کی طرف میں اور میرے گھر والے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے پکار کر کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو بھی۔

(۳۲۷۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَامَ خَطِيبًا فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، لَقَدْ فَارَقَكُمْ أَمْسِ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الأَوَّلُونَ ، وَلا يُدْرِكُهُ الآخِرُونَ وَلَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُهُ الْمَبْعَثَ فَيُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَمَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ ، عَنْ شِمَالِهِ ، مَا تَرَكَ بَيْضَاءَ ، وَلا صَفْرَاءَ إِلاَّ سَبْعَمِئَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ مِنْ عَطَائِهِ ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا. (احمد ۱۹۹۔ بزار ۲۵۷۴)

(۳۲۷۶۸) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ھبیرہ بن یریم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے پھر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا کہ نہیں سبقت لے جا سکے اس سے پہلے لوگ اور نہ ہی بعد والے لوگ اس کا مقام پا سکتے ہیں۔ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو کسی لشکر میں بھیجتے تو ان کو جھنڈا عطا فرماتے پس وہ واپس نہیں لوٹتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرما دیتے۔ جبرائیل علیہ السلام ان کے دائیں جانب ہوتے اور میکائیل علیہ السلام ان کے بائیں جانب ہوتے۔ انہوں نے کوئی سونا، چاندی نہیں چھوڑا سوائے سات درہموں کے جو میں نے ان کی بخشش میں سے بچائے تھے۔ اس لیے کہ ان سے ایک خادم خریدنے کا ارادہ تھا۔

(۳۲۷۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَوْلَى الأَنْصَارِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، فقَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ : فَأَتَيْت إبْرَاهِيمَ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ فَأَنْكَرَهُ وقال : أَبُو بَكْرٍ. (احمد ۳۶۸۔ طیالسی ۶۷۸)

(۳۲۷۶۹) حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے اسلام لانے والے شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

عمرو بن مرہ کہتے ہیں: میں حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے ان سے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۷۷۰) حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ جَبَلَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا لَمْ يَغْزُ أَعْطَى سِلاحَهُ عَلِيًّا أَوْ أُسَامَةَ.

(۳۲۷۷۰) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبلہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ میں شریک نہ ہوتے تو اپنے ہتھیار حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرما دیتے۔

(۳۲۷۷۱) حَدَّثَنَا مالك بن إسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَسْعُود بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْفَضْلِ

بْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِيَارٍ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ آذَيْتَنِي : قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أُحِبُّ أَنْ أُوذِيَكَ ، قَالَ : مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي.

(بزار ۲۵۶۱۔ احمد ۴۸۳)

(۳۲۷۷۱) حضرت عمرو بن شاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تحقیق تو نے مجھے ایذاء پہنچائی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس بات کو کبھی پسند نہیں کرتا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذاء پہنچاؤں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے علی رضی اللہ عنہ کو ایذاء پہنچائی۔ تحقیق اس نے مجھے ایذاء پہنچائی۔

(۳۲۷۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : قُلت لِعَطَاءٍ : كَانَ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَعْلَمَ مِنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ ، وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُهُ !.

(۳۲۷۷۲) حضرت عبد الملک بن ابی سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں کوئی شخص ایسا بھی تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ علم والا ہو؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں اللہ کی قسم! میں کسی کو نہیں جانتا۔

(۳۲۷۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُبْشِيٍّ ، قَالَ : خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ وَفَاةِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ : لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ ، وَلا يُدْرِكُهُ الآخِرُونَ ، كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ الرَّايَةَ فَلا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ. (احمد ۱۹۹)

(۳۲۷۷۳) حضرت عمرو بن حبشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ہم سے خطاب فرمایا: تحقیق کل تم سے وہ شخص جدا ہو گیا کہ پہلے لوگ اس کے علم کو نہیں پا سکے اور نہ بعد والے پا سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جھنڈا عطا کرتے تھے پھر وہ واپس نہیں لوٹتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو فتح عطا فرما دیتا۔

(۳۲۷۷٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : خَرَجْت أَنَا وَعَلِيٌّ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي حوائط الْمَدِينَةِ ، فَمَرَرْنَا بِحَدِيقَةٍ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْحَدِيقَةَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَدِيقَتُك فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا يَا عَلِي ، حَتَّى مَرَّ بِسَبْعِ حَدَائِقَ ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ عَلِيٌّ : مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْحَدِيقَةَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَيَقُولُ : حَدِيقَتُك فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذِهِ. (طبرانی ۱۱۰۸۴)

(۳۲۷۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے باغات میں تشریف لے گئے۔ پس ہم لوگ ایک باغ کے پاس سے گزرے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کتنا خوبصورت باغ ہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! تیرا جو باغ جنت میں ہے وہ اس سے کئی درجہ زیادہ خوبصورت ہے۔

یہاں تک کہ سات باغوں کے پاس سے گزرے ہر جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ باغ کتنا خوبصورت ہے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جاتے: تیرا جو باغ جنت میں ہے وہ اس سے کئی درجہ خوبصورت ہے۔

(۳۲۷۷۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ عُلَيْمٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :إِنَّ أَوَّلَ هَذِهِ الأُمَّةِ وُرُودًا عَلَى نَبِيِّهَا أَوَّلُهَا إِسْلاَمًا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(۳۲۷۷۵) حضرت علیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اس امت میں سب سے پہلا شخص جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وارد ہوگا۔ وہ سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۲۷۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ لِي أُمُّ سَلَمَةَ :يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، أَيُسَبُّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ ، ثُمَّ لاَ تُغَيِّرُونَ ، قَالَ :قُلْتُ :وَمَنْ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ :يُسَبُّ عَلِيٌّ وَمَنْ يُحِبُّهُ ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ. (احمد ۳۲۳۔ ابویعلی ۶۹۷۷)

(۳۲۷۷٦) حضرت ابوعبداللہ جدلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابوعبداللہ! تمہارے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کیا جاتا ہے پھر بھی تم لوگ غیرت نہیں کھاتے؟ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: کون شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب وشتم کرسکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان سے محبت کرنے والوں کو سب وشتم کیا جاتا ہے۔ اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت فرماتے تھے۔

(۳۲۷۷۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْحِمْيَرِيِّ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لاَ يُبْغِضُ عَلِيًّا مُؤْمِنٌ ، وَلا يُحِبُّهُ مُنَافِقٌ.

(احمد ۲۹۲۔ طبرانی ۸۸۵)

(۳۲۷۷۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی مومن علی رضی اللہ عنہ سے بغض نہیں رکھے گا اور کوئی منافق علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں کرے گا۔

(۳۲۷۷۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمَّارٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِنَّمَا مَثَلُنَا فِي هَذِهِ الأُمَّةِ كَسَفِينَةِ نُوحٍ وَكَبَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ.

(۳۲۷۷۸) حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک ہماری مثال اس امت میں حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے۔ اور بنی اسرائیل میں پائے جانے والے مغفرت کے دروازے کی سی ہے۔

(۳۲۷۷۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَرْمٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ : لاَ يُحِبُّنَا مُنَافِقٌ ، وَلا يُبْغِضُنَا مُؤْمِنٌ.

(۳۲۷۷۹) حضرت زرّ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی منافق ہم سے محبت نہیں کرے گا اور کوئی بھی مومن ہم سے بغض نہیں رکھے گا۔

(۳۲۷۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَكَمِ الأَزْدِيِّ يَرْفَعُ حَدِيثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ :إنك سَتَلْقَى بَعْدِي جَهْدًا ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، فِي سَلامَةٍ من دِينِي ، قَالَ :نَعَمْ ، فِي سَلامَةٍ مِنْ دِينِك. (حاکم ۱۴۰)

(۳۲۷۸۰) حضرت ابوعبیدہ بن حکم الازدی رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث بیان فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: عنقریب تو میرے بعد ایک جدوجہد کرے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ جدوجہد میرے دین کی سلامتی کے بارے میں ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تیرے دین کی حفاظت کے بارے میں ہوگی۔

(۳۲۷۸۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، قَالَ :فَنَزَلْنَا بِغَدِيرِ خُمٍّ ، قَالَ :فَنُودِيَ : الصَّلاةُ جَامِعَةٌ ، وَكُسِحَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ :أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ ، قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ، قَالَ :فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَ :هَنِيئًا لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ ، أَصْبَحْت وَأَمْسَيْت مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. (نسائی ۸۴۷۳۔ احمد ۲۸۱)

(۳۲۷۸۱) حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم لوگوں نے غدیر خم کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ پس ندا لگائی گئی کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ اور ایک درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جگہ صاف کی گئی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: کیا تم لوگوں کو علم نہیں کہ میں سب مومنین پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ مقدم ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! راوی فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے اللہ! میں جس کا دوست ہوں پس علی بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! جو شخص اس کو دوست رکھے پس تو بھی اُس کو دوست رکھ۔ اور جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اُس سے دشمنی فرما۔ راوی فرماتے ہیں: اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور فرمایا: اے ابو طالب کے بیٹے! تمہیں مبارک ہو۔ تم نے ہر مومن مرد اور مومن عورت کا دوست ہونے کی حالت میں صبح و شام کی۔

(۳۲۷۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ ، قَالَ :حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عن الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، وَعَلَى الآخَرِ

خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، فَقَالَ :إِنْ كَانَ قِتَالٌ فَعَلِيٌّ عَلَى النَّاسِ ، فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاتَّخَذَ جَارِيَةً لِنَفْسِهِ ، فَكَتَبَ خَالِدٌ بِسَوْأته ، فَلَمَّا قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ ، قَالَ :مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ. (ترمذی ۱۷۰۴۔ احمد ۳۵۶)

(۳۲۷۸۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر بھیجے جن میں سے ایک پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا اور دوسرے لشکر پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو، پھر ارشاد فرمایا: اگر لڑائی ہو تو اس صورت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں پر امیر ہوں گے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ کو فتح کر لیا۔ اور ایک باندی کو اپنے لیے خاص کر لیا اس پر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے خط لکھ کر اس بات کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خط پڑھا تو ارشاد فرمایا: تم کیا کہتے ہو ایسے شخص کے بارے میں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتا ہے۔ اور اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو محبوب رکھتے ہیں۔

(۳۲۷۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ وَقَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ ، قَالَ :فَقُلْتُ :أَخْبِرْنَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : فَرَفَعَ حَاجِبَيْهِ بِيَدَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :ذَاكَ مِنْ خَيْرِ الْبَشَرِ.

(۳۲۷۸۳) حضرت عطیہ بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ وہ بہت بوڑھے تھے اور ان کی پلکیں ان کی آنکھوں پر گری ہوئی تھیں۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا: آپ رضی اللہ عنہ ہمیں اس شخص یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلائیے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے دونوں پلکوں کو اٹھایا پھر ارشاد فرمایا: یہ تو خیر البشر ہیں۔

(۳۲۷۸۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَزِيدُ الرِّشْكُ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيًّا ، فَصَنَعَ عَلِيٌّ شَيْئًا أَنْكَرُوهُ ، فَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يذكروا أمرهم لرسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا قَدِمُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَؤُوا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَنَظَرُوا إِلَيْهِ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ إِلَى رِحَالِهِمْ ، قَالَ :فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَحَدُ الأَرْبَعَةِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَمْ تَرَ أَنَّ عَلِيًّا صَنَعَ كَذَا وَكَذَا ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ :مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ ، مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ ، عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ ، وَعَلِيٌّ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. (ابوداؤد ۸۲۹۔ احمد ۴۳۷)

(۳۲۷۸۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان پر امیر مقرر کر دیا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ ایسا کام کیا جس کو لوگوں نے ناپسند کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے چار لوگوں نے

اس بات کا عہد کیا کہ وہ اس بات کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کریں گے۔ اور یہ لوگ جب سفر سے واپس آ گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بتلانے کا ارادہ کیا۔ پس انہوں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور ان کی طرف دیکھا پھر لوگ اپنے کجاووں کی طرف پلٹ گئے۔ راوی کہتے ہیں: کہ جب سارے لشکر والے آ گئے۔ اور انہوں نے آپ ﷺ سے سلام کر لیا تو ان چاروں میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کی کیا رائے ہے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہ انہوں نے یہ کام کیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اس حال میں کہ آپ ﷺ کے چہرے پر غصہ کے آثار نمایاں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ علی رضی اللہ عنہ سے کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی رضی اللہ عنہ سے کیا چاہتے ہو؟! علی مجھ سے ہیں اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں اور علی میرے بعد ہر مومن کے دوست ہیں۔

(۳۲۷۸۵) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ : ذُكِرَ لِي أَنَّكُمْ تَسُبُّونَ عَلِيًّا ، قَالَ : قَدْ فَعَلْنَا ، قَالَ : فَلَعَلَّك قَدْ سَبَبْته ، قَالَ : قُلْتُ : مَعَاذَ اللهِ ، قَالَ : فَلا تَسُبَّهُ ، فَلَوْ وُضِعَ الْمِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِي ، عَلَى أَنْ أَسُبَّ عَلِيًّا ، مَا سَبَبْته أَبَدًا ، بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعْتُ. (ابویعلی ۷۷۳)

(۳۲۷۸۵) حضرت ابوبکر بن خالد بن عُرفطہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ میں آیا، تو انہوں نے کہا: مجھ سے ذکر کیا گیا ہے کہ تم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: شاید کہ تم بھی ان کو گالیاں دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اللہ کی پناہ! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کبھی ان کو گالی مت دینا۔ پس اگر میرے سر کے درمیان میں آرا رکھ دیا جائے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دوں! میں کبھی بھی ان کو گالی نہیں دوں گا اس حدیث کے سننے کے بعد جو میں رسول اللہ ﷺ سے سن چکا ہوں۔

(۳۲۷۸۶) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَمَّنْ حدثه عن مَيْمُونَةَ ، قَالَت : لَمَّا كَانَتِ الْفُرْقَةُ قِيلَ لِمَيْمُونَةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَتْ : عَلَيْكُمْ بِابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَوَاللهِ مَا ضَلَّ ، وَلا ضُلَّ بِهِ. (طبرانی ۱۲۔ حاکم ۱۴۱)

(۳۲۷۸۶) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب جدائی کا وقت تھا تو میمونہ بنت حارث سے کہا گیا: اے ام المؤمنین! آپ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو لازم پکڑلو۔ اللہ کی قسم نہ وہ گمراہ ہیں اور نہ ان کی وجہ سے کوئی گمراہ ہوا۔

(۳۲۷۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ : ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ قَالَ : نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ. (عبدالرزاق ۲۶۹)

(۳۲۷۸۷) حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی یہ آیت ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۳۲۷۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا أَحَدٌ قَبْلِي ، وَلاَ يَعْمَلُ بِهَا أَحَدٌ بَعْدِي ، كَانَ لِي دِينَارٌ فَبِعْته بِعَشْرَةِ دَرَاهِمَ ، فَكُنْت إذَا نَاجَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْت بِدِرْهَمٍ حَتَّى نَفِدَتْ ، ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾. (ابن جرير ۲۰)

(۳۲۷۸۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک آیت ایسی ہے کہ نہ مجھ سے پہلے اس پر کسی نے عمل کیا اور نہ ہی میرے بعد کوئی اس پر عمل کرے گا۔ میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اس کو دس دراہم کے عوض بیچ دیا پس جب بھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سرگوشی کرتا تو میں ایک درہم صدقہ کر دیتا یہاں تک کہ وہ دراہم ختم ہو گئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اے ایمان والو! جب تم لوگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدگی میں بات کرنا چاہو تو تم علیحدگی میں بات کرنے سے پہلے کچھ صدقہ پیش کرو۔

(۳۲۷۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سعيد ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلْقَمَةَ الأَنْمَارِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً﴾ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا تَرَى دِينَار ، قُلْتُ : لاَ يُطِيقُونَهُ ، قَالَ : فَكَمْ قُلْت : شَعِيرَةٌ ، قَالَ : إنَّك لَزَهِيدٌ ، قَالَ : فَنَزَلَتْ : ﴿أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ﴾ الآيَةَ ، قَالَ : فَبِي خَفَّفَ اللَّهُ عَنْ هَذِهِ الأُمَّةِ.

(ترمذی ۳۳۰۰۔ ابن حبان ۶۹۴۲)

(۳۲۷۸۹) حضرت علی بن علقمہ انماری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب یہ آیت اتری! اے ایمان والو! جب تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدگی میں بات کرنا چاہو تو تم علیحدگی میں بات کرنے سے پہلے کچھ صدقہ پیش کرو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا ایک دینار میں کافی ہے؟ میں نے عرض کیا: لوگ اتنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تو کتنا ہونا چاہیئے؟ میں نے عرض کیا تھوڑے سے جو مقرر کر دیے جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً یہ تو بہت ہی کم ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اتنے میں دوسری آیت اتری گئی: ترجمہ: کیا تم لوگ ڈر گئے اس بات سے کہ پیش کرو اپنی علیحدگی کی گفتگو سے پہلے صدقات؟ الآیۃ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس میری وجہ سے اللہ نے اس امت پر آسانی فرمادی۔

(۳۲۷۹۰) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ جَالِسًا إذْ جَائَهُ نَافِعُ بْنُ الأَزْرَقِ فَقَامَ عَلَى رَأْسِهِ ، فَقَالَ : وَاللهِ إنِّي لأُبْغِضُ عَلِيًّا ، قَالَ : فَرَفَعَ إلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : أَبْغَضَك اللَّهُ ، تُبْغِضُ رَجُلاً سَابِقَةٌ مِنْ سَوَابِقِهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

(۳۲۷۹۰) حضرت ابو ہارون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک نافع بن ازرق آیا، اور

آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ اللہ کی قسم! میں علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اٹھا کر ارشاد فرمایا: اللہ بھی تجھ سے بغض رکھے اس لیے کہ تو ایسے شخص سے بغض رکھتا ہے جو سبقت لے جانے والا ہے۔ اور دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بہتر ہے۔

(۳۲۷۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَقَدْ جَاءَ فِي عَلِيٍّ مِنَ الْمَنَاقِبِ مَا لَوْ أَنَّ مَنْقَبًا مِنْهَا قُسِمَ بَيْنَ النَّاسِ لأَوْسَعَهُمْ خَيْرًا.

(۳۲۷۹۱) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے ایک نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میں اتنے بہترین اوصاف جمع ہیں کہ ان میں سے اگر ایک وصف کو بھی لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو وہ خیر کے اعتبار سے بہت زیادہ وسیع ہو۔

(۳۲۷۹۲) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ :كُنْتُ أَنَا وَالْحَسَنُ جَالِسَيْنِ نَتَحَدَّثُ ، إِذْ ذَكَرَ الْحَسَنُ عَلِيًّا ، فَقَالَ :أَرَاهُمَ السَّبِيلَ ، وَأَقَامَ لَهُمَ الدِّينَ إِذْ اعْوَجَّ.

(۳۲۷۹۲) حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت حسن رحمہ اللہ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا: اور فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ سیدھے راستے والے اور لوگوں کے دین کو سیدھا فرمانے والے تھے جب اس میں ٹیڑھ پن پیدا ہو جاتا۔

(۳۲۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :عَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ. (ابوداؤد ۴۶۱۷۔ احمد ۱۸۸)

(۳۲۷۹۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

(۳۲۷۹٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَتْ فَاطِمَةُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، زَوَّجْتَنِي حَمْشَ السَّاقَيْنِ عَظِيمَ الْبَطْنِ أَعْمَشَ الْعَيْنِ، قَالَ:زَوَّجْتُكَ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا.

(عبدالرزاق ۹۷۸۳)

(۳۲۷۹۴) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح ایسے شخص سے کر دیا جو کمزور پنڈلیوں والا، بڑے پیٹ والا اور کمزور نگاہ کا حامل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو میری امت میں سب سے زیادہ صلح کو مقدم رکھنے والا اور سب سے عظیم بردبار اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔

(۳۲۷۹٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُرَيْدَةَ،

قَالَ :غزوت مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً ، فَلَمَّا قَدِمْت عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ذَكَرْت عَلِيًّا فَتنقَّصته ، فَجَعَلَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ ، فَقَالَ :أَلَسْت أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، قُلْتُ :بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :مَنْ كُنْتُ مَوْلاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلاهُ. (احمد ۳۴۷۔ حاکم ۱۱۰)

(۳۲۷۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن لڑنے کے لیے گیا۔ تو میں نے ان میں کچھ زیادتی دیکھی۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا اور ان کا نقص بیان کیا: اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ مقدم نہیں ہوں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور۔ آپ نے فرمایا: میں جس کا دوست ہوں پس علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے۔

(۳۲۷۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ لَيُحِبُّنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي حُبِّي وَلَيُبْغِضُنِي قَوْمٌ حَتَّى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي بُغْضِي.

(۳۲۷۹۶) حضرت ابو السوار العدوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ضرور بالضرور مجھ سے کچھ لوگ اتنی محبت کریں گے یہاں تک کہ وہ لوگ میری محبت کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے اور ضرور بالضرور کچھ لوگ مجھ سے بغض رکھیں گے یہاں تک کہ وہ لوگ مجھ سے بغض کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے۔

(۳۲۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أبى التياح عن أَبِي حبرة ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :يَهْلِكُ فِي رَجُلانِ :مُفْرِطٌ فِي حُبِّي وَمُفْرِطٌ فِي بُغْضِي.

(۳۲۷۹۷) حضرت ابو حبیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دو شخص میرے بارے میں ہلاکت میں پڑیں گے۔ ایک میری محبت میں حد سے بڑھنے والا، اور دوسرا مجھ سے بغض کرنے میں حد سے بڑھنے والا۔

(۳۲۷۹۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِبَرَاءَةٍ مَعَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى مَكَّةَ ، فَدَعَاهُ فَبَعَثَ عَلِيًّا ، فَقَالَ :لاَ يُبَلِّغُهَا إِلاَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي.

(ترمذی ۳۰۹۰۔ احمد ۲۱۲)

(۳۲۷۹۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ توبہ کی آیات دے کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر ان کو بھیجا۔ اور فرمایا: یہ آیات صرف میرے گھر کا ہی آدمی پہنچائے گا۔

(۳۲۷۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلانِ : مُفْرِطٌ فِي حُبِّي وَمُفْرِطٌ فِي بُغْضِي.

(۳۲۷۹۹) حضرت ابو مریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بارے میں دو

شخص ہلاکت میں پڑیں گے۔ ایک وہ شخص جو میری محبت میں حد سے بڑھے گا۔ اور دوسرا وہ شخص جو مجھ سے بغض کرنے میں حد سے بڑھے گا۔

(۳۲۸۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيَنْتَهِيَنَّ بنو وليعة ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْهِمْ رَجُلاً كَنَفْسِي فَيَمْضِي فِيهِمْ أَمْرِي ، فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ وَيَسْبِي الذُّرِّيَّةَ. (نسائی ۸۴۵۷۔ احمد ۹۶۶)

(۳۲۸۰۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ضرور بالضرور بنو ولیعہ قبیلہ روکے گا یا یوں ارشاد فرمایا: کہ میں ضرور بالضرور ان کی طرف ایک ایسا آدمی بھیجوں گا جو ان میں میرا حکم جاری کرے گا۔ اور قتال کرنے والوں سے قتال کرے گا اور ان کی ذریت کو قیدی بنائے گا۔

(۳۲۸۰۱) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، قَالَ : صَعِدَ عَلِيٌّ الْمِنْبَرَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ الْعَنْ كُلَّ مُبْغِضٍ لَنَا ، قَالَ : وَكُلَّ مُحِبٍّ لَنَا غَالٍ.

(۳۲۸۰۱) حضرت سدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو لعنت کر ہر اس شخص پر جو ہم سے بغض رکھنے والا ہے۔ اور ہر اس شخص پر جو ہم سے محبت کرنے میں غلو کرنے والا ہے۔

(۳۲۸۰۲) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ فَذَكَرَ ذُنُوبَهُ ، وَمَا يَخَافُ ، قَالَ : فَبَكَى ، ثُمَّ قَالَ : حَدَّثَنِي جَابِرٌ أَنَّ عَلِيًّا حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّى صَعِدَ الْمُسْلِمُونَ فَفَتَحُوهَا وَإِنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلاَّ أَرْبَعُونَ رَجُلاً. (بیہقی ۲۱۲)

(۳۲۸۰۲) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ کے پاس آیا پس انہوں نے گناہوں کا ذکر کیا اور خوف سے رونے لگے۔ پھر ارشاد فرمایا: کہ مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: بلاشبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیبر کے دن دروازے کو اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور انہوں نے قلعہ کو فتح کر لیا، اور بے شک آزمایا گیا پس نہیں اٹھا سکے اس دروازے کو مگر چالیس آدمی۔

(۳۲۸۰۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ. (بخاری ۳۷۵۱)

(۳۲۸۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کی حفاظت کرو۔

(۳۲۸۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ : أَنْتَ أَخِي وَصَاحِبِي.

(۳۲۸۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: بے شک تو میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے۔

(۳۲۸۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: سمعت ابا مكين، عَنْ خَالِهِ ابى أُمَيَّةَ أَنَّ عَلِيًّا مَرَّ عَلَى دَارٍ فِي مرادٍ تُبْنى، فَسَقَطَتْ عَلَيْهِ كَسْرَةُ لَبِنَةٍ، أَوْ قِطْعَةُ لَبِنَةٍ، فَدَعَا اللَّهَ أَنْ لاَ يُتِمَّ بِنَائَهَا، قَالَ: فَمَا وُضِعَ فِيهَا لَبِنَةٌ عَلَى لَبِنَةٍ.

(۳۲۸۰۵) حضرت ابو مکین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے ماموں حضرت ابوامیہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مقام مراد میں ایک گھر کے پاس سے گزرے جس کی تعمیر جاری تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ پر ایک اینٹ کا ٹکڑا آگر پڑا، آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ سے دعا کی کہ اس کی تعمیر مکمل نہ ہو، راوی فرماتے ہیں، پھر اس گھر میں ایک اینٹ پر دوسری اینٹ نہیں رکھی گئی۔

(۳۲۸۰۶) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ فِي الْمَسْجِدِ وَغُلاَمٌ يَنْظُرُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ وَيَبْكِي، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ: مَا يُبْكِيك ؟ قَالَ: مِنْ حُبِّكُمْ، قَالَ: نَظَرْت حَيْثُ نَظَرَ اللَّهُ وَاخْتَرْت مَنْ خَيَّرَهُ اللَّهُ.

(۳۲۸۰۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے اس حال میں کہ ایک لڑکا حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ کو دیکھے جا رہا تھا اور رو رہا تھا۔ پس ابو جعفر رحمہ اللہ نے اس سے فرمایا: تجھے کس چیز نے رُلا دیا۔ اس نے عرض کیا۔ آپ رحمہ اللہ لوگوں کی محبت نے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تو نے دیکھا جہاں اللہ نے دیکھا۔ اور تو نے چنا اس شخص کو جس کو اللہ نے چنا۔

(۱۹) ما جاء فِي سعدِ بنِ أبِي وقّاصٍ رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں منقول ہیں

(۳۲۸۰۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ: أَبِي وَاللهِ الَّذِي جَمَعَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ. (احمد ۱۳۰۱)

(۳۲۸۰۷) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ بنت سعد رحمہا اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے والد، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ان کے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا۔

(۳۲۸۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: مَا سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْدِي بِأَبَوَيْهِ أَحَدًا إِلاَّ سَعْدًا فَإِنِّي سَمِعْته يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: ارْمِ سَعْدُ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي. (بخاری ۲۹۰۵۔ مسلم ۱۸۷۲)

(۳۲۸۰۸) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک کے لیے اپنے والدین کو فدا کیا ہو سوائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: غزوہ احد کے دن۔ اے سعد! تم پر میرے ماں، باپ قربان ہوں۔ تم تیر چلاؤ۔

(۳۲۸۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

(بخاری ۳۷۲۵۔ ترمذی ۲۸۳۰)

(۳۲۸۰۹) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے دن ان کے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا۔

(۳۲۸۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ :إنِّي لأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فِي الْغَزْوِ عِنْدَ الْقِتَالِ. (بخاری ۳۷۲۸۔ مسلم ۲۲۷۸)

(۳۲۸۱۰) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ اہل عرب میں سے میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستہ میں قتال کے وقت پہلا تیر چلایا۔

(۳۲۸۱۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ أَنَّ سَعْدًا كَاتَبَ غُلامًا لَهُ فَأَرَادَ مِنْهُ شَيْئًا ، فَقَالَ :مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيك ، وَعَمَدَ إلَى دَنَانِيرَ فَخَصَفَهَا فِي نَعْلَيْهِ ، فَدَعَا سَعْدٌ عَلَيْهِ فَسُرِقَتْ نَعْلاهُ.

(۳۲۸۱۱) حضرت ابو بلج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مصعب بن سعد رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام سے مکاتبت کا معاملہ کیا، تو انہوں نے اس غلام سے کچھ رقم کا مطالبہ کیا تو وہ کہنے لگا میرے پاس کچھ نہیں ہے جو میں آپ کو دوں۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ دیناروں کا مطالبہ کیا تھا جو اس نے اپنی جوتیوں میں چھپا لیے تھے۔ پس حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے بددعا کی تو اس کے دونوں جوتے چوری ہو گئے۔

(۳۲۸۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلاً يَتَنَاوَلُ عَلِيًّا فَدَعَا عَلَيْهِ فَتَخَبَّطَتْهُ بُخْتِيَّةٌ فَقَتَلَتْهُ.

(۳۲۸۱۲) حضرت مصعب بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو سنا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں غلط بات کر رہا تھا پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے بددعا کی۔ تو ایک خراسانی اونٹنی نے اس کو روندا اور مار دیا۔

(۳۲۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اتَّقُوا دَعَوَاتِ سَعْدٍ.

(ابن سعد ۱۴۲)

(۳۲۸۱۳) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سعد رحمہ اللہ کی بددعاؤں سے بچو۔

(۳۲۸۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۸۱۴) حضرت سعید بن زید رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا ہے کہ سعد رضی اللہ جنت میں ہیں۔

(۳۲۸۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَتَحَدَّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي ، قَالَتْ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا شَأْنُك ، فَقَالَ : لَيْتَ رَجُلاً صَالِحًا مِنْ أُمَّتِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ ، قَالَ : فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعْت صَوْتَ السِّلاحِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ هَذَا ، فَقَالَ : أَنَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ : مَا جَاءَ بِك قُلْتُ : جِئْت أَحْرُسُك يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَسَمِعْت غَطِيطَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَوْمِهِ.

(بخاری ۲۸۸۵۔ مسلم ۴۰)

(۳۲۸۱۵) حضرت عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرمایا کرتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات جاگے رہے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پہلو میں تھے۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش میری امت کا کوئی نیک آدمی رات کو میری چوکیداری کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ ہم ابھی اسی درمیان ہی تھے کہ میں نے ہتھیار کی آواز سنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کون شخص ہے؟ آواز آئی۔ میں سعد بن مالک ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی حفاظت کرنے کے لیے آیا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ پھر میں نے نیند میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خراٹوں کی آواز سنی۔

(۳۲۸۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَنْ شِمَالِهِ ، يَوْمَ أُحُدٍ ، رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ ، مَا رَأَيْتهمَا قَبْلُ ، وَلا بَعْدُ ، يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ. (مسلم ۱۸۰۲۔ ابن حبان ٦۹۸۷)

(۳۲۸۱٦) حضرت سعد رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں جانب دو آدمی دیکھے جو سفید کپڑوں میں تھے۔ میں نے ان کو نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا نہ بعد میں کبھی دیکھا۔ یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام۔

(۳۲۸۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هاشم ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَشَدَّ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۲۸۱۷) حضرت ھاشم بن ھاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رحمہ اللہ غزوہ احد کے دن مسلمانوں میں سب سے زیادہ سخت حملہ کرنے والے شخص تھے۔

(۳۲۸۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۲۸۱۸) حضرت عبد الرحمن بن عتبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبد الرحمن نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستہ میں سب سے پہلے تیر چلانے والے شخص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۰) ما حفظت فِي طلحة بنِ عبيدِ اللهِ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو مجھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں یاد ہیں

(۳۲۸۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ شَلاءَ ، وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ. (بخاری ۴۰۶۳۔ ابن ماجه ۱۲۸)

(۳۲۸۱۹) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا جو مفلوج تھا۔ اس کے ذریعہ انہوں نے غزوہ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بچاؤ کیا تھا۔

(۳۲۸۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ :لَقَدْ رَأَيْت بِطَلْحَةِ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ جُرْحًا جُرِحَهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۲۸۲۰) حضرت موسیٰ بن طلحہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تحقیق میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر چوبیس زخم دیکھے جو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لگے تھے۔

(۳۲۸۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :طَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۸۲۱) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

(۳۲۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَمِّهِ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الَّذِينَ قَضَوْا نَحْبَهُمْ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، قَالَ وَدَخَلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ ، فَقَالَ :هَذَا مِنَ الَّذِينَ قَضَوْا نَحْبَهُمْ.

(ترمذی ۳۲۰۳۔ ابن سعد ۲۱۸)

(۳۲۸۲۲) حضرت عیسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے ان لوگوں کے متعلق دریافت کیا جنہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض فرمایا: اس نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے اعراض فرمایا: راوی کہتے ہیں۔ اتنے میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ مسجد کے دروازے سے داخل ہوئے اس حال میں کہ ان پر دو سبز چادریں تھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اپنی ذمہ

داری پوری کی۔

(۳۲۸۲۳) حَدَّثَنَا يعمر بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثنا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابن إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَئِذٍ ، يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ : أَوْجَبَ طَلْحَةُ ، يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ. (ترمذی ۱۶۹۲۔ حاکم ۲۵)

(۳۲۸۲۳) حضرت زبیر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن یعنی غزوہ احد کے دن یوں فرماتے ہوئے سنا کہ: طلحہ رضی اللہ نے واجب کر لی۔ (جنت)

(۳۲۸۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّ طَلْحَةَ وَقَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَضُرِبَتْ فَشَلَّتْ إِصْبَعُهُ.

(۳۲۸۲۴) حضرت عامر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچاؤ کیا تو ان کو اتنے زخم آئے کہ ان کی انگلی مفلوج ہوگئی۔

(۲۱) ما حفظت فِي الزّبير بنِ العوّامِ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو مجھے حضرت زبیر بن العوّام کی فضیلت میں حفظ ہیں

(۳۲۸۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ ، فَقَالَ : بِأَبِي وَأُمِّي. (نسائی ۱۰۰۳۰۔ ابن حبان ۶۹۸۴)

(۳۲۸۲۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت زبیر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے غزوہ بنو قریظہ کے دن اپنے والدین کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا: میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

(۳۲۸۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الزُّبَيْرُ ابْنُ عَمَّتِي وَحَوَارِيٌّ مِنْ أُمَّتِي. (نسائی ۸۲۱۲۔ احمد ۳۱۳)

(۳۲۸۲۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زبیر میری پھوپھی کے بیٹے ہیں۔ اور میری امت میں سے میرے حواری ہیں۔

(۳۲۸۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۸۲۷) حضرت سعید بن زید رضی اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ زبیر رضی اللہ جنت میں ہیں۔

(٣٢٨٢٨) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :حدَّثَنِي مَنْ رَأَى الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَصَدْرُهُ كَأَنَّهُ الْعُيُونُ مِنَ الطَّعْنِ وَالرَّمْيِ.

(۳۲۸۲۸) حضرت علی بن زید بن جدعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی زیارت کی کہ ان کا سینہ گویا کہ وہ تیروں اور نیزوں کا چشمہ ہو!۔

(٣٢٨٢٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ :إن أَوَّلَ رَجُلٍ سَلَّ سَيْفًا فِي اللهِ الزُّبَيْرُ ، نُفِخَتْ نَفْخَةٌ :أُخِذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ الزُّبَيْرُ يَشُقُّ النَّاسَ بِسَيْفِهِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ ، فَقَالَ :مَا لَكَ يَا زُبَيْرُ ، قَالَ :أُخْبِرْتُ أَنَّكَ أُخِذْتَ ، قَالَ : فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ وَلِسَيْفِهِ.

(۳۲۸۲۹) حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے پہلا آدمی جس نے اللہ کے راستہ میں تلوار سونتی وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ خبر اُڑا دی گئی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا گیا ہے۔! پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نکلے کہ وہ لوگوں کو اپنی تلوار سے چیرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے اونچے مقام پر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے زبیر رضی اللہ عنہ! تجھے کیا ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خبر ملی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا گیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعائے خیر کی اور ان کی تلوار کے لیے بھی دعا فرمائی۔

(٣٢٨٣٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ :مَنْ رَجُلٌ يَذْهَبُ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِ بَنِي قُرَيْظَةَ ، فَرَكِبَ الزُّبَيْرُ فَجَائَهُ بِخَبَرِهِمْ ، ثُمَّ عَادَ ، فَقَالَ : ثَلاَثَ مَرَّاتٍ :مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ ، فَقَالَ :الزُّبَيْرُ :نَعَمْ ، قَالَ :وَجَمَعَ لِلزُّبَيْرِ أَبَوَيْهِ ، فَقَالَ :فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ، وَقَالَ لِلزُّبَيْرِ :لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ ، وَابْنُ عَمَّتِي. (ترمذی ٣٧٤٥۔ احمد ٣٠٧)

(۳۲۸۳۰) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے دن ارشاد فرمایا: کون شخص جائے گا اور میرے پاس بنو قریظہ والوں کی خبر لائے گا؟ پس حضرت زبیر رحمہ اللہ سوار ہوئے اور ان کی خبر لائے۔ پھر لوٹے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: کون شخص میرے پاس ان کی خبر لے کر آئے گا۔ ہر مرتبہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! میں لاؤں گا۔

حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے اپنے والدین کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا: تجھ پر میرے ماں، باپ قربان ہوں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ میری پھوپھی کے بیٹے ہیں۔

(٣٢٨٣١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ. (ترمذی ٣٧٤٤۔ احمد ٨٩)

(۳۲۸۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے۔ میرے حواری زبیر ہیں۔

(۳۲۸۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْبَهِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَ :قَالَتْ لِي : كَانَ أَبَوَاكَ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمَ الْقَرْحُ. (مسلم ۱۸۸۱)

(۳۲۸۳۲) حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تمہارے والدان لوگوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہا باوجود یکہ وہ زخم کھا چکے تھے۔

(۳۲۸۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلاً يَقُولُ :أَنَا ابْنُ حَوَارِيِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :إِنْ كُنْتَ مِنْ آلِ الزُّبَيْرِ وَإِلاَّ فَلاَ. (طبرانی ۲۲۵)

(۳۲۸۳۳) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو یوں کہتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری کا بیٹا ہوں اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو آل زبیر رضی اللہ عنہ میں سے ہے تو ٹھیک ہے ورنہ ایسا نہیں ہے۔

(۳۲۸۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرُ فَرَسَيْنِ أَحَدُهُمَا عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ. (ابن سعد ۱۰۳)

(۳۲۸۳۴) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف دو گھوڑے تھے جن میں سے ایک پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سوار تھے۔

(۲۲) ما حفظت في عبد الرّحمان بن عوف رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں حفظ ہیں

(۳۲۸۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صياح ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۸۳۵) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

(۳۲۸۳٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلِيًّا وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَتَيَا قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَذَكَرَ أَنَّ أَحَدَهُمَا قَالَ :اذْهَبَ ابْنَ عَوْفٍ فَقَدْ أَدْرَكْت صَفْوَهَا وَسَبَقْت رَنْقَهَا ، وَقَالَ الآخَرُ :اذْهَبَ ابْنَ عَوْفٍ فَقَدْ ذَهَبْت بِبِطَنَتِكَ لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا شَيْئًا. (احمد ۱۲۵۵۔ حاکم ۳۰۸)

(۳۲۸۳۶) حضرت سعد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ دونوں حضرات حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی قبر پر تشریف لائے، ان دونوں میں سے ایک نے ایسے ان کا ذکر فرمایا: ابن عوف چلے گئے۔ پس تحقیق تم نے اپنی سچائی کو پالیا۔ اور تم جھوٹ اور گدلے پن پر غالب آ گئے۔ اور دوسرے نے یوں فرمایا: ابن عوف رضی اللہ عنہ چلے گئے۔ تحقیق تم اپنے نامۂ اعمال کو ایسے لے گئے کہ تم نے اس کے اجر میں سے کچھ بھی کمی نہیں کی۔

(۳۲۸۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ :لَمَّا مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ :اذْهَبْ ابْنُ عَوْفٍ بِبِطْنَتِكَ لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا شَيْئًا.

(۳۲۸۳۷) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ابن عوف چلے گئے اور انہوں نے اپنے اجر کو حکومت یا امارت سے کم نہیں کیا۔"

(۲۳) ما جاء فِي الحسنِ والحسينِ رضي الله عنهما

ان روایات کا بیان جو حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں منقول ہیں

(۳۲۸۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَثِبَانِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَجَعَلَ النَّاسُ يُنَحُّونَهُمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَعُوهُمَا بِأَبِي هُمَا وَأُمِّي ، مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هَذَيْنِ. (ابن حبان ۶۹۷۰۔ طبرانی ۲۶۴۴)

(۳۲۸۳۸) حضرت زر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما رسول اللہ کی کمر مبارک پر کھیل رہے ہوتے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے۔ پس لوگ ان دونوں کو ہٹانے لگتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ان کو چھوڑ دو۔ ان دونوں پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔

(۳۲۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ :قَالَ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا ، يَعْنِي حَسَنًا وَحُسَيْنًا. (احمد ۵۳۱۔ ابویعلی ۶۱۸۷)

(۳۲۸۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔ یعنی حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ سے۔

(۳۲۸۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ ، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (ترمذی ۳۷۶۸۔ احمد ۶۴)

(۳۲۸۴۰) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(۳۲۸٤۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ، ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ ، فَقَالَ : مَلَكٌ عَرَضَ لِي اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

(۳۲۸۴۱) حضرت زرّ بن حبیش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فرشتہ میرے سامنے پیش ہوا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی تھی کہ وہ مجھ پر درود وسلام بھیجے اور اس نے مجھے خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین دونوں جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(۳۲۸٤۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ مَعَهُ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ : إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّد ، وَلَعَلَّ اللَّهَ سَيُصْلِحُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(بخاری ۲۷۰۴)

(۳۲۸۴۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ منبر پر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بلند کر کے فرمایا: بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اور عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائیں گے۔

(۳۲۸٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (طبرانی ۲۵۹۹)

(۳۲۸۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ دونوں جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(۳۲۸٤٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ ؛ أَنَّهُ جَاءَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ يَسْعَيَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ ، وَقَالَ : إِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ. (ابن ماجه ۳٦٦٦۔ احمد ۱۷۲)

(۳۲۸۴۴) حضرت یعلی العامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں دوڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے سینہ سے لگا لیا اور فرمایا: اولاد بخل اور بزدلی کا باعث ہے۔

(۳۲۸٤٥) حَدَّثَنَا مالك بن إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ ، وَعَلِيٍّ ، وَحَسَنٍ ، وَحُسَيْنٍ : أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ ،

وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ. (ابن ماجہ ۱۴۵۔ ابن حبان ۶۹۷۷)

(۳۲۸۴۵) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تمہاری جس کے ساتھ لڑائی اور جنگ میری بھی اس سے جنگ ہے، اور تمہاری جس کے ساتھ صلح تو میری بھی اس سے صلح ہے۔

(۳۲۸٤٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ النَّبَّالُ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي أُسَامَةُ ، قَالَ : طَرَقْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِبَعْضِ الْحَاجَةِ ، قَالَ : فَخَرَجَ إِلَيَّ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لاَ أَدْرِي مَا هُوَ ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ : مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ ، فَكَشَفَ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرِكَيْهِ ، فَقَالَ : هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا.

(ترمذی ۳۷۶۹۔ ابن حبان ۶۹۶۷)

(۳۲۸۴۶) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں کسی حاجت کے لیے نکلا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف تشریف لائے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اٹھایا ہوا تھا مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ کیا ہے؟ جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا! تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا ہوا ہے؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر ہٹائی تو وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران پر تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میرے نواسے ہیں۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔ پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

(۳۲۸٤٧) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا. (بخاری ۳۷۳۵۔ طبرانی ۲۶۴۲)

(۳۲۸۴۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

(۳۲۸٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُلاَعِنَ أَهْلَ نَجْرَانَ أَخَذَ بِيَدِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي خَلْفَهُ. (حاکم ۵۹۳)

(۳۲۸۴۸) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران سے مباھلہ کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہی تھیں۔

(۳۲۸٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي سَمَّيْتُ

ابْنَيَّ هَذَيْنِ بِاسْمِ ابْنَيْ هَارُونَ :شَبَّرٌ ، وَشَبِّيرًا. (حاكم ١٦٨ـ طبرانى ٢٧٧٨)

(۳۲۸۴۹) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ان دو بیٹوں کا نام شَبَّر اور شبیر حضرت ہارون علیہ السلام کے دو بیٹوں کے ناموں پر رکھا ہے۔

(٣٢٨٥٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ بُكَاءَ الْحَسَنِ ، أَوِ الْحُسَيْنِ فَقَامَ فَزِعًا ، فَقَالَ :إِنَّ الْوَلَدَ لَفِتْنَةٌ ، لَقَدْ قُمْت إِلَيْهِ ، وَمَا أَعْقِلُ.

(۳۲۸۵۰) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی، تو آپ ﷺ گھبرا کر کھڑے ہو گئے۔ پھر ارشاد فرمایا: بے شک اولاد بھی فتنہ ہے تحقیق میں ان کے لیے کھڑا ہوا اور مجھے سمجھ بھی نہیں آئی۔

(٣٢٨٥١) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا.

(۳۲۸۵۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر یوں دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

(٣٢٨٥٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ : بَيْنَمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَخْطُبُ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَسْدِ آدم طِوَالٌ ، فَقَالَ :لقد رَأَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَهُ فِي حبوته يَقُولُ :مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُ ، فَلْيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ. (بخارى ٣١٢ـ احمد ٣٦٦)

(۳۲۸۵۲) حضرت زہیر بن اقمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ قبیلہ ازد کا ایک شخص بہت لمبے قد والا تھا کھڑا ہو کر کہنے لگا: تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اس شخص کی کوکھ میں رکھ کر ارشاد فرما رہے تھے: جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے پس چاہیے کہ وہ اس سے محبت کرے اور چاہیے کہ حاضر شخص اس بات کو غائب شخص تک پہنچا دے۔

(٣٢٨٥٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَأَقْبَلَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ :{إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلاَدُكُمْ فِتْنَةٌ} رَأَيْت هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ، ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ.

(۳۲۸۵۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سامنے سے تشریف لائے اس حال میں کہ ان دونوں نے سرخ قمیصیں پہنی ہوئی تھیں۔ وہ دونوں چلتے پھر ٹھوکر کھا کر گر جاتے پھر کھڑے ہوتے۔ تو رسول اللہ ﷺ منبر سے اترے اور ان دونوں کو پکڑ کر اپنے سامنے بٹھا لیا پھر ارشاد فرمایا: اللہ اور

اس کے رسول ﷺ نے سچ ارشاد فرمایا: یقیناً تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں فتنہ ہیں۔ میں نے ان دونوں کو دیکھا پس مجھ سے صبر نہیں ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے خطبہ شروع فرمادیا۔

(۳۲۸۵۴) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ ؟ فقال له ابن عمر : ممن أنت ؟ فقال : رجل مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : هَا انْظُرُوا هَذَا يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَهُمْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : هُمَا رَيْحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا. (بخاری ۵۹۹۴۔ احمد ۹۳)

(۳۲۸۵۴) حضرت ابن ابی نعیم ویشید فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے مچھر کے خون سے متعلق سوال کیا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے ارشاد فرمایا: تم کہاں کے ہو؟ اس نے کہا: کہ میں اہل عراق میں سے ہوں۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اوہ! لوگو اس کی طرف دیکھو یہ ایک مچھر کے خون کے متعلق مجھ سے سوال کر رہا ہے حالانکہ ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کو قتل کر دیا! اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ: وہ دونوں میری دنیا کی بہاریں ہیں۔

(۳۲۸۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دُعِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلاةٍ ، فَخَرَجَ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا ، أَوْ حُسَيْنًا فَوَضَعَهُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ صَلاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَ فِيهَا ، قَالَ أَبِي : فَرَفَعْت رَأْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَإِذَا الْغُلامُ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَدْت رَأْسِي فَسَجَدْت ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ الْقَوْمُ : يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ سَجَدْت فِي صَلاتِكَ هَذِهِ سَجْدَةً مَا كُنْت تَسْجُدُهَا ، أَفَكَانَ يُوحَى إلَيْك ؟ قَالَ : لاَ وَلَكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَكَرِهْت أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ. (احمد ۴۹۳۔ حاکم ۶۲۶)

(۳۲۸۵۵) حضرت عبد اللہ بن شداد ویشید فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کو نماز کے لیے بلایا گیا۔ تو آپ ﷺ اس حال میں تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھایا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنے پہلو میں بٹھایا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ نے ان دونوں کی پیٹھوں کے درمیان اپنی نماز کا سجدہ ادا کیا اور بہت لمبا سجدہ کیا۔ میرے والد نے کہا: کہ میں نے تمام لوگوں کے درمیان سے سر اٹھایا۔ تو دیکھا ایک بچہ رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر بیٹھا ہوا ہے۔ تو میں نے دوبارہ اپنا سر سجدہ میں رکھ دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آج آپ ﷺ نے اپنی نماز میں ایسا سجدہ کیا جو آپ ﷺ نے کبھی زندگی بھر نہیں کیا۔ کیا آپ ﷺ پر کوئی

وحی کی جا رہی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تھا۔ تو میں نے ناپسند کیا کہ میں جلدی سے اٹھ جاؤں یہاں تک کہ وہ اپنی خواہش پوری کر لے۔

(۳۲۸۵۶) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ ، وَقَالَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ ، قَالَ شُعْبَةُ :فَقُلْتُ لِعَدِيٍّ :حَسَنٌ ، قَالَ :نَعَمْ. (بخاری ۳۷۴۹۔ احمد ۲۸۳)

(۳۲۸۵۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ اور فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ پس تو بھی اس سے محبت فرما۔ شعبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: حضرت حسن رحمہ اللہ سے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں!

(۳۲۸۵۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ الْمَدِينِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : بَصُرَ عَيْنَايَ هَاتَانِ وَسَمِعَ أُذُنَايَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ حَسَنٍ ، أَوْ حُسَيْنٍ وَهُوَ يَقُولُ : تَرَقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ ، قَالَ :فَيَضَعُ الْغُلاَمُ قَدَمَهُ عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ يَرْفَعُهُ فَيَضَعُهُ عَلَى صَدْرِهِ ، ثُمَّ يَقُولُ :افْتَحْ فَاكَ ، قَالَ :ثُمَّ يُقَبِّلُهُ ، ثُمَّ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ. (بخاری ۲۴۹۔ طبرانی ۲۶۵۲)

(۳۲۸۵۷) حضرت ابو مزرد مدنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے دونوں کانوں نے نبی ﷺ کو سنا۔ اس حال میں کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے۔ آنکھ کی طرح پتلا ہو جا۔ راوی کہتے ہیں۔ کہ پس بچے نے اپنا پاؤں نبی کریم ﷺ کے پاؤں پر رکھا پھر آپ ﷺ نے اس کو اٹھا کر اپنے سینہ پر بٹھا لیا۔ اور پھر ارشاد فرمایا: اپنا منہ کھولو۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا بوسہ لیا اور ارشاد فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت فرما۔'

(۳۲۸۵۸) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :اصْطَرَعَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هي حُسَيْنٌ ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ :كَأَنَّهُ أَحَبُّ إِلَيْك ؟ قَالَ :لاَ وَلَكِنَّ جِبْرِيلَ يَقُولُ : هي حُسَيْنٌ. (ابن عدی ۱۶۷۸)

(۳۲۸۵۸) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ایک دوسرے کو پچھاڑا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین رضی اللہ عنہ جلدی کرو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کہ وہ آپ ﷺ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ جبرائیل علیہ السلام کہہ رہے تھے۔ حسین رضی اللہ عنہ جلدی کرو۔

(۳۲۸۵۹) حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَهُوَ حَامِلُهُمَا عَلَى مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الأَنْصَارِ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ نِعْمَتِ الْمَطِيَّةُ ،

قَالَ :وَنِعْمَ الرَّاكِبَانِ. (طبرانی ۳۹۹۹)

(۳۲۸۵۹) حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اٹھائے ہوئے انصار کی مجلسوں میں سے ایک مجلس پر گزرے۔ تو وہ لوگ کہنے لگے۔ کتنی اچھی سواری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں سوار بھی بہت اچھے ہیں۔

(٣٢٨٦٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِلَى طَعَامٍ دُعُوا لَهُ ، فَإِذَا حُسَيْنٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِي الطَّرِيقِ فاستمثل أَمَامَ الْقَوْمِ ، ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ وَطَفِقَ الصَّبِيُّ يَفِرُّ هَاهُنَا مَرَّةً وَهَاهُنَا ، وَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَاحِكُهُ حَتَّى أَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ ذَقْنِهِ وَالأُخْرَى تَحْتَ قَفَاهُ ، ثُمَّ أَقْنَعَ رَأْسَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيهِ فَقَبَّلَهُ ، فَقَالَ :حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ ، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا ، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الأَسْبَاطِ.

(ترمذی ۳۷۷۵۔ ابن حبان ۸۰۷)

(۳۲۸۶۰) حضرت یعلی یعمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کی دعوت میں جانے کے لیے نکلے، تو راستہ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ تو وہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو بچہ نے ادھر اُدھر بھاگنا شروع کر دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے رہے۔ پھر یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پکڑا اور اپنا ایک ہاتھ ان کی تھوڑی کے نیچے رکھا اور اپنا دوسرا ہاتھ ان کی گدی کے نیچے رکھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر نیچے جھکا کر اپنے منہ کو ان کے منہ پر رکھ کر ان کا بوسہ لیا اور ارشاد فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں۔ اور حسین رضی اللہ عنہ تمام نواسوں میں سب سے بہتر نواسے ہیں۔

(٢٤) ما ذكر في جعفرِ بنِ أبي طالبٍ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی فضیلت میں منقول ہیں

(٣٢٨٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أُخْبِرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةِ جَعْفَرٍ أَنِ ابْعَثِي إِلَيَّ بَنِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :فَأُتِيَ بِهِمْ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ إِنَّ جَعْفَرًا قَدْ قَدِمَ إِلَيْكَ إِلَى أَحْسَنِ الثَّوَابِ فَاخْلُفْهُ فِي ذُرِّيَّتِهِ بِخَيْرِ مَا خَلَفْتَ عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ. (احمد ۱۷۹۰)

(۳۲۸۶۱) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی بیوی کی طرف قاصد بھیجا کہ وہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیں۔ پس ان بچوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا

فرمائی۔ اے اللہ! یقیناً جعفر تیرے پاس آ گیا اچھے ثواب کی طرف۔ پس تو اس کی اولاد میں سب سے بہتر شخص کو جانشین بنا۔ جیسے تو نے اپنے نیک بندوں میں سے ایک بندے کو جانشین بنایا۔

(۳۲۸۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرٌ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشِ لَقِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ ، فَقَالَ لَهَا : سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ وَنَحْنُ أَفْضَلُ مِنْكُمْ ، فَقَالَتْ : لاَ أَرْجِعُ حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَقِيت عُمَرَ فَزَعَمَ أَنَّهُ أَفْضَلُ مِنَّا وَأَنَّهُمْ سَبَقُونَا بِالْهِجْرَةِ ، فَقَالَ : نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَلْ أَنْتُمْ هَاجَرْتُمْ مَرَّتَيْنِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ : فَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : قَالَتْ يَوْمَئِذٍ لِعُمَرَ : مَا هُوَ كَذَلِكَ ، كُنَّا مُطَرَّدِينَ بِأَرْضِ الْبُغَضَاءِ وَالْبُعَدَاءِ وَأَنْتُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَيُطْعِمُ جَائِعَكُمْ.

(۳۲۸۶۲) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت جعفر ؓ حبشہ سے آئے تو حضرت عمر بن خطاب ؓ حضرت اسماء بنت عمیس ؓ سے ملے اور ان سے فرمایا: ہم لوگ ہجرت میں تم سے سبقت لے گئے اور ہم تم سے افضل ہیں۔ تو وہ کہنے لگیں۔ میں واپس نہیں لوٹوں گی یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آ ؤں۔ پھر وہ آپ ﷺ پر داخل ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں عمر ؓ سے ملی تو انہوں نے کہا: کہ یقیناً وہ ہم سے افضل ہیں۔ اور بے شک وہ ہم سے ہجرت میں سبقت لے گئے ہیں! اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم لوگوں نے دو مرتبہ ہجرت کی۔

حضرت اسماعیل ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سعید بن ابی بردہ ؓ نے بیان فرمایا: اس دن حضرت اسماء ؓ نے حضرت سے یوں فرمایا: ایسی بات نہیں۔ ہم لوگ تو دشمنوں اور نسب سے دور لوگوں کی زمین میں تھے۔ اور تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جو تمہارے جاہلوں کو نصیحت فرما دیتے اور تم میں سے بھوکوں کو کھانا کھلا دیتے۔

(۳۲۸۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مَيْسَرَةَ أَنَّهُ لَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ جَعْفَرٍ وَزَيْدٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ذَكَرَ أَمْرَهُمْ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِزَيْدٍ ثَلاَثًا ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِجَعْفَرٍ وَلِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ.

(۳۲۸۶۳) حضرت ابو میسرہ ؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو حضرت جعفر ؓ، حضرت زید اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ ؓ کے شہید ہونے کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے ان کا ذکر فرمایا: پھر یوں دعا فرمائی۔ اے اللہ! زید کی مغفرت فرما۔ تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! جعفر کی مغفرت فرما اور عبد اللہ بن رواحہ کی بھی۔

(۳۲۸۶٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : أُرِيهُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَرَأَى جَعْفَرًا مَلَكًا ذَا جَنَاحَيْنِ مُضَرَّجًا بِالدِّمَاءِ ، وَزَيْدًا مُقَابِلَهُ عَلَى السَّرِيرِ ، وَابْنَ رَوَاحَةَ جَالِسًا مَعَهُمْ كَأَنَّهُمْ مُعْرِضُونَ عَنْهُ.

(۳۲۸۶۴) حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تینوں خواب میں دکھلائے گئے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر کو دو پروں والے فرشتہ کی صورت میں دیکھا جو خون میں لت پت تھے۔ اور زید ان کے سامنے تخت پر تھے اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ گویا کہ وہ ان سے اعراض کرنے والے تھے۔

(٣٢٨٦٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ ، وَهَانِءٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَعْفَرٍ :أَشْبَهْت خَلْقِي وَخُلُقِي.

(۳۲۸۶۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم تخلیق اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو۔

(٣٢٨٦٦) حَدَّثَنَا عَبْد الله بن نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرٍ :أَشْبَهْت خَلْقِي وَخُلُقِي.

(۳۲۸۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم تخلیق اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو۔

(٣٢٨٦٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرٍ :أَشْبَهْت خَلْقِي وَخُلُقِي. (بخاری ۲۶۹۹۔ ترمذی ۳۷۶۵)

(۳۲۸۶۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تم تخلیق اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو۔

(٣٢٨٦٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَمَّا أَنْتَ يا جَعْفَر فَأَشْبَهْت خَلْقِي وَخُلُقِي.

(۳۲۸۶۸) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اے جعفر! تخلیق اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو۔

(٣٢٨٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِب قُتِلَ يَوْمَ مُؤْتَةَ بِالْبَلْقَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي أَهْلِهِ بِأَفْضَلِ مَا خَلَفْت عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ.

(۳۲۸۶۹) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ موتہ کے دن بلقاء مقام پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو جعفر کے اہل خانہ میں اس شخص کو جانشین بنا جس کو تو نے اپنے نیک بندوں میں سے جانشین بنایا ہو۔

(٣٢٨٧٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقِيلَ لَهُ :قَدِمَ جَعْفَرٌ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ ، فَقَالَ :مَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا أَنَا أَفْرَحُ بِقُدُومِ جَعْفَرٍ ، أَوْ

بِفَتْحِ خَيْبَرَ ، ثُمَّ تَلَقَّاهُ وَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

(۳۲۸۷۰) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر کا قلعہ فتح ہوا تو کسی نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے نجاشی کے پاس سے آنے کی خبر سنائی اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ مجھے ان دونوں میں سے کس بات کی زیادہ خوشی ہے۔ جعفر رضی اللہ عنہ کے آنے کی یا خیبر کے فتح ہونے کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملے اور ان کو اپنے سے چمٹا لیا پھر دونوں آنکھوں کے درمیان والی جگہ پر ان کا بوسہ لیا۔

(۳۲۸۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّ عَلِيًّا تَزَوَّجَ أَسْمَاءَ ابْنَةَ عُمَيْسٍ فَتَفَاخَرَ ابْنَاهَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ :كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا :أَنَا أَكْرَمُ مِنْك ، وَأَبِي خَيْرٌ مِنْ أَبِيك ، فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ :اقْضِي بَيْنَهُمَا ، فَقَالَتْ :مَا رَأَيْت شَابًّا مِنَ الْعَرَبِ خَيْرًا مِنْ جَعْفَرٍ ، وَمَا رَأَيْت كَهْلاً كَانَ خَيْرًا مِنْ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ :مَا تَرَكْت لَنَا شَيْئًا وَلَوْ قُلْت غَيْرَ هَذَا لَمَقَتُّك ، فَقَالَتْ :وَاللهِ إنَّ ثَلاَثَةً أَنْتَ أَخَسُّهُمْ لَخِيَارٌ. (ابن سعد ۲۸۵)

(۳۲۸۷۱) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی، تو حضرت اسماء کے بیٹے محمد بن جعفر اور محمد بن ابی بکر آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے۔ ان دونوں میں سے ایک نے کہا: میں تجھ سے زیادہ معزز ہوں اور میرا باپ تیرے باپ سے افضل ہے اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان دونوں کے درمیان فیصلہ کروں گا۔ اتنے میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے عرب کا کوئی جوان جعفر رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا۔ اور میں نے کوئی بوڑھا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تو نے ہمارے لیے کوئی بات ہی نہیں چھوڑی۔ اگر تم اس کے علاوہ کچھ اور جواب دیتی تو میں تم سے بہت سخت ناراض ہوتا۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اور تم ان تینوں میں سب سے کم بہتر ہو۔

(۲۵) فضل حمزة بنِ عبدِ المطّلِبِ أسدِ اللهِ رضي الله عنه

حضرت حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ کے فضائل کا بیان

(۳۲۸۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ أَنَّ حَمْزَةَ كَانَ يُقَاتِلُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَيْفَيْنِ وَيَقُولُ :أَنَا أَسَدُ اللهِ وَأَسَدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (حاکم ۱۹۲)

(۳۲۸۷۲) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمیر بن اسحاق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دو تلواروں سے لڑا کرتے تھے اور فرماتے جاتے! میں اللہ کا شیر ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیر ہوں۔

(۳۲۸۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :قُتِلَ حَمْزَةُ يَوْمَ أُحُدٍ وَقُتِلَ حَنْظَلَةُ بْنُ الرَّاهِبِ الَّذِي طَهَّرَتْهُ الْمَلاَئِكَةُ يَوْمَ أُحُدٍ. (بیهقی ۱۵)

(۳۲۸۷۳) حضرت زکریا رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: غزوہ احد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ اور حضرت حنظلہ بن راھب رضی اللہ عنہ کو بھی شہید کر دیا گیا جن کو فرشتوں نے غسل دے کر پاک کیا۔

(۳۲۸۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :لَمَّا أُصِيبَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ يَوْمَ أُحُدٍ وَرَأَوْا مِنَ الْخَيْرِ مَا رَأَوْا ، قَالُوا :يَا لَيْتَ إِخْوَانَنَا يَعْلَمُونَ مَا أَصَبْنَا مِنَ الْخَيْرِ كَيْ يَزْدَادُوا رَغْبَةً ، فَقَالَ اللَّهُ :أَنَا أُبَلِّغُ عَنْكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ :﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَأَنَّ اللَّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ﴾.

(۳۲۸۷۴) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ غزوہ احد کے دن شہید ہو گئے اور انہوں نے جو ثواب و انعام دیکھنا تھا دیکھ لیا تو کہنے لگے۔ کاش ہمارے بھائی بھی اس کے بارے میں جان لیتے جو ہمیں ثواب و انعام ملا ہے تا کہ ان کے شوق میں مزید اضافہ ہوتا۔ تو اللہ رب العزت نے فرمایا: میں تمہاری طرف سے یہ پیغام ان کو پہنچاؤں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں! ترجمہ: اور تم ہرگز گمان مت کرو ان لوگوں کو مردہ جو اللہ کے راستہ میں قتل کر دیے گئے بلکہ وہ اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور رزق دیے جاتے ہیں۔ اللہ کے اس قول تک...... اور یقیناً اللہ مومنین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

(٣٦) ما ذكر فِي العبّاسِ رضى الله عنه عمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان روایات کا بیان جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہیں

(۳۲۸۷٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وانا عنده ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَغْضَبَك ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ :مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلاَقَوْا تَلاَقَوْا بِوُجُوهٍ مُبَشَّرَةٍ ، وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذَلِكَ ، قَالَ :فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ وَحَتَّى اسْتَدَرَّ عِرْقٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ، وَكَانَ إِذَا غَضِبَ اسْتَدَرَّ ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ ، قَالَ :وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لاَ يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ، ثُمَّ قَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، مَنْ آذَى الْعَبَّاسَ فَقَدْ آذَانِي ، إِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ. (ترمذی ۳۷۸۵۔ احمد ۲۰۷)

(۳۲۸۷۵) حضرت عبد المطب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس حال میں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کس نے آپ رضی اللہ عنہ کو غصہ دلایا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! قریش کے لوگوں کو ہم سے کیا ہوا؟ جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو بڑے خوشگوار

چہرے سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو وہ اس طرح نہیں ہوتے؟ راوی کہتے ہیں: یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ کو غصہ آ گیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو گیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان موجود رگ پھڑ کنے لگی۔ اور جب آپ ﷺ غصہ ہوتے تو یہ رگ پھڑکتی تھی۔ پس جب آپ رضی اللہ عنہ چلے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ ایمان ہرگز داخل نہیں ہوگا کسی آدمی کے دل میں یہاں تک کہ وہ تم لوگوں سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی وجہ سے محبت کرے، پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! جس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اذیت پہنچائی، تحقیق اس نے مجھے ایذا پہنچائی۔ بے شک آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہوتا ہے۔

(۳۲۸۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : احْفَظُونِي فِي الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ بَقِيَّةُ آبَائِي ، وَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ.

(۳۲۸۷۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میری حفاظت کیا کرو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں۔ پس بے شک میرے آباؤ اجداد میں سے بس وہ ہی باقی ہیں۔ اور بے شک آدمی کا چچا باپ کی مانند ہوتا ہے۔

(۳۲۸۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ ، قَالَ : قَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَنَرَى وُجُوهَ قَوْمٍ وَقَائِعَ أَوْقَعْتَهَا فِيهِمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَنْ يُصِيبُوا خَيْرًا حَتَّى يُحِبُّوكُمْ لِلَّهِ وَلِقَرَابَتِي ، أَتَرْجُو سَلْهَبُ شَفَاعَتِي ، وَلا يَرْجُوهَا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. (طبرانی ۱۲۲۲۸)

(۳۲۸۷۷) حضرت ابو الضحی مسلم بن صبیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم لوگوں کے چہروں میں ناگواریاں دیکھتے ہیں، تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ ہرگز بھلائی نہیں پا سکتے یہاں تک کہ یہ تم سے محبت کریں میری قرابت کی وجہ سے، اے بنو سلہب والو کیا تم میری شفاعت کی امید کرتے ہو اور بنو عبد المطلب والے نہیں کرتے۔

(۳۲۸۷۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ : هَلُمَّ هَاهُنَا فَإِنَّكَ صِنْوِي. (ابن سعد ۲۶)

(۳۲۸۷۸) حضرت ابو عثمان النہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: یہاں آؤ، بے شک آپ رضی اللہ عنہ تو میرے والد کی طرح ہو۔

(۳۲۸۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْعَبَّاسُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ ذَا رَأْيٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيْ عَمِّ إِذَا رَأَيْتَ لِي خَطَأً فَمُرْنِي بِهِ.

(ابن ابی عاصم ۳۴۹)

(۳۲۸۷۹) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے جا رہے تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کوئی بات دیکھی۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے چچا جان! جب آپ رضی اللہ عنہ مجھ میں کوئی

غلطی دیکھیں تو مجھے اس بارے میں بتلادیں۔

(۲۷) ما ذکر فِی ابنِ عبّاسٍ رضی الله عنهما

ان روایات کا بیان جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں منقول ہیں

(۳۲۸۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَجْلَسَهُ فِي حِجْرِهِ ، وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَدَعَا لَهُ بِالْعِلْمِ. (ابن ابی عاصم ۲۷۹)

(۳۲۸۸۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پس ان کو اپنی گود میں بٹھایا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور علم کی دعا فرمائی۔

(۳۲۸۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : جَاءَ طَيْرٌ أَبْيَضُ فَدَخَلَ فِي كَفَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حِينَ أُدْرِجَ ، ثُمَّ مَا رُئِيَ بَعْدُ. (طبرانی ۱۰۵۸۱۔ حاکم ۵۴۴)

(۳۲۸۸۱) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شعیب بن یسار رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کفن میں رکھا گیا تو ایک سفید پرندہ آیا اور ان کے کفن میں داخل ہو گیا پھر اس کے بعد کبھی اس پرندے کو نہیں دیکھا گیا۔

(۳۲۸۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو كُلْثُومٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ فِي جِنَازَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ : الْيَوْمَ مَاتَ رَبَّانِيُّ الْعِلْمِ.

(۳۲۸۸۲) حضرت ابو کلثوم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن حنفیہ رحمہ اللہ کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں یوں فرماتے سنا: آج کامل علم والا فوت ہو گیا۔

(۳۲۸۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ أَدْرَكَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْنَانَنَا مَا عَاشَرَهُ مِنَّا رَجُلٌ.

(۳۲۸۸۳) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ابن عباس رضی اللہ عنہ ہمارا زمانہ پاتے تو ہم میں سے کوئی آدمی ان کے علم کے دسویں حصہ تک نہ پہنچتا۔

(۳۲۸۸٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : نِعْمَ تُرْجُمَانُ الْقُرْآنِ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(۳۲۸۸۴) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہ بہترین ترجمان القرآن ہیں۔

(۳۲۸۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ كُرَيْبًا أَخْبَرَهُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : دَعَا لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزِيدَنِي الله عِلْمًا وَفَهْمًا. (احمد ۳۳۰)

(۳۲۸۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دعا فرمائی کہ اللہ میرے علم اور سمجھ میں مزید ترقی فرمائے۔

(۳۲۸۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عن زكريا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : دَخَلَ الْعَبَّاسُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرَ عِنْدَهُ أَحَدًا ، فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ :لَقَدْ رَأَيْت عِنْدَهُ رَجُلاً ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ :يَا رَسُولَ اللهِ زَعَمَ ابْنُ عَمِّكَ أَنَّهُ رَأَى عِنْدَكَ رَجُلاً ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :نَعَمْ وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ ، قَالَ :ذَاكَ جِبْرِيلُ.

(طیالسی ۲۷۰۸۔ احمد ۲۹۴)

(۳۲۸۸٦) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی بھی شخص کو نہیں دیکھا حالانکہ ان کے بیٹے نے ان سے کہا تھا کہ تحقیق میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو دیکھا۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا چچا زاد بھائی کہتا ہے کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی آدمی کو دیکھا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ جی ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب اُتاری۔ وہ جبرائیل تھے۔

(۳۲۸۸۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ فَوَضَعْت لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهُورَهُ ، فَقَالَ : مَنْ وَضَعَ هَذَا ، فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ : عَبْدُ اللهِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ. (احمد ۲۳۸)

(۳۲۸۸۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت الحارث کے گھر میں تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا عبداللہ نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما اور اس کو تفسیر سکھا۔

(۳۲۸۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ شَيْءٍ ، قَالَ :فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ :أَعْيَيْتُمُونِي أَنْ تَأْتُوا بِمِثْلِ مَا أَتَى بِهِ هَذَا الْغُلاَمُ الَّذِي لَمْ تَجْتَمِعْ شؤن رَأْسِهِ.

(۳۲۸۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے کسی شے کے بارے میں

سوال کیا۔ پھر انہوں نے وہ بات مجھ سے پوچھی تو میں نے ان کو بتلا دی پھر وہ کہنے لگے۔ تم لوگ مجھ پر عیب لگاتے ہو کہ تم لاتے ہو اس جیسے بچہ کو جس کی ابھی تک سر کی ہڈیاں بھی مجتمع نہیں ہوئیں۔

(۴۸) ما ذكر في عبدِ اللهِ بنِ مسعودٍ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں نقل کی گئی ہیں

(۳۲۸۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذْنُكَ عَلَى أَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ ، وَأَنْ تَسْمَعَ سِوَادِي حَتَّى أَنْهَاكَ. (مسلم ۱۷۰۸۔ ابن ماجه ۱۳۹)

(۳۲۸۸۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تمہاری اجازت گھر میں آنے کے لیے اتنی ہے کہ پردہ اٹھایا جائے، اور میری آواز سنو اور چلے آؤ جب تک کہ میں تمہیں منع نہ کروں۔

(۳۲۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يَسْتُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ ، وَيُوقِظُهُ إِذَا نَامَ ، وَيَمْشِي مَعَهُ فِي الأَرْضِ وَحْشًا. (ابن سعد ۱۵۳)

(۳۲۸۹۰) حضرت ابوالملیح الھذلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پردہ کیا کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کرتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زمین میں اکیلے چلتے تھے۔

(۳۲۸۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ الْكِنَانِيِّ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ الْوِسَادِ وَالسِّوَاكِ. (ابن سعد ۱۵۳)

(۳۲۸۹۱) حضرت عبداللہ بن شداد کنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تکیہ اٹھانے والے راز دار تھے۔

(۳۲۸۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ القاسم ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ يُلْبِسُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَيْهِ وَيَمْشِي أَمَامَهُ. (ابن سعد ۱۵۳)

(۳۲۸۹۲) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہناتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتے تھے۔

(۳۲۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْتُ مُسْتَخْلِفًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لاسْتَخْلَفْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ. (ترمذی ۳۸۰۹۔ احمد ۷۲)

(۳۲۸۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر مشورے کے خلیفہ بناتا تو ابن ام عبد رضی اللہ عنہ کو بناتا۔

(۳۲۸۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي زَائِدَةُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ : جَعَلَ الْقَوْمُ يَضْحَكُونَ مِمَّا تَصْنَعُ الرِّيحُ بِعَبْدِ اللهِ تكفته ، قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَهُوَ أَثْقَلُ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِيزَانًا مِنْ أُحُدٍ. (ابوداؤد ۳۵۵۔ احمد ۳۲۰)

(۳۲۸۹۴) حضرت عاصم بن ابی النجود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زر بن حبیش رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ لوگ ہنسا کرتے تھے اس بات سے کہ جب ہوا تیز چلتی تو حضرت عبداللہ کو اُلٹ پلٹ کرتی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک ترازو میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوں گے۔

(۳۲۸۹٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ ، قَالَ :قَدْ جَالَسْت أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَمَا رَأَيْت أحدا أَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا، وَلا أَرْغَبَ فِي الآخِرَةِ، وَلا أَحَبَّ إلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مِسْلاَخِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْك يَا عَبْدَاللهِ بْنَ مَسْعُودٍ.

(۳۲۸۹۵) حضرت تمیم بن حذلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے بہت سے اصحاب محمد رضی اللہ عنہم کی مجلسیں اختیار کی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی، پس میں نے کسی ایک کو بھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ دنیا سے اعراض کرنے والا اور آخرت میں رغبت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نہ ہی مجھے پسند ہے کہ میں قیامت کے دن آپ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ کران کے ساتھ ہوں۔

(۳۲۸۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَضِيت لأُمَّتِي مَا رَضِيَ لَهَا ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ. (حاکم ۳۱۸۔ طبرانی ۸۴۵۸)

(۳۲۸۹۶) حضرت قاسم بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی امت کے لیے وہی بات پسند کی جس کو ابن ام عبد نے پسند کیا ہو۔

(۳۲۸۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أُمِّ مُوسَى ، قَالَتْ :سَمِعْت عَلِيًّا يَقُولُ :أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ مَسْعُودٍ أَنْ يَصْعَدَ شَجَرَةً فَيَأْتِيَهُ بِشَيْءٍ مِنْهَا ، فَنَظَرَ أَصْحَابُهُ إِلَى حُمُوشَةِ سَاقَيْهِ فَضَحِكُوا مِنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَا يُضْحِكُكُمْ لَرِجْلُ عَبْدِاللهِ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ أُحُدٍ.

(احمد ۱۱۴۔ ابویعلی ۵۹۱)

(۳۲۸۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ درخت پر چڑھیں اور کچھ پھل لے کر آئیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم ان کی پتلی پنڈلیوں کو دیکھ کر ہنسنے لگے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کیوں ہنستے ہو؟ عبداللہ بن مسعود کی ایک ٹانگ ترازو میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوگی۔

(۳۲۸۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَادِسَ سِتَّةٍ مَا عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ مُسْلِمٌ غَيْرُنَا.

(ابن حبان ۶۲۔ حاکم ۳۱۳)

(۳۲۸۹۸) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے آپ کو چھ میں سے چھٹا دیکھا ہے۔ زمین کی پشت پر ہمارے علاوہ کوئی بھی مسلمان نہیں تھا۔

(۳۲۸۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَطْبًا كَمَا أُنْزِلَ ، فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَائَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

(۳۲۸۹۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ قرآن پاک کو تر و تازہ پڑھے جیسا کہ وہ نازل کیا گیا ہے پس اس کو چاہیے کہ وہ ابن ام عبد کی قراءت پر اس کو پڑھے۔

(۳۲۹۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ أَقْرَبُهُمْ عِنْدَ اللهِ وَسِيلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (احمد ۳۹۵)

(۳۲۹۰۰) حضرت شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خوش قسمت اصحاب جانتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قیامت کے دن مرتبہ میں اللہ کے سب سے زیادہ نزدیک ہوں گے۔

(۳۲۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : وَفَدْت إِلَى عُمَرَ فَفَضَّلَ أَهْلَ الشَّامِ عَلَيْنَا فِي الْجَائِزَةِ ، فَقُلْنَا لَهُ ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ أَجَزِعْتُمْ أَنْ فَضَّلْت أَهْلَ الشَّامِ عَلَيْكُمْ فِي الْجَائِزَةِ لِبُعْدِ شُقَّتِهِمْ ، فَقَدْ آثَرْتُكُمْ بِابْنِ أُمِّ عَبْدٍ.

(۳۲۹۰۱) حضرت مالک بن حارث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو خالد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں وفد لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے شام والوں کو انعام دینے میں ہم پر فضیلت دی، اس بارے میں ہم نے ان سے پوچھا: تو انہوں نے فرمایا: اے کوفہ والو! کیا تم گھبراتے ہو اس بات سے کہ میں نے انعام دینے میں شام والوں کو تم پر فضیلت دی تمہاری روزی کی وجہ سے۔ تحقیق میں نے ام عبد کے مقابلہ میں خود پر تم کو ترجیح دی ہے۔

(۳۲۹۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : أَقْبَلَ عَبْدُ اللهِ ذَاتَ يَوْمٍ ، وَعُمَرُ جَالِسٌ ، فَقَالَ : كَنِيفٌ مُلِيءَ فِقْهًا.

(۳۲۹۰۲) حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سامنے سے آتا ہوا دیکھ کر فرمایا: ''داڑھی والا فقہ سے بھرا ہوا ہے۔''

(۳۲۹۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، قَالَ : قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ : أَمَّا

بَعْدُ فإنی قَدْ بَعَثْت إلَيْكُمْ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ أَمِيرًا ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ مُؤَدِّبًا وَوَزِيرًا وَهُمَا مِنَ النُّجَبَاءِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآثَرْتُكُمْ بِابْنِ أُمِّ عَبْدٍ عَلَى نَفْسِي.

(۳۲۹۰۳) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حارثہ بن مضرب ؒ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگوں کو حضرت عمر ؓ کا خط پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں لکھا تھا: حمد وصلوۃ کے بعد، پس تحقیق میں نے حضرت عمار بن یاسر ؓ کو تمہاری طرف امیر بنا کر بھیجا اور حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کو استاذ اور وزیر بنا کر۔ یہ دونوں نبی کریم ﷺ کے شریف ساتھیوں میں سے ہیں۔ اور میں نے حضرت ابن ام عبد ؓ کے معاملہ میں خود پر دوسروں کو ترجیح دے دی۔

(٣٢٩٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو معاوية ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالُوا : أَخْبِرْنَا عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :عَلِمَ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ ، وَكَفَى بِذَلِكَ عِلْمًا.

(۳۲۹۰۴) حضرت ابو البختری ؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی ؓ سے عرض کیا: آپ ؓ ہمیں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے بارے میں بتلائیے۔ آپ ؓ نے فرمایا: انہوں نے قرآن و حدیث کو سیکھا۔ اور ان کو یہ چیز علم کے اعتبار سے کافی تھی۔

(٣٢٩٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ (قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا) هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ.

(۳۲۹۰۵) حضرت صالح بن حیان ؒ فرماتے ہیں حضرت ابن بریدہ ؓ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی اس آیت (قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا) وہ لوگ پوچھتے ہیں ان لوگوں سے جن کو علم دیا گیا کہ کیا کہا رسول اللہ ﷺ نے ابھی ابھی؟ اس سے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ مراد ہیں۔

(٣٢٩٠٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ يُشَبَّهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَدْيِهِ وَدَلِّهِ وَسَمْتِهِ.

(۳۲۹۰۶) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ چلنے میں، ہدایت اور طریقہ میں نبی کریم ﷺ کے مشابہ تھے۔

(٣٢٩٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَبَّةَ بْنِ جُوَيْنٍ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِيٍّ فَذَكَرْنَا بَعْضَ قَوْلِ عَبْدِ اللهِ وَأَثْنَى الْقَوْمُ عَلَيْهِ فَقَالُوا :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا رَأَيْنَا رَجُلاً أَحْسَنَ خُلُقًا ، وَلا أَرْفَقَ تَعْلِيمًا ، وَلا أَشَدَّ وَرَعًا ، وَلا أَحْسَنَ مُجَالَسَةً مِنَ ابْنِ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :نَشَدْتُكُمَ اللَّهَ إِنَّهُ لَلصِّدْقُ مِنْ قُلُوبِكُمْ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي أَقُولُ مِثْلَ مَا قَالُوا ، وَأَفْضَلَ.

(۳۲۹۰۷) حضرت اعمش ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حبہ بن جوین ؒ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ حضرت علی ؓ کے پاس بیٹھے

ہوئے تھے اتنے میں ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کچھ باتوں کا ذکر کیا اور لوگ ان کی تعریف کرنے لگے اور کہا: اے امیر المؤمنین! ہم نے کسی شخص کو بھی نہیں دیکھا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ اچھے اخلاق والا، تعلیم میں نرمی کرنے والا، اور سب سے زیادہ تقوے والا، اور اچھی مجلسوں والا ہو، اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم یہ بات صدق دل سے کہہ رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! بے شک میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ بلاشبہ میں بھی وہی بات کہتا ہوں جو ان لوگوں نے کہی۔ کہ وہ افضل ہیں۔

(۳۲۹۰۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ : لَمَجْلِسٌ كُنْتُ أُجَالِسُهُ عَبْدَ اللهِ أَوْثَقُ مِنْ عَمَلِ سَنَةٍ.

(۳۲۹۰۸) حضرت ابوعبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ وہ مجلس جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں بیٹھا کرتا تھا۔ وہ سنت پر عمل کرنے کے اعتبار سے بہت مضبوط تھیں۔

(۲۹) ما ذكر في عمّارِ بنِ ياسرٍ رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں

(۳۲۹۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَمَّارٌ يَسْتَأْذِنُ ، فَقَالَ : ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ.

(ابن حبان ۷۰۷۵۔ احمد ۱۳۰)

(۳۲۹۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے آنے کے لیے اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دو، خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لیے۔

(۳۲۹۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أبي عمار ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَمَّارٌ مُلِءَ إِيمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ.

(۳۲۹۱۰) حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ پورے کے پورے ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔

(۳۲۹۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : جَاءَ خَبَّابٌ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : ادْنُهْ فَمَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَجْلِسِ مِنْك إلاَّ عَمَّارٌ فَجَعَلَ خَبَّابٌ يُرِيهِ آثَارًا بِظَهْرِهِ مِمَّا عَذَّبَهُ الْمُشْرِكُونَ.

(۳۲۹۱۱) حضرت ابولیلیٰ کندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: قریب ہو جاؤ پس کوئی شخص بھی اس مجلس کا زیادہ حقدار نہیں ہے سوائے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے۔ پھر حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے اپنی کمر پر مشرکین کی تکلیفوں کے نشان دکھلائے۔

(۳۲۹۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ابْنُ سُمَيَّةَ مَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَرْشَدَهُمَا. (احمد ۳۸۹۔ حاکم ۳۸۸)

(۳۲۹۱۲) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سمیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے یعنی حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو جب بھی دو امروں میں اختیار دیا گیا تو انہوں نے زیادہ درست امر کو اختیار فرمایا۔

(۳۲۹۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا لَهُمْ وَلِعَمَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ ، وَكَذَلِكَ دَأْبُ الأَشْقِيَاءِ الْفُجَّارِ.

(احمد ۱۵۹۸)

(۳۲۹۱۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا ہوا؟ عمار رضی اللہ عنہ ان کو جنت کی طرف بلاتا ہے اور وہ لوگ اس جہنم کی طرف بلاتے ہیں؟ اور یہی عادت وطریقہ ہے بد بخت اور فاجروں کا۔

(۳۲۹۱٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : مُؤْمِنٌ نَسِيٌّ ، وَإِنْ ذَكَّرْته ذَكَرَ ، وَقَدْ دَخَلَ الإِيمَانُ فِي سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ ، وَذَكَرَ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ جَسَدِهِ.

(۳۲۹۱۴) حضرت ابو البختری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا گیا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھولنے والے مومن تھے۔ جب تم ان کو یاد کراتے تو ان کو یاد آ جاتا۔ اور تحقیق ایمان ان کے کان اور ان کی آنکھ میں داخل ہوا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے جسم کے اس حصہ کو ذکر کیا جو اللہ نے چاہا۔

(۳۲۹۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالُوا لَهُ : أَخْبِرْنَا عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا : أَخْبِرْنَا عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : مُؤْمِنٌ نَسِيٌّ وَإِنْ ذَكَّرْته ذَكَرَ.

(۳۲۹۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے کہا کہ ہمیں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک ایسے مومن تھے جنہیں بھلا دیا گیا۔ اگر یاد کرو تو یاد آ جائیں۔

(۳۲۹۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُذَيْلٍ ، قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ عَمَّارًا وَقَعَ عَلَيْهِ جَبَلٌ فَمَاتَ ، قَالَ : مَا مَاتَ عَمَّارٌ. (ابن سعد ۲۵۴۔ احمد ۱۵۹۷)

(۳۲۹۱۶) حضرت ھذیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص آیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا کہ حضرت

عمار رضی اللہ عنہ پر دیوار گر گئی جس سے ان کی موت واقع ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ نہیں مرے۔

(۳۲۹۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ وَرْدَانَ الْمُؤَذِّنِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مُلِءَ عَمَّارٌ إِيمَانًا إِلَى الْمُشَاشِ وَهُوَ مِمَّنْ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ. (ابن عساکر ۴۳)

(۳۲۹۱۷) حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ پورے پورے ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن پر جہنم کو حرام کر دیا گیا ہے۔

(۳۲۹۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ :كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارٍ كَلاَمٌ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْكُونِي ، فَجَعَلَ عَمَّارٌ لاَ يَزِيدُهُ إِلاَّ غِلْظَةً ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ فَبَكَى عَمَّارٌ ، وَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ أَلاَ تَسْمَعُهُ قَالَ :فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ رَأْسَهُ ، فَقَالَ :مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللَّهُ ، قَالَ : فَخَرَجْت فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ غَضَبِ عَمَّارٍ ، فَلَقِيته فَرَضِيَ. (احمد ۸۹۔ حاکم ۳۹۰)

(۳۲۹۱۸) حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میرے اور عمار رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہوگئی۔ پس عمار رضی اللہ عنہ گئے اور جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری شکایت کرنے لگے۔ تو میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس حال میں کہ وہ میری شکایت کر رہے تھے۔ گفتگو کے دوران حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا غصہ بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے۔ پھر عمار رضی اللہ عنہ رونے لگے اور کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ رضی اللہ عنہ نہیں سن رہے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اپنا سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا: جو عمار سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اس شخص سے دشمنی کریں گے، اور جو عمار رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس شخص سے بغض رکھیں گے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گھر سے نکلا تھا اس حال میں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی چیز مجھے مبغوض نہیں تھی۔ پھر میں ان سے ملا پس وہ راضی ہو گئے۔

(۳۲۹۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُصَلَّى فِيهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ. (ابن ابی عاصم ۱۱۷)

(۳۲۹۱۹) حضرت مسعودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: پہلی مسجد جس میں نماز پڑھی گئی اس کے بنانے والے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۲۹۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ :﴿إِلاَّ مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ﴾ قَالَ :نَزَلَتْ فِي عَمَّارٍ. (ابن جریر ۱۸۲)

(۳۲۹۲۰) حضرت حصین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی آیت ﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ﴾ (مگر وہ شخص جس کو مجبور کیا گیا اس حال میں کہ اس کا دل ایمان پر مطمئن تھا) یہ آیت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(٣٢٩٢١) حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مُلِءَ عَمَّارٌ إيمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ.

(۳۲۹۲۱) حضرت ھانی بن ھانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آنے کے لیے اجازت مانگی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خوش آمدید پاکیزہ فطرت شخص کے لیے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: عمار رضی اللہ عنہ پورے کے پورے ایمان سے بھرے ہوئے ہیں۔

(٣٢٩٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْحَكَمِ : (إِلاَّ مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ) قَالَ : نَزَلَتْ فِي عَمَّارٍ.

(۳۲۹۲۲) حضرت جابر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن کی اس آیت: ترجمہ: مگر وہ شخص جس کو مجبور کیا گیا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن تھا۔ کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ یہ آیت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(٣٠) ما ذكر فِي أَبِي موسى رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہیں

(٣٢٩٢٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً ، قَالَ : فَقَدِمَ الأَشْعَرِيُّونَ وَفِيهِمْ أَبُو مُوسَى ، قَالَ : فَجَعَلُوا يَرْتَجِزُونَ وَيَقُولُونَ : غَدًا نَلْقَى الأَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهُ. (احمد ١٠٥)

(۳۲۹۲۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ تمہارے پاس آئیں گے جو دل کے بہت زیادہ نرم ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس قبیلہ اشعر کے لوگ آئے جن میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ لوگ رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے: ترجمہ: کل ہم محبوب لوگوں سے ملیں گے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کے گروہ سے۔

(٣٢٩٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ أُوتِيَ الأَشْعَرِيُّ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُد.

(۳۲۹۲۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ اشعر والوں کو آل داؤد علیہ السلام کے لہجوں میں

سے ایک لہجہ دیا گیا۔

(۳۲۹۲۵) حُدِّثْت عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لقد أُوتِيَ الأَشْعَرِيُّ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُد.

(۳۲۹۲۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق قبیلہ اشعر والوں کو آل داؤد علیہ السلام کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا۔

(۳۲۹۲۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ محمد بن عمرو ، عَنْ أبي سلمة ، عن أبي هريرة قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ أُوتِيَ أَبُو مُوسَى مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُد.

(۳۲۹۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق ابوموسیٰ اشعری کو حضرت داؤد علیہ السلام کے گھرانے کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا۔

(۳۲۹۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِيَاضٍ الأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لأَبِي مُوسَى :هُمْ قَوْمُ هَذَا ، يَعْنِي فِي قَوْلِهِ :﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ قَوْمُ هَذَا. (ابن سعد ۱۰۷۔ حاكم ۳۱۳)

(۳۲۹۲۷) حضرت عیاض اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: یہ لوگ وہی قوم ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے ارشاد "پس عنقریب اللہ ایسی قوم کو لائیں گے جن سے وہ محبت کرتے ہیں اور وہ لوگ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔" کے بارے میں فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہی قوم ہیں۔

(۳۱) ما ذكر فِي خَالِدِ بنِ الوَلِيدِ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بارے میں مذکور ہیں

(۳۲۹۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بيان ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَاوَرَةٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا لَكُمْ وَلِسَيْفٍ مِنْ سُيُوفِ اللهِ سَلَّهُ اللَّهُ عَلَى الْكُفَّارِ. (ابن سعد ۳۹۵۔ احمد ۱۴۷۹)

(۳۲۹۲۸) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں کسی ایک کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہوگئی، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو کیا ہوا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار کے بارے میں جس کو اللہ نے کفار پر سونتا ہے؟

(۳۲۹۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ،

قَالَ : هَبَطْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةِ هَرْشى فَانْقَطَعَ شِسْعُهُ فَنَاوَلْتُهُ نَعْلِى فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا وَجَلَسَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ لِيُصْلِحَ نَعْلَهُ فَقَالَ لِي :انْظُرْ مَنْ تَرَى قُلْتُ :هَذَا فُلانُ بْنُ فُلان ، قَالَ :بِئْسَ عَبْدُ اللهِ فُلانٌ ، ثُمَّ قَالَ لِي :انْظُرْ إِلَى مَنْ تَرَى قُلْتُ ، هَذَا فُلانٌ ، قَالَ :نِعْمَ عَبْدُ اللهِ فُلانٌ ، وَالَّذِى قَالَ لَهُ : نِعْمَ عَبْدُ اللهِ فُلانٌ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ. (ترمذی ۳۸۴۶)

(۳۲۹۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سخت گھاٹی میں اتر رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتا کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ میں نے اپنا جوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور درخت کے سائے میں بیٹھ گئے تا کہ اپنا جوتا صحیح کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا: تم کس کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: فلاں بن فلاں کو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں اللہ کا بندہ بُرا ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا: تم کس کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: یہ فلاں شخص ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں اللہ کا بندہ بہت اچھا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: کہ فلاں اللہ کا بندہ بہت اچھا ہے۔ یعنی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔

(۳۲۹۳۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :بَعَثَ عُمَرُ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الشَّامِ وَعَزَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ ، فَقَالَ : خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ :بُعِثَ عَلَيْكُمْ أَمِينُ هَذِهِ الأُمَّةِ ، قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :خَالِد سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيرَةِ. (احمد ۹۰)

(۳۲۹۳۰) حضرت عبد الملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو شام والوں پر امیر بنا کر بھیجا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا۔ اس پر حضرت خالد بن ولید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں پر اس امت کے امین شخص کو امیر بنا کر بھیجا گیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں۔ اور قبیلہ کے سب سے اچھے جوان ہیں۔

(۳۲) ما جاءَ فِي أَبِي ذَرٍّ الغِفارِيِّ رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں آئی ہیں

(۳۲۹۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُثْمَانَ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يقول .سَمِعْت رَسُولَ اللهِ يَقُولُ :مَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ ، وَلا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ مِنْ رَجُلٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ. (ترمذی ۳۸۰۱۔ احمد ۱۶۳)

(۳۲۹۳۱) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ نہ زمین پناہ دیتی ہے اور نہ ہی آسمان سایہ کرتا ہے ابوذر سے زیادہ کسی سچے انسان پر۔

(۳۲۹۳۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ بِلالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ ، وَلاَ أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ. (احمد ۴۴۲۔ ابن سعد ۲۲۸)

(۳۲۹۳۲) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ آسمان سایہ کرتا ہے اور نہ ہی زمین پناہ دیتی ہے ابوذر رضی اللہ عنہ سے زیادہ لہجہ کے اعتبار سے کسی سچے انسان کو۔

(۳۲۹۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ ، وَلا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ ، وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى تَوَاضُعِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي ذَرٍّ. (ابن سعد ۲۲۸)

(۳۲۹۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ آسمان سایہ کرتا ہے اور نہ زمین پناہ دیتی ہے ابوذر سے زیادہ لہجہ کے اعتبار سے سچے انسان کو۔ اور جو شخص چاہتا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی عاجزی وانکساری کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ لے۔

(۳۲۹۳٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو ذَرٍّ :إِنِّي لأَقْرَبُكُمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا كَهَيْئَةِ مَا تَرَكْتُهُ فِيهَا ، وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ قَدْ تَشَبَّثَ مِنْهَا بِشَيْءٍ غَيْرِي.

(احمد ۱۶۵۔ ابن سعد ۲۲۸)

(۳۲۹۳۴) حضرت عراک بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں تم سب میں قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہوں گا مجلس کے اعتبار سے۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم میں سے سب سے زیادہ میرے قریب قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جو دنیا سے ایسے نکلے جیسا کہ میں نے اس کو اس دنیا میں چھوڑا تھا۔ اور یقیناً اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی شخص بھی نہیں ہے میرے سوا مگر یہ کہ وہ کچھ نہ کچھ دنیا سے چمٹ گیا۔

(۳۳) ما ذكر فِي فضلِ فاطِمة رضي الله عنها ابنةِ رسولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان روایات کا بیان جو حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مذکور ہیں

(۳۲۹۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي ، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي.

(۳۲۹۳۵) حضرت محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ پس جس نے اس

کو غصہ دلایا اس نے مجھے غصہ دلایا۔

(۳۲۹۳۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قُلْت لِفَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَأَيْتُك حِينَ أَكْبَبْت عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَبَكَيْتِ ، ثُمَّ أَكْبَبْتِ عَلَيْهِ ثَانِيَةً فَضَحِكْتِ ، قَالَتْ :أَكْبَبْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرَنِي إنَّهُ مَيِّتٌ فَبَكَيْتُ ، ثُمَّ أَكْبَبْتُ عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ ، وَأَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إلاَّ مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ ، فَضَحِكْتُ.

(بخاری ۳۶۲۳۔ مسلم ۹۹)

(۳۲۹۳۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: میں نے تجھے دیکھا تھا جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکیں ان کے مرض وفات میں پھر رونے لگیں۔ پھر تم دوبارہ ان پر جھکیں پس دوسری مرتبہ تم ہنس پڑیں؟! آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں جب پہلے جھکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتلایا کہ وہ فوت ہونے والے ہیں۔ تو میں رو پڑی۔ پھر میں دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتلایا کہ میں اپنے گھر والوں میں سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں گی۔ اور بے شک میں جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہوں۔ سوائے مریم بن عمران کے۔ تو اس بات پر میں ہنس پڑی۔

(۳۲۹۳۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَاتَّبَعْته ، فَقَالَ :مَلَكٌ عَرَضَ لِي اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُخْبِرَنِي أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

(۳۲۹۳۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل گئے پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فرشتہ آیا تھا اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی تھی مجھ پر درود و سلام پڑھنے کی، اور اس نے مجھے بتلایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

(۳۲۹۳۸) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَيْتِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إذَا خَرَجَ إلَى الْفَجْرِ فَيَقُولُ :الصَّلاَةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿إنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. (ترمذی ۳۲۰۶۔ ابویعلی ۳۹۶۶)

(۳۲۹۳۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح فجر کی نماز کے لیے نکلتے تو چھ مہینے تک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے گزرتے رہے اور فرماتے! اے گھر والو! نماز کا وقت ہے۔ پس اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو! تم سے گندگی کو دور کردے۔ اور تمہیں پوری طرح پاک کردے۔

(۳۲۹۳۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ بَعْدَ مَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَخَدِيجَةَ ابْنَةِ خُوَيْلِدٍ.

(ترمذی ۳۸۷۸۔ نسائی ۸۳۵۵)

(۳۲۹۳۹) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں۔ مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ، اور خدیجہ بنت خویلد کے بعد۔

(۳۲۹٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : خَطَبَ عَلِيٌّ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ إِلَى عَمِّهَا الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، فَاسْتَأْمَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ، فَقَالَ : عَنْ حَسَبِهَا تَسْأَلُنِي ، قَالَ عَلِيٌّ : قَدْ أَعْلَمُ مَا حَسَبُهَا وَلَكِنْ تَأْمُرُنِي بِهَا ؟ قَالَ : لاَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي ، وَلاَ أُحِبُّ أَنْ تَجْزَعَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : لاَ آتِي شَيْئًا تَكْرَهُهُ. (حاکم ۱۵۸)

(۳۲۹۴۰) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کے لیے اس کے چچا حارث بن ھشام کو پیام نکاح بھیجا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بھی اس بارے میں مشورہ مانگا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم اس کے حسب ونسب کے بارے میں مجھ سے پوچھ رہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں جانتا ہوں اس کا حسب ونسب کیا ہے۔ لیکن کیا آپ ﷺ مجھے اس کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ اور میں پسند نہیں کرتا کہ وہ پریشان ہو۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کوئی ایسا کام نہیں کروں گا جس کو آپ ﷺ ناپسند کرتے ہوں۔

(٣٤) ما ذكر فِي عائِشة رضي الله عنها

ان روایات کا بیان جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مذکور ہیں

(۳۲۹٤١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَائِشَةُ زَوْجِي فِي الْجَنَّةِ. (ابن سعد ٦٦)

(۳۲۹۴۱) حضرت مسلم بطین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا جنت میں بھی میری بیوی ہیں۔

(۳۲۹٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ. (مسلم ۱۸۸۶۔ ترمذی ۱۸۳۴)

(۳۲۹۴۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سے آدمی کامل ہوئے اور عورتوں میں کامل نہیں ہوئیں مگر آسیہ فرعون کی بیوی، اور مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت سب کھانوں پر۔

(۳۲۹٤۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَائِشَةُ تَفْضُلُ النِّسَاءَ كَمَا يُفَضَّلُ الثَّرِيدُ سَائِرَ الطَّعَامِ.

(۳۲۹۴۳) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ عورتوں پر ایسی ہی فضیلت رکھتی ہیں جیسا کہ ثرید کھانوں پر فضیلت رکھتا ہے۔

(٣٢٩٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الضَّحَّاكِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، قَالَ :حُدِّثْنَا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ صَفْوَانَ وَآخَرَ مَعَهُ أَتَيَا عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ :يَا فُلاَنُ هَلْ سَمِعْت حَدِيثَ حَفْصَةَ ، فَقَالَ :نَعَمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ :وَمَا ذَاكَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ :خِلاَلٌ فِي تِسْعٌ لَمْ تَكُنْ فِي أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ إلاَّ مَا آتَى اللَّهُ مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ ، وَاللهِ مَا أَقُولُ هَذَا أَنِّي أَفْتَخِرُ عَلَى صَوَاحِبِي ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ :وَمَا هِيَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ :نَزَلَ الْمَلَكُ بِصُورَتِي ، وَتَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِينَ ، وَأُهْدِيت إلَيْهِ لِتِسْعِ سِنِينَ ، وَتَزَوَّجَنِي بِكْرًا لَمْ يُشْرِكْهُ فِيَّ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ ، وَأَتَاهُ الْوَحْيُ وَأَنَا وَإِيَّاهُ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ ، وَكُنْت مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إلَيْهِ ، وَنَزَلَ فِي آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَادَتِ الأُمَّةُ تَهْلِكُ فِيهِنَ ، وَرَأَيْت جِبْرِيلَ وَلَمْ يَرَهُ أَحَدٌ مِنْ نِسَائِهِ غَيْرِي ، وَقُبِضَ فِي بَيْتِي لَمْ يكن أَحَدٌ غَيْرُ الْمَلَكِ وَأَنَا.

(بخاری ۱۰۹۶۔ حاکم ۱۰)

(۳۲۹۴۴) حضرت عبدالرحمٰن بن محمد بن زید فرماتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن صفوان اور ان کے ساتھ ایک دوسرا آدمی یہ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے فلاں! کیا تو نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سنی؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! ام المومنین، اس پر حضرت عبداللہ بن صفوان رحمہ اللہ نے ان سے پوچھا: اے ام المؤمنین! وہ حدیث کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھ میں نو خصلتیں ایسی ہیں جو لوگوں میں سے کسی میں بھی نہیں ہیں۔ سوائے ان کے جو اللہ نے حضرت مریم بنت عمران کو عطا فرمائیں۔ اللہ کی قسم! میں یہ نہیں کہتی کہ میں اپنی ساتھیوں پر فخر کرتی ہوں عبداللہ بن صفوان نے پوچھا: اے ام المؤمنین! وہ خصلتیں کیا ہیں؟

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فرشتہ میری تصویر لے کر اترا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی جب کہ میں سات سال کی تھی اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا نو سال کی عمر میں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مجھ باکرہ سے شادی کی۔ اور اس میں میرا کوئی بھی شریک نہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی آتی اس حال میں کہ میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی بستر میں ہوتے۔ اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھی۔ اور میرے بارے میں قرآن کی چند آیات اتریں۔ اور قریب تھا کہ امت ان کے بارے میں ہلاک کر دی جاتی۔ اور میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا اور میرے علاوہ کسی عورت نے بھی ان کو نہیں دیکھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میرے گھر میں ہوا جہاں میرے اور فرشتہ کے سوا کوئی نہیں تھا۔

(٣٢٩٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مجالد ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ ، قَالَتْ :بَيْنَا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْبَيْتِ إِذْ دَخَلَ الْحُجْرَةَ عَلَيْنَا رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَعْرَفَةِ الْفَرَسِ فَجَعَلَ يُكَلِّمُهُ ، قَالَتْ :ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ هَذَا الَّذِي كُنْتَ تُنَاجِي ، قَالَ :وَهَلْ رَأَيْت أَحَدًا ، قَالَتْ :قُلْتُ :نَعَمْ ، رَأَيْت رَجُلاً عَلَى فَرَسٍ ، قَالَ :بِمَنْ شَبَّهْته ، قَالَتْ :بِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ، قَالَ :ذَاكَ جِبْرِيلُ ، قَالَ :قَدْ رَأَيْت خَيْرًا :قَالَت :ثُمَّ لَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَلْبَثَ فَدَخَلَ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحُجْرَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا عَائِشَةُ ، قُلْتُ :لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :هَذَا جِبْرِيلُ وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ أُقْرِئَكَ مِنْهُ السَّلاَمَ ، قَالَتْ :قُلْتُ :أَرْجِعْ إلَيْهِ مِنِّي السَّلاَمَ وَرَحْمَةَ اللهِ وَبَرَكَاتِهِ ، جَزَاكَ اللَّهُ مِنْ دَخِيلٍ خَيْرَ مَا يَجْزِي الدُّخَلاءَ ، قَالَتْ :وَكَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَهُوَ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ. (طبرانی ۹۵۔ حمیدی ۲۷۷)

(۳۲۹۴۵) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے مجھے خبر دی کہ اس درمیان کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں بیٹھے ہوئے تھے ایک گھوڑے پر سوار آدمی حجرے میں ہم پر داخل ہوا۔ رسول اللہ ﷺ اٹھ کر اس کی طرف گئے اور اپنا ہاتھ گھوڑے کی گردن پر رکھا۔ پھر آپ ﷺ نے اس شخص سے بات کرنا شروع کر دی۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں پھر رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے۔ تو میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کون شخص تھا جس سے آپ ﷺ سرگوشی فرما رہے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے کسی کو دیکھا؟ حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: جی ہاں! میں نے ایک آدمی کو گھوڑے پر سوار دیکھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے اس شخص کو کس کے مشابہہ پایا؟ آپ ؓ نے جواب دیا: حضرت دحیہ کلبی ؓ کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے تحقیق تو نے خیر کی بات دیکھی۔

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں۔ پھر وہ ٹھہرے جب تک اللہ نے چاہا کہ وہ ٹھہریں۔ پس حضرت جبرائیل علیہ السلام داخل ہوئے اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ حجرے میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ ؓ! میں نے کہا: میں حاضر ہوں: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں، تحقیق انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان کی طرف سے سلام کہوں۔ میں نے کہا: آپ بھی میری طرف سے ان کو کہہ دیں، اللہ کی سلامتی، رحمت ہو اور برکتیں ہوں۔ اللہ مہمان کو جو تمام داخل ہونے والے مہمانوں میں سب سے بہتر مہمان ہے بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ آپ ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر وحی اترتی تھی۔ اس حال میں کہ میں اور آپ ﷺ ایک ہی بستر میں ہوتے۔

(۳۲۹٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :قَدْ أُرِيتُ عَائِشَةَ فِي الْجَنَّةِ لِيَهُونَ عَلَيَّ بِذَلِكَ مَوْتِي كَأَنِّي أَرَى كَفَّهَا. (ابن سعد ٦٥)

(۳۲۹۴۶) حضرت مصعب بن اسحاق بن طلحہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق جنت میں مجھے عائشہ

دکھلائی گئی، تاکہ اس کی وجہ سے مجھ پر میری موت آسان ہوجائے۔ گویا کہ میں نے اس کا ہاتھ دیکھا۔

(۳۲۹٤۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

(بخاری ۵۴۱۹۔ ترمذی ۳۸۸۷)

(۳۲۹۴۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہی ہے جیسا کہ ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

(۳۲۹٤۸) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي. (بخاری ۳۱۰۰۔ احمد ۴۸)

(۳۲۹۴۸) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں میرے سینہ اور پیٹ کے درمیان وفات پائی۔

(۳۲۹٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا بَعَثَ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ يَسْتَنْفِرَانِ النَّاسَ ، قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ فَوَقَعَ فِي عَائِشَةَ ، فَقَالَ عَمَّارٌ : إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلاَنَا بِهَا لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ نُطِيعُ ، أَوْ إِيَّاهَا. (بخاری ۳۷۷۲۔ احمد ۲۶۵)

(۳۲۹۴۹) حضرت ابو وائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ یہ دونوں لوگوں سے مدد طلب کریں۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں عیب نکالنے لگا، تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ لیکن اللہ نے ہمیں ان کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا ہے کہ ہم اس کی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) فرمانبرداری کرتے ہیں یا ان کی۔

(۳۲۹۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : إِنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۲۹۵۰) حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ یقیناً عائشہ رضی اللہ عنہا جنت میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں۔

(۳۲۹۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، قَالَ : جَائَتْ أُمُّ رُومَانَ وَهِيَ أُمُّ عَائِشَةَ ، وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالاَ : يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللَّهَ لِعَائِشَةَ دَعْوَةً نَسْمَعُهَا ، فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ مَغْفِرَةً وَاجِبَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً. (حاکم ۱۲)

(۳۲۹۵۱) حضرت ابوبکر بن حفص فرماتے ہیں کہ حضرت ام رومان جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں یہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، ان دونوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے عائشہ کے لیے دعا

فرمائیں جس کو ہم بھی سن لیں۔ اس وقت آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! تو عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرما ضروری، ظاہری طور پر بھی اور باطنی طور پر بھی۔

(۳۲۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا : إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلاَمَ ، قَالَتْ عَائِشَةُ : وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

(۳۲۹۵۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: بے شک جبرائیل علیہ السلام تم کو سلام کہہ رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان پر بھی سلامتی ہو۔ اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

(۳۵) ما جاء فِي فضلِ خدِيجة رضي الله عنها

ان روایات کا بیان جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں آئی ہیں

(۳۲۹۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْته يَقُولُ: أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْك ، مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ ، أَوْ طَعَامٌ، أَوْ شَرَابٌ ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْك فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلاَمَ مِنْ رَبِّهَا وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِيهِ ، وَلاَ نَصَبَ. (بخاری ۳۸۲۰۔ مسلم ۱۸۸۷)

(۳۲۹۵۳) حضرت ابو زرعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا۔ یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس آئیں ہیں، اس حال میں کہ ان کے ساتھ ایک برتن ہے جس میں سالن یا کھانا یا پانی ہے۔ پس جب یہ آپ ﷺ کے پاس آ جائیں تو آپ ﷺ ان کو ان کے رب کی طرف سے سلام کہہ دیں۔ اور ان کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی بشارت بھی سنا دیں۔ جس میں نہ تو شور وغل ہوگا اور نہ تھکاوٹ۔

(۳۲۹۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَعْلَى ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : سَمِعْته يَقُولُ : بَشَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِيهِ ، وَلاَ نَصَبَ.

(مسلم ۱۸۸۸۔ بخاری ۱۷۹۲)

(۳۲۹۵۴) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی بشارت سنائی جس میں نہ تو شور وغل ہوگا اور نہ ہی تھکاوٹ ہوگی۔

(۳۲۹۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ

عَلِيٌّ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةَ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ. (بخاری ۳۴۳۲۔ مسلم ۶۹)

(۳۲۹۵۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ عورتوں میں سب سے بہتر مریم بنت عمران علیہا السلام ہیں۔ اور عورتوں میں سب سے بہتر خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

(۳۲۹۵٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :بَشِّرْ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِيهِ ، وَلاَ نَصَبَ.

(۳۲۹۵٦) حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری سنادیں جس میں نہ تو شوروغل ہوگا اور نہ ہی کسی قسم کی تھکاوٹ ہوگی۔

(۳۲۹۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ بِأَرْبَعٍ :خَدِيجَةَ ابْنَةِ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةَ ابْنَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآسِيَةَ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ. (ترمذی ۳۸۷۸۔ احمد ۱۳۳۸)

(۳۲۹۵۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجھے تمام جہان کی عورتوں میں سے چار ہی کافی ہیں۔ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا، آسیہ علیہا السلام فرعون کی بیوی، اور مریم بنت عمران علیہا السلام۔

(۳۲۹۵۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ مَعَهُ جِبْرِيلُ إِذْ أَقْبَلَتْ خَدِيجَةُ ، فَقَالَ جِبْرِيلُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذِهِ خَدِيجَةُ فَأَقْرِئْهَا مِنَ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى السَّلاَمَ وَمِنِّي.

(۳۲۹۵۸) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آئیں۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ پس آپ ان کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہہ دیں۔

(۳۸) فضل معاذٍ رضی الله عنه

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

(۳۲۹۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مُعَاذٌ بَيْنَ يَدَي الْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَتْوَةٌ. (طبرانی ۴۱)

(۳۲۹۵۹) حضرت محمد بن عبید اللہ الثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ رضی اللہ عنہ قیامت کے دن علماء کے سامنے بڑے مرتبہ والے ہوں گے۔

(۳۲۹۶۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مُعَاذٌ بَيْنَ يَدَيِ الْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُبْذَةٌ.

(۳۲۹۶۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ رضی اللہ عنہ قیامت کے دن علماء کے سامنے بڑے مرتبہ والے ہوں گے۔

(۳۷) فضل أبي عبيدة رضي الله عنه

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

(۳۲۹۶۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا ، وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. (مسلم ۱۸۸۱۔ ابویعلی ۲۸۰۰)

(۳۲۹۶۱) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اور بے شک ہماری امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

(۳۲۹۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مِنْ أَصْحَابِي أَحَدٌ إِلاَّ لَوْ شِئْتُ اتَّخَذْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ خُلُقِهِ غَيْرَ أَبِي عُبَيْدَةَ.

(۳۲۹۶۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے مگر یہ کہ میں چاہتا ہوں اس کے اخلاق کو تبدیل کردوں سوائے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے۔

(۳۲۹۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ :أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْقُفُ نَجْرَانَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ فَقَالاَ :ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلاً أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ.

(بخاری ۳۷۴۵۔ مسلم ۱۸۸۲)

(۳۲۹۶۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجران کے دو پادری آئے عاقب اور سید۔ ان دونوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ ایسے شخص کو بھیجیں جو پوری طرح امانت دار ہو۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہن خواہش کرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! تم کھڑے ہو جاؤ۔

(٣٢٩٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ. (مسلم ۱۸۸۲۔ ترمذی ۳۷۹۶)

(۳۲۹۶۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ماقبل والا ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٣٢٩٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَنْ أَسْتَخْلِفُ لَوْ كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

(۳۲۹۶۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ میں کس کو خلیفہ بناؤں؟! کاش کہ ابوعبیدہ بن جراح ہوتے۔

(٣٢٩٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

(۳۲۹۶۶) حضرت ابوصالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اچھے شخص ہیں۔

(٣٨) عبادة بن الصّامتِ رضي الله عنه

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

(٣٢٩٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي مَوَالِيَ مِنَ الْيَهُودِ كَثِيرٌ عَدَدُهُمْ حاضر نصرهم ، وَأَنَا أَبْرَأُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ مِنْ وِلاَيَةِ يَهُودٍ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي عُبَادَةَ : ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا﴾ الآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لاَ يَعْقِلُونَ﴾.

(۳۲۹۶۷) حضرت عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ آئے اور فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے یہود میں بہت سے موالی ہیں۔ جن کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور ان کی مدد موجود ہے۔ اور میں یہود کی ولایت سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بری ہوں۔ پس اللہ رب العزت نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ آیت اُتاری: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا﴾ سے لے کر ﴿بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لاَ يَعْقِلُونَ﴾ تک۔

(٣٩) أبو مسعودٍ الأنصاريّ رضي الله عنه

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان

(٣٢٩٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : لَمَّا سَارَ عَلِيٌّ إِلَى صِفِّينَ اسْتَخْلَفَ أَبَا

مَسْعُودٍ عَلَى النَّاسِ ، قَالَ : فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ ، قَالَ لَهُ : أَنْتَ الْقَائِلُ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ يَا فَرُّوخُ ، إِنَّكَ شَيْخٌ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُكَ ، قَالَ : أَذَهَبَ عَقْلِي وَقَدْ وَجَبَتْ لِي الْجَنَّةُ فِي اللهِ وَرَسُولِهِ ، أَنْتَ تَعْلَمُهُ.

(۳۲۹۶۸) حضرت عبد العزیز بن رفیع ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی ؓ جنگ صفین میں جانے لگے تو حضرت ابو مسعود ؓ کو لوگوں پر خلیفہ بنا دیا۔ پس جب حضرت علی ؓ واپس لوٹے تو ان سے فرمایا: کیا تو نے وہ بات کی ہے جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچی ہے اے فروخ؟! یقیناً تم بوڑھے ہو تحقیق تمہاری عقل چلی گئی۔ آپ ؒ نے فرمایا: کیا میری عقل چلی گئی۔ پھر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مطابق میرے لیے جنت واجب ہوگئی تم اس کو بہتر جانتے ہو۔

(۴۰) ما جاء فِي أسامة وأبِيهِ رضى الله عنهما

ان روایات کا بیان جو حضرت اسامہ ؓ اور ان کے والد کے بارے میں آئی ہیں

(۳۲۹۶۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : مَا يَنْبَغِي لأَحَدٍ أَنْ يُبْغِضَ أُسَامَةَ بَعْدَ مَا سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كَانَ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ. (احمد ۱۵۶)

(۳۲۹۶۹) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ کسی ایک کے لیے بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ اسامہ ؓ سے بغض رکھے۔ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی اس بات کو سن لینے کے بعد۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے پس اس کو چاہیے کہ وہ اسامہ سے بھی محبت کرے۔

(۳۲۹۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ لَمَّا قُتِلَ أَبُوهُ قَامَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ جَاءَ مِنَ الْغَدِ فَقَامَ مَقَامَهُ بِالأَمْسِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُلاَقِي مِنْك الْيَوْمَ مَا لاَقَيْت مِنْك أَمْسِ. (احمد ۱۵۳۰)

(۳۲۹۷۰) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید ؓ کے والد کو جب قتل کر دیا گیا تو یہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے تھے۔ اور نبی کریم ﷺ کے آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر اگلا دن آیا اور یہ آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: آج میں تم سے اس جگہ مل رہا ہوں جہاں میں تم سے کل ملا تھا؟

(۳۲۹۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَطَعَ بَعْثًا قِبَلَ مُؤْتَةَ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، وَفِي ذَلِكَ الْبَعْثِ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، قَالَ : فَكَأَنَّ نَاسًا مِنَ النَّاسِ طَعَنُوا فِي ذَلِكَ لِتَأْمِيرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَيْهِمْ ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : إِنَّ أُنَاسًا مِنْكُمْ قَدْ طَعَنُوا عَلَيَّ فِي تَأْمِيرِ أُسَامَةَ ، وَإِنَّمَا طَعَنُوا فِي

تَأْمِيرِ أُسَامَةَ كَمَا طَعَنُوا فِي تَأْمِيرِ أَبِيهِ ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلإِمَارَةِ ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ ، وَإِنَّ ابْنَهُ لأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ ، وَإِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَكُونَ مِنْ صَالِحِيكُمْ ، فَاسْتَوْصُوا بِهِ خَيْرًا.

(بخاری ۳۷۳۰۔ مسلم ۱۸۸۴)

(۳۲۹۷۱) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موتہ کی جانب بھیجنے کے لیے لشکر تیار کیا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ان پر امیر بنا دیا حالانکہ اس لشکر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس گویا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسامہ کو لشکر پر امیر بنانے پر ناگواری کا اظہار کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک تم میں سے کچھ لوگوں نے مجھ سے ناگواری کا اظہار کیا ہے اسامہ کو امیر بنانے پر۔ اور بے شک انہوں نے اسامہ کو امیر بنانے سے پہلے اس کے باپ کو امیر بنائے جانے پر بھی ناگواری کا اظہار کیا تھا۔ اور اللہ کی قسم! وہ امارت کے زیادہ قابل تھے۔ اور بے شک وہ بھی لوگوں میں سب سے زیادہ مجھے محبوب تھے۔ اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اور بے شک میں امید کرتا ہوں۔ کہ یہ تمہارے نیکوکاروں میں سے ہوگا۔ پس تم لوگ اس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرو۔

(۳۲۹۷۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: عَثَرَ أُسَامَةُ بِعَتَبَةِ الْبَابِ فَشُجَّ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمِيطِي عَنْهُ الأَذَى ، فَقَذِرْتُهُ فَجَعَلَ يَمُصُّ الدَّمَ وَيَمُجُّهُ، عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: لَوْ كَانَ أُسَامَةُ جَارِيَةً لَكَسَوْتُهُ وَحَلَّيْتُهُ حَتَّى أُنَفِّقَهُ. (ابن ماجہ ۱۹۷۶۔ ابن سعد ۶۱)

(۳۲۹۷۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ دروازے کی چوکھٹ سے ٹھوکر کھا کر گر پڑے اور ان کے چہرے میں چوٹ لگ گئی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم اس سے اذیت کی چیز کو ہٹا دو تو میں نے اس کو اکھاڑ دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خون کو چوستے جاتے اور کلیاں کرتے جاتے۔ اور فرماتے: اگر اسامہ لڑکی ہوتی تو میں اس کو کپڑے پہناتا اور زیور پہناتا یہاں تک کہ میں اس کو فروخت کر دیتا۔

(۳۲۹۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُد ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَهِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ: مَا بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فِي جَيْشٍ قَطُّ إِلاَّ أَمَّرَهُ عَلَيْهِمْ وَلَوْ كَانَ حَيًّا بَعْدَهُ اسْتَخْلَفَهُ. (احمد ۲۲۷)

(۳۲۹۷۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو کبھی کسی لشکر میں نہیں بھیجا مگر یہ کہ ان کو اس پر امیر بنایا۔ اور اگر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو خلیفہ بنا دیتے۔

(۳۲۹۷٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، قَالَ: مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلاَّ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ: ﴿ادْعُوهُمْ لآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ﴾. (بخاری ۴۷۸۲۔ مسلم ۱۸۸۴)

(۳۲۹۷۴) حضرت سالم بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ ان کو نہیں پکارتے تھے مگر زید بن محمد ﷺ کے نام سے یہاں تک کہ قرآن کی آیت اتری (ترجمہ) تم پکارو انہیں ان کو باپوں کے نام سے۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے۔

(۳۲۹۷۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ :أَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ فَأَخُونَا وَمَوْلاَنَا.

(۳۲۹۷۵) حضرت براء بن عازب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زید ؓ سے ارشاد فرمایا: تم اے زید ہمارے بھائی اور ہمارے دوست ہو۔

(۳۲۹۷٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ ، عن علی ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(۳۲۹۷٦) حضرت علی ؓ سے بھی نبی کریم ﷺ کی ماقبل حدیث منقول ہے۔

(٤١) ما جاء فِي أُبِي بنِ كعبٍ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت اُبی بن کعب ؓ کے بارے میں آئی ہیں

(۳۲۹۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ أن يَسَارًا السَّدُوسِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ :إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُقْرِئَكَ الْقُرْآنَ ، قَالَ :وَذَكَرَنِي رَبِّي ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فما أَقْرَأَنِي آيَةً فَأَعَدْتُهَا عَلَيْهِ ثَانِيَةً. (بخاری ۳۸۰۹۔ مسلم ۵۵۰)

(۳۲۹۷۷) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب ؓ سے ارشاد فرمایا: بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھاؤں۔ آپ ؓ نے پوچھا: میرے رب نے میرا ذکر کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! آپ ؓ فرماتے ہیں، آپ ﷺ مجھے جو بھی آیت پڑھاتے تو میں دوبارہ اس کو آپ ﷺ کے سامنے دہراتا۔

(۳۲۹۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُبَيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُمِرْتُ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ : وَذُكِرْتُ ثَمَّ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ أُبَيٌّ :فَبِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا فِي قِرَائَةِ أُبَيٍّ :فَلْتَفْرَحُوا.

(۳۲۹۷۸) حضرت ابی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تم کو قرآن پڑھاؤں۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا ذکر کیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! حضرت اُبی ؓ نے فرمایا: پس اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ، پس اس وجہ سے چاہیئے کہ وہ خوش ہوں۔ اور حضرت اُبی کی قراءت میں ہے کہ پس تم خوش ہو۔ فلیفر

حوا کی بجائے فلتفر حوا ہے۔

(٤٢) ما ذكر في سعدِ بنِ معاذٍ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں ذکر کی گئی ہیں

(٣٢٩٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدِ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ. (بخاری ۳۸۰۳۔ مسلم ۱۹۱۵)

(۳۲۹۷۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت کی وجہ سے عرش بھی حرکت میں آ گیا۔

(٣٢٩٨٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ أُسَيْدَ بْنِ حُضَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدِ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

(طبرانی ۵۵۳۔ ابن ابی عاصم ۱۹۲۷)

(۳۲۹۸۰) حضرت اُسید بن حضیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے عرش بھی حرکت میں آ گیا۔

(٣٢٩٨١) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَقَدِ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ. (احمد ۲۳۔ ابویعلی ۱۲۵۵)

(۳۲۹۸۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے عرش بھی حرکت میں آ گیا۔

(٣٢٩٨٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِحُبِّ لِقَاءِ سَعْدًا ، قَالَ : إِنَّمَا ، يَعْنِي السَّرِيرَ ، قَالَ :تَفَسَّخَتْ أَعْوَادُهُ ، قَالَ :دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهُ فَاحْتَبَسَ ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قِيلَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا حَبَسَكَ ، قَالَ :ضُمَّ سَعْدٌ فِي الْقَبْرِ ضَمَّةً فَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُ.

(نسائی ۲۱۸۲۔ حاکم ۲۰۶)

(۳۲۹۸۲) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی محبت میں عرش بھی جھوم اٹھا۔ اور اس کی لکڑیاں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر رُکے رہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کس چیز نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد کو قبر میں بالکل جوڑ دیا گیا پھر میں نے اللہ سے دعا کی تو قبر کشادہ ہوگئی۔

(۳۲۹۸۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَمَّا مَاتَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِرُوحِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ. (ابن سعد ۴۳۴)

(۳۲۹۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی روح کی وجہ سے عرش بھی حرکت میں آ گیا۔

(۳۲۹۸٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أَسْمَاءُ ابْنَةُ يَزِيدَ ، قَالَتْ : لَمَّا أُخْرِجَ بِجِنَازَةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ صَاحَتْ أُمُّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُمِّ سَعْدٍ : أَلاَ يَرْقَأُ دَمْعُك وَيَذْهَبُ حُزْنُك فَإِنَّ ابْنَك أَوَّلُ مَنْ ضَحِكَ لَهُ اللَّهُ وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ. (احمد ۴۵۶۔ طبرانی ۴۶۷)

(۳۲۹۸۴) حضرت اسحاق بن راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری عورت جس کا نام اسماء بنت یزید ہے انہوں نے فرمایا: جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ نکالا گیا تو ان کی والدہ چیخیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ سے ارشاد فرمایا: تمہارے آنسو کیوں خشک نہیں ہو رہے اور تمہارا غم کیوں ختم نہیں ہو رہا؟! یقیناً تمہارا بیٹا وہ پہلا شخص ہے جس کے لیے اللہ مسکرائے اور عرش بھی اس کی وجہ سے حرکت میں آ گیا۔

(۳۲۹۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، وَقَالَ : حَدَّثَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مَعَ ابْنِ أَخِي فَسَلَّمْت عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقُلْتُ : أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، قَالَ : فَبَكَى فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ ، ثُمَّ قَالَ : إنَّك شَبِيهٌ بِسَعْدٍ ، إنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إلَى أُكَيْدِرِ دُومَةَ فَأَرْسَلَ بِحُلَّةٍ مِنْ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٍ فِيهَا الذَّهَبُ ، فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَهَا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ : أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذِهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا رَأَيْنَاك أَحْسَنَ مِنْك الْيَوْمَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ. (احمد ۱۲۱۔ ترمذی ۱۷۲۳)

(۳۲۹۸۵) حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے بھائی کے ساتھ مدینہ آیا تو میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوا۔ اور میں نے ان کو سلام کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ رونے لگے اور بہت روئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً تم حضرت کے مشابہہ ہو۔ بے شک وہ لوگوں میں سب سے عظیم اور بڑے آدمی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدر دومہ کی طرف ایک لشکر بھیجا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا بھیجا جو ریشم کا تھا اور اس میں سونے کا کام ہوا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ملبوس فرمایا: تو لوگ اس کپڑے کو خوبصورتی کی وجہ سے ہاتھ لگا رہے تھے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم کو یہ اچھا لگا؟ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آج تک اس

سے اچھا اور خوبصورت کوئی کپڑا نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے بھی خوبصورت ہیں جو کپڑا تم دیکھ رہے ہو۔

(۳۲۹۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ أَلْيَنُ مِنْ هَذَا. (بخاری ۲۲۴۰۔ ابن ماجہ ۱۵۷)

(۳۲۹۸۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو ایک ریشم کا جوڑا ہدیہ دیا گیا۔ تو لوگ اس کی ملائمت سے تعجب کرنے لگے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں سعد کے رومال اس سے کہیں زیادہ نرم ہیں۔

(۳۲۹۸۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَعْدٍ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ : جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ سَيِّدِ قَوْمٍ فَقَدْ صَدَقْتَ اللَّهَ مَا وَعَدْته وَهُوَ صَادِقٌ مَا وَعَدَكَ.

(۳۲۹۸۷) حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جبکہ وہ جان کنی کی حالت میں تھے۔ اللہ تمہیں قوم کے سردار کو بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ پس تم نے جو اللہ سے وعدہ کیا تھا تو نے وہ سچ کر دکھایا اور وہ بھی اپنے وعدہ کو پورا کرنے میں سچا ہے جو اس نے تم سے وعدہ کیا۔

(۳۲۹۸۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ بِالرَّمْيَةِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ جَعَلَ دَمُهُ يَسِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَجَعَلَ يَقُولُ : وَانْقِطَاعَ ظَهْرَاهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، فَجَاءَ عُمَرُ ، فَقَالَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. (احمد ۱۵۰۲)

(۳۲۹۸۸) حضرت عمرو بن شرحبیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب غزوہ خندق کے دن حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر لگا تو ان کا خون نبی کریم ﷺ پر گر رہا تھا: پس ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے: اس کی کمر ٹوٹے! اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی۔

(٤٣) ما ذكر فِي أَبِي الدَّرداءِ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(۳۲۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ: كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ.

(۳۲۹۸۹) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو علم عطا کیا گیا تھا۔

(۳۲۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ الأَعْمَشُ : أُرَاهُ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَدِمَتْ عَلَى عُمَرَ حُلَلٌ ، فَجَعَلَ يُقَسِّمُهَا بَيْنَ النَّاسِ فَمَرَّتْ بِهِ حُلَّةٌ نَجْرَانِيَّةٌ جَيِّدَةٌ ، فَوَضَعَهَا تَحْتَ فَخِذِهِ حَتَّى مَرَّ عَلَى اسْمِي ، فَقُلْتُ : اكْسُنِيهَا ، فَقَالَ : أَكْسُوهَا وَاللهِ رَجُلاً خَيْرًا مِنْكَ وَأَبُوهُ خَيْرٌ مِنْ أَبِيكَ ، فَدَعَا عَبْدَ اللهِ بن حنظلة بْنَ الرَّاهِبِ ، فَكَسَاهُ إِيَّاهَا.

(۳۲۹۹۰) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چند جوڑے آئے۔ تو وہ ان جوڑوں کو لوگوں کے درمیان تقسیم فرما رہے تھے۔ اتنے میں ایک نجرانی جوڑا آیا جو قیمتی تھا وہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی ران کے نیچے رکھ لیا: یہاں تک کہ میرا نام آ گیا۔ میں نے کہا: مجھے یہ جوڑا پہنا دیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ جوڑا میں ایسے آدمی کو پہناؤں گا جو تجھ سے بہتر ہے اور اس کا باپ تیرے باپ سے بہتر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن حنظلہ بن راھب رحمہ اللہ کو بلایا۔ اور یہ جوڑا اس کو پہنا دیا۔

(٤٤) ما ذكر من شبه النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِبْرِيلَ وعِيسى صلى الله عليهما وسلم

ان لوگوں کا بیان جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہ السلام سے تشبیہ دی

(۳۲۹۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ : شَبَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَةَ نَفَرٍ مِنْ أُمَّتِهِ ، قَالَ : دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ يُشْبِهُ جِبْرِيلَ ، وَعُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ يُشْبِهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ، وَعَبْدُ الْعُزَّى يُشْبِهُ الدَّجَّالَ. (ابن سعد ۲۵۰)

(۳۲۹۹۱) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے تین افراد کو تشبیہ دی۔ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ مشابہ ہیں جبرائیل علیہ السلام کے۔ اور حضرت عروہ بن مسعود الثقفی مشابہ ہیں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے، اور عبد العزیٰ مشابہ ہے دجال کے۔

(٤٥) ما ذكر فِي ابنِ رواحة رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مذکور ہیں

(۳۲۹۹۲) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ : اللَّهُمَّ زِدْهُ طَاعَةً إِلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ

رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بیهقی ۲۵۷)

(۳۲۹۹۲) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ ؓ کے لیے دعا فرمائی! اے اللہ! تو اس کی فرمانبرداری میں مزید اضافہ فرما اپنی فرمانبرداری کی طرف اور اپنے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کی طرف۔

(۳۲۹۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ :أَلَا تُحَرِّكُ بِنَا الرِّكَابَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنِّي قَدْ تَرَكْت قَوْلِي ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :اسْمَعْ وَأَطِعْ فَنَزَلَ يَسُوقُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ :

اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَغَوْا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ ، فَقَالَ عُمَرُ :وَجَبَتْ.

(۳۲۹۹۳) حضرت قیس ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ ؓ سے ارشاد فرمایا: تم کیوں ہماری رکاب کو نہیں حرکت دیتے؟ تو عبد اللہ ؓ نے فرمایا: تحقیق میں نے اپنا شعر چھوڑ دیا۔ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو۔ پس آپ ؓ اترے اور اللہ کے نبی ﷺ کی سواری کو ہانک رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

اے اللہ! اگر آپ نہ ہوتے ہمیں ہدایت نہ ملتی،

اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ ہم نماز پڑھتے،

پس تو ہم پر سکینہ و رحمت نازل فرما،

اور ہمارے قدموں کو ثبات عطا فرما اگر ہماری دشمن سے ملاقات ہو جائے۔

بے شک کافروں نے ہم پر سرکشی کی۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اس پر رحم فرما۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: جنت واجب ہوگئی۔

(٤٦) ما ذكر في سلمان من الفضل رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جن میں حضرت سلمان ؓ کی فضیلت ذکر کی گئی ہے

(۳۲۹۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُ سَلْمَانَ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِبَصَرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ، قَالَ :فَقَالَ :ثَكِلَتْ سَلْمَانَ أُمُّهُ ، لَقَدِ اتَّسَعَ من

الْعِلْمِ. (ابن سعد ۸۴)

(۳۲۹۹۴) حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات پہنچی جو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہی تھی۔ کہ یقیناً تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلمان کو اس کی ماں گم پائے۔ تحقیق اس کا علم بہت وسیع ہے۔

(۳۲۹۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَلْمَانُ سَابِقُ فَارِسَ.

(۳۲۹۹۵) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلمان رضی اللہ عنہ ایران والوں میں سبقت لے جانے والے ہیں۔

(۳۲۹۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : قَالُوا لِعَلِيٍّ : أَخْبِرْنَا عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : أَدْرَكَ الْعِلْمَ الأَوَّلَ وَالْعِلْمَ الآخِرَ ، بَحْرٌ لاَ ينزع قَعْرُهُ ، هُوَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ. (حاکم ۵۹۸)

(۳۲۹۹۶) حضرت ابو البختری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ رضی اللہ عنہ ہمیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتلائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے پہلے لوگوں اور بعد کے لوگوں کا علم پایا۔ ایسے سمندر تھے کہ جس کی گہرائی کو نہیں خالی کیا جا سکتا۔ وہ ہمارے گھر والوں میں سے تھے۔

(٤٧) ما ذكر فِي ابنِ عمر رضى الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ذکر کی گئی ہیں

(۳۲۹۹۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَقَدْ رَأَيْتنَا وَإِنَّا لَمُتَوَافِرُونَ ، وَمَا فِينَا أَحَدٌ أَمْلَكُ لِنَفْسِهِ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ.

(۳۲۹۹۷) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں نے ہمارے لوگوں کو دیکھا۔ بے شک ہم سب وافر مال والے تھے۔ اور ہم میں کوئی شخص ایسا نہیں تھا۔ جو اپنے نفس پر حضرت عبد اللہ بن عمر سے زیادہ مالک ہو۔

(۳۲۹۹۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : مَا مِنَّا أَحَدٌ أَدْرَكَ الدُّنْيَا إِلاَّ وَقَدْ مَالَ بِهَا ، أَوْ مَالَتْ بِهِ إِلاَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ.

(۳۲۹۹۸) حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم میں سے کوئی شخص بھی نہیں جس نے دنیا کو پایا مگر یہ کہ وہ اس کی طرف مائل ہو گیا سوائے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے۔

(٤٨) فِي بِلاَلٍ رضى الله عنه وفضلِهِ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اوران کی فضیلت کا بیان

(٣٢٩٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلاَمَهُ سَبْعَةٌ :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعَمَّارٌ وَأُمُّهُ سُمَيَّةُ وَصُهَيْبٌ وَبِلاَلٌ وَالْمِقْدَادُ ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ اللَّهُ بِعَمِّهِ أَبِي طَالِبٍ ، وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنَعَهُ اللَّهُ بِقَوْمِهِ ، وَأَمَّا سَائِرُهُمْ فَأَخَذَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَأَلْبَسُوهُمْ أَدْرَاعَ الْحَدِيدِ وَصَهَرُوهُمْ فِي الشَّمْسِ ، فَمَا مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ إلاَّ وَأَتَاهُمْ عَلَى مَا أَرَادُوا إلاَّ بِلاَلاً فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللهِ وَهَانَ عَلَى قَوْمِهِ فَأَخَذُوهُ فَأَعْطَوْهُ الْوِلْدَانَ فَجَعَلُوا يَطُوفُونَ بِهِ فِي شِعَابِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقُولُ :أَحَدٌ أَحَدٌ. (حاکم ۲۸۴۔ ابن حبان ۷۰۸۳)

(۳۲۹۹۹) حضرت زر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے اسلام کو ظاہر کرنے والے سات اشخاص تھے حضرت رسول اللہ، حضرت ابوبکر، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، اوران کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا، حضرت صہیب، حضرت بلال اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہ، بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ نے ان کے چچا ابوطالب کے ذریعہ حفاظت فرمائی۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اللہ نے ان کی قوم کے ذریعہ حفاظت فرمائی۔ اور باقی سب کو قریش نے پکڑ لیا۔ اور لوہے کی زرہیں پہنا کر سورج کی تپش میں ڈال دیا۔ ان سب میں سے کوئی نہیں تھا مگر یہ کہ وہ ان کے ارادوں کے سامنے پست پڑ گئے۔ سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے۔ پس انہوں نے اللہ کے بارے میں اپنے نفس کو بے وقعت کرلیا۔ اور قوم کے لیے آسان ہوگئے۔ پس اُن لوگوں نے ان کو پکڑ کر بچوں کے حوالہ کردیا۔ اور بچے ان کو مکہ کی گلیوں میں چکر لگواتے تھے اس حال میں کہ یہ اَحد اَحد پکار رہے ہوتے کہ اللہ ایک ہے۔

(٣٣٠٠٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ الإِسْلاَمَ سَبْعَةٌ :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ وَبِلاَلٌ وَخَبَّابٌ وَصُهَيْبٌ وَعَمَّارٌ وَسُمَيَّةُ أُمُّ عَمَّارٍ ، قَالَ :فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ عَمُّهُ ، وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنَعَهُ قَوْمُهُ وَأُخِذَ الآخَرُونَ فَأَلْبَسُوهُمْ أَدْرَاعَ الْحَدِيدِ ، ثُمَّ صَهَرُوهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى بَلَغَ الْجُهْدُ مِنْهُمْ كُلَّ مَبْلَغٍ ، فَأَعْطَوْهُمْ كُلَّ مَا سَأَلُوا ، فَجَاءَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَوْمُهُ بِأَنْطَاعِ الأَدَمِ فِيهَا الْمَاءُ فَأَلْقَوْهُمْ فِيهِ ، ثُمَّ حُمِلُوا بِجَوَانِبِهِ إلاَّ بِلاَلا ، فَجَعَلُوا فِي عُنُقِهِ حَبْلاً ، ثُمَّ أَمَرُوا صِبْيَانَهُمْ يَشْتَدُّونَ بِهِ بَيْنَ أَخْشَبَيْ مَكَّةَ وَجَعَلَ يَقُولُ :أَحَدٌ أَحَدٌ. (احمد ۲۸۲)

(۳۳۰۰۰) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے اسلام ظاہر کرنے والے سات لوگ تھے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت خباب رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا جو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت ان کے چچا نے کی، اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

حفاظت ان کی قوم نے کی، باقی سب لوگوں کو پکڑ لیا گیا اور پھر کافروں نے انہیں لوہے کی زرہیں پہنائیں پھر ان کو سورج کی تپش میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک کو انتہاء کی مشقتیں برداشت کرنا پڑیں پس ان لوگوں نے ان کو ہر چیز دی جو انہوں نے مانگی۔ ان میں سے ہر ایک آدمی کی طرف قوم کے افراد چمڑے کے بڑے مشکیزے میں پانی لاتے اور ان کو اس میں ڈال دیتے۔ پھر ان کو پہلوؤں سے اٹھالیتے، سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے۔ کفار نے ان کی گردن میں رسی ڈالی پھر بچوں کو حکم دیا کہ وہ ان کو مکہ کے دو پہاڑوں کے درمیان گھسیٹیں۔ اس حال میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہوتے۔ اَحد اَحد، اللہ ایک ہے۔

(۳۲۰۰۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ خَشْخَشَةً أَمَامِي فَقُلْت ، مَنْ هَذَا ، قَالُوا :بِلاَلٌ ، فَأَخْبَرَهُ، قَالَ :بِمَا سَبَقْتَنِي إلَى الْجَنَّةِ ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَحْدَثْتُ إلاَّ تَوَضَّأْتُ ، وَلاَ تَوَضَّأْت ، إلاَّ رَأَيْت أَنَّ لِلَّهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ أُصَلِّيهِمَا قَالَ :بِهَا. (ابن حبان ۷۰۸۷۔ ابن خزیمة ۱۲۰۹)

(۳۲۰۰۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے آگے آہٹ کی آواز سنی تو میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے کہا: بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی خبر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دی اور پوچھا: کس عمل کی وجہ سے تم مجھ پر سبقت لے گئے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کبھی حدث لاحق نہیں ہوا مگر میں نے وضو کر لیا۔ اور میں نے کبھی وضو نہیں کیا مگر یہ کہ میں نے سوچا کہ بے شک اللہ کا مجھ پر حق ہے دو رکعتوں کا، میں نے ان کو پڑھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی وجہ سے۔

(۳۲۰۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ بِلاَلاً بِخَمْسِ أَوَاقٍ ، ثُمَّ أَعْتَقَهُ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ بِلاَلٌ :يَا أَبَا بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إنَّمَا أَعْتَقْتنِي لِتَتَّخِذَنِي خَازِنًا ، فَاتَّخِذْنِي خَازِنًا وَإِنْ كُنت إنَّمَا أَعْتَقْتنِي لِلَّهِ فَدَعْنِي فَأَعْمَلُ لِلَّهِ ، قَالَ :فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ قَالَ :بَلْ أَعْتَقْتُك لِلَّهِ. (بخاری ۳۷۵۵)

(۳۲۰۰۲) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال کو پانچ اوقیہ چاندی کے عوض خریدا پھر آزاد کر دیا۔ اس پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر تم نے مجھے اس لیے آزاد کیا کہ تم مجھے اپنا خزانچی بنالو، پس تم مجھے چاہو تو خزانچی بنالو، اور اگر تم نے مجھے آزاد کیا ہے اللہ کے لیے تو مجھے فارغ چھوڑ دو تاکہ میں اللہ کے لیے عمل کروں۔ راوی کہتے ہیں پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے پھر فرمایا: بلکہ میں نے تمہیں اللہ کے لیے آزاد کر دیا۔

(۳۲۰۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمَاجِشُونِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا ، يَعْنِي بِلاَلاً.

(۳۲۰۰۳) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے آقا ہیں۔ اور انہوں نے ہمارے آقا کو آزاد کیا یعنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو۔

(۳۲۰۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :حدَّثَنَا .. كَانَ بِلَالٌ خَازِنَ أَبِي بَكْرٍ وَمُؤَذِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۲۰۰۴) حضرت ہشام ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت بلال ؓ حضرت ابوبکر کے خزانچی تھے اور نبی کریم ﷺ کے مؤذن تھے۔

(۳۲۰۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ هِشَامًا ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بِلَالٌ سَابِقُ الْحَبَشِ.

(۳۲۰۰۵) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت بلال ؓ حبشہ والوں سے سبقت لے گئے۔

(٤٩) ما ذكر في جريرِ بنِ عبدِ اللهِ رضي الله عنه

ان روایات کا بیان جو حضرت جریر بن عبداللہ ؓ کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۳۲۰۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْت ، وَلَا رَآنِي قَطُّ إِلَّا تَبَسَّمَ.

(مسلم ۱۹۲۵۔ طبرانی ۲۳۳۱)

(۳۲۰۰۶) حضرت قیس بن ابی حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبداللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: جب سے میں اسلام لایا ہوں رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی محروم نہیں رکھا۔ اور آپ ﷺ نے کبھی میری طرف نہیں دیکھا مگر یہ کہ تبسم فرماتے۔

(۳۲۰۰۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شِبْلِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :لَمَّا دَنَوْت مِنَ الْمَدِينَةِ أَنَخْت رَاحِلَتِي ، ثُمَّ حَلَلْت عَيْبَتِي وَلَبِسْت حُلَّتِي ، قَالَ :فَدَخَلْت وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَسَلَّمْت عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَانِي النَّاسُ بِالْحَدَقِ ، فَقُلْتُ لِجَلِيسِي :يَا عَبْدَ اللهِ أَذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرِي شَيْئًا ، قَالَ :نَعَمْ ذَكَرَك بِأَحْسَنِ الذِّكْرِ ، فقَالَ :بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ عَرَضَ لَهُ فِي خُطْبَتِهِ ، فَقَالَ :إِنَّهُ سَيَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ هَذَا الْفَجِّ ، أَوْ مِنْ هَذَا الْبَابِ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنٍ عَلَى وَجْهِهِ مَسْحَةُ مَلَكٍ ، قَالَ جَرِيرٌ : فَحَمِدْت اللَّهَ عَلَى مَا أَبْلَانِي. (نسائی ۸۳۰۴۔ احمد ۳۵۹)

(۳۲۰۰۷) حضرت مغیرہ بن شبل بن عوف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبداللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: جب میں مدینہ منورہ کے قریب ہوا تو میں نے اپنی سواری کو بٹھایا پھر میں نے اپنا گندا جوڑا اتارا۔ اور صاف جوڑا پہنا۔ پھر میں مدینہ میں داخل ہوا اس

حال میں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا تو لوگوں نے بڑی عزت کی نگاہ سے مجھے دیکھا اس پر میں نے اپنے ساتھ بیٹھے شخص سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! کیا رسول اللہ ﷺ میرے معاملہ کے بارے میں کچھ ذکر فرمایا تھا؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے تمہارا بہت اچھا تذکرہ فرمایا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کے آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک عنقریب تمہارے پاس اس کشادہ راستہ سے یا اس دروازے سے ایک شخص آئے گا جو بہت خیر و برکت والا ہوگا اور اس کے چہرے پر فرشتہ کی سی چھاپ ہوگی۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے مجھے اس انعام سے نوازا۔

(۳۲۰۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ بَيْتٍ كَانَ لِخَثْعَمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَّةَ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ لاَ أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ ، قَالَ : فَمَسَحَ فِي صَدْرِي ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا. (مسلم ۱۹۲۶۔ احمد ۳۶۰)

(۳۲۰۰۸) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا تم مجھے ذی الخلصہ سے راحت دلا سکتے ہو؟ ذی الخلصہ زمانہ جاہلیت میں خثعم کا گھر تھا جسے کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بے شک میں ایسا شخص ہوں جو گھوڑے پر مضبوط نہیں بیٹھ سکتا۔ تو آپ ﷺ نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور دعا فرمائی، اے اللہ! اس کو ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنادے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس کی ٹھنڈک محسوس کی۔

(۵۰) أويس القرنيّ رحمه الله

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا بیان

(۳۲۰۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي مِثْلُ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حَوْشَبٌ : قَالَ : فَقُلْنَا لِلْحَسَنِ : هَلْ سَمَّى لَكُمْ ، قَالَ : نَعَمْ أُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ. (ترمذی ۲۴۳۸۔ احمد ۴۶۹)

(۳۲۰۰۹) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے ایک آدمی کی شفاعت کی وجہ سے قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کے جتنے افراد جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تمہیں اس شخص کا نام بتلایا گیا تھا: آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ۔

(۳۲۰۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : سَيَقْدَمُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ كَانَ بِهِ

بَيَاضٌ ، فَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنكُمْ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَهُ ، قَالَ : فَلَقِيَهُ عُمَرُ ، فَقَالَ : اسْتَغْفِرْ لِي ، فَاسْتَغْفَرَ لَهُ. (مسلم ۱۹۶۸۔ احمد ۳۸)

(۳۳۰۱۰) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے پاس ایک شخص آئے گا جس کا نام اویس ہوگا۔ اس کے چہرے پر ایک سفید نشان ہوگا۔ پس وہ اللہ سے دعا کرے گا تو اللہ اس کو ختم فرما دیں گے۔ تم میں سے جو شخص بھی اس سے ملے تو وہ اس کو اپنے لیے استغفار کرنے کا حکم دے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور فرمایا: میرے لیے استغفار کرو۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے استغفار فرمایا۔

(۵۱) ما جاء فِي أهلِ بدرٍ مِن الفضلِ

ان روایات کا بیان جو اہل بدر کی فضیلت کے بارے میں آئی ہیں

(۳۳۰۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ مَلَكًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : كَيْفَ أَصْحَابُ بَدْرٍ فِيكُمْ ، فَقَالَ : أَفْضَلُ النَّاسِ ، فَقَالَ الْمَلَكُ : وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلاَئِكَةِ. (بخاری ۳۹۹۲)

(۳۳۰۱۱) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن رفاعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ایک فرشتہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: تمہارے میں اصحاب بدر کی کیا شان ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے افضل ہیں۔ تو فرشتہ نے عرض کیا: اسی طریقہ سے ہم میں بھی وہ فرشتے سب سے افضل ہیں جو غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔

(۳۳۰۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ أَخْبَرَهُ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا يُدْرِيك لَعَلَّ اللَّهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ : اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْت لَكُمْ. (بخاری ۳۰۰۷۔ مسلم ۱۹۴۱)

(۳۳۰۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا معلوم یقیناً اللہ تعالیٰ بدر میں شرکت کرنے والوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم جو چاہے عمل کرو تحقیق میں نے تمہاری مغفرت فرما دی ہے۔

(۳۳۰۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ : اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْت لَكُمْ. (ابو داؤد ۴۶۲۲۔ احمد ۲۹۶)

(۳۳۰۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ بدر والوں کی طرف متوجہ ہوا اور ارشاد فرمایا: تم جو چاہے عمل کرو۔ تحقیق میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔

(۳۳.۱٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدَ حَاطِبِ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْتَكِيَ حَاطِبًا ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَذَبْتَ لاَ يَدْخُلُهَا إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ.

(۳۳۰۱۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تا کہ وہ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی شکایت کرے اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! حاطب ضرور بالضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے جھوٹ کہا وہ جہنم میں نہیں داخل ہوں گے، اس لیے کہ وہ غزوہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوئے تھے۔

(۵۲) فِي الْمُهَاجِرِينَ رضي الله عنهم

مہاجرین رضی اللہ عنہم کی فضیلت کا بیان

(۳۳.۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: الَّذِينَ هَاجَرُوا مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۳۳۰۱۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے قرآن کی اس آیت (تم بہترین امت ہو لوگوں کی نفع رسانی کے لیے نکالے گئے) کے بارے میں ارشاد فرمایا: وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

(۵۳) فِي فَضْلِ الأَنْصَارِ

انصار کی فضیلت کا بیان

(۳۳.۱٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نِسَاءً وَصِبْيَانًا مِنَ الأَنْصَارِ مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ.

(بخاری ۳۷۸۵ـ مسلم ۱۹۴۸)

(۳۳۰۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں کو کسی شادی کی تقریب سے آتا دیکھ کر ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! تم لوگ مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو۔

(۳۳.۱۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الأَنْصَارِ وَعَلَى ذُرِّيَّةِ الأَنْصَارِ

وَعَلَى ذُرِّيَّةِ ذُرِّيَّةِ الأَنْصَارِ. (طبرانی ۸۹۰)

(۳۳۰۱۷) حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو انصار پر رحمت فرما، اور انصار کے بچوں پر بھی اور انصار کے بچوں کے بچوں پر بھی۔

(۳۳۰۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا وَسَلَكْتُمْ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَكُمْ وَشِعْبَكُمْ أَنْتُمْ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ ، وَلَوْلاَ الْهِجْرَةُ كُنْتُ امْرَئًا مِنَ الأَنْصَارِ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِنِّي لأَرَى بَيَاضَ إِبِطَيْهِ مَا تَحْتَ مَنْكِبَيْهِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَلأَبْنَاءِ الأَنْصَارِ وَلأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ. (ابویعلی ۱۰۸۷)

(۳۳۰۱۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ ایک وادی اور گھاٹی میں چلیں اور اے انصار! تم دوسری وادی اور گھاٹی میں چلو تو ضرور میں تمہاری وادی اور گھاٹی میں چلوں گا۔ تم لوگ میرے لیے ایسے ہی ہو جیسے کپڑے کا اندرونی حصہ اور باقی لوگ جیسے کپڑے کا بیرونی حصہ، اور اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں انصار کا ایک آدمی ہوتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے۔ یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے نیچے بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو انصار کی مغفرت فرما۔ اور ان کی اولاد کی مغفرت فرما۔

(۳۳۰۱۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الأَنْصَارُ لاَ يُحِبُّهُمْ إِلاَّ مُؤْمِنٌ ، وَلاَ يُبْغِضُهُمْ إِلاَّ مُنَافِقٌ ، وَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ. (بخاری ۳۷۸۳۔ مسلم ۸۵)

(۳۳۰۱۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار سے محبت نہیں کرے گا سوائے مومن کے، اور ان سے بغض نہیں رکھے گا سوائے منافق کے۔ اور جو شخص ان سے محبت رکھتا ہے اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ اور جو شخص ان سے بغض رکھتا ہے، اللہ بھی ان سے بغض رکھتا ہے۔

(۳۳۰۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ أَنَّ النَّاسَ سَلَكُوا وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا وَسَلَكَ الأَنْصَارُ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ ، أَوْ شِعْبَهُمْ ، وَلَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَئًا مِنَ الأَنْصَارِ. (دارمی ۲۵۱۴)

(۳۳۰۲۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ کسی ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں ضرور انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔ اور اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا۔

(۳۳۰۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَحَبَّ الأَنْصَارَ ؛ أَحَبَّهُ اللَّهُ ، وَمَنْ أَبْغَضَ الأَنْصَارَ ؛ أَبْغَضَهُ اللَّهُ.

(احمد ۵۰۱۔ ابو یعلی ۷۳۲۹)

(۳۳۰۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص انصار سے محبت کرے گا تو اللہ بھی اس سے محبت کرے گا اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا تو اللہ بھی اس سے بغض رکھے گا۔

(۳۳۰۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ:حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ:حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدَ الأَنْصَارِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ أَحَبَّ الأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ حتى يَلْقَاهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ الأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ حِينَ يَلْقَاهُ. (احمد ۲۲۱۔ طبرانی ۳۳۵۷)

(۳۳۰۲۲) حضرت حارث بن زیاد رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص انصار سے محبت کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کریں گے یہاں تک کہ وہ اللہ سے ملاقات کرے اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا تو اللہ بھی اس سے بغض رکھیں گے یہاں تک کہ وہ اللہ سے ملاقات کرے۔

(۳۳۰۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ إبْرَاهِيمَ أَخْبَرَهُ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاء، عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي نَفَرٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَمَرَّ عَلَيْهِمْ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُمْ عَنْ حَدِيثِهِمْ ، فَقَالُوا : كُنَّا فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ الأَنْصَارِ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :أَفَلاَ أَزِيدُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا : بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:مَنْ أَحَبَّ الأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ ، وَمَنْ أَبْغَضَ الأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ. (احمد ۹۶۔ ابو یعلی ۷۳۳۰)

(۳۳۰۲۳) حضرت حکم بن میناء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یزید بن جاریہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں انصار کے ایک گروہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ہم پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا تو انہوں نے لوگوں سے ان کی گفتگو کے متعلق پوچھا؟ لوگوں نے عرض کیا: کہ ہم لوگ انصار کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ اس پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں بھی تمہیں ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین: کیوں نہیں! ضرور! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص انصار سے محبت کرے گا تو اللہ بھی اس سے محبت کریں گے۔ اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا تو اللہ بھی اس سے بغض رکھے گا۔

(۳۳۰۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ إنَّ عَيْبَتِي الَّتِي آوِي إلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّ كَرِشِي الأَنْصَارُ ، فَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ.

(ترمذی ۳۹۰۴۔ احمد ۸۹)

(۳۳۰۲۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار میرے خاص لوگ جن کی طرف میں نے پناہ پکڑی وہ میرے گھر کے لوگ ہیں۔ اور یقیناً میرے راز دار انصار ہیں۔ پس تم لوگ ان کی برائیوں سے درگزر کرو اور ان کی نیکیوں کو پسند کرو۔

(٣٣.٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ ، يَعْنِي الأَنْصَارَ.

(۳۳۰۲۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی نیکیوں کو پسند کرو اور ان کی برائیوں سے درگزر کرو۔ یعنی انصار کے لوگوں کی۔

(٣٣.٢٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي شُمَيْلَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ ، عَنْ سَعِيدٍ الصَّرَّافِ - أَوْ هُوَ عَنْ سَعِيدٍ الصَّرَّافِ - عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الأَنْصَارِ مِحْنَةٌ ، حُبُّهُمْ إِيمَانٌ ، وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ. (احمد ٧)

(۳۳۰۲۶) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً یہ انصار کا قبیلہ آزمائش ہیں۔ ان سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض نفاق کی علامت ہے۔

(٣٣.٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ مَعَ الأَنْصَارِ. (ترمذی ۳۸۹۹۔ احمد ۱۳۷)

(۳۳۰۲۷) حضرت اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار ہی میں سے ایک آدمی ہوتا، اور اگر انصار کسی ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں بھی انصار کے ساتھ چلوں گا۔

(٣٣.٢٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : النَّاسُ دِثَارٌ وَالأَنْصَارُ شِعَارٌ ، الأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي ، وَلَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ.

(نسائی ۸۳۳۶۔ احمد ۲۰۱)

(۳۳۰۲۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ میرے لیے کپڑے کے بیرونی حصہ کی طرح ہیں۔ اور انصار میرے لیے کپڑے کے اندرونی حصہ کی طرح ہیں۔ اور انصار میرے خاص راز دار لوگ ہیں۔ اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار کا ایک آدمی ہوتا۔

(٣٣.٢٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : كَتَبَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ إِلَى أَنَسٍ يُعَزِّيهِ بِوَلَدِهِ وَأَهْلِهِ الَّذِينَ أُصِيبُوا يَوْمَ الْحَرَّةِ ، فَكَتَبَ فِي كِتَابِهِ : وَإِنِّي مُبَشِّرُكَ بِبُشْرَى مِنَ

اللهِ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَلأَبْنَاءِ الأَنْصَارِ وَلأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ، وَلِنِسَاءِ الأنصار وَلِنِسَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ. (ابن حبان ۷۲۸۱۔ احمد ۳۷۴)

(۳۳۰۲۹) حضرت ثابت ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر بن انس ؒ نے فرمایا: کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ان سے ان کے بچہ اور بیوی کی تعزیت کی جو حرہ کے دن شہید ہو گئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے خط میں لکھا: اور میں تمہیں اللہ کی طرف سے ایک خوشخبری سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! تو انصار کی مغفرت فرما، اور انصار کی اولاد کی، اور انصار کی اولاد کی اولاد کی، اور انصار کی عورتوں کی، اور انصار کی اولاد کی عورتوں کی۔ اور انصار کی اولاد کی اولاد کی عورتوں کی بھی۔

(۳۳۰۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ الأَنْصَارَ ، قَالَ : أَعِفَّةٌ صُبُرٌ. (ترمذی ۳۹۰۳۔ احمد ۱۵۰)

(۳۳۰۳۰) حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی انصار کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ پاک دامنی اور صبر سے لبریز ہیں۔

(۳۳۰۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ سَقَطَتْ عَيْنُهُ عَلَى وَجْنَتِهِ يَوْمَ أُحُدٍ فَرَدَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ أَحْسَنَ عَيْنَيْهِ وَأَحَدَّهُمَا.

(ابن سعد ۴۵۳۔ ابو یعلی ۱۵۴۶)

(۳۳۰۳۱) حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی آنکھ غزوہ احد کے دن ان کے رخسار سے گر گئی تھی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ اس کو اس کی جگہ پر لوٹا دیا تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھ پہلے سے زیادہ خوبصورت اور تیز ہو گئی تھی۔

(۳۳۰۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ يَدَ خُبَيْبِ بْنِ يَسَافٍ ، ضُرِبَ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَى حَبْلِ الْعَاتِقِ ، فَرَدَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرَ مِنْهَا إِلاَّ مِثْلُ خَطٍّ. (بیہقی ۱۷۸۔ احمد ۴۵۴)

(۳۳۰۳۲) حضرت محمد بن اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خبیب بن اساف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ان کی جگہ پر لوٹا دیا، جو غزوہ بدر کے دن گردن اور مونڈھے کے درمیان سے کٹ گیا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے لوٹا دیا۔ وہ جگہ یوں معلوم ہوتی تھی جیسے کوئی ہلکا سا نشان ہو۔

(۳۳۰۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ قُرَيْشًا ، وَمَا جَمَعَتْ وَجَعَلَ يَتَوَعَّدُهُ بِهِمْ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَأْبَى ذَلِكَ عَلَيْكَ بَنُو قَيْلَةَ ، إِنَّهُمْ قَوْمٌ فِي حَدِّهِمْ فَرْطٌ.

(۳۳۰۳۳) حضرت عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور قریش اور ان کی جمعیت کا ذکر کر کے ان کی طرف سے دھمکیاں دینے لگا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا: قبیلہ اوس اور خزرج والے تیرے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور، بے شک یہ ایسی قوم ہیں کہ جن کے غصہ کے سامنے کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔

(٣٣٠٣٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ ، قَالَ :قَالَتِ الأَنْصَارُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعًا ، وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا ، فَدَعَا لَهُمْ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ.
قَالَ فَنَمَّيْتُ ذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، فَقَالَ :قَدْ زَعَمَ ذَلِكَ زَيْدٌ. (بخاری ۳۷۸۸۔ حاکم ۸۵)

(۳۳۰۳۴) حضرت عمرو بن مرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحمزہ رحمہ اللہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ انصار نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہوتے ہیں اور تحقیق ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار بنا دیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ ان کو پیروکاروں میں سے بنا دے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اس کی سند حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

(٣٣٠٣٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلأَنْصَارِ :إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً ، قَالُوا :فَمَا تَأْمُرُنَا ، قَالَ :تَصْبِرُونَ حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

(۳۳۰۳۵) حضرت اُسید بن حضیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: عنقریب میرے بعد تم پاؤ گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔ انہوں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبر کو اختیار کرنا یہاں تک کہ مجھے حوض کوثر پر آ ملو۔

(٣٣٠٣٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَئًا مِنَ الأَنْصَارِ ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا ، لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ ، الأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ ، وَإِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

(۳۳۰۳۶) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار ہی میں سے ایک شخص ہوتا۔ اگر لوگ کسی ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں، تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار میرے

لیے کپڑے کے اندرونی حصہ کی طرح ہیں۔ اور باقی لوگ میرے لیے کپڑے کے بیرونی حصہ کی طرح ہیں۔ اور بے شک عنقریب تم لوگ دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔ پس تم صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات کرو۔

(۳۲۰۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قُرَيْشٌ ، وَالأَنْصَارُ ، وَجُهَيْنَةُ ، وَمُزَيْنَةُ ، وَأَسْلَمُ ، وَغِفَارٌ ، مَوَالِي اللهِ وَرَسُولِهِ ، لاَ مَوْلَى لَهُمْ غَيْرُهُ. (بخاری ۳۵۰۴۔ مسلم ۱۹۵۴)

(۳۲۰۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش، انصار، قبیلہ جھینہ، قبیلہ مزینہ اور قبیلہ اسلم اور غفار والے، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست ہیں۔ ان کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں۔

(۳۲۰۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً بَارِدَةً وَالْمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمْ ، قَالَ :

أَلاَ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الآخِرَةْ فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةْ.

فَأَجَابُوهُ : نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا. (نسائی ۸۳۳۳)

(۳۲۰۳۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے نکلے اس حال میں کہ مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا تو یہ شعر پڑھا: ترجمہ:

خبردار! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

اے اللہ! تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

پس صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواباً یہ شعر پڑھا:

ہم تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی،

جہاد پر جب تک ہم لوگ باقی ہیں۔

(۳۲۰۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُبْغِضُ الأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ.

(۳۲۰۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار سے بغض نہیں رکھے گا ایسا شخص جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔

(۳۲۰۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُبْغِضُ الأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ. (مسلم ۸۶۔ احمد ۳۴)

(۳۲۰۴۰) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار سے بغض نہیں رکھے گا ایسا شخص جو

اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔

(۳۳۰۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، قَالَ : وَفَدْنَا وُفُودًا لِمُعَاوِيَةَ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ ، فَقَالَ : أَلاَ أُعَلِّمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، قَالُوا : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : قُلْتُمْ : أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ قَالَ : قَدْ قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَمَا اسمي إِذًا ، قَالَ كَلاَّ إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، هَاجَرْت إِلَيْكُمْ ، الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ ، قَالَ : فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ يَقُولُونَ : وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلاَّ الضِّنَّ بِاللهِ وَرَسُولِهِ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ. (مسلم ۱۴۰۵- ابن حبان ۴۷۶۰)

(۳۳۰۴۱) حضرت عبداللہ بن رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ وفد کی صورت میں آئے، اس حال میں کہ ہم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ اور یہ رمضان کا مہینہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گروہِ انصار! کیا میں تمہیں تمہارے متعلق ایک حدیث نہ سناؤں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے گروہِ انصار! لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم حاضر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ کہتے ہو: ایک آدمی کو اپنے علاقہ میں رغبت ہوگئی اور اس کو اپنے قبیلہ سے محبت ہے! ہم نے یہ کہا ہے! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تب تو یہ میرا نام نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ بے شک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے تمہاری طرف ہجرت کی۔ جینا تمہارے ساتھ ہے اور مرنا بھی تمہارے ساتھ۔ راوی کہتے ہیں سب صحابہ رونے لگے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے یہ بات جو کہی صرف اس مقصد سے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب مقصود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

(۳۳۰۴۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : أُخْبِرْت أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْت امْرَءًا مِنَ الأَنْصَارِ.

(۳۳۰۴۲) حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ہجرت اہم معاملہ نہ ہوتا تو میں بھی انصار میں سے ایک شخص ہوتا۔

(۳۳۰۴۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حباب ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هَارُونَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ الأَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيِّهِمْ وَلِمَوَالِيهِمْ وَجِيرَانِهِمْ. (مسند ۴۱۳۷- ابن حبان ۷۲۸۳)

(۳۳۰۴۳) حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو انصار کی مغفرت فرما، اور

انصار کی اولاد کی بھی، اور ان کی اولاد کی اولاد کی بھی، اور ان کے غلاموں کی بھی اور ان کے پڑوسیوں کی بھی۔

(٣٢.٤٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى الْمِنبرِ عَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَوَشِّحًا بِهَا عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ ، قَالَ : فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : يا أَيُّهَا النَّاسُ تكثُرُونَ وَيَقِلُّ الأَنصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِهِمْ شَيْئًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ.

(بخاری ۹۲۷۔ احمد ۲۸۹)

(۳۲۰۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کو احرام کی سی حالت میں لیا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر کالی پٹی باندھی ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم لوگ زیادہ ہو اور انصار تھوڑے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ کھانے میں نمک کی مقدار کے برابر ہو جائیں گے۔ پس جس شخص کو ان سے کوئی واسطہ پڑے تو اس کو چاہیئے کہ وہ ان کی نیکیوں کو قبول کرے اور ان کی برائیوں سے درگزر کرے۔

(٣٢.٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : بُغْضُ الأَنْصَارِ نِفَاقٌ.

(بخاری ۳۷۸۴۔ مسلم ۱۲۹)

(۳۲۰۴۵) حضرت طلحہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یوں کہا جاتا تھا کہ انصار سے بغض رکھنا نفاق ہے۔

(٣٢.٤٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اللَّهُمَّ أَصْلِحِ الأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ. (احمد ۱۷۲)

(۳۲۰۴۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو انصار اور مہاجرین کی اصلاح فرما۔

(٣٢.٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مِنَ الأَنْصَارِ مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

(مسلم ۱۹۴۹۔ ابن حبان ۷۲۷۰)

(۳۲۰۴۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں اور بچوں کو شادی کی ایک تقریب سے آتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اے اللہ! لوگوں میں میرے سب سے عزیز ترین لوگ یہ ہیں۔

(٥٤) ما ذكر في فضلِ قريشٍ

ان روایات کا بیان جو قریش کی فضیلت میں ذکر کی گئیں

(٣٢.٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقَدَّمُوا قُرَيْشًا فَتَضِلُّوا ، وَلَا تَأَخَّرُوا عنها فَتَضِلُّوا ، خِيَارُ قُرَيْشٍ خِيَارُ النَّاسِ ، وَشِرَارُ قُرَيْشٍ شِرَارُ النَّاسِ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَوْلَا أَنْ تَبْطَرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا مَا لِخِيَارِهَا عِنْدَ اللهِ ، أَوْ مَا لَهَا عِنْدَ اللهِ.

(۳۳۰۴۸) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قریش سے آگے مت بڑھو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے اور قریش سے پیچھے مت رہو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ قریش کے بہترین لوگ تمام لوگوں میں بہترین ہیں، اور قریش کے بدترین لوگ تمام لوگوں میں بدترین لوگ ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر قریش آپے سے باہر نہ ہو جاتے تو میں ان کو بتلاتا کہ وہ اللہ کے نزدیک سب سے بہترین ہیں۔

(۳۲۰۴۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي سفيان ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. (مسلم ۱۴۵۱۔ احمد ۳۷۹)

(۳۳۰۴۹) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ بھلائی اور برائی میں قریش کے تابع ہیں۔

(۳۲۰۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ الله بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا ، فَقَالَ : هَلْ فِيكُمْ مِنْ غَيْرِكُمْ ، فقَالُوا : لَا إِلَّا ابْنَ أُخْتِنَا وَمَوْلَانَا وَحَلِيفَنَا ، فَقَالَ ابْنُ أُخْتِكُمْ مِنْكُمْ ، وَحَلِيفُكُمْ مِنكُمْ ، وَمَوْلَاكُمْ مِنكُمْ ، إِنَّ قُرَيْشًا أَهْلُ صِدْقٍ وَأَمَانَةٍ ، فَمَنْ بَغَى لَهُمَ الْعَوَاثِرَ كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ.

(۳۳۰۵۰) حضرت رفاعہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش کو جمع کیا اور فرمایا: کیا تم میں کوئی غیر تو نہیں؟ لوگوں نے کہا: نہیں سوائے ہمارے بھانجوں کے اور ہمارے غلاموں اور حلیفوں کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بھانجے تم میں سے ہیں اور تمہارے حلیف بھی تم میں سے ہیں اور تمہارے غلام بھی تم میں سے ہیں۔ بے شک قریش سچے اور دیانت دار ہیں۔ جو شخص ان کی غلطیاں اور لغزشیں تلاش کرے گا تو اللہ اس کو اوندھے منہ گرائیں گے۔

(۳۲۰۵۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الأَمْرِ ، خِيَارُهُمْ تَبَعٌ لِخِيَارِهِمْ وَشِرَارُهُمْ تَبَعٌ لِشِرَارِهِمْ.

(بخاری ۳۴۹۵۔ مسلم ۱۴۵۱)

(۳۳۰۵۱) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ اس معاملہ میں قریش کے تابع ہیں۔ لوگوں میں سے بہترین لوگ قریش کے بہترین لوگوں کے تابع ہیں۔ اور لوگوں میں بدترین لوگ قریش کے بدترین لوگوں کے تابع ہیں۔

(۳۲۰۵۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَزْهَرِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ لِلْقُرَشِيِّ مِثْلَ قُوَّةِ

رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ ، قِيلَ لِلزُّهْرِيِّ :مَا عَنَى بِذَلِكَ ، قَالَ فِي نُبْلِ الرَّأْيِ. (احمد ۸۱۔ ابن حبان ۶۲۶۵)

(۳۳۰۵۲) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک قریشی کو غیر قریشی آدمیوں کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ امام زہری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: اس سے کیا مراد ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: رائے کی پختگی مراد ہے۔

(۳۳۰۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :تَعَلَّمُوا مِنْ قُرَيْشٍ ، وَلاَ تُعَلِّمُوهَا ، وَقَدِّمُوا قُرَيْشًا ، وَلاَ تُؤَخِّرُوهَا ، فَإِنَّ لِلْقُرَشِيِّ قُوَّةَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِ قُرَيْشٍ. (عبدالرزاق ۱۹۸۹۳۔ بیہقی ۱۲۱)

(۳۳۰۵۳) حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قریش سے سیکھو۔ ان کو سکھاؤ مت، اور قریش کو آگے کرو اور تم ان کو پیچھے مت کرو۔ یقیناً ایک قریشی کو دو غیر قریشی آدمیوں جتنی طاقت حاصل ہوتی ہے۔

(۳۳۰۵۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ ، قَالَ قَامَ مُعَاوِيَةُ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الأَمْرِ ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلاَمِ إِذَا فَقِهُوا ، وَاللهِ لَوْلاَ أَنْ تَبْطَرَ قُرَيْشٌ لأَخْبَرْتُهَا بِمَا لِخِيَارِهَا عِنْدَ اللهِ. (طبرانی ۷۹۲)

(۳۳۰۵۴) حضرت زید بن ابی عتاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ قریش کے تابع ہیں اس معاملہ خلافت میں۔ قریش کے جو لوگ جاہلیت میں بہترین تھے وہ اسلام میں بھی بہترین ہیں جبکہ ان کو سمجھ دی گئی ہو۔ اللہ کی قسم اگر قریش آپے سے باہر نہ ہو جاتے تو میں ان کو بتلاتا کہ وہ اللہ کے نزدیک کتنے بہترین آدمی ہیں!

(۳۳۰۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سهل أبو الأسود ، عَنْ بُكَيْرٍ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَأَخَذَ بِعِضَادَتَيَ الْبَابِ ، ثُمَّ قَالَ :الأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ. (بخاری ۱۸۷۵۔ احمد ۱۸۳)

(۳۳۰۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ ہم لوگ ایک انصاری آدمی کے گھر میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے کی چوکھٹ کے دونوں بازو پکڑے پھر ارشاد فرمایا: ائمہ قریش میں سے ہوں گے۔

(۳۳۰۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَابٍ فِيهِ نَفَرٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَقَالَ :إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ.

(۳۳۰۵۶) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دروازے پر کھڑے ہوئے جہاں قریش کا گروہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہ خلافت کا معاملہ قریش میں ہی ہوگا۔

(۳۳۰۵۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ

اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِی مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُرَيْشٍ : إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِيكُمْ وَأَنْتُمْ وُلاَتُهُ. (طبرانی ۷۲۰)

(۳۳۰۵۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش سے فرمایا: بے شک یہ خلافت کا معاملہ تمہارے درمیان ہی ہوگا اور تم ہی نگران ہو گے۔

(۳۳۰۵۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبِی يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَزَالُ هَذَا الأَمْرُ فِی قُرَيْشٍ مَا بَقِیَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ.
قَالَ عَاصِمٌ فِی حَدِيثِهِ : وَحَرَّكَ إِصْبَعَيْهِ. (بخاری ۳۵۰۱۔ احمد ۲۹)

(۳۳۰۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خلافت کا معاملہ قریش میں رہے گا جب تک دو ولوگ بھی باقی ہوں۔ حضرت عاصم رحمہ اللہ نے اپنی حدیث میں بیان کیا۔ آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو حرکت بھی دی۔

(۳۳۰۵۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی سُفْيَانَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ أَبِی عَقِيلٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ يُهِنْهُ اللَّهُ. (ترمذی ۳۹۰۵۔ احمد ۱۷۱)

(۳۳۰۵۹) حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قریش کی اہانت کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ اسے ذلیل کر دیتے ہیں۔

(۳۳۰۶۰) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، عَنْ أَبِی صَادِقٍ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : قُرَيْشٌ أَئِمَّةُ الْعَرَبِ ، أَبْرَارُهَا أَئِمَّةُ أَبْرَارِهَا ، وَفُجَّارُهَا أَئِمَّةِ فُجَّارِهَا.

(۳۳۰۶۰) حضرت ابو صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قریش عرب کے سردار ہیں۔ ان کے نیک لوگ نیکوکاروں کے سردار ہیں، اور ان کے فاسق و فاجر لوگ فساق و فجار کے سردار ہیں۔

(۳۳۰۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِیِّ ، عَنْ أَبِی صَادِقٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : إِنَّ قُرَيْشًا هُمْ أَئِمَّةُ الْعَرَبِ أَبْرَارُهَا أَئِمَّةُ أَبْرَارِهَا ، وَفُجَّارُهَا أَئِمَّةُ فُجَّارِهَا ، وَلِكُلٍّ حَقٌّ فَأَدُّوا إِلَى كُلِّ ذِی حَقٍّ حَقَّهُ. (بزار ۷۵۹۔ حاکم ۷۵)

(۳۳۰۶۱) حضرت ربیعہ بن ناجد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک قریش عرب کے سردار ہیں۔ اور ان کے نیک لوگ نیکوکاروں کے سردار ہیں۔ اور ان کے بدلوگ بدکاروں کے سردار ہیں۔ اور ہر ایک کا حق ہوتا ہے۔ پس تم ہر حق دار کو اس کا حق ادا کرو۔

(۳۳۰۶۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِی مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِی أَبُو مَرْيَمَ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

هُرَيْرَةَ يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ ، وَالْقَضَاءُ فِي الأَنْصَارِ ، وَالأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالسُّرْعَةُ فِي الْيَمَنِ. (احمد ۳۶۴۔ ترمذی ۳۹۳۶)

(۳۳۰۶۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت قریش میں ہوگی۔ اور قضاء انصار میں ہو گی۔ اوراذان کا شعبہ حبشہ میں ہوگا اور جلدی یمن میں ہوگی۔

(۳۳۰۶۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ : دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُرَيْشٍ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ كَمَا أَذَقْتَ أَوَّلَهُمْ عَذَابًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالاً.

(احمد ۲۴۲۔ ترمذی ۳۹۰۸)

(۳۳۰۶۳) حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لیے یوں دعا فرمائی۔ اے اللہ! جیسے تو نے پہلے لوگوں کو عذاب چکھایا ایسے ہی تو ان کے آخری لوگوں کو اپنی نعمت اور عطاء چکھا دے۔

(۳۳۰۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يزيد ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو صَادِقٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : الأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ.

(۳۳۰۶۴) حضرت ابوصادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ائمہ قریش میں سے ہوں گے۔

(۳۳۰٦٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُولُ : لاَ يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (احمد ۴۱۲۔ ابن حبان ۳۷۱۸)

(۳۳۰۶۵) حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آج کے دن کے بعد قیامت کے دن تک کسی قریشی کو نشانہ لے کر قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۳۰٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، أَنَّ رَجُلاً قُتِلَ ، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَبْعَدَهُ اللَّهُ ، إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ قُرَيْشًا. (بزار ۱۱۸۳۔ طبرانی ۸۹۵)

(۳۳۰۶۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی قتل ہوگیا پس اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا: اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور کرے۔ بے شک وہ قریش سے بغض رکھتا تھا۔

(۳۳۰٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ ، بَرُّهُمْ لِبَرِّهِمْ وَفَاجِرُهُمْ لِفَاجِرِهِمْ.

(۳۳۰۶۷) حضرت سعید بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ قریش کے تابع

ہیں، نیکوکار نیکوکاروں کے تابع ہیں، اور بدکردار بدکاروں کے تابع ہیں۔

(۵۵) ما ذكر فِي نِساءِ قريشٍ

ان روایات کا بیان جو قریش کی عورتوں کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۳۳۰٦۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى بَعْلٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ. (احمد ۵۰۲)

(۳۳۰٦۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں۔ جو اپنے بچہ پر اس کی کم سنی میں بہت شفقت والی ہوتی ہیں۔ اور اپنے خاوند کے بارے میں بہت اچھی نگران ہوتی ہیں۔

(۳۳۰٦۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ ، أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ ، وَأَرْعَاهُ عَلَى بَعْلٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ ، وَلَوْ عَلِمْتُ أَنَّ مَرْيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ رَكِبَتْ بَعِيرًا مَا فَضَّلْتُ عَلَيْهَا أَحَدًا. (ابن سعد ۱۵۳)

(۳۳۰٦۹) حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں۔ جو اپنے بچہ پر اس کی کم سنی میں بہت شفقت کرتی ہیں۔ اور اپنے خاوند کے بارے میں بہت اچھی نگران ہوتی ہیں۔ اور اگر مجھے معلوم ہوتا کہ حضرت مریم بنت عمران اونٹ پر سوار ہوئیں تو میں ان پر کسی کو بھی فضیلت نہ بخشتا۔

(۳۳۰۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ ، وَأَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ.

(۳۳۰۷۰) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہترین اور نیک قریش کی عورتیں ہیں۔ جو اپنے خاوند کے بارے میں بہت اچھی نگران ہوتی ہیں۔ اور اپنے بچہ پر اس کی کم سنی کی حالت میں بہت شفقت کرتی ہیں۔

(۵٦) ما ذكر فِي الكفِّ عن أصحابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان روایات کا بیان جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے متعلق باز رہنے سے متعلق ذکر کی گئیں

(۳۳۰۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ ، وَلَا نَصِيفَهُ. (مسلم ۱۹۶۷۔ ابن حبان ۶۹۹۴)

(۳۳۰۷۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے اصحاب کو گالی مت دو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کرے تو ان کے خرچ کیے ہوئے ایک مد کو اور نہ ہی اس کے نصف کو پہنچ سکتا ہے۔

(۳۳۰۷۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ : أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ الْحَسَنُ : وَلَا يَطِيبُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ ، ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ : كَيْفَ بِقَوْمٍ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ. (ابویعلی ۲۷۵۴۔ عبدالرزاق ۲۰۳۷۷)

(۳۳۰۷۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں ایسے ہی ہو جیسے کھانے میں نمک: راوی کہتے ہیں: پھر حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: کھانا بغیر نمک کے اچھا نہیں ہوتا، پھر اس کے بعد حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: اس قوم کا کیا ہوگا جس کا نمک جا تا رہے؟

(۳۳۰۷۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي ، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ.

(مسلم ۱۹۶۱۔ احمد ۳۹۹)

(۳۳۰۷۳) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ میری امت کے بھروسے کے لوگ ہیں۔ پس جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت کو جن چیزوں سے ڈرایا گیا ہے وہ واقع ہو جائیں گی۔

(۳۳۰۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ. (بخاری ۲۶۵۲۔ مسلم ۱۹۶۲)

(۳۳۰۷۴) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا بہترین زمانہ وہ ہے جو میرے ساتھ ملا ہوا ہے۔ پھر وہ زمانہ ہے جو ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ پھر ایک قوم آئے گی جس میں ایک شخص کی گواہی اس کی قسم سے سبقت لے جائے گی اور اس کی قسم اس کی گواہی سے سبقت لے جائے گی۔

(۳۳۰۷٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الْآخَرُ أَرْدَى.

(طبرانی ۲۱۸۸۔ حاکم ۱۹۱)

(۳۳۰۷۵) حضرت جعد بن ھبیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے بہترین میرے زمانے کے لوگ ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں، پھر وہ لوگ جن کا زمانہ ان کے ساتھ ملا ہوا ہو، پھر دوسرے لوگ ردی ہیں۔

(۳۳.۷۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْبَهِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ، قَالَ:الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ، ثُمَّ الثَّانِي، ثُمَّ الثَّالِثُ.(مسلم ۱۹۶۵)

(۳۳۰۷۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: بہترین لوگ کون سے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس زمانے کے لوگ جس زمانہ میں خود میں موجود ہوں۔ پھر دوسرے زمانہ کے پھر تیسرے زمانہ کے۔

(۳۳.۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِلاَلُ بْنُ يَسَافٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. (ترمذی ۲۲۲۱۔ ابن حبان ۷۲۲۹)

(۳۳۰۷۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانہ کے ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے، پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے۔

(۳۳.۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، قَالَ :حدَّثَنِي زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ :إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، قَالَ :فَلاَ أَدْرِي ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا.

(مسلم ۱۹۶۴۔ طبرانی ۵۸۲)

(۳۳۰۷۸) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ بے شک تم میں بہترین لوگ میرے زمانہ کے لوگ ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ جو اُن کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں: کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ کے بعد دو مرتبہ یہ جملہ ارشاد فرمایا یا تین مرتبہ؟

(۳۳.۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :خَطَبَنَا عُمَرُ بِبَابِ الْجَابِيَةِ ، فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا كَمَقَامِي فِيكُمْ ، ثُمَّ قَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ : اتَّقُوا اللَّهَ فِي أَصْحَابِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ وَشَهَادَةُ الزُّورِ.

(ابن ماجہ ۲۳۶۲۔ طبرانی ۲۴۵)

(۳۳۰۷۹) حضرت قبیصہ بن جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں جابیہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر خطاب کیا اور

ارشاد فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان ایسے کھڑے ہوئے جیسا کہ آج میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میرے صحابہ ؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، پھر ان لوگوں کے بارے میں جو ان سے ملے ہوئے ہیں، اور پھر ان لوگوں کے بارے میں بھی جو ان سے ملے ہوئے ہوں۔ پھر جھوٹ اور جھوٹی شہادت پھیل جائے گی۔

(۳۳۰۸۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَأْتِي قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ. (احمد ۲۷۶۔ بزار ۳۲۶۷)

(۳۳۰۸۰) حضرت نعمان بن بشیر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوں گے۔ پھر ایک قوم آئے گی جس کی گواہی ان کی قسموں پر سبقت لے جائے گی۔ اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں پر سبقت لے جائیں گی۔

(۳۳۰۸۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْلَةَ ، قَالَ :كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :خَيْرُ هَذِهِ الأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَكُونُ فِيهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ. (احمد ۳۵۰)

(۳۳۰۸۱) حضرت عبد اللہ بن مولہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بریدہ اسلمی ؓ کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ ؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اس امت کے بہترین افراد اس زمانے کے لوگ ہیں جس میں مجھے مبعوث کیا گیا پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے پھر وہ لوگ جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں۔ پھر ایک ایسی قوم ہوگی جن کی گواہیاں ان کی قسموں پر سبقت لے جائیں گی اور ان کی قسمیں ان کی گواہیوں پر سبقت لے جائیں گی۔

(۳۳۰۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَهُ.

(۳۳۰۸۲) حضرت نسیر بن ذعلوق ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ تم لوگ محمد ﷺ کے اصحاب کو گالیاں مت دو۔ کیونکہ ان میں سے کسی ایک کا اللہ کی راہ میں ایک گھڑی کھڑا ہونا تمہارے میں سے ایک کی عمر بھر کی عبادت سے کہیں بہتر ہے۔

(۳۳۰۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ يُعْطَوْنَ

الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوهَا.

(۳۳۰۸۳) حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ لوگ جوان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے، پھر وہ لوگ جوان کے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے، پھر ایسے لوگ آئیں گے جو سوال کرنے سے پہلے ہی گواہیاں دے دیا کریں گے۔

(٣٣٠٨٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلاَءِ أَبُو الزَّبْرِ الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَآنِي وَصَاحَبَنِي ، وَاللهِ لاَ تَزَالُونَ بِخَيْرٍ ، مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي ، وَصَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِي ، وَاللهِ لاَ تَزَالُونَ بِخَيْرٍ ، مَا دَامَ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي ، وَصَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِي .

(طبرانی ۲۰۷)

(۳۳۰۸۴) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ہمیشہ خیر میں رہو گے جب تک تم میں مجھے دیکھنے والا اور میری صحبت اختیار کرنے والا موجود ہو۔ اللہ کی قسم! تم لوگ ہمیشہ خیر میں رہو گے جب تک تم میں وہ شخص ہو جس نے میری زیارت کرنے والے کو دیکھا اور میری صحبت اختیار کرنے والے کی صحبت اختیار کی، اور اللہ کی قسم! تم لوگ ہمیشہ خیر میں رہو گے جب تک تمہارے میں وہ شخص موجود ہو جس نے زیارت کی میرے صحابی کو دیکھنے والے کی اور میرے صحابی کی صحبت اختیار کرنے والے کی صحبت اختیار کی۔

(٣٣٠٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ ، أُمِرُوا بِالاِسْتِغْفَارِ لأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّوهُمْ.

(۳۳۰۸۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگوں کو اصحاب رضی اللہ عنہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے استغفار کا حکم دیا گیا تھا اور تم لوگ ان کو گالیاں دیتے ہو!!!

(٣٣٠٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ. (احمد ۱۷۳۳)

(۳۳۰۸۶) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے صحابی کو گالی دی پس اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

(٣٣٠٨٧) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ : إِنِّي لَقَائِمٌ مَعَ الشَّعْبِيِّ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ ، فَقَالَ : إِنِّي لَغَنِيٌّ أَنْ يَطْلُبَنِي عَلِيٌّ وَعُثْمَان يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَظْلِمَةٍ.

(۳۳۰۸۷) حضرت عمر بن ذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن امام شعبی رحمہ اللہ کے ساتھ کھڑا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور

اس نے پوچھا: آپ رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں اس بات سے لاپرواہوں کہ قیامت کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مجھ سے شکوۂ ظلم کریں۔

(۵۷) ما ذكر فِي المدِينةِ وفضلِها

ان روایات کا بیان جو مدینہ اور اس کی فضیلت کے بارے میں ذکر کی گئیں

(۳۲۰۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عن أيوب ، قَالَ نُبِّئْت عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ حَدَّثَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا ، فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ مَاتَ بِهَا.

(ترمذی ۳۹۱۷۔ ابن حبان ۳۷۴۱)

(۳۲۰۸۸) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ مدینہ میں مرجائے تو اس کو چاہئے کہ وہ مدینہ میں مرے۔ پس بے شک میں اس شخص کے لیے شفاعت کروں گا جو اس میں مرے گا۔

(۳۲۰۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ. (مسلم ۱۰۰۷۔ احمد ۱۰۱)

(۳۲۰۸۹) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ یقیناً اللہ نے مدینہ کا نام طابہ (پاکیزہ) رکھا ہے۔

(۳۲۰۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابى يَحْيَى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ. (احمد ۳۸۵)

(۳۲۰۹۰) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ لوہار کی دھونکنی کی طرح ہے یہ برائی کو ایسے ہی دور کرتا ہے جیسا کہ دھونکنی لوہے کا میل دور کردیتی ہے۔

(۳۲۰۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :هَذِهِ طِيبَةُ ، يَعْنِي الْمَدِينَةَ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، مَا فِيهَا طَرِيقٌ وَاسِعٌ ، وَلاَ ضَيِّقٌ إِلاَّ عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ بِالسَّيْفِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (ابوداؤد ۴۳۲۷۔ احمد ۳۷۳)

(۳۲۰۹۱) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ طیبہ (پاکیزہ) ہے یعنی مدینہ منورہ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اس میں کوئی کشادہ اور تنگ راستہ نہیں ہے مگر یہ کہ اس میں قیامت تک کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہے جو تلوار سونتے ہوئے کھڑا ہے۔

(۳۳۰۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَنْ يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، لِكُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ. (بخاری ۱۸۷۹۔ احمد ۴۷)

(۳۳۰۹۲) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز مدینہ میں کانے دجال کا خوف داخل نہ ہو سکے گا۔اس دن مدینہ کے سات دروازے ہوں گے،اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔

(۳۳۰۹۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ :سَمِعْتُ جَابِر بن عبد الله يحدث عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتُنْصِعُ طَيِّبَهَا.

(احمد ۳۹۲۔ بخاری ۱۸۸۳)

(۳۳۰۹۳) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ لوہار کی دھونکنی کی طرح ہے جو گندگی کو ختم کرتا ہے۔اور اس کی پاکیزگی میں نکھار پیدا کرتا ہے۔

(۳۳۰۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نسطاس عْن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لاَ يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا ، وَلاَ عَدْلاً ، مَنْ أَخَافَهَا فَقَدْ أَخَافَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ :مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ.

(ابوداؤد ۶۰ ۱۷۔ احمد ۳۵۷)

(۳۳۰۹۴) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مدینہ والوں کو ڈرایا پس اس پر اللہ کی، اس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، اس سے نہ کوئی نیکی قبول کی جائے گی اور نہ ہی کوئی فدیہ، جس نے ان کو ڈرایا اس نے ان کے دونوں گوشوں والوں کو ڈرایا۔یعنی دونوں کناروں کے لوگوں کو۔

(۳۳۰۹٥) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بن أبى طلحة ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الدَّجَّالُ يَطْوِي الأَرْضَ كُلَّهَا إِلاَّ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ ، قَالَ : فَيَأْتِي الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ بِكُلِّ نَقْبٍ مِنْ أَنْقَابِهَا صُفُوفًا مِنَ الْمَلاَئِكَةِ ، فَيَأْتِي سَبْخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ. (بخاری ۱۸۸۱۔ مسلم ۲۲۶۶)

(۳۳۰۹۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال ساری زمین کو طے کرے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے۔پس جب وہ مدینہ کے پاس آئے گا تو وہ اس کی دیواروں میں سے ہر دیوار پر فرشتوں کی صفیں پائے گا پھر وہ پانی کی کھلی جگہ پر آ کر اس کی بنیاد کو پکڑے گا اور تین مرتبہ ہلائے گا، پس ہر منافق مرد اور منافقہ عورت اس کی طرف نکل کر آ جائے گی۔

(۳۳۰۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ

أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ الإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إلَى جُحْرِهَا. (بخاری ۱۸۷۶۔ مسلم ۲۳۳)

(۳۳۰۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک ایمان مدینہ کی طرف ایسے ہی سمٹ جائے گا جیسا کہ سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

(۳۳۰۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّهَا طَابَةُ وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ ، يَعْنِي الْمَدِينَةَ.

(بخاری ۱۸۸۴۔ مسلم ۱۰۰۶)

(۳۳۰۹۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ طابہ (پاکیزہ) ہے، اور ہر برائی کو دور کر دیتا ہے یعنی مدینہ منورہ۔

(۳۳۰۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ :أَهْوَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إلَى الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ :إنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ. (مسلم ۱۰۰۳۔ احمد ۴۸۶)

(۳۳۰۹۸) حضرت سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: بے شک یہ امن والا حرم ہے۔

(۵۸) ما جاء فِي اليمنِ وفضلِها

ان روایات کا بیان جو یمن اور اس کی فضیلت کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳۰۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ ، هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً ، الإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ ، وَرَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ. (مسلم ۷۳۔ احمد ۲۵۲)

(۳۳۰۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس یمن والے آئیں گے۔ وہ دل کے اعتبار سے بہت نرم ہیں۔ ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے اور کفر کی بنیاد مشرق کی جانب سے ہے۔

(۳۳۱۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ :أَشَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ ، فَقَالَ :إنَّ الإيمان هَاهُنَا ، وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الإِبِلِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ. (بخاری ۳۳۰۲۔ مسلم ۷۱)

(۳۳۱۰۰) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یمن کی جانب اشارہ کر کے ارشاد فرمایا: یقیناً

ایمان یہاں موجود ہے۔ بے شک دلوں کی سختی قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کے اونٹوں کے متکبر مالکوں میں ہے۔

(۳۳۱۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ ، وَالْقَسْوَةُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ. (مسلم ۷۳۔ احمد ۳۳۵)

(۳۳۱۰۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان تو حجاز والوں میں ہے اور دلوں کی سختی مشرق کی جانب قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر والوں میں ہے۔

(۳۳۱۰۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَهُمْ قَوْمٌ فِيهِمْ حَيَاءٌ وَضَعْفٌ وربما قَالَ : عِيٌّ. (بخاری ۳۴۹۹۔ مسلم ۸۲)

(۳۳۱۰۲) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان تو یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن میں حیا اور کمزوری ہے۔ اور کبھی ارشاد فرمایا: جن میں عاجزی ہے۔

(۳۳۱۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ ، فَقَالَ : يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ كَأَنَّهُمَ السَّحَابُ ، هُمْ خَيْرُ مَنْ فِي الأَرْضِ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ : إِلاَّ نَحْنُ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ كَلِمَةً ضَعِيفَةً : إِلاَّ أَنْتُمْ. (ابو داؤد ۹۴۵۔ احمد ۸۲)

(۳۳۱۰۳) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس یمن والے آئیں گے گویا کہ وہ بادلوں کی مانند ہوں گے، وہ زمین میں سب سے بہترین لوگ ہیں اس پر ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مگر ہم لوگ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کمزور کلام: مگر تم لوگ۔

(۳۳۱۰۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ الدِّمَشْقِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الإِيمَانُ يَمَانٍ فِي خندف وَجُذَامَ. (طبرانی ۸۵۷)

(۳۳۱۰۴) حضرت عبد اللہ بن عوف دمشقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان تو یمنی ہے، خندف اور جذام کے لوگوں میں۔

(۳۳۱۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ إِمَامِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ ، فَقَالَ : أَهْلُ الْيَمَنِ. (احمد ۱۶۵۱)

(۳۳۱۰۵) حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: بہترین لوگ کون سے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یمن کے لوگ۔

(۳۳۱۰۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الإِيمَانُ يَمَانٌ.

(۳۳۱۰۶) حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ارشاد فرمایا: ایمان تو یمنی ہے۔

(۳۳۱۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ ، فَقَالَ : رَأْسُ الْكُفْرِ من هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ، يَعْنِي الْمَشْرِقَ.

(مسلم ۲۲۲۹۔ احمد ۲۳)

(۳۳۱۰۷) حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ ام المومنین کے گھر سے نکلے اور ارشاد فرمایا: کفر کی بنیاد تو یہاں سے ہے جہاں شیطان کے سینگ طلوع ہوتے ہیں، یعنی مشرق میں سے۔

(۵۹) ما ذكر فِي فضلِ الكوفةِ

ان روایات کا بیان جو کوفہ والوں کی فضیلت میں ذکر کی گئیں

(۳۳۱۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ جُنْدُبِ الأَزْدِيِّ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ سَلْمَانَ إِلَى الْحِيرَةِ فَالْتَفَتَ إِلَى الْكُوفَةِ ، فَقَالَ : قُبَّةُ الإِسْلاَمِ ، مَا مِنْ أَخْصَاصٍ يُدْفَعُ عنها مَا يُدْفَعُ ، عَنْ هَذِهِ الأخصاص إِلاَّ أَخْصَاص كَانَ بِهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَجْتَمِعَ كُلُّ مُؤْمِنٍ فِيهَا ، أَوْ رَجُلٌ هَوَاهُ إِلَيْهَا.

(۳۳۱۰۸) حضرت جندب ازدی فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سلمان کے ساتھ حیرہ مقام کی طرف نکلے۔ پھر آپ کوفہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اسلام کا خیمہ ہے۔ اس کے گھروں میں سے کوئی گھر بھی افضل نہیں ہے سوائے محمد ﷺ کے گھروں کے، اور دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مؤمن اس میں جمع ہوگا یا اس میں آنے کی خواہش کرے گا۔

(۳۳۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي جُنْدُبٌ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ وَنَحْنُ جَاؤُونَ مِنَ الْحِيرَةِ ، فَقَالَ : الْكُوفَةُ قُبَّةُ الإِسْلاَمِ مَرَّتَيْنِ.

(۳۳۱۰۹) حضرت جندب فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سلمان کے ساتھ تھے، اور ہم حیرہ مقام سے آئے تھے، آپ نے دو مرتبہ فرمایا: کوفہ اسلام کا خیمہ ہے۔

(۳۳۱۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَا يُدْفَعُ عَنْ أَخْبِيَةٍ مَا يُدْفَعُ عَنْ أَخْبِيَةٍ كَانَتْ بِالْكُوفَةِ لَيْسَ أَخْبِيَةٌ كَانَتْ مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۳۱۱۰) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ نے ارشاد فرمایا: کوئی گھر بھی اہل کوفہ کے گھروں سے افضل نہیں ہے

سوائے محمد ﷺ کے گھروں کے۔

(۳۲۱۱۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : اخْتَلَفَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَتَفَاخَرَا ، فَقَالَ الْكُوفِيُّ : نَحْنُ أَصْحَابُ يَوْمِ الْقَادِسِيَّةِ، وَيَوْمِ كَذَا وَيَوْمِ كَذَا وَيَوْمِ كَذَا ، وَقَالَ الشَّامِيُّ :نَحْنُ أَصْحَابُ الْيَرْمُوكِ وَيَوْمِ كَذَا وَيَوْمِ كَذَا ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :كِلاَهُمَا لَمْ يَشْهَدْهُ اللَّهُ ، هُلْكَ عَادٌ وَثَمُودُ لَمْ يُؤَامِرْهُ اللَّهُ فِيهِمَا لَمَّا أَهْلَكَهُمَا ، وَمَا مِنْ قَرْيَةٍ أَحْرَى أَنْ تدفع عنها عَظِيمَةٌ ، يَعْنِي الْكُوفَةَ.

(۳۲۱۱۱) حضرت ربیع بن عُمیلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوفہ کے ایک آدمی اور شام کے ایک آدمی کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ یہ دونوں آپس میں فخر کرنے لگے۔ کوفی نے کہا: ہم تو جنگ قادسیہ کے دن والے لوگ ہیں۔ اور شامی کہنے لگا: ہم تو جنگ یرموک والے ہیں اور فلاں فلاں دن والے لوگ ہیں۔ اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے عاد اور ثمود کی ہلاکت میں ان دونوں کو گواہ نہیں بنایا تھا اور نہ ہی ان دونوں سے اس بارے میں مشورہ کیا تھا اور کوئی بستی بھی اس لائق نہیں کہ اس شہر جتنی اس کی فضیلت بیان کی جائے ، یعنی کوفہ جتنی۔

(۳۲۱۱۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالَ :يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَنْتُمْ رَأْسُ الْعَرَبِ وَجُمْجُمَتُهَا وَسَهْمِي الَّذِي أَرْمِي بِهِ إِنْ أَتَانِي شَيْءٌ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا ، وَإِنِّي بَعَثْتُ إِلَيْكُمْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاخْتَرْته لَكُمْ وَآثَرْتُكُمْ بِهِ عَلَى نَفْسِي إِثْرَةً.

(۳۲۱۱۲) حضرت حبہ العُرنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے کوفہ والو! تم عرب کی بنیاد ہو، اور میرا تیر ہو جس کے ذریعہ میں مقابلہ کرتا ہوں اگر کوئی چیز میرے پاس ادھر اُدھر سے آ جائے ، اور بے شک میں نے تمہاری طرف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بھیجا ہے اور میں نے ان کو تمہارے لیے چنا۔ اور ان کے معاملہ میں تم لوگوں کو اپنے آپ پر ترجیح دی۔

(۳۲۱۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَى وُجُوهِ النَّاسِ.

(۳۲۱۱۳) حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کوفہ والوں کی طرف خط لکھا: تو ان کو اس لقب سے نوازا۔ معزز لوگوں کی طرف۔

(۳۲۱۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ :إِلَى رَأْسِ الْعَرَبِ.

(۳۲۱۱۴) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کوفہ والوں کی طرف خط لکھا: تو انہیں اس لقب سے نوازا۔ عرب کی بنیاد کی طرف۔

(۳۳۱۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَيْهِمْ :إِلَى رَأْسِ أَهْلِ الإِسْلاَمِ.

(۳۳۱۱۵) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے کوفہ والوں کی طرف خط لکھا تو ان کو اس لقب سے نوازا۔ اسلام کی بنیاد کی طرف۔

(۳۳۱۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ :يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُخَيِّمُ كُلُّ مُؤْمِنٍ بِالْكُوفَةِ.

(۳۳۱۱۶) حضرت اجلح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابو الھذیل ؒ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ہر مومن کوفہ میں پڑاؤ ڈالے گا۔

(۳۳۱۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :الْكُوفَةُ رُمْحُ اللهِ وَكَنْزُ الإِيمَانِ وَجُمْجُمَةُ الْعَرَبِ يجزون ثُغُورَهُمْ وَيُمِدُّونَ الأَمْصَارَ.

(۳۳۱۱۷) حضرت شمر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: کوفہ اللہ کا نیزہ ہے۔ اسلام کا خزانہ ہے۔ اور عرب کا معزز قبیلہ ہے۔ یہ لوگ اپنی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں اور شہروں کو بڑھاتے ہیں۔

(۳۳۱۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :مَا أَخْبِيَةٍ بَعْدَ أَخْبِيَةٍ كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ يُدْفَعُ عنها مَا يُدْفَعُ عَنْ هَذِهِ ، يَعْنِي الْكُوفَةَ.

(۳۳۱۱۸) حضرت ربیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ اور اصحاب بدر کے گھروں کے بعد کوئی گھر ایسا نہیں جس کی فضیلت اس سے زیادہ ہو یعنی کوفہ سے۔

(۳۳۱۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ جُنْدُبٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :الْكُوفَةُ قُبَّةُ الإِسْلاَمِ ، يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يَبْقَى فِيهَا مُؤْمِنٌ إِلاَّ بِهَا ، أَوْ قَلْبُهُ يَهْوَى إِلَيْهَا.

(۳۳۱۱۹) حضرت جندب ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان ؓ نے ارشاد فرمایا: کوفہ اسلام کا خیمہ ہے۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں کوئی مومن باقی نہیں رہے گا مگر وہ اس میں جمع ہو گا یا اس کا دل اس میں جمع ہونے کی خواہش کرے گا۔

(۳۳۱۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ :أَهْلُ الْكُوفَةِ أَشْرَفُ ، أَوْ أَهْلُ الْبَصْرَةِ ، قَالَ :كَانَ يُبْدَأُ بِأَهْلِ الْكُوفَةِ.

(۳۳۱۲۰) حضرت ابو رجاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ سے پوچھا: اہل کوفہ زیادہ شریف ہیں یا اہل بصرہ؟ آپ ؒ نے فرمایا: ابتداء تو کوفہ سے کی جاتی تھی۔

(۳۳۱۲۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَنْتُمْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِالْمَهْدِيِّ.

(۳۳۱۲۱) حضرت سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے کوفہ والو! تم سب لوگوں میں ہدایت یافتہ ہونے کے اعتبار سے زیادہ خوش بخت ہو۔

(۳۳۱۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ لِي :مِمَّنْ أَنْتَ ، فَقُلْتُ :مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، فَقَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَيُسَافِرُ مِنْهَا إِلَى أَرْضِ الْعَرَبِ لاَ تَمْلِكُونَ قَفِيزًا ، وَلاَ دِرْهَمًا ، ثُمَّ لاَ يُنْجِيكُمْ.

(۳۳۱۲۲) حضرت ابن سائب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے کہا: کوفہ والوں میں سے ہوں۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ انہوں نے سفر کیا عرب کی ایسی زمین کی طرف جہاں نہ تم ایک قفیز کے مالک ہو گے نہ ہی ایک درہم کے۔ اور تمہیں نجات بھی نہیں ملے گی۔

(٦٠) ما جاء فِي البصرةِ

ان روایات کا بیان جو بصرہ کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳۱۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :الْبُصْرَةُ خَيْرٌ مِنَ الْكُوفَةِ.

(۳۳۱۲۳) حضرت عبدربہ بن ابو راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بصرہ کوفہ سے بہتر ہے۔

(۳۳۱۲٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : طُفْتُ الأَمْصَارَ فَمَا رَأَيْت مِصْرًا أَكْثَر مُتَهَجِّدًا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ.

(۳۳۱۲۴) حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں بہت سے شہروں میں پھرا ہوں پس میں نے کوئی شہر ایسا نہیں دیکھا جو بصرہ سے زیادہ تہجد گزار لوگوں والا ہو۔

(۳۳۱۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ :إِنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ لاَ يَفْتَحُونَ بَابَ هُدَى ، وَلاَ يتر كون بَابَ ضَلاَلَةٍ ، وَإِنَّ الطُّوفَانَ قَدْ رُفِعَ عَنِ الأَرْضِ كُلِّهَا إِلاَّ الْبَصْرَةَ.

(۳۳۱۲۵) حضرت محمد بن منتشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً بصرہ والے نہ ہدایت کا دروازہ کھولتے ہیں نہ ضلالت و گمراہی کا دروازہ چھوڑتے ہیں، اور یقیناً طوفان ساری زمین والوں سے دور ہو گیا سوائے بصرہ کے۔

(۳۳۱۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى حُذَيْفَةَ ، فَقَالَ :انِّي أُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى الْبَصْرَةِ ، فَقَالَ :لاَ تَخْرُجْ إِلَيْهَا ، قَالَ :إِنَّ لِي بِهَا قَرَابَةً ؟ قَالَ :لاَ تَخْرُجْ ، قَالَ :لاَ بُدَّ مِنَ

الْخُرُوجِ قَالَ :فَانْزِلْ عَدْوَتَهَا ، وَلاَ تَنْزِلْ سُرَّتَهَا.

(۳۳۱۲۶) حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: میرا البصرہ جانے کا ارادہ ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مت جاؤ۔ اس شخص نے کہا: بے شک وہاں میرے قریبی رشتہ دار ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مت جاؤ۔ اس شخص نے کہا: جانا ضروری ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے کناروں پر ہی اترنا، اس کے درمیان میں مت اُترنا۔

(۶۱) ما جاءَ فِي أهلِ الشّامِ

ان روایات کا بیان جو شام والوں کے بارے میں آئی ہیں

(۳۳۱۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلاَ خَيْرَ فِيكُمْ. (ابن حبان ۷۳۰۳۔ احمد ۴۳۶)

(۳۳۱۲۷) حضرت قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شام والے بگڑ جائیں تو تمہارے لیے کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔

(۳۳۱۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي زيد عن أبى أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : لَيُهَاجِرَنَّ الرَّعْدُ وَالْبُرْقُ والبركات إِلَى الشَّامِ.

(۳۳۱۲۸) حضرت ابوزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ضرور بالضرور گرج، بجلی اور بارش شام کی طرف آئے گی۔

(۳۳۱۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :مَدَّ الفُرات عَلَى عَهْدِ عَبْدِ اللهِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذَلِكَ ، فقَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَكْرَهُوا مَدَّهُ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يُلْمَسَ فِيهِ طَسْتٌ مِنْ مَاءٍ فَلاَ يُوجَدُ ، وَذَاكَ حِينَ يَرْجِعُ كُلُّ مَاءٍ إِلَى عُنْصُرِهِ ، فَيَكُونُ الْمَاءُ وَبَقِيَّةُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ بِالشَّامِ.

(۳۳۱۲۹) حضرت مسعودی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن عبد الرحمن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فرات دریا بہت زیادہ بھر گیا، تو لوگوں نے اسے برا سمجھا۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اس کے بڑھنے کو بُرا مت سمجھو۔ بے شک وہ وقت قریب ہے کہ اس میں پانی کی چلچی تلاش کی جائے گی تو وہ بھی نہیں ملے گی۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب سارا پانی اپنی اصل کی طرف لوٹ جائے گا۔ اور اس دن پانی اور بقیہ مومنین صرف شام میں ہوں گے۔

(۳۳۱۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :﴿وَآوَيْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ﴾ قَالَ :دِمَشْقُ.

(۳۳۱۳۰) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان کی:

آیت ﴿وَآوَيْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ﴾ اس میں دمشق شہر مراد ہے۔

(۳۳۱۳۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْغَسَّانِيِّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : أَحَبُّ الْبِلاَدِ إِلَى اللهِ الشَّامُ وَأَحَبُّ الشَّامِ إِلَيْهِ الْقُدْسُ ، وَأَحَبُّ الْقُدْسِ إِلَيْهِ جَبَلٌ بِنَابُلُسَ ، لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَمَاسُّونَهُ ، أَوْ يَتَمَاسَحُونَهُ بِالْحِبَالِ بَيْنَهُمْ.

(۳۳۱۳۱) حضرت ابوبکر غسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: شہروں میں محبوب ترین شہر اللہ کے نزدیک شام ہے۔ اور شام میں محبوب ترین جگہ مقام قدس ہے، اور مقام قدس میں محبوب ترین جگہ اللہ کے نزدیک نابلس کا پہاڑ ہے۔ ضرور بالضرور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ اس کے درمیان رسی ڈال کر اس کو چھوئیں گے۔

(۳۳۱۳۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلاَحِمِ دِمَشْقُ ، وَمَعْقِلُهُمْ مِنَ الدَّجَّالِ بَيْتُ الْمَقْدِسِ ، وَمَعْقِلُهُمْ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ بَيْتُ الطُّورِ.

(۳۳۱۳۲) حضرت ابو الزاھریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنگوں کے دوران دمشق مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوگا۔ اور دجال سے جنگ کی صورت میں بیت المقدس مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوگا اور یاجوج ماجوج سے جنگ کے وقت بیت الطور مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوگا۔

(۳۳۱۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شِمَاسَةَ الْمُهْرِيَّ أَخْبَرَهُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ إِذْ قَالَ : طُوبَى لِلشَّامِ ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، وبم ذَاكَ وَلِمَ ذَاكَ ، قَالَ : إِنَّ مَلاَئِكَةَ الرَّحْمَنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا.

(۳۳۱۳۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد جمع تھے اور قرآن کو جمع کر رہے تھے چمڑوں سے۔ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شام کے لیے خوشخبری ہے۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کس وجہ سے اور کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً رحمت کے فرشتوں نے ان پر اپنے پَر پھیلائے ہوئے ہیں۔

(۳۳۱۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ﴿الأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا﴾ قَالَ : الشَّامُ.

(۳۳۱۳۴) حضرت حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک رحمہ اللہ نے قرآن کی اس آیت ﴿الأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا﴾ ترجمہ: وہ زمین جس کو ہم نے بابرکت بنادیا'' کے بارے میں فرمایا: کہ اس میں شام مراد ہے

(٦٢) فِي فضلِ العربِ

عرب کی فضیلت کے بیان میں

(۳۳۱۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ خُلَيْدٍ الْعَصَرِيِّ ، قَالَ : لَمَّا وَرَدَ عَلَيْنَا سَلْمَانُ أَتَيْنَاهُ لِنَسْتَقْرِئَهُ ، فَقَالَ : إِنَّ الْقُرْآنَ عَرَبِيٌّ فَاسْتَقْرِئُوهُ عَرَبِيًّا ، فَكَانَ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ يُقْرِئُنَا ، فَإِذَا أَخْطَأَ أَخَذَ عَلَيْهِ سَلْمَانُ ، وَإِذَا أَصَابَ ، قَالَ : أَيْمُ اللهِ.

(۳۳۱۳۵) حضرت خلید العصری ویشید فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم لوگ ان کی خدمت میں آئے تا کہ ہم ان سے قرآن مجید پڑھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً قرآن عربی ہے۔ پس تم لوگ اس کو کسی عربی سے پڑھو۔ تو حضرت زید بن صوحان ویشید ہمیں پڑھایا کرتے تھے۔ جب وہ کوئی غلطی کرتے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ان کو غلطی پر پکڑ لیتے۔ اور جب وہ درست کر لیتے تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: اللہ کی قسم! ایسے ہی ہے۔

(۳۳۱۳۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِدَاءَ الْعَرَبِيِّ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ أُوقِيَّةً ، وَجَعَلَ فِدَاءَ الْمَوْلَى عِشْرِينَ أُوقِيَّةً ، وَالأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا.

(۳۳۱۳۶) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ویشید نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے دن ایک عربی کا فدیہ چالیس اوقیہ مقرر فرمایا: اور ایک غلام کا فدیہ بیس اوقیہ مقرر فرمایا۔ اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

(۳۳۱۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنْ خَرَشَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: هَلاَكُ الْعَرَبِ إِذَا بَلَغَ أَبْنَاءُ بَنَاتِ فَارِسَ.

(۳۳۱۳۷) حضرت خرشہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عرب کی ہلاکت ہوگی جب فارس کی لڑکیوں کی اولاد بالغ ہو جائے گی۔

(۳۳۱۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِي. (ترمذی ۳۹۲۸)

(۳۳۱۳۸) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اہل عرب کو دھوکہ دے گا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور نہ ہی میری محبت پائے گا۔

(۳۳۱۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنِ الْمُسْتَظِلِّ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ : قَدْ عَلِمْت وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مَتَى تَهْلِكُ الْعَرَبُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَقَالَ : مَتَى يَهْلِكُونَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: حِينَ يَسُوسُ أَمْرَهُمْ مَنْ لَمْ يُعَالِجِ الْجَاهِلِيَّةَ وَلَمْ يَصْحَبِ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۳۱۳۹) حضرت مستظل بن حصین ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہم سے خطاب فرما رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! تحقیق مجھے معلوم ہے کہ اہل عرب کب ہلاک ہوں گے؟ مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر پوچھا: اے امیر المؤمنین: یہ لوگ کب ہلاک ہوں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اس کا معاملہ وہ شخص سنبھالے گا جس نے نہ جاہلیت میں کبھی کوئی تدبیر وغیرہ کی اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہو۔

(۳۳۱۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ الْمُزَنِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :إِنَّمَا مَثَلُ الْعَرَبِ مِثْلُ جَمَلٍ أَنِفٍ اتَّبَعَ قَائِدَهُ فَلْيَنْظُرْ قَائِدُهُ حَيْثُ يَقُودُ ، فَأَمَّا أَنَا فَوَرَبِّ الْكَعْبَةِ لأَحْمِلَنَّهُمْ عَلَى الطَّرِيقِ.

(۳۳۱۴۰) حضرت حصین مزنی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک اہل عرب کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو شریف ہو اور اپنے چلانے والے کا تابع ہو۔ پس ان کے قائد کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ وہ ان کی کس طرف راہنمائی کر رہا ہے۔ باقی رہا میں تو رب کعبہ کی قسم! میں ضرور بالضرور ان کو سیدھے راستہ پر ڈالوں گا۔

(۳۳۱۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ عَمْرُو بْنُ مَعْدِي كَرِبَ يَمُرُّ عَلَيْنَا أَيَّامَ الْقَادِسِيَّةِ وَنَحْنُ صُفُوفٌ فَيَقُولُ :يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُونُوا أسودا أشداء ، فإنما الأسد من أَغْنَى شَأْنَهُ ، إِنَّمَا الْفَارِسِيُّ تَيْسٌ بَعْدَ أَنْ يَلْقَى نَيْزَكَهُ.

(۳۳۱۴۱) حضرت قیس ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن معدیکرب ریشید قادسیہ کے دن ہمارے پاس سے گزرے اس حال میں کہ ہم صفوں میں تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گروہِ عرب! تم لوگ سخت حملہ کرنے والے شیر بن جاؤ۔ بے شک شیر تو اپنی حالت سے بے پرواہ ہوتا ہے۔ بے شک ایرانی تو اس ہرن کی طرح ہیں جس کو نیزہ لگ چکا ہو۔

(۳۳۱۴۲) حَدَّثَنَا سُوَيْد الْكَلْبِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بن كَثِيرَ بْنِ الصَّلْتِ ، قَالَ :نكح مَوْلَى لَنَا عَرَبِيَّةً ، فَأَتَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ ، فَقَالَ :وَاللهِ قَدْ عَدَا مَوْلَى آلِ كَثِيرٍ طَوْرَهُ.

(۳۳۱۴۲) حضرت محمد بن عبداللہ بن کثیر بن الصلت ریشید فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک آزاد کردہ غلام نے ایک عربی عورت سے نکاح کر لیا۔ تو اس کو حضرت عمر بن عبدالعزیز ریشید کے پاس لایا گیا اور اس کے خلاف مدد مانگی گئی تو آپ ریشید نے فرمایا: اللہ کی قسم! تحقیق آل کثیر کے غلام نے اپنے رتبہ اور اپنی حد سے بڑھ کر کام کیا۔

(۳۳۱۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الأَسَدِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَتَزَوَّجَ الْعَرَبِيُّ الأَمَةَ ، وَأَنَّهُ قَضَى فِي الْعَرَبِ يَتَزَوَّجُونَ الإِمَاءَ وَأَوْلاَدُهُمْ بِالْفِدَاءِ :سِتُّ قَلاَئِصَ ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ سَوَاءٌ ، وَالْمَوَالِي مِثْلُ ذَلِكَ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ :الْعَرَبِيُّ وَالْمَوْلَى لاَ يَسْتَوِيَانِ فِي النَّسَبِ.

(۳۳۱۴۳) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عربی کو باندی کے ساتھ شادی کرنے سے منع فرمایا۔ آپ نے باندیوں کے ساتھ شادی کرنے والے عربوں کے بارے میں چھ قلائص کا فیصلہ فرمایا مرد وعورت اس میں برابر ہیں اور موالی کا بھی یہی حکم ہے جبکہ معلوم نہ ہو۔ حضرت زہری فرماتے ہیں کہ عربی اور موالی نسب میں برابر نہیں۔

(۳۳۱٤٤) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي ، قَالَتْ : كَانَتْ أُمُّ الْحُرَيْرِ إِذَا مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا ذَلِكَ ، فَقِيلَ لَهَا : يَا أُمَّ الْحُرَيْرِ ، إِنَّا نَرَاك إِذَا مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْك ، قَالَتْ : سَمِعْت مَوْلاَيَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلاَكُ الْعَرَبِ.

وَكَانَ مَوْلاَهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ. (ترمذی ۳۹۲۹)

(۳۳۱۴۴) حضرت محمد بن ابی رزین رحمہ اللہ اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ام جریر رحمہا اللہ پر بہت ہی سخت ہوتی یہ بات کہ جب عرب کا کوئی آدمی مرجاتا، تو ان سے اس بارے میں پوچھا گیا: اے ام جریر رحمہا اللہ! یقیناً ہم نے آپ رحمہا اللہ کو دیکھا کہ جب عرب کا کوئی آدمی مرجاتا ہے تو آپ رحمہا اللہ پر یہ بات بہت ہی سخت گزرتی ہے۔ آپ رحمہا اللہ نے فرمایا: میں نے اپنے آقا کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک عرب کا ہلاک ہونا قیامت کے قریب ہونے کی نشانی ہے۔ اور ان کے آقا حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔

(٦٣) من فضّل النّبيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِن النّاسِ بعضهم على بعضٍ

ان لوگوں کا بیان جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں پر فضیلت دی

(۳۳۱٤٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، قَالَ سَمِعْت عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّمَا بَايَعَك سُرَّاقُ الْحَاجِّ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرَأَيْت إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَخَابُوا وَخَسِرُوا ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لأَخْيَرُ مِنْهُمْ. (بخاری ۳۵۱۶۔ مسلم ۱۹۵۵)

(۳۳۱۴۵) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رحمہ اللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت ابو بکرہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ...... راوی کہتے ہیں...... میرا گمان ہے کہ قبیلہ جھینہ بھی کہا...... کے چوروں نے بیعت کی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیری کیا رائے ہے اگر قبیلہ اسلم، اور غفار، اور جھینہ والے قبیلہ بنو تمیم اور بنو عامر، اسد اور غطفان والوں سے بہتر ہوں تو کیا وہ لوگ

خسارے اور نقصان میں نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یقیناً یہ ان سے بہتر ہیں۔

(٣٣١٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَتْ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا ، قَالَ :فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ. (بخاری ۳۵۱۵۔ مسلم ۱۹۵۶)

(۳۳۱۴۶) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے اگر قبیلہ جھینہ، اسلم، اور قبیلہ غفار والے قبیلہ بنو تمیم اور عبداللہ بن غطفان، اور عامر بن صعصعہ وغیرہ سے بہتر ہوں؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہتے ہوئے اپنی آواز کو لمبا کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! پھر تو وہ لوگ خسارے اور نقصان میں ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً یہ ہی بہتر لوگ ہیں۔

(٣٣١٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ ، أَوْ جُهَيْنَةُ ، خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ :أَسَدٍ وَغَطَفَانَ. (مسلم ۱۹۵۵۔ احمد ۴۶۸)

(۳۳۱۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ اسلم، قبیلہ غفار، قبیلہ مزینہ اور جو لوگ قبیلہ جھینہ میں سے ہیں یا یوں فرمایا کہ قبیلہ جھینہ والے قبیلہ بنو تمیم اور قبیلہ بنو عامر اور ان دونوں کے حلیف قبیلہ اسد اور قبیلہ غطفان سے بہتر ہیں۔

(٣٣١٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :قُرَيْشٌ وَالأَنْصَارُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ مَوَالٍ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ، وَلاَ مَوْلَى لَهُمْ غَيْرَهُ.

(۳۳۱۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ قریش، انصار، قبیلہ اسلم، اور قبیلہ غفار والے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست ہیں۔ ان لوگوں کا ان کے سوا کوئی دوست نہیں۔

(٣٣١٤٩) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا. (احمد ۴۸)

(۳۳۱۴۹) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ اسلم والے اللہ ان کی حفاظت فرمائے اور قبیلہ غفار والے اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔

(٣٣١٥٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ

الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءِ بْنِ رَحَضَةَ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ :صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ ، قَالَ :أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا ، ثُمَّ أَقْبَلَ ، فَقَالَ :إِنِّي لَسْتُ أَنَا قُلْتُ هَذَا ، وَلَكِنَّ اللَّهَ قَالَهُ.

(۳۳۱۵۰) حضرت خفاف بن ایماء بن رحضہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت سے اپنا سر اٹھایا تو ارشاد فرمایا: قبیلہ اسلم والے اللہ ان کو سلامت رکھے۔ اور قبیلہ غفار والے اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: یقیناً میں نے یہ بات نہیں کہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

(٦٤) ما جاء فِي قيسٍ

ان روایات کا بیان جو قبیلہ قیس والوں کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳۱۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَحْلِفُ بِاللهِ :لاَ تَبْقَى قَبِيلَةٌ إِلاَّ ضَارَعَتِ النَّصْرَانِيَّةَ غَيْرَ قَيْسٍ ، يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحِبُّوا قَيْسًا ، يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ فَأَحِبُّوا قَيْسًا.

(۳۳۱۵۱) حضرت سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اللہ کی قسم اٹھا کر فرماتے تھے کہ کوئی قبیلہ بھی باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ سب نصرانیوں کے مشابہ ہو جائیں گے۔ سوائے قبیلہ قیس والوں کے۔ اے گروہِ مسلمین! قیس والوں سے محبت کرو، اے گروہِ مسلمین! قیس والوں سے محبت کرو۔

(۳۳۱۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الْحريشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كُنْتُ فِي غَزَاةٍ مَعَ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بِالتُّرْكِ فَهَدَّدَهُ رَسُولُ خَاقَانَ وَكَتَبَ إِلَيْهِ :لأَلْقَيَنَّكَ بِحَزَاوِرَةِ التُّرْكِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَسْلَمَةُ :إِنَّكَ تَلْقَانِي بِحَزَاوِرَةِ التُّرْكِ وَأَنَا أَلْقَاكَ بِحَزَاوِرَةِ الْعَرَبِ ، يَعْنِي قَيْسًا.

(۳۳۱۵۲) حضرت زید بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت مسلمہ بن عبد الملک رحمہ اللہ کے ساتھ ترک کے کسی غزوہ میں تھا۔ تو خاقان بادشاہ کے قاصد نے ان کو بہت دھمکیاں دیں اور ان کو خط لکھا۔ میں تمہارے ساتھ ملوں گا ترک کے طاقتور نوجوانوں کے ساتھ۔ تو اس کے جواب میں حضرت مسلمہ رحمہ اللہ نے اس کو خط لکھا: بے شک تم ہم سے ملو گے ترک کے طاقتوروں کے ساتھ، میں تم سے ملوں گا عرب کے طاقتوروں کے ساتھ یعنی قبیلہ قیس والوں کے ساتھ۔

(۳۳۱۵۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ :ادْنُوا يَا مَعْشَرَ مُضَرَ إِنَّ مِنكُمْ سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ ، وَمِنكُمْ سَوَابِقُ كَسَوَابِقِ الْخَيْلِ.

(۳۳۱۵۳) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے گروہِ مضر! قریب ہو جاؤ، بے شک

اولادِ آدم کے سردار تم میں سے ہیں، اور تم لوگوں میں ہی سبقت لے جانے والے ہوں گے جیسا کہ گھوڑوں کی دوڑ میں سبقت لے جانے والے ہوتے ہیں۔

(۳۲۱۵٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فَالْحَقُّ فِي مُضَرَ. (ابو یعلی ۲۵۱۳۔ طبرانی ۱۱۴۱۸)

(۳۲۱۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ اختلاف کرنے لگیں گے تو حق قبیلہ مضر میں ہوگا۔

(۳۲۱۵۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :قَيْسٌ مَلَاحِمُ الْعَرَبِ.

(۳۲۱۵۵) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قبیلہ قیس عرب کے جنگجو ہیں۔

(٦٥) ما جاء فِي بنِي عامرٍ

ان روایات کا بیان جو قبیلہ بنو عامر کے بارے میں منقول ہیں

(۳۲۱۵٦) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ ، فَقَالَ :مَنْ أَنْتُمْ قُلْنَا :بَنُو عَامِرٍ ، قَالَ :مَرْحَبًا أَنْتُمْ مِنِّي.

(طبرانی ۲۶۴۔ بزار ۲۸۳۱)

(۳۲۱۵۶) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح مقام پر ہمارے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ چوغہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ ہم نے عرض کیا: قبیلہ بنو عامر کے لوگ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوش آمدید۔ تم لوگ مجھ میں سے ہو۔

(۳۲۱۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا كُنَّا وَأَنْتُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ فَنَحْنُ الْيَوْمَ بَنُو عَبْدِ اللهِ وأنتم بنو عبد الله.

(بخاری ۱۳)

(۳۲۱۵۷) حضرت نزال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً ہم لوگ اور تم لوگ زمانہ جاہلیت میں بنو عبد مناف کہلاتے تھے۔ پس آج کے دن ہم بھی بنو عبداللہ ہیں اور تم بھی بنو عبداللہ ہو۔

(۳۲۱۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أبي هِلَالٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ اكْفِنِي عَامِرًا وَاهْدِ بَنِي عَامِرٍ. (عبدالرزاق ۱۹۸۸۴)

(۳۲۱۵۸) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو میری کفایت فرما: عامر بن طفیل سے اور

توہدایت عطا فرما قبیلہ بنو عامر بن صعصعہ کو۔

(۳۳۱۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ خَشْرَمِ الْجَعْفَرِيِّ أَنَّ مُلاَعِبَ الأَسِنَّةِ عَامِرَ بْنَ مَالِكٍ بَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ الدَّوَاءَ أَو الشِّفَاءَ مِنْ دَاءٍ نَزَلَ بِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَسَلٍ، أَوْ بِعُكَّةٍ مِنْ عَسَلٍ.

(۳۳۱۵۹) حضرت خشرم جعفری ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر بن مالک ؒ نے نبی کریم ﷺ کی طرف ایک قاصد دوا مانگنے کے لیے یا کسی بیماری سے شفاء کے لیے بھیجا۔ تو نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف شہد یا شہد کا مشکیزہ بھیج دیا۔

(٦٦) ما جاء فِي بنِي عبسٍ

ان روایات کا بیان جو قبیلہ بنو عبس کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳۱۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : جَائَتِ ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سِنَانٍ الْعَبْسِيِّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا بِابْنَةِ أَخِي مَرْحَبًا بِابْنَةِ نَبِيٍّ ضَيَّعَهُ قَوْمُهُ.

(بزار ۲۳۶۱۔ طبرانی ۱۲۲۵۰)

(۳۳۱۶۰) حضرت سعید بن جبیر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن سنان العبسی کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا: خوش آمدید میرے بھائی کی بیٹی کو خوش آمدید، نبی کی بیٹی کو جس کو اس کی قوم نے ضائع کر دیا تھا۔

(۳۳۱۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا بَنِي عَبْسٍ ، مَا شِعَارُكُمْ ، قَالُوا : حَرَامٌ ، قَالَ : بَلْ شِعَارُكُمْ حَلاَلٌ.

(۳۳۱۶۱) حضرت ابو اسحاق ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنو عبس والو! تمہاری نشانی کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: حرام۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تمہاری نشانی تو ''حلال'' ہے۔

(۳۳۱۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الضَّرِيسِ عُقْبَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْعَبْسِيُّ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ حِرَاشٍ أَخٍ لِرِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ الْعَبْسِيِّينَ : أَيُّ الْخَيْلِ وَجَدْتُمُوهُ أَصْبَرُ فِي حَرْبِكُمْ ، قَالُوا : الْكُمَيْتُ.

(۳۳۱۶۲) حضرت مسعود بن حراش ؒ جو حضرت ربعی بن حراش ؒ کے بھائی ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے قبیلہ بنو عبس والوں سے پوچھا: تم لوگ جنگوں میں کون سا گھوڑا زیادہ صابر پاتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: سیاہ و سرخ رنگ کے گھوڑے کو۔

(٦٧) ما جاءَ فِي ثَقِيفٍ

ان روایات کا بیان جو قبیلہ ثقیف والوں کے بارے میں منقول ہیں

(٣٣١٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاصَرَ أَهْلَ الطَّائِفِ فَجَائَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيفٍ ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا. (احمد ۳۴۳)

(۳۳۱۶۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کا محاصرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ثقیف کے تیروں نے ہمیں جلا دیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے ان کے خلاف بددعا کریں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! قبیلہ ثقیف کو ہدایت عطا فرما۔

(٣٣١٦٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أَقْبَلَ إلاَّ مِنْ قُرَشِيٍّ ، أَوْ أَنْصَارِيٍّ ، أَوْ ثَقَفِيٍّ.

(عبدالرزاق ۱۶۵۲۱۔ ابن حبان ۶۳۸۴)

(۳۳۱۶۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں نے پختہ ارادہ کرلیا کہ میں کسی سے ہدیہ قبول نہیں کروں گا سوائے قریشی سے یا انصاری سے یا ثقفی سے۔

(٣٣١٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أَقْبَلَ هَدِيَّةً إلاَّ مِنْ قُرَشِيٍّ ، أَوْ أَنْصَارِيٍّ ، أَوْ ثَقَفِيٍّ ، أَوْ دَوْسِيٍّ. (ترمذی ۳۹۴۶)

(۳۳۱۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تحقیق میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ میں کسی سے بھی ہدیہ قبول نہیں کروں گا مگر قریشی سے یا انصاری سے یا ثقفی سے یا دوسی سے۔

(٦٨) فِي عبدِ القيسِ

وفد عبدالقیس کا بیان

(٣٣١٦٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ الْوَفْدُ ، أَوْ مَنِ الْقَوْمُ ، قَالَ :قَالُوا :رَبِيعَةُ ، قَالَ :مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ ، أَوْ بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا ، وَلاَ النَّدَامَى.

(۳۳۱۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کون سا وفد ہے؟ یا یوں کہا: کون لوگ ہیں؟ ان لوگوں نے عرض کیا: قبیلہ ربیعہ کے لوگ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وفد کو یا یوں فرمایا: لوگوں کو خوش آمدید جو نہ دنیا میں رسوا ہوں نہ آخرت میں شرمندہ۔

(۳۳۱٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَصَرِيُّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَقَفَ عَلَيْهِمْ بِعَرَفَاتٍ ، فَقَالَ : لِمَنْ هَذِهِ الأَخْبِيَةُ ؟ فَقَالُوا : لِعَبْدِ الْقَيْسِ ، فَدَعَا لَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ.

(۳۳۱۶۷) حضرت عباد العصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفات کے میدان میں ایک جگہ ٹھہرے اور پوچھا: یہ کن لوگوں کے خیمے ہیں؟ لوگوں نے کہا: قبیلہ عبد القیس کے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیئے دعا فرمائی اور ان کے لیے استغفار کیا۔

(۳۳۱٦٨) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ ذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : قَالَ أَشَجُّ بَنِي عَصَرَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِيكَ لَخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ ، فَقُلْتُ : مَا هُمَا قَالَ : الْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ ، قَالَ : قُلْتُ : قَدِيمًا ، كَانَ فِيَّ أَوْ حَدِيثًا ؟ قَالَ : بَلْ قَدِيمًا ، قَالَ : قُلْتُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا.

(۳۳۱۶۸) حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت اشج بنو عصر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: یقیناً تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اللہ ان کو پسند کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا: وہ دونوں کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بردباری اور حیاء۔ میں نے پوچھا: یہ مجھ میں پرانی ہیں یا جدید؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ پرانی ہیں۔ میں نے کہا: اللہ کا شکر ہے جس نے میری جبلت میں دو خصلتیں پیدا کیں جن کو وہ پسند کرتا ہے۔

(٦٩) فِي بَنِي تَمِيمٍ

قبیلہ بنو تمیم کا بیان

(۳۳۱٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : جَائَتْ بَنُو تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَبْشِرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا. (بخاری ۳۱۹۰۔ احمد ۴۳۳)

(۳۳۱۶۹) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو تمیم والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنو تمیم! خوشی مناؤ۔ تو ان لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ہمیں خوشخبری سنائی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کچھ عطا کریں۔

(۳۳۱۷۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْد ، عَنِ ابْنِ فَاتِكٍ ، قَالَ : قَالَ

لِي كَعْبٌ :إنَّ أَشَدَّ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى الدَّجَّالِ لَقَوْمُك ، يَعْنِي بَنِي تَمِيمٍ.

(۳۳۱۷۰) حضرت ابن فاتک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب ؓ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: بے شک عرب کے زندہ لوگوں میں سے دجال پر سب سے زیادہ سخت تمہاری قوم ہوگی یعنی قبیلہ بنو تمیم۔

(۳۲۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ مُسَافِرٍ الْجَصَّاصِ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو ، وَقَالَ :ذَكَرُوا بَنِي تَمِيمٍ عِنْدَ حُذَيْفَةَ ، فَقَالَ إنَّهُمْ أَشَدُّ النَّاسِ عَلَى الدَّجَّالِ.

(۳۳۱۷۱) حضرت فضیل بن عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت حذیفہ ؓ کے پاس قبیلہ بنو تمیم کا ذکر فرمایا: تو آپ ؓ نے فرمایا: بے شک بنو تمیم والے لوگوں میں سب سے زیادہ سخت ہوں گے دجال کے مقابلہ میں۔

(۳۲۱۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ :خَطَبَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ امْرَأَةً ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا يَضُرُّك إذَا كَانَتْ ذَاتَ دِينٍ وَجَمَالٍ أَنْ لاَ تَكُونَ مِنْ آلِ حَاجِبِ بْنِ زُرَارَةَ.

(۳۳۱۷۲) حضرت ثور ؒ ایک آدمی سے نقل فرماتے ہیں کہ انصار کے ایک شخص نے کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: یہ بات تیرے لیے نقصان دہ نہیں ہے کہ وہ عورت دیندار اور خوبصورت ہو اور نہ یہ بات کہ وہ حاجب بن زرارہ تمیمی کے خاندان میں سے ہو۔

(۳۲۱۷۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ رَجُلٌ ، فَاخْتَلَفُوا فِي اللُّغَةِ فَرَضِيَ قِرَائَتَهُمْ كُلَّهُمْ ، فَكَانَ بَنُو تَمِيمٍ أَعْرَبَ الْقَوْمِ.(ابن جریر ۱۹)

(۳۳۱۷۳) حضرت ابو العالیہ ؒ فرماتے ہیں کہ ہر پانچ میں سے ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے سامنے قرآن مجید کی قراءت کی۔ پس ان لوگوں نے زبان میں اختلاف کیا پھر بھی نبی کریم ﷺ ان سب کی قراءت سے راضی ہوئے اور قبیلہ بنو تمیم لوگوں میں سے زیادہ عربی زبان میں فصیح تھے۔

(۳۲۱۷٤) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَتَبَ إلَى عُمَرَ فِي ثَمَانِيَةَ عَشَرَ تِجْفَافًا فَأَصَابَهَا ، فَكَتَبَ إلَيْهِ عُمَرُ أَنْ ضَعْهَا فِي أَشْجَعِ حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ ، قَالَ : فَوَضَعَهَا فِي بَنِي رِيَاحٍ حَيٌّ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ.

(۳۳۱۷۴) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ ؒ نے حضرت عمر ؓ سے خط لکھ کر دریافت کیا اُن اٹھارہ زرہوں کے بارے میں جوان کو ملی تھیں۔ تو حضرت عمر ؓ نے ان کو جواب میں لکھا: کہ ان زرہوں کو عرب کے سب سے بہادر قبیلہ والوں کے دے دو۔ راوی فرماتے ہیں: کہ آپ ؓ نے یہ زرہیں بنو ریاح جو بنو تمیم کی ایک شاخ ہے ان کو مرحمت فرمادیں۔

(۷۰) ما جاء فِي بنِي أسدٍ

ان روایات کا بیان جو بنواسد کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳۱۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَبُو سِنَانٍ الأَسَدِيُّ. (ابن سعد ۱۰۰)

(۳۳۱۷۵) حضرت اسماعیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شعبی ؒ نے ارشاد فرمایا: غزوۂ حدیبیہ والے دن سب سے پہلے بیعت کرنے والے شخص حضرت ابوسنان اسدی ؓ تھے۔

(۳۳۱۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ وَفْدَ بَنِي أَسَدٍ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمْ فَقَالُوا: نَحْنُ بَنُو زِنْيَةَ، فَقَالَ: أَنْتُمْ بَنُو رِشْدَةَ.

(۳۳۱۷۶) حضرت ابووائل ؒ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنواسد کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہمارا تعلق قبیلہ بنو زنیۃ سے ہے۔ اس پر آپ ؓ نے فرمایا: تم تو بنو رشدہ ہو۔ (زنیہ سے زنا کی طرف ذہن منتقل ہونے کی وجہ سے بنو رشدہ لقب عطا فرمایا)۔

(۳۳۱۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، قَالَ أَدْرَكْتُ أَلْفَيْنِ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَدْ شَهِدُوا الْقَادِسِيَّةَ فِي أَلْفَيْنِ ، وَكَانَتْ رَايَاتُهَا فِي يَدِ سِمَاكٍ صَاحِبِ الْمَسْجِدِ.

(۳۳۱۷۷) حضرت ولید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سماک بن حرب ؒ نے ارشاد فرمایا: میں نے بنی اسد کے دو ہزار آدمیوں کو پایا جو قادسیہ کی جنگ میں شریک ہوئے تھے اور ان کے جھنڈے سماک صاحب مسجد کے ہاتھ میں تھے۔

(۳۳۱۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : جَاءَ عَلِيٌّ بِسَيْفِهِ ، فَقَالَ : خُذِيهِ حَمِيدًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إنْ كُنْتَ أَحْسَنْتَ الْقِتَالَ الْيَوْمَ فَقَدْ أَحْسَنَهُ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَعَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْحَارِثُ بْنُ صِمَّةَ ، وَأَبُو دُجَانَةَ ، وعن عكرمة قَالَ قال رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوم أحد : مَنْ يَأْخُذُ هَذَا السَّيْفَ بِحَقِّهِ ، فَقَالَ أَبُو دُجَانَةَ أَنَا وَأَخَذَ السَّيْفَ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى جَاءَ بِهِ قَدْ حَنَاهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعْطَيْتُهُ حَقَّهُ ، قَالَ نَعَمْ. (طبرانی ۶۵۰۷۔ حاکم ۲۴)

(۳۳۱۷۸) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ اپنی تلوار لائے اور حضرت فاطمہ ؓ سے فرمایا: اس تعریف شدہ کو پکڑو۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آج کے دن تم نے شاندار قتال نہیں کیا تحقیق شاندار لڑائی تو سھل بن حنیف، عاصم بن ثابت، حارث بن الصمہ اور ابودجانہ ؓ نے لڑی۔

اور حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد کے دن ارشاد فرمایا: کون شخص اس تلوار کو اس کے

حق کے ساتھ پکڑے گا؟ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ نے عرض کیا: میں پکڑوں گا۔ اور تلوار پکڑی پھر اس کے ساتھ لڑے یہاں تک کہ تلوار کو واپس لائے اس حال میں کہ وہ ٹیڑھی ہو چکی تھی۔ اور فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں نے اس کا حق ادا کر دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!۔

(۷۱) فِی بجیلة

قبیلہ بجیلہ کا بیان

(۳۳۱۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلاَلٍ : مَا صَنَعْتَ فِي رَكْبِ الْبَجَلِيِّينَ ابْدَأْ بِالأَحْمَسِيِّينَ قَبْلَ الْقَسْرِيِّينَ. (احمد ۱۶۶۸)

(۳۳۱۷۹) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ سے ارشاد فرمایا: تم نے بجلیوں کی سواریوں کا کیا کیا؟ تم قسریوں سے پہلے احمسیوں سے شروع کرو۔

(۳۳۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُخَارِقٍ ، عَنْ طَارِقٍ ، قَالَ : جَائَتْ وُفُودُ قَسْرٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۳۱۵۔ ۸۲۱۱)

(۳۳۱۸۰) حضرت مخارق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طارق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ قسر کے وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔

(۷۲) ما جاء فِی العجمِ

ان روایات کا بیان جو عجمیوں کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳۱۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: شَهِدَ بَدْرًا سِتَّةٌ مِنَ الأَعَاجِمِ مِنْهُمْ بِلاَلٌ وَتَمِيمٌ.

(۳۳۱۸۱) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: غزوہ بدر میں چھ عجمیوں نے بھی شرکت کی۔ ان میں سے حضرت بلال رضی اللہ اور حضرت تمیم بھی تھے۔

(۳۳۱۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عن ابيه ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رِوَايَةً ، قَالَ : لَوْ كَانَ الدِّينُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ. (ابویعلی ۱۴۳۴۔ طبرانی ۹۰۱)

(۳۳۱۸۲) حضرت ابو نجیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد رحمہ اللہ سے مروی ہے آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر دین ثریا ستارے پر بھی معلق ہوتا تو اہل فارس میں سے کچھ لوگ ضرور وہاں سے اس کو حاصل کرتے۔

(۳۳۱۸۳) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ شَهْرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ كَانَ الدِّينُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ نَاسٌ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ. (بخاری ۴۸۹۷۔ مسلم ۲۳۱)

(۳۳۱۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دین ثریا ستارے پر بھی معلق ہوتا تو اہل فارس کے کچھ لوگ ضرور وہاں سے اس کو حاصل کرتے۔

(٣٣١٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَرَضَ لأَهْلِ بَدْرٍ لعربيهم وَمَوْلاَهُمْ فِي خَمْسَةِ آلاَفٍ خَمْسَةَ آلاَفٍ ، وَقَالَ :لأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ.

(۳۳۱۸۴) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدر میں شریک عربی اور اس کے غلام کے لیے پانچ پانچ ہزار کا حصہ مقرر فرمایا اور فرمایا: میں ضرور بالضرور اہل عرب کو ان کے سوا پر فضیلت دوں گا۔

(۷۳) ما جاء فِي بِلاَلٍ وصهيبٍ وخبّابٍ

ان روایات کا بیان جو حضرت بلال، حضرت صہیب اور حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہیں

(٣٣١٨٥) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ :(وَلاَ تَطْرُدَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ) قَالَ : جَاءَ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ الْفَزَارِيّ فَوَجَدُوا النبى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا مَعَ بِلاَلٍ وَعَمَّارٍ وَصُهَيْبٍ وَخَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ فِي نَاسٍ مِنَ الضُّعَفَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَمَّا رَأَوْهُمْ حَقَّرُوهُمْ فَأَتَوْهُ فَخَلَوْا بِهِ فَقَالُوا :إنا نُحِبُّ أَنْ تَجْعَلَ لَنَا مِنْك مَجْلِسًا تَعْرِفُ لَنَا بِهِ الْعَرَبُ فَضْلَنَا ، فَإِنَّ وُفُودَ الْعَرَبِ تَأْتِيك فَنَسْتَحِي أَنْ تَرَانَا مَعَ هَذِهِ الأَعْبُد ، فَإِذَا نَحْنُ جِئْنَاك فَأَقِمْهُمْ عَنَّا ، وَإِذَا نَحْنُ فَرَغْنَا فَاقْعُدْ مَعَهُمْ إِنْ شِئْتَ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالُوا :فَاكْتُبْ لَنَا كِتَابًا ، فَدَعَا بِالصَّحِيفَةِ لِتُكْتَبَ وَدَعَا عَلِيًّا لِيَكْتُبَ ، فَلَمَّا أَرَادَ ذَلِكَ وَنَحْنُ قُعُودٌ فِي نَاحِيَةٍ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ ، فَقَالَ :﴿وَلاَ تَطْرُدَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾. (ابن ماجہ ۴۱۲۷۔ طبرانی ۳۶۹۳)

(۳۳۱۸۵) حضرت ابو الکنود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے شانِ نزول کے بارے میں فرمایا: آیت ﴿وَلاَ تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ کہ اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن فزاری آئے اور ان لوگوں نے نبی کریم ﷺ کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت خباب بن الأرت رضی اللہ عنہ جو مسلمانوں میں سب سے کمزور لوگ تھے ان کے پاس بیٹھا ہوا پایا۔ ان لوگوں نے ہمیں حقیر نظروں سے

دیکھا۔ پھر یہ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو خلوت میں لے گئے اور کہنے لگے: کہ ہم یہ بات پسند کرتے ہیں کہ آپ ﷺ ہمارے لیے ایک الگ مجلس مقرر کریں تا کہ اہل عرب اس وجہ سے ہماری فضیلت کو جان لیں۔ بے شک اہل عرب کے وفود آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں اور ہم شرم کھاتے ہیں کہ وہ ہمیں ان غلاموں کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھیں۔ لہٰذا جب ہم آپ ﷺ کے پاس آیا کریں تو آپ ﷺ ان لوگوں کو ہمارے پاس سے اٹھا دیا کریں، اور جب ہم فارغ ہو جائیں تو پھر اگر آپ ﷺ چاہیں تو ان کے ساتھ بیٹھ جایا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! ٹھیک ہے یہ لوگ کہنے لگے۔ آپ ﷺ ہمیں ایک تحریر لکھ دیں۔ آپ ﷺ نے دستہ منگوایا تا کہ یہ بات لکھ دی جائے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا تا کہ وہ یہ لکھیں۔ جب آپ ﷺ نے یہ لکھنے کا ارادہ کیا تو ہم لوگ ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیات لے کر نازل ہوئے: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ سے لے کر ﴿فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ تک۔

(٧٤) فِي مسجدِ الكوفةِ وفضلِهِ

کوفہ کی مسجد اور اس کی فضیلت کا بیان

(٣٢١٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ حَبَّةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، فَقَالَ : إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَعِيرًا وَتَجَهَّزْتُ وَأُرِيدُ الْمَقْدِسَ ، فَقَالَ : بِعْ بَعِيرَكَ وَصَلِّ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ فَمَا مِنْ مَسْجِدٍ بَعْدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ ، لَقَدْ نَقَصَ مِمَّا أُسِّسَ خَمْسُ مِئَةِ ذِرَاعٍ.

(٣٢١٨٦) حضرت حبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: بے شک میں نے ایک اونٹ خریدا ہے اور میں نے سامان سفر تیار کر لیا ہے اور میرا بیت المقدس جانے کا ارادہ ہے۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے اونٹ کو بیچ دو اور اس مسجد میں نماز پڑھا کرو۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یعنی کوفہ کی مسجد میں...... اس لیے کہ مسجد حرام کے بعد کوئی بھی مسجد مجھے اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔

(٣٢١٨٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ : لَقِيَنِي كَعْبٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ جِئْتَ ؟ قُلْتُ : مِنْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ ، فَقَالَ : لأَنْ أَكُونَ جِئْتُ مِنْ حَيْثُ جِئْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِأَلْفَيْ دِينَارٍ ، أَضَعُ كُلَّ دِينَارٍ مِنْهَا فِي يَدِ كُلِّ مِسْكِينٍ ، ثُمَّ حَلَفَ : إِنَّهُ لَوَسَطُ الأَرْضِ كَقَعْرِ الطَّسْتِ.

(٣٢١٨٧) حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ مجھے بیت المقدس میں ملے اور پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ میں

نے کہا: کوفہ کی جامع مسجد سے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی وہاں سے آیا ہوں۔ جہاں سے تم آئے ہو۔ اور وہ جگہ مجھے اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں دو ہزار دینار صدقہ کروں اور ان میں سے ہر ایک دینار کو ہر مسکین کے ہاتھ میں دوں۔ پھر قسم اٹھا کر ارشاد فرمایا: بے شک وہ مسجد زمین کے بالکل درمیان میں ہے جیسا کہ تھال کا پیندا ہوتا ہے۔

(۷۵) فِی مسجدِ المدِینۃِ

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

(۳۲۱۸۸) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ صَخْرٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ ، لَمْ يَأْتِهِ إلاَّ لِخَيْرٍ يُعَلِّمُهُ ، أَوْ يَتَعَلَّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إلَى مَتَاعِ غَيْرِهِ.

(۳۲۱۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری اس مسجد میں آیا ..... امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں یعنی مدینہ منورہ کی مسجد میں ...... اور وہ نہیں آیا مگر کوئی خیر کی بات سکھانے کے لیے یا سیکھنے کے لیے۔ تو وہ شخص اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کے درجہ میں ہے۔ اور جو شخص اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے آیا تو وہ اس شخص کے درجہ میں ہوگا جو کسی دوسرے کا سامان دیکھتا ہے۔

(۳۲۱۸۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عن بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ : سَمِعت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : صَلاَةٌ فِيهِ ، يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ إلاَّ مَسْجِدَ مَكَّةَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَرُوَاةُ أَهْلِ مِصْرَ لاَ يُدْخِلُونَ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

(۳۲۱۸۹) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری اس مسجد میں ..... یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ..... ایک نماز کا پڑھنا اس کے علاوہ کسی اور مسجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ سوائے مکہ کی مسجد کے۔

امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ اہل مصر والوں نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے مگر ان لوگوں کی سند میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

(۳۲۱۹۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى هُوَ مَسْجِدِي.

(۳۳۱۹۰) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مسجد جس کی بنیاد تقوے پر رکھی گئی ہے وہ میری مسجد ہے۔

(۷٦) فِي مسجِدِ قباء

مسجد قباء کا بیان

(۳۳۱۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الأَبْرَدِ مَوْلَى بَنِي خَطْمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَيْدَ بْنَ ظَهِيرٍ الأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ.

(۳۳۱۹۱) حضرت اُسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد قباء میں نماز پڑھنا عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔

(۳۳۱۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ طَهْمَانَ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنْ أَبِيهِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، فَقَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ ، ثُمَّ جَاءَ مَسْجِدَ قُبَاءَ فَرَكَعَ فِيهِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ كَانَ ذَلِكَ كَعَدْلِ عُمْرَةٍ.

(۳۳۱۹۲) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے۔ پھر مسجد قباء میں آئے اور اس میں چار رکعات نماز ادا کرے تو اس کا ثواب عمرہ کے برابر ہوگا۔

(۳۳۱۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

(۳۳۱۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء پیدل بھی آتے تھے اور سوار ہو کر بھی۔

(۷۷) فِي مسجِدِ الحرامِ

مسجد حرام کا بیان

(۳۳۱۹٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ الْمُطَّلِبِيِّ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ صَلاَةً فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ إلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

(۳۳۱۹۴) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا

اس کے علاوہ دیگر مسجد میں ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔

(۳۲۱۹۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَلاَةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

(۳۲۱۹۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّالِلَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز کا پڑھنا اس کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔

آخر كتاب الفضائل

والحمد لله رب العالمين.

كِتَابُ السِّيَرِ

(۱) ما جاء فِي طاعةِ الإمامِ والخِلافِ عنه

وہ روایات جو امام کی اطاعت اور اس کی نافرمانی کے بارے میں منقول ہیں

حدثنا أبو عبد الرحمن قَالَ حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة قال:

(۳۳۱۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ الإِمَامَ فَقَدْ أَطَاعَنِي ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ عَصَى الإِمَامَ فَقَدْ عَصَانِي. (ابن ماجه ۲۸۵۹۔ احمد ۲۵۲)

(۳۳۱۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے امیر کی اطاعت کی تحقیق اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی تحقیق اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے امیر کی نافرمانی کی تحقیق اس نے میری نافرمانی کی۔

(۳۳۱۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي. (بخاری ۲۹۵۷۔ مسلم ۳۲)

(۳۳۱۹۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی تحقیق اس نے میری اطاعت کی۔

(۳۳۱۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ قَالَ :الأُمَرَاءُ.

(۳۳۱۹۸) حضرت ابوصالح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ ؓ نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرمائی: آیت:

ترجمہ: اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی، اور صاحبان اقتدار واختیار کی۔ فرمایا: اس سے مراد امراء ہیں۔

(۳۳۱۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ :قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ : كَلِمَاتٌ أَصَابَ فِيهِنَّ :حَقٌّ عَلَى الإِمَامِ أَنْ يَحْكُمَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَأَنْ يُؤَدِّيَ الأَمَانَةَ ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَسْمَعُوا وَيُطِيعُوا وَيُجِيبُوا إذَا دُعُوا.

(۳۳۱۹۹) حضرت مصعب بن سعد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ بن ابی طالب نے چند کلمات ارشاد فرمائے اور بالکل درست فرمایا: وہ یہ کہ امام پر لازم ہے کہ وہ اللہ کے نازل کردہ قرآن کے مطابق فیصلہ کرے۔ اور امانت کو ادا کرے۔ اور اس نے ایسا کر دیا تو پھر مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اس کی بات سنیں اور اطاعت کریں۔ اور جب ان کو پکارا جائے تو وہ پکار کا جواب دیں۔

(۳۳۲۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : ﴿وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ قَالَ :أُولُوا الْفِقْهِ أُولُو الْخَيْرِ.

(۳۳۲۰۰) حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل ؒ فرماتے ہیں کہ آیت میں: ﴿وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ سے مراد فقہاء اور اصحاب خیر مراد ہیں۔

(۳۳۲۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ :﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ قَالَ : كَانَ مُجَاهِدٌ يَقُولُ :أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُبَّمَا قَالَ :أُولُو الْعَقْلِ وَالْفِقْهِ فِي دِينِ اللهِ.

(۳۳۲۰۱) حضرت ابن ابی نجیح ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرمائی: آیت ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ حضرت مجاہد ؒ فرماتے تھے کہ محمد ﷺ کے صحابہ ؓ اکثر فرماتے تھے کہ ارباب عقل ودانش اور اللہ کے دین میں سمجھ بوجھ رکھنے والے لوگ مراد ہیں۔

(۳۳۲۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :الْعُلَمَاءُ.

(۳۳۲۰۲) حضرت الربیع بن انس ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالعالیہ ؒ نے ارشاد فرمایا: اولوا الامر سے مراد علماء کرام ہیں۔

(۳۳۲۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَايَعَ إمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ. (مسلم ۱۴۷۳۔ احمد ۱۶۱)

(۳۳۲۰۳) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے امام سے بیعت کی تو اس نے اپنے ہاتھ کا قبضہ اور دل کی محبت اس کو عطا کر دی۔ پس اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی طاقت کے بقدر اس کی اطاعت کرے۔

(۳۳۲۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ بِعَرَفَةَ وَهُوَ يَقُولُ : إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللهِ. (مسلم ۱۴۶۸۔ احمد ۷۰)

(۳۳۲۰۴) حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر تم پر کسی حبشی غلام کو بھی امیر بنا دیا جائے تو اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو جب تک وہ کتاب اللہ شریف کی روشنی میں تمہاری قیادت کرے۔

(۳۳۲۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ الأَحْمَسِيَّةِ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ بِعَرَفَةَ وَعَلَيه بُرْدٍ مُتَلَفِّعًا بِهِ وَهُوَ يَقُولُ : إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللهِ. (احمد ۴۰۳)

(۳۳۲۰۵) حضرت ام حصین احمسیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں خطبہ دیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کو لپیٹا ہوا تھا اور ارشاد فرمایا: اگر تم پر ناک کٹے حبشی غلام کو بھی امیر بنا دیا جائے تو اس کی بات کو سنو اور اس کی اطاعت کرو جب تک کہ وہ قرآن مجید کی روشنی میں تمہاری قیادت کرے۔

(۳۳۲۰۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ ، قَالَ : أُمَرَاءُ السَّرَايَا.

(۳۳۲۰۶) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان فرمائی: آیت ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ کہ اس سے لشکروں کے امیر مراد ہیں۔

(۲) فِي الإِمَارَةِ

امارت کا بیان

(۳۳۲۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الإِمَارَةَ ، وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّكَ ضَعِيفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ ، إِلاَّ مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا.

(مسلم ۱۴۵۷۔ طیالسی ۴۸۵)

(۳۳۲۰۷) حضرت حارث بن یزید الحضرمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منصب حکومت کا سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً تو کمزور ہے۔ اور بے شک یہ بہت بڑی امانت ہے۔ اور بے شک یہ قیامت کے دن

ذلت اور شرمندگی کا سبب ہوگی۔ سوائے اس شخص کے لیے جس نے اس کو حق کے ساتھ پکڑا اور اس بارے میں جو اس پر لازم تھا وہ حق ادا کیا۔

(۳۳۲۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلاَنِ مِنْ بَنِي عَمِّي ، فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلاَّكَ اللَّهُ ، وَقَالَ الآخَرُ مِثْلَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنَّا وَاللهِ لاَ نُوَلِّي هَذَا الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلاَ أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ. (بخاری ۷۱۴۹۔ ابو داؤد ۲۹۲۳)

(۳۳۲۰۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے دو چچازاد بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان دونوں آدمیوں میں سے ایک نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ نے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلطنت عطا فرمائی ہے اس میں سے کسی حصہ پر ہمیں بھی امیر بنا دیں۔ اور دوسرے شخص نے بھی یہی بات کہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ کی قسم! ہم یہ عہدہ اس شخص کو سپرد نہیں کرتے جو اس کا سوال کرے اور نہ اس شخص کو جو اس پر لالچی ہو۔

(۳۳۲۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الإِمَارَةِ ، وَسَتَصِيرُ حَسْرَةً وَنَدَامَةً ، فَنِعْمَت الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ. (بخاری ۷۱۴۸۔ احمد ۴۴۸)

(۳۳۲۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم لوگ امارت پر حرص کرنے لگو گے۔

(۳۳۲۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَسْأَلَ الإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا ، وَإِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا.

(بخاری ۶۶۲۲۔ ابو داؤد ۲۹۲۲)

(۳۳۲۱۰) حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم کبھی بھی منصب حکومت کا سوال مت کرنا۔ بے شک اگر تمہیں یہ مانگنے سے دی گئی تو تمہیں اس کی طرف سپرد کر دیا جائے گا۔ اور اگر تمہیں بغیر مانگے دے دی گئی تو پھر اس پر تمہاری مدد کی جائے گی۔

(۳۳۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلاَ تَسْتَعْمِلُنِي ، فَقَالَ : يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللهِ نَفْسٌ تُنَجِّيهَا خَيْرٌ مِنْ إِمَارَةٍ لاَ تُحْصِيهَا.

(ابن سعد ۲۷۔ بیہقی ۹۶)

(۳۳۲۱۱) حضرت محمد بن منکدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے امیر کیوں

نہیں بناتے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ ﷺ کے چچا! جس نفس کو امارت سے نجات دی جائے وہ امارت سے بہت بہتر ہے آپ رضی اللہ عنہ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۳۳۲۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عامر ، عن مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: مَا مِنْ حَكَمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلاَّ حُشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ حَتَّى يَقِفَ بِهِ عَلَى جَهَنَّمَ ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى الرَّحْمَان ، فَإِنْ قَالَ لَهُ :اطْرَحْهُ ، طَرَحَهُ فِي مَهْوَى أَرْبَعِينَ خَرِيفًا ، قَالَ :وَقَالَ مَسْرُوقٌ :لأَنْ أَقْضِيَ يَوْمًا وَاحِدًا بِعَدْلٍ وَحَقٍّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سَنَةٍ أَغْزُوهَا فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۳۲۱۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی فیصلہ کرنے والا لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن اس کا ایسا حشر کیا جائے گا کہ ایک فرشتہ اس کو گردن سے پکڑے گا یہاں تک کہ اس کو جہنم کے کنارے لا کر کھڑا کر دے گا۔ پھر اپنا سر رحمٰن کی طرف اٹھائے گا۔ اگر رحمٰن اس کو کہہ دے اس کو جہنم میں ڈال دو۔ تو وہ اس کو چالیس سال کی مسافت کے برابر جہنم کی گہرائی میں ڈال دے گا۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک ایک دن عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اللہ کے راستہ میں ایک سال جہاد کروں۔

(۳۳۲۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الرَّاسِبِيِّ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَهْدَهُ ، فَقَالَ :لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ الْوُلاَةَ يُجَاءُ بِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقِفُونَ عَلَى شَفِيرِ جَهَنَّمَ ، فَمَنْ كَانَ مِطْوَاعًا لِلَّهِ تَنَاوَلَهُ اللَّهُ بِيَمِينِهِ حَتَّى يُنَجِّيَهُ ، وَمَنْ عَصَى اللَّهَ انْخَرَقَ بِهِ الْجِسْرُ إِلَى وَادٍ مِنْ نَارٍ يَلْتَهِبُ الْتِهَابًا قَالَ :فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ وَإِلَى سَلْمَانَ ، فَقَالَ لأَبِي ذَرٍّ :أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَاللهِ ، وَبَعْدَ الْوَادِي وَادٍ آخَرُ مِنْ نَارٍ ، قَالَ :وَسَأَلَ سَلْمَانَ فَكَرِهَ أَنْ يُخْبِرَ بِشَيْءٍ ، فَقَالَ عُمَرُ :مَنْ يَأْخُذُهَا بِمَا فِيهَا ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ :مَنْ سَلَتَ اللَّهُ أَنْفَهُ وَعَيْنَيْهِ ، وَأَضْرَعَ خَدَّهُ إِلَى الأَرْضِ. (مسند ۵۸۷)

(۳۳۲۱۳) حضرت بشر بن عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف ایک عہدہ سپرد کرنا چاہا۔ تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ عہدیداران سلطنت کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور ان کو جہنم کے کنارے پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ پس ان میں سے جو اللہ کا فرمانبردار ہوگا تو اللہ اس کو اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑ لیں گے یہاں تک کہ اس کو جہنم سے نجات دیں گے، اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی ہوگی تو جہنم کا پل اس کو وادی میں پھینکے گا جہاں آگ اس کو لپیٹ لے گی۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا۔ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا:

جی ہاں۔ اللہ کی قسم! اور فرمایا: اس وادی کے بعد جہنم کی ایک اور وادی ہوگی۔ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تو انہوں نے اس بارے میں کچھ بھی بتانا ناپسند کیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اُس بارے میں ایسی بات ہے تو اس کو کون شخص لے گا؟ تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کے اللہ ناک اور آنکھ کاٹے اور جس کو ذلیل کرنا چاہے۔

(۳۳۲۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الإِمَارَةُ بَابُ ، عَنَتٍ إِلاَّ مَنْ رَحِمَ اللَّهُ. (طبرانی ۳۶۰۳)

(۳۳۲۱۴) حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امارت مشقت کا دروازہ ہے مگر جس پر اللہ رحم فرمادیں۔

(۳۳۲۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَا حَرَصَ رَجُلٌ كُلَّ الْحِرْصِ عَلَى الإِمَارَةِ فَعَدَلَ فِيهَا.

(۳۳۲۱۵) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی نے امارت پر بالکل بھی حرص نہیں کی تو اس نے اس معاملہ میں انصاف کیا۔

(۳۳۲۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هَارُونَ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَشر عَلَيَّ ، قَالَ :اجْلِسْ وَاكْتُمْ عَلَيَّ.

(۳۳۲۱۶) حضرت ابوبکر بن حفص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حاکم بنایا، تو وہ کہنے لگا: اے امیر المومنین! مجھے مشورہ دیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ اور مجھ پر یہ بات چھپاؤ۔

(۳۳۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ جَعْفَرُ بْنُ حَيَّان ، عَنِ الأَعْمَشِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلاً ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، خِرْ لِي ، قَالَ :اجْلِسْ. (طبرانی ۴۹۳)

(۳۳۲۱۷) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو امیر بنایا تو وہ کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی بھلائی والا مشورہ دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔

(۳۳۲۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ الْيَامِيِّ ، قَالَ :قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ : لاَ تَرْزَأَنَّ مُعَاهِدًا إبرة ، وَلاَ تَمْشِ ثَلاَثَ خُطًى تَتَأَمَّرُ عَلَى رَجُلَيْنِ ، وَلاَ تَبْغِ لإِمَامِ الْمُسْلِمِينَ غَائِلَةً.

(۳۳۲۱۸) حضرت طلحہ بن مصرف الیامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم کبھی بھی کیے ہوئے معاہدے میں سے ایک سوئی بھی کم مت کرو۔ اور تم تین قدم بھی نہ چلو کہ تم دو آدمیوں پر امیر ہو، اور مسلمانوں کے امیر کو دھوکہ مت دو۔

(۳۳۲۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوق ، عَنْ مَيْمُون ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ ، قَالَ :رَأَيْتُ سَلْمَانَ عَلَى حِمَارٍ فِي سَرِيَّةٍ هُوَ أَمِيرُهَا وَخَدَمَتَاهُ تُذَبْذِبَانِ وَالْجُنْدُ يَقُولُونَ :جَاءَ

الْأَمِيرُ جَاءَ الْأَمِيرُ ، قَالَ : فَقَالَ سَلْمَانُ : إِنَّمَا الْخَيْرُ وَالشَّرُّ فِيمَا بَعْدَ الْيَوْمِ ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَأْكُلَ مِنَ التُّرَابِ ، وَلَا تُؤَمَّرَ عَلَى رَجُلَيْنِ فَافْعَلْ ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَا تُحْجَبُ.

(۳۳۲۱۹) ایک آدمی جن کا تعلق قبیلہ عبدالقیس سے ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو گدھے پر دیکھا ایک لشکر میں جس کے وہ امیر تھے۔ اور ان کی دونوں پنڈلیاں کانپ رہی تھیں اور لشکر والے کہہ رہے تھے۔ امیر آ گئے! امیر آ گئے! اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اس بارے میں برائی اور بھلائی کا فیصلہ تو آج کے دن کے بعد ہوگا۔ اور فرمایا: اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ مٹی کھالو اور دو آدمیوں پر امیر نہ بنو تو ایسا کرلو۔ اور مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ اس کے لیے کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہوتی۔

(۳۳۲۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عِيسَى بْنِ فَائِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي فُلَانٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولًا لَا يَفُكُّهُ مِنْ غُلِّهِ ذَلِكَ إِلَّا الْعَدْلُ. (احمد ۲۸۴۔ طبرانی ۵۳۸۸)

(۳۳۲۲۰) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کوئی دس لوگوں کا امیر مگر یہ کہ قیامت کے دن اس شخص کو لایا جائے گا اس حال میں کہ اس کے گلے میں طوق ہوگا۔ اس کو نجات نہیں مل سکتی اس طوق سے سوائے عدل کرنے کی صورت میں۔

(۳۳۲۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ أَمِيرِ ثَلَاثَةٍ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ أَطْلَقَهُ الْحَقُّ ، أَوْ أَوْثَقَهُ. (احمد ۴۳۱۔ دارمی ۲۵۱۵)

(۳۳۲۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کوئی تین آدمیوں کا امیر مگر یہ کہ اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اس حال میں کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے ہوں گے۔ انصاف کرنا اس سے آزاد کرا دے گا۔ یا انصاف نہ کرنا اس کو مضبوط باندھے گا۔

(۳۳۲۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْأَوْدِيِّ ، قَالَ أَخْبَرَتْنِي بِنْتُ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَاهَا ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَيْسَ مِنْ وَالٍ يَلِي أُمَّةً قَلَّتْ ، أَوْ كَثُرَتْ لَا يَعْدِلُ فِيهَا إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ. (بخاری ۱۰۷۲۔ احمد ۲۵)

(۳۳۲۲۲) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کسی بھی رعایا کا حاکم چاہے رعایا تھوڑی ہو یا زیادہ اور وہ ان میں عدل وانصاف نہ کرتا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیتے ہیں۔

(۳۳۲۲۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَطْلَقَهُ الْحَقُّ ، أَوْ أَوْثَقَهُ.

(۳۳۲۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں ہے کوئی بھی تین آدمیوں کا امیر مگر یہ کہ اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا۔ انصاف کرنا اس کو آزاد کرا دے گا یا انصاف نہ کرنا اس کو باندھ دے گا۔

(۳۳۲۲٤) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الأَخْنَسِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ سَعْدٌ : كفيتم إِنَّ الإِمْرَةَ لاَ تَزِيدُ الإِنْسَانَ فِي دِينِهِ خَيْرًا.

(۳۳۲۲۴) حضرت اسماعیل بن محمد بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہیں یہ بات کافی ہے کہ منصب حکومت انسان کے دین میں کسی بھلائی کا اضافہ نہیں کرتی۔

(۳) ما جاء فِي الإِمامِ العَدْلِ

ان روایات کا بیان جو امام عادل کے بارے میں منقول ہیں

(۳۳۲۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعْدَانُ الْجُهَنِيُّ ، عَنْ سَعْدٍ أَبِي مُجَاهِدٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ أَبِي مُدِلَّةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الإِمَامُ الْعَادِلُ لاَ تُرَدُّ دَعْوَتُهُ.

(۳۳۲۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منصف حکمران کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

(۳۳۲۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ : لَعَمَلُ إِمَامٍ عَادِلٍ يَوْمًا خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ سِتِّينَ سَنَةً.

(۳۳۲۲۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن عباد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: منصف حکمران کا ایک دن کا عمل تم میں سے کسی ایک کے ساٹھ سال کے عمل سے بہتر ہے۔

(۳۳۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عمرو ، قَالَ فِي الْجَنَّةِ قَصْرٌ يُدْعَى عَدَنًا حَوْلَهُ الْمُرُوجُ الْبُرُوجُ لَهُ خَمْسَةُ آلاَفِ بَابٍ لاَ يَسْكُنُهُ ، أَوْ لاَ يَدْخُلُهُ إِلاَّ نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ ، أَوْ إِمَامٌ عَادِلٌ.

(۳۳۲۲۷) حضرت ابن سابط رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک محل ہے جس کا نام عدن ہے۔ اس کے ارد گرد اس کے پانچ ہزار دروازے ہیں۔ اس میں سکونت اختیار نہیں کرے گا یا اس میں داخل نہیں ہو سکے گا سوائے نبی کے یا صدیق کے یا شہید کے یا منصف حکمران کے۔

(۳۳۲۲۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : إِنَّ مِنْ إِجْلاَلِ اللهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ ، وَلاَ الْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ.

(۳۳۲۲۸) حضرت ابو کنانہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کے احترام میں سے ہے کسی بوڑھے مسلمان کا اکرام کرنا اور حامل قرآن جو نہ اس میں غلو کرتا ہو اور نہ اس سے غفلت برتتا ہو اس کا اکرام کرنا، عدل و انصاف کرنے والے بادشاہ کا اکرام کرنا۔

(۳۳۲۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ عَمَّارٌ :ثَلاَثٌ لاَ يَسْتَخِفُّ بِحَقِّهِنَّ إِلاَّ مُنَافِقٌ بَيِّنٌ نِفَاقُهُ :الإِمَامُ الْمُقْسِطُ وَمُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَذُو الشَّيْبَةِ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۳۲۲۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ کوئی ان کے حق سے استخفاف نہیں برت سکتا سوائے اس منافق کے جس کا نفاق بالکل ظاہر ہو۔ پہلا منصف حکمران، دوسرا بھلائی کی بات سکھلانے والا، اور اسلام میں بڑھاپے کو پہنچنے والا۔

(۳۳۲۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو مَكِينٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يَقُولُ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ﴾ ، قَالَ :أُنْزِلَتْ فِي وُلاَةِ الأَمْرِ.

(۳۳۲۳۰) حضرت ابومکین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ نے اس آیت کا شان نزول یوں فرمایا: آیت: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ﴾ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ آیت امیروں کے معاملات کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۳۳۲۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾ ، قَالَ :هَذِهِ مُبْهَمَةٌ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

(۳۳۲۳۱) حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے قرآن کی اس آیت کے بارے میں ارشاد فرمایا: آیت ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾ یہ آیت مبہم ہے۔ نیکوکار اور بدکار دونوں کے لیے ہے۔

(٤) ما يكره أن ينتفع بِهِ مِن المغنمِ

ان روایات کا بیان جو اس بارے میں ہیں کہ مال غنیمت سے نفع اُٹھانا اپنی ذات کے لیے مکروہ ہے

(۳۳۲۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى تُجِيبَ ، قَالَ :غَزَوْنَا مَعَ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ نَحْوَ الْمَغْرِبِ فَفَتَحْنَا قَرْيَةً ، يُقَالَ لَهَا جَرْبَةُ ، قَالَ : فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا ، فَقَالَ :إِنِّي لاَ أَقُولُ فِيكُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِينَا يَوْمَ خَيْبَرَ :مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يَرْكَبَنَّ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا

فِيهِ، وَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ.

(۳۳۲۳۲) حضرت ابو مرزوق ؒ فرماتے ہیں جو حضرت نجیب ؒ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ کہ ہم لوگ حضرت رویفع بن ثابت انصاری ؓ کے ساتھ مغرب کی جانب جہاد کے لیے گئے۔ پس ہم نے ایک بستی فتح کی جس کا نام جربہ تھا تو آپ ؓ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک میں نہیں کہوں گا تمہارے حق میں کوئی بات مگر جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنی جو آپ ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن ہمارے بارے میں فرمائی۔ فرمایا: جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور آخرت کے دن پر تو اس کو چاہیئے کہ وہ مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کسی جانور پر سوار مت ہو یہاں تک کہ جب اسے لاغر کر دیا تو پھر مال غنیمت میں لوٹا دیا۔ اور نہ ہی مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے کوئی کپڑا پہنے۔ یہاں تک کہ جب اس کو پرانا کر دیا تو اس کو مال غنیمت میں لوٹا دیا۔

(۳۳۲۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ سَلْمَانُ عَلَى قَبْضٍ مِنْ قَبْضِ الْمُهَاجِرِينَ ، فَجَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ بِقَبْضٍ كَانَ مَعَهُ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ ، ثُمَّ أَدْبَرَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ : يَا سَلْمَانُ ، إِنَّهُ كَانَ فِي ثَوْبِي خَرْقٌ فَأَخَذْتُ خَيْطًا مِنْ هَذَا الْقَبْضِ فَخِطْتُ بِهِ ، قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ وَقَدْرُهُ ، قَالَ : فَجَاءَ الرَّجُلُ فَنَشَرَ الْخَيْطَ مِنْ ثَوْبِهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي غَنِيٌّ عَنْ هَذَا.

(۳۳۲۳۳) حضرت قابوس ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان ؓ مہاجرین کے مال مقبوض میں سے جو کہ غنیمت سے حاصل ہوا تھا اس کے کچھ حصہ پر نگران تھے۔ تو ان کے پاس ایک آدمی آیا جس کے پاس کچھ مال غنیمت کا مال تھا اس نے وہ مال آپ ؓ کو دیا پھر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھر واپس لوٹا اور کہنے لگا: اے سلمان! یقیناً میرے کپڑے میں تھوڑی سی پھٹن تھی تو میں نے اس غنیمت کے مال میں سے سوئی لے کر اس سے اس کپڑے کو سی لیا۔ انہوں نے کہا: ہر چیز کی کچھ قدر و قیمت ہے پس وہ آدمی آیا اور اس نے اپنے کپڑوں سے ایک سوئی نکالی پھر کہا: میں اس سے بھی بے نیاز ہوں۔

(۳۳۲۳٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِيَّايَ وَرِبَا الْغُلُولِ أَنْ يَرْكَبَ الرَّجُلُ الدَّابَّةَ حَتَّى تَحْسَرَ قَبْلَ أَنْ تُؤَدَّى إِلَى الْمَغْنَمِ ، أَوْ يَلْبَسَ الثَّوْبَ حَتَّى يَخْلَقَ قَبْلَ أَنْ يُؤَدَّى إِلَى الْمَغْنَمِ.

(۳۳۲۳۴) امام اوزاعی ؒ نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی ؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مال غنیمت میں خیانت سے بچو، وہ یہ کہ کوئی آدمی سواری پر سوار ہو اور پھر مال غنیمت میں دینے سے پہلے ہی اس کو کمزور اور لاغر کر دے۔ یا کوئی کپڑا پہن لے یہاں تک کہ اسے مال غنیمت میں دینے سے پہلے ہی پرانا کر دے۔

(۳۳۲۳٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بَلَنْجَرَ فَحَرَّجَ عَلَيْنَا أَنْ نَحْمِلَ عَلَى دَوَابِّ الْغَنِيمَةِ ، وَرَخَّصَ لَنَا فِي الْغِرْبَالِ وَالْمُنْخُلِ وَالْحَبْلِ.

(۳۳۲۳۵) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سلمان بن ربیعہ کے ساتھ لنجر مقام پر جہاد کرنے گئے تو آپ نے ہم پر حرام وممنوع قرار دیا کہ ہم مال غنیمت کے جانوروں پر سوار ہوں۔ اور ہمیں رخصت دی چھلنی، چھانن اور رسی استعمال کرنے کی۔

(۵) ما یستحبّ مِن الخیلِ وما یکرہ مِنها

پسندیدہ اور ناپسندیدہ گھوڑوں کا بیان

(۳۳۲۳۶) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّخَعِیِّ ، عَنْ أَبِی زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بن جَرِیرٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، قَالَ :کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکْرَهُ الشِّکَالَ مِنَ الْخَیْلِ.

(مسلم ۱۴۹۴۔ ابو داؤد ۲۵۴۰)

(۳۳۲۳۶) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس گھوڑے کو ناپسند کرتے تھے جس کے تین پاؤں تو سفید ہوں اور ایک پاؤں نہ ہو یا اس کے برعکس ہو۔

(۳۳۲۳۷) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الضُّرَیْسِ عُقْبَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْعَبْسِیُّ ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ حِرَاشٍ أَخِی رِبْعِیٍّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ الْعَبْسِیِّینَ :أَیُّ الْخَیْلِ وَجَدْتُمُوهُ أَصْبَرَ فِی حَرْبِکُمْ ، قَالُوا :الْکُمَیْتُ.

(۳۳۲۳۷) حضرت مسعود بن حراش جو کہ حضرت ربعی بن حراش کے بھائی ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے قبیلہ عبس کے لوگوں سے پوچھا: تم اپنی جنگوں میں کون سے گھوڑے کو زیادہ باہمت پاتے ہو؟ ان لوگوں نے جواب دیا: جو گھوڑا سرخ اور کالے رنگ کا ہو یا کتھئی رنگ کا گھوڑا۔

(۳۳۲۳۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا طَلْحَةُ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :خَیْرُ الْخَیْلِ الْحُوُّ.

(۳۳۲۳۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین گھوڑا کتھئی رنگ کا ہے جس میں سرخ رنگ حاوی ہو۔

(۳۳۲۳۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَی بْنُ عُلَیٍّ ، قَالَ سَمِعْت أَبِی یُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلاً أَتَی رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إنِّی أُرِیدُ أَنْ أُقَیِّدَ فَرَسًا ، أَوْ أَبْتَاعَ فَرَسًا ، قَالَ :فَقَالَ :فَعَلَیْک بِهِ أَقْرَحَ أَرْثَمَ کُمَیْتًا ، أَوْ أَدْهَمَ مُحَجَّلاً طَلْقَ الْیُمْنَی. (ترمذی ۱۶۹۷۔ ابن حبان ۴۶۷۶)

(۳۳۲۳۹) حضرت موسیٰ بن علی کے والد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: میں چاہتا ہوں کہ میں گھوڑے کے پاؤں میں بیڑی ڈالوں یا کہا کہ میں گھوڑا خریدنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں تم پر

لازم ہے وہ گھوڑا جس کے چہرے میں سفیدی ہو اور اس کی ناک اور اوپر والا ہونٹ بھی سفید ہو اور کمیتی رنگ کا ہو یا ایسا گھوڑا جو سیاہ و سفید رنگ کا ہو اور اس کا دایاں بالکل صاف ہو۔

(٦) ما ذكر فِي حذفِ أذنابِ الخيلِ

ان روایات کا بیان جو گھوڑے کی دم تراشنے کے بارے میں منقول ہیں

(٣٣٢٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَوْرٌ الشَّامِيُّ ، عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَحْذِفُوا أَذْنَابَ الْخَيْلِ فَإِنَّهَا مَذَابُّهَا ، وَلاَ تَقُصُّوا أَعْرَافَهَا فَإِنَّهَا دِفَاؤُهَا.

(۳۳۲۴۰) حضرت وضین بن عطاء رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گھوڑوں کی دُم میں نہ تراشا کرو۔ پس بے شک یہ مکھیاں اڑانے کا آلہ ہیں اور نہ ہی ان کے گردن کے بال کاٹا کرو یہ ان کے لیے گرمائش کا سبب بنتے ہیں۔

(٣٣٢٤١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ نَهَى عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ ، قَالَ : وَأُرَاهُ قَالَ : وَعَنْ حَذْفِ أَذْنَابِهَا.

(۳۳۲۴۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ نے گھوڑے کو خصی کرنے سے منع فرمایا: آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ ان کی دم کو تراشنے سے بھی منع فرمایا۔

(٣٣٢٤٢) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُهْلَبَ الْخَيْلُ.

(۳۳۲۴۲) حضرت بُرد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ مکروہ قرار دیتے تھے گھوڑے کے بالوں کو اکھیڑے جانے کو۔

(٣٣٢٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ : لاَ تَحْذِفُوا أَذْنَابَ الْخَيْلِ.

(۳۳۲۴۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گھوڑے کی دم کو مت تراشو۔

(٧) ما قالوا فِي خِصاءِ الخيلِ والدّوابّ من كرِهه ؟

گھوڑے اور جانوروں کو خصی کرنے کے بارے میں جن حضرات نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے

(٣٣٢٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ وَالْبَهَائِمِ ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِيهِ نَمَاءُ الْخَلْقِ. (احمد ۲۴)

(۳۳۲۴۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے اور دوسرے جانوروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ نے فرمایا: ان میں مخلوق کی بڑھوتری ہے۔

(۳۳۲٤٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ يَنْهَى عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ.

(۳۳۲۴۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے خط لکھ کر گھوڑے کو خصی کرنے سے منع کیا۔

(۳۳۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ الْبَجَلِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ أَنْ لاَ يُخْصَى فَرَسٌ ، وَلاَ يَجْرِى من أَكْثَرَ مِنْ مِئَتَيْنِ.

(۳۳۲۴۶) حضرت ابراہیم بن مہاجر البجلی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے خط لکھا: کہ گھوڑوں کو خصی مت کیا جائے اور ان کو دو سو سے زیادہ نہ دوڑایا جائے۔

(۳۳۲٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إلَى أَهْلِ مِصْرَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ ، وَأَنْ يُجْرِى الصِّبْيَانُ الْخَيْلَ.

(۳۳۲۴۷) حضرت یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے خط لکھ کر مصر والوں کو منع کیا کہ وہ گھوڑے کو خصی نہ کریں۔ اور بچوں کو گھوڑوں پر نہ دوڑائیں۔

(۳۳۲٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ : ﴿وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ﴾ قَالَ : الْخِصَاءُ.

(۳۳۲۴۸) حضرت ربیع بن انس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس آیت: ﴿وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ﴾ میں خصی کرنا مراد ہے۔

(۳۳۲٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : الْخِصَاءُ.

(۳۳۲۴۹) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوصالح نے بھی یہی ارشاد فرمایا: کہ خصی کرنا مراد ہے۔

(۳۳۲٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو مَكِين ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ كَرِهَ خِصَاءَ الدَّوَابِّ.

(۳۳۲۵۰) حضرت ابومکین فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ جانوروں کے خصی کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۳۲٥١) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، وَالْحَسَنِ ، وَشَهْرٍ أَنَّهُمْ كَرِهُوا الْخِصَاءَ.

(۳۳۲۵۱) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء، حضرت طاؤس، حضرت مجاہد، حضرت حسن اور حضرت شہر یہ سب حضرات خصی کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۳۲٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَهَى عَنِ الْخِصَاءِ ، وَقَالَ : النَّمَاءُ مَعَ الذَّكَرِ.

(۳۳۲۵۲) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے جانوروں کو خصی کرنے سے منع فرمایا: اور ارشاد فرمایا: کہ نسل میں اضافہ تو آلۂ تناسل کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۳۳۲۵۳) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : خِصَاءُ الْبَهَائِمِ مُثْلَةٌ ، ثُمَّ تَلاَ : ﴿وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ﴾.

(۳۳۲۵۳) حضرت مطرف رحمہ اللہ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: جانوروں کوخصی کرنا تو مثلہ ہے۔اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَلآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللهِ﴾

(۸) مَنْ رَخَّصَ فِي خِصَاءِ الدَّوَابِّ

جن لوگوں نے جانوروں کوخصی کرنے میں رخصت دی

(۳۳۲۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ أَبَاهُ خَصَى بَغْلاً لَهُ.

(۳۳۲۵۴) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے اپنے ایک خچر کوخصی کروایا۔

(۳۳۲۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَطَاءً ، عَنْ خِصَاءِ الْخَيْلِ ، قَالَ : مَا خِيفَ عَضَاضُهُ وَسُوءُ خُلُقِهِ فَلاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۳۲۵۵) حضرت مالک بن مغول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے گھوڑے کوخصی کرنے کے متعلق پوچھا: آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کے کاٹنے اور مارنے کا خوف نہ ہوتو کوئی حرج کی بات نہیں۔

(۳۳۲۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ الْمَدَائِنِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِخِصَاءِ الدَّوَابِّ.

(۳۳۲۵۶) حضرت عبدالملک بن ابی بشیر المدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: جانوروں کوخصی کرنے میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

(۳۳۲۵۷) حدَّثَنَا بَعْضُ الْبُصْرِيِّينَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِخِصَاءِ الْخَيْلِ ، لَوْ تَرَكْت الْفُحُولَ لأَكَلَ بَعْضُهَا بَعْضًا.

(۳۳۲۵۷) حضرت ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: گھوڑے کوخصی کرنے میں کوئی حرج نہیں اگر طاقتور نر کو چھوڑ دیا جائے تو ان میں سے بعض بعض کو کھا جائیں۔

(۹) ما قالوا فِي الأجراسِ لِلدَّوابِّ

جن لوگوں نے جانوروں کے لیے گھنٹی بجانے کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۲۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي الْجَرَّاحِ ، عَنْ

أُمِّ حَبِيبَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لاَ تَصْحَبُ الْمَلاَئِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ.

(احمد ۳۲۶۔ دارمی ۲۶۷۵)

(۳۳۲۵۸) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملائکہ اس جماعت کی صحبت اختیار نہیں کرتے جن کے پاس گھنٹی ہو۔

(۳۳۲۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَصْحَبُ الْمَلاَئِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ ، وَلاَ كَلْبٌ.

(احمد ۲۶۳۔ مسلم ۱۶۷۲)

(۳۳۲۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملائکہ اس شخص کی صحبت اختیار نہیں کرتے جس کے پاس گھنٹی ہو اور نہ اس شخص کی جس کے پاس کتا ہو۔

(۳۳۲۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : الْمَلاَئِكَةُ لاَ تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيهَا جُلْجُلٌ. (طبرانی ۲۳)

(۳۳۲۶۰) حضرت ثابت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: ملائکہ اس کی صحبت اختیار نہیں کرتے جس کے پاس گھنگرو ہوں۔

(۳۳۲۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ صَوْتَ الْجَرَسِ.

(۳۳۲۶۱) حضرت یزید بن الاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گھنٹی کی آواز کو ناپسند کرتی تھیں۔

(۳۳۲۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى بِتِبْرٍ ، فَقَالَ : هَلْ عَسَيْتَ أَنْ تَجْعَلَهَا أَجْرَاسًا فَإِنَّهَا تُكْرَهُ.

(۳۳۲۶۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کے پاس سونے کا بغیر ڈھلا ہوا ڈلا لے کر آیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: شاید کہ تو اس کی گھنٹیاں بنائے گا بے شک یہ تو مکروہ ہے۔

(۳۳۲۶۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : لِكُلِّ جَرَسٍ تَبَعٌ مِنَ الْجِنِّ.

(۳۳۲۶۳) حضرت عاصم بن ابی النجود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر گھنٹی شیطان کے چیلوں میں سے ہے۔

(۳۳۲۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :

الْمَلاَئِكَةُ لاَ تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ.

(۳۳۲۶۴) حضرت زرارۃ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ملائکہ اس شخص کی صحبت اختیار نہیں کرتے جس کے پاس گھنٹی ہو۔

(۳۳۲۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ الأَسْلَمِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَكْحُولاً يَقُولُ : إِنَّ الْمَلاَئِكَةَ تَمْسَحُ دَوَابَّ الْغُزَاةِ إِلاَّ دَابَّةً عَلَيْهَا جَرَسٌ.

(۳۳۲۶۵) حضرت عبد اللہ بن عامر الاسلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: بے شک ملائکہ مجاہدین کے جانوروں کو صاف کرتے ہیں سوائے اس کے گھوڑے کو جس پر گھنٹی ہو۔

(۳۳۲۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَوْرٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ : مَرُّوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاقَةٍ فِي عُنُقِهَا جَرَسٌ ، قَالَ : هَذِهِ مَطِيَّةُ شَيْطَانٍ.

(۳۳۲۶۶) حضرت خالد بن معدان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک اونٹنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لے کر گزرے جس کی گردن میں گھنٹی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شیطان کی سواری ہے۔

(۱۰) ما رُخِّصَ فِيهِ مِن لِبَاسِ الحَرِيرِ

جن جگہوں میں ریشم کے لباس کی رخصت دی گئی

(۳۳۲۶۷) حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مَرْزُوقِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ أَبُو فَرْقَدٍ : رَأَيْت عَلَى تَجَافِيفِ أَبِي مُوسَى الديباج والْحَرِيرَ.

(۳۳۲۶۷) حضرت مرزوق بن عمرو رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو فرقد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت ابو موسیٰ کی زرہوں پر دیباج اور ریشم دیکھا۔

(۳۳۲۶۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي لَهُ يَلْمَقُ مِنْ دِيبَاجٍ يَلْبَسُهُ فِي الْحَرْبِ.

(۳۳۲۶۸) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت میرے والد حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کے پاس ریشم کا ایک بھراؤ دار چوغہ تھا جسے وہ جنگ میں پہنتے تھے۔

(۳۳۲۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ جُبَّةً ، أَوْ سِلاَحًا.

(۳۳۲۶۹) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج کی بات نہیں جبکہ وہ جبہ یا ہتھیار ہو۔

(۳۳۲۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِلُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ.

(۳۳۲۷۰) حضرت حجاج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: جنگ میں ریشم پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۳۲۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ أَحْمَرَ الْيَشْكُرِيِّ ، أَوِ ابْنِ بُرَيْدَةَ شَكَّ الْمُنْذِرُ ، قَالَ : قَالَ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لِعُمَرَ : إِذَا رَأَيْنَا الْعَدُوَّ وَرَأَيْنَاهُمْ قَدْ كَفَّرُوا سِلاَحَهُمْ بِالْحَرِيرِ فَرَأَيْنَا لِذَلِكَ هَيْبَةً ، فَقَالَ عُمَرُ : أَنْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ فَكَفِّرُوا عَلَى سِلاَحِكُمْ بِالْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ.

(۳۳۲۷۱) حضرت منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علباء بن احمر الیشکری یا حضرت ابن بریدہ رحمہ اللہ ان دونوں میں سے کسی ایک نے ارشاد فرمایا: کہ مہاجرین میں سے چندلوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: جب ہم نے دشمن کو دیکھا تو ہم نے ان کو اس حال میں دیکھا کہ انہوں نے اپنے ہتھیار ریشم میں چھپائے ہوئے تھے۔ تو ہم یہ دیکھ کر گھبرا گئے؟ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو تم بھی اپنے ہتھیاروں کو ریشم اور دیباج سے چھپا لو۔

(۳۳۲۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُحَمَّدًا ، عَنْ لُبْسِ الدِّيبَاجِ فِي الْحَرْبِ ، فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ كَانُوا يَجِدُونَ الدِّيبَاجَ.

(۳۳۲۷۲) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے جنگ میں ریشم پہننے کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ لوگ کہاں ریشم پاتے تھے؟

(۱۱) من كرهه فِي الحربِ

جنہوں نے جنگ میں بھی ریشم کو مکروہ قرار دیا

(۳۳۲۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مَكِينِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ لُبْسَ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ فِي الْحَرْبِ ، وَقَالَ : أَرْجَى مَا يَكُونُ لِلشَّهَادَةِ يَلْبَسُهُ.

(۳۳۲۷۳) حضرت ابومکین بن ابان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ جنگ میں ریشم اور دیباج پہننے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اور فرماتے تھے: جو شخص شہادت کی امید رکھتا ہو کیا وہ یہ پہنے گا؟!۔

(۳۳۲۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ لُبْسَ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ.

(۳۳۲۷۴) حضرت یونس بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ جنگ میں ریشم پہننے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۳۲۷٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَسْأَلُهُ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْيَلاَمِقِ فِي دَارِ الْحَرْبِ ؟ قَالَ : فَكَتَبَ : أَنْ كُنْ أَشَدَّ مَا كُنْتَ كَرَاهَةً لِمَا يُكْرَهُ عِنْدَ الْقِتَالِ حِينَ تَعْرِضُ نَفْسَكَ لِلشَّهَادَةِ.

(۳۳۲۷۵) حضرت ولید بن ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن محیریز رحمہ اللہ کو خط لکھ کر پوچھا: کیا دار الحرب میں ریشم اور لمبے کوٹ پہن سکتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس خط کا جواب لکھا: جب تم نے خود کو شہادت کے لیے پیش کر دیا تو تم اس چیز کو زیادہ

ناپسند کرو جو قتال کے وقت بھی مکروہ ہے۔

(۳۳۲۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّهُ كَرِهَ لُبْسَهُ فِي الْحَرْبِ.

(۳۳۲۷۶) حضرت ولید بن ہشام ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت ابن محیریز ولیٹیو جنگ میں بھی ریشم پہننے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۳۲۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : شَهِدْنَا الْيَرْمُوكَ ، قَالَ : فَاسْتَقْبَلَنَا عُمَرُ وَعَلَيْنَا الدِّيبَاجُ والحرير ، فَأَمَرَ فَرُمِينَا بِالْحِجَارَةِ.

(۳۳۲۷۷) حضرت سوید بن غفلہ ولیٹیو فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جنگ یرموک میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمارا استقبال کیا اس حال میں کہ ہم نے دیباج اور ریشم پہنا ہوا تھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے ہمیں پتھر مارے گئے۔

(۱۲) ما قالوا فِيمن استعان بِالسِّلاحِ مِن الغنِيمةِ

اس شخص کے بارے میں جو غنیمت کے اسلحہ سے مدد لیں بعض لوگوں نے یوں کہا

(۳۳۲۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، قَالَ : قُلْت لِلْحَسَنِ : يَا أَبَا سَعِيدٍ : الرَّجُلُ يَكُونُ عَارِيًّا يَلْبَسُ الثَّوْبَ ، أَوْ يَكُونُ أَعْزَلَ يَلْبَسُ مِنَ السِّلاَحِ ، قَالَ : يَفْعَلُ ، فَإِذَا حَضَرَ الْقَسْمُ فَلْيُحْضِرْهُ.

(۳۳۲۷۸) حضرت ابوالاشہب ولیٹیو فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ولیٹیو سے پوچھا: اے ابوسعید! جو آدمی کپڑوں سے ننگا ہو کیا وہ غنیمت کے کپڑے پہن سکتا ہے؟ یا وہ نہتا ہو تو اسلحہ لے سکتا ہے؟ آپ ولیٹیو نے فرمایا: وہ ایسا کر لے اور پھر جب مال غنیمت تقسیم ہونے لگے۔ تو وہ چیز حاضر کر دے۔

(۳۳۲۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ سَمِعْت سُفْيَانَ يَقُولُ : إِذَا أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ السِّلاَحَ وَالدَّوَابَّ فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَعِينُوا بِهِ وَاحْتَاجُوا فَلاَ بَأْسَ بِهِ وَلو لَمْ يَسْتَأْذِنُوا الإِمَامَ.

(۳۳۲۷۹) حضرت وکیع ولیٹیو فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ولیٹیو کو یوں فرماتے ہوئے سنا: جب مسلمان اسلحہ اور جانور پالیں غنیمت کے مال سے۔ اور وہ ان سے مدد حاصل کرنا چاہیں اور وہ اس کے محتاج بھی ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں اگرچہ انہوں نے امیر سے اجازت نہ لی ہو۔

(۳۳۲۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِيُّ وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : انْتَهَيْت إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ ضُرِبَتْ رِجْلُهُ وَهُوَ صَرِيعٌ وَهُوَ يَذُبُّ النَّاسَ عَنْهُ بِسَيْفِهِ ، فَقُلْتُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْزَاكَ يَا عَدُوَّ اللهِ ، فَقَالَ : هَلْ هُوَ إِلاَّ رَجُلٌ قَتَلَهُ قَوْمُهُ ، فَجَعَلْتُ أَتَنَاوَلُهُ بِسَيْفٍ لِي غَيْرِ طَائِلٍ ، فَأَصبت يَدَهُ فَنَدَرَ سَيْفُهُ فَأَخَذْته فَضَرَبْته بِهِ حَتَّى بَرَدَ.

(۳۳۲۸۰) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں غزوہ بدر کے دن ابو جہل ملعون کے پاس پہنچا اس حال میں کہ اس کی ٹانگ کٹی ہوئی تھی اور وہ نیم مردہ تھا۔ اور وہ خود کو لوگوں سے بچار ہا تھا اپنی تلوار کے ذریعے۔ پس میں نے کہا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تجھے ذلیل و رسوا کیا اے اللہ کے دشمن۔ وہ کہنے لگا: کوئی آدمی نہیں ہے مگر یہ کہ اس کی قوم نے اس کو مار ڈالا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی چھوٹی سی تلوار کے ذریعہ اس کو ٹٹولنا شروع کیا تو میں نے اس کے ہاتھ کو ہلایا اور اس کی تلوار گر گئی۔ میں نے اس کی تلوار کو پکڑ لیا۔ اور اس کو مار دیا۔ یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔

(۱۴) ما قالوا فِي الجبنِ والشّجاعةِ

بعض لوگوں نے بزدلی اور شجاعت کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۲۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ بَدْرٍ وَنَحْنُ نَلُوذُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَقْرَبُنَا إِلَى الْعَدُوِّ ، وَكَانَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ بَأْسًا. (احمد ۱۲۶۔ ابو یعلی ۲۹۷)

(۳۳۲۸۱) حضرت حارثہ بن مضرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ جنگ بدر کے دن میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے حفاظت حاصل کر رہے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں سب سے زیادہ دشمن کے قریب ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن سب سے زیادہ سخت جنگجو تھے۔

(۳۳۲۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كُنَّا إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ ، وَإِنَّ الشُّجَاعَ لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ. (مسلم ۱۴۰۱)

(۳۳۲۸۲) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب جنگ بہت زیادہ سخت ہو جاتی تو ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے حفاظت حاصل کرتے تھے۔ اور یقیناً بہادر تو وہی شخص ہوتا ہے جو مد مقابل ہوتا ہے۔

(۳۳۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ فَائِدٍ الْعَبْسِيِّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ : الشَّجَاعَةُ وَالْجُبْنُ غَرَائِزُ فِي الرِّجَالِ ، فَيُقَاتِلُ الشُّجَاعُ عَمَّنْ يَعْرِفُ وَمَنْ لاَ يَعْرِفُ ، وَيَفِرُّ الْجَبَانُ ، عَنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ.

(۳۳۲۸۳) حضرت حسان بن فائد العبسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بہادری اور بزدلی مردوں میں پائی جانے والی خصلتیں ہیں۔ بہادر شخص تو اس شخص سے لڑتا ہے چاہے وہ اس کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔ اور بزدل تو اپنے ماں، باپ سے بھاگتا ہے۔

(۳۳۲۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :

قَالَ عُمَرُ :الشَّجَاعَةُ وَالْجُبْنُ شِيمَةٌ ، أَوْ خُلُقٌ فِي الرِّجَالِ فَيُقَاتِلُ الشُّجَاعُ عَمَّنْ لاَ يُبَالِي أَنْ لاَ يَؤُوبَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَفِرُّ الْجَبَانُ ، عَنِ ابن أَبِيهِ وَأُمِّهِ.

(۳۳۲۸۴) حضرت قبیصہ بن جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بہادری اور بزدلی مردوں میں پائی جانے والی عادت یا خصلت ہے۔ بہادر تو اس بات سے بے پرواہو کر لڑتا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے گا، اور بزدل شخص تو اپنے ماں، باپ کے بیٹے سے بھاگتا ہے۔

(۳۳۲۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَشْعَثُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَأَسْخَى النَّاسِ. (بخاری ۲۸۲۰۔ مسلم ۴۸)

(۳۳۲۸۵) حضرت عبد العزیز بن صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر اور سب سے زیادہ سخی تھے۔

(۳۳۲۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الْبَطْشِ. (ابن سعد ۴۱۹)

(۳۳۲۸۶) حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ طاقتور شخص تھے۔

(۳۳۲۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ :لَقَدِ انْقَطَعَ فِي يَدِي يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ وَصَبَرَتْ صَفِيحَةٌ يَمَانِيَّةٌ.

(۳۳۲۸۷) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ غزوہ موتہ کے دن میرے ہاتھ سے نو تلواریں ٹوٹیں آخر کار میں نے ایک یمنی چوڑی تلوار پر صبر کیا۔

(۳۳۲۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هَاشِمِ بن هَاشِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ :كَانَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ أَشَدَّ الْمُسْلِمِينَ بَأْسًا يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۳۲۸۸) حضرت ہاشم بن ہاشم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ غزوہ احد کے دن مسلمانوں میں سب سے زیادہ سخت جنگجو تھے۔

(١٤) ما قالوا فِي الخيلِ ترسل فيجلب عليها

بعض لوگوں نے یوں کہا اس گھوڑے کے بارے میں جس کو چھوڑ دیا جائے اور اس کو دوڑانے کے لیے آوازیں لگائی جائیں

(۳۳۲۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا جَلَبَ ، وَلَا جَنَبَ.

(۳۳۲۸۹) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کو دوڑانے کے لیے شور مچانا درست نہیں اور گھوڑ دوڑ کے دوران اپنے پہلو میں گھوڑا رکھنا کہ جب یہ ست پڑ جائے تو دوسرے پر سوار ہو جائے یہ بھی درست نہیں ہے۔

(۳۳۲۹۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

(۳۳۲۹۰) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے ماقبل حدیث موقوفا اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۳۳۲۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْعَبْسِيُّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا جَلَبَ ، وَلَا جَنَبَ فِي الإِسْلَامِ.

(۳۳۲۹۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں نہ تو گھوڑے کو دوڑانے کے لے شور مچانا درست ہے۔ اور گھوڑ دوڑ کے دوران اپنے پہلو میں دوسرا گھوڑا رکھنا تا کہ پہلے گھوڑے کے ست ہونے کی صورت میں دوسرے پر سوار ہو جائے یہ بھی درست نہیں ہے۔

(۳۳۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا جَلَبَ ، وَلَا جَنَبَ. (ابو داؤد ۱۵۸۷۔ احمد ۱۸۰)

(۳۳۲۹۲) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کو دوڑانے کے لیے شور مچانا درست نہیں ہے اور گھوڑ دوڑ کے دوران اپنے پہلو میں دوسرا گھوڑا رکھنا تا کہ پہلے گھوڑے کے ست ہونے کی صورت میں دوسرے پر سوار ہو جائے یہ بھی درست نہیں ہے۔

(۱۵) ما قالوا فِي الجبنِ وما يذكر فِيهِ

بزدلی کے بارے میں لوگوں کی آراء اور اس کے بارے میں چند روایات کا بیان

(۳۳۲۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا همام ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِلْجَبَانِ أَجْرَانِ.

(۳۳۲۹۳) حضرت ابو عمران الجونی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بزدل کے لیے دو اجر ہیں۔

(۳۳۲۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةَ :إِذَا أَحَسَّ أَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ جُبْنًا ؛ فَلَا يَغْزُوَنَّ.

(۳۳۲۹۴) حضرت عبد الکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنے دل میں

بزدلی محسوس کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ جہاد میں شریک مت ہو۔

(٣٣٢٩٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ فَضَالَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : لاَ نَامَتْ عُيُونُ الْجُبَنَاءِ.

(۳۳۲۹۵) حضرت فضیل بن فضالہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بزدلوں کی آنکھیں نہیں سوتیں۔

(١٦) ما قالوا فِي سبيِ الجاهِلِيّةِ والقرابةِ

بعض لوگوں نے زمانہ جاہلیت کے قید اور قریبی رشتہ داروں کے بارے میں یوں کہا

(٣٣٢٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبْيِ الْجَاهِلِيَّةِ فِي الْغُلاَمِ ثَمَانِيًا مِنَ الإِبِلِ ، وَفِي الْمَرْأَةِ عَشْرًا مِنَ الإِبِلِ ، أَوْ غُرَّةَ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ.

(۳۳۲۹۶) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمانہ جاہلیت کے قیدیوں کے بارے میں فیصلہ فرمایا: بچہ کے بارے میں آٹھ اونٹوں کا اور عورت کے بارے میں دس اونٹوں کا یا ایک غرہ کا، غرہ سے مراد غلام یا باندی ہے۔

(٣٣٢٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَيْسَ عَلَى عَرَبِيٍّ مِلْك ، وَلَسْنَا بِنَازِعِي مِنْ أَحَدٍ شيئا أَسْلَمَ عَلَيْهِ ، وَلَكِنَّا نُقَوِّمُهُمْ للملة : خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ خَمْسٌ مِنَ الإِبِلِ.

(۳۳۲۹۷) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عربی پر کسی کو بھی ملکیت حاصل نہیں۔ اور ہم اس کو مجبور نہیں کریں گے ذرا سا بھی کہ وہ اسلام قبول کرے۔ لیکن ہم اس کو مسلمان کے حق میں حصہ مقرر کر دیں گے۔ کہ پانچ پانچ اونٹ دیے جائیں۔

(٣٣٢٩٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ صَدَقَةَ ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَقْضِي فِيمَا سَبَتِ الْعَرَبُ بَعْضُهَا على بَعْضٍ قَبْلَ الإِسْلاَمِ وَقَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ عَرَفَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ مَمْلُوكًا مِنْ حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَفِدَاهُ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ وَالأَمَةِ بِالأَمَتَيْنِ.

(۳۳۲۹۸) حضرت رباح بن حارث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرب کے ان قیدیوں کے بارے میں فیصلہ فرمایا جنہوں نے اسلام سے پہلے یا نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے ایک دوسرے کو قیدی بنا لیا تھا۔ کہ جو شخص بھی اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو جانتا ہو کہ وہ عرب کے قبیلوں میں سے فلاں قبیلہ میں غلام ہے۔ تو اس کا فدیہ ایک غلام کے بدلے دو غلام ہوگا۔ اور ایک باندی کے بدلے دو باندیاں ہوں گی۔

(۱۷) ما قالوا فِی وضعِ الجزیۃِ والقِتالِ علیھا

جن لوگوں نے کہا کہ جزیہ نہ دینے کی صورت میں ان کے خلاف قتال ہوگا

(۳۳۲۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : لَمَّا غَزَا سَلْمَانُ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ ، قَالَ : كُفُّوا حَتَّى أَدْعُوَهُمْ كَمَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ ، فَأَتَاهُمْ ، فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ مِنكُمْ وَقَدْ تَدْرُونَ مَنْزِلِي مِنْ هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ ، وَإِنَّا نَدْعُوكُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ، فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ مَا لَنَا ، وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْنَا ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ قَاتَلْنَاكُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهِ ، فَقَالَ لِلنَّاسِ :انْهَدُوا إِلَيْهِمْ. (احمد ۴۴۰)

(۳۳۲۹۹) حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اہل فارس سے جنگ میں شریک ہوئے تو فرمایا: رکو یہاں تک کہ میں ان کو دعوت دوں جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کو دعوت دی۔ پس آپ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا: یقیناً میں تمہارے میں سے ہی ایک آدمی ہوں۔ اور تحقیق تم نے ان لوگوں میں میرے مرتبہ کو جان لیا ہے۔ اور میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم نے اسلام قبول کرلیا تو تمہیں بھی وہی ملے گا جو ہمارے لیے ہیں۔ اور تم پر بھی وہی کام لازم ہوں گے جو ہم پر لازم ہیں۔ اور اگر تم انکار کرتے ہو تو تم جزیہ ادا کرو ہاتھ سے اور چھوٹے بن کر رہو اور اگر تم اس کا بھی انکار کرو گے تو ہم تم سے قتال کریں گے۔ پس ان لوگوں نے سب باتوں کا انکار کردیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا: دشمن کے سامنے ڈٹ جاؤ اور لڑائی شروع کردو۔

(۳۳۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ ، أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ فَقَالَ :إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ ، أَوْ خِلاَلٍ ، فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ: ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَكُفَّ عَنْهُمْ وَاقْبَلْ مِنْهُمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ ، وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ ، وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ ، وَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، وَلاَ يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلاَّ أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ ، فَإِنْ أَبَوْا فَادْعُهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ ، فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ، وَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَقَاتِلْهُمْ.

(۳۳۳۰۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو کسی سریہ یا لشکر پر امیر بنا کر بھیجتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو وصیت فرماتے کہ جب تم اپنے دشمن مشرکین سے ملو۔ تو تم ان کو تین باتوں یا عادتوں میں سے ایک کی طرف دعوت دو۔ پس وہ

لوگ ان میں سے جس بات کو بھی مان لیں تم اس کو قبول کرو اور ان سے لڑائی کرنے سے رک جاؤ۔ سب سے پہلے ان کو اسلام کی طرف بلاؤ۔ اگر وہ قبول کرلیں تو ان سے لڑائی کرنے سے رک جاؤ اور ان کا اسلام قبول کرو۔ پھر ان کو اس بات کی طرف دعوت دو کہ وہ اپنے علاقہ کو چھوڑ کر مہاجرین کے علاقہ میں آجائیں اور ان کو بتلا دو بے شک اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کے لیے وہی اجر و ثواب ہوگا جو مہاجرین کے لیے ہے اور ان پر وہی اعمال لازم ہوں گے جو مہاجرین پر لازم ہیں اگر وہ اس بات سے انکار کردیں۔ اور اپنے شہر ہی کا انتخاب کریں تو پھر بھی ان کو بتلا دو کہ وہ لوگ مسلمان دیہاتیوں کی طرح ہوں گے۔ ان پر اللہ کا وہی حکم جاری ہوگا جو مومنین پر جاری ہوتا ہے۔ اور ان کا مال فئی اور مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا مگر یہ کہ وہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد کریں۔ پس اگر وہ اس بات کا بھی انکار کردیں تو ان کو جزیہ دینے کی طرف بلاؤ۔ اگر وہ مان جائیں تو ان کی طرف سے یہ قبول کرو اور ان سے لڑائی کرنے سے رک جاؤ۔ اور اگر وہ انکار کردیں تو اللہ سے مدد مانگو اور ان سے قتال کرو۔

(٣٣٣٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَاتَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ هَذِهِ الْجَزِيرَةِ مِنَ الْعَرَبِ عَلَى الإِسْلاَمِ وَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُمْ غَيْرَهُ ، وَكَانَ أَفْضَلَ الْجِهَاد ، وَكَانَ بَعْدَهُ جِهَادٌ آخَرُ عَلَى هَذِهِ الطُّغْمَةِ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ : ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، قَالَ الْحَسَنُ : مَا سِوَاهُمَا بِدْعَةٌ وَضَلاَلَةٌ.

(۳۳۳۰۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیرہ عرب کے لوگوں سے اسلام پر جہاد کیا اور اسلام کے علاوہ ان سے کوئی دوسری بات قبول نہیں کی۔ اور یہ افضل ترین جہاد تھا اور اس کے بعد دوسرا جہاد اہل کتاب کے ذلیل ترین لوگوں سے کیا جس کا آیت میں ذکر ہے: ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ﴾ سے آیت کے آخر تک۔ ترجمہ: جنگ کرو ان لوگوں سے جو ایمان نہیں رکھتے اللہ پر اور آخرت کے دن پر، حضرت حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: ان دونوں کے سوا جو بھی صورت ہوگی وہ بدعت اور گمراہی ہوگی۔

(٣٣٣٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ : مَنْ صَلَّى صَلاَتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكُمَ الْمُسْلِمُ ، لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَنْ أَبَى فَعَلَيْهِ الْجِزْيَةُ. (بخاری ۳۹۱)

(۳۳۳۰۲) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن والوں کی طرف خط لکھا: کہ جو شخص ہماری نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف استقبال کرے، اور ہمارا ذبیحہ کھائے، پس وہ مسلمان ہے۔ اس کے لیے اللہ کا ذمہ ہے اور اس کے لیے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ ہے۔ اور جو ان باتوں کا انکار کرے تو اس پر جزیہ لازم ہے۔

(٣٣٣٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا ، أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ.

(۳۳۳۰۳) حضرت ابو وائل ؒ اور حضرت ابراہیم ؒ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ ؓ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ وہ ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر معافر لیں۔

(۳۳۳.٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الْجِزْيَةِ : لاَ تَضَعُوا الْجِزْيَةَ إِلاَّ عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوسَى ، وَلاَ تَضَعُوا الْجِزْيَةَ عَلَى النِّسَاءِ ، وَلاَ عَلَى الصِّبْيَانِ ، قَالَ : وَكَانَ عُمَرُ يَخْتِمُ أَهْلَ الْجِزْيَةِ فِي أَعْنَاقِهِمْ.

(۳۳۳۰۴) حضرت اسلم ؒ جو کہ حضرت عمر ؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے جزیہ وصول کرنے والے امیروں کی طرف خط لکھا: تم جزیہ مقرر نہ کرو مگر اس شخص پر جو بالغ ہو اور تم بچوں اور عورتوں پر بھی جزیہ مقرر مت کرو۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ جزیہ دینے والوں کی گردنوں میں مہر لگاتے تھے۔

(۳۳۳.٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : يُقَاتَلُ أَهْلُ الأَدْيَانِ عَلَى الإِسْلاَمِ وَيُقَاتَلُ أَهْلُ الْكِتَابِ عَلَى الْجِزْيَةِ.

(۳۳۳۰۵) حضرت لیث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے ارشاد فرمایا: بتوں کے پجاریوں سے اسلام کی بنیاد پر قتال کیا جاتا تھا، اور اہل کتاب سے جزیہ کی بنیاد پر قتال کیا جاتا تھا۔

(۳۳۳.٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن مَسْرُوقٍ ، قَالَ : لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا ، أَوْ عَدْلَهُ مَعَافِرَ. (ابوداؤد ۳۰۳۳)

(۳۳۳۰۶) حضرت مسروق ؒ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ ؓ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو ان کو حکم دیا کہ وہ ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر معافر لیں۔

(۳۳۳.۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَلَى كُلِّ رَأْسٍ فِي السَّنَةِ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ ، وَعَطَّلَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ.

(۳۳۳۰۷) حضرت ابو مجلز ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ہر شخص پر سال میں چوبیس درہم مقرر فرمائے۔ اور عورتوں اور بچوں سے ہٹا دیا۔

(۳۳۳.۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ : لاَ تَضْرِبُوا الْجِزْيَةَ عَلَى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ، وَلاَ تَضْرِبُوهَا إِلاَّ عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوسَى ، وَيَخْتِمُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ، وَجَعَلَ جِزْيَتَهُمْ عَلَى رُؤُوسِهِمْ : عَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا ، وَمَعَ ذَلِكَ أَرْزَاقُ الْمُسْلِمِينَ ، وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّامِ مِنْهُمْ مُدَّى حِنْطَةٍ وَثَلاَثَةُ أَقْسَاطِ زَيْتٍ وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ إِرْدَبُّ حِنْطَةٍ وَكِسْوَةٌ وَعَسَلٌ لاَ يَحْفَظُ نَافِعٌ كَمْ ذَلِكَ وَعَلَى أَهْلِ الْعِرَاقِ

خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا حِنْطَةً ، قَالَ :قَالَ عُبَيْدُ اللهِ :وَذَكَرَ كِسْوَةً لاَ أَحْفَظُهَا. (بیهقی ۱۹۵)

(۳۳۳۰۸) حضرت اسلم ؒ جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے تمام گورنروں کو خط لکھا: کہ عورتوں اور بچوں سے جزیہ وصول نہ کرو، اور نہ وصول کرو مگر بالغ شخص سے، اور ان کی گردنوں پر مہر لگادو۔ اور جزیہ ان لوگوں کے پیشہ کے اعتبار سے مقرر کرو۔ چاندی والوں پر چالیس درہم لازم ہیں۔ اور اس کے ساتھ مسلمانوں کی تنخواہیں بھی۔ اور سونے والوں پر چار دینار لازم ہیں۔ اور شام والوں پر دو مد گندم، اور تین قِسط دو من زیتون، اور مصر والوں پر چوبیس صاع گندم، کپڑوں کے جوڑے، اور شہد.... حضرت نافع ؒ ان کی مقدار محفوظ نہ رکھ سکے کہ مقدار کتنی مقرر فرمائی۔ اور عراق والوں پر پندرہ صاع گندم: راوی کہتے ہیں: حضرت عبید اللہ نے جوڑے بھی ذکر فرمائے اور میں اس کو یاد نہ رکھ سکا۔

(۳۳۳۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ :مَا يُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، قَالَ :الْعَفْوُ.

(۳۳۳۰۹) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن سعد ؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ذمیوں سے لیے جانے والے اموال کے متعلق پوچھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ضرورت سے زائد۔

(۳۳۳۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سِنَانٍ أَبُو سِنَانٍ ، عَنْ عَنْتَرَةَ أَبِي وَكِيعٍ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَأْخُذُ الْعُرُوضَ فِي الْجِزْيَةِ ، مِنْ أَهْلِ الإِبَرِ الإِبَرَ ، وَمِنْ أَهْلِ الْمَسَالِّ الْمَسَالَّ وَمِنْ أَهْلِ الْحِبَالِ الْحِبَالَ.

(۳۳۳۱۰) حضرت عنترہ ابو وکیع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جزیہ میں سامان وصول کرتے تھے، کھیتی والوں سے کھیتی، کھجور والوں سے کھجور، اور رسی ساز سے رسی وصول کرتے تھے۔

(۳۳۳۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ :وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يعنى فِي الْجِزْيَةِ عَلَى رُؤُوسِ الرِّجَالِ :عَلَى الْغَنِيِّ ثَمَانِيَةً وَأَرْبَعِينَ ، دِرْهَمًا وَعَلَى الْوَسَطِ أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ ، وَعَلَى الْفَقِيرِ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا.

(۳۳۳۱۱) حضرت ابو عون محمد بن عبید اللہ الثقفی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے آدمیوں کی حالت کے اعتبار سے ان پر جزیہ مقرر فرمایا: مالدار پر اڑتالیس درہم، متوسط آدمی پر چوبیس درہم اور فقیر پر بارہ درہم۔

(۳۳۳۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :لاَ يُؤْخَذُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلاَّ صلب الْجِزْيَةِ ، وَلاَ يُؤْخَذُ مِنْ فَارٍّ ، وَلاَ مِنْ مَيِّتٍ ، وَلاَ يُؤْخَذُ أَهْلُ الأَرْضِ بِالْفَارِّ.

(۳۳۳۱۲) حضرت معقل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے اپنے عمال کی طرف خط لکھا۔ اہل کتاب سے صرف اصل جزیہ وصول کیا جائے گا۔ اور راہِ فرار اختیار کرنے والے کی طرف سے اور مردے کی طرف سے کچھ وصول نہیں کیا جائے گا۔ اور زمین والوں کے بھاگنے کی صورت میں کچھ وصول نہیں کیا جائے گا۔

(۱۸) ما قالوا فِي المجوسِ تكون عليهم جِزيةٌ ؟

جن لوگوں نے کہا: کہ مجوسیوں پر بھی جزیہ لاگو ہے

(۳۳۲۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَجُوسِ هَجَرَ يَعْرِضُ عَلَيْهِمَ الإِسْلاَمَ فَمَنْ أَسْلَمَ قَبِلَ مِنْهُ وَمَنْ أَبَى ضُرِبَتْ عَلَيْهِ الْجِزْيَةُ عَلَى أَنْ لاَ تُؤْكَلَ لَهُمْ ذَبِيحَةٌ ، وَلاَ تُنْكَحَ لَهُمُ امْرَأَةٌ.

(۳۳۳۱۳) حضرت حسن بن محمد بن علی ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ھجر کے مجوسیوں کو خط لکھا اور ان پر اسلام پیش کیا جو تو اسلام لے آیا آپ ﷺ نے اس کے اسلام کو قبول کرلیا۔ اور جس نے انکار کردیا۔ آپ ﷺ نے اس پر جزیہ مقرر فرمادیا ان شرائط کے ساتھ کہ ان کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا اور نہ ہی ان کی عورتوں سے نکاح کیا جائے گا۔

(۳۳۲۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ الْبَحْرَيْنِ. (ابن زنجويه ١٢٥)

(۳۳۳۱۴) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بحرین کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

(۳۳۲۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ الْبَحْرَيْنِ ، وَأَخَذَهَا عُمَرُ مِنْ مَجُوسِ أَهْلِ فَارِسَ ، وَأَخَذَهَا عُثْمَان مِنْ مَجُوسِ بَرْبَرَ.

(مالك ٢٧٨۔ بيهقى ١٩٥)

(۳۳۳۱۵) امام زہری ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بحرین کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔ اور حضرت عمر ؓ نے ایران کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔ اور حضرت عثمان نے بربر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

(۳۳۲۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ بَجَالَةَ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ عُمَرُ يَأْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ.

(بخاری ٣١٥٧۔ ابو داؤد ٣٠٣٨)

(۳۳۳۱۶) حضرت بجالہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف ؓ نے اس بات کی گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ھجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

(۳۳۲۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ أَهْلِ هَجَرَ وَمِنْ يَهُودِ الْيَمَنِ وَنَصَارَاهُمْ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا ، وَأَخَذَ عُمَرُ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ السَّوَادِ ، وَأَخَذَ عُثْمَان مِنْ مَجُوسِ مِصْرَ الْبَرْبَرِ الْجِزْيَةَ.

(۳۳۳۱۷) امام زہری ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔ اور یمن کے یہودیوں اور عیسائیوں میں سے ہر بالغ سے ایک دینار جزیہ لیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد کے مجوسیوں سے جزیہ لیا۔ اور حضرت عثمان نے مصر میں بربری مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

(۳۳۳۱۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ عَنْ جِزْيَةِ الْمَجُوسِ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۳۳۳۱۸) حضرت جعفر کے والد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ لینے کے متعلق سوال کیا: تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ان کے ساتھ اہل کتاب والا طریقہ جاری کرو۔

(۳۳۳۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي الْمَجُوسِ فِي الْجِزْيَةِ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۳۳۳۱۹) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ لینے کے بارے میں لوگوں سے مشورہ طلب کیا۔ تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ان کے ساتھ اہل کتاب والا طریقہ جاری کرو۔

(۱۹) ما قالوا فِي المجوسِ أيفرّق بينهم وبين المحرّمِ مِنهم

جن لوگوں نے مجوس کے بارے میں یوں کہا کہ ان کے اوران کے محرم کے درمیان تفریق کردی جائے گی؟

(۳۳۳۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ بَجَالَةَ يُحَدِّثُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ وَأَبَا الشَّعْثَاءِ ، قَالَ : كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ :فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ أَنِ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَسَاحِرَةٍ ، وَفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ ، وَانْهَوْهُمْ ، عَنِ الزَّمْزَمَةِ فَقَتَلْنَا ثَلاَثَ سَوَاحِرَ ، وَجَعَلْنَا نُفَرِّقُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَبَيْنَ حَرِيمِهِ فِي كِتَابِ اللهِ.

(۳۳۳۲۰) حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت بجالہ ؒ عمرو بن اوس اور ابو الشعثاء کو بیان فرما رہے تھے کہ میں حضرت جزء بن معاویہ ؒ کا کاتب تھا۔ تو ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ تم ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کردو۔ اور مجوسیوں میں ہر ذی محرم کے درمیان تفریق کردو، اور ان کو کھانے کے دوران بات کرنے سے روک دو۔ حضرت بجالہ ؒ فرماتے

ہیں کہ ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا، اور ہم نے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان کتاب اللہ کے مطابق تفریق کر دی۔

(۳۳۳۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ الْعَنْبَرِيِّ ، وَكَانَ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَكَانَ عَلَى طَائِفَةِ الأَهْوَازِ فَحَدَّثَ أَنَّ أَبَا مُوسَى وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ كَتَبَ إِلَيْنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَيْهِ يَأْمُرُهُ بِقَتْلِ الزَّمَازِمَةِ حَتَّى يَتَكَلَّمُوا ، وَأَنْ تُنْزَعَ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْ حَرِيمِهَا ، وَأَنْ يُقْتَلَ كُلُّ سَاحِرٍ ، فَكَتَبَ بِهَذَا أَبُو مُوسَى إِلَى جَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، فَدَعَا الزَّمَازِمَةَ فَتَكَلَّمُوا ، قَالَ : وَكُنَّا إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ شَابَّةً نَزَعْنَاهَا مِنْ حَرِيمِهَا وَأَنْكَحْنَاهَا آخَرَ ، وَإِذَا كَانَتْ عَجُوزًا نَهَيْنَا عنها وَزَجَرْنَا عنها.

(۳۳۳۲۱) حضرت بجالہ بن عبدۃ العنبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت جزء بن معاویہ رحمہ اللہ کا کاتب تھا اور آپ رحمہ اللہ اھواز کے لوگوں پر امیر مقرر تھے۔ اس دوران حضرت ابوموسیٰ رحمہ اللہ جو کہ بصرہ کے امیر تھے انہوں نے ہماری طرف خط لکھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھ کر حکم دیا ہے کہ وہ کھانے کے درمیان منہ بند کر کے آواز نکالنے والے مجوسیوں کو قتل کر دیں یہاں تک کہ وہ کلام کریں۔ اور ہر عورت کو اس کے محرم سے چھین لیا جائے اور ہر جادوگر کو قتل کر دیا جائے۔ تو حضرت ابوموسیٰ رحمہ اللہ نے یہ خط حضرت جزء بن معاویہ کو بھی لکھ بھیجا۔ تو آپ رحمہ اللہ نے زمازمہ کو بلایا، پس انہوں نے اس بارے میں بات چیت کی۔ اور راوی کہتے ہیں جب کوئی عورت جوان ہو جاتی تو ہم اس کے محرم سے اس کو چھین لیتے اور کسی دوسرے سے اس کا نکاح کروا دیتے۔ اور اگر عورت بوڑھی ہوتی تو ہم اس کو روک دیتے اور اس پر ڈانٹ ڈپٹ کرتے۔

(۳۳۳۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبَّادٌ ، عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنَ اعْرِضُوا عَلَى مَنْ قِبَلَكُمْ مِنَ الْمَجُوسِ أَنْ يَدَعُوا نِكَاحَ أُمَّهَاتِهِمْ وَبَنَاتِهِمْ وَأَخَوَاتِهِمْ وَيَأْكُلُوا جَمِيعًا كيما يَلْحَقُوا بِأَهْلِ الْكِتَابِ وَاقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَكَاهِنٍ.

(۳۳۳۲۲) حضرت بجالہ ابن عبدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رحمہ اللہ کو خط لکھا: جو تمہاری طرف مجوسی ہیں ان پر یہ بات پیش کرو کہ وہ اپنی ماؤں، بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح چھوڑ دیں۔ اور وہ سب خاموش ہو کر کھائیں اور یہ کہ انہیں اہل کتاب سے ملا دیا جائے۔ اور ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کر دو۔

(۲۰) ما قالوا فِي المجوسِيّةِ تسبى وتوطأ

جن لوگوں نے قیدی مجوسیہ عورت سے وطی کرنے کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۳۲۳) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُرَّةَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي ، أَوْ يَسْبِي الْمَجُوسِيَّةَ ، ثُمَّ يَقَعُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ تَعَلَّمَ الإِسْلاَمَ ؟ قَالَ : لاَ يَصْلُحُ ، قَالَ : وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ،

فَقَالَ :مَا هُوَ بِخَيْرٍ مِنْهَا إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ.

(۳۳۳۲۳) حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مرہ ؒ سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا جس نے کسی مجوسی عورت کو خریدا یا قیدی بنایا ہو پھر وہ اس سے وطی کرلے اسلام کی تعلیم دینے سے پہلے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: یہ درست کام نہیں ہے۔ اور راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت سعید بن جبیر ؒ سے پوچھا: تو آپ ؒ نے فرمایا: جب اس نے ایسا کام کیا تو اس نے اس کے ساتھ بھلائی نہیں کی۔

(٣٣٣٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ الْهَمْدَانِيَّ وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، عَنِ الأَمَةِ الْمَجُوسِيَّةِ يُصِيبُهَا الرَّجُلُ ، أَيَطَؤُهَا ؟ قَالَ :لاَ يُجَامِعُهَا حَتَّى تُسْلِمَ ، وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، إِنْ عَادَ إِلَيْهَا فَهُوَ شَرٌّ مِنْهَا.

(۳۳۳۲۴) حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مرہ بن شراحیل الھمد انی اور حضرت سعید بن جبیر ؒ سے مجوسی باندی کے متعلق سوال کیا کہ آدمی جب اسے پالے تو کیا اس سے وطی کرسکتا ہے؟ حضرت مرہ نے فرمایا: وہ اس سے جماع نہ کرے یہاں تک کہ وہ اسلام لے آئے۔ اور حضرت سعید بن جبیر ؒ نے فرمایا: اگر وہ اس کی طرف دوبارہ لوٹے گا تو یہ اس کے حق میں برائی کی بات ہے۔

(٣٣٣٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :إِذَا كَانَتْ وَلِيدَةٌ مَجُوسِيَّةٌ فَإِنَّهُ لاَ يَنْكِحُهَا حَتَّى تُسْلِمَ.

(۳۳۳۲۵) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ جب لڑکی مجوسیہ ہو تو وہ اس سے نکاح نہ کرے یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کرلے۔

(٣٣٣٢٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عن الأوزاعي عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَهُ يَقُولُ :لاَ تَقْرَبُ الْمَجُوسِيَّةَ حَتَّى تَقُولَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالَتْ ذَلِكَ فَهُوَ مِنْهَا إِسْلاَمٌ.

(۳۳۳۲۶) امام اوزاعی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: تم مجوسی کے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لے۔ پس جب وہ یہ پڑھے تو اس کی جانب سے اسلام سمجھا جائے گا۔

(٣٣٣٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :لاَ يَطَؤُهَا حَتَّى تُسْلِمَ.

(۳۳۳۲۷) حضرت سماک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن ؒ نے ارشاد فرمایا: اس سے وطی مت کرو یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کرلے۔

(٣٣٣٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَجُوسِ هَجَرَ يَعْرِضُ عَلَيْهِمَ الإِسْلاَمَ فَمَنْ أَسْلَمَ منهم قَبِلَ مِنْهُ ، وَمَنْ أَبَى ضُرِبَتْ عَلَيْهِ الْجِزْيَةُ غَيْرَ أَنْ لاَ يُؤْكَلَ لَهُمْ ذَبِيحَةٌ ، وَلاَ تُنْكَحَ لهم امْرَأَةٌ.

(۳۳۳۲۸) حضرت حسن بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ھجر کے مجوسیوں کی طرف خط لکھ کر ان پر اسلام پیش کیا۔ پس ان لوگوں میں سے جو اسلام لے آیا تو اس کے اسلام کو قبول کر لیا گیا۔ اور جس نے انکار کر دیا تو اس پر جزیہ مقرر کر دیا گیا۔ سوائے یہ کہ ان کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا اور ان کی عورتوں سے نکاح نہیں کیا جائے گا۔

(۳۳۳۲۹) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَجُوسِيَّةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ ؟ قَالَ : لاَ يَتَطِيهَا.

(۳۳۳۲۹) حضرت یونس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اس آدمی کے بارے میں یوں فرمایا: جس کے پاس مجوسیہ باندی ہو۔ اس کو چاہیے کہ وہ اس سے وطی مت کرے۔

(۳۳۳۳۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سُبِيَتِ الْمَجُوسِيَّاتُ وَعَبَدَةُ الأَوْثَانِ عُرِضَ عَلَيْهِنَّ الإِسْلاَمُ وَجُبِرْنَ عَلَيْهِ ، فَإِنْ أَسْلَمْنَ وُطِئْنَ وَاسْتُخْدِمْنَ ، وَإِنْ أَبَيْنَ أَنْ يُسْلِمْنَ اسْتُخْدِمْنَ وَلَمْ يُوطَأْنَ.

(۳۳۳۳۰) حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب مجوسیہ عورتوں یا بت پرست عورتوں کو قید کر لیا جائے تو ان پر اسلام پیش کیا جائے گا اور ان کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا جائے گا پس اگر وہ اسلام لے آئیں تو ان سے وطی کی جائے گی اور ان سے خدمت کروائی جائے گی۔ اور اگر وہ اسلام لانے سے انکار کر دیں تو ان سے خدمت تو لی جائے گی لیکن ان سے وطی نہیں کی جائے گی۔

(۳۳۳۳۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ مُثَنًّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ الْمَجُوسِيَّةَ فَيَتَسَرَّاهَا.

(۳۳۳۳۱) حضرت عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی مجوسیہ باندی خریدے اور اس سے جماع کرے۔

(۲۱) ما قالوا فِي اليهودِيّاتِ والنّصرانِيّات إذا سُبين

جن لوگوں نے یوں کہا: یہودی اور نصرانی عورتوں کو جب قیدی بنا لیا جائے

(۳۳۳۳۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا سُبِيَتِ الْيَهُودِيَّاتُ وَالنَّصْرَانِيَّاتُ عُرِضَ عَلَيْهِنَّ الإِسْلاَمُ وَأُجْبِرْنَ عَلَيْهِ ، فَإِنْ أَسْلَمْنَ ، أَوْ لَمْ يُسْلِمْنَ وُطِئْنَ وَاسْتُخْدِمْنَ.

(۳۳۳۳۲) حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: جب یہودی اور نصرانی عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے تو ان پر اسلام کو پیش کیا جائے گا۔ پھر اگر وہ اسلام قبول کریں یا نہ کریں۔ ان سے وطی بھی کی جا سکتی ہے اور خدمت بھی لی

جا سکتی ہے۔

(۳۳۳۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِذَا أَصَابَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ الْمُشْرِكَةَ فَلْيُقْرِرْهَا بِشَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِنْ أَبَتْ أَنْ تُقِرَّ لَمْ يَمْنَعْهُ ذَلِكَ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهَا.

(۳۳۳۳۳) حضرت لیث ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ویشیلا نے ارشادفرمایا: جو شخص مشرکہ باندی پالے۔اس کو چاہیئے کہ وہ اس سے لا الہ الا اللہ کا اقرار کروائے۔ پس اگر وہ اقرار کرنے سے انکار کردے، تو یہ بات اس کے لیے وطی کرنے سے مانع نہیں ہے۔

(۳۳۳۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ فِي الرَّجُلِ إِذَا كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ يَهُودِيَّةٌ، أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ فَإِنَّهُ يَتَطِيهَا.

(۳۳۳۳۴) حضرت برد ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ویشیلا نے اس آدمی کے بارے میں ارشادفرمایا: کہ جب اس کے پاس یہودی یا نصرانی باندی ہو تو وہ اس سے وطی کرسکتا ہے۔

(۳۳۳۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :إِذَا كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلَهُ أَنْ يَغْشَاهَا إِنْ شَاءَ وَيُكْرِهَهَا عَلَى الْغُسْلِ.

(۳۳۳۳۵) حضرت معمر ویشیلا فرماتے ہیں کہ امام زہری ویشیلا نے ارشادفرمایا: جب کسی شخص کی باندی کتابیہ ہو تو اسے اختیار ہے کہ وہ اس سے جماع کرے اور وہ اس کو نہانے پر مجبور کرسکتا ہے۔

(۳۳۳۳٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْيَهُودِيَّةُ وَالنَّصْرَانِيَّة يَتَطِيهُمَا.

(۳۳۳۳۶) حضرت یونس ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ویشیلا نے ارشادفرمایا: یہودی اور نصرانی باندی سے وطی کی جاسکتی ہے۔

(۲۲) من كره وطىء المشركةِ حتّى تسلِم

جس شخص نے مشرکہ باندی سے وطی کرنے کو مکروہ سمجھا یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کرلے

(۳۳۳۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يَكْرَهُ أَمَته مُشْرِكَةً.

(۳۳۳۳۷) حضرت قتادہ ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن قرہ ویشیلا نے ارشادفرمایا: کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی مشرکہ باندی کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۳۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :أَكْرَهُ أَنْ أَطَأَ أمة مُشْرِكَةً حَتَّى تُسْلِمَ.

(۳۳۳۳۸) حضرت معاویہ بن قرہ ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں مشرکہ باندی سے وطی کروں یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کرلے۔

(۳۳۳۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الرَّجُلِ

يَشْتَرِى الجَارِيَةَ مِنَ السَّبْىِ فَيَقَعُ عَلَيْهَا ؟ قَالَ :لاَ ، حَتَّى يُعَلِّمَهَا الصَّلاَةَ وَالْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ.

(۳۳۳۳۹) حضرت عمرو بن ہرم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے متعلق پوچھا گیا: جو قیدیوں میں پہلے کوئی باندی خریدے کیا وہ اس سے وطی کر سکتا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں! یہاں تک کہ اس کو نماز سکھائے، اور ناپاکی کا غسل اور زیر ناف بال کاٹنا سکھائے۔

(۳۳۳٤٠) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ :إذَا أَصَبْتَ الأَمَةَ الْمُشْرِكَةَ فَلاَ تَأْتِهَا حَتَّى تُسْلِمَ وَتَغْتَسِلَ.

(۳۳۳۴۰) حضرت بکر بن ماعز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مشرکہ باندی کو حاصل کرو۔ تو تم اس کے قریب مت جاؤ یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کرلے اور غسل کرلے۔

(۲۳) ما قالوا فِي طعامِ المجوسِ وفواكِهِهِم

جن لوگوں نے مجوسیوں کے کھانے اور پھلوں کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۳٤١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ :إنَّ لَنَا أَظآرًا مِنَ الْمَجُوسِ وَإِنَّهُمْ يَكُونُ لَهُمَ الْعِيدُ فَيُهْدُونَ لَنَا ، فَقَالَتْ :أَمَّا مَا ذُبِحَ لِذَلِكَ الْيَوْمِ فَلاَ تَأْكُلُوا ، وَلَكِنْ كُلُوا مِنْ أَشْجَارِهِمْ.

(۳۳۳۴۱) حضرت قابوس کے والد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: کہ ہمارے پاس مجوسیوں کی عورتیں ہیں ان کی عید ہوتی ہے تو وہ ہمیں کھانے کی اشیاء ہدیہ کرتی ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بہرحال وہ اشیاء جو اس دن ذبح کی جاتی ہیں تم ان کو نہ کھاؤ لیکن تم ان کے درختوں سے کھالیا کرو۔

(۳۳۳٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أَبِى بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ ، أَنَّهُ كَانَ لَهُ سُكَّانٌ مَجُوسٌ فَكَانُوا يُهْدُونَ لَهُ فِي النَّيْرُوزِ وَالْمِهْرَجَانِ ، فَيَقُولُ لأَهْلِهِ :مَا كَانَ مِنْ فَاكِهَةٍ فَاقْبَلُوهُ ، وَمَا كَانَ سِوَى ذَلِكَ فَرُدُّوهُ.

(۳۳۳۴۲) حضرت ابو برزہ اسلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس کچھ مجوسی آباد تھے۔ تو یہ لوگ نیروز اور مہرجان والے دن ہمیں ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔ تو آپ رحمہ اللہ اپنے گھر والوں سے فرماتے: جو پھل وغیرہ میں سے ہو اس کو تو قبول کرلیا کرو اور جو چیز اس کے علاوہ ہو اس کو لوٹا دیا کرو۔

(۳۳۳٤٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِى بَرْزَةَ ، قَالَ : كُنَّا فِي غَزَاةٍ لَنَا فَلَقِينَا أُنَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَجْهَضْنَاهُمْ عَنْ مَلَّةٍ لَهُمْ ، فَوَقَعْنَا فِيهَا فَجَعَلْنَا نَأْكُلُ مِنهَا وَكُنَّا نَسْمَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنَّهُ مَنْ أَكَلَ الْخُبْزَ سَمِنَ ، قَالَ :فَلَمَّا أَكَلْنَا تِلْكَ الْخُبْزَةَ جَعَلَ أَحَدُنَا يَنْظُرُ فِي عِطْفَيْهِ هَلْ سَمِنَ.

(۳۳۳۴۳) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ کسی غزوہ میں شریک تھے۔ ہماری ملاقات مشرکین کے چند لوگوں سے ہوئی۔ تو ہم نے ان کو گرم راکھ پر بنی ہوئی روٹی کھانے سے روک دیا پھر ہم بھی اس میں پڑ گئے اور ہم نے بھی اس کو کھانا شروع کر دیا۔ اور ہم زمانہ جاہلیت میں سنتے تھے۔ جو شخص روٹی کھاتا ہے وہ فربہ ہو جاتا ہے۔ پس جب ہم نے یہ روٹی کھائی تو ہم میں سے ہر ایک اپنے کو یوں دیکھتا تھا کہ کیا وہ فربہ ہو گیا؟

(۳۳۳٤٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَإِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : لَمَّا قَدِمَ الْمُسْلِمُونَ أَصَابُوا مِنْ أَطْعِمَةِ الْمَجُوسِ مِنْ جُبْنِهِمْ وَخُبْزِهِمْ فَأَكَلُوا وَلَمْ يَسْأَلُوا عَنْ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ.

(۳۳۳۴۴) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو وائل رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان آئے اور انہوں نے مجوسیوں کا کھانا پایا، ان کا پنیر اور ان کی روٹیاں وغیرہ پس انہوں نے یہ چیزیں کھالیں اور انہوں نے ان کے بارے میں سوال نہیں کیا۔

(۳۳۳٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِمَّا طَبَخَ الْمَجُوسُ فِي قُدُورِهِمْ، وَلَمْ يَكُنْ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُؤْكَلَ مِنْ طَعَامِهِمْ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ سَمْنٌ ، أَوْ جبن ، أَوْ كَامَخٌ ، أَوْ شيراز، أَوْ لَبَنٌ.

(۳۳۳۴۵) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ اس کھانے کو ناپسند کرتے تھے جو مجوسیوں کے برتن میں پکایا گیا ہو۔ اور وہ ان کے کھانوں کو تناول فرمانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے سوائے ان چیزوں کے۔ گھی، پنیر، یا شوربہ یا مکھن یا دودھ وغیرہ کو۔

(۳۳۳٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ بَأْسَ بِخَلِّهِمْ وَكَامَخِهِمْ وَأَلْبَانِهِمْ.

(۳۳۳۴۶) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں مجوسیوں کے سرکہ میں اور ان کے شوربے میں اور ان کے دودھ وغیرہ میں۔

(۳۳۳٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: لاَ تَأْكُلْ مِنْ طَعَامِ الْمَجُوسِيِّ إِلاَّ الْفَاكِهَةَ.

(۳۳۳۴۷) حضرت لیث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تم مجوسی کے کھانوں میں سے پھل کے سوا کچھ بھی مت کھاؤ۔

(۳۳۳٤٨) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ ، قَالاَ : كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَجِيئُونَ بِالسَّمْنِ فِي ظُرُوفِهِمْ فَيَشْتَرِيه أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ فَيَأْكُلُونَهُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ.

(۳۳۳۴۸) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ اور حضرت محمد رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: مشرکین اپنے برتنوں میں گھی لایا کرتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور مسلمان ان کو خرید لیتے تھے۔ پھر وہ بھی کھاتے تھے اور ہم بھی

اس کو کھا لیتے۔

(۳۳۲٤۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ السَّمْنَ ، وَلاَ نَأْكُلُ الْوَدَكَ ، وَلاَ نَسْأَلُ عَنِ الظُّرُوفِ.

(۳۳۳۴۹) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ گھی کھاتے تھے اور چربی و چکناہٹ نہیں کھاتے تھے۔ اور نہ ہی ہم برتنوں سے متعلق پوچھتے تھے۔

(۳۳۲۵۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إبْرَاهِيمَ عَنِ السَّمْنِ الْجَبَلِيِّ ، فَقَالَ : الْعَرَبِيُّ أَحَبُّ إلَيَّ مِنْهُ ، وَإِنِّي لآكُلُ مِنَ الْجَبَلِيِّ.

(۳۳۳۵۰) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے پہاڑی گھی کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: عربی مجھے زیادہ پسند ہے البتہ میں کھاتا پہاڑی گھی ہوں۔

(٢٤) ما قالوا فِي آنِيَةِ المجوسِيِّ والمشرِكِ

جن لوگوں نے مجوسی اور مشرکوں کے برتنوں کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۲۵۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ أَبِي إدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ، قَالَ : قلت : يَا رَسُولَ اللهِ ، إنَّا نَغْزُو أَرْضَ الْعَدُوِّ فَنَحْتَاجُ إلَى آنِيَتِهِمْ ، فَقَالَ : اسْتَغْنُوا عنها مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَاشْرَبُوا.

(۳۳۳۵۱) حضرت ابو ثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ دشمن کی سرزمین میں جہاد کرتے ہیں۔ پس ہمیں ان کے برتنوں کی ضرورت پڑتی ہے تو ہم کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی طاقت کے بقدر ان سے بچو۔ اور اگر ان کے علاوہ کوئی اور چیز نہ پاؤ تو ان کو دھولو۔ پھر ان میں کھا پی لیا کرو۔

(۳۳۲۵۲) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ الْمُشْرِكِينَ ، فَلاَ نَمْتَنِعُ أَنْ نَأْكُلَ فِي آنِيَتِهِمْ وَنَشْرَبَ فِي أَسْقِيَتِهِمْ.

(۳۳۳۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشرکوں کی زمین میں جہاد کرتے تھے اور ہم نہیں رکے ان کے برتنوں میں کھانے سے اور نہ ہی ان کے برتنوں میں پینے سے۔

(۳۳۲۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِبَاطِيَةٍ فِيهَا خَمْرٌ فَغَسَلَهَا حُذَيْفَةُ ، ثُمَّ شَرِبَ فِيهَا.

(۳۳۳۵۳) حضرت عبد اللہ بن نجی الحضرمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا۔ تو جاگیردار ایک بڑا شیشہ کا برتن

جس میں شراب تھی لے آیا۔ پس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کو دھولیا پھر اس میں پانی پیا۔

(٣٣٣٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُشَيْرٍ أَبِي الْمُهَلِّ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظْهَرُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَيَأْكُلُونَ مِنْ أَوْعِيَتِهِمْ وَيَشْرَبُونَ فِي أَسْقِيَتِهِمْ.

(۳۳۳۵۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم مشرکین پر غالب آجاتے تھے۔ پھر ان کے برتنوں میں کھاتے تھے۔ اور ان کے برتنوں میں ہی پیتے تھے۔

(٣٣٣٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نَأْكُلُ مِنْ أَوْعِيَتِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي أَسْقِيَتِهِمْ.

(۳۳۳۵۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ ان کے برتنوں میں کھاتے تھے اور ان کے پینے کے برتنوں سے ہی پیتے تھے۔

(٣٣٣٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ آنِيَةَ الْكُفَّارِ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا غَسَلُوهَا وَطَبَخُوا فِيهَا.

(۳۳۳۵۶) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ رضی اللہ عنہم کفار کے برتنوں کو استعمال کرنا مکروہ سمجھتے تھے۔ پس اگر وہ ان کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں پاتے تو وہ ان کو دھوتے اور پھر ان میں پکاتے تھے۔

(٣٣٣٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا احْتَجْتُمْ إِلَى قُدُورِ الْمُشْرِكِينَ وَآنِيَتِهِمْ فَاغْسِلُوهَا وَاطْبُخُوا فِيهَا.

(۳۳۳۵۷) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ مشرکین کی ہانڈیوں اور ان کے برتنوں کے محتاج ہو تو ان کو دھولیا کرو پھر ان میں پکایا کرو۔

(٣٣٣٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ الشَّنِّيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ، فَقَالَ : اغْسِلْهَا وَاطْبُخْ فِيهَا.

(۳۳۳۵۸) حضرت عمر بن ولید الشنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مجوسی کے برتن کے متعلق پوچھا؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ان کو دھولو اور ان میں پکالو۔

(٣٣٣٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الرَّبِيعُ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ فِي بُرَمِهِم وصحافهم : اغْسِلْهَا ، وَاطْبُخْ فِيهَا، وَانْتَدِمْ.

(۳۳۳۵۹) حضرت ربیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ان کی پتھر کی ہانڈیوں اور پلیٹوں کے بارے میں فرمایا: ان کو دھو

لو۔اوران میں پکالیا کرواورشوربہ بنالیا کرو۔

(۳۵) ما قالوا فِي طعامِ اليهودِيِّ والنّصرانِيِّ

جن لوگوں نے یہودی اور نصرانی کے کھانے کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۳۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثنا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى ، فَقَالَ : لَا يَخْتَلِجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعَتْ فِيهِ نَصْرَانِيَّةٌ. (ابن ماجه ۲۸۳۰۔ مسند ۸۵۹)

(۳۳۳۶۰) حضرت ھُلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نصاریٰ کے کھانوں کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز شک مت ڈالے تیرے دل میں وہ کھانا جس کو تم عیسائیوں کے مشابہ پاؤ۔

(۳۳۳۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِطَعَامِهِمْ بَأْسًا.

(۳۳۳۶۱) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یہود ونصاریٰ کے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۳۳۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثنا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّكُمْ نَزَلْتُمْ بَيْنَ فَارِسَ وَالنَّبَطِ ، فَإِذَا اشْتَرَيْتُمْ لَحْمًا ، فَإِنْ كَانَ ذَبِيحَةَ يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ فَكُلُوهُ ، وَإِنْ ذَبَحَهُ مَجُوسِيٌّ فَلاَ تَأْكُلُوهُ.

(۳۳۳۶۲) حضرت قیس بن سکن الاسدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: بے شک تم لوگ ایرانی اور نبطی لوگوں کے درمیان اترتے ہو۔پس جب تم ان سے گوشت خریدو تو اگر وہ یہودی یا نصرانی کا ذبح شدہ ہو تو اس کو کھالیا کرو۔اور اگر اس کو کسی مجوسی نے ذبح کیا ہو تو اس کو مت کھایا کرو۔

(۳۳۳۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثنا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : ﴿وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ﴾ قَالاَ : الذَّبَائِحُ.

(۳۳۳۶۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ان دونوں حضرات نے ارشادفرمایا: قرآن کی آیت: ترجمہ: اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے۔اس میں اہل کتاب کے ذبح شدہ جانور مراد ہیں۔

(۳۳۳۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثنا عَمْرُو بْنُ الضُّرَيْسِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ ، قُلْتُ : إِنَّا نَغْزُو أَرْضَ أَرْمِينِيَةَ أَرْضَ نَصْرَانِيَّةَ ، فَمَا تَرَى فِي ذَبَائِحِهِمْ وَطَعَامِهِمْ ؟ قَالَ : كُنَّا إِذَا غَزَوْنَا أَرْضًا سَأَلْنَا عَنْ أَهْلِهَا ، فَإِذَا قَالُوا : يَهُودٌ ، أَوْ نَصَارَى ، أَكَلْنَا مِنْ ذَبَائِحِهِمْ وطعامهم وَطَبَخْنَا فِي آنِيَتِهِمْ.

(۳۳۳۶۴) حضرت عمرو بن ضریس اسدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے پوچھا: کہ ہم لوگ آرمینیہ میں جہاد

کرنے جارہے ہیں جو کہ عیسائیوں کا علاقہ ہے۔ آپ ؒ کی ان کے ذبیحوں اور کھانے کے بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: جب ہم کسی جگہ میں جہاد کرتے تھے تو ہم وہاں کے لوگوں کے متعلق پوچھ لیا کرتے تھے۔ اگر وہ کہتے: ہم یہود ہیں یا عیسائی ہیں۔ تو ہم ان کا ذبیحہ اور کھانا کھا لیتے تھے، اور ہم ان کے برتنوں میں پکا لیتے تھے۔

(۲۶) ما قالوا فِي الكنزِ يوجد فِي أرضِ العدوّ

جن لوگوں نے یوں کہا: اس خزانہ کے بارے میں جو دشمن کی زمین میں پایا گیا ہو

(۳۳۳۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا وُجِدَ الْكَنْزُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَفِيهِ الْخُمُسُ ، وَإِذَا وُجِدَ فِي أَرْضِ الْعَرَبِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ.

(۳۳۳۶۵) حضرت عاصم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے ارشاد فرمایا: جو خزانہ دشمن کی زمین میں پایا گیا ہو تو اس میں خمس واجب ہوگا۔ اور جو خزانہ ارضِ عرب میں پایا گیا ہو تو اس میں زکوۃ واجب ہوگی۔

(۳۳۳۶۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ عَمَّنْ شَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ ، قَالَ : بَيْنَا رَجُلٌ يَغْتَسِلُ إِذَا فَحَصَ لَهُ الْمَاءُ التُّرَابَ عَنْ لَبِنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ ، فَأَتَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ : اجْعَلْهَا فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۳۶۶) حضرت حصین ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جو جنگ قادسیہ میں شریک تھے وہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان ایک آدمی تھا اس نے غسل کیا تو اچانک مٹی پر پانی پڑنے کی وجہ سے اسے سونے کی اینٹ ملی تو وہ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتلایا۔ آپ ؓ نے ارشاد فرمایا: اس کو مسلمانوں کے مال غنیمت میں ڈال دو۔

(۳۳۳۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ : إِنِّي وَجَدْتُ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنِّي لاَ أَرَى الْمُسْلِمِينَ بلغت أَمْوَالُهُمْ هَذَا ، أُرَاهُ زَكَاةَ مَالٍ عادىٍّ ، فَأَدِّ خُمُسَه فِي بَيْتِ الْمَالِ وَلَكَ مَا بَقِيَ.

(۳۳۳۶۷) حضرت ھُزیل ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: بے شک مجھے دوسو درہم ملے ہیں۔ آپ ؓ نے فرمایا: میرا خیال نہیں ہے کہ مسلمانوں کا مال اس مقدار تک پہنچا ہے۔ میرے خیال میں عام مدفون مال ہے۔ پس تم اس میں سے خمس بیت المال کو ادا کرو۔ اور جو باقی بچے گا وہ تمہارا ہوگا۔

(۳۳۳۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

(۳۳۳۶۸) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدفون خزانہ میں خمس واجب ہے۔

(۳۳۳۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ وَزَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ فِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ.

(۳۳۳۶۹) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدفون خزانہ میں خمس واجب ہے۔

(۳۳۳۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِیمِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(۳۳۳۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد منقول ہے۔

(۳۳۳۷۱) حَدَّثَنَا الثَّقَفِیُّ، عَنْ أَیُّوبَ وَوَکِیعٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ کِلاَهُمَا، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ یَرْفَعْهُ.

(۳۳۳۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مذکورہ ارشاد اس سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

(۳۳۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ أَنَّ غُلاَمًا مِنَ الْعَرَبِ وَجَدَ سَتُّوقَةً فِیهَا عَشَرَةُ آلاَفِ دِرْهَمٍ، فَأَتَی بِهَا عُمَرَ فَأَخَذَ مِنْهَا خُمُسَهَا أَلْفَیْنِ وَأَعْطَاهُ ثَمَانِیَةَ آلاَفٍ.

(۳۳۳۷۲) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عرب کے ایک غلام کو پوستین کا ایک تھیلا ملا جس میں دس ہزار درہم تھے۔ تو وہ اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے خمس یعنی دو ہزار لے لیے اور آٹھ ہزار اس کو عطا کر دیے۔

(۳۳۳۷۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ، عَنِ الشَّعْبِیِّ أَنَّ رَجُلاً وَجَدَ فِی خَرِبَةٍ أَلْفًا وَخَمْسَمِئَةِ دِرْهَمٍ ، فَأَتَی عَلِیًّا، فَقَالَ :أَدِّ خُمُسَهَا وَلَکَ ثَلاَثَةُ أَخْمَاسِهَا وَسَنُطَیِّبُ لَکَ الْخُمُسَ الْبَاقِیَ.

(۳۳۳۷۳) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو ویران جگہ میں پندرہ سو درہم ملے۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کا خمس ادا کرو۔ اور اس کے خمس کا تیسرا حصہ تیرے لیے ہوگا۔ اور باقی خمس کو عنقریب ہم تیرے لیے پاکیزہ کر دیں گے۔

(۳۳۳۷٤) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الرِّکَازُ الْکَنْزُ الْعَادِی ، وفِیهِ الْخُمُسُ.

(۳۳۳۷۴) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: رکاز یعنی مدفون خزانے میں خمس واجب ہے۔

(۳۳۳۷٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بن سُلَیْمَانَ ، عَنْ عُمَرَ الضَّبِّیِّ ، قَالَ :بَیْنَمَا رِجَالٌ بسابور یلینون ، أَوْ یُثِیرُونَ الأَرْضَ إِذْ أَصَابُوا کَنْزًا وَعَلَیْهَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ الرَّاسِبِی ، فَکَتَبَ فِیهِ إِلَی عَدِیٍّ فَکَتَبَ عَدِیٌّ إِلَی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیزِ ، فَکَتَبَ عُمَرُ أَنْ خُذُوا مِنْهُ الْخُمُسَ.

(۳۳۳۷۵) حضرت عمر الضبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ سابور کے آدمی زمین کو نرم کر رہے تھے یا یوں فرمایا: کہ زمین میں ہل چلا رہے تھے۔ کہ ان کو خزانہ مل گیا۔ اور ان پر حضرت محمد بن جابر الراسبی امیر تھے۔ تو انہوں نے اس بارے میں حضرت عدی رحمہ اللہ کو خط لکھا۔ اور حضرت عدی رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھ کر اس بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے جواب میں لکھا: کہ ان سے خمس لے لو۔

(۳۳۳۷٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ سَعِیدٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی

الرِّکَازِ الْخُمُسُ.

(۳۳۳۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدفون خزانہ میں خمس واجب ہے۔

(۳۳۳۷۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

(۳۳۳۷۷) حضرت عبداللہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدفون خزانہ میں خمس واجب ہے۔

(۳۳۳۷۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ.

(۳۳۳۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدفون خزانہ کے بارے میں خمس کا فیصلہ فرمایا۔

(۳۳۳۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ. (بخاری ۱۴۹۹۔ مسلم ۱۳۳۲)

(۳۳۳۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدفون خزانہ میں خمس واجب ہے۔

(۲۷) ما قالوا فِي الخمسِ والخراجِ كيف يوضع

خمس اور خراج کیسے مقرر کیا جائے گا؟

(۳۳۳۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ عَلَى كُلِّ جَرِيبٍ قَفِيزًا وَدِرْهَمًا.

(۳۳۳۸۰) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھیتی والوں پر ہر کھیتی میں ایک قفیز اور ایک درہم مقرر فرمایا۔

(۳۳۳۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : وَضَعَ عُمَرُ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ عَلَى كُلِّ جَرِيبٍ عَامِرٍ ، أَوْ غَامِرٍ قَفِيزًا وَدِرْهَمًا ، وَعَلَى جَرِيبِ الرُّطَبَةِ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ وَخَمْسَةَ أَقْفِزَةٍ ، وَعَلَى جَرِيبِ الشَّجَرِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ ، وَعَلَى جَرِيبِ الْكَرْمِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ ، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخْلَ.

(۳۳۳۸۱) حضرت ابو عون محمد بن عبید اللہ الثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل سواد پر ہر آباد یا غیر آباد زمین میں ایک قفیز اور ایک درہم مقرر فرمایا: اور سبزی کی کھیتی پر پانچ درہم اور پانچ قفیز مقرر فرمائے۔ اور درختوں کی کھیتی پر دس درہم اور دس قفیز مقرر فرمائے اور انگور کی کھیتی پر بھی دس درہم اور دس قفیز مقرر فرمائے۔ اور کھجور کا ذکر نہیں فرمایا۔

(۳۳۳۸۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى السَّوَادِ عَلَى كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ يَبْلُغُهُ الْمَاءُ عَامِرٍ ، أَوْ غَامِرٍ دِرْهَمًا وَقَفِيزًا مِنْ طَعَامٍ وَعَلَى الْبَسَاتِينِ عَلَى كُلِّ جَرِيبٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ مِنْ طَعَامٍ ، وَعَلَى الرِّطَابِ عَلَى كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ وَخَمْسَةَ أَقْفِزَةٍ مِنْ طَعَامٍ وَعَلَى الْكُرُومِ عَلَى كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَعَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ ، وَلَمْ يَضَعْ عَلَى النَّخْلِ شَيْئًا جَعَلَهُ تَبَعًا لِلأَرْضِ.

(۳۳۳۸۲) حضرت ابوعون محمد بن عبداللہ الثقفی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب سوادوالوں پر ہر کھیتی میں جس کی زمین پانی سے سیراب ہوتی ہو چاہے آباد ہو یا غیر آباد ایک درہم اور کھانے کا ایک قفیز مقرر فرمایا: اور باغات کی تمام کھیتیوں پر دس درہم اور کھانے کے دس قفیز مقرر فرمائے۔ اور سبزیوں کی تمام کھیتیوں پر پانچ درہم اور کھانے کے پانچ قفیز مقرر فرمائے۔ اور انگور کی مکمل کھیتی پر دس درہم اور کھانے کے دس قفیز مقرر فرمائے اور کھجور کی کھیتی پر کچھ مقرر نہیں فرمایا۔ اسے زمین کے تابع قرار دیا۔

(۳۳۳۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : بَعَثَ عُمَرُ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ عَلَى مِسَاحَةِ الأَرْضِ ، قَالَ : فَوَضَعَ عُثْمَان عَلَى الْجَرِيبِ مِنَ الْكَرْمِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ، وَعَلَى جَرِيبِ النَّخْلِ ، ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ ، وَعَلَى جَرِيبِ الْقَصَبِ سِتَّةَ دَرَاهِمَ ، يَعْنِي الرَّطْبَةَ ، وَعَلَى جَرِيبِ الْبُرِّ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ ، وَعَلَى جَرِيبِ الشَّعِيرِ دِرْهَمَيْنِ.

(۳۳۳۸۳) حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عثمان بن حُنیف کو زمین کی پیمائش ناپنے کے لیے بھیجا۔ تو حضرت عثمان بن حنیف ریشید نے انگور کی کھیتی پر دس درہم مقرر فرمائے اور کھجور کی کھیتی پر آٹھ درہم مقرر فرمائے۔ اور سبزی کی کھیتی پر چھ درہم مقرر فرمائے اور گیہوں کی کھیتی پر چار درہم مقرر فرمائے اور جو کی کھیتی پر دو درہم مقرر فرمائے۔

(۳۳۳۸٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَلَى جَرِيبِ النَّخْلِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ.

(۳۳۳۸۴) حضرت ابومجلز ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھجور کی کھیتی پر آٹھ درہم مقرر فرمائے۔

(۳۳۳۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ عَلَى السَّوَادِ ، فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ جَرِيبٍ عَامِرٍ ، أَوْ غَامِرٍ يَنَالُهُ الْمَاءُ دِرْهَمًا وَقَفِيزًا ، يَعْنِي الْحِنْطَةَ وَالشَّعِيرَ ، وَعَلَى كل جَرِيبِ الْكَرْمِ عَشْرَةً وَعَلَى جَرِيبِ الرِّطَابِ خَمْسَةً.

(۳۳۳۸۵) حضرت حکم ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عثمان بن حنیف ریشید کو مالدار لوگوں کے پاس بھیجا۔ تو انہوں نے ہر آباد اور غیر آباد زمین کی کھیتی پر جو پانی سے سیراب ہوتی ہو ایک درہم اور گندم یا جو کا ایک قفیز مقرر فرمایا۔ اور ہر انگور کی کھیتی پر دس مقرر فرمائے۔ اور سبزی کی کھیتی پر پانچ مقرر فرمائے۔

(۳۳۳۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ وَضَعَ عَلَى النَّخْلِ عَلَى الرَّقْلَتَيْنِ دِرْهَمًا ، وَعَلَى الْفَارِسِيَّةِ دِرْهَمًا.

(۳۳۳۸۶) حضرت ابان بن تغلب ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے کھجور کے دو لمبے درختوں پر ایک درہم مقرر فرمایا: اور ہر فارسی پر بھی ایک درہم مقرر فرمایا۔

(۳۳۳۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : جِئْت وَإِذَا عُمَرُ وَاقِفٌ عَلَى حُذَيْفَةَ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ ، فَقَالَ : تَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : لَوْ شِئْت لأَضْعَفْت أَرْضِي ، قَالَ : وَقَالَ عُثْمَان بْنُ حُنَيْفٍ : لَقَدْ حَمَّلْت أَرْضِي أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ ، وَمَا فِيهَا كَثِيرُ فَضْلٍ ، فَقَالَ : انْظُرا مَا لَدَيْكُمَا أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ. (بخاری ۳۷۰۰)

(۳۳۳۸۷) حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ میں حاضر ہوا تو حضرت عمر حضرت حذیفہ اور حضرت عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے تھے۔ حضرت عمر فرما رہے تھے کہ تم دونوں کو اس بات کا خوف ہے کہ تم زمین والوں کو اس چیز کا مکلف بناؤ گے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔ حضرت حذیفہ نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو اپنی زمین پر دگنا کر دوں۔ حضرت عثمان بن حنیف نے فرمایا کہ میں نے اپنی زمین کو ایسی چیز کا مکلف بنایا ہے جس کی وہ طاقت رکھتی ہے اور اس میں بہت فضل ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم دونوں سوچ لو کہیں ایسا نہ ہو کہ زمین کو اس چیز کا مکلف بناؤ جس کی اس میں طاقت نہیں ہے۔

(۳۳۳۸۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ سَمِعْت عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ ، قَالَ : دَخَلَ عُثْمَان بْنُ حُنَيْفٍ عَلَى عُمَرَ فَسَمِعْته يَقُولُ : لَأَنْ زِدْت عَلَى كُلِّ رَأْسٍ دِرْهَمَيْنِ وَعَلَى كُلِّ جَرِيبِ أَرْضٍ دِرْهَمًا وَقَفِيزًا مِنْ طَعَامٍ لاَ يَضُرُّهُمْ ذَلِكَ ، وَلاَ يُجْهِدُهُمْ ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَكَانَ عَلَى كُلِّ رَأْسٍ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ ، فَجَعَلَهَا خَمْسِينَ.

(۳۳۳۸۸) حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن حنیف حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ اگر تم ہر ایک پر دو درہم کا اضافہ کر دو اور ہر جریب زمین پر ایک درہم اور ایک قفیز غلے کا اضافہ کر دو تو انہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ حضرت عثمان بن حنیف نے اس کی تائید کی۔ پہلے ایک شخص کے ذمے اڑتالیس تھا اب پچاس کر دیا گیا۔

(۳۳۳۸۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : آمُرُك أَنْ تَطَرَّزَ أَرْضَهُمْ ، يَعْنِي أَهْلَ الْكُوفَةِ ، وَلاَ تَحْمِلْ خَرَابًا عَلَى عَامِرٍ ، وَلاَ عَامِرًا عَلَى خَرَابٍ ، وَانْظُرَ الْخَرَابَ فَخُذْ مِنْهُ مَا أَطَاقَ وَأَصْلِحْهُ حَتَّى يَعْمُرَ ، وَلاَ تَأْخُذْ مِنَ الْعَامِرِ إِلاَّ وَظِيفَةَ الْخَرَاجِ فِي رِفْقٍ وَتَسْكِينٍ لأَهْلِ الأَرْضِ ، وَآمُرُك أَنْ لاَ تَأْخُذَ فِي الْخَرَاجِ إِلاَّ وَزْنَ سَبْعَةٍ لَيْسَ لَهَا آس ، وَلاَ أُجُورَ الضَّرَّابِينَ ، وَلاَ إذابة الْفِضَّةَ ، وَلاَ هَدِيَّةَ النَّيْرُوزِ وَالْمِهْرَجَانِ ، وَلا

ثَمَنَ الْمُصْحَفِ ، وَلاَ أُجُورَ الْفُسُوحِ ، وَلاَ أُجُورَ الْبُيُوتِ ، وَلاَ دِرْهَمَ النِّكَاحِ ، وَلاَ خَرَاجَ عَلَى مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ.

(۳۳۳۸۹) حضرت داؤد بن سلیمان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے عبد الحمید بن عبد الرحمن کو خط لکھا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اہل کوفہ کی زمین پر غور کر۔ کسی بنجر زمین پر آباد زمین کا حکم نہ لگاؤ اور کسی آباد زمین پر بنجر زمین کا حکم نہ لگاؤ۔ بنجر زمین کو آباد کرنے کی پوری کوشش کرو۔ زمین کو آباد کرنے والے سے صرف خراج لو تا کہ ان کے ساتھ نرمی ہو اور انہیں سہولت ملے۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ خراج میں صرف سات کا وزن لو، ضرابین کی اجرت نہ لو۔ چاندی پگھلی ہوئی نہ لو۔ تیروز اور مرجان کا ہدیہ نہ لو۔ مصحف کی قیمت نہ لو۔ فسوح کی اجرت نہ لو، کمروں کا کرایہ نہ لو، نکاح کا درہم نہ لو اور جو مسلمان ہو جائے اس سے خراج نہ لو۔

(۲۸) ما قالوا فِي التَّسوِيمِ فِي الحربِ والتعلِيمِ لِيعرف

جنگ میں نشانی اور علامت لگانے کا بیان تا کہ وہ پہچانے جا سکیں

(۳۳۳۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شِبْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَوْلَهُ ﴿مُسَوِّمِينَ﴾ مُعَلَّمِينَ مجزوزة أَذْنَابُ خُيُولِهِمْ عَلَيْهَا الْعِهْنُ وَالصُّوفُ.

(۳۳۳۹۰) حضرت ابن ابی نجیح ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ریشید نے اللہ رب العزت کے اس قول ﴿مُسَوِّمِينَ﴾ کے بارے میں فرمایا: کہ نشان لگے ہوئے تھے۔ یعنی ان کے گھوڑوں کی دُمیں کٹی ہوئی تھیں اور ان پر اون تھی۔

(۳۳۳۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : قِيلَ لَهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ تَسَوَّمُوا فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ قَدْ تَسَوَّمَتْ ، قَالُوا : فَأَوَّلُ مَا جُعِلَ الصُّوفُ لَيَوْمَئِذٍ.

(۳۳۳۹۱) حضرت ابن عون ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عمیر بن اسحاق ریشید نے ارشاد فرمایا: غزوہ بدر کے دن صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا گیا: تم کوئی نشانی اور علامت بنا لو۔ پس بے شک ملائکہ نے بھی نشانی لگائی ہوئی ہے۔ انہوں نے فرمایا: سب سے پہلے اسی دن اون کو نشانی بنایا گیا۔

(۳۳۳۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ سِيمَا أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ الصُّوفُ الأَبْيَضُ.

(۳۳۳۹۲) حضرت حارثہ بن مضرب العبدی ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: غزوہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی نشانی سفید اون تھی۔

(۳۳۳۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ ، يُقَالُ لَهُ : يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ ، قَالَ : كَانَ عَلَى الزُّبَيْرِ يَوْمَ بَدْرٍ عِمَامَةٌ صَفْرَاءُ مُعْتَجِرًا بِهَا فَنَزَلَتِ الْمَلاَئِكَةُ عَلَيْهِمْ عَمَائِمُ صُفْرٌ.

(۳۳۳۹۳) حضرت هشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن عباد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: غزوہ بدر کے دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے سر پر زرد رنگ کا عمامہ تھا جس کے پلہ کو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ سے لپیٹا ہوا تھا۔ پس ملائکہ اترے اس حال میں کہ ان کے سروں پر بھی زرد عمامے تھے۔

(٣٣٣٩٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۳۳۳۹۴) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٢٩) مَا قالوا فِي الرّجلِ يسلِم ، ثمّ يرتدّ ما يصنع بِهِ

اس آدمی کا بیان جو اسلام لے آئے پھر مرتد ہو جائے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا

(٣٣٣٩٥) حَدَّثَنَا هُشَيم ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا وَاسْتَصَحُّوا ، قَالَ : فَمَالُوا عَلَى الرِّعَاءِ فَقَتَلُوهُمْ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلاَمِهِمْ ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَتُرِكُوا بِالْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا. (مسلم ۱۲۹۶۔ ابویعلی ۳۹۸۲)

(۳۳۳۹۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے تو ان کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تم چاہو تو صدقے کے اونٹوں کی طرف نکل جاؤ۔ اور ان کے دودھ اور پیشاب میں سے کچھ پیو پس انہوں نے ایسا کیا تو وہ صحت یاب ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ لوگ چرواہوں کی طرف مائل ہوئے اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند مویشی ہانک کر لے گئے اور اسلام لانے کے بعد انہوں نے کفر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے ایک جماعت کو بھیجا پس ان کو پکڑ کر لایا گیا اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھوں کو داغا گیا اور انہیں حرہ کے مقام پر چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ یہ لوگ مر گئے۔

(٣٣٣٩٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(مسلم ۱۲۹۶۔ ترمذی ۷۲)

(۳۳۳۹۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(٣٣٣٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

(۳۳۳۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے دین کو تبدیل کرے تو تم اس کو

قتل کردو۔

(۳۳۳۹۸) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَتَى أَبَا مُوسَى ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ يَهُودِيٌّ ، فَقَالَ :مَا هَذَا ، قَالَ :هَذَا يَهُودِيٌّ أَسْلَمَ ، ثُمَّ ارْتَدَّ ، وَقَدِ اسْتَتَابَهُ أَبُو مُوسَى شَهْرَيْنِ ، فَقَالَ مُعَاذٌ :لاَ أَجْلِسُ حَتَّى أَضْرِبَ عُنُقَهُ قَضَاءَ اللهِ وَقَضَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۳۳۹۸) حضرت حمید بن ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آدمی تھا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ یہودی اسلام لایا تھا پھر مرتد ہوگیا اور تحقیق حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے دو مہینہ اس کو توبہ کے لیے مہلت دی۔ اس پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہرگز نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ میں اس کی گردن نہ اڑا دوں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فیصلہ ہے۔

(۳۳۳۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ :ارْتَدَّ عَلْقَمَةُ بْنُ عُلاَثَةَ ، عَنْ دِينِهِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَاتَلَهُ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ :فَأَبَى أَنْ يَجْنَحَ لِلسَّلْمِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :لاَ يُقْبَلُ مِنْك إِلاَّ سَلْمٌ مُخْزِيَةٌ ، أَوْ حَرْبٌ مُجْلِيَةٌ ، قَالَ ، فَقَالَ :وَمَا سَلْمٌ مُخْزِيَةٌ ، قَالَ :تَشْهَدُونَ عَلَى قَتْلاَنَا أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَأَنَّ قَتْلاَكُمْ فِي النَّارِ ، وَتَدُونَ قَتْلاَنَا ، وَلاَ نَدِي قَتْلاَكُمْ ، فَاخْتَارُوا سِلْمًا مُخْزِيَةً.

(۳۳۳۹۹) حضرت عاصم بن قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علقمہ بن علاثہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد، اپنے دین سے مرتد ہوگیا۔ تو مسلمانوں نے اس سے قتال کیا۔ راوی کہتے ہیں: اس نے صلح کے لیے جھکنے سے انکار کردیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم سے کچھ قبول نہیں کیا جائے گا سوائے رسوا کردینے والی صلح کے یا سخت جنگ کے۔ اس نے پوچھا: رسوا کردینے والی صلح سے کیا مراد ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کہ تم ہمارے مردوں کے بارے میں اس بات کی گواہی دو کہ بے شک وہ جنت میں ہیں۔ اور یقیناً تمہارے مردے جہنم میں ہیں۔ اور تم ہمارے مقتولین کی دیت ادا کرو گے اور ہم تمہارے مقتولین کی دیت ادا نہیں کریں گے۔ تو ان لوگوں نے رسوائی والی صلح کا انتخاب کرلیا۔

(۳۳٤۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :جَاءَ وَفْدُ بُزَاخَةَ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلُونَهُ الصُّلْحَ ، فَخَيَّرَهُمْ أَبُو بَكْرٍ بَيْنَ الْحَرْبِ الْمُجْلِيَةِ ، وَالسِّلْمِ الْمُخْزِيَةِ ، قَالَ :فَقَالُوا :هَذَا الْحَرْبُ الْمُجْلِيَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا ، فَمَا السِّلْمُ الْمُخْزِيَةُ ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :تُؤَدُّونَ الْحَلْقَةَ وَالْكُرَاعَ ، وَتَتْرُكُونَ أَقْوَامًا يَتْبَعُونَ أَذْنَابَ الإِبِلِ حَتَّى يُرِيَ اللَّهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ أَمْرًا يَعْذِرُونَكُمْ بِهِ ، وَتَدُونَ قَتْلاَنَا ، وَلاَ نَدِي قَتْلاَكُمْ ، وَقَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلاَكُمْ فِي النَّارِ ، وَتَرُدُّونَ مَا أَصَبْتُمْ مِنَّا وَنَغْنَمُ مَا أَصَبْنَا مِنْكُمْ ، فَقَالَ عُمَرُ ، فَقَالَ :قَدْ رَأَيْت رَأْيًا ، وَسَنُشِيرُ عَلَيْك ، أَمَّا أَنْ

يُؤَدُّوا الْحَلْقَةَ وَالْكُرَاعَ فَنِعْمَ مَا رَأَيْت ، وَأَمَّا أَنْ يَتْرُكُوا أَقْوَامًا يَتَّبِعُونَ أَذْنَابَ الإِبِلِ حَتَّى يَرَى اللَّهُ خَلِيفَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ أَمْرًا يَعْذِرُونَهُمْ بِهِ فَنِعْمَ مَا رَأَيْت وَأَمَّا أَنْ نَغْنَمَ مَا أَصَبْنَا مِنْهُمْ وَيَرُدُّونَ مَا أَصَابُوا مِنَّا فَنِعْمَ مَا رَأَيْت ، وَأَمَّا أَنَّ قَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ وَقَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ فَنِعْمَ مَا رَأَيْت ، وَأَمَّا أَنْ لاَ نَدِيَ قَتْلاَهُمْ فَنِعْمَ مَا رَأَيْت ، وَأَمَّا أَنْ يَدُوا قَتْلاَنَا فَلا ، قَتْلاَنَا قُتِلُوا عَنْ أَمْرِ اللهِ فَلاَ دِيَاتٍ لَهُمْ ، فَتَتَابَعَ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ.

(۳۳۴۰۰) حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اسد اور غطفان کے بڑے لوگوں کا وفد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے صلح کا سوال کیا۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے رسوا کر دینے والی صلح یا سخت جنگ کے درمیان اختیار دیا۔ تو وہ لوگ کہنے لگے۔ اس سخت اور صفایا کر دینے والی جنگ کو تو ہم نے پہچان لیا۔ یہ رسوا کر دینے والی صلح کیا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تمام اسلحہ اور گھوڑے دو گے، اور تم لوگوں کو چھوڑ دو گے کہ وہ اونٹ کی دم کی پیروی کریں۔ یعنی جس کی مرضی پیروی کریں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور مسلمانوں کو ایسی بات دکھا دیں جس کی وجہ سے وہ تم لوگوں کو معذور سمجھیں اور تم ہمارے مقتولین کی دیت ادا کرو گے۔ اور ہم تمہارے مقتولین کی دیت ادا نہیں کریں گے اور ہمارے مقتولین جنت میں ہیں اور تمہارے مقتولین جہنم میں ہیں۔ اور جو چیز تم نے ہماری لی ہے وہ تم واپس لوٹاؤ گے اور ہم نے جو تمہارا مال لیا ہے وہ مال غنیمت ہوگا۔

اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: تحقیق یہ آپ کی رائے ہے۔ اور عنقریب ہم آپ کو ایک مشورہ دیں گے۔ بہر حال وہ اسلحہ اور گھوڑے دیں گے تو یہ بہت اچھی رائے ہے۔ اور یہ کہ وہ لوگوں کو چھوڑ دیں گے کہ وہ اونٹ کی دم کی پیروی کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور مسلمانوں کو کوئی ایسی بات دکھلا دے جس کی وجہ سے وہ ان کو معذور سمجھیں یہ بھی بہت اچھی رائے ہے۔ اور ہم نے جو ان کا مال لیا ہے وہ مال غنیمت ہوگا۔ اور انہوں نے جو ہمارا مال لیا وہ ہمیں واپس لوٹائیں گے۔ تو یہ بھی بہت اچھی رائے ہے۔ اور یہ کہ ان کے مقتولین جہنم میں ہیں اور ہمارے مقتولین جنت میں ہیں تو یہ بھی بہت اچھی رائے ہے۔ اور یہ کہ ہم ان کے مقتولین کی دیت ادا نہیں کریں گے تو یہ بھی بہت اچھی رائے ہے۔ اور یہ کہ وہ ہمارے مقتولین کی دیت ادا کریں گے تو یہ درست نہیں۔ کیونکہ ہمارے مقتولین اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں قتل کیے گئے تو ان کے لیے کوئی دیتیں نہیں ہوں گی۔ تو لوگوں نے اس بات پر ان کی موافقت کی۔

(۳۳٤٠١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : ارْتَدَّ عَلْقَمَةُ بْنُ عُلاَثَةَ فَبَعَثَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى امْرَأَتِهِ وَوَلَدِهِ ، فَقَالَتْ : إِنْ كَانَ عَلْقَمَةُ كَفَرَ فَإِنِّي لَمْ أَكْفُرْ أَنَا ، وَلاَ وَلَدِي ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلشَّعْبِيِّ ، فَقَالَ : هَكَذَا فَعَلَ بِهِمْ ، يَعْنِي بِأَهْلِ الرِّدَّةِ.

(۳۳۴۰۱) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علقمہ بن عُلاثہ مرتد ہو گیا۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کی بیوی اور بیٹے کی

کھڑے ہوگئے اور اس کو مارنے لگے یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا۔

(۳۳٤۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ عَلِيٌّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ فَكَتَبَ إِلَى عَلِيٍّ يَسْأَلُهُ عَنْ زَنَادِقَةٍ ، مِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْبُدُ غَيْرَ ذَلِكَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ فِي الزَّنَادِقَةِ أَنْ يَقْتُلَ مَنْ كَانَ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ ، وَيَتْرُكَ سَائِرَهُمْ يَعْبُدُونَ مَا شَاؤُوا.

(۳۳۴۱۰) حضرت مخارق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے محمد بن ابی بکر کو مصر والوں پر امیر بنا کر بھیجا۔ تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خط لکھ کر زنادقہ کے بارے میں سوال کیا۔ جن میں سے کچھ سورج اور چاند کی پرستش کرتے تھے۔ اور ان میں سے کچھ اس کے علاوہ چیزوں کی پرستش کرتے تھے اور کچھ اسلام کا دعویٰ کرتے تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو خط لکھا اور زنادقہ کے بارے میں ان کو حکم دیا کہ جو تو اسلام کا دعویٰ کرے اس کو قتل کردو، اور باقی سب کو چھوڑ دو وہ جس کی چاہیں عبادت کریں۔

(۳۳٤۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَجُلٌ يَطْرُقُ فَرَسًا لَهُ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي حَنِيفَةَ فَصَلَّى فِيهِ فَقَرَأَ لَهُمْ إِمَامُهُمْ بِكَلاَمِ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ ، فَأَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَأَخْبَرَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ فَجَاءَ بِهِمْ ، فَاسْتَتَابَهُمْ فَتَابُوا إِلاَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ النَّوَّاحَةِ فَإِنَّهُ قَالَ لَهُ : يَا عَبْدَ اللهِ لولا أَنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَوْلاَ أَنَّكَ رَسُولٌ لَضَرَبْت عُنُقَك ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَسْت بِرَسُولٍ ، يَا خَرَشَةُ قُمْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَامَ فَضَرَبَ عُنُقَهُ. (ابو داؤد ۲۷۵۶۔ احمد ۳۸۴)

(۳۳۴۱۱) حضرت حارثہ بن مضرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نکلا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوا پھر وہ بنو حنیف قبیلہ کی مسجد کے پاس سے گزرا۔ اور اس میں نماز ادا کی۔ تو ان لوگوں کے امام نے مسیلمہ کذاب کے کلام کی تلاوت کی! یہ شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس بات کی خبر دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد بھیج کر ان لوگوں کو بلایا۔ ان سب لوگوں کو لایا گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان سب سے توبہ کروائی۔ ان سب نے توبہ کرلی سوائے عبداللہ بن نوّاحہ کے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اے عبد اللہ! اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ''اگر تو قاصد نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا۔'' لیکن آج تو قاصد نہیں ہے۔ اے خرشہ! اٹھو اور اس کی گردن مار دو۔ پس خرشہ اٹھے اور انہوں نے اس کی گردن مار دی۔

(۳۳٤۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : إِنِّي مَرَرْت بِمَسْجِدِ بَنِي حَنِيفَةَ فَسَمِعْت إِمَامَهُمْ يَقْرَأُ بِقِرَائَةٍ مَا أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْته يَقُولُ : الطَّاحِنَاتُ طَحْنًا فَالْعَاجِنَاتُ عَجْنًا فَالْخَابِزَاتُ خَبْزًا فَالثَّارِدَاتُ ثَرْدًا فَاللاَّقِمَاتُ لَقْمًا قَالَ : فَأَرْسَلَ عَبْدُ اللهِ فَأَتَى بِهِمْ سَبْعِينَ وَمِئَةَ رَجُلٍ عَلَى دِينِ مُسَيْلِمَةَ إِمَامُهُمْ عَبْدُ اللهِ ابْنِ

امیر نے ان کے ایک گروہ سے پوچھا: تمہارا معاملہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم عیسائی تھے اور ہم نے اسلام قبول کیا اور خود کو اسلام پر ثابت قدم رکھا۔ امیر نے کہا: تم الگ ہو جاؤ۔ پھر امیر نے دوسرے گروہ سے پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ ان لوگوں نے کہا: ہم عیسائی لوگ تھے۔ ہم نے اپنے دین سے افضل کسی دین کو نہیں سمجھا لہٰذا ہم نے خود کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھا تو امیر نے کہا: تم بھی الگ ہو جاؤ۔

پھر امیر نے آخری گروہ سے پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم لوگ عیسائی تھی پس ہم نے اسلام قبول کیا پھر ہم اسلام سے پھر گئے کیونکہ ہم نے اپنے دین سے افضل کوئی دین نہیں سمجھا اور ہم عیسائی ہو گئے۔ امیر نے ان سے کہا: تم اسلام لے آؤ۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ تو امیر نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جب میں تین مرتبہ اپنے سر پر ہاتھ پھیروں تو تم ان پر حملہ کر دینا پس لوگوں نے ایسا ہی کیا اور ان کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا۔ پھر میں قیدی لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آ گیا۔ اور معقلہ بن ھبیرہ آیا اور اس نے ان قیدیوں کو دو لاکھ میں خرید لیا پھر وہ ایک لاکھ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ معقلہ اپنے دراہم لے کر واپس چلا گیا اور ان غلاموں کے پاس آیا اور ان سب کو آزاد کر دیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جا ملا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ اولاد کیوں نہ لے لی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے کوئی تعرض نہیں فرمایا۔

(٣٣٤٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي عُلاَقَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ سَرِيَّةً فَوَجَدُوا رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَنَصَّرَ بَعْدَ إِسْلاَمِهِ فَقَتَلُوهُ ، فَأُخْبِرَ عُمَرُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ : هَلْ دَعَوْتُمُوهُ إِلَى الإِسْلاَمِ ، قَالُوا : لاَ قَالَ : فَإِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللهِ مِنْ دَمِهِ.

(۳۳۴۰۸) حضرت ابو علاقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا پس ان لوگوں نے مسلمانوں میں سے ایک آدمی پایا جو اسلام لانے کے بعد عیسائی ہو گیا۔ تو انہوں نے اس شخص کو قتل کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی گئی آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم لوگوں نے اِس کو اسلام کی دعوت دی تھی؟ انہوں نے کہا: نہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً پھر تو میں اللہ کی طرف اس کے خون سے بری ہوں۔

(٣٣٤٠٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ ابن عُبَيْدِ بْنِ الأَبْرَصِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ كَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ ، ثُمَّ تَنَصَّرَ ، فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ كَلِمَةٍ ، فَقَالَ لَهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ فَرَفَسَهُ بِرِجْلِهِ ، قَالَ : فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۳۳۴۰۹) حضرت ابن عبید بن ابرص رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے ارشاد فرمایا: بے شک ایک آدمی کو لایا گیا جو نصرانی تھا پس اس نے اسلام قبول کر لیا پھر وہ دوبارہ نصرانی ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے اس بات کے متعلق پوچھا: تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتا دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کے سینہ پر اپنی لات ماری۔ پھر لوگ بھی

عَنْ ذِكْرِهِمْ ، قَالَ : مَا فَعَلَ النَّفَرُ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، قَالَ: قُلْتُ: قُتِلُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: لَوْ كُنْتُ أَخَذْتهم سِلْمًا كَانَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مِنْ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَمَا كَانَ سَبِيلُهُمْ لَوْ أَخَذْتهمْ إِلاَّ الْقَتْلَ، قَوْمٌ ارْتَدُّوا عَنِ الإِسْلاَمِ وَلَحِقُوا بِالشِّرْكِ، قَالَ: كُنْتُ أَعْرِضُ أَنْ يَدْخُلُوا فِي الْبَابِ الَّذِي خَرَجُوا مِنْهُ، فَإِنْ فَعَلُوا قبلْت ذَلِكَ مِنْهُمْ، وَإِنْ أَبَوْا اسْتَوْدَعْتهمَ السِّجْنَ.

(۳۳۴۰۶) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قبیلہ بکر بن وائل کے کچھ افراد اسلام سے مرتد ہو گئے اور مشرکین سے جا ملے۔ پھر ان کو جنگ میں قتل کر دیا گیا۔ پھر جب میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تستر کی فتح کی خبر لے کر آیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قبیلہ بکر بن وائل کے لوگوں کا کیا معاملہ ہوا؟ راوی کہتے ہیں کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے دوسری بات شروع کر دی تاکہ میں آپ رضی اللہ عنہ کو ان کے ذکر سے ہٹا دوں، لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا: قبیلہ بکر بن وائل کے گروہ کا کیا معاملہ ہوا؟ میں نے عرض کیا۔ اے امیر المؤمنین! ان کو قتل کر دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ان سے صلح کا معاملہ کرتا تو یہ بات میرے نزدیک اس سونا، چاندی سے زیادہ محبوب ہوتی جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو پکڑ لیتے جو اسلام سے مرتد ہوئے اور مشرکین سے جا ملے تو ان کے قتل کے سوا کیا راستہ ہو سکتا تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کے سامنے یہ بات پیش کرتا کہ وہ اسی دروازے میں داخل ہو جائیں جس سے وہ نکلے ہیں پس اگر وہ ایسا کرتے تو میں ان کی طرف سے یہ چیزیں قبول کر لیتا اور اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کر دیتے تو میں ان کو جیلوں میں قید کر دیتا۔

(۳۳٤۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ : كُنْتُ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ بَعَثَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى بَنِي نَاجِيَةَ ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ فَوَجَدْنَاهُمْ عَلَى ثَلاَثِ فِرَقٍ ، قَالَ : فَقَالَ : أَمِيرُنَا لِفِرْقَةٍ مِنْهُمْ : مَا أَنْتُمْ ؟ قَالُوا : نَحْنُ قَوْمٌ نَصَارَى وَأَسْلَمْنَا ، فثبتنا على إسلامنا ، قَالَ اعتزلوا ، ثم قَالَ للثانية : ما أنتم ؟ قالوا نحن قوم من النصارى لم نر دينا أَفْضَلَ مِنْ دِينِنَا فثبتنا عليه فقال اعتزلو ، ثم قَالَ لفرقة أخرى : ما أنتم ؟ قالوا نحن قوم من النصارى فَأَبَوْا ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ : إِذَا مَسَحْت رَأْسِي ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَشُدُّوا عَلَيْهِمْ فَفَعَلُوا فَقَتَلُوا الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَوْا الذَّرَارِي ، فَجِئْت بِالذَّرَارِيّ إِلَى عَلِيٍّ وَجَاءَ مِصْقَلَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَاشْتَرَاهُمْ بِمِائَتَيْ أَلْفٍ فَجَاءَ بِمِئَةِ أَلْفٍ إِلَى عَلِي ، فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ ، فَانْطَلَقَ مِصْقَلَةُ بِدَرَاهِمِهِ وَعَمَدَ إِلَيْهِمْ مِصْقَلَةُ فَأَعْتَقَهُمْ وَلَحِقَ بِمُعَاوِيَةَ فَقِيلَ لِعَلِيٍّ : إِلاَّ تَأْخُذُ الذُّرِّيَّةَ ، فَقَالَ : لاَ ، فَلَمْ يَعْرِضْ لَهُمْ.

(۳۳۴۰۷) حضرت عمار الدھنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الطفیل رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں اس لشکر میں موجود تھا جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنو ناجیہ کی طرف بھیجا تھا۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو ہم نے ان لوگوں کو تین گروہوں میں تقسیم پایا۔ پس ہمارے

طرف قاصد بھیجا۔ اس کی بیوی نے کہا: اگر چہ علقمہ نے کفر کیا ہے لیکن میں نے کفر نہیں کیا اور نہ ہی میرے بیٹے نے۔ آپ رحمہ اللہ نے یہ بات امام شعبی رحمہ اللہ کے سامنے ذکر فرمائی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی طرح مرتدین کے ساتھ معاملہ ہوگا۔

(٣٣٤٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ :ثُمَّ إِنَّهُ جَنَحَ لِلسَّلْمِ فِي زَمَانِ عُمَرَ فَأَسْلَمَ فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ كَمَا كَانَ.

(۳۳۴۰۲) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔ اس میں اتنا اضافہ ہے۔ پھر علقمہ بن علاثہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں صلح کے لیے جھک گیا اور اسلام لے آیا۔ پھر اس نے اپنی بیوی کی طرف رجوع کر لیا جیسا کہ وہ تھا۔

(٣٣٤٠٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، قَالَ :لَوْ مَنَعُونِي عِقَالاً مِمَّا أَعْطَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَاهَدْتُهُمْ ، ثُمَّ تَلاَ :(وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۳۴۰۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر یہ لوگ مجھے اونٹ کی رسی دینے سے بھی رکیں گے جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ضرور ان سے جہاد کروں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اور نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوائے رسول کے۔ اور تحقیق ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے۔ آیت کے آخر تک آپ رضی اللہ عنہ نے تلاوت فرمائی۔

(٣٣٤٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَطَاعَنَا أَبُو بَكْرٍ لَكَفَرْنَا فِي صَبِيحَةٍ وَاحِدَةٍ إِذْ سَأَلُوا التَّخْفِيفَ من الزَّكَاةِ ، فَأَبَى عَلَيْهِمْ ، وقَالَ :لَوْ مَنَعُونِي عِقَالاً لَجَاهَدْتُهُمْ.

(۳۳۴۰۴) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ ہماری اطاعت کرتے تو ہم ایک صبح میں کفر کر لیتے۔ کیونکہ جب لوگوں نے ان سے زکوۃ میں کمی کرنے کا سوال کیا تو انہوں نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور فرمایا: اگر وہ مجھے ایک اونٹ کی رسی دینے سے بھی رکے تو میں ضرور ان سے جہاد کروں گا۔

(٣٣٤٠٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ يُسَاكِنُكُمَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فِي أَمْصَارِكُمْ ، فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ ، ثُمَّ ارْتَدَّ فَلاَ تَضْرِبُوا إِلاَّ عُنُقَهُ.

(۳۳۴۰۵) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہود و نصاریٰ تم لوگوں کو اپنے شہروں میں نہیں بسائیں گے۔ پس ان میں سے جو اسلام لایا پھر وہ مرتد ہو گیا تو تم اس کی گردن ماردو۔

(٣٣٤٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَامِرٌ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ ارْتَدُّوا عَنِ الإِسْلاَمِ وَلَحِقُوا بِالْمُشْرِكِينَ فَقُتِلُوا فِي الْقِتَالِ ، فَلَمَّا أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِفَتْحِ تُسْتَرَ ، قَالَ :مَا فَعَلَ النَّفَرُ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ ، قَالَ :قُلْتُ عَرَضْتُ فِي حَدِيثٍ آخَرَ لأَشْغَلَهُ

النَّوَّاحَةِ ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى بَقِيَّتِهِمْ ، فَقَالَ : مَا نَحْنُ بِمُجْزِرِي الشَّيْطَانِ هَؤُلاَءِ ، سَائِرُ الْقَوْمِ رَحِّلُوهُمْ إِلَى الشَّامِ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يفنيهم بالطَّاعُونِ. (عبدالرزاق ۱۸۷۰۸)

(۳۳۴۱۲) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ بے شک میں بنو حنیفہ قبیلہ والوں کی مسجد کے قریب سے گزرا۔ تو میں نے ان کے امام کو سنا کہ اس نے اس قرآن میں تلاوت کی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا۔ پھر میں نے اس کو سنا کہ وہ یہ کلمات پڑھ رہا ہے: الطَّاحِنَاتُ طَحْنًا فَالْعَاجِنَاتُ عَجْنًا فَالْخَابِزَاتُ خَبْزًا فَالثَّارِدَاتُ ثَرْدًا فَاللاَقِمَاتُ لَقْمًا!!! راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف قاصد بھیجا۔ پھر ان لوگوں کو لایا گیا۔ ایک سو ستر آدمی مسیلمہ کے دین پر تھے۔ اور ان کا امام عبداللہ بن النواحہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے باقی لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا: ہم ان کو قتل کر کے شیطان کو خوش نہیں کریں گے۔ ان سب لوگوں کو شام کی طرف لے جاؤ۔ شاید اللہ تعالیٰ ان کو طاعون کے ذریعے ختم فرما دیں۔

(۳۳٤۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : كَتَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلاً تَبَدَّلَ بِالْكُفْرِ بَعْدَ الإِيمَانِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : اسْتَتِبْهُ ، فَإِنْ تَابَ فَاقْبَلْ مِنْهُ ، وَإِلاَّ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ.

(۳۳۴۱۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ یقیناً ایک آدمی نے ایمان لانے کے بعد کفر کو اختیار کر لیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں خط لکھ کر فرمایا: اس سے توبہ طلب کرو پس اگر وہ اس سے توبہ کر لے تو اس کی طرف سے توبہ قبول کر لو، ورنہ اس کی گردن مار دو۔

(۳۳٤۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أُنَاسٌ يَأْخُذُونَ الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ وَيُصَلُّونَ مَعَ النَّاسِ ، وَكَانُوا يَعْبُدُونَ الأَصْنَامَ فِي السِّرِّ ، فَأَتَى بِهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَوَضَعَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ ، أَوْ قَالَ فِي السِّجْنِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، مَا تَرَوْنَ فِي قَوْمٍ كَانُوا يَأْخُذُونَ مَعَكُمَ الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ وَيَعْبُدُونَ هَذِهِ الأَصْنَامَ ؟ قَالَ النَّاسُ : اقْتُلْهُمْ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ أَصْنَعُ بِهِمْ كَمَا صَنَعُوا بِأَبِينَا إِبْرَاهِيمَ ، فَحَرَّقَهُمْ بِالنَّارِ.

(۳۳۴۱۴) حضرت عبید العامری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ تھے جو روزینہ اور عطیات لیتے تھے۔ اور لوگوں کے ساتھ تو نماز پڑھتے اور پوشیدگی میں بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ان لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے مسجد میں یا قید خانہ میں ڈال دیا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تمہاری کیا رائے ہے اس قوم کے بارے میں جو تمہارے ساتھ روزینہ اور عطیات لیتے ہیں اور ان بتوں کی پوجا کرتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: ان کو قتل کر دیا جائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! لیکن میں ان کے ساتھ وہ معاملہ کروں گا جو انہوں نے ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو آگ میں جلا ڈالا۔

(۳۳٤١٥) حَدَّثَنَا الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي قَوْمٍ نَصَارَى ارْتَدُّوا فَكَتَبَ أَنَ اسْتَتِيبُوهُمْ ، فَإِنْ تَابُوا وَإِلاَّ فَاقْتُلُوهُمْ.

(۳۳۴۱۵) حضرت عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ان لوگوں کے بارے میں خط لکھا جو عیسائی تھے پھر وہ مرتد ہو گئے تو آپ رحمہ اللہ نے لکھا: ان سے توبہ طلب کرو۔ پس اگر توبہ کریں تو ٹھیک ورنہ ان کو قتل کر دو۔

(۳۳٤١٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي الْمُرْتَدِّ يُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَ تُرِكَ وَإِنْ أَبَى قُتِلَ.

(۳۳۴۱۶) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے مرتد کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس سے توبہ طلب کی جائے گی۔ پس اگر وہ توبہ کر لے تو اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور اگر وہ انکار کر دے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكْفُرُ بَعْدَ إيمَانِهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ :يُقْتَلُ.

(۳۳۴۱۷) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن دینار نے میرے سامنے اس شخص کے بارے میں جو ایمان کے بعد کفر اختیار کر لے حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ کا قول نقل فرمایا: کہ اس شخص کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤١٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ فِي الإِنْسَانِ يَكْفُرُ بَعْدَ إيمَانِهِ :يُدْعَى إلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ أَبَى قُتِلَ.

(۳۳۴۱۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں جو ایمان کے بعد کفر اختیار کر لے یوں ارشاد فرمایا: اسے اسلام کی دعوت دی جائے گی پس اگر وہ انکار کر دے تو اس شخص کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤١٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذٌ إلَى الْيَمَنِ ، قَالَ :فَأَتَانِي ذات يَوْمٍ ، وَعِنْدِي يَهُودِيٌّ قَدْ كَانَ مُسْلِمًا فَرَجَعَ عَنِ الإِسْلاَمِ إلَى الْيَهُودِيَّةِ ، فَقَالَ :لاَ أَنْزِلُ حَتَّى تَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ حَجَّاجٌ :وَحَدَّثَنِي قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا مُوسَى قَدْ كَانَ دَعَاهُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.

(۳۳۴۱۹) حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اس حال میں کہ میرے پاس ایک یہودی تھا جو مسلمان ہوا تھا پھر اسلام سے یہودیت کی طرف واپس لوٹ گیا۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہرگز تمہارے ہاں نہیں اتروں گا یہاں تک کہ تم اس کی گردن مارو۔

حجاج فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ حضرت ابو موسیٰ نے اس یہودی کو چالیس دن تک دعوت دی تھی۔

(۳۳٤٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شَيْبَانَ النَّحْوِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي آخِرِ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا :إِنَّ هَذِهِ الْقَرْيَةَ ، يَعْنِي الْمَدِينَةَ لاَ يَصْلُحُ فِيهَا مِلَّتَانِ ، فَأَيُّمَا نَصْرَانِيٌّ أَسْلَمَ ، ثُمَّ تَنَصَّرَ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ.

(۳۳۴۲۰) حضرت محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری خطبہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ارشاد فرمایا: بے شک اس بستی میں یعنی مدینہ منورہ میں دو ملتیں نہیں رہ سکتیں۔ پس جو کوئی نصرانی اسلام قبول کرے پھر وہ دوبارہ نصرانی بن جائے تو تم اس کی گردن ماردو۔

(۳۳۴۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَمَّنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ :يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ كُلَّمَا ارْتَدَّ.

(۳۳۴۲۱) حضرت عمرو بن قیس رحمہ اللہ اس شخص سے نقل فرماتے ہیں جس نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: مرتد سے توبہ طلب کی جائے گی جب بھی وہ ارتداد کرے۔

(۳۳۴۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الحكم قَالَ:يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ كُلَّمَا ارْتَدَّ.

(۳۳۴۲۲) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حکم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے توبہ طلب کی جائے گی جب بھی وہ ارتداد کرے۔

(۳۳۴۲۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :كَانَ نَاسٌ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ مِمَّنْ كَانَ مَعَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ يُفْشُونَ أَحَادِيثَهُ وَيَتْلُونَهُ فَأَخَذَهُمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فكتب ابن مسعود إِلَى عُثْمَانَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُثْمَان أَنَ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ فَمَنْ شَهِدَ مِنهُمْ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَارَ الإِيمَانَ عَلَى الْكُفْرِ فَاقْبَلْ ذَلِكَ مِنهُمْ وَخَلِّ سَبِيلَهُمْ ، فَإِنْ أَبَوْا فَاضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ، فَاسْتَتَابَهُمْ، فَتَابَ بَعْضُهُمْ وَأَبَى بَعْضُهُمْ، فَضَرَبَ أَعْنَاقَ الَّذِينَ أَبَوْا. (عبدالرزاق ۱۸۷۰۷)

(۳۳۴۲۳) حضرت عبید اللہ ابن عتبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنو حنیفہ قبیلہ کے کچھ لوگ جو مسیلمہ کذاب کے ساتھ تھے وہ اس کی باتوں کو ظاہر کرتے تھے اور ان کی تلاوت کرتے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو پکڑ لیا پھر ان کے بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر اطلاع دی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خط لکھ کر جواب دیا کہ ان لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دو، پس ان میں سے جو تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور کفر کو چھوڑ کر ایمان کو اختیار کرلے تو تم ان سے ایمان کو قبول کرلو اور ان کا راستہ چھوڑ دو۔ اور اگر وہ انکار کردیں تو تم ان کی گردنیں ماردو، پس حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے توبہ طلب کی۔ ان میں سے بعض نے توبہ کرلی اور بعض نے انکار کردیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے انکار کرنے والوں کی گردنیں اُڑا دیں۔

(۳۰) ما قالوا فِي المرتدّ كم يستتاب ؟

جن لوگوں نے مرتد کے بارے میں کہا: کہ کتنی مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی

(۳۳٤۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فَتْحُ تُسْتَرَ وَتُسْتَرُ مِنْ أَرْضِ الْبَصْرَةِ سَأَلَهُمْ :هَلْ مِنْ مُغَرِّبَةٍ ، قَالُوا :رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَأَخَذْنَاهُ ، قَالَ :مَا صَنَعْتُمْ بِهِ ، قَالُوا :قَتَلْنَاهُ ، قَالَ :أَفَلاَ أَدْخَلْتُمُوهُ بَيْتًا وَأَغْلَقْتُمْ عَلَيْهِ بَابًا وَأَطْعَمْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيفًا ، ثُمَّ اسْتَتَبْتُمُوهُ ثَلاَثًا فَإِنْ تَابَ وَإِلاَّ قَتَلْتُمُوهُ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ لَمْ أَشْهَدْ وَلَمْ آمُرْ وَلَمْ أَرْضَ إِذَا بَلَغَنِي ، أَوْ قَالَ : حِينَ بَلَغَنِي.

(۳۳۴۲۴) حضرت عبد الرحمن ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر ؓ کے پاس تستر کی فتح کی خبر لائی گئی.....تستر یہ بصرہ کا ایک علاقہ ہے......آپ ؓ نے ان لوگوں سے پوچھا: دور دراز کی کیا خبر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: مسلمانوں کا ایک آدمی تھا۔ جو مشرکین سے جا ملا۔ ہم نے اس کو پکڑ لیا۔ آپ ؓ نے پوچھا: کہ تم نے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ ان لوگوں نے کہا: ہم نے اس کو قتل کر دیا۔ آپ ؓ نے فرمایا: تم نے اسے کسی گھر میں داخل کیوں نہ کیا اور پھر تم اس پر دروازہ بند کر دیتے یعنی اس کو قید کر دیتے اور تم اسے روزانہ تھوڑا سا کھانا دیتے پھر تین مرتبہ اس سے توبہ طلب کرتے پھر اگر وہ توبہ کر لیتا تو ٹھیک ورنہ تم اسے قتل کر دیتے؟! پھر آپ ؓ نے فرمایا: اے اللہ! میں نہ ان پر گواہ ہوں اور نہ میں نے ان کو حکم دیا اور جب مجھے اس بات کی خبر ملی تو میں اس پر خوش نہ ہوا۔

(۳۳٤۲٥) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عُثْمَانَ ، قَالَ :يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا.

(۳۳۴۲۵) حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔

(۳۳٤۲٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ حَيَّانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :يُدْعَى إِلَى الإِسْلاَمِ ثَلاَثَ مِرَارٍ ، فَإِنْ أَبَى ضُرِبَتْ ، عُنُقُهُ.

(۳۳۴۲۶) حضرت حیان ؒ فرماتے ہیں کہ امام زہری ؒ نے ارشاد فرمایا: مرتد کو تین بار اسلام کی طرف بلایا جائے گا پس اگر وہ انکار کر دے تو اس کی گردن ماردی جائے گی۔

(۳۳٤۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا.

(۳۳۴۲۷) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔

(۳۳٤۲۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاَثًا ، فَإِنْ عَادَ قُتِلَ.

(۳۳۴۲۸) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔ پس اگر وہ دوبارہ ایسا کرے گا تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاثًا.

(۳۳۴۲۹) حضرت عبدالکریم رحمہ اللہ اس شخص سے نقل فرماتے ہیں جس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔

(۳۳٤۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ : كَتَبَ عَامِلٌ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْيَمَنِ أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ، ثُمَّ تَهَوَّدَ ، وَرَجَعَ عَنِ الإِسْلاَمِ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنَ ادْعُهُ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ أَسْلَمَ فَخَلِّ سَبِيلَهُ ، وَإِنْ أَبِي فَادْعُ بالخشبة ، ثُمَّ ادْعُهُ فَإِنْ أَبَى فَأَضْجِعْهُ عَلَيْهَا ، ثُمَّ ادْعُهُ فَإِنْ أَبَى فَأَوْثِقْهُ ، ثُمَّ ضَعَ الحربة عَلَى قَلْبِهِ ، ثُمَّ ادْعُهُ ، فَإِنْ رَجَعَ فَخَلِّ سَبِيلَهُ ، وَإِنْ أَبَى فَاقْتُلْهُ ، فَلَمَّا جَاءَ الْكِتَابُ فَعَلَ بِهِ ذَلِكَ حَتَّى وَضَعَ الْحَرْبَةَ عَلَى قَلْبِهِ ، ثُمَّ دَعَاهُ فَأَسْلَمَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ.

(۳۳۴۳۰) حضرت ولید ابن جمیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ایک گورنر نے یمن سے آپ رحمہ اللہ کو خط لکھا کہ ایک آدمی یہودی تھا اس نے اسلام قبول کر لیا پھر اس نے دوبارہ یہودیت کو اختیار کر لیا، اور اسلام سے پھر گیا۔ حضرت عمر رحمہ اللہ نے اس کا جواب لکھا کہ اس کو اسلام کی دعوت دو۔ اگر وہ اسلام لے آئے۔ تو اس کو چھوڑ دو اگر وہ انکار کر دے تو اس کو لکڑی کے ذریعہ مارو اگر وہ انکار کر دے تو اس کو لکڑی پر لٹا دو پھر اس کو اسلام کی طرف دعوت دو، اگر پھر بھی انکار کر دے تو تم اس کو باندھو اور اس کے دل میں نیزہ کی نوک رکھ دو پھر دوبارہ اس کو اسلام کی طرف دعوت دو۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو اس کو چھوڑ دو، اور اگر انکار کر دے تو اس کو قتل کر دو۔ جب خط آیا تو اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا گیا یہاں تک کہ اس کے دل پر نیزہ کی نوک رکھ دی گئی پھر اس کو اسلام کی طرف دعوت دی وہ اسلام لے آیا تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔

(۳۳٤۳۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : يُسْتَتَابُ الْمُرْتَدُّ ثَلاثًا فَإِنْ رَجَعَ وَإِلاَّ قُتِلَ.

(۳۳۴۳۱) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مرتد سے تین مرتبہ توبہ طلب کی جائے گی۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ٹھیک ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۱) ما قالوا فِي المرتدّ إذا لحِق بِأرضِ العدوّ وله امرأةٌ ما حالهما ؟

اس مرتد کا بیان جو دشمن کے ملک میں چلا جائے اور اس کی بیوی بھی ہو تو ان دونوں کا کیا حکم ہوگا؟

(۳۳٤۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَامِرٍ وَالْحَكَمِ ، قَالاَ : فِي الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ يَرْتَدُّ عَنِ

الإِسْلاَمِ وَيَلْحَقُ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ قالا :تَعْتَدُّ امْرَأَتُهُ ثَلاَثَةَ قُرُوءٍ إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ ، وَإِنْ كَانَتْ لاَ تَحِيضُ فَثَلاَثَةَ أَشْهُرٍ ، وَإِنْ كَانَتْ حَامِلاً أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا ، وَيُقَسَّمُ مِيرَاثُهُ بَيْنَ امْرَأَتِهِ وَوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ تُزَوَّجُ إِنْ شَائَتْ ، وَإِنْ هُوَ رَجَعَ فَتَابَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا ثَبَتَا عَلَى نِكَاحِهِمَا.

(۳۳۴۳۲) حضرت اشعث ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ویشید اور حضرت حکم ویشید ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اسلام سے مرتد ہو جائے اور دشمن کے ملک میں چلا جائے۔ ان دونوں نے فرمایا: اگر اس کی بیوی کو حیض آتا ہوگا تو وہ تین حیض عدت گزارے گی۔ اور اگر اس کو حیض نہیں آتا ہوگا تو وہ تین مہینے عدت گزارے گی، اور اگر وہ حاملہ ہوگی تو وضع حمل اس کی عدت ہوگی۔ اور پھر اس مرتد کی وراثت اس کی بیوی اور مسلمان ورثاء کے درمیان تقسیم کردی جائے گی۔ پھر اگر وہ عورت چاہے تو نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر مرتد لوٹ آئے اور اپنی بیوی کی عدت مکمل ہونے سے پہلے توبہ کرلے تو ان دونوں کو سابقہ نکاح پر برقرار رکھا جائے گا۔

(۳۳٤۳۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ فِي رَجُلٍ أَشْرَكَ وَلَحِقَ بِأَرْضِ الشرك ، قَالَ :لاَ تُزَوَّجُ امْرَأَتُهُ وَقَالَ حَمَّادٌ :تُزَوَّجُ امْرَأَتُهُ.

(۳۳۴۳۳) حضرت شعبہ ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت حکم ویشید نے اس آدمی کے بارے میں ارشاد فرمایا: جو مشرک ہو جائے اور دشمن کے ملک میں چلا جائے تو اس کی بیوی دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔ اور حضرت حماد ویشید نے فرمایا: اس کی بیوی نکاح کر سکتی ہے۔

(۳۲) ما قالوا فِي مِيراثِ المرتدِّ

جن لوگوں نے مرتد کی وراثت کے بارے میں یوں کہا

(۳۳٤۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أُتِيَ بِمُسْتَوْرِدٍ الْعِجْلِيِّ وَقَدِ ارْتَدَّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ الإِسْلاَمَ فَأَبَى ، قَالَ :فَقَتَلَهُ وَجَعَلَ مِيرَاثَهُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۴۳۴) حضرت ابو عمرو الشیبانی ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مستورد العجلی کو لایا گیا جو مرتد ہو چکا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر اسلام پیش کیا۔ اس نے انکار کر دیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا۔ اور اس کی وراثت کو اس کے مسلمان ورثاء کے درمیان تقسیم کر دیا۔

(۳۳٤۳٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَلِيًّا قَسَمَ مِيرَاثَ الْمُرْتَدِّ بَيْنَ وَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۴۳۵) حضرت حکم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرتد کی میراث کو اس کے مسلمان ورثہ کے درمیان تقسیم فرمایا۔

(۳۳٤۳٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِذَا ارتد الْمُرْتَدُّ وَرِثَهُ وَلَدُهُ.

(۳۳۴۳۶) حضرت قاسم بن عبد الرحمن ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص مرتد ہو جائے تو اس کا بیٹا اس کا وارث بنے گا۔

(۳۳٤۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَيْسَ لأَهْلِ دِينِهِ شَيْءٌ.

(۳۳۴۳۷) حضرت جریر بن حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے مرتد کی وراثت کے بارے میں یوں خط لکھا۔ میں ضرور مسلمانوں کو اس کا وارث بناؤں گا۔ اور اس کے دین والوں کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔

(۳۳٤۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : الْمُرْتَدُّ نَرِثُهُمْ ، وَلاَ يَرِثُونَا.

(۳۳۴۳۸) حضرت ابو الصباح ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ؒ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کہ مرتد کے ہم وارث بنیں گے وہ ہمارے وارث نہیں بنیں گے۔

(۳۳٤۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ هَلْ يُوَصَّلُ إِذَا قُتِلَ ، قَالَ : وَمَا يُوَصَّلُ ، قَالَ : يَرِثُهُ وَرَثَتُهُ ، قَالَ : نَرِثُهُمْ ، وَلاَ يَرِثُونَا.

(۳۳۴۳۹) حضرت موسیٰ بن ابی کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب ؒ سے مرتد کی وراثت کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وہ پہنچائی جائے گی؟ آپ ؒ نے فرمایا: پہنچائے جانے کا کیا مطلب؟ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا کہ اس کے ورثہ وارث بنیں گے؟ آپ ؒ نے فرمایا: ہم مسلمان تو اس کے وارث بنیں گے وہ ہم مسلمانوں کے وارث نہیں بن سکتے۔

(۳۳٤٤۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يُقْتَلُ وَمِيرَاثُهُ بَيْنَ وَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۴۴۰) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے ارشاد فرمایا: مرتد کو قتل کر دیا جائے گا۔ اور اس کی میراث مسلمان ورثہ کے درمیان تقسیم ہوگی۔

(۳۳٤٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْحَكَمِ ، قَالاَ : يُقَسَّمُ مِيرَاثُهُ بَيْنَ امْرَأَتِهِ وَوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۴۴۱) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امام شعبی ؒ اور حضرت حکم ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: مرتد کی میراث اس کی بیوی اور اس کے مسلمان ورثاء کے درمیان تقسیم کی جائے گی۔

(۳۳) ما قالوا فِي المرتدّةِ عنِ الإسلامِ

جن لوگوں نے اسلام سے مرتد ہونے والی عورت کے بارے میں یوں کہا

(۳۳٤٤۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ فِي الْمُرْتَدَّةِ : تستامى ، وَقَالَ حَمَّادٌ :تُقْتَلُ.

(۳۳۴۴۲) حضرت خِلاس ولیٹیلا فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرتدہ عورت کے بارے میں ارشاد فرمایا: اس کی قیمت لگائی جائے گی۔ اور حضرت حماد ولیٹیلا نے فرمایا: اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ النِّسَاءُ إِذَا ارْتَدَدْنَ عَنِ الإِسْلاَمِ ، وَلَكِنْ يُحْبَسْنَ وَيُدْعَيْنَ إِلَى الإِسْلاَمِ وَيُجْبَرْنَ عَلَيْهِ.

(۳۳۴۴۳) حضرت ابورزین ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب عورتیں اسلام سے مرتد ہو جائیں تو ان کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ ان کو قید کر دیا جائے گا اور اسلام کی طرف بلایا جائے گا اور اسلام پر ان کو مجبور کیا جائے گا۔

(۳۳٤٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمُرْتَدَّةِ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ.

(۳۳۴۴۴) حضرت لیث ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ولیٹیلا نے مرتدہ عورت کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۳٤٤٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ.

(۳۳۴۴۵) حضرت عمرو ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: مرتدہ عورت کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۳٤٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ النِّسَاءُ إِذَا هُنَّ ارْتَدَدْنَ عَنِ الإِسْلاَمِ ، وَلَكِنْ يُدْعَيْنَ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ هُنَّ أَبَيْنَ سُبِينَ وَجُعِلْنَ إِمَاءً لِلْمُسْلِمِينَ ، وَلاَ يُقْتَلْنَ.

(۳۳۴۴۶) حضرت اشعث ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ولیٹیلا نے ارشاد فرمایا: عورتیں جب اسلام سے مرتد ہو جائیں تو ان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ان کو اسلام کی دعوت دی جائے گی۔ اگر وہ انکار کر دیں تو ان کو قید کر دیا جائے گا۔ اور مسلمانوں کی باندیاں بنا دیا جائے گا اور ان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۳٤٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي حَرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ عَنِ الإِسْلاَمِ ؟ قَالَ :لاَ تُقْتَلُ ، تُحْبَسُ.

(۳۳۴۴۷) حضرت ابوحُرہ ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ولیٹیلا نے اس عورت کے بارے میں جو اسلام سے مرتد ہو جائے یوں ارشاد فرمایا: اس کو قتل نہیں کیا جائے گا اس کو قید کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤٤۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :لاَ تُقْتَلُ.

(۳۳۴۴۸) حضرت عبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مرتدہ عورت کو بھی قتل کیا جائے گا۔

(۳۳٤٤۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْمُرْتَدَّةِ :تُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَتْ وَإِلاَّ قُتِلَتْ.

(۳۳۴۴۹) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے مرتدہ عورت کے بارے میں ارشاد فرمایا: کہ اس سے توبہ طلب کی جائے گی۔ اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤٥۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ أُمَّ وَلَدِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ارْتَدَّتْ ، فَبَاعَهَا بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ دِينِهَا.

(۳۳۴۵۰) حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے ایک شخص کی ام ولد مرتد ہوگئی۔ تو اس شخص نے اس کو دومۃ الجندل کے مقام پر اس کے دین کے مخالف شخص کو فروخت کر دیا۔

(۳۳٤٥۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ عَنِ الإِسْلاَمِ ، قَالَ : تُسْتَتَابُ ، فَإِنْ تَابَتْ وَإِلاَّ قُتِلَتْ.

(۳۳۴۵۱) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے اس عورت کے بارے میں جو اسلام سے مرتد ہو جائے یوں ارشاد فرمایا: کہ اس سے توبہ طلب کی جائے گی۔ پس اگر وہ توبہ قبول کر لے تو ٹھیک ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(۳۳٤٥۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۳۳۴۵۲) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ سے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی مروی ہے۔

(٣٤) ما قالوا فِي المحارِبِ أو غيرِهِ يؤمّن أيؤخذ بما أصاب فِي حال حربِهِ ؟

جن لوگوں نے یوں کہا: لڑنے والا یا اس کے علاوہ شخص جس کو امان دے دی گئی ہو، کیا حالت جنگ میں ملنے والا مال اس سے لیا جائے گا؟

(۳۳٤٥۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ الْعِلْمِ يَقُولُونَ :إذَا أُمِّنَ الْمُحَارِبُ لَمْ يُؤْخَذْ بِشَيْءٍ كَانَ أَصَابَهُ فِي حَالِ حَرْبِهِ إلاَّ أَنْ يَكُونَ شَيْئًا أَصَابَهُ قَبْلَ ذَلِكَ.

(۳۳۴۵۳) حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء فرمایا کرتے تھے: کہ جب لڑنے والے کو امان دے دی جائے تو اس سے وہ مال نہیں لیا جائے گا جو اس کو حالت جنگ میں ملا ہو۔ مگر اس سے وہ مال لے لیا جائے گا جو اس کو جنگ سے قبل ملا ہو۔

(۳۳٤٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ الْحُدُودَ ، ثُمَّ يَجِيءُ تَائِبًا ، قَالَ : تُقَامُ عَلَيْهِ الْحُدُودُ.

(۳۳۴۵۴) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عروہ رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا؛ جو حدود کو

پہنچ جائے پھر وہ توبہ کر کے آجائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس شخص پر حدود قائم کی جائیں گی۔

(٣٣٤٥٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَجْنِي الْجِنَايَةَ فَيَلْحَقُ بِالْعَدُوِّ فَيُصِيبُهُمْ أَمَانٌ ، قَالَ : يُؤَمَّنُونَ إِلاَّ أَنْ يُعْرَفَ شَيْءٌ بِعَيْنِهِ فَيُؤْخَذُ مِنْهُمْ ، فَيُرَدُّ عَلَى أَصْحَابِهِ ، وَأَمَّا هُوَ فَيُؤْخَذُ بِمَا كَانَ جَنَى قَبْلَ أَنْ يَلْحَقَ بِهِمْ.

(۳۳۴۵۵) حضرت عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص جرم کرے اور دشمنوں سے جا ملے پھر ان لوگوں کو امان ملی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان کو امان دے دی جائے گی مگر یہ کہ ان کے پاس موجود کسی چیز کو پہچان لیا گیا تو وہ اُن سے لے لی جائے گی اور مالکوں پر لوٹا دی جائے گی۔ اور وہ چیز لی جائے گی جو اس نے دشمنوں سے ملنے سے پہلے جنایت کے ذریعہ حاصل کی تھی۔

(٣٣٤٥٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ أَصَابَ حَدًّا ، ثُمَّ خَرَجَ مُحَارِبًا ، ثُمَّ طَلَبَ أَمَانًا فَأُمِّنَ ، قَالَ : يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ الَّذِي كَانَ أَصَابَهُ.

(۳۳۴۵۶) حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا: جس کو حد پہنچے پھر وہ لڑائی کر کے بھاگ جائے اور پھر امان طلب کرے اور اس کو امان بھی دے دی جائے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس نے جو کام کیا تھا اس کی وجہ سے اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(٣٣٤٥٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ إِذَا قَطَعَ الطَّرِيقَ وَأَغَارَ ، ثُمَّ رَجَعَ تَائِبًا أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ، وَتَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ.

(۳۳۴۵۷) حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کے بارے میں جو ڈاکہ مارے اور غارت گری کرے پھر توبہ کر کے لوٹ آئے، یوں ارشاد فرمایا: اس پر حد قائم کی جائے گی اور اس کی توبہ اس کے اور رب کے درمیان ہو گی۔

(٣٣٤٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ عَطَاءً كَانَ يَقُولُ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتَلَ رَجُلاً ، ثُمَّ كَفَرَ فَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ ، فَكَانَ فِيهِمْ ، ثُمَّ رَجَعَ تَائِبًا قُبِلَتْ تَوْبَتُهُ مِنْ شِرْكِهِ ، وَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْقِصَاصُ ، وَلَوْ أَنَّهُ لَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَقْتُلْ فَكَفَرَ ، ثُمَّ قَاتَلَ الْمُسْلِمِينَ فَقَتَلَ مِنْهُمْ ، ثُمَّ جَاءَ تَائِبًا قُبِلَ مِنْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ.

(۳۳۴۵۸) حضرت قیس بن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ یوں فرمایا کرتے تھے: اگر مسلمانوں میں سے کوئی آدمی کسی آدمی کو قتل کر دے پھر کفر اختیار کر لے اور مشرکین سے جا ملے اور ان میں رہے۔ پھر وہ توبہ کر کے واپس لوٹ آئے۔ شرک سے تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی۔ اور اس پر حدِ قصاص قائم کی جائے گی۔ اور اگر کوئی مشرکین سے جا ملے اس حال میں کہ اس نے قتل تو نہیں کیا صرف کفر اختیار کیا پھر مسلمانوں سے قتال کیا اور کچھ مسلمانوں کو شہید بھی کیا پھر وہ توبہ کر کے واپس لوٹ آیا تو اس کی توبہ قبول کی

جائے گی اور اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہوگی۔

(۳۵) ما قالوا فِیمن یحارِب ویسعی فِی الأرضِ فسادًا ثمّ یستأمن مِن قبلِ أن یقدر علیهِ فِی حربِهِ

جن لوگوں نے یوں کہا اس شخص کے بارے میں جو لڑائی کرے اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرے پھر امان طلب کرے اس بات سے پہلے کہ اس پر قابو پا لیا گیا ہو

(۳۳۴۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ حَارِثَةُ بْنُ بَدْرٍ التَّمِيمِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَدْ أَفْسَدَ فِي الأَرْضِ وَحَارَبَ ، فَكَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، وَابْنَ جَعْفَرٍ ، وَابْنَ عَبَّاسٍ وَغَيْرَهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَكَلَّمُوا عَلِيًّا فَلَمْ يُؤَمِّنْهُ ، فَأَتَى سَعِيدَ بْنَ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيَّ فَكَلَّمَهُ ، فَانْطَلَقَ سَعِيدٌ إِلَى عَلِيٍّ وَخَلَفَهُ فِي مَنْزِلِهِ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، كَيْفَ تَقُولُ فِيمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَسَعَى فِي الأَرْضِ فَسَادًا فَقَرَأَ (إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ) حَتَّى قَرَأَ الآيَةَ كُلَّهَا ، فَقَالَ سَعِيد ، أَفَرَأَيْت مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : أَقُولُ كَمَا قَالَ وَيُقْبَلُ مِنْهُ ، قَالَ : فَإِنَّ حَارِثَةَ بْنَ بَدْرٍ قَدْ تَابَ قَبْلَ أَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَأَدْخَلَهُ عَلَيْهِ فَأَمَّنَهُ وَكَتَبَ لَهُ كِتَابًا ، فَقَالَ حَارِثَةُ :

أَلاَ أَبْلِغَنْ هَمْدَانَ إِمَّا لَقِيتَهَا ... سَلاَمًا فَلاَ يَسْلَمْ عَدُوٌّ يَعِيبُهَا

لَعَمْرُ أَبِيك إِنَّ هَمْدَانَ تَتَّقِي ... الإِلَهَ وَيَقْضِي بِالْكِتَابِ خَطِيبُهَا

شيب رَأْسِي وَاسْتَخَفَّ حُلُومَنَا ... رُعُودُ الْمَنَايَا حَوْلَنَا وَبُرُوقُهَا

وَإِنَّا لَتَسْتَحْلِي الْمَنَايَا نُفُوسَنَا ... وَنَتْرُكُ أُخْرَى مُرَّةً مَا نَذُوقُهَا

قَالَ ابْنُ عَامِرٍ : فَحَدَّثْت بِهَذَا الْحَدِيثِ ابْنُ جَعْفَرٍ ، فَقَالَ : نَحْنُ كُنَّا أَحَقَّ بِهَذِهِ الأَبْيَاتِ مِنْ هَمْدَانَ.

(۳۳۴۵۹) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حارثہ بن بدر التمیمی اہل بصرہ میں سے تھا اس نے زمین میں فساد پھیلایا اور جنگ کی۔ پھر اس نے حضرت حسن بن علی ؓ، حضرت ابن جعفر ؒ، حضرت ابن عباس ؓ اور قریش کے چند افراد سے امان کے بارے میں بات چیت کی۔ ان لوگوں نے حضرت علی ؓ سے بات کی تو آپ ؓ نے اس کو امان نہیں دی۔ پس حارثہ بن بدر حضرت سعید بن قیس الھمدانی ؒ کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں بات کی۔ تو حضرت سعید ؒ حضرت علی ؓ کے پاس گئے اور اس کو پیچھے اپنے گھر میں چھوڑ دیا۔ اور فرمایا: اے امیر المؤمنین! آپ ؓ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرے اور زمین میں فساد پھیلانے کے لیے بھاگ دوڑ کرے؟ آپ ؓ نے جواب میں یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: صرف یہی سزا ہے اُن لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد مچانے میں

بھاگ دوڑ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مکمل آیت تلاوت فرمائی۔ اس پر حضرت سعید نے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے اُس شخص کے بارے میں جو خود پر قابو دینے سے پہلے ہی توبہ کر لے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں وہی کہوں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے توبہ قبول کی جائے گی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: بے شک حارثہ بن بدر نے خود پر قابو دینے سے پہلے توبہ کی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلانے کے لیے قاصد بھیجا۔ پس اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو امان دی اور اس کے لیے ایک تحریر لکھ دی۔ اس پر حارثہ نے یہ اشعار کہے: میری طرف سے ہمدان کو سلام پہنچاؤ جب تم وہاں پہنچو، اس کا دشمن سالم نہ رہے۔ یقینی طور پر ہمدان کے لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں اور ان کا خطیب کتاب اللہ سے فیصلہ کرتا ہے۔ میرا سر سفید ہو گیا اور ہماری عقلیں ماند پڑ گئیں۔ ہمارے اردگرد کی کڑک اور چمک سے۔ ہمارے نفوس موت کو شیریں سمجھتے ہیں۔ جبکہ زندگی کو ہم کڑوا سمجھتے ہیں۔

حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت ابن جعفر رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کی تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم ھمدان والوں سے ان اشعار کے زیادہ حقدار تھے۔

(٣٤٤٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ :بنحوه منه، ولم يذكر فيه الشعر .

(۳۴۴۶۰) امام شعبی رحمہ اللہ سے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے مروی ہے۔ لیکن انہوں نے اس میں شعر کا ذکر نہیں فرمایا:

(٣٤٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ زَعَمَ أَنَّ رَجُلاً مِنْ مُرَادٍ صلّى ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَبُو مُوسَى قَامَ ، فَقَالَ :هَذَا مَقَامُ التَّائِبِ الْعَائِذِ ، فَقَالَ :وَيْلَك مَا لَكَ ، قَالَ :أَنَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ الْمُرَادِي ، وَإِنِّي كُنْتُ حَارَبْت اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَسَعَيْت فِي الأَرْضِ فَسَادًا ، فَهَذَا حِينَ جِئْت وَقَدْ تُبْت مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْدَرَ عَلَيَّ ، قَالَ :فَقَامَ أَبُو مُوسَى الْمَقَامَ الَّذِي قَامَ فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ :إنَّ هَذَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ الْمُرَادِيُّ :وَإِنَّهُ كَانَ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَسَعَى فِي الأَرْضِ فَسَادًا ، وَإِنَّهُ قَدْ تَابَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ ، فَإِنْ يَكُ صَادِقًا فَسَبِيلُ مَنْ صَدَقَ ، وَإِنْ كَانَ كَاذِبًا يَأْخُذُهُ اللَّهُ بِذَنْبِهِ ، قَالَ :فَخَرَجَ فِي النَّاسِ فَذَهَبَ ونجا ، ثُمَّ عَادَ فَقُتِلَ.

(۳۴۴۶۱) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ مراد کے ایک آدمی نے نماز پڑھی۔ راوی کہتے ہیں: جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو وہ شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: یہ توبہ کرنے والے اور پناہ مانگنے والے کی جگہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہلاکت ہو تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں فلاں بن فلاں مرادی ہوں۔ اور تحقیق میں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اور میں نے زمین میں فساد پھیلانے کی بھاگ دوڑ کی۔ اور تحقیق میں اب آیا ہوں اس حال میں کہ میں نے خود پر قدرت ہو جانے سے پہلے توبہ کی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اس جگہ میں کھڑے ہوئے جہاں وہ کھڑا تھا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ فلاں بن فلاں مرادی ہے اور اس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی اور زمین میں فساد مچانے کی بھاگ دوڑ کی اور بے شک اس نے خود پر قدرت ہو جانے سے پہلے ہی توبہ کر لی۔ پس اگر یہ شخص سچا ہے تو اس کے ساتھ سچوں والا معاملہ ہے۔ اور اگر یہ جھوٹا ہے تو اللہ رب العزت اس کے گناہ کی وجہ سے اس کو پکڑے گا۔ راوی کہتے ہیں: پس وہ شخص لوگوں میں نکلا اور چلا گیا اور نجات پالی۔ پھر

اس نے دوبارہ وہی کام کیا تو اُس کو قتل کر دیا گیا۔

(۳٦) ما قالوا فِي المحارب إذا قتل وأخذ المال

اس لڑنے والے کا بیان جو قتل کر دے اور مال لے لے

(۳۳٤٦۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلاَفٍ﴾ حَتَّى خَتَمَ الآيَةَ ، فَقَالَ : إِذَا حَارَبَ الرَّجُلُ وَقَتَلَ وَأَخَذَ الْمَالَ قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلاَفٍ وَصُلِبَ وَإِذَا قَتَلَ وَلَمْ يَأْخُذ الْمَالَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلاَفٍ وَإِذَا لَمْ يَقْتُلْ وَلَمْ يَأْخُذ الْمَالَ نُفِيَ.

(۳۳۴۶۲) حضرت عطیہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے اللہ رب العزت کے اس قول کی تلاوت فرمائی: آیت: ترجمہ: صرف یہی سزا ہے ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد مچانے کی بھاگ دوڑ کرتے ہیں کہ قتل کیے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں یا کاٹے جائیں ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں مخالف سمتوں سے۔ یہاں تک کہ آپ ؓ نے مکمل آیت پڑھی۔ اور ارشاد فرمایا: جب آدمی لڑائی کرے اور قتل کر دے اور مال بھی لے لے تو اس کا ایک ہاتھ اور اس کا ایک پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیا جائے گا اور سولی دی جائے گی۔ اور جب کوئی قتل کر دے اور مال نہ لے تو اس کو قتل کیا جائے گا اور جب مال لے لے اور قتل نہ کرے تو اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور جب نہ قتل کرے اور نہ ہی مال لے تو اس کو ملک سے نکال دیا جائے گا۔

(۳۳٤٦۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ قَالَ : إِذَا قَتَلَ وَأَخَذَ الْمَالَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ وَأَخَافَ السَّبِيلَ صُلِبَ ، وَإِذَا قَتَلَ وَلَمْ يَعْدُ ذَلِكَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَذَ الْمَالَ لَمْ يَعْدُ ذَلِكَ قُطِعَ وَإِذَا أَفْسَدَ نُفِيَ.

(۳۳۴۶۳) حضرت عمران بن حدیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مجلز ؒ نے اس آیت کے بارے میں: ترجمہ: صرف یہی جزاء ہے ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرتے ہیں...... آپ ؒ نے یوں ارشاد فرمایا: جب یہ آدمی قتل کرے اور مال بھی لے لے۔ تو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور جب مال چھین لے اور راستہ کو پرخطر بنا دے تو اس کو سولی دی جائے گی۔ اور جب قتل کرے اور اس کام کو دوبارہ نہ لوٹائے تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ اور جب مال چھین لے اور یہ قتل نہ کرے تو اس کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے۔ اور جب فساد پھیلائے تو اس کو ملک سے نکال دیا جائے گا۔

(۳۳٤٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ

وَرَسُولَهُ﴾ قَالَ : إِذَا خَرَجَ وَأَخَافَ السَّبِيلَ وَأَخَذَ الْمَالَ قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ مِنْ خِلاَفٍ ، وَإِذَا أَخَافَ السَّبِيلَ وَلَمْ يَأْخُذَ الْمَالَ نُفِيَ ، وَإِذَا قَتَلَ قُتِلَ ، وَإِذَا أَخَافَ السَّبِيلَ وَأَخَذَ الْمَالَ وَقَتَلَ صُلِبَ.

(۳۳۴۶۴) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ؒ نے اس آیت : ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ کے بارے میں یوں ارشاد فرمایا: جب وہ نکل جائے اور راستہ کو پُر خطر بنادے اور مال چھین لے۔ تو اس کا ایک ہاتھ اور ایک ٹانگ مخالف سمت سے کاٹ دی جائے گی۔ اور جب وہ راستہ کو پُر خطر بنادے اور مال نہ چھینے تو اس کو ملک سے نکال دیا جائے گا۔ اور جب وہ قتل بھی کردے تو اس کو بھی قتل کیا جائے گا اور جب وہ راستہ کو پُر خطر بنادے اور مال چھین لے، اور قتل کردے تو اس کو سولی دی جائے گی۔

(٣٣٤٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ حُدِّثْت ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :مَنْ حَارَبَ فَهُوَ مُحَارِبٌ ، فقَالَ سَعِيدٌ :وَإِنْ أَصَابَ دَمًا قُتِلَ ، وَإِنْ أَصَابَ دَمًا وَمَالاً صُلِبَ ، فَإِنَّ الصَّلْبَ هُوَ أَشَدُّ ، وَإِذَا أَصَابَ مَالاً وَلَمْ يُصِبْ دَمًا قُطِعَتْ يَدُهُ وَرِجْلُهُ لِقَوْلِهِ ﴿أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلاَفٍ﴾ فَإِنْ تاب فَتَوْبَتُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ ، وَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ.

(۳۳۴۶۵) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سعید بن جبیر ؒ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ آپ ؒ نے ارشاد فرمایا: جو لڑائی کرے وہ محارب ہے۔ پھر آپ ؓ نے فرمایا: اگر وہ خون کردے تو اس کو قتل کیا جائے گا اور اگر وہ خون کردے اور مال بھی چھین لے تو اس کو صولی دی جائے گی پس بے شک صولی دینا زیادہ سخت ہے، اور جب وہ مال چھین لے اور خون نہ کرے تو اس کا ایک ہاتھ اور ایک ٹانگ کاٹ دی جائے گی اللہ رب العزت کے اس قول کی وجہ سے: ترجمہ: یا ان کے ہاتھ اور ان کی ٹانگیں مخالف سمت سے کاٹ دی جائیں گی۔ پس اگر وہ توبہ کرلے تو اس کی توبہ اس کے اور اللہ کے درمیان ہوگی اور اس پر حد قائم کی جائے گی۔

(٣٣٤٦٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَاب ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، قَالَ :إِذَا أَخَذَ الْمُحَارِبُ فَرُفِعَ إِلَى الإِمَامِ ، فَإِنْ كَانَ أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قُطِعَ وَلَمْ يُقْتَلْ ، وَإِنْ كان أَخَذَ الْمَالَ وَقَتَلَ قُتِلَ وَصُلِبَ ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَأْخُذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ لَمْ يُقْطَعْ ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَأْخُذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ وَشَاقَّ الْمُسْلِمِينَ نُفِيَ.

(۳۳۴۶۶) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت مورّق عجلی ؒ نے ارشاد فرمایا: جب لڑائی کرنے والے کو پکڑ لیا جائے تو اس کو امیر کے پاس لے جایا جائے گا، پس اگر اس نے مال چھینا ہو اور قتل نہ کیا ہو تو اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے جائیں گے اور اس کو قتل نہیں کیا جائے گا اور اگر اس نے مال چھینا تھا اور قتل بھی کردیا تھا تو اس کو قتل کیا جائے گا اور سولی دی جائے گی، اور اگر اس نے مال نہیں چھینا اور قتل نہیں کیا تو اس کے ہاتھ اور پاؤں بھی نہیں کاٹے جائیں گے اور اگر اس نے مال نہیں چھینا اور نہ قتل کیا صرف مسلمانوں کو تنگ کیا ہو تو اس کو ملک سے نکال دیا جائے گا۔

(۳۷) المحاربة ما هي ؟

محاربہ کیا ہے؟

(۳۳٤٦۷) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :الْمُحَارَبَةُ الشِّرْكُ.

(۳۳۴۶۷) حضرت ابن جریج ویلیٹیے فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ویلیٹیے نے ارشاد فرمایا: محاربہ یعنی اللہ اور اس کے رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے جنگ، شرک کرنا ہے۔

(۳۸) مَنْ قَالَ الإِمام مخيّرٌ فِي المحارِبِ يصنع فِيهِ ما شاء

جن حضرات کے نزدیک امام کو محارب کے بارے میں اختیار ہے کہ اس کے بارے میں جو چاہے کرے

(۳۳٤٦۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَنْ أَبِي حُرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَجُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالُوا: الإِمَامُ مُخَيَّرٌ فِي الْمُحَارِبِ.

(۳۳۴۶۸) حضرت مجاہد ویلیٹیے، حضرت عطاء ویلیٹیے، حضرت حسن ویلیٹیے اور حضرت ضحاک ویلیٹیے یہ سب حضرات فرماتے ہیں کہ امام کو محارب کے بارے میں اختیار دیا گیا ہے۔

(۳۳٤٦۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ ، قَالَ :ذَلِكَ إِلَى الإِمَامِ.

(۳۳۴۶۹) حضرت عاصم ویلیٹیے فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ویلیٹیے نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ صرف یہی سزا ہے ان لوگوں کی جو اللہ اور اس کے رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے لڑائی کرتے ہیں۔ اور فرمایا: یہ اختیار امام کو ہے۔

(۳۳٤۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :السُّلْطَانُ وَلِيُّ قَتْلِ مَنْ حَارَبَ الدِّينَ وَإِنْ قَتَلَ أَخَا امْرِئٍ وَأَبَاهُ ، فَلَيْسَ إِلَى مَنْ يُحَارِبُ الدِّينَ وَيَسْعَى فِي الأَرْضِ فَسَادًا سَبِيلٌ ، يَعْنِي دُونَ السُّلْطَانِ ، وَلاَ يُقَصَّرُ عَنِ الْحُدُودِ بَعْدَ أَنْ تَبْلُغَ إِلَى الإِمَامِ ، فَإِنَّ إِقَامَتَهَا مِنَ السُّنَّةِ.

(۳۳۴۷۰) حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ سلطان اس شخص کے قتل کا نگران ہے جو دین میں بگاڑ کا سبب بنے۔ سلطان کے علاوہ کسی کو اس کا اختیار نہیں۔ جب حدود امام کے پاس پہنچ جائیں تو ان کی معافی کی کوئی صورت نہیں اور ان کا قائم کرنا سنت ہے۔

(۳۳٤۷۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمُحَارِبِ :إذَا رُفِعَ إلَى الإِمَامِ يَصْنَعُ بِهِ مَا شَاءَ.

(۳۳۴۷۱) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے محارب کے بارے میں ارشادفرمایا: کہ جب اس کو امام کے پاس لے گئے تو اس کو اختیار ہے کہ جو چاہے اس کے ساتھ معاملہ کرے۔

(۳۹) ما قالوا فِي المقامِ فِي الغزوِ أفضل أم الذّهابِ

لڑائی میں ٹھہرنا افضل ہے یا جانا؟

حدثنا أبو عبد الرحمن بقي بن مخلد قَالَ حدثنا أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة قَالَ :

(۳۳٤۷۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حَرَّةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لأَنْ يَذْهَبَ وَيَرْجِعَ أَحَبُّ إلَيْهِ ، وَسَأَلَهُ وأراد أَخٌ لَهُ يَغْزُو.

(۳۳۴۷۲) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ان کا ایک بھائی جہاد کے لیے جانا چاہتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ جائے اور واپس آ جائے یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

(٤٠) ما يكره أن يدفن مع القتيلِ

ان چیزوں کا بیان جو مقتول کے ساتھ دفن کرنا مکروہ ہے

(۳۳٤۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ يُدْفَنُ مَعَ الْقَتِيلِ خُفٌّ ، وَلاَ نَعْلٌ.

(۳۳۴۷۳) حضرت لیث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادفرمایا: مقتول کے ساتھ موزے اور چپل دفن نہیں کیے جائیں گے۔

(۳۳٤۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :يُنْزَعُ ، عَنِ الْقَتِيلِ الْفَرْوُ وَالْجَوْرَبَانِ وَالْمَوْزَجَانُ والأفراهيجان إلاَّ أَنْ يَكُونَ الْجَوْرَبَانِ يُكَمِّلاَنِ فَيُتْرَكَانِ عَلَيْهِ.

(۳۳۴۷۴) حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادفرمایا: مقتول سے پوستین لگا کپڑا، جرابیں، اور بڑے موزے اور چھوٹے موزے سب چیزیں اتار لی جائیں گی مگر یہ کہ دونوں جرابیں کفن کو پورا کریں تو ان دونوں کو چھوڑ دیا جائے گا۔

(۳۳٤۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُخَوَّلٍ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ العبدى ، قَالَ :قَالَ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ : لاَ تَنْزِعُوا عَنِّي ثَوْبًا إلاَّ الْخُفَّيْنِ.

(۳۳۴۷۵) حضرت عیزار بن حُریث العبدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن صوحان رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادفرمایا: کہ میرے کپڑے

مت اتارنا مگر موزے اتار لینا۔

(٤١) ما قالوا فِي الرّجلِ يستشهد يغسّل أم لاَ ؟

جن لوگوں نے شہید ہونے والے آدمی کے بارے میں یوں کہا: کیا اس کو غسل دیا جائے گا یا نہیں؟

(٣٣٤٧٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، قَالَ : كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا سُئِلَ عَنِ الشَّهِيدِ يُغَسَّلُ حَدَّثَ عَنْ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ إِذْ قَتَلَهُ مُعَاوِيَةُ ، قَالَ : قَالَ حُجْرٌ : لاَ تَطْلِقُوا عَنِّي حَدِيدًا وَلاَ تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا ، ادْفِنُونِي فِي وِثَاقِي وَدَمِي ، فَإِنِّي أَلْقَى مُعَاوِيَةَ على الْجَادَّةِ غَدًا.

(۳۳۴۷۶) حضرت ھشام بن حسان ریلیٹیے فرماتے ہیں کہ امام محمد ریلیٹیے سے جب شہید کو غسل دینے کے بارے میں پوچھا جاتا؟ تو آپ ریلیٹیے حضرت حجر بن عدی ریلیٹیے کے حوالہ سے نقل فرماتے کہ جب معاویہ نے ان کو قتل کیا تو حضرت حجر ریلیٹیے نے فرمایا: تم لوگ میرا اسلحہ مت اتارنا۔ اور نہ ہی میرے خون کو دھونا اور مجھے میرے کپڑوں اور میرے خون لگے رہنے کی حالت میں ہی دفن کرنا۔ پس میں کل اسی جھگڑے پر معاویہ سے ملوں گا۔

(٣٣٤٧٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَابِسٍ يُخْبِرُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ قَالَ : ادْفِنُونِي فِي ثِيَابِي فَإِنِّي مُخَاصِمٌ.

(۳۳۴۷۷) حضرت قیس بن ابی حازم ریلیٹیے فرماتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھے میرے کپڑوں ہی میں دفن کرنا پس میں جھگڑالو ہوں گا۔

(٣٣٤٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَابِسٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ نَحْوَهُ.

(۳۳۴۷۸) حضرت یحییٰ بن عابس ریلیٹیے سے بھی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(٣٣٤٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ النَّهْدِيِّ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ يَوْمَ الْجَمَلِ : أَرْمِسُونِي فِي الأَرْضِ رَمْسًا ، وَلاَ تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا ، وَلاَ تَنْزِعُوا عَنِّي ثَوْبًا إِلاَّ الْخُفَّيْنِ ، فَإِنِّي مُحَاجٌّ أُحَاجُّ.

(۳۳۴۷۹) حضرت عیزار بن حریث العبدی ریلیٹیے فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن صوحان ریلیٹیے نے جنگ جمل والے دن ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھے قبر میں دفنا کر قبر کو برابر کر دینا اور میرے خون کو دھونا مت اور نہ ہی میرے کپڑے اتارنا مگر موزوں کو۔ پس بے شک میں جھگڑالو ہوں گا جھگڑا کروں گا۔

(٣٣٤٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ الْمُثَنَّى الْعَبْدِيِّ ، قَالَ سُفْيَانُ : عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، وَقَالَ مِسْعَرٌ ، عَنْ مُصْعَبٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ : ادْفِنُونَا ، وَمَا

أَصَابَ الثَّرَى مِنْ دِمَائِنَا.

(۳۳۴۸۰) حضرت مسعر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن صوحان نے جنگ جمل والے دن ارشاد فرمایا: ہمیں اور جو ہمیں خون لگا ہوا ہو اس کو دفنا دینا۔

(٣٣٤٨١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْقَارِءُ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ : إِنَّا لاَقُوا الْعَدُوِّ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَإِنَّا مُسْتَشْهِدُونَ فَلاَ تَغْسِلُوا عَنَّا دَمًا ، وَلاَ نُكَفَّنُ إِلاَّ فِي ثَوْبٍ كَانَ عَلَيْنَا.

(۳۳۴۸۱) حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبید القاری رحمہ اللہ نے جنگ قادسیہ کے دن ارشاد فرمایا: بے شک ہم کل دشمن سے ملاقات کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ اور ہم شہید ہوں گے تو تم ہمارے خون کو مت دھونا۔ اور ہمیں کفن مت دینا۔ مگر ان ہی کپڑوں میں جو ہم نے پہنے ہوئے ہوں۔

(٣٣٤٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ ، قَالَ سَمِعْت غُنَيْمَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ : يقال : الشَّهِيدُ يُدْفَنُ فِي ثِيَابِهِ وَلاَ يُغَسَّلُ.

(۳۳۴۸۲) حضرت ثابت بن عمارہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت غُنیم بن قیس رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: شہید کو اس کے کپڑوں میں دفن کیا جائے گا اور اسے غسل نہیں دیا جائے گا۔

(٣٣٤٨٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ قَتَلَهُ الْعَدُوُّ فَدَفَنَّاهُ فِي ثِيَابِهِ.

(۳۳۴۸۳) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کو اس کے دشمن نے قتل کر دیا تو ہم لوگوں نے اسے اس کے کپڑوں میں دفن کر دیا۔

(٣٣٤٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا رُفِعَ الْقَتِيلُ دُفِنَ فِي ثِيَابِهِ ، وَإِذَا رُفِعَ وَبِهِ رَمَقٌ صُنِعَ بِهِ مَا يُصْنَعُ بِغَيْرِهِ.

(۳۳۴۸۴) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب مقتول کو اٹھا لیا جائے تو اسے اس کے کپڑوں میں ہی دفن کر دیا جائے گا اور جب اسے اٹھایا گیا اس حال میں کہ اس کی سانس باقی ہو تو اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے گا جو اس کے علاوہ دیگر میت سے کیا جاتا ہے۔

(٣٣٤٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ قَتَلَتْهُ اللُّصُوصُ ، قَالَ : يُدْفَنُ فِي ثِيَابِهِ ، وَلاَ يُغَسَّلُ.

(۳۳۴۸۵) حضرت عیسیٰ بن ابی عزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں ارشاد فرمایا: جس کو چوروں نے قتل کر دیا تھا کہ اس کے کپڑوں میں ہی اس کو دفن کیا جائے گا اور اس کو غسل نہیں دیا جائے گا۔

(٣٣٤٨٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَاب ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ وَلَمْ يُغَسِّلُوا.

(۳۳۴۸۶) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے شہیدوں پر نماز جنازہ نہیں پڑھائی اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا۔

(٣٣٤٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الشَّهِيدُ إِذَا كَانَ فِي الْمَعْرَكَةِ دُفِنَ فِي ثِيَابِهِ وَلَمْ يُغَسَّلْ.

(۳۳۴۸۷) حضرت ابو معشر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی معرکہ میں شہید ہو جائے تو اسے اس کے کپڑوں میں ہی دفن کر دیا جائے گا اور اسے غسل نہیں دیا جائے گا۔

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار۔ لاہور

فون: 042-7224228-7355743

فیکس: 042-7221395

وما ینطق عن الھوی ۰ ان ھو الا وحی یوحی ۰

مصنف ابن ابی شیبہ (مترجم)

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۱

حدیث نمبر ۳۳۳۸۸ تا حدیث نمبر ۳۶۸۸۲

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اردو بازار لاہور

وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ تا حدیث نمبر ۳۶۸۸۲

مؤلف

الامام ابی بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: مصنف ابن ابی شیبہ مترجم
(جلد نمبر ۱)

مترجم: مولانا محمد اویس سرور ظلہ

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اِقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔

(ادارہ)

تنبیہ

اجمالی فہرست

جلد نمبر۱

جلد نمبر۲

جلد نمبر۳

جلد نمبر۴

جلد نمبر۵

جلد نمبر۶

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبِّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأَدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي العِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْاِیمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجلِ يَسْتَشْهِد يغسّل أم لا؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغسّل الشَّهِيد

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزُّهد باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِل تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

كِتَابُ الْبُعُوثِ وَالسَّرَايَا

كِتَابُ التاريخ

كِتَابُ صِفَةِ الجَنَّةِ وَالنَّارِ

كِتَابُ ذِكْرِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى

اللہ کی رحمت کی وسعت کا بیان ۴۱۹

کِتَابُ الزُّھْدِ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زہد

(٤٢) مَنْ قَالَ يغسّل الشّهيد

جن حضرات کے نزدیک شہید کو غسل دیا جائے گا

(٣٣٤٨٨) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِحَمْزَةَ حِينَ اسْتُشْهِدَ فَغُسِّلَ.

(۳۳۴۸۸) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حمزہ ؓ کے بارے میں حکم دیا تھا جب انہیں شہید کر دیا گیا تھا پس ان کو غسل دیا گیا۔

(٣٣٤٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّ حَنْظَلَةَ بْنَ الرَّاهِبِ طَهَّرَتْهُ الْمَلاَئِكَةُ.

(۳۳۴۸۹) حضرت زکریا ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت حنظلہ بن الراہب ؓ کو فرشتوں نے پاک کیا تھا۔

(٣٣٤٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْقَتِيلِ إذَا كَانَ عَلَيْهِ مَهْلٌ غُسِّلَ.

(۳۳۴۹۰) حضرت یونس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ؒ نے اس مقتول کے بارے میں کہ جس پر تھوڑا وقت گزر گیا ہو یوں ارشاد فرمایا: کہ اس کو غسل دیا جائے گا۔

(٣٣٤٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ ، قَالاَ : الشَّهِيدُ يُغَسَّلُ ، مَا مَاتَ مَيِّتٌ إلاَّ أَجْنَبَ.

(۳۳۴۹۱) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ؒ اور حضرت حسن ؒ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: شہید کو غسل دیا جائے گا۔ اس لیے کہ کوئی بھی مرتا نہیں ہے مگر یہ کہ وہ ناپاک ہو جاتا ہے۔

(٣٣٤٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : غُسِّلَ عُمَرُ وَكُفِّنَ وَحُنِّطَ.

(۳۳۴۹۲) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عمر ؓ کو غسل دیا گیا، کفن پہنایا گیا اور خوشبو بھی لگائی گئی۔

(٤٣) ما قالوا فِي الصّلاةِ على الشّهِيدِ

شہید کی نماز جنازہ کا بیان

(٣٣٤٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عن حصين ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمْزَةَ. (ابوداؤد ٣٢٧- دارقطنی ٧٨)

(۳۳۴۹۳) حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر نماز جنازہ پڑھائی۔

(٣٣٤٩٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَمْزَةَ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ تِسْعًا. (بزار ۱۷۹۲۔ حاکم ۱۹۷)

(۳۳۴۹۴) حضرت عبد اللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر نماز جنازہ پڑھائی اور نو تکبیریں پڑھیں۔

(٣٣٤٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَتْلَى بَدْرٍ.

(۳۳۴۹۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے شہیدوں پر نماز جنازہ پڑھی۔

(٣٣٤٩٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَامِرٌ : أَيُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ ؟ قَالَ : أَحَقُّ مَنْ صُلِّيَ عَلَيْهِ الشَّهِيدُ.

(۳۳۴۹۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا شہید پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: شہید زیادہ حق دار ہے کہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

(٤٤) ما قالوا فِي الرَّجلِ يأخذ المال لِلجِهادِ ولا يخرج

جن لوگوں نے اس آدمی کے بارے میں یوں کہا: جو جہاد کے لیے مال تو لے لے اور جہاد کے لیے نہ نکلے

(٣٣٤٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي قُرَّةَ ، قَالَ : جَائَنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ أُنَاسًا يَأْخُذُونَ مِنْ هَذَا الْمَالِ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، ثُمَّ يُخَالِفُونَ ، وَلاَ يُجَاهِدُونَ ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِمَالِهِ حَتَّى نَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخَذَ ، قَالَ أبو إِسْحَاقُ: فَقُمْت إِلَى يسير بْنِ عَمْرٍو ، فَقُلْتُ : أَلاَ تَرَى إِلَى مَا حَدَّثَنِي بِهِ عَمْرُو بْنُ أَبِي قُرَّةَ وَحَدَّثْت بِهِ ، فَقَالَ : صَدَقَ ، جَاءَ بِهِ كِتَابُ عُمَرَ.

(۳۳۴۹۷) حضرت عمرو بن ابی قرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط آیا: آپ رضی اللہ عنہ نے لکھا تھا: بے شک کچھ لوگ ایسے ہیں جو اس مال میں سے حصہ لیتے ہیں کہ وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کریں گے پھر وہ اس کے خلاف کرتے ہیں اور جہاد نہیں کرتے۔ پس ان میں جو شخص بھی ایسا کرے تو ہم اس مال کے زیادہ حقدار ہیں یہاں تک کہ ہم اس سے وہ مال وصول کرلیں گے جو اس نے لیا تھا۔ ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت یسیر بن عمرو کے پاس اُٹھ کر گیا اور میں نے عرض کیا:

آپ رحمہ اللہ کی کیا رائے ہے اس حدیث کے بارے میں جو عمرو بن ابی قرہ نے مجھے بیان کی ہے؟ اور میں نے وہ حدیث حضرت یسیر سے بیان کی۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اس نے سچ کہا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط لایا تھا۔

(٤٥) ما قالوا فِي الرّجلِ يؤسر ؟

جن لوگوں نے اس آدمی کے بارے میں جس کو قیدی بنالیا گیا ہو یوں کہا

(٣٣٤٩٨) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : يُوقَفُ مَالُ الأَسِيرِ وَامْرَأَتُهُ حَتَّى يُسْلِمَا ، أَوْ يَمُوتَا.

(۳۳۴۹۸) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام زہری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: قیدی کے مال کو اور اس کی بیوی کو روک لیا جائے گا یہاں تک کہ ان دونوں کو سپرد کر دیا جائے گا یا وہ دونوں مر جائیں۔

(٣٣٤٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ ، عَنِ الأَسِيرِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ مَتَى تُزَوَّجُ امْرَأَتُهُ ، فَقَالَ : لاَ تُزَوَّجُ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ حَيٌّ.

(۳۳۴۹۹) امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جس کو دشمن کی زمین میں قیدی بنالیا گیا ہو کہ اس کی بیوی کب نکاح کرے گی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ نکاح نہیں کر سکتی جب تک اسے اس کا زندہ ہونا معلوم ہو۔

(٤٦) ما قالوا فِي الأسِيرِ فِي أيدِي العدوّ وما يجوز له مِن مالِهِ ؟

دشمن کے قبضہ میں موجود قیدی اور اس کا اپنے مال میں وصیت کرنے کا بیان

(٣٣٥٠٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الأَسِيرِ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ إِنْ أَعْطَى عَطِيَّةً ، أَوْ نَحَلَ نُحْلاً وَأَوْصَى بِثُلُثِهِ فَهُوَ جَائِزٌ.

(۳۳۵۰۰) حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ نے دشمن کے قبضہ میں موجود قیدی کے بارے میں ارشاد فرمایا: اگر وہ کسی کو کوئی عطیہ دے یا کسی کو اپنی مرضی سے کوئی چیز دے اور اپنے ثلث مال کی وصیت کر دے تو جائز ہے۔

(٣٣٥٠١) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : لاَ يَجُوزُ لِلأَسِيرِ فِي مَالِهِ إِلاَّ الثُّلُثُ.

(۳۳۵۰۱) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ قیدی کے لیے اپنے مال میں صرف ثلث کی وصیت کرنا جائز ہے۔

(۴۷) ما قالوا فِي الأسِيرِ يموت له القرابة فمن يرِثه

جن لوگوں نے اس قیدی کے بارے میں یوں کہا: جس کا کوئی رشتہ دار فوت ہو جائے تو کون وارث بنے گا؟

(۳۳۵۰۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: أَحْوَجُ مَا يَكُونُ إِلَى مِيرَاثِهِ وَهُوَ أَسِيرٌ.

(۳۳۵۰۲) حضرت شعبی ریشی فرماتے ہیں کہ حضرت شریح ریشی نے ارشاد فرمایا: اس کی میراث کا سب سے زیادہ محتاج تو وہ قیدی ہے۔

(۳۳۵۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ؛ فِي مِيرَاثِ الأَسِيرِ، قَالَ: إِنَّهُ مُحْتَاجٌ إِلَى مِيرَاثِهِ.

(۳۳۵۰۳) حضرت قتادہ ریشی فرماتے ہیں کہ حضرت حسن ریشی نے قیدی کے وارث بننے کے بارے میں ارشاد فرمایا: بے شک وہ اس وراثت کا محتاج ہے۔

(۳۳۵۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: يَرِثُ الأَسِيرُ.

(۳۳۵۰۴) حضرت ابن ابی ذئب ریشی فرماتے ہیں کہ امام زہری ریشی نے ارشاد فرمایا: قیدی وارث بنے گا۔

(۳۳۵۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: يَرِثُ.

(۳۳۵۰۵) حضرت قتادہ ریشی فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ریشی نے ارشاد فرمایا: قیدی وارث بنے گا۔

(۴۸) مَنْ قَالَ لاَ يرِث الأسِير

جن لوگوں نے یوں کہا کہ قیدی وارث نہیں ہوگا

(۳۳۵۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ عَمَّنْ سَمِعَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: لاَ يَرِثُ الأَسِيرُ.

(۳۳۵۰۶) حضرت سفیان ریشی اس شخص سے نقل کرتے ہیں جس نے حضرت ابراہیم ریشی کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ قیدی وارث نہیں بنے گا۔

(۳۳۵۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: لاَ يَرِثُ الأَسِيرُ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ.

(۳۳۵۰۷) حضرت قتادہ ریشی فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب ریشی نے ارشاد فرمایا: جو قیدی دشمن کے قبضہ میں ہو وہ وارث نہیں بنے گا۔

(۳۳۵۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يُوَرِّثُ الأَسِيرَ.

(۳۳۵۰۸) حضرت داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ قیدی کو وارث نہیں بناتے تھے۔

(۴۹) ما قالوا فِي الأسِيرِ يؤسر فيحدِث هنالِكَ ثمّ يجيء فيؤخذ به

جن لوگوں نے یوں کہا: اس قیدی کے بارے میں جس کو قید کر لیا گیا تو اس نے وہاں بات بیان کر دی پھر وہ آیا تو اس کو پکڑا جائے گا؟

(۳۳۵۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : لَا يُؤْخَذُ بِمَا أَحْدَثَ هُنَاكَ ، يَعْنِي الأَسِيرَ يُؤْسَرُ فَيُحْدِثُ.

(۳۳۵۰۹) حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کی پکڑ نہیں کی جائے گی وہاں راز بیان کرنے کی وجہ سے یعنی کسی کو قیدی بنا لیا تو اس نے دشمن کے سامنے راز بیان کر دیا۔

(۵۰) ما قالوا فِي الفتحِ يأتِي فيبشّر بِهِ الوالِي فيسجد سجدة الشّكرِ

جن لوگوں نے یوں کہا کہ جب حاکم کے پاس فتح کی خوشخبری آئے تو وہ سجدۂ شکر ادا کرے گا

(۳۳۵۱۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بُشِّرَ عُمَرُ بِفَتْحٍ فَسَجَدَ.

(۳۳۵۱۰) حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت اسلم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فتح کی خوشخبری سنائی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۳۳۵۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَتَاهُ فَتْحٌ فَسَجَدَ.

(۳۳۵۱۱) حضرت مسعر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن عبید اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس فتح کی خبر آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۳۳۵۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا أَتَاهُ فَتْحُ الْيَمَامَةِ سَجَدَ.

(۳۳۵۱۲) حضرت ابو عون محمد بن عبید اللہ الثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ...... جس کا انہوں نے نام نہیں بیان کیا ...... نے فرمایا: جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس یمامہ کی فتح کی خبر آئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۳۳۵۱۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا حِينَ أُتِيَ بِالْمُخْدَجِ سَجَدَ سَجْدَةَ شُكْرٍ.

(۳۳۵۱۳) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب ان کے پاس مخدج کی خبر لائی گئی تو

آپ رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۳۳۵۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ يُكْنَى أَبَا مُوسَى ، قَالَ : شَهِدْت عَلِيًّا لَمَّا أُتِيَ بِالْمُخَدَّجِ سَجَدَ.

(۳۳۵۱۴) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا جب ان کے پاس مخدج کی خبر لائی گئی تھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۳۳۵۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُبَيْدٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ أَبِي مؤمن الواثلي، قَالَ : شَهِدْت عَلِيًّا أُتِيَ بِالْمُخَدَّجِ فَسَجَدَ.

(۳۳۵۱۵) حضرت ابومومن الواثلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا جب مخدج کی خبر لائی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۳۳۵۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ وَبِهِ زَمَانَةٌ فَسَجَدَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ.

(۳۳۵۱۶) حضرت یحییٰ بن جزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کو دائمی بیماری لاحق تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدۂ شکر ادا کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۳۳۵۱۷) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَصِيرٌ ، قَالَ : فَسَجَدَ سَجْدَةَ الشُّكْرِ ، وَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْنِي مَثَل زُنَيم.

(۳۳۵۱۷) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک چھوٹا سا آدمی گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدۂ شکر ادا کیا اور فرمایا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے چھوٹے سے کان کی طرح نہیں بنایا۔

(۳۳۵۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنُغَاشٍ فَسَجَدَ ، وَقَالَ : سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ.

(۳۳۵۱۸) حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک پست قد آدمی کے پاس سے گزرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے عافیت طلب کرو۔

(۳۳۵۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حُدِّثْت أَنَّ أَبَا بَكْرٍ سَجَدَ سَجْدَةَ الشُّكْرِ ، وَكَانَ إبْرَاهِيمُ يَكْرَهُهَا.

(۳۳۵۱۹) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سجدۂ شکر ادا کیا اور حضرت ابراہیم رحمہ اللہ اس کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۳۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَجْدَةُ الشُّكْرِ بِدْعَةٌ.

(۳۳۵۲۰) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: سجدۂ شکر ادا کرنا بدعت ہے۔

(۳۳۵۲۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَ نِكَاحُ زَيْنَبَ انْطَلَقَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى اسْتَأْذَنَ عَلَى زَيْنَبَ ، قَالَ :فَقَالَتْ زَيْنَبُ :مَا لِي وَلِزَيْدٍ ، قَالَ :فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَأَذِنَتْ لَهُ فَبَشَّرَهَا أَنَّ اللَّهَ زَوَّجَهَا مِنْ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فَخَرَّتْ سَاجِدَةً شُكْرًا لِلَّهِ.

(۳۳۵۲۱) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ختم ہو گیا اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ چلے گئے یہاں تک کہ انہوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کی تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اب زید کو مجھ سے کیا کام؟ راوی فرماتے ہیں: کہ حضرت زید رحمہ اللہ نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد بن کر آیا ہوں تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان کو اجازت مرحمت فرما دی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نکاح اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا یہ سن کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گر پڑیں۔

(۳۳۵۲۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ يَكْرَهُ سَجْدَةَ الْفَرَحِ وَيَقُولُ :لَيْسَ فِيهَا رُكُوعٌ ، وَلاَ سُجُودٌ.

(۳۳۵۲۲) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرحت وخوشی کے سجدے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے نہ تو اس میں رکوع ہے اور نہ سجدہ۔

(۳۳۵۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَرْبِيٍّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الرَّيَّانُ بْنُ صَبِرَةَ الْحَنَفِيُّ أَنَّهُ شَهِدَ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ ، قَالَ :وَكُنْت فِيمَنَ اسْتَخْرَجَ ذَا الثُّدَيَّةِ فَبُشِّرَ بِهِ عَلِيٌّ قَبْلَ أَنْ يَنْتَهِيَ إِلَيْهِ ، قَالَ :فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَحًا بِهِ.

(۳۳۵۲۳) حضرت اسماعیل بن زربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ریان بن صبرہ حنفی رحمہ اللہ جنگ نہروان میں موجود تھے۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے ذو ثدیہ کو نکالا تھا۔ اس کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچنے سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کے آنے کی خبر ہو گئی تھی۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ خوشی کی وجہ سے سجدہ میں تھے۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے جانے سے پہلے اس بات کی خوشخبری سنائی تھی۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ فرط خوشی میں سجدہ ادا کر رہے تھے۔

(۳۳۵۲٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ :انْتَهَيْت إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ :أَطَلْتَ السُّجُودَ ، قَالَ :إِنِّي سَجَدْتُ شُكْرًا لِلَّهِ

فِيمَا أَبْلاَنِي فِي أُمَّتِي.

(۳۳۵۲۴) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کر رہے تھے۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبا سجدہ کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ کیا کہ اس نے میری امت کے بارے میں عذر قبول فرمایا۔

(۵۱) ما قالوا فِي العهدِ يوفّى بِهِ لِلمشرِكين

جن حضرات کے نزدیک مشرکین سے کیا ہوا عہد پورا کیا جائے گا

(۳۳۵۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عَطَاءً ، عَنْ رَجُلٍ أَسَرَتْهُ الدَّيْلَمُ فَأَخَذُوا مِنْهُ عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ عَلَى أَنْ يُرْسِلُوهُ ، فَإِنْ بُعِثَ إِلَيْهِمْ بفداء قد سموه فَهُوَ بَرِيءٌ ، وَإِنْ لَمْ يُبْعَثْ إِلَيْهِمْ كَانَ عَلَيْهِ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَجِد ، وَكَانَ مُعْسِرًا ، قَالَ يفي بِالْعَهْدِ ، فَقَالَ : إِنَّهُمْ أَهْلُ شِرْكٍ ، فَأَبَى عَطَاءٌ إِلاَّ أَنْ يَفِيَ بِالْعَهْدِ.

(۳۳۵۲۵) حضرت محمد بن سوقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جس کو دیلمی لوگوں نے قیدی بنالیا تھا۔ اور اس سے اللہ کا عہد و پیمان لے کر چھوڑ دیا کہ اگر وہ ان کی طرف فدیہ بھیج دے گا تو وہ بری ہوگا۔ اور ان لوگوں نے فدیہ مقرر کر دیا تھا۔ اور اگر اس نے فدیہ نہ بھیجا تو وہ عہد و پیمان کے مطابق ان کی طرف واپس لوٹ جائے گا۔ پس اس شخص کو فدیہ کی رقم نہ مل سکی اس لیے کہ وہ تنگدست تھا۔ اب وہ کیا کرے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ وعدہ پورا کرے گا۔ اس آدمی نے کہا: حضرت وہ مشرکین ہیں! حضرت عطاء رحمہ اللہ نے انکار کیا اور فرمایا: کہ ہر صورت میں وعدہ کی وفاء ضروری ہوگی۔

(۳۳۵۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : ثَلاَثٌ يُؤَدَّيْنَ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ : الرَّحِمُ يُوصَلُ بَرَّةً كَانَتْ ، أَوْ فَاجِرَةً ، وَالأَمَانَةُ تُؤَدِّيهَا إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ ، وَالْعَهْدُ يُوَفَّى بِهِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

(۳۳۵۲۶) حضرت جامع بن ابی راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں نیکو کاروں اور بدکار دونوں کو ادا کی جائیں گی۔ صلہ رحمی کی جائے گی چاہے نیکو کار ہو یا بدکار۔ اور امانت نیکو کار اور بدکار دونوں کو ادا کی جائے گی۔ اور نیکو کار اور بدکار دونوں سے وعدہ کی وفاء کی جائے گی۔

(۳۳۵۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ ، قَالَ : مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلاَّ أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا ، وَأَبِي حُسَيْلٍ ، قَالَ : فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ فَقَالُوا : إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا : مَا نُرِيدُهُ ، مَا نُرِيدُ إِلاَّ الْمَدِينَةَ ، فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى

الْمَدِينَةِ، وَلاَ نُقَاتِلُ مَعَهُ ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ ، فَقَالَ : انْصَرِفَا ، نَفِي لَهُمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ. (مسلم ۱۴۱۴۔ احمد ۳۹۵)

(۳۳۵۲۷) حضرت ابوالطفیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن الیمان ؓ نے ارشاد فرمایا: مجھے غزوہ بدر میں شرکت سے نہیں روکا تھا مگر اس بات نے کہ میں اور میرے والد حسیل ؒ نکلے ہوئے تھے کہ ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہنے لگے۔ تم لوگ محمد کے پاس جا رہے ہو۔ تو ہم نے کہا: ہم ان کے پاس نہیں جا رہے، ہمارا تو صرف مدینہ جانے کا ارادہ ہے۔ تو انہوں نے ہم سے عہد و پیمان لیا کہ ہم مدینہ لوٹ جائیں گے اور محمد ﷺ کی معیت میں قتال نہیں کریں گے۔ تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہم نے آپ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں واپس لوٹ جاؤ ہم ان سے بھی عہد کی وفا کریں گے۔ اور ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگیں گے۔

(۵۲) ما قالوا فِي العبيدِ يأبقون إلى أرضِ العدوّ

جن لوگوں نے یوں کہا: ان غلاموں کے بارے میں جو دشمن کے ملک میں بھاگ جائیں

(۳۳۵۲۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْعَبْدِ إِذَا أَبَقَ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ :لاَ يقبل حَتَّى يَأْوِيَ إِلَى حِرْزٍ ، وَيُرَدُّ إِلَى مَوْلاَهُ.

(۳۳۵۲۸) امام اوزاعی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدہ بن ابی لبابہ ؒ نے اس غلام کے بارے میں جو دشمن کے ملک کی طرف بھاگ جائے یوں ارشاد فرمایا: کہ اس کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ کسی محفوظ مقام پر پناہ لے اور اپنے آقا کی طرف لوٹ آئے۔

(۳۳۵۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شِبْلٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى أرض الْعَدُوِّ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ.

(احمد ۳۵۷۔ حمیدی ۸۰۲)

(۳۳۵۲۹) حضرت جریر بن عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی غلام دشمن کے ملک کی طرف بھاگ جائے تو اس کا ذمہ بری ہو جائے گا۔

(۳۳۵۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ:مَعَ كُلِّ أَبْقَةٍ كَفْرَةٌ.

(۳۳۵۳۰) امام شعبی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبد اللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: ہر بھاگنے والا کافر ہے۔

(۳۳۵۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :إِذَا أَبَقَ إِلَى الْعَدُوِّ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ، يَعْنِي إِلَى دَارِ الْحَرْبِ.

(۳۳۵۳۱) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جریر بن عبداللہ ؓ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص دشمن کی طرف بھاگ جائے یعنی دار الحرب کی طرف بھاگ جائے تو تحقیق اس کا خون حلال ہو گیا۔

(۳۳۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ. (طبرانی ۲۳۶۰۔ احمد ۳۶۵)

(۳۳۵۳۲) حضرت جریر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلام دشمن کی زمین کی طرف بھاگ جائے تو تحقیق اس کا ذمہ بری ہو گیا۔

(۵۳) ما قالوا فِي رجلٍ أسره العدوّ ثمّ اشتراه رجلٌ مِن المسلِمِين

اس آدمی کا بیان جس کو دشمن نے قید کر لیا پھر مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے اس کو خرید لیا

(۳۳۵۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ ، عَنْ مُكَاتَبٍ سَبَاهُ الْعَدُوُّ ، ثُمَّ اشْتَرَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنْ أَحَبَّ مَوْلاَهُ أَنْ يَفتكَّهُ فَيَكُونَ عِنْدَهُ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ وَيَكُونُ لَهُ الْوَلاَءُ ، وَإِنْ كَرِهَ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ الَّذِي اشْتَرَاهُ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ.

(۳۳۵۳۳) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ سے ایسے مکاتب غلام کے متعلق پوچھا گیا: جس کو دشمن نے قید کر لیا تھا پھر مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے اس کو خرید لیا اب اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ؓ نے فرمایا: اگر اس کا آقا چاہتا ہے تو وہ اس کو رہن دے کر چھڑا لے پھر یہ غلام اپنے آقا کے پاس اس طور پر رہے گا کہ یہ اپنی باقی بچی ہوئی بدل کتابت ادا کرے گا۔ اور آقا کو اس غلام کی ولاء ملے گی۔ اور اگر وہ اس بات کو پسند نہیں کرتا تو یہ غلام خریدنے والے کے پاس اسی حالت میں رہے گا۔

(۳۳۵۳٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبَّادٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ ، قَالَ فِي مُكَاتَبٍ أَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاشْتَرَاهُ رَجُلٌ مِنَ التُّجَّارِ فكَاتَبَهُ ، قَالَ : يُؤَدِّي مُكَاتَبَةَ الأَوَّلِ ، ثُمَّ يُؤَدِّي مُكَاتَبَةَ الآخِرِ.

(۳۳۵۳۴) حضرت عباد ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ؒ نے ارشاد فرمایا: اس مکاتب غلام کے بارے میں جس کو دشمن نے قید کر لیا، کسی تاجر نے اس کو خرید کر پھر مکاتب بنا دیا تو اس کا کیا حکم ہو گا؟ آپ ؒ نے فرمایا: وہ غلام سب سے پہلے والے آقا کا مال کتابت ادا کرے گا اور پھر دوسرے تاجر کا مال کتابت ادا کرے گا۔

(٥٤) ما قالوا فِي الفروضِ وتدوِينِ الدّواوِينِ

جن لوگوں نے سرکاری عطیہ اور دیوان عدل مدوّن کرنے کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۵۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى

عُمَرَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ ، قَالَ : فَقَدِمْت عَلَيْهِ فَصَلَّيْت مَعَهُ الْعِشَاءَ ، فَلَمَّا رَآنِي سَلَّمْت عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَا قَدِمْت بِهِ قُلْتُ : قَدِمْت بِخَمْسِمِئَةِ أَلْفٍ ، قَالَ : تَدْرِي مَا تَقُولُ ، قَالَ : قَدِمْت بِخَمْسِمِئَةِ أَلْفٍ ، قَالَ : قُلْتُ : مِئَةَ أَلْفٍ وَمِئَةَ أَلْفٍ وَمِئَةَ أَلْفٍ وَمِئَةَ أَلْفٍ وَمِئَةَ أَلْفٍ حَتَّى عَدَّ خَمْسًا ، قَالَ : إِنَّك نَاعِسٌ ، ارْجِعْ إِلَى بَيْتِكَ فَنَمْ ، ثُمَّ اغْدُ عَلَيَّ ، قَالَ : فَغَدَوْت عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَا جِئْت بِهِ قُلْتُ : بِخَمْسِمِئَةِ أَلْفٍ ، قَالَ : طَيِّبٌ ، قُلْتُ : طَيِّبٌ ، لاَ أَعْلَمُ إِلاَّ ذَاكَ ، قَالَ : فَقَالَ لِلنَّاسِ : إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيَّ مَالٌ كَثِيرٌ فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَعُدَّهُ لَكُمْ عَدًّا ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ نَكِيلَهُ لَكُمْ كَيْلاً ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي رَأَيْت هَؤُلاَءِ الأَعَاجِمَ يُدَوِّنُونَ دِيوَانًا وَيُعْطُونَ النَّاسَ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَدَوَّنَ الدِّيوان وَفَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ فِي خَمْسَةِ آلاَفٍ خَمْسَةَ آلاَفٍ وَلِلأَنْصَارِ فِي أَرْبَعَةِ آلاَفٍ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.

(۳۳۵۳۵) حضرت ابو سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ وہ بحرین سے حضرت عمر ؓ کے پاس آئے۔ آپ ؓ فرماتے ہیں کہ میں آیا اور میں نے حضرت عمر ؓ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی جب انہوں نے مجھے دیکھا تو میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا: تم کیا چیز ساتھ لائے ہو؟ میں نے کہا: میں پانچ لاکھ ساتھ لایا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: میں پانچ لاکھ ساتھ لایا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: تم کہہ رہے ہو کہ ایک لاکھ اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ اور ایک لاکھ۔ یہاں تک کہ انہوں نے پانچ مرتبہ شمار کیا۔ اور فرمایا: بے شک تمہیں اونگھ آ رہی ہے۔ تم اپنے گھر جاؤ اور سو جاؤ۔ پھر کل میرے پاس آنا۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں اگلے دن ان کے پاس آیا۔ انہوں نے پوچھا: تم کیا لائے ہو؟ میں نے کہا: پانچ لاکھ۔ انہوں نے پوچھا: واقعی؟ میں نے کہا: واقعی: اور میں تو صرف یہی جانتا ہوں۔ آپ ؓ نے لوگوں سے کہا: میرے پاس بہت زیادہ مال آیا۔ اگر تم چاہو تو میں مال تمہارے لیے شمار کروں اور اگر چاہو تو میں اس مال کو تمہارے لیے کیل کروں۔ اس پر ایک آدمی نے کہا: اے امیر المؤمنین! بے شک میں نے ان عجمیوں کو دیکھا ہے کہ وہ دیوان عدل مدون کرتے ہیں اور اس کی بنیاد پر لوگوں کو عطا کرتے ہیں۔ پھر حضرت عمر ؓ نے دیوان عدل مدون کروایا اور مہاجرین کے لیے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے۔ اور انصار صحابہ ؓ کے لیے چار چار ہزار مقرر فرمائے۔ اور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات ؓ کے لیے بارہ بارہ ہزار مقرر فرمائے۔

(۳۳۵۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : فَرَضَ عُمَرُ لأَهْلِ بَدْرٍ عَرَبِيهِمْ وَمَوْلاَهُمْ فِي خَمْسَةِ آلاَفٍ خَمْسَةَ آلاَفٍ ، وَقَالَ : لأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ.

(۳۳۵۳۶) حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے بدری صحابہ ؓ اور ان کے غلاموں میں جو عربی النسل تھے ان کے لیے پانچ پانچ ہزار مقرر کیے اور فرمایا: کہ میں ضرور بالضرور ان کو غیروں پر فضیلت دوں گا۔

(۳۳۵۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

فَرَضَ لأهل بدر فِي سِتَّةِ آلاَفٍ سِتَّةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فِي عَشْرَةِ آلاَفٍ عَشْرَةَ آلاَفٍ ، فَفَضَّلَ عَائِشَةَ بِأَلْفَيْنِ لِحُبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا إِلاَّ السَّبِيَّتَيْنِ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ وَجُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ فَرَضَ لَهما سِتَّةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لِنِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ فِي أَلْفٍ أَلْفٍ مِنْهُمْ أُمُّ عَبْدٍ.

(۳۳۵۳۷) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے۔ اور امہات المومنین کے لیے دس دس ہزار ہزار مقرر فرمائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص محبت ہونے کی وجہ سے ان کے لیے دو ہزار کا اضافہ فرما دیا۔ سوائے دو بیویوں حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا اور حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے کہ ان دونوں کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے۔ اور مسلمانوں کی عورتوں میں سے چند عورتوں کے لیے ہزار ہزار مقرر فرمائے۔ ان عورتوں میں حضرت ام عبد بھی شامل تھیں۔

(۳۳۵۳۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَتَيْتُ عَلِيًّا بِابْنِ عَمٍّ لِي ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، افْرِضْ لِهَذَا ، قَالَ :أَرْبَعٌ ، يَعْنِي أَرْبَعَمِئَةٍ ، قَالَ :قُلْتُ :إِنَّ أَرْبَعَمِئَةٍ لاَ تُغْنِي شَيْئًا ، زِدْهُ الْمِائَتَيْنِ الَّتِي زِدْتَ النَّاسَ ، قَالَ :فَذَاكَ لَهُ ، قَالَ :وَقَدْ كَانَ زَادَ النَّاسَ مِئَتَيْنِ.

(۳۳۵۳۸) حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے چچا کے بیٹے کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین: اس کے لیے بھی عطیہ مقرر فرما دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار سو درہم۔ میں نے عرض کیا: بے شک چار سو درہم اس کو کچھ فائدہ نہیں دیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے لیے دو سو درہم مزید بڑھا دیں۔ جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے بڑھائے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے لیے بھی بڑھا دیے۔ راوی کہتے ہیں: کہ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے لیے دو سو درہم بڑھا دیے تھے۔

(۳۳۵۳۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو مَعْشَرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ مَوْلَى غُفْرَةَ وَغَيْرُهُ ، قَالَ :لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائَهُ مَالٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ ، أَوْ عِدَةٌ فَلْيَقُمْ فَلْيَأْخُذْ ، فَقَامَ جَابِرٌ ، فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنْ جَائَنِي مَالٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ لأُعْطِيَنَّكَ هَكَذَا وَهَكَذَا ثَلاَثَ مِرَارٍ وَحَثَى بِيَدِهِ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ :قُمْ فَخُذْ بِيَدِكَ فَأَخَذَ فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِئَةِ دِرْهَمٍ فَقَالَ : عُدُّوا لَهُ أَلْفًا ، وَقَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ ، وَقَالَ :إِنَّمَا هَذِهِ مَوَاعِيدُ وَعَدَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ

۲- حَتَّى إِذَا كَانَ عَامٌ مُقْبِلٌ ، جَائَهُ مَالٌ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ الْمَالِ ، فَقَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ عِشْرِينَ دِرْهَمًا عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَفَضَلَتْ مِنْهُ فَضْلَةٌ، فَقَسَمَ لِلْخَدَمِ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ، وَقَالَ: إِنَّ لَكُمْ خُدَّامًا يَخْدُمُونَكُمْ وَيُعَالِجُونَ لَكُمْ، فَرَضَخْنَا لَهُمْ، فَقَالُوا: لَوْ فَضَّلْتَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارَ لِسَابِقَتِهِمْ، وَلِمَكَانِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَجْرُ أُولَئِكَ عَلَى اللهِ ، إِنَّ هَذَا الْمَعَاشَ لِلأُسْوَةِ فِيهِ خَيْرٌ مِنَ الأَثَرَةِ ، قَالَ: فَعَمِلَ

بِهَذَا وِلاَيَتَهُ حَتَّى إذَا كَانَتْ سَنَةُ ثَلاَثَ عَشْرَةَ فِي جُمَادَى الآخِرَةِ فى لَيَالٍ بَقِينَ مِنْهُ مَاتَ رضى اللَّهُ عَنْهُ.

٣- فَعَمِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَفَتَحَ الْفُتُوحَ وَجَائَتْهُ الأَمْوَالُ ، فَقَالَ : إنَّ أَبَا بَكْرٍ رَأَى فِي هَذَا الأَمْرِ رَأْيًا ، وَلِي فِيهِ رَأْيٌ آخَرُ لاَ أَجْعَلُ مَنْ قَاتَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ قَاتَلَ مَعَهُ ، فَفَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا خَمْسَةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لِمَنْ كَانَ لَهُ الإِسْلاَمُ كَإِسْلاَمِ أَهْلِ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا أَرْبَعَةَ آلاَفٍ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ.

٤- وَفَرَضَ لأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا إِلاَّ صَفِيَّةَ وَجُوَيْرِيَةَ ، فَرَضَ لَهُمَا سِتَّةَ آلاَفٍ سِتَّةَ آلاَفٍ ، فَأَبَتَا أَنْ تَقْبَلا فَقَالَ

لَهُمَا : إِنَّمَا فَرَضْت لَهُنَّ لِلْهِجْرَةِ ، فَقَالَتَا : إِنَّمَا فَرَضْت لَهُنَّ لِمَكَانِهِنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَنَا مِثْلُهُ ، فَعَرَفَ ذَلِكَ عُمَرُ فَفَرَضَ لَهُمَا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.

٥- وَفَرَضَ لِلْعَبَّاسِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، وَفَرَضَ لأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَتِ ، لِمَ زِدْته عَلَيَّ أَلْفًا مَا كَانَ لأَبِيهِ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ يَكُنْ لأَبِي ، وَمَا كَانَ لَهُ لَمْ يَكُنْ لِي، فَقَالَ : إنَّ أَبَا أُسَامَةَ كَانَ أَحَبَّ إلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيك وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْك وَفَرَضَ لِحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ خَمْسَةَ آلاَفٍ ، أَلْحَقَهُمَا بِأَبِيهِمَا لِمَكَانِهِمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٦- وَفَرَضَ لأَبْنَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ ، فَمَرَّ بِهِ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، فَقَالَ : زِيدُوهُ أَلْفًا ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ : مَا كَانَ لأَبِيهِ مَا لَمْ يَكُنْ لآبَائِنَا ، وَمَا كَانَ لَهُ مَا لَمْ يَكُنْ لَنَا ، فَقَالَ : إنِّي فَرَضْت لَهُ بِأَبِيهِ أَبِي سَلَمَةَ أَلْفَيْنِ ، وَزِدْته بِأُمِّهِ أُمِّ سَلَمَةَ أَلْفًا ، فَإِنْ كَانَتْ لَكَ أُمٌّ مِثْلُ أُمِّهِ زِدْتُك أَلْفًا .

٧- وَفَرَضَ لأَهْلِ مَكَّةَ وَلِلنَّاسِ ثَمَانِمِئَةٍ ثَمَانِمِئَةٍ ، فَجَائَهُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بِأَخِيهِ عُثْمَانَ ، فَفَرَضَ لَهُ ثَمَانِمِئَةٍ ، فَمَرَّ بِهِ النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ ، فَقَالَ عُمَرُ : افْرِضُوا لَهُ فِي أَلْفَيْنِ ، فَقَالَ طَلْحَةُ : جِئْتُك بِمِثْلِهِ فَفَرَضْت لَهُ ، ثَمَانِمِئَةِ دِرْهَمٍ وَفَرَضْت لِهَذَا أَلْفَيْنِ ، فَقَالَ : إنَّ أَبَا هَذَا لَقِيَنِي يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ لِي : مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : مَا أُرَاهُ إِلاَّ قَدْ قُتِلَ ، فَسَلَّ سَيْفَهُ فَكَسَرَ غِمْدَهُ وَقَالَ : إنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُتِلَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ، وَهَذَا يَرْعَى الشَّاءَ فِي مَكَان كَذَا وَكَذَا.

٨- فَعَمِلَ عُمَرُ بَدْءَ خِلاَفَتِهِ حَتَّى كَانَتْ سَنَةُ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ حَجَّ تِلْكَ السَّنَةَ فَبَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قُمْنَا إلَى فُلاَن فَبَايَعْنَاهُ ، وَإِنْ كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً ، فَأَرَادَ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ عَوْفٍ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إنَّ هَذَا مَكَانٌ يَغْلِبُ عَلَيْهِ غَوْغَاءُ النَّاسِ

وَدَهْمُهُمْ وَمَنْ لَا يَحْمِلُ كَلَامُكَ مَحْمَلَهُ ، فَارْجِعْ إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ وَالإِيمَانِ ، فَتَكَلَّمْ فَيَسْتَمِعُ كَلَامَكَ ، فَأَسْرَعَ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَ النَّاسَ ، وَقَالَ :

۹- أَيُّهَا النَّاسُ ، أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَنِي قَالَةُ قَائِلِكُمْ :لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قُمْنَا إِلَى فُلَانٍ فَبَايَعْنَاهُ وَإِنْ كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَتْ لَفَلْتَةً وَقَانَا اللَّهُ شَرَّهَا فَمِنْ أَيْنَ لَنَا مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ نَمُدُّ أَعْنَاقَنَا إِلَيْهِ كَمَدِّنَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، إِنَّمَا ذَاكَ تَغِرَّةٌ لِيُقْتَلَ ، مَنْ انتزع أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ فَلَا بَيْعَةَ لَهُ.

۱۰- أَلَا وَإِنِّي رَأَيْت رُؤْيَا ، وَلَا أَظُنُّ ذَاكَ إِلَّا عِنْدَ اقْتِرَابِ أَجَلِي ، رَأَيْت دِيكًا تراءى لِي فَنَقَرَنِي ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ ، فَتَأَوَّلَتْ لِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ ، قَالَتْ :يَقْتُلُك رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الْحَمْرَاءِ ، فَإِنْ أَمُتْ فَأَمْرُكُمْ إِلَى هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ :إِلَى عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، فَإِنَ اخْتَلَفُوا فَأَمْرُهُمْ إِلَى عَلِي ، وَإِنْ أَعِشْ فَسَأُوصِي.

۱۱- وَنَظَرْت فِي الْعَمَّةِ وَبِنْتِ الأَخِ مَا لَهُمَا ، تُورِثَانِ ، وَلَا تَرِثَانِ ، وَإِنْ أَعِشْ فَسَأَفْتَحُ لَكُمْ أَمْرًا تَأْخُذُونَ بِهِ ، وَإِنْ أَمُتْ فَسَتَرَوْنَ رَأْيَكُمْ ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي فِيكُمْ ، وَقَدْ دَوَّنْت لَكُمُ الدَّوَاوِينَ ، وَمَصَّرْت لَكُمُ الأَمْصَارَ ، وَأَجْرَيْت لَكُمُ الطَّعَامَ إِلَى الْخَانِ وَتَرَكْتُكُمْ عَلَى وَاضِحَةٍ ، وَإِنَّمَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلَيْنِ رَجُلاً قَاتَلَ عَلَى تَأْوِيلِ هَذَا الْقُرْآنِ يُقْتَلُ ، وَرَجُلاً رَأَى أَنَّهُ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَالِ مِنْ أَخِيهِ فَقَاتَلَ عَلَيْهِ حَتَّى قُتِلَ.

۱۲- فَخَطَبَ نَهَارَ الْجُمُعَةِ وَطُعِنَ يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ. (بیہقی ۳۵۰۔ بزار ۱۷۳۶)

(۳۳۵۳۹) حضرت عمر جو کہ حضرت غفرہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو بحرین سے بہت سا مال آیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ قرض ہو یا مال ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ کھڑا ہو اور اس مال میں سے لے لے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اگر میرے پاس بحرین سے مال آیا تو میں ضرور تمہیں اتنا اور اتنا مال عطا کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا: اور ہاتھ سے چلو بھرا تھا۔ لہٰذا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور اپنے ہاتھ سے لے لو۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے لے لیا تو وہ پانچ سو درہم تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو ہزار گن کر دے دو۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے درمیان دس دس دراہم تقسیم فرما دیے۔ اور فرمایا: یہ وہ وعدے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کیے تھے۔

۲۔ یہاں تک کہ جب اگلا سال ہوا تو اس سے کہیں زیادہ مال آیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے درمیان بیس بیس دراہم تقسیم فرما دیے اور پھر بھی مال باقی بچ گیا۔ لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ نے غلاموں میں بھی پانچ پانچ دراہم تقسیم فرمائے اور فرمایا: بے شک تمہارے خادمین تمہاری خدمت کرتے ہیں اور تمہارے معاملات نمٹاتے ہیں اس لیے ہم نے ان کو بھی کچھ مال عطا کر دیا لوگوں نے کہا: اگر آپ رضی اللہ عنہ مہاجرین اور انصار کو سبقت لے جانے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بہتر مرتبہ کی وجہ سے فضیلت دیتے تو اچھا ہوتا!

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں کا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے۔ بے شک اس مال میں برابری بہتر ہے کسی کو ترجیح دینے سے۔ راوی کہتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اسی طرح عمل کیا یہاں تک کہ ہجرت کے تیرہویں سال جمادی الاخری کی آخری راتوں میں آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی۔

۳۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالی اور بہت سی فتوحات ہوئیں۔ اور بہت سارا مال آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ میں ایک رائے اختیار کی اور میری اس معاملہ میں دوسری رائے ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قتال کرنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قتال کرنے والے کے برابر نہیں کروں گا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار میں سے جن صحابہ رضی اللہ عنہم نے غزوہ بدر میں شرکت کی تھی ان کے لیے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے۔ اور وہ مسلمان جو اسلام لانے میں بدریین ہی کی طرح تھے مگر غزوہ بدر میں نہ حاضر ہو سکے ان کے لیے آپ رضی اللہ عنہ نے چار چار ہزار مقرر فرمائے۔

۴۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لیے بارہ بارہ ہزار مقرر فرمائے سوائے حضرت صفیہ اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہما کے۔ ان دونوں کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے۔ ان دونوں نے یہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے فرمایا: بے شک میں نے ان سب کے لیے ہجرت کی وجہ سے اتنا مال مقرر فرمایا: اس پر ان دونوں نے فرمایا: کہ تم نے ان سب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہونے کی وجہ سے مقرر فرمایا ہے اور ہمارے لیے بھی ان ہی کی طرح ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھ لیا اور پھر ان دونوں کے لیے بھی بارہ بارہ ہزار مقرر فرما دیے۔

۵۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے بھی بارہ ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے چار ہزار مقرر فرمائے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار مقرر فرمائے۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے ابا جان! آپ نے اس کے لیے مجھ سے زیادہ ایک ہزار کیوں بڑھائے؟ حالانکہ اس کے والد کو وہ فضیلت نہیں ہے جو میرے والد کو ہے اور اس کو وہ فضیلت حاصل نہیں ہے جو مجھے ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اسامہ کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھا، اور خود اسامہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تیرے سے زیادہ محبوب تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لیے پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے۔ اور ان دونوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے ان کو ان کے والد سے ملا دیا۔

۶۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے بیٹوں کے لیے دو دو ہزار مقرر فرمائے، پس حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے لیے ایک ہزار بڑھا دو۔ اس پر حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: جو اس کے باپ کو مرتبہ حاصل ہے وہ ہمارے باپ کو نہیں اور جو اس کو مرتبہ حاصل ہے وہ ہمارے لیے نہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک میں نے اس کے والد حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وجہ سے اس کے لیے دو ہزار مقرر فرمائے۔ اور اس کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے اس کے لیے اضافہ کر دیا پس اگر تیری والدہ بھی اس کی والدہ کی طرح ہوتی تو میں تیرے لیے بھی ایک ہزار کا اضافہ کر دیتا۔

۷۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے مکہ والوں کے لیے اور دیگر لوگوں کے لیے آٹھ آٹھ سو مقرر فرمائے۔ پس حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اپنے بھائی عثمان کو لے کر آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے آٹھ سو مقرر کیے۔ اور حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے لیے دو ہزار مقرر کردو۔ اس پر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اس جیسا شخص لایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے آٹھ سو مقرر فرمائے اور اس کے لیے آپ رضی اللہ عنہ نے دو ہزار مقرر فرما دیے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک اس کے والد مجھے غزوہ احد کے دن ملے اور مجھ سے پوچھا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: میرے خیال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا ہے تو انہوں نے اپنی تلوار سونت لی اور تلوار کی میان توڑ ڈالی اور فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا تو بے شک اللہ زندہ ہے وہ نہیں مرے گا۔ پھر انہوں نے قتال کیا یہاں تک کہ ان کو قتل کر دیا گیا اور یہ اس وقت فلاں فلاں جگہ میں بکریاں چراتا تھا۔

۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کی ابتداء میں یہ کام کیا یہاں تک کہ ہجرت کا تیئسواں سال (23) آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سال حج کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو وہاں یہ بات پہنچی کہ لوگ یوں کہہ رہے ہیں: اگر امیر المؤمنین فوت ہو گئے تو ہم فلاں آدمی کے پاس جا کر اس کی بیعت کرلیں گے۔ اس لیے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو ہم نے بغیر سوچے سمجھے عجلت میں کی تھی! پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایام تشریق کے درمیان میں ہی بات کرنے کا ارادہ فرمایا۔ تو حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے امیر المؤمنین! بے شک یہ ایسی جگہ ہے کہ یہاں عام لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے یہ لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی بات کو صحیح معنی پر محمول نہیں کریں گے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ دار الھجرت اور دار الایمان کی طرف لوٹ جائیں اور وہاں بات کریں پس آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی جائے گی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جلدی کی اور مدینہ آئے اور لوگوں کو خطاب کیا اور فرمایا:

۹۔ اے لوگو! حمد و صلوٰۃ کے بعد، تحقیق مجھے تمہارے میں سے کہنے والوں کی بات پہنچی ہے کہ اگر امیر المؤمنین فوت ہو گئے تو ہم فلاں آدمی کے پاس جا کر اس کی بیعت کرلیں گے۔ اس لیے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو بے سوچے سمجھے عجلت میں ہوئی تھی۔ اللہ کی قسم! اگر یہ بے سوچے سمجھے عجلت میں ہوئی تھی تو اللہ نے ہمیں اس کے شر سے محفوظ رکھا۔ پس کون شخص ہو سکتا ہے ہمارے میں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرح کہ ہم اس کی طرف اپنی گردنوں کو بڑھا دیں گے جیسا کہ ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھاتے تھے۔ بے شک یہ تو دھوکہ دہی ہے تاکہ قتل و قتال کیا جائے۔ جو شخص مسلمانوں کے معاملات بغیر مشورے کے چھین لے تو اس کے لیے بیعت درست نہیں۔

۱۰۔ خبردار! بے شک میں نے ایک خواب دیکھا ہے اور میں اس کی تعبیر گمان نہیں کرتا مگر یہ کہ میری موت کا وقت قریب ہے۔ میں نے ایک مرغے کو دیکھا کہ اس نے مجھ پر نظر ڈالی اور مجھے تین مرتبہ ٹھونگ ماری۔ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ تاویل بیان کی ہے: کہ آپ رضی اللہ عنہ کو اہل حمراء میں سے ایک آدمی قتل کرے گا۔ پس اگر میں مرجاؤں تو تمہارا معاملہ ان چھ لوگوں کے سپرد ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس حال میں ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے راضی تھے۔ اور وہ یہ ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ،

حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔ اگر یہ آپس میں اختلاف کریں تو ان کا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوگا۔ اور اگر میں زندہ رہا تو عنقریب وصیت کروں گا۔

۱۱۔ اور میں نے پھوپھی اور بھتیجی میں غور کیا نہ ان دونوں کو وارث بنایا جائے گا اور نہ یہ دونوں وارث بنیں گی۔ اور اگر میں زندہ رہا تو میں عنقریب تمہارے لیے ایک معاملہ کھولوں گا کہ تم اس کو پکڑو گے۔ اور اگر میں مر گیا، تو تم لوگ اپنی رائے اختیار کر لینا۔ اللہ کی قسم! تم پر میری خلافت کے دوران تحقیق میں نے دیوان مدوّن کروائے۔ اور میں نے تمہارے لیے شہروں کو بسایا۔ اور میں نے تمہارے لیے مسافر خانوں میں کھانا جاری کیا۔ اور میں نے تمہیں بالکل واضح صورت حال میں چھوڑا، اور بے شک میں تم پر دو آدمیوں سے خوف کھاتا ہوں۔ ایک وہ شخص جو اس قرآن کے معنی پر قتال کرے اس کو قتل کر دیا جائے۔ اور دوسرا وہ شخص جس کی یہ رائے ہو کہ وہ اپنے بھائی سے زیادہ اس مال کا حقدار ہے۔ پس وہ اس مال پر قتال کرے یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا جائے۔

۱۲۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن یہ خطبہ ارشاد فرمایا: اور بدھ کے دن آپ رضی اللہ عنہ کو نیزے سے مارا گیا۔

(۳۳۵٤۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: كَانَ عَطَاءُ عَبْدِاللهِ سِتَّةَ آلاَفٍ.

(۳۳۵۴۰) حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سالانہ تنخواہ چھ ہزار تھی۔

(۳۳۵٤۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : فَرَضَ عُمَرُ لأَهْلِ بَدْرٍ فِي سِتَّةِ آلاَفٍ سِتَّةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۳۵۴۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لیے بھی اتنا اتنا حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۵٤۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَطَاءَ سَلْمَانَ سِتَّةَ آلاَفٍ.

(۳۳۵۴۲) حضرت سالم بن ابی الجعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا سالانہ عطیہ چھ ہزار مقرر فرمایا۔

(۳۳۵٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ ، قَالَ : قَالَ لِي عُمَرُ : كَمْ تَرَى الرَّجُلَ يَكْفِيهِ مِنْ عَطَائِهِ ، قَالَ : قُلْتُ : كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : لَئِنْ بَقِيتُ لأَجْعَلَنَّ عَطَاءَ الرَّجُلِ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ : أَلْفًا لِسِلاَحِهِ ، وَأَلْفًا لِنَفَقَتِهِ ، وَأَلْفًا يَجْعَلُهَا فِي بَيْتِهِ وَأَلْفًا لِكَذَا وَكَذَا أَحْسِبُهُ قَالَ لِفَرَسِهِ.

(۳۳۵۴۳) حضرت عبیدہ سلمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تمہاری کیا رائے ہے کہ ایک آدمی کے لیے کتنی تنخواہ کافی ہوگی؟ میں نے کہا: اتنی اور اتنی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں باقی رہا تو میں ضرور بالضرور ایک آدمی کی چار ہزار تنخواہ مقرر کروں گا۔ ایک ہزار اس کے ہتھیار کے لیے۔ ایک ہزار اس کے خرچہ کے لیے۔ اور ایک ہزار کو وہ گھر میں استعمال کرے۔ اور

ایک ہزار اس اس چیز کے لیے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کا ذکر فرمایا۔

(٣٣٥٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : لَئِنْ بَقِيت إلَى قَابِلٍ لأُلْحِقَنَّ سِفْلَةَ الْمُهَاجِرِينَ فِي أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ.

(۳۳۵۴۴) حضرت اسود بن قیس رحمہ اللہ اپنے ایک شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں مہاجرین کے کم درجہ کے لوگوں کے لیے ضرور بالضرور دو ہزار دوں گا۔

(٣٣٥٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ سَمِعْت عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : لَئِنْ بَقِيت إلَى قَابِلٍ لأُلْحِقَنَّ أُخْرَى النَّاسِ بِأُولاَهُمْ وَلأَجْعَلَنَّهُمْ بَيَانًا وَاحِدًا.

(۳۳۵۴۵) حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں آخر والے لوگوں کو ضرور بالضرور پہلے والے لوگوں کے تابع کروں گا، اور میں ان سب کو برابر کر دوں گا۔

(٣٣٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي وَالِدَتِي أُمُّ الْحَكَمِ أَنَّ عَلِيًّا أَلْحَقَهَا فِي مِئَة مِنَ الْعَطَاءِ.

(۳۳۵۴۶) حضرت محمد بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ حضرت ام حکم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے عطیہ میں سو درہم ملا دیے۔

(٣٣٥٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ أَنَّ عُمَرَ فَرَضَ لِلْعَبَّاسِ سَبْعَةَ آلاَفٍ ، وَلِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ عَشْرَةَ آلاَفٍ ، وَلأُمِّ سَلَمَةَ وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَمَيْمُونَةَ وَسَوْدَةَ ، ثَمَانِيَةَ آلاَفٍ ، ثَمَانِيَةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لِجُوَيْرِيَةَ وَصَفِيَّةَ سِتَّةَ آلاَفٍ سِتَّةَ آلاَفٍ ، وَفَرَضَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ نِصْفَ مَا فَرَضَ لَهُنَّ ، فَأَرْسَلَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَصَوَاحِبُهَا إلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقُلْنَ لَهُ : كَلِّمْ عُمَرَ فِينَا فَإِنَّهُ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَجَاءَ عُثْمَان إلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إنَّ أُمَّهَاتِكَ يَقُلْنَ لَكَ : سَوِّ بَيْنَنَا ، لاَ تُفَضِّلْ بَعْضَنَا عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ : إنْ عِشْت إلَى الْعَامِ الْقَابِلِ زِدْتهنَّ لِقَابِلٍ أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْقَابِلُ جَعَلَ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فِي اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، وَجَعَلَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ فِي عَشْرَةِ آلاَفٍ ، عَشْرَةِ آلاَفٍ ، وَجَعَلَ صَفِيَّةَ وَجُوَيْرِيَةَ فِي ثَمَانِيَةِ آلاَفٍ ، ثَمَانِيَةِ آلاَفٍ ، فَلَمَّا رَأَيْنَ ذَلِكَ سَكَتْنَ عَنْهُ.

(۳۳۵۴۷) حضرت ابو الحویرث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے لیے سات ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے دس دس ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے لیے آٹھ آٹھ ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اور حضرت

صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے چھ چھ ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت صفیہ بنت عبد الملک رضی اللہ عنہا کے لیے ان کے مقرر کردہ حصوں کا آدھا مقرر فرمایا۔ اس پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ان کی ساتھیوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس قاصد بھیجا اور ان سے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہمارے بارے میں بات کریں۔ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کو ہم پر فضیلت دی ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: یقیناً تیری مائیں تجھ سے کہہ رہی ہیں کہ ہمارے درمیان برابری کرو، اور ہم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت مت دو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو آئندہ ان کے لیے مزید دو دو ہزار کا اضافہ کروں گا۔ پس جب اگلا سال آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارہ بارہ ہزار مقرر فرما دیے اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے دس دس ہزار مقرر فرما دیے۔ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے آٹھ آٹھ ہزار مقرر فرما دیے۔ جب انہوں نے یہ معاملہ دیکھا تو سب خاموش ہوگئیں۔

(۳۳۵٤۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَرَضَ لِجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَضُرَبَائِهِ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ أَرْبَعَةَ آلاَفٍ.

(۳۳۵۴۸) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اور ان کے ہم عمروں کے لیے چار چار ہزار مقرر فرمائے۔

(۳۳۵٤۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عن ابْنَ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : أُرَاهُ قَدْ ذَكَرَ لَهُ إِسْنَادًا: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَرَضَ لأسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ وَخَمْسَمِئَةٍ وَلِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لِعُمَرَ : فَرَضْتَ لأسَامَةَ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ وَخَمْسَمِئَةٍ ، وَمَا هُوَ بِأَقْدَمَ مِنِّي إِسْلاَمًا ، وَلاَ شَهِدَ مَا لَمْ أَشْهَدْ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : لأَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيك وَكَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْك فَلِذَلِكَ زِدْته عَلَيْك خَمْسَمِئَةٍ. (بزار ۱۵۰۔ ابویعلی ۱۵۷)

(۳۳۵۴۹) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے ساڑھے تین ہزار مقرر فرمائے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لیے تین ہزار مقرر فرمائے۔ اس پر حضرت عبد اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ نے اسامہ بن زید کے لیے ساڑھے تین ہزار مقرر فرما دیے حالانکہ وہ اسلام میں مجھ سے مقدم نہیں اور نہ وہ حاضر ہوئے ان غزوات میں جن میں میں حاضر ہوا؟! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس لیے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے باپ سے زیادہ محبوب تھے۔ اور اسامہ بن زید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے سے زیادہ محبوب تھے۔ اس وجہ سے میں نے ان کے لیے تمہارے سے پانچ سو زیادہ مقرر کیے۔

(۳۳۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ : أَعْطَانَا عُمَرُ دِرْهَمًا دِرْهَمًا ، ثُمَّ أَعْطَانَا دِرْهَمَيْنِ دِرْهَمَيْنِ ، يَعْنِي قَسَمَ بَيْنَهُمْ.

(۳۳۵۵۰) حضرت ابوالزناد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ہمیں ایک ایک درہم عطا کیا۔ پھر آپ ؓ نے ہمیں دودو درہم عطا کیے۔ یعنی آپ ؓ نے ان کے درمیان تقسیم فرمائے۔

(۳۳۵۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ: حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ الْمُهَاجِرِينَ عَلَى خَمْسَةِ آلاَفٍ وَالأَنْصَارَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، وَمَنْ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مِنْ أَوْلاَدِ الْمُهَاجِرِينَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، وَكَانَ مِنْهُمْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَحْشٍ ، وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :إنَّ عَبْدَ اللهِ لَيْسَ مِثْلَ هَؤُلاَءِ ، إنَّ عَبْدَ اللهِ مَنْ أَمْرِهِ مَنْ أَمْرِهِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِعُمَرَ :إنْ كَانَ حَقًّا لِي فَأَعْطِنِيهِ ، وَإِلاَّ فَلاَ تُعْطِنِيهِ فَقَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ :فَاكْتُبْنِي عَلَى أَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، وَعَبْدَ اللهِ عَلَى خَمْسَةِ آلاَفٍ ، وَاللهِ لاَ يَجْتَمِعُ أَنَا وَأَنْتَ عَلَى خَمْسَةِ آلاَفٍ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ :إنْ كَانَ حَقًّا فَأَعْطِنِيهِ وَإِلاَّ فَلاَ تُعْطِنِيهِ.

(۳۳۵۵۱) حضرت انس بن مالک ؓ اور حضرت سعید بن المسیب ؒ دونوں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے مہاجرین کے لیے پانچ ہزار مقرر فرمائے اور انصار کے لیے چار ہزار مقرر فرمائے۔ اور مہاجرین کی اولاد میں سے جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے ان کے لیے چار ہزار مقرر فرمائے۔ ان میں اسامہ بن زید، محمد بن عبداللہ بن جحش، عمر بن ابی سلمہ اور عبداللہ بن عمر شامل تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ نے فرمایا: یقیناً عبداللہ بن عمر ؓ ان کی طرح نہیں ہیں۔ بے شک عبداللہ تو ان کے امیر ہیں۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے حضرت عمر ؓ سے فرمایا: اگر یہ میرا حق ہے تو آپ ؓ مجھے ضرور دیں ورنہ آپ ؓ مجھے ہرگز مت دیں۔ تو حضرت عمر ؓ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ سے فرمایا: تم میرے چار ہزار مقرر کردو۔ اور عبداللہ کے پانچ ہزار مقرر کردو۔ اللہ کی قسم میں اور تو پانچ ہزار پر جمع نہیں ہو سکتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: اگر میرا حق ہے تو مجھے دے دیجئے ورنہ آپ ؓ مجھے ہرگز مت دیجئے۔

(۳۳۵۵۲) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :لَمَّا وَلِيَ عُمَرُ الْخِلاَفَةَ فَرَضَ الْفَرَائِضَ وَدَوَّنَ الدَّوَاوِينَ وَعَرَّفَ الْعُرَفَاءَ ، قَالَ جَابِرٌ :فَعَرَّفَنِي عَلَى أَصْحَابِي.

(۳۳۵۵۲) حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر ؓ کو خلافت ملی تو آپ ؓ نے حصے مقرر فرمائے۔ اور دیوان مدوّن کروائے۔ اور نگران مقرر کیے۔ حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں۔ آپ ؓ نے مجھے میرے ساتھیوں پر نگران بنایا۔

(۵۵) فِي العبيدِ يفرض لهم أو يرزقون

ان غلاموں کا بیان جن کو حصہ دیا گیا یا ان کو تنخواہ دی گئی

(۳۳۵۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مَخْلَدٍ الْغِفَارِيِّ أَنَّ ثَلاَثَةً مَمْلُوكِينَ شَهِدُوا

بَدْرًا ، فَكَانَ عُمَرُ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ كُلَّ سَنَةٍ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ.

(۳۳۵۵۳) حضرت مخلد الغفاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تین غلام غزوہ بدر میں شریک ہوئے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان میں سے ہر ایک کو ہر سال تین تین ہزار عطا کرتے تھے۔

(۳۳۵۵٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا يَرْزُقَانِ أَرِقَّاءَ النَّاسِ.

(۳۳۵۵۴) حضرت عنترہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اس حال میں کہ یہ دونوں حضرات لوگوں کے غلاموں کو ماہانہ تنخواہ دے رہے تھے۔

(۳۳۵۵۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ وُهَيْبٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ ، قَالَ : فَدَخَلَ عُثْمَان وَأَبْصَرَ وُهَيْبًا يُعِينُهُمْ ، قَالَ : مَنْ هَذَا ؟ فَقَالَ : مَمْلُوكٌ لِي ، فَقَالَ : أَرَاهُ يُعِينُهُمْ ، افْرِضْ لَهُ أَلْفَيْنِ ، قَالَ : فَفَرَضَ لَهُ أَلْفًا.

(۳۳۵۵۵) حضرت وھیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بیت المال کے نگران مقرر تھے۔ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے ، انہوں نے دیکھا کہ وھیب ان کی مدد کر رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا غلام ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ ان لوگوں کی مدد کر رہا تھا تم اس کے لیے دو ہزار مقرر کر دو۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے ایک ہزار مقرر کر دیا۔

(۳۳۵۵٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِيَاضٍ الأَشْعَرِيِّ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَرْزُقُ الْعَبِيدَ وَالإِمَاءَ وَالْخَيْلَ.

(۳۳۵۵۶) حضرت عیاض اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غلاموں ، باندیوں اور گھوڑوں کی ماہانہ تنخواہ دیا کرتے تھے۔

(٥٦) من فرض لِمن قرأ القرآن

جو شخص قرآن پڑھنے والے کے لیے عطیہ مقرر کرے

(۳۳۵۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لاَ يَفْرِضُ إِلاَّ لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ، قَالَ : فَكَانَ أَبِي مِمَّنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَفَرَضَ لَهُ.

(۳۳۵۵۷) حضرت فضیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ عطیہ مقرر نہیں فرماتے تھے مگر قرآن پڑھنے والے شخص کے لیے۔ راوی کہتے ہیں: کہ میرے والد بھی ان لوگوں میں سے تھے جو قرآن پڑھتے تھے۔ تو آپ رحمہ اللہ نے ان کے لیے عطیہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۵۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ فَرَضَ لِمَنْ

قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ لاَ يُعْطِيَ عَلَى الْقُرْآنِ أَجْرًا.

(۳۳۵۵۸) حضرت یُسیر بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن مالک رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پڑھنے والوں کے لیے دو دو ہزار کا عطیہ مقرر فرمایا۔ یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف خط لکھا: کہ وہ قرآن پڑھنے پر اجرت مت عطا کریں۔

(۵۷) فِي الصِّبيانِ هل يفرض لهم ومتى يفرض لهم ؟

بچوں کا بیان، کیا ان کے لیے عطیہ مقرر کیا جائے گا؟ اور کب ان کے لیے عطیہ مقرر ہوگا؟

(۳۳۵۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَفْرِضُ لِلصَّبِيِّ إِذَا اسْتَهَلَّ.

(۳۳۵۵۹) حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب بچہ رونے لگتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کا عطیہ مقرر فرمادیتے۔

(۳۳۵۶۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدْتُ عُثْمَانَ يَتَأَنَّى بِأَعْطِيَاتِ النَّاسِ ، إِنْ قِيلَ لَهُ : إِنَّ فُلاَنَةَ تَلِدُ اللَّيْلَةَ فَيَقُولُ : كَمْ أَنْتُمَ انْظُرُوا فَإِنْ وَلَدَتْ غُلاَمًا ، أَوْ جَارِيَةً أَخْرِجُهَا مَعَ النَّاسِ.

(۳۳۵۶۰) حضرت عنترہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے پاس حاضر تھا آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کے عطیات میں توقف کرتے تھے۔ اگر آپ رضی اللہ عنہ سے کہا جاتا: کہ فلاں عورت نے رات کو بچہ پیدا کیا تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: ذرا ٹھہرو، اس نے بچے کو جنم دیا ہے یا بچی کو، اس کا پتہ جلد چل جائے گا اور خبر معروف ہو جائے گی۔

(۳۳۵۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ لَمَّا وُلِدَ أَلْحَقَهُ عُمَرُ فِي مِئَةٍ مِنَ الْعَطَاءِ.

(۳۳۵۶۱) حضرت محمد بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ جب کسی کے بچہ پیدا ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے عطیہ میں سو درہم کا اضافہ فرمادیتے۔

(۳۳۵۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ دَاوُد بْنِ أَبِي عَوْفٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ خَثْعَمَ ، قَالَ : وُلِدَ لِي مِنَ اللَّيْلِ مَوْلُود ، فَأَتَيْت عَلِيًّا حِينَ أَصْبَحَ فَأَلْحَقَهُ فِي مِئَةٍ.

(۳۳۵۶۲) حضرت ابو الجحاف داؤد بن ابی عوف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ خثعم کے ایک آدمی نے بیان کیا: کہ رات کو میرے گھر بچہ پیدا ہوا۔ پس جب صبح ہوئی تو میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے سو درہم کا اضافہ فرمادیا۔

(۳۳۵۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ ، قَالَ : سَأَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، عَنِ الْمَوْلُودِ ، فَقَالَ : إِذَا اسْتَهَلَّ وَجَبَ عَطَاؤُهُ وَرِزْقُهُ.

(۳۳۵۶۳) حضرت بشر بن غالب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے بچہ کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بچہ رونے یا چلانے لگے تو اس کا ماہانہ عطیہ واجب ہو جائے گا۔

(٣٣٥٦٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قُلْتُ : كَيْفَ صَنِيعُ هَذَا الرَّجُلِ إِلَيْكُمْ ، عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَمَرَّ ابْنٌ لَهُ صَغِيرٌ ، فَقَالَ : جَزَاهُ اللَّهُ خَيْرًا ، فَقَدْ أَلْحَقَ هَذَا فِي أَلْفَيْنِ.

(۳۳۵۶۴) حضرت فطر ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت زید بن علی ؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا میں نے پوچھا: اس بندے عمر بن عبدالعزیز کا تمہارے ساتھ برتاؤ کیسا ہے؟ تو ان کا ایک چھوٹا بیٹا گزرا۔ انہوں نے فرمایا: اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ تحقیق انہوں نے اس کے لیے میرے عطیہ میں دو ہزار کا اضافہ فرما دیا۔

(٣٣٥٦٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ شُعَيْبٍ السَّمَّانُ ، عَنْ أُمِّ الْعَلاَءِ أَنَّ أَبَاهَا انْطَلَقَ بِهَا إِلَى عَلِيٍّ فَفَرَضَ لَهَا فِي الْعَطَاءِ وَهِيَ صَغِيرَةٌ ، قَالَ : وَقَالَ عَلِيٌّ : مَا الصَّبِيُّ الَّذِي أَكَلَ الطَّعَامَ وَعَضَّ عَلَى الْكِسْرَةِ بِأَحَقَّ بِهَذَا الْعَطَاءِ مِنَ الْمَوْلُودِ الَّذِي يَمُصُّ الثَّدْيَ.

(۳۳۵۶۵) حضرت اسماعیل بن شعیب سمان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ام العلاء ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ میرے والد مجھے حضرت علی ؓ کے پاس لے کر گئے، تو آپ ؓ نے میرے لیے عطیہ میں حصہ مقرر فرما دیا حالانکہ میں چھوٹی بچی تھی۔ اور آپ ؓ نے فرمایا: وہ بچہ جو کھانا کھاتا ہو اور روٹی کے ٹکڑے کو چباتا ہو وہ اس عطیہ کا زیادہ حقدار ہے اس نومولود سے جو پستان چوستا ہے۔

(٥٨) ما قالوا فِيمن يبدأ بِهِ فِي الأعطِيةِ

اس شخص کا بیان جس کو عطیہ سب سے پہلے دیا جائے گا

(٣٣٥٦٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ أَرَادَ أَنْ يَفْرِضَ لِلنَّاسِ ، وَكَانَ رَأْيُهُ خَيْرًا مِنْ رَأْيِهِمْ ، فَقَالُوا : ابْدَأْ بِنَفْسِكَ ، فَقَالَ : لاَ ، فَبَدَأَ بِالأَقْرَبِ فَالأَقْرَبِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ لِلْعَبَّاسِ ، ثُمَّ عَلِيٍّ حَتَّى وَالَى بَيْنَ خَمْسِ قَبَائِلَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ.

(۳۳۵۶۶) حضرت جعفر کے والد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے لوگوں کے لیے عطیہ مقرر کرنے کا ارادہ فرمایا: اور آپ ؓ کی رائے ان سب لوگوں کی رائے سے بہتر تھی۔ لوگوں نے کہا: آپ ؓ اپنے آپ سے ابتدا کریں۔ آپ ؓ نے فرمایا: نہیں! پھر آپ ؓ نے ابتدا کی ان لوگوں سے جو رسول اللہ ﷺ سے رشتہ میں قریب تھے اور پھر جو ان کے بعد قریب تھے۔ آپ ؓ نے حضرت عباس ؓ کا حصہ مقرر فرمایا۔ پھر حضرت علی ؓ کا یہاں تک کہ آپ ؓ نے پانچ قبیلوں کے درمیان لگاتار حصہ مقرر فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ ؓ قبیلہ بنو عدی تک پہنچے۔

(٣٣٥٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ النَّاسَ فِي الْجَابِيَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنِ الْقُرْآنِ فَلْيَأْتِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، وَمَنْ أَحَبَّ

أَنْ يَسْأَلَ ، عَنِ الْفَرَائِضِ فَلْيَأْتِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ ، عَنِ الْفِقْهِ فَلْيَأْتِ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ ، عَنِ الْمَالِ فَلْيَأْتِنِي فَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي خَازِنًا وَقَاسِمًا أَلاَ وَإِنِّي بَادِءٌ بِالْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ أَنَا وَأَصْحَابِي فَنُعْطِيهِمْ ، ثُمَّ بَادِءٌ بِالأَنْصَارِ الَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ فَنُعْطِيهِمْ ، ثُمَّ بَادِءٌ بِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُعْطِيهِنَّ ، فَمَنْ أَسْرَعَتْ بِهِ الْهِجْرَةُ أَسْرَعَ بِهِ الْعَطَاءُ ، وَمَنْ أَبْطَأَ عَنِ الْهِجْرَةِ أَبْطَأَ بِهِ الْعَطَاءُ ، فَلاَ يَلُومَنَّ أَحَدُكُمْ إِلاَّ مُنَاخَ رَاحِلَتِهِ.

(۳۳۵۶۷) حضرت علی بن رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر لوگوں سے خطاب فرمایا: پس آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ وہ قرآن کے متعلق پوچھے تو اس کو چاہیے کہ وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے۔ اور جو چاہتا ہے کہ وہ وراثت کے حصوں کے متعلق پوچھے تو اس کو چاہیے کہ وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے۔ اور جو شخص چاہتا ہے کہ وہ فقہ سے متعلق پوچھے تو اس کو چاہیے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور جو شخص چاہتا ہے وہ مال سے متعلق پوچھے تو اس کو چاہیے کہ وہ میرے پاس آئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے خزانچی اور تقسیم کرنے والا بنایا ہے۔ خبردار میں سب سے پہلے مہاجرین اولین سے ابتدا کروں گا۔ میں اور میرے اصحاب ان کو عطایا دیں گے۔ پھر میں انصار سے ابتدا کروں گا جنہوں نے ایمان کو جگہ فراہم کی اور ایمان پر قائم رہے۔ پس میں اور میرے اصحاب ان کو عطایا دیں گے۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے ابتدا کروں گا اور ان کو عطایا دوں گا۔ اور جس نے ہجرت میں جلدی کی تو عطیہ بھی اس کی طرف جلدی کرے گا۔ اور جو ہجرت میں سست ہوا تو عطیہ میں بھی سستی ہوگی۔ تم میں کوئی ہرگز ملامت نہیں کرے گا مگر اپنی سواری کے بیٹھنے کی جگہ پر۔

(۳۳۵۶۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، وَكَانَ جَدُّهُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى صَاحِبِ الْبَحْرَيْنِ ، قَالَ : فَبَعَثَ مَعِي بِثَمَانِمِئَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَا جِئْتَنَا بِهِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَقُلْتُ : بِثَمَانِمِئَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ ، فَقَالَ : أَتَدْرِي مَا تَقُولُ إِنَّكَ أَعْرَابِيٌّ ، قَالَ : فَعَدَدْتُهَا عَلَيْهِ بِيَدِي حَتَّى وَفَيْتُ قَالَ : فَدَعَا الْمُهَاجِرِينَ فَاسْتَشَارَهُمْ فِي الْمَالِ فَاخْتَلَفُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ : ارْتَفِعُوا عَنِّي حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الظُّهَيْرَةِ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ : إِنِّي لَقِيتُ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِي فَاسْتَشَرْته ، فَلَمْ يَنْتَشِرْ عَلَيْهِ رَأْيُهُ ، فَقَالَ : (مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ) فَقَسَمَهُ عُمَرُ عَلَى كِتَابِ اللهِ.

(۳۳۵۶۸) حضرت محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی رحمہ اللہ جن کے دادا مہاجرین میں سے تھے یہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں بحرین کے حاکم کی خدمت میں وفد لے کر گیا تو اس نے میرے ساتھ آٹھ لاکھ درہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن

خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجے۔ میں ان کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے ابو ہریرہ: تم کیا چیز لائے ہو؟ میں نے عرض کیا: آٹھ لاکھ درہم لایا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ یقیناً تم تو دیہاتی ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اس مال کو شمار کیا، یہاں تک کہ میں نے اس کو پورا کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کو بلایا اوران سے مال کے بارے میں مشورہ طلب کیا۔ ان سب نے مختلف آراء دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ میرے پاس سے اُٹھ جاؤ۔ یہاں تک کہ جب ظہر کا وقت آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قاصد بھیج کر بلایا۔ اور فرمایا: کہ میں اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی سے ملا تو اس کی رائے میں کوئی انتشار نہیں تھا۔ اس نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ: جو کچھ پلٹا دے اللہ اپنے رسول کی طرف بستیوں کے لوگوں سے وہ مال اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ اور رسول کے رشتہ داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کے مطابق اس مال کو تقسیم فرما دیا۔

(۳۳۵۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: لَمَّا وَضَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الدَّوَاوِينَ، اسْتَشَارَ النَّاسَ ، فَقَالَ: بِمَنْ أَبْدَأُ ؟ قَالَ: ابْدَأْ بِنَفْسِكَ ، قَالَ: لاَ ، وَلَكِنِّي أَبْدَأُ بِالأَقْرَبِ فَالأَقْرَبِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِهِمْ.

(۳۳۵۶۹) حضرت جعفر رحمہ اللہ کے والد فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیوان بنانے کا فیصلہ فرمایا: تو آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا اور پوچھا: کہ میں کس سے ابتدا کروں؟ کسی نے کہا: آپ خود سے ابتدا کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! لیکن میں ابتدا کروں گا ان لوگوں سے جو رشتہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب تھے اور پھر جو ان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے ابتدا فرمائی۔

(۳۳۵۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَيَّانُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ أُتِيَ مِنْ جَلُولاَءَ بِسِتَّةِ آلاَفِ أَلْفٍ فَفَرَضَ الْعَطَاءَ فَاسْتَشَارَ فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: ابْدَأْ بِنَفْسِكَ ، فَأَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ قَالَ: لاَ ، بَلْ أَبْدَأُ بِالأَقْرَبِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا حَتَّى يَنْتَهِيَ ذَلِكَ إِلَيَّ ، قَالَ: فَبَدَأَ فَفَرَضَ لِعَلِيٍّ فِي خَمْسَةِ آلاَفٍ ، ثُمَّ لِبَنِي هَاشِمٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا ، ثُمَّ لِمَوَالِيهِمْ، ثُمَّ لِحُلَفَائِهِمْ ، ثُمَّ الأَقْرَبِ فَالأَقْرَبِ حَتَّى يَنْتَهِي ذَلِكَ إِلَيْهِ.

(۳۳۵۷۰) امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حلولاء مقام سے چھ لاکھ آئے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عطیات مقرر کرنا چاہے۔ تو اس بارے میں مشورہ مانگا۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ خود سے ابتدا کریں۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! بلکہ میں ابتدا کروں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان قریبی رشتہ داروں سے جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ یہ سلسلہ مجھ تک پہنچ جائے۔ راوی کہتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ابتدا فرمائی اوران کے لیے پانچ ہزار مقرر فرمائے۔ پھر بنو ہاشم میں سے جو غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے ان کے لیے حصہ مقرر

فرمایا۔ پھر ان کے غلاموں کے لیے پھر ان کے حلیفوں کے لیے۔ پھر اقرب فالاقرب کے اعتبار سے۔ یہاں تک کہ یہ معاملہ آپ رضی اللہ عنہ تک پہنچ گیا۔

(۵۹) ما قالوا فِي عدلِ الوَالِي وقسمِهِ قلِيلًا كان أو كثِيرًا

حاکم کا انصاف کرنا اور مال کو تقسیم کرنا، مال تھوڑا ہو یا زیادہ

(۳۳۵۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَبِي صِدِّيقًا لِقَنْبَرٍ ، قَالَ : انْطَلَقْت مَعَ قَنْبَرٍ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قُمْ مَعِي ، قَدْ خَبَّأْت لَكَ خَبِيئَةً ، فَانْطَلَقَ مَعَهُ إِلَى بَيْتِهِ ، فَإِذَا أَنَا بِسِلَّةٍ مَمْلُوئَةٍ جَامَاتٍ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّك لاَ تَتْرُكُ شَيْئًا إِلاَّ قَسَمْته ، أَوْ أَنْفَقْته ، فَسَلَّ سَيْفَهُ ، فَقَالَ : وَيْلَك ، لَقَدْ أَحْبَبْت أَنْ تُدْخِلَ بَيْتِي نَارًا كَبِيرَةً ، ثُمَّ اسْتَعْرَضَهَا بِسَيْفِهِ فَضَرَبَهَا فَانْتَثَرَتْ بَيْنَ إِنَاءٍ مَقْطُوعٍ نِصْفُهُ وَثُلُثُهُ ، قَالَ : عَلَيَّ بِالْعُرَفَاءِ فَجَاؤُوا ، فَقَالَ : اقْسِمُوا هَذِهِ بِالْحِصَصِ ، قَالَ فَفَعَلُوا وَهُوَ يَقُولُ : يَا صَفْرَاءُ يَا بَيْضَاءُ غُرِّي غَيْرِي ، قَالَ : وَجَعَلَ يَقُولُ :

هَذَا جَنَايَ وَخِيَارُهُ فِيهِ إِذْ كُلُّ جَانٍ يَدُهُ إِلَى فِيهِ.

قَالَ : فِي بَيْتِ الْمَالِ مَسَالٌ وَإِبَرٌ ، وَكَانَ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ قَوْمٍ خَرَاجَهُمْ مِنْ عَمَلِ أَيْدِيهِمْ ، قَالَ : وَقَالَ لِلْعُرَفَاءِ : اقْسِمُوا هَذَا ، قَالُوا : لاَ حَاجَةَ لَنَا فِيهِ ، قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَنَقْسِمَنَّهُ خَيْرَهُ مَعَ شَرِّهِ.

(۳۳۵۷۱) حضرت عنترہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد قنبر کے دوست تھے۔ وہ فرماتے ہیں میں قنبر کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ اس نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اُٹھیے! میرے ساتھ چلیے۔ تحقیق میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے کچھ مال پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ اس کے گھر چلے گئے۔ تو وہاں ایک ٹوکری سونے اور چاندی سے بھری ہوئی تھی۔ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! بے شک آپ رضی اللہ عنہ کوئی چیز نہیں چھوڑتے مگر یہ کہ اس کو تقسیم کر دیتے ہیں یا اس کو خرچ کر دیتے ہیں۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سونت لی۔ اور فرمایا: ہلاکت ہو۔ تو چاہتا ہے کہ تو میرے گھر میں اتنی بڑی آگ داخل کر دے! پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بے دھیانی میں اپنی تلوار سیدھی کی اور اس ٹوکری پر ماری تو اس کا آدھا اور ایک تہائی کٹے ہوئے برتن کے درمیان بکھر گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نگرانوں کو میرے پاس بلاؤ۔ پس وہ لوگ آ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس مال کو حصوں میں تقسیم کرو۔ انہوں نے ایسا کر دیا اور آپ رضی اللہ عنہ یوں کہہ رہے تھے: اے سونا چاندی! میرے علاوہ کسی اور کو دھوکہ میں ڈالنا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ یہ شعر بھی پڑھ رہے تھے۔

هَذَا جَنَايَ وَخِيَارُهُ فِيهِ إِذْ كُلُّ جَانٍ يَدُهُ إِلَى فِيهِ.

راوی کہتے ہیں: بیت المال میں چھوٹی اور بڑی سوئیاں تھیں۔ جو آپ رضی اللہ عنہ لوگوں سے بطور خراج کے وصول کرتے تھے ان کے ہاتھوں کی محنت کے بقدر، آپ رضی اللہ عنہ نے نگرانوں سے کہا: ان کو تقسیم کر لو۔ انہوں نے کہا: ہمیں اس کو تقسیم کرنے کی ضرورت

نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ ہم ضرور تقسیم کریں گے اس مال کو اس کی برائی کے ساتھ ہی۔

(۳۳۵۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي أُمِّي ، عَنْ أُمِّ عَفَّانَ أُمِّ وَلَدٍ لِعَلِيٍّ ، قَالَتْ : جِئْتُ عَلِيًّا وَبَيْنَ يَدَيْهِ قُرُنْفُلٌ مَكْبُوبٌ فِي الرَّحْبَةِ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، هَبْ لاِبْنَتِي مِنْ هَذَا الْقُرُنْفُلِ قِلاَدَةً ، فَقَالَ هَكَذَا ، وَنَقَرَ بِيَدِهِ ارْمِي دِرْهَمًا ، فَإِنَّمَا هَذَا مَالُ الْمُسْلِمِينَ ، وَإِلاَّ فَاصْبِرِي حَتَّى يَأْتِيَ حَظُّنَا مِنْهُ لِنَهَبَ لاِبْنَتِكِ قِلاَدَةً.

(۳۳۵۷۲) حضرت ام عفان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ام ولد ہیں۔ کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اس حال میں کہ ان کے سامنے صحن میں لونگ کے رنگ کا ہار پڑا ہوا تھا۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ لونگ کے رنگ کا ہار میری بیٹی کو ہبہ کردیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا: یہ والا۔ میں درہم کے قریب ہوگئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مسلمانوں کا مال ہے مگر تو صبر کر یہاں تک کہ اس میں سے ہمارا حصہ بھی آجائے تو ہم یہ ہار تیری بیٹی کو ہبہ کردیں گے۔

(۳۳۵۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الَّذِي كَانَ يَخْدُمُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَتْ : يَا أَبَا صَالِحٍ ، كَيْفَ لَوْ رَأَيْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأُتِيَ بِأُتْرُجٍّ ، فَذَهَبَ حَسَنٌ أَوْ حُسَيْنٌ يَتَنَاوَلُ مِنْهُ أُتْرُجَّةً ، فَانْتَزَعَهَا مِنْ يَدِهِ ، وَأَمَرَ بِهِ فَقَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ.

(۳۳۵۷۳) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ جو حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی خدمت کیا کرتے تھے فرماتے ہیں کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اے ابو صالح! تیرا کیا حال ہوتا اگر تو امیر المؤمنین کو دیکھ لیتا اس حال میں کہ ان کے پاس مالٹے لائے گئے اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ گئے اور ان میں سے ایک مالٹا لے لیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ سے وہ مالٹا چھین لیا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور ان مالٹوں کو فوراً لوگوں میں تقسیم کردیا گیا؟!

(۳۳۵۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ العمى ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِمَامَ شَعْرٍ مِنَ الْفَيْءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَسْأَلُنِي زِمَامًا مِنَ النَّارِ ، مَا كَانَ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَسْأَلَنِيهِ ، وَمَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أُعْطِيَكَهُ. (ابو اسحاق ٤٧٦)

(۳۳۵۷۴) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مال غنیمت میں موجود بالوں سے بنی ہوئی لگام مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجھ سے آگ کی لگام مانگ رہا ہے۔ اور تیرے لیے مناسب نہیں ہے کہ تو اس کا مجھ سے سوال کرے۔ اور نہ میرے لیے مناسب ہے کہ یہ میں تجھے عطا کردوں۔

(۳۳۵۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ الأَحْمَسِيِّ ، قَالَ : أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ بِكُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ مِنَ الْغَنِيمَةِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَبْهَا

لِي فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ يُعَالِجُ الشَّعَرَ ، قَالَ نَصِيبِي مِنْهَا لَكَ. (سعید بن منصور ۲۷۴۶)

(۳۳۵۷۵) حضرت قیس بن ابی حازم احمسی رایشید فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس مالِ غنیمت میں سے ایک بالوں کا بنا ہوا کپڑا لایا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ مجھے یہ ہدیہ کر دیں پس میں گھر بار والا ہوں اس کے ذریعہ بالوں کا علاج کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں سے جو میرا حصہ ہوگا وہ تیرا ہوگا۔

(۳۳۵۷٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : كُنْتُ خَازِنًا لِعَلِيٍّ ، قَالَ : زَيَّنْتُ ابْنَتَهُ بِلُؤْلُؤَةٍ مِنَ الْمَالِ قَدْ عَرَفَهَا ، فَرَآهَا عَلَيْهَا ، فَقَالَ : مِنْ أَيْنَ لَهَا هَذِهِ ؟ إِنَّ لِلَّهِ عَلَيَّ أَنْ أَقْطَعَ يَدَهَا ، قَالَ : فَلَمَّا رَأَيْت ذَلِكَ قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، زَيَّنْت بِهَا بِنْتَ أَخِي ، وَمِنْ أَيْنَ كَانَتْ تَقْدِرُ عَلَيْهَا ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ سَكَتَ.

(۳۳۵۷٦) حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رایشید فرماتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت رافع رایشید نے ارشاد فرمایا: کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خزانچی تھا۔ میں نے مال میں سے ایک موتی کا ہار آپ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو پہنا دیا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے پہچان لیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے یہ ہار اس پر دیکھا تو فرمایا: اس کے پاس یہ کہاں سے آیا؟ یقیناً اللہ رب العزت نے مجھ پر یہ بات لازم کر دی ہے کہ میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں۔ راوی فرماتے ہیں: کہ میں نے جب یہ معاملہ دیکھا تو میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ ہار میں نے اپنی بھتیجی کو پہنایا تھا ورنہ یہ کہاں اس پر قدرت رکھ سکتی ہے؟ جب آپ رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

(۳۳۵۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَجْلاَنَ الْبُرْجُمِيُّ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : كَانَ عَلِيٌّ يَقْسِمُ فِينَا الإِبْزَارَ بِصُرَرِهِ : صُرَرَ الْكَمُّونِ وَالْحُرْفِ وَكَذَا وَكَذَا.

(۳۳۵۷۷) حضرت عبد الرحمن بن عجلان البرجمی رایشید فرماتے ہیں کہ ان کی دادی نے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان مصالحہ خوشوں سمیت تقسیم فرماتے تھے۔ زیرہ کے خوشے اور رائی کے دانوں کے خوشے اتنی اور اتنی مقدار میں۔

(۳۳۵۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : كَانَ عَلِيٌّ يَقْسِمُ فِينَا الْوَرْسَ وَالزَّعْفَرَانَ ، قَالَ : فَدَخَلَ عَلِيٌّ الْحُجْرَةَ مَرَّةً فَرَأَى حَبًّا مَنْثُورًا ، فَجَعَلَ يَلْتَقِطُ وَيَقُولُ : شَبِعْتُمْ يَدَ آلَ عَلِيٍّ.

(۳۳۵۷۸) حضرت ربیع بن حسان رایشید فرماتے ہیں کہ میری والدہ نے فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان ہلدی اور زعفران تقسیم فرماتے تھے۔ اور ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حجرہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے بکھرے ہوئے دانوں کو دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو جمع کرنا شروع کر دیا اور یوں فرما رہے تھے۔ اے آل علی! تم سیر ہو گئے!

(۳۳۵۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بن سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ شَيْخٍ لَهُمْ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِرُمَّانٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ النَّاسِ ، فَأَصَابَ مَسْجِدَنَا سَبْعُ رُمَّانَاتٍ ، أَوْ ثَمَانُ رُمَّانَاتٍ.

(۳۳۵۷۹) حضرت سفیان بن سعید بن عبید رایشید اپنے ایک شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس انار لائے گئے۔ تو

آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو لوگوں کے درمیان تقسیم فرمادیا تو ہماری مسجد والوں کو سات یا آٹھ انار ملے۔

(۳۳۵۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِدِنَانِ طِلَاءٍ مِنْ غَابَاتٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۵۸۰) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو مشکیزے جنگل میں سے دودھ کے بھر کر لائے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو لوگوں کے درمیان تقسیم فرمادیا۔

(۳۳۵۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : مَا رَزَأَ عَلِيٌّ مِنْ بَيْتِ مَالِنَا حَتَّى فَارَقَنَا إِلاَّ جُبَّةً مَحْشُوَّةً وَخَمِيصَةً دَرَابْجِرْدِيَّةً.

(۳۳۵۸۱) حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے بیت المال میں کسی چیز کی کمی نہیں کی سوائے اونی جبہ اور رولا وردی کرتے کے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ ہم سے جدا ہوگئے۔

(۳۳۵۸۲) حَدَّثَنَا وكيع قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمَّا مَرِضَ أَبُو بَكْرٍ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، قَالَ : انْظُرُوا مَا زَادَ فِي مَالِي مُنْذُ دَخَلْتُ الإِمَارَةَ فَابْعَثُوا بِهِ إِلَى الْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِي ، فَإِنِّي قَدْ كُنْتُ أَسْتَحِلُّهُ ، وَقَدْ كُنْتُ أُصِيبُ مِنَ الْوَدَكِ نَحْوًا مِمَّا كُنْتُ أُصِيبُ فِي التِّجَارَةِ ، قَالَتْ : فَلَمَّا مَاتَ نَظَرْنَا فَإِذَا عَبْدٌ نُوبِيٌّ كَانَ يَحْمِلُ الصِّبْيَانَ ، وَإِذَا نَاضِحٌ كَانَ يستقى عَلَيْهِ ، فَبُعِثَ بِهِمَا إِلَى عُمَرَ ، قَالَتْ : فَأَخْبَرَنِي جَرِيِّي تَعْنِي : وَكِيلِي أَنَّ عُمَرَ بَكَى ، وَقَالَ : رَحْمَةُ اللهِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، لَقَدْ أَتْعَبَ مَنْ بَعْدَهُ تَعَبًا شَدِيدًا.

(۳۳۵۸۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے جس بیماری میں آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ دیکھنا کہ میرے خلیفہ بننے کے بعد جو میرے مال میں اضافہ ہوا ہے تم اس مال کو میرے بعد بننے والے خلیفہ کے پاس بھیج دینا۔ تحقیق میں نے اس مال کو اپنے لیے جائز اور حلال سمجھا تھا۔ اور تحقیق مال ودک سے مجھے اتنا ہی نفع ہوا تھا جتنا مجھے تجارت میں ہوتا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم نے دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ کے مال میں ایک مصری غلام کا اضافہ تھا جو بچوں کو سنبھالتا تھا اور ایک پانی لانے والا جو کنویں سے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے پانی لاتا تھا۔ ان دونوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے میرے وکیل نے خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ پر اللہ کی رحمت ہو۔ تحقیق انہوں نے اپنے بعد والوں کو بہت زیادہ مشقت میں ڈال دیا۔

(۳۳۵۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا بِبَابِ عُمَرَ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ فَقُلْنَا : سُرِّيَّةُ عُمَرَ ، فَقَالَتْ : إِنَّهَا لَيْسَتْ سُرِّيَّةً لِعُمَرَ ، إِنِّي لاَ أَحِلُّ لِعُمَرَ ، إِنِّي مِنْ مَالِ اللهِ فَتَذَاكَرْنَا بَيْنَنَا مَا يَحِلُّ لَهُ مِنْ مَالِ اللهِ ، قَالَ : فَرَقِيَ ذَلِكَ إِلَيْهِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ :

مَا كُنتُم تَذَاكَرُونَ فَقُلْنَا : خَرَجَتْ عَلَيْنَا جَارِيَةٌ ، فَقُلْنَا : سُرِّيَّةُ عُمَرَ ، فَقَالَتْ : إِنَّهَا لَيْسَتْ سُرِّيَّةَ عُمَرَ ، إِنَّهَا لاَ تَحِلُّ لِعُمَرَ ، إِنَّهَا مِنْ مَالِ اللهِ ، فَتَذَاكَرْنَا مَا بَيْنَنَا مَا يَحِلُّ لَكَ مِنْ مَالِ اللهِ ؟ فَقَالَ : أَنَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا أَسْتَحِلُّ مِنْ مَالِ اللهِ : حُلَّةُ الشِّتَاءِ وَالْقَيْظِ ، وَمَا أَحُجُّ عَلَيْهِ ، وَمَا أَعْتَمِرُ مِنَ الظَّهْرِ ، وَقُوتُ أَهْلِي كَرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، لَيْسَ بِأَغْنَاهُمْ ، وَلاَ بِأَفْقَرِهِمْ ، أَنَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُصِيبُنِي مَا أَصَابَهُمْ.

(۳۳۵۸۳) حضرت ابن سیرین ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیس ریشید نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک باندی نکلی ہم نے اسے کہا: عمر کی باندی، تو وہ کہنے لگی کہ میں عمر کی باندی نہیں ہوں اور نہ میں عمر کے لیے حلال ہوں۔ میں تو اللہ کا مال ہوں۔ راوی فرماتے ہیں: پھر ہم لوگ آپس میں اس بات کا تذکرہ کرنے لگے کہ اللہ کے مال میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے کیا حلال ہے؟ اس کی آواز حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچ گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں قاصد بھیج کر بلایا اور پوچھا: تم لوگ کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہمارے پاس ایک باندی آئی تو ہم نے اسے کہا: عمر کی باندی، اس پر وہ کہنے لگی کہ وہ عمر کی باندی نہیں ہے، نہ ہی وہ عمر رضی اللہ عنہ کے لئے حلال ہے، بے شک وہ تو اللہ کا مال ہے۔ ادھر ہم نے اس بات کا تذکرہ شروع کر دیا کہ اللہ کے مال میں سے کتنی مقدار آپ رضی اللہ عنہ کے لیے حلال ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ میں نے اللہ کے مال میں کتنی مقدار کو حلال سمجھا ہے۔ گرمی اور سردی کا ایک جوڑا اور جس سواری پر میں حج کرتا ہوں اور جس پر میں عمرہ کرتا ہوں۔ اور میرے گھر والوں کا راشن جو قریش کے عام آدمی کے برابر ہے۔ نہ قریش کے مالداروں کی طرح ہے نہ ان کے فقراء کی طرح۔ اور میں بھی مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں جو ضروریات ان کی ہیں وہی ضروریات مجھے بھی لاحق ہیں۔

(۳۳۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُمْ كَانُوا جُلُوسًا بِبَابِ عُمَرَ ، فَخَرَجَتْ عَلَيْهِمْ جَارِيَةٌ ، فَقَالَ لَهَا بَعْضُ الْقَوْمِ : أَيطَأُكِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ : إِنِّي لاَ أَحِلُّ لَهُ ، يَعْنِي أَنَّهَا مِنَ الْخُمُسِ ، فَخَرَجَ عُمَرُ ، فَقَالَ : تَدْرُونَ مَا أَسْتَحِلُّ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ ظَهْرًا أَحُجُّ عَلَيْهِ وَأَعْتَمِرُ ، وَحُلَّتَيْنِ : حُلَّةُ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ، وَقُوتُ آلِ عُمَرَ قُوتُ أَهْلِ بَيْتِ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ لَيْسُوا بِأَرْفَعِهِمْ ، وَلاَ بِأَخَسِّهِمْ.

(۳۳۵۸۴) حضرت محارب بن دثار ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیس ریشید نے ارشاد فرمایا: کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ہمارے پاس ایک باندی نکل کر آئی۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے اس سے پوچھا: کیا امیر المؤمنین نے تجھ سے وطی کی ہے؟ وہ کہنے لگی: بلاشبہ میں ان کے لیے حلال نہیں ہوں۔ اس باندی کا مطلب یہ تھا کہ وہ مال خمس میں سے ہے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی نکل آئے اور فرمانے لگے۔ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اس مال فئی میں سے اپنے لیے کتنی مقدار حلال سمجھی ہے؟ ایک سواری جس پر میں حج کرتا ہوں اور عمرہ کرتا ہوں۔ اور دو کپڑوں کے جوڑے، سردیوں کا جوڑا اور گرمیوں کا جوڑا اور عمر کے اہل خانہ کا راشن جو قریش میں سے ایک آدمی کے اہل خانہ کے راشن کے برابر ہے جو نہ زیادہ مالدار ہو اور نہ ہی

زیادہ غریب ہو۔

(۳۳۵۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبِ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَنْزَلْتُ نَفْسِي مِنْ مَالِ اللهِ مَنْزِلَةَ مَالِ الْيَتِيمِ، إِنِ اسْتَغْنَيْتُ عنه اسْتَعْفَفْتُ، وَإِنِ افْتَقَرْتُ أَكَلْتُ بِالْمَعْرُوفِ.

(۳۳۵۸۵) حضرت حارثہ بن مضرب العبدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں نے اپنے نفس کو اللہ کے مال میں ایک یتیم کے مال کے درجہ میں اتارا ہے۔ اگر میں اس سے بے نیاز ہوتا ہوں تو میں برائی سے بچتا ہوں۔ اور اگر میں اس کا محتاج ہوا تو میں نے عطیہ کو کھایا۔

(۳۳۵۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنِي عَمْرو بْنُ أَخِي عِلْبَاءُ عن عِلْبَاءَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَرَرْت عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبِلٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَأَخَذَ وَبَرَةً مِنْ ظَهْرِ بَعِيرٍ ، فَقَالَ : مَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مَا يَزِنُ هَذِهِ ، إِلاَّ الْخُمُسُ ، وَهُوَ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ. (احمد ۸۸)

(۳۳۵۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے صدقہ کے اونٹوں میں سے چند اونٹ لے کر گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ کی پشت سے تھوڑی سی اون لی اور فرمایا: میرے لیے تمہارے مال غنیمت سے اتنے وزن کے برابر بھی حلال نہیں ہے سوائے خمس کے۔ اور وہ بھی تم پر لوٹا دیا جاتا ہے۔

(۳۳۵۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحٍ ، قَالَ : اشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ بَعِيرَيْنِ فَأَلْقَاهُمَا فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَسَمِنَا وَعَظُمَا ، وَحَسُنَتْ هَيْئَتُهُمَا قَالَ : فَرَآهُمَا عُمَرُ فَأَنْكَرَ هَيْئَتَهُمَا ، فَقَالَ : لِمَنْ هَذَانِ ، قَالُوا : لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ : بِعْهُمَا وَخُذْ رَأْسَ مَالِكَ ، وَرُدَّ الْفَضْلَ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۳۵۸۷) حضرت نبیح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دو اونٹ خریدے اور ان کو صدقہ کے اونٹوں میں چھوڑ دیا پس وہ دونوں خوب صحت مند اور بڑے ہو گئے۔ اور ان دونوں کی حالت بہت اچھی ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان اونٹوں کو دیکھا تو ان کی حالت کو عجیب سمجھا اور پوچھا: یہ دونوں کس کے اونٹ ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں کو فروخت کرو اور تم اپنی اصل رقم لے لو۔ اور جو زائد رقم ہے وہ بیت المال میں لوٹا دو۔

(۳۳۵۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عُتْبَةُ أَذْرَبِيجَانَ بِالْخَبِيصِ فَذَاقَهُ فَوَجَدَهُ حُلْوًا ، فَقَالَ : لَوْ صَنَعْتُمْ لأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ هَذَا ، قَالَ : فَجَعَلَ لَهُ سَفَطَيْنِ عَظِيمَيْنِ ، ثُمَّ حَمَلَهُمَا عَلَى بَعِيرٍ مَعَ رَجُلَيْنِ فَبَعَثَ بِهِمَا إِلَيْهِ ، فَلَمَّا قَدِمَا عَلَى عُمَرَ ، قَالَ : أَيُّ شَيْءٍ هَذَا ، قَالَ : هَذَا خَبِيصٌ ، فَذَاقَهُ فَإِذَا هُوَ حُلْوٌ ، فَقَالَ : أَكُلُّ الْمُسْلِمِينَ يُشْبَعُ مَنْ هَذَا فِي رَحْلِهِ ؟ قَالُوا : لاَ قَالَ : فَرُدَّهُمَا ، ثُمَّ كَتَبَ إِلَيْهِ : أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ ، وَلاَ مِنْ كَدِّ أَبِيك ، وَلاَ مِنْ كَدِّ أُمِّكَ أَشْبِعِ الْمُسْلِمِينَ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِي رَحْلِك.

(۳۳۵۸۸) حضرت ابو عثمان ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عتبہ ؒ جب آذر بائیجان آئے تو ان کے پاس حلوہ لایا گیا انہوں نے اس کو چکھا تو اس کو میٹھا پایا۔ آپ ؒ نے فرمایا: اگر تم لوگ اس میں سے کچھ امیر المؤمنین کے لیے بناؤ تو بہت اچھا ہوگا پس انہوں نے دو بڑی ٹوکریاں آپ ؓ کے لیے تیار کردیں پھر ان دونوں کو ایک اونٹ پر لاد کر دو آدمیوں کے ساتھ ان کو حضرت عمر ؓ کے پاس بھیج دیا پس جب وہ دونوں حضرت عمر ؓ کے پاس آئے۔ تو آپ ؓ نے پوچھا: یہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا: یہ حلوہ ہے۔ آپ ؓ نے اس کو چکھا: تو آپ ؓ نے بھی اس کو میٹھا اور مزیدار پایا۔ آپ ؓ نے پوچھا: کیا ان کے قافلہ میں تمام مسلمان اس سے سیر ہوئے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! آپ ؓ نے یہ دونوں ٹوکریاں واپس لوٹا دیں پھر ان کی طرف خط لکھا: حمد وصلوۃ کے بعد، بلا شبہ نہ یہ تمہارے باپ کی کوشش سے ہے اور نہ تمہاری ماں کی کوشش سے ہے۔ جس چیز سے تم سیر ہوتے ہو اسی چیز سے اپنے قافلے میں موجود مسلمانوں کو سیر کرو۔

(۳۳۵۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ السُّلَمِيُّ ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِسِلاَلِ خَبِيصٍ عِظَامٍ مَمْلُوئَةٍ ، لَمْ أَرَ أَحْسَنَ مِنْهُ وَأَجْيَدَ ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ فَقُلْتُ : طَعَامٌ أَتَيْتُكَ بِهِ ، إِنَّكَ تَقْضِي مِنْ حَاجَاتِ النَّاسِ أَوَّلَ النَّهَارِ ، فَإِذَا رَجَعْتَ أَصَبْتَ مِنْهُ قَالَ : اكْشِفْ عَنْ سَلَّةٍ مِنْهَا ، قَالَ : فَكَشَفْتُ ، قَالَ : عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِذَا رَجَعْتَ إِلاَّ رَزَقْتَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا سَلَّةً ، قَالَ : قُلْتُ : وَالَّذِي يُصْلِحُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لَوْ أَنْفَقْتُ مَالَ قَيْسٍ كُلَّهُ مَا بَلَغَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَلاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ ، ثُمَّ دَعَا بِقَصْعَةٍ فِيهَا ثَرِيدٌ مِنْ خُبْزٍ خَشِنٍ وَلَحْمٍ غَلِيظٍ وَهُوَ يَأْكُلُ مَعِي أَكْلاً شَهِيًّا ، فَجَعَلْتُ أَهْوِي إِلَى الْبَضْعَةِ الْبَيْضَاءِ أَحْسِبُهَا سَنَامًا فَأَلُوكُهَا فَإِذَا هِيَ عَصَبَةٌ ، وَآخُذُ الْبَضْعَةَ مِنَ اللَّحْمِ فَأَمْضُغُهَا فَلاَ أَكَادُ أُسِيغُهَا ، فَإِذَا غَفَلَ عَنِّي جَعَلْتُهَا بَيْنَ الْخِوَانِ وَالْقَصْعَةِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا عُتْبَةُ ، إِنَّا نَنْحَرُ كُلَّ يَوْمٍ جَزُورًا ، فَأَمَّا وَدَكُهَا وَأَطْيَابُهَا فَلِمَنْ حَضَرَ مِنْ آفَاقِ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَمَّا عُنُقُهَا فَلِآلِ عُمَرَ.

(۳۳۵۸۹) حضرت قیس بن ابی حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن فرقد السلمی ؒ نے ارشاد فرمایا: کہ میں حضرت عمر بن خطاب ؓ کے پاس بڑی ٹوکریاں حلوے سے بھری ہوئی لایا۔ میں نے اس سے زیادہ اور مزیدار حلوہ نہیں دیکھا تھا۔ آپ ؓ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ کھانا میں آپ ؓ کے لیے لایا ہوں۔ اس لیے کہ آپ ؓ ایسے آدمی ہیں جو دن کا ابتدائی حصہ لوگوں کی ضروریات پوری کرنے میں گزارتے ہیں اور جب آپ ؓ لوٹتے ہیں تو آپ اس وجہ سے تھک جاتے ہیں۔ آپ ؓ نے فرمایا: ٹوکری سے کپڑا ہٹاؤ۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ہٹا دیا۔ آپ ؓ نے فرمایا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم جب واپس جاؤ تو مسلمانوں کے تمام آدمیوں کو اس ٹوکری میں سے حصہ دینا۔ میں نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے اے امیر المؤمنین آپ ؓ کو درست رکھا! اگر میں بنو قیس کا سارا مال بھی خرچ کردوں تو وہ اتنی مقدار کو نہیں پہنچے گا۔ آپ ؓ نے فرمایا: مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں بن چھنے آٹے اور سخت گوشت کی ثرید تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ میرے ساتھ اسے بہت پسند سے کھا رہے تھے۔ میں نے ایک سفید ٹکڑے کی طرف ہاتھ بڑھایا میں اس کو کوہان کا حصہ سمجھ رہا تھا۔ میں نے اس کو چبایا تو وہ پٹھے کا حلوہ نکلا۔ میں نے ایک گوشت کا ٹکڑا لیا میں نے اس کو چبایا پس وہ میرے حلق سے نیچے نہیں اتر رہا تھا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے تھوڑے سے غافل ہوئے تو میں نے اس ٹکڑے کو پیالہ اور دستر خوان کے درمیان رکھ دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عتبہ! یقیناً ہم ہر روز ایک اونٹ نحر کرتے ہیں۔ اس کی چربی اور اچھا حصہ ان لوگوں کے لیے ہوتا ہے جو مسلمان دور دراز سے آئے ہوئے ہوتے ہیں اور اس کی گردن عمر کے لیے ہوتی ہے!!!

(۳۳۵۹۰) حَدَّثَنَا حُسَين بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَرَرْتُ وَالنَّاسُ يَأْكُلُونَ ثَرِيدًا وَلَحْمًا ، فَدَعَانِي عُمَرُ إِلَى طَعَامِهِ ، فَإِذَا هُوَ يَأْكُلُ خُبْزًا غَلِيظًا وَزَيْتًا ، فَقُلْتُ : مَنَعْتَنِي أَنْ آكُلَ مَعَ النَّاسِ الثَّرِيدَ ، وَدَعَوْتَنِي إِلَى هَذَا قَالَ : إِنَّمَا دَعَوْتُكَ لِطَعَامِي ، وَذَاكَ لِلْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۵۹۰) حضرت زید بن وھب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں گزرا اس حال میں کہ لوگ ثرید اور گوشت کھا رہے تھے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے کھانے کی دعوت دی۔ آپ رضی اللہ عنہ موٹی روٹی اور تیل کھا رہے تھے۔ میں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ ہی نے مجھے لوگوں کے ساتھ ثرید کھانے سے منع کیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ ہی مجھے اس کی دعوت دے رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے تو تمہیں اپنے کھانے کی دعوت دی ہے۔ اور مسلمانوں کا کھانا تو وہ ہے۔

(٦٠) ما يوصِي بِهِ الإِمام الولاة إذا بعثهم

امام جب گورنروں کو بھیجے تو اس بات کی وصیت کرے

(۳۳۵۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ إِذَا اسْتَعْمَلَ رَجُلاً أَشْهَدَ عَلَيْهِ رَهْطًا مِنَ الأَنْصَارِ وَغَيْرِهِمْ ، قَالَ : يَقُولُ : إِنِّي لَمْ أَسْتَعْمِلْكَ عَلَى دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ، وَلاَ عَلَى أَعْرَاضِهِمْ، وَلَكِنِّي اسْتَعْمَلْتُكَ عَلَيْهِمْ لِتَقْسِمَ بَيْنَهُمْ بِالْعَدْلِ وَتُقِيمَ فِيهِمَ الصَّلاَةَ، وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَأْكُلَ نَقِيًّا ، وَلاَ يَلْبَسَ رَقِيقًا ، وَلاَ يَرْكَبَ بِرْذَوْنًا ، وَلاَ يَغْلِقَ بَابَهُ دُونَ حَوَائِجِ النَّاسِ.

(۳۳۵۹۱) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بیٹے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو گورنر بناتے تو انصار اور دوسرے مسلمانوں کی ایک جماعت کو اس پر گواہ بناتے اور فرماتے: میں نے تجھے مسلمانوں کی جانوں اور عزتوں پر امیر نہیں بنایا لیکن میں نے تجھے ان پر امیر بنایا ہے تاکہ تو ان کے درمیان انصاف سے تقسیم کرے، اور ان میں نماز کو قائم کروائے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ اس پر شرط لگاتے کہ وہ چھنے ہوئے آٹے کی روٹی نہیں کھائے گا اور نہ ہی باریک کپڑا پہنے گا اور نہ ہی اچھی نسل کے گھوڑے پر سوار ہوگا۔ اور لوگوں کی ضروریات کے وقت اپنے دروازے کو بند نہیں کرے گا۔

(۳۳۵۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي فِرَاسٍ، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: أَلاَ إِنِّي وَاللهِ مَا أَبْعَثُ إِلَيْكُمْ عُمَّالاً لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ، وَلاَ لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ، وَلَكِنْ أَبْعَثُهُمْ إِلَيْكُمْ لِيُعَلِّمُوكُمْ دِينَكُمْ وَسُنَّتَكُمْ ، فَمَنْ فُعِلَ بِهِ سِوَى ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لأَقِصَّنَّهُ مِنْهُ ، فَوَثَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى رَعِيَّةٍ فَأَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ إِنَّكَ لَمُقِصُّهُ مِنْهُ ؟ قَالَ :إِيْ وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لأُقِصَّنَّهُ مِنْهُ ، أَنَّى لاَ أُقِصُّهُ مِنْهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِصُّ مِنْ نَفْسِهِ أَلاَ لاَ تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ فَتُذِلُّوهُمْ ، وَلاَ تَمْنَعُوهُمْ مِنْ حُقُوقِهِمْ فَتُكَفِّرُوهُمْ ، وَلاَ تُجَمِّرُوهُمْ فَتَفْتِنُوهُمْ ، وَلاَ تُنْزِلُوهُمَ الْغِيَاضَ فَتُضَيِّعُوهُمْ. (ابو داؤد ۴۵۲۵۔ طیالسی ۵۴)

(۳۳۵۹۲) حضرت ابوفراس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: خبردار! اللہ کی قسم! میں نے تمہاری طرف گورنروں کو اس لیے نہیں بھیجا کہ وہ تمہیں مارنے لگیں اور تمہارے مال چھین لیں۔ بلکہ میں نے ان کو تمہاری طرف اس لیے بھیجا ہے۔ کہ وہ تمہیں تمہارا دین اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سکھلائیں جس شخص کے ساتھ اس کے علاوہ کوئی دوسرا معاملہ کیا جائے تو وہ اس مسئلہ کو میرے سامنے پیش کرے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں ضرور بالضرور اس کی طرف سے بدلہ لوں گا۔ اس پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی آدمی کسی جماعت پر امیر ہو اور وہ اپنی رعایا کے کسی شخص کو ادب سکھلائے تو کیا آپ رضی اللہ عنہ اس کی طرف سے بھی بدلہ لیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں عمر کی جان ہے۔ ضرور بالضرور اس کی طرف سے بھی بدلہ لیا جائے گا۔ اور میں نے کہا اس کی طرف سے بدلہ لے سکتا ہوں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنی طرف سے بدلہ لیتے تھے؟ خبردار! تم مسلمانوں کو مت مارو اس طرح کہ تم ان کو ذلیل کرنے لگو۔ اور تم ان کو ان کے حقوق سے مت روکو کہ تم ان کو اپنے سامنے جھکانے لگو۔ اور تم ان کو سرحدوں پر بھیج کر گھر واپسی سے مت روکو کہ کہیں تم ان کو فتنہ میں ڈال دو۔ اور تم ان کو گھنے باغات والی جگہ میں مت اتارو کہ وہ منتشر ہو جائیں اور اس طرح تم ان کو ضائع کر دو۔

(۳۳۵۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ أَنَ اقْطَعُوا الرُّكُبَ، وَانْزُوا عَلَى الْخَيْلِ نَزْوًا وَأَلْقُوا الْخِفَافَ، واحتزوا النِّعَالَ، وَأَلْقُوا السَّرَاوِيلاَتِ، وَاتَّزِرُوا وَارْمُوا الأَغْرَاضَ، وَعَلَيْكُمْ بِلِبْسِ الْمُعَدِّيَةِ ، وَإِيَّاكُمْ وَهَدْيِ الْعَجَمِ ، فَإِنَّ شَرَّ الْهَدْيِ هَدْيُ الْعَجَمِ.

(۳۳۵۹۳) حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور فرمایا: تم لوگ اونٹوں سے خود کو جدا کر لو اور گھوڑوں پر سوار ہو۔ اور تم موزے اتار دو اور چپل پہنو۔ شلوار چھوڑ دو اور ازار باندھو۔ اور سلوٹوں کو چھوڑ دو، تم قبیلہ معد کا لباس لازم پکڑ لو۔ اور خود کو عجمیوں کے طور طریقوں سے بچاؤ اس لیے کہ بدترین طور طریقے عجمیوں کے ہیں۔

(۳۳۵۹٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ ، أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَبِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا، قَالَ :اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ ، اغْزُوا ، وَلاَ تَغُلُّوا ، وَلاَ تَغْدِرُوا ، وَلاَ تُمَثِّلُوا ، وَلاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا.

(۳۳۵۹۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو کسی جماعت یا لشکر پر امیر بنا کر بھیجتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خاص طور پر اللہ کے تقوے کی وصیت فرماتے۔ اور اس کے ساتھ جو مسلمان ہیں ان سے بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے۔ اور فرماتے: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا، ان لوگوں کے ساتھ قتال کرنا جنہوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، جاؤ اور خیانت مت کرنا نہ ہی غداری کرنا۔ اور لوگوں کے ہاتھ، پاؤں کاٹ کر مُثلہ مت بنانا۔ اور نہ ہی بچوں کو قتل کرنا۔

(۳۳۵۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يَذْكُرُ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَعْمَلَ مَوْلاَهُ هُنَيًّا عَلَى الْحِمَى ، قَالَ :فَرَأَيْته يَقُولُ هَكَذَا :وَيْحُك يَا هُنَي ، ضُمَّ جَنَاحَك عَنِ النَّاسِ ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ ، فَإِنَّ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُجَابَةٌ أَدْخِلْ رَبَّ الصَّرِيمَةِ وَالْغَنِيمَةِ، وَدَعْنِي مِنْ نَعَمِ ابْنِ عَفَّانَ ، وَابْنِ عَوْفٍ ، فَإِنَّ ابْنَ عَوْفٍ ، وَابْنَ عَفَّانَ إِنْ هَلَكَتْ مَاشِيَتُهُمَا رَجَعَا إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى نَخْلٍ وَزَرْعٍ ، وَإِنَّ هَذَا الْمِسْكِينَ إِنْ هَلَكَتْ مَاشِيَتُهُ جَائَنِي يَصِيحُ ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَالْمَاءُ وَالْكَلأُ أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْرَمَ ذَهَبًا وَوَرِقًا ، وَاللهِ وَاللهِ وَاللهِ إِنَّهَا لَبِلاَدِهِمْ فِي سَبِيلِ اللهِ قَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الإِسْلاَمِ ، وَلَوْلاَ هَذَا النَّعَمُ الَّذِي يُحْمَلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللهِ مَا حَمَيْت عَلَى النَّاسِ مِنْ بِلاَدِهِمْ شَيْئًا.

(۳۳۵۹۵) حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے آزاد کردہ غلام ھُنَی کو چراگاہ پر امیر بنایا۔ راوی کہتے ہیں: کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو اسے یوں فرماتے ہوئے سنا: ہلاکت ہو اے ھُنَی! لوگوں کے ساتھ نرمی برتو، اور مظلوم کی بددعا سے بچو۔ اس لیے کہ مظلوم کی بددعا قبول کی جاتی ہے۔ تم درختوں اور مالِ غنیمت کے منتظم بن کر داخل ہو۔ اور تم مجھے چھوڑ دو ابن عفان اور ابن عوف کے جانوروں کے بارے میں کہ اگر ابن عوف اور ابن عفان ان دونوں کے مویشی ہلاک بھی ہو گئے تو یہ دونوں مدینہ میں اپنے کھجور کے درختوں اور کھیتی کی طرف لوٹ جائیں گے۔ اور اگر ان مسکینوں کے مویشی ہلاک ہو گئے تو یہ میرے پاس آئیں گے چیختے ہوئے۔ اے امیر المؤمنین! اے امیر المؤمنین! اور پانی اور چارہ مجھ پر آسان ہے اس بات سے کہ میں اُن کو سونا اور چاندی بدلہ میں دوں، اللہ کی قسم! اللہ کی قسم! اللہ کی قسم!۔

(٦١) مَنْ كَانَ يستحِبّ الإفطار إذا لقِي العدو

جو دشمن سے لڑائی کے وقت روزہ کشائی کو مستحب سمجھتا ہے

(۳۳۵۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ ، عَنِ

الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :أَرْسَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ آمُرُهُ أَنْ يُفْطِرَ وَهُوَ مُحَاصَرٌ.

(۳۳۵۹۶) حضرت براء بن قیس ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے مجھے حضرت سلمان بن ربیعہ ؒ کے پاس بھیجا کہ میں ان کو حکم دوں کہ وہ افطار کریں اس حال میں کہ انہوں نے محاصرہ کیا ہوا تھا۔

(۳۳۵۹۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ ، عَنْ قَزَعَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ ، عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ ، فَقَالَ :سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصُومُ وَنَصُومُ حَتَّى نَزَلْنَا مَنْزِلاً ، فَقَالَ :إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ أَقْوَى لَكُمْ.

(مسلم ۱۰۲۔ ابو داؤد ۲۳۹۸)

(۳۳۵۹۷) حضرت قزعہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید ؓ سے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا؟ تو آپ ؓ نے ارشاد فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا پس ہم نے بھی روزہ رکھا اور آپ ﷺ نے بھی روزہ رکھا یہاں تک کہ ہم ایک جگہ اترے تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم اب اپنے دشمن کے قریب آگئے ہو تو تمہارے لیے روزہ کشائی زیادہ فائدہ مند ہے۔

(٦٢) ما قالوا فِي العطاءِ مَنْ كَانَ يورثه

سالانہ تنخواہ کا بیان اور کون اس کا وارث بنے گا؟

(۳۳۵۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :دَخَلَ الزُّبَيْرُ عَلَى عَمَّارٍ ، أَوْ عُثْمَانَ بَعْدَ وَفَاةِ عَبْدِ اللهِ ، فَقَالَ :أَعْطِنِي عَطَاءَ عَبْدِ اللهِ فَعِيَالُ عَبْدِ اللهِ أَحَقُّ بِهِ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ ، قَالَ :فَأَعْطَاهُ خَمْسَةَ عَشَرَ أَلْفًا.

(۳۳۵۹۸) حضرت قیس بن ابی حازم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ کی وفات کے بعد حضرت زبیر ؓ حضرت عمار ؓ یا حضرت عثمان ؓ کے پاس آئے اور فرمایا: حضرت عبد اللہ کی سالانہ تنخواہ مجھے دو۔ اس لیے کہ حضرت عبد اللہ کے اہل خانہ بیت المال سے زیادہ اس کے حقدار ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ پس انہوں نے ان کو پندرہ ہزار درہم عطا کر دیے۔

(۳۳۵۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ أَشْيَاخِ الْحَيِّ ، قَالُوا :مَاتَ رَجُلٌ وَقَدْ مَضَى لَهُ ثُلُثَا السَّنَةِ فَأَمَرَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِثُلُثَيْ عَطَائِهِ.

(۳۳۵۹۹) حضرت سماک بن حرب حضرت الحی ؒ کے شیوخ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: ایک آدمی مر گیا اس حال میں کہ سال کا تہائی حصہ گزر چکا تھا تو حضرت عمر بن خطاب ؓ نے اس کے لیے سالانہ تنخواہ کے دو تہائی حصہ کی ادائیگی کا حکم دیا۔

(۳۳۶۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبَّاسٌ أَنَّ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ

مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً شكت إلى عَائِشَةَ الْحَاجَةَ ، قَالَتْ :وَمَا لَكَ ؟ قَالَتْ :كُنَّا نَأْخُذُ عَطَاءَ إِنْسَانٍ مَيِّتٍ فَرَفَعْنَاهُ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ :لِمَ فَعَلْتُم ، أَخرَجتم سَهمًا مِنْ فَيْءِ اللهِ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ أَخْرَجْتُمُوهُ مِنْ بَيْنِكُمْ، وذَلِكَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

(۳۳۶۰۰) حضرت مطلب بن عبد اللہ بن قیس بن مخرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنی ضرورت کی شکایت کی تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ وہ کہنے لگی: ہم لوگ ایک مردہ انسان کی سالانہ تنخواہ لیتے تھے پس اب ہم نے اس کو ختم کر دیا۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ تم نے اللہ کے مال سے وہ حصہ نکال دیا جو تم پر داخل ہوتا تھا اور تم نے اس کو اپنے گھر سے نکال دیا! اور یہ واقعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کا ہے۔

(۳۳۶۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو الْمِقْدَامِ هِشَامُ بْنُ زِيَادٍ مَوْلَى لِعُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُوَرِّثُ الْعَطَاءَ.

(۳۳۶۰۱) حضرت ابو المقدام ھشام بن زیاد جو حضرت عثمان کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سالانہ تنخواہ کا وارث بناتے تھے۔

(۳۳۶۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤْخَذَ لِلْمَيِّتِ عَطَاؤُهُ.

(۳۳۶۰۲) حضرت ابوحیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: کہ میت کے سالانہ عطیہ کے لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۳۶۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مَوْلًى لِعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤْخَذَ لِلْمَيِّتِ عَطَاؤُهُ.

(۳۳۶۰۳) حضرت علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ کے آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ حضرت علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: میت کے سالانہ عطیہ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۳۶۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَقَدِ اسْتَكْمَلَ السَّنَةَ أَعْطَى وَرَثَتَهُ عَطَائَهُ كُلَّهُ.

(۳۳۶۰۴) حضرت معقل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی مر جاتا اس حال میں کہ سال مکمل ہو چکا ہوتا تو حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اس کے ورثہ کو اس کا سالانہ عطیہ عطا فرما دیتے تھے۔

(۶۲) ما قالوا فِي الرفق في السّيرِ وتركِ السّرعةِ ومن كان يحبّ السّاقة

سفر میں چلتے ہوئے آہستگی اور تیزی چھوڑنے کا بیان اور جو شخص فوج کے پچھلے حصہ میں رہنے کو محبوب رکھتا ہو

(۳۳۶۰۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَوْصَى عَامِلَهُ فِي الْغَزْوِ أَنْ لاَ يَرْكَبَ

دَابَّةً إِلاَّ دَابَّةً يكون سَيْرُهَا أَضْعَفَ دَابَّةٍ فِي الْجَيْشِ.

(۳۳۶۰۵) امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے لشکر پر مقرر امیر کو وصیت فرمائی کہ وہ کسی جانور پر سوار نہیں ہوگا۔ مگر ایسے جانور پر کہ جس کی چال لشکر میں موجود تمام جانوروں سے سست ہو۔

(۳۳٦۰٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ أُمَيَّةَ الشَّامِيِّ، قَالَ: كَانَ مَكْحُولٌ وَرَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ يَخْتَارَانِ السَّاقَةَ لاَ يُفَارِقَانِهَا.

(۳۳۶۰۶) حضرت امیۃ الشامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول اور حضرت رجاء بن حیوہ رحمہ اللہ لشکر کے پچھلے حصہ کو پسند کرتے تھے اور یہ دونوں اس حصہ سے جدا نہیں ہوتے تھے۔

(۳۳٦۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُقْرِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَهَى الْبَرِيدَ أَنْ يَجْعَلَ فِي طَرَفِ السَّوْطِ حَدِيدَةً أَنْ يَنْخَسَ بِهَا الدَّابَّةَ، قَالَ: وَنَهَى عَنِ اللُّجُمِ.

(۳۳۶۰۷) حضرت جمیع بن عبد اللہ المقری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اس بات سے منع فرمایا: کہ قاصد کوڑے کے آخر میں لوہا لگائے تاکہ اس کے ذریعہ سے وہ جانور کو تیز دوڑائے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے لگاموں سے بھی منع فرمایا۔

(٦٤) ما قالوا فِي أولادِ الزِّنا يفرض لهم ؟

جن لوگوں نے اولاد زنا کے بارے میں یوں کہا کہ ان کے لیے بھی عطیہ مقرر کیا جائے گا

(۳۳٦۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ ذُهْلِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَسِيحٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ الدَّارِ وَلَيْسَ لِي وَلَدٌ فَأَصَبْتُ لَقِيطًا فَأَخْبَرْتُ بِهِ عُمَرَ، فَأَلْحَقَهُ فِي مِئَةٍ.

(۳۳۶۰۸) حضرت ذہل بن اوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم بن مسیح رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں گھر سے نکلا اس حال میں کہ میرا کوئی بچہ نہیں تھا پس مجھے راستہ میں ایک نومولود بچہ ملا جس کا باپ معلوم نہیں تھا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے میرے عطیہ میں سو درہم کا اضافہ فرمادیا۔

(۳۳٦۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ زُهَيْرٍ الْعَبْسِيِّ أَنَّ رَجُلاً الْتَقَطَ لَقِيطًا فَأَتَى بِهِ عَلِيًّا، فَأَعْتَقَهُ وَأَلْحَقَهُ فِي مِئَةٍ.

(۳۳۶۰۹) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زہیر عبسی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی کو نومولود بچہ پڑا ہوا ملا جس کا باپ معلوم نہیں تھا پس وہ اس بچہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو آزاد قرار دیا۔ اور اس کے لیے سو درہم مقرر کردیے۔

(۳۳٦۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ وَلَدَ زِنًا أَلْحَقَهُ عَلِيٌّ فِي مِئَةٍ.

(۳۳۶۱۰) حضرت موسیٰ جہنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ولد الزنا کو دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے سو درہم

مقرر کردیے۔

(٦٥) ما قالوا فِي الرّجلِ مِن أهلِ الذِّمّةِ يسلِم مَنْ قَالَ ترفع عنه الجزية

اس ذمی شخص کا بیان جو اسلام لے آئے، جس نے یوں کہا: اس سے جزیہ ہٹا لیا جائے گا

(٣٣٦١١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ أُلَّيْسِ أَسْلَمَا فِي عَهْدِ عُمَرَ ، قَالَ : فَأَتَيَا عُمَرَ فَأَخْبَرَاهُ بِإِسْلاَمِهِمَا فَكَتَبَ لَهُمَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنْ يَرْفَعَ الْجِزْيَةَ عَنْ رُؤُوسِهِمَا ، وَيَأْخُذَ الطَّسْقَ مِنْ أَرْضَيْهِمَا.

(۳۳۶۱۱) حضرت حصین ؒ فرماتے ہیں کہ اہل اُلیس میں سے دو آدمیوں نے حضرت عمر ؓ کے زمانہ میں اسلام قبول کیا۔ پس وہ دونوں حضرت عمر ؓ کے پاس آئے اور انہوں نے آپ ؓ کو اپنے اسلام کے بارے میں بتلایا۔ آپ ؓ نے ان دونوں کے بارے میں حضرت عثمان بن حنیف ؒ کو خط لکھا کہ وہ ان سے جزیہ ختم کردیں۔ اور اس کی زمین کا خراج لیں۔

(٣٣٦١٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ الْيَامِيِّ أَنَّ دِهْقَانًا أَسْلَمَ عَلَى عَهْدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : إِنْ أَقَمْتَ فِي أَرْضِكَ رَفَعْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ رَأْسِكَ وَأَخَذْنَاهَا مِنْ أَرْضِكَ ، وَإِنْ تَحَوَّلْتَ عنها فَنَحْنُ أَحَقُّ بِهَا.

(۳۳۶۱۲) حضرت زبیر بن عدی الیامی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک جاگیردار حضرت علی ؓ کے زمانہ میں اسلام لایا۔ حضرت علی ؓ نے اس سے فرمایا: اگر تم اپنی زمین میں ہی قائم رہو گے تو ہم تمہارے سر سے جزیہ ختم کردیں گے۔ اور تمہاری زمین سے عشر لیں گے۔ اور اگر تم وہاں سے منتقل ہو جاؤ گے تو ہم اس زمین کے زیادہ حقدار ہیں۔

(٣٣٦١٣) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ ، قَالاَ : إِذَا أَسْلَمَ وَلَهُ أَرْضٌ وَضَعْنَا عَنْهُ الْجِزْيَةَ وَأَخَذْنَا خَرَاجَهَا.

(۳۳۶۱۳) حضرت ابوعون محمد بن عبید اللہ ثقفی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ اور حضرت علی ؓ ان دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا: جب کوئی ذمی اسلام لے آئے اور اس کی کوئی زمین بھی ہو تو ہم اس سے جزیہ ختم کردیں گے اور اس کی زمین کا خراج وصول کریں گے۔

(٣٣٦١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ دِهْقَانَةً مِنْ أَهْلِ نَهْرِ الْمَلِكِ أَسْلَمَتْ ، فَقَالَ عُمَرُ : ادْفَعُوا إِلَيْهَا أَرْضَهَا تُؤَدِّي عنها الْخَرَاجَ.

(۳۳۶۱۴) حضرت طارق بن شہاب ؒ فرماتے ہیں کہ نھر الملک والوں میں سے ایک جاگیردار عورت اسلام لے آئی، حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اس کی زمین اس کو لوٹا دو، وہ اس کا خراج ادا کرے گی۔

(٣٣٦١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ دِهْقَانَةً أَسْلَمَتْ فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ خَيِّرُوهَا.

(۳۳۶۱۵) حضرت قیس بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت طارق بن شھاب رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ ایک جاگیردار عورت اسلام لے آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط لکھا: کہ اس عورت کو انتخاب کرنے کا موقع دو۔

(۳۳۶۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ أَنَّ الرُّفَيلَ دِهْقَانُ النَّهْرَيْنِ أَسْلَمَ ، فَعَرَضَ لَهُ عُمَرُ فِي أَلْفَيْنِ ، وَرَفَعَ عَنْ رَأْسِهِ الْجِزْيَةَ ، وَدَفَعَ إلَيْهِ أَرْضَهُ يُؤَدِّي عنها الْخَرَاجَ.

(۳۳۶۱۶) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رُفیل جونھرین کا جاگیردار تھا وہ اسلام لے آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے دو ہزار عطیہ مقرر کر دیا۔ اور اس کے سر سے جزیہ ہٹا دیا، وراس کی زمین اس کو واپس کر دی کہ وہ اس کا خراج ادا کرے گا۔

(۳۳۶۱۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ ، ثُمَّ أَقَامَ بِأَرْضِهِ أُخِذَ مِنْهُ الْخَرَاجُ ، فَإِنْ خَرَجَ مِنْهَا لَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ الْخَرَاجُ.

(۳۳۶۱۷) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: جب شہر والوں میں سے کوئی آدمی اسلام لے آتا پھر وہ اپنی زمین میں ہی مقیم رہتا تو اس سے خراج وصول کیا جاتا تھا۔ اگر وہ اس جگہ سے نکل جاتا تو اس سے خراج وصول نہیں کیا جاتا تھا۔

(۳۳۶۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ لأَهْلِ السَّوَادِ عَهْدٌ ، فَلَمَّا رَضُوا مِنْهُمْ بِالْجِزْيَةِ صَارَ لَهُمْ عَهْدٌ.

(۳۳۶۱۸) حضرت محمد بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: شہر والوں کے لیے کوئی عہد نہیں تھا، پس وہ لوگ ان کی جانب سے جزیہ پر راضی ہو جاتے تو یہ ہی ان کا معاہدہ ہوتا تھا۔

(۳۳۶۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ لأَهْلِ السَّوَادِ عَهْد ، إنَّمَا نَزَلُوا عَلَى الْحُكْمِ.

(۳۳۶۱۹) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: شہر والوں کے لیے کوئی عہد نہیں ہے۔ یہ تو وہ لوگ ہی فیصلہ کریں گے۔

(۳۳۶۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : السَّوَادُ بَعْضُهُ صُلْحٌ وَبَعْضُهُ عُنْوَةٌ.

(۳۳۶۲۰) حضرت اشعث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: شہر میں بعضوں سے صلح ہوتی ہے اور بعض کو قیدی بناتے ہیں۔

(۳۳۶۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : لَمَّا أَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ والفيرزان ، قَالَ لَهُمَا عُمَرُ : إنَّمَا بِكُمَا الْجِزْيَةُ ، إنَّ الإِسْلاَمَ لَحَقِيقٌ أَنْ يُعِيذَ مِنَ الْجِزْيَةِ.

(۳۳۶۲۱) حضرت ابومجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ہرمزان اور فیرزان اسلام لے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے

فرمایا: بے شک تم دونوں پر جزیہ ہوگا۔ اگرچہ اسلام کا حق تو یہ ہے کہ وہ جزیہ سے بچالے۔

(٦٦) ما قالوا فِي البداوةِ

صحرائی زندگی کا بیان

(٣٣٦٢٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو إِلَى هَذِهِ التِّلاَعِ.

(۳۳۶۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ٹیلوں کی طرف جایا کرتے تھے۔

(٣٣٦٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلْقَمَةُ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ أَبِي لَيْلَى إِلَى بَدْوٍ لَهُمْ.

(۳۳۶۲۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ اور حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ اپنے خانہ بدوش قبیلہ کی طرف نکلے۔

(٣٣٦٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ يَتَبَدَّى إِلَى النَّجَفِ.

(۳۳۶۲۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ جنگل کے ٹیلہ میں مقیم ہوتے تھے۔

(٣٣٦٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ : خَرَجَ مَسْرُوقٌ وَعُرْوَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ إِلَى بَدْوٍ لَهُمْ.

(۳۳۶۲۵) حضرت علی بن اقمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسروق رحمہ اللہ اور حضرت عروہ بن مغیرہ رحمہ اللہ اپنے خانہ بدوش قبیلے کی طرف نکلے۔

(٣٣٦٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى السُّوَيْدَاءِ مُتَبَدِّيًا.

(۳۳۶۲۶) حضرت صالح بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے ساتھ سویدا مقام کی طرف میں خانہ بدوش بن کر نکلا۔

(٣٣٦٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ: الْبَدَاوَةُ شَهْرَانِ ، فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَعَرُّبٌ.

(۳۳۶۲۷) حضرت خالد فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یوں کہا جاتا تھا کہ خانہ بدوشی تو دو مہینہ تک ہوتی ہے اور جو اس سے زیادہ دیر تک رہے وہ دیہاتی بن جاتا ہے۔

(۳۳۶۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَدَا جَفَا ، وَمَنْ تَبِعَ الصَّيْدَ غَفَلَ. (ابوداؤد ۲۸۵۳۔ ترمذی ۲۲۵۶)

(۳۳۶۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جنگل میں مقیم ہوتا ہے۔ وہ جفاکش بن جاتا ہے۔ اور جو شکار کا پیچھا کرتا ہے۔ وہ غافل ہو جاتا ہے۔

(۳۳۶۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : بَدَوْنَا مَعَ عَلْقَمَةَ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى قَرِيبًا مِنَّا.

(۳۳۶۲۹) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت علقمہ کے ساتھ صحرا میں مقیم ہوئے اور حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رحمہ اللہ بھی ان کے قریب ہی تھے۔

(۶۷) ما قالوا فِي الرَّجلِ يشترِي الجارِيةَ مِن المغنمِ

اس آدمی کا بیان جو مال غنیمت میں سے باندی خریدے

(۳۳۶۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى أَمَةً يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ مِنَ الْفَيْءِ ، فَأَتَتْهُ بِحَلْيٍ كَانَ مَعَهَا ، فَأَتَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ : اجْعَلْهُ فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۶۳۰) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے جنگ قادسیہ کے دن مال غنیمت میں سے باندی خریدی جو اپنے ساتھ زیورات بھی لائی جو اس کے پاس تھے۔ پس وہ شخص حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتلایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ان زیورات کو مسلمانوں کے مال غنیمت میں ڈال دو۔

(۳۳۶۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : اشْتَرَيْتُ جَارِيَةً فِي خُمُسٍ فَوَجَدْتُ مَعَهَا خَمْسَةَ عَشَرَ دِينَارًا ، فَأَتَيْتُ بِهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، فَقَالَ : هِيَ لَكَ.

(۳۳۶۳۱) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن زید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے مال خمس میں سے ایک باندی خریدی تو میں نے اس کے ساتھ پندرہ دینار بھی پائے۔ میں حضرت عبد الرحمن بن خالد بن ولید رحمہ اللہ کی خدمت میں وہ دینار لایا۔ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ دینار تمہارے ہیں۔

(۳۳۶۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الرَّجُلِ اشْتَرَى سَبِيَّةً مِنَ الْمَغْنَمِ ، فَوَجَدَ مَعَهَا فِضَّةً ، قَالَ : يَرُدُّهُ.

(۳۳۶۳۲) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شعبی رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں جو مال غنیمت میں کسی قیدی باندی کو خریدے اور اس کے ساتھ چاندی بھی پائے یوں ارشاد فرمایا: کہ وہ اس چاندی کو واپس لوٹا دے گا۔

(۶۸) ما قالوا فِي بيعِ المغنمِ ممن يزِيد

مال غنیمت میں زیادتی والی بیع کا بیان

(۳۳۶۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ مِنْ يَزِيدُ كَذَلِكَ كَانَتْ تُبَاعُ الأَخْمَاسُ.

(۳۳۶۳۳) حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ زیادتی کی بیع میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح خمس کے اموال فروخت کیے جاتے تھے۔

(۳۳۶۳٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعَثَ عَمِيرَةَ بْنَ زَيْدٍ الْفِلَسْطِينِيَّ يَبِيعُ السَّبْيَ فِيمَنْ يَزِيدُ.

(۳۳۶۳۴) حضرت عمرو بن مہاجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے عمیرہ بن یزید فلسطینی کو بھیجا کہ وہ قیدی فروخت کریں اس شخص کو جو زیادہ قیمت ادا کرے۔

(۳۳۶۳۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ مَنْ يَزِيدُ إِلاَّ بَيْعَ الْمَوَارِيثِ وَالْغَنَائِمِ.

(۳۳۶۳۵) حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ یہ دونوں حضرات زیادتی کرنے والی بیع کو مکروہ سمجھتے تھے۔ سوائے وراثت اور مال غنیمت کی بیع کے۔

(۳۳۶۳٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَخْضَرِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فِيمَنْ يَزِيدُ ، إِلاَّ أَنَّ مُعْتَمِرًا ، قَالَ : عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۳۶۳۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دری اور پیالہ فروخت فرمایا اس شخص کو جس نے زیادہ قیمت لگائی۔ حضرت معتمر فرماتے ہیں کہ یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کسی انصاری صحابی کے واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمائی ہے۔

(۳۳۶۳۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ بَاعَ الْمَغَانِمَ فِيمَنْ يَزِيدُ.

(۳۳۶۳۷) حضرت ابو جعفر خطمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے غنیمت کا مال بیع من یزید کی صورت میں فروخت کیا۔

(۳۳۶۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حِزَامُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : شَهِدْتُ عُمَرَ بَاعَ إِبِلاً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فِيمَنْ يَزِيدُ.

(۳۳۶۳۸) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ زیادتی کی بیع کے ساتھ فروخت کیا۔

(۳۳۶۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ الْمُزَايَدَةِ.

(۳۳۶۳۹) حضرت یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: زیادتی کی بیع میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۳۶۴۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ بَيْعَ مَنْ يَزِيدُ إِلاَّ الشُّرَكَاءَ بَيْنَهُمْ.

(۳۳۶۴۰) حضرت برد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رحمہ اللہ زیادتی کرنے والے کی بیع کو مکروہ سمجھتے تھے مگر یہ کہ بیع شرکاء کی آپس میں رضامندی کے ساتھ ہو۔

(۳۳۶۴۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ : أَنْ تَزِيدَ فِي السَّوْمِ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ.

(۳۳۶۴۱) حضرت مغیرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: زیادتی والی بیع میں کوئی حرج نہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ جب تمہارا خریدنے کا ارادہ ہو تو تم بھاؤ میں اضافہ کرتے ہو۔

(۳۳۶۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ عَمَّنْ سَمِعَ مُجَاهِدًا وَعَطَاءً يَقُولاَنِ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِ مَنْ يَزِيدُ.

(۳۳۶۴۲) حضرت سفیان رحمہ اللہ اس شخص سے نقل کرتے ہیں جس نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ ان دونوں حضرات کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ زیادتی کرنے والی بیع میں کوئی حرج نہیں۔

(۶۹) ما قالوا فِي قِسمةِ ما يفتح مِن الأرضِ و كيف كان

زمین کا جو حصہ فتح ہو جائے اس کو تقسیم کرنے کا بیان اور یہ تقسیم کیسے ہوگی

(۳۳۶۴۳) حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ مُضَرِّبٍ ، قَالَ : قَسَمَ عُمَرُ السَّوَادَ بَيْنَ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَأَصَابَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ ثَلاَثَةَ فَلاَّحِينَ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : فَمَنْ يَكُونُ لَهُمْ بَعْدَهُمْ ، فَتَرَكَهُمْ.

(۳۳۶۴۳) حضرت ابن مضرب رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زرعی زمین اہل کوفہ کے درمیان تقسیم فرما دی اس طرح ہر شخص کے حصہ میں تین کسان آئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اس تقسیم کے بعد ان لوگوں کو کیا ملے گا؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان سب کو چھوڑ دیا۔

(۳۳۶۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ لِبَجِيلَةَ رُبُعُ السَّوَادِ ، فَقَالَ عُمَرُ : لَوْلاَ أَنِّي قَاسِمٌ مَسْئُولٌ مَا زِلْتُمْ عَلَى الَّذِي قُسِمَ لَكُمْ.

(۳۳۶۴۴) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ بجیلہ کے پاس بہت سی زمین تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر میں تقسیم کرنے والا اور نگران ہوتا تو تمہارے پاس وہی ہوتا جو تم میں تقسیم ہوا تھا۔

(۳۳٦٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ ، وَصَارَتْ خَيْبَرُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ ، ضَعُفُوا عن عَمَلِهَا فَدَفَعُوهَا إِلَى الْيَهُودِ يَعْمَلُونَها وَينفقون عَلَيْهَا عَلَى أَنَّ لَهُمْ نِصْفَ مَا خَرَجَ مِنها فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سِتَّةٍ وَثَلاَثِينَ سَهْمًا ، لِكُلِّ سَهْمٍ مِئَةُ سَهْمٍ ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِصْفَ ذَلِكَ كُلِّهِ للمسلمين ، فَكَانَ فِي ذَلِكَ النِّصْفِ سِهَامُ الْمُسْلِمِينَ وَسَهْمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَجَعَلَ النِّصْفَ الآخَرَ لِمَنْ يَنْزِلُ بِهِ الْوُفُودُ وَالأُمُورُ وَنَوَائِبُ النَّاسِ. (ابوداؤد ۳۰۰۴)

(۳۳۶۴۵) حضرت بُشیر بن یسار کسی صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے خیبر پر فتح پائی اور خیبر سارے کا سارا رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کا ہوگیا تو یہ لوگ اس میں کام کرنے سے تھک گئے تو انہوں نے یہ زمینیں یہود کو دے دیں کہ وہ ان میں کام کریں اور اس پر خرچ کریں اس شرط پر کہ پیدا ہونے والی کھیتی کا آدھا حصہ ان کو ملے گا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو چھتیس حصوں میں تقسیم کر دیا اس طرح کہ ہر حصہ میں سو حصے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس تمام کا نصف حصہ مسلمانوں کے لیے خاص کر دیا اس طرح کہ اس آدھے میں مسلمانوں کے بھی حصہ تھے اور ان کے ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ کا بھی حصہ تھا۔ اور دوسرے نصف کو رسول اللہ ﷺ نے آنے والے وفود کے لیے دوسرے معاملات اور لوگوں کے مصائب کے لیے خاص کر دیا۔

(۳۳٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَئِنْ بَقِيتُ لآخُذَنَّ فَضْلَ مَالِ الأَغْنِيَاءِ ، وَلأَقْسِمَنَّهُ فِي فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ.

(۳۳۶۴۶) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو میں ضرور بالضرور مالداروں کا زائد مال لے لوں گا اور میں اسے فقراء مہاجرین کے درمیان تقسیم کر دوں گا۔

(۳۳٦٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ وَاصِلٍ الأَحْدَبِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ ، فَقَالَ لِي ، جَلَسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَجْلِسَك هَذَا ، فَقَالَ لِي : لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لاَ أَدَعَ فِي الْكَعْبَةِ صَفْرَاءَ ، وَلاَ بَيْضَاءَ إِلاَّ قَسَمْتهَا بَيْنَ النَّاسِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : لَيْسَ ذَلِكَ إِلَيْك ، قَدْ سَبَقَك صَاحِبَاك فَلَمْ يَفْعَلاَ ذَلِكَ ، قَالَ : هُمَا الْمَرْآنِ يُقْتَدَى بِهِمَا. (بخاری ۱۵۹۴۔ احمد ۴۱۰)

(۳۳۶۴۷) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ میں حضرت شیبہ بن عثمان کے پاس بیٹھا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: کہ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تمہاری اس جگہ پر بیٹھے تھے اور مجھ سے فرمایا: کہ تحقیق میرا ارادہ ہے کہ میں کعبہ میں کوئی سونا چاندی نہیں چھوڑوں گا مگر میں اس کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر دوں گا۔ میں نے ان سے کہا: اس کا آپ رضی اللہ عنہ کو اختیار نہیں ہے۔ تحقیق آپ رضی اللہ عنہ کے دو ساتھی گزر چکے اور ان دونوں نے یہ کام نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں وہ دونوں ایسی شخصیات ہیں کہ ان کی اقتداء کی جانی چاہیے۔

(۳۳٦٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَسْلَمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ : وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ ، لَوْلاَ أَنْ يُتْرَكَ آخِرُ النَّاسِ لاَ شَيْءَ لَهُمْ مَا افْتُتِحَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى الْكُفَّارِ إِلاَّ قَسَمْتُهَا سُهْمَانًا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ سُهْمَانًا ، وَلَكِنْ أَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ جِزْيَةً تَجْرِي عَلَيْهِمْ وَكَرِهْتُ أَنْ يُتْرَكَ آخِرُ النَّاسِ لاَ شَيْءَ لَهُمْ. (بخاری ۲۳۳۴۔ احمد ۴۰)

(۳۳٦۴۸) حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں عمر کی جان ہے! اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ بعد والے لوگ رہ جائیں گے اور ان کو کچھ حصہ نہیں ملے گا۔ تو میں جتنی بھی کافروں کی بستیاں مسلمانوں نے فتح کی ہیں ان سب کو ایسے ہی حصوں میں تقسیم کر دیتا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو حصوں میں تقسیم فرمایا تھا۔ لیکن میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان کے لیے وظیفہ جاری کر دیا جائے۔ اس لیے کہ میں ناپسند کرتا ہوں کہ بعد والے لوگ ایسے رہ جائیں کہ ان کے لیے کچھ بھی نہ ہو۔

(۳۳٦٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : مَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلاَّ لَهُ فِي هَذَا الْفَيْءِ نَصِيبٌ إِلاَّ عَبْدٌ مَمْلُوكٌ ، وَلَئِنْ بَقِيتُ لَيَبْلُغَنَّ الرَّاعِيَ نَصِيبُهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فِي جِبَالِ صَنْعَاءَ.

(۳۳٦۴۹) حضرت مالک بن اوس الحدثان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ مسلمانوں میں سے ہر شخص کا اس مال غنیمت میں حصہ ہے سوائے غلام کے، اور اگر میں زندہ رہا تو صنعاء کی پہاڑیوں میں رہنے والے چرواہے کو بھی اس مال غنیمت سے ضرور حصہ پہنچے گا۔

(۳۳٦٥۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ ، وَلاَ رِكَابٍ ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ، فَكَانَ يَحْبِسُ مِنْهَا نَفَقَةَ سَنَةٍ ، وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلاَحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ. (بخاری ۲۹۰۴۔ مسلم ۱۳۷٦)

(۳۳٦۵۰) حضرت مالک بن اوس الحدثان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بنو نضیر کا مال جو اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا تھا۔ وہ مسلمانوں کو بغیر قتال کے حاصل ہوا اس میں قتال کی ضرورت نہیں پڑی۔ اور یہ مال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ خاص تھا۔ آپ ﷺ اس میں اپنے سال کا خرچہ روک لیتے تھے۔ اور جو باقی بچتا تھا آپ ﷺ اس کو گھوڑے اور اسلحہ کے لیے خاص فرما دیتے ان کو اللہ کے راستہ میں استعمال کرنے کی تیاری کے سلسلہ میں۔

(۳۳۶۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِغَنَائِمَ مِنْ غَنَائِمِ جَلُولاَءَ فِيهَا ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ ، فَجَعَلَ يَقْسِمُهُمَا بَيْنَ النَّاسِ ، فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ ، يُقَالَ لَهُ : عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، اكْسُنِي خَاتَمًا ، قَالَ : اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ تَسْقِيكَ شَرْبَةً مِنْ سَوِيقٍ ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا أَعْطَاهُ شَيْئًا.

(۳۳۶۵۱) حضرت اسلم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ کے پاس مقام جلولاء کے غنائم میں سے مال غنیمت لایا گیا جس میں سونا چاندی بھی موجود تھا۔ پس آپ ؓ اس کو لوگوں کے درمیان تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ ؓ کا ایک بیٹا آیا جس کا نام عبدالرحمٰن تھا۔ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! مجھے بھی ایک انگوٹھی پہنا دیں۔ آپ ؓ نے فرمایا: تو اپنی ماں کے پاس جا وہ تجھے ستو کا شربت پلائے گی! اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس کو کچھ بھی نہیں دوں گا۔

(۳۳۶۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَنْظَلَةَ بْنُ نُعَيمٍ أَنَّ سَعْدًا كَتَبَ إِلَى عُمَرَ أَنَّا أَخَذْنَا أَرْضًا لَمْ يُقَاتِلْنَا أَهْلُهَا ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَقْسِمُوهَا بَيْنَكُمْ فَاقْسِمُوهَا ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَدَعُوهَا فَيَعْمُرُهَا أَهْلُهَا وَمَنْ دَخَلَ فِيكُمْ بَعْدُ كَانَ لَهُ فِيهَا نَصِيبٌ ، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَشَاحُّوا فيها وَفِي شُرْبِهَا فَيَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَعْدٌ : إِنَّ الْمُسْلِمِينَ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ رَأْيَهُمْ لِرَأْيِكَ تَبَعٌ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدُّوا الرَّقِيقَ إِلَى امْرَأَةٍ حَمَلَتْ مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۶۵۲) حضرت ابو حنظلہ بن نعیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد ؒ نے حضرت عمر ؓ کی طرف خط لکھا کہ ہم نے ایک علاقہ پر بغیر قتال کے قبضہ کر لیا ہے۔ اب ہم کیا کریں؟ حضرت عمر ؓ نے ان کو خط کا جواب لکھا: اگر تم لوگ اس علاقہ کو اپنے درمیان تقسیم کرنا چاہو تو اس کو تقسیم کر لو اور اگر تم چاہو تو اس علاقہ کو چھوڑ دو اس کے مکین ہی اس کو آباد کر لیں گے۔ اور جو شخص تمہارے میں داخل ہوگا اس علاقہ میں اس کو حصہ مل جانے کے بعد تو مجھے خوف ہے کہ تم لوگ اس معاملہ میں اور پانی کی باری میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو گے۔ پھر تم میں سے بعض بعض کو قتل کر دیں گے۔ حضرت سعد ؒ نے آپ ؓ کو خط لکھا اور فرمایا: بلا شبہ تمام مسلمانوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ان کی رائے آپ ؓ کی رائے کے تابع ہے۔ حضرت عمر ؓ نے ان کو پھر خط لکھا اور فرمایا: کہ یہ لوگ غلاموں کو ان کی عورتوں کی طرف واپس لوٹا دیں چاہے وہ مسلمانوں میں کسی آدمی سے حاملہ ہو چکی ہو۔

(۷۰) ما قالوا فِی ھدمِ البیعِ والکنائسِ وبیوتِ النّار

(۳۳۶۵۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قِيلَ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : أَلِلْعَجَمِ أَنْ يُحْدِثُوا فِي أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ بِنَاءً ، أَوْ بِيعَةً ، فَقَالَ : أَمَّا مِصْرٍ مَصَّرَتْهُ الْعَرَبُ فَلَيْسَ لِلْعَجَمِ أَنْ يَبْنُوا فِيهِ بِنَاءً ، أَوْ قَالَ : بِيعَةً ، وَلاَ يَضْرِبُوا فِيهِ نَاقُوسًا ، وَلاَ يَشْرَبُوا فِيهِ خَمْرًا ، وَلاَ يَتَّخِذُوا فِيهِ خِنْزِيرًا ، أَوْ يُدْخِلُوا فِيهِ ، وَأَمَّا مِصْرٍ مَصَّرَتْهُ الْعَجَمُ يَفْتَحُهُ اللَّهُ عَلَى الْعَرَبِ وَنَزَلُوا ، يَعْنِي عَلَى حُكْمِهِمْ فَلِلْعَجَمِ مَا فِي عَهْدِهِمْ ، وَلِلْعَجَمِ عَلَى الْعَرَبِ أَنْ يُوَفُّوا بِعَهْدِهِمْ ، وَلاَ يُكَلِّفُوهُمْ فَوْقَ طَاقَتِهِمْ.

(۳۳۶۵۳) حضرت عکرمہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ سے پوچھا: کیا عجمیوں کو اختیار ہے کہ وہ مسلمانوں کے لیے شہروں میں کوئی عمارت یا کلیسا بنالیں؟ آپ ؓ نے فرمایا: رہے وہ شہر جن کو عربوں نے آباد کیا تو عجمیوں کو اختیار نہیں کہ وہ اس شہر میں کوئی عمارت بنائیں یا یوں فرمایا: کہ ان میں کلیسا بنائیں۔ اور نہ ہی وہ اس میں ناقوس بجا سکتے ہیں۔ اور وہ اس میں شراب پئیں گے اور نہ ہی وہ اس میں خنزیر رکھ سکتے ہیں یا یوں فرمایا کہ نہ ہی وہ اس میں خنزیر داخل کر سکتے ہیں۔ اور رہا وہ شہر جس کو عجمیوں نے آباد کیا پس اللہ نے اہل عرب کو اس پر غلبہ دے دیا اور وہ شہر میں اترے تو عجمی کو اختیار ہوگا جو ان سے معاہدہ ہوا ہے اس کے مطابق کریں۔ اور عجمیوں کا اہل عرب پر حق ہے کہ وہ ان سے اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ اور ان کی طاقت سے زیادہ کا ان کو مکلف مت بنائیں۔

(۳۳۶۵٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : جَائَنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ لاَ تَهْدِمْ بِيعَةً ، وَلاَ كَنِيسَةً ، وَلاَ بَيْتَ نَارٍ صُولِحُوا عَلَيْهِ.

(۳۳۶۵۴) حضرت اُبی بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کا خط آیا کہ کلیساؤں یہودی گرجا گھروں اور آتش کدوں کو منہدم نہیں کیا جائے گا اور ان پر مصالحت کی جائے گی۔

(۳۳۶۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْكَنَائِسِ ، تُهْدَمُ ، قَالَ : لاَ إِلاَّ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الْحَرَمِ.

(۳۳۶۵۵) حضرت عبدالملک ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ سے یہودی گرجا گھروں سے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا ان کو گرا دیا جائے گا؟ آپ ؓ نے فرمایا: نہیں سوائے ان کو جو حرم میں واقع ہیں ان کو گرا دیا جائے گا۔

(۳۳۶۵٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تُتْرَكَ الْبِيَعُ فِي أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۶۵٦) حضرت عمرو ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ مسلمانوں کے شہروں میں کلیساؤں کے باقی رکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۳۶۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَدْ صُولِحُوا عَلَى أَنْ يُخَلَّى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النِّيرَانِ وَالأَوْثَانِ فِي غَيْرِ الأَمْصَارِ.

(۳۳۶۵۷) حضرت عوف ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: غیر مسلموں سے اس بات پر صلح کی جائے گی کہ شہروں کے علاوہ دیگر مقامات میں ان کے درمیان اور ان کی آتش اور بتوں کے درمیان راستہ خالی چھوڑ دیا جائے گا۔

(۳۳۶۵۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ سُرَاقَةَ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ كَتَبَ لأَهْلِ دَيْرِ طَيَايَا إِنِّي أَمَّنْتُكُمْ عَلَى دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَكَنَائِسِكُمْ أَنْ تُهْدَمَ.

(۳۳۶۵۸) حضرت ابن سراقہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ نے اہل دیر کے پادریوں کو خط لکھا کہ بلاشبہ میں نے تمہیں امن دیا تمہاری جانوں کا تمہارے مالوں کا اور تمہارے گرجا گھروں کو گرائے جانے سے۔

(۳۳۶۵۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَتْرُكُ لأَهْلِ فَارِسَ صَنَمًا إِلاَّ كُسِرَ ، وَلاَ نَارًا إِلاَّ أُطْفِئَتْ.

(۳۳۶۵۹) حضرت حبیب بن شہید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین ؒ نے ارشاد فرمایا: اہل فارس کے کسی بھی بت کو نہیں چھوڑا جائے گا مگر یہ کہ اس کو توڑ دیا جائے گا۔ اور نہ ہی کسی آگ کو چھوڑا جائے گا مگر یہ کہ اس کو بجھا دیا جائے گا۔

(۳۳۶۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ : شَهِدْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ مَعْمَرٍ أُتِيَ بِمَجُوسِيٍّ بَنَى بَيْتَ نَارٍ بِالْبَصْرَةِ فَضَرَبَ عُنُقَهُ.

(۳۳۶۶۰) حضرت عوف ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عبید بن معمر ؒ کے پاس حاضر تھا کہ ایک آتش پرست کو لایا گیا جس نے بصرہ میں آتش کدہ بنایا تھا۔ آپ ؒ نے اس کی گردن اڑا دی۔

(۷۱) مَنْ قَالَ لاَ يجتمِع اليهود والنّصارى مع المسلِمين فِي مِصرٍ

جو یوں کہے: یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے ساتھ ایک شہر میں اکٹھے نہیں رہ سکتے

(۳۳۶۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَحْوَلِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ ، قَالَ : أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ. (بخاری ۳۰۵۳۔ مسلم ۱۲۵۷)

(۳۳۶۶۱) حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے مرفوعاً حدیث بیان فرمائی کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

(۳۳۶۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ : إِنَّ آخِرَ كَلاَمٍ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ ، قَالَ : أَخْرِجُوا الْيَهُودَ

مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَأَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ. (احمد ۱۹۵۔ دارمی ۲۴۹۸)

(۳۳۶۶۲) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے آخری کلام جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ یہ تھا کہ یہودیوں کو حجاز کے علاقہ سے اور نجران کے عیسائیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

(٣٣٦٦٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ تَتْرُكُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالْمَدِينَةِ فَوْقَ ثَلاَثٍ قَدْرَ مَا يَبِيعُون سِلْعَتَهُمْ ، وَقَالَ :لاَ يَجْتَمِعُ دِينَانِ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ.

(۳۳۶۶۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہود و نصاریٰ کو مدینہ میں تین دن سے زیادہ مت چھوڑو بس اتنی دیر کہ وہ اپنا سامان فروخت کر دیں اور فرمایا: کہ جزیرہ عرب میں دو دین اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

(٣٣٦٦٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ تُسَاكِنُوا الْيَهُودَ وَلاَ النَّصَارَى إِلاَّ أَنْ يُسْلِمُوا.

(۳۳۶۶۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہود و نصاریٰ کے ساتھ اکٹھے مت رہو مگر یہ کہ وہ اسلام لے آئیں۔

(٣٣٦٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ أَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي خِلاَفَتِهِ أَخْرَجَ أَهْلَ الذِّمَّةِ مِنَ الْمَدِينَةِ ، وَبَاعَ أَرِقَّائَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۶۶۵) حضرت ابن ابی ذئب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے زمانہ خلافت میں ان کے پاس حاضر تھے تو آپ رحمہ اللہ نے ذمیوں کو مدینہ منورہ سے نکال دیا۔ اور ان کے غلاموں کو مسلمانوں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔

(٣٣٦٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَئِنْ بَقِيت لأُخْرِجَنَّ الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ ، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ أَخْرَجَهُمْ.

(مسلم ۱۳۸۸۔ ابوداؤد ۳۰۲۴)

(۳۳۶۶۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو میں ضرور مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دوں گا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو جزیرۂ عرب سے نکال دیا۔

(٣٣٦٦٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، قَالَ :قُلْنَا لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ :أَيَدْخُلُ الْمَجُوسُ الْحَرَمَ ، قَالَ :أَمَّا أَهْلُ ذِمَّتِنَا فَنَعَمْ.

(۳۳۶۶۷) حضرت ابو الزبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آتش پرست حرم کی حدود میں داخل ہو سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں جو ہمارے اہل ذمہ ہیں وہ ہو سکتے ہیں۔

(٣٣٦٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا ، ثُمَّ قَالَ :أَلاَ

إِنِّی بَرِیءٌ مِنْ کُلِّ مُسْلِمٍ مُقِیمٍ مَعَ مُشْرِکٍ ، لاَ تَتَرَاءَ ی نَارَاهُمَا. (ابوداؤد ۲۶۳۸۔ ترمذی ۱۶۰۴)

(۳۳۶۶۸) حضرت قیس ریاٹیلہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا پھر ارشاد فرمایا: خبردار میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں جو مشرک کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں اکٹھے نہیں رہ سکتے۔

(۷۲) ما قالوا فِی ختمِ رِقابِ أهلِ الذِّمّۃِ

جن لوگوں نے اہل ذمہ کی گردن میں مہر لگانے کے بارے میں یوں کہا

(۳۳۶۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ عُبَیْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَی عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ کَانَ یَخْتِمُ فِی أَعْنَاقِهِمْ ، یَعْنِی أَهْلَ الذِّمَّةِ.

(۳۳۶۶۹) حضرت اسلم ریاٹیلہ جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذمیوں کی گردن میں مہر لگاتے تھے۔

(۳۳۶۷۰) حَدَّثَنَا کَثِیرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَیْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ ، قَالَ : بَعَثَ عُمَرُ حُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانِ ، وَابْنَ حُنَیْفٍ فَفَلَجَا الْجِزْیَةَ عَلَی أَهْلِ السَّوَادِ فَقَالاَ : مَنْ لَمْ یَجِءْ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ فَیُخْتِمُ فِی عُنُقِهِ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ.

(۳۳۶۷۰) حضرت میمون بن مہران ریاٹیلہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن حُنیف ان دونوں کو لشکر دے کر بھیجا۔ پس ان دونوں نے بستی والوں کو جزیہ پر رضامند کر لیا۔ اور دونوں نے فرمایا: بستی والوں میں سے جس شخص نے آ کر اپنی گردن میں مہر نہ لگوائی تو اس سے اللہ کا ذمہ بری ہے۔

(۷۳) ما قالوا فِی الرّجلِ یحمل علی الفرسِ فیحتاج إلیہِ أیبیعہ ؟

اس آدمی کا بیان جس نے گھوڑے پر کسی کو سوار کرنا تھا پس اسے اس کی ضرورت پڑ گئی کیا وہ گھوڑے کو فروخت کر دے؟

(۳۳۶۷۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ أَبِی الْمُنَیَّةِ ، قَالَ : أَوْصَی رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْیَمَامَةِ بِفَرَسٍ فِی سَبِیلِ اللهِ ، فَقَدِمَ ابْنُ عَمٍّ لِی ، فَقُلْتُ : أَحْمِلُ عَلَیْهِ أَخِی ، فَإِنَّ أَخِی رَجُلٌ صَالِحٌ ، قَالَ : حَتَّی أَسْأَلَ الْحَسَنَ ، فَسَأَلَ الْحَسَنَ ، فَقَالَ : احْمِلْ عَلَیْهِ رَجُلاً ، وَلاَ تَحَابی فِیهِ أَحَدًا ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : فَإِنْ أَحْتَاجَ إِلَیْهِ ، قَالَ : فَلْیَبِعْهُ مِنَ الْجُنْدِ ، وَلاَ تُعْطِهِ هَذِهِ الْمَوَالِیَ فَیَتْرُکُهُ أَحَدُهُمْ نَفَقَةً لأَهْلِهِ.

(۳۳۶۷۱) حضرت ابوالمنیہ ریاٹیلہ فرماتے ہیں کہ اہل یمامہ میں سے ایک آدمی نے اللہ کے راستہ میں گھوڑے کی وصیت کی۔ پس

میرا چچازاد آ گیا تو میں نے اس شخص سے کہا اس پر میرے بھائی کو سوار کردو۔ اس لیے کہ میرا بھائی نیک آدمی ہے۔ اس نے کہا: میں حضرت حسن بصری ؒ سے پوچھ لوں۔ اس نے حضرت حسن بصری ؒ سے پوچھا؟ انہوں نے فرمایا: اس پر اس آدمی کو سوار کردو اور اس بارے میں تم بالکل پچھتاوامت کرنا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت حسن بصری ؒ سے پوچھا: اگر وہ اس کا ضرورت مند ہو؟ آپ ؒ نے فرمایا: کہ اس کو لشکر میں سے کسی کے ہاتھ فروخت کردو۔ اور اس کو ان غلاموں میں سے کسی کو مت دو۔ ان میں سے کوئی اسے اپنے گھر والوں کے خرچ کے لیے چھوڑ دے گا۔

(٧٤) الرّجل يجيء مِن دارِ الحربِ ما يصنع بِهِ ؟

اس آدمی کا بیان جو دارالحرب سے آئے اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟

(٣٣٦٧٢) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ ، قَالَ : إِمَّا أَنْ يُقِرَّهُ ، وَإِمَّا أَنْ يُبْلِغَهُ مَأْمَنَهُ.

(٣٣٦٧٢) حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؒ نے اس شخص کے بارے میں جو دارالحرب سے آیا ہو یوں ارشاد فرمایا: یا تو اسے برقرار رکھا جائے یا پھر اسے محفوظ جگہ پہنچا دیا جائے۔

(٧٥) الرّجل يتزوّج فِي دارِ الحربِ

اس آدمی کا بیان جو دارالحرب میں شادی کرلے

(٣٣٦٧٣) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ وَيَدَعُ وَلَدَهُ فِيهِمْ.

(٣٣٦٧٣) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ مکروہ سمجھتے تھے اس بات کو کہ کوئی آدمی دارالحرب میں شادی کرلے اور اپنے بچہ کو ان میں چھوڑ دے۔

(٧٦) ما قالوا فِي الَّذِي يؤخذ فِي دارِ الحربِ ما الحكم فِيهِ ؟

جن لوگوں نے یوں کہا اس شخص کے بارے میں جس کو دارالحرب میں قید کرلیا گیا ہو کہ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(٣٣٦٧٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ ، عَنِ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ يُؤْخَذُ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ ، فَيَقُولُ : لَمْ أُرِدْ عَوْنَهُمْ عَلَيْكُمْ وَقَدِ اشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَأْتِيَهُمْ فَكَرِهَ قَتْلَهُ إِلاَّ بِبَيِّنَةٍ ، قَالَ : وَقَالَ

حِينَئِذٍ لِعَطَاءٍ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ :إِذَا نَقَضَ شَيْئًا وَاحِدًا مِمَّا عَلَيْهِ فَقَدْ نَقَضَ الصُّلْحَ.

(۳۳۶۷۴) حضرت ابن جریج ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء سے پوچھا گیا اس ذمی شخص کے بارے میں جس کو مشرکین کی زمین میں پکڑ لیا گیا اس نے کہا: کہ میرا تمہارے خلاف ان کی مدد کرنے کا ارادہ نہیں تھا......اور تحقیق ان لوگوں نے اس پر یہ شرط لگا دی کہ وہ مسلمانوں کے پاس نہیں آئے گا؟ تو آپ ریشید نے اس کے قتل کو مکروہ سمجھا مگر گواہی کے ساتھ۔ راوی کہتے ہیں: کہ اس وقت بعض اہل علم نے حضرت عطاء ریشید سے فرمایا: جو چیز اس پر لازم تھی جب اس میں سے ایک چیز ختم کر دی تو تحقیق صلح ختم ہو جائے گی۔

(۳۳۶۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ إِذَا نَقَضُوا الْعَهْدَ فَلَيْسَ عَلَى الذُّرِّيَّةِ شَيْءٌ.

(۳۳۶۷۵) حضرت ھشام ریشید فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریشید نے ذمیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: جب وہ معاہدہ توڑ دیں تو ان کی اولاد پر کوئی بوجھ نہیں ہوگا۔

(۷۷) ما قالوا فِي الفيءِ يفضّل فِيهِ الآهل على الأعزبِ

جن لوگوں نے مال غنیمت کے بارے میں یوں کہا کہ اس میں کنبہ دار کو کنوارے پر فضیلت دی جائے گی

(۳۳۶۷۶) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ الْفَيْءُ قَسَمَهُ مِنْ يَوْمِهِ فَأَعْطَى الآهِلَ حَظَّيْنِ وَأَعْطَى الأَعْزَبَ حَظًّا. (ابو داؤد ۲۹۴۶۔ احمد ۲۹)

(۳۳۶۷۶) حضرت عوف بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جب مال فئی آتا تو آپ ﷺ اسی دن ہی اس کو تقسیم فرما دیتے۔ پس آپ ﷺ کنبہ دار کو دو حصہ عطا فرماتے اور کنوارے کو ایک حصہ عطا فرماتے۔

(۷۸) ما قالوا فِي الولاةِ تتخذ البرد فتبرد

جن لوگوں نے حکمرانوں کے بارے میں یوں کہا کہ وہ قاصد رکھیں پھر اس کے ذریعہ پیغام بھیجیں

(۳۳۶۷۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ صَدَقَةِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْرِدُ.

(۳۳۶۷۷) حضرت قاسم ریشید فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قاصد کے ذریعے پیغام بھیجا کرتے تھے۔

(۳۳۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يُبْرِدُ قَالَ :فَحَمَلَ مَوْلًى لَهُ رَجُلاً عَلَى

الْبُرِيدِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ ، قَالَ :فَدَعَاهُ ، فَقَالَ :لاَ تبرح حَتَّى نُقَوِّمَهُ ، ثُمَّ تَجْعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۳۶۷۸) حضرت طلحہ بن یحییٰ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ قاصد کے ذریعہ پیغام بھیجا کرتے تھے۔ آپ ؒ کے ایک غلام نے ڈاک کی سواری پر ایک شخص کو آپ کی اجازت کے بغیر سوار کر دیا۔ آپ ؒ نے اس کو بلایا اور فرمایا: تو اس سے جدامت ہو یہاں تک کہ اس کی قیمت ادا کر، پھر اس کی قیمت بیت المال میں ڈال دے۔

(۳۳۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لأُمَرَائِهِ :إِذَا أَبْرَدْتُمْ إِلَيَّ بَرِيدًا فَأَبْرِدُوهُ حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الاِسْمِ. (بزار ۱۹۸۵)

(۳۳۶۷۹) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مقرر کردہ امیروں سے ارشاد فرمایا: جب تم میری طرف کسی قاصد کے ذریعہ ڈاک بھیجو تو تم لوگ خوبصورت چہرے والے اور خوبصورت نام والے کو بھیجو۔

(۳۳۶۸۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ أَنِ احْمِلْ إِلَيَّ جَرِيرًا عَلَى الْبَرِيدِ فَحَمَلَهُ.

(۳۳۶۸۰) حضرت ابو اسحاق ؒ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ؒ نے حضرت عبد الرحمٰن بن خالد ؒ کو خط لکھا کہ تم جریر کو پیغام دے کر میری طرف بھیجو۔ تو آپ ؓ نے ان کو بھیج دیا۔

(۷۹) ما قالوا فِيما ذُكِر مِن الرِّماحِ واتِّخاذِها

ان روایات کا بیان جن میں نیزہ ساز اور اس کے بنانے کا ذکر ہے

(۳۳۶۸۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي بِالسَّيْفِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ، وَجَعَلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي ، وَجَعَلَ الذُّلَّ وَالصَّغَارَ عَلَى مَنْ خَالَفَنِي ، وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.

(۳۳۶۸۱) حضرت طاؤس ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھے تلوار دے کر بھیجا ہے قیامت سے پہلے اور اللہ تعالیٰ نے میرا رزق میرے نیزے کے سائے کے نیچے مقرر کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ذلت اور رسوائی مقدر کی ہے اس شخص کے نصیب میں جو میری مخالفت کرے گا۔ اور جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو وہ ان ہی میں سے ہوگا۔

(۳۳۶۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

(۳۳۶۸۲) حضرت طاؤس ؒ سے رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۳۳۶۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :كَانَ الْمُغِيرَةُ

بْنُ شُعْبَةَ إِذَا غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ مَعَهُ رُمْحًا ، فَإِذَا رَجَعَ طَرَحَهُ كَيْ يُحْمَلَ لَهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :لأَذْكُرَنَّ هَذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لاَ تَفْعَلْ فَإِنَّك إِنْ فَعَلْت لَمْ تُرْفَعْ ضَالَّةٌ.

(ابن ماجه ۲۸۰۹۔ نسائی ۵۸۰۷)

(۳۳۶۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں جاتے تو اپنے ساتھ ایک نیزہ رکھتے۔ جب واپس لوٹتے تو اس کو پھینک دیتے تاکہ کوئی اسے ان کا سمجھ کر اٹھا لے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ضرور بالضرور یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کروں گا اس پر انہوں نے فرمایا: تم ایسا مت کرنا۔ اس لیے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو گمشدہ چیز نہیں اٹھائی جائے گی۔

(۳۳٦۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ :إِنَّ أَبَا مُوسَى أَرَادَ أَنْ يَسْتَعْمِلَ الْبَرَاءَ بْنَ مَالِكٍ فَأَبَى ، فَقَالَ لَهُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ :أَعْطِنِي سَيْفِي وَتِرْسِي وَرُمْحِي.

(۳۳۶۸۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کو امیر بنانے کا ارادہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: مجھے میری تلوار، میری ڈھال اور میرا نیزہ دے دو۔

(۳۳٦۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :إِنَّمَا كَانَتِ الْحَرْبَةُ تُحْمَلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ إِلَيْهَا.

(۳۳۶۸۵) حضرت اسماعیل بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نیزہ بھی لے جایا جاتا تھا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو سامنے رکھ کر نماز پڑھیں۔

(۳۳٦۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ الزُّهْرِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :لَمَّا بُعِثَ أَبُو مُوسَى عَلَى الْبَصْرَةِ كَانَ مِمَّنْ بُعِثَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ وَزَرَائِهِ ، فَكَانَ يَقُولُ لَهُ :اخْتَرْ عَمَلاً ، فَقَالَ :الْبَرَاءُ وَمُعْطِيَّ أَنْتَ مَا سَأَلْتُك ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :أَمَا إِنِّي لاَ أَسْأَلُك إِمَارَةَ مِصْرٍ ، وَلاَ جِبَايَةَ خَرَاجٍ ، وَلَكِنْ أَعْطِنِي قَوْسِي وَفَرَسِي وَرُمْحِي وَسَيْفِي وَذَرْنِي إِلَى الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَبَعَثَهُ عَلَى جَيْشٍ ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ قُتِلَ.

(۳۳۶۸۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا امیر بنا کر بھیجا گیا تو ان کے ساتھ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا گیا۔ اور یہ ان کے وزیروں میں سے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ان سے فرمایا کرتے تھے۔ تم بھی کوئی کام اختیار کر لو۔ اس پر حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا جو عہدہ میں تم سے مانگوں گا وہ تم مجھے دو گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: بلاشبہ میں تم سے شہر کی نگرانی اور خراج کی وصول یابی کا عہدہ نہیں مانگتا لیکن تم مجھے میری کمان، میرا

گھوڑا، میرا نیزہ اور میری تلوار دے دو، اور مجھے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کے لیے چھوڑ دو پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو لشکر پر امیر بنا کر بھیج دیا تو یہ شہید ہونے والے سب سے پہلے شخص تھے۔

(٣٣٦٨٧) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ ثَابِتٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي مُنِيبِ الْجُرَشِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِل رُمْحِي وَجَعَلَ الذِّلَّةَ وَالصَّغَارَ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي ، مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.

(٣٣٦٨٧) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ رب العزت نے میرا رزق نیزے کے سائے کے نیچے مقرر کیا ہے۔ اور اللہ رب العزت نے ذلت اور رسوائی اس شخص کے مقدر کی ہے۔ جو میرے حکم کی مخالفت کرے گا، اور جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے تو وہ ان میں سے ہوگا۔

(٨٠) ما قالوا فِي الفيءِ لِمن هو مِن النّاسِ ؟

جن لوگوں نے مال غنیمت کے بارے میں یوں کہا: کہ وہ لوگوں میں سے کس کے لیے ہوگا؟

(٣٣٦٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : اجْتَمِعُوا لِهَذَا الْفَيْءِ حَتَّى نَنْظُرَ فِيهِ ، فَإِنِّي قَرَأْت آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ اسْتَغْنَيْت بِهَا ، قَالَ اللَّهُ : ﴿مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ إلَى قَوْلِهِ : ﴿إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ وَاللهِ مَا هُوَ لِهَؤُلاَءِ وَحْدَهُمْ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ﴾ إلَى قَوْلِهِ ﴿هُمُ الصَّادِقُونَ﴾ وَاللهِ مَا هُوَ لِهَؤُلاَءِ وَحْدَهُمْ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِنْ بَعْدِهِمْ﴾ إلَى آخِرِ الآيَةِ.

(٣٣٦٨٨) حضرت اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس مال فیئ کے لیے لوگوں کو جمع کرو یہاں تک کہ میں اس بارے میں غور و فکر کروں بے شک میں نے کتاب اللہ کی چند آیات پڑھی ہیں جنہوں نے مجھے اس معاملہ میں مستغنی کر دیا ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ: ترجمہ: جو کچھ پلٹا دے اللہ اپنے رسول کی طرف بستیوں کے لوگوں سے سو وہ ہے اللہ کا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے آیت کے آخر تک تلاوت فرمائی۔ بلاشبہ اللہ بہت سخت ہے سزا دینے میں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ مال صرف ان اکیلوں کا نہیں ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ: (نیز وہ مال) ان مفلس مہاجروں کے لیے ہے جو نکال باہر کیے گئے ہیں اپنے گھروں سے اور اپنی جائیدادوں سے جو فضل تلاش کرتے ہیں اللہ کا اور اس کی خوشنودی ...... اور مدد کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ یہی لوگ سچے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یہ مال صرف ان لوگوں کے لیے بھی نہیں پھر

آپ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی بھی تلاوت فرمائی: ترجمہ: اور یہ (مال) ان کے لیے بھی ہے جو آئیں گے ان کے بعد۔ آخر آیت تک آپ رضی اللہ عنہ نے تلاوت فرمائی۔

(۳۳۶۸۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : وَجَدْتُ الْمَالَ قُسِمَ بَيْنَ هَذِهِ الثَّلاَثَةِ الأَصْنَافِ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ وَالَّذِينَ جَاؤُوا مِنْ بَعْدِهِمْ.

(۳۳۶۸۹) حضرت سدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میں نے مال پایا تو ان تین قسم کے لوگوں کے درمیان وہ تقسیم کر دیا جائے گا، مہاجرین، انصار، اور جو لوگ ان کے بعد آئیں گے۔

(۳۳۶۹۰) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۳۶۹۰) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے بھی مذکورہ ارشاد اس سند سے منقول ہے۔

(۸۱) مَنْ كَانَ يحِبّ إذا افتتح الحِصن أن يقيم عليهِ

جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب کوئی قلعہ فتح ہو جائے تو وہ اس میں اقامت اختیار کرے

(۳۳۶۹۱) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَلَبَ قَوْمًا أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلاَثًا. (احمد ۲۹۔ دارمی ۲۴۵۹)

(۳۳۶۹۱) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر فتح حاصل کر لیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی کشادہ جگہ میں تین دن ٹھہرنے کو پسند کرتے تھے۔

(۳۳۶۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (مسلم ۲۲۰۴۔ ابن ابی عاصم ۱۸۹۱)

(۳۳۶۹۲) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۸۲) ما قالوا فِي الرّجلِ يعمل الشّيء فِي أرضِ العدوّ

جن لوگوں نے یوں کہا: اس آدمی کے بارے میں جو دشمن کے علاقہ میں کوئی کام کرتا ہو

(۳۳۶۹۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : إِنَّ لَنَا غُلاَمًا يَعْمَلُ الْفَخَّارَ بِأَرْضِ الْعَدُوِّ ، ثُمَّ يَبِيعُ فَتَجْتَمِعُ له النَّفَقَةُ وَيُنْفِقُ عَلَيْنَا ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

(۳۳۶۹۳) حضرت خالد بن ابی عمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ اور حضرت سالم بن عبداللہ ان دونوں

حضرات سے پوچھا: کہ ہمارا ایک غلام ہے جو دشمن کے علاقہ میں کمہار کا کام کرتا ہے۔ پھر ان برتنوں کو فروخت کرتا ہے اور اس کے پاس کافی مال جمع ہو جاتا ہے تو وہ ہم پر بھی اس میں سے خرچ کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٣٣٦٩٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : الرَّجُلُ يَكُونُ مِنَّا فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَيَصِيدُ الْحِيتَانَ وَيَبِيعُ فَتَجْتَمِعُ لَهُ الدَّرَاهِمُ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

(۳۳۶۹۴) حضرت خالد بن ابی عمران ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد ؒ اور حضرت سالم بن عبد اللہ ؓ ان دونوں حضرات سے پوچھا: ہم میں سے ایک آدمی جو دشمن کے علاقہ میں ہوتا ہے پس وہ مچھلیاں شکار کرتا ہے اور ان کو فروخت کرتا ہے۔ پھر اس کے پاس بہت درہم جمع ہو جاتے ہیں۔ ان کا کیا حکم ہے؟ آپ ؒ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔

(٨٣) ما قالوا فِي الوالِي أله أن يقطِع شيئًا مِن الأرضِ

جن لوگوں نے حکمران کے بارے میں یوں کہا: کہ کیا اسے اختیار ہے زمین کے کچھ حصہ کے مالک بنا دینے کا؟

(٣٣٦٩٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَقْطَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ بَنِي النَّضِيرِ فِيهَا نَخْلٌ وَشَجَرٌ ، وَأَقْطَعَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ.

(۳۳۶۹۵) حضرت عروہ بن زبیر ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر سے حاصل ہونے والی زمینوں میں سے ایک ٹکڑا جس میں کھجور کے درخت اور دوسرے درخت تھے بانٹ دی اور حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ نے بھی بانٹ دی۔

(٣٣٦٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ بَنِي النَّضِيرِ فِيهَا نَخْلٌ ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ الْجُرْفَ ، وَأَنَّ عُمَرَ أَقْطَعَهُ الْعَقِيقَ أَجْمَعَ.

(۳۳۶۹۶) حضرت عروہ بن زبیر ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنو نضیر کی زمینوں میں سے ایک زمین کا حضرت زبیر ؓ کو مالک بنا دیا۔ اس زمین میں کھجور کے درخت بھی تھے۔ اور حضرت ابوبکر ؓ نے حضرت زبیر ؓ کو دریا کے کنارے زمین کا مالک بنایا۔ اور حضرت عمر ؓ نے ان کو ایک پوری وادی کا مالک بنایا۔

(٣٣٦٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا فِيهَا نَخْلٌ.

(۳۳۶۹۷) حضرت عروہ ؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر ؓ کو کھجور کے درختوں والی زمین کا مالک بنایا۔

(٣٣٦٩٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : سَأَلْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ فَحَدَّثَنِي أَنَّ عُثْمَانَ أَقْطَعَ

خَبَّابًا أَرْضًا وَعَبد الله أَرْضًا وَسَعْدًا أَرْضًا وَصُهَيبًا أَرْضًا.

(۳۳۶۹۸) حضرت ابراہیم بن مہاجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں حضرت موسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بیان فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو الگ الگ زمینوں کا مالک بنایا۔

(۳۳۶۹۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ عُثْمَانَ أَقْطَعَ خَمْسَةً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ابْنَ مَسْعُودٍ وَسَعْدًا وَالزُّبَيْرَ وَخَبَّابًا وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ.

(۳۳۶۹۹) حضرت موسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے پانچ اشخاص کو زمین دی ان میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت خباب رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

(۳۳۷۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ أَقْطَعَ عَلِيًّا يَنْبُعَ وَأَضَافَ إلَيْهَا غَيْرَهَا.

(۳۳۷۰۰) حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک چشمہ کا مالک بنایا اور اس کے علاوہ مزید اضافہ بھی فرمادیا۔

(۳۳۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ:أَتَى عُمَرَ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ، يُقَالَ لَهُ :نَافِعٌ أَبُو عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فَكَانَ أَوَّلَ مِنَ افْتَلَى الْفَلاَ بِالْبُصْرَةِ ، قَالَ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إنْ قِبَلَنَا أَرْضًا بِالْبَصْرَةِ لَيْسَتْ مِنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ ، وَلاَ تَضُرُّ بِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ رَأَيْت أَنْ تُقْطِعَنِيهَا أَتَّخِذْهَا قَضْبًا لِخَيْلِي فَافْعَلْ ، قَالَ :فَكَتَبَ عُمَرُ إلَى أَبِي مُوسَى :إنْ كَانَ كَمَا قَالَ فَأَقْطِعْهَا إيَّاهُ. (ابو عبید ۶۸۷)

(۳۳۷۰۱) حضرت محمد بن عبیداللہ الثقفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس قبیلہ ثقیف کا ایک شخص آیا جس کا نام نافع ابو عبداللہ تھا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے بصرہ کی بے آب وگیاہ وادی کو چراگاہ بنایا۔ اس نے عرض کیا: اے امیر المومنین! ہماری طرف بصرہ میں ایک زمین ہے جو خراج کی زمین نہیں ہے اور نہ وہ مسلمانوں میں کسی کو نقصان پہنچائے گی اگر آپ مناسب سمجھیں تو وہ میرے نام کر دیں میں اس میں اپنے گھوڑوں کے لیے گھاس اُگاؤں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایسا کر دیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ اگر بات ایسے ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا ہے۔ تو تم وہ زمین اس کے نام کردو۔

(۳۳۷۰۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ ، قَالَ :أَقْطَعَ أَبُو بَكْرٍ طَلْحَةَ أَرْضًا وَكَتَبَ لَهُ بِهَا كِتَابًا وَأَشْهَدَ بِهِ شُهُودًا فيهم عُمَرُ ، فَأَتَى طَلْحَةُ عُمَرَ بِالْكِتَابِ ، فَقَالَ :اخْتِمْ عَلَى هَذَا ، قَالَ :لاَ أَخْتِمُ عَلَيْهِ ، هَذَا لَكَ دُونَ النَّاسِ قَالَ :فَانْطَلَقَ طَلْحَةُ وَهُوَ مُغْضَبٌ ، فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ :وَاللهِ مَا أَدْرِي أَنْتَ الْخَلِيفَةُ ، أَوْ عُمَرُ ، قَالَ :لاَ بَلْ عُمَرُ لَكِنَّهُ أَبَى.

(۳۳۷۰۲) حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنوزریق کے ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے نام ایک زمین کر دی اور ان کے لیے اس بارے میں ایک تحریر بھی لکھ دی اور اس پر گواہ بھی بنا دیے جن میں حضرت عمر بھی شامل تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ تحریر لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اس پر مہر لگا دو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس پر مہر نہیں لگاؤں گا۔ کیا یہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف تیرے لیے ہے؟ راوی کہتے ہیں: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ چلے گئے اس حال میں کہ وہ بہت غصہ میں تھے۔ پس وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ تم خلیفہ ہو یا عمر؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! بلکہ عمر رضی اللہ عنہ نے تو صرف انکار کیا ہے!

(۳۳۷۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ عَلِيًّا الفقيرين ، وبئر قَيْسٌ ، وَالشَّجَرَةُ.

(۳۳۷۰۳) حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فقیرین مقام پر زمین اور قیس کا کنواں اور درخت کا مالک بنایا۔

(۳۳۷۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ اسْتَقْطَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِلْحَ الَّذِي بِمَأْرِبَ ، فَأَرَادَ أَنْ يُقْطِعَهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَالْمَاءِ الْعِدِّ فَأَبَى أَنْ يُقْطِعَهُ. (بخاری ۱۶۸۲۔ ابوداؤد ۳۰۵۹)

(۳۳۷۰۴) حضرت یحییٰ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ ابیض بن حمال نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مارب کے مقام میں ایک کھارا کنواں مانگا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کنواں ان کو دینے کا ارادہ فرمالیا۔ اتنے میں ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ وہ تو جاری پانی کی طرح ہے جو مسلسل چلتا ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ جگہ دینے سے انکار فرمادیا۔

(۳۳۷۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمْ يُقْطِعْ أَبُو بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرُ ، وَلاَ عَلِي ، وَأَوَّلُ مَنْ أَقْطَعَ الْقَطَائِعَ عُثْمَان ، وَبِيعَتْ أَرَضُونَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ.

(۳۳۷۰۵) حضرت جابر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: نہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زمینیں دیں نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور نہ ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے، سب سے پہلے جس نے زمینوں کا مالک بنایا وہ حضرت عثمان تھے۔ حضرت عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ خلافت میں زمینیں فروخت کی گئیں۔

(۳۳۷۰٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْطَعَ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ أرضا ، وَكَتَبَ لهما عَلَيْهَا كِتَابًا.

(۳۳۷۰۶) حضرت عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن ان دونوں کو زمین دی۔ اور ان دونوں کے لیے ایک تحریر بھی لکھ دی۔

(٨٤) ما ذكر فِي اصطِفاءِ الأرض ومن فعله

ان روایات کا بیان جو زمین کو منتخب کرنے کے بارے میں ذکر کی گئیں اور جس شخص نے یہ کام کیا

(٣٣٧.٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي رَجُلٌ كَانَ أَبُوهُ أَخْبَرَ النَّاسَ بِهَذَا السَّوَادِ ، يُقَالَ لَهُ :عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي حَرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اصْطَفَى عَشْرَ أَرَضِينَ مِنْ أَرْضِ السَّوَادِ ، قَالَ :أَحْصَيْت سَبْعًا وَنَسِيت ثَلاَثًا :الآجَامُ ، ومَغِيضُ الْمَاءِ ، وَأَرْضُ آل كِسْرَى ، وَدَيْرُ الْبَرِيد ، وَأَرْضُ مَنْ قُتِلَ فِي الْمَعْرَكَةِ ، وَأَرْضُ مَنْ هَرَبَ ، قَالَ :فَلَمْ تَزَلْ فِي الدِّيوَانِ كَذَلِكَ صافية حَتَّى أَحْرَقَ الدِّيوَانَ الْحَجَّاجُ ، فَأَخَذَ كُلُّ قَوْمٍ مَا يَلِيهِمْ.

(٣٣٧٠٧) حضرت ابوحرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے سواد کی زمینوں میں سے دس زمینیں چن لیں اور فرمایا: میں نے سات کو تو شمار کرلیا اور تین کو میں بھول گیا: قلعیں، وہ زمینیں جہاں پانی کی کمی ہے۔ کسریٰ کی زمین، آلِ کسریٰ کی زمین، ڈاک کی عمارت، ان لوگوں کی زمین، جو معرکہ میں شہید ہوگئے، اور جنگ میں بھاگنے والوں کی زمین......

راوی کہتے ہیں: اسی طرح مرنے کے بعد یہ دیوان مسلسل چلتا رہا یہاں تک کہ حجاج نے دیوان کو جلا دیا۔ اور ہر شخص نے اپنے قریب کی جگہ لے لی۔

(٨٥) ما قالوا فِي المشرِكين يدعون المسلِمين إلى غيرِ ما ينبغِي أيجيبونهم أم لاَ ويكرهون عليهِ ؟

ان مشرکین کا بیان جو مسلمانوں کو ناجائز بات کی طرف بلاتے ہیں۔ کیا وہ اس کا جواب دیں اس حال میں کہ ان کو مجبور کیا جا رہا ہو؟

(٣٣٧.٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُيُونًا لِمُسَيْلِمَةَ أَخَذُوا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَأَتَوْهُ بِهِمَا ، فَقَالَ لأَحَدِهِمَا :أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَقَالَ :أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ؟ قَالَ :فَأَهْوَى إِلَى أُذُنَيْهِ ، فَقَالَ :إِنِّي أَصَمُّ ، قَالَ :مَا لَكَ إِذَا قُلْتُ لَكَ :تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ، قُلْتُ إِنِّي أَصَمُّ ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ، وَقَالَ لِلآخَرِ :أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، قَالَ :نَعَمْ ، فَقَالَ :أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ، قَالَ :نَعَمْ ، فَأَرْسَلَهُ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ :هَلَكْت ، قَالَ :وَمَا شَأْنُك فَأَخْبَرَهُ بِقِصَّتِهِ وَقِصَّةِ صَاحِبِهِ ، فَقَالَ :أَمَّا صَاحِبُك فَمَضَى عَلَى إِيمَانِهِ ، وَأَمَّا أَنْتَ فَأَخَذْتَ بِالرُّخْصَةِ.

(۳۳۷۰۸) حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے جاسوسوں نے مسلمانوں کے دو آدمیوں کو پکڑ لیا اور وہ ان دونوں کو مسیلمہ کذاب کے پاس لے گئے۔ اس نے ان دونوں میں سے ایک کو کہا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! اس نے پھر پوچھا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! اس نے پوچھا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ان صحابی نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ میں تو بہرا ہوں۔ مسیلمہ کذاب نے کہا: تجھے کیا مصیبت ہے جب میں تجھ سے پوچھتا ہوں کہ تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو تو کہتا ہے کہ میں بہرا ہوں؟ پس اس نے حکم دیا اور ان صحابی کو قتل کر دیا گیا۔ مسیلمہ کذاب نے دوسرے شخص سے کہا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! اس نے پھر پوچھا: کہ کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں! پس اس نے اس ان کو چھوڑ دیا: یہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ہلاک ہو گیا! آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ہوا؟ انہوں نے اپنا اور اپنے ساتھی کا واقعہ بیان کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: بہر حال تیرا ساتھی تو ایمان کی حالت میں مرا، اور رہے تم تو تم نے رخصت پر عمل کیا۔

(۳۳۷۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُخَارِقِ بْنِ خَلِيفَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ الْجَنَّةَ فِي ذُبَابٍ وَدَخَلَ رَجُلٌ النَّارَ فِي ذُبَابٍ ، مَرَّ رَجُلاَنِ عَلَى قَوْمٍ قَدْ عَكَفُوا عَلَى صَنَمٍ لَهُمْ وَقَالُوا : لاَ يَمُرُّ عَلَيْنَا الْيَوْمَ أَحَدٌ إِلاَّ قَدَّمَ شَيْئًا ، فَقَالُوا لأَحَدِهِمَا : قَدِّمْ شَيْئًا ، فَأَبَى فَقُتِلَ ، وَقَالُوا : لِلآخَرِ : قَدِّمْ شَيْئًا ، فَقَالُوا : قَدِّمْ وَلَوْ ذُبَابًا ، فَقَالَ : وَأَيْشٍ ذُبَابٌ ، فَقَدَّمَ ذُبَابًا فَدَخَلَ النَّارَ ، فَقَالَ سَلْمَانُ : فَهَذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ فِي ذُبَابٍ ، وَدَخَلَ هَذَا النَّارَ فِي ذُبَابٍ. (بیہقی ۳۴۳۔ ابو نعیم ۲۰۳)

(۳۳۷۰۹) حضرت طارق بن شھاب ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان ؓ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی مکھی کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گیا اور ایک آدمی مکھی ہی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہو گیا۔ اس طرح کہ دو آدمی ایک قوم کے پاس سے گزرے جو اپنے بتوں کی عبادت میں مشغول تھی انہوں نے کہا آج ہم پر کوئی نہیں گزرے گا مگر یہ کہ وہ کچھ نہ کچھ پیش کرے گا، تو انہوں نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا: کوئی چیز پیش کرو۔ اس نے انکار کر دیا تو اسے قتل کر دیا گیا۔ انہوں نے دوسرے سے کہا: کوئی چیز پیش کرو، وہ کہنے لگا، میرے پاس تو کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا پیش کرو اگرچہ مکھی ہی ہو۔ اس آدمی نے دل میں کہا: کہ صرف مکھی پیش کروں؟ اور اس نے مکھی پیش کر دی پس یہ شخص جہنم میں داخل ہو گیا۔ اس پر حضرت سلمان ؓ نے فرمایا: یہ شخص مکھی کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گیا اور یہ شخص مکھی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہو گیا۔

(۳۳۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ فِي رَجُلٍ أَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَأَكْرَهُوهُ عَلَى شُرْبِ الْخَمْرِ وَأَكْلِ الْخِنْزِيرِ ، قَالَ : إِنْ أَكَلَ وَشَرِبَ فَرُخْصَةٌ ، وَإِنْ قُتِلَ أَصَابَ خَيْرًا.

(۳۳۷۱۰) حضرت قیس بن سعد ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء ؓ نے ارشاد فرمایا اس شخص کے بارے میں جس کو دشمن نے پکڑ

لیااور اس کو شراب پینے اور خنزیر کھانے پر مجبور کیا۔ آپ ریلٹیلیہ نے فرمایا: اگر وہ خنزیر کھاتا ہے اور شراب پی لیتا ہے۔ تو یہ رخصت ہے۔ اور اگر اسے قتل کر دیا جاتا ہے تو اس نے بھلائی کو پالیا۔

(۳۳۷۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بُرْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْخَمْرِ رُخْصَةٌ لأَنَّهَا لاَ تَرْوِى.

(۳۳۷۱۱) حضرت برد ریلٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مکحول ریلٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: شراب پینے میں رخصت نہیں ہے اس لیے کہ یہ کبھی سیراب نہیں کرتی۔

(۳۳۷۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ : التَّقِيَّةُ لاَ تَحِلُّ إِلاَّ كَمَا تَحِلُّ الْمَيْتَةُ لِلْمُضْطَرِّ.

(۳۳۷۱۲) حضرت عمر بن عطیہ ریلٹیلیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوجعفر ریلٹیلیہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ تقیہ حلال نہیں ہے مگر اس طرح جیسا کہ مردار مجبور کے لیے حلال ہے۔

(۳۳۷۱۳) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : التَّقِيَّةُ جَائِزَةٌ لِلْمُؤْمِنِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلاَّ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَجْعَلُ فِي الْقَتْلِ تَقِيَّةً.

(۳۳۷۱۳) حضرت عوف ریلٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ریلٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: تقیہ کرنا مومن کے لیے قیامت کے دن تک جائز ہے مگر یہ کہ وہ کسی کو قتل کرنے میں تقیہ نہیں کر سکتا۔

(۳۳۷۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : التَّقِيَّةُ إِنَّمَا هِيَ بِاللِّسَانِ لَيْسَتْ بِالْيَدِ.

(۳۳۷۱۴) حضرت ابن جریج ریلٹیلیہ ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تقیہ کرنا زبان سے ہوتا ہے ہاتھ سے نہیں۔

(۳۳۷۱٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ (إِلاَّ أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً) ، قَالَ : التَّقِيَّةُ بِاللِّسَانِ وَلَيْسَ بِالْعَمَلِ.

(۳۳۷۱۵) حضرت ربیع ریلٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالعالیہ ریلٹیلیہ نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: ترجمہ: مگر یہ کہ تم بچنا چاہو ان کے شر سے کسی قسم کا بچنا۔ کہ تقیہ کرنا زبان سے ہوتا ہے عمل سے نہیں۔

(۳۳۷۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : سَمِعْته يَقُولُ : لاَ إِيمَانَ لِمَنْ لاَ تَقِيَّةَ لَهُ.

(۳۳۷۱۶) حضرت عبد الاعلیٰ ریلٹیلیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن حنفیہ ریلٹیلیہ نے ارشاد فرمایا: جو تقیہ نہیں کرتا اس کا ایمان کامل نہیں۔

(۳۳۷۱۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَا مِنْ

كَلَامٍ أَتَكَلَّمُ بِهِ بَيْنَ يَدَيْ سُلْطَانٍ يَدْرَأُ عَنِّي بِهِ مَا بَيْنَ سَوْطٍ إِلَى سَوْطَيْنِ إِلاَّ كُنْتُ مُتَكَلِّمًا بِهِ.

(۳۳۷۱۷) حضرت حارث بن سوید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کوئی کلام ایسا نہیں ہے جو میں کسی بادشاہ کے سامنے کروں اور وہ مجھے اس کے ایک دو کوڑوں سے بچا سکتا تو میں ضرور وہ کلام کروں گا۔

(۳۳۷۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : التَّقِيَّةُ أَوْسَعُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ.

(۳۳۷۱۸) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تقیہ تو آسمان اور زمین کے مابین خلا جتنی وسعت رکھتا ہے۔

(۳۳۷۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّمَا التَّقِيَّةُ رُخْصَةٌ ، وَالْفَضْلُ الْقِيَامُ بِأَمْرِ اللهِ.

(۳۳۷۱۹) حضرت فضیل بن مرزوق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت الحسن بن الحسن رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً تقیہ کرنا تو رخصت ہے۔ افضل تو اللہ کے حکم پر قائم رہنا ہے۔

(۳۳۷۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : إِنِّي أَشْتَرِي دِينِي بَعْضَهُ بِبَعْضٍ مَخَافَةَ أَنْ يَذْهَبَ كُلُّهُ.

(۳۳۷۲۰) حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ یقیناً میں نے اپنے دین کے بعض حصہ کو بعض حصہ کے عوض خرید لیا اس خوف سے کہ دین سارا ہی نہ چلا جائے۔

(۳۳۷۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، قَالَ : دَخَلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَحُذَيْفَةُ عَلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ عُثْمَان لِحُذَيْفَةَ : بَلَغَنِي أَنَّك قُلْتَ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : لاَ وَاللهِ مَا قُلْته ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ : سألك فَلَمْ تقر له ما سَمِعْتُكَ تَقُولُ ، فقَالَ : إِنِّي أَشْتَرِي دِينِي بَعْضَهُ بِبَعْضٍ مَخَافَةَ أَنْ يَذْهَبَ كُلُّهُ.

(۳۳۷۲۱) حضرت نزال بن سبرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ دونوں حضرات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم نے اس طرح اور اس طرح کہا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں اللہ کی قسم! میں نے ایسا نہیں کہا: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضرت عبد اللہ نے ان سے کہا: انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا اور میں نے جو آپ کو بات کرتے ہوئے سنا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا اقرار ہی نہیں کیا؟ انہوں نے فرمایا: یقیناً میں نے اپنے دین کے بعض حصہ کو بعض حصے کے ساتھ خرید لیا اس خوف سے کہ دین سارا ہی نہ چلا جائے۔

(۸٦) ما قالوا فِي العزبِ يغزى ويترك المتزّوج

جن لوگوں نے کنوارے کے بارے میں یوں کہا کہ اسے جہاد کے لیے بھیجا جائے گا اور شادی شدہ کو چھوڑ دیا جائے گا

(۳۳۷۲۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يُغْزِي الْعَزَبَ وَيَأْخُذُ فَرَسَ الْمُقِيمِ فَيُعْطِيه الْمُسَافِرَ.

(۳۳۷۲۲) حضرت ابومجلز ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کنوارے کو جہاد پر بھیجتے تھے اور مقیم سے گھوڑا لے کر مسافر کو دے دیا کرتے تھے۔

(۸۷) ما قالوا فِي سِمةِ دوابِّ الغزوِ

جہاد کے جانوروں پر نشان لگانے کا بیان

(۳۳۷۲۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِي سَعد ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : كَانَ لِعُمَرَ أَرْبَعَةُ آلاَفِ فَرَسٍ عَلَى آرِيّ بِالْكُوفَةِ مَوْسُومَةٌ عَلَى أَفْخَاذِهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَإِنْ كَانَ فِي عَطَاءِ الرَّجُلِ حَقُّهُ ، أَوْ كَانَ مُحْتَاجًا أَعْطَاهُ الْفَرَسَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ أَجْرَيْته فَأَعْيَيْته ، أَوْ ضَيَّعْته مِنْ عَلَفٍ فَأَنْتَ ضَامِنٌ ، وَإِنْ قَاتَلْت عَلَيْهِ فَأُصِيبَ ، أَوْ أُصِبْت فَلَيْسَ عَلَيْك شَيْءٌ.

(۳۳۷۲۳) حضرت محمد بن عبید اللہ ثقفی ویشیلا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کوفہ میں مویشی باندھنے کی جگہ میں چار ہزار گھوڑے تھے۔ سب کی رانوں پر اللہ کے راستہ میں وقف ہونے کا نشان لگا ہوا تھا۔ اگر کسی آدمی کی سالانہ تنخواہ کا کوئی حق ہوتا یا کوئی ضرورت مند ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو گھوڑا دے دیتے۔ پھر فرماتے: اگر تو نے اس کو بھگا بھگا کر عاجز کر دیا یا تو نے اس کے چارہ کی وجہ سے ضائع کر دیا تو تم اس کے ضامن ہو گے۔ اور اگر تم نے اس پر قتال کیا پس یہ مر گیا یا تم مر گئے۔ تو تم پر کوئی چیز لازم نہیں ہو گی۔

(۸۸) فِي دعاءِ المشرِكين قبل أن يقاتَلوا

قتال کرنے سے قبل مشرکین کو دعوت دینے کا بیان

حدثنا أبو عبد الرحمن بقي بن مخلد قَالَ حدثنا عبد الله بن محمد بن أبي شيبة قَالَ :

(۳۳۷۲٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : لَمَّا غَزَا سَلْمَانُ

الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ ، قَالَ : كُفُّوا حَتَّى أَدْعُوَهُمْ كَمَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ فَأَتَاهُمْ ، فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ مِنْكُمْ وَقَدْ تَرَوْنَ مَنْزِلَتِي مِنْ هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ وَإِنَّا نَدْعُوكُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ مَا لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ مَا عَلَيْنَا ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الْجِزْيَةَ ، عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ قَاتَلْنَاكُمْ ، قَالُوا : أَمَّا الإِسْلاَمُ فَلاَ نُسْلِمُ ، وَأَمَّا الْجِزْيَةُ فَلاَ نُعْطِيهَا ، وَأَمَّا الْقِتَالُ فَإِنَّا نُقَاتِلُكُمْ ، قَالَ : فَدَعَاهُمْ كَذَلِكَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فَأَبَوْا عَلَيْهِ ، فَقَالَ لِلنَّاسِ : انْهَدُوا إِلَيْهِمْ.

(۳۳۷۲۴) حضرت ابوالبختری ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سلمان ؓ فارسی اہل فارس کے مشرکین سے جنگ کرنے کے لیے نکلے تو آپ ؓ نے فرمایا: تم رک جاؤ یہاں تک کہ میں ان کو دعوت دوں جیسا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دیتے ہوئے سنا ہے۔ آپ ؓ ان کے پاس آئے اور فرمایا: بلاشبہ میں تم ہی میں سے ایک آدمی ہوں اور تحقیق تم لوگوں نے اس قوم میں میرے رتبہ کو دیکھ لیا ہے۔ یقیناً ہم تمہیں اسلام کی طرف بلاتے ہیں اگر تم نے اسلام قبول کرلیا تو تمہارے لیے بھی وہی حقوق ہوں گے جو ہمیں حاصل ہیں اور تم پر وہی کچھ لازم ہوگا جو ہم پر لازم ہے۔ اور اگر تم اسلام قبول کرنے سے انکار کرتے ہو تو پھر تم ذلیل اور سرنگوں ہو کر جزیہ ادا کرو۔ اور اگر تم نے جزیہ ادا کرنے سے بھی انکار کردیا تو ہم تم سے قتال کریں گے۔ ان لوگوں نے جواب دیا۔ بہرحال اسلام تو ہم قبول نہیں کریں گے۔ اور جزیہ بھی ہم ادا نہیں کریں گے۔ رہا قتال تو ہم یقیناً تمہارے ساتھ قتال ولڑائی کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ؓ نے اسی طرح تین دن تک انہیں دعوت دی۔ اور انہوں نے قبول کرنے سے انکار کیا۔ تو آپ ؓ نے لوگوں سے کہا: ان پر حملہ کردو۔

(۳۳۷۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ ، أَوْ جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ، وَقَالَ : اغْزُوا بِاسْمِ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ تُقَاتِلُونَ مَنْ كَفَرَ بِاللهِ ، اغْزُوا فَلاَ تَغُلُّوا ، وَلاَ تَغْدِرُوا ، وَلاَ تُمَثِّلُوا ، وَلاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا ، وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ ، أَوْ خِلاَلٍ ، فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلاَمِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ ، وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ ، فَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دِيَارَهُمْ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، وَلاَ يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلاَّ أَنْ يَغْزُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ ، فَإِنْ أَبَوْا فَادْعُهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ، وَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ ، ثُمَّ قَاتِلْهُمْ.

(۳۳۷۲۵) حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو جماعت یا لشکر پر امیر مقرر فرماتے تو اس شخص کو

آپ ﷺ خاص طور پر اللہ کے تقویٰ کی وصیت فرماتے۔ اور اس کے ساتھ جو مسلمان ہوتے ان سے بھلائی کا معاملہ کرنے کی وصیت کرتے۔ اور فرماتے: اللہ کے راستہ میں اللہ کا نام لے کر جہاد کرنا۔ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا تم ان کے ساتھ قتال کرنا۔ تم جہاد کرنا پس نہ تو خیانت کرنا اور نہ غداری کا معاملہ کرنا۔ نہ ہی ہاتھ پاؤں کاٹ کر مثلہ بنانا اور نہ ہی بچوں کو قتل کرنا۔ اور جب تم اپنے دشمن مشرکین سے ملو تو ان کو تین باتوں میں سے کسی ایک کی طرف یا یوں فرمایا کہ ان کو تین باتوں کی طرف دعوت دینا۔ ان میں سے جو بھی وہ مان لیں اس کو ان کی جانب سے قبول کر لینا، اور ان سے قتال کرنے سے رک جانا۔ پھر ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دینا۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو اس کو ان کی طرف سے قبول کر لینا اور ان سے قتال کرنے سے رک جانا۔ پھر ان کو اپنا علاقہ چھوڑ کر مہاجرین کے علاقہ میں منتقل ہونے کی دعوت دینا اور ان کو بتلا دینا کہ بے شک جب وہ ایسا کر لیں گے تو ان کو بھی وہی حقوق ملیں گے جو مہاجرین کو حاصل ہیں، اور ان پر وہی چیزیں لازم ہیں جو مہاجرین پر لازم ہیں۔ پس اگر وہ انکار کریں اور اپنے ہی شہر کا انتخاب کریں تو ان کو بتلا دینا کہ وہ لوگ مسلمان دیہاتیوں کی طرح ہوں گے۔ ان پر اللہ کے وہی احکام جاری ہوں گے جو مومنین پر جاری ہوتے ہیں اور ان کا مال فئی اور مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ مگر یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں اگر وہ اس بات کو قبول کرنے سے انکار کر دیں تو ان کو جزیہ ادا کرنے کی طرف بلانا۔ اگر وہ اس بات کو مان لیں تو تم اس کو ان کی طرف سے قبول کر لینا اور ان کے ساتھ قتال کرنے سے رک جانا۔ اور اگر وہ اس کا بھی انکار کر دیں تو تم اللہ رب العزت سے مدد طلب کرنا پھر ان سے قتال کرنا۔

(۳۳۷۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إذَا أَتَيْتَ الْقَوْمَ فَادْعُهُمْ ، فَمَنْ أَجَابَكَ فَاقْبَلْ ، وَمَنْ أَبَى فَلَا تعجل حَتَّى تحدث إلَيَّ بِهِ. (ابوداؤد ۳۹۸۴۔ طبرانی ۸۳۶)

(۳۳۷۲۶) حضرت فروہ بن مُسَیک المرادی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی قوم کے پاس آؤ تو ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دو۔ جو تمہاری بات مان لے تو قبول کرلو۔ اور جو قبول کرنے سے انکار کر دے تو تم جلدی مت کرو۔ یہاں تک کہ اس کے بارے میں مجھ اطلاع کردو۔

(۳۳۷۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ فِي سَرِيَّةٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ: الْحَقْهُ وَلَا تَدْعُهُ مِنْ خَلْفِهِ فَقُلْ: إنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَنْتَظِرَهُ، قَالَ: فَانْتَظَرَهُ حَتَّى جَاءَ، فَقَالَ: لَا تُقَاتِلِ الْقَوْمَ حَتَّى تَدْعُوَهُمْ. (طبرانی ۸۲۶۱)

(۳۳۷۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک لشکر میں بھیجا اور آپ ﷺ نے اپنے پاس موجود ایک آدمی سے کہا: اس سے مل جاؤ اور تم اس کو پیچھے سے مت پکارنا۔ اور یوں کہنا۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں انتظار کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انتظار کیا یہاں تک کہ وہ شخص آ گیا اور کہا: تم اس قوم سے قتال مت کرنا یہاں تک کہ تم ان کو دعوت دو۔

(۳۳۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ غَالِبِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَوْ جَدِّ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ له : لاَ تُقَاتِلَ الْقَوْمَ حَتَّى تَدْعُوَهُمْ.

(۳۳۷۲۸) قبیلہ بنو نمیر کے ایک شخص اپنے والد کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم کسی بھی قوم سے قتال مت کرنا یہاں تک کہ ان کو دعوت دینا۔

(۳۳۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِذَا لَقِيتُمَ الْعَدُوَّ فَادْعُوهُمْ.

(۳۳۷۲۹) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: جب تم دشمن سے ملو تو ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دو۔

(۳۳۷۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَدْعُوَهُمْ.

(۳۳۷۳۰) حضرت قتادہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ مشرکین کو دعوت دینا پسند کرتے تھے۔

(۳۳۷۳۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَخْرٍ ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ دَيْلَمٍ يَدْعُوهُمْ.

(۳۳۷۳۱) حضرت ابوصخر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے دیلم والوں کو خط لکھ کر انہیں اسلام کی دعوت دی۔

(۳۳۷۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا قَاتَلْتُمَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُوهُمْ.

(۳۳۷۳۲) حضرت اشعث ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری ؒ نے ارشاد فرمایا: جب تم مشرکین سے قتال کرنے لگو تو پہلے ان کو اسلام کی دعوت دو۔

(۳۳۷۳۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : بَعَثَ عَلِيٌّ مَعْقِلاً التَّيْمِيَّ إِلَى بَنِي نَاجِيَةَ ، فَقَالَ : إِذَا أَتَيْتَ الْقَوْمَ فَادْعُوهُمْ ثَلاَثًا.

(۳۳۷۳۳) حضرت ابو الطفیل ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے حضرت معقل تیمی ؒ کو لشکر دے کر بنو ناجیہ قبیلہ کی طرف بھیجا اور فرمایا: جب تم لوگ اس قوم کے پاس پہنچ جاؤ تو تم ان کو تین بار اسلام کی دعوت دینا۔

(۳۳۷۳٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ أَنَّ عَلِيًّا بَعَثَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ فَدَعَاهُمْ ثَلاَثًا.

(۳۳۷۳۴) حضرت ابو الجہم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے حضرت براء بن عازب ؓ کو خارجیوں کی طرف لشکر دے کر بھیجا تو آپ ؓ نے ان کو تین بار دعوت دی۔

(۳۳۷۳۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ فِي دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَبْلَ الْقِتَالِ : كُنَّا نَدْعُوا وَنَدَعُ.

(۳۳۷۳۵) حضرت سلیمان تیمی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عثمان نہدی ؒ نے قتال سے قبل مشرکین کو دعوت دینے کے بارے

میں ارشاد فرمایا: کہ ہم ان کو دعوت دیتے تھے اور ہم چھوڑ دیتے تھے۔

(٣٣٧٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : كُنَّا نَدْعُو وَنَدَعُ.

(۳۳۷۳۶) حضرت سلیمان تیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ہم دعوت دیتے تھے اور چھوڑ دیتے تھے۔

(٣٣٧٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَدْعُوَهُمْ.

(۳۳۷۳۷) حضرت سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک پسندیدہ یہی ہے کہ ان کو اسلام کی طرف دعوت دوں۔

(٣٣٧٣٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَا قَاتَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا قط حَتَّى يَدْعُوَهُمْ. (احمد ٢٣١۔ دارمی ٢٤٤٤)

(۳۳۷۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی قوم سے قتال نہیں کیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اسلام کی دعوت دیتے تھے۔

(٨٩) مَنْ كَانَ يرى أن لاَ يدعوهم

جو شخص مشرکین کو دعوت نہ دینے کی رائے رکھتا ہے

(٣٣٧٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفيَان ، عَنْ مَنْصُورٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَأَلْته عَنِ الدَّيْلَمِ فَقَالَ : قَدْ عَلِمُوا مَا يَدْعُونَ إِلَيْهِ.

(۳۳۷۳۹) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے دیلم والوں کو دعوت دینے سے متعلق پوچھا: ؟ تو آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: تحقیق وہ جان چکے ہیں جس بات کی ان کو دعوت دی گئی ہے۔

(٣٣٧٤٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ لاَ يَدْعُوَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا لَقِيَهُمْ ، وَقَالَ : إِنَّهُمْ قَدْ عَرَفُوا دِينَكُمْ ، وَمَا تَدْعُونَهُمْ إِلَيْهِ.

(۳۳۷۴۰) حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ جب مسلمان مشرکین سے ملیں اور ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت نہ دیں۔ اس لیے کہ وہ تمہارے دین کو اور جن باتوں کی طرف تم نے ان کو دعوت دینی ہے وہ اس کو جان چکے ہیں۔

(٣٣٧٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعَدُوِّ : هَلْ يُدْعَوْنَ قَبْلَ الْقِتَالِ ، قَالَ : قَدْ بَلَغَهُمُ الإِسْلاَمُ مُنْذُ بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۳۷۴۱) حضرت ابوھلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے دشمن کے متعلق پوچھا گیا: کہ کیا ان کو قتال سے قبل

دعوت دی جائے گی؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: جب سے اللہ رب العزت نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے تحقیق ان تک اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہے۔

(۹۰) فِي الإِغَارةِ عليهِم وتبييتِهِم بِاللّيلِ

ان پر حملہ کرنے اور رات کو اچانک حملہ کرنے کا بیان

(۳۳۷۴۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنْ دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيَّ :أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَنَعَمُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ ، وَكَانَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِمَّا أَصَابَ ، قَالَ :وَكُنْتُ فِي الْخَيْلِ.

(بخاری ۲۵۴۱۔ مسلم ۱۳۵۶)

(۳۳۷۴۲) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع رحمہ اللہ کو خط لکھ کر مشرکین کو دعوت دینے سے متعلق پوچھا: تو آپ رحمہ اللہ نے میری طرف جواب لکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو مصطلق پر حملہ کیا اس حال میں کہ وہ لوگ غافل تھے، اور ان کے مویشی پانی سے سیراب ہو رہے تھے۔ اور حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا وہاں سے ملنے والے مالِ غنیمت میں سے تھیں۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور میں گھوڑوں میں تھا۔

(۳۳۷۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ الْيَمَامِيِّ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ هَوَازِنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا مَاءً لِبَنِي فَزَارَةَ فَعَرَّسْنَا حَتَّى إذَا كان عِنْدَ الصُّبْحِ شَنَنَّاها عَلَيْهِمْ غَارَةً. (مسلم ۱۳۷۵۔ ابو داؤد ۲۵۸۹)

(۳۳۷۴۳) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قبیلہ ہوازن پر لشکر کشی کی ہم لوگ بنو فزارہ کی پانی کی جگہ پر آئے اور ہم نے وہاں رات گزاری۔ یہاں تک کہ جب صبح کا وقت آ گیا تو ہم نے اچانک ان پر حملہ کر دیا۔

(۳۳۷۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الأَخْضَرِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَرْيَةٍ ، يُقَالَ لَهَا يُبْنَى ، فَقَالَ :ائْتِهَا صَبَاحًا ، ثُمَّ حَرِّقْ.

(ابو داؤد ۲۶۰۹۔ احمد ۲۰۵)

(۳۳۷۴۴) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک بستی کی طرف بھیجا جس کا نام یبنی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبح کے وقت وہاں پہنچنا پھر اس کو جلا دینا۔

(۳۳۷۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ

هَوَازِنَ فَأَتَيْنَا أَهْلَ مَاءٍ فَبَيَّتْنَاهُمْ فَقَتَلْنَا مِنْهُمْ تِسْعَةً ، أَوْ سَبْعَةً أَهْلَ أَبْيَاتٍ.

(۳۳۷۴۵) حضرت ایاس بن سلمہ ؒ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سلمہ ؒ نے ارشاد فرمایا: ہم نے حضرت ابوبکر ؓ کے ساتھ قبیلہ ہوازن پر لشکر کشی کی، ہم لوگ ان کی پانی کی جگہوں پر آئے ہم نے وہاں رات گزاری ہم نے وہاں مقیم نو یا سات افراد کو قتل کر دیا۔

(۳۳۷٤٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارَ إِلَى خَيْبَرَ فَانْتَهَى إِلَيْهَا لَيْلاً ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَرَقَ قَوْمًا لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ. (بخاری ۳۷۱۔ مسلم ۱۰۴۴)

(۳۳۷۴۶) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خیبر کی طرف چلے آپ ﷺ وہاں رات کے وقت پہنچے۔ اور نبی کریم ﷺ جب کسی قوم کے پاس رات کے وقت پہنچتے تھے۔ تو آپ ﷺ ان پر حملہ نہیں فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ صبح کر لیتے۔

(۳۳۷٤۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : كُنَّا نُغِيرُ عَلَيْهِمْ فَنُصِيبُ مِنْهُمْ ، وَأَبُو مُوسَى يَسْمَعُ أَصْوَاتَنَا.

(۳۳۷۴۷) حضرت ابوعمران ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے فرمایا: کہ ہم لوگ مشرکین پر حملہ کرتے تھے اور ہم ان سے مال حاصل کر لیتے تھے۔ اس حال میں کہ حضرت ابوموسیٰ ؓ ہماری آواز سن رہے ہوتے تھے۔

(۳۳۷٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَكْتُبُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ يَنْهَاهُمْ عَنْ إِغَارَةِ الشِّتَاءِ.

(۳۳۷۴۸) حضرت نضر بن عربی ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ اجناد کے امراء کو خط لکھ کر ان کو سردیوں میں حملہ کرنے سے روکتے تھے۔

(۹۱) مَنْ قَالَ إِذَا سمعت الأذان فأمسِكْ عنِ القِتالِ

جو یوں کہے: جب تم اذان کی آواز سنو تو قتال سے رک جاؤ

(۳۳۷٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً ، قَالَ لَهُمْ : إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا ، أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلاَ تَقْتُلُوا أَحَدًا. (ابوداؤد ۲۶۲۸۔ ترمذی ۱۵۴۹)

(۳۳۷۴۹) قبیلہ مزینہ کے ایک شخص اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی لشکر کو بھیجتے تھے تو آپ ﷺ ان

سے فرماتے تھے: جب تم مسجد دیکھو یا تم مؤذن کی آواز سنو تو تم کسی کو قتل مت کرو۔

(۳۳۷۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَرَقَ قَوْمًا فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ. (بخاری ۶۱۰۔ احمد ۲۳۶)

(۳۳۷۵۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت کسی قوم کے پاس آتے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذان سنتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قتال سے رک جاتے۔

(۳۳۷۵۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَهْلِ الرِّدَّةِ ، قَالَ : اجْلِسُوا قَرِيبًا ، فَإِنْ سَمِعْتُمَ النِّدَاءَ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَإِلاَّ فَأَغِيرُوا عَلَيْهِمْ.

(۳۳۷۵۱) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب کوئی لشکر مرتدین کی طرف بھیجتے تو فرماتے: تم لوگ بستی کے قریب ہو کر بیٹھ جانا، پس اگر سورج طلوع ہونے تک اذان کی آواز سن لو تو ٹھیک ورنہ تم ان پر حملہ کر دینا۔

(۹۲) فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ أَيِّ سَاعَةٍ يُسْتَحَبُّ ؟

دشمن سے لڑائی کرنے کا بیان کہ کس وقت قتال کرنا مستحب ہے

(۳۳۷۵۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ كَاتِبِ عُبَيْدِ اللهِ صَدَاقَةٌ وَمَعْرِفَةٌ ، فَكَتَبْتُ إِلَيْهِ أَنْ يَنْسَخَ لِي رِسَالَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ، فَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَسْأَلُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ ، وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ ، وَكَانَ يَنْتَظِرُ ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ نَهَدَ إِلَى عَدُوِّهِ.

(۳۳۷۵۲) حضرت ابو حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے ایک شیخ نے فرمایا: کہ میرے اور حضرت عبید اللہ کے کاتب کے درمیان دوستی اور جان پہچان تھی۔ میں نے اس کی طرف خط لکھا کہ وہ مجھے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا وہ خط لکھ دے جس میں انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم دشمن سے ملاقات کا سوال مت کرو۔ اور جب تمہاری دشمن سے ملاقات ہو جائے تو صبر کرو، اور جان لو کہ بے شک جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار فرماتے تھے۔ جب سورج ڈھل جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن پر حملہ فرما دیتے۔

(۳۳۷۵۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، قَالَ : شهدت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقِتَالِ لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ إِلَى أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْتَزِلَ النَّصْرُ. (ابوداؤد ۲۶۴۸۔ ترمذی ۱۶۱۳)

(۳۳۷۵۳) حضرت نعمان بن مقرن ؓ فرماتے ہیں کہ میں لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا۔ آپ ﷺ نے دن کے ابتدائی حصہ میں قتال نہیں فرمایا۔ اور قتال کو سورج کے ڈھل جانے، ہوا کے چلنے اور مدد کے نازل ہونے تک مؤخر فرمایا۔

(۹۳) من جعل السّلب لِلقاتِلِ

جو شخص مقتول کا چھینا ہوا مال قاتل کا حق قرار دے

(۳۳۷۵٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ ابْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَتَلَ فَلَهُ السَّلَبُ. (ابن ماجه ۲۸۳۸۔ احمد ۱۲)

(۳۳۷۵۴) حضرت سمرہ بن جندب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قتل کرے تو مقتول کا مال قتل کرنے والے کے لیے ہی ہوگا۔

(۳۳۷۵٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَتَلَ فَلَهُ السَّلَبُ. (بخاری ۳۰۵۱۔ ابو داؤد ۲۶۴۲)

(۳۳۷۵۵) حضرت سلمہ بن اکوع ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قتل کرے تو مقتول کا مال قاتل کا ہی ہوگا۔

(۳۳۷٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ :مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً فَلَهُ سَلَبُهُ ، فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلاً فَأَخَذَ أَسْلاَبَهُمْ. (ابو داؤد ۲۷۱۲۔ احمد ۱۱۴)

(۳۳۷۵۶) حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ حنین والے دن ارشاد فرمایا: جو شخص کسی آدمی کو قتل کرے گا تو مقتول کا مال اسی کو ملے گا، پس حضرت ابو طلحہ ؓ نے اس دن بیس آدمیوں کو قتل کیا اور ان کا مال لے لیا۔

(۳۳۷٥۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَتَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَأَخَذْتُ سَيْفَهُ ، وَكَانَ سَيْفُهُ يُسَمَّى ذَا الْكُتَيْفَةِ ، قَالَ :وَقُتِلَ أَخِي عُمَيْرٌ ، فَجِئْتُ بِالسَّيْفِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اذْهَبْ فَاطْرَحْهُ فِي الْقَبَضِ :فَرَجَعْتُ وَبِي مَا لاَ يَعْلَمُهُ إِلاَّ اللَّهُ مِنْ قَتْلِ أَخِي وَأَخْذِ سَلَبِي ، فَمَا لَبِثْتُ إِلاَّ قَلِيلاً حَتَّى نَزَلَتْ سُورَةُ الأَنْفَالِ ، فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فَقَالَ :اذْهَبْ فَخُذْ سَيْفَكَ. (احمد ۱۸۰)

(۳۳۷۵۷) حضرت محمد بن عبید اللہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن ابی وقاص ؓ نے ارشاد فرمایا: جب غزوہ بدر کا دن تھا تو میں نے حضرت سعید بن عاصی کو قتل کیا اور میں نے اس کی تلوار لے لی اور اس کی تلوار کا نام ذوالکتیفہ تھا۔ اور آپ ؓ نے فرمایا:

کہ میرے بھائی عمیر کو بھی قتل کر دیا گیا تھا۔ پس میں تلوار لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اس تلوار کو مقبوضہ مال غنیمت میں ڈال دو۔ پس میں لوٹا اس حال میں کہ میرے دل میں میرے بھائی کے قتل اور مقتول کا مال لینے سے متعلق جو بات تھی وہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔ میں تھوڑی دیر ہی ٹھہرا تھا کہ اتنے میں سورۃ الانفال نازل ہوگئی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: جاؤ اپنی تلوار لے لو۔

(۳۳۷۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : غَزَا ابْنُ عُمَرَ الْعِرَاقَ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : بَلَغَنِي أَنَّكَ بَارَزْت دِهْقَانًا ، قَالَ : نَعَمْ ، فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ فَنَفَّلَهُ سَلَبَهُ.

(۳۳۷۵۸) حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عراق میں جنگ کے لیے تشریف لے گئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے ایک جاگیردار سے مقابلہ کیا۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس پر تعجب ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو اس مقتول کا مال بطور زائد دیا۔

(۳۳۷۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ شَبْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : بَارَزْت رَجُلاً يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ مِنَ الأَعَاجِمِ فَقَتَلْته وَأَخَذْت سَلَبَهُ ، فَأَتَيْت سَعْدًا ، فَخَطَبَ سَعْدٌ أَصْحَابَهُ ، ثُمَّ قَالَ : هَذَا سَلَبُ شَبْرٍ ، لَهُوَ خَيْرٌ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ ، وَإِنَّا قَدْ نَفَّلْنَاهُ إِيَّاهُ.

(۳۳۷۵۹) حضرت اسود بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت شبر بن علقمہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے جنگ قادسیہ کے دن اہل عجم میں سے ایک آدمی کے ساتھ مقابلہ کیا اور میں نے اس کو قتل کر دیا اور اس کا مال لے لیا پھر میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے خطاب کیا اور فرمایا: یہ شبر کا مال ہے۔ اور یہ بارہ ہزار درہم سے بہتر ہے۔ اور یقیناً ہم نے یہ مال ان کو بطور زائد دے دیا۔

(۳۳۷۶۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَهِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : بَارَزَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ ، وَقَالَ هِشَامٌ : حَمَلَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى مَرْزُبَانِ الزَّارَةِ يَوْمَ الزَّارَةِ ، وَطَعَنَهُ طَعْنَةً ، دَقَّ قَرَبُوسَ سَرْجِهِ فَقَتَلَهُ وَسَلَبَهُ سِوَارَيْهِ وَمِنْطَقَتَهُ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا صَلَّى عُمَرُ الصُّبْحَ ، ثُمَّ أَتَانَا ، فَقَالَ : أَثَمَّ أَبُو طَلْحَةَ ؟ فَخَرَجَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : إِنَّا كُنَّا لاَ نُخَمِّسُ السَّلَبَ ، وَإِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ مَالٌ فَخُمُسُهُ فَبَلَغَ سِتَّةَ آلاَفٍ ، بَلَغَ ثَلاَثِينَ أَلْفًا ، قَالَ مُحَمَّدٌ : فَحَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ أَوَّلُ سَلَبٍ خُمِّسَ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۳۷۶۰) حضرت عیسیٰ بن یونس رحمہ اللہ حضرت ابن عون اور حضرت ہشام ان دونوں سے اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عون نے یوں فرمایا کہ حضرت براء بن مالک رحمہ اللہ نے مقابلہ کیا اور حضرت ہشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء بن مالک رحمہ اللہ نے جنگ زارہ کے دن مرزبان زارہ پر حملہ کر دیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو نیزہ مارا جو اس کی زین کے ابھرے ہوئے کنارے میں گھس گیا اور وہ مر گیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے کنگن اور کمر بند لے لیے۔ آپ رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ جب ہم واپس لوٹے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ اور پوچھا کہ کیا ابوطلحہ یہاں ہیں؟ اتنے میں حضرت ابوطلحہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس نکل آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً ہم مقتول کے مال میں سے خمس نہیں لیتے۔ لیکن براء کے مقتول کا سامان بہت زیادہ مال ہے پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے خمس وصول کیا جو چھ ہزار بنا اس لیے کہ اس کی کل قیمت تیس ہزار تھی۔ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا: کہ اسلام میں یہ پہلا مقتول سے چھینا ہوا سامان تھا جس میں سے خمس وصول کیا گیا۔

(۳۳۷۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ السَّلَبُ لاَ يُخَمَّسُ ، فَكَانَ أَوَّلُ سَلَبٍ خُمِّسَ فِي الإِسْلاَمِ سَلَبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ ، وَكَانَ حَمَلَ عَلَى مَرْزُبَانِ الزَّارَةِ فَطَعَنَهُ بِالرُّمْحِ حَتَّى دَقَّ قَرْبُوسَ السَّرْجِ ، ثُمَّ نَزَلَ إِلَيْهِ فَقَطَعَ مِنْطَقَتَهُ وَسِوَارَيْهِ ، قَالَ : فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ صَلَّى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ صَلاَةَ الْغَدَاةِ ، ثُمَّ أَتَانَا ، فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ أَثَمَّ أَبُو طَلْحَةَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّا كُنَّا لاَ نُخَمِّسُ السَّلَبَ ، وَإِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ مَالٌ وَإِنِّي خَامِسُهُ ، فَدَعَا الْمُقَوِّمِينَ فَقَوَّمُوا ثَلاَثِينَ أَلْفًا فَأَخَذَ مِنْهَا سِتَّةَ آلاَفٍ.

(۳۳۷۶۱) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ مقتول سے چھینے ہوئے مال میں سے خمس وصول نہیں کیا جاتا تھا۔ اسلام میں سب سے پہلا خمس جو مقتول کے مال سے لیا گیا وہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے مقتول کے سامان سے لیا گیا۔ اس طرح کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مرزبان زارہ پر حملہ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو نیزہ مارا جو اس کی زین کے ایک سرے میں گھس گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور اس کی کمر بند اور اس کے کنگنوں کو کاٹ کر اتار لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگ مدینہ منورہ واپس آئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور سلام کرنے کے بعد پوچھا: کہ کیا ابوطلحہ یہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں ہوں۔ اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نکل آئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم مقتول سے چھینے ہوئے مال میں سے خمس نہیں لیتے۔ اور یقیناً براء کے مقتول کا سامان بہت بڑا مال ہے۔ یقیناً میں اس کا خمس لوں گا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے قیمت لگانے والوں کو بلایا تو انہوں نے اس کی تیس ہزار قیمت لگائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے چھ ہزار وصول کر لیے۔

(۳۳۷۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : حدَّثْتُ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَدْ قَتَلْت قَتِيلاً ذا سلب ، ثُمَّ أَجْهَضَنِي عَنْهُ الْقِتَالُ فَمَا أَدْرِي مَنْ سَلَبَهُ ، قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ : صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَدْ قَتَلَ قَتِيلاً فَسَلَبْتُهُ فَأَرْضِهِ عَنِّي ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : لاَ وَاللهِ لاَ تَفْعَلْ ، تَنْطَلِقْ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنْهُ تُقَاسِمُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَدَقَ ادْفَعْ إِلَيْهِ سَلَبَهُ.

(بخاری ۲۱۰۰۔ مسلم ۱۳۷۰)

(۳۳۷۶۲) حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اس مقتول کا مال قاتل کا ہوگا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک بہت سامان والے شخص کو قتل کیا تھا پھر لڑائی نے مجھے اس سے مشغول کر دیا۔ میں نہیں جانتا کہ کس نے اس کا سامان اتار لیا؟ مکہ کا ایک شخص کہنے لگا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے سچ کہا: تحقیق اس نے ایک شخص کو قتل کیا تھا پس میں نے اس کا سامان اتار لیا اب آپ رضی اللہ عنہ اس کو میری طرف سے خوش کر دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کریں گے۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے شیروں میں سے ایک کا مال دوسروں میں تقسیم فرما دیں گے؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر نے سچ کہا: تم اس کا سامان اسے دے دو۔

(۳۳۷۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَارَزْت رَجُلاً فَقَتَلْته ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَتَلَ هَذَا ؟ قَالُوا ابْنُ الأَكْوَعِ ، قَالَ : لَهُ سَلَبُهُ. (مسلم ۱۳۷۴۔ ابو داؤد ۲۶۴۷)

(۳۳۷۶۳) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے ایک آدمی سے مقابلہ کیا اور میں نے اسے قتل کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اس شخص کو کس نے قتل کیا؟ لوگوں نے کہا: ابن اکوع نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مقتول کا مال ابن اکوع کے لیے ہوگا۔

(۳۳۷۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ الزُّبَيْرَ بَارَزَ رَجُلاً فَقَتَلَهُ ، قَالَ : فَنَفَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ. (عبدالرزاق ۹۴۷۷۔ طحاوی ۲۲۶)

(۳۳۷۶۴) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے مقابلہ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقتول کا مال انہیں بطور زائد کے دیا۔

(۳۳۷٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أبيه ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : نَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَهُ ، يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ. (ابو داؤد ۲۷۱۲۔ ابویعلی ۵۲۰۹)

(۳۳۷۶۵) حضرت ابوعبیدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ابو جہل کی تلوار زائد مال کے طور پر دے دی۔

(۳۳۷٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ شَبْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْقَادِسِيَّةِ قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ فَدَعَا إلى المبارزة فذكر من عظمه فقام إليه رجل قصير يقال له شبر بن علقمة قَالَ : فقال به الفارسي هَكَذَا ، يَعْنِي احْتَمَلَهُ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِهِ الأَرْضَ فَصَرَعَهُ ، قَالَ : فَأَخَذَ شَبْرٌ خِنْجَرًا كَانَ مَعَ الْفَارِسِيِّ ، فَقَالَ به فِي بَطْنِهِ هكذا ، يَعْنِي فَخَضْخَضَهُ ، ثُمَّ انْقَلَبَ عَلَيْهِ فَقَتَلَهُ ، ثُمَّ جَاءَ

بِسَلَبِهِ إِلَى سَعْدٍ فَقَوَّمَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا فَنَفَّلَهُ إِيَّاهُ.

(۳۳۷۶۶) حضرت اسود بن قیس العبدی ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت شبر بن علقمہ ویشید نے ارشاد فرمایا: کہ جب جنگ قادسیہ کا دن تھا تو اہل فارس میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے مقابلہ کے لیے للکارا اور اپنی بڑائی بیان کی۔ تو ایک چھوٹا سا آدمی جس کو شبر بن علقمہ کہتے ہیں۔ وہ کھڑا ہوا۔ اس پر اس ایرانی نے کہا: یہ آدمی یعنی اس نے غصہ کا اظہار کیا پھر اس نے اس شخص کو زمین پر گرایا اور پچھاڑ دیا۔ اتنے میں شبر نے خنجر پکڑا جو اس ایرانی کے پاس تھا۔ اور اس کے پیٹ میں اس کو گاڑ دیا اس طرح کر کے اس دوران حضرت شبر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر دکھلایا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اس کے اوپر آ گئے اور اس کو قتل کر دیا۔ پھر آپ اس سے چھینا ہوا مال لے کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے اس کی بارہ ہزار قیمت لگائی اور یہ مال آپ رضی اللہ عنہ کو بطور زائد کے عطا کر دیا۔

(۳۳۷۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ : لَمْ نَزَلْ نَسْمَعُ مُنْذُ قَطُّ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ فَقَتَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلاً مِنَ الْكُفَّارِ فَإِنَّ سَلَبَهُ لَهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي مَعْمَعَةِ الْقِتَالِ فَإِنَّهُ لاَ يُدْرَى مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً.

(۳۳۷۶۷) حضرت ابن جریج ویشید فرماتے ہیں کہ میں نے نافع ویشید کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ بچپن سے ہمیشہ یوں ہی سنتے آئے ہیں کہ جب مسلمان اور کفار کا آمنا سامنا ہو پھر مسلمانوں کا ایک آدمی کفار کے ایک آدمی کو قتل کر دے تو اس مقتول کا سامان قتل کرنے والے کا ہوگا۔ مگر یہ کہ وہ جنگ کی شدت میں ہو اور وہ نہ جانتا ہو کہ اس نے کس کو قتل کیا ہے۔

(۳۳۷۶۸) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، عَنِ السَّلَبِ ، قَالَ : لاَ سَلَبَ إِلاَّ مِنَ النَّفْلِ ، وَفِي النَّفْلِ الْخُمُسُ.

(۳۳۷۶۸) حضرت قاسم ویشید فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مال سلب کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: سلب کا مال تو زائد عطیہ ہے، اور زائد عطیہ میں خمس ہوتا ہے۔

(۹۴) فِيمَا يمتنع بِهِ مِن القتلِ وما هو وما يحقِن الدّم ؟

ان چیزوں کا بیان جو قتل سے روکتی ہیں۔ اور وہ چیزیں کیا ہیں؟ اور جو چیزیں جان کو محفوظ کرتی ہیں

(۳۳۷۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوهَا : عَصَمُوا بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائَهُمْ ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ.

(۳۳۷۶۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔ پس جب ان لوگوں نے یہ کلمہ پڑھ لیا۔ تو

انہوں نے ایسا کرنے سے اپنے مال اور اپنی جانوں کو محفوظ کرلیا اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۳۳۷۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ وَحَّدَ اللَّهَ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ.

(۳۳۷۷۰) حضرت طارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اللہ کی وحدانیت بیان کی اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی ہے ان کو نہ مانا تو اس کا مال اور اس کی جان حرام ہوگئی اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۳۳۷۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ ، قَالَ :فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ وَقَدْ نَذِروا بِنَا ، قَالَ :فَخَرَجْنَا فِي آثَارِهِمْ فَأَدْرَكْت رَجُلاً مِنْهُمْ فَجَعَلْتُ إذَا لَحِقْته قَالَ : لاَ إلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، قَالَ :فَظَنَنْت أنه إنَّمَا يَقُولُهَا فَرَقًا ، قَالَ : فَحَمَلْت عَلَيْهِ فَقَتَلْته فَعَرَضَ فِي نَفْسِي مِنْ أَمْرِهِ ، فَذَكَرْت ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَالَ :لاَ إلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، ثُمَّ قَتَلْتَهُ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، لَمْ يَقُلْهَا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ ، إنَّمَا قَالَهَا فَرَقًا مِنَ السِّلاَحِ ، قَالَ :فَقَالَ :قَالَ :لاَ إلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، ثُمَّ قَتَلْتَهُ فَهَلاَّ شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّهُ إنَّمَا قَالَهَا فَرَقًا مِنَ السِّلاَحِ ، قَالَ أُسَامَةُ :فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ :قَالَ :لاَ إلَه إِلاَّ اللَّهُ ، ثُمَّ قَتَلْته حَتَّى وَدِدْت أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْت إِلاَّ يَوْمَئِذٍ.

(۳۳۷۷۱) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قبیلہ جھینہ کی طرف بھیجا۔ پس ہم نے اس قوم کے پاس صبح کی، اور وہ لوگ ہم سے چوکنا ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ان لوگوں کا پیچھا کیا تو ان میں سے ایک آدمی کو میں نے پکڑ لیا جیسے ہی میں اس سے ملا اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا میں نے گمان کیا کہ اس نے یہ کلمہ خوف سے پڑھا ہے۔ پس میں نے اس پر حملہ کیا اور اس کو قتل کردیا۔ پھر میرے دل میں اس کا خیال آیا تو میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا پھر بھی تم نے اس کو قتل کردیا؟! میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے یہ کلمہ دل سے نہیں پڑھا تھا بلکہ اس نے یہ کلمہ اسلحہ کے خوف سے پڑھا تھا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا۔ پھر تم نے اس کو قتل کردیا۔ تم نے اس کا دل کیوں نہیں پھاڑ ڈالا۔ یہاں تک کہ تمہیں معلوم ہو جاتا کہ اس نے یہ کلمہ اسلحہ کے خوف سے پڑھا ہے؟! حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل مجھے یہ کہتے رہے کہ اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا پھر بھی تم نے اس کو قتل کردیا! یہاں تک کہ میری خواہش ہوئی کہ میں اسلام نہ لایا ہوتا مگر آج ہی کے دن!۔

(۳۳۷۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ :بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ.

(۳۳۷۷۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لشکر کے ساتھ بھیجا۔ پھر راوی نے مذکورہ حدیث نقل فرمائی۔

(۳۳۷۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ ، أن أباه أوسًا أَخْبَرَهُ قَالَ :إِنَّا لَقُعُودٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُصُّ عَلَيْنَا وَيُذَكِّرُنَا إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَارَّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اذْهَبُوا فَاقْتُلُوهُ ، فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ دَعَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَقَالَ :هَلْ تَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ : اذْهَبُوا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ ، وَإِنَّمَا أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حَرُمَ عَلَيَّ دِمَائُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ.

(۳۳۷۷۳) حضرت اویس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وعظ ونصیحت فرما رہے تھے۔ کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا: اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اور اس کو قتل کر دو۔ جب وہ آدمی واپس جانے کے لیے پلٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اس کا راستہ خالی چھوڑ دو اس لیے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔ اور جب انہوں نے ایسا کر لیا تو مجھ پر ان کی جانیں اور ان کا مال حرام ہو گیا۔

(۳۳۷۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوا :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ ، ثُمَّ قَرَأَ :(إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ).

(۳۳۷۷۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں: جب انہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تو انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو محفوظ کر لیا مگر اللہ کے حق کی وجہ سے۔ اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ بس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت کرنے والے ہیں، اور آپ نہیں ہیں ان پر جبر کرنے والے۔

(۳۳۷۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُمِرْت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوا :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، حَرُمَتْ عَلَيَّ دِمَائُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ.

(۳۳۷۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔ جب انہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تو مجھ پر ان کی جانیں اور ان کا مال حرام ہو گیا مگر اللہ کے کسی حق کی وجہ سے، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۳۳۷۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : خَرَجَ الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ فِي سَرِيَّةٍ ، قَالَ : فَمَرُّوا بِرَجُلٍ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَأَرَادُوا قَتْلَهُ ، فَقَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَقَتَلَهُ مِقْدَادٌ ، فَقِيلَ لَهُ : قَتَلْتَهُ وَهُوَ يَقُولُ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَقَالَ : الْمِقْدَادُ : وَدَّ لَوْ فَرَّ بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ ، قَالَ : فَلَمَّا قَدِمُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَبَيَّنُوا وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمَ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : الْغُنَيْمَةُ ﴿فَعِنْدَ اللهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ﴾ ، قَالَ : تَكْتُمُونَ إِيمَانَكُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ﴾ فَأَظْهَرُوا الإِسْلاَمَ ﴿فَتَبَيَّنُوا﴾ وَعِيدَ اللهِ ﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾.

(۳۳۷۷٦) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کسی لشکر میں نکلے۔ یہ لوگ کسی آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنی چند بھیڑ بکریوں کے پاس تھا ان لوگوں نے اس کو قتل کرنا چاہا تو اس شخص نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا۔ پھر بھی حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر دیا حالانکہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ رہا تھا؟ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وہ چاہتا تھا کہ اپنے گھر والوں اور مال کو لے کر بھاگ جائے۔ جب یہ لوگ واپس آئے تو انہوں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی اس پر یہ آیت نازل ہوئی، ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نکلو اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو تمہیں سلام کرے کہ تو مومن نہیں ہو۔ کیا تم حاصل کرنا چاہتے ہو ساز و سامان دنیاوی زندگی کا؟ (حیاۃ دنیا سے مراد بھیڑ بکریوں کا ریوڑ ہے) تو اللہ کے ہاں بہت غنیمتیں ہیں۔ ایسے تو تم اسلام سے پہلے تھے (یعنی تم مشرکین سے اپنا ایمان چھپاتے تھے) پھر اللہ نے تم پر احسان کیا (یعنی اسلام کو ظاہر کیا) لہٰذا خوب تحقیق کر لیا کرو۔ (اللہ کی وعید کی) بے شک اللہ ہر اس بات سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔

(۳۳۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا : مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلاَّ لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَعَمَدُوا إِلَيْهِ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غَنَمَهُ فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ فَتَبَيَّنُوا وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمَ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۳۷۷۷) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ قبیلہ بنو سلیم کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے صحابہ کے ایک گروہ کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ اس کے پاس بکریوں کا ریوڑ تھا۔ اس نے ان لوگوں پر سلام کہا: تو کچھ لوگوں نے کہا: کہ اس شخص نے تمہیں سلام نہیں کیا مگر اس وجہ سے کہ وہ خود کو تم سے محفوظ رکھے۔ پس یہ لوگ اس کے پیچھے گئے اور اس شخص کو قتل کر دیا اور اس کی بکریاں لے لیں پھر وہ اس مال کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نکلو اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور نہ کہو اس شخص کو جو تمہیں سلام کرے کہ تم مومن نہیں ہے۔ کیا تم حاصل کرنا چاہتا ہو ساز و سامان دنیاوی زندگی کا؟ تو اللہ کے ہاں بہت غنیمتیں ہیں۔ آیت کے آخر تک۔

(۳۳۷۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَتَوْا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۳۷۷۸) حضرت عکرمہ ؒ سے حضرت ابن عباس ؓ کا مذکورہ ارشاد اس سند سے بھی منقول ہے۔ مگر راوی نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے۔ فأتوا بها النبی ﷺ.

(۳۳۷۷۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ، عَنِ الْمِقْدَادِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْت إِنْ لَقِيت رَجُلاً مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ، ثُمَّ لاَذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ ، فَقَالَ : أَسْلَمْت لِلَّهِ ، أَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا ، فَقَالَ : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقْتُلْهُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ قَطَعَ يَدِي ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا أَفَأَقْتُلُهُ ، قَالَ : لاَ تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْته فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ الْكَلِمَةَ الَّتِي قَالَ.

(۳۳۷۷۹) حضرت مقداد بن اسود ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کی کیا رائے ہے اس بارے میں کہ اگر میں کفار کے ایک آدمی سے ملا پھر اس نے مجھ سے لڑائی کی۔ اور میرے ایک ہاتھ پر تلوار سے وار کیا اور اس کو کاٹ دیا پھر وہ درخت کی آڑ میں مجھ سے پناہ مانگتا ہے اور کہتا ہے۔ میں اللہ کے لیے اسلام لایا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں ایسا کہنے کے بعد اس کو قتل کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو قتل مت کرو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا پھر وہ کاٹنے کے بعد کلمہ پڑھتا ہے کیا میں اس کو قتل نہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو قتل مت کرنا۔ اگر تم نے اس کو قتل کر دیا تو وہ شخص تمہارے مرتبہ پر ہوگا۔ جس مرتبہ پر تم اس کو قتل کرنے سے پہلے تھے۔ اور تم اس کے مرتبہ پر ہو گے جس مرتبہ پر وہ یہ کلمہ جو اس نے پڑھا ہے اس کے پڑھنے سے پہلے تھا۔

(۳۳۷۸۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ : جَاءَ أَبُو الْعَالِيَةِ إِلَيَّ وَإِلَى صَاحِبٍ لِي ، فَقَالَ : هَلُمَّا فَإِنَّكُمَا أَشَبُّ مِنِّي وَأَوْعَى لِلْحَدِيثِ مِنِّي ، قَالَ : فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا بِشْرَ

بْنَ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ ، فَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ : حَدِّثْ هَذَيْنِ حَدِيثَكَ ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَغَارَتْ عَلَى الْقَوْمِ فَشَذَّ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ السَّرِيَّةِ مَعَهُ سَيْفٌ شَاهِرُهُ، فَقَالَ: الشَّاذُّ مِنَ الْقَوْمِ، إِنِّي مُسْلِمٌ فَلَمْ يَنْظُرْ فِيمَا قَالَ، قَالَ: فَضَرَبَهُ فَقَتَلَهُ، فَنُمِيَ الْحَدِيثُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلاً شَدِيدًا فَبَلَغَ الْقَاتِلَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ ، قَالَ الْقَاتِلُ : وَاللهِ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا قَالَ الَّذِي ، قَالَ إِلاَّ تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّنْ يَلِيهِ مِنَ النَّاسِ ، فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ كُلُّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصْبِرْ أَنْ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ تُعْرَفُ الْمَسَائَةُ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَبَى عَلَيَّ فِيمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۳۳۷۸۰) حضرت حمید بن ھلال ریٹیلیے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوالعالیہ ریٹیلیے میرے پاس اور میرے ایک ساتھی کے پاس تشریف لائے ، اور فرمایا: تم دونوں آ ؤ اس لیے کہ تم دونوں مجھ سے زیادہ جوان ہو اور مجھ سے زیادہ حدیث کو محفوظ کرنے والے ہو راوی کہتے ہیں: ہم دونوں چلے یہاں تک کہ ہم لوگ حضرت بشر بن عاصم لیثی ریٹیلیے کے پاس آئے ۔ حضرت ابوالعالیہ ریٹیلیے نے فرمایا: اپنی بات ان دونوں کو بیان کرو۔ انہوں نے فرمایا؛ کہ حضرت عقبہ بن مالک لیثی رضی اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تو اس لشکر نے ایک قوم پر حملہ کر دیا پس ایک آدمی قوم سے الگ ہو گیا اور لشکر والوں میں سے ایک آدمی نے اس کا پیچھا کیا اس حال میں کہ اس کے پاس سونتی ہوئی تلوار تھی ۔ پس قوم سے الگ ہونے والا شخص کہنے لگا: بلاشبہ میں مسلمان ہوں ۔ پس اس نے اس کی بات پر غور نہیں کیا اور اس پر حملہ کر دیا اور قتل کر دیا پھر یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلائی گئی ۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں سخت بات کہی ۔ جب قاتل کو یہ خبر پہنچی تو اس درمیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمار ہے تھے تو قاتل نے کہا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم اس نے ایسا نہیں کہا تھا مگر صرف قتل سے بچنے کے لیے ۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اور اس کے ساتھ جو لوگ ملے ہوئے تھے ان سے اعراض کیا ۔ اس شخص نے دو مرتبہ ایسا کہا: ہر مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے اعراض کیا ۔ اس نے بھی صبر نہیں کیا تیسری مرتبہ یہ بات کہنے سے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے کے ساتھ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصہ کے آثار نمایاں تھے ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انکار فرمایا مومن کو قتل کرنے والے کے بارے میں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین بار دہرائی۔

(۳۳۷۸۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ أُقَاتِلُهُمْ وَأَدْعُوهُمْ ، فَإِذَا قَالُوا : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ حَرُمَتْ عَلَيْكُمْ أَمْوَالُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ.

(۳۳۷۸۱) حضرت جریر رضی اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا تا کہ میں ان سے قتال کروں اور میں ان کو

اسلام کی طرف بلاؤں۔ اور جب انہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا۔ تو تم پر ان کے اموال اور ان کی جانیں حرام ہوگئیں۔

(۳۳۷۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :لَمَّا ارْتَدَّ مَنِ ارْتَدَّ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ أَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُجَاهِدَهُمْ ، فَقَالَ عُمَرُ :أَتُقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ شَهِدَ أَنْ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَرُمَ مَالُهُ إلاَّ بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :لأُقَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ ، وَاللهِ لأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا حَتَّى أَجْمَعَهُمَا قَالَ عُمَرُ :فَقَاتَلْنَا مَعَهُ ، فَكَانَ رُشْدًا ، فَلَمَّا ظَفِرَ بِمَنْ ظَفِرَ بِهِ مِنْهُمْ ، قَالَ : اخْتَارُوا مِنِّي خَصْلَتَيْنِ :إمَّا حَرْبًا مُجْلِيَةً وَإِمَّا الْخِطَّةَ الْمُخْزِيَةَ ، فَقَالُوا :هَذِهِ الْحَرْبُ الْمُجْلِيَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا فَمَا الْخِطَّةُ الْمُخْزِيَةُ ؟ قَالَ :تَشْهَدُونَ عَلَى قَتْلاَنَا أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَعَلَى قَتْلاَكُمْ أَنَّهُمْ فِي النَّارِ فَفَعَلُوا.

(۳۳۷۸۲) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مرتد ہوئے وہ لوگ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق کے زمانے میں مرتد ہوئے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے جہاد کرنے کا ارادہ کیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ رضی اللہ عنہ ان لوگوں سے قتال کریں گے حالانکہ تحقیق آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اس کا مال حرام ہو گیا مگر اللہ رب العزت کے ذمہ اس کا حساب ہوگا؟! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں قتال نہ کروں اس شخص سے جو نماز اور زکوۃ میں فرق کرے؟ اللہ کی قسم! میں ضرور اس شخص سے قتال کروں گا جو ان دونوں کے درمیان فرق کرے گا۔ یہاں تک کہ میں ان دونوں کو جمع کر دوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پس ہم نے ان کے ساتھ قتال کیا اس حال میں کہ وہ واقعی ہدایت پر تھے۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ ان میں سے جتنے بھی لوگوں پر فتح یاب ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ میری طرف سے دو باتیں اختیار کرلو۔ یا تو جلاوطن کرنے والی جنگ یا پھر رسوا کر دینے والی زمین۔ ان لوگوں نے کہا: کہ جلاوطن کر دینے والی جنگ تو ہم سمجھ گئے۔ یہ رسوا کر دینے والی زمین سے کیا مراد ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ تم ہمارے مقتولین کے بارے میں گواہی دو کہ وہ یقیناً جنت میں ہیں اپنے مقتولین کے بارے میں گواہی دو کہ وہ یقیناً جہنم میں ہیں پس ان لوگوں نے ایسا کیا۔

(۳۳۷۸۳) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا :لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ. (بخاری ۳۹۲۔ ابوداؤد ۲۶۳۴)

(۳۳۷۸۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔

(۹۵) من يُنهى عن قتلِهِ فِي دارِ الحربِ

جن لوگوں کو دارالحرب میں قتل کرنے سے منع کیا گیا

(۳۳۷۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالَا : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. (بخاری ۳۰۱۴۔ مسلم ۳)

(۳۳۷۸۴) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ نے ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض غزوات میں ایک عورت مردہ حالت میں پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

(۳۳۷۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، وَعَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ. (احمد ۲۵۶۔ طبرانی ۱۲۰۸۲)

(۳۳۷۸۵) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۳۷۸۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ سَمِعْت رَجُلاً يُحَدِّثُ بِمِنًى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً كُنْتُ فِيهَا ، قَالَ : فَنَهَانَا أَنْ نَقْتُلَ الْعُسَفَاءَ وَالْوُصَفَاءَ.

(احمد ۱۳۔ سعید ۲۶۲۸)

(۳۳۷۸۶) حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں کہ وادی منیٰ میں ایک شخص اپنے والد کے حوالہ سے نقل کر رہا تھا کہ اس کے والد نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا: میں بھی اس لشکر میں موجود تھا۔ پس آپ ﷺ نے ہمیں خدمت گاروں اور غلاموں کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۳۷۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ نَهَاهُ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ. (عبدالرزاق ۹۳۸۵۔ مالک ۴۴۷)

(۳۳۷۸۷) حضرت عبد الرحمٰن بن کعب اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ابن ابی الحقیق کی طرف لشکر روانہ کیا تو آپ ﷺ نے ان کو عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۳۷۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً ، أَوْ جَيْشًا ، قَالَ : لاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا.

(۳۳۷۸۸) حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی سریہ یا لشکر روانہ کرتے تو ارشاد فرماتے: بچوں کو قتل مت کرنا۔

(۳۳۷۸۹)حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْمُرَقِّعِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ، قَالَ:غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِامْرَأَةٍ مَقْتُولَةٍ ، وَقَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهَا النَّاسُ، قَالَ فَأَفْرَجُوا لَهُ ، فَقَالَ :مَا كَانَتْ هَذِهِ تُقَاتِلُ فِيمَنْ يُقَاتِلُ ، ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ :انْطَلِقْ إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَقُلْ لَهُ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ يَقُولُ :لاَ تَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً ، وَلاَ عَسِيفًا. (ابو داؤد ۲۶۶۲۔ احمد ۴۸۸)

(۳۳۷۸۹) حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہمارا گزر ایک مقتولہ عورت پر ہوا اس حال میں کہ لوگ اس کے گرد جمع تھے۔لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جگہ کشادہ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو لڑائی کرنے والوں میں لڑائی نہیں کر رہی تھی! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہا: کہ خالد بن ولید کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم بچوں اور خدمت گاروں کو ہرگز قتل مت کرو۔

(۳۳۷۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْفِزْرِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :كُنْتُ أَحْمِلُ سُفْرَةَ أَصْحَابِي ، وَكُنَّا إِذَا اسْتُنْفِرْنَا نَزَلْنَا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ ، حَتَّى يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَ :انْطَلِقُوا بِسْمِ اللهِ ، وَفِي سَبِيلِ اللهِ تُقَاتِلُونَ أَعْدَاءَ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، لاَ تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا ، وَلاَ طِفْلاً صَغِيرًا ، وَلاَ امْرَأَةً ، وَلاَ تَغُلُّوا. (ابو داؤد ۲۶۰۷)

(۳۳۷۹۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ساتھیوں کا توشہ دان اٹھاتا تھا اور جب ہمیں اللہ کے راستہ میں بھیجا جاتا تھا تو ہم لوگ مدینہ کے قریب قیام کرتے تھے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے۔اور فرماتے: اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کے راستہ میں چلو......اللہ کے راستہ میں اللہ کے دشمنوں سے قتال کرنا۔ بہت زیادہ بوڑھے کو قتل مت کرنا۔نہ ہی چھوٹے بچوں کو، اور نہ ہی عورت کو، اور نہ ہی خیانت کرنا۔

(۳۳۷۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ أَنْ لاَ تَقْتُلُوا امْرَأَةً ، وَلاَ صَبِيًّا ، وَأَنْ تَقْتُلُوا مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمَوَاسِي.

(۳۳۷۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجناد کے امیروں کی طرف خط لکھا کہ وہ عورت اور بچہ کو قتل مت کریں۔اور جس پر استرا چلتا ہو یعنی بالغ کو قتل کر دیں۔

(۳۳۷۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ :لاَ تَغُلُّوا، وَلاَ تَغْدِرُوا ، وَلاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَاتَّقُوا اللَّهَ فِي الْفَلاَّحِينَ.

(۳۳۷۹۲) حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا: کہ تم خیانت مت کرنا، اور نہ ہی غداری کرنا، اور بچوں کو قتل مت کرنا، اور کسانوں کے بارے میں اللہ سے ڈرنا۔

(۳۳۷۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :حدِّثْتُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَ جُيُوشًا إِلَى الشَّامِ

فَخَرَجَ يَتْبَعُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ ، فَقَالَ :إِنِّي أُوصِيك بِعَشْرٍ :لاَ تَقْتُلَنَّ صَبِيًّا ، وَلاَ امْرَأَةً ، وَلاَ كَبِيرًا هَرِمًا ، وَلاَ تَقْطَعَنَّ شَجَرًا مُثْمِرًا ، وَلاَ تُخَرِّبَنَّ عَامِرًا ، وَلاَ تَعْقِرَنَّ شَاةً ، وَلاَ بقرة إِلاَّ لِمَأْكَلَةٍ ، وَلاَ تغرِقَنَّ نَخلاً ، وَلاَ تَحْرِقَنَّهُ وَلاَ تَغْلُلْ ، وَلاَ تَجْبُنْ.

(۳۳۷۹۳) حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ مجھے بیان کیا گیا کہ حضرت ابوبکر نے شام کی طرف لشکر بھیجے۔ آپ نکلے اور یزید بن ابوسفیان کے پیچھے چل رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: یقیناً میں تمہیں دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں: تم بچوں کو ہرگز قتل مت کرنا، بچوں کو نہ ہی عورتوں کو اور نہ بہت ہی بوڑھیوں کو، اور تم پھلدار درخت مت کاٹنا۔ اور ہرگز آباد زمین کو برباد مت کرنا۔ اور ہرگز بکری اور گائے کو ذبح مت کرنا مگر صرف کھانے کے لیے۔ اور ہرگز کھجور کے درخت کو اوپر سری سے مت کاٹنا اور نہ ہی اس کو جلانا، اور نہ ہی خیانت کرنا، اور نہ ہی بزدلی دکھانا۔

(۳۳۷۹۴) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لاَ يُقْتَلُ فِي الْحَرْبِ الصَّبِيُّ ، وَلاَ الْمَرْأَةُ، وَلاَ الشَّيْخُ الْفَانِي ، وَلاَ يُحْرَقُ الطَّعَامُ ، وَلاَ النَّخْلُ ، وَلاَ تُخَرَّبُ الْبُيُوتُ ، وَلاَ يُقْطَعُ الشَّجَرُ الْمُثْمِرُ.

(۳۳۷۹۴) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد نے ارشاد فرمایا: کہ نہیں قتل کیا جائے گا جنگ میں بچوں کو نہ ہی عورتوں کو اور نہ ہی بہت بوڑھے کو۔ نہ ہی کھانا جلایا جائے گا اور نہ ہی کھجور کے درخت کو، اور گھروں کو برباد بھی نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی پھلدار درخت کو کاٹا جائے گا۔

(۳۳۷۹۵) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقْتَلَ فِي دَارِ الْحَرْبِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالصَّغِيرُ وَالْمَرْأَةُ وَكَانَ يَكْرَهُ لِلرَّجُلِ إِنْ حَمَلَ مِنْ هَؤُلاَءِ شَيْئًا مَعَهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِ أَنْ يُلْقِيَهُ فِي الطَّرِيقِ.

(۳۳۷۹۵) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری دارالحرب میں بہت بوڑھے کو، اور بچوں کو اور عورت کے قتل کیے جانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اور آپ اس بات کو بھی مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی اپنے ساتھ ان میں سے کسی کو اٹھائے پس پھر ان کا اُٹھانا اس پر بھاری ہو جائے تو ان کو راستہ میں پھینک دے۔

(۳۳۷۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ : عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ ، فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ ، وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خَلَّى سَبِيلَهُ.

(ابن ماجه ۲۵۴۱)

(۳۳۷۹۶) حضرت عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عطیہ قرظی نے فرمایا کہ غزوہ بنوقریظہ کے دن ہم لوگوں کو نبی کریم ﷺ پر پیش کیا گیا پس جس کے زیر ناف بال اگے ہوئے تھے اس کو قتل کر دیا گیا اور جس کے زیر ناف بال نہیں اُگے تھے اس کا راستہ خالی چھوڑ دیا گیا۔

(۳۳۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى امْرَأَةٍ مَقْتُولَةٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ قَتَلَ هَذِهِ ، فَقَالَ رَجُلٌ :أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرْدَفْتُهَا خَلْفِي فَأَرَادَتْ قَتْلِي فَقَتَلْتُهَا ، فَأَمَرَ بِهَا فَدُفِنَتْ. (ابو داؤد ۳۳۳)

(۳۳۷۹۷) حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مقتولہ عورت پر گزر ہوا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو کس نے قتل کیا؟ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے۔ اس کو میں نے اپنی سواری پر پیچھے بٹھایا تو اس نے مجھے مارنا چاہا پس میں نے اس کو مار دیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو دفنانے کا حکم دیا۔

(۳۳۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا صَدَقَةُ الدِّمَشْقِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى الْغَسَّانِيِّ ، قَالَ :كَتَبْت إلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَسْأَلُهُ عَنْ هَذِهِ الآيَةِ :﴿وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُوا إنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ قَالَ :فَكَتَبَ إلَيَّ إنَّ ذَلِكَ فِي النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ وَمَنْ لَمْ يَنْصِبِ الْحَرْبَ مِنْهُمْ.

(۳۳۷۹۸) حضرت یحییٰ بن یحییٰ غسانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو خط لکھ کر اس آیت کے بارے میں سوال کیا: ترجمہ: اور لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں، اور تم زیادتی نہ کرو، بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف خط لکھ کر جواب دیا اور فرمایا: بے شک یہ آیت عورتوں اور بچوں اور ان لوگوں کے بارے میں ہے جو اُن میں سے جنگ نہیں چھیڑتے۔

(۳۳۷۹۹) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْكِلاَبِيُّ ، قَالَ : قَامَ أَبُو بَكْرٍ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :أَلاَ لاَ يُقْتَلُ الرَّاهِبُ فِي الصَّوْمَعَةِ.

(۳۳۷۹۹) حضرت ثابت بن حجاج کلابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں میں کھڑے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا: خبردار! وہ راہب جو اپنے عبادت خانے میں ہو اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۳۸۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ ، قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ إلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَيَقُولُ فِي كِتَابِهِ :إنَّ الْعَالِمَ صَاحِبَ مُوسَى قَدْ قَتَلَ الْوَلِيدَ ، قَالَ :فَقَالَ يَزِيدُ :أَنَا كَتَبْت كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِيَدِي إلَى نَجْدَةَ :إنَّك كَتَبْت تَسْأَلُ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَتَقُولُ فِي كِتَابِكَ :إنَّ الْعَالِمَ صَاحِبَ مُوسَى قَدْ قَتَلَ الْوَلِيدَ ، وَلَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ مِنَ الْوِلْدَانِ مَا عَلِمَ ذَلِكَ الْعَالِمُ مِنْ ذَلِكَ الْوَلِيدِ قَتَلْتَهُ ، وَلَكِنَّك لاَ تَعْلَمُ ، قَدْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهِمْ فَاعْتَزِلْهُمْ. (ترمذی ۱۵۵۶۔ مسلم ۱۴۴۴)

(۳۳۸۰۰) حضرت یزید بن ھرمز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر بچوں کو قتل کرنے کے متعلق سوال کیا اور اس نے اپنے خط میں لکھا کہ بلاشبہ ایک جاننے والے نے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی تھے۔ انہوں نے بچہ کو قتل کیا تھا؟! یزید کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا خط نجدہ کی طرف لکھا: کہ تو نے خط لکھ کر بچوں کو قتل کرنے کے متعلق

پوچھا اور اپنے خط میں تو نے کہا کہ بلاشبہ ایک جاننے والے نے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی تھے تحقیق انہوں نے بچہ کو قتل کیا تھا؟! اگر تم بھی بچوں کے بارے میں وہ بات جانتے ہوتے تو تم بھی اس کو قتل کر دیتے۔ لیکن تم نہیں جانتے۔ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پس تم ان سے الگ تھلگ رہو۔

(۳۳۸۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ يَنْهَاهُمْ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَأَمَرَهُمْ بِقَتْلِ مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمَوَاسِي.

(۳۳۸۰۱) حضرت اسلم رحمہ اللہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو خط لکھ کر انہیں عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے سے منع کیا۔ اور ان کو حکم دیا کہ وہ بالغوں کو قتل کر دیں۔

(۳۳۸۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانُوا لاَ يَقْتُلُونَ تُجَّارَ الْمُشْرِكِينَ.

(۳۳۸۰۲) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مشرکین کے تاجروں کو قتل نہیں کرتے تھے۔

(۳۳۸۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا بَالُ أَقْوَامٍ بَلَغُوا فِي الْقَتْلِ ، حَتَّى قَتَلُوا الْوِلْدَانَ ؟ ! قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : إِنَّمَا هُمْ أَوْلاَدُ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَلَيْسَ أَخْيَارُكُمْ إِنَّمَا هُمْ أَوْلاَدُ الْمُشْرِكِينَ ؟ ! إِنَّهُ لَيْسَ مَوْلُودٌ يُولَدُ ، إِلاَّ عَلَى الْفِطْرَةِ ، حَتَّى يَبْلُغَ فَيُعَبِّرَ عَنْ نَفْسِهِ ، أَوْ يُهَوِّدَهُ أَبَوَاهُ ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ. (احمد ۴۳۵۔ دارمی ۲۴۶۳)

(۳۳۸۰۳) حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا کہ انہوں نے قتل میں مبالغہ کیا یہاں تک کہ انہوں نے بچوں کو بھی قتل کر دیا؟! اس پر قوم میں سے ایک شخص بولا: وہ تو مشرکین کے بچے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے میں جو بہترین لوگ ہیں کیا وہ مشرکین کی اولاد میں سے نہیں ہیں؟! بے شک کوئی بھی بچہ پیدا نہیں ہوتا مگر فطرت اسلام پر یہاں تک کہ جب وہ بالغ ہوتا ہے تو اظہار مافی الضمیر کرتا ہے، یا اس کے والدین اس کو یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں۔

(۳۳۸۰۴) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَوْلًى لِبَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ جُيُوشَهُ ، قَالَ : لاَ تَقْتُلُوا أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ. (احمد ۳۰۰۔ بزار ۱۶۷۷)

(۳۳۸۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب لشکروں کو بھیجتے تو فرماتے کہ عبادت گاہوں میں موجود

لوگوں کو قتل مت کرنا۔

(٣٣٨٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : كَانَ يُنْهَى عَنْ قَتْلِ الْمَرْأَةِ وَالشَّيْخِ الْكَبِيرِ.

(۳۳۸۰۵) حضرت جویبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ عورت اور بہت بوڑھے کو قتل کرنے سے روکا جاتا تھا۔

(٣٣٨٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي مُطِيعٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَ جَيْشًا ، فَقَالَ : اغْزُوا بِسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ وَفَاتَهُمْ شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكُمْ تَأْتُونَ قَوْمًا فِي صَوَامِعَ لَهُمْ فَدَعُوهُمْ ، وَمَا أَعْمَلُوا أَنْفُسَهُمْ لَهُ ، وَتَأْتُونَ إِلَى قَوْمٍ قَدْ فَحَصُوا عَنْ أَوْسَاطِ رُؤُوسِهِمْ أَمْثَالَ الْعَصْبِ فَاضْرِبُوا مَا فَحَصُوا عَنْهُ مِنْ أَوْسَاطِ رُؤُوسِهِمْ.

(۳۳۸۰۶) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اسے فرمایا کہ اللہ کے نام کے ساتھ جہاد کرو۔ اے اللہ! ان کی موت کو اپنے راستے کی شہادت بنادے پھر فرمایا تم جن لوگوں کو عبادت گاہوں میں عبادت کرتا پاؤ، انہیں کچھ نہ کہو اور جو لوگ تمہارے خلاف جنگ کریں ان کے سر کے درمیان میں مارو۔

(٣٣٨٠٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَحْوَصِ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ وَالشَّيْخِ الْكَبِيرِ الَّذِي لاَ حَرَاكَ بِهِ.

(۳۳۸۰۷) حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں، بچوں اور اس بڑے بوڑھے کو جس میں بالکل دم نہ ہو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(٣٣٨٠٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الغَرِيفِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً ، قَالَ : لاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا. (ابن ماجه ۲۸۵۷۔ احمد ۲۴۰)

(۳۳۸۰۸) حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب لشکر روانہ کرتے تو فرماتے کسی بچہ کو قتل مت کرنا۔

(٩٦) مَنْ رَخَّصَ فِي قتلِ الولدانِ والشّيوخِ

جس نے بچوں اور بوڑھوں کو قتل کرنے میں رخصت دی

(٣٣٨٠٩) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الدَّارِ مِنْ دُورِ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ وَفِيهِمُ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ ، فَقَالَ : هُمْ مِنْهُمْ. (بخاری ۳۰۱۲۔ مسلم ۱۳۶۴)

(۳۳۸۰۹) حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: مشرکین کے گھروں سے اس گھر کے بارے میں جن میں سازشیں کی جاتی ہیں اس حال میں کہ ان میں عورتیں اور بچے بھی ہوتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ان ہی میں سے ہیں۔

(۳۳۸۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اقْتُلُوا الشُّيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ.

(ابوداؤد ۲۶۶۳۔ احمد ۱۲)

(۳۳۸۱۰) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مشرکین کے بوڑھوں کو قتل کرو۔ اور جو بچے آغاز جوانی کو پہنچ چکے ہیں ان کو زندہ چھوڑ دو۔

(۳۳۸۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُونَ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ مَا أَعَانَ عَلَيْهِمْ.

(۳۳۸۱۱) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ان عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کرتے تھے جو ان کے خلاف مدد فراہم کرتے تھے۔

(۳۳۸۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ ، عَنِ الْعَدُوِّ إذَا ظُهِرَ عَلَيْهِمْ أَيُقْتَلُ عُلُوجُهُمْ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ يَقْتُلُ الْعُلُوجَ إذَا ظُهِرَ عَلَيْهِمْ وَيُسْبَوْنَ مَعَ ذَلِكَ.

(۳۳۸۱۲) حضرت اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام زہری رحمہ اللہ سے دشمن کے بارے میں سوال کیا کہ جب ان پر غلبہ ہو جائے تو کیا ان کے پیامبر کو بھی قتل کر دیا جائے گا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیامبر کو قتل کر دیتے تھے جب ان پر فتح حاصل ہو جاتی۔ اور ان کو قیدی بنالیتے تھے اس کے ساتھ۔

(۳۳۸۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ تُقَاتِلُ فَلْتُقْتَلْ.

(۳۳۸۱۳) حضرت ھشام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشادفرمایا: جب مشرکین میں سے کوئی عورت نکل کر قتال کرے تو تم اس کو قتل کر دو۔

(۹۷) من نهى عنِ التّحرِيقِ بِالنّارِ

جو آگ کے ساتھ جلانے سے روکے

(۳۳۸۱٤) حدّثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ إبْرَاهِيمَ الدَّوْسِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ ، قَالَ :بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ، وَقَالَ : إِنْ ظَفِرْتُمْ بِفُلَانٍ وَفُلَانٍ فَأَحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ ، حَتَّى إِذَا كَانَ الْغَدُ بَعَثَ إِلَيْنَا ، إِنِّي كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ بِتَحْرِيقِ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ وَرَأَيْتُ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ ظَفِرْتُمْ بِهِمَا فَاقْتُلُوهُمَا. (بخاری ۳۰۱۶۔ دارمی ۲۴۶۱)

(۳۳۸۱۴) حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور فرمایا: اگر تمہیں فلاں اور فلاں شخص پر فتحیابی ملے تو ان دونوں آدمیوں کو جلا دینا۔ یہاں تک کہ جب اگلا دن آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف قاصد بھیجا کہ میں نے تمہیں ان دو آدمیوں کے جلانے کا حکم دیا تھا۔ اور میری رائے یہ ہوئی کہ آگ کا عذاب دینا اللہ کے سوا کسی کے لیے مناسب نہیں۔ پس اگر تمہیں ان دونوں پر فتحیابی نصیب ہو تو تم ان دونوں کو قتل کر دینا۔

(۳۳۸۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ نَاسًا أَحْرَقَهُمْ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أَحْرِقْهُمْ بِالنَّارِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللهِ ، وَلَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

(۳۳۸۱۵) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کا ذکر فرمایا جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جلا دیا تھا پھر فرمایا: اگر میں ہوتا تو میں کبھی ان لوگوں کو آگ میں نہ جلاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ تم اللہ کے عذاب کے طریقہ پر عذاب مت دو۔ اور اگر میں ہوتا تو میں ان کو قتل کر دیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کی وجہ سے کہ جو شخص اپنا دین تبدیل کر لے تو تم اس کو قتل کر دو۔

(۳۳۸۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُعَذِّبُوا بِالنَّارِ فَإِنَّهُ لَا يُعَذِّبُ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّهَا. (ابوداؤد ۲۶۶۸۔ حاکم ۲۳۹)

(۳۳۸۱۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ آگ کا عذاب مت دو۔ اس لیے کہ بندے کے پروردگار کے سوا کوئی آگ کا عذاب نہیں دے سکتا۔

(۳۳۸۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَطَلَبُوا رَجُلًا فَصَعِدَ شَجَرَةً فَأَحْرَقُوهَا بِالنَّارِ ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ بِذَلِكَ ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ : إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لِأُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللهِ ، إِنَّمَا بُعِثْتُ بِضَرْبِ الرِّقَابِ وَشَدِّ الْوَثَاقِ.

(۳۳۸۱۷) حضرت قاسم بن عبد الرحمن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا: پس انہوں نے کسی آدمی کو تلاش کیا تو وہ درخت پر چڑھ گیا پس انہوں نے اس درخت کو آگ سے جلا ڈالا جب یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے، اور

آپ ﷺ کو اس بات کی خبر دی تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہوگیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک مجھے اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ میں اللہ کے عذاب کے طریقے پر عذاب دوں۔ بے شک مجھے بھیجا گیا ہے گردنیں مارنے کے لیے اور مضبوطی سے باندھنے کے لیے۔

(۳۳۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ الْبَزَّازِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حِيَّانَ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ أَنَّهَا أَبْصَرَتْ إِنْسَانًا أَخَذَ قملة، أَوْ بُرْغُوثًا فَأَلْقَاهُ فِي النَّارِ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ لاَ يَنْبَغِي لأَحَدٍ أَنْ يُعَذِّبَ بِعَذَابِ اللهِ.

(۳۳۸۱۸) حضرت عثمان بن حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے کسی شخص کو دیکھا کہ اس نے جوں یا پسّو کو پکڑا اور اس کو آگ میں ڈال دیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: بے شک کسی کے لیے بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب دے۔

(۳۳۸۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ تُحْرَقَ الْعَقْرَبُ بِالنَّارِ ، وَيَقُولُونَ : مُثْلَةٌ.

(۳۳۸۱۹) حضرت منصور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ صحابہ رضی اللہ عنہم بچھو کے آگ میں جلانے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ عبرتناک سزا ہے۔

(۳۳۸۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُرَيْث ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ أَبِي هُبَيْرَةَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُحْرَقَ الْعَقْرَبُ بِالنَّارِ.

(۳۳۸۲۰) حضرت حریث رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن عباد ابو ھبیرہ نے بچھو کے آگ میں جلا ڈالنے کو مکروہ سمجھا۔

(۹۸) مَنْ رَخَّصَ فِي التَّحْرِيقِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَغَيْرِهَا

جس نے دشمن کی زمین یا اس کے علاوہ کسی جگہ میں جلانے میں رخصت دی

(۳۳۸۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ. (احمد ۸۔ بخاری ۳۰۲۱)

(۳۳۸۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنو نضیر کے کھجوروں کے درختوں کو کاٹا اور جلا ڈالا۔

(۳۳۸۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الأَخْضَرِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضٍ يُقَالَ لَهَا أُبْنَى ، فَقَالَ : ائْتِهَا صَبَاحًا ، ثُمَّ حَرِّقْ.

(۳۳۸۲۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی علاقہ میں بھیجا جس کا نام اُبنیٰ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم وہاں صبح پہنچنا پھر اس کو جلا دینا۔

(۳۳۸۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانَ قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ أَمَرَ بِالتَّحْرِيقِ ، أَوْ حَرَّقَ.

(۳۳۸۲۳) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے جلانے کا حکم دیا یا یوں فرمایا: کہ انہیں جلا دیا۔

(۳۳۸۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ زَنَادِقَةً بِالسُّوقِ ، فَلَمَّا رَمَى عَلَيْهِمْ بِالنَّارِ ، قَالَ :صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتَّبَعْته ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ ، قَالَ سُوَيْد قُلْتُ :نَعَمْ ، فَقُلْتُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُك تَقُولُ شَيْئًا ، فَقَالَ :يَا سُوَيْد ، إِنِّي مع قَوْمٍ جُهَّالٍ ، فَإِذَا سَمِعْتَنِي أَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ.

(۳۳۸۲۴) حضرت سوید بن غفلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زنادقہ کو بازار میں جلا ڈالا جب ان پر آگ پھینکی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہولیا۔ آپ رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے۔ اور پوچھا: کہ سوید ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! میں نے سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ کچھ فرما رہے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سوید! بے شک میں جاہل لوگوں کے ساتھ ہوں۔ جب تم سنو کہ میں کچھ کہہ رہا ہوں تو وہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے اور وہ بالکل حق ہے۔

(۳۳۸۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ أُنَاسٌ يَأْخُذُونَ الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ وَيُصَلُّونَ مَعَ النَّاسِ ، وَكَانُوا يَعْبُدُونَ الأَصْنَامَ فِي السِّرِ ، فَأَتَى بِهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِب فَوَضَعَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ ، أَوْ قَالَ فِي السِّجْنِ ، ثُمَّ قَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، مَا تَرَوْنَ فِي قَوْمٍ كَانُوا يَأْخُذُونَ مَعَكُمَ الْعَطَاءَ وَالرِّزْقَ وَيَعْبُدُونَ هَذِهِ الأَصْنَامَ ، قَالَ النَّاسُ :اقْتُلْهُمْ ، قَالَ :لاَ ، وَلَكِنْ أَصْنَعُ بِهِمْ كَمَا صَنَعُوا بِأَبِينَا إبْرَاهِيمَ ، فَحَرَّقَهُمْ بِالنَّارِ.

(۳۳۸۲۵) حضرت عبد الرحمٰن بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عبید رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ کچھ لوگ تھے جو عطیات اور تنخواہیں لیتے تھے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور پوشیدگی میں بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ان لوگوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے پاس لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مسجد میں یا جیل خانہ میں قید کر دیا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تمہاری کیا رائے ہے۔ ان لوگوں کے بارے میں جو تمہارے ساتھ عطیات اور تنخواہیں لیتے ہیں اور ان بتوں کی پوجا کرتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ ان کو قتل کر دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! بلکہ میں ان کے ساتھ وہی معاملہ کروں گا جو انہوں نے ہمارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو آگ میں جلا دیا۔

(۳۳۸۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلاَ تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ بَيْتٍ كَانَ لِخَثْعَمَ كَانَتْ تَعْبُدُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، يُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَّةَ ، قَالَ :فَخَرَجْت فِي خَمْسِينَ وَمِئَةِ رَاكِبٍ ، قَالَ :فَحَرَقْنَاهَا حَتَّى

جَعَلْنَاهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الأَجْرَبِ ، قَالَ :بَعَثَ جَرِيرٌ رَجُلاً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّره ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ ، قَالَ :وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرَكْنَاهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الأَجْرَبِ ، قَالَ :فَبَرَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحْمَسَ خَيْلِهَا وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

(۳۳۸۲۶) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم مجھے ذی الخلصہ سے راحت نہیں پہنچاؤ گے۔ یہ خثعم کا گھر تھا جس کی زمانہ جاہلیت میں عبادت کی جاتی تھی اور اس کا نام کعبہ یمانیہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر نکلا اور ہم نے اس کو جلا دیا یہاں تک کہ ہم نے اسے خارش زدہ اونٹ کی مانند بنا دیا پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اس بات کی خوشخبری سنانے کے لیے، جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر بھیجا، میں نے آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہاں تک کہ ہم نے اس جگہ کو خارش زدہ اونٹ کی مانند چھوڑا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ مرتبہ احمس کو، اس کے گھوڑے کو اور اس کے آدمیوں کو برکت کی دعا دی۔

(۳۳۸۲۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ ابن عَبْدِ اللهِ بن الحسن ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بِالتَّحْرِيقِ وَقَطْعِ الشَّجَرِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ بَأْسًا.

(۳۳۸۲۷) حضرت ابن عبد اللہ بن حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عبد اللہ بن حسن رحمہ اللہ جلا دینے اور دشمن کی زمین میں درخت کاٹ دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۳۳۸۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ قَالَ :هِيَ النَّخْلَ دُونَ الْعَجْوَةِ.

(۳۳۸۲۸) حضرت داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ نے اس آیت مبارکہ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ ترجمہ: کاٹ ڈالے تم نے جو درخت۔ اس کے بارے میں آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ کھجور کا درخت مراد ہے۔

(۳۳۸۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ابيه ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ ، قَالَ : هِيَ النَّخْلَةُ.

(۳۳۸۲۹) حضرت حبیب بن ابو عمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ اس آیت ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ میں لینة سے مراد کھجور کا درخت ہے۔

(۳۳۸۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ ، قَالَ : هِيَ النَّخْلَةُ.

(۳۳۸۳۰) حضرت عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آیت ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ﴾ میں لینة سے

کھجور کا درخت ہے۔

(۹۹) فِی الاِسْتِعانَةِ بِالمشرِكين من كرِهها ؟

مشرکین سے مدد مانگنے کا بیان کون اس کو مکروہ سمجھتا ہے

(۳۳۸۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خُبَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ وَجْهًا فَأَتَيْته أَنَا وَرَجُلٌ مِنْ قَوْمِي فَقُلْنَا : إِنَّا نستحی أن يَشْهَدَ قَوْمُنَا مَشْهَدًا لاَ نَشْهَدُهُ مَعَهُمْ ، قَالَ : أَسْلَمْتُمَا ؟ قُلْنَا : لاَ قَالَ : فَإِنَّا لاَ نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ ، قَالَ : فَأَسْلَمْنَا وَشَهِدْنَا مَعَهُ. (احمد ۴۵۴۔ حاکم ۱۲۱)

(۳۳۸۳۱) حضرت خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جنگ کے ارادے سے، تو میں اور میری قوم کا ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ ہم نے عرض کیا: ہمیں شرم آتی ہے کہ ہماری قوم تو میدان جنگ میں حاضر ہو اور ہم ان کے ساتھ شریک نہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم دونوں نے اسلام قبول کر لیا ہے؟ ہم نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ہم مشرکین کے خلاف مشرکین سے مدد طلب نہیں کرتے۔ راوی فرماتے ہیں: کہ ہم دونوں اسلام لے آئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔

(۳۳۸۳۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ ، فَلَمَّا خَلَّفَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ نَظَرَ خَلْفَهُ ، فَإِذَا كَتِيبَةٌ خَشْنَاءُ ، فَقَالَ : مَنْ هَؤُلاَءِ ، قَالُوا : عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيّ ابْنُ سَلُولَ وَمَوَالِيهِ مِنَ الْيَهُودِ ، فَقَالَ : وَقَدْ أَسْلَمُوا ، قَالُوا : لاَ قَالَ : فَإِنَّا لاَ نَسْتَعِينُ بِالْكُفَّارِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ.

(۳۳۸۳۲) حضرت سعد بن منذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ کی طرف نکلے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وداع کی گھاٹیوں کو پیچھے چھوڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے دیکھا تو وہاں بہت اسلحہ والی جماعت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: عبداللہ بن اُبی بن سلول اور اس کے یہودی دوست۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا انہوں نے اسلام قبول کر لیا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ہم مشرکین کے خلاف کفار سے مدد طلب نہیں کرتے۔

(۳۳۸۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ الْقَاسِمَ يَذْكُرُ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّهُ غَزَا بَلَنْجَرَ وَكَانَ غَزَا فَاسْتَعَانَ بِنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ ، وَقَالَ : لِيَحْمِلْ أَعْدَاءُ اللهِ عَلَى أَعْدَاءِ اللهِ.

(۳۳۸۳۳) حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان بن ربیعہ باھلی رحمہ اللہ بلنجر مقام پر جہاد کے لیے تشریف لے گئے اس

حال میں کہ آپ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ جہاد میں شریک ہوتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مشرکین کے کچھ لوگوں سے مشرکین کے خلاف م
طلب کی اور فرمایا: چاہیے کہ اللہ کے دشمنوں ہی کو اللہ کے دشمنوں کے خلاف اکسایا جائے۔

(۳۳۸۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابن نِيَارٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا لاَ نَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ. (مسلم ۱۴۴۹۔ ابوداؤد ۲۷۲۶)

(۳۳۸۳۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے۔

(۱۰۰) من غزا بالمشركين وأسهم لهم

جو شخص مشرکین کو جہاد میں لے جائے اور ان کے لیے حصہ مقرر کرنا

(۳۳۸۳٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غزَ بِنَاسٍ مِنَ الْيَهُودِ فَأَسْهَمَ لَهُمْ. (بیهقی ۵۳)

(۳۳۸۳۵) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہود کے چند لوگوں کو جہاد میں شرکت کے لیے لے گئے ا
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک حصہ بھی عطا فرمایا۔

(۳۳۸۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّ كَانَ يَغْزُو بِالْيَهُودِ فَيُسْهِمُ لَهُمْ كَسِهَامِ الْمُسْلِمِينَ. (ابوداؤد ۲۸۲)

(۳۳۸۳۶) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو جہاد کے لیے لے جایا کرتے تھے اور ان کے لے
مسلمانوں کے حصوں کی طرح حصہ مقرر فرماتے تھے۔

(۳۳۸۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالْيَهُودِ فَيُسْهِمُ لَهُمْ. (ابوداؤد ۲۸۱۔ ترمذی ۱۵۵۸)

(۳۳۸۳۷) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو جہاد کے لیے لے جایا کرتے تھے پھر ان کو مال غنیمت
سے حصہ بھی عطا فرماتے۔

(۳۳۸۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ غَزَا بِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُ فَرَضَخَ لَهُمْ.

(۳۳۸۳۸) حضرت شیبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ یہود کے چند لوگوں کو جہاد کے لیے لے گئے پھر آپ
ان کو تھوڑا سا مال بھی عطا کیا۔

(۳۳۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:سَأَلْتُ عَامِرًا، عَنِ الْمُسْلِمِينَ يَغْزُونَ بِأَهْلِ الْكِتَا

فقال عامر: أدركت الأئمة الفقيه منهم وغير الفقيه يغزون بأهل الذِّمَّةِ فَيَقْسِمُونَ لَهُمْ وَيَضَعُونَ عَنْهُمْ من جِزْيَتِهِمْ ، فَذَلِكَ لَهُمْ نَفْلٌ حَسَنٌ.

(۳۳۸۳۹) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عامر رحمہ اللہ سے سوال کیا ان مسلمانوں کے بارے میں جو اہل کتاب کو جہاد پر لے جاتے ہیں؟ حضرت عامر رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے فقیہ اور غیر فقیہ ائمہ حضرات کو پایا کہ وہ لوگ بھی ذمیوں کو جہاد پر لے جاتے تھے۔ پھر ان میں بھی مال غنیمت تقسیم فرماتے۔ اور ان سے جزیہ کو ختم فرما دیتے اور یہ ان کے لیے بطور زائد احسان کے تھا۔

(۳۳۸٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: أَدْرَكْتُ الأَئِمَّةَ .... ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۳۳۸۴۰) حضرت جابر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میں نے ائمہ کو پایا۔ پھر آپ رحمہ اللہ نے مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

(۱۰۱) فِي الفارِسِ كم يقسم له ؟ مَنْ قَالَ ثلاثة أسهمٍ

گھوڑ سوار کو کتنا حصہ ملے گا؟

(۳۳۸٤۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالاَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا. (بخاری ۲۸۶۳۔ مسلم ۱۳۸۳)

(۳۳۸۴۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ سوار کے لیے دو اور پیادہ کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۸٤۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَارِسِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ؛ سَهْمًا لَهُ ، وَاثْنَيْنِ لِفَرَسِهِ. (ابویعلی ۲۵۲۲)

(۳۳۸۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ سوار کو تین حصے عطا فرمائے، ایک حصہ اس کے لیے اور دو اس کے گھوڑے کے لیے۔

(۳۳۸٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَسَمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا ، فَكَانَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهِ ثَلاَثَةُ أَسْهُمٍ. (دارقطنی ۱۰۶)

(۳۳۸۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب گھوڑے کے لیے دو اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ مقرر فرماتے تو گھوڑ سوار کے لیے تین حصے ہو جاتے تھے۔

(۳۳۸٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْهَمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِمِئَتَيْ فَرَسٍ ، لِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمَيْنِ. (سعید بن منصور ۲۷۶۳۔ عبدالرزاق ۹۳۲۳)

(۳۳۸۴۴) حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن دو سو گھوڑوں کے لیے حصہ

مقرر فرمایا، اور ہر گھوڑے کو دو حصے دیتے۔

(۳۳۸٤٥) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ، عَنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا : لِلْفَرَسِ سَهْمَانِ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ.

(۳۳۸۴۵) حضرت سلمہ اصحاب محمد ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ گھوڑے کو دو اور پیادہ کو ایک حصہ ملے گا۔

(۳۳۸٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : أَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا. (سعيد بن منصور ۲۷۶۹۔ عبدالرزاق ۹۳۱۹)

(۳۳۸۴۶) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے گھوڑ سوار کے لیے دو اور پیادہ کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۸٤٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلْفَارِسِ سَهْمًا.

(۳۳۸۴۷) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے گھوڑے کیلئے دو حصے اور گھوڑ سوار کیلئے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۸٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ عُمَرُ ، أَشَارَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ. (سعيد بن منصور ۲۷۷۰)

(۳۳۸۴۸) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے گھوڑے کے لیے دو حصے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائے، بنو تمیم کے ایک شخص نے اس کی طرف اشارہ فرمایا۔

(۳۳۸٤٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، قَالَ : أَسْهَمَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ ؛ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ وَسَهْمًا لَهُ ، وَسَهْمًا لأُمِّهِ وَلِذِي الْقُرْبَى. (نسائی ۴۴۳۴۔ طحاوی ۲۸۳)

(۳۳۸۴۹) حضرت یحییٰ بن عباد سے مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو چار حصے ملے، دو حصے اس کے گھوڑے کے لیے، ایک حصہ ان کے لیے اور ایک حصہ ان کی والدہ اور رشتہ داروں کے لیے۔

(۳۳۸٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَنَحْنُ بِخُرَاسَانَ: بَلَغَنَا الثِّقَةُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ أَسْهَمَ لِلْفَارِسِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ؛ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ ، وَسَهْمًا لَهُ ، وَأَسْهَمَ لِلرَّاجِلِ سَهْمًا ، وَقَالَ فِي الْخَيْلِ : الْعِرَابُ وَالْمُقَارِفُ وَالْبَرَاذِينُ سَوَاءٌ. (سعيد بن منصور ۲۷۷۳)

(۳۳۸۵۰) حضرت جویبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خراسان کے علاقہ میں تھے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ہمیں لکھا کہ ثقہ راویوں کے ذریعہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے گھوڑ سوار کو تین حصے عطاء فرمائے، دو حصے اس کے گھوڑے کے اور ایک حصہ اس کیلئے، اور پیادہ کو ایک حصہ عطا فرمایا، اور گھوڑوں کے متعلق فرمایا: عراب، مقارف اور براذین (مختلف نسل کے گھوڑے) اس حکم میں برابر ہیں۔

(۳۳۸۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالاَ : كَانُوا إِذَا غَزَوْا فَأَصَابُوا الْغَنَائِمَ ، قَسَمُوا لِلْفَارِسِ مِنَ الْغَنِيمَةِ حِينَ تُقْسَمُ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ ؛ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ ، وَسَهْمًا لَهُ ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا.

(۳۳۸۵۱) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب جہاد میں فتح یاب ہوتے اور مال غنیمت ہاتھ آتا تو تقسیم غنیمت کے وقت گھوڑ سوار کو تین حصے ملتے، دو اس کے گھوڑے کے اور ایک حصہ اس کا، اور پیادہ کو ایک حصہ ملتا۔

(۳۳۸۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : أَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا.

(۳۳۸۵۲) حضرت حکم سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ سوار دو اور پیادہ کیلئے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۸۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيُّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ : أَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا. (بيهقى ۵۳)

(۳۳۸۵۳) حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۳۸۵۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَهْلِ الْجَزِيرَةِ : أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ السِّهَامَ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ وَسَهْمًا لِلرَّجُلِ ، فَلَمْ أَظُنَّ أَنَّ أَحَدًا هَمَّ بِانْتِقَاصِ فَرِيضَةٍ مِنْهَا ، حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ رِجَالٌ مِمَّنْ يُقَاتِلُ هَذِهِ الْحُصُونَ ، فَأَعِيدُوا سُهْمَانَهَا عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ سَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ وَسَهْمًا لِلرَّجُلِ ، وَكَيْفَ تُوضَعُ سُهْمَانُ الْخَيْلِ وَهِيَ بِإِذْنِ اللهِ لِمَسْرَحِهِمْ بِاللَّيْلِ ، وَلِمَسَالِحِهِمْ بِالنَّهَارِ وَلِطَلَبِ مَا يَطْلُبُونَ. (سعيد بن منصور ۲۷۶۱)

(۳۳۸۵۴) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جزیرہ والوں کو لکھا: اما بعد! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں گھوڑے کیلئے دو اور سوار کیلئے ایک حصہ مقرر تھا، پھر کیوں کوئی شخص ان کے حصہ کو کم کرنے کے ارادہ سے شک اور تردد میں ڈالتا ہے، یہاں تک کہ لوگوں نے اس کو بنا دیا ان میں سے جو لوگ ان قلعوں میں قتال کرتے ہیں جو حصے ان کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تھے وہ ان کو لوٹا دو، وہ حصے یہ تھے کہ گھوڑے کیلئے دو اور اس کے سوار کیلئے ایک حصہ مقرر تھا، گھوڑے کے حصہ کو کیسے کم کرتے ہو حالانکہ وہ اللہ کے حکم سے رات میں چراگاہ میں پھرتے ہیں، اور دن میں سرحدوں کی حفاظت پر مامور ہوتے ہیں، اور اس وجہ سے بھی کہ گھوڑے وہی طلب کرتے ہیں جو مجاہدین طلب کرتے ہیں۔

(۳۳۸۵۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ؛ أَسْهَمَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ :

سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ ، وَسَهْمًا لأُمِّهِ ، وَسَهْمًا لِذِى الْقُرْبَى.

(۳۳۸۵۵) حضرت یحییٰ بن عباد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے چار حصے تھے، دو حصے گھوڑے کے، ایک حصہ ان کی والدہ کا اور ایک حصہ داروں کا۔

(٣٣٨٥٦) حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمَّا فَتَحَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ جَلُولاَءَ أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ ثَلاَثِينَ أَلْفَ أَلْفٍ ، فَقَسَمَ لِلْفَارِسِ ثَلاَثَةَ آلاَفِ مِثْقَالَ ، وَلِلرَّجِلِ أَلْفَ مِثْقَالٍ.

(۳۳۸۵۶) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مقام جلولاء کو فتح فرمایا تو غنیمت میں مسلمانوں کو تیس ہزار ہاتھ آئے، انہوں نے گھوڑسوار کیلئے تین ہزار مثقال اور پیادہ کیلئے ایک ہزار مثقال تقسیم فرمایا۔

(١٠٢) مَنْ قَالَ لِلفارِسِ سَهْمَانِ

جوحضرات یہ فرماتے ہیں کہ گھوڑسوار کو دو حصے ملیں گے

(٣٣٨٥٧) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ؛ أَنَّهُ أَسْهَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ ، وَأَسْهَمَ لِلرَّاجِلِ سَهْمًا.

(۳۳۸۵۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے گھوڑسوار کیلئے دو اور پیادہ کیلئے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(٣٣٨٥٨) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ ، قَالَ : شَهِدْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُسِمَتْ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا ، وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْس مِئَةٍ : ثَلاَثُ مِئَةَ فَارِسٍ ، فَكَانَ لِلْفَارِسِ سَهْمَانِ.

(ابو داؤد ۲۷۳۰۔ احمد ۴۲۰)

(۳۳۸۵۸) حضرت مجمع بن جاریہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ صلح حدیبیہ میں شریک تھے، اٹھارہ حصے تقسیم کیے گئے، اسلامی لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی، تین سو گھوڑسواروں کو ملے، ہر گھوڑسوار کیلئے دو حصے تھے۔

(٣٣٨٥٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لِلْفَارِسِ سَهْمَانِ. قَالَ شُعْبَةُ : وَجَدْتُهُ مَكْتُوبًا عِنْدَ.

(۳۳۸۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گھوڑسوار کو دو حصے ملیں گے، حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو لکھا ہوا پایا۔

(١٠٣) فِي الْبَرَاذِينِ ، مَا لَهَا ، وَكَيْفَ يُقْسَمُ لَهَا ؟

ترکی النسل گھوڑے کیلئے کتنا حصہ مقرر ہے؟

(٣٣٨٦٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَتَبَ جَعْوَنَةُ بْنُ الْحَارِثِ ، وَكَانَ يَلِي

ثَغْرَ مَلَطْيَةَ ، إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ :إِنَّ رِجَالاً يَغْزُونَ بِخَيْلٍ ضِعَافٍ جَذَعٍ ، أَوْ ثَنِي ، لَيْسَ فِيهَا رَدٌّ عَنِ الْمُسْلِمِينَ ، وَيَغْزُو الرَّجُلُ بِالْبِرْذَوْنِ الْقَوِيِّ الَّذِي لَيْسَ دُونَ الْفَرَسِ ، إِلاَّ أَنَّهُ يُقَالُ :بِرْذَوْنٌ ، فَمَا يَرَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِيهَا ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ :أَنَ انْظُرْ مَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الْخَيْلِ الضِّعَافِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا رَدٌّ عَنِ الْمُسْلِمِينَ ، فَأَعْلِمْ أَصْحَابَهَا أَنَّكَ غَيْرُ مُسْهِمِهَا ، انْطَلَقُوا بِهَا أَمْ تَرَكُوا ، وَمَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الْبَرَاذِينِ رَائِعَ الْجَرْيِ وَالْمَنْظَرِ ، فَأَسْهِمْهُ إِسْهَامَكَ لِلْخَيْلِ الْعِرَابِ.

(۳۳۸۶۰) حضرت عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت جعونہ بن حارث رضی اللہ عنہ جب ملطیہ کے سرحد کے پاس تھے تو انہوں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو خط لکھا کہ لوگ مختلف گھوڑوں پر جہاد کرتے ہیں، کوئی جذع پر کوئی ثنی پر ہوتا ہے، اس میں مسلمانوں سے رد کرنا نہیں ہے، اور کوئی برذون گھوڑے پر جہاد کرتا ہے جو دوسرے گھوڑوں سے کم نہیں ہے یہاں تک کہ اس کو برذون کہا جاتا ہے، اے امیر المومنین آپ کی اس میں کیا رائے ہے؟ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے جواب تحریر فرمایا: مختلف النسل جو گھوڑے ہیں جن کو مسلمانوں سے رد نہیں کیا جاتا ان کے سواروں کو بتادو کہ ان کے لیے (الگ کوئی) حصہ نہیں ہے۔ ان کو لے کر جاؤ چھوڑ دو، اور ترکی النسل جو گھوڑے ہیں جو دیکھنے میں خوشنما ہیں ان کو وہی حصہ دو جو عربی النسل گھوڑوں کے لیے ہے۔

(۳۳۸۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْبِرْذَوْنُ بِمَنْزِلَةِ الْفَرَسِ.

(۳۳۸۶۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ترکی النسل گھوڑا بھی حکم میں عام گھوڑوں کی طرح ہے۔

(۳۳۸۶۲) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لِصَاحِبِ الْبِرْذَوْنِ فِي الْغَنِيمَةِ سَهْمٌ.

(۳۳۸۶۲) حضرت حسن ﷺ فرماتے ہیں کہ ترکی النسل گھوڑے کے مالک کے لیے بھی غنیمت میں حصہ ہے۔

(۳۳۸۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيُّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ :أَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعِرَابِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلْهَجِينِ سَهْمًا. (ابو داؤد ۲۸۶)

(۳۳۸۶۳) حضرت خالد بن معدان سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے عربی النسل گھوڑے کے لیے دو حصے اور غیر عربی گھوڑے کو ایک حصہ دیا۔

(۳۳۸۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ :إِنَّا لَمَّا فَتَحْنَا تُسْتَرَ أَصَبْنَا خَيْلاً عِرَاضًا ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ :أَنَّ تِلْكَ الْبَرَاذِينُ ، مَا قَرَفَ مِنْهَا الْعِتَاقَ فَأَسْهِمْ، وَأَلْغِ مَا سِوَى ذَلِكَ.

(۳۳۸۶۴) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ جب ہم نے مقام تستر فتح کیا تو ہمیں غنیمت میں کچھ براذین گھوڑے ملے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا براذین گھوڑوں میں جو عمدہ ہیں تو ان کو حصہ دو، اور جو ان کے علاوہ ہیں وہ بے کار ہیں، ان کے لیے حصہ نہیں

(۳۳۸۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنِ ابْنِ الأَقْمَرِ ، قَالَ : أَغَارَتِ الْخَيْلُ بِالشَّامِ ، فَأَدْرَكَتِ الْعِرَابُ مِنْ يَوْمِهَا ، وَأَدْرَكَتِ الْكَوَادِنُ ضُحَى الْغَدِ ، فَقَالَ ابْنُ أَبِي خَمِيصَةٍ : لاَ أَجْعَلُ مَنْ أَدْرَكَ كَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ عُمَرُ : هَبِلَتِ الْوَادِعِيَّ أُمُّهُ ، لَقَدْ أَذْكَرَتْ بِهِ ، أَمْضُوهَا عَلَى مَا قَالَ. (فزاری ۲۴۴)

(۳۳۸۶۵) حضرت ابن الاقمر سے مروی ہے کہ گھڑ سواروں نے شام پر دھاوا بولا، اس دن عربی گھوڑے پائے گئے، اگلے دن دو پہر کو ترکی النسل گھوڑے پائے گئے، حضرت ابن ابی خمیصہ نے فرمایا: جس نے پایا ہے میں اس کو اس کے برابر نہ بتاؤں گا جس نے نہیں پایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا وادعی کی ماں اس کو گم پائے، اس کے متعلق ذکر کیا گیا ہے، جو کچھ کہا گیا ہے اس پر چلو۔

(۳۳۸۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الصَّبَّاحُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَجَلِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ ، يَقُولُ : إِنَّ الْمُنْذِرَ بْنَ الدَّهْرِ بْنَ خَمِيصَةَ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ ، فَلَحِقَتِ الْخَيْلُ الْعِتَاقُ ، وَتَقَطَّعَتِ الْبَرَاذِينُ ، فَأَسْهَمَ لِلْعِرَابِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلْبَرَاذِينِ سَهْمًا ، ثُمَّ كَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ ، فَجَرَتْ سُنَّةً لِلْخَيْلِ بَعْدُ.

(۳۳۸۶۶) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت منذر بن دھر بن خمیصہ دشمن کے مقابلہ پر نکلے، عمدہ عربی النسل گھوڑے پائے گئے، اور ترکی النسل گھوڑے علیحدہ کر دیئے گئے، پس عربی گھوڑوں کے لیے دو حصے اور ترکی النسل کے لیے ایک حصہ مقرر کیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق لکھا، آپ نے یہ پسند کیا اور اس کے بعد گھوڑوں کے لیے یہ طریقہ جاری ہو گیا۔

(۳۳۸۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ (ح) وَشَرِيكٌ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ الأَقْمَرِ ؛ أَنَّ الْمُنْذِرَ بْنَ الدَّهْرِ بْن خَمِيصَةَ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ ، فَلَحِقَتِ الْخَيْلُ الْعِتَاقُ ، وَتَقَطَّعَتِ الْبَرَاذِينُ ، فَأَسْهَمَ لِلْخَيْلِ ، وَلَمْ يُسْهِمْ لِلْبَرَاذِينِ ، فَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَأَعْجَبَ عُمَرَ ذَلِكَ ، فَقَالَ عُمَرُ فِي حَدِيثِ أَحَدِهِمَا : ثَكِلَتِ الْوَدَاعِيَّ أُمُّهُ ، لَقَدْ أَذْكَرَتْ بِهِ.

(۳۳۸۶۷) حضرت کلثوم بن الاقمر سے بھی اسی طرح مروی ہے صرف اس میں اتنا اضافہ ہے کہ ترکی النسل گھوڑوں کے لیے حصہ مقرر نہ فرمایا۔

(۳۳۸۶۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لِلْمُقْرِفِ سَهْمٌ ، وَهُوَ الْهَجِينُ ، وَلِصَاحِبِهِ سَهْمٌ.

(۳۳۸۶۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مقرف گھوڑے کے لیے ایک حصہ ہے (ایسا گھوڑا جو دو نسلی ہو) اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ ہے۔

(۳۳۸۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْيَاخِ هَمْدَانَ ، عَنْ عُمَرَ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ وَكِيعٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ.

(۳۳۸۶۹) حضرت زبیر بن عدی سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۳۸۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : لِلْهَجِينِ سَهْمٌ.

(۳۳۸۷۰) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ ھجین گھوڑے کے لیے بھی غنیمت میں ایک حصہ ہے۔

(۳۳۸۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :الْفَرَسُ وَالْبِرْذَوْنُ سَوَاءٌ.

(۳۳۸۷۱) حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ عربی اور غیر عربی (ترکی النسل) گھوڑے برابر ہیں۔

(۳۳۸۷۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ عُلَمَائِنَا يُسْهِمُ لِلْبِرْذَوْنِ.

(۳۳۸۷۲) حضرت اوزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے علماء میں سے کوئی بھی نہیں ہے جو ترکی النسل کو حصہ دینے کا قائل ہو۔

(۱۰٤) فِي الْبِغَالِ ، أَيّ شَيْءٍ هُوَ ؟

خچر کو کتنا حصہ ملے گا؟

(۳۳۸۷۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْبَغْلِ سَهْمًا ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا.

(۳۳۸۷۳) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خچر کے لیے ایک حصہ اور اس کے سوار کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۸۷٤) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :الْبِغَالُ رَاجِلٌ.

(۳۳۸۷۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خچر سوار پیادہ کے مثل ہے۔

(۳۳۸۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :كَانُوا لاَ يُسْهِمُونَ لِبَغْلٍ ، وَلاَ لِبِرْذَوْنٍ ، وَلاَ لِحِمَارٍ.

(۳۳۸۷۵) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فقہاء کرام خچر اور ترکی النسل اور گدھے کیلئے حصہ مقرر نہ فرماتے تھے۔

(۱۰۵) فِي الرَّجُلِ يَشْهَدُ بِالأَفْرَاسِ لِكَمْ يُقْسَمُ مِنْهَا ؟

کوئی شخص کئی گھوڑے لے کر جہاد میں حاضر ہو تو کتنے گھوڑوں کو حصہ دیا جائے گا؟

(۳۳۸۷٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الْغَزْوِ ، فَيَكُونُ مَعَهُ الأَفْرَاسُ :لاَ يُقْسَمُ لَهُ عِنْدَ الْمَغْنَمِ ، إِلاَّ لِفَرَسَيْنِ.

(۳۳۸۷۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کئی گھوڑوں کے ساتھ جہاد میں حاضر ہو تو تقسیم غنیمت کے وقت صرف دو گھوڑوں کو حصہ دیا جائے گا۔

(۳۳۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بن جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ: لاَ يُسْهَمُ لأَكْثَرَ مِنْ فَرَسَيْنِ إِذَا كَانَا لِرَجُلٍ وَاحِدٍ ، وَمَا كَانَ سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ جَنَائِبُ.

(۳۳۸۷۷) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شخص کے پاس کئی گھوڑے ہوں تو دو گھوڑوں سے زیادہ کو حصہ نہیں دیا جائے گا، ان دو کے علاوہ جو ہیں وہ تو صرف تھکاوٹ کے بعد اس پر سوار ہونے کے لیے احتیاطاً رکھے گئے ہیں۔

(۳۳۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : شَهِدْنَا غَزَاةً مَعَ سَعِيدِ بْنِ عُثْمَانَ ، وَمَعِي هَانِءُ بْنُ هَانِءٍ ، وَمَعِي فَرَسَانِ ، وَمَعَ هَانِءٍ فَرَسَانِ ، فَأَسْهَمَ لِي وَلِلْفَرَسَيْنِ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ ، وَأَسْهَمَ لِهَانِءٍ وَلِفَرَسَيْهِ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ.

(۳۳۸۷۸) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سعید بن عثمان کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے، ہمارے ساتھ ھانی بن ھانی تھے، میرے پاس دو گھوڑے اور حضرت ھانی کے پاس بھی دو گھوڑے تھے، میرے اور میرے گھوڑوں کے لیے پانچ حصے دیئے گئے، اور حضرت ھانی کو گھوڑے اور ان کے لیے پانچ حصے دیئے گئے۔

(۳۳۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ سَهْمَ لأَكْثَرَ مِنْ فَرَسَيْنِ ، فَإِنْ كَانَ مَعَ الرَّجُلِ فَرَسَانِ أُسْهِمَ لَهُ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ ؛ أَرْبَعَةٌ لِفَرَسَيْهِ ، وَسَهْمًا لَهُ.

(۳۳۸۷۹) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو گھوڑوں سے زیادہ کے لیے حصہ نہیں ہے، اگر کسی کے پاس دو سے زائد گھوڑے ہوں تو اس کو پانچ حصے دیئے جائیں گے، چار حصے اس کے گھوڑوں کے لیے اور ایک حصہ اس کے لیے۔

(۳۳۸۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : إِنْ أَدْرَبَ رَجُلٌ بِأَفْرَاسٍ ، كَانَ لِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمٌ.

(۳۳۸۸۰) حضرت سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص کئی گھوڑے لے کر میدان جنگ میں اترے تو اس کے ہر ہر گھوڑے کے لیے حصہ ہے۔

(۱۰۶) العَبْدُ ، أَيُسْهَمُ لَهُ شَيْءٌ إِذَا شَهِدَ الْفَتْحَ ؟

غلام اگر جہاد میں شریک ہو تو کیا اس کو بھی حصہ ملے گا؟

(۳۳۸۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ ، قَالَ : شَهِدْتُ خَيْبَرَ وَأَنَا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ ، فَلَمَّا فَتَحُوهَا ، أَعْطَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا ، فَقَالَ : تَقَلَّدْ هَذَا ، وَأَعْطَانِي مِنْ

خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِي بِسَهْمٍ. (ابوداؤد ۲۷۲۴۔ احمد ۲۲۳)

(۳۳۸۸۱) حضرت عمر فرماتے ہیں کہ جب میں جنگ خیبر میں شریک ہوا تو میں غلام تھا، جب خیبر فتح ہوا تو آنحضرت ﷺ نے مجھے ایک تلوار عطا فرمائی اور فرمایا اس کو لٹکا لو، اور مجھے کچھ گھر کے لیے سامان مرحمت فرمایا اور میرے لئے غنیمت میں حصہ مقرر نہ فرمایا۔

(۳۳۸۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ مَوْلَايَ خَيْبَرَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ ، فَلَمْ يَقْسِمْ لِي مِنَ الْغَنِيمَةِ شَيْئًا ، وَأَعْطَانِي مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ سَيْفًا كُنْت أَجُرُّهُ إذَا تَقَلَّدْته. (ابن ماجه ۲۸۵۵)

(۳۳۸۸۲) حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ میں اور میرے آقا جنگ خیبر میں شریک ہوئے میرے لئے غنیمت میں حصہ مقرر نہ کیا گیا، اور گھر کے سامان سے ایک تلوار دی گئی، میں اس کو گلے میں لٹکا لیتا۔

(۳۳۸۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (ح) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ لِلْعَبْدِ مِنَ الْغَنِيمَةِ شَيْءٌ.

(۳۳۸۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غلام کے لیے غنیمت میں حصہ نہیں ہے۔

(۳۳۸۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ لَهُ فِي الْمَغْنَمِ نَصِيبٌ.

(۳۳۸۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں غنیمت میں غلام کیلئے حصہ نہیں ہے۔

(۱۰۷) مَنْ قَالَ لِلْعَبْدِ وَالأَجِيرِ سَهْمٌ

جو حضرات فرماتے ہیں کہ غلام اور مزدور کیلئے بھی غنیمت میں حصہ ہے

(۳۳۸۸٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَالْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، قَالُوا : مَنْ شَهِدَ الْبَأْسَ مِنْ حُرٍّ ، أَوْ عَبْدٍ ، أَوْ أَجِيرٍ فَلَهُ سَهْمٌ.

(۳۳۸۸۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جو بھی جہاد میں شریک ہو، آزاد، غلام یا مزدور میں سے اس کیلئے غنیمت میں سے حصہ ہے۔

(۳۳۸۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ، وَالْحَكَمِ ، قَالُوا : الْعَبْدُ وَالأَجِيرُ إِذَا شَهِدُوا الْقِتَالَ أُعْطُوا مِنَ الْغَنِيمَةِ.

(۳۳۸۸۶) حضرت حسن اور حضرت ابن سیرین اور حضرت حکم فرماتے ہیں غلام اور مزدور اگر جہاد میں شریک ہوں تو ان کو غنیمت میں سے حصہ دیا جائے گا۔

(۳۳۸۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا شَهِدَ التَّاجِرُ وَالْعَبْدُ ، قُسِمَ لَهُ ، وَقُسِمَ لِلْعَبْدِ.

(۳۳۸۸۷) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر تاجر اور غلام جہاد میں شریک ہو تو ان کیلئے غنیمت میں حصہ نکالا جائے گا۔

(۳۳۸۸۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ.

(۳۳۸۸۸) حضرت عمرو بن شعیب فرماتے ہیں کہ غلام کو حصہ دیا جائے گا۔

(۳۳۸۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ ، قَالَ : قَسَمَ لِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ كَمَا قَسَمَ لِسَيِّدِي.

(۳۳۸۸۹) حضرت ابو قرہ فرماتے ہیں کہ جس طرح میرے آقا کیلئے حصہ مقرر کیا اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے میرے لیے حصہ مقرر فرمایا۔

(۳۳۸۹۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الْغَنَائِمِ يُصِيبُهَا الْجَيْشُ ، قَالَ : إِنْ أَعَانَهُمَ التَّاجِرُ وَالْعَبْدُ ، ضُرِبَ لَهُمَا بِسِهَامِهِمَا مَعَ الْجَيْشِ.

(۳۳۸۹۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ اگر لشکر اسلام کو غنیمت ملے اور ان کی مدد کیلئے تاجر اور غلام بھی ہوں تو غنیمت میں لشکر کے ساتھ ان کو بھی حصہ دیا جائے گا۔

(۱۰۸) فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ، هَلْ لَهُمْ مِنَ الغنيمةِ شَيْءٌ ؟

کیا خواتین اور بچوں کے لیے غنیمت میں حصہ ہے؟

(۳۳۸۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : أَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَالْخَيْلِ. (ابو داؤد ۲۸۹۔ بیھقی ۵۳)

(۳۳۸۹۱) حضرت مکحول ؒ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خواتین بچوں اور گھوڑوں کو غنیمت میں سے حصہ دیا۔

(۳۳۸۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ ، قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ النِّسَاءِ ، هَلْ كُنَّ يَحْضُرْنَ الْحَرْبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ وَهَلْ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ ؟ قَالَ : فَقَالَ يَزِيدُ : أَنَا كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِيَدِي إِلَى نَجْدَةَ ، كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ النِّسَاءِ ، هَلْ كُنَّ يَحْضُرْنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبَ ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ ؟ وَقَدْ كُنَّ يَحْضُرْنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَّا أَنْ يَضْرِبَ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَلاَ ، وَقَدْ كَانَ يَرْضَخُ لَهُنَّ.

(۳۳۸۹۲) حضرت یزید بن ہرمز سے مروی ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور عورتوں کے متعلق دریافت کیا کہ کیا خواتین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں، کیا ان کو غنیمت میں سے حصہ ملتا تھا؟ حضرت یزید فرماتے ہیں کہ میں نے نجدہ کی طرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف سے خط لکھا کہ آپ نے مجھ سے یہ دریافت کیا ہے کہ: کیا خواتین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں؟ اور کیا ان کیلئے غنیمت میں حصہ تھا؟ بہر حال وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں، اور ان کو الگ حصہ نہ دیا جاتا، اور ان کو کچھ اس میں سے دیا جاتا تھا۔

(۳۳۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَيْحَانَ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ أَبِي مُوسَى أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، أَوْ خَمْسٌ ، مِنْهُنَّ أُمُّ مَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ ، فَكُنَّ يَسْقِينَ الْمَاءَ ، وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى ، فَأَسْهَمَ لَهُنَّ.

(۳۳۸۹۳) حضرت خالد بن سیحان سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چار یا پانچ خواتین جہاد میں شریک ہوئیں جن میں ام مجزاۃ بن ثور بھی تھیں، وہ پیاسوں کو پانی اور زخمیوں کو پٹی کرتی تھیں، ان کو غنیمت میں سے حصہ دیا جاتا۔

(۳۳۸۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ وَهْبٍ الْخَوْلاَنِيِّ ، قَالَ : قَسَمَ عُمَرُ بَيْنَ النَّاسِ غَنَائِمَهُمْ ، فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ دِينَارًا ، وَجَعَلَ سَهْمَ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ سَوَاءً ، فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ مَعَ امْرَأَتِهِ أَعْطَاهُ دِينَارًا ، وَإِذَا كَانَ وَحْدَهُ أَعْطَاهُ نِصْفَ دِينَارٍ.

(۳۳۸۹۴) حضرت سفیان بن وھب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں مال غنیمت تقسیم فرمایا، آپ نے ہر ایک کو ایک دینار عطا فرمایا، اور خاتون اور مرد کا حصہ برابر مقرر فرمایا، اگر مرد کے ساتھ خاتون بھی ہوتو ایک دینار عطاء فرماتے، اور اگر اکیلا ہوتا تو نصف عطا فرماتے۔

(۳۳۸۹۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِيَارٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِظَبْيَةٍ خَرَزٍ ، فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالأَمَةِ ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ : كَانَ أَبِي يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ. (ابو داؤد ۲۹۴۵۔ احمد ۱۵۶)

(۳۳۸۹۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھیلی لائی گئی، آپ نے ان کو آزاد خواتین اور باندیوں میں تقسیم فرمایا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میرے والد محترم بھی آزاد اور غلام پر تقسیم فرماتے تھے۔

(۱۰۹) فِي الْقَوْمِ يَجِيئُونَ بَعْدَ الْوَقْعَةِ ، هَلْ لَهُمْ شَيْءٌ ؟

اگر کچھ لوگ فتح کے بعد لشکر میں آئیں تو کیا ان کو حصہ ملے گا

(۳۳۸۹۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ بِثَلاَثٍ ، فَقَسَمَ لَنَا ، وَلَمْ يَقْسِمْ لأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ

غَيْرَنَا. (بخاری ۳۱۳۶۔ مسلم ۱۹۴۶)

(۳۳۸۹۶) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم لوگ فتح خیبر کے بعد حضور ﷺ کے لشکر میں حاضر ہوئے آنحضرت ﷺ نے غنیمت میں سے ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا، اور ہمارے علاوہ کسی ایسے شخص کو حصہ عطا نہ فرمایا جو جنگ میں شریک نہ ہو۔

(۳۳۸۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ إِلَى سَعْدٍ يَوْمَ الْقَادِسِ إِنِّي قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكَ أَهْلَ الْحِجَازِ ، وَأَهْلَ الشَّامِ ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْهُمَ الْقِتَالَ قَبْلَ أَنْ يَتَفَقَّؤُوا فَأَسْهِمْ لَهُمْ.

(۳۳۸۹۷) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قادسیہ کے دن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا: میں تمہارے پاس حجاز اور شام والوں کو بھیج رہا ہوں، ان میں سے جو بھی لاشوں کے خراب ہونے سے قبل جنگ میں شریک ہو جائے اس غنیمت میں حصہ دینا۔

(۳۳۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ ، يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَبِيبٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْ بَعَثَ عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ مُمِدًّا لِلْمُهَاجِرِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ ، وَزِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ الْبَيَاضِيِّ ، فَانْتَهَوْا إِلَى الْقَوْمِ وَقَ فُتِحَ عَلَيْهِمْ ، وَالْقَوْمُ فِي دِمَائِهِمْ ، قَالَ :فَأَشْرَكُوهُم فِي غَنِيمَتِهِمْ.

(۳۳۸۹۸) حضرت ابن ابی حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عکرمہ بن ابی جہل کو مہاجر بن ابی امیہ اور زیاد بن لبید کی مدد کیلئے بھیجا، جب یہ ان کے پاس پہنچے تو وہ اس وقت فتح حاصل کر چکے تھے، اور ان کی لاشیں خون آلود موجہ تھیں ان کو بھی غنیمت میں شریک کیا۔

(۳۳۸۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَ لِجَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ يَوْمَ خَيْبَرَ ، وَلَمْ يَشْهَدُوا الْوَقْعَةَ. (ابوداؤد ۲۷۷)

(۳۳۸۹۹) حضرت حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جعفر اور ان کے ساتھیوں کو خیبر کے دن غنیمت میں سے حصہ د باوجود یکہ وہ جنگ خیبر میں شریک نہ تھے۔

(۱۱۰) مَنْ قَالَ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ إِذَا قَدِمَ بَعْدَ الْوَقْعَةِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ: جو جنگ کے ختم ہونے کے بعد آئے اس کو غنیمت میں حصہ نہ ملے گا

(۳۳۹۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ الأَحْمَسِيِّ ، قَالَ :غَزَ بَنُو عُطَارِدٍ مِنَّةً مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، وَأَمَدُّوا عَمَّارًا مِنَ الْكُوفَةِ ، فَخَرَجَ عَمَّارٌ قَبْلَ الْوَقْعَةِ ، فَقَالَ : نَحْ شُرَكَاؤُكُمْ فِي الْغَنِيمَةِ ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُطَارِدٍ ، فَقَالَ :أَيُّهَا الْعَبْدُ الْمَجْدُوعُ ، وَكَانَتْ أُذُنُهُ قَدْ أُصِيبَ

فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَتُرِيدُ أَنْ نَقْسِمَ لَكَ غَنِيمَتَنَا ؟ فَقَالَ عَمَّارٌ : عَيَّرْتُمُونِي بِأَحَبِّ ، أَوْ بِخَيْرِ أُذُنِي ، قَالَ : وَكَتَبَ فِي ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : إِنَّ الْغَنِيمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ.

(۳۳۹۰۰) حضرت طارق بن شہاب الاحمسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل بصرہ میں سے بنوعطارد نے جنگ میں شرکت کی، اور انہوں نے کوفہ سے حضرت عمامہ کی مدد کی، حضرت عمار لڑائی سے پہلے ہی نکل گئے، پھر بعد میں فرمایا کہ ہم لوگ بھی غنیمت میں تمہارے ساتھ شریک ہیں، بنوعطارد میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا! اے وہ شخص جس کا کان کٹا ہوا ہے، حضرت عمار کا کان جہاد میں شہید ہوا تھا، یا تو یہ چاہتا ہے کہ ہم اپنی غنیمت میں سے تمہیں حصہ دیں؟ حضرت عمار نے فرمایا، تو نے مجھے میرے بہترین اور پسندیدہ کان سے ردیا ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق لکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً تحریر کیا غنیمت میں اس کو حصہ ملے گا جو لڑائی اور فتح میں شریک ہو۔

(۳۳۹۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّمَا الْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ. (بیهقی ۵۰۔ عبدالرزاق ۹۶۸۹)

(۳۳۹۰۱) حضرت طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، غنیمت میں اس کا حصہ ہے جو لڑائی میں شرکت کرے۔

(۳۳۹۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ قَوْمًا قَدِمُوا عَلَى عَلِيٍّ يَوْمَ الْجَمَلِ بَعْدَ الْوَقْعَةِ ، فَقَالَ : هَؤُلاَءِ الْمَحْرُومُونَ فَاقْسِمْ لَهُمْ.

(۳۳۹۰۲) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ جنگ جمل کے دن کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لڑائی کے بعد حاضر ہوئے، حضرت علی نے فرمایا یہ محرومین ہیں، (آپ نے قرآن پاک کی آیت للسائل والمحروم کی طرف اشارہ فرمایا) پھر ان کو غنیمت میں سے حصہ عطا فرمایا۔

(۳۳۹۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ، فَأَصَابُوا غَنِيمَةً فَجَاءَ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ ، فَنَزَلَتْ : ﴿فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾. (طبری ۸۲)

(۳۳۹۰۳) حضرت حسن بن محمد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس نے ایک سریہ بھیجا، ان کو مال غنیمت ہاتھ آیا، پھر ان کے بعد کچھ لوگ اور آ گئے، تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ﴿فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾۔

(۳۳۹۰۴) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ كُرْكُمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ ، قَالَ : الْمُحَارَفُ. (طبری ۲۹)

(۳۳۹۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن پاک کی آیت ﴿لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے محروم

مراد ہے۔

(۳۳۹۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ كُرْكُمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ ﴿لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ ، قَالَ :الْمَحْرُومُ الْمُحَارَفُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ فِي الإِسْلاَمِ سَهْمٌ.

(۳۳۹۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن کی آیت ﴿لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ میں محروم کی تفسیر کے متعلق فرماتے ہیں کہ محروم وہ شخص ہے جس کے لیے اسلام میں غنیمت کا کوئی حصہ مقرر نہیں ہے۔

(۳۳۹۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلاَئِعَ ، فَغَنِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنِيمَةً ، فَقَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ ، وَلَمْ يَقْسِمْ لِلطَّلاَئِعِ شَيْئًا فَلَمَّا قَدِمَتِ الطَّلاَئِعُ ، قَالُوا :قَسَمَ الْفَيْءَ وَلَمْ يَقْسِمْ لَنَا ، فَنَزَلَتْ :﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ﴾. (طبری ۱۵۶)

(۳۳۹۰۶) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ ابتدائی دستے روانہ فرمائے، پھران کے جانے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ مال غنیمت ہاتھ آیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے درمیان غنیمت کا مال تقسیم فرمایا اوران کو کچھ نہ دیا جب وہ دستے واپس آئے تو کہنے لگے کہ اللہ کے نبی نے غنیمت کو تقسیم فرما دیا ہے مگر ہمیں حصہ نہ دیا، توان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ﴾

(۳۳۹۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الْمَحْرُومُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ فِي الْغَنِيمَةِ شَيْءٌ.

(۳۳۹۰۷) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ المحروم کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ شخص ہے جس کیلئے غنیمت میں حصہ نہیں ہے۔

(۳۳۹۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الْمَحْرُومُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ فِي الْغَنِيمَةِ شَيْءٌ.

(۳۳۹۰۸) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(۱۱۱) فِي السَّرِيَّةِ تَخْرُجُ بِغَيْرِ إِذْنِ الإِمَامِ
جو سریہ امام کی اجازت کے بغیر نکلے

(۳۳۹۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي السَّرِيَّةِ ، يَخْرُجُ بِغَيْرِ إِذْنِ أَمِيرِهِ ؟ فَكَتَبَ :إِنَّهُ لاَ يُغَيِّرُهُ إِذْنُ أَمِيرِهِ.

(۳۳۹۰۹) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع کو لکھ کر ان سے دریافت کیا کہ: کوئی شخص امیر کی اجازت کے بغیر سریہ سے نکل جائے؟ آپ نے جواب تحریر فرمایا: اس کو امیر کے حکم نے تبدیل نہیں کیا۔

(۳۳۹۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، قَالَ : إِذَا الْتَقَى الزَّحْفَانِ ، فَلَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَحْمِلَ بِغَيْرِ إِذْنِ إِمَامِهِ.

(۳۳۹۱۰) حضرت ہشام بن حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دو لشکر آمنے سامنے (پیش قدمی کریں) ہو جائیں تو کسی شخص کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ امیر کے اذن کے بغیر سوار ہو جائے (سوار ہو کر نکل جائے)۔

(۳۳۹۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَشْعَثِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُسْرَى فِي سَرِيَّةٍ ، إِلاَّ بِإِذْنِ أَمِيرِهَا ، وَلَهُمْ مَا نَفَّلَهُمْ مِنْ شَيْءٍ.

(۳۳۸۹۱۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر کی اجازت کے بغیر سریہ سے نہیں نکلا جائے گا، اور جو غنیمت حاصل ہو اس میں ان کے لیے حصہ ہے۔

(۱۱۲) فِي السَّرِيَّةِ تَخْرُجُ بِغَيْرِ إِذْنِ الإِمَامِ ، فَتَغْنَمُ

جو سریہ امیر کی اجازت کے بغیر جائے اور اس کو غنیمت حاصل ہو جائے

(۳۳۹۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا تَسَرَّتِ السَّرِيَّةُ مَا أَصَابُوا ، أَوْ غَنِمُوا ، إِنْ شَاءَ الإِمَامُ نَفَّلَهُمْ ، وَإِنْ شَاءَ خَمَّسَهُ.

(۳۳۹۱۲) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سریہ اگر جہاد کیلئے نکلے اور اس کے ہاتھ جو بھی (غنیمت) آئے، امام اگر چاہے تو ان کو زائد حصہ دے دے اور اگر چاہے تو پانچواں حصہ۔

(۳۳۹۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا خَرَجَتْ سَرِيَّةٌ بِإِذْنِ الإِمَامِ فَغَنِمُوا ، أَخَذَ الإِمَامُ الْخُمُسَ ، وَسَائِرُهُ لَهُمْ.

(۳۳۹۱۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سریہ اگر امام کی اجازت کے بغیر ہی جہاد کیلئے نکل پڑے اور ان کے ہاتھ غنیمت آئے تو امام اس میں سے پانچواں حصہ وصول کرے اور باقی سب ان کے لیے ہوگا۔

(۳۳۹۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : ذَكَرْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : غَزَوْتُ الدَّرْبَ ، فَلَمَّا وَجَّهْنَا قَافِلِينَ بِهِ ، بَعَثُوا السَّرَايَا بَعْدَ أَنْ وَجَّهْنَا قَافِلِينَ ، فَقِيلَ : لَكُمْ مَا غَنِمْتُمْ إِلاَّ الْخُمُسَ ، فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ : مَا كَانَ النَّاسُ يُنَفَّلُونَ إِلاَّ مِنَ الْخُمُسِ.

(۳۳۹۱۴) حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ: میں نے درب کے علاقے میں جہاد کیا۔ جب ہم وہاں روانہ ہو گئے تو ہمارے بعد کچھ سرایا بھیجے گئے۔ ان سے کہا گیا کہ تمہیں خمس کے علاوہ مال غنیمت ملے گا۔ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ حضرت سعید بن مسیب نے فرمایا کہ لوگ خمس سے ہی نفل دیا کرتے تھے۔

(۳۳۹۱۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّمَا سَرِيَّةٍ أَغَارَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَمِيرِهَا فَهُوَ غُلُولٌ.

(۳۳۹۱۵) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جولشکر بھی امیر کی اجازت کے بغیر حملہ کرے تو وہ خیانت اور دھوکا دینے والے ہیں۔

(۳۳۹۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الإِمَامِ يَبْعَثُ السَّرِيَّةَ فَتَغْنَمُ؟ قَالَ : إِنْ شَاءَ نَفَّلَهُمْ إِيَّاهُ كُلَّهُ ، وَإِنْ شَاءَ خَمَّسَهُ.

(۳۳۹۱۶) حضرت منصور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ امام سریہ روانہ کرے اور اس کو غنیمت حاصل ہو؟ فرمایا اگر امام چاہے تو پھر زائد حصہ ان کو دے دے اور اگر چاہے خمس نکالے۔

(۳۳۹۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِذَا رَحَلُوا بِإِذْنِ الإِمَامِ أَخَذَ الْخُمُسَ ، وَكَانَ لَهُمْ مَا بَقِيَ ، وَإِذَا رَحَلُوا بِغَيْرِ إِذْنِ الإِمَامِ فَهُوَ أُسْوَةُ الْجَيْشِ.

(۳۳۹۱۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لشکر امام کی اجازت کے ساتھ کوچ کرے تو ان کے غنیمت میں سے خمس نکالا جائے گا اور باقی ان کو ملے گا، اور اگر امام کی اجازت کے بغیر کوچ کریں تو وہ جیش کے مثل ہیں۔

(۱۱۳) فِي الإِمَامِ يُنَفِّلُ الْقَوْمَ مَا أَصَابُوا

امام جو ملے وہ لشکر میں تقسیم کردے

(۳۳۹۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ مَكْحُولاً ، وَعَطَاءً عَنِ الإِمَامِ يُنَفِّلُ الْقَوْمَ مَا أَصَابُوا ؟ قَالَ : ذَلِكَ لَهُمْ.

(۳۳۹۱۸) حضرت علی بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مکحول اور حضرت عطا سے دریافت کیا کہ امام اگر وہ سارا مال تقسیم کردے جو ان کو غنیمت میں ملا ہے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا (کوئی نہیں) وہ انہی کے لیے ہے۔

(۳۳۹۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ النَّهْبَةِ فِي الْغَنِيمَةِ إِذَا أَذِنَ لَهُمْ أَمِيرُهُمْ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۳۳۹۱۹) حضرت زھری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ امیر اگر لشکر کو اجازت دے دے اور وہ اپنی مرضی کی چیزیں اٹھالیں تو کیا حکم ہے؟ آپ نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(١١٤) فِي الْفِدَاءِ، مَنْ رَآهُ وَفَعَلَهُ

فدیہ کا بیان

(٣٣٩٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ.

(ترمذی ۱۵۶۸۔ مسلم ۱۲۶۲)

(۳۳۹۲۰) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعقیل کے ایک مشرک کے بدلے دو مسلمانوں کا فدیہ قرار دیا۔

(٣٣٩٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ هَوَازِنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَفَّلَنِي جَارِيَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ ، مِنْ أَجْمَلِ الْعَرَبِ ، عَلَيْهَا قِشْعٌ لَهَا ، فَمَا كَشَفْتُ لَهَا عَنْ ثَوْبٍ حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ ، فَلَقِيَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالسُّوقِ ، فَقَالَ :لِلَّهِ أَبُوكَ ، هَبْهَا لِي ، فَوَهَبْتُهَا لَهُ ، قَالَ :فَبَعَثَ بِهَا ، فَفَادَى بِهَا أُسَارَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا بِمَكَّةَ.

(۳۳۹۲۱) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ھوازن کے علاقہ میں جہاد کیلئے گئے، مجھے بنی فزارہ کی لونڈی حصہ میں ملی، جو کہ حسین عرب خاتون تھیں، اس پر موٹا زائد لباس تھا، جب اس کے زائد کپڑے کھلے تو میں اس کو لے کر مدینہ آیا، بازار میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم سے ملاقات ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے والد کی خوبی اللہ کیلئے ہی ہے، اس کو مجھے ھبہ کر دو، حضرت سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو ھبہ کر دی، راوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ باندی مکہ میں جو مسلمان تھے ان کے فدیہ کے واسطے بھیج دی۔

(٣٣٩٢٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَطَاءٍ ، قَالاَ فِي الأَسِيرِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ :يُمَنُّ عَلَيْهِ . أَوْ يُفَادَى.

(۳۳۹۲۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین کے قیدیوں پر احسان کر کے آزاد کر دیا جائے یا پھر فدیہ وصول لیا جائے۔

(٣٣٩٢٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ ، وَعَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَدَى رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ جَرْمٍ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ بِمِئَةِ أَلْفٍ.

(۳۳۹۲۳) حضرت عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مسلمانوں میں سے ایک شخص کا فدیہ دیا،

اھل حرب میں سے (شدۃ اور قوت والے) ایک لاکھ دراھم کے ساتھ۔

(۳۳۹۲٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ :إذَا سُبِيَتِ الْجَارِيَةُ ، أَوِ الْغُلاَمُ مِنَ الْعَدُوِّ ، فَلاَ بَأْسَ أَنْ يُفَادُوهُمْ.

(۳۳۹۲۴) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ اگر باندی یا غلام دشمن کی قید میں چلے جائیں تو کوئی حرج نہیں کہ ان کو فدیہ دے کر آزاد کروایا جائے۔

(۳۳۹۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي الأَسِيرِ :يُمَنُّ عَلَيْهِ ، أَوْ يُفَادَى بِهِ.

(۳۳۹۲۵) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ قیدیوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان پر احسان کر کے یا فدیہ لے کر آزاد کر دیا جائے۔

(۳۳۹۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلاَءِ الأُسَارَى ؟ قَالَ :ثُمَّ قَالَ :لاَ يُفْلِتَنَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ إلاَّ بِفِدَاءٍ ، أَوْ ضَرْبَةِ عُنُقٍ. (ترمذی ۱۷۱۴۔ احمد ۳۸۳)

(۳۳۹۲۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر والے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ پھر فرمایا: ان میں سے کسی کو بھی آزاد نہ کیا جائے گا مگر فدیہ لے کر یا پھر اس کو قتل کر دیا جائے۔

(۳۳۹۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ :أَنْ يَعْقِلُوا مَعَاقِلَهُمْ ، وَأَنْ يُفْدُوا عَانِيَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَالإِصْلاَحِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۹۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کو لکھا کہ ان کے قتل کے معاملہ میں دیت دیں، اور ان کے قیدیوں کے لیے اچھے طریقہ سے فدیہ وصول کیا جائے گا اور مسلمانوں کے درمیان (معاملات کی) اصلاح کی جائے گی۔

(۳۳۹۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ: لأَنْ أَسْتَنْقِذَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَيْدِي الْكُفَّارِ أَحَبُّ إلَيَّ مِنْ جزيَةِ الْعَرَبِ.

(۳۳۹۲۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کفار کے ہاتھوں سے ایک مسلمان قیدی کو چھڑاؤں یہ مجھے پورے عرب کے جزیہ یا جزیرۃ العرب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۱۱۵) مَنْ كَرِهَ الْفِدَاءَ بِالدَّرَاهِمِ وَغَيْرِهَا

جو حضرات دراھم کے ساتھ فدیہ لینے کو ناپسند کرتے ہیں

(۳۳۹۲۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَمُجَاهِدٍ ، قَالاَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :إنْ أَخَذْتُمْ أَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ،

فَأُعْطِيتُمْ بِهِ مُدَّىْ دَنَانِيرَ ، فَلاَ تُفَادُوهُ.

(۳۳۹۲۹) حضرت حکم رحمہ اللہ اور حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر مشرکین میں سے تم کسی کا فدیہ لو، اور تمہیں دو مد دینار دیئے جائیں تو فدیہ کو مت وصول کرو۔

(۳۳۹۳۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ زَيْدٍ ،وَكَانَتْ عَيْنُهُ أُصِيبَتْ بِالسُّوسِ ، قَالَ :حاصَرْنَا مَدِينَتَهَا ، فَلَقِينَا جَهْدًا ، وَأَمِيرُ الْمُسْلِمِينَ أَبُو مُوسَى ، وَأَخَذَ الدِّهْقَانُ عَهْدَهُ وَعَهْدَ مَنْ مَعَهُ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى :اعْزِلْهُمْ ، فَجَعَلَ يَعْزِلُهُمْ ، وَجَعَلَ أَبُو مُوسَى يَقُولُ لأَصْحَابِهِ :إِنِّي أَرْجُو أَنْ يَخْدَعَهُ اللَّهُ عَنْ نَفْسِهِ ، فَعَزَلَهُمْ وَبَقِيَ عَدُوُّ اللهِ ، فَأَمَرَ بِهِ أَبُو مُوسَى ، فَفَادَى وَبَذَلَ مَالاً كَثِيرًا ، فَأَبَى وَضَرَبَ عُنُقَهُ.

(۳۳۹۳۰) حضرت خالد بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جن کی آنکھ سوس کے علاقہ میں جہاد میں شہید ہو چکی تھی، فرماتے ہیں کہ ہم نے کفار کے علاقہ کا محاصرہ کیا، ہمیں بڑی مشقت پیش آئی، اس وقت ہمارے امیر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ تھے، ایک دھقان نے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی امان طلب کی اور چھٹکارا چاہا۔ حضرت ابو موسیٰ نے ارشاد فرمایا، ان کو علیحدہ کرو، دھقان نے ان کو علیحدہ کرنا، شروع کر دیا، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: مجھے لگتا ہے کہ یہ دھوکہ دے گا۔ پھر جب اس دھقان نے اپنے خاندان والوں کو نکال لیا تو پھر جنگ کے لیے تیار ہو گیا۔ پھر جب وہ گرفتار کر کے لایا گیا تو اس نے بہت سے فدیے کی پیش کش کی۔ لیکن حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔

(۳۳۹۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قُتِلَ قَتِيلٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، فَغَلَبَ الْمُسْلِمُونَ الْمُشْرِكِينَ عَلَى جِيفَتِهِ ، فَقَالُوا :ادْفَعُوا إِلَيْنَا جِيفَتَهُ وَنُعْطِيكُمْ عَشَرَةَ آلاَفِ دِرْهَمٍ ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لاَ حَاجَةَ لَنَا فِي جِيفَتِهِ ، وَلاَ دِيَتِهِ ، إِنَّهُ خَبِيثُ الدِّيَةِ خَبِيثُ الْجِيفَةِ. (احمد ۲۴۸۔ بیهقی ۱۳۳)

(۳۳۹۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: خندق والے دن کچھ کفار مارے گئے، مسلمان کفار کے لاشوں پر غالب آ گئے، مشرکین نے مسلمانوں سے کہا کہ ہماری لاشیں ہمارے حوالے کر دو، ہم اس کے بدلہ دس ہزار دراہم دیں گے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں تمہاری لاشوں (مردار لاشوں) اور دیت کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ خبیث دیت اور خبیث لاشیں ہیں۔

(۳۳۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ أُصِيبَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، فَأَعْطَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِيفَتِهِ حَتَّى بَلَغُوا الدِّيَةَ ، فَأَبَى. (احمد ۲۴۸)

(۳۳۹۳۲) حضرت حکم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کچھ مشرکین غزوہ خندق میں مارے گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان مردہ لاشوں کے

بدے مال دینے کو کہا گیا یہاں تک کہ وہ دیت کی رقم تک پہنچ گئے لیکن آپ ﷺ نے لینے سے انکار کر دیا۔

(۳۳۹۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوِهِ. (ترمذی ۱۷۱۵۔ احمد ۳۲۶)

(۳۳۹۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مروی ہے۔

(۳۳۹۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : نَسَخَتْ : ﴿وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ مَا كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ مِنْ فِدَاءٍ ، أَوْ مَنٍّ.

(۳۳۹۳۴) حضرت مجاہد ؒ سے مروی ہے کہ ﴿وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ﴾ منسوخ ہوگئی جو ان سے پہلے فدیہ اور احسان کر کے چھوڑنے کا حکم تھا۔

(۳۳۹۳٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً﴾ قَالَ : لاَ مَنٌّ ، وَلاَ فِدَاءٌ.

(۳۳۹۳۵) حضرت مجاہد فرماتے ہیں قرآن کی آیت ﴿فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اب کوئی احسان اور فدیہ نہیں ہے۔

(۳۳۹۳٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : اسْتَشَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الأُسَارَى يَوْمَ بَدْرٍ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَوْمُكَ وَعَشِيرَتُكَ بَنُو عَمِّكَ ، فَخُذْ مِنْهُمَ الْفِدْيَةَ ، وَقَالَ عُمَرُ : اُقْتُلْهُمْ ، فَنَزَلَتْ : ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ : وَالإِثْخَانُ : هُوَ الْقَتْلُ. (ابن جریر ۴۳)

(۳۳۹۳۶) حضرت مجاہد ؒ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں مشورہ طلب کیا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ آپ کی قوم اور آپ کے رشتہ دار ہیں، ان سے فدیہ لے کر آزاد کر دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، ان سب کو قتل کر دیں، پھر اس کے بارے میں قرآن کریم کی آیت ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ﴾ حضرت مجاہد فرماتے ہیں الاثخان سے مراد قتل ہے۔

(۱۱٦) فِي فِكَاكِ الأُسَارَى ، عَلَى مَنْ هُوَ ؟

قیدیوں کا فدیہ کون ادا کرے گا؟

(۳۳۹۳۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : كُلُّ أَسِيرٍ كَانَ فِي أَيْدِي الْمُشْرِكِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَفِكَاكُهُ مِنْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۳۹۳۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا جو بھی قیدی کافروں کے قبضہ میں ہو پھر اس کا فدیہ مسلمانوں کا بیت المال ادا کرے گا۔

(٣٣٩٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ ، قَالَ : سَأَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، فَيُؤْسَرُ ؟ قَالَ : فَفِكَاكُهُ مِنْ خَرَاجِ أُولَئِكَ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَاتَلَ عَنْهُمْ.

(۳۳۹۳۸) حضرت بشر بن غالب سے مروی ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ایک مجاہد ذمی جہاد کے دوران اگر گرفتار ہو جائے؟ فرمایا جن سے وہ لڑا ہے انہی کے خراج میں سے اس کا فدیہ ادا کیا جائے گا۔

(٣٣٩٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي أَهْلِ الْعَهْدِ إِذَا سَبَاهُمَ الْمُشْرِكُونَ ، ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِمَ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ : لاَ يُسْتَرَقُّونَ.

(۳۳۹۳۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اہل العہد (ذمی) کو مشرکین قید کر لیں پھر مسلمان ان پر غالب آ جائیں تو وہ غلام نہیں بنائے جائیں گے۔

(١١٧) مَنْ يُكْرِه أَنْ يُفَادَى بِهِ

جو حضرات ان کا فدیہ دینے کو ناپسند کرتے ہیں

(٣٣٩٤٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لاَ يُفَادَى الْعَبْدُ ، وَلاَ الْمُعَاهَدُ.

(۳۳۹۴۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غلام اور معاہد کا فدیہ نہ دیا جائے گا۔

(١١٨) مَنْ كَانَ لاَ يَقْتُلُ الأَسِيرَ ، وَكَرِهَ ذَلِكَ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ قیدیوں کو قتل نہیں کیا جائے گا

(٣٣٩٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ قَتْلَ الأَسْرَى.

(۳۳۹۴۱) حضرت عطاء قیدیوں کے قتل کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(٣٣٩٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لاَ يُقْتَلُ الأَسِيرُ.

(۳۳۹۴۲) حضرت عطاء فرماتے تھے کہ قیدی کو قتل مت کرو۔

(٣٣٩٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ قَتْلَ الأَسِيرِ.

(۳۳۹۴۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ قیدی کے قتل کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

(٣٣٩٤٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا أُتِيَ بِأَسِيرٍ يَوْمَ صِفِّينَ ،

أَخَذَ دَابَّتَهُ ، وَأَخَذَ سِلاَحَهُ ، وَأَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَعُودَ ، وَخَلَّى سَبِيلَهُ.

(۳۳۹۴۴) حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ صفین کے دن جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں قیدی لایا جاتا تو آپ اس کا سامان اور سواری ضبط فرما لیتے اور اس سے دوبارہ نہ لڑنے کا عہد لے کر اس کو رہا فرما دیتے۔

(٣٣٩٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي جَارٌ لِي ، قَالَ :أَتَيْتُ عَلِيًّا بِأَسِيرٍ يَوْمَ صِفِّينَ ، فَقَالَ :لَنْ أَقْتُلَكَ صَبْرًا ، إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ.

(۳۳۹۴۵) حضرت ابی فاختہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے پڑوسی نے بتایا کہ جنگ صفین کے دن میں قید ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے قتل نہ کروں گا میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔

(٣٣٩٤٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ الْحَجَّاجَ أُتِيَ بِأَسِيرٍ ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ :قُمْ فَاقْتُلْهُ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :مَا بِهَذَا أُمِرْنَا ، يَقُولُ اللَّهُ : ﴿حَتَّى إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً﴾.

(۳۳۹۴۶) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حجاج کے پاس قیدی لایا گیا حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کھڑے ہو جاؤ اور اس کو قتل کر دو، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: ہمیں کس چیز کا حکم دیا گیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ﴿حَتَّى إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً﴾.

(٣٣٩٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :بَعَثَ ابْنُ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عُمَرَ بِأَسِيرٍ وَهُوَ بِفَارِسَ ، أَوْ بِإِصْطَخْرَ لِيَقْتُلَهُ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :أَمَّا وَهُوَ مَصْرُورٌ فَلاَ.

قَالَ وَكِيعٌ :يَعْنِي مَوْثُوقًا.

(۳۳۹۴۷) حضرت حسن سے مروی ہے کہ ابن عامر نے فارس کے قیدی کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا تا کہ وہ اس کو قتل کر دیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: بہر حال وہ بندھا ہوا قیدی ہے تو پھر قتل نہیں ہوگا۔

(٣٣٩٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَعْتَقَهُمْ.

(۳۳۹۴۸) حضرت سفیان سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی خدمت میں قیدی لائے گئے تو آپ نے ان سب کو آزاد کر دیا۔

(٣٣٩٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :الإِمَامُ فِي الأُسَارَى بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ فَادَى ، وَإِنْ شَاءَ مَنَّ ، وَإِنْ شَاءَ قَتَلَ.

(۳۳۹۴۹) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کو قیدیوں کے متعلق مکمل اختیار ہے، اگر چاہے تو فدیہ لے کر آزاد کر دے، یا احسان کرتے ہوئے آزاد کر دے یا پھر قتل کر دے۔

(۳۳۹۵۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَمَرَ عَلِيٌّ مُنَادِيَهُ، فَنَادَى يَوْمَ الْبَصْرَةِ: لاَ يُقْتَلُ أَسِيرٌ.

(۳۳۹۵۰) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے دن منادی کو اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ: قیدی قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۱۱۹) فِي الإِجَازَةِ عَلَى الْجَرْحَى ، أَوِ اتِّبَاعِ الْمُدبِرِ

زخمی کو قتل نہیں کیا جائے گا اور بھاگنے والے کا پیچھا نہیں کیا جائے گا

(۳۳۹۵۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : أَلاَ لاَ يُقْتَلُ مُدْبِرٌ ، وَلاَ يُجْهَزُ عَلَى جَرِيحٍ ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ. (ابو عبید ۱۵۹)

(۳۳۹۵۱) حضرت حصین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اعلان فرمایا: خبردار پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا، اور زخمی کو قتل نہیں کیا جائے گا، اور جس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیا وہ مامون ہے۔

(۳۳۹۵۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ مُنَادِيَهُ فَنَادَى يَوْمَ الْبَصْرَةِ : أَلاَ لاَ يُتْبَعُ مُدْبِرٌ ، وَلاَ يُذَفَّفُ عَلَى جَرِيحٍ ، وَلاَ يُقْتَلُ أَسِيرٌ ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ ، وَمَنْ أَلْقَى السِّلاَحَ فَهُوَ آمِنٌ ، وَلاَ يُؤْخَذُ مِنْ مَتَاعِهِمْ شَيْءٌ.

(۳۳۹۵۲) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے دن منادی کو یہ اعلان کرنے کو فرمایا کہ خبردار! بھاگنے والے کا پیچھا نہ کیا جائے، زخمی کو قتل نہ کیا جائے گا، قیدی کو قتل نہیں کیا جائے گا، اور جس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیا وہ مامون ہے اور جس نے اپنا ہتھیار ڈال دیا وہ بھی مامون ہے اور ان کے سامان کو نہیں لوٹا جائے گا۔

(۳۳۹۵۳) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَيْمُونٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ : شَهِدْتُ صِفِّينَ ، فَكَانُوا لاَ يُجْهِزُونَ عَلَى جَرِيحٍ ، وَلاَ يَطْلُبُونَ مُوَلِّيًا ، وَلاَ يَسْلُبُونَ قَتِيلاً.

(۳۳۹۵۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ صفین میں حاضر تھا، زخمیوں کو قتل نہیں کیا جا رہا تھا، اور بھاگنے والوں کا پیچھا بھی نہیں کیا جا رہا تھا اور مقتولوں کا سامان بھی نہیں چھینا جا رہا تھا۔

(۳۳۹۵۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ الزُّبَيْرُ يَتَتَبَّعُ الْقَتْلَى يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، فَإِذَا رَأَى رَجُلاً بِهِ رَمَقٌ أَجْهَزَ عَلَيْهِ.

(۳۳۹۵۴) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ یمامہ والے دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ زخمیوں کو تلاش کر رہے تھے، جب کسی شخص کو دیکھتے کہ اس کا خون بہہ رہا ہے تو زبیر حملہ آور ہو جاتے۔

(۳۳۹۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ

اللهِ ، قَالَ : كُنَّ النِّسَاءُ يُجْهِزْنَ عَلَى الْجَرْحَى يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۳۹۵۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے دن عورتیں زخمیوں پر حملہ آور ہو رہی تھیں۔

(۱۲۰) فِي النَّفْلِ مَتَى يَكُون ، قَبْلَ الزَّحفِ أَوْ بَعْدَهُ

مال غنیمت (بخشش) جنگ سے قبل ہوگا یا جنگ کے بعد؟

(۳۳۹۵٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : النَّفَلُ مَا لَمْ يَلْتَقِ الصَّفَّانِ ، أَوِ الزَّحْفَانِ ، فَإِذَا الْتَقَى الزَّحْفَانِ ، أَوِ الصَّفَّانِ ، فَالْمَغْنَمُ.

(۳۳۹۵٦) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ عطیہ اور بخشش اس وقت تک ہے جب تک کہ لشکر آمنے سامنے نہ آئے ہوں۔ اگر آمنے سامنے آ جائیں تو پھر مال غنیمت ہے۔

(۳۳۹۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : إِذَا الْتَقَى الزَّحْفَانِ ، أَوِ الصَّفَّانِ فَلاَ نَفْلَ ، إِنَّمَا هِيَ الْغَنِيمَةُ ، إِنَّمَا النَّفَلُ قَبْلُ وَبَعْدُ.

(۳۳۹۵۷) حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دونوں لشکر آمنے سامنے آ جائیں تو پھر بخشش اور عطیہ نہیں ہے، وہ تو غنیمت ہے، بخشش اور عطیہ تو اس سے پہلے یا اس کے بعد ہے۔

(۳۳۹۵۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ نَفْلَ فِي أَوَّلِ غَنِيمَةٍ ، وَلاَ نَفْلَ بَعْدَ الْغَنِيمَةِ.

(۳۳۹۵۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ غنیمت سے پہلے اور غنیمت کے بعد بخشش اور عطیہ نہیں ہے۔

(۱۲۱) قَوْلِهِ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ) ، مَا ذُكِرَ فِيهَا

ارشاد خداوندی (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ) کے متعلق جو وارد ہوا ہے

(۳۳۹۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ فَرِيضَةُ الْخُمُسِ فِي الْمَغْنَمِ ، فَلَمَّا نَزَلَتْ : ﴿مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ تَرَكَ النَّفَلَ الَّذِي كَانَ يُنَفِّلُ ، وَصَارَ فِي ذَلِكَ خُمُسُ الْخُمُسِ ، وَهُوَ سَهْمُ اللهِ ، وَسَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بیہقی ۳۱۴۔ ابن زنجویہ ۱۱۳۵)

(۳۳۹۵۹) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ غنیمت میں خمس کا حکم نازل ہونے سے قبل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عطیہ (کچھ حصہ) الگ فرما لیتے پھر جب قرآن کریم کی آیت ﴿مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾

نازل ہوئی زائد دیا جانے والا حصہ ختم کر دیا گیا اور وہ خمس کے خمس میں ہو گیا۔ وہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا حصہ ہے۔

(۳۳۹۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدَةَ ؛ الآيَةَ : ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ قَالَ : مَا شَذَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الْعَدُوِّ إِلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْ عَبْدٍ ، أَوْ مَتَاعٍ ، أَوْ دَابَّةٍ فَهِيَ الأَنْفَالُ الَّتِي يَقْضِي فِيهَا مَا أَحَبَّ.

(۳۳۹۶۰) حضرت عبدہ قرآن کریم کی آیت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ مشرکین میں سے مسلمانوں کے دشمن میدان جنگ میں جو غلام، سامان اور سواری چھوڑ کر بھاگ جائیں وہ انفال میں سے ہے اس کے متعلق امیر جو پسند کرے فیصلہ کرے گا۔

(۳۳۹۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، وَعِكْرِمَةَ ؛ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ قُلَ الأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ قَالاَ : كَانَتِ الأَنْفَالُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ حَتَّى نَسَخَتْهَا : ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾. (طبری ۱۷۵۔ ابن جریر ۱۷۶)

(۳۳۹۶۱) حضرت مکحول اور حضرت عکرمہ رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ قُلَ الأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ نازل ہوئی تو مال غنیمت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہوتا تھا یہاں تک قرآن کریم کی دوسری آیت ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ نے اس کو منسوخ کر دیا۔

(۳۳۹۶۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ : ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ ؟ قَالَ : السَّلَبُ وَالْفَرَسُ.

(۳۳۹۶۲) حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن کریم کی آیت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ کے متعلق دریافت کیا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: الانفال سے مراد گھوڑے اور وہ سامان ہے جس کو کفار سے چھین لیں۔

(۳۳۹۶۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ قَالَ : مَا أَصَابَتِ السَّرَايَا.

(۳۳۹۶۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو کچھ سرایا کو ملے وہ سب اس میں داخل ہے۔

(۱۳۲) فِي الإِمَامِ ينفل قَبْلَ الْغَنِيمَةِ ، وَقَبْلَ أَنْ تُقْسم

امام کا تقسیم غنیمت سے قبل کچھ عطیہ اور بخشش دینا

(۳۳۹۶٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ أَوْقَدَ فِي بَابِ

تُسْتَرَ ، قَالَ : وَصُرِعَ الأَشْعَرِيُّ عَنْ فَرَسِهِ ، فَلَمَّا فَتَحْنَاهَا أَمَّرَنِي عَلَى عَشَرَةٍ مِنْ قَوْمِي ، وَنَفَّلَنِي سَهْمًا سِوَى سَهْمِي ، وَسَهْمِ فَرَسِي قَبْلَ الْغَنِيمَةِ.

(۳۳۹۶۴) حضرت شہاب فرماتے ہیں کہ تستر کے دروازہ پر میں پہلا شخص تھا جس نے آگ جلائی تھی، حضرت اشعری اپنے گھوڑے سے گر پڑے، پھر جب ہم نے اس کو فتح کیا تو میرے قوم کے دس آدمیوں پر مجھے حکم بنایا، اور تقسیم غنیمت سے قبل میرے اور میرے گھوڑے کے حصہ کے علاوہ مجھے ایک حصہ بطور عطیہ دیا۔

(۳۳۹۶۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ أَخِي خَالِدِ بنِ الْوَلِيدِ ؛ أَنَّ الْحَارِثَ ، قَالَ لَهُ : أَعْطِنِي ، فَأَعْطَاهُ مِنَ الْخُمُسِ قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ ، وَقَالَ : إِذَا خَمَّسْتَ فَأَعْطِنِي.

(۳۳۹۶۵) حضرت خالد بن ولید کے بھتیجے سے مروی ہے کہ حضرت حارث نے ان سے فرمایا کہ مجھے کچھ دو، انہوں نے غنیمت تقسیم ہونے سے قبل ان کو خمس دے دیا انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔ اور فرمایا جب خمس نکال لو تو پھر مجھے دینا۔

(۳۳۹۶۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : لاَ يُعْطَى مِنَ الْمَغْنَمِ شَيْءٌ حَتَّى يُقْسَمَ ، إِلاَّ لِرَاعٍ ، أَوْ حَارِسٍ ، أَوْ سَائِقٍ غَيْرِ مُوَلَّه.

(۳۳۹۶۶) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ غنیمت تقسیم ہونے سے قبل کسی کو کچھ نہیں دیا جائے گا، سوائے چرواہے، چوکیدار اور جانوروں کے ہانکنے والے کے۔

(۳۳۹۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : بُعِثَ إِلَى أَنَسٍ بِشَيْءٍ قَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ الْغَنَائِمُ ، فَقَالَ : لاَ ، وَأَبَى حَتَّى تُقْسَمَ.

(۳۳۹۶۷) حضرت محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لیے کچھ بھیجا گیا تو انہوں نے انکار کر دیا فرمایا کہ جب تک غنیمت تقسیم نہ ہو جائے میں نہ لوں گا۔

(۳۳۹۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُنَفَّلُ حَتَّى يُخَمَّسَ.

(۳۳۹۶۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خمس نکالنے سے پہلے کسی کو عطیہ نہ دیا جائے گا۔

(۳۳۹۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : النَّفَلُ بَعْدَ الْخُمُسِ.

(۳۳۹۶۹) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ عطیہ خمس کے بعد دیا جائے گا۔

(۳۳۹۷۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : مَا كَانُوا يُنَفِّلُونَ إِلاَّ مِنَ الْخُمُسِ.

(۳۳۹۷۰) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خمس کے بعد عطیہ وغیرہ نکالا کرتے تھے۔

(۳۳۹۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : غَزَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَعَ عبيدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : فَأَعْطَاهُ ثَلاَثِينَ رَأْسًا مِنْ سَبْيِ الْجَاهِلِيَّةِ ، قَالَ : فَسَأَلَهُ أَنَسٌ أَنْ يَجْعَلَهَا مِنَ الْخُمُسِ ، فَأَبَى أَنَسٌ

أَنْ يَقْبَلَهَا.

(۳۳۹۷۱) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت عبید اللہ بن زیاد کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے، راوی فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو تیس قیدی عطا کیے گئے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ ان کو خمس میں سے بناؤ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول کرنے سے انکار فرمادیا۔

(۱۲۳) فِي الْأَمِيرِ يَأْذَنُ لَهُمْ فِي السَّلْبِ، أَمْ لاَ ؟

امیران کو سامان (لوٹنے کا) اجازت دے گا کہ نہیں؟

(۳۳۹۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ النُّهْبَةِ فِي الْغَنِيمَةِ، إِذَا أَذِنَ لَهُمْ أَمِيرُهُمْ ؟ فَكَرِهَ ذَلِكَ.

(۳۳۹۷۲) حضرت زھری رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ غنیمت میں لوٹی ہوئی چیز کے متعلق جب کہ ان کا امیران کو اجازت دے دے؟ حضرت زھری نے اس کو ناپسند فرمایا۔

(۱۲٤) فِي الْغَنِيمَةِ، كَيْفَ تُقْسَمُ ؟

غنیمت کیسے تقسیم کی جائے گی؟

(۳۳۹۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ، عَنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْغَنِيمَةِ فَيَقْسِمُهَا عَلَى خَمْسَةٍ، فَيَكُونُ أَرْبَعَةٌ لِمَنْ شَهِدَهَا، وَيَأْخُذُ الْخُمُسَ، فَيَضْرِبُ بِيَدِهِ فِيهِ، فَمَا أَخَذَ مِنْ شَيْءٍ جَعَلَهُ لِلْكَعْبَةِ، وَهُوَ سَهْمُ اللهِ الَّذِي سَمَّى، ثُمَّ يَقْسِمُ مَا بَقِيَ عَلَى خَمْسَةٍ، فَيَكُونُ سَهْمٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَهْمٌ لِذَوِي الْقُرْبَى، وَسَهْمٌ لِلْيَتَامَى، وَسَهْمٌ لِلْمَسَاكِينِ، وَسَهْمٌ لاِبْنِ السَّبِيلِ. (ابو داؤد ۲۷۲۔ طبری ۱۰)

(۳۳۹۷۳) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب مال غنیمت آتا تو اس کے پانچ حصے فرماتے، چار حصے ان میں تقسیم فرماتے جو جہاد میں شریک تھے، اور خمس نکالتے، اور پھر اپنا ہاتھ اس پر رکھتے، اس میں جو بھی آجاتا اس کو کعبہ کے لیے وقف کر دیتے جو کہ اللہ تعالیٰ کا حق ہوتا۔ پھر باقی کے پانچ حصے فرماتے، ایک حصہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا، ایک حصہ قریبی رشتہ داروں کا، ایک حصہ یتیموں کا، ایک حصہ مسکینوں کا اور ایک حصہ مسافروں کا۔

(۳۳۹۷٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الأَخْضَرِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْخَثْعَمِيِّ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُثْمَانَ، فَقَالَ: مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ؟ فَقُمْتُ، فَقَالَ: أَبْلِغْ مُعَاوِيَةَ،

إِذَا غَنِمَ غَنِيمَةً أَنْ يَأْخُذَ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ، فَيَكْتُبُ عَلَى سَهْمٍ مِنْهَا: لِلَّهِ، ثُمَّ لِيُقْرِعْ، فَحَيْثُمَا خَرَجَ مِنْهَا فَلْيَأْخُذْ.

(۳۳۹۷۴) حضرت مالک بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عثمان نے فرمایا: اہل شام میں سے یہاں کون ہے؟ پس میں کھڑا ہوگیا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بتا دو کہ: جب مال غنیمت حاصل ہو تو اس کے پانچ حصے کرو، ان میں ایک حصہ پر یوں لکھوا اللہ کے لیے ہے، پھر قرعہ ڈالو، جو نکلتا رہے وہ وصول کرتے رہو۔

(۳۳۹۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ عَنْ سَهْمِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: خُمُسُ الْخُمُسِ. (نسائی ۴۴۴۶۔ عبدالرزاق ۹۴۸۶)

(۳۳۹۷۵) حضرت یحییٰ بن جزار سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ نے فرمایا وہ خمس کا خمس ہے۔

(۳۳۹۷۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ. (ابو عبید ۳۴)

(۳۳۹۷۶) حضرت یحییٰ بن جزار سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۳۹۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنِي عَنِ الْغَنِيمَةِ؟ فَقَالَ: لِلَّهِ سَهْمٌ، وَلِهَؤُلَاءِ أَرْبَعَةٌ، قَالَ: قُلْتُ: فَهَلْ أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَا مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَ: فَقَالَ: إِنْ رُمِيتَ بِسَهْمٍ فِي جَنْبِكَ فَلَسْتَ بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَخِيكَ.

(طحاوی ۳۰۱۔ بیہقی ۳۳۶)

(۳۳۹۷۷) حضرت عبد اللہ بن شقیق العقیلی سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھڑا ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے غنیمت کے متعلق بتایئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک حصہ اللہ کے لیے اور چار حصے ان کیلئے۔ میں نے عرض کیا: کیا کوئی شخص کسی سے زیادہ حقدار بھی ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تیرے پہلو میں تیر بھی مارا گیا پھر بھی تو اپنے بھائی سے زیادہ حقدار نہیں ہے۔

(۳۳۹۷۸) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ؛ فِي قَوْلِهِ: ﴿فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾، قَالَ: لِلَّهِ كُلُّ شَيْءٍ.

(۳۳۹۷۸) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہر چیز اللہ کے لیے ہی ہے۔

(۳۳۹۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: خُمُسُ اللهِ، وَخُمُسُ الرَّسُولِ وَاحِدٌ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ ذَلِكَ الْخُمُسَ حَيْثُ أَحَبَّ، وَيَصْنَعُ فِيهِ مَا شَاءَ، وَيَحْمِلُ فِيهِ مَنْ شَاءَ. (ابو عبید ۸۳۷)

(۳۳۹۷۹) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ خمس میں ایک ہی ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس خمس کو جہاں پسند فرماتے رکھتے، جو چاہتے اس میں سے رکھ دیتے اور جو چاہتے اٹھا لیتے۔

(۳۳۹۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ ، قَالَ :سَهْمُ اللهِ ، وَسَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدٌ.

(۳۳۹۸۰) حضرت شعبی قرآن کریم کی آیت ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حصہ خمس میں ایک ہی ہے۔

(۳۳۹۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ: ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ ، قَالَ :هَذَا مِفْتَاحُ كَلاَمٍ ، لَيْسَ لِلَّهِ نَصِيبٌ ، لِلَّهِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةُ.

(۳۳۹۸۱) حضرت حسن بن محمد بن علی ؒ قرآن کریم کی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ کلام کا آغاز ہے، اللہ کے لیے غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہے، دنیا اور آخرت ساری ہی اللہ کی ملکیت ہے۔

(۳۳۹۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :فِي الْمَغْنَمِ ؛ خُمُسٌ لِلَّهِ ،وَسَهْمٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ :يُؤْخَذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ رَأْسٍ فِي السَّبْيِ ، ثُمَّ يُخْرَجُ الْخُمُسُ ، ثُمَّ يُضْرَبُ لَهُ بِسَهْمِهِ مَعَ النَّاسِ غَابَ ، أَوْ شَهِدَ.

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ :كَانَ الصَّفِيُّ يَوْمَ خَيْبَرَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ.

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ :كَانَ الصَّفِيُّ يَوْمَ خَيْبَرَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ ، اسْتَنْكَحَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ابو داؤد ۲۹۸۵۔ سعید بن منصور ۲۶۷۹)

(۳۳۹۸۲) حضرت محمد غنیمت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ غنیمت میں خمس اللہ کے لیے ہے، اور اللہ کے نبی کا حصہ ہے اور غنیمت میں اللہ کے نبی ﷺ کے لیے صفی ہے۔ (صفی وہ خاص حصہ جس کو اللہ کے نبی ﷺ تقسیم غنیمت سے قبل ہی اپنے لیے الگ فرما لیں) حضرت ابن سیرین ؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی کے لیے غنیمت میں بہترین قیدی کو الگ کیا گیا، پھر خمس نکالا گیا، پھر لوگوں کے حصہ میں سے خواہ وہ حاضر ہو یا غائب حصہ نکالا گیا۔

حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن اللہ کے نبی ﷺ نے حضرت صفیہ بنت حیی کو بطور صفی الگ فرمالیا تھا۔

اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ خیبر والے دن آنحضرت ﷺ نے حضرت صفیہ بنت حیی کو الگ فرمالیا تھا پھر ان سے نکاح فرمالیا۔

(۳۳۹۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :خُمُسُ اللهِ ، وَسَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيُّ ، كَانَ يُصْطَفَى لَهُ مِنَ الْمَغْنَمِ خَيْرُ رَأْسٍ مِنَ السَّبْيِ ، إِنْ كَانَ سَبْيٌ ، وَإِلاَّ غَيْرُهُ بَعْدَ الْخُمُسِ ، ثُمَّ يُضْرَبُ لَهُ بِسَهْمِهِ شَهِدَ ، أَوْ غَابَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ الصَّفِيِّ ، قَالَ :وَاصْطَفَى صَفِيَّةَ بِنْتَ

حُيَيٍّ يَوْمَ خَيْبَرَ.
قَالَ أَشْعَثُ :وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، وَالزُّهْرِيُّ :اصْطَفَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَهُ ذَا الْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ. (ترمذی ۱۵۶۱۔ حاکم ۱۲۸)

(۳۳۹۸۳) حضرت محمد ؒ سے تقریباً اسی طرح مروی ہے اس میں حضرت اشعث کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضور اقدس نے غزوہ بدر کے دن بطور صفی ذو الفقار تلوار کو الگ فرمایا۔

(۳۳۹۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ :كَانَ الصَّفِيُّ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ الْعَاصِ بْنِ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ.

(۳۳۹۸۴) حضرت ابو الزناد سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے غزوہ بدر کے دن بطور صفی کے عاص بن منبہ بن الحجاج کی تلوار کو چنا۔

(۳۳۹۸٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيِّ ؟ فَقَالَ :إِنَّمَا سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ سَهْمِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَمَّا الصَّفِيُّ فَكَانَتْ لَهُ غُرَّةٌ يَخْتَارُهَا مِنْ غَنِيمَةِ الْمُسْلِمِينَ ، إِنْ شَاءَ جَارِيَةً ، وَإِنْ شَاءَ فَرَسًا ، أَيَّ ذَلِكَ شَاءَ.

(ابو داؤد ۲۹۸۴۔ نسائی ۴۴۴۷)

(۳۳۹۸۵) حضرت شعبی سے حضور اقدس ﷺ کے حصہ غنیمت اور صفی کے متعلق دریافت کیا گیا؟ حضرت شعبی ؒ نے فرمایا: جس طرح ایک عام مسلمان کا غنیمت میں حصہ تھا اسی طرح حضور اقدس ﷺ کا حصہ تھا اور بہر حال صفی سے مراد وہ حصہ ہے جس کو اللہ کے نبی مسلمانوں کے غنیمت میں سے الگ فرما لیتے خواہ وہ باندی ہو، گھوڑا ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہو۔

(۳۳۹۸٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءَ بْنَ السَّائِبِ عَنْ قَوْلِ اللهِ: ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ ، وَعَنْ هَذِهِ الآيَةِ :﴿مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ﴾ ؟ قَالَ :قُلْتُ :مَا الْفَيْءُ ؟ وَمَا الْغَنِيمَةُ ؟ قَالَ :إِذَا ظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ وَعَلَى أَرْضِهِمْ ، فَأَخَذُوهُمْ عَنْوَةً ، فَمَا أُخِذَ مِنْ مَالٍ ظَهَرُوا عَلَيْهِ فَهُوَ غَنِيمَةٌ ، وَأَمَّا الأَرْضُ فَهِيَ فَيْءٌ ، وَسَوَادُنَا هَذَا فَيْءٌ.

(۳۳۹۸۶) حضرت حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن السائب سے اللہ کے ارشاد ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ﴾ اور دوسری آیت ﴿مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ﴾ کے متعلق دریافت کیا کہ فی اور غنیمت سے کیا مراد ہے؟ حضرت عطاء نے فرمایا: جب مسلمان مشرکین اور ان کی زمینوں پر بزور جنگ غالب ہو جائیں اور اس وقت جو مال ہاتھ آئے وہ غنیمت ہے، اور ان کی زمین فی ہے اور یہ ہمارا مال و دولت فی ہے۔

(۳۳۹۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ :الْغَنِيمَةُ مَا أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ عَنْوَةً ، فَهُوَ لِمَنْ سَمَّى اللَّهُ ،

وَأَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ لِمَنْ شَهِدَهَا.

(۳۳۹۸۷) حضرت سفیان غنیمت کے متعلق فرماتے ہیں کہ جو مال مسلمان بزور جہاد لیں وہ ان کے لیے ہے جس کو اللہ نے نام لے کر متعین کیا ہے، اور چار خمس مجاہدین کے لیے ہیں۔

(۳۳۹۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : قَرَأْتُ كِتَابَ ذِكْرِ الصَّفِيِّ ، فَقُلْتُ لِمُحَمَّدٍ : مَا الصَّفِيُّ ؟ قَالَ : رَأْسٌ كَانَ يُصْطَفَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ ، ثُمَّ يُضْرَبُ لَهُ بَعْدُ بِسَهْمِهِ مَعَ النَّاسِ. (ابو داؤد ۲۹۸۵)

(۳۳۹۸۸) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ میں نے الصفی سے متعلق ایک کتاب میں پڑھا پھر میں نے حضرت محمد ؒ سے الصفی کے متعلق دریافت کیا؟ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ہر چیز سے قبل جو مال حضور اقدس ﷺ کے لیے الگ کیا جاتا وہ مراد ہے، پھر بعد میں لوگوں کے ساتھ بھی ایک حصہ نکالا جاتا۔

(۳۳۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ﴾ ، قَالَ : الْمِخْيَطُ مِنَ الشَّيْءِ.

(۳۳۹۸۹) حضرت مجاہد قرآن کریم کی آیت ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایک معمولی سی سوئی بھی من شیٔ میں داخل ہے۔

(۱۳۵) مَنْ يُعْطَى مِنَ الْخُمُسِ ، وَفِيمَنْ يُوضَعُ ؟

خمس میں سے کس کو دیا جائے گا؟ اور کن جگہوں میں استعمال کیا جائے گا؟

(۳۳۹۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : الْخُمُسُ بِمَنْزِلَةِ الْفَيْءِ ، يُعْطِي مِنْهُ الإِمَامُ الْغَنِيَّ وَالْفَقِيرَ.

قَالَ : وَأَخْبَرَنِي لَيْثُ بْنُ أَبِي رُقَيَّةَ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ : إِنَّ سَبِيلَ الْخُمُسِ سَبِيلُ عَامَّةِ الْفَيْءِ.

(۳۳۹۹۰) حضرت مکحول ؓ فرماتے ہیں کہ خمس بھی فیٔ کی طرح ہے، اس میں سے امام مالدار اور فقیر دونوں کو دے گا۔

حضرت عمر بن عبد العزیز نے تحریر فرمایا: جو عام فیٔ کا راستہ ہے وہ خمس کا بھی راستہ ہے۔

(۳۳۹۹۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلاَنِهِ مِنَ الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ إِذَا رَأَيْتُمَا عِنْدِي شَيْئًا مِنَ الْخُمُسِ فَأْتِيَانِي.

(۳۳۹۹۱) حضرت حجاج بن ثابت فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ بنو عبد المطلب کے دو شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور صدقہ کا مال مانگا۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی نہیں لیکن جب تم دیکھو میرے پاس خمس کا مال موجود ہے تو پھر تم میرے پاس آنا (میں عطا کردوں گا)۔

(۳۳۹۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَحِلُّ لَهُمَ الصَّدَقَةُ ، فَجُعِلَ لَهُمْ خُمُسُ الْخُمُسِ. (نسائی ۴۴۴۹۔ طبری ۱۰)

(۳۳۹۹۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ آل محمد ﷺ کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔ ان کو خمس کا خمس ملے گا۔

(۳۳۹۹۳) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عُمَرَ أَعْطَى الرَّجُلَ مِنَ الْفَيْءِ عَشَرَةَ آلاَفٍ ، وَتِسْعَةً ، وَثَمَانِيَةً ، وَسَبْعَةً.

(۳۳۹۹۳) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال فی میں سے ایک شخص کو دس ہزار، نو ہزار، آٹھ ہزار اور سات ہزار عطا فرمائے۔

(۳۳۹۹٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : سُئِلَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ بِالْخُمُسِ ؟ قَالَ : كَانَ يَحْمِلُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللهِ الرَّجُلَ ، ثُمَّ الرَّجُلَ ، ثُمَّ الرَّجُلَ. (احمد ۳۶۵)

(۳۳۹۹۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ حضور اقدس ﷺ خمس کو کس طرح تقسیم فرماتے تھے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نبی ﷺ اس میں سے ایک مجاہد کو دیتے پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو عطا فرماتے۔

(۱۳٦) مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ الْمَغَانِمَ أُحِلَّتْ لَهُ

حضور اقدس ﷺ کیلئے غنیمت کو حلال کر دیا گیا تھا

(۳۳۹۹٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ ، وَلَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي.

(۳۳۹۹۵) حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے لیے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا جب کہ مجھ سے قبل کسی نبی کے لیے حلال نہیں کیا گیا تھا۔

(۳۳۹۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمْ تَحِلَّ الْمَغَانِمُ لِقَوْمٍ سُودِ الرُّؤُوسِ قَبْلَكُمْ ، كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ، أَسْرَعَ النَّاسُ فِي الْمَغَانِمِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿لَوْلاَ كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلاَلاً طَيِّبًا﴾. (ترمذی ۳۰۸۵۔ احمد ۲۵۲)

(۳۳۹۹۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کسی قوم کیلئے غنیمت کا مال حلال نہ تھا۔ آسمان سے آگ آ کر اسے جلا کر راکھ کر دیتی تھی۔ پھر غزوہ بدر کے دن لوگوں نے مال غنیمت میں جلد بازی کی تو قرآن کریم کی آیت ﴿لَوْلاَ كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلاَلاً طَيِّبًا﴾ نازل ہوئی۔

(۳۳۹۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَمِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أُحِلَّ لِي الْمَغْنَمُ ، وَلَمْ يَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي.

(۳۳۹۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لیے غنیمت کو حلال کیا گیا جب کہ مجھ سے قبل کسی کے لیے حلال نہ تھی۔

(۳۳۹۹۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ ، وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِيٍّ كَانَ قَبْلِي.

(۳۳۹۹۸) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے والد سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۳۹۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ - زَادَ فِيهِ غَيْرُ وَكِيعٍ - عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ ، وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِيٍّ كَانَ قَبْلِي.

(۳۳۹۹۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳٤۰۰۰) حَدَّثَنَا مُحمد بنِ أَبِي عُبَيْدَة ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ ، وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِيٍّ كَانَ قَبْلِي.

(۳۴۰۰۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح ہی مروی ہے۔

(۱۲۷) فِي الْغَنَائِمِ وَشِرَائِهَا قَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ

غنیمت کو تقسیم کرنے سے قبل بیع کرنا

(۳٤۰۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ أَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتَّى تُقْسَمَ. (طبرانی ۷۷۴۴)

(۳۴۰۰۱) حضرت ابوامامہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن تقسیم غنیمت سے قبل بیع کرنے سے منع فرمایا۔

(۳٤۰۰۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لاَ بَأْسَ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ نَصِيبَهُ مِنَ الْمَغْنَمِ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ.

(۳۴۰۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تقسیم غنیمت سے قبل اپنے حصہ کی بیع کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(٣٤٠٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى تُجِيبَ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ نَحْوَ الْمَغْرِبِ ، فَفَتَحْنَا قَرْيَةً يُقَالُ لَهَا : جَرْبَةُ فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا ، فَقَالَ : إِنِّي لاَ أَقُولُ لَكُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِينَا يَوْمَ خَيْبَرَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ، فَلاَ يَبِيعَنَّ مَغْنَمًا حَتَّى يُقْسَمَ.

(۳۴۰۰۲) حضرت ابو مرزوق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ مغرب کی طرف جہاد میں شریک ہوئے، پھر ہم نے ایک جگہ فتح کی جس کا نام جربہ تھا۔ حضرت رویفع رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں تمہارے سامنے وہی بات کروں گا جو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہم سے فرمایا تھا کہ: جو اللہ پر اور آخرت پر یقین رکھتا ہو، اس کو چاہیے کہ تقسیم غنیمت سے قبل اس کو فروخت نہ کرے۔

(٣٤٠٠٣) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ. (ابو یعلی ۱۰۸۸)

(۳۴۰۰۳) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم غنیمت سے قبل اس کی بیع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٤٠٠٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ. (عبدالرزاق ۹۴۸۹)

(۳۴۰۰۴) حضرت ابو قلابہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٠٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عروبة ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنَ الْمَغْنَمِ شَيْئًا ، وَيَقُولُ : فِيهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ ، يَعْنِي قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ.

(۳۴۰۰۵) حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ تقسیم غنیمت سے قبل اس کی بیع کو ناپسند فرماتے ہیں تھے اور فرماتے کہ اس میں سونا اور چاندی ہوتا ہے۔

(٣٤٠٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ.

(۳۴۰۰۶) حضرت حسن اور حضرت محمد رحمہما اللہ بھی غنیمت کو تقسیم کرنے سے قبل اس کی بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٤٠٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ ...

(۳۴۰۰۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے خیبر والے دن اس سے منع فرمایا۔

(۳٤۰۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ،رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَغْنَمِ حَتَّى يُقْسَمَ. (نسائی ۶۲۴۱۔ ابو یعلی ۲۴۱۰)

(۳۴۰۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی مروی ہے۔

(۳٤۰۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، عَنْ مَوْلَى لِقُرَيْشٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ . قَالَ شُعْبَةُ مَرَّةً أُخْرَى :وَتُعْلَمَ مَا هِيَ. (ابو داؤد ۳۳۶۲۔ احمد ۳۸۷)

(۳۴۰۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(۱۲۸) فِي الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ، يُؤْخَذ مِنْهُ الشَّيْءُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کی سرزمین پر موجود کھانے اور چارے کو استعمال کرنا

(۳٤۰۱۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أُسَيد بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ مُقْبِلِ بْنِ عبدِ اللهِ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ كُلْثُومٍ الْكِنَانِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ صَاحِبَ الْجَيْشِ الَّذِي فَتَحَ الشَّامَ ، فَكَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ :إِنَّا فَتَحْنَا أَرْضًا كَثِيرَةَ الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَقَدَّمَ إِلَى شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ إِلاَّ بِأَمْرِكَ وَإِذْنِكَ ، فَاكْتُبْ إِلَيَّ بِأَمْرِكَ فِي ذَلِكَ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ :أَنْ دَعَ النَّاسَ يَأْكُلُونَ وَيَعْلِفُونَ ، فَمَنْ بَاعَ شَيْئًا بِذَهَبٍ ، أَوْ فِضَّةٍ فَقَدْ وَجَبَ فِيهِ خُمُسُ اللهِ وَسِهَامُ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۰۱۱) حضرت ھانی بن کلثوم الکنانی فرماتے ہیں کہ جس لشکر نے ملک شام فتح کیا میں اس لشکر کا امیر تھا، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا کہ ہم نے ایک ملک فتح کیا ہے اس میں کھانے پینے اور چارہ کی کثرت ہے، میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ آپ کی اجازت اور حکم کے بغیر کسی چیز کی طرف پہل کروں، تو آپ اپنی رائے لکھ کر ہمیں آگاہ کر دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھ کر ارسال کیا کہ لوگوں کو اجازت دے دو کہ وہ کھائیں اور جانوروں کو چارہ کھلائیں، اور جو شخص سونے یا چاندی کے بدلے کچھ فروخت کرے تو اس پر خمس اور مسلمانوں کا حصہ بھی ہے۔

(۳٤۰۱۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ ، قَالَ :سُئِلَ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ فِي أَرْضِ الرُّومِ ؟ فَقَالَ فَضَالَةُ :إِنَّ أَقْوَامًا يُرِيدُونَ أَنْ يَسْتَزِلُّونِي عَنْ دِينِي ، وَاللهِ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ لاَ يَكُونَ ذَلِكَ حَتَّى أَلْقَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَاعَ طَعَامًا بِذَهَبٍ ، أَوْ فِضَّةٍ فَقَدْ وَجَبَ فِيهِ خُمُسُ اللهِ

وَسِهَامُ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۰۱۲) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان سے روم کی زمین پر موجود دشمن کے کھانے اور چارہ کے متعلق دریافت کیا گیا؟ حضرت فضالہ نے فرمایا: بیشک یہ لوگ ہمیں ہمارے دین سے ہٹانا چاہتے تھے، اور خدا کی قسم میں امید کرتا ہوں اس طرح نہیں ہوگا یہاں تک کہ ہم شہید ہوکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرلیں، جو شخص کھانے کو سونے یا چاندی کے بدلے فروخت کرے تو اس میں خمس واجب ہے اور مسلمانوں کا حصہ بھی ضروری ہے۔

(٣٤٠١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الدَّرِيكِ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : إِنَّ قَوْمًا يُرِيدُونَ أَنْ يَسْتَنْزِلُونِي عَنْ دِينِي ، أَمَا وَاللهِ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا عَلَيْهِ ، مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ بِيعَ بِذَهَبٍ ، أَوْ فِضَّةٍ فَفِيهِ خُمُسُ اللهِ وَسِهَامُ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۰۱۳) حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک یہ قوم ہمیں ہمارے دین سے ہٹانا چاہتی ہے خدا کی قسم میری خواہش ہے کہ میری موت اس حال میں آئے کہ میں اسی دین پر قائم رہوں جو بھی اس میں سے سونے یا چاندی کے بدلے فروخت کرے اس پر خمس اور مسلمانوں کا حصہ لازم ہے۔

(٣٤٠١٤) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُونَ مِنَ الْغَنَائِمِ إِذَا أَصَابُوهَا مِنَ الْجَزَائِرِ وَالْبَقَرِ ، وَيَعْلِفُونَ دَوَابَّهُمْ ، وَلاَ يَبِيعُونَ ، فَإِنْ بِيعَ رَدُّوهُ إِلَى الْمَقَاسِمِ.

(۳۴۰۱۴) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب مال غنیمت میں اونٹ اور گائیں پاتے تو اس میں سے کھاتے، اور ان کے جانور چارہ کھاتے، اور اس کی بیع نہ کرتے، اگر بیع کر چکے ہوتے تو اس کو تقسیم کی جگہ کی طرف لوٹا دیتے۔

(٣٤٠١٥) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : دُلِّيَ لِي جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ ، قَالَ : فَالْتَزَمْتُهُ ، وَقُلْتُ : هَذَا لِي ، لاَ أُعْطِي أَحَدًا مِنْهُ شَيْئًا ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ ، فَاسْتَحْيَيْتُ. (بخاری ۳۱۵۳۔ مسلم ۱۳۹۳)

(۳۴۰۱۵) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن مجھے ایک تھیلہ دیا گیا جس میں چربی تھی، میں نے یہ کہتے ہوئے اس کو پکڑ لیا کہ میں اس میں سے کسی کو کچھ نہ دوں گا، میں جب پیچھے کی طرف مڑا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے میری بات سن کر مسکرا رہے تھے، مجھے یہ منظر دیکھ کر بہت حیا آئی۔

(٣٤٠١٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كُنَّا نَغْزُو فَنُصِيبُ الطَّعَامَ ، وَالثِّمَارَ ، وَالْعَسَلَ ، وَالْعَلَفَ ، فَنُصِيبُ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ قِسْمَةٍ.

(۳۴۰۱۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جہاد میں شریک ہوئے، کھانے، پھلوں، چارے اور شہد میں بغیر تقسیم کے ہی حصہ تھا۔

(۳٤۰۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَأْكُلُونَ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ ، وَيَعْتَلِفُونَ قَبْلَ أَنْ يُخَمِّسُوا.

(۳۴۰۱۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام جنگی زمین سے کھانا وغیرہ کھاتے اور خمس نکالنے سے قبل ہی جانوروں کو چارہ کھلاتے۔

(۳٤۰۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحُوا الْمَدِينَةَ ، أَوِ الْقَصْرَ أَكَلُوا مِنَ السَّوِيقِ ، وَالدَّقِيقِ ، وَالسَّمْنِ ، وَالْعَسَلِ.

(۳۴۰۱۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اصحاب محمد جب کوئی شہر یا قلعہ فتح فرماتے تو وہاں سے آٹا، ستو، گھی اور شہد تناول فرماتے۔

(۳٤۰۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الْقَوْمِ يَكُونُونَ غُزَاةً، فَيَكُونُونَ فِي السَّرِيَّةِ، فَيُصِيبُونَ أَنْحَاءَ السَّمْنِ، وَالْعَسَلِ، وَالطَّعَامِ؟ قَالَ: يَأْكُلُونَ، وَمَا بَقِيَ رَدُّوهُ إِلَى إِمَامِهِمْ.

(۳۴۰۱۹) حضرت عطاء سے دریافت کیا گیا کہ ایک قوم جنگ میں شریک ہوئی، اور وہ ایک سریہ میں شریک ہوئی ہے اور وہاں گھی، شہد اور کھانے کے برتن (تھیلے) ان کو ملتے ہیں تو کیا حکم ہے؟ فرمایا: وہ اس میں سے کھائیں گے اور جو باقی بچ جائے وہ اپنے امام کے سپرد کر دیں گے۔

(۳٤۰۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يُرَخِّصُونَ فِي الطَّعَامِ وَالْعَلَفِ ، مَا لَمْ يَعْتَقِدُوا مَالاً.

(۳۴۰۲۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام مال غنیمت کو جمع کرنے سے قبل کھانے اور چارے کو استعمال کرنے کی اجازت دیتے تھے۔ جب تک کہ لوگ مال کے طور پر جمع نہ کرتے۔

(۳٤۰۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ غُلاَمٍ لِسَلْمَانَ ، يُقَالَ لَهُ : سُوَيْد ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا ، قَالَ : لَمَّا افْتَتَحَ النَّاسُ الْمَدَائِنَ ، وَخَرَجُوا فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ ، أَصَبْتُ سَلَّةً ، فَقَالَ لِي سَلْمَانُ : هَلْ عِنْدَكَ مِنْ طَعَامٍ ؟ قَالَ : قُلْتُ : سَلَّةً أَصَبْتُهَا ، قَالَ : هَاتِهَا ، فَإِنْ كَانَ مَالاً دَفَعْنَاهُ إِلَى هَؤُلَاءِ ، وَإِنْ كَانَ طَعَامًا أَكَلْنَاهُ.

(۳۴۰۲۱) حضرت ابو العالیہ حضرت سوید سے روایت کرتے ہیں جو کہ حضرت سلمان کے غلام ہیں اور ان کا اچھے الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے، فرماتے ہیں کہ جب مجاہدین نے مدائن کو فتح کیا، اور دشمن کی تلاش میں نکلے تو مجھے ایک ٹوکری ملی، مجھ سے حضرت سلمان نے کہا: کیا آپ کے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے ایک ٹوکری ملی ہے، فرمایا لے آؤ، اگر اس میں مال ہوا تو واپس کر دیں گے اور اگر کھانے کی چیز ہوئی تو کھا لیں گے۔

(٣٤٠٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُقْبَةُ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ بُرَيْدَةَ ؛ سُئِلَ عَنِ الطَّعَامِ يُصَابُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ ؟ فَقَالَ : إِنْ كَانَ بَاعَ مِنْهُ بِدِرْهَمٍ رَدَّهُ ، وَإِلاَّ كَانَ غُلُولاً.

(۳۴۰۲۲) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ دشمن کی سرزمین سے جو کھانا وغیرہ ملے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر اسے درہم کے بدلے فروخت کیا ہے تو واپس کردیا جائے وگرنہ وہ خیانت شمار ہوگا۔

(٣٤٠٢٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ ، وَخَالِدِ بْنِ الدَّرَيْكِ ، وَغَيْرِهِمْ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ الطَّعَامَ وَالْعَلَفَ فِي أَرْضِ الرُّومِ ، فَقَالُوا : يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ وَيَعْلِفُ ، فَإِنْ بَاعَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ بِذَهَبٍ وَفِضَّةٍ رَدَّهُ إِلَى غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۰۲۳) حضرت عبداللہ بن محیریز رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اس شخص کے متعلق فرمایا جس کو روم کی زمین سے کھانا اور چارہ ملا۔ فرمایا: وہ کھانا کھائے اور چارہ استعمال کرے، اور اگر اس میں سے کچھ سونا یا چاندی کے بدلے فروخت کیا تو اس کو مسلمانوں کی غنیمت میں شامل کردے۔

(٣٤٠٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالطَّعَامِ وَالْعَلَفِ يُوجَدُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ ، أَنْ يَأْكُلُوا مِنْهُ ، وَأَنْ يَعْلِفُوا دَوَابَّهُمْ ، فَمَا بِيعَ مِنْهُ فَهُوَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۰۲۴) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دشمن کی زمین سے جو کھانا اور چارہ ملے اس کو کھانے اور چارہ جانوروں کو کھلانے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور جو اس میں سے فروخت کیا وہ مسلمانوں کے درمیان مشترک ہوگا۔

(٣٤٠٢٥) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : إِذَا خَرَجَتِ السَّرِيَّةُ ، فَأَصَابُوا غَنِيمَةً مِنْ بَقَرٍ ، أَوْ غَنَمٍ فَلَهُمْ أَنْ يَأْكُلُوا بِقَدْرٍ ، وَلاَ يُسْرِفُوا ، فَإِذَا انْتُهِيَ بِهِ إِلَى الْعَسْكَرِ كَانَ بَيْنَهُمْ.

(۳۴۰۲۵) حضرت ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سریہ جہاد کیلئے نکلے، اور ان کو گائے یا بکری وغیرہ غنیمت میں ملے، تو وہ ضرورت کی بقدر کھالیں لیکن ضائع مت کریں اور اگر وہ لشکر کی طرف بھیج دیئے جائیں تو پھر وہ سب کے درمیان مشترک ہوگا۔

(٣٤٠٢٦) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْفَاكِهَةَ وَالْعَسَلَ ، فَنَأْكُلُهُ وَلاَ نَرْفَعُهُ. (بخاری ۳۱۵۴۔ بیهقی ۵۹)

(۳۴۰۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمیں جہاد کے دوران پھل اور شہد ملتے تو ہم اس کو کھالیا کرتے اس کو تقسیم غنیمت کی جگہ پر لے کر نہ جاتے۔

(۱۲۹) فِي الطَّعَامِ ، يَكُون فِيهِ خُمُسٌ ؟

کیا کھانے میں بھی خمس نکالا جائے گا؟

(۳٤.۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الطَّعَامِ خُمُسٌ ، إِنَّمَا الْخُمُسُ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ.

(۳۴۰۲۷) حضرت عامر ؒ فرماتے ہیں کہ طعام میں خمس نہیں ہے، خمس تو صرف سونے اور چاندی پر ہے۔

(۳٤.۲۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْن ، قَالَ :قُلْتُ لِلْحَسَنِ :إِنَّا نُصِيبُ فِي بِلاَدِ الْعَدُوِّ الْعَسَلَ وَالسَّمْنَ وَالْجُبْنَ ، أَفَنُخَمِّسُ ؟ قَالَ :قَدْ كُنَّا نُصِيبُهُ فَنَأْكُلُهُ.

(۳۴۰۲۸) حضرت ابن عون ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ سے عرض کیا کہ ہمیں دشمن کی زمین سے شہد، گھی اور پنیر وغیرہ ملتا ہے تو کیا ہم اس میں بھی خمس نکالیں؟ حضرت حسن ؒ نے فرمایا: ہمیں بھی یہ سب ملتا تھا ہم تو اس کو کھا لیتے تھے۔

(۱۳۰) مَنْ قَالَ يَأْكُلُونَ مِنَ الطَّعَامِ وَلاَ يَحْمِلُونَ وَمَنْ رَخَّصَ فِيهِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ کھانے کو کھالے، اور اس کو اٹھائے مت اور جنہوں نے اس کو اٹھانے میں رخصت دی ہے

(۳٤.۲۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ وَاسِطَ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلِ الطَّعَامَ فِي أَرْضِ الشِّرْكِ ، حَتَّى يَدْخُلَ أَهْلَهُ.

(۳۴۰۲۹) حضرت عبداللہ بن عباس ؓ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص مشرکین کی سرزمین میں موجود کھانے میں سے کھالے، یہاں تک کہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس چلا جائے۔

(۳٤.۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، وَأَبِي إِسْحَاقَ ؛أَنَّهُمَا قَالاَ فِي الْقَوْمِ يُصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ :يَأْكُلُونَ ، وَلاَ يَحْمِلُونَ.

(۳۴۰۳۰) حضرت حسن ؒ بن ابی الحسن اور حضرت ابو اسحاق ؒ ان لوگوں کے متعلق فرماتے ہیں جن کو مال غنیمت حاصل ہو وہ اسے کھالیں اور اٹھائیں مت۔

(۳٤.۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْقَاسِمَ ، وَسَالِمًا عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الطَّعَامَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ ، فَيُصِيبُ مِنْهُ ، وَيَكْسِبُ مِنْهُ الدَّرَاهِمَ ؟ فَقَالاَ :يَجْعَلُهُ فِي طَعَامٍ يَأْكُلُهُ ، وَلاَ يَكْسِبُ مِنْهُ عُقْدَةَ مَالٍ.

(۳۴۰۳۱) حضرت خالد بن ابو عمران فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم ؓ اور حضرت سالم ؓ سے دریافت کیا کہ ایک شخص کو

دشمن کی زمین سے کھانا ملے وہ اس کو استعمال کر سکتا ہے اور اس کو دراہم کے بدلے فروخت کر سکتا ہے؟ فرمایا: کھانا تو کھالے، لیکن اس کو مال کے بدلے فروخت نہ کرے۔

(۱۳۱) فِي الْعَبْدِ يَأْسِرُهُ الْعَدُوُّ ، ثُمَّ يَظْهَرُ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

اس غلام کا بیان جس کو دشمن نے قید کر لیا پھر دوبارہ مسلمان اس پر غالب آ جائیں

(٣٤٠٣٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ؛ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي عَبْدٍ أَسَرَهُ الْمُشْرِكُونَ ، ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : صَاحِبُهُ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ يُقْسَمْ ، فَإِذَا قُسِمَ حَقُّهُ مَضَى.

(۳۴۰۳۲) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا کہ، غلام کو مشرکین نے قیدی بنا لیا ہو پھر دوبارہ مسلمان اس پر غلبہ حاصل کر لیں تو کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تقسیم غنیمت سے پہلے اس کا مالک زیادہ حقدار ہے، اور اگر تقسیم ہو جائے تو پھر اس کا حق ختم ہو گیا۔

(٣٤٠٣٣) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَا أَحْرَزَ الْمُشْرِكُونَ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ فَغَزَوْهُمْ بَعْدُ وَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ ، فَوَجَدَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهِ قَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ السِّهَامُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ، وَإِنْ كَانَ قُسِمَ فَلاَ شَيْءَ لَهُ.

(۳۴۰۳۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا مشرکین مسلمان کے مال پر قبضہ کر لیں پھر مسلمان جہاد کر کے ان پر غلبہ حاصل کر لیں اور وہ شخص اپنا مال جوں کا توں تقسیم سے پہلے پالے تو وہ اس مال کا زیادہ حق دار ہے، اور اگر غنیمت تقسیم ہو گئی تو پھر اس کے لیے کچھ نہیں ہے۔

(٣٤٠٣٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : هُوَ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً ، لأَنَّهُ كَانَ لَهُمْ مَالاً.

(۳۴۰۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ تمام مسلمانوں کیلئے ہے، کیوں کہ وہ ان ہی کا مال تھا۔

(٣٤٠٣٥) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ فِيمَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ ، إِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ أَمْوَالِهِمْ ، قَالَ : وَكَانَ الْحَسَنُ يَقْضِي بِذَلِكَ.

(۳۴۰۳۵) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جو مسلمان کا مال کفار کے قبضہ میں چلا جائے، تو وہ ان کے مال کے مرتبہ میں ہے۔ اور حضرت حسن رحمہ اللہ بھی یہی فیصلہ کرتے تھے۔

(٣٤٠٣٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ يَزِيدَ الْمُرَادِيِّ ؛ أَنَّ أَمَةً لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبَقَتْ ، وَلَحِقَتْ بِالْعَدُوِّ ، فَغَنِمَهَا الْمُسْلِمُونَ ، فَعَرَفَهَا أَهْلُهَا ، فَكَتَبَ فِيهَا أَبُو عُبَيْدَةَ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : إِنْ كَانَتِ الأَمَةُ لَمْ تُخَمَّسْ وَلَمْ تُقْسَمْ فَهِيَ رَدٌّ عَلَى أَهْلِهَا ، وَإِنْ كَانَتْ قَدْ خُمِّسَتْ وَقُسِمَتْ

فَأَمْضِهَا لِسَبِيلِهَا.

(۳۴۰۳۶) حضرت زھرہ ابن یزید المرادی سے مروی ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص کی لونڈی تھی، وہ بھاگ کر دشمن کے ساتھ س گئی (پھر کچھ عرصہ بعد) مسلمانوں کے ہاتھ مال غنیمت آیا تو باندی کے مالک نے اس کو پہچان لیا۔ حضرت ابو عبیدہ ؓ نے حضرت عمر ؓ کو خط لکھ کر دریافت فرمایا۔ حضرت عمر ؓ نے تحریر فرمایا: اگر باندی کا خمس نہیں نکالا گیا اور اس کو تقسیم نہیں کیا گیا، تو روہ مالک کو واپس کردی جائے گی، اور اگر خمس نکال لیا گیا ہے اور غنیمت تقسیم ہو چکی ہے تو پھر اس کو اسی راستہ پر برقرار رکھو۔ (جس کو مل گئی ہے اس کے پاس رہے گی)۔

(۲۴۰۳۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عَبْدًا لَهُ أَبَقَ ، وَذَهَبَ لَهُ بِفَرَسٍ ، فَدَخَلَ أَرْضَ الْعَدُوِّ ، فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَرُدَّ أَحَدُهُمَا عَلَيْهِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرُدَّ الآخَرُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۳۰۶۹)

(۳۴۰۳۷) حضرت نافع ؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ کا ایک غلام ان سے بھاگ گیا اور گھوڑا لے کر فرار ہو گیا، اور ن کی سرزمین میں چلا گیا، حضرت خالد بن ولید ؓ نے ان پر فتح حاصل کر لی۔ ان میں سے ایک چیز حضرت ابن عمر ؓ کو نحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی واپس کردی گئی اور دوسری چیز آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد واپس کردی گئی۔

(۲۴۰۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ ؛ فِيمَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ ، قَالَ : صَاحِبُهُ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ يُقْسَمْ ، فَإِذَا قُسِمَ فَلاَ شَيْءَ.

(۳۴۰۳۸) حضرت سلمان بن ربیعہ ؓ اس چیز کے متعلق فرماتے ہیں جس کو دشمن اٹھا لے، فرمایا غنیمت کی تقسیم سے قبل اس کا لک ہی زیادہ حقدار ہے، اور اگر غنیمت میں تقسیم ہو جائے تو پھر اس کے مالک کیلئے کچھ نہیں ہے۔

(۲۴۰۳۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَوْ عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : حَسَرَ لِي فَرَسٌ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ ، قَالَ : فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ : فَوَجَدْتُهُ فِي مَرْبِطِ سَعْدٍ ، قَالَ : فَقُلْتُ : فَرَسِي ، قَالَ : فَقَالَ : بَيِّنَتُك ، قُلْتُ : أَنَا أَدْعُوهُ فَيُحَمْحِمُ ، قَالَ : إِنْ أَجَابَك فَلاَ أُرِيدُ مِنْك بَيِّنَةً.

(۳۴۰۳۹) حضرت رکین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرا گھوڑا کہیں چلا گیا۔ پس دشمنوں نے اسے پکڑ لیا۔ پھر مسلمان ان غالب آ گئے۔ آپ ؓ نے فرمایا کہ میں نے اس گھوڑے کو حضرت سعد ؓ کے باڑے میں پایا۔ میں نے کہا: یہ تو میرا گھوڑا ہے۔ انہوں نے فرمایا: تمہارے گواہ کہاں ہیں؟ میں نے کہا: میں اس کو پکاروں گا تو یہ ہنہنائے گا حضرت سعد ؓ نے فرمایا: اگر وہ مہاری پکار کا جواب دے دے میں تم سے گواہ کا مطالبہ نہیں کروں گا۔

(۲۴۰۴۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ أَمَةً أَحْرَزَهَا الْعَدُوُّ ، فَاشْتَرَاهَا رَجُلٌ ، فَخَاصَمَهُ سَيِّدُهَا إِلَى شُرَيْحٍ ، فَقَالَ : الْمُسْلِمُ أَحَقُّ مَنْ رَدَّ عَلَى أَخِيهِ بِالثَّمَنِ ، فَقَالَ : إِنَّهَا وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا ،

قَالَ :أَعْتِقْهَا ، قَضَاءُ الأَمِيرِ ، فَإِنْ كَانَتْ كَذَا وَكَذَا ، وَإِنْ كَانَتْ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ :يَقُولُ رَجُلٌ :لَهُو أَعْلَ
بِالْقَضَاءِ مِنْ زَيْدِ بْنِ خَلْدَةَ.

(۳۴۰۴۰) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ ایک شخص کی باندی کو دشمن پکڑ کر لے گئے، اس کو ایک شخص نے خرید لیا۔ اس کا آ
جھگڑا لے کر حضرت شریح کے پاس آ گیا، حضرت شریح نے فرمایا: مسلمان اس کا زیادہ حقدار ہے جو اس کے بھائی کو ثمن کے سات
واپس کیا جائے، کہا گیا کہ اس نے اپنے آقا سے بچہ جنا ہے۔ حضرت شریح نے فرمایا: اس کو آزاد کر دو یہ امیر کا فیصلہ ہے، اگر وہ تھ
اتنے اتنے کی، اگر وہ تھی اتنے اتنے کی اس شخص نے کیا یہ زید بن خلدہ سے زیادہ قضاء کو جانتے ہیں۔

(٣٤٠٤١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ (ح) وَعَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالاَ :مَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ مِنْ مَا
الْمُسْلِمِينَ فَعَرَفَهُ صَاحِبُهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ، وَإِنْ قُسِمَ فَقَدْ مَضَى.

(۳۴۰۴۱) حضرت ابراہیم اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ دشمن مسلمانوں کے مال پر قبضہ کرے پھر مسلمان اس کو غنیمت میں حاصل
کرلیں اور اس مال کا مالک مال کو پہچان لے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے، اور اگر غنیمت تقسیم کردی گئی تو پھر فیصلہ گزر چکا ہے۔ (اب
اس کو نہیں ملے گا)۔

(٣٤٠٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَا أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ مِمَّا أَصَابَهُ الْعَدُوُّ قَبْلَ ذَلِكَ
فَإِنْ أَصَابَهُ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ، وَإِنْ قُسِمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِالثَّمَنِ.

(۳۴۰۴۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جس کو کفار نے قبضہ میں لے لیا تھا اگر اس پر دوبارہ مسلمان قبضہ کرلیں اور واپس حاصل
لیں تو تقسیم غنیمت سے قبل اس چیز کا مالک اس کا زیادہ حقدار ہے، اور اگر تقسیم ہوگئی تو ثمن کے ساتھ زیادہ حقدار ہے۔

(٣٤٠٤٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خِلاَسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مَا أَحْرَزَ الْعَدُ
فَهُوَ جَائِزٌ.

(۳۴۰۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس پر دشمن قبضہ کرلیں (اور اس کو مسلمان واپس چھڑالیں تو) وہ مالک کے لئے
جائز ہے۔

(٣٤٠٤٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :مَا ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُشْرِكُونَ م
مَتَاعِ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ ، إِنْ قُسِمَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِالثَّمَنِ ، وَإِنْ كَانَ لَمْ يُقْسَمْ رُدَّ عَلَيْهِ.

(۳۴۰۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے مال پر اگر کفار غلبہ کر کے قبضہ کرلیں پھر مسلمان دوبارہ ان پر غالب
جائیں۔ تو اگر غنیمت تقسیم ہوگئی تو اس چیز کا مالک ثمن دے کر لینے کا زیادہ حقدار ہوگا اور اگر تقسیم نہ ہوا ہو تو پھر اس کو واپس مالک
طرف لٹا دیا جائے گا۔

(٣٤٠٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، قَالَ :أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ نَ

لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَاشْتَرَاهَا رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ ، فَخَاصَمَهُ صَاحِبُهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَقَامَ الْبَيِّنَةَ ، فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهِ الثَّمَنَ الَّذِي اشْتَرَى بِهِ مِنَ الْعَدُوِّ ، وَإِلاَّ خُلِّيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا. (ابو داؤد ۳۳۹۔ بیہقی ۱۱۱)

(۳۴۰۴۵) حضرت تمیم بن طرفہ سے مروی ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص کی اونٹنی کو کفار لے گئے ایک شخص نے وہ اونٹنی کفار سے خرید لی اس اونٹنی کا مالک جھگڑا لے کر حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات پر گواہ پیش کر دیئے کہ اونٹنی اس کی ہے، حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ: جتنے کی اس نے دشمن سے خریدی ہے اتنے پیسے دے کر لے لو وگرنہ ان کے راستہ سے ہٹ جاؤ۔

(۱۳۲) مَا يُكْرَهُ أَنْ يُحْمَلَ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ ، يَتَقَوَّى بِهِ

دشمن کی سرزمین کی طرف کوئی چیز فروخت کرنا جس سے وہ مسلمانوں کے خلاف قوت حاصل کریں

(۳۴۰۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَحْمِلَ إِلَى عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ طَعَامًا ، وَلاَ سِلاَحًا يُقَوِّيهِمْ بِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ فَاسِقٌ.

(۳۴۰۴۶) حضرت حسن رَحِمَهُ اللهُ فرماتے ہیں کہ: مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ دشمنوں کو کھانا یا اسلحہ بھیجے (فروخت کرے) جس کی وجہ سے وہ مسلمانوں کے خلاف قوت حاصل کریں: جو ایسا کرے وہ فاسق ہے۔

(۳۴۰۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ حَمْلَ السِّلاَحِ إِلَى الْعَدُوِّ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : تُحْمَلُ الْخَيْلُ إِلَيْهِمْ ؟ قَالَ : فَأَبَى ذَلِكَ ، وَقَالَ : أَمَّا مَا يُقَوِّيهِمْ لِلْقِتَالِ فَلاَ ، وَأَمَّا غَيْرُهُ فَلاَ بَأْسَ.
وَقَالَهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ.

(۳۴۰۴۷) حضرت عطاء رَحِمَهُ اللهُ دشمن کو اسلحہ فروخت کرنے کو ناپسند کرتے تھے راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: گھوڑے فروخت کرنا کیسا ہے؟ انہوں نے اس کا بھی انکار کیا، اور فرمایا: جس چیز سے وہ جنگ میں قوت حاصل کریں وہ نہ فروخت کرے، اس کے علاوہ چیزوں میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳۴۰۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : نَهَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنْ تُحْمَلَ الْخَيْلُ إِلَى أَرْضِ الْهِنْدِ.

(۳۴۰۴۸) حضرت عمر بن عبد العزیز رَحِمَهُ اللهُ نے ارض ھند کی طرف گھوڑوں کی فروخت سے منع فرمایا۔

(۳۴۰۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُحْمَلَ السِّلاَحُ ، أَوِ الْكُرَاعُ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ لِلتِّجَارَةِ.

(۳۴۰۴۹) حضرت حسن رَحِمَهُ اللهُ اسلحہ یا گھوڑا دشمن کی سرزمین میں تجارت کیلئے لے جانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٤٠٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُحْمَلَ إِلَى عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ سِلاَحٌ ، أَوْ مَنْفَعَةٌ.

(٣٤٠٥٠) حضرت ابراہیم بھی اسلحہ اور کوئی منافع بخش چیز لے جانے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٤٠٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ السِّلاَحِ فِي الْفِتْنَةِ.

(٣٤٠٥١) حضرت حسن ؒ اور حضرت ابن سیرین ؒ جنگ کے دنوں میں اسلحہ کی بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٤٠٥٢) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُمَا كَرِهَا بَيْعَ السِّلاَحِ فِي الْفِتْنَةِ.

(٣٤٠٥٢) حضرت حسن ؒ اور حضرت ابن سیرین ؒ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٠٥٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يُبْعَثُ إِلَى أَهْلِ الْحَرْبِ شَيْءٌ مِنَ السِّلاَحِ وَالْكُرَاعِ ، وَلاَ مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى السِّلاَحِ وَالْكُرَاعِ.

(٣٤٠٥٣) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اہل حرب کی طرف اسلحہ یا گھوڑا نہیں بھیجیں گے، اور نہ ہی اسلحہ اور گھوڑے پر مدد حاصل کریں گے۔

(٣٤٠٥٤) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ بَيْعُ السِّلاَحِ فِي الْقِتَالِ.

(٣٤٠٥) حضرت قتادہ ؒ جنگ کے ایام میں اسلحہ کی بیع کو ناپسند کرتے تھے۔

(١٣٣) فِي الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ

ظالم بادشاہوں کے ساتھ مل کر جہاد میں شریک ہونا

(٣٤٠٥٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يَغْزُونَ زَمَانَ الْحَجَّاجِ : عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ يَزِيدَ ، وَأَبُو سِنَانٍ ، وَأَبُو جُحَيْفَةَ.

(٣٤٠٥٥) حضرت اعمش ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ کے اصحاب نے حجاج بن یوسف کے دور میں اس کے ساتھ ملکر جہاد کیا جن میں عبدالرحمن بن یزید، ابو سنان اور ابوجحیفہ کا نام قابل ذکر ہے۔

(٣٤٠٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ : أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ يَزِيدَ كَانَ يَغْزُو الْخَوَارِجَ فِي زَمَانِ الْحَجَّاجِ ، يُقَاتِلُهُمْ.

(٣٤٠٥٦) حضرت اعمش ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن یزید ؒ نے حجاج کے دور میں خوارج کے ساتھ قتال کیا۔

(٣٤٠٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ غَزَا الرَّيَّ فِي زَمَانِ الْحَجَّاجِ.

(۳۴۰۵۷) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم نے حجاج کے زمانے میں جہاد کیا۔

(٣٤٠٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْغَزْوِ مَعَ الأُمَرَاءِ وَقَدْ أَحْدَثُوا ؟ فَقَالَ : تُقَاتِلُ عَلَى نَصِيبِكَ مِنَ الآخِرَةِ ، وَيُقَاتِلُونَ عَلَى نَصِيبِهِمْ مِنَ الدُّنْيَا.

(۳۴۰۵۸) حضرت ابو جمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا ان امراء کے ساتھ مل کر لڑنا کیسا ہے جنہوں نے دین میں نئے کام ایجاد کیے اور ظلم کیا؟ فرمایا آپ اپنے آخرت کے حصہ (ثواب) کیلئے لڑو، وہ اپنے دنیا کے حصہ کیلئے لڑتے ہیں۔

(٣٤٠٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَغْزُو أَهْلَ الضَّلاَلَةِ مَعَ السُّلْطَانِ ؟ قَالَ : اُغْزُوا ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ مَا حُمِّلْتَ ، وَعَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا.

(۳۴۰۵۹) حضرت سلیمان الیشکری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ظالم اور گمراہ کے ساتھ مل کر لڑنا کیسا ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے اس کا ثواب ملے گا جو تیری نیت ہوگی اور ان کو وہی ملے گا جو ان کی نیت ہوگی۔

(٣٤٠٦٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَابْنِ سِيرِينَ ؛ سُئِلاَ عَنِ الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ السُّوءِ ؟ فَقَالاَ : لَكَ شَرَفُهُ ، وَأَجْرُهُ ، وَفَضْلُهُ ، وَعَلَيْهِمْ إِثْمُهُمْ.

(۳۴۰۶۰) حضرت حسن رحمہ اللہ اور ابن سیرین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ظالم حکمرانوں کے ساتھ مل کر لڑنا کیسا ہے؟ آپ دونوں نے فرمایا: آپ کیلئے اس جہاد کا اجر اور شرف ہے اور ان پر ان کا گناہ ہے۔

(٣٤٠٦١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي : يَا أَبَةِ ، فِي إِمَارَةِ الْحَجَّاجِ ، أَتَغْزُو ؟ قَالَ : يَا بُنَيَّ ، لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا أَشَدَّ بُغْضًا مِنْكُمْ لِلْحَجَّاجِ ، وَكَانُوا لاَ يَدَعُونَ الْجِهَادَ عَلَى حَالٍ ، وَلَوْ كَانَ رَأْيُ النَّاسِ فِي الْجِهَادِ مِثْلَ رَأْيِكَ مَا أَدَّى الإِتَاوَةَ ، يَعْنِي الْخَرَاجَ.

(۳۴۰۶۱) حضرت محمد بن عبد الرحمن بن یزید النخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ اے ابا! حجاج کے دور امارت میں آپ جہاد میں شریک ہوئے تھے؟ انہوں نے فرمایا اے بیٹے! میں نے تو ان لوگوں کو بھی پایا ہے جو حجاج کے معاملہ میں تم سے زیادہ سخت تھے، لیکن انہوں نے پھر بھی جہاد کو نہ چھوڑا۔ اور اگر لوگوں کی بھی وہی رائے بن جاتی جو آپ کی رائے ہے تو پھر خراج نہ ادا کیا جاتا۔

(٣٤٠٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ذُكِرَ لَهُ أَنَّ قَوْمًا يَقُولُونَ : لاَ جِهَادَ ، فَقَالَ : هَذَا شَيْءٌ عَرَضَ بِهِ الشَّيْطَانُ.

(۳۴۰۶۲) حضرت ابراہیم ؒ سے ذکر کیا گیا کہ کچھ لوگ یوں کہتے ہیں کہ جہاد نہیں ہے حضرت ابراہیم نے فرمایا یہ چیز شیطان ان کے پاس لے کر آیا ہے۔

(٣٤٠٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْغَزْوِ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ ، وَقَدْ أَحْدَثُوا ؟ فَقَالَ : اُغْزُوا.

(۳۴۰۶۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ظالم و جابر حکمرانوں کے ساتھ مل کر جہاد کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: جہاد کرو۔

(٣٤٠٦٤) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : كَانَ مُجَاهِدٌ يَغْزُو مَعَ بَنِي مَرْوَانَ ، وَكَانَ عَطَاءٌ لاَ يَرَى بِهِ بَأْسًا.

(۳۴۰۶۴) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد ؒ نے بنو مروان کے ساتھ مل کر جہاد کیا اور حضرت عطاء نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(٣٤٠٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَى النَّاسِ بَعْثٌ زَمَنَ الْحَجَّاجِ ، فَخَرَجَ فِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ.

(۳۴۰۶۵) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حجاج کے دور میں لوگ جب جہاد کیلئے نکلے تو حضرت عبدالرحمٰن بن یزید بھی اس میں نکلے۔

(١٣٤) مَنْ كَرِهَ ذَلِكَ

جو حضرات اس کو ناپسند کرتے ہیں

(٣٤٠٦٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : كَانَ يُكْرَهُ الْجِهَادُ مَعَ هَؤُلاَءِ ، يَعْنِي السُّلْطَانَ الْجَائِرَ.

(۳۴۰۶۶) حضرت طاؤس ؒ ظالم و جابر حکمرانوں کے ساتھ مل کر جہاد کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

(٣٤٠٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَى النَّاسِ بَعْثٌ زَمَنَ الْحَجَّاجِ ، فَخَرَجَ فِيهِ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ ، وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ : إِلَى مَنْ تَدْعُوهُمْ ؟ إِلَى الْحَجَّاجِ ؟.

(۳۴۰۶۷) حضرت الشیبانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجاج بن یوسف کے دور حکومت میں لوگ لڑائی کیلئے نکلے تو اس میں حضرت ابراہیم تیمی اور حضرت ابراہیم نخعی بھی نکلے، حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا: کس کی طرف تم ان کو بلاتے ہو؟ حجاج کی طرف بلاتے ہو؟!

(۱۳۵) فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ وَالْمَمْلُوكِ

خاتون اور غلام کا امان دینا

(٣٤٠٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْلَمَةَ؛ أَنَّ رَجُلاً أَمَّنَ قَوْمًا وَهُوَ مَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ، فَقَالَ عَمْرٌو . وَخَالِدٌ :لاَ نُجِيرُ مَنْ أَجَارَ ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْضُهُمْ.

(٣٤٠٦٨) حضرت عبدالرحمن بن مسلمہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کچھ لوگوں کو امن (پناہ) دیا، اور وہ حضرت عمرو بن عاص، حضرت خالد بن ولید اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، حضرت عمرو اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم تو اس کو پناہ نہیں دیں گے جس کو وہ پناہ دے، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے جو شخص کسی کو پناہ دے دے اس کو پناہ دی جائے گی۔

(٣٤٠٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :يُجِيرُ عَلَى النَّاسِ بَعْضُهُمْ.

(ابویعلی ۸۷۳۔ بزار ۱۲۸۸)

(٣٤٠٦٩) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے جو کسی کو پناہ دے اس کو پناہ حاصل ہوگی۔

(٣٤٠٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ.

(احمد ۱۹۵۔ طبرانی ۷۹۰۸)

(٣٤٠٧٠) حضرت ابوامامہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٠٧١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَتْ :لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، فَرَّ إِلَيَّ رَجُلاَنِ مِنْ أَحْمَائِي فَأَجَرْتُهُمَا ، أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ، فَدَخَلَ عَلَيَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، فَقَالَ : لأَقْتُلَنَّهُمَا ، قَالَتْ :فَأَغْلَقْتُ الْبَابَ عَلَيْهِمَا ، ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا ، وَأَهْلاً بِأُمِّ هَانِئٍ ، مَا جَاءَ بِكِ ؟ قَالَتْ :قُلْتُ :يَا نَبِيَّ اللهِ ، فَرَّ إِلَيَّ رَجُلاَنِ مِنْ أَحْمَائِي ، فَدَخَلَ عَلَيَّ

أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَاتِلُهُمَا ، فَقَالَ : لاَ ، قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ ، وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ.

(۳۴۰۷۱) حضرت ابو مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح فرمایا: تو حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند کے دو رشتہ دار بھاگ کر میرے پاس آئے تو میں نے ان کو پناہ دے دی، میرے بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور فرمایا: میں ان کو ضرور قتل کروں گا، حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ان دونوں کو کمرے میں بند کر دیا اور میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر فرمایا: خوش آمدید ام ھانی رضی اللہ عنہا! خیریت سے تشریف لائی ہو؟ میں نے عرض کیا کہ: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میرے خاوند کے خاندان کے دو شخص بھاگ کر میرے پاس آئے تو میں نے ان کو پناہ دے دی، میرے بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور ان کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: نہیں (ان کو قتل نہیں کیا جائے گا) جس کو تو نے پناہ دی اس کو ہم نے بھی پناہ دی اور جس کو تو نے امن دیا اس کو ہم نے بھی امن دیا۔

(۳٤٠٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابن إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي ، قَالَتْ : فَرَّ إِلَيَّ رَجُلاَنِ مِنْ أَحْمَائِي يَوْمَ الْفَتْحِ ، فَأَجَرْتُهُمَا ، فَدَخَلَ عَلَيَّ أَخِي ، فَقَالَ : لأَقْتُلَنَّهُمَا فَأَغْلَقْتُ عَلَيْهِمَا ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَرْحَبًا ، وَأَهْلاً بِأُمِّ هَانِئٍ ، مَا جَاءَ بِكِ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ : قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ ، وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ ، قَالَتْ : فَجِئْتُ فَمَنَعْتُهُمَا.

(۳۴۰۷۲) حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے اس کے آخر میں اضافہ ہے کہ پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور ان کو قتل کرنے سے منع کر دیا۔

(۳٤٠٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ لَتَأْخُذُ عَلَى الْقَوْمِ.

(۳۴۰۷۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں، کہ اگر خاتون کسی قوم کو پناہ دے تو ان کو پناہ حاصل ہوگی۔

(۳٤٠٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ لَتَأْخُذُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۰۷۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے۔

(۳٤٠٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنُ سُلَيْمَان ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ زَيْدٍ الرَّقَاشِيِّ ، وَقَدْ كَانَ غَزَا عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ ، قَالَ : بَعَثَ عُمَرُ جَيْشًا فَكُنْتُ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ ، فَحَاصَرْنَا أَهْلَ سِهْرِيَاجٍ ، فَلَمَّا رَأَيْنَا أَنَّا سَنَفْتَحُهَا مِنْ يَوْمِنَا ذَلِكَ ، قُلْنَا : نَرْجِعُ فَنَقِيلُ ، ثُمَّ نَرُوحُ فَنَفْتَحُهَا ، فَلَمَّا رَجَعْنَا تَخَلَّفَ عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِ الْمُسْلِمِينَ ، فَرَاطَنَهُمْ فَرَاطَنُوهُ ، فَكَتَبَ لَهُمْ أَمَانًا فِي صَحِيفَةٍ ، ثُمَّ شَدَّهُ فِي سَهْمٍ فَرَمَى بِهِ إِلَيْهِمْ فَخَرَجُوا.

فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنَ الْعَشِيِّ وَجَدْنَاهُمْ قَدْ خَرَجُوا ، قُلْنَا لَهُمْ :مَا لَكُمْ ؟ قَالُوا :أَمَّنْتُمُونَا ، قُلْنَا :مَا فَعَلْنَا ، إِنَّمَا الَّذِي أَمَّنَكُمْ عَبْدٌ لاَ يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ ، فَارْجِعُوا حَتَّى نَكْتُبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالُوا :مَا نَعْرِفُ عَبْدَكُمْ مِنْ حُرِّكُمْ ، مَا نَحْنُ بِرَاجِعِينَ ، إِنْ شِئْتُمْ فَاقْتُلُونَا ، وَإِنْ شِئْتُمْ فَفُوا لَنَا ، قَالَ :فَكَتَبْنَا إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ :إِنَّ عَبْدَ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، ذِمَّتُهُ ذِمَّتُهُمْ ، قَالَ :فَأَجَازَ عُمَرُ أَمَانَهُ.

(۳۴۰۷۵) حضرت فُضیل بن زید الرقاشی رضی اللہ عنہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سات غزوات میں شریک ہوئے، فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا تو میں بھی اس لشکر میں شریک تھا ہم نے اہل سہر یاج کا محاصرہ کرلیا، جب ہم نے دیکھا کہ آج ان کو فتح کرلیں گے، ہم نے کہا: واپس لوٹتے ہیں اور کچھ آرام کر کے تازہ دم ہو کر آ کر اس کو فتح کرلیں گے، جب ہم لوگ وہاں سے واپس لوٹے تو مسلمانوں میں ایک غلام ان کے پیچھے آیا اور اس نے ان کے ساتھ عجمی میں گفتگو کی، اور ان کو ایک صحیفہ میں امان (پناہ) لکھ کر اس کو تیر کے ساتھ باندھ کر ان کی طرف پھینک دیا۔

ہم لوگ جب واپس آئے تو ہم نے دیکھا کہ وہ لوگ قلعہ سے باہر نکلے ہوئے ہیں، ہم نے ان سے پوچھا آپ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ لوگوں نے ہمیں امن دے دیا ہے، ہم نے کہا کہ ہم نے تو ہرگز ایسا نہیں کیا ہے، بیشک تم لوگوں کو ایک غلام نے امن دیا ہے جو خود کسی چیز پر قادر نہیں ہے، تم لوگ واپس ہو جاؤ یہاں تک کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ کر ان کی رائے دریافت کرلیں، انہوں نے کیا کہ ہم تمہارے آزاد میں تمہارے غلاموں کو نہیں جانتے ہم واپس جانے والے نہیں ہیں، اب اگر تم چاہو تو ہمیں قتل کر دو اور اگر چاہو تو درگزر کر دو، فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صورت حال لکھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: مسلمانوں کا غلام بھی مسلمانوں ہی میں سے ہے، اس کا ذمہ ان کا ذمہ ہے، فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے امان کو نافذ فرما دیا۔

(۳٤۰۷٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَمَانُ الْمَرْأَةِ وَالْمَمْلُوكِ جَائِزٌ.

(۳۴۰۷۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت اور غلام کا امان دینا ٹھیک اور جائز ہے۔

(۳٤۰۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ لَتَأْخُذُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَيَجُوزُ أَمَانُهَا.

(۳۴۰۷۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر مسلمانوں میں سے کوئی خاتون امان دے دے تو اس کا امان دینا درست ہے۔

(۳٤۰۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ ، يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ. (بخاری ۳۱۷۲۔ ۹۹۹)

(۳۴۰۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے، ان کا ادنیٰ شخص بھی پناہ دے سکتا ہے۔

(۳٤۰۷۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْضُهُمْ ، أَوْ قَالَ :رَجُلٌ مِنْهُمْ. (طیالسی ۱۰۶۳۔ احمد ۱۹۷)

(۳۴۰۷۹) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں سے جو کسی کو پناہ دے اس کو پناہ دی جائے گی۔

(٣٤٠٨٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ ، يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ. (ابوداؤد ۵۰۷۳۔ احمد ۳۹۸)

(۳۴۰۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے، ان کا ادنیٰ شخص بھی پناہ دے سکتا ہے۔

(٣٤٠٨١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَدْنَاهُمْ. (ابوداؤد ۲۷۴۵۔ احمد ۲۱۶)

(۳۴۰۸۱) حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے ادنیٰ بھی پناہ دے تو پناہ اس کو حاصل ہوگی۔

(١٣٦) فِي الأَمَانِ مَا هُوَ ، وَكَيْفَ هُوَ ؟

امان کیا ہے؟ اور کیسے ہوگی؟

(٣٤٠٨٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حصين ، عن أَبِي عَطِيَّةَ ، قَالَ :كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ :إِنَّهُ ذُكِرَ لِي أَنَّ (مطرس) بِلِسَانِ الْفَارِسِيَّةِ :الأَمَنَةُ ، فَإِنْ قُلْتُمُوهَا لِمَنْ لاَ يَفْقَهُ لِسَانَكُمْ فَهُوَ آمِنٌ.

(۳۴۰۸۲) حضرت ابوعطیہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ والوں کو لکھا: بیشک مجھے بتایا گیا ہے کہ لفظ مطرس فارسی میں امان کو کہتے ہیں، اگر تم ایسے شخص کو جو تمہاری زبان نہیں سمجھتا مطرس کہہ دو تو امن شمار ہوگا۔

(٣٤٠٨٣) حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي مَرْزُوقُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو فَرْقَدٍ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ يَوْمَ فَتَحْنَا سُوقَ الأَهْوَازِ ، فَسَعَى رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، وَسَعَى رَجُلاَنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَلْفَهُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَسْعَى وَيَسْعَيَانِ إِذْ قَالَ لَهُ أَحَدُهُمَا :مَتَّرس ، فَقَامَ الرَّجُل :فَأَخَذَاهُ فَجَاآ بِهِ ، وَأَبُو مُوسَى يَضْرِبُ أَعْنَاقَ الأُسَارَى ، حَتَّى انْتَهَى الأَمْرُ إِلَى الرَّجُلِ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا :إِنَّ هَذَا قَدْ جُعِلَ لَهُ الأَمَانُ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى :وَكَيْفَ جُعِلَ لَهُ الأَمَانُ ؟ قَالَ :إِنَّهُ كَانَ يَسْعَى ذَاهِبًا فِي الأَرْضِ ، فَقُلْتُ لَهُ :مَتَّرس ، فَقَامَ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى :وَمَا مَتَّرس ؟ قَالَ :لاَ تَخَفْ ، قَالَ :هَذَا أَمَانٌ ، خَلِّيَا سَبِيلَهُ ، فَخَلَّيْنَا سَبِيلَ الرَّجُلِ.

(۳۴۰۸۳) حضرت ابوفرقد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے سوق الاھواز کو فتح کیا تو میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا،

مشرکین میں سے ایک شخص بھاگا، مسلمانوں میں سے بھی دو اس کے پیچھے بھاگے، اس دوران کہ جب وہ بھاگ رہے تھے، ان میں سے ایک نے اس مشرک کو کہہ دیا، مترس (امان) وہ شخص یہ سن کر کھڑا ہو گیا، انہوں نے اس کو پکڑا حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس اس حالت میں لے کر حاضر ہوئے کہ آپ قیدیوں کو قتل فرما رہے تھے، جب اس شخص کی باری آئی ان دو میں سے ایک نے کہا اس کیلئے امان ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: اس کو امان کیسے ملی؟ اس نے کہا کہ یہ بھاگ رہا تھا میں نے اس کو مترس کہا تو یہ کھڑا ہو گیا، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ مترس کا کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا: اس کا مطلب ہے مت ڈرو آپ نے فرمایا یہ امان ہے، اس کا راستہ چھوڑ دو، پھر ہم نے اس کو چھوڑ دیا۔

(۳٤٠٨٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : حاصَرْنَا تُسْتَرَ ، فَنَزَلَ الْهُرْمُزَانُ عَلَى حُكْمِ عُمَرَ ، فَبَعَثَ بِهِ أَبُو مُوسَى مَعِيَ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ سَكَتَ الْهُرْمُزَانُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ ، فَقَالَ عُمَرُ : تَكَلَّمْ ، فَقَالَ : كَلاَمُ حَيٍّ ، أَوْ كَلاَمُ مَيِّتٍ ؟ قَالَ : فَتَكَلَّمْ فَلاَ بَأْسَ ، فَقَالَ : إِنَّا وَإِيَّاكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ مَا خَلَّى اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ، كُنَّا نَقْتُلُكُمْ وَنُقْصِيكُمْ ، فَأَمَا إِذْ كَانَ اللَّهُ مَعَكُمْ لَمْ يَكُنْ لَنَا بِكُمْ يَدَانِ.

قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : مَا تَقُولُ يَا أَنَسُ ؟ قَالَ : قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، تَرَكْتُ خَلْفِي شَوْكَةً شَدِيدَةً ، وَعَدَدًا كَثِيرًا ، إِنْ قَتَلْتَهُ أَيِسَ الْقَوْمُ مِنَ الْحَيَاةِ ، وَكَانَ أَشَدَّ لِشَوْكَتِهِمْ ، وَإِنِ اسْتَحْيَيْتَهُ طَمِعَ الْقَوْمُ.

فَقَالَ : يَا أَنَسُ ، أَسْتَحْيِي قَاتِلَ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ ، وَمَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ ؟ فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَبْسُطَ عَلَيْهِ ، قُلْتُ لَهُ : لَيْسَ لَكَ إِلَى قَتْلِهِ سَبِيلٌ ، فَقَالَ عُمَرُ : لِمَ ؟ أَعْطَاكَ ؟ أَصَبْتَ مِنْهُ ؟ قُلْتُ : مَا فَعَلْتُ ، وَلَكِنَّكَ قُلْتَ لَهُ : تَكَلَّمْ فَلاَ بَأْسَ ، فَقَالَ : لَتَجِيئَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ ، أَوْ لأَبْدَأَنَّ بِعُقُوبَتِكَ ، قَالَ : فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ ، فَإِذَا بِالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَدْ حَفِظَ مَا حَفِظْتُ ، فَشَهِدَ عِنْدَهُ فَتَرَكَهُ ، وَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ ، وَفُرِضَ لَهُ.

(۳۴۰۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نے تستر کا محاصرہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر ہرمزان اتر کر آیا اور گرفتاری دے دی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس کو میرے ساتھ بھیجا، جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ہرمزان خاموش ہو گیا اور کچھ نہ بولا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بولو، اس نے کہا زندوں والا یا مردوں والا کلام؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بولو کوئی حرج نہیں ہے ھرمزان نے کہا: اے قوم عرب، ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ نے کچھ نہیں چھوڑا جیسا کہ ہم تم سے لڑتے ہیں اور تم کو قتل کرتے ہیں، بہر حال اگر اللہ پاک تمہارے ساتھ ہوتے تو ہمیں تم سے لڑنے پر قدرت نہ ہوتی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ میں نے اپنے پیچھے بہت شوکت اور کثیر تعداد چھوڑی ہے، اگر آپ نے اس کو قتل کر دیا تو قوم زندگی سے مایوس ہو جائے گی اور وہ ان کی شوکت کیلئے زیادہ سخت تھا، اور اگر اس کو زندہ رکھا تو قوم کو لالچ ہوگی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ! تجھے حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت مجزاۃ بن ثور کے قاتل کو مارنے سے

حیاء آ رہی ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے اندیشہ ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو قتل کر دیں گے، میں نے ان سے عرض کیا: آپ کیلئے اس کے قتل پر شرعی راستہ نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں؟ کیا آپ نے اس کو امان دی ہے؟ کیا آپ نے اس سے کچھ لیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے کچھ نہیں لیا، لیکن آپ نے خود اس سے فرمایا تھا بول تجھ پر کوئی حرج نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا، تم ضرور کسی شخص کو لے کر آؤ جو تمہارے ساتھ گواہی دے، وگرنہ تمہیں سزا ملے گی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں ان کے پاس سے نکلا تو اچانک حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام ملے انہوں نے بھی وہی یاد کر لیا تھا جو میں نے یاد کیا تھا انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے گواہی دی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا، ہرمزان مسلمان ہو گیا، اور اس کیلئے حصہ مقرر کر دیا گیا۔

(٣٤٠٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ : لاَ تَدْهَل ، فَقَدْ أَمَّنَهُ ، وَإِذَا قَالَ : لاَ تَخَفْ فَقَدْ أَمَّنَهُ ، وَإِذَا قَالَ : مَطَّرِس فَقَدْ أَمَّنَهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ الأَلْسِنَةَ.

(۳۴۰۸۵) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں جب ہم خانقین میں تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط ہمارے پاس آیا، اس میں تھا جب کوئی شخص کسی سے کہے لا تدھل (مت ڈر) تو اس نے اس کو امان دے دی، اور اگر کہا لا تخف تو بھی اس کو امان دے دی، اور اگر کہا مطرس تو اس کو امان دے دی، بیشک اللہ تعالیٰ سب زبانوں کو جانتا ہے۔

(٣٤٠٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَشَارَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْعَدُوِّ ، لَئِنْ نَزَلْتَ لأَقْتُلَنَّكَ ، فَنَزَلَ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ أَمَانٌ فَقَدْ أَمَّنَهُ.

(۳۴۰۸۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سے جو شخص دشمن کی طرف اشارہ کرے، اگر تو نے گرفتاری دی تو میں تجھے قتل کر دوں گا، اس نے اتر کر گرفتاری دے دی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ امان ہے تو اس کو امان حاصل ہو گی۔

(٣٤٠٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ : أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَشَارَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْعَدُوِّ : لَئِنْ نَزَلْتَ لأَقْتُلَنَّكَ ، فَنَزَلَ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ أَمَانٌ ، فَقَدْ أَمَّنَهُ.

حَدَّثَنَا بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۳۴۰۸۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجناد کے امراء کی طرف لکھا: مسلمانوں میں سے جو شخص دشمن کے کسی آدمی کی طرف اشارہ کرے، کہ اگر تو نے گرفتاری دی تو میں تجھے قتل کر دوں گا، اس نے اتر کر گرفتاری دے دی یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ امان ہے تو اس کو امان حاصل ہو گی۔

(۱۳۷) مَنْ كَرِهَ أَنْ يُعْطِي فِي الْأَمَانِ ذِمَّةَ اللهِ

جو حضرات اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ امان میں اللہ کا ذمہ دیا جائے

(٣٤٠٨٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ ، أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ ، فَقَالَ : إِذَا حَاصَرْتُمْ أَهْلَ حِصْنٍ ، فَأَرَادُوكُمْ عَلَى أَنْ تَجْعَلُوا لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَا تَجْعَلُوا لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ، وَلَا ذِمَّةَ رَسُولِهِ ، وَلَكِنِ اجْعَلُوا لَهُمْ ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ آبَائِكُمْ ، فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ آبَائِكُمْ ، أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ سُفْيَانُ : قَالَ عَلْقَمَةُ : فَحَدَّثْتُ بِحَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ ، فَقَالَ مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّان : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ هَيصَم الْعَبْدِيُّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِهِ.

(مسلم ۴)

(۳۴۰۸۸) حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر روانہ فرماتے تو اس کے امیر کو یہ وصیت فرماتے کہ: جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو، پھر تم ان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ دینے کا ارادہ کرو تو ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ مت بناؤ، بلکہ اس لیے کہ تم اپنے اور اپنے آباؤ اجداد کے ذمہ توڑ دو یہ زیادہ آسان ہے اس بات سے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ کو توڑو۔

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن مقرن المزنی بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

(٣٤٠٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ : إِذَا حَاصَرْتُمْ قَصْرًا ، فَأَرَادُوكُمْ عَلَى أَنْ يَنْزِلُوا عَلَى حُكْمِ اللهِ ، فَلَا تُنْزِلُوهُمْ ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ تُصِيبُونَ فِيهِمْ حُكْمَ اللهِ ، أَمْ لَا ، وَلَكِنْ أَنْزِلُوهُمْ عَلَى حُكْمِكُمْ ، ثُمَّ اقْضُوا فِيهِمْ بَعْدُ مَا شِئْتُمْ.

(۳۴۰۸۹) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ خانقین میں تھے ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب گرامی آیا، جس میں تحریر تھا کہ: جب تم لوگ کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور پھر ان کو اللہ کے حکم پر (امان دے کر) اتارنا چاہو تو ایسا مت کرو، کیوں کہ تم لوگ نہیں جانتے کہ تم اس میں اللہ کا حکم پاتے بھی ہو کہ نہیں، بلکہ ان کو اپنے حکم اور امان میں اتارو، پھر اس کے بعد جو چاہو ان کے ساتھ معاملہ کرو۔

(۱۳۸) الْغَدْرُ فِي الأَمَانِ

امان (معاہدہ) میں دھوکا کرنا

(۳٤.۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ قَوْمٍ مِنَ الرُّومِ عَهْدٌ ، فَخَرَجَ مُعَاوِيَةُ يَسِيرُ فِي أَرْضِهِمْ كَيْ يَنْقَضُوا فَيُغِيرَ عَلَيْهِمْ ، فَإِذَا رَجُلٌ يُنَادِي فِي نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ : وَفَاءٌ لاَ غَدْرٌ ، وَفَاءٌ لاَ غَدْرٌ ، فَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلاَ يَشُدَّ عَقْدَةً وَلاَ يَحُلَّهَا ، حَتَّى يَمْضِيَ أَمَدُهَا ، أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ. (ابوداؤد ۲۷۵۳۔ ترمذی ۱۵۸۰)

(۳۴۰۹۰) حضرت سلیم سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ اور رومیوں کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے علاقہ کی طرف پیش قدمی کی تا کہ جب معاہدہ کی مدت ختم ہو تو ان پر اچانک حملہ کردیں، اچانک لشکر کے ایک طرف سے ایک شخص یہ کہتا ہوا آیا کہ وفاء لا غدر، عہد کو پورا کرو دھوکا مت دو، وہ حضرت عمرو بن عبسہ تھے، انہوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جس کا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو وہ اس کی گرہ کو نہ باندھے اور نہ ہی کھولے، یہاں تک کہ مدت مقررہ پوری ہو کر گزر جائے یا ان کا عہد برابری کے طور پر ان کی طرف پھینک کر ختم کردو۔

(۳٤.۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، رُفِعَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ ، فَقِيلَ : هَذِهِ غَدْرَةُ فُلاَنِ بْنِ فُلاَنٍ. (بخاری ۶۱۷۷۔ مسلم ۱۳۵۹)

(۳۴۰۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب قیامت کے دن اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا، تو ہر دھوکا دینے والے کیلئے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا، اور کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کا دھوکا ہے۔

(۳٤.۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ. (بخاری ۶۱۷۸۔ مسلم ۱۳۶۰)

(۳۴۰۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دھوکا دینے والے کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا جس کے ذریعہ پہچانا جائے گا۔

(۳٤.۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ ، يُقَالُ : هَذِهِ غَدْرَةُ فُلاَنٍ. (مسلم ۱۳۶۱)

(۳۴۰۹۳) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہر دھوکا دینے والے کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ پہچانا جائے گا، اور کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کا دھوکا ہے۔

(٣٤٠٩٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۳۱۸۶۔ مسلم ۱۳۶۰)

(۳۴۰۹۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٠٩٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَالَ :لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَغَدْرَتُهُ عِنْدَ اسْتِهِ. (ابن ماجہ ۲۸۷۳)

(۳۴۰۹۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہر دھوکے باز (معاہدہ توڑنے والے) کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا، اور اس کا دھوکا اس کی سرین کے تحت ہوگا۔

(٣٤٠٩٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (مسلم ۱۳۶۱۔ احمد ۳۵)

(۳۴۰۹۶) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہر دھوکا دینے والے کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔

(٣٤٠٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۴۰۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٠٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ :﴿إِلاَّ كُلَّ خَتَّارٍ كَفُورٍ﴾ ، قَالَ :الَّذِي يَغْدِرُ بِعَهْدِهِ.

(۳۴۰۹۸) حضرت قتادہ رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿إِلاَّ كُلَّ خَتَّارٍ كَفُورٍ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ ہے جو عہد کو توڑے۔

(٣٤٠٩٩) حَدَّثَنَا عَفَّان ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُعْرَفُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (احمد ۲۵۰۔ ابو یعلی ۳۳۶۹)

(۳۴۰۹۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہر دھوکا دینے والے کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ پہچانا جائے گا۔

(۱۳۹) مَا قَالُوا فِي أَمَانِ الصِّبْيَانِ

بچوں کا کسی کو امن دینا

(۳٤۱۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَاوَدَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَى الأَمَانِ وَهُمَا صَغِيرَانِ.
قَالَ :وَقَالَ سُفْيَانُ :وَأَمَانُ الصَّغِيرِ لاَ يَجُوزُ. (دارمی ۲۴۴۰)

(۳۴۱۰۰) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے امان پر حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو دھوکا دیا وہ دونوں چھوٹے تھے، حضرت سفیان نے فرمایا: بچوں کا امان دینا جائز نہیں۔

(۱٤۰) رَفْعُ الصَّوْتِ فِي الْحَرْبِ

جنگ میں آواز بلند کرنا

(۳٤۱۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ ، وَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ ، فَإِنْ لَقِيتُمُوهُمْ فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ ، فَإِنْ أَجْلَبُوا ، أَوْ صَيَّحُوا فَعَلَيْكُمْ بِالصَّمْتِ.

(۳۴۱۰۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دشمن سے ملاقات کی تمنا مت کرو، اللہ سے عافیت مانگو، اور اگر دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو یاد کرو، اور اگر بھیڑ ہو جائے یا وہ چیخیں تو تم پر خاموشی لازم ہے۔

(۳٤۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّونَ خَفْضَ الصَّوْتِ عِنْدَ ثَلاَثٍ ؛ عِنْدَ الْقِتَالِ ، وَعِنْدَ الْقُرْآنِ، وَعِنْدَ الْجَنَائِزِ.

(۳۴۱۰۲) حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تین مقامات میں آواز کے پست کرنے کو پسند کرتے تھے، جنگ کے وقت، قرآن کی تلاوت کے وقت اور جنازے کے وقت۔

(۳٤۱۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :وَجَبَ الإِنْصَاتُ وَالذِّكْرُ عِنْدَ الزَّحْفِ ، قَالَ :ثُمَّ تَلاَ :﴿فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا﴾ ، قَالَ :قُلْتُ :وَيُجْهَرُ بِالذِّكْرِ ؟ قَالَ :نَعَمْ.

(۳۴۱۰۳) حضرت عطاء فرماتے ہیں جنگ کے وقت خاموشی لازم ہے اور اللہ کا ذکر لازم ہے، پھر قرآن کریم کی آیت ﴿فَاثْبُتُوا

اذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا﴾ تلاوت فرمائی، حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا ذکر بلند آواز سے کرے؟ فرمایا ہاں۔

(۳۴۱۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُونَ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ ثَلَاثٍ: عِنْدَ الْقِتَالِ، وَعِنْدَ الْجَنَائِزِ، وَعِنْدَ الذِّكْرِ.

(۳۴۱۰۴) حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تین اوقات میں آواز کے پست کرنے کو پسند کرتے تھے، جنگ کے وقت، جنازے کے وقت اور ذکر کے وقت۔

(۳۴۱۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي الْمُعَلَّى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ؛ أَنَّهُ كَرِهَ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ الْقِتَالِ، وَعِنْدَ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ، وَعِنْدَ الْجَنَائِزِ.

(۳۴۱۰۵) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں جنگ کے وقت، قرآن کریم کی تلاوت کے وقت اور جنازے کے وقت آواز بلند کرنے کو ناپسند کیا گیا ہے۔

(۳۴۱۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ كَاتِبِ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: كَتَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ، فَإِنْ أَجْلَبُوا وَصَيَّحُوا فَعَلَيْكُمْ بِالصَّمْتِ. (احمد ۳۵۳۔ عبدالرزاق ۹۵۱۵)

(۳۴۱۰۶) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دشمن سے ملاقات کی تمنا مت کرو، اللہ سے عافیت مانگو، اور اگر دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو یاد کرو، اور اگر بھیڑ ہو جائے یا وہ چیخیں تو تم پر خاموشی لازم ہے۔

(۳۴۱۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَصَوْتُ أَبِي طَلْحَةَ فِي الْجَيْشِ خَيْرٌ مِنْ فِئَةٍ. (احمد ۲۴۹۔ حاکم ۳۵۲)

(۳۴۱۰۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: لشکر میں ابو طلحہ کی آواز ایک جماعت سے بہتر ہے۔

(۱۴۱) مَا يُدْعَى بِهِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ

دشمن سے مقابلہ کے وقت کیا دعا پڑھے

(۳۴۱۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ، قَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي، بِكَ أَحُولُ، وَبِكَ أَصُولُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ.

(۳۴۱۰۸) حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دشمن سے مقابلہ کیلئے آمنے سامنے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدِی وَنَصِیرِی، بِكَ أَحُولُ، وَبِكَ أَصُولُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ. اے اللہ! تو ہی میری قوت اور تو ہی میرا مددگار ہے۔ میں تیری قوت سے حملہ کرتا ہوں اور جھپٹتا ہوں اور تیری قوت سے ہی قتال کرتا ہوں۔

(۳٤١٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِی خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِی أَوْفَى ، يَقُولُ : دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأَحْزَابِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، سَرِيعَ الْحِسَابِ ، هَازِمَ الأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

(۳۴۱۰۹) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں یہ دعا پڑھتے: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، سَرِيعَ الْحِسَابِ ، هَازِمَ الأَحْزَابِ ، اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ. اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، جلدی حساب لینے والے، گروہوں کو شکست دینے والے، انہیں شکست دے اور انہیں جھنجوڑ کر رکھ دے۔

(١٤٢) الرَّجُلُ يَدْخُلُ بِأَمَانٍ فَيُقْتَلُ

کوئی شخص امان لے کر آئے اور اس کو قتل کر دیا جائے

(٣٤١١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مُسْلِمٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الْهِنْدِ قَدِمَ بِأَمَانٍ عَدَنَ ، فَقَتَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِأَخِيهِ ، فَكُتِبَ فِی ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَكَتَبَ : أَنْ لاَ تَقْتُلَهُ ، وَخُذْ مِنْهُ الدِّيَةَ ، فَابْعَثْ بِهَا إِلَى وَرَثَتِهِ ، وَأَمَرَ بِهِ فَسُجِنَ.

(۳۴۱۱۰) حضرت زیاد بن مسلم سے مروی ہے کہ اہل ہند میں سے ایک شخص امان لے کر عدن میں آیا، اس کو ایک مسلمان نے قتل کر دیا، اس کے متعلق حضرت عمر بن عبدالعزیز کو لکھا گیا، آپ نے تحریر فرمایا: اس کو قتل مت کرو، اس سے دیت وصول کرو اور وہ دیت مقتول کے ورثاء کو بھیج دو، اور اس قاتل کو قید کرنے کا حکم فرمایا۔

(٣٤١١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ ، عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ حَجَّ ، فَلَمَّا رَجَعَ صَادِرًا ، لَقِيَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَتَلَهُ ، فَأَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَدِّیَ دِيَتَهُ إِلَى أَهْلِهِ.

(۳۴۱۱۱) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مشرکین میں سے ایک شخص حج پر گیا، جب وہ واپس لوٹا تو اس کو ایک مسلمان نے قتل کر دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (قاتل کو) حکم فرمایا کہ اس کے گھر والوں کو دیت ادا کرو۔

(٣٤١١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتَلَ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ دَخَلَ بِأَمَانٍ فَقَتَلَهُ أَخُوهُ ، فَقَضَى عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِالدِّيَةِ ، وَجَعَلَهَا عَلَيْهِ فِی مَالِهِ ، وَحَبَسَهُ فِی السِّجْنِ ، وَبَعَثَ بِدِيَتِهِ إِلَى وَرَثَتِهِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ.

(۳۴۱۱۲) حضرت یوسف بن یعقوب سے مروی ہے کہ ایک مشرک نے مسلمان کو قتل کر دیا، پھر وہ امان لے کر آیا تو اس کو اس مقتول

کے بھائی نے قتل کر دیا، حضرت عمر بن عبد العزیز نے اس پر دیت کا فیصلہ فرمایا، اس کے مال پر دیت کو واجب کیا اور اس کو جیل میں قید کروا دیا اور دیت کا مال دار الحرب مقتول کے ورثاء کو بھیج دیا۔

(۱٤۳) الرَّجُلُ يُسْلِمُ وَهُوَ فِي دَارِ الْحَرْبِ ، فَيَقْتُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ ثَمَّ

کوئی شخص دار الحرب میں اسلام قبول کرے اور اس کو وہیں پر کوئی شخص قتل کر دے

(۳٤۱۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ (ح) وَعَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، قَالاَ : الرَّجُلُ يُسْلِمُ فِي دَارِ الْحَرْبِ فَيَقْتُلُهُ الرَّجُلُ ، لَيْسَ عَلَيْهِ الدِّيَةُ ، وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ.

(۳۴۱۱۳) حضرت ابراہیم قرآن کریم کی آیت ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ: کوئی شخص دار الحرب میں مسلمان ہو اس کو کوئی قتل کر دے تو اس پر دیت نہیں ہے صرف کفارہ ہے۔

(۳٤۱۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِيسَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، قَالَ : مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ ، وَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ.

(۳۴۱۱۴) حضرت شعبی قرآن کریم کی آیت ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اہل ذمہ میں سے ہو جو ایمان لے کر آنے والا نہ ہو۔

(۳٤۱۱٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ ، هُوَ الرَّجُلُ يَكُونُ مُعَاهَدًا ، وَيَكُونُ قَوْمُهُ أَهْلَ عَهْدٍ ، فَيُسْلِمُ إِلَيْهِمْ دِيَتَهُ ، وَيَعْتِقُ الَّذِي أَصَابَهُ رَقَبَةً.

(۳۴۱۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو عہد میں داخل ہو اور اس کی قوم بھی عہد میں شامل ہو، اس کی دیت اس کے ورثاء کو دے دیں گے، اور اس کے غلام آزاد ہو جائیں گے۔

(۳٤۱۱٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ﴿فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ﴾ ، الرَّجُلُ يُقْتَلُ وَقَوْمُهُ مُشْرِكُونَ ، لَيْسَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ ﴿فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ﴾ ، فَإِنْ قَتَلَ مُسْلِمٌ مِنْ قَوْمٍ مُشْرِكِينَ ، وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَلَيْهِ رَقَبَةٌ مُؤْمِنَةٌ ، وَيُؤَدِّي دِيَتَهُ إِلَى قَوْمِهِ الَّذِينَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ ، فَيَكُونُ مِيرَاثُهُ لِلْمُسْلِمِينَ ، وَيَكُونُ عَقْلُهُ عَلَيْهِمْ لِقَوْمِهِ الْمُشْرِكِينَ ، الَّذِينَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَهْدٌ ، فَيَرِثُ الْمُسْلِمُونَ مِيرَاثَهُ ، وَيَكُونُ عَقْلُهُ لِقَوْمِهِ لأَنَّهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ.

(۳۴۱۱۶) حضرت ابراہیم قرآن کریم کی آیت ﴿فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ آدمی مارا جائے اور اس کی قوم مشرک ہو، اس کے اور اللہ کے رسول ﷺ کے درمیان کوئی معاہدہ بھی نہ ہو، تو مومن غلام کو آزاد کریں گے اور اگر مسلمان کسی ایسے مشرک کو قتل کر دے جس کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ ہو، اس پر مومن غلام آزاد کرنا ہے، اور دیت اس کی قوم کو دے دی جائے گی جس کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدہ تھا، اس کی وراثت مسلمانوں کی ہوگی، ان کی دیت مسلمانوں پر ہوگی اس کی مشرک قوم کیلئے جن کے اور اللہ کے رسول ﷺ کے درمیان معاہدہ ہے، مسلمان اس کی وراثت کے وارث ہوں گے۔ اس کی دیت اس کی قوم پر ہوگی کیوں کہ وہ اس کی طرف سے دیت ادا کرتے ہیں۔

(۱٤٤) بَاب مَنْ أَسْلَمَ عَلَى شَيْءٍ فَهُوَ لَهُ

کوئی شخص کسی شرط پر مسلمان ہو اس کو وہ (مطلوبہ چیز) ملے گی

(٣٤١١٧) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، عَنْ مُنِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمْتُ ، وَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اجْعَلْ لِقَوْمِي مَا أَسْلَمُوا عَلَيْهِ ، قَالَ : فَفَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ابو عبید ۱۴۸۷)

(۳۴۱۱۷) حضرت سعد بن ابی ذباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میری قوم کیلئے کچھ مقرر فرما دیں جس پر وہ اسلام لانے کے لیے تیار ہو جائیں، آنحضرت ﷺ نے ان کیلئے مقرر کر دیا۔

(٣٤١١٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَان بْنُ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ صَخْرِ بْنِ الْعَيْلَةِ ، قَالَ : أَخَذْتُ عَمَّةَ الْمُغِيرَةِ فَقَدِمْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّتَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّهَا عِنْدِي ، فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقَالَ : يَا صَخْرُ ، إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ ، قَالَ : فَدَفَعْنَاهَا إِلَيْهِ ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مَاءً لِبَنِي سُلَيْمٍ فَأَسْلَمُوا ، فَأَتَوْا نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلُوهُ الْمَاءَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا صَخْرُ ، إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا أَسْلَمُوا أَحْرَزُوا أَمْوَالَهُمْ وَدِمَائَهُمْ ، فَادْفَعْهُ إِلَيْهِمْ ، فَدَفَعْتُهُ. (ابن سعد ۳۱۔ دارمی ۱۶۷۳)

(۳۴۱۱۸) حضرت صخر بن عیلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ کے چچا کو پکڑ لیا اور اس کو لے کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اتنے میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور اپنے چچا کا پوچھا، ان کو خبر دی کہ وہ میرے پاس ہے، مجھے

رسول اکرم صَلَّالِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے بلایا اور فرمایا: اے صخر! جب قوم مسلمان ہو جائے، تو وہ اپنے اموال کو محفوظ کر لیتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کو دے دیا، آنحضرت صَلَّالِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے مجھے بنو سلیم کیلئے پانی عطا فرمایا، پس وہ مسلمان ہو گئے اور آنحضرت صَلَّالِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پانی کا سوال کیا آنحضرت صَلَّالِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے صخر! جب قوم مسلمان ہو جائے تو وہ اپنی جان اور مال کو بچا لیتے ہیں، پس اس کو واپس کر دے، پس پھر میں نے اس کو واپس کر دیا۔

(٣٤١١٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ عَمَّنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ ؟ فَقَالَ : مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ مِمَّنْ لَهُ ذِمَّةٌ ، فَلَهُ أَرْضُهُ وَمَالُهُ ، وَمَنْ أَسْلَمَ مِمَّنْ لاَ ذِمَّةَ لَهُ ، وَإِنَّمَا أُخِذَ عَنْوَةً ، فَأَرْضُهُ لِلْمُسْلِمِينَ . قَالَ عُبَيْدُ اللهِ : هَذَا فِي كِتَابِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ .

(۳۴۱۱۹) حضرت حسن بن صالح رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے جنگل، دیہات والوں کے اسلام کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا: اھل السواد میں سے جو مسلمان ہوا اگر وہ ذمی تھا (جس کا عہد تھا) زمین اور مال اسی کا ہے اور جو اسلام لایا جس کا کوئی ذمہ نہ تھا، (عہد و معاہدہ نہ تھا) اور وہ بزور بازو فتح ہوا تو اس کی زمین مسلمانوں کیلئے ہے، حضرت عبید اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عمر بن عبد العزیز کے مکتوب میں لکھا ہوا تھا۔

(٣٤١٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَيُّمَا مَدِينَةٌ فُتِحَتْ عَنْوَةً ، فَأَسْلَمَ أَهْلُهَا فَهُمْ أَحْرَارٌ ، وَأَمْوَالُهُمْ لِلْمُسْلِمِينَ .

(۳۴۱۲۰) حضرت مجاہد رَحِمَہُ اللہُ فرماتے ہیں کہ جو بھی شہر بزور بازو فتح ہوا۔ پھر اس کے باشندے اسلام لے آئے تو وہ لوگ آزاد ہوں گے اور ان کا مال مسلمانوں کو ملے گا۔

(٣٤١٢١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ هَانِءِ بْنِ يَزِيدَ ؛ ذَكَرَ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْمِهِ ، وَأَنَّهُ لَمَّا حَضَرَ خُرُوجُ الْقَوْمِ إِلَى بِلاَدِهِمْ ، أَعْطَى كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَرْضًا فِي بِلاَدِهِ حَيْثُ أَحَبَّ .

(۳۴۱۲۱) حضرت ہانی بن یزید ذکر کرتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے وفد کے ساتھ رسول اللہ صَلَّالِلّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب وفد نے اپنے علاقہ کی طرف روانگی کا ارادہ کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ان میں سے ہر ایک شخص کو اس کے علاقہ میں اس کی پسندیدہ زمین بطورِ جاگیر کے عطا فرمائی۔

(٣٤١٢٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : مَنْ أَسْلَمَ أَحْرَزَ لَهُ إِسْلاَمُهُ نَفْسَهُ وَمَالَهُ ، إِلاَّ الأَرْضَ ، لأَنَّهُ أَسْلَمَ وَهُوَ فِي غَيْرِ مَنَعَةٍ .

(۳۴۱۲۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جو شخص مسلمان ہو گا وہ اپنے نفس اور مال کو محفوظ کرے گا سوائے زمین کے، سوائے اس کے اس لیے کہ وہ بغیر کارروائی اور لڑائی کے مسلمان ہوا۔

(۳٤۱۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ غَالِبٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَوْ جَدِّ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ قَوْمِي أَسْلَمُوا عَلَى أَنْ جَعَلْتُ لَهُمْ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : إِنْ شِئْتَ رَجَعْتَ فِيهِ ، وَتَرْكُهُ أَفْضَلُ.

(۳۴۱۲۳) حضرت غالب العبدی بنو نمیر کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! میری قوم اس بات پر ایمان لائی ہے کہ میں ان کو یہ یہ دوں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر آپ چاہو تو رجوع کرلو اس میں اور اس کا چھوڑنا افضل ہے۔

(۳٤۱۲٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ دِينَارٍ الْبَهْرَانِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ ، قَالَ : أَمَّا مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ فَلَهُ مَا أَسْلَمَ عَلَيْهِ مِنْ أَهْلٍ ، أَوْ مَالٍ ، وَأَمَّا أَرْضُهُ فَهِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۱۲۴) حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: زمین والوں میں سے جو مسلمان ہو تو اس کا مال اور اھل وعیال اس کیلئے ہوگا، اور جو اس کی زمین ہے وہ اللہ کی طرف سے غنیمت ہے مسلمانوں کیلئے۔

(۳٤۱۲٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَالزُّهْرِيِّ ، قَالاَ : مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَكُونَ لِلرَّجُلِ مَا أَسْلَمَ عَلَيْهِ.

(۳۴۱۲۵) حضرت عطا اور حضرت زھری رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بات سنت میں سے ہے کہ آدمی جس پر مسلمان ہو وہ اس کو ملے۔

(١٤٥) قَبُولُ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا

(۳٤۱۲٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : أَهْدَى الأُكَيْدِرُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَّةً مِنْ مَنٍّ ، فَجَعَلَ يَقْسِمُهَا بَيْنَنَا. (احمد ۱۲۲)

(۳۴۱۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اکیدر نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک حلوے سے بھرا ہوا مٹکا ہدیہ بھیجا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہمارے درمیان تقسیم کردیا۔

(۳٤۱۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وهو مُشْرِكٌ ، فَقَبِلَهَا مِنْهُ.

(۳۴۱۲۷) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ أُكَيْدِرَ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہدیہ ارسال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہدیہ قبول فرمایا حالانکہ وہ مشرک تھا۔

(۳٤۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ أُكَيْدِرَ دَوْمَةَ

أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيرٍ ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا ، فَقَالَ :شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ النِّسْوَةِ.

(۳۴۱۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اکیدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ریشمی کپڑا ہدیہ بھیجا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے کر فرمایا: عورتوں کیلئے اوڑھنی بنالو۔

(٣٤١٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ هَدِيَّةً مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، قَالَ الزُّهْرِي :ثُمَّ إِنَّ الأُمَرَاءَ بَعْدُ قَبِلُوا هَدَايَاهُمْ.

(۳۴۱۲۹) حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین میں سے ایک شخص کا ہدیہ قبول نہیں فرمایا، حضرت زہری فرماتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امراء ان کے ہدایا قبول فرمالیتے تھے۔

(٣٤١٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عِيَاضَ بْنَ حِمَارٍ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا عِيَاضُ ، هَلْ كُنْتَ أَسْلَمْتَ ؟ فَقَالَ :لاَ ، فَرَدَّهَا عَلَيْهِ ، وَقَالَ :إِنَّا لاَ نَقْبَلُ زَبْدَ الْمُشْرِكِينَ.

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :قُلْتُ لِلْحَسَنِ :مَا الزَّبْدُ ؟ قَالَ :الرِّفْدُ. (ابو داؤد ۳۰۵۲۔ ترمذی ۱۵۷۷)

(۳۴۱۳۰) حضرت حسن سے مروی ہے کہ عیاض بن حمار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہدیہ بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اے عیاض! کیا تو مسلمان ہو چکا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہدیہ اس کو واپس کر دیا اور فرمایا ہم مشرکین کا عطیہ (ہدیہ) قبول نہیں کرتے۔

(٣٤١٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً وَخُفَّيْنِ ، فَقَبِلَهُمَا ، وَلَبِسَهُمَا حَتَّى خَرَقَهُمَا ، وَيُقْسِمُ الشَّعْبِيُّ :مَا يَدْرِي ذَكِيٌّ هُمَا ، أَمْ لاَ؟. (طبرانی ۴۲۰۰)

(۳۴۱۳۱) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دحیہ الکلبی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جبہ اور دو موزے ہدیہ بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قبول فرمایا اور ان کو پہنتے رہے یہاں تک کہ وہ پھٹ گئے۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ اس کھال کے بنے ہوئے تھے جس سے موزے بنتے ہیں یا نہیں۔

(٣٤١٣٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ الْمُقَوْقِسَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقَبِلَهَا.

(۳۴۱۳۲) حضرت سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ مقوقس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ ارسال کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا۔

(۱٤٦) سَهْمَ ذَوِی الْقُرْبَی، لِمَنْ هُوَ ؟

ذوی القربیٰ کا حصہ کس کیلئے ہے؟

(۳٤۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ:قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِى الْقُرْبَى عَلَى بَنِى هَاشِمٍ، وَبَنِى الْمُطَّلِبِ.
(ابوداؤد ۲۹۷۳۔ احمد ۱۸)

(۳۴۱۳۳) حضرت جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ذوی القربیٰ کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تقسیم فرمایا۔

(۳٤۱۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ بَرِيدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِى لَيْلَى ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا ، يَقُولُ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُوَلِّيَنِى حَقَّنَا مِنَ الْخُمُسِ فِي كِتَابِ اللهِ فَأَقْسِمْهُ حَيَاتَكَ ، كَىْ لَا يُنَازِعْنِيهِ أَحَدٌ بَعْدَكَ ، قَالَ :فَفَعَلَ ذَلِكَ ، قَالَ :فَوَلاَّنِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَسَمْتُهُ حَيَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ وَلاَّنِيهِ أَبُو بَكْرٍ فَقَسَمْتُهُ حَيَاةَ أَبِى بَكْرٍ ، ثُمَّ وَلاَّنِيهِ عُمَرُ فَقَسَمْتُهُ حَيَاةَ عُمَرَ.
حَتَّى كَانَتْ آخِرُ سَنَةٍ مِنْ سِنِى عُمَرَ ، فَإِنَّهُ أَتَاهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَعَزَلَ حَقَّنَا ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ ، فَقَالَ :هَذَا حَقُّكُمْ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ حَيْثُ كُنْتَ تَقْسِمُهُ ، فَقُلْتُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، بِنَا عَنْهُ الْعَامَ غِنًى ، وَبِالْمُسْلِمِينَ إِلَيْهِ حَاجَةٌ ، فَرُدَّهُ عَلَيْهِ تِلْكَ السَّنَةَ ، ثُمَّ لَمْ يَدْعُنَا إِلَيْهِ أَحَدٌ بَعْدَ عُمَرَ ، حَتَّى قُمْتُ مَقَامِي هَذَا ، فَلَقِيتُ الْعَبَّاسَ بَعْدَ مَا خَرَجْت مِنْ عِنْدِ عُمَرَ ، فَقَالَ :يَا عَلِيّ ، لَقَدْ حَرَمْتَنَا الْغَدَاةَ شَيْئًا لَا يُرَدَّ عَلَيْنَا أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَكَانَ رَجُلاً دَاهِيًا. (ابوداؤد ۲۹۷٦۔ ابویعلی ۳۵۹)

(۳۴۱۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اگر آپ مناسب سمجھیں تو کتاب اللہ کے خمس میں سے جو ہمارا حصہ ہے اس کا مجھے ولی بنادیں تاکہ میں آپ کی زندگی میں ہی اس کو تقسیم کردوں، تاکہ آپ کے بعد کوئی مجھ سے جھگڑا نہ کرے، فرماتے ہیں کہ انہوں نے اس طرح کیا آنحضرت ﷺ نے مجھے اس کا ولی بنادیا۔ میں نے آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی اس کو تقسیم کردیا، پھر حضرت ابوبکر صدیق نے مجھے ولی بنایا تو میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہی اس کو تقسیم کردیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے ولی بنایا تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اس کو تقسیم کردیا۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا آخری سال آ گیا، ان کے پاس بہت زیادہ مال آیا انہوں نے ہمارا حق الگ کرکے میری طرف ارسال کردیا اور فرمایا یہ تمہارا حق ہے یہ لے لو اور جہاں تقسیم کرنا چاہو تقسیم کرلو میں نے عرض کیا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ ہم اس سے مستغنی ہیں جب کہ مسلمانوں کو اس کی زیادہ ضرورت ہے، پس اس سال ان کو وہ واپس کردیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کسی نے ہمیں اس کی

طرف نہیں بلایا یہاں تک کہ میں اس مقام پر کھڑا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلنے کے بعد میری حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ آپ نے صبح ہمیں ایک چیز سے (حق سے) محروم کر دیا اب قیامت تک ہمیں نہیں دیا جائے گا۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ عمدہ رائے والے شخص تھے۔

(٣٤١٣٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاق ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ ؛ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ، لِمَنْ هُوَ ؟ فَكَتَبَ : كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ، لِمَنْ هُوَ ؟ فَهُوَ لَنَا ، قَالَ : إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَعَانَا إِلَى أَنْ نُنْكِحَ مِنْهُ أَيِّمَنَا ، وَنُخْدِمَ مِنْهُ عَائِلَنَا ، وَنَقْضِيَ مِنْهُ عَنْ غَارِمِنَا ، فَأَبَيْنَا ذَلِكَ إِلاَّ أَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا جَمِيعًا ، فَأَبَى أَنْ يَفْعَلَ ، فَتَرَكْنَاهُ عَلَيْهِ.

(٣٤١٣٥) حضرت یزید بن ہرمز سے مروی ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا اور ان سے دریافت کیا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ کس کیلئے ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تحریر فرمایا آپ نے مجھے لکھ کر دریافت کیا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ کس کیلئے ہے؟ وہ حصہ ہمارے لیے ہے، پھر فرمایا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس بات کی دعوت دی کہ ہم اس کے ساتھ اپنی بے نکاحی عورتوں کا نکاح کریں اور اس سے ہمارے خاندان کی خدمت کی جائے اور ہمارے قرض خواہوں کو ادائیگی کی جائے ہم نے اس سے انکار کر دیا مگر یہ کہ وہ سب کا سب ہمیں ہی دیا جائے انہوں نے اس طرح کرنے سے انکار کر دیا پس ہم نے ان کیلئے اس کو چھوڑ دیا۔

(٣٤١٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ السَّهْمَيْنِ ؛ سَهْمِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ : سَهْمُ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ ، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ : سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ الْخَلِيفَةِ ، فَأَجْمَعُوا عَلَى أَنْ يَجْعَلُوا هَذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْكُرَاعِ ، وَفِي الْعُدَّةِ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(٣٤١٣٦) حضرت حسن بن محمد ابن الحنفیہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد دو حصوں سے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو گیا، ایک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اور ایک ذوی القربیٰ کے حصہ کے بارے میں ایک جماعت نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ کے بعد آپ کے خلیفہ کیلئے ہے اور دوسری جماعت نے کہا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ خلیفہ کے رشتہ داروں کیلئے ہے، پھر سب حضرات نے اس پر اتفاق کر لیا کہ وہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں میں اور جہاد کی تیاری کیلئے خرچ کریں گے۔

(٣٤١٣٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمَّا قَامَ بَعَثَ بِهَذَيْنِ السَّهْمَيْنِ : سَهْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ، يَعْنِي لِبَنِي هَاشِمٍ.

(٣٤١٣٧) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز جب خلیفہ بنے تو ان دونوں حصوں کو (اللہ کے رسول کا حصہ اور

ذوی القربیٰ کا حصہ) بنوھاشم کیلئے بھیج دیا۔

(٣٤١٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ السُّدِّيِّ ؛ ﴿وَلِذِي الْقُرْبَى﴾ ، قَالَ : هُمْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

(۳۴۱۳۸) حضرت السدی فرماتے ہیں کہ ارشاد خداوندی ﴿وَلِذِي الْقُرْبَى﴾ سے مراد بنوعبدالمطلب ہیں۔

(٣٤١٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّا كُنَّا نَزْعُمُ أَنَّا نَحْنُ هُمْ ، فَأَبَى ذَلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا.

(۳۴۱۳۹) حضرت سعید المقبری ؒ سے مروی ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس ؓ کو لکھ کر ذوی القربیٰ کے حصہ کے متعلق دریافت کیا؟ حضرت ابن عباس ؓ نے جواب تحریر فرمایا: ہم لوگوں کا خیال ہے کہ ہم ہی وہ ہیں لیکن ہماری قوم نے ہم پر انکار کیا۔

(٣٤١٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ ، قَالَ : لَمْ يُعْطِ أَهْلَ الْبَيْتِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُمُسَ أَبُو بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرُ ، وَلاَ غَيْرُهُمَا ، وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ ذَلِكَ إِلَى الإِمَامِ ، يَضَعُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَفِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ أَرَاهُ اللَّهُ.

(۳۴۱۴۰) حضرت حسن ؒ قرآن کریم کی آیت ﴿لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ نے اہل بیت کو حصہ نہیں دیا ان حضرات کا خیال تھا کہ یہ حصہ امام کے لیے ہے جس کو وہ اللہ کے راستہ میں خرچ کرے گا، اور فقراء میں خرچ کرے گا جہاں اللہ ان کی رہنمائی کرے۔

(١٤٧) الرَّجُل يَغْزُو وَوَالِدَاهُ حَيَّانِ ، أَلَهُ ذَلِكَ ؟

کوئی شخص جہاد پر جائے جب کہ اس کے والدین حیات ہوں، اس کو اس کی اجازت ہے؟

(٣٤١٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أُبَايِعُك عَلَى الْجِهَادِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ لَكَ وَالِدٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : انْطَلِقْ فَجَاهِدْهُ ، فَإِنَّ فِيهِ مُجَاهَدًا حَسَنًا. (ابن حبان ۴۱۹)

(۳۴۱۴۱) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے مروی ہے ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں جہاد پر آپ کی بیعت کرتا ہوں آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا آپ کے والد حیات ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: واپس چلے جاؤ اور ان کی خدمت کر کے جہاد کرو بیشک ان میں آپ کیلئے خدمت کر کے نیکی کمانے کا موقع ہے۔

(۳۴۱۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، وَسُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْمَكِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَحَيٌّ وَالِدَاكَ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ. (بخاری ۳۰۰۴۔ مسلم ۱۹۷۵)

(۳۴۱۴۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد کی اجازت لینے کیلئے حاضر ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا آپ کے والدین حیات ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ جی ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان کی خدمت کر کے جہاد کرو۔

(۳۴۱۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، قَالَ : جَائَتِ امْرَأَةٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنُهَا يُرِيدُ الْغَزْوَ وَأُمُّهُ تَكْرَهُ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَطِعْ وَالِدَتَكَ ، وَاجْلِسْ عِنْدَهَا.

(۳۴۱۴۳) حضرت کریب سے مروی ہے کہ ایک خاتون اپنے بیٹے کو لے کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کا بیٹا جہاد پر جانا چاہتا تھا اور اس کی والدہ ناپسند کر رہی تھی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: اپنی والدہ کی اطاعت کر اور ان کے پاس رہ۔

(۳۴۱۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ، وَإِنَّ أَبَوَيَّ يَمْنَعَانِي؟ قَالَ: أَطِعْ أَبَوَيْكَ وَاجْلِسْ، فَإِنَّ الرُّومَ سَتَجِدُ مَنْ يَغْزُوهَا غَيْرَكَ.

(۳۴۱۴۴) حضرت زرارہ بن اوفیٰ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں جہاد پر جانا چاہتا ہوں جب کہ میرے والدین مجھے منع کر رہے ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا، اپنے والدین کی اطاعت کر اور ان کے پاس رہ بیشک تو روم میں اپنے علاوہ بھی بہت سوں کو لڑتے ہوئے عنقریب پائے گا۔

(۳۴۱۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي أُرِيدُ الْجِهَادَ مَعَكَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ ، قَالَ : حَيَّةٌ أُمُّكَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : الْزَمْهَا ، قُلْتُ : مَا أَرَى فَهِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِّي ، فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ مِرَارًا ، فَقَالَ : الْزَمْ رِجْلَيْهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ.

(۳۴۱۴۵) حضرت طلحہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد پر جانا چاہتا ہوں اور اس کے ذریعہ اللہ کی خوشنودی کا طالب ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں: فرمایا ان کی خدمت کو لازم پکڑو میں نے عرض کیا میرا نہیں خیال نہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری بات سمجھے ہوں، میں نے بار بار اپنی بات دھرائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی والدہ کے پاؤں پکڑ لو (خدمت کرو) جنت وہاں ہی ہے۔

(٣٤١٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَرَكَا أَبَاهُمَا شَيْخًا كَبِيرًا وَغَزَوَا ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ فَرَدَّهُمَا إِلَى أَبِيهِمَا ، وَقَالَ : لاَ تُفَارِقَاهُ حَتَّى يَمُوتَ.

(۳۴۱۴۶) حضرت عروہ رٹائٹو سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے اپنے ضعیف والد کو تنہا چھوڑا اور جہاد پر چلے گئے ،حضرت عمر رٹائٹو جب اس کی خبر ملی تو آپ رٹائٹو نے ان دونوں کو واپس کر دیا اور فرمایا ان کی وفات تک ان سے جدا مت ہونا، (ان کے ساتھ رہنا)۔

(٣٤١٤٧) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ؛ سَأَلَ رَجُلٌ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ : أَيَغْزُو الرَّجُلُ وَأَبَوَاهُ كَارِهَانِ ، أَوْ أَحَدُهُمَا ؟ قَالَ : لاَ.

(۳۴۱۴۷) حضرت عبداللہ رٹائٹو سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبید اللہ بن عمیر سے دریافت کیا کہ کیا کوئی شخص اس حالت میں جہاد پر جا سکتا ہے جب کہ اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک اس کے جانے کو ناپسند کر رہا ہو؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

(٣٤١٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، أَوْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ؛ أَرَادَ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ الْغَزْوَ فَأَتَتْ أُمُّهُ عُمَرَ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُقِيمَ ، فَلَمَّا وُلِّيَ عُثْمَانُ أَرَادَ الْغَزْوَ ، فَأَتَتْ أُمُّهُ عُثْمَانَ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُقِيمَ ، فَقَالَ إِنَّ عُمَرَ لَمْ يُجْبِرْنِي ، أَوْ يَعْزِمْ عَلَيَّ ، فَقَالَ : لَكِنِّي أُجْبِرُكَ.

(۳۴۱۴۸) حضرت عبداللہ بن عتبہ رٹائٹو سے مروی ہے کہ حضرت محمد بن طلحہ نے جہاد پر جانے کا ارادہ فرمایا تو ان کی والدہ حضرت عمر رٹائٹو کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت کی تو انہوں نے ان کو رکنے کا حکم فرما دیا پھر جب حضرت عثمان رٹائٹو خلیفہ بنے تو انہوں نے پھر جہاد پر جانے کا ارادہ فرمایا تو ان کی والدہ حضرت عثمان رٹائٹو کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت کی تو انہوں نے ان کو رکنے کا حکم فرما دیا اور فرمایا حضرت عمر رٹائٹو نے مجھ پر جبر نہیں فرمایا تھا لیکن میں آپ پر جبر کروں گا۔

(٣٤١٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : غَزَا رَجُلٌ نَحْوَ الشَّامِ ، يُقَالَ لَهُ شَيْبَانُ ، وَلَهُ أَبٌ شَيْخٌ كَبِيرٌ ، فَقَالَ أَبُوهُ فِي ذَلِكَ شِعْرًا :

أَشَيْبَانُ مَا يُدْرِيكَ أَنَّ رُبَّ لَيْلَةٍ غَبَقْتُكَ فِيهَا ، وَالْغَبُوقُ حَبِيبُ
أَأَمْهَلْتَنِي حَتَّى إِذَا مَا تَرَكْتَنِي أَرَى الشَّخْصَ كَالشَّخْصَيْنِ وَهُوَ قَرِيبُ
أَشَيْبَانُ إِنْ بَاتَ الْجُيُوشُ تَجِدْهُمْ يُقَاسُونَ أَيَّامًا بِهِنَّ خُطُوبُ

قَالَ : فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ فَرَدَّهُ.

(۳۴۱۴۹) حضرت معن بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ ایک شخص جس کو شیبان کہا جاتا تھا ملک شام کی طرف جہاد میں چلا گیا، اس کا والد بوڑھا تھا، اس کے والد نے اس کی یاد میں اشعار پڑھے!

''اے شیبان! تجھے نہیں معلوم کہ تیرے بعد مجھ پر کتنی راتیں ایسی گزری ہیں جن میں میں نے تجھے یاد کیا اور تیری یاد میرے لیے محبوب ہے۔ جب سے تو مجھے چھوڑ کر گیا ہے مجھے قریب کھڑا ایک شخص دو شخصوں کی طرح لگتا ہے۔ اے شیبان تو ان

ٹکروں کے ساتھ ہے جو رات اور دن اس حال میں کرتے ہیں کہ وہ مشقت کا شکار ہوتے ہیں۔''

جب اس کے یہ اشعار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچے تو انہوں نے اس کے بیٹے کو واپس بلا لیا۔

(۳۴۱۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إِذَا أَذِنَتْ لَكَ أُمُّكَ فِي الْجِهَادِ ، وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَوَاهَا عِنْدَكَ فِي الْجُلُوسِ ، فَاجْلِسْ.

(۳۴۱۵۰) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تمہاری والدہ تمہیں جہاد پر جانے کی اجازت دے دیں اور آپ کو یہ بات معلوم ہو کہ ان کی خواہش ہے کہ آپ نہ جاؤ تو آپ مت جاؤ اس کے پاس ٹھہر جاؤ۔

(۳۴۱۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ ، فَقَالَ :لَكَ حَوْبَةٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :اجْلِسْ عِنْدَهَا.

(عبدالرزاق ۹۲۸۶)

(۳۴۱۵۱) حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد کی اجازت لینے کے لیے حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دریافت فرمایا کیا تمہاری والدہ حیات ہے؟ اس نے عرض کیا کہ جی ہاں، آپ نے ارشاد فرمایا ان کے پاس رہ کر ان کی خدمت کرو۔

(۱۴۸) الْعَبْدُ يُقَاتِلُ عَلَى فَرَسِ مَوْلاَهُ

غلام آقا کے گھوڑے پر سوار ہو کر جہاد کرے

(۳۴۱۵۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا قَاتَلَ الْعَبْدُ عَلَى فَرَسِ مَوْلاَهُ ، فَقُسِمَ لِلْمُسْلِمِينَ ، قُسِمَ لِفَرَسِ مَوْلاَهُ كَمَا يُقْسَمُ لِخَيْلِ الْمُسْلِمِينَ ، فَكَانَ لِمَوْلاَهُ ، وَيُقْسَمُ لِلْعَبْدِ كَمَا يُقْسَمُ لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۱۵۲) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر غلام آقا کے گھوڑے پر سوار ہو کر قتال کرے تو جب مسمانوں کیلئے مال غنیمت تقسیم کیا جائے گا، تو اس کے آقا کے گھوڑے کیلئے بھی تقسیم کیا جائے گا جیسے مسلمانوں کے گھوڑوں کیلئے کیا جاتا ہے، اور غلام کو بھی حصہ دیا جائے گا، جیسے مسلمانوں میں سے کسی ایک کو ملتا ہے۔

(۱۴۹) فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالنُّزُولِ عَلَيْهِم

ذمیوں پر مہمان نوازی کو لازم کرنا

(۳۴۱۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ؛ أَنَّ عُمَرَ جَعَلَ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ ضِيَافَةً ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لاِبْنِ السَّبِيلِ.

(۳۴۱۵۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق والوں پر لازم کیا کہ مسافر کی تین دن مہمان نوازی کریں۔

(٣٤١٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اشْتَرَطَ عَلَى أَهْلِ السَّوَادِ ضِيَافَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَقُولُ : شَبَاهُ شَبَاهُ ، يَعْنِي لَيْلَةً.

(۳۴۱۵۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق والوں پر ایک دن اور رات کی مہمان نوازی کی شرط لگائی ان میں سے ایک کہتا تھا، رات، رات۔

(٣٤١٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ ضِيَافَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، وَأَنْ يُصْلِحُوا الْقَنَاطِرَ ، وَإِنْ قُتِلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِأَرْضِهِمْ فَعَلَيْهِمْ دِيَتُهُ.

(۳۴۱۵۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن اور ایک رات کی مہمان نوازی کی شرط لگائی، اگر چہ وہ عمارتوں پر صلح کریں، اور اگر ان کی زمین پر مسلمانوں میں سے کسی کو قتل کیا گیا تو ان پر دیت ہے۔

(٣٤١٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ اشْتَرَطَ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ ضِيَافَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَإِنْ حَبَسَهُمْ مَطَرٌ ، أَوْ مَرَضٌ فَيَوْمَيْنِ ، فَإِنْ أَقَامُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ، وَلَمْ يُكَلَّفُوا إِلاَّ مَا يُطِيقُونَهُ.

(۳۴۱۵۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذمیوں پر ایک دن اور رات کی مہمان نوازی کی شرط لگائی، اور اگر ان کو بارش روک دے یا مرض لاحق ہو جائے تو پھر دو دن اور اگر اس سے زیادہ قیام کریں تو ان کے اپنے اموال میں سے ان پر خرچ کیا جائے، اور ان کو مکلف نہیں بنائیں گے مگر جس کی وہ طاقت رکھیں۔

(٣٤١٥٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الضِّيَافَةُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، فَمَا بَعْدَهَا فَهُوَ صَدَقَةٌ. (ابوداؤد ۳۷۴۳۔ احمد ۲۸۸)

(۳۴۱۵۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہے پھر اس کے بعد صدقہ ہے۔

(٣٤١٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ، جَائِزَتُهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً ، وَلا يَحِلُّ لِضَيْفٍ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَ صَاحِبِهِ حَتَّى يُحْرِجَهُ ، الضِّيَافَةُ ثَلاَثٌ ، وَمَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ثَلاَثٍ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

(بخاری ۶۰۱۹۔ مسلم ۱۳۵۲)

(۳۴۱۵۸) حضرت ابو شریح الخزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو اس کو چاہیے ایک دن اور ایک رات اپنے مہمان کا اکرام کرے، اور مہمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ میزبان کے پاس اتنا قیام کرے کہ اس کو حرج میں ڈال دے، مہمان نوازی تین دن ہے تین دن کے بعد جو خرچ کیا جائے گا وہ صدقہ ہے۔

(٣٤١٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ؛ أَنَّ مِمَّا أَخَذَ عُمَرُ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ ضِيَافَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.

(۳۴۱۵۹) حضرت سعید بن وھب ایک انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذمیوں سے ایک دن اور رات کی مہمان نوازی وصول فرماتے۔

(٣٤١٦٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ سُرَاقَةَ ؛ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ كَتَبَ لأَهْلِ دَيْرِ طَيَايَا : عَلَيْكُمْ إِنْزَالُ الضَّيْفِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، وَإِنَّ ذِمَّتَنَا بَرِيئَةٌ مِنْ مَعَرَّةِ الْجَيْشِ.

(۳۴۱۶۰) حضرت ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دیر والوں کو تحریر فرمایا: تم پر تین دن تک مہمان کا اکرام لازم ہے اور بیشک ہمارا ذمہ لشکر کے ظلم سے بری ہے، لشکر کے ظلم سے مراد ذمیوں کی فصلوں کو بلا اجازت استعمال کرنا۔

(٣٤١٦١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : الضِّيَافَةُ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، وَمَا وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ. (احمد ۷۔ عبدالرزاق ۲۰۵۲۸)

(۳۴۱۶۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مہمان نوازی تین دن ہے اس کے بعد وہ صدقہ ہے۔

(٣٤١٦٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : نَزَلَ ابْنُ عُمَرَ بِقَوْمٍ ، فَلَمَّا مَضَى ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، قَالَ : يَا نَافِعُ ، أَنْفِقْ عَلَيْنَا ، فَإِنَّهُ لاَ حَاجَةَ لَنَا أَنْ يُتَصَدَّقَ عَلَيْنَا.

(۳۴۱۶۲) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک قوم نے مہمان نوازی کی جب تین دن گزر گئے تو فرمایا اے نافع! ہم پر خرچ کر ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ہم پر صدقہ کیا جائے۔

(٣٤١٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ يَنْزِلُ عَلَيْنَا ، فَإِذَا أَنْفَقْنَا عَلَيْهِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ أَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنَّا.

(۳۴۱۶۳) حضرت عبدالواحد بن ایمن فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن محمد بن علی ہمارے پاس تشریف لاتے، جب ہم تین دن تک ان کی خوب مہمان نوازی کرتے تو اس کے بعد ہم سے کچھ قبول کرنے سے انکار کرتے۔

(٣٤١٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لِلْمُسَافِرِ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ عَلَى مَنْ مَرَّ بِهِ ، فَمَا جَازَ فَهُوَ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ.

(۳۴۱۶۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسافر کیلئے تین کی اجازت ہے جس پر وہ گزرے، جب تین دن سے تجاوز کرے تو وہ صدقہ ہے، اور ہر نیکی صدقہ ہے۔

(٣٤١٦٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : حَقُّ الضَّيْفِ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ ، فَمَا جَازَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

(۳۴۱۶۵) حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہمان کا حق تین دن ہے، جو اس سے تجاوز کرے وہ صدقہ ہے۔

(۳٤۱٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ ، يَقُولُ : كُنَّا نُصِيبُ مِنْ طَعَامِهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ نُشَارِكَهُمْ فِي بُيُوتِهِمْ ، وَنَأْخُذُ الْعِلْجَ فَيَدُلُّنَا مِنَ الْقَرْيَةِ إِلَى الْقَرْيَةِ.

(۳۴۱۶۶) حضرت جندب البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے کھانے میں ہمارا حصہ ہے ان کے گھروں میں شریک ہوئے بغیر ہم عجمی کافر کو پکڑیں گے پھر وہ ہمیں پھرائے گا ایک بستی سے دوسری بستی کی طرف۔

(۳٤۱٦۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ وَقَاءَ الأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فِي غَزَاةٍ ، إِمَّا فِي جَلُولاَءَ ، وَإِمَّا فِي نَهَاوَنْدَ ، قَالَ : فَمَرَّ رَجُلٌ وَقَدْ جَنَى فَاكِهَةً ، قَالَ : فَجَعَلَ يَقْسِمُهَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ ، فَمَرَّ سَلْمَانُ فَسَبَّهُ ، فَرَدَّ عَلَى سَلْمَانَ وَهُوَ لاَ يَعْرِفُهُ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : هَذَا سَلْمَانُ ، فَرَجَعَ إِلَى سَلْمَانَ يَعْتَذِرُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : مَا يَحِلُّ لأَهْلِ الذِّمَّةِ ، يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ؟ فَقَالَ : ثَلاَثٌ : مِنْ عَمَاكَ إِلَى هُدَاكَ ، وَمِنْ فَقْرِكَ إِلَى غِنَاكَ ، وَإِذَا صَحِبْتِ الصَّاحِبَ مِنْهُمْ تَأْكُلُ مِنْ طَعَامِهِ ، وَيَأْكُلُ مِنْ طَعَامِكَ ، وَتَرْكَبُ دَابَّتَهُ ، وَلاَ تَصْرِفُهُ عَنْ وَجْهٍ يُرِيدُهُ.

(۳۴۱۶۷) حضرت ابوظبیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے یا تو جنگ جلولاء تھی یا پھر جنگ نھاوند۔

فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس سے ایک شخص گزرا جس نے پھل توڑے ہوئے تھے، اس نے ساتھیوں کے درمیان ان کو تقسیم کرنا شروع کر دیا، حضرت سلمان وہاں سے گزرے تو آپ نے اس کو برا بھلا کہا، اس نے بھی حضرت سلمان کو برا کہا نہ پہچاننے کی وجہ سے، اس کو بتایا گیا کہ یہ حضرت سلمان ہیں تو وہ حضرت سلمان کے پاس معذرت کے لیے گیا، پھر ان سے ایک شخص نے پوچھا کہ! اے ابوعبداللہ! ذمیوں کیلئے کیا چیز حلال ہے؟ حضرت سلمان نے فرمایا تین چیزیں۔

تمہاری گمراہی سے ہدایت یافتہ ہونے تک تمہارے فقر سے مالداری تک، جب ان میں سے کوئی تمہارے ساتھ ہو تو تم اس کے کھانے میں سے استعمال کرلو اور وہ تمہارے کھانے میں سے، اور تم اس کی سواری پر سوار ہو جاؤ، (اور وہ تمہاری سواری پر) اور وہ چاہتا ہو تو اس سے چہرہ کو مت پھیرو۔

(۱۵۰) الْخَيْلُ وَمَا ذُكِرَ فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ

گھوڑے کی فضیلت کا بیان

(۳٤۱٦۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (مسلم ۱۴۹۳۔ احمد ۱۱۳)

(۳۴۱۶۸) حضرت ابن عمر رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی پر قیامت تک خیر باندھ دی گئی، (رکھ دی گئی ہے)

(٣٤١٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ : الأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ . وَزَادَ ابْنُ إِدْرِيسَ فِي حَدِيثِهِ : وَالإِبِلُ عِزٌّ أَهْلِهَا ، وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ. (مسلم ۱۴۹۳۔ طبرانی ۳۹۹)

(۳۴۱۶۹) حضرت عروہ البارقی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی پر قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے اجر اور غنیمت بھی اور حضرت ابن ادریس اس حدیث میں اضافہ فرماتے ہیں کہ: اور اونٹ میں اس کے مالک کیلئے عزت ہے، اور بکری بھی باعث برکت ہے۔

(٣٤١٧٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، الأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

(نسائی ۴۴۱۸۔ احمد ۳۷۶)

(۳۴۱۷۰) حضرت عروہ البارقی سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤١٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسِهِ بِإِصْبَعِهِ ، وَيَقُولُ : الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، الأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ. (مسلم ۱۴۹۳۔ احمد ۳۶۱)

(۳۴۱۷۱) حضرت جریر رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے اپنی انگلی مبارک سے گھوڑے کی پیشانی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں اجر اور غنیمت کی صورت میں قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے۔

(٣٤١٧٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الْخَيْلَ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (احمد ۴۵۵)

(۳۴۱۷۲) حضرت اسماء بنت یزید رَضِیَ اللهُ عَنْهَا سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے۔

(٣٤١٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ. (بخاری ۲۸۵۱۔ مسلم ۱۴۹۴)

(۳۴۱۷۳) حضرت انس رَضِیَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت گھوڑے کی پیشانی میں ہے۔

(٣٤١٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْبَزَّارِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَأَهْلُهَا مُعَانُونَ عَلَيْهَا.

(سعيد بن منصور ۲۴۲۹)

(۳۴۱۷۴) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے۔ اوران کے مالک ان پر نگہبان ومحافظ ہیں۔

(٣٤١٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۳۶۴۳۔ مسلم ۱۴۹۴)

(۳۴۱۷۵) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے۔

(٣٤١٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَ رَوْثُهُ ، وَبَوْلُهُ ، وَعَلَفُهُ ، وَكَذَا ، وَكَذَا فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ابو عوانة ۷۳۸۶)

(۳۴۱۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جو شخص جہاد کیلئے گھوڑا پالے تو اس کا پیشاب و گوبر اور اس کا چارہ بھی قیامت کے دن نامہ اعمال میں تولا جائے گا۔

(٣٤١٧٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَأَنْفَقَ عَلَيْهِ احْتِسَابًا كَانَ شِبَعُهُ وَجُوعُهُ ، وَظَمَؤُهُ ، وَرِيُّهُ ، وَرَوْثُهُ ، وَبَوْلُهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا رِيَاءً وَسُمْعَةً كَانَ ذَلِكَ خُسْرَانًا فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۴۱۷۷) حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جہاد کیلئے گھوڑا پالے پھر ثواب کی نیت سے اس پر خرچ کرے تو اس کا پیٹ بھرنا، اس کا بھوکا پیاسا رہنا، اس کا گوبر اور پیشاب قیامت کے دن نامہ اعمال میں تولا جائے گا، (نیکیوں کے نامہ اعمال میں) اور جو شخص ریاء اور نمائش کیلئے گھوڑا پالے تو قیامت کے دن اس کے نامہ اعمال میں ناکامی کا سبب ہوگا۔

(٣٤١٧٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْخَيْلُ ثَلاَثَةٌ :فَرَسٌ يَرْتَبِطُهُ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَثَمَنُهُ أَجْرٌ ، وَرُكُوبُهُ أَجْرٌ ، وَعَارِيَتُهُ أَجْرٌ ، وَعَلَفُهُ أَجْرٌ ، وَفَرَسٌ يُغَالِقُ عَلَيْهِ الرَّجُلُ وَيُرَاهِنُ عَلَيْهِ ، فَثَمَنُهُ وِزْرٌ ، وَعَلَفُهُ وِزْرٌ ، وَرُكُوبُهُ وِزْرٌ ، وَفَرَسٌ لِلْبِطْنَةِ فَعَسَى أَنْ يَكُونَ سَدَادًا مِنَ الْفَقْرِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ. (احمد ۳۹۵)

(۳۴۱۷۸) حضرت ابو عمر الشیبانی رضی اللہ عنہ ایک انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑا تین قسم کا

ہے، ایک وہ گھوڑا جس کو جہاد کیلئے پالا ہے اس کی قیمت اجر ہے، اس پر سواری کرنا ثواب ہے، اس کا کرایہ ثواب ہے، اس کا چارہ ثواب ہے، دوسرا وہ گھوڑا جو بازی لگانے کیلئے ہے اس کی قیمت بھی بوجھ ہے، اس کا چارہ بھی بوجھ ہے اور اس پر سواری بھی بوجھ ہے، اور تیسرا وہ گھوڑا جو شکم سیری کیلئے ہے، پس قریب ہے کہ وہ اس کو فقر سے محفوظ رکھے گا، اگر اللہ نے چاہا تو۔

(٣٤١٧٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ التَّيْمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: الْخَيْلُ ثَلاَثَةٌ: فَرَسٌ لِلَّهِ، وَفَرَسٌ لَكَ، وَفَرَسٌ لِلشَّيْطَانِ؛ فَأَمَّا الْفَرَسُ الَّذِي لِلَّهِ: فَالْفَرَسُ الَّذِي يُغْزَى عَلَيْهِ، وَأَمَّا الْفَرَسُ الَّذِي لَكَ: فَالْفَرَسُ الَّذِي يَسْتَبْطِنُهُ الرَّجُلُ، وَأَمَّا الْفَرَسُ الَّذِي لِلشَّيْطَانِ: فَمَا قُومِرَ عَلَيْهِ وَرُوهِنَ.

(طبرانی ٣٧٠٧)

(٣٤١٧٩) حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گھوڑا تین طرح کا ہے، ایک وہ جو اللہ کیلئے ہے، دوسرا وہ جو آپ کیلئے (مالک) ہے اور تیسرا وہ جو شیطان کیلئے ہے۔ بہر حال اللہ کیلیے وہ گھوڑا ہے جس پر سوار ہو کر جہاد کیا جائے، اور وہ گھوڑا جو آپ کے لیے ہے وہ گھوڑا ہے جسے آدمی اپنا پیٹ بھرنے کیلئے پالے، اور شیطان کیلئے وہ گھوڑا ہے جس پر جوا اور شرط لگائی جائے۔

(٣٤١٨٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ؛ ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ قَالَ: الْحُصُونُ، قَالَ: ﴿وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ﴾ قَالَ: الإِنَاثُ.

(٣٤١٨٠) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں اس سے مراد قلعوں کی تعمیر کرنا ہے، اور ﴿مِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ﴾ سے مراد مؤنث گھوڑے ہیں۔

(٣٤١٨١) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(بخاری ۲۳۷۱۔ مسلم ۲۸۲)

(٣٤١٨١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر رکھ دی گئی ہے۔

(١٥١) فِي النَّهْيِ عَنْ تَقْلِيدِ الإِبِلِ الأَوْتَارَ

اونٹ (یا گھوڑے) کو کمان کی تانت سے قلادہ باندھنے کی ممانعت کا بیان

(٣٤١٨٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَأَرْسَلَ رَسُولاً: لاَ تَبْقَى فِي عُنُقِ بَعِيرٍ قِلاَدَةٌ مِنْ وَتَرٍ إِلاَّ قُطِعَتْ. (بخاری ۳۰۰۵۔ مسلم ۱۶۷۲)

(۳۴۱۸۲) حضرت ابو انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاصد بھیج کر اعلان کروایا کہ: اونٹ کی گردن میں کمان کی تانت کو کاٹے بغیر قلادہ مت باندھو۔

(٣٤١٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عَوْن ، عَنْ سَعِيدِ الْبَزَّارِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَلِّدُوهَا ، وَلاَ تُقَلِّدُوهَا الأَوْتَارَ ، يَعْنِي الْخَيْلَ. (سعيد بن منصور ٢٤٢٩)

(۳۴۱۸۳) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کو قلادہ باندھو، لیکن گھوڑوں کو کمان کی تانت کے ساتھ مت باندھو۔

(٣٤١٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ : قَلِّدُوهَا ، وَلاَ تُقَلِّدُوهَا الأَوْتَارَ ، يَعْنِي الْخَيْلَ.

(۳۴۱۸۴) حضرت ابو اسامہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤١٨٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَلِّدُوا الْخَيْلَ ، وَلا تُقَلِّدُوهَا الأَوْتَارَ.

(۳۴۱۸۵) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کو قلادہ باندھو، لیکن کمان کی تانت سے مت باندھو۔

(١٥٢) الرَّجُل يَحْمِل عَلَى الشَّيْءِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، مَتَى يَطِيبُ لِصَاحِبِهِ ؟

کوئی شخص اللہ کے راستہ میں کسی چیز پر سوار ہو تو وہ جانور کب اس کیلئے حلال ہوگا

(٣٤١٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهُدَيْرِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إِذَا حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ ، أَوْ بَعِيرٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ : إِذَا جَاوَزْتَ وَادِيَ الْقُرَى ، أَوْ مِثْلَهَا مِنْ طَرِيقِ مِصْرَ ، فَاصْنَعْ بِهَا مَا بَدَا لَكَ.

(۳۴۱۸۶) حضرت ربیعہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو گھوڑے یا اونٹ پر سوار کرتے جہاد کیلئے تو اس کو فرماتے کہ جب تم وادی قریٰ یا اس کے مثل سے گزر جاؤ شہر کے راستوں سے تو پھر اس کے ساتھ جو چاہو کرو۔

(٣٤١٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَمَلَ عَلَى بَعِيرٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، اشْتَرَطَ عَلَى صَاحِبِهِ أَنْ لاَ يُهْلِكَهُ حَتَّى يَبْلُغَ وَادِيَ الْقُرَى ، أَوْ حَذَائَهُ مِنْ طَرِيقِ مِصْرَ ، فَإِذَا خَلَّفَ ذَلِكَ فَهُوَ كَهَيْئَةِ مَالِهِ يَصْنَعُ مَا شَاءَ.

(۳۴۱۸۷) حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو جہاد کیلئے گھوڑے پر سوار کرتے تو اس پر یہ شرط لگاتے کہ

وادی قریٰ یا شہر کے راستے میں اس کے برابر پہنچنے سے قبل اس کو ہلاک نہ کرے، جب اس جگہ کو پیچھے چھوڑ دے تو وہ اس کے اپنے مال کی طرح ہے جو چاہے اس کے ساتھ کرے۔

(٣٤١٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، كَيْفَ يَصْنَعُ بِمَا بَقِيَ عِنْدَهُ ؟ قَالَ : إِذَا بَلَغَ رَأْسَ مَغْزَاه فَهُوَ كَهَيْئَةِ مَالِهِ ، يَصْنَعُ فِيهِ مَا كَانَ يَصْنَعُ بِمَالِهِ.

(٣٤١٨٨) حضرت سعید بن المسیب سے دریافت کیا گیا کہ کسی شخص کو جہاد کیلئے کچھ دیا جائے تو جو اس کے پاس باقی بچ جائے اس کے ساتھ کیا کرے؟ فرمایا جب وہ جہاد کی جگہ پر پہنچ جائے تو وہ اس کے مال کی طرح ہے اس کے ساتھ وہی کرے جو اپنے مال کے ساتھ کرتا ہے۔

(٣٤١٨٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَر مَوْلَى غُفْرَةَ ، قَالَ : أَرَدْتُ الْغَزْوَ فَتَجَهَّزْتُ بِمَا فِي يَدِي ، وَبَعَثَ إِلَيَّ رَجُلٌ مَعُونَةً بِسِتِّينَ دِينَارًا فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ : فَأَتَيْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ ، وَقُلْتُ : أَدَعُ لأَهْلِي بِقَدْرِ مَا أَنْفَقْتُ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ إِذَا بَلَغْتَ رَأْسَ الْمَغْزَى فَهُوَ كَهَيْئَةِ مَالِكِ ، ثُمَّ أَتَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ لِي مِثْلَ قَوْلِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.

(٣٤١٨٩) حضرت عمر جو غفرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں جہاد پر جانے لگا تو جو کچھ میرے پاس تھا اس کے ساتھ سامان تیار کرلیا، ایک شخص نے جہاد کیلئے مجھے ساٹھ دینار ارسال کیے، فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن المسیب کے پاس آیا اور ان سے عرض کیا کہ جتنا میں گھر والوں پر خرچہ کرتا تھا اس کی بقدر اس میں سے گھر والوں کیلئے چھوڑ جاؤں؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن جب میدان جہاد پر پہنچ جاؤ تو پھر یہ تمہارے اپنے مال کی طرح ہے، پھر میں قاسم بن محمد کے پاس آیا اور ان سے یہ معاملہ ذکر کیا اور اس کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے بھی حضرت سعید بن المسیب کی طرح ہی مجھ سے فرمایا۔

(٣٤١٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَفْضُلُ مَعَهُ الشَّيْءُ ، قَالَ : مَا فَضَلَ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَهُ.

(٣٤١٩٠) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ کسی شخص کو جہاد کیلئے کچھ دیا جائے پھر اس میں سے کچھ اس کے پاس بچ جائے، تو فرمایا جو بھی بچ جائے وہ اسی کیلئے ہوگا۔

(٣٤١٩١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَفْضُلُ مِنْهُ الشَّيْءُ ، فَقَالاَ : هُوَ لَهُ.

(٣٤١٩١) حضرت مجاہد ؒ اور حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ کسی شخص کو جہاد کیلئے کچھ دیا جائے پھر اس میں سے کچھ زائد ہو جائے تو وہ اسی کیلئے ہوگا۔

(۱۵۳) مَنْ قَالَ يَجْعَلُهُ فِي مِثْلِهِ

جو حضرات یہ فرماتے ہیں کہ زائد سامان کو (یا مال کو) اسی کے مثل کام میں (جہاد میں) لگائے گا

(۳٤١٩٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : يَجْعَلُهُ فِي مِثْلِهِ.

(۳۴۱۹۲) حضرت جابر بن زید سے مروی ہے کہ اس کو اسی کے محل میں لگائے گا۔

(۳٤١٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا بِالْمُصَلَّى ، يَقُولُ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : إِذَا أَرَدْتَ الْجِهَادَ فَلاَ تَسْأَلَ النَّاسَ ، فَإِنْ أُعْطِيتَ شَيْئًا فَاجْعَلْهُ فِي مِثْلِهِ.

(۳۴۱۹۳) حضرت ابو ہریرہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب جہاد پر جانے لگو تو پھر لوگوں سے سوال مت کرو، اگر آپ کو کچھ دے دیں تو اس کو اسی کے مثل میں لگاؤ

(۳٤١٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَفْضُلُ مِنْهُ الشَّيْءُ ، قَالَ : يَجْعَلُهُ فِي مِثْلِهِ.

(۳۴۱۹۴) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو جہاد کے لیے کچھ دیا جائے اس میں سے کچھ زائد ہو جائے تو اس کو اسی کام میں لگائے۔

(۳٤١٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيَفْضُلُ مَعَهُ الشَّيْءُ ، قَالَ : يَجْعَلُهُ فِي مِثْلِهِ.

(۳۴۱۹۵) حضرت ابراہیم سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳٤١٩٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : يُمْضِيهِ فِي تِلْكَ السُّبُلِ.

(۳۴۱۹۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ جہاد کے راستوں پر ہی لگایا جائے گا۔

(۱۵٤) الدَّابَّةِ تَكُونُ حُبُسًا فَتَعْتَلَ هَلْ تُبَاعُ ؟

(۳٤١٩٧) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي جُمَيْلٍ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : فِي الدَّابَّةِ الْحَبِيسِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتعْتَل ، فَيَبِيعُهَا وَتَزِيدُ عَلَى ثَمَنِهَا ؟ فَقَالَ : مَا زَادَ فَهُوَ حَبِيسٌ مَعَهَا.

(۳۴۱۹۷) حضرت مجاہد سے دریافت کیا گیا کہ جانور جو جہاد کیلئے وقف ہے کسی شخص کے پاس ہے اور وہ شخص اس کو فروخت کر دے اور اس کی قیمت پر اضافہ کرے؟ فرمایا: جو اضافہ کرے (زائد ہو) وہ بھی اس کے ساتھ جہاد کیلئے وقف ہوگا۔

(۱۵۵) الْحَبِیسُ تُنْتِجُ مَا سَبِیلُ نِتَاجِهِ ؟
وقف شدہ جانور اگر بچہ جن دے تو اس کے بچے کا کیا حکم ہے؟

(۳٤۱۹۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ حَبَّسَتْ نَاقَةٌ فِی سَبِیلِ اللهِ فَوَلَدُهَا بِمَنْزِلَتِهَا.

(۳۴۱۹۸) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ اونٹنی جو وقف ہے بچہ جن دے تو اس کا بچہ بھی اس کے مقام میں ہے (بچہ بھی وقف شمار ہوگا)۔

(۱۵٦) الْفَارِسُ مَتَى یُكْتَبُ فَارِسًا
گھوڑ سوار کو کب گھوڑ سوار لکھا جائے گا

(۳٤۱۹۹) حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوسَى ؛ فِی الإِمَامِ إِذَا أَدْرَبَ ؟ قَالَ : یُكْتَبُ الْفَارِسَ فَارِسًا ، وَالرَّاجِلَ رَاجِلاً.

(۳۴۱۹۹) حضرت سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب امام دشمن کے علاقہ میں داخل ہو جائے تو گھوڑ سوار کو گھوڑ سوار اور پیدل کو پیادہ لکھا جائے گا۔

(۱۵۷) تَسْخِیرُ الْعِلْجِ
گدھے کو مسخر کرنا (تابع کرنا)

(۳٤۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّیَالِسِیُّ ، عَنْ أَبِی حُرَّةَ ، قَالَ : سُئِلَ الْحَسَنُ عَنِ الْقَوْمِ یَكُونُونَ فِی الْغَزْوِ ، فَیَأْخُذُونَ الْعِلْجَ فَیُسَخِّرُونَهُ یَدُلُّهُمْ عَلَى عَوْرَةِ الْعَدُوِّ ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ : قَدْ كَانَ یُفْعَلُ ذَلِكَ.

(۳۴۲۰۰) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ کچھ لوگ جو جنگ میں ہیں، وہ گدھا پکڑ کر اس کو تابع کر لیتے ہیں جو ان کو دشمن کے مقابل لے جاتا ہے؟ فرمایا کہ تحقیق اس طرح کر لیا جاتا تھا۔

(۳٤۲۰۱) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِی عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِیَّ ، یَقُولُ : كُنَّا نَأْخُذُ الْعِلْجَ فَیَدُلُّنَا مِنَ الْقَرْیَةِ إِلَى الْقَرْیَةِ.

(۳۴۲۰۱) حضرت جندب البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم گدھے کو پکڑ لیتے پھر وہ ہمیں ایک بستی سے دوسری بستی لے جاتا۔

(۱۵۸) الْحَرَائِرُ تُسْبَیْنَ ثُمَّ یُشْتَرَیْنَ
آزاد خواتین قید ہو جائیں پھر ان کو کوئی خرید لے

(۳٤۲۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّیَالِسِیُّ ، عَنْ أَبِی حُرَّةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِی رَجُلٍ سُبِیَتِ امْرَأَتُهُ ، فَافْتَدَاهَا زَوْجُهَا مِنَ

الْعَدُوُّ ، تَكُونُ أَمَتَهُ ؟ قَالَ :لاَ.

(۳۴۲۰۲) حضرت حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی کی بیوی کو قید کرلیا گیا تو اس کے خاوند نے فدیہ دے کر دشمن سے آزاد کروالیا تو کیا وہ اس کی باندی شمار ہوگی؟ فرمایا کہ نہیں۔

(۳٤۲۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :نِسَاءٌ حَرَائِرُ أَصَابَهُنَّ الْعَدُوُّ ، فَابْتَاعَهُنَّ رَجُلٌ ، أَيُصِيبُهُنَّ ؟ قَالَ :لاَ ، وَلاَ يَسْتَرِقُّهُنَّ ، وَلَكِنْ يُعْطِيهِنَّ أَنْفُسَهُنَّ بِالَّذِي أَخَذَهُنَّ بِهِ ، وَلاَ يَزِدْ عَلَيْهِنَّ.

(۳۴۲۰۳) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ کچھ آزاد عورتوں کو اگر دشمن قید کرے پھر ان کو کوئی شخص ان سے خرید لے، تو کیا وہ ان کے ساتھ جماع کرسکتا ہے؟ فرمایا کہ نہیں اور وہ باندی بھی نہیں بنیں گی بلکہ جتنا مال دے کر ان کو خریدا گیا ہے وہ وصول کرے گا ان سے اور اس رقم پر زیادتی نہیں کرے گا۔

(۱۵۹) أَهْلُ الذِّمَّةِ يُسْبَوْنَ ، ثُمَّ يَظْهَرُ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ

کچھ ذمی قید ہوجائیں پھر مسلمان ان پر غالب آجائیں

(۳٤۲۰٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ سَبَاهَا الْعَدُوُّ ، ثُمَّ ظَهَرَ عَلَيْهَا الْمُسْلِمُونَ ، فَوَقَعَتْ فِي سَهْمِ رَجُلٍ مِنْهُمْ ؟ قَالَ :تُرَدُّ إِلَى أَهْلِ عَهْدِهَا.

(۳۴۲۰۴) حضرت مساور الوراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ ذمیوں کی ایک خاتون کو دشمنوں نے قید کرلیا پھر ان پر مسلمان غالب آگئے اور وہ ایک خاتون مسلمان کے حصہ میں آئی تو اس کا کیا حکم ہے؟ حضرت شعبی نے فرمایا جن سے عہد ہے ان کو واپس کردی جائے گی۔

(۳٤۲۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يَسْبِيهِمَ الْعَدُوُّ ، ثُمَّ يَظْهَرُ عَلَيْهِمَ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ :لاَ يُسْتَرَقُّوا.

(۳۴۲۰۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذمیوں کو اگر دشمن قید کرلیں پھر مسلمان ان پر غالب آجائیں تو وہ قیدی غلام شمار نہ ہوں گے۔

(۳٤۲۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيل ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَهْلُ الذِّمَّةِ لاَ يُبَاعُونَ.

(۳۴۲۰۶) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذمیوں کو نہیں فروخت کیا جائے گا۔

(۳٤۲۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الأَحْرَارُ لاَ يُبَاعُونَ.

(۳۴۲۰۷) حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آزاد اشخاص جو قید ہوگئے ہوں ان کو فروخت نہیں کیا جائے گا۔

(۳٤۲۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ غَاضِرَةَ الْعَنْبَرِيِّ ، قَالَ :أَتَيْنَا عُمَرَ ، وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ :إِمَّا قَالَ

فِي نِسَاءٍ ، وَإِمَا قَالَ :فِي إِمَاءٍ كُنَّ يُسَاعِينَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَمَرَ بِأَوْلاَدِهِمْ أَنْ يُقَوَّمُوا عَلَى آبَائِهِمْ ، وَأَنْ لاَ يُسْتَرَقُّوا.

(۳۴۲۰۸) حضرت غاضرۃ العنبری ویشید فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ کے پاس تشریف لائے ،حضرت ابن عون ویشید نے ارشادفرمایا: بہر حال خواتین کے متعلق فرمایا، یالونڈیوں کے متعلق جن کے ساتھ زمانہ جاہلیت میں زنا کیا جاتا،حضرت عمر رضی اللہ نے ان کی اولاد سے فرمایا کہ وہ اپنے والدین پر قیمت لگائیں گے،اوران کو (باندی) نہ بنایا جائے گا۔

(۱٦٠) الْحُرُّ، يَشْتَرِيهِ الرَّجُلُ

آزاد شخص جو قیدی تھا اس کو کوئی تاجر شخص خرید لے

(۳٤۲۰۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا أَسَرَ الْعَدُوُّ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَاشْتَرَاهُ تَاجِرٌ ، سَعَى لِلتَّاجِرِ حَتَّى يُؤَدِّيَ إِلَيْهِ مَا اشْتَرَاهُ بِهِ ، وَإِذَا أَسَرُوا مَمْلُوكًا لِلْمُسْلِمِينَ فَاشْتَرَاهُ تَاجِرٌ ، ثُمَّ وَجَدَهُ مَوْلاَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ بِثَمَنِهِ ، وَإِذَا اشْتَرَوْا رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ سَعَى لِلتَّاجِرِ حَتَّى يُؤَدِّيَ إِلَيْهِ ثَمَنَهُ.

(۳۴۲۰۹) حضرت ابراہیم ویشید فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے کسی شخص کو اگر دشمن قید کرلے پھر اس کو کوئی تاجر خرید لے تو وہ شخص تاجر کو وہ قیمت ادا کرنے کی کوشش کرے گا جو ادا کر کے اس نے اس کو خریدا ہے،اور اگر وہ مسلمانوں کے غلاموں کو قید کرلیں پھران کو کوئی تاجر خرید لے، پھر ان کو ان کا آقا پالے تو وہ قیمت دے کر لینے میں زیادہ حقدار ہے،اور اگر وہ کسی ذمی سے خریدلیں پھر وہ تاجر کو قیمت دے کر آزاد ہونے کی کوشش کرے گا۔

(۳٤۲۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ :فِي الْحُرِّ يَسْبِيهِ الْعَدُوُّ ، ثُمَّ يَشْتَرِيهِ الْمُسْلِمُ مِثْلَ قَوْلِهِ فِي النِّسَاءِ ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ مِثْلَ ذَلِكَ ، يَعْنِي يُعْطِيهِمْ أَنْفُسَهُمْ بِالثَّمَنِ الَّذِي أَخَذَهُمْ بِهِ.

(۳۴۲۱۰) حضرت عطاء ویشید اس آزاد شخص کے متعلق جس کو دشمن قید کرلے پھر اس کو کوئی مسلمان خرید لے تو جو عورتوں کے متعلق ارشادفرمایا تھا اسی کے مثل فرماتے ہیں اور حضرت عمرو بن دینار بھی اسی طرح فرماتے ہیں یعنی کہ جو قیمت دے کر خریدا گیا ہے وہ قیمت ان کو ادا کرے گا۔

(۳٤۲۱۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ ، عَنْ أَبِي حَرِيزٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ ، يَقُولُ :مَا كَانَ مِنْ أُسَارَى فِي أَيْدِي التُّجَّارِ ، فَإِنَّ الْحُرَّ لاَ يُبَاعُ ، فَارْدُدْ إِلَى التَّاجِرِ رَأْسَ مَالِهِ.

(۳۴۲۱۱) حضرت شعبی ویشید ارشادفرماتے ہیں کہ قیدیوں میں جو تاجروں کے پاس ہیں جن کو وہ خرید کر لائیں ہیں تو جو آزاد ہیں ان کو فروخت نہیں کیا جائے گا، تاجر کو اصل قیمت لوٹا دی جائے گی۔

(۱۶۱) مَا ذُكِرَ فِي الْغُلُولِ

خیانت کے متعلق جو وارد ہوا ہے

(۳٤۲۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، يُقَالُ لَهُ : كِرْكِرَةُ فَمَاتَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هُوَ فِي النَّارِ ، فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ فَوَجَدُوا عَلَيْهِ عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا. (بخاری ۳۰۷٤۔ ابن ماجه ۲۸۲۹)

(۳۴۲۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص تھا جس کا نام کرکرہ تھا وہ فوت ہوگیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ جہنمی ہے لوگ اس کا سامان دیکھنے گئے تو انہوں نے ایک عبا پائی جس کو اس نے بطور خیانت لیا تھا۔

(۳٤۲۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ أَبِي عَمْرَةَ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يُحَدِّثُ : أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ تُوُفِّيَ بِخَيْبَرَ ، وَأَنَّهُ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرُهُ ، فَقَالَ : صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ ، فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ الْقَوْمِ لِذَلِكَ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ ، قَالَ : إِنَّهُ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ ، فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ الْيَهُودِ مَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ.

(ابو داؤد ۲۷۰۳۔ مالك ٤٥۸)

(۳۴۲۱۳) حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص خیبر میں فوت ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وفات کی اطلاع دی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود پڑھ لو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر لوگوں کے چہروں کا رنگ بدل گیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے چہروں کو دیکھا تو فرمایا: اس نے اللہ کے راستہ میں خیانت کی تھی، جب ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو یہودیوں کے موتیوں میں سے ایک موتی پایا جس کی دو درھم قیمت تھی۔

(۳٤۲۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ مِثْلَهُ.

(۳۴۲۱۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

(۳٤۲۱٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي الْمُخَيَّسِ الْيَشْكُرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ : قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اُسْتُشْهِدَ فُلاَنٌ مَوْلاَكَ ، قَالَ : كَلاَّ ، إِنِّي رَأَيْتُ عَلَيْهِ عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا.

(احمد ۱۸۰)

(۳۴۲۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ فلاں آپ کا غلام شہید ہوگیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں میں نے اس پر ایک چادر دیکھی تھی جو اس نے بطور خیانت لی تھی۔

(۳٤۲۱٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا ، فَذَكَرَ الْغُلُولَ ، فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ ، يَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا ، قَدْ بَلَّغْتُك ، وَلاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَار ، يَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا ، قَدْ بَلَّغْتُك ، وَلاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ ، يَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا ، قَدْ بَلَّغْتُك ، وَلاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ ، يَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا ، قَدْ بَلَّغْتُك ، وَلاَ أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ ، فَيَقُولُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَغِثْنِي ، فَأَقُولُ : لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا ، قَدْ بَلَّغْتُك. (بخاری ۳۰۷۳۔ مسلم ۱۴۶۲)

(۳۴۲۱۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیانت کا ذکر فرمایا اور اس گناہ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن میرے پاس اس حال میں نہ آئے کہ اس کی گردن پر ایک اونٹ ہو اور وہ اونٹ آواز نکال رہا ہو اور وہ کہے کہ اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے تو میں اس کو کہوں میں تیرے بارے میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں نے تجھے اپنا پیغام پہنچا دیا تھا، اور تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن میرے پاس اس حال میں نہ آئے کہ اس کی گردن میں گائے ہو اور اس کیلئے گائے کی آواز ہو اور وہ کہے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے، میں اس کو کہوں میں تیرے بارے میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں تجھے پیغام پہنچا چکا تھا، اور تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن میرے پاس اس حال میں نہ آئے کہ اس کی گردن پر گھوڑے کی خیانت کا بوجھ ہو اور اس کی آواز اور وہ مجھ سے کہے کہ اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے میں کہوں کہ میں تیرے متعلق کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں تجھے اپنا پیغام پہنچا چکا تھا اور تم میں سے کوئی شخص میرے پاس قیامت کے دن اس حال میں نہ آئے کہ اس کی گردن پر سونے یا چاندی کی خیانت کا بوجھ ہو اور وہ کہے اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے میں کہوں گا میں تیرے بارے میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں تجھے پیغام پہنچا چکا ہوں، اور تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن میرے پاس اس حال میں نہ آئے کہ اس کی گردن پر کسی انسان کی خیانت کا بوجھ ہو اور اس کیلئے اس کی آواز ہو وہ مجھ سے کہے اے اللہ کے رسول! میری مدد کیجئے میں کہوں گا میں تیرے بارے میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں میں اپنا پیغام پہنچا چکا ہوں۔

(۳٤۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ ، أَوْ جَيْشٍ ، قَالَ : لاَ تَغُلُّوا.

(۳۴۲۱۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سریہ یا لشکر کا امیر بنا کر بھیجتے تو اس سے فرماتے خیانت مت کرنا۔

(٣٤٢١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَا بَنِي سَاعِدَةَ حَدَّثَهُ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ ، فَقَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لاَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ ، إِلاَّ جَاءَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلاَ أَعْرِفَنَّ أَحَدًا جَاءَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ إِبْطَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ، قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ :بَصُرَ عَيْنِي ، وَسَمِعَ أُذُنِي. (مسلم ۱۴۶۳)

(۳۴۲۱۸) حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن اللتبیہ کو امیر بنایا تو ان سے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز ناحق وصول نہیں کرے گا مگر قیامت کے دن اس کے دربار میں لے کر حاضر ہوگا میں اس شخص کو ضرور جانتا ہوں جو اللہ کے دربار میں حاضر ہوگا، اور اونٹ کا بوجھ اٹھایا ہوگا اس کیلئے اونٹ کی آواز ہوگی یا گائے کو اٹھایا ہوگا اور اس کیلئے گائے کی آواز ہوگی یا بکری کا بوجھ لادے ہوگا اور اس کی آواز ہوگی، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک مہمان کی طرف اٹھائے آپ نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند کیا کہ میں آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھنے لگا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے حضرت ابوحمید فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے یہ منظر دیکھا اور میری کانوں نے یہ پیغام سنا۔

(٣٤٢١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ. (بخاری ۲۵۹۷۔ مسلم ۱۴۶۳)

(۳۴۲۱۹) حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٢٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، مَنْ عَمِلَ لَنَا مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غُلٌّ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ :فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ أَسْوَدُ كَأَنِّي أَرَاهُ ، فَقَالَ :اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :مَا ذَاكَ ؟ ، قَالَ :سَمِعْتُكَ تَقُولُ الَّذِي قُلْتَ :قَالَ :وَأَنَا أَقُولُهُ الآنَ :مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْنَا بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ ، فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ ، وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهَى.

(۳۴۲۲۰) حضرت عدی بن عمیرہ الکندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! جو تم میں سے ہمارے لیے کسی معاملہ میں حاکم یا عامل بنے، پھر وہ ہم سے کوئی سوئی یا اس سے بڑی چیز چھپالے تو یہ خیانت ہے وہ قیامت کے دن اس کو لے کر حاضر ہوگا ایک سیاہ انصاری شخص کھڑا ہوا گویا کہ میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور کہا اے اللہ کے رسول! مجھے اپنا عامل بنانا واپس لے لیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کس وجہ سے؟ اس نے عرض کیا میں نے آپ سے وہ سنا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی فرمایا ہے اس وجہ سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تو اب بھی کہتا ہوں کہ جو تم میں سے کسی معاملہ پر عامل بنایا گیا تو اس کو چاہئے کہ

تھوڑا یا زیادہ ہے وہ ہمارے پاس لے آئے، جو اس کو دیا جائے وہ وصول کرے جس سے روکا جائے اس سے منع ہو جائے۔

(٣٤٢٢١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : فَإِنَّهُ غُلُولٌ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۴۲۲۱) حضرت عدی بن عمیرہ الکندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ خیانت اور دھوکا ہے قیامت کے دن اس کے ساتھ حاضر ہوگا۔

(٣٤٢٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ، وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ ، قَالَ : كَانَ يُؤْتِيهِمُ الْغَنَائِمَ ، وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْغُلُولِ. (طبری ۲۸)

(۳۴۲۲۲) حضرت حسن رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ، وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کو غنیمت عطا کرتے تھے اور خیانت سے روکتے تھے۔

(٣٤٢٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى مُطِيعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَهْدَى رِفَاعَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلاَمًا ، فَخَرَجَ بِهِ مَعَه إِلَى خَيْبَرَ ، فَنَزَلَ بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ ، فَأَتَى الْغُلاَمَ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ ، فَقُلْنَا : هَنِيئًا لَكَ الْجَنَّةُ ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّ شَمْلَتَهُ لَتَحترقُ عَلَيْهِ الآنَ فِي النَّارِ ، غَلَّهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَصَبْتُ يَوْمَئِذٍ شِرَاكَيْنِ ، قَالَ : يُقَدُّ مِنْكَ مِثْلُهُمَا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ. (ابن حبان ۴۸۵۲۔ حاکم ۴۰)

(۳۴۲۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رفاعہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غلام ہدیہ دیا، وہ غلام جنگ خیبر میں ساتھ گیا وہ عصر اور مغرب کے درمیان جنگ میں اترا، غلام کو ایک تیر لگا جس کے مارنے والے کا پتہ نہیں تھا، لیکن وہ شہید ہو گیا ہم نے کہا تمہارے لیے جنت کی خوشخبری ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس کی چادر اس کو آگ میں جلا رہی ہوگی جو اس نے مسلمانوں کے مال میں سے خیانت کی تھی، ایک انصاری شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے اس دن دو تسمے پائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کی مثل تجھے جہنم کی آگ سے کاٹا جائے گا۔

(١٦٢) الرَّجُلِ يَغُلُّ ، وَيَتَفَرَّقُ الْجَيْشَ

کوئی شخص خیانت کرے اور لشکر سے الگ ہو جائے

(٣٤٢٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَغُلُّ وَيَتَفَرَّقُ الْجَيْشَ ، قَالَ : يَتَصَدَّقُ بِهِ عَنْ ذَلِكَ الْجَيْشِ.

(۳۴۲۲۴) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص خیانت کرے اور لشکر سے الگ ہو جائے، اس کے ساتھ لشکر پر صدقہ کر دیا جائے گا۔

(١٦٣) الرَّجُلُ يُوجَدُ عِنْدَهُ الْغُلُولُ

کسی شخص کے پاس اگر خیانت کی چیز پائی جائے تو اس کا حکم

(٣٤٢٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ : إِذَا وُجِدَ الْغُلُولُ عِنْدَ الرَّجُلِ أُخِذَ ، وَجُلِدَ مِئَةً ، وَحُلِقَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ ، وَأُخِذَ مَا كَانَ فِي رَحْلِهِ مِنْ شَيْءٍ إِلاَّ الْحَيَوَانَ ، وَأُحْرِقَ رَحْلُهُ ، وَلَمْ يَأْخُذْ سَهْمًا فِي الْمُسْلِمِينَ أَبَدًا ، قَالَ : وَبَلَغَنِي أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَ يَفْعَلاَنِهِ.

(۳۴۲۲۵) حضرت عمرو بن شعیب ؓ سے مروی ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس خیانت کا مال ملتا تو اس سے لے لیا جاتا اور اس کو سو کوڑے مارے جاتے اور اس کا سر اور داڑھی مونڈھ دی جاتی اور اس کی سواری کے علاوہ سارا سامان ضبط کر لیا جاتا اور اس کے سامان کو آگ لگا دی جاتی اور وہ ہمیشہ کیلئے مسلمانوں کی غنیمت میں سے حصہ وصول نہیں کرے گا، فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرات شیخین ؓ اسی طرح کرتے تھے۔

(٣٤٢٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الْغُلُولِ يُوجَدُ عِنْدَ الرَّجُلِ ، قَالَ : يُحْرَقُ رَحْلُهُ.

(۳۴۲۲۶) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے پاس خیانت کا مال وصول ہو تو اس کے سامان کو آگ لگا دی جائے گی۔

(٣٤٢٢٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُنَا يَقُولُونَ : عُقُوبَةُ صَاحِبِ الْغُلُولِ أَنْ يُحْرَقَ فُسْطَاطُهُ وَمَتَاعُهُ.

(۳۴۲۲۷) حضرت عمرو بن سالم ؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب فرماتے تھے کہ خیانت کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ اس کے خیمہ اور سامان کو جلا دیا جائے گا۔

(٣٤٢٢٨) حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بن زَائِدَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ وَجَدْتُمُوهُ قَدْ غَلَّ فَحَرِّقُوا مَتَاعَهُ.

(۳۴۲۲۸) حضرت عمر ؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جس کو خیانت کرتے ہوئے پاؤ تو اس کے سامان کو آگ لگا دو۔

(١٦٤) الرَّجُل يَكْتُبُ إِلَى أَهْلِ الكِتَابِ كَيفَ يَكْتُبُ ؟

اہل کتاب کو خط کس طرح لکھا جائے گا؟

(٣٤٢٢٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ :السَّلاَمُ عَلَيْكَ.

(۳۴۲۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اہل کتاب میں سے ایک شخص کو خط لکھا تو السلام علیک لکھا۔

(٣٤٢٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ ، وَمُجَاهِدًا كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ؟ قَالَ مُجَاهِدٌ :يُكْتَبُ :السَّلاَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى ، وَقَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيمُ :سَلاَمٌ عَلَيْكَ.

(۳۴۲۳۰) حضرت منصور ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم ریشید اور حضرت مجاہد ریشید سے دریافت کیا کہ ذمیوں کو خط کیسے لکھا جائے گا؟ حضرت مجاہد نے فرمایا: ان کو السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى لکھا جائے گا (سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے) اور حضرت ابراہیم نے فرمایا سلام علیک لکھے۔

(٣٤٢٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ :كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ؛ أَسْلِم أَنْتَ ، فَلَمْ يَفْرُغِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِتَابِهِ ، حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ يَقْرَأُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلاَمُ فِيهِ ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلاَمَ فِي أَسْفَلِ كِتَابِهِ.

(۳۴۲۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب میں سے ایک شخص کو خط لکھا تو أَسْلِم أَنْتَ لکھا ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خط لکھ کر فارغ نہ ہوئے تھے کہ اسی شخص کا خط آ گیا وہ پڑھ کر سنایا گیا تو اس میں سلام لکھا ہوا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے خط کے آخر میں سلام کا جواب دے دیا۔

(٣٤٢٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنَ الْحِيرَةِ إِلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ :بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ ، سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى.

(۳۴۲۳۲) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مقام حیرہ سے فارس کے مرازبہ کو خط یوں لکھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم خالد بن ولید کی طرف سے مرازبہ فارس کی طرف سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔

(۱۶۵) بَابُ السِّبَاقِ وَالرِّهَانِ

گھڑ دوڑ اور سبقت لے جانے کی بازی لگانا

(۳۴۲۳۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عِيَاضًا الأَشْعَرِيَّ ، قَالَ : شَهِدْتُ الْيَرْمُوكَ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ : مَنْ يُرَاهِنِّي ؟ قَالَ : فَقَالَ شَابٌّ : أَنَا ، إِنْ لَمْ تَغْضَبْ ، قَالَ : فَسَبَقَهُ ، قَالَ : فَرَأَيْتُ عَقِيصَتَيْ أَبِي عُبَيْدَةَ تَنْقُزَانِ ، وَهُوَ خَلْفَهُ عَلَى فَرَسٍ عَرَبِي. (بیہقی ۲۱)

(۳۴۲۳۳) حضرت عیاض اشعری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں جنگ یرموک میں حاضر تھا، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون مجھ سے گھوڑے کی ریس لگائے گا؟ ایک نوجوان نے کہا کہ میں لگانے کو تیار ہوں اگر آپ غصہ نہ کریں تو، راوی فرماتے ہیں کہ پس وہ ان سے آگے نکل گیا، میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی زلفوں کو دیکھ رہا تھا کہ وہ بکھری ہوئی تھیں اور وہ ان کو ہٹا رہے تھے اور وہ اس نوجوان کے پیچھے عربی گھوڑے پر سوار تھے۔

(۳۴۲۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانُوا يَتَرَاهَنُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ : وَأَوَّلُ مَنْ أَعْطَى فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. (عبدالرزاق ۹۶۹۳)

(۳۴۲۳۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ ریس لگایا کرتے تھے۔ حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس پر انعام عطا فرمایا۔

(۳۴۲۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ لِعَلْقَمَةَ بِرْذَوْنٌ يُرَاهِنُ عَلَيْهِ.

(۳۴۲۳۵) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ کے پاس ایک غیر عربی گھوڑا تھا جس پر وہ ریس لگایا کرتے تھے۔

(۳۴۲۳۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ عَلْقَمَةَ سَابَقَ رَجُلاً فَسَبَقَهُ ، فَامْتَلَخَ لِجَامَهُ.

(۳۴۲۳۶) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے ایک آدمی سے ریس لگائی تو وہ شخص ان سے آگے نکل گیا تو انہوں نے اس کی لگام پکڑ کر اس کو گھوڑے سے نیچے گرا دیا۔

(۳۴۲۳۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِرِهَانِ الْخَيْلِ إِذَا كَانَ فِيهَا فَرَسٌ مُحَلِّلٌ ، إِنْ سَبَقَ كَانَ لَهُ السَّبْقُ ، وَإِنْ لَمْ يَسْبِقْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ. (مالك ۴۶۸)

(۳۴۲۳۷) حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو گھوڑوں سے ریس لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر ان میں ایک تیسرا گھوڑا بھی شامل کر دیا جائے اگر وہ سبقت لے جائے تو اس کیلئے جیتنے کا انعام ہوگا اور اگر وہ سبقت نہ لے کر گیا تو اس پر کچھ نہ ہوگا

(۳۴۲۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ أَمِنَ أَنْ يَسْبِقَ فَ

قِمَارٌ، وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لاَ يَأْمَنُ أَنْ يُسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ. (ابوداؤد ۲۵۷۲۔ ابن ماجہ ۲۸۷۲)

(۳۴۲۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا داخل کرے اور اس کو یقین ہے کہ وہ جیتے گا تو یہ جوا ہے، اور جو دو گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا داخل کرے اور اس کو جیتنے کا یقین نہ ہو تو پھر یہ جوا نہیں ہے۔

(۳٤۲۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُصَيْنٍ الْعِجْلِيِّ ؛أَنَّ حُذَيْفَةَ سَبَقَ النَّاسَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أَشْهَبَ ، قَالَ :فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى قَدَمَيْهِ ، مَا تَمَسُّ أَلْيَتَاهُ الأَرْضَ فَرَحًا بِهِ، يَقْطُرُ عَرَقًا ، وَفَرَسُهُ عَلَى مَعْلَفِهِ ، وَهُوَ جَالِسٌ يَنْظُرُ إِلَيْهِ ، وَالنَّاسُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ يُهَنُّؤُونَهُ.

(۳۴۲۳۹) حضرت عبد اللہ بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا اشہب نامی گھوڑا تھا جس پر سوار ہو کر وہ لوگوں سے گھوڑ دوڑ میں سبقت لے گئے تھے، راوی کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس حاضر ہوا تو وہ اپنے قدموں پر بیٹھے تھے ان کی پشت زمین پر نہیں لگ رہی تھی خوشی کی وجہ سے پسینے میں شرابور تھے اور پسینہ ٹپک رہا تھا اور ان کا گھوڑا چراگاہ میں بندھا ہوا تھا اور وہ اس کی طرف دیکھ رہے تھے اور لوگ ان کے پاس آ کر ان کو مبارک باد دے رہے تھے۔

(۳٤۲٤۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ أَبِي سَلاَمَةَ؛ أَنَّ حُذَيْفَةَ سَبَقَ النَّاسَ عَلَى بِرْذَوْنٍ لَهُ.

(۳۴۲۴۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ غیر عربی گھوڑے پر سوار ہو کر لوگوں سے گھڑ دوڑ میں سبقت لے جاتے۔

(۳٤۲٤۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْرَى الْخَيْلَ وَسَبَقَ.

(۳۴۲۴۱) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کو دوڑایا اور ریس میں سبقت لے گئے۔

(۳٤۲٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَبِقُونَ عَلَى الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ ، وَعَلَى أَقْدَامِهِمْ.

(۳۴۲۴۲) حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گھوڑ سواری اور پیدل چلنے میں مسابقہ کیا کرتے تھے۔

(۳٤۲٤۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :ضَمَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلَ ، فَكَانَ يُرْسِلُ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ ، وَالَّتِي لَمْ تُضْمَرْ ، مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ. (مسلم ۱۴۹۲۔ ابوداؤد ۲۵۷۸)

(۳۴۲۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھوڑے کو مسابقہ کیلئے بھوکا رکھا، پھر جن گھوڑوں کو بھوکا رکھا تھا ان کو مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک مسابقہ کروایا اور جن گھوڑوں کو بھوکا نہیں رکھا ان کو ثنیۃ الوداع سے مسجد بنو زریق تک مسابقہ کروایا۔

(۳٤۲٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ ، عَنْ أَبِي لَبِيدٍ ، قَالَ :

أُرْسِلَتِ الْخَيْلُ ، وَالْحَكَمُ بْنُ أَيُّوبَ عَلَى الْبَصْرَةِ ، قَالَ : فَخَرَجْنَا نَنْظُرُ إِلَيْهَا ، فَقُلْنَا : لَوْ مِلْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَمِلْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ فِي قَصْرِهِ بِالزَّاوِيَةِ ، فَقُلْنَا لَهُ : يَا أَبَا حَمْزَةَ ، أَكَانُوا يَتَرَاهَنُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَاللهِ لَرَاهَنَ ، يَعْنِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ ، يُقَالُ لَهُ : سَبْحَةُ ، فَجَائَتْ سَابِقَةً ، فَهَشَّ لِذَلِكَ. (احمد ۱۶۰۔ دارمی ۲۴۳۰)

(۳۴۲۴۴) حضرت ابولبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس گھوڑا بھیجا گیا درانحالیکہ حضرت حکم بن ایوب بصرہ پر حاکم تھے، ہم باہر نکلے تاکہ اس کو دیکھ سکیں، ہم نے کہا کہ اگر ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کے پاس جاتے تو اچھا ہوتا پھر آپ کی طرف گئے وہ محل کے کونے میں تھے، ہم نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوحمزہ رضی اللہ عنہ! کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں گھوڑوں کی دوڑ میں مسابقہ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا جی ہاں خدا کی قسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے پر ریس لگایا کرتے تھے جس کا نام سبحہ تھا پس ایک مرتبہ وہ سبقت لے گیا پھر اس کیلئے پتے توڑے گئے۔

(٣٤٢٤٥) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : رَأَى رَجُلاَنِ ظَبْيًا وَهُمَا مُحْرِمَانِ ، فَتَوَاجَبَا فِيهِ وَتَرَاهَنَا ، فَرَمَاهُ بِعَصًا فَكَسَرَهُ ، فَأَتَيَا عُمَرَ وَإِلَى جَنْبِهِ ابْنُ عَوْفٍ ، فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ : مَا تَقُولُ ؟ قَالَ : هَذَا قِمَارٌ ، وَلَوْ كَانَ سَبَقًا.

(۳۴۲۴۵) حضرت بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے ہرن دیکھا اس حال میں کہ وہ دونوں محرم تھے، ان دونوں نے اس میں مقابلہ کیا دونوں نے عصا کے ساتھ مارا اور اس کو توڑ دیا، پھر وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ جوا ہے اگرچہ یہ مسابقہ تھا۔

(٣٤٢٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرَى الْخَيْلَ ، وَجَعَلَ بَيْنَهَا سَبَقًا : أَوَاقِيَّ مِنْ وَرِقٍ ، وَأَجْرَى الإِبِلَ ، وَلَمْ يَذْكُرِ السَّبَقَ.

(۳۴۲۴۶) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑ دوڑ میں مسابقہ جاری فرمایا اور اس میں چند اوقیہ چاندی کا انعام مقرر فرمایا، اور اونٹ کی ریس جاری فرمائی اور اس میں انعام مقرر نہ فرمایا۔

(١٦٦) فِي النِّصَالِ

تلوار بازی، اور تیر اندازی کا بیان

(٣٤٢٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ بِالْمَدَائِنِ يَشْتَدُّ بَيْنَ الْهَدَفَيْنِ فِي قَمِيصٍ.

(۳۴۲۴۷) حضرت ابراہیم التیمی ریشید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ کو دیکھا مدائن میں دونشانوں کے درمیان باندھ رہے ہیں، ایک قمیص میں۔

(٣٤٢٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لاَ سَبَقَ إِلاَّ فِي خُفٍّ، أَوْ حَافِرٍ، أَوْ نَصْلٍ.(ترمذی ۱۷۰۰۔ احمد ۴۷۴)

(۳۴۲۴۸) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسابقہ نہیں ہے مگر موزے (جوتے) پہن کر یا ننگے پاؤں چلنے میں یا تلوار و تیر اندازی میں۔

(٣٤٢٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عُن أَبِي الْفَوَارِسِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :لاَ سَبَقَ إِلاَّ فِي خُفٍّ ، أَوْ حَافِرٍ.

(۳۴۲۴۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٢٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَشْتَدُّ بَيْنَ الْهَدَفَيْنِ فِي قَمِيصٍ ، وَيَقُولُ :أَنَا بِهَا ، أَنَا بِهَا ، يَعْنِي إِذَا أَصَابَ ، ثُمَّ يَرْجِعُ مُتنكِبًا قَوْسَهُ حَتَّى يَمُرَّ فِي السُّوقِ.

(۳۴۲۵۰) حضرت مجاہد ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ کو دیکھا کہ وہ قمیض دونشانوں کے درمیان باندھ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ میں اس کے بدلے میں ہوں، میں اس کے بدلے میں ہوں۔ اگر یہ نشانے پر لگے پھر کمان کندھے پر لٹکا کر بازار سے گزرے۔

(٣٤٢٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُ عَنِ السَّبَقِ فِي النِّصَالِ ؟ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۳۴۲۵۱) حضرت ابن عون ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد سے تلوار بازی و تیز اندزی میں مسابقہ کے متعلق دریافت کیا؟ انہوں نے اس میں کوئی حرج نہ سمجھا۔

(٣٤٢٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ:سَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ عَنِ السَّبَقِ؟ فَقَالَ: كُلْ وَأَطْعِمْنِي.

(۳۴۲۵۲) حضرت نافع بن عمر ریشید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن دینار ریشید سے مسابقہ کے انعام کے متعلق دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا (کوئی حرج نہیں) خود بھی کھاؤ مجھے بھی کھلاؤ۔

(٣٤٢٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَحْضُرُ الْمَلاَئِكَةُ شَيْئًا مِنْ لَهْوِكُمْ ، إِلاَّ الرِّهَانَ وَالنِّصَالَ. (سعید بن منصور ۲۴۵۳)

(۳۴۲۵۳) حضرت مجاہد ریشید سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے تمہارے کسی بھی کھیل میں حاضر نہیں ہوتے سوائے گھڑ سواری اور تلواری بازی اور تیز اندازی کے۔

(١٦٧) بَابُ الشِّعَارِ

جنگ کے نعرہ کا بیان

(٣٤٢٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، أَوْ جُهَيْنَةَ ، قَالَ :سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَقُولُونَ فِي شِعَارِهِمْ :يَا حَرَامُ ، فَقَالَ :يَا حَلاَلُ. (احمد ۴/۷۱۔ حاکم ۱۰۸)

(۳۴۲۵۴) حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا نعرہ (یا حرام) سنا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا حلال۔

(٣٤٢٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بن عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ هَوَازِنَ ، فَكَانَ شِعَارُنَا :أَمِتْ ، أَمِتْ.

(۳۴۲۵۵) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ھوازن کی جنگ میں شریک ہوئے اور ہمارا نعرہ امت امت تھا۔

(٣٤٢٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ شِعَارُنَا مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ :أَمِتْ ، أَمِتْ. (ابو عوانة ۶۵۴۶)

(۳۴۲۵۶) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہمارا نعرہ امت امت تھا۔

(٣٤٢٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ شِعَارُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ :يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ.

(۳۴۲۵۷) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کے خلاف جنگ میں مسلمانوں کا نعرہ تھا، اے سورۃ البقرہ والو۔

(٣٤٢٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ الْيَامِيِّ ، قَالَ :لَمَّا انْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ يَوْمَ حُنَيْنٍ نُودُوا :يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، فَرَجَعُوا وَلَهُمْ حَنِينٌ ، يَعْنِي بُكَاءً. (مسلم ۷۶۔ عبدالرزاق ۹۴۶۵)

(۳۴۲۵۸) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ حنین میں جب مسلمان پسپا ہوئے تو انہیں اے سورۃ البقرہ والو کہہ کر پکارا گیا جب وہ واپس پلٹے تو وہ رو رہے تھے۔

(٣٤٢٥٩) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ صُرَاخٍ قَالَ :قَالَ لَنَا مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَنَحْنُ مُصَافُو الْمُخْتَارِ :لِيَكُنْ شِعَارُكُمْ :حم لاَ يُنْصَرُونَ ، فَإِنَّهُ كَانَ شِعَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۴۲۵۹) حضرت زبیر بن صراخ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا تمہارا نعرہ حم لا ینصرو

ہونا چاہیے کیوں کہ نبی کریم ﷺ کا بھی یہی شعار تھا۔

(٣٤٢٦٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : كَانَ شِعَارُ الأَنْصَارِ : عَبْدَ اللهِ ، وَشِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ : عَبْدَ الرَّحْمَن.

(۳۴۲۶۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو فرماتے ہیں انصار کا نعرہ عبداللہ اور مہاجرین کا نعرہ عبدالرحمن تھا۔

(٣٤٢٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ الْعَدُوَّ غَدًا ، وَإِنَّ شِعَارَكُمْ : حم لاَ يُنْصَرُونَ. (نسائی ۱۰۴۵۱۔ احمد ۶۵)

(۳۴۲۶۱) حضرت البراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: کل تمہاری دشمن سے ملاقات ہوگی اور تمہارا نعرہ حم لا ینصرون ہوگا۔

(٣٤٢٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ طَلْحَةَ سَرِيَّةً هِيَ عَشَرَةٌ ، فَقَالَ : شِعَارُكُمْ : يَا عَشْرُ. (ابن سعد ۲۱۹)

(۳۴۲۶۲) حضرت ابو اسحاق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ میں بھیجا جس میں دس افراد تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا نعرہ یا عشر ہے۔

(٣٤٢٦٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : شِعَارُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ : اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ. (ترمذی ۲۴۳۲۔ ابن عدن ۱۶۳۱)

(۳۴۲۶۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن پل صراط پر مسلمانوں کا نعرہ اللھم سلم، سلم ہوگا۔

(٣٤٢٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ : كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِينَ : عَبْدَ اللهِ ، وَشِعَارُ الأَنْصَارِ : عَبْدَ الرَّحْمَن. (ابو داؤد ۲۵۸۸)

(۳۴۲۶۴) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین کا نعرہ عبداللہ اور حضرات انصار کا نعرہ عبدالرحمن تھا۔

(١٦٨) الاِكْتِنَاءُ فِي الْحَرْبِ

جنگ میں اپنی کنیت بیان کرنا

(٣٤٢٦٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي عُقْبَةَ ، وَكَانَ مَوْلًى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَضَرَبْتُ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَقُلْتُ : خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلاَمُ الْفَارِسِي ، فَبَلَغَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : هَلاَّ قُلْتَ : خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلاَمُ الأَنْصَارِيُّ.

(ابو داؤد ۵۰۸۲۔ احمد ۲۹۵)

(۳۴۲۶۵) حضرت ابوعقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد میں شریک تھا میں نے ایک مشرک کو یہ کہہ کر تلوار ماری کہ یہ لو میں فارسی غلام ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے یوں کیوں نہ کہا کہ میری طرف سے یہ وار سہو میں انصاری غلام ہوں۔

(٣٤٢٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ بَشِيرٍ التَّغْلِبِيُّ ، قَالَ : كَانَ أَبِي جَلِيسَ أَبِي الدَّرْدَاءِ بِدِمَشْقَ ، وَكَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُقَالَ لَهُ : ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ ، مِنَ الأَنْصَارِ ، فَمَرَّ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : كَلِمَةً تَنْفَعُنَا وَلاَ تَضُرُّكَ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَقَدِمَتْ ، فَأَتَى رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ : لَوْ رَأَيْتَنَا حِينَ لَقِينَا الْعَدُوَّ ، حَمَلَ فُلاَنٌ فَطَعَنَ ، فَقَالَ : خُذْهَا وَأَنَا الْغُلاَمُ الْغِفَارِيُّ ، فَقَالَ : مَا أُرَاهُ إِلاَّ قَدْ أَبْطَلَ أَجْرَهُ ، فَقَالَ : مَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا ، قَالَ : فَتَنَازَعُوا فِي ذَلِكَ وَاخْتَلَفُوا حَتَّى سَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللهِ ، لاَ بَأْسَ أَنْ يُؤْجَرَ وَيُحْمَدَ ، فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذَلِكَ حَتَّى يَرْتَفِعَ ، حَتَّى أَرَى أَنَّهُ سَيَبْرُكُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَيَقُولُ : أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ.

(ابو داؤد ۴۰۸۶۔ احمد ۱۷۹)

(۳۴۲۶۶) حضرت قیس بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد دمشق میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے، دمشق میں ایک ابن الحنظلیہ نامی انصاری صحابی تھے، ایک دن جب میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس تھا تو وہ ہمارے پاس سے گزرے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی بات سنائیے جو ہمیں تو فائدہ دے لیکن آپ کو نقصان نہ دے انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ جہاد کیلئے بھیجا جب وہ واپس آیا تو ان میں سے ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آ کر بیٹھ گیا اور کچھ دیر بعد اپنے ساتھ والے شخص سے کہا: اگر آپ وہ منظر دیکھ لیتے جب ہماری دشمن سے ملاقات ہوئی فلاں شخص نے یہ کہہ کر دشمن کو نیزہ مارا کہ یہ لو میں غفاری غلام ہوں، دوسرے شخص نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس نے اپنا اجر ضائع کر دیا ہے، اور پہلے والے شخص نے کہا کہ میرے خیال میں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، ان کا اس معاملہ میں تنازعہ ہو گیا اور اختلاف ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی بات پہنچ گئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ (بطور تعجب) کوئی حرج نہیں ہے کہ ان کو اجر دیا جائے گا اور اس کی تعریف کی جائے گی راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ اس کو سن کر بہت خوش

ہوئے یہاں تک کہ آپ اوپر اٹھے اور قریب تھا کہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور دریافت کیا کہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے خود رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے یہ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں نے خود سنا ہے۔

(٣٤٢٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، أَوْ غَيْرِهِ ، قَالَ : كُنْتَ لاَ تَشَاءُ أَنْ تَسْمَعَ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ : أَنَا الْغُلاَمُ النَّخَعِيُّ ، إِلاَّ سَمِعْتَهُ.

(۳۴۲۶۷) حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم قادسیہ کے دن سننا نہیں چاہتے تھے کہ میں نخعی غلام (جوان) ہوں مگر تم نے یہ سن لیا۔

(٣٤٢٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : كَانَ عَمْرُو بْنُ مَعْدِي كَرِبَ يَمُرُّ عَلَيْنَا يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ وَنَحْنُ صُفُوفٌ ، فَيَقُولُ : يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ ، كُونُوا أُسْدًا أَشِدَّاءَ ، فَإِنَّمَا الأَسَدُ مَنْ أَغْنَى شَأْنَهُ ، إِنَّمَا الْفَارِسِيُّ تَيْسٌ بَعْدَ أَنْ يُلْقِي نَيْزَكَهُ.

(۳۴۲۶۸) حضرت قیس بن ابو حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ کے دن ہم لوگ صفوں میں تھے ہمارے پاس سے حضرت عمرو بن معدی کرب رضی اللہ عنہ گزرے اور فرمایا: اے عرب کے جوانو! سخت جان شیر بن جاؤ، بیشک شیر تو وہ ہوتا ہے جو غنی کر دے، اور فارسی لوگ بکری کی طرح ہیں بعد اس کے کہ ان کو چھوٹا نیزہ مارا جائے۔

(٣٤٢٦٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ : أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ.

(۳۴۲۶۹) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے غزوہ حنین کے دن فرمایا: میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔

(١٦٩) السِّبَاقُ عَلَى الإِبِلِ

اونٹ پر مسابقہ کرنا

(٣٤٢٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ ، فَكَانَتْ لاَ تُسْبَقُ ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وُجُوهِهِمْ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حُقَّ عَلَى اللهِ أَنْ لاَ يَرْتَفِعَ فِي الدُّنْيَا شَيْئًا إِلاَّ وَضَعَهُ.

(بخاری ۲۸۷۱۔ ابوداؤد ۴۷۶۹)

(۳۴۲۷۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی عضباء نامی ایک اونٹنی تھی، جو کبھی ریس نہیں ہاری تھی ایک

اعرابی آیا اور اس سے سبقت لے گیا، مسلمانوں پر یہ بہت گراں گزرا جب آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کے چہروں پر ناگواری کے اثرات دیکھے تو لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! عضباء ہار گئی، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کیلئے یہ بات ثابت ہے کہ دنیا میں کسی چیز کو بلند نہیں کرتے مگر پھر اس کو پست فرما دیتے ہیں۔

(٣٤٢٧١) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ.
(بخاری ٦٥٠١۔ ابن حبان ٧٠٣)

(۳۴۲۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٢٧٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرَى الإِبلَ ، وَلَمْ يَذْكُرِ السَّبَقَ.

(۳۴۲۷۲) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے یہی روایت مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔

(٣٤٢٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، يَقُولُ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: السِّبَاقُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السِّبَاقَ إِنْ شِئْتُمْ.

(۳۴۲۷۳) حضرت علی بن حسین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ غزوہ تبوک میں تھے، انصار نے کہا مقابلہ ومسابقہ ہو جائے، آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو مقابلہ کرلو۔

(١٧٠) السِّبَاقُ عَلَى الأَقْدَامِ

دوڑنے کا مقابلہ کرنا

(٣٤٢٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعَالَيْ حَتَّى أُسَابِقَكِ ، قَالَتْ : فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ ، وَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي سَفَرٍ آخَرَ ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً ، فَقَالَ تَعَالَيْ حَتَّى أُسَابِقَكِ، قَالَتْ: فَسَبَقَنِي ، فَضَرَبَ بَيْنَ كَتِفَيَّ ، وَقَالَ : هَذِهِ بِتِلْكَ. (نسائی ٨٩٤٣۔ طبرانی ١٢٣)

(۳۴۲۷۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا حضور اقدس ﷺ نے مجھ سے فرمایا آؤ دوڑ لگاتے ہیں، ہم نے مسابقہ کیا اور میں سبقت لے گئی، پھر آپ کے ساتھ ایک اور سفر میں تھے اور ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا: آؤ دوڑ لگاتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت ﷺ مجھ سے سبقت لے گئے اور پھر میرے کندھے کے درمیان ہاتھ مار کر فرمایا یہ اس مقابلہ کا بدلہ ہے۔

(٣٤٢٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى الْجَبَّانِ ، فَقَالَ لِي

تَعَالَ یَا بُنَیَّ حَتَّی أُسَابِقَك ، قَالَ :فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِی.

(۳۴۲۷۵) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ مقام جبان کی طرف گیا تو والد صاحب نے مجھ سے فرمایا اے بیٹے آ ؤدوڑنے کا مقابلہ کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے مقابلہ کیا اور وہ مجھ سے سبقت لے گئے۔

(٣٤٢٧٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ ، عَنْ أَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :سَابَقَنِی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَقْتُهُ. قَالَ حَمَّادٌ :الْحِضَار.

(۳۴۲۷۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دوڑنے کا مقابلہ کیا تو میں آپ سے آگے بڑھ گئی۔

(٣٤٢٧٧) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، قَالَ :کَانُوا یَسْتَبِقُونَ عَلَی أَقْدَامِهِمْ.

(۳۴۲۷۷) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیدل چلنے اور دوڑنے کا مقابلہ کیا کرتے تھے۔

(١٧١) السَّبْقِ بِالدَّحْوِ بِالْحِجَارَةِ

پتھر بازی میں مقابلہ کرنا

(٣٤٢٧٨) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ یَزِیدَ الْهُذَلِیِّ ، قَالَ :قُلْتُ لِسَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ :مَا تَقُولُ فِی السَّبْقِ بِالدَّحْوِ بِالْحِجَارَةِ ؟ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۴۲۷۸) حضرت اسحاق بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید المسیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ پتھر بازی کا مقابلہ کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

(١٧٢) مَنْ کَرِهَ أَنْ یَقُولَ أُسَابِقُك عَلَی أَنْ تَسْبِقَنِی

جو حضرات اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ کوئی شخص یوں کہے: میں اس شرط پر مقابلہ کروں گا کہ آپ مجھے آگے بڑھائیں گے

(٣٤٢٧٩) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ فِی الرَّجُلِ یَقُولُ : أُسَابِقُك عَلَی أَنْ تردَّ عَلَیَّ :فَکَرِهَهُ.

(۳۴۲۷۹) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص کسی کو یوں کہے کہ: میں اس شرط پر مقابلہ کروں گا کہ آپ میری طرف لٹائیں گے۔ (انعام وغیرہ)

(٣٤٢٨٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ کَرِهَ أَنْ یَقُولَ :أُسَابِقُك عَلَی أَنْ تَسْبِقَنِی.

(۳۴۲۸۰) حضرت حسن رحمہ اللہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ یوں کہا جائے کہ میں اس شرط پر مسابقہ کروں گا کہ آپ مجھے آگے بڑھائیں۔

(۳٤۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَقُولَ أَحَدُهُمْ لِصَاحِبِهِ :أَسْبِقُكَ عَلَى أَنْ تَسْبِقَنِي ، فَإِنْ سَبَقْتُكَ فَهُوَ لِي ، وَإِلاَّ كَانَ عَلَيْكَ ، وَهُوَ الْقِمَارُ.

(۳۴۲۸۱) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص دوسرے سے یوں کہے کہ: میں اس شرط پر مسابقہ کروں گا کہ آپ مجھے آگے بڑھائیں گے، پھر اگر میں آپ سے آگے نکل گیا تو وہ انعام میرے لیے ہوگا ورنہ آپ پر ہوگا فرماتے ہیں یہ جوا ہے۔

(۱۷۳) الْعَبْدُ يَخْرُجُ قَبْلَ سَيِّدِهِ مِن دَارِ الْحَرْبِ

غلام دار الحرب سے آقا سے پہلے دار السلام آجائے

(۳٤۲۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الأَعْسَمِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْعَبْدِ إِذَا خَرَجَ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ قَبْلَ سَيِّدِهِ فَهُوَ حُرٌّ ، فَإِنْ خَرَجَ سَيِّدُهُ بَعْدَهُ لَمْ يَرُدَّهُ عَلَيْهِ ، وَإِنْ خَرَجَ السَّيِّدُ قَبْلَ الْعَبْدِ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ ، ثُمَّ خَرَجَ الْعَبْدُ بَعْدَهُ رَدَّهُ عَلَى سَيِّدِهِ.

(۳۴۲۸۲) حضرت ابو سعید الاعسم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا کہ اگر وہ اپنے آقا سے قبل دار الحرب سے نکل آئے تو وہ آزاد ہے اور پھر بعد میں اس کا مالک آجائے تو واپس نہیں لوٹایا جائے گا اور اگر مالک غلام سے پہلے دار الحرب سے آجائے پھر غلام اس کے بعد آئے تو وہ غلام آقا کو دے دیا جائے گا۔

(۳٤۲۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْتِقُ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْعَبِيدِ قَبْلَ مَوَالِيهِمْ إِذَا أَسْلَمُوا ، وَقَدْ أَعْتَقَ يَوْمَ الطَّائِفِ رَجُلَيْنِ.

(احمد ۲۲۳۔ دارمی ۲۵۰۸)

(۳۴۲۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس غلام کو آزاد فرما دیتے تھے جو مسلمان ہو کر اپنے مالک سے پہلے دار الحرب سے آجائے، آپ نے طائف والے دن دو غلاموں کو آزاد فرمایا۔

(۳٤۲۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ إِذَا جَاءَ مِنَ الْعَدُوِّ مُسْلِمًا قَبْلَ مَالِهِ ، ثُمَّ جَاءَ مَالُهُ بَعْدَهُ كَانَ أَحَقَّ بِهِ ، وَإِنْ جَاءَ مَالُهُ قَبْلَهُ كَانَ حُرًّا.

(۳۴۲۸۴) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دشمن کے ملک سے مسلمان ہو کر اپنے مال (غلام) سے قبل مسلمانوں کے پاس آجائے پھر بعد میں اس کا مال آئے تو وہ اپنے مال کا زیادہ حقدار ہے اور اگر اس کا غلام پہلے آجائے تو وہ آزاد شمار ہوگا۔

(۱۷۴) الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الْعَدُوِّ ، وَلَيْسَ لَهُ ثَمَّ ثَمَنٌ

کوئی شخص دشمن کی سرزمین میں ایسی چیز پائے جس کی وہاں کوئی قیمت نہ ہو

(٣٤٢٨٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : كَانَ الْمُسْلِمُونَ لاَ يَرَوْنَ بَأْسًا بِمَا خُرِجَ بِهِ مِنْ أَرْضِ الْعَدُوِّ مِمَّا لاَ ثَمَنَ لَهُ هُنَاكَ.

(۳۴۲۸۵) حضرت مکحول ؒ فرماتے ہیں کہ مسلمان اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ ایسی چیز دشمن کی زمین سے اٹھالائیں جس کی وہاں کوئی قیمت نہ ہو۔

(٣٤٢٨٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا ، يَقُولاَنِ : مَا قَطَعْتَ مِنْ شَجَرِ أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَمِلْتَ وَتَدًا ، أَوْ هِرَاوَةً ، أَوْ مِرْزَبَّةً ، أَوْ لَوْحًا ، أَوْ قَدَحًا ، أَوْ بَابًا فَلاَ بَأْسَ بِهِ ، وَمَا وُجِدَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ مَعْمُولاً فَأَدِّهِ إِلَى الْمَغْنَمِ.

(۳۴۲۸۶) حضرت قاسم اور حضرت سالم ؓ فرماتے ہیں کہ دشمن کی زمین کے درخت کاٹ کر اگر اس سے آپ نے کھونٹی، لاٹھی، ہتھوڑا، تختی، پیالہ یا دروازہ بنالیا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جس چیز کی وہاں قیمت ہو (استعمال ہوتی ہو) اس کو مال غنیمت میں دے دو۔

(٣٤٢٨٧) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الشُّعَيْثِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: مَا قَطَعْتَ مِنْ أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَمِلْتَ مِنْهُ قَدَحًا، أَوْ وَتَدًا، أَوْ هِرَاوَةً ، أَوْ مِرْزَبَّةً فَلاَ بَأْسَ بِهِ، وَمَا وَجَدْتَهُ مِنْ ذَلِكَ مَعْمُولاً فَأَدِّهِ إِلَى الْمَغَانِمِ.

(۳۴۲۸۷) حضرت مکحول ؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۷۵) فِي الرَّايَاتِ السُّودِ

کالے جھنڈوں کے بیان میں

(٣٤٢٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ ، قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، وَبِلاَلٌ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، مُتَقَلِّدًا سَيْفًا ، وَإِذَا رَايَاتٌ سُودٌ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا : عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ. (ترمذی ۳۲۷۳۔ ابن ماجہ ۲۸۱۶)

(۳۴۲۸۸) حضرت حارث ؓ بن حسان فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو آنحضرت ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے اور حضرت بلال ؓ تلوار لٹکائے آپ کے سامنے کھڑے ہوئے تھے اچانک کالے جھنڈے آئے میں نے دریافت کیا کہ یہ کون

ہیں؟ لوگوں نے بتایا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ غزوہ سے واپس آئے ہیں۔

(٣٤٢٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ رَايَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ مِنْ مِرْطٍ لِعَائِشَةَ مُرَحَّلٍ. (ترمذی ۱۶۸۱۔ ابن ماجہ ۲۸۱۸)

(۳۴۲۸۹) حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سیاہ تھا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اونی چادر کا تھا جس پر کجاوے کے نقش تھے۔

(٣٤٢٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَتْ رَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ تُسَمَّى الْعُقَابَ. (ابن سعد ۴۵۵)

(۳۴۲۹۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا علم سیاہ تھا جس کا نام عقاب تھا۔

(٣٤٢٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ مُخَشِّيٍّ ، قَالَ :كَانَتْ رَايَةُ عَلِيٍّ سَوْدَاءَ ، وَرَايَةُ أُولَئِكَ الْجَمَلُ.

(۳۴۲۹۱) حضرت حریث فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا سیاہ تھا، اور ان لوگوں کا جھنڈا اونٹ تھا۔

(٣٤٢٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ مُخَشِّيٍّ ؛ أَنَّ رَايَةَ عَلِيٍّ كَانَتْ يَوْمَ الْجَمَلِ سَوْدَاءَ ، وَكَانَتْ رَايَةُ الزُّبَيْرِ وَطَلْحَةَ الْجَمَلُ.

(۳۴۲۹۲) حضرت حریث فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا سیاہ تھا، اور حضرت زبیر اور طلحہ کا جھنڈا اونٹ تھا۔

(٣٤٢٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَشْيَاخُنَا ؛ أَنَّ رَايَةَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ كَانَتْ يَوْمَ دِمَشْقَ سَوْدَاءَ.

(۳۴۲۹۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید کا جھنڈا دمشق والے دن سیاہ تھا۔

(٣٤٢٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ :لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ ، فَقُلْتُ لَهُ :أَيْنَ تُرِيدُ ؟ قَالَ :بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ مِنْ بَعْدِهِ ، أَنْ أَقْتُلَهُ ، أَوْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ.

(۳۴۲۹۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات میرے ماموں سے ہوئی ان کے پاس جھنڈا تھا، میں نے عرض کیا کدھر کا ارادہ ہے؟ فرمایا: مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو قتل کرنے کیلئے بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی وفات کے بعد اس کی بیوی سے نکاح کرلیا ہے۔

(۱۷۶) فِي عَقْدِ اللِّوَاءِ وَاتِّخَاذِهِ

جھنڈا باندھنا

(٣٤٢٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَدَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ. (عبدالرزاق ۹۶۴۱)

(۳۴۲۹۵) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کیلئے جھنڈا باندھا۔

(٣٤٢٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ : ائْتِنِي بِرُمْحِكَ ، فَعَقَدَ لَهُ لِوَاءً ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : سِرْ ، فَإِنَّ اللَّهَ مَعَكَ.

(۳۴۲۹۶) حضرت حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید سے فرمایا اپنا نیزہ مجھے دو، پھر ان کے لیے اس پر جھنڈا باندھ دیا اور پھر ان سے فرمایا جاؤ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔

(٣٤٢٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَدَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ لِوَاءً فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلاَسِلِ. (بخاری ۳۶۶۲۔ مسلم ۱۸۵۶)

(۳۴۲۹۷) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ ذات السلاسل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو جھنڈا باندھ کر دیا۔

(٣٤٢٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، قَالَتْ : كَانَ لِوَاءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ.

(۳۴۲۹۸) حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سفید تھا۔

(۱۷۷) فِي حَمْلِ الرُّؤُوسِ

دشمن کے سر کاٹ کر لے کر آنا

(٣٤٢٩٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَن أَبِي عُقَيْلٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ ، قَالَ : لَقِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدُوَّ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ : مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ بِرَأْسٍ فَلَهُ عَلَى اللهِ مَا تَمَنَّى. (ابو داؤد ۲۹۶۔ بیہقی ۱۳۳)

(۳۴۲۹۹) حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن سے آمنا سامنا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جو تم میں سے دشمن کا سر کاٹ کر لائے اس کو اللہ وہ چیز عطا کرے گا جس کی وہ تمنا کرے۔

(٣٤٣٠٠) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِرَأْسِهِ.

(۳۴۳۰۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی طرف سپاہی بھیجے جس نے اپنے والد کی بیوی کے ساتھ نکاح کرلیا تھا اور حکم دیا اس کا سر کاٹ کرلاؤ۔

(۳٤۳۰۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : اشْتَرَكْنَا يَوْمَ بَدْرٍ أَنَا وَسَعْدٌ وَعَمَّارٌ ، فَجَاءَ سَعْدٌ بِرَأْسَيْنِ.

(۳۴۳۰۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں میں، حضرت سعد اور حضرت عمار شریک تھے، حضرت سعد دو دشمنوں کا سر کاٹ کر لائے۔

(۳٤۳۰۲) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ رَأْسٍ أُهْدِيَ فِي الإِسْلاَمِ رَأْسُ ابْنِ الْحَمِقِ ، أُهْدِيَ إِلَى مُعَاوِيَةَ.

(۳۴۳۰۲) حضرت ھنیدہ بن خالد الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں پہلا سر جو کاٹ کر کسی طرف بھیجا گیا وہ ابن الحمیق کا سر تھا جو حضرت معاویہ کی طرف بھیجا گیا۔

(۳٤۳۰۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ الْمِصْرِيِّ، قَالَ : بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ ، أَوْ عُمَرُ ، شَكَّ الأَوْزَاعِيُّ ، عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ ، وَمَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ الأَنْصَارِيَّ إِلَى مِصْرَ ، قَالَ : فَفُتِحَ لَهُمْ ، قَالَ : فَبَعَثُوا بِرَأْسِ يَنَّاقَ الْبِطْرِيقِ ، فَلَمَّا رَآهُ أَنْكَرَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : إِنَّهُمْ يَصْنَعُونَ بِنَا مِثْلَ هَذَا ، فَقَالَ : اسْتِنَانٌ بِفَارِسَ وَالرُّومِ ؟ لاَ يُحْمَلُ إِلَيْنَا رَأْسٌ ، إِنَّمَا يَكْفِينَا مِنْ ذَلِكَ الْكِتَابُ وَالْخَبَرُ.

(۳۴۳۰۳) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عقبہ بن عامر اور مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہما کو مصر کی طرف جہاد کیلئے بھیجا، انہوں نے مصر فتح کرلیا اور ینا ق البطریق کا سر ان کو بھیج دیا، جب انہوں نے سر کو دیکھا تو ناپسند کیا، ان حضرات نے فرمایا یہ لوگ بھی ہمارے ساتھ اسی طرح کرتے ہیں، حضرت ابو بکر یا حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کٹے ہوئے سر ہماری طرف نہ بھیجے جائیں۔ ہمارے لیے یہی کافی ہے کہ جیتنے کی خبر یا خط بھیج دیا کریں۔

(۱۷۸) أَيُّ يَوْمٍ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُسَافِرَ فِيهِ ، وَأَيَّ سَاعَةٍ

کس دن اور کن اوقات میں سفر کرنا مستحب ہے

(۳٤۳۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَلَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَافِرُ إِلاَّ يَوْمَ خَمِيسٍ. (بخاری ۲۹۴۹۔ ابو داؤد ۲۵۹۸)

(۳۴۳۰۴) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے علاوہ بہت کم ہی سفر فرمایا کرتے تھے۔

(٣٤٣٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُيَيْنَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَافِرُ يَوْمَ الْخَمِيسِ.

(۳۴۳۰۵) حضرت واصل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر فرمایا کرتے تھے۔

(٣٤٣٠٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ ، عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ بَارِكْ لأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا ، قَالَ : وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً ، أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ ، قَالَ : وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلاً تَاجِرًا ، فَكَانَ يَبْعَثُ بِتِجَارَتِهِ أَوَّلَ النَّهَارِ فَكَثُرَ مَالُهُ.

(ابوداؤد ۲۵۹۹۔ ترمذی ۱۲۱۲)

(۳۴۳۰۶) حضرت صخر الغامدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ: اے اللہ! میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر یا سریہ بھیجتے تو صبح کے وقت بھیجتے صخر نامی ایک تاجر تھا جو تجارت کیلئے صبح کے وقت قافلہ (مال) بھیجا کرتا تھا اس کے مال میں (منافع) میں بہت اضافہ ہو گیا تھا۔

(٣٤٣٠٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ بَارِكْ لأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا.

(۳۴۳۰۷) حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں دعا فرمائی کہ اے اللہ! میری امت کے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما۔

(٣٤٣٠٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ بَارِكْ لأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا. (ترمذی ۴۷۸۔ ابویعلی ۴۲۱)

(۳۴۳۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(١٧٩) مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

جب کوئی شخص سفر پر جانے لگے تو کون سی دعائیں پڑھے

(٣٤٣٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فِي سَفَرٍ ، قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الأَهْلِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الضُّبْنَةِ فِي السَّفَرِ ، وَالْكَآبَةِ فِي الْمُنْقَلَبِ ، اللَّهُمَّ اقْبِضْ لَنَا الأَرْضَ ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ.

(۳۴۳۰۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے۔ ''اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی ہے اور اہل وعیال کا محافظ ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت سے اور واپسی کے برے منظر سے تیری پناہ چاہتا

ہوں۔ اے اللہ! زمین کو ہمارے لیے سکیڑ دے اور سفر کو ہمارے لیے آسان فرمادے۔''

(٣٤٣١٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَرَادَ رَجُلٌ سَفَرًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَوْصِنِي ، قَالَ : أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ ، وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ.

(۳۴۳۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب سفر پر روانہ ہونے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کچھ وصیت (نصیحت) فرمادیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ کو اللہ سے ڈرنے کی (تقویٰ اختیار کرنے کی) وصیت کرتا ہوں، اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر پڑھنے کی۔

(٣٤٣١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ ، وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ ، وَمِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الأَهْلِ وَالْمَالِ.

(۳۴۳۱۱) حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ فرماتے تو پناہ مانگتے سفر کی تھکان سے، پلٹنے والے کے حزن وملال سے، رزق کی زیادتی کے بعد اس کی کمی سے، مظلوم کی بددعا سے اور اہل ومال میں برے منظر سے۔

(٣٤٣١٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَأَوْصِنِي ، قَالَ : إِذَا تَوَجَّهْتَ فَقُلْ : بِسْمِ اللهِ ، حَسْبِيَ اللَّهُ ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ ، فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ : بِسْمِ اللهِ ، قَالَ الْمَلَكُ : هُدِيتَ ، وَإِذَا قُلْتَ حَسْبِيَ اللَّهُ ، قَالَ الْمَلَكُ : حُفِظْتَ ، وَإِذَا قُلْتَ : تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ ، قَالَ الْمَلَكُ : كُفِيتَ.

(۳۴۳۱۲) حضرت عون بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں سفر پر جانا چاہ رہا ہوں مجھے کچھ وصیت فرمادیجئے، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب نکلنے لگو تو یوں کہہ لو، بِسْمِ اللهِ ، حَسْبِيَ اللَّهُ ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ جب آپ نے بسم اللہ کہا تو فرشتہ کہتا ہے تجھے ہدایت دی گئی، اور جب آپ نے حَسْبِيَ اللَّهُ کہا تو فرشتہ نے ندا دی تیری حفاظت کی گئی اور جب آپ نے توکلت علی اللہ کہا تو فرشتہ نے ندا دی تیرے لیے وہ کافی ہو گیا ہے۔

(٣٤٣١٣) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ فِي السَّفَرِ : اللَّهُمَّ بَلاَغًا يُبَلِّغُ خَيْرًا ، مَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ ، وَالْخَلِيفَةُ عَلَى الأَهْلِ ، اللَّهُمَّ اطْوِ لَنَا الأَرْضَ ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الأَهْلِ وَالْمَالِ.

(۳۴۳۱۳) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سفر پر جاتے وقت یہ دعا پڑھتے: اللَّهُمَّ بَلاَغًا يَبْلُغُ خَيْرٌ، مَغْفِرَةٍ مِنْك وَرِضْوَانًا، بِيَدِكَ الْخَيْرُ، إِنَّك عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ عَلَى الأَهْلِ، اللَّهُمَّ اطْوِ لَنَا الأَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الأَهْلِ وَالْمَالِ. اے اللہ! بہترین مغفرت اور رضامندی تیری طرف سے حاصل ہوتی ہے۔ ساری خیریں تیرے ہاتھ میں ہیں۔ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو سفر کا ساتھی اور اہل وعیال کا محافظ ہے۔ اے اللہ! زمین کو ہمارے لیے سکیڑ دے اور سفر کو ہمارے لیے آسان فرما۔ اے اللہ! ہم سفر کی مشقت، برے منظر اور اہل وعیال کی بری حالت سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

(۱۸۰) الرَّاجِعُ مِنْ سَفَرِهِ، مَا يَقُولُ

سفر سے واپس آنے والا کون سی دعائیں پڑھے

(۳۴۳۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ الرُّجُوعَ، قَالَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، فَإِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ، قَالَ: تَوْبًا تَوْبًا، لِرَبِّنَا أَوْبًا، لاَ يُغَادِرُ عَلَيْنَا حُوبًا.

(۳۴۳۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپسی کا ارادہ فرماتے تو یوں فرماتے آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ ''ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں'' پھر جب اپنے گھر والوں کے پاس داخل ہوتے تو فرماتے: تَوْبًا تَوْبًا، لِرَبِّنَا أَوْبًا، لاَ يُغَادِرُ عَلَيْنَا حُوبًا. ''ہم توبہ کرتے ہیں ہم توبہ کرتے ہیں، اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں، وہ ہمارے لیے کوئی گناہ نہیں چھوڑتا۔''

(۳۴۳۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرٍ، قَالَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۴۳۱۵) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو یہ دعا پڑھتے: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ''ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں''

(۳۴۳۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ كَانَ يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْجَيْشِ، أَوِ السَّرَايَا، أَوِ الْحَجِّ، أَوِ الْعُمْرَةِ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ، أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلاَثًا، ثُمَّ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۴۳۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ لشکر، سریہ، حج یا عمرہ سے واپسی کے وقت جب کسی گھاٹی یا ہموار زمین پر آتے تو تین بار تکبیر پڑھ کر یہ دعا پڑھتے۔ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ''اللہ وحدہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا، ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔''

(٣٤٣١٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوشِ ، أَوِ السَّرَايَا ، أَوِ الْحَجِّ ، أَوِ الْعُمْرَةِ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

(۳۴۳۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٣١٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ ، أَوْ بِالْحَرَّةِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۴۳۱۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، جب مدینہ واپس پہنچے تو آنحضرت ﷺ نے یہ دعا پڑھی آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ ، لِرَبِّنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ''ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں''

(٣٤٣١٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : كَانُوا إِذَا قَفَلُوا ، قَالُوا : آيِبُونَ تَائِبُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۴۳۱۹) حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب سفر سے لوٹتے تو یہ دعا پڑھتے آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ''ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں''

(٣٤٣٢٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الْبَرَاءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ ، قَالَ : آيِبُونَ تَائِبُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

(۳۴۳۲۰) حضرت البراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو یہ دعا پڑھتے آيِبُونَ تَائِبُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ''ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں''

(١٨١) مَنْ كَرِهَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُسَافِرَ وَحْدَهُ

جو حضرات تنہا سفر کرنے کو ناپسند کرتے ہیں

(٣٤٣٢١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ.

(۳۴۳۲۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٤٣٢٢) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ نَهَى أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلاَنِ.

(۳۴۳۲۲) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کے سفر پر جانے سے منع فرمایا۔

(٣٤٣٢٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلاَنِ ، إِلاَّ الثَّلاَثَةَ فَمَا زَادَ.

(۳۴۳۲۳) حضرت حسن رحمہ اللہ اکیلے آدمی اور دو آدمیوں کے سفر کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ ہاں مگر جب تین یا زائد ہوں تو پھر اجازت ہے۔

(٣٤٣٢٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُسَافِرُ وَحْدَهُ ؟ قَالَ : شَيْطَانٌ ، قِيلَ : فَالاِثْنَانِ ؟ قَالَ : شَيْطَانَانِ ، قِيلَ : فَالثَّلاَثَةُ ؟ قَالَ : صَحَابَةٌ. (ابوداؤد ۲۶۰۰۔ ترمذی ۱۶۷۴)

(۳۴۳۲۴) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تنہا آدمی کا سفر کرنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا شیطان ہے، یعنی گنہگار ہے، پوچھا گیا کہ اگر دو ہوں؟ فرمایا گنہگار ہیں، پوچھا گیا اگر تین ہوں؟ فرمایا بہترین ساتھی ہیں۔

(٣٤٣٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ ، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ ، وَالثَّلاَثَةُ صَحَابَةٌ.

(۳۴۳۲۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تنہا سوار ہو کر سفر کرنے والا شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین بہترین ساتھی ہیں۔

(٣٤٣٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْلُكَ الرَّجُلُ الْقَفْرَ وَحْدَهُ.

(۳۴۳۲۶) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ویران جگہ میں تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(٣٤٣٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ ، مَا سَارَ رَاكِبٌ وَحْدَهُ بِلَيْلٍ أَبَدًا.

(۳۴۳۲۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تنہا سفر کرنے میں کتنا نقصان ہے تو کوئی سوار کبھی بھی رات کو تنہا سفر نہ کرتا۔

(٣٤٣٢٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ ، وَأَنْ يَبِيتَ فِي بَيْتٍ وَحْدَهُ.

(۳۴۳۲۸) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا آدمی کو سفر کرنے سے اور تنہا گھر میں رات گزارنے سے منع فرمایا ہے۔

(۳٤۳۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ تَبِيتَنَّ وَحْدَك ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ أَشَدَّ مَا يَكُونُ بِكَ وَلُوعًا.

(۳۴۳۲۹) حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تنہا رات مت گزارو، بیشک شیطان زیادہ شوقین ہے جو کچھ تیرے پاس ہے۔

(۱۸۲) مَنْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ

جن حضرات نے تنہا سفر کرنے کی اجازت دی ہے

(۳٤۳۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَوَّاتَ بْنَ جُبَيْرٍ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ ، عَلَى فَرَسٍ لَهُ ، يُقَالُ لَهُ : جَنَاحٌ. (حاکم ۴۱۳)

(۳۴۳۳۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ کو بنو قریظہ کی طرف جناح نامی گھوڑے پر سوار کر کے بھیجا۔

(۳٤۳۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ مُجَاهِدٍ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْوَاحِدُ شَيْطَانٌ ، وَالاثْنَانِ شَيْطَانَانِ ، فَقَالَ : مُجَاهِدٌ : قَدْ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِحْيَةَ وَحْدَهُ ، وَبَعَثَ عَبْدَ اللهِ وَخَبَّابًا سَرِيَّةً ، وَلَكِنْ ، قَالَ عُمَرُ : كُونُوا فِي أَسْفَارِكُمْ ثَلاَثَةً ، فَإِنْ مَاتَ وَاحِدٌ وَلِيَهُ اثْنَانِ ، الْوَاحِدُ شَيْطَانٌ ، وَالاثْنَانِ شَيْطَانَانِ.

(۳۴۳۳۱) حضرت ابونجیح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ کے پاس کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اکیلا سفر کرنے والا ایک شیطان اور دومل کر سفر کرنے والے دو شیطان ہیں، حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دحیہ کو اکیلے سفر پر روانہ فرمایا تھا، اور حضرت عبداللہ اور حضرت خباب (دو بندوں کو بھی) لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تم سفر میں تین آدمی جایا کرو تا کہ اگر کوئی ایک فوت بھی ہو جائے تو دو بندے اس کے پیچھے ولی ہوں، اکیلا سفر کرنے والا ایک شیطان اور دو سفر کرنے والے دو شیطانوں کی طرح ہیں۔

(۱۸۳) فِي الْمُسَافِرِ يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلاً

رات کے وقت سفر سے واپس گھر لوٹنا

(۳٤۳۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

کے لئے بھیجا وہ بھی شکست کھا کر واپس آ گئی، حضرت خالد نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور پھر زمین کی طرف دیر تک دیکھتے رہے۔ حضرت خالد جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو یونہی کیا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ اے براء! تم حملہ کرو۔ حضرت براء نے پوچھا ابھی؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں ابھی۔ چنانچہ حضرت براء اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اسے کوڑے مارنے لگے۔ وہ منظر گویا میری آنکھوں کے سامنے ہے جب وہ گھوڑا اپنی دم کو ہلا رہا تھا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ اے شہر والو! تمہارا کوئی شہر نہیں ہے۔ وہ اللہ یکتا ہے اور اس کے پاس تمہارے لئے جنت ہے۔ پھر حضرت براء نے حملہ کیا اور ان کے ساتھ لوگوں نے بھی حملہ کیا اور اہل یمامہ کو شکست ہوگئی۔ پھر حضرت براء یمامہ والوں کے قلعے میں گئے اور یمامہ کے محکم سے سامنا ہوا۔ اس نے حضرت براء پر حملہ کیا۔ حضرت براء نے اس کے حملے کو ناکام بنا کر اس پر حملہ کیا اور اسے مار گرایا۔ پھر آپ نے یمامہ کے محکم کی تلوار پکڑی اور اس کا سر قلم کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تجھ میں سے جو باقی رہا اللہ اسے نامراد کرے۔ پھر آپ نے اس کی تلوار کو پھینک دیا اور اپنی تلوار کو اٹھا لیا۔

(٣٤٤١١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كَانَ الزُّبَيْرُ يَتَبَّعُ الْقَتْلَى يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، فَإِذَا رَأَى رَجُلاً بِهِ رَمَقٌ أَجْهَزَ عَلَيْهِ ، قَالَ :فَانْتَهَى إِلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ مَعَ الْقَتْلَى، فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِالسَّيْفِ ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ السَّيْفِ وَثَبَ يَسْعَى ، وَسَعَى الزُّبَيْرُ خَلْفَهُ وَهُوَ يَقُولُ :أَنَا ابْنُ صَفِيَّةَ الْمُهَاجِرِ ، قَالَ : فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الرجل ، فَقَالَ :كَيْفَ تَرَى شَدَّ أَخِيكَ الْكَافِرِ ؟ قَالَ :فَحَاصَرَهُ حَتَّى نَجَا.

(۳۴۴۱۱) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ کے دن مقتولین کو تلاش کر رہے تھے۔ جب وہ کسی آدمی کے پاس سے گزرتے، اس کا معائنہ کرتے، اگر اس میں زندگی کی کچھ رمق باقی ہوتی تو اسے بھجوا دیتے۔ آپ ایک آدمی کے پاس پہنچے، جو مقتولین میں لیٹا ہوا تھا۔ آپ نے اسے تلوار لگائی تو وہ اٹھ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس کے پیچھے بھاگے اور کہتے جاتے تھے کہ میں صفیہ کا مہاجر بیٹا ہوں۔ آدمی ان کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ آپ اپنے کافر بھائی کے پکڑنے کو کیسا سمجھتے ہیں۔ پھر انہوں نے اس کو گھیرا لیکن وہ آدمی بھاگ گیا۔

(٣٤٤١٢) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، قَالَ: أُصِيبَ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ.

(۳۴۴۱۲) حضرت عبد اللہ بن شداد بن ہاد کہتے ہیں کہ حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(٣٤٤١٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ شِعَارُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ، يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ.

(۳۴۴۱۳) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کے خلاف جنگ میں مسلمانوں کا شعار یہ جملہ تھا ''اے سورۃ البقرۃ والو!''

(٣٤٤١٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَتْ فِي بَنِي سُلَيْمٍ رِدَّةٌ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ ، فَجَمَعَ مِنْهُمْ أُنَاسًا فِي حَظِيرَةٍ ، حَرَّقَهَا عَلَيْهِمْ بِالنَّارِ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرُ ، فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ :

(۳۴۴۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ یمامہ کے دن حضرت ثابت بن قیس سے ملا درانحالیکہ وہ شدید غصے کے عالم میں تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے چچا جان! آپ نہیں دیکھتے کہ آج لوگوں میں کیسی لڑائی ہوئی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں بھتیجے میں نے اب دیکھا ہے۔

(٣٤٤٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَتَيْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَخْرَمَةَ صَرِيعًا يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، فَوَقَفْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، هَلْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فَاجْعَلْ لِي فِي هَذَا الْمِجَنِّ مَاءً ، لَعَلِّي أُفْطِرُ عَلَيْهِ ، قَالَ :فَأَتَيْتُ الْحَوْضَ وَهُوَ مَمْلُوءٌ دَمًا ، فَضَرَبْتُهُ بِحَجَفَةٍ مَعِي ، ثُمَّ اغْتَرَفْتُ مِنْهُ فَأَتَيْتُهُ ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ قَضَى.

(۳۴۴۰۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ یمامہ میں حضرت عبداللہ بن مخرمہ کے پاس آیا، وہ شدید زخمی حالت میں میدانِ جنگ میں پڑے تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہوگیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے عبداللہ بن عمر! کیا روزہ دار نے روزہ افطار کرلیا (یعنی کیا روزہ کھولنے کا وقت ہوگیا) میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے لئے اس پیالے میں پانی لے آؤ تاکہ میں بھی روزہ افطار کرلوں۔ میں حوض کی طرف آیا تو وہ خون سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے خون کو ہٹا کر پیالے کو پانی سے بھرا اور ان کے پاس لایا تو وہ وفات پا چکے تھے۔

(٣٤٤١٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنِ الْبَرَاءِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، قَالَ :فَبَعَثَ خَالِدٌ الْخَيْلَ ، فَجَاؤُوا مُنْهَزِمِينَ ، قَالَ :وَجَعَلَ الْبَرَاءُ يُرْعَدُ ، فَجَعَلْتُ أَطِدُهُ إِلَى الأَرْضِ وَهُوَ يَقُولُ ، إِنِّي أَجِدُنِي أَفْطُرُ ، قَالَ :ثُمَّ بَعَثَ خَالِدٌ الْخَيْلَ فَجَاؤُوا مُنْهَزِمِينَ ، قَالَ :فَنَظَرَ خَالِدٌ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ بَلَدَ إِلَى الأَرْضِ ، وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ إِذَا أَرَادَ الأَمْرَ ، ثُمَّ قَالَ :يَا بَرَاءُ ، أوحدُ فِي نَفْسِهِ ، قَالَ :فَقَالَ :الآنَ ؟ قَالَ :فَقَالَ :نَعَمَ الآنَ ، قَالَ :فَرَكِبَ الْبَرَاءُ فَرَسَهُ ، فَجَعَلَ يَضْرِبُهَا بِالسَّوْطِ ، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَهِيَ تَمْصَعُ بِذَنَبِهَا ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، وَقَالَ :يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ ، إِنَّهُ لاَ مَدِينَةَ لَكُمْ ، وَإِنَّمَا هُوَ اللَّهُ وَحْدَهُ وَالْجَنَّةُ ، ثُمَّ حَمَلَ وَحَمَلَ النَّاسُ مَعَهُ ، فَانْهَزَمَ أَهْلُ الْيَمَامَةِ ، حَتَّى أَتَى حِصْنَهُمْ ، فَلَقِيَهُ مُحَكَّمُ الْيَمَامَةِ ، فقال :يَا بَرَاءُ ، فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ ، فَاتَّقَاهُ الْبَرَاءُ بِالْحَجَفَةِ ، فَأَصَابَ الْحَجَفَةَ ، ثُمَّ ضَرَبَهُ الْبَرَاءُ فَصَرَعَهُ ، فَأَخَذَ سَيْفَ مُحَكَّمِ الْيَمَامَةِ فَضَرَبَهُ بِهِ حَتَّى انْقَطَعَ، فَقَالَ :قَبَّحَ اللَّهُ مَا بَقِيَ مِنْك ، وَرَمَى بِهِ وَعَادَ إِلَى سَيْفِهِ.

(۳۴۴۱۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید اور حضرت براء کے درمیان تھا۔ حضرت خالد نے ایک لشکر کو لڑائی کے لئے روانہ فرمایا تو وہ شکست کھا کر واپس آ گیا۔ اس کے بعد حضرت براء پر لرزہ طاری ہوگیا اور میں نے انہیں سکون دینے کے لئے زمین کے ساتھ ملا دیا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا۔ پھر حضرت خالد نے ایک اور جماعت کو لڑائی

كِتَابُ الْبُعُوثِ وَالسَّرَايَا

یہ کتاب ہے جنگی مہمات کے تذکرے کے بیان میں

(۱) حَدِيثُ الْيَمَامَةِ وَمَنْ شَهِدَهَا

جنگ یمامہ کا تذکرہ

(۳٤٤٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ حَبِيبَ بْنَ زَيْدٍ قَتَلَهُ مُسَيْلِمَةُ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْيَمَامَةِ ، خَرَجَ أَخُوهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ وَأُمُّهُ ، وَكَانَتْ أُمُّهُ نَذَرَتْ أَنْ لاَ يُصِيبَهَا غُسْلٌ حَتَّى يُقْتَلَ مُسَيْلِمَةُ ، فَخَرَجَا فِي النَّاسِ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ : جَعَلْتُهُ مِنْ شَأْنِي ، فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ بِالرُّمْحِ ، فَمَشَى إِلَيَّ فِي الرُّمْحِ ، قَالَ : وَنَادَانِي رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ : أَنْ آجِرْهُ الرُّمْحَ ، قَالَ : فَلَمْ يَفْهَمْ قَالَ فَنَادَاهُ : أَنْ أَلْقِ الرُّمْحَ مِنْ يَدِكَ ، قَالَ : فَأَلْقَى الرُّمْحَ مِنْ يَدِهِ ، وَغُلِبَ مُسَيْلِمَةُ.

(۳٤٤٠٧) حضرت ابوبکر بن محمد فرماتے ہیں کہ حبیب بن زید کو مسیلمہ نے قتل کیا تھا۔ جنگ یمامہ میں ان کے بھائی عبداللہ بن زید اور ان کی والدہ لڑائی کے لئے نکلے۔ ان کی والدہ نے قسم کھائی تھی کہ وہ اس وقت تک پانی کو ہاتھ نہیں لگائیں گی جب تک مسیلمہ کو قتل نہیں کر دیا جاتا۔ چنانچہ وہ ماں بیٹا لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے۔ عبداللہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے مسیلمہ کو اپنی نظر میں رکھا اور پھر اس پر حملہ کیا اور اسے نیزہ مارا۔ وہ نیزہ لے کر میری طرف بڑھا اور لوگوں میں سے ایک آدمی نے مجھے پکارا کہ اس کے منہ میں نیزہ مارو۔ وہ اس بات کو سمجھ نہ پایا۔ پھر اس نے اسے آواز دی کہ اپنے ہاتھ سے نیزہ پھینک دو۔ اس نے اپنے ہاتھ سے نیزہ پھینک دیا اور مسیلمہ مغلوب ہو گیا۔

(۳٤٤٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَلَى ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، وَهُوَ يَتَحَنَّطُ ، فَقُلْتُ : أَيْ عَمِّ ، أَلاَ تَرَى مَا لَقِيَ النَّاسُ ؟ فَقَالَ : الآنَ يَا ابْنَ أَخِي.

ان کو سلام کیا اور ان کے سامنے عہد نامہ پڑھ کر سنایا لوگوں نے عرض کی سوال کیجئے انہوں نے فرمایا کہ میں تم سے اپنے کھانے کیلئے کھانا اور اس گدھے کیلئے چارہ مانگتا ہوں، پھر وہ انہیں میں رہے جتنا اللہ نے چاہا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو تحریر فرمایا آگے بڑھیں پس حضرت حذیفہ نکل پڑے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب ان کے آنے کی خبر ملی تو اس جگہ پہنچے جہاں سے انہیں آتا ہوا دیکھ سکیں پھر جب ان کو اسی حال میں دیکھا جس حال میں وہ ان کے پاس سے نکلے تھے ایسے ہی واپس لوٹے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو گلے لگایا اور فرمایا آپ میرے بھائی ہیں اور میں آپ کا بھائی ہوں۔

(٣٤٤٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ.

(۳۴۴۰۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

گردن اڑانے کے درمیان اختیار دیا جائے تو اپنی گردن آگے کردو، اس کی ماں اس کو گم کرے، کیوں کہ اسلام کے بعد اس کی دنیا و آخرت نہیں ہے۔

(۳٤٤٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ :قَالَ عِتْرِيسُ بْنُ عُرْقُوبٍ ، أَوْ مِعْضَدٌ ، شك الأَعْمَشُ ، قَالَ :مَا أُبَالِي أَطَعْتُ رَجُلاً فِي مَعْصِيَةِ اللهِ ، أَوْ سَجَدْتُ لِهَذِهِ الشَّجَرَةِ.

(۳۴۴۰۲) حضرت عتریس بن عرقوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں پروا کہ میں اللہ کی نافرمانی میں کسی شخص کی اطاعت کروں یا اس درخت کو سجدہ کروں۔

(۳٤٤٠٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ :نَزَلَ مِعْضَدٌ إِلَى جَنْبِ شَجَرَةٍ فَقَالَ :مَا أُبَالِي أَطَعْتُ رَجُلاً فِي مَعْصِيَةِ اللهِ ، أَوْ سَجَدْتُ لِهَذِهِ الشَّجَرَةِ مِنْ دُونِ اللهِ.

(۳۴۴۰۳) حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معضد ایک درخت کے قریب اترے اور فرمایا: مجھے نہیں پروا کہ میں اللہ کی معصیت میں کسی شخص کی اطاعت کروں یا اس درخت کو اللہ کے علاوہ سجدہ کروں۔

(۳٤٤٠٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مُرَايَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :لاَ طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ. (احمد ٦٦- طيالسي ٨٥٦)

(۳۴۴۰۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

(۳٤٤٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ إِذَا اسْتَعْمَلَ رَجُ كَتَبَ فِي عَهْدِهِ:اسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا عَدَلَ فِيكُمْ، قَالَ، فَلَمَّا اسْتَعْمَلَ حُذَيْفَةَ كَتَبَ فِي عَهْدِهِ:أَنَ اسْمَعُ لَهُ وَأَطِيعُوا ، وَأَعْطُوهُ مَا سَأَلَكُمْ . قَالَ :فَقَدِمَ حُذَيْفَةُ الْمَدَائِنَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَافٍ بِيَدِهِ رَغِيفٌ وَعَرْقَة قَالَ وَكِيعٌ :قَالَ مَالِكٌ ، عَنْ طَلْحَةَ :سَادِلٌ رِجْلَيْهِ مِنْ جَانِبٍ.
قَالَ سَلاَّمٌ :فَلَمَّا قَرَأَ عَلَيْهِمْ عَهْدَهُ ، قَالُوا :سَلْنَا ، قَالَ :أَسْأَلُكُمْ طَعَامًا آكُلُهُ ، وَعَلَفًا لِحِمَارِي هَذَا ، قَال فَأَقَامَ فِيهِمْ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ كَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنْ اقْدُمْ، فَخَرَجَ، فَلَمَّا بَلَغَ عُمَرَ قُدُومُهُ كَمَنَ لَهُ فِي مَكَانٍ حَيْ يَرَاهُ ، فَلَمَّا رَآهُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ عَلَيْهَا ، أَتَاهُ عُمَرُ فَالْتَزَمَهُ وَقَالَ :أَنْتَ أَخِي وَأَنَا أَخُوكَ.

(۳۴۴۰۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جس کسی کو عامل مقرر فرماتے تو اس کے متعلق لکھتے کہ جب تک تمہارے درمیان انصاف سے کام لے ان کی اطاعت کرو، جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو عامل مقرر فرمایا تو ان کے متعلق لکھا کہ ان کی اطاعت کرو جس کا تم سے سوال کریں ان کو دے دو حضرت حذیفہ گدھے پر تشریف فرما ہو کر مدائن اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا اور گوشت تھا۔

گا تو تم اس کو بجالاؤ گے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے تمہارے متعلق ارادہ کیا ہے کہ تم اس آگ میں کود جاؤ سارے لوگ کھڑے ہو گئے اور کودنے کیلئے تیار ہو گئے، جب ان کو یقین ہو گیا کہ وہ اس میں کود پڑیں گے تو فرمایا: اپنے آپ کو روک لو، میں تمہارے ساتھ مزاح کر رہا تھا، پھر جب ہم لوگ واپس آئے اور آنحضرت ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تمہیں گناہ کے کام کا حکم کریں اس کی اطاعت مت کرو۔

۳٤۳۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ طَاعَةَ لِبَشَرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ. (بخاری ۷۲۵۷۔ مسلم ۱۴۶۹)

(۳۴۳۹۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی (انسان) اطاعت جائز نہیں۔

۳٤۳۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لاَ طَاعَةَ لِبَشَرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ.

(۳۴۳۹۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۳٤٤٠٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :قَالَ لِي عُمَرُ :يَا أَبَا أُمَيَّةَ ، إِنِّي لاَ أَدْرِي لَعَلِّي لاَ أَلْقَاكَ بَعْدَ عَامِي هَذَا ، فَاسْمَعْ وَأَطِعْ وَإِنْ أُمِّرَ عَلَيْكَ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجْدَعٌ ، إِنْ ضَرَبَكَ فَاصْبِرْ ، وَإِنْ حَرَمَكَ فَاصْبِرْ ، وَإِنْ أَرَادَ أَمْرًا يَنْتَقِصُ دِينَكَ فَقُلْ :سَمْعٌ وَطَاعَةٌ ، دَمِي دُونَ دِينِي ، فَلاَ تُفَارِقِ الْجَمَاعَةَ.

(۳۴۴۰۰) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوامیہ رضی اللہ عنہ مجھے نہیں معلوم کہ اس سال کے بعد تمہارے ساتھ ملاقات بھی ہو کہ نہ ہو، اپنے امیر کی اطاعت کرو اگرچہ ایک کان کٹا حبشی غلام تمہارا امیر ہو، اگر وہ تمہیں مارے تو صبر کرو، اور تمہیں کسی چیز سے محروم کرے تو صبر کرو، اور اگر وہ کسی ایسے کام کا ارادہ کرے جس سے تمہارے دین میں نقص آ رہا ہو تو اس کو کہہ دو، سننا اور اطاعت کرنا ہے، میرا خون قربان ہے میرے دین پر اور جماعت سے علیحدہ مت ہونا۔

۳٤٤٠١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ الأَزْدِيِّ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :إِنَّ قُرَيْشًا هُمْ أَئِمَّةُ الْعَرَبِ ، أَبْرَارُهَا أَئِمَّةُ أَبْرَارِهَا ، وَفُجَّارُهَا أَئِمَّةُ فُجَّارِهَا ، وَلِكُلٍّ حَقٌّ ، فَأَعْطُوا كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ ، مَا لَمْ يُخَيَّرْ أَحَدُكُمْ بَيْنَ إِسْلاَمِهِ وَضَرْبِ عُنُقِهِ ، فَإِذَا خُيِّرَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ إِسْلاَمِهِ وَضَرْبِ عُنُقِهِ ، فَلْيَمُدَّ عُنُقَهُ ، ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ فَإِنَّهُ لاَ دُنْيَا لَهُ وَلاَ آخِرَةَ بَعْدَ إِسْلاَمِهِ.

(۳۴۴۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قریش عرب کے سردار ہیں، ہر شخص کا ایک حق ہے، پس ہر شخص کو اس وقت تک اس کا حق ادا کرتے رہو جب تک کہ تم میں سے کسی کو اسلام اور مرنے کے درمیان اختیار نہ دے دیا جائے، اور اگر تم میں سے کسی کو اسلام اور

اکٹھی کرو، انہوں نے اس کیلئے لکڑیاں جمع کیں اس نے حکم دیا کہ آگ جلا دو انہوں نے آگ لگا دی، اس نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہیں حکم نہ دیا گیا تھا کہ تم میری بات سنو گے اور اطاعت کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ امیر نے حکم دیا کہ پھر آگ میں داخل ہو جاؤ، راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے بعض نے بعض کی طرف دیکھا اور کہا: بیشک ہمیں آگ سے رسول اکرم ﷺ کی طرف بھاگنا چاہیے راوی کہتے ہیں کہ اس حالت میں تھے کہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور آگ بجھ گئی فرماتے ہیں کہ پھر جب ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آئے تو اس واقعہ کا آپ ﷺ سے ذکر فرمایا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس آگ میں داخل ہو جاتے تو اس میں سے نکل نہ پاتے، امیر کی اطاعت صرف نیکی میں ہے۔

(٣٤٣٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ ، فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ ، مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ ، فَمَنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلاَ سَمْعَ لَهُ وَلاَ طَاعَةَ. (بخاری ۲۹۵۵۔ مسلم ۱۴۶۹)

(۳۴۳۹۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی اطاعت اس میں ہے جس کو وہ پسند کرے، اور ناپسند کرے جب تک گناہ کا حکم نہ کرے، اور جو گناہ کا حکم کرے اس کی اطاعت نہیں ہے۔

(٣٤٣٩٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُجزز عَلَى بَعْثٍ أَنَا فِيهِمْ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى رَأْسِ غَزَاتِهِ ، أَوْ كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ اسْتَأْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْجَيْشِ ، فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ السَّهْمِي ، فَكُنْت فِيمَنْ غَزَا مَعَهُ.

فَلَمَّا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَوْقَدَ الْقَوْمُ نَارًا لِيَصْطَلُوا ، أَوْ لِيَصْنَعُوا عَلَيْهَا صَنِيعًا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ، وَكَانَتْ فِيهِ دُعَابَةٌ : أَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَمَا أَنَا بِآمُرُكُمْ بِشَيْءٍ إِلاَّ صَنَعْتُمُوهُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكُمْ إِلاَّ تَوَاثَبْتُمْ فِي هَذِهِ النَّارِ ، فَقَامَ نَاسٌ فَتَحَجَّزُوا ، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّهُمْ وَاثِبُونَ ، قَالَ : أَمْسِكُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ ، فَإِنَّمَا أَمْزَحُ مَعَكُمْ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَنْ أَمَرَكُمْ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةٍ فَلاَ تُطِيعُوهُ. (ابن ماجہ ۲۸۶۳۔ حاکم ۶۳۰)

(۳۴۳۹۷) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ کا امیر بنا کر بھیجا اس لشکر میں میں بھی شریک تھا جب راستہ میں پہنچے تو لشکر میں سے ایک جماعت نے ان سے اجازت لی، انہوں نے اجازت دے دی اور ان پر حضرت عبداللہ بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرما دیا میں بھی اسی میں ان کے ساتھ لڑنے والوں میں شامل تھا۔

جب راستہ میں تھے تو لوگوں نے کچھ بنانے کیلئے آگ جلائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ میں مزاح کرنے کی عادت تھی آپ نے فرمایا: کیا تم پر لازم نہیں ہے کہ تم میری اطاعت کرو؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں کسی کام کا حکم کروں

عَشَرَةَ دَنَانِيرَ.

(۳۴۳۹۱) حضرت یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ہماری طرف لکھا، ان کا خط ہمیں پڑھ کر سنایا گیا اس میں تو یہ تھا کہ جو شخص گدھے کو عربی گھوڑے کے ساتھ جفتی کروائے اس کی بخشش (عطیہ اور وظیفہ) میں سے دس دینار کم کردو۔

(۳۴۳۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْزَى حِمَارٌ عَلَى فَرَسٍ. (ترمذی ۱۷۰۱۔ احمد ۲۲۵)

(۳۴۳۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کو گھوڑے پر جفتی کروانے سے منع فرمایا۔

(۳۴۳۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْزَى حِمَارٌ عَلَى فَرَسٍ. (احمد ۹۵)

(۳۴۳۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۴۳۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حُسَيْلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ ، يَقُولُ : قَالَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلاَ نُنْزِي حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ ، فَتُنْتِجُ مُهْرَةً نَرْكَبُهَا ؟ قَالَ : إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ.

(۳۴۳۹۴) حضرت دحیہ الکلبی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم گدھے کی گھوڑے کے ساتھ جفتی نہ کروائیں اس سے بچھڑا پیدا ہوتا ہے جس پر ہم سوار ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کام وہ کرتا ہے جو جاہل ہوتا ہے۔

(۱۹۳) فِي إِمَامِ السَّرِيَّةِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْصِيَةِ ؛ مَنْ قَالَ لاَ طَاعَةَ لَهُ

سریہ کا امیر اگر گناہ کے کام کا حکم دے تو اس کی اطاعت نہیں ہوگی

(۳۴۳۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا ، قَالَ : فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ ، فَقَالَ : اجْمَعُوا لِي حَطَبًا ، فَجَمَعُوا لَهُ حَطَبًا ، قَالَ : أَوْقِدُوا نَارًا ، فَأَوْقَدُوا نَارًا ، قَالَ : أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَادْخُلُوهَا ، قَالَ : فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ، وَقَالُوا : إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ.
قَالَ : فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَكَنَ غَضَبُهُ ، وَطُفِئَتِ النَّارُ ، قَالَ : فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ. (بخاری ۴۳۴۰۔ مسلم ۱۴۷۰)

(۳۴۳۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ روانہ فرمایا اور ایک انصاری کو ان کا امیر مقرر فرمایا، اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس کی بات مانیں اور اس کی اطاعت کریں امیر کو کسی معاملہ میں لشکر والوں پر غصہ آیا، اس نے حکم دیا کہ لکڑیاں

(۳۴۳۸۷) حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ قریظہ کے دن ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا، جس کے بال آ چکے تھے اس کو قتل کر دیا گیا اور جس کے بال نہ آئے اس کو قتل نہ کیا گیا، میرے بھی چونکہ بال نہ آئے تھے اس لیے مجھے بھی قتل نہ کیا گیا۔

(٣٤٣٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : عُرِضْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاسْتَصْغَرَنَا ، وَشَهِدْنَا أُحُدًا. (بخاری ۳۹۵۵۔ طحاوی ۲۱۹)

(۳۴۳۸۸) حضرت براء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو غزوہ بدر کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا، ہمیں چھوٹا سمجھا گیا، پھر ہم غزوہ احد میں شریک ہوئے۔

(۱۹۳) فِي إِنْزَاءِ الْحُمُرِ عَلَى الْخَيْلِ

گدھوں کو گھوڑوں پر چڑھانا (جفتی کروانا)

(٣٤٣٨٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ ، عَنْ أَبِي أَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ بَيْضَاءُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوْ شِئْنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ هَذِهِ فَعَلْنَا ، قَالَ : وَكَيْفَ ؟ قُلْنَا : نَحْمِلُ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ الْعِرَابِ فَتَأْتِي بِهَا ، قَالَ : إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ.

(بیہقی ۲۳)

(۳۴۳۸۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ کا خچر ہدیہ کیا گیا میں نے عرض کیا کہ اگر ہم چاہتے تو اس طرح کر سکتے تھے، (یعنی سفید خچر پیدا کروانا) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیسے؟ ہم نے عرض کیا گدھے کو عربی گھوڑے پر چڑھا (جفتی) کر اس سے ایسی اولاد ہوتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا کام وہ کرتا ہے جو جاہل ہوتا ہے۔

(٣٤٣٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْلٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ بَيْضَاءُ ، فَقَالَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ : لَوْ شِئْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ نَتَّخِذَ مِثْلَهَا ، قَالَ : وَكَيْفَ ؟ قَالَ نَحْمِلُ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ الْعِرَابِ فَتَأْتِي بِهَا ، قَالَ : إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ.

(طبرانی ۴۹۹۳۔ احمد ۱/۱۱۰)

(۳۴۳۹۰) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(٣٤٣٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُهُ : أَيُّمَا رَجُلٍ حَمَلَ حِمَارًا عَلَى عَرَبِيَّةٍ مِنَ الْخَيْلِ ، فَامْحُوا مِنْ عَطَائِهِ

(۳۴۳۸۴) حضرت ابوعبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو آدمی کوفہ کے میدان سے مسکن کے دن فرار ہو گئے، وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو برا بھلا کہا اور سخت باز پرس فرمائی اور فرمایا: دونوں بھاگ کر آ گئے؟ اور پھر ان کو بصرہ کے میدان جنگ کی طرف روانہ فرمانے کا ارادہ کیا تو ان دونوں نے عرض کیا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! نہیں بلکہ آپ ہمیں دوبارہ اسی میدان کی طرف روانہ فرما دیں جہاں سے ہم بھاگے تھے تا کہ ہماری توبہ بھی وہیں سے ہو جائے۔

(۱۹۱) فِي الْغَزْوِ بِالْغِلْمَانِ، وَمَنْ لَمْ يُجِزْهُمْ، وَالْحُكْمِ فِيهِمْ

بچوں کو جہاد میں ساتھ لے جانے کا بیان

(۳٤۳۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رُدِدْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَوْمِ الْجَمَلِ، اسْتَصْغَرُونَا.

(۳۴۳۸۵) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ جمل والے دن مجھے اور حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن کو واپس لوٹا دیا گیا ہمیں چھوٹا قرار دیا گیا۔

(۳٤۳۸٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: عَرَضَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ يوم أُحُدَ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَاسْتَصْغَرَنِي فَرَدَّنِي، ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي، قَالَ نَافِعٌ: حَدَّثْتُ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ خَلِيفَةٌ، فَقَالَ: إِنَّ هَذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ: أَنَّ مَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ فَافْرِضُوا لَهُ فِي الْمُقَاتِلَةِ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَافْرِضُوا لَهُ فِي الْعِيَالِ. (بخاری ۲۶۶۴۔ مسلم ۱۴۹۰)

(۳۴۳۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے دن مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جہاد میں شریک ہونے کیلئے پیش کیا گیا اس وقت میری چودہ سال عمر تھی مجھے چھوٹا سمجھا گیا اور واپس کر دیا گیا پھر غزوہ خندق والے دن مجھے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی تو مجھے اجازت دے دی گئی۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ تھے تو میں نے یہ روایت ان سے بیان کی، انہوں نے فرمایا: یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان بیشک ایک حد ہے، پھر انہوں نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ: جس کی عمر پندرہ سال ہو اس کو جہاد کیلئے اور جس کی عمر اس سے کم ہو اس کو اھل وعیال کیلئے مقرر کر دو۔

(۳٤۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ: عُرِضْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ، فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ، وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ، فَكُنْتُ مِمَّنْ لَمْ يُنْبِتْ، فَلَمْ يَقْتُلْنِي.

(۳۴۳۷۷) حضرت ابراہیم ؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ ایک لشکر آذر بائیجان میں پھنس گیا اور اس نے صبر سے کام لیا اور سب شہید ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ میری طرف واپس لوٹ آتے تو میں ان کا مددگار ہوتا۔

(۳٤۳۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ فَرَّ مِنْ ثَلاَثَةٍ فَلَمْ يَفِرَّ ، وَمَنْ فَرَّ مِنِ اثْنَيْنِ فَقَدْ فَرَّ ، يَعْنِي مِنَ الزَّحْفِ.

(۳۴۳۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جنگ میں جو تین سے فرار ہوا وہ گویا کہ نہیں فرار ہوا جو دو میں سے فرار ہو گیا وہ فرار شمار ہوگا۔

(۳٤۳۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ مِنَ الْكَبَائِرِ.

(۳۴۳۷۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنگ سے فرار ہونا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(۳٤۳۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ طَيْسَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَهْدَلِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ مِنَ الْكَبَائِرِ.

(۳۴۳۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳٤۳۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً قَدْ وَلَّى ، فَقَالَ لَهُ: حَرُّ النَّارِ أَشَدُّ مِنْ حَرِّ السَّيْفِ.

(۳۴۳۸۱) حضرت ابوالبختری نے ایک شخص کو جنگ سے بھاگتے ہوئے دیکھا تو فرمایا جہنم کی گرمی تلوار کی گرمی سے زیادہ سخت ہے۔

(۳٤۳۸۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ أَبُو عُبَيْدَ وَهُزِمَ أَصْحَابُهُ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : أَنَا فِئَتُكُمْ.

(۳۴۳۸۲) حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوعبید شہید ہوئے اور ان کے ساتھیوں کو شکست ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارا مددگار ہوں۔

(۳٤۳۸۳) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ ، قَالَ: حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ: ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ﴾ ، قَالَ: نَزَلَتْ فِي أَهْلِ بَدْرٍ.

(۳۴۳۸۳) حضرت حسن ؒ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ﴾ بدر والوں کے حق میں نازل ہوئی۔

(۳٤۳۸٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى ؛ أَنَّ رَجُلَيْنِ فَرَّا يَوْمَ مَسْكَنٍ مِنْ مَغْزَى الْكُوفَةِ ، فَأَتَيَا عُمَرَ ، فَعَيَّرَهُمَا وَأَخَذَهُمَا بِلِسَانِهِ أَخْذًا شَدِيدًا ، وَقَالَ : فَرَرْتُمَا ؟ وَأَرَادَ أَنْ يَصْرِفَهُمَا إِلَى مَغْزَى الْبَصْرَةِ ، فَقَالاَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لاَ ، بَلْ رُدَّنَا إِلَى الْمَغْزَى الَّذِي فَرَرْنَا مِنْهُ ، حَتَّى تَكُونَ تَوْبَتُنَا مِنْ قِبَلِهِ.

عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ مِنْ سَرَايَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً ، فَكُنْتُ فِيمَنْ حَاصَ ، قَالَ :فَقُلْنَا حِينَ فَرَرْنَا : كَيْفَ نَصْنَعُ وَقَدْ فَرَرْنَا مِنَ الزَّحْفِ ، وَبُؤْنَا بِالْغَضَبِ ؟ فَقُلْنَا: نَدْخُلُ الْمَدِينَةَ فَنَبِيتُ بِهَا ، فَلاَ يَرَانَا أَحَدٌ.

قَالَ :فَلَمَّا دَخَلْنَا قُلْنَا :لَوْ عَرَضْنَا أَنْفُسَنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنْ كَانَتْ لَنَا تَوْبَةٌ أَقَمْنَا، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ ذَهَبْنَا ، قَالَ :فَجَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ صَلاَةِ الْغَدَاةِ ، فَلَمَّا خَرَجَ قُمْنَا إِلَيْهِ ، فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، نَحْنُ الْفَرَّارُونَ ، قَالَ :فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ :بَلْ أَنْتُمَ الْعَكَّارُونَ ، قَالَ: فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ ، وَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَدْنَا أَنْ نَفْعَلَ ، وَأَنْ نَفْعَلَ ، قَالَ :أَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ.

(ابو داؤد ۲۶۴۰۔ ترمذی ۱۷۱۶)

(۳۴۳۷۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ ایک سریہ میں شریک تھے، لوگوں نے بھاگنے کیلئے چکر لگانا شروع کر دیئے فرماتے ہیں کہ میں بھی بھاگنے والوں میں سے تھا، جنگ سے فرار ہوتے وقت ہم نے کہا ہم کیا کریں کہ ہم جنگ سے فرار ہو رہے ہیں اور اللہ کے غضب کے مستحق ہو کر لوٹ رہے ہیں؟ ہم نے کہا کہ مدینہ چلتے ہیں اور وہاں رات گزارتے ہیں کہ کوئی ہمیں نہ دیکھے، راوی کہتے ہیں کہ پھر جب ہم مدینہ آئے تو ہم نے کہا کہ اگر ہم اپنے آپ کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیں تو بہتر ہے اگر تو ہمارے لیے توبہ کی گنجائش ہے تو ہم اسی پر رہیں اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہے تو ہم واپس چلتے ہیں، ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صبح کی نماز سے قبل بیٹھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم جنگ سے فرار ہونے والوں میں سے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بلکہ تم بھاگ کر دوبارہ لوٹنے والے ہو، راوی فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب ہوئے تو ہم نے آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم بھی اسی طرح کرنے کا ارادہ کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مسلمانوں کا مددگار ہوں۔

(۳٤۳۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :لَمَّا بَلَغَ عُمَرَ قَتْلُ أَبِي عُبَيْدَةَ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ :إِنْ كُنْتُ لَهُ لَفِئَةً ، لَوِ انْحَازَ إِلَيَّ.

(۳۴۳۷۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ابو عبید الثقفی رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی اطلاع ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ ہماری طرف لوٹ آتا تو میں اس کا مددگار ہوتا۔

(۳٤۳۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:أَنَا فِئَةُ كُلِّ مُسْلِمٍ.

(۳۴۳۷۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ہر مسلمان کا مددگار ہوں۔

(۳٤۳۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ قَوْمًا صَبَرُوا بِأَذْرَبِيجَانَ حَتَّى قُتِلُوا ، فَقَالَ عُمَرُ :لَوِ انْحَازُوا إِلَيَّ لَكُنْتُ لَهُمْ فِئَةً.

نے کہا: ہم نے ان کو روانہ کیا ہے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے ان کو تیار کیا اور ان کو روانہ کیا اور ان کیلئے دعا کی۔

(٣٤٣٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غُنْيَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، قَالَ : بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ جَيْشًا إِلَى الشَّامِ فَخَرَجَ يُشَيِّعُهُمْ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

(۳۴۳۶۹) حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ملک شام کی طرف لشکر روانہ فرمایا پھر ان کو روانہ کرنے کیلئے سواری پر سوار ہو کر ان کے ساتھ نکلے۔

(٣٤٣٧٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقِيلَ لَهُ : قَدْ قَدِمَ جَعْفَرٌ ، فَقَالَ : مَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا أَنَا أَفْرَحُ ؛ بِقُدُومِ جَعْفَرٍ ، أَوْ بِفَتْحِ خَيْبَرَ ؟ ثُمَّ تَلَقَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَزَمَهُ ، وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

(۳۴۳۷۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپ کو خبر دی کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معلوم نہیں کس بات سے مجھے زیادہ خوشی حاصل ہوئی ہے: حضرت جعفر کے آنے پر یا پھر خیبر فتح ہونے پر؟! پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا استقبال کیا اور بغل گیر ہو کر ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

(٣٤٣٧١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا وَجَّهَنَا عُمَرُ إِلَى الْكُوفَةِ ، مَشَى مَعَنَا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ، فَوَدَّعَنَا وَدَعَا لَنَا ، ثُمَّ قَعَدَ يَنْفُضُ رِجْلَيْهِ مِنَ الْغُبَارِ ، ثُمَّ رَجَعَ.

(۳۴۳۷۱) حضرت حنش بن حارث رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ہمیں کوفہ کی طرف بھیجا تو دن کا کچھ حصہ ہمارے ساتھ چلے پھر ہمیں الوداع فرمایا اور ہمارے لئے دعا فرمائی پھر بیٹھ کر اپنے قدموں سے مٹی اور غبار جھاڑا اور واپس لوٹ گئے۔

(٣٤٣٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ حُدِّثْتُ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : شَيَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَلَمْ يَتَلَقَّهُ.

(۳۴۳۷۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا اور ان کا استقبال نہ کیا۔

(٣٤٣٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ قَرَظَةَ ، قَالَ : شَيَّعَنَا عُمَرُ إِلَى صِرَارٍ.

(۳۴۳۷۳) حضرت قرظہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں مقام صرار کی طرف روانہ فرمایا۔

(١٩٠) مَا جَاءَ فِي الفِرارِ مِنَ الزَّحْفِ

جنگ سے فرار ہونے پر وعید کا بیان

(٣٤٣٧٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : حَدَّثَنِي

(۱۸۸) فِي الرَّجُلِ يخلّي عَنْ دَابَّتِهِ فيأخُذُهَا الرَّجُلُ

کوئی شخص اپنا جانور چھوڑ دے اور دوسرا شخص اس کو پکڑ کر پال لے

(۳۴۳۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَجَدَ دَابَّةً بِمَهْلَكٍ فَهِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا.

(۳۴۳۶۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے جانور کو ہلاکت والی جگہ پر چھوڑ دے تو جو اس کو پکڑ کر زندہ کر دے (اس کو پال لے) وہ اسی کا ہے۔

(۳۴۳۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي الرَّجُلِ يَتْرُكُ الدَّابَّةَ فِي أَرْضِ الْقَفْرِ ، قَالَ : هِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا.

(۳۴۳۶۶) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اپنا جانور بے آب وگاہ زمین میں چھوڑ دے تو جو اس کو پال لے اور چارہ وغیرہ کھلائے وہ اس کا ہے۔

(۳۴۳۶۷) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ فِي رَجُلٍ سَيَّبَ دَابَّتَهُ ، فَأَخَذَهَا رَجُلٌ ، قَالَ : فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَخَاصَمَهُ إِلَى عَامِرٍ ، فَقَالَ : هَذَا أَمْرٌ قَدْ قُضِيَ فِيهِ قَبْلَ الْيَوْمِ ، إِنْ كَانَ سَيَّبَهَا فِي خَوْفٍ وَمَفَازَةٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِدَابَّتِهِ ، وَإِنْ كَانَ سَيَّبَهَا فِي كَلأٍ وَأَمْنٍ فَلاَ حَقَّ لَهُ فِيهَا.

(۳۴۳۶۷) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنا جانور آزاد چھوڑ دیا تو اس کو دوسرے آدمی نے پکڑ لیا، پھر اس کا مالک آیا اور حضرت عامر کے پاس جھگڑا لے کر حاضر ہوا۔ حضرت عامر نے فرمایا یہ ایسا معاملہ ہے جس کے متعلق آج کے دن سے قبل فیصلہ ہو چکا ہے اگر تو اس نے خوف وغیرہ کی وجہ سے اپنا جانور چھوڑا تھا تو پھر یہ اپنے جانور کا زیادہ حقدار ہے، اور اگر چارے کی وجہ سے چھوڑا ہے تو پھر اس میں اس کا کوئی حق نہیں ہے۔

(۱۸۹) فِي تشْيِيعِ الغُزَاةِ وتَلَقِّيهِمْ

غزوہ کیلئے لشکر روانہ کرنا اور ان کے ساتھ ملاقات کرنا اور ان کا استقبال کرنا

(۳۴۳۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ الرُّعَيْنِيَّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَحْسِبُ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ شَيَّعَ جَيْشًا فَمَشَى مَعَهُمْ ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اغْبَرَّتْ أَقْدَامُنَا فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ ، فَقَالَ رَجُلٌ : إِنَّمَا شَيَّعْنَاهُمْ ، فَقَالَ : جَهَّزْنَاهُمْ وَشَيَّعْنَاهُمْ وَدَعَوْنَا لَهُمْ.

(۳۴۳۶۸) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر روانہ فرمایا پھر ان کے ساتھ چلتے رہے ان کو رخصت کرنے کیلئے اور فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنے راستہ میں ہمارے قدموں کو غبار آلود کیا، ایک شخص

(۱۸۷) مَا قَالُوا فِي عَقْرِ الْخَيْلِ

گھوڑے کے پاؤں پر ضرب کے نشان کا بیان

(٣٤٣٦٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبِي الَّذِي أَرْضَعَنِي مِنْ بَنِي مُرَّةَ ، قَالَ :كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى جَعْفَرٍ يَوْمَ مُؤْتَةَ ، نَزَلَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ شَقْرَاءَ فَعَرْقَبَهَا ، ثُمَّ مَضَى فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

(۳۴۳۶۰) حضرت یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا جنہوں نے مجھے بنومرہ میں دودھ پلایا فرمایا گویا کہ میں جنگ موتہ کے دن حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہا ہوں اپنے گھوڑے سے اترے جو سرخی مائل تھا، پھر اس کے پاؤں پر ضرب کا نشان لگایا اور جنگ میں شریک ہوگئے اور لڑتے رہے یہاں تک کہ آپ شہید ہوگئے۔

(٣٤٣٦١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي غُنْيَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، قَالَ :بَعَثَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى الشَّامِ ، فَقَالَ :لَا تَعْقِرُوا دَابَّةً حَسَرْتُمُوهَا.

(۳۴۳۶۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو ملک شام کی طرف بھیجا اور فرمایا: گھوڑے کے پاؤں پر ضرب کا نشان مت لگاؤ تم اس کو تھکا دیتے ہو۔

(٣٤٣٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ:حدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْعَبْسِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ، قَالَ:الْحَسِيرُ لَا يُعْقَرُ.

(۳۴۳۶۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ گھوڑے جو تھک جائیں ان کے پاؤں پر ضرب کا نشان نہیں لگایا جائے گا۔

(٣٤٣٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْهُذَلِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :كَانَتِ السَّرَايَا إِذَا بُعِثَتْ قِيلَ لَهَا :لَا تَعْقِرُوا حَسِيرًا.

(۳۴۳۶۳) حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سرایا بھیجے جاتے تو ان کو کہا جاتا کہ تھک جانے والے جانور کے پاؤں پر ضرب کا نشان مت لگانا۔

(٣٤٣٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :لَا تَعْقِرُوا دَابَّةً ، وَإِنْ حُسِرَتْ.

(۳۴۳۶۴) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گھوڑے کے پاؤں پر ضرب کا نشان مت لگاؤ اگرچہ وہ تھک جائے۔

سے لڑائی ہوئی، پھر جب لشکر واپس آیا تو انہوں نے حضور ﷺ سے اس بارے میں شکایت کی، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرا لشکر تھوڑا تھا مجھے ڈر تھا کہ اگر آگ روشن کی تو دشمن ہماری قلت کو دیکھ لے گا اور میں نے ان کو دشمن کا پیچھا بھی اسی وجہ سے کرنے سے منع کر دیا تھا کہ کوئی دشمن پہاڑ پر کمین نہ لگائے بیٹھا ہو، راوی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو یہ طریقہ اور چال بہت پسند آئی۔

(٣٤٢٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ لأَبِي بَكْرٍ ، لَمَّا لَمْ يَدَعْ عَمْرٌو النَّاسَ أَنْ يُوقِدُوا نَارًا ، أَلاَ تَرَى إِلَى هَذَا الَّذِي مَنَعَ النَّاسَ مَنَافِعَهُمْ ، قَالَ :فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : دَعْهُ ، فَإِنَّمَا وَلاَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا لِعِلْمِهِ بِالْحَرْبِ.

(۳۴۳۵۶) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو آگ جلانے سے منع فرمایا کہ کیا آپ اس شخص کو دیکھتے ہیں جس نے لوگوں کو ان کے فائدے سے روکا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا چھوڑ دو، ان کی جنگی چالوں میں مہارت کی وجہ سے رسول اکرم ﷺ نے انہیں ہمارا امیر بنایا۔

(٣٤٢٥٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِالْمُشْرِكِينَ ، وَكَانَ أَوَّلَ يَوْمٍ مَكَرَ بِهِمْ فِيهِ.

(۳۴۳۵۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے جنگ احد کے دن مشرکین کے ساتھ خفیہ چال چلی، یہ پہلا موقع اور دن تھا جس میں ان کے ساتھ چال چلی گئی تھی۔

(٣٤٢٥٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ ، يُقَالَ لَهُ :صُبَيْحٌ :كُنَّا مَعَاشِرَ الْفُطْحِ مَعَ عَلِيٍّ ، قَالَ :وَكَانَ عَلِيٌّ رَجُلاً مُجَرِّبًا ، قَالَ :وَكَانَ يَقُولُ :الْحَرْبُ خَدْعَةٌ ، قَالَ :فَيَنْتَهِي إِلَى الصَّخْرَةِ ، قَالَ :فَيَقُولُ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، صَخْرَةً ، قَالَ :فَنَرَى نَحْنُ أَنَّهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ ، قَالَ :فَيَنْتَهِي إِلَى دِجْلَةَ ، فَيَقُولُ :دِجْلَةَ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، فَنَرَى نَحْنُ أَنَّهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ.

(۳۴۳۵۹) حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صبیح نامی ایک شخص نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ تجربہ کار انسان تھے، فرماتے تھے کہ جنگ خفیہ چال چلنے کا نام ہے، فرماتے ہیں کہ وہ چٹان کی طرف پہنچے اور فرمایا اللہ اکبر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا چٹان ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ وہاں میرے جیسے کو کہا گیا ہے، پھر دجلہ کی طرف پہنچے اور فرمایا، دجلہ اللہ اکبر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا، ہم نے دیکھا کہ وہاں چیز ہے جس کو کہا گیا ہے۔

(٣٤٢٥٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :الْحَرْبُ خَدْعَةٌ.

(۳۴۳۵۹) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خفیہ چال چلنے کا نام ہے۔

(٣٤٣٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً ، وَرَّى بِغَيْرِهَا. (بخاری ۲۹۴۷۔ ابو داؤد ۲۶۳۰)

(۳۴۳۵۱) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کے سفر پر روانہ ہونے کا ارادہ فرماتے تو کسی دوسرے سفر کے ساتھ توریہ فرمادیتے، (یعنی جہاد کے سفر کو مخفی رکھتے)۔

(٣٤٣٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، سَمِعَ جَابِرًا ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ يُخْرِجُ نَاسًا مِنَ النَّارِ بَعْدَ أَنْ صَارُوا حُمَمًا ، قَالَ : وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ.

(بخاری ۳۰۳۰۔ مسلم ۱۳۶۱)

(۳۴۳۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جہنم سے لوگوں کو کوئلہ ہونے کے بعد نکالیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنگ تو خفیہ چال چلنے کا نام ہے۔

(٣٤٣٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ، فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ. (بخاری ۳۶۱۱۔ مسلم ۱۵۴)

(۳۴۳۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تم سے بیان کرتا ہوں جو میرے اور تمہارے درمیان ہے کہ جنگ خفیہ چال چلنے کا نام ہے، اور اگر میں تم سے بیان کروں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر آسمان سے میں الٹے منہ گر جاؤں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میں جھوٹ بولوں۔

(٣٤٣٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ. (ابن ماجه ۲۸۳۳)

(۳۴۳۵۴) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنگ تو خفیہ چال چلنے کا نام ہے۔

(٣٤٣٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلاَسِلِ ، فَأَصَابَهُمْ بَرْدٌ شَدِيدٌ ، فَقَالَ : لاَ يُوقِدَنَّ رَجُلٌ نَارًا ، ثُمَّ قَاتَلَ الْقَوْمَ ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَانَ فِي أَصْحَابِي قِلَّةٌ ، وَخَشِيتُ أَنْ يَرَى الْقَوْمُ قِلَّتَهُمْ ، وَنَهَيْتُهُمْ أَنْ يَتَّبِعُوا الْعَدُوَّ مَخَافَةَ أَنْ يَكُونَ لَهُمْ كَمِينٌ مِنْ وَرَاءِ الْجَبَلِ ، قَالَ : فَأَعْجَبَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (حاکم ۴۳)

(۳۴۳۵۵) حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو غزوہ ذات السلاسل میں امیر بنا کر روانہ فرمایا۔ ان کے لشکر کو سخت سردی لگی، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ کوئی شخص آگ مت جلائے پھر ان کی دشمن

بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : نَدْخُلُ أَرْضَ الشِّرْكِ ، فَنُحَاصِرُ الْحِصْنَ ، فَيُقَاتِلُونَنَا قِتَالاً شَدِيدًا ، فَيَسْأَلُونَنَا الأَمَانَ ، وَيَأْبَى ذَلِكَ الأَمِيرُ ، فَمَا تَرَى فِي قِتَالِهِمْ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ إِلَيْكُمْ ، ذَاكَ إِلَى الأَمِيرِ.

(۳۴۳۴۷) حضرت ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ ہم لوگ کافروں کے ملک میں جا کر ان کے قلعہ کا محاصرہ کریں پھر وہ لوگ ہمارے ساتھ سخت مزاحمت کریں اور بعد میں ہم سے امن طلب کریں اور ان کا امیر انکار کر دے تو ان کے ساتھ لڑنے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا یہ تم پر نہیں ہے یہ ان کے امیر کا معاملہ ہے۔

(٣٤٣٤٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي قَيْسٍ ، يَذْكُرُ عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ ، قُلْتُ : الْمَلِكُ مِنْ مُلُوكِ خُرَاسَانَ يُصَالِحُ مِنَ السَّبْيِ عَلَى رُؤُوسٍ مَعْلُومَةٍ ؟ قَالَ : مَا كَانَ مِنْ صُلْحٍ فَلاَ بَأْسَ.

(۳۴۳۴۸) حضرت مطرف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے دریافت کیا کہ خراسان کے بادشاہوں میں ایک بادشاہ قیدی سے معلومات کی بنیاد پر صلح کرتا ہے؟ فرمایا: صلح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١٨٦) فِي الْمَكْرِ وَالْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ

جنگ میں مکر اور دھوکا دینا

(٣٤٣٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي حُدَّانٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا ، يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ سَمَّى الْحَرْبَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدْعَةً. (بخاری ۳۰۲۹۔ مسلم ۱۳۶۲)

(۳۴۳۴۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک پر جنگ کا نام دھوکا رکھا۔ (ایک چال چلنے کا نام ہے)۔

(٣٤٣٥٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي حُدَّانٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ قَضَى عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ ، وَإِنِّي مُحَارِبٌ أَتَكَلَّمُ فِي الْحَرْبِ ، قَالَ : وَلَكِنْ إِذَا قُلْتُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَاللهِ لأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ. (احمد ۹۰۔ ابن سعد ۳۴۴)

(۳۴۳۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارکہ پر فیصلہ فرمایا کہ جنگ...... چال چلنے کا نام ہے، بیشک میں تو جنگ جو ہوں، جنگ کے متعلق بات کرتا ہوں، فرمایا کہ لیکن جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، تو خدا کی قسم مجھے یہ بات زیادہ پسندیدہ تھی کہ میں آسمان سے الٹے منہ گر جاتا اس بات سے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وہ بات کہوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ فرمائی ہو۔

(٣٤٣٤٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَيْحَانَ ، قَالَ :شَهِدَتْ تُسْتَرَ مَعَ أَبِي مُوسَى أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، أَوْ خَمْسٌ ، مِنْهُنَّ أُمُّ مَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ.

(۳۴۳۴۳) حضرت خالد بن سیحان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چار یا پانچ خواتین تستر میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئیں جن میں ام مجزاۃ بن ثور رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔

(٣٤٣٤٤) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَرْمَلَةَ الْعَبْدِيُّ ، عَنِ الْمُؤْثِرَةِ بِنْتِ زَيْدٍ ، أُخْتِ أَبِي نَضْرَةَ ؛ أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ غَزَا بِامْرَأَتِهِ زَيْنَبَ إِلَى خُرَاسَانَ. (ابن سعد ۲۰۸)

(۳۴۳۴۴) حضرت موثرہ بنت زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابونضرہ اپنی اہلیہ زینب کے ساتھ خراسان کی طرف جہاد میں شریک ہوئے۔

(٣٤٣٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَلاَّدٍ الأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ نَوْفَلٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا غَزَا بَدْرًا ، قَالَتْ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، ائْذَنْ لِي فِي أَنْ أَغْزُوَ مَعَك ، أُدَاوِي جَرْحَاكُمْ ، وَأُمَرِّضُ مَرْضَاكُمْ ، لَعَلَّ اللَّهَ يَرْزُقُنِي شَهَادَةً قَالَ :قَرِّي فِي بَيْتِكَ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُك الشَّهَادَةَ ، قَالَ :فَكَانَتْ تُسَمَّى الشَّهِيدَةَ. (ابوداؤد ۵۹۲۔ دار قطنی ۱۱۱)

(۳۴۳۴۵) حضرت ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کیلئے روانہ ہونے لگے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے بھی اپنے ساتھ جہاد پر جانے کی اجازت عنایت فرما دیں، میں آپ کے زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریضوں کی تیمارداری کروں گی شاید کہ اللہ مجھے بھی شہادت کی موت نصیب فرما دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اپنے گھر میں رہ بیشک اللہ تعالیٰ نے تجھے شہادت (کا ثواب) دے دیا ہے، فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میرا نام شہیدہ پڑ گیا۔

(٣٤٣٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ تَخْرُجَ النِّسَاءُ إِلَى شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْفُرُوجِ ، يَعْنِي الثُّغُورَ.

(۳۴۳۴۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ ناپسند فرماتے تھے کہ خواتین سرحدات وغیرہ کی طرف بڑھنے کیلئے جائیں۔

(١٨٥) فِي الْقَوْمِ يُحَاصِرونَ الْقَوْمَ فَيَطْلُبُونَ الأَمَانَ ، فَيَقُولُ الْقَوْمُ نَعَمْ وَيَأْبَى عَلَيْهِمْ بَعْضُهُمْ

لشکر کسی قوم کا محاصرہ کر لے پھر وہ لوگ امن طلب کریں اور وہ لشکر امن دینے پر رضامند بھی ہو جائیں لیکن کچھ لوگ امن لینے سے انکار کر دیں

(٣٤٣٤٧) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَجَاءُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُغِيرَةُ بْنُ حَبِيبٍ ، خَتَنُ مَالِكِ

ہم نے آپ کے چہرہ پر غصہ کے آثار دیکھے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم جنگ میں شریک ہوئیں ہیں ہمارے پاس دوائی ہے جس سے زخمیوں کو دواء دیں گے اور تیر پکڑائیں گے اور ستو ملا پانی پلائیں گے اور بالو کی رسی بنائیں گے جس سے اللہ کے راستہ میں مدد حاصل کی جائے گی حضور صَلَّالِلَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ہم سے فرمایا: ٹھہری رہو پھر جب خیبر فتح ہوا تو آنحضرت صَلَّالِلَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ہمیں بھی اسی طرح حصہ دیا جس طرح مردوں کو دیا۔

(۳۴۳۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنِ النِّسَاءِ: هَلْ كُنَّ يَحْضُرْنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبَ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ قَالَ يَزِيدُ: كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى نَجْدَةَ: قَدْ كُنَّ يَحْضُرْنَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَّا أَنْ يَضْرِبَ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَلا، وَقَدْ كَانَ يَرْضَخُ لَهُنَّ.

(۳۴۳۴۰) حضرت یزید بن ہرمز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر دریافت کیا کہ کیا خواتین حضور اقدس صَلَّالِلَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں اور غنیمت میں ان کو حصہ ملتا تھا؟ حضرت یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سے نجدہ کو لکھا کہ خواتین رسول اکرم صَلَّالِلَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتی تھیں، باقی ان کو الگ حصہ نہ ملتا تھا، ان کو تھوڑا سا عطیہ دیا جاتا تھا۔

(۳۴۳۴۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَسَنٍ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ؛ أَنَّ أُمَّ كَبْشَةَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عُذْرَةَ، عُذْرَةَ قُضَاعَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، ائْذَنْ لِي أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: لاَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي لَسْتُ أُرِيدُ أَنْ أُقَاتِلَ، إِنَّمَا أُرِيدُ أَنْ أُدَاوِيَ الْجَرِيحَ وَالْمَرِيضَ، وَأَسْقِيَ الْمَرِيضَ، فَقَالَ: لَوْلاَ أَنْ يَكُونَ سُنَّةً، وَيُقَالُ: فُلاَنَةُ خَرَجَتْ، لأَذِنْتُ لَكِ، وَلَكِنِ اجْلِسِي. (طبرانی ۴۳۱)

(۳۴۳۴۱) حضرت سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو عذرہ کی خاتون ام کبشہ نے حضور صَلَّالِلَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دے دیں کہ میں فلاں فلاں لشکر میں ساتھ جاؤں، آپ صَلَّالِلَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ نہیں، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صَلَّالِلَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں لڑنے کے ارادے سے نہیں جا رہی میں مریضوں اور زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریض کو پانی پلانے کے ارادہ سے جانا چاہتی ہوں، آپ صَلَّالِلَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر یہ عادت نہ بن جاتی اور کہا جاتا کہ فلاں خاتون جہاد میں گئی تھی تو میں تجھے اجازت دے دیتا لیکن بیٹھی رہ، (ساتھ مت جا)۔

(۳۴۳۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ؛ أَنَّ صَفِيَّةَ كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

(۳۴۳۴۲) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق والے دن حضرت صفیہ حضور صَلَّالِلَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھیں۔

الْخَطَّابِ مِنْ غَزْوَةِ سَرْغٍ ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْجُرُفَ ، قَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَطْرُقُوا النِّسَاءَ ، وَلاَ تَغْتَرُّوهُنَّ ، ثُمَّ بَعَثَ رَاكِبًا إِلَى الْمَدِينَةِ بِأَنَّ النَّاسَ دَاخِلُونَ بِالْغَدَاةِ.

(۳۴۳۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غزوہ سرغ سے واپس آ رہے تھے، جب آپ مقام جرف پر پہنچے تو آپ نے اعلان فرمایا اے لوگو! رات کے وقت اور ان کی بے خبری میں ان کے پاس مت داخل ہو جاؤ پھر آپ نے ایک سوار مدینہ کی طرف بھیجا کہ بتا دو لوگ صبح داخل ہوں گے۔

(٣٤٣٣٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا طَالَتْ غَيْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ أَهْلِهِ ، فَلاَ يَطْرُقَنَّ أَهْلَهُ لَيْلاً.

(بخاری ۵۲۴۴۔ مسلم ۱۸۲)

(۳۴۳۳۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی شخص سفر کی وجہ سے زیادہ دن گھر والوں سے دور رہے تو وہ رات کے وقت گھر والوں کے پاس واپس مت آئے۔

(١٨٤) فِي الْغَزْوِ بِالنِّسَاءِ

خواتین کو جنگ میں لے کر جانا (خواتین کا جنگ میں شریک ہونا)

(٣٤٣٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيَّةِ ، قَالَتْ :غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ ، أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمَ الطَّعَامَ ، وَأُدَاوِي لَهُمَ الْجَرْحَى ، وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى. (مسلم ۱۴۴۷۔ احمد ۸۴)

(۳۴۳۳۸) حضرت ام عطیۃ الانصاریۃ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوئی میں ان کے کجاووں کے پیچھے ہوتی اور ان کے لیے کھانا تیار کرتی اور زخمیوں کو مرہم پٹی کرتی اور مریضوں کا خیال رکھتی۔

(٣٤٣٣٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ الأَشْجَعِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حَشْرَجُ بْنُ زِيَادٍ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ ؛ أَنَّهَا غَزَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ سَادِسَةَ سِتِّ نِسْوَةٍ فَبَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَعَثَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ :بِأَمْرِ مَنْ خَرَجْتُنَّ ؟ وَرَأَيْنَا فِيهِ الْغَضَبَ ، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ، خَرَجْنَا وَمَعَنَا دَوَاءٌ نُدَاوِي بِهِ ، وَنُنَاوِلُ السِّهَامَ ، وَنَسْقِي السَّوِيقَ ، وَنَغْزِلُ الشَّعْرَ ، نُعِينُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ لَنَا :أَقِمْنَ ، فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ ، قَسَمَ لَنَا كَمَا قَسَمَ لِلرِّجَالِ.

(ابو داؤد ۲۷۲۳۔ احمد ۲۷۱

(۳۴۳۳۹) حضرت حشرج بن زیاد رحمہ اللہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ چھ خواتین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں شریک ہوئیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کس کام کی وجہ سے تم جنگ میں نکلی ہو؟

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلاً ، يَتَخَوَّنُهُمْ ، أَوْ يَطْلُبُ عَثَرَاتِهِمْ. (مسلم ۱۵۲۸۔ دارمی ۲۶۳۱)

(۳۴۳۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی سفر سے رات کو گھر لوٹے، وہ ان کے ساتھ خیانت کرے گا یا وہ ٹھوکر اور غلطی طلب کرے گا۔

(۳۴۳۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلاً ، وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غُدْوَةً ، أَوْ عَشِيَّةً.

(بخاری ۱۸۰۰۔ مسلم ۱۵۲۷)

(۳۴۳۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات میں سفر سے واپس گھر والوں کے پاس نہ لوٹا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یا شام کے وقت آتے تھے۔

(۳۴۳۳۴) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلْتُمْ لَيْلاً ، فَلاَ يَأْتِ أَحَدٌ أَهْلَهُ طُرُوقًا ، قَالَ جَابِرٌ: فَوَاللهِ لَقَدْ طَرَقْنَاهُنَّ بَعْدُ. (احمد ۲۹۹۔ ابن حبان ۲۷۱۳)

(۳۴۳۳۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب سفر سے واپس لوٹے تو وہ رات کو گھر والوں کے پاس نہ آئے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم ان کے پاس رات گزرنے کے بعد آتے تھے۔

(۳۴۳۳۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حُمَيْدٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ، قَالَ: كُنْتُ فِي غَزَاةٍ ، فَاسْتَأْذَنْتُ فَتَعَجَّلْتُ ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى الْبَابِ ، فَإِذَا الْمِصْبَاحُ يَتَأَجَّجُ ، وَإِذَا أَنَا بِشَيْءٍ أَبْيَضَ نَائِمٍ ، فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي ، ثُمَّ حَرَّكْتُهَا ، فَقَالَتْ: إِلَيْكَ إِلَيْكَ ، فُلاَنَةُ كَانَتْ عِنْدِي مَشَّطَتْنِي ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَنَهَى أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلاً.

(احمد ۴۵۱۔ حاکم ۲۹۳)

(۳۴۳۳۵) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں شریک تھا میں نے واپسی کی اجازت طلب کی اور جلدی کی اور جلدی واپس آ کر گھر کے دروازے پر پہنچ گیا، گھر میں چراغ جل رہا تھا اور میں نے ایک سفید چیز سوئی ہوئی دیکھی میں نے تلوار نکال لی پھر اس کو حرکت دی تو میری اہلیہ نے کہا: تو دور ہو جا تو دور ہو جا فلاں میرے پاس ہے اور میرے بالوں میں کنگھی کر رہی ہے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس واقعہ کی اطلاع دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرما دیا کہ آدمی رات کو سفر سے واپس گھر آئے۔

(۳۴۳۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: أَقْبَلَ عُمَرُ بْنُ

اِنْزِعْ رَجُلاً يُعَذِّبُ بِعَذَابِ اللهِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَاللهِ لاَ أَشِيمُ سَيْفًا سَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عَدُوِّهِ ، حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ يَشِيمُهُ ، وَأَمَرَهُ فَمَضَى مِنْ وَجْهِهِ ذَلِكَ إِلَى مُسَيْلِمَةَ.

(۳۴۴۱۴) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب بنو سلیم کے لوگ مرتد ہونے لگے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر دے کر ان کی طرف روانہ فرمایا۔ وہاں انہوں نے لوگوں کو ایک جگہ جمع کر کے انہیں آگ لگا دی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آپ کو چاہئے کہ ایسے شخص کو قیادت سے معزول کر دیں جو وہ عذاب دیتا ہے جو عذاب اللہ کا حق ہے! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ایسے اللہ کی تلوار کو نیام میں نہیں رکھ سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ خود اپنی تلوار کو نیام میں نہ رکھ دے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مسیلمہ کی طرف جانے کا حکم دے دیا۔

(٣٤٤١٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَجَّهَ النَّاسَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ ، فَأَتَوا عَلَى نَهَرٍ ، فَجَعَلُوا أَسَافِلَ أَقْبِيَتِهِمْ فِي حُجَزِهِمْ ، ثُمَّ قَطَعُوا إِلَيْهِمْ ، فَتَرَامَوْا ، فَوَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ ، فَنَكَّسَ خَالِدٌ سَاعَةً ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، وَأَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَرَاءِ ، وَكَانَ خَالِدٌ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ نَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ سَاعَةً ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ يَفْرَى لَهُ رَأْيُهُ ، فَأَخَذَ الْبَرَاءَ أَفكَلٌ ، فَجَعَلْتُ أَطِدُهُ إِلَى الأَرْضِ ، فَقَالَ :يَا ابْنَ أَخِي ، إِنِّي لأَفْطُرُ ، ثُمَّ قَالَ :يَا بَرَاءُ ، قُمْ ، فَقَالَ الْبَرَاءُ : الآنَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، الآنَ.

فَرَكِبَ الْبَرَاءُ فَرَسًا لَهُ أُنْثَى ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :أَمَّا بَعْدُ ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّهُ مَا إِلَى الْمَدِينَةِ سَبِيلٌ ، إِنَّمَا هِيَ الْجَنَّةُ ، فَحَضَّهُمْ سَاعَةً ، ثُمَّ مَصَعَ فَرَسَهُ مَصَعَاتٍ ، فَكَأَنِّي أَرَاهَا تَمْصَعُ بِذَنَبِهَا ، ثُمَّ كَبَسَ وَكَبَسَ النَّاسُ.

قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ :فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ فِي مَدِينَتِهِمْ ثُلْمَةٌ ، فَوَضَعَ مُحَكَّمُ الْيَمَامَةِ رِجْلَيْهِ عَلَيْهَا ، وَكَانَ عَظِيمًا جَسِيمًا فَجَعَلَ يَرْتَجِزُ ، أَنَا مُحَكَّمُ الْيَمَامَةِ ، أَنَا مدارُ الْحلَّةِ ، وَأَنَا وَأَنَا.

قَالَ :وَكَانَ رَجُلاً هَمِرًا ، فَلَمَّا أَمْكَنَهُ مِنَ الضَّرْبِ ضَرَبَهُ ، وَاتَّقَاهُ الْبَرَاءُ بِحَجَفَتِهِ ، ثُمَّ ضَرَبَ الْبَرَاءُ سَاقَهُ فَقَتَلَهُ ، وَمَعَ مُحَكَّمِ الْيَمَامَةِ صَفِيحَةٌ عَرِيضَةٌ ، فَأَلْقَى سَيْفَهُ ، وَأَخَذَ صَفِيحَةَ مُحَكَّمٍ ، فَحَمَلَ فَضَرَبَ بِهَا حَتَّى انْكَسَرَتْ ، فَقَالَ :قَبَّحَ اللَّهُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ ، وَأَخَذَ سَيْفَهُ.

(۳۴۴۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دشمنوں کی طرف روانہ فرمایا۔ وہ دریا کے کنارے پر پہنچے، دشمن نے ایک چال کے ذریعے مسلمانوں پر حملہ کیا تو مسلمان تتر بتر ہو گئے اور الٹے پاؤں واپس لوٹ

آئے۔ پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کچھ دیر سر جھکایا اور پھر سر اٹھایا۔ میں اس وقت ان کے اور حضرت براء کے درمیان کھڑا تھا۔ حضرت خالد کا معمول تھا کہ جب انہیں کوئی اہم کام پیش آتا تھا تو وہ کچھ دیر آسمان کی طرف نظر اٹھاتے تھے اور پھر آسمان کی طرف سر اٹھاتے تھے۔ پھر وہ اپنی رائے کا اظہار فرماتے تھے۔ اتنے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ پر کپکپی طاری ہوئی تو میں نے انہیں زمین کے ساتھ ملا دیا وہ کہنے لگے اے میرے بھائی! میں روزہ توڑنا چاہتا ہوں۔ پھر حضرت خالد نے فرمایا کہ اے براء! اٹھو۔ انہوں نے کہا اس وقت؟ حضرت خالد نے فرمایا کہ ہاں اسی وقت۔

(۲) پھر حضرت براء اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا اے لوگو! مدینہ جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے، راستہ ہے تو جنت کا ہے۔ پھر آپ نے کچھ دیر انہیں ترغیب دی۔ پھر اپنے گھوڑے کو تھپکیاں دیں اور چل پڑے اور لوگ بھی ان کے پیچھے چل پڑے۔

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یمامہ والوں کے شہر میں ایک ٹیلہ تھا۔ یمامہ کے سربراہ نے اس پر اپنے پاؤں رکھے اور وہ ایک موٹا اور لمبا آدمی تھا۔ وہ رجز پڑھنے لگا اور کہنے لگا کہ میں یمامہ کا سربراہ ہوں، میں یہاں کے لوگوں کا ٹھکانہ ہوں اور میں، میں ہوں۔

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک پہلوان آدمی تھا۔ اس نے حضرت براء رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تو حضرت براء نے زرہ کے ذریعے اپنا بچاؤ کیا پھر حضرت براء نے اس کی پنڈلی پر وار کیا اور اسے مار ڈالا۔ یمامہ کے حاکم کے پاس ایک چوڑی زرہ تھی، حضرت براء نے اپنی تلوار رکھی اور اس کی زرہ لے کر اس سے مارا اور وہ ٹوٹ گیا پھر آپ نے فرمایا کہ اللہ اس چیز کو رسوا کرے جو تیرے اور میرے درمیان ہے۔ پھر آپ نے اس کی تلوار لے لی۔

(٣٤٤١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا أَتَاهُ فَتْحُ الْيَمَامَةِ سَجَدَ.

(۳۴۴۱۶) حضرت ابوعون ثقفی روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یمامہ کی فتح کی خبر ملی تو آپ نے سجدہ کیا۔

(٢) قُدُومُ خَالِدِ بنِ الْوَلِيدِ الْحِيرَةَ ، وَصَنِيعُهُ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا حیرہ کو فتح کرنا

(٣٤٤١٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَامِرٌ ، قَالَ :كَتَبَ خَالِدٌ إِلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ وَهُوَ بِالْحِيرَةِ وَدَفَعَهُ إِلَى بَنِي بُقَيلَةَ ، قَالَ عَامِرٌ :وَأَنَا قَرَأْتُهُ عِنْدَ بَنِي بُقَيلَةَ :

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ ، سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى ، فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكُمَ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَمَّا بَعْدَ حَمْدِ اللهِ الَّذِي فَضَّ خَدَمَتَكُمْ ، وَفَرَّقَ كَلِمَتَكُمْ ، وَوَهَنَ بَأْسَكُمْ ، وَسَلَبَ مُلْكَكُمْ ، فَإِذَا

جَاءَكُمْ كِتَابِي هَذَا فَابْعَثُوا إِلَيَّ بِالرَّهْنِ ، وَاعْتَقِدُوا مِنِّي الذِّمَّةَ ، وَأَجِيبُوا إِلَيَّ الْجِزْيَةَ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا ، فَوَاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، لأَسِيرَنَّ إِلَيْكُمْ بِقَوْمٍ يُحِبُّونَ الْمَوْتَ كَحُبِّكُمُ الْحَيَاةَ ، وَالسَّلاَمُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى.

(ابو عبید ۸۶)

(۳۴۴۱۷) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید حیرہ میں تھے۔ انہوں نے وہاں سے فارس کے سرداروں کے نام خط لکھا، وہ خط انہوں نے بنو بقیلہ کو دیا اور میں نے ان کے پاس پڑھا تھا۔ اس خط میں تحریر تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم: خالد بن ولید کی طرف سے فارس کے سرداروں کے نام۔ ہدایت کا اتباع کرنے والوں پر سلامتی نازل ہو۔ میں اس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تمہاری قوتوں کو منتشر کر دیا اور تمہارے دلوں کو جدا کر دیا اور تمہاری قوت کو کمزور کر دیا اور تمہارے مالوں کو چھین لیا۔ جب میرا یہ خط تمہارے پاس آئے تو تم میرے پاس جزیہ بھیجو، ہمارے پاس ذمی بن کر رہنا قبول کرلو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تمہاری طرف ایک ایسی قوم کو بھیجوں گا جو موت کو ایسے پسند کرتے ہیں جیسے تم زندگی کو پسند کرتے ہو۔ اور ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر سلامتی ہو۔

(۳٤٤١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ الْقُرَشِيِّ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ زَمَنَ الْحِيرَةِ إِلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ :

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى مَرَازِبَةِ فَارِسَ ، سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى ، أَمَّا بَعْدُ : فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكُمَ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّ خَدَمَتَكُمْ ، وَفَرَّقَ جَمْعَكُمْ، وَخَالَفَ بَيْنَ كَلِمَتِكُمْ، فَإِذَا جَائَكُمْ كِتَابِي هَذَا فَاعْتَقِدُوا مِنِّي الذِّمَّةَ ، وَأَجِيبُوا إِلَى الْجِزْيَةِ ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا أَتَيْتُكُمْ بِقَوْمٍ يُحِبُّونَ الْمَوْتَ حُبَّكُمْ لِلْحَيَاةِ.

(۳۴۴۱۸) حضرت عامر شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فارس کے سرداروں کے نام حیرہ سے ایک خط لکھا جس میں تحریر تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم: خالد بن ولید کی طرف سے فارس کے سرداروں کے نام۔ ہدایت کا اتباع کرنے والوں پر سلامتی نازل ہو۔ میں اس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تمہاری قوتوں کو منتشر کر دیا اور تمہارے دلوں کو جدا کر دیا اور تمہاری قوت کو کمزور کر دیا اور تمہارے مالوں کو چھین لیا۔ جب میرا یہ خط تمہارے پاس آئے تو تم میرے پاس جزیہ بھیجو، ہمارے پاس ذمی بن کر رہنا قبول کرلو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تمہاری طرف ایک ایسی قوم کو بھیجوں گا جو موت کو ایسے پسند کرتے ہیں جیسے تم زندگی کو پسند کرتے ہو۔

(۳٤٤١٩) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى الْحِيرَةِ، نَزَلَ عَلَى بَنِي الْمَرَازِبَةِ ، قَالَ : فَأُتِيَ بِالسَّمِّ ، فَأَخَذَهُ فَجَعَلَهُ فِي رَاحَتِهِ ، وَقَالَ : بِسْمِ اللهِ ، فَاقْتَحَمَهُ ، فَلَمْ يَضُرَّهُ بِإِذْنِ اللهِ شَيْئًا. (ابویعلی ۷۱۵۰)

(۳۴۴۱۹) حضرت ابوسفر فرماتے ہیں کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حیرہ آئے اور بنو مرازبہ کے پاس ٹھہرے تو وہاں ان کے پاس زہر لایا گیا اور اسے اپنی ہتھیلی پر رکھا اور پھر اللہ کا نام لے کر اسے پی لیا۔ لیکن وہ زہر اللہ کے حکم سے انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچا سکا۔

(۳٤٤٢٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :صَالَحنَا أَهْلُ الْحِيرَةِ عَلَى أَلْفِ دِرْهَمٍ وَرَحْلٍ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا أَبَةِ ، مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالرَّحْلِ ؟ قَالَ : لَمْ يَكُنْ لِصَاحِبٍ لَنَا رَحْلٌ.

(۳۴۴۲۰) حضرت اسود بن قیس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حیرہ والوں سے ایک ہزار درہم اور ایک کجاوے کے بدلے صلح کی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اے ابا جان! آپ لوگ کجاووں کا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے کسی ساتھی کے پاس کجاوہ نہیں تھا۔

(۳٤٤٢١) حَدَّثَنَا هُشَيم ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ هَاهُنَا ، إِذَا هُوَ بِمَسْلَحَةٍ لأَهْلِ فَارِسَ ، عَلَيْهِمْ رَجُلٌ يُقَالَ لَهُ :هزارَ مَرد ، قَالَ :فَذَكَرُوا مِنْ عِظَمِ خَلْقِهِ وَشَجَاعَتِهِ ، قَالَ :فَقَتَلَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، ثُمَّ دَعَا بِغَدَائِهِ فَتَغَدَّى وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَى جِيفَتِهِ ، يَعْنِي جَسَدَهُ.

(۳۴۴۲۱) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فارس کو فتح کرنے کے لئے آئے تو معلوم ہوا کہ یہاں ایک آدمی ہے جس کا نام ہزار مرد ہے۔ اس کے بارے میں لوگوں نے بتایا کہ وہ بہت بہادر اور توانا ہے۔ حضرت خالد نے اسے قتل کیا اور پھر اس کا کھانا منگوا کر اس کی لاش کے پاس بیٹھ کر کھایا۔

(۳٤٤٢٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ كَتَبَ :

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى رُسْتُمَ وَمِهْرَانَ وَمَلأِ فَارِسَ، سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى، فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكُمَ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ، أَمَّا بَعْدُ :فَإِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْكُمَ الإِسْلاَمَ، فَإِنْ أَقْرَرْتُم بِهِ فَلَكُمْ مَا لأَهْلِ الإِسْلاَمِ، وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَى أَهْلِ الإِسْلاَمِ ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ، فَإِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْكُمَ الْجِزْيَةَ ، فَإِنْ أَقْرَرْتُم بِالْجِزْيَةِ ، فَلَكُمْ مَا لأَهْلِ الْجِزْيَةِ، وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَى أَهْلِ الْجِزْيَةِ ، وَإِنْ أَبَيْتُمْ ، فَإِنَّ عِنْدِي رِجَالاً تُحِبُّ الْقِتَالَ كَمَا تُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ.

(۳۴۴۲۲) حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم: خالد بن ولید کی طرف سے رستم، مہران اور فارس کے سرداروں کے نام۔ ہدایت کی اتباع کرنے والوں پر سلامتی ہو۔ میں تمہارے سامنے اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حمد وصلوۃ کے بعد! میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم اسلام قبول کرلو تو تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو اہل اسلام کے لئے ہے اور تم پر وہ سب باتیں لازم ہوں گی جو مسلمانوں پر لازم ہیں۔ اگر تم اسلام قبول کرنے سے انکار کرو تو میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ تم جزیہ ادا کرو، اگر تم جزیہ ادا کرنے لگو تمہیں ہر وہ چیز ملے گی جو جزیہ ادا کرنے والوں کو ملتی

ہے اور تم پر ہر وہ چیز لازم ہوگی جو جزیہ ادا کرنے والوں پر لازم ہوتی ہے۔ اور اگر تم انکار کردو تو میرے پاس ایسے مرد ہیں جو قتال کو ایسے پسند کرتے ہیں جیسے فارس والے شراب کو پسند کرتے ہیں۔

(٣٤٤٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ بِالْحِيرَةِ ، عَنْ يَوْمِ مُؤْتَةِ.

(۳۴۴۲۳) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حیرہ میں غزوہ موتہ کے بارے میں بات کرتے ہوئے سنا ہے۔

(٣) فِي قِتَالِ أَبِي عُبَيْدٍ مِهرانَ ، وَكَيْفَ كَانَ أَمْرُهُ ؟

حضرت ابوعبید (ابن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ) کی مہران میں جنگ اور اس کی تفصیلات کا بیان

(٣٤٤٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ :كَانَ مِهْرَانُ أَوَّلَ السَّنَةِ ، وَكَانَتِ الْقَادِسِيَّةُ فِي آخِرِ السَّنَةِ ، فَجَاءَ رُسْتُمُ ، فَقَالَ :إِنَّمَا كَانَ مِهْرَانُ يَعْمَلُ عَمَلَ الصِّبْيَانِ.

(۳۴۴۲۴) حضرت ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ مہران سے جنگ سال کے شروع میں اور جنگ قادسیہ سال کے آخر میں ہوئی۔ رستم نے کہا تھا کہ مہران بچوں والا کام کیا کرتا تھا۔

(٣٤٤٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :كَانَ أَبُو عُبَيْدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَبَرَ الْفُرَاتَ إِلَى مِهْرَانَ ، فَقَطَعُوا الْجِسْرَ خَلْفَهُ ، فَقَتَلُوهُ هُوَ وَأَصْحَابَهُ ، قَالَ :فَأَوْصَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ :فَرَثَاهُ أَبُو مِحْجَنٍ الثَّقَفِيُّ ، فَقَالَ :

أَمْسَى أَبُو جَبْرٍ خَلاَءَ بُيُوتُهُ ... بِمَا كَانَ يَغْشَاهُ الْجِيَاعُ الأَرَامِلُ
أَمْسَى أَبُو عَمْرٍو لَدَى الْجِسْرِ مِنْهُمُ ... إِلَى جَانِبِ الأَبْيَاتِ حزمٌ وَنَائِلُ
وَمَا زِلْتَ حَتَّى كُنْتَ آخِرَ رَائِحٍ ... وَقُتِّلَ حَوْلِي الصَّالِحُونَ الأَمَاثِلُ
وَحَتَّى رَأَيْتُ مُهْرَتِي مُزْبَئِرَّةً ... لَدَى الْفِيلِ يَدْمَى نَحْرُهَا الشَّوَاكِلُ

(۳۴۴۲۵) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ ابوعبید بن مسعود نے مہران کی طرف جانے کے لئے دریائے فرات کو عبور کیا، دشمنوں نے ان کے گذرنے کے بعد پل کو توڑ دیا اور انہیں اور ان کے ساتھیوں کو شہید کردیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر ابومحجن کو ان کی یاد میں اشعار کہنے کا حکم دیا اور انہوں نے اشعار کہے جن کا ترجمہ یہ ہے: ''ابوجبر کا گھر ویران ہوگیا اور وہاں بھوکی بیوائیں ہیں۔ پل کے پاس بنوعمرو کناروں پر بے سروسامان پڑے ہیں۔ میں زندہ بچ جانے والوں میں سے آخری ہوں اور میرے پاس نیک لوگوں کو شہید کیا گیا۔ میرے گھوڑے کا خون بہا اور ایسا بہا کہ ہر خاص و عام راستے پر اس کا خون تھا''

(۳۴۴۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : عَبَرَ أَبُو عُبَيْدِ بْنُ مَسْعُودٍ يَوْمَ مِهْرَانَ فِي أُنَاسٍ ، فَقُطِعَ بِهِمَ الْجِسْرَ ، فَأُصِيبُوا ، قَالَ : قَالَ قَيْسٌ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ مِهْرَانَ ، قَالَ أُنَاسٌ فِيهِمْ خَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ لِجَرِيرٍ : يَا جَرِيرُ ، لاَ وَاللهِ ، لاَ نَرِيمُ عَرْصَتِنَا هَذِهِ ، فَقَالَ : اُعْبُرْ يَا جَرِيرُ بِنَا إِلَيْهِمْ ، فَقُلْتُ : أَتُرِيدُونَ أَنْ تَفْعَلُوا بِنَا مَا فَعَلُوا بِأَبِي عُبَيْدٍ ؟ إِنَّا قَوْمٌ لَسْنَا بِسُبَّاحٍ ، أَنْ نَبْرَحَ ، أَوْ أَنْ نَرِيمَ الْعَرْصَةَ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ، فَعَبَرَهُ الْمُشْرِكُونَ فَأُصِيبَ يَوْمَئِذٍ مِهْرَانُ وَهُوَ عِنْدَ النُّخَيْلَةِ.

(۳۴۴۲۶) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبید بن مسعود مہران کی جنگ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھے۔ ان کے گزرنے کے بعد پل کو کاٹ دیا گیا اور وہ شہید کردیئے گئے۔ حضرت قیس فرماتے ہیں کہ مہران کی جنگ میں کچھ لوگوں نے جن میں حضرت خالد بن عرفطہ بھی شامل تھے۔ حضرت جریر سے کہا کہ اے جریر! ہم تو اپنی جگہ ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اے جریر! ہمیں یہ دریا عبور کرنا چاہئے۔ میں نے کہا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ وہ ہمارے ساتھ بھی وہی کچھ کریں جو انہوں نے ابوعبید کے ساتھ کیا ہے۔ ہم ایک ایسی قوم ہیں جو تیرا کی نہیں جانتی۔ ہم اپنا علاقہ اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے جب تک اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی فیصلہ نہ فرمادے۔ پس مشرکین نے اسے عبور کیا اور اس دن مہران مارا گیا اس وقت وہ نخیلہ نامی مقام میں تھا۔

(۳۴۴۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ لِي جَرِيرٌ : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى مِهْرَانَ ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَيْثُ اقْتَتَلُوا ، فَقَالَ لِي : لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِيمَا هَاهُنَا فِيَّ مِثْلُ حَرِيقِ النَّارِ ، يَطْعَنُونِي مِنْ كُلِّ جَانِبٍ بِنَيَازِكِهِمْ ، فَلَمَّا رَأَيْتُ الْهَلَكَةَ جَعَلْتُ أَقُولُ : يَا فَرَسِي ، أَلاَ يَا جَرِيرُ ، فَسَمِعُوا صَوْتِي فَجَائَتْ قَيْسٌ ، مَا يَرُدُّهُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَخَلَّصُونِي ، قُلْتُ : فَلَقَدْ عَبَرْتُ شَهْرًا ، مَا أَرْفَعُ لِي جَنْبًا مِنْ أَثَرِ النَّيَازِكَ . قَالَ : قَالَ قَيْسٌ : لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَخُوضُ دِجْلَةَ ، وَإِنَّ أَبْوَابَ الْمَدَائِنِ لَمُغْلَقَةٌ.

(۳۴۴۲۷) .... ❶

(۳۴۴۲۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ أَبُو عُبَيْدٍ ، وَهُزِمَ أَصْحَابُهُ ، قَالَ عُمَرُ : أَنَا فِئَتُكُمْ.

(۳۴۴۲۸) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوعبید شہید کردیئے گئے اور ان کے ساتھی شکست کھا گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں تمہاری طرف سے بدلہ لوں گا۔

(۳۴۴۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : لَمَّا بَلَغَ عُمَرُ قَتْلَ أَبِي عُبَيْدٍ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : إِنْ كُنْتُ لَهُ فِئَةً ، لَوِ انْحَازَ إِلَيَّ.

---

❶ اس اثر کا مضمون واضح نہیں ہوا۔ محقق مصنف ابن ابی شیبہ محمد عوامہ اس حدیث کے حاشیہ میں لکھتے ہیں: وفي الخبر كلمات لم اتبينها۔

(۳۴۴۲۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ابو عبید ثقفی کی شہادت کی خبر ملی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر مجھے موقع ملا تو میں ان کا بدلہ لوں گا۔

۳٤٤٣٠) حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ الْقَوَارِيرِيُّ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَشْيَاخُ النَّخَعِ ؛ أَنَّ جَرِيرًا لَمَّا قَتَلَ مِهْرَانَ نَصَبَ ، أَوْ رَفَعَ رَأْسَهُ عَلَى رُمْحٍ.

(۳۴۴۳۰) حضرت حنش بن حارث نخعی قبیلہ کے بزرگوں سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت جریر نے جب مہران کو قتل کیا تو اس کے سر کو ایک نیزے پر نصب کر دیا تھا۔

۳٤٤٣١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ؛ أَنَّهُ مَرَّ بِرَجُلٍ يَوْمَ أَبِي عُبَيْدٍ ، وَقَدْ قُطِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلاَهُ ، وَهُوَ يَقُولُ : ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ مَرَّ عَلَيْهِ :مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ :امْرُؤٌ مِنَ الأَنْصَارِ.

(۳۴۴۳۱) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ حضرت ابو عبید کی شہادت کے دن ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے تھے۔ وہ قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے: ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾ ان کے پاس سے گزرنے والے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں ایک انصاری ہوں۔

(٤) فِي أَمْرِ الْقَادِسِيَّةِ وَجَلُولاَءَ

جنگ قادسیہ اور جنگ جلولاء کا بیان

۳٤٤٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ:شَهِدْتُ الْقَادِسِيَّةَ ، وَكَانَ سَعْدٌ عَلَى النَّاسِ ، وَجَاءَ رُسْتُمُ ، فَجَعَلَ عَمْرُو بْنُ مَعْدِي كَرِبَ الزُّبَيْدِيُّ يَمُرُّ عَلَى الصُّفُوفِ ، وَيَقُولُ:يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ، كُونُوا أُسُودًا أَشِدَّاءَ ، فَإِنَّمَا الأَسَدُ مَنْ أَغْنَى شَأْنَهُ ، إِنَّمَا الْفَارِسِيَّ تَيْسٌ بَعْدَ أَنْ يُلْقِيَ نَيْزَكَهُ ، قَالَ :وَكَانَ مَعَهُمْ أَسْوَارٌ لاَ تَسْقُطُ لَهُ نُشَّابَةٌ ، فَقُلْنَا لَهُ :يَا أَبَا ثَوْرٍ ، اتَّقِ ذَاكَ ، قَالَ :فَإِنَّا لَنَقُولُ ذَاكَ إِذْ رَمَانَا فَأَصَابَ فَرَسَهُ ، فَحَمَلَ عَمْرٌو عَلَيْهِ فَاعْتَنَقَهُ ، ثُمَّ ذَبَحَهُ ، فَأَخَذَ سَلَبَهُ ، سِوَارَيْ ذَهَبٍ كَانَا عَلَيْهِ ، وَمِنْطَقَةً وَقَبَاءَ دِيبَاجٍ.

وَفَرَّ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ ، فَخَلاَ بِالْمُشْرِكِينَ ، فَأَخْبَرَهُمْ ، فَقَالَ :إِنَّ النَّاسَ فِي هَذَا الْجَانِبِ ، وَأَشَارَ إِلَى بَجِيلَةَ، قَالَ :فَرَمَوْا إِلَيْنَا سِتَّةَ عَشَرَ فِيلاً ، عَلَيْهَا الْمُقَاتِلَةُ ، وَإِلَى سَائِرِ النَّاسِ فِيلَيْنِ ، قَالَ :فَكَانَ سَعْدٌ يَقُولُ يَوْمَئِذٍ:ذَبُّوا عَنْ بَجِيلَةَ . قَالَ قَيْسٌ :وَكُنَّا رُبُعَ النَّاسِ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ ، فَأَعْطَانَا عُمَرُ رُبُعَ السَّوَادِ ، فَأَخَذْنَاهُ ثَلاَثَ سِنِينَ.

فَوَفَدَ بَعْدَ ذَلِكَ جَرِيرٌ إِلَى عُمَرَ ، وَمَعَهُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، فَقَالَ عُمَرُ :أَلاَ تُخْبِرَانِي عَنْ مَنْزِلَيْكُمْ هَذَيْنِ ؟ وَمَعَ ذَلِكَ إِنِّي لأَسْأَلُكُمَا ، وَإِنِّي لأَتَبَيَّنُ فِي وُجُوهِكُمَا أَيَّ الْمَنْزِلَيْنِ خَيْرٌ ؟ قَالَ :فَقَالَ جَرِيرٌ :أَنَا أُخْبِرُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَمَّا أَحَدُ الْمَنْزِلَيْنِ فَأَدْنَى نَخْلَةً مِنَ السَّوَادِ إِلَى أَرْضِ الْعَرَبِ ، وَأَمَّا الْمَنْزِلُ الآخَرُ فَأَرْضُ فَارِسَ، وَعَكُّهَا وَحَرُّهَا وَبَقُّهَا ، يَعْنِي الْمَدَائِنَ ، قَالَ :فَكَذَّبَنِي عَمَّارٌ ، فَقَالَ : كَذَبْتَ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : أَنْتَ أَكْذَبُ . قَالَ :ثُمَّ قَالَ :أَلاَ تُخْبِرُونِي عَنْ أَمِيرِكُمْ هَذَا ، أَمُجْزِءٌ هُوَ ؟ قَالُوا :لاَ وَاللهِ ، مَا هُوَ بِمُجْزِءٍ ، وَلاَ كَافٍ ، وَلاَ عَالِمٍ بِالسِّيَاسَةِ ، فَعَزَلَهُ وَبَعَثَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ.

(۳۴۴۳۲) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں جنگ قادسیہ میں مسلمانوں کی طرف سے شریک تھا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص اس جنگ میں مسلمانوں کے امیر تھے۔ رستم اپنی فوج کو لے کر آیا تو حضرت عمرو بن معدی کرب زبیدی مسلمانوں کی صفوں میں سے گزرے اور ان سے کہا کہ اے مہاجرین کی جماعت! بہادر شیر بن جاؤ، اصل شیر وہ ہے جو اپنی جان کی پروا نہ کرے۔ فارسیوں کا مزاج ہے کہ جب وہ اپنا نیزہ ڈال دیں تو بکرے کی طرح ہیں۔ ان کے علاقے کے گرد بڑی بڑی دیواریں ہیں جن سے تیر تجاوز نہیں کرتے۔ ہم نے ان سے کہا کہ اے ابوثور! ان سے بچ کر رہنا۔ پھر ہم نے تیر چلائے، ایک تیر فارسیوں کے بادشاہ کے گھوڑے کو لگا، پھر حضرت عمرو نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اس کا سامان حاصل کر لیا جس میں سونے کے دو کنگن تھے، ایک چادر تھی اور ایک ریشم کا چوغہ تھا۔

(۲) ثقیف کا ایک آدمی بھاگا اور اس نے جا کر مشرکین کو خبر دے دی اور اس نے بجیلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ لوگ اس طرف سے آرہے ہیں، پھر انہوں نے ہماری طرف سولہ ہاتھی بھیجے جن پر جنگجو سوار تھے۔ اور تمام لوگوں کی طرف دو ہاتھی بھیجے حضرت سعد اس دن فرمارہے تھے کہ بجیلہ سے پیچھے ہٹ جاؤ۔ حضرت قیس فرماتے ہیں کہ ہم جنگ قادسیہ میں لوگوں کا ایک چوتھائی تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں آلاتِ جنگ کا چوتھائی حصہ دیا اور ہم نے تین سال اسے استعمال کیا۔

(۳) اس کے بعد حضرت جریر حضرت عمار بن یاسر کی معیت میں ایک وفد کے ساتھ حضرت عمر کے پاس آئے۔ حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ تم دونوں نے مجھے اپنے ان دو گھروں کے بارے میں نہیں بتایا۔ اس کے باوجود میں تم سے سوال کرتا ہوں اور میں تمہارے چہروں سے اندازہ کر سکتا ہوں کہ دونوں میں سے کون سا گھر بہتر ہے؟ حضرت جریر نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں آپ کو خبر دیتا ہوں۔ ایک گھر تو وہ ہے جو سرزمین عرب سے کم کھجوریں دینے والا ہے اور دوسرا گھر سرزمین فارس ہے، اس کی گرمی، اس کی تپش اور اس کی وسیع وادی یعنی مدائن ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمار نے میری تکذیب کی اور کہا کہ آپ نے جھوٹ بولا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں تمہارے امیر کے بارے میں بتاؤں کہ کیا وہ تمہارے لئے کافی ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ نہ تو وہ کافی ہیں اور نہ ہی سیاست کے رموز کو جانتے ہیں۔ پھر حضرت عمر نے انہیں معزول کر کے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو امیر بنا کر بھیج دیا۔

(٣٤٤٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ سَعْدٌ قَدِ اشْتَكَى قُرْحَةً فِي رِجْلِهِ يَوْمَئِذٍ ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَى الْقِتَالِ ، قَالَ : فَكَانَتْ مِنَ النَّاسِ انْكِشَافَةٌ ، قَالَ : فَقَالَتِ امْرَأَةُ سَعْدٍ ، وَكَانَتْ قَبْلَهُ تَحْتَ الْمُثَنَّى بْنِ حَارِثَةَ الشَّيْبَانِيِّ : لاَ مُثَنَّى لِلْخَيْلِ ، فَلَطَمَهَا سَعْدٌ ، فَقَالَتْ : جُبْنًا وَغَيْرَةً ، قَالَ : ثُمَّ هَزَمْنَاهُمْ.

(۳۴۴۳۳) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاؤں پر ایک پھوڑا نکل آیا اور وہ قتال کے لئے نہ جاسکے۔ لوگوں میں ایک بے چینی تھی۔ حضرت سعد کی زوجہ جو کہ پہلے مثنی بن حارثہ شیبانی کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے کہا کہ گھڑ سواروں کے لئے کوئی مثنی نہیں ہے! اس پر حضرت سعد نے انہیں تھپڑ مارا۔ اس نے کہا کہ بزدلی اور غیرت کی وجہ سے!!! راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم نے دشمنوں کو شکست دے دی۔

(٣٤٤٣٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ؛ أَنَّ امْرَأَةَ سَعْدٍ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا : سَلْمَى بِنْتُ خَصَفَةَ ، امْرَأَةُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي شَيْبَانَ ، يُقَالُ لَهُ : الْمُثَنَّى بْنُ الْحَارِثَةِ ، وَأَنَّهَا ذَكَرَتْ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ مُثَنَّى فَلَطَمَهَا سَعْدٌ ، فَقَالَتْ : جُبْنٌ وَغَيْرَةٌ.

(۳۴۴۳۴) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کی ایک بیوی جن کا نام سلمی بنت خصفہ تھا، وہ بنو شیبان کے ایک شخص مثنی بن حارثہ کے نکاح میں رہ چکی تھیں۔ انہوں نے ایک مرتبہ حضرت سعد کے سامنے مثنی کا ذکر کیا تو حضرت سعد نے انہیں تھپڑ مارا۔ انہوں نے کہا بزدلی اور غیرت کی وجہ سے مارتے ہو!!!

(٣٤٤٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أُتِيَ سَعْدٌ بِأَبِي مِحْجَنٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ وَقَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ ، فَأَمَرَ بِهِ إِلَى الْقَيْدِ ، قَالَ : وَكَانَ بِسَعْدٍ جِرَاحَةٌ ، فَلَمْ يَخْرُجْ يَوْمَئِذٍ إِلَى النَّاسِ ، قَالَ : وَصَعِدُوا بِهِ فَوْقَ الْعُذَيْبِ لِيَنْظُرَ إِلَى النَّاسِ ، قَالَ : وَاسْتَعْمَلَ عَلَى الْخَيْلِ خَالِدَ بْنَ عُرْفُطَةَ ، فَلَمَّا الْتَقَى النَّاسُ ، قَالَ أَبُو مِحْجَنٍ :

كَفَى حُزْنًا أَنْ تُرْدَى الْخَيْلُ بِالْقَنَا ... وَأُتْرَكُ مَشْدُودًا عَلَيَّ وَثَاقِيَا

فَقَالَ لاِبْنَةِ خَصَفَةَ ، امْرَأَةِ سَعْدٍ : أَطْلِقِينِي وَلَكِ عَلَيَّ إِنْ سَلَّمَنِيَ اللَّهُ أَنْ أَرْجِعَ حَتَّى أَضَعَ رِجْلِي فِي الْقَيْدِ ، وَإِنْ قُتِلْتُ اسْتَرَحْتُمْ ، قَالَ : فَحَلَّتْهُ حِينَ الْتَقَى النَّاسُ.

قَالَ : فَوَثَبَ عَلَى فَرَسٍ لِسَعْدٍ يُقَالُ لَهَا : الْبَلْقَاءُ ، قَالَ ، ثُمَّ أَخَذَ رُمْحًا ، ثُمَّ خَرَجَ ، فَجَعَلَ لاَ يَحْمِلُ عَلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْعَدُوِّ إِلاَّ هَزَمَهُمْ ، قَالَ : وَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ : هَذَا مَلَكٌ ، لِمَا يَرَوْنَهُ يَصْنَعُ ، قَالَ : وَجَعَلَ سَعْدٌ يَقُولُ : الصَّبْرُ صَبْرُ الْبَلْقَاءِ ، وَالطَّعْنُ طَعْنُ أَبِي مِحْجَنٍ ، وَأَبُو مِحْجَنٍ فِي الْقَيْدِ.

قَالَ ، فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ ، رَجَعَ أَبُو مِحْجَنٍ حَتَّى وَضَعَ رِجْلَيْهِ فِي الْقَيْدِ ، فَأَخْبَرَتْ بِنْتُ خَصَفَةَ سَعْدًا بِالَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ ، قَالَ : فَقَالَ سَعْدٌ : وَاللهِ لاَ أَضْرِبُ الْيَوْمَ رَجُلاً أَبْلَى اللَّهُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى يَدَيْهِ مَا أَبْلاَهُمْ .

قَالَ : فَخَلَّى سَبِيلَهُ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو مِحْجَنٍ : قَدْ كُنْتُ أَشْرَبُهَا حَيْثُ كَانَ يُقَامُ عَلَيَّ الْحَدُّ ، فَأَظْهَرُ مِنْهَا فَأَمَّا إِذْ بَهْرَجْتَنِي فَلاَ وَاللهِ لاَ أَشْرَبُهَا أَبَدًا.

(۳۴۴۳۵) حضرت محمد بن سعد فرماتے ہیں کہ قادسیہ کی جنگ کے دوران ایک دن ابو محجن شاعر کو شراب پینے کے جرم میں حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس لایا گیا۔ حضرت سعد نے اسے بیڑیوں میں باندھنے کا حکم دے دیا۔ اس وقت حضرت سعد زخمی تھے اور لوگوں کے پاس نہ جاسکتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے اپنے مجاہدین کی نگرانی کے لئے عذیب نامی چشمے کے علاقے کو منتخب کیا اور معائنہ کرنے لگے۔ آپ نے خالد بن عرفطہ کو گھڑ سواروں کا قائد بنایا تھا۔ جب جنگ شروع ہوئی تو ابو محجن نے ایک شعر کہا جس کا ترجمہ ہے کہ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ تم گھڑ سواروں کو ہلاک کر رہے ہو اور مجھے بیڑیوں میں جکڑ رکھا ہے۔

(۲) پھر اس نے حضرت سعد کی بیوی بنت خصفہ سے کہا کہ تم مجھے آزاد کر دو میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر زندہ رہا تو واپس آ کر خود اپنے آپ کو بیڑی میں خود کو جکڑ لوں گا اور اگر مار دیا گیا تو رحمت کی دعا کی درخواست کروں گا۔ پھر بنت خصفہ نے اس کھول دیا اور ادھر میدان کارزار گرم ہو چکا تھا۔

(۳) اس نے ایک چھلانگ لگائی تو حضرت سعد کے بلقاء نامی گھوڑے پر سوار ہوا، ایک نیزہ پکڑا اور دشمنوں پر حملہ کر دیا وہ جہاں حملہ کرتا تھا دشمنوں کو شکست دے دیتا ہے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ بادشاہ ہے! اور حضرت سعد فرما رہے تھے کہ چھلانگ تو میرے گھوڑے بلقاء کی ہے اور نیزہ چلانا ابو محجن کا ہے جب کہ ابو محجن تو قید میں ہے!!

(۴) جب دشمن کو شکست ہوگئی تو ابو محجن واپس آیا اور خود کو بیڑی میں جکڑ لیا۔ بنت خصفہ نے سارا واقعہ حضرت سعد کو بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ایسے آدمی پر حد جاری نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کامیابی عطا فرمائی۔ پھر حضرت سعد نے ابو محجن کو آزاد کر دیا۔ اس پر ابو محجن نے کہا کہ جب مجھ پر حد قائم کی جاتی تھی تو میں شراب پیتا تھا اور حد کے ذریعہ پاک ہو جاتا تھا اور اب جبکہ آپ نے مجھ سے حد معاف کر دی ہے تو خدا کی قسم میں شراب نہیں پیوں گا۔

(٣٤٤٣٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : جَاءَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ حَتَّى نَزَلَ الْقَادِسِيَّةَ وَمَعَهُ النَّاسُ ، قَالَ : فَمَا أَدْرِي لَعَلَّنَا أَنْ لاَ نَزِيدَ عَلَى سَبْعَةِ آلاَفٍ ، أَوْ ثَمَانِيَةِ آلاَفٍ ، بَيْنَ ذَلِكَ ، وَالْمُشْرِكُونَ سِتُّونَ أَلْفًا ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ، مَعَهُمَ الْفُيُولُ ، قَالَ : فَلَمَّا نَزَلُوا ، قَالُوا لَنَا : ارْجِعُوا فَإِنَّا لاَ نَرَى لَكُمْ عَدَدًا ، وَلاَ نَرَى لَكُمْ قُوَّةً ، وَلاَ سِلاَحًا ، فَارْجِعُوا ، قَالَ : قُلْنَا : مَا نَحْنُ بِرَاجِعِينَ ، قَالَ : وَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ بِنَبْلِنَا ، وَيَقُولُونَ : دُوك ، يُشَبِّهُونَهَا بِالْمُغَازِلِ ، قَالَ : فَلَمَّا أَبَيْنَا عَلَيْهِمْ ، قَالُوا : ابْعَثُوا إِلَيْنَا رَجُلاً عَاقِلاً يُخْبِرُنَا بِالَّذِي جَاءَ بِكُمْ مِنْ بِلاَدِكُمْ ، فَإِنَّا لاَ نَرَى لَكُمْ عَدَدًا ، وَلاَ عُدَّةً.

قَالَ : فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ : أَنَا ، قَالَ : فَعَبَرَ إِلَيْهِمْ ، قَالَ : فَجَلَسَ مَعَ رُسْتُمَ عَلَى السَّرِيرِ ، قَالَ : فَنَخَرُوا وَنَخَرُوا حِينَ جَلَسَ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ ، قَالَ : قَالَ الْمُغِيرَةُ : وَاللَّهِ مَا زَادَنِي فِي مَجْلِسِي هَذَا ، وَلاَ نَقَصَ

صَاحِبُكُمْ ، قَالَ : فَقَالَ : أَخْبِرُونِي مَا جَاءَ بِكُمْ مِنْ بِلاَدِكُمْ ، فَإِنِّي لاَ أَرَى لَكُمْ عَدَدًا ، وَلاَ عُدَّةً ؟ قَالَ : فَقَالَ : كُنَّا قَوْمًا فِي شَقَاءٍ وَضَلاَلَةٍ ، فَبَعَثَ اللَّهُ فِينَا نَبِيَّنَا ، فَهَدَانَا اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ ، وَرَزَقَنَا عَلَى يَدَيْهِ ، فَكَانَ فِيمَا رَزَقَنَا حَبَّةٌ ، زَعَمُوا أَنَّهَا تَنْبُتُ بِهَذِهِ الأَرْضِ ، فَلَمَّا أَكَلْنَا مِنْهَا ، وَأَطْعَمْنَا مِنْهَا أَهْلِينَا ، قَالُوا : لاَ خَيْرَ لَنَا حَتَّى تَنْزِلُوا هَذِهِ الْبِلاَدَ فَنَأْكُلَ هَذِهِ الْحَبَّةَ.

قَالَ : فَقَالَ رُسْتُمُ : إِذًا نَقْتُلُكُمْ ، قَالَ : فَقَالَ : فَإِنْ قَتَلْتُمُونَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ ، وَإِنْ قَتَلْنَاكُمْ دَخَلْتُمَ النَّارَ ، وَإِلاَّ أَعْطَيْتُمَ الْجِزْيَةَ ، قَالَ : فَلَمَّا قَالَ أَعْطَيْتُمَ الْجِزْيَةَ ، قَالَ : صَاحُو وَنَخَرُوا ، وَقَالُوا : لاَ صُلْحَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ : أَتَعْبُرُونَ إِلَيْنَا ، أَوْ نَعْبُرُ إِلَيْكُمْ ؟ قَالَ : فَقَالَ رُسْتُمُ : بَلْ نَعْبُرُ إِلَيْكُمْ ، قَالَ : فَاسْتَأْخَرَ عَنْهُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى عَبَرَ مِنْهُمْ مَنْ عَبَرَ ، قَالَ : فَحَمَلَ عَلَيْهِمَ الْمُسْلِمُونَ فَقَتَلُوهُمْ وَهَزَمُوهُمْ.

قَالَ حُصَيْنٌ : كَانَ مَلِكُهُمْ رُسْتُمُ مِنْ أَهْلِ آذَرْبِيجَانَ.

قَالَ حُصَيْنٌ : وَسَمِعْتُ شَيْخًا مِنَّا ، يُقَالَ لَهُ : عُبَيْدُ بْنُ جَحْشٍ : قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَمْشِي عَلَى ظُهُورِ الرِّجَالِ ، نَعْبُرُ الْخَنْدَقَ عَلَى ظُهُورِ الرِّجَالِ ، مَا مَسَّهُمْ سِلاَحٌ ،

قَدْ قَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، قَالَ : وَوَجَدْنَا جِرَابًا فِيهِ كَافُورٌ ، قَالَ : فَحَسِبْنَاهُ مِلْحًا ، لاَ نَشُكُّ فِيهِ أَنَّهُ مِلْحٌ ، قَالَ : فَطَبَخْنَا لَحْمًا ، فَطَرَحْنَا مِنْهُ فِيهِ ، فَلَمَّا لَمْ نَجِدْ لَهُ طَعْمًا ، فَمَرَّ بِنَا عِبَادِيٌّ مَعَهُ قَمِيصٌ ، قَالَ : فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُعْبِرِينَ ، لاَ تُفْسِدُوا طَعَامَكُمْ ، فَإِنَّ مِلْحَ هَذِهِ الأَرْضِ لاَ خَيْرَ فِيهِ ، هَلْ لَكُمْ أَنْ أُعْطِيَكُمْ فِيهِ هَذَا الْقَمِيصَ ، قَالَ : فَأَعْطَانَا بِهِ قَمِيصًا ، فَأَعْطَيْنَاهُ صَاحِبًا لَنَا فَلَبِسَهُ ، قَالَ : فَجَعَلْنَا نُطِيفُ بِهِ وَنُعْجَبُ ، قَالَ : فَإِذَا ثَمَنُ الْقَمِيصِ حِينَ عَرَفْنَا الثِّيَابَ دِرْهَمَانِ. قَالَ : وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَشَرْتُ إِلَى رَجُلٍ ، وَإِنَّ عَلَيْهِ لَسِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ ، وَإِنَّ سِلاَحَهُ تَحْت فِي قَبْرٍ مِنْ تِلْكَ الْقُبُورِ ، وَأَشَرْتُ إِلَيْهِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا ، قَالَ : فَمَا كَلَّمَنَا وَلاَ كَلَّمْنَاهُ حَتَّى ضَرَبْنَا عُنُقَهُ ، فَهَزَمْنَاهُمْ حَتَّى بَلَغُوا الْفُرَاتَ ، قَالَ : فَرَكِبْنَا فَطَلَبْنَاهُمْ فَانْهَزَمُوا حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى سُورَاءَ ، قَالَ : فَطَلَبْنَاهُمْ فَانْهَزَمُوا حَتَّى أَتَوْا الصَّرَاةَ ، قَالَ : فَطَلَبْنَاهُمْ فَانْهَزَمُوا حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى الْمَدَائِنِ ، قَالَ : فَنَزَلْنَا كُوثَى ، قَالَ : وَمَسْلَحَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ بِدَيْرِى مِنَ الْمَسَالِحِ تَأْتِيهِمْ خَيْلُ الْمُسْلِمِينَ فَتُقَاتِلُهُمْ ، فَانْهَزَمَتْ مَسْلَحَةُ الْمُشْرِكِينَ ، حَتَّى لَحِقُوا بِالْمَدَائِنِ.

وَسَارَ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى نَزَلُوا عَلَى شَاطِئِ دِجْلَةَ ، وَعَبَرَ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ كَلْوَاذَى ، أَوْ مِنْ أَسْفَلَ مِنَ الْمَدَائِنِ ، فَحَصَرُوهُمْ حَتَّى مَا يَجِدُونَ طَعَامًا ، إِلاَّ كِلاَبَهُمْ وَسَنَانِيرَهُمْ ، قَالَ : فَتَحَمَّلُوا فِي لَيْلَةٍ حَتَّى أَتَوْا جَلُولاَءَ ، قَالَ : فَسَارَ إِلَيْهِمْ سَعْدٌ بِالنَّاسِ ، وَعَلَى مُقَدِّمَتِهِ هَاشِمُ بْنُ عُتْبَةَ ، قَالَ : وَهِيَ الْوَقْعَةُ الَّتِي كَانَتْ ، قَالَ : فَأَهْلَكَهُمَ اللَّهُ ، وَانْطَلَقَ فَلُّهُمْ إِلَى نَهَاوَنْدَ . قَالَ : وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ : إِنَّ الْمُشْرِكِينَ لَمَّا انْهَزَمُوا

مِنْ جَلُولاَءَ أَتَوْا نَهَاوَنْد ، قَالَ : فَاسْتَعْمَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ ، وَعَلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ مُجَاشِعَ بْنَ مَسْعُودٍ السُّلَمِيَّ ، قَالَ : فَأَتَاهُ عَمْرُو بْنُ مَعْدِى كَرِبَ ، فَقَالَ لَهُ : أَعْطِنِى فَرَسَ مِثْلِى ، وَسِلاَحَ مِثْلِى ، قَالَ : نَعَمْ ، أُعْطِيكَ مِنْ مَالِى ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ مَعْدِى كَرِبَ : وَاللهِ لَقَدْ هَاجَيْنَاكُمْ فَمَا أَفْحَمْنَاكُمْ ، وَقَاتَلْنَاكُمْ فَمَا أَجْبَنَاكُمْ ، وَسَأَلْنَاكُمْ فَمَا أَبْخَلْنَاكُمْ. قَالَ حُصَيْنٌ : وَكَانَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَلَى كَسْكَرَ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ مَثَلِى وَمَثَلَ كَسْكَرَ مَثَلُ رَجُلٍ شَابٍّ عِنْدَ مُومِسَةٍ ، تُلَوَّنُ لَهُ وَتُعَطَّرُ ، وَإِنِّى أَنْشُدُكَ بِاللهِ لَمَا عَزَلْتَنِى عَنْ كَسْكَرَ ، وَبَعَثْتَنِى فِى جَيْشٍ مِنْ جُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِ : سِرْ إِلَى النَّاسِ بِنَهَاوَنْد ، فَأَنْتَ عَلَيْهِمْ.

قَالَ : فَسَارَ إِلَيْهِمْ ، قَالَ : فَالْتَقَوْا ، فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ ، قَالَ : وَأَخَذَ سُوَيْد بْنُ مُقَرِّنٍ الرَّايَةَ ، فَفَتَحَ اللَّهُ لَهُمْ ، وَأَهْلَكَ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ ، فَلَمْ تَقُمْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ.

قَالَ : وَكَانَ أَهْلُ كُلِّ مِصْرٍ يَسِيرُونَ إِلَى عَدُوِّهِمْ وَبِلاَدِهِمْ.

قَالَ حُصَيْنٌ : لَمَّا هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ مِنَ الْمَدَائِنِ ، لَحِقَهُمْ بِجَلُولاَءَ ، ثُمَّ رَجَعَ وَبَعَثَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، فَسَارَ حَتَّى نَزَلَ الْمَدَائِنَ ، قَالَ : وَأَرَادَ أَنْ يُنْزِلَهَا بِالنَّاسِ ، فَاجْتَوَاهَا النَّاسُ وَكَرِهُوهَا ، فَبَلَغَ عُمَرُ أَنَّ النَّاسَ كَرِهُوهَا ، فَسَأَلَ : هَلْ تَصْلَحُ بِهَا الإِبِلُ ؟ قَالُوا : لاَ ، لأَنَّ بِهَا الْبَعُوضَ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : فَإِنَّ الْعَرَبَ لاَ تَصْلَحُ بِأَرْضٍ لاَ تَصْلَحُ بِهَا الإِبِلُ ، قَالَ : فَرَجَعُوا ، قَالَ : فَلَقِىَ سَعْدٌ عِبَادِيًّا ، قَالَ : فَقَالَ : أَنَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَرْضٍ ارْتَفَعَتْ مِنَ الْبَقَّةِ ، وَتَطَأْطَأَتْ مِنَ السَّبْخَةِ ، وَتَوَسَّطَتِ الرِّيفَ ، وَطَعَنَتْ فِى أَنْفِ التَّرِيَّةِ ، قَالَ أَرْضٌ بَيْنَ الْحِيرَةِ وَالْفُرَاتِ.

(۳۴۴۳۶) حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اپنا لشکر لے کر قادسیہ پہنچے۔ میرے خیال میں ہم لوگ سات یا آٹھ ہزار سے زائد نہیں تھے۔ جبکہ مشرک دشمن ساٹھ ہزار سے زائد تھے۔ ان کے پاس ہاتھی بھی تھے۔ جب وہ میدان میں اترے تو انہوں نے ہم سے کہا کہ واپس چلے جاؤ، نہ تمہارے پاس تعداد ہے، نہ قوت ہے اور نہ ہی اسلحہ۔ واپس چلے جاؤ۔ ہم نے کہا کہ ہم واپس نہیں جائیں گے۔ وہ ہمارے تیروں کو دیکھ کر بھی ہنستے تھے اور انہیں چرخے سے تشبیہ دیتے تھے۔ جب ہم نے ان کی بات ماننے اور واپس جانے سے انکار کر دیا تو انہوں نے کہا کہ کسی سمجھدار آدمی کو ہمارے پاس بھیجو جو تمہاری آمد کے مقصد کو ہمارے لئے واضح کر دے کیونکہ ہم تو نہ تم میں کوئی تعداد دیکھتے ہیں اور نہ ہی کوئی قوت!

(۲) اس پر حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کہا کہ میں ان کے پاس جاتا ہوں۔ حضرت مغیرہ ان کے پاس گئے اور جا کر رستم کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھ گئے۔ یہ بات رستم کو اور اس کے ساتھیوں کو بہت ناگوار محسوس ہوئی۔ حضرت مغیرہ نے کہا کہ میرے یہاں بیٹھنے سے نہ تو میری عزت میں اضافہ ہوا ہے اور نہ تمہارے بادشاہ کی شان میں کوئی کمی ہوئی ہے۔ رستم نے کہا کہ مجھے بتاؤ کہ تم اپنے

شہر سے یہاں کیوں آئے ہو کیونکہ میں تم میں نہ کوئی تعداد دیکھتا ہوں اور نہ ہی قوت؟ اس پر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک ایسی قوم تھے جو بدبختی اور گمراہی کا شکار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ہم میں ایک نبی کو بھیجا جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی وجہ سے ہمیں روزی بھی عطا کی۔ جو روزی ان کی وجہ سے ہمیں ملی اس میں ایک ایسا غلہ تھا جس کے بارے میں لوگوں کو خیال ہے کہ وہ اس سرزمین میں پیدا ہوتا ہے۔ جب ہم نے اسے کھایا اور اپنے گھر والوں کو کھلایا تو لوگوں نے کہا کہ ہمارے لئے اس وقت تک کوئی بھلائی نہیں جب تک ہم اس سرزمین میں جا کر اس غلے کو نہ کھالیں۔

(۳) رستم نے کہا کہ پھر ہم تمہیں قتل کریں گے۔ حضرت مغیرہ نے کہا کہ اگر تم ہمیں قتل کرو گے تو ہم جنت میں داخل ہوں گے اور اگر ہم نے تمہیں قتل کیا تو تم جہنم میں جاؤ گے۔ لڑائی نہ ہونے کی صورت میں تمہیں جزیہ دینا ہوگا۔ جب حضرت مغیرہ نے کہا کہ تمہیں جزیہ دینا ہوگا تو وہ لوگ چیخنے لگے اور شدید غصے کا اظہار کرنے لگے۔ اور کہا کہ تمہاری اور ہماری صلح نہیں ہوگی۔ پھر حضرت مغیرہ نے فرمایا کہ تم ہماری طرف پیش قدمی کرتے ہو یا ہم تمہاری طرف بڑھیں؟ رستم نے کہا کہ ہم تمہاری طرف آتے ہیں۔ پس مسلمان پیچھے ہوئے اور ان میں سے جس نے آگے بڑھنا تھا آگے بڑھا اور مسلمانوں نے ان پر حملہ کیا، انہیں قتل کیا اور انہیں شکست دے دی۔ راوی حضرت حصین فرماتے ہیں کہ ان کے بادشاہ رستم کا تعلق آذربائیجان سے تھا۔

(۴) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک بزرگ عبید بن جحش کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہم آدمیوں کی پشتوں پر چل رہے تھے اور آدمیوں کی پشتوں پر خندق عبور کر رہے تھے۔ انہیں کسی ہتھیار نے چھوا تک نہیں تھا، انہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ ہمیں ایک شیشی میں کچھ کافور ملی، ہم نے سمجھا کہ یہ نمک ہے۔ چنانچہ ہم نے گوشت پکایا اور اس پر اسے چھڑکا لیکن ہمیں کچھ ذائقہ محسوس نہ ہوا۔ ہمارے پاس سے ایک قمیص میں ملبوس ایک عیسائی راہب گزرا اور اس نے کہا کہ اے عرب کے لوگو! اپنا کھانا خراب نہ کرو۔ اس سرزمین کے نمک میں کوئی خیر نہیں۔ کیا میں تمہیں اسکے بدلے یہ قمیص دے دوں۔ چنانچہ ہم نے وہ شیشی ایک قمیص کے بدلے اسے دے دی اور وہ قمیص اپنے ایک ساتھی کو دی اور وہ اس نے پہن لی۔ ہم اسے گھمانے لگے اور خوش ہونے لگے۔ بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ اس قمیص کی قیمت دو درہم ہے۔

(۵) عبید بن جحش نامی بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جس نے دو کنگن پہن رکھے تھے، اس کا ہتھیار ایک قبر میں تھا۔ میں نے اسے باہر نکلنے کو کہا وہ باہر نکلا، نہ اس نے ہم سے بات کی اور نہ ہم نے اس سے بات کی اور ہم نے اسے قتل کر دیا۔ پھر ہم نے انہیں شکست دے دی اور وہ فرات چلے گئے۔ ہم نے انہیں تلاش کیا اور شکست خوردہ ہو کر سورا تک چلے گئے۔ پھر ہم نے انہیں تلاش کیا، انہیں شکست دی تو وہ صراۃ چلے گئے، پھر ہم نے انہیں تلاش کیا، انہیں شکست دی تو وہ مدائن چلے گئے۔ پھر ہم کوثی نامی جگہ ٹھہرے، وہاں مشرکین کے مسلح جنگجو تھے۔ مسلمانوں کے گھڑ سواروں نے ان سے جنگ کی تو وہ شکست کھا کر مدائن چلے گئے۔

(۶) پھر مسلمان چلے اور دریائے دجلہ کے کنارے جا کر پڑاؤ ڈالا۔ پھر مسلمانوں کی ایک جماعت نے کلواذی یا اس کی نچلی

جانب سے مدائن کو عبور کیا اور کافروں کا محاصرہ کرلیا۔ یہاں تک کہ ان کے پاس کھانے کے لئے ان کے کتوں اور بلیوں کے سوا کچھ نہ بچا۔ پھر ایک رات کے بعد وہ جلولاء آئے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر چلے اور حضرت ہاشم بن عتبہ لوگوں کے آگے تھے۔ اس کے بعد اللہ نے دشمنوں کو ہلاک کردیا اور ان میں سے کچھ لوگ نہاوند چلے گئے۔ حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ جب مشرکین کو جلولاء میں شکست ہوگئی تو وہ نہاوند چلے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ والوں پر حضرت حذیفہ بن یمان کو اور بصرہ والوں پر مجاشع بن مسعود سلمی کو حاکم بنادیا۔ پھر حضرت عمرو بن معدی کرب ان کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے میرے گھوڑے جیسا گھوڑا اور میرے ہتھیار جیسا ہتھیار دو۔ انہوں نے کہا کہ ہاں میں تمہیں اپنے مال میں سے دیتا ہوں۔ پھر عمرو بن معدیکرب نے ان سے کہا کہ ہم نے تمہاری ہجو کی لیکن ہم نے تمہیں خاموش نہ کرایا۔ ہم نے تم سے قتال کیا لیکن ہم نے تمہیں بزدل نہ کیا اور ہم نے تم سے سوال کیا لیکن ہم نے تمہیں بخیل نہ بنایا۔

(۷) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن مقرن کسکر کے حاکم تھے۔ انہوں نے حضرت عمر کو خط لکھا جس میں انہوں نے تحریر کیا کہ اے امیر المؤمنین! میری اور کسکر کی مثال اس نوجوان کی سی ہے جو کسی فاحشہ عورت کے پاس ہو اور وہ عورت اس کے لیے زیب و زینت اختیار کرے اور خوشبو لگائے۔ میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے کسکر سے معزول کر کے کسی لشکر میں بھیج دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب میں فرمایا کہ تم نہاوند چلے جاؤ اور تم وہاں کے لشکر کے امیر ہو۔

(۸) حضرت نعمان بن مقرن وہاں فوج سے جا ملے اور مشرکین سے لڑائی کی اور وہ پہلے شہید ثابت ہوئے۔ پھر سوید بن مقرن نے جھنڈا اٹھا ما اور اللہ پاک نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔ اور مشرکین کو ہلاک فرمادیا اور اس کے بعد سے ان کی کوئی جماعت نہ اٹھا سکی۔ ہر شہر والے اپنے دشمنوں اور ان کے شہروں کی طرف جایا کرتے تھے۔

(۹) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ جب مشرکین کو مدائن میں شکست ہوگئی تو وہ جلولاء میں مسلمانوں کے ساتھ مل گئے تھے۔ پھر وہ واپس آگئے اور حضرت عمار بن یاسر کو بھیج دیا۔ وہ چلے اور مدائن پہنچے۔ اور ارادہ کیا کہ لوگوں کو وہاں اتاریں۔ وہاں لوگوں کی صحت خراب ہوگئی اور انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ لوگوں نے اس جگہ کو پسند نہیں کیا۔ تو آپ نے سوال کیا کہ کیا اونٹ وہاں ٹھیک رہتے ہیں؟ آپ کو بتایا گیا کہ نہیں کیونکہ وہاں مچھر بہت ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عرب اس جگہ ٹھیک نہیں رہتے جہاں اونٹ ٹھیک نہ رہتے ہوں۔ پھر لوگ وہاں سے واپس آگئے۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک عیسائی راہب کو ملے۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں ایک ایسی سرزمین کے بارے میں بتاتا ہوں جو نشیب سے بلند ہے، ٹیلے سے کم تر ہے۔ اس کی آب و ہوا معتدل ہے اور وہ تمام مخلوق کے لئے عمدہ ہے۔ اور وہ حیرہ اور فرات کے درمیان کی سرزمین ہے۔

(٣٤٤٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی زَائِدَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : کَتَبَ عُمَرُ إِلَی سَعْدٍ یَوْمَ الْقَادِسِیَّةِ : إِنِّی قَدْ بَعَثْتُ إِلَیْکَ أَهْلَ الْحِجَازِ وَأَهْلَ الْیَمَنِ ، فَمَنْ أَدْرَکَ مِنْهُمَ الْقِتَالَ قَبْلَ أَنْ یَتَفَقَّؤُوا ، فَأَسْهِمْ لَهُمْ.

(۳۴۴۳۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد کے نام ایک خط لکھا جس میں لکھ

کہ میں آپ کی طرف حجاز والوں کو اور یمن والوں کو بھیج رہا ہوں، ان میں سے جو قتال کے قابل ہو اسے مال غنیمت میں سے حصہ دیجئے۔

(٣٤٤٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ : اللَّهُمَّ إِنَّ حُدَيَةَ سَوْدَاءُ بَدِيَةٌ ؟ فَزَوِّجْنِي الْيَوْمَ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقُتِلَ ، قَالَ : فَمَرُّوا عَلَيْهِ وَهُوَ مُعَانِقٌ رَجُلٍ عَظِيمٍ.

(۳۴۴۳۸) حضرت نعیم بن ابی ہند فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں ایک آدمی نے دعا کی کہ اے اللہ! میری بیوی حدیہ کالی اور دیہاتن ہے آج میری شادی موٹی آنکھوں والی حور سے کردے۔ پھر وہ میدان جنگ میں آگے بڑھا اور شہید ہوگیا۔ جب لوگوں کا اس کی نعش کے پاس سے گزر ہوا تو وہ ایک بہت بڑے پہلوان سے لپٹا ہوا تھا۔

(٣٤٤٣٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ وَقَدْ قُطِعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلاَهُ ، وَهُوَ يُفْحَصُ وَهُوَ يَقُولُ : ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾، قَالَ: فَقَالَ: مَا أَنْتَ يَا عَبْدَ اللهِ؟ قَالَ: أَنَا امْرُؤٌ مِنَ الأَنْصَارِ.

(۳۴۴۳۹) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ وہ قادسیہ کی جنگ میں ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے تھے۔ وہ قرآن مجید کی اس آیت کی تلاوت فرمارہے تھے: ﴿مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾ ان کے پاس سے گزرنے والے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں ایک انصاری ہوں۔

(٣٤٤٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : أَمَرَنِي عُمَرُ أَنْ أُنَادِيَ بِالْقَادِسِيَّةِ : لاَ يُنْبَذُ فِي دُبَّاءَ ، وَلاَ حَنْتَمٍ ، وَلاَ مُزَفَّتٍ.

(۳۴۴۴۰) حضرت براء فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے مجھے حکم دیا کہ میں قادسیہ میں یہ اعلان کروں کہ کدو کے بنے ہوئے برتن، لکڑی کے برتن اور تارکول چڑھے برتن میں نبیذ نہیں بنائی جائے گی۔

(٣٤٤٤١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : جَائَنَا كِتَابُ أَبِي بَكْرٍ بِالْقَادِسِيَّةِ ، وَكَتَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الأَرْقَمِ.

(۳۴۴۴۱) حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ قادسیہ میں ہمارے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خط آیا اور وہ حضرت عبداللہ بن ارقم نے لکھا تھا۔

(٣٤٤٤٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ شِبْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْقَادِسِيَّةِ قَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ فَدَعَا إِلَى الْمُبَارَزَةِ ، فَذَكَرَ مِنْ عِظَمِهِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ قَصِيرٌ ، يُقَالَ

لَهُ :شِبْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ الْفَارِسِيُّ هَكَذَا ، يَعْنِي احْتَمَلَهُ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِهِ الأَرْضَ فَصَرَعَهُ ، قَالَ فَأَخَذَ شِبْرٌ خِنْجَرًا كَانَ مَعَ الْفَارِسِيِّ ، فَقَالَ بِهِ فِي بَطْنِهِ هَكَذَا ، يَعْنِي فَخَضْخَضَهُ ، قَالَ :ثُمَّ انْقَلَبَ عَلَيْهِ فَقَتَلَهُ ، ثُمَّ جَاءَ بِسَلَبِهِ إِلَى سَعْدٍ ، فَقُوِّمَ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، فَنَفَلَهُ سَعْدٌ إِيَّاهُ.

(۳۴۴۴۲) حضرت شبر بن علقمہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں اہل فارس کا ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے مقابلے کی دعوت دی۔ اس نے اپنی بہادری کا ذکر کیا۔ پھر ایک چھوٹے قد کے آدمی جن کا نام شبر بن علقمہ تھا۔ وہ اس کی طرف آگے بڑھے، اس فارسی پہلوان نے شبر کو اٹھا کر زمین پر دے مارا۔ شبر نے اس فارسی پہلوان کا خنجر پکڑا، اور اس کے پیٹ میں گھونپ دیا۔ پھر اسے مار ڈالا پھر اس کا سامان لے کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بارہ ہزار درہم کی قیمت لگائی اور اسے مال غنیمت کے طور پر دے دیا۔

(۳۴۴۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ شِبْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :بَارَزْتُ رَجُلاً يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ مِنَ الأَعَاجِمِ فَقَتَلْتُهُ ، وَأَخَذْتُ سَلَبَهُ ، فَأَتَيْتُ بِهِ سَعْدًا ، فَخَطَبَ سَعْدٌ أَصْحَابَهُ ، ثُمَّ قَالَ :هَذَا سَلَبُ شِبْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ ، وَإِنَّا قَدْ نَفَلْنَاهُ إِيَّاهُ.

(۳۴۴۴۳) حضرت شبر بن علقمہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ قادسیہ میں ایک عجمی سے لڑائی کی اور اسے قتل کر دیا۔ پھر میں اس سامان لے کر حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس آیا۔ حضرت سعد نے اپنے ساتھیوں میں اعلان کرتے ہوئے کہا کہ یہ شبر کا لایا ہو سامان ہے اور بارہ ہزار درہم سے بہتر ہے۔ اور ہم نے اسے مال غنیمت کے طور پر دے دیا۔

(۳۴۴۴۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَمَّنْ شَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ ، قَالَ :بَيْنَا رَجُلٌ يَغْتَسِلُ إِذْ فَحَصَ لَهُ الْمَاءُ التُّرَابَ عَنْ لَبِنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ ، فَأَتَى سَعْدًا فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ :اجْعَلْهَا فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۴۴۴) حضرت حصین جنگ قادسیہ میں شریک ہونے والے ایک مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی غسل کر رہا تھا کہ اسے پانی میں سونے کی ایک اینٹ ملی، وہ اس نے لا کر حضرت سعد کو دے دی۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ اسے مال غنیمت میں رکھ دو۔

(۳۴۴۴۵) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَمَّنْ أَدْرَكَ ذَاكَ ؛ أَنَّ رَجُلاً اشْتَرَى جَارِيَةً مِنَ الْمَغْنَمِ ، قَالَ :فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهُ قَدْ خَلَصَتْ لَهُ ، أَخْرَجَتْ حُلِيًّا كَثِيرًا كَانَ مَعَهَا ، قَالَ :فَقَالَ الرَّجُلُ :مَا أَدْرِي مَا هَذَا ، حَتَّى آتِيَ سَعْدًا فَأَسْأَلَهُ ، فَقَالَ :اجْعَلْهُ فِي غَنَائِمِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۴۴۵) حضرت حصین جنگ قادسیہ میں شریک ہونے والے ایک مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے مال غنیمت سے ایک باندی خریدی۔ جب باندی نے دیکھا کہ وہ اس کی ہو چکی ہے تو اس نے بہت سا زیور نکال کر اسے دے دیا۔ اس آدمی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ اس زیور کا کیا حکم ہے۔ پھر وہ حضرت سعد کے پاس لے کر آیا اور اس کے بارے میں سوال کیا تو حضرت سعد نے فرمایا کہ اسے مسلمانوں کے مال غنیمت میں رکھ دو۔

(۳۴۴۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ : بَاعَ سَعْدٌ طَسْتًا بِأَلْفِ دِرْهَمٍ مِنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ عُمَرَ بَلَغَهُ هَذَا عَنْك فَوَجَدَ عَلَيْك ، قَالَ : فَلَمْ يَزَلْ يَطْلُبُ إِلَى النَّصْرَانِيِّ ، حَتَّى رَدَّ عَلَيْهِ الطَّسْتَ وَأَخَذَ الأَلْفَ.

(۳۴۴۴۶) حضرت اسود بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد نے اہل حیرہ کے ایک آدمی سے ایک طشت ایک ہزار درہم کا خریدا۔ انہیں بتایا گیا کہ حضرت عمر کو اس بات کی اطلاع ہوئی ہے اور وہ آپ پر سخت ناراض ہیں۔ اس کے بعد حضرت سعد اس نصرانی کو تلاش کرتے رہے اور اسے ڈھونڈ کر طشت اسے واپس دیا اور ایک ہزار درہم حاصل کئے۔

(۳۴۴۴۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حدَّثَنَا الصَّبَّاحُ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْيَاخُ الْحَيِّ، قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِاللهِ: لَقَدْ أَتَى عَلَى نَهْرِ الْقَادِسِيَّةِ ثَلاَثُ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ، مَا يَجْرِي إِلاَّ بِالدَّمِ، مِمَّا قَتَلْنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ.

(۳۴۴۴۷) حضرت جریر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں ایک دن قادسیہ کے دریا میں تین گھنٹے تک پانی کی جگہ خون بہتا رہا اور یہ ان مشرکوں کا خون تھا جنہیں ہم نے قتل کیا تھا۔

(۳۴۴۴۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا مِنَ الْيَمَنِ نَزَلْنَا الْمَدِينَةَ ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا عُمَرُ ، فَطَافَ فِي النَّخَعِ وَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النَّخَعِ ، إِنِّي أَرَى السَّرْوَ فِيكُمْ مُتَرَبِّعًا، فَعَلَيْكُمْ بِالْعِرَاقِ وَجُمُوعِ فَارِسَ ، فَقُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لاَ، بَلَ الشَّامُ نُرِيدُ الْهِجْرَةَ إِلَيْهَا ، قَالَ : لاَ ، بَلَ الْعِرَاقُ ، فَإِنِّي قَدْ رَضِيتُهَا لَكُمْ ، قَالَ : حَتَّى قَالَ بَعْضُنَا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ، قَالَ : فَلاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ، عَلَيْكُمْ بِالْعِرَاقِ ، قَالَ : فِيهَا جُوعُ الْعَجَمِ ، وَنَحْنُ أَلْفَانِ وَخَمْسُ مِئَةٍ ، قَالَ : فَأَتَيْنَا الْقَادِسِيَّةَ ، فَقُتِلَ مِنَ النَّخَعِ وَاحِدٌ ، وَكَذَا وَكَذَا رَجُلاً مِنْ سَائِرِ النَّاسِ ثَمَانُونَ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَا شَأْنُ النَّخَعِ ، أُصِيبُوا مِنْ بَيْنِ سَائِرِ النَّاسِ ؟ أَفَرَّ النَّاسُ عَنْهُمْ ؟ قَالُوا : لاَ ، بَلْ وَلُّوا عُظْمَ الأَمْرِ وَحْدَهُمْ.

(۳۴۴۴۸) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ جب ہم یمن سے واپس آئے اور مدینہ منورہ ٹھہرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے قبیلہ نخع والوں میں ایک چکر لگایا اور ان سے فرمایا کہ اے نخع والو! میں تم میں عزت کو اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ تم عراق یا فارس چلے جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! ہم تو شام کی طرف ہجرت کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ نہیں عراق ٹھیک ہے۔ میں تمہارے لئے عراق سے راضی ہوں۔ ہم میں سے بعض نے کہا کہ اے امیر المومنین! دین میں سختی نہیں ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ دین میں سختی نہیں ہے تمہارے لئے عراق ٹھیک ہے۔ اس میں عجم کی جماعتیں ہیں اور ہم صرف اڑھائی ہزار ہیں۔ پھر ہم قادسیہ آئے اور نخعی لوگوں میں سے صرف ایک آدمی شہید ہوا جبکہ باقی لوگوں میں سے اسی افراد مارے گئے۔ حضرت عمر کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا نخعی لوگوں نے کیا کیا کہ باقی لوگوں میں سے وہی شہید ہوئے، کیا لوگ انہیں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ لوگوں نے بتایا نہیں بلکہ وہ مشکل کاموں میں اپنی مرضی سے کودے تھے۔

(۳٤٤٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَرَّتِ النَّخَعُ بِعُمَرَ ، فَأَتَاهُمْ فَتَصَفَّحَهُمْ ، وَهُمْ أَلْفَانِ وَخَمْسُ مِئَةٍ ، وَعَلَيْهِمْ رَجُلٌ ، يُقَالَ لَهُ : أَرْطَاةُ ، فَقَالَ : إِنِّي لأَرَى السَّرْوَ فِيكُمْ مُتَرَبِّعًا ، سِيرُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، فَقَالُوا : لاَ ، بَلْ نَسِيرُ إِلَى الشَّامِ ، قَالَ : سِيرُوا إِلَى الْعِرَاقِ ، فَقَالُوا : لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ، فَقَالَ : سِيرُوا إِلَى الْعِرَاقِ ، فَلَمَّا قَدِمُوا الْعِرَاقَ جَعَلُوا يَحْبِسُونَ الْمُهْرَ فَيَذْبَحُونَهُ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ : أَصْلِحُوا ، فَإِنَّ فِي الأَمْرِ مَعْقِلاً ، أَوْ نَفَسًا.

(۳۴۴۴۹) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نخعی لوگوں کے پاس سے گزرے اور انہیں گنا تو وہ اڑھائی ہزار تھے۔ ان کے سربراہ کا نام ارطاۃ تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تم میں عزت کو اترتے ہوئے دیکھتا ہوں تم عراق میں اپنے بھائیوں کے پاس چلے جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ نہیں ہم تو شام کی طرف جائیں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم عراق کی طرف جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ دین میں زبردستی نہیں ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم عراق کی طرف جاؤ۔ پس وہ عراق کی طرف گئے تو انہوں نے وہاں گھوڑے کے بچے کو پکڑ کر ذبح کرنا شروع کر دیا۔ حضرت عمر نے انہیں خط لکھا: تم درست ہو جاؤ۔ اس لیے کہ ایسے معاملہ میں جان اہم ہے۔

(۳٤٤٥٠) وَسَمِعْت أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ ، يَقُولُ : كَانَتْ بَنُو أَسَدٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ أَرْبَعَ مِئَةٍ ، وَكَانَتْ بَجِيلَةُ ثَلاَثَةَ آلاَفٍ ، وَكَانَتِ النَّخَعُ أَلْفَيْنِ وَثَلاَثَ مِئَةٍ ، وَكَانَتْ كِنْدَةُ نَحْوَ النَّخَعِ ، وَكَانُوا كُلُّهُمْ عَشَرَةَ آلاَفٍ ، وَلَمْ يَكُنْ فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَقَلَّ مِنْ مُضَرَ.

(۳۴۴۵۰) حضرت ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں بنو اسد چار سو، بجیلہ تین ہزار، نخعی دو ہزار تین سو، اور کندہ والے بھی اتنے ہی تھے۔ یہ سب لوگ کل دس ہزار تھے اور لوگوں میں قبیلہ مضر سے کم کوئی نہ تھا۔

(۳٤٤٥١) سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ فَضَّلَهُمْ ، فَأَعْطَى بَعْضَهُمْ أَلْفَيْنِ ، وَبَعْضَهُمْ سِتَّ مِئَةٍ.

(۳۴۴۵۱) حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے انہیں زیادہ دیا بعض کو دو ہزار اور بعض کو چھ سو۔

(۳٤٤٥٢) وَذَكَرَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ ، قَالَ : أَهْلُ الْقَادِسِيَّةِ.

(۳۴۴۵۲) حضرت ابوبکر بن عیاش قرآن مجید کی آیت ﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد قادسیہ والے ہیں۔

(۳٤٤٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى سَعْدٍ وَغَيْرِهِ مِنْ أُمَرَاءِ الْكُوفَةِ : أَمَّا بَعْدُ ، فَقَدْ جَانَنِي مَا بَيْنَ الْعُذَيْبِ وَحُلْوَانَ ، وَفِي ذَلِكُمْ مَا يَكْفِيكُمْ إِنَ اتَّقَيْتُمْ وَأَصْلَحْتُمْ ، قَالَ : وَكَتَبَ : اجْعَلُوا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ مَفَازَةً.

(۳۴۴۵۳) حضرت ابوبکر بن عمرو بن عتبہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت سعد اور کوفہ کے دوسرے امراء کو خط لکھا کہ میرے پاس عذیب اور حلوان کے درمیان کا علاقہ آیا ہے۔ یہ تمہارے لئے کافی ہے اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور درستی سے چلو۔ اور اپنے

اور اپنے دشمنوں کے درمیان خلا رکھو۔

(٣٤٤٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَوْنِ بن عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مُرَّ عَلَى رَجُلٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ وَقَدِ انْتَثَرَ بَطْنُهُ ، أَوْ قَصَبُهُ ، قَالَ لِبَعْضِ مَنْ مَرَّ عَلَيْهِ : ضُمَّ إِلَيَّ مِنْهُ ، أَدْنُو قِيدَ رُمْحٍ ، أَوْ رُمْحَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ : فَمَرَّ عَلَيْهِ وَقَدْ فَعَلَ.

(۳۴۴۵۴) حضرت عون بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں ایک مسلمان مجاہد کا پیٹ پھٹ گیا تھا اور اس کی انتڑیاں باہر نکل آئی تھیں۔ اس نے اپنے پاس سے گزرنے والے ایک شخص سے کہا کہ میری انتڑیوں کو اندر کر دو اور مجھے چلاؤ تاکہ میں اللہ کے راستے میں تھوڑا اور آگے بڑھ سکوں۔ چنانچہ اس آدمی نے ایسا ہی کیا۔

(٣٤٤٥٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَصْحَابَ عُبَيْدٍ يَشْرَبُونَ نَبِيذَ الْقَادِسِيَّةِ ، وَفِيهِمْ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ.

(۳۴۴۵۵) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے عبید کے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ قادسیہ کی نبیذ پی رہے تھے اور ان میں عمرو بن میمون بھی تھے۔

(٣٤٤٥٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، قَالَ : اشْتَرَى طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَرْضًا مِنْ نَشَاسْتَجَ ، نَشَاسْتَجُ بَنِي طَلْحَةَ ، هَذَا الَّذِي عِنْدَ السَّيْلَحِينِ ، فَأَتَى عُمَرُ ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : إِنِّي اشْتَرَيْتُ أَرْضًا مُعْجَبَةً ، فَقَالَ عُمَرُ : مِمَّنِ اشْتَرَيْتَهَا ؟ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ؟ اشْتَرَيْتَهَا مِنْ أَهْلِ الْقَادِسِيَّةِ ؟ قَالَ طَلْحَةُ : وَكَيْفَ اشْتَرَيْتُهَا مِنْ أَهْلِ الْقَادِسِيَّةِ كُلِّهِمْ ، قَالَ : إِنَّكَ لَمْ تَصْنَعْ شَيْئًا ، إِنَّمَا هِيَ فَيْءٌ.

(۳۴۴۵۶) حضرت مطرف نقل کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے کوفہ میں سلحین سے زمین کا ایک ٹکڑا خریدا۔ پھر وہ حضرت عمر کے پاس آئے اور ان سے اس کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ میں نے ایک عمدہ اور خوبصورت زمین خریدی ہے۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ تم نے کس سے خریدی ہے؟ کوفہ والوں سے؟ کیا تم نے قادسیہ والوں سے خریدی ہے؟ حضرت طلحہ نے کہا کہ میں نے تمام قادسیہ والوں سے خریدی ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم نے کچھ نہیں کیا یہ تو مال غنیمت ہے۔

(٣٤٤٥٧) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَمَّنْ يَذْكُرُ ؛ أَنَّ أَهْلَ الْقَادِسِيَّةِ رَغْمُوا الأَعَاجِمَ حَتَّى قَاتَلُوا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ.

(۳۴۴۵۷) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ قادسیہ کے مجاہدین نے عجمیوں کو مقابلے کی دعوت دی اور ان سے تین دن تک لڑائی کی۔

(٣٤٤٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : اخْتَلَفَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَتَفَاخَرَا ، فَقَالَ الْكُوفِيُّ : نَحْنُ أَصْحَابُ يَوْمِ الْقَادِسِيَّةِ ، وَيَوْمِ كَذَا وَكَذَا ، وَقَالَ الشَّامِيُّ : نَحْنُ أَصْحَابُ يَوْمِ الْيَرْمُوكِ ، وَيَوْمِ كَذَا وَيَوْمِ كَذَا ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :

کِلاَکُمَا لَمْ یَشْهَدْهُ اللَّهُ هُلْكَ عَادٍ ، وَثَمُودَ ، وَلَمْ یُؤَامِرَهُ اللَّهُ فِیهِمَا إِذْ أَهْلَكَهُمَا ، وَمَا مِنْ قَرْیَةٍ أَحْرَی أَنْ تَدْفَعَ عَظِیمَةً مِنْهَا ، یَعْنِی الْكُوفَةَ.

(۳۴۴۵۸) حضرت ربیع بن عمیلہ فرماتے ہیں کہ کوفہ اور شام کے دو آدمیوں کا باہم مناظرہ ہوا، کوفی نے کہا کہ ہم قادسیہ کی جنگ میں شریک ہونے والے ہیں اور فلاں فلاں لڑائی لڑنے والے ہیں۔ شامی نے کہا کہ ہم نے یرموک کی لڑائی لڑی ہے اور فلاں فلاں لڑائی میں شریک ہوئے ہیں۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے وہ وقت نہیں دیکھا جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد اور قوم ثمود کو ہلاک کیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کیا تو ان کی ایک دوسرے پر افضلیت کو نہیں دیکھا تھا۔ کوفہ کی بستی سے بڑھ کر کوئی بستی ایسی نہیں جسے کوئی بڑی ذمہ داری سونپی جائے۔

(۳٤٤٥٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ جَرِیرِ بْنِ رِیَاحٍ ، عَنْ أَبِیهِ ؛ أَنَّهُمْ أَصَابُوا قَبْرًا بِالْمَدَائِنِ ، فَوَجَدُوا فِیهِ رَجُلاً عَلَیْهِ ثِیَابٌ مَنْسُوجَةٌ بِالذَّهَبِ ، وَوَجَدُوا مَعَهُ مَالاً ، فَأَتَوْا بِهِ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ ، فَكَتَبَ فِیهِ إِلَی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَكَتَبَ إِلَیْهِ عُمَرُ : أَنْ أَعْطِهِمْ ، وَلاَ تَنْتَزِعْهُ.

(۳۴۴۵۹) حضرت ریاح فرماتے ہیں کہ مسلمان مجاہدین کو مدائن میں ایک قبر ملی، جس میں ایک آدمی تھا جس کے بدن پر سونے کی تاروں والے کپڑے اور بہت سا مال تھا۔ مجاہدین اسے حضرت عمار بن یاسر کے پاس لائے۔ حضرت عمار نے اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب کو خط لکھا۔ حضرت عمر نے انہیں حکم دیا کہ یہ سارا مال مجاہدین کو دے دو۔

(۳٤٤٦٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّیْبَانِیِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللهِ ؛ أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ السَّائِبَ بْنَ الأَقْرَعِ عَلَی الْمَدَائِنِ ، فَبَیْنَمَا هُوَ فِی مَجْلِسِهِ ، إِذْ أُتِیَ بِتِمْثَالٍ مِنْ صُفْرٍ كَأَنَّهُ رَجُلٌ قَائِلٌ بِیَدَیْهِ هَكَذَا ، وَبَسَطَ یَدَیْهِ وَقَبَضَ بَعْضَ أَصَابِعِهِ ، فَقَالَ : هَذَا لِی ، هَذَا مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَیَّ ، فَكَتَبَ فِیهِ إِلَی عُمَرَ ، فَقَالَ عُمَرُ : أَنْتَ عَامِلٌ مِنْ عُمَّالِ الْمُسْلِمِینَ ، فَاجْعَلْهُ فِی بَیْتِ مَالِ الْمُسْلِمِینَ.

(۳۴۴۶۰) حضرت محمد بن عبید اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے سائب بن اقرع کو مدائن کا حاکم بنایا۔ ایک دن وہ اپنی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ان کے پاس تانبے کا ایک تھال لایا گیا جو آدمی کے ہاتھ کی شکل کا بنا ہوا تھا۔ سائب بن اقرع نے اس تھال میں ہاتھ ڈالا اور ایک مٹھی بھر کر کہا کہ یہ میرا ہے یہ اللہ نے مجھے عطا کیا ہے۔ پھر انہوں نے اس بارے میں حضرت عمر کو خط لکھا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ تم تو محض مسلمانوں کے ایک گورنر ہو، یہ سب کچھ مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کرا دو۔

(۳٤٤٦١) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّیَالِسِیُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ حُمَیْدٍ ؛ أَنَّ عَمَّارًا أَصَابَ مَغْنَمًا ، فَقَسَّمَ بَعْضَهُ وَكَتَبَ یَعْتَذِرُ إِلَی عُمَرَ یُشَاوِرُهُ ، قَالَ : یَبَایِعُ النَّاسَ إِلَی قُدُومِ الرَّاكِبِ.

(۳۴۴۶۱) حضرت نعمان بن حمید فرماتے ہیں کہ حضرت عمار کو کچھ مال غنیمت ملا اور اس کا کچھ حصہ آپ نے تقسیم کر دیا۔ پھر انہوں نے حضرت عمر سے معذرت کرنے اور مشورہ لینے کے لئے حضرت عمر کو خط لکھا۔ آپ نے فرمایا کہ سوار کے آنے تک لوگوں

کورو کے رکھو۔

(٣٤٤٦٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ شِبْلِ بْنِ عَوْفٍ : كَانَ مِنْ أَهْلِ الْقَادِسِيَّةِ ، وَكَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

(۳۴۴۶۲) حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ شبل بن عوف اہل قادسیہ میں سے ہیں اور داڑھی کو زرد کرتے تھے۔

(٣٤٤٦٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مِلْحَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ ثَرْوَانَ ، قَالَ : كَانَ سَلْمَانُ أَمِيرَ الْمَدَائِنِ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، قَالَ : يَا زَيْدُ ، قُمْ فَذَكِّرْ قَوْمَكَ.

(۳۴۴۶۳) حضرت سلمان مدائن کے امیر تھے۔ جمعے کے دن وہ فرماتے کہ اے زید اٹھو اور اپنی قوم کو نصیحت کرو۔

(٣٤٤٦٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ عَلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ دِرْعٌ سَابِغٌ.

(۳۴۴۶۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں ابن ام مکتوم پر ایک لمبی چادر تھی۔

(٣٤٤٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اخْتَلَفْتُ أَنَا وَسَعْدٌ بِالْقَادِسِيَّةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

(۳۴۴۶۵) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ میں میرے اور حضرت سعد کے درمیان موزوں پر مسح کے بارے میں اختلاف ہوا تھا۔

(٣٤٤٦٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : فَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْقَادِسِيَّةِ ، أَوْ مِهْرَانَ ، أَوْ بَعْضِ تِلْكَ الْمُشَاهِدِ فَأَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ هَلَكْتُ ، فَرَرْتُ ، فَقَالَ عُمَرُ : كَلاَّ ، أَنَا فِئَتُكَ.

(۳۴۴۶۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک آدمی قادسیہ یا مہران کی جنگ سے فرار ہوا اور حضرت عمر کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ میں ہلاک ہو گیا، میں میدانِ جنگ سے فرار ہو گیا۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا ہرگز نہیں میں تمہاری مدد کروں گا۔

(٣٤٤٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، قَالَ : أَدْرَكْتُ أَلْفَيْنِ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَدْ شَهِدُوا الْقَادِسِيَّةَ فِي أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ ، وَكَانَتْ رَايَاتُهِمْ فِي يَدِ سِمَاكٍ صَاحِبِ الْمَسْجِدِ.

(۳۴۴۶۷) حضرت سماک بن حرب فرماتے ہیں کہ بنو اسد کے دو ہزار لوگ قادسیہ کی لڑائی میں شریک تھے اور ان کے جھنڈے مسجد والے سماک کے ہاتھ میں تھے۔

(٣٤٤٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ : سَأَلَ صُبَيْحٌ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ وَأَنَا أَسْمَعُ ، فَقَالَ لَهُ : هَلْ أَدْرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، أَسْلَمْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَدَّيْتُ إِلَيْهِ ثَلاَثَ صَدَقَاتٍ ، وَلَمْ أَلْقَهُ ، وَغَزَوْتُ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ غَزَوَاتٍ ، شَهِدْتُ فَتْحَ

الْقَادِسِيَّةِ، وَجَلُولاَءَ ، وَتُسْتَرَ ، وَنَهَاوَنْد ، وَالْيَرْمُوكَ ، وَآذَرْبِيْجَانَ ، وَمِهْرَانَ ، وَرُسْتُم ، فَكُنَّا نَأْكُلُ السَّمْنَ وَنَتْرُكُ الْوَدَكَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الظُّرُوفِ ؟ فَقَالاَ :لَمْ نَكُنْ نَسْأَلُ عَنْهَا ، يَعْنِي طَعَامَ الْمُشْرِكِينَ.

(ابن سعد ۹۷۔ مسند ۶۲۸)

(۳۴۴۶۸) حضرت عاصم احول فرماتے ہیں کہ صبیح نے ابوعثمان نہدی سے سوال کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اسلام لایا تھا اور تین مرتبہ آپ کی طرف زکوٰۃ بھی بھجوائی تھی لیکن میری حضور سے ملاقات نہیں ہوئی۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مختلف لڑائیوں میں حصہ لیا، میں قادسیہ، جلولاء، تستر، نہاوند، یرموک، آذربائیجان، مہران اور رستم کی لڑائی میں شریک رہا۔ ہم چربی کھایا کرتے تھے اور تیل چھوڑ دیا کرتے تھے۔ میں نے ان سے مشرکین کے برتنوں میں کھانے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم ان کے بارے میں سوال نہیں کیا کرتے تھے۔

(٣٤٤٦٩) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :ضُرِبَ يَوْمُ الْقَادِسِيَّةِ لِلْعَبِيدِ بِسِهَامِهِمْ كَمَا ضُرِبَ لِلأَحْرَارِ.

(۳۴۴۶۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں قادسیہ میں آزاد لوگوں کی طرح غلاموں کو بھی حصہ دیا گیا تھا۔

(٣٤٤٧٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :لَمَّا جَاءَ وَفْدُ الْقَادِسِيَّةِ حَبَسَهُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لَمْ يَأْذَنْ لَهُمْ ، ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ ، قَالَ :تَقُولُونَ :الْتَقَيْنَا فَهَزَمْنَا ، بَلِ اللَّهُ الَّذِي هَزَمَ وَفَتَحَ.

(۳۴۴۷۰) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ جب قادسیہ کا وفد آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین دن تک انہیں ملاقات کی اجازت نہ دی، پھر انہیں اجازت دی تو فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ ہم لڑے اور ہم نے دشمن کو شکست دی حالانکہ فتح اور شکست دینے والا تو اللہ ہے۔

(٣٤٤٧١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جميعُ بْنُ عُمَيْرٍ التَّيْمِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :شَهِدْتُ جَلُولاَءَ فَابْتَعْتُ مِنَ الْغَنَائِمِ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا ، فَقَدِمْتُ بِهَا عَلَى عُمَرَ ، فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ قُلْتُ :ابْتَعْتُ مِنَ الْغَنَائِمِ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا ، فَقَالَ :يَا صَفِيَّةُ ، احْتَفِظِي بِمَا قَدِمَ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَنْ تُخْرِجِي مِنْهُ شَيْئًا ، قَالَتْ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ طَيِّبٍ ؟ قَالَ :ذَاكَ لَكِ.

قَالَ:فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ :أَرَأَيْتَ لَوِ انْطُلِقَ بِي إِلَى النَّارِ ، أَكُنْتَ مُفْتَدِيَّ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، وَلَوْ بِكُلِّ شَيْءٍ أَقْدِرُ عَلَيْهِ ،

قَالَ :فَإِنِّي كَأَنِّي شَاهِدُكَ يَوْمَ جَلُولاَءَ وَأَنْتَ تُبَايِعُ ، وَيَقُولُونَ :هَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَابْنُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَأَكْرَمُ أَهْلِهِ عَلَيْهِ ، وَأَنْتَ كَذَلِكَ ، قَالَ :فَإِنْ يُرَخِّصُوا عَلَيْكَ بِمِئَةٍ ، أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَنْ يُغْلُوا عَلَيْكَ بِدِرْهَمٍ ، وَإِنِّي قَاسِمٌ ، وَسَأُعْطِيكَ مِنَ الرِّبْحِ أَفْضَلَ مَا يَرْبَحُ رَجُلٌ

مِنْ قُرَيْشٍ ، أُعْطِيكَ رِبْحَ الدِّرْهَمِ دِرْهَمًا ، قَالَ : فَخَلَّى عَلَيَّ سَبْعَةَ أَيَّامٍ ، ثُمَّ دَعَا التُّجَّارَ فَبَاعَهُ بِأَرْبَعِ مِئَةِ أَلْفٍ ، فَأَعْطَانِي ثَمَانِينَ أَلْفًا ، وَبَعَثَ بِثَلاَثِ مِئَةِ أَلْفٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا إِلَى سَعْدٍ ، فَقَالَ : اقْسِمْ هَذَا الْمَالَ بَيْنَ الَّذِينَ شَهِدُوا الْوَقْعَةَ ، فَإِنْ كَانَ مَاتَ مِنْهُمْ أَحَدٌ ، فَابْعَثْ بِنَصِيبِهِ إِلَى وَرَثَتِهِ. (ابو عبید ۶۳۶)

(۳۴۴۷۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جلولاء کی جنگ میں شریک ہوا اور میں نے مال غنیمت سے چالیس ہزار حاصل کئے۔ پھر میں نے وہ حضرت عمر کی خدمت میں پیش کئے، انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے مال غنیمت سے حاصل کئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اے صفیہ! جو چیز عبداللہ بن عمر لائے ہیں اس کی حفاظت کرو۔ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم نے اس میں سے کچھ نہیں نکالنا۔ انہوں نے کہا اے امیر المومنین! اگر کوئی چیز غیر طیب ہو تو؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ وہ تمہارے لئے ہے۔

(۲) پھر حضرت عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر سے فرمایا کہ اگر مجھے آگ کی طرف لے جایا جا رہا ہو تو کیا تم یہ چیز فدیہ دے کر مجھے چھڑاؤ گے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں ضرور ایسا کروں گا بلکہ ہر وہ چیز جو میرے پاس ہو میں فدیے میں دے دوں گا۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ جلولاء کی جنگ میں لوگوں نے تمہارا خیال رکھا، تمہارے ہاتھ پر بیعت کی اور کہا کہ یہ عبداللہ بن عمر ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ امیر المومنین کے بیٹے ہیں، ان کے معزز ترین فرد ہیں اور آپ واقعی ایسے ہیں۔ وہ آپ کو سو درہم کی رعایت کریں یہ انہیں زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ وہ آپ سے ایک درہم زیادہ وصول کریں۔ میں تقسیم کرتا ہوں میں تمہیں قریش کے ہر آدمی سے زیادہ نفع دوں گا۔ پھر آپ نے تاجروں کو بلایا اور ان کی چیزیں چار لاکھ کی بیچ دیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے اسی ہزار دیئے اور تین لاکھ بیس ہزار حضرت سعد کو بھجوا دیئے اور فرمایا کہ یہ مال ان مجاہدین میں تقسیم کر دو جو جنگ میں شریک تھے۔ اگر ان میں سے کوئی مر چکا ہو تو اس کے ورثہ کو دے دو۔

(۳۴۴۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَرِّعِ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا فَتَحَ سَعْدٌ جَلُولاَءَ أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ أَلْفَ أَلْفٍ ، فَقَسَمَ لِلْفَارِسِ ثَلاَثَةَ آلاَفِ مِثْقَالَ ، وَلِلرَّاجِلِ أَلْفَ مِثْقَالٍ.

(۳۴۴۷۲) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد نے جلولاء کو فتح کیا تو مسلمانوں کو لاکھوں کے حساب سے مال غنیمت حاصل ہوا۔ آپ نے گھڑ سوار کو تین ہزار اور پیدل کو ایک ہزار مثقال عطا فرمائے۔

(۳۴۴۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِغَنَائِمَ مِنْ غَنَائِمِ جَلُولاَءَ ، فِيهَا ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ ، فَجَعَلَ يَقْسِمُهَا بَيْنَ النَّاسِ ، فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ ، يُقَالَ لَهُ : عَبْدُ الرَّحْمَن ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، اُكْسُنِي خَاتَمًا ، فَقَالَ : اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ تَسْقِيكَ شَرْبَةً مِنْ سَوِيقٍ ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا أَعْطَانِي شَيْئًا.

(۳۴۴۷۳) حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس جلولاء کا مال غنیمت لایا گیا اس میں سونا اور چاندی بھی موجود تھے۔

آپ وہ مال غنیمت لوگوں میں تقسیم کر رہے تھے کہ ان کے ایک بیٹے جن کا نام عبد الرحمن تھا، وہ آئے اور عرض کیا اے امیر المومنین! مجھے ایک انگوٹھی دے دیجئے۔ حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ وہ تمہیں ستو کا شربت پلائے گی۔ آپ نے انہیں کچھ نہ دیا۔

(۳٤٤٧٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الأَرْقَمِ صَاحِبَ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ ، يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، عِنْدَنَا حِلْيَةٌ مِنْ حِلْيَةِ جَلُولاَءَ ، وَآنِيَةُ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ ، فَرَ فِيهَا رَأْيَك ، فَقَالَ : إِذَا رَأَيْتَنِي فَارِغًا فَآذِنِّي ، فَجَاءَ يَوْمًا ، فَقَالَ : إِنِّي أَرَاكَ الْيَوْمَ فَارِغًا ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : ابْسُطْ لِي نِطْعًا فِي الْجِسْرِ ، فَبَسَطَ لَهُ نِطْعًا ، ثُمَّ أُتِيَ بِذَلِكَ الْمَالِ ، فَصُبَّ عَلَيْهِ ، فَجَاءَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّك ذَكَرْتَ هَذَا الْمَالَ ، فَقُلْتَ : ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ﴾ وَقُلْتَ : ﴿لِكَيْلاَ تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ ، وَلاَ تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾ اللَّهُمَّ إِنَّا لاَ نَسْتَطِيعُ إِلاَّ أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَ لَنَا ، اللَّهُمَّ أَنْفِقْهُ فِي حَقٍّ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ.

(۳٤٤٧٤) حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن ارقم مسلمانوں کے بیت المال کے امیر تھے۔ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! ہمارے پاس جلولاء کا زیور اور وہاں کے سونے و چاندی کے برتن ہیں۔ ان کے بارے میں اپنی رائے فرما دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم مجھے فارغ دیکھو تو اس بارے میں بتانا۔ ایک دن وہ حاضر ہوئے اور کہا کہ اے امیر المومنین! آج آپ فارغ ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ایک چٹائی بچھاؤ۔ ایک چٹائی بچھائی گئی اور اس پر وہ سارا مال ڈالا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے اللہ تو نے اس مال کا ذکر کیا ہے اور تو نے فرمایا ہے ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ﴾ اور تو نے فرمایا ہے ﴿لِكَيْلاَ تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ ، وَلاَ تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾ اے اللہ ہمارے بس میں یہ نہیں ہے کہ ہم اس چیز پر خوش نہ ہوں جو تو نے ہمارے لیے مزین فرمائی ہے۔ اے اللہ اسے حق کے راستے میں خرچ فرما اور میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۳٤٤٧٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جَعْوَنَةَ الْعَامِرِيِّ ، قَالَ : أَصَبْتُ قَبَاءً مَنْسُوجًا بِالذَّهَبِ مِنْ دِيبَاجٍ يَوْمَ جَلُولاَءَ ، فَأَرَدْتُ بَيْعَهُ فَأَلْقَيْتُهُ عَلَى مَنْكِبِي ، فَمَرَرْتُ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ : تَبِيعُ الْقَبَاءَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : بِكَمْ ؟ قُلْتُ : بِثَلاَثِ مِئَةِ دِرْهَمٍ ، قَالَ : إِنَّ ثَوْبَكَ لاَ يَسْوَى ذَلِكَ ، وَإِنْ شِئْتَ أَخَذْتُهُ ، قُلْتُ : قَدْ شِئْتُ ، قَالَ : فَأَخَذَهُ.

(۳٤٤٧٥) حضرت سمرہ بن جعونہ عامری فرماتے ہیں کہ مجھے جلولاء کی لڑائی میں ریشم کی بنی ہوئی اور سونے کی کڑھائی شدہ ایک قباء ملی۔ میں نے اسے بیچنے کا ارادہ کیا اور اسے اپنے کندھے پر رکھا۔ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے مجھ

سے پوچھا کہ کیا تم اس قباء کو بیچنا چاہتے ہو؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو انہوں نے پوچھا کہ کتنے میں بیچو گے۔ میں نے کہا کہ تین سو درہم میں۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا یہ کپڑا اتنے کا نہیں ہے۔ اگر تم چاہو تو میں لے لوں۔ میں نے کہا میں چاہتا ہوں پھر انہوں نے وہ قباء لے لی۔

۳٤٤۷٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَيَّانُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أُتِيَ عُمَرُ مِنْ جَلُولاَءَ بِسِتَّةِ آلَفِ آلَفٍ ، فَفَرَضَ الْعَطَاءَ.

(۳۴۴۷۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس جلولاء سے ساٹھ لاکھ آئے۔ آپ نے اس میں سے سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔

۳٤٤۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الأَعْرَجِ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ فَقَالَ :اخْتَلَفْتُ أَنَا وَسَعْدٌ فِي ذَلِكَ وَنَحْنُ بِجَلُولاَءَ.

(۳۴۴۷۷) حضرت حکم بن اعرج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جلولاء میں میرے اور حضرت سعد کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہوا تھا۔

۳٤٤۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ وِقَاءِ بْنِ إِيَاسٍ الأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ فِي غَزَاةٍ ، إِمَّا فِي جَلُولاَءَ ، وَإِمَّا فِي نَهَاوَنْد ، قَالَ :فَمَرَّ رَجُلٌ وَقَدْ جَنَى فَاكِهَةً ، فَجَعَلَ يَقْسِمُهَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ ، فَمَرَّ سَلْمَانُ فَسَبَّهُ ، فَرَدَّ عَلَى سَلْمَانَ وَهُوَ لاَ يَعْرِفُهُ ، قَالَ :فَقِيلَ :هَذَا سَلْمَانُ ، قَالَ :فَرَجَعَ إِلَى سَلْمَانَ يَعْتَذِرُ إِلَيْهِ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ :مَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ ، يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ؟ قَالَ :ثَلاَثٌ : مِنْ عَمَاكَ إِلَى هُدَاكَ ، وَمِنْ فَقْرِكَ إِلَى غِنَاكَ ، وَإِذَا صَحِبْتَ الصَّاحِبَ مِنْهُمْ تَأْكُلُ مِنْ طَعَامِهِ ، وَيَأْكُلُ مِنْ طَعَامِكَ ، وَيَرْكَبُ دَابَّتَكَ فِي أَنْ لاَ تَصْرِفَهُ عَنْ وَجْهٍ يُرِيدُهُ.

(۳۴۴۷۸) حضرت ابوظبیان فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ وہ جلولاء کا غزوہ تھا یا نہاوند کا۔ ایک آدمی نے وہاں کسی باغ سے کچھ پھل توڑے تھے، اور اپنے ساتھیوں میں تقسیم کررہا تھا۔ وہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا تو حضرت سلمان نے اسے برا بھلا کہا۔ وہ حضرت سلمان کو جانتا نہ تھا لہٰذا اس نے جواباً انہیں برا بھلا کہا۔ اسے کسی نے بتایا کہ حضرت سلمان ہیں۔ پھر وہ حضرت سلمان کے پاس گیا اور ان سے معذرت کی۔ پھر اس نے سوال کیا کہ اے ابوعبداللہ! ہمارے لئے اہل ذمہ کی املاک میں سے کتنا جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تین چیزیں: تمہارے نابینا پن سے تمہاری ہدایت تک، تمہارے فقر سے تمہارے غنا تک اور جب تم ان میں کسی کا ساتھ اختیار کرو تو ان کے کھانے میں سے کھاؤ اور وہ تمہارے کھانے میں سے کھائے۔ اور وہ تمہاری سواری پر سوار ہو اور تم اس کو اس جگہ سے نہ روکو جہاں وہ جانا چاہتا ہے۔

(۵) فِي تَوجِيهِ النُّعمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ إِلَى نَهَاوَنْدَ

حضرت نعمان بن مقرن کی نہاوند کی جانب روانگی کا بیان

(۳٤٤٧٩) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حدَّثَنَا زَائِدَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي ؛ أَنَّهُ أَبْطَأَ عَلَى عُمَرَ خَبَرَ نَهَاوَنْد وَابْنَ مُقَرِّنٍ ، وَأَنَّهُ كَانَ يَسْتَنْصِرُ ، وَأَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَرَوْنَ مِنَ اسْتِنْصَارِهِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ ذِكْرٌ إِلاَّ نَهَاوَنْد وَابْنِ مُقَرِّنٍ ، قَالَ :فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ :مَا بَلَغَكُمْ عَنْ نَهَاوَنْد وَابْنِ مُقَرِّنٍ ، قَالُوا :وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ :لاَ شَيْءَ ، قَالَ :فَنُمِيَتْ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ :فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ :مَا ذِكْرُكَ نَهَاوَنْدَ وَابْنَ مُقَرِّنٍ ؟ فَإِنْ جِئْتَ بِخَبَرٍ فَأَخْبِرْنَا. قَالَ:يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ الْفُلاَنِي، خَرَجْتُ بِأَهْلِي وَمَالِي ، مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ، حَتَّى نَزَلْنَا مَوْضِعَ كَذَا وَكَذَا ، فَلَمَّا ارْتَحَلْنَا إِذَا رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ لَمْ أَرَ مِثْلَهُ ، فَقُلْنَا :مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ ؟ قَالَ :مِنَ الْعِرَاقِ ، قُلْنَا :فَمَا خَبَرُ النَّاسِ، قَالَ:الْتَقَوْا، فَهَزَمَ اللَّهُ الْعَدُوَّ ، وَقُتِلَ ابْنُ مُقَرِّنٍ ، وَلاَ وَاللهِ ما أَدْرِي مَا نَهَاوَنْدُ وَلاَ ابْنُ مُقَرِّنٍ ، قَالَ :أَتَدْرِي أَيَّ يَوْمٍ ذَاكَ مِنَ الْجُمُعَةِ ؟ قَالَ :لاَ وَاللهِ ، مَا أَدْرِي ، قَالَ :لَكِنِّي أَدْرِي ؛ فَعَدَّ مَنَازِلَك ، قَالَ :ارْتَحَلْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا ، فَنَزَلْنَا مَوْضِعَ كَذَا وَكَذَا ، فَعَدَّ مَنَازِلَهُ ، قَالَ :ذَاكَ يَوْمُ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجُمُعَةِ ، وَلَعَلَّك أَنْ تَكُونَ لَقِيتَ بَرِيدًا مِنْ بُرُدِ الْجِنِ ، فَإِنَّ لَهُمْ بُرُدًا ، قَالَ :فَمَضَى مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ الْخَبَرُ بِأَنَّهُمَ الْتَقَوْا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ.

(۳۴۴۷۹) حضرت عاصم بن کلیب جرمی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نہاوند اور حضرت نعمان بن مقرن کی خبر آنے میں دیر ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بارے میں لوگوں سے پوچھا کرتے تھے، لیکن نہاوند اور ابن مقرن کی کوئی خبر انہیں حاصل نہ ہوئی۔ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور اس نے کہا کہ تمہیں نہاوند اور ابن مقرن کے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ کیا خبر ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اس دیہاتی کو بلایا اور اس سے پوچھا کہ تم نے نہاوند اور ابن مقرن کا ذکر کیوں کیا تھا؟ اگر تمہارے پاس کوئی خبر ہے تو ہمیں بتا دو۔ اس دیہاتی نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں فلاں بن فلاں ہوں اور میں فلاں قبیلے سے ہوں۔ میں اپنے اہل وعیال اور مال کو لے کر اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی غرض سے نکلا ہوں۔ ہم نے فلاں فلاں جگہ قیام کیا ہے۔ جب ہم روانہ ہوئے تو ہم نے سرخ اونٹ پر ایک ایسا آدمی دیکھا جو ہم نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ ہم نے اس سے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا کہ میں عراق سے آیا ہوں۔ ہم نے کہا کہ وہاں لوگوں کی کیا خبر ہے؟ اس نے کہا کہ وہاں جنگ ہوئی ہے، اللہ نے دشمن کو شکست دے دی اور ابن مقرن شہید ہوگئے۔ خدا کی قسم میں نہاوند اور ابن مقرن کو نہیں جانتا۔ حضرت عمر نے اس سے پوچھا کہ کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہ کون سا دن تھا؟ اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے کس کس جگہ قیام کیا ہے۔ مجھے اپنے قیام کی جگہیں بتاؤ۔ اس نے کہا کہ ہم فلاں دن نکلے تھے اور ہم

نے فلاں فلاں جگہ قیام کیا تھا۔ اس طرح دن کو معلوم کرلیا گیا۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا کہ شاید تم جنوں کے کسی قاصد سے ملے تھے۔ پھر کچھ عرصہ گزرا تو نہاوند کی خبر آگئی اور وہ جنگ اسی دن ہوئی تھی۔

(٣٤٤٨٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَبْطَأَ عَلَى عُمَرَ خَبَرَ نَهَاوَنْد وَخَبَرَ النُّعْمَانِ ، فَجَعَلَ يَسْتَنْصِرُ.

(۳۴۴۸۰) حضرت کلیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس نہاوند اور حضرت نعمان بن مقرن کی خبر آنے میں دیر ہوگئی تو آپ لوگوں سے اس بارے میں مدد طلب کرتے تھے۔

(٣٤٤٨١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ مُدْرِكِ بْنِ عَوْفٍ الأَحْمَسِيِّ ، قَالَ : بَيْنَا أَنَا عِنْدَ عُمَرَ إِذْ آتَاهُ رَسُولُ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنِ النَّاسِ ؟ قَالَ : فَذَكَرُوا عِنْدَ عُمَرَ مَنْ أُصِيبَ يَوْمَ نَهَاوَنْدَ ، فَقَالُوا : قُتِلَ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، وَآخَرُونَ لاَ نَعْرِفُهُمْ ، فَقَالَ عُمَرُ : لَكِنَّ اللَّهَ يَعْرِفُهُمْ ، قَالُوا : وَرَجُلٌ شَرَى نَفْسَهُ ، يَعْنُونَ عَوْفَ بْنَ أَبِي حَيَّةَ أَبَا شُبَيْلٍ الأَحْمَسِيَّ ، فَقَالَ مُدْرِكُ بْنُ عَوْفٍ : ذَاكَ وَاللهِ خَالِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، يَزْعُمُ النَّاسُ أَنَّهُ أَلْقَى بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ : كَذَبَ أُولَئِكَ ، وَلَكِنَّهُ مِنَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الآخِرَةَ بِالدُّنْيَا ، قَالَ إِسْمَاعِيلُ : وَكَانَ أُصِيبَ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَاحْتُمِلَ وَبِهِ رَمَقٌ ، فَأَبَى أَنْ يَشْرَبَ حَتَّى مَاتَ.

(۳۴۴۸۱) حضرت مدرک بن عوف احمسی کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے پاس تھا کہ ان کے پاس حضرت نعمان بن مقرن کا قاصد آیا۔ حضرت عمر نے اس سے لوگوں کے بارے میں سوال کیا۔ اس نے نہاوند کی جنگ میں شہید ہونے والے مجاہدین کا تذکرہ کیا۔ اور بتایا کہ فلاں بن فلاں شہید ہوگئے اور کچھ اور لوگ بھی ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے۔ حضرت عمر نے فرمایا لیکن اللہ انہیں جانتا ہے۔ اس جنگ کے بعض عینی شاہدین نے بتایا کہ ایک آدمی بہت بہادری سے لڑا جس کا نام عوف بن ابی حیہ ابوشبیل احمسی ہے۔ یہ سن کر مدرک بن عوف نے کہا کہ خدا کی قسم! اے امیر المومنین وہ میرے ماموں ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ انہوں نے خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ انہوں نے دنیا کے بدلے آخرت کو خرید لیا۔ حضرت اسماعیل فرماتے ہیں کہ جب وہ زخمی ہوئے تو روزہ کی حالت میں تھے۔ ان میں زندگی کی رمق باقی تھی۔ انہیں پانی پیش کیا گیا لیکن انہوں نے پینے سے انکار کردیا اور اسی حال میں انتقال کرگئے۔

(٣٤٤٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : أَتَيْتُ عُمَرَ بِنَعْيِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ ، وَجَعَلَ يَبْكِي.

(۳۴۴۸۲) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نعمان بن مقرن کی شہادت کی خبر لایا تو آپ نے سر پر ہاتھ رکھا اور رونا شروع کردیا۔

(٣٤٤٨٣) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ : إِنِّي لأَذْكُرُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ نَعَى النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ.

(۳۴۴۸۳) حضرت سعید بن میسب فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت نعمان بن مقرن کی شہادت کی خبر آئی۔

(٣٤٤٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُون ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ حَيْثُ فُتِحَتْ نَهَاوَنْد ، أَصَابَ الْمُسْلِمُونَ سَبَايَا مِنْ سَبَايَا الْيَهُودِ ، قَالَ : وَأَقْبَلَ رَأْسُ الْجَالُوتِ يُفَادِي سَبَايَا الْيَهُودِ ، قَالَ : وَأَصَابَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَارِيَةً بُسْرة صَبِيحَة ، قَالَ : فَأَتَانِي ، فَقَالَ : هَلْ لَكَ أَنْ تَمْشِيَ مَعِي إِلَى هَذَا الإِنْسَانِ عَسَى أَنْ يُثَمِّنَ لِي بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ ؟ قَالَ : فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ ، فَدَخَلَ عَلَى شَيْخٍ مُسْتَكْبِرٍ لَهُ تُرْجُمَانٌ ، فَقَالَ لِتُرْجُمَانِهِ سَلْ هَذِهِ الْجَارِيَةَ ، هَلْ وَقَعَ عَلَيْهَا هَذَا الْعَرَبِيُّ ؟ قَالَ : وَرَأَيْتُهُ غَارٌ حِينَ رَأَى حُسْنَهَا ، قَالَ : فَرَاطَنَهَا بِلِسَانٍ فَفَهِمْتِ الَّذِي قَالَ ، فَقُلْتُ لَهُ : أثمت بِمَا فِي كِتَابِكَ بِسُؤَالِكَ هَذِهِ الْجَارِيَةَ عَلَى مَا وَرَاءَ ثِيَابِهَا ، فَقَالَ لِي كَذَبْتَ ، مَا يُدْرِيك مَا فِي كِتَابِي ؟ قُلْتُ : أَنَا أَعْلَمُ بِكِتَابِكَ مِنْك ، قَالَ : أَنْتَ أَعْلَمُ بِكِتَابِي مِنِّي ؟ قُلْتُ : أَنَا أَعْلَمُ بِكِتَابِكَ مِنْك ، قَالَ : مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا : عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ ، قَالَ : فَانْصَرَفْتُ ذَلِكَ الْيَوْمَ.

قَالَ : فَبَعَثَ إِلَيَّ رَسُولاً بِعَزْمَةٍ لَتَيَأْتِيَنِي ، قَالَ : وَبَعَثَ إِلَيَّ بِدَابَّةٍ ، قَالَ : فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ لَعَمْرُ اللهِ احْتِسَابًا رَجَاءَ أَنْ يُسْلِمَ ، فَحَبَسَنِي عِنْدَهُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، أَقْرَأُ عَلَيْهِ التَّوْرَاةَ وَيَبْكِي ، قَالَ : وَقُلْتُ لَهُ : إِنَّهُ وَاللهِ لَهُوَ النَّبِيُّ الَّذِي تَجِدُونَهُ فِي كِتَابِكُمْ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : كَيْفَ أَصْنَعُ بِالْيَهُودِ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ الْيَهُودَ لَنْ يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا ، قَالَ : فَغَلَبَ عَلَيْهِ الشَّقَاءُ وَأَبَى أَنْ يُسْلِمَ. (بخاری ۳۱۵۹)

(۳۴۴۸۴) حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ جب نہاوند فتح ہوا تو بہت سے جنگی قیدی مسلمانوں کے ہاتھ لگے۔ ایک مالدار شخص ان قیدیوں کا فدیہ دے کر انہیں چھڑا رہا تھا۔ ایک مسلمان کو ایک بہت خوبصورت اور جوان باندی ملی تھی۔ وہ میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میرے ساتھ اس مالدار کی طرف چلو شاید وہ مجھے اس باندی کی قیمت دے دے۔

(۲) چنانچہ میں اس کے ساتھ چلا، ہم ایک مغرور بوڑھے کے پاس پہنچے جس کا ایک ترجمان تھا۔ اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس باندی سے سوال کرو کہ کیا اس عربی نے اس سے جماع کیا ہے؟ وہ اس باندی کے حسن کو دیکھ کر غیرت میں آ گیا تھا۔ اس نے باندی سے اپنی زبان میں کچھ مجہول بات کی جسے میں سمجھ گیا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ تو نے اس باندی سے اس کی خفیہ بات کے بارے میں سوال کر کے اپنی کتاب کی روشنی میں گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، تمہیں کیا معلوم کہ میری کتاب میں کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں تمہاری کتاب کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس نے کہا کہ کیا تم میری کتاب کو مجھ سے

زیادہ جانتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں میں تمہاری کتاب کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ اس نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عبداللہ بن سلام ہیں۔ پھر اس دن میں واپس آ گیا۔

(۳) پھر اس نے میری طرف ایک قاصد کو بھیجا اور مجھے تاکید کے ساتھ اپنے پاس بلایا۔ میں اس کے پاس اس نیت سے گیا کہ شاید وہ اسلام قبول کر لے اور میرے نامہ اعمال میں نیکیوں کا اضافہ ہو جائے۔ اس نے مجھے اپنے پاس تین دن تک روکے رکھا۔ میں اسے تورات پڑھ کر سناتا تھا اور وہ روتا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ واللہ یہ وہی نبی ہیں جن کا ذکر تم تورات میں پاتے ہو۔ اس نے کہا کہ پھر میں یہود کا کیا کروں؟ میں نے کہا کہ اللہ کے مقابلے میں وہ تمہارے کسی کام نہیں آ سکتے۔ بہرحال اس پر بدبختی غالب آ گئی اور اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

(٣٤٤٨٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ شَاوَرَ الْهُرْمُزَانَ فِي فَارِسَ وَأَصْبَهَانَ وَآذَرْبَيْجَانَ ، فَقَالَ :أَصْبَهَانُ الرَّأْسِ ، وَفَارِسُ وَآذَرْبَيْجَانُ الْجَنَاحَانِ ، فَإِنْ قَطَعْت أَحَدَ الْجَنَاحَيْنِ مَالَ الرَّأْسُ بِالْجَنَاحِ الآخَرِ ، وَإِنْ قَطَعْتِ الرَّأْسَ وَقَعَ الْجَنَاحَانِ ، فَابْدَأْ بِالرَّأْسِ ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا هُوَ بِالنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ يُصَلِّي ، فَقَعَدَ إِلَى جَنْبِهِ ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ ، قَالَ :مَا أُرَانِي إِلاَّ مُسْتَعْمِلُك ، قَالَ :أَمَّا جَابِيًا فَلا ، وَلَكِنْ غَازِيًا ، قَالَ :فَإِنَّك غَازٍ ، فَوَجَّهَهُ وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ أَنْ يَمُدُّوهُ. قَالَ :وَمَعَهُ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ ، وَعَمْرُو بْنُ مَعْدِي كَرِبَ ، وَحُذَيْفَةُ ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، وَابْنُ عُمَرَ ، وَالأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ.

قَالَ :فَأَرْسَلَ النُّعْمَانُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ إِلَى مَلِكِهِمْ ، وَهُوَ يُقَالُ لَهُ :ذُو الْحَاجِبَيْنِ ، فَقَطَعَ إِلَيْهِمْ نَهَرَهُمْ ، فَقِيلَ لِذِي الْحَاجِبَيْنِ :إِنَّ رَسُولَ الْعَرَبِ هَاهُنَا ، فَشَاوَرَ أَصْحَابَهُ ، فَقَالَ :مَا تَرَوْنَ ؟ أَقْعُدُ لَهُ فِي بَهْجَةِ الْمُلْكِ وَهَيْئَةِ الْمُلْكِ ، أَوْ أَقْعُدُ لَهُ فِي هَيْئَةِ الْحَرْبِ ؟ قَالُوا :لاَ ، بَلَ اُقْعُدْ لَهُ فِي بَهْجَةِ الْمُلْك ، فَقَعَدَ عَلَى سَرِيرِهِ ، وَوَضَعَ التَّاجَ عَلَى رَأْسِهِ ، وَقَعَدَ أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ سِمَاطَيْنِ ، عَلَيْهِمَ الْقِرَطَةُ وَأَسَاوِرَةُ الذَّهَبِ وَالدِّيبَاجِ ، قَالَ :فَأَذِنَ لِلْمُغِيرَةِ ، فَأَخَذَ بِضَبْعِهِ رَجُلاَنِ ، وَمَعَهُ رُمْحُهُ وَسَيْفُهُ ، قَالَ :فَجَعَلَ يَطْعَنُ بِرُمْحِهِ فِي بُسُطِهِمْ يُخْرِقُهَا لِيَتَطَيَّرُوا ، حَتَّى قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ :فَجَعَلَ يُكَلِّمُهُ ، وَالتُّرْجُمَانُ يَتَرْجِمُ بَيْنَهُمَا :إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ أَصَابَكُمْ جُوعٌ وَجُهْدٌ ، فَجِئْتُمْ ، فَإِنْ شِئْتُمْ مِرْنَاكُمْ وَرَجَعْتُمْ.

قَالَ :فَتَكَلَّمَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنَّا أَذِلَّةً يَطَؤُنَا النَّاسُ وَلاَ نَطَؤُهُمْ ، وَنَأْكُلُ الْكِلاَبَ وَالْجِيفَةَ ، وَإِنَّ اللَّهَ ابْتَعَثَ مِنَّا نَبِيًّا ، فِي شَرَفٍ مِنَّا ، أَوْسَطَنَا حَسَبًا ، وَأَصْدَقَنَا حَدِيثًا ، قَالَ :فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا بَعَثَهُ بِهِ ، فَأَخْبَرَنَا بِأَشْيَاءَ وَجَدْنَاهَا كَمَا قَالَ ، وَإِنَّهُ وَعَدَنَا فِيمَا وَعَدَنَا أَنَا سَنَمْلِكُ مَا هَاهُنَا وَنَغْلِبُ عَلَيْهِ ، وَإِنِّي أَرَى هَاهُنَا بَزَّةً وَهَيْئَةً ، مَا أَرَى مَنْ خَلْفِي

بِتَارِكِيهَا حَتَّى يُصِيبُوهَا . قَالَ :ثُمَّ قَالَتْ لِي نَفْسِي :لَوْ جَمَعْتَ جَرَامِيزَكَ فَوَثَبْتَ فَقَعَدْتَ مَعَ الْعِلْجِ عَلَى سَرِيرِهِ حَتَّى يَتَطَيَّرَ ، قَالَ :فَوَثَبْتُ وَثْبَةً ، فَإِذَا أَنَا مَعَهُ عَلَى سَرِيرِهِ ، فَجَعَلُوا يَطَوُونِي بِأَرْجُلِهِمْ وَيَجُرُّونِي بِأَيْدِيهِمْ ، فَقُلْتُ :إِنَّا لاَ نَفْعَلُ هَذَا بِرُسُلِكُمْ ، فَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ ، أَوْ اسْتَحْمَقْتُ فَلاَ تُؤَاخِذُونِي ، فَإِنَّ الرُّسُلَ لاَ يُفْعَلُ بِهِمْ هَذَا.

فَقَالَ الْمَلِكُ :إِنْ شِئْتُمْ قَطَعْنَا إِلَيْكُمْ ، وَإِنْ شِئْتُمْ قَطَعْتُمْ إِلَيْنَا ، فَقُلْتُ :لاَ ، بَلْ نَحْنُ نَقْطَعُ إِلَيْكُمْ ، قَالَ : فَقَطَعْنَا إِلَيْهِمْ فَتَسَلْسَلُوا كُلَّ خَمْسَةٍ ، وَسَبْعَةٍ ، وَسِتَّةٍ ، وَعَشَرَةٍ فِي سِلْسِلَةٍ ، حَتَّى لاَ يَفِرُّوا ، فَعَبَرْنَا إِلَيْهِمْ فَصَافَفْنَاهُمْ ، فَرَشَقُونَا ، حَتَّى أَسْرَعُوا فِينَا ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ لِلنُّعْمَانِ :إِنَّهُ قَدْ أَسْرَعَ فِي النَّاسِ ، قَدْ خَرَجُوا ، قَدْ أَسْرَعَ فِيهِمْ ، فَلَوْ حَمَلْتَ ؟ قَالَ النُّعْمَانُ :إِنَّك لَذُو مَنَاقِبَ ، وَقَدْ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَكِنْ شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ ، انْتَظَرَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ ، وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ ، وَيَنْزِلَ النَّصْرُ.

ثُمَّ قَالَ :إِنِّي هَازٌّ لِوَائِي ثَلاَثَ هَزَّاتٍ ، فَأَمَّا أَوَّلُ هَزَّةٍ فَلْيَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ وَلْيَتَوَضَّا ، وَأَمَّا الثَّانِيَةُ نَظَرَ رَجُلٌ إِلَى شِسْعِهِ وَرَمَّ مِنْ سِلاَحِهِ ، فَإِذَا هَزَزْتُ الثَّالِثَةَ فَاحْمِلُوا ، وَلاَ يَلْوِيَنَّ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ ، وَإِنْ قُتِلَ النُّعْمَانُ فَلاَ يَلْوِيَنَّ عَلَيْهِ أَحَد ، وَإِنِّي دَاعِيَ اللَّهَ بِدَعْوَةٍ ، فَأَقْسَمْتُ عَلَى كُلِّ امْرِءٍ مِنْكُمْ لَمَّا أَمَّنَ عَلَيْهَا ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ ارْزُقَ النُّعْمَانَ الْيَوْمَ الشَّهَادَةَ فِي نَصْرٍ وَفَتْحٍ عَلَيْهِمْ ، قَالَ :فَأَمَّنَ الْقَوْمُ ، قَالَ :وَهَزَّ ثَلاَثَ هَزَّاتٍ ، قَالَ :ثُمَّ نَثَلَ دِرْعَهُ ، ثُمَّ حَمَلَ وَحَمَلَ النَّاسُ ، قَالَ :وَكَانَ أَوَّلَ صَرِيعٍ ، قَالَ مَعْقِلٌ :فَأَتَيْتُ عَلَيْهِ ، فَذَكَرْتُ عَزْمَتَهُ ، فَلَمْ أَلْوِ عَلَيْهِ ، وَأَعْلَمْتُ عَلَمًا حَتَّى أَعْرِفَ مَكَانَهُ ، قَالَ :فَجَعَلْنَا إِذَا قَتَلْنَا الرَّجُلَ شُغِلَ عَنَّا أَصْحَابُهُ بِهِ.

قَالَ :وَوَقَعَ ذُو الْحَاجِبَيْنِ عَنْ بَغْلَةٍ لَهُ شَهْبَاءَ ، فَانْشَقَّ بَطْنُهُ ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَأَتَيْتُ مَكَانَ النُّعْمَانِ وَبِهِ رَمَقٌ ، فَأَتَيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فَغَسَلْتُ عَنْ وَجْهِهِ ، فَقَالَ :مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ :مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ ، قَالَ :مَا فَعَلَ النَّاسُ ؟ قُلْتُ :فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ، قَالَ :لِلَّهِ الْحَمْدُ ، اُكْتُبُوا بِذَلِكَ إِلَى عُمَرَ ، وَفَاضَتْ نَفْسُهُ ، وَاجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَى الأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ أُمِّ وَلَدِهِ :هَلْ عَهِدَ إِلَيْكَ النُّعْمَانُ عَهْدًا ، أَمْ عِنْدَكَ كِتَابٌ ؟ قَالَ :سَفَطٌ فِيهِ كِتَابٌ ، فَأَخْرَجُوهُ ، فَإِذَا فِيهِ :إِنْ قُتِلَ النُّعْمَانُ فَفُلاَنٌ ، وَإِنْ قُتِلَ فُلاَنٌ فَفُلاَنٌ.

قَالَ حَمَّادٌ ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ :فَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ ، قَالَ :ذَهَبْتُ بِالْبِشَارَةِ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ :مَا فَعَلَ النُّعْمَانُ ؟ قُلْتُ :قُتِلَ ، قَالَ :وَمَا فَعَلَ فُلاَنٌ ؟ قُلْتُ :قُتِلَ ، قَالَ :مَا فَعَلَ فُلاَنٌ ؟ قُلْتُ :قُتِلَ ، وَفِي ذَلِكَ يَسْتَرْجِعُ ، قُلْتُ :وَآخَرُونَ لاَ أَعْلَمُهُمْ ، قَالَ :لاَ تَعْلَمُهُمْ ، لَكِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُمْ.

(۳۴۴۸۵) حضرت معقل بن یسار فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہرمزان سے فارس، اصبہان اور آذربائیجان کے بارے میں مشورہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اصبہان کی مثال سر کی سی ہے اور فارس اور آذربائیجان کی مثال بازوؤں کی سی ہے۔ اگر آپ ایک بازو کو کاٹ دیں گے تو سر دوسرے بازو کے سہارے باقی رہے گا اور اگر آپ سر کو کاٹ دیں گے تو بازو خود ہی گر جائیں گے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں گئے تو دیکھا کہ حضرت نعمان بن مقرن نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ ان کے قریب بیٹھ گئے، جب انہوں نے نماز پوری کر لی تو حضرت عمر نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں امیر بنانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا کہ اگر کسی علاقے کا بنانا ہے تو میں راضی نہیں اور اگر جہاد پر بھیجنے کا بنانا ہے تو مجھے قبول ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ جہاد کے لئے امیر بن کر جاؤ گے۔ آپ نے انہیں روانہ فرمایا اور اہل کوفہ سے فرمایا کہ ان کی مدد کرو۔ ان کے ساتھ زبیر بن عوام، عمرو بن معدی کرب، حضرت حذیفہ، مغیرہ بن شعبہ، بن عمر اور اشعث بن قیس بھی تھے۔

(۲) حضرت نعمان بن مقرن نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو ان کے بادشاہ کے پاس بھیجا جس کا نام ''ذوالحاجبین'' تھا۔ اسے بتایا گیا کہ عربوں کا قاصد آ رہا ہے۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ میں اس کے ساتھ بادشاہوں کے انداز میں بیٹھوں یا جنگجو کے انداز میں؟ انہوں نے مشورہ دیا کہ بادشاہوں کے انداز میں بیٹھو۔ پس وہ اپنے تخت پر بیٹھا اور اپنے سر پر تاج رکھا۔ اس کے شہزادے بھی اس کے آس پاس بیٹھ گئے جن کے کانوں میں بالیاں اور ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے اور ان کے جسموں پر ریشم کا لباس تھا۔ حضرت مغیرہ کو ملاقات کی اجازت ملی، آپ کو دو آدمیوں کے پہرے میں لایا گیا، آپ کی تلوار اور آپ کا نیزہ آپ کے ہاتھ میں تھے۔ حضرت مغیرہ نے اپنے نیزے سے ان کے قالین میں سوراخ کر دیئے تاکہ وہ اس سے بدفالی لیں۔ وہ بادشاہ کے سامنے کھڑے ہوئے۔ دونوں کے درمیان ایک شخص ترجمان تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ اے اہل عرب تمہیں بھوک اور تکلیف نے ستایا ہے اور تم ہماری طرف آ لپکے ہو، اگر تم چاہو تو ہم تمہیں مال دے کر واپس بھیج دیتے ہیں۔

(۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ نے گفتگو شروع کی، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر فرمایا کہ ہم عرب ذلیل لوگ تھے۔ لوگ ہم پر ظلم ڈھاتے تھے لیکن ہم کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔ ہم کتے اور مردار کھاتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہم میں ایک ایسے نبی کو مبعوث فرمایا جن کی بعثت سے ہمیں عزت بخشی، وہ خاندان کے اعتبار سے سب سے بہتر اور گفتگو کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو دین عطا فرمایا اور جو باتیں آپ نے فرمائیں وہ سب سچ ثابت ہوئیں۔ انہوں نے ہم سے ایک وعدہ یہ بھی کیا تھا کہ فلاں فلاں علاقے کے مالک بنیں گے اور لوگوں پر غالب آئیں گے۔ میں تمہارے اس علاقے میں بہت زیب و زینت اور آرائش دیکھ رہا ہوں اور جو لوگ میرے پیچھے ہیں وہ کبھی ان چیزوں سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر میں چھلانگ لگا کر اس کے تخت پر بیٹھ جاؤں تو یہ اس سے بدفالی لیں گے۔ پس میں نے چھلانگ لگائی اور بادشاہ کے ساتھ اس کے تخت پر جا بیٹھا۔ وہ مجھے اپنی ٹانگوں سے مارنے لگے اور اپنے ہاتھوں سے کھینچنے لگے۔ میں نے کہا کہ ہم تمہارے قاصدوں کے ساتھ ایسا نہیں کریں گے۔ اگر میں نے نادانی کی ہے تو تم مجھے سزا نہ دو کیونکہ قاصدوں کے ساتھ ایسا نہیں کیا جاتا۔

(۴) بادشاہ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو ہم تم پر حملہ کریں اور اگر تم چاہو تو تم ہم پر حملہ کر دو۔ میں نے کہا کہ ہم تم پر حملہ کریں گے۔ پس لوگ پانچ، سات، چھ اور دس کی ٹولیوں میں تقسیم ہو گئے تا کہ بھاگ نہ سکیں۔ ہم ان کی طرف بڑھے اور ان کے سامنے صف بنا کر کھڑے ہو گئے۔ وہ تیزی سے ہماری طرف دوڑے۔ حضرت مغیرہ نے حضرت نعمان سے کہا کہ وہ جلدی سے آگئے ہیں، وہ نکل پڑے ہیں اگر آپ حملہ کر دیں تو بہتر ہے۔ حضرت نعمان نے کہا کہ آپ بہت سے فضائل اور مناقب والے ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت سے غزوات میں شریک رہے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دیکھا ہے کہ آپ دن کے شروع حصے میں قتال نہیں فرماتے تھے، جب سورج زائل ہو جاتا، ہوا چلنے لگتی اور مدد نازل ہوتی تو پھر آپ قتال کرتے تھے۔

(۵) پھر حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنا جھنڈا تین مرتبہ ہلاؤں گا۔ جب میں پہلی مرتبہ جھنڈے کو حرکت دوں ہر شخص اپنی حاجت کو پورا کر کے وضو کر لے۔ جب میں دوسری مرتبہ جھنڈا ہلاؤں تو ہر شخص اپنا ہتھیار اٹھا لے اور جب میں تیسری مرتبہ جھنڈا ہلاؤں تو حملہ کر دینا۔ کوئی شخص کسی کی طرف متوجہ نہ ہو، اگر نعمان بھی مار دیا جائے تو کوئی اسکی طرف بھی متوجہ نہ ہو۔ میں اللہ کی طرف بلانے والا ہوں۔ میں ہر شخص کو قسم دیتا ہوں کہ وہ اس چیز کی حفاظت کرے جو اس کے سپرد کی گئی ہے۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ اے اللہ نعمان کو آج مدد اور کامیابی والی شہادت عطا فرما۔ اس پر لوگوں نے آمین کہا۔ پھر انہوں نے جھنڈے کو تین مرتبہ ہلایا۔ پھر آپ نے زرہ پہنی اور حملہ کر دیا اور لوگوں نے بھی حملہ کر دیا۔ اس جنگ میں سب سے پہلے حضرت نعمان شہید ہوئے۔ حضرت معقل فرماتے ہیں کہ میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے ان کی قسم کا ذکر کیا۔ میں ان کے پاس نہ ٹھہرا اور ان کی جگہ پر نشان لگا دیا تا کہ میں ان کی جگہ پہچان لوں۔ پس جب ہم کسی آدمی کو قتل کرتے تو اس کی وجہ سے اس کے ساتھی ہم سے غافل ہو جاتے تھے۔

(۶) ان کا بادشاہ ذوالحاجبین اپنی ایک مادہ خچر پر سوار تھا، وہ اس سے گرا اور اس کا پیٹ پھٹ گیا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح یاب فرما دیا۔ پھر میں حضرت معقل کے پاس آیا اور میں نے دیکھا کہ ان میں زندگی کی ایک رمق تھی۔ میں ان کے پاس پانی کا ایک برتن لایا اور میں نے ان کا چہرہ دھویا۔ انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ معقل بن یسار ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ لڑائی کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح یاب فرما دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجو۔ پھر ان کی روح پرواز کر گئی۔ پھر لوگ اشعث بن قیس کے پاس جمع ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت نعمان کی ام ولد کے بیٹے کو پیغام بھیج کر پوچھو کہ کیا حضرت نعمان نے آپ کو کوئی عہد دیا ہے یا کوئی خط دیا ہے۔ انہوں نے ایک خط نکالا اس میں لکھا تھا کہ اگر نعمان شہید ہو جائیں تو فلاں کو امیر بنا دیا جائے اور اگر فلاں بھی شہید ہو جائے تو فلاں کو امیر بنا دیا جائے۔

(۷) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ میں اس جنگ کی فتح کی خوشخبری دینے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ نعمان کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ شہید ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ فلاں کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ فلاں کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ حضرت عمر نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ میں نے کہا کہ کچھ لوگ اور بھی شہید ہوئے ہیں جنہیں میں نہیں جانتا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

(٣٤٤٨٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لَمَّا حَمَلَ النُّعْمَانُ ، قَالَ : وَاللهِ مَا وَطِئْنَا كَتِفَيْهِ حَتَّى ضُرِبَ فِي الْقَوْمِ.

(۳۴۴۸۶) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جب حضرت نعمان نے حملہ کیا تو خدا کی قسم ابھی ہم نے پوری طرح حملہ بھی نہیں کیا تھا کہ لوگوں کے درمیان وہ نشانہ بن گئے۔

(٣٤٤٨٧) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : شَاوَرَ عُمَرُ الْهُرْمُزَانَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ عَفَّانَ ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ : فَأَتَاهُمَ النُّعْمَانُ بِنَهَاوَنْد ، وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ نَهَرٌ ، فَسَرَّحَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، فَعَبَرَ إِلَيْهِمَ النَّهَرَ ، وَمَلِكُهُمْ يَوْمَئِذٍ ذُو الْحَاجِبَيْنِ.

(۳۴۴۸۷) حضرت معقل بن یسار فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے ہرمزان سے مشورہ کیا۔ (پھر انہوں نے عفان جیسی حدیث نقل کی) اس میں یہ اضافہ ہے: حضرت نعمان انہیں لے کر نہاوند گئے اور ان کے اور لوگوں کے درمیان دریا تھا۔ حضرت مغیرہ نے لوگوں کو دریا عبور کرایا اور اس وقت ان کا بادشاہ ذوالحاجبین تھا۔

(٣٤٤٨٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ؛ وَقَعَ لَهُ فِي سَهْمِهِ عَجُوزٌ يَهُودِيَّةٌ ، فَمَرَّ بِرَأْسِ الْجَالُوتِ ، فَقَالَ : يَا رَأْسَ الْجَالُوتِ ، تَشْتَرِي مِنِّي هَذِهِ الْجَارِيَةَ ؟ فَكَلَّمَهَا فَإِذَا هِيَ عَلَى دِينِهِ ، قَالَ : بِكَمْ ؟ قَالَ : بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، قَالَ : لاَ حَاجَةَ لِي فِيهَا ، فَحَلَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ : لاَ يُنْقِصُهُ ، فَسَارَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ بِشَيْءٍ ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَى تُفَادُوهُمْ﴾ الآيَةَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ : أَنْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : لَتَشْتَرِيَنَّهَا ، أَوْ لَتَخْرُجَنَّ مِنْ دِينِكَ ، قَالَ : قَدْ أَخَذْتُهَا ، قَالَ : فَهَبْ لِي مَا شِئْتَ ، قَالَ : فَأَخَذَ مِنْهُ أَلْفَيْنِ ، وَرَدَّ عَلَيْهِ أَلْفَيْنِ.

(۳۴۴۸۸) حضرت ربیع بن خثیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام کو نہاوند کے مال غنیمت کے حصے میں ایک بوڑھی یہودن ملی۔ وہ اسے لے کر یہودیوں کے ایک مالدار سردار کے پاس سے گزرے اور اس سے کہا کہ کیا اس کو خریدو گے۔ اس نے بڑھیا سے بات کی تو اسے معلوم ہوا کہ وہ اس کے دین پر ہے۔ اس نے پوچھا کہ کتنے میں بیچو گے؟ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ چار ہزار میں۔ اس نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے قسم کھائی کہ وہ اس سے کم نہیں کریں گے۔ پھر حضرت عبداللہ بن سلام سے اس نے سرگوشی کی اور قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ﴿وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَى تُفَادُوهُمْ﴾ پھر اس نے کہا کہ تم عبداللہ بن سلام ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر اس سے کہا کہ یا تو یہ باندی مجھے بیچو یا اپنے دین سے نکل جاؤ۔ اس نے کہا کہ میں نے اس باندی کو لے لیا تم جو چاہو اس کی قیمت میں سے مجھے ہدیہ کردو۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے دو ہزار لے لئے اور دو ہزار اسے واپس کردیئے۔

(٣٤٤٨٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي دَاوُد بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَوْدِيُّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيِّ ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ يُقَالُ لَهُ : حُمَمَةُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، خَرَجَ إِلَى أَصْبَهَانَ غَازِيًا فِي خِلاَفَةِ عُمَرَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ حُمَمَةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ يُحِبُّ لِقَائَك ، فَإِنْ كَانَ حُمَمَةُ صَادِقًا فَاعْزِمْ لَهُ بِصِدْقِهِ ، وَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَاعْزِمْ لَهُ عَلَيْهِ ، وَإِنْ كَرِهَ ، اللَّهُمَّ لاَ تَرُدَّ حُمَمَةَ مِنْ سَفَرِهِ هَذَا ، قَالَ : فَأَخَذَهُ الْمَوْتُ ، فَمَاتَ بِأَصْبَهَانَ ، قَالَ : فَقَامَ أَبُو مُوسَى ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَلاَ إِنَّا وَاللهِ مَا سَمِعْنَا فِيمَا سَمِعْنَا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا بَلَغَ عِلْمُنَا إِلاَّ أَنَّ حُمَمَةَ شَهِيدٌ.

(۳۴۴۸۹) حضرت حمید بن عبد الرحمٰن حمیری فرماتے ہیں کہ ایک صحابی جن کا نام ''حممہ'' تھا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اصبہان کی طرف جہاد کی نیت سے نکلے۔ انہوں نے اس غزوہ میں دعا کی کہ اے اللہ! حممہ سمجھتا ہے کہ وہ تجھ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اگر حممہ سچا ہے تو اس کے سچ کو صادر فرمادے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو بھی اس کا فیصلہ فرمادے خواہ وہ اس کو ناپسند ہی کیوں نہ کرے۔ اے اللہ! حممہ کو اس سفر سے واپس نہ بھیج۔ راوی کہتے ہیں کہ بعد ازاں اصبہان میں ان کا انتقال ہوگیا۔ ان کے انتقال کے بعد حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں کہا کہ اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور ہمارے علم کے مطابق حممہ شہید ہیں۔

(٣٤٤٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : حَاصَرْنَا مَدِينَةَ نَهَاوَنْد ، فَأَعْطَيْت مُعَضَّدًا ثَوْبًا لِي فَاعْتَجَرَ بِهِ ، فَأَصَابَهُ حَجَرٌ فِي رَأْسِهِ ، فَجَعَلَ يَمْسَحُهُ وَيَنْظُرُ إِلَيَّ وَيَقُولُ : إِنَّهَا لِصَغِيرَةٍ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُبَارِكُ فِي الصَّغِيرَةِ.

(۳۴۴۹۰) حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے شہر نہاوند کا محاصرہ کیا اور میں نے حضرت معضد کو اپنا ایک کپڑا دیا اور انہوں نے اس کی پگڑی باندھی۔ ان کے سر میں ایک پتھر آن لگا۔ وہ اپنے سر کو ملنے لگے اور میری طرف دیکھ کر کہنے لگے۔ یہ بہت چھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ چھوٹے میں برکت عطا فرمائے گا۔

(٣٤٤٩١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الصَّلْتِ ، وَأَبِي مُسَافِعٍ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَنَحْنُ مَعَ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ : إِذَا لَقِيتُمَ الْعَدُوَّ فَلاَ تَفِرُّوا ، وَإِذَا غَنِمْتُمْ فَلاَ تَغُلُّوا ، فَلَمَّا لَقِينَا الْعَدُوَّ ، قَالَ النُّعْمَانُ لِلنَّاسِ : لاَ تُوَاقِعُوهُمْ ، وَذَلِكَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ ، حَتَّى يَصْعَدَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ الْمِنْبَرَ يَسْتَنْصِرُ ، قَالَ : ثُمَّ وَاقَعْنَاهُمْ ، فَأُقْعِصَ النُّعْمَانُ ، وَقَالَ : سَجُّونِي ثَوْبًا ، وَأَقْبِلُوا عَلَى عَدُوِّكُمْ ، وَلاَ أُهَوِّلَنَّكُمْ ، قَالَ : فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْنَا ، قَالَ : وَأَتَى عُمَرَ الْخَبَرُ ؛ أَنَّهُ أُصِيبَ النُّعْمَانُ وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، وَرِجَالٌ لاَ نَعْرِفُهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : لَكِنَّ اللَّهَ يَعْرِفُهُمْ.

(۳۴۴۹۱) حضرت صلت اور حضرت ابو مسافع کہتے ہیں کہ ہم نعمان بن مقرن کے پاس تھے کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب کا خط آیا، جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ جب تم دشمن کا سامنا کرو تو مت بھاگنا، جب تمہیں مال ملے تو خیانت نہ کرنا۔ پس جب ہمارا

دشمن سے سامنا ہوا تو حضرت نعمان نے لوگوں سے کہا کہ ان پر ابھی حملہ نہ کرنا۔ (وہ جمعہ کا دن تھا) جب تک امیر المومنین منبر پر اللہ سے مدد کی دعا نہ کرلیں۔ پھر ہم نے دشمن پر چڑھائی کی اور حضرت نعمان فوراً ہی موت کی زد میں آگئے۔ انہوں نے شدید زخمی ہونے کے بعد کہا کہ مجھ پر ایک کپڑا ڈال دو اور دشمن پر ٹوٹ پڑو اور میری وجہ سے کمزور نہ ہونا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمادی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ہوئی کہ حضرت نعمان اور فلاں فلاں لوگ شہید ہو گئے ہیں اور کچھ ایسے لوگ بھی جنہیں ہم نہیں جانتے تو حضرت عمر نے فرمایا کہ لیکن اللہ انہیں جانتا ہے۔

(٣٤٤٩٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ ، يَقُولُ : سَمِعْت أَبَا مَالِكٍ وَأَبَا مُسَافِعٍ مِنْ مُزَيْنَةَ يُحَدِّثَانِ ؛ أَنَّ كِتَابَ عُمَرَ أَتَاهُمْ مَعَ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ بِنَهَاوَنْد : أَمَّا بَعْدُ ، فَصَلُّوا الصَّلاَةَ لِوَقْتِهَا ، وَإِذَا لَقِيتُمَ الْعَدُوَّ فَلاَ تَفِرُّوا ، وَإِذَا ظَفِرْتُمْ فَلاَ تَغُلُّوا.

(۳۴۴۹۲) حضرت ابو مالک اور ابو مسافع کہتے ہیں کہ ہم نہاوند میں حضرت نعمان بن مقرن کے ساتھ تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا، جب دشمن سے سامنا ہو تو پیٹھ مت پھیرنا اور جب کامیاب ہو جاؤ تو خیانت نہ کرنا۔

(٣٤٤٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عن عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ : اسْتَشِرْ وَاسْتَعِنْ فِي حَرْبِكَ بِطُلَيْحَةَ ، وَعَمْرِو بْنِ مَعْدِى كَرِبَ ، وَلاَ تُوَلِّيهِمَا مِنَ الأَمْرِ شَيْئًا ، فَإِنَّ كُلَّ صَانِعٍ هُوَ أَعْلَمُ بِصِنَاعَتِهِ.

(۳۴۴۹۳) حضرت عبد الملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت نعمان بن مقرن کو خط میں لکھا کہ لڑائی میں حضرت طلیحہ اور حضرت عمرو بن معدی کرب سے مشورہ اور مدد لیتے رہنا۔ لیکن انہیں کوئی ذمہ داری نہ سونپنا۔ کیونکہ ہر بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز کو خوب جانتا ہے۔

(٣٤٤٩٤) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَلَى جُنْدِ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، وَأَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ عَلَى جُنْدِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ.

(۳۴۴۹۴) حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضرت نعمان بن مقرن کوفہ کے لشکر کے اور حضرت ابو موسیٰ اشعری بصرہ کے لشکر کے امیر تھے۔

(٦) فِي بَلَنْجَرَ

بلنجر کی لڑائی کا بیان

(٣٤٤٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِى وَائِلٍ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بَلَنْجَرَ ،

فَحَرَّجَ عَلَيْنَا أَنْ نَحْمِلَ عَلَى دَوَابِّ الْغَنِيمَةِ ، وَرَخَّصَ لَنَا فِي الْغِرْبَالِ وَالْحَبْلِ وَالْمُنْخُلِ.

(۳۴۴۹۵) حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ ہم بلنجر کی لڑائی میں سلمان بن ربیعہ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے ہمیں مال غنیمت کے جانوروں پر سوار ہونے سے منع کیا اور ہمیں مال غنیمت کے ڈھول، رسی اور چھانی استعمال کرنے کی اجازت دی۔

(۳۴٤۹٦) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ الأَصْبَهَانِيِّ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صُحَارٍ ، قَالَ :غَزَوْنَا بَلَنْجَرَ فَجُرِحَ أَخِي ، قَالَ :فَحَمَلْتُهُ خَلْفِي ، فَرَآنِي حُذَيْفَةُ ، فَقَالَ :مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ :أَخِي جُرِحَ ، نَرْجِعُ قَابِلاً نَفْتَحُهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :لاَ وَاللهِ ، لاَ يَفْتَحُهَا عَلَيَّ أَبَدًا ، وَلاَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ ، وَلاَ الدَّيْلَمَ.

(۳۴۴۹۶) حضرت مالک بن صحار فرماتے ہیں کہ ہم نے بلنجر کی لڑائی میں حصہ لیا۔ اس میں میرا بھائی زخمی ہوگیا۔ میں نے اسے اپنی کمر پر سوار کیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ میرا بھائی ہے، زخمی ہوگیا ہے۔ ہم اگلے سال اسے فتح کرنے کے لئے آئیں گے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسے میرے ہاتھ پر فتح نہیں فرمائے گا نہ قسطنطنیہ کو اور نہ دیلم کو۔

(۳٤٤۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صُحَارٍ ، قَالَ :غَزَوْنَا بَلَنْجَرَ فَلَمْ يَفْتَحُوهَا ، فَقَالُوا :نَرْجِعُ قَابِلاً فَنَفْتَحُهَا ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :لاَ تُفْتَحُ هَذِهِ ، وَلاَ مَدِينَةُ الْكُفْرِ ، وَلاَ الدَّيْلَمُ ، إِلاَّ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۴۴۹۷) حضرت مالک بن صحار فرماتے ہیں کہ ہم نے بلنجر کے جہاد میں حصہ لیا۔ لیکن ہمیں فتح حاصل نہ ہوئی۔ لوگوں نے کہا کہ ہم اگلے سال اسے فتح کرنے کے لئے آئیں گے۔ اس پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ علاقہ، کفر کا شہر اور دیلم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ایک آدمی کے ہاتھ پر فتح ہوں گے۔

(۳٤٤۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَمَّا غَزَا سَلْمَانُ بَلَنْجَرَ أَصَابَ فِي قِسْمَتِهِ صُرَّةً مَنْ مِسْكٍ ، فَلَمَّا رَجَعَ اسْتَوْدَعَهَا امْرَأَتَهُ ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، قَالَ لاِمْرَأَتِهِ وَهُوَ يَمُوتُ :أَرِينِي الصُّرَّةَ الَّتِي اسْتَوْدَعْتُكِ ، فَأَتَتْهُ بِهَا ، فَقَالَ :ائْتِينِي بِإِنَاءٍ نَظِيفٍ ، فَجَائَتْ بِهِ ، فَقَالَ :أَدِيفِيهِ ، ثُمَّ انْضَحِي بِهِ حَوْلِي ، فَإِنَّهُ يَحْضُرُنِي خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ ، لاَ يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ ، وَيَجِدُونَ الرِّيحَ ، ثُمَّ قَالَ :أُخْرِجِي عَنِّي وَتَعَاهَدِينِي ، فَخَرَجْتُ ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَى.

(۳۴۴۹۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان نے جب بلنجر کے علاقے میں جہاد میں حصہ لیا تو ان کے حصے میں مشک کی ایک تھیلی آئی جو انہوں نے اپنی بیوی کے پاس امانت کے طور پر رکھوا دی۔ پھر اپنے مرض الوفات میں انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ وہ تھیلی مجھے لا دو۔ پھر آپ نے ایک صاف برتن منگوایا اور اپنی بیوی سے فرمایا کہ اس خوشبو میں پانی ملا کر اسے میرے اردگرد چھڑک دو، کیونکہ میرے پاس اللہ کی ایسی مخلوق (فرشتے) آرہی ہے جو کھانا نہیں کھاتے لیکن خوشبو محسوس کرتے ہیں۔ پھر تم باہر چلی

جاؤ۔ ان کی بیوی یہ عمل کر کے باہر چلی گئیں جب واپس آئیں تو ان کا انتقال ہو چکا تھا۔

(۳٤٤۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بِبَلَنْجَرَ ، فَرَأَيْتُ هِلاَلَ شَوَّالٍ يَوْمَ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ ، لَيْلَةَ ثَلاَثِينَ ضُحًى ، قَالَ : فَقَالَ : أَرِنِيهِ ، فَأَرَيْتُهُ ، فَأَمَرَ النَّاسَ فَأَفْطَرُوا.

(۳۴۴۹۹) حضرت رکین کے والد فرماتے ہیں کہ ہم سلمان بن ربیعہ کے ساتھ بلنجر میں تھے۔ میں نے رمضان کے انتیس روزے رکھنے کے بعد تیسویں دن چاشت کے وقت چاند دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے دکھاؤ، میں نے انہیں چاند دکھایا تو انہوں نے لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دے دیا۔

(۳٤٥۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، قَالَ سَمِعَ أَبَاهُ وَعَمَّهُ يَذْكُرَانِ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : قَتَلْتُ بِسَيْفِي هَذَا مِئَةَ مُسْتَلْئِمٍ ، كُلُّهُمْ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ ، مَا قَتَلْتُ مِنْهُمْ رَجُلاً صَبْرًا.

(۳۴۵۰۰) حضرت سلمان فرماتے تھے کہ میں نے اپنی اس تلوار سے سو آدمیوں کو قتل کیا ہے وہ سب اللہ کے غیر کی عبادت کرتے تھے۔ میں نے اس سے کسی صبر کرنے والے آدمی کو قتل نہیں کیا۔

(۳٤٥۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لاَ يَفْتَحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةَ ، وَلاَ الدَّيْلَمَ ، وَلاَ الطَّبَرِسْتَانَ إِلاَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

(۳۴۵۰۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ قسطنطنیہ، دیلم اور طبرستان بنو ہاشم کے ایک آدمی کے ہاتھ پر فتح ہوں گے۔

(۷) فِي الْجَبَلِ صلحٌ هُوَ ، أَوْ أُخِذَ عَنْوَةً

جبل کا بیان، آیا وہ صلح سے حاصل ہوا تھا یا زبردستی لیا گیا تھا

(۳٤٥۰۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، قَالَ : صَالَحَ أَهْلَ الْجَبَلِ كُلَّهُمْ ، لَمْ يُؤْخَذْ شَيْءٌ مِنَ الْجَبَلِ عَنْوَةً.

(۳۴۵۰۲) حضرت مجالد فرماتے ہیں کہ تمام اہل جبل نے صلح کی تھی اور جبل کا کوئی حصہ زبردستی نہیں لیا گیا تھا۔

(۳٤٥۰۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدٍ ، عَنْ حسن ، عَنْ مُطَرِّف ، قَالَ : مَا فَوْقَ حُلْوَانَ فَهُوَ ذِمَّةٌ ، وَمَا دُونَ حُلْوَانَ مِنَ السَّوَادِ فَهُوَ فَيْءٌ ، قَالَ : سَوَادُنَا هَذَا فَيْءٌ.

(۳۴۵۰۳) حضرت مطرف فرماتے ہیں کہ حلوان سے اوپر کا حصہ ذمہ میں ہے اور حلوان کے علاوہ فی ہے اور ہمارا یہ علاقہ فی ہے۔

(۳٤٥۰٤) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنَ افْتَتَحَ تَكْرِيتَ فَصَالَحْنَاهُمْ عَلَى أَنْ يَبْرُزُوا لَنَا سُوقًا ، وَجَعَلْنَا لَهُمَ الأَمَانَ ، قَالَ : فَأَبْرَزُوا لَنَا سُوقًا ، قَالَ : فَقُتِلَ قَيْنٌ مِنْهُمْ ، فَجَاءَ قَسُّهُمْ ، فَقَالَ : أَجَعَلْتُمْ لَنَا ذِمَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذِمَّةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ،

وَذِمَّتَكُمْ ، ثُمَّ أَخْفَرْتُمُوهَا ؟ فَقَالَ أَمِيرُنَا :إِنْ أَقَمْتُمْ شَاهِدَيْنِ ذَوَىْ عَدْلٍ عَلَى قَاتِلِهِ أَقَدْنَاكُمْ بِهِ وَإِنْ شِئْتُمْ حَلَفْتُمْ وَأَعْطَيْنَاكُمَ الدِّيَةَ وَإِنْ شِئْتُمْ حَلَفْنَا لَكُمْ وَلَمْ نُعْطِكُمْ شَيْئًا. قَالَ :فَتَوَاعَدُوا لِلْغَدِ ، فَحَضَرُوا ، فَجَاءَ قَسُّهُمْ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ ، وَمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَذْكُرَ حَتَّى ذَكَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، ثُمَّ قَالَ :أَوَّلُ مَا يُبْدَأُ بِهِ مِنَ الْخُصُومَاتِ الدِّمَاءُ ، قَالَ :فَيَخْتَصِمُ ابْنَا آدَمَ ، فَيَقْضِي لَهُ عَلَى صَاحِبِهِ، ثُمَّ يُؤْخَذُ الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ ، حَتَّى يَنْتَهِيَ الأَمْرُ إِلَى صَاحِبِنَا وَصَاحِبِكُمْ ، قَالَ :فَيَقَالُ لَهُ :فِيمَ قَتَلْتَنِي ؟ قَالَ :فَلاَ نُحِبُّ أَنْ يَكُونَ لِصَاحِبِكُمْ عَلَى صَاحِبِنَا حُجَّةٌ ، أَنْ يَقُولَ :قَدْ أَخَذَ أَهْلُكَ مِنْ بَعْدِكَ دِيَتَكَ.

(۳۴۵۰۴) حضرت ابوعلاء فرماتے ہیں کہ میں بھی تکریت کی فتح میں شامل تھا۔ ہم نے ان سے اس بات پر صلح کی کہ وہ ہمیں مال کی ایک مقررہ مقدار دیں اور ہم ان کو امان دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ہمیں مال دے دیا۔ پھر ان میں سے ایک شخص کو کسی نے قتل کر دیا تو ان کا راہب ہمارے پاس آیا اور اس نے کہا کہ کیا تم نے اپنے نبی ﷺ اور اپنے امیر المومنین اور اپنا عہد نہیں دیا تھا، پھر تم نے اس عہد کی پاسداری نہیں کی؟! ہمارے امیر نے کہا کہ تم اس کے قاتل پر دو عادل گواہ پیش کر دو تو ہم قاتل تمہارے حوالے کر دیں گے اور اگر تم چاہو تو قسم کھالو ہم تمہیں فدیہ دے دیں گے اور اگر تم چاہو تو ہم قسم کھالیں اس صورت میں تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔

پس اگلے دن کی ملاقات طے ہوئی، ان کا پادری آیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، زمین وآسمان کا تذکرہ کیا، قیامت کے دن کا ذکر کیا پھر اس نے کہا کہ خصومات میں سب سے پہلے خون کا حساب ہوگا۔ آدم علیہ السلام کے دو بیٹے فریق ہوں گے اور ایک کے خلاف فیصلہ کر دیا جائے گا۔ پھر ایک ایک کر کے خون کا حساب ہوگا معاملہ ہمارے اور تمہارے ساتھی تک آپہنچے گا۔ پس مقتول قاتل سے کہے گا کہ تو نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ تمہارا ساتھی ہمارے ساتھی کو یہ جواب دے کر خاموش کرا دے کہ تیرے بعد والوں نے تیری دیت وصول کر لی تھی۔

(۸) ما ذُكِرَ فِي تُسْتَرَ

تستر کا بیان

(٣٤٥٠٥) حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَ أَبُو مُوسَى بِالنَّاسِ عَلَى الْهُرْمُزَانِ وَمَنْ مَعَهُ بِتُسْتَرَ ، قَالَ :أَقَامُوا سَنَةً ، أَوْ نَحْوَهَا لاَ يَخْلُصُونَ إِلَيْهِ ، قَالَ :وَقَدْ كَانَ الْهُرْمُزَانُ قَتَلَ رَجُلاً مِنْ دَهَاقِنَتِهِمْ وَعُظَمَائِهِمْ فَانْطَلَقَ أَخُوهُ حَتَّى أَتَى أَبَا مُوسَى ، فَقَالَ :مَا تَجْعَلُ لِي إِنْ دَلَلْتُكَ عَلَى الْمَدْخَلِ ؟ قَالَ :سَلْنِي مَا شِئْتَ ، قَالَ :أَسْأَلُكَ أَنْ تَحْقِنَ دَمِي وَدِمَاءَ أَهْلِ بَيْتِي ، وَتُخَلِّي بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَا فِي أَيْدِينَا مِنْ أَمْوَالِنَا وَمَسَاكِنِنَا ، قَالَ :فَذَاكَ لَكَ ، قَالَ :ابْغِنِي إِنْسَانًا سَابِحًا ذَا عَقْلٍ وَلُبٍّ يَأْتِيكَ بِأَمْرٍ بَيِّنٍ.

قَالَ :فَأَرْسَلَ أَبُو مُوسَى إِلَى مَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ السَّدُوسِيِّ ، فَقَالَ لَهُ :ابْغِنِي رَجُلاً مِنْ قَوْمِكَ سَابِحًا ذَا عَقْلٍ وَلُبٍّ وَلَيْسَ بِذَاكَ فِي خَطَرِهِ فَإِنْ أُصِيبَ كَانَ مُصَابُهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ يَسِيرًا وَإِنْ سَلَّمَ جَاءَنَا بِثَبْتٍ فَإِنِّي لاَ أَدْرِي مَا جَاءَ بِهِ هَذَا الدِّهْقَانُ ، وَلاَ آمَنُ لَهُ وَلاَ أَثِقُ بِهِ.

قَالَ :فَقَالَ :مَجْزَأَةُ :قَدْ وَجَدْتُ ، قَالَ :مَنْ هُوَ ؟ فَأْتِ بِهِ ، قَالَ :أَنَا هُوَ ، قَالَ أَبُو مُوسَى :يَرْحَمُكَ اللَّهُ مَا هَذَا أَرَدْتُ ، فَابْغِنِي رَجُلاً ، قَالَ :فَقَالَ :مَجْزَأَةُ بْنُ ثَوْرٍ :وَاللهِ لاَ أَعْمِدُ إِلَى عَجُوزٍ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ أَفْدِي ابْنَ أُمِّ مَجْزَأَةَ بِابْنِهَا ، قَالَ :أَمَا إِذْ أَبَيْتَ فَتَيَسَّرْ.

فَلَبِسَ ثِيَابَ بِيَاضٍ ، وَأَخَذَ مِنْدِيلاً ، وَأَخَذَ مَعَهُ خِنْجَرًا ، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى الدِّهْقَانِ حَتَّى سَبَحَ فَأَجَازَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَأَدْخَلَهُ مِنْ مَدْخَلِ الْمَاءِ ، حَيْثُ يُدْخَلُ عَلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ :فَأَدْخَلَهُ فِي مَدْخَلٍ شَدِيدٍ ، يَضِيقُ بِهِ أَحْيَانًا حَتَّى يَنْبَطِحَ عَلَى بَطْنِهِ وَيَتَّسِعَ أَحْيَانًا فَيَمْشِي قَائِمًا وَيَحْبُو فِي بَعْضِ ذَلِكَ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَقَدْ أَمَرَهُ أَبُو مُوسَى أَنْ يَحْفَظَ طَرِيقَ بَابِ الْمَدِينَةِ ، وَطَرِيقَ السُّورِ ، وَمَنْزِلَ الْهُرْمُزَانِ فَانْطَلَقَ بِهِ الدِّهْقَانُ حَتَّى أَرَاهُ طَرِيقَ السُّورِ وَطَرِيقَ الْبَابِ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِ إِلَى مَنْزِلِ الْهُرْمُزَانِ وَقَدْ كَانَ أَبُو مُوسَى أَوْصَاهُ أَنْ لاَ تَسْبِقَنِي بِأَمْرٍ.

فَلَمَّا رَأَى الْهُرْمُزَانَ قَاعِدًا وَحَوْلَهُ دَهَاقِنَتُهُ ، وَهُوَ يَشْرَبُ ، فَقَالَ لِلدِّهْقَانِ :هَذَا الْهُرْمُزَانُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ: هَذَا الَّذِي لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ مِنْهُ مَا لَقُوا أَمَا وَاللهِ لأُرِيحَنَّهُمْ مِنْهُ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ الدِّهْقَانُ :لاَ تَفْعَلْ ، فَإِنَّهُمْ يَتَحَرَّزُونَ وَيَحُولُونَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ دُخُولِ هَذَا الْمَدْخَلِ فَأَبَى مَجْزَأَةُ إِلاَّ أَنْ يَمْضِيَ عَلَى رَأْيِهِ عَلَى قَتْلِ الْعِلْجِ فَأَدَارَهُ الدِّهْقَانُ وَأَلاصَهُ أَنْ يَكُفَّ عَنْ قَتْلِهِ فَأَبَى فَذَكَرَ الدِّهْقَانُ قَوْلَ أَبِي مُوسَى لَهُ :اتَّقِ أَنْ لاَ تَسْبِقَنِي بِأَمْرٍ ، فَقَالَ :أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَكَ صَاحِبُكَ أَنْ لاَ تَسْبِقَهُ بِأَمْرٍ ؟ فَقَالَ :هَاه ، أَمَا وَاللهِ ، لَوْلاَ هَذَا لأُرِيحَنَّهُمْ مِنْهُ فَرَجَعَ مَعَ الدِّهْقَانِ إِلَى مَنْزِلِهِ ، فَأَقَامَ يَوْمَهُ حَتَّى أَمْسَى ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي مُوسَى ، فَنَدَبَ أَبُو مُوسَى النَّاسَ مَعَهُ فَانْتَدَبَ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَنَيِّفٌ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَلْبَسَ الرَّجُلَ ثَوْبَيْنِ لاَ يَزِيدُ عَلَيْهِ وَسَيْفُهُ فَفَعَلَ الْقَوْمُ ، قَالَ : فَقَعَدُوا عَلَى شَاطِئِ النَّهَرِ يَنْتَظِرُونَ مَجْزَأَةَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ ، وَهُوَعِنْدَ أَبِي مُوسَى يُوصِيهِ وَيَأْمُرُهُ ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ أَبِي بَكْرَةَ :وَلَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ غَيْرُهُ ، يُشِيرُ إِلَى الْمَوْتِ لأَنْظُرَنَّ مَا يَصْنَعُ ، وَالْمَائِدَةُ مَوْضُوعَةٌ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :فَكَأَنَّهُ اسْتَحَيَى أَنْ لاَ يَتَنَاوَلَ مِنَ الْمَائِدَةِ شَيْئًا ، قَالَ :فَتَنَاوَلَ حَبَّةً مِنْ عِنَبٍ فَلاَكَهَا فَمَا قَدَرَ عَلَى أَنْ يُسِيغَهَا ، فَأَخَذَهَا رُوَيْدًا ، فَنَبَذَهَا تَحْتَ الْخِوَانِ وَوَدَّعَهُ أَبُو مُوسَى وَأَوْصَاهُ ، فَقَالَ مَجْزَأَةُ لأَبِي مُوسَى :إِنِّي أَسْأَلُك شَيْئًا فَأَعْطِنِيهِ ، قَالَ :لاَ تَسْأَلُنِي شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَيْتُكَهُ ، قَالَ :فَأَعْطِنِي سَيْفَكَ أَتَقَلَّدُهُ إِلَى سَيْفِي فَدَعَا لَهُ بِسَيْفِهِ ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

فَذَهَبَ إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ يَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى كَانَ فِي وَسَطٍ مِنْهُمْ ، فَكَبَّرَ وَوَقَعَ فِي الْمَاءِ ، وَوَقَعَ الْقَوْمُ جَمِيعًا ، قَالَ :يَقُولُ عَبْدُ الرَّحْمَن بْنُ أَبِي بَكْرَةَ :كَأَنَّهُمَ الْبَطُّ فَسَبَحُوا حَتَّى جَازُوا ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمَا إِلَى النَّقْبِ الَّذِي يَدْخُلُ الْمَاءُ مِنْهُ فَكَبَّرَ ، ثُمَّ دَخَلَ ، فَلَمَّا أَفْضَى إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَنَظَرَ لَمْ يَتِمّ مَعَهُ ، إِلاَّ خَمْسَةٌ وَثَلاَثُونَ ، أَوْ سِتَّةٌ وَثَلاَثُونَ رَجُلاً ، فَقَالَ لأَصْحَابِهِ :أَلاَ أَعُودُ إِلَيْهِمْ فَأُدْخِلَهُمْ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، يُقَالَ لَهُ الْجَبَانُ لِشَجَاعَتِهِ :غَيْرُك فَلْيَقُلْ هَذَا يَا مَجْزَأَةُ إِنَّمَا عَلَيْك نَفْسُك ، فَامْضِ لِمَا أُمِرْتَ بِهِ ، فَقَالَ لَهُ :أَصَبْتَ فَمَضَى بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ إِلَى الْبَابِ فَوَضَعَهُمْ عَلَيْهِ ، وَمَضَى بِطَائِفَةٍ إِلَى السُّورِ وَمَضَى بِمَنْ بَقِيَ حَتَّى صَعِدَ إِلَى السُّورِ فَانْحَدَرَ عَلَيْهِ عِلْجٌ مِنَ الأَسَاوِرَةِ وَمَعَهُ نَيزك ، فَطَعَنَ مَجْزَأَةَ فَأَثْبَتَهُ ، فَقَالَ لهم مَجْزَأَةُ : امْضُوا لأَمْرِكُمْ لاَ يَشْغَلَنَّكُمْ عَنِّي شَيْءٌ فَأَلْقَوْا عَلَيْهِ بَرْدُعَةً ، لِيَعْرِفُوا مَكَانَهُ وَمَضَوْا وَكَبَّرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى السُّورِ وَعِنْدَ بَابِ الْمَدِينَةِ ، وَفَتَحُوا الْبَابَ وَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى عَادَتِهِمْ حَتَّى دَخَلُوا الْمَدِينَةَ ، قَالَ :قِيلَ لِلْهُرْمُزَانِ :هَذِهِ الْعَرَبُ قَدْ دَخَلُوا ، قَالَ :لاَ شَكَّ أَنَّهُمَا قَدْ دَحَسُوهَا عَلَيْهِمْ ، قَالَ :مِنْ أَيْنَ دَخَلُوا ؟ أَمِنَ السَّمَاءِ ، قَالَ :وَتَحَصَّنَ فِي قَصَبَةٍ لَهُ. وَأَقْبَلَ أَبُو مُوسَى يَرْكُضُ عَلَى فَرَسٍ لَهُ عَرَبِيٍّ ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ :لَكِنْ نَحْنُ يَا أَبَا حَمْزَةَ لَمْ نَصْنَعَ الْيَوْمَ شَيْئًا وَقَدْ فَرَغُوا مِنَ الْقَوْمِ ، قَتَلُوا مَنْ قَتَلُوا وَأَسَرُوا مَنْ أَسَرُوا وَأَطَافُوا بِالْهُرْمُزَانِ بِقَصَبَتِهِ ، فَلَمْ يَخْلُصُوا إِلَيْهِ حَتَّى أَمَّنُوهُ ، وَنَزَلَ عَلَى حُكْمِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : فَبَعَثَ بِهِمْ أَبُو مُوسَى مَعَ أَنَسٍ بِالْهُرْمُزَانِ وَأَصْحَابِهِ فَانْطَلَقُوا بِهِمْ حَتَّى قَدِمُوا عَلَى عُمَرَ ، قَالَ :فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنَسٌ :مَا تَرَى فِي هَؤُلاَءِ ؟ أُدْخِلُهُمْ عُرَاةً مُكَتَّفِينَ ، أَوْ آمُرُهُمْ فَيَأْخُذُونَ حُلِيَّهُمْ وَبِزَّتِهِمْ ، قَالَ :فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ لَوْ أَدْخَلْتَهُمْ كَمَا تَقُولُ عُرَاةً مُكَتَّفِينَ ، لَمْ يَزِيدُوا عَلَى أَنْ يَكُونُوا أَعْلاَجًا وَلَكِنْ أَدْخِلْهُمْ عَلَيْهِمْ حُلِيُّهُمْ وَبِزَّتِهِمْ حَتَّى يَعْلَمَ الْمُسْلِمُونَ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَأَمَرَهُمْ فَأَخَذُوا بِزَّتِهِمْ وَحُلِيَّهُمْ حَتَّى دَخَلُوا عَلَى عُمَرَ ، فَقَالَ الْهُرْمُزَانُ لِعُمَرَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَيَّ كَلاَمٍ أُكَلِّمُكَ ؟ أَكَلاَمُ رَجُلٍ حَيٍّ لَهُ بَقَاءٌ أَوْ كَلاَمُ رَجُلٍ مَقْتُولٍ ؟ قَالَ :فَخَرَجَتْ مِنْ عُمَرَ كَلِمَةٌ لَمْ يُرِدْها ، تَكَلَّمَ فَلاَ بَأْسَ عَلَيْكَ ، فَقَالَ لَهُ الْهُرْمُزَانُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَدْ عَلِمْتَ كَيْفَ كُنَّا وَكُنْتُمْ ، إِذْ كُنَّا عَلَى ضَلاَلَةٍ جَمِيعًا كَانَتِ الْقَبِيلَةُ مِنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ تَرَى نُشَابَةَ بَعْضِ أَسَاوِرَتِنَا فَيَهْرُبُونَ الأَرْضِ الْبَعِيدَةِ ، فَلَمَّا هَدَاكُمَ اللَّهُ ، فَكَانَ مَعَكُمْ لَمْ نَسْتَطِعْ نُقَاتِلَهُ فَرَجَعَ بِهِمْ أَنَسٌ.

فَلَمَّا أَمْسَى عُمَرُ أَرْسَلَ إِلَى أَنَسٍ :أَنَ اغْدُ عَلَيَّ بِأَسْرَاك أَضْرِبُ أَعْنَاقَهُمْ فَأَتَاهُ أَنَسٌ ، فَقَالَ :وَاللهِ يَا عُمَرُ مَا ذَاكَ لَكَ ، قَالَ :وَلِمَ ؟ قَالَ :إِنَّك قَدْ قُلْتَ لِلرَّجُلِ :تَكَلَّمَ فَلاَ بَأْسَ عَلَيْك ، قَالَ :لَتَأْتِينِي عَلَى هَذَا بِبُرْهَانٍ ، أَوْ لأَسُوْءَنَّكَ ، قَالَ :فَسَأَلَ أَنَسٌ الْقَوْمَ جُلَسَاءَ عُمَرَ ، فَقَالَ :أَمَا قَالَ عُمَرُ لِلرَّجُلِ تَكَلَّمَ فَلاَ بَأْسَ عَلَيْكَ ؟

قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :فَكَبُرَ ذَلِكَ عَلَى عُمَرَ ، قَالَ :إِمَّا لَا فَأَخْرَجَهُمْ عَنِّي فَسَيَّرَهُمْ إِلَى قَرْيَةٍ ، يُقَالُ لَهَا :دَهْلَكُ فِي الْبَحْرِ ، فَلَمَّا تَوَجَّهُوا بِهِمْ رَفَعَ عُمَرُ يَدَيْهِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اكْسِرْهَا بِهِمْ ثَلَاثًا فَرَكِبُوا السَّفِينَةَ ، فَانْدَقَّتْ بِهِمْ وَانْكَسَرَتْ وَكَانَتْ قَرِيبَةً مِنَ الْأَرْضِ فَخَرَجُوا ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ :لَوْ دَعَا أَنْ يُغْرِقَهُمْ لَغَرِقُوا وَلَكِنْ إِنَّمَا قَالَ :اكْسِرْهَا بِهِمْ ، قَالَ :فَأَقَرَّهُمْ.

(۳۴۵۰۵) حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ مجاہدین کو لے کر ہرمزان کی سرکوبی کے لئے تستر پر حملہ آور ہوئے تو انہوں نے یہاں ایک سال تک قیام کیا لیکن فتح یاب نہ ہو سکے۔ ہرمزان نے اس دوران تستر کے ایک معزز اور سرکردہ آدمی کو قتل کرا دیا۔ مقتول کا بھائی ایک دن حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اگر میں آپ کو ہرمزان کے قلعے میں داخل ہونے کا راستہ بتا دوں تو کیا انعام پاؤں گا؟ حضرت ابوموسیٰ نے کہا تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا کہ آپ میرا اور میرے گھر والوں کا خون معاف کر دیں، مجھے اور میرے گھر والوں کو مال واسباب لے کر نکلنے دیں۔ حضرت ابوموسیٰ نے اس کی حامی بھر لی۔ اس نے کہا کہ اب مجھے کوئی ایسا آدمی دیجئے جو تیراکی جانتا ہو اور عقل مند ہو۔ وہ آپ کے پاس واضح خبر لائے گا۔

(۲) حضرت ابوموسیٰ نے مجزأۃ بن ثور سدوسی کو بلایا اور ان سے کہا کہ اپنی قوم میں سے کوئی ایسا آدمی دیجئے جو تیراکی جانتا ہو اور خوب عقل مند ہو، لیکن وہ ایسا اہم آدمی نہ ہو جس کی شہادت مسلمانوں کے لیے مایوسی کا سبب ہو۔ اگر وہ سلامت رہا تو ہمارے پاس خبر لے آئے گا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ آدمی کیا چاہتا ہے، نہ مجھے اس پر اعتماد ہے۔

(۳) حضرت مجزأۃ نے کہا کہ وہ شخص مل گیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ہوں۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے، میں یہ نہیں چاہتا، مجھے کوئی اور آدمی دیجئے۔ حضرت مجزأۃ بن ثور نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں بکر بن وائل کی اس بڑھیا پر بھی اعتماد نہیں کرتا جس نے ام مجزأۃ کے بیٹے پر اپنے بیٹے کو فدا کر دیا۔ بہر حال اگر آپ مناسب سمجھیں تو موقع عنایت فرمائیں۔

(۴) حضرت مجزأۃ نے سفید کپڑے پہنے اور ایک رومال اور ایک خنجر ہمراہ لے لیا۔ پھر اس آدمی کے ساتھ چلے، راستے میں ایک ندی کو تیر کر عبور کیا۔ پھر ندی کے راستے سے ان کے قلعے میں داخل ہوئے۔ بعض اوقات راستہ اتنا تنگ ہو جاتا کہ پیٹ کے بل چلنا پڑتا اور بعض اوقات راستہ کھل جاتا تو قدموں پر چلتے۔ بعض اوقات گھٹنوں کے بل چلتے۔ یہاں تک کہ شہر میں داخل ہو گئے۔ حضرت ابوموسیٰ نے انہیں حکم دیا تھا کہ شہر کے دروازے کا راستہ اور اس کی فصیل کا راستہ اور ہرمزان کے گھر کو یاد رکھیں۔ وہ آدمی انہیں لے گیا اور انہیں فصیل کا راستہ، دروازے کا راستے اور ہرمزان کا گھر دکھا دیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت مجزأۃ کو وصیت کی تھی کہ خود سے کوئی کارروائی نہ کرنا جب تک مجھے علم نہ ہو جائے۔

(۵) جب حضرت مجزأۃ نے دیکھا کہ ہرمزان اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا شراب پی رہا ہے تو انہوں نے اس آدمی سے کہا کہ یہ ہرمزان ہے؟ اس نے کہا ہاں یہی ہے۔ حضرت مجزأۃ نے کہا کہ یہی وہ شخص ہے جس نے مسلمانوں کو تکلیف پہنچائی ہے۔ میں

اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ اس آدمی نے کہا کہ ایسا نہ کرو۔ اس کی حفاظت پر مامور لوگ تمہیں اس تک پہنچنے بھی نہیں دیں گے۔ مسلمان بھی قلعہ میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ حضرت مجزأۃ اپنی بات پر اڑے رہے۔ اس آدمی نے بہت سمجھایا بالآخر حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کی نصیحت یاد دلائی تو حضرت مجزأۃ رک گئے اور پھر اس آدمی کے گھر آ گئے اور شام تک وہیں رہے۔

(۶) اگلے دن حضرت ابو موسیٰ کے پاس گئے، انہوں نے حضرت مجزأۃ کے ہمراہ تین سو سے زائد مجاہدین کا دستہ روانہ فرمایا۔ انہیں حکم دیا کہ ہر شخص صرف دو کپڑے پہنے اور تلوار ہمراہ رکھے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر سب مجاہدین نہر کے کنارے بیٹھ حضرت مجزأۃ کا انتظار کرنے لگے، حضرت مجزأۃ حضرت ابو موسیٰ کے پاس تھے اور احکام وہدایات لے رہے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو موت کے سوا کسی چیز کی چاہت نہ تھی۔ وہ منظر میری نظروں کے سامنے ہے کہ دستر خو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے سامنے بچھا ہوا تھا، لیکن حضرت مجزأۃ اس بات میں شرم محسوس کر رہے تھے کہ دستر خوان سے کوئی چیز لیں انہوں نے انگور کا ایک دانہ اٹھایا لیکن اسے بھی نگلنے کی ہمت نہ ہوئی اور اسے آہستگی سے نکال کر نیچے رکھ دیا۔ حضرت ابو موسیٰ انہیں نصیحتیں کیں اور انہیں رخصت کر دیا۔ رخصت ہوتے ہوئے حضرت مجزأۃ نے حضرت ابو موسیٰ سے کہا کہ میں آپ سے ایک ح مانگوں تو کیا آپ مجھے عطا فرمائیں گے۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ آپ نے جب بھی مجھ سے کوئی چیز مانگی ہے میں نے آپ پیش کی ہے۔ حضرت مجزأۃ نے کہا کہ مجھے اپنی تلوار دے دیجئے۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ نے اپنی تلوار ان کو دے دی۔

(۷) پھر حضرت مجزأۃ مجاہدین کے ساتھ آ ملے اور اللہ اکبر کہہ کر پانی میں کود گئے۔ پیچھے سب لوگ بھی پانی میں کود گئے۔ حضر عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ فرماتے ہیں کہ وہ بطخوں کی طرح پانی میں تیر رہے تھے۔ انہوں نے ندی کو عبور کیا، پھر اس سوراخ کی طر بڑھے جس سے پانی اندر جا رہا تھا۔ جب وہ شہر کے قریب پہنچے تو ان کے ساتھ صرف پینتیس یا چھتیس آدمی تھے۔ انہوں نے ا ساتھیوں سے کہا کہ میں واپس جا کر انہیں بھی لے آتا ہوں۔ اس پر ایک کوفی آدمی جنہیں جبان کہا جاتا تھا انہوں نے کہا کہ آپ کو بات نہیں کرنی چاہئے، آپ اپنی ذمہ داری کو ادا کیجئے جو حکم آپ کو ملا ہے اس کو کر گزریئے۔ حضرت مجزأۃ نے کہا کہ تم ٹھیک کہتے ہو۔

(۸) پھر آپ نے ایک دستے کو دروازے کی طرف اور ایک کو فصیل کی طرف مقرر فرمایا اور باقیوں کو لے کر فصیل پر چڑھ گئے اتنے میں اساورہ قوم کا ایک جنگجو ہاتھ میں نیزہ لئے حملہ آور ہوا اور اس نے وہ نیزہ حضرت مجزأۃ کو مار دیا۔ حضرت مجزأۃ نے لوگو سے کہا کہ میری فکر مت کرو۔ مجاہدین نے ان پر ایک علامت لگا دی تا کہ ان کی جگہ کو جان سکیں۔ پھر مسلمانوں نے فصیل اور شہر دروازے پر کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہا اور دروازہ کھول دیا اور مسلمان شہر میں داخل ہو گئے۔ ہرمزان کو بتایا گیا کہ عرب لوگ داخل ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا کہ یہ لوگ کہاں سے داخل ہوئے ہیں؟ کیا آسمان سے آ گئے ہیں؟ پھر وہ اپنے ایک خفیہ تہہ خانے میں پن گزین ہو گیا۔

(۹) حضرت ابو موسیٰ اپنے ایک عربی گھوڑے پر سوار تشریف لائے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، وہ لوگو کے امیر تھے۔ انہوں نے کہا کہ اے ابو حمزہ آج تو ہم نے کچھ نہیں کیا۔ وہ قوم سے فارغ ہو گئے، قتل ہونے والے قتل ہو گئے او

نے والے قید ہو گئے۔ پھر انہوں نے ہرمزان کے خفیہ مکان کا محاصرہ کیا اور جب تک اسے امان نہ مل گئی اس تک رسائی حاصل نہ
ی۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ہرمزان اور اس کے ساتھیوں کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر کی طرف بھیج دیا۔
رت انس نے ملاقات سے پہلے حضرت عمر کے پاس آدمی کو بھیج کر ان سے پوچھا کہ انہیں بس ضروری لباس کے ساتھ حاضر
مت کیا جائے یا ان کے شاہانہ لباس کے ساتھ انہیں لایا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھجوایا کہ اگر تم انہیں صرف ضروری لباس
ے ساتھ لاؤ گے تو لوگوں کے نزدیک وہ عجمی پہلوانوں سے زیادہ کچھ نہ ہوں گے۔ تم انہیں ان کی شان وشوکت کے حلیہ میں لاؤ
کہ مسلمانوں کو معلوم ہو سکے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کتنا فائدہ عطا کیا ہے۔ پس وہ لوگ شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ حضرت عمر کی
دمت میں حاضر ہوئے۔

(۱۰) ہرمزان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المومنین! میں آپ سے کون سا کلام کروں؟ ایک زندہ آدمی کا سا کلام
س کی زندگی بخشی جائے گی یا ایک مردہ کا سا کلام؟ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے یہ جملہ نکل گیا کہ تم بات کرو، تمہارا کوئی
ان نہیں ہوگا۔ اس پر ہرمزان نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ جانتے ہیں کہ ہم کیا تھے اور آپ کیا تھے؟ ہم سب گمراہی میں
۔ عرب کے قبائل جب ہمارے پہلوانوں کو دیکھتے تھے تو دور بھاگ جاتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت عطا کی تو تمہیں
ماز ور نصیب ہوا کہ ہم تم سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔

(۱) شام کو حضرت عمر نے حضرت انس کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ صبح اپنے قیدیوں کو میرے پاس لانا میں ان کی گردنیں مار
ں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ وہ کیوں؟ حضرت انس نے کہا کہ آپ نے
ں آدمی سے کہا تھا کہ تم بات کرو، تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔
رت انس نے حضرت عمر کے ہم نشینوں سے پوچھا کہ کیا انہوں نے یہ نہیں کہا تھا؟ سب نے جواب دیا کہ کہا تھا۔ اس پر حضرت عمر
بہت افسوس ہوا اور آپ نے فرمایا کہ اگر انہیں قتل نہیں کرنا تو پھر انہیں یہاں سے لے جاؤ اور دہلک نامی بستی میں چھوڑ دو۔ جس
لئے سمندر کے راستے سے گزر کر جانا پڑتا ہے۔ جب وہ لوگ اس بستی کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ
ئے اور تین مرتبہ یہ دعا کی کہ اے اللہ اس کشتی کو توڑ دے۔ جب وہ کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی ٹوٹ گئی، لیکن وہ کنارے کے
یب تھے لہٰذا سب بچ گئے۔ اس پر ایک مسلمان نے کہا کہ اگر حضرت عمر ان کے غرق ہونے کی دعا کرتے تو وہ سب غرق ہو جاتے
ن چونکہ انہوں نے کشتی کے ٹوٹنے کی دعا کی تھی اس لئے کشتی ٹوٹ گئی۔

٢٤٥) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ :قَالَ :حَاصَرْنَا تُسْتَرَ فَنَزَلَ الْهُرْمُزَانُ عَلَى حُكْمِ عُمَرَ
فَبَعَثَ بِهِ أَبُو مُوسَى مَعِي ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ سَكَتَ الْهُرْمُزَانُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :تَكَلَّمْ ، فَقَالَ :
أَكَلاَمُ حَيٍّ أَمْ كَلاَمُ مَيِّتٍ ؟ قَالَ :تَكَلَّمْ فَلاَ بَأْسَ ، قَالَ :إِنَّا وَإِيَّاكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ مَا خَلَّى اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
فَإِنَّا كُنَّا نَقْتُلُكُمْ وَنُقْصِيكُمْ وَأَمَّا إِذْ كَانَ اللَّهُ مَعَكُمْ لَمْ يَكُنْ لَنَا بِكُمْ يَدَانِ ، فَقَالَ عُمَرُ :مَا تَقُولُ يَا أَنَسُ ؟

قُلْتُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ تَرَكْتُ خَلْفِي شَوْكَةً شَدِيدَةً وَعَدَدًا كَثِيرًا إِنْ قَتَلْتَهُ أَيِسَ الْقَوْمُ مِنَ الْحَيَاةِ ، وَكَانَ أَشَدَّ لِشَوْكَتِهِمْ وَإِنِ اسْتَحْيَيْتَهُ طَمِعَ الْقَوْمُ.

فَقَالَ :يَا أَنَسُ اسْتَحْيِي قَاتِلَ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ وَمَجْزَأَةَ بْنِ ثَوْرٍ ، فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَبْسُطَ عَلَيْهِ قُلْتُ :لَيْسَ إِلَى قَتْلِهِ سَبِيلٌ ، فَقَالَ عُمَرُ :لِمَ ؟ أَعْطَاكَ ؟ أَصَبْتَ مِنْهُ ؟ قُلْتُ :مَا فَعَلْتُ ، وَلَكِنَّكَ قُلْتَ لَهُ :تَكَلَّمْ فَلاَ بَأْسَ، قَالَ :لَتَجِيئَنِّي بِمَنْ يَشْهَدُ ، أَوْ لأَبْدَأَنَّ بِعُقُوبَتِكَ ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ ، فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ قَدْ حَفِظَ مَا حَفِظْتُ فَشَهِدَ عِنْدَهُ فَتَرَكَهُ ، وَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ وَفَرَضَ لَهُ.

(۳۴۵۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تستر کا محاصرہ کیا تو ہرمزان نے حضرت عمر کی خلافت کے سامنے سرتسلیم خم کرلیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے ہرمزان کے ساتھ مجھے حضرت عمر کی طرف بھیجا۔ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہرمزان نے کوئی بات نہ کی اور خاموش رہا۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا کہ بات کرو۔ اس نے کہا کہ زندہ شخص کی بات کروں یا مردہ کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم بات کرو تم پر کوئی حرج نہیں۔ اس نے کہا کہ اے اہل عرب اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور تمہارے درمیان بہت فرق کردیا ہے، ایک وقت وہ تھا جب ہم تمہیں قتل کرتے تھے اور تم پر غالب آتے تھے۔ اور جب اللہ تمہارے ساتھ ہوگیا تو اب ہمارا تم پر زور نہیں چلتا۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ اے انس تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا کہ اے امیر المومنین! میں نے اپنے پیچھے زبردست طاقت اور بڑی تعداد چھوڑی ہے۔ اگر آپ اس کو قتل کردیں گے تو لوگ زندگی سے مایوس ہوجائیں گے اور یہ ان کی قوت کے لئے سخت ہوگا اور اگر آپ اسے زندہ چھوڑیں گے تو لوگ لالچ کریں گے۔

حضرت عمر نے فرمایا کہ کیا میں براء بن مالک اور مجزأة بن ثور کے قاتل کو زندہ چھوڑ دوں! حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب میں نے دیکھا کہ وہ اسے قتل کردیں گے تو میں نے کہا کہ آپ اسے قتل نہیں کرسکتے؟ انہوں نے فرمایا کیوں؟ کیا تم نے اس سے کوئی مالی مدد لے لی ہے؟ میں نے کہا میں نے ایسا نہیں کیا۔ آپ نے اس سے کہا کہ تم بات کرو تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ تم اس بات پر گواہ پیش کرو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔ پس میں گواہ کی تلاش میں نکلا تو مجھے حضرت زبیر ملے، انہیں بھی وہ بات یاد تھی جو مجھے یاد تھی۔ انہوں نے اس بات کی گواہی دی تو حضرت عمر نے ہرمزان کو چھوڑ دیا اور بعد میں اس نے اسلام قبول کرلیا اور حضرت عمر نے اس کا وظیفہ مقرر کردیا۔

(۳۴۵۰۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ غَزَا مَعَ أَبِي مُوسَى حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ قَدِمُوا تُسْتَرَ ، رُمِيَ الأَشْعَرِيُّ فَصُرِعَ فَقُمْتُ مِنْ وَرَائِهِ بِالتُّرْسِ حَتَّى أَفَاقَ ، قَالَ :فَكُنْتُ أَوَّلَ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ أَوْقَدَ فِي بَابِ تُسْتَرَ نَارًا ، قَالَ :فَلَمَّا فَتَحْنَاهَا وَأَخَذْنَا السَّبْيَ ، قَالَ أَبُو مُوسَى :اخْتَرْ مِنَ الْجُنْدِ عَشَرَةَ رَهْطٍ لِيَكُونُوا مَعَكَ عَلَى هَذَا السَّبْيِ ، حَتَّى نَأْتِيَكَ ، ثُمَّ مَضَى وَرَاءَ ذَلِكَ فِي الأَرْضِ ، حَتَّى فَتَحُوا مَا فَتَحُوا مِنَ الأَرَضِينَ ، ثُمَّ رَجَعُوا عَلَيْهِ فَقَسَّمَ أَبُو مُوسَى بَيْنَهُمَ الْغَنَائِمَ ، فَكَانَ يَجْعَلُ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ

وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا وَكَانَ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَبَيْنَ وَلَدِهَا عِنْدَ الْبَيْعِ.

(۳۴۵۰۷) حضرت شہاب فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ کے ساتھ جہاد کیا۔ جس دن ہم تستر پہنچے، حضرت اشعری کو تیر لگا اور وہ زمین پر گر گئے۔ میں ان کے پیچھے کمان لے کر کھڑا ہو گیا۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ میں عرب میں سے پہلا شخص ہوں جس نے تستر کے دروازے پر آگ جلائی ہے۔ جب ہم نے تستر کو فتح کر لیا اور قیدی پکڑ لئے تو حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ فوج میں سے دس آدمیوں کا انتخاب کر لو کہ وہ ہماری واپسی تک ان قیدیوں کی نگرانی کے لئے تمہارے ساتھ رہیں۔ پھر وہ آگے بڑھے اور بہت سے علاقے فتح کر کے واپس آ گئے۔ حضرت ابوموسیٰ نے مجاہدین کے درمیان مال غنیمت کو تقسیم کیا، وہ گھڑ سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیتے تھے اور جب کسی قیدی عورت کو فروخت کرتے تو اس کو اس کے بچے سے جدا نہ کرتے تھے۔

(۳۴۵۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ أَوْقَدَ فِي بَابِ تُسْتَرَ وَرُمِيَ الأَشْعَرِيُّ فَصُرِعَ ، فَلَمَّا فَتَحُوهَا وَأَخَذُوا السَّبْيَ ، أَمَّرَنِي عَلَى عَشَرَةٍ مِنْ قَوْمِي ، وَنَفَّلَنِي بِرَجُلٍ سِوَى سَهْمِي وَسَهْمِ فَرَسِي قَبْلَ الْغَنِيمَةِ.

(۳۴۵۰۸) حضرت شہاب فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں نے تستر کے دروازے پر آگ جلائی۔ حضرت اشعری کو تیر لگا اور وہ زمین پر گر گئے۔ جب تستر کا دروازہ کھولا گیا اور دشمنوں کو قیدی بنایا گیا تو حضرت ابوموسیٰ نے مجھے دس لوگوں پر امیر بنا دیا، اور انہوں نے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے مجھے میرے اور میرے گھوڑے کے حصے کے علاوہ ایک آدمی کا حصہ دیا۔

(۳۴۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَيْحَانَ ، قَالَ : شَهِدَتْ تُسْتَرَ مَعَ أَبِي مُوسَى أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، أَوْ خَمْسٌ فَكُنَّ يَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى فَأَسْهَمَ لَهُنَّ أَبُو مُوسَى.

(۳۴۵۰۹) حضرت خالد بن سیحان فرماتے ہیں کہ تستر میں حضرت ابوموسیٰ کے ساتھ جہاد میں چار یا پانچ عورتیں بھی شریک تھیں جو پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کی دیکھ بھال کرتی تھیں، حضرت ابوموسیٰ نے انہیں بھی مال غنیمت میں سے حصہ دیا۔

(۳۴۵۱۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّهُ قَالَ : شَهِدْتُ فَتْحَ تُسْتَرَ مَعَ الأَشْعَرِيِّ ، قَالَ : فَأَصَبْنَا دَانْيَالَ بِالسُّوسِ ، قَالَ : فَكَانَ أَهْلُ السُّوسِ إِذَا أَسْنَتُوا أَخْرَجُوهُ فَاسْتَسْقَوْا بِهِ وَأَصَبْنَا مَعَهُ سِتِّينَ جَرَّةً مُخَتَّمَةً ، قَالَ : فَفَتَحْنَا جَرَّةً مِنْ أَدْنَاهَا ، وَجَرَّةً مِنْ أَوْسَطِهَا ، وَجَرَّةً مِنْ أَقْصَاهَا فَوَجَدْنَا فِي كُلِّ جَرَّةٍ عَشَرَةَ آلافٍ ، قَالَ هَمَّامٌ : مَا أَرَاهُ قَالَ إِلاَّ عَشَرَةَ آلافٍ ، وَأَصَبْنَا مَعَهُ رَيْطَتَيْنِ مِنْ كَتَّانٍ وَأَصَبْنَا مَعَهُ رَبْعَةً فِيهَا كِتَابٌ وَكَانَ أَوَّلُ رَجُلٍ وَقَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَلْعَنْبَرِ ، يُقَالَ لَهُ : حُرْقُوصٌ ، قَالَ : فَأَعْطَاهُ الأَشْعَرِيُّ الرَّيْطَتَيْنِ ، وَأَعْطَاهُ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، قَالَ : ثُمَّ إِنَّهُ طَلَبَ إِلَيْهِ الرَّيْطَتَيْنِ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمَا عَلَيْهِ ، وَشَقَّهُمَا عَمَائِمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ.

قَالَ : وَكَانَ مَعَنَا أَجِيرٌ نَصْرَانِيٌّ يُسَمَّى نُعَيْمًا ، فَقَالَ : بِيعُونِي هَذِهِ الرَّبْعَةَ بِمَا فِيهَا ، قَالُوا : إِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا

ذَهَبٌ ، أَوْ فِضَّةٌ ، أَوْ كِتَابُ اللهِ ، قَالَ : فَإِنَّ الَّذِي فِيهَا كِتَابُ اللهِ فَكَرِهُوا أَنْ يَبِيعُوهُ الْكِتَابَ فَبِعْنَاهُ الرَّبْعَةَ بِدِرْهَمَيْنِ وَوَهَبْنَا لَهُ الْكِتَابَ ، قَالَ قَتَادَةُ : فَمِنْ ثَمَّ كُرِهَ بَيْعُ الْمَصَاحِفِ ، لأَنَّ الأَشْعَرِيَّ وَأَصْحَابَهُ كَرِهُوا بَيْعَ ذَلِكَ الْكِتَابِ.

قَالَ هَمَّامٌ : فَزَعَمَ فَرْقَدُ السَّبَخِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو تَمِيمَةَ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى الأَشْعَرِيِّ : أَنْ يُغَسِّلُوا دَانْيَالَ بِالسِّدْرِ وَمَاءِ الرَّيْحَانِ ، وَأَنْ يُصَلِّي عَلَيْهِ ، فَإِنَّهُ نَبِيٌّ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لاَ يَلِيهِ إِلاَّ الْمُسْلِمُونَ.

(۳۴۵۱۰) حضرت مطرف بن مالک فرماتے ہیں کہ میں تستر کی فتح میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ مقام سوس میں ہمیں حضرت دانیال علیہ السلام کی قبر ملی۔ اہل سوس کا معمول تھا کہ جب ان کے یہاں قحط آتا تو وہ ان کے ذریعے بارش طلب کیا کرتے تھے۔ ہمیں ان کے ساتھ ساٹھ گھڑے ملے جن کے منہ مہر سے بند کئے گئے تھے۔ ہم نے ایک گھڑے کو نیچے سے، ایک کو درمیان سے اور ایک کو اوپر سے کھولا تو ہر گھڑے میں دس ہزار درہم تھے۔ ساتھ ہمیں روئی کے کپڑے کے دو بنڈل ملے اور کتابوں کی ایک الماری ملی۔ سب سے پہلے بلعنبر کے ایک آدمی نے حملہ کیا تھا جس کا نام حرقوس تھا۔ حضرت ابوموسیٰ نے اسے دو بنڈل اور دو سو درہم دیئے۔ بعد میں اس سے یہ دو بنڈل واپس مانگے گئے تو اس نے دینے سے انکار کر دیا اور اسے کاٹ کر اپنے ساتھیوں کو عمامے بنا دیئے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس جنگ میں ہمارے ساتھ ایک نصرانی مزدور تھا جس کا نام ''نُعیم'' تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے یہ الماری بیچ دو۔ اس سے کہا گیا کہ اگر اس میں سونا یا چاندی یا اللہ کی کتاب نہ ہو تو لے لو۔ دیکھا گیا تو اس میں اللہ کی کتاب تھی۔ لہٰذا لوگوں نے کتاب کے بیچنے کو ناپسند خیال کیا اور الماری اسے دو درہم میں بیچ دی اور کتاب اسے ہدیہ کر دی۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سے مصاحف کی بیع کو مکروہ خیال کیا جانے لگا کیونکہ حضرت اشعری اور ان کے ساتھیوں نے اسے مکروہ خیال کیا تھا۔

حضرت ابو تمیمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ابوموسیٰ کو خط لکھا کہ حضرت دانیال کی قبر کو بیری اور ریحان کے پانی سے غسل دو اور ان کی نماز جنازہ پڑھو، کیونکہ انہوں نے دعا کی تھی کہ صرف مسلمان ہی ان کے وارث بنیں۔

(۳۴۵۱۱) حَدَّثَنَا شَاذَانُ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُمْ لَمَّا فَتَحُوا تُسْتَرَ ، قَالَ : وَجَدْنَا رَجُلاً أَنْفُهُ ذِرَاعٌ فِي التَّابُوتِ كَانُوا يَسْتَظْهِرُونَ ، أَوْ يَسْتَمْطِرُونَ بِهِ فَكَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِذَلِكَ ، فَكَتَبَ عُمَرُ : إِنَّ هَذَا نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ ، وَالنَّارُ لاَ تَأْكُلُ الأَنْبِيَاءَ أَوْ الأَرْضُ لاَ تَأْكُلُ الأَنْبِيَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : أَنْ انْظُرْ أَنْتَ وَرَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ ، يَعْنِي أَصْحَابَ أَبِي مُوسَى ، فَادْفِنُوهُ فِي مَكَانٍ لاَ يَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَيْرُكُمَا ، قَالَ : فَذَهَبْتُ أَنَا ، وَأَبُو مُوسَى فَدَفَنَّاهُ.

(۳۴۵۱۱) حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب ہم نے تستر کو فتح کیا تو ہم نے دیکھا کہ وہاں ایک آدمی کی قبر ہے جس کا جسم سلامت ہے۔ وہ لوگ اس کے ذریعے بارش طلب کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ نے اس بارے میں حضرت عمر کو خط لکھا تو حضرت عمر نے

جواب میں فرمایا کہ یہ کسی نبی کی قبر ہے کیونکہ زمین انبیاء کے جسم کو نہیں کھاتی۔ اور انہیں کسی ایسی جگہ دفن کردو جہاں تمہارے اور تمہارے ایک ساتھی کے سوا کوئی نہ جانتا ہو۔ چنانچہ میں اور حضرت ابوموسیٰ ان کی میت کو لے کر گئے اور اسے دفن کر دیا۔

(۳٤٥١٢) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ حَبِيبٍ أَبِي يَحْيَى ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ زَيْدٍ ، وَكَانَتْ عَيْنُهُ أُصِيبَتْ بِالسُّوسِ ، قَالَ :حَاصَرْنَا مَدِينَتَهَا ، فَلَقِينَا جَهْدًا ، وَأَمِيرُ الْجَيْشِ أَبُو مُوسَى وَأَخَذَ الدِّهْقَانُ عَهْدَهُ وَعَهْدَ مَنْ مَعَهُ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى :اعْزِلْهُمْ فَجَعَلَ يَعْزِلُهُمْ ، وَجَعَلَ أَبُو مُوسَى يَقُولُ لأَصْحَابِهِ :إِنِّي لأَرْجُو أَنْ يَخْدَعَهُ اللَّهُ عَنْ نَفْسِهِ فَعَزَلَهُمْ وَبَقِيَ عَدُوُّ اللهِ فَأَمَرَ بِهِ أَبُو مُوسَى فَنَادَى وَبَذَلَ لَهُ مَالاً كَثِيرًا فَأَبَى وَضَرَبَ عُنُقَهُ.

(۳۴۵۱۲) حضرت حبیب بن ابی یحییٰ فرماتے ہیں کہ سوس کی لڑائی میں حضرت خالد بن زید کی آنکھ شہید ہوگئی تھی۔ ہم نے سوس کا محاصرہ کیا، اس دوران ہمیں بہت مشقت اٹھانا پڑی۔ لشکر کے امیر حضرت ابوموسیٰ تھے۔ وہاں کے ایک آدمی نے اپنا اور اپنے اہل وعیال کا امان حاصل کیا تو حضرت ابوموسیٰ نے اس سے فرمایا کہ دشمنوں سے الگ ہوجا۔ اس نے اپنے اہل وعیال کو محفوظ مقام پر پہنچانا شروع کر دیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ دھوکہ دے۔ چنانچہ وہ اپنے اہل کو محفوظ کر کے پھر لڑائی کے لئے دشمنوں کے ساتھ ہولیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے حکم دیا کہ اسے گرفتار کر کے لایا جائے، وہ لایا گیا اور اس نے اپنی جان کے بدلے بہت سا مال دینے کی فرمائش کی، لیکن حضرت ابوموسیٰ نے انکار کر دیا اور اس کی گردن اڑا دی۔

(۳٤٥١٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ حَبِيبٍ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، بِنَحْوِهِ.

(۳۴۵۱۳) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۳٤٥١٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّهُ قَالَ :شَهِدْتُ فَتْحَ تُسْتَرَ مَعَ الأَشْعَرِيِّ ، قَالَ :فَلَمْ أُصَلِّ صَلاَةَ الصُّبْحِ حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ، وَمَا يَسُرُّنِي بِتِلْكَ الصَّلاَةِ الدُّنْيَا جَمِيعًا.

(۳۴۵۱۴) حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں تستر کی لڑائی میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھا۔ ایک دن میری صبح کی نماز قضا ہوگئی اور میں آدھا دن گزرنے تک نماز نہ پڑھ سکا۔ مجھے اس نماز کے بدلے ساری دنیا بھی مل جائے تو مجھے خوشی نہ ہوگی۔

(۳٤٥١٥) حَدَّثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي مَرْزُوقُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو فَرْقَدٍ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى يَوْمَ فَتَحْنَا سُوقَ الأَهْوَازِ فَسَعَى رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَعَى رَجُلاَنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَلْفَهُ ، قَالَ : فَبَيْنَا هُوَ يَسْعَى وَيَسْعَيَانِ إِذْ قَالَ أَحَدُهُمَا لَهُ :مَتَّرْسْ فَقَامَ الرَّجُلُ فَأَخَذَاهُ فَجَاءَا بِهِ أَبَا مُوسَى ، وَأَبُو مُوسَى يَضْرِبُ أَعْنَاقَ الأُسَارَى ، حَتَّى انْتَهَى الأَمْرُ إِلَى الرَّجُلِ ، فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ :إِنَّ هَذَا جُعِلَ لَهُ الأَمَانُ ، قَالَ أَبُو مُوسَى :وَكَيْفَ جُعِلَ لَهُ الأَمَانُ ؟ قَالَ :إِنَّهُ كَانَ يَسْعَى ذَاهِبًا فِي الأَرْضِ ، فَقُلْتُ لَهُ مَتَّرْسْ ، فَقَامَ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى :وَمَا مَتَّرْسْ ؟ قَالَ :لاَ تَخَفْ ، قَالَ :هَذَا أَمَانٌ خَلِّيَا سَبِيلَهُ ، قَالَ :فَخَلَّيَا سَبِيلَ الرَّجُلِ.

(۳۴۵۱۵) حضرت ابوفرقد فرماتے ہیں کہ جب ہم نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں اہواز کے بازار کو فتح کیا تو مشرکین کا

ایک آدمی بھاگا۔ دو مسلمان بھی اس کے پیچھے بھاگے، دوڑتے ہوئے ایک مسلمان نے اس سے کہا ''مترس'' یہ سن کر وہ رک گیا، انہوں نے اسے پکڑلیا اور حضرت ابوموسیٰ کے پاس لے آئے۔ حضرت ابوموسیٰ قیدیوں کے سر قلم کر رہے تھے، جب اس آدمی کی باری آئی تو اسے پکڑنے والے مسلمانوں نے کہا کہ اسے امان دی گئی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ نے پوچھا کہ اسے کیسے امان دی گئی؟ اس آدمی نے کہا کہ یہ بھاگ رہا تھا میں نے اسے کہا ''مترس'' تو یہ کھڑا ہوگیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے پوچھا کہ مترس کا کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا کہ اس کا مطلب ہے مت ڈرو۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ یہ امان ہے۔ اس آدمی کو جانے دو۔ لہٰذا اس آدمی کو آزاد کردیا گیا۔

(۳۴۵۱۶) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سديسٍ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ الأَمِيرِ الأُبُلَّةَ فَظَفِرْنَا بِهَا ، ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الأَهْوَازِ وَبِهَا نَاسٌ مِنَ الزُّطِّ وَالأَسَاوِرَةِ فَقَاتَلْنَاهُمْ قِتَالاً شَدِيدًا فَظَفِرْنَا بِهِمْ وَأَصَبْنَا سَبْيًا كَثِيرًا ، فَاقْتَسَمْنَاهُمْ فَأَصَابَ الرَّجُلُ الرَّأْسَ وَالاِثْنَيْنِ فَوَقَعْنَا عَلَى النِّسَاءِ فَكَتَبَ أَمِيرُنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِالَّذِي كَانَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ : إِنَّهُ لاَ طَاقَةَ لَكُمْ بِعِمَارَةِ الأَرْضِ خَلُّوا مَا فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ السَّبْيِ وَلاَ تَمَلَّكُوا أَحَدًا مِنْهُمْ أَحَدًا وَاجْعَلُوا عَلَيْهِمْ مِنَ الْخَرَاجِ قَدْرَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ الأَرْضِ ، فَتَرَكْنَا مَا فِي أَيْدِينَا مِنَ السَّبْيِ ، فَكَمْ مِنْ وَلَدٍ لَنَا غَلَبَهُ الْهِمَاسُ وَكَانَ فِيمَنْ أَصَبْنَا أُنَاسٌ مِنَ الزُّطِّ يَتَشَبَّهُونَ بِالْعَرَبِ ، يُوفِرُونَ لِحَاهُمْ ، وَيَأْتَزِرُونَ وَيَحْتَبُونَ فِي مَجَالِسِهِمْ فَكَتَبَ فِيهِمْ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : أَنْ أَدْنِهِمْ مِنْك فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَأَلْحِقْهُ بِالْمُسْلِمِينَ ، فَلَمَّا بُلُوا بِالنَّاسِ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ بَأْسٌ وَكَانَتِ الأَسَاوِرَةُ أَشَدَّ مِنْهُمْ بَأْسًا فَكَتَبَ فِيهِمْ إِلَى عُمَرَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ : أَنْ أَدْنِهِمْ مِنْك ، فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَأَلْحِقْهُ بِالْمُسْلِمِينَ.

(۳۴۵۱۶) حضرت سدیس عدوی فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنے امیر کے ساتھ ابلہ کی لڑائی میں حصہ لیا۔ وہاں ہم کامیاب ہوئے، پھر ہم اہواز گئے، وہاں سوڈان اور اساورہ کے لوگ تھے۔ ہم نے ان سے زبردست لڑائی کی اور ہم کامیاب ہوگئے۔ اس میں بہت سے قیدی ہمارے ہاتھ لگے اور ہم نے انہیں آپس میں تقسیم کرلیا۔ بعض لوگوں کو ایک اور بعض کو دو قیدی ملے۔ ہم نے اپنی مملوکہ عورتوں سے جماع بھی کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ہمیں خط لکھا جس میں تحریر تھا کہ تمہیں ان قیدیوں پر قبضہ جمانے کا کوئی حق نہیں، سب قیدیوں کو آزاد کردو اور تم ان میں سے کسی کے مالک نہیں ہو۔ ان کے پاس جتنی زمین ہے اس کے بقدر ان سے خراج لو۔ چنانچہ اس حکم کے آنے کے بعد ہم نے سب قیدیوں کو آزاد کردیا۔ جن سوڈانی لوگوں پر ہم غالب آئے تھے ان میں سے بہت سے عربوں کے مشابہ تھے۔ لمبی داڑھی رکھتے تھے، ازار باندھتے تھے اور ٹانگوں کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھتے تھے۔ ان کے بارے میں حضرت عمر کو خط لکھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو اپنے قریب کرو، ان میں سے جو اسلام قبول کرلے اسے مسلمانوں کے ساتھ شامل کردو۔ جب وہ لوگوں کے ساتھ گھل مل جائیں گے تو ان میں سختی نہیں رہے گی۔ اساورہ ان سے زیادہ زورآور تھے۔ ان کے بارے میں بھی حضرت عمر کو لکھا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ ان کو قریب کرو جو اسلام قبول کرلے اسے مسلمانوں کے ساتھ ملادو۔

۳٤٥١٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُهَلَّبِ ، قَالَ :أَغَرْنَا عَلَى مَنَاذِرَ وَأَصَبْنَا مِنْهُمْ وَكَأَنَّهُ كَانَ لَهُمْ عَهْدٌ فَكَتَبَ عُمَرُ :رُدُّوا مَا أَصَبْتُمْ مِنْهُمْ ، قَالَ :فَرَدُّوا ، حَتَّى رَدُّوا النِّسَاءَ الْحَبَالَى.

(۳۴۵۱۷) حضرت مہلب فرماتے ہیں کہ ہم نے اہل مناذر پر چڑھائی کی اوران پر غلبہ پالیا۔ ان کا مسلمانوں کے ساتھ عہد تھا۔ جس کی وجہ سے حضرت عمر نے ہمیں خط میں لکھا کہ تم نے ان کا جو کچھ حاصل کیا ہے واپس کردو حتی کہ ان کی وہ عورتیں بھی واپس کردو جو حاملہ ہو چکی ہیں۔

۳٤٥١٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ ذَا صَوْتٍ وَنِكَايَةٍ عَلَى الْعَدُوِّ مَعَ أَبِي مُوسَى فَغَنِمُوا مَغْنَمًا ، فَأَعْطَاهُ أَبُو مُوسَى نَصِيبَهُ وَلَمْ يُوفِهِ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهُ إِلاَّ جَمِيعًا فَضَرَبَهُ عِشْرِينَ سَوْطًا وَحَلَقَهُ فَجَمَعَ شَعَرَهُ ، وَذَهَبَ إِلَى عُمَرَ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ جَرِيرٌ :وَأَنَا أَقْرَبُ النَّاسِ مِنْهُ فَأَخْرَجَ شَعَرَهُ مِنْ جَيْبِهِ فَضَرَبَ بِهِ صَدْرَ عُمَرَ ، فَقَالَ :أَمَا وَاللهِ لَوْلاَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ :صَدَقَ لَوْلاَ النَّارُ ، فَقَالَ :مَالَكَ ؟ فَقَالَ :كُنْتُ رَجُلاً ذَا صَوْتٍ وَنِكَايَةٍ عَلَى الْعَدُوِّ فَغَنِمْنَا مَغْنَمًا وَأَخْبَرَهُ بِالأَمْرِ ، وَقَالَ :حَلَقَ رَأْسِي وَجَلَدَنِي عِشْرِينَ سَوْطًا ، يَرَى أَنَّهُ لاَ يُقْتَصُّ مِنْهُ ، فَقَالَ عُمَرُ :لأَنْ يَكُونَ النَّاسُ كُلُّهُمْ عَلَى مِثْلِ صَرَامَةِ هَذَا ، أَحَبُّ مِنْ جَمِيعِ مَا أُفِيءَ عَلَيْنَا ، قَالَ :فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى :سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ فُلاَنَ بْنَ فُلاَنٍ أَخْبَرَنِي بِكَذَا وَكَذَا وَإِنِّي أُقْسِمُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ فَعَلْتَ بِهِ مَا فَعَلْتَ فِي مَلأٍ مِنَ النَّاسِ، لَمَا جَلَسْتَ فِي مَلأٍ مِنْهُمْ ، فَاقْتَصَّ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ فَعَلْتَ بِهِ مَا فَعَلْتَ فِي خَلاَءٍ ، فَاقْعُدْ لَهُ فِي خَلاَءٍ ، فَيُقْتَصَّ مِنْكَ ، فَقَالَ لَهُ النَّاسُ :اُعْفُ عَنْهُ ، فَقَالَ :لاَ وَاللهِ ، لاَ أَدَعُهُ لأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ، فَلَمَّا دَفَعَ إِلَيْهِ الْكِتَابُ ، قَعَدَ لِلْقِصَاصِ ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، وَقَالَ :قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ. وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ أَيْضًا :فَأَعْطَاهُ أَبُو مُوسَى بَعْضَ سَهْمِهِ وَقَدْ قَالَ أَيْضًا جَرِيرٌ :وَأَنَا أَقْرَبُ الْقَوْمِ مِنْهُ ، قَالَ : وَقَالَ أَيْضًا :قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ لِلَّهِ.

(۳۴۵۱۸) حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ کے ساتھیوں میں ایک آدمی بہت بہادر اور دلیر تھا۔ جب مسلمانوں کو مال غنیمت حاصل ہوا تو حضرت ابوموسیٰ نے اسے اس کا حصہ پورا نہ دیا۔ اس نے کم حصہ لینے سے انکار کردیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے اسے بیس کوڑے لگوائے اور اس کا سر مونڈ دیا۔ اس نے اپنے بال جمع کئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بال ان کے سینے پر مارے اور کہا کہ خدا کی قسم! اگر وہ نہ ہوتی! حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ سچ کہتا ہے کہ اگر جہنم نہ ہوتی۔ پھر حضرت عمر نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے ساری بات بتائی اور کہا کہ حضرت ابوموسیٰ کا خیال ہے کہ ان سے اس کا بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ لوگوں کے درمیان برابری کرنا میرے نزدیک مال غنیمت کے حصول سے بہتر ہے۔

پھر حضرت عمر نے حضرت ابوموسیٰ کو خط لکھا جس میں سلام کے بعد فرمایا کہ فلاں بن فلاں نے مجھے یہ خبر دی ہے اور میں

تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے اس کے ساتھ یہ زیادتی لوگوں کے سامنے کی ہے تو لوگوں کے سامنے بیٹھ کر اسے بدلہ دو اور اگر تنہائی میں کی ہے تو تنہائی میں اسے بدلہ دو۔ لوگوں نے حضرت عمر سے درخواست کی کہ انہیں معاف فرمادیجئے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں انصاف کو کسی کے لئے پس پشت نہیں ڈال سکتا۔ جب خط انہیں ملا تو وہ بدلے کے لئے بیٹھے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا لیکن اس آدمی نے کہا کہ میں نے آپ کو معاف کردیا۔

(۳۴۵۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ الْمُسْلِمِينَ لَمَّا فَتَحُوا تُسْتَرَ وَضَعُوا بِهَا وَضَائِعَ الْمُسْلِمِينَ وَتَقَدَّمُوا لِقِتَالِ عَدُوِّهِمْ ، قَالَ : فَغَدَرَ بِهِمْ دِهْقَانُ تُسْتَرَ ، فَأَحْمَى لَهُمْ تَنُّورًا وَعَرَضَ عَلَيْهِمْ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَالْخَمرِ ، أَوِ التَّنُّورِ ، قَالَ : فَمِنْهُمْ مِنْ أَكَلَ فَتُرِكَ ، قَالَ فَعَرَضَ عَلَى نُهَيْبِ بْنِ الْحَارِثِ الضَّبِّيِّ ، فَأَبَى فَوُضِعَ فِي التَّنُّورِ ، قَالَ : ثُمَّ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ رَجَعُوا فَحَاصَرُوا أَهْلَ الْمَدِينَةِ حَتَّى صَالَحُوا الدِّهْقَانَ ، فَقَالَ ابْنُ أَخٍ لِنُهَيْبٍ لِعَمِّهِ : يَا عَمَّاهُ هَذَا قَاتِلُ نُهَيْبٍ ، قَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّ لَهُ ذِمَّةً ، قَالَ سِمَاكٌ : بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بَلَغَهُ ذَلِكَ ، فَقَالَ : يَرْحَمُهُ اللَّهُ ، وَمَا عَلَيْهِ لَوْ كَانَ أَكَلَ.

(۳۴۵۱۹) حضرت سماک بن سلمہ فرماتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے تستر کو فتح کیا اور دشمن سے قتال کے لئے آگے بڑھ گئے تو وہاں کے ایک مالدار آدمی نے مسلمان مجاہدین سے غداری کی اور انہیں گرفتار کرلیا۔ پھر اس نے ایک تنور جلایا اور ان کے ساتھ خنزیر کا گوشت اور شراب رکھی اور ان سے کہا کہ یا تو یہ کھالو یا تنور میں ڈال دیئے جاؤ گے۔ چنانچہ جس نے شراب پی لی اور خنزیر کا گوشت کھالیا اسے چھوڑ دیا گیا۔ حضرت نہیب بن حارث کے سامنے یہ چیزیں پیش کی گئیں لیکن انہوں نے انکار کردیا۔ اور اس پر انہیں تنور میں ڈال دیا گیا مسلمان جب جنگی مہمات سے واپس آئے اور شہر کا محاصرہ کیا اور تستر والوں سے صلح ہوئی تو اس مالدار آدمی سے بھی صلح ہوگئی۔ ایک دن حضرت نہیب کے بھتیجے نے اپنے چچا سے کہا کہ اے چچا جان یہ آدمی نہیب کا قاتل ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اب یہ لوگ مسلمانوں کے عہد میں آچکے ہیں اس لئے اب ہم انہیں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ جب اس سارے واقعہ کی اطلاع حضرت عمر کو ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہیب پر رحم فرمائے اگر وہ مجبوری میں جان بچانے کے لئے وہ چیزیں کھا لیتے تو کوئی گناہ نہ ہوتا۔

(۳۴۵۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : حَاصَرْنَا تَوَّجَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ ، يُقَالُ لَهُ : مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ ، قَالَ : فَلَمَّا فَتَحْنَاهَا ، قَالَ : وَعَلَيَّ قَمِيصٌ خَلَقٌ ، قَالَ : فَانْطَلَقْتُ إِلَى قَتِيلٍ مِنَ الْقَتْلَى الَّذِينَ قَتَلْنَا مِنَ الْعَجَمِ ، قَالَ فَأَخَذْتُ قَمِيصَ بَعْضِ أُولَئِكَ الْقَتْلَى ، قَالَ : وَعَلَيْهِ الدِّمَاءُ ، قَالَ : فَغَسَلْتُهُ بَيْنَ أَحْجَارٍ وَدَلَكْتُهُ حَتَّى أَنْقَيْتُهُ وَلَبِسْتُهُ وَدَخَلْتُ الْقَرْيَةَ ، فَأَخَذْتُ إِبْرَةً وَخُيُوطًا ، فَخِطْتُ قَمِيصِي فَقَامَ مُجَاشِعٌ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ لاَ تَغُلُّوا شَيْئًا مَنْ غَلَّ شَيْئًا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلَوْ كَانَ مِخْيَطًا.

قَالَ : فَانْطَلَقْتُ إِلَى ذَلِكَ الْقَمِيصِ فَنَزَعْتُهُ ، وَانْطَلَقْتُ إِلَى قَمِيصِي ، فَجَعَلْتُ أَفْتُقُهُ ، حَتَّى وَاللهِ يَا بُنَيَّ جَعَلْتُ أَخْرِقُ قَمِيصِي تَوَقِّيًا عَلَى الْخَيْطِ أَنْ يَنْقَطِعَ فَانْطَلَقْتُ بِالْقَمِيصِ وَالإِبْرَةِ وَالْخيوطِ الَّذِي كُنْتُ أَخَذْتُهُ مِنَ الْمُقَاسِمِ ، فَأَلْقَيْتُهُ فِيهَا ، ثُمَّ مَا ذَهَبْتُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى رَأَيْتُهُمْ يَغْلُونَ الأَوسَاق فَإِذَا قُلْتُ : أَيَّ شَيْءٍ هَذَا ؟ قَالُوا : نَصِيبُنَا مِنَ الْفَيْءِ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا.

(۳۴۵۲۰) حضرت کلیب جرمی بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نے توج نامی علاقے کا محاصرہ کیا تو ہماری قیادت بنوسلیم کے مجاشع بن مسعود کے ہاتھ تھی۔ جب ہم نے توج کو فتح کیا تو اس وقت میرے بدن پر ایک پرانی قمیص تھی۔ میں ایک عجمی مقتول کے پاس گیا اور میں نے اس کی قمیص اتاری، اسے دھویا اور صاف کر کے پہن کے بستی میں داخل ہوا۔ بستی میں سے میں نے ایک سوئی اور دھاگا لیا اور اپنی قمیص کو سی لیا۔ اس کے بعد حضرت مجاشع نے مجاہدین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اے لوگو! کسی قسم کی خیانت نہ کرو، جس نے خیانت کی اسے قیامت کے دن خیانت کا حساب چکانا ہوگا خواہ وہ ایک سوئی ہی کیوں نہ ہو۔

پھر میں نے اس قمیص کو اتارا اور اپنی قمیص کے اس حصہ کو دوبارہ پھاڑ دیا جو اس دھاگے سے سیا تھا۔ پھر میں نے وہ سوئی اور دھاگا وہیں رکھ دیئے جہاں سے اٹھائے تھے۔ پھر میں نے اپنی زندگی میں وہ زمانہ دیکھا جب لوگ وسق کے وسق میں خیانت کرتے تھے، اگر ان سے کہا جائے کہ یہ کیا کر رہے ہو تو کہتے ہیں کہ غنیمت میں ہمارا حصہ اس سے زیادہ ہے۔

(۳٤٥۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عَلَى عُمَرَ فَتحَ تُسْتَرَ وَتُسْتَرُ مِنْ أَرْضِ الْبَصْرَةِ سَأَلَهُمْ : هَلْ مِنْ مُغْرِبَةٍ ، قَالُوا : رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ فَأَخَذْنَاهُ ، قَالَ : مَا صَنَعْتُمْ بِهِ؟ قَالُوا : قَتَلْنَاهُ ، قَالَ : أَفَلاَ أَدْخَلْتُمُوهُ بَيْتًا ، وَأَغْلَقْتُمْ عَلَيْهِ بَابًا ، وَأَطْعَمْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيفًا ، ثُمَّ اسْتَتَبْتُمُوهُ ثَلاَثًا فَإِنْ تَابَ وَإِلاَّ قَتَلْتُمُوهُ؟ ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ لَمْ أَشْهَدْ ، وَلَمْ آمُرْ ، وَلَمْ أَرْضَ إِذْ بَلَغَنِي ، أَوْ حِينَ بَلَغَنِي.

(۳۴۵۲۱) حضرت محمد بن عبد الرحمن کے والد فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تستر کی فتح کی خبر ملی تو آپ نے پوچھا کہ کیا وہاں کوئی عجیب بات پیش آئی؟ آپ کو بتایا گیا کہ ایک مسلمان مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملا، ہم نے اس پکڑ لیا۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ تم نے پھر اس کا کیا کیا؟ لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے قتل کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے اسے قید میں کیوں نہ رکھا، تمہیں چاہئے تھا کہ اسے تین دن قید میں رکھتے، اسے روزانہ ایک روٹی دیتے اور اسلام میں واپس آنے کا کہتے۔ اگر وہ توبہ کر لیتا تو ٹھیک وگرنہ تم اسے قتل کر دیتے۔ پھر حضرت عمر نے دعا کی کہ اے اللہ! تو گواہ رہنا میں نے اس کا حکم بھی نہیں دیا اور میں اس پر راضی بھی نہیں ہوں۔

(۳٤٥۲۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ ، قَالَ : حَاصَرْنَا مَدِينَةً بِالأَهْوَازِ فَافْتَتَحْنَاهَا وَقَدْ كَانَ ذكر صُلْحٍ فَأَصَبْنَا نِسَاءً فَوَقَعْنَا عَلَيْهِنَّ فَبَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ ، فَكَتَبَ إِلَيْنَا : خُذُوا أَوْلاَدَهُمْ وَرُدُّوا إِلَيْهِمْ نِسَائَهُمْ ، وَقَدْ كَانَ صَالَحَ بَعْضَهُمْ.

(۳۴۵۲۲) حضرت مہلب بن ابی صفرہ کہتے ہیں کہ ہم نے اہواز کا محاصرہ کیا اور پھر اسے فتح کرلیا۔ وہاں صلح کا ذکر چلا اور ہم نے کچھ عورتوں کو قیدی بنا کر ان سے جماع کیا تھا۔ پھر یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اپنی اولاد حاصل کرلو اور ان کی عورتیں انہیں واپس کردو۔

(٣٤٥٢٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَدِّيَ مُحَمَّدَ بْنَ حَاطِبٍ ، قَالَ : ضُرِبَ عَلَيْنَا بَعْثٌ إِلَى إِصْطَخْرَ فَجَعَلَ الْفَارِسَ لِلْقَاعِدِ.

(۳۴۵۲۳) حضرت محمد بن حاطب فرماتے ہیں کہ ہمیں اصطخر کی طرف بھیجا گیا اور فارس کو قاعد کے لئے بنایا گیا۔

(٣٤٥٢٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ كَيْسَانَ ، قَالَ سَمِعْتُ شُوَيْسًا الْعَدَوِيَّ يَقُولُ : غَزَوْتُ مَيْسَانَ فَسَبَيْتُ جَارِيَةً ، فَنَكَحْتُهَا حَتَّى جَاءَ كِتَابٌ مِنْ عُمَرَ : رُدُّوا مَا فِي أَيْدِيكُمْ مِنْ سَبْيِ مِيسَانَ فَرَدَدْتُ فَلَا أَدْرِي عَلَى أَيِّ حَالٍ رُدَدْتُ ، حَامِلٌ ، أَوْ غَيْرُ حَامِلٍ ؟ حَتَّى يَكُونَ أَعْمَرَ لِقُرَاهُمْ ، وَأَوْفَرَ لِخَرَاجِهِمْ.

(ابو عبيد ٣٧٨)

(۳۴۵۲۴) حضرت شویس عدوی کہتے ہیں کہ میں نے میسان کی جنگ میں حصہ لیا، میں نے ایک باندی کو قیدی بنایا اور اس سے نکاح کیا۔ پھر ہمارے پاس حضرت عمر کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ میسان کے قیدیوں کو واپس کردو، میں نے اس باندی کو واپس کردیا اور میں نہیں جانتا کہ وہ حاملہ تھی یا نہیں تھی۔ یہ ان کی بستی کے لئے زیادہ آبادی اور زیادہ خراج کی وصولی کا سبب تھا۔

(٩) مَا حَفِظْتُ فِي الْيَرْمُوكِ

جنگ یرموک کی کچھ باتیں

(٣٤٥٢٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عِيَاضًا الأَشْعَرِيَّ ، قَالَ : شَهِدْتُ الْيَرْمُوكَ ، وَعَلَيْنَا خَمْسَةُ أُمَرَاءَ : أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَابْنُ حَسَنَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعِيَاضٌ ، وَلَيْسَ عِيَاضٌ هَذَا بِالَّذِي حَدَّثَ عَنْهُ سِمَاكٌ ، قَالَ : وَقَالَ عُمَرُ : إِذَا كَانَ قِتَالٌ فَعَلَيْكُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ ، قَالَ : فَكَتَبْنَا إِلَيْهِ : إِنَّهُ قَدْ جَاشَ إِلَيْنَا الْمَوْتُ وَاسْتَمْدَدْنَاهُ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْنَا : إِنَّهُ قَدْ جَائَنِي كِتَابُكُمْ تَسْتَمِدُّونَنِي وَإِنِّي أَدُلُّكُمْ عَلَى مَنْ هُوَ أَعَزُّ نَصْرًا وَأَحْضَرُ جُنْدًا ، فَاسْتَنْصِرُوهُ ، وَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ نُصِرَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي أَقَلَّ مِنْ عِدَّتِكُمْ ، فَإِذَا أَتَاكُمْ كِتَابِي هَذَا فَقَاتِلُوهُمْ ، وَلَا تُرَاجِعُونِي ، قَالَ : فَقَاتَلْنَاهُمْ ، فَهَزَمْنَاهُمْ ، وَقَتَلْنَاهُمْ فِي أَرْبَعَةِ فَرَاسِخَ ، قَالَ : وَأَصَبْنَا أَمْوَالاً ، قَالَ : فَتَشَاوَرْنَا فَأَشَارَ عَلَيْنَا عِيَاضٌ أَنْ نُعْطِيَ كُلَّ رَأْسٍ عَشَرَةً.

قَالَ : وَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ : مَنْ يُرَاهِنُنِي ؟ قَالَ : فَقَالَ شَابٌّ : أَنَا ، إِنْ لَمْ تَغْضَبْ ، قَالَ : فَسَبَقَهُ ، قَالَ : فَرَأَيْتُ

عَقِيصَتَىْ أَبِى عُبَيْدَةَ تَنقُزَانِ ، وَهُوَ خَلْفَهُ عَلَى فَرَسٍ عَرَبِيٍّ.

(۳۴۵۲۵) حضرت عیاض اشعری کہتے ہیں کہ میں جنگ یرموک میں شریک تھا، اس میں ہمارے پانچ امیر تھے: حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت یزید بن ابی سفیان، حضرت ابن حسنہ، حضرت خالد بن ولید اور حضرت عیاض۔ اور حضرت عمر نے فرمایا تھا کہ جب لڑائی ہو تو حضرت ابوعبیدہ کی اطاعت کو لازم پکڑنا۔ پھر اس لڑائی میں ہم شدید خطرات میں گھر گئے تو ہم نے حضرت عمر سے مدد طلب کی۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ تمہارا خط مجھے ملا ہے جس میں تم نے مجھ سے مدد مانگی ہے۔ میں تمہیں اس اللہ سے مدد مانگنے کو کہتا ہوں جس کی مدد زیادہ غالب ہے اور جس کا لشکر زیادہ مضبوط ہے اور حضور ﷺ نے غزوہ بدر میں تم سے کم تعداد کے ساتھ دشمن کو شکست دی تھی، جب میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچ جائے تو میری طرف رجوع نہ کرنا۔ اس خط کے ملنے کے بعد ہم نے خوب لڑائی کی اور دشمن کو شکست دے دی۔ ہم نے چار فرسخ تک ان سے لڑائی کی اور بہت سا مال حاصل کیا۔ پھر ہم نے آپس میں مال کی تقسیم کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت عیاض نے مشورہ دیا کہ ہر ایک کو دس دیئے جائیں۔

پھر حضرت ابوعبیدہ نے فرمایا کہ مجھ سے کون دوڑ لگائے گا۔ ایک نوجوان نے کہا کہ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں آپ کے ساتھ دوڑ لگاتا ہوں۔ پھر وہ نوجوان آگے نکل گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت ابوعبیدہ اپنے عربی گھوڑے پر اس نوجوان کے پیچھے تھے اور ان کے بالوں کی مینڈھیاں اڑ رہی تھیں۔

(۳٤٥۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَجُلاً يُرِيدُ أَنْ يَشْتَرِىَ نَفْسَهُ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ ، وَامْرَأَةٌ تُنَاشِدُهُ ، فَقَالَ :رُدُّوا عَنِّى هَذِهِ فَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّهُ يُصِيبُهَا الَّذِى أُرِيدُ مَا نَفِسْتُ عَلَيْهَا إِنِّى وَاللهِ لَئِنْ اسْتَطَعْتُ لاَ يَمْضِى يَوْمٌ يَزُولُ هَذَا مِنْ مَكَانِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى جَبَلٍ ، فَإِنْ غَلَبْتُمْ عَلَى جَسَدِى فَخُذُوهُ ، قَالَ قَيْسٌ :فَمَرَرْنَا عَلَيْهِ ، فَرَأَيْنَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ قَتِيلاً فِى تِلْكَ الْمَعْرَكَةِ.

(۳۴۵۲۶) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ جنگ یرموک میں میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی جان فدا کرنے کو تیار تھا اور اس کی بیوی اسے واسطے دے کر روک رہی تھی۔ وہ کہہ رہا تھا کہ اسے مجھ سے دور کرو، میں اس کے لئے ہرگز نہیں رک سکتا۔ حضرت قیس فرماتے ہیں کہ بعد میں ہم نے اس کو دیکھا کہ وہ اس معرکہ میں شہید ہو گیا تھا۔

(۳٤٥۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ؛ أَنَّهُ لَمْ يُسْمَعْ صَوْتٌ أَشَدَّ مِنْ صَوْتِهِ ، وَهُوَ تَحْتَ رَايَةِ ابْنِهِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ ، وَهُوَ يَقُولُ :هَذَا يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللهِ اللَّهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ ، يَعْنِى أَبَا سُفْيَانَ.

(۳۴۵۲۷) حضرت سعید بن مسیب نقل کرتے ہیں کہ جنگ یرموک میں ابوسفیان کی آواز سے بلند آواز کسی کی نہ تھی، وہ اپنے بیٹے کے جھنڈے کے نیچے کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے۔ اے اللہ! اپنی مدد کو نازل فرما۔

(۳٤٥۲۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :

اخْتَلَفَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، فَتَفَاخَرَا ، فَقَالَ الْكُوفِيُّ : نَحْنُ أَصْحَابُ يَوْمِ الْقَادِسِيَّةِ وَيَوْمِ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ الشَّامِيُّ :نَحْنُ أَصْحَابُ الْيَرْمُوكِ وَيَوْمِ كَذَا وَيَوْمِ كَذَا.

(۳۴۵۲۸) حضرت حذیفہ سے منقول ہے کہ ایک کوفی اور ایک شامی شخص کا باہم تفاخر ہوا، کوفی نے کہا کہ ہم قادسیہ والے اور فلاں فلاں لڑائی والے ہیں، شامی نے کہا کہ ہم یرموک والے اور فلاں فلاں لڑائی والے ہیں۔

(٣٤٥٢٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :شَهِدْنَا الْيَرْمُوكَ ، فَاسْتَقْبَلْنَا عُمَرَ ، وَعَلَيْنَا الدِّيبَاجُ وَالْحَرِيرُ فَأَمَرَ فَرُمِينَا بِالْحِجَارَةِ ، قَالَ :فَقُلْنَا :مَا بَلَغَهُ عَنَّا ؟ قَالَ :فَنَزَعْنَاهُ ، وَقُلْنَا كَرِهَ زِيَّنَا ، فَلَمَّا اسْتَقْبَلْنَا رَحَّبَ بِنَا ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّكُمْ جِئْتُمُونِي فِي زِيِّ أَهْلِ الشِّرْكِ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَرْضَ لِمَنْ قَبْلَكُمَ الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ.

(۳۴۵۲۹) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ ہم یرموک کی لڑائی سے واپس آئے تو حضرت عمر ہمارے استقبال کے لئے آئے۔ اس وقت ہمارے جسم پر ریشم کا لباس تھا۔ حضرت عمر نے لوگوں کو حکم دیا کہ انہیں پتھر مارے جائیں۔ ہم نے کہا کہ انہیں ہمارے بارے میں نہ جانے کیا خبر ملی ہے؟ پھر ہم نے ریشم کے کپڑے اتار دیئے اور کہا کہ انہیں ہمارا یہ حلیہ ناپسند آیا ہے۔ پھر جب ہم گئے تو انہوں نے ہمارا استقبال کیا اور فرمایا کہ پہلے تم مشرکین کے حلیے میں آئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں کے لئے بھی ریشم کو پسند نہیں کیا ہے۔

(٣٤٥٣٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :شَهِدْتُ الْيَرْمُوكَ ، فَأَصَابَ النَّاسُ أَعْنَابًا وَأَطْعِمَةً ، فَأَكَلُوا وَلَمْ يَرَوْا بِهَا بَأْسًا.

(۳۴۵۳۰) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں یرموک کی لڑائی میں شریک تھا، وہاں لوگوں کو کھجوریں اور غلے ملے، وہ انہوں نے کھائے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھا۔

(٣٤٥٣١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ:لَمَّا أَسْلَمَ عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ ، لاَ أَتْرُكُ مَقَامًا قُمْتُهُ لأَصُدَّ بِهِ عَنْ سَبِيلِ اللهِ ، إِلاَّ قُمْتُ مِثْلَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَلاَ أَتْرُكُ نَفَقَةً أَصُدَّ بِهَا عَنْ سَبِيلِ اللهِ، إِلاَّ أَنْفَقْتُ مِثْلَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْيَرْمُوكِ نَزَلَ فَتَرَجَّلَ ، فَقَاتَلَ قِتَالاً شَدِيدًا ، فَقُتِلَ فَوُجِدَ بِهِ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ ، مِنْ بَيْنِ طَعْنَةٍ ، وَضَرْبَةٍ ، وَرَمْيَةٍ.

(۳۴۵۳۱) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ جب عکرمہ بن ابو جہل نے اسلام قبول کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے اللہ کے راستے سے روکنے کے لئے جو طریقہ کار اختیار کیا تھا میں وہ ہر طریقہ اللہ کے راستے میں اختیار کروں گا اور جتنا مال میں نے اللہ کے راستے سے روکنے کے لئے خرچ کیا تھا اتنا ہی مال میں اللہ کے راستے میں خرچ کروں گا۔ جنگ یرموک میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سواری سے اتر کر پیدل لڑے اور زبردست لڑائی کی، پھر وہ شہید ہو گئے اور ان کے جسم پر نیزوں، تلواروں اور تیروں کے ستر سے زیادہ نشانات تھے۔

(۱۰) فِی تَوْجِیہِ عُمَرَ إِلَی الشَّامِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں شام کی طرف لشکر کی روانگی

(۳۴۵۳۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا ہِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِیہِ ، قَالَ : لَمَّا أَتَی أَبُو عُبَیْدَۃَ الشَّامَ حُصِرَ ہُوَ وَأَصْحَابُہُ ، وَأَصَابَہُمْ جَہْدٌ شَدِیدٌ فَکَتَبَ إِلَیْہِ عُمَرُ : سَلاَمٌ عَلَیْکُمْ ، أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّہُ لَمْ تَکُنْ شِدَّۃٌ إِلاَّ جَعَلَ اللَّہُ بَعْدَہَا فَرَجًا وَلَنْ یَغْلِبَ عُسْرٌ یُسْرَیْنِ وَکَتَبَ إِلَیْہِ : ﴿یَا أَیُّہَا الَّذِینَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ﴾ ، قَالَ : فَکَتَبَ إِلَیْہِ أَبُو عُبَیْدَۃَ : سَلاَمٌ ، أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ اللَّہَ ، قَالَ : ﴿إِنَّمَا الْحَیَاۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَلَہْوٌ وَزِینَۃٌ وَتَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الأَمْوَالِ وَالأَوْلاَدِ﴾ إِلَی آخِرِ الآیَۃِ ، قَالَ : فَخَرَجَ عُمَرُ بِکِتَابِ أَبِی عُبَیْدَۃَ ، فَقَرَأَہُ عَلَی النَّاسِ ، فَقَالَ : یَا أَہْلَ الْمَدِینَۃِ إِنَّمَا کَتَبَ أَبُو عُبَیْدَۃَ یُعَرِّضُ بِکُمْ ، وَیَحُثُّکُمْ عَلَی الْجِہَادِ.

قَالَ زَیْدٌ : قَالَ أَبِی : فَإِنِّی لَقَائِمٌ فِی السُّوقِ ، إِذْ أَقْبَلَ قَوْمٌ مُبَیِّضِینَ ، قَدْ ہَبَطُوا مِنَ الثَّنِیَّۃِ ، فِیہِمْ حُذَیْفَۃُ بْنُ الْیَمَانِ یُبَشِّرُونَ ، قَالَ : فَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ حَتَّی دَخَلْتُ عَلَی عُمَرَ ، فَقُلْتُ : یَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ ، أَبْشِرْ بِنَصْرِ اللہِ وَالْفَتْحِ ، فَقَالَ عُمَرُ : اللَّہُ أَکْبَرُ ، رُبَّ قَائِلٍ لَوْ کَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیدِ.

(۳۴۵۳۲) حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوعبیدہ شام آئے تو وہ اور ان کے ساتھی گھیر لیے گئے اور انہیں شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت عمر نے ان کی طرف خط لکھا جس میں سلام کے بعد تحریر کیا کہ اللہ نے ہر پریشانی کے بعد آسانی رکھی ہے۔ کوئی ایک پریشانی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی۔ آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت بھی ان کی طرف لکھ بھیجی ﴿یَا أَیُّہَا الَّذِینَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ﴾ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابوعبیدہ نے انہیں جواب میں تحریر کیا ﴿إِنَّمَا الْحَیَاۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَلَہْوٌ وَزِینَۃٌ وَتَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الأَمْوَالِ وَالأَوْلاَدِ﴾ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ کا خط لوگوں کو سنایا اور ان سے فرمایا کہ اے مدینہ والو! حضرت ابوعبیدہ تمہیں جہاد کی ترغیب دے رہے ہیں۔

حضرت زید فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ میں بازار میں کھڑا تھا کہ کچھ لوگ وادی سے اترتے ہوئے آئے، ان میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی تھے اور وہ فتح کی خوشخبری دے رہے تھے۔ میں بھی خوشی میں باہر آیا اور حضرت عمر کے پاس حاضر ہوا اور میں نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین اللہ کی مدد اور فتح کی خوشخبری ہو۔ حضرت عمر نے اللہ اکبر کہا۔ کسی کہنے والے نے کہا کہ کاش خالد بن ولید ہوتے۔

(۳۴۵۳۳) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِی وَائِلٍ ، عَنْ عَزْرَۃَ بْنِ قَیْسٍ الْبَجَلِیِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا عَزَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیدِ وَاسْتَعْمَلَ أَبَا عُبَیْدَۃَ عَلَی الشَّامِ ، قَامَ خَالِدٌ ، فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَحَمِدَ اللَّہَ

وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اسْتَعْمَلَنِي عَلَى الشَّامِ ، حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَثْنِيَّةً وَعَسَلاً عَزَلَنِي وَآثَرَ بِهَا غَيْرِي ، قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ مِنْ تَحْتِهِ ، فَقَالَ : اصْبِرْ أَيُّهَا الأَمِيرُ فَإِنَّهَا الْفِتْنَةُ ، قَالَ : فَقَالَ خَالِدٌ : أَمَا وَابْنُ الْخَطَّابِ حَيٌّ فَلاَ وَلَكِنْ إِذَا كَانَ النَّاسُ بِذِي بَلَى وَبِذِي بَلَى وَحَتَّى يَأْتِيَ الرَّجُلُ الأَرْضَ يَلْتَمِسُ فِيهَا مَا لَيْسَ فِي أَرْضِهِ ، فَلاَ يَجِدُهُ.

(۳۴۵۳۳) حضرت عزرہ بن قیس بجلی فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر نے حضرت خالد بن ولید کو معزول کر دیا اور شام میں حضرت ابوعبیدہ کو حاکم مقرر کر دیا تو حضرت خالد نے خطبہ دیا، اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ بے شک امیر المومنین نے مجھے شام پر عامل مقرر کیا، پھر جب مکھن اور شہد رہ گیا تو مجھے معزول کر کے مجھ پر کسی دوسرے کو ترجیح دے دی۔ اس پر ایک آدمی نے کھڑے ہوکر کہا کہ اے امیر صبر کیجئے، یہ ایک فتنہ ہے۔ حضرت خالد نے فرمایا کہ جب تک حضرت عمر حیات ہیں تب تک تو کوئی فتنہ نہیں، پھر جب لوگ بغیر امیر کے ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ ایک آدمی ایک سرزمین میں آئے گا اور اس میں وہ چیز تلاش کرے گا جو اس کی سرزمین میں نہیں ہے لیکن وہ اسے نہیں پائے گا۔

(٣٤٥٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ ، لَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ : لأَنْزِعَنَّ خَالِدًا ، وَلأَنْزِعَنَّ الْمُثَنَّى حَتَّى يَعْلَمَا أَنَّ اللَّهَ يَنْصُرُ دِينَهُ لَيْسَ إِيَّاهُمَا.

(۳۴۵۳۴) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر کو حضرت خالد بن ولید کی بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں خالد اور مثنیٰ کو معزول کر دوں گا تا کہ ان دونوں کو معلوم ہو جائے کہ اللہ اپنے دین کی مدد کرتا ہے ان دونوں کی نہیں کرتا۔

(٣٤٥٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمْنَا مَعَ عُمَرَ الشَّامَ ، أَنَاخَ بَعِيرَهُ ، وَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ، فَأَلْقَيْتُ فَرْوَتِي بَيْنَ شُعْبَتَيِ الرَّحْلِ ، فَلَمَّا جَاءَ رَكِبَ عَلَى الْفَرْوَةِ فَلَقِينَا أَهْلَ الشَّامِ يَتَلَقَّوْنَ عُمَرَ ، فَجَعَلُوا يَنْظُرُونَ فَجَعَلْتُ أُشِيرُ لَهُمْ إِلَيْهِ ، قَالَ : يَقُولُ عُمَرُ : تَطْمَحُ أَعْيُنُهُمْ إِلَى مَرَاكِبَ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ ، يُرِيدُ مَرَاكِبَ الْعَجَمِ.

(۳۴۵۳۵) حضرت عمر کے خادم حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت عمر کے ساتھ شام آئے تو انہوں نے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں نے کجاوے میں پوستین بچھا دی، جب وہ واپس آئے تو پوستین پر سوار ہوئے۔ پھر ہم اہل شام کو ملے وہ مجھ سے حضرت عمر کا پوچھتے تھے تو میں ان کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ ان کی صورتحال دیکھ کر حضرت عمر فرماتے تھے کہ ان کی آنکھیں ان سواریوں کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہیں جو درستی سے خالی ہیں۔ یعنی عجمیوں کی سواریوں کی طرف۔

(٣٤٥٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ اسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ ، فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لَوْ رَكِبْتَ بِرْذَوْنًا ، يَلْقَاكَ عُظَمَاءُ النَّاسِ وَوُجُوهُهُمْ ، فَقَالَ عُمَرُ : لاَ أَرَاكُمْ هَاهُنَا إِنَّمَا الأَمْرُ مِنْ هَاهُنَا ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ.

(۳۴۵۳۶) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام آئے تو لوگوں نے ان کا استقبال کیا، وہ اپنے اونٹ پر سوار تھے، لوگوں نے کہا کہ امیر المومنین! اگر آپ اعلیٰ نسل کے گھوڑے پر سوار ہوتے تو اچھا ہوتا، کیونکہ آپ سے یہاں کے بڑے اور سرکردہ لوگ ملیں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ معاملات یہاں نہیں بلکہ وہاں طے ہوتے ہیں اور آپ نے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔

(۳٤٥٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : جَاءَ بِلاَلٌ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ بِالشَّامِ ، وَحَوْلَهُ أُمَرَاءُ الأَجْنَادِ جُلُوسًا ، فَقَالَ : يَا عُمَرُ ، فَقَالَ : هَا أَنَا ذَا عُمَرُ ، فَقَالَ لَهُ بِلاَلٌ : إِنَّك بَيْنَ هَؤُلاَءِ وَبَيْنَ اللهِ ، وَلَيْسَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللهِ أَحَدٌ ، فَانْظُرْ عَنْ يَمِينِكَ ، وَانْظُرْ عَنْ شِمَالِكَ ، وَانْظُرْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْك وَمِنْ خَلْفِكَ إِنَّ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ حَوْلَك ، وَاللهِ إِنْ يَأْكُلُونَ إِلاَّ لُحُومَ الطَّيْرِ ، فَقَالَ عُمَرُ : صَدَقْتَ ، وَاللهِ لاَ أَقُومُ مِنْ مَجْلِسِي هَذَا ، حَتَّى يَتَكَفَّلُوا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مُدَّىْ طَعَامٍ ، وَحَظَّهُمْ مِنَ الْخَلِّ وَالزَّيْتِ فَقَالُوا : ذَاكَ إِلَيْنَا ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ أَوْسَعَ اللَّهُ الرِّزْقَ ، وَأَكْثَرَ الْخَيْرَ ، قَالَ : فَنِعْمَ.

(۳۴۵۳۷) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ حضرت عمر شام میں تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، اس وقت حضرت عمر کے آس پاس لشکروں کے قائدین بیٹھے تھے۔ حضرت بلال نے آواز دی اے عمر! حضرت عمر نے فرمایا کہ عمر یہاں ہے۔ حضرت بلال نے ان سے کہا کہ آپ ان لوگوں کے اور اللہ کے درمیان ہیں اور آپ کے اور اللہ کے درمیان کوئی نہیں، آپ اپنے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھئے، جو لوگ آپ کے اردگرد بیٹھے ہیں یہ صرف پرندوں کا گوشت کھاتے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا۔ میں اپنی اس نشست سے اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک ہر مسلمان کو اس بات کا پابند نہ کردوں کہ وہ دو مدغلہ اور سرکہ اور زیتون استعمال کرے۔ لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! کیا ہمارے لئے یہ ہوگا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے رزق کو وسیع اور خیر کو زیادہ کردیا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا ہاں۔

(۳٤٥٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الدَّهَاقِينَ ، فَقَالَ : إِنِّي قَدْ صَنَعْتُ طَعَامًا ، فَأُحِبُّ أَنْ تَجِيءَ فَيَرَى أَهْلُ أَرْضِي كَرَامَتِي عَلَيْك ، وَمَنْزِلَتِي عِنْدَكَ ، أَوْ كَمَا قَالَ ، فَقَالَ : إِنَّا لاَ نَدْخُلُ هَذِهِ الْكَنَائِسَ ، أَوْ هَذِهِ الْبِيَعَ الَّتِي فِيهَا الصُّوَرُ.

(۳۴۵۳۸) حضرت عمر کے غلام حضرت اسلم فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام آئے تو ان کے پاس وہاں کے دہاقین میں سے ایک آدمی آیا، اس نے کہا کہ میں نے کھانا تیار کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے گھر آئیں تاکہ میرے علاقے کے لوگوں کو آپ کے نزدیک میرے مقام اور مرتبے کا اندازہ ہوجائے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم ایسے عبادت خانوں میں داخل نہیں ہوتے جن میں تصاویر ہیں۔

(۳٤٥٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ أَتَتْهُ الْجُنُودُ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ وَخُفَّانِ وَعِمَامَةٌ ، وَهُوَ آخِذٌ بِرَأْسِ بَعِيرِهِ يَخُوضُ الْمَاءَ ، فَقَالُوا لَهُ : يَا أَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ تَلْقَاكَ الْجُنُودُ وَبِطَارِقَةِ الشَّامِ ، وَأَنْتَ عَلَى هَذَا الْحَالِ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّا قَوْمٌ أَعَزَّنَا اللَّهُ بِالإِسْلاَمِ فَلَنْ نَلْتَمِسُ الْعِزَّ بِغَيْرِهِ.

(۳۴۵۳۹) حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام آئے تو آپ کے پاس بہت سے لشکر آئے، حضرت عمر کے جسم پر ازار، موزے اور عمامہ تھا، آپ نے اپنے اونٹ کو پکڑ رکھا تھا اور اسے پانی پلا رہے تھے۔ لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ کے پاس بہت سے لوگ اور شام کے حکمران آرہے ہیں اور آپ اس حال میں ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ہم وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے عزت عطا فرمائی ہے، ہم اسلام کے علاوہ کسی چیز میں عزت تلاش نہیں کریں گے۔

(۳٤٥٤٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْم، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: جِئْتُ عُمَرَ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ، فَوَجَدْته قَائِلاً فِي خِبَائِهِ، فَانْتَظَرْته فِي فَيْءِ الْخِبَاءِ، فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَضَوَّرَ مِنْ نَوْمِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي رُجُوعِي مِنْ غَزْوَةِ سَرْغ ، يَعْنِي حِينَ رَجَعَ مِنْ أَجْلِ الْوَبَاءِ.

(۳۴۵۴۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آئے تو میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اپنے خیمے میں دن کے وقت آرام فرما رہے تھے، میں نے خیمے کے سائے میں ان کا انتظار کیا۔ جب وہ بیدار ہوئے تو میں نے ان کی آواز سنی وہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ! سرغ کے غزوہ سے میری واپسی کو معاف فرما۔ یعنی جب وہ وباء کی وجہ سے وہاں سے واپس آئے تھے۔

(۳٤٥٤١) حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أُسَيرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لَمَّا أَتَى عُمَرُ الشَّامَ ، أُتِيَ بِبِرْذَوْنٍ ، فَرَكِبَ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا هَزَّهُ نَزَلَ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ : قَبَّحَك اللَّهُ ، وَقَبَّحَ مَنْ عَلَّمَك.

(۳۴۵۴۱) حضرت اسیر بن عمرو کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آئے تو آپ کے پاس سواری کے لئے ایک عجمی نسل کا گھوڑا لایا گیا، آپ اس پر سوار ہوئے تو وہ کانپنے لگا، آپ اس سے نیچے اتر گئے اور فرمایا کہ اللہ تیرا برا کرے اور اس کا بھی برا کرے جس نے تجھے سدھایا ہے۔

(۳٤٥٤٢) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ خَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : لَا أَعْرِفَنَّ رَجُلاً طَوَّلَ لِفَرَسِهِ فِي جَمَاعَةِ مِنَ النَّاسِ ، قَالَ : فَأَتَى بِغُلاَمٍ يُحْمَلُ ، قَدْ ضَرَبَتْهُ رِجْلُ فَرَسٍ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : مَا سَمِعْت مَقَالَتِي بِالأَمْسِ ، قَالَ : بَلَى ، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : فَمَا حَمَلَك عَلَى مَا صَنَعْت ؟ قَالَ : رَأَيْتُ مِنَ الطَّرِيقِ خَلْوَةً ، قَالَ : مَا أَرَاك تَعْتَذِرُ بِعُذْرٍ ، مَنْ رَجُلاَنِ يَحْتَسِبَانِ عَلَى هَذَا ، فَيُخْرِجَانِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَيُوسِعَانِهِ ضَرْبًا ؟ وَالْقَوْمُ سُكُوتٌ ، لاَ يُجِيبُ مِنْهُمْ أَحَدٌ ، قَالَ : ثُمَّ أَعَادَ مَقَالَتَهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عُبَيْدَةَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا تَرَى فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ كَرَاهَةَ أَنْ تَفْضَحَ صَاحِبَهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ لأَهْلِ الْغُلاَمِ : انْطَلِقُوا بِهِ فَعَالِجُوهُ فَوَاللهِ لَئِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ لأَجْعَلَنَّكَ نَكَالاً ، قَالَ : فَبَرِءَ الْغُلاَمُ وَعَافَاهُ اللَّهُ.

(۳۴۵۴۲) حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام آئے تو آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص لوگوں کے درمیان اپنے گھوڑے کی لگام کو ڈھیلا نہ کرے۔ پھر اگلے دن آپ کے پاس ایک غلام لایا گیا جس کو اس کے گھوڑے نے لات ماری تھی۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا کہ کیا کل تم نے میری بات نہیں سنی تھی؟ اس نے کہا اے امیر المومنین! میں نے آپ کی بات سنی تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ پھر تم نے ایسی حرکت کیوں کی؟ اس نے کہا کہ میں نے راستہ خالی دیکھا تو جانور کی رسی ڈھیلی کردی۔ پھر حضرت عمر نے لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ کون دو آدمی اسے مسجد سے باہر لے جاکر اسے سزا دیں گے۔ یہ بات سن کر کسی نے جواب نہ دیا۔ حضرت عمر نے پھر اپنی بات دہرائی تو حضرت ابوعبیدہ نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین! لوگوں کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ ان کا ساتھی یوں رسوا ہو۔ پھر حضرت عمر نے غلام کے رشتہ داروں سے کہا کہ اسے لے جاؤ اور اس کا علاج کراؤ۔ اگر آئندہ کسی نے یہ حرکت کی تو میں اسے سزا دوں گا۔ پھر وہ لڑکا درست ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے عافیت عطا فرمائی۔

(٣٤٥٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : ذُكِرَ لَهُ ؛ أَنَّ عُمَرَ رَجَعَ مِنَ الشَّامِ حِينَ سَمِعَ أَنَّ الْوَبَاءَ بِهَا فَلَمْ يَعْرِفْهُ ، وَقَالَ : إِنَّمَا أُخْبِرَ أَنَّ الصَّائِفَةَ لاَ تُخْرِجُ الْعَامَ فَرَجَعَ.

(۳۴۵۴۳) حضرت محمد سے کسی نے بیان کیا کہ جب حضرت عمر نے سنا کہ شام میں وباء ہے تو وہاں سے واپس آگئے۔ اس پر انہوں نے اس بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ وہ اس لئے واپس آئے تھے کیونکہ ان سے کہا گیا کہ گرمی میں جنگ والے اس سال نہیں نکلیں گے، اس پر وہ واپس آگئے۔

(٣٤٥٤٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّحَبِيِّ ، وَمُحَمَّدٍ الْخَوْلاَنِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ كِتَابًا فَقَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ بِالْجَابِيَةِ : مِنْ عَبْدِ اللهِ عُمَرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ : سَلاَمٌ عَلَيْكَ ، أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّهُ لَمْ يُقِمْ أَمْرَ اللهِ فِي النَّاسِ ، إِلاَّ حَصِيفُ الْعَقْلِ بَعِيدُ الْقُوَّةِ لاَ يَطَّلِعُ النَّاسُ مِنْهُ عَلَى عَوْرَةٍ ، وَلاَ يَحْنِقُ فِي الْحَقِّ عَلَى جِرَّتِهِ وَلاَ يَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ ، وَالسَّلاَمُ عَلَيْكَ.

(۳۴۵۴۴) حضرت عروہ بن رویم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح کو خط لکھا، جو حضرت ابوعبیدہ نے جابیہ میں لوگوں کو پڑھ کر سنایا، اس میں تحریر تھا: اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے ابوعبیدہ کے نام، تم پر سلامتی ہو، لوگوں میں اللہ کے حکم کو وہی شخص نافذ کرسکتا ہے جس کی عقل روشن ہو اور قوت خوب ہو، لوگ اس کے رازوں پر واقف نہ ہوسکیں اور وہ حق کے نفاذ میں گھبراتا نہ ہو اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہ کرے۔ تم پر سلامتی ہو۔

(٣٤٥٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ كَانَ قَمِيصُهُ قَدْ تَجَوَّبَ عَنْ مُقْعَدَتِهِ ؛ قَمِيصٌ سُنْبُلاَنِيٌّ غَلِيظٌ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى صَاحِبِ أَذْرِعَاتٍ ، أَوْ أَيْلَةٍ ، قَالَ : فَغَسَلَهُ وَرَقَعَهُ وَخَيَّطَ لَهُ قَمِيصَ قُبْطِرِي فَجَائَهُ بِهِمَا ، فَأَلْقَى إِلَيْهِ الْقُبْطِرِي فَأَخَذَهُ عُمَرُ فَمَسَّهُ ، فَقَالَ : هَذَا لَيِّنٌ فَرَمَى بِهِ إِلَيْهِ ، وَقَالَ أَلْقِ إِلَيَّ قَمِيصِي ، فَإِنَّهُ أَنْشَفُهُمَا لِلْعَرَقِ.

(۳۴۵۴۵) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام آئے تو ان کی قمیص پیچھے کی جانب سے پھٹی ہوئی تھی، وہ ایک موٹی سنبلانی قمیص تھی۔ آپ نے وہ قمیص درزی کے پاس بھیجی وہ اس نے دھو کر رفو کی اور ان کے لئے ایک قبطری قمیص سی دی اور ان کی طرف دونوں قمیصوں کو لایا۔ اور قبطری قمیص آپ کی خدمت میں پیش کی۔ حضرت عمر نے اسے چھوا اور فرمایا کہ یہ نرم ہے۔ پھر آپ نے وہ قمیص اس کی طرف پھینک دی اور اس سے کہا میری قمیص مجھے دے دو وہ پسینے کو زیادہ جذب کرنے والی ہے۔

(٣٤٥٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ ، أَتَى مِحْرَابَ دَاوُدَ ، فَصَلَّى فِيهِ ، فَقَرَأَ سُورَةَ ص ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى السَّجْدَةِ سَجَدَ.

(۳۴۵۴۶) حضرت ابو مریم فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام آئے تو حضرت داود علیہ السلام کی جائے نماز میں نماز ادا کی اور سورۃ ص کی تلاوت کی، جب آیت سجدہ پر پہنچے تو سجدہ کیا۔

(٣٤٥٤٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنْ سَارَ إِلَى الشَّامِ يَوْمَ الْخَازِرِ فَالْتَقَيْنَا وَهَبَّ الرِّيحُ عَلَيْهِمْ فَأَدْبَرُوا فَقَتَلْنَاهُمْ عَشِيَّتَنَا وَلَيْلَتَنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا ، قَالَ : فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ ، يَعْنِي ابْنَ الأَشْتَرِ : إِنِّي قَتَلْتُ الْبَارِحَةَ رَجُلاً ، وَإِنِّي وَجَدْتُ مِنْهُ رِيحَ طِيبٍ ، وَمَا أُرَاهُ إِلاَّ ابْنَ مَرْجَانَةَ شَرَّقَتْ رِجْلاَهُ وَغَرَّبَ رَأْسُهُ ، أَوْ شَرَّقَ رَأْسُهُ وَغَرَّبَتْ رِجْلاَهُ ، قَالَ : فَانْطَلَقْتُ فَنَظَرْت ، فَإِذَا هُوَ وَاللهِ ، يَعْنِي عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ.

(۳۴۵۴۷) حضرت ابو جویریہ جرمی کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جو یوم خازر کو شام کی طرف گئے تھے۔ جب ہمارا دشمن سے سامنے ہوا تو ٹھنڈی ہوا چلی اور وہ سب ٹھنڈ سے گھبرا گئے، ہم نے شام سے لے کر صبح تک ان سے قتال کیا۔ ابراہیم بن اشتر نے بتایا کہ میں نے گزشتہ رات ایک آدمی کو قتل کیا اور مجھے اس سے اچھی خوشبو آئی۔ میرے خیال میں وہ ابن مرجانہ تھا۔ وہ دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوا اس کے پاؤں مشرق کی طرف اور سر مغرب کی طرف یا سر مشرق کی طرف اور پاؤں مغرب کی طرف ہو گئے تھے۔ پس میں گیا اور میں نے دیکھا تو وہ وہی یعنی عبید اللہ بن زیاد تھا۔

(٣٤٥٤٨) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ وَائِلٍ ، أَوْ وَائِلِ بْنِ عَلْقَمَةَ ؛ أَنَّهُ شَهِدَ الْحُسَيْنَ بِكَرْبَلاَءَ ، قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَفِيكُمْ حُسَيْنٌ ؟ فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : أَبْشِرْ بِالنَّارِ ، فَقَالَ : بَلْ رَبٌّ غَفُورٌ ، وَشَفِيعٌ مُطَاعٌ ، فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : ابْنُ حُوَيْزَةَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ حُزَّهُ إِلَى النَّارِ ، قَالَ : فَذَهَبَ ، فَنَفَرَ بِهِ فَرَسُهُ عَلَى سَاقَيْهِ . فَتَقَطَّعَ ، فَمَا بَقِيَ مِنْهُ غَيْرُ رِجْلِهِ فِي الرِّكَابِ.

(۳۴۵۴۸) حضرت ابن وائل یا وائل بن علقمہ فرماتے ہیں کہ میں کربلا میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کیا تم میں حسین ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ اس نے کہا تمہیں جہنم کی خبر دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا رب معاف کرنے والا ہے اور سفارشی کی بات مانی جاتی ہے۔ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں ابن حویزہ ہوں۔ حضرت حسین نے اسے بد دعا دی اور کہا کہ اے اللہ اسے جہنم کی طرف کھینچ کر لے جا۔ اس کے بعد جب وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا تو اس کا گھوڑا بدک گیا اور دھنا دھند بھاگنے لگا، گھوڑے نے اسے ایسا گھسیٹا کہ گھوڑے کی زین میں اس کے پاؤں کے سوا کچھ باقی نہ رہا۔

كِتَابُ التاريخ

(٣٤٥٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ، وَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً. (ابن سعد ۱۹۱)

(۳۴۵۴۹) حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر تینتالیس سال کی عمر میں قرآن نازل ہونا شروع ہوا آپ مکہ مکرمہ میں دس سال رہے اور مدینہ منورہ میں دس سال رہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ سال تھی۔

(٣٤٥٥٠) حدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ ، قَالَ :مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ. (مسلم ۱۸۲۷۔ احمد ۹۶)

(۳۴۵۵۰) حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک وفات کے وقت تریسٹھ سال حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی تریسٹھ سال تھی اور میں بھی تریسٹھ سال کا ہو چکا ہوں۔

(٣٤٥٥١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، ثُمَّ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَكَانَ بِالْمَدِينَةِ عَشْراً ، فَقُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ. (بخاری ۳۸۵۱۔ ترمذی ۳۶۲۱)

(۳۴۵۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی چالیس سال کی عمر میں نازل ہوئی پھر آپ تیرہ

سال مدینہ منورہ میں رہے اور دس سال مکہ مکرمہ میں اور وفات کے وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

(٣٤٥٥٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ. (مسلم ١٨٢٧۔ ترمذی ٣٦٥٠)

(۳۴۵۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ وفات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پینسٹھ سال تھی۔

(٣٤٥٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَ وَهو ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، وَأَقَامَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا ، فَقُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۵۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس سال کی عمر میں بعثت ہوئی آپ پندرہ سال مکہ میں رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں رہے اور وفات کے وقت آپ کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

(٣٤٥٥٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ ، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ.

(۳۴۵۵۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی آپ دس سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں رہے۔

(٣٤٥٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : أَسْلَمَ الزُّبَيْرُ ، وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ سَنَةً ، وَلَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقُتِلَ وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۵۵۵) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سولہ سال کی عمر میں اسلام لائے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی بھی غزوہ میں پیچھے نہ رہے اور جب شہید ہوئے تو ان کی عمر ساٹھ سال سے اوپر تھی۔

(٣٤٥٥٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِى أَبْنَاءَ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ، وَعُثْمَانُ وَهُوَ ابْنُ نَيِّفٍ وَسَبْعِينَ. (ابن ابی عاصم ١٦٦)

(۳۴۵۵۶) حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرات شیخین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک وفات کے وقت تریسٹھ سال تھی اور حضرت عثمان کی عمر ستر سے کچھ زائد تھی۔

(٣٤٥٥٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : وَمَا الْمُحْكَمُ ؟ قَالَ : الْمُفَصَّلَ. وزاد غَيْرُ هُشَيْمٍ : وَقُبِضَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ.

(۳۴۵۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تفصیلات کو جمع فرمایا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ المحکم سے کیا مراد ہے؟ فرمایا تفصیلات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت میں دس سال کا تھا۔

(۳۴۵۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ ، وَتُوُفِّيَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ. (بخاری ۵۱۶۶۔ مسلم ۱۶۰۳)

(۳۴۵۵۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا، اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا۔

(۳۴۵۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ ، قَالَ :وُلِدْتُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ، وَقُبِضَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ. (طبرانی ۱۰۶۰)

(۳۴۵۵۹) حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اس وقت میری ولادت ہوئی اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میری عمر دس سال تھی۔

(۳۴۵۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ الْهُذَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنْ جَدَّه سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ وُلِدَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، قَالَ :فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتَفَلَ فِي فِيهِ ، وَمَسَحَ عَلَى وَجْهِهِ ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ.

(۳۴۵۶۰) حضرت سنان بن سلمہ الھذلی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت سنان بن سلمہ جنگ حنین کے دن پیدا ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منگوایا اور ان کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔

(۳۴۵۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هُشَيْمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ.

(۳۴۵۶۱) حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو اس وقت ان کی عمر پچپن برس تھی۔

(۳۴۵۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، قَالَ :أُصِيبَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ ، لأَرْبَعٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

(۳۴۵۶۲) حضرت معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بدھ کے روز زخمی کیا گیا ذی الحجہ کا مہینہ ختم ہونے میں چار دن باقی تھے۔

(۳۴۵۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ:أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ:أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَ أَسْلَمَ وَلَهُ أَرْبَعُونَ أَلْفَ دِرْهَمٍ.

(۳۴۵۶۳) حضرت ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جس دن مسلمان ہوئے ان کی ملکیت میں چالیس ہزار دراہم تھے۔

(٣٤٥٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَا
وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ ، وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ.

(۳۴۵۶۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی جب ان کے ساتھ ہوئی تو ان کی عمر چھ سال تھی اور جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

(٣٤٥٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ : كُنْتُ فِ
بَطْنِ الْمَرْأَةِ يَوْمَ بَدْرٍ.

(۳۴۵۶۵) حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن میں ماں کے پیٹ میں تھا۔

(٣٤٥٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ ال
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاسْتَصْغَرَنِي ، وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ا
خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي.

(۳۴۵۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا میں ا
وقت چودہ سال کا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھوٹا سمجھ کر واپس کر دیا، اور غزوہ خندق کے دن مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا
اس وقت میری عمر پندرہ برس تھی آپ نے مجھے جہاد کی اجازت عنایت فرما دی۔

(٣٤٥٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَ
أَرْبَعِينَ رَجُلاً وَإِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً.

(۳۴۵۶۷) حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے۔

(٣٤٥٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ
أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، قَالَ : فَذُكِرَ ذَلِكَ لإِبْرَاهِيمَ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ ، وَقَا
أَبُو بَكْرٍ.

(۳۴۵۶۸) حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے راوی فرماتے
کہ حضرت ابراہیم کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو آپ نے اس کا انکار کیا اور فرمایا ابوبکر پہلے اسلام لانے والے ہیں۔

(٣٤٥٦٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قُلْتُ لابْنِ الْحَنَفِيَّةِ : أَبُو بَكْرٍ كَ
أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلاَمًا ؟ قَالَ : لاَ.

(۳۴۵۶۹) حضرت سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الحنفیہ سے عرض کیا لوگوں میں حضرت ابوبکر پہلے اسلام لا
والے ہیں؟ فرمایا کہ نہیں۔

(٣٤٥٧٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ الإِسْلاَمَ سَبْعَةٌ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَبِلاَلٌ ، وَخَبَّابٌ ، وَصُهَيْبٌ ، وَعَمَّارٌ ، وَسُمَيَّةُ أُمُّ عَمَّارٍ ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ عَمُّهُ ، وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنَعَهُ قَوْمُهُ ، وَأُخِذَ الآخَرُونَ فَأُلْبِسُوا أَدْرَاعَ الْحَدِيدِ ، وَصَهَرُوهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى بَلَغَ الْجَهْدُ مِنْهُمْ كُلَّ مَبْلَغٍ ، فَأَعْطَوْهُمْ مَا سَأَلُوا ، فَجَاءَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَوْمُهُ بِأَنْطَاعِ الأَدَمِ فِيهَا الْمَاءُ ، فَأَلْقَوْهُمْ فِيهَا ، ثُمَّ حَمَلُوهُ بِجَوَانِبِهِ ، إِلاَّ بِلاَلاً ، فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ جَاءَ أَبُو جَهْلٍ ، فَجَعَلَ يَشْتُمُ سُمَيَّةَ وَيَرْفُثُ ، ثُمَّ طَعَنَهَا فِي قُبُلِهَا ، فَهِيَ أَوَّلُ شَهِيدٍ اُسْتُشْهِدَ فِي الإِسْلاَمِ ، إِلاَّ بِلاَلاً ، فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللهِ حَتَّى مَلُّوا فَجَعَلُوا فِي عُنُقِهِ حَبْلاً ، ثُمَّ أَمَرُوا صِبْيَانَهُمْ ، فَاشْتَدُّوا بِهِ بَيْنَ أَخْشَبَيْ مَكَّةَ ، وَجَعَلَ يَقُولُ : أَحَدٌ أَحَدٌ.

(۳۴۵۷۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام لانے والے سات خوش نصیب ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت بلال، حضرت خباب، حضرت صہیب، حضرت عمار اور حضرت عمار کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینے سے ان کے چچا نے روکا ہوا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تکلیف دینے سے ان کی قوم والوں نے باقی تمام مسلمانوں کو کفار پکڑ لیتے اور لوہے کے طوق ان کے گلوں میں ڈال کر ان کو سورج کی تپش میں جھلنے کے لئے ڈال دیتے یہاں تک کہ ان لوگوں نے اپنی پوری کوشش کر لی۔ پھر جو انہوں نے مانگا وہ ان کو دیا گیا پھر ان میں سے ہر ایک کے پاس ان کی قوم کے لوگ آئے چمڑے کا تھیلا لے کر جس میں پانی تھا، انہوں نے اس میں ڈال دیا اور پھر ان کے پہلوں سے پکڑ کر اٹھایا سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جب شام ہوئی تو ابوجہل آیا اور اس نے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو گالیاں دینا اور برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور ان کی شرم گاہ میں نیزہ مار کر شہید کر دیا، یہ پہلی شہیدہ تھیں جو اسلام میں شہید ہوئیں سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ان کو اللہ کی راہ میں خوب تکلیف (تذلیل) دی گئی یہاں تک کہ کفار بھی تنگ آ کر اکتا گئے، انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی گردن میں رسی ڈال دی اور پھر بچوں کو حکم دیا تو وہ ان کو لے کر مکہ کی گلیوں میں گھماتے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ احد احد فرماتے جاتے۔

(٣٤٥٧١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَعْطَوْهُمْ مَا سَأَلُوا ، إِلاَّ خَبَّابًا ، فَجَعَلُوا يُلْزِقُونَ ظَهْرَهُ بِالرَّضْفِ حَتَّى ذَهَبَ مَاءُ مَتْنَيْهِ.

(۳۴۵۷۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو انہوں نے مانگا ان کو دیا سوائے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے وہ ان کی پشت کو گرم پتھر کے ساتھ لگاتے اور آپ کو اذیت دیتے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کے خصیوں کا پانی ختم ہو گیا۔

(٣٤٥٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كَانَ خَبَّابٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، وَكَانَ مِمَّنْ يُعَذَّبُ فِي اللهِ.

(۳۴۵۷۲) حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے اور ان کو اللہ کی راہ میں بہت

تکالیف دی گئیں۔

(٣٤٥٧٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ كُرْدُوسًا يَقُولُ ، أَلاَ إِنَّ خَبَّابَ بْنَ الأَرَتِّ أَسْلَمَ سَادِسَ سِتَّةٍ ، كَانَ لَهُ سُدُسُ الإِسْلاَمِ.

(۳۴۵۷۳) حضرت کردوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خباب بن الارت چھٹے نمبر پر اسلام لانے والوں میں سے تھے آپ کیلئے اسلام کا چھٹا حصہ تھا۔

(٣٤٥٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :عُرِضْتُ أَنَا ، وَابْنُ عُمَرَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاسْتَصْغَرَنَا ، وَشَهِدْنَا يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۴۵۷۴) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن مجھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے ہمیں چھوٹا سمجھا، پھر ہم دونوں غزوہ احد میں شریک ہوئے۔

(٣٤٥٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :سَأَلَ صُبَيْحٌ أَبَا عُثْمَانَ :رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ:أَسْلَمْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَدَّيْت إِلَيْهِ ثَلاَثَ صَدَقَاتٍ، وَلَمْ أَلْقَهُ. (ابن سعد ٩٧)

(۳۴۵۷۵) حضرت عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صبیح نے ابوعثمان سے دریافت کیا کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی؟ انہوں نے فرمایا: میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمان ہوگیا تھا اور تین دفعہ ان کو زکوۃ بھی ادا کی لیکن ان سے ملاقات نہ ہوسکی۔

(٣٤٥٧٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۴۵۷۶) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ وصول کرنے والا آیا۔

(٣٤٥٧٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَغَزَوْت فِي خِلاَفَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ ، أَوْ ثَلاَثًا وَأَرْبَعِينَ ، مَا بَيْنَ غَزْوَةٍ إِلَى سَرِيَّةٍ. (احمد ۳۱۴۔ طبرانی ۸۲۰۵)

(۳۴۵۷۷) حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے دور میں تینتیس اور تینتالیس غزوات اور سرایا میں شریک ہوا۔

(٣٤٥٧٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا ، يَقُولُ :أَنَا أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۴۵۷۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے نماز ادا کی۔

(٣٤٥٧٩) أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَلِيٍّ :أَكَرِهْتَ إِمَارَتِي ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ :إِنِّي كُنْتُ فِي هَذَا الأَمْرِ قَبْلَكَ.

(۳۴۵۷۹) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا آپ کو میری خلافت نا پسند ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس معاملہ میں میں آپ سے پہلے ہوں۔

(٣٤٥٨٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ:سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ.

(۳۴۵۸۰) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا جو کہ بیعت رضوان والوں میں سے تھے۔

(٣٤٥٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَادِسَ سِتَّةٍ ، مَا عَلَى الأَرْضِ مُسْلِمٌ غَيْرُنَا.

(۳۴۵۸۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود کو چھ میں سے چھٹا دیکھا، زمین پر ہمارے علاوہ کوئی اور مسلمان نہ تھا۔

(٣٤٥٨٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا ثَوْرٍ الْفَهْمِيَّ ، يَقُولُ :قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُدَيْسٍ الْبَلَوِيُّ ، وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ عُثْمَانَ . قَالَ أَبُو ثَوْرٍ :فَدَخَلْنَا عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ : إِنِّي لَرَابِعُ الإِسْلاَمِ.

(۳۴۵۸۲) حضرت ابوثور الفہمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن ابن عدیس رضی اللہ عنہ جو بیعت رضوان میں شریک تھے ہمارے پاس تشریف لائے، اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا: حضرت ابوثور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو وہ اس وقت محصور تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں چوتھے نمبر پر اسلام لانے والا ہوں۔

(٣٤٥٨٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءُ ، وَوَضَعَ زُهَيْرٌ يَدَهُ عَلَى عُنْفُقَتِهِ ، قِيلَ لأَبِي جُحَيْفَةَ :مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ :أَبْرِي النَّبْلَ وَأَرِيشُهَا.

(۳۴۵۸۳) حضرت ابوجحیفہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان بال سفید تھے۔ حضرت ابوجحیفہ سے پوچھا گیا کہ اس وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تیروں کے پھل بناتا تھا۔

(٣٤٥٨٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :تَمَارَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ وَرَجُلٌ مِنْ

هَمْدَانَ ، فَقَالَ الْهَمْدَانِيُّ : أَبُو بَكْرٍ أَكْبَرُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَا ، بَلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ ، تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ، وَتُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ، فَقَالَ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ الْبَجَلِيُّ : أَنَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا ، حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ : تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ، وَتُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ، وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ، وَأَنَا ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ. (مسلم ۱۸۲۷)

(۳۴۵۸۴) حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ اور ایک ہمدانی شخص کا ایک بات پر اختلاف ہوگیا کہ ہمدانی نے کہا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے تھے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر سے بڑے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔ حضرت عامر بن سعد البجلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں، مجھ سے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تریسٹھ سال کی عمر میں شہید ہوئے اور میری عمر آج ستاون سال ہے۔

(۳٤٥٨٥) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَرًا ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ ، وَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ، وَقُتِلَ عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ.

(۳۴۵۸۵) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سات سال کی عمر میں اسلام لائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ستائیس سال تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ستاون سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

(۳٤٥٨٦) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، أَوْ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَوَّلَ إِسْلَامًا ؟ فَقَالَ : أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ :

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَةٍ فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلَهَا إِلَّا النَّبِيَّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا
وَالثَّانِيَ التَّالِيَ الْمَحْمُودَ مَشْهَدُهُ وَأَوَّلَ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

(حاکم ۶۴۔ ابن عساکر ۳۹)

(۳۴۵۸۶) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ سب سے پہلے کون مسلمان ہوا تھا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا آپ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اشعار نہیں سنے۔ (ترجمہ) جب تم کسی

اعتماد بھائی کا ذکر کرنا چاہو تو حضرت ابوبکر اور ان کے کارناموں کا ذکر کرو۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام مخلوق میں بہتر، متقی، ...ل کرنے والے وعدہ پورا کرنے والے ہیں۔ مقام ومرتبہ کے اعتبار سے دوسرے اور رسولوں کی تصدیق میں پہلے ہیں۔

۳٤٥٨٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ :قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ :لاَ تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ ، وَلاَ عَصَبٍ.

(۳٤٥٨٧) حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے رسول اکرم ﷺ کا مکتوب گرامی پڑھا گیا میں اس وقت جوان تھا، اس میں تحریر تھا کہ: مردار کی کھال اور گوشت سے نفع مت اٹھاؤ۔

۳٤٥٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا مُصَدِّقًا ، فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا ، فَرَدَّهَا فِي فُقَرَائِنَا ، فَكُنْتُ غُلاَمًا يَتِيمًا لاَ مَالَ لِي ، فَأَعْطَانِي قَلُوصًا.

(۳٤٥٨٨) حضرت عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ہمارے پاس زکوٰۃ وصول کرنے والا بھیجا، انہوں نے ہمارے مالداروں سے صدقہ وصول کر کے ہمارے فقراء میں تقسیم کر دیا، میں اس وقت یتیم لڑکا تھا اور میرے پاس مال نہیں تھا، انہوں نے مجھے بھی ایک جوان اونٹنی دی۔

۳٤٥٨٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ ، تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ.

(۳٤٥٨٩) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی، آپ ﷺ تیرہ سال مکہ مکرمہ میں رہے دس سال مدینہ میں رہے، اور تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔

۳٤٥٩٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ ، فَقَالَ :لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۲۲۷۸۔ ابن ماجہ ۴۱۵۶)

(۳٤٥٩٠) حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا مجھے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ساتواں اسلام قبول کرنے والا دیکھا گیا۔

۳٤٥٩١) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ :بُعِثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا ، وَتُوُفِّيَ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً. (مسلم ۱۸۲۵۔ احمد ۲۴۰)

(۳۴۵۹۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا کی گئی، آپ دس سال مکہ میں رہے، اور دس سال مدینہ میں رہے، اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔

(٣٤٥٩٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ وَقَدْ أَتَى عَلَيْهِ عِشْرُونَ وَمِئَةُ سَنَةٍ ، وَإِنَّ لِحْيَيْهِ لَيَضْطَرِبَانِ مِنَ الْكِبَرِ ، وَرَأَيْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ ، وَقَدْ أَتَى عَلَيْهِ تِسْعَ عَشْرَةَ وَمِئَةُ سَنَةٍ.

(۳۴۵۹۲) حضرت اسماعیل بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ کو دیکھا اس وقت ان کی عمر ایک سو بیس سال تھی، اور ان کی داڑھی بڑھاپے کی وجہ سے گر رہی تھی، اور میں نے ابو عمر و الشیبانی کو دیکھا اس وقت ان کی عمر ایک سو ستر سال تھی۔

(٣٤٥٩٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : رَأَيْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ فِي الْمَسْجِدِ ، تَخْتَلِجُ لَحْيَاهُ مِنَ الْكِبَرِ وَهُوَ يَقُولُ : أَنَا ابْنُ عِشْرِينَ وَمِئَةِ سَنَةٍ.

(۳۴۵۹۳) حضرت اسماعیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ کو مسجد میں دیکھا ان کی داڑھی بڑھاپے کی وجہ سے تھر تھرا رہی تھی، فرمایا کہ میری عمر ایک سو بیس سال ہے۔

(٣٤٥٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : قَالَ لِي شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ : يَا سُلَيْمَانُ ، لَوْ رَأَيْتَنِي وَنَحْنُ هُرَّابٌ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ يَوْمَ بُزَاخَةَ ، فَوَقَعْتُ عَنِ الْبَعِيرِ ، فَكَادَتْ تَنْدَقُّ عُنُقِي ، فَلَوْ مِتُّ يَوْمَئِذٍ كَانَتِ النَّارُ.

(۳۴۵۹۴) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا اے سلیمان! اگر تو مجھے دیکھ لیتا جنگ بزاخہ کے دن میں حضرت خالد بن ولید سے بھاگنے والوں میں شامل تھا، میں ایک کنویں میں گر پڑا، قریب تھا کہ میں مر جاتا اگر میں مرتا تو میں جہنم میں ہوتا۔

(٣٤٥٩٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ : كُنْتُ يَوْمَئِذٍ ابْنَ إِحْدَى عَشْرَةَ سَنَةً.

(۳۴۵۹۵) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت شقیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس دن میں گیارہ سال کا تھا۔

(٣٤٥٩٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ عَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا.

(۳۴۵۹۶) حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اللھم عافنا واعف عنا فرماتے ہوئے سنا۔

(٣٤٥٩٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِلاَّ طُهْرٌ.

(۳۴۵۹۷) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے درمیان فاصلہ نہ تھا سوائے ایک طہر کے۔

(٣٤٥٩٨) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الأَشْيَبُ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : آخِرُهُمْ مَوْتًا بِالْمَدِينَةِ جَابِرُ بْنُ

عَبْدِ اللهِ ، وَآخِرُهُمْ مَوْتًا بِالْبَصْرَةِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، وَآخِرُهُمْ مَوْتًا بِالْكُوفَةِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى.

(۳۴۵۹۸) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں سب سے آخر میں حضرت جابر بن عبداللہ کا انتقال ہوا، بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور کوفہ میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا۔

(٣٤٥٩٩) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ، وَأَنَّ عُمَرَ قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ إِحْدَى وَخَمْسِينَ ، وَأَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ تِسْعٍ ، أَوْ ثَمَانٍ وَثَمَانِينَ.

(۳۴۵۹۹) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کا پینسٹھ سال کی عمر میں انتقال ہوا، حضرت عمر اکسٹھ سال کی عمر میں شہید ہوئے، حضرت عثمان ستر یا اسی سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

(٣٤٦٠٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظُهَيْرٍ ، قَالَ :لَمَّا نُعِيَ عَبْدُ اللهِ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :مَا خَلَّفَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ.

(۳۴۶۰۰) حضرت حریث بن ظہیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو جب حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر دی گئی تو فرمایا: ان کے بعد ان جیسا نہیں آ سکتا۔

(٣٤٦٠١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ :تُوُفِّيَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَلِيَهُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ.

(۳۴۶۰۱) حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات کے بعد حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ ان کے ولی بنے۔

(٣٤٦٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ :أَبُو كُلْثُومٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ فِي جِنَازَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ :الْيَوْمَ مَاتَ رَبَّانِيُّ الْعِلْمِ.

(۳۴۶۰۲) حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے جنازے کے وقت ارشاد فرمایا: آج علم کا ماہر اور عالم فوت ہوگیا۔

(٣٤٦٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ :جَلَسْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ظِلِّ الْقَصْرِ ، فِي جِنَازَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :لَقَدْ دُفِنَ الْيَوْمَ عِلْمٌ كَثِيرٌ.

(۳۴۶۰۳) حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے جنازے کے موقع پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک عمارت (محل) کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج کے دن بہت بڑا علم (عالم) دفن کر دیا گیا۔

(٣٤٦٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ :مَرُّوا بِجِنَازَةِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى أَبِي جُحَيْفَةَ ، فَقَالَ :اسْتَرَاحَ وَاسْتُرِيحَ مِنْهُ.

(۳۴۶۰۴) حضرت یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبدالرحمن کا جنازہ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے لے کے گزرے تو آپ نے فرمایا: انہوں نے سکون پایا اور ان سے لوگوں نے سکون حاصل کیا۔

(٣٤٦٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، قَالَ : أَخْبَرْتُ الشَّعْبِيَّ بِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ : رَحِمَهُ اللَّهُ ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يُخَلِّفْ خَلْفَهُ مِثْلَهُ ، أَمَا إِنَّهُ مَيِّتًا أَفْقَهُ مِنْهُ حَيًّا.

(۳۴۶۰۵) حضرت ابن ابجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع دی تو فرمایا، اللہ ان پر رحم فرمائے، ان کے مثل دوبارہ نہیں آ سکتا، بیشک وہ مرتے وقت زندہ حالت سے زیادہ فقیہ تھے۔

(٣٤٦٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : أَخْبَرْتُ الْحَسَنَ بِمَوْتِ الشَّعْبِيِّ ، فَقَالَ : رَحِمَهُ اللَّهُ ، وَاللهِ إِنْ كَانَ مِنَ الإِسْلاَمِ لَبِمَكَانٍ.

(۳۴۶۰۶) حضرت عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن کو حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع دی تو فرمایا: اللہ ان پر رحم فرمائے، خدا کی قسم اسلام میں ان کا بڑا مقام ومرتبہ تھا۔

(٣٤٦٠٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ فِي السُّوقِ ، فَنُعِيَ إِلَيْهِ حُجْر ، فَأَطْلَقَ حُبْوَتَهُ وَقَامَ ، وَغَلَبَهُ النَّحِيبُ.

(۳۴۶۰۷) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بازار میں تھے ان کو حجر کی وفات کی اطلاع دی گئی تو اپنی چادر اتاری اور کھڑے ہوگئے اور ان پر آہ وزاری (رونے) کا غلبہ ہوگیا۔

(٣٤٦٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : أَتَيْتُ عُمَرَ بِنَعْيِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ ، وَجَعَلَ يَبْكِي.

(۳۴۶۰۸) حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا ان کو نعمان بن مقرن کی وفات کی اطلاع دی، آپ نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور رونا شروع کر دیا۔

(٣٤٦٠٩) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ : هَلَكَ إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ ابْنُ ، ثَمَانٍ وَأَرْبَعِينَ ، قَالَ الأَعْمَشُ : وَهَلَكَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ سِتٍّ وَأَرْبَعِينَ.

(۳۴۶۰۹) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا اڑتالیس سال کی عمر میں انتقال ہوا حضرت اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا چھیالیس سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

(٣٤٦١٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فَقَالَ لِي : مِمَّنْ أَنْتَ ؟ قُلْتُ : مِنْ مُزَيْنَةَ ، قَالَ : إِنِّي لأَذْكُرُ يَوْمَ نَعْيِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ النُّعْمَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

(۳۴۶۱۰) حضرت ایاس بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے مجھ سے پوچھا آپ کون ہو؟ میں نے کہا مزینہ سے ہوں، فرمایا میں آپ کو وہ منظر یاد دلاتا ہوں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر حضرت نعمان کے انتقال کی اطلاع دی گئی۔

(٣٤٦١١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدٌ ، أَمَرَتْ عَائِشَةُ أَنْ يَمُرَّ بِهِ عَلَيْهَا ، فَتَسْتَغْفِرُ لَهُ.

(۳۴۶۱۱) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم فرمایا کہ ان کا جنازہ ان کے پاس سے لے کر جایا جائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کیلئے دعائے مغفرت فرمائی۔

(٣٤٦١٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : قَرَأْتُ الْقُرْآنَ بَعْدَ وَفَاةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۴۶۱۲) حضرت ابوالعالیہ نے فرمایا: میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بیس سال میں قرآن پڑھا ہے۔

(٣٤٦١٣) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لَقَدْ بَلَغْتُ ثَمَانِينَ سَنَةً وَأَنَا أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيَّ النِّسَاءُ.

(۳۴۶۱۳) حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری عمر اسی سال کی ہوئی تو میں ڈرتا تھا جس چیز سے عورتیں مجھ سے ڈرتی تھیں۔

(٣٤٦١٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: أَتَتْ عَلَيَّ نَحْوٌ مِنْ ثَلاَثِينَ وَمِئَةِ سَنَةٍ.

(۳۴۶۱۴) حضرت ابوعثمان نے فرمایا: میری عمر ایک سو تیس سال جتنی ہوگئی ہے۔

(٣٤٦١٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ ، يَقُولُ : كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَعْبُدُ حَجَرًا ، فَسَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي : يَا أَهْلَ الرِّحَالِ ، إِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ هَلَكَ فَالْتَمِسُوا رَبًّا ، قَالَ : فَخَرَجْنَا عَلَى كُلِّ صَعْبٍ وَذَلُولٍ ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ نَطْلُبُ إِذَا نَحْنُ بِمُنَادٍ يُنَادِي : إِنَّا قَدْ وَجَدْنَا رَبَّكُمْ ، أَوْ شَبَهَهُ ، قَالَ : فَجِئْنَا ، فَإِذَا حَجَرٌ ، فَنَحَرْنَا عَلَيْهِ الْحُمُرَ.

(۳۴۶۱۵) حضرت ابوعثمان النہدی فرماتے ہیں کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں پتھروں کی پوجا کرتے تھے، ہم نے ایک منادی کی آواز سنی کہ اے قافلہ والو! تمہارا رب ہلاک ہوگیا، اپنے رب کو لازم پکڑو، ہم لوگ سواری پر سوار ہو کر نکلے، ہم اسی طرح تلاش کر رہے تھے کہ اچانک منادی کی آواز آئی ہم نے تمہارے رب کو پالیا ہے، راوی کہتے ہیں کہ ہم اس جگہ آئے تو وہ ایک پتھر تھا تو ہم نے اس پر گدھے کو قربان کیا۔

(٣٤٦١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ ، وَكَانَ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ.

(۳۴۶۱۶) حضرت شبیل بن عوف رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت کا دور پایا تھا

(٣٤٦١٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ : مَتَى عَهْدُكَ بِالْمَدِينَةِ ؟ قَالَ : مَا لِي بِهَا عَهْدٌ بَعْدَ صِفِّينَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَمَتَى احْتَلَمْتَ ؟ قَالَ : بَعْدَ صِفِّينَ بِعَامٍ.

(۳۴۶۱۷) حضرت ابو رجاء فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری ؒ سے پوچھا: آپ مدینہ میں کتنے عرصہ تک رہے؟ انہوں نے فرمایا: جنگ صفین کے بعد سے میرا رابطہ مدینہ سے ٹوٹ گیا۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا: آپ بالغ کب ہوئے؟ آپ ؒ نے فرمایا جنگ صفین سے ایک سال بعد۔

(۳٤٦١٨) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كَانَ عُمْرُ آدَمَ أَلْفَ سَنَةٍ ، وَكَانَ عُمْرُ دَاوُد سِتِّينَ سَنَةً ، فَقَالَ آدَم : أَيْ رَبِّ ، زِدْهُ مِنْ عُمْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً ، فَأَكْمَلَ لآدَمَ أَلْفَ سَنَةٍ ، وَأَكْمَلَ لِدَاوُدَ مِئَةَ سَنَةٍ.

(احمد ۲۵۱۔ ابن سعد ۲۸)

(۳۴۶۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم کی عمر ایک ہزار سال تھی، حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر ساٹھ سال تھی، حضرت آدم نے فرمایا اے اللہ میری عمر میں سے چالیس سال داؤد کو عطا کر دے، حضرت آدم علیہ السلام کی عمر مکمل ایک ہزار سال کر دی گئی اور حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر سو سال مکمل کر دی گئی۔

(۳٤٦١٩) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : بُعِثَ نُوحٌ لأَرْبَعِينَ سَنَةً ، وَلَبِثَ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلاَّ خَمْسِينَ عَامًا يَدْعُوهُمْ ، وَعَاشَ بَعد الطُّوفَانِ سِتِّينَ سَنَةً ، حَتَّى كَثُرَ النَّاسُ وَفَشَوْا. (حاکم ۵۴۵)

(۳۴۶۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے، اور نو سو پچاس سال اپنی قوم کو دعوت دی، اور طوفان کے بعد ساٹھ سال زندہ رہے یہاں تک کہ لوگ بہت زیادہ ہو گئے اور پھیل گئے پورے عالم میں۔

(۳٤٦٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ اخْتَتَنَ بِالْقَدُّومِ ، وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ وَمِئَةِ سَنَةٍ ، وَعَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِينَ سَنَةٍ.

(۳۴۶۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ختنے قدوم میں ایک سو بیس سال کی عمر میں ہوئے اور اس کے بعد اسی برس زندہ رہے۔

(۳٤٦٢١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أُلْقِيَ يُوسُفُ فِي الْجُبِّ وَهُوَ ابْنُ سَبْعَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَكَانَ فِي الْعُبُودِيَّةِ وَالْمِلْكِ وَالسِّجْنِ ، ثَمَانِينَ سَنَةً ، ثُمَّ جُمِعَ لَهُ شَمْلُهُ ، فَعَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَلاَثًا وَعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۴۶۲۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو سترہ سال کی عمر میں کنویں میں پھینکا گیا، حضرت یوسف غلامی، بادشاہت اور جیل میں اسی برس رہے پھر ان کے لیے بادشاہت وحشت کو جمع کر دیا گیا، اس کے بعد تیئس سال زندہ رہے۔

(۳٤٦٢٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : قِيلَ لِلْعَبَّاسِ : أَنْتَ أَكْبَرُ ، أَمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :هُوَ أَكْبَرُ مِنِّی ، وَأَنَا وُلِدْتُ قَبْلَهُ.

(۳۴۶۲۲) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے تھے یا آپ رضی اللہ عنہ؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ مجھ سے بڑے تھے لیکن میں ان سے پہلے پیدا ہوا تھا۔

(٣٤٦٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قِيلَ لأَبِي وَائِلٍ :أَنْتَ أَكْبَرُ ، أَوْ رَبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ ؟ قَالَ : أَنَا أَكْبَرُ مِنْهُ سِنًّا ، وَهُوَ أَكْبَرُ مِنِّی عَقْلاً.

(۳۴۶۲۳) حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ بڑے ہیں یا ربیع بن خثیم؟ تو فرمایا میں ان سے عمر میں بڑا ہوں اور وہ مجھ سے عقل میں بڑے ہیں۔

(٣٤٦٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :اسْتَكْمَلَ أَبُو بَكْرٍ بِخِلاَفَتِهِ سِنَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۶۲۴) حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک پر مکمل کیا اور تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال ہوا۔

(٣٤٦٢٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ :هَلْ تَذْكُرُ مِنْ عَبْدِ اللهِ شَيْئًا؟ قَالَ :لاَ أَذْكُرُ مِنْهُ شَيْئًا.

(۳۴۶۲۵) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ کو حضرت عبداللہ سے سنی ہوئی کوئی بات یاد ہے؟ فرمایا کچھ نہیں یاد۔

(٣٤٦٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُثْمَانَ يُصَبُّ عَلَيْهِ مِنْ إِبْرِيقٍ.

(۳۴۶۲۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان پر جگ سے پانی لیا یا جارہا تھا۔

(٣٤٦٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَمَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَنْ قَضَى بِالْكُوفَةِ هَاهُنَا سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِي ، جَلَسَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا لاَ يَأْتِيه خَصْمٌ.

(۳۴۶۲۷) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت سلیمان بن ربیعہ کوفہ میں قاضی بن کر تشریف لائے، چالیس دن تک بیٹھے رہے ان کے پاس کوئی جھگڑا لے کر نہیں آیا۔

(٣٤٦٢٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ، وَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ. (بخاری ۳۸۹۴۔ مسلم ۱۰۳۹)

(۳۴۶۲۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ چھ سال کی عمر میں میرا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح ہوا، اور نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی۔

(٣٤٦٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ آدَمَ وَنُوحٍ عَشَرَةُ أَقْرُنٍ ، كُلُّهَا عَلَى الإِسْلاَمِ.

(۳۴۶۲۹) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان دس زمانے گزرے سب اسلام پر تھے۔

(٣٤٦٣٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْهُذَلِيَّ يَسْأَلُ جَعْفَرًا : كَمْ كَانَ لِعَلِيٍّ حِينَ هَلَكَ . قَالَ : قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ ، ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ ، وَمَاتَ لَهَا الْحَسَنُ ، وَقُتِلَ لَهَا الْحُسَيْنُ.

(۳۴۶۳۰) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر شہادت کے وقت کتنی تھی؟ فرمایا اٹھاون سال کی عمر میں شہید ہوئے ، اتنی ہی عمر میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔

(٣٤٦٣١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

(۳۴۶۳۱) حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یوم التشریق کے درمیانی ایام میں شہید ہوئے۔

(٣٤٦٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، قَالَ : تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا ، وَقَالَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ.

(۳۴۶۳۲) حضرت محمود بن لبید فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم اٹھارہ ماہ کی عمر میں فوت ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اس کیلئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے۔

(٣٤٦٣٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَالأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ فِي الشُّرْطَةِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، لَيَالِي مُصْعَبٍ.

(۳۴۶۳۳) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں میں اور اسود بن یزید عمرو بن یزید کے ساتھ پولیس میں تھے۔ حضرت مصعب کے زمانہ میں۔

(٣٤٦٣٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَلَبَ وَصَرَّ. (ابوداؤد ۱۰۷۷۔ احمد ۱۹)

(۳۴۶۳۴) حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا اور جانور کا تھن باندھ دیا۔

(٣٤٦٣٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ : رَأَيْتُ سُوَيْد بْنَ غَفَلَةَ يَمُرُّ إِلَى امْرَأَةٍ لَهُ مِنْ

بَنِی أَسَدٍ ، وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَمِئَةِ سَنَةٍ.

(۳۴۶۳۵) حضرت حنش بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ کو دیکھا جب بنی اسد کی اپنی اہلیہ کے پاس سے گزرے اس وقت ان کی عمر ایک سو ستائیس برس تھی۔

(٣٤٦٣٦) وذَكَرُوا أَنَّ أَبَا مُوسَى الأَشْعَرِى تُوفِّى وَهُو ابْن ثَلاث وستين ، وَمَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ ، فِي إِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللهُ.

(۳۴۶۳۶) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تریسٹھ سال کی عمر میں سن چوالیس ہجری میں حضرت معاویہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔

(٣٤٦٣٨) وَمَاتَ الْعَبَّاسُ فِي إِمْرَةِ عُثْمَانَ.

(۳۴۶۳۷) حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔

(٣٤٦٣٨) وَمَاتَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي آخِرِ إِمْرَةِ عُثْمَانَ.

(۳۴۶۳۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عثمان کے دور خلافت کے آخر میں ہوا۔

(٣٤٦٣٩) وَمَاتَ حُذَيْفَةُ حِينَ جَاءَ قَتْلُ عُثْمَانَ.

(۳۴۶۳۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی وفات اس وقت ہوئی جب حضرت عثمان شہید کیے گئے۔

(٣٤٦٤٠) وَمَاتَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ،

(۳۴۶۴۰) اور حضرت جابر بن زید۔

(٣٤٦٤١) وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فِي جُمُعَةٍ ، سَنَةِ ثَلاَثٍ وَتِسْعِينَ.

(۳۴۶۴۱) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کا انتقال ترانوے ہجری میں جمعہ کے دن ہوا۔

(٣٤٦٤٢) وَمَاتَ ابْنُ عُمَرَ سَنَةَ ثَلاَثٍ وَسَبْعِينَ.

(۳۴۶۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا انتقال تہتر ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٤٣) وَمَاتَتْ عَائِشَةُ ،

(۳۴۶۴۳) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا۔

(٣٤٦٤٤) وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ.

(۳۴۶۴۴) اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا انتقال اٹھاون ہجری میں انتقال ہوا۔

(٣٤٦٤٥) وَمَاتَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَثَمَانِينَ.

(۳۴۶۴۵) حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کا انتقال پچاسی ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٤٦) وَقُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ سَنَةَ إِحْدَى وَسِتِّينَ ، فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ ، قَتَلَهُ سِنَانُ بْنُ أَنَسٍ النَّخَعِيُّ الْوَهْبِيلِيُّ، لَعَنَهُ اللَّهُ ، وَجَاءَ بِرَأْسِهِ خَوَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الأَصْبُحِيُّ إِلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ.

(۳۴۶۴۶) حضرت حسین رضی اللہ عنہ بن علی دس محرم کو اکسٹھ ہجری میں شہید ہوئے سنان بن انس ملعون نے ان کو شہید کیا اور خولی بن یزید الاصبحی آپ کا سر مبارک عبید اللہ بن زیاد کے پاس لے کر آیا۔

(٣٤٦٤٧) وَقُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ سَنَةَ ثَلاَثٍ وَسَبْعِينَ.

(۳۴۶۴۷) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ تہتر ہجری میں شہید ہوئے۔

(٣٤٦٤٨) وَمَاتَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ فِي سَنَةِ ، ثَمَانِينَ.

(۳۴۶۴۸) حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ کا اسی ہجری میں انتقال ہوا۔

(٣٤٦٤٩) وَتُوُفِّيَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۶۴۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال اڑسٹھ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٥٠) وَمَاتَ شُرَيْحٌ فِي سَنَةِ ثَلاَث وَسَبْعِينَ.

(۳۴۶۵۰) حضرت شریح کا انتقال تہتر ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٥١) وَمَاتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَتِسْعِينَ.

(۳۴۶۵۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ بن حسین کا انتقال بانوے ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٥٢) وَمَاتَ أَبُو جَعْفَرٍ فِي سَنَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۵۲) حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو چودہ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٥٣) وَمَاتَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي سَنَةِ ثَلاَثٍ وَتِسْعِينَ.

(۳۴۶۵۳) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا انتقال ترانوے ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٥٤) وَمَاتَ مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۵۴) حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو چھ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٥٥) وَمَاتَ أَبُو بُرْدَةَ ،

(۳۴۶۵۵) حضرت ابو بردہ۔

(٣٤٦٥٦) وَالشَّعْبِيُّ فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۵۶) اور حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو چار ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٥٧) وَمَاتَ أَبُو بُرْدَةَ وَهُوَ ابْنُ نَيِّفٍ وَثَمَانِينَ سَنَة.

(۳۴۶۵۷) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کا انتقال اسّی سال سے کچھ زائد عمر میں ہوا۔

(٣٤٦٥٨) وَقُتِلَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ.

(۳۴۶۵۸) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ پچانوے ہجری میں شہید ہوئے۔

(٣٤٦٥٩) وَمَاتَ إِبْرَاهِيمُ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَتِسْعِينَ.

(۳۴۶۵۹) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا چھیانوے ہجری میں انتقال ہوا۔

(٣٤٦٦٠) وَمَاتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۰) حضرت عمر بن عبدالعزیز کا انتقال ایک سو ایک ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٦١) وَمَاتَ الْحَسَنُ ،

(۳۴۶۶۱) اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ۔

(٣٤٦٦٢) وَابْنُ سِيرِينَ فِي سَنَةِ عَشْرٍ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۲) اور حضرت ابن سیرین کا انتقال ایک سو دس ہجری میں۔

(٣٤٦٦٣) وَمَاتَ سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فِي زَمَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ.

(۳۴۶۶۳) حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت سلیمان بن عبدالملک کے دور میں ہوا۔

(٣٤٦٦٤) وَمَاتَ مُجَاهِدٌ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۴) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو دو ہجری میں ہوا۔

٣٤٦٦٥) وَمَاتَ الضَّحَّاكُ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۵) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو پانچ ہجری میں ہوا۔

٣٤٦٦٦) وَمَاتَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ سَنَةَ ثَمَانٍ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۶) حضرت محمد بن کعب القرظی کا انتقال ایک سو آٹھ ہجری میں ہوا۔

٣٤٦٦٧) وَمَاتَ طَلْحَةُ الْيَامِيُّ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۷) حضرت طلحہ الیامی رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو بارہ ہجری میں ہوا۔

٣٤٦٦٨) وَمَا- زُبَيْدٌ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۸) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو بائیس ہجری میں ہوا۔

٣٤٦٦٩) وَمَاتَ سَلَمَةُ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۶۹) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو اکیس ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٧٠) وَمَاتَ مَنْصُورٌ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَثَلاَثِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۰) حضرت منصور رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو بتیس ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٧١) وَمَاتَ قَتَادَةُ ،

(۳۴۶۷۱) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ

(٣٤٦٧٢) وَنَافِعٌ ، فِي سَنَةِ سَبْعَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۲) اور حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو سترہ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٧٣) وَمَاتَ الْحَكَمُ فِي سَنَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۳) حضرت حکم کا انتقال ایک سو پندرہ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٧٤) وَمَاتَ أَبُو قَيْسٍ ،

(۳۴۶۷۴) حضرت ابو قیس رضی اللہ عنہ

(٣٤٦٧٥) وَوَاصِلٌ ،

(۳۴۶۷۵) حضرت واصل رضی اللہ عنہ

(٣٤٦٧٦) وَحَمَّادٌ ، فِي سَنَةِ عِشْرِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۶) اور حضرت حماد کا انتقال ایک سو بیس ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٧٧) وَمَاتَ أَبُو صَخْرَةَ فِي سَنَةِ ، ثَمَانَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۷) ابو صخرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو اٹھارہ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٧٨) وَمَاتَ حَبِيبٌ فِي سَنَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۸) حضرت حبیب رحمہ اللہ کا انتقال ایک سو انیس ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٧٩) وَمَاتَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فِي سَنَةِ سَبْعَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۷۹) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو سترہ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٨٠) وَتُوُفِّيَ عَطَاءٌ فِي سَنَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۰) حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو پندرہ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٨١) وَمَاتَ مُغِيرَةُ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَثَلاَثِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۱) حضرت مُغیرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو چھتیس ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٨٢) وَمَاتَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ،

(۳۴۶۸۲) حضرت عبد الملک بن ابو سلیمان رضی اللہ عنہ۔

(٣٤٦٨٣) وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۳) اور ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک سو پینتالیس ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٨٤) وَمَاتَ أَبُو إِسْحَاقَ ،

(۳۴۶۸۴) حضرت ابو اسحاق رضی اللہ عنہ

(٣٤٦٨٥) وَجَابِرٌ الْجُعْفِيُّ فِي سَنَةِ ثَمَانَ وَعِشْرِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۵) اور حضرت جابر الجعفی کا انتقال ایک سو اٹھائیس ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٨٦) وَمَاتَ مِسْعَرٌ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۶) حضرت مسعر ایک سو پچپن ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٦٨٧) وَمَاتَ عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۷) حضرت علی بن صالح رضی اللہ عنہ ایک سو چوّن ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٦٨٨) وَمَاتَ الثَّوْرِيُّ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَسِتِّينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۸) حضرت ثوری کا انتقال ایک سو اکسٹھ ہجری میں ہوا۔

(٣٤٦٨٩) وَمَاتَ شُعْبَةُ فِي سَنَةِ سِتِّينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۶۸۹) حضرت شعبہ کا انتقال ایک سو ساٹھ ہجری میں ہوا۔

(١) باب

باب

(٣٤٦٩٠) وَوَلِيَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ سَنَتَيْنِ وَنِصْفاً ، وَتُوُفِّيَ مِنْ مُهَاجِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ.

(۳۴۶۹۰) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اڑھائی سال خلیفہ رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بارہویں سال ان کا انتقال ہوا۔

(٣٤٦٩١) وَوَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَشْرَ سِنِينَ وَنِصْفاً ، وَقُتِلَ سَنَةَ ثَلاَثٍ وَعِشْرِينَ مِنْ مُهَاجِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي ذِي الْحِجَّةِ.

(۳۴۶۹۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دس سال چھ ماہ خلیفہ رہے اور ماہ ذی الحجہ تیئس ہجری کو شہید ہوئے۔

(٣٤٦٩٢) وَوَلِيَ عُثْمَان بْنُ عَفَّانَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةٍ ، وَقُتِلَ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلاَثِينَ فِي ذِي الْحِجَّةِ.

(۳۴۶۹۲) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بارہ برس خلیفہ رہے، اور پینتیس ہجری کو ماہ ذی الحجہ میں شہید ہوئے۔

(٣٤٦٩٣) وَوَلِيَ عَلِيٌّ خَمْسَ سِنِينَ ، وَقُتِلَ فِي سَنَةِ أَرْبَعِينَ مِنْ مُهَاجِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، فِي لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، وَمَاتَ لَيْلَةَ الأَحَدِ.

(۳۴۶۹۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ پانچ برس خلیفہ رہے، اور چالیس ہجری کو شہید ہوئے اکیس رمضان المبارک جمعہ کا دن تھا۔

(٣٤٦٩٤) وَوَلِيَ مُعَاوِيَةُ عِشْرِينَ إِلاَّ شَيْئًا ، وَمَاتَ سَنَةَ سِتِّينَ مِنَ الْمُهَاجِرِ.

(۳۴۶۹۴) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیس سال سے کچھ کم عرصہ خلیفہ رہے اور ساٹھ ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔

(٣٤٦٩٥) وَوَلِيَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَلاَثَ سِنِينَ وَنِصْفًا.

(۳۴۶۹۵) یزید بن معاویہ تین سال چھ ماہ حاکم رہا۔

(٣٤٦٩٦) وَكَانَتْ فِتْنَةُ ابْنِ الزُّبَيْرِ تِسْعَ سِنِينَ.

(۳۴۶۹۶) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی آزمائش نو برس رہی۔

(٣٤٦٩٧) وَوَلِيَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ نَحْوًا مِنْ تِسْعَةِ أَشْهُرٍ ، أَوْ عَشْرَةٍ.

(۳۴۶۹۷) مروان بن حکم نو یا دس ماہ حاکم رہا۔

(٣٤٦٩٨) وَوَلِيَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً.

(۳۴۶۹۸) عبد الملک بن مروان چودہ برس خلیفہ رہا۔

(٣٤٦٩٩) وَوَلِيَ الْوَلِيدُ تِسْعَ سِنِينَ.

(۳۴۶۹۹) ولید نو برس خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠٠) وَوَلِيَ سُلَيْمَانُ ،

(۳۴۷۰۰) سلیمان خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠١) وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا سَنَتَيْنِ وَنِصْفاً.

(۳۴۷۰۱) اور حضرت عمر بن عبد العزیز دونوں دو سال اور چھ ماہ خلیفہ رہے۔

(٣٤٧٠٢) وَوَلِيَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عِشْرِينَ سَنَةً إِلاَّ أَشْهُرًا.

(۳۴۷۰۲) ہشام بن عبد الملک ایک ماہ کم بیس سال خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠٣) وَوَلِيَ الْوَلِيدُ بْنُ يَزِيدَ نَحْوًا مِنْ سَنَتَيْنِ.

(۳۴۷۰۳) ولید بن یزید دو سال خلیفہ رہا۔

(٣٤٧٠٤) وَوَلِيَ يَزِيدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ سِتَّةَ أَشْهُرٍ.

(۳۴۷۰۴) یزید بن ولید بن عبد الملک چھ ماہ خلیفہ رہا۔

(۳٤٧٠٥) وَوَلِيَ إِبْرَاهِيمُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

(۳۴۷۰۵) ابراہیم بن ولید چالیس راتیں خلیفہ رہا۔

(۳٤٧٠٦) وَوَلِيَ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ خَمْسَ سِنِينَ ، وَهُوَ الَّذِي أُخِذَتِ الْخِلاَفَةُ مِنْهُ.

(۳۴۷۰۶) مروان بن محمد بن مروان پانچ سال خلیفہ رہا، پھر اس سے خلافت چھین لی گئی۔

(۲) الْوُلاَةُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ

بنو ہاشم کے حکمرانوں کا ذکر

(۳٤٧٠٧) وَوَلِيَ أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَرْبَعَ سِنِينَ وَنِصْفًا.

(۳۴۷۰۷) ابو عباس عبد اللہ بن محمد چار سال چھ ماہ خلیفہ رہے۔

(۳٤٧٠٨) وَوَلِيَ أَبُو جَعْفَرٍ ، وَاسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۴۷۰۸) ابو جعفر عبد اللہ بن محمد بائیس سال خلیفہ رہا۔

(۳٤٧٠٩) وَوَلِيَ الْمَهْدِيُّ عَشْرَ سِنِينَ.

(۳۴۷۰۹) مہدی دس برس خلیفہ رہا۔

(۳٤٧١٠) وَوَلِيَ مُوسَى بْنُ الْمَهْدِيِّ سَنَةً وَشَهْراً.

(۳۴۷۱۰) موسیٰ بن مہدی ایک سال ایک ماہ خلیفہ رہا۔

(۳٤٧١١) وَوَلِيَ هَارُونُ ثَلاَثًا وَعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۴۷۱۱) ہارون تئیس برس خلیفہ رہا۔

(۳٤٧١٢) وَوَلِيَ الْمَأْمُونُ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ سَنَةً إِلاَّ شَهْرًا.

(۳۴۷۱۲) مامون ایک ماہ کم بائیس برس خلیفہ رہا۔

(۳) باب

باب

(۳٤٧١٣) وَذَكَرَ ابْنُ إِدْرِيسَ :قَالَ سَأَلْتُ إِسْرَائِيلَ :أَبُو إِسْحَاقَ ابْنُ كَمْ مَاتَ ؟ قَالَ :مَاتَ ابْنُ سِتٍّ وَتِسْعِينَ.

(۳۴۷۱۳) حضرت ابو ادریس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسرائیل سے دریافت کیا کہ ابو اسحاق کتنے برس کی عمر میں فوت

ہوئے؟ فرمایا چھیانوے برس کی عمر میں انتقال ہوا۔

(٣٤٧١٤) وَكَانَ الشَّعْبِيُّ أَكْبَرَ مِنْهُ بِسَنَتَيْنِ.

(۳۴۷۱۴) حضرت شعبی ان سے دو سال بڑے تھے۔

(٣٤٧١٥) وَقُتِلَ طَلْحَةُ

(۳۴۷۱۵) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

(٣٤٧١٦) وَالزُّبَيْرُ فِي رَجَبٍ سَنَةَ سِتٍّ وَثَلاَثِينَ.

(۳۴۷۱۶) اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ چھتیس ہجری میں شہید ہوئے۔

(٣٤٧١٧) وَمَاتَ مَسْرُوقٌ فِي سَنَةِ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۷۱۷) حضرت مسروق تریسٹھ ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧١٨) وَمَاتَ الأَسْوَدُ فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَسَبْعِينَ.

(۳۴۷۱۸) حضرت اسود چھتر ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧١٩) وَمَاتَ عَبِيدَةُ فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَسِتِّينَ.

(۳۴۷۱۹) حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ چونسٹھ ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢٠) وَمَاتَ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَسِتِّينَ.

(۳۴۷۲۰) علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ باسٹھ ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢١) وَمَاتَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ فِي سَنَةِ خَمْسٍ وَسَبْعِينَ.

(۳۴۷۲۱) عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ پچھتر ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢٢) وَمَاتَ أَبُو عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَخَمْسِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۷۲۲) ابوعون الثقفی رضی اللہ عنہ ایک سو اکیاون ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢٣) وَمَاتَ مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَخَمْسِينَ وَمِئَةٍ ، أَوَّلَهَا.

(۳۴۷۲۳) مالک بن مغول کا بھی اسی ہجری میں انتقال ہوا۔

(٣٤٧٢٤) وَمَاتَ إِسْرَائِيلُ فِي سَنَةِ سِتِّينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۷۲۴) اسرائیل ایک سو ساٹھ ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢٥) وَمَاتَ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ

(۳۴۷۲۵) قیس بن ربیع اور

(٣٤٧٢٦) وَجَعْفَرُ الأَحْمَرُ ، فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَسِتِّينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۷۲۶) جعفر الاحمر ایک سو سڑسٹھ ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢٧) وَمَاتَ شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِئَةٍ.

(۳۴۷۲۷) شریک بن عبداللہ ایک سو ستتر ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢٨) وَمَاتَ مُجَاهِدُ بْنُ جَبْرٍ فِي سَنَةِ ثِنْتَيْنِ وَمِئَةٍ.

(۳۴۷۲۸) مجاہد بن جبر ایک سو دو ہجری میں فوت ہوئے۔

(٣٤٧٢٩) وَمَاتَ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۳۴۷۲۹) ربعی بن حراش حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔

(٤) باب الكنى

کنیتوں کا بیان

(٣٤٧٣٠) - بَلَغَنَا : أَنَّ اسْمَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ : عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ.

(۳۴۷۳۰) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عثمان تھا۔

(٣٤٧٣١) وَاسْمَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ : عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجَرَّاحِ.

(۳۴۷۳۱) ابوعبیدۃ بن الجراح کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح تھا۔

(٣٤٧٣٢) وَاسْمَ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ : جُنْدُبُ بْنُ جُنَادَةَ.

(۳۴۷۳۲) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا نام جندب بن جنادہ تھا۔

(٣٤٧٣٣) وَاسْمَ أَبِي الدَّرْدَاءِ : عُوَيْمِرٌ.

(۳۴۷۳۳) ابوالدرداء کا نام عویمر تھا۔

(٣٤٧٣٤) وَاسْمَ أَبِي قَتَادَةَ : الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيٍّ.

(۳۴۷۳۴) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا نام حارث بن ربعی تھا۔

(٣٤٧٣٥) وَاسْمَ أَبِي مَحْذُورَةَ : سَمُرَةُ بْنُ مِعْيَرٍ.

(۳۴۷۳۵) ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کا نام سمرہ بن معیر تھا۔

(٣٤٧٣٦) وَاسْمَ أَبِي الْيَسَرِ : كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو.

(۳۴۷۳۶) ابوالیسر کا نام کعب بن عمرو تھا۔

(٣٤٧٣٧) وَاسْمَ أَبِی أُسَيْدَ :مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ رَبِيعَةَ.

(۳۴۷۳۷) ابواسید کا نام مالک بن ربیعہ بن سعد بن ربیعہ تھا۔

(٣٤٧٣٨) وَاسْمَ أَبِی بُرْزَةَ :نَضْلَةُ بْنُ عُبَيْدٍ.

(۳۴۷۳۸) ابو برزہ کا نام نضلہ بن عبید تھا۔

(٣٤٧٣٩) وَاسْمَ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ :سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۷۳۹) ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک تھا۔

(٣٤٧٤٠) وَاسْمَ أَبِی الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ :مَالِكُ بْنُ التَّيِّهَانِ.

(۳۴۷۴۰) ابوالہیثم بن التیہان کا نام مالک بن التیہان تھا۔

(٣٤٧٤١) وَاسْمَ أَبِی أَيُّوبَ :خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ.

(۳۴۷۴۱) ابوایوب کا نام خالد بن زید تھا۔

(٣٤٧٤٢) وَاسْمَ أَبِی مَسْعُودٍ :عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو.

(۳۴۷۴۲) ابومسعود کا نام عقبہ بن عمرو تھا۔

(٣٤٧٤٣) وَأَبُو الْمَلِيحِ :عَامِرُ بْنُ أُسَامَةَ.

(۳۴۷۴۳) ابوالملیح کا نام عامر بن اسامہ تھا۔

(٣٤٧٤٤) وَأَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ :عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ.

(۳۴۷۴۴) ابوموسیٰ اشعری کا نام عبداللہ بن قیس تھا۔

(٣٤٧٤٥) وَاسْمَ أَبِی أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ :الصُّدَيُّ بْنُ عَجْلاَنَ.

(۳۴۷۴۵) ابوامامہ الباہلی کا نام الصدی بن عجلان تھا۔

(٣٤٧٤٦) وَاسْمَ أَبِی أُمَامَةَ الأَنْصَارِيِّ :أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ.

(۳۴۷۴۶) ابوامامہ انصاری رضی اللہ عنہ کا نام اسعد بن زرارہ تھا۔

(٣٤٧٤٧) وَاسْمَ أَبِی دُجَانَةَ :سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ.

(۳۴۷۴۷) ابودجانہ کا نام سماک بن خرشہ تھا۔

(٣٤٧٤٨) وَاسْمَ أَبِی بَكْرَةَ :نُفَيْعُ بْنُ الْحَارِثِ.

(۳۴۷۴۸) ابوبکرہ کا نام نفیع بن حارث تھا۔

(٣٤٧٤٩) وَاسْمَ أَبِی هُرَيْرَةَ :عَبْدُ شَمْسٍ.

(۳۴۷۴۹) ابوہریرہ کا نام عبد شمس تھا۔

(٣٤٧٥٠) وَأَبُو طَلْحَةَ الأَنْصَارِيُّ :زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ.

(۳۴۷۵۰) ابوطلحہ انصاری کا نام زید بن سہل تھا۔

(٣٤٧٥١) وَأَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ :هَانِءُ بْنُ نِيَارٍ.

(۳۴۷۵۱) ابو بردہ ابن نیار کا نام ھانی بن نیار تھا۔

(٣٤٧٥٢) وَأَبُو أُحَيْحَةَ :سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ.

(۳۴۷۵۲) ابواحیحہ کا نام سعید بن العاص تھا۔

(٣٤٧٥٣) عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اسْمُهُ :شَيْبَةُ.

(۳۴۷۵۳) عبدالمطلب کا نام شیبہ تھا۔

(٣٤٧٥٤) وَهَاشِمٌ اسْمُهُ :عَمْرٌو.

(۳۴۷۵۴) ہاشم کا نام عمرو تھا۔

(٣٤٧٥٥) وَعَبْدُ مَنَافٍ الْكَبِيرُ :الْمُغِيرَةُ.

(۳۴۷۵۵) عبد مناف الکبیر کا نام مغیرہ تھا۔

(٣٤٧٥٦) وَاسْمُ أَبِي لَهَبٍ :عَبْدُ الْعُزَّى بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

(۳۴۷۵۶) ابولہب کا نام عبدالعزی بن عبدالمطلب تھا۔

(٣٤٧٥٧) أَبُو جُحَيْفَةَ :وَهْبٌ السُّوَائِيُّ.

(۳۴۷۵۷) ابوجحیفہ کا نام وھب السوائی تھا۔

(٣٤٧٥٨) أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ الْيَمَانِ :حُسَيْلُ بْنُ جَابِرٍ.

(۳۴۷۵۸) ابوحذیفہ بن الیمان کا نام حسیل بن جابر تھا۔

(٣٤٧٥٩) وَاسْمُ أَبِي وَائِلٍ :شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ.

(۳۴۷۵۹) ابووائل کا نام شقیق بن سلمہ تھا۔

(٣٤٧٦٠) وَأَبُو الأَحْوَصِ :عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْجُشَمِيُّ.

(۳۴۷۶۰) ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک الجشمی تھا۔

(٣٤٧٦١) وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ :عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبٍ.

(۳۴۷۶۱) ابوعبدالرحمن السلمی کا نام عبداللہ بن حبیب تھا۔

(٣٤٧٦٢) أَبُو الْبُخْتَرِيُّ الطَّائِيُّ :سَعِيدُ بْنُ فَيْرُوز.

(۳۴۷۶۲) ابوالبختری کا نام سعید بن فیروز تھا۔

(٣٤٧٦٣) وَاسْمَ أَبِي رَزِينٍ :مَسْعُودٌ.

(۳۴۷۶۳) ابورزین کا نام مسعود تھا۔

(٣٤٧٦٤) وَأَبُو ظَبْيَانِ :حُصَيْنُ بْنُ جُنْدُبٍ.

(۳۴۷۶۴) ابوظبیان کا نام حصین بن جندب تھا۔

(٣٤٧٦٥) وَأَبُو الزَّعْرَاءِ :عَبْدُ اللهِ بْنُ هَانِءٍ.

(۳۴۷۶۵) ابوالزعراء کا نام عبداللہ بن ھانی تھا۔

(٣٤٧٦٦) وَأَبُو الزَّعْرَاءِ الْجُشَمِيُّ :عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو.

(۳۴۷۶۶) ابوالزعراء الجشمی کا نام عمرو بن عمرو تھا۔

(٣٤٧٦٧) أَبُو سُفْيَانَ :طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ.

(۳۴۷۶۷) ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع تھا۔

(٣٤٧٦٨) وَأَبُو صَالِحٍ صَاحِبُ الأَعْمَشِ :ذَكْوَانُ.

(۳۴۷۶۸) ابوصالح صاحب الاعمش کا نام ذکوان تھا۔

(٣٤٧٦٩) وَأَبُو صَالِحٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِيءٍ صَاحِبُ الْكَلْبِيِّ :بَاذَانُ.

(۳۴۷۶۹) ابوصالح صاحب الکلبی کا نام باذان تھا۔

(٣٤٧٧٠) أَبُو صَالِحٍ الْحَنَفِيُّ :مَاهَانُ.

(۳۴۷۷۰) ابوصالح الحنفی کا نام ماھان تھا۔

(٣٤٧٧١) أَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ :سَعْدُ بْنُ إِيَاسٍ.

(۳۴۷۷۱) ابوعمرو الشیبانی کا نام سعد بن ایاس تھا۔

(٣٤٧٧٢) أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِي :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بن مُلّ.

(۳۴۷۷۲) ابوعثمان النھدی کا نام عبداللہ بن مل تھا۔

(٣٤٧٧٣) أَبُو قِلاَبَةَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدٍ.

(۳۴۷۷۳) ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید تھا۔

(٣٤٧٧٤) أَبُو الْوَدَّاك :جَبْرُ بْنُ نَوْف.

(۳۴۷۷۴)ابوالوداک کا نام جبر بن نوف تھا۔

۳٤۷۷٥) أَبُو كَاهِلٍ :قَيْسُ بْنُ عَائِذٍ ، وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۴۷۷۵)ابوکاھل کا نام قیس بن عائذ تھا اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی زیارت بھی کی تھی۔

۳٤۷۷٦) أَبُو السَّفَرِ :سَعِيدُ بْنُ يُحْمِدَ.

(۳۴۷۷۶)ابوالسفر کا نام سعید بن یحمد تھا۔

۳٤۷۷۷) أَبُو الأَسْوَدِ الدُّؤَلِيُّ :ظَالِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ.

(۳۴۷۷۷)ابوالاسود الدولی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان تھا۔

۳٤۷۷۸) أَبُو حَكِيمٍ الْمُزَنِيُّ :عَقِيلُ بْنُ مُقَرِّنٍ.

(۳۴۷۷۸)ابوحکیم المزنی کا نام عقیل بن مقرن تھا۔

۳٤۷۷۹) أَبُو سَرِيحَةَ :حُذَيْفَةُ بْنُ أَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ.

(۳۴۷۷۹)ابوسریحہ کا نام حذیفہ بن اسید الغفاری تھا۔

۳٤۷۸۰) أَبُو عَمْرَةَ :مَعْقِلٌ.

(۳۴۷۸۰)ابوعمرہ کا نام معقل تھا۔

۳٤۷۸۱) أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي :عَلِيُّ بْنُ دَاوُد.

(۳۴۷۸۱)ابوالمتوکل کا نام علی بن داؤد تھا۔

۳٤۷۸۲) أَبُو الْكَنُودِ الأَزْدِيُّ :عَبْدُ اللهِ بْنُ عُوَيْمِرٍ.

(۳۴۷۸۲)ابوالکنود الازدی کا نام عبداللہ بن عویمر تھا۔

۳٤۷۸۳) أَبُو عَطِيَّةَ الْهَمْدَانِيُّ :مَالِكُ بْنُ عَامِرٍ.

(۳۴۷۸۳)ابوعطیہ الھمدانی کا نام مالک بن عامر تھا۔

۳٤۷۸٤) أَبُو بُرْدَةَ الأَشْعَرِيُّ :عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۷۸۴)ابوبردہ الاشعری کا نام عامر بن عبداللہ تھا۔

۳٤۷۸٥) أَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِيُّ :هُرْمُزُ.

(۳۴۷۸۵)ابوخالد کا نام ہرمز تھا۔

۳٤۷۸٦) أَبُو مَعْمَرٍ :عَبْدُ اللهِ بْنُ سَخْبَرَةَ.

(۳۴۷۸۶)ابومعمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ تھا۔

(٣٤٧٨٧) أَبُو صُفْرَةَ :سَارِقُ بْنُ ظَالِمٍ.
(۳۴۷۸۷) ابوصفرہ کا نام سارق بن ظالم تھا۔
(٣٤٧٨٨) أَبُو الطُّفَيْلِ :عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ.
(۳۴۷۸۸) ابوطفیل کا نام عامر بن واثلہ تھا۔
(٣٤٧٨٩) أَبُو الْقَعْقَاعِ الْجَرْمِيُّ :عَبْدُ اللهِ بْنُ خَالِدٍ.
(۳۴۷۸۹) ابوالقعقاع الجرمی کا نام عبداللہ بن خالد تھا۔
(٣٤٧٩٠) أَبُو الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيُّ :رُفَيْعٌ.
(۳۴۷۹۰) ابوالعالیہ الریاحی کا نام رفیع تھا۔
(٣٤٧٩١) وَأَبُو الْعَالِيَةِ :زِيَادُ بْنُ فَيْرُوز.
(۳۴۷۹۱) ابوالعالیہ کا نام زیاد بن فیروز تھا۔
(٣٤٧٩٢) وَأَبُو الضُّحَى :مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ.
(۳۴۷۹۲) ابوالضحی کا نام مسلم بن صبیح تھا۔
(٣٤٧٩٣) أَبُو عِيسَى :يَحْيَى بْنُ رَافِعٍ.
(۳۴۷۹۳) ابوعیسی کا نام یحیٰ بن رافع تھا۔
(٣٤٧٩٤) أَبُو الْحَلاَلُ الْعَتَكِيُّ :رَبِيعَةُ بْنُ زُرَارَةَ.
(۳۴۷۹۴) ابوالحلال لعتکی کا نام ربیعہ بن زرارہ تھا۔
(٣٤٧٩٥) أَبُو الْجَلْدِ :جَيْلاَنُ بْنُ فَرْوَةَ.
(۳۴۷۹۵) ابوالجلد کا نام جیلان بن فروہ تھا۔
(٣٤٧٩٦) أَبُو جَمْرَةَ :نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ.
(۳۴۷۹۶) ابوجمرہ کا نام نصر بن عمران تھا۔
(٣٤٧٩٧) أَبُو حَمْزَةَ الأَسَدِيُّ :عَمَّارُ بْنُ أَبِي عَطَاءٍ.
(۳۴۷۹۷) ابوحمزہ الاسدی کا نام عمار بن ابی عطاء تھا۔
(٣٤٧٩٨) وَأَبُو حَمْزَةَ الأَعْوَرُ :مَيْمُونٌ.
(۳۴۷۹۸) ابوحمزہ کا نام میمون تھا۔
(٣٤٧٩٩) وَأَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ :ثَابِتٌ.

(۳۴۷۹۹) ابوحمزہ الثمالی کا نام ثابت تھا۔

(۳٤٨٠٠) وَأَبُو التَّيَّاحِ الضُّبَعِيُّ :يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

(۳۴۸۰۰) ابوالتیاح الضبعی کا نام یزید بن حمید تھا۔

(۳٤٨٠١) أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ :عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ.

(۳۴۸۰۱) ابوعمران الجونی کا نام عبدالملک بن حبیب تھا۔

(۳٤٨٠٢) أَبُو تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيُّ :طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ.

(۳۴۸۰۲) ابوتمیمہ الہجیمی کا نام طریف بن مجالد تھا۔

(۳٤٨٠٣) أَبُو لَبِيدٍ :لِمَازَةُ بْنُ زَبَّارٍ.

(۳۴۸۰۳) ابولبید کا نام لمازہ بن زبار تھا۔

(۳٤٨٠٤) أَبُو الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيُّ :هَرِمٌ.

(۳۴۸۰۴) ابوالعجفاء کا نام ہرم تھا۔

(۳٤٨٠٥) أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ :حُدَيْرُ بْنُ كُرَيْبٍ.

(۳۴۸۰۵) ابوالزاہریہ کا نام حدیر بن کریب تھا۔

(۳٤٨٠٦) أَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيُّ :عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۸۰۶) ابومسلم الخولانی کا نام عبداللہ بن عبداللہ تھا۔

(۳٤٨٠٧) أَبُو حَازِمٍ الْمَدِينِيُّ :سَلَمَةُ بْنُ دِينَارٍ.

(۳۴۸۰۷) ابوحازم المدینی کا نام سلمہ بن دینار تھا۔

(۳٤٨٠٨) أَبُو الزِّنَادُ :عَبْدُ اللهِ بْنُ ذَكْوَانَ.

(۳۴۸۰۸) ابوالزناد کا نام عبداللہ بن ذکوان تھا۔

(۳٤٨٠٩) أَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِء :يَزِيدُ بْنُ الْقَعْقَاعِ.

(۳۴۸۰۹) ابوجعفر القاری کا نام یزید بن القعقاع تھا۔

(۳٤٨١٠) أَبُو الْحُوَيْرِثِ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ.

(۳۴۸۱۰) ابوالحویرث کا نام عبدالرحمن بن معاویہ تھا۔

(۳٤٨١١) أَبُو الْخَلِيلِ :صَالِحُ بْنُ مَرْيَمٍ.

(۳۴۸۱۱) ابوالخلیل کا نام صالح بن ابومریم تھا۔

(٣٤٨١٢) أَبُو نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ : عَمْرٌو.

(۳۴۸۱۲) ابونعامۃ کا نام عمرو تھا۔

(٣٤٨١٣) أَبُو السَّلِيلِ : ضُرَيْبُ بْنُ نُفَيْرٍ.

(۳۴۸۱۳) ابوالسلیل کا نام ضریب بن نفیر تھا۔

(٣٤٨١٤) أَبُو مُرَايَةَ الْعِجْلِيُّ : عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو.

(۳۴۸۱۴) ابومرایہ العجلی کا نام عبداللہ بن عمرو تھا۔

(٣٤٨١٥) أَبُو السَّوَارِ الْعَدَوِيُّ : حَسَّانُ بْنُ حُرَيْثٍ.

(۳۴۸۱۵) ابوالسوار العدوی کا نام حسان بن حریث تھا۔

(٣٤٨١٦) وَيُقَالَ : أَبُو قَتَادَةَ الْعَدَوِيُّ : تَمِيمُ بْنُ نُذَيْرٍ.

(۳۴۸۱۶) ابوقتادہ العدوی کا نام تمیم بن نذیر تھا۔

(٣٤٨١٧) أَبُو عَاصِمٍ الْغَطَفَانِيُّ : عَلِيُّ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ.

(۳۴۸۱۷) ابوعاصم الغطفانی کا نام علی بن عبیداللہ تھا۔

(٣٤٨١٨) وَأَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ : عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : عِمْرَانُ بْنُ مِلْحَانَ.

(۳۴۸۱۸) ابورجاء العطاردی کا نام عمران بن عبداللہ اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ عمران بن ملحان نام تھا۔

(٣٤٨١٩) أَبُو نَضْرَةَ : مُنْذِرُ بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۸۱۹) ابونضرہ کا نام منذر بن مالک تھا۔

(٣٤٨٢٠) أَبُو الصِّدِّيقِ النَّاجِي : بَكْرٌ.

(۳۴۸۲۰) ابوالصدیق الناجی کا نام بکر تھا۔

(٣٤٨٢١) أَبُو هُنَيْدَةَ : حُرَيْثُ بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۸۲۱) ابوھنیدہ کا نام حریث بن مالک تھا۔

(٣٤٨٢٢) أَبُو أَيُّوبَ الأَزْدِيُّ : يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۸۲۲) ابوایوب الازدی کا نام یحیٰ بن مالک تھا۔

(٣٤٨٢٣) أَبُو حَسَّانَ الأَعْرَجُ : مُسْلِمٌ.

(۳۴۸۲۳) ابوحسان الاعرج کا نام مسلم تھا۔

(٣٤٨٢٤) أَبُو مِجْلَزٍ : لاَحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ.

(۳۴۸۲۴) ابومجلز کا نام لاحق بن حمید تھا۔

(۳٤۸۲٥) أَبُو الزُّبَيْرِ : مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ.

(۳۴۸۲۵) ابوزبیر کا نام محمد بن مسلم تھا۔

(۳٤۸۲٦) والزُّهْرِی : مُحَمَّد بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ شِهَابٍ.

(۳۴۸۲۶) زہری کا نام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب تھا۔

(۳٤۸۲۷) أَبُو مَعْشَرٍ : زِيَادُ بْنُ كُلَيْبٍ.

(۳۴۸۲۷) ابومعشر کا نام زیاد بن کلیب تھا۔

(۳٤۸۲۸) وَأَبُو عَبْدِ اللهِ الشَّقَرِيُّ : سَلَمَةُ بْنُ تَمَّامٍ.

(۳۴۸۲۸) ابوعبداللہ الشقر ی کا نام سلمہ بن تمام تھا۔

(۳٤۸۲۹) أَبُو الْجَحَّافِ : دَاوُدُ بْنُ أَبِی عَوْفٍ.

(۳۴۸۲۹) ابوالجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف تھا۔

(۳٤۸۳۰) وَأَبُو حُصَيْنٍ : عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ.

(۳۴۸۳۰) ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم تھا۔

(۳٤۸۳۱) أَبُو إِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ : عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۸۳۱) ابواسحاق کا نام عمرو بن عبداللہ تھا۔

(۳٤۸۳۲) وَأَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ : سُلَيْمَانُ بْنُ فَيْرُوزٍ.

(۳۴۸۳۲) ابواسحاق الشیبانی کا نام سلیمان بن فیروز تھا۔

(۳٤۸۳۳) أَبُو حِبَرَةَ : شِيْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۸۳۳) ابوحبر ہ کا نام شیحہ بن عبداللہ تھا۔

(۳٤۸۳٤) أَبُو الْوَازِعِ الرَّاسِبِيُّ : جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو.

(۳۴۸۳۴) ابوالوازع الراسبی کا نام جابر بن عمرو تھا۔

(۳٤۸۳٥) أَبُو الْعَلاَءِ بْنِ الشِّخِّيرِ : يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ.

(۳۴۸۳۵) ابوالعلاء بن الشخیر کا نام یزید بن عبداللہ بن الشخیر تھا۔

(۳٤۸۳٦) أَبُو فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيُّ : عُرْوَةُ بْنُ الْحَارِثِ.

(۳۴۸۳۶) ابوفروہ الہمدانی کا نام عروہ بن حارث تھا۔

(٣٤٨٣٧) أَبُو فَرْوَةَ الْجُهَنِيُّ :مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ.
(۳۴۸۳۷) ابوفروہ الجہنی کا نام مسلم بن سالم تھا۔
(٣٤٨٣٨) أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيُّ :حِطَّانُ بْنُ خُفَافٍ.
(۳۴۸۳۸) ابوالجویریہ الجرمی کا نام حطان بن خفاف تھا۔
(٣٤٨٣٩) أَبُو رَيْحَانَةَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ مَطَرٍ.
(۳۴۸۳۹) ابوریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر تھا۔
(٣٤٨٤٠) أَبُو حَازِمٍ الأَشْجَعِيُّ :سَلْمَانُ.
(۳۴۸۴۰) ابوحازم الاشجعی کا نام سلمان تھا۔
(٣٤٨٤١) أَبُو رَزِينٍ الْعُقَيْلِيُّ :لَقِيطُ بْنُ عَامِرٍ.
(۳۴۸۴۱) ابورزین العقیلی کا نام لقیط بن عامر تھا۔
(٣٤٨٤٢) أَبُو الْغَرِيفِ :عُبَيْدُ اللهِ بْنُ خَلِيفَةَ.
(۳۴۸۴۲) ابوالغریف کا نام عبیداللہ بن خلیفہ تھا۔
(٣٤٨٤٣) أَبُو رَوْقٍ :عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ.
(۳۴۸۴۳) ابوروق کا نام عطیہ بن حارث تھا۔
(٣٤٨٤٤) أَبُو الْيَقْظَانِ :عُثْمَانُ بْنُ عُمَيْرٍ.
(۳۴۸۴۴) ابوالیقظان کا نام عثمان بن عمیر تھا۔
(٣٤٨٤٥) أَبُو عَمْرٍو الشَّعْبِيُّ :عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ.
(۳۴۸۴۵) ابوعمرو الشعبی کا نام عامر بن شراحیل تھا۔
(٣٤٨٤٦) أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ :سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ.
(۳۴۸۴۶) ابومالک الاشجعی کا نام سعد بن طارق تھا۔
(٣٤٨٤٧) أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ :يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ.
(۳۴۸۴۷) ابوحیان التیمی کا نام یحییٰ بن سعید تھا۔
(٣٤٨٤٨) أَبُو قَيْسٍ الأَوْدِيُّ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَرْوَانَ.
(۳۴۸۴۸) ابوقیس الاودی کا نام عبدالرحمن بن ثروان تھا۔
(٣٤٨٤٩) أَبُو مَيْسَرَةَ :عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ.

۳۴۸)ابومیسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل تھا۔

٣٤) أَبُو جَعْفَرِ الْفَرَّاءُ : كَيْسَانُ.

۳۴۸)ابوجعفر الفراء کا نام کیسان تھا۔

٣٤) الْأَوْزَاعِيُّ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو ، وَيُكَنَّى أَبَا عَمْرٍو.

۳۴۸)الاوزاعی کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو اور کنیت ابوعمرو تھی۔

٣٤) الإِفْرِيقِيُّ :عَبْدُ الرَّحْمَان بْنُ زِيَادٍ.

۳۴۸)الافریقی کا نام عبدالرحمٰن بن زیاد تھا۔

٣٤) أَبُو جَعْفَرٍ :مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ.

۳۴۸)ابوجعفر کا نام محمد بن علی بن حسین ہے جن سے امام زہری روایت کرتے ہیں۔

٣٤) أَبُو جَمِيلَةَ :سُنَيْنٌ السُّلَمِيُّ.

۳۴۸)ابوجمیلہ کا نام سنین السلمی تھا۔

٣٤) أَبُو بِشْرٍ :جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ.

۳۴۸)ابوبشر کا نام جعفر بن ایاس تھا۔

٣٤) أَبُو عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ :مُحَمَّدُ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ.

۳۴۸)ابوعون الثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ تھا۔

٣٤) أَبُو عَاصِمٍ الثَّقَفِيُّ :مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ.

۳۴۸)ابوعاصم الثقفی کا نام محمد بن ابوایوب تھا۔

٣٤) أَبُو الْعَنْبَسِ :سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ.

۳۴۸)ابوالعنبس کا نام سعید بن کثیر تھا۔

٣٤) أَبُو سِنَانٍ :ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ.

۳۴۸)ابوسنان کا نام ضرار بن مرہ تھا۔

٣٤) أَبُو سِيْدان الْغَطَفَانِيُّ :عُبَيْدُ بْنُ طُفَيْلٍ.

۳۴۸)ابوسیدان...... کا نام عبید بن طفیل تھا۔

٣٤) أَبُو كِبْرَانَ الْجَرْمِيُّ :الْحَسَنُ بْنُ عُقْبَةَ.

۳۴)ابوکبران الجرمی کا نام الحسن بن عقبہ تھا۔

(٣٤٨٦٢) أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ :عِيسَى بْنُ مَاهَانَ.
(۳۴۸۶۲) ابوجعفر الرازی کا نام عیسی بن ماھان تھا۔
(٣٤٨٦٣) أَبُو يَعْلَى الثَّوْرِيُّ :مُنْذِرٌ.
(۳۴۸۶۳) ابویعلی الثوری کا نام منذر تھا۔
(٣٤٨٦٤) أَبُو نُوحٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ فِطْرٌ :الْقَاسِمُ الأَنْصَارِيُّ.
(۳۴۸۶۴) ابونوح جن سے فطر روایت کرتے ہیں ان کا نام القاسم الانصاری تھا۔
(٣٤٨٦٥) أَبُو الْمُغِيرَةِ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ أَبُو إِسْحَاقَ :عُبَيْدٌ.
(۳۴۸۶۵) ابومغیرہ جن سے ابواسحاق روایت کرتے ہیں ان کا نام عبید تھا۔
(٣٤٨٦٦) السُّدِّيُّ :إِسْمَاعِيلُ.
(۳۴۸۶۶) السدی کا نام اسماعیل ہے۔
(٣٤٨٦٧) أَبُو الْمِقْدَامِ :ثَابِتُ بْنُ الْمِقْدَامِ.
(۳۴۸۶۷) ابوالمقدام کا نام ثابت بن المقدام تھا۔
(٣٤٨٦٨) الْجَرِيرِيُّ :سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ.
(۳۴۸۶۸) الجریری کا نام سعید بن ایاس تھا۔
(٣٤٨٦٩) وَأَبُو مَسْلَمَةَ :سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ.
(۳۴۸۶۹) ابومسلمہ کا نام سعید بن یزید تھا۔
(٣٤٨٧٠) أَبُو الْمِنْهَالِ :سَيَّارُ بْنُ سَلاَمَةَ.
(۳۴۸۷۰) ابوالمنہال کا نام سیار بن سلامہ تھا۔
(٣٤٨٧١) أَبُو نَصْرٍ :حُمَيْدُ بْنُ هِلاَلٍ.
(۳۴۸۷۱) ابونصر کا نام حمید بن ہلال تھا۔
(٣٤٨٧٢) أَبُو الْعَلاَءِ :هِلاَلُ بْنُ خَبَّابٍ.
(۳۴۸۷۲) ابوالعلاء کا نام ہلال بن خباب تھا۔
(٣٤٨٧٣) أَبُو الْمُخَارِقِ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ :مَغْرَاءُ.
(۳۴۸۷۳) ابوالمخارق کا نام مغراء تھا۔
(٣٤٨٧٤) أَبُو إِيَاسٍ :مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ.

(۳۴۸۷۴) ابوایاس کا نام معاویہ بن قرہ تھا۔

(٣٤٨٧٥) أَبُو خِفَافٍ صَاحِبُ أَبِي إِسْحَاقَ :نَاجِيَةُ الْعَدَوِيُّ.

(۳۴۸۷۵) ابوخفاف کا نام ناجیہ العدوی تھا۔

(٣٤٨٧٦) ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ.

(۳۴۸۷۶) ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ ابن ابی ملیکہ تھا۔

(٣٤٨٧٧) أَبُو أُسَامَةَ اسْمُهُ :زَيْدٌ.

(۳۴۸۷۷) ابواسامہ کا نام زید تھا۔

(٣٤٨٧٨) ابْنُ بُحَيْنَةَ ، اسْمُهُ :عَبْدُ اللهِ.

(۳۴۸۷۸) ابن بحینہ کا نام عبداللہ تھا۔

(٣٤٨٧٩) أَبُو الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيُّ :سُلَيْمُ بْنُ أَسْوَدَ.

(۳۴۸۷۹) ابوالشعثاء کا نام سلیم بن اسود تھا۔

(٣٤٨٨٠) أَبُو الْحَسَنِ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، هُوَ :هِلاَلُ بْنُ يَسَافٍ.

(۳۴۸۸۰) ابوالحسن جن سے عمرو بن مرہ روایت کرتے ان کا نام ہلال بن یساف ہے۔

(٣٤٨٨١) أَبُو يَعْفُورٍ الْعَبْدِيُّ :وَقْدَانُ الأَكْبَرُ.

(۳۴۸۸۱) ابویعفور العبدی کا نام وقدان الاکبر تھا۔

(٣٤٨٨٢) أَبُو يَعْفُورٍ الْعَامِرِيُّ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدٍ.

(۳۴۸۸۲) ابویعفور العامری کا نام عبدالرحمن بن عبید تھا۔

(٣٤٨٨٣) أَبُو ثَابِتٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ أَبُو يَعْفُورٍ :أَيْمَنُ.

(۳۴۸۸۳) ابوثابت جن سے ابویعفور روایت کرتے ہیں ان کا نام ایمن تھا۔

(٣٤٨٨٤) أَبُو الشَّعْثَاءِ :جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ.

(۳۴۸۸۴) ابوالشعثاء کا نام جابر بن زید تھا۔

(٣٤٨٨٥) أَبُو حَازِمٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ إِسْمَاعِيلُ :نَبْتَل.

(۳۴۸۸۵) ابوحازم جن سے اسماعیل روایت کرتے ہیں ان کا نام نبتل تھا۔

(٣٤٨٨٦) وَقَالَ بَعْضُهُمْ :أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ :عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۴۸۸۶) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن تھا۔

(٣٤٨٨٧) أَبُو الْمُهَلَّبِ ، صَاحِبُ عَوْفٍ :عُمَر بْنُ مُعَاوِيَةَ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ.

(۳۴۸۸۷) ابوالمهلب کا نام عمر بن معاویہ تھا، بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ان کا نام عبدالرحمن بن معاویہ ہے۔

(٣٤٨٨٨) أَبُو مُحَارِبٍ :مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو.

(۳۴۸۸۸) ابومحارب کا نام مسلم بن عمرو ہے۔

(٣٤٨٨٩) أَبُو الْخَلِيلِ :صَالِحٌ.

(۳۴۸۸۹) ابوالخلیل کا نام صالح تھا۔

(٣٤٨٩٠) أَبُو الْعَالِيَةِ الْكُوفِيُّ ، الَّذِى رَوَى عَنْهُ أَبُو إِسْحَاقَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَمَةَ الْهَمْدَانِيُّ.

(۳۴۸۹۰) ابوالعالیہ کوفی جن سے ابواسحاق روایت کرتے ہیں ان کا نام عبداللہ بن سلمہ الہمدانی تھا۔

(٣٤٨٩١) أَبُو الأَشْهَبِ :جَعْفَرُ بْنُ حَيَّانَ.

(۳۴۸۹۱) ابوالاشہب کا نام جعفر بن حیان تھا۔

(٣٤٨٩٢) أَبُو هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ :مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ.

(۳۴۸۹۲) ابو ہلال کا نام محمد بن سلیم تھا۔

(٣٤٨٩٣) أَبُو الْمُعْتَمِرِ :يَزِيدُ بْنُ طَهْمَانَ.

(۳۴۸۹۳) ابومعتمر کا نام یزید بن طہمان تھا۔

(٣٤٨٩٤) وَالْمَسْعُودِيُّ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ.

(۳۴۸۹۴) المسعودی کا نام عبدالرحمن بن عبداللہ بن عتبہ تھا۔

(٣٤٨٩٥) وَأَبُو الْعُمَيْسِ :عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۸۹۵) ابوالعمیس کا نام عتبہ بن عبداللہ تھا۔

(٣٤٨٩٦) اسْمُ أَبِى سَهْلٍ :عَوْفُ بْنُ أَبِى جَمِيلَةَ.

(۳۴۸۹۶) ابوسہل کا نام عوف بن ابی جمیلہ تھا۔

(٣٤٨٩٧) أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ :عُمَيْرُ بْنُ يَزِيدَ.

(۳۴۸۹۷) ابوجعفر الخطمی کا نام عمیر بن یزید تھا۔

(٣٤٨٩٨) أَبُو تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيُّ :عَبْدُ اللهِ بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۸۹۸) ابوتمیم الجیشانی کا نام عبداللہ بن مالک تھا۔

(٣٤٨٩٩) أَبُو وَهْبٍ الْجَيْشَانِيُّ ، اسْمُهُ :دَيْلَمٌ.

(۳۴۸۹۹) ابو وھب الجیشانی کا نام دیلم تھا۔

(٣٤٩٠٠) أَبُو حَرِيزٍ ، اسْمُهُ :عَبْدُ اللهِ بْنُ حُسَيْنٍ.

(۳۴۹۰۰) ابو حریز کا نام عبداللہ بن حسین تھا۔

(٣٤٩٠١) أَبُو فَاخِتَةَ ، مَوْلَى ابْنِ هُبَيْرَةَ :سَعِيدُ بْنُ عِلاَقَةَ.

(۳۴۹۰۱) ابو فاختہ کا نام سعید بن علاقہ تھا۔

(٣٤٩٠٢) أَبُو رَجَاءٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ ، وَابْنُ عُلَيَّةَ :مُحَمَّدُ بْنُ سَيْفٍ.

(۳۴۹۰۲) ابو رجاء جن سے شعبہ اور ابن علیہ روایت کرتے ہیں ان کا نام محمد بن سیف تھا۔

(٣٤٩٠٣) أَبُو الْمُعْتَمِرِ صَاحِبُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، اسْمُهُ :حَنَشٌ.

(۳۴۹۰۳) ابو معتمر کا نام حنش تھا۔

(٣٤٩٠٤) وَسَمِعْتُ مَنْ يَذْكُرُ :أَنَّ أَبَا حَمْزَةَ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ :سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ.

(۳۴۹۰۴) ابو حمزہ جن سے اسماعیل روایت کرتے ہیں ان کا نام سعد بن عبیدہ تھا۔

(٣٤٩٠٥) الْبَهِيُّ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ السُّدِّيُّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، اسْمُهُ :عَبْدُ اللهِ.

(۳۴۹۰۵) البھی جن سے السدی اور اسماعیل روایت کرتے ہیں ان کا نام عبداللہ ہے۔

(٣٤٩٠٦) ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، اسْمُهُ :عَبْدُ اللهِ.

(۳۴۹۰۶) ابن ابی نجیح کا نام عبداللہ تھا۔

(٣٤٩٠٧) وَالَّذِي رَوَى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ أَبُو مُسْلِمٍ ، اسْمُهُ :الأَغَرُّ.

(۳۴۹۰۷) ابو مسلم جن سے عطا بن ثابت روایت کرتے ہیں ان کا نام الاغر تھا۔

(٣٤٩٠٨) أَبُو عَبْدِ اللهِ الْبَرَّادُ ، اسْمُهُ :سَالِمٌ.

(۳۴۹۰۸) ابو عبداللہ البراد کا نام سالم تھا۔

(٣٤٩٠٩) أَبُو مُوسَى الَّذِي رَوَى عَنْهُ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ ، اسْمُهُ :يُحَنَّسُ.

(۳۴۹۰۹) ابو موسیٰ جن سے راشد بن سعد روایت کرتے ہیں ان کا نام یحنس تھا۔

(٣٤٩١٠) الأَعْمَشُ :سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ.

(۳۴۹۱۰) الاعمش کا نام سلیمان بن مہران تھا۔

(٣٤٩١١) أَبُو كَثِيرٍ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، اسْمُهُ :يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُذَيْنَةَ السُّحَيْمِيُّ.

(۳۴۹۱۱) ابو کثیر جو ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں ان کا نام یزید بن عبدالرحمٰن بن اذینہ السحیمی تھا۔

(٣٤٩١٢) أَبُو زُمَيْلٍ :سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ.

(۳۴۹۱۲) ابوزمیل کا نام سماک الحنفی تھا۔

(٣٤٩١٣) أَبُو النَّجَاشِيُّ ، مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، اسْمُهُ :عَطَاءٌ.

(۳۴۹۱۳) ابوالنجاشی کا نام عطاء تھا۔

(٣٤٩١٤) أَبُو كُدَيْنَةَ :يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ.

(۳۴۹۱۴) ابوکدینہ کا نام یحییٰ بن المھلب تھا۔

(٣٤٩١٥) اسْمُ أَبِي تِحْيَى :حُكَيْم بْنُ سَعْدٍ.

(۳۴۹۱۵) ابی تحیی کا نام حکیم بن سعد تھا۔

(٣٤٩١٦) أَبُو يَزِيدَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ سُفْيَانُ :وَقَاءُ بْنُ إِيَاسٍ.

(۳۴۹۱۶) ابویزید جن سے سفیان روایت کرتے ہیں ان کا نام وقاء بن ایاس تھا۔

(٣٤٩١٧) أَبُو خَالِدٍ الدَّالاَنِيُّ :يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۴۹۱۷) ابوخالد الدالانی کا نام یزید بن عبدالرحمٰن تھا۔

(٣٤٩١٨) أَبُو الْفُرَاتِ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ أَبُو حَيَّانَ :شَدَّادُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ.

(۳۴۹۱۸) ابوالفرات جن سے ابوحیان روایت کرتے ہیں ان کا نام شداد بن ابی العالیہ تھا۔

(٣٤٩١٩) أَبُو طَلْقٍ :عَدِيُّ بْنُ حَنْظَلَةَ.

(۳۴۹۱۹) ابوطلق کا نام عدی بن حنظلہ تھا۔

(٣٤٩٢٠) أَبُو سَلْمَانَ صَاحِبُ مِسْعَرٍ ، اسْمُهُ :يَزِيدُ.

(۳۴۹۲۰) ابوسلمان کا نام یزید تھا۔

(٣٤٩٢١) الْهِزْهَازِ الَّذِي رَوَى عَنْهُ عَبْدُ اللهِ ، اسْمُهُ :هَانِيءٌ.

(۳۴۹۲۱) الھزھاز کا نام ھانی تھا۔

(٣٤٩٢٢) وَاسْمُ أَبِي عُمَرَ ، صَاحِبِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ :دِينَارٌ ، مَوْلَى بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ.

(۳۴۹۲۲) ابوعمر جو کہ ابن الحنفیہ کے صاحب تھے ان کا نام دینار تھا۔

(٣٤٩٢٣) اسْمُ أَبِي سِنَانٍ الأَسَدِيِّ :وَهْبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۹۲۳) ابوسنان الاسدی کا نام وھب بن عبداللہ تھا۔

(٣٤٩٢٤) أَبُو عَيَّاش الزُّرَقِيُّ ، اسْمُهُ :زَيْدٌ.

(۳۴۹۲۴)ابوعیاش الزرقی کا نام زید تھا۔

(٣٤٩٢٥) أُمُّ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ ، اسْمُهَا :أُمُّ جُنْدُبٍ.

(۳۴۹۲۵)ام سلیمان بن عمرو بن الاحوص کا نام ام جندب تھا۔

(٣٤٩٢٦) أَبُو سَعِيدٍ الأَحْمُسِيُّ :الْمُخَارِقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۹۲۶)ابوسعید الاحمسی کا نام المخارق بن عبداللہ تھا۔

(٣٤٩٢٧) أَبُو هَارُونَ الْعَبْدِيُّ :عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ.

(۳۴۹۲۷)ابوھارون العبدی کا نام عمارہ بن جوین تھا۔

(٣٤٩٢٨) أَبُو الْعُبَيْدِيْنِ :مُعَاوِيَةَ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ حُصَيْنٍ.

(۳۴۹۲۸)ابوالعبیدین کا نام معاویہ بن سبرہ بن حصین تھا۔

(٣٤٩٢٩) وَاسْمُ أَبِي عِيَاضٍ :عَمْرُو بْنُ الأَسْوَدِ الْعَنْسِيُّ.

(۳۴۹۲۹)ابوعیاض کا نام عمرو بن الاسود العنسی تھا۔

(٣٤٩٣٠) وَاسْمُ أَبِي إِدْرِيسَ الْمَرْهَبِيِّ سَوَّارٌ.

(۳۴۹۳۰)ابوادریس المرھبی کا نام سوار تھا۔

(٣٤٩٣١) أَبُو قَتَادَةَ الْعَدَوِيُّ :تَمِيمُ بْنُ نَذِيرٍ.

(۳۴۹۳۱)ابوقتادہ العدوی کا نام تمیم بن نذیر تھا۔

(٣٤٩٣٢) أَبُو هُبَيْرَةَ :حُرَيْثُ بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۹۳۲)ابوھبیرہ کا نام حریث بن مالک تھا۔

(٣٤٩٣٣) أَبُو هُبَيْرَةَ :يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ الأَنْصَارِيُّ.

(۳۴۹۳۳)ابوھبیرہ کا نام یحییٰ بن عباد الانصاری تھا۔

(٣٤٩٣٤) أَبُو الْجَوْزَاءِ ، اسْمُهُ :أَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّبَعِيُّ.

(۳۴۹۳۴)ابوالجوزاء کا نام اوس بن عبداللہ الربعی تھا۔

(٣٤٩٣٥) أَبُو الدَّهْمَاءِ :قِرْفَةُ بْنُ بُهَيْسٍ.

(۳۴۹۳۵)ابوالدھماء کا نام قرفہ بن بھیس تھا۔

(٣٤٩٣٦) أَبُو هَمَّامٍ :الْوَلِيدُ بْنُ قَيْسٍ السَّكُونِيُّ.

(۳۴۹۳۶)ابوہمام کا نام ولید بن قیس السکونی تھا۔

(٣٤٩٣٧) أَبُو إِبْرَاهِيمَ الأَنْصَارِيُّ ، يَقُولُونَ :هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ.

(۳۴۹۳۷) ابوابراہیم الانصاری کا نام عبداللہ بن ابی قتادہ تھا۔

(٣٤٩٣٨) اسْمُ أَبِي هَارُونَ الْغَنَوِيِّ :إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلاَءِ.

(۳۴۹۳۸) ابوھارون الغنوی کا نام ابراہیم بن العلاء تھا۔

(٣٤٩٣٩) اسْمُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ : كَنَّازُ بْنُ حُصَيْنٍ.

(۳۴۹۳۹) ابومرثد الغنوی کا نام کناز بن حصین تھا۔

(٣٤٩٤٠) أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيُّ :عَائِذُ اللهِ.

(۳۴۹۴۰) ابوادریس الخولانی کا نام عائذ اللہ تھا۔

(٣٤٩٤١) اسْمُ أَبِي غَلاَّب :يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ.

(۳۴۹۴۱) ابوغلاب کا نام یونس بن جبیر تھا۔

(٣٤٩٤٢) اسْمُ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءُ : كُلْثُومُ مَوْلَى لِقُرَيْشٍ.

(۳۴۹۴۲) ابوالعالیہ البراء کا نام کلثوم تھا۔

(٣٤٩٤٣) وَاسْمُ أَبِي الْجَهْمِ :صُبَيْحٌ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ أَصْحَابُنَا.

(۳۴۹۴۳) ابوالجہم کا نام صبیح تھا، جن سے ہمارے اصحاب روایت کرتے ہیں۔

(٣٤٩٤٤) أَبُو قُدَامَةَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ سِمَاكٌ ، اسْمُهُ :النُّعْمَانُ بْنُ حُمَيْدٍ.

(۳۴۹۴۴) ابوقدامہ جن سے سماک روایت کرتے ہیں ان کا نام نعمان بن حمید تھا۔

(٣٤٩٤٥) أَبُو إِسْرَائِيلَ الْعَبْسِيُّ ، اسْمُهُ :إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ.

(۳۴۹۴۵) ابواسرائیل العبسی کا نام اسماعیل بن اسحاق تھا۔

(٣٤٩٤٦) أَبُو مَالِكٍ الأَشْعَرِيُّ ، اسْمُهُ :عَمْرٌو.

(۳۴۹۴۶) ابومالک کا نام عمرو تھا۔

(٣٤٩٤٧) ابْنُ حَوَالَةَ ، اسْمُهُ :عَبْدُ اللهِ.

(۳۴۹۴۷) ابن الحوالہ کا نام عبداللہ تھا۔

(٣٤٩٤٨) أُمُّ الرَّائِحِ بِنْتُ صُلَيْعٍ ، اسْمُهَا :الرَّبَابُ.

(۳۴۹۴۸) ام رائح بنت صلیع کا نام رباب تھا۔

(٣٤٩٤٩) أَبُو زَيْدٍ الأَنْصَارِيُّ ، اسْمُهُ :عَمْرُو بْنُ أَخْطَبَ.

(۳۴۹۴۹) ابوزید الانصاری کا نام عمرو بن اخطب تھا۔

(٣٤٩٥٠) اسْمُ أَبِي عُمَرَ الْبَهْرَانِيِّ :يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ.

(۳۴۹۵۰) ابوعمر البھرانی کا نام یحییٰ بن عبید تھا۔

(٣٤٩٥١) اسْمُ أَبِي بَلْجٍ الْفَزَارِيِّ :يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ.

(۳۴۹۵۱) ابوبلج کا نام یحییٰ بن ابوسلیم تھا۔

(٣٤٩٥٢) اسْمُ أَبِي الْجُلاَسِ :عُقْبَةُ بْنُ سَيَّارٍ.

(۳۴۹۵۲) ابوالجلاس کا نام عقبہ بن سیار تھا۔

(٣٤٩٥٣) اسْمُ أَبِي هَمَّامٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ :عَبْدُ اللهِ بْنُ يَسَارٍ.

(۳۴۹۵۳) ابوہمام جن سے یعلی بن عطاء روایت کرتے ہیں ان کا نام عبداللہ بن یسار تھا۔

(٣٤٩٥٤) اسْمُ أَبِي قَزَعَةَ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ :سُوَيْدُ بْنُ حُجَيْرٍ الْبَاهِلِيُّ.

(۳۴۹۵۴) ابوقزعہ کا نام جن سے حماد بن سلمہ روایت کرتے ہیں سوید بن حجیر الباھلی تھا۔

(٣٤٩٥٥) اسْمُ ابْنِ مُنَبِّهٍ :وَهْبٌ.

(۳۴۹۵۵) ابن منبہ کا نام وھب تھا۔

(٣٤٩٥٦) اسْمُ أُمِّ الْفَضْلِ :لُبَابَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ.

(۳۴۹۵۶) ام فضل کا نام لبابہ بنت الحارث تھا۔

(٣٤٩٥٧) اسْمُ أَبِي نَعَامَةَ الْحَنَفِيِّ :قَيْسُ بْنُ عَبَايَةَ.

(۳۴۹۵۷) ابونعامہ الحنفی کا نام قیس بن عبایہ تھا۔

(٣٤٩٥٨) أَبُو نَعَامَةَ الشَّقَرِيُّ :عَبْدُ رَبِّهِ.

(۳۴۹۵۸) ابونعامہ الشقری کا نام عبدربہ تھا۔

(٣٤٩٥٩) أَبُو عَقِيلٍ :بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ.

(۳۴۹۵۹) ابوعقیل کا نام بشیر بن عقبہ تھا۔

(٣٤٩٦٠) أَبُو طِوَالَةَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ.

(۳۴۹۶۰) ابوطوالہ کا نام عبداللہ بن عبدالرحمن بن معمر تھا۔

(٣٤٩٦١) أَبُو مَوْدُودٍ :عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ.

(۳۴۹۶۱) ابومودود کا نام عبدالعزیز بن ابی سلیمان تھا۔

(٣٤٩٦٢) اسْمُ أَبِی فِرَاسٍ ، مَوْلَی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ :يَزِيدُ بْنُ رَبَاحٍ.

(۳۴۹۶۲)ابوفراس کا نام یزید بن رباح تھا۔

(٣٤٩٦٣) أَبُو الزِّنْبَاعِ ، الَّذِی رَوَی عَنْهُ أَبُو حَيَّانَ :صَدَقَةُ بْنُ صَالِحٍ.

(۳۴۹۶۳)ابوالزنباع کا نام صدقہ بن صالح تھا۔

(٣٤٩٦٤) اسْمُ أَبِی مُعَاوِيَةَ :مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ.

(۳۴۹۶۴)ابومعاویہ کا نام محمد بن خازم تھا۔

(٣٤٩٦٥) اسْمُ أَبِی الأَحْوَصِ :سَلاَّمُ بْنُ سُلَيْمٍ.

(۳۴۹۶۵)ابوالاحوص کا نام سلام بن سلیم تھا۔

(٣٤٩٦٦) اسْمُ أَبِی الْمُهَزِّمِ :يَزِيدُ بْنُ سُفْيَانَ.

(۳۴۹۶۶)ابوالمھزم کا نام یزید بن سفیان تھا۔

(٣٤٩٦٧) اسْمُ أَبِی عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِیِّ :عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ.

(۳۴۹۶۷)ابوعبداللہ الجدلی کا نام عبد بن عبد تھا۔

(٣٤٩٦٨) مَاتَ أَبُو خَالِدٍ الْوَالِبِیُّ فِی سَنَةِ مِئَةٍ ، وَاسْمُهُ :هُرْمُزُ.

(۳۴۹۶۸)ابوخالد کا انتقال سو ہجری میں ہوا ان کا نام ہرمز تھا۔

(٣٤٩٦٩) وَيَذْكُرُونَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :وُلِدْتُ فِی سَنَتَيْنِ مَضَتَا مِنْ خِلاَفَةِ عُمَرَ ، رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۴۹۶۹)حضرت سعید بن المسیب حضرت عمر کی خلافت کے دوسال کے بعد پیدا ہوئے۔

(٣٤٩٧٠) وَيَذْكُرُونَ :أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الأَزْدِیَّ ، صَاحِبُ قَتَادَةَ :يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ.

(۳۴۹۷۰)ابوایوب الازدی کا نام یحیٰ بن مالک تھا۔

(٣٤٩٧١) وَاسْمُ أُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ أَبِی طَالِبٍ :هِنْدٌ.

(۳۴۹۷۱)ام ھانی بنت ابوطالب کا نام ہند تھا۔

(٣٤٩٧٢) وَأُمُّ حَكِيمٍ بِنْتِ الزُّبَيْرِ ، اسْمُهَا :ضُبَاعَةُ.

(۳۴۹۷۲)ام حکیم بنت زبیر کا نام ضباعہ تھا۔

(٣٤٩٧٣) وَأَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِیُّ :عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْمِقْدَامِ.

(۳۴۹۷۳)ابوحمید الساعدی کا نام عبدالرحمٰن بن سعد بن المقدام تھا۔

(٣٤٩٧٤) أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ ، اسْمُهَا :أَمَةُ بِنْتُ خَالِدٍ.

۳۴۹۷۴)ام خالد بنت خالد کا نام امہ بنت خالد ہے۔

٣٤٩٧) وَيَذْكُرُونَ :أَنَّ اسْمَ أَبِي مَعْبَدٍ ، مَوْلَى ابْنَ عَبَّاسٍ :نَافِذٌ.

۳۴۹۷)ابو معبد کا نام نافذ ذکر کیا جاتا ہے۔

٣٤٩٧) وَيَذْكُرُونَ :أَنَّ اسْمَ أَبِي يَحْيَى الأَعْرَجِ :مِصْدَعٌ ، مَوْلَى مُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ.

۳۴۹۷)ابو یحییٰ الاعرج کا نام مصدع ہے۔

٣٤٩٧) وَيَذْكُرُونَ :أَنَّ اسْمَ أُمِّ عَطِيَّةَ الأَنْصَارِيَّةِ :نُسَيْبَةُ.

۳۴۹۷)ام عطیہ الانصاریہ کا نام نسیبہ تھا۔

٣٤٩٧) أَبُو عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيُّ :عَرِيبُ بْنُ حُمَيْدٍ.

۳۴۹۷)ابو عمار الھمدانی کا نام عریب بن حمید تھا۔

٣٤٩٧) أَبُو نَوْفَلِ بْنُ أَبِي عَقْرَبٍ ، اسْمُهُ :مُعَاوِيَةُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ.

۳۴۹۷)ابونوفل بن ابوعقرب کا نام معاویہ بن مسلم بن ابوعقرب تھا۔

٣٤٩) أَبُو صِرْمَةَ :مَالِكُ بْنُ قَيْسٍ الْقَارِىءُ.

۳۴۹۸)ابوصرمہ کا نام مالک بن قیس القاری تھا۔

٣٤٩) أَبُو السَّوْدَاءِ :عَمْرُو بْنُ عِمْرَانَ.

۳۴۹۸)ابوالسوداء کا نام عمرو بن عمران تھا۔

٣٤٩٨) وَبَلَغَنِي :أَنَّ اسْمَ أَبِي قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ :عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ.

۳۴۹۸۲)ابوقیس بن ابوحازم کا نام عوف بن حارث تھا۔

٣٤٩٨) وَبَلَغَنِي :أَنَّ اسْمَ ابْنِ مِرْبَعٍ :زَيْدُ بْنُ مِرْبَعٍ.

۳۴۹۸۳)ابن مربع کا نام زید بن مربع تھا۔

٣٤٩٨) وَاسْمُ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ :لاَشِرُ بْنُ حُمَيْدٍ.

۳۴۹۸۴)ابوثعلبہ الخشنی کا نام لاشر بن حمید تھا۔

٣٤٩٨٥) وَاسْمُ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيِّ :عَبْدُ اللهِ بْنُ ثُوَبٍ.

۳۴۹۸۵)ابومسلم الخولانی کا نام عبداللہ بن ثوب تھا۔

٣٤٩٨) الْهَيْثَمُ بْنُ الأَسْوَدِ يُكَنَّى :أَبَا الْعُرْيَانِ.

۳۴۹۸)الھیثم بن الاسود کی کنیت ابوعریان تھی۔

(٣٤٩٨٧) وَطَاوُوسٌ يُكَنَّى :أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۴۹۸۷) طاؤس کی کنیت ابوعبد الرحمٰن تھی۔

(٣٤٩٨٨) عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يُكَنَّى :أَبَا يَزِيدَ.

(۳۴۹۸۸) عقیل بن ابی طالب کی کنیت ابویزید تھی۔

(٣٤٩٨٩) سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۴۹۸۹) سلمان فارسی کا نام ابوعبداللہ تھا۔

(٣٤٩٩٠) صُهَيْبٌ :أَبُو يَحْيَى.

(۳۴۹۹۰) صہیب کا نام ابویحییٰ تھا۔

(٣٤٩٩١) عطاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ يُكَنَّى :بِأَبِي مُعَاذٍ.

(۳۴۹۹۱) عطاء بن ابی میمونہ کی کنیت ابومعاذ تھی۔

(٣٤٩٩٢) نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ عَامِرٌ ، يُكَنَّى :بِأَبِي يَحْيَى.

(۳۴۹۹۲) نعیم بن زیاد جن سے عامر روایت کرتے ہیں ان کی کنیت ابویحییٰ تھی۔

(٣٤٩٩٣) مُوسَى بْنُ يَزِيدَ بْنِ مُوهَبٍ يُكَنَّى :بِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۴۹۹۳) موسیٰ بن یزید بن موھب کی کنیت ابوعبد الرحمٰن تھی۔

(٣٤٩٩٤) مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ :أَبُو عِيسَى.

(۳۴۹۹۴) موسیٰ بن طلحہ کی کنیت ابوعیسیٰ تھی۔

(٣٤٩٩٥) مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ كُنْيَتُهُ :أَبُو الضُّحَى.

(۳۴۹۹۵) مسلم بن صبیح کی کنیت ابوالضحیٰ تھی۔

(٣٤٩٩٦) اسْمُ أَبِي عَطِيَّةَ ، صَاحِبِ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ :عَمْرُو بْنُ أَبِي جُنْدُبٍ.

(۳۴۹۹۶) ابوعطیہ کا نام عمرو بن ابی جندب تھا۔

(٣٤٩٩٧) يَزِيدُ ، الَّذِي رَوَى عَنْهُ عِمْرَانُ ، يُكَنَّى :بِأَبِي الْبَزَرِيِّ.

(۳۴۹۹۷) یزید جن سے عمران روایت کرتے ہیں ان کی کنیت ابوالبز ری ہے۔

(٣٤٩٩٨) زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ :أَبُو عَائِشَةَ.

(۳۴۹۹۸) زید بن صوحان کی کنیت ابوعائشہ تھی۔

(٣٤٩٩٩) كُنْيَةُ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ :أَبُو الْمُعْتَمِرِ.

) مورق العجلی کی کنیت ابو معتمر تھی۔

عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ :أَبُو نَجِيحٍ.

) عمرو بن عبسہ کی کنیت ابو نجیح تھی۔

ذُكِرَ :أَنَّ أَبا الْجَوْزَاءِ قُتِلَ فِي سَنَةَ ثَلاَثٍ وَثَمَانِينَ فِي الْجَمَاجِمِ ،

) ابوالجوزاء تیراسی ہجری میں مقام جماجم میں شہید ہوئے۔

وَعُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْغَافِرِ ،

۲) عقبہ بن عبدالغافر

وَعَبْدُ اللهِ بْنُ غَالِبٍ.

۳) اور عبداللہ بن غالب

وَذُكِرَ :أَنَّ مُطَرِّفاً أَكْبَرُ مِنَ الْحَسَنِ بِعِشْرِينَ سَنَةً

۳) مطرف حضرت حسن سے بیس سال بڑے تھے۔

وَكَانَ أَخُوهُ أَبُو الْعَلاَءِ أَكْبَرَ مِنَ الْحَسَنِ بِعَشْرِ سِنِينَ

۳) اوران کے بھائی ابوالعلاء حسن سے دس سال بڑے تھے۔

) وَمَاتَ مُطَرِّفٌ بَعْدَ طَاعُونِ الْجَارِفِ.

۳) مطرف طاعون میں فوت ہوئے، (تباہی مچانے والے طاعون میں فوت ہوئے)۔

) وَمَاتَ أَبُو نَضْرَةَ ، وَأَبُو مِجْلَزٍ ، وَبَكْرٌ قَبْلَ الْحَسَنِ بِقَلِيلٍ.

۲) ابونضرہ، ابومجلز اور بکر حضرت حسن سے کچھ عرصہ قبل فوت ہوئے۔

) وَذُكِرَ :أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ أَكْبَرَ مِنْ مُحَمَّدٍ بِعَشْرِ سِنِينَ.

۲) حضرت حسن محمد سے دس سال بڑے تھے۔

(٥) حِكَايَات

حکایات

) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ إِذَا لَقِيتُ عُبَيْدَ اللهِ ،
كَأَنَّمَا أُفَجِّرُ بِهِ بَحْرًا.

۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جب میری حضرت عبداللہ سے ملاقات ہوئی تو گویا میں ان کے ذریعہ سمندر کو جاری کر
-

(٣٥٠١٠) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ : لَمْ يَلْقَ الضَّحَّاكُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، إِنَّمَا لَقِيَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِالرَّيِّ ، فَأَخَذَ عَنْهُ التَّفْسِيرَ.

(۳۵۰۱۰) حضرت عبدالملک بن میسرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاک کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات نہیں ہوئی، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی ان سے مقام ری میں ملاقات ہوئی اوران سے تفسیر سیکھی۔

(٣٥٠١١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ أَنَّ فَاطِمَةَ دُفِنَتْ لَيْلاً.

(۳۵۰۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کورات کے وقت دفن کیا گیا۔

(٣٥٠١٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ : مَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ فِي أَرْضٍ إِلَى جَنْبِهِ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ رَأْسَ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، يَكُونُ عِنْدَهَا صُلْحٌ قَالَ : فَكَانَتْ جَمَاعَةُ مُعَاوِيَةَ عِنْدَ رَأْسِ الأَرْبَعِينَ.

(۳۵۰۱۲) حضرت عبداللہ بن مغفل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام ایک زمین سے گزرے اور فرمایا: یہ چالیس ہجری کی ا ہے اس میں صلح ہوئی ہے راوی فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت چالیس ہجری کے شروع میں تھی۔

(٣٥٠١٣) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُشَاشٌ ، قَالَ : سَأَلْتُ الضَّحَّاكَ : رَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ ؟ فَقَالَ : لاَ

(۳۵۰۱۳) حضرت مشاش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک سے دریافت کیا کہ آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ملاقات کی ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔

(٣٥٠١٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَاتَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَلَمْ يَجْمَعُوا الْقُرْآنَ.

(۳۵۰۱۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا لیکن وہ قرآن جمع نہ کر سکے۔

(٣٥٠١٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ وَجَدَ عَلَيْهِ الْحَسَنُ وَجْدًا شَدِيدًا فَكُلِّمَ فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ : مَا سَمِعْتُ اللَّهَ عَابَ عَلَى يَعْقُوبَ الْحُزْنَ ، وَقَالَ الْحَسَنُ : لَمَّا تُوُفِّيَ عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَجَدَ عَلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ ، فَلَمَّا كُلِّمَ فِي ذَلِكَ ، قَالَ : أَمَا وَاللهِ إِذْ قَضَى اللَّهُ مَا قَضَى ، مَا أُحِبُّ أَنِّي دَعَوْتُهُ فَأَجَابَنِي.

(۳۵۰۱۵) حضرت یونس سے مروی ہے کہ حضرت سعید بن ابوالحسن کا جب انتقال ہوا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ بہت سخت غمگین اور پریشان ہوئے، ان سے اس کے بارے میں کہا گیا تو آپ نے فرمایا: میں نے نہیں سنا کہ اللہ نے حضرت یعقوب کی پریشانی اور غم کو حضرت یوسف کی جدائی پر لاحق ہوئی تھی اس کی عیب بیان فرمایا ہو، حضرت حسن نے فرمایا: جب حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال

ہوا، تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بہت غمگین ہوئے، جب ان سے اس بارے میں بات کی گئی تو فرمایا: خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے جب فیصلہ فرمادیا جو فیصلہ فرمایا تو میں اس بات کو نہیں پسند کرتا کہ میں اس کے بارے میں دعا کروں اور میری دعا قبول کی جائے۔

(۳۵۰۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :حُدِّثْتُ ؛ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ خَدَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَتَيْنِ.

(۳۵۰۱۶) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ نے دو سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت فرمائی۔

(۳۵۰۱۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ طَافَ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فِي خِرْقَةٍ ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ. (ابن ابی عاصم ۱۴۱)

(۳۵۰۱۷) حضرت ابو اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو کپڑے میں لپیٹ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے، یہ پہلے بچے تھے جو اسلام پر پیدا ہوئے تھے، (مدینہ میں پیدا ہونے والے پہلے بچے تھے)۔

(۳۵۰۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :دَخَلَ أَبُو دَاوُد الأَعْمَى عَلَى قَتَادَةَ ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قَالُوا لَهُ : هَذَا يَرْوِي عَنْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَدْرِيًّا ، قَالَ :هَذَا كَانَ سَائِلاً قَبْلَ الْجَارِفِ ، لاَ يَعْرِضُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا ، فَوَاللهِ مَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، وَسَعِيد بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَدْرِيٍّ مُشَافَهَةً ، إِلاَّ سَعِيدٌ ، عَنْ سَعْدٍ.

(۳۵۰۱۸) حضرت ہمام فرماتے ہیں کہ حضرت ابوداؤد جو نابینا تھے حضرت قتادہ کے پاس گئے، جب وہ ان کے پاس سے نکلے تو لوگوں نے حضرت قتادہ سے فرمایا: یہ شخص اٹھارہ بدری صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتا ہے، حضرت قتادہ نے فرمایا: یہ تباہی پھیلا دینے والے طاعون سے پہلے سوال کرنے والا تھا۔ یہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا خدا کی قسم حضرت حسن اور حضرت سعید بن میسب نے بالمشافہہ کسی بدری صحابی سے روایت نہیں کی، سوائے حضرت سعید کے جو حضرت سعد سے روایت کرتے ہیں۔

(۳۵۰۱۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :قُلْتُ لأَبِي عُبَيْدَةَ :أَكَانَ عَبْدُ اللهِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ ؟ قَالَ :لاَ.

(۳۵۰۱۹) حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبیدہ سے پوچھا: کیا لیلۃ الجن میں حضرت عبداللہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے؟ فرمایا نہیں۔

(۳۵۰۲۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :ذُكِرَ ذَلِكَ لِعَلْقَمَةَ ، فَقَالَ :وَدِدْتُ أَنَّ صَاحِبَنَا كَانَ مَعَهُ. (مسلم ۳۳۲)

(۳۵۰۲۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ سے اس کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: میرا خیال ہے کہ ہمارے ساتھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

(۳۵۰۲۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :قُلْتُ :كَمْ أَدْرَكَ الْحَسَنُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :ثَلاَثِينَ وَمِئَةٍ ، قَالَ :قُلْتُ :كَمْ أَدْرَكَ ابْنُ سِيرِينَ ؟ قَالَ :ثَلاَثِينَ.

(۳۵۰۲۱) حضرت فضل سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ حضرت حسن ؒ نے کتنے صحابہ سے ملاقات کی؟ فرمایا ایک سوتیس صحابہ سے، میں نے پوچھا کہ حضرت ابن سیرین نے کتنے صحابہ سے ملاقات کی ہے؟ فرمایا تیس سے۔

(۳۵۰۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى ، قَالَ :صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ عَلَى زَيْنَبَ ، وَكَانَتْ أَوَّلَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۵۰۲۲) حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر ؓ کے ساتھ حضرت زینب ؓ کا جنازہ پڑھا ازواج مطہرات میں سے یہ پہلی خاتون تھیں جن کا حضور ﷺ کی وفات کے بعد انتقال ہوا تھا۔

(۳۵۰۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِسَنَتَيْنِ ، أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ ، ثُمَّ نَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ، وبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ.

(۳۵۰۲۳) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ہجرت مدینہ سے دو سال قبل حضرت خدیجہ ؓ کا انتقال ہوا، پھر حضرت عائشہ ؓ سے آپ کا نکاح ہوا اس وقت وہ چھ برس کی تھیں اور نو برس کی عمر تک رخصت ہوئی۔

(۳۵۰۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ ، يَقُولُ :وُلِدْتُ لِسَنَتَيْنِ مِنْ إِمْرَةِ عُثْمَانَ ، قَالَ شَرِيكٌ :وَدَفَنَّاهُ أَيَّامَ الْخَوَارِجِ.

(۳۵۰۲۴) حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان کی خلافت کے دوسرے سال میں میں پیدا ہوا، حضرت شریک نے فرمایا: ان کو خوارج کے دنوں میں دفن کیا گیا۔

(۳۵۰۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ : إِنَّهُ تَأْتِينَا كُتُبٌ مَا نَعْرِفُ تَأْرِيخَهَا ، فَأَرِّخْ ، فَاسْتَشَارَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ :أَرِّخْ لِمَبْعَثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :أَرِّخْ لِمَوْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ عُمَرُ :أُؤَرِّخُ لِمُهَاجِرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنَّ مُهَاجَرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْقٌ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ ، فَأَرَّخَ.

(۳۵۰۲۵) حضرت شعبی سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ نے حضرت عمر ؓ کو لکھا کہ ہمارے پاس آپ کے مکتوب گرامی آئے ہیں ہمیں ان کی تاریخ کا علم نہیں ہوتا لہذا آپ ہمارے لیے تاریخ کا تعین کریں، حضرت عمر ؓ نے صحابہ کرام ؓ سے مشورہ فرمایا، بعض صحابہ نے رائے دی کہ حضور ﷺ کی بعثت سے تاریخ مقرر کی جائے، اور دیگر بعض صحابہ کی رائے تھی کہ حضور ﷺ کی وفات سے تاریخ مقرر کی جائے، حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میں حضور ﷺ کی ہجرت سے تاریخ مقرر کروں گا کیوں کہ حضور ﷺ کی ہجرت حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والی ہے، پس انہوں نے ہجرت سے تاریخ مقرر فرمائی۔

(٦) بَابٌ

باب

(٣٥٠٢٦) أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ :عَبْدُ اللهِ.

(۳۵۰۲۶) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ تھا۔

(٣٥٠٢٧) عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ :أَبُو بَكْرٍ.

(۳۵۰۲۷) عبداللہ بن زبیر کی کنیت ابوبکر تھی۔

(٣٥٠٢٨) عمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :أَبُو حَفْصٍ.

(۳۵۰۲۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوحفص تھی۔

(٣٥٠٢٩) عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ :أَبُو عَبْدِ اللهِ ، وَيُكَنَّى :بِأَبِي عَمْرٍو.

(۳۵۰۲۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ اور حضرت ابوعمرو تھی۔

(٣٥٠٣٠) حُذَيْفَةُ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۳۰) حضرت حذیفہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(٣٥٠٣١) الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۳۱) زبیر بن عوام کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(٣٥٠٣٢) جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ :أَبُو عَبْدِ اللهِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :أَبُو عَمْرٍو.

(۳۵۰۳۲) جریر بن عبداللہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی، اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ابوعمرو رضی اللہ عنہ تھی۔

(٣٥٠٣٣) عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ :أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۵۰۳۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔

(٣٥٠٣٤) ابْنُ عُمَرَ :أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۵۰۳۴) ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔

(٣٥٠٣٥) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ :أَبُو الْحَسَنِ.

(۳۵۰۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوالحسن تھی۔

(٣٥٠٣٦) سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ :أَبُو إِسْحَاقَ.

(۳۵۰۳۶) سعد بن ابی وقاص کی کنیت ابواسحاق تھی۔

(۳۵۰۳۷) عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ :أَبُو الْفَضْلِ.
(۳۵۰۳۷) عباس بن عبد المطلب کی کنیت ابوالفضل تھی۔
(۳۵۰۳۸) عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ :أَبُو الْعَبَّاسِ.
(۳۵۰۳۸) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو عباس تھی۔
(۳۵۰۳۹) أُبَيّ بْنُ كَعْبٍ :أَبُو الْمُنْذِرِ.
(۳۵۰۳۹) ابی بن کعب کی کنیت ابوالمنذر تھی۔
(۳۵۰۴۰) عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ :أَبُو نُجَيْدٍ.
(۳۵۰۴۰) عمران بن حصین کی کنیت ابو نجید تھی۔
(۳۵۰۴۱) خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ :أَبُو أَيُّوبَ.
(۳۵۰۴۱) حضرت خالد بن زید کی کنیت ابوایوب تھی۔
(۳۵۰۴۲) عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو :أَبُو مَسْعُودٍ.
(۳۵۰۴۲) عقبہ بن عامر کی کنیت ابومسعود تھی۔
(۳۵۰۴۳) أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ :أَبُو حَمْزَةَ.
(۳۵۰۴۳) انس بن مالک کی کنیت ابوحمزہ تھی۔
(۳۵۰۴۴) الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ :أَبُو مُحَمَّدٍ.
(۳۵۰۴۴) حسن بن علی کی کنیت ابومحمد تھی۔
(۳۵۰۴۵) الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ :أَبُو مُحَمَّدٍ.
(۳۵۰۴۵) اشعث بن قیس کی کنیت ابومحمد تھی۔
(۳۵۰۴۶) الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.
(۳۵۰۴۶) حسین بن علی کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔
(۳۵۰۴۷) الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ :أَبُو عَمْرٍو.
(۳۵۰۴۷) مقداد بن الاسود کی کنیت ابوعمرو تھی۔
(۳۵۰۴۸) حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ :أَبُو عُمَارَةَ.
(۳۵۰۴۸) حمزہ بن عبد المطلب کی کنیت ابوعمارہ تھی۔
(۳۵۰۴۹) مُعَاوِيَةُ :أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۵۰۴۹) معاویہ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔

(۳۵۰۵۰) عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :أَبُو مُحَمَّدٍ.

(۳۵۰۵۰) عبدالرحمٰن بن عوف کی کنیت ابومحمد تھی۔

(۳۵۰۵۱) خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ :أَبُو سُلَيْمَانَ.

(۳۵۰۵۱) حضرت خالد بن ولید کی کنیت ابوسلیمان تھی۔

(۳۵۰۵۲) عَمَّارٌ :أَبُو الْيَقْظَانِ.

(۳۵۰۵۲) عمار کی کنیت ابوالیقظان تھی۔

(۳۵۰۵۳) طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ :أَبُو مُحَمَّدٍ.

(۳۵۰۵۳) طلحہ بن عبیداللہ کی کنیت ابومحمد تھی۔

(۳۵۰۵۴) الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۵۴) مغیرہ بن شعبہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(۳۵۰۵۵) سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ ،

(۳۵۰۵۵) سعد بن مالک

(۳۵۰۵۶) وَعَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ :أَبُو سَعِيدٍ.

(۳۵۰۵۶) اور عمرو بن حریث کی کنیت ابوسعید تھی۔

(۳۵۰۵۷) عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۵۷) عمرو بن العاص کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(۳۵۰۵۸) مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ :أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ.

(۳۵۰۵۸) مروان بن حکم کی کنیت ابوعبدالملک تھی۔

(۳۵۰۵۹) شُرَيْحٌ :أَبُو أُمَيَّةَ.

(۳۵۰۵۹) شریح کی کنیت ابوامیہ تھی۔

(۳۵۰۶۰) سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ :أَبُو أُمَيَّةَ.

(۳۵۰۶۰) سوید بن غفلہ کی کنیت ابوامیہ تھی۔

(۳۵۰۶۱) الأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ :أَبُو عَمْرٍو.

(۳۵۰۶۱) الاسود بن یزید کی کنیت ابوعمرو تھی۔

(٣٥٠٦٢) عَلْقَمَةُ :أَبُو شِبْلٍ.

(۳۵۰۶۲) علقمہ کی کنیت ابوشبل تھی۔

(٣٥٠٦٣) مَسْرُوقٌ :أَبُو عَائِشَةَ.

(۳۵۰۶۳) مسروق کی کنیت ابوعائشہ تھی۔

(٣٥٠٦٤) ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ :أَبُو الْقَاسِمِ.

(۳۵۰۶۴) ابن الحنفیہ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔

(٣٥٠٦٥) سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :أَبُو مُحَمَّدٍ.

(۳۵۰۶۵) سعید بن مسیب کی کنیت ابومحمد تھی۔

(٣٥٠٦٦) عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْقِلٍ :أَبُو الْوَلِيدِ.

(۳۵۰۶۶) عبداللہ بن معقل کی کنیت ابوالولید تھی۔

(٣٥٠٦٧) سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۶۷) سعید بن جبیر کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(٣٥٠٦٨) مُجَاهِدٌ :أَبُو الْحَجَّاجِ.

(۳۵۰۶۸) مجاہد کی کنیت ابوالحجاج تھی۔

(٣٥٠٦٩) عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ :أَبُو مُحَمَّدٍ.

(۳۵۰۶۹) عطاء بن ابی رباح کی کنیت ابومحمد تھی۔

(٣٥٠٧٠) إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ :أَبُو وَاثِلَةَ.

(۳۵۰۷۰) ایاس بن معاویہ کی کنیت ابوواثلہ تھی۔

(٣٥٠٧١) ابْنُ سِيرِينَ :أَبُو بَكْرٍ.

(۳۵۰۷۱) ابن سیرین کی کنیت ابوبکر تھی۔

(٣٥٠٧٢) الْحَسَنُ :أَبُو سَعِيدٍ.

(۳۵۰۷۲) حسن کی کنیت ابوسعید تھی۔

(٣٥٠٧٣) الشَّعْبِيُّ :أَبُو عَمْرٍو.

(۳۵۰۷۳) شعبی کی کنیت ابوعمرو تھی۔

(٣٥٠٧٤) إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ :أَبُو عِمْرَانَ.

(۳۵۰۷۴) ابراہیم نخعی کی کنیت ابوعمران تھی۔

(۳۵۰۷۵) عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى :أَبُو عِيسَى.

(۳۵۰۷۵) عبدالرحمن بن ابی لیلی کی کنیت ابوعیسیٰ تھی۔

(۳۵۰۷٦) عَبْدُ اللهِ بْنُ عُكَيْمٍ :أَبُو مَعْبَدٍ.

(۳۵۰۷٦) عبداللہ بن حکیم کی کنیت ابومعبد تھی۔

(۳۵۰۷۷) الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ :أَبُو عَبْدِ اللهِ.

(۳۵۰۷۷) حکم بن عتیبہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

(۳۵۰۷۸) حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ :أَبُو إِسْمَاعِيلَ.

(۳۵۰۷۸) حماد بن ابی سلیمان کی کنیت ابواسماعیل تھی۔

(۳۵۰۷۹) الْمُهَلَّبُ بْنُ أَبِي صُفْرَةَ :أَبُو سَعِيدٍ.

(۳۵۰۷۹) مھلب بن ابی صفرہ کی کنیت ابوسعید تھی۔

(۳۵۰۸۰) وَاقِعُ بْنُ سَحْبَانَ :أَبُو عَقِيلٍ.

(۳۵۰۸۰) واقع بن سحبان کی کنیت ابوعقیل تھی۔

(۳۵۰۸۱) عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ :أَبُو مُعَاذٍ.

(۳۵۰۸۱) عطاء بن ابی میمونہ کی کنیت ابومعاذ تھی۔

(۳۵۰۸۲) سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ :أَبُو عَمْرٍو.

(۳۵۰۸۲) سعد بن معاذ کی کنیت ابوعمرو تھی۔

(۳۵۰۸۳) عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ :أَبُو إِبْرَاهِيمَ.

(۳۵۰۸۳) عمرو بن شعیب کی کنیت ابوابراہیم تھی۔

(۳۵۰۸٤) عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو :أَبُو مُحَمَّدٍ.

(۳۵۰۸۴) عبداللہ بن عمرو کی کنیت ابومحمد تھی۔

(۳۵۰۸۵) عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ ، يُكْنَى :بِأَبِي الْوَلِيدِ.

(۳۵۰۸۵) عبداللہ بن حارث کی کنیت ابوالولید تھی۔

كِتَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

(۱) ما ذُكِرَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ ، وَمَا فِيهَا مِمَّا أُعِدَّ لأَهْلِهَا

جنت کی صفات اور جنتیوں کیلئے جن چیزوں کا وعدہ ہے ان کا بیان

(٣٥٠٨٦) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَرْضُ الْجَنَّةِ مِنْ وَرِقٍ ، وَتُرَابُهَا مِسْكٌ ، وَأُصُولُ شَجَرِهَا ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ ، وَأَفْنَانُهَا لُؤْلُؤٌ وَزَبَرْجَدٌ وَيَاقُوتٌ ، وَالْوَرَقُ وَالثَّمَرُ تَحْتَ ذَلِكَ ، فَمَنْ أَكَلَ قَائِمًا لَمْ يُؤْذِهِ ، وَمَنْ أَكَلَ جَالِسًا لَمْ يُؤْذِهِ ، وَمَنْ أَكَلَ مُضْطَجِعًا لَمْ يُؤْذِهِ : ﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً﴾.

(طبری ۲۹)

(۳۵۰۸۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جنت کی زمین چاندی کی، اس کی مٹی مشک کی، اس کے درختوں کی جڑیں سونے اور چاندی کی، اس کی شاخیں موتی، زبرجد اور یاقوت کی ہیں، اس کے پتہ اور پھل اس کے نیچے ہیں، جو کھڑے ہو کر کھائے اس کو بھی نقصان نہیں، جو بیٹھ کر کھائے اس کو بھی نقصان نہیں اور جو لیٹ کر کھائے اس کو بھی نقصان نہ دے گا، پھر ﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً﴾ تلاوت فرمائی۔

(٣٥٠٨٧) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنَّةِ : كَيْفَ هِيَ ؟ قَالَ : مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَحْيَى لاَ يَمُوتُ ، وَيَنْعَمُ لاَ يَبْأَسُ ، وَلاَ تَبْلَى ثِيَابُهُ ، وَلاَ يَبْلَى شَبَابُهُ ، قِيلَ : يَارَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ بِنَاؤُهَا ؟ قَالَ : لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ ، وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ ، مِلاَطُهَا مِسْكٌ ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ ، وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ.

(مسلم ۲۱۸۱۔ احمد ۳۶۹)

(۳۵۰۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ وہ کیسی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جنت میں داخل ہوگا، وہ ہمیشہ زندہ رہے گا اس کو موت نہ آئے گی، اس کو جو نعمتیں ملیں گی وہ ختم نہ ہوں گی نہ کپڑے خراب ہوں گے نہ جوانی ختم (بوسیدہ) ہوگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اس کی تعمیر کیسی ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی اینٹیں سونے اور چاندی کی ہیں اس کا گارا مشک کا ہے، اس کی شاخیں موتی اور جواہرات اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔

(۳۵۰۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ ؟ فَقَالَ :دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ.

(مسلم ۲۲۴۳۔ احمد ۴)

(۳۵۰۸۸) ابن صیاد نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کی مٹی کے متعلق دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید آٹا اور خالص مشک کی ہے۔

(۳۵۰۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَمَسَّ بِيَدِهِ مَنْ خَلَقَهُ غَيْرَ ثَلاَثَةِ أَشْيَاءَ ؛ غَرَسَ الْجَنَّةَ بِيَدِهِ ، ثُمَّ جَعَلَ تُرَابَهَا الْوَرْسَ وَالزَّعْفَرَانَ ، وَجِبَالَهَا الْمِسْكَ ، وَخَلَقَ آدَمَ بِيَدِهِ ، وَكَتَبَ التَّوْرَاةَ لِمُوسَى.

(۳۵۰۸۹) حضرت حکیم بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صرف تین چیزوں کو اپنے ہاتھ سے چھوا ہے جنت کے درخت اپنے ہاتھ سے لگائے اس کی مٹی ورس اور زعفران کی اور اس کے پہاڑ مشک کے بنائے حضرت آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے تورات ہاتھ سے لکھی۔

(۳۵۰۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَنْهَارُ الْجَنَّةِ تَفَجَّرُ مِنْ جَبَلٍ مِنْ مِسْكٍ. (ابو نعیم ۳۰۶)

(۳۵۰۹۰) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جنت کی نہریں مشک کے پہاڑ سے جاری ہوتی ہیں۔

(۳۵۰۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أَنْهَارُ الْجَنَّةِ تَجْرِي فِي غَيْرِ أُخْدُودٍ ، وَثَمَرُهَا كَالْقِلاَلِ ، كُلَّمَا نُزِعَتْ ثَمَرَةٌ عَادَتْ أُخْرَى ، وَالْعُنْقُودُ اثْنَا عَشَرَ ذِرَاعًا.

(۳۵۰۹۱) حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنت کی نہریں بغیر کنویں (گڑھے) کے جاری ہیں، اور اس کے پھل ٹوکریوں کی طرح ہیں جب بھی کوئی پھل توڑا جائے اس کی جگہ دوسرا پھل آجاتا ہے اس کے انگور کا خوشہ بارہ زراع کا ہے۔

(۳۵۰۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو ، قَالَ : الْعُنْقُودُ أَبْعَدُ مِنْ صَنْعَاءَ. (ابن حبان ۷۴۱۶۔ طبرانی ۳۱۲)

(۳۵۰۹۲) حضرت عبداللہ بن عمرو ارشاد فرماتے ہیں کہ انگور صنعاء سے زیادہ دور نکلے ہوئے ہیں۔

(۳۵.۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :سَعَفُ الْجَنَّةِ مِنْهُ كِسْوَتُهُمْ وَمُقَطَّعَاتُهُمْ ، قَالَ :وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :وَثَمَرُهَا لَيْسَ لَهُ عَجَمٌ. (حاكم ۴۷۵)

(۳۵۰۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت کی کھجور اس سے ان کے کپڑے اور چھوٹا لباس ہوگا، فرمایا جنت کے پھل کی گٹھلی نہ ہوگی۔

(۳۵.۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ عَبْدِاللهِ؛ فِي قَوْلِهِ: ﴿سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى﴾، قَالَ: صَبْرُ الْجَنَّةِ، يَعْنِي وَسَطَهَا، عَلَيْهَا فُضُولُ السُّنْدُسِ وَالإِسْتَبْرَقِ.

(۳۵۰۹۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سدرۃ المنتہیٰ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ جنت کا درمیان ہے اس پر باریک اور موٹی ریشم کا لباس ہے۔

(۳۵.۹۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ ، عَنْ تُبَيْعٍ ابْنِ امْرَأَةِ كَعْبٍ ، قَالَ :تُزْلَفُ الْجَنَّةُ ، ثُمَّ تُزَخْرَفُ ، ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَيْهَا مِنْ خَلْقِ اللهِ مِنْ مُسْلِمٍ ، أَوْ يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ إِلاَّ رَجُلاَنِ ؛ رَجُلٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ، أَوْ رَجُلٌ قَتَلَ مُعَاهَدًا مُتَعَمِّدًا.

(۳۵۰۹۵) حضرت تبیع ابن امراۃ کعب سے مروی ہے کہ جنت کو قریب کیا جائے گا پھر اس کو سجایا جائے گا، اللہ کی تمام مخلوق خواہ وہ مسلمان ہو، یہودی ہو یا عیسائی جنت کو دیکھیں گے، سوائے دو بدنصیبوں کے ایک وہ شخص جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے، دوسرا وہ شخص جو کسی معاہد کو (جس سے معاہدہ ہے) جان بوجھ کر قتل کر دے۔

(۳۵.۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ جَرِير ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :الشَّجَرُ وَالنَّخْلُ أُصُولُهَا وَسُوقُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالذَّهَبُ ، وَأَعْلاَهَا الثَّمَرُ. (ترمذی ۲۵۲۵۔ ابو یعلی ۶۱۶۷)

(۳۵۰۹۶) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ پھلوں اور کھجور کے درختوں کی جڑیں اور ان کے بازار موتی اور سونے کے ہوں گے، اور اس کے اوپر پھل ہوں گے۔

(۳۵.۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ جَرِير ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :الشَّجَرُ وَالنَّخْلُ أُصُولُهَا وَسُوقُهَا اللُّؤْلُؤُ.

(۳۵۰۹۷) حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ درخت، کھجور، ان کی جڑیں اور بازار موتی کے ہوں گے۔

(۳۵.۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى السِّدْرَةِ إِذَا وَرَقُهَا أَمْثَالُ آذَانِ الْفِيَلَةِ ، وَإِذَا نَبْقُهَا أَمْثَالُ الْقِلاَلِ ، فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَهَا تَحَوَّلَتْ ، فَذَكَرْتُ الْيَاقُوتَ. (احمد ۱۴۸)

(۳۵۰۹۸) حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّالِلّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا، اس کے پتے ایک خاص پودے کی طرح ہیں، اور اس کے پھل ٹوکرے کی مانند ہیں، پھر اس کو ڈھانپ لیا جس کا اللہ نے حکم دیا ڈھانپنے کا، پھر وہاں سے منتقل ہوگیا پس مجھے یاقوت یاد ہے۔

(۳۵۰۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَسَّانَ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ؛ فِي قَوْلِهِ :(طُوبَى) ، قَالَ :هِيَ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ ، لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ دَارٌ إِلاَّ يُظِلُّهُمْ غُصْنٌ مِنْ أَغْصَانِهَا ، فِيهَا مِنْ أَلْوَانِ الثَّمَرِ ، وَيَقَعُ عَلَيْهَا طَيْرٌ أَمْثَالُ الْبُخْتِ ، قَالَ :فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ الطَّائِرَ دَعَاهُ ، فَيَجِيءُ حَتَّى يَقَعَ عَلَى خِوَانِهِ ، قَالَ : فَيَأْكُلُ مِنْ أَحَدِ جَانِبَيْهِ قَدِيدًا ، وَمِنَ الآخَرِ شِوَاءً ، ثُمَّ يَعُودُ كَمَا كَانَ ، فَيَطِيرُ. (ابو نعیم ۶۸۔ طبری ۱۴۷)

(۳۵۰۹۹) حضرت مغیث ابن سمی، اللہ کے ارشاد ''طوبیٰ'' کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ جنت کا ایک درخت ہے جنت کا کوئی گھر ایسا نہیں ہے مگر اس کی ٹہنیوں نے اس پر سایہ کیا ہوا ہے اس میں طرح طرح کے پھل ہیں اس پر اونٹ کے مثل پرندے ہیں جب کوئی جنتی کسی پرندے کو کھانے کی خواہش کرے گا تو اس کو پکارے گا، وہ پرندہ خود بخود اس کے دسترخوان پر آجائے گا، پھر وہ کھائے گا اس کی ایک جانب گوشت پکا ہوا اور دوسری جانب بھنا ہوگا، پھر وہ دوبارہ لوٹ جائے گا اور وہ پرندہ اسی طرح اڑنا شروع کردے گا۔

(۳۵۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ سَابِطٍ ، يَقُولُ :إِنَّ الرَّسُولَ يَجِيءُ إِلَى الشَّجَرَةِ مِنْ شَجَرِ الْجَنَّةِ ، فَيَقُولُ :إِنَّ رَبِّي يَأْمُرُكِ تَفَتَّقِي لِهَذَا مَا شَاءَ ، فَإِنَّ الرَّسُولَ لَيَجِيء إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ الْحُلَّةَ ، فَيَقُولُ :قَدْ رَأَيْتُ الْحُلَلَ فَمَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذِهِ.

(۳۵۱۰۰) ابن سابط سے مروی ہے کہ ایک رسول جنت کے درختوں میں سے ایک درخت کے پاس آئے گا، اور عرض کرے گا کہ میرے رب! کا حکم ہے کہ تو اس پر برسائے جو یہ چاہے پھر وہ رسول جنتیوں میں سے ایک شخص کو لے کر آئے گا وہ درخت اس پر عمدہ پوشاکیں برسائے گا وہ جنتی کہے گا کہ میں نے اس سے عمدہ پوشاکیں پہلے نہیں دیکھیں۔

(۳۵۱۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :طُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ ، لَوْ أَنَّ رَاكِبًا رَكِبَ جَذَعَةً ، أَوْ حِقَّةً فَأَطَافَ بِهَا ، مَا بَلَغَ الْمَوْضِعَ الَّذِي رَكِبَ مِنْهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ.

(۳۵۱۰۱) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ طوبیٰ جنت کا ایک درخت ہے اگر کوئی سوار اونٹ پر سوار ہوکر اس کے گرد چکر لگانا چاہے تو وہ چکر مکمل ہونے سے پہلے بوڑھا ہوجائے گا چکر مکمل نہ ہوگا۔

(۳۵۱۰۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَشْتَهِي الثَّمَرَةَ ، فَتَجِيءُ حَتَّى تَسِيلَ فِي فِيهِ ، وَإِنَّهَا فِي أَصْلِهَا فِي الشَّجَرَةِ.

(۳۵۱۰۲) حضرت عمرو بن قیس سے مروی ہے کہ جنتی شخص پھل کھانا چاہے گا اور وہ درخت کے پاس آئے گا پھل خود ٹوٹ کر اس

کے منہ میں آ جائے گا۔ حالانکہ وہ درخ میں ہوگا۔

(۳۵۱۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْجَنَّةُ سَجْسَجٌ لاَ قَرَّ فِيهَا ، وَلاَ حَرَّ.

(۳۵۱۰۳) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جنت کا موسم معتدل ہے، نہ سردی ہے نہ گرمی۔

(۳۵۱۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ سُوقًا مَا فِيهَا بَيْعٌ ، وَلاَ شِرَاءٌ ، إِلاَّ الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا ، وَإِنَّ فِيهَا لَمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعِينِ ، يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَرَ الْخَلاَئِقُ مِثْلَهَا ، يَقُلْنَ : نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلاَ نَبِيدُ ، وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلاَ نَسْخَطُ ، وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلاَ نَبْؤُسُ فَطُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا ، وَكُنَّا لَهُ. (ترمذی ۲۵۵۰)

(۳۵۱۰۴) حضرت علی سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے اس میں بیع و شراء نہ ہوگی اس میں مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہوں گی جب کسی جنتی کو کوئی صورت اچھی معلوم ہوگی تو وہ اسی طرح ہو جائے گا۔ جنت میں اجتماع ہوگا حوروں کیلئے وہ بلند آواز سے بولیں گی، لوگوں نے ان کی طرح پہلے کسی کو نہ دیکھا ہوگا وہ کہیں گی کہ: ہم ہمیشہ کیلئے ہیں ہم ختم نہ ہوں گی ہم ہمیشہ خوش رہیں گی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ خواشگوار رہیں گی تنگ حال نہ ہوں گی پس خوشخبری ہے ان کیلئے جن کی ہم ہیں اور جو ہمارے لیے ہیں۔

(۳۵۱۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا ، وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا ، قَالَ : فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ : لِمَنْ هِيَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هِيَ لِمَنْ طَيَّبَ الْكَلاَمَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ ، وَأَفْشَى السَّلاَمَ ، وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.

(۳۵۱۰۵) حضرت علی سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک ایسا کمرہ ہے جس کا اندر کا حصہ باہر سے نظر آتا ہے اور باہر کا حصہ اندر سے ایک اعرابی یہ سن کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کمرہ کس کیلئے ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا وہ کمرہ اس کیلئے ہے جو عمدہ کلام کرے (سچ بولے) بھوکوں کو کھلانا کھلائے، سلام کو عام کرے اور رات میں جس وقت لوگ آرام کر رہے ہوں وہ نماز پڑھے۔

(۳۵۱۰۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذَكَرَ الْجَنَّةَ ، فَقَالَ : فِيهَا مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَلاَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ خَطَرَ.

وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِئَةَ عَامٍ لاَ يَقْطَعُهُ ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾ وَلَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ الآيَة. (مسلم ۲۱۷۵- احمد ۳۳۴)

(۳۵۱۰۶) حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں اور کسی دل پر ان کا خیال تک نہیں گزرا اگر تم چاہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھ کر دیکھ لو۔ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ اور جنت میں ایک درخت ہے ایک (تیز) سوار سو سال تک اس کے سایہ میں دوڑتا رہے تو بھی اس کو ختم نہیں کر سکتا، اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾ اور جنت میں ایک کوڑے کی بقدر کی جگہ بھی دنیا و مافیھا سے بہتر ہے، اگر چاہو یہ آیت پڑھ لو، ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾

(۳۵۱۰۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ ، وَلاَ أُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ، جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾. (ترمذی ۳۲۹۲- احمد ۴۳۸)

(۳۵۱۰۷) حضرت ابوہریرہ سے ماقبل کا مضمون اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۵۱۰۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَقُولُونَ : انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى السُّوقِ ، فَيَأْتُونَ جِبَالاً مِنَ الْمِسْكِ ، أَوْ جِبَالاً مِنْ مِسْكٍ ، أَوْ كُثْبَانًا مِنْ مِسْكٍ ، فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ رِيحًا ، فَتُدْخِلُهُمْ مَنَازِلَهُمْ ، فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ : لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا ، وَيَقُولُونَ لأَهْلِيهِمْ مِثْلَ ذَلِكَ. (بیہقی ۳۷۵)

(۳۵۱۰۸) حضرت انس سے مروی ہے کہ جنتی کہیں گے کہ ہمیں بازار لے چلو، پھر وہ مشک کے پہاڑوں پر آئیں گے، یا مشک کے ٹیلوں پر آئیں گے، اللہ تعالیٰ ان پر ایک ہوا بھیجے گا، پھر وہ اپنے گھروں میں داخل ہوں گے تو ان کے گھر والے ان سے کہیں گے ہمارے بعد تمہارے حسن میں اضافہ ہو گیا ہے اور وہ جنتی بھی اپنے گھر والوں سے اسی طرح کہیں گے۔

(۳۵۱۰۹) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ صَبَّاحِ بن عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْجَزَّارِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ طَيْرَ الْجَنَّةِ أَمْثَالُ الْبُخَاتِيِّ.

(۳۵۱۰۹) حضرت یحییٰ بن جزار سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کے پرندے بختی اونٹوں کی طرح ہیں۔

(۳۵۱۱۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَتَ يَوْمًا الْجَنَّةَ

وَمَا فِيهَا مِنَ الْكَرَامَةِ ، فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ :إِنَّ فِيهَا لَطَيْرًا أَمْثَالَ الْبُخْتِ.

(۳۵۱۱۰) حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے جنت کی نعمتوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا: جنت میں بختی اونٹوں کی مثل پرندے ہیں۔

(۳۵۱۱۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :الْجَنَّةُ مَطْوِيَّةٌ مُعَلَّقَةٌ بِقُرُونِ الشَّمْسِ ، تُنْشَرُ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً ، وَأَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ كَالزَّرَازِيرِ ، يَتَعَارَفُونَ ، يُرْزَقُونَ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۱۱) حضرت عبداللہ بن عمرو ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت لپٹی ہوئی سورج کے زمانوں کے ساتھ متعلق ہے، سال میں ایک مرتبہ پھیلتی ہے مومنوں کی ارواح زرازہ چڑیا کی طرح پرندوں میں ہیں، وہ ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور جنت کے پھلوں سے رزق حاصل کرتے ہیں۔

(۳۵۱۱۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ ، قَالَ:سُئِلَ مُجَاهِدٌ ، فَقِيلَ لَهُ:هَلْ فِي الْجَنَّةِ سَمَاعٌ قَالَ :إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرًا لَهَا سَمَاعٌ لَمْ يَسْتَمِعِ السَّامِعُونَ إِلَى مِثْلِهِ.

(۳۵۱۱۲) حضرت مجاہد سے دریافت کیا گیا کہ کیا جنت میں سماع (گانا وغیرہ) ہوگا آپ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جو ایسی مخصوص آواز میں گاتا ہے سننے والوں نے اس کی طرح نہ سنا ہوگا۔

(۳۵۱۱۳) حَدَّثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيك رَبُّك فَتَرْضَى﴾ ، قَالَ :أَلْفُ قَصْرٍ مِنْ لُؤْلُؤٍ أَبْيَضَ ، تُرَابُهُ الْمِسْكُ ، وَفِيهِنَّ مَا يُصْلِحُهُنَّ.

(۳۵۱۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کریم کی آیت ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيك رَبُّك فَتَرْضَى﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سفید موتی کے ہزار محل ہیں۔

(۳۵۱۱٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مَنْ لَهُ أَلْفُ قَصْرٍ ، فِيهِ سَبْعُونَ أَلْفَ خَادِمٍ ، لَيْسَ مِنْهُنَّ خَادِمٌ إِلاَّ فِي يَدِهَا صَحْفَةٌ سِوَى مَا فِي يَدِ صَاحِبَتِهَا ، يَفْتَحُ بَابَهُ بِشَيْءٍ يُرِيدُهُ ، لَوْ ضَافَهُ جَمِيعُ أَهْلِ الدُّنْيَا لأَوْسَعَهُمْ.

(۳۵۱۱۴) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے ادنیٰ جنتی کا مرتبہ بھی اتنا ہوگا کہ اس کے ہزار محل ہوں گے جن میں ستر ہزار خدام ہوں گے ہر خادم کے ہاتھ میں رکابی ہوگی اس رکابی کے علاوہ جو اس کے ساتھیوں کے پاس ہے، اس دروازہ کسی چیز کے ساتھ نہیں کھولے گا جس کا وہ ارادہ کرے گا اگر وہ سارے دنیا والوں کی مہمان نوازی بھی کرنا چاہے تو ان کیلئے اتنی کشادگی ہوگی۔

(۳۵۱۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : طُولُ الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ تِسْعُونَ مِيلاً ، وَطُولُ الْمَرْأَةِ ثَلاَثُونَ مِيلاً ، وَمَقْعَدُهَا جَرِيبٌ ، وَإِنَّ شَهْوَتَهُ لَتَجْرِي فِي جَسَدِهَا سَبْعِينَ عَامًا ، تَجِدُ اللَّذَّةَ. (احمد ۷ ۵۳)

(۳۵۱۱۵) حضرت ابن جبیر ارشاد فرماتے ہیں کہ جنتی مردوں کی لمبائی نوے میل ہوگی اور جنتی خواتین کی تیس میل ہوگی اور ان کی مقعد چار قفیز کے برابر ہوگی ان کی شہوت ان کے جسم میں ستر سال تک جاری ہوگی جس کی لذت وہ محسوس کریں گے۔

(۳۵۱۱۶) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِئَةَ عَامٍ ، وَاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ : ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ كَعْبًا ، فَقَالَ : صَدَقَ ، وَالَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى لِسَانِ مُوسَى ، وَالْفُرْقَانَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَوْ أَنَّ رَجُلاً رَكِبَ حِقَّةً ، أَوْ جَذَعَةً ، ثُمَّ أَدَارَ بِأَصْلِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ ، مَا بَلَغَهَا حَتَّى يَسْقُطَ هَرِمًا ، إِنَّ اللَّهَ غَرَسَهَا بِيَدِهِ ، وَنَفَخَ فِيهَا مِنْ رُوحِهِ ، وَإِنَّ أَفْنَانَهَا مِنْ وَرَاءِ سُورِ الْجَنَّةِ ، وَمَا فِي الْجَنَّةِ نَهْرٌ إِلاَّ يَخْرُجُ مِنْ أَصْلِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ.

(۳۵۱۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے سوار سو سال تک اس کے سایہ میں دوڑ کر اس کی لمبائی ختم نہیں کر سکتا، اگر چاہو تو قرآن کریم کی آیت ﴿وَظِلٍّ مَمْدُودٍ﴾ پڑھ لو۔ حضرت کعب تک یہ بات پہنچی تو حضرت کعب نے فرمایا قسم اس خدا کی جس نے حضرت موسیٰ پر تورات نازل فرمائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر قرآن نازل فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے اگر کوئی سوار اونٹ پر سوار ہو اور پھر اس درخت کی جڑوں تک پہنچنا چاہے تو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو کر گر پڑے اللہ تعالیٰ نے اس درخت کو اپنے ہاتھوں سے بویا ہے اور اس میں اپنی روح پھونکی ہے اس درخت کے کنارے جنت کی فصیل کے پیچھے ہیں اور جنت کی تمام نہریں اس درخت کی جڑوں سے جاری ہوتی ہیں۔

(۳۵۱۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الْخَيْمَةَ دُرَّةٌ ، طُولُهَا سِتُّونَ مِيلاً ، فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ ، لاَ يَرَاهُمْ غَيْرُهُمْ. (بخاری ۳۲۴۳۔ مسلم ۲۳)

(۳۵۱۱۷) حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں موتی کا ایک خیمہ ہے جو ساٹھ میل لمبا ہے اس کے ہر ایک زاویہ پر مومن کیلئے اس کی گھر والی ہے جن کو اس کے علاوہ کوئی نہیں دیکھے گا۔

(۳۵۱۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ بَدَا مِعْصَمُهَا ، لَذَهَبَ بِضَوْءِ الشَّمْسِ.

(۳۵۱۱۸) حضرت کعب نے فرمایا: ایک جنت کی حور اپنی مینڈھی کی چمک دنیا میں ظاہر کر دے تو سورج کی روشنی ختم (ماند پڑ جائے)

ہو جائے۔

(۳۵۱۱۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ كَفَّهَا ، لأَضَاءَتْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ. (بخاری ۶۵۶۸۔ ترمذی ۱۶۵۱)

(۳۵۱۱۹) حضرت ضحاک سے مروی ہے کہ اگر جنت کی حور اپنی ہتھیلی ظاہر کر دے تو آسمان وزمین کا درمیانی حصہ روشن ہو جائے۔

(۳۵۱۲۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِنَّهُ لَيُوجَدُ رِيحُ الْمَرْأَةِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِينَ سَنَةً.

(۳۵۱۲۰) حضرت مجاہد ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت کی حور کی خوشبو پچاس برس کی مسافت پر بھی محسوس ہوگی۔(آئے گی)۔

(۳۵۱۲۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ أَنَسًا ، يَقُولُ :إِنَّ الْحُورَ الْعِينِ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَغَنَّيْنَ ، يَقُلْنَ :نَحْنُ الْخَيْرَاتُ الْحِسَانُ حُبِسْنَا لأَزْوَاجٍ كِرَامٍ. (طبرانی ۶۴۹۳)

(۳۵۱۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جنت کی حوریں گائیں گی وہ کہیں گی ہم نیک سیرت اور خوبصورت ہیں ہمارے لیے ہمارے معزز خاوند کافی ہیں۔

(۳۵۱۲۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَلْبَسُ سَبْعِينَ حُلَّةً مِنْ حَرِيرٍ ، فَيُرَى بَيَاضُ سَاقِهَا ، وَحُسْنُ سَاقِهَا ، وَمُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ كُلِّهِ ، وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ ، أَلاَ وَإِنَّمَا الْيَاقُوتُ حَجَرٌ ، فَإِنْ أَخَذْتَ سِلْكًا وَجَعَلْتَهُ فِي ذَلِكَ الْحَجَرِ ، ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ ، رَأَيْتَ السِّلْكَ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ.

(ترمذی ۲۵۳۳)

(۳۵۱۲۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت کی حور ریشم کے ستر کپڑے پہنے گی، اس میں سے بھی اس کی پنڈلی کی سفیدی نظر آئے گی، اور اس کی پنڈلی کا گودا بھی اس میں مکمل نظر آئے گا، یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ پاک نے فرمایا: ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ یاقوت تو ایک پتھر ہے، اگر آپ ایک دھاگا لیں اور اس کو اس پتھر پر رکھیں، پھر اس کو چنیں تو آپ اس دھاگے کو اس پتھر کے پیچھے سے دیکھیں گے۔

(۳۵۱۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَزْدِيِّ ، أَوْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، شَكَّ هَمَّامٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :فِي الْجَنَّةِ مِنْ عَتَاقِ الْخَيْلِ وَكِرَامِ النَّجَائِبِ يَرْكَبُهَا أَهْلُهَا ، وَقَالَ : الْحِنَّاءُ سَيِّدُ رَيْحَانِ الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۲۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جنت میں عمدہ گھوڑے اور بہترین اونٹ ہیں جن پر جنتی سواری کریں گے، اور فرمایا حناء جنت کی خوشبوؤں کی سردار ہے۔

(۳۵۱۲۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي رَجُلٌ أُحِبُّ الْخَيْلَ ، فَهَلْ فِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ ؟ فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ ، إِنْ يُدْخِلْكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ ، فَلا تَشَاءُ أَنْ تَرْكَبَ فَرَساً مِنْ يَاقُوتٍ يَطِيرُ بِكَ فِي أَيِّ الْجَنَّةِ شِئْتَ ، إِلا فَعَلْتَ ، قَالَ الرَّجُلُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ فِي الْجَنَّةِ إِبِلٌ ؟ فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ ، إِنْ يُدْخِلْكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ ، فَلَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ. (بیهقی ۳۹۵۔ احمد ۳۵۲)

(۳۵۱۲۴) حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے گھوڑے بہت پسند ہیں کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں داخل فرما دیا تو پھر آپ جس گھوڑے پر سوار ہونا چاہیں گے سوار ہو جائیں گے اور وہ گھوڑا یاقوت کا ہوگا جو آپ کو لے کر اڑے گا اور جس جنت میں چاہو گے وہ آپ کو لے جائے گا اس شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! اللہ اگر آپ کو جنت میں داخل فرما دے تو اس میں ہر وہ چیز ہے جس کی آپ کو خواہش ہو اور جس میں آپ کی آنکھوں کی لذت ہو۔

(۳۵۱۲۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ لَقِيطِ بْنِ الْمُثَنَّى الْبَاهِلِيِّ ، قَالَ :قِيلَ :يَا أَبَا أُمَامَةَ ، يَتَزَاوَرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَاللهِ عَلَى النَّجَائِبِ ، عَلَيْهَا الْمَيَاثِرِ. (عبدالرزاق ۲۰۸۸۰)

(۳۵۱۲۵) حضرت ابو امامہ سے دریافت کیا گیا کہ جنتی لوگ سیر کریں گے؟ حضرت ابو امامہ نے فرمایا: ہاں خدا کی قسم تیز اونٹوں پر جن پر ریشمی زین ہوگی۔

(۳۵۱۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُؤْتَى بِالْكَأْسِ وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ زَوْجَتِهِ ، فَيَشْرَبُهَا ، ثُمَّ يَلْتَفِتُ إِلَى زَوْجَتِهِ فَيَقُولُ :قَدِ ازْدَدْتِ فِي عَيْنِي سَبْعِينَ ضِعْفًا حُسْنًا.

(۳۵۱۲۶) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ ایک جنتی اپنی اہلیہ کے پاس بیٹھا ہوگا اس کے پاس پیالہ لایا جائے گا وہ اس میں سے مشروب پیئے گا پھر اپنی اہلیہ کی طرف متوجہ ہوگا پھر وہ کہے گا آپ کا حسن میری نظر میں ستر گنا زیادہ بڑھ گیا ہے۔

(۳۵۱۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عُقْبَةَ الْمُحَلِّمِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُعْطَى قُوَّةَ مِئَةِ رَجُلٍ فِي الأَكْلِ ، وَالشُّرْبِ ، وَالْجِمَاعِ ، وَالشَّهْوَةِ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ :فَإِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ تَكُونُ لَهُ الْحَاجَةُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :حَاجَةُ أَحَدِكُمْ عَرَقٌ يَفِيضُ مِنْ جِلْدِهِ ، فَإِذَا بَطْنُهُ قَدْ ضَمُرَ.

(احمد ۳۶۷۔ دارمی ۲۸۲۵)

(۳۵۱۲۷) حضرت زید بن ارقم سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی شخص کو کھانے پینے اور جماع او شہوت کیلئے سو آدمیوں کی طاقت عطا کی جائے گی ایک یہودی شخص نے کہا جو شخص کھائے گا پیے گا اس کو قضائے حاجت کی تو ضرورت پیش آئے گی؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی حاجت اس طرح پوری ہوگی کہ اس کو پسینہ آئے گا اس پسینہ کی وجہ سے اس کا پیٹ خالی ہو جائے گا۔

(۳۵۱۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْهَ مَا قَدْ أَطْلَعَكُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ الآيَةَ، وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْرَؤُهَا: قُرَّاتِ أَعْيُنٍ.

(مسلم ۲۱۷۵۔ ابن ماجہ ۴۳۲۸)

(۳۵۱۲۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں، کسی کے دل پر خیال بھی نہیں گزرا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے مزید فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر اطلاع دے چکا ہے اگر چاہو تو قرآن میں پڑھ لو ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کو قُرَّاتِ أَعْيُنٍ پڑھتے تھے۔

(۳۵۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَازِلَ، لاَ يَتَغَوَّطُونَ، وَلاَ يَبُولُونَ، وَلاَ يَتَمَخَّطُون، وَلاَ يَبْزُقُونَ، أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَمَجَامِرُهُمُ الأَلُوَّةُ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَعْنِي الْعُودَ، وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، أَخْلاَقُهُمْ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا. (مسلم ۲۱۷۹۔ احمد ۲۵۳)

(۳۵۱۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو گا وہ چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے پھر ان کے بعد جو داخل ہوں گے وہ آسمان کے بہت زیادہ روشن ستاروں کی طرح ہوں گے، پھر ان کے بعد کچھ رتبے ہوں گے، نہ وہ قضائے حاجت کریں گے اور نہ پیشاب کریں گے نہ ناک صاف کریں گے اور نہ وہ تھوکیں گے ان کی کنگھی سونے کی ہوگی اور ان کی دھونی عود ہندی کی ہوگی ان کا پسینہ مشک کا، ان کے اخلاق ایک شخص کے اخلاق جیسے ہوں گے، حضرت آدم (ان کے والد) کی طرح ساٹھ زراع قد ہوگا۔

(۳۵۱۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ؛ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْلُ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ، وَلاَ يَتَغَوَّطُونَ، وَلاَ يَبُولُونَ، وَلاَ يَبْزُقُونَ، وَلاَ يَتَمَخَّطُون، طَعَامُهُمْ

جُشَاءٌ، وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ. (مسلم ۲۱۸۱۔ احمد ۳۱۶)

(۳۵۱۳۰) حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنتی جنت میں کھائیں گے پییں گے، نہ قضائے حاجت کریں گے نہ پیشاب کریں گے، نہ تھوکیں گے نہ ناک صاف کریں گے، ان کے کھانا کا ہضم ہونا ایک ڈکار ہوگی ان کا پسینہ مشک کے پسینہ کی مانند ہوگا۔

(۳۵۱۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ، لَرَجُلٌ لَهُ دَارٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ ، مِنْهَا غُرَفُهَا وَأَبْوَابُهَا.

(ترمذی ۲۵۶۲۔ احمد ۷۶)

(۳۵۱۳۱) حضرت ابن عمیر سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک ادنیٰ جنتی کا جنت میں رتبہ یہ ہوگا کہ اس کیلئے ایک موتی کا گھر ہوگا جس کی کھڑکیاں اور دروازے ہوں گے۔

(۳۵۱۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَيُؤْتَى بِغَدَائِهِ فِي سَبْعِينَ أَلْفِ صَحْفَةٍ ، فِي كُلِّ صَحْفَةٍ لَوْنٌ لَيْسَ كَالآخَرِ ، فَيَجِدُ لِلآخِرِ لَذَّةَ أَوَّلِهِ ، لَيْسَ فِيهِ رَذِلٌ.

(۳۵۱۳۲) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ادنیٰ جنتی کا مرتبہ قیامت کے دن اتنا ہوگا کہ اس کے پاس صبح کے وقت ستر ہزار پلیٹیں لائی جائیں گی ہر پلیٹ کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا، وہ دوسرے میں بھی پہلے والی لذت پائے گا، اس میں رزالت نہ ہوگی۔

(۳۵۱۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ، مَنْ يَتَمَنَّى عَلَى اللهِ ، فَيُقَالَ لَهُ :ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ ، وَيُلَقَّنُ كَذَا وَكَذَا ، فَيُقَالَ لَهُ :ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ. (احمد ۴۵۰۔ دارمی ۲۸۲۹)

(۳۵۱۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ادنیٰ مرتبہ والے جنتی کا رتبہ یہ ہوگا کہ وہ جس چیز کی اللہ سے تمنا کرے گا اس کو کہا جائے گا یہ بھی تیرے لیے ہے اور اسی کے مثل اور بھی ہو، اس کو مزید تلقین کی جائے گی اس کی کہ تمہارے لیے یہ بھی ہے اور اسی کے مثل اور بھی ہے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ بھی تیرے لیے ہے اور اسی کے مثل دس گنا اور بھی۔

(۳۵۱۳٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ ابْجَر ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ، مَنْ يَنْظُرُ فِي مُلْكِهِ أَلْفَيْ عَامٍ ، يَرَى أَقْصَاهُ كَمَا يَرَى أَدْنَاهُ ، وَإِنَّ أَفْضَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ، مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ اللهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ. (ترمذی ۲۵۵۳۔ احمد ۶۴)

(۳۵۱۳۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ادنیٰ جنتی کا جنت میں یہ رتبہ ہوگا اپنی ملکیت کو دیکھے گا دو ہزار سال تک اس کی انتہاء کو دیکھے گا جیسے اس کے قریب کو دیکھ رہا ہو، اور افضل جنتی کا رتبہ یہ ہوگا کہ وہ روزانہ دو مرتبہ اللہ کا دیدار کرے گا۔

(۳۵۱۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُمَيْرٍ الأَلْهَانِيُّ ، قَالَ:حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ :إِنَّ الصَّحَابَةَ (......).

(۳۵۱۳۵) حضرت کثیر بن مرہ الحضرمی سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۵۱۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَجِيء فَتُشْرِفُ عَلَيْهِ النِّسَاءُ ، فَيَقُلْنَ :يَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ ، مَا أَنْتَ بِمَنْ خَرَجْتَ مِنْ عِنْدِه بِأَوْلَى بِكَ مِنَّا ، فَيَقُولُ :وَمَنْ أَنْتُنَّ ؟ فَيَقُلْنَ :نَحْنُ مِنَ اللاَّتِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ، جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾.

(۳۵۱۳۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی کو لایا جائے گا تو اس کو حوریں دیکھیں گی اور کہیں گی اے فلاں بن فلاں! وہ پوچھے گا تم کون ہو؟ وہ حوریں کہیں گی ہم ان نعمتوں میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے: ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ، جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾.

(۳۵۱۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّهُ لَمَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ : لَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ لِلَّذِينَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ، وَمَا لاَ يَعْلَمُهُ مَلَكٌ ، وَلاَ مُرْسَلٌ ، قَالَ :وَنَحْنُ نَقْرَؤُهَا :﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۵۱۳۷) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ تو راۃ میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے پہلو کثرت عبادت کی وجہ سے بستروں سے جدا رہے ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں کسی کان نے سنا نہیں اور کسی دل پر ان کا خیال تک نہیں گزرا، جن کی کسی فرشتہ یا رسول کو بھی خبر نہیں اور ہم پڑھتے ہیں: ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾ الخ الآيَةِ.

(۳۵۱۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾ حَتَّى إِذَا انْتَهَوْا إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَجَدُوا عِنْدَ بَابِهَا شَجَرَةً ، يَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ سَاقِهَا عَيْنَانِ ، فَيَأْتُونَ إِحْدَاهُمَا كَأَنَّمَا أُمِرُوا بِهَا فَيَتَطَهَّرُونَ مِنْهَا ، فَتَجْرِي عَلَيْهِمْ بِنَضْرَةِ النَّعِيمِ ، قَالَ : فَلاَ تَتَغَيَّرُ أَبْشَارُهُمْ بَعْدَهَا أَبَدًا ، وَلاَ تُشْعَثُ شُعُورُهُمْ بَعْدَهَا أَبَدًا ، كَأَنَّمَا دُهِنُوا بِالدِّهَانِ ، قَالَ:ثُمَّ يَعْمِدُونَ إِلَى الأُخْرَى، فَيَشْرَبُونَ مِنْهَا، فَتَذْهَبُ بِمَا فِي بُطُونِهِمْ مِنْ أَذًى أَوْ قَذًى.

وَتَتَلَقَّاهُمَ الْمَلاَئِكَةُ ، فَيَقُولُونَ: ﴿سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ ، فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾ ، قَالَ : وَيَتَلَقَّى كُلُّ غِلْمَانٍ صَاحِبَهُمْ ، يُطِيفُونَ بِهِ ، فِعْلَ الْوِلْدَانِ بِالْحَمِيمِ يَقْدَمُ مِنَ الْغَيْبَةِ :أَبْشِرْ ، قَدْ أَعَدَّ اللَّهُ لَكَ مِنَ الْكَرَامَةِ كَذَا ، قَالَ :وَيَسْبِقُ غِلْمَانٌ مِنْ غِلْمَانِهِ إِلَى أَزْوَاجِهِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، فَيَقُولُونَ لَهُنَّ :هَذَا فُلاَنٌ ، بِاسْمِهِ فِي الدُّنْيَا ، قَدْ أَتَاكُنَّ ، قَالَ : فَيَقُلْنَ :أَنْتُمْ رَأَيْتُمُوهُ ؟ فَيَقُولُونَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَيَسْتَخِفُّهُنَّ الْفَرَحُ ، حَتَّى يَخْرُجْنَ إِلَى أُسْكُفَّةِ الْبَابِ.

قَالَ :وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ ، فَإِذَا نَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ، وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ ، وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ، فَيَتَّكِءُ عَلَى أَرِيكَةٍ مِنْ أَرَائِكِهِ ، قَالَ : فَيَنْظُرُ إِلَى تَأْسِيسِ بُنْيَانِهِ ، فَإِذَا هُوَ قَدْ أُسِّسَ عَلَى جَنْدَلِ اللُّؤْلُؤِ ، بَيْنَ أَصْفَرَ ، وَأَحْمَرَ ، وَأَخْضَرَ ، وَمِنْ كُلِّ لَوْنٍ ، قَالَ :ثُمَّ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى سَقْفِهِ ، فَلَوْلاَ أَنَّ اللَّهَ قَدَّرَهُ لَهُ ، لأَلَمَّ بِبَصَرِهِ أَنْ يَذْهَبَ بِالْبُرْقِ ، ثُمَّ قَرَأَ :﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا ، وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلاَ أَنْ هَدَانَا اللَّهُ﴾. (ابو نعیم ۲۸۱)

(۳۵۱۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن کریم آیت ﴿وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ جب جنتی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پہنچیں گے تو اس کے دروازے کے پاس ایک درخت پائیں گے اس کی جڑوں سے دو چشمے جاری ہوں گے وہ جنتی انہی میں سے ایک پر آئیں گے جیسا کہ ان کو حکم دیا گیا ہو اور پھر وہ اس سے طہارت حاصل کریں گے، پھر ان پر نضرۃ النعیم کا پانی چلایا جائے گا پھر اس کے بعد ان کے بدن میں تبدیلی نہ آئے گی پھر اس کے بعد پراگندہ نہ ہوں گے گویا کہ ان پر تیل یا روغن ملا ہو پھر وہ دوسرے چشمے پر آئیں گے اور اس میں سے پئیں گے، اس کے پینے کی وجہ سے ان کے پیٹ کی ہر قسم کی بیماری اور تکلیف دور ہو جائے گی۔

۲۔ فرشتوں کی ان سے ملاقات ہوگی فرشتے ان سے کہیں گے ﴿سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ ، فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾ راوی فرماتے ہیں: خوشخبری ہے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے کرامت تیار کر رکھی ہے، پھر ان کے غلاموں میں سے کچھ غلام ان کی حوروں کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے یہ فلاں ہے (ان کے دنیا کے نام کے ساتھ پکاریں گے) تمہارے پاس آئیں گے، وہ حوریں پوچھیں گی تم نے ان کو دیکھا ہے؟ وہ کہیں گے کہ جی ہاں، پس وہ حوریں خوشی کو ہلکا سمجھیں گی اور دروازے کی دہلیز سے نکل جائیں گی۔

۳۔ وہ جنتی جنت میں داخل ہوگا تکیے لگے ہوں گے پیالے رکھے ہوں گے، کپڑے بکھرے ہوں گے، وہ ان میں سے ایک تکیہ پر ٹیک لگائے گا، پھر وہ ان کی بنیادوں کی طرف دیکھے گا، ان کی بنیادیں زرد سرخ اور سبز رنگ کے بڑے موتیوں سے رکھی گئیں ہیں، پھر وہ چھت کی طرف دیکھے گا، اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو قدرت نہ دی ہوتی تو اس چمک کی وجہ سے اس کی بینائی زائل ہو جاتی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا ، وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلاَ أَنْ هَدَانَا اللَّهُ﴾.

(۳۵۱۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :وَالَّذِي أَنْزَلَ

الْكِتَابَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَزْدَادُونَ جَمَالاً وَحُسْنًا ، كَمَا يَزْدَادُونَ فِي الدُّنْيَا قَبَاحَةً وَهِرَمًا.

(۳۵۱۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قسم اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل فرمایا جنتیوں کے حسن وجمال میں اضافہ ہوتا رہے گا جیسے دنیا میں بدصورتی اور بڑھاپے میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۳۵۱۴۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا ، مُرْدًا ، بِيضًا ، جِعَادًا ، مُكَحَّلِينَ ، أَبْنَاءَ ثَلاَثٍ وَثَلاَثِينَ ، عَلَى خَلْقِ آدَمَ ، طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي عَرْضِ سَبْعِ أَذْرُعٍ.

(ترمذی ۲۵۳۹۔ احمد ۳۴۳)

(۳۵۱۴۰) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنتی جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم پر بال نہ ہوں گے، سر کے بال گھنگریالے ہوں گے اور آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا ہوگا، تینتیس سال کے جوان ہوں گے ان کے قد کی لمبائی ساٹھ گز اور چوڑائی سات گز ہوگی۔

(۳۵۱۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : يَقُولُ غِلْمَانُ أَهْلِ الْجَنَّةِ : مِنْ أَيْنَ نَقْطِفُ لَكَ ؟ مِنْ أَيْنَ نَسْقِيكَ ؟.

(۳۵۱۴۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنتیوں کے خدام لڑکے کہیں گے کہاں سے تمہارے لیے پھل توڑ کر لائیں اور کہاں سے آپ کو جام پلائیں؟

(۳۵۱۴۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ؛ أَنَّ مُوسَى ، أَوْ غَيْرَهُ مِنَ الأَنْبِيَاءِ ، قَالَ : يَا رَبِّ ، كَيْفَ يَكُونُ هَذَا مِنْكَ ؟ أَوْلِيَاؤُكَ فِي الأَرْضِ خَائِفُونَ يُقْتَلُونَ ، وَيُطْلَبُونَ وَيُقَطَّعُونَ ، وَأَعْدَاؤُكَ يَأْكُلُونَ مَا شَاؤُوا ، وَيَشْرَبُونَ مَا شَاؤُوا ، وَنَحْوَ هَذَا ، فَقَالَ : انْطَلِقُوا بِعَبْدِي إِلَى الْجَنَّةِ ، فَيَنْظُرُ مَا لَمْ يَرَ مِثْلَهُ قَطُّ ، إِلَى أَكْوَابٍ مَوْضُوعَةٍ ، وَنَمَارِقَ مَصْفُوفَةٍ وَزَرَابِيَّ مَبْثُوثَةٍ ، وَإِلَى الْحُورِ الْعِينِ ، وَإِلَى الثِّمَارِ ، وَإِلَى الْخَدَمِ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُونٌ ، فَقَالَ : مَا ضَرَّ أَوْلِيَائِي مَا أَصَابَهُمْ فِي الدُّنْيَا إِذَا كَانَ مَصِيرُهُمْ إِلَى هَذَا ؟ ثُمَّ قَالَ : انْطَلِقُوا بِعَبْدِي ، فَانْطَلِقَ بِهِ إِلَى النَّارِ ، فَيَخْرُجُ مِنْهَا عُنُقٌ فَصُعِقَ الْعَبْدُ ، ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ : مَا نَفَعَ أَعْدَائِي مَا أَعْطَيْتَهُمْ فِي الدُّنْيَا إِذَا كَانَ مَصِيرُهُمْ إِلَى هَذَا ؟ قَالَ : لاَ شَيْءَ.

(۳۵۱۴۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابو الھذیل سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا اے اللہ! یہ معاملہ آپ کی طرف سے کیسا عجیب ہوتا ہے؟ آپ کے دوست (نیک لوگ) دنیا میں خوفزدہ رہتے ہیں ان کو قتل کیا جاتا ہے، ان کو پکڑا جاتا ہے پھر ان کے ٹکڑے کیے جاتے ہیں اور آپ کے دشمن جو چاہتے ہیں کھاتے ہیں اور جو چاہتے ہیں پیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے

ارشادفرمایا: میرے بندے کو جنت کی سیر کرواؤ، حضرت موسیٰ علایِّلاً نے وہاں وہ نعمتیں دیکھیں جو اس سے پہلے نہ دیکھی تھیں، رکھے ہوئے پیالے، سیدھے رکھے ہوئے تکیے اور بکھرے ہوئے کپڑے، اور حورعین اور مختلف پھل اور خدام جیسے کہ وہ چھپے ہوئے موتی ہوں ان سب کی سیر کروائی گئی اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا: جب میرے دوستوں کا ٹھکانا یہ ہوتو دنیا میں جو بھی تکالیف انہیں پہنچے ان کو نقصان ہے؟ پھرارشادفرمایا: میرے بندے کو جہنم کی سیر کرواؤ، چنانچہ حضرت موسیٰ علایِّلاً کو جہنم لے جایا گیا، اس میں ایک جماعت دیکھی، ان کو دیکھ کر حضرت موسیٰ علایِّلاً بے ہوش ہوگئے، پھر آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرے دشمنوں کا ٹھکانہ یہ ہوتو پھر دنیا میں ان کو جو بھی نعمتیں ملیں ان کو فائدہ ہے؟ حضرت موسیٰ علایِّلاً نے ارشادفرمایا کچھ بھی نہیں۔

(۳۵۱۴۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَاضِيَّ الرَّيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ مَلَكًا ، مِنْ يَوْمِ خُلِقَ يَصُوغُ حُلِيَّ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، وَلَوْ أَنَّ قَلْبًا مِنْ حُلِيِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ أُخْرِجَ لَذَهَبَ بِضَوْءِ شُعَاعِ الشَّمْسِ ، فَلَا تَسْأَلُوا بَعْدَهَا عَنْ حُلِيِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

(احمد ۱۶۹)

(۳۵۱۴۳) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے، جس دن سے اس کو پیدا کیا گیا ہے وہ جنتیوں کیلئے زیور تیار کررہا ہے اور قیامت تک تیار کرتا رہے گا، اگر ان زیورات میں سے ایک کنگن بھی دنیا پر ظاہر کردیا جائے تو سورج کی روشنی ماند پڑ جائے، پس اس کے بعد جنت کے زیورات کے متعلق سوال نہ کرنا۔

(۳۵۱۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ: فِي الْجَنَّةِ جِمَاعٌ مَا شَاؤُوا، وَلَا وَلَدٌ ، قَالَ : فَيَلْتَفِتُ فَيَنْظُرُ النَّظْرَةَ ، فَتَنْشَأُ لَهُ الشَّهْوَةُ ، ثُمَّ يَنْظُرُ النَّظْرَةَ فَتَنْشَأُ لَهُ شَهْوَةٌ أُخْرَى.

(۳۵۱۴۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جنتی جتنا مرضی چاہے ہمبستری کرے اولاد نہ ہوگی، وہ ایک لمحے کیلئے پلٹے گا تو اس کیلئے دوبارہ شہوت پیدا ہوجائے گی پھر ایک لمحے کیلئے توقف کے بعد اس کیلئے دوبارہ شہوت پیدا ہوجائے گی۔

(۳۵۱۴۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَفِي الْجَنَّةِ وَلَدٌ ؟ قَالَ : إِنْ شَاؤُوا. (ترمذی ۲۵۶۳۔ احمد ۹)

(۳۵۱۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا جنت میں اولاد ہوگی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشادفرمایا: اگر وہ چاہیں تو ہوجائے گی۔

(۳۵۱۴۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولاً الْجَنَّةَ ، رَجُلٌ كَانَ يَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يُزَحْزِحَهُ عَنِ النَّارِ ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : يَا رَبِّ ، أَدْنِنِي مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ ، فَقِيلَ : يَا ابْنَ آدَمَ ، أَلَمْ تَسْأَلْ أَنْ تُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ ؟ قَالَ : يَا رَبِّ ،

وَمَنْ مِثْلُك ، فَأَدْنِنِي مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ ، فَقِيلَ :يَا ابْنَ آدَمَ ، أَلَمْ تَسْأَلْ أَنْ تُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ؟ قَالَ :وَمَنْ مِثْلُك، فَأَدْنِنِي مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ.

فَنظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ ، فَقَالَ :أَدْنِنِي مِنْهَا لأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا ، وَآكُلَ مِنْ ثَمَرِهَا ، قَالَ :يَا ابْنَ آدَمَ ، أَلَمْ تَقُلْ ؟ فَقَالَ :يَا رَبِ ، وَمَنْ مِثْلُك ، فَأَدْنِنِي مِنْهَا ، فَرَأى أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ :يَا رَبِ ، أَدْنِنِي مِنْهَا ، فَقَالَ :يَا ابْنَ آدَمَ ، أَلَمْ تَقُلْ ؟ حَتَّى قَالَ :يَا رَبِّ ، وَمَنْ مِثْلُك ، فَأَدْنِنِي.

فَقِيلَ :اُعْدُ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ :الْعَدْوُ :الشَّدُّ ، فَلَكَ مَا بَلَغَتْهُ قَدَمَاك وَرَأَتْهُ عَيْنَاك ، قَالَ :فَيَعْدُو حَتَّى إِذَا بَلَحَ ، يَعْنِي أَعْيَا ، قَالَ :يَا رَبِ ، هَذَا لِي ، وَهَذَا لِي ؟ فَيُقَالَ :لَكَ مِثْلُهُ وَأَضْعَافُهُ ، فَيَقُولُ :قَدْ رَضِيَ عَنِّي رَبِّي ، فَلَوْ أَذِنَ لِي فِي كِسْوَةِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَطَعَامِهِمْ لأَوْسَعْتُهُمْ. (طبرانی ۱۴۳)

(۳۵۱۴۶) حضرت عوف بن مالک سے مروی ہے کہ حضور اقدس صَلَّفِیْقَیَمْ نے ارشاد فرمایا میں اس آخری شخص کو بھی جانتا ہوں جس کو جنت میں داخل کیا جائے گا وہ شخص ہوگا جو اللہ سے سوال کرے گا کہ اس کو جہنم سے نکال دیا جائے یہاں تک کہ جب جنتیوں کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور جہنمی لوگ جہنم میں داخل ہو جائیں یہ ان کے درمیان ہوگا وہ عرض کرے گا اے اللہ! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے اس کو کہا جائے گا اے ابن ادم! کیا تو نے سوال نہیں کیا تھا کہ تجھ کو جہنم سے نکال دیا جائے؟ وہ عرض کرے گا اے اللہ! آپ کی طرح کون ہوسکتا ہے مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے، اس کو کہا جائے گا اے ابن ادم! کیا تو نے سوال نہیں کیا تھا کہ تجھ کو جہنم سے نکال دیا جائے؟ وہ عرض کرے گا آپ کی طرح کون ہے اے اللہ! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کر دے۔

پھر وہ جنت کے دووازے کے پاس درخت دیکھے گا تو عرض کرے گا، مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کا سایہ حاصل کر سکوں اور ا من کا پھل کھا سکوں اللہ فرمائیں گے ابن آدم! کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ پھر سوال نہ کروں گا؟ وہ عرض کرے گا اے اللہ! آپ کی طرح کون ہوسکتا ہے مجھے اس کے قریب کر دے، پھر وہ اس سے بھی اعلیٰ دیکھے گا تو عرض کرے گا اے میرے اللہ! مجھے اس کے قریب کر دے اللہ فرمائے گا اے ابن آدم! کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ دوبارہ سوال نہ کروں گا؟ وہ عرض کرے گا اللہ جی! آپ کی طرح کون ہوسکتا ہے مجھے اس کے قریب کر دے، اس کو کہا جائے گا جنت کی طرف دوڑ جتنی جنت پر تیرے قدم پڑیں اور تیری آنکھیں جتنی جنت کو دیکھے وہ تیرے لیے ہے وہ دوڑے گا یہاں تک کہ تھک کر چکنا چور ہو جائے گا تو عرض کرے گا اے اللہ! کیا یہ اور وہ میرے لیے ہے؟ اللہ فرمائے گا اس کے مثل اور اس سے دوگنا بھی تیرے لیے ہے، وہ عرض کرے گا میرا رب مجھ سے راضی ہو گیا، اگر مجھے دنیا والوں کے لباس اور ان کی خوراک کی اجازت دی جائے تو میں اس پر قادر ہوسکتا ہوں۔

(۳۵۱۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ:حدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ،

رَجُلٌ صَرَفَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ قِبَلَ الْجَنَّةِ ، وَمُثِّلَ لَهُ شَجَرَةٌ ذَاتُ ظِلٍّ ، فَقَالَ :أَىْ رَبِ ، قَدِّمْنِي إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ أَكُونُ فِي ظِلِّهَا ، فَقَالَ اللَّهُ :هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ ، فَقَالَ :لاَ ، وَعِزَّتِكَ، فَقَدَّمَهُ اللَّهُ إِلَيْهَا ، وَمُثِّلَ لَهُ شَجَرَةٌ أُخْرَى ذَاتُ ظِلٍّ وَثَمَرَةٍ ، فَقَالَ :أَىْ رَبِ ، قَدِّمْنِي إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ لأَكُونَ فِي ظِلِّهَا وَآكُلَ مِنْ ثَمَرِهَا ، فَقَالَ اللَّهُ :هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ ، فَقَالَ :لاَ ، وَعِزَّتِكَ ، فَيُقَدِّمُهُ اللَّهُ إِلَيْهَا ، فَتُمَثَّلُ لَهُ شَجَرَةٌ أُخْرَى ذَاتُ ظِلٍّ وَثَمَرٍ وَمَاءٍ ، فَيَقُولُ :أَىْ رَبِ ، قَدِّمْنِي إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ ، أَكُونُ فِي ظِلِّهَا ، وَآكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا ، وَأَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ، فَيَقُولُ :هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ ، فَيَقُولُ :لاَ ، وَعِزَّتِكَ لاَ أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ ، فَيُقَدِّمُهُ اللَّهُ إِلَيْهَا.

قَالَ :فَيَبْرُزُ لَهُ بَابُ الْجَنَّةِ ، فَيَقُولُ :أَىْ رَبِ ، قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ ، فَأَكُونُ تَحْتَ نِجَافِ الْجَنَّةِ وَأَنْظُرُ إِلَى أَهْلِهَا ، فَيُقَدِّمُهُ اللَّهُ إِلَيْهَا ، فَيَرَى أَهْلَ الْجَنَّةِ وَمَا فِيهَا ، فَيَقُولُ :أَىْ رَبِ ، أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ، فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ ، فَإِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، قَالَ :هَذَا لِي وَهَذَا لِي ، فَيَقُولُ اللَّهُ :تَمَنَّ ، فَيَتَمَنَّى ، وَيُذَكِّرُهُ اللَّهُ :سَلْ مِنْ كَذَا وَكَذَا ، حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الأَمَانِي ، قَالَ اللَّهُ :هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ ، قَالَ :ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ ، فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، فَتَقُولاَنِ لَهُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اخْتَارَكَ لَنَا ، وَاخْتَارَنَا لَكَ ، فَيَقُولُ :مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ. (مسلم ۱۷۵۔ احمد ۲۷)

(۳۵۱۴۷) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ادنیٰ جنتی کا رتبہ جنت میں یہ ہوگا کہ اللہ ایک شخص کا چہرہ جہنم سے جنت کی طرف پھیر دیں گے، اس کیلئے ایک سایہ دار درخت ظاہر کیا جائے گا وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب فرما دے تا کہ میں اس کا سایہ حاصل کرسکوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر تجھے اس کے قریب کر دوں تو کیا تو اس کے علاوہ مجھ سے کچھ سوال کرے گا وہ عرض کرے گا نہیں تیری عزت کی قسم نہیں کروں گا اللہ تعالیٰ اس شخص کو درخت کے قریب فرما دے گا پھر اس کو ایک اور درخت دکھایا جائے گا جو سایہ دار اور پھل دار ہوگا وہ شخص عرض کرے گا اے اللہ! مجھے اس درخت کے قریب فرما دے تا کہ میں اس کا سایہ حاصل کرسکوں اور اس کا پھل کھا سکوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں تجھے یہ عطا کر دوں تو اس کے علاوہ مجھ سے دوبارہ کچھ سوال کرے گا وہ عرض کرے گا تیری عزت کی قسم نہیں اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے قریب فرما دے گا پھر اس کیلئے ایک اور درخت ظاہر کیا جائے گا جو سایہ دار پھل دار اور پانی والا ہوگا وہ شخص عرض کرے گا اے اللہ! مجھے اس درخت کے قریب فرما دے تا کہ میں اس کا سایہ حاصل کرسکوں اور اس کا پھل کھا سکوں اور اس کا پانی پی سکوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر تجھے دے دوں تو کیا تو دوبارہ مجھ سے سوال کرے گا وہ شخص عرض کرے گا تیری عزت کی قسم اس کے علاوہ سوال نہ کروں گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے قریب فرما دے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے جنت کے دروازے کو ظاہر فرمائے گا تو وہ شخص عرض کرے گا اے اللہ! مجھے جنت کے

دروازے کے قریب فرمادے تاکہ میں اس کی چوکھٹ کے نیچے بیٹھ کر اس کے رہنے والوں کو دیکھ سکوں اللہ تعالیٰ اس کو قریب فرما دے گا پھر وہ شخص جنتی لوگوں کو اور جنت کی نعمتوں کو دیکھے گا تو وہ شخص عرض کرے گا اللہ جی مجھے جنت میں داخل فرمادے۔

اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمادے گا جب وہ جنت میں داخل ہوگا تو کہے گا یہ میرے لیے ہے اور یہ بھی میرے لیے ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو خواہش کر وہ خواہش کرے گا، اللہ پاک اس کو یاد دلائیں گے کہ یہ یہ سوال کر، یہاں تک کہ جب اس کی تمام خواہشات مکمل ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ بھی تیرے لیے ہے اور اس کی مثل دس گنا اور بھی پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا تو اس کے پاس اس کی دو بیویاں جو حور عین میں سے ہوں گی آئیں گی اور کہیں گی تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے آپ کو ہمارے لیے اور ہمیں آپ کے لیے منتخب کیا وہ جنتی کہے گا جس طرح مجھے عطا کیا گیا ہے اس جیسا کسی کو عطا نہیں کیا گیا ہے۔

(۳۵۱۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا﴾ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : هَلْ تَدْرُونَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ يُحْشَرُونَ ؟ أَمَا وَاللهِ مَا يُحْشَرُونَ عَلَى أَقْدَامِهِمْ ، وَلَكِنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ بِنُوقٍ لَمْ تَرَ الْخَلاَئِقُ مِثْلَهَا ، عَلَيْهَا رِحَالُ الذَّهَبِ ، وَأَزِمَّتُهَا الزَّبَرْجَدُ ، فَيَجْلِسُونَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ بِهِمْ حَتَّى يَقْرَعُوا بَابَ الْجَنَّةِ. (طبری ۱۲)

(۳۵۱۴۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کس چیز پر ان کو جمع کیا جائے گا؟ خدا کی قسم ان کو قدموں کے بل (چل کر) نہیں جمع کیا جائے گا بلکہ وہ ایسے اونٹوں پر آئیں گے جن کے مثل لوگوں نے پہلے دیکھا نہ ہوگا ان پر سونے کے کجاوے ہوں گے، ان کی لگامیں زبرجد کی ہوں گی وہ متقین ان پر بیٹھیں ہوں گے پھر وہ جانور ان کو لے کر چلیں گے یہاں تک کہ وہ جنت کے دروازوں کو کھٹکھٹائیں گے۔

(۳۵۱۴۹) حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفْدًا﴾ ، عَلَى الإِبِلِ. (طبری ۱۲۷)

(۳۵۱۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس آیت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ اونٹوں پر جمع کیے جائیں گے۔

(۳۵۱۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ ، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا ، فَيُقَالَ لَهُ : انْطَلِقْ فَادْخُلَ الْجَنَّةَ ، قَالَ : فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ ، فَيَجِدُ النَّاسَ قَدَ اتَّخَذُوا الْمَنَازِلَ ، قَالَ : فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ : يَا رَبِ ، قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ ، قَالَ : فَيُقَالَ لَهُ : أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَيُقَالَ لَهُ : تَمَنَّ ، فَيَتَمَنَّى ، فَيُقَالَ : لَكَ ذَلِكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةُ أَضْعَافِ الدُّنْيَا ، قَالَ : فَيَقُولُ لَهُ : أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ ؟ قَالَ : فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

(بخاری ۶۵۷۱۔ مسلم ۱۷۴)

(۳۵۱۵۰) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس آخری شخص کو بھی جانتا ہوں جو جہنم سے نکلے گا یہ وہ شخص ہوگا جو جہنم سے گھسٹتا ہوا نکلے گا اس کو کہا جائے گا چلو اور جنت میں داخل ہو جاؤ وہ جائے گا اور جنت میں داخل ہو جائے گا وہ وہاں جائے گا تو لوگ پہلے ہی رتبہ حاصل کر چکے ہوں گے۔ وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا اے اللہ! لوگوں نے تو اپنے رتبے حاصل کر لیے ہیں اس سے کہا جائے گا کیا تجھے وہ زمانہ یاد ہے جس میں تو تھا؟ وہ عرض کرے گا جی اس سے کہا جائے گا تو تمنا اور خواہش کر وہ خواہش کرے گا اس سے کہا جائے گا جو تو نے خواہش کی ہے یہ بھی تیرے لیے ہے اور دنیا سے دس گنا زیادہ بھی تیرے لیے ہے وہ شخص عرض کرے گا اے اللہ! آپ بادشاہ ہو کر مجھ سے مذاق کر رہے ہیں؟ راوی فرماتے ہیں کہ یہ بات بیان کر کے آنحضرت ﷺ اتنا مسکرائے کہ آپ کی داڑھیں مبارک میں نے دیکھیں۔

(۳۵۱۵۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، وَالثَّانِيَةُ عَلَى لَوْنِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً ، لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا زَوْجَتَانِ ، عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً ، يَبْدُو مُخُّ سَاقَيْهَا مِنْ وَرَائِهَا. (ترمذی ۲۵۲۲)

(۳۵۱۵۱) حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں کے چاند جیسے ہوں گے اور دوسرا گروہ موتی کی طرح چمکتے ہوئے تاروں کی طرح ہوں گے ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی اور ہر بیوی کے ستر جوڑے ہوں گے اور ان کی پنڈلی کے اندر کا گودا ان ستر جوڑوں میں بھی نظر آ رہا ہوگا۔

(۳۵۱۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى : يَا رَبِّ ، مَا لأَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ؟ قَالَ : رَجُلٌ يَبْقَى فِي الدِّمْنَةِ حَيْثُ يُحْبَسُ النَّاسُ ، قَالَ : فَيُقَالُ لَهُ : قُمْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ ، قَالَ : أَيْنَ أَدْخُلُ وَقَدْ سَبَقَنِي النَّاسُ ؟ قَالَ : فَيُقَالُ لَهُ : تَمَنَّ أَرْبَعَةَ مُلُوكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا ، مِمَّنْ كُنْتَ تَتَمَنَّى مِثْلَ مُلْكِهِمْ وَسُلْطَانِهِمْ ، قَالَ : فَيَقُولُ : فُلاَنٌ ، قَالَ : فَيَعُدُّ أَرْبَعَةً ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : تَمَنَّ بِقَلْبِكَ مَا شِئْتَ ، قَالَ : فَيَتَمَنَّى ، قَالَ : ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : اِشْتَهِ مَا شِئْتَ ، قَالَ : فَيَشْتَهِي ، قَالَ : فَيُقَالُ : لَكَ هَذَا وَعَشَرَةُ أَضْعَافِهِ ، قَالَ ، فَقَالَ مُوسَى : يَا رَبِّ ، فَمَا لأَهْلِ صَفْوَتِكَ ؟ قَالَ : فَقِيلَ : هَذَا الَّذِي أَرَدْتُ ، قَالَ : خَلَقْتُ كَرَامَتَهُمْ وَغَرَسْتُهَا بِيَدِي ، وَخَتَمْتُ عَلَى خَزَائِنِهَا مَا لاَ عَيْنٌ رَأَتْ ، وَلاَ خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ، ثُمَّ تَلاَ : ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ، جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾. (مسلم ۱۷۷۔ ترمذی ۳۱۹۸)

(۳۵۱۵۲) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ! ادنیٰ جنتی کا رتبہ کیا ہوگا؟ فرمایا ایک شخص جانوروں کے باڑہ میں باقی رہے گا (کوڑے خانے میں) اس طور پر کہ لوگوں نے اس کو محبوس کیا ہوگا، اس کو حکم ہوگا جنت میں داخل ہو جاؤ وہ عرض کرے گا کہاں سے داخل ہو جاؤں لوگوں نے تو مجھ سے سبقت کر لی ہے؟ اس کو کہا جائے گا دنیا کے چار

بادشاہوں کی بادشاہت اور سلطنت کے بقدر تمنا اور خواہش کر وہ کہے گا فلاں بادشاہ پس وہ چار بادشاہوں کو گنے گا پھر اس کو کہا جائے گا اپنے دل میں جو جو چاہے خواہش کر وہ تمنا کرے گا پھر اس کو کہا جائے گا جو چاہو خواہش کر لے، وہ خواہش کرے گا پھر اس کو کہا جائے گا یہ سب بھی تیرے لیے ہے اور دس گنا اور بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ! آپ کے مخلص دوستوں کیلئے کیا نعمتیں ہیں؟ ان سے کہا گیا، یہ ہے جو میں نے ارادہ کیا ہے میں نے ان کے اکرام کیلئے بنایا ہے اور اپنے ہاتھ سے بنا کر ان پر مہر لگادی ہے جن نعمتوں کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں کسی کان نے سنا نہیں اور کسی بشر کے دل پر ان کا خیال تک نہیں گزرا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾

(٣٥١٥٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :إِنَّ لأَهْلِ عِلِّيِّينَ كُوًى يُشْرِفُونَ مِنْهَا ، فَإِذَا أَشْرَفَ أَحَدُهُمْ أَشْرَقَتِ الْجَنَّةُ ، قَالَ :فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَدْ أَشْرَفَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ عِلِّيِّينَ.

(۳۵۱۵۳) حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ علیین والوں کیلئے کھڑکیاں ہوں گی جہاں سے وہ دیکھیں گے جب انہیں اور سے کوئی جنتی دیکھے گا تو اس کی وجہ سے جنت روشن ہو جائے گی جنتی لوگ کہیں گے علیین میں سے کسی نے دیکھا ہے۔

(٣٥١٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ ، أَوْ سَوْطُهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (عبدالرزاق ٢٠٨٨٨)

(۳۵۱۵۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کی کمان یا کوڑے کی مقدار جنت میں جگہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔

(٣٥١٥٥) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ؛ فِي قَوْلِهِ :﴿فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ﴾ قَالَ :الْحَبْرُ السَّمَاعُ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۵۵) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر قرآن کریم کی آیت ﴿فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ الحبر سے مراد جنت میں سماع ہے گانا سننا ہے۔

(٣٥١٥٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ ، يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَشْرَفَتْ عَلَى أَهْلِ الأَرْضِ لَمَلأَتِ الأَرْضَ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ، وَلَنَصِيفُ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ، هَلْ تَدْرُونَ مَا النَّصِيفُ ؟ هُوَ الْخِمَارُ. (بخاری ٢٧٩٦۔ ترمذی ١٦٥١)

(۳۵۱۵۶) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر جنتی حوروں میں سے کوئی حور زمین والوں پر جھانک لے تو ساری زمین مشک کی خوشبو سے بھر جائے، جنتی عورت کا نصیف دنیا و مافیھا سے بہتر ہے کیا تمہیں معلوم ہے نصیف سے کیا مراد ہے؟ وہ اوڑھنی ہے۔

۳۵۱۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَشِبْرٌ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (ابن ماجه ۴۳۲۹)

(۳۵۱۵۷) حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک بالشت جگہ دنیا و مافیھا سے بہتر ہے۔

۳۵۱۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً ، رَجُلٌ لَهُ أَلْفُ قَصْرٍ ، مَا بَيْنَ كُلِّ قَصْرَيْنِ مَسِيرَةُ سَنَةٍ ، يُرَى أَقْصَاهَا كَمَا يُرَى أَدْنَاهَا ، فِي كُلِّ قَصْرٍ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَالرَّيَاحِينِ وَالْوِلْدَانِ مَا يَدْعُو بِشَيْءٍ إِلاَّ أُتِيَ بِهِ. (طبری ۲۹)

(۳۵۱۵۸) حضرت ابن عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ ایک ادنیٰ جنتی کا رتبہ یہ ہوگا کہ ایک شخص کے ہزار محل ہوں گے اور ہر دو محلوں کے درمیان ایک سال کا فاصلہ ہوگا وہ دیکھے اس کی انتہاء کو جیسے ان کے قریب کو دیکھے گا ہر محل میں حور عین، خوشبودار پودے اور غلمان ہوں گے جو بھی وہ طلب کریں گے وہ ان کو پیش کر دیا جائے گا۔

۳۵۱۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : قَالَ مُغِيثُ بْنُ سُمَيٍّ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ قُصُورًا مِنْ ذَهَبٍ ، وَقُصُورًا مِنْ فِضَّةٍ ، وَقُصُورًا مِنْ يَاقُوتٍ ، وَقُصُورًا مِنْ زَبَرْجَدٍ ، جِبَالُهَا الْمِسْكُ ، وَتُرَابُهَا الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ. (ابو نعيم ٦٨)

(۳۵۱۵۹) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ جنت میں کچھ محل سونے کے، کچھ چاندی کے، کچھ یاقوت کے، کچھ زبرجد کے ہیں، اس کے پہاڑ مشک کے اور مٹی ورس اور زعفران کی ہے۔

۳۵۱۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : إِنَّ قَائِلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، لَيَقُولُ : انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى السُّوقِ ، فَيَأْتُونَ جِبَالاً مِنْ مِسْكٍ ، فَيَجْلِسُونَ فَيَتَحَدَّثُونَ. (عبدالرزاق ۲۰۸۸۱)

(۳۵۱۶۰) حضرت انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ جنتیوں میں ایک کہے گا ہمیں بازار لے چلو، پھر وہ مشک کے پہاڑوں پر آئیں گے اور وہاں بیٹھ کر باہم گفتگو کریں گے۔

۳۵۱۶۱) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّهُ يُقْسَمُ لِلرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ شَهْوَةُ مِئَةٍ ، وَأَكْلُهُمْ وَنَهْمَتُهُمْ ، فَإِذَا أَكَلَ سُقِيَ شَرَابًا طَهُورًا ، يَخْرُجُ مِنْ جِلْدِهِ رَشْحًا كَرَشْحِ الْمِسْكِ ، ثُمَّ تَعُودُ شَهْوَتُهُ. (ابن جرير ۲۹)

(۳۵۱۶۱) حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ ایک جنتی شخص کو سو بندوں کی شہوت عطا کی جائے گی ان کا کھانا اور ان کی ضرورت اور خواہش، جب وہ کھائے گا تو اس کو پاکیزہ شراب پلائی جائے گی جس کی وجہ سے اس کے بدن سے مشک کی طرح پسینہ نکلے گا اور اس کی شہوت اور خواہش دوبارہ از سر نو لوٹ آئے گی۔

۳۵۱۶۲) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ

بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ:يُجْمَعُونَ ، فَيُقَالُ :أَيْنَ فُقَرَاءُ هَذِهِ الأُمَّةِ وَمَسَاكِينُهَا ؟ قَالَ:فَيَبْرُزُونَ ، فَيُقَالُ :مَا عِنْدَكُمْ
فَيَقُولُونَ :يَا رَبِّ ، ابْتَلَيْتَنَا فَصَبَرْنَا ، وَأَنْتَ أَعْلَمُ ، قَالَ :وَأُرَاهُ ، قَالَ :وَوَلَّيْتَ الأَمْوَالَ وَالسُّلْطَانَ غَيْرَنَا
قَالَ :فَيُقَالُ :صَدَقْتُمْ ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ سَائِرِ النَّاسِ بِزَمَنٍ ، وَتَبْقَى شِدَّةُ الْحِسَابِ عَلَى ذَوِي الأَمْوَالِ
وَالسُّلْطَانِ ، قَالَ :قُلْتُ :فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ :تُوضَعُ لَهُمْ كَرَاسِيُّ مِنْ نُورٍ ، وَيُظَلَّلُ عَلَيْهِمَ الْغَمَامُ
وَيَكُونُ ذَلِكَ الْيَوْمُ أَقْصَرَ عَلَيْهِمْ مِنْ سَاعَةٍ مِنْ نَهَارٍ. (ابن حبان ۷۴۱۹)

(۳۵۱۶۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن سب کو جمع کیا جائے گا پھر پکارا جائے گا اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ پھر ان کو لایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا تمہارے پاس کیا ہے کیا لے کر آئے ہو؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! آپ نے ہمیں مختلف مصیبتوں میں آزمایا ہم ثابت قدم رہے آپ کو معلوم ہے راوی فرماتے ہیں کہ میں اس کو دیکھ رہا ہوں، آپ نے اموال اور بادشاہت کو ہم سے پھیرے رکھا ان کو کہا جائے گا تم نے سچ کہا، ان کو تمام لوگوں سے قبل جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور حساب و کتاب کی شدت مالداروں اور بادشاہوں پر باقی رہے گی، راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اس دن مومنین کہاں ہوں گے؟ فرمایا ان کیلئے نور کی کرسی رکھی جائے گی، ان پر بادلوں کا سایہ ہوگا، اور وہ دن ان پر دن کی گھڑی سے بھی کم وقت میں گزر جائے گا۔

(۳۵۱٦۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدِمَهُ الْمَدِينَةَ ، فَسَأَلَهُ :مَا أَوَّلُ مَا يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ ؟ فَقَالَ :أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ آنِفًا :أَنَّ أَوَّلَ مَا يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ ، زِيَادَةَ كَبِدِ حُوتٍ. (بخاری ۳۳۲۹)

(۳۵۱۶۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ مدینہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت فرمایا کہ جنتی لوگ پہلی چیز کیا کھائیں گے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ جنتی لوگوں کی سب سے پہلے خوراک مچھلی کے جگر کا بڑھا ہوا حصہ ہوگا۔

(۳۵۱٦٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :رُئِيَ فِي الْجَنَّةِ كَهَيْئَةِ الْبُرَاقِ فَقِيلَ :مَا هَذَا ؟ قِيلَ :رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ عِلِّيِّينَ تَحَوَّلَ مِنْ غُرْفَةٍ إِلَى غُرْفَةٍ.

(۳۵۱۶۴) حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ جنت میں براق کی طرح کی سواری دیکھی جائے گی پوچھا جائے گا یہ کیا ہے؟ کہا جائے گا علیین میں سے ایک شخص ایک کمرے سے دوسرے کمرے کی طرف جا رہا ہے۔

(۳۵۱٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ ﴿أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ﴾ قَالَ :الْغُرْفَةُ الْجَنَّةُ.

(۳۵۱۶۵) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ غرفہ سے مراد جنت ہے۔

(۳۵۱۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ عَلَى الْمِنْبَرِ : ﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ﴾ ، فَقَالَ : وَهَلْ تَدْرُونَ مَا جَنَّاتُ عَدْنٍ ؟ قَالَ : قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ لَهُ خَمْسَةُ آلاَفِ بَابٍ ، عَلَى كُلِّ بَابٍ خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفًا مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، لاَ يَدْخُلُهُ إِلاَّ نَبِيٌّ ، هَنِيئًا لِصَاحِبِ الْقَبْرِ ، وَأَشَارَ إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَصِدِّيقٌ هَنِيئًا لأَبِي بَكْرٍ ، وَشَهِيدٌ وَأَنَّى لِعُمَرَ بِالشَّهَادَةِ ، ثُمَّ قَالَ : وَالَّذِي أَخْرَجَنِي مِنْ مَنْزِلِي ، إِنَّهُ لَقَادِرٌ عَلَى أَنْ يَسُوقَهَا إِلَيَّ.

(۳۵۱۶۶) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر قرآن کریم کی آیت جنات عدن تلاوت فرمائی اور فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو جنات عدن کیا ہیں؟ فرمایا وہ جنت میں ایک محل ہے جس کے پانچ ہزار دروازے ہیں اور ہر دروازے پر پچیس ہزار حوریں ہیں اس میں صرف نبی داخل ہوں گے، مبارک خوشخبری ہے اس قبر والے کیلئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی طرف اشارہ فرمایا اور اس میں صدیق داخل ہوں گے خوشخبری حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے اور اس میں شہید داخل ہوں گے اور بیشک میں شہادت کا منتظر ہوں وَأَنَّى لِعُمَرَ بِالشَّهَادَةِ پھر فرمایا، قسم اس ذات کی جس نے مجھے میرے گھر سے نکالا وہ اس بات پر قادر ہے کہ اس شہادت کو میری طرف لے آئے۔

(۳۵۱۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ﴾ ، قَالَ : بُطْنَانُ الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۶۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنات عدن سے مراد جنت کا درمیان ہے۔

(۳۵۱۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ يَاقُوتَةً لَيْسَ فِيهَا صَدْعٌ ، وَلاَ وَصْلٌ ، فِيهَا سَبْعُونَ أَلْفَ دَارٍ ، فِي كُلِّ دَارٍ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْحُورِ الْعِينِ ، لاَ يَدْخُلُهَا إِلاَّ نَبِيٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ شَهِيدٌ ، أَوْ إِمَامٌ عَادِلٌ ، أَوْ مُحَكَّمٌ فِي نَفْسِهِ ، قَالَ : قُلْنَا : يَا كَعْبُ ، وَمَا الْمُحَكَّمُ فِي نَفْسِهِ ؟ قَالَ : الرَّجُلُ يَأْخُذُهُ الْعَدُوُّ ، فَيُحَكِّمُونَهُ بَيْنَ أَنْ يَكْفُرَ ، أَوْ يَلْزَمَ الإِسْلاَمَ فَيُقْتَلُ ، فَيَخْتَارُ أَنْ يَلْزَمَ الإِسْلاَمَ.

(۳۵۱۶۸) حضرت کعب سے مروی ہے کہ جنت میں ایک یاقوت ہے جس میں نہ سوراخ ہے اور نہ ہی جوڑ ہے جنت میں ستر ہزار گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر ہزار حوریں ہیں اس میں صرف نبی، صدیق، شہید، عادل بادشاہ یا وہ شخص داخل ہوگا جو اپنے نفس پر فیصلہ کرنے والا ہوگا راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا اے کعب؟ محکم فی نفسہ کون شخص ہے؟ فرمایا وہ شخص جس کو دشمن پکڑ لیں پھر اس کو اختیار دیں کہ وہ کفر اختیار کر لے یا پھر اسلام کو لازم پکڑے تو اس کو شہید کر دیا جائے اور وہ اسلام پر ثابت قدم رہنے کو لازم پکڑے۔

(۳۵۱۶۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، يُبْلِغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ ، عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ ،

الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا. (مسلم ۱۴۵۸۔ احمد ۲۰۳)

(۳۵۱۶۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصاف کرنے والے لوگ قیامت کے دن الرحمٰن کے دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے، رحمٰن کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں منصفین وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں میں، اہل وعیال کے ساتھ اور جس چیز میں ان کو ولایت دی جائے اس میں انصاف کریں۔

(۳۵۱۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ الْمُقْسِطِينَ فِي الدُّنْيَا عَلَى مَنَابِرَ مِنْ لُؤْلُؤٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، بَيْنَ يَدَيَ الرَّحْمَنِ ، بِمَا أَقْسَطُوا فِي الدُّنْيَا. (احمد ۲۰۳)

(۳۵۱۷۰) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انصاف کرنے والے قیامت کے دن اپنے انصاف کی وجہ سے رحمٰن کے سامنے موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔

(۳۵۱۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى.

(۳۵۱۷۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے دروازوں کے کواڑ کا درمیانی فاصلہ اتنا ہوگا جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے یا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے، یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر ارشاد فرمائی۔

(۳۵۱۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ (ح) وَعَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ ، فَقَالَ : إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ لَمَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ عَامًا ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَوْمٌ وَلَيْسَ مِنْهَا بَابٌ إِلاَّ وَهُوَ كَظِيظٌ. (مسلم ۲۲۷۹۔ احمد ۶۱)

(۳۵۱۷۲) حضرت خالد بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: جنت کے دروازوں کے کواڑ کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور ضرور بضرور جنت کے دروازوں پر ایک دن آئے گا ہر دروازہ بھرا ہوا ہوگا۔

(۳۵۱۷۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيِ الْجَنَّةِ أَرْبَعُونَ خَرِيفًا لِلرَّاكِبِ الْمُجِدِّ ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظُ الزِّحَامِ

(۳۵۱۷۳) حضرت کعب سے مروی ہے کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس خریف ہے سرگرم اور تیز سوار کیلئے اور ان پر ایک دن ایسا آئے گا وہ ازدحام کی وجہ سے بھر جائیں گے۔

(۳۵۱۷۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، قَالَ : دَارُ الْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ ، فِيهَا أَرْبَعُونَ بَيْتًا ، فِي وَسَطِهَا شَجَرَةٌ تُنْبِتُ الْحُلَلَ ، فَيَأْتِيهَا فَيَأْخُذُ بِإِصْبَعِهِ

سَبْعِينَ حُلَّةً مُنْطَقَةً بِاللُّؤْلُؤِ وَالْمَرْجَانِ.

(۳۵۱۷۴) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جنت میں مومن کا گھر موتیوں کا ہوگا، اس میں چالیس کمرے ہوں گے ان کے درمیان ایک درخت ہے جس پر کپڑے لگتے ہیں وہ جنتی اس درخت کے پاس آئے گا اور اپنی انگلی پر ستر جوڑے پکڑے گا، جن کی پٹی موتیوں اور مرجان کے ساتھ ہوگی۔

(۳۵۱۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : أَصْحَابُ الأَعْرَافِ يُنْتَهَى بِهِمْ إِلَى نَهْرٍ ، يُقَالُ لَهُ : الْحَيَاةُ ، حَافَاتُهُ قَصَبُ ذَهَبٍ ، قَالَ : أُرَاهُ قَالَ : مُكَلَّلٌ بِاللُّؤْلُؤِ ، فَيَغْتَسِلُونَ مِنْهُ اغْتِسَالَةً ، فَتَبْدُو فِي نُحُورِهِمْ شَامَةٌ بَيْضَاءُ ، ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَغْتَسِلُونَ ، فَكُلَّمَا اغْتَسَلُوا ازْدَادَتْ بَيَاضًا ، فَيُقَالُ لَهُمْ : تَمَنَّوْا مَا شِئْتُمْ ، فَيَتَمَنَّوْنَ مَا شَاؤُوا ، فَيُقَالُ : لَكُمْ مَا تَمَنَّيْتُمْ وَسَبْعُونَ ضِعْفًا ، فَهُمْ مَسَاكِينُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. (طبری ۱۹۱)

(۳۵۱۷۵) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اصحاب الاعراف کو نہر حیات پر لایا جائے گا، ان کے کنارے سونے کے بانسوں کے ہوں گے۔ موتیوں کا تاج پہنے ہوئے، وہ اس نہر میں نہائیں گے جس کی وجہ سے ان کی گردن سفید ہو جائے گی اور پھر وہ دوبارہ لوٹیں گے اور نہائیں گے، جب بھی نہائیں گے ان کی سفیدی میں اضافہ ہوگا، ان سے کہا جائے گا جو چاہو تمنا کرو، وہ جو چاہیں گے تمنا کریں گے، ان سے کہا جائے گا تمہارے لیے وہ سب ہے جس کی تم نے تمنا کی اور ستر گنا اور بھی ہے، یہ لوگ مساکین اہل الجنۃ میں سے ہیں۔

(۳۵۱۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ﴾ ، قَالَ : قُصِرَ طَرْفُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ ، فَلاَ يُرِدْنَ غَيْرَهُمْ.

(۳۵۱۷۶) حضرت مجاہد قرآن کریم کی آیت ﴿فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کی آنکھیں ان کے خاوندوں پر لگی ہوں گی وہ ان کے علاوہ کسی کو دیکھنے کا ارادہ نہ کریں گی۔

(۳۵۱۷۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ ، قَالَ : أَلْوَانُهُنَّ كَالْيَاقُوتِ وَاللُّؤْلُؤِ فِي صَفَائِهِ.

(۳۵۱۷۷) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کے رنگ یاقوت کی مانند اور نکھار میں موتیوں کی مانند ہوں گے۔

(۳۵۱۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ جُرْمُوزٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ ، يَقُولُ : ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ قَالَ : كَأَنَّهُنَّ اللُّؤْلُؤُ فِي الْخَيْطِ.

(۳۵۱۷۸) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

گویا کہ وہ لڑی میں موتیوں کی طرح ہیں۔

(۳۵۱۷۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُلَيْمًا أَبَا عُبَيْدِاللهِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ ، قَالَ : يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ الثِّيَابِ ، كَمَا يُرَى الْخَيْطُ فِي الْيَاقُوتَةِ.

(۳۵۱۷۹) حضرت مجاہد ﴿كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کی پنڈلیوں کی سفیدی کپڑوں کے اندر سے نظر آئے گی جیسے موتیوں کے اندر سے لڑی نظر آتی ہے۔

(۳۵۱۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ ﴿لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلاَ جَانٌّ﴾ ، قَالَ : يُجَامِعْهُنَّ.

(۳۵۱۸۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت ﴿لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلاَ جَانٌّ﴾ سے مراد ہے ہمبستری کرنا۔

(۳۵۱۸۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يَطَأْهُنَّ.

(۳۵۱۸۱) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وطی کرنا مراد ہے۔

(۳۵۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ؛ ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾ ، قَالَ : خَضْرَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ.

(۳۵۱۸۲) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ گہرے سبز رنگ دیکھنے میں خوش منظر۔

(۳۵۱۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : خَضْرَوَانِ.

(۳۵۱۸۳) حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ سبز رنگ کے ہوں گے۔

(۳۵۱۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾ : خَضْرَاوَانِ.

(۳۵۱۸۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی تفسیر منقول ہے۔

(۳۵۱۸٥) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿مُدْهَامَّتَانِ﴾ ، قَالَ : خَضْرَاوَانِ مِنْ رِيِّهِمَا.

(۳۵۱۸۵) حضرت مجاہد سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(۳۵۱۸٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ.

(۳۵۱۸۶) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سیاہ ہوں گے۔

(۳۵۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، قَالَ : خَضْرَاوَانِ.

(۳۵۱۸۷) حضرت عطیہ فرماتے ہیں کہ سبز ہوں گے۔

(۳۵۱۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :خَضْرَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ.

(۳۵۱۸۸) حضرت عطاء سے بھی حضرت ابو صالح کی مثل منقول ہے۔

(۳۵۱۸۹) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: ﴿نَضَّاخَتَانِ﴾ بِكُلِّ خَيْرٍ.

(۳۵۱۸۹) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت نضاختان کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خیر کے ہوں گے۔

(۳۵۱۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: ﴿نَضَّاخَتَانِ﴾، بِالْمَاءِ وَالْفَاكِهَةِ.

(۳۵۱۹۰) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ چشمے پانی اور پھلوں کے ہوں گے۔

(۳۵۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ﴾ ، قَالَ :فِي كُلِّ خَيْمَةٍ خَيْرٌ.

(۳۵۱۹۱) حضرت عبداللہ قرآن کریم کی آیت ﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہر خیر کے مکان میں ہوں گے۔

(۳۵۱۹۲) حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ؛ ﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ﴾، قَالَ:عَذَارَى الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۹۲) حضرت ابو صالح قرآن کریم کی آیت ﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جنت کی دوشیزائیں مراد ہیں۔

(۳۵۱۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْخَيْمَةُ لُؤْلُؤَةٌ مُجَوَّفَةٌ ، فَرْسَخٌ فِي فَرْسَخٍ ، لَهَا أَرْبَعَةُ آلاَفِ مِصْرَاعٍ مِنْ ذَهَبٍ.

(۳۵۱۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ موتیوں کا خیمہ ہوگا اور اندر سے خالی اور کشادہ ہوگا اتنا کشادہ کہ فرسخ میں ہو، اس کے چار ہزار سونے کے کواڑ ہوں گے۔

(۳۵۱۹۴) حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ؛ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ، قَالَ :عَذَارَى الْجَنَّةِ.

(۳۵۱۹۴) حضرت ابو صالح قرآن کریم کی آیت ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جنت کی دوشیزائیں مراد ہے۔

(۳۵۱۹۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛أَنَّهُ قَالَ فِي : ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ، قَالَ :دُرٌّ مَجُوفٌ ، أَوْ مُجَوَّفٌ. (طبری ۲۷)

(۳۵۱۹۵) حضرت ابو مجلز سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کے متعلق فرمایا اندر سے

خالی موتی کی طرح ہیں۔

(۳۵۱۹۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِاللهِ، قَالَ: دُرٌّ مُجَوَّفٌ.

(۳۵۱۹۶) حضرت عبداللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۵۱۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْبُصْرِيُّ ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ ، فَرْسَخٌ فِي فَرْسَخٍ ، فِيهِ أَرْبَعَةُ آلافِ مِصْرَاعٍ.

(ابن جرير ۲۷)

(۳۵۱۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ موتیوں کا خیمہ ہوگا اور اندر سے خالی اور کشادہ ہوگا اتنا کشادہ کہ فرسخ میں ہو، اس کے چار ہزار سونے کے کواڑ ہوں گے۔

(۳۵۱۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ؛ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾، قَالَ: دُرٌّ مُجَوَّفٌ.

(۳۵۱۹۸) حضرت عکرمہ سے مروی ہے کہ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اندر سے خالی موتی کی طرح۔

(۳۵۱۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَزْنِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ، يَقُولُ: الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ.

(۳۵۱۹۹) عمرو بن میمون فرماتے ہیں کہ خیمہ اندر سے خالی موتی کی طرح ہوگا۔

(۳۵۲۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ؛ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾، قَالَ :مَحْبُوسَاتٌ.

(۳۵۲۰۰) حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خیموں میں رہنے والی۔

(۳۵۲۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ، قَالَ :فِي الْحِجَالِ.

(۳۵۲۰۱) حضرت محمد بن کعب سے مروی ہے کہ پازیب میں ہوں گی۔

(۳۵۲۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ؛ فِي قَوْلِهِ: ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ، قَالَ :دُرٌّ مُجَوَّفٌ.

(۳۵۲۰۲) حضرت ضحاک رحمہ اللہ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اندر سے خالی موتی کی طرح ہوگا۔

(۳۵۲۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ.

(۳۵۲۰۳) حضرت مجاہد سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۳۵۲۰۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ﴾ ، قَالَ :الرَّفْرَفُ رِيَاضُ الْجَنَّةِ ، وَالْعَبْقَرِيُّ عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ.

(۳۵۲۰۴) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ الرفرف سے مراد ریاض الجنۃ (جنت کے باغات) اور عبقری سے مراد ہے نفیس مسندوں پر تکیہ لگائے ہوئے۔

(٣٥٢٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :الرَّفْرَفُ الْمَحَابِسُ ، وَالْعَبْقَرِيُّ الزَّرَابِيُّ.

(۳۵۲۰۵) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ الرفرف سے مراد نیچے بچھاتے والا کپڑا اور عبقری سے مراد مسند ہے۔

(٣٥٢٠٦) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ﴾ ، قَالَ :فُضُولُ الْمَحَابِسِ وَالْبُسُطِ وَالْفُرُشِ.

(۳۵۲۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کریم کی آیت ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ زائد چادریں اور مسندیں ہوں گی۔

(٣٥٢٠٧) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ أَبِي مَعْرُوفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ﴾ قَالَ:الدِّيبَاجُ.

(۳۵۲۰۷) حضرت مجاہد فرماتے ہیں عبقری حسان سے مراد ریشم ہے۔

(٣٥٢٠٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ﴾ ، قَالَ :الْبُسُطُ ، كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هِيَ الْبُسُطُ.

(۳۵۲۰۸) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿مُتَّكِئِينَ عَلَى رَفْرَفٍ خُضْرٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مسند مراد ہے زمانہ جاہلیت میں کہتے تھے مسندیں۔

(٣٥٢٠٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :الإِسْتَبْرَقُ الدِّيبَاجُ الْغَلِيظُ.

(۳۵۲۰۹) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ الاستبرق سے مراد ہے موٹا ریشم۔

(٣٥٢١٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :الإِسْتَبْرَقُ الدِّيبَاجُ الْغَلِيظُ.

(۳۵۲۱۰) حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے بھی یہی مروی ہے۔

(٣٥٢١١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْجَنَّةُ مِئَةُ دَرَجَةٍ ، بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ ، وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلاَهَا دَرَجَةً ، وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ ، وَمِنْهَا تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الأَرْبَعَةِ ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ الْجَنَّةَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ. (احمد ۳۱۶۔ ترمذی ۲۵۳۰)

(۳۵۲۱۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے سو درجات ہیں ہر دو درجات کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے، جنت کا سب سے اوپر والا درجہ جنت الفردوس ہے، اس کے اوپر عرش ہے اور اس سے چار نہریں بہتی ہیں جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کرو۔

(۳۵۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ ، قَالَ : لاَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ فِي قَفَا بَعْضٍ.

(۳۵۲۱۲) حضرت مجاہد رضی اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جنتی بعض بعض کی پشت کو نہ دیکھیں گے۔

(۳۵۲۱۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ ﴿لاَ يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلاَ يُنْزِفُونَ﴾ ، قَالَ : لاَ تُصَدَّعُ رُؤُوسُهُمْ ، وَلاَ تُنْزَفُ عُقُولُهُمْ.

(۳۵۲۱۳) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ قرآن کریم کی آیت ﴿لاَ يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلاَ يُنْزِفُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نہ سروں میں درد ہوگا اور نہ ہی ان کی عقلیں زائل ہوں گی۔

(۳۵۲۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ﴾ ، قَالَ : خَمْرٌ بَيْضَاءُ ، ﴿لاَ يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلاَ يُنْزِفُونَ﴾ ، قَالَ : لاَ تُصَدَّعُ رُؤُوسُهُمْ ، وَلاَ يَعْتَرِيهَا.

(۳۵۲۱۴) حضرت مجاہد قرآن کریم کی آیت (وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سفید شراب ہوگی اور ﴿لاَ يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلاَ يُنْزِفُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے ان کے سر میں درد نہ ہوگا اور نہ ہی نشہ چڑھے گا۔

(۳۵۲۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُتْبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (ح) وَعَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿مَوْضُونَةٍ﴾ ، قَالَ أَحَدُهُمَا : الْمُرْمَلَة ، وَقَالَ الآخَر : الْمَرْمُولَةُ بِالذَّهَبِ.

(۳۵۲۱۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ قرآن کریم کی آیت ﴿مَوْضُونَةٍ﴾ کا مطلب ہے کہ ان کو بنایا ہوگا سونے کی تاروں کے ساتھ۔

(۳۵۲۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي الأَشْرَسِ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ : قَالَ : تَجِيءُ الطَّيْرُ فَتَقَعُ عَلَى الشَّجَرَةِ ، فَيَأْكُلُ مِنْ أَحَدِ جَنْبَيْهِ قَدِيدًا ، وَمِنَ الآخَرِ شِوَاءً.

(۳۵۲۱۶) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ جنت میں پرندہ آئے گا اور درخت پر یا دسترخوان پر بیٹھے گا پس وہ جنتی اس کے ایک پہلو سے شوربے والا گوشت کھائے گا اور دوسرے پہلو سے بھنا ہوا۔

(۳۵۲۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؛ (وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ) ، قَالَ : لَوْ خَرَّ مِنْ أَعْلاَهَا فِرَاشٌ ، لَهَوَى إِلَى قَرَارِهَا كَذَا وَكَذَا خَرِيفًا.

(۳۵۲۱۷) حضرت ابو امامہ قرآن کریم کی آیت (وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اگر اس کے اوپر سے ایک بچھونا اس کی تہہ کی طرف گرے تو وہ اتنے اتنے خریف (موسم/عرصہ) بعد تہہ تک پہنچے گا۔

(۳۵۲۱۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ ﴿قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ﴾ ، قَالَ : يَتَنَاوَلُ الرَّجُلُ مِنْ

فَوَاكِهِهَا وَهُوَ قَائِمٌ.

(۳۵۲۱۸) حضرت براء ﴿قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جنتی آدمی اپنی جگہ کھڑے کھڑے پھل تناول کرے گا۔

(۳۵۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ ﴿دَانِيَةٌ﴾ ، قَالَ : أُدْنِيَتْ مِنْهُمْ.

(۳۵۲۱۹) حضرت براء ﴿دَانِيَةٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ پھل ان کے قریب کردیے جائیں گے۔

(۳۵۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ ﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً﴾ ، قَالَ : ذُلِّلَتْ لَهُمْ ، يَأْخُذُونَ مِنْهَا حَيْثُ شَاؤُوا.

(۳۵۲۲۰) حضرت براء ﴿وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ اس کے پھل جہاں سے چاہیں گے توڑ لیں گے۔

(۳۵۲۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْعَبْقَرِيُّ الدِّيبَاجُ الْغَلِيظُ.

(۳۵۲۲۱) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ العبقری سے مراد موٹا ریشم ہے۔

(۳۵۲۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ جَنَّةَ عَدْنٍ ، قَالَ لَهَا : تَكَلَّمِي ، فَقَالَتْ : قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ. (بزار ۳۵۰۷)

(۳۵۲۲۲) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ رب العزت نے جنت عدن کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا میرے ساتھ کلام کر جنت بولی مومنین کامیاب ہوگئے۔

(۳۵۲۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿عَلَى الأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ﴾ ، قَالَ : السُّرُرُ عَلَيْهَا الْحِجَالُ.

(۳۵۲۲۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت ﴿عَلَى الأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ﴾ سے مراد ہے کہ مسہریوں پر ہوں گے جن پر پازیب ہوں گے۔

(۳۵۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ﴾ ، قَالَ : هِيَ الْخَمْرُ.

(۳۵۲۲۴) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے مراد شراب ہے۔

(۳۵۲۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: الرَّحِيقُ الْخَمْرُ.

(۳۵۲۲۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ الرحیق سے مراد شراب ہے۔

(۳۵۲۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿مَخْتُومٍ﴾ ، قَالَ : مَمْزُوجٍ ، ﴿خِتَامُهُ مِسْكٌ﴾ قَالَ : طَعْمُهُ وَرِيحُهُ ، ﴿تَسْنِيمٍ﴾ قَالَ : عَيْنٌ فِي الْجَنَّةِ يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ

صِرْفًا ، وَتُمزَجُ لأَصْحَابِ الْيَمِينِ.

(۳۵۲۲۶) حضرت عبداللہ، مختوم کا مطلب بیان کرتے ہیں کہ اس میں آمیزش ہوگی ختامہ مسک کے متعلق فرماتے ہیں اس کا ذائقہ اور خوشبو مراد ہے، تسنیم کا مطلب ہے کہ جنت میں ایک چشمہ ہے جس میں سے صرف مقربین پانی پئیں گے اور اس میں اصحاب الیمین کیلئے آمیزش کی جائے گی۔

(۳۵۲۲۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ﴿وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ، عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ﴾ وَتُمْزَجُ لِسَائِرِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

(۳۵۲۲۷) حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ ﴿وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ، عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ تمام جنت والوں کیلئے اس میں آمیزش کی جائے گی۔

(۳۵۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ﴾ ، قَالَ : خَفَايَا أَخْفَاهَا اللَّهُ لأَهْلِ الْجَنَّةِ.

(۳۵۲۲۸) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کو اللہ نے جنتیوں کے لیے پوشیدہ رکھا ہوا ہے۔

(۳۵۲۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدٍ (ح) وَعَنْ أَبِي رَوْقٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿خِتَامُهُ مِسْكٌ﴾ ، قَالاَ : آخِرُ طَعْمِهِ.

(۳۵۲۲۹) حضرت ضحاک قرآن کریم کی آیت ختامہ مسک کے متعلق فرماتے ہیں کہ جنتیوں کا آخری کھانا یہ ہوگا۔

(۳۵۲۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ شَرِيكٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : أُنْبِئْتُ أَنَّ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمَنِ ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ ، قَوْمًا عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ ، وَوُجُوهُهُمْ نُورٌ ، عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ خُضْرٌ ، تَغْشَى أَبْصَارُ النَّاظِرِينَ دُونَهُم ، لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ ، وَلاَ شُهَدَاءَ ، قَوْمٌ تَحَابُّوا فِي جَلاَلِ اللهِ حِينَ عُصِيَ اللَّهُ فِي الأَرْضِ. (طبرانی ۱۳۶۸۶)

(۳۵۲۳۰) حضرت ابن سابط فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے رحمٰن کے داہنی جانب جب کہ ان کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں نور کے منبروں پر ایک قوم ہوگی جن کے چہرے بھی نورانی ہوں گے اور ان پر سبز کپڑے ہوں گے، دیکھنے والوں کی آنکھیں ان کے دیکھنے سے شب کور ہوں گی وہ نہ تو نبی ہوں گے اور نہ ہی شہداء وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے اللہ کیلئے آپس میں محبت کی جب کہ زمین میں اللہ کی نافرمانی کی گئی۔

(۳۵۲۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ الْعُقَيْلِيُّ ؛ أَنَّ الْعَلاَءَ بْنَ زِيَادٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عِبَادٌ مِنْ عِبَادِ اللهِ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ ،

وَلاَ شُهَدَاءَ ، يَغْبِطُهُمَ الأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لِقُرْبِهِمْ مِنَ اللهِ ، عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ ، يَقُولُ الأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ : مَنْ هَؤُلاَءِ ؟ فَيَقُولُونَ : هَؤُلاَءِ كَانُوا تَحَابُّوا فِي اللهِ عَلَى غَيْرِ أَمْوَالٍ تَعَاطَوْهَا ، وَلاَ أَرْحَامٍ كَانَتْ بَيْنَهُمْ. (نسائی ۱۱۲۳۶)

(۳۵۲۳۱) حضرت علاء بن زیاد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوں گے جو انبیاء یا شہداء تو نہ ہوں گے لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے قیامت کے دن اللہ کے قرب کی وجہ سے نور کے منبروں پر ہوں گے، انبیاء اور شہداء دریافت کریں گے یہ کون لوگ ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کیلئے آپس میں محبت کرتے تھے نہ کہ کسی مال کی وجہ سے جو آپس میں ایک دوسرے کو دیا ہو اور نہ ہی ان کے درمیان کوئی رشتہ داری تھی۔

(۳۵۲۳۲) حَدَّثَنَا عَلِي بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَوْثَرُ نَهَرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ ، هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ.

(۳۵۲۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوثر جنت کی ایک نہر ہے جس کا اللہ نے جنت میں مجھ سے وعدہ فرمایا ہے، اس پر خیر کثیر ہے، یہ وہ حوض ہے جس پر میری امت قیامت کے دن آئے گی اس کے برتن کی تعداد ستاروں کے بقدر ہے۔

(۳۵۲۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَوْثَرُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ ، حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ ، وَمَجْرَاهُ عَلَى الْيَاقُوتِ وَالدُّرِ ، تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ ، وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الثَّلْجِ.

(۳۵۲۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کوثر جنت کی ایک نہر ہے جس کے کنارے سونے کے ہیں وہ یاقوت اور موتیوں پر جاری ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور اس کا پانی اولے سے زیادہ سفید ہے۔

(۳۵۲۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: الْكَوْثَرُ: نَهَرٌ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ، شَاطِئَاهُ دُرٌّ مُجَوَّفٌ ، وَفِيهِ مِنَ الأَبَارِيقِ وَالآنِيَةِ عَدَدَ النُّجُومِ. (بخاری ۴۹۶۵۔ نسائی ۱۱۷۰۵)

(۳۵۲۳۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کوثر جنت کے کنارے میں ایک نہر ہے اس کے کناروں پر موتی ہیں اور اس میں برتن ہیں اس کے برتنوں کی تعداد ستاروں کے برابر ہے۔

(۳۵۲۳٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيِّ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالاَ : سَمِعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ ، يَقُولُ : حَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَحَابِّينَ فِيَّ ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ ، وَحَقَّتْ

مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَزَاوِرِينَ فِي ، وَالْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ ، يَوْمَ لاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ.

(ترمذی ۲۳۹۰۔ احمد ۲۳۶)

(۳۵۲۳۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان پر لازم ہیں جو میرے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں میری محبت لازم ہے ان کیلئے جو میرے لیے آپس میں خرچ کرتے ہیں اور میری محبت لازم ہے ان کیلئے جو میرے لیے آپس میں ملاقات کرتے ہیں اللہ کیلئے محبت کرنے والے قیامت کے دن عرش کے سایہ تلے نور کے منبروں پر ہوں گے جس دن اس کے عرش کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔

(۳۵۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ عَلَى عَمُودٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ ، فِي رَأْسِ الْعَمُودِ سَبْعُونَ أَلْفَ غُرْفَةٍ ، مُشْرِفُونَ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ ، إِذَا اطَّلَعَ أَحَدُهُمْ مَلأَ حُسْنُهُ بُيُوتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، كَمَا تَمْلأُ الشَّمْسُ بِضَوْئِهَا بُيُوتَ أَهْلِ الدُّنْيَا ، قَالَ :فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ :اُخْرُجُوا بِنَا إِلَى الْمُتَحَابِّينَ فِي اللهِ ، قَالَ : فَيَخْرُجُونَ فَيَنْظُرُونَ فِي وُجُوهِهِمْ مِثْلَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ خُضْرٌ ، مَكْتُوبٌ فِي جِبَاهِهِمْ : هَؤُلاَءِ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ. (مسند ۴۱۶)

(۳۵۲۳۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کیلئے محبت کرنے والے قیامت کے دن سرخ یاقوت کے ستونوں پر ہوں گے ستون کے اوپر ستر ہزار کمرے ہوں گے جنتیوں پر جھانکیں گے جب ان میں سے کوئی جھانکے گا تو اس کے حسن سے جنتیوں کے گھر بھر جائیں گے جیسے سورج کی روشنی دنیا والوں کے گھروں کو بھر دیتی ہے پھر ایک جنتی کہے گا اللہ کیلئے آپس میں محبت کرنے والوں کو ہمارے سامنے لاؤ پھر ان کو نکالا جائے گا وہ ان کے چہروں کو دیکھیں گے جیسے چودہویں رات کا چاند ہو ان پر سبز رنگ کا لباس ہوگا، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا، یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کیلئے آپس میں محبت کرتے تھے۔

(۳۵۲۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ ؟ قَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لآنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا ، فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ ، عَرْضُهُ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ ، مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ.

(۳۵۲۳۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! حوض کوثر کے برتن کیا ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں اور اس کے ستارے سے اندھیری رات میں، جو اس میں سے پیے گا اس کو دوبارہ پیاس نہ لگے گی اس کی چوڑائی عمان

سے ایلہ تک ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

(۳۵۲۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ ، عَنْ ثَوْبَانَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ سَعَةِ الْحَوْضِ ؟ فَقَالَ : مَا بَيْنَ مَقَامِي هَذَا إِلَى عَمَّان ، مَا بَيْنَهُمَا شَهْرٌ ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ، فَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابِهِ ؟ فَقَالَ : أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ ، وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، يَغُبُّ فِيهِ مِيزَابَانِ مِدَادُهُ ، أَوْ مِدَادُهُمَا مِنَ الْجَنَّةِ ، أَحَدُهُمَا وَرِقٌ ، وَالآخَرُ ذَهَبٌ.

(۳۵۲۳۸) حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے حوض کوثر کی چوڑائی کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کی چوڑائی یہاں سے لے کر عمان تک ہے اس کا درمیانی فاصلہ ایک مہینہ یا اس جتنا ہے آپ سے اس کے پانی کے متعلق دریافت کیا گیا! آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

(۳۵۲۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ لِي حَوْضًا طُولُهُ مَا بَيْنَ الْكَعْبَةِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، أَبْيَضَ مِثْلَ اللَّبَنِ ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ ، وَإِنِّي لأَكْثَرُ الأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۲۳۹) حضرت ابوسعید سے مروی ہے کہ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بیشک جنت میں میرے لیے ایک حوض ہے جس کی لمبائی کعبہ سے لے کر بیت المقدس تک ہے، دودھ کی طرح سفید ہے اس کے برتن ستاروں کی بقدر ہیں اور بیشک قیامت کے دن میرے متبعین دیگر انبیاء سے زیادہ ہوں گے۔

(۳۵۲۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِنَهَرٍ يَجْرِي ، حَافَتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ ، قَالَ : فَضَرَبْتُ بِيَدِيَ الطِّينِ فَإِذَا مِسْكٌ أَذْفَرُ ، فَقُلْتُ : يَا جِبْرِيلُ ، مَا هَذَا ؟ قَالَ : هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ.

(۳۵۲۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں ایک بہتی ہوئی نہر پر آیا جس کے کنارے موتیوں کے تھے، میں نے اپنا ہاتھ مٹی پر مارا تو وہ تیز خوشبو والی مشک تھی، میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ حوض کوثر ہے جو اللہ آپ کو عطا فرمائے گا۔

(۳۵۲۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَنْهَارُ الْجَنَّةِ تُفَجَّرُ مِنْ جَبَلٍ مِنْ مِسْكٍ.

(۳۵۲۴۱) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ جنت کی نہریں مشک کے پہاڑ سے جاری ہوتی ہیں۔

(۳۵۲۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ ، قَالَ : أُخْبِرْتُ أَنَّ اللَّهَ

لَمَّا خَلَقَ الْجَنَّةَ قَالَ لَهَا : تَزَيَّنِي ، فَتَزَيَّنَتْ ، ثُمَّ قَالَ لَهَا : تَزَيَّنِي ، فَتَزَيَّنَتْ ، ثُمَّ قَالَ لَهَا : تَكَلَّمِي ، فَقَالَتْ طُوبَى لِمَنْ رَضِيتَ عَنْهُ.

(۳۵۲۴۲) حضرت سعد الطائی سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب جنت کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: میرے لیے مزین ہو جا، وہ مزین ہوگئی پھر اس کو فرمایا میرے لیے مزین ہو جا وہ مزین ہوگی پھر اس سے فرمایا میرے سے کلام کر جنت نے کہا: خوشخبری ہے اس شخص کیلئے جس سے آپ راضی ہو گئے۔

(۳۵۲٤۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ : اللَّهُمَّ ، الْعَبْدُ مِنْ عَبِيدِكَ يَعْبُدُكَ ، وَيُطِيعُكَ ، وَيَجْتَنِبُ سَخَطَكَ ، تَزْوِي عَنْهُ الدُّنْيَا ، وَتَعْرِضُ لَهُ الْبَلاَءَ ، وَالْعَبْدُ يَعْبُدُ غَيْرَكَ ، وَيَعْمَلُ بِمَعَاصِيكَ ، فَتَعْرِضُ لَهُ الدُّنْيَا ، وَتَزْوِي عَنْهُ الْبَلاَءَ ، قَالَ : فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ ، أَنَّ الْعِبَادَ وَالْبِلاَدَ لِي ، كُلٌّ يُسَبِّحُ بِحَمْدِي ، فَأَمَّا عَبْدِي الْمُؤْمِنُ ، فَتَكُونُ لَهُ سَيِّئَاتٌ ، فَإِنَّمَا أَعْرِضُ لَهُ الْبَلاَءَ ، وَأَزْوِي عَنْهُ الدُّنْيَا ، فَتَكُونُ كَفَّارَةً لِسَيِّئَاتِهِ ، وَأُجْزِيَهُ إِذَا لَقِيَنِي ، وَأَمَّا عَبْدِي الْكَافِرُ فَتَكُونُ لَهُ الْحَسَنَاتُ ، فَأَزْوِي عَنْهُ الْبَلاَءَ ، وَأَعْرِضُ لَهُ الدُّنْيَا ، فَتَكُونُ جَزَاءً لِحَسَنَاتِهِ ، وَأُجْزِيهِ بِسَيِّئَاتِهِ حِينَ يَلْقَانِي.

(۳۵۲۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبیوں میں سے ایک نبی نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے اللہ! تیرے بندوں میں سے ایک بندہ تیری عبادت کرتا ہے تیری اطاعت کرتا ہے اور آپ کی ناراضگی سے بچتا ہے، آپ دنیا کو اس سے دور کر کے مصائب اس کے قریب فرما دیتے ہیں اور وہ بندہ جو تیرے غیر کی پوجا کرتا ہے اور تیرے نافرمانی والے اعمال کرتا ہے آپ دنیا اس کے قریب اور مصائب کو اس سے دور کر دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ سب بندے اور شہر میرے ہیں سب میری تسبیح کرتے ہیں بہر حال مومن بندہ، اس کے کچھ گناہ بھی ہوتے ہیں میں مصائب کو اس کو قریب کر کے دنیا کو اس سے دور کر دیتا ہوں وہ اس کی خطاؤں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور جب وہ میرے پاس آئے گا میں اس کو بدلہ دوں گا اور میرا کافر بندہ اس کی کچھ نیکیاں بھی ہوتی ہیں میں بلاؤں کو اس سے دور اور دنیا کو قریب کر دیتا ہوں وہ اس کی نیکیوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں اور میں اس کے گناہوں کی سزا اس کو تب دوں گا جب وہ میرے پاس آئے گا۔

(۳۵۲٤٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي قُدَامَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِلْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ ، طُولُهَا ثَلاَثُونَ مِيلاً ، لِلْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ لاَ يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

(۳۵۲۴۴) حضرت ابو بکر بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں مومن کیلئے ایک موتی کا خیمہ ہوگا جس کی لمبائی تیس میل ہوگی، مومن کیلئے اس میں اس کے گھر والے ہوں گے، ان میں سے بعض بعض کو نہ

دیکھیں گے۔

۳۵۲٤٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي قُدَامَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ أَرْبَعٌ :ثِنْتَانِ مِنْ ذَهَبٍ ، حِلْيَتُهُمَا وَآنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا ، وَثِنْتَانِ مِنْ فِضَّةٍ ، حِلْيَتُهُمَا وَآنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا ، وَلَيْسَ بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلاَّ رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ. (بخاری ۴۸۷۸۔ مسلم ۱۶۳)

(۳۵۲۴۵) حضرت ابوبکر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت الفردوس چار ہیں دو سونے کی ہیں اس کے زیور، اس کے برتن اور جو کچھ بھی اس میں ہے وہ سونے کا ہے اور دو چاندی کے ہیں اس کے زیور، اس کے برتن اور جو کچھ بھی ہے وہ چاندی کا ہے اور نہیں ہوگا لوگوں کے درمیان اور ان کے اپنے رب کو دیکھنے کے درمیان مگر کبریائی کی چادر اس کے چہرہ پر ہوگی۔

۳۵۲٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ أَبِي فضَالَةَ ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ : ﴿جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً﴾ ، قَالَ :سُرَّةُ الْجَنَّةِ ، قَالَ :وَسَطُ الْجَنَّةِ.

(۳۵۲۴۶) حضرت ابوامامہ قرآن کریم کی آیت ﴿جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ جنت کے درمیان میں مہمان نوازی ہوگی۔

۳۵۲٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ كَعْبٍ ؛ ﴿جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلاً﴾ ، قَالَ :جَنَّاتُ الأَعْنَابِ.

(۳۵۲۴۷) حضرت کعب قرآن کریم کی آیت ﴿جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں جنت الاعناب مراد ہے۔ (انگوروں کے باغات)

۳۵۲٤٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ ، فِي مِثْلِ طُولِهِ ، سِتُّونَ ذِرَاعًا ، جُرْدٌ ، مُرْدٌ ، مُكَحَّلُونَ ، أَبْنَاءُ ثَلاَثٍ وَثَلاَثِينَ ، نِسَاؤُهُم أَبْكَار ، وَرِجَالُهُمْ مُرْدٌ.

(۳۵۲۴۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جنتی جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کی صورت میں داخل ہوں گے، ساٹھ گز لمبا قد ہوگا، جسم پر بال نہ ہوں گے اور سرمہ لگا ہوگا ان کی عمریں تینتیس برس ہوں گی ان کی بیویاں باکرہ ہوں گی اور ان کے خاوندوں کے جسموں پر بال نہ ہوں گے۔

۳۵۲٤٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ:نَخْلُ الْجَنَّةِ جُذُوعُهَا ذَهَبٌ، وَكَرَبُهَا زُمُرُّدٌ وَيَاقُوتٌ ، وَسَعَفُهَا حُلَلٌ ، تُخْرِجُ الرُّطَبَ أَمْثَالَ الْقِلاَلِ ، أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَأَبْيَضَ مِنَ اللَّبَنِ.

(۳۵۲۴۹) حضرت حسن سے مروی ہے کہ جنت کے کھجور کے درختوں کے تنے سونے کے اور اس کی جڑ زمرد اور یاقوت اور اس کے

پتے زیور ہوں گے، کھجوران درختوں سے گنبد کے برابر کھجور حاصل ہوگی جو شہد سے زیادہ میٹھی اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگی۔

(۳۵۲۵۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :عَجِبَ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ ، جِيءَ بِهِمْ فِي السَّلاَسِلِ حَتَّى يُدْخِلَهُمَ الْجَنَّةَ.

(بخاری ۴۵۵۷۔ ابو داؤد ۲۶۷۰

(۳۵۲۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم پر تعجب فرمائے گا جن زنجیروں میں جکڑ کر لایا جائے گا یہاں تک کہ ان کو جنت میں داخل کردیا جائے گا۔

(۳۵۲۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُغِيرَةَ ، قَالَ :قَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلاَلٍ :ذُكِرَ لَنَا ؛ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ ، فَصُوِّرَ صُورَةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَأُلْبِسَ لِبَاسَهُمْ ، وَحُلِّيَ حُلِيَّهُمْ ، وَرَأَى أَزْوَاجَهُ وَخَدَمَهُ وَمَسَاكِنَهُ فِي الْجَنَّةِ ، فَأَخَذَهُ سُوَارُ فَرَحٍ ، لَوْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَمُوتَ لَمَاتَ ، قَالَ : فَيُقَالُ :أَرَأَيْتَ سُوَ فَرْحَتِكَ هَذِهِ ، فَإِنَّهَا قَائِمَةٌ لَكَ أَبَدًا.

(۳۵۲۵۱) حضرت حمید بن ہلال سے مروی ہے کہ جنتی شخص جب جنت میں داخل ہوگا اس کو جنتیوں کی صورت دی جائے گی، اور ا کالباس اس کو پہنایا جائے گا، اور جنتیوں والا زیور پہنایا جائے گا وہ اپنی بیویوں کو، خدمت گاروں کو اور رہائش گاہ کو جنت میں دیکھے گا، اس پر خوشی کا خمار سوار ہو جائے گا اگر اس کیلئے مرنا ممکن ہو، تو وہ اس خوشی کی وجہ سے مر جاتا، اس کو کہا جائے گا، کیا تو نے اپنی خو کی انتہا دیکھ لی، یہ خوشی ہمیشہ تیرے لیے رہے گی۔

(۳۵۲۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ لأَهْلِ الْجَنَّةِ سُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ ، فِيهَا كُثْبَانُ الْمِسْكِ ، فَإِذَا خَرَجُوا إِلَيْهَا هَبَّ رِيحٌ ، قَالَ حَمَّادٌ :أَحْسِبُهُ ، قَالَ :شَمَالٌ ، فَتَمْلأُ وُجُوهَهُمْ وَثِيَابَهُم وَبُيُوتَهُمْ مِسْكًا ، فَيَزْدَادُونَ حُسْ وَجَمَالاً ، قَالَ :فَيَأْتُونَ أَهْلِيهُمْ ، فَيَقُولُونَ لَهُنَّ :لَقَدْ ازْدَدتُم بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالاً ، وَيَقُلْنَ لَهُم :وَأَنْتُمْ قَ ازْدَدتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالاً. (مسلم ۲۱۷۸۔ دارمی ۲۸۴۲)

(۳۵۲۵۲) حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں جنتیوں کا ایک بازار ہوگا وہ جمعہ کے د وہاں آئیں گے، وہاں پر مشک کے ٹیلے ہوں گے جب وہ اس کی طرف آئیں گے تو ہوا چلے گی، حضرت حماد فرماتے ہیں کہ میر خیال ہے وہ شمال ہوگی، ان کے چہرے ان کے کپڑے اور گھر مشک سے بھر جائیں گے، ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے پھر وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئیں گے، اور گھر والوں سے کہیں گے کہ ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہو گیا ہے، ا کے گھر والے ان سے کہیں گے کہ تمہارے حسن و جمال میں بھی ہمارے بعد اضافہ ہوا ہے۔

(۳۵۲۵۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَيْسَرَةَ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ

سَأَلْتُ كَعْبًا :مَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى ؟ فَقَالَ :سِدْرَةٌ يَنْتَهِي إِلَيْهَا عِلْمُ الْمَلاَئِكَةِ ، وَعِنْدَهَا يَجِدُونَ أَمْرَ اللهِ لاَ يُجَاوِزُهَا عِلْمُهُمْ ، وَسَأَلْتُهُ عَنْ جَنَّةِ الْمَأْوَى ؟ فَقَالَ :جَنَّةٌ فِيهَا طَيْرٌ خُضْرٌ ، تَرْتَقِي فِيهَا أَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ.

(۳۵۲۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب سے دریافت کیا سدرۃ المنتہیٰ کیا ہے؟ حضرت کعب نے فرمایا: وہ ایک درخت ہے یہاں پر ملائکہ کا علم ختم ہو جاتا ہے وہاں وہ اللہ کا حکم پاتے ہیں وہاں سے ان کا علم تجاوز نہیں کرتا، میں نے ان سے جنت الماوی کے متعلق دریافت کیا؟ حضرت کعب فرمایا: وہ جنت ہے جس میں سبز پرندے ہیں جس میں شہداء کی روحیں جاتی ہیں۔

(۲) مَا ذُكِرَ فِيمَا أَعَدَّ اللَّهُ لأَهْلِ النَّارِ ، وَشِدَّتِهِ

جہنمیوں کیلئے اللہ نے جو عذاب تیار کیا ہے اس کی شدت کا بیان

(۳۵۲٥٤) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ خَالِدٍ الأَسَدِيِّ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؛ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ﴾ قَالَ :جِيءَ بِهَا تُقَادُ بِسَبْعِينَ أَلْفَ زِمَامٍ ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفِ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا. (مسلم ۲۱۸۴۔ ترمذی ۲۵۷۳)

(۳۵۲۵۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ جہنم کو ستر ہزار لگاموں میں لایا جائے گا ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے۔

(۳۵۲٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ:تَزْفِرُ جَهَنَّمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ زَفْرَةً، فَلاَ يَبْقَى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، وَلاَ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ إِلاَّ وَقَعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، يَقُول:يَا رَبِّ، نَفْسِي نَفْسِي.

(۳۵۲۵۵) حضرت کعب سے مروی ہے کہ قیامت کے دن جہنم ایک لمبا سانس لے گی تو ہر مقرب فرشتہ اور نبی گھٹنوں کے بل جھک کر کہے گا یا رب نفسی نفسی۔

(۳۵۲٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ :إِنَّ لِجَهَنَّمَ كُلَّ يَوْمٍ زَفْرَتَيْنِ ، مَا يَبْقَى شَيْءٌ إِلاَّ سَمِعَهُمَا ، إِلاَّ الثَّقَلَيْنِ اللَّذَيْنِ عَلَيْهِمَا الْعَذَابُ وَالْحِسَابُ.

(۳۵۲۵۶) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ جہنم ہر دن دو مرتبہ سانس لیتی ہے، جن وانس کے سوا ہر مخلوق اس کو سنتی ہے (جن پر حساب وعذاب ہے وہ نہیں سنتے)۔

(۳۵۲٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ:النَّارُ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ، لاَ يُضِيءُ جَمْرُهَا، وَلاَ يَطْفَأُ لَهَبُهَا ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ ، أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ﴾.

(۳۵۲۵۷) حضرت سلمان سے مروی ہے کہ جہنم کی آگ سیاہ ہے اس کی چنگاری روشن نہیں ہے اور اس کا شعلہ بجھتا نہیں ہے، پھر

آپ رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ ، أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ﴾.

(۳۵۲۵۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ : لَفُحَتُهُمَ النَّارُ لَفْحَةً ، فَمَا أَبْقَتْ لَحْمًا عَلَى عَظْمٍ إِلاَّ أَلْقَتْهُ. (طبرانی ۹۳۶۱)

(۳۵۲۵۸) حضرت ابن ابی الھذیل سے مروی ہے کہ جہنم کی آگ ان کے چہروں کو جھلسا دے گی، کسی بھی ہڈی پر کوئی گوشت باقی نہ بچے گا وہ گوشت گر جائے گا۔

(۳۵۲۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ النَّارِ نَادَوْا : ﴿يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ ، فَخَلَّى عَنْهُمْ أَرْبَعِينَ عَامًا ، ثُمَّ أَجَابَهُمْ : ﴿إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ﴾ قَالَ: فَقَالُوا: ﴿أَخْرِجْنَا مِنْهَا ، فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾، قَالَ: فَخَلَى عَنْهُمْ مِثْلَ الدُّنْيَا، ثُمَّ أَجَابَهُمْ: ﴿اخْسَؤُوا فِيهَا ، وَلاَ تُكَلِّمُونَ﴾ ، قَالَ : فَلَمْ يَنْبِس الْقَوْمُ بَعْدَ ذَلِكَ بِكَلِمَةٍ ، إِنْ كَانَ إِلاَّ الزَّفِيرُ وَالشَّهِيقُ. (حاکم ۳۹۵)

(۳۵۲۵۹) حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ جہنمی لوگ پکاریں گے ﴿يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ چالیس سال تک ان کو جواب نہ دیا جائے گا پھر ان کو جواب دیا جائے گا کہ ﴿إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ﴾ پھر جہنمی کہیں گے ﴿أَخْرِجْنَا مِنْهَا ، فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾ پھر ان کو دنیا کی عمر کی بقدر جواب نہ دیا جائے گا اور پھر ان کو کہا جائے گا ﴿اخْسَؤُوا فِيهَا ، وَلاَ تُكَلِّمُونِ﴾ پھر اس کے بعد ان کے منہ سے سوائے چیخ و پکار کے کوئی اور کلمہ نہ نکلے گا۔

(۳۵۲۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ : إِذَا جِيءَ بِالرَّجُلِ إِلَى النَّارِ ، قِيلَ : انْتَظِرْ حَتَّى نُتْحِفَكَ ، قَالَ : فَيُؤْتَى بِكَأْسٍ مِنْ سُمِّ الأَفَاعِي وَالأَسَاوِدِ ، إِذَا أَدْنَاهَا مِنْ فِيهِ نَثَرَتِ اللَّحْمَ عَلَى حِدَةٍ ، وَالْعَظْمَ عَلَى حِدَةٍ. (ابو نعیم ۶۸)

(۳۵۲۶۰) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ جب جہنمی کو جہنم کی طرف لایا جائے گا تو اس کو کہا جائے گا ٹھہرو، تاکہ ہم تجھے تحفہ دیں پھر اس کے پاس سانپ کے زہر کا ایک پیالہ لایا جائے گا جب وہ اس کو منہ کے قریب کرے گا تو اس کا گوشت ایک طرف اور ہڈیاں ایک طرف بکھر جائیں گی۔

(۳۵۲۶۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ؛ ﴿لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ﴾ ، قَالَ : تُلَوِّحُ جِلْدَهُ ، حَتَّى تَدَعَهُ أَشَدَّ سَوَادًا مِنَ اللَّيْلِ.

(۳۵۲۶۱) حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ ان کا رنگ تبدیل ہو جائے گا یہاں تک کہ رات سے زیادہ سیاہ ہو جائے گا۔

(۳۵۲۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ ، قَالَ :فِي تَوَابِيتَ مُبْهَمَةٍ عَلَيْهِمْ.

(۳۵۲۶۲) حضرت عبداللہ قرآن کریم کی آیت ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ: منافقین تابوتوں میں جکڑے جائیں گے۔

(۳۵۲۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :أَبْوَابُ النَّارِ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ، يُبْدَأُ بِالأَسْفَلِ فَيُمْلأُ ، فَهُوَ أَسْفَلُ السافِلِينَ ، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ ، ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ ، حَتَّى تُمْلأَ النَّارَ.

(۳۵۲۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جہنم کے دروازے ایک دوسرے کے اوپر ہیں سب سے پہلے سب سے نچلے سے ابتدا کی جائے گی اس کو بھرا جائے گا، وہ اسفل السافلین ہے پھر اس کے بعد والے کو پھر اس کے بعد والے کو یہاں تک کہ جہنم کو بھر دیا جائے گا۔

(۳۵۲٦٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :أَتَدْرُونَ كَيْفَ أَبْوَابُ النَّارِ؟ قَالُوا:نَعَمْ ، نَحْوَ هَذِهِ الأَبْوَابِ ، قَالَ :لاَ ، وَلَكِنَّهَا هَكَذَا ، فَوَصَفَ أَطْبَاقًا بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ.

(طبری ۱۴)

(۳۵۲۶۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو جہنم کے دروازے کیسے ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں ان دروازوں کی طرح ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ یوں ہیں اس کے بعض طبقات کو بعض کے اوپر رکھا گیا ہے۔

(۳۵۲٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَلَسْنَا إِلَى كَعْبِ الأَحْبَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُحَدِّثُ ، فَجَاءَ عُمَرُ ، فَجَلَسَ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ ، فَنَادَاهُ ، فَقَالَ :وَيْحُكَ يَا كَعْبُ ، خَوِّفْنَا ، فَقَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّ النَّارَ لَتُقَرَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لَهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ، حَتَّى إِذَا أُدْنِيَتْ وَقُرِّبَتْ ، زَفَرَتْ زَفْرَةً مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ ، وَلاَ صِدِّيقٍ ، وَلاَ شَهِيدٍ ، إِلاَّ وَجَثَا لِرُكْبَتَيْهِ سَاقِطًا ، حَتَّى يَقُولَ كُلُّ نَبِيٍّ ، وَكُلُّ صِدِّيقٍ ، وَكُلُّ شَهِيدٍ: اللَّهُمَّ لاَ أُكَلِّفُكَ الْيَوْمَ إِلاَّ نَفْسِي ، وَلَوْ كَانَ لَكَ يَابْنَ الْخَطَّابِ عَمَلُ سَبْعِينَ نَبِيًّا ، لَظَنَنْتَ أَنْ لاَ تَنْجُوَ ، قَالَ عُمَرُ: وَاللهِ إِنَّ الأَمْرَ لَشَدِيدٌ.

(۳۵۲۶۵) حضرت یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت کعب بن احبار رحمہ اللہ کے پاس مسجد میں بیٹھے تھے وہ حدیث بیان کر رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور لوگوں کے کنارے پر تشریف فرما ہو گئے پھر ان کو پکارا اور کہا اے کعب تیرا ناس ہو، آج آپ نے ہمیں خوف زدہ کر دیا حضرت کعب نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، قیامت کے دن آگ قریب ہو جائے گی اس کیلئے چیخ و پکار ہوگی یہاں تک کہ جب وہ قریب ہو جائے گی تو وہ ایک مرتبہ سانس لے گی اس کی ہیبت کی وجہ سے تمام انبیاء صدیقین اور شہداء گھٹنوں کے بل جھک جائیں گے، اور پھر ہر نبی صدیق اور

شہید کہے گا: اے اللہ آج میں آپ سے صرف اپنا ہی سوال کرتا ہوں اور اے ابن خطاب! اگر تیرے لیے نبیوں کا عمل بھی ہو پھر بھی تجھے خوف ہوگا کہ تیری نجات نہ ہوگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم معاملہ بہت زیادہ سخت ہے۔

(۳۵۲۶٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ ، حَتَّى يَعْدِلَ عِنْدَهُمْ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ ، قَالَ فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِالضَّرِيعِ ، لاَ يُسْمِنُ ، وَلاَ يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ، فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيزُونَ الْغُصَصَ بِالشَّرَابِ ، فَيَسْتَغِيثُونَ فَيُغَاثُونَ بِمَاءٍ مِنْ حَمِيمٍ فِي كَلاَلِيبَ مِنْ حَدِيدٍ ، فَإِذَا أَدْنَوْهُ إِلَى وُجُوهِهِمْ شَوَى وُجُوهَهُمْ ، فَإِذَا أَدْخَلُوهُ بُطُونَهُمْ قَطَّعَ مَا فِي بُطُونِهِمْ ، قَالَ فَيُنَادُونَ : ﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِنَ الْعَذَابِ﴾ ، قَالَ : فَيُجَابُونَ : ﴿أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ، قَالُوا بَلَى ، قَالُوا فَادْعُوا ، وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلاَّ فِي ضَلاَلٍ﴾ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : نَادُوا مَالِكًا ، فَيُنَادُونَ : ﴿يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ ، قَالَ : فَأَجَابَهُمْ : ﴿إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ﴾ قَالَ : فَيَقُولُونَ : ادْعُوا رَبَّكُمْ ، فَلاَ شَيْءَ أَرْحَمُ بِكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : ﴿رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾ ، قَالَ فَيُجِيبُهُمْ : ﴿اخْسَؤُوا فِيهَا وَلاَ تُكَلِّمُونَ﴾ ، قَالَ : فَعِنْدَ ذَلِكَ يَئِسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ ، وَيَأْخُذُونَ فِي الْوَيْلِ ، وَالشَّهِيقِ ، وَالثُّبُورِ . (ترمذی ۲۵۸۶۔ دارقطنی ۱۰۸۶)

(۳۵۲۶٦) حضرت ابوالدرداء سے مروی ہے کہ جہنمیوں کو بھوک ستائے گی، پھر وہ مدد طلب کریں گے، ان کی ضریع سے مدد کی جائے گی جو ان کا پیٹ نہیں بھرے گی اور نہ ہی ان کو صحت مند کرے گی وہ پھر مدد طلب کریں گے تو ان کی طعام ذی غصہ سے مدد کی جائے گی (جو گلے میں اٹک جاتی ہے) پھر وہ یاد کریں گے کہ گلے میں اٹک جانے والی چیز کو پینے والی چیز سے دور کرتے تھے، پھر وہ طلب کریں گے پھر ان کو لوہے کے برتنوں میں گرم کھولتا پانی پیش کیا جائے گا، جب وہ اس کو قریب کریں گے تو وہ ان کے چہروں کو جلا دے گا، اور جب اس کو پییں گے تو ان کے پیٹ کے تمام اعضاء کو کاٹ ڈالے گا، پھر وہ پکاریں گے ﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِنَ الْعَذَابِ﴾ ان کو جواب دیا جائے گا کہ ﴿أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ، قَالُوا بَلَى ، قَالُوا فَادْعُوا ، وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلاَّ فِي ضَلاَلٍ﴾ پھر وہ کہیں گے مالک کو آواز دو تو وہ کہیں گے ﴿يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ مالک ان کو جواب دے گا ﴿إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ﴾ پھر وہ کہیں گے اپنے رب کو پکارو، بیشک تمہارے رب سے زیادہ کوئی چیز رحم کرنے والی تم پر نہیں ہے، پھر وہ کہیں گے ﴿رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾ ان کو جواب دیا جائے گا کہ ﴿اخْسَؤُوا فِيهَا وَلاَ تُكَلِّمُونَ﴾ پھر وہ ہلاکت و بربادی اور چیخ و پکار کو لازم پکڑیں گے۔

(۳۵۲٦۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُلْقَى الْبُكَاءُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ ، فَيَبْكُونَ حَتَّى تَنْفَدَ الدُّمُوعُ ، قَالَ : ثُمَّ يَبْكُونَ الدَّمَ ، حَتَّى إِنَّهُ لَيَصِيرَ

فِي وُجُوهِهِمْ أُخْدُود ، لَوْ أُرْسِلَتْ فِيهِ السُّفُنُ لَجَرَتْ. (ابن المبارك ۲۹۵)

(۳۵۲۶۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں پر رونا، دھونا ڈال دیا جائے گا، وہ اتنا روئیں گے کہ ان کے آنسو خشک ہو جائیں گے پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے ان کے چہروں پر گڑھے (کنویں کی مانند) پڑ جائیں گے اگر ان آنسوؤں پر کشتیوں کو چلایا جاتا تو البتہ وہ چل پڑتیں۔

(۳۵۲۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : عَنْ سَلاَّمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : إِنَّ أَهْلَ النَّارِ لَيَبْكُونَ فِي النَّارِ ، حَتَّى لَوْ أُجْرِيَتِ السُّفُنُ فِي دُمُوعِهِمْ لَجَرَتْ ، ثُمَّ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ الدَّمَ بَعْدَ الدُّمُوعِ ، وَلِمِثْلِ مَا هُمْ فِيهِ يُبْكَى لَهُ. (حاكم ۶۰۵)

(۳۵۲۶۸) حضرت ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ جہنمی لوگ جہنم میں روئیں گے یہاں تک کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیوں کو چلایا جاتا تو وہ بھی چل پڑتیں، پھر آنسوؤں کے بعد خون کے آنسو روئیں گے اور اسی کے مثل ان کو رلایا جائے گا۔

(۳۵۲۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلاَنِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ ، مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ عَذَابًا مِنْهُ ، وَإِنَّهُ لأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا. (مسلم ۱۹۶۔ احمد ۲۷۴)

(۳۵۲۶۹) حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس کو ہوگا جس کو آگ کے جوتے پہنائیں جائیں گے اور اس کی وجہ سے اس کا دماغ ابلے گا جیسے ہانڈی ابلتی ہے وہ شخص نہیں دیکھے گا کہ کسی کو اس سے زیادہ سخت عذاب ہو رہا ہو، بیشک وہ سب سے کم اور ہلکے عذاب والا ہوگا۔

(۳۵۲۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا ، لَرَجُلٌ عَلَيْهِ نَعْلاَنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَأَنَّهُ مِرْجَلٌ ، مَسَامِعُهُ جَمْرٌ ، وَأَضْرَاسُهُ جَمْرٌ ، وَأَشْفَارُهُ لَهَبُ النَّارِ ، وَتَخْرُجُ أَحْشَاءُ جَنْبَيْهِ مِنْ قَدَمَيْهِ ، وَسَائِرُهُمْ كَالْحَبِّ الْقَلِيلِ فِي الْمَاءِ الْكَثِيرِ ، فَهُوَ يَفُورُ. (ابو نعيم ۲۷۴)

(۳۵۲۷۰) حضرت عبید اللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں سب سے کم عذاب اس شخص کو ہوگا کہ جس کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس کی وجہ سے اس کا دماغ ابلے گا اس کے کان انگارے کے ہوں گے اس کی ڈاڑھیں انگارے کی ہوں گی اس کے ہونٹ آگ کے ہوں گے اس کی ایڑیاں پاؤں کی طرف سے نکل جائیں گی۔

(۳۵۲۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ ، يَغْلِي دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ. (مسلم ۱۹۵۔ ابو عوانة ۲۸۳)

(۳۵۲۷۱) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنمیوں میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس کی حرارت کی وجہ سے اس کا دماغ ابلے گا۔

(۳۵۲۷۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ ، وَهُوَ مُنْتَعِلٌ نَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ. (مسلم ۱۲۶۔ احمد ۲۹۰)

(۳۵۲۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے ہلکا عذاب ابو طالب کو ہوگا اس کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے۔

(۳۵۲۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، يَقُولُ :أُنْذِرُكُمُ النَّارَ ، حَتَّى سَقَطَ أَحَدُ عِطْفَيْ رِدَائِهِ عَنْ مَنْكِبَيْهِ ، وَهُوَ يَقُولُ أُنْذِرُكُمُ النَّارَ ، حَتَّى لَوْ كَانَ مِنْ مَكَانِي هَذَا لأَسْمَعَ أَهْلَ السُّوقِ ، أَوْ مَنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْهُمْ.

(طیالسی ۷۹۲۔ احمد ۲۶۸

(۳۵۲۷۳) حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ: تم لوگوں کو آگ سے ڈراتا ہوں یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک آپ کے ایک کندھے سے گر گئی پھر فرمایا: تم لوگوں کو آگ سے ڈراتا ہوں، یہاں تک کہ اگر میری اس جگہ پر ہوتا تو میں بازار والوں کو سنوا دیتا، یا انہیں سے جس کو اللہ چاہتا۔

(۳۵۲۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا ، فَقَالَتْ :رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا ، فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ :نَفَسًا فِي الصَّيْفِ ، وَنَفَسًا فِي الشِّتَاءِ ، فَشِدَّةُ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبُرْدِ مِنْ زَمْهَرِيرِهَا ، وَشِدَّةُ مَا تَجِدُونَ فِي الصَّيْفِ مِنَ الْحَرِّ مِنْ سَمُومِهَا. (بخاری ۳۲۶۰۔ مسلم ۱۸۵)

(۳۵۲۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی اور کہا اللہ! میرے بعض حصہ نے بعض کھا لیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے دو سانس متعین فرما دیئے، ایک سانس گرمی میں اور ایک سانس سردی میں پس سردی میں جو تم شدت پاتے ہو وہ اس کی سردی کی وجہ سے ہوتی ہے اور گرمیوں میں جو تم گرمی میں شدت پاتے ہو۔ اس کی گرمی کی وجہ سے ہے۔

(۳۵۲۷٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي قَوْلِهِ ﴿زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ﴾ ، قَالَ :زِيدُوا عَقَارِبَ ، أَذْنَابُهَا كَالنَّخْلِ الطِّوَالِ. (ابو یعلیٰ ۲۶۵۹)

(۳۵۲۷۵) حضرت عبداللہ قرآن کریم کی آیت ﴿زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: زیادہ کر۔

پھوؤں کو جن کی دُمیں کھجور کے درختوں کی طرح لمبی ہوں گی۔

۳۵۲۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : حُدِّثْتُ عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : إِنَّ فِي جَهَنَّمَ تَنَانِيرَ ، ضِيقُهَا كَضِيقِ زَجِّ رُمْحِ أَحَدِكُمْ فِي الأَرْضِ ، تُطْبَقُ عَلَى قَوْمٍ بِأَعْمَالِهِمْ.

(۳۵۲۷۶) حضرت کعب سے مروی ہے کہ بیشک جہنم میں کئی تنور ہیں ان کی تنگی ایسی ہے جیسے تم میں سے کسی ایک کے نیزے کا نچلا حصہ ہو لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق اس میں ڈالا جائے گا۔

۳۵۲۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اخْتَصَمَتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ ، فَقَالَتِ النَّارُ : فِيَّ الْمُتَكَبِّرُونَ ، وَأَصْحَابُ الأَمْوَالِ ، وَالأَشْرَافُ ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ : مَا لِي لاَ يَدْخُلُنِي إِلاَّ الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ ؟ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ : أَنْتِ رَحْمَتِي أُدْخِلُكِ مَنْ شِئْتُ ، وَقَالَ لِلنَّارِ : أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ شِئْتُ ، وَكِلاَكُمَا سَأَمْلأُ.

(۳۵۲۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جنت و جہنم کا آپس میں مخاصمہ ہوا، جہنم نے کہا مجھ میں متکبرین مالدار اور عزت دار لوگ ہیں جنت نے کہا مجھ میں صرف ضعفاء اور مساکین داخل ہوں گے اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت کی جگہ ہے جس کو چاہوں گا تجھ میں داخل کروں گے اور جہنم سے فرمایا: تو میرے عذاب کی جگہ ہے جس کو چاہوں گا تیرے ذریعہ عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھر دوں گا۔

۳۵۲۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ لِسَانٌ يَنْطِقُ ، فَيَقُولُ : إِنِّي أُمِرْتُ بِثَلاَثَةٍ : أُمِرْتُ بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ ، وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ، وَذَكَرَ حَرْفًا آخَرَ ، فَيَنْطَوِي عَلَيْهِمْ ، فَيَقْذِفُهُمْ فِي غَمَرَاتِ جَهَنَّمَ.

(ابو یعلی ۱۱۴۱۔ احمد ۴۰)

(۳۵۲۷۸) حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی زبان ہوگی اور وہ بولے گی کہ مجھے تین کاموں کا حکم دیا گیا ہے، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو اللہ کے ساتھ غیر کو شریک ٹھہرائے، اور ہر سرکش متکبر (کو اپنے اندر داخل کروں) اور ایک اور کا ذکر کیا پھر وہ ان پر لیٹ جائے گی اور ان کو جہنم کی مصائب اور سختیوں میں پھینک دے گی۔

۳۵۲۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنَّ لِجَهَنَّمَ جِبَابًا ، فِيهَا حَيَّاتٌ أَمْثَالَ أَعْنَاقِ الْبُخْتِ ، وَعَقَارِبُ كَالْبِغَالِ الدُّلْمِ ، قَالَ : فَيَهْرُبُ أَهْلُ جَهَنَّمَ إِلَى تِلْكَ الْجِبَابِ : قَالَ : فَتَأْخُذُ تِلْكَ الْحَيَّاتُ وَالْعَقَارِبُ بِشِفَاهِهِمْ فَتَنْشِطُ مَا بَيْنَ الشُّفْرِ إِلَى الظُّفْرِ ، قَالَ : فَمَا يُنَجِّيهِم إِلاَّ هَرَبٌ إِلَى النَّارِ. (ابو نعیم ۲۹۰)

(۳۵۲۷۹) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ جہنم میں کچھ گڑھے ہیں جن میں بختی اونٹوں کے برابر سانپ ہیں اور سیاہ خچروں کی طرح

بچھو ہیں جہنمی بھاگ کر ان گڑھوں کی طرف جائیں گے تو وہ سانپ اور بچھوان کو ان کے منہ سے پکڑ لیں گے۔ پس ان کو اس سے نجات نہ ملے گی سوائے آگ کی طرف بھاگ کر جانے کے۔

(۳۵۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :يُلْقَى الْجَرَبُ عَلَى أَهْلِ النَّارِ ، قَالَ :فَيَحْتَكُّونَ حَتَّى تَبْدُوَ الْعِظَامُ ، قَالَ :فَيَقُولُونَ :رَبَّنَا بِمَ أَصَابَنَا هَذَا ؟ قَالَ :فَيُقَالُ :بِأَذَاكُمُ الْمُؤْمِنِينَ.

(۳۵۲۸۰) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ جہنمیوں کو خارش لگ جائے گی وہ خارش کریں گے یہاں تک کہ ان کی ہڈیاں ظاہر ہو جائیں گی وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! ہمیں یہ تکلیف کیوں دی گئی؟ ان کو کہا جائے گا کہ مومنوں کو تکلیف دینے کی وجہ سے۔

(۳۵۲۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنْ زَقُّومِ جَهَنَّمَ أُنْزِلَتْ عَلَى أَهْلِ الأَرْضِ ، لأَفْسَدَتْ عَلَى النَّاسِ مَعَايِشَهُمْ. (بیہقی ۵۴۴۔ احمد ۳۰۱)

(۳۵۲۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اگر زقوم کا ایک قطرہ بھی دنیا میں ڈال دیا جائے تو لوگوں کا رہن سہن برباد ہو جائے۔

(۳۵۲۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ صَدِيدِ جَهَنَّمَ دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ ، فَوَجَدَ أَهْلُ الأَرْضِ رِيحَهُ لأَفْسَدَ عَلَيْهِمَ الدُّنْيَا.

(۳۵۲۸۲) حضرت حسن سے مروی ہے کہ اگر جہنم کے کچھ لہو کا ایک ڈول آسمان سے گرا دیا جائے اور زمین والے اس کی بدبو پالیں تو ان کیلئے دنیا میں رہنا مشکل ہو جائے۔ (دنیا فاسد ہو جائے۔)

(۳۵۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ تَعَوَّذُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ.

(۳۵۲۸۳) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ بیشک تمہاری یہ آگ جہنم کی آگ سے پناہ مانگتی ہے۔

(۳۵۲۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ أَنَّ حَجَرًا مِثْلَ سَبْعِ خَلِفَاتٍ أُلْقِيَ مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ أَهْوَى فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا ، لاَ يَبْلُغُ قَعْرَهَا.

(ابو یعلی ۴۱۰۳)

(۳۵۲۸۴) حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر حاملہ اونٹنی کے برابر پتھر جہنم کے گڑھے میں پھینکا جائے تو ستر سال تک وہ اس کے آخر تک (گڑھے تک) نہیں پہنچے گا۔

(۳۵۲۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا دَوِيًّا ، فَقَالَ :يَا جِبْرِيلُ ، مَنْ هَذَا ؟ فَقَالَ :حَجَرٌ أُلْقِيَ مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ مِنْ سَبْعِينَ خَرِيفًا ، الآنَ حِينَ اسْتَقَرَّ فِي قَعْرِهَا. (ابن ابی الدنیا ۱۶)

(۳۵۲۸۵) حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک دن آواز سنی تو دریافت فرمایا اے جبرائیل! یہ کیسی آواز ہے؟ حضرت جبرئیل نے ارشاد فرمایا: ستر سال پہلے ایک پتھر جہنم کے گڑھے میں پھینکا گیا تھا اب وہ اس کی گہرائی تک پہنچا ہے۔

(۳۵۲۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ :إِنَّا يَوْمًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْنَاهُ كَئِيبًا ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، مَا لِي أَرَاكَ هَكَذَا ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَمِعْتُ هَدَّةً لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَهَا ، فَأَتَانِي جِبْرِيلُ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا ؟ فَقَالَ :هَذَا صَخْرٌ قُذِفَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا ، فَالْيَوْمَ اسْتَقَرَّ قَرَارُهُ ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ :وَالَّذِي ذَهَبَ بِنَفْسِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا رَأَيْتُهُ ضَاحِكًا بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ حَتَّى وَارَاهُ التُّرَابُ.

(۳۵۲۸۶) حضرت ابوسعید خدری ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نے رسول اکرم ﷺ کو غمگین پایا تو کچھ حضرات نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں آپ کو ایسا کیوں دیکھ رہا ہوں؟ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک آواز سنی اس جیسی آواز پہلے نہ سنی تھی۔ میں نے حضرت جبرئیل سے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: ستر سال پہلے جہنم کی گہرائی میں ایک پتھر پھینکا گیا تھا آج وہ اس کی گہرائی میں پہنچا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو وفات دی، میں نے اس دن کے بعد آپ ﷺ کو ہنستے ہوئے نہ دیکھا یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔

(۳۵۲۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أُقَيْشٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ ، حَتَّى يَكُونَ أَحَدَ زَوَايَاهَا ، وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ.

(۳۵۲۸۷) حضرت حارث سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے بہت سے لوگ آگ کی جہنم میں جلائے جائیں گے اور میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کی شفاعت سے قبیلہ مضر سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔

(۳۵۲۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ ﴿كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا﴾ ، قَالَ :بَلَغَنِي ، أَنَّهُ يُحْرَقُ أَحَدُهُمْ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَرَّةٍ. (ابن ابی الدنیا ۱۱۷)

(۳۵۲۸۸) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا﴾ کے متعلق فرماتے ہیں ایک جہنمی کو دن میں ستر ہزار مرتبہ آگ میں جلایا جائے گا۔

(۳۵۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خُشَيْنَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :يُعَظَّمُونَ فِي النَّارِ حَتَّى تَصِيرَ شِفَاهُهُمْ إِلَى سُرَرِهِم ، مَقْبُوحُونَ ، يَتَهَافَتُونَ فِي النَّارِ.

(۳۵۲۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل جہنم کو آگ میں ڈالا جائے گا یہاں تک کہ ان کے ہونٹ ان کی ناف تک پہنچ جائے گا۔ وہ آگ میں لوٹ پوٹ ہوں گے۔

(۳۵۲۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الطَّوِيلِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْقَتَّاتِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَعْظُمُونَ فِي النَّارِ ، حَتَّى يَصِيرَ أَحَدُهُمْ مَسِيرَةَ كَذَا وَكَذَا ، وَإِنَّ ضِرْسَ أَحَدِهِمْ لَمِثْلُ أُحُدٍ. (مسلم ۲۱۸۹۔ احمد ۲۶)

(۳۵۲۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل جہنم کو جب جہنم میں ڈالا جائے گا تو ان کا جسم بے تحاشا بڑا ہو جائے گا اور ان کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔

(۳۵۲۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِنَّ ضِرْسَ الْكَافِرِ فِي النَّارِ لَمِثْلُ أُحُدٍ.

(۳۵۲۹۱) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ بے شک جہنم میں کافر کی ڈاڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔

(۳۵۲۹۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : إِنَّ ضِرْسَ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مِثْلُ أُحُدٍ.

(۳۵۲۹۲) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ بیشک جہنم میں ایک کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔

(۳۵۲۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لأَبِي هُرَيْرَةَ : تَدْرِي كَمْ غِلَظُ جِلْدِ الْكَافِرِ ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : لاَ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : غِلَظُ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا. (ترمذی ۲۵۷۷۔ حاکم ۵۹۵)

(۳۵۲۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ کافر کی کھال کتنی موٹی ہوگی؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں حضرت عبداللہ نے ارشاد فرمایا: کافر کی کھال کی موٹائی بیالیس گز ہوگی۔

(۳۵۲۹۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: غِلَظُ جِلْدِ الْكَافِرِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا.

(۳۵۲۹۴) حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں کہ کافر کی کھال کی موٹائی چالیس گز ہوگی۔

(۳۵۲۹۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَقُولُ : أَكْثِرُوا ذِكْرَ النَّارِ ، فَإِنَّ حَرَّهَا شَدِيدٌ ، وَإِنَّ قَعْرَهَا بَعِيدٌ ، وَإِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيدٌ.

(۳۵۲۹۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکثر جہنم کا ذکر فرماتے کہ اس کی گرمی بہت سخت ہے اس کی گہرائی بہت دور ہے اور اس کا گرز لوہے کا ہے۔

(۳۵۲۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنَّ فِي النَّارِ

لَجِبَابًا فِيهَا حَيَّاتٌ كَأَمْثَالِ الْبُخَاتِيِّ ، وَعَقَارِبُ كَأَمْثَالِ الْبِغَالِ الدُّلْمِ ، فَيَفِرُّ أَهْلُ النَّارِ مِنَ النَّارِ إِلَى تِلْكَ الْجِبَابِ ، فَتَسْتَقْبِلُهُمَ الْحَيَّاتُ وَالْعَقَارِبُ ، فَتَأْخُذُ شِفَاهَهُمْ وَأَعْيُنَهُمْ ، قَالَ : فَمَا يَسْتَغِيثُونَ إِلاَّ بِالرُّجُوعِ إِلَى النَّارِ ، وَإِنَّ أَهْوَنَهُمْ عَذَابًا لَمَنْ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ نَعْلاَنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ ، وَأَشْفَارُهُ وَأَضْرَاسُهُ نَارٌ ، وَسَائِرُهُمْ يَمُوجُونَ فِيهَا كَالْحَبِّ الْقَلِيلِ فِي الْمَاءِ الْكَثِيرِ.

(۳۵۲۹۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جہنم میں کچھ گڑھے ہیں جس میں بختی اونٹ کی طرح سانپ اور سیاہ خچروں کی طرح بچھو ہیں، جہنمی آگ سے بھاگ کر ان گڑھوں کی طرف جائیں گے وہاں سانپ اور بچھو ان کا استقبال کریں گے، وہ ان کے منہ اور آنکھوں سے ان کو پکڑیں گے، لیکن ان کی مدد نہ ہوگی سوائے اس کے کہ دوبارہ آگ میں جائیں اور جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کو آگ کے جوتے پہنائیں جائیں گے جس کی وجہ سے اس کا دماغ ابلے گا اس کے ہونٹ اور داڑھیں آگ کی ہوں گی وہ سارے جہنمی اس میں ایسے بہیں گے جیسے کہ زیادہ پانی میں تھوڑے سے دانے۔

(۳۵۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ؛ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَمُّكَ أَبُو طَالِبٍ ، يَحُوطُكَ ، وَيَغْضَبُ لَكَ ؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ لَفِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ ، وَلَوْلاَ أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ.

(بخاری ۶۲۰۸۔ احمد ۲۰۶)

(۳۵۲۹۷) حضرت عباس بن عبد المطلب نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ کے چچا نے آپ کی حفاظت کی ہے اور آپ کیلئے کفار پر غصہ کیا ہے کیا ان کو بھی عذاب ہوگا؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ٹخنوں تک آگ میں ہیں اگر میں سفارش نہ کرتا تو وہ سب سے نچلے درجہ میں ہوتے۔

(۳۵۲۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الأَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ الْقُرَشِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى بِلاَلِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا بِلاَلُ ، إِنَّ أَبَاكَ حَدَّثَنِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ فِي جَهَنَّمَ وَادِيًا ، يُقَالُ لَهُ : هَبْهَبُ ، حَتْمٌ عَلَى اللهِ أَنْ يُسْكِنَهُ كُلَّ جَبَّارٍ ، فَإِيَّاكَ يَا بِلاَلُ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَسْكُنُهُ. (دارمی ۲۸۱۶۔ ابو یعلی ۷۲۱۳)

(۳۵۲۹۸) محمد بن واسع فرماتے ہیں کہ میں حضرت بلال بن ابی بردہ کے پاس گیا اور ان سے کہا اے بلال! تیرے والد نے مجھ سے رسول اکرم ﷺ کی حدیث بیان کی تھی کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ہبہب ہے اللہ پر لازم ہے کہ سرکش متکبر کو اس میں داخل فرمائے پس اے بلال اس بات سے بچ کہ تو بھی انہیں رہنے والوں میں سے ہو جائے۔

(۳۵۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ : أَرْوَاحُ آلِ فِرْعَوْنَ فِي جَوْفِ طَيْرٍ سُودٍ ، تَغْدُو وَتَرُوحُ عَلَى النَّارِ ، فَذَلِكَ عَرْضُهَا. (طبری ۲۴)

(۳۵۲۹۹) حضرت ہزیل سے مروی ہے کہ آل فرعون کی روحیں سیاہ پرندوں کے پیٹ میں ہیں وہ صبح وشام آگ پر آتے ہیں یہ
یہ اس پر پیش ہونا ہے۔

(۳۵۳۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :بَلَغَنِي
أُنَاسًا مَعَهُمْ سِيَاطٌ طِوَالٌ ، لاَ يَرْحَمُونَ النَّاسَ ، يُقَالُ لَهُمْ :ضَعُوا سِيَاطَكُمْ وَادْخُلُوا النَّارَ. (ابو یعلی ۱۴۷۹)

(۳۵۳۰۰) حضرت محمد بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ بہت سے لوگ جن کے پاس لمبے لمبے کوڑے ہیں اور
لوگوں پر رحم نہیں کرتے ان کو کہا جائے گا اپنے کوڑے پھینک دو اور جہنم میں داخل ہو جاؤ۔

(۳۵۳۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِكَعْبٍ :يَا كَعْبُ ، خَوِّفْنَا ، قَالَ
نَعَمْ ، يَجْمَعُ اللَّهُ الْخَلاَئِقَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يَنْفُذُهُمَ الْبَصَرُ ، وَيُسْمِعُهُمَ الدَّاعِي ، وَيُجَاءُ بِجَهَنَّمَ ، فَا
يَوْمَئِذٍ ثَلاَثُ زَفَرَاتٍ ، فَأَوَّلُ زَفْرَةٍ :لاَ تَبْقَى دَمْعَةٌ فِي عَيْنٍ إِلاَّ سَالَتْ حَتَّى يَنْسَكِبَ الدَّمُ ، وَأَمَّا الثَّانِيَةُ :فَ
يَبْقَى أَحَدٌ إِلاَّ جَثَا لِرُكْبَتَيْهِ يُنَادِي :رَبِّ نَفْسِي نَفْسِي ، حَتَّى خَلِيلَهُ إِبْرَاهِيمَ ، وَأَمَّا الثَّالِثَةُ :فَلَوْ كَانَ لَكَ يَ
عُمَرُ عَمَلُ سَبْعِينَ نَبِيًّا لأَشْفَقْتَ ، حَتَّى تَعْلَمَ مِنْ أَيِّ الْفَرِيقَيْنِ تَكُونُ.

(۳۵۳۰۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب سے فرمایا اے کعب آپ نے ہمیں خوف زدہ کر دیا حضرت کعب نے فرمایا جی ہاں، اللہ
تعالیٰ تمام مخلوق ایک زمین پر جمع فرمائے گا اس دن جہنم تین سانسیں لے گی پہلی سانس کے بعد کسی آنکھ میں آنسو باقی نہ بچے گا یہاں
تک کہ خون بہنے لگے گا دوسری مرتبہ میں تمام انسان گھٹنوں کے بل جھک کر عرض کریں گے یا رب نفسی نفسی یہاں تک کہ اللہ کے خلیل
حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اور تیسری مرتبہ میں اے عمر! اگر تیرے پاس ستر انبیاء کا عمل بھی ہو تو پھر بھی تجھے خوف ہوگا یہاں تک کہ تو
جان لے کہ تو کس فریق میں سے ہے۔

(۳۵۳۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ ﴿وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ﴾ ، قَالَ :مَطَارِقُ.

(۳۵۳۰۲) حضرت ضحاک قرآن کریم کی آیت ﴿وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ مقامع سے مراد
ہتھوڑے ہیں۔

(۳۵۳۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ :الزَّبَانِيَةُ
رُؤُوسُهُمْ فِي السَّمَاءِ ، وَأَرْجُلُهُمْ فِي الأَرْضِ. (طبری ۲۵۷)

(۳۵۳۰۳) حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ الزبانیۃ جو ہیں ان کے سر آسمان میں اور پاؤں زمین میں ہوں گے۔

(۳۵۳۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ
أُوقِدَتِ النَّارُ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ، ثُمَّ أُوقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَاحْمَرَّتْ ، ثُمَّ أُوقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَاسْوَدَّتْ
فَهِيَ كَاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ. (ترمذی ۲۵۹۱۔ ابن ماجہ ۴۳۲۰)

(۳۵۳۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جہنم کی آگ کو ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سفید ہوگئی پھر اس کو ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سرخ ہوگئی پھر اس کو ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی پس وہ آگ سیاہ رات کی طرح ہے۔

(۳۵۳۰۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ : ﴿وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ﴾ ، قَالَ : جِيءَ بِهَا تُقَادُ بِسَبْعِينَ أَلْفَ زِمَامٍ ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ.

(۳۵۳۰۵) حضرت عبداللہ قرآن کریم کی آیت (وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ) کے متعلق فرماتے ہیں کہ جہنم کو اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کو ستر ہزار لگامیں دی ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔

(۳۵۳۰٦) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنِ الْحَسَنِ؛ ﴿وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ﴾ قَالَ: أَلْوَانٌ مِنَ الْعَذَابِ.

(۳۵۳۰٦) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ مختلف قسم کے عذاب ہوں گے۔

(۳۵۳۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى حُلَّةً مِنَ النَّارِ : إِبْلِيسُ ، يَضَعُهَا عَلَى حَاجِبِهِ ، وَيَسْحَبُهَا مِنْ خَلْفِهِ ، وَذُرِّيَّتُهُ مِنْ خَلْفِهِ ، وَهُوَ يُنَادِي : يَا ثُبُورَهُ ، وَيُنَادُونَ : يَا ثُبُورَهُمْ ، قَالَ : فَيُقَالَ لَهُمْ : ﴿لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا﴾. (احمد ۱۵۲۔ طبری ۱۸)

(۳۵۳۰۷) حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا وہ ابلیس ہے، اس کے ماتھے پر رکھا جائے گا اور اس کو پیچھے سے گھسیٹا جائے گا اور اس کی اولاد بھی اس کے پیچھے ہوگی وہ پکارے گا اے ہلاکت اس کی ذریت پکارے گی اے ان کی ہلاکت! ان کو کہا جائے گا کہ ﴿لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا﴾ ایک نہیں کئی ہلاکتوں کو پکارو۔

(۳۵۳۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ؛ ﴿نَزَّاعَةً لِلشَّوَى﴾ قَالَ : لَحْمُ السَّاقِينَ.

(۳۵۳۰۸) حضرت ابو صالح قرآن کریم کی آیت ﴿نَزَّاعَةً لِلشَّوَى﴾ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کی پنڈلیوں کا گوشت مراد ہے۔

(۳۵۳۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، وَالأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ ﴿نَزَّاعَةً لِلشَّوَى﴾ ، قَالَ : الشَّوَى الأَطْرَافُ.

(۳۵۳۰۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ ﴿نَزَّاعَةً لِلشَّوَى﴾ سے مراد اعضاء ہیں۔

(۳۵۳۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ؛ ﴿وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى﴾ قَالَ : فِي النَّارِ.

(۳۵۳۱۰) حضرت ابوصالح قرآن کریم کی آیت ﴿وَمَا یُغْنِی عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّی﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ جب آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(۳۵۳۱۱) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْجُرَیْرِیُّ ، عَنْ أَبِی السَّلِیلِ ، عَنْ غُنَیْمِ بْنِ قَیْسٍ ، عَنْ أَبِی الْعَوَّامِ، قَالَ: قَالَ کَعْبٌ :هَلْ تَدْرُونَ مَا قَوْلُهُ : ﴿وَإِنْ مِنکُمْ إِلاَّ وَارِدُهَا﴾ ؟ فَقَالُوا :مَا کُنَّا نَرَی أَن وُرُودَهَا إِلاَّ دُخُولُهَا ، قَالَ :فَقَالَ :لاَ ، وَلَکِنَّهُ یُجَاءُ بِجَهَنَّمَ فَتُمَدُّ لِلنَّاسِ کَأَنَّهَا مَتْنُ إِهَالَةٍ ، حَتَّی إِذَا اسْتَوَتْ عَلَیْهَا أَقْدَامُ الْخَلاَئِقِ ، بَرُّهُمْ وَفَاجِرُهُمْ ، نَادَاهَا مُنَادٍ :خُذِی أَصْحَابَكِ ، وَذَرِی أَصْحَابِی ، فَتَخْسِفُ بِکُلِّ وَلِیٍّ لَهَا ، لَهِیَ أَعْرَفُ مِنَ الْوَالِدِ بِوَلَدِهِ ، وَیَنْجُو الْمُؤْمِنُونَ بَرِیَّةً ثِیَابُهُمْ ، قَالَ :وَإِنَّ الْخَازِنَ مِنْ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ مَا بَیْنَ مَنْکِبَیْهِ مَسِیرَةُ سَنَةٍ ، مَعَهُ عَمُودٌ مِنْ حَدِیدٍ ، لَهُ شُعْبَتَانِ ، یَدْفَعُ بِهِ الدَّفْعَةَ ، فَیُکَبُّ فِی النَّارِ سَبْعُ مِئَةِ أَلْفٍ ، أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ. (طبری ۱۰۹)

(۳۵۳۱۱) حضرت کعب نے لوگوں سے ارشاد فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے اس قول خداوندی کا کیا مطلب ہے ﴿وَإِنْ مِنکُمْ إِلاَّ وَارِدُهَا﴾؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہمارے خیال میں اس سے مراد جہنم میں داخل ہونا ہے۔ فرمایا نہیں اس سے مراد یہ ہے کہ جہنم کو لایا جائے گا اور اسے لمبا کر دیا جائے گا۔ جب اس پر سب نیک اور برے لوگ کھڑے ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا اعلان کرے گا کہ اپنے لوگوں کو لے لے اور میرے لوگوں کو چھوڑ دے۔ جہنم جہنمیوں کو دبوچ لے۔ جہنم انہیں اتنا جانتی ہوگی جتنا ماں باپ بھی اولاد کو نہیں پہچانتے۔ مومن اس سے نجات پالیں گے۔ جہنم کے داروغہ کا جسم اتنا بڑا ہے کہ اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک سال کی مسافت ہے، اس کے پاس لوہے کے ستون ہیں۔ وہ جس کو ایک مرتبہ مارتا ہے وہ سات لاکھ سال جہنم میں گرتا چلا جاتا ہے۔

(۳۵۳۱۲) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ؛ ﴿وَلَوْ تَرَی إِذْ فَزِعُوا فَلاَ فَوْتَ﴾ قَالَ :أَفْزَعَهُمْ فَلَمْ یَفُوتُوهُ.

(۳۵۳۱۲) حضرت ابن معقل قرآن کریم کی آیت ﴿وَلَوْ تَرَی إِذْ فَزِعُوا فَلاَ فَوْتَ﴾ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ ان کو ڈرایا جائے گا پس وہ اس سے نہ بچ سکیں گے۔

(۳۵۳۱۳) حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ ، قَالَ :یُؤْتَی بِالرَّجُلِ الْعَظِیمِ الطَّوِیلِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، فَیُوضَعُ فِی الْمِیزَانِ ، فَلاَ یَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ ، ثُمَّ تَلاَ :﴿فَلاَ نُقِیمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَزْنًا﴾.

(۳۵۳۱۳) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک بڑا اور لمبا آدمی لایا جائے گا اس کو میزان میں تولا جائے گا تو اللہ کے نزدیک اس کا وزن مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ﴿فَلاَ نُقِیمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَزْنًا﴾.

(۳۵۳۱۴) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِی بُکَیْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِی نُعَیْمُ بْنُ مَیْسَرَةَ النَّحْوِیُّ ، عَنْ عُیَیْنَةَ بْنِ الغُصْنِ ، قَالَ :قَالَ

الْحَسَنُ : إِنَّ الأَغْلاَلَ لَمْ تُجْعَلْ فِي أَعْنَاقِ أَهْلِ النَّارِ لأَنَّهُمْ أَعْجَزُوا الرَّبَّ ، وَلَكِنْ إِذَا طُفِيءَ بِهِم اللَّهَبُ أَرْسَبَتْهُمْ فِي النَّارِ ، قَالَ : ثُمَّ أَجْفَلَ الْحَسَنُ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ.

(۳۵۳۱۴) حضرت حسن سے مروی ہے کہ جہنمیوں کی گردنوں میں طوق نہ ہوں گے کیوں کہ انہوں نے رب کو عاجز پایا لیکن جب چنگاری بجھے گی تو ان کو آگ میں داخل کر دیا جائے گا پھر حضرت حسن زمین پر گر پڑے اور ان پر غشی طاری ہوگئی۔

(۳۵۳۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، قَالَ : أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَإِذَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ، وَكَعْبُ الأَحْبَارِ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالَ ، فَقَالَ عُبَادَةُ : إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ، جُمِعَ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيَنْفُذُهُمَ الْبَصَرُ ، وَيُسْمِعُهُمَ الدَّاعِي ، وَيَقُولُ اللَّهُ : ﴿هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ وَالأَوَّلِينَ ، فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ﴾ الْيَوْمَ لاَ يَنْجُو مِنِّي جَبَّارٌ عَنِيدٌ ، وَلاَ شَيْطَانٌ مَرِيدٌ.

قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو : إِنَّا نَجِدُ فِي الْكِتَابِ : أَنَّهُ يَخْرُجُ يَوْمَئِذٍ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ ، فَيَنْطَلِقُ مُعْنِقًا ، حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ ظَهْرَانَي النَّاسِ ، قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى ثَلاَثَةٍ ، أَنَا أَعْرَفُ بِهِمْ مِنَ الْوَالِدِ بِوَلَدِهِ ، وَمِنَ الأَخِ بِأَخِيهِ ، لاَ يُغْنِيهِمْ مِنِّي وَزَرٌ ، وَلاَ تُخْفِيهِمْ مِنِّي خَافِيَةٌ : الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ ، وَكُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ، وَكُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ ، قَالَ : فَيَنْطَوِي عَلَيْهِمْ ، فَيَقْذِفُهُمْ فِي النَّارِ قَبْلَ الْحِسَابِ بِأَرْبَعِينَ . قَالَ حُصَيْنٌ : إِمَّا أَرْبَعِينَ عَامًا ، أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا.

قَالَ : وَيُهْرَعُ قَوْمٌ إِلَى الْجَنَّةِ ، فَتَقُولُ لَهُمَ الْمَلاَئِكَةُ : قِفُوا لِلْحِسَابِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : وَاللهِ مَا كَانَتْ لَنَا أَمْوَالٌ ، وَمَا كُنَّا بِعُمَّالٍ ، قَالَ : فَيَقُولُ اللَّهُ : صَدَقَ عِبَادِي ، أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَى بِعَهْدِهِ ، ادْخُلُوا الْجَنَّةَ ، قَالَ : فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْحِسَابِ بِأَرْبَعِينَ ، إِمَا قَالَ : عَامًا ، وَإِمَّا يَوْمًا.

(۳۵۳۱۵) حضرت ابو عبداللہ الجدلی فرماتے ہیں کہ جب میں بیت المقدس آیا تو وہاں پر میں نے حضرت عبادہ بن صامت، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کو آپس میں گفتگو کرتے ہوئے پایا۔ حضرت عبادہ نے کہا کہ قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ فیصلے کا دن ہے۔ ہم نے تمہیں اور پچھلے لوگوں کو جمع کیا ہے اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے تو کرو۔ آج مجھ سے کوئی سرکش ظالم اور شیطان نہیں بچ سکتا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں کتاب میں ملتا ہے کہ جہنم سے ایک گردن نکلے گی اور کہے گی کہ اے لوگو! مجھے تین قسم کے گناہ گاروں کی طرف بھیجا گیا ہے۔ میں انہیں خوب جانتی ہوں۔ انہیں مجھ سے کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے والے کی طرف بھیجا گیا ہے۔ ہر ظالم سرکش کی طرف بھیجا گیا ہے اور ہر باغی شیطان کی طرف بھیجا گیا ہے پھر وہ گردن ان لوگوں کو اچک لے گی اور حساب شروع ہونے سے چالیس دن یا چالیس سال پہلے انہیں آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ پھر ایک قوم تیزی سے جنت کی طرف جاری

ہوگی۔ فرشتے ان سے کہیں گے حساب کے لیے ٹھہرو۔ وہ کہیں گے کہ ہم نہ تو مال دار تھے اور نہ حکمران تھے۔ ہمارا حساب کیسا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندوں نے سچ کہا۔ میں وعدے کو پورا کرنے والا ہوں۔ جنت میں داخل ہو جاؤ پھر وہ حساب شروع ہونے سے چالیس دن پہلے یا چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(۳۵۲۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ ﴿لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ﴾ ، قَالَ : مَنْسِيُّونَ فِي النَّارِ.

(۳۵۲۱۶) حضرت ضحاک قرآن کریم کی آیت ﴿لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آگ میں داخل کیا جائے گا۔

(۳۵۲۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَوْضِيِّ ؛ ﴿وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا﴾ قَالَ : ظِمَاءً.

(۳۵۲۱۷) حضرت الحوضی رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ پیاسے داخل ہوں گے۔

(۳۵۲۱۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ؛ ﴿وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَى جَهَنَّمَ وِرْدًا﴾ قَالَ: عِطَاشًا.

(۳۵۲۱۸) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بھی وردا کی تفسیر پیاس سے کرتے ہیں۔

(۳۵۲۱۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، قَالَ : قَالَ قَتَادَةُ : سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْزَتِهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ.

(مسلم ۲۱۸۵۔ احمد ۱۰)

(۳۵۲۱۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض لوگوں کو آگ ٹخنوں تک پکڑے گی بعض کو گھٹنوں تک پکڑے گی بعض کو کمر تک اور بعض کو گردن تک آگ پکڑے گی۔

(۳۵۲۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الرَّاسِبِيِّ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَهْدَ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، فَقَالَ : لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : إِنَّ الْوُلَاةَ يُجَاءُ بِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيَقِفُونَ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ ، فَمَنْ كَانَ مِطْوَاعًا لِلَّهِ تَنَاوَلَهُ اللَّهُ بِيَمِينِهِ حَتَّى يُنْجِيَهُ ، وَمَنْ كَانَ عَاصِيًا لِلَّهِ انْخَرَقَ بِهِ الْجِسْرُ إِلَى وَادٍ مِنْ نَارٍ ، يَلْتَهِبُ الْتِهَابًا ، قَالَ : فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى سَلْمَانَ ، وَأَبِي ذَرٍّ ، فَقَالَ لأَبِي ذَرٍّ : أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَاللهِ ، وَبَعْدَ الْوَادِي وَادٍ آخَرُ مِنْ نَارٍ ، قَالَ : وَسَأَلَ سَلْمَانَ فَلَمْ يُخْبِرْهُ بِشَيْءٍ ،

فَقَالَ عُمَرُ :مَنْ يَأْخُذُهَا بِمَا فِيهَا ؟ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ :مَنْ سَلَتَ اللَّهُ أَنْفَهُ وَعَيْنَيْهِ ، وَأَضْرَعَ خَدَّهُ إِلَى الأَرْضِ.

(۳۵۳۲۰) حضرت محمد راسبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت بشر بن عاصم کو گورنری سونپی تو حضرت بشر نے لکھا کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حکمرانوں کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور جہنم کے پل پر کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ کے فرماں بردار حکمران کو اللہ تعالیٰ نجات عطا کرے گا اور نافرمان کو جہنم کی وادی میں جلنے کے لیے ڈال دیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو حضرت سلمان نے لاعلمی کا اظہار فرمایا اور حضرت ابوذر نے کہا کہ ہاں میں اس حدیث کو جانتا ہوں۔ اور جہنم کی ایک وادی اور بھی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس میں کس کو ڈالا جائے گا۔ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ جس کے ناک اور آنکھوں کو اللہ نے خاک آلود کیا اور اس کے رخسار کو زمین پر مل دیا۔

(۳۵۳۲۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمَ الرُّسُلُ ، فَيُدْخِلُ اللَّهُ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَهُ ، وَيُدْخِلُ النَّارَ مَنْ عَصَاهُ ، وَيَبْقَى قَوْمٌ مِنَ الْوِلْدَانِ ، وَالَّذِينَ هَلَكُوا فِي الْفَتْرَةِ ، وَمَنْ غُلِبَ عَلَى عَقْلِهِ ، فَيَقُولُ الله تَبَارَكَ وَتَعَالَى : إِنَّكُمْ قَدْ رَأَيْتُمْ أَنَّمَا أَدْخَلْتُ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَنِي ، وَأَدْخَلْتُ النَّارَ مَنْ عَصَانِي ، وَإِنِّي آمُرُكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا هَذِهِ النَّارَ ، فَيَخْرُجُ لَهُمْ عُنُقٌ مِنْهَا ، فَمَنْ دَخَلَهَا كَانَتْ نَجَاتَهُ ، وَمَنْ نَكَصَ فَلَمْ يَدْخُلْهَا كَانَتْ هَلَكَتَهُ.

(۳۵۳۲۱) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کی طرف رسول بھیجے ہیں ان کا حساب فرمائیں گے، پھر اللہ ان لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا جنہوں نے اس کی اطاعت کی ہے۔ اور جنہوں نے نافرمانی کی ہوگی ان کو جہنم میں داخل فرمائے گا پھر بچے باقی رہ جائیں گے اور وہ لوگ جو فترۃ الوحی کے زمانے میں فوت ہوئے ہوں گے اور وہ لوگ جو مجنون تھے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے بیشک تم نے دیکھ لیا جس نے میری نافرمانی کی اس کو جہنم میں داخل کر دیا پس میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں داخل ہو جاؤ پھر ان کیلئے اس میں سے ایک گردن نمودار ہوگی پس جو اس میں داخل ہوگا اس کیلئے نجات ہوگی اور جو رکے گا اور داخل نہ ہوگا اس کیلئے ہلاکت ہوگی۔

(۳۵۳۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :لَمَّا مَرِضَ أَبُو طَالِبٍ ، قَالُوا لَهُ :أَرْسِلْ إِلَى ابْنِ أَخِيك هَذَا ، فَيَأْتِيك بِعَنْقُودٍ مِنْ جَنَّتِهِ ، لَعَلَّهُ يَشْفِيك بِهِ ، قَالَ :فَجَاءَ الرَّسُولُ ، وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ. (ابن ابی حاتم ۸۵۳۶)

(۳۵۳۲۲) حضرت ابوصالح سے مروی ہے کہ جب ابوطالب بیمار ہوئے تو لوگوں نے ان سے کہا کہ اپنے بھتیجے کے پاس کسی کو بھیجو تاکہ وہ تمہارے پاس جنت سے انگور کا کوئی خوشہ لائے شاید کہ اس سے آپ کو شفا مل جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے

مشرکین پر اس کو (جنت کی نعمتوں کو) حرام کر دیا ہے۔

(٣٥٣٢٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي الْعَوَّامِ ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ﴾ ، فَقَالَ : مَا تَقُولُونَ : تِسْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ مَلَكٍ ، أَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ مَلَكًا ؟ قَالَ : فَقُلْتُ : لاَ ، بَلْ تِسْعَةَ عَشَرَ مَلَكًا ، قَالَ : وَمِنْ أَيْنَ تَعْلَمُ ذَلِكَ ؟ فَقُلْتُ ، لأَنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلاَّ فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا﴾ ، قَالَ : صَدَقْتَ، بِيَدِ كُلِّ مَلَكٍ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَهَا شُعْبَتَانِ ، فَيَضْرِبُ الضَّرْبَةَ ، فَيَهْوِي بِهَا سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ ، مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْ كُلِّ مَلَكٍ مِنْهُمْ مَسِيرَةُ كَذَا وَكَذَا.

(۳۵۳۲۳) بنو تمیم کے ایک شخص سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم ابو عوام کے پاس تھے انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ﴾ اور فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو؟ انیس ہزار فرشتے ہیں یا صرف انیس؟ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا انیس انہوں نے دریافت فرمایا تمہیں کہاں سے معلوم ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ اس لیے کہ اللہ فرماتے ہیں ﴿وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلاَّ فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا﴾ انہوں نے فرمایا کہ تو نے ٹھیک کہا ہر فرشتہ کے ہاتھ میں ایک ہتھوڑا ہے جو لوہے کا ہے اور اس کے دو کونے ہیں وہ اس سے ایک مرتبہ مارتا ہے تو اس سے ستر ہزار فرشتے گرتے ہیں ہر فرشتے کے دو کندھوں کے درمیان اتنی مسافت ہوتی ہے۔

(٣٥٣٢٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا : لَهُ نَعْلٌ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ ، وَيَصِيحُ قَلْبُهُ ، وَيَقُولُ : مَا يُعَذَّبُ أَحَدٌ بِأَشَدَّ مِمَّا عُذِّبَ بِهِ.

(۳۵۳۲۴) حضرت حمید سے مروی ہے کہ سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اس کو آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس سے اس کا دماغ ابلے گا اور اس کا دل چیخے گا اور پھٹنے کے قریب ہوگا اور وہ کہے گا کہ کسی کو اتنا سخت عذاب نہیں دیا گیا جتنے سخت عذاب میں اس کو مبتلا کیا گیا ہے۔

(٣٥٣٢٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ ﴿فَسُحْقًا لأَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ قَالَ : وَادٍ فِي جَهَنَّمَ.

(۳۵۳۲۵) حضرت سعید بن جبیر ؒ قرآن کریم کی آیت ﴿فَسُحْقًا لأَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے جہنم کی وادی مراد ہے۔

(٣٥٣٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ﴾ قَالَ : كَمَا يُشَيَّطُ الرَّأْسُ عِنْدَ الرَّآسِ. (ابن جرير ١٨)

(۳۵۳۲۶) حضرت عبداللہ قرآن کریم کی آیت ﴿وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جیسے سری فروخت کرنے

والے کے پاس سری کو آگ پر گرم کیا جاتا ہے۔

(۳۵۳۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ :سَمِعْتُ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْهَيْثَمِ ، يَقُولُ :سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا ، تَنْهَشُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ ، وَلَوْ أَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضْرَاءَ. (احمد ۳۸۔ ابویعلی ۱۳۲۴)

(۳۵۳۲۷) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کے قبر میں اس پر ننانویں اژدھے مسلط کردیے جائیں گے جو اس کو قیامت تک کاٹتے رہیں گے اگر ان میں سے ایک اژدھا بھی زمین پر پھونک مار دے تو زمین میں سبزا اگنا ختم ہو جائے۔

(۳۵۳۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : ﴿إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾ قَالَ : عَلِمُوا أَنَّ كُلَّ غَرِيمٍ مُفَارِقُ غَرِيمَهُ إِلاَّ غَرِيمَ جَهَنَّمَ.

(۳۵۳۲۸) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جان لو ہر قرض خواہ اپنے قرض دار سے جدا ہونے والا ہے سوائے جہنم کے قرض دار کے۔

(۳۵۳۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ﴾ قَالَ :الْجَنَّةُ ، ﴿وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ﴾ قَالَ :النَّارُ.

(۳۵۳۲۹) حضرت حسن قرآن کریم کی آیت ﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ﴾ سے مراد ہے جنت اور ﴿وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ﴾ سے مراد ہے جہنم۔

(۳۵۳۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :بَعَثَ مُوسَى ، وَهَارُونُ ابْنَيْ هَارُونَ بِقُرْبَانٍ يُقَرِّبَانِهِ ، فَقَالاَ :أَكَلَتْهُ النَّارُ ، وَكَذَبَا ، فَأَرْسَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا نَارًا فَأَكَلَتْهُمَا ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِمَا :هَكَذَا أَفْعَلُ بِأَوْلِيَائِي ، فَكَيْفَ بِأَعْدَائِي ؟.

(۳۵۳۳۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام نے حضرت ہارون کے دو بیٹوں کو قربانی کیلئے بھیجا انہوں نے آ کر جھوٹ بولا کہ اس کو آگ کھا گئی ہے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں پر آگ نازل فرمائی جس نے ان دونوں کو جلا دیا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی اور فرمایا میں اپنے اولیاء کے ساتھ ایسا کرتا ہوں. تو اپنے دشمنوں کے ساتھ کیسا معاملہ کروں گا؟!

(۳۵۳۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ هَرِمَ بْنَ حَيَّانَ كَانَ يَقُولُ :لَمْ أَرَ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا ، وَلاَ مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا.

(۳۵۳۳۱) حضرت ہرم بن حیان فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اس آگ کے مثل نہیں دیکھا کہ جس سے بھاگنے والا سویا ہوا ہے اور میں نے جنت کے مثل نہیں دیکھا کہ اس کا طالب سویا ہوا ہے۔

(۳۵۳۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ الْعُتْوَارِيِّ ، أَحَدَ بَنِي لَيْثٍ ، وَكَانَ فِي حِجْرِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : يُوضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ ، عَلَيْهِ حَسَكٌ كَحَسَكِ السَّعْدَانِ ، ثُمَّ يَسْتَجِيزُ النَّاسُ ، فَنَاجٍ مُسْلِمٌ ، وَمَخْدُوجٌ بِهِ ثُمَّ نَاجٍ ، وَمُحْتَبَسٌ مَنْكُوسٌ فِيهِ.

فَإِذَا فَرَغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ ، تَفَقَّدَ الْمُؤْمِنُونَ رِجَالاً كَانُوا فِي الدُّنْيَا ، كَانُوا يُصَلُّونَ صَلاَتَهُمْ ، وَيُزَكُّونَ زَكَاتَهُمْ ، وَيَصُومُونَ صِيَامَهُمْ ، وَيَحُجُّونَ حَجَّهُمْ ، وَيَغْزُونَ غَزْوَهُمْ ، فَيَقُولُونَ : أَيْ رَبَّنَا ، عِبَادٌ مِنْ عِبَادِكَ ، كَانُوا مَعَنَا فِي الدُّنْيَا ، يُصَلُّونَ صَلاَتَنَا ، وَيُزَكُّونَ زَكَاتَنَا ، وَيَصُومُونَ صِيَامَنَا ، وَيَغْزُونَ غَزْوَنَا ، لاَ نَرَاهُمْ ؟ قَالَ : فَيَقُولُ : اذْهَبُوا إِلَى النَّارِ ، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِيهَا فَأَخْرِجُوهُ مِنْهَا ، فَيَجِدُونَ قَدْ أَخَذَتْهُمَ النَّارُ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى قَدَمَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَزَّرَتْهُ ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى ثَدْيَيْهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى عُنُقِهِ ، وَلَمْ تَغْشَ الْوَجْهَ ، فَيَطْرَحُونَهُمْ فِي مَاءِ الْحَيَاةِ.

قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا مَاءُ الْحَيَاةِ ؟ قَالَ : غُسْلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الزَّرِيعَةُ فِي غُثَاءِ السَّيْلِ ، ثُمَّ يَشْفَعُ الأَنْبِيَاءُ فِيمَنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ مُخْلِصًا ، قَالَ : ثُمَّ يَتَحَنَّنُ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ عَلَى مَنْ فِيهَا ، فَمَا يَتْرُكُ فِيهَا عَبْدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنَ الإِيمَانِ إِلاَّ أَخْرَجَهُ مِنْهَا. (ابن ماجه ۴۲۸۰۔ احمد ۱۱)

(۳۵۳۳۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پل صراط کو جہنم کے اوپر رکھا جائے گا۔ اس میں سعدان نامی بوٹی جیسے کانٹے ہوں گے۔ پھر لوگ اسے عبور کرنا شروع کریں گے۔ بعض لوگ تو سلامتی کے ساتھ نجات پالیں گے۔ بعض ایسے ہوں گے جو اس سے مل کر نجات پالیں گے۔ بعض ایسے ہوں گے جو اس میں قید کر لیے جائیں گے اور اس میں پھینک دیے جائیں گے۔ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو اہل ایمان کو کچھ ایسے لوگ نظر نہ آئیں گے جو دنیا میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ زکوۃ دیا کرتے تھے۔ روزے رکھا کرتے تھے، حج کرتے تھے اور جہاد کیا کرتے تھے۔ مومن کہیں گے: اے ہمارے رب! آپ کے بعض بندے ایسے ہیں جو دنیا میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ زکوۃ دیا کرتے تھے۔ روزے رکھا کرتے تھے، حج کرتے تھے اور جہاد کیا کرتے تھے۔ لیکن اب وہ ہمیں نظر نہیں آ رہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم جہنم کی طرف جاؤ، تمہیں ان میں سے جو نظر آئے اسے نکال لو۔ وہ جہنم کی طرف جائیں گے تو آگ نے لوگوں کو ان کے اعمال کے بقدر پکڑ رکھا ہوگا۔ بعض لوگ ایسے

ہوں گے جن کے قدموں تک آگ ہوگی، بعض کی آدھی پنڈلیوں تک آگ ہوگی۔ بعض کے گھٹنوں تک، بعض کے پیٹ تک، بعض کے سینوں تک اور بعض کی گردن تک آگ میں لپٹا ہوگا۔ پھر انہیں آبِ حیات میں ڈالا جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آبِ حیات کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وہ پانی جس سے اہل جنت غسل کرتے ہوں گے۔ پھر وہ یوں اگ آئیں گے جیسے پانی میں کھیتی اگتی ہے۔ پھر انبیاء ان لوگوں کی شفاعت کریں گے جس نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت مزید اہل جہنم پر فرمائیں گے اور ہر اس شخص کو جہنم سے نکال لیں گے جس کے دل میں ایک دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔

(٣٥٣٣٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا سُلَيْمَانَ الْعَصَرِيَّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ صُهْبَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يُحْمَلُ النَّاسُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَتَقَادَعُ بِهِمْ جَنَبَتَا الصِّرَاطِ تَقَادُعَ الْفِرَاشِ فِي النَّارِ ، قَالَ :فَيَتَحَنَّنُ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ ، قَالَ :ثُمَّ يُؤْذَنُ لِلْمَلاَئِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ أَنْ يَشْفَعُوا ، فَيَشْفَعُونَ وَيُخْرِجُونَ ، وَيَشْفَعُونَ وَيُخْرِجُونَ ، فَيَشْفَعُونَ وَيُخْرِجُونَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً مِنْ إيمَان. (احمد ۴۳۔ بزار ۳۶۷۱)

(۳۵۳۳۳) حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو قیامت کے دن پُل صراط پر لایا جائے گا۔ لوگ اس پر سے یوں آگ میں گریں گے جیسے پروانے آگ میں گرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس پر چاہے گا اپنی رحمت فرمائے گا۔ پھر فرشتوں، نبیوں اور شہداء سے کہا جائے گا کہ سفارش کرو۔ وہ سفارش کریں گے اور جہنمیوں کو جہنم سے نکالیں گے۔ پھر سفارش کریں گے پھر نکالیں گے۔ پھر سفارش کریں گے پھر نکالیں گے۔ پھر ہر اس شخص کو نکال لیا جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔

(٣٥٣٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :الصِّرَاطُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ يَرِدُونَ عَلَيْهِ.

(۳۵۳۳۴) عکرمہ فرماتے ہیں کہ صراط جہنم کا ایک پل ہے جس پر سے لوگ گزریں گے۔

(٣٥٣٣٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ، قَالَ :يُوضَعُ الصِّرَاطُ وَلَهُ حَدٌّ كَحَدِّ الْمُوسَى ، فَتَقُولُ الْمَلاَئِكَةُ :رَبَّنَا مَنْ تُجِيزُ عَلَى هَذَا ؟ فَيَقُولُ :أُجِيزُ عَلَيْهِ مَنْ شِئْتُ.

(۳۵۳۳۵) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صراط کو رکھا جائے گا اور اس کی دھار استرے کی دھار جیسی ہوگی۔ فرشتے کہیں گے کہ اے ہمارے رب! آپ اس پر سے کس کو گزاریں گے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں جس کو چاہوں گا اس پر سے گزاروں گا۔

(٣٥٣٣٦) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :يُجَاءُ بِالنَّاسِ إِلَى الْمِيزَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيَتَجَادَلُونَ عِنْدَهُ أَشَدَّ الْجِدَالِ.

(۳۵۳۳۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو قیامت کے دن میزان کی طرف لایا جائے گا اور وہ سخت جھگڑا کریں گے۔

(۳۵۳۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي تَمِيمُ بْنُ غَيْلاَنَ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ قَالَ : أَيْنَ أَنْتَ مِنْ يَوْمٍ جِيءَ بِجَهَنَّمَ ، قَدْ سَدَّتْ مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ ، وَقِيلَ : لَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ حَتَّى تَخُوضَ النَّارَ ؟ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ نُورٌ اسْتَقَامَ بِكَ الصِّرَاطُ ، فَقَدْ وَاللهِ نَجَوْتَ وَهُدِيتَ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ نُورٌ تَشَبَّثَ بِكَ بَعْضُ خَطَاطِيفِ جَهَنَّمَ ، أَوْ كَلاَلِيبِهَا ، أَوْ شَبَابِيثِهَا ، فَقَدْ وَاللهِ رَدِيتَ وَهَوَيْتَ.

(۳۵۳۳۷) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہیں اس دن کی فکر کیوں نہیں جب جہنم کو لایا جائے گا اور وہ دونوں افقوں کو گھیر لے گا۔ اس دن کہا جائے گا کہ تم اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکتے جب تک جہنم کا چکر نہ لگالو۔ اگر تمہارے پاس نور ہوگا تو اس کے ذریعے صراط پر قائم رہو گے اور نجات پاؤ گے۔ اگر نور نہ ہوا تو جہنم کے کونڈے تمہیں پکڑ لیں گے اور تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

(۳۵۳۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : الصِّرَاطُ دَحْضٌ مَزَلَّةٌ كَحَدِّ السَّيْفِ يَتَكَفَّأُ ، وَالْمَلاَئِكَةُ مَعَهُمَ الْكَلاَلِيبُ ، وَالأَنْبِيَاءُ قِيَامٌ يَقُولُونَ حَوْلَهُ : رَبَّنَا سَلِّمْ سَلِّمْ ، فَبَيْنَ مَخْدُوشٍ ، وَمُكَرْدَسٍ فِي النَّارِ ، وَنَاجٍ مُسَلَّمٍ. (بخاری ۸۰۶۔ مسلم ۱۶۳)

(۳۵۳۳۸) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ پل صراط کی دھار تلوار کی طرح ہے۔ اس کے پاس فرشتے ہوں گے جن کے ہاتھ میں کونڈے ہوں گے۔ انبیاء کھڑے ہوں گے اور اے ہمارے رب سلامتی عطا فرما سلامتی عطا فرما کہہ رہے ہوں گے۔ بعض لوگ زخمی ہوں گے، بعض جہنم میں گریں گے اور بعض نجات پالیں گے۔

كِتَابُ ذِكْرِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى

(۱) مَا ذُكِرَ فِي سَعَةِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى

اللہ کی رحمت کی وسعت کا بیان

(٣٥٣٣٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ :إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي.

(ترمذی ۳۵۴۳۔ احمد ۴۳۳)

(۳۵۳۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب ساری مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے ہاتھ سے اپنے لیے لکھ دیا کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔

(٣٥٣٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بن حَنَشٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ كُنْتُمْ لاَ تُذْنِبُونَ ، لَجَاءَ اللَّهُ بِخَلْقٍ يُذْنِبُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ.

(۳۵۳۴۰) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم لوگ گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ دوسری مخلوق لے آئے گا جو گناہ کرے گی اللہ تعالیٰ انہیں معاف کردے گا۔

(٣٥٣٤١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ حُذَيْفَةَ ؛ لَوْ أَنَّهُ لَمْ يُمْسِ للهِ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقٌ يَعْصُونَ فِيمَا مَضَى ، لَخَلَقَ خَلْقًا يَعْصُونَ ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۳۴۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ عزوجل کیلئے ایسی مخلوق نہ ہو جو گناہ کرے تو اللہ تعالیٰ نئی مخلوق پیدا فرمادے گا جو گناہ کرے گی پھر قیامت کے دن ان کو معاف کردیا جائے گا۔

(٣٥٢٤٢) حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي صِرْمَةَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ ، فَيَغْفِرُ لَهُمْ.

(مسلم ۲۱۰۵۔ ترمذی ۳۵۳۹)

(۳۵۲۴۲) حضرت ابوایوب سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم لے آئے گا جو گناہ کرے گی پھر اللہ ان کو معاف فرمائے گا۔

(٣٥٢٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :لَمَّا أُرِيَ إِبْرَاهِيمُ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، رَأَى عَبْدًا عَلَى فَاحِشَةٍ ، فَدَعَا عَلَيْهِ ، فَهَلَكَ ، ثُمَّ رَأَى آخَرَ فَدَعَا عَلَيْهِ ، فَهَلَكَ ، ثُمَّ رَأَى آخَرَ فَدَعَا عَلَيْهِ ، فَهَلَكَ ، فَقَالَ اللَّهُ :أَنْزِلُوا عَبْدِي ، لاَ يُهْلِكُ عِبَادِي.

(۳۵۲۴۳) حضرت سلمان سے مروی ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زمین وآسمان کے پوشیدہ (عجائبات) راز دکھلائے گئے، تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص خاتون سے زنا کر رہا ہے آپ نے اس کیلئے بددعا کی تو وہ ہلاک ہوگیا پھر ایک اور کو دیکھا اس کیلئے بددعا فرمائی وہ بھی ہلاک ہوگیا پھر ایک تیسرے کو دیکھا اس کیلئے بددعا فرمائی وہ بھی ہلاک ہوگیا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میرے بندے کو نیچے لے چلو میرے بندوں کو ہلاک نہ کیا جائے۔

(٣٥٢٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :الْمُؤْمِنُونَ مُسْتَغْنُونَ عَنِ الشَّفَاعَةِ ، إِنَّمَا هِيَ لِلْمُذْنِبِينَ.

(۳۵۲۴۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مومنین تو شفاعت سے مستغنی ہیں شفاعت تو گناہ گاروں کیلئے ہے۔

(٣٥٢٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَدَا اللهِ بُسْطَانِ لِمُسِيءِ اللَّيْلِ أَنْ يَتُوبَ بِالنَّهَارِ ، وَلِمُسِيءِ النَّهَارِ أَنْ يَتُوبَ بِاللَّيْلِ ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. (مسلم ۲۱۱۳۔ نسائی ۱۱۱۸۰)

(۳۵۲۴۵) حضرت ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا رکھے ہیں رات کے گناہ گار کیلئے کہ وہ دن میں توبہ کرے اور دن کے گناہ گار کیلئے کہ وہ رات میں توبہ کرے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے۔

(٣٥٢٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يَسْتُرُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَيَسْتُرُهُ بِيَدِهِ ، فَيَقُولُ :تَعْرِفُ مَا هَاهُنَا ؟ فَيَقُولُ :نَعَمْ يَا رَبِّ ، فَيَقُولُ :أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَكَ.

(۳۵۲۴۶) حضرت وائل سے مروی ہے کہ اللہ قیامت کے دن اپنے بندے کے گناہوں پر پردہ فرمائے گا پھر اس کو اپنی رحمت اور ستاری کے پردہ میں چھپا کر اس سے پوچھے گا تو جانتا ہے یہ کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا جی ہاں اے اللہ! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو گواہ ہوجا کہ میں نے تجھے معاف کردیا۔

(۳۵۳٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : خَلَقَ اللَّهُ مِئَةَ رَحْمَةٍ ، فَجَعَلَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ الْخَلاَئِقِ ، كُلُّ رَحْمَةٍ أَعْظَمُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ ، فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا ، وَبِهَا يَشْرَبُ الطَّيْرُ وَالْوَحْشُ الْمَاءَ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ، قَبَضَهَا اللَّهُ مِنَ الْخَلاَئِقِ ، فَجَعَلَهَا وَالتِّسْعَ وَالتِّسْعِينَ لِلْمُتَّقِينَ ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ : ﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ، فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ﴾.

(مسلم ۲۰۔ احمد ۴۳۹)

(۳۵۳۴۷) حضرت سلمان سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں پھر ان میں سے ایک رحمت کو مخلوق کے درمیان تقسیم فرمادیا، ہر رحمت زیادہ عظیم ہے جو کچھ آسمان وزمین میں ہے اس سے اسی رحمت میں سے یہ کہ والدہ کا اپنے بچے سے محبت اور رحم کرنا اور اسی کی وجہ سے پرندے اور درندے پانی پیتے ہیں، جب قیامت کا دن آئے گا اللہ تعالیٰ مخلوق سے اس رحمت کو اٹھالے گا اور اس رحمت کو اور دوسری ننانویں رحمتوں کو متقین کیلئے بنائے گا اس کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے کہ ﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ، فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ﴾

(۳۵۳٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ مِئَةَ رَحْمَةٍ ، فَجَعَلَ فِي الأَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً ، فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا ، وَالْبَهَائِمُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ ، وَأَخَّرَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ مِئَةَ رَحْمَةٍ. (ابن ماجہ ۴۲۹۴۔ احمد ۵۵)

(۳۵۳۴۸) حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس دن اللہ نے زمین وآسمان کو پیدا فرمایا اس دن سو رحمتیں پیدا فرمائیں ان میں سے ایک رحمت زمین میں رکھ دی اسی وجہ سے والدہ اپنی اولاد پر رحم کرتی ہے اور بعض جانور بعض پر رحم کرتے ہیں جب قیامت کا دن آئے گا اللہ تعالیٰ مکمل فرمادے گا اس رحمت کے ساتھ سو رحمتوں کو۔

(۳۵۳٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي ، فَادَّكَرَ يَوْمًا ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ غُفْرَانَكَ ، فَغُفِرَ لَهُ.

(۳۵۳۴۹) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ پہلی امتوں میں ایک شخص تھا جو گناہ کرتا تھا پھر ایک دن اس نے یاد کیا اور کہا اے اللہ! مجھے معاف فرمادے تو معاف فرمانے والا ہے پس اس کو معاف فرمادیا۔

(۳۵۳٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سَعْدٍ مَوْلَى طَلْحَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : بَيْنَا رَجُلٌ ، يُقَالُ لَهُ : الْكِفْلُ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي ، فَأَعْجَبَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا خَمْسِين دِينَارًا ، فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ ارْتَعَدَتْ ، فَقَالَ لَهَا : مَا لَكِ ؟ قَالَتْ : هَذَا عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ ، قَالَ : أَنْتِ تَجْزَعِينَ مِنْ هَذِهِ الْخَطِيئَةِ ، وَأَنَا أَعْمَلُهُ مُذْ كَذَا وَكَذَا؟ وَاللهِ لاَ أَعْصِي اللَّهَ أَبَدًا ، قَالَ : فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ

بَنُو إِسْرَائِيلَ ، قَالُوا :مَنْ يُصَلِّي عَلَى فُلَانٍ ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ :فَوُجِدَ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِهِ ، قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لِلْكِفْلِ.

(ترمذی ۲۴۹۶۔ ابن حبان ۳۸۷)

(۳۵۳۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص تھا گنہگار جس کا نام الکفل تھا۔ اس کو ایک خاتون اچھی لگی تو اس نے اس کو بچاس دینار دیئے جب وہ اس سے غلط کام کا ارادہ کرنے لگا تو وہ خاتون کانپنے لگی الکفل نے پوچھا تجھے کیا ہوا ہے؟ خاتون نے کہا کہ یہ وہ عمل ہے جو میں نے پہلے کبھی نہیں کیا کفل نے کہا کہ تو اس گناہ کو کرنے سے عاجز ہے جب کہ میں اتنی اتنی مدت سے یہ کر رہا ہوں! خدا کی قسم میں آج کے بعد کبھی گناہ نہ کروں گا پھر اسی رات اس کا انتقال ہو گیا جب صبح ہوئی تو بنی اسرائیل کے لوگ کہنے لگے کہ فلاں کا جنازہ کون پڑھے گا؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے دروازے پر لکھا ہوا پایا گیا کہ اللہ تعالی نے کفل کی مغفرت فرما دی ہے۔

(٣٥٣٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ مُغِيثِ بْنِ سُمَيٍّ ، قَالَ :كَانَ رَجُلٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَتِهِ نَحْوًا مِنْ سِتِّينَ سَنَةً ، قَالَ :فَمُطِرَ النَّاسُ ، فَاطَّلَعَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ ، فَرَأَى الْغُدُرَ وَالْخُضْرَةَ ، فَقَالَ: لَوْ نَزَلْتُ فَمَشَيْتُ وَنَظَرْتُ ، فَفَعَلَ ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي إِذْ لَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَهَا ، فَلَمْ تَزَلْ تُكَلِّمُهُ حَتَّى وَاقَعَهَا، قَالَ :فَوَضَعَ كِيسًا كَانَ عَلَيْهِ ،فِيهِ رَغِيفٌ ، وَنَزَلَ الْمَاءَ يَغْتَسِلُ ، فَحَضَرَ أَجَلُهُ ، فَمَرَّ سَائِلٌ فَأَوْمَأَ إِلَى الرَّغِيفِ فَأَخَذَهُ ، وَمَاتَ الرَّجُلُ ، فَوُزِنَ عَمَلُهُ لِسِتِّينَ سَنَةً ، فَرَجَحَتْ خَطِيئَتُهُ بِعَمَلِهِ ، ثُمَّ وُضِعَ الرَّغِيفُ فَرَجَحَ ، فَغُفِرَ لَهُ. (ابن حبان ٣٧٨)

(۳۵۳۵۱) حضرت مغیث سے مروی ہے کہ ایک شخص تھا جو ساٹھ سال سے اپنے گرجا گھر میں عبادت کر رہا تھا ایک دن زوردار بارش ہوئی اس نے اپنے گرجا گھر سے جھانکا تو اس نے پانی تالاب اور سبزہ اور ترکاری وغیرہ دیکھیں اس نے کہا اگر میں نیچے اترا تو میں چلوں گا اور دیکھوں گا پھر اس نے اس طرح کیا اس دوران اس کی ملاقات ایک خاتون سے ہوگئی اس نے اس کے ساتھ گفتگو شروع کر دی وہ خاتون اس کے ساتھ مسلسل گفتگو کر رہی تھی یہاں تک کہ وہ غلط کام کر بیٹھا پھر اس نے اپنا تھیلا رکھا جس میں روٹی تھی، بارش آئی جس سے اس نے غسل کیا پھر اس کا مقررہ وقت آن پہنچا وہاں سے ایک سائل گزرا جس کو اس کی روٹی کی سخت ضرورت پڑی تو اس نے وہاں سے روٹی اٹھالی، اور یہ شخص فوت ہو گیا اس کے ساٹھ سال کے اعمال کا وزن کیا گیا تو اس کے گناہوں والا پکڑا جھک گیا پھر وہ روٹی اس میں رکھی گئی تو وہ وزنی ہو گیا تو اس کی مغفرت فرما دی گئی۔

(٣٥٣٥٢) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ رَاهِبًا عَبَدَ اللَّهَ فِي صَوْمَعَتِهِ سِتِّينَ سَنَةً ، فَجَائَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ إِلَى جَنْبِهِ ، فَنَزَلَ إِلَيْهَا فَوَاقَعَهَا سِتَّ لَيَالٍ ، ثُمَّ سُقِطَ فِي يَدِهِ ، فَهَرَبَ ، فَأَتَى مَسْجِدًا ، فَأَوَى إِلَيْهِ ، فَمَكَثَ ثَلاَثًا لاَ يَطْعَمُ شَيْئًا ، فَأُتِيَ بِرَغِيفٍ ، فَكَسَرَ نِصْفَهُ ، فَأَعْطَى نِصْفَهُ رَجُلاً عَنْ يَمِينِهِ ، وَأَعْطَى آخَرَ عَنْ يَسَارِهِ ، فَبَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكَ الْمَوْتِ فَقَبَضَ رُوحَهُ ، فَوُضِعَ عَمَلُ

السِّتِّينَ سَنَةً فِي كِفَّةٍ ، وَوُضِعَتِ السَّيِّئَةُ فِي كِفَّةٍ ، فَرَجَحَتِ السَّيِّئَةُ ، ثُمَّ جِيءَ بِالرَّغِيفِ فَرَجَحَ بِالسَّيِّئَةِ.

(۳۵۳۵۲) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ عبداللہ نامی ایک راہب تھا جو ساٹھ سال تک اپنے گرجے میں عبادت کرتا رہا، ایک خاتون اس کے پڑوس میں آئی اس راہب نے اس کے ساتھ چھ راتیں بدکاری کی پھر وہ بھاگ کر مسجد چلا گیا اور وہاں پر ٹھکانہ پکڑ لیا تین دن گزر گئے اس نے کچھ نہ کھایا اس کے پاس ایک روٹی لائی گئی اس نے اس کو دو حصے کر کے آدھی روٹی اپنے دائیں شخص کو دے دی اور آدھی بائیں شخص کو دے دی اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بھیجا جس نے اس کی روح قبض کر لی اس کا ساٹھ سالوں کا عمل ایک ترازو میں رکھا گیا اور اس کے گناہوں کو دوسرے پلڑے میں رکھا تو گناہوں والا پلڑا جھک گیا پھر وہ روٹی رکھی گئی تو وہ پلڑا گناہوں والے پلڑے سے بھاری ہو گیا۔

(۳۵۳۵۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : لَمَّا حَضَرَ أَبَا مُوسَى الْوَفَاةُ ، قَالَ : يَا بَنِيَّ ، اُذْكُرُوا صَاحِبَ الرَّغِيفِ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ أُرَاهُ ، قَالَ : سَبْعِينَ سَنَةً ، لاَ يَنْزِلُ إِلاَّ فِي يَوْمِ أَحَدٍ ، قَالَ : فَنَزَلَ فِي يَوْمِ أَحَدٍ ، قَالَ : فَشُبِّهَ ، أَوْ شَبَّ الشَّيْطَانُ فِي عَيْنِهِ امْرَأَةٌ ، فَكَانَ مَعَهَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَسَبْعَ لَيَالٍ ، قَالَ : ثُمَّ كُشِفَ عَنِ الرَّجُلِ غِطَاؤُهُ فَخَرَجَ تَائِبًا ، فَكَانَ كُلَّمَا خَطَا خُطْوَةً صَلَّى وَسَجَدَ ، قَالَ : فَآوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى دُكَّانٍ عَلَيْهِ اثْنَا عَشَرَ مِسْكِينًا ، فَأَدْرَكَهُ الإِعْيَاءُ ، فَرَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْهُمْ.

وَكَانَ ثَمَّ رَاهِبٌ يَبْعَثُ إِلَيْهِمْ كُلَّ لَيْلَةٍ بِأَرْغِفَةٍ ، فَيُعْطِي كُلَّ إِنْسَانٍ رَغِيفًا ، فَجَاءَ صَاحِبُ الرَّغِيفِ فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ رَغِيفًا ، وَمَرَّ عَلَى ذَلِكَ الَّذِي خَرَجَ تَائِبًا ، فَظَنَّ أَنَّهُ مِسْكِينٌ فَأَعْطَاهُ رَغِيفًا ، فَقَالَ الْمَتْرُوكُ لِصَاحِبِ الرَّغِيفِ : مَا لَكَ لَمْ تُعْطِنِي رَغِيفِي ؟ مَا كَانَ إِلَيَّ عَنْهُ غِنًى ، قَالَ : تُرَانِي أُمْسِكُهُ عَنْكَ ؟ سَلْ : هَلْ أَعْطَيْتُ أَحَدًا مِنْكُمْ رَغِيفَيْنِ ؟ قَالُوا : لاَ ، قَالَ : إِنِّي أُمْسِكُ عَنْكَ ، وَاللهِ لاَ أُعْطِيكَ شَيْئًا اللَّيْلَةَ ، قَالَ : فَعَمَدَ التَّائِبُ إِلَى الرَّغِيفِ الَّذِي دَفَعَهُ إِلَيْهِ ، فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلِ الَّذِي تُرِكَ ، فَأَصْبَحَ التَّائِبُ مَيِّتًا ، قَالَ : فَوُزِنَتِ السَّبْعُونَ سَنَةً بِالسَّبْعِ اللَّيَالِي فَلَمْ تَزِنْ ، قَالَ : فَوُزِنَ الرَّغِيفُ بِالسَّبْعِ اللَّيَالِي ، قَالَ : فَرَجَحَ الرَّغِيفُ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى : يَا بَنِيَّ اُذْكُرُوا صَاحِبَ الرَّغِيفِ.

(۳۵۳۵۳) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو موسیٰ کا وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا اے میرے بیٹو! روٹی والے شخص کو یاد کرو ایک شخص تھا جو اپنے گرجے میں ستر سال سے عبادت کرتا رہا پھر وہ ایک دن اترا تو شیطان اس کی آنکھوں میں عورت کے مشابہ بن کر آیا وہ اس کے ساتھ سات دن اور سات راتیں بدکاری کرتا رہا پھر اس پر اس کی غلطی ظاہر ہوئی تو وہ توبہ کرنے کیلئے نکل پڑا جب بھی قدم اٹھاتا تو نماز پڑھتا اور سجدہ کرتا اور رات کو ایک دکان میں ٹھکانہ پکڑا جس میں بارہ مسکین تھے وہ بہت زیادہ تھک گیا تھا اس نے اپنے آپ کو دو شخصوں کے درمیان ڈال دیا۔

وہاں ایک راہب تھا جو ہر روز ان کی طرف ایک روٹی بھیجتا تھا اور ہر شخص کو ایک روٹی دیتا تھا پھر وہ روٹی والا آیا اور اس نے ہر شخص کو ایک روٹی دی اور اس شخص کے پاس سے بھی گزرا جو توبہ کرنے کیلئے گرجا سے نکلا تھا اس نے خیال کیا کہ وہ بھی مسکین ہے اس کو بھی روٹی دے دی ان میں سے ایک شخص نے جس کو چھوڑ دیا گیا تھا روٹی والے سے کہا کیا ہوا کہ تم نے میری روٹی مجھے نہ دی؟ اس نے کہا کہ پوچھو کیا میں نے تم میں سے کسی کو دو روٹیاں دی ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں اس نے کہا کہ میں نے تجھ سے روک لیا ہے خدا کی قسم آج رات تجھے کچھ نہ دوں گا، توبہ کرنے والے شخص نے روٹی کی طرف ارادہ کیا جو اس کو دی گئی تھی وہ اس نے اس کو دے دی جس کو چھوڑ دیا گیا تھا، صبح کو وہ توبہ کرنے والا شخص مردہ پایا گیا، اس کے ستر سالوں کی نیکیوں کو ان سات راتوں کے گناہ کے ساتھ تولا گیا تو وہ نہ وزن ہوئیں، پھر اس روٹی کو ان سات راتوں کے ساتھ وزن کیا گیا تو روٹی والا پلڑا جھک گیا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اس روٹی والے کو یاد کرو۔

(٣٥٣٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَيَعْلَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الْكَنُودِ ، قَالَ : مَرَّ عَبْدُ اللهِ عَلَى قَاصٍّ وَهُوَ يَذْكُرُ النَّارَ ، فَقَالَ : يَا مُذَكِّرُ ، لاَ تُقَنِّطِ النَّاسَ : ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ﴾.

(٣٥٣٥٤) حضرت عبداللہ ایک واعظ کے پاس سے گزرے جو جہنم کو یاد کر رہا تھا حضرت عبداللہ نے فرمایا اے یاد کرنے والے لوگوں کو ناامید مت کر اللہ کا ارشاد ہے ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ﴾.

(٣٥٣٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : لَمَّا رَأَتِ الْمَلاَئِكَةُ بَنِي آدَمَ ، وَمَا يُذْنِبُونَ ، قَالُوا : يَا رَبِّ يُذْنِبُونَ ، قَالَ : لَوْ كُنْتُمْ مِثْلَهُمْ فَعَلْتُمْ كَمَا يَفْعَلُونَ ، فَاخْتَارُوا مِنْكُمْ مَلَكَيْنِ ، قَالَ : فَاخْتَارُوا هَارُوتَ وَمَارُوتَ ، فَقَالَ لَهُمَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى : إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ رَسُولاً ، وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمَا أَحَدٌ ، لاَ تُشْرِكَا بِي شَيْئًا ، وَلاَ تَسْرِقَا ، وَلاَ تَزْنِيَا ، قَالَ عَبْدُ اللهِ : قَالَ كَعْبٌ : فَمَا اسْتَكْمَلاَ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى وَقَعَا فِيمَا حُرِّمَ عَلَيْهِمَا. (احمد ۱۳۴۔ ابن حبان ۶۱۸۶)

(٣٥٣٥٥) حضرت کعب سے مروی ہے کہ جب ملائکہ نے انسانوں کے گناہوں کو دیکھا تو عرض کیا اے اللہ! وہ گناہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم ان کی طرح ہوتے تو وہی کرتے جو وہ کر رہے ہیں پس تم اپنے درمیان میں سے دو فرشتوں کو منتخب کر لو، انہوں نے ہاروت اور ماروت کو منتخب کر لیا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں فرشتوں سے فرمایا: تم میرے اور لوگوں کے درمیان پیغامبر ہو، میرے اور تمہارے درمیان کوئی نہیں ہے میرے ساتھ کسی کو شریک مت کرنا، چوری مت کرنا، زنا مت کرنا حضرت عبداللہ نے فرمایا: حضرت کعب نے ارشاد فرمایا پس انہوں نے اس عہد کو پورا نہیں کیا یہاں تک کہ جو ان پر حرام کیا گیا تھا اس میں پڑ گئے۔

(٣٥٣٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سُفْيَانَ الْيَشْكُرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ قَدْ أَلَمَّ بِذَنْبٍ ، فَسَأَلَهُ عَنْهُ ، فَلَهَى عَنْهُ ، وَأَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ يُحَدِّثُهُمْ ، فَحَانَتْ إِلَيْهِ

نَظْرَةٌ مِنْ عَبْدِ اللهِ ، فَإِذَا عَيْنُ الرَّجُلِ تُهْرَاقُ ، فَقَالَ : هَذَا أَوَانُ هَمِّكَ مَا جِئْتَ تَسْأَلُنِي عَنْهُ ، إِنَّ لِلْجَنَّةِ سَبْعَةَ أَبْوَابٍ كُلُّهُمَا تُفْتَحُ وَتُغْلَقُ غَيْرُ بَابِ التَّوْبَةِ ، مُوَكَّلٌ بِهِ مَلَكٌ ، فَاعْمَلْ وَلاَ تَيْأَسْ.

(۳۵۳۵۶) حضرت ابن مسعود کے پاس ایک شخص اپنے گناہوں کی شکایت لے کر حاضر ہوا اور ان سے اس کے متعلق دریافت کیا حضرت ابن مسعود نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ان سے گفتگو فرمانے لگے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی نظر اس پر پڑی تو وہ رو رہا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ جس مقصد کے لیے تو آیا تھا اب اس کا وقت آ گیا ہے۔ جنت کے سات دروازے ہیں جن میں ہر ایک دروازہ بند ہوتا اور کھلتا ہے، سوائے توبہ کے دروازے کے۔ اس پر ایک فرشتہ مقرر ہے۔ تو عمل کرتا رہ اور مایوس نہ ہو۔

(۳۵۳۵۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَسْعَدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ. (ترمذی ۲۴۹۹۔ احمد ۱۹۸)

(۳۵۳۵۷) حضرت انس سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب انسان گنہگار ہیں اور بہترین گنہگار توبہ کرنے والے ہیں۔

(۳۵۳۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا لَعَنَ إِبْلِيسَ ، سَأَلَهُ النَّظْرَةَ ، فَأَنْظَرَهُ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ، قَالَ : وَعِزَّتِكَ ، لاَ أَخْرُجُ مِنْ جَوْفِ ، أَوْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ مَا دَامَ فِيهِ الرُّوحُ ، قَالَ : وَعِزَّتِي لاَ أَحْجُبُ عَنْهُ التَّوْبَةَ مَا دَامَ فِيهِ الرُّوحُ.

(۳۵۳۵۸) حضرت ابوقلابہ سے مروی ہے کہ جب اللہ نے ابلیس کو مردود فرمایا اس نے اللہ سے مہلت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک اس کو مہلت عطا فرمادی، شیطان نے کہا اے اللہ مجھے تیری عزت کی قسم جب تک بنی آدم کے جسم میں روح ہے میں ان کو جہنم کی طرف نکالتا رہوں گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میری عزت وجلال کی قسم میں توبہ کے ذریعہ ان کے گناہوں پر پردہ ڈالتا رہوں گا جب تک ان کے جسموں میں روح ہے۔

(۳۵۳۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : كَانَ فِي زَبُورِ دَاوُد مَكْتُوبًا : إِنِّي أَنَا اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنَا ، مَلِكُ الْمُلُوكِ ، قُلُوبُ الْمُلُوكِ بِيَدِي ، فَأَيُّمَا قَوْمٍ كَانُوا عَلَى طَاعَةٍ ، جَعَلْتُ الْمُلُوكَ عَلَيْهِمْ رَحْمَةً ، وَأَيُّمَا قَوْمٍ كَانُوا عَلَى مَعْصِيَةٍ ، جَعَلْتُ الْمُلُوكَ عَلَيْهِمْ نِقْمَةً ، لاَ تَشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِسَبِّ الْمُلُوكِ ، وَلاَ تَتُوبُوا إِلَيْهِمْ ، تُوبُوا إِلَيَّ ، أُعْطِفْ قُلُوبَهُمْ عَلَيْكُمْ.

(۳۵۳۵۹) حضرت مالک سے مروی ہے کہ زبور میں لکھا تھا کہ: میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہوں تمام بادشاہوں کا دل میرے قبضہ میں ہے پس جو قوم نیک کام کرتی ہے میں ان پر مہربان بادشاہ مقرر کرتا ہوں اور جو قوم میری نافرمانی کرتی ہے میں بادشاہوں کو ان پر آزمائش بنا دیتا ہوں اپنے آپ کو بادشاہوں کو برا بھلا کہنے میں مشغول مت رکھو، ان کی طرف رجوع مت کرو میری طرف رجوع اور توبہ کرو میں ان کو تم پر مہربان کر دوں گا۔

(۳۵۳۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ فِي قَوْمٍ كُفَّارٍ ، وَكَانَ فِيمَا بَيْنَهُمْ قَوْمٌ صَالِحُونَ ، قَالَ : فَطَالَمَا كُنْتُ فِي كُفْرِي هَذَا ، لآتِيَنَّ هَذِهِ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ ، فَأَكُونَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِهَا ، فَانْطَلَقَ ، فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ ، فَاحْتَجَّ فِيهِ الْمَلَكُ وَالشَّيْطَانُ ، يَقُولُ هَذَا : أَنَا أَوْلَى بِهِ ، وَيَقُولُ هَذَا : أَنَا أَوْلَى بِهِ ، إِذْ قَيَّضَ اللَّهُ لَهُمَا بَعْضَ جُنُودِهِ ، فَقَالَ لَهُمَا : قِيسُوا مَا بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ ، فَأَيَّتُهُمَا كَانَ أَقْرَبَ إِلَيْهَا فَهُوَ مِنْ أَهْلِهَا ، فَقَاسُوا مَا بَيْنَهُمَا ، فَوَجَدُوهُ أَقْرَبَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ ، فَكَانَ مِنْهُمْ.

(۳۵۳۶۰) حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ تم سے پہلی امت میں ایک شخص کفار کی قوم میں تھا، اوران میں کچھ نیک لوگ بھی تھے اس شخص نے کہا: میں ضرور اس نیک بستی میں آؤں گا تا کہ میں بھی نیکوں کاروں میں سے ہو جاؤں وہ اس بستی میں جانے کیلئے چلا تو اس کو موت آ گئی، اس کے متعلق فرشتہ اور شیطان کا جھگڑا ہو گیا ایک کہنے لگا میں اس کا زیادہ مستحق ہوں اور دوسرا کہنے لگا کہ میں زیادہ مستحق ہوں اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان اپنے بعض لشکر کے ذریعہ فیصلہ فرمایا اس نے ان سے کہا کہ دونوں بستیوں کا فاصلہ ماپ لو جس بستی کے قریب ہوگا اسی میں سے شمار ہوگا انہوں نے اس کا درمیانی فاصلہ ناپا تو اس کو نیکوکاروں کی بستی کے قریب پایا پس وہ انہی میں سے ہو گیا۔

(۳۵۳۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : حدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : لاَ أُخْبِرُكُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ ، وَوَعَاهُ قَلْبِي ، إِنَّ عَبْدًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا ، ثُمَّ عُرِضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ ، فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الأَرْضِ ؟ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ ، فَقَالَ : إِنِّي قَتَلْتُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا ، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ : بَعْدَ قَتْلِ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ نَفْسًا ؟ قَالَ : فَانْتَضَى سَيْفَهُ فَقَتَلَهُ ، فَأَكْمَلَ بِهِ مِئَةً.

ثُمَّ عُرِضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ ، فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الأَرْضِ ؟ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ فَأَتَاهُ ، فَقَالَ : إِنِّي قَتَلْتُ مِئَةَ نَفْسٍ ، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ ؟ قَالَ : وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ ؟ أُخْرُجْ مِنَ الْقَرْيَةِ الْخَبِيثَةِ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ ، قَرْيَةِ كَذَا وَكَذَا ، فَاعْبُدْ رَبَّكَ فِيهَا ، قَالَ : فَخَرَجَ يُرِيدُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ ، فَعُرِضَ لَهُ أَجَلُهُ فِي الطَّرِيقِ ، قَالَ : فَاخْتَصَمَ فِيهِ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ ، وَمَلاَئِكَةُ الْعَذَابِ ، فَقَالَ إِبْلِيسُ : أَنَا أَوْلَى بِهِ ، إِنَّهُ لَمْ يَعْصِنِي سَاعَةً قَطُّ ، قَالَ : فَقَالَتْ مَلاَئِكَةُ الرَّحْمَةِ : إِنَّهُ خَرَجَ تَائِبًا.

قَالَ هَمَّامٌ فَحَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : فَبَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا فَاخْتَصَمُوا إِلَيْهِ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ قَتَادَةَ.

فَقَالَ : انْظُرُوا أَيَّ الْقَرْيَتَيْنِ كَانَتْ أَقْرَبَ إِلَيْهِ فَأَلْحِقُوهُ بِهَا.

قَالَ :فَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ ، قَالَ :فَلَمَّا عَرَفَ الْمَوْتَ احْتَفَزَ بِنَفْسِهِ ، فَقَرَّبَ اللَّهُ مِنْهُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ ، وَبَاعَدَ مِنْهُ الْقَرْيَةَ الْخَبِيثَةَ ، فَأَلْحَقَهُ بِأَهْلِ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ. (بخاری ۳۴۷۰۔ مسلم ۲۱۱۸)

(۳۵۳۶۱) حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے ایک کم سو بندوں کو قتل کیا پھر اس کو توبہ کا خیال آیا اس نے عالم کے متعلق دریافت کیا تو اس کو ایک عالم کے بارے میں خبر دی گئی تو وہ اس عالم کے پاس آیا اور کہا میں نے ننانوے قتل کیے ہیں کیا میں توبہ کر سکتا ہوں؟ عالم نے کہا ننانوے قتلوں کے بعد بھی توبہ؟ اس شخص نے اپنی تلوار نکال کر اس کو بھی قتل کر کے سو کی تعداد مکمل کر دی۔ پھر اس کو توبہ کا خیال آیا اس نے کسی عالم کے متعلق دریافت کیا اس کو ایک عالم کا بتایا گیا تو وہ اس عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے سو قتل کیے ہیں کیا میں توبہ کر سکتا ہوں؟ عالم نے اس سے کہا کہ اس بستی سے نکل جا جس میں تو ہے اور کسی نیکوکاروں کی بستی میں چلا جا، فلاں بستی میں چلا جا اور اپنے رب کی عبادت کر وہاں جا کر وہ شخص اس بستی میں جانے کیلئے نکلا، راستے میں اس کی موت کا وقت آ گیا اس کے متعلق رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کا مخاصمہ ہو گیا، ابلیس نے کہا کہ میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کیوں کہ اس نے کبھی ایک لحہ بھی میری نافرمانی نہیں کی، رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کے ارادہ سے نکلا تھا، اللہ نے ایک فرشتہ اور بھیجا وہ اپنا جھگڑا اس کے پاس لے گئے، اس فرشتہ نے کہا کہ دونوں بستیوں کو دیکھ لو کونسی بستی اس کے زیادہ قریب ہے جو قریب ہو اس کے ساتھ اس کو ملا دو، جب اس شخص کو اپنی موت کا علم ہوا تو اس نے اپنے آپ کو گھسیٹا اس نیکوکاروں کی بستی کی طرف، اللہ تعالیٰ نے اس کو نیکوکاروں کی بستی کے قریب کر دیا اور اس نے بروں کی بستی کو دور کر دیا پس اس کو نیک لوگوں کی بستی کے ساتھ ملا دیا گیا۔

(۳۵۳۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ :حدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ ، قَالَ :كُنْتُ آخِذًا بِيَدِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ :كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى ؟ فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :إنَّ اللَّهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ ، يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ ، فَيَقُولُ :أَيْ عَبْدِي ، تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا وَكَذَا ؟ فَيَقُولُ :نَعَمْ ، أَيْ رَبِّ ، ثُمَّ يَقُولُ :أَيْ عَبْدِي، تَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ:نَعَمْ، أَيْ رَبِّ، حَتَّى إذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ، وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ ، قَالَ:فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا ، وَقَدْ غَفَرْتُهَا لَكَ الْيَوْمَ ، ثُمَّ يُؤْتَى بِكِتَابِ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ، فَيَقُولُ الأَشْهَادُ:﴿هَؤُلاَءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ، أَلاَ لَعَنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾.

(بخاری ۲۴۴۱۔ مسلم ۲۱۲۰)

(۳۵۳۶۲) حضرت صفوان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ان کے پاس ایک شخص آیا اور دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے النجویٰ کے متعلق کیا سنا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومن کو قریب کریں گے یہاں تک کہ اس پر اپنا دست رحمت رکھ دیں گے اس کو لوگوں سے چھپا دیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے بندے! تو فلاں فلاں گناہوں کو جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا جی ہاں میرے

رب پھر اللہ تعالیٰ وہی فرمائیں گے اور بندہ اقرار کرے گا یہاں تک کہ جب وہ گناہوں کا اقرار کرے گا اور اس کو یقین ہو جائے گا ک
اب وہ ہلاک ہو گیا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے تجھ پر دنیا میں ساری چادر ڈال رکھی اور آج ان کو معاف کر چکا ہوں پھر اس
حسنات کا اعمال نامہ دیا جائے گا بہرحال کفار اور منافقین پس گواہ اس کے متعلق کہیں گے کہ ﴿هَؤُلاَءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِ
أَلاَ لَعَنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾.

(٣٥٣٦٣) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ : يُخْبِرُهُ بِالْعَفْوِ قَبْلَ الذَّنْبِ : ﴿عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِ
أَذِنْتَ لَهُمْ﴾.

(۳۵۳۶۳) حضرت عون فرماتے ہیں اس کو خبر دی جائے گی کہ گناہ سے پہلے ہی مغفرت کر دی گئی ہے۔

(٣٥٣٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى الل
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ قَرْيَةٍ يَزُورُ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى ، قَالَ: فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ مَلَكًا ، فَجَلَسَ
عَلَى طَرِيقِهِ ، فَقَالَ : أَيْنَ تُرِيدُ ؟ فَقَالَ : أُرِيدُ أَخًا لِي أَزُورُهُ فِي اللهِ فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ ، فَقَالَ : هَلْ لَهُ عَلَيْكَ مِ
نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لاَ، وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ رَبِّكَ إِلَيْكَ ، إِنَّهُ قَدْ أَحَبَّكَ فِيمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ.

(بخاری ۳۵۰۔ مسلم ۸

(۳۵۳۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنی بستی سے دوسری بستی می
اپنے بھائی کی زیارت کی نیت سے نکلا اللہ نے اس کیلئے ایک فرشتہ راستہ میں بٹھا دیا، فرشتہ نے اس سے پوچھا کہ کہاں کا ارا
ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میرا ایک بھائی ہے اللہ کیلئے اس سے ملنے کیلئے اس بستی میں جا رہا ہوں فرشتہ نے کہا کہ کیا اس کے پاس تیر
کوئی نعمت ہے جس کی وہ حفاظت کر رہا ہو؟ اس شخص نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ مجھے اس سے اللہ تعالیٰ کیلئے محبت ہے، فرشتہ نے کہ
سن میں اللہ کا فرشتہ اور قاصد ہوں تیرے پاس آیا ہوں بیشک اللہ پاک آپ سے محبت فرماتے ہیں اس محبت کی وجہ سے جو تم اب
بھائی سے اس کیلئے کرتے ہو۔

(٣٥٣٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَتُعْرَضُ عَلَ
ذُنُوبُهُ، فَيَمُرُّ بِالذَّنْبِ ، فَيَقُولُ : قَدْ كُنْتُ مِنْكَ مُشْفِقًا ، فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَهُ.

(۳۵۳۶۵) حضرت عروہ بن عامر سے مروی ہے کہ ایک شخص پر اس کے گناہوں کو پیش کیا جائے گا وہ اپنے گناہوں کے بوجھ ک
ساتھ گزرے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں تجھ پر بہت مہربان تھا پھر اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔

(٣٥٣٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ
إِنَّ لِلْمُقْنِطِينَ حَبْسًا يَطَأُ النَّاسُ أَعْنَاقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۳۶۶) حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ناامید لوگوں کو روک لیا جائے گا، لوگ ان کی گردنوں کو روند
ہوئے گزریں گے۔

كِتَابُ الزُّهْدِ

ما ذكر في زهدِ الأنبياءِ عليهم السلام وكلامهم.

(١) كَلاَمُ عِيسَى عليه السلام

حضرت عیسیٰ علایِّلا کی باتیں

حَدَّثَنَا أبو بَكْر بن أبي شَيْبة :عبد الله بن مُحَمَّد بن إبراهيم العَبْسي الكُوفي رحمه الله.

(٣٥٣٦٧) حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَرْفَعُ غَدَاءً لِعَشَاءٍ ، وَلاَ عَشَاءً لِغَدَاءٍ ، وَكَانَ يَقُولُ :إنَّ مَعَ كُلِّ يَوْمٍ رِزْقَهُ ، وَكَانَ يَلْبَسُ الشَّعْرَ وَيَأْكُلُ الشَّجَرَ وَيَنَامُ حَيْثُ أَمْسَى.

(٣٥٣٦٧) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علایِّلا صبح کے کھانے سے رات کے لئے اور رات کے کھانے سے صبح کے لئے نہیں بچایا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے: ہر دن کا رزق اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ آپ بالوں سے بنایا ہوا لباس پہنتے، درختوں پر لگے ہوئے پھل وغیرہ کھالیتے اور جہاں رات ہو جاتی وہیں سو لیتے۔

(٣٥٣٦٨) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :قَالَ :عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ :كُلُوا مِنْ بَقْلِ الْبَرِّيَّةِ ، وَاشْرَبُوا مِنَ الْمَاءِ الْقَرَاحِ ، وَانْجُوا مِنَ الدُّنْيَا سَالِمِينَ.

(٣٥٣٦٨) حضرت شمر بن عطیہ کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علایِّلا نے فرمایا: جنگلی سبزی کھاؤ، سادہ پانی پیو، اور سلامتی کے ساتھ دنیا سے رہائی پا جاؤ۔

(٣٥٣٦٩) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ يَرْفَعُهُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ :قَالَ

لأَصْحَابِهِ : اتَّخِذُوا الْمَسَاجِدَ مَسَاكِنَ ، وَاتَّخِذُوا الْبُيُوتَ مَنَازِلَ ، وَانْجُوا مِنَ الدُّنْيَا بِسَلاَمٍ ، وَكُلُوا مِن بَقْلِ الْبَرِّيَّةِ ، قَالَ :زَادَ فِيهِ الأَعْمَشُ :وَاشْرَبُوا مِنَ الْمَاءِ الْقَرَاحِ.

(۳۵۳۶۹) حضرت ابوصالح کہتے ہیں: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا: مسجدوں کو اپنا گھر بنالو اور گھروں کو آر گاہ، اور سلامتی کے ساتھ دنیا سے نجات پا جاؤ اور جنگلی ترکاری کھاؤ۔ ابوصالح کہتے ہیں: اعمش نے یہ روایت ''سادہ پانی پیو'' کے اضافے کے ساتھ ذکر کی ہے۔

(۳۵۳۷۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ ، قَالَ :قَالَ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ :مَا تَأْكُلُ؟ قَالَ :خُبْزَ الشَّعِيرِ ، قَالُوا :وَمَا تَلْبَسُ؟ قَالَ :الصُّوفَ ، قَالُوا :وَمَا تَفْتَرِشُ؟ قَالَ :الأَرْضَ ، قَالُوا كُلُّ هَذَا شَدِيدٌ ، قَالَ :لَنْ تَنَالُوا مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ حَتَّى تُصِيبُوا هَذَا عَلَى لَذَّةٍ ، أَوْ قَالَ :عَلَى شَهْوَةٍ.

(۳۵۳۷۰) حضرت علاء بن مسیب کو کسی آدمی نے یہ روایت سنائی۔ اس نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انصار نے ان سے عرض کیا آپ کیا کھاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو کی روٹی۔ انہوں نے عرض کیا: آپ پہنتے کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اون۔ انہوں نے عرض کیا آپ بچھاتے کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: زمین۔ انہوں نے کہا: ان سب کو اختیار کرنا تو بہت مشکل ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس وقت تک آسمانوں میں عزت نہیں پا سکتے جب تک تم ان چیزوں کو لذت پر ترجیح نہ دو۔ یا پھر فرمایا: شہوتوں پر (ترجیح نہ دو)۔

(۳۵۳۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لاَ تُكْثِرُوا الْكَلاَمَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ فَتَقْسُوا قُلُوبُكُمْ ، فَإِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِيَ بَعِيدٌ مِنَ اللهِ ، وَلَكِنْ لاَ تَعْلَمُونَ ، لاَ تَنْظُرُوا فِي ذُنُوبِ الْعِبَادِ كَأَنَّكُمْ أَرْبَابٌ ، وَانْظُرُوا فِي ذُنُوبِكُمْ كَأَنَّكُمْ عَبِيدٌ ، فَإِنَّمَا النَّاسُ رَجُلاَنِ :مُبْتَلًى وَمُعَافًى ، فَارْحَمُوا أَهْلَ الْبَلاَءِ ، وَاحْمَدُوا اللَّهَ عَلَى الْعَافِيَةِ.

(۳۵۳۷۱) حضرت محمد بن یعقوب کہتے ہیں عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) نے فرمایا: خدا کے ذکر کے سوا اور کوئی کلام کثرت سے مت کرو، ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ اور سخت دل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتے ہیں لیکن تمہیں معلوم نہیں ہوتا۔ لوگوں کے گناہوں کو یوں مت دیکھا کرو جیسے کہ تم ہی رب ہو۔ بلکہ اپنے گناہوں کو یوں دیکھا کرو جیسے تم کوئی غلام ہو۔ کیونکہ لوگوں کی دو ہی حالتیں ہیں۔ ایک وہ جو کسی آزمائش میں مبتلا ہیں اور دوسرے وہ جو عافیت میں ہیں۔ چنانچہ مبتلا لوگوں پر رحم کیا کرو اور عافیت پر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کرو۔

(۳۵۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :مَرَّتْ بِعِيسَى امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ :طُوبَى لِبَطْنٍ حَمَلَكَ ، وَلِثَدْيٍ أَرْضَعَكَ ، فَقَالَ :عِيسَى :بَلْ طُوبَى لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاتَّبَعَ مَا فِيهِ.

(۳۵۳۷۲) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے پاس سے ایک عورت گزری تو اس نے کہا: خوش بختی ہو اس بطن کے لئے جس نے تجھے اپنے اندر رکھا، اور ان چھاتیوں کے لئے جنہوں نے تجھے دودھ پلایا۔ تو عیسیٰ علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: بلکہ خوش

بختی ہو اس شخص کے لئے جس نے قرآن پڑھا اور اس میں موجود احکامات کی پیروی کی۔

(۳۵۳۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ :اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْمَلُوا لِلَّهِ ، وَلاَ تَعْمَلُوا لِبُطُونِكُمْ ، وَانْظُرُوا إِلَى هَذِهِ الطَّيْرِ لاَ تَحْصُدُ ، وَلاَ تَزْرَعُ يَرْزُقُهَا اللَّهُ ، فَإِنْ زَعَمْتُمْ ، أَنَّ بُطُونَكُمْ أَعْظَمُ مِنْ بُطُونِ الطَّيْرِ فَهَذِهِ الْبَقَرُ وَالْحَمِيرُ لاَ تَحْرُثُ ، وَلاَ تَزْرَعُ يَرْزُقُهَا اللَّهُ ، وَإِيَّاكُمْ وَفَضْلُ الدُّنْيَا فَإِنَّهَا عِنْدَ اللهِ رِجْسٌ.

(۳۵۳۷۳) حضرت سالم کہتے ہیں: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرو، اور اپنے پیٹوں کے لئے عمل مت کرو۔ ان پرندوں کو دیکھو، یہ کھیتی باڑی نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ انہیں رزق دیتا ہے۔ اگر تمہیں یہ شبہ ہو کہ تمہارے پیٹ تو ان پرندوں سے بڑے ہیں (اس لئے تمہیں تو کھیتی باڑی کرنی پڑے گی)، تو ان گائے بھینسوں اور گدھوں کو دیکھو یہ بھی زراعت نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ انہیں رزق دیتا ہے۔ دنیا کو بڑی چیز مت سمجھو، بیشک یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک گندگی ہے۔

(۳۵۳۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ :طُوبَى لِوَلَدِ الْمُؤْمِنِ ، طُوبَى لَهُ يُحْفَظُونَ مِنْ بَعْدِهِ ، وَقَرَأَ خَيْثَمَةُ :﴿وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا﴾.

(۳۵۳۷۴) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: خوش بختی ہے مومن کی اولاد کے لئے، خوش بختی ہے ان کے لئے، کہ اس (مومن کے انتقال کر جانے) کے بعد بھی (اس کی وجہ سے) ان کی حفاظت کی جاتی ہے۔ یہ کہہ کر خیثمہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا﴾ اور ان دونوں کا باپ نیک آدمی تھا (اس لئے ان کے خزانے کی حفاظت کی گئی)۔

(۳۵۳۷۵) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي ثُمَامَةَ ، قَالَ :قَالَ الْحَوَارِيُّونَ :يَا عِيسَى ، مَا الإِخْلاَصُ لِلَّهِ ؟ قَالَ :أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ الْعَمَلَ لاَ يُحِبُّ أَنْ يَحْمَدَهُ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ ، وَالْمُنَاصِحُ لِلَّهِ الَّذِي يَبْدَأُ بِحَقِّ اللهِ قَبْلَ حَقِّ النَّاسِ ، يُؤْثِرُ حَقَّ اللهِ عَلَى حَقِّ النَّاسِ ، وَإِذَا عُرِضَ أَمْرَانِ : أَحَدُهُمَا لِلدُّنْيَا ، وَالآخَرُ لِلآخِرَةِ ، بَدَأَ بِأَمْرِ الآخِرَةِ قَبْلَ أَمْرِ الدُّنْيَا.

(۳۵۳۷۵) حضرت ابو ثمامہ کہتے ہیں: (عیسیٰ علیہ السلام کے) انصار نے عرض کیا: اے عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے لئے کسی چیز کو خالص کر دینے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: آدمی کا اس حالت میں عمل کرنا کہ وہ یہ بات پسند نہ کرتا ہو کہ اس کے اس عمل پر لوگوں میں سے کوئی اس کی تعریف کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہو جانے والا شخص وہ ہے جو لوگوں کے حقوق کی ادائیگی میں لگنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے، اور اللہ تعالیٰ کے حق کو لوگوں کے حق پر ترجیح دے۔ اور جب اس کے پیشِ نظر دو کام آجائیں، ان میں سے ایک دنیا (کے فائدے) کے لئے ہو اور دوسرا آخرت (کے فائدے) کے لئے ہو تو وہ آخرت (کے فائدے) کے کام کو دنیا (کے فائدے) کے کام سے پہلے سرانجام دے۔

(۳۵۳۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ

السَّلاَمُ :لَوِ اتَّخَذْتَ حِمَارًا تَرْكَبُهُ لِحَاجَتِكَ ، قَالَ :أَنَا أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْ أَنْ يَجْعَلَ لِي شَيْئًا يَشْغَلُنِي بِهِ.

(۳۵۳۷۶) حضرت ثابت بنانی کہتے ہیں: ایک آدمی نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے عرض کیا: کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ آپ ایک گدھا لے لیں اور اپنی حاجات پوری کرنے کے لئے اس پر سفر کیا کریں۔ آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آتا ہوں اس بات سے کہ وہ مجھے کوئی ایسی چیز عطا فرمائے جو مجھے اس سے غافل کر دے۔

(۳۵۳۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ قَبْلَ الْجَمَاجِمِ مِنْ أَهْلِ الْمَسَاجِدِ، قَالَ :أُخْبِرْتُ أَنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ أَصْبَحْتُ لاَ أَمْلِكُ لِنَفْسِي مَا أَرْجُو ، وَلاَ أَسْتَطِيعُ عنها دَفْعَ مَا أَكْرَهُ ، وَأَصْبَحَ الْخَيْرُ بِيَدِ غَيْرِي ، وَأَصْبَحْتُ مُرْتَهِنًا بِمَا كَسَبْتُ ، فَلاَ فَقِيرَ أَفْقَرُ مِنِّي ، فَلاَ تَجْعَلْ مُصِيبَتِي فِي دِينِي ، وَلاَ تَجْعَلَ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّي ، وَلاَ تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لاَ يَرْحَمُنِي.

(۳۵۳۷۷) حضرت اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں: اہلِ مساجد کے سرداروں سے پہلے مجھے ایک شخص نے یہ بات سنائی۔ اس نے کہا: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میرا یہ حال ہے کہ میں اپنے لئے جو چیز چاہتا ہوں اسے حاصل کرنے پر قادر نہیں ہوں، اور نہ ہی جو چیز مجھے بری لگتی ہے اسے خود سے دور کرنے کی استطاعت رکھتا ہوں۔ تمام مال و متاع میرے غیروں کے پاس چلا گیا ہے، اور جو کچھ میں نے کمایا ہے وہ بھی میرے پاس بطور امانت ہے۔ خلاصہ یہ کہ کوئی فقیر مجھ سے زیادہ حاجت مند نہیں ہے۔ بس تو مجھے میرے دین کے معاملے میں مت آزما، اور دنیا کو میرا مقصدِ اصلی مت بنا، اور مجھ پر کوئی ایسا شخص مسلط مت فرما جو مجھ پر رحم نہ کرے۔

(۳۵۳۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَكَانَ غَنِيًّا :تَصَدَّقْ بِمَالِكَ ، فَكَرِهَ ذَلِكَ ، فَقَالَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ :لشدة مَا يَدْخُلُ الْغَنِيُّ الْجَنَّةَ.

(۳۵۳۷۸) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک امیر آدمی سے فرمایا: اپنا مال صدقہ کر دے۔ اس آدمی نے اس بات کو ناپسند کیا۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: غنی لوگوں کا جنت میں داخلہ بہت مشکل سے ہوگا۔

(۳۵۳۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شِبْلُ بْنُ عَبَّادٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَتْ مَرْيَمُ عَلَيْهَا السَّلاَمُ : كُنْتُ إِذَا خَلَوْتُ أَنَا وَعِيسَى حَدَّثَنِي وَحَدَّثْتُهُ ، فَإِذَا شَغَلَنِي عَنْهُ إِنْسَانٌ سَبَّحَ فِي بَطْنِي وَأَنَا أَسْمَعُ.

(۳۵۳۷۹) حضرت مجاھد کہتے ہیں: حضرت مریم علیہا السلام نے فرمایا: جب عیسیٰ اور میں تنہا ہوتے تو ہم باتیں کرتے۔ اور جب کوئی انسان میری توجہ اُن کی طرف سے ہٹا دیتا تو وہ میرے پیٹ میں تسبیح فرمانے لگتے اور میں اسے سن رہی ہوتی تھی۔

(۳۵۳۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شِبْلُ بْنُ عَبَّادٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَا تَكَلَّمَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ إلاَّ بِالآيَاتِ الَّتِي تَكَلَّمَ بِهَا حَتَّى بَلَغَ مَبْلَغَ الصِّبْيَانِ.

(۳۵۳۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جو کلام آیات میں مذکور ہے اس کے سوا انہوں نے کوئی اور کلام نہیں کیا، حتی کہ وہ (بولنے والے) بچوں کی عمر کے ہو گئے۔

(٣٥٣٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ :إنَّ مُوسَى نَهَاكُمْ عَنِ الزِّنَا ، وَأَنَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ، وَأَنْهَاكُمْ أَنْ تُحَدِّثُوا أَنْفُسَكُمْ بِالْمَعْصِيَةِ ، فَإِنَّمَا مِثْلُ ذَلِكَ كَالْقَادِحِ فِي الْجِذْعِ إنْ لاَ يَكُونُ يَكْسِرُهُ فَإِنَّهُ يَنْخِرُهُ وَيُضْعِفُهُ ، أَوْ كَالدُّخَانِ فِي الْبَيْتِ إنْ لاَ يَكُونُ يُحْرِقُهُ ، فَإِنَّهُ يُغَيِّرُ لَوْنَهُ وَيُنْتِنُهُ.

(۳۵۳۸۱) حضرت سالم کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: بیشک موسیٰ نے تمہیں زنا سے روکا تھا اور میں بھی تمہیں اس سے روکتا ہوں۔ اور میں تمہیں اس سے بھی روکتا ہوں کہ تم آپس میں برائی کی باتیں کرو۔ کیونکہ برائی کی باتیں کرنے والا ایسا ہے جیسے شہتیر میں نیزے مارنے والا، جو اس کو توڑتا تو نہیں ہے لیکن کمزور اور بوسیدہ کر دیتا ہے۔ یا پھر وہ کمرے میں بھر جانے والے دھوئیں کی طرح ہے جو اسے جلاتا تو نہیں ہے لیکن اسے بدرنگ اور بدبودار بنا دیتا ہے۔

(٣٥٣٨٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِلْحَوَارِيِّينَ :يَا مِلْحَ الأَرْضِ ، لاَ تُفْسِدُوه ، فَإِنَّ الشَّيْءَ إذَا فَسَدَ لم يُصْلِحْهُ إلاَّ الْمِلْحُ ، وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ خَصْلَتَيْنِ :الضَّحِكُ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ ، وَالتَّصَبُّحُ مِنْ غَيْرِ سَهَرٍ.

(۳۵۳۸۲) حضرت خلف بن حوشب کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اپنے انصار سے فرمایا: اے زمین کے بہترین لوگو! اس (زمین) کو فاسد مت کرو۔ کیونکہ جب بھی کوئی چیز فاسد ہو جاتی ہے تو اس کی اصلاح بہترین چیز کے ذریعے کی جاتی ہے۔ اور جان لو کہ تمہارے اندر دو (نازیبا) خصلتیں ہیں: (ایک تو) بے وجہ ہنسنا، اور (دوسری) شب بیداری نہ کرنے کے باوجود صبح کے وقت سوئے رہنا۔

(٣٥٣٨٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أُسْتَاذ ، قَالَ :قَالَ عيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ :يَا مَعْشَرَ الْحَوَارِيِّينَ :اتَّخِذُوا الْمَسَاجِدَ مَسَاكِنَ ، وَاتَّخِذُوا بُيُوتَكُمْ كَمَنَازِلِ الأَضْيَافِ ، مَا لَكُمْ فِي الْعَالَمِ مِنْ مَنْزِلٍ ، إنْ أَنْتُمْ إلاَّ عَابِرُو سَبِيلٍ.

(۳۵۳۸۳) حضرت میمون بن اُستاذ کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: اے گروہِ انصار: مسجدوں کو اپنا گھر بنا لو، اور گھروں کو محض مہمان خانوں کی طرح (استعمال کرو)۔ اس دنیا میں تمہارے لئے کوئی ٹھکانہ (مستقل) نہیں ہے، تم تو بس راہگیر ہو۔

(٣٥٣٨٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَصْنَعُ الطَّعَامَ لأَصْحَابِهِ ، قَالَ :ثُمَّ يَقُومُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُولُ :هَكَذَا فَاصْنَعُوا بِالْقُرَّاءِ.

(۳۵۳۸۴) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے لئے کھانا تیار فرماتے، پھر (کھانے کے دوران اہتمام کی غرض سے) ان کی نگہبانی فرماتے، (ان کے کھانا کھا لینے کے) بعد میں فرماتے: عبادت گزار لوگوں سے اس طرح کا سلوک کیا کرو۔

(۳۵۳۸۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ إِذَا ذُكِرَتْ عِنْدَهُ السَّاعَةُ صَاحَ ، وَقَالَ :مَا يَنْبَغِي لاِبْنِ مَرْيَمَ أَنْ تُذْكَرَ عِنْدَهُ السَّاعَةُ إِلاَّ صَاحَ ، أَوْ قَالَ: سَكَتَ.

(۳۵۳۸۵) حضرت شعبی سے مروی ہے: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس جب قیامت کا ذکر کیا جاتا تو آپ (بے اختیار) چیخ اُٹھتے۔ اور فرماتے: ابنِ مریم کے لئے یہی مناسب ہے کہ جب اس کے پاس قیامت کا ذکر کیا جائے تو وہ (اس گھڑی کی شدت کے خیال سے) چیخ اٹھے۔ یا انہوں نے یہ فرمایا: ابنِ مریم کے لئے یہی مناسب ہے کہ جب اس کے پاس قیامت کا ذکر کیا جائے تو وہ (اس گھڑی کی شدت کے خیال سے) خاموش ہو کر رہ جائے۔

(۳۵۳۸۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ أَبُو سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ :لَمَّا رَأَى يَحْيَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، قَالَ لَهُ :أَوْصِنِي ، قَالَ :لاَ تَغْضَبْ ، قَالَ :لاَ أَسْتَطِيعُ ، قَالَ :لاَ تَقْتَنِ مَالاً ، قَالَ :عَسَى.

(۳۵۳۸۶) حضرت عبداللہ بن ابی الھذیل کہتے ہیں: جب یحییٰ علیہ السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت کا موقع ملا تو انہوں نے ان سے عرض کیا: مجھے نصیحت فرما دیجئے۔ آپ نے (نصیحتاً) فرمایا: غصہ مت کیا کر۔ انہوں نے کہا: میں غصہ نہ کرنے پر قدرت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا: مال جمع مت کر۔ انہوں نے کہا: یہ کرلوں گا۔

(۲) ما ذكر عن داود صلى الله عليه و سلم

حضرت داؤد صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ

(۳۵۳۸۷) حَدَّثَنَا مروان بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ عَبَّاسٍ الْعَمِّيِّ ، قَالَ :بَلَغَنِي أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ :سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي ، تَعَالَيْتَ فَوْقَ عَرْشِكَ ، وَجَعَلْتَ خَشْيَتَكَ عَلَى مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، فَأَقْرَبُ خَلْقِكَ مِنْكَ مَنْزِلَةً أَشَدُّهُمْ لَكَ خَشْيَةً ، وَمَا عِلْمُ مَنْ لَمْ يَخْشَكَ ، أَوْ مَا حِكْمَةُ مَنْ لَمْ يُطِعْ أَمْرَكَ.

(۳۵۳۸۷) حضرت عباس العمی کہتے ہیں: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام دعا میں یوں فرمایا کرتے تھے: پاک ہے تو اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، تو اپنے عرش پر (اپنی شان کے مناسب) جلوہ نما ہے، آسمان و زمین میں بسنے والوں پر تو نے اپنا رعب

طاری کر رکھا ہے مخلوق میں جو تجھ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے وہی سب سے زیادہ تجھ سے قریب ہے۔ جو تجھ سے نہ ڈرتا ہو
اس کا علم بے کار ہے! یا (پھر فرمایا) جو تیری اطاعت نہ کرتا ہو وہ بے عقل ہے۔

(۳۵۳۸۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ ، قَالَ : مَا رَفَعَ دَاوُد رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَاتَ.

(۳۵۳۸۸) حضرت ابو عبداللہ جدلی کہتے ہیں: حضرت داؤد علایہلا نے تا حیات اپنا سر آسمان کی طرف نہ اُٹھایا۔

(۳۵۳۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَمَّا أَصَابَ دَاوُد الْخَطِيئَةَ ، وَإِنَّمَا كَانَتْ خَطِيئَتُهُ ، أَنَّهُ لَمَّا أَبْصَرَ أَمَرَ بِهَا فَعَزَلَهَا فَلَمْ يَقْرَبْهَا ، فَأَتَاهُ الْخَصْمَانِ فَتَسَوَّرَا الْمِحْرَابَ ، فَلَمَّا أَبْصَرَهُمَا قَامَ إِلَيْهِمَا ، فَقَالَ : اخْرُجَا عَنِّي ، مَا جَاءَ بِكُمَا إِلَيَّ ، قَالَ : فَقَالاَ : إِنَّمَا نُكَلِّمُكَ بِكَلاَمٍ يَسِيرٍ ، إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَهَا مِنِّي ، فَقَالَ دَاوُد : وَاللهِ ، إِنَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُكْسَرَ مِنْهُ مِنْ لَدُنْ هَذَا إِلَى هَذَا ، يَعْنِي مِنْ أَنْفِهِ إِلَى صَدْرِهِ ، قَالَ : فَقَالَ الرَّجُلُ : فَهَذَا دَاوُد قَدْ فَعَلَهُ ، فَعَرَفَ دَاوُد ، أَنَّهُ إِنَّمَا يُعْنَى بِذَلِكَ ، وَعَرَفَ ذَنْبَهُ فَخَرَّ سَاجِدًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، ، وَكَانَتْ خَطِيئَتُهُ مَكْتُوبَةً فِي يَدِهِ ، يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِكَيْ لاَ يَغْفُلَ حَتَّى نَبَتَ الْبَقْلُ حَوْلَهُ مِنْ دُمُوعِهِ مَا غَطَّى رَأْسَهُ ، فَنَادَى بَعْدَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا : قَرِحَ الْجَبِينُ وَجَمَدَتِ الْعَيْنُ ، وَدَاوُد لَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ فِي خَطِيئَتِهِ بِشَيْءٍ ، فَنُودِيَ : أَجَائِعٌ فَتُطْعَمَ ، أَوْ عُرْيَانُ فَتُكْسَى ، أَوْ مَظْلُومٌ فَتُنْصَرَ ، قَالَ : فَنَحَبَ نَحْبَةً هَاجَ مَا ثَمَّ مِنَ الْبَقْلِ حِينَ لَمْ يَذْكُرْ ذَنْبَهُ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ غُفِرَ لَهُ ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ، قَالَ لَهُ رَبُّهُ : كُنْ أَمَامِي ، فَيَقُولُ : أَيْ رَبِّ ذَنْبِي ذَنْبِي ، فَيَقُولُ اللَّهُ : كُنْ مِنْ خَلْفِي ، فَيَقُولُ : أَيْ رَبِّ ذَنْبِي ذَنْبِي ، قَالَ : فَيَقُولُ لَهُ : خُذْ بِقَدَمِي ، فَيَأْخُذُ بِقَدَمِهِ.

(۳۵۳۸۹) حضرت مجاہد کہتے ہیں: جب داؤد علایہلا سے لغزش ہوئی، اور ان کی لغزش کا بھی یہ عالم تھا کہ جونہی آپ کو اس کا احساس ہوا، آپ نے اسے ناپسند فرمایا اور ترک کر دیا، اور دوبارہ کبھی اس کے قریب بھی نہ گئے، تو اُن کے پاس دو جھگڑنے والے (اپنا جھگڑا لے کر) آئے، اور دیوار پھلانگ کر عبادت گاہ میں جا گھسے۔ جب آپ نے انہیں دیکھا تو ان کی طرف بڑھے اور فرمایا: چلے جاؤ میرے پاس سے، کس لئے یوں اندر چلے آئے؟ راوی کہتے ہیں: انہوں نے جواب دیا: ہم آپ سے چھوٹی سی بات کریں گے، یہ میرا بھائی ہے، اس کے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں اور میرے پاس (صرف) ایک بھیڑ ہے اور یہ چاہتا ہے کہ وہ (ایک بھیڑ) بھی مجھ سے ہتھیا لے۔ اس پر داؤد علایہلا نے فرمایا: بخدا یہ اس لائق ہے کہ اسے یہاں سے یہاں تک۔ یعنی ناک سے سینے تک۔ چیر دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: اس آدمی نے کہا: یہ ہیں داؤد جنہوں نے (اتنی آسانی سے فیصلہ) کر بھی دیا۔

داؤد علایہلا سمجھ گئے کہ انہیں تنبیہ کی گئی ہے، اور اپنی خطا کو بھی پہچان گئے۔ چنانچہ آپ چالیس دن اور چالیس راتیں سجدے میں پڑے رہے، اور وہ لغزش آپ کے دستِ مبارک پر یوں تحریر تھی کہ آپ اسے دیکھتے رہتے، تاکہ غافل نہ ہو جائیں۔ (آہ

وزاری کا یہ سلسلہ چلتا رہا) یہاں تک کہ آپ کے اردگرد اتنا بلند سبزہ اگ آیا جس نے آپ کے سر کو بھی ڈھانپ لیا۔ چالیس دن کے بعد آپ پکار اٹھے: پیشانی زخم زدہ ہوگئی، آنکھیں خشک ہوکر رہ گئیں، لیکن داؤد کے قضیے کی شنوائی نہیں ہوئی۔ اس پر ندا سنائی دی: کیا بھوکا ہے کہ تجھے کھانا کھلایا جائے، کیا بے لباس ہے کہ تجھے لباس پہنایا جائے، کیا مظلوم ہے کہ تیری مدد کی جائے۔ راوی کہتے ہیں: جب آپ نے دیکھا کہ (اس ندا میں) آپ کی خطا کا ذکر بھی نہیں کیا گیا تو آپ ایسی شدت سے روئے کہ آس پاس اگا ہوا سبزہ بھی خشک ہوگیا۔ (جب داؤد علیہ السلام کی یہ حالت ہوگئی) تو اس وقت آپ کی لغزش معاف فرمادی گئی۔ پس جب قیامت کا دن آئے گا تو ان کے رب ذوالجلال ان سے فرمائیں گے: میرے سامنے کھڑے ہوجائیے۔ تو آپ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار میرا گناہ (اس سے مانع ہے) میرا گناہ۔ اللہ جلّ شانہ فرمائیں گے: میرے پیچھے کھڑے ہوجائیے۔ تو آپ (پھر) عرض کریں گے: اے میرے پالنہار میرا گناہ (مجھے حیا دلاتا ہے) میرا گناہ۔ اس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائیں گے: میرے قدموں میں آجائیے۔ تو آپ علیہ السلام قدموں میں آجائیں گے۔

(۳۵۳۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : دَخَلَ الْخَصْمَانِ عَلَى دَاوُد أَحَدُهُمَا آخِذٌ بِرَأْسِ صَاحِبِهِ.

(۳۵۳۹۰) حضرت ابوالاحوص کہتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس دو حریف اس حالت میں آئے تھے کہ ایک نے دوسرے کو بالوں سے پکڑا ہوا تھا۔

(۳۵۳۹۱) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانَتْ فِتْنَةُ دَاوُد النَّظَرَ.

(۳۵۳۹۱) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام کی آزمائش دانائی کے ذریعے کی گئی تھی۔

(۳۵۳۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّان ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ ، أَنَّ دَاوُد ، قَالَ : يَا جِبْرِيلُ ، أَيُّ اللَّيْلِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : مَا أَدْرِي غَيْرَ أَنِّي أَعْلَمُ ، أَنَّ الْعَرْشَ يَهْتَزُّ مِنَ السَّحَرِ.

(۳۵۳۹۲) حضرت سعید جریری سے مروی ہے کہ داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے جبرائیل! رات کا کون سا حصہ سب سے بہتر ہے۔ جبرئیل نے جواب دیا: یہ تو میں نہیں جانتا، البتہ مجھے یہ معلوم ہے کہ صبح سے کچھ پہلے کا وقت ایسا ہے کہ (اللہ تعالیٰ کی رحمت کے جوش سے) عرش بھی جھوم اٹھتا ہے۔

(۳۵۳۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ خَالِدٍ الرَّبَعِيِّ ، قَالَ : أُخْبِرْت أَنَّ فَاتِحَةَ الزَّبُورِ الَّذِي ، يُقَالَ لَهُ : زَبُورُ دَاوُد : رَأْسُ الْحِكْمَةِ خَشْيَةُ الرَّبِّ.

(۳۵۳۹۳) حضرت خالد ربعی کہتے ہیں: مجھے بتایا گیا ہے کہ اس زبور کی ابتدا جسے زبور داؤد کہتے ہیں اس جملہ سے ہوتی ہے: ''دانائی کی بنیاد رب ذوالجلال کا ڈر ہے۔

(۳۵۳۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَوْحَى اللَّهُ إِلَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ : قُلْ لِلظَّلَمَةِ لاَ تَذْكُرُونِي ، فَإِنَّهُ حَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أَذْكُرَ مَنْ ذَكَرَنِي ، وَأَنَّ ذِكْرِي إِيَّاهُمْ أَنْ أَلْعَنَهُمْ.

(۳۵۳۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ جل شانہ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی: ظالموں سے کہہ دیجئے: میرا ذکر مت کیا کریں، کیونکہ میرا ذکر کرنے والوں کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں بھی ان کا ذکر کروں، اوران (ظالموں) کے لئے میرا ذکر یہی ہے کہ میں ان پر لعنت کروں۔

(۳۵۳۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: أَوْحَى اللَّهُ إِلَى دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ أَنْ أَحِبَّنِي وَأَحِبَّ أَحِبَّائِي ، وَحَبِّبْنِي إِلَى عِبَادِي ، قَالَ : يَا رَبِّ ، أُحِبُّكَ وَأُحِبُّ أَحِبَّائَكَ فَكَيْفَ أُحَبِّبُكَ إِلَى عِبَادِكَ ؟ قَالَ : اذْكُرُونِي لَهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَذْكُرُوا مِنِّي إِلاَّ خَيْرًا.

(۳۵۳۹۵) حضرت عبداللہ بن حارث کہتے ہیں: اللہ جل شانہ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ مجھ سے محبت کرو اور میرے چاہنے والوں سے بھی محبت کرو اور مجھے میرے بندوں کا محبوب بنا دو۔ داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور آپ کے چاہنے والوں سے بھی محبت کرتا ہوں، لیکن میں آپ کو آپ کے بندوں کا محبوب کیسے بناؤں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے سامنے میرا ذکر کیجئے، کیونکہ وہ یقیناً میرا ذکر بھلائی کی باتوں سے ہی کریں گے (تو خود بخود اُن کے دل میں میری محبت پیدا ہو جائے گی)۔

(۳۵۳۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، قَالَ : قَالَ دَاوُد نَبِيُّ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : كَانَ أَيُّوبُ أَحْلَمَ النَّاسِ وَأَصْبَرَ النَّاسِ وَأَكْظَمَهُ لِغَيْظٍ.

(۳۵۳۹۶) حضرت ابن ابزیٰ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: ایوب (علیہ السلام) لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار تھے، اور سب سے زیادہ صبر کرنے والے تھے، اور سب سے زیادہ اپنے غصہ کو دبانے والے تھے۔

(۳۵۳۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ دَاوُد النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ لاَ مَرَضَ يُضْنِينِي ، وَلاَ صِحَّةَ تُنْسِينِي ، وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ.

(۳۵۳۹۷) حضرت حسن کہتے ہیں: حضرت داؤد نبی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! نہ تو مجھے ایسا مرض لاحق کیجئے جو مجھے بالکل بے کار کر دے، اور نہ ہی ایسی صحت عطا کیجئے جو مجھے (حق سے) غافل کر دے، بلکہ اعتدال والی کیفیت عطا فرمائیے۔

(۳۵۳۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ ، قَالَ : كَانَ لِدَاوُدَ نَبِيِّ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ يَوْمَ يَتَأَوَّهُ فِيهِ فَيَقُولُ : أَوَّهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ ، أَوَّهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ أَوَّهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ ، أَوَّهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ ، وَلاَ أَوَّهِ ، قَالَ : فَذَكَرَهَا ذَاتَ يَوْمٍ فِي مَجْلِسٍ فَغَلَبَهُ الْبُكَاءُ حَتَّى قَامَ.

(۳۵۳۹۸) حضرت صفوان بن محرز کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السلام کبھی بہت دردمند ہو جاتے تو فرمایا کرتے: میں عذاب

الٰہی (کے خیال) سے غمگین ہوا جاتا ہوں، میں عذابِ الٰہی (کے خیال) سے غمگین ہوا جاتا ہوں، میں عذابِ الٰہی (کے خیال) سے غمگین ہوا جاتا ہوں، میں عذابِ الٰہی (کے خیال) سے غمگین ہوا جاتا ہوں، اس کے سوا مجھے اور کوئی غم نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: ایک دن کسی مجلس میں آپ علیہ السلام کو عذابِ الٰہی کا خیال آ گیا تو آپ پر اس طرح آہ وزاری کا غلبہ ہوا کہ آپ کو وہاں سے اٹھنا پڑا۔

(۳۵۳۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ دَاوُد نَبِيُّ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِذَا ذَكَرَ عِقَابَ اللهِ تَخَلَّعَتْ أَوْصَالُهُ لاَ يَشُدُّهَا إِلاَّ الأَسر ، فَإِذَا ذَكَرَ رَحْمَةَ اللهِ تَرَاجَعَتْ.

(۳۵۳۹۹) حضرت ثابت کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ کی پکڑ کا خیال آ جاتا تو آپ کا جوڑ جوڑ اپنی جگہ سے اس طرح کھسک جاتا کہ اسے باقاعدہ (فنِ جراحت کے ذریعے) واپس بٹھانا پڑتا۔

(۳۵٤۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ ، عَنْ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : لَوْ عُدِلَ بُكَاءُ أَهْلِ الأَرْضِ بِبُكَاءِ دَاوُد مَا عَدَلَهُ.

(۳۵۴۰۰) حضرت بریدہ کہتے ہیں: اگر روئے زمین پر بسنے والے تمام لوگوں کی آہ وزاری کا مقابلہ اکیلے حضرت داؤد علیہ السلام کی آہ وزاری سے کیا جائے، تو (ان لوگوں کی آہ وزاری حضرت داؤد علیہ السلام کی آہ وزاری کے) برابر نہ ہوگی۔

(۳۵٤۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : كَانَ فِي زَبُورِ دَاوُد إِنِّي أَنَا اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنَا ، مَلِكُ الْمُلُوك ، قُلُوبُ الْمُلُوكِ بِيَدِي ، فَأَيُّمَا قَوْمٍ كَانُوا عَلَى طَاعَةٍ جَعَلْت الْمُلُوكَ عَلَيْهِمْ رَحْمَةً ، وَأَيُّمَا قَوْمٍ كَانُوا عَلَى مَعْصِيَةٍ جَعَلْت الْمُلُوكَ عَلَيْهِمْ نِقْمَةً ، لاَ تَشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِسَبِّ الْمُلُوكِ ، وَلاَ تَتُوبُوا إِلَيْهِمْ ، تُوبُوا إِلَيَّ أُعَطِّفْ قُلُوبَ الْمُلُوكِ عَلَيْكُمْ.

(۳۵۴۰۱) حضرت مالک بن مغول کہتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام (پر نازل) کی (گئی کتاب) زبور میں تھا: بے شک میں ہی سب کا معبود ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ (میں) بادشاہوں کا بادشاہ ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے قبضہ میں ہیں۔ بس جو قوم بھی (میری) طاعت گزاری پر (مداومت کرتی) ہوگی، میں بادشاہوں کو ان پر رحم کرنے والا بنا دوں گا۔ اور جو قوم بھی (میری) نافرمانی پر (ڈھٹائی کرتی) ہوگی، میں بادشاہوں کو ان سے انتقام لینے والا بنا دوں گا۔ (تو) بادشاہوں کو برا بھلا کہنے میں مت لگے رہو، نہ ہی (اپنی حاجتوں میں) ان کی طرف رجوع کرو، بلکہ میری طرف لوٹ آؤ، میں بادشاہوں کے دلوں کو بھی تمہارے لئے نرم کر دوں گا۔

(۳۵٤۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، قَالَ : قَالَ دَاوُدُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ : خُطْبَةُ الأَحْمَقِ فِي نَادِي الْقَوْمِ كَمَثَلِ الَّذِي يَتَغَنَّى عِنْدَ رَأْسِ الْمَيِّتِ.

(۳۵۴۰۲) حضرت عبدالرحمن ابن ابزی فرماتے ہیں: نبی داؤد علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں کی مجلس میں بے وقوف شخص کا تقریر کرنا ایسا ہے جیسے کوئی شخص میت کے سرہانے کھڑا ہو کر گیت گانے لگے۔

(۳۵٤۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عن الحسن ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إن داود عَلَيْهِ السَّلاَمُ قَالَ :يَا رَبِّ ، إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ يَسْأَلُونَكَ بِإِبْرَاهِيمَ ، وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ، فَاجْعَلْنِي يَا رَبِّ لَهُمْ رَابِعًا ، قَالَ :فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ :يَا دَاوُد ، إِنَّ إِبْرَاهِيمَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ فِي سببي فَصَبَرَ فِيَّ وَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْكَ ، وَإِنَّ إِسْحَاقَ بَذَلَ مهجة دمه في سببي فَصَبَرَ ، وَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْكَ ، وَإِنَّ يَعْقُوبَ أَخَذْتُ حَبِيبَهُ حَتَّى ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ فَصَبَرَ ، وَتِلْكَ بَلِيَّةٌ لَمْ تَنَلْكَ.

(۳۵۴۰۳) حضرت احنف بن قیس نبی اکرم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے رب! بیشک بنی اسرائیل آپ سے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب علیہم السلام (تین نبیوں) کے وسیلہ سے سوال کرتے ہیں، تو آپ مجھے بھی ان کے ساتھ چوتھا بنا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف (یہ) وحی نازل فرمائی: اے داؤد! ابراہیم کو میری (توحید بیان کرنے کی) وجہ سے آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے (اس پر) صبر کیا، اور آپ اس امتحان سے نہیں گزرے۔ اسحاق ❶ کو میری (رضا کی) خاطر نذرانہ جان پیش کرنا پڑا، تو انہوں نے (بھی اس پر) صبر کیا، اور آپ پر یہ آزمائش نہیں آئی۔ اور یعقوب ان کے تو محبوب کو میں نے ان سے جدا کئے رکھا، یہاں تک کہ (رو رو کر) ان کی آنکھوں میں سفیدی اتر آئی، تو انہوں نے (بھی اس پر) صبر کیا، اور آپ سے یہ ابتلا (بھی) دور رہی۔

(۳۵٤۰٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الْمُصْعَبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :كَانَ إِذَا أَفْطَرَ الصَّائِمُ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ خَلِّصْنِي مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ نَزَلَتِ الليلة مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ ثَلاَثًا ، وَإِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ، قَالَ :اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي سَهْمًا فِي كُلِّ حَسَنَةٍ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ ثَلاَثًا ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ ، فَقَالَ :دَعْوَةُ دَاوُد فَلَيِّنُوا بِهَا أَلْسِنَتَكُمْ وَأَشْعِرُوهَا قُلُوبَكُمْ.

(۳۵۴۰۴) حضرت کعب کہتے ہیں: جب افطار کا وقت آتا تو ایک روزہ دار قبلہ رو ہو کر کہتا: اے اللہ! مجھے ہر اس مصیبت سے خلاصی عطا فرما دیجئے جو آج کی رات میں آسمان سے زمین پر نازل ہونے والی ہے۔ (وہ ایسا) تین مرتبہ (کہتا)۔ اور جب سورج کی روشنی پھیلنے لگتی تو کہتا: اے اللہ! ہر اس بھلائی میں میرا حصہ بھی رکھئے جو آسمان سے نازل ہونے والی ہے۔ (وہ ایسا بھی) تین مرتبہ (کہتا) راوی کہتے ہیں: اس شخص سے (ان کلمات کے بارے میں) پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا: یہ داؤد علیہ السلام کی دعا ہے، اس سے اپنی زبانوں کو آسودگی بخشو، اور اپنے دلوں پر اسے چسپاں کرلو۔

(۳۵٤۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، قَالَ :قَالَ دَاوُد :نِعْمَ الْعَوْنُ الْيَسَارُ عَلَى الدِّينِ ، أَوِ الْغِنَى.

---

❶ مصنف ابن ابی شیبہ کی جلد ۱۶، کے ص ۵۲۰ کی حدیث ۳۲۵۵۵ بھی یہی ہے۔ وہاں اس کتاب کے محقق عوامہ نے، اس حدیث مبارکہ کے حاشیہ میں دلائل سے ثابت کیا ہے کہ نذرانہ جان پیش کرنے والے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تھے نہ کہ حضرت اسحٰق علیہ السلام، نیز اس حدیث کی سند پر بھی کلام کیا ہے۔ تفصیلات وہاں دیکھئے۔

(۳۵۴۰۵) حضرت ابنِ ابزی کہتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: بہترین امداد دین پر (چلنے میں) سہولت (ہو جانا) ہے۔ یا (پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا): (بہترین امداد) مالداری ہے۔

(۳۵٤۰٦) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ دَاوُد: يَا رَبِّ، طَالَ عُمْرِي وَكَبِرَتْ سِنِّي وَضَعُفَ رُكْنِي، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: يَا دَاوُد، طُوبَى لِمَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ.

(۳۵۴۰۶) حضرت مجاہد کہتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے پروردگار! میری حیات طویل ہوگئی ہے، اور میں عمر رسیدہ ہوگیا ہوں، اور میری قوت ماند پڑ گئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی نازل فرمائی: اے داؤد! خوش بخت ہے وہ شخص جس کی عمر طویل ہو جائے اور اس کے اعمال اچھے ہوں۔

(۳) کلام سلیمان بنِ داود صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت سلیمان بن داؤد صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں

(۳۵٤۰۷) حدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَة ، قَالَ : قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد : كُلُّ الْعَيْشِ جَرَّبْنَاهُ لَيِّنَهُ وَشَدِيدَهُ فَوَجَدْنَاهُ يَكْفِي مِنْهُ أَدْنَاهُ.

(۳۵۴۰۷) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے فرمایا: ہم نے ہر طرح کی زندگی آزما دیکھی ہے، راحت و آرام والی بھی، مصائب و آلام والی بھی، اور ہم نے یہی محسوس کیا کہ (ہم جس حالت میں بھی ہیں) اس سے پتلی حالت میں بھی گزر بسر ہو جاتی ہے۔

(۳۵٤۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَة ، قَالَ: أَتَى مَلَكُ الْمَوْتِ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُد ، وَكَانَ لَهُ صَدِيقًا ، فَقَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ : مَا لَكَ تَأْتِي أَهْلَ الْبَيْتِ فَتَقْبِضُهُمْ جَمِيعًا وَتَدَعُ أَهْلَ الْبَيْتِ إِلَى جَنْبِهِمْ لاَ تَقْبِضُ مِنْهُمْ أَحَدًا ، قَالَ : مَا أَعْلَمُ بِمَا أَقْبِضُ مِنْهَا ، إِنَّمَا أَكُونُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتُلْقَى إِلَيَّ صِكَاكٌ فِيهَا أَسْمَاءٌ.

(۳۵۴۰۸) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس موت کا فرشتہ حاضر ہوا، اور آپ علیہ السلام کا اس سے دوستی کا تعلق تھا۔ تو آپ نے اس سے فرمایا: تم عجیب ہو! ایک گھر میں آتے ہو اور تمام اہلِ خانہ کی ارواح قبض کر لیتے ہو، جبکہ ان کے پہلو (میں موجود گھر) کے اہلِ خانہ کو (زندہ سلامت) چھوڑ دیتے ہو، ان میں سے ایک کی بھی روح قبض نہیں کرتے (یہ کیا ماجرا ہے)؟ موت کے فرشتہ نے (جواب میں) عرض کیا: مجھے کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ مجھے کس کی روح قبض کرنی ہے۔ میں تو عرش کے نیچے (دست بستہ) ہوتا ہوں، تو ایک پرچی میری جانب گرا دی جاتی ہے، اس میں (ان لوگوں کے) نام درج ہوتے ہیں (جن کی مجھے روح قبض کرنا ہوتی ہے)۔

(۳۵٤۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَة ، قَالَ : دَخَلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى سُلَيْمَانَ فَجَعَلَ

يَنْظُرُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ جُلَسَائِهِ يُدِيمُ النَّظَرَ إِلَيْهِ ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قَالَ الرَّجُلُ : مَنْ هَذَا ، قَالَ : هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ ، قَالَ : رَأَيْته يَنْظُرُ إِلَيَّ كَأَنَّهُ يُرِيدُنِي ، قَالَ : فَمَا تُرِيدُ ، قَالَ : أُرِيدُ أَنْ تَحْمِلَنِي عَلَى الرِّيحِ حَتَّى تُلْقِيَنِي بِالْهِنْدِ ، قَالَ : فَدَعَا بِالرِّيحِ فَحَمَلَهُ عَلَيْهَا فَأَلْقَتْهُ فِي الْهِنْدِ ، ثُمَّ أَتَى مَلَكُ الْمَوْتِ سُلَيْمَانَ ، فَقَالَ : إِنَّك كُنْت تُدِيمُ النَّظَرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ جُلَسَائِي قَالَ : كُنْتُ أَعْجَبُ مِنْهُ ، أُمِرْت أَنْ أَقْبِضَهُ بِالْهِنْدِ وَهُوَ عِنْدَكَ.

(۳۵۴۰۹) حضرت خیثمہ کہتے ہیں: موت کا فرشتہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور آپ علیہ السلام کے ہم نشینوں میں سے ایک کی جانب ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگا۔ جب وہ (وہاں سے) چلا گیا تو اس آدمی نے عرض کیا: یہ کون تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ موت کا فرشتہ تھا۔ اس نے کہا: مجھے تو وہ یوں میری جانب گھورتا دکھائی دیا کہ بس مجھے ہی لے جانے کا ارادہ ہو۔ آپ علیہ السلام نے دریافت فرمایا: تو تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے دوشِ ہوا پر ملکِ ہندوستان پہنچا دیں۔ راوی کہتے ہیں: آپ علیہ السلام نے ہوا کو حکم کیا تو ہوا نے اس شخص کو اٹھا کر ملک ہندوستان میں لے جا ڈالا۔ پھر موت کا فرشتہ (دوبارہ) حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نے دریافت فرمایا: تم (کیوں) میرے ہمنشینوں میں سے ایک آدمی کو گھورے جا رہے تھے۔ موت کے فرشتے نے کہا: مجھے اُس پر تعجب ہو رہا تھا، (کیونکہ) مجھے تو حکم ہوا تھا کہ اس کی روح ہندوستان میں قبض کرنی ہے اور وہ آپ کے پاس (بیٹھا) تھا۔

(۳۵٤۱۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ لاِبْنِهِ : يَا بُنَي ، كَمَا يَدْخُلُ الْوَتِدُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ كَذَلِكَ تَدْخُلُ الْخَطِيئَةُ بَيْنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي.

(۳۵۴۱۰) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے اپنے بیٹے سے (معاملات میں احتیاط کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے) فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! جیسے کیل (بڑے غیر محسوس انداز میں) دو پتھروں میں گھس جاتا ہے، ایسے ہی خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان بھی (معاملات کی) خرابی (بڑے غیر محسوس انداز میں) داخل ہو جاتی ہے۔

(۳۵٤۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ سَلاَمَانَ بْنِ عَامِرٍ الشَّعْبَانِيِّ ، قَالَ : أَرَأَيْتُمْ سُلَيْمَانَ ، وَمَا أُوتِيَ فِي مُلْكِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ تَخَشُّعًا لِلَّهِ.

(۳۵۴۱۱) حضرت سلامان بن عامر شیبانی کہتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کی سلطنت (کی شان و شوکت) کو دیکھئے! اور ان کی (ایمانی) حالت یہ تھی کہ انہوں نے تا حیات اللہ تعالیٰ کے ڈر سے آسمان کی جانب سر نہ اٹھایا تھا۔

(۳۵٤۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُكَلَّمُ إِعْظَامًا لَهُ ، قَالَ : فَلَقَدْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ فَمَا أَطَاقَ أَحَدٌ يُكَلِّمُهُ.

(۳۵۴۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے رعب و دبدبہ کی بنا پر (کسی سے) ان کے ساتھ بات تک نہ کی جاتی تھی۔ راوی کہتے ہیں: حتیٰ کہ (ایک شام) ان سے (بے خبری میں) نمازِ عصر بھی جاتی رہی، مگر کسی کی ہمت

نہ ہوئی کہ ان سے کلام (کر کے انہیں مطلع) کر سکتا۔

(٣٥٤١٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مَاتَ ابْنٌ لِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُد ، فَوَجَدَ عَلَيْهِ وَجْدًا شَدِيدًا حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِيهِ وَفِي قَضَائِهِ ، فجاء فَبَرَزَ ذَاتَ يَوْمٍ مَلَكَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ لِلْخُصُومِ ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا : إِنِّي بَذَرْتُ بَذْرًا حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ وَاسْتَحْصَدَ مَرَّ هَذَا بِهِ فَأَفْسَدَهُ ، فَقَالَ لِلآخَرِ : مَا تَقُولُ ، فَقَالَ : صَدَقَ ، أَخَذْتُ الطَّرِيقَ فَأَتَيْتُ عَلَى ذَرْعٍ فَنَظَرْتُ يَمِينًا وَشِمَالا ، فَإِذَا الطَّرِيقُ عَلَيْهِ فَأَخَذْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ سُلَيْمَانُ لِلآخَرِ : لِمَ بَذَرْتَ عَلَى الطَّرِيقِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ مَأْخَذَ النَّاسِ عَلَى الطَّرِيقِ ؟ فَقَالَ : يَا سُلَيْمَانَ ، فَلِمَ تَحْزَنُ عَلَى ابْنِكَ وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّكَ مَيِّتٌ ، وَأَنَّ سَبِيلَ النَّاسِ إِلَى الآخِرَةِ.

(٣٥٤١٣) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک بیٹے فوت ہو گئے تو آپ علیہ السلام نے اس پر شدید رنج و غم محسوس کیا۔ حتی کہ ان کی شخصیت اور فیصلوں میں بھی اس کا اثر محسوس کیا گیا۔ چنانچہ ایک دن جب آپ (مجلسِ قضا میں) تشریف لائے تو دو فرشتے (انسانوں کی شکل میں) آپ کی خدمت میں ایک جھگڑے کے تصفیہ کے لئے حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک بولا: میں نے بیج بویا، جب وہ پک کر کاٹنے کے قابل ہو گیا تو یہ (دوسرا شخص) وہاں سے گزرا اور اس کو برباد کر گیا۔ آپ علیہ السلام نے دوسرے سے دریافت فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: یہ سچ کہتا ہے۔ میں راستے پر جا رہا تھا کہ اس کے کھیت پر جا پہنچا، میں نے دائیں بائیں دیکھا مگر راستہ وہی تھا (جس پر اس نے کھیت اگا رکھا تھا)، چنانچہ میں اس (کے کھیت) میں ہی چل پڑا (تو وہ خراب ہو گیا)۔ (یہ سنا) تو سلیمان علیہ السلام نے پہلے شخص سے دریافت فرمایا: تم نے راستے میں کیوں بیج بو دیا تھا؟ کیا تمہیں نہیں معلوم تھا کہ لوگوں نے تو راستے پر سے ہی گزرنا ہوتا ہے؟ اس پر اس شخص نے جواب دیا: اے سلیمان (علیہ السلام)! (اگر ایسا ہے) تو تم کیوں اپنے بیٹے پر (اتنا زیادہ) غمگین ہوتے ہو، حالانکہ تم جانتے ہو کہ ایک دن تم بھی مرنے والے ہو، اور یہ (بھی جانتے ہو) کہ تمام لوگ آخرت کی جانب ہی رواں دواں ہیں۔

(٣٥٤١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُد خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي ، فَمَرَّ عَلَى نَمْلَةٍ مُسْتَلْقِيَةٍ عَلَى قَفَاهَا رَافِعَةٍ قَوَائِمَهَا إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ تَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنَّا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِكَ لَيْسَ بِنَا غِنًى ، عَنْ رِزْقِكَ ، فَإِمَّا أَنْ تَسْقِيَنَا وَإِمَّا أَنْ تُهْلِكَنَا ، فَقَالَ سُلَيْمَانُ لِلنَّاسِ : ارْجِعُوا فَقَدْ سُقِيتُمْ بِدَعْوَةِ غَيْرِكُمْ.

(٣٥٤١٤) حضرت ابو صدیق ناجی سے مروی ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام لوگوں کو لے کر (اللہ تعالیٰ سے) بارش کی دعا کرنے نکلے تو آپ کا گزر ایک ایسی چیونٹی پر ہوا جو اپنی ٹانگیں آسمان کی طرف اٹھائے چت لیٹی کہہ رہی تھی: اے اللہ! میں بھی تیری مخلوقات میں سے (ایک ادنی سی) مخلوق ہوں، میں تیرے رزق سے بے نیاز نہیں ہوں، یا تو مجھے پانی پلا دے، یا پھر مجھے موت

دیدے۔ سلیمان علیہ السلام نے لوگوں سے فوراً کہا: لوٹ چلو، تمہیں کسی اور کی دعا نے ہی سیراب کروادیا ہے۔

(۳۵٤۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :ذُكِرَ عَنْ بَعْضِ الأَنْبِيَاءِ أَنَّ ، قَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تُكَلِّفْنِي طَلَبَ مَا لَمْ تُقَدِّرْهُ لِي ، وَمَا قَدَّرْت لِي مِنْ رِزْقٍ فَائتنى بِهِ فِي يُسْرٍ مِنْك وَعَافِيَةٍ ، وَأَصْلِحْنِي بِمَا أَصْلَحْت بِهِ الصَّالِحِينَ ، فَإِنَّمَا أَصْلَحَ الصَّالِحِينَ أَنْتَ.

(۳۵۴۱۵) حضرت اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں: کسی نبی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے اللہ! مجھے اس چیز کی تلاش کی تکلیف مت دیجئے جو آپ نے میرے مقدر میں لکھی ہی نہیں، اور جو رزق آپ نے میرے مقدر میں لکھ دیا ہے اسے بسہولت وعافیت مجھ تک پہنچا دیجئے۔ اور جس طرح سے آپ نے صالح لوگوں کی اصلاح فرمائی میری بھی اسی طرح سے اصلاح فرما دیجئے۔ کیونکہ (میں جانتا ہوں کہ) صالحین کی اصلاح بھی آپ ہی نے فرمائی ہے۔

(۳۵٤۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، أَنَّ نَبِيًّا مِنْ أَنْبِيَاءِ اللهِ ، قَالَ :مَنْ أَهْلُكَ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُكَ الَّذِينَ فِي ظِلِّ عَرْشِكَ ، قَالَ : هُمَ الْبَرِيئَةُ أَيْدِيهِمْ ، الطَّاهِرَةُ قُلُوبُهُمْ ، الَّذِينَ يَتَحَابُّونَ بِجَلاَلِي ، الَّذِينَ إذَا ذُكِرُوا ذُكِرْت بِهِمْ وَإِذَا ذُكِرْت ذُكِرُوا بِي ، اللذين يَسْبُغُونَ الْوُضُوءَ عَلَى الْمَكَارِهِ ، وَالَّذِينَ يَكْلِفُونَ بِحُبِّي كَمَا يَكْلَفُ الصَّبِيُّ بِالنَّاسِ ، وَالَّذِينَ يَأْوُونَ إِلَى ذِكْرِي كَمَا تَأْوِي الطَّيْرُ إِلَى وُكُرِهَا ، وَالَّذِينَ يَغْضَبُونَ لِمَحَارِمِي إذَا اسْتُحِلَّتْ كَمَا يَغْضَبُ النَّمِرُ إذَا حَرِمَ ، أَوَ قَالَ :حَرِبَ.

(۳۵۴۱۶) حضرت زید بن اسلم سے مروی ہے: اللہ تعالیٰ کے نبیوں (علیہم السلام) میں سے کسی نبی نے فرمایا: تیرے کون سے برگزیدہ بندے ایسے برگزیدہ ہیں جو (روزِ قیامت) تیرے عرش کے سائے تلے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے ہاتھ (ظلم وستم) سے بری ہیں، جن کے دل پاکیزہ ہیں، جو میری بزرگی کی وجہ سے آپس میں محبت کرتے ہیں، یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جب ان کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان (کے میرے ساتھ انتہائی تعلق) کی وجہ سے میرا ذکر بھی کیا جاتا ہے، اور جب میرا ذکر کیا جاتا ہے تو میری (ان پر انتہائی شفقت ومہربانی کی) وجہ سے اُن کا ذکر بھی کیا جاتا ہے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو باوجود (سردی کی) تکلیف کے اپنا وضو مکمل طور پر کرتے ہیں، اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو میری محبت کے یوں دیوانے ہیں جیسا بچہ (اپنے شناسا) لوگوں کا دیوانہ ہوتا ہے، اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو (تپشِ معاصی سے ڈر کر) میرے ذکر (کی ٹھنڈی چھاؤں) میں یوں پناہ لیتے ہیں جیسے پرندہ اپنے گھونسلے میں پناہ لیتا ہے، اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو میری حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھے جانے (یا ان کا ارتکاب کئے جانے) پر یوں غضبناک ہوتے ہیں جیسے چیتا (شکار سے) محروم کئے جانے پر (غضبناک ہوتا ہے)، یا پھر فرمایا: (جیسے چیتا) لڑائی کے وقت (غضبناک ہوتا ہے)۔

(۳۵٤۱۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ ، عَنِ الْحَسَنِ، أن دَاوُدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مِنَ الإِخْوَانَ وَالأَصْحَابَ وَالْجِيرَانَ وَالْجُلَسَاءَ مَنْ إِنْ نَسِيت ذَكَّرُونِي، وَإِنْ ذَكَرْت أَعَانُونِي ، وَأَعُوذُ

بِكَ مِنَ الأَصْحَابِ وَالإِخْوَانِ وَالْجِيرَانِ وَالْجُلَسَاءِ مَنْ إِنْ نَسِيت لَمْ يُذَكِّرُونِي، وَإِنْ ذَكَرْت لَمْ يُعِينُونِي.

(۳۵۴۱۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ داؤد نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ تعالیٰ! آپ مجھے ایسے بھائی، دوست، پڑوسی اور ہم نشین عطا فرمادیجئے کہ اگر مجھ سے (تقاضۂ بشری کے تحت معمولی سی) غفلت (بھی) سرزد ہوجائے تو وہ مجھے اس پر متنبہ کردیں، اور تنبہ کے عالم میں (نیکی کے کاموں میں) میری معاونت کریں۔ اور مجھے ایسے بھائیوں، دوستوں، پڑوسیوں اور ہم نشینوں سے اپنی پناہ میں لے لیجئے جو نہ تو غفلت پر تنبیہ کریں، اور نہ ہی تنبہ کے وقت اعانت کریں۔

(۳۵٤۱۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللَّهُمَّ لاَ مَرَضَ يُضْنِينِي، وَلاَ صِحَّةَ تُنْسِينِي، وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ.

(۳۵۴۱۸) حضرت حسن کہتے ہیں: حضرت داؤد نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! نہ تو مجھے ایسا مرض لاحق کیجئے جو مجھے بالکل بے کار کردے، اور نہ ہی ایسی صحت عطا کیجئے جو مجھے (حق سے) غافل کردے، بلکہ اعتدال والی کیفیت عطا فرمائیے۔

(۳۵٤۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، قَالَ سَمِعْت الْحَسَنَ يَقُولُ: إنَّ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ كَانَ كُلَّمَا أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ، قَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ أَخَذْت وَأَنْتَ أَعْطَيْت مَهْمَا تُبْقِي نَفْسِي أَحْمَدُك عَلَى حُسْنِ بَلاَئِك.

(۳۵۴۱۹) حضرت حسن کہتے ہیں: بیشک ایوب علیہ السلام کو جب کوئی آزمائش پیش آتی تو آپ علیہ السلام فرماتے: آپ ہی (اپنی نعمتیں روک لیتے ہیں یا واپس) لے لیتے ہیں، اور آپ ہی (نعمتیں) عطا فرماتے ہیں، آپ جب تک میری سانسوں کی ڈور باندھے رکھیں گے میں آپ کے عمدہ (اندازِ) امتحان پر آپ کا شکر گزار رہوں گا۔

(۳۵٤۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، قَالَ: بَلَغَنَا، أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَزَّأَ الصَّلاَةَ عَلَى بُيُوتِهِ: عَلَى نِسَائِهِ وَوَلَدِهِ، فَلَمْ تَكُنْ تَأْتِي سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلاَّ وَإِنْسَانٌ مِنْ آلِ دَاوُد قَائِمٌ يُصَلِّي، فَعَمَّتْهُنَّ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿اعْمَلُوا آلَ دَاوُد شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِي الشَّكُورُ﴾.

(۳۵۴۲۰) حضرت ثابت بنانی کہتے ہیں: ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے گھروں میں اپنی بیویوں اور بچوں کے لئے بطورِ مصلیٰ جگہیں مقرر کر رکھی تھیں۔ دن کی کوئی گھڑی ہوتی یا رات کا کوئی پہر، ہر وقت آپ کے اہلِ خانہ میں سے کوئی نہ کوئی شخص (ان مصلوں پر) نماز میں مشغول رہتا۔ چنانچہ یہ آیت (آپ علیہ السلام کے) ان تمام (اہلِ وعیال) کے بارے میں عام ہے (جو اس کارِ خیر میں شریک رہتے تھے): اے آلِ داؤد (اپنے رب کا) شکر بجالاؤ، اور میرے بندوں میں سے بہت کم لوگ (صحیح معنوں میں) شکر گزار ہیں۔

(۳۵٤۲۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ دَاوُد النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إلَهِي، لَوْ أَنَّ لِكُلِّ شَعَرَةٍ مِنِّي لِسَانَيْنِ يُسَبِّحَانِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ مَا قَضَيْنَا نِعْمَةً مِنْ نِعَمِك عَلَيَّ.

(۳۵۴۲۱) حضرت حسن سے مروی ہے کہ نبی حضرت داؤد ﷺ نے فرمایا: میرے معبود برحق! اگر میرے ہر ہر بال کی دو دو زبانیں ہوتیں اور دن رات آپ کی تسبیح میں مشغول ہوتیں، تو بھی آپ کی کسی ادنیٰ سی نعمت کا (شکر بجالانے کا) حق ادا نہ کر پاتیں۔

(٣٥٤٢٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْجَعْدُ أَبُو عُثْمَانَ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ دَاوُد ، قَالَ : إِلَهِي ، مَا جَزَاءُ مِنْ فَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَتِكَ ؟ قَالَ : جَزَاؤُهُ أَنْ أُؤَمِّنَهُ يَوْمَ الْفَزَعِ الأَكْبَرِ.

(۳۵۴۲۲) حضرت ابوعثمان کہتے ہیں: ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: میرے معبودِ برحق! اس شخص کے لئے کیا انعام ہے جس کی آنکھیں آپ کے ڈر سے آنسو بہادیں؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: اس کا انعام یہ ہے کہ میں اسے بہت بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت) کے دن امن میں رکھوں گا۔

(٤) كلام موسى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی حضرت موسیٰ ﷺ کی باتیں

(٣٥٤٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَبِي يُونُسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ حَنْظَلَةَ كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَى مُوسَى : أَنَّ قَوْمَكَ زَيَّنُوا مَسَاجِدَهُمْ وَأَخْرَبُوا قُلُوبَهُمْ ، وَتَسَمَّنُوا كَمَا تُسَمَّنُ الْخَنَازِيرُ لِيَوْمِ ذَبْحِهَا ، وَإِنِّي نَظَرْتُ إِلَيْهِمْ فَلَعَنْتُهُمْ ، فَلاَ أَسْتَجِيبُ دُعَائَهُمْ ، وَلاَ أُعْطِيهِمْ مَسَائِلَهُمْ.

(۳۵۴۲۳) حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ جو کہ نبی ﷺ کے کاتب ہیں ان کے چچازاد بھائی نے بیان فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: بیشک آپ کی قوم نے مساجد کو (تو) سجا سنوار رکھا ہے، مگر اپنے دلوں کا حال خراب کر رکھا ہے۔ اور (کثرتِ اکل کی وجہ) سے یوں پھول چکے ہیں جیسے خنزیروں کو ذبح کرنے کے لیے موٹا کیا جاتا ہے۔ میں ان (کی اس بری حالت) کو دیکھ کر ان پر لعنت کرتا ہوں، نہ تو میں ان کی دعا قبول کرتا ہوں اور نہ ان کی مطلوبہ چیز انہیں عطا کرتا ہوں۔

(٣٥٤٢٤) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، أَنَّ دَاوُد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ حَتَّى نَبَتَ مَا حَوْلَهُ خَضْرَاءُ مِنْ دُمُوعِهِ ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ : يَا دَاوُد مَا تُرِيدُ ، تُرِيدُ أَنْ أَزِيدَكَ فِي مَالِكَ وَوَلَدِكَ وَعُمْرِكَ ، قَالَ : يَا رَبِّ ، هَذَا ترد عَلَيَّ فَغُفِرَ لَهُ.

(۳۵۴۲۴) حضرت عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت داؤد ﷺ نے (گریہ وزاری کے ساتھ) اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ ان کے آنسوؤں (کی نمی سے) ان کے اردگرد سبزہ اگ آیا۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی: اے داؤد (علیہ السلام) تم کیا چاہتے ہو؟ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے مال واولاد اور عمر میں اضافہ کردوں۔ تو حضرت داؤد علیہ السلام نے (عجز وانکسار کے ساتھ شکوہ کرتے ہوئے) عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا (آپ کے نزدیک میں دنیا سے محبت کرنے والا اور دنیا کو چاہنے والا ہوں

کہ میری طویل آہ وزاری کے نتیجہ میں) آپ نے مجھے یہ جواب دیا؟ بس اسی وقت اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی مغفرت فرمادی۔

(۳۵٤۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، قَالَ : يَا رَبِّ أَخْبِرْنِي بِأَكْرَمِ خَلْقِكَ عَلَيْكَ ؟ قَالَ : الَّذِي يُسْرِعُ إِلَى هَوَايَ إِسْرَاعَ النَّسْرِ إِلَى هَوَاهُ ، وَالَّذِي يَكْلَفُ بِعِبَادِي الصَّالِحِينَ كَمَا يَكْلَفُ الصَّبِيُّ بِالنَّاسِ ، وَالَّذِي يَغْضَبُ إِذَا انْتُهِكَتْ مَحَارِمِي غَضَبَ النَّمِرِ لِنَفْسِهِ ، فَإِنَّ النَّمِرَ إِذَا غَضِبَ لَمْ يُبَالِ أَكَثُرَ النَّاسُ أَمْ قَلُّوا.

(۳۵۴۲۵) حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے عرض کیا: اے میرے رب مجھے بتا دیجئے کہ آپ کی مخلوق میں سے کون آپ کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ عزت ہے؟ اللہ جل جلالہ نے فرمایا: (میرے نزدیک) وہ شخص (سب سے زیادہ قابلِ احترام ہے) جو میرے احکامات (کو پورا کرنے کے لئے، ذوق وشوق سے ان) کی طرف یوں پیش قدمی کرے جیسے گدھ اپنی خوراک کی طرف (بڑی رغبت اور ذوق وشوق سے) لپکتا ہے۔ اور وہ شخص (بھی میرے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ عزت ہے) جو میرے نیک بندوں پر یوں فریفتہ ہو جیسے چھوٹا بچہ لوگوں کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اور وہ شخص بھی (بھی میرے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ عزت ہے) جو میرے احکامات کی خلاف ورزی کئے جانے پر یوں غضب ناک ہو جیسا چیتا اپنے دفاع کے لئے غضبناک ہوتا ہے۔ اور چیتا جب غضبناک ہوتا ہے تو اس بات کی پروانہیں کرتا کہ مدمقابل زیادہ تعداد میں ہیں یا کم۔

(۳۵٤۲٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ : أَيْ رَبِّ ، ذَكَرْتَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ، بِمَ أَعْطَيْتَهُمْ ذَاكَ ، قَالَ : إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَعْدِلْ بِي شَيْئًا إِلاَّ اخْتَارَنِي ، وَإِنَّ إِسْحَاقَ جَادَ بِنَفْسِهِ وَهُوَ بِمَا سِوَاهَا أَجْوَدُ ، وَإِنَّ يَعْقُوبَ لَمْ أَبْتَلِهِ بِبَلاَءٍ إِلاَّ ازْدَادَ بِي حُسْنَ ظَنٍّ.

(۳۵۴۲۶) حضرت عبداللہ بن عبید کے والد ماجد کہتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (اللہ تبارک وتعالیٰ کی خدمت میں) عرض کیا: اے میرے رب! آپ نے حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کا ذکر (اپنے محبوب بندوں میں) فرمایا ہے، یہ (مقام ومرتبہ) آپ نے انہیں (ان کے) کس (عمل کی برکت کی) وجہ سے عطا فرمایا؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے (جواب میں) ارشاد فرمایا: بیشک ابراہیم (علیہ السلام) نے جب بھی (کسی معبودِ باطل یا ناجائز کام کو میرے یا میرے حکم کے مقابلے میں آتے دیکھا اور مجبوراً انہوں نے اس سے) میرا موازنہ کیا تو (اس معبودِ باطل اور غیر شرعی کام کو چھوڑ کر میرے حکم کو اور) مجھے ہی اختیار کیا۔ اور اسحاق (علیہ السلام) نے میری رضا کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ ❶ پیش کر دیا تھا، اور جان کے علاوہ دیگر اشیاء (کو میری رضا کی خاطر صدقہ وخیرات کی مد میں خرچ کرنے کے سلسلے) میں تو ان کی فیاضی (اس سے بھی) بہت زیادہ تھی۔ اور یعقوب (علیہ السلام) کے مجھ پر بھروسہ کا یہ عالم تھا کہ ان) کو میں نے جب بھی آزمایا، میرے ساتھ ان کا حسنِ ظن ہی بڑھا (بدگمانی پیدا نہیں ہوئی)۔

---

❶ حدیث ۳۵۴۰۳ کا حاشیہ دیکھئے

(۳۵٤۲۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى : أَیْ رَبِّ ، أَیُّ عِبَادِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ ، قَالَ : أَكْثَرُهُمْ لِي ذِكْرًا ، قَالَ : ای رب أَيُّ عِبَادِكَ أَغْنَى ؟ قَالَ : الرَّاضِي بِمَا أَعْطَيْته ، قَالَ : ای رب أَيُّ رَبِّ عِبَادِكَ أَحْكَمُ ؟ قَالَ : الَّذِي يَحْكُمُ عَلَى نَفْسِهِ بِمَا يَحْكُمُ عَلَى النَّاسِ.

(۳۵۴۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کیا): اے میرے پروردگا! آپ کے بندوں میں سے کون آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: سب سے زیادہ میرا ذکر کرنے والا۔ انہوں نے پھر عرض کیا: اے میرے پالنہار! آپ کے بندوں میں سے کون سب سے زیادہ امیر ہے؟ اللہ جل شانہ نے فرمایا: میری عطا (کردہ نعمتوں) پر راضی ہو جانے والا۔ آپ نے پھر عرض کیا: اے میرے رب! آپ کے بندوں میں سے کون سب سے زیادہ عمدہ فیصلہ کرنے والا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگوں کے لئے ویسا ہی (درست اور برحق) فیصلہ کرے جیسا (درست و برحق) فیصلہ وہ اپنے لئے کرتا ہے۔

(۳۵٤۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى : أَیْ رَبِّ أَقَرِيبٌ أَنْتَ فَأُنَاجِيَك أَمْ بَعِيدٌ فَأُنَادِيَك ؟ قَالَ : يَا مُوسَى ، أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي ، قَالَ ، يَا رَبِّ ، فَإِنَّا نَكُونُ مِنَ الْحَالِ عَلَى حَالٍ نُعَظِّمُك ، أَوْ نُجِلُّك أَنْ نَذْكُرَك عَلَيْهَا ، قَالَ : وَمَا هِيَ ، قَالَ : الْجَنَابَةُ وَالْغَائِطُ ، قَالَ : يَا مُوسَى ، اذْكُرْنِي عَلَى كُلِّ حَالٍ.

(۳۵۴۲۸) حضرت کعب کہتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے میرے رب! (مجھے بتا دیجئے) کیا آپ (مجھ سے اتنا) قریب ہیں کہ (میں جب آپ کی جناب میں کچھ عرض کرنا چاہوں تو) آپ سے سرگوشی میں بات کروں، یا آپ (مجھ سے اتنا) دور ہیں کہ میں (عرضِ حاجات کے وقت) آپ کو (ذرا بلند آواز میں) پکار کے کلام کیا کروں؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! میں اپنے ہر یاد کرنے والے کے قریب (ہی) ہوتا ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کیا: اے میرے پروردگار! ہم کبھی ایسی حالت میں بھی ہوتے ہیں جس میں ہم آپ کا ذکر کرنا آپ کے شایانِ شان نہیں سمجھتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: وہ کون سی حالت ہے (جس میں تم میرا ذکر کرنا میرے شایانِ شان نہیں سمجھتے)؟ انہوں نے (جواب میں) عرض کیا: ناپاکی (کی حالت میں) اور قضاء حاجت (کے وقت)۔ اللہ جل جلالہ نے فرمایا: اے موسیٰ ہر حال میں میرا ذکر کیا کرو (البتہ قضاء حاجت ودیگر ایسے مواقع پر جہاں زبان سے ذکر کرنا مناسب نہ ہو دل ہی دل میں ذکر کر لیا جائے)۔

(۳۵٤۲۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ : قَالَ مُوسَى لِرَبِّهِ : يَا رَبِّ ، مَا الشُّكْرُ الَّذِي يَنْبَغِي لَك ، قَالَ : لاَ يَزَالُ لِسَانُك رَطْبًا مِنْ ذِكْرِي ، قَالَ : يَا رَبِّ ، إِنِّي أَكُونُ عَلَى حَالٍ أُجِلُّك أَنْ أَذْكُرَك مِنَ الْجَنَابَةِ وَالْغَائِطِ وَإِرَاقَةِ الْمَاءِ وَعَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ، قَالَ : بَلَى ، قَالَ : كَيْفَ أَقُولُ ، قَالَ : قُلْ سُبْحَانَك وَبِحَمْدِكَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ فَاجْنُبْنِي الأَذَى سُبْحَانَك

وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَقِنِي الْأَذَى.

(۳۵۴۲۹) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ جل شانہ سے عرض کیا: اے میرے پروردگار! وہ کون سا شکر (ادا کرنے کا طریقہ) ہے جو (قدرے) آپ کے شایانِ شان ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: (وہ طریقہ یہ ہے کہ) آپ کی زبان ہمیشہ میرے ذکر سے تر رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب میں کبھی ایسی حالت میں ہوتا ہوں جس میں آپ کا ذکر کرنا آپ کے شایانِ شان نہیں سمجھتا، جیسے حالتِ جنابت، قضاء حاجت، غسل کا وقت اور بے وضو ہونے کی حالت میں (تو کیا ایسے حالتوں میں بھی میں آپ کا ذکر کیا کروں)۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا: کیوں نہیں ❶ (ایسی حالت میں بھی دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جا سکتا ہے)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: (ایسے مواقع میں دل ہی دل میں حمد وثنا کے کلمات میں سے) کیسے (کلمات) کہا کروں؟ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: (یوں) کہو: پاک ہیں آپ (اے اللہ تعالیٰ) اور تعریف آپ (ہی) کے لئے ہے۔ آپ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے تو آپ ہی مجھے گندگی سے دور رکھئے۔ پاک ہیں آپ (اے اللہ تعالیٰ) اور تعریف آپ (ہی) کے لئے ہے۔ آپ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے تو آپ ہی مجھے گندگی سے بچائیے۔

(۳۵٤۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ : دَخَلَ جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، أَوْ قَالَ : الْمَلَكُ عَلَى يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ فِي السِّجْنِ ، فَقَالَ : أَيُّهَا الْمَلَكُ الطَّيِّبُ الرِّيحِ ، الطَّاهِرُ الثِّيَابِ ، أَخْبِرْنِي عَنْ يَعْقُوبَ ، أَوْ مَا فَعَلَ يَعْقُوبُ ؟ قَالَ : ذَهَبَ بَصَرُهُ ، قَالَ : مَا بَلَغَ مِنْ حُزْنِهِ ؟ قَالَ : حُزْنُ سَبْعِينَ ثَكْلَى ، قَالَ : مَا أَجْرُهُ ؟ قَالَ : أَجْرُ مِئَةِ شَهِيدٍ.

(۳۵۴۳۰) حضرت خلف بن حوشب کہتے ہیں: جبرائیل علیہ السلام۔ یا وہ کہتے ہیں: کوئی فرشتہ۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس قید خانہ میں حاضر ہوئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: اے خوش مہک و پاکیزہ فرشتے! مجھے یعقوب علیہ السلام کے بارے میں بتلائیے۔ یا انہوں نے فرمایا: یعقوب علیہ السلام کا کیا عمل تھا؟ فرشتے نے جواب دیا: ان کی بینائی چلی گئی تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے پھر دریافت فرمایا: انہیں کس قدر غم ہوا تھا؟ فرشتے نے جواب دیا: ستر ایسی ماؤں کے غم کے بقدر جن کے بچے گم ہو گئے ہوں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے پھر دریافت فرمایا: ان کے لئے (اس پر) کیا اجر ہے؟ فرشتے نے جواب دیا: (ان کے لئے اس پر) سو شہیدوں کے برابر اجر ہے۔

(۳۵٤۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الْأَحْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَكَانَ قَدْ قَرَأَ الْكُتُبَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى فِيمَا أَوْحَى إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ، إِنَّ أَحَبَّ عِبَادِي

---

❶ اس مقام پر محقق عوامہ نے بعض دوسرے نسخوں کے حوالے سے ''کیوں نہیں'' (بلا) کی جگہ ''ہرگز نہیں'' (کلا) کا کلمہ نقل کیا ہے۔ اس صورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اگلے جملے کا مفہوم یہ ہوگا کہ جن مواقع میں آپ کا ذکر جائز ہے ان مواقع میں کن کلمات کے ساتھ ذکر کروں۔ اور دعا کے کلمات میں ''گندگی'' (الاذی) کی جگہ (تکلیف) کا کلمہ آجائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

إلَيَّ الَّذِينَ يَمْشُونَ فِي الأَرْضِ بِالنَّصِيحَةِ ، وَالَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى أَقْدَامِهِمْ إِلَى الْجُمُعَاتِ ، وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالأَسْحَارِ ، أُولَئِكَ الَّذِينَ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أُصِيبَ أَهْلَ الأَرْضِ بِعَذَابٍ ، ثُمَّ رَأَيْتُهُمْ كَفَفْتُ عَذَابِي ، وَإِنَّ أَبْغَضَ عِبَادِي إِلَيَّ الَّذِي يَقْتَدِي بِسَيِّئَةِ الْمُؤْمِنِ ، وَلاَ يَقْتَدِي بِحَسَنَتِهِ.

(۳۵۴۳۱) حضرت یزید بن میسرہ (جو کہ کتاب اللہ کا علم رکھتے تھے) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو وحی فرمایا اس میں یہ بھی تھا: بیشک میرے بندوں میں سے وہ لوگ مجھے زیادہ پسندیدہ ہیں جو دنیا میں خیر خواہی کرنے والے ہیں، اور وہ لوگ جو جمعہ کی نمازوں کے لئے چل کر جاتے ہیں، اور سحر کے وقت میں مغفرت طلب کرنے والے۔ جب میرا ارادہ ہوتا ہے کہ میں اہل زمین کو عذاب دوں تو میں ان لوگوں کی وجہ سے ان پر سے عذاب کو ٹال دیتا ہوں۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ وہ لوگ مجھے ناپسند ہیں جو مومن کی برائی کی تلاش میں رہتے ہیں اور اس کی نیکی کو نہیں دیکھتے۔

(۵) كلام لقمان عليه السلام

حضرت لقمان علیہ السلام کا کلام

(۳۵٤۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ لُقْمَانُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ عَبْدًا أَسْوَدَ ، عَظِيمَ الشَّفَتَيْنِ ، مُشَقَّقَ الْقَدَمَيْنِ.

(۳۵۴۳۲) حضرت مجاہد فرماتے ہیں: حضرت لقمان علیہ السلام سیاہ رنگت والے غلام تھے، ان کے ہونٹ موٹے تھے اور پاؤں میں پھٹن (رہا کرتی) تھی۔

(۳۵٤۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ لُقْمَانُ لاِبْنِهِ :يَا بُنَي ، لاَ يُعْجِبُكَ رَجُلٌ رَحْبُ الذِّرَاعَيْنِ بِالدَّمِ ، فَإِنَّ لَهُ عِنْدَ اللهِ قَاتِلاً لاَ يَمُوتُ.

(۳۵۴۳۳) حضرت عبید بن عمیر کہتے ہیں: حضرت لقمان ؒ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! کوئی خون سے بھرا ہوا طاقتور آدمی تمہیں تعجب میں مبتلا نہ کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے ایک ایسا قاتل متعین ہے جو کبھی نہیں مرتا۔

(۳۵٤۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ ، أَنَّ لُقْمَانَ كَانَ يَقُولُ لاِبْنِهِ :يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللَّهَ ، لاَ تَرَى النَّاسَ أَنَّكَ تَخْشَى وَقَلْبُكَ فَاجِرٌ.

(۳۵۴۳۴) حضرت محمد بن واسع فرماتے ہیں: حضرت لقمان ؒ اپنے بیٹے سے فرمایا کرتے تھے: اے میرے بیٹے تو اللہ تعالیٰ سے ڈر (تاکہ) لوگ تجھے اس حالت میں نہ دیکھیں کہ تو (بظاہر تو اللہ تعالیٰ سے) ڈرتا ہو اور تیرا دل گناہوں سے بھرا ہوا ہو۔

(۳۵٤۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ ثَابِتٍ الرَّبَعِيُّ ، قَالَ جَعْفَرٌ :وَكَانَ يَقْرَأُ الْكُتُبَ ، إِنَّ لُقْمَانَ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا نَجَّارًا ، وَإِنَّ سَيِّدَهُ ، قَالَ لَهُ :اذْبَحْ لِي شَاةً ، قَالَ :فَذَبَحَ لَهُ شَاةً ، فَقَالَ:

ائْتِنِی بِأَطْیَبِهَا مُضْغَتَیْنِ ، فَأَتَاهُ بِاللِّسَانِ وَالْقَلْبِ ، قَالَ : فَقَالَ : مَا کَانَ فِیهَا شَیْءٌ أَطْیَبَ مِنْ هَذَیْنِ ؟ قَالَ : لاَ ، فَسَکَتَ عَنْهُ مَا سَکَتَ ، ثُمَّ قَالَ : اذْبَحْ لِی شَاةً ، فَذَبَحَ لَهُ شَاةً ، قَالَ : أَلْقِ أَخْبَثَهَا مُضْغَتَیْنِ ، فَأَلْقَی اللِّسَانَ وَالْقَلْبَ ، فَقَالَ لَهُ : قُلْتُ لَکَ ائْتِنِی بِأَطْیَبِهَا ، فَأَتَیْتَنِی بِاللِّسَانِ وَالْقَلْبِ ، ثُمَّ قُلْتُ لَکَ : أَلْقِ أَخْبَثَهَا مُضْغَتَیْنِ ، فَأَلْقَیْتَ اللِّسَانَ وَالْقَلْبَ ، فَقَالَ : لَیْسَ شَیْءٌ أَطْیَبَ مِنْهُمَا إِذَا طَابَا ، وَلاَ أَخْبَثَ مِنْهُمَا إِذَا خَبُثَا.

(۳۵۴۳۵) حضرت جعفر جو کہ کتابوں کا مطالعہ کرنے والے تھے فرماتے ہیں: بیشک لقمان علیہ السلام حبشہ کے رہنے والے بڑھئی غلام تھے: (ایک مرتبہ) ان کے آقا نے ان سے کہا: میرے لئے بکری ذبح کرو۔ جعفر کہتے ہیں: انہوں نے ان کے لئے بکری ذبح کر دی۔ ان کے آقا نے کہا: اس کے دو بہترین اعضاء میرے لئے لے آؤ۔ تو وہ اس کے پاس دل اور زبان لے آئے۔ جعفر کہتے ہیں: ان کے آقا نے کہا: کیا اس کے اندر اس سے بہتر کوئی چیز نہ تھی؟ حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ تو ان کا آقا خاموش ہو گیا اور کچھ عرصہ ایسے ہی گزر گیا۔

پھر (ایک دن) ان کے آقا نے کہا: میرے لئے بکری ذبح کرو۔ تو انہوں نے بکری ذبح کر دی۔ ان کے آقا نے کہا: اس کے دو بدترین اعضاء نکال دو۔ تو انہوں نے اس کا دل اور زبان نکال دی۔ ان کے آقا نے کہا: میں نے تم سے کہا دو بہترین اعضاء لے آؤ تو تم دل اور زبان لے آئے پھر میں نے تم سے کہا کہ اس کے دو بدترین اعضاء لے آؤ تو تم پھر دل اور زبان لے آئے (اس کی کیا وجہ ہے؟)۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے فرمایا: جب دل اور زبان پاکیزہ ہوں تو ان سے بہتر کوئی چیز (جسم میں) نہیں ہے۔ اور جب دل اور زبان برے ہوں تو ان سے بدتر کوئی چیز (جسم) میں نہیں ہے۔

(۳۵٤۳٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَیَّارٍ ، قَالَ : قِیلَ لِلُقْمَانَ : مَا حِکْمَتُکَ ؟ قَالَ : لاَ أَسْأَلُ عَمَّا کُفِیت ، وَلاَ أَتَکَلَّفُ مَا لاَ یَعْنِینِی.

(۳۵۴۳۶) حضرت سیار کہتے ہیں: حضرت لقمان علیہ السلام سے عرض کیا گیا: آپ کی حکمت (و دانائی کا حاصل) کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں اس چیز کا سوال نہیں کرتا جس کی مجھے حاجت نہ ہو۔ اور ایسا کام نہیں کرتا جس کا کوئی فائدہ نہ ہو۔

(۳۵٤۳۷) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِیلُ الْمَکِّیُّ وَمُبَارَکٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ لُقْمَانُ لاِبْنِهِ : یَا بُنَیَّ حَمَلْتُ الْجَنْدَلَ وَالْحَدِیدَ فَلَمْ أَرَ شَیْئًا أَثْقَلَ مِنْ جَارِ سُوءٍ ، وَذُقْتُ الْمِرَارَ کُلَّهُ فَلَمْ أَرَ شَیْئًا أَمَرَّ مِنَ التَّجَبُّرِ.

(۳۵۴۳۷) حضرت حسن کہتے ہیں: حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں نے پتھر اور لوہا اٹھایا ہے، مگر برے پڑوسی سے زیادہ وزنی (یعنی تکلیف دہ) چیز کوئی نہیں دیکھی۔ اور میں نے ہر کڑوی چیز کا ذائقہ دیکھا ہے، مگر تکبر سے زیادہ کڑوی چیز کوئی نہیں دیکھی۔

(۳۵٤۳۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا یُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سَأَلَ مُوسَی

جِمَاعًا مِنَ الْعَمَلِ فَقِيلَ لَهُ : انْظُرْ مَا تُرِيدُ أَن يُصَاحِبكَ بِهِ النَّاسُ فَصَاحِبِ النَّاسَ بِهِ.

(۳۵۴۳۸) حضرت حسن کہتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسی بات کے بارے میں سوال کیا جو تمام اعمال کی جامع ہو (کہ اس کے مفہوم میں تمام بھلائیاں شامل ہو جائیں)۔ تو انہیں جواب ملا: غور کیجئے کہ آپ اپنے ساتھ لوگوں کا کیسا معاملہ پسند فرماتے ہیں، پھر لوگوں کے ساتھ بھی ویسا ہی معاملہ کیجئے۔

(٣٥٤٣٩) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ أَسْلَمَ الْمُنْقِرِيُّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ حَاجِبَا يَعْقُوبَ قَدْ وَقَعَا عَلَى عَيْنَيْهِ ، فَكَانَ يَرْفَعُهُمَا بِخِرْقَةٍ ، فَقِيلَ لَهُ : مَا بَلَغَ بِكَ هَذَا ، قَالَ : طُولُ الزَّمَانِ وَكَثْرَةُ الأَحْزَانِ ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ : يَا يَعْقُوبُ شَكَوْتَنِي ، قَالَ : يَا رَبِّ خَطِيئَةٌ أَخْطَأْتُهَا فَاغْفِرْهَا.

(۳۵۴۳۹) حضرت حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں: حضرت یعقوب علیہ السلام کے ابرو آپ کی آنکھوں پر جھک گئے تھے۔ آپ کپڑے کی ایک دھجی سے انہیں اٹھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان سے عرض کیا گیا: آپ کی یہ حالت کیسے ہوئی؟ انہوں نے فرمایا: لمبی عمر اور غموں کی کثرت (کی وجہ سے)۔ اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی: اے یعقوب علیہ السلام آپ نے میری شکایت کی ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ بہت بڑی خطا ہے جو مجھ سے سرزد ہوگئی۔ بس آپ میری مغفرت فرما دیجئے۔

(٣٥٤٤٠) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : جَلَسْتُ يَوْمًا إِلَى أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ وَهُوَ يَقُصُّ ، فَقَالَ : أَلاَ أُخْبِرُكُمْ مَنْ كَانَ أَطْيَبَ النَّاسِ طَعَامًا ؟ فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدْ نَظَرُوا إِلَيْهِ ، قَالَ : إِنَّ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا كَانَ أَطْيَبَ النَّاسِ طَعَامًا ، إِنَّمَا كَانَ يَأْكُلُ مَعَ الْوَحْشِ كَرَاهَةَ أَنْ يُخَالِطَ النَّاسَ فِي مَعَايِشِهِمْ.

(۳۵۴۴۰) حضرت ابن شہاب کہتے ہیں: ایک دن میں ابوادریس خولانی کے پاس بیٹھا تھا اور وہ گفتگو کر رہے تھے۔ چنانچہ فرمانے لگے: کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ عمدہ غذا استعمال کرنے والی ہستی کون سی تھی؟ اس پر انہوں نے لوگوں کو اپنی جانب متوجہ پایا تو فرمایا: یحییٰ بن زکریا علیہ السلام سب سے بہتر غذا استعمال فرماتے تھے، ان کا طرز عمل یہ تھا کہ وہ جانوروں کی معیت میں کھا پی لیا کرتے تھے، کیونکہ وہ یہ بات ناپسند فرماتے تھے لوگوں کی (ناجائز) کمائیوں میں شریک ہوں۔

(٣٥٤٤١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَقَدْ قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ : (رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ) وَهُوَ أَكْرَمُ خَلْقِهِ عَلَيْهِ ، وَلَقَدْ كَانَ افْتَقَرَ إِلَى شِقِّ تَمْرَةٍ ، وَلَقَدْ أَصَابَهُ الْجُوعُ حَتَّى لَزِقَ بَطْنُهُ بِظَهْرِهِ.

(۳۵۴۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تحقیق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''اے میرے رب بیشک میں اس اچھی چیز کا محتاج ہوں جو آپ میری طرف اتاریں'' حالانکہ آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ معزز تھے۔ اور یقینی

بات ہے کہ آپ کے پاس کھجور کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی نہ تھا۔ اور بھوک کی وجہ سے آپ علیہ السلام کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ آپ کا پیٹ کمر سے جا لگا تھا۔

(٣٥٤٤٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ يَدْعُو : اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّبِيَّ. (ابن المبارك ١٥١٥)

(۳۵۴۴۲) حضرت عبداللہ بن اوس فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ایک نبی یوں دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ پاک آپ میری یوں حفاظت فرمائیے جیسے آپ بچے کی حفاظت فرماتے ہیں۔

(٦) ما ذكر عن نبيّنا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزّهدِ

زھد سے متعلق ہمارے نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودات

(٣٥٤٤٣) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بَعْضِ الْمَدَنِيِّينَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: تَعَرَّضَتِ الدُّنْيَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ أُرِيدُكِ، قَالَتْ: إِنْ لَمْ تُرِدْنِي فَسَيُرِيدُنِي غَيْرُكَ.

(۳۵۴۴۳) حضرت عطاء بن یسار کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دنیا (کی غیر ضروری مادی نعمتیں) پیش ہوئیں تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: یقیناً مجھے تمہاری کوئی خواہش نہیں ہے۔ تو اس نے کہا: اگر آپ کو میری خواہش نہیں ہے تو عنقریب آپ کے سوا دیگر لوگ میری خواہش کریں گے۔

(٣٥٤٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رَاكِبٍ ، قَالَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا. (احمد ۴۴۱۔ ابویعلی ۵۲۰۷)

(۳۵۴۴۴) حضرت عبداللہ کہتے ہیں: رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی سوار سخت گرم دن میں کسی درخت کے نیچے رکے، پھر اسے چھوڑ کر (اپنی اصل منزل کی جانب) چل دے۔

(٣٥٤٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ، أَوْ بِبَعْضِ جَسَدِي ، فَقَالَ لِي : يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، كُنْ غَرِيبًا ، أَوْ عَابِرَ سَبِيلٍ ، وَعُدَّ نَفْسَكَ فِي أَهْلِ الْقُبُورِ ، قَالَ مُجَاهِدٌ : وَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ : إِذَا أَصْبَحْتَ فَلاَ تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلاَ تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ ، وَخُذْ مِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ ، وَمِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ ، فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا اسْمُكَ غَدًا. (احمد ۴۱۔ ابن المبارک ۱۳)

(۳۵۴۴۵) حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرا ہاتھ - یا مجھے - پکڑا اور

مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر کسی پردیسی یا راہ رو کی مانند زندگی گزار، اور خود کو اہل قبور میں شمار کر۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں: (یہ روایت بیان کرنے کے بعد) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب صبح ہو جائے تو تم آئندہ شام کے بارے میں مت سوچو اور جب شام ہو جائے تو تم آئندہ صبح کے بارے میں مت سوچو۔ اور اپنی موت (کے آنے) سے پہلے اپنی زندگی سے فائدہ اٹھالو، اور اپنی بیماری (کے آنے) سے پہلے اپنی صحت سے نفع اُٹھالو، کیونکہ یقیناً تم نہیں جانتے کہ کل تمہارا کیا نام ہوگا (زندہ یا مردہ)۔

(٣٥٤٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُصْلِحُ خُصًّا لَنَا ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قُلْتُ : خُصٌّ لَنَا وَهِيَ نُصْلِحُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَرَى الأَمْرَ إِلاَّ أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ. (ابوداؤد ۵۱۹۴۔ ترمذی ۲۳۳۵)

(۳۵۴۴۶) حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا ہمارے پاس سے گزر ہوا تو ہم اپنے جھونپڑے کو درست کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہمارا جھونپڑا ہے جسے ہم ٹھیک کر رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: امر (قیامت یا موت) تو اس (کے صحیح ہونے) سے بھی پہلے آجانے والا ہے (لہٰذا اس کی تیاری کے لئے اپنے اعمال کی اصلاح اور درستی کی بھی فکر کرنی چاہئے)۔

(٣٥٤٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا أَخَا بَنِي فِهْرٍ يَقُولُ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : وَاللهِ مَا الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ كَمَا يَضَعُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ. (مسلم ۲۱۹۳۔ ترمذی ۲۳۲۳)

(۳۵۴۴۷) حضرت مستورد جو کہ بنی فہر سے تعلق رکھتے ہیں کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کی قسم آخرت (کے مقابلے) میں (دنیا کی مثال) ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی کو دریا میں ڈبو کر نکال لے، پھر دیکھے کہ (اس دریا کے پانی میں سے اس کی انگلی کے ساتھ لگ کر) کتنا نکلا ہے (بس جو حیثیت دریا کے پانی کے مقابلے میں انگلی پر لگے ہوئے پانی کی ہے وہی حیثیت آخرت کے مقابلے میں دنیا کی ہے)۔

(٣٥٤٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِثْلُهُ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا. (احمد ۲۲۸)

(۳۵۴۴۸) حضرت مستورد سے ایک اور روایت بھی اسی طرح کی منقول ہے لیکن اس میں ''نکال لے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

(٣٥٤٤٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ وِسَادُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ. (مسلم ۱۶۵۰۔ ابوداؤد ۴۱۴۳)

(۳۵۴۴۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس تکیہ پر رسول اللہ ﷺ ٹیک لگایا کرتے تھے وہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی

چھال بھری ہوئی تھی۔

(٣٥٤٥٠) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو عن يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ : عَادَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّابًا ، فَقَالُوا : أَبْشِرْ أَبَا عَبْدِ اللهِ تَرِدُ عَلَى مُحَمَّدٍ عليه الصلاة والسلام الْحَوْضَ ، فَقَالَ : كَيْفَ بِهَذَا وَهَذَا أَسْفَلُ الْبَيْتِ وَأَعْلاَهُ ، وَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا كَقَدْرِ زَادِ الرَّاكِبِ. (طبرانی ۳۶۹۵۔ ابو نعیم ۳۶۰)

(۳۵۴۵۰) حضرت یحییٰ بن جعدہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ کرام حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو ان سے کہا: اے ابوعبداللہ خوشخبری لیجئے کہ آپ (روز قیامت) حضور ﷺ کے پاس حوض کوثر پر تشریف لے جائیں گے۔ (یہ سن کر) حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیسے ہوسکتا ہے، جب کہ میرے گھر کی یہ شان وشوکت ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (آگاہ کرتے ہوئے) فرمایا تھا: تمہارے لئے دنیا میں سے اتنا حصہ کافی ہے جتنا ایک مسافر کا توشہ ہوتا ہے۔

(٣٥٤٥١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ فَبَكَى ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ : مَا يُبْكِيك يَا خَالِي ، أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا ، فَقَالَ : فَكُلٌّ لاَ ، وَلَكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا ، قَالَ : يَا أَبَا هَاشِمٍ ، إِنَّهَا لَعَلَّهَا تُدْرِكُكُمْ أَمْوَالٌ يُؤْتَاهَا أَقْوَامٌ ، فَإِنَّمَا يَكْفِيك مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأُرَانِي قَدْ جَمَعْت. (ترمذی ۲۳۲۷۔ احمد ۴۴۳)

(۳۵۴۵۱) حضرت شقیق کہتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ماموں ابو ہاشم بن عتبہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو ان کے ماموں رونے لگے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: اے میرے ماموں آپ کیوں رو رہے ہیں، کیا (مرض کی) تکلیف نے آپ کو رنجیدہ کر رکھا ہے یا دنیا سے (طبعی) لگاؤ نے۔ انہوں نے جواب دیا: ایسی کوئی بات نہیں ہے، بلکہ (مجھے تو اس بات نے رنجیدہ کر رکھا ہے کہ) نبی اکرم ﷺ نے ہمیں وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا: اے ابو ہاشم! تمہیں بھی یقیناً وہ مال و دولت میسر آئے گا جو دیگر (فاتح) اقوام کو میسر آتا ہے، مگر تمہارے لئے تو صرف ایک خادم اور راہ خدا میں (جہاد کے لئے) ایک سواری ہی کافی ہو گی۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ میں (اس سے کہیں زیادہ) مال جمع کر چکا ہوں۔

(٣٥٤٥٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ ، قَالَ : دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى خَالِهِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : وَزَادَ فِيهِ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ بِإِسْنَادِهِ : يَا لَيْتَهُ كَانَ بَعْرًا حَوْلَنَا. (ابن ماجہ ۴۱۰۳۔ احمد ۲۹۰)

(۳۵۴۵۲) حضرت سمرہ بن سہم کہتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ماموں کے ہاں تشریف لے گئے، اس کے بعد راوی نے گزشتہ واقعہ نقل فرمایا اور کہا کہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت میں (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ماموں کا یہ قول بھی نقل فرمایا ہے: اے کاش ہمارے چاروں طرف کامل دائمی فقر ہوتا۔

(۳۵٤۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْيَاخِهِ ، قَالَ : دَخَلَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَلَى سَلْمَانَ يَعُودُهُ فَبَكَى . قَالَ : فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ : مَا يُبْكِيكَ أَبَا عَبْدِ اللهِ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ، وَتَلْقَاهُ وَتَرِدُ عَلَيْهِ الْحَوْضَ ، فَقَالَ سَلْمَانُ : أَمَا إِنِّي لاَ أَبْكِي جَزَعًا مِنَ الْمَوْتِ ، وَلاَ حِرْصًا عَلَى الدُّنْيَا ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ : لِيَكُنْ بُلْغَةُ أَحَدِكُمْ مِثْلَ زَادِ الرَّاكِبِ ، قَالَ : وَحَوْلِي هَذِهِ الأَسَاوِدَ ، قَالَ : وَإِنَّمَا حَوْلَهُ وِسَادَةٌ وَجَفْنَةٌ وَمَطْهَرَةٌ ، فَقَالَ سَعْدٌ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، اعْهَدْ إِلَيْنَا عَهْدًا نَأْخُذُ بِهِ مِنْ بَعْدِكَ ، فَقَالَ : يَا سَعْد ، اذْكُرَ اللَّهَ عِنْدَ هَمِّكَ إِذَا هَمَمْت ، وَعِنْدَ حُكْمِكَ إِذَا حَكَمْت ، وَعِنْدَ يَدِكَ إِذَا أَقْسَمْتَ . (ابن سعد ۹۰)

(۳۵۴۵۳) حضرت ابوسفیان اپنے مشائخ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے وہ رونے لگے۔راوی کہتے ہیں: تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا: آپ کو کس بات نے رلا دیا؟ حالانکہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حال میں رحلت فرمائی کہ وہ آپ سے راضی تھے، آپ (روز قیامت) ان سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کریں گے اور حوض کوثر پر بھی ان کے پاس تشریف لے جائیں گے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: میں موت سے وحشت یا دنیا سے لگاؤ کی وجہ سے نہیں رو رہا بلکہ (مجھے تو یہ بات غمگین کئے ہوئے ہے کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں (یہ) وصیت فرمائی تھی: تمہارے گزر بسر کا انحصار صرف اتنی مقدار پر ہونا چاہئے جتنا ایک سوار (مسافر) کا توشہ ہوتا ہے۔ جب کہ میرے اردگرد یہ تکئے رکھے ہوئے ہیں (جو کہ مسافر کے توشہ سے زائد چیز ہے)۔ راوی کہتے ہیں: حالانکہ ان کے پاس صرف ایک تکیہ، ایک بڑا پیالہ اور ایک لوٹا رکھا تھا۔ پھر سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! آپ بھی ہمیں کوئی وصیت فرمائیں جسے ہم آپ کے بعد اپنائے رکھیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اے سعد! (تین موقعوں پر) اللہ تعالیٰ کو (خصوصیت سے) یاد رکھو، (اول) اس وقت جب تمہیں کوئی غم لاحق ہو، (دوسرا) اس وقت جب تم کوئی فیصلہ کرنے لگو، اور (تیسرا) اس وقت جب تم (شرکاء کے درمیان کوئی ایسی) تقسیم کرنے لگو (جس میں شرعا برابری لازم ہو)۔

(۳۵٤۵٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ النَّصْرِيُّ ، عَنْ نَهْشَلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا عِلْمَهُمْ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ ، وَلَكِنَّهُمْ بَذَلُوهُ لأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَى أَهْلِهَا ، سَمِعْت نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ آخِرَتِهِ ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ وَأَحْوَالُ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللَّهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهَا وَقَعَ . (مسند ۳۴۵)

(۳۵۴۵۴) حضرت اسود کہتے ہیں: عبداللہ نے فرمایا: اگر اہل علم اپنے علم کی حفاظت کریں، اور اس (علم) کو ان ہی لوگوں میں پھیلائیں جو اس کے اہل ہیں، تو وہ اس کے باعث اہل زمانہ پر حکومت کریں۔ لیکن انہوں نے وہ علم اہل دنیا میں لٹاڈالا تا کہ اس

کے ذریعہ ان سے ان کی دنیا (کا مال و دولت اور فوائد) حاصل کریں۔ تو وہ اہل دنیا میں رسوا ہو (کر رہ) گئے۔ میں نے تمہارے نبی علیہ السلام کو (یہ) فرماتے سنا ہے: جس نے اپنی تمام فکروں میں سے ایک (دین کی فکر) کو اختیار کر لیا، اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کے معاملہ میں اس کے لئے کافی ہو جائیں گے۔ اور جس شخص کو (دنیاوی) فکروں اور دنیا کے حالات نے (الجھا کر) متفرق (خواہشات اور آرزوؤں میں مبتلا) کر ڈالا تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پروانہ ہوگی کہ وہ (مصائب و گمراہی کی) کس وادی میں جا پڑے۔

(٣٥٤٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الإِيمَانَ إِذَا دَخَلَ الْقَلْبَ انْفَسَحَ لَهُ الْقَلْبُ وَانْشَرَحَ ، وَذَكَرَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلإِسْلاَمِ﴾ قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَهَلْ لِذَلِكَ مِنْ آيَةٍ يُعْرَفُ بِهَا؟ قَالَ :نَعَمْ ، الإِنَابَةُ إِلَى دَارِ الْخُلُود ، وَالتَّجَافِي عَنْ دَارِ الْغُرُورِ ، وَالاسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ الْمَوْتِ. (ابن المبارك ٣١٥)

(٣٥٤٥٥) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب ایمان دل میں داخل ہوتا ہے تو دل کھل جاتا ہے اور اس میں انشراح پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلإِسْلاَمِ﴾ لوگوں نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! اس کی کوئی علامت ہے جس کے ذریعے اسے پہچانا جائے؟ آپ نے فرمایا اس کی علامت آخرت کی طرف رجوع، دھوکے کے گھر سے بیزاری اور موت کے آنے سے پہلے موت کی تیاری ہے۔''

(٣٥٤٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِسْوَرٍ ، قَالَ :تَلاَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :﴿فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلإِسْلاَمِ﴾ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا هَذَا الشَّرْحُ ، قَالَ :نُورٌ يُقْذَفُ بِهِ فِي الْقَلْبِ فَيَنْفَسِحُ لَهُ الْقَلْبُ ، قَالَ :فقيل :فَهَلْ لِذَلِكَ مِنْ أَمَارَةٍ يُعْرَفُ بِهَا ، قَالَ :نَعَمْ ، قِيلَ :وَمَا هِيَ ، قَالَ :الإِنَابَةُ إِلَى دَارِ الْخُلُود ، وَالتَّجَافِي عَنْ دَارِ الْغُرُورِ ، وَالاسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ لِقَاءِ الْمَوْتِ. (ابن جرير ٢٧)

(٣٥٤٥٦) حضرت عبداللہ بن مسور فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی ﴿فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلإِسْلاَمِ﴾ لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ شرح کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ ایک نور ہے جب یہ دل میں آتا ہے تو دل کھل جاتا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا اس کی کوئی علامت ہے جس کے ذریعے اسے پہچانا جائے؟ آپ نے فرمایا اس کی علامت آخرت کی طرف توجہ، دھوکے کے گھر سے بیزاری اور مرنے سے پہلے مرنے کی تیاری ہے۔

(٣٥٤٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَيَعْلَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :انْظُرْ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرْفَعَ رَجُلٍ تَرَاهُ فِي الْمَسْجِدِ ، قَالَ :فَنَظَرْت فَإِذَا بِرَجُلٍ عَلَيْهِ حُلَّةٌ ، فَقُلْتُ : هَذَا ، قَالَ :فَقَالَ :انْظُرْ أَوْضَعَ رَجُلٍ تَرَاهُ فِي الْمَسْجِدِ ، قَالَ :فَنَظَرْت فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ أَخْلاَقٌ ، فَقُلْتُ :هَذَا،

فَقَالَ :هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِنْ هَذَا. (احمد ۱۵۷)

(۳۵۴۵۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک مرتبہ فرمایا کہ دیکھ تمہیں مسجد میں سب سے زیادہ عالی شان شخص کون نظر آ رہا ہے؟ میں نے غور کیا تو مسجد میں ایک آدمی ایسا تھا جس کے بدن پر عمدہ لباس تھا۔ میں نے کہا یہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مسجد میں سب سے زیادہ کم تر شخص کون سا ہے؟ میں نے غور کیا تو دیکھا کہ ایک آدمی ہے جس کے جسم پر بوسیدہ لباس ہے میں نے عرض کیا کہ یہ ہے۔آپ نے فرمایا کہ اگر پہلے جیسوں سے ساری زمین بھی بھر جائے تو یہ دوسرا ان سب سے بہتر ہے۔

(٣٥٤٥٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ ، عَنْ خَرَشَةَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (احمد ۱۵۷۔ ابن حبان ۶۸۱)

(۳۵۴۵۸) ایک اور راوی سے یونہی منقول ہے۔

(٣٥٤٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ فَرُّوخَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، قَالَ :أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ أَزْهَدُ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا، فَقَالَ :مَنْ لَمْ يَنْسَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى، وَتَرَكَ أَفْضَلَ زِينَةِ الدُّنْيَا ، وَآثَرَ مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى ، وَلَمْ يَعُدَّ غَدًا مِنْ أَيَّامِهِ ، وَعَدَّ نَفْسَهُ مِنَ الْمَوْتَى. (بیہقی ۱۰۵۱۵)

(۳۵۴۵۹) حضرت ضحاک بن مزاحم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! دنیا کے معاملہ میں لوگوں میں سب سے بڑا زاہد کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قبروں اور بوسیدہ ہونے کو نہ بھولے۔اور دنیا کی زینت میں سے افضل کو چھوڑ دے،اور باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر ترجیح دے اور کل کے دن کو اپنے ایام (حیوۃ) میں سے شمار نہ کرے اور اپنے کو مردوں میں شمار کرے۔

(٣٥٤٦٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَرَّاحٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِرَجُلٍ :اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ :حَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ ، وَشَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ. (ابو نعیم ۱۴۸۔ ابن المبارک ۲)

(۳۵۴۶۰) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: ''تم پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے قبل غنیمت سمجھو: اپنی زندگی کو موت سے پہلے،اور اپنی فراغت کو اپنی مشغولیت سے پہلے، اپنی تونگری کو اپنے فقر سے پہلے، اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے اور اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے۔ (غنیمت جانو)

(٣٥٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ الأَحْمَسِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ ، قَالَ : قُلْنَا :إِنَّا لَنَسْتَحْيِي يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لَيْسَ ذَاكَ ، وَلَكِنَّ مَنِ اسْتَحْيَا مِنَ اللهِ حَقَّ

الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ ، وَمَا حَوَى ، وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ ، وَمَا وَعَى ، وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلَى ، وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ. (ترمذی ۲۴۵۸۔ احمد ۳۸۷)

(۳۵۴۶۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کرو جیسا کہ حیا کا حق ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم تو حیا کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "یہ حیا نہیں بلکہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرے جیسا کہ حیا کا حق ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ سر اور اس میں موجود اعضاء کی حفاظت کرے، اور اس کو چاہیے کہ پیٹ اور اس میں موجود اعضاء کی حفاظت کرے، اور اس کو چاہیے کہ وہ موت اور بوسیدہ ہونے کو یاد کرے اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے تو وہ دنیا کی زینت چھوڑ دیتا ہے۔ پس جو شخص یہ کام کرلے تو پس تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے میں حق ادا کردیا۔

(٣٥٤٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ، يُقَالَ لَهَا الْعَضْبَاءُ لاَ تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُ حَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ لاَ يَرْتَفِعَ مِنْهَا شَيْءٌ إِلاَّ وَضَعَهُ ، يَعْنِي الدُّنْيَا.

(۳۵۴۶۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اونٹنی تھی جس کو عضباء کہا جاتا تھا۔ اس اونٹنی سے آگے نہیں گزرا جا سکتا تھا۔ پس ایک اعرابی ایک جوان اونٹ پر بیٹھ کر آیا اور اس اونٹنی سے آگے نکل گیا۔ تو یہ بات مسلمانوں کو بہت شاق گزری۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عضباء پر سبقت کردی گئی ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "بیشک یہ بات اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کہ اس دنیا سے جو چیز بھی بلندی حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو نیچا (بھی) کریں۔

(٣٥٤٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ :أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ ، لَقَدْ رَأَيْت نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلأُ بِهِ بَطْنَهُ.

(مسلم ۳۵۔ احمد ۲۴)

(۳۵۴۶۳) حضرت سماک، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو یہ کہتے سنا: کیا تم اپنی چاہت والے کھانے اور مشروبات میں نہیں ہو؟ جبکہ میں نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ ان کے پاس گھٹیا اور خشک کھجوریں بھی اتنی مقدار میں موجود نہیں تھیں کہ جس کے ذریعہ سے وہ اپنا پیٹ بھر لیتے۔

(٣٥٤٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ لِي إِزَارًا غَلِيظًا مِنَ الَّذِي يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ الأَكْسِيَةِ الَّتِي تَدْعُونَهَا

الْمُلَبَّدَةَ فَأَقْسَمَتْ لِي :لَقُبِضَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا. (بخاری ۵۸۱۸۔ مسلم ۱۶۴۹)

(۳۵۴۶۱) حضرت ابو بردہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے ایک موٹا ازار نکال کر دکھایا۔ یہ ازار ان کپڑوں سے بنا ہوا تھا جو یمن میں بنائے جاتے ہیں۔ اُن چادروں میں سے ایک چادر نکالی جس کو تم پیوندگی چادر کہتے ہو۔ پھر مجھے قسم کھا کر کہا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک انہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی۔

(۳۵۴۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَالِمٍ ، أَوْ فَهْمٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِهَدِيَّةٍ ، فَنَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَجْعَلُهَا فِيهِ، فَقَالَ : ضَعْهُ بِالْحَضِيضِ ، فَإِنَّمَا هُوَ عَبْدٌ يَأْكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ ، وَيَشْرَبُ كَمَا يَشْرَبُ الْعَبْدُ ، وَلَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى مِنْهَا كَافِرًا شَرْبَةَ مَاءٍ. (ابن ابی الدنیا ۳۶۵)

(۳۵۴۶۲) قبیلہ بنو سالم ...... یا فہم ...... کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہدیہ لایا گیا۔ پس آپ نے (اردگرد) دیکھا تو آپ کو کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس میں آپ اس کو رکھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس کو زمین پر (ہی) رکھ دو۔ سو یہ بھی ایک بندہ ہے جو اور بندوں کی طرح کھاتا ہے۔ اور اسی طرح پیتا ہے جس طرح اور بندے پیتے ہیں۔ اور اگر دنیا کا وزن اللہ تعالیٰ کے ہاں مچھر کے پر کے بقدر بھی ہوتا تو کوئی کافر دنیا سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پی سکتا۔

(۳۵۴۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، قَالَ :قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ :أَيْ رَسُولَ اللهِ ، أَوْصِنِي ، قَالَ :اعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَاعْدُدْ نَفْسَكَ مِنَ الْمَوْتَى ، وَاذْكُرَ اللَّهَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَشَجَرٍ ، وَإِذَا عَمِلْتَ السَّيِّئَةَ فَاعْمَلْ بِجَنْبِهَا حَسَنَةً :السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلاَنِيَةُ بِالْعَلاَنِيَةِ. (ہناد ۱۰۹۲)

(۳۵۴۶۳) حضرت ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے کوئی وصیت فرما دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اللہ کی عبادت یوں کرو کہ گویا وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور تم اپنے نفس کو مردوں میں شمار کرو۔ اور اللہ کا ذکر ہر درخت اور پتھر کے پاس کرو، اور جب تم کوئی گناہ کر بیٹھو تو اس کے پیچھے ہی کوئی نیکی کر لو۔ پوشیدہ کے بدلہ پوشیدہ اور اعلانیہ کے بدلہ اعلانیہ۔

(۳۵۴۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ ، يَعْنِي الْمَوْتَ.

(۳۵۴۶۴) حضرت ابو سلمہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''تم لذتوں کو توڑنے والی چیز ...... یعنی موت ...... کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔

(۳۵۴۶۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ ، يَعْنِي

الْمَوْتَ. (احمد ۲۹۲۔ حاکم ۳۲۱)

(۳۵۴۶۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم لذتوں کو توڑ
والی چیز ...... یعنی موت...... کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔

(٣٥٤٦٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : ذُكِرَ رَ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُحْسِنَ عَلَيْهِ الثَّنَاءُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ ذِكْ
لِلْمَوْتِ فَلَمْ يُذْكَرْ ذَلِكَ منه ، فَقَالَ : مَا هُوَ كَمَا تَذْكُرُونَ. (ابو نعیم ۲۹۹)

(۳۵۴۶۹) حضرت ابن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک آدمی کا ذکر ہوا اور اس کی ا
تعریف کی گئی تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''اس کا موت کو یاد کرنے کا رویہ کیسا ہے؟'' تو یہ بات ان کے حوالہ سے ذکر نہیں کی گئی۔ا
پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص ایسا نہیں ہے جیسا تم نے ذکر کیا ہے۔

(٣٥٤٧٠) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَفَى بِالْمَوْتِ مُزَهِّدًا فِي الدُّنْيَا وَمُرَغِّبًا فِي الآخِرَةِ.

(۳۵۴۷۰) حضرت ربیع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا سے بے رغبتی دلانے
آخرت کا شوق دلانے کے لیے موت ہی کافی ہے۔

(٣٥٤٧١) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَوْ شَاءَ
لَجَعَلَكُمْ أَغْنِيَاءَ كُلَّكُمْ ، لاَ فقير فيكم ، ولَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ فُقَرَاءَ كُلَّكُمْ لاَ غَنِيَّ فِيكُمْ وَلَكِنِ ا
بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ. (بیہقی ۱۰۰۷۲)

(۳۵۴۷۱) حضرت حسن، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو
سب لوگوں کو غنی بنا دیتا کہ تم میں کوئی فقیر نہ ہوتا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تم سب لوگوں کو فقیر بنا دیتا کہ تم میں کوئی غنی نہ ہوتا۔ لیکن ا
تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ آزمائش میں ڈال دیا ہے۔

(٣٥٤٧٢) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ ال
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْقَبْرِ جَثَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَبْرِ ، قَا
فَاسْتَدَرْتُ فَاسْتَقْبَلْتُهُ ، قَالَ : فَبَكَى حَتَّى بَلَّ الثَّرَى ، ثُمَّ قَالَ : إِخْوَانِي ، لِمِثْلِ هَذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ فَأَعِدُّو
(ابن ماجه ۴۱۹۵۔ احمد

(۳۵۴۷۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھے۔ پس ج
آپ ﷺ قبر کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ قبر پر دو زانو بیٹھ گئے۔...... راوی کہتے ہیں ...... میں بھی مڑ گیا اور میں نے آپ

طرف رخ کر لیا۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ رونے لگے یہاں تک کہ زمین تر ہو گئی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بھائیو! اس کے مثل عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔ پس تم تیاری کرو۔

۳۵۴۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : أُخْبِرْت ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبْعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ إلاَّ قَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ ، وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبْعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إلاَّ قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَإِنَّ الرُّوحَ الأَمِينَ نَفَثَ فِي رُوْعِي ، أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَجْمِلُوا فِي الطَّلَبِ ، وَلاَ يَحْمِلُكُمَ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ عَلَى أَنْ تَطْلُبُوهُ بِمَعَاصِي اللهِ فَإِنَّهُ لاَ يُنَالُ مَا عِنْدَ اللهِ إلاَّ بِطَاعَتِهِ. (ابن ماجه ۲۱۴۴)

۳۵۴۷۲) حضرت عبد الملک بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''اے لوگو! کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تمہیں جنت سے قریب کرے اور جہنم سے تمہیں دور کرے مگر یہ کہ میں نے ہیں اُس چیز کا حکم دے دیا ہے۔ اور کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تمہیں جہنم سے قریب کرے اور جنت سے دور کرے مگر یہ کہ میں نے ہیں اُس چیز سے منع کر دیا ہے۔ اور روح الامین نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی جان ایسی نہیں ہے جو اپنا رزق پورا رنے سے پہلے موت کا شکار ہو جائے۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور طلب رزق میں اچھا طریقہ اختیار کرو۔ اور رزق کا سست رو ہو کر آنا ہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس کو اللہ کی نافرمانیوں سے تلاش کرو۔ کیونکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کو اللہ کی اعت کے ذریعہ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۳۵۴۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذَا ذَكَرَ أَصْحَابَ الأُخْدُودِ تَعَوَّذَ بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلاَءِ.

۳۵۴۷۱) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اصحاب الاخدود کا ذکر ہوتا تو جناب نبی کریم ﷺ سخت ابتلاء سے ا کی پناہ مانگتے تھے۔

۳۵۴۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَخِي نُعْمَانُ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَتْ لأَبِيهَا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا عَلَيْك لَوْ لَبِسْت أَلْيَنَ مِنْ ثَوْبِك هَذَا وَأَكَلْت أَطْيَبَ مِنْ طَعَامِكَ هَذَا ، قَدْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ الأَرْضَ ، وَأَوْسَعَ عَلَيْك الرِّزْقَ ؟ قَالَ : سَأُخَاصِمُك إلَى نَفْسِكَ ، أَمَا تَعْلَمِينَ مَا كَانَ يَلْقَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شِدَّةِ الْعَيْشِ ، وَجَعَلَ يُذَكِّرُهَا شَيْئًا مِمَّا كَانَ يَلْقَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَبْكَاهَا ، قَالَ : قَدْ قُلْتُ لَك إنَّهُ كَانَ لِي صَاحِبَانِ سَلَكَا طَرِيقًا فَإِنِّي إنْ سَلَكْت غَيْرَ طَرِيقِهِمَا سُلِكَ بِي غَيْرَ طَرِيقِهِمَا ، فَإِنِّي وَاللهِ

لَأُشَارِكَنَّهُمَ فِي مِثْلِ عَيْشِهِمَا الشَّدِيدِ ، لَعَلِّي أُدْرِكُ مَعَهُمَا عَيْشَهُمَا الرَّخِيَّ ، يَعْنِي بِصَاحِبَيْهِ النَّبِيَّ صَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رضى اللَّهُ عَنْهُ. (عبد بن حميد ۲۵۔ ابن المبارك ۵۷۴)

(۳۵۴۷۵) حضرت مصعب بن سعد، حضرت حفصہ بنت عمر کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد سے کہا اے امیر المومنین! اگر آپ اپنے ان کپڑوں سے نرم کپڑے پہنیں اور اپنے اس کھانے سے اچھا کھانا کھا تو آپ کے لیے کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر زمین کی فتوحات کو کھول دیا ہے اور آپ پر رزق کو وسعت د ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ جھگڑے میں تمہیں ہی فیصل بناتا ہوں۔ کیا تم اس بات کو نہیں جانتی کہ جنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی کی کتنی سختی کا سامنا کرنا پڑا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیش آنے والے واقعات یاد دلانے شروع کیے۔ یہاں تک کہ آپ نے حضرت حفصہ کو رلا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تح میں نے تمہیں کہا تھا کہ میرے جو دو ساتھی تھے وہ ایک راستہ چل گئے ہیں پس اگر میں ان کے راستے کے علاوہ راستہ پر چلوں میری وجہ سے ان کے راستہ کے علاوہ راستہ چلا جائے گا۔ پس میں...... خدا کی قسم...... البتہ ضرور بالضرور ان کی سخت زندگی کی طر ان کے ساتھ شریک ہوں گا۔ شاید کہ میں ان کے ساتھ ان کی آسودہ زندگی میں بھی پایا جاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اپنے دو ساتھیو سے مراد، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۵٤۷٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ يَزِ
الْمَعَافِرِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ هَدِيَّةَ الصَّدَفِيَّ يَقُولُ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : سَمِعْ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَكْثَرُ مُنَافِقِي أُمَّتِي قُرَّاؤُهَا. (احمد ۱۷۵۔ ابن المبارك ۴۵۱)

(۳۵۴۷۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا: میری امت کے منافقین میں اکثر امت کے قراء ہوں گے۔

(۳۵٤۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَفَعَهُ : ﴿أَلا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ يُذْكَرُ اللَّهُ لِرُؤْيَتِهِمْ. (طبرانی ۱۲۳۲۵۔ ابن المبارك ۲۱۷)

(۳۵۴۷۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے ﴿أَلا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ کی تفسیر میں یہ با مرفوعاً روایت ہے کہ ان کو دیکھ کر خدا کی یاد آتی ہو۔

(۳۵٤۷۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ بَانَكَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ
الزُّبَيْرِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَائِشَةُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللهِ طَالِبًا. (ابن ماجه ۴۲۴۳۔ احمد ۷۰)

(۳۵۴۷۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے عائشہ رضی اللہ عنہا!

چھوٹے چھوٹے اعمال..... گناہوں سے بھی اپنے آپ کو بچاؤ۔ کیونکہ ان کے لیے بھی اللہ کی طرف سے طلب کرنے والا ہوتا ہے۔

(۳۵٤۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ زَادَ جَرِيرٌ :عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْد . عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوْثَقُ عُرَى الإِيمَانِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ.

(۳۵۴۷۹) حضرت براء بن عازب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایمان کے کڑوں میں سے مضبوط ترین کڑا اللہ کے لیے محبت ہے اور اللہ کے لیے بغض ہے۔

(۳۵٤۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عن حميد ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، قَالَ :قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾ قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ لَكَ مِنْ مَالِكِ إِلاَّ مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ ، أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ ، أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ. (مسلم ۲۲۷۳۔ ترمذی ۲۳۴۲)

(۳۵۴۸۰) حضرت مورق عجلی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾ کی تلاوت کی۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے تمہارے مال میں سے صرف وہی کچھ مال ہے جو تم نے کھالیا اور ختم کردیا۔ یا تم نے پہن لیا اور پرانا کردیا یا تم نے صدقہ کردیا اور (آگے) چھوڑ دیا۔

(۳۵٤۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَشَدُّ الأَعْمَالِ ثَلاَثَةٌ :ذِكْرُ اللهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ ، وَالإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ ، وَالْمُوَاسَاةُ فِي الْمَالِ.

(ابن المبارک ۷۴۴)

(۳۵۴۸۱) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اعمال میں سے شدید اعمال تین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہر حال میں ذکر کرنا۔ اور اپنے نفس سے انصاف کرنا اور مال میں مؤاسات کرنا۔

(۳۵٤۸۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ لاَ يَقْبَلُ عَمَلَ عَبْدٍ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ. (هناد ۱۱۲۴)

(۳۵۴۸۲) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کسی بندے کا عمل قبول نہیں کرتے یہاں تک کہ اس سے راضی ہو جائیں۔

(۳۵٤۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ : ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ﴾ قَالَ :بُدِءَ بِي فِي الْخَيْرِ ، وَكُنْتُ آخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ.

(۳۵۴۸۳) حضرت قتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ جب ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ﴾ کی تلاوت کرتے تو فرماتے تھے: میرے ذریعہ سے خیر کا آغاز کیا گیا اور بعثت میں میں ان میں سے آخری ہوں۔

(۳۵٤۸٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اكْلَفُوا

مِنَ الأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لاَ يَدْرِي مَا مِقْدَارُ أَجَلِهِ.

(۳۵۴۸۴) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اعمال میں اتنی مشقت برداشت کرو جتنی طاقت تم میں ہو، اس لیے کہ تم میں سے کوئی یہ بات نہیں جانتا کہ اس کی اجل کا وقت کیا ہے۔

(۳۵٤۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا أَخْلَصَ عَبْدٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا إِلاَّ ظَهَرَتْ يَنَابِيعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ.

(۳۵۴۸۵) حضرت مکحول سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو چالیس صبح خالص کر دے مگر یہ کہ حکمت کے چشمے اس کے دل سے اس کی زبان پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔

(۳۵٤۸٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ : حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿ثم لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ قَالُوا : أَيْ رَسُولَ اللهِ عَنْ أَيِّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ ، إِنَّمَا هُمَا الأَسْوَدَانِ : الْمَاءُ وَالتَّمْرُ ، وَسُيُوفُنَا عَلَى رِقَابِنَا وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ ، فَعَنْ أَيِّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ ، قَالَ : إِنَّ ذَلِكَ سَيَكُونُ.

(احمد ۴۲۹۔ هناد ۷٦۸)

(۳۵۴۸۶) حضرت محمود بن لبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب جناب نبی کریم ﷺ پر یہ سورۃ ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ - تا - ثم لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم سے کون سی نعمتوں کے بارے میں سوال ہوگا؟ یہ صرف دو ہی ...... نعمتیں ...... ہیں۔ پانی اور کھجور۔ جبکہ ہماری تلواریں ہماری گردنوں پر ہیں اور دشمن حاضر ہے۔ تو پھر کون سی نعمتوں کے بارے میں ہم سے سوال کیا جائے گا؟ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حالات عنقریب آ جائیں گے۔

(۳۵٤۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَحْسَنَ الْعَبْدُ فَأَلْزَقَ اللَّهُ بِهِ الْبَلاَءَ فَإِنَّ اللَّهَ يُرِيدُ أَنْ يُصَافِيَهُ. (بيهقى ۹۷۹۰۔ هناد ۴۰۱)

(۳۵۴۸۷) حضرت مسلم قرشی، حضرت سعید بن مسیب کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ اچھا بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ آزمائشوں کو لگا دیتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ وہ اس کو خوب صاف کر دیں۔

(۳۵٤۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَلْفَقْرُ أَزْيَنُ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ عِذَارٍ حَسَنٍ عَلَى خَدِّ الْفَرَسِ. (ابن المبارك ۵٦۸)

(۳۵۴۸۸) حضرت سعد بن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: البتہ فقر مومن کو اس سے بڑھ کر زینت دیتا ہے جتنا کہ گھوڑے کی رخسار پر خوبصورت لگام۔

(۳۵٤۸۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْخُذُهُ الْعِبَادَةُ حَتَّى يَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ كَأَنَّهُ الشَّنُّ الْبَالِي ، وَكَانَ أَصْبَحَ النَّاسِ ، فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَيْسَ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ، قَالَ : أَفَلاَ أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا. (بخاری ۴۸۳۷۔ مسلم ۲۱۷۲)

(۳۵۴۸۹) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کو (اللہ کی) عبادت اس طرح سے مصروف کرتی کہ جب آپ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لاتے تو گویا آپ ﷺ بہت پرانے مشکیزہ کی طرح ہوتے، آپ ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ چنانچہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کر دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کیا میں شکر کرنے والا بندہ نہ بنوں۔

(۳۵٤۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا يُدْخِلُ اللَّهُ الْجَنَّةَ مَنْ يَرْجُوهَا ، وَإِنَّمَا يُجَنِّبُ النَّارَ مَنْ يَخْشَاهَا ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ يَرْحَمُ.

(احمد ۱۵۹)

(۳۵۴۹۰) حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جنت میں صرف اس کو داخل کریں گے جو جنت کی امید رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ جہنم سے صرف اس کو بچائیں گے جو اس سے خوف کھاتا ہو اور اللہ تعالیٰ صرف اسی پر رحم کریں گے جو رحم کرتا ہو۔

(۳۵٤۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : وَرُبَّمَا قَالَ : قَالَ أَصْحَابُنَا ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : أَوْصَانِي خَلِيلِي بِسَبْعٍ : حُبِّ الْمَسَاكِينِ ، وَأَنْ أَدْنُوَ مِنْهُمْ ، وَأَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنِّي ، وَلاَ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ فَوْقِي ، وَأَنْ أَصِلَ رَحِمِي وَإِنْ جَفَانِي ، وَأَنْ أُكْثِرَ مِنْ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ ، وَأَنْ أَتَكَلَّمَ بِمُرِّ الْحَقِّ وأن لاَ تَأْخُذَنِي فِي اللهِ لَوْمَةُ لاَئِمٍ ، وَأَن لاَ أَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا. (مسلم ۱۶۰۹۔ ابن ماجہ ۳۱۸۰)

(۳۵۴۹۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے دوست نے مجھے سات باتوں کی وصیت کی۔ مساکین سے محبت کرنے اور مجھے ان کے قریب ہونے کی وصیت کی۔ اور یہ بات کہ میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھوں اور اپنے سے اوپر والے کو نہ دیکھوں اور یہ کہ میں رشتہ داروں سے صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ میرے ساتھ جفا کریں اور یہ کہ میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھوں اور یہ کہ میں کڑوا سچ بھی کہہ دوں اور یہ کہ اللہ کے معاملہ میں مجھے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہ ہو اور یہ کہ میں لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کروں۔

(۳۵٤۹۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ أَكْلَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ لَمْ يُنْخَلْ بِلَحْمٍ ، وَشَرِبُوا مِنْ جَدْوَلٍ ، وَقَالَ :هَذِهِ أَكْلَةٌ مِنَ النَّعِيمِ ، تُسْأَلُونَ عنها يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۴۹۲) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے ان چھنے جو کی روٹی گوشت کے ساتھ کھائی اور نہر کا پانی پیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کھانا بھی نعمتوں میں سے ہے۔ قیامت کے دن تم سے اس کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔

(٣٥٤٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنَزَلَ مَنْزِلاً جرزا مُجْدِبًا ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَنَزَلُوا ، قَالَ :ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْمَعُوا ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالصَّغِيرِ إِلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ إِلَى الْكَبِيرِ وَالشَّيْءِ إِلَى الشَّيْءِ حَتَّى جَمَعُوا سَوَادًا عَظِيمًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَذِهِ مِثْلُ أَعْمَالِكُمْ يَا بَنِي آدَمَ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ.

(۳۵۴۹۳) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے ایک سفر میں تھے۔ پس آپ ﷺ نے پڑاؤ ڈالا ایک ایسی جگہ پر جو قحط زدہ اور بے آب وگیاہ تھی۔ اور آپ ﷺ نے اپنے صحابہ ؓ کو بھی اترنے کا حکم دیا۔ پس وہ بھی اتر گئے۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے ان کو جمع ہونے کا حکم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں پس آدمی نے چھوٹے کو چھوٹے کی طرف اور بڑے کو بڑے کی طرف اور ایک چیز کو دوسری چیز کی طرف لانا شروع کیا۔ یہاں تک کہ ایک بہت بڑا جم غفیر جمع ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی آدم! یہ شر اور خیر میں تمہارے اعمال کی مثال ہے۔

(٣٥٤٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ :يُحْبَسُونَ حَتَّى يَبْلُغَ الرَّشْحُ آذَانَهُمْ.

(بخاری ۳۱۔ مسلم ۲۱۹۶)

(۳۵۴۹۴) حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے اُس دن کا ذکر فرمایا جب سب لوگ رب العالمین کے پاس کھڑے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان سے حساب لیا جائے گا یہاں تک کہ ان کے کانوں تک پسینہ پہنچ جائے گا۔

(٣٥٤٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ :قَالَ أَبِي :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ عِنْدَ لِسَانِ كُلِّ قَائِلٍ ، فَلْيَنْظُرْ عَبْدٌ مَاذَا يَقُولُ. (ابو نعیم ۱۶۰)

(۳۵۴۹۵) حضرت عمر بن ذر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ہر بولنے والے کی زبان کے پاس اللہ تعالیٰ ہے۔ پس بندہ کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کیا کہتا ہے۔

(٣٥٤٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُطْعِمُ مُؤْمِنًا جَائِعًا إِلاَّ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ ، وَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَسْقِي مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَأٍ إِلاَّ سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ، وَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَكْسُو مُؤْمِنًا عَارِيًا إِلاَّ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ. (ترمذی ۲۴۴۹۔ احمد ۱۳)

(۳۵۴۹۶) حضرت سعد طائی سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی بندۂ مومن کسی مومن کو کھانا نہیں کھلاتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھلوں میں سے کھلائے گا اور کوئی بھی بندہ مومن کسی مومن کو پیاس کی وجہ سے پانی نہیں پلاتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو خالص شراب پلائیں گے اور کوئی بھی مومن کسی مومن کو جو ننگا ہو کپڑا نہیں پہناتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائیں گے۔

(۳۵٤۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ ، قَالَ :مَا رُئِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا ، أَوْ مُتَبَسِّمًا مُنْذُ نَزَلَتْ :﴿أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ وَتَضْحَكُونَ﴾. (وکیع ۳۶)

(۳۵۴۹۷) حضرت ابو الخلیل صالح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب سے یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) ''تو کیا تم اسی بات پر حیرت کرتے ہو اور (اس کا مذاق بنا کر) ہنستے ہو'' اس کے بعد جناب نبی کریم ﷺ کو ہنستے ہوئے یا مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

(۳۵٤۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ :الْفَرَاغُ وَالصِّحَّةُ. (بخاری ۶۴۱۲۔ ترمذی ۲۳۰۴)

(۳۵۴۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں مبتلا ہیں: صحت اور فراغت۔

(۳۵٤۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَلُوا اللَّهَ عِلْمًا نَافِعًا ، وَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ.

(۳۵۴۹۹) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے علم نافع کا سوال کرو اور اللہ تعالیٰ سے اس علم سے پناہ مانگو جو نفع نہ دے۔

(۳۵۵۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ آمُرُكُمْ أَنْ تَكُونُوا قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا.

(۳۵۵۰۰) حضرت ابو عبد الرحمن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں یہ حکم نہیں دیتا کہ تم علم دوست عالم (محض) اور تارک دنیا درویش بن جاؤ۔

(۳۵۵۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ

اللّٰہَ لَا یَقْبَلُ عَمَلَ عَبْدٍ حَتّٰی یَرْضٰی عَنْہُ.

(۳۵۵۰۱) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ بندہ کا عمل قبول نہیں کرتے یہاں تک کہ اس سے راضی ہو جائیں۔

(۳۵۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :الْعِلْمُ عِلْمَانِ :عِلْمٌ فِی الْقَلْبِ فَذَاکَ الْعِلْمُ النَّافِعُ ، وَعِلْمٌ عَلَی اللِّسَانِ فَتِلْکَ حُجَّةُ اللهِ عَلَی عِبَادِهِ.

(۳۵۵۰۲) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم، دو طرح کے علم ہیں: ایک علم دل میں ہوتا ہے، یہی علم نافع ہے۔ اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے، سو یہ خدا کی اپنے بندوں پر حجت ہے۔

(۳۵۵۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ مُوسَی بْنِ مُسْلِمٍ الطَّحَّانِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِیِّ رَفَعَهُ ، قَالَ :یَا عَجَبًا کُلَّ الْعَجَبِ لِمُصَدِّقٍ بِدَارِ الْخُلُودِ وَهُوَ یَسْعَی لِدَارِ الْغُرُورِ ، یَا عَجَبًا کُلَّ الْعَجَبِ لِلْمُخْتَالِ الْفَخُورِ وَإِنَّمَا خُلِقَ مِنْ نُطْفَةٍ ، ثُمَّ یَعُودُ جِیفَةً وَهُوَ بَیْنَ ذَلِکَ لاَ یَدْرِی مَا یُفْعَلُ بِهِ.

(۳۵۵۰۳) حضرت ابو جعفر مدائنی سے روایت ہے وہ اس کو مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہائے تعجب! پورا تعجب ہے اس آدمی پر جو دار الخلود ...... جنت ...... کی تصدیق کرتا ہے لیکن محنت وہ دار الغرور ...... دنیا ...... کے لیے کرتا ہے۔ ہائے تعجب! پورا تعجب ہے اس شخص پر جو فخر و تکبر کرتا ہے جبکہ وہ محض نطفہ کی پیداوار ہے پھر وہ مردار ہو جائے گا۔ اور اس دوران بھی وہ نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔

(۳۵۵۰٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ أَبِی سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلَی رَحْلٍ فَاجْتَنَحَ بِهِ ، فَقَالَ :لَبَّیْکَ إِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الآخِرَةِ.

(۳۵۵۰۴) حضرت عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حج کیا سواری پر تو آپ ﷺ نے اس پر دونوں ہاتھوں پر اوندھا ہو کر تکیہ کی طرح سہارا کیا اور ارشاد فرمایا: میں حاضر ہوں یقیناً زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

(۳۵۵۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَیْنَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :خَیْرُ مَا أُعْطِیَ الْمُؤْمِنُ خُلُقٌ حَسَنٌ ، وَشَرُّ مَا أُعْطِیَ الرَّجُلُ قَلْبُ سُوءٍ فِی صُورَةٍ حَسَنَةٍ.

(۳۵۵۰۵) قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کو عطا ہونے والی چیزوں میں سے بہترین چیز اچھا اخلاق ہے۔ اور آدمی کو ملنے والی چیزوں میں سے بدترین چیز خوبصورت شکل میں برا دل ہے۔

(۳۵۵۰٦) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِیلَ بْنِ أَبِی خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ إِلَی الْیَمَنِ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَی عَلَیْهِ ، وَقَالَ :أَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ إِلَیْکُمْ ، أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ لاَ تُشْرِکُوا بِهِ شَیْئًا ، وَتُقِیمُوا الصَّلاَةَ وَتُؤْتُوا الزَّکَاةَ ، وَإِنَّمَا هُوَ اللَّهُ وَحْدَهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ ، إِقَامَةٌ فَلاَ ظَعْنَ ، وَخُلُودٌ فَلاَ مَوْتَ.

(ابن المبارک ۱۵۲۶۔ حاکم ۸۳)

(۳۵۵۰۶) حضرت شعبی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت معاذ یمن کی طرف تشریف لائے انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیا پس اللہ کی تعریف کی اور ثنا بیان کی اور آپ نے فرمایا: میں تمہاری طرف اللہ کے رسول ﷺ کا قاصد ہوں یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ کرو اور تم نماز کو قائم کرو اور تم زکوٰۃ کو ادا کرو۔ اس لیے کہ وہ اللہ اکیلا ہی ہے اور جنت وجہنم ٹھہرنے کی جگہ ہیں پس (وہاں سے) کوچ نہیں کرنا اور ہمیشہ کی جگہ ہے۔ پس (وہاں) موت نہیں ہے۔

(٣٥٥٠٧) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الإِسْلاَمَ بَدَأَ غَرِيباً وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ ، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ ، قِيلَ : وَمَنَ الْغُرَبَاءُ ، قَالَ : النُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ. (ترمذی ۲۶۲۹۔ احمد ۳۹۸)

(۳۵۵۰۷) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اسلام نے غربت کی حالت میں ظہور وآغاز کیا تھا اور عنقریب یہ اپنے ظہور وآغاز کی حالت کی طرف عود کرے گا۔ پس غرباء کو خوشخبری ہو۔ عرض کیا گیا غرباء کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مختلف قبائل سے نکالے ہوئے لوگ۔

(٣٥٥٠٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيباً وَسَيَعُودُ كَمَا كَانَ ، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ.

(مسلم ۱۳۰۔ ابن ماجه ۳۹۸۶)

(۳۵۵۰۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک دین کا آغاز غربت کی حالت میں ہوا ہے اور عنقریب یہ پہلی حالت میں عود کر جائے گا۔ پس غرباء کے لیے خوشخبری ہے۔

(٣٥٥٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، أَوِ ابْنَ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : طُوبَى لِلْغُرَبَاءِ ، قِيلَ : وَمَنَ الْغُرَبَاءُ ، قَالَ : قَوْمٌ يُصْلِحُونَ حِينَ يُفْسِدُ النَّاسَ.

(۳۵۵۰۹) حضرت ابراہیم بن مغیرہ ...... یا ابن ابی مغیرہ ...... سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''خوشخبری ہو غرباء کے لیے'' پوچھا گیا غرباء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے فساد کے وقت اصلاح کرتے ہیں۔

(٣٥٥١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الإِسْلاَمَ بَدَأَ غَرِيباً وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ.

(۳۵۵۱۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اسلام کا آغاز غربت کی حالت میں ہوا تھا اور یہ عنقریب اپنے آغاز والی حالت کی طرف عود کرے گا۔ پس غرباء کے لیے خوش خبری ہے۔

(۳۵۵۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيُقَالُ لَهُ :هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(بخاری ۶۵۱۵۔ مسلم ۲۱۹۹)

(۳۵۵۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو اس پر اس کا ٹھکانہ صبح وشام پیش کیا جاتا ہے۔ اگر یہ شخص اہل جنت میں سے ہے تو جنت سے ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اگر وہ اہل جہنم میں سے ہے تو جہنم سے ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اس کو کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن تجھے اللہ تعالیٰ اٹھائے۔

(۳۵۵۱۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ :مَا فَعَلْتِ الذَّهَبَ ، فَقُلْتُ :عِنْدِي يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : ائْتِينِي بِهَا ، فَأَتَيْتُهُ بِهَا ، وَهِيَ مَا بَيْنَ الْخَمْسَةِ إِلَى التِّسْعَةِ فَجَعَلَهَا فِي كَفِّهِ ، فَقَالَ بِهَا ، ثُمَّ قَالَ :مَا ظَنُّ مُحَمَّدٍ بِهَا أَنْ لَوْ لَقِيَ اللَّهَ وَهَذِهِ عِنْدَهُ ، أَنْفِقِيهَا يَا عَائِشَةُ. (احمد ۸۶۔ ابن حبان ۷۱۵)

(۳۵۵۱۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُس مرض میں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی، یہ ارشاد فرمایا: ''سونے کا کیا ہوا؟'' میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ میرے پاس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس کو میرے پاس لے آؤ۔ پس میں اس کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ پانچ سے نو کے درمیان تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی ہتھیلی میں رکھا اور اس کو پلٹا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ سونا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا اور وہ اللہ سے جاملتا تو ان کے بارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کیا ہوتا؟ اے عائشہ! تم ان کو خرچ کردو۔

(۳۵۵۱۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاهِمُ الْوَجْهِ ، فَظَنَنْتُ أَنَّ ذَاكَ مِنْ تَغَيُّرٍ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَاكَ سَاهِمَ الْوَجْهِ ، أَمِنْ عِلَّةٍ ؟ قَالَ :لاَ ، وَلَكِنِ السَّبْعَةُ الدَّنَانِيرُ الَّتِي أُتِينَا بِهَا أَمْسِ نَسِيتُهَا فِي خُصْمِ الْفِرَاشِ فَبِتُّ وَلَمْ أَقْسِمْهَا. (احمد ۲۹۳۔ ابن حبان ۵۱۶۰)

(۳۵۵۱۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر تھا۔ میں نے خیال کیا کہ یہ (شاید) کسی تبدیلی کی وجہ سے ہے تو میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر چہرہ دیکھ رہی ہوں۔ کیا یہ کسی بیماری کی وجہ سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔ لیکن اس کی وجہ وہ سات دنانیر ہیں جو کل ہمارے پاس لائے گئے تھے۔ میں ان کو بستر کے کنارے میں (رکھ کر) بھول گیا تھا۔ پس میں نے

ان کو تقسیم کیے بغیر رات گزار دی ہے۔

(۳۵۵۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ سَرِيعًا ، فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَعَرَفَ الَّذِي فِي وُجُوهِهِمْ ، فَقَالَ :ذَكَرْتُ تِبْرًا فِي الْبَيْتِ عِنْدَنَا فَخِفْتُ أَنْ يَبِيتَ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقَسْمِهِ. (بخاری ۱۵۱۔ احمد ۸)

(۳۵۵۱۴) حضرت عقبہ بن حارث سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) عصر کی نماز سے جلدی فارغ ہو کر مڑے تو لوگ آپ کی جلدی کی وجہ سے بہت متعجب ہوئے پھر آپ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ان کے چہروں میں تعجب محسوس کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: '' مجھے اپنے ہاں گھر میں رکھا ہوا ٹکڑا (سونے وغیرہ کا) یاد آ گیا تھا۔ تو مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ وہ رات ہمارے ہاں نہ رہ جائے۔ چنانچہ میں نے اس کو بانٹنے کا حکم دے دیا۔

(۳۵۵۱۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى فَاطِمَةَ فَوَجَدَ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا ، فَلَمْ يَدْخُلْ ، قَالَ :وَقَلَّمَا كَانَ يَدْخُلُ إِلَّا بَدَأَ بِهَا ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَرَآهَا مُهْتَمَّةً ، فَقَالَ :مَا لَك ، قَالَتْ :جَاءَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ ، فَأَتَاهُ عَلِيٌّ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ فَاطِمَةَ اشْتَدَّ عَلَيْهَا أَنَّك جِئْتَهَا فَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا ، فَقَالَ :وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا ، أَوْ مَا أَنَا وَالرَّقْمُ ، قَالَ :فَذَهَبَ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :قُلْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَأْمُرُنِي ؟ قَالَ :قل لَهَا :فَلْتُرْسِلْ بِهِ إِلَى بَنِي فُلَانٍ. (بخاری ۲۶۱۳۔ ابو داؤد ۴۱۴۷)

(۳۵۵۱۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ان کے دروازہ پر پردہ ڈلا ہوا دیکھا۔ تو آپ ﷺ اندر تشریف نہیں لائے۔ راوی کہتے ہیں آپ ﷺ تشریف لاتے تو بہت کم ایسا ہوا ہے کہ آپ ﷺ حضرت فاطمہ کے ہاں پہلے نہ آتے۔ چنانچہ حضرت علی (جب گھر) تشریف لائے تو انہوں نے حضرت فاطمہ کو فکر منداور مغموم دیکھا تو پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ میری طرف تشریف لائے لیکن میرے پاس اندر تشریف نہیں لائے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! حضرت فاطمہ پر آپ ﷺ کا یہ عمل بہت بھاری گزر رہا ہے کہ آپ ان کی طرف تشریف لائے اور آپ ان کے پاس اندر داخل نہیں ہوئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: '' میں اور دنیا کیسے؟ '' یا فرمایا '' میں اور نقش ونگار کیسے؟ '' راوی کہتے ہیں پس حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے گئے اور انہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی بات بتا دی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں کہ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہو اس کو

چاہیے کہ وہ اس کو بنو فلاں کے پاس بھیج دے۔

(۳۵۵۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ فَرَأَى سِتْرًا مَنْشُورًا فَرَجَعَ ، قَالَ :فَأَتَاهُ عَلِيٌّ ، فَقَالَ :أَلَمْ أُخْبِرْكَ أَنَّكَ أَتَيْتَ ابْنَتَكَ فَلَمْ تَدْخُلْ ، قَالَ :فَقَالَ :أَفَلَمْ أَرَهَا سَتَرَتْ بَيْتَهَا بِنَفَقَةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقِيلَ لِلْحَسَنِ :وَمَا كَانَ ذَلِكَ السِّتْرُ ، قَالَ :قِرَامٌ أَعْرَابِيٌّ ، ثَمَنُهُ أَرْبَعَةُ الدَّرَاهِمَ ، كَانَتْ تَنْشُرُهُ فِي مُؤَخَّرِ الْبَيْتِ.

(۳۵۵۱٦) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ، اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف تشریف لائے تو آپ نے پھیلا ہوا ایک پردہ دیکھا۔ پس آپ ﷺ واپس ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ مجھے یہ کیا خبر ملی ہے کہ آپ اپنی بیٹی کے ہاں تشریف لائے لیکن اندر نہیں آئے؟ راوی کہتے ہیں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں نے ان کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے راہِ خدا کے خرچہ سے اپنے گھر پر پردہ لٹکایا ہوا تھا؟'' حضرت حسن سے پوچھا گیا یہ پردہ کون سا تھا؟ انہوں نے فرمایا: دیہاتی پردہ تھا جس کی قیمت چار دراہم کی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس کو گھر کے پچھلے حصہ میں پھیلا دیتی تھیں۔

(۳۵۵۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ ثَمَنُ مُرُوطِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةً وَنَحْوَ ذَلِكَ.

(۳۵۵۱۷) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی بیویوں کے پردوں کی قیمت چھ (درہم) یا اس کے قریب تھی۔

(۳۵۵۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيبَةَ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي وَخَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ.

(۳۵۵۱۸) حضرت سعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین رزق وہ ہے جو کفایت کر جائے اور بہترین ذکر، ذکر خفی ہے۔

(۳۵۵۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ قَعْقَاعٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بن عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا.

(مسلم ۷۳۰۔ بخاری ٦۴٦۰)

(۳۵۵۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو آلِ محمد ﷺ کے رزق کو قوت ...... بقدرِ ضرورت ...... بنا دے۔

(۳۵۵۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شمر ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ سَعْدِ الأَخْرَمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ،

قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ لِتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا ، قَالَ عَبْدُ اللهِ : بِرَاذَانَ مَا بِرَاذَانُ وَبِالْمَدِينَةِ مَا بِالْمَدِينَةِ ؟. (ترمذی ٢٣٢٨۔ احمد ٣٧٧)

(٣٥٥٢٠) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''زمینیں نہ بناؤ، کہ تم دنیا میں رغبت کرنے لگو۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں راذان، کیا ہے راذان، اور مدینہ، کیا ہے مدینہ۔

(٣٥٥٢١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ ، أَنَّ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلاَ فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ. (ترمذی ٢٣٧٦۔ احمد ۴۵٦)

(٣٥٥٢١) حضرت کعب بن مالک کے بیٹے، اپنے والد کے واسطہ سے جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے جن کو بکریوں میں چھوڑ اگیا وہ بکریوں میں اس قدر فساد نہیں کرتے جس قدر آدمی کا مال وجاہ پر حریص ہونا اس کے دین کو خراب کرتا ہے۔

(٣٥٥٢٢) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ : إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ مِنْ نَبَاتِ الأَرْضِ ، أَوْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِ ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ وَغَشِيَهُ بُهْرٌ وَعَرَقٌ ، ثُمَّ قَالَ : أَيْنَ السَّائِلُ وَلَمْ يُرِدْ إِلاَّ خَيْرًا ، فَقَالَ : إِنَّ الْخَيْرَ لاَ يَأْتِي إِلاَّ بِالْخَيْرِ ، وَلَكِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، كُلَّمَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا ، أَوْ يُلِمُّ إِلاَّ آكِلَةَ الْخَضِرِ ، تَأْكُلُ حَتَّى إِذَا امْتَلأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ ، ثُمَّ بَالَتْ ، ثُمَّ أَفَاضَتْ فَاجْتَرَّتْ ، مَنْ أَخَذَ مَالاً بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ ، وَمَنْ أَخَذَ مَالاً بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ ، وَلاَ يَشْبَعُ. (بخاری ١۴٦۵۔ مسلم ٧٢٧)

(٣٥٥٢٢) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جبکہ آپ منبر پر تھے..... '' مجھے تم پر سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے وہ یہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ زمین کے نباتات میں یا زندگی کی رنگینی میں نکالیں گے۔ اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا خیر بھی شر لاتا ہے؟ پس آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان ہوا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اور آپ ﷺ پر پسینہ اور کپکپی ظاہر ہوگئی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس نے خیر کا ہی ارادہ کیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً خیر تو خیر ہی لاتی ہے لیکن یہ دنیا سر سبز اور میٹھی ہے۔ وہ پودے جو بہار میں اگتے ہیں وہ پیٹ کو خوب بھر لینے والے جانوروں کو یا تو مار ڈالتے ہیں یا مارنے کے قریب کر دیتے ہیں، سوائے سبزہ کھانے والے ان جانوروں کے جو پیٹ کے معمولی بھر جانے کے بعد دھوپ میں چلے جاتے ہیں۔ جگالی کرتے ہیں، غذا کو نرم و ہضم کرتے ہیں، پاخانہ کرتے ہیں اور پھر کھانے کے لیے دوبارہ آجاتے ہیں۔

جو شخص مال کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے لیے اس مال میں برکت دی جاتی ہے اور جو شخص مال کو اس کے حق کے بغیر لیتا ہے تو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔

(۳۵۵۲۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ عُبَيْدٍ سَنُوطَا ، عَنْ خَوْلَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَمَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا بُورِكَ لَهُ فِيهَا ، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِي مَالِ اللهِ وَمَالِ رَسُولِهِ لَهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۳۱۱۸۔ ترمذی ۲۳۷۴)

(۳۵۵۲۳) حضرت خولہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ پس جو شخص اس کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے، اور اللہ اور اس کے رسول کے مال میں بہت سے غور وخوض کرنے والوں کے لیے بروز قیامت جہنم کی آگ ہے۔

(۳۵۵۲٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ وَسَعِيدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ ، وَلاَ يَشْبَعُ ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. (بخاری ۶۴۴۱۔ مسلم ۷۱۷)

(۳۵۵۲٤) حضرت حکیم بن حزام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے سوال کیا۔ آپ نے مجھے عطا کیا۔ میں نے پھر آپ سے سوال کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے پھر عطا کیا۔ میں نے پھر آپ ﷺ سے سوال کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے پھر عطا کیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ پس جو شخص اس کو طیب نفس کے ساتھ لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے۔ اور جو شخص اس مال کو اشراف نفس کی وجہ سے لیتا ہے تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں دی جاتی۔ اور اس شخص کی مثال اس آدمی کی طرح ہوتی ہے جو کھانا کھاتا ہے لیکن شکم سیر نہیں ہوتا۔ اور اوپر والا ہاتھ، نچلے ہاتھ سے بہتر ہے۔

(۳۵۵۲۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلْوٌ خَضِرٌ ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ.

(۳۵۵۲۵) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا: ''بے شک یہ مال میٹھا اور سرسبز ہے۔ پس جو شخص اس کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے۔

(۳۵۵۲٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَامَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَكَلَتْنَا الضَّبُعُ ، قَالَ : فَدَفَعَهُ النَّاسُ حَتَّى وَقَعَ ، ثُمَّ قَامَ أَيْضًا فَنَادَى بِصَوْتِهِ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنْ ذَلِكَ أَنْ

تُصَبَّ عَلَيْكُمَ الدُّنْيَا صَبًّا ، فَلَيْتَ أُمَّتِي لاَ تَلْبَسُ الذَّهَبَ ، فَقُلْتُ لِزَيْدٍ :مَا الصَّبُّ ، قَالَ :السَّنَةُ.

(احمد ۱۵۲۔ بزار ۳۹۹۴)

(۳۵۵۲۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قحط سالی نے ہمیں کھالیا ہے۔ راوی کہتے ہیں پس لوگوں نے اس کو بٹھایا اور وہ بیٹھ گیا۔ وہ پھر دوبارہ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی آواز سے ندا لگائی پھر اس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے التفات فرمایا اور ارشاد فرمایا: مجھے تم پر اس سے بھی زیادہ اس بات کا خوف ہے کہ تم پر دنیا خوب بہادی جائے، کاش کہ میری اُمت سونا نہ پہنے۔

(۳۵۵۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ ، فَلَمَّا رَآنِي ، قَالَ :هُمَ الأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ، فَجِئْت فَجَلَسْت فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْت ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ، مَنْ هُمْ ، قَالَ :هُمَ الأَكْثَرُونَ أَمْوَالاً إِلاَّ مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ، وَعَنْ يَمِينِهِ ، وَعَنْ شِمَالِهِ. (مسلم ۲۸۶۔ بزار ۳۹۹۳)

(۳۵۵۲۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''رب کعبہ کی قسم! یہ لوگ بہت گھاٹے والے ہیں۔ پس میں آیا اور میں بیٹھ گیا۔ پس ابھی میں جمنے بھی نہ پایا تھا کہ میں کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ لوگ مال کے اعتبار سے کثرت والے ہیں۔ ہاں مگر جو اپنے مال کو اس طرح اس طرح دے۔ اپنے آگے، اپنے پیچھے، اپنے دائیں اور اپنے بائیں۔

(۳۵۵۲۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلاَ أُبَشِّرُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ ، خَمْسِمِئَةِ عَامٍ. (ابن ماجہ ۴۱۲۴)

(۳۵۵۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے فقیروں کی جماعت! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں؟'' بیشک مومن فقراء، مالدار مومنین سے نصف یوم یعنی پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔

(۳۵۵۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْلَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ.

(احمد ۳۶۰۔ دارمی ۲۷۰۸)

(۳۵۵۲۹) حضرت بریدہ اسلمی، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک کو دنیا میں سے ایک خادم اور ایک سواری کافی ہے۔

(۳۵۵۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ قَدْ أَلْقَاهَا أَهْلُهَا ، فَقَالَ :لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا. (احمد ۳۲۹۔ ابویعلی ۲۵۸۶)

(۳۵۵۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے جس کو اس کے گھر والوں نے پھینک دیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا کا زوال، اس سے بھی ہلکا ہے جس قدر کہ یہ بکری اپنے گھر والوں پر۔

(۳۵۵۳۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ سَمِعْت ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رُبَيْعَةَ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَنْبُوذَةٍ ، فَقَالَ :أَتَرَوْنَ هَذِهِ هَيِّنَةٌ عَلَى أَهْلِهَا ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا. (نسائی ۱۶۲۹۔ احمد ۳۳۶)

(۳۵۵۳۱) حضرت عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ ایک سفر میں تھے کہ اچانک آپ ﷺ ایک پھینکی ہوئی بکری کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بکری کو اس کے گھر والوں پر ہلکا دیکھ رہے ہو؟'' لوگوں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بکری اپنے گھر والوں کے ہاں جتنی ہلکی ہے، اس سے بھی زیادہ دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں بے وقعت (اور ہلکی) ہے۔

(۳۵۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَاةٍ مَيِّتَةٍ ، فَقَالَ :لِمَ تَرَوْنَ أَلْقَى هَذِهِ أَهْلُهَا فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ وَهَلْ يَنْتَفِعُونَ بِهَا وَقَدْ مَاتَتْ ، فَقَالَ :لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا. (بخاری ۹۶۲۔ مسلم ۲۲۷۳)

(۳۵۵۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک مردار بکری پر سے ہوا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''اس بکری کو اس کے گھر والوں نے کیوں پھینک دیا ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا وہ لوگ اس سے منتفع ہوتے جبکہ یہ مر چکی ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس قدر یہ بکری، اپنے گھر والوں پر ہلکی (بے قیمت) ہے، دنیا اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہلکی (اور بے قیمت) ہے۔

(۳۵۵۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ خَمْسِمِئَةِ عَامٍ.
(ترمذی ۲۳۵۳۔ احمد ۲۹۶)

(۳۵۵۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اہل ایمان فقراء، اغنیاء سے نصف یوم ..... یعنی پانچ سو سال ..... قبل جنت میں داخل ہوں گے۔

(٣٥٥٣٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا.

(مسلم ۱۸۳۲۔ ابن ماجہ ۴۱۹۱)

(۳۵۵۳۴) حضرت موسیٰ بن انس بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم وہ کچھ جان لو جو کچھ میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔

(٣٥٥٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؟ قَالَ : عُرَاةً حُفَاةً ، قُلْتُ : وَالنِّسَاءُ ، قَالَ : وَالنِّسَاءُ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا نَسْتَحْيِي ، قَالَ : الأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ.

(بخاری ۶۵۲۷۔ مسلم ۲۱۹۴)

(۳۵۵۳۵) حضرت قاسم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کے روز لوگوں کو کس طرح اکٹھا کیا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ننگے جسم اور ننگے پاؤں۔ میں نے عرض کیا: اور عورتیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتیں بھی۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں) میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں (ایک دوسرے سے) حیا نہیں آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وہ معاملہ اس سے سخت ہوگا کہ بعض، بعض کی طرف دیکھے۔

(٣٥٥٣٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ : إِنَّكُمْ مُلاَقُوا اللهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً. (بخاری ۲۵۲۴۔ مسلم ۲۱۹۴)

(۳۵۵۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ''یقیناً تم لوگ، اپنے پروردگار سے اس حالت میں ملو گے کہ ننگے جسم، ننگے پاؤں اور غیر مختون ہوگے۔

(٣٥٥٣٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ : أَيُّهَا النَّاسُ ، قُولُوا ، وَلاَ تَحْلِفُوا فَإِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ حَدَّثَنِي ، أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى ثَلاَثَةِ أَفْوَاجٍ : فَوْجٌ طَاعِمُونَ كَاسُونَ رَاكِبُونَ ، وَفَوْجٌ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ ، وَفَوْجٌ تَسْحَبُهُمَ الْمَلاَئِكَةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ ، قَالَ : قُلْنَا : أَمَّا هَذَانِ فَقَدْ عَرَفْنَاهُمَا ، فَمَا الَّذِينَ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ ، قَالَ : يُلْقِي اللَّهُ الآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ حَتَّى لاَ يَبْقَى ظَهْرٌ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُعْطَى الْحَدِيقَةَ الْمُعْجِبَةَ بِالشَّارِفِ ذَاتَ الْقَتَبِ فَمَا يَجِدُهَا. (احمد ۱۶۴۔ بزار ۳۸۹۱)

(۳۵۵۳۷) حضرت حذیفہ بن اُسید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! بات کہو اور پھر اس کے خلاف نہ کرو۔ کیونکہ مجھے الصادق المصدوق نے بیان کیا ہے کہ ''یقیناً لوگوں کو قیامت کے دن تین گروہوں میں میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔ ایک گروہ آسودہ حال کپڑوں میں ملبوس، سواری پر سوار ہوگا اور ایک گروہ پیدل چلتا اور دوڑتا ہوگا اور ایک گروہ کو فرشتے ان کے منہ کے بل گھسیٹ کر لائیں گے۔ راوی کہتے ہیں ہم نے کہا: ان دو گروہوں کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن چلنے اور دوڑنے والے کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سواریوں پر موت کی آفت کو نازل کردے گا۔ یہاں تک کہ ایک گھنے باغ والا شخص اگر اس کو عبور کرنے کے لیے کسی زین والی اونٹنی پر سوار ہوگا تو وہ اونٹنی اسے پار نہ کر سکے گی۔ (محدثین کے بیان کے مطابق اس جملے کا تعلق آخرت کے احوال سے نہیں ہے)

(۳۵۵۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَةٍ ، فَقَالَ : إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللهِ حُفَاةً عراة غُرْلاً ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ فَأَوَّلُ الْخَلاَئِقِ يُلْقَى بِثَوْبٍ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : ثُمَّ يُؤْخَذُ بِقَوْمٍ مِنْكُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ : يَا رَبِّ أَصْحَابِي ، فَيُقَالَ : إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ ، إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ : ﴿وَكُنْت عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾. (مسلم ۲۱۹۴۔ ترمذی ۳۱۶۷)

(۳۵۵۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان وعظ کہنے کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً تم لوگ اللہ کی طرف ننگے سر، ننگے پاؤں اور غیر مختون حالت میں جمع کیے جاؤ گے۔ ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ مخلوق میں سے سب سے پہلے جس کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ وہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم میں سے بائیں ہاتھ والے لوگوں کو پکڑا جائے گا تو میں کہوں گا۔ اے پروردگار! یہ میرے ساتھی ہیں۔ کہا جائے گا آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا ایجاد کیا۔ یہ لوگ مسلسل اپنی ایڑیوں پر واپس پلٹتے رہے۔ اس پر میں وہی بات کہوں گا جو عبد صالح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ..... نے کہی تھی۔

(۳۵۵۳۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلاَثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلاَثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ. (بخاری ۶۵۲۲۔ مسلم ۲۱۹۵)

(۳۵۵۳۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو تین طریقوں سے جمع کیا جائے گا۔ رغبت کرنے والے، خوف کرنے والے اور ایک اونٹ پر دو، اور ایک اونٹ پر تین۔

(۳۵۵۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ : مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ ، قُلْتُ : أَلَيْسَ قَالَ اللَّهُ : ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ قَالَ : لَيْسَ ذَاكَ بِالْحِسَابِ ، إِنَّمَا ذَاكَ الْعَرْضُ ، مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ . (مسلم ۲۲۰۴۔ احمد ۴۷)

(۳۵۵۴۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس آدمی سے حساب لیا گیا قیامت کے دن، اس کو عذاب دیا جائے گا۔ میں نے پوچھا کیا یہ ارشاد خداوندی نہیں ہے: ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ آپ ﷺ نے فرمایا: '' یہ حساب نہیں ہے یہ تو صرف پیشی ہے جس آدمی سے حساب میں مناقشہ ہوا قیامت کے دن تو اس کو عذاب ہوگا۔

(۳۵۵٤۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ : يُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ كَانَ بَلاَءً فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَيَقُولُ اللَّهُ : اصْبُغُوهُ صِبْغَةً فِي الْجَنَّةِ ، فَيُصْبَغُ فِيهَا صِبْغَةً فَيَقُولُ اللَّهُ : يَا ابْنَ آدَمَ ، هَلْ رَأَيْت بُؤْسًا قَطُّ ، أَوْ شَيْئًا تَكْرَهُهُ فَيَقُولُ : لاَ وَعِزَّتِكَ ، مَا رَأَيْت شَيْئًا أَكْرَهُهُ قَطُّ ، ثُمَّ يُؤْتَى بِأَنْعَمِ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَقُولُ : اصْبُغُوهُ صِبْغَةً فِي النَّارِ ، فَيُصْبَغُ فِيهَا فَيَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْت قَطُّ قُرَّةَ عَيْنٍ فَيَقُولُ : لاَ وَعِزَّتِكَ مَا رَأَيْت خَيْرًا قَطُّ .

(مسلم ۲۱۶۲۔ ابن ماجہ ۴۳۲۱)

(۳۵۵۴۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اہل جنت میں سے ایک ایسے آدمی کو لایا جائے گا جو دنیا میں بہت زیادہ مصیبتوں کا شکار رہو گا۔ تو ارشاد خداوندی ہوگا۔ اس آدمی کو جنت میں ایک غوطہ دو۔ چنانچہ اس آدمی کو جنت میں غوطہ دیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے آدم کے بیٹے؟ کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف یا ناپسندیدہ چیز دیکھی ہے؟ وہ جواب دے گا۔ نہیں، آپ کی عزت کی قسم! میں نے کبھی کوئی ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھی۔ پھر اس کے بعد اہل جہنم میں سے اس آدمی کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں میں رہا ہوگا۔ ارشاد خداوندی ہوگا۔ اس کو جہنم میں ایک غوطہ دو۔ چنانچہ اس کو جہنم میں غوطہ دیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: اے آدم کے بیٹے! تم نے کبھی آنکھوں کی ٹھنڈک دیکھی ہے؟ وہ جواب دے گا۔ آپ کی عزت کی قسم! نہیں، میں نے تو کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔

(۳۵۵٤۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لِي يَوْمًا : هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُطْعِمُنَا قُلْتُ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَضْلٌ مِنَ الطَّعَامِ الَّذِي كَانَ أَمْسِ ، قَالَ : أَلَمْ أَنْهَك أَنْ تَدَعَ طَعَامَ يَوْمٍ لِغَدٍ . (احمد ۱۹۸)

(۳۵۵۴۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک دن آپ ﷺ نے مجھے کہا: '' کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو تم ہمیں کھلاؤ؟ '' میں نے عرض کیا جی ہاں۔ یارسول اللہ ﷺ! گزشتہ کل کے کھانے میں سے بچا ہوا موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس بات سے منع نہیں کیا کہ آنے والے کل

کے لیے آج کا کھانا بچا کر رکھو؟''

(۳۵۵۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : مَا شَبِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ. (بخاری ۵۴۱۶۔ مسلم ۲۲۸۱)

(۳۵۵۴۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات تک کبھی تین دن مسلسل پیٹ بھر کر گندم کے آٹے کی روٹی نہیں کھائی۔

(۳۵۵٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : إنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ الشَّهْرَ ، أَوْ نِصْفَ الشَّهْرِ مَا يَدْخُلُ بَيْتَنَا نَارٌ لِمِصْبَاحٍ ، وَلاَ لِغَيْرِهِ ، فَقُلْتُ : بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعِيشُونَ ، قَالَتْ : بِالأَسْوَدَيْنِ : الْمَاءِ وَالتَّمْرِ ، وَكَانَ لَنَا جِيرَانٌ مِنَ الأَنْصَارِ جَزَاهُمُ اللَّهُ خَيْرًا لَهُمْ مَنَائِحُ فَرُبَّمَا بَعَثُوا إلَيْنَا مِنْ أَلْبَانِهَا.

(۳۵۵۴۴) حضرت قاسم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ پورا پورا مہینہ یا آدھا مہینہ اس حال میں ٹھہرے رہتے کہ ہمارے گھر میں کوئی آگ ...... چراغ کی ہو یا غیر چراغ کی ......داخل نہ ہوتی۔ میں نے (قاسم سے) کہا۔ پھر تم لوگ کس چیز کے ذریعہ زندگی گزارتے تھے؟ انہوں نے فرمایا دو چیزوں کے ذریعہ۔ یعنی پانی اور کھجور۔ اور کچھ انصار ہمارے پڑوس میں تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔ ان کے پاس اونٹنیاں تھیں تو بسا اوقات وہ ان اونٹنیوں کا دودھ ہماری طرف بھیج دیتے تھے۔

(۳۵۵٤٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بَعْضِ الْمَدَنِيِّينَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : تَعَرَّضَتِ الدُّنْيَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إنِّي لَسْتُ أُرِيدُك ، قَالَتْ : إنْ لَمْ تُرِدْنِي فَسَيُرِيدُنِي غَيْرُك.

(۳۵۵۴۵) حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے سامنے دنیا پیش ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں تجھے نہیں چاہتا۔ دنیا نے کہا اگر آپ مجھے نہیں چاہتے تو عنقریب مجھے آپ کے علاوہ لوگ چاہیں گے۔

(۳۵۵٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ ، وَمَلاَكُ دِينِكُمَ الْوَرَعُ.

(۳۵۵۴۶) حضرت عمرو بن قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کی فضیلت، عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے اور تمہارے دین کا خلاصہ پرہیزگاری ہے۔

(۳۵۵٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَتَذْكُرُونَ أَهَالِيَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَقَالَ : أَمَّا عِنْدَ ثَلاَثٍ فَلاَ : عِنْدَ الْكِتَابِ ، وَعِنْدَ الْمِيزَانِ ، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ.

(ابوداؤد ۴۷۲۲۔ احمد ۱۰۱)

(۳۵۵۴۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ قیامت کے دن اپنے گھر والوں کو یاد کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تین مقامات پر تو نہیں یاد کروں گا۔ نامہ اعمال کے وقت، میزان کے وقت اور پل صراط پر۔

(۳۵۵٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَيْنَ تَأْمُرُنِي ، قَالَ : هَاهُنَا ، وَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ رِجَالاً وَرُكْبَانًا وَتُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِكُمْ.

(ابن ماجه ۲۵۳۶۔ طبرانی ۹۶۹)

(۳۵۵۴۸) حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے کہاں کا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے شام کی طرف اشارہ فرمایا: ''یقیناً تم لوگ سوار در یا پیادہ جمع کیے جاؤ گے اور تم اپنے منہ کے بل جمع کیے جاؤ گے۔

(۳۵۵٤۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي وَكِيعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ قَالَ : يَوْمَ الْحَجِّ الأَكْبَرِ ، قَالَ : فَبَكَى عُمَرُ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا يُبْكِيكَ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَبْكَانِي أَنَّا كُنَّا فِي زِيَادَةٍ مِنْ دِينِنَا ، فَأَمَّا إِذ كَمُلَ فَإِنَّهُ لَمْ يَكْمُلْ قَطُّ شَيْءٌ إِلاَّ نَقَصَ ، قَالَ : صَدَقْتَ. (طبری ۸۰)

(۳۵۵۴۹) حضرت ہارون بن ابی وکیع، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ نازل ہوئی راوی کہتے ہیں یہ حج اکبر کا دن تھا۔ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''تمہیں کس بات پر رونا آ رہا ہے؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اس بات نے رلا دیا ہے کہ ہم پہلے اپنے دین میں زیادتی میں (امیدوار) ہوتے تھے۔ پس جب یہ دین کامل ہو گیا تو بات یہ ہے کہ جب بھی کوئی چیز کامل ہوتی ہے تو پھر اس میں نقص آنے لگتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سچ کہہ رہے ہو۔

(۳۵۵۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ قَطْرَتَيْنِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ قَطْرَةٍ فِي سَبِيلِهِ ، أَوْ مِنْ قَطْرَةِ دُمُوعٍ قَطَرَتْ مِنْ عَيْنِ رَجُلٍ قَائِمٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ، وَمَا مِنْ جُرْعَتَيْنِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ جُرْعَةٍ مُحْزِنَةٍ مُوجِعَةٍ رَدَّهَا صَاحِبُهَا بِحُسْنِ صَبْرٍ وَعَزَاءٍ ، أَوْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَ عَلَيْهَا. (ابن المبارك ٦٧٢۔ عبدالرزاق ٢٠٢٨٩)

(۳۵۵۵۰) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان دو قطروں سے بڑھ کر کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں ہے۔ ایک خون کا وہ قطرہ جو راہِ خدا میں گرے اور ایک وہ قطرہ جو اس آدمی کی آنکھ سے خوف خدا کی وجہ سے ٹپک پڑے جو درمیان شب میں خدا کے حضور کھڑا ہوا اور ان دو گھونٹوں سے بڑھ کر کوئی گھونٹ اللہ کو محبوب نہیں ہے۔ ایک تکلیف

وہ اور غمناک گھونٹ جس کو آدمی اچھے صبر اور برداشت کے ذریعہ قبول کرے اور دوسرا غصہ کا گھونٹ جس کو آدمی ضبط کر لے۔

(۳۵۵۵۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَتِ الْعِبَادَةُ تَأْخُذُ على النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ كَأَنَّهُ شِنٌّ بَالٍ.

(۳۵۵۵۱) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ پر عبادت کا اس قدر غلبہ ہوتا تھا کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ ؓ کے پاس تشریف لاتے تو آپ ﷺ مثل پرانے مشکیزہ کے محسوس ہوتے۔

(۳۵۵۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الزَّرْعِ لاَ تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ ، وَلاَ يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلاَءٌ ، وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ شَجَرَةِ الأَرْزِ لاَ تَهْتَزُّ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ.

(۳۵۵۵۲) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے۔ ہوا اس کو مسلسل ہلاتی رہتی ہے۔ مومن کو بھی مسلسل آزمائشیں پہنچتی رہتی ہیں۔ اور کافر کی مثال، صنوبر کے درخت کی طرح ہے کہ وہ حرکت ہی نہیں کرتا یہاں تک کہ بالکل کاٹ دیا جاتا ہے۔

(۳۵۵۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابن كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تَفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهِيجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الأَرْزَةِ الْمُجَذِّيَةِ عَلَى أَصْلِهَا ، لاَ يَفِيئُهَا شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً.

(۳۵۵۵۳) حضرت کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال، کچی کھیتی کی سی ہے کہ ہوائیں اس کو حرکت دیتی ہیں، کبھی اس کو ٹیڑھا کرتی ہیں اور کبھی اس کو سیدھا کرتی ہیں یہاں تک کہ وہ زرد ہو جاتی ہے اور کافر کی مثال، اس صنوبر کی سی ہے جو زمین میں موجود اپنی جڑ پر سیدھا کھڑا ہوتا ہے۔ کوئی شے اس کو حرکت نہیں دے سکتی یہاں تک کہ دایک ہی مرتبہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

(۳۵۵۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا.

(۳۵۵۵۴) حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مومن، مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا بعض، بعض کو مضبوط کرتا ہے۔

(۳۵۵۵۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّخْلَةِ تَأْكُلُ طَيِّبًا وَتَضَعُ طَيِّبًا.

(۳۵۵۵۵) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے جو کھاتی بھی طیب ہے اور نکالتی بھی طیب ہے۔

(۳۵۵۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكَى رَأْسُهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالْحُمَّى وَالسَّهَرِ.

(بخاری ۶۰۱۱۔ مسلم ۲۰۰۰)

(۳۵۵۵٦) حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تمام اہل ایمان کی مثال ایک آدمی کی سی ہے۔ اگر آدمی کا سر شکایت کرتا ہے تو آدمی کا سارا بدن بخار اور شب بیداری میں اس کا ساتھ دیتا ہے۔

(۳۵۵۵۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْمُؤْمِنُ مِنْ أَهْلِ الإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ، يَأْلَمُ الْمُؤْمِنُ لأَهْلِ الإِيمَانِ كَمَا يَأْلَمُ الْجَسَدُ لِمَا فِي الرَّأْسِ. (احمد ۳۴۰۔ طبرانی ۵۷۴۳)

(۳۵۵۵۷) حضرت سہل بن سعد، جناب نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مومن (دیگر) اہل ایمان کے لیے جسم میں بمنزلہ سر کے ہے۔ مومن، اہل ایمان کا دکھ اسی طرح محسوس کرتا ہے جس طرح سر کا دکھ درد بقیہ جسم محسوس کرتا ہے۔

(۳۵۵۵۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا أَلِمَ بَعْضُهُ تَدَاعَى لِذَلِكَ كُلُّهُ.

(احمد ۲۷۴۔ طیالسی ۷۹۳)

(۳۵۵۵۸) حضرت نعمان بن بشیر جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال، جسم کی طرح ہے کہ جب اس کا بعض حصہ تکلیف میں ہوتا ہے تو بقیہ جسم بھی اس تکلیف میں اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۳۵۵۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَرْفَعُ عَبْدٌ نَفْسَهُ إِلاَّ وَضَعَهُ اللَّهُ وَلاَ يَضَعُ عَبْدٌ نَفْسَهُ إِلاَّ رَفَعَهُ اللَّهُ.

(مسلم ۲۰۰۱)

(۳۵۵۵۹) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی اپنے آپ کو اوپر نہیں اٹھاتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیچا کر دیتے ہیں اور کوئی آدمی اپنے آپ کو نیچا نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دیتا ہے۔

(۳۵۵٦۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ ، قَالَ :

إِنِّی أَشْتَہِی أَنْ أَسْمَعَہُ مِنْ غَیْرِی ، قَالَ : فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّی إِذَا بَلَغْتُ : ﴿فَکَیْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ أُمَّۃٍ بِشَہِیدٍ وَجِئْنَا بِکَ عَلَی ہَؤُلاَئِ شَہِیدًا﴾ رَفَعْتُ رَأْسِی ، أَوْ غَمَزَنِی رَجُلٌ إِلَی جَنْبِی فَرَأَیْتُ دُمُوعَہُ تَسِیلُ.

(۳۵۵۶۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا: ''تم مجھے قرآن سناؤ۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ ﷺ کو پڑھ کر سناؤں؟ حالانکہ آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے علاوہ کسی سے قرآن سنوں۔ راوی کہتے ہیں پس میں نے سورۂ نساء پڑھنی شروع کی۔ یہاں تک کہ جب میں ﴿فَکَیْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ أُمَّۃٍ بِشَہِیدٍ وَجِئْنَا بِکَ عَلَی ہَؤُلاَئِ شَہِیدًا﴾ پر پہنچا میں نے اپنا سر اٹھایا ـــ یا مجھے پہلو میں بیٹھے آدمی نے متوجہ کیا ـــ تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے آنسو بہہ رہے تھے۔

(۳۵۵۶۱) حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِی مُعَاوِیَۃُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ قَیْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ بُسْرٍ ، أَنَّ أَعْرَابِیًّا ، قَالَ لِرَسُولِ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : أَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ ، قَالَ : مَنْ طَالَ عُمُرُہُ وَحَسُنَ عَمَلُہُ.

(۳۵۵۶۱) حضرت عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے جناب نبی کریم ﷺ سے پوچھا لوگوں میں کون سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا ہو۔

(۳۵۵۶۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ کَثِیرِ بْنِ زَیْدٍ ، عَنْ سلمۃ بْنِ أَبِی یَزِیدَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللہِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنْ سَعَادَۃِ الْمَرْئِ أَنْ یَطُولَ عُمُرُہُ وَیَرْزُقَہُ اللَّہُ الإِنَابَۃَ إِلَیْہِ.

(احمد ۳۳۲۔ بزار ۳۲۴۰)

(۳۵۵۶۲) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً یہ بات آدمی کی خوش بختی کی علامت ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف رجوع کی توفیق دے دیں۔

(۳۵۵۶۳) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاہِیمَ عَنْ أَبِی سَلَمَۃَ ، عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : خَیْرُکُمْ أَطْوَلُکُمْ أَعْمَارًا وَأَحْسَنُکُمْ أَعْمَالاً. (بزار ۱۹۷۱)

(۳۵۵۶۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کی عمریں لمبی ہوں اور ان کے اعمال اچھے ہوں۔

(۳۵۵۶۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ یَحْیَی ، قَالَ : حَدَّثَنِی إِبْرَاہِیمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَۃَ ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : جَائَ ثَلاَثَۃُ رَہْطٍ مِنْ بَنِی عُذْرَۃَ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ یَکْفِینِی ہَؤُلاَئِ ، قَالَ : فَقَالَ : طَلْحَۃُ : أَنَا ، قَالَ : فَکَانُوا عِنْدِی ، قَالَ : فَضُرِبَ عَلَی النَّاسِ بَعْثٌ ، قَالَ : فَخَرَجَ أَحَدُہُمْ فَاسْتُشْہِدَ ، ثُمَّ ضُرِبَ بَعْثٌ فَخَرَجَ الثَّانِی فِیہِ فَاسْتُشْہِدَ ، قَالَ :

وَبَقِيَ الثَّالِثُ حَتَّى مَاتَ مَرِيضًا عَلَى فِرَاشِهِ ، قَالَ طَلْحَةُ : فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أُدْخِلْت الْجَنَّةَ فَرَأَيْتهمْ أَعْرِفُهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَسِيمَاهُمْ ، قَالَ : فَإِذَا الَّذِي مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ دَخَلَ أَوَّلَهُمْ ، وَإِذَا الثَّانِي مِنَ الْمُسْتَشْهِدِينَ عَلَى أَثَرِهِ ، وَإِذَا أَوَّلُهُمْ آخِرُهُمْ ، قَالَ فَدَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ : فَأَتَيْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْت ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدَ اللهِ أَفْضَلَ مِنْ مُعَمَّرٍ يُعَمَّرُ فِي الإِسْلاَمِ لِتَهْلِيلِهِ وَتَكْبِيرِهِ وَتَسْبِيحِهِ وَتَحْمِيدِهِ. (نسائی ۱۰۶۷۴۔ احمد ۱۶۳)

(۳۵۵۶۴) حضرت عبداللہ بن شداد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنوعذرہ کے تین لوگ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لے آئے۔ راوی کہتے ہیں آپ نے پوچھا: ''ان لوگوں کو میری طرف سے کون کفایت کرے گا؟'' راوی کہتے ہیں حضرت طلحہ نے کہا میں۔ طلحہ کہتے ہیں پس وہ میرے پاس ہی تھے۔ کہتے ہیں کہ لوگوں کو ایک سفر میں جانا پڑا۔ راوی کہتے ہیں پس ان میں سے ایک باہر سفر میں گیا اور شہید ہوگیا۔ پھر ایک اور سفر درپیش ہوا تو دوسرا آدمی اس میں شامل ہوا اور وہ بھی شہید ہوگیا۔ راوی کہتے ہیں تیسرا آدمی رہ گیا یہاں تک کہ وہ اپنے بستر پر ہی بیمار ہو کر مر گیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوگیا ہوں۔ میں ان لوگوں کو ان کے ناموں اور نشانوں سے پہچانتا تھا۔ کہتے ہیں کہ پس جو آدمی اُن میں سے اپنے بستر پر مرا تھا وہ ان دونوں سے پہلے جنت میں داخل ہوا۔ اور دوسرا شہید ہونے والا اس کے بعد آیا۔ اور ان میں سے پہلا شہید ہونے والا، سب سے آخر میں آیا۔ راوی کہتے ہیں یہ دیکھ کر میرے دل میں کچھ خیال سا آیا۔ کہتے ہیں میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کے سامنے یہ بات ذکر کی۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے ہاں اس معمر آدمی سے زیادہ کسی کو فضیلت نہیں ہے جو اسلام میں عمر گزار کر گیا ہو۔ کیونکہ اس نے لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھا ہے۔

(۳۵۵۶۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ ، قَالَ : مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ ، قَالَ : أَيُّ النَّاسِ شَرٌّ ، قَالَ : مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ. (ترمذی ۲۳۳۰۔ احمد ۴۸)

(۳۵۵۶۵) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: لوگوں میں سے کون سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: ''جس کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل اچھا ہو۔ سائل نے پوچھا: لوگوں میں سے سب سے برا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی عمر لمبی ہو اور اس کے عمل برے ہوں۔

(۳۵۵۶۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : آخَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا وَالآخَرُ

بَعْدَهُ ، فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا قُلْتُمْ ، قَالُوا :دَعَوْنَا اللَّهَ لَهُ اللَّهُمَّ أَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَأَيْنَ صَلاَتُهُ بَعْدَ صَلاَتِهِ وَصِيَامُهُ بَعْدَ صِيَامِهِ وَأَيْنَ عَمَلُهُ بَعْدَ عَمَلِهِ شَكَّ فِي الصَّوْمِ وَالْعَمَلُ الَّذِي بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ. (احمد ۲۱۹۔ ابو داؤد ۲۵۱۶)

(۳۵۵۶۶) حضرت عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان مواخات قائم فرمائی۔ پھران میں سے ایک (راہ خدا میں) قتل ہوا اور دوسرا اس کے بعد مرا۔ پھر ہم نے اس کا جنازہ پڑھا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''تم نے کیا کہا ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم نے اس کے لیے دعا کی ہے کہ اے اللہ! اس کو اس کے ساتھی کے ساتھ ملا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر اُس کے (پہلے کے) بعد اس کی نمازیں کہاں جائیں گی؟ اور اس کے روزوں کے بعد اس کے روزے کہاں جائیں گے۔ اور اس کے عمل کے بعد اس کا عمل کہاں جائے گا؟'' راوی کو روزے کے بارے میں شک ہے۔ ''ان دونوں کے درمیان جو عمل ہے وہ زمین و آسمان کے درمیان کی طرح ہے۔

(۳۵۵۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :قَالَ الْعَبَّاسُ لأَعْلَمَنَّ مَا بَقَاء رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ لَوَ اتَّخَذْت عَرِيشًا فَكَلَّمْت النَّاسَ ، فَإِنَّهُمْ قَدْ آذَوْك ، قَالَ :لاَ أَزَالُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ يَطَؤُونَ عَقِبِي وَيُنَازِعُونِي رِدَائِي وَيُصِيبُنِي غُبَارُهُمْ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ يُرِيحُنِي مِنْهُمْ.

(بزار ۲۴۶۶۔ دارمی ۷۵)

(۳۵۵۶۷) حضرت عکرمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ضرور بالضرور بتاؤں گا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ہمارے درمیان رہنا کیسا تھا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ شامیانہ بنالیں پھر لوگوں سے باتیں کریں۔ کیونکہ لوگ آپ کو تکلیف دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں مسلسل ان کے درمیان ہی رہوں گا۔ یہ لوگ میری ایڑیاں روندتے رہیں گے اور میری چادر کے اندر میرے ساتھ جھگڑتے رہیں گے۔ اور مجھے ان کی گرد لگتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان سے آرام دے دے۔

(۳۵۵۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْن بُكَيْر ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ سَعِيدٍ الْوَاسِطِيُّ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَاسِي النَّاسَ بِنَفْسِهِ حَتَّى جَعَلَ يُرَقِّعُ إِزَارَهُ بِالأَدَمِ ، وَمَا جَمَعَ بَيْنَ عَشَاءٍ وَغَدَاءٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وِلاَءً حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ.

(۳۵۵۶۸) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ لوگوں کو اپنی ذات کے ذریعہ تسلی دیتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے ازار کو چمڑے کے ذریعہ پیوند لگاتے اور آپ ﷺ نے وفات تک کبھی تین دن مسلسل صبح و شام کا کھانا اکٹھا نہیں فرمایا۔

(۳۵۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا

دِينُنَا ، قَالَ :هَذَا دِينُكُمْ ، وَأَيْنَمَا تُحْسِنْ يَكْفِيكَ.

(۳۵۵۶۹) حضرت بہز بن حکیم، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ ہمارا دین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمہارا دین ہے۔ جس طرح بھی اس کو خوب صورت کرو تمہیں کفایت کرے گا۔

(۳۵۵۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْر ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ قَالَ ، قَبَّحَ اللَّهُ الدُّنْيَا ، قَالَتِ الدُّنْيَا :قَبَّحَ اللَّهُ أَعْصَانَا لَهُ.

(حاکم ۳۱۳)

(۳۵۵۷۰) حضرت مطلب بن حطب سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی یہ کہے اللہ تعالیٰ دنیا کو برا کرے، تو دنیا کہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو برا کرے جو اللہ کا نافرمان ہے۔

(۳۵۵۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نِسْطَاسٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ ، وَشَرُّ النَّاسِ مَنْ لاَ يُرْجَى خَيْرُهُ وَلاَ يُؤْمَنُ شَرُّهُ.

(ترمذی ۲۲۶۳۔ حاکم ۲۶۹)

(۳۵۵۷۱) حضرت سعید المقبری سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں میں سے بہترین آدمی وہ ہے جس کے خیر کی اُمید کی جائے اور اس کے شر سے امن ہو اور لوگوں میں سے بدترین آدمی وہ ہے جس کے خیر کی امید نہ ہو اور شر سے امن نہ ہو۔

زُهْدُ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زہد

(۷) كلام أبي بكرٍ الصِّدِّيقِ رضي الله عنه

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۵۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ ، قَالَ :خَطَبَنَا أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ :أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ ، وَأَنْ تُثْنُوا عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهُ أَهْلٌ ،

وَأَنْ تَخْلِطُوا الرَّغْبَةَ بِالرَّهْبَةِ وَتَجْمَعُوا الإِلْحَافَ بِالْمَسْأَلَةِ ، فَإِنَّ اللَّهَ أَثْنَى عَلَى زَكَرِيَّا وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ ، فَقَالَ : ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ ثُمَّ اعْلَمُوا عِبَادَ اللهِ، أَنَّ اللَّهَ قَدِ ارْتَهَنَ بِحَقِّهِ أَنْفُسَكُمْ ، وَأَخَذَ عَلَى ذَلِكَ مَوَاثِيقَكُمْ ، وَاشْتَرَى مِنْكُمَ الْقَلِيلَ الْفَانِيَ بِالْكَثِيرِ الْبَاقِي ، وَهَذَا كِتَابُ اللهِ فِيكُمْ لاَ تَفْنَى عَجَائِبُهُ وَلاَ يُطْفَأُ نُورُهُ فَصَدِّقُوا بِقَوْلِهِ ، وَانْتَصِحُوا كِتَابَهُ ، وَاسْتَبْصِرُوا فِيهِ لِيَوْمِ الظُّلْمَةِ ، فَإِنَّمَا خَلَقَكُمْ لِلْعِبَادَةِ ، وَوَكَّلَ بِكُمَ الْكِرَامَ الْكَاتِبِينَ ، يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ، ثُمَّ اعْلَمُوا عِبَادَ اللهِ أَنَّكُمْ تَغْدُونَ وَتَرُوحُونَ فِي أَجَلٍ قَدْ غُيِّبَ عَنْكُمْ عِلْمُهُ ، فَإِنَ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْقَضِيَ الآجَالُ وَأَنْتُمْ فِي عَمَلِ اللهِ فَافْعَلُوا ، وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا ذَلِكَ إِلاَّ بِاللهِ ، فَسَابِقُوا فِي مَهَلِ آجَالِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ آجَالُكُمْ فَيَرُدَّكُمْ إِلَى أَسْوَأِ أَعْمَالِكُمْ ، فَإِنَّ أَقْوَامًا جَعَلُوا آجَالَهُمْ لِغَيْرِهِمْ وَنَسُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَنْهَاكُمْ أَنْ تَكُونُوا أَمْثَالَهُمْ فَالْوَحَاءَ الْوَحَاءَ وَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ ، فَإِنَّ وَرَائَكُمْ طَالِبًا حَثِيثًا مَرُّهُ سَرِيعٌ. (حاکم ۳۸۳)

(۳۵۵۷۲) حضرت عبداللہ بن عکیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو کہا: امابعد! بیشک میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور اس بات کی تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اللہ کی ثنا اس طرح کرو جیسے وہ ثنا کا اہل ہے اور یہ کہ تم خوف کو شوق کے ساتھ ملائے رکھو۔ اور یہ کہ تم خوب چمٹ کر مانگنے کو سوال کے ساتھ جمع کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا اور ان کے گھر والوں کی تعریف کی ہے۔ فرمایا: ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ اللہ کے بندو! پھر یہ بات جان لو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہاری جانوں کو اپنے حق کے عوض رہن رکھا ہے اور اس پر تم سے پختہ عہد لیے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم سے فنا ہونے والی تھوڑی چیز کے بدلہ میں باقی رہنے والی کثیر چیز دے کر تم سے خریداری کی ہے۔ یہ تم میں اللہ کی کتاب ہے۔ اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے اور اس کا نور بند نہیں ہوتا۔ پس تم اس کے کلام کی تصدیق کرو۔ اور اس کی کتاب سے نصیحت حاصل کرو۔ اور اندھیرے کے دن میں اس سے بصیرت حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں صرف عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اور کراماً کاتبین کو تم پر مقرر فرمایا ہے۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔

اللہ کے بندو! پھر یہ بات جان لو۔ تم لوگ ایک مہلت میں صبح و شام گزار رہے ہو جس کا علم تم سے غائب ہے۔ اگر تم اس بات کی استطاعت رکھتے ہو کہ مہلتیں اس طرح سے ختم ہوں کہ تم اللہ کے کام میں ہو۔ تو پس تم یہ کام کرو۔ اور یہ کام تم اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں کر سکتے ہو۔ پس تم اپنی مہلت کے موجود لمحوں میں جلدی کرو۔ قبل اس کے کہ تمہاری عمریں پوری ہو جائیں پھر تمہیں تمہارے برے اعمال کی طرف لوٹا دیا جائے۔ بیشک کچھ لوگوں نے اپنے اوقات کو دوسروں کے لیے کر دیا اور اپنی جانوں کو بھول گئے لیکن میں تمہیں ان جیسا بننے سے منع کرتا ہوں۔ پس جلدی کرو۔ پس جلدی کرو۔ النجاء النجاء کیونکہ تمہارے پیچھے ایک تیز طالب ہے جس کا گزرنا بہت تیز ہے۔

(۳۵۵۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : رَأَى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ طَيْرًا وَاقِعًا عَلَى شَجَرَةٍ ،

فَقَالَ : طُوبَى لَكَ يَا طَيْرُ وَاللهِ لَوَدِدْت أَنِّي كُنْت مِثْلَكَ ، تَقَعُ عَلَى الشَّجَرَةِ وَتَأْكُلُ مِنَ الثَّمَرِ ، ثُمَّ تَطِيرُ وَلَيْسَ عَلَيْكَ حِسَابٌ ، وَلاَ عَذَابٌ ، وَاللهِ لَوَدِدْت أَنِّي كُنْت شَجَرَةً إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ مَرَّ عَلَيَّ جَمَلٌ فَأَخَذَنِي فَأَدْخَلَنِي فَاهُ فَلاَكَنِي ، ثُمَّ ازْدَرَدَنِي ، ثُمَّ أَخْرَجَنِي بَعْرًا وَلَمْ أَكُنْ بَشَرًا. (ابن المبارك ۲۴۰)

(۳۵۵۷۳) حضرت ضحاک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک پرندے کو درخت پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا: اے پرندے! تجھے مبارک ہو۔ خدا کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ میں تیرے جیسا ہوتا۔ تو درختوں پر بیٹھتا ہے، پھلوں کو کھاتا ہے، پھر اُڑ جاتا ہے۔ تجھے نہ حساب ہے نہ عذاب۔ خدا کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ میں راستہ کے ایک جانب لگا ہوا درخت ہوتا۔ میرے پاس سے کوئی اونٹ گزرتا۔ مجھے پکڑتا اور اپنے منہ میں ڈال لیتا پھر وہ مجھے چباتا مجھے توڑتا پھر مجھے مینگنی بنا کر نکال دیتا لیکن میں انسان نہ ہوتا۔

(۳۵۵۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ : لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا بَكْرٍ الْوَفَاةُ أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنِّي مُوصِيك بِوَصِيَّةٍ إِنْ حَفِظْتهَا : إِنَّ لِلَّهِ حَقًّا فِي اللَّيْلِ لاَ يَقْبَلُهُ فِي النَّهَارِ ، وَإِنَّ لِلَّهِ حَقًّا فِي النَّهَارِ لاَ يَقْبَلُهُ فِي اللَّيْلِ ، وَأَنَّهُ لاَ يُقْبَلُ نَافِلَةٌ حَتَّى تُؤَدَّى الْفَرِيضَةُ ، وَإِنَّمَا خَفَّتْ مَوَازِينُ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمَ الْبَاطِلَ فِي الدُّنْيَا وَخِفَّتِهِ عَلَيْهِمْ ، وَحُقَّ لِمِيزَانٍ لاَ يُوضَعُ فِيهِ إِلاَّ الْبَاطِلُ أَنْ يَكُونَ خَفِيفًا ، وَإِنَّمَا ثَقُلَتْ مَوَازِينُ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمَ الْحَقَّ فِي الدُّنْيَا وَثِقَلِهِ عَلَيْهِمْ ، وَحُقَّ لِمِيزَانٍ لاَ يُوضَعُ فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ الْحَقُّ أَنْ يَكُونَ ثَقِيلاً ، أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ ذَكَرَ أَهْلَ الْجَنَّةِ بِصَالِحِ مَا عَمِلُوا ، وَتَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ ، فَيَقُولُ الْقَائِلُ : لاَ أبلغ هولاء ، وَذَكَرَ أَهْلَ النَّارِ بِسَيِّءِ مَا عَمِلُوا وَرَدَّ عَلَيْهِمْ صَالِحَ مَا عَمِلُوا : فَيَقُولُ الْقَائِلُ : أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَؤُلاَءِ ، وَذَكَرَ آيَةَ الرَّحْمَةِ وَآيَةَ الْعَذَابِ ، لِيَكُونَ الْمُؤْمِنُ رَاغِبًا رَاهِبًا ، وَلاَ يَتَمَنَّى عَلَى اللهِ غَيْرَ الْحَقِ ، وَلاَ يُلْقِي بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ ، فَإِنْ أَنْتَ حَفِظْت قَوْلِي هَذَا فَلاَ يَكُنْ غَائِبٌ أَحَبَّ إِلَيْك مِنَ الْمَوْتِ ، وَلاَ بُدَّ لَك مِنْهُ ، وَإِنْ أَنْتَ ضَيَّعْت قَوْلِي هَذَا فَلاَ يَكُنْ غَائِبٌ أَبْغَضَ إِلَيْك مِنْهُ وَلَنْ تُعْجِزَهُ.

(۳۵۵۷۴) حضرت زبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت آیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف آدمی بھیجا اور فرمایا: میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں اگر تم اُسے یاد رکھو تو بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک حق رات کے وقت ہے جس کو اللہ تعالیٰ دن میں قبول نہیں کرتے اور بے شک ایک حق اللہ تعالیٰ کا دن کے وقت ہے جس کو اللہ تعالیٰ رات کے وقت قبول نہیں کرتے۔ اور یہ کہ جب تک فرض ادا نہ ہوں، نفل قبول نہیں ہوتے۔ اور جن لوگوں کے اعمال قیامت کے دن ہلکے ہوں گے ان کے اعمال صرف اس وجہ سے ہلکے ہوں گے کہ انہوں نے دنیا میں باطل کی پیروی کی اور باطل ان کو ہلکا محسوس ہوا۔ اور میزان کے لیے یہ بات حق ہے کہ اس میں باطل ہی رکھا جائے تو وہ ہلکا ہو جائے۔ اور جن لوگوں کے اعمال قیامت کے دن وزنی ہوں گے۔

ان کے اعمال صرف اس وجہ سے وزنی ہوں گے کہ انہوں نے دنیا میں حق کی پیروی کی اور حق ان پر بھاری محسوس ہوا۔ اور ایسے میزان کے لیے جس میں بروز قیامت حق رکھا جائے یہی بات لائق ہے کہ وہ بھاری ہو جائے۔

تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے اچھے اعمال کا ذکر کیا ہے اور ان کی غلطیوں سے درگزر کیا ہے۔ پس کہنے والا کہتا ہے میں ان لوگوں کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کے برے اعمال کا ذکر کیا ہے اور ان کے اچھے اعمال کو ان پر رد فرما دیا ہے۔ پس کہنے والا کہتا ہے۔ میں ان لوگوں سے بہتر ہوں اور اللہ تعالیٰ نے رحمت کی آیت کو اور عذاب کی آیت کو ذکر فرمایا تا کہ صاحب ایمان خوف کھانے والا اور شوق رکھنے والا ہو اور خدا پر حق کے سوا کوئی تمنا نہ کرے اور اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ پڑے۔ پس اگر تم نے میری یہ بات یاد رکھی تو پھر کوئی غائب چیز تمہیں موت سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی اور یہ موت تو ضروری ہے۔ اور اگر تم نے میری یہ بات ضائع کی تو پھر کوئی غائب چیز تمہیں موت سے زیادہ مبغوض نہیں ہوگی اور تو موت کو عاجز نہیں کر سکتا۔

(۳۵۵۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : رَافَقْت أَبَا بَكْرٍ وَكَانَ لَهُ كِسَاءٌ فَدَكِيٌّ يُخِلُّهُ عَلَيْهِ إذَا رَكِبَ ، وَنَلْبَسُهُ أَنَا وَهُوَ إذَا نَزَلْنَا وَهُوَ الْكِسَاءُ الَّذِي عَيَّرَتْهُ بِهِ هَوَازِنُ ، فَقَالُوا : أَذَا الْخِلاَلِ نُبَايِعُ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۵۵۷۵) حضرت رافع بن ابی رافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر کے ساتھ مرافقت کی اور ان کے پاس مقام فدک کی ایک چادر تھی جس کو آپ سوار ہو کر سمیٹ لیتے تھے اور جب ہم اترتے تو ہم اس کو پہن لیتے۔ یہ وہی چادر ہے جس کا طعنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو قبیلہ ہوازن نے دیا تھا۔ اور انہوں نے کہا کیا ہم اس چادر والے کی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بیعت کریں؟''

(۳۵۵۷٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى﴾ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ أُكَلِّمُك إِلاَّ كَأَخِي السِّرَارِ حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ.

(حارث ۹۵۷۔ حاکم ۲۶۲)

(۳۵۵۷٦) حضرت محمد بن ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى﴾ نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مرتے دم تک آپ سے محض سرگوشی کرنے والے آدمی کی طرح ہی کلام کروں گا۔

(۳۵۵۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ ، كَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْطُبُ فَيَذْكُرُ بَدْءَ خَلْقِ الإِنْسَانِ فَيَقُولُ : خُلِقَ مِنْ مَجْرَى الْبَوْلِ مِنْ نَتِنٍ ، فَيَذْكُرُ حَتَّى يَتَقَذَّرَ أَحَدُنَا نَفْسَهُ.

(۳۵۵۷۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمیں خطبہ دے رہے تھے۔ پس انہوں نے

مان کی تخلیق کا آغاز ذکر کیا تو فرمایا: انسان کو پیشاب کی نالی کی بدبو سے پیدا کیا گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کا ذکر کرتے رہے
ان تک کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے کو گندا سمجھنے لگا۔

۳۵۵۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ عَرْفَجَةَ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : ابْكُوا فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا.

(۳۵۵۷۸) حضرت عرفجہ سلمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روؤ۔ پس اگر تم رو نہ سکو تو رونے کی
شکل بناؤ۔

۳۵۵۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ : وَاللهِ لَئِنْ كَانَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ تَرَكَا هَذَا الْمَالَ وَهُوَ يَحِلُّ لَهُمَا شَيْءٌ مِنْهُ ، لَقَدْ غُبِنَا وَنَقَصَ رَأْيُهُمَا ، وَايْمُ اللهِ مَا كَانَا بِمَغْبُونَيْنِ ، وَلاَ نَاقِصِي الرَّأْيِ ، وَلَئِنْ كَانَا امْرَأَيْنِ يَحْرُمُ عَلَيْهِمَا مِنْ هَذَا الْمَالِ الَّذِي أَصَبْنَا بَعْدَهُمَا لَقَدْ هَلَكْنَا ، وَايْمُ اللهِ مَا الْوَهْمُ إِلاَّ مِنْ قِبَلِنَا.

(۳۵۵۷۹) حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مال کو چھوڑا ہے جبکہ اس مال کا کچھ حصہ تو ان کے لیے حلال تھا۔ تو پھر ان دونوں کو دھوکہ ہوا ہے یا ان کی
رائے میں نقص تھا۔ (پھر فرمایا) خدا کی قسم! وہ دونوں دھوکہ کھائے ہوئے نہیں تھے اور نہ ہی وہ ناقص الرائے تھے۔ اور اگر یہ
دونوں حضرات ایسے تھے کہ ان پر ہمیں ان کے بعد ملنے والا حرام تھا تو پھر یقیناً ہم ہلاک ہو گئے اور خدا کی قسم! یہ وہم ہمارے حق
میں ہی ہے۔

۳۵۵۸۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَامَ أَبُو بَكْرٍ خَطِيبًا ، فَقَالَ : أَبْشِرُوا فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُتِمَّ اللَّهُ هَذَا الأَمْرَ حَتَّى تَشْبَعُوا مِنَ الزَّيْتِ وَالْخُبْزِ.

(۳۵۵۸۰) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: تمہیں
بشارت ہو کیونکہ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ کو پورا کرے گا یہاں تک کہ تم زیتون کے تیل اور روٹی سے سیراب ہو گے۔

۳۵۵۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : دَخَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ نَاسٌ مِنْ إِخْوَانِهِ يَعُودُونَهُ فِي مَرَضِهِ فَقَالُوا له : يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَلاَ نَدْعُو لَكَ طَبِيبًا يَنْظُرُ إِلَيْك ، قَالَ : قَدْ نَظَرَ إِلَيَّ ، قَالُوا : فَمَاذَا قَالَ لَك ، قَالَ : قَالَ : إِنِّي فَعَّالٌ لِمَا أُرِيد.

(۳۵۵۸۱) حضرت ابوالسفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران ان کے بھائیوں میں سے کچھ
لوگ ان کی عیادت کے لیے آئے اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! کیا ہم آپ کے لیے
حکیم کو نہ بلائیں جو آپ کو دیکھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری طرف طبیب نے دیکھ لیا ہے۔ لوگوں نے پوچھا پھر اس نے آپ

سے کیا کہا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حکیم نے کہا ہے میں نے جو ارادہ کرلیا ہے اس کو ضرور کروں گا۔

(۳۵۵۸۲) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : أُتِيَ أَبُو بَكْرٍ بِغُرَابٍ وَافِرِ الْجَنَاحَيْنِ فَقَالَ : مَا صِيدَ مِنْ صَيْدٍ ، وَلاَ عُضِدَ مِنْ شَجَرٍ إِلاَّ بِمَا ضَيَّعَتْ مِنَ التَّسْبِيحِ.

(۳۵۵۸۲) حضرت میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بڑے بڑے پروں والا کوا لایا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شکار، شکار نہیں ہوتا اور کوئی درخت کاٹا نہیں جاتا مگر یہ کہ وہ تسبیح کو ضائع کر دیتا ہے۔

(۸) كلام عمر بنِ الخطّابِ رضي الله عنه

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۵۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمْنَا مَعَ عُمَرَ الشَّامَ أَنَاخَ بَعِيرَهُ ، وَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فَأَلْقَيْتُ فَرْوَتِي بَيْنَ شُعْبَتَيِ الرَّحْلِ ، فَلَمَّا جَاءَ رَكِبَ عَلَى الْفَرْوِ ، فَلَقِينَا أَهْلَ الشَّامِ يَتَلَقَّوْنَ عُمَرَ فَجَعَلُوا يَنْظُرُونَ فَجَعَلْتُ أُشِيرُ لَهُمْ إِلَيْهِ ، قَالَ : يَقُولُ عُمَرُ : تَطْمَحُ أَعْيُنُهُمْ إِلَى مَرَاكِبِ مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ يُرِيدُ مَرَاكِبَ الْعَجَمِ.

(۳۵۵۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام گئے۔ انہوں نے اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اپنی حاجت کے لیے چلے گئے۔ میں نے سواری کے دونوں حصوں کے درمیان چمڑے کا ملبوس ڈال دیا۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ رضی اللہ عنہ اُسی چمڑے پر ہی سوار ہو گئے۔ پس ہم اہل شام سے ملے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا۔ وہ دیکھنے لگے تو میں ان کو حضرت عمر کی طرف اشارہ کر کے بتلانے لگا۔ راوی کہتے ہیں حضرت نے فرمایا: ان کی آنکھیں ایسے لوگوں کے مراکب کی طرف للچاتی ہیں جن کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد عجمی سواریاں تھیں۔

(۳۵۵۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ اسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لَوْ رَكِبْتَ بِرْذَوْنًا يَلْقَاكَ عُظَمَاءُ النَّاسِ وَوُجُوهُهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ أَلاَ أَرَاكُمْ هَاهُنَا ، إِنَّمَا الأَمْرُ مِنْ هَاهُنَا ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ خَلُّوا سَبِيلَ جَمَلِي.

(۳۵۵۸۴) حضرت قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے لوگوں نے ان کا استقبال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ پر تھے۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! اگر آپ غیر عربی گھوڑے پر سوار ہو جاتے کہ لوگوں کے سردار اور رئیس آپ سے ملاقات کریں گے راوی کہتے ہیں اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں یہاں دکھائی نہیں دوں گا۔ معاملہ تو وہاں ہوتا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ تم لوگ میرے اونٹ کا راستہ چھوڑ دو۔

(۳۵۵۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ

الشَّامَ أَتَتْهُ الْجُنُودُ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ وَخُفَّانِ وَعِمَامَةٌ وَهُوَ آخِذٌ بِرَأْسِ بَعِيرِهِ يَخُوضُ الْمَاءَ ، فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، تَلْقَاكَ الْجُنُودُ وَبَطَارِقَةُ الشَّامِ وَأَنْتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : إِنَّا قَوْمٌ أَعَزَّنَا اللَّهُ بِالإِسْلاَمِ فَلَنْ نَلْتَمِسَ الْعِزَّ بِغَيْرِهِ.

(۳۵۵۸۵) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس بہت سے گروہ حاضر ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ پر (اس وقت) ایک ازار، دو موزے اور ایک عمامہ تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ کے سر کو پکڑ کر اس کو پانی میں ڈال رہے تھے۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! لشکر آپ سے ملاقات کر رہے ہیں اور شامی یہودی علماء آپ رضی اللہ عنہ سے مل رہے ہیں۔ اور آپ اس حالت میں ہیں۔ راوی کہتے ہیں اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً ہم وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اسلام سے عزت دی ہے۔ پس ہم اس کے علاوہ کسی چیز سے ہرگز عزت کے متلاشی نہیں ہوں گے۔

(۳۵۵۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ : إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَمَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا كَانَ قَمِناً أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِيهِ ، وَمَنْ أَخَذَهَا بِغَيْرِ ذَلِكَ كَانَ كَالآكِلِ الَّذِي لاَ يَشْبَعُ.

(۳۵۵۸۶) حضرت شقیق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط میں تحریر فرمایا: بیشک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے۔ پس جو آدمی اس کو اس کے حق کے ساتھ لے گا تو وہ اس لائق ہے کہ اس کے لیے اس میں برکت دی جائے اور جو شخص اس کو اس کے بغیر لے گا تو اس کی مثال اس کھانے والے کی سی ہے جو سیر نہ ہوتا ہو۔

(۳۵۵۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : لَمَّا أُتِيَ عُمَرُ بِكُنُوزِ آلِ كِسْرَى فَإِذَا مِنَ الصَّفْرَاءِ وَالْبَيْضَاءِ مَا يَكَادُ أَنْ يَحَارَ مِنْهُ الْبَصَرُ ، قَالَ : فَبَكَى عُمَرُ عِنْدَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : مَا يُبْكِيكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمُ شُكْرٍ وَسُرُورٍ وَفَرَحٍ ، فَقَالَ عُمَرُ : مَا كَثُرَ هَذَا عِنْدَ قَوْمٍ إِلاَّ أَلْقَى اللَّهُ بَيْنَهُمَ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ.

(۳۵۵۸۷) حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آل کسریٰ کے خزانے لائے گئے تو اس میں اس قدر سونا، چاندی تھا کہ جس سے آنکھیں چندھیانے لگیں۔ راوی کہتے ہیں اس پر حضرت عمر رو پڑے۔ راوی کہتے ہیں حضرت عبد الرحمن نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ کو کس چیز نے رلا دیا ہے؟ یقیناً آج کا دن تو شکر، خوشی اور فرحت کا دن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ چیزیں جس قوم کے پاس بھی زیادہ ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان عداوت اور بغض ڈال دیتے ہیں۔

(۳۵۵۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَيْت بَيْنَ كَتِفَيْ عُمَرَ أَرْبَعَ رِقَاعٍ فِي قَمِيصِهِ.

(۳۵۵۸۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دونوں کندھوں کے درمیان ان کی قمیص

میں چار پیوند دیکھے۔

(۳۵۵۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ أَسْعَدَ الرُّعَاةِ مَنْ سَعِدَتْ بِهِ رَعِيَّتُهُ وَإِنَّ أَشْقَى الرُّعَاةِ عِنْدَ اللهِ مَنْ شَقِيَتْ بِهِ رَعِيَّتُهُ ، وَإِيَّاكَ أَنْ تَرْتَعَ فَيَرْتَعَ عُمَّالُك ، فَيَكُونَ مِثْلُك عِنْدَ اللهِ مِثْلَ الْبَهِيمَةِ ، نَظَرَتْ إِلَى خَضِرَةٍ مِنَ الأَرْضِ فَرَتَعَتْ فِيهَا تَبْتَغِي بِذَلِكَ السِّمَنِ ، وَإِنَّمَا حَتْفُهَا فِي سِمَنِهَا ، وَالسَّلاَمُ عَلَيْك.

(۳۵۵۸۹) حضرت سعید بن ابی بردہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ کی طرف خط لکھا: اما بعد! پس بے شک خوش بخت ترین چرواہا (ذمہ دار) وہ ہے جس کی وجہ سے اس کی رعیت خوشحال ہو اور یقیناً اللہ کے ہاں بد بخت ترین چرواہا (ذمہ دار) وہ ہے جس سے اس کی رعیت بدحال ہو۔ خبردار! تم اس بات سے بچو کہ تم (غلط جگہ) چرنے لگو پھر تمہارے عمال بھی چرنے لگیں۔ پس تمہاری مثال اللہ کے ہاں جانور کی سی ہوگی جو زمین کے سبزے کی طرف دیکھتا ہے تو اس میں چرنے لگتا ہے اور اس کا مقصد موٹاپا ہوتا ہے جبکہ اس کے موٹاپے میں ہی اس کی موت ہے۔ والسلام علیک

(۳۵۵۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : الرَّعِيَّةُ مُؤَدِّيَةٌ إِلَى الإِمَامِ مَا أَدَّى الإِمَامُ إِلَى اللهِ ، فَإِذَا رَتَعَ رَتَعُوا.

(۳۵۵۹۰) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رعایا، امام کی طرف وہی چیز ادا کرے گی جو چیز امام اللہ کی طرف ادا کرے گا پس جب امام چرنے لگتا ہے تو رعایا بھی چرتی ہے۔

(۳۵۵۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لاَ تَعْتَرِضْ فِيمَا لاَ يَعْنِيكَ وَاعْتَزِلْ عَدُوَّك ، وَاحْتَفِظْ مِنْ خَلِيلِكَ إِلاَّ الأَمِينَ فَإِنَّ الأَمِينَ مِنَ الْقَوْمِ لاَ يُعَادِلُهُ شَيْءٌ ، وَلاَ تَصْحَبَ الْفَاجِرَ فَيُعَلِّمْك مِنْ فُجُورِهِ ، وَلاَ تُفْشِ إِلَيْهِ سِرَّك وَاسْتَشِرْ فِي أَمْرِكَ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ اللَّهَ.

(۳۵۵۹۱) حضرت محمد بن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے غیر متعلقہ کاموں میں تعرض نہ کرو۔ اور اپنے دشمن سے علیحدہ رہو۔ اور اپنے دوستوں میں سے صرف امانتدار کو خاص کرو۔ کیونکہ لوگوں میں سے امانتدار آدمی کے مقابل کوئی چیز نہیں ہے۔ اور فاجر آدمی کی صحبت نہ پکڑو کہ وہ تمہیں بھی اپنے فجور کی تعلیم دے گا۔ اور تم اس کو اپنا راز نہ بتاؤ اور تم اپنے معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ کرو جو اللہ تعالیٰ سے خوف رکھتے ہوں۔

(۳۵۵۹۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ نُعَيْمَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ فَأَخْرَجَ إِلَيَّ صَحِيفَةً فَإِذَا فِيهَا مِنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : سَلاَمٌ عَلَيْك أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّا عَهِدْنَاكَ وَأَمْرُ نَفْسِكَ لَكَ مُهِمٌّ ، وَأَصْبَحْتَ وَقَدْ وُلِّيتَ أَمْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ أَحْمَرِهَا وَأَسْوَدِهَا ، يَجْلِسُ بَيْنَ

يَدَيْكَ الشَّرِيفُ وَالْوَضِيعُ وَالْعَدُوُّ وَالصَّدِيقُ ، وَلِكُلٍّ حِصَّتُهُ مِنَ الْعَدْلِ فَانْظُرْ كَيْفَ أَنْتَ عِنْدَ ذَلِكَ يَا عُمَرُ ، فَإِنَّا نُحَذِّرُكَ يَوْمًا تَعْنُو فِيهِ الْوُجُوهُ ، وَتَجِفُّ فِيهِ الْقُلُوبُ ، وَتُقْطَعُ فِيهِ الْحُجَجُ مَلِكٌ قَهَرَهُمْ بِجَبَرُوتِهِ وَالْخَلْقُ دَاخِرُونَ لَهُ ، يَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عِقَابَهُ ، وَإِنَّا كُنَّا نُحَدَّثُ أَنَّ أَمْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ سَيَرْجِعُ فِي آخِرِ زَمَانِهَا : أَنْ يَكُونَ إِخْوَانُ الْعَلاَنِيَةِ أَعْدَاءَ السَّرِيرَةِ ، وَإِنَّا نَعُوذُ بِاللهِ أَنْ يَنْزِلَ كِتَابُنَا إِلَيْكَ سِوَى الْمَنْزِلِ الَّذِي نَزَلَ مِنْ قُلُوبِنَا ، فَإِنَّا كَتَبْنَا بِهِ نَصِيحَةً لَكَ وَالسَّلاَمُ عَلَيْكَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِمَا : مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلاَمٌ عَلَيْكُمَا أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّكُمَا كَتَبْتُمَا إِلَيَّ تَذْكُرَانِ أَنَّكُمَا عَهِدْتُمَانِي وَأَمْرُ نَفْسِي لِي مُهِمٌّ وَأَنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ قَدْ وُلِّيتُ أَمْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ أَحْمَرِهَا وَأَسْوَدِهَا ، يَجْلِسُ بَيْنَ يَدَيَّ الشَّرِيفُ وَالْوَضِيعُ وَالْعَدُوُّ وَالصَّدِيقُ ، وَلِكُلٍّ حِصَّةٌ مِنْ ذَلِكَ ، وَكَتَبْتُمَا فَانْظُرْ كَيْفَ أَنْتَ عِنْدَ ذَلِكَ يَا عُمَرُ ، وَإِنَّهُ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ عِنْدَ ذَلِكَ لِعُمَرَ إِلاَّ بِاللهِ ، وَكَتَبْتُمَا تُحَذِّرَانِي مَا حُذِّرَتْ بِهِ الأُمَمُ قَبْلَنَا ، وَقَدِيمًا كَانَ اخْتِلاَفُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِآجَالِ النَّاسِ يُقَرِّبَانِ كُلَّ بَعِيدٍ وَيُبْلِيَانِ كُلَّ جَدِيدٍ وَيَأْتِيَانِ بِكُلِّ مَوْعُودٍ حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى مَنَازِلِهِمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، وكَتَبْتُمَا تَذْكُرَانِ أَنَّكُمَا كُنْتُمَا تُحَدَّثَانِ ، أَنَّ أَمْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ سَيَرْجِعُ فِي آخِرِ زَمَانِهَا : أَنْ يَكُونَ إِخْوَانُ الْعَلاَنِيَةِ أَعْدَاءَ السَّرِيرَةِ ، وَلَسْتُمْ بِأُولَئِكَ ، لَيْسَ هَذَا بِزَمَانِ ذَلِكَ ، وَإِنَّ ذَلِكَ زَمَانٌ تَظْهَرُ فِيهِ الرَّغْبَةُ وَالرَّهْبَةُ ، تَكُونُ رَغْبَةُ بَعْضِ النَّاسِ إِلَى بَعْضٍ لِصَلاَحِ دُنْيَاهُمْ ، وَرَهْبَةُ بَعْضِ النَّاسِ مِنْ بَعْضٍ ، كَتَبْتُمَا بِهِ نَصِيحَةً تَعِظَانِي بِاللهِ أَنْ أُنْزِلَ كِتَابَكُمَا سِوَى الْمَنْزِلِ الَّذِي نَزَلَ مِنْ قُلُوبِكُمَا ، وَأَنَّكُمَا كَتَبْتُمَا بِهِ وَقَدْ صَدَقْتُمَا فَلاَ تَدَعَا الْكِتَابَ إِلَيَّ فَإِنَّهُ لاَ غِنَى لِي عَنْكُمَا وَالسَّلاَمُ عَلَيْكُمَا.

(۳۵۵۹۲) حضرت محمد بن سوقہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت نعیم بن ابی ہند کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے ایک صحیفہ نکال کر دکھایا۔ اس میں یہ لکھا ہوا تھا۔ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف یہ خط ہے۔ آپ پر سلامتی ہو۔ امابعد! ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں۔ تمہارے لیے تمہاری ذات کا معاملہ بہت اہم ہے۔ آپ اس وقت ایسی حالت میں ہیں کہ آپ کو اس امت کے سرخ اور سفید پر اختیار حاصل ہوا ہے۔ آپ کے سامنے شریف اور گھٹیا آدمی بیٹھتا ہے اور دوست، دشمن بیٹھتا ہے۔ اور ہر ایک کو انصاف میں اس کا حصہ ملتا ہے۔ اے عمر رضی اللہ عنہ! پس آپ دیکھیں کہ اس وقت آپ کیسے ہو؟ کیونکہ ہم آپ کو اس دن سے ڈراتے ہیں جس دن چہرے جھکے ہوں گے اور دل خشک ہو چکے ہوں گے اور اس دن دلیلیں کاٹ دی جائیں گی۔ ایک بادشاہ ہوگا جو لوگوں پر اپنی جبروت کی وجہ سے غالب ہوگا۔ اور مخلوق اس کے لیے ذلیل ہوگی۔ اپنے رب کی رحمت کی امید کرتے ہوں گے اور اس کے عذاب سے خوف کرتے ہوں گے۔ اور ہمیں یہ بات بیان کی جاتی تھی کہ اس امت کے آخر کا معاملہ اس طرح سے لوٹے گا کہ وہ علانیہ طور پر بھائی اور خلوت کے دشمن ہوں گے۔ اور ہم اس بات سے اللہ کی پناہ پکڑتے ہیں کہ ہمارا یہ آپ کو خط، اس جگہ کے علاوہ اترے جس جگہ ہمارے دلوں سے اترا ہے۔ کیونکہ ہم نے آپ کو صرف خیر خواہی

کے لیے لکھا ہے۔ والسلام علیک

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو تحریر فرمایا: عمر بن خطاب کی طرف سے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے نام۔ آپ دونوں کو سلام ہو۔ اما بعد! تم نے میری طرف خط لکھا ہے اور مجھے یہ بات یاد دلائی ہے کہ تم مجھے نصیحت کرتے ہو اور میرے لیے میری ذات کا معاملہ بہت اہم ہے اور یہ کہ میں ایسی حالت میں ہوں کہ مجھے اس امت کے سرخ و سیاہ پر اختیار حاصل ہے۔ میرے سامنے شریف اور ذلیل آدمی بیٹھتا ہے اور دوست، دشمن بیٹھتا ہے۔ اور ہر ایک کے لیے اس میں سے حصہ ہے۔ اور تم نے مجھے یہ بات بھی لکھی ہے کہ اے عمر! تم خیال رکھو کہ اس وقت تم کیسے رہتے ہو؟ ایسے وقت میں عمر کے پاس اللہ کی طاقت اور قوت کے علاوہ کسی شے کا سہارا نہیں ہے۔ اور تم نے میری طرف خط لکھ کر مجھے اس بات سے ڈرایا جس سے ہم سے پہلی امتوں کو ڈرایا گیا۔ اور زمانہ قدیم سے یہ دستور ہے کہ گردش لیل ونہار ہر دور کو قریب کر دیتی ہے اور ہر جدید کو بوسیدہ کر دیتی ہے۔ اور ہر موعود کو حاضر کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ لوگ جنت یا جہنم میں اپنی منازل کو لوٹ جاتے ہیں اور تم نے یہ بات لکھ کر بھی مجھے یاد دہانی کروائی کہ تمہیں یہ بات بیان کی جاتی تھی کہ اس امت کا معاملہ آخر زمانہ میں اس طرف لوٹے گا کہ یہ ظاہری طور پر بھائی ہوں گے اور خلوت کے دشمن ہوں گے لیکن تم لوگ ایسے نہیں ہو اور یہ زمانہ بھی وہ نہیں ہے۔ یہ وہ زمانہ ہوگا جس میں خوف اور شوق ظاہر ہوگا۔ بعض لوگوں کا شوق بعض لوگوں کی طرف اپنی دنیا کی بہتری کے لیے ہوگا اور بعض لوگوں سے بعض کا خوف ہوگا۔ تم نے مجھے یہ خط لکھ کر خدا کے نام پر وصیت کی کہ یہ خط اُسی جگہ اُترے جس جگہ تمہارے دلوں سے اُترا ہے۔ تم لوگوں نے یہ خط لکھا ہے اور تم نے سچ لکھا ہے۔ پس تم مجھے خط لکھنا نہ چھوڑنا کیونکہ میرے لیے تمہارے خط کے بغیر چارہ کار نہیں ہے۔ والسلام علیکما

(۳۵۵۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ تَأْخُذَنِي عَلَى غِرَّةٍ ، أَوْ تَذَرَنِي فِي غَفْلَةٍ ، أَوْ تَجْعَلَنِي مِنَ الْغَافِلِينَ.

(۳۵۵۹۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں آپ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے دھوکہ لگ جائے یا میں غفلت میں پڑا رہوں یا آپ مجھے غافلین میں ڈال دیں۔

(۳۵۵۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ : وَاللهِ مَا نَخَلْتُ لِعُمَرَ الدَّقِيقَ قَطُّ إِلاَّ وَأَنَا لَهُ عَاصٍ.

(۳۵۵۹۴) حضرت یسار بن نمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے کبھی آٹا نہیں چھانا مگر یہ کہ میں نے ان کی (اس معاملہ میں) نافرمانی کی۔

(۳۵۵۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي اللَّيْثِ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : امْلِكُوا الْعَجِينَ فَهُوَ أَحَدُ الطَّحْنَيْنِ.

(۳۵۵۹۵) حضرت ابو اللیث انصاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آٹے کو خوب اچھی طرح

لوندھو کیونکہ یہ بھی ایک طرح کا پینا ہے۔

(٣٥٥٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ رُبَّمَا ذُكِرَ عُمَرَ فَيَقُولُ : وَاللهِ مَا كَانَ بِأَوَّلِهِمْ إِسْلاَمًا ، وَلاَ بِأَفْضَلِهِمْ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَلَكِنَّهُ غَلَبَ النَّاسَ بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالصَّرَامَةِ فِي أَمْرِ اللهِ ، وَلاَ يَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ.

(۳۵۵۹۶) حضرت یونس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن جب کبھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تو کہتے خدا کی قسم! یہ صحابہ کرام میں سے اسلام لانے میں اول نہ تھے۔ اور بقیہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے راہ خدا میں خرچ کے معاملہ میں بھی افضل نہ تھے لیکن پھر بھی یہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب پر دنیا سے بے رغبتی ، خدا کے حکم میں پختہ عزمی کی وجہ سے غالب تھے۔ اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں کرتے تھے۔

(٣٥٥٩٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَا ادَّهَنَ عُمَرُ حَتَّى قُتِلَ إِلاَّ بِسَمْنٍ ، أَوْ إِهَالَةٍ ، أَوْ زَيْتٍ مُقَتَّتٍ.

(۳۵۵۹۷) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شہید ہونے تک سوائے گھی ، چکناہٹ اور مخلوط زیتون کے تیل کے کسی تیل سے نہیں لگایا۔

(٣٥٥٩٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَمُرُّ بِالآيَةِ فِي وِرْدِهِ فَتَخْنُقُهُ الْعَبْرَةُ فَيَبْكِي حَتَّى يَسْقُطَ ، ثُمَّ يَلْزَمَ بَيْتَهُ حَتَّى يُعَادَ ، يَحْسِبُونَهُ مَرِيضًا.

(۳۵۵۹۸) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ورد میں ایک آیت پر سے گزرتے تو آپ رضی اللہ عنہ کی ہچکی بندھ جاتی۔ آپ اس قدر روتے کہ گر جاتے۔ یہاں تک کہ آپ گھر کے ہو کے رہ جاتے آپ کی عیادت کی جاتی۔ لوگ آپ کو مریض خیال کرنے لگتے۔

(٣٥٥٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَمْشِي فِي طَرِيقٍ وَمَعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَرَأَى جَارِيَةً مَهْزُولَةً تَطِيشُ مَرَّةً وَتَقُومُ أُخْرَى ، فَقَالَ : هَا بُؤْسَ لِهَذِهِ هَاهْ ، مَنْ يَعْرِفُ تَيَّاهْ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : هَذِهِ وَاللهِ إِحْدَى بَنَاتِكَ ، قَالَ : بَنَاتِي ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : مَنْ هِيَ ، قَالَ : بِنْتُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : وَيْلَك يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ ، أَهْلَكْتَهَا هَزْلاً ، قَالَ : مَا نَصْنَعُ ، مَنَعْتَنَا مَا عِنْدَكَ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : مَا عِنْدِي عَزَّكَ أَنْ تَكْسِبَ لِبَنَاتِكَ كَمَا تَكْسِبُ الأَقْوَامُ لاَ وَاللهِ مَا لَك عِنْدِي إِلاَّ سَهْمُك مَعَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۵۵۹۹) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ راستہ میں چل رہے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کمزور سی بچی کو دیکھا جو کبھی اٹھتی اور کبھی گرتی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہائے ، اس کی بدحالی۔ ہائے! اس کو کون جانتا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ خدا کی قسم! یہ آپ کی ہی ایک بچی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

کہا۔ میری بچیوں میں سے۔ حضرت عبداللہ نے کہا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ حضرت عبداللہ نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بچی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے عبداللہ بن عمر! تم اس کو کمزوری سے ہلاک کرو گے۔ عبداللہ نے کہا ہم کریں جو کچھ آپ کے پاس ہے اس کو آپ نے ہم سے روک رکھا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا فرمایا: میرے پاس کیا ہے؟ تمہیں یہ بات شاق گزرتی ہے کہ جس طرح دیگر لوگ اپنی بیٹیوں کے لیے کماتے ہیں تم بھی اپنی بیٹیوں کے لیے کماؤ۔ نہیں، خدا کی قسم! میرے پاس تمہارے لیے دیگر مسلمانوں کے ساتھ (برابر کا) حصہ ہی ہے۔

(۳۵۶۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ رَجُلٍ لَمْ يَكُنْ يُسَمِّيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ :حاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوا وَزِنُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُوزَنُوا ، وَتَزَيَّنُوا لِلْعَرْضِ الأَكْبَرِ ، يَوْ تُعْرَضُونَ لاَ تَخْفَى مِنكُمْ خَافِيَةٌ. (ابو نعيم ۵۲)

(۳۵۶۰۰) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا: تم لوگ ا نفسوں کا خود ہی حساب لو قبل اس کے کہ ان کا حساب لیا جائے اور اپنے نفسوں کا وزن ہونے سے قبل ہی ان کا خود وزن کر لو۔ اور عرض اکبر کے لیے خوب صورت ہو جاؤ۔ جس دن تم پیش کیے جاؤ گے تم میں سے کوئی چیز مخفی نہ رہے گی۔

(۳۵۶۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، قَالَ :قَالَ سَعْدٌ :أَ وَاللهِ مَا كَانَ بِأَقْدَمِنَا إِسْلاَمًا ، وَلاَ أَقْدَمِنَا هِجْرَةً وَلَكِنْ قَدْ عَرَفْت بِأَيِّ شَيْءٍ فَضَلَنَا كَانَ أَزْهَدَنَا فِي الدُّنْيَا يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.

(۳۵۶۰۱) حضرت ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت سعد نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ ہم میں سے قدیم الاسلام نہیں تھے اور نہ ہی ہم میں قدیم الہجرت تھے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ کس چیز کی وجہ سے ہم پر فضیلت پا گئے۔ وہ دنیا کے معاملہ میں ہم سب سے زیادہ زاہد تھے۔ حضرت سعد کی مراد، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۵۶۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَشَجِّ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حُيَيَّةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَوَاضَ لِلَّهِ رَفَعَ اللَّهُ حِكْمَتَهُ ، وَقَالَ :انْتَعِشْ نَعَشَكَ اللَّهُ ، فَهُوَ فِي نَفْسِهِ صَغِيرٌ وَفِي أَنْفُسِ النَّاسِ كَبِيرٌ ، وَإِنَّ الْعَ إِذَا تَعَظَّمَ وَعَدَا طَوْرَهُ وَهَصَهُ اللَّهُ إِلَى الأَرْضِ ، وَقَالَ اخْسَأْ خَسَأَكَ اللَّهُ ، فَهُوَ فِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ وَفِي أَنْفُسِ النَّاسِ صَغِيرٌ حَتَّى لَهُوَ أَحْقَرُ عِنْدَهُ مِنْ خِنْزِيرٍ.

(۳۵۶۰۲) حضرت عبید اللہ بن عدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک بندہ جب اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی شان بلند کر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: اٹھ کھڑا ہو، اللہ تجھے بلند کرے۔ پس یہ آدمی اپنے آپ میں چھوٹا ہوتا ہے اور لوگوں کے ہاں بڑا ہوتا ہے۔ اور بیشک بندہ بڑائی اختیار کرتا ہے اور اپنی حد کو تجاوز کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو زمین

پٹخ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: ذلیل ہو جا۔ اللہ نے تجھے ذلیل کیا۔ پس یہ آدمی اپنے آپ میں بڑا ہوتا ہے اور لوگوں کے ہاں چھوٹا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ لوگوں کے ہاں خنزیر سے بھی حقیر ہو جاتا ہے۔

(٣٥٦٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لَمَّا نَفَرَ عُمَرُ كَوَّمَ كَوْمَةً مِنْ تُرَابٍ ، ثُمَّ بَسَطَ عَلَيْهَا ثَوْبَهُ وَاسْتَلْقَى عَلَيْهَا.

(۳۵۶۰۳) حضرت سعید بن میسب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب سفر کرتے تو مٹی کا ایک ڈھیر اکٹھا کر لیتے پھر اس پر اپنا کپڑا بچھا لیتے اور اس پر لیٹ جاتے۔

(٣٥٦٠٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ غِفَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَقْبَلْت بِطَعَامٍ أَحْمِلُهُ مِنَ الْجَارِ عَلَى إِبِلٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَصَفَّحَهَا عُمَرُ فَأَعْجَبَهُ بَكْرٌ فِيهَا ، قُلْتُ : خُذْهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى كَتِفِي ، وَقَالَ : وَاللهِ مَا أَنَا بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ.

(۳۵۶۰۴) ''قبیلہ غفار کا ایک آدمی، اپنے والد سے روایت کرتا ہے اس کے والد کہتے ہیں کہ میں مقام جار سے صدقہ کے اونٹوں پر کھانا لاد کر لا رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان اونٹوں کو غور سے دیکھا تو ان اونٹوں میں ایک جوان اونٹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پسند آیا۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اس کو لے لیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ میرے کندھے پر مارا اور فرمایا: میں بنو غفار کے آدمی سے زیادہ اس کا حقدار نہیں ہوں۔

(٣٥٦٠٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ صَحْفَةٌ فِيهَا خُبْزٌ مَفْتُوتٌ فِيهِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ ، قَالَ : فَقَالَ : كُلْ ، قَالَ : فَجَعَلَ يَتْبَعُ بِاللُّقْمَةِ الدَّسَمَ فِي جُنُوبِ الصَّحْفَةِ ، فَقَالَ عُمَرُ : كَأَنَّكَ مُقْفِرٌ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا ذُقْت سَمْنًا ، وَلاَ رَأَيْت لَهُ آكِلاً ، فَقَالَ عُمَرُ : وَاللهِ لاَ أَذُوقُ سَمْنًا حَتَّى يَحْيَا النَّاسُ مِنْ أَوَّلِ مَا يَحْيَوْنَ.

(۳۵۶۰۵) حضرت محمد بن یحیٰی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک پلیٹ تھی جس میں روٹی، گھی میں چورا کی ہوئی تھی کہ ایک دیہاتی قسم کا آدمی آ گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کھاؤ، راوی کہتے ہیں: پس اُس نے پلیٹ کے کنارے میں موجود چکناہٹ کے ساتھ لقمہ لگانا شروع کیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا لگتا ہے تم بھوکے ہو؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! میں نے گھی کو چکھا ہے اور نہ ہی میں نے اس کو کھانے والا دیکھا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! اس وقت تک میں گھی نہیں چکھوں گا جب تک يَحْيَا النَّاسُ مِنْ أَوَّلِ مَا يَحْيَوْنَ

(٣٥٦٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : جَالِسُوا التَّوَّابِينَ فَإِنَّهُمْ أَرَقُّ شَيْءٍ أَفْئِدَةً.

(۳۵۶۰۶) حضرت عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ، توبہ کرنے والے کی مجلس

میں بیٹھا کرو کیونکہ یہ دل کو سب سے زیادہ نرم کرنے والی چیز ہے۔

(٣٥٦٠٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوْلاَ أَنْ أَسِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، أَوْ أَضَعَ جبينى لِلَّهِ فِي التُّرَابِ ، أَوْ أُجَالِسَ قَوْمًا يَلْتَقِطُونَ طَيِّبَ الْكَلاَمِ كَمَا يُلْتَقَطُ التَّمْرُ ، لأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ قَدْ لَحِقْتُ بِاللهِ.

(۳۵۶۰۷) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں راہِ خدا میں چلتا ہوں یا اپنی پیشانی کو اللہ کے لیے مٹی میں رکھتا ہوں یا میں ایسے لوگوں میں بیٹھتا ہوں جو عمدہ کلام کو اس طرح چن لیتے ہیں جیسے کھجور کو چنا جاتا ہے تو پھر مجھے خدا سے ملنا زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

(٣٥٦٠٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَنْ أَرَادَ الْحَقَّ فَلْيَنْزِلْ بِالْبَرَازِ ، يَعْنِي يُظْهِرُ أَمْرَهُ.

(۳۵۶۰۸) ایک بوڑھے سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی حق کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے معاملہ کو ظاہر رکھے۔

(٣٥٦٠٩) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : الشِّتَاءُ غَنِيمَةُ الْعَابِدِ.

(۳۵۶۰۹) حضرت ابوعثمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سردیاں، عبادت گزار کے لیے غنیمت ہیں۔

(٣٥٦١٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَشْرَسُ أَبُو شَيْبَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ ، قَالَ : قَالَ احْتَبَسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى جُلَسَائِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْعَشِيِّ فَقَالُوا : مَا حَبَسَكَ ، فَقَالَ : غَسَلْتُ ثِيَابِي ، فَلَمَّا جَفَّتْ خَرَجْتُ إِلَيْكُمْ.

(۳۵۶۱۰) حضرت عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے اپنے ہم مجلسوں کو روکے رکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ شام کو ان کے پاس آئے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کو کس چیز نے روکا تھا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے کپڑوں کو دھویا تھا جب وہ خشک ہوئے تو میں تمہارے پاس آیا۔

(٣٥٦١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : إِنَّكَ لَنْ تَنَالَ الآخِرَةَ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۵۶۱۱) حضرت سفیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا بیشک تم آخرت کو اس سے بہتر کسی چیز سے حاصل نہیں کر سکتے کہ دنیا میں بے رغبتی اختیار کرو۔

(٣٥٦١٢) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : قَدِمَ عَلَى عُمَرَ نَاسٌ مِنَ

الْعِرَاقِ فَرَأَى كَأَنَّهُمْ يَأْكُلُونَ تَعْذِيرًا ، فَقَالَ :مَا هَذَا يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ ؟ لَوْ شِئْتُ أَنْ يُدَهْمَقَ لِي كَمَا يُدَهْمَقُ لَكُمْ لَفَعَلْتُ ، وَلَكِنَّا نَسْتَبْقِي مِنْ دُنْيَانَا مَا نَجِدُهُ فِي آخِرَتِنَا ، أَمَا سَمِعْتُمُ اللَّهَ قَالَ :﴿أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا﴾.

(۳۵۶۱۲) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس، عراق کے کچھ لوگ آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا کہ گویا وہ کھانا تھوڑا کھا رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل عراق! یہ کیا ہے؟ اگر میں چاہتا کہ جس طرح تمہارے لیے کھانا عمدہ بنایا گیا، میرے لیے بھی بنایا جائے تو میں بنوا سکتا ہوں۔ لیکن ہم اپنی دنیا میں سے بچاتے ہیں جس کو ہم آخرت میں پائیں گے۔ کیا تم نے حق تعالیٰ کا فرمان نہیں سنا: ﴿أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا﴾.

(۳۵۶۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ كَانَ قَمِيصُهُ قَدْ تَجَوَّبَ عَنْ مَقْعَدَتِهِ ، قَمِيصٌ سُنْبُلَانِيٌّ غَلِيظٌ ، فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى صَاحِبِ أَذْرِعَاتٍ ، أَوْ أَيْلَةٍ ، قَالَ :فَغَسَلَهُ وَرَقَّعَهُ وَخَيَّطَ لَهُ قَمِيصَ قُبْطِرِي ، فَجَاءَ بِهِمَا جَمِيعًا فَأَلْقَى إِلَيْهِ الْقُبْطِرِي ، فَأَخَذَهُ عُمَرُ فَمَسَّهُ ، فَقَالَ :هَذَا أَلْيَنُ ، فَرَمَى بِهِ إِلَيْهِ ، وَقَالَ :أَلْقِ إِلَيَّ قَمِيصِي ، فَإِنَّهُ أَنْشَفُهُمَا لِلْعَرَقِ.

(۳۵۶۱۳) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ کی قمیص، بیٹھنے کی جگہ سے پھٹی ہوئی تھی۔ وہ ایک موٹی اور سنبلانی قمیص تھی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ قمیص صاحب اذرعات یا ایلہ کی طرف بھیجی۔ راوی کہتے ہیں پس اُس نے اس قمیص کو دھویا اور اس میں پیوند لگا دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے قبطری قمیص سی دی۔ پھر ان دونوں قمیصوں کو لے کر آدمی آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو قبطری قمیص دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس قمیص کو پکڑا اور اس کو چھوا پھر فرمایا: یہ نرم ہے۔ پھر آپ نے وہ قمیص اُسی آدمی کی طرف پھینک دی اور فرمایا: مجھے میری قمیص دے دو کیونکہ وہ ان دونوں قمیصوں میں سے پسینہ کو زیادہ چوسنے والی ہے۔

(۳۵۶۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ يَقُولُ : يَحْفَظُ اللَّهُ الْمُؤْمِنَ ، كَانَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الأَفْلَحِ نَذَرَ أَنْ لاَ يَمَسَّ مُشْرِكًا ، وَلاَ يَمَسَّهُ مُشْرِكٌ ، فَمَنَعَهُ اللَّهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ كَمَا امْتَنَعَ مِنْهُمْ فِي حَيَاتِهِ.

(۳۵۶۱۴) حضرت عاصم بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والے کی حفاظت کرتا ہے۔ حضرت عاصم بن ثابت بن افلح نے اس بات کی نذر مانی تھی کہ وہ کسی مشرک کو نہیں چھوئیں گے اور کوئی مشرک ان کو نہ چھوئے۔ چنانچہ جس طرح یہ اپنی زندگی میں اس سے بچتے رہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی وفات کے بعد بھی بچایا۔

(۳۵۶۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ قُرَيْعٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

يُؤْتَى بِخُبْزِهِ وَلَحْمِهِ وَلَبَنِهِ وَزَيْتِهِ وَبَقْلِهِ وَخَلِّهِ فَيَأْكُلُ ، ثُمَّ يَمُصُّ أَصَابِعَهُ وَيَقُولُ هَكَذَا فَيَمْسَحُ يَدَيْهِ بِيَدَيْهِ وَيَقُولُ :هَذِهِ مَنَادِيلُ آلِ عُمَرَ.

(۳۵۶۱۵) حضرت ربیع بن قریع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس، روٹی، گوشت، دودھ، زیتون، سبزی اور سرکہ لایا جاتا تھا۔ وہ کھانا تناول کرتے پھر اپنی انگلیوں کو چاٹ لیتے۔ پھر یوں اشارہ کرتے۔ پھر اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے مل لیتے اور فرماتے۔ آلِ عمر رضی اللہ عنہ کے رومال یہی ہیں۔

(۳۵۶۱۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مَلِيحٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَا الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ إِلاَّ كَنَفْجَةِ أَرْنَبٍ.

(۳۵۶۱۶) حضرت ابوملیح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حیثیت خرگوش کی ایک چھلانگ کی سی ہے۔

(۳۵۶۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مِسْعَر ، قَالَ :حَدَّثَنَا وَدِيعَةُ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :لاَ تَعْتَرِضْ لِمَا لاَ يَعْنِيكَ وَاعْتَزِلْ عَدُوَّكَ وَاحْذَرْ صَدِيقَكَ إِلاَّ الأَمِينَ مِنَ الأَقْوَامِ ، وَلاَ أَمِينٌ إِلاَّ مَنْ خَشِيَ اللَّهَ ، وَلاَ تَصْحَبَ الْفَاجِرَ فَتَعَلَّمَ مِنْ فُجُورِهِ ، وَلاَ تُطْلِعْهُ عَلَى سِرِّكَ وَاسْتَشِرْ فِي أَمْرِكَ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ اللَّهَ.

(۳۵۶۱۷) حضرت ودیعہ انصاری بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو بات تمہارے مقصد کی نہ ہو اس سے تعرض نہ کرو۔ اور اپنے دشمن سے علیحدگی رکھو۔ لوگوں میں اپنے دوستوں میں سے امین کے ماسوا سے ڈرو اور امین شخص وہ ہوتا ہے جو خوفِ خدا رکھتا ہو۔ فاجر آدمی سے صحبت نہ رکھو پھر اس کے فجور کو سیکھ جاؤ گے۔ اور اس کو اپنے راز پر مطلع نہ کرو اور اپنے معاملہ میں ان لوگوں سے مشورہ کرو جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوں۔

(۳۵۶۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ فِي الْعُزْلَةِ رَاحَةٌ مِنْ خُلَطَاءِ السُّوءِ.

(۳۵۶۱۸) حضرت اسماعیل بن امیہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خلوت میں برے دوستوں سے راحت ہوتی ہے۔

(۳۵۶۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ :قَدِمَ أُنَاسٌ مِنَ الْعِرَاقِ عَلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :فَأَتَاهُمْ بِجَفْنَةٍ قَدْ صُنِعَتْ بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُمْ خُذُوا قَالَ :فَأَخَذُوا أَخْذًا ضَعِيفًا قَالَ:فَقَالَ لَهُم:قَدْ أَرَى مَا تَقْرَمُونَ إِلَيْهِ، فَأَيَّ شَيْءٍ تُرِيدُونَ حُلْوًا وَحَامِضًا وَحَارًّا وَبَارِدًا وَقَذْفًا فِي الْبُطُونِ.

(۳۵۶۱۹) حضرت حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس عراق سے کچھ لوگ آئے۔ ان میں حضرت جریر بن عبداللہ بھی تھے۔ راوی کہتے ہیں پھر کوئی ان کے پاس ایک بڑا برتن لے کر آیا جس میں روٹی اور زیتون بنایا گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے کہا۔ لے لو راوی کہتے ہیں انہوں نے آرام سے ہلکے سے لیا۔ راوی کہتے ہیں اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا۔ تحقیق میں تمہاری گوشت کے لیے شدت خواہش کو دیکھ رہا ہو۔ تم کیا چاہتے ہو؟ کھٹا میٹھا، ٹھنڈا گرم، پیٹوں

میں ڈالنا؟''

(۳۵۶۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ فَكَانُوا إِذَا جَاؤُوا بِلَوْنٍ خَلَطَهُ بِصَاحِبِهِ.

(۳۵۶۲۰) حضرت عمر کے بارے میں روایت ہے کہ انہیں ایک دعوت میں مدعو کیا گیا پس وہ لوگ جب کوئی مختلف شے لاتے تو اس کو اپنے ساتھی کے ساتھ ملا لیتے۔

(۳۵۶۲۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَخَذَ تِبنَةً مِنَ الأَرْضِ ، فَقَالَ : لَيْتَنِي هَذِهِ التِّبنَةُ ، لَيْتَنِي لَمْ أَكُ شَيْئًا ، لَيْتَ أُمِّي لَمْ تَلِدْنِي ، لَيْتَنِي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا.

(۳۵۶۲۱) حضرت عبداللہ بن عامر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو دیکھا کہ انہوں نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا (اور فرمایا: ہائے کاش! میں یہ تنکا ہوتا۔ کاش! میں کچھ نہ ہوتا۔ کاش میری ماں نے مجھے جنا نہ ہوتا۔ کاش! میں بھولا بسرا ہو چکا ہوتا۔

(۳۵۶۲۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَأْسُ عُمَرَ عَلَى حِجْرِي ، فَقَالَ : ضَعْهُ لَا أُمَّ لَكَ ، فَقَالَ : وَيْلِي وَيْلُ أُمِّ عُمَرَ إِنْ لَمْ يَغْفِرْ لِي رَبِّي.

(۳۵۶۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سر مبارک میری گود میں تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں نہ رہے۔ اس کو (زمین پر) رکھ دو۔ پھر فرمایا: میری ہلاکت! اگر میرے رب نے مجھے معاف نہ کیا تو میری ماں کی ہلاکت۔

(۳۵۶۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، عَنْ حُجَيْرِ بْنِ رَبِيعة ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّ الْفُجُورَ هَكَذَا وَغَطَّى رَأْسَهُ إِلَى حَاجِبِهِ ، أَلَا إِنَّ الْبِرَّ هَكَذَا وَكَشَفَ رَأْسَهُ.

(۳۵۶۲۳) حضرت حجیر بن ربیعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیشک گناہ ایسا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے سر کو اپنی ابروؤں کی طرف جھکا لیا۔ خبردار! بیشک نیکی اس طرح ہے اور آپ نے اپنے سر کو چھپا لیا۔

(۳۵۶۲٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : قَالَ ثَابِتٌ : قَالَ أَنَسٌ : غَلَا السعر غَلَا الطَّعَامُ بِالْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ الشَّعِيرَ فَاسْتَنْكَرَهُ بَطْنُهُ ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا مَا تَرَى حَتَّى يُوَسِّعَ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ.

(۳۵۶۲۴) حضرت انس کہتے ہیں کہ قیمتیں بڑھ گئیں، مدینہ منورہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کھانا مہنگا ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کھانا شروع کیا تو وہ ان کے پیٹ کو موافق نہ آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا:

خدا کی قسم! جب تک اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر وسعت نہ کردیں تب تک یہی کھاؤ گے۔

(۳۵۶۲۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَرَأَى تَمْرَةً مَطْرُوحَةً ، فَقَالَ : خُذْهَا ، قُلْتُ : وَمَا أَصْنَعُ بِتَمْرَةٍ ، قَالَ : تَمْرَةٌ وَتَمْرَةٌ حَتَّى تَجْتَمِعَ ، فَأَخَذْتُهَا فَمَرَّ بِمِرْبَدِ تَمْرٍ ، فَقَالَ : أَلْقِهَا فِيهِ.

(۳۵۶۲۵) حضرت زید بن اسلم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا۔ انہوں نے ایک گری ہوئی کھجور دیکھی تو فرمایا اس کو پکڑ لو۔ میں نے عرض کیا۔ میں اس کھجور کو کیا کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک ایک کھجور ہی جمع ہوتی ہے۔ پس میں نے وہ پکڑ لی پھر آپ رضی اللہ عنہ کھجوروں کے ڈھیر کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اس کھجور کو یہاں پھینک دو۔

(۳۵۶۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ عُمَرَ فَمَا رَأَيْته مُضْطَرِبًا فُسْطَاطًا حَتَّى رَجَعَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَبِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَسْتَظِلُّ ، قَالَ : يَطْرَحُ النَّطْعَ عَلَى الشَّجَرَةِ يَسْتَظِلُّ بِهِ.

(۳۵۶۲۶) حضرت عبداللہ بن عامر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ باہر نکلا تو میں نے ان کو واپس آنے تک خیمہ لگاتے نہیں دیکھا۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا: پھر وہ کس چیز سے سایہ حاصل کرتے تھے؟ استاد نے جواب دیا: چمڑے کو درخت پر ڈال دیتے تھے اور اس سے سایہ حاصل کرتے تھے۔

(۳۵۶۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَوْ هَلَكَ حَمَلٌ مِنْ وَلَدِ الضَّأْنِ ضَيَاعًا بِشَاطِءِ الْفُرَاتِ خَشِيت أَنْ يَسْأَلَنِي اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۵۶۲۷) حضرت حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر دریائے فرات کے کنارہ پر کوئی بھیڑ کا بچہ ہلاک ہو جائے تو مجھے اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ کہیں اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال نہ کرے۔

(۳۵۶۲۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يسير بْنِ عَمْرٍو قَالَ : لَمَّا أَتَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الشَّامَ أُتِيَ بِبِرْذَوْنٍ فَرَكِبَ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا هَزَّهُ نَزَلَ عَنْهُ وَضَرَبَ وَجْهَهُ ، وَقَالَ : قَبَّحَك اللَّهُ وَقَبَّحَ مَنْ عَلَّمَك هَذَا.

(۳۵۶۲۸) حضرت یسیر بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو ایک عجمی گھوڑا لایا گیا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ اس پر سوار ہوئے۔ پھر جب اس نے حرکت کرنا شروع کیا تو آپ اس سے نیچے اتر آئے اور اس کے چہرے کو مارا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تیرا برا کرے اور جس نے تجھے یہ سکھایا ہے اس کا بھی برا ہو۔

(۳۵۶۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى جِذْعٍ فِي دَارِهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فَدَنَوْت مِنْهُ ، فَقُلْتُ : مَا الَّذِي أَهَمَّكَ يَا أَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ : هَكَذَا بِيَدِهِ وَأَشَارَ بِهَا ، قَالَ : قُلْتُ : مَا الَّذِي يُهِمُّكَ وَاللهِ لَوْ رَأَيْنَا مِنْكَ أَمْرًا نُنْكِرُهُ لَقَوَّمْنَاكَ ، قَالَ : آللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، لَوْ رَأَيْتُمْ مِنِّي أَمْرًا تُنْكِرُونَهُ لَقَوَّمْتُمُوهُ ، فَقُلْتُ : آللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، لَوْ رَأَيْنَا مِنْكَ أَمْرًا نُنْكِرُهُ لَقَوَّمْنَاكَ ، قَالَ : فَفَرِحَ بِذَلِكَ فَرَحًا شَدِيدًا ، وَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِيكُمْ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ مَنِ الَّذِي إِذَا رَأَى مِنِّي أَمْرًا يُنْكِرُهُ قَوَّمَنِي.

(۳۵۶۲۹) حضرت حذیفہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے پاس گیا جبکہ وہ اپنے گھر کی چوکھٹ پر تھے اور اپنے آپ سے باتیں کر رہے تھے۔ میں آپ کے قریب ہوا اور میں نے پوچھا: اے امیر المومنین! کس چیز نے آپ کو فکر مند کر رکھا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ فرما کر کچھ کہا۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: آپ کو کس چیز نے وہم میں ڈالا ہے؟ خدا کی قسم! اگر ہم آپ سے کسی امر منکر کو دیکھیں گے تو ہم آپ کو سیدھا کر دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اگر تم نے مجھ سے کوئی امر منکر دیکھا تو تم مجھے سیدھا کر دو گے؟ میں نے کہا: اس خدا کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ ہم نے اگر آپ سے کوئی امر منکر دیکھا تو البتہ ہم آپ کو سیدھا کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت زیادہ خوش ہو گئے اور فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تمہارے اندر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم پیدا فرمائے جو مجھ سے بھی کوئی امر منکر دیکھیں گے تو مجھے سیدھا کریں گے۔

(۳۵۶۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَأْكُلُ الصَّاعَ مِنَ التَّمْرِ بِحَشَفِهِ.

(۳۵۶۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو کھجور کے صاع میں سے گھٹیا کھجوریں کھاتے دیکھا۔

(۳۵۶۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ آتِي عُمَرَ بِالصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ فَيَقُولُ :يَا أَسْلَمُ حُتَّ عَنِّي قِشْرَهُ فَأَحْشِفُهُ ، فَيَأْكُلُهُ.

(۳۵۶۳۱) حضرت زید بن اسلم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کھجور کے صاع لاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے: اے اسلم! اس کے چھلکے مجھ سے ہٹادو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ گھٹیا کھجور کھالیتے۔

(۳۵۶۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ :سُئِلَ عُمَرُ عَنِ التَّوْبَةِ النَّصُوحِ ، فَقَالَ التَّوْبَةُ النَّصُوحُ أَنْ يَتُوبَ الْعَبْدُ مِنَ الْعَمَلِ السَّيِّئِ ، ثُمَّ لاَ يَعُودُ إِلَيْهِ أَبَدًا.

(۳۵۶۳۲) حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے توبہ نصوح کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: توبہ نصوح: یہ ہے کہ آدمی برے کام سے توبہ کرے اور پھر کبھی بھی اس کی طرف نہ لوٹے۔

(۳۵۶۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ :سُئِلَ عُمَرُ ، عَنْ قَوْلِ اللهِ : ﴿وَإِذَا

النُّفُوسُ زُوِّجَتْ﴾ قَالَ :يَقْرِنُ بَيْنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ مَعَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ ، وَيَقْرِنُ بَيْنَ الرَّجُلِ السُّوءِ مَعَ الرَّجُلِ السُّوءِ فِي النَّارِ.

(۳۵۶۳۳) حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ﴾ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت میں نیک آدمی کو نیک آدمی کے ساتھ ملایا جائے گا اور جہنم میں برے آدمی کے ساتھ برے آدمی کو ملایا جائے گا۔

(٣٥٦٣٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي طُعْمَةُ بْنُ غَيْلاَنَ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ رَجُلٍ ، يُقَالَ لَهُ :مِيكَائِيلُ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ إذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ ، قَالَ :قَدْ تَرَى مَقَامِي وَتَعْلَمُ حاجَتِي فَأَرْجِعْنِي مِنْ عِنْدِكَ يَا اللَّهُ بِحَاجَتِي مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجِيبًا مُسْتَجَابًا لِي ، قَدْ غَفَرْت لِي وَرَحِمْتَنِي ، فَإِذَا قَضَى صَلاَتَهُ، قَالَ :اللَّهُمَّ لاَ أَرَى شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا يَدُومُ ، وَلاَ أَرَى حَالاً فِيهَا يَسْتَقِيمُ ، اللهم اجْعَلْنِي أَنْطِقُ فِيهَا بِعِلْمٍ وَأَصْمُت فِيهَا بِحُكْمٍ ، اللَّهُمَّ لاَ تُكْثِرْ لِي مِنَ الدُّنْيَا فَأَطْغَى ، وَلاَ تُقِلَّ لِي مِنْهَا فَأَنْسَى ، فَإِنَّ مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى.

(۳۵۶۳۴) میکائیل نامی ایک آدمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رات کو قیام کرتے تو فرماتے۔ تحقیق تو میری جگہ کو دیکھ رہا ہے اور میری ضرورت کو جانتا ہے۔ پس اے اللہ! تو مجھے اپنے پاس سے کامیاب، اور دعا قبول کیا ہوا واپس فرما۔ تحقیق تو نے میری مغفرت فرما دی اور مجھ پر رحمت کی اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے۔ اے اللہ! میں دنیا کی کسی چیز میں دوام نہیں دیکھتا۔ اور میں دنیا کی کسی حالت کی استقامت نہیں دیکھ رہا۔ اے اللہ! تو دنیا میں مجھے علم کے ساتھ بولنے والا بنا دے اور دنیا میں مجھے اپنے حکم کے ساتھ خاموش رہنے والا بنا دے۔ اے اللہ! تو میرے لیے دنیا کو زیادہ نہ کرنا کہ پھر میں سرکش ہو جاؤں اور میرے لیے دنیا اتنی کم بھی نہ کرنا کہ میں بھول جاؤں۔ بے شک اتنی کم دنیا جو کافی ہو اس زیادہ سے بہتر ہے جو غافل کرے۔

(٣٥٦٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ حِينَ طُعِنَ ، فَقُلْتُ :أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَسْلَمْتَ حِينَ كَفَرَ النَّاسُ وَجَاهَدْت مَعَ رَسُولِ اللهِ حِينَ خَذَلَهُ النَّاسُ ، وَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ وَهُوَ عَنْك رَاضٍ ، وَلَمْ يَخْتَلِفْ فِي خِلاَفَتِكَ اثْنَانِ ، وَقُتِلْت شَهِيدًا ، فَقَالَ :أَعِدْ عَلَيَّ ، فَأَعَدْت عَلَيْهِ ، فَقَالَ :وَالَّذِي لاَ إلَهَ غَيْرُهُ لَوْ أَنَّ لِي مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ لاَفْتَدَيْت بِهِ مِنْ هَوْلِ الْمَطْلَعِ.

(۳۵۶۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو جنت کی بشارت ہو۔ جب دیگر لوگوں نے کفر کیا تب آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ جب دیگر لوگ

ب رسول اللہ ﷺ کو رسوا کر رہے تھے تب آپ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ کی ت اس حال میں آئی کہ آپ تم سے راضی تھے۔ اور آپ کی خلافت میں کوئی دو آدمی اختلاف کرنے والے نہیں ہیں اور آپ شہید رمر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات دوبارہ کہو۔ چنانچہ میں نے یہ بات آپ کو دوبارہ کہی تو آپ رضی اللہ عنہ نے رمایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اگر میرے پاس زمین پر موجود چیزوں کے برابر سونا چاندی ہوتا تو میں اس کے ذریعہ قیامت کی ہولنا کی سے جان چھڑا لیتا۔

(۹) کلام علِیِّ بنِ أبِی طالِبٍ رضی الله عنه

حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ کا کلام

٣٥٦٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَسُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمَ اثْنَتَيْنِ :طُولَ الأَمَلِ ، وَاتِّبَاعَ الْهَوَى ، فَإِنَّ طُولَ الأَمَلِ يُنْسِي الآخِرَةَ ، وَإِنَّ اتِّبَاعَ الْهَوَى يَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ ، وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ تَرَحَّلَتْ مُدْبِرَةً ، وَإِنَّ الآخِرَةَ مُقْبِلَةٌ وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الآخِرَةِ ، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ ، وَلاَ حِسَابَ ، وَغَدًا حِسَابٌ ، وَلاَ عَمَلَ.

(ابن المبارك ٢٥٥)

(۳۵۶۳۶) بنو عامر کے ایک صاحب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر صرف دو چیزوں کا ف ہے۔ لمبی اُمید، اور خواہشات کی پیروی۔ کیونکہ امید کا لمبا ہونا آخرت کو بھلا دیتا ہے۔ اور خواہشات کی اتباع، حق بات سے کاوٹ بن جاتی ہے۔ یقیناً دنیا پیٹھ پھیر کر کوچ کر جاتی ہے اور آخرت آ رہی ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں۔ پس تم ں آخرت کے بیٹے بنو۔ پس آج عمل ہے، حساب نہیں ہے اور کل حساب ہوگا عمل نہیں ہوگا۔

٣٥٦٣٧) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ بِمِثْلِهِ.

(۳۵۶۳۷) حضرت مہاجر عامری بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسی روایت کرتے ہیں۔

٣٥٦٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :طُوبَى لِكُلِّ عَبْدٍ نُومة عَرَفَ النَّاسَ ، وَلَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ ، وَعَرَفَهُ اللَّهُ مِنْهُ بِرِضْوَان ، أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَى، يُجْلِي عَنْهُمْ كُلَّ فِتْنَةٍ مُظْلِمَةٍ ، وَيُدْخِلُهُمَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ، لَيْسَ أُولَئِكَ بِالْمَذَايِيعِ الْبُذُرِ ، وَلاَ بِالْجُفَاةِ الْمُرَائِينَ.

(۳۵۶۳۸) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا: ہر غیر معروف آدمی کے لیے بشارت ہے جو لوگوں کو تو پہچانتا ہے لیکن لوگ اس کو نہیں پہچانتے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رضا کے ساتھ پہچانتے ہیں۔ یہی لوگ ہدایت کے چراغ ہیں۔ ان سے ہر اندھیرا فتنہ دور کر دیا جاتا ہے اور ان کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے۔ یہ لوگ کے راز ظاہر کرنے والے نہیں ہوتے

اور نہ جفا کرنے اور ریا کاری کرنے والے۔

(٣٥٦٣٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :خَيْرُ النَّاسِ هَذَا النَّمَطُ الأَوْسَطُ يَلْحَقُ بِهِمَ التَّالِي ، وَيَرْجِعُ إِلَيْهِمَ الْعَالِي.

(٣٥٦٣٩) حضرت زبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے بہترین یہ درمیانے لوگ ہیں۔ پیچھے والے ان سے مل جاتے ہیں اور آگے والے ان کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

(٣٥٦٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ ، قَالَ :كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً وَلَّى أَمْرَهَا رَجُلاً فَأَوْصَاهُ ، فَقَالَ :أُوصِيك بِتَقْوَى اللهِ ، لاَ بُدَّ لَك مِنْ لِقَائِهِ ، وَلاَ مُنْتَهَى لَك دُونَهُ وَهُوَ يَمْلِكُ الدُّنْيَا فِي الآخِرَةِ ، وَعَلَيْك بِالَّذِي يُقَرِّبُك إِلَى اللهِ ، فَإِنَّ فِيمَا عِنْدَ اللهِ خَلَفًا مِنَ الدُّنْيَا.

(٣٥٦٤٠) حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب جب کوئی سریہ روانہ فرماتے تو اس پر کسی آدمی کو متولی بناتے اور اس کو وصیت کرتے۔ فرماتے: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ تمہیں اللہ سے ضرور ملنا ہے اور اس سے پیچھے تمہارے لیے منتہی کوئی نہیں ہے۔ وہی دنیا، آخرت کا مالک ہے اور تم ضرور وہ کام کرو جو تمہیں اللہ کے قریب کرے کیونکہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ دنیا کے مال کا بھی خلیفہ ہے۔

(٣٥٦٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، أَنَّ نَعْجَةَ عَابَ عَلِيًّا فِي لِبَاسِهِ ، فَقَالَ :يَقْتَدِي الْمُؤْمِنُ وَيَخْشَعُ الْقَلْبُ.

(٣٥٦٤١) حضرت زید بن وہب سے روایت ہے کہ نعجہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لباس کے بارے میں اعتراض کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مومن اقتداء کرتا ہے اور قلب خشوع کرتا ہے۔

(٣٥٦٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الَّذِي كَانَ يَخْدِمُ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَةَ عَلِيٍّ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ وَهِيَ تَمْتَشِطُ وَسِتْرٌ بَيْنَهَا وَبَيْنِي ، فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهَا حَتَّى تَأْذَنَ لِي ، فَجَاءَ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ فَدَخَلاَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَمْتَشِطُ ، فَقَالاَ :إِلاَّ تُطْعِمُونَ أَبَا صَالِحٍ شَيْئًا ، قَالَتْ :بَلَى . قَالَ :فَأَخْرَجُوا قَصْعَةً فِيهَا مَرَقٌ بِحُبُوبٍ ، فَقُلْتُ :أَتُطْعِمُونَنِي هَذَا وَأَنْتُمْ أُمَرَاءُ ، فَقَالَتْ أُمُّ كُلْثُومٍ :يَا أَبَا صَالِحٍ ، فَكَيْفَ لَوْ رَأَيْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَأُتِيَ بِأُتْرُنْجٍ فَذَهَبَ حَسَنٌ ، أَوْ حُسَيْنٌ يَتَنَاوَلُ مِنْهُ أُتْرُنْجَةً فَنَزَعَهَا مِنْ يَدِهِ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَقُسِّمَ.

(٣٥٦٤٢) حضرت عمرو بن مرہ، حضرت ابو صالح ... جو حضرت علی کی بیٹی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی خدمت کرتے تھے ...... سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت ام کلثوم کے پاس حاضر ہوا وہ کنگھی کر رہی تھیں۔ چنانچہ میں بیٹھ کر ان کا انتظ

رنے لگا یہاں تک کہ انہوں نے مجھے اجازت دی۔ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما تشریف لائے۔ جبکہ وہ کنگھی کر رہی تیں۔ انہوں نے پوچھا کیا تم نے ابوصالح کو کھانا نہیں کھلایا؟ حضرت ام کلثوم نے فرمایا: کیوں نہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے ایک پیالہ نکالا جس میں شوربہ میں دانے ڈالے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: تم لوگ امراء ہو اور مجھے یہ کھانا کھلاتے ہو؟ اس پر حضرت ام کلثوم نے فرمایا: اے ابوصالح! اگر تم امیر المومنین کو دیکھ لو تو پھر تم کیسے ہو؟ مالٹے لائے گئے تو حضرت حسن یا حضرت حسین ن سے مالٹا لینے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ سے مالٹا چھین لیا پھر تقسیم کرنے کا کہا چنانچہ وہ تقسیم کردیا گیا۔

۳۵٦٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ لأُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ : اكْفِي فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِدْمَةَ خَارِجًا : سِقَايَةَ الْمَاءِ وَالْحَاجَةَ ، وَتَكْفِيكَ الْعَمَلَ فِي الْبَيْتِ : الْعَجْنَ وَالْخَبْزَ وَالطَّحْنَ.

(۳۵٦۴۳) حضرت ابوالبختری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ فاطمہ بنت اسد سے کہا۔ آپ فاطمہ ت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر کی خدمت پانی لانا وغیرہ سے کافی ہو جائیں۔ وہ آپ کو گھر کے کام سے آٹا گوندھنا، روٹی پکانا اور چکی چلانا نیرہ سے کفایت کریں گی۔

۳۵٦٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أُهْدِيَتْ فَاطِمَةُ لَيْلَةَ أُهْدِيَتْ إِلَيَّ ، وَمَا تَحْتَنَا إِلاَّ جِلْدُ كَبْشٍ.

(۳۵٦۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جس رات حضرت فاطمہ مجھے ہدیہ کی گئیں اس رات ہمارے نیچے صرف بنڈھے کی کھال تھی۔

۳۵٦٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: كَلِمَات لَوْ رَحَلْتُمَ الْمَطِيَّ فِيهِنَّ لأَنْضَيْتُمُوهُنَّ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكُوا مِثْلَهُنَّ : لاَ يَرْجُ عَبْدٌ إِلاَّ رَبَّهُ ، وَلاَ يَخَفْ إِلاَّ ذَنْبَهُ ، وَلاَ يَسْتَحْيِي مَنْ لاَ يَعْلَمُ أَنْ يَتَعَلَّمَ، وَلاَ يَسْتَحْيِي عَالِمٌ إذَا سُئِلَ عَمَّا لاَ يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ: اللَّهُ أَعْلَمُ ، وَاعْلَمُوا أَنَّ مَنْزِلَةَ الصَّبْرِ مِنَ الإِيمَانِ كَمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَد ، فَإِذَا ذَهَبَ الرَّأْسُ ذَهَبَ الْجَسَدُ ، وَإِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الإِيمَانُ.

(۳۵٦۴۵) حضرت ابواسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: چند باتیں ایسی ہیں کہ اگر تم سواریوں کو چلاؤ تو تم ان باتوں کی مثل پانے سے قبل سواریوں کو ہلاک و فنا کردو گے۔ بندہ اپنے پروردگار کے سوا کسی سے امید نہ رکھے۔ بندہ صرف اپنے گناہ سے ڈرے۔ جو آدمی نہ جانتا ہو وہ جاننے سے حیا نہ کرے اور جب آدمی سے غیر معلوم بات کا سوال ہو تو اس واللہ علم کہنے سے حیا نہیں آنی چاہیے۔ اور یہ بات جان لو کہ صبر کا ایمان میں وہی مقام ہے جو جسم میں سر کا ہے۔ پس جب سر چلا جاتا ہے تو جسم چلا جاتا ہے اور جب صبر چلا جاتا ہے تو ایمان چلا جاتا ہے۔

۳۵٦٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : أُتِيَ عَلِيٌّ بِطَسْتِ خِوَانٍ

فَالُوذَجٍ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ.

(۳۵۶۴۶) حضرت عدی بن ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دستر خوان پر فالودہ کا طشت لایا گیا آپ نے اس میں سے کچھ بھی نہیں کھایا۔

(٣٥٦٤٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : اكْظِمُوا الْغَيْظَ وَأَقِلُّوا الضَّحِكَ لاَ تَمُجُّهُ الْقُلُوبُ.

(۳۵۶۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں غصہ کو قابو کرو اور ہنسی کو کم کرو دل اس کو گوارا نہیں کرتے۔

(٣٥٦٤٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي هُذَيْلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى عَلِيٍّ قَمِيصًا ، كُمُّهُ إِذَا أَرْسَلَهُ بَلَغَ نِصْفَ سَاعِدِهِ ، وَإِذَا مَدَّهُ لَمْ يُجَاوِزْ ظُفْرَهُ.

(۳۵۶۴۸) حضرت ابن ابو الہذیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ایک قمیص دیکھی جس کی آستین جب آپ چھوڑتے تو آپ کی نصف کلائی تک پہنچتی اور جب آپ اس کو کھینچتے تو آپ کے ناخن کو تجاوز نہ کرتی۔

(٣٥٦٤٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ بِخِدْمَةِ الْبَيْتِ ، وَقَضَى عَلَى عَلِيٍّ بِمَا كَانَ خَارِجًا مِنَ الْبَيْتِ.

(۳۵۶۴۹) حضرت ضمرہ بن حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی پر گھر کے کام کاج کا فیصلہ فرمایا تھا اور حضرت علی پر گھر سے باہر والا کام۔

(٣٥٦٥٠) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَخْبَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَا أَصْبَحَ بِالْكُوفَةِ أَحَدٌ إِلاَّ نَاعِمًا ، وَإِنَّ أَدْنَاهُمْ مَنْزِلَةً مَنْ يَأْكُلُ الْبُرَّ وَيَجْلِسُ فِي الظِّلِّ وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ.

(۳۵۶۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو بھی کوفہ میں ہے وہ ناز و نعم والا ہے۔ اور ان میں سے کم تر درجہ کا آدمی بھی گندم کھاتا ہے، سایہ میں بیٹھتا ہے اور فرات کا پانی پیتا ہے۔

(٣٥٦٥١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ مُجَمِّعٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ ، قَالَ : خَرَجَ عَلِيٌّ ذَاتَ يَوْمٍ بِسَيْفِهِ ، فَقَالَ : مَنْ يَبْتَاعُ مِنِّي سَيْفِي هَذَا ، فَلَوْ كَانَ عِنْدِي ثَمَنُ إِزَارٍ مَا بِعْتُهُ.

(۳۵۶۵۱) حضرت یزید بن شریک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن اپنی تلوار لے کر نکلے اور فرمایا: کون مجھ سے میری یہ تلوار خریدے گا؟ اگر میرے پاس ازار کے پیسے ہوتے میں یہ تلوار نہ بیچتا۔

(٣٥٦٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُثْمَانَ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ عَلِيٍّ ﴿إِلاَّ أَصْحَابَ الْيَمِينِ﴾ قَالَ : هُمْ أَطْفَالُ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۵۶۵۲) حضرت زاذان، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ...... ﴿إِلاَّ أَصْحَابَ الْيَمِينِ﴾...... کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے

ہیں کہ یہ مسلمانوں کے بچے ہوں گے۔

(٣٥٦٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي أُمِّي ، عَنْ أُمِّ عُثْمَانَ أُمِّ وَلَدٍ لِعَلِيٍّ ، قَالَتْ : جِئْتُ عَلِيًّا وَبَيْنَ يَدَيْهِ قُرُنْفُلٌ مَكْبُوبٌ فِي الرَّحْبَةِ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، هَبْ لابْنَتِي مِنْ هَذَا الْقُرُنْفُلِ قِلادَةً ، فَقَالَ : هَكَذَا ، وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ ، أَدْنِي دِرْهَمًا جَيِّدًا ، فَإِنَّمَا هَذَا مَالُ الْمُسْلِمِينَ وَإِلاَّ فَاصْبِرِي حَتَّى يَأْتِيَنَا حَظُّنَا مِنْهُ ، فَنَهَبُ لابْنَتِكَ مِنْهُ قِلادَةً.

(۳۵۶۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ام ولد، ام عثمان سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اوران کے سامنے صحن میں لونگ کا ڈھیر تھا۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اس لونگ میں سے ایک ہار میری بیٹی کو ہدیہ کر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا اوراپنے دونوں ہاتھوں سے ٹھونکا۔ ایک عمدہ درہم قریب کرو کیونکہ یہ مسلمانوں کا مال ہے۔ بصورت دیگر صبر کر یہاں تک کہ اس میں سے ہمیں ہمارا حصہ مل جائے پھر ہم اس میں سے تمہاری بیٹی کو ہدیہ کر دیں گے۔

(٣٥٦٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي جَمَعَ الإِيمَانَ وَالْقُرْآنَ مَثَلُ الأُتْرُنْجَةِ الطَّيِّبَةِ الرِّيحِ الطَّيِّبَةِ الطَّعْمِ ، وَمَثَلُ الَّذِي لَمْ يَجْمَعَ الإِيمَانَ وَلَمْ يَجْمَعَ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْحَنْظَلَةِ خَبِيثَةِ الرِّيحِ وَخَبِيثَةِ الطَّعْمِ.

(۳۵۶۵۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص قرآن اور ایمان کو جمع کرتا ہے اس کی مثال مالٹے کی طرح ہے جس کا ذائقہ بھی عمدہ اور خوشبو بھی عمدہ۔ اور جو شخص ایمان کو اور قرآن کو جمع نہیں کرتا اس کی مثال حنظل کی طرح ہے۔ ذائقہ بھی برا، بو بھی بری۔

(٣٥٦٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : قِيلَ لِعَلِيٍّ : مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا حَسَنٍ جَاوَرْتَ الْمَقْبَرَةَ ، قَالَ : إِنِّي أَجِدُهُمْ جِيرَانَ صِدْقٍ ، يَكُفُّونَ السَّيِّئَةَ وَيُذَكِّرُونَ الآخِرَةَ.

(۳۵۶۵۵) حضرت علی سے پوچھا گیا اے ابوالحسن! کیا بات ہے کہ آپ قبرستان والوں کی مجاورت کرتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے انہیں سچا دوست پایا ہے۔ یہ برائی سے روکتے اور آخرت یاد دلاتے ہیں۔

(٣٥٦٥٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : إِنْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَتَعْجِنُ ، وَإِنَّ قُصَّتَهَا لَتَكَادُ تَضْرِبُ الْجَفْنَةَ.

(۳۵۶۵۶) حضرت عطاء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آٹا گوندھا کرتی تھیں اوران کی پیشانی کے بال آٹے کے برتن میں لگتے تھے۔

(۱۰) کلام ابنِ مسعودٍ رضی الله عنه

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۶۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :ذَهَبَ صَفْوُ الدُّنْيَا وَبَقِيَ كَدَرُهَا فَالْمَوْتُ تُحْفَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

(۳۵۶۵۷) حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: دنیا کی صفائی چلی گئی اور اس کی کدورت رہ گئی پس موت ہر مسلمان کے لیے تحفہ ہے۔

(۳۵۶۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ :الدُّنْيَا كَالثَّغْبِ ذَهَبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ.

(۳۵۶۵۸) حضرت عبداللہ سے روایت ہے دنیا دامن کوہ کی طرح ہے اس کی صفائی چلی گئی ہے اور اس کی کدورت باقی رہ گئی ہے۔

(۳۵۶۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَخَافَ اللَّهَ ، وَبِحَسْبِهِ مِنَ الْجَهْلِ أَنْ يُعْجَبَ بِعَمَلِهِ.

(۳۵۶۵۹) حضرت ابن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آدمی کے علم کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور آدمی کی جہالت کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے عمل پر خوش رہے۔

(۳۵۶۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُذَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ أَضَرَّ بِالدُّنْيَا وَمَنْ أَرَادَ الدُّنْيَا أَضَرَّ بِالآخِرَةِ ، يَا قَوْمِ فَأَضِرُّوا بِالْفَانِي لِلْبَاقِي.

(۳۵۶۶۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص آخرت کا ارادہ رکھتا ہے تو دنیا کا نقصان اٹھاتا ہے اور جو شخص دنیا کا ارادہ کرتا ہے وہ آخرت کا نقصان اٹھاتا ہے۔ اے لوگو! تم باقی کے لیے فانی کا نقصان اٹھالو۔

(۳۵۶۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي صُفْرَةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَوَدِدْت أَنِّي طَيْرٌ فِي مَنْكِبِي رِيشٌ.

(۳۵۶۶۱) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں پرندہ ہوتا میرے مونڈھے میں پر ہوتے۔

(۳۵۶۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَيْتَنِي شَجَرَةٌ تُعْضَدُ.

(۳۵۶۶۲) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: کاش کہ میں کوئی درخت ہوتا جس کو کاٹ لیا جاتا۔

(۳۵۶۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيع ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَوَدِدْتُ أَنَّ رَوْثَةً انْفَلَقَتْ عَنِّي فَنُسِبْتُ إلَيْهَا فَسُمِّيت عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوْثَةَ ، وَأَنَّ اللَّهَ غَفَرَ لِي ذَنْبًا

وَاحِدًا ، إِلاَّ أَنَّ أَبَا مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :لَوَدِدْت أَنِّي عَلِمْت أَنَّ اللَّهَ غَفَرَ لِي ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

(۳۵۶۶۳) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ گوبر مجھ سے پھٹ جاتا اور میں اس کی طرف منسوب ہو جاتا۔ مجھے عبداللہ بن روثہ کا نام دیا جاتا اور اللہ تعالیٰ میرا ایک گناہ معاف کر دیتے۔ راوی ابو معاویہ کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ اللہ نے مجھے معاف کر دیا ہے۔ پھر آگے سابقہ حدیث کے مثل بیان کیا۔

(٣٥٦٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَخِيهِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَجْعَلَ كَنْزَهُ فِي السَّمَاءِ حَيْثُ لَا يَأْكُلُهُ السُّوسُ ، وَلَا يَنَالُهُ السُّرُقُ فَلْيَفْعَلْ ، فَإِنَّ قَلْبَ الرَّجُلِ مَعَ كَنْزِهِ.

(ابو نعیم ۱۳۵)

(۳۵۶۶۴) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں تم میں سے جو شخص اس کی استطاعت رکھتا ہو کہ اس کا خزانہ آسمان میں ہو جہاں اس کو سرسری نہ کھائے اور چور نہ پائے تو اس کو ایسا کرنا چاہیے۔ کیونکہ آدمی کا دل اس کے خزانہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

(٣٥٦٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :سَمِعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ صَيْحَةً فَاضْطَجَعَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ.

(۳۵۶۶۵) حضرت ابو بردہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے ایک چیخ سنی تو آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئے۔

(٣٥٦٦٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي آلُ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ أَوْصَى ابْنَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ، فَقَالَ :أُوصِيك بِتَقْوَى اللهِ وَلْيَسْعَك بَيْتُك ، وَامْلِكْ عَلَيْك لِسَانَك ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِك.

(۳۵۶۶۶) آل عبداللہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو یہ وصیت کی تھی۔ فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور تمہارے لیے تمہارا گھر وسیع ہونا چاہیے اور اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھو اور اپنی غلطیوں پر رویا کرو۔

(٣٥٦٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لَوَدِدْت أَنِّي أَعْلَمُ ، أَنَّ اللَّهَ غَفَرَ لِي ذَنْبًا مِنْ ذُنُوبِي ، وَأَنِّي لَا أُبَالِي أَيَّ وَلَدِ آدَمَ وَلَدَنِي.

(۳۵۶۶۷) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ مجھے معلوم ہو جائے اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کر دیا ہے تو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ مجھے بنو آدم کی کس اولاد نے جنم دیا ہے۔

(٣٥٦٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ : إن من أكثر الناس خطأ يوم القيامة أكثرهم خوضاً في الباطل.

(۳۵۶۶۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: بیشک جنت ناپسندیدہ چیزوں سے ڈھکی ہوئی ہے اور بے شک جہنم خواہشات سے ڈھکی ہوئی ہے۔ پس جو شخص پردہ سے (پرے) جھانک لیتا ہے تو وہ ماوراء میں چلا جاتا ہے۔

(۳۵۶۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ الْجَنَّةَ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ ، وَإِنَّ النَّارَ حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ ، فَمَنِ اطَّلَعَ الحِجَاب وَاقع مَا وَرَائَهُ.

(۳۵۶۶۹) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: بے شک قیامت کے دن سب سے زیادہ خطاؤں والا وہ شخص ہوگا جو باطل میں زیادہ غور وخوض کرتا ہے۔

(۳۵۶۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :مَثَلُ الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الأَعْمَالِ مَثَلُ قَوْمٍ نَزَلُوا مَنْزِلاً لَيْسَ بِهِ حَطَبٌ وَمَعَهُمْ لَحْمٌ ، فَلَمْ يَزَالُوا يَلْقُطُونَ حَتَّى جَمَعُوا مَا أَنْضَجُوا بِهِ لَحْمَهُمْ.

(۳۵۶۷۰) حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: چھوٹے چھوٹے عملوں کی مثال ایسی ہے جیسے کچھ لوگ کسی جگہ پڑاؤ ڈالیں جہاں پر ایندھن نہ ہو اور ان لوگوں کے پاس گوشت ہو۔ پس یہ لوگ مسلسل چنتے رہیں یہاں تک کہ یہ اتنا ایندھن جمع کرلیں جس پر یہ اپنا گوشت پکالیں۔

(۳۵۶۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ :مَرِضَ عَبْدُ اللهِ مَرَضًا فَجَزِعَ فِيهِ فَقُلْنَا :مَا رَأَيْنَاكَ جَزِعْتَ فِي مَرَضٍ مَا جَزعت فِي مَرَضِكَ هَذَا ، قَالَ :إِنَّهُ أخذني وَقَرَّبَ بي مِنَ الْغَفْلَةِ.

(۳۵۶۷۱) حضرت علقمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کو ایک خاص مرض لاحق ہوا جس میں انہوں نے جزع کرنا شروع کیا۔ ہم نے عرض کیا ہم نے آپ کو کسی مرض میں ایسی جزع کرتے نہیں دیکھا جیسی آپ نے اس مرض میں جزع کی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مرض مجھ پر غالب ہوگیا اور غفلت کو میرے قریب کردیا۔

(۳۵۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ تَعْجَلُوا بِحَمْدِ النَّاسِ وَلا بِذَمِّهِمْ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ يُعْجِبُكَ الْيَوْمَ وَيَسُوئُكَ غَدًا ، وَيَسُوئُكَ الْيَوْمَ وَيُعْجِبُكَ غَدًا ، وَإِنَّ الْعِبَادَ يُغَيِّرُونَ وَاللَّهُ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَاللَّهُ أَرْحَمُ بِعَبْدِهِ يَوْمَ يَأْتِيهِ مِنْ أُمٍّ وَاحِدٍ فَرَشَتْ لَهُ فِي أَرْضٍ قِيٍّ ، ثُمَّ قَامَتْ تَلْتَمِسُ فِرَاشَهُ بِيَدِهَا ، فَإِنْ كَانَتْ لَدْغَةٌ كَانَتْ بِهَا وَإِنْ كَانَتْ شَوْكَةٌ كَانَتْ بِهَا.

(۳۵۶۷۲) حضرت قاسم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ فرماتے ہیں لوگوں کی حمد اور لوگوں کی مذمت کی وجہ سے جلد بازی نہ کرو۔ کیونکہ آج کے دن ایک آدمی تمہیں پسند کرے گا اور کل کے دن یہی آدمی تمہیں برا سمجھے گا۔ اور آج (اگر) برا سمجھے گا تو کل تمہیں اچھا سمجھے گا۔ کیونکہ لوگ بدلتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز گناہوں کو معاف فرمائیں گے۔ جس دن بندہ اللہ کے پاس آئے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے بندہ پر اس ماں سے زیادہ رحم کرنے والے ہوں گے جو ماں بچے کے لیے خالی زمین میں فرش بچھائے پھر اس کے بچھونے کو اپنے ہاتھ سے ٹول کر تلاش کرتے لگے چنانچہ اگر کوئی ڈستا ہوا تو اس کے ہاتھ پر ہوگا اور اگر کوئی کانٹا ہوا تو اس کے ہاتھ پر ہوگا۔

۳۵۶۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :وَدِدْت أَنِّي مِنَ الدُّنْيَا فَرْدٌ كَالْغَادِي الرَّاكِبِ الرَّائِحِ.

(۳۵۶۷۳) حضرت قاسم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں دنیا میں ایک ایسے فرد کی طرح ہوں جو صبح کو آئے سوار ہو اور چلا جائے۔

۳۵۶۷۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ : كَفَى بِخَشْيَةِ اللهِ عِلْمًا ، وَكَفَى بِالاغْتِرَارِ بِهِ جَهْلاً.

(۳۵۶۷۴) حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: خدا کے خوف کے لیے علم ہی کافی ہے اور خدا کے بارے میں دھوکہ کے لیے جہالت ہی کافی ہے۔

۳۵۶۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ : وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ ، مَا أَصْبَحَ عِنْدَ آلِ عَبْدِ اللهِ شَيْءٌ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطِيَهُمَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا ، أَوْ يَدْفَعَ عَنْهُمْ بِهِ سُوءًا إِلاَّ ، أَنَّ اللَّهَ قَدْ عَلِمَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.

(۳۵۶۷۵) حضرت حارث بن سوید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں؟ آل عبداللہ نے کبھی اس حال میں صبح نہیں کی کہ ان کے پاس کوئی چیز ہو جس کے ذریعہ سے یہ اُمید رکھتے ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اس کے ذریعہ سے خیر دیں یا اس کے ذریعہ ان سے کوئی برائی دور کریں مگر یہ کہ خدا جانتا ہے کہ عبداللہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

۳۵۶۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ الأَخْرَمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ مَا يَضُرُّ عَبْدًا يُصْبِحُ عَلَى الإِسْلاَمِ وَيُمْسِي عَلَيْهِ مَاذَا أَصَابَهُ مِنَ الدُّنْيَا.

(۳۵۶۷۶) حضرت عبداللہ کہتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! جو بندہ صبح اس حال میں کرے کہ وہ مسلمان ہو اور شام اس حال میں کرے کہ وہ مسلمان ہو تو اس کو دنیا کی جو حالت بھی ملے، اس کو کوئی نقصان نہیں ہے۔

۳۵۶۷۷) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْمَازِنِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : قَرَصَ أَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُودٍ الْبَرْدُ ، قَالَ :فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَسْتَحْيِي أَنْ يَجِيءَ فِي الثَّوْبِ الدُّونِ ، أَوِ الْكِسَاءِ الدُّونِ، فَأَصْبَحَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي عَبَايَةٍ ، ثُمَّ أَصْبَحَ فِيهَا ، ثُمَّ أَصْبَحَ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فِيهَا.

(۳۵۶۷۷) حضرت ابو مجلز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کو سردی نے تکلیف پہنچائی۔ راوی کہتے ہیں چنانچہ آدمی اس بات سے حیا کرنے لگا کہ وہ گھٹیا کپڑے یا گھٹیا چادر میں آئے۔ اس پر حضرت ابو عبدالرحمٰن ایک (دن ایک) جبہ میں آئے پھر اگلی صبح بھی اسی میں آئے پھر تیسری صبح بھی اسی میں آئے۔

(۳۵۶۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنِّي لاَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ فِي الْخَطَأِ وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ فِي الْعَمْدِ ، إِنِّي لاَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَسْتَقِلُّوا أَعْمَالَكُمْ ، وَلَكِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَسْتَكْثِرُوهَا.

(۳۵۶۷۸) حضرت شعبی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: مجھے تم پر خطا کرنے میں کوئی خوف نہیں ہے۔ لیکن مجھے تمہارے بارے میں جان بوجھ کر غلطی کا خوف ہے۔ مجھے تم پر اس بات کا خوف نہیں ہے کہ تم اپنے عملوں کو کم سمجھنے لگو لیکن مجھے تم پر اس بات کا خوف ہے کہ تم اعمال کو زیادہ سمجھنے لگو۔

(۳۵۶۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : دَعُوا الْحَكَّاكَاتِ فَإِنَّهَا الإِثْمُ.

(۳۵۶۷۹) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: وسوسوں کو چھوڑ دو کیونکہ یہ گناہ ہیں۔

(۳۵۶۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : الْمُؤْمِنُ يَرَى ذَنْبَهُ كَأَنَّهُ صَخْرَةٌ يَخَافُ أَنْ تَقَعَ عَلَيْهِ ، وَالْمُنَافِقُ يَرَى ذَنْبَهُ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلَى أَنْفِهِ فَطَارَ فَذَهَبَ.

(۳۵۶۸۰) حضرت ابوالاحوص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: مومن، اپنے گناہ کو یوں خیال کرتا ہے گویا کہ وہ ایک چٹان ہے جس کے بارے میں مومن خوف رکھتا ہے کہ کہیں اس پر گر نہ جائے۔ اور منافق اپنے گناہ کو مکھی کی طرح سمجھتا ہے جو اس کے ناک پر بیٹھی پھر اڑ گئی اور چلی گئی۔

(۳۵۶۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا مَعَ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَقَالَ رَجُلٌ وَأَشَارَ إِلَى الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : وَدِدْتُ أَنِّي إِذَا مِتُّ لَمْ أُبْعَثْ ، فَقَالَ الْقَاسِمُ بِرَأْسِهِ هَكَذَا ، أَيْ نَعَمْ.

(۳۵۶۸۱) حضرت مالک بن مغول سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ...... اس پر ایک آدمی نے کہا...... اور اس نے حضرت قاسم کی طرف اشارہ کیا...... فرمایا: حضرت عبداللہ نے کہا تھا...... مجھے یہ بات محبوب ہے کہ جب میں مر جاؤں تو پھر مجھے نہ اٹھایا جائے۔ اس پر حضرت قاسم نے اپنے سر سے یوں اشارہ کیا۔ یعنی ہاں۔

(۳۵۶۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : قُولُوا خَيْرًا تُعْرَفُوا بِهِ ، وَاعْمَلُوا بِهِ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهِ ، وَلاَ تَكُونُوا عُجَلاً مَذَايِيعَ بُذُرًا. (ابن المبارک ۱۴۳۸)

(۳۵۶۸۲) حضرت زبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ نے فرمایا: خیر کی بات کہو تو تم خیر کے ذریعہ معروف ہو گے۔ خیر پر عمل کرو تو اہل خیر بن جاؤ گے۔ جلد باز، راز فاش کرنے والے نہ بنو۔

(۳۵۶۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوْ وَقَفْتُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَقِيلَ لِي : نُخَيِّرُكَ مَنْ أَيُّهُمَا تَكُونُ أَحَبَّ إِلَيْكَ ، أَوْ تَكُونُ رَمَادًا ، لاَخْتَرْتُ أَنْ أَكُونَ رَمَادًا.

(۳۵۶۸۳) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: اگر مجھے جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا کیا جائے اور مجھے کہا جائے ......ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ تم ان دونوں میں سے کس میں ہو...... یہ بات تمہیں زیادہ محبوب ہے...... یا یہ کہ تم راکھ ہو جاؤ؟ تو میں راکھ ہونے کو پسند کروں گا۔

(۳۵۶۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ مَعْنٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لاَ تَفْتَرِقُوا فَتَهْلَكُوا.

(۳۵۶۸۴) حضرت معن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: فرقوں میں نہ پڑو، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

(۳۵٦۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :وَدِدْت أَنِّي صُولِحْت عَلَى تِسْعِ سَيِّئَاتٍ وَحَسَنَةٍ.

(۳۵۶۸۵) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے ساتھ ایک نیکی اور نو برائیوں پر صلح کر لی جائے۔

(۳۵٦۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :الْمُؤْمِنُ يَأْلَف ، وَلاَ خَيْرَ فِيمَنْ لاَ يَأْلَفُ ، وَلاَ يُؤْلَفُ. (ابو نعیم ۲۵۴)

(۳۵۶۸۶) حضرت عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: مومن محبت کرتا ہے اس آدمی میں کوئی خیر نہیں جو نہ محبت کرے اور نہ اُس سے محبت کی جائے۔

(۳۵٦۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُرَّةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ اللَّهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لاَ يُحِبُّ ، وَلاَ يُعْطِي الإِيمَانَ إِلاَّ مَنْ يُحِبُّ ، فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَعْطَاهُ الإِيمَانَ. (طبرانی ۸۹۹۰)

(۳۵۶۸۷) حضرت مرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ دنیا اس کو بھی دیتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں اور اس کو بھی دیتے ہیں جس سے محبت نہیں کرتے۔ لیکن جس سے محبت کرتے ہیں ایمان اسی کو دیتے ہیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتے ہیں تو اس کو ایمان دیتے ہیں۔

(۳۵٦۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ سَمِعَهُ مِنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى ثَلاَثَةِ دَوَاوِينَ :دِيوَانٌ فِيهِ الْحَسَنَاتُ ، وَدِيوَانٌ فِيهِ النَّعِيمُ ، وَدِيوَانٌ فِيهِ السَّيِّئَاتُ ، فَيُقَابَلُ بِدِيوَانِ الْحَسَنَاتِ دِيوَانُ النَّعِيمِ ، فَيَسْتَفْرِغُ النَّعِيمُ الْحَسَنَاتِ ، وَتَبْقَى السَّيِّئَاتُ مَشِيئَتُهَا إِلَى اللهِ تَعَالَى ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَ ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ.

(۳۵۶۸۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں کو تین دفتروں پر پیش کیا جائے گا۔ ایک دفتر جس میں نیکیاں ہوں گی اور ایک دفتر جس میں نعمتیں ہوں گی اور ایک دفتر جس میں گناہ ہوں گے۔ پس نعمتوں والے دفتر کو نیکیوں والے دفتر کے مقابل لایا جائے گا۔ چنانچہ نیکیاں تو نعمتوں کے بدلے میں فارغ ہو جائیں گی اور خطائیں باقی رہ جائیں گی

جو اللہ کی مشیت کے متعلق ہوں گی۔ اگر اللہ چاہے تو عذاب دے اور اگر چاہے تو معاف کر دے۔

(٣٥٦٨٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : تَعَلَّمُوا تَعْلَمُوا ، فَإِذَا عَلِمْتُمْ فَاعْمَلُوا.

(۳۵۶۸۹) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں علم حاصل کرو علم حاصل کرو پھر جب علم حاصل کر چکو تو عمل کرو۔

(٣٥٦٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مَعْنٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُاللهِ: لاَ يُشْبِهُ الزِّيُّ الزِّيَّ حَتَّى تَشْتَبِهَ الْقُلُوبُ الْقُلُوبَ.

(۳۵۶۹۰) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: ظاہری شکل وصورت، ظاہری شکل وصورت سے مشابہت تب کھاتی ہے جب دل، دل کے مشابہ ہوتے ہیں۔

(٣٥٦٩١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي عِيسَى ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ مِنْ رَأْسِ التَّوَاضُعِ أَنْ تَرْضَى بِالدُّونِ مِنْ شَرَفِ الْمَجْلِسِ ، وَأَنْ تَبْدَأَ بِالسَّلاَمِ مَنْ لَقِيت.

(۳۵۶۹۱) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: بیشک تواضع کا بڑا حصہ یہ ہے کہ تم مجلس میں عزت کی جگہ سے کم درجہ جگہ پر راضی ہو جاؤ اور جس سے ملو سلام میں پہل کرو۔

(٣٥٦٩٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَنْتُمْ أَكْثَرُ صِيَامًا وَأَكْثَرُ صَلاَةً وَأَكْثَرُ جِهَادًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَانُوا خَيْرًا مِنْكُمْ ، قَالُوا : لِمَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : كَانُوا أَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا وَأَرْغَبَ فِي الآخِرَةِ.

(۳۵۶۹۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے روزوں میں، نمازوں میں، جہاد میں زیادہ ہو لیکن وہ تم سے بہتر تھے۔ لوگوں نے پوچھا: اے ابو عبدالرحمٰن! کیوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ دنیا میں زیادہ بے رغبت تھے اور آخرت میں زیادہ رغبت کرنے والے تھے۔

(٣٥٦٩٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ : إِنَّمَا هَذِهِ الْقُلُوبُ أَوْعِيَةٌ ، فَاشْغَلُوهَا بِالْقُرْآنِ ، وَلاَ تَشْغَلُوهَا بِغَيْرِهِ.

(۳۵۶۹۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ دل تو صرف برتن ہیں۔ پس تم ان کو قرآن سے بھرو کسی اور چیز سے دلوں کو نہ بھرو۔

(٣٥٦٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَابِسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبو إِيَاسٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ : إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كَلاَمُ اللهِ ، وَأَوْثَقَ الْعُرَى كَلِمَةُ التَّقْوَى ، وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيمَ ، وَأَحْسَنَ الْقَصَصِ هَذَا الْقُرْآنُ ، وَأَحْسَنَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَشْرَفَ الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللهِ ، وَخَيْرَ الأُمُورِ عَزَائِمُهَا ، وَشَرَّ الأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا ، وَأَحْسَنَ

الْهُدَى هَدْيُ الأَنْبِيَاءِ ، وَأَشْرَفَ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ ، وَأَغَرَّ الضَّلاَلَةِ الضَّلاَلَةُ بَعْدَ الْهُدَى ، وَخَيْرَ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ ، وَخَيْرَ الْهُدَى مَا اتُّبِعَ ، وَشَرَّ الْعَمَى عَمَى الْقَلْبِ.

۲- وَالْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى ، وَمَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى ، وَنَفْسٌ تُنْجِيهَا خَيْرٌ مِنْ أَمَارَةٍ لاَ تُحْصِيهَا ، وَشَرَّ الْعِذْلَةِ عِنْدَ حَضْرَةِ الْمَوْتِ ، وَشَرَّ النَّدَامَةِ نَدَامَةُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لاَ يَأْتِي الصَّلاَةَ إِلاَّ دبريًّا ، وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لاَ يَذْكُرُ اللَّهَ إِلاَّ مُهَاجِرًا ، وَأَعْظَمَ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوبُ ، وَخَيْرَ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ ، وَخَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى ، وَرَأْسَ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللهِ ، وَخَيْرَ مَا أُلْقِيَ فِي الْقَلْبِ الْيَقِينُ ، وَالرَّيْبَ مِنَ الْكُفْرِ ، وَالنَّوْحَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ ، وَالْغُلُولَ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ ، وَالْكَنْزَ كَيٌّ مِنَ النَّارِ.

۳- وَالشِّعْرَ مَزَامِيرُ إِبْلِيسَ ، وَالْخَمْرَ جِمَاعُ الإِثْمِ ، وَالنِّسَاءَ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ ، وَالشَّبَابَ شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُونِ ، وَشَرَّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبَا ، وَشَرَّ الْمَآكِلِ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ، وَالسَّعِيدَ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ ، وَالشَّقِيَّ مِنْ شُقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ ، وَإِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ مَا قَنِعَتْ بِهِ نَفْسُهُ ، وَإِنَّمَا يَصِيرُ إِلَى مَوْضِعِ أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ وَالأَمْرُ بِآخِرِهِ ، وَأَمْلَكَ الْعَمَلِ بِهِ خَوَاتِمُهُ ، وَشَرَّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ ، وَكُلَّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ.

٤- وَسِبَابَ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ وَقِتَالَهُ كُفْرٌ ، وَأَكْلَ لَحْمِهِ مِنْ مَعَاصِي اللهِ ، وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ ، وَمَنْ يَتَأَلَّى عَلَى اللهِ يُكَذِّبْهُ ، وَمَنْ يَغْفِرْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُ ، وَمَنْ يَعْفُ يَعْفُ اللَّهُ عَنْهُ ، وَمَنْ يَكْظِمَ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ اللَّهُ ، وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرَّزَايَا يُعْقِبْهُ اللَّهُ ، وَمَنْ يَعْرِفِ الْبَلاَءَ يَصْبِرْ عَلَيْهِ ، وَمَنْ لاَ يَعْرِفْهُ يُنْكِرْهُ ، وَمَنْ يَسْتَكْبِرْ يَضَعْهُ اللَّهُ ، وَمَنْ يَبْتَغِ السُّمْعَةَ يُسَمِّعَ اللَّهُ بِهِ ، وَمَنْ يَنْوِ الدُّنْيَا تُعْجِزْهُ ، وَمَنْ يُطِعَ الشَّيْطَانَ يَعْصِ اللَّهَ ، وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ يُعَذِّبْهُ.

(۳۵۶۹۴) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے خطبہ میں کہا کرتے تھے: سب سے سچی بات کلام اللہ ہے اور مضبوط ترین کڑا کلمۃ التقویٰ ہے اور بہترین ملت، ملت ابراہیمی ہے اور خوبصورت قصوں میں سے یہ قرآن ہے اور خوبصورت راستہ، سنت محمد ﷺ ہے۔ سب سے زیادہ شرافت والی بات ذکر اللہ ہے۔ بہترین امور میں سے پختہ امر ہے۔ امور میں سے بدترین امور بدعات ہیں اور اچھی ہدایت، انبیاء کی ہدایت ہے۔ سب سے عزت والی موت شہداء کا قتل ہوتا ہے۔ سب سے خطرناک گمراہی، ہدایت کے بعد کی ضلالت ہے۔ بہترین علم وہ ہے جو نفع مند ہو اور بہترین ہدایت وہ ہے جس کی اتباع کی جائے۔ بدترین اندھا پن، دل کا اندھا پن ہے۔

۲۔ اور اوپر کا ہاتھ، نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے جو چیز کم ہو اور کافی ہو اس چیز سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔ وَنَفْسٌ تُنْجِيهَا خَيْرٌ مِنْ أَمَارَةٍ لاَ تُحْصِيهَا بدترین ملامت موت کے وقت کی ملامت ہے اور بدترین ندامت، قیامت کے دن کی ملامت ہے۔ اور بعض لوگ نماز کے لیے آخری وقت میں آتے ہیں۔ اور بعض اللہ کا ذکر غافل دل کے ساتھ کرتے ہیں۔

غلطیوں میں سے سب سے بڑی غلطی جھوٹی زبان ہے۔ بہترین تونگری، دل کی تونگری ہے۔ بہترین زاد تقویٰ ہے۔ حکمت کا بڑا حصہ، خوفِ خدا ہے۔ دلوں میں جو کچھ ڈالا جاتا ہے اس میں سے بہترین چیز یقین ہے اور کفر کے بارے میں شک اور نوحہ، جاہلیت کا عمل ہے۔ خیانت (مالِ غنیمت میں) جہنم کا انگارہ ہے اور خزانہ جہنم کا داغنا ہے۔

۳۔ شعر، شیطان کے باجوں میں سے ہے۔ شراب، گناہوں کا مجموعہ ہے۔ عورتیں، شیطان کی رسیاں ہیں۔ جوانی، جنون کا شعبہ ہے۔ بدترین کمائی، سود کی کمائی ہے اور بدترین کھانا یتیم کا کھانا ہے۔ خوش بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے اور بد بخت وہ ہے جو بطن مادر میں بد بخت لکھا گیا ہے۔ تم میں سے کسی کو اتنی مقدار کافی ہے جس پر اس کا نفس قناعت کر لے۔ کیونکہ لوٹنا تو چار بالشت (زمین) کی طرف ہے۔ معاملہ، آخر کا معتبر ہوتا ہے۔ کسی شے پر عمل کا دارومدار خاتمہ پر ہوتا ہے۔ بدترین روایت کرنے والے، جھوٹ کے روایت کرنے والے ہیں اور جو چیز آنے والی ہے وہ قریب ہے۔

۴۔ مومن کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے اور اس کے گوشت کو کھانا خدا کی نافرمانیوں میں سے ہے۔ اس کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی طرح ہے۔ جو اللہ پر جرأت کرتا ہے اللہ اسے جھوٹا ثابت کرتا ہے۔ اور جو معاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو معاف کر دیتے ہیں اور جو درگزر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی درگزر کرتے ہیں اور جو اپنے غصہ کو قابو کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اجر دیتے ہیں اور جو شخص رزایا پر صبر کرتا ہے اللہ اس کی اعانت کرتے ہیں اور جو آزمائش کو پہچانتا ہے وہ اس پر صبر کرتا ہے اور جو نہیں پہچانتا وہ اس کو ناپسند کرتا ہے اور جو بڑا بنتا ہے اللہ اس کو گرا دیتے ہیں اور جو ناموری چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرتے ہیں اور جو دنیا کی چاہت کرتا ہے۔ دنیا اس کو تھکا دیتی ہے اور جو شیطان کی مانتا ہے خدا کی نافرمانی کرتا ہے اور جو خدا کی نافرمانی کرتا ہے خدا اس کو عذاب دیتا ہے۔

(٣٥٦٩٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : ﴿اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ﴾ وَحَقُّ تُقَاتِهِ أَنْ يُطَاعَ فَلاَ يُعْصَى ، وَأَنْ يُذْكَرَ فَلاَ يُنْسَى ، وَأَنْ يُشْكَرَ فَلاَ يُكْفَرُ وَإِيتَاءُ الْمَالِ عَلَى حُبِّهِ أَنْ تُؤْتِيَهُ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَأْمَلُ الْعَيْشَ وَتَخَافُ الْفَقْرَ ، وَفَضْلُ صَلاَةِ اللَّيْلِ عَلَى صَلاَةِ النَّهَارِ كَفَضْلِ صَدَقَةِ السِّرِّ عَلَى صَدَقَةِ الْعَلاَنِيَةِ.

(۳۵۶۹۵) حضرت مرہ بن شراحیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: ﴿اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ﴾ اور حق تقاتہ یہ ہے کہ فرماں برداری کی جائے۔ نافرمانی نہ کی جائے۔ یاد کیا جائے، بھلایا نہ جائے اور شکر کیا جائے، نافرمانی نہ کی جائے۔ اور مال کی محبت کے باوجود دینا یہ ہے کہ تم مال کو اس حالت میں خرچ کرو جبکہ تم صحت مند، تندرست ہو، تم عیش کرنا چاہتے ہو اور فقر سے ڈرتے ہو اور رات کی نماز کی فضیلت دن کی نماز پر ایسی ہے جیسے مخفی صدقہ کی اعلانیہ صدقہ پر فضیلت ہوتی ہے۔

(٣٥٦٩٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لاَ تَنْفَعُ الصَّلاَةُ إِلاَّ مَنْ أَطَاعَهَا ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ : ﴿إِنَّ الصَّلاَةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ﴾ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :

ذِكْرُ اللهِ الْعَبْدَ أَكْبَرُ مِنْ ذِكْرِ الْعَبْدِ لِرَبِّهِ.

(۳۵۶۹۶) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نماز اسی کو نفع دیتی ہے جو اس کی اطاعت کرتا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ﴾ پھر حضرت عبداللہ نے کہا: اللہ کا بندے کو یاد کرنا، بندہ کا اپنے رب کو یاد کرنے سے بڑا ہے۔

(۳۵۶۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : كَفَى بِالْمَرْءِ مِنَ الشَّقَاءِ ، أَوْ مِنَ الْخَيْبَةِ أَنْ يَبِيتَ وَقَدْ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ فَيُصْبِحُ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ.

(۳۵۶۹۷) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: آدمی کی بدبختی کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ رات اس حال میں گزارے کہ شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دے پس وہ صبح اس حال میں کرے کہ خدا کا ذکر نہ کرے۔

(۳۵۶۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ : قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ: ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا﴾ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَلَا لَيْتَ ذَلِكَ تَمَّ.

(۳۵۶۹۸) حضرت عون بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن مسعود کے پاس یہ آیت ﴿هَلْ أَتَى عَلَى الإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا﴾ پڑھی۔ اس پر حضرت عبداللہ نے کہا: خبردار! کاش یہ بات پوری ہوتی۔

(۳۵۶۹۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا وَهُوَ ضَيْفٌ ، وَمَالُهُ عَارِيَةٌ ، فَالضَّيْفُ مُرْتَحِلٌ وَالْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ.

(۳۵۶۹۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں آج کے دن جس نے بھی صبح کی ہے تو وہ مہمان ہے اور اس کا مال عاریت ہے۔ پس مہمان جانے والا ہے اور عاریت قابل واپسی ہے۔

(۳۵۷۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ فِي قَوْلِهِ تعالى : ﴿يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ﴾ قَالَ : يُؤْتَوْنَ نُورَهُمْ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ ، مِنْهُمْ مَنْ نُورُهُ مِثْلُ الْجَبَلِ ، وَأَدْنَاهُمْ نُورًا مَنْ نُورُهُ عَلَى إِبْهَامِهِ يُطْفَأُ مَرَّةً وَيَتَّقِدُ أُخْرَى.

(۳۵۷۰۰) حضرت عبداللہ سے قول خداوندی ﴿يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: ان لوگوں کو ان کے اعمال کے بقدر نور دیا جائے گا۔ بعض لوگوں کا نور پہاڑ کی طرح ہوگا اور ان میں سے کم ترین نور والا یوں ہوگا کہ اس کا نور اس کے انگوٹھے پر ہوگا۔ کبھی بجھے گا اور کبھی جلے گا۔

(۳۵۷۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الآخِرَةِ ، مَقْتُورٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا مَقْتُورٌ عَلَيْهِ فِي الآخِرَةِ ، مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا مَقْتُورٌ عَلَيْهِ فِي الآخِرَةِ ، مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ. (ابن المبارك ۷۴)

(۳۵۷۰۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: دنیا میں خوش حال، آخرت میں خوشحال دنیا میں تنگ حال آخرت میں تنگ حال، دنیا میں خوشحال، آخرت میں تنگ حال آرام وسکون سے ہوگا۔

(۳۵۷۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ فِي قَوْلِهِ :﴿تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا﴾ قَالَ :التَّوْبَةُ النَّصُوحُ أَنْ يَتُوبَ ، ثُمَّ لاَ يَعُودُ.

(۳۵۷۰۲) حضرت عبداللہ سے ارشاد خداوندی ﴿تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا﴾ کے بارے میں منقول ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: توبہ نصوح یہ ہے کہ آدمی توبہ کرے پھر اس گناہ کو دوبارہ نہ کرے۔

(۳۵۷۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ أَرَادَ الدُّنْيَا أَضَرَّ بِالآخِرَةِ ، وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ أَضَرَّ بِالدُّنْيَا.

(۳۵۷۰۳) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جو شخص دنیا کا ارادہ کرے تو اس کو آخرت کا نقصان ہوگا اور جو شخص آخرت کا ارادہ کرے تو اس کو دنیا کا نقصان ہوگا۔

(۳۵۷۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنِّي لأَمْقُتُ الرَّجُلَ أَنْ أَرَاهُ فَارِغًا لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ عَمَلِ الدُّنْيَا ، وَلاَ عَمَلِ الآخِرَةِ.

(۳۵۷۰۴) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اُس آدمی پر سخت غصہ آتا ہے جس کو میں اس طرح فارغ دیکھوں کہ وہ دنیا، آخرت کے کسی کام میں مشغول نہ ہو۔

(۳۵۷۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُنْصِفَ اللَّهَ مِنْ نَفْسِهِ فَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ.

(۳۵۷۰۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے نفس سے اللہ کو پورا حق دلائے تو اس کو چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کے پاس آئے جو اپنے پاس آنے کو پسند کرتے ہوں۔

(۳۵۷۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ ، مَا أُعْطِيَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ مِنْ شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يُحْسِنَ بِاللهِ ظَنَّهُ ، وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ ، لاَ يُحْسِنُ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِاللهِ ظَنَّهُ إِلاَّ أَعْطَاهُ ذَلِكَ ، فَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِيَدِهِ.

(۳۵۷۰۶) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے؟ کسی بندۂ مومن کو اس سے افضل چیز عطا نہیں کی گئی کہ وہ اللہ کے ساتھ حسن ظن کرے اور قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ کوئی بندۂ مومن خدا کے ساتھ حسن ظن نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو خیر دے دیتے ہیں۔ کیونکہ ساری خیر اُسی کے قبضہ میں ہے۔

(۳۵۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :كَادَ الْجُعَلُ أَنْ

يُعَذَّبَ فِي جُحْرِهِ بِذَنْبِ ابْنِ آدَمَ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا﴾.

(۳۵۷۰۷) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں قریب ہے کہ بھنورے کو بھی اپنی بل میں ابن آدم کے گناہ کی وجہ سے عذاب دیا جائے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا﴾.

(۳۵۷۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لاَ تُغَالِبُوا هَذَا اللَّيْلَ فَإِنَّكُمْ لاَ تُطِيقُونَهُ ، فَإِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَنَمْ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِنَّهُ أَسْلَمُ.

(۳۵۷۰۸) حضرت ابوالاحوص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم لوگ اس رات پر غلبہ حاصل نہ کرو کیونکہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پس جب تم میں سے کسی کو اونگھ آئے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے بستر پر سو جائے۔ کیونکہ یہ زیادہ بہتر بات ہے۔

(۳۵۷۰۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ يَتَمَنَّى أَنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ فِي الدُّنْيَا قُوتًا ، وَمَا يَضُرُّ أَحَدُكُمْ عَلَى أَيِّ حَالٍ أَمْسَى وَأَصْبَحَ مِنَ الدُّنْيَا أَنْ لاَ تَكُونَ فِي النَّفْسِ حَزَازَةٌ ، وَلأَنْ يَعَضَّ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ حَتَّى تُطْفَأَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَقُولَ لأَمْرٍ قَضَاهُ اللَّهُ : لَيْتَ هَذَا لَمْ يَكُنْ (ابو نعيم ۷ـ ۱۳۷ـ احمد ۱۱۷)

(۳۵۷۰۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں لوگوں میں سے ہر ایک قیامت کے دن اس بات کی خواہش کرے گا کہ وہ دنیا میں جو کچھ کھاتا تھا وہ قوت...... زندگی بچانے کی مقدار کھانا...... ہوتا اور تم میں سے کسی کو دنیا کی صبح و شام...... جس حالت کی بھی ہو...... نقصان نہیں دے گی اگر اس کے دل میں درد نہ ہو۔ اور تم میں سے کوئی انگارے کو پکڑے یہاں تک کہ وہ بجھ جائے یہ کام اس بات سے بہتر ہے کہ آدمی خدا کے کسی فیصلہ شدہ کام کے بارے میں یہ کہے: کاش کہ یہ نہ ہوتا۔

(۳۵۷۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّهُ لَمَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ : لَقَدْ أَعَدَّ اللَّهُ لِلَّذِينَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ، وَمَا لاَ يَعْلَمُهُ مَلَكٌ ، وَلاَ مُرْسَلٌ ، قَالَ : وَنَحْنُ نَقْرَؤُهَا : ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾.

(۳۵۷۱۰) حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: یقیناً یہ بات تورات میں لکھی ہوئی ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے جن کے پہلو خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں اور کسی کان نے سنا نہیں اور کسی بندہ کے دل پر ان کا خیال نہیں گزرا اور جن کو کوئی فرشتہ، رسول نہیں جانتا۔ پھر فرمایا: ہم اس بات کو (یہاں) پڑھتے ہیں: ﴿فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ﴾

(۳۵۷۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ ، عَنْ عَدَسَةَ الطَّائِيِّ ، قَالَ : أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِطَيْرٍ صِيدَ بِشِرَافٍ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : لَوَدِدْتُ أَنِّي بِحَيْثُ صِيدَ هَذَا الطَّيْرُ ، لاَ يُكَلِّمُنِي بَشَرٌ ، وَلاَ أُكَلِّمُهُ حَتَّى

أَلْقَى اللَّهَ.

(۳۵۷۱۱) حضرت عدسہ طائی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے پاس مقام شراف سے شکار کردہ ایک پرندہ لایا گیا تو آپ رضی اللہ نے فرمایا: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میں اس مقام پر رہوں جہاں اس پرندہ کو شکار کیا گیا ہے۔ نہ مجھ سے کوئی بشر کلام کرے اور نہ میں کسی بشر سے کلام کروں یہاں تک کہ میں اللہ سے مل جاؤں۔

(۳۵۷۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : انْظُرُوا النَّاسَ عِنْدَ مَضَاجِعِهِمْ ، فَإِذَا رَأَيْتُمَ الْعَبْدَ يَمُوتُ عَلَى خَيْرٍ مَا تَرَوْنَهُ فَارْجُوا لَهُ الْخَيْرَ ، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ يَمُوتُ عَلَى شَرٍّ مَا تَرَوْنَهُ فَخَافُوا عَلَيْهِ ، فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ شَقِيًّا وَإِنْ أَعْجَبَ النَّاسَ بَعْضُ عَمَلِهِ قُيِّضَ لَهُ شَيْطَانٌ فَأَرْدَاهُ وَأَهْلَكَهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ الشَّقَاءُ الَّذِي كُتِبَ عَلَيْهِ ، وَإِذَا كَانَ سَعِيدًا وَإِنْ كَانَ النَّاسُ يَكْرَهُونَ بَعْضَ عَمَلِهِ قُيِّضَ لَهُ مَلَكٌ فَأَرْشَدَهُ وَسَدَّدَهُ حَتَّى تُدْرِكَهُ السَّعَادَةُ الَّتِي كُتِبَتْ لَهُ.

(۳۵۷۱۲) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: لوگوں کو ان کی خواب گاہوں کے پاس دیکھو۔ پس جب تم کسی بندے کو بہترین حالت پر مرتے دیکھو تو اس کے لیے خیر کی اُمید رکھو اور جب تم کسی بندے کو بدترین حالت میں مرتے دیکھو تو پھر تم اس پر خوف کرو۔ کیونکہ جب بد بخت ہوتا ہے..... تو اگر چہ اس کے بعض اعمال لوگوں کو متعجب کرتے ہیں..... تو اس کے لیے ایک شیطان مقرر کر دیا جاتا ہے وہ اس کو بہکاتا ہے اور ہلاکت میں ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ بدبختی اس کو پالیتی ہے جو اس کا مقدر ہوتی ہے اور جب بندہ خوش بخت ہوتا ہے..... اگر چہ اس کے بعض اعمال لوگوں کو ناپسند ہوتے ہیں..... اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو اس کی راہنمائی کرتا ہے اور راہِ راست پر لگاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو مقدر کی سعادت پالیتی ہے۔

(۳۵۷۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : تَعَوَّدُوا الْخَيْرَ فَإِنَّمَا الْخَيْرُ فِي الْعَادَةِ.

(۳۵۷۱۳) حضرت ابوالاحوص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: خیر کی عادت بناؤ۔ کیونکہ عادت میں بہتری ہے۔

(۳۵۷۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَا مِنْ نَفْسٍ بَرَّةٍ وَلاَ فَاجِرَةٍ إِلاَّ وَإِنَّ الْمَوْتَ خَيْرٌ لَهَا مِنَ الْحَيَاةِ ، لَئِنْ كَانَ بَرًّا لَقَدْ قَالَ اللَّهُ : ﴿وَمَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِلأَبْرَارِ﴾ وَلَئِنْ كَانَ فَاجِرًا لَقَدْ قَالَ اللَّهُ : ﴿وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ﴾.

(۳۵۷۱۴) حضرت اسود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: نفس اچھا ہو یا برا ہو۔ بہر حال موت اس کے لیے زندگی سے بہتر ہے۔ اگر نفس نیک ہو تو ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَمَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِلأَبْرَارِ﴾ اور اگر نفس برا ہو تو ارشا

خداوندی ہے: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ﴾.

(۳۵۷۱۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي كَنَفٍ ، أَنَّ رَجُلاً رَأَى رُؤْيَا فَجَعَلَ يَقُصُّهَا عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ سَمِينٌ ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْقَارِءُ سَمِينًا ، قَالَ الأَعْمَشُ :فَذَكَرْت ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ :سَمِينٌ نَسِيٌّ لِلْقُرْآنِ.

(۳۵۷۱۵) حضرت ابوکنف سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خواب دیکھا۔ چنانچہ اس نے وہ خواب حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیان کرنا شروع کیا...... وہ آدمی موٹا تھا...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ قاری موٹا ہو...... راوی اعمش کہتے ہیں...... میں نے یہ روایت حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: موٹا آدمی قرآن کو بھلا دیتا ہے۔

(۳۵۷۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ، قَالَ:قَالَ عَبْدُ اللهِ:مَعَ كُلِّ فَرْحَةٍ تَرْحَةٌ.

(۳۵۷۱۶) حضرت ابوالاحوص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: ہر خوشی کے ساتھ غم ہوتا ہے۔

(۳۵۷۱۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ:أُتِيَ عَبْدُ اللهِ بِشَرَابٍ، فَقَالَ :أَعْطِهِ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :إِنِّي صَائِمٌ ، ثُمَّ قَالَ :أَعْطِهِ الأَسْوَدَ ، فَقَالَ :إِنِّي صَائِمٌ ، حَتَّى مَرَّ بِكُلِّهِمْ ، ثُمَّ أَخَذَهُ فَشَرِبَهُ ، ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ :﴿يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالأَبْصَارُ﴾.

(۳۵۷۱۷) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے پاس کوئی مشروب لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مشروب علقمہ کو دے دو۔ علقمہ نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مشروب اسود کو دے دو۔ اسود نے کہا میں روزے سے ہوں۔ یہاں تک کہ سب لوگوں کے پاس سے وہ مشروب ہو آیا پھر آپ نے خود وہ مشروب پکڑا اور اس کو نوش فرمایا پھر یہ آیت پڑھی: ﴿يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالأَبْصَارُ﴾

(۳۵۷۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَا شَبَّهْت مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلاَّ الثَّغْبَ شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ ، وَلاَ يَزَالُ أَحَدُكُمْ بِخَيْرٍ مَا اتَّقَى اللَّهَ ، وَإِذَا حَاكَ فِي صَدْرِهِ شَيْءٌ أَتَى رَجُلاً فَشَفَاهُ مِنْهُ ، وَايْمُ اللهِ لَأَوْشَكَ أَنْ لاَ تَجِدُوهُ.

(۳۵۷۱۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: جس قدر دنیا گزر گئی ہے اس کی مثال اُس کوہِ دامن کی سی ہے جس کی صفائی ختم اور کدورت باقی ہو اور تم میں سے ایک جب تک اللہ سے ڈرے گا خیر پر ہوگا اور جب اس کے دل میں کوئی بات کھٹکے اور وہ آدمی کے پاس آئے اور اس سے شفا پالے۔ خدا کی قسم! ہوسکتا ہے کہ تم اس کو نہ پاؤ۔

(۳۵۷۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَا حَالٌ أَحَبُّ إِلَى اللهِ يَرَى الْعَبْدَ عَلَيْهَا مِنْهُ وَهُوَ سَاجِدٌ.

(۳۵۷۱۹) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس حالت سے زیادہ کوئی حالت پسند نہیں ہے کہ وہ بندہ کو سجدہ میں دیکھے۔

(۳۵۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لاَ يُحِبُّ ، وَلاَ يُعْطِي الإِيمَانَ إِلاَّ مَنْ يُحِبُّ ، فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا أَعْطَاهُ الإِيمَانَ ، فَمَنْ جَبُنَ مِنْكُمْ عَنِ اللَّيْلِ أَنْ يُكَابِدَهُ ، وَالْعَدُوِّ أَنْ يُجَاهِدَهُ ، وَضَنَّ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ ، فَلْيُكْثِرْ مِنْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۵۷۲۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: یقیناً اللہ تعالیٰ دنیا اس کو دیتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں اور جس سے محبت نہیں کرتے لیکن ایمان اُسی کو عطا کرتے ہیں جس سے محبت کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اس کو ایمان عطا کرتے ہیں۔ پس جو شخص تم میں سے رات کے وقت مشقت برداشت کرنے سے ڈرتا ہو اور دشمن کے ساتھ جہاد کرنے سے بزدل ہو اور مال کو خرچ کرنے میں بخیل ہو تو وہ کثرت سے سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے۔

(۳۵۷۲۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ الْجَبَلَ لَيُنَادِي بِالْجَبَلِ : هَلْ مَرَّ بِكَ الْيَوْمَ مِنْ ذَاكِرٍ لِلَّهِ.

(۳۵۷۲۱) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: بیشک پہاڑ، پہاڑ کو آواز دے کر کہتا ہے۔ کیا آج کے دن تم پر سے کوئی خدا کا ذکر کرنے والا گزرا ہے؟''

(۱۱) كلام أبي الدّرداءِ رضي الله عنه

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۷۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : اعْبُدُوا اللَّهَ كَأَنَّكُمْ تَرَوْنَهُ ، وَعُدُّوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ الْمَوْتَى ، وَاعْلَمُوا أَنَّ قَلِيلاً يُغْنِيكُمْ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ يُلْهِيكُمْ ، واعْلَمُوا أَنَّ الْبِرَّ لاَ يَبْلَى ، وَأَنَّ الإِثْمَ لاَ يُنْسَى.

(۳۵۷۲۲) حضرت عبداللہ بن مرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو۔ اور یہ بات جان لو کہ وہ تھوڑا جو تمہیں کفایت کر جائے اس کثیر سے بہتر ہے جو تمہیں غافل کرے اور جان لو کہ نیکی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا۔

(۳۵۷۲۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، قَالَ : جَمَعَ أَبُو

الدَّرْدَاءِ أَهْلَ دِمَشْقَ ، فَقَالَ : اسْمَعُوا مِنْ أَخٍ لَكُمْ نَاصِحٌ : أَتَجْمَعُونَ مَا لاَ تَأْكُلُونَ ، وَتُؤَمِّلُونَ مَا لاَ تُدْرِكُونَ ، وَتَبْنُونَ مَا لاَ تَسْكُنُونَ ، أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِكُمْ ، فَجَمَعُوا كَثِيرًا وَأَمَّلُوا بَعِيدًا وَبَنَوْا شَدِيدًا ، فَأَصْبَحَ جَمْعُهُمْ بُورًا ، وَأَصْبَحَ أَمَلُهُمْ غُرُورًا ، وَأَصْبَحَتْ دِيَارُهُمْ قُبُورًا.

(۳۵۷۲۳) حضرت رجاء بن حیوہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اہل دمشق کو جمع فرمایا پھر ارشاد فرمایا: اپنے خیر خواہ بھائی سے سن لو کیا تم وہ جمع کرتے ہو جس کو تم کھاؤ گے نہیں۔ اور تم اس چیز کی اُمید کرتے ہو جس کو تم پاؤ گے نہیں۔ اور تم وہ کچھ بناتے ہو جس میں تم نے رہنا نہیں ہے۔ وہ لوگ کہاں ہیں جو تم سے پہلے تھے؟ انہوں نے بہت کچھ جمع کیا اور دور دور کی امیدیں باندھیں۔ اور سخت (عمارتیں) بنائیں۔ پھر ان کی جمع کردہ چیزیں بیکار ہوگئیں اور ان کی اُمیدیں، دھوکہ ہوگئیں اور ان کے گھر قبور بن گئے۔

(۳۵۷۲٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لاَ يَمُرُّ عَلَى قَرْيَةٍ إِلاَّ قَالَ : أَيْنَ أَهْلُكِ ؟ ثُمَّ يَقُولُ : ذَهَبُوا وَبَقِيَتِ الأَعْمَالُ.

(۳۵۷۲٤) حضرت حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء، جس بستی پر سے بھی گزرتے، فرماتے تیرے اہل کہاں ہیں؟ پھر آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: وہ تو چلے گئے ہیں لیکن اعمال باقی رہ گئے ہیں۔

(۳۵۷۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ الْمَوْتِ قَلَّ حَسَدُهُ وَقَلَّ فَرَحُهُ.

(۳۵۷۲۵) حضرت عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء فرماتے ہیں جو موت کا کثرت سے ذکر کرے گا اس کا حسد کم ہوگا اور اس کی خوشی کم ہوگی۔

(۳۵۷۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : لاَ تَفْقَهُ كُلَّ الْفِقْهِ حَتَّى تَمْقُتَ النَّاسَ فِي جَنْبِ اللهِ ، ثُمَّ تَرْجِعَ إِلَى نَفْسِكَ فَتَكُونَ أَشَدَّ لَهَا مَقْتًا.

(۳۵۷۲٦) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں تم اس وقت تک مکمل فقیہ نہیں ہو سکتے جب تک تم خدا کے لیے لوگوں پر غصہ نہ کرو۔ پھر تم اپنے نفس کی طرف لوٹو تو تمہیں نفس پر اور زیادہ غصہ ہو۔

(۳۵۷۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : لَيْسَ الْخَيْرُ أَنْ يَكْثُرَ مَالُكَ وَوَلَدُكَ ، وَلَكِنَّ الْخَيْرَ أَنْ يَعْظُمَ حِلْمُكَ ، وَأَنْ يَكْثُرَ عَمَلُكَ ، وَأَنْ تُبَارِيَ النَّاسَ فِي عِبَادَةِ اللهِ ، فَإِنْ أَحْسَنْتَ حَمِدْتَ اللَّهَ ، وَإِنْ أَسَأْتَ اسْتَغْفَرْتَ اللَّهَ.

(۳۵۷۲۷) حضرت معاویہ بن قرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بات خیر نہیں ہے کہ تمہاری اولاد اور مال کثیر ہو جائے بلکہ خیر یہ ہے کہ تیرا حلم بڑھ جائے اور تیرا عمل زیادہ ہو جائے اور خدا کی عبادت میں تو دیگر لوگوں پر سبقت

لے جائے۔ پھر اگر تو اچھا کام کرے تو خدا کی حمد کرے اور اگر تو برا کام کرے تو اللہ سے معافی مانگے۔

(۳۵۷۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ.

(۳۵۷۲۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک گھڑی کا غور وفکر رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔

(۳۵۷۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :قِيلَ لَهَا :مَا كَانَ أَفْضَلَ عَمَلِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَتْ :التَّفَكُّرُ.

(۳۵۷۲۹) حضرت سالم بن ابی الجعد، ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اُن (ام درداء رضی اللہ عنہا) سے پوچھا گیا کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا افضل ترین عمل کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: تفکر۔

(۳۵۷۳۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :إِنَّ الَّذِينَ لاَ تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُونَ.

(۳۵۷۳۰) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جن لوگوں کی زبانیں خدا کے ذکر سے مسلسل تر رہتی ہیں وہ جنت میں اس حال میں داخل ہوں گے کہ وہ ہنستے ہوں گے۔

(۳۵۷۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَا عَوْنٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَقُولُ :مَا بِتُّ مِنْ لَيْلَةٍ فَأَصْبَحْتُ لَمْ يَرْمِنِي النَّاسُ فِيهَا بِدَاهِيَةٍ إِلاَّ رَأَيْتُ أَنَّ عَلَيَّ مِنَ اللهِ نِعْمَةً.

(۳۵۷۳۱) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔ میں نے جو رات بھی اس طرح گزاری ہے کہ صبح کو لوگ مجھے اس رات میں کسی مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں تو میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ مجھ پر خدا کی نعمت ہے۔

(۳۵۷۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :قَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ لأَبِي الدرداء :يَجِيءُ الشَّيْخُ فَيُصَلِّي ، وَيَجِيءُ الشَّابُّ فَلاَ يُصَلِّي ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :كُلٌّ فِي ثَوَابٍ قَدْ أُعِدَّ لَهُ.

(۳۵۷۳۲) حضرت ابوحازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا: بوڑھا آتا ہے تو نماز پڑھتا ہے اور جوان آتا ہے تو نماز نہیں پڑھتا۔ اس پر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر کوئی ثواب میں ہے اور اسی کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

(۳۵۷۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ :أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ ، أَحَبِّهَا إِلَى مَلِيكِكُمْ ، وَأَنْمَاهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَغْزُوا عَدُوَّكُمْ فَيَضْرِبُوا رِقَابَكُمْ وَتَضْرِبُوا رِقَابَهُمْ ، خَيْرٌ مِنْ إِعْطَاءِ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ ، قَالُوا :وَمَا هُوَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :ذِكْرُ اللَّهِ ، وَلَذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ.

(۳۵۷۳۳) حضرت کثیر بن مرہ حضرمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا۔ کیا میں تمہیں بہترین اعمال کا نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کو زیادہ محبوب ہے اور تمہارے درجات کو زیادہ بڑھانے والا ہے۔ اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے لڑو، وہ تمہاری گردنیں مارے اور تم ان کی گردنیں مارو۔ دراہم و دنانیر دینے سے بہتر ہے؟ لوگوں نے پوچھا: اے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ! یہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ذکر خدا۔ اور اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے۔

(۳۵۷۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: إِنِّي لآمُرُكُمْ بِالأَمْرِ، وَمَا أَفْعَلُهُ وَلَكِنِّي أَرْجُو فِيهِ الأَجْرَ ، وَإِنَّ أَبْغَضَ النَّاسِ إِلَيَّ أَنْ أَظْلِمَهُ الَّذِي لاَ يَسْتَعِينُ عَلَيَّ إِلاَّ بِاللهِ.

(۳۵۷۳۴) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں تمہیں ایک کام کا حکم دیتا ہوں جبکہ میں اس کو خود نہیں کرتا۔ لیکن میں اس میں اجر کی اُمید رکھتا ہوں اور مجھے کسی پر ظلم کرتے ہوئے اُس بندے پر بہت بغض آتا ہے جو میرے بارے میں صرف خدا سے مدد مانگے۔

(۳۵۷۳٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بِلاَلُ بْنُ سَعْدٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا ذَكَرَ الدُّنْيَا ، قَالَ :إِنَّهَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا.

(۳۵۷۳۵) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ جب وہ دنیا کا ذکر کرتے تھے تو فرماتے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے۔

(۳۵۷۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ :مَرِضَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَعَادُوهُ فَقَالُوا :أَيَّ شَيْءٍ تَشْتَكِي ، قَالَ: ذُنُوبِي ، قِيلَ: أَيَّ شَيْءٍ تَشْتَهِي ، قَالَ: الْجَنَّةَ ، قِيلَ: نَدْعُو لَكَ الطَّبِيبَ ، قَالَ: هُوَ أَضْجَعَنِي.

(۳۵۷۳۶) حضرت معاویہ بن قرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو لوگوں نے ان کی عیادت کی۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کو کس چیز کی شکایت ہے؟ فرمایا: اپنے گناہوں کی۔ پوچھا گیا کس چیز کی چاہت ہے؟ فرمایا: جنت کی۔ کہا گیا ہم آپ کے لیے کوئی طبیب بلائیں؟ فرمایا: اُسی نے تو مجھے بستر پر ڈالا ہے۔

(۳۵۷۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا شَيْخٌ مِنَّا ، يُقَالَ لَهُ :الْحَكَمُ بْنُ الْفُضَيْلِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :الْتَمِسُوا الْخَيْرَ دَهْرَكُمْ كُلَّهُ ، وَتَعَرَّضُوا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللهِ ، فَإِنَّ لِلَّهِ فَحَاتٍ مِنْ رَحْمَتِهِ يُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ، وَسَلُوا اللَّهَ أَنْ يَسْتُرَ عَوْرَاتِكُمْ وَيُؤَمِّنَ رَوْعَاتِكُمْ.

(۳۵۷۳۷) حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی پوری زندگی خیر ہی تلاش کرتے رہو اور خدا کی رحمت کے جھونکوں کے سامنے پیش ہوتے رہو کیونکہ اللہ کی رحمت کے کچھ جھونکے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں پہنچاتے ہیں۔ اور اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہارے رازوں کو چھپائے اور تمہارے خوف کو امن دے۔

(۳۵۷۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :نِعْمَ صَوْمَعَةُ الرَّجُلِ بَيْتُهُ ، يَحْفَظُ فِيهَا لِسَانَهُ وَبَصَرَهُ ، وَإِيَّاكَ وَالسُّوقَ فَإِنَّهَا تُلْغِي وَتُلْهِي.

(۳۵۷۳۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آدمی کا بہترین عبادت خانہ اس کا گھر ہے جس میں وہ اپنی زبان اور اپنی نگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔ اور خبردار، بازار سے بچو۔ کیونکہ یہ لغو میں مبتلا کرتا ہے اور غافل کر دیتا ہے۔

(۳۵۷۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :مَنْ يَتَفَقَّدْ يُفْقَد ، وَمَنْ لاَ يُعِدَّ الصَّبْرَ لِفَوَاجِعِ الأُمُورِ يَعْجِزْ ، قَالَ :وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :إِنْ قَارَضْتَ النَّاسَ قَارَضُوكَ ، وَإِنْ تَرَكْتَهُمْ لَمْ يَتْرُكُوكَ ، قَالَ :فَمَا تَأْمُرُنِي ، قَالَ :أَقْرِضْ مِنْ عَرَضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ.

(۳۵۷۳۹) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص جائزہ لیتا ہے وہ محروم ہو جاتا ہے اور جو شخص غمگین امور میں صبر نہیں کرتا وہ عاجز ہو جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو لوگوں کو قرض دے گا تو لوگ بھی تجھے قرض دیں گے اور اگر تو ان کو چھوڑ دے گا تو وہ تجھے نہیں چھوڑیں گے۔ راوی نے کہا: پھر آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اپنی عزت سے اپنے فقر کے دن کے لیے قرض لے لے۔

(۳۵۷۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ :بَيْنَمَا أَبُو الدَّرْدَاءِ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لَهُ وَسَلْمَانُ عِنْدَهُ إِذْ سَمِعَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فِي الْقِدْرِ صَوْتًا ، ثُمَّ ارْتَفَعَ الصَّوْتُ بنشيج كَهَيْئَةِ صَوْتِ الصَّبِيِّ ، قَالَ :ثُمَّ نَدَرَتِ الْقِدْرُ فَانْكَفَأَتْ ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا لَمْ يَنْصَبَّ مِنْهَا شَيْءٌ ، فَجَعَلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يُنَادِي :يَا سَلْمَانُ ، انْظُرْ إِلَى الْعَجَبِ ، انْظُرْ إِلَى مَا لَمْ تَنْظُرْ إِلَى مِثْلِهِ أَنْتَ ، وَلاَ أَبُوكَ ، فَقَالَ سَلْمَانُ :أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَسَمِعْتَ مِنْ آيَاتِ اللهِ الْكُبْرَى.

(۳۵۷۴۰) حضرت ابوالبختری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی ہانڈی کے نیچے آگ جل رہی تھی اور حضرت سلمان ان کے پاس تھے کہ اچانک حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ہانڈی میں سے ایک آواز سنی۔ پھر وہ آواز آنسو نکلنے کی آواز ہوگئی جیسے بچہ کی آواز ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر ہانڈی گر گئی اور اوندھی ہوگئی پھر وہ واپس اپنی جگہ آ گئی لیکن اس میں سے کچھ بھی نہیں گرا تھا۔ پس حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے آواز دینی شروع کی۔ اے سلمان! عجیب بات دیکھو! ایسی چیز دیکھو جس کی مثل نہ تم نے دیکھی نہ تمہارے باپ نے دیکھی۔ حضرت سلمان نے فرمایا: اگر آپ خاموش رہتے تو آپ اللہ تعالیٰ کی بڑی نشانیوں میں سے سنتے۔

(۳۵۷۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ إِذَا وَقَفْتُ عَلَى الْحِسَابِ أَنْ ، يُقَالَ لِي :قَدْ عَلِمْتَ فَمَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ.

(۳۵۷۴۱) حضرت حمید بن ہلال سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں حساب کے لیے کھڑا

ہوں تو مجھے جس بات سے سب سے زیادہ خوف ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مجھے کہا جائے تحقیق تجھے علم تھا۔ پس جو تجھے علم تھا تو نے اس میں کیا عمل کیا ہے؟''

(۳۵۷۴۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ :مَرَّ ثَوْرَانِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُمَا يَعْمَلاَنِ ، فَقَامَ أَحَدُهُمَا فَقَامَ الآخَرُ ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :إِنَّ فِي هَذَا لَمُعْتَبَرًا.

(۳۵۷۴۲) حضرت سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: دو بیل حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ دونوں کام میں جتے ہوئے تھے۔ پھر ان میں سے ایک کھڑا ہوا تو دوسرا بھی کھڑا ہو گیا اس پر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً اس میں عبرت ہے۔

(۳۵۷۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ بِشْرٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ الْوَلِيدِ ، قَالَ :كُنْتُ أَمْشِي مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ، مَا تُحِبُّ لِمَنْ تُحِبُّ ، قَالَ :الْمَوْتُ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :فَإِنْ لَمْ يَمُتْ ، قَالَ :يَقِلُّ مَالُهُ وَوَلَدُهُ.

(۳۵۷۴۳) حضرت یعلی بن ولید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہتے ہیں میں نے کہا: اے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ! آپ کو جس سے محبت ہے اس کے لیے آپ کیا پسند کرتے ہیں؟ فرمایا: موت۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے آپ سے کہا: لیکن اگر وہ نہ مرے؟ فرمایا: اس کے بچے اور مال کم ہو۔

(۳۵۷۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :حدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رَبِيعَةَ الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :أَدْلَجْت ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَلَمَّا دَخَلْت مَرَرْت عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ فَأَجِرْنِي مِنْ عَذَابِكَ ، وَسَائِلٌ فَقِيرٌ فَارْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ ، لاَ بَرِيءٌ مِنْ ذَنْبٍ فَأَعْتَذِرُ ، وَلاَ ذُو قُوَّةٍ فَأَنْتَصِرُ ، وَلَكِنِّي مُذْنِبٌ مُسْتَغْفِرٌ ، قَالَ :فَأَصْبَحَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يُعَلِّمُهُنَّ أَصْحَابَهُ إِعْجَابًا بِهِنَّ.

(۳۵۷۴۴) حضرت عبداللہ بن یزید بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک رات منہ اندھیرے مسجد کی طرف گیا۔ پس جب میں داخل ہوا تو میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا۔ وہ سجدہ میں تھا اور کہہ رہا تھا۔ اے اللہ! میں خوفزدہ ہوں، پناہ کا طالب ہوں پس تو مجھے اپنے عذاب سے پناہ دے دے۔ اور میں مانگنے والا فقیر ہوں پس تو مجھے اپنے فضل میں سے رزق دے دے۔ میں گناہ سے بری نہیں ہوں لیکن تو (میرا) عذر قبول کر لے اور نہ میں طاقت ور ہوں لیکن تو میری مدد فرما۔ بلکہ میں گناہگار اور معافی کا طلب گار ہوں۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے صبح کے وقت یہ کلمات اپنے شاگردوں کو سکھانے شروع کر دیئے ان کو اچھا سمجھتے ہوئے۔

(۳۵۷٤۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ خُمَيْرٍ الشَّامِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْثَدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَةَ أَبِي الدَّرْدَاءِ تُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَخَرَجْتُمْ تَبْكُونَ لاَ تَدْرُونَ تَنْجُونَ ، أَوْ لاَ تَنْجُونَ.

(۳۵۷۴۵) حضرت سلمان بن مرثد بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں اکہ انہوں نے فرمایا: اگر تم وہ کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو البتہ تم لوگ کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔ اور تم روتے ہوئے نکل پڑو۔ تمہیں معلوم نہ ہو کہ تم نجات پاؤ گے کہ نہیں۔

(۳۵۷٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : إنْ شِئْتُمْ لأُقْسِمَنَّ لَكُمْ : إنَّ أَحَبَّ الْعِبَادِ إلَى اللهِ الَّذِينَ يُحِبُّونَ اللَّهَ وَيُحَبِّبُونَ اللَّهَ إلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ يُرَاعُونَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ وَالأَظِلَّةَ لِذِكْرِ اللهِ.

(۳۵۷۴۶) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں قسم کھا کر کہہ دیتا ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں میں سے محبوب ترین وہ بندے ہیں جو اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے بندوں کی محبت کرواتے ہیں۔ جو لوگ شمس وقمر اور ستاروں، سایوں کا خیال اللہ کے ذکر کی وجہ سے رکھتے ہیں۔

(۳۵۷٤۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إلَى مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَهُوَ أَمِيرٌ بِمِصْرَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْعَبْدَ إذَا عَمِلَ بِطَاعَةِ اللهِ أَحَبَّهُ اللَّهُ ، وَإِذَا أَحَبَّهُ اللَّهُ حَبَّبَهُ إلَى خَلْقِهِ، وَإِذَا أَبْغَضَهُ الله بَغَّضَهُ إلَى خَلْقِهِ.

(۳۵۷۴۷) حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت مسلمہ بن مخلد کو خط لکھا جبکہ وہ مصر کے امیر تھے۔ امابعد! پس بیشک بندہ جب اللہ کی اطاعت والا عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہیں تو اس کو اپنی مخلوق میں محبوبیت عطا کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بغض رکھتے ہیں تو اس کو اپنی مخلوق میں سے مبغوض بنا دیتے ہیں۔

(۳۵۷٤۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ قَالَ : مَالِي أَرَى عُلَمَائَكُمْ يَذْهَبُونَ ، وَأَرَى جُهَّالَكُمْ لاَ يَتَعَلَّمُونَ ، اعْلَمُوا قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ ، فَإِنَّ رَفْعَ الْعِلْمِ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ ، مَالِي أَرَاكُمْ تَحْرِصُونَ عَلَى مَا تُكُفِّلَ لَكُمْ بِهِ ، وَتُضَيِّعُونَ مَا وُكِّلْتُمْ بِهِ ، لأَنَا أَعْلَمُ بِشِرَارِكُمْ مِنَ الْبَيْطَارِ بِالْخَيْلِ، هُمُ الَّذِينَ لاَ يَأْتُونَ الصَّلاَةَ إلاَّ دُبْرًا ، وَلاَ يَسْمَعُونَ الْقُرْآنَ إلاَّ هَجْرًا ، وَلاَ يَعْتِقُ مُحَرَّرُهُمْ.

(۳۵۷۴۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہارے علماء کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ جا رہے ہیں اور میں تمہارے جاہل لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ علم حاصل نہیں کرتے؟ علم کے اٹھائے جانے سے قبل علم

حاصل کرو کیونکہ علم کا اٹھنا علماء کا جانا ہے۔ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہیں ان چیزوں کے بارے میں حریص دیکھتا ہوں جو تمہارے سپرد کی گئی ہیں؟ میں تم میں شریر لوگوں کو اس سے زیادہ جانتا ہوں جتنا کہ جانوروں کا علاج کرنے والا گھوڑوں کو جانتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کو وقت نکل جانے کے بعد پڑھتے ہیں اور قرآن مجید کو بے رغبتی کے ساتھ سنتے ہیں اور اپنے غلاموں کو آزاد نہیں کرتے۔

(۳۵۷۴۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: صَعِدَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ جَالِسٌ فَوْقَ بَيْتٍ يَلْتَقِطُ حَبًّا، قَالَ: فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَحْيَا مِنْهُ فَرَجَعَ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: تَعَالَ فَإِنَّ مِنْ فِقْهِكَ رِفْقَكَ بِمَعِيشَتِكَ.

(۳۵۷۴۹) حضرت سالم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس اوپر گیا جبکہ وہ کمرے کے اوپر دانے چن رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں گویا کہ اس آدمی نے آپ سے حیا کرتے ہوئے واپسی کا راستہ لے لیا۔ اس پر حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آ جاؤ۔ کیونکہ تمہارا اپنی معیشت میں نرم برتاؤ تمہاری سمجھداری ہے۔

(۳۵۷۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ، أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَأَفَاقَ، فَإِذَا بِلاَلٌ ابْنُهُ عِنْدَهُ، فَقَالَ: قُمْ فَاخْرُجْ عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِمِثْلِ مَضْجَعِي هَذَا مَنْ يَعْمَلُ لِمِثْلِ سَاعَتِي هَذِهِ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ، قَالَتْ، ثُمَّ يُغْمَى عَلَيْهِ فَيَلْبَثُ لُبْثًا، ثُمَّ يُفِيقُ فَيَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهَا حَتَّى قُبِضَ.

(۳۵۷۵۰) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے پھر انہیں ہوش آیا تو ان کے بیٹے حضرت بلال ان کے پاس تھے۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اٹھو اور میرے پاس سے باہر چلے جاؤ۔ پھر فرمایا: میرے اس خواب گاہ کی طرح کس نے کام کیا ہے؟ میری اس گھڑی کی طرح کس نے کام کیا ہے؟ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر آپ پر بیہوشی طاری ہوئی۔ آپ کچھ دیر گزارتے پھر آپ کو افاقہ ہوتا اور آپ پھر یہی بات دہراتے۔ چنانچہ آپ یہ بات دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کی جان قبض ہو گئی۔

(۳۵۷۵۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي تَمِيمُ بْنُ غَيْلاَنَ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ، إِنَّكَ قَدْ أَصْبَحْتَ عَلَى جَنَاحِ فِرَاقِ الدُّنْيَا، فَمُرْنِي بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ، وَأَذْكُرُكَ بِهِ، فَقَالَ: إِنَّكَ مِنْ أُمَّةٍ مُعَافَاةٍ، فَأَقِمَ الصَّلاَةَ وَأَدِّ الزَّكَاةَ إِنْ كَانَ لَكَ مَالٌ، وَصُمْ رَمَضَانَ وَاجْتَنِبَ الْفَوَاحِشَ، ثُمَّ أَبْشِرْ، فَأَعَادَ الرَّجُلُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَنَفَضَ الرَّجُلُ رِدَائَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَيَلْعَنُهُمُ اللاَّعِنُونَ﴾ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: عَلَيَّ بِالرَّجُلِ، فَجَاءَ، فَقَالَ أَبُو

الدَّرْدَاءِ: مَا قُلْتَ؟ قَالَ: كُنْتُ رَجُلاً مُعَلَّمًا عِنْدَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَيْسَ عِنْدِي ، فَأَرَدْتُ أَنْ تُحَدِّثَنِي بِمَا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ ، فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ إِلاَّ قَوْلاً وَاحِدًا ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ :اجْلِسْ ، ثُمَّ اعْقِلْ مَا أَقُولُ لَكَ :أَيْنَ أَنْتَ مِنْ يَوْمٍ لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَرْضِ إِلاَّ عَرْضُ ذِرَاعَيْنِ فِي طُولِ أَرْبَعِ أَذْرُعٍ ، أَقْبَلَ بِكَ أَهْلُكَ الَّذِينَ كَانُوا لاَ يُحِبُّونَ فِرَاقَكَ وَجُلَسَاؤُكَ وَإِخْوَانُكَ فَأَتْقَنُوا عَلَيْكَ الْبُنْيَانَ وَأَكْثَرُوا عَلَيْكَ التُّرَابَ ، وَتَرَكُوكَ لِمَتَلِّكَ ذَلِكَ ، وَجَائَكَ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ جَعْدَانِ ، أَسْمَاهُمَا مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ ، فَأَجْلَسَاكَ ، ثُمَّ سَأَلاَكَ :مَا أَنْتَ وَعَلَى مَاذَا كُنْتَ ؟ وَمَا تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَإِنْ قُلْتَ :وَاللهِ مَا أَدْرِي ، سَمِعْتُ النَّاسَ ، قَالُوا :قَوْلاً ، فَقُلْتُ قَوْلَ النَّاسِ ، فَقَدْ وَاللهِ رَدِيتَ وَهَوَيْتَ ، وَإِنْ قُلْتَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ كِتَابَهُ ، فَآمَنْتُ بِهِ ، وَبِمَا جَاءَ بِهِ فَقَدْ وَاللهِ نَجَوْتَ وَهُدِيتَ ، وَلَنْ تَسْتَطِيعَ ذَلِكَ إِلاَّ بِتَثْبِيتٍ مِنَ اللهِ مَعَ مَا تَرَى مِنَ الشِّدَّةِ وَالتَّخْوِيفِ ، ثُمَّ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ يَوْمٍ لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَرْضِ إِلاَّ مَوْضِعُ قَدَمَيْكَ ، وَيَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفِ سَنَةٍ ، النَّاسُ فِيهِ قِيَامٌ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَلاَ ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّ عَرْشِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَأُدْنِيَتِ الشَّمْسُ ، فَإِنْ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ الظِّلِّ فَقَدْ وَاللهِ نَجَوْتَ وَهُدِيتَ ، وَإِنْ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ الشَّمْسِ فَقَدْ وَاللهِ رَدِيتَ وَهَوَيْتَ ، ثُمَّ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ يَوْمٍ جِيءَ بِجَهَنَّمَ قَدْ سَدَّتْ مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ وَقِيلَ :لَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ حَتَّى تَخُوضَ النَّارَ ، فَإِنْ كَانَ مَعَكَ نُورٌ اسْتَقَامَ بِكَ الصِّرَاطُ فَقَدْ وَاللهِ نَجَوْتَ وَهُدِيتَ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ نُورٌ تَشَبَّثَتْ بِكَ بَعْضُ خَطَاطِيفِ جَهَنَّمَ ، أَوْ كَلاَلِيبِهَا ، أَوْ شَبَابِيثِهَا فَقَدْ وَاللهِ رَدِيتَ وَهَوَيْتَ ، فَوَرَبِّ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّ مَا أَقُولُ حَقٌّ فَاعْقِلْ مَا أَقُولُ.

(۳۵۷۵۱) حضرت تمیم بن غیلان بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ! یقیناً آ واس دنیا سے ایک کنارے پر ہورہے ہیں پس آپ مجھے کوئی ایسا حکم دیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے اور میں آپ کو اس کے ذریعہ یاد رکھوں۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک درگزر کی ہوئی امت سے ہو۔ پس تم نماز قائم کرو۔ اگر تمہارے پاس مال ہے تو زکوٰۃ ادا کرو۔ اور رمضان کا روزہ رکھو۔ اور فواحش سے اجتناب کرو پھر تمہیں بشارت ہے۔ اس آدمی نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے یہ بات دوبارہ کہی تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اس سے پھر ایسی بات کہی۔ اس پر اس آدمی نے اپنی چادر جھاڑی اور کہا: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَيَلْعَنُهُمُ اللاَّعِنُونَ﴾ چنانچہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ۔ پس وہ آدمی آیا تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم نے کیا کہا؟ اس آدمی نے کہا: آپ صاحب علم آدمی ہیں۔ آپ کے پاس وہ علم ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ آپ مجھے کوئی ایسی بات بیان کریں گے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے گا لیکن آپ نے تو مجھے ایک ہی جواب دیا۔ اس پر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا: بیٹھو اور جو بات میں تمہیں کہنے لگا ہوں اس کو سمجھو۔ تم

اس دن کے بارے میں کہاں ہو جس دن تمہیں زمین سے صرف دو ہاتھ چوڑی اور چار ہاتھ لمبی زمین نصیب ہوگی۔ اور تمہیں تمہارے وہ اہل خانہ لے کر آئیں گے جو تمہاری جدائی پسند نہیں کرتے اور تمہارے وہ ہم مجلس اور بھائی لے کر آئیں گے جو تمہاری جدائی پسند نہیں کرتے۔ پس وہ تم پر اچھی عمارت بنا کر تم پر خوب مٹی ڈال دیں گے اور تمہیں ﴿ذلت بمیتک﴾ چھوڑ جائیں گے۔ اور تمہارے پاس دو گھنگریالے بالوں والے کالے، نیلے فرشتے آئیں گے۔ ان کے نام منکر اور نکیر ہوں گے۔ یہ دونوں تمہیں بٹھائیں گے پھر یہ دونوں تم سے پوچھیں گے تم کیا ہو؟ اور تم کس دین پر تھے اور تم اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ پس اگر تو نے کہا: بخدا! مجھے معلوم نہیں ہے۔ میں تو لوگوں کو سنتا تھا کہ وہ ایک بات کہتے تھے تو میں بھی لوگوں کی طرح کی بات کہتا تھا۔ تو تحقیق تو ہلاک و برباد ہو گیا۔ اور اگر تم نے یہ کہا: یہ اللہ کے رسول محمد صَلَّالِلْہُ عَلِیْہِ وَسَلَّمَ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی ہے۔ اور میں ان پر ایمان لایا ہوں اور جو کچھ یہ لے کر آئے ہیں اس پر بھی ایمان لایا ہوں تو تحقیق تو نجات پا گیا اور راہِ راست پا گیا۔ اور تم اس بات کی خدا کی طرف سے ثابت قدمی کے بغیر ہرگز طاقت نہیں رکھتے۔ اس کے ساتھ ساتھ تم شدت اور تخویف بھی دیکھ رہے ہو۔ پھر تم اس دن کے بارے میں کہاں ہو۔ جس دن تمہیں زمین میں سے صرف اپنے دو قدموں کے بقدر جگہ نصیب ہوگی اور یہ ایسا دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی۔ اس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے اور رب العالمین کے عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ اور سورج کو قریب کر دیا جائے گا۔ پس اگر تو سایہ والوں میں سے ہوا تو پھر بخدا تو یقیناً نجات پا گیا اور ہدایت پا گیا اور اگر تو دھوپ والوں میں سے ہوا تو پھر بخدا یقیناً تو ہلاک و برباد ہو گیا۔ پھر تو اس دن کے بارے میں کہاں ہے جس دن جہنم کو لایا جائے گا جس نے دونوں اطراف...... مشرق و مغرب ...... کو گھیر رکھا ہوگا اور کہا جائے گا کہ تو ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا یہاں تک کہ تو جہنم کو عبور کرے پس اگر تیرے پاس نور ہوگا تو تو پل صراط پر سیدھا جائے گا۔ پھر تو تحقیق تو نجات پا گیا اور ہدایت حاصل کر گیا اور اگر تیرے پاس نور نہ ہوا تو تیرے ساتھ جہنم کی بعض ابابلیں یا جہنم کے کتے یا وہاں کی کوئی چمٹنے والی چیزیں چمٹ جائیں گی۔ تو پھر تحقیق تو ہلاک و برباد ہو جائے گا۔ ابو الدرداء کے رب کی قسم! میں نے جو کچھ کہا ہے وہ برحق ہے۔ پس جو کچھ میں نے کہا ہے اس کو سمجھو۔

(۳۵۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : كُنْت تَاجِرًا قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ زَاوَلْت التِّجَارَةَ وَالْعِبَادَةَ فَلَمْ تَجْتَمِعَا ، فَأَخَذْت الْعِبَادَةَ وَتَرَكْت التِّجَارَةَ.

(۳۵۷۵۲) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جناب نبی کریم صَلَّالِلْہُ عَلِیْہِ وَسَلَّمَ کے مبعوث ہونے سے پہلے تجارت کرتا تھا۔ جب آپ صَلَّالِلْہُ عَلِیْہِ وَسَلَّمَ کی بعثت ہوئی تو میں نے عبادت اور تجارت کو (اکٹھا کرنے کی) مسلسل مشق کی لیکن یہ دونوں جمع نہیں ہوئے۔ چنانچہ میں نے عبادت کو لے لیا اور تجارت کو چھوڑ دیا۔

(۱۲) ما جاءَ فِي لزومِ المساجِدِ

مسجدوں کولازم پکڑنے کے بارے میں روایات

(۳۵۷۵۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لاِبْنِهِ : يَا بُنَيَّ ، لِيَكُنِ الْمَسْجِدُ بَيْتَكَ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الْمَسَاجِدُ بُيُوتُ الْمُتَّقِينَ ، فَمَنْ يَكُنِ الْمَسْجِدُ بَيْتَهُ يَضْمَنُ اللهُ لَهُ الرَّوْحَ وَالرَّحْمَةَ وَالْجَوَازَ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَى الْجَنَّةِ. (بزار ۴۳۴)

(۳۵۷۵۳) حضرت محمد بن واسع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے بیٹے! مسجد تیرا گھر ہونا چاہیے۔ کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا: ''مسجدیں متقی لوگوں کا گھر ہیں۔ پس جس کا گھر مسجد ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے رحمت وخوشی کا ضامن ہوتا ہے اور جنت کی طرف کے راستہ کے عبور کا ضامن ہوتا ہے۔

(۳۵۷۵٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو غَسَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ ، أَوْ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلاً كُلَّمَا غَدَا ، أَوْ رَاحَ. (بخاری ۶۶۲۔ مسلم ۴۶۳)

(۳۵۷۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صبح کو مسجد کی طرف جائے یا شام کو مسجد کی طرف جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمانی تیاری کرتے ہیں جب بھی وہ صبح شام مسجد کی طرف جائے۔

(۳۵۷۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ مِنْ عِبَادِ اللهِ أَوْتَادًا ، جُلَسَاؤُهُمُ الْمَلاَئِكَةُ ، فَإِذَا فَقَدُوهُمْ سَأَلُوا عَنْهُمْ ، فَإِنْ كَانُوا مَرْضَى عَادُوهُمْ ، وَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ. (احمد ۴۱۸)

(۳۵۷۵۵) حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک اللہ کے بندوں میں سے کچھ لوگ مسجدوں کے کھونٹے ہوتے ہیں۔ فرشتے ان کے ہم نشین ہوتے ہیں۔ پس فرشتے جب ان کو گم پاتے ہیں تو ان کے بارے میں پوچھتے ہیں پھر اگر وہ بیمار ہوں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ کسی ضرورت میں مصروف ہوتے ہیں تو فرشتے ان کی معاونت کرتے ہیں۔

(۳۵۷۵٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْمَسْجِدَ حِصْنٌ حَصِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۳۵۷۵٦) حضرت عبد الرحمن بن معقل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم یہ بات باہم بیان کرتے تھے کہ مسجد، شیطان سے بچنے

کے لیے ایک مضبوط قلعہ ہے۔

(۳۵۷۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمِّي مُوسَى بْنُ يَسَارٍ ، أَنَّ سَلْمَانَ كَتَبَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ : إِنَّ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ رَجُلاً قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ حُبِّهَا.

(۳۵۷۵۷) حضرت سلمان نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو خط میں تحریر فرمایا: بیشک عرش کے سایہ میں وہ آدمی (بھی) ہوگا جس کا دل مسجد کی محبت کی وجہ سے مسجد میں اٹکا ہوا ہوتا ہے۔

(۳۵۷۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : الْمَسَاجِدُ بُيُوتُ اللهِ فِي الأَرْضِ ، وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرِمَ زَائِرَهُ.

(۳۵۷۵۸) حضرت عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مسجدیں زمین میں اللہ کے گھر ہیں اور جس کی زیارت کی جائے اس پر یہ بات حق ہوتی ہے کہ وہ اپنی زیارت کرنے والے کا اکرام کرے۔

(۳۵۷۵۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَرِيزٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودٍ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْدُو إِلَى الْمَسْجِدِ لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ ، أَوْ يُعَلِّمُهُ إِلاَّ كَتَبَ الله لَهُ أَجْرُ مُجَاهِدٍ ، لاَ يَنْقَلِبُ إِلاَّ غَانِمًا.

(۳۵۷۵۹) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو کوئی آدمی بھی مسجد کی طرف کسی خیر کو سیکھنے یا سکھانے کے لیے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسے مجاہد کا ثواب لکھتے ہیں جو مال غنیمت لے کر ہی لوٹتا ہے۔

(۳۵۷۶۰) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ فِيهِ كَانَ زَائِرًا للهِ ، وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُورِ أَنْ يُكْرِمَ زَائِرَهُ. (طبرانی ۶۱۳۹)

(۳۵۷۶۰) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص وضو کرتا ہے اور خوب اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد کو آتا ہے تاکہ مسجد میں نماز پڑھے تو یہ شخص اللہ تعالیٰ کا زائر ہوتا ہے اور جس کی زیارت کی جائے اس پر یہ حق ہے کہ وہ اپنے زائر کا اکرام کرے۔

(۳۵۷۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ كَعْبِ الأَحْبَارِ ، قَالَ : أَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ : مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَغْدُو إِلَى الْمَسْجِدِ وَيَرُوحُ ، لاَ يَغْدُو ، وَيَرُوحُ إِلاَّ لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا ، أَوْ يُعَلِّمَهُ ، أَوْ يَذْكُرَ اللَّهَ ، أَوْ يُذَكِّرَ بِهِ إِلاَّ مَثَلُهُ فِي كِتَابِ اللهِ كَمَثَلِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۵۷۶۱) حضرت کعب احبار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خدا کی کتاب میں پایا کہ جو کوئی بندہ مومن صبح و شام مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس کا صبح و شام مسجد کی طرف جانا صرف خیر کو سیکھنے یا سکھانے کے لیے ہوتا ہے یا خدا کے ذکر و فکر کے لیے ہوتا ہے تو اس کی مثال خدا کی کتاب میں مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔

(۱۳) کلام أبی عبیدة بن الجرّاح رضی الله عنه

حضرت ابوعبیدہ بن جراح کا کلام

(۳۵۷۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى طِنْفِسَةِ رَحْلِهِ مُتَوَسِّدَ الْحَقِيبَةِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلاَ تُحَدِّثُ ما تحدث أَصْحَابُكَ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، هَذَا يُبَلِّغُنِي الْمَقِيلَ.

(۳۵۷۶۲) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح اپنے کجاوہ پر لیٹے ہوئے تھیلے کو تکیہ بنائے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں انہیں حضرت عمر نے کہا آپ ان نئی چیزوں کو استعمال کیوں نہیں کرتے جنھیں آپ کے ساتھی استعمال کرتے ہیں۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرا یہ بستر بھی میری نیند پوری کر دیتا ہے۔

(۳۵۷۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، قَالَ: كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَمِيرًا عَلَى الشَّامِ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي امْرُؤٌ مِنْ قُرَيْشٍ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَعْلَمُ أَحْمَرَ، وَلاَ أَسْوَدَ يَفْضُلُنِي بِتَقْوَى اللهِ إِلاَّ وَدِدْتُ أَنِّي فِي مِسْلاَخِهِ.

(۳۵۷۶۳) حضرت ثابت بنانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح ملک شام کے امیر تھے۔ آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں ایک قریشی مرد ہوں اور خدا کی قسم! میں اپنے سے افضل کسی سرخ یا سیاہ کو نہیں جانتا جو خوف خدا کی وجہ سے مجھ پر فضیلت رکھتا ہو مگر یہ کہ میں اس کی سی زندگی گزارنا پسند کرتا ہوں۔

(۳۵۷۶٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ نِمْرَانَ بْنِ مِخْمَرٍ الرَّحَبِيِّ، قَالَ: كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ يَسِيرُ فِي الْجَيْشِ وَهُوَ يَقُولُ: أَلاَ رُبَّ مُبَيِّضٍ لِثِيَابِهِ مُدَنِّسٌ لِدِينِهِ، أَلاَ رُبَّ مُكْرِمٍ لِنَفْسِهِ وَهُوَ لَهَا مُهِينٌ، إِلاَّ بَادِرُوا السَّيِّئَاتِ الْقَدِيمَاتِ بِالْحَسَنَاتِ الْحَدِيثَاتِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَسَاءَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً لَعَلَتْ سَيِّئَاتِهِ حَتَّى تَقْهَرَهُنَّ.

(۳۵۷۶٤) حضرت نمران بن مخمر رحبی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح لشکر میں چلے جا رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ خبردار! بہت سے اپنے کپڑوں کو سفید رکھنے والے اپنے دین کو میلا کرنے والے ہوتے ہیں۔ خبردار! بہت سے لوگ جو اپنے نفس کا اکرام کرنے والے ہوتے ہیں وہ اس کو ذلیل کرنے والے ہوتے ہیں۔ خبردار! پرانی برائیوں کے لیے نئی نیکیاں کرو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی ایک زمین وآسمان کے درمیان کو برائی سے بھر دے پھر وہ ایک اچھا عمل کر لے تو یہ نیکی اس کی برائیوں پر غالب آ جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ان کو نیچا کر دیتی ہے۔

(۳۵۷۶۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَأَنْزَلَنِي فِي نَاحِيَةِ بَيْتِهِ ، وَامْرَأَتُهُ فِي نَاحِيَةٍ وَبَيْنَنَا سِتْرٌ ، فَكَانَ يَحْلِبُ النَّاقَةَ فَيَجِيءُ بِالإِنَاءِ فيضعه فِي يَدَيَّ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الطُّلَقَاءِ : أَتُنْزِلُ هَذَا نَاحِيَةَ بَيْتِكَ مَعَ امْرَأَتِكَ ، فَقَالَ : أُرَاقِبُ بِهِ عير مَنْ لَوْ لَقِيته سَلِيبًا لاَسْتَأْنَى عَلَى كُلِّ مَرْكَبٍ.

(۳۵۷۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے اپنے گھر کے کنارے میں ٹھہرایا۔ جبکہ ان کی بیوی ایک دوسرے کنارے میں تھیں۔ اور ہمارے درمیان ایک پردہ تھا۔ پس آپ اونٹنی کا دودھ نکالتے اور برتن میں لے کر آتے پھر اس کو میرے ہاتھ میں رکھ دیتے۔ اس پر طلقاء میں سے ایک آدمی نے ان سے کہا۔ کیا آپ اس آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ اپنے گھر ٹھہراتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں اس آدمی کو مکمل طور پر پاکدامن سمجھتا ہوں۔

(۳۵۷۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ، قَالَ : مَثَلُ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْعُصْفُورِ يَتَقَلَّبُ كَذَا مَرَّةً وَكَذَا مَرَّةً.

(۳۵۷۶۶) حضرت ابوعبیدہ بن جراح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کا دل چڑیا کی طرح ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ ادھر اور ایک مرتبہ اُدھر ہوتا ہے۔

(۱۴) كلام أبي واقدٍ اللّيثيِّ رضى الله عنه

حضرت ابوواقد لیثی کا کلام

(۳۵۷۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ : تَابَعْنَا الأَعْمَالَ أَيُّهَا أَفْضَلُ ، فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا أَعْوَنَ عَلَى طَلَبِ الآخِرَةِ مِنَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۵۷۶۷) حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوواقد لیثی کہتے ہیں ہم نے سب اعمال پر متابعت کر کے دیکھا کہ ان میں سے افضل ترین کون سا ہے؟ تو ہم نے دنیا سے بے رغبتی کرنے سے بڑھ کر طلب آخرت پر معاون کوئی کام نہیں پایا۔

(۱۵) كلام الزّبير بنِ العوّامِ رضى الله عنه

حضرت زبیر بن عوام کا کلام

(۳۵۷۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ : مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَبِيءٌ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ فَلْيَفْعَلْ.

(۳۵۷۶۸) حضرت قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر بن عوام نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو آدمی عمل صالح کے بارے میں پوشیدگی کر سکے تو اس کو چاہیے کہ وہ یہ کرے۔

(۳۵۷۶۹) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ الزُّبَيْرَ بُعِثَ إِلَى مِصْرَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ بِهَا الطَّاعُونَ ، فَقَالَ :إِنَّمَا جِئْنَاهَا لِلطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ.

(۳۵۷۶۹) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت زبیر کو مصر کی طرف بھیجا گیا تو انہیں کہا گیا۔ مصر میں طاعون کی وبا ہے۔ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: ہم تو وہاں جا ہی طاعون اور طعن کے لیے رہے ہیں۔

(١٦) كلام ابنِ عمر رضى الله عنه

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۷۷۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :مَا مِنَّا أَحَدٌ أَدْرَكَ الدُّنْيَا إِلاَّ مَالَ بِهَا وَمَالَتْ بِهِ غَيْرَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ.

(۳۵۷۷۰) حضرت جابر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم میں سے کوئی آدمی نہیں تھا جس نے دنیا کو پایا مگر یہ کہ وہ اس کی طرف مائل ہو گیا اور دنیا اس کی طرف مائل ہو گئی سوائے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے۔

(۳۵۷۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ يُصِيبُ أَحَدٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلاَّ نَقَصَ مِنْ دَرَجَاتِهِ عِنْدَ اللهِ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ كَرِيمًا.

(۳۵۷۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جس آدمی کو بھی دنیا ملے گی تو وہ اس کے خدا کے ہاں درجات میں کمی کردے گی اگرچہ یہ بندہ اللہ کے ہاں معزز ہو۔

(۳۵۷۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عن ابن جريج، عن ابن طاوس، عن أبيه قَالَ:ما رأيت أحدا أتقى من ابن عمر.

(۳۵۷۷۲) حضرت ابن طاوس، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ متقی شخص نہیں دیکھا۔

(۳۵۷۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ يَكُونُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ حَتَّى لاَ يَحْسُدَ مَنْ فَوْقَهُ وَلاَ يُحَقِّرَ مَنْ دُونَهُ وَلاَ يَبْتَغِي بِعِلْمِهِ ثَمَنًا.

(۳۵۷۷۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آدمی اہل علم میں سے تب ہوتا ہے جب وہ اپنے سے اوپر والوں پر حسد نہ کرے اور اپنے سے نیچے والوں کو حقیر نہ سمجھے اور اپنے علم کے ذریعہ، مال نہ تلاش کرے۔

(۳۵۷۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لاَ يَبْلُغُ عَبْدٌ

حَقِيقَةَ الإِيمَانِ حَتَّى يُعِدَّ النَّاسَ حَمْقَى فِي دِينِهِ.

(۳۵۷۷۴) حضرت ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی بندہ ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ لوگ اس کو اس کے دین کے بارے میں پاگل شمار نہ کرنے لگیں۔

(۳۵۷۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ ذِرَاعَيْهِ ، مُتَوَسِّدٌ وِسَادَةً حَشْوُهَا لِيفٌ.

(۳۵۷۷۵) حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ اپنی کہنیاں بچھائے ہوئے تھے اور ایسے تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے جس میں گھاس بھرا ہوا تھا۔

(۳۵۷۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : يَسْتَقْبِلُ الْمُؤْمِنَ عِنْدَ خُرُوجِهِ مِنْ قَبْرِهِ أَحْسَنَ صُورَةٍ رَآهَا قَطُّ ، فَيَقُولُ لَهَا : مَنْ أَنْتِ فَتَقُولُ لَهُ : أَنَا الَّتِي كُنْتُ مَعَكَ فِي الدُّنْيَا ، لاَ أُفَارِقُ حَتَّى أُدْخِلَكَ الْجَنَّةَ.

(۳۵۷۷۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کے قبر سے نکلنے کے وقت اس کی دیکھی ہوئی صورتوں میں سے بہترین صورت اس کا استقبال کرے گی۔ مومن اُس سے کہے گا۔ تم کون ہو؟ وہ مومن سے کہے گی میں وہی ہوں جو دنیا میں تیرے ساتھ تھی۔ میں تمہیں جنت میں داخل کروانے تک نہیں چھوڑوں گا۔

(۳۵۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ قِيلَ لابْنِ عُمَرَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَالإِيمَانُ أَثْبَتُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي.

(۳۵۷۷۷) حضرت قتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر سے پوچھا گیا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی کیا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ لیکن ان کے دلوں میں ایمان پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا تھا۔

(۳۵۷۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَآهُ أَحَدٌ ظَنَّ أَنَّ بِهِ شَيْئًا مِنْ تَتَبُّعِهِ آثَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۵۷۷۸) ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جب کوئی آدمی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی پیروی کرتے دیکھتا تو وہ یہ گمان کرتا کہ ان پر کسی شے کا اثر ہے۔

(۳۵۷۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ : مَا وَضَعْتُ لَبِنَةً على لبنة ، وَلاَ غَرَسْتُ نَخْلَةً مُنْذُ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۵۷۷۹) حضرت عمرو سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ جب سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک قبض ہوئی ہے میں نے ایک اینٹ، اینٹ پر نہیں رکھی اور نہ ہی کوئی درخت لگایا ہے۔

(۳۵۷۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ إِلَى أَمْيَالٍ صَنَعَهَا مَرْوَانُ مِنْ حِجَارَةٍ.

(۳۵۷۸۰) حضرت ابن عمر کے بارے میں روایت ہے کہ وہ ان نشانات کے پاس نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے جو مروان نے پتھر سے بنائے تھے۔

(۳۵۷۸۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ السُّلَيْكِ ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ فِي هَذِهِ الآيَةِ ﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلاَّ أَصْحَابَ الْيَمِينِ﴾ . قَالَ : أَطْفَالُ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۵۷۸۱) حضرت ابوسہل کہتے ہیں کہ میں نے اس آیت ﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ﴾ کے بارے میں حضرت ابن عمر کو سنا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مسلمانوں کے بچوں کا ذکر ہے۔

(۳۵۷۸۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ لِحُمْرَانَ لاَ تَلْقَيَنَّ اللَّهَ بِذِمَّةٍ لاَ وَفَاءَ بِهَا ، فَإِنَّهُ لَيْسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دِينَارٌ ، وَلاَ دِرْهَمٌ ، إِنَّمَا يُجَازَى النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ.

(۳۵۷۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے حمران سے فرمایا: تم ایسی ذمہ داری کے ساتھ خدا سے ملاقات نہ کرنا جس کے پورا کرنے کے لیے کچھ نہ ہو کیونکہ قیامت کے دن کوئی درہم و دینار نہیں ہوگا۔ اور لوگوں کو صرف ان کے اعمال کے ذریعہ جزا دی جائے گی۔

(۳۵۷۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : نُبِّئْتُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِنِّي أَلْفَيْتُ أَصْحَابِي عَلَى أَمْرٍ ، وَإِنِّي إِنْ خَالَفْتُهُمْ خَشِيتُ أَنْ لاَ أَلْحَقَ بِهِمْ.

(۳۵۷۸۳) حضرت ابن عمر کے بارے میں روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو ایک امر پر پایا ہے۔ پس اگر میں ان کی مخالفت کروں تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں ان کو نہ مل سکوں۔

(۳۵۷۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﴿أَوْ خَلْقًا مِمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ﴾ قَالَ : الْمَوْتُ : لَوْ كُنْتُمُ الْمَوْتَ لأَحْيَيْتُكُمْ.

(۳۵۷۸۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ﴿أَوْ خَلْقًا مِمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: موت۔ اگر تم مردہ ہوتے تو میں تمہیں زندہ کر دیتا۔

(۳۵۷۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ﴿فَلاَ اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ﴾ قَالَ : جَبَلٌ زُلاَلٌ فِي جَهَنَّمَ. (ابن جرير ٢٠١)

(۳۵۷۸۵) حضرت ابن عمر سے ﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ جہنم میں زلال پہاڑ ہے۔

(۳۵۷۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَا تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ قَطُّ إِلاَّ بَكَى : ﴿إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾.

(۳۵۷۸۶) حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ جب بھی یہ آیت پڑھتے تو رو پڑتے: ﴿إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾.

(۳۵۷۸۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلِيطُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ : رَاْوا بِالْخَيْرِ ، وَلاَ تَرَاؤُوا بِالشَّرِّ.

(۳۵۷۸۷) حضرت ابن عمر نے فرمایا: تم خیر کا مظاہرہ کرو۔ شر کا مظاہرہ نہ کرو۔

(۳۵۷۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَبِالأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ، قَالَ : يُصَلُّونَ.

(۳۵۷۸۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وَبِالأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں۔

(۳۵۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَعْمَلُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِالشَّيْءِ لاَ يَعْمَلُ بِهِ فِي النَّاسِ.

(۳۵۷۸۹) حضرت نافع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو بتا کر ایک کام کرتے تھے جو آپ عام لوگوں میں نہیں کرتے تھے۔

(۳۵۷۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ كُلَّمَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ صَلَّى.

(۳۵۷۹۰) حضرت محمد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت جب بھی بیدار ہوتے تو نماز پڑھتے۔

(۳۵۷۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قِيلَ لابْنِ عُمَرَ : تُوُفِّيَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَتَرَكَ مِئَةَ أَلْفِ درهم ، قَالَ : لَكِنْ لاَ تَتْرُكُهُ.

(۳۵۷۹۱) حضرت میمون سے روایت ہے کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر سے کہا گیا۔ حضرت زید بن ثابت فوت ہوئے اور انہوں نے ایک لاکھ درہم چھوڑے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن تم ایک لاکھ درہم مت چھوڑنا۔

(۳۵۷۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ وَاقِدٍ ، عن نافع قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ﴾. (ابو نعیم ۳۰۵)

(۳۵۷۹۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ﴾ تو رو پڑے۔

(۳۵۷۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي مَوْدُودٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ يَقُولُ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ يُثْنِيهَا وَيَقُولُ :لَعَلَّ خُفًّا يَقَعُ عَلَى خُفٍّ ، يَعْنِي خُفَّ رَاحِلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۵۷۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ مکہ کے راستہ پر چل رہے تھے کہ انہوں نے اپنی سواری کے سر کو جھکایا اور فرمایا: شاید کہ نشان پر نشان آ جائے یعنی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا نشان۔

(۳۵۷۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ :خَالِفُوا سُنَنَ الْمُشْرِكِينَ.

(۳۵۷۹۴) حضرت آدم بن علی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر کو کہتے سنا۔ مشرکوں کے طریقوں کی مخالفت کرو۔

(۳۵۷۹۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴾ قَالَ :عَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۳۵۷۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ لا الہ الا اللہ کے بارے میں سوال ہوگا۔

(۳۵۷۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الأَرْضِ تكلمهم﴾ قَالَ :حِينَ لاَ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ ، وَلاَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ. (حاکم ۴۸۵)

(۳۵۷۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الأَرْضِ تكلمهم﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ جب لوگ اچھی بات کا حکم نہیں کریں گے اور بری بات سے منع نہیں کریں گے۔

(۳۵۷۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ كَرِهَ أَنْ يَتَكَلَّمَ ، أَوْ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ مِمَّا يُرِيدُ ، أَوْ لَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى يَفْرُغَ إِلاَّ يَوْمًا كُنْت قَدْ أَخَذْت عَلَيْهِ الْمُصْحَفَ وَهُوَ يَقْرَأُ فَأَتَى عَلَى آية ، فَقَالَ :أَتَدْرِي فِيمَا أُنْزِلَتْ ؟.

(۳۵۷۹۷) حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب قراءت کرتے تو کلام کرنے کو ناپسند کرتے تھے...... یا فرمایا فارغ ہونے تک اپنی مراد کی بات نہیں کرتے تھے۔ یا فرمایا...... فارغ ...... ہونے تک کلام نہیں کرتے تھے۔ مگر ایک دن جب میں ان کے پاس مصحف لے کر بیٹھا تھا اور وہ قراءت کر رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک آیت پر پہنچے تو فرمایا: تمہیں معلوم ہے یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی؟''

(۳۵۷۹۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُون ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ وَهُوَ مَرِيضٌ يَرون أَنَّهُ يَمُوت ، فَقَالُوا لَهُ :أَبْشِرْ فَإِنَّك قَدْ حَفَرْت الْحِيَاضَ بِعَرَفَاتٍ يَشْرَعُ فِيهَا حَاجُّ بَيْتِ اللهِ ، وَحَفَرْت الآبَارَ بِالْفَلَوَاتِ ، قَالَ :وَذَكَرُوا خِصَالاً مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ

، قَالَ :فَقَالُوا :إنَّا لَنَرْجُو لَكَ خَيْرًا إنْ شَاءَ اللَّهُ ، وَابْنُ عُمَرَ جَالِسٌ لاَ يَتَكَلَّمُ ، فَلَمَّا أَبْطَأَ عَلَيْهِ الْكَلاَمُ ، قَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، مَا تَقُولُ ، فَقَالَ :إذَا طَابَتِ الْمَكْسَبَةُ زَكَتِ النَّفَقَةُ ، وَسَتَرِدُ فَتَعْلَمُ.

(۳۵۷۹۸) حضرت میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر، اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عامر کے ہاں تشریف لے گئے جبکہ وہ بیمار تھے اور لوگوں کا خیال یہ تھا وہ مرجائیں گے۔ چنانچہ لوگوں نے انہیں کہا تمہیں بشارت ہو کہ تم نے عرفات میں بہت سے حوض بنوائے ہیں جن سے بیت اللہ کے حاجی سیراب ہوں گے۔ اور آپ نے جنگلوں میں کنوے کھدوائے۔ راوی کہتے ہیں لوگوں نے بہت سی خیر کی باتیں ذکر کردیں۔ راوی کہتے ہیں پھر لوگ کہنے لگے۔ ان شاء اللہ ہمیں آپ کے لیے خیر کی امید ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ خاموش بیٹھے رہے۔ پھر بعد میں جب آپ نے کلام فرمایا: تو کہا اے ابوعبدالرحمٰن آپ کیا کہتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کمائی پاکیزہ ہوتی ہے تو خرچ اچھا ہوتا ہے۔ ابو عنقریب تم وارد ہو گے تو پھر تم جان لو گے۔

(۳۵۷۹۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، قَالَ :مَرَّ ابْنُ عُمَرَ فِي خَرِبَةٍ وَمَعَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : اهْتِفْ ، فَهَتَفَ فَلَمْ يُجِبْهُ ابْنُ عُمَرَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ :اهْتِفْ ، فَأَجَابَهُ ابْنُ عُمَرَ :ذَهَبُوا وَبَقِيَتْ أَعْمَالُهُمْ.

(۳۵۷۹۹) حضرت ثویر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک ویرانہ پر گزر ہوا آپ کے ہمراہ ایک آدمی تھا۔ آپ نے فرمایا: آواز دو۔ چنانچہ اس نے آواز دی۔ لیکن حضرت ابن عمر نے اس کو جواب نہیں دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا۔ آواز دو۔ پھر آپ نے اس کو جواب دیا۔ وہ لوگ چلے گئے اور ان کے اعمال باقی رہ گئے۔

(۱۷) كلام سلمان رضي الله عنه

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۸۰۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ ، قَالَ : وَاحِدَةٌ لِي وَوَاحِدَةٌ لَكَ ، وَوَاحِدَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ، فَأَمَّا الَّتِي لِي فَتَعْبُدُنِي لاَ تُشْرِكُ بِي شَيْئًا ، وَأَمَّا الَّتِي لَكَ فَمَا عَمِلْتَ مِنْ شَيْءٍ جَزَيْتُكَ بِهِ ، وَأَمَّا الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَمِنْكَ الْمَسْأَلَةُ والدعاء وَعَلَيَّ الإِجَابَةُ.

(۳۵۸۰۰) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو فرمایا: ایک چیز میری ہے اور ایک چیز تیری ہے اور ایک چیز میرے اور تیرے درمیان ہے جو چیز میری ہے وہ یہ کہ تم میری عبادت کرو۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو چیز تمہاری ہے وہ یہ کہ تم جو عمل کرو گے میں تمہیں اس کا بدلہ دوں گا اور جو چیز میرے اور تمہارے درمیان ہے وہ یہ کہ تم سوال کرو اور دعا مانگو اور میں قبول کروں گا۔

(۳۵۸۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :كَانَتِ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ تُعَذَّبُ بِالشَّمْسِ ، فَإِذَا انْصَرَفُوا عنها أَظَلَّتْهَا الْمَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا ، فَكَانَتْ تَرَى بَيْتَهَا مِنَ الْجَنَّةِ.

(۳۵۸۰۱) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فرعون کی بیوی کو دھوپ میں رکھ کر عذاب دیا جاتا تھا لیکن جب یہ لوگ اس سے واپس پلٹ جاتے تو فرشتے اس عورت پر اپنے پروں کا سایہ کر دیتے۔ پس وہ عورت اپنا جنت والا گھر دیکھ لیتی۔

(۳۵۸۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ سَلْمَانَ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ الْتَقَيَا ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : إنْ لَقِيت رَبَّك فَأَخْبِرْنِي مَاذَا لَقِيت مِنْهُ وَإِنْ لَقِيتك فَأَخْبَرْتُك ، فَتُوُفِّيَ أَحَدُهُمَا فَلَقِيَهُ صَاحِبُهُ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ :تَوَكَّلْ وَأَبْشِرْ ، فَإِنِّي لَمْ أَرَ مِثْلَ التَّوَكُّلِ قَطُّ ، قَالَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ.

(۳۵۸۰۲) حضرت سعید بن میتب سے روایت ہے کہ حضرت سلمان اور حضرت عبداللہ بن سلام کی باہم ملاقات ہوئی تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔ اگر تم اپنے رب سے (مجھ سے پہلے) ملو تو تم مجھے بتا دینا کہ میں کیا لے کر خدا سے ملوں۔ اور اگر تم سے پہلے میں خدا سے ملا تو میں تمہیں ملوں گا اور تمہیں بتاؤں گا۔ پھر ان میں سے ایک فوت ہو گیا اور وہ اپنے ساتھی کو خواب میں ملا اور کہا۔ توکل کرو اور بشارت پا لو۔ کیونکہ میں نے توکل جیسی چیز بالکل نہیں دیکھی۔ یہ بات اس نے تین مرتبہ کہی۔

(۳۵۸۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، أَنَّهُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، قَالَ :فَقُلْتُ لَهُ ، فَقَالَ :احْفَظْ نَفْسَك يَقْظَانَ يَحْفَظْك نَائِمًا.

(۳۵۸۰۳) حضرت سلمان کے بارے میں حضرت زید بن صوحان روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فجر سے پہلے دو رکعات ادا کیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان سے کہا تو انہوں نے فرمایا: تم بیداری میں اپنے نفس کی حفاظت کرو تو وہ نیند میں تمہاری حفاظت کرے گا۔

(۳۵۸۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ بَعْضِ أَشْيَاخِهِ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :أَكْثَرُ النَّاسِ ذُنُوبًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ كَلاَمًا فِي مَعْصِيَةِ اللهِ.

(۳۵۸۰۴) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ گناہوں والا وہ شخص ہوگا جب سب سے زیادہ خدا کی نافرمانی میں کلام کرنے والا ہوگا۔

(۳۵۸۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ ، قَالَ : كَانَ لِسَلْمَانَ خِبَاءٌ مِنْ عَبَاءٍ.

(۳۵۸۰۵) حضرت عبادہ بن نسی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان کا عباء کا ایک خیمہ تھا۔

(۳۵۸۰٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، أَنَّ سَلْمَانَ كَانَ يَصْنَعُ الطَّعَامَ مِنْ كَسْبِهِ فَيَدْعُو الْمَجْذُومِينَ فَيَأْكُلُ مَعَهُمْ.

(۳۵۸۰۶) حضرت ابن بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان، اپنی کمائی سے کھانا تیار کرتے تھے۔ پھر آپ مجذومین کو بلاتے اور ان کے ہمراہ کھانا کھاتے تھے۔

(۳۵۸۰۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ حُمَيْدٍ، قَالَ :دَخَلْت مَعَ خَالِي عَبَّادٍ عَلَى سَلْمَانَ،

فَلَمَّا رَآهُ صَافَحَهُ سَلْمَانُ ، وَإِذَا هُوَ مُقَصِّصٌ ، وَإِذَا هُوَ يَسُفُّ الْخُوصَ ، فَقَالَ : إنه اشترَىَ لِي بِدِرْهَمٍ فَأَسِفُّهُ وَأَبِيعُهُ بِثَلاثَةٍ ، فَأَتَصَدَّقُ بِدِرْهَمٍ وَأَجْعَلُ دِرْهَمًا فِيهِ ، وَأُنْفِقُ دِرْهَمًا ، وَلَوْ أَنَّ عُمَرَ نَهَانِي مَا انْتَهَيْتُ.

(۳۵۸۰۷) حضرت نعمان بن حمید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے خالو عیاد کے ہمراہ حضرت سلمان کے ہاں گیا۔ پس جب حضرت سلمان نے ان کو دیکھا تو انہیں مصافحہ کیا۔ اور ان کے بال خوب لمبے تھے اور وہ چٹائی بن رہے تھے۔ حضرت سلمان نے فرمایا: یہ چیز میرے لیے ایک درہم میں خریدی جاتی ہے۔ میں اس کو بنتا ہوں اور اس کو تین درہموں میں بیچتا ہوں۔ پھر میں ایک درہم صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک درہم اسی کام میں لگا دیتا ہوں اور ایک درہم خرچ کر دیتا ہوں۔ اور اگر حضرت عمر مجھے (اس سے) منع کریں تو بھی میں منع نہیں ہوں گا۔

(۳۵۸۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : نَزَلْنَا الصِّفَاحَ فَإِذَا نَحْنُ بِرَجُلٍ نَائِمٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ قَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَبْلُغُهُ ، قَالَ : فَقُلْتُ لِلْغُلامِ : انْطَلِقْ بِهَذَا النِّطْعِ فَأَظِلَّهُ ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ إِذَا هُوَ سَلْمَانُ ، قَالَ : فَأَتَيْته أُسَلِّمُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَقَالَ : يَا جَرِيرُ ، تَوَاضَعْ لِلَّهِ ، فَإِنَّ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَا جَرِيرُ ، هَلْ تَدْرِي مَا الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ : قُلْتُ : لاَ أَدْرِي ، قَالَ : ظُلْمُ النَّاسِ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا ، ثُمَّ أَخَذَ عُودًا لاَ أَكَادُ أَرَاهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ، فَقَالَ : يَا جَرِيرُ ، لَوْ طَلَبْت فِي الْجَنَّةِ مِثْلَ هَذَا الْعُودِ لَمْ تَجِدْهُ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ أَيْنَ النَّخْلُ وَالشَّجَرُ ، فَقَالَ : أُصُولُهُ اللُّؤْلُؤُ وَالذَّهَبُ وَأَعْلاَهُ الثَّمَرُ.

(۳۵۸۰۸) حضرت جریر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم مقام صفاح میں اترے تو ہم نے (وہاں) درخت کے سائے میں ایک آدمی کو سویا ہوا دیکھا۔ قریب تھا کہ اس کو سورج پہنچ جاتا کہتے ہیں کہ میں نے غلام سے کہا۔ یہ چمڑا لے جاؤ اور اس آدمی پر سایہ کر دو۔ راوی کہتے ہیں پس اُس نے اُس پر سایہ کر دیا۔ پھر وہ آدمی جب بیدار ہوا تو وہ حضرت سلمان تھے۔ راوی کہتے ہیں میں ان کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت سلمان نے کہا۔ اے جریر! اللہ کے لیے تواضع اختیار کرو۔ کیونکہ جو شخص اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن بلند کر دیتے ہیں۔ اے جریر! تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن ظلمات کیا ہیں؟ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کا دنیا میں باہم ظلم کرنا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک لکڑی میرا خیال نہیں تھا کہ آپ اس کو اپنے ہاتھ میں رکھیں گے۔ فرمایا: اے جریر! اگر تم جنت میں اس کے مثل لکڑی تلاش کرو گے تو نہ پاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے ابو عبد اللہ! کھجور کے اور دوسرے درخت کہاں ہوں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے اصول موتیوں اور سونے کے ہوں گے اور ان کے اوپر پھل ہوگا۔

(۳۵۸۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إذَا كَانَ الْعَبْدُ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَيَحْمَدُهُ فِي الرَّخَاءِ فَأَصَابَهُ ضُرٌّ فَدَعَا اللَّهَ ، قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ : صَوْتٌ مَعْرُوفٌ مِنَ امْرِءٍ ضَعِيفٍ فَيَشْفَعُونَ لَهُ ، وَإِنْ كَانَ الْعَبْدُ لم يَذْكُرُ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ ، وَلاَ يَحْمَدُهُ فِي الرَّخَاءِ فَأَصَابَهُ ضُرٌّ فَدَعَا اللَّهَ

• قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ :صَوْتٌ مُنْكَرٌ فَلَمْ يَشْفَعُوا لَهُ.

(۳۵۸۰۹) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ جب خوشحالی میں خدا کا ذکر کرتا ہے اور تنگدستی میں اس کی حمد وثنا کرتا ہے پھر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور وہ اللہ سے دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں ایک کمزور بندے کی پہچانی ہوئی آواز ہے۔ چنانچہ وہ اس کی شفاعت کرتے ہیں اور اگر خوشحالی میں خدا کو یاد نہیں کرتا اور تنگدستی میں خدا کی حمد نہیں کرتا پھر اس کو تکلیف پہنچتی ہے اور وہ اللہ سے دعا کرتا ہے۔تو فرشتے کہتے ہیں نامانوس آواز ہے چنانچہ وہ اس کی شفاعت نہیں کرتے۔

(۳۵۸۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَبَّابٍ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ :عِلْمٌ لاَ ، يُقَالُ بِهِ كَكَنْزٍ لاَ يُنْفَقُ مِنْهُ.

(۳۵۸۱۰) حضرت حصین بن عقبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان نے فرمایا: وہ علم جو بیان نہ کیا جائے اس خزانہ کے مثل ہے جس کو خرچ نہ کیا جائے۔

(۳۵۸۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حدَّثَنِي عَمِّي مُوسَى بْنُ يَسَارٍ ، أَنَّ سَلْمَانَ كَتَبَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ ، إِنَّ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ إِمَامًا مُقْسِطًا ، وَذَا مَالٍ تَصَدَّقَ أَخْفَى يَمِينَهُ ، عَنْ شِمَالِهِ ، وَرَجُلاً دَعَتْهُ امْرَأَةٌ جميلة ذَاتُ حَسَبٍ وَمَنْصِبٍ إِلَى نَفْسِهَا ، فَقَالَ :أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ، وَرَجُلاً نَشَأَ فَكَانَتْ صُحْبَتُهُ وَشَبَابُهُ وَقُوَّتُهُ فِيمَا يُحِبُّ اللَّهُ وَيَرْضَاهُ مِنَ الْعَمَلِ ، وَرَجُلاً كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ حُبِّهَا ، وَرَجُلاً ذَكَرَ اللَّهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنَ الدَّمْعِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ، وَرَجُلَيْنِ الْتَقَيَا ، فَقَالَ : أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ ، إِنِّي لأُحِبُّك فِي اللهِ ، وَكَتَبَ إِلَيْهِ :إِنَّمَا الْعِلْمُ كَالْيَنَابِيعِ فَيَنْفَعُ بِهِ اللَّهُ مَنْ شَاءَ ، وَمَثَلُ حِكْمَةٍ لاَ يَتَكَلَّمُ بِهَا كَجَسَدٍ لاَ رُوحَ لَهُ ، وَمَثَلُ عِلْمٍ لاَ يُعْمَلُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لاَ يُنْفَقُ مِنْهُ ، وَمَثَلُ الْعَالِمِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَضَاءَ لَهُ مِصْبَاحٌ فِي طَرِيقٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْتَضِيئُونَ بِهِ ، وَكُلٌّ يَدْعُو إِلَيْهِ.

(۳۵۸۱۱) حضرت موسیٰ بن یسار بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمان نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: ''عرش کے سایہ میں عادل امام ہوگا اور وہ مالدار شخص ہوگا کہ جب صدقہ کرے تو اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ سے مخفی رکھے اور وہ آدمی ہوگا جس کو خوبصورت اور حسب ونسب والی عورت اپنی طرف دعوت دے اور وہ مرد کہہ دے میں رب العالمین سے خوف کرتا ہوں اور وہ آدمی ہوگا جو اس طرح نشوونما پائے کہ اس کی صحت، اس کا شباب اور اس کی موت اللہ کی محبت اور اس کی رضا کے اعمال میں خرچ ہو اور وہ آدمی ہوگا جس کا دل مسجد کی محبت کی وجہ سے مسجدوں میں ہی اٹکا رہے اور وہ آدمی ہوگا جو اللہ کا ذکر کرے اور خدا کے خوف کی وجہ سے اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔ اور وہ دو آدمی ہوں گے جو باہم ملیں تو ان میں سے ایک دوسرے سے کہے: میں تم سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔

اور خط میں یہ بھی لکھا: علم، چشموں کی طرح ہے پس اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ جس کو چاہے اس سے نفع مند کرتے ہیں۔ اور

وہ حکمت جو بولی نہ جائے اس کی مثال بے روح جسم کی طرح ہے اور عمل نہ کیے جانے والے علم کی مثال اس خزانہ کی طرح ہے جس سے خرچ نہ کیا جائے اور عالم کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جس کے لیے راستہ میں چراغ روشن کیا جائے۔ پس لوگ اس سے روشنی حاصل کریں اور ہر ایک اس کے لیے دعا کرے۔

(۳۵۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ سَلْمَانَ كَانَ يَقُولُ :إنَّ مِنَ النَّاسِ حَامِلَ دَاءٍ وَحَامِلَ شِفَاءٍ ، وَمِفْتَاحَ خَيْرٍ وَمِفْتَاحَ شَرٍّ.

(۳۵۸۱۲) حضرت جعفر سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فرمایا کرتے تھے۔ بعض لوگ بیماری کو اٹھانے والے ہوتے ہیں اور بعض لوگ شفا کے حامل ہوتے ہیں۔ بعض لوگ خیر کی کنجی ہوتے ہیں اور بعض لوگ شر کی کنجی ہوتے ہیں۔

(۳۵۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ :جَاءَ سَلْمَانُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَلَمْ يَجِدْهُ ، فَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ ، وَقَالَ :أَيْنَ أَخِي ، قَالَتْ فِي الْمَسْجِد ، وَعَلَيْهِ عَبَائَةٌ لَهَا قُطْوَانِيَّةٌ ، فَأَلْقَتْ إِلَيْهِ خَلَقَ وِسَادَةٍ ، فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ عَلَيْهَا وَلَوَّى عِمَامَتَهُ فطَرَحَهَا فَجَلَسَ عَلَيْهَا ، قَالَ : فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مُعَلِّقًا لَحْمًا بِدِرْهَمَيْنِ ، فَقَامَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ فَطَبَخَتْهُ وَخَبَزَتْ ، ثُمَّ جَائَتْ بِالطَّعَامِ ، وَأَبُو الدَّرْدَاءِ صَائِمٌ ، فَقَالَ :سَلْمَانُ :مَنْ يَأْكُلُ مَعِي ، فَقَالَ :تَأْكُلُ مَعَكَ أُمُّ الدَّرْدَاءِ ، فَلَمْ يَدَعْهُ حَتَّى أَفْطَرَ ، فَقَالَ :سَلْمَانُ لأُمِّ الدَّرْدَاءِ وَرَآهَا سَيِّئَةَ الْهَيْئَةِ :مَا لَك ، قَالَتْ :إنَّ أَخَاكَ لاَ يُرِيدُ النِّسَاءَ ، يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ ، فَبَاتَ عِنْدَهُ ، فَجَعَلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يُرِيدُ أَنْ يَقُومَ فَيَحْبِسُهُ حَتَّى كَانَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى رَكَعَاتٍ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ :حَبَسْتَنِي عَنْ صَلاَتِي ، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ :صَلِّ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لأَهْلِكَ عَلَيْك حَقًّا وَلِعَيْنَيْك عَلَيْك حَقًّا.

(۳۵۸۱۳) حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان، حضرت ابوالدرداء کے ہاں تشریف لے گئے لیکن انہیں موجود نہ پایا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ام درداء رضی اللہ عنہا کو سلام کیا اور کہا: میرا بھائی کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا مسجد میں اور ان پر اہلیہ کا قطوانی چوغہ تھا۔ ام درداء رضی اللہ عنہا نے ان کی طرف پرانا تکیہ پھینکا۔ انہوں نے اس پر بیٹھنے سے انکار کر دیا اور اپنے عمامہ کو اتارا اور اس کو نیچے ڈال کر اس پر بیٹھ گئے۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ دو درہموں کا گوشت اٹھائے ہوئے۔ چنانچہ حضرت ام درداء کھڑی ہوئیں انہوں نے اس کو پکایا اور روٹی پکائی۔ پھر کھانا لے کر آئی۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روزے سے تھے۔ حضرت سلمان نے کہا میرے ساتھ کون کھائے گا؟ انہوں نے کہا تمہارے ساتھ ام درداء کھائیں گی۔ حضرت سلمان نے ان کو روزہ افطار کروائے بغیر نہ چھوڑا۔ پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ام درداء سے کہا۔ آپ نے ان کی خستہ حالت دیکھی تھی۔ تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ آپ کا بھائی عورتوں کا ارادہ نہیں رکھتا۔ وہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔ چنانچہ آپ نے ان کے ہاں رات گزاری۔ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اٹھنے کا ارادہ کرتے تو حضرت سلمان ان کو روک دیتے یہاں تک کہ فجر

سے پہلے کا وقت ہو گیا تو آپ کھڑے ہوئے وضو کیا اور چند رکعات ادا کیں۔ راوی کہتے ہیں اس پر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا۔ آپ نے مجھے میری نماز سے روکا ہے۔ حضرت سلمان نے ان سے کہا۔ نماز پڑھو اور سو جاؤ۔ روزہ رکھو اور افطار کرو کیونکہ تمہارے اہل خانہ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔

(۳۵۸۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: إِنَّ الرَّجُلَ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَدْ عَمِلَ عَمَلاً يَرْجُو أَنْ يَنْجُوَ بِهِ، قَالَ: فَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَأْتِيهِ فَيَشْتَكِي مَظْلَمَةً فَيُؤْخَذُ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَيُعْطَاهَا حَتَّى مَا تَبْقَى لَهُ مِن حَسَنَةٌ، وَيَجِيءُ الْمُشْتَكِي يَشْتَكِي مَظْلَمَةً فَيُؤْخَذُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ فَتُوضَعُ عَلَى سَيِّئَاتِهِ، ثُمَّ يُكَبُّ فِي النَّارِ، أَوْ يُلْقَى فِي النَّارِ.

(۳۵۸۱۴) حضرت سلمان اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا جس نے ایسے اعمال کیے ہوں گے جن کے ذریعہ اس کو نجات کی امید ہوگی۔ راوی کہتے ہیں۔ لیکن کوئی نہ کوئی آدمی آ کر اس کے مظالم کی شکایت کرتا رہے گا۔ پس اس کی نیکیوں سے لے کر اس شکایت کرنے والے کو دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کی کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی اور پھر اس کے مظالم کی شکایت کرنے والا آئے گا تو اس شکایت کرنے والے کی غلطیوں میں لے کر اس آدمی کے گناہوں پر رکھ دی جائیں گی پھر اس کو اوندھے منہ جہنم میں گرا دیا جائے گا یا اس کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔

(۳۵۸۱۵) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: لَوْ بَاتَ الرَّجُلاَنِ أَحَدُهُمَا يُعْطِي الْقِيَانَ الْبِيضَ، وَبَاتَ الآخَرُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ اللَّهَ لَرَأَيْت أَنَّ ذَاكِرَ اللهِ أَفْضَلُ.

(۳۵۸۱۵) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک آدمی سفید غلام دے کر رات گزارے اور دوسرا آدمی قرآن کی تلاوت اور ذکر خدا کرتے ہوئے گزارے تو میرے خیال میں خدا کا ذکر کرنے والا افضل ہے۔

(۳۵۸۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّ النَّبِيِّينَ وَإِلَهِ الْمُرْسَلِينَ.

(۳۵۸۱۶) حضرت سلمان کے بارے میں روایت ہے کہ وہ جب رات کو بے خواب ہوتے تو کہتے انبیاء کے پروردگار اور رسولوں کے الہ پاک ہیں۔

(۳۵۸۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ، قَالَ: كَانَ سَلْمَانُ إِذَا أَصَابَ شَاةً مِنَ الْمَغْنَمِ ذَبَحَهَا، فَقَدَّدَ لَحْمَهَا، وَجَعَلَ جِلْدَهَا سِقَاءً، وَجَعَلَ صُوفَهَا حَبْلا، فَإِنْ رَأَى رَجُلاً قَدِ احْتَاجَ إِلَى حَبْلٍ لِفَرَسِهِ أَعْطَاهُ، وَإِنْ رَأَى رَجُلاً احْتَاجَ إِلَى سِقَاءٍ أَعْطَاهُ.

(۳۵۸۱۷) حضرت عبداللہ بن سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان کو جب غنیمت میں سے بکری ملتی تو آپ اس کو ذبح کرتے پھر اس کے گوشت کے ٹکڑے کرتے اور اس کے چمڑے کا مشکیزہ بنا لیتے اور اس کے بالوں کی رسی بنا لیتے پھر اگر وہ کسی کو

گھوڑے کی رسی کا محتاج دیکھتے تو آپ یہ رسی اس کو دے دیتے اور اگر کسی کو مشکیزہ کا محتاج دیکھتے تو اس کو مشکیزہ دے دیتے۔

(۳۵۸۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ :صَحِبَ سَلْمَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْسٍ فَأَتَى دِجْلَةَ ، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ :اشْرَبْ :فَشَرِبَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ :اشْرَبْ ، فَشَرِبَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ :اشْرَبْ ، فَشَرِبَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ :يَا أَخَا بَنِي عَبْسٍ ، أَتَرَى شَرْبَتَكَ هَذِهِ نَقَصَتْ مِنْ مَاءِ دِجْلَةَ شَيْئًا كَذَلِكَ الْعِلْمُ لاَ يَنْفَدُ، فَابْتَغِ مِنَ الْعِلْمِ مَا يَنْفَعُك ، ثُمَّ مَرَّ بنهر دَنَّ فَإِذَا أَطْعِمَةٌ وَكُدُوسٌ تُذْرَى ، فَقَالَ :يَا أَخَا بَنِي عَبْسٍ، إنَّ الَّذِي كَانَ يَمْلِكُ خَزَائِنَهُ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ ، وَكَانُوا يُمْسُونَ وَيُصْبِحُونَ ، وَمَا فِيهِمْ قَفِيزُ حِنْطَةٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ جَلُولاَءَ ، وَمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِيهَا ، فَقَالَ :أَخَا بَنِي عَبْسٍ ، إنَّ اللَّهَ أَعْطَاكُمْ هَذَا وَخَوَّلَكُمُوهُ قَدْ كَانَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ.

(۳۵۸۱۸) حضرت ابوالبختری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو عبس کا ایک آدمی حضرت سلمان کے ساتھ تھا۔ وہ دریائے دجلہ پر آیا تو حضرت سلمان نے اس سے کہا۔ پانی پیو۔ اس نے پانی پیا۔ پھر آپ نے اس سے کہا۔ پانی پیو۔ اس نے پانی پیا۔ پھر آپ نے اس سے کہا۔ پانی پیو۔ اس نے پانی پیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ اے بنو عبس کے بھائی! تو کیا دیکھتا ہے کہ تیرے اس گھونٹ نے اس دجلہ کے پانی میں کمی کی ہے؟ اسی طرح علم نہ ختم ہونے والی چیز ہے۔ پس تو اپنے لیے نفع مند علم تلاش کر۔ پھر آپ کا گزر نہروں پر ہوا تو وہاں کچھ کھانے تھے اور دانے ہوا میں اڑائے جا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے بنو عبس کے بھائی! وہ آدمی جو اس کے خزانوں کا مالک تھا جبکہ آپ زندہ تھے۔ وہ لوگ صبح و شام اس حال میں کرتے کہ ان میں ایک قفیز گندم نہ ہوتی۔ پھر آپ نے جلولاء اور اس کے بارے میں مسلمانوں کی فتوحات کا ذکر فرمایا اور کہا: اے بنو عبس کے بھائی! اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ عطا فرمادیا حالانکہ اللہ تعالیٰ اس پر اس وقت بھی قادر تھا جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے''

(۳۵۸۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، أَنَّ حُذَيْفَةَ وَسَلْمَانَ ، قَالاَ : لاِمْرَأَةٍ أَعْجَمِيَّةٍ :أَهَاهُنَا مَكَانٌ طَاهِرٌ نُصَلِّي فِيهِ ، فَقَالَتْ :طَهِّرْ قَلْبَك وَصَلِّ حَيْثُ شِئْت ، فَقَالَ :أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ :فَقِهَتْ.

(۳۵۸۱۹) حضرت نافع بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ اور حضرت سلمان نے ایک عجمی عورت سے کہا کیا یہاں پر کوئی پاک جگہ ہے جہاں پر ہم نماز پڑھیں؟ اس عورت نے کہا تم اپنے دل کو پاک کرلو اور جہاں چاہو نماز پڑھو۔ تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: یہ عورت تو سمجھ دار ہے۔

(۳۵۸۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :قَالَ لِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ :إنَّ السُّوقَ مَبِيضُ الشَّيْطَانِ وَمَفْرَخُهُ ، فَإِنَ اسْتَطَعْت أَنْ لاَ تَكُونَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُهَا ، وَلاَ آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَافْعَلْ.

(۳۵۸۲۰) حضرت ابوعثمان سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً بازار شیطان کے انڈے

دینے اور بچہ نکلنے کی جگہ ہے۔ پس اگر تو یہ کر سکے کہ تو بازار میں پہلا داخل ہونے والا نہ ہو اور نکلنے والوں میں سے آخری نہ ہو تو یہ کام کر۔

(۳۵۸۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ ، قَالَ : قُلْنَا لِسَلْمَانَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، أَلاَ تُحَدِّثُنَا ، قَالَ : ذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَإِفْشَاءُ السَّلاَمِ ، وَالصَّلاَةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.

(۳۵۸۲۱) حضرت اوس بن ضمعج سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت سلمان سے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! آپ ہمیں حدیث کیوں نہیں بیان کرتے؟ انہوں نے کہا ذکر خدا بہت بڑا ہے۔ کھانا کھلانا، سلام کو پھیلانا اور لوگوں کے سوتے ہوئے نماز پڑھنا۔

(۳۵۸۲۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَسْتَحْيِي أَنْ يَبْسُطَ إِلَيْهِ عَبْدٌ يَدَيْهِ يَسْأَلُهُ بِهِمَا خَيْرًا فَيَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ.

(۳۵۸۲۲) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ بندہ اس کی طرف ہاتھ پھیلائے اور ان کے ذریعہ خیر کا سوال کرے اور اللہ تعالیٰ ان کو ناکام واپس کر دے۔

(۳۵۸۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كَانَ لِي أَخٌ أَكْبَرُ مِنِّي يُكَنَّى أَبَا عَزْرَةَ ، وَكَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَ سَلْمَانَ ، فَكُنْتُ أَشْتَهِي لِقَائَهُ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ أَخِي إِيَّاهُ ، قَالَ : فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ : هَلْ لَكَ فِي أَبِي عَبْدِ اللهِ ؟ قَدْ نَزَلَ الْقَادِسِيَّةَ ، قَالَ : وَكَانَ سَلْمَانُ إِذَا قَدِمَ مِنَ الْغَزْوِ نَزَلَ الْقَادِسِيَّةَ ، وَإِذَا قَدِمَ مِنَ الْحَجِّ نَزَلَ الْمَدَائِنَ غَازِيًا ، قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَانْطَلَقْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِي بَيْتٍ بِالْقَادِسِيَّةِ ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ ، بَيْنَ رِجْلَيْهِ خِرْقَةٌ وَهُوَ يَخِيطُ زِنْبِيلاً ، أَوْ يَدْبُغُ إِهَابًا ، قَالَ : فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَجَلَسْنَا ، قَالَ : فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ، عَلَيْكَ بِالْقَصْدِ فَإِنَّهُ أَبْلَغُ.

(۳۵۸۲۳) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا ایک مجھ سے بڑا بھائی تھا جس کی کنیت ابوعزرہ تھی۔ وہ حضرت سلمان کا ذکر بڑی کثرت سے کرتا تھا۔ تو اپنے بھائی سے حضرت سلمان کا بہت زیادہ ذکر سن کر مجھے آپ سے ملاقات کا شوق تھا۔ راوی کہتے ہیں ایک دن میرے بھائی نے مجھے کہا کیا تمہیں ابوعبداللہ سے ملنے کا شوق ہے؟ وہ قادسیہ مقام میں فروکش ہیں۔ راوی کہتے ہیں حضرت سلمان جب جہاد سے واپس آتے تو قادسیہ میں اترتے اور جب حج سے واپس آتے تو مدائن میں پڑاؤ ڈالتے۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: ہاں (شوق ہے)۔ راوی کہتے ہیں پس ہم چل پڑے یہاں تک کہ ہم قادسیہ میں ان کے گھر میں اُترے۔ وہ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سامنے ایک کپڑے کا ٹکڑا تھا۔ وہ ٹوکری سی رہے تھے یا چمڑے کو دباغت دے رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں پس ہم نے انہیں سلام کیا اور ہم بیٹھ گئے۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا: اے بھتیجے! تم پر ارادہ لازم ہے کیونکہ

یہ مؤثر ہے۔

(۳۵۸۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : عَرَضَ أَبِي عَلَى سَلْمَانَ أُخْتَهُ أَنْ يُزَوِّجَهُ ، فَأَبَى وَزَوَّجَهُ مَوْلاَةً لَهُ ، يُقَالُ لَهَا بُقَيْرَةُ ، قَالَ : فَبَلَغَ أَبَا قُرَّةَ ، أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ حُذَيْفَةَ وَسَلْمَانَ شَيْءٌ ، فَأَتَاهُ يَطْلُبُهُ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ فِي مَبْقَلَةٍ لَهُ ، فَتَوَجَّهَ إِلَيْهِ فَلَقِيَهُ مَعَهُ زِنْبِيلٌ فِيهِ بَقْلٌ قَدْ أَدْخَلَ عَصَاهُ فِي عُرْوَةِ الزِّنْبِيلِ وَهُوَ عَلَى عَاتِقِهِ.

(۳۵۸۲۴) حضرت عمرو بن ابی قرہ کندی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے حضرت سلمان کو یہ پیشکش کی کہ وہ ان کی بہن سے شادی کریں۔ آپ نے انکار کردیا اور اپنی آزاد کردہ لونڈی جس کا نام بقیرہ تھا اس سے شادی کرلی۔ راوی کہتے ہیں ابوقرہ کو یہ بات پہنچی کہ حضرت حذیفہ اور حضرت سلمان کے درمیان کوئی معاملہ تھا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ، سلمان کے پاس ان کو بلانے آئے تو انہیں بتایا گیا کہ وہ اپنی سبزیوں کے اگانے کی جگہ میں ہیں چنانچہ وہ اس طرف گئے تو وہ ان سے ملے۔ ان کے پاس ایک ٹوکری تھی جس میں سبزی تھی۔ اپنی لاٹھی کو انہوں نے ٹوکری کے کڑے میں ڈالا ہوا تھا اور وہ لاٹھی ان کی گردن پر تھی۔

(۳۵۸۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : تُعْطَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَرَّ عَشْرِ سِنِينَ ، ثُمَّ تُدْنَا مِنْ جَمَاجِمِ النَّاسِ حَتَّى تَكُونَ قَابَ قَوْسَيْنِ ، قَالَ : فَيَعْرَقُونَ حَتَّى يَرْشَحَ الْعَرَقُ فِي الأَرْضِ قَامَةً ، ثُمَّ يَرْتَفِعُ حَتَّى يُغَرْغِرَ الرَّجُلُ ، قَالَ سَلْمَانُ : حَتَّى يَقُولَ الرَّجُلُ : غَرْ غَرْ.

(۳۵۸۲۵) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج کو دس سال کی حرارت دی جائے گی پھر اس کو لوگوں کی کھوپڑیوں کے قریب کیا جائے گا یہاں تک کہ یہ غلیل کے دو کناروں کے برابر ہو جائے گا۔ راوی کہتے ہیں پھر ان لوگوں کو پسینہ آئے گا یہاں تک کہ پسینہ زمین میں قد کے برابر ہو جائے گا پھر اوپر اٹھے گا یہاں تک کہ آدمی غرارہ کرنے لگے گا۔ حضرت سلمان نے فرمایا: یہاں تک کہ آدمی کہے گا: غرغر۔

(۳۵۸۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هُبَيْرَةَ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلَى سَلْمَانَ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوك إِلَى الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ وَأَرْضِ الْجِهَادِ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَلْمَانُ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّك قَدْ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَدْعُونِي إِلَى الأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ وَأَرْضِ الْجِهَادِ ، وَلَعَمْرِي مَا الأَرْضُ تُقَدِّسُ أَهْلَهَا ، وَلَكِنِ الْمَرْءُ يُقَدِّسُهُ عَمَلُهُ.

(۳۵۸۲۶) حضرت عبد اللہ بن ہبیرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان کو خط لکھا۔ اما بعد! پس بیشک میں تمہیں ارض مقدس اور ارض جہاد کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر حضرت سلمان نے ان کو تحریر فرمایا۔ اما بعد! پس بیشک آپ نے یہ تحریر فرمایا کہ آپ مجھے ارض مقدس اور ارض جہاد کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ میری عمر کی قسم! کوئی زمین اپنے اہل کو پاک نہیں بناتی بلکہ آدمی کو اس کے عمل پاک کرتے ہیں۔

(۱۸) کلام أبی ذرٍّ رضی الله عنه

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۸۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ مَا انْبَسَطْتُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ ، وَلاَ تَقَارَرْتُمْ عَلَى فُرُشِكُمْ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ وَتَبْكُونَ ، وَاللهِ لَوْ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَنِي يَوْمَ خَلَقَنِي شَجَرَةً تُعْضَدُ وَتُؤْكَلُ ثَمَرَتِي.

(۳۵۸۲۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں خدا کی قسم جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم وہ کچھ جانتے تو البتہ تم بہت زیادہ روتے اور بہت کم ہنستے اور اگر تم لوگ وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم اپنی عورتوں کی طرف ہاتھ نہ پھیلاتے اور تم اپنے بستروں پر اطمینان نہ کرتے اور تم گھاٹیوں کی طرف آوازیں بلند کرتے اور روتے ہوئے نکل جاتے۔ خدا کی قسم! اگر میری تخلیق کے دن مجھے ایک کٹنے اور کھائے جانے والا درخت بنا دیا ہوتا۔

(۳۵۸۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْمُحَجِّلِ ، عَنِ ابْنِ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ : الصَّاحِبُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ ، وَالْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ صَاحِبِ السُّوءِ ، وَمُمْلِي الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السَّاكِتِ ، وَالسَّاكِتُ خَيْرٌ مِنْ مُمْلِي الشَّرِّ ، وَالأَمَانَةُ خَيْرٌ مِنَ الْخَاتَمِ ، وَالْخَاتَمُ خَيْرٌ مِنْ ظَنِّ السَّوْءِ.

(ابن حبان ۱۰۱۔ حاکم ۳۴۳)

(۳۵۸۲۸) حضرت حطان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اچھا ساتھی، تنہائی سے بہتر ہے اور تنہائی، برے ساتھی سے بہتر ہے اور خیر کا املاء کروانے والا ساکت سے بہتر ہے اور ساکت، شر کے املاء کروانے والے سے بہتر ہے۔ اور امانت، خاتم سے بہتر ہے اور خاتم برے گمان سے بہتر ہے۔

(۳۵۸۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : ذُو الدِّرْهَمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَشَدُّ حِسَابًا مِنْ ذِي الدِّرْهَمِ.

(۳۵۸۲۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ دو درہموں والا شخص بروز قیامت ایک درہم والے سے شدید حساب میں ہوگا۔

(۳۵۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قِيلَ لَهُ : أَلاَ تَتَّخِذُ أَرْضًا كَمَا اتَّخَذَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ ، قَالَ : فَقَالَ : وَمَا أَصْنَعُ بِأَنْ أَكُونَ أَمِيرًا ، وَإِنَّمَا يَكْفِينِي كُلَّ يَوْمٍ شَرْبَةٌ مِنْ مَاءٍ ، أَوْ نَبِيذٍ ، أَوْ لَبَنٍ وَفِي الْجُمُعَةِ قَفِيزٌ مِنْ قَمْحٍ.

(۳۵۸۳۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے کہا گیا کہ جس طرح حضرت طلحہ اور حضرت زبیر نے زمین بنائی ہے آپ کیوں نہیں بنا لیتے؟ راوی کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا: میں امیر ہو کر کیا کروں گا؟ مجھے تو روزانہ کے لیے ایک گھونٹ پانی یا نبیذ کا ایک گھونٹ یا دودھ کا گھونٹ کافی ہے اور ہر جمعہ کے لیے ایک قفیز گندم کافی ہے۔

(۳۵۸۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ ، يُقَالَ لَهُ : عَبْدُ اللهِ بْنُ سِيدَانَ ، قَالَ : صَحِبْتُ أَبَا ذَرٍّ ، فَقَالَ لِي : أَلاَ أُخْبِرُكَ بِيَوْمِ حَاجَتِي ، إِنَّ يَوْمَ حَاجَتِي يَوْمَ أُوضَعُ فِي حُفْرَتِي ، فَذَلِكَ يَوْمُ حَاجَتِي.

(۳۵۸۳۱) حضرت عبداللہ بن سیدان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو انہوں نے مجھے کہا کیا میں تمہیں اپنی حاجت کا دن نہ بتاؤں؟ بیشک میری حاجت کا دن وہ ہے جب مجھے میری قبر میں رکھا جائے گا۔ پس یہ میری حاجت کا دن ہے۔

(۳۵۸۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خِرَاشٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ ، وَعِنْدَهُ امْرَأَةٌ لَهُ سَحْمَاءُ ، أَوْ شَحْبَاءُ ، قَالَ : وَهُوَ فِي مِظَلَّةٍ سَوْدَاءَ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : يَا أَبَا ذَرٍّ ، لَوِ اتَّخَذْتَ امْرَأَةً هِيَ أَرْفَعُ مِنْ هَذِهِ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنِّي وَاللهِ لأَنْ أَتَّخِذَ امْرَأَةً تَضَعُنِي ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَّخِذَ امْرَأَةً تَرْفَعُنِي ، قَالُوا : يَا أَبَا ذَرٍّ ، إِنَّكَ مُرْزَؤٌ مَا يَكَادُ يَبْقَى لَكَ وَلَدٌ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنَّا نَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي يَأْخُذُهُمْ مِنَّا فِي دَارِ الْفَنَاءِ وَيَدَّخِرُهُم لَنَا فِي دَارِ الْبَقَاءِ ، قَالَ : وَكَانَ يَجْلِسُ عَلَى قِطْعَةِ الْمِسْحِ وَالْجَوَالِقِ ، قَالَ : فَقَالُوا : يَا أَبَا ذَرٍّ لَوِ اتَّخَذْتَ بِسَاطًا هُوَ أَلْيَنُ مِنْ بِسَاطِكَ هَذَا ، قَالَ : فَقَالَ : اللَّهُمَّ غُفْرًا ، خُذْ مَا أُوتِيتَ ، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِدَارٍ لَهَا نَعْمَلُ وَإِلَيْهَا نَرْجِعُ.

(۳۵۸۳۲) حضرت عبداللہ بن خراش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو مقام ربذہ میں دیکھا ان کے ساتھ ایک سحماء یا شحباء عورت تھی۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ایک سیاہ سائبان میں تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ اگر آپ اس عورت سے بلند عورت رکھتے۔ راوی کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا: خدا کی قسم! میں کوئی ایسی عورت رکھوں جو مجھے نیچا رکھے یہ بات مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایسی عورت رکھوں جو مجھے بلند کرے۔ لوگوں نے کہا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! آپ اولاد کی طرف سے غم زدہ ہیں۔ آپ کا کوئی بچہ باقی نہیں رہتا۔ راوی کہتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا: ہم اس اللہ کی حمد وثنا بیان کرتے ہیں جو ہم سے دار الفناء میں بچے لیتا ہے اور ان کو ہمارے لیے دار البقاء میں ذخیرہ کر لیتا ہے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ٹاٹ اور بالوں سے بنے بچھونے پر بیٹھتے تھے۔ لوگوں نے ان سے کہا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! اگر آپ کوئی ایسا بچھونا بنا لیتے جو آپ کے اس بچھونے سے نرم ہوتا؟ اس پر انہوں نے فرمایا: اللَّهُمَّ غُفْرًا ''اے اللہ! مغفرت عطا فرما۔'' مجھے جو دیا جائے وہ آپ لے لیں۔ کیونکہ ہم تو اس گھر کے لیے عامل پیدا کیے گئے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔

(۳۵۸۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلَى أَبِي ذَرٍّ رَسُولاً ، قَالَ : فَجَاءَ الرَّسُولُ ، فَقَالَ : لأَبِي ذَرٍّ : إِنَّ أَخَاكَ أَبَا الدَّرْدَاءِ يُقْرِئُكَ السَّلاَمَ ، وَيَقُولُ لَكَ : اتَّقِ اللَّهَ وخف النَّاسِ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ : مَالِي وَلِلنَّاسِ ، وَقَدْ تَرَكْتُ لَهُمْ بَيْضَائَهُمْ وَصَفْرَائَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ لِلرَّسُولِ : انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ ، قَالَ : فَانْطَلَقَ مَعَهُ ، قَالَ : فَلَمَّا دَخَلَ بَيْتَهُ إِذَا طُعَيْمٌ فِي عَبَائَةٍ لَيْسَ بِالْكَثِيرِ ، وَقَدِ انْتَشَرَ بَعْضُهُ ، قَالَ : فَجَعَلَ أَبُو ذَرٍّ يَكْنِسُهُ وَيُعِيدُهُ فِي الْعَبَائَةِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ رِفْقَهُ فِي مَعِيشَتِهِ ، قَالَ : ثُمَّ جِيءَ بِطُعَيْمٍ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : كُلْ ، قَالَ : فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَكْرَهُ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ فِي الطَّعَامِ لِمَا يَرَى مِنْ قِلَّتِهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ أَبُو ذَرٍّ : ضَعْ يَدَكَ ، فَوَاللهِ لأَنَا بِكَثْرَتِهِ أَخْوَفُ مِنِّي بِقِلَّتِهِ ، قَالَ : فَطَعِمَ الرَّجُلُ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرَهُ بِمَا رَدَّ عَلَيْهِ ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ ، وَلاَ أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ عَلَى ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْكَ يَا أَبَا ذَرٍّ .

(۳۵۸۲۳) حضرت ابوالجعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا۔ قاصد آیا اوراس نے حضرت ابوذر کو کہا آپ کے بھائی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور وہ آپ سے کہتے ہیں اللہ سے ڈرو اور لوگوں سے مخفی رہو۔ اس پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے لوگوں سے کیا لینا ہے۔ میں نے ان کے لیے ان کی چاندی سونے کو چھوڑ دیا ہے۔ پھر آپ نے قاصد سے فرمایا۔ گھر کی طرف چلو۔ وہ آپ کے ہمراہ چل پڑا۔ پس جب وہ آپ کے گھر میں داخل ہوا تو ایک چوغہ میں تھوڑی سی کھانے کی چیز تھی جو بکھری ہوئی تھی۔ راوی کہتے ہیں پس حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس کو اکٹھا کرنا شروع کیا اور اس کو چوغہ میں جمع کیا۔ پھر آپ نے فرمایا: بیشک آدمی کی فقاہت میں سے اس کا اپنی معیشت کے ساتھ نرمی والا معاملہ کرنا ہے۔ پھر کچھ تھوڑا سا کھانا لایا گیا اور ان کے سامنے رکھا گیا۔ انہوں نے مجھے کہا کھاؤ۔ وہ آدمی اس کھانے میں ہاتھ ڈالنے کو ناپسند کرتا تھا۔ کیونکہ وہ تھوڑا دکھائی دے رہا تھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا ہاتھ ڈالو خدا کی قسم! ہم کھانے کی قلت سے اتنا خوفزدہ نہیں ہوتے جتنا اس کی کثرت سے ہوتے ہیں۔ اس پر آدمی نے کھانا کھالیا پھر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس واپس چلا گیا اور ان کو ساری حالت بیان کی۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ تجھ سے زیادہ سچے کسی آدمی پر کسی درخت نے سایہ نہیں کیا اور کسی زمین نے پناہ نہیں دی۔

(۳۵۸۲٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : أَرْسَلَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَهُوَ عَلَى الشَّامِ إِلَى أَبِي ذَرٍّ بِثَلاَثِ مِئَةِ دِينَارٍ ، فَقَالَ : اسْتَعِنْ بِهَا عَلَى حَاجَتِكَ ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ : ارْجِعْ بِهَا ، فَمَا وَجَدَ أَحَدًا أَغَرَّ بِاللهِ مِنَّا ، مَا لَنَا إِلاَّ ظِلٌّ نَتَوَارَى بِهِ ، وَثُلَّةٌ مِنْ غَنَمٍ تَرُوحُ عَلَيْنَا ، وَمَوْلاَةٌ لَنَا تَصَدَّقَتْ عَلَيْنَا بِخِدْمَتِهَا ، ثُمَّ إِنِّي لأَتَخَوَّفُ الْفَضْلَ.

(۳۵۸۲۴) حضرت ابوبکر بن منذر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حبیب بن مسلمہ نے ...... یہ شام پر حکمران تھے ......

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی طرف تین سو دینار بھیجے اور فرمایا: ان سے اپنی ضرورت میں مدد کر لینا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو واپس لے جاؤ۔ ہم سے بڑھ کر کوئی شخص غنی نہیں ہے۔ ہمیں تو صرف ایک سایہ چاہیے جس میں ہم سایہ حاصل کریں اور بکریوں کا ایک ریوڑ ہے جو ہمیں راحت دیتا ہے اور ایک آزاد لونڈی ہے جو اپنی خدمات کا ہم پر صدقہ کرتی ہے پھر میں اس سے زیادہ چیز کا خوف کھاتا ہوں۔

(۳۵۸۳۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ الرُّومِيُّ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ طَلْقٍ وَإِنَّهَا حَدَّثَتْهُ ، أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى أَبِي ذَرٍّ ، فَأَعْطَتْهُ شَيْئًا مِنْ دَقِيقٍ وَسَوِيقٍ ، فَجَعَلَهُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ ، وَقَالَ : ثَوَابُكِ عَلَى اللهِ ، فَقُلْتُ لَهَا : يَا أُمَّ طَلْقٍ ، كَيْفَ رَأَيْت هَيْئَةَ أَبِي ذَرٍّ ، فَقَالَتْ : يَا بُنَيَّ ، رَأَيْته شَعِثًا شَاحِبًا ، وَرَأَيْت فِي يَدِهِ صُوفًا مَنْفُوشًا وَعُودَيْنِ قَدْ خَالَفَ بَيْنَهُمَا وَهُوَ يَغْزِلُ مِنْ ذَلِكَ الصُّوفِ.

(۳۵۸۳۵) حضرت ام طلق بیان کرتی ہیں کہ وہ حضرت ابوذر کے پاس گئیں اور انہوں نے حضرت ابوذر کو کچھ آٹا اور ستو دیئے تو آپ نے ان کو اپنے کپڑوں کے کنارے میں باندھ لیا اور فرمایا: آپ کا ثواب اللہ پر ہے۔ میں (راوی) نے کہا: اے ام طلق! آپ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حالت کیسی دیکھی تھی؟ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! میں نے ان کو پراگندہ بال اور اداس حالت میں دیکھا اور میں نے ان کے ہاتھ میں دھنی ہوئی اون دیکھی اور دو باہم الٹی لکڑیاں تھیں جن سے آپ اُون کاتا کرتے تھے۔

(۳۵۸۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَقْنَعِ الْبَاهِلِيِّ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ لاَ تَرَاهُ حَلْقَةٌ إِلاَّ فَرُّوا مِنْهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْحَلْقَةِ الَّتِي كُنْت فِيهَا ، فَثَبَتُّ وَفَرُّوا ، فَقُلْتُ : مَنْ أَنْتَ ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : مَا يَفِرُّ النَّاسُ مِنْك ، فَقَالَ : إِنِّي أَنْهَاهُمْ عَنِ الْكُنُوزِ ، فَقُلْتُ : إِنَّ أُعْطِيَاتِنَا قَدْ بَلَغَتْ وَارْتَفَعَتْ فَتَخَافُ عَلَيْنَا مِنْهَا ، قَالَ : أَمَّا الْيَوْمُ فَلا ، وَلَكِنَّهَا يُوشِكُ أَنْ تَكُونَ أَثْمَانَ دِينِكُمْ فَدَعُوهُمْ وَإِيَّاهَا.

(۳۵۸۳۶) حضرت احنف بن قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی سامنے سے آیا جو حلقہ بھی اس کو دیکھتا تو وہ حلقہ بھاگ جاتا۔ یہاں تک کہ وہ آدمی اس حلقہ کے پاس آیا جس میں میں بیٹھا ہوا تھا۔ باقی لوگ فرار ہو گئے اور میں بیٹھا رہا۔ میں نے کہا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ابوذر رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں نے کہا: لوگ آپ سے کیوں بھاگتے ہیں؟ انہوں نے کہا میں ان کو خزانے جمع کرنے سے منع کرتا ہوں۔ میں نے کہا: (کیا) ہماری جاگیریں بہت زیادہ بلند ہو گئی ہیں جن کی وجہ سے آپ کو ہم پر خوف ہے؟ انہوں نے کہا: آج تو یہ حالت نہیں ہے لیکن عنقریب ایسا ہوگا کہ تمہارے دین کی قیمت ہوگی پس تم ان کو چھوڑ دو اور ان سے بچو۔

(۱۹) کلام عِمران بنِ حصینٍ رضی الله عنه

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۸۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَخِيهِ مُطَرِّف ، قَالَ :قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ :إِنِّي أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ ، اعْلَمْ أَنَّ خِيَارَ الْعِبَادِ عِنْدَ اللهِ الْحَمَّادُونَ. (احمد ۴۳۴)

(۳۵۸۳۷) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین نے مجھے کہا میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آج کے بعد اس کے ذریعہ نفع دے۔ جان لو اللہ کے بندوں میں سے بہترین بندے زیادہ حمد کرنے والے ہیں۔

(۳۵۸۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :ابْتُلِيَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ بِبَلاَءٍ كَانَ يولَهُ مِنْهُ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ يَأْتِيهِ :إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي مِنْ إِتْيَانِكَ مَا نَرَى مِنْكَ ، قَالَ :فَلاَ تَفْعَلْ فَوَاللهِ إِنَّ أَحَبَّهُ إِلَيَّ أَحَبُّهُ إِلَى اللهِ.

(۳۵۸۳۸) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین ایسی بیماری میں مبتلا تھے جس کی وجہ سے ان کے ہوش قائم نہیں رہتے تھے۔ راوی کہتے ہیں انہیں ان کے پاس آنے والے بعض لوگوں نے کہا: ہم آپ کی جو حالت دیکھتے ہیں یہ مجھے آپ کے پاس آنے سے مانع ہوتی ہے۔ فرمایا: یوں نہ کرو۔ خدا کی قسم! بیشک جو خدا کو محبوب ہے وہی مجھے محبوب ہے۔

(۲۰) کلام معاذِ بنِ جبلٍ رضی الله عنه

حضرت معاذ بن جبل کا کلام

(۳۵۸۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَدِيٍّ ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ :لاَ تَزُولُ قَدَمَا الْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ ، عَنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ :عَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلاَهُ ، وَعَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ ، وَعَنْ عِلْمِهِ كَيْفَ عَمِلَ فِيهِ. (طبرانی ۱۱۱۔ بزار ۳۴۳۷)

(۳۵۸۳۹) حضرت معاذ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: قیامت کے دن بندے کے قدم اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ چار چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے۔ جسم کے بارے میں کہ کس بات میں پرانا کیا اور عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں فنا کیا اور مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور علم کے بارے میں کہ اس پر کتنا عمل کیا۔

(۳۵۸٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :جَاءَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَجُلٌ مَعَهُ أَصْحَابُهُ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ ، وَيُوَدِّعُونَهُ وَيُوصُونَهُ ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ :إِنِّي مُوصِيكَ بِأَمْرَيْنِ إِنْ حَفِظْتَهُمَا حُفِظْتَ :إِنَّهُ لاَ غِنَى بِكَ

عَنْ نَصِيبِكَ مِنَ الدُّنْيَا ، وَأَنْتَ إِلَى نَصِيبِكَ مِنَ الآخِرَةِ أَحْوَجُ ، فَآثِرْ نَصِيبَكَ مِنَ الآخِرَةِ عَلَى نَصِيبِكَ مِنَ الدُّنْيَا ، فَإِنَّهُ يَأْتِي بِكَ ، أَوْ يَمُرُّ بِكَ عَلَى نَصِيبِكَ مِنَ الدُّنْيَا فَيَنْتَظِمُهُ لَكَ انْتِظَامًا ، فَيَزُولُ مَعَكَ أَيْنَمَا زُلْتَ.

(۳۵۸۴۰) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے دوستوں کے ہمراہ حضرت معاذ بن جبل کے پاس آیا۔ انہوں نے حضرت معاذ کو سلام کیا پھر الوداع کہا اور وصیت کی درخواست کی تو حضرت معاذ نے ان کو کہا میں تمہیں دو چیزوں کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر تم نے ان کی حفاظت کی تو تمہاری حفاظت ہوگی۔ ایک یہ بات کہ دنیا کے حصہ سے غنی نہیں ہو اور تم اپنے آخرت کے حصہ کے زیادہ محتاج ہو پس تم اپنی آخرت کے حصہ کو اپنے دنیا کے حصہ پر ترجیح دو۔ کیونکہ تمہاری دنیا کا حصہ تم پر سے گزرے گا یا تمہارے پاس آئے اور وہ تمہیں شامل ہو جائے گا اور جہاں تم اترو گے وہاں وہ تمہارے ساتھ اترے گا۔

(۳۵۸۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ قُطْبَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ أَخَذَتْ مُعَاذًا قُرْحَةٌ فِي حَلْقِهِ ، فَقَالَ :اخْنُقْنِي خَنْقَكَ فَوَعِزَّتِكَ إِنِّي لأُحِبُّكَ.

(۳۵۸۴۱) حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ کو ان کے حلق میں ایک دانہ نکل آیا تو انہوں نے فرمایا: تم میرا گلا دبا دو۔ تیری عزت کی قسم! مجھے آپ سے محبت ہے۔

(۳۵۸۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ :قَالَ مُعَاذٌ :صَلِّ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ وَاكْتَسِبْ ، وَلاَ تَأْثَمْ ، وَلاَ تَمُوتَنَّ إِلاَّ وَأَنْتَ مُسْلِمٌ ، وَإِيَّاكَ وَدَعَوَاتِ ، أَوْ دَعْوَةَ مَظْلُومٍ.

(۳۵۸۴۲) حضرت عبد اللہ بن سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ نے فرمایا: نماز پڑھو اور سو جاؤ۔ روزہ رکھو اور افطار کرو۔ کمائی کرو لیکن گناہ نہ کرو۔ اور تم مرو اس حال میں کہ تم مسلمان ہو اور تم بدعاؤں سے بچو...... یا فرمایا...... مظلوم کی بددعا سے۔

(۳۵۸۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ الْمُحَارِبِيِّ ، قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ :اجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنُ سَاعَةً ، يَعْنِي نَذْكُرُ اللَّهَ.

(۳۵۸۴۳) حضرت اسود بن ہلال سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل نے مجھے کہا: تم ہمارے ساتھ بیٹھو ہم ایک گھڑی اللہ کا ذکر کریں۔

(۳۱) كلام أبي هريرة رضي الله عنه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۸۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :يَا ابْنَ آدَمَ ، تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلأْ قَلْبَكَ غِنًى ، وَأَسُدَّ فَقْرَكَ ، وَإِلاَّ تَفْعَلْ أَمْلأْ يَدَيْكَ شُغْلاً ، وَلاَ أَسُدَّ فَقْرَكَ. (ترمذی ۲۴۶۶۔ احمد ۳۵۸)

(۳۵۸۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اے ابن آدم! تم میری عبادت کے لیے فارغ ہو جاؤ میں تمہارے دل کو غنا سے بھر دوں گا اور تمہارے فقر کو بند کر دوں گا۔ وگرنہ میں تمہارے دونوں ہاتھوں کو مشغولیات سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو بند نہیں کروں گا۔

(۳۵۸٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ يُقْبَضُ الْمُؤْمِنُ حَتَّى يَرَى الْبُشْرَى ، فَإِذَا قُبِضَ نَادَى ، فَلَيْسَ فِي الدَّارِ دَابَّةٌ صَغِيرَةٌ ، وَلاَ كَبِيرَةٌ إِلاَّ هِيَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ إِلاَّ الثَّقَلَيْنِ : الْجِنَّ وَالإِنْسَ تَعَجَّلُوا بِهِ إِلَى أَرْحَمِ الرَّاحِمِينَ فَإِذَا وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ ، قَالَ : مَا أَبْطَأَ مَا تَمْشُونَ ، فَإِذَا أُدْخِلَ فِي لَحْدِهِ أُقْعِدَ فَأُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ ، وَمُلِئَ قَبْرُهُ مِنْ رَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَمِسْكٍ ، قَالَ : فَيَقُولُ : يَا رَبِّ ، قَدِّمْنِي ، قَالَ : فَيُقَالُ : لَمْ يَأْنِ لَكَ ، إِنَّ لَكَ إِخْوَةً وَأَخَوَاتٍ لَمَّا يَلْحَقُونَ ، وَلَكِنْ نَمْ قَرِيرَ الْعَيْنِ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، مَا نَامَ نَائِمٌ شَابٌّ طَاعِمٌ نَاعِمٌ ، وَلاَ فَتَاةٌ فِي الدُّنْيَا نَوْمَةً بِأَقْصَرَ ، وَلاَ أَحْلَى مِنْ نَوْمَتِهِ حَتَّى يَرْفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْبُشْرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۸۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کی روح قبض نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ بشارت دیکھ لے۔ پھر جب اس کی روح قبض ہوتی ہے تو آواز دیتا ہے۔ گھر میں کوئی چھوٹا یا بڑا جانور نہیں ہوتا سوائے انس وجان کے مگر یہ کہ وہ اس کی آواز کو سن لیتا ہے۔ اس کو ارحم الراحمین کی طرف جلدی لے کر جاؤ۔ پھر جب اس کو تخت پر رکھا جاتا ہے تو کہتا ہے تم لوگ کس قدر آہستہ چلتے ہو؟ پھر جب اس کو اس کی قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کو بٹھایا جاتا ہے اور اس کو جنت میں اس کا ٹھکانہ اور اس کے لیے خدا کی طرف سے تیار سامان دکھایا جائے گا اور اس کی قبر کو رحمت، ریحان اور مشک سے بھر دیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! مجھے آگے بھیج دے۔ کہا جائے گا ابھی تیرا وقت نہیں ہے۔ تیرے کچھ بہن بھائی ہیں جو ابھی تک ساتھ نہیں ملے۔ لیکن تو آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لیے سو جا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ کوئی کھاتا پیتا، ناز ونعم والا نوجوان لڑکا یا لڑکی دنیا میں اس قدر میٹھی اور مختصر نیند نہیں سوتی جیسی وہ نیند ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اپنا سر بشارت کے لیے بلند کرے گا۔

(۳۵۸٤٦) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ بَابٍ ، قَالَ : كُنْتُ أُفْرِغُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ إِدَاوَةٍ ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَيْنَ تُرِيدُ يَا فُلاَنُ ، قَالَ : السُّوقَ ، قَالَ : إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ الْمَوْتَ قَبْلَ أَنْ تَرْجِعَ فَافْعَلْ ، قَالَ : ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ ، فَقَالَ : لَقَدْ خِفْتُ اللَّهَ مِمَّا أَسْتَعْجِلُ إِلَيْهِ قَبْلَ الْقَدَرِ.

(۳۵۸۴۶) حضرت عبید بن باب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر مشکیزہ میں سے پانی ڈال رہا تھا کہ آپ کے پاس سے ایک آدمی گزرا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے فلاں! کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: بازار کا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم واپس آنے سے قبل موت کو خرید سکتے ہو تو خرید لو۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تحقیق میں

للہ کا خوف رکھتا ہوں اس چیز سے جو تقدیر سے پہلے جلدی مانگی جائے۔

(۳۵۸٤۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : مَرَرْت مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى قَبْرٍ دُفِنَ حَدِيثًا ، فَقَالَ : رَكْعَتَانِ خَفِيفَتَانِ مِمَّا تَحْتَقِرُونَ زادهما هذا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ.

(۳۵۸۴۷) حضرت ابو حازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک تازہ دفن ہونے والے مردہ کی قبر پر سے گزرا تو آپ نے فرمایا: دو ہلکی رکعتیں جن کو تم حقیر سمجھتے ہو وہ اس کا زادِ راہ ہوں تو یہ چیز مجھے تمہاری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔

(۳۵۸٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إنَّ اللَّهَ يُجْزِي الْمُؤْمِنَ بِالْحَسَنَةِ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ ، فَأَتَيْته ، فَقُلْتُ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّك تَقُولُ : إنَّ اللَّهَ يُجْزِي الْمُؤْمِنَ بِالْحَسَنَةِ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ ، قَالَ : نَعَمْ ، وَأَلْفَيْ أَلْفِ حَسَنَةٍ ، وَفِي الْقُرْآنِ مِنْ ذَلِكَ : ﴿إنَّ اللَّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا﴾ فَمَنْ يَدْرِي تَسْمِيَةَ تِلْكَ الأَضْعَافِ ﴿وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ قَالَ : الْجَنَّةُ. (احمد ۲۹٦)

(۳۵۸۴۸) حضرت ابو عثمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے یہ بات پہنچی کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مومن کو ایک نیکی کا بدلہ ایک لاکھ نیکیوں کے ساتھ دیتے ہیں چنانچہ میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! مجھے آپ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ مومن کو ایک نیکی کا بدلہ ایک لاکھ نیکیوں میں دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں اور دو لاکھ بھی۔ قرآنِ کریم میں اس کے متعلق ہے ﴿إِنَّ اللَّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا﴾ پس کون اس دو چند کی مقدار کو جانتا ہے؟ ﴿وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ فرمایا: جنت۔

(۳۵۸٤۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : مَنْ كَسَا خَلِقًا كَسَاهُ اللَّهُ بِهِ حَرِيرًا ، وَمَنْ كَسَا جَدِيدًا كَسَاهُ اللَّهُ بِهِ إِسْتَبْرَقًا.

(۳۵۸۴۹) حضرت ابو حازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص پرانا کپڑا پہنائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے بدلہ میں ریشم پہنائے گا اور جو شخص نیا کپڑا پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے عوض استبرق پہنائے گا۔

(۳۵۸٥۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ آذَنَهُ ضَيْفٌ ، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلاَّ قُوتَهُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ ، فَقَالَ : لاِمْرَأَتِهِ : نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِءَ السِّرَاجَ ، قَالَ : فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾. (بخاری ۳۷۹۸۔ مسلم ۱۷۲)

(۳۵۸۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی کے پاس ایک مہمان نے اجازت طلب کی۔ اُس انصاری

کے پاس صرف اپنے اور اپنے بچوں کے لیے کھانا تھا۔ تو اس نے اپنی بیوی سے کہا: بچوں کو سلا دو اور چراغ بجھا دو۔ راوی کہتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾.

(٣٥٨٥١) حدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ تَقُولُ الْمَلاَئِكَةُ : مَا قَدَّمَ وَيَقُولُ النَّاسُ : مَا تَرَكَ.

(۳۵۸۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب میت مرجاتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں اس نے آگے کیا بھیجا؟ اور لوگ کہتے ہیں اس نے پیچھے کیا چھوڑا۔

(٣٥٨٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ ، قَالَ : مَرَرْت مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى نَخْلٍ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ أَطْعِمْنَا مِنْ تَمْرٍ لاَ يَأْبُرُهُ بَنُو آدَمَ.

(۳۵۸۵۲) حضرت عبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ کے ہمراہ ایک کھجور کے درخت کے پاس سے گزرا تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ! ہمیں وہ کھجور کھلا جس کو بنی آدم نے نہ لگایا ہو۔

(٣٥٨٥٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى طَلْحَةَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ تَطْعَمُ النَّارُ رَجُلاً بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ أَبَدًا حَتَّى يُرَدَّ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ ، وَلاَ يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرَيْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَبَدًا.

(۳۵۸۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص خوف خدا کی وجہ سے رویا اس کو جہنم کی آگ تب تک نہ کھائے گی جب تک کہ دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے اور کسی بندہ مسلم کے نتھنوں میں راہِ خدا کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی جمع نہیں ہو سکتا۔

(٣٥٨٥٤) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : مَنْ أَطْفَأَ عَنْ مُؤْمِنٍ سَيِّئَةً فَكَأَنَّمَا أَحْيَا مَوْؤُودَةً.

(۳۵۸۵۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی مومن سے برائی دور کرتا ہے تو گویا اس نے زندہ درگور ہونے والی بچی کو زندہ کیا۔

(٣٥٨٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ خَيْرَ فِي فُضُولِ الْكَلاَمِ.

(۳۵۸۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فضول کلام میں کوئی بہتری نہیں۔

(٣٥٨٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . قَالَ . مَرَّ رَجُلٌ عَلَى كَلْبٍ مُضْطَجِعٍ عِنْدَ قَلِيبٍ قَدْ كَادَ أَنْ يَمُوتَ مِنَ الْعَطَشِ ، فَلَمْ يَجِدْ مَا يَسْقِيهِ فِيهِ ، فَنَزَعَ

خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ وَيَسْقِيهِ فَحَاسَبَهُ اللَّهُ بِهِ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

(۳۵۸۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی قلیب کے پاس ایک گرے ہوئے کتے کے پاس سے گزرا جو کتا پیاس کی وجہ سے موت کے قریب تھا۔ اس آدمی نے پانی پلانے کے لیے کچھ نہیں پایا تو اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس کے لیے چلو بھرا اور اس کو پلایا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کا حساب فرمایا اور اس کو جنت میں داخل فرما دیا۔

(۳۵۸۵۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَاحْتَضَنْته مِنْ خَلْفِهِ وَقُلْتُ : اللَّهُمَّ اشْفِ أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اشْدُدْ.

(۳۵۸۵۷) حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا جبکہ وہ مریض تھے۔ میں نے ان کو پیچھے سے گود میں لے لیا اور میں نے کہا اے اللہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو شفا دے دے۔ تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ! اور شدید فرما۔

(۲۲) كلام عبدِ اللهِ بنِ عمرٍو رضي الله عنه

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا کلام

(۳۵۸۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يَقُولُ : دَعْ مَا لَسْت مِنْهُ فِي شَيْءٍ ، وَلاَ تَنْطِقْ فِيمَا لاَ يَعْنِيكَ ، وَاخْزُنْ لِسَانَك كَمَا تَخْزُنُ نَفَقَتَك.

(۳۵۸۵۸) حضرت حمید بن ہلال سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کہا کرتے تھے کہ جس کام سے تمہیں غرض نہیں ہے اس کو چھوڑ دو اور غیر متعلق معاملات میں گفتگو نہ کرو اور تم اپنی زبان کو یونہی خزانہ رکھو جس طرح تم اپنے خرچوں کو خزانہ رکھتے ہو۔

(۳۵۸۵۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ الْكَلاَعِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَائِذٍ الأَزْدِيِّ ، عَنْ غُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : جَلَسْت أَنَا وَأَصْحَابٌ لِي إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : فَسَمِعْته يَقُولُ : إنَّ الْعَبْدَ إذَا وُضِعَ فِي الْقَبْرِ كَلَّمَهُ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ آدَمَ ، أَلَمْ تَعْلَمْ أَنِّي بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَبَيْتُ الظُّلْمَةِ وَبَيْتُ الْحَقِ ، يَا ابْنَ آدَمَ ، مَا غَرَّك بِي ، قَدْ كُنْت تَمْشِي حَوْلِي فِدَادًا ، قَالَ : فَقُلْتُ لِغُطَيْفٍ : يَا أَبَا أَسْمَاءَ ، مَا فِدَادًا ، قَالَ : اختيالاً ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبِي وَكَانَ أَسَنَّ مِنِّي : فَإِذَا كَانَ مُؤْمِنًا ، قَالَ : وُسِّعَ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَجُعِلَ مَنْزِلُهُ أَخْضَرَ ، وَعُرِجَ بِنَفْسِهِ إلَى الْجَنَّةِ.

(۳۵۸۵۹) حضرت غطیف بن حارث کندی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے کچھ ساتھی حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں حاضر تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا کہ جب بندہ کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر اس سے کلام کرتی

ہے۔ اور کہتی ہے: اے آدم کے بیٹے! کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میں تنہائی کا گھر ہوں اور ظلمت کا گھر ہوں اور حقیقت کا گھر ہوں؟ اے آدم کے بیٹے! تجھے کس چیز نے میرے ساتھ دھوکہ میں ڈالا تھا؟ تم میرے گرد فداداً چلتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت غطیف سے پوچھا: اے ابواسماء! فداداً کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یعنی تکبر کے ساتھ۔ حضرت غطیف سے میرے ساتھی نے ...... جو عمر میں مجھ سے بڑا تھا ...... کہا۔ اگر وہ شخص مومن ہو؟ غطیف نے کہا: اس کے لیے اس کی قبر کو وسیع کر دیا جاتا ہے اور اس کی منزل کو سرسبز کر دیا جاتا ہے اور اس کے نفس کو جنت کی طرف بلند کر دیا جاتا ہے۔

(۳۵۸٦۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : تُجْمَعُونَ جَمِيعًا فَيُقَالَ : أَيْنَ فُقَرَاءُ هَذِهِ الأُمَّةِ وَمَسَاكِينُهَا فَيَبْرُزُونَ ، قَالَ : فَيُقَالَ : مَا عِنْدَكُمْ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : يَا رَبَّنَا ، ابْتُلِينَا فَصَبَرْنَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ ، قَالَ : وَأُرَاهُ ، قَالَ : وَوَلَّيْتَ الأَمْوَالَ وَالسُّلْطَانَ غَيْرَنَا ، قَالَ : فَيُقَالَ : صَدَقْتُمْ ، قَالَ : فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ سَائِرِ النَّاسِ بِزَمَانٍ ، وَتَبْقَى شِدَّةُ الْحِسَابِ عَلَى ذَوِي الأَمْوَالِ وَالسُّلْطَانِ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَئِذٍ ، قَالَ : يوضَعُ لَهُمْ كَرَاسِيُّ مِنْ نُورٍ وَيُظَلَّلُ عَلَيْهِمَ الْغَمَامُ ، وَيَكُونُ ذَلِكَ الْيَوْمُ أَقْصَرَ عَلَيْهِمْ مِنْ سَاعَةٍ مِنْ نَهَارٍ.

(۳۵۸٦۰) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: تم سب لوگوں کو اکٹھا جمع کیا جائے گا پھر کہا جائے گا۔ اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ چنانچہ وہ لوگ ظاہر ہوں گے کہا جائے گا تمہارے پاس کیا ہے؟ وہ لوگ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہمیں آزمائش میں ڈالا گیا لیکن ہم نے صبر کیا اور تو خوب جانتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میرے خیال میں یہ بھی کہا تھا کہ آپ نے مال اور سلطنت ہمارے علاوہ دیگر لوگوں کو دی۔ اس پر کہا جائے گا تم نے سچ کہا ہے۔ پس وہ لوگ باقی لوگوں سے کافی دیر پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور مال و سلطنت کے مالک حساب کی شدت میں باقی رہیں گے۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: اس دن اہل ایمان کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے لیے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان پر بادل سایہ فگن ہوں گے اور یہ دن ان پر دن کی ایک گھڑی سے بھی چھوٹا ہوگا۔

(۳۵۸٦۱) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : مَا مِنْ مَلأٍ يَجْتَمِعُونَ فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِي مَلأٍ أَعَزَّ مِنْ مَلَئِهِمْ وَأَكْرَمَ ، وَمَا مِنْ مَلأٍ يَتَفَرَّقُونَ لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ إِلاَّ كَانَ مَجْلِسُهُمْ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۸٦۲) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی جماعت بھی ایسی نہیں ہے جو جمع ہو اور اللہ کا ذکر کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایسی جماعت میں یاد کرتا ہے جو ان کی جماعت سے معزز اور مکرم ہوتی ہے اور کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو جدا ہو جبکہ اس نے خدا کا ذکر نہ کیا ہو مگر یہ کہ یہ مجلس قیامت کے دن ان پر حسرت کا ذریعہ ہوگی۔

(۳۵۸٦۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، قَالَ :

أَرْسَلْنَا امْرَأَةً إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو تَسْأَلُهُ : مَا الذَّنْبُ الَّذِي لاَ يَغْفِرُهُ اللَّهُ ؟ قَالَ : مَا مِنْ ذَنْبٍ ، أَوْ عَمَلٍ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ يَتُوبُ مِنْهُ عَبْدٌ إِلَى اللهِ تَعَالَى قَبْلَ الْمَوْتِ إِلاَّ تَابَ عَلَيْهِ.

(۳۵۸۶۲) حضرت ابوعثمان نہدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک عورت کو حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس یہ سوال کرنے بھیجا کہ وہ کون سا گناہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا؟ انہوں نے فرمایا: زمین وآسمان کے درمیان کوئی گناہ یا عمل ایسا نہیں ہے کہ جس پر آدمی موت سے پہلے اللہ سے توبہ کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں۔

(۳۵۸۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ يَلْقَى اللَّهَ بِذَنْبٍ إِلاَّ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا ، ثُمَّ تَلاَهُ : ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ ثُمَّ رَفَعَ شَيْئًا صَغِيرًا مِنَ الأَرْضِ ، فَقَالَ : مَا كَانَ مَعَهُ مِثْلُ هَذَا ، ثُمَّ ذُبِحَ ذَبْحًا.

(۳۵۸۶۳) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہر آدمی اللہ تعالیٰ سے کسی گناہ کے ساتھ ملاقات کرے گا مگر یحییٰ بن زکریا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی ﴿وَسَيِّدًا وَحَصُورًا﴾ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے زمین سے ایک چھوٹی سی چیز اٹھائی اور فرمایا: ان کے پاس اس کے بقدر بھی (جرم) نہ تھا پھر بھی انہیں ذبح کر دیا گیا۔

(۳۵۸۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَى الْمُصْحَفِ ، قَالَ : قُلْتُ : أَيُّ شَيْءٍ الَّذِي تَقْرَأُ ؟ قَالَ : حِزْبِي الَّذِي أَقُومُ بِهِ اللَّيْلَةَ.

(۳۵۸۶۴) حضرت خیثمہ، حضرت عبداللہ بن عمرو کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جبکہ آپ قرآن مجید کو دیکھ رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کیا پڑھ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اپنا وہ پارہ جو میں نے آج رات قیام میں پڑھنا ہے۔

(۳۵۸٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ وَبَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ إِذْ شَهِقَتْ ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّهَا لَتَعُوذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ الْكُبْرَى ، أَوْ قَالَ : مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ : قَالَ : فَرَأَى الْقَمَرَ حِينَ جَنَحَ لِلْغُرُوبِ ، فَقَالَ : وَاللهِ إِنَّهُ لَيَبْكِي الآنَ.

(۳۵۸۶۵) حضرت ابوعمران سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سامنے آگ تھی کہ اچانک میرا سانس گھٹنے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یہ آگ بھی اللہ تعالیٰ سے بڑی آگ...... یا فرمایا جہنم کی آگ...... سے پناہ مانگتی ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے چاند کو غروب ہوتے وقت جھک کر دیکھا تو فرمایا: بخدا! یہ اس وقت رو رہا ہے۔

(۳۵۸٦٦) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : لَوَدِدْتُ أَنِّي هَذِهِ الشَّجَرَةُ.

(۳۵۸۶۶) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میں یہ درخت ہوتا۔

(۳۵۸۶۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ قَمْطَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ ، فَإِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ يُخَلَّى سربه ، يَسْرَحُ حَيْثُ شَاءَ. (مسلم ۲۲۷۲)

(۳۵۸۶۷) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔ پس جب مومن کو موت آتی ہے تو اس کو آزاد کر دیا جاتا ہے کہ وہ جہاں چاہے، سیر کرے۔

(۲۳) كلام النّعمانِ بنِ بشِيرٍ رضى الله عنه

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۸۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ سَمِعْته يَقُولُ : مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَمَثَلُ الْمَوْتِ مَثَلُ رَجُلٍ كَانَ لَهُ ثَلاَثَةُ أَخِلاَءٍ ، فَقَالَ لأَحَدِهِمْ : مَا عِنْدَكَ ، فَقَالَ : عِنْدِى مَالُك فَخُذْ مِنْهُ مَا شِئْت ، وَمَا لَمْ تَأْخُذْ فَلَيْسَ لَك ، ثُمَّ قَالَ لِلآخَرِ : مَا عِنْدَكَ ، قَالَ : أَقُومُ عَلَيْك فَإِذَا مِتّ دَفَنْتُك وَخَلَّيْتُك ، ثُمَّ قَالَ لِلثَّالِثِ : مَا عِنْدَكَ ، فَقَالَ : أَنَا مَعَك حَيْثُمَا كُنْت ، قَالَ : فَأَمَّا الأَوَّلُ فَمَالُهُ ، مَا أَخَذَ فَلَهُ ، وَمَا لَمْ يَأْخُذْ فَلَيْسَ لَهُ ، وَأَمَّا الثَّانِي فَعَشِيرَتُهُ ، إذَا مَاتَ قَامُوا عَلَيْهِ ، ثُمَّ خَلَّوْهُ ، وَأَمَّا الثَّالِثُ : فَعَمَلُهُ حَيْثُمَا كَانَ ؛ كَانَ مَعَهُ وَحَيْثُمَا دَخَلَ دَخَلَ مَعَهُ.

(۳۵۸۶۸) حضرت سماک، حضرت نعمان بن بشیر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے انہیں کہتے سنا۔ ابن آدم اور موت کی مثال یہ ہے جیسے ایک آدمی کے تین دوست ہوں۔ وہ ان میں سے ایک دوست سے کہے۔ تیرے پاس کیا ہے؟ وہ دوست کہے۔ میرے پاس تیرا مال ہے۔ پس تو اس میں سے جو چاہے لے لے اور جو تو نہ لے سکے تو پھر وہ تیرا نہیں ہے۔ پھر اس آدمی نے دوسرے سے پوچھا۔ تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا جب تو مرجائے گا تو میں تجھے دفن کروں گا اور تجھے اکیلا چھوڑ دوں گا۔ پھر اس آدمی نے تیسرے سے کہا۔ تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا: تم جہاں ہو گے میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ حضرت نعمان نے فرمایا: پس پہلا دوست اس کا مال ہے کہ جو اس نے لے لیا وہ اس کا ہے اور جو اس نے نہ لیا وہ اس کا نہیں ہے اور جو دوسرا ہے وہ اس کا قبیلہ، برادری ہے۔ جب یہ مرجائے گا تو یہ اس کے پاس رہیں گے پھر اس کو اکیلا چھوڑ دیں گے اور تیسرا اس کا عمل ہے جو اس کے ساتھ ہوگا وہ جہاں بھی ہو اور جہاں وہ جائے گا یہ بھی ساتھ جائے گا۔

(۳۵۸۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ : إنَّ الْهَلَكَةَ كُلَّ الْهَلَكَةِ أَنْ تَعْمَلَ عَمَلَ السُّوءِ فِي زَمَانِ الْبَلاَءِ.

(۳۵۸۶۹) حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں بیشک مکمل ہلاکت ہے یہ بات کہ تم آزمائش کے زمانہ میں عمل کرو۔

(۳۵۸۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي حِبَّانُ بْنُ زَيْدٍ الشَّرْعَبِيُّ ، قَالَ وَكَانَ وُدًّا لِلنُّعْمَانِ ، وَكَانَ النُّعْمَانُ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى النَّبْكِ ، قَالَ :فَسَمِعَ النُّعْمَانَ يَقُولُ :أَلاَ إِنَّ عُمَّالَ اللهِ ضَامِنُونَ عَلَى اللهِ ، أَلاَ إِنَّ عُمَّالَ بَنِي آدَمَ لاَ يَمْلِكُونَ ضَمَانَهُمْ ، قَالَ :فَلَمَّا نَزَلَ النُّعْمَانُ ، عَنْ مِنْبَرِهِ أَتَاهُ فَاسْتَعْفَى ، فَقَالَ :مَا لَكَ ، قَالَ :سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا.

(۳۵۸۷۰) حضرت حبان بن زید بیان کرتے ہیں...... یہ حضرت نعمان کے بہت دوست تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مقامِ نبک پر عامل مقرر کیا تھا...... کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نعمان کو کہتے سنا خبردار! خدا کے عمال خدا پر ضامن ہوں گے۔ خبردار! بنی آدم کے عمال۔ اپنے ضمان کے مالک نہیں ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں پھر جب حضرت نعمان اپنے منبر سے اُترے تو یہ ان کے پاس آئے اور ان کو استعفیٰ دینا چاہا انہوں نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے آپ کو یوں یوں کہتے سنا ہے۔

(٢٤) كلام عبدِ اللهِ بنِ رواحة رضى الله عنه

حضرت عبداللہ بن رواحہ کا کلام

(۳۵۸۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ :أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ، فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِي وَتَقُولُ :وَأَخَاهُ ، وَا كَذَا وَا كَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ حِينَ أَفَاقَ :مَا قُلْتُ شَيْئًا إِلاَّ قِيلَ لِي :أَنْتَ كَذَاكَ.

(۳۵۸۷۱) حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کیا اور کہنے لگیں۔ ہائے بھائی! ہائے یہ! ہائے یہ۔ مختلف باتیں ان کے بارے میں شمار کرنے لگی۔ پھر جب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوا تو فرمایا: تم نے جو بات بھی کہی تو (مجھے) کہا گیا کیا تم ایسے ہو؟"

(۳۵۸۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ بَكَى فَبَكَتِ امْرَأَتُهُ ، فَقَالَ لها :مَا يُبْكِيكِ ؟ قَالَتْ :رَأَيْتُكَ تَبْكِي فَبَكَيْتُ ، فَقَالَ :إِنِّي أُنْبِئْتُ أَنِّي وَارِدٌ وَلَمْ أُنَبَّأْ أَنِّي صَادِرٌ.

(۳۵۸۷۲) حضرت قیس سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ روئے تو ان کی بیوی بھی رو پڑی۔ انہوں نے بیوی سے پوچھا تمہیں کس بات نے رلایا؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں نے آپ کو روتے دیکھا تو میں بھی رو پڑی۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: مجھے یہ خبر دی گئی ہے کہ میں وارد ہوں گا لیکن مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ میں صادر (عبور کروں گا) ہوں گا۔

(۳۵۸۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى التَّيْمِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ :قَالَ :عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لاَ تَرْتَدُّ وَنَعِيمًا لاَ يَنْفَدُ

(۳۵۸۷۳) حضرت ربعی بن حراش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں آپ

سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو غیر متغیر ہو اور ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو نہ ختم ہو۔

(٣٥٨٧٤) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ كَانَ لَهُ مَسْجِدَانِ :مَسْجِدٌ فِي بَيْتِهِ ، وَمَسْجِدٌ فِي دَارِهِ ، إذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي فِي بَيْتِهِ، وَإِذَا دَخَلَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي فِي دَارِهِ، وَكَانَ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ أَنَاخَ.

(۳۵۸۷۴) حضرت عبداللہ بن رواحہ کی بیوی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی دو مسجدیں تھیں۔ ایک ان کے گھر میں اور ایک ان کے کمرہ میں جب وہ باہر آنا چاہتے تو وہ اپنے کمرے والی مسجد میں نماز ادا کرتے اور جب وہ اندر آنا چاہتے تو پھر اپنی گھر والی مسجد میں نماز پڑھتے اور ان کو جہاں بھی نماز پالیتی وہ جانور بٹھالیتے۔

(٢٥) كلام أبي أمامة رضي الله عنه

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا کلام

(٣٥٨٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيمَانَ.

(۳۵۸۷۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے لیے محبت کرے اور اللہ کے لیے نفرت کرے اور اللہ کے لیے دے اور اللہ کے لیے روکے تو تحقیق (اس کا) ایمان کامل ہوگیا۔

(٣٥٨٧٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ :لاَ يَدْخُلُ النَّارَ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ إِلاَّ مَنْ شَرَدَ عَلَى اللهِ شِرَادَ الْبَعِيرِ.

(۳۵۸۷۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس اُمت میں سے جہنم میں صرف وہ شخص داخل ہوگا جو اونٹ کے نافرمان ہونے کی طرح خدا کی اطاعت سے نکلے گا۔

(٣٥٨٧٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي حَرِيز ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ : اقْرَؤُوا الْقُرْآنَ ، لاَ تَغُرَّنَّكُمْ هَذِهِ الْمَصَاحِفُ الْمُعَلَّقَةُ ؛ فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُعَذِّبُ قَلْبًا وَعَى الْقُرْآنَ.

(۳۵۸۷۷) حضرت ابوامامہ کہتے ہیں تم لوگ قرآن کی قراءت کرو۔ تمہیں یہ لٹکے ہوئے قرآنِ مجید کے نسخے دھوکہ میں نہ ڈال دیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے دل کو عذاب نہیں دے گا جس نے قرآن کو محفوظ کیا ہو۔

(٣٥٨٧٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي جَرِيرٌ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو أُمَامَةَ يُحَدِّثُنَا الْحَدِيثَ كَالرَّجُلِ الَّذِي عَلَيْهِ أَنْ يُؤَدِّيَ مَا سَمِعَ.

(۳۵۸۷۸) حضرت حبیب بن عبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ ہمیں اس آدمی کی طرح حدیث بیان

کرتے تھے جس پر اپنے سنے ہوئے کی ادائیگی لازم ہو۔

(٣٥٨٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْمَدَنِيِّ ، قَالَ : كَانَ أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْقَبَ رِدَائَهُ خَلْفَهُ عَلَى رَحْلِهِ ، فَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ حَاجٍّ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي أُمَامَةَ.

(۳۵۸۷۹) حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ مدنی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت ابوامامہ باہلی نے اپنی چادر کو اپنی سواری کے پیچھے ٹیک بنایا ہوا تھا تو میں نے حضرت ابن عمر کو کہتے سنا جو شخص کسی حاجی کی طرف دیکھ کر خوشی محسوس کرتا ہے تو اس کو ابوامامہ کی طرف دیکھنا چاہیے۔

(٣٦) كلام عائشة رضي الله عنها

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کلام

(٣٥٨٨٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : وَدِدْتُ أَنِّي إِذَا مِتُّ كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا.

(۳۵۸۸۰) حضرت عائشہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتی تھیں میں یہ بات پسند کرتی ہوں کہ جب میں مرجاؤں تو میں بھولی بسری ہو جاؤں۔

(٣٥٨٨١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ مَوْلَى زَائِدَةَ ، أَنَّ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : يَا لَيْتَهَا شَجَرَةٌ تُسَبِّحُ وَتَقْضِي مَا عَلَيْهَا ، وَأَنَّهَا لَمْ تُخْلَقْ.

(۳۵۸۸۱) حضرت اسحق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کاش کہ وہ ایک درخت ہوتیں جو تسبیح کرتا اور اپنی مدت پوری کرتا اور یہ پیدا ہی نہ ہوتیں۔

(٣٥٨٨٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عِرَاكٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ : يَا لَيْتَنِي لَمْ أُخْلَقْ.

(۳۵۸۸۲) حضرت عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سنا: اے کاش کہ میں پیدا ہی نہ کی جاتی۔

(٣٥٨٨٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : أَقِلُّوا الذُّنُوبَ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَلْقَوُا اللَّهَ بِشَيْءٍ يُشْبِهُ قِلَّةَ الذُّنُوبِ.

(۳۵۸۸۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم گناہ کم کرو۔ کیونکہ تم ہرگز خدا کو قلت ذنوب کے مشابہ کسی چیز کے ساتھ نہ ملو گے۔

(۳۵۸۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِنَّكُمْ لَتَدَعُونَ أَفْضَلَ الْعِبَادَةِ التَّوَاضُعَ.

(۳۵۸۸۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ تم لوگوں نے افضل عبادت یعنی تواضع کو چھوڑ دیا ہے۔

(۳۵۸۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ تَمِيمٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ تَقْسِمُ سَبْعِينَ أَلْفًا وَهِيَ تُرَقِّعُ دِرْعَهَا.

(۳۵۸۸۵) حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ستر ہزار تقسیم کرتی تھیں لیکن اپنے دوپٹہ کو پیوند لگاتی تھیں۔

(۳۵۸۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ.

(۳۵۸۸۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جس سے قیامت کے دن حساب میں مناقشہ کیا گیا تو اس کو معافی نہیں ملے گی۔

(۳۵۸۸۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو السَّفَرِ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : إِنَّ النَّاسَ قَدْ ضَيَّعُوا أَعْظَمَ دِينِهِمْ : الْوَرَعَ.

(۳۵۸۸۷) حضرت ابوالسفر کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لوگوں نے اپنے دین کا بڑا حصہ یعنی ورع کو ضائع کر دیا ہے۔

(۳۵۸۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ فَوْقَ ثَلاَثٍ. (بخاری ۵۴۲۳۔ مسلم ۲۲۸۲)

(۳۵۸۸۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ آل محمد ﷺ نے تین دن سے زیادہ گندم کا آٹا سیر ہو کر نہیں کھایا۔

(۳۵۸۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنَّا نَلْبَثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ ، مَا هُوَ إِلاَّ التَّمْرُ وَالْمَاءُ. (بخاری ۶۴۵۸۔ مسلم ۲۲۸۲)

(۳۵۸۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ ہم مہینہ مہینہ اس حالت میں گزارتے کہ ہم آگ نہیں جلاتے تھے۔ کھانا صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔

(۳۵۸۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لاَ يُحَاسَبُ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، ثُمَّ قَرَأَتْ : ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ ثُمَّ قَرَأَتْ :

﴿یُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِیمَاهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِی وَالأَقْدَامِ﴾.

(۳۵۸۹۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جس سے بھی قیامت کے دن حساب نہیں ہوا مگر یہ کہ وہ جنت میں داخل ہوگا پھر آپ رضی اللہ عنہا نے آیات قراءت کیں: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِیَ کِتَابَهُ بِیَمِینِهِ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَسِیرًا﴾ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿یُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِیمَاهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِی وَالأَقْدَامِ﴾

(۳۵۸۹۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِذَا تَمَنَّى أَحَدُکُمْ فَلْیُکْثِرْ فَإِنَّمَا یَسْأَلُ رَبَّهُ.

(۳۵۸۹۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب تم میں سے کوئی تمنا کرے تو اس کو خوب کرنی چاہیے کیونکہ وہ اپنے رب ہی سے سوال کرتا ہے۔

(۳۵۸۹۲) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِیمَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : وَدِدْتُ أَنِّی وَرَقَةٌ مِنْ هَذَا الشَّجَرِ.

(۳۵۸۹۲) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میں اس درخت کا پتہ ہوتی۔

(۳۵۸۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَقَدْ تُوُفِّیَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا فِی رَفِّی شَیْءٌ یَأْکُلُهُ ذُو کَبِدٍ إِلاَّ شَطْرُ شَعِیرٍ فِی رَفٍّ لِی. (مسلم ۲۲۸۲)

(۳۵۸۹۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات اس حالت میں ہوئی کہ میری الماری میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جس کو جاندار کھا سکے سوائے چند جو کے جو میری الماری میں تھے۔

(۳۵۸۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِی جَرِیرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِی مُلَیْکَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ : یُسَلَّطُ عَلَى الْکَافِرِ فِی قَبْرِهِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ ، فَیَأْکُلُ لَحْمَهُ مِنْ رَأْسِهِ إِلَى رِجْلَیْهِ ، ثُمَّ یُکْسَى اللَّحْمَ فَیَأْکُلُ مِنْ رِجْلَیْهِ إِلَى رَأْسِهِ ، ثُمَّ یُکْسَى اللَّحْمَ فَیَأْکُلُ مِنْ رَأْسِهِ إِلَى رِجْلَیْهِ فَهُوَ کَذَلِکَ.

(۳۵۸۹۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کافر پر اس کی قبر میں اس پر گنجا سانپ مسلط کیا جاتا ہے۔ پس وہ اس کے سر سے لے کر اس کے پاؤں تک گوشت کھالے گا۔ پھر گوشت چڑھایا جائے گا پھر وہ اس کے پاؤں سے اس کے سر تک کھالے گا پھر گوشت چڑھایا جائے گا پھر وہ اس کے سر سے لے کر اس کے پاؤں تک کھالے گا۔ پھر یہی معاملہ ہوگا۔

(۳۵۸۹۵) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ أَبِی خَالِدٍ ، عَنْ قَیْسِ بْنِ أَبِی حَازِمٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَیْتنَا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا زَادٌ إِلاَّ وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهَذَا السَّمُرُ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ، مَا لَهُ خِلْطٌ ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ یُعَزِّرُونَنِی عَلَى الدِّینِ ، لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَخَسِرَ عَمَلِی. (بخاری ۳۷۲۸۔ ۲۲۷۷)

(۳۵۸۹۵) حضرت سعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس سبزیوں کے پتوں اور اس کیکر کے علاوہ کوئی زادِ راہ نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے ایک بکری کے پاخانہ کی طرح پاخانہ کرتا تھا۔ جس میں کوئی پھوک نہیں ہوتا تھا۔ پھر بنو اسد مجھے دین کے معاملہ پر تعزیر کرنے لگے ہیں۔ تب میں خائب ہوں گا اور میرا عمل خسارہ والا ہوگا۔

(٣٥٨٩٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بن أبی حازم ، قَالَ :قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ : مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَبِيءٌ مِنْ عَمَلٍ صَالِحٍ فَلْيَفْعَلْ.

(۳۵۸۹۶) حضرت زبیر بن عوام فرماتے ہیں جو شخص تم میں سے نیک عمل کو مخفی رکھ سکے تو اس کو یہ کام کرنا چاہیے۔

(٣٥٨٩٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ رَجُلاً مِنْ جُهَيْنَةَ قُلْتُ :مَا بَالُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنْبَهَ أَصْحَاب رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرًا ، قَالَ :إِنَّهُ لَمْ يَجْرِ مَجْرَاهُمْ فَسَخطَ.

(۳۵۸۹۷) حضرت صالح بن ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی سے سوال کیا۔ زید بن خالد جہنی کا کیا معاملہ ہے؟ (شیخ محمد عوامہ کے مطابق اگلی عبارت کا مفہوم واضح نہیں اور نسخوں میں اضطراب ہے)

(٣٥٨٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، أَنَّهُ قَالَ لِقَوْمِهِ وَهُوَ يَعِظُهُمْ :مَا أَنْتَ إِلاَّ كَالنَّعَامِ اسْتُثِيرتْ وَاتَّخذوا ظَهْرًا ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا الظَّهْرَ فَعَلَيْكُمْ ، وَإِنَّ أول الأَرْضِ خَرَابًا يُسْرَاهَا ، ثُمَّ تَتْبَعُهَا يُمْنَاهَا ، وَالْمَحْشَرُ هَاهُنَا وَأَنَا بِالأَثَرِ.

(۳۵۸۹۸) حضرت جریر کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اپنی قوم کو وعظ کرتے ہوئے فرماتے ہیں تم اس شتر مرغ کی طرح ہو جسے اڑا دیا گیا ہو، تم جانور کی سواری کو لازم پکڑو اگر وہ نہ ملے تو اپنا انتظام کرو۔ اور بیشک خرابی کے اعتبار سے سب سے پہلی زمین بائیں جانب والی ہوگی پھر اس کے بعد پیچھے دائیں جانب والی ہوگی۔ اور محشر یہاں ہوگا اور ہم پیچھے ہوں گے۔

(٣٧) كلام أنسِ بنِ مالكٍ رضى الله عنه

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا کلام

(٣٥٨٩٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَطَاءٍ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :لاَ يَتَّقِي اللَّهَ عَبْدٌ حَتَّى يَخزنَ مِنْ لِسَانِهِ.

(۳۵۸۹۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں بندہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا جب تک کہ وہ اپنی زبان کو خزانہ نہ کرے۔

(۳۵۹۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَيْدِى حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا. (ترمذی ۳۶۱۸۔ احمد ۲۶۸)

(۳۵۹۰۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی تدفین) سے ابھی ہاتھ نہیں جھاڑے تھے کہ ہمارے دل ہمیں منکر لگنے لگے۔

(۳۵۹۰۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْجَلْدُ بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ : قَالَ لِى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : لَمْ أَرَ مِثْلَ الَّذِى بَلَغَنَا عَنْ رَبِّنَا لَمْ نَخْرُجْ لَهُ ، عَنْ كُلِّ أَهْلٍ وَمَالٍ أَنْ تَجَاوَزَ لَنَا عَمَّا دُونَ الْكَبَائِرِ فَمَا لَنَا وَلَهَا ، قَوْلُ اللَّهِ : ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلاً كَرِيمًا﴾. (ابن جریر ۴۴)

(۳۵۹۰۱) حضرت معاویہ بن قرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے مجھے کہا ہمیں اپنے پروردگار کی طرف سے جو بات پہنچی ہے میں تو اس کی مثال ہی نہیں دیکھتا۔ ہم اس کے لیے اپنے سارے اہل و مال سے نہیں نکلے۔ اگر وہ ہمارے لیے کبائر سے کم درجہ کو درگزر کر دے تو پھر ہمیں کیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلاً كَرِيمًا﴾.

(۳۵۹۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، أَنَّ أَنَسًا كَانَ يَقُولُ : مَا مِنْ رَوْحَةٍ ، وَلاَ غَدْوَةٍ إِلاَّ تُنَادِى كُلُّ بُقْعَةٍ جَارَتَهَا يَا جَارَتِى ، متى مَرَّ بِكَ الْيَوْمَ نَبِىٌّ ، أَوْ صِدِّيقٌ ، أَوْ عَبْدٌ ذَاكِرٌ لِلَّهِ عَلَيْكِ فَمِنْ قَائِلَةٍ : نَعَمْ ، وَمِنْ قَائِلَةٍ : لاَ .

(۳۵۹۰۲) حضرت محمد بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کوئی صبح یا کوئی شام نہیں گزرتی مگر یہ کہ زمین کا ٹکڑا، اپنے ساتھ والے ٹکڑے کو آواز دیتا ہے۔ اے میرے ساتھی! آج کے دن کب تیرے پاس سے نبی، صدیق یا خدا کو یاد کرنے والے کا گزر ہوا ہے؟ پس بعض ٹکڑے کہتے ہیں ہاں اور بعض ٹکڑے کہتے ہیں نہیں۔

(۳۵۹۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ بَشِيرٍ ، عَنْ أَنَسٍ فِى قَوْلِهِ : ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ قَالَ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ.

(۳۵۹۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ارشادِ خداوندی ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔

(۳۵۹۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَنِ اتَّخَذَ أَخًا فِى اللهِ بَنَى الله لَهُ بُرْجًا فِى الْجَنَّةِ، وَمَنْ لَبِسَ بِأَخِيهِ ثَوْبًا أَلْبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبًا فِى النَّارِ، وَمَنْ أَكَلَ بِأَخِيهِ أُكْلَةً آكَلَهُ اللَّهُ بِهَا أُكْلَةً فِى النَّارِ، وَمَنْ قَامَ بِأَخِيهِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ أَقَامَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ. (بخاری ۲۴۰۔ ابو داؤد ۴۸۴۷)

(۳۵۹۰۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص (کسی کو) اللہ کے لیے بھائی بناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک برج تعمیر کرتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی پر طعن کر کے دنیا حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کا لباس پہنائیں گے اور جو شخص اپنے بھائی پر طعن کر کے کچھ کھائے گا تو حق تعالیٰ اس کو جہنم میں کھلائیں گے اور جو شخص اپنے بھائی پر طعن کر کے شہرت اور ریا کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو رسوائی اور دکھلاوے کی جگہ کھڑا کرے گا۔

(۳۵۹۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَا الْتَقَى رَجُلاَنِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْتَرَقَا حَتَّى يَدْعُوَا بِدَعْوَى وَيَذْكُرَا اللَّهَ.

(۳۵۹۰۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی دو آدمی بھی باہم ملتے تو وہ خدا کے ذکر اور باہم دعوت کے بعد جدا ہوتے تھے۔

(۳۵۹۰۶) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً.

(۳۵۹۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر تم وہ کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم رونا زیادہ کردو اور ہنسنا کم کردو۔

(۳۵۹۰۷) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، قَالَ : أَطَلْنَا الْحَدِيثَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَقَالَ : أَطَلْتُمَ الْحَدِيثَ الْبَارِحَةَ ، أَمَا إِنَّ حَدِيثَ أَوَّلِ اللَّيْلِ يُضِرُّ بِآخِرِهِ.

(۳۵۹۰۷) حضرت حمید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک رات لمبی گفتگو کی۔ پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا تم نے آج رات بہت لمبی گفتگو کی۔ خبردار! اول شب کی گفتگو آخر شب کے لیے نقصان دہ ہوتی ہے۔

(۳۵۹۰۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلاَثٌ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ يَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى وَاحِدٌ ، يَعْنِي عَمَلَهُ.

(۳۵۹۰۸) حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں تین چیزیں میت کے ساتھ جاتی ہیں۔ اس کے اہل، اس کے مال اور اس کے عمل۔ پھر اس کے اہل اور مال واپس لوٹ آتے ہیں اور ایک چیز یعنی اس کا عمل باقی رہتا ہے۔

(۳۵۹۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْهِقَانِي ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : مَا أَعْرِفُ شَيْئًا إِلاَّ الصَّلاَةَ.

(۳۵۹۰۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نماز کے علاوہ کسی چیز کو نہیں جانتا۔

(۳۵۹۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الإِيمَانِ وَحَلاَوَتَهُ : أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا ، وَأَنْ يُحِبَّ فِي اللهِ ، وَأَنْ

يَبْغَضَ فِي اللهِ ، وَأَنْ لَوْ أُوقِدَتْ لَهُ نَارٌ يَقَعُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُشْرِكَ بِاللهِ.

(۳۵۹۱۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو شخص ان کا حامل ہوگا وہ ایمان کی حلاوت پالے گا۔ یہ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ماسوا سے زیادہ محبوب رکھتا ہو۔ اور یہ کہ وہ اللہ کے لیے محبت کرے اور اللہ کے لیے نفرت کرے اور یہ کہ اگر اس کے لیے آگ جلائی جائے جس میں اس کو ڈالا جائے تو یہ اس کو خدا کے ساتھ شرک کرنے سے زیادہ محبوب ہو۔

(۳۵۹۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ دِرْهَمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ :﴿وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ﴾ قَالَ :كِتَابَهُ.

(۳۵۹۱۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی ﴿وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد اس کا نامہ اعمال ہے۔

(۲۸) كلام البراءِ بنِ عازِبٍ رضى الله عنه

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۹۱۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : ﴿تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلاَمٌ﴾ قَالَ :يَوْمَ يَلْقَوْنَ مَلَكَ الْمَوْتِ ، لَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ يَقْبِضُ رُوحَهُ إِلاَّ سَلَّمَ عَلَيْهِ.

(۳۵۹۱۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ارشاد خداوندی ﴿تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلاَمٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ وہ دن ہے جس میں وہ ملک الموت سے ملیں گے۔ کوئی مومن ایسا نہیں ہے جس کی روح وہ قبض کرے مگر یہ کہ وہ اس کو سلام کرتا ہے۔

(۳۵۹۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأعمش عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ فِي قَوْلِهِ :﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ :التَّثْبِيتُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا إِذَا جَاءَ الْمَلَكَانِ إِلَى الرَّجُلِ فِي الْقَبْرِ فَقَالاَ لَهُ :مَنْ رَبُّك ؟ فَقَالَ :رَبِّي اللَّهُ ، وَقَالاَ :مَا دِينُك ؟ قَالَ :دِينِي الإِسْلاَمُ ، قَالاَ :وَمَنْ نَبِيُّك ، قَالَ :مُحَمَّدٌ ، قَالَ :فَذَلِكَ التَّثْبِيتُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا.

(۳۵۹۱۳) حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد خداوندی ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ کے بارے میں فرمایا: ''دنیوی زندگی میں ثابت قدم رکھنے سے مراد یہ ہے کہ قبر میں جب دو فرشتے آدمی کے پاس آتے ہیں تو وہ دونوں اس آدمی سے کہتے ہیں: تیرا پروردگار کون ہے؟ وہ آدمی جواب دیتا ہے: میرا پروردگار اللہ ہے۔ پھر وہ دونوں پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ یہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ پھر یہ پوچھتے ہیں: تیرا نبی کون ہے؟ یہ جواب دیتا ہے

محمد ﷺ۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیوی زندگی میں ثابت قدمی سے یہی مراد ہے۔

(۳۵۹۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾ قَالَ : الأَمَانَةُ فِي الصَّلاَةِ ، وَالأَمَانَةُ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَالأَمَانَةُ فِي الْكَيْلِ ، وَالأَمَانَةُ فِي الْوَزْنِ ، وَأَعْظَمُ ذَلِكَ فِي الْوَدَائِعِ.

(۳۵۹۱۴) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾ فرمایا: نمازیں بھی امانت ہوتی ہیں۔ اور وزن میں بھی امانت ہوتی ہے اور جنابت کے غسل میں بھی امانت ہوتی ہے۔ ناپ میں بھی امانت ہوتی ہے اور سب سے بڑی ودیعتوں میں امانت ہوتی ہے۔

(۲۹) کلام ابنِ عبّاسٍ رضی اللہ عنہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۹۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَحِبَّ فِي اللهِ ، وَأَبْغِض فِي اللهِ ، وَوَالِ فِي اللهِ ، وَعَادِ فِي اللهِ ، فَإِنَّمَا تُنَالُ وِلاَيَةُ اللهِ بِذَلِكَ ، لاَ يَجِدُ رَجُلٌ طَعْمَ الإِيمَانِ وَإِنْ كَثُرَتْ صَلاَتُهُ وَصِيَامُهُ حَتَّى يَكُونَ كَذَلِكَ.

(۳۵۹۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں اللہ کے لیے محبت کرو۔ اللہ کے لیے نفرت کرو۔ خدا کے لیے دوستی کرو اور خدا کے لیے دشمنی کرو۔ کیونکہ خدا کی ولایت اسی سے حاصل ہوتی ہے۔ آدمی کی نمازیں اور روزے بہت زیادہ بھی ہو جائیں تو وہ تب تک ایمان کی حلاوت نہیں پاتا جب تک کہ وہ ایسا نہ ہو جائے۔

(۳۵۹۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قِيلَ لَهُ : رَجُلٌ كَثِيرُ الذُّنُوبِ كَثِيرُ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيْك ، أَوْ رَجُلٌ قَلِيلُ الذُّنُوبِ قَلِيلُ الْعَمَلِ ، قَالَ : مَا أَعْدِلُ بِالسَّلاَمَةِ شَيْئًا.

(۳۵۹۱٦) حضرت قاسم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا: زیادہ گناہوں والا، زیادہ عمل والا شخص آپ کو محبوب ہے یا کم گناہوں والا کم عمل والا شخص؟ انہوں نے فرمایا: میں سلامتی کو کسی بھی چیز کے برابر قرار نہیں دیتا۔

(۳۵۹۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : السَّمْتُ الصَّالِحُ وَالْهَدْىُ الصَّالِحُ وَالاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (احمد ۲۹۶)

(۳۵۹۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اچھی وضع قطع، اچھی چال ڈھال اور میانہ روی، نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

(۳۵۹۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ﴾ الآيَةُ ، قَالَ : يُنَادِي الرَّجُلُ أَخَاهُ ، وَيُنَادِي الرَّجُلَ الرَّجُلَ فَيَقُولُ : إِنِّي قَدِ احْتَرَقْتُ فَأَفِضْ عَلَيَّ مِنَ الْمَاءِ ، قَالَ : فَيُقَالُ له : أَجِبْهُ ، فَيَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ.

(۳۵۹۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اپنے بھائی کو آواز دے گا اور آدمی، آدمی کو آواز دے گا۔ آدمی کہے گا میں تو جل گیا ہوں۔ پس تم مجھ پر پانی بہاؤ۔ راوی کہتے ہیں اس آدمی سے کہا جائے گا تم اس کو جواب دو۔ وہ کہے گا: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ.

(۳۵۹۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ قَالَ : الشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ ، فَإِذَا سَهَا وَغَفَلَ وَسْوَسَ ، وَإِذَا ذَكَرَ اللَّهَ خَنَسَ.

(۳۵۹۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشادِ خداوندی ﴿الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ کے بارے میں منقول ہے انہوں نے فرمایا: شیطان، ابن آدم کے دل پر بیٹھا ہوتا ہے پس جب انسان بھولتا ہے اور غافل ہوتا ہے تو شیطان وسوسہ ڈالتا ہے اور جب آدمی خدا کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

(۳۵۹۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ﴿ذَلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ﴾ قَالَ : يَوْمُ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۹۲۰) حضرت ابن عباس سے ارشادِ خداوندی ﴿ذَلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: یہ قیامت کا دن ہے۔

(۳۵۹۲۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿آنَاءَ اللَّيْلِ﴾ قَالَ : جَوْفُ اللَّيْلِ.

(۳۵۹۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿آنَاءَ اللَّيْلِ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ رات کا درمیان ہے۔

(۳۵۹۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ : أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ، قَالَ : ذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ ، وَمَا جَلَسَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ يَتَعَاطَوْنَ فِيهِ كِتَابَ اللهِ فِيمَا بَيْنَهُمْ ، وَيَتَدَارَسُونَهُ إِلاَّ أَظَلَّتْهُمَ الْمَلاَئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا ، وَكَانُوا أَضْيَافَ اللهِ ، مَا دَامُوا فِيهِ ، حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ.

(۳۵۹۲۲) حضرت عنترہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کا ذکر سب سے بڑا عمل ہے۔ کوئی قوم کسی گھر میں بیٹھ کر آپس میں اللہ کی کتاب کی تدریس نہیں کرتے مگر یہ کہ فرشتے ان کو اپنے پروں کے ساتھ سایہ کر لیتے ہیں اور جب تک وہ اس عمل میں ہوتے ہیں وہ خدا کے مہمان ہوتے ہیں۔ یہاں

تک کہ وہ کسی دوسری بات میں لگ جائیں۔

(۳۵۹۲۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِي حَكِيمٍ الْبَارِقِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ قَالَ : نُفِخَ فِيهِ أَوَّلُ نَفْخَةٍ فَصَارُوا عِظَامًا وَرُفَاتًا ، ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ الثَّانِيَةُ، فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ.

(۳۵۹۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ فرمایا: اس دن پہلا صور پھونکا جائے گا تو لوگ ہڈیاں اور ریزے بن جائیں گے پھر اس میں دوسرا صور پھونکا جائے گا: فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ

(۳۵۹۲٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ﴾ قَالَ : يُحَرِّجُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ.

(۳۵۹۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے لیے یہ بات ممنوع قرار دے رہا ہے کہ تم اس کے مثل کو لوٹو۔

(۳۵۹۲٥) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ قَالَ : هَذَا تَحْرِيجٌ مِنَ اللهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَتَّقُوا وَيُصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِهِمْ.

(۳۵۹۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ارشادِ خداوندی (فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ) کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ خدا کی طرف سے ایمان والوں پر لازم ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور آپس میں صلح صفائی رکھیں۔

(۳۵۹۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ضَمِنَ اللَّهُ لِمَنِ اتَّبَعَ الْقُرْآنَ أَنْ لَا يَضِلَّ فِي الدُّنْيَا ، وَلَا يَشْقَى فِي الآخِرَةِ ، ثُمَّ تَلَا ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى﴾.

(۳۵۹۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی اتباع کرنے والے کے لیے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ وہ دنیا میں گمراہ نہ ہوگا اور آخرت میں شقی نہ بنے گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تلاوت فرمائی: ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى﴾.

(۳۵۹۲۷) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ﴾ قَالَ : أَعْوَانُ مَلَكِ الْمَوْتِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

(۳۵۹۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ارشادِ خداوندی ﴿تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ ملک الموت کے معاونین فرشتے ہیں۔

(۳۵۹۲۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿إِذَا وَقَعَتِ

الْوَاقِعَةُ﴾ قَالَ :يَوْمُ الْقِيَامَةِ ﴿لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ﴾ قَالَ :تَخْفِضُ نَاسًا وَتَرْفَعُ آخَرِينَ.

(۳۵۹۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ﴾ کے بارے میں روایت ہے فرمایا: یہ قیامت کا دن ہے۔ ﴿لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ﴾ فرمایا: کچھ لوگوں کو بلند کرے گی اور کچھ لوگوں کو پست کرے گی۔

(۳۵۹۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ قَالَ :الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ.

(۳۵۹۲۹) حضرت ابن عباس سے ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ کے بارے میں منقول ہے۔فرمایا: یہ پانچ نمازیں ہیں۔

(۳۵۹۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْقَتَّاتِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الأَرْضُ تَبْكِي عَلَى الْمُؤْمِنِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا. (ابن جرير ۲۹)

(۳۵۹۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ زمین بندہ مومن پر چالیس دن روتی ہے۔

(۳۵۹۳۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :مَنْ رَائَى رَائَى اللَّهُ بِهِ.

(مسلم ۲۲۸۹۔ ابن حبان ۴۰۷)

(۳۵۹۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص ریا کاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ دکھلاوا کرتے ہیں۔

(۳۵۹۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَن وُدًّا﴾ قَالَ :يُحِبُّهُمْ وَيُحَبِّبُهُمْ.

(۳۵۹۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَن وُدًّا﴾ کے بارے میں روایت ہے۔فرمایا: ان سے خدا محبت کرتا ہے اور ان کو (لوگوں کا) محبوب بنا دیتا ہے۔

(۳۵۹۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بشير بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاِبْنِ آدَمَ ثَلاَثَةٌ وَثَلاَثُونَ عُضْوًا ، عَلَى كُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا زَكَاةٌ مِنْ تَسْبِيحِ اللهِ وَتَحْمِيدِهِ وَذِكْرِهِ.

(۳۵۹۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن آدم کے تینتیس اعضاء ہیں اور اس کے ہر عضو پر خدا کی تسبیح تحمید اور ذکر کی زکوٰۃ ہے۔

(۳۵۹۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿لِكَيْلاَ تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلاَ تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾ قَالَ :لَيْسَ أَحَدٌ إِلاَّ وَهُوَ يَحْزَنُ وَيَفْرَحُ ، وَلَكِنْ مَنْ جَعَلَ الْمُصِيبَةَ صَبْرًا وَجَعَلَ الْخَيْرَ شُكْرًا.

(۳۵۹۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿لِكَيْلاَ تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلاَ تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہر آدمی خوش ہوتا ہے اور غمگین ہوتا ہے لیکن جس نے مصیبت کو صبر کرلیا اور خیر کو شکر کرلیا۔

(۳۵۹۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبُطِينِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿مَا لَكُمْ لاَ تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا﴾ مَا لَكُمْ لاَ تَعْلَمُونَ حَقَّ عَظَمَتِهِ.

(۳۵۹۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ﴿مَا لَكُمْ لاَ تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اس کی عظمت کو کما حقہ نہیں معلوم کرتے۔

(۳۵۹۳۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : رَأَى رَجُلٌ جُمْجُمَةً فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ ، قَالَ : فَخَرَّ سَاجِدًا تَائِبًا مَكَانَهُ ، قَالَ فَقِيلَ لَهُ : ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنَّكَ أَنْتَ أَنْتَ وَأَنَا أَنَا.

(۳۵۹۳۶) حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کوئی کھوپڑی دیکھی تو اس کے دل میں کوئی بات آئی۔ راوی کہتے ہیں لیکن وہ اسی جگہ توبہ کرتے ہوئے سجدہ میں گرگیا۔ راوی کہتے ہیں اس کو کہا گیا اپنا سر اٹھالو۔ کیونکہ تم تم ہو اور میں میں ہوں۔

(۳۰) كلام الضّحّاكِ بنِ قيسٍ رضى الله عنه

حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بن قیس کا کلام

(۳۵۹۳۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، اعْمَلُوا أَعْمَالَكُمْ لِلَّهِ ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَقْبَلُ إِلاَّ عَمَلاً خَالِصًا ، لاَ يَعْفُو أَحَدٌ مِنْكُمْ عَنْ مَظْلَمَةٍ فَيَقُولُ : هَذَا لِلَّهِ وَلِوُجُوهِكُمْ ، فَلَيْسَ لِلَّهِ ، وَإِنَّمَا هِيَ لِوُجُوهِهِمْ ، وَلاَ يَصِلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَحِمَهُ فَيَقُولُ : هَذَا لِلَّهِ وَلِلرَّحِمِ ، إِنَّمَا هُوَ لِلرَّحِمِ ، وَمَنْ عَمِلَ عَمَلاً فَيَجْعَلُهُ لِلَّهِ ، وَلاَ يُشْرِكُ فِيهِ شَيْئًا ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : مَنْ أَشْرَكَ بِي شَيْئًا فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ فَهُوَ لِشَرِيكِهِ لَيْسَ لِي مِنْهُ شَيْءٌ.

(۳۵۹۳۷) حضرت ضحاک بن قیس بیان فرماتے ہیں: اے لوگو! تم اپنے اعمال اللہ کے لیے کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل کو قبول کرتا ہے وہ تم میں سے کوئی کسی کے ظلم کو معاف نہ کرے کہ وہ کہے: یہ خدا کے لیے اور تمہارے لیے ہیں۔ پس یہ عمل اللہ کے لیے نہیں ہے۔ وہ عمل صرف تمہارے لیے ہی ہے اور تم میں سے کوئی کسی کے ساتھ صلہ رحمی یوں نہ کرے کہ کہے یہ خدا کے لیے بھی ہے اور رشتہ داروں کے لیے بھی ہے۔ یہ عمل صرف رشتہ داروں کے لیے ہے جو شخص کوئی عمل کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ خالص اللہ کے لیے عمل کرے اور اس کے اندر کسی کو شریک نہ کرے۔ کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جس شخص نے اپنے کسی عمل میں

میرے ساتھ کسی کو شریک بنایا ہے تو پس وہ عمل اس شریک کے لیے ہوگا میرے لیے اس میں سے کچھ نہیں ہے۔

(۳۵۹۳۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : كَانَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ يَقُولُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، عَلِّمُوا أَوْلاَدَكُمْ وَأَهْلِيكُمُ الْقُرْآنَ ، فَإِنَّهُ مَنْ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنْ مُسْلِمٍ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَاكْتَنَفَاهُ فَقَالاَ لَهُ : اقْرَأْ وَارْتَقِ فِي دَرَجِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَنْزِلوا بِهِ حَيْثُ انْتَهَى عَمَلُهُ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۵۹۳۸) حضرت ضحاک بن قیس فرماتے ہیں: اے لوگو! اپنے بچوں اور اپنے گھر والوں کو قرآن سکھاؤ۔ کیونکہ جس مسلمان کے لیے خدا تعالیٰ نے جنت میں داخلہ لکھ دیا ہوگا اس کے پاس دو فرشتے آئیں گے اور اس کو گھیر لیں گے پھر وہ فرشتے اس آدمی سے کہیں گے۔ پڑھتے جاؤ اور بہشت کے زینے چڑھتے جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ اس جگہ اتریں گے جہاں پر اس کے قرآن کا عمل ختم ہوگا۔

(۳۵۹۳۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : قَالَ : سَمِعْت الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ : اذْكُرُوا اللَّهَ فِي الرَّخَاءِ يَذْكُرْكُمْ فِي الشِّدَّةِ ، فَإِنَّ يُونُسَ كَانَ عَبْدًا صَالِحًا ذَاكِرًا لِلَّهِ ، فَلَمَّا وَقَعَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ ، قَالَ اللَّهُ : ﴿فَلَوْلا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴾ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ كَانَ عَبْدًا طَاغِيًا نَاسِيًا لِذِكْرِ اللهِ ، فَلَمَّا أَدْرَكَهُ ﴿الْغَرَقُ قَالَ : آمَنْت أَنَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ الآنَ وَقَدْ عَصَيْت قَبْلُ وَكُنْت مِنَ الْمُفْسِدِينَ﴾.

(۳۵۹۳۹) حضرت ضحاک بن قیس فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کو تم نرمی میں یاد کرو تو وہ سختی میں تمہیں یاد کرے گا۔ چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام خدا کو یاد کرنے والے عبد صالح تھے۔ پس جب وہ مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿فَلَوْلا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴾ اور فرعون ایک سرکش اور یادِ خدا کو بھولنے والا بندہ تھا۔ پس جب وہ غرق ہونے لگا تو اس نے کہا کہ میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہیں، حالانکہ پہلے تو نے نافرمانی کی تھی اور تو فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

(۳۵۹۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ الْعَدَوِيِّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ ،

(۳۵۹۴۰) حضرت خالد بن عمیر عدوی سے بھی ماقبل جیسی روایت ہے۔

(۳۵۹۴۱) قَالَ : وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ ، قَالَ أَبُو نَعَامَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، وَلَمْ يَقُلْهُ قُرَّةُ ، فَقَالَ : أَلاَ إِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصُرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلاَّ صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الإِنَاءِ ، فَأَنْتُمْ فِي دَارٍ مُنْتَقِلُونَ عَنْهَا ، فَانْتَقِلُوا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ ، وَلَقَدْ رَأَيْتنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلاَّ وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا ، قَالَ قُرَّةُ : وَلَقَدْ وَجَدْت بُرْدَةً ، قَالَ : وَقَالَ أَبُو نَعَامَةَ : الْتَقَطْت بُرْدَةً ، فَشَقَقْتُهَا بِنِصْفَيْنِ فَلَبِسْت نِصْفَهَا وَأَعْطَيْت سَعْدًا نِصْفَهَا ، وَلَيْسَ مِنْ أُولَئِكَ السَّبْعَةِ أَحَدٌ الْيَوْمَ حَيٌّ إِلاَّ عَلَى مِصْرٍ مِنَ الأَمْصَارِ ، وَلَتُجَرِّبُنَّ

الْأُمَرَاءَ بَعْدِي ، وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ إِلاَّ تَنَاسَخَتْ حَتَّى تَكُونَ مُلْكًا وَجَبْرِيَّةً ، وَلَقَدْ ذُكِرَ لِي ، قَالَ قُرَّةُ : إِنَّ الْحَجَرَ ، وَقَالَ أَبُو نَعَامَةَ : إِنَّ الصَّخْرَةَ يُقْذَفُ بِهَا مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِي إِلَى قَرَارِهَا ، قَالَ قُرَّةُ : أُرَاهُ ، قَالَ : سَبْعِينَ ، وَقَالَ أَبُو نَعَامَةَ : سَبْعِينَ خَرِيفًا ، وَلَتُمْلأَنَّ ، وَإِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ لَمَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَوْمٌ وَلَيْسَ مِنْهَا بَابٌ إِلاَّ وَهُوَ كَظِيظٌ ، وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا ، وَعِنْدَ اللهِ صَغِيرًا.

(۳۵۹۴۱) حضرت خالد بن عمیر کہتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان نے ہمیں منبر پر خطبہ دیا تو کہا: خبردار! بیشک دنیا آہستہ آہستہ واپس جاتی ہے اور اس میں سے صرف بچے ہوئے پانی کی طرح باقی رہ گیا ہے۔ پس تم ایسے گھر میں ہو جس سے تمہیں کوچ کرنا ہے۔ پس تم اپنے پاس موجود خیر کو لے کر منتقل ہو۔ تحقیق میں نے تو خود کو جناب نبی کریم ﷺ کے ہمراہ سات لوگوں میں سے ساتواں اس حالت میں دیکھا کہ ہمارے پاس ان درختوں کے پتوں کے علاوہ کھانے کو کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔ مجھے ایک چادر ملی میں نے اس کو دو ٹکڑوں میں پھاڑ لیا۔ پھر آدھی چادر میں نے پہن لی اور آدھی چادر میں نے حضرت سعد کو دے دی اور ان سات لوگوں میں سے ہر ایک آدمی کسی شہر پر عامل ہے اور میرے بعد امراء کو ضرور آزمایا جائے گا اور خدا کی قسم! (مجھے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ ایک پتھر جس کو جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو وہ اس کی تہہ میں ستر سالوں کے بعد پہنچے گا اور اس جہنم کو ضرور بھر دیا جائے گا اور جنت کے دروازوں میں سے ہر دروازے کے دو چوکھٹوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے اور ضرور جنت کے دروازوں پر وہ دن آئے گا کہ اس کا ہر دروازہ تنگ ہو جائے گا۔ میں اس بات سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے دل میں بڑا ہوں اور خدا کے ہاں چھوٹا ہوں۔

(۳۵۹۴۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنِ الْمَاجِشُونِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ : ثَلاَثٌ أَنَا فِيمَا سِوَاهُنَّ بَعْدُ ضَعِيفٌ : مَا سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَوْلاً قَطُّ إِلاَّ عَلِمْت أَنَّهُ حَقٌّ ، وَلاَ صَلَّيْت صَلاَةً قَطُّ فَأَلْهَانِي عنها غَيْرُهَا حَتَّى أَنْصَرِفَ ، وَلاَ تَبِعْت جَنَازَةً فَحَدَّثْت نَفْسِي بِغَيْرِ مَا هِيَ قَائِلَةٌ ، أَوْ يُقَالَ لَهَا حَتَّى نَفْرُغَ مِنْهَا ، قَالَ مُحَمَّدٌ : فَحَدَّثْت بِذَلِكَ الزُّهْرِيَّ ، فَقَالَ : يَرْحَمُ اللَّهُ سَعْدًا إِنْ كَانَ لَمَأْمُونًا ، وَمَا كُنْت أَرَى ، أَنَّ أَحَدًا يَكُونُ هَكَذَا إِلاَّ نَبِيٌّ.

(۳۵۹۴۲) حضرت ماجشون بن ابی سلمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تین چیزوں کے علاوہ میں ابھی تک کمزور ہوں۔ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے کبھی کوئی بات نہیں سنی مگر یہ کہ مجھے اس کے برحق ہونے کا علم ہوتا ہے اور میں نے کبھی کوئی نماز نہیں پڑھی کہ اس دوران مجھے کسی چیز نے اس سے غافل کیا ہو یہاں تک کہ میں نماز سے فارغ ہو جاؤں اور میں نے کسی جنازہ کی پیروی نہیں کی کہ میرے دل میں اس کے علاوہ کوئی بات ہو یہاں تک کہ ہم اس سے فارغ ہو جائیں۔ محمد راوی کہتے ہیں میں نے یہ بات امام زہری سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت سعد پر رحم کرے۔ وہ تو امن یافتہ تھے۔

میرے خیال میں تو ایسی حالت نبی کی ہوتی ہے۔

(٣٥٩٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ، قَالَ: بَنَى عَبْدُ اللهِ بَيْتًا فِي دَارِهِ مِنْ لَبِنٍ، ثُمَّ دَعَا عَمَّارًا، فَقَالَ: كَيْفَ تَرَى يَا أَبَا الْيَقْظَانِ، فَقَالَ: أَرَاكَ بَنَيْتَ شَدِيدًا وَأَمَّلْتَ بَعِيدًا وَتَمُوتُ قَرِيبًا.

(۳۵۹۴۳) حضرت ابن ابی الہذیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے اپنے گھر میں پختہ اینٹوں کا ایک کمرہ بنایا۔ پھر انہوں نے حضرت عمار کو بلایا اور پوچھا۔ اے ابوالیقظان! تمہیں کیسا لگتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرا خیال یہ ہے کہ تم نے مضبوط گھر بنایا ہے اور دور کی امیدیں باندھی ہیں اور عنقریب تم مرجاؤ گے۔

(٣١) كلام حذيفة رضي الله عنه

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا کلام

(٣٥٩٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَامَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ أَلاَ إِنَّ السَّاعَةَ قَدِ اقْتَرَبَتْ ، وَإِنَّ الْقَمَرَ قَدِ انْشَقَّ ، أَلاَ وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِالْفِرَاقِ ، أَلاَ وَإِنَّ الْمِضْمَارَ الْيَوْمُ ، وَإِنَّ السِّبَاقَ غَدًا ، وَإِنَّ الْغَايَةَ النَّارُ ، وَإِنَّ السَّابِقَ مَنْ سَبَقَ إِلَى الْجَنَّةِ.

(۳۵۹۴۴) حضرت ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن میں کھڑے تھے۔ آپ نے خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ خبردار! قیامت قریب آ گئی ہے اور چاند پھٹ گیا ہے۔ خبردار! دنیا نے جدائی کا کہہ دیا ہے۔ خبردار! آج کا دن دوڑ کا میدان ہے اور کل کا دن سبقت ہے۔ اور انتہا جہنم ہے اور سبقت کرنے والا وہی ہے جو جنت کی طرف سبقت کر جائے۔

(٣٥٩٤٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سُلَيْمَان الْعَامِرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ : بِحَسْبِ الْمُؤْمِن مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَخْشَى اللَّهَ وَبِحَسْبِهِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يَقُولَ : أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، ثُمَّ يَعُودَ.

(۳۵۹۴۵) حضرت حذیفہ فرماتے ہیں مومن کے لیے یہی علم کافی ہے کہ وہ خدا سے خوف کھائے اور اس کے جھوٹ کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ استغفر اللہ کہے پھر وہی کام کرنے لگے۔

(٣٥٩٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : يُجْمَعُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ، يَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي فَيُنَادِي مُنَادٍ : يَا مُحَمَّدُ عَلَى رُؤُوسِ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ ، فَيَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بَيْنَ يَدَيْكَ ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْك ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ ، تَبَارَكْت وَتَعَالَيْت ، قَالَ حُذَيْفَةُ : فَذَلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ.

(۳۵۹۴۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں کو ایک ہی جگہ اس طرح اکٹھا کیا جائے گا کہ نگاہ ان کو پار کر جائے گی اور بلانے والا ان کو سنائے گا اور آواز دینے والا آواز دے گا۔ اے محمد! ...... پہلوں اور پچھلوں کے سامنے ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں فرمائیں گے: ''میں حاضر ہوں۔ خیر آپ کے قبضہ میں ہے اور شر آپ کی طرف نہیں ہے۔ اور ہدایت یافتہ وہی ہے جس کو آپ نے ہدایت دی ہے۔ آپ برکت والے اور بلند ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی مقام محمود ہے۔

(۳۵۹٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَقِفُ عَلَى الْحِلَقِ فَيَقُولُ : يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ ، اسْلُكُوا الطَّرِيقَ فَلَئِنْ سَلَكْتُمُوهُ لَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا ، وَلَئِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا أَوْ شِمَالاً لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلاَلاً بَعِيدًا.

(۳۵۹۴۷) حضرت حذیفہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے پھر وہ حلقوں کے پاس کھڑے ہوتے اور کہتے۔ اے جماعت قراء! (سیدھے) راستہ چلتے جاؤ۔ پس اگر تم راستہ پر چلتے رہے تو تم بہت زیادہ سبقت پا جاؤ گے اور اگر تم نے دائیں، بائیں کا (راستہ) لے لیا تو تم بہت زیادہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

(۳۵۹٤۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قَالَ حُذَيْفَةُ : لَوَدِدْت أَنَّ لِي إِنْسَانًا يَكُونُ فِي مَالِي ، ثُمَّ أُغْلِقُ عَلَيَّ بَابًا فَلاَ يَدْخُلُ عَلَيَّ أَحَدٌ حَتَّى أَلْحَقَ بِاللهِ.

(ابن المبارك ۲۰)

(۳۵۹۴۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ اگر میرے مال کا محافظ کوئی آدمی ہو پھر مجھ پر دروازہ بند کر دیا جائے اور میرے پاس کوئی نہ آئے یہاں تک کہ میں اللہ تعالیٰ سے مل جاؤں۔

(۳۵۹٤۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ رَبِيعٍ الْعَبْسِيِّ ، قَالَ : لَمَّا بَلَغَنَا ثَقَلُ حُذَيْفَةَ خَرَجَ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ بَنِي عَبْسٍ وَنَفَرٌ مِنَ الأَنْصَارِ مَعَنَا أَبُو مَسْعُودٍ ، قَالَ : فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ ، فَقَالَ : أَيُّ سَاعَةٍ هَذِهِ قُلْنَا : سَاعَةُ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ صَبَاحٍ إِلَى النَّارِ ، هَلْ جِئْتُمُونِي مَعَكُمْ بِكَفَنٍ ؟ قُلْنَا : نَعَمْ ، قَالَ : فَلاَ تُغَالُوا بِكَفَنِي فَإِنْ يَكُنْ لِصَاحِبِكُمْ خَيْرٌ عِنْدَ اللهِ يُبَدَّلْ خَيْرًا مِنْهُ وَإِلاَّ سُلِبَ سَرِيعًا. (ابو داؤد ۳۱۴۶)

(۳۵۹۴۹) حضرت خالد بن ربیع عبسی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ہمیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی تکلیف کی خبر پہنچی تو بنو عبس کا ایک گروہ ان کے پاس گیا اور ایک گروہ انصار کا گیا اور ہمارے ساتھ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ راوی کہتے ہیں ہم ان کے پاس رات کے کسی حصہ میں پہنچے۔ انہوں نے پوچھا: یہ کون سا وقت ہے؟ ہم نے کہا: یہ یہ وقت ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں صبح کے وقت خدا کی جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔ کیا تم اپنے ساتھ میرے پاس کفن لے کر آئے ہو؟ ہم نے کہا ہاں۔ انہوں نے فرمایا: تم میرے کفن کو قیمتی نہ بنانا۔ کیونکہ اگر تمہارے ساتھی کے لیے عند اللہ کوئی خیر ہوئی تو وہ اس کے بدلہ میں بہتر کفن پالے گا وگرنہ یہ بھی جلد ہی اتار لیا

ے گا۔

۳۵۹۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنِ ابْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، قَالَ :إنَّ فِي الْقَبْرِ حِسَابًا وَفِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَذَابًا.

(۳۵۹۵۰) حضرت حذیفہ بن یمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں بیشک قبر میں حساب ہے اور بروز قیامت عذاب ہوگا۔

۳۵۹۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :لَمَّا أُتِيَ حُذَيْفَةُ بِكَفَنِهِ ، قَالَ :إنْ يُصِبْ أَخُوكُمْ خَيْرًا فَعَسَى ، وَإِلاَّ لَيَتَرَامَيَنَّ بِهِ رَجَوَاهَا إلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۵۹۵۱) حضرت قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کا کفن لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بھائی کو خیر نصیب ہوتی تو بہت اچھا۔ وگرنہ قبر کے کنارے قیامت تک اس کو ایک دوسرے کی طرف پھینکتے رہیں گے۔

۳۵۹۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ : ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ قَالَ :النَّظَرُ إلَى وَجْهِ اللهِ.

(۳۵۹۵۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے فرمایا: خداتعالیٰ کے چہرہ کی زیارت مراد ہے۔

۳۵۹۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ زِيَادًا يُحَدِّثُ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، أَنَّهُ قَالَ :رُبَّ يَوْمٍ لَوْ أَتَانِي الْمَوْتُ لَمْ أَشُكَّ ، فَأَمَّا الْيَوْمُ فَقَدْ خَالَطَتْ أَشْيَاءَ لاَ أَدْرِي عَلَى مَا أَنَا فِيهَا ، وَأَوْصَى أَبَا مَسْعُودٍ ، فَقَالَ :عَلَيْك بِمَا تَعْرِفُ ، وَإِيَّاكَ وَالتَّلَوُّنَ فِي دِينِ اللهِ.

(۳۵۹۵۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بہت سے دن ایسے تھے کہ اگر مجھے موت آ جاتی تو مجھے شک نہ ہوتا۔ لیکن آج کا دن تو بہت سی ایسی چیزیں مل گئی ہیں کہ مجھے ان میں ہونے کے بارے میں علم نہیں اور انہوں نے حضرت ابومسعود کو وصیت کی۔ فرمایا: جو چیز تم جانتے ہو اس کو لازم پکڑو اور خدا کے دین میں تَلَوُّن (مختلف مزاجی) سے بچو۔

۳۵۹۵۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْفِلَسْطِينِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ أَخٍ لِحُذَيْفَةَ ، قَالَ سَمِعْته مِنْ حُذَيْفَةَ مِنْ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمَ الْخُشُوعُ ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمَ الصَّلاَةُ.

(۳۵۹۵۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ایک برادرزادہ عبدالعزیز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حذیفہ سے پینتالیس سال میں سنا: کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے دین میں سے جس چیز کو سب سے پہلے گم کرو گے وہ خشوع ہے اور تم جس آخری چیز کو اپنے دین میں سے گم کرو گے وہ نماز ہے۔

۳۵۹۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، ثُمَّ الْقَسْرِيِّ ، قَالَ :

اسْتَأْذَنت عَلَى حُذَيْفَةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لِي ، فَرَجَعْت فَإِذَا رَسُولُهُ قَدْ لَحِقَنِي ، فَقَالَ :مَا رَدَّك ؟ قُلْتُ : ظَنَنت أَنَّك نَائِمٌ ، قَالَ :مَا كُنت لأنَامَ حَتَّى أَنْظُرَ مِنْ أَيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ ، قَالَ :فَحَدَّثْت بِهِ مُحَمَّدًا ، فَقَالَ : قَدْ فَعَلَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۵۹۵۵) حضرت جندب بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ اجازت مانگی لیکن انہوں نے مجھے اجازت نہ دی تو میں واپس پلٹ گیا۔ پھر اچانک ان کا قاصد میرے پاس آیا۔ (مجھے لے آیا) آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تمہیں کس چیز نے واپس کر دیا تھا؟ میں نے جواب دیا: میں نے یہ گمان کیا کہ آپ سوئے ہوں گے۔ انہوں نے فرمایا: میں تب نہیں سوتا جب تک میں سورج کے طلوع کی جگہ نہ دیکھ لوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ بات محمد سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سے زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم یہ عمل کرتے تھے۔

(۳۲) كلام عبادة بنِ الصّامِتِ رضى الله عنه

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۹۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ :إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ، قَالَ اللَّهُ :مَيِّزُوا مَا كَانَ لِي مِنَ الدُّنْيَا ، وَأَلْقُوا سَائِرَهَا فِي النَّارِ.

(ابن المبارك ۵۴۴)

(۳۵۹۵٦) حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ارشادِ خداوندی ہوگا۔ دنیا میں سے جو کچھ میرے لیے تھا اس کو جدا کر لو اور باقی دنیا کو جہنم میں ڈال دو۔

(۳۵۹۵۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، فَقَالَ رَجُلٌ يُصَلِّي يَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ ، وَيُحِبُّ أَنْ يُحْمَدَ ، قَالَ :لَيْسَ بِشَيْءٍ ، إنَّ اللَّهَ يَقُولُ :أَنَا خَيْرُ شَرِيك ، فَمَنْ كَانَ لَهُ مَعِي شِرْكٌ فَهُوَ لَهُ كُلُّهُ لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ.

(۳۵۹۵۷) حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کہا: ایک آدمی اللہ کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے اور اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ عمل کچھ (کام کا) نہیں۔ ارشاد خداوندی ہے: میں بہتر شریک ہوں۔ پس جس آدمی کی میرے ساتھ شرکت ہو تو وہ چیز ساری اُسی کی ہے۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

(۳۵۹۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَيْمُونَ بْنَ أَبِي شَبِيبٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ :أَتَمَنَّى لِحَبِيبِي أَنْ يَقِلَّ مَالُهُ أَوْ يُعَجَّلَ مَوْتُهُ.

(۳۵۹۵۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے دوست کے لیے اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اس کا مال کم ہو یا اس کی موت جلدی آئے۔

(۳۳) کلام أبی موسی رضی الله عنه

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۹۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ هَذَا الدِّينَارُ وَالدِّرْهَمُ ، وَهُمَا مُهْلِكَاكُمْ. (ابو نعیم ۲۶۱۔ ابن حبان ۶۹۴)

(۳۵۹۵۹) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے انہیں اس دینار اور درہم نے ہلاک کیا تھا اور یہی دو تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

(۳۵۹۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ قَالَ : جَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ لِلسَّابِقِينَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ لِلتَّابِعِينَ. (حاکم ۴۷۴)

(۳۵۹۶۰) حضرت ابن ابی موسیٰ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ) فرمایا: سابقین کے لیے دو سونے کی جنتیں ہوں گی اور تابعین کے لیے دو چاندی کی جنتیں ہوں گی۔

(۳۵۹۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : الشَّمْسُ فَوْقَ رُؤُوسِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَعْمَالُهُمْ تُظِلُّهُمْ ، أَوْ تُضَحِّيهِمْ.

(۳۵۹۶۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن سورج لوگوں کے سروں پر ہوگا اور لوگوں کے اعمال لوگوں پر سایہ کریں گے یا ان کو سورج کے لیے چھوڑیں گے۔

(۳۵۹۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : فَجِئْنَا اللَّيْلَ إِلَى بُسْتَانٍ خَرِبٍ ، قَالَ ، فَقَامَ أَبُو مُوسَى مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي ، فَقَرَأَ قِرَائَةً حَسَنَةً ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ مُؤْمِنٌ تُحِبُّ الْمُؤْمِنَ مُهَيْمِنٌ تُحِبُّ الْمُهَيْمِنَ ، سَلاَمٌ تُحِبُّ السَّلاَمَ ، صَادِقٌ تُحِبُّ الصَّادِقَ.

(۳۵۹۶۲) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہتے ہیں: پس ہم رات کو ایک ویران باغ میں آئے۔ مسروق کہتے ہیں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ رات کو کھڑے ہوئے، نماز پڑھی، خوبصورت قراءت کی پھر کہا: اے اللہ! تو مومن ہے اور مومن کو پسند کرتا ہے۔ مہیمن ہے اور مہیمن کو پسند کرتا ہے۔ سلام ہے اور سلامتی کو پسند کرتا ہے۔ سچا ہے اور سچے کو پسند کرتا ہے۔

(۳۵۹۶۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :تَخْرُجُ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ وَهِيَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ ، قَالَ :فَيَصْعَدُ بِهَا الْمَلاَئِكَةُ الَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَهَا فَتَلَقَّاهُمْ مَلاَئِكَةٌ دُونَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ :مَنْ هَذَا مَعَكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ :فُلاَنٌ وَيَذْكُرُونَهُ بِأَحْسَنِ عَمَلِهِ ، فَيَقُولُونَ :حَيَّاكُمَ اللَّهُ وَحَيَّا مَنْ مَعَكُمْ ، قَالَ :فَتُفْتَحُ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ ، قَالَ :فَيُشْرِقُ وَجْهُهُ فَيَأْتِي الرَّبَّ وَلِوَجْهِهِ بُرْهَانٌ مِثْلُ الشَّمْسِ ، قَالَ :وَأَمَّا الآخَرُ فَتَخْرُجُ نَفْسُهُ وَهِيَ أَنْتَنُ مِنَ الْجِيفَةِ ، فَيَصْعَدُ بِهَا الْمَلاَئِكَةُ الَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَهَا فَتَلَقَّاهُمْ مَلاَئِكَةٌ دُونَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ :مَنْ هَذَا ؟ فَيَقُولُونَ :فُلاَنٌ ، وَيَذْكُرُونَهُ بِأَسْوَءِ عَمَلِهِ ، قَالَ :فَيَقُولُونَ :رُدُّوهُ فَمَا ظَلَمَهُ اللَّهُ شَيْئًا ، قَالَ :وَقَرَأَ أَبُو مُوسَى :﴿وَلاَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾.

(۳۵۹۶۳) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کی روح نکلتی ہے تو وہ مشک سے زیادہ خوشبو والی ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر جن فرشتوں نے اس روح کو نکالا ہوتا ہے وہ فرشتے اس کو لے کر اوپر جاتے ہیں۔ پھر ان فرشتوں کو آسمان سے پہلے ہی اور فرشتے ملتے ہیں اور پوچھتے ہیں: یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ یہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ فلاں ہے اور فرشتے اس کا ذکر اس کے بہترین عمل کے ذریعہ سے کرتے ہیں۔ اس پر سوال کرنے والے فرشتے کہتے ہیں: خدا تعالیٰ تم پر بھی رحمت کرے اور جو تمہارے ساتھ ہے اس پر بھی رحمت کرے۔ راوی کہتے ہیں پھر اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر اس کا چہرہ روشن ہو جاتا ہے۔ پس وہ پروردگار کے پاس آتا ہے تو اس کے چہرے میں سورج کی مثل دلیل موجود ہوتی ہے۔ فرمایا: اور جو دوسرا ہے اس کی روح نکلتی ہے جبکہ وہ مردار سے زیادہ بدبودار ہوتی ہے۔ جو فرشتے اس کو نکالتے ہیں وہ اس کو لے کر اوپر جاتے ہیں تو آسمان سے پہلے کچھ فرشتے انہیں ملتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ کون ہے؟ فرشتے کہتے ہیں فلاں ہے۔ اور اس کے بدترین عمل کا ذکر کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: اس پر وہ فرشتے کہتے ہیں: اس کو واپس کر دو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے کوئی ظلم نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَلاَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾

(۳۵۹۶٤) حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَتَبَ أَبُو مُوسَى إِلَى عَامِرٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الَّذِي كَانَ يُدْعَى عَامِرَ بْنَ عَبْدِ قَيْسٍ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي عَهِدْتُكَ عَلَى أَمْرٍ وَبَلَغَنِي أَنَّكَ تَغَيَّرْتَ، فَإِنْ كُنْتَ عَلَى مَا عَهِدْتَ فَاتَّقِ اللَّهَ وَدُمْ ، وَإِنْ كُنْتَ تَغَيَّرْتَ فَاتَّقِ اللَّهَ وَعُدْ.

(۳۵۹۶۴) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عامر کو خط لکھا عبد اللہ بن قیس کی طرف سے عامر بن عبد اللہ کی طرف ...... جس کو پہلے عبد قیس کہا جاتا تھا ...... امابعد! پس میں نے تمہارے ساتھ ایک بات پر عہد کیا تھا اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم بدل گئے ہو۔ لہٰذا اگر تم میرے کیے ہوئے معاہدہ پر ہو تو خدا سے ڈرو اور مداومت رکھو۔ اور اگر تم بدل گئے ہو تو خدا سے ڈرو اور واپس آ جاؤ۔

(۳۵۹٦٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :الْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ

الْوَحْدَةِ وَالْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ ، أَلَا إِنَّ مَثَلَ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ الْعِطْرِ أَلَّا يُحْذِكَ يَعْبَقُ بِكَ مِنْ رِيحِهِ ، أَلَا وَإِنَّ مَثَلَ جَلِيسِ السُّوءِ كَمَثَلِ الْكِيرِ إِلَّا يُحْرِقُكَ يَعْبَقُ بِكَ مِنْ رِيحِهِ ، أَلَا وَإِنَّمَا سُمِّيَ الْقَلْبُ مِنْ تَقَلُّبِهِ ، أَلَا وَإِنَّ مَثَلَ الْقَلْبِ مَثَلُ رِيشَةٍ مُتَعَلِّقَةٍ بِشَجَرَةٍ فِي فَضَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ فَالرِّيحُ تُقَلِّبُهَا ظَهْرًا وَبَطْنًا. (ابن المبارك ۳۵۸)

(۳۵۹۶۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اچھا ہم نشین، خلوت سے بہتر ہوتا ہے اور خلوت، برے ہم نشین سے بہتر ہے۔ خبردار! اچھے ہم نشین کی مثال عطر کی سی ہے اگر وہ تجھے نہ بھی دے تو بھی خوشبو لگ کر تم مہک جاؤ گے۔ اور خبردار! برے ہم نشین کی مثال بھٹی کی دھونی کی سی ہے اگر وہ تمہیں نہ جلائے تو اس کی بو تمہیں پہنچ جائے گی۔ خبردار! دل کو دل اس کے پلٹنے کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ خبردار! دل کی مثال زمین کے اوپر فضا میں درخت کے ساتھ لٹکے ہوئے پر کی سی ہے۔ کہ ہوا اس کو اوپر، نیچے کی جانب پلٹتی رہتی ہے۔

(۳۵۹۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي مُوسَى فِي منزله فَسَمِعَ النَّاسَ يَتَكَلَّمُونَ فَسَمِعَ فَصَاحَةً وَبَلَاغَةً ، قَالَ : فَقَالَ : يَا أَنَسُ ، هَلُمَّ فَلْنَذْكُرِ اللَّهَ سَاعَةً ، فَإِنَّ هَؤُلَاءِ يَكَادُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَفْرِيَ الْأَدِيمَ بِلِسَانِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَنَسُ ، مَا ثَبَّطَ النَّاسَ عَنِ الْآخِرَةِ مَا ثَبَّطَهُمْ عنها ؟ قَالَ : قُلْتُ : الدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتُ ، قَالَ : لَا ، وَلَكِنْ غُيِّبَتِ الْآخِرَةُ وَعُجِّلَتِ الدُّنْيَا ، وَلَوْ عَايَنُوا مَا عَدَلُوا بَيْنَهُمَا ، وَلَا مَيَّلُوا.

(۳۵۹۶۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے گھر پر تھے کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو باتیں کرتے سنا اور انہوں نے فصاحت و بلاغت کے ساتھ سنا۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے فرمایا: اے انس! آؤ، ہم کچھ دیر اللہ کا ذکر کرلیں۔ کیونکہ یہ تو ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک اپنی زبان سے چمڑے کو کاٹ دے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کس چیز نے لوگوں کو آخرت سے روکا ہے؟ کس چیز نے انہیں اس سے روکا ہے؟ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: دنیا اور خواہشات۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ آخرت آنکھوں سے غائب ہے اور دنیا حاضر ہے۔ اگر لوگ معائنہ کرلیں تو ان کے درمیان عدل نہ کریں اور نہ متردد ہوں۔

(۳۵۹۶۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ كَائِنٌ لَكُمْ أَجْرًا ، وَكَائِنٌ لَكُمْ ذِكْرًا ، وَكَائِنٌ عَلَيْكُمْ وِزْرًا ، فَاتَّبِعُوا الْقُرْآنَ ، وَلَا يَتْبَعْكُمْ ، فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعَ الْقُرْآنَ يَهْبِطُ بِهِ عَلَى رِيَاضِ الْجَنَّةِ ، وَمَنْ يَتْبَعْهُ الْقُرْآنُ يَزُخُّ فِي قَفَاهُ فَيَقْذِفُهُ فِي جَهَنَّمَ.

(۳۵۹۶۷) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بیشک یہ قرآن تمہارے لیے اجر ہوگا اور تمہارے

لیے ذکر ہوگا۔ اور تمہارے اوپر بوجھ ہوگا۔ پس تم قرآن کی پیروی کرو اور قرآن کو اپنے پیچھے نہ لگاؤ۔ کیونکہ جو شخص قرآن کی پیروی کرے گا تو وہ اس کو جنت کے باغ میں اتار دے گا اور جس کے پیچھے قرآن لگ جائے گا وہ اس کو اس کی گدی سے پکڑ کر جہنم میں گرا دیتا ہے۔

(۳۵۹۶۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ:إِذَا أَصْبَحَ إِبْلِيسُ بَعَثَ جُنُودَهُ فَيَقُولُ :لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى شَرِبَ ، قَالَ:أَنْتَ ، قَالَ:لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى زَنَى قَالَ :أَنْتَ ، قَالَ :لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى قَتَلَ ، قَالَ :أَنْتَ.

(۳۵۹۶۸) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ابلیس صبح کرتا ہے تو اپنے لشکر کو بھیجتا ہے۔ ایک کہتا ہے: میں مسلسل ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے شراب پی لی۔ شیطان کہتا ہے تو ٹھیک ہے۔ ایک دوسرا کہتا ہے۔ میں مسلسل ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے زنا کرلیا۔ ابلیس کہتا ہے: تو ٹھیک ہے۔ ایک کہتا ہے: میں مسلسل ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے قتل کرلیا۔ ابلیس کہتا ہے۔ تو ٹھیک ہے۔

(۳۵۹۶۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :جَمَعَ أَبُو مُوسَى الْقُرَّاءَ ، فَقَالَ :لاَ يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُمْ إِلاَّ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ ، قَالَ :فَدَخَلْنَا زُهَاءَ ثَلاَثُ مِئَةِ رَجُلٍ فَوَعَظَنَا ، وَقَالَ :أَنْتُمْ قُرَّاءُ هَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتُمْ ، فَلاَ يَطُولَنَّ عَلَيْكُمَ الأَمَدُ فَتَقْسُو قُلُوبُكُمْ كَمَا قَسَتْ قُلُوبُ أَهْلِ الْكِتَابِ.

(۳۵۹۶۹) حضرت ابو الاسود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے قراء کو جمع کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں وہ آئے جس نے قرآن جمع کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں ہم تین صد کے قریب آدمی جمع ہوئے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نصیحت فرمائی اور کہا تم لوگ اس شہر کے قاری ہو۔ تم لوگ امیدیں لمبی نہ باندھو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے جس طرح اہل کتاب کے دل سخت ہو گئے تھے۔

(۳۵۹۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :بَعَثَنِي أَبِي إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَقَالَ :الْحَقْ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَائِلْهُمْ ، وَاعْلَمْ أَنِّي سَائِلُك ، فَلَقِيت ابْنَ سَلاَمٍ فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ خَاشِعٌ.

(۳۵۹۷۰) حضرت ابو بردہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے مدینہ کی طرف بھیجا اور فرمایا: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ملو اور ان سے سوال کرو۔ اور یاد رکھو میں تم سے پوچھوں گا۔ چنانچہ میں حضرت ابن سلام کو ملا وہ ایک عاجز آدمی تھے۔

(۳٤) کلام ابنِ الزّبیرِ رضی الله عنه

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا کلام

(۳۵۹۷۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إذَا قَامَ فِي الصَّلاَةِ كَأَنَّهُ وَتِدٌ.

(۳۵۹۷۱) حضرت مجاہد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو میخ کی طرح ہوتے۔

(۳۵۹۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : مَا رَأَيْت سَجْدَةً أَعْظَمَ مِنْ سَجْدَتِهِ ، يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ.

(۳۵۹۷۲) حضرت ابواسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ان...... ابن زبیر رضی اللہ عنہ ...... کے سجدے سے بڑا سجدہ نہیں دیکھا۔

(۳۵۹۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : ﴿خُذِ الْعَفْوَ﴾ قَالَ : مَا أُمِرَ بِهِ إلا مِنْ أَخْلاَقِ النَّاسِ ، وَايْمُ اللهِ لآخُذَنَّ بِهِ فِيهِمْ مَا صَحِبْتهمْ.

(۳۵۹۷۳) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ﴿خُذِ الْعَفْوَ﴾ فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ کو لوگوں کے اخلاق سے ہی حکم دیا گیا۔ اور خدا کی قسم! جب تک میں لوگوں میں رہوں گا میں بھی اسی پر عمل کروں گا۔

(۳۵۹۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ مُوَاصِلٌ لِخَمْسَ عَشْرَةَ.

(۳۵۹۷۴) حضرت ابونوفل بن ابوعقرب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو وہ پندرہ روز سے صوم وصال رکھ رہے تھے۔

(۳۵۹۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْزُبَانَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ خَطَبَهُمْ ، وَقَالَ : إنَّكُمْ جِئْتُمْ مِنْ بُلْدَانٍ شَتَّى تَلْتَمِسُونَ أَمْرًا عَظِيمًا ، فَعَلَيْكُمْ بِحُسْنِ الدَّعَةِ وَصِدْقِ النِّيَةِ.

(۳۵۹۷۵) حضرت محمد بن عبید اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو خطبہ دیتے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم متفرق شہروں سے آئے ہو اور ایک بڑی چیز کے متلاشی ہو۔ لہٰذا تم پر حسن دعا اور صدق نیت لازم ہے۔

(۳۵۹۷٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ : كَتَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ حِينَ بُويِعَ : سَلاَمٌ عَلَيْك فَإِنِّي أَحْمَدُ إلَيْك اللَّهَ الَّذِي لاَ إلَهَ إلاَّ هُوَ ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ لأَهْلِ طَاعَةِ اللهِ وَأَهْلِ الْخَيْرِ عَلاَمَةً يُعْرَفُونَ بِهَا ، وَتُعْرَفُ فِيهِمْ مِنَ الأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَالْعَمَلِ بِطَاعَةِ اللهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ الإِمَامَ مِثْلُ السُّوقِ يَأْتِيه مَا كان فِيهِ ، فَإِنْ كَانَ بَرًّا جَائَهُ أَهْلُ الْبِرِّ بِبِرِّهِمْ ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا جَائَهُ أَهْلُ الْفُجُورِ بِفُجُورِهِمْ.

(۳۵۹۷۶) حضرت وہب بن کیسان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو ایک عراقی آدمی نے

آپ کو خط لکھا: ''تم پر سلامتی ہو۔ میں تمہارے سامنے اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اما بعد! پس ا
کی اطاعت کرنے والوں اور اہل خیر کی ایک علامت ہوتی ہے جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ اور وہ چیزیں ان میں پہچانی ج
ہیں۔ امر بالمعروف، نہی عن المنکر، خدا کی فرمانبرداری والے عمل اور جان لو کہ امام کی مثال بازار کی سی ہے۔ اس میں جو ہوگا وہی
کے پاس آئے گا۔ اگر امام نیک ہوگا تو نیک لوگ اپنی نیکی کے ساتھ اُس کے پاس آئیں گے اور اگر امام فاجر ہو تو اہل فجور اس کے
پاس اپنے فجور کے ساتھ آئیں گے۔

(۳۵۹۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُتَيٍّ ، عَنْ أُبَيِّ بْ
كَعْبٍ ، قَالَ : إِنَّ طَعَامَ ابْنِ آدَمَ ضُرِبَ مَثَلاً ، وَإِنْ مَلَّحَهُ وَقَزَّحَهُ ، عَلِمَ إِلَى مَا يَصِيرُ.

(۳۵۹۷۷) حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن آدم کے کھانے کی مثال بیان کی گئی ہے کہ اگر اس میں خو
نمک مصالحے ڈالے جائیں گے تو جو انجام ہوگا وہ اس سے واقف ہے۔

(۳۵۹۷۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، أَنَّهُ أُتِ
بِطَعَامٍ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : قُتِلَ حَمْزَةُ وَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، وَقُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ
خَيْرٌ مِنِّي وَلَمْ يَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ ، وَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهَا مَا أَصَبْنَا ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : إِنِّي لأَخْشَى أَنْ نَكُونَ و
عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِي الدُّنْيَا.

(۳۵۹۷۸) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے پاس کھانا لایا گیا تو حضرت عبدالرحمٰن
فرمایا: حضرت حمزہ قتل کیے گئے لیکن ہمارے پاس ان کے کفن دینے کے لیے کچھ موجود نہیں تھا جبکہ وہ مجھ سے بہتر تھے اور مصع
بن عمیر کو قتل کیا گیا وہ بھی مجھ سے بہتر تھے۔ لیکن ہمارے پاس ان کی تکفین کے لیے کچھ موجود نہ تھا۔ جبکہ ہمیں اس دنیا سے جو
ہے وہ تو ملا ہے پھر حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا: مجھے تو اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں ہماری پاکیزہ چیزیں ہمیں دنیا ہی میں تو پیش
نہیں دے دی گئیں۔

(۳۵۹۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مَعْنٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : بَيْنَا رَجُلٌ فِي بُسْتَانٍ بِمِصْرَ فِ
فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ جَالِسٌ مَهْمُومٌ حَزِينٌ يَنْكُتُ فِي الأَرْضِ ، إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا صَاحِبُ مِسْحَاةٍ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَ
فَقَالَ : صَاحِبُ الْمِسْحَاةِ ، مَا لِي أَرَاكَ مَهْمُومًا حَزِينًا فَكَأَنَّهُ ازْدَرَاهُ ، فَقَالَ : لاَ شَيْءَ ، فَقَالَ : صَاحِبُ الْمِسْحَ
إِنْ يَكُنْ لِلدُّنْيَا فَالدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ ، وَإِنَّ الآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهِ مَلِ
قَادِرٌ ، يَفْصِلُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ ، حَتَّى ذَكَرَ أَنَّ لَهَا مَفَاصِلَ مِثْلَ مَفَاصِلِ اللَّحْمِ ، مَنْ أَخْطَأَ مِنْهَا شَيْئًا أَخْ
الْحَقَّ ، فَلَمَّا سَمِعَ بِذَلِكَ ، قَالَ : اهْتِمَامِي بِمَا فِيهِ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ : فَقَالَ : فَإِنَّ اللَّهَ سَيُنْجِيكَ بِشَفَقَتِ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَسَلْ ، مَنْ ذَا الَّذِي سَأَلَ اللَّهَ فَلَمْ يُعْطِهِ ، وَدَعَا اللَّهَ فَلَمْ يُجِبْهُ وَتَوَكَّلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَكْفِهِ وَوَ

بِهِ فَلَمْ يُنْجِهِ ، قَالَ :فَطَفِقْتُ أَقُولُ :اللَّهُمَّ سَلِّمْنِي وَسَلِّمْ مِنِّي ، قَالَ :فَتَجَلَّتْ وَلَمْ أُصِبْ مِنْهَا بِشَيْءٍ.

(۳۵۹۷۹) حضرت عون بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فتنہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے وقت میں ایک آدمی مصر میں ایک باغ میں فکر مند، غمگین بیٹھا ہوا زمین پر کرید رہا تھا کہ اس دوران اس نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو ایک بیلچے والے آدمی کو اپنے سامنے کھڑے پایا۔ بیلچے والے نے کہا کیا بات ہے کہ میں تمہیں فکر مند اور غمگین پاتا ہوں؟ گویا کہ اس نے اس کو ہلکا سمجھتے ہوئے کہا: کوئی بات نہیں۔اس پر بیلچے والے نے کہا: اگر تو یہ دنیا کی خاطر ہے تو دنیا ایک حاضر سامان ہے جس سے نیک اور بد کھاتا ہے۔اور آخرت ایک سچا وقت ہے جس میں قدرت والا بادشاہ فیصلہ کرے گا۔حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرے گا۔یہاں تک کہ اس نے ذکر کیا کہ اس کے گوشت کی طرح مفاصل ہیں۔جو ان میں سے کسی شے میں غلطی کرے گا وہ حق سے غلطی کر بیٹھے گا۔

جب اس آدمی نے یہ باتیں سنیں تو کہا میری فکر مندی مسلمانوں کے اندرونی مسئلہ میں ہے۔راوی کہتے ہیں اس پر اس آدمی نے کہا: عنقریب اللہ تعالیٰ تجھے مسلمانوں پر شفقت کی وجہ سے نجات دے گا اور تم سوال کرو۔وہ کون شخص ہے جس نے اللہ سے مانگا ہو پھر اس کو عطا نہ کیا گیا ہو؟ اس نے اللہ سے دعا کی ہو اور قبول نہ ہوئی ہو؟ خدا پر توکل کیا ہو اور خدا اس کو کافی نہ ہوا ہو؟ اور خدا پر بھروسہ کیا ہو اور خدا نے اس کو نجات نہ دی ہو؟ راوی کہتے ہیں۔چنانچہ میں نے کہنا شروع کیا۔اے اللہ! تو مجھے بھی سلامت رکھنا اور مجھ سے بھی سلامتی رکھنا۔کہتے ہیں پس وہ فتنہ ختم ہو گیا اور مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔

(۳۵۹۸۰) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ :لَقِيَنِي أَبُو جُحَيْفَةَ ، فَقَالَ لِي :يَا سَلَمَةُ مَا بَقِيَ شَيْءٌ مِمَّا كُنْت أَعْرِفُ إِلاَّ هَذِهِ الصَّلاَةُ ، وَمَا مِنْ نَفْسٍ تَسُرُّنِي أَنْ تَفْدِيَنِي مِنَ الْمَوْتِ ، وَلاَ نَفْسُ ذُبَابٍ ، قَالَ :ثُمَّ بَكَى.

(۳۵۹۸۰) حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابوجحیفہ کی میرے ساتھ ملاقات ہوئی تو اس نے مجھے کہا: اے سلمہ! میری پہچان والی چیزوں میں سے صرف یہ نماز ہی رہ گئی ہے۔مجھے کوئی نفس موت سے چھڑا کر خوش نہیں کرتا اور نہ مکھی کا نفس۔راوی کہتے ہیں پھر وہ رو پڑے۔

(۳۵۹۸۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ : جَالِسُوا الْكُبَرَاءَ وَخَالِطُوا الْحُكَمَاءَ وَسَائِلُوا الْعُلَمَاءَ.

(۳۵۹۸۱) حضرت ابوجحیفہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں بڑوں کے ساتھ بیٹھو۔حکماء سے ملو اور علماء سے پوچھو۔

(۳۵۹۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، قَالَ :مَرُّوا بِجِنَازَةِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلَى أَبِي جُحَيْفَةَ ، فَقَالَ :اسْتَرَاحَ وَاسْتُرِيحَ مِنْهُ.

(۳۵۹۸۲) حضرت یزید بن ابی زیاد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگ ابوعبدالرحمن کا جنازہ لے کر حضرت ابوجحیفہ کے پاس سے گزرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: راحت پا گیا اور اس سے بھی راحت پائی گئی۔

(٣٥٩٨٣) حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﴿فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ قَالَ :عَذَابُ الْقَبْرِ.

(٣٥٩٨٣) حضرت ابوسعید سے ﴿فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ کے بارے میں روایت ہے کہتے ہیں کہ یہ عذاب قبر ہے۔

(٣٥٩٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﴿لَرَادُّكَ إلَى مَعَادٍ﴾ قَالَ :مَعَادُهُ آخِرَتُهُ :الْجَنَّةُ.

(٣٥٩٨٤) حضرت ابوسعید سے ﴿لَرَادُّكَ إلَى مَعَادٍ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں: معاد یعنی اس کی آخرت یعنی جنت۔

(٣٥٩٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : إنَّ إبْرَاهِيمَ يَلْقَاهُ أَبُوهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَتَعَلَّقُ بِهِ ، فَيَقُولُ لَهُ إبْرَاهِيمُ :قَدْ كُنْت آمُرُكَ وَأَنْهَاكَ فَعَصَيْتَنِي ، قَالَ :وَلَكِنَّ الْيَوْمَ لاَ أَعْصِيكَ ، قَالَ :فَيُقْبِلُ إبْرَاهِيمُ إلَى الْجَنَّةِ وَهُوَ مَعَهُ ، قَالَ :فَيُقَالُ لَهُ :يَا إبْرَاهِيمُ ، دَعْهُ ، قَالَ :فَيَقُولُ :إنَّ اللَّهَ وَعَدَنِي أَنْ لاَ يَخْذُلَنِي الْيَوْمَ ، قَالَ :فَيَأْتِي إبْرَاهِيمَ آتٍ مِنْ رَبِّهِ مَلَكٌ ، فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرْتَاعُ لَهُ إبْرَاهِيمُ وَيُكَلِّمُهُ وَيُشْغَلُ حَتَّى يَلْهُوَ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :فَيَنْطَلِقُ الْمَلَكُ وَيَمْشِي إبْرَاهِيمُ نَحْوَ الْجَنَّةِ ، قَالَ :فَيُنَادِيهِ أَبُوهُ :يَا إبْرَاهِيمُ ، قَالَ :فَيَلْتَفِتُ إلَيْهِ وَقَدْ غُيِّرَ خَلْقُهُ ، قَالَ :فَيَقُولُ إبْرَاهِيمُ :أُفٍّ أُفٍّ ، ثُمَّ يَسْتَقِيمُ وَيَدَعُهُ.

(٣٥٩٨٥) حضرت ابوسعید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم کے والد کی حضرت ابراہیم سے ملاقات ہوگی۔ وہ حضرت ابراہیم سے لپٹ جائیں گے تو حضرت ابراہیم ان سے کہیں گے۔ تحقیق میں نے آپ کو حکم دیا اور آپ کو منع کیا لیکن آپ نے میری نافرمانی کی۔ والد کہیں گے: لیکن آج تو میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابراہیم جنت کی طرف چل دیں گے اور وہ بھی آپ کے ساتھ ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابراہیم کو کہا جائے گا۔ اے ابراہیم! اس کو چھوڑ دے۔ راوی کہتے ہیں وہ کہیں گے تحقیق اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ وہ مجھے آج کے دن رسوا نہیں کرے گا۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابراہیم کے پاس ان کے پروردگار کے پاس سے ایک فرشتہ آئے گا اور انہیں سلام کہے گا۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کو دیکھ کر خوش ہوں گے اور اس سے کلام کریں گے۔ اور ایسے مصروف ہوں گے کہ اپنے والد سے غافل ہو جائیں گے۔ راوی کہتے ہیں پھر فرشتہ چلنے لگے گا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ان کے ہمراہ جنت کی طرف چلیں گے۔ راوی کہتے ہیں اس پر ان کے والد ان کو آواز دیں گے۔ اے ابراہیم! راوی کہتے ہیں آپ اس کی طرف التفات کریں گے تو اس کی خلقت ہی بدل چکی ہوگی۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے۔ اُف، اُف۔ پھر آپ علیہ السلام سیدھے ہو جائیں گے اور اس کو چھوڑ دیں گے۔

(۳۵) كلام ربيع بن خثيم رحمه الله

حضرت ربیع بن خثیم کا کلام

(۳۵۹۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، قَالَ :كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ إِذَا مَرَّ بِالْمَجْلِسِ يَقُولُ :قُولُوا خَيْرًا وَافْعَلُوا خَيْرًا وَدُومُوا عَلَى صَالِحَةٍ ، وَلاَ تَقْسُ قُلُوبُكُمْ ، وَلاَ يَتَطَاوَلْ عَلَيْكُمُ الأَمَدُ ، وَلاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ ، قَالُوا :سَمِعْنَا وَهُمْ لاَ يَسْمَعُونَ.

(۳۵۹۸٦) حضرت ابویعلی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم جب کسی مجلس کے پاس سے گزرتے تھے تو کہتے تھے۔ خیر کی بات کہو خیر کا کام کرو۔ اچھے عمل پر مداومت رکھو۔ تمہارے دل سخت نہ ہو جائیں اور تمہاری مہلت زیادہ نہ ہو جائے اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا ہم نے سنا حالانکہ انہوں نے نہیں سنا تھا۔

(۳۵۹۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، قَالَ :كَانَ الرَّبِيعُ إِذَا قِيلَ لَهُ : كَيْفَ أَصْبَحْت يَقُولُ :أَصْبَحْنَا ضُعَفَاءَ مُذْنِبِينَ نَأْكُلُ أَرْزَاقَنَا وَنَنْتَظِرُ آجَالَنَا.

(۳۵۹۸۷) حضرت ابویعلی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ربیع سے کہا جاتا آپ نے صبح کس طرح کی؟ تو آپ فرماتے: ہم نے ضعف اور گناہگاری کی حالت میں صبح کی کہ ہم اپنے رزق کھا رہے ہیں اور اپنی موتوں کا انتظار کر رہے ہیں۔

(۳۵۹۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، عَنْ رَبِيعٍ ، قَالَ :مَا أُحِبُّ مُنَاشَدَةَ الْعَبْدِ رَبَّه يَقُولُ :رَبِّ قَضَيْت عَلَى نَفْسِكَ الرَّحْمَةَ ، قَضَيْت عَلَى نَفْسِكَ كَذَا ، يَسْتَبْطِءُ ، وَمَا رَأَيْت أَحَدًا يَقُولُ : رَبِّ قَدْ أَدَّيْت مَا عَلَيَّ فَأَدِّ مَا عَلَيْك.

(۳۵۹۸۸) حضرت ربیع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بندہ کی یہ دعا، اپنے رب سے کرنا پسند نہیں ہے کہ وہ کہے: اے اللہ! تو نے اپنے اوپر رحمت کا فیصلہ کرلیا ہے تو نے خود پر یہ فیصلہ کرلیا ہے۔ (یہ کہہ کر) بندہ سستی کا مظاہرہ کرے۔ میں نے کسی کو یہ کہتے نہیں دیکھا کہ اے میرے پروردگار! جو مجھ پر لازم تھا وہ میں نے ادا کردیا ہے۔ پس جو تجھ پر لازم ہے وہ تو ادا کردے۔

(۳۵۹۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ :مَا غَائِبٌ يَنْتَظِرُهُ الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ مِنَ الْمَوْتِ.

(۳۵۹۸۹) حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ موت سے زیادہ بہتر کوئی غائب چیز ایسی نہیں جس کا مومن کو انتظار ہو۔

(۳۵۹۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ أَنَّهُ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ ، فَقَالَ :هَذَا مَا أَقَرَّ بِهِ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ عَلَى نَفْسِهِ وَأَشْهَدَ عَلَيْهِ وَكَفَى بِاللهِ شَهِيدًا ، وَجَازِيًا لِعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ وَمُثِيبًا أَنِّي

رَضِيت بِاللهِ رَبًّا وَبِالإِسْلاَمِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ، وَرَضِيت لِنَفْسِي وَلِمَنْ أَطَاعَنِي أَنْ أَعْبُدَهُ فِي الْعَابِدِينَ ، وَأَنْ أَحْمَدَهُ فِي الْحَامِدِينَ ، وَأَنْ أَنْصَحَ لِجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۵۹۹۰) حضرت ربیع بن خثیم کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے اپنی موت کے وقت وصیت کی۔ فرمایا: یہ وہ باتیں ہیں جن کا ربیع بن خثیم اپنی ذات کے بارے میں اقرار کرتا ہے اور اس پر گواہی دیتا ہے اور گواہی کے لیے خدا ہی کافی ہے۔ اور اپنے نیک بندوں کو بدلہ دینے کے لیے کافی ہے اور ثواب دینے کے لیے کافی ہے۔ میں اللہ پر رب ہونے کے اعتبار سے راضی ہوں اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں اور اپنے نفس کے لیے اور اس کے لیے جو میری فرمانبرداری کرے اس بات پر راضی ہوں کہ میں عبادت کرنے والوں میں خدا کی عبادت کروں اور حمد کرنے والوں میں خدا کی حمد کروں اور میں مسلمانوں کی جماعت کی خیر خواہی کروں۔

(۳۵۹۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا سَمِعْت الرَّبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ يَذْكُرُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا إِلاَّ أَنِّي سَمِعْته يَقُولُ مَرَّةً : كَمْ لِلتَّيْمِ مَسْجِدًا.

(۳۵۹۹۱) حضرت ابو حیان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بن خثیم کو دنیا کے معاملات میں سے کسی کا ذکر کرتے نہیں سنا۔ ہاں ایک مرتبہ میں نے انہیں کہتے سنا: یتیم کی کتنی ہی مسجدیں ہیں۔

(۳۵۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، قَالَ : قَالَ لِي الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ : يَا بَكْرُ ، اخْزُنْ عَلَيْك لِسَانَك إِلاَّ مِمَّا لَك ، وَلاَ عَلَيْك ، فَإِنِّي اتَّهَمْت النَّاسَ عَلَى دِينِي ، أَطِعَ اللَّهَ فِيمَا عَلِمْت ، وَمَا اسْتُؤْثِرَ بِهِ عَلَيْك فَكِلْهُ إِلَى عَالِمِهِ ، لأَنَا عَلَيْكُمْ فِي الْعَمْدِ أَخْوَفُ مِنِّي عَلَيْكُمْ فِي الْخَطَإِ ، مَا خَيْرُكُمَ الْيَوْمَ بِخَيْرٍ ، وَلَكِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ آخِرِ شَرٍّ مِنْهُ ، مَا تَتَّبِعُونَ الْخَيْرَ كُلَّ اتِّبَاعِهِ ، وَلاَ تَفِرُّونَ مِنَ الشَّرِّ حَقَّ فِرَارِهِ ، مَا كُلُّ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ أَدْرَكْتُمْ ، وَلاَ كُلَّ مَا تَقْرَؤُونَ تَدْرُونَ مَا هُوَ السَّرَائِرُ اللاَّتِي يُخْفِينَ عَلَى النَّاسِ وَهِيَ لِلَّهِ بَوَادٍ ، ابْتَغُوا دَوَائَهَا ، ثُمَّ يَقُولُ لِنَفْسِهِ : وَمَا دَوَاؤُهَا أَنْ تَتُوبَ ، ثُمَّ لاَ تَعُودَ.

(۳۵۹۹۲) حضرت بکر بن ماعز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم نے مجھے کہا: اے بکر! اپنی زبان کو اپنی حفاظت میں رکھ مگر وہ بات جو تیرے فائدہ میں ہو۔ تیرے خلاف نہ ہو۔ کیونکہ میں نے اپنے دین کے بارے میں لوگوں کو متہم پایا ہے۔ جو تمہیں معلوم ہے اس میں اللہ کی اطاعت کر اور جو چیز تمہارے علم میں نہ ہو تو اس کو اس کے جاننے والے کے سپرد کردے۔ مجھے تمہارے اوپر جان بوجھ کر کیے جانے والے عمل کا، غلطی سے ہونے والے عمل کی بہ نسبت زیادہ خوف ہے۔ تم میں سے جو آج خیر پر ہے وہ بہتر نہیں ہے بلکہ وہ اپنے اپنے آخری شر سے بہتر ہیں، تم لوگ خیر کی مکمل اتباع نہیں کرتے اور تم شر سے کما حقہ فرار اختیار نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر جو کچھ اتارا ہے تم نے اس کو سارا نہیں پایا۔ اور جو کچھ تم پڑھتے ہو اس سارے کو تم نہیں جانتے کہ وہ کیا ہے۔ وہ پوشیدہ باتیں جو لوگوں پر مخفی ہوتی ہیں وہ اللہ کے لیے تو ظاہر ہیں۔ تم اس کا علاج تلاش کرو۔ پھر آپ نے

اپنے آپ سے کہا: اس کا علاج کیا ہے؟ یہ کہ تم توبہ کرو اور پھر اس کی طرف عود نہ کرو۔

(۳۵۹۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ بُشَيْرٍ مَوْلَى الرَّبِيعِ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ يُصَلِّي لَيْلَةً فَمَرَّ بِهَذِهِ الآيَةِ : ﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ﴾ فَرَدَّدَهَا حَتَّى أَصْبَحَ.

(۳۵۹۹۳) حضرت ربیع کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ حضرت ربیع رات کو نماز پڑھ رہے تھے کہ اس آیت پر پہنچے ﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ﴾ تو اس کو صبح تک دہراتے رہے۔

(۳۵۹۹٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ يَأْتِي عَلْقَمَةَ وَكَانَ فِي مَسْجِدِهِ طَرِيقٌ ، وَإِلَى جَنْبِهِ نِسَاءٌ كُنَّ يَمْرُرْنَ فِي الْمَسْجِد ، فَلاَ يَقُولُ كَذَا وَلا كَذَا.

(۳۵۹۹۴) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع، حضرت علقمہ کے پاس آتے تھے اوران کی مسجد میں راستہ تھا اوران کے ہمراہ عورتیں بھی مسجد میں سے گزرتی تھیں لیکن وہ ایسی ویسی باتیں نہیں کرتے تھے۔

(۳۵۹۹۵) حَدَّثَنَا أبو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيع ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ﴿وَإِذًا لاَ تُمَتَّعُونَ إِلاَّ قَلِيلاً﴾ قَالَ : الْقَلِيلُ مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الأَجَلِ.

(۳۵۹۹۵) حضرت ربیع بن خثیم سے ﴿وَإِذًا لاَ تُمَتَّعُونَ إِلاَّ قَلِيلاً﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: قلیل سے مراد وہ مہلت ہے جو ان کی موت اوران کے درمیان ہے۔

(۳۵۹۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ﴿بَلَى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ﴾ قَالَ : مَاتُوا عَلَى كُفْرِهِمْ ، وَرُبَّمَا قَالَ : مَاتُوا عَلَى الْمَعْصِيَةِ.

(۳۵۹۹۶) حضرت ربیع بن خثیم سے ﴿بَلَى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں جو اپنے کفر پر مرے اور کبھی فرماتے جو لوگ معصیت کی حالت میں مرے۔

(۳۵۹۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْنِسُ الْحُشَّ بِنَفْسِهِ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : إِنَّكَ تُكْفَى هَذَا ، قَالَ : إِنِّي أُحِبُّ أَنْ آخُذَ بِنَصِيبِي مِنَ الْمِهْنَةِ.

(۳۵۹۹۷) حضرت ربیع بن خثیم کے بارے میں روایت ہے کہ وہ بذاتِ خود بیت الخلاء کو صاف کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں انہیں کہا گیا: آپ کو اس کی کفایت ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں بھی مشقت میں سے اپنا حصہ لوں۔

(۳۵۹۹۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ : أَقِلُّوا الْكَلاَمَ إِلاَّ بِتِسْعٍ : تَسْبِيحٍ وَتَهْلِيلٍ وَتَكْبِيرٍ وَتَحْمِيدٍ ، وَسُؤَالِكَ الْخَيْرَ ، وَتَعَوُّذِكَ مِنَ الشَّرِّ ، وَأَمْرِكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيِكَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَقِرَائَةِ الْقُرْآنِ.

(۳۵۹۹۸) حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں نو باتوں کے علاوہ (باقی) باتیں کم کرو: تسبیح، تہلیل، تکبیر، تحمید اور تمہارا

خیر کا سوال کرنا اور تمہارا شر سے پناہ مانگنا، اور تمہارا امر بالمعروف کرنا اور نہی عن المنکر کرنا اور قرآن کی قراءت کرنا۔

(۳۵۹۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، أَنَّهُ قَالَ لأَهْلِهِ :اصْنَعُوا لِي خَبِيصًا ، فَصُنِعَ فَدَعَا رَجُلاً بِهِ خَبَلٌ فَجَعَلَ رَبِيعٌ يُلَقِّمُهُ وَلُعَابُهُ يَسِيلُ ، فَلَمَّا أَكَلَ وَخَرَجَ ، قَالَ لَهُ أَهْلُهُ :تَكَلَّفْنَا وَصَنَعْنَا ، ثُمَّ أَطْعَمْته رجلا ما يَدْرِي هَذَا مَا أَكَلَ ، قَالَ الرَّبِيعُ :لَكِنَّ اللَّهَ يَدْرِي.

(۳۵۹۹۹) حضرت ربیع کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: تم میرے لیے حلوہ بناؤ۔ چنانچہ حلوہ پکایا گیا پھر انہوں نے ایک پاگل آدمی کو بلایا اور حضرت ربیع نے اس کو لقمہ بنا کر دینا شروع کیا اور اس کا تھوک بہہ رہا تھا۔ پس جب اُس نے کھالیا اور چلا گیا تو گھر والوں نے حضرت ربیع سے کہا ہم نے تکلف کیا اور تیار کیا پھر آپ نے وہ ایسے آدمی کو کھلا دیا جس کو معلوم ہی نہیں کہ اس نے کیا کھایا ہے۔ حضرت ربیع نے فرمایا: لیکن اللہ کو تو معلوم ہے۔

(۳٦۰۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَا جَلَسَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ فِي مَجْلِسٍ مُنْذُ تَأَزَّرَ بِإِزَارٍ ، قَالَ :أَخَافُ أَنْ يُظْلَمَ رَجُلٌ فَلاَ أَنْصُرُهُ ، أَوْ يَفْتَرِيَ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ فَأُكَلَّفُ عَلَيْهِ الشَّهَادَةَ، وَلاَ أَغُضُّ الْبَصَرَ ، وَلاَ أَهْدِي السَّبِيلَ ، أَوْ تَقَعُ الْحَامِلُ فَلاَ أَحْمِلُ عَلَيْهَا.

(۳٦۰۰۰) حضرت شعبی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم نے جب سے ہوش سنبھالا ہے کسی مجلس میں نہیں بیٹھے۔ کہتے ہیں مجھے خوف ہے کہ کسی آدمی پر ظلم کیا جائے اور میں اس کی مدد نہ کروں، یا کوئی آدمی کسی آدمی پر جھوٹ باندھے اور مجھے اس پر گواہی کا مکلف بنایا جائے اور میں نگاہ نیچی نہ کرسکوں اور نہ راہ دکھا سکوں۔

(۳٦۰۰۱) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ سَيَّارٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :انْطَلَقْتُ أَنَا وَأَخِي إِلَى الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ :مَا جَاءَ بِكُمْ ، قَالُوا :جِئْنَا لِتَذْكُرَ اللَّهَ فَنَذْكُرَهُ مَعَك ، وَتَحْمَدَ اللَّهَ فَنَحْمَدَهُ مَعَك ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ تَقُولاَ :جِئْنَا لِتَشْرَبَ فَنَشْرَبَ مَعَك ، وَلاَ جِئْنَا لِتَزْنِيَ فَنَزْنِيَ مَعَك.

(۳٦۰۰۱) حضرت ابووائل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے بھائی حضرت ربیع بن خثیم کے پاس گئے تو وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: تمہیں کیا مقصد لایا ہے؟ ہم نے جواب دیا۔ ہم آئے ہیں تاکہ آپ اللہ کا ذکر کریں تو ہم بھی آپ کے ہمراہ اللہ کا ذکر کریں اور آپ اللہ کی تعریف کریں اور ہم بھی آپ کے ساتھ اللہ کی تعریف کریں۔ اس پر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور کہا۔ تمام تعریف اس اللہ کی ہے تم سے یہ نہیں کہلوایا۔ ہم تیرے پاس آئے ہیں کہ تو شراب پئے تاکہ ہم بھی تیرے ساتھ پئیں اور نہ ہم تیرے پاس آئے ہیں کہ تم زنا کرو تاکہ ہم تیرے ساتھ زنا کریں۔

(۳٦۰۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ الرَّبِيعَ يَقُولُ :عَجَبًا لِمَلَكِ الْمَوْتِ وَإِتْيَانِهِ ثَلاَثَةً :مَلِكٌ مُمْتَنِعٌ فِي حُصُونِهِ فَيَأْتِيهِ فَيَنْزِعُ نَفْسَهُ وَيَدَعُ مُلْكَهُ خَلْفَهُ ، وَطَبِيبٌ نِحْرِيرٌ يُدَاوِي

النَّاسَ فَيَأْتِيهِ فَيَنْزِعُ نَفْسَهُ. (ابو نعیم ۱۱۵)

(۳۶۰۰۲) حضرت ربیع فرماتے ہیں ملک الموت اور اس کا تین آدمیوں کے پاس آنا قابل تعجب ہے۔ (ایک) اپنے قلعوں میں بند بادشاہ کہ فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اس کی روح نکالتا ہے اور اس کے ملک کو اس کے پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ اور ماہر طبیب جو لوگوں کا علاج کرتا ہے۔ اس کے پاس فرشتہ آتا ہے اور اس کی روح نکال لیتا ہے۔

(۳۶۰۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، أَنَّهُ سُرِقَتْ لَهُ فَرَسٌ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يُصَلِّي قِيمَتُهُ ثَلاَثُونَ أَلْفًا فَلَمْ يَنْصَرِفْ ، فَأَصْبَحَ فَحَمَلَ عَلَى مَهْرِهَا ، ثُمَّ أَصْبَحَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ سَرَقَنِي وَلَمْ أَكُنْ لأَسْرِقُهُ ، قَالَ : وَكَانَ رَبِيعٌ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَإِذَا سَمِعَ وَقْعًا خَافَتَ.

(۳۶۰۰۳) حضرت ربیع بن خثیم کے بارے میں روایت ہے کہ ان کا ایک تیس ہزار کی قیمت کا گھوڑا رات نماز پڑھتے ہوئے چوری ہوا لیکن انہوں نے نماز نہ چھوڑی۔ جب صبح ہوئی تو ربیع نے اس کے بچے پر سواری شروع کر دی پھر جب صبح ہوئی تو انہوں نے کہا: اے اللہ! اس نے میری چوری کر لی حالانکہ میں نے اس کی چوری نہیں کی تھی۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ربیع قراءت بلند آواز سے کیا کرتے تھے۔ جب آپ نے قدموں کی چاپ سنی تو آہستہ قراءت کر لی۔

(۳۶۰۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ لِلرَّبِيعِ : أَلاَ نَدْعُو لَكَ طَبِيبًا ، فَقَالَ : أَنْظِرُونِي ، ثُمَّ تَفَكَّرَ ، فَقَالَ : ﴿وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا﴾ فَذَكَرَ مِنْ حِرْصِهِمْ عَلَى الدُّنْيَا وَرَغْبَتِهِمْ فِيهَا ، قَالَ : فَقَدْ كَانَتْ مرضى وكان منهم أَطِبَّاءُ ، فَلاَ الْمُدَاوِي بَقِيَ ، وَلاَ الْمُدَاوَى ، هَلَكَ النَّاعِتِ وَالْمَنْعُوتُ لَهُ ، وَاللهِ لاَ تَدْعُونَ لِي طَبِيبًا.

(۳۶۰۰۴) حضرت عبد الملک بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع سے کہا گیا ہم آپ کے لیے حکیم کو نہ بلائیں؟ آپ نے فرمایا: تم مجھے مہلت دے دو۔ پھر آپ نے فکر فرمایا تو کہا: ﴿وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الأَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا﴾ پھر آپ نے ان لوگوں کی دنیوی زندگی پر حرص اور اس زندگی کی رغبت ذکر فرمائی۔ فرمایا: یہ لوگ بیمار ہوئے اور کچھ ان میں حکیم تھے لیکن دوائی کھانے والا بھی باقی نہ رہا اور دوائی کھلانے والا بھی باقی نہ رہا۔ صفت کرنے والا اور صفت کیا ہوا دونوں ہلاکت کا شکار ہوئے۔ بخدا! تم لوگ میرے لیے حکیم کو نہ بلاؤ۔

(۳۶۰۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ فَدَعَا بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ : اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ ، وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الأَمْرُ كُلُّهُ ، وَأَنْتَ إِلَهُ الْخَلْقِ كُلِّهِ ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ ، نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ.

(۳۶۰۰۵) حضرت شعبی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ربیع بن خثیم کے پاس گئے تو انہوں نے یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! ساری حمد تیرے لیے ہے اور سارے امور تیری طرف لوٹتے ہیں اور ہر قسم کی حمد کے معبود آپ ہی ہیں۔ ساری بھلائیاں آپ کے قبضہ میں ہیں۔ ہم ہر خیر کا آپ ہی سے سوال کرتے ہیں اور ہم ہر شر سے آپ ہی کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۳۶۰۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الرَّبِيعِ ، قَالَتْ :لَمَّا حُضِرَ الرَّبِيعُ بَكَتِ ابْنَتُهُ ، فَقَالَ :يَا بُنَيَّةُ، لِمَ تَبْكِينَ ؟ قُولِي يا بشرى :لَقِيَ أَبِي الْخَيْرَ.

(۳۶۰۰۶) حضرت سریۃ الربیع سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب حضرت ربیع کی موت کا وقت قریب آیا تو ان کی بیٹی رو پڑی۔ آپ ؒ نے فرمایا: اے بیٹی! تم کیوں روتی ہو؟ تم کہو۔ اے خوشخبری! میرا والد خیر سے مل رہا ہے۔

(۳۶۰۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَالَ :حَدَّثَنِي مَنْ صَحِبَ رَبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ عِشْرِينَ سَنَةً مَا سَمِعَ منه كَلِمَةً تُعَابُ.

(۳۶۰۰۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے بیان کیا جو بیس سال تک ربیع بن خثیم کے ساتھ رہا تھا کہ اس نے آپ سے کوئی قابل عتاب کلمہ نہیں سنا۔

(۳۶۰۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ فِي قَوْلِهِ :﴿فَأَمَّا إنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ﴾ قَالَ :مَذْخُورَةٌ له ﴿وَأَمَّا إنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ﴾ قَالَ :عِنْدَهُ ﴿وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ﴾ قَالَ :مَذْخُورَةٌ لَهُ.

(۳۶۰۰۸) حضرت ربیع بن خثیم سے ارشاد خداوندی ﴿فَأَمَّا إنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ﴾ فرمایا: یہ ان کے لیے ذخیرہ شدہ ہیں۔ ﴿وَأَمَّا إنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ﴾ فرمایا: اس کے پاس ہے ﴿وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ﴾ فرمایا: اس کے لیے ذخیرہ شدہ ہے۔

(۳۶۰۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نُسَيْرٍ أَبِي طُعْمَةَ قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ إذَا جَائَهُ سَائِلٌ ، قَالَ : أَطْعِمُوا هَذَا السَّائِلَ سُكَّرًا ، فَإِنَّ الرَّبِيعَ يُحِبُّ السُّكَّرَ.

(۳۶۰۰۹) حضرت نسیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع کے پاس جب کوئی سائل آتا تو آپ ؒ کہتے۔ اس سائل کو شکر کھلاؤ۔ کیونکہ حضرت ربیع کو شکر پسند تھی۔

(۳۶۰۱۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ فی قَوْلِهِ : ﴿يَا أَيُّهَا الإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾ قَالَ :الْجَهْلُ.

(۳۶۰۱۰) حضرت ربیع بن خثیم سے ارشاد خداوندی ﴿يَا أَيُّهَا الإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾ کے بارے میں روایت ہے فرمایا: جہل نے۔

(۳۶) کلام مسروقٍ رحمه الله

حضرت مسروق ؒ کا کلام

(۳۶۰۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بن مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :مَا مِنْ شَيْءٍ خَيْرٌ

لِلْمُؤْمِنِ مِنْ لَحْدٍ قَدِ اسْتَرَاحَ مِنْ هُمُومِ الدُّنْيَا وَأَمِنَ مِنْ عَذَابِ اللهِ. (ابو نعيم ۹۷)

(۳۶۰۱۱) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کے لیے اس لحد سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے جس میں وہ دنیا کے ہموم سے راحت پالے اور عذاب الٰہی سے امن میں ہو۔

(۳٦.۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَجَّ مَسْرُوقٌ فَمَا نَامَ إِلاَّ سَاجِدًا.

(۳۶۰۱۲) حضرت ابواسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق نے حج ادا کیا وہ صرف سجدے میں ہی سوتے تھے۔

(۳٦.۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ آسَى عَلَيْهِ إِلاَّ السُّجُودُ لِلَّهِ.

(۳۶۰۱۳) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں دنیا میں کوئی چیز سکون دہ نہیں ہے سوائے خدا کے لیے سجدوں کے۔

(۳٦.۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنْ مُرَّةَ ، قَالَ : مَا وَلَدَتْ هَمْدَانِيَّةٌ مِثْلَ مَسْرُوقٍ.

(۳۶۰۱۴) حضرت مرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی ہمدانی عورت نے حضرت مسروق کے مثل بچہ نہیں جنا۔

(۳٦.۱٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَا خَطَا عَبْدٌ خَطْوَةً قَطُّ إِلاَّ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ ، أَوْ سَيِّئَةٌ.

(۳۶۰۱۵) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ جب بھی کوئی قدم اٹھاتا ہے تو اس کے لیے نیکی لکھی جاتی ہے یا برائی۔

(۳٦.۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : مَا مِنْ نَفَقَةٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ قَوْلٍ.

(۳۶۰۱۶) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے ہاں گفتگو سے بڑھ کر کوئی خرچ نہیں ہے۔

(۳٦.۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : إِنَّ الْمَرْءَ لَحَقِيقٌ أَنْ تَكُونَ لَهُ مَجَالِسُ يَخْلُو فِيهَا يَذْكُرُ فِيهَا ذُنُوبَهُ فَيَسْتَغْفِرُ مِنْهَا.

(۳۶۰۱۷) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ اس بات کا حق دار ہے کہ اس کے لیے چند مجلسیں ایسی ہوں جن میں وہ خلوت میں ہو اور ان میں اپنے گناہوں کو یاد کرے پھر ان پر استغفار کرے۔

(۳٦.۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، أَوْ غَيْرِهِ ، شَكَّ الأَعْمَشُ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : إِنَّ أَحْسَنَ مَا أَكُونُ ظَنًّا حِينَ يَقُولُ الْخَادِمُ : لَيْسَ فِي الْبَيْتِ قَفِيزٌ مِنْ قَمْحٍ ، وَلاَ دِرْهَمٌ.

(۳۶۰۱۸) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اس وقت سب سے اچھے خیال میں ہوتا ہوں جب خادم کہتا ہے۔ گھر میں نہ گندم کا قفیز ہے اور نہ ہی درہم۔

(۳٦.۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أَقْرَبُ مَا يَكُونُ

الْعَبْدُ إِلَى اللهِ وَهُوَ سَاجِدٌ.

(۳۶۰۱۹) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قریب حالت سجدہ میں ہوتا ہے۔

(٣٦٠٢٠) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : قَالَ مَسْرُوقٌ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ عِلْمَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ وَعِلْمَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ فَلْيَقْرَأْ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ.

(۳۶۰۲۰) حضرت مسروق فرماتے ہیں جس آدمی کو یہ بات پسند ہو کہ اُسے اولین اور آخرین کا علم ہو اور دنیا و آخرت کا علم ہو تو اس کو سورۃ واقعہ پڑھنی چاہیے۔

(٣٦٠٢١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَجْلِسُ إِلَى مَسْرُوقٍ يَعْرِفُ وَجْهَهُ وَلاَ يُسَمِّي اسْمَهُ ، قَالَ : فَشَيَّعَهُ ، قَالَ : فَكَانَ فِي آخِرِ مَنْ وَدَّعَهُ ، فَقَالَ : إِنَّك قَرِيعُ الْقُرَّاءِ وَسَيِّدُهُمْ ، وَإِنَّ زَيْنَك لَهُمْ زَيْنٌ ، وَشَيْنَك لَهُمْ شَيْنٌ ، فَلاَ تُحَدِّثَنَّ نَفْسَك بِفَقْرٍ ، وَلاَ طُولِ عُمْرٍ.

(۳۶۰۲۱) حضرت عامر سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت مسروق کے پاس بیٹھتا تھا راوی اس کو شکل سے جانتا تھا لیکن نام سے واقف نہیں تھا۔ راوی کہتے ہیں پھر وہ آپ کی مشایعت میں نکلا۔ راوی کہتے ہیں وہ آپ کو الوداع کہنے والوں میں آخری تھا۔ تو اس نے کہا آپ سب قاریوں میں سے بڑے اور ان کے سردار ہیں۔ اور آپ کی زینت میں ان کی زینت ہے اور آپ کی بدصورتی، ان کی بدصورتی ہے۔ پس آپ اپنے نفس سے فقر اور لمبی عمر کی باتیں نہ کیا کریں۔

(٣٦٠٢٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ مِنَ السِّلْسِلَةِ أَتَاهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ ، وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنَ التُّجَّارِ ، فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيْهِ وَيَقُولُونَ : جَزَاك اللَّهُ خَيْرًا مَا كَانَ أَعَفَّك عَنْ أَمْوَالِنَا ، فَقَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿أَفَمَنْ وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لاَقِيهِ كَمَنْ مَتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾.

(۳۶۰۲۲) حضرت مسروق کے بارے میں روایت ہے کہ جب وہ مقام سلسلہ سے واپس آئے تو اہل کوفہ ان کے پاس آئے اور ان کے پاس تاجر لوگ آئے اور آپ کی تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ دے۔ آپ ہمارے مالوں سے کس قدر مستغنی تھے۔ اس پر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿أَفَمَنْ وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لاَقِيهِ كَمَنْ مَتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ کیا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا اور وہ اسے حاصل کرے گا اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے دنیا کی زندگی میں فائدے کی چیزیں دے دی ہیں۔

(٣٦٠٢٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْجَهْلِ أَنْ يُعْجَبَ بِعِلْمِهِ وَبِحَسْبِهِ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَخْشَى اللَّهَ.

(۳۶۰۲۳) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آدمی کی جہالت کے لیے یہ بات ہی کافی ہے کہ آدمی اپنے علم پر عجب کرنے لگے اور آدمی کے علم کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے۔

(٣٦٠٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ بِالْبَادِيَةِ لَهُ كَلْبٌ وَحِمَارٌ وَدِيكٌ ، قَالَ : فَالدِّيكُ يُوقِظُهُمْ لِلصَّلاَةِ ، وَالْحِمَارُ يَنْقُلُونَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ، وَيَنْتَفِعُونَ بِهِ وَيَحْمِلُونَ لَهُمْ خِبَائَهُمْ، وَالْكَلْبُ يَحْرُسُهُمْ ، فَجَاءَ ثَعْلَبٌ فَأَخَذَ الدِّيكَ فَحَزِنُوا لِذَهَابِ الدِّيكِ ، وَكَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا ، فَقَالَ : عَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا ، قَالَ : فَمَكَثُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ جَاءَ ذِئْبٌ فَشَقَّ بَطْنَ الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَحَزِنُوا لِذَهَابِ الْحِمَارِ ، فَقَالَ : الرَّجُلُ الصَّالِحُ : عَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا ، ثُمَّ مَكَثُوا بَعْدَ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ أُصِيبَ الْكَلْبُ ، فَقَالَ : الرَّجُلُ الصَّالِحُ : عَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا ، فَلَمَّا أَصْبَحُوا نَظَرُوا فَإِذَا هُوَ قَدْ سُبِيَ مَنْ حَوْلِهِمْ وَبَقُوا هُمْ ، قَالَ : فَإِنَّمَا أُخِذُوا أُولَئِكَ بِمَا كَانَ عِنْدَهُمْ مِنَ الصَّوْتِ وَالْجَلَبَةِ ، وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَ أُولَئِكَ شَيْءٌ يَجْلُب ، قَدْ ذَهَبَ كَلْبُهُمْ وَحِمَارُهُمْ وَدِيكُهُمْ.

(۳۶۰۲۴) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جنگل میں ایک آدمی رہتا تھا جس کے پاس ایک کتا، ایک گدھا اور ایک مرغا تھا۔ فرماتے ہیں: مرغا ان کو نماز کے لیے اٹھاتا تھا اور گدھے پر وہ پانی ادھر ادھر لے جاتے تھے اور اس سے منتفع ہوتے اور وہ ان کے لیے ان کے خیمہ کو اٹھاتا تھا۔ اور کتا ان کی حفاظت کرتا تھا۔ پھر ایک لومڑی آئی اور اس نے مرغا پکڑا۔ ان لوگوں کو مرغ کے چلے جانے کا غم ہوا لیکن وہ آدمی نیک تھا تو اس نے کہا ہو سکتا ہے کہ اس میں خیر ہو۔ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ جتنی دیر اللہ نے چاہا اسی طرح رہے پھر بھیڑیا آیا تو اس نے گدھے کا پیٹ پھاڑ کر اس کو قتل کر دیا۔ چنانچہ وہ لوگ گدھے کے جانے پر بھی غمگین ہوئے لیکن نیک آدمی نے کہا ہو سکتا ہے اسی میں خیر ہو۔ پھر کتا بھی مر گیا۔ تو اس مرد صالح نے کہا ہو سکتا ہے یہی بہتر ہو۔ پھر جب ان لوگوں نے صبح کی تو دیکھا کہ ان کے اردگرد کے لوگ تو قید کر لیے گئے ہیں اور یہ بچ گئے ہیں۔ آپ ؒ فرماتے ہیں: وہ لوگ اس لیے پکڑے گئے تھے کہ ان کے پاس آوازیں اور چیخ و پکار تھی۔ جبکہ ان لوگوں کے پاس کوئی شور مچانے والی چیز نہ تھی۔ ان کا کتا، گدھا اور مرغ تو مر گئے تھے۔

(٣٦٠٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَجُلٌ صَالِحٌ بِصُرَّةٍ مِنْ دَرَاهِمَ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهَا ، فَلَقِيَ رَجُلاً كَثِيرَ الْمَالِ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ، قَالَ : أَلاَ تَعْجَبُونَ لِفُلاَنٍ وَكَثْرَةِ مَالِهِ ، جَائَهُ رَجُلٌ بِصُرَّةِ دَرَاهِمَ فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ فَشَقَّ عَلَيْهِ ، وَقَالَ : مَا أُرَاهُ تُقُبِّلَ مِنِّي حِينَ أَعْطَيْتُهَا هَذَا الرَّجُلَ الْغَنِيَّ.

۲۔ قَالَ : وَخَرَجَ لَيْلَةً أُخْرَى بِصُرَّةٍ فَأَعْطَاهَا امْرَأَةً بَغِيًّا ، فَلَمَّا أَصْبَحُوا ، قَالُوا : أَلاَ تَعْجَبُونَ إِلَى فُلاَنَةَ جَائَهَا فُلاَنٌ بِصُرَّةٍ فَأَعْطَاهَا وَهِيَ لاَ تَمْنَعُ رِجْلَهَا مِنْ أَحَدٍ ، فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَشَقَّ عَلَيْهِ ، وَقَالَ : مَا أُرَاهُ يُقْبَلُ مِنِّي.

۳۔ قَالَ : فَأُتِيَ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهُ قَدْ تُقُبِّلَ مِنْكَ مَا أَعْطَيْتَ هَذَا الْغَنِي ، فَإِنَّا أَرَدْنَا أَنْ نُرِيَهُ ، أَنَّ فِي النَّاسِ مَنْ يَتَصَدَّقُ ، فَيَرْغَبُ فِي ذَلِكَ ، وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَإِنَّهَا إِنَّمَا تَبْغِي مِنَ الْحَاجَةِ ، فَأَرَدْنَا أَنْ نُعِفَّهَا.

(۳۶۰۲۵) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرد صالح رات کے اندھیرے میں درہموں کی تھیلی لے کر نکلا۔ وہ اس کو صدقہ کرنا چاہتا تھا کہ اس کو ایک کثیر المال شخص ملا اس آدمی نے یہ دراہم کی تھیلی اس کو دے دی۔ جب صبح ہوئی تو شور ہوا۔ فلاں آدمی اور اس کے مال پر تم لوگ تعجب نہیں کرتے۔ اس کے پاس کوئی آدمی درہموں کی تھیلی لے کر آیا اور وہ اس کو دے گیا۔ یہ بات اس دینے والے کو پہنچی تو اس پر بہت شاق گزرا اس نے کہا میرا خیال نہیں ہے کہ جب میں نے تھیلی اس مالدار کو دے دی ہے تو میری طرف سے یہ قبول ہوا ہوگا۔

۲۔ راوی کہتے ہیں یہ آدمی ایک رات پھر تھیلی لے کر نکلا اور اس نے یہ تھیلی ایک زانیہ عورت کو دے دی۔ لوگوں نے جب صبح کی تو کہنے لگے۔ فلانی عورت پر تمہیں تعجب نہیں ہے۔ اس کے پاس فلاں آیا اور اس کو تھیلی دے گیا حالانکہ یہ عورت تو کسی کو اپنے پاس آنے سے نہیں روکتی۔ اس آدمی کو یہ بات پہنچی تو اس کو بہت شاق گزرا اس نے کہا: میرا خیال نہیں ہے کہ یہ صدقہ میری طرف سے قبول ہوا ہوگا۔

۳۔ راوی کہتے ہیں پھر اس آدمی کو خواب آیا اور اس کو کہا گیا تم نے غنی کو جو صدقہ دیا وہ بھی تم سے قبول ہو گیا ہے کیونکہ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم اس کو یہ بات دکھائیں کہ صدقہ کرنے والے لوگ بھی ہیں تاکہ اس کو بھی اس کا شوق ہو اور جو عورت تھی وہ صرف ضرورت کی وجہ سے زنا کرتی تھی۔ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم اس کو عفیفہ بنائیں۔

(۳۶.۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ مَسْرُوقٌ يُصَلِّي حَتَّى تَجْلِسَ امْرَأَتُهُ خَلْفَهُ تَبْكِي.

(۳۶۰۲۶) حضرت انس بن سیرین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مسروق اس حد تک نماز پڑھتے کہ ان کی بیوی ان کے پیچھے بیٹھ کر رونے لگتی۔

(۳۶.۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَيْرَةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : وَدَّ أَهْلُ الْبَلاَءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ تُقْرَضُ بِالْمَقَارِيضِ.

(۳۶۰۲۷) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مصیبتوں والے لوگ قیامت کے دن اس بات کو پسند کریں گے کہ ان کو قینچیوں سے کاٹا جاتا۔

(۳۷) كلام مرّة رحمه الله

حضرت مرہ کا کلام

(۳۶.۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : أَتَيْنَا مُرَّةَ نَسْأَلُ عَنْهُ فَقَالُوا : مُرَّةُ الطَّيِّبُ ، فَإِذَا هُوَ فِي عِلِّيَّةٍ لَهُ قَدْ تَعَبَّدَ فِيهَا ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً.

(۳۶۰۲۸) حضرت حصین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت مرہ کے پاس آئے۔ ہم نے ان کے بارے میں پوچھا: لوگوں نے کہا مرۃ الطیب؟ تو وہ اپنے بالا خانہ میں تھے جس میں انہوں نے بارہ سال عبادت کی تھی۔

(٣٦٠٢٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْهَيْثَمِ قَالَ : كَانَ مُرَّةُ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ مِئَتَيْ رَكْعَةٍ.

(۳۶۰۲۹) حضرت ہیثم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مرہ ہر روز دوسو رکعات پڑھا کرتے تھے۔

(٣٦٠٣٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : سُئِلَ مُرَّةُ : عَمَّا بَقِيَ مِنْ صَلاَتِكَ ، قَالَ : الشَّطْرُ خَمْسُونَ وَمِائَتَا رَكْعَةٍ.

(۳۶۰۳۰) حضرت مالک بن مغول سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مرہ سے پوچھا گیا آپ کی کتنی نماز باقی ہے؟ انہوں نے فرمایا: آدھی یعنی دوسو پچاس رکعات۔

(٣٦٠٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُرَّةَ ﴿وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ﴾ قَالَ : مُتَخَرِّقَةٌ لاَ تَعِي شَيْئًا.

(۳۶۰۳۱) حضرت مرہ سے ﴿وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں: پھٹے ہوں گے کسی شے کی حفاظت نہیں کریں گے۔

(٣٨) كلام الأسودِ رحمه الله

حضرت اسود رحمہ اللہ کا کلام

(٣٦٠٣٢) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : مَا كَانَ إِلاَّ رَاهِبًا مِنَ الرُّهْبَانِ.

(۳۶۰۳۲) حضرت عمارہ، حضرت اسود کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ راہبوں میں سے ایک راہب تھے۔

(٣٦٠٣٣) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَنِ الأَسْوَدِ ، فَقَالَ : كَانَ صَوَّامًا حَجَّاجًا قَوَّامًا.

(۳۶۰۳۳) حضرت شعبی سے روایت ہے کہتے ہیں (ان سے) حضرت اسود کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ خوب روزہ رکھنے والے، خوب حج کرنے والے اور خوب قیام کرنے والے تھے۔

(٣٦٠٣٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَسَنٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، قَالَ : إِنْ كَانَ الأَسْوَدُ لَيَصُومُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْحَرِّ الَّذِي يُرَى أَنَّ الْجَمَلَ الْجَلْدَ الأَحْمَرَ يُرَنَّحُ فِيهِ مِنَ الْحَرِّ.

(۳۶۰۳۴) حضرت منصور کے بعض شاگردوں سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت اسود رحمہ اللہ شدید گرمی کے دن بھی روزہ رکھتے تھے۔ وہ دن جس کے بارے میں خیال ہوتا تھا کہ سرخ چمڑے والا اونٹ بھی گرمی کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے۔

(٣٦٠٣٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ ، أَنَّ عَلْقَمَةَ

كَانَ يَقُولُ لِلأَسْوَدِ :لِمَ تُعَذِّبُ هَذَا الْجَسَدَ فَيَقُولُ :إِنَّمَا أُرِيدُ لَهُ الرَّاحَةَ.

(۳۶۰۳۵) حضرت علی بن مدرک بیان کرتے ہیں کہ حضرت علقمہ، حضرت اسود کو کہا کرتے تھے۔ آپ اس جسم کو کیوں عذاب دیتے ہیں؟ اسود کہتے تھے میں اس کی راحت چاہتا ہوں۔

(٣٦٠٣٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَنَشُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ :رَأَيْتُ الأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ قَدْ ذَهَبَتْ إِحْدَى عَيْنَيْهِ مِنَ الصَّوْمِ.

(۳۶۰۳۶) حضرت حنش بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود بن یزید کو دیکھا کہ اُن کی ایک آنکھ روزے کی وجہ سے ضائع ہوگئی تھی۔

(٣٦٠٣٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ رِيَاحٍ النَّخَعِيِّ ، قَالَ :كَانَ الأَسْوَدُ يَصُومُ فِي السَّفَرِ حَتَّى يَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ مِنَ الْعَطَشِ فِي الْيَوْمِ الْحَارِّ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ.

(۳۶۰۳۷) حضرت ریاح نخعی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت اسود، سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ غیر رمضان میں سخت گرمی کے دن پیاس کی وجہ سے ان کا رنگ متغیر ہوجاتا تھا۔

(٣٧) كلام علقمة رحمه الله

حضرت علقمہ کا کلام

(٣٦٠٣٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ شِبَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لأَصْحَابِهِ :اذْهَبُوا بِنَا نَزْدَدْ إِيمَانًا.

(۳۶۰۳۸) حضرت علقمہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں سے کہتے تھے۔ ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہم اپنا ایمان زیادہ کریں۔

(٣٦٠٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سُئِلَ الشَّعْبِيُّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : كَانَ مَعَ الْبَطِيءِ وَيُدْرِكُ السَّرِيعَ.

(۳۶۰۳۹) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت شعبی سے علقمہ کے بارے میں سوال کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ سست کے ساتھ تھے لیکن تیز رفتار کو پکڑ لیتے تھے۔

(٣٦٠٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنْ مُرَّةَ، قَالَ: كَانَ عَلْقَمَةُ مِنَ الرَّبَّانِيِّينَ.

(۳۶۰۴۰) حضرت مرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ اللہ والوں میں سے تھے۔

(٣٦٠٤١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :قَرَأَ عَلْقَمَةُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ.

(۳۶۰۴۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے ایک رات میں قرآن پڑھا۔

(۳٦٠٤٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَن عَلْقَمَةَ ﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ قَالَ شَرِيكٌ : هَذَا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ جَرِيرٌ :هَذَا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ.

(۳۶۰۴۲) حضرت علقمہ سے ﴿إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ حضرت شریک فرماتے ہیں یہ قیامت سے پہلے دنیا ہی میں ہوگا۔ حضرت جریر کہتے ہیں کہ قیامت کو ہوگا۔

(۳٦٠٤٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَلْقَمَةُ إِذَا رَأَى مِنْ أَصْحَابِهِ هَشَاشًا ، أَوَ قَالَ : انْبِسَاطًا ذَكَّرَهُمْ بين الأَيَّامِ كَذَلِكَ.

(۳۶۰۴۳) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ جب اپنے ساتھیوں کو خوش اور ہشاش دیکھتے تو انہیں اسی طرح کے ایام یاد دلاتے۔

(۳٦٠٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، فَقَالَ :انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ سَمْتًا وَهَدْيًا بِعَبْدِ اللهِ ، فَدَخَلْنَا عَلَى عَلْقَمَةَ.

(۳۶۰۴۴) حضرت ابو معمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن شرحبیل کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا: ہمارے ساتھ اس آدمی کے پاس چلو جو چال ڈھال میں حضرت عبداللہ کے سب سے زیادہ مشابہ ہے۔ چنانچہ ہم حضرت علقمہ کے پاس گئے۔

(۳٦٠٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، فَقَالَ :اذْهَبُوا بِنَا إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا وَأَبْطَنِهِمْ بِعَبْدِ اللهِ ، فَلَمْ نَدْرِ مَنْ هُوَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى عَلْقَمَةَ.

(۳۶۰۴۵) حضرت ابو معمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن شرحبیل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا: تم ہمارے ساتھ لوگوں میں سے اس شخص کے پاس جاؤ جو طریقۂ زندگی، انداز گفتگو اور طرزِ عمل میں حضرت عبداللہ کے سب سے زیادہ مشابہ ہے اور حضرت عبداللہ کے سب سے بڑے راز دار ہیں۔ ہمیں معلوم نہ تھا کہ وہ کون ہے یہاں تک کہ ہم حضرت علقمہ کے پاس پہنچے۔

(۳٦٠٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَصْبَحَ هَمَّامٌ مُتَرَجِّلاً ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ :إِنَّ جُمَّةَ هَمَّامٍ لَتُخْبِرُكُمْ ، أَنَّهُ لَمْ يَتَوَسَّدْهَا اللَّيْلَةَ.

(۳۶۰۴۶) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک صبح حضرت ہمام کنگھی کر کے آئے تو کچھ لوگوں نے کہا: حضرت ہمام کی زلفیں بتا رہی ہیں کہ آج رات انہوں نے تکیہ نہیں کیا۔

(۳۶.٤۷) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنَّا ، يُقَالَ لَهُ : هَمَّامُ بْنُ الْحَارِثِ وَكَانَ لَا يَنَامُ إِلَّا قَاعِدًا فِي الْمَسْجِدِ فِي صَلَاتِهِ ، فَكَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اشْفِنِي مِنَ النَّوْمِ بِيَسِيرٍ وَارْزُقْنِي سَهَرًا فِي طَاعَتِكَ.

(۳۶۰۴۷) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم میں ایک آدمی تھا جس کو ہمام بن حارث کہا جاتا تھا۔ وہ مسجد میں نماز کے دوران صرف بیٹھ کر ہی سوتا تھا اور کہا کرتا تھا: اے اللہ! آپ مجھے تھوڑی نیند سے شفا دے دیں اور میری بیداری کو اپنی اطاعت میں کر دیں۔

(۳۶.٤۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ : (وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ) قَالَ : أَفْزَعَهُ فَلَمْ يَفُوتُوهُ.

(۳۶۰۴۸) حضرت ابن معقل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں (وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ) یعنی وہ بہت زیادہ ڈریں گے مگر ان کو موت نہیں آئے گی۔

(۳۶.٤۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : إِنِّي الْيَوْمَ لَمیسر لِلْمَوْتِ خَفِيفُ الْحَالِ أو الْحَالَةِ ، وَمَا أَدَعُ دَيْنًا ، وَمَا أَدَعُ عِيَالًا أَخَافُ عَلَيْهِمُ الضَّيْعَةَ لو هَوْلُ الْمُطَّلَعِ.

(۳۶۰۴۹) حضرت عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں آج کے دن موت کے لیے تیار ہوں، خفیف الحال ہوں میں نے کوئی قرض نہیں چھوڑا اور نہ ہی میں نے ایسے عیال چھوڑے ہیں جن کی ہلاکت کا مجھے خوف ہے۔ اگر محشر کا خوف نہ ہوتا۔

(۳٦.٥٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ،عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ، قَالَ: كَانَ إِذَا آوَى إِلَى فِرَاشِهِ بَكَى ، ثُمَّ قَالَ : لَيْتَ أُمِّي لَمْ تَلِدْنِي ، قِيلَ : لِمَ ، قَالَ : لأَنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّا وَارِدُوهَا وَلَمْ نُخْبَرْ أَنَّا صَادِرُوهَا

(۳۶۰۵۰) حضرت ابو اسحٰق، حضرت ابو میسرہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ جب اپنے بستر پر آتے تو رو پڑتے پھر کہتے۔ کاش میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا۔ پوچھا گیا: کیوں۔ انہوں نے فرمایا: اس لیے کہ ہمیں یہ خبر تو دی گئی ہے کہ ہم اس وارد ہوں گے لیکن ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ ہم اس کو پار کریں گے۔

(۳٦.٥١) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : مَاتَ رَجُلٌ يَرَوْنَ ، أَنَّ عِنْدَهُ وَرَعًا ، فَأُتِيَ فِي قَبْرِهِ فَقِيلَ : إِنَّا جَالِدُوكَ مِئَةَ جَلْدَةٍ مِنْ عَذَابِ اللهِ ، قَالَ فِيمَ تَجْلِدُونِ فَقَدْ كُنْتُ أَتَوَقَّى وَأَتَوَرَّعُ ، فَقِيلَ : خَمْسُونَ ، فَلَمْ يَزَالُوا يُنَاقِصُونَهُ حَتَّى صَارَ إِلَى جَلْدَةٍ فَجُلِدَ ، فَالْتَهَبَ الْقَبْرُ عَلَيْهِ نَارًا وَهَلَكَ الرَّجُلُ ، ثُمَّ أُعِيدَ ، فَقَالَ فِيمَ جَلَدْتُمُونِي ، قَالُوا : صَلَّيْتَ يَوْمَ تَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ ، وَاسْتَغَاثَكَ الضَّعِيفُ الْمِسْكِينُ فَلَمْ تُغِثْهُ.

(۳۶۰۵۱) حضرت عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی مر گیا لوگوں کا خیال تھا کہ یہ پرہیزگار ہے۔ پس اس کی قبر میں کوئی آیا اور اس کو کہا گیا ہم تمہیں عذابِ خداوندی کے سو کوڑے ماریں گے۔ اس نے کہا: تم مجھے کس وجہ سے کوڑے مارو گے جبکہ میں خوب بچتا تھا اور پرہیزگاری کرتا تھا؟ اس کو کہا گیا پچاس۔ کم ہوتے ہوتے ایک کوڑے تک آ گئے۔ چنانچہ اس کو ایک کوڑا لگایا گیا تو قبر آگ سے بھڑک اٹھی اور وہ شخص ہلاک ہو گیا پھر اس کو دوبارہ پیدا کیا گیا تو اس نے کہا: تم نے مجھے کس وجہ سے کوڑا مارا ہے؟ ان لوگوں نے جواب دیا ایک دن تو نے یہ جانتے ہوئے نماز پڑھی کہ تو بغیر وضو کے ہے اور ایک کمزور مسکین نے تجھ سے مدد طلب کی لیکن تو نے اس کی مدد نہ کی۔

(۳۶۰۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْت هَمْدَانِيًّا قَطُّ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي سَلْخِ جِلْدِهِ مِنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ.

(۳۶۰۵۲) حضرت ابووائل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن شرحبیل کے علاوہ کسی ہمدانی کے جسم میں ہونے کو کبھی پسند نہیں کیا۔

(۳۶۰۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، قَالَ :مَنْ عَمِلَ بِهَذِهِ الآيَةِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ البر :﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾.

(۳۶۰۵۳) حضرت ابومیسرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جس آدمی نے اس آیت پر عمل کیا تو تحقیق اس نے کامل نیکی کی ﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾

(۳۶۰۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :دَخَلَ سُلَيْمُ بْنُ الأَسْوَدِ أَبُو الشَّعْثَاءِ عَلَى أَبِي وَائِلٍ يَعُودُهُ ، فَقَالَ :إنَّ فِي الْمَوْتِ لَرَاحَةً ، فَقَالَ أَبُو وَائِلٍ :إنَّ لِي صَاحِبًا خَيْرٌ لِي مِنْك :خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ.

(۳۶۰۵۴) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالشعثاء سلیم بن اسود، حضرت ابووائل کے پاس عیادت کے لیے آئے اور کہا: یقیناً موت میں راحت ہے۔ اس پر حضرت ابووائل نے کہا: میرا ایک تجھ سے بہتر ساتھی ہے یعنی ایک دن میں پانچ نمازیں۔

(۳۶۰۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو وَائِلٍ :يَا سُلَيْمَانُ ، وَاللهِ لَوْ أَطَعْنَا اللَّهَ مَا عَصَانَا.

(۳۶۰۵۵) حضرت اعمش بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابووائل نے مجھے کہا: اے سلیمان! خدا کی قسم! اگر ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی تو وہ ہماری نافرمانی نہ کرتا۔

(۳۶۰۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، أَنَّ أَبَا وَائِلٍ كَانَ يَقُولُ وَهُوَ سَاجِدٌ :إنْ تَعْفُ عَنِّي تَعْفُ عَنْ طَوْلٍ مِنْك ، وَإِنْ تُعَذِّبْنِي تُعَذِّبْنِي غَيْرَ ظَالِمٍ ، وَلاَ مَسْبُوقٍ ، ثُمَّ يَبْكِي.

(۳۶۰۵۶) حضرت عاصم سے روایت ہے کہ حضرت ابووائل سجدہ کی حالت میں کہتے تھے۔ اگر آپ مجھے معاف کریں گے تو آپ

اپنی قدرت کے باوجود مجھے معاف کریں گے اور اگر آپ مجھے عذاب دیں گے تو آپ کا عذاب نہ تو ظالم والا ہوگا نہ سبقت پائے ہوگا۔ پھر آپ رونے لگے۔

(٣٦٠٥٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ إبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ يَذْكُرُ فِي مَنْزِلِ أَبِي وَائِلٍ ، فَكَانَ أَبُو وَائِلٍ يَنْتَفِضُ كَمَا يَنْتَفِضُ الطَّيْرُ.

(٣٦٠٥٧) حضرت مغیرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم تیمی، حضرت ابووائل کے گھر میں وعظ وتذکیر کرتے تھے۔ اور حضرت ابووائل پرندے کے پھڑ پھڑانے کی طرح پھڑ پھڑاتے تھے۔

(٣٦٠٥٨) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : مَا شَبَّهْت قُرَّاءَ زَمَانِنَا هَذَا إلاَّ دَرَاهِمَ مُزَوَّقَةً ، أَوْ غَنَمًا رَعَتِ الْحِمَّصَ فَنُفِخَتْ بُطُونُهَا فَذُبِحَتْ مِنْهَا شَاةٌ فَإِذَا هِيَ لاَ تُنْقِي.

(٣٦٠٥٨) حضرت ابووائل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے زمانہ کے قراء کی مثال تو دراہم مزوقہ کی سی ہے یا ان بکریوں کی سی ہے جو چنے کھالیں پھر ان کے پیٹ پھول جائیں۔ پس ان میں سے کوئی بکری ذبح کی جائے تو اس میں کوئی گودا نہ ہو۔

(٣٦٠٥٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا قُطْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ ، يَقُولُ للشيطان: هَاتِ الآنَ كُلَّ حَاجَةٍ لَكَ.

(٣٦٠٥٩) حضرت شقیق کے بارے میں روایت ہے وہ وضو کرتے تھے تو شیطان کو کہتے تھے اپنی ہر ضرورت اب لے آؤ۔

(٣٦٠٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : قَالَ لِي إبْرَاهِيمُ ، عَلَيْك بِشَقِيقٍ فَإِنِّي أَدْرَكْت أَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ وَهُمْ مُتَوَافِرُونَ وَهُمْ يَعُدُّونَهُ مِنْ خِيَارِهِمْ.

(٣٦٠٦٠) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابراہیم نے کہا: تم حضرت شقیق کو لازم پکڑو۔ کیونکہ میں نے حضرت عبداللہ کے ساتھیوں کو پایا وہ بہت زیادہ تھے لیکن وہ ان کو اپنے سے بہترین سمجھتے تھے۔

(٤٠) كلام مِعْضَدٍ رحمه الله

حضرت معضد رحمۃ اللہ علیہ کا کلام

(٣٦٠٦١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ : انْتَهَيْت إلَى مِعْضَدٍ وَهُوَ سَاجِدٌ نَائِمٌ، قَالَ : فَأَتَيْته وَهُوَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اشْفِنِي مِنَ النَّوْمِ بِيَسِيرٍ ، ثُمَّ مَضَى فِي صَلاَتِهِ.

(٣٦٠٦١) حضرت ہمام سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت معضد کے پاس گیا اور وہ سجدہ کی حالت میں تھے۔ کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس آیا تو وہ کہہ رہے تھے۔ اے اللہ! تو مجھے تھوڑی نیند سے شفا دے دے پھر آپ اپنی نماز پڑھنے لگے۔

(٣٦٠٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ: حدَّثَنَا الأَعْمَشُ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ: رُمِيَ مِعْضَدٌ بِسَهْمٍ فِي

رَأْسِهِ فَنَزَعَ السَّهْمَ مِنْ رَأْسِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهَا لَصَغِيرَةٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُبَارِكُ فِي الصَّغِيرَةِ.

(۳۶۰۶۲) حضرت علقمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معضد کو ان کے سر میں تیر لگ گیا تو انہوں نے اپنے سر سے تیر نکالا پھر اپنے ہاتھ کو اس کی جگہ رکھا پھر فرمایا: یہ تو چھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ چھوٹے میں بھی برکت دے دیتا ہے۔

(٣٦٠٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : أَصَابَ ثَوْبَهُ مِنْ دَمِ مِعْضَدٍ ، قَالَ : فَغَسَلَهُ فَلَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ ، قَالَ : فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقُولُ : إِنَّهُ لَيَزِيدُهُ إِلَيَّ حُبًّا مِنْ دَمِ مِعْضَدٍ.

(۳۶۰۶۳) حضرت علقمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ان کے کپڑوں پر حضرت معضد کا خون لگ گیا۔ کہتے ہیں: انہوں نے اس کو دھویا لیکن اس کا اثر ختم نہ ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ اسی کپڑے میں نماز پڑھتے تھے اور کہتے تھے: بے شک معضد کے خون کی وجہ سے یہ کپڑا مجھے زیادہ محبوب ہو گیا ہے۔

(٣٦٠٦٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، قَالَ : نَزَلَ مِعضَد إِلَى جَنْبِ شَجَرَةٍ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا أُبَالِي صَلَّيْت لِهَذِهِ مِنْ دُونِ اللهِ ، أَوْ أَطَعْت مَخْلُوقًا فِي مَعْصِيَةِ اللهِ.

(۳۶۰۶۴) حضرت عمارہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معضد ایک درخت کے پاس اُترے تو فرمایا: بخدا! مجھے اس کی کوئی پروا نہیں ہے کہ میں اللہ کے سوا اس کی نماز پڑھوں یا خدا کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت کروں۔

(٣٦٠٦٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ : كَانَ لِمِعْضَدٍ أَخٌ ، قَالَ : فَكَانَ يَأْتِي السُّوقَ فَيَشْتَرِي وَيَبِيعُ وَيُنْفِقُ عَلَى عِيَالِهِ وَعَلَى عِيَالِ مِعضَدٍ ، قَالَ : فَكَانَ يَقُولُ : هُوَ خَيْرٌ مِنِّي ، نَحْنُ فِي عِيَالِهِ يُنْفِقُ عَلَيْنَا.

(۳۶۰۶۵) حضرت شیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معضد کا ایک بھائی تھا۔ راوی کہتے ہیں: وہ بازار میں آتا۔ خرید وفروخت کرتا اور اپنے اور معضد کے عیال پر خرچ کرتا۔ راوی کہتے ہیں وہ کہا کرتے تھے: یہ مجھ سے بہتر ہے۔ ہم اس کے عیال میں سے ہیں۔ یہ ہم پر خرچ کرتا ہے۔

(٤١) كلام أبي رزين رحمه الله

حضرت ابورزین رحمۃ اللہ علیہ کا کلام

(٣٦٠٦٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ قَالَ : عَمَلَك أَصْلِحْهُ ، فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ حَسَنَ الْعَمَلِ قِيلَ : فُلاَنٌ طَاهِرُ الثِّيَابِ.

(۳۶۰۶۶) حضرت ابورزین سے ارشادِ خداوندی ﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ فرمایا: تم اپنے عمل کو درست کرو۔ پس جب آدمی اچھے عمل والا ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے فلاں طاہر الثیاب (پاکیزہ کپڑوں والا) ہے۔

(٣٦٠٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَأَبِي رَزِينٍ ﴿فَهُمْ يُوزَعُونَ﴾ قَالاَ : يُحْبَسُ

أَوَّلُهُمْ عَلَى آخِرِهِمْ.

(٣٦٠٦٧) حضرت مجاہد اور حضرت ابورزین سے ﴿فَهُمْ يُوزَعُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے یہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کے اول کو آخر پر بندر کھا جائے گا۔

(٣٦٠٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلاً وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا﴾ قَالَ : يَقُولُ اللَّهُ : الدُّنْيَا قَلِيلٌ فَلْيَضْحَكُوا فِيهَا مَا شَاؤُوا ، فَإِذَا صَارُوا إِلَى الآخِرَةِ بَكَوْا بُكَاءً لاَ يَنْقَطِعُ ، فَذَلِكَ الْكَثِيرُ.

(٣٦٠٦٨) حضرت ابورزین سے ارشادِ خداوندی ﴿فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلاً وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: دنیا تھوڑی ہے۔ پس اس میں تم جتنا چاہو ہنس لو۔ پھر جب وہ لوگ آخرت کی طرف لوٹیں گے تو نہ ختم ہونے والا رونا روئیں گے۔ پس یہی کثیر ہے۔

(٣٦٠٦٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّهَا لإِحْدَى الْكُبَرِ﴾ قَالَ : جَهَنَّمُ ﴿نَذِيرًا لِلْبَشَرِ﴾ قَالَ : يَقُولُ اللَّهُ : أَنَا لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ.

(٣٦٠٦٩) حضرت ابورزین سے ارشادِ خداوندی ﴿إِنَّهَا لإِحْدَى الْكُبَرِ نَذِيرًا لِلْبَشَرِ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: میں تمہیں جہنم سے ڈرانے والا ہوں۔

(٣٦٠٧٠) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ﴿لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ﴾ قَالَ : تَلُوحُ جِلْدَهُ حَتَّى تَدَعَهُ أَشَدَّ سَوَادًا مِنَ اللَّيْلِ.

(٣٦٠٧٠) حضرت ابورزین سے ﴿لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں یہ اس کی کھال کو ظاہر کرے گی یہاں تک کہ یہ اس کو رات سے بھی زیادہ شدید السواد چھوڑ دے گی۔

(٣٦٠٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ : الْغَسَّاقُ مَا يَسِيلُ مِنْ صَدِيدِهِمْ.

(٣٦٠٧١) حضرت ابورزین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں الْغَسَّاقُ وہ ہے جو ان کی پیپ میں سے بہتا ہے۔

(٣٦٠٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَمِعْتُهِمْ يَقُولُونَ : مَا عَمِلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ عَمَلاً قَطُّ إِلاَّ وَهُوَ يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللهِ.

(٣٦٠٧٢) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو کہتے سنا کہ عبدالرحمن بن یزید نے کبھی کوئی عمل نہیں کیا مگر یہ کہ اس سے ان کی مراد خدا کی رضا ہوتی تھی۔

(٣٦٠٧٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي سَبْعٍ.

(٣٦٠٧٣) حضرت عبدالرحمن بن یزید کے بارے میں روایت ہے کہ وہ سات دن میں قرآن پڑھا کرتے تھے۔

(٣٦٠٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شِمْرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ، قَالَ: مَا فَقِهَ قَوْمٌ لَمْ يَبْلُغُوا التُّقَى.

(۳۶۰۷۴) حضرت زیاد بن حدیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جولوگ تقویٰ میں مبالغہ نہیں کرتے وہ فقاہت حاصل نہیں کرتے۔

(٣٦٠٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ ، قَالَ : قَالَ زِيَادُ بْنُ حُدَيْرٍ : لَوَدِدْتُ أَنِّي فِي حَيِّزٍ مِنْ حَدِيدٍ وَمَعِي مَا يُصْلِحُنِي لاَ أُكَلِّمُ ، وَلاَ يُكَلِّمُونِي.

(۳۶۰۷۵) حضرت زیاد بن حدیر فرماتے ہیں: مجھے یہ بات محبوب ہے کہ میں لوہے کی رکاوٹ (پنجرہ وغیرہ) میں ہوں اور میرے پاس میری ضرورت کی چیزیں ہوں۔ نہ میں لوگوں سے بات کروں اور نہ ہی لوگ میرے ساتھ بات کریں۔

(٣٦٠٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : إِذَا كُنْتَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا فَتَوَخَّ ، وَإِذَا كُنْت فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الآخِرَةِ فَامْكُثْ مَا اسْتَطَعْتَ ، وَإِذَا جَائَكَ الشَّيْطَانُ وَأَنْتَ تُصَلِّي، فَقَالَ : إِنَّكَ تُرَائِي ، فَزِدْ وَأَطِلْ.

(۳۶۰۷۶) حضرت حارث بن قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب تو کسی دنیوی کام میں ہو تو جلدی کرو اور جب تم کسی اخروی معاملہ میں ہو تو جتنا ہو سکے ٹھہرو۔ اور جب تم نماز پڑھ رہے ہو اور شیطان تمہارے پاس آئے اور کہے: تم دکھلاوا کر رہے ہو۔ تو تم (پھر بھی) نماز کو مزید لمبا کرو۔

(٣٦٠٧٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : قَالَ خَيْثَمَةُ : تَجْلِسُ أَنْتَ وَإِبْرَاهِيمُ فِي الْمَسْجِدِ وَيُجْتَمَعُ عَلَيْكُمْ ، قَدْ رَأَيْتُ الْحَارِثَ بْنَ قَيْسٍ إِذَا اجْتَمَعَ عِنْدَهُ رَجُلاَنِ قَامَ وَتَرَكَهُمَا.

(۳۶۰۷۷) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت خیثمہ نے فرمایا: تم اور ابراہیم مسجد میں بیٹھتے ہو اور تم پر ایک مجمع لگ جاتا ہے۔ جب کہ میں نے حارث بن قیس کو دیکھا کہ جب ان کے پاس دو آدمی جمع ہو جاتے تو وہ ان کو چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوتے۔

(٣٦٠٧٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ : إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَطْرُقُ الْفُسْطَاطَ ، قَالَ : فَيَجِدُ لَهُمْ دَوِيًّا كَدَوِيِّ النَّحْلِ ، فَمَا بَالُ هَؤُلاَءِ يَأْمَنُونَ مَا كَانَ أُولَئِكَ يَخَافُونَ.

(۳۶۰۷۸) حضرت ابوالاحوص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں آدمی خیمہ کو کھٹکھٹاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں پس وہ ان کے لیے شہد کی مکھیوں کی سی بھنبھناہٹ پاتا تھا۔ ان لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ یہ لوگ اس پر مامون ہیں جس پر وہ لوگ خوفزدہ تھے۔

(٣٦٠٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ : قَالَ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَبِيعَةَ : يَا عَبْدَ اللهِ ، أَلاَ تُعِينُنِي عَلَى ابْنِ أَخِيك ، قَالَ : وَمَا ذَاكَ ، قَالَ : يُعِينُنِي عَلَى مَا أَنَا فِيهِ مِنْ عَمَلٍ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ : يَا عَمْرُو ، أَطِعْ أَبَاك ، قَالَ : فَنَظَرَ إِلَى مِعْضَدٍ وَهُوَ جَالِسٌ ، فَقَالَ : لاَ تُطِعْهُم ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ قَالَ : فَقَالَ عَمْرٌو : يَا أَبَتِ ، إِنِي إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ أَعْمَلُ فِي فِكَاكِ رَقَبَتِي ، قَالَ :

فَبَكَى عُتْبَةُ ، وَقَالَ :يَا بُنَيَّ إِنِّي لأُحِبُّكَ حُبَّيْنِ :حُبًّا لِلَّهِ وَحُبَّ الْوَالِدِ وَلَدَهُ ، قَالَ :فَقَالَ :عَمْرٌو :يَا أَبَتِ ، إِنَّكَ كُنْتَ أَتَيْتَنِي بِمَالٍ بَلَغَ سَبْعِينَ أَلْفًا ، فَإِنْ كُنْتَ سَائِلِي عَنْهُ فَهُوَ ذَا فَخُذْهُ ، وَإِلاَّ فَدَعْنِي فَأُمْضِيه ، قَالَ لَهُ :عُتْبَةُ فَأَمْضِهِ ، قَالَ :فَأَمْضَاهُ حَتَّى مَا بَقِيَ مِنْهُ دِرْهَمٌ.

(۳۶۰۷۹) حضرت عبداللہ بن ربیعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عتبہ بن فرقد نے عبداللہ بن ربیعہ سے کہا: اے عبداللہ! کیا آپ اپنے بھتیجے کے بارے میں میری مدد نہیں کرو گے؟ انہوں نے کہا: وہ کیا مدد ہے؟ انہوں نے کہا: میں جس کام میں ہوں وہ میری اس میں مدد کرے۔ تو عبداللہ نے اس سے کہا: اے عمرو! اپنے والد کی اطاعت کر۔ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے حضرت معضد کی طرف دیکھا۔ وہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: تو ان کی اطاعت نہ کر ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ راوی کہتے ہیں اس پر حضرت عمرو نے فرمایا: اے میرے ابا جان! میں تو محض ایک غلام ہوں جو اپنی گردن چھڑانے میں عمل کر رہا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر عتبہ رو پڑے اور کہا: اے میرے بیٹے! میں تجھ سے دو محبتیں کرتا ہوں ایک اللہ کے لیے محبت اور (دوسری) والد کی اپنے بیٹے سے محبت۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمرو نے کہا: اے ابا جان! آپ میرے پاس ستر ہزار کے مبلغ مال لائے تھے۔ پس اگر آپ اس مال کے متعلق مجھ سے سوال کررہے ہیں تو وہ یہ ہے اس کو لے لو۔ وگرنہ مجھے چھوڑ دو کہ میں اس کو خرچ کروں۔ عتبہ نے اس کو کہا: تم اس کو خرچ لو۔ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے اس کو اس طرح خرچ کیا کہ اس میں سے ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔

(٣٦٠٨٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُمَارَةُ ، قَالَ :خَرَجْنَا مَعَنَا أَهْلٌ لِشُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ إِلَى مَكَّةَ ، فَخَرَجَ مَعَنَا يُشَيِّعُنَا ، قَالَ :فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَنَا :أَجِدُّوا السَّيْرَ فَإِنَّ رُكْبَانَكُمْ لاَ تُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا ، وَمَا فَقَدَ الرَّجُلُ مِنَ الدُّنْيَا شَيْئًا أَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ تَرَكَهَا ، قَالَ عُمَارَةُ :فَمَا ذَكَرْتُهَا مِنْ قَوْلِهِ إِلاَّ انْتَفَعْتُ بِهَا.

(۳۶۰۸۰) حضرت عمارہ کہتے ہیں کہ ہم مکہ کی طرف نکلے اور ہمارے ساتھ حضرت شریح کے گھر والے بھی تھے۔ چنانچہ شریح ہمارے ساتھ مشایعت میں باہر آئے تو فرمایا: ان کی باتوں میں یہ بات بھی تھی۔ چلنے میں خوب کوشش کرو کیونکہ تمہارے سوار تمہیں خدا کی طرف سے کسی چیز کا فائدہ نہیں دیں گے۔ اور آدمی دنیا میں سے کوئی چیز اپنی جان سے ہلکی نہیں چھوڑتا۔ عمارہ کہتے ہیں میں نے ان کی بات یاد رکھی اور اس سے فائدہ اٹھایا۔

(٣٦٠٨١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَاهَانَ يَقُولُ :أَمَا يَسْتَحْيِي أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ دَابَّتُهُ الَّتِي يَرْكَبُ وَثَوْبُهُ الَّذِي يَلْبَسُ أَكْثَرَ لِلَّهِ مِنْهُ ذِكْرًا ، فَكَانَ لاَ يَفْتُرُ مِنَ التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ.

(۳۶۰۸۱) حضرت محمد بن فضیل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ماہان حنفی کو کہتے سنا: کیا تم میں سے کسی کو اس بات پر حیا نہیں آتی کہ اس کی سواری کا جانور یا اس کے پہننے کا کپڑا اس سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والا ہو۔ ماہان تکبیر اور تہلیل میں سستی نہیں کرتے تھے۔

(۳۶۰۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ مُؤَذِّنِ بَنِي حَنِيفَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ مَاهَانَ الْحَنَفِيَّ وَأَمَرَ بِهِ الْحَجَّاجُ أَنْ يُصْلَبَ عَلَى بَابِهِ ، قَالَ :فَنَظَرْت إلَيْهِ وَإِنَّهُ لَعَلَى الْخَشَبَةِ وَهُوَ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيُهَلِّلُ وَيَحْمَدُ اللَّهَ حَتَّى بَلَغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ، فَعَقَدَ بِيَدِهِ فَطَعَنَهُ وَهُوَ عَلَى ذَلِكَ الْحَالِ ، فَلَقَدْ رَأَيْت بَعْدَ شَهْرٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ بِيَدِهِ، قَالَ :وَكَانَ يُرَى عِنْدَهُ الضَّوْءُ بِاللَّيْلِ.

(۳۶۰۸۲) حضرت ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ماہان حنفی کو دیکھا اور حجاج نے ان کے بارے میں حکم دیا تھا کہ ان کو ان کے دروازے پر سولی چڑھا دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان کو اس وقت دیکھا جبکہ وہ تختہ پر تھے اور تسبیح ،تکبیر ،تہلیل اور خدا کی حمد وثنا میں مصروف تھے۔ یہاں تک کہ جب انتیس کو پہنچے تو اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور اسی حالت میں ان کو نیزہ لگا۔ پھر میں نے ان کو ایک مہینہ کے بعد بھی ،اپنے ہاتھ سے انتیس کا عدد شمار کیے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں رات کے وقت ان کے پاس روشنی دیکھی جاتی تھی۔

(٤٢) أبو البختريّ رحمه الله

حضرت ابوالبختری رحمۃ اللہ علیہ

(۳۶۰۸۳) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الْبُخْتَرِيِّ رَجُلاً رَقِيقًا ، وَكَانَ يَسْمَعُ النَّوْحَ وَيَبْكِي.

(۳۶۰۸۳) حضرت عطاء بن سائب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری نرم دل تھے اور یہ جب نوحہ سنتے تو رونے لگ جاتے۔

(۳۶۰۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ فِي قَوْلِهِ : ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ﴾ قَالَ :أَطَاعُوهُمْ فِيمَا أَمَرُوهُمْ بِهِ مِنْ تَحْلِيلِ حَرَامٍ ، وَتَحْرِيمِ حَلاَلِ الله فَعَبَدُوهُمْ بِذَلِكَ.

(۳۶۰۸۴) حضرت ابوالبختری سے ارشادِ خداوندی ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ کہتے ہیں وہ لوگ ان کو جس حرام کے حلال کرنے کا کہتے یہ ان کی اطاعت کرتے اور اسی طرح جس خدا کے حلال کردہ کو حرام کرنے کو کہتے یہ ان کی اطاعت کرتے اس طرح ان لوگوں نے ان کی عبادت کی۔

(۳۶۰۸٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الْبُخْتَرِيِّ :لأَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ أَعْلَمَ مِنِّي أَحَبُّ إلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ أَنَا أَعْلَمُهُمْ.

(۳۶۰۸۵) حضرت ابوالبختری کہتے ہیں اگر میں کسی ایسی جماعت میں ہوں جو مجھ سے زیادہ جانتی ہو تو مجھے یہ اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ایسی قوم میں ہوں جہاں سب سے بڑا عالم میں ہوں۔

(٣٦٠٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدثنا سَعِيدُ بْنُ صَالِحٍ أُخْبِرْنَا ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ : ثَلاثَةٌ لأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَكُونَ أَحَدَهُمْ : قَوْمٌ اسْتَحَلُّوا أَحَادِيثَ لَهَا زِينَةٌ وَبَهْجَةٌ ، وَسَئِمُوا الْقُرْآنَ ، وَقَوْمٌ أَطَاعُوا الْمَخْلُوقَ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ، يَعْنِي أَهْلَ الشَّامِ وَالْخَوَارِجَ.

(۳۶۰۸۶) حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں تین باتیں ایسی ہیں کہ مجھے ان میں سے ہونے کی بنسبت آسمان سے گرنا زیادہ محبوب ہے۔ وہ لوگ جو زیب وزینت کی باتوں کو میٹھا سمجھے اور قرآن سے اکتائے اور وہ قوم جو خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت کرے۔ یعنی خارجی اور اہل شام۔

(٣٦٠٨٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، أَنَّ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا إِذَا سَمِعَ أَحَدُهُمْ يُثْنِي عَلَيْهِ ، أَوْ دَخَلَهُ عُجْبٌ ثَنَى مَنْكِبَيْهِ ، وَقَالَ : خَشَعْتُ لِلَّهِ.

(۳۶۰۸۷) حضرت عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری اور ان کے ساتھی ایسے تھے کہ جب ان میں سے کوئی کسی کو اپنی تعریف کہتے سنتا یا اس کو عجب ہونے لگتا تو وہ اپنے کندھوں کو موڑ لیتا اور کہتا میں خدا کے لیے عاجزی کرتا ہوں۔

(٣٦٠٨٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : إِنَّ الأَرْضَ لَتَفْقِدُ الْمُؤْمِنَ ، وَإِنَّ الْبِقَاعَ لَتَزَيَّنُ لِلْمُؤْمِنِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ.

(۳۶۰۸۸) حضرت ابوالبختری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ زمین صاحب ایمان کی غیر موجودگی کو محسوس کرتی ہے اور زمین کے ٹکڑے مومن کے لیے مزین ہو جاتے ہیں جبکہ وہ نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہے۔

(٤٣) عمرو بن ميمون رحمه الله

حضرت عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ

(٣٦٠٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : بَادِرُوا بِالْعَمَلِ أَرْبَعًا بِالْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ ، وَبِالصِّحَّةِ قَبْلَ السَّقَمِ ، وَبِالْفَرَاغِ قَبْلَ الشُّغْلِ ، وَلَمْ أَحْفَظِ الرَّابِعَةَ.

(۳۶۰۸۹) حضرت عمرو بن میمون کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے۔ چار چیزوں میں عمل کو جلدی کرو۔ موت سے پہلے زندگی میں، بیماری سے قبل صحت میں، مشغولیت سے قبل فراغت میں اور چوتھی مجھے یاد نہیں رہی۔

(٣٦٠٩٠) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ﴾ قَالَ : الْبِرُّ الْجَنَّةُ.

(۳۶۰۹۰) حضرت عمرو بن میمون سے ارشادِ خداوندی ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا (اس سے مراد) جنت ہے۔

(٣٦٠٩١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : كَانَ يُوتَدُ لَهُ فِي حَائِطِ الْمَسْجِدِ

وَكَانَ إِذَا سَئِمَ مِنَ الْقِيَامِ فِي الصَّلاَةِ وَشَقَّ عَلَيْهِ أَمْسَكَ بِالْوَتِدِ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِ ، أَوْ يُرْبَطُ لَهُ حَبْلٌ فَيُمْسِكُ بِهِ.

(۳۶۰۹۱) حضرت عمرو بن میمون کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے لیے مسجد کی دیوار میں ایک کیل لگایا جاتا تھا اور جب آپ نماز میں قیام سے تھک جاتے اور قیام آپ کے لیے مشکل ہو جاتا تو آپ اس کیل سے سہارا لے کر ٹھہر جاتے یا اس کے ساتھ رسی باندھ دی جاتی پھر آپ اس کے ساتھ ٹھہر جاتے۔

(٣٦.٩٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَجَّ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ سِتِّينَ مِنْ بَيْنِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ.

(۳۶۰۹۲) حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون نے ساٹھ حج اور عمرے ادا کیے تھے۔

(٣٦.٩٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو سِنَانٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فِي قَوْلِهِ ﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾ قَالَ : الْفَرَائِضُ.

(۳۶۰۹۳) حضرت عمرو بن میمون سے ارشاد خداوندی ﴿ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: (اس سے مراد) فرائض ہیں۔

(٣٦.٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عِفَاقٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : إِنَّهُ لَيُسْمَعُ بَيْنَ جِلْدِ الْكَافِرِ وَلَحْمِهِ جَلَبَةُ الدُّودِ كَجَلَبَةِ الْوَحْشِ.

(۳۶۰۹۴) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کافر کے گوشت اور اس کی کھال کے درمیان سے وحشیوں کے شور وغل کی طرح کیڑوں کی خوفناک آوازیں سنائی دیں گی۔

(٣٦.٩٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَنَشٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ وَلَهُ هَمْهَمَةٌ.

(۳۶۰۹۵) حضرت حنش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن میمون کو دیکھا کہ آپ کے سینہ کی آواز تھی۔

(٣٦.٩٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بلج ، قَالَ : كَانَ عَمْرٌو إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ إِخْوَانِهِ ، قَالَ : رَزَقَ اللَّهُ الْبَارِحَةَ مِنَ الصَّلاَةِ كَذَا ، وَرَزَقَ اللَّهُ الْبَارِحَةَ مِنَ الْخَيْرِ كَذَا وَكَذَا. (حاكم ٥٢٧)

(۳۶۰۹۶) حضرت ابو بلج سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو جب اپنے بھائیوں میں سے کسی کو ملتے تو کہتے: آج رات اللہ تعالیٰ نے اتنی نماز کی توفیق دی اور آج رات اللہ تعالیٰ نے اتنی خیر کی توفیق دی۔

(٤٤) الضَّحَّاكُ رحمه الله

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ

(٣٦.٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتَنَا ، وَمَا نَتَعَلَّمُ إِلاَّ الْوَرَعَ.

(۳۶۰۹۷) حضرت ضحاک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں تو اپنے آپ کو دیکھتا تھا کہ ہم پرہیزگاری کے سوا کچھ نہیں

سیکھتے تھے۔

(٣٦٠٩٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ النَّاصِرِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : أَدْرَكْنَا أَصْحَابَنَا، وَمَا يَتَعَلَّمُونَ إِلاَّ الْوَرَعَ.

(۳۶۰۹۸) حضرت ضحاک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے ساتھیوں کو اس حال میں پایا کہ وہ پرہیز گاری کے سوا کچھ نہیں سیکھتے تھے۔

(٣٦٠٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، قَالَ : قُلْتُ لِلضَّحَّاكِ : لِمَ سُمِّيَتْ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى ، قَالَ : لأَنَّهُ يَنْتَهِي إِلَيْهَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ اللهِ.

(۳۶۰۹۹) حضرت اجلح سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاک سے کہا: سدرۃ المنتہیٰ کا یہ نام کیوں ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیونکہ تمام امورِ الٰہیہ اسی کی طرف منتہی ہوتے ہیں۔

(٤٥) عبد الرّحمان بن أبي ليلى رحمه الله

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ

(٣٦١٠٠) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : الرُّوحُ بِيَدِ مَلَكٍ يَمْشِي بِهِ ، فَإِذَا دَخَلَ قَبْرَهُ جَعَلَهُ فِيهِ.

(۳۶۱۰۰) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے جس کو لے کر وہ چلتا ہے۔ پھر جب وہ قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کو اس میں ڈال دیتا ہے۔

(٣٦١٠١) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى يُصَلِّي ، فَإِذَا دَخَلَ الدَّاخِلُ أَتَى فِرَاشَهُ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ.

(۳۶۱۰۱) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب کوئی شخص ملاقات کے لیے آتا تو اپنے بستر پر آتے اور اس پر تکیہ لگاتے۔

(٣٦١٠٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : ﴿لاَ يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلاَ ذِلَّةٌ﴾ قَالَ : بَعْدَ نَظَرِهِمْ إِلَى رَبِّهِمْ.

(۳۶۱۰۲) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ قرآن مجید کی آیت ﴿لاَ يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلاَ ذِلَّةٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ان کی یہ حالت اپنے رب کی طرف دیکھنے کے بعد ہوگی۔

(٣٦١٠٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ :

يَقُولُ الْمُشْرِكُونَ ﴿يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا﴾ قَالَ: يَقُولُ الْمُؤْمِنُونَ: ﴿هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَن وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ﴾.

(۳۶۱۰۳) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مشرکین کہیں گے ''ہائے ہماری ہلاکت! ہمیں کس نے ہماری قبروں سے اٹھا دیا۔'' فرمایا: اور مومن کہیں گے: ''یہ وہ ہے جس کا رحمن نے وعدہ کیا تھا اور جس کے بارے میں رسولوں نے سچ کہا تھا۔''

(۴٦) حبيبٌ أبو سلمة رحمه الله

حضرت ابوسلمہ حبیب رحمۃ اللہ علیہ

(۳٦۱۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَحَزِّقِينَ، وَلاَ مُتَمَاوِتِينَ، وَكَانُوا يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ فِي مَجَالِسِهِمْ، وَيَذْكُرُونَ أَمْرَ جَاهِلِيَّتِهِمْ، فَإِذَا أُرِيدَ أَحَدُهُمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِهِ دَارَتْ حَمَالِيقُ عَيْنَيْهِ كَأَنَّهُ مَجْنُونٌ.

(۳۶۱۰۴) حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ کنجوسی کرنے والے اور ادائے عبادت میں کمزوری کرنے والے نہ تھے۔ وہ اپنی مجالس میں شعر پڑھتے تھے اور زمانہ جاہلیت کی باتیں یاد کرتے تھے۔ لیکن جب ان کے دین کے کسی معاملہ میں ان میں سے کسی پر ارادہ کیا جاتا تو اس کی آنکھوں کے پپوٹے یوں گھومتے گویا کہ وہ مجنون ہے۔

(۳٦۱۰٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ صُبْحَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَطُولُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ كَطُولِ ثَلاَثِ لَيَالٍ، فَيَقُومُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ فَيُصَلُّونَ حَتَّى إِذَا فَرَغُوا مِنْ صَلاَتِهِمْ رَجَعُوا فَنَامُوا حَتَّى تَكِلَّ جُنُوبُهُمْ، ثُمَّ قَامُوا فَصَلَّوْا حَتَّى إِذَا فَرَغُوا مِنْ صَلاَتِهِمْ أَصْبَحُوا يَنْظُرُونَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْ مَطْلَعِهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ طَلَعَتْ مِنْ مَغْرِبِهَا.

(۳۶۱۰۵) حضرت ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ روز قیامت سے پہلے والی رات تین راتوں کے بقدر ہوگی۔ چنانچہ خوفِ خدا رکھنے والے لوگ اٹھیں گے اور نماز پڑھیں گے یہاں تک کہ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائیں گے واپس جا کر سو جائیں گے۔ یہاں تک کہ ان کے پہلو تھک جائیں گے۔ پھر وہ اٹھ کر نماز پڑھیں گے یہاں تک کہ جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوں گے تو وہ سورج کو اس کے طلوع ہونے کی جگہ سے انتظار کرنے لگیں گے۔ لیکن پھر نا گہاں سورج، مغرب سے نکلے گا۔

(٤٧) عون بن عبدِ اللهِ رحمه الله

حضرت عون بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

(۳٦۱۰٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِنَّ مِنْ كَمَالِ التَّقْوَى أَنْ تَبْتَغِيَ

إِلَى مَا عَلِمْت مِنْهَا عِلْمَ مَا لَمْ تَعْلَمْ ، وَاعْلَمْ أَنَّ النقص فِيمَا عَلِمْت تَرْكَ ابْتِغَاءِ الزِّيَادَةِ فِيهِ ، وَإِنَّمَا يُحَمِّلُ الرَّجُلُ عَلَى تَرْكِ ابْتِغَاءِ الزِّيَادَةِ فِيمَا قَدْ عَلِمَ قِلَّةَ الانْتِفَاعِ بِمَا قَدْ عَلِمَ.

(۳۶۱۰۶) حضرت عون بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کمالِ تقویٰ یہ ہے کہ تم اپنے علم کے ذریعہ اس بات کو جانو جس کو تم نہیں جانتے تھے اور جان لو کہ تمہارے علم کا نقص اس میں زیادتی کی تلاش کو ترک کرنا ہے۔ اپنے علم میں زیادتی کی تلاش کو ترک کرنے کی وجہ سے آدمی اپنے علم پر نفع کم حاصل کرتا ہے۔

(۳۶۱۰۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ : بِحَسْبِكَ مِنَ الْكِبْرِ أَنْ تَأْخُذَ بِفَضْلِكَ عَلَى غَيْرِك.

(۳۶۱۰۷) حضرت عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تیرے تکبر کے لیے یہی بات کافی ہے کہ تو اپنی فضیلت کی وجہ سے غیر پر پکڑ کرے۔

(۳۶۱۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ : الذَّاكِرُ فِي الْغَافِلِينَ كَالْمُقَاتِلِ عَنِ الْفَارِّينَ ، وَإِنَّ الْغَافِلَ فِي الذَّاكِرِينَ كَالْفَارِّ ، عَنِ الْمُقَاتِلِينَ.

(۳۶۱۰۸) حضرت عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ غافلین میں ذاکر ایسے ہے جیسے بھاگنے والوں میں لڑنے والا۔ اور ذاکرین میں غافل ایسا ہے جیسے لڑنے والوں میں بھاگنے والا۔

(۳۶۱۰۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَهُ بِالْعَفْوِ قَبْلَ الذَّنْبِ ﴿عَفَا اللَّهُ عَنْك لِمَ أَذِنْت لَهُمْ﴾ .

(۳۶۱۰۹) حضرت عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ سے قبل ہی معافی کا بتا دیا: "اللہ نے آپ کو معاف کر دیا آپ نے انہیں اجازت کیوں دی۔"

(۳۶۱۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَا أَحَدٌ يُنْزِلُ الْمَوْتَ حَقَّ مَنْزِلَتِهِ إِلاَّ عَبْدٌ عَدَّ غَدًا لَيْسَ مِنْ أَجَلِهِ ، كَمْ مِنْ مُسْتَقْبِلٍ يَوْمًا لاَ يَسْتَكْمِلُهُ ، وَرَاجٍ غَدًا لاَ يَبْلُغُهُ ، إِنَّك لَوْ تَرَى الأَجَلَ وَمَسِيرَهُ لأَبْغَضْت الأَمَلَ وَغُرُورَهُ.

(۳۶۱۱۰) حضرت عون بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی بندہ موت میں کما حقہ نہیں اُترتا مگر وہ شخص جو کل کے دن کو اپنی مہلت میں سے نہ سمجھے۔ کتنے لوگ دن کا استقبال کرنے والے ہیں جو اس کو پورا نہیں کر پاتے اور کتنے لوگ کل کی امید والے کل کو نہیں پہنچ پاتے۔ یقیناً تم اگر مہلت اور اس کی رفتار کو دیکھ لیتے تو تم امیدوں اور دھوکوں سے نفرت کرنے لگتے۔

(۳۶۱۱۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ ، يُقَالَ : مَنْ أَحْسَنَ اللَّهُ صُورَتَهُ وَجَعَلَهُ فِي مَنْصِبٍ صَالِحٍ ، ثُمَّ تَوَاضَعَ لِلَّهِ كَانَ مِنْ خَالِصِ اللهِ.

(۳۶۱۱۱) حضرت عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے اچھی صورت دی ہو اور اس کو اچھے منصب میں پہنچائے پھر وہ اللہ کے لیے تواضع کرے تو یہ شخص خالص اللہ کے لیے عمل کرے گا۔

(۳۶۱۱۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ قَالَ :النَّظَرُ إِلَى وَجْهِ اللهِ.

(۳۶۱۱۲) حضرت ابن سابط سے قرآن مجید کی آیت ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ آپ ؓ نے فرمایا: اس سے مراد چہرہ خداوندی کی طرف دیکھنا۔

(۳۶۱۱۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :إِنَّك يَا ابْنَ آدَمَ مَا عَبَدْتنِي وَرَجَوْتنِي فَإِنِّي غَافِرٌ لَكَ عَلَى مَا كَانَ ، يَسْأَلُنِي عَبْدِي الْهُدَى وَكَيْفَ أُضِلُّ عَبْدِي وَهُوَ يَسْأَلُنِي الْهُدَى وَأَنَا الْحَكَمُ.

(۳۶۱۱۳) حضرت ابن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے آدم کے بیٹے! تو نے جتنی میری عبادت کی اور مجھ سے امید رکھی پس میں تجھے جو کچھ ہو چکا ہے اس پر معاف کرتا ہوں۔ میرا بندہ مجھ سے ہدایت کا سوال کرتا ہے اور میں کیسے اپنے بندہ کو گمراہ کروں جبکہ وہ مجھ سے ہدایت مانگتا ہے اور میں حکم ہوں۔

(۳۶۱۱٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :بَشِّرَ الْمَشَّائِينَ فِي ظُلَمِ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلَوَاتِ بِنُورٍ تَامٍّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۱۱۴) حضرت ابن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رات کے اندھیروں میں نمازوں کے لیے جانے والوں کو قیامت کے دن نور تام کی خوشخبری دے دو۔

(۳۶۱۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ سَمِعَهُ مِنَ ابْنِ سَابِطٍ : ﴿وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ﴾ قَالَ :فِي أُمِّ الْكِتَابِ كُلُّ شَيْءٍ هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۱۱۵) حضرت علاء بن عبد الکریم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ابن سابط کو قرآن مجید کی آیت ﴿وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ﴾ کے بارے میں کہتے سنا۔ آپ نے فرمایا: اُم الکتاب میں ہر وہ چیز ہے جو قیامت تک ہونے والی ہے۔

(۳۶۱۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ سَمِعْت الأَعْمَشَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ :يُدَبِّرُ أَمْرَ الدُّنْيَا أَرْبَعَةٌ :جَبْرَائِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ ، فَأَمَّا جَبْرَائِيلُ فَصَاحِبُ الْجُنُودِ وَالرِّيحِ ، وَأَمَّا مِيكَائِيلُ فَصَاحِبُ الْقَطْرِ وَالنَّبَاتِ ، وَأَمَّا مَلَكُ الْمَوْتِ فَمُوَكَّلٌ بِقَبْضِ الأَنْفُسِ ، وَإِمَّا إِسْرَافِيلُ فَهُوَ يَتَنَزَّلُ بِالأَمْرِ عَلَيْهِمْ بِمَا يُؤْمَرُونَ.

(۳۶۱۱۶) حضرت ابن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ دنیا کے امور کی تدبیر چار فرشتے کرتے ہیں۔ جبرئیل، میکائیل،

اسرافیل اور ملک الموت۔ جو جبرئیل ہے وہ لشکروں اور ہوا والا ہے اور جو میکائیل ہے وہ بارشوں اور نباتات والا ہے اور ملک الموت تو روحوں کو قبض کرنے والا ہے اور اسرافیل لوگوں پر جو احکامات ہوتے ہیں جو انہوں نے پورے کرنے ہوتے ہیں وہ لے کر اُترتا ہے۔

(٤٨) كلام إبراهيم التّيمِيّ رحمه الله

ابراہیم تیمی رحمہ اللہ کا کلام

(٣٦١١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يَقُولُ: مَا عَرَضْت قَوْلِي عَلَى عَمَلِي إلاَّ لَخَشِيت أَنْ أَكُونَ مُكَذَّبًا.

(٣٦١١٧) حضرت ابوحیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم کو کہتے سنا میں نے جب بھی اپنے قول کو اپنے عمل پر پیش کیا تو مجھے یہ ڈر ہوا کہ میں جھوٹا نہ بنوں۔

(٣٦١١٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إنَّا ضُعَفَاءُ، مِنْ ضَعْفٍ خَلَقْتَنَا وَإِلَى ضَعْفٍ مَا نَصِيرُ ، فَمَا شِئْت لاَ مَا شِئْنَا ، فَشَأْ لَنَا أَنْ نَسْتَقِيمَ.

(٣٦١١٨) حضرت سالم بن ابی حفصہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم تیمی کو کہتے سنا: اے اللہ! ہم کمزور ہیں۔ اس کمزوری کی وجہ سے جس پر تو نے ہمیں پیدا کیا اور اس کمزوری کی وجہ سے جس کی طرف ہم نے رجوع کرنا ہے جو تو چاہے (وہی ہوتا ہے) نہ کہ جو ہم چاہیں۔ پس تو ہمارے لیے یہ بات چاہ لے کہ ہم استقامت کے ساتھ رہیں۔

(٣٦١١٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : كَانَ مِنْ كَلاَمِهِ أَنْ يَقُولَ :أَيُّ حَسْرَةٍ أَكْبَرُ عَلَى امْرِءٍ مِنْ أَنْ يَرَى عَبْدًا له كَانَ اللَّهُ خَوَّلَهُ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ عِنْدَ اللهِ أَفْضَلُ مَنْزِلَةً مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَأَيُّ حَسْرَةٍ عَلَى امْرِءٍ أَكْبَرُ مِنْ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ مَالاً فِي الدُّنْيَا فَيَرِثَهُ غَيْرُهُ فَيَعْمَلَ فِيهِ بِطَاعَةِ اللهِ فَيَكُونَ وِزْرُهُ عَلَيْهِ وَأَجْرُهُ لِغَيْرِهِ ، وَأَيُّ حَسْرَةٍ عَلَى امْرِءٍ أَكْبَرُ مِنْ أَنْ يَرَى عَبْدًا كَانَ مَكْفُوفَ الْبَصَرِ فِي الدُّنْيَا قَدْ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ ، عَنْ بَصَرِهِ وَقَدْ عَمِيَ هُوَ ، ثُمَّ يَقُولُ :إنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَفِرُّونَ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ مُقْبِلَةٌ عَلَيْهِمْ ، وَلَهُمْ مِنَ الْقِدَمِ مَا لَهُمْ ، وَإِنَّكُمْ تَتَّبِعُونَهَا وَهِيَ مُدْبِرَةٌ عَنْكُمْ وَلَكُمْ مِنَ العذاب مَا لَكُمْ ، فَقِيسُوا أَمْرَكُمْ وَأَمْرَ الْقَوْمِ.

(٣٦١١٩) حضرت حصین، حضرت ابراہیم تیمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ان کے کلام میں سے یہ بات تھی: آدمی کو اس سے بڑی حسرت کیا ہوگی کہ وہ اپنے غلام کو جس کو اللہ نے دنیا میں اس کا غلام بنایا تھا اور وہ غلام اللہ کے ہاں بروز قیامت افضل درجہ پر ہو؟ آدمی کو اس سے بڑی حسرت کس بات پر ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا میں مال دیا تھا۔ وہ کسی اور کو اس مال کا

وارث بنادے پھر وہ وارث اس مال میں اللہ کی اطاعت کرے۔ پس مال کا گناہ مالک پر اور اس کا ثواب دوسرے کے لیے ہو؟ اور اس سے بڑی حسرت آدمی کو کیا ہوگی کہ وہ کسی بندے کو دیکھے جو دنیا میں نابینا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی نظر کھول دی ہے اور یہ نابینا ہوگیا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ دنیا سے بھاگتے تھے جبکہ دنیا ان کی طرف متوجہ ہوتی تھی۔ اور ان لوگوں کو جو مقام ملتا تھا وہ ملتا تھا۔ لیکن تم لوگ دنیا کی پیروی کرتے ہو اور دنیا نے تم سے منہ پھیرا ہوا ہے اور تمہیں جو عذاب ہونا ہے وہ ہونا ہے۔ پس تم اپنا اور ان لوگوں کا معاملہ قیاس کرلو۔

(۳۶۱۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ : ﴿وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ﴾ قَالَ : حَتَّى مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ.

(۳۶۱۲۰) حضرت ابراہیم تیمی سے قرآن مجید کی آیت ﴿وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ یہاں تک کہ بالوں کے کناروں سے بھی موت آئے گی۔

(۳۶۱۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ﴿إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ﴾ قَالَ : تُبْنَا.

(۳۶۱۲۱) حضرت ابراہیم تیمی سے ﴿إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ﴾ کے بارے میں روایت ہے: تُبْنَا یعنی ہم نے رجوع کیا۔

(۳۶۱۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ يَرْتَدِي بِالرِّدَاءِ يَبْلُغُ أَلْيَتَيْهِ مِنْ خَلْفِهِ وَثَدْيَيْهِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَبَتِ ، لَوْ أَنَّك اتَّخَذْت رِدَاءً أَوْسَعَ مِنْ رِدَائِك هَذَا ، قَالَ : يَا بُنَيَّ ، لاَ تَقُلْ هَذَا ، فَوَاللهِ مَا عَلَى الأَرْضِ لُقْمَةٌ لَقَمْتُهَا طَيِّبَةً إِلاَّ لَوَدِدْت لَوْ كَانَتْ فِي أَبْغَضِ النَّاسِ إِلَيَّ.

(۳۶۱۲۲) حضرت ابراہیم تیمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ ایسی چادر اوڑھتے تھے جو پیچھے سے سرین تک اور آگے سے پستان تک پہنچتی تھی۔ ابراہیم کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے ابا جان! اگر آپ اپنی اس چادر سے بڑی چادر لے لیں! انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ بات نہ کہہ۔ خدا کی قسم! زمین پر جو طیب لقمہ بھی میں کھاتا ہوں تو میرا دل چاہتا ہے کہ وہ بھی میرے مبغوض ترین انسان کے منہ میں چلا جائے۔

(۳۶۱۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَاشْتَرَى رَقِيقًا بِأَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، قَالَ : فَبَنَوْا لَهُ دَارِهِ ، ثُمَّ بَاعَهُمْ بِرِبْحِ أَرْبَعَةِ آلاَفٍ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَتِ لَوْ أَنَّك عَمَدْت إِلَى الْبَصْرَةِ فَاشْتَرَيْت مِثْلَ هَؤُلاَءِ فَرَبِحْت فِيهِمْ ، فَقَالَ : لاَ تَقُلْ لِي هَذَا ، فَوَاللهِ مَا فَرِحْت بِهَا حِينَ أَصَبْتهَا ، وَلاَ حَدَّثْت نَفْسِي بِأَنْ أَرْجِعَ فَأُصِيبَ مِثْلَهَا.

(۳۶۱۲۳) حضرت ابراہیم تیمی، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ والد صاحب بصرہ گئے اور انہوں نے چار ہزار میں غلام خریدا۔ پھر اسے چار ہزار کے نفع کے ساتھ بیچ دیا۔ میں نے ان سے کہا ابا جان! اگر آپ بصرہ جائیں اور غلاموں کی خرید و فروخت کریں تو خوب نفع ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے ایسی بات نہ کہو۔ واللہ مجھے یہ نفع حاصل کر کے خوشی نہیں ہوئی اور نہ ہی

میرے دل میں اس طرح کا اور نفع حاصل کرنے کی امنگ پیدا ہوئی ہے۔

(۳۶۱۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ ، قَالَ : مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ حَتَّى يُمَثَّلَ لَهُ جُلَسَاؤُهُ عِنْدَ مَوْتِهِ ، إِنْ كَانُوا أَهْلَ لَهْوٍ فَأَهْلُ لَهْوٍ ، وَإِنْ كَانُوا أَهْلَ ذِكْرٍ فَأَهْلُ ذِكْرٍ.

(۳۶۱۲۴) حضرت یزید بن شجرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو میت بھی مرتا ہے تو اس کے ہم مجلس اس کے سامنے متمثل ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ اہل لہو ہوں تو اہل لہو۔ اور اگر اہل ذکر سے ہوں تو اہل ذکر۔

(۳۶۱۲۵) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عن مجاهد عَنِ ابْنِ شَجَرَةَ ، قَالَ : يَقُولُ الْقَبْرُ لِلرَّجُلِ الْكَافِرِ ، أَوِ الْفَاجِرِ : أَمَا ذَكَرْت ظُلْمَتِي ؟ أَمَا ذَكَرْت وَحْشَتِي ؟ أَمَا ذَكَرْت ضِيقِي ؟ أَمَا ذَكَرْت غَمِّي ؟.

(۳۶۱۲۵) حضرت ابن شجرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قبر کافر آدمی سے یا فاجر آدمی سے کہتی ہے کیا تمہیں میری ظلمت یاد نہیں ہے؟ کیا تمہیں میری وحشت یاد نہیں ہے؟ کیا تمہیں میری تنگی یاد نہیں ہے؟ کیا تمہیں میرا غم یاد نہیں؟''

(۳۶۱۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ ، قَالَ : كَانَ يَقُصُّ وَكَانَ يُصَدِّقُ فِعْلُهُ قَوْلَهُ.

(۳۶۱۲۶) حضرت یزید بن شجرہ کے بارے میں روایت ہے وہ قصہ بیان کرتے تھے اور ان کا فعل ان کے قول کی تصدیق کرتا تھا۔

(۳۶۱۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَمِّهِ ، عَنْ كُرْدُوسٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُصُّ عَلَيْنَا غَدْوَةً وَعَشِيَّةً وَيَقُولُ : إِنَّ الْجَنَّةَ لاَ تُنَالُ إِلاَّ بِعَمَلٍ لَهَا ، اخْلِطُوا الرَّغْبَةَ بِالرَّهْبَةِ ، وَدُومُوا عَلَى صَلاَحٍ ، وَاتَّقُوا اللَّهَ بِقُلُوبٍ سَلِيمَةٍ وَأَعْمَالٍ صَالِحَةٍ ، وَيُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ : مَنْ خَافَ أَدْلَجَ.

(۳۶۱۲۷) حضرت کردوس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ ہمیں صبح وشام واقعات سنایا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ بیشک جنت، جنت کے عمل کے بغیر حاصل نہیں کی جاسکتی۔ رغبت کو خوف کے ساتھ ملائے رکھو۔ اچھے کاموں پر مداومت رکھو۔ اور اللہ تعالیٰ سے سلیم قلوب اور صالح اعمال کے ہمراہ ڈرتے رہو۔ اور آپ بکثرت یہ فرمایا کرتے تھے: جو ڈرتا ہے وہ جلدی اندھیرے میں ہی چل پڑتا ہے۔

(۳۶۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنْبَاعِ ، عَنْ أَبِي الدِّهْقَانِ ، قَالَ : بَيْنَمَا شَابٌّ يَمْشِي مَعَ الأَحْنَفِ ، فَقَالَ لَهُ : يَا ابْنَ أَخِي ، إِذَا عُرِضَ لَكَ الْحَقُّ فَاقْصِدْ لَهُ وَالْهَ عَمَّا سِوَاهُ.

(۳۶۱۲۸) حضرت ابودہقان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک جوان حضرت احنف کے ہمراہ چلا جارہا تھا تو آپ نے اس کو کہا: اے برادرزادہ! جب حق تمہارے سامنے آجائے تو پھر تم اس کا ارادہ کرلو اور اس کے ماسوا سے غافل ہو جاؤ۔

(٤٨) يحيى بن جعدة رحمه الله

حضرت یحییٰ بن جعدہ کا کلام

(٣٦١٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : اعْمَلْ وَأَنْتَ مُشْفِقٌ وَدَعِ الْعَمَلَ وَأَنْتَ تَشْتَهِيهِ ، عَمَلٌ صَالِحٌ قَلِيلٌ تَدُومُ عَلَيْهِ.

(۳۶۱۲۹) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے تم عمل کرو درانحالیکہ تم ڈر رہے ہو اور عمل کو چھوڑ دو جبکہ تمہیں اس کی چاہت ہو۔ عمل صالح تھوڑا بھی ہو تم اس پر مداومت کرو۔

(٣٦١٣٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، قَالَ يَحْيَى : إِذَا سَجَدَ ، وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ : إِذَا وَضَعَ الرَّجُلُ جَبْهَتَهُ فَقَدْ بَرِءَ مِنَ الْكِبْرِ.

(۳۶۱۳۰) حضرت یحییٰ بن جعدہ سے روایت ہے حضرت یحییٰ کہتے ہیں جب آدمی سجدہ کرے اور حضرت ابن مہدی کہتے ہیں جب آدمی اپنی پیشانی کو رکھ دیتا ہے تو وہ تکبر سے بری ہو جاتا ہے۔

(٣٦١٣١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَمِعْتهمْ يَذْكُرُونَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ رَأَى جِيرَانًا لَهُ تَحَوَّلُوا ، فَقَالَ : مَا لَكُمْ ؟ قَالُوا : فَرَغْنَا ، قَالَ : وَبِهَذَا أُمِرَ الفارغ.

(۳۶۱۳۱) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو حضرت شریح کے حوالہ سے ذکر کرتے سنا کہ انہوں نے اپنے ایک پڑوسی کو دیکھا جو جا رہے تھے۔ پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم فارغ ہو گئے ہیں۔ شریح نے کہا: فارغ آدمی کو یہی حکم ہے؟''

(٣٦١٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّ أَيْسَرَ النُّسْكِ اللِّبَاسُ وَالْمَشْيَةُ.

(۳۶۱۳۲) حضرت عبداللہ بن عبید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بے شک آسان ترین قربانی لباس اور چال ہے۔

(٣٦١٣٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سِنَان ، قَالَ : اشْتَكَى عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْهُذَيْلِ يَوْمًا ذُنُوبَهُ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا أَبَا الْمُغِيرَةِ ، أَلَسْت التَّقِيَّ ، قَالَ : فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ عَبْدَكَ هَذَا أَرَادَ أَنْ يَتَقَرَّبَ إِلَيَّ وَإِنِّي أُشْهِدُكَ عَلَى مَقْتِهِ.

(۳۶۱۳۳) حضرت ابوسنان بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابوالہذیل ایک دن اپنے گناہوں کی شکایت کر رہے تھے تو ان سے ایک آدمی نے کہا: اے ابوالمغیرہ! کیا تم متقی نہیں ہو۔ راوی کہتے ہیں انہوں نے کہا: اے اللہ! تیرا ایک بندہ میرے قریب ہو رہا ہے اور میں تجھے اس کے غصہ پر گواہ بناتا ہوں۔

(٣٦١٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ : أُتِيتُ فَقِيلَ لِي :قَدْ مَاتَ أَخُوك ، فَجِئْت سَرِيعًا وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبِهِ ، فَأَنَا عِنْدَ رَأْسِ أَخِي أَسْتَغْفِرُ لَهُ وَأَسْتَرْجِعُ إذْ كُشِفَ الثَّوْبُ عَنْ وَجْهِهِ ، فَقَالَ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، فَقُلْنَا :وَعَلَيْك السَّلاَمُ سُبْحَانَ اللهِ ، قَالَ :سُبْحَانَ اللهِ إنِّي قَدِمْت عَلَى اللهِ بَعْدَكُمْ فَتُلُقِّيت بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ ، وَكَسَانِي ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ ، وَوَجَدْت الأَمْرَ أَيْسَرَ مِمَّا تَظُنُّونَ ، وَلاَ تَتَّكِلُوا ، وَإِنِّي اسْتَأْذَنْت رَبِّي أَنْ أُخْبِرَكُمْ وَأُبَشِّرَكُمْ ، احْمِلُونِي إلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ عَهِدَ إلَيَّ أَنْ لاَ أَبْرَحَ حَتَّى آتِيَهُ ، ثُمَّ طَفِءَ مَكَانَهُ ، قَالَ :وَأَخَذَ حَصَاةً فَرَمَى بِهَا ، قَالَ :فَمَا أَدْرِي أَهُوَ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ هَذِهِ.

(۳۶۱۳۴) حضرت ربعی بن حراش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس کوئی آیا اور مجھے کہا تمہارا بھائی مر گیا ہے۔ پس میں جلدی سے آیا۔ اس کو اس کے کپڑوں میں ڈھانپ دیا گیا تھا اور میں اپنے بھائی کے سر کے پاس کھڑا اس کے لیے استغفار کر رہا تھا۔ اور انا للہ پڑھ رہا تھا کہ اچانک اس کے چہرے سے کپڑا ہٹا اور اس نے کہا: السلام علیکم! ہم نے جواب میں کہا۔ وعلیک السلام۔ سبحان اللہ۔ اس نے کہا: سبحان اللہ۔ میں تمہارے بعد اللہ کے پاس حاضر ہوا تھا۔ وہاں میرا استقبال بادِنسیم اور ریحان کے ساتھ اور ایسے پروردگار نے کیا جو غصہ میں نہیں تھا۔ اور مجھے سندس اور ریشم کا سبز لباس پہنایا۔ اور میں نے تمہارے گمان سے بھی آسان معاملہ پایا۔ اور تم بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جاؤ۔ میں نے اپنے رب سے اس بات کی اجازت لی ہے کہ میں تمہیں خبر دوں اور بشارت دوں۔ تم مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف لے چلو۔ کیونکہ آپ ﷺ نے میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ میں تمہارے آنے تک یہیں رہوں گا۔ پھر یہ صاحب اسی جگہ فوت ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں اس نے ایک کنکری پکڑی اور پھینک دی۔ راوی کہتے ہیں۔ مجھے یہ بات معلوم نہیں ہے کہ وہ زیادہ تیز تھے یا یہ۔

(٣٦١٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ أَهْلُ الْخَيْرِ إذَا الْتَقَوْا يُوصِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِثَلاَثٍ ، وَإِذَا غَابُوا كَتَبَ بَعْضُهُمْ إلَى بَعْضٍ مَنْ عَمِلَ لآخِرَتِهِ كَفَاهُ اللَّهُ دُنْيَاهُ ، وَمَنْ أَصْلَحَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ كَفَاهُ اللَّهُ النَّاسَ ، وَمَنْ أَصْلَحَ سَرِيرَتَهُ أَصْلَحَ اللَّهُ عَلاَنِيَتَهُ.

(۳۶۱۳۵) حضرت ابوعون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اہل خیر جب باہم ملتے تھے تو ان میں سے بعض، بعض کو تین باتوں کی وصیت کرتے تھے اور جب یہ غائب ہوتے تو پھر ایک دوسرے کو یہ تحریر کرتے۔ جو شخص اپنی آخرت کے لیے عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کے لیے اس کو کافی ہو جاتے ہیں۔ جو شخص اپنے اور اپنے اللہ کے درمیان معاملہ درست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی طرف سے کفایت کر جاتے ہیں۔ جو شخص اپنی خلوت کو درست رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی جلوت کو درست کر دیتے ہیں۔

(٣٦١٣٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا قُطْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، أَنَّهُ رَأَى صَاحِبًا لَهُ فِي النَّوْمِ ، فَقَالَ :أَيُّ شَيْءٍ رَأَيْت أَفْضَلَ حِينَ اطْمَأَنَّتِ الأَمْرَ ، قَالَ :سَجَدَاتُ الْمَسْجِدِ.

(۳۶۱۳۶) حضرت عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے ایک دوست کو خواب میں دیکھا۔ تو اس سے پوچھا جب تم نے معاملہ دیکھا تو کون سی چیز تمہیں سب سے افضل نظر آئی؟ انہوں نے کہا: مسجد کے چند سجدے۔

(۳۶۱۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ طُعْمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، قَالَ : كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ عَبَدَ اللَّهَ أَرْبَعِينَ سَنَةً فِي الْبَرِّ ، ثُمَّ قَالَ : يَا رَبِّ قَدَ اشْتَقْتُ أَنْ أَعْبُدَكَ فِي الْبَحْرِ ، فَأَتَى قَوْمٌ فَاسْتَحْمَلَهُمْ فَحَمَلُوهُ ، وَجَرَتْ بِهِمْ سَفِينَتُهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَجْرِيَ ، ثُمَّ قَامَتْ فَإِذَا شَجَرَةٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَاءِ ، قَالَ : فَقَالَ : ضَعُونِي عَلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ ، قَالَ : فَقَالُوا : مَا يُعَيِّشُكَ عَلَى هَذِهِ ، قَالَ : إِنَّمَا اسْتَحْمَلْتُكُمْ فَضَعُونِي حَيْثُ أُرِيدُ ، فَوَضَعُوهُ وَجَرَتْ بِهِمْ سَفِينَتُهُمْ ، فَأَرَادَ مَلَكٌ أَنْ يَعْرُجَ إِلَى السَّمَاءِ فَتَكَلَّمَ بِكَلاَمِهِ الَّذِي كَانَ يَعْرُجُ بِهِ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى ذَلِكَ ، فَعَلِمَ ، أَنَّ ذَلِكَ لِخَطِيئَةٍ كَانَتْ مِنْهُ ، فَأَتَى صَاحِبَ الشَّجَرَةِ فَسَأَلَهُ أَنْ يَشْفَعَ لَهُ إِلَى رَبِّهِ ، قَالَ : فَصَلَّى وَدَعَا لِلْمَلَكِ ، قَالَ وَطَلَبَ إِلَى رَبِّهِ أَنْ يَكُونَ هُوَ يَقْبِضُ نَفْسَهُ لِيَكُونَ أَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنْ مَلَكِ الْمَوْتِ ، فَأَتَاهُ حِينَ حَضَرَ أَجَلُهُ ، فَقَالَ : إِنِّي طَلَبْتُ إِلَى رَبِّي أَنْ يُشَفِّعَنِي فِيكَ كَمَا شَفَّعَكَ فِيَّ ، وَأَنْ أَكُونَ أَنَا أَقْبِضُ نَفْسَكَ ، فَمِنْ حَيْثُ شِئْتَ قَبَضْتُهَا ، قَالَ : فَسَجَدَ سَجْدَةً فَخَرَجَتْ دَمْعَةٌ مِنْ عَيْنِهِ فَمَاتَ.

(۳۶۱۳۷) حضرت عبداللہ بن عیسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے چالیس سال تک خشکی میں اللہ کی عبادت کی۔ پھر اس نے دعا کی۔ اے پروردگار! میں سمندر میں آپ کی عبادت کرنے کا شوق رکھتا ہوں۔ چنانچہ کچھ لوگ آئے اور اس نے ان سے سوار کرنے کو کہا: انہوں نے اس کو (کشتی میں) سوار کرلیا۔ پھر جب تک خدا کی مشیت تھی کشتی انہیں لے کر چلتی رہی۔ پھر کشتی ٹھہر گئی۔ وہاں پانی کے کنارے میں ایک درخت تھا۔ راوی کہتے ہیں اس آدمی نے (کشتی والوں سے) کہا: مجھے اس درخت کے پاس اتار دو۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: تم اس جگہ کیسے زندہ رہو گے؟ اس نے کہا: میں نے تمہیں اجرت پر اٹھانے کو کہا تھا پس جہاں میرا دل چاہے تم مجھے وہیں اُتار دو۔ چنانچہ ان لوگوں نے اس کو وہاں اتار دیا اور کشتی بقایا لوگوں کو لے کر پھر چل پڑی۔ پھر ایک فرشتے نے آسمان پر چڑھنا چاہا اور اس نے وہ کلمات پڑھے جن کے ذریعہ وہ آسمان پر چڑھتا تھا لیکن وہ آسمان پر نہ چڑھ سکا۔ اُسے معلوم ہوا کہ یہ اس کی کسی غلطی کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ وہ درخت والے کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ وہ اس کے پروردگار کے پاس اس کی سفارش کرے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس آدمی نے نماز پڑھی اور فرشتے کے لیے دعا کی۔ راوی کہتے ہیں: اس عابد نے خدا سے یہ دعا بھی کی کہ اس کی روح یہ فرشتہ قبض کرے تاکہ ملک الموت سے ہلکی تکلیف ہو۔ چنانچہ جب اس آدمی کی موت آئی تو یہ فرشتہ حاضر ہوا اور اس نے کہا میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ تیرے بارے میں میری بھی شفاعت قبول کریں جس طرح انہوں نے میرے بارے میں تیری شفاعت قبول کی تھی اور یہ کہ میں ہی تمہاری روح قبض کروں۔ پس جیسے تم چاہو گے میں تمہاری روح قبض کروں گا۔ راوی کہتے ہیں پھر اس عابد نے سجدہ کیا اور اس کی آنکھ سے آنسو نکلا اور وہ مر گیا۔

(۵۰) کلام عبیدِ بنِ عمیرٍ رحمہ اللہ

حضرت عبید بن عمیر کا کلام

(۳۶۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : إِذَا جَاءَ الشِّتَاءُ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ طَالَ اللَّيْلُ لِصَلاَتِكُمْ وَقَصُرَ النَّهَارُ لِصِيَامِكُمْ فَاغْتَنِمُوا.

(۳۶۱۳۸) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے جب سردی کا موسم آتا تو وہ کہتے اے اہل قرآن! تمہاری نمازوں کے لیے رات لمبی ہوگئی ہے اور تمہارے روزوں کے لیے دن چھوٹا ہوگیا ہے۔ پس تم غنیمت سمجھو۔

(۳۶۱۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : مَا كَانَ الْمُجْتَهِدُ فِيكُمْ إِلاَّ كَاللاَّعِبِ فِيمَنْ مَضَى.

(۳۶۱۳۹) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں تم میں سے جو خوب محنت کرنے والا ہے وہ پہلے لوگوں میں سے کھیلنے والے کی طرح ہے۔

(۳۶۱۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ لَيَتَوَقَّعُونَ الأَخْبَارَ ، فَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ ، قَالُوا : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، سُلِكَ بِهِ غَيْرُ طَرِيقِنَا.

(۳۶۱۴۰) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک قبروں والے خبروں کے منتظر رہتے ہیں۔ پھر جب ان کے پاس خبریں نہیں آتیں تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں۔ یہ ہمارے راستہ کے علاوہ پر چل پڑے ہیں۔

(۳۶۱۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْعَظِيمِ الطَّوِيلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ ، فَلاَ يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَرَأَ : ﴿فَلاَ نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾.

(۳۶۱۴۱) حضرت بعید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک بڑے لمبے آدمی کو لایا جائے گا اور اس کو میزان میں رکھا جائے گا تو اللہ کے ہاں اس کا وزن مچھر کے پر جتنا بھی نہیں ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿فَلاَ نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾.

(۳۶۱۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ : ﴿لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ﴾ قَالَ : الَّذِي لاَ يَجْلِسُ مَجْلِسًا ، ثُمَّ يَقُومُ إِلاَّ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ.

(۳۶۱۴۲) حضرت عبید بن عمیر سے قرآن مجید کی آیت ﴿لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ﴾ کے بارے میں منقول ہے۔ وہ کہتے ہیں یہ اس آدمی کے بارے میں ہے جو کسی بھی مجلس میں بیٹھے پھر اٹھے تو اللہ سے معافی کا طلبگار رہے۔

(۳۶۱۴۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : مِنْ صِدْقِ الإِيمَانِ وَبِرِّهِ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي

الْمَكَارِهِ وَمِنْ صِدْقِ الإِيمَانِ وَبِرِّهِ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ الْحَسْنَاءِ فَيَدَعُهَا ، لاَ يَدَعُهَا إِلاَّ لِلَّهِ.

(۳۶۱۴۳) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایمان کی سچائی اور نیکی میں سے یہ بات ہے کہ ناپسندیدہ اوقات میں وضو کو خوب اچھی طرح کرنا۔ ایمان کی سچائی اور نیکی میں سے یہ بات ہے کہ آدمی کسی حسین عورت کے ساتھ خلوت میں ہو پھر اس کو چھوڑ دے۔ اس کو صرف اللہ کے لیے چھوڑ دے۔

(۳۶۱٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فِي قَوْلِهِ :﴿عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ﴾ قَالَ : هُوَ الأَكُولُ الشَّرُوبُ الْقَوِي الشَّدِيدُ يُوزَنُ فَلاَ يَزِنُ شَعِيرَةً ، يَدْفَعُ الْمَلَكُ مِنْ أُولَئِكَ سَبْعِينَ أَلْفًا دَفْعَةً وَاحِدَةً فِي جَهَنَّمَ.

(۳۶۱۴۴) حضرت عبید بن عمیر سے ارشادِ خداوندی ﴿عُتُلٍّ بَعْدَ ذَلِكَ زَنِيمٍ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں یہ زیادہ کھانے والا اور زیادہ پینے والا ہے۔ طاقتور اور سخت جان لیکن وزن کیا جائے تو وہ جو کے وزن کے برابر بھی نہیں ہوتا۔ فرشتہ اس جیسے ستر لوگوں کو ایک ہی مرتبہ میں جہنم میں پھینک دے گا۔

(۳۶۱٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ﴿لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ﴾ قَالَ : الَّذِي يَذْكُرُ ذُنُوبَهُ فِي الْخَلاَءِ فَيَسْتَغْفِرُهَا.

(۳۶۱۴۵) حضرت عبید بن عمیر سے ﴿لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں: یہ وہ آدمی ہے جو اپنے گناہوں کو خلوت میں یاد کرتا ہے پھر ان پر استغفار کرتا ہے۔

(۳۶۱٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ قَالَ : مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يَفُكَّ عَانِيًا ، أَوْ يُجِيبَ دَاعِيًا ، أَوْ يَشْفِيَ سَقِيمًا ، أَوْ يُعْطِيَ سَائِلاً.

(۳۶۱۴۶) حضرت عبید بن عمیر سے ﴿كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں: اس کی شان میں سے یہ بات ہے کہ وہ قیدی کو رہائی دیتا ہے یا دعا کرنے والے کی قبول کرتا ہے، یا بیمار کو شفا دیتا ہے یا سوال کرنے والے کو عطا کرتا ہے۔

(۳۶۱٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّكُمْ مَكْتُوبُونَ عِنْدَ اللهِ بِأَسْمَائِكُمْ وَسِيمَاكُمْ ومجالسكم وَحُلاَكُمْ.

(۳۶۱۴۷) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم اللہ کے ہاں، اپنے ناموں، اپنی نشانیوں، اپنے ہم مجلسوں اور اپنے ظاہری حلیوں سمیت لکھے ہوئے ہو۔

(۳۶۱٤٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ فِي قَوْلِ اللهِ ﴿مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ﴾ قَالَ : الْبَأْسَاءُ : الْبُؤْسُ ، وَالضَّرَّاءُ : الضُّرُّ ، ثُمَّ قَالَ : السَّرَّاءُ : الرَّخَاءُ ، وَالضَّرَّاءُ : الشِّدَّةُ.

(۳۶۱۴۸) حضرت عبید بن عمیر سے ارشاد خداوندی ﴿مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ البأساء سے

مراد فقر ہے اور الضراء سے مراد تکلیف ہے۔ پھر فرمایا: السراء سے مراد نرمی ہے اور الضراء سے مراد سختی ہے۔

(۳۶۱۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ لِرَجُلٍ ثَلاَثَةُ أَخِلاَّءِ بَعْضُهُمْ أَخَصُّ بِهِ مِنْ بَعْضٍ ، قَالَ : فَنَزَلَتْ بِهِ نَازِلَةٌ فَلَقِيَ أَخَصَّ الثَّلاَثَةِ بِهِ ، فَقَالَ : يَا فُلاَنُ ، إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ بِي كَذَا وَكَذَا ، وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ تُعِينَنِي ، قَالَ : مَا أَنَا بِالَّذِي أَفْعَلُ ، فَانْطَلَقَ إِلَى الَّذِي يَلِيهِ فِي الْخَاصَّةِ ، فَقَالَ : يَا فُلاَنُ ، إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ بِي كَذَا وَكَذَا ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تُعِينَنِي ، فَقَالَ : أَنْطَلِقُ مَعَكَ حَتَّى تَبْلُغَ الْمَكَانَ الَّذِي تُرِيدُ ، فَإِذَا بَلَغْتَ رَجَعْتُ وَتَرَكْتُكَ ، فَانْطَلَقَ إِلَى أَخَسِّ الثَّلاَثَةِ ، فَقَالَ : يَا فُلاَنُ ، إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تُعِينَنِي ، قَالَ : أَنَا أَذْهَبُ مَعَكَ حَيْثُمَا ذَهَبْتَ ، وَأَدْخُلُ مَعَكَ حَيْثُمَا دَخَلْتَ ، قَالَ : فَأَمَّا الأَوَّلُ فَمَالُهُ ، خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ فَلَمْ يَتْبَعْهُ مِنْهُ شَيْءٌ ، وَالثَّانِي أَهْلُهُ وَعَشِيرَتُهُ ذَهَبُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ ، ثُمَّ رَجَعُوا وَتَرَكُوهُ ، وَالثَّالِثُ عَمَلُهُ هُوَ حَيْثُمَا ذَهَبَ وَيَدْخُلُ مَعَهُ حَيْثُ مَا دَخَلَ.

(۳۶۱۴۹) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی کے تین دوست تھے۔ ان میں سے بعض، بعض سے زیادہ خاص تھے۔ آپ رحمہ اللہ کہتے ہیں: پس اس آدمی پر کوئی مصیبت نازل ہوگئی۔ چنانچہ وہ اپنے دوستوں میں سے خاص ترین کو ملا اور کہا: اے فلاں! مجھ پر ایسی ایسی مصیبت اتری ہے اور میں تم سے مدد لینا پسند کرتا ہوں۔ اس دوست نے کہا: میں تو یہ کام نہیں کرتا۔ پس یہ آدمی اس کے بعد والے خاص دوست کے پاس چلا گیا اور کہا: اے فلاں! مجھ پر ایسی ایسی مصیبت اتری ہے۔ اور میں تم سے مدد لینا پسند کرتا ہوں۔ اس دوست نے کہا: میں تمہارے ساتھ وہاں تک چلوں گا جہاں تم جانا چاہو۔ پھر جب تم پہنچ جاؤ گے تو میں واپس آجاؤں گا تمہیں چھوڑ دوں گا۔ پھر یہ آدمی سب سے گھٹیا دوست کے پاس چلا گیا اور کہا: اے فلاں! معاملہ کچھ یوں ہے کہ مجھ پر ایسی ایسی مصیبت اتری ہے میں آپ کی مدد لینا چاہتا ہوں۔ اس دوست نے کہا: میں تمہارے ساتھ جاؤں گا جہاں تم جاؤ گے اور جہاں تم داخل ہوگے وہاں میں داخل ہوگا۔ حضرت عبید فرماتے ہیں: پس پہلا دوست اس کا مال ہے جس کو اس نے اپنے گھر والوں میں چھوڑ دیا ہے۔ اس مال میں سے کوئی چیز اس کے پیچھے نہیں گئی۔ دوسرا دوست اس کے اہل و خاندان ہے جو اس کے ساتھ اس کی قبر تک جاتے ہیں پھر اس کو چھوڑ کر واپس آجاتے ہیں۔ تیسرا دوست اس کے عمل ہیں جو اس کے ساتھ ہیں جہاں وہ جائے گا اور اس کے ساتھ اندر جائیں گے جہاں وہ داخل ہوں گے۔

(۳۶۱۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ﴾ قَالَ : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

(۳۶۱۵۰) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: سورج کا غروب کی جگہ سے طلوع ہونا۔

(۳۶۱۵۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَحَلَّ وَحَرَّمَ ، فَمَا

أَحَلَّ فَاسْتَحِلُّوهُ ، وَمَا حَرَّمَ فَاجْتَنِبُوهُ وَتَرَكَ من ذَلِكَ أَشْيَاءَ لَمْ يُحِلَّهَا وَلَمْ يُحَرِّمْهَا ، فَذَلِكَ عَفْوٌ مِنَ اللهِ عَفَاهُ ، ثُمَّ يَتْلُو : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۶۱۵۱) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے۔ پس جس چیز کو اللہ نے حلال کیا ہے تم اس کو حلال جانو اور جس چیز کو اللہ نے حرام کیا ہے تم اس سے اجتناب کرو۔ اور ان میں سے بعض چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا ہے نہ ان کو حرام قرار دیا ہے اور نہ ان کو حلال قرار دیا ہے۔ یہ خدا کی طرف سے معافی ہے پھر آپ رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ......﴾ آخر آیت تک۔

(٣٦١٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : لاَ يَزَالُ لله فِي الْعَبْدِ حَاجَة مَا كَانَتْ لِلْعَبْدِ إِلَى اللهِ حَاجَةٌ.

(۳۶۱۵۲) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بھی بندہ کی تب تک ضرورت رہتی ہے جب تک بندہ خدا کی طرف حاجت مند رہتا ہے۔

(٣٦١٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ لَيَتَوَكَّفُونَ لِلْمَيِّتِ كَمَا يُتَلَقَّى الرَّاكِبُ يَسْأَلُونَهُ ، فَإِذَا سَأَلُوهُ مَا فَعَلَ فُلاَنٌ مِمَّنْ قَدْ مَاتَ ، فَيَقُولُ : أَلَمْ يَأْتِكُمْ ، فَيَقُولُونَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِيَةِ.

(۳۶۱۵۳) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بلاشبہ قبروں والے بھی میت کا اس طرح استقبال کرتے ہیں جس طرح کسی سوار کا استقبال کیا جاتا ہے۔ وہ اس سے سوال کرتے ہیں۔ پس جب وہ اس سے سوال کرتے ہیں کہ فلاں کا کیا ہوا؟ جو لوگ مر گئے ہیں ان میں سے کسی کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تو یہ میت کہتا ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا۔ اس پر وہ کہتے ہیں: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۔ اس کو اس کے ٹھکانہ ہاویہ کی طرف لے جایا گیا۔

(٣٦١٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدثنا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْفَضْلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : إِنَّ الْقَبْرَ لَيَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ ، مَاذَا أَعْدَدْتَ لِي أَلَمْ تَعْلَمْ أَنِّي بَيْتُ الْغُرْبَةِ ، وَبَيْتُ الْوَحْدَةِ ، وَبَيْتُ الأَكَلَةِ ، وَبَيْتُ الدُّودِ.

(۳۶۱۵۴) حضرت عبید بن عمیر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک قبر کہتی ہے۔ اے ابن آدم! تو نے میرے لیے کیا تیاری کی ہے؟ کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ میں غربت کا گھر ہوں۔ تنہائی کا گھر ہوں۔ کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں؟''

(٣٦١٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: إِنْ كَانَ نُوحٌ لَيَلْقَاهُ الرَّجُلُ مِنْ قَوْمِهِ فَيَخْنُقُهُ حَتَّى يَخِرَّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ، قَالَ: فَيُفِيقُ حِينَ يُفِيقُ وَهُوَ يَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ.

(۳۶۱۵۵) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح کو اپنی قوم میں سے ایسے آدمی سے بھی واسطہ پڑا کہ اس

نے آپ علیہ السلام کا گلا گھونٹ دیا۔ یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ کو افاقہ ہوا تو آپ یہ کہہ رہے تھے۔ اے میرے پروردگار! میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ یہ جانتے نہیں ہیں۔

(۳۶۱۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : سَمِعْته يُحَدِّثُ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ : إِنَّ قَوْمَ نُوحٍ لَمَّا أَصَابَهُمَ الْغَرَقُ ، قَالَ : وَكَانَتْ مَعَهُمَ امْرَأَةٌ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا ، قَالَ : فَرَفَعَتْهُ إِلَى حَقْوِهَا ، فَلَمَّا بَلَغَهُ الْمَاءُ رَفَعَتْهُ إِلَى صَدْرِهَا ، فَلَمَّا بَلَغَهُ الْمَاءُ رَفَعَتْهُ إِلَى ثَدْيِهَا ، فَقَالَ اللَّهُ : لَوْ كُنْت رَاحِمًا مِنْهُمْ أَحَدًا رَحِمْتهَا ، يَعْنِي بِرَحْمَتِهَا الصَّبِيَّ.

(۳۶۱۵۶) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت نوح کی قوم پر جب غرق کا سیلاب آیا کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے ہمراہ ایک عورت تھی جس کے پاس بچہ تھا۔ راوی کہتے ہیں: اس عورت نے بچہ کو کمر تک اوپر اٹھایا۔ جب پانی کمر تک پہنچا تو اس نے بچہ کو اپنے سینہ تک بلند کر لیا پھر جب پانی سینہ کو پہنچا تو اس نے بچہ کو اپنے پستان تک بلند کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر میں ان لوگوں میں سے کسی پر رحم کرتا تو میں اس عورت پر رحم کرتا، یعنی اس کی طرف سے بچہ پر رحم کی وجہ سے۔

(۳۶۱۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أبي سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ وَأَلْهَمَهُ رُشْدَهُ فِيهِ.

(۳۶۱۵۷) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین میں سمجھ عطا کرتا ہے اور اس کو دین کی راہنمائی القا کرتا ہے۔

(۳۶۱۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : إنَّ إبْرَاهِيمَ ، يُقَالَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : ادْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْت ، قَالَ : فَيَقُولُ : يَا رَبِّ وَالِدِي فَيُقَالَ لَهُ : إنَّهُ لَيْسَ مِنْك ، فَإِذَا أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ قِيلَ لَهُ : دُونَك أَبَاك ، قَالَ : فَيَلْتَفِتُ فَإِذَا هُوَ ضَبُعٌ فَيَقُولُ : مَا لِي فِيهِ مِنْ حَاجَةٍ، فَتَطِيبُ نَفْسُهُ عَنْهُ ، فَيَنْطَلِقُ بِإِبْرَاهِيمَ إلَى الْجَنَّةِ وَيُنْطَلَقُ بِأَبِيهِ إلَى النَّارِ.

(۳۶۱۵۸) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قیامت کے دن کہا جائے گا۔ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے آپ چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابراہیم کہیں گے۔ اے میرے پروردگار! میرے والد؟ حضرت ابراہیم سے کہا جائے گا یہ تیرے ساتھ والوں میں سے نہیں ہے۔ لیکن جب حضرت ابراہیم سوال کرنے میں اصرار کریں گے تو ان سے کہا جائے گا۔ اپنے والد کو دیکھو۔ راوی کہتے ہیں پس جب وہ دیکھیں گے تو وہ بجو بنا ہوگا۔ اس پر حضرت ابراہیم کہیں گے مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر ان کا دل ان سے بے پروا ہو جائے گا۔ اور حضرت ابراہیم جنت کی طرف لے جائے جائیں گے اور ان کے والد کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔

(۳۶۱۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :

يَجِيءُ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَقْطُرُ رِمَاحُهُمْ وَسُيُوفُهُمْ دَمًا ، قَالَ : فَيُقَالَ لَهُمْ : كَمَا أَنْتُمْ حَتَّى تُحَاسَبُوا عَلَيْهِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : وَهَلْ أَعْطَيْتُمُونَا شَيْئًا تُحَاسِبُونَا عَلَيْهِ ، قَالَ : فَيُنْظَرُ فِي ذَلِكَ فَلاَ يُوجَدُ إِلاَّ أَكْوَارُهُمُ الَّتِي هَاجَرُوا عَلَيْهَا ، قَالَ : فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ بِخَمْسِ مِئَةِ عَامٍ.

(۳۶۱۵۹) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن مہاجر فقراء اس حال میں آئیں گے کہ ان کے نیزے اور ان کی تلواریں خون ٹپکا رہی ہوں گی۔ راوی کہتے ہیں ان سے کہا جائے گا۔ تم اسی حالت میں رہو یہاں تک کہ تم سے حساب لیا جائے۔ راوی کہتے ہیں وہ عرض کریں گے۔ کیا آپ نے ہمیں کچھ دیا ہے کہ جس کا آپ حساب لیں گے؟ راوی کہتے ہیں پس اس معاملہ میں دیکھا جائے گا تو ان کے پاس صرف وہ برتن ہوں گے جن میں انہوں نے ہجرت کے سفر میں زادِ راہ رکھا تھا۔ راوی کہتے ہیں پس یہ لوگ جنت میں باقی لوگوں سے پانچ سو سال قبل داخل ہوں گے۔

(۳۶۱۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ﴿إِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُورًا﴾ الأَوَّابُ الَّذِي يَتَذَكَّرُ ذُنُوبَهُ فِي الْخَلاَءِ فَيَسْتَغْفِرُ مِنْهَا.

(۳۶۱۶۰) حضرت عبید بن عمیر سے ﴿إِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُورًا﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں: اواب: وہ آدمی ہوتا ہے جو اپنے گناہوں کو خلوت میں یاد کرتا ہے اور پھر ان پر استغفار کرتا ہے۔

(۳۶۱۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُهْلِكَ أَصْحَابَ الْفِيلِ بَعَثَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أُنْشِئَتْ مِنَ الْبَحْرِ أَمْثَالَ الْخَطَاطِيفِ كُلُّ طَيْرٍ مِنْهَا يَحْمِلُ ثَلاَثَةَ أَحْجَارٍ مُجَزَّعَةٍ : حَجَرَيْنِ فِي رِجْلَيْهِ وَحَجَرًا فِي مِنْقَارِهِ ، قَالَ فَجَائَتْ حَتَّى صَفَّتْ عَلَى رُؤُوسِهِمْ ، ثُمَّ صَاحَتْ وَأَلْقَتْ مَا فِي أَرْجُلِهَا وَمَنَاقِيرِهَا ، فَمَا يَقَعُ حَجَرٌ عَلَى رَأْسِ رَجُلٍ إِلاَّ خَرَجَ مِنْ دُبُرِهِ ، وَلاَ يَقَعُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ جَسَدِهِ إِلاَّ خَرَجَ مِنَ الْجَانِبِ الآخَرِ ، قَالَ : وَبَعَثَ اللَّهُ رِيحًا شَدِيدَةً فَضَرَبَتِ الْحِجَارَةَ فَزَادَتْهَا شِدَّةً فَأُهْلِكُوا جَمِيعًا.

(۳۶۱۶۱) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اصحاب الفیل کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا تو ان پر سمندر سے پیدا کردہ ابابیلوں کے مثل پرندے بھیجے۔ ان میں سے ہر ایک پرندے نے تین سفید و سیاہ پتھر اٹھائے ہوئے تھے۔ دو پتھر اُس کے پنجوں میں اور ایک پتھر اس کی چونچ میں۔ آپ ؒ فرماتے ہیں: پس یہ پرندے آئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ان اصحاب الفیل کے سروں پر صف بنالی پھر چیخ ماری اور اپنی چونچوں اور پنجوں میں موجود پتھروں کو گرادیا۔ جو پتھر بھی کسی آدمی کے سر پر لگتا وہ اس کی دبر سے باہر نکل آتا اور جسم کے جس حصہ پر بھی پڑتا دوسرے حصہ سے باہر آجاتا۔ راوی کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے شدید ہوا بھیجی جو پتھروں پر لگی تو اس نے (ان کی) شدت کو اور زیادہ کردیا پس وہ سارے لوگ ہلاک ہوگئے۔

(۵۱) خیثمة بن عبدِ الرّحمانِ رحمه الله

خیثمہ بن عبدالرحمٰن

(۳٦١٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: كَانَ، يُقَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَقُولُ: مَا غَلَبَنِي عَلَيْهِ ابْنُ آدَمَ فَلَنْ يَغْلِبَنِي عَلَى ثَلاَثٍ: أَنْ يَأْخُذَ مَالاً مِنْ غَيْرِ حَقِّهِ، أَوْ أَنْ يَمْنَعَهُ مِنْ حَقِّهِ، أَوْ أَنْ يَضَعَهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ.

(۳٦١٦٢) حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے شیطان کہتا ہے: آدم کا بیٹا مجھ پر غالب آتا ہے لیکن تین چیزوں میں مجھ پر غالب نہیں آتا۔ بغیر حق کے مال لے یا حق کے باوجود مال سے روکے یا بغیر حق کے مال کو کہیں لگائے۔

(۳٦١٦٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: كَانَ، يُقَالُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَقُولُ: كَيْفَ يَغْلِبُنِي ابْنُ آدَمَ وَإِذَا رَضِيَ جِئْتُ حَتَّى أَكُونَ فِي قَلْبِهِ، وَإِذَا غَضِبَ طِرْتُ حَتَّى أَكُونَ فِي رَأْسِهِ.

(هناد ۱۳۰۴۔ احمد ۴

(۳٦١٦٣) حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت ہے وہ کہا کرتے تھے شیطان کہتا ہے: آدم کا بیٹا مجھ پر کس طرح غلبہ پا سکتا ہے۔ جب وہ راضی ہوتا ہے تو میں آتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کے دل میں بیٹھ جاتا ہوں اور جب وہ غضبناک ہوتا ہے تو میں اڑتا ہوں یہاں تک کہ میں اس کے سر میں آ جاتا ہوں۔

(۳٦١٦٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ يَقُولُ فِي هَذِهِ الآيَةِ: ﴿يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا﴾ قَالَ: يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَخْرُجُ بَعْثُ النَّارِ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعُمِئَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَمِنْ ذَلِكَ يَشِيبُ الْوِلْدَانُ.

(۳٦١٦٤) حضرت اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خیثمہ کو کہتے سنا ارشاد خداوندی ﴿يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا﴾ کے بارے میں۔ فرمایا: قیامت کے دن آواز دینے والا آواز دے گا۔ جہنم کے مستحق باہر آ جائیں ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ پس اس بات کی وجہ سے بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔

(۳٦١٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: دَعَانِي خَيْثَمَةُ، فَلَمَّا جِئْتُ إِذَا أَصْحَابُ الْعَمَائِمِ وَالْمَطَارِفِ عَلَى الْخَيْلِ، فَحَقَّرْتُ نَفْسِي فَرَجَعْتُ، قَالَ: فَلَقِيَنِي بَعْدَ ذَلِكَ، فَقَالَ: مَا لَكَ لَمْ تَجِءْ، قَالَ، قُلْتُ: قَدْ جِئْتُ وَلَكِنْ قَدْ رَأَيْتُ أَصْحَابَ الْعَمَائِمِ وَالْمَطَارِفِ عَلَى الْخَيْلِ فَحَقَّرْتُ نَفْسِي، قَالَ فَأَنْتَ وَاللهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ، قَالَ: وَكُنَّا إِذَا دَخَلْنَا عَلَيْهِ، قَالَ بِالسَّلَّةِ مِنْ تَحْتِ السَّرِيرِ، وَقَالَ: كُلُوا وَاللهِ مَا أَشْتَهِيهِ، وَلاَ أَصْنَعُهُ إِلاَّ لَكُمْ.

(۳٦١٦٥) حضرت اعمش، حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت خیثمہ نے بلایا۔ جب میں

آیا تو کچھ دستار اور شال والے لوگ گھوڑوں پر آئے۔ میں نے اپنے کو حقیر سمجھا اور واپس ہوگیا۔ راوی کہتے ہیں پھر اس کے بعد آپ کی ملاقات مجھ سے ہوئی تو فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ تم نہیں آئے؟ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: میں تو آیا تھا لیکن میں نے دستار اور شال والے لوگ دیکھے جو گھوڑوں پر سوار تھے تو میں نے اپنے آپ کو حقیر جانا۔ اس پر حضرت خیثمہ نے فرمایا: خدا کی قسم! تم مجھے ان سے زیادہ محبوب ہو۔ راوی کہتے ہیں: جب ہم لوگ حضرت خیثمہ کے پاس جاتے تھے تو وہ اپنے تخت کے نیچے سے ایک ٹوکری نکالتے اور فرماتے: کھاؤ، خدا کی قسم! مجھے اس کی خواہش نہیں ہوتی لیکن میں یہ تمہارے لیے تیار کرتا ہوں۔

(٣٦١٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانَ قَوْمُهُ يُؤْذُونَهُ ، فَقَالَ : إِنَّ هَؤُلاَءِ يُؤْذُونَنِي ، وَلاَ وَاللهِ مَا طَلَبَنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ بِحَاجَةٍ إِلاَّ قَضَيْتُهَا ، وَلاَ أُدْخِلُ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَذًى ، وَلأَنَا أَبْغَضُ فِيهِمْ مِنَ الْكَلْبِ الأَسْوَدِ ، وَلَمْ يَرَوْنَ ذَاكَ أَلاَ إِنَّهُ وَاللهِ مَا يُحِبُّ مُنَافِقٌ مُؤْمِنًا أَبَدًا.

(٣٦١٦٦) حضرت اعمش، حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ان کی قوم والے ان کو تکلیف دیتے تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ لوگ مجھے تکلیف دیتے ہیں جبکہ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ خدا کی قسم! ان میں سے کسی نے مجھ سے کوئی ضرورت مانگی ہو مگر یہ کہ میں نے اس کو پورا کیا ہے۔ اور میں ان میں سے کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔ لیکن (پھر بھی) میں انہیں سیاہ کتے سے بھی بڑھ کر مبغوض ہوں۔ اور یہ لوگ یہ خیال کیوں کرتے ہیں؟ مگر یہ بات ہے کہ بخدا کسی ایمان والے سے کبھی منافق محبت نہیں کرتا۔

(٣٦١٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : تَقُولُ الْمَلاَئِكَةُ : يَا رَبِّ ، عَبْدُكَ الْمُؤْمِنُ تَزْوِي عَنْهُ الدُّنْيَا وَتُعَرِّضُهُ لِلْبَلاَءِ ، قَالَ : فَيَقُولُ لِلْمَلاَئِكَةِ : اكْشِفُوا لَهُمْ عَنْ ثَوَابِهِ ، فَإِذَا رَأَوْا ثَوَابَهُ ، قَالُوا : يَا رَبِّ ، لاَ يَضُرُّهُ مَا أَصَابَهُ مِنَ الدُّنْيَا ، قَالَ : وَيَقُولُونَ : عَبْدُكَ الْكَافِرُ تَزْوِي عَنْهُ الْبَلاَءَ وَتَبْسُطُ لَهُ الدُّنْيَا ، قَالَ : فَيَقُولُ لِلْمَلاَئِكَةِ اكْشِفُوا لَهُمْ عَنْ ثوابه ، فَإِذَا رَأَوْا ثوابه ، قَالُوا : يَا رَبِّ لاَ يَنْفَعُهُ مَا أَصَابَهُ مِنَ الدُّنْيَا.

(٣٦١٦٧) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فرشتوں نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرے مومن بندہ سے دنیا دور ہوگئی ہے اور اس کو مصائب کے لیے آگے کردیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے (دوسرے) فرشتوں سے کہا: ان کو مومن کا بدلہ دکھاؤ۔ چنانچہ جب فرشتوں نے مومن کا بدلہ دیکھا تو کہنے لگے: اے پروردگار! مومن کو دنیا میں جو حالت بھی پہنچے یہ اس کو نقصان دہ نہیں ہے۔ راوی کہتے تھے: اور فرشتوں نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرے کافر بندے سے مصائب دور ہوگئے اور اس کے لیے دنیا کشادہ ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں: حق تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا: ان کے لیے کافر کا بدلہ ظاہر کرو۔ چنانچہ جب فرشتوں نے کافر کا بدلہ دیکھا تو کہنے لگا۔ اے پروردگار! کافر کو دنیا میں جو بھی ملے اس کے لیے نفع مند نہیں ہے۔

(٣٦١٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَطْرُدُ بِالرَّجُلِ الشَّيْطَانَ مِنَ الآدُرِ.

(ابن المبارک ٣٣١)

(٣٦١٦٨) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایک آدمی کی وجہ سے شیطان کو کئی گھروں سے دور

کردیتے ہیں۔

(۳۶۱۶۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ خَيْثَمَة ، أَنَّهُ أَوْصَى أَنْ يُدْفَنَ فِي مَقْبَرَةِ فُقَرَاءِ قَوْمِهِ.

(۳۶۱۶۹) حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کو ان کی قوم کے فقراء کے مقبرہ میں دفن کیا جائے۔

(۳۶۱۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ خَيْثَمَة ، قَالَ : إِنِّي لأَعْلَمُ مَكَانَ رَجُلٍ يَتَمَنَّى الْمَوْتَ فِي السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ ، فَرَأَيْتُ أَنَّهُ يَعْنِي نَفْسَهُ.

(۳۶۱۷۰) حضرت خیثمہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے: میں ایک ایسے آدمی کا مکان جانتا ہوں جو سال میں دو مرتبہ موت کی تمنا کرتا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ وہ خود کو مراد لیتے تھے۔

(۳۶۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ خَيْثَمَة ، قَالَ : طُوبَى لِلْمُؤْمِنِ كَيْفَ يُحْفَظُ فِي ذُرِّيَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ.

(۳۶۱۷۱) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مومن کے لیے بشارت ہے کہ اس کے بعد اس کی نسل کی کس طرح حفاظت کی جاتی ہے۔

(۳۶۱۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَة ، قَالَ : مَا تَقْرَؤُونَ فِي الْقُرْآنِ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ فَإِنَّ مَوْضِعَهُ فِي التَّوْرَاةِ : يَا أَيُّهَا الْمَسَاكِينُ.

(۳۶۱۷۲) حضرت خیثمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم لوگ قرآنِ مجید میں جو ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ کے الفاظ پڑھتے ہو تو تورات میں اس کی جگہ يَا أَيُّهَا الْمَسَاكِينُ کے الفاظ ہیں۔

(۵۲) فِي ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالْحَمْدِ

تسبیح اور حمد کے ثواب کے بارے میں

(۳۶۱۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأَنْ أَقُولَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ.

(۳۶۱۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر میں سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہوں تو یہ مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

(٣٦١٧٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَن : سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ.

(۳۶۱۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا '' دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور رحمن کو محبوب ہیں یعنی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ.

(٣٦١٧٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ . قَالَ : لأَنْ أَقُولَ :سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِعَدَدِهَا دَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۶۱۷۵) حضرت عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اگر سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ کہوں تو یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ان کی تعداد کے بقدر راہِ خدا میں دینار خرچ کروں۔

(٣٦١٧٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هَذِهِ السَّارِيَةِ ، قَالَ :مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ كُتِبَتْ فِي رِقٍّ ، ثُمَّ طُبِعَ عَلَيْهَا طَابِعٌ مِنْ مِسْكٍ فَلَمْ تُكْسَرْ حَتَّى يُوَافِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۱۷۶) حضرت ثابت بنانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے ایک نے مجھے اس ستون کے پاس یہ حدیث بیان کی۔ اس نے کہا: جو آدمی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ کہتا ہے تو اس کو ایک کاغذ میں لکھ دیا جاتا ہے پھر اس پر مشک کی ایک مہر لگا دی جاتی ہے۔ اس کو قیامت کے دن تک توڑا جائے گا جب اس آدمی کو اس کا پورا بدلہ دے دیا جائے گا۔

(٣٦١٧٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :لأَنْ أَقُولَهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْمِلَ عَلَى عَدَدِهَا خَيْلاً بِأَرْسَانِهَا.

(۳۶۱۷۷) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر میں یہ کلمات کہوں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہیں کہ میں ان کی تعداد کے بقدر لگام لگے ہوئے گھوڑوں کو (راہِ خدا میں) بھیجوں۔

(٣٦١٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :تَسْبِيحَةٌ بِحَمْدِ اللهِ فِي صَحِيفَةِ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَسِيرَ ، أَوْ تَسِيلَ مَعَهُ جِبَالُ الدُّنْيَا ذَهَبًا

(۳۶۱۷۸) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ مومن کے صحیفہ میں خدا کی حمد کی ایک تسبیح اس سے بہتر ہے کہ اس کے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں یا بہیں۔

(۳۶۱۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :تَسْبِيحَةٌ فِي طَلَبِ الْحَاجَةِ خَيْرٌ مِنْ لَقُوحٍ صَفِيٍّ فِي عَامٍ أَزْبَةٍ ، أَوْ قَالَ :لَزْبَةٍ.

(۳۶۱۷۹) حضرت ولید، ابوالاحوص کے بارے میں روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالاحوص کو کہتے سنا۔ حاجت کی طلب میں ایک تسبیح دودھ والی منتخب اونٹنی سے بہتر ہے جو شدت والے سال میں مہیا ہو۔

(۳۶۱۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :لأَنْ أُسَبِّحَ تَسْبِيحَاتٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُنْفِقَ عَدَدَهُنَّ دَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۶۱۸۰) حضرت عبید فرماتے ہیں کہ میں چند تسبیحات کرلوں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ان کی گنتی کے بقدر راہِ خدا میں دینار خرچ کروں۔

(۳۶۱۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ: سَمِعْت مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: إِذَا قَالَ الْعَبْدُ: سُبْحَانَ اللهِ ، قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ :وَبِحَمْدِهِ ، وَإِذَا قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ صَلَّوْا عَلَيْهِ ، وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ :صَلَّتْ عَلَيْهِ.

(۳۶۱۸۱) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں جب بندہ سُبْحَانَ اللهِ کہتا ہے تو فرشتے وَبِحَمْدِهِ کہتے ہیں اور جب بندہ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ کہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

(۳۶۱۸۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :إِذَا قَالَ الْعَبْدُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ، قَالَ الْمَلَكُ : كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ فَيَقُولُ اكْتُبْ لَهُ رَحْمَتِي كَثِيرًا ، وَإِذَا قَالَ :سُبْحَانَ اللهِ كَثِيرًا ، قَالَ الْمَلَكُ ، كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ فَيَقُولُ :اكْتُبْ رَحْمَتِي كَثِيرًا ، وَإِذَا قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، قَالَ الْمَلَكُ ، كَيْفَ أَكْتُبُ ؟ فَيَقُولُ :اكْتُبْ لَهُ رَحْمَتِي كَبِيرًا .

(۳۶۱۸۲) حضرت ابوسعید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب بندہ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا کہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے۔ میں (اس کو) کیسے لکھوں؟ اللہ فرماتے ہیں تم اس کو میری کثیر رحمت لکھو اور جب بندہ کہتا ہے سُبْحَانَ اللهِ كَثِيرًا۔ تو فرشتہ کہتا ہے میں کیسے لکھوں؟ اللہ فرماتے ہیں تم اس کے لیے میری کثیر رحمت لکھو۔ اور جب بندہ کہتا ہے اللہ اکبر کبیرا۔ فرشتہ کہتا ہے میں کیسے لکھوں؟ اللہ فرماتے ہیں تم اس کے لیے میری بڑی رحمت لکھو۔

(۳۶۱۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عفاق ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُسَبِّحَ مِئَةَ تَسْبِيحَةٍ فَتَكُونَ لَهُ بِأَلْفِ حَسَنَةٍ.

(۳۶۱۸۳) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کیا تم میں سے کوئی ایک اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ایک سو مرتبہ تسبیح پڑھے کہ اس کے لیے ہزار نیکیاں ہوں۔

(۳۶۱۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ لاَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا ، وَسَأَلَهُ شَيْئًا يُجْزِءُ عن الْقُرْآنِ ، فَقَالَ لَهُ : قُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

(۳۶۱۸۴) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا۔ اس نے یہ ذکر کیا کہ وہ قرآن سے کچھ نہیں لے سکتا اور اس نے آپ ﷺ سے کسی ایسی چیز کا سوال کیا جو قرآن کی طرف سے کفایت کر جائے۔ آپ ﷺ نے اس کو کہا: ''تم کہو! سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ.

(۳۶۱۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ مسلم ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَوْ عَنْ أَخِيهِ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الَّذِينَ يَذْكُرُونَ مِنْ جَلاَلِ اللَّهِ مِنْ تَسْبِيحِهِ وَتَحْمِيدِهِ وَتَهْلِيلِهِ يَتَعَاطَفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ ، يُذَكِّرْنَ بِصَاحِبِهِنَّ ، أَوَلاَ يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ لاَ يَزَالَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ شَيْءٌ يُذَكِّرُ بِهِ.

(۳۶۱۸۵) حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ ہیبت خداوندی کی وجہ سے خدا کی تسبیح، تحمید اور تہلیل پڑھتے ہیں تو ان کی یہ تسبیحات عرش کے گرد منڈلاتی رہتی ہیں۔ ان تسبیحات کی شہد کی مکھیوں کی طرح کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔ یہ اپنے پڑھنے والے کو یاد کرتی ہیں کیا تم میں سے کوئی ایک یہ بات پسند نہیں کرتا کہ رحمٰن کے پاس کوئی چیز ہو جو اس کو مسلسل یاد کرتی رہے؟''

(۳۶۱۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ هَانِیءَ بْنَ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أُمِّهِ حُمَيْضَةَ ابْنَةِ يَاسِرٍ ، عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ ، وَكَانَتْ إِحْدَى الْمُهَاجِرَاتِ ، قَالَتْ : قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ ، والتقديس واعقدن بالأنامل فإنهن يأتين يوم القيامة مسؤولات مستنطقات وَلاَ تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ.

(۳۶۱۸۶) حضرت یسیرہ ...... جو ہجرت کرنے والیوں میں سے ایک تھیں ...... سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: ''تم پر تسبیح، تکبیر اور تقدیس لازم ہے اور تم انگلیوں کے ساتھ شمار کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیونکہ یہ انگلیاں قیامت کے دن بلوائی جائیں گی اور پوچھی جائیں گی۔ تم غافل نہ ہونا کہ پھر رحمت سے بھلا دی جاؤ۔

(۳۶۱۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي عُمَرَ الصيني ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ الأَغْنِيَاءُ بِالأَجْرِ ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي ، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ ، وَيَحُجُّونَ كَمَا نَحُجُّ ، وَيَتَصَدَّقُونَ ، وَلاَ نَجِدُ مَا نَتَصَدَّقُ ، قَالَ : فَقَالَ : أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ أَدْرَكْتُمْ مَنْ

سَبَقَكُمْ ، وَلاَ يُدْرِكُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ إِلاَّ مَنْ عَمِلَ بِالَّذِي تَعْمَلُونَ بِهِ : تُسَبِّحُونَ اللَّهَ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ ، وَتَحْمَدُونَهُ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ ، وَتُكَبِّرُونَهُ أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ دُبُرَ كُلِّ صَلاَةٍ.

(۳۶۱۸۷) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! غنی لوگ تو اجر لے گئے۔ جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی اسی طرح نماز پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی روزے رکھتے ہیں اور جس طرح ہم حج کرتے ہیں وہ بھی یوں ہی حج کرتے ہیں اور وہ صدقہ بھی کرتے ہیں جبکہ ہمیں صدقہ کرنے کو کچھ نہیں ملتا۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں کوئی ایسی چیز نہ بتا دوں کہ جب تم اس کو کرو تو تم خود پر سبقت کرنے والے کو پا لو اور تمہارے بعد والے تمہیں نہ پا سکیں گے مگر اُسی عمل کے ذریعہ جو تم نے کیا ہوگا؟ تم لوگ ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔

(۳۶۱۸۸) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، وَأَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۳۶۱۸۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بھی جناب نبی کریم ﷺ سے ایسی ہی روایت کرتے ہیں۔

(۳۶۱۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لأَنْ أُسَبِّحَ تَسْبِيحَاتٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُنْفِقَ عِدَّتَهُنَّ دَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ.

(۳۶۱۸۹) حضرت ہلال بن یساف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں چند تسبیحات پڑھ لوں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ان کی تعداد کے بقدر راہِ خدا میں دینار خرچ کروں۔

(۳۶۱۹۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ.

(۳۶۱۹۰) حضرت ابوذر، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر تسبیح کے بدلہ میں صدقہ ہوتا ہے۔

(۳۶۱۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلاَ أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلاَمِ إِلَى اللهِ ، قَالَ : قُلْتُ : بَلَى ، يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلاَمِ إِلَى اللهِ ، قَالَ : أَحَبُّ الْكَلاَمِ إِلَى اللهِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(۳۶۱۹۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں خدا تعالیٰ کا

محبوب ترین کلام نہ بتاؤں؟'' ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں۔ آپ مجھے خدا تعالیٰ کا محبوب ترین کلام بتادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا تعالیٰ کا محبوب ترین کلام سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔

(۳۶۱۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : إِنَّ مِنْ خَيْرِ الْعَمَلِ سُبْحَةَ الْحَدِيثِ ، وَإِنَّ مِنْ شَرِّ الْعَمَلِ التَّجْدِيفَ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدَ الرَّحْمَانِ ، وَمَا سُبْحَةُ الْحَدِيثِ ، قَالَ : تَسْبِيحُ الرَّجُلِ وَالْقَوْمُ يَتَحَدَّثُونَ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا التَّجْدِيفَ ، قَالَ : يَكُونُ الْقَوْمُ بِخَيْرٍ فَإِذَا سُئِلُوا ، قَالُوا : بِشَرٍّ.

(۳۶۱۹۲) حضرت کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اعمال میں سے بہترین عمل سبحۃ الحدیث ہے اور اعمال میں سے بدترین عمل تجدیف ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے ابوعبد الرحمٰن! سبحۃ الحدیث کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی تسبیح کرے جبکہ باقی لوگ باتیں کر رہے ہوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: تجدیف کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ خیر کے ساتھ ہوں لیکن جب سوال کیا جائے تو شر کا جواب دیں۔

(۳۶۱۹۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَسَكَتَ سَكْتَةً ، فَقَالَ : لَقَدْ أَصَبْت بِسَكْتَتِي هَذِهِ مِثْلَ مَا سَقَى النِّيلُ وَالْفُرَاتُ ، قَالَ : قُلْنَا ، وَمَا أَصَبْت ، قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۶۱۹۳) حضرت سعید بن میسب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت سعد بن مالک کے پاس تھے پھر وہ ایک لمحہ خاموش رہے اور پھر کہنے لگے۔ تحقیق میں نے اپنی اس خاموشی میں وہ کچھ پالیا ہے جس کو نیل اور فرات سیراب کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں ہم نے کہا: آپ کو کیا ملا ہے؟ انہوں نے فرمایا: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۵۳) ما جاء فِي فضلِ ذِكرِ اللهِ

ذکر اللہ کی فضیلت میں جو روایات ہیں

(۳۶۱۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ أَنْجَى لَهُ مِنَ النَّارِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالَ : وَلاَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ، إلا أن تَضْرِبُ بِسَيْفِكَ حَتَّى يَنْقَطِعَ ، ثُمَّ تَضْرِبُ بِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ ثَلاَثًا.

(۳۶۱۹۴) حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ابن آدم کا کوئی عمل ذکر اللہ سے بڑھ کر اس کو آگ سے نجات دینے والا نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نہ ہی جہاد فی سبیل اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: ''نہ ہی جہاد فی سبیل اللہ۔ مگر یہ کہ تو اپنی تلوار سے مارتا رہے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے۔ پھر تو (دوسری تلوار) مارتا رہے یہاں تک کہ وہ بھی ٹوٹ جائے۔ تین مرتبہ یہ بات فرمائی۔

(۳۶۱۹۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ، ذِكْرُ اللهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ أَفْضَلُ مِنْ حَطْمِ السُّيُوفِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِعْطَاءِ الْمَالِ سَحًّا.

(۳۶۱۹۵) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ صبح وشام خدا کا ذکر کرنا، راہِ خدا میں تلواریں توڑنے اور ڈھیروں مال دینے سے بہتر ہے۔

(۳۶۱۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، عَنْ مُعَاذٍ، قَالَ: لأَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْمَلَ عَلَى الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ غُدْوَةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

(۳۶۱۹۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر میں خدا کا ذکر صبح سے طلوعِ شمس تک کروں تو یہ بات مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں صبح سے طلوع آفتاب تک عمدہ گھوڑوں پر سوار ہو کر راہ خدا میں حملہ کرتا رہوں۔

(۳۶۱۹۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ :لَوْ بَاتَ رَجُلٌ يُعْطِي الْقِيَانَ الْبِيضَ ، وَبَاتَ آخَرُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَذْكُرُ اللَّهَ ، لَرَأَيْتُ أَنَّ ذَاكِرَ اللهِ أَفْضَلُ.

(۳۶۱۹۷) حضرت سلمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک آدمی اس حال میں رات گزارے کہ راہِ خدا میں سونا خیرات کرے اور دوسرا آدمی اس حال میں رات گزارے کہ قرآن کی تلاوت کرے اور اللہ کا ذکر کرے تو میرا خیال یہ ہے کہ خدا کو یاد کرنے والا افضل ہے۔

(۳۶۱۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي الْوَازِعِ ، جَابِرٍ الرَّاسِبِيِّ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا فِي حِجْرِهِ دَنَانِيرُ يُعْطِيهَا وَالآخَرُ يَذْكُرُ اللَّهَ كَانَ ذَاكِرُ اللهِ أَفْضَلَ.

(۳۶۱۹۸) حضرت ابو برزہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر دو آدمیوں میں سے ایک اپنی جھولی میں دینار ڈال کر دے رہا ہو اور دوسرا خدا کا ذکر کر رہا ہو تو ذکر خدا کرنے والا افضل ہے۔

(۳۶۱۹۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ،عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :مَا مِنْ شِيمَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنَ الشُّكْرِ وَالذِّكْرِ.

(۳۶۱۹۹) حضرت ابو جعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو شکر اور ذکر کرنے سے زیادہ کوئی عادت محبوب نہیں ہے۔

(۳۶۲۰۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّهُ قَالَ:الَّذِينَ لاَ تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَهُمْ يَضْحَكُونَ.

(۳۶۲۰۰) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جن لوگوں کی زبانیں ذکر خدا سے تر رہتی ہیں وہ

جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ مسکرا رہے ہوں گے۔

(٣٦٢٠١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ شَرَائِعَ الإِسْلاَمِ قَدْ كَثُرَتْ ، فَأَنْبِئْنِي مِنْهَا بِمَا أَتَشَبَّثُ بِهِ ، قَالَ : لاَ يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ.

(٣٦٢٠١) حضرت عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بے شک اسلام کے احکام تو بہت زیادہ ہیں۔ آپ مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں جس سے میں چمٹ جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہاری زبان ہمیشہ ذکر خدا سے تر رہنی چاہیے۔

(٣٦٢٠٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : أَنِيرُوا بِذِكْرِ اللهِ وَاجْعَلُوا لِبُيُوتِكُمْ مِنْ صَلاَتِكُمْ جُزْءًا.

(٣٦٢٠٢) حضرت ابن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم ذکر خدا سے نور پکڑو اور اپنے گھروں کے لیے اپنی نمازوں میں سے حصہ بناؤ۔

(٣٦٢٠٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الإِفْرِيقِيِّ ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ لَيَرَوْنَ بُيُوتَ أَهْلِ الذِّكْرِ تُضِيءُ لَهُمْ كَمَا تُضِيءُ الْكَوَاكِبُ لأَهْلِ الأَرْضِ.

(٣٦٢٠٣) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بے شک اہل سماء کے لیے اہل ذکر کے گھر اس طرح چمکتے ہیں جیسے اہل زمین کے لیے ستارے چمکتے ہیں۔

(٣٦٢٠٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : قَالَ مُعَاذٌ : لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا يَحْمِلُ عَلَى الْجِيَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَالآخَرُ يَذْكُرُ اللَّهَ لَكَانَ هَذَا أَعْظَمَ ، أَوْ أَفْضَلَ أَجْرًا ، يَعْنِي الذَّاكِرَ.

(٣٦٢٠٤) حضرت سعید بن میسّب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت معاذ نے ارشاد فرمایا: اگر دو آدمی ہوں ان میں سے ایک راہ خدا میں گھوڑے پر سوار حملہ کر رہا ہو اور دوسرا اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو یہ ذاکر اجر کے اعتبار سے افضل اور بڑھیا ہوگا۔

(٣٦٢٠٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : قِيلَ لأَبِي الدَّرْدَاءِ : إِنَّ أَبَا سعد بن مُنَبِّهٍ جَعَلَ فِي مَالِهِ مِئَةَ مُحَرَّرٍ ، قَالَ : أَمَا أَنَّ مِئَةَ مُحَرَّرٍ فِي مَالِ رَجُلٍ لَكَثِيرٌ ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ إِيمَانٌ مَلْزُومٌ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَلاَ يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ.

(٣٦٢٠٥) حضرت سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ حضرت ابو سعد بن منبہ نے اپنے مال میں سے سو غلام آزاد کیے ہیں۔ حضرت نے فرمایا: خبردار! کسی ایک آدمی کے مال میں سو آزاد ہونا بڑی بات ہے لیکن کیا میں تمہیں اس سے بھی افضل بات نہ بتاؤں؟ رات، دن ایمان سے چمٹا رہ۔ اور تیری زبان خدا کے ذکر سے مسلسل تر رہے۔

(٣٦٢.٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : مَا دَامَ قَلْبُ الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللَّهَ فَهُوَ فِي صَلاَةٍ وَإِنْ كَانَ فِي السُّوقِ ، وَإِنْ يُحَرِّكْ بِهِ شَفَتَيْهِ فَهُوَ أَفْضَلُ.

(۳۶۲۰۶) حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب تک آدمی کا دل ذکر کرتا ہے تب تک آدمی نماز میں ہوتا ہے اگر چہ یہ آدمی بازار میں ہو اور اگر اس کے ہونٹ بھی حرکت کریں تو یہ اور اچھا ہے۔

(٣٦٢.٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : قَالَ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْتَعَ فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللهِ.

(۳۶۲۰۷) حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی اس بات کو پسند کرے کہ وہ جنت کے باغ میں چرے تو اس کو ذکر اللہ کثرت سے کرنا چاہیے۔

(٣٦٢.٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : مَا دَامَ قَلْبُ الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللَّهَ فَهُوَ فِي صَلاَةٍ وَإِنْ كَانَ فِي السُّوقِ.

(۳۶۲۰۸) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب تک آدمی کا دل اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ نماز میں ہوتا ہے اگر چہ وہ بازار میں ہو۔

(٣٦٢.٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : الْعَبْدُ مَا ذَكَرَ اللَّهَ فَهُوَ فِي صَلاَةٍ.

(۳۶۲۰۹) حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بندہ جب تک ذکر کرتا ہے تو وہ نماز میں ہوتا ہے۔

(٣٦٢١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ كَعِدْلِ أَرْبَعِ رِقَابٍ ، أُرَاهُ قَالَ : مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.

(۳۶۲۱۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو آدمی دس مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر تو یہ اس کے لیے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ راوی کے خیال میں آپ نے یہ بھی کہا تھا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے۔

(٣٦٢١١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كُنَّ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ.

(۳۶۲۱۱) حضرت براء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر کہے تو یہ کلمات کہنا ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

(٣٦٢١٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ هِلاَلٍ ، عَنْ أم الدَّرْدَاءِ ، قَالَت : مَنْ قَالَ مِئَةَ مَرَّةٍ غُدْوَةً ، وَمِئَةَ مَرَّةٍ عَشِيَّةً لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَمْ يَجِءْ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ مَا جَاءَ بِهِ إلاَّ مَنْ قَالَ مِثْلَهُنَّ ، أَوْ زَادَ.

(۳۶۲۱۲) حضرت ہلال، حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جو آدمی سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر کہے گا تو قیامت کے دن کوئی آدمی اس کے عمل کے برابر نہیں آئے گا مگر وہی آدمی جس نے یہ کلمات کہے یا اس سے زیادہ۔

(٣٦٢١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سُوَيْد بْنِ جُهَيْلٍ ، قَالَ : مَنْ قَالَ بَعْدَ الْعَصْرِ : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَاتَلْنَ عَنْ قَائِلِهِنَّ إلَى مِثْلِهَا مِنَ الْغَدِ.

(۳۶۲۱۳) حضرت سوید بن جہیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص عصر کے بعد لا الہ الا اللہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر کہے گا تو یہ کلمات اپنے کہنے والے کے لیے کل تک جھگڑتے رہیں گے۔

(٣٦٢١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ مَوْلَى سُوَيْد بْنِ جُهَيْلٍ ، عَنْ سُوَيْد وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عُمَرَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

(۳۶۲۱۴) حضرت مسلم مولی سوید بن جہیل سے بھی ایسی حدیث منقول ہے۔

(٣٦٢١٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأنصاری ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ قَالَ لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُنَّ لَهُ كَعِدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ ، أَوْ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ.

(۳۶۲۱۵) حضرت ابوایوب انصاری، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لَا إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ دس مرتبہ کہے گا تو یہ دس گردنوں کو آزاد کرنے کے برابر ہوں گے۔ یا'' ایک گردن کے برابر ہوں گے۔

(٣٦٢١٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ ، لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَقْبَلَ أَحَدُهُمَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَالآخَرُ مِنَ الْمَغْرِبِ ، مَعَ أَحَدِهِمَا ذَهَبٌ لاَ يَضَعُ مِنْهُ شَيْئًا إلاَّ فِي حَقٍّ ، وَالآخَرُ يَذْكُرُ اللَّهَ حَتَّى يَلْتَقِيَا فِي طَرِيقٍ لَكَانَ الَّذِي يَذْكُرُ اللَّهَ

أَفْضَلُهُمَا.

(۳۶۲۱۶) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر دو آدمی ہوں۔ ان میں سے ایک مشرق کی جانب سے آئے اور دوسرا مغرب کی جانب سے آئے۔ ان میں سے ایک کے پاس سونا ہو۔ جو وہ حقدار جگہ پر خرچ کرتا آئے اور دوسرا خدا کا ذکر کرتا رہے۔ یہاں تک کہ یہ دونوں راستہ میں مل جائیں تو ان دونوں میں افضل وہ ہوگا جو اللہ کا ذکر کر رہا ہے۔

(۳۶۲۱۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنْ مُوسَى الطَّحَّانِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : دُفِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَلْقَةٍ وَهُمْ يَذْكُرُونَ اللَّهَ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيُبَاهِي بِمَجْلِسِكُمْ أَهْلَ السَّمَاءِ.

(۳۶۲۱۷) حضرت عبدالرحمن بن سابط سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک حلقہ کی طرف لے جایا گیا جو اللہ کا ذکر کر رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری مجلس کی وجہ سے اہل آسمان پر فخر کر رہے ہیں۔

(۳۶۲۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ : لأَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ حِينِ يُصَلُّونَ الْغَدَاةَ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ عَلَى مُتُونِ الْخَيْلِ أُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَلأَنْ أَكُونَ فِي قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ مِنْ حِينِ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ عَلَى مُتُونِ الْخَيْلِ أُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

(۳۶۲۱۸) حضرت محمد بن ابراہیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ اگر میں ایسے لوگوں میں ہوں جو صبح کی نماز پڑھنے سے لے کر طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کریں تو مجھے یہ بات اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں گھوڑوں کی پشت پر ہوں اور طلوع آفتاب تک راہِ خدا میں جہاد کرتا رہوں۔ اور اگر میں ایسے لوگوں میں ہوں جو عصر کی نماز پڑھنے سے لے کر غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کریں تو مجھے یہ بات اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں گھوڑوں کی پشت پر سوار ہو کر غروب آفتاب تک راہ خدا میں جہاد کروں۔

(۵٤) فِي كَثْرَةِ الاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

توبہ اور استغفار کی کثرت کے بارے میں

(۳۶۲۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي لأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۳۶۲۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں ہر دن اللہ تعالیٰ سے سو مرتبہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔

(٣٦٢٢٠) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الأَغَرَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ : يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۳۶۲۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اپنے پروردگار سے توبہ کرو۔ کیونکہ میں بھی اس سے ایک دن سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

(٣٦٢٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : إِنْ كَانَ لَيُعَدُّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ يَقُولُ : رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۳۶۲۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی مجلس میں یہ بات شمار کی جاتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ''اے میرے پروردگار! تو مجھے معاف کردے اور میری توبہ قبول فرما۔ بیشک تو توبہ قبول کرنے والا، معاف کرنے والا ہے۔ تو یہ سو مرتبہ شمار ہوتی۔

(٣٦٢٢٢) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلاَةِ : اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيَّ وَاغْفِرْ لِي إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۳۶۲۲۲) ایک انصاری صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے بعد سو مرتبہ یہ کہتے سنا: ''اے اللہ! تو میری توبہ قبول فرما اور تو مجھے معاف کردے بیشک تو توبہ قبول کرنے والا معاف کرنے والا ہے۔

(٣٦٢٢٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ أَبِي الْحُرِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ جُلُوسٌ ، فَقَالَ : مَا أَصْبَحْت غَدَاةً قَطُّ إِلاَّ اسْتَغْفَرْت اللَّهَ فِيهَا مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۳۶۲۲۳) حضرت سعید بن ابی بردہ، اپنے والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: ''میں نے کسی دن صبح نہیں کی مگر یہ کہ میں نے سو مرتبہ اللہ سے استغفار کیا ہے۔

(٣٦٢٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ : طُوبَى لِمَنْ وُجِدَ فِي صَحِيفَتِهِ نُبَذٌ مِنَ اسْتِغْفَارٍ.

(۳۶۲۲۴) حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ خوشخبری ہے اس آدمی کے لیے جس کے صحیفہ میں کچھ استغفار پایا جائے۔

(۳۶۲۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدِهِ مَا لَمْ يَعُدْ. (ترمذی ۳۵۳۷۔ احمد ۱۳۲)

(۳۶۲۲۵) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ تب تک قبول فرماتے ہیں جب تک وہ دوبارہ نہیں کرتا۔

(۳۶۲۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَبَ لِسَانِي ، فَقَالَ :أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الاِسْتِغْفَارِ إِنِّي لأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِئَةَ مَرَّةٍ.

(۳۶۲۲۶) حضرت حذیفہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے اپنی زبان کی تیزی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم استغفار سے کہاں ہو؟ میں تو ہر دن اللہ سے سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

(۳۶۲۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ أَبِي السُّمَيْطِ ، قَالَ :مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ خَمْسَ مَرَّاتٍ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَتْ ذُنُوبُهُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

(۳۶۲۲۷) حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جوشخص أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ پانچ مرتبہ کہتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اگر چہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(۵۵) كلام عمر بنِ عبدِ العزيزِ

حضرت عمر بن عبد العزیز کا کلام

(۳۶۲۲۸) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَخْطُبُ بِخُنَاصِرَةَ فَسَمِعْته يَقُولُ :أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ أَدَاءُ الْفَرَائِضِ وَاجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ.

(۳۶۲۲۸) حضرت علی بن زید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے مقامِ خناصرہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز کو خطبہ دیتے سنا۔ چنانچہ میں نے آپ کو کہتے سنا بہترین عبادت فرائض کی ادائیگی ہے اور حرام چیزوں سے اجتناب ہے۔

(۳۶۲۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَزْهَرَ بَيَّاعِ الْخُمُرِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِخُنَاصِرَةَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ مَرْقُوعٌ.

(۳۶۲۲۹) حضرت ازہر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو مقام خناصرہ میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے پیوند لگی قمیص پہنی ہوئی تھی۔

(۳۶۲۳۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي مَخْزُومٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ ، قَالَ :خَرَجَ عُمَرُ بْنُ

عَبْدِ الْعَزِيزِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ نَاحِلُ الْجِسْمِ يَخْطُبُ كَمَا كَانَ يَخْطُبُ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فَلْيَحْمَدَ اللَّهَ وَمَنْ أَسَاءَ فَلْيَسْتَغْفِرَ اللَّهَ ، فَإِنَّهُ لاَ بُدَّ لأَقْوَامٍ أَنْ يَعْمَلُوا أَعْمَالاً وَضَعَهَا اللَّهُ فِي رِقَابِهِمْ وَكَتَبَهَا عَلَيْهِمْ.

(۳۶۲۳۰) حضرت عمر بن الولید بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ایک جمعہ کو باہر تشریف لائے ..... آپ کا جسم بہت کمزور تھا..... آپ نے خطبہ دیا جس طرح آپ خطبہ دیتے تھے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تم میں سے جو اچھا کام کرے تو اس کو اللہ کی تعریف کرنی چاہیے۔ اور تم میں سے جو برا کام کرے تو اس کو اللہ سے معافی مانگنی چاہیے۔ کیونکہ لوگوں کے لیے یہ بات لازمی ہے کہ وہ اعمال کریں اور اللہ ان اعمال کو ان کی گردنوں پر رکھ دے اور ان اعمال کو ان لوگوں پر لکھ دے۔

(٣٦٢٣١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُعرف ، فَقَالَ : رَأَيْت عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَخْطُبُ النَّاسَ بِعَرَفَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ ، وَذَكَرَ الْمَوْتَ ، فَقَالَ : غَنْظٌ لَيْسَ كَالْغَنْظِ وَكَظٌّ لَيْسَ كَالْكَظِّ.

(۳۶۲۳۱) حضرت معرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو مقام عرفہ میں دیکھا وہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور ان پر دو سبز کپڑے تھے۔ آپ ؒ نے موت کا ذکر کیا تو فرمایا: وہ سخت تکلیف ہے لیکن عام سخت تکالیف کی طرح نہیں ہے۔ وہ سخت غم ہے لیکن عام سخت غموں کی طرح نہیں ہے۔

(٣٦٢٣٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ : مَا رَأَيْت أَحَدًا أَرَى ، أَنَّهُ أَشَدُّ خَوْفًا لِلَّهِ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۳۶۲۳۲) حضرت عمر بن ذر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ سے زیادہ خوف خداوالا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

(٣٦٢٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَطَبَ النَّاسَ بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ جِئْتُمْ مِنَ الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ ، فَأَنْضَيْتُمَ الظَّهْرَ وَأَخْلَقْتُمَ الثِّيَابَ ، وَلَيْسَ السَّعِيدُ مَنْ سَبَقَتْ دَابَّتُهُ ، أَوْ رَاحِلَتُهُ ، وَلَكِنَّ السَّعِيدَ مَنْ تُقُبِّلَ مِنْهُ.

(۳۶۲۳۳) حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مقام عرفہ میں لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ کہا: اے لوگو! تم دور اور قریب سے آئے ہو، چنانچہ تم نے جانور بھی لاغر کر دیے ہیں اور کپڑے بھی پرانے کر لیے ہیں لیکن خوش بخت وہ آدمی نہیں ہے جس کی سواری آگے نکل گئی بلکہ خوش بخت وہ ہے جس کی قبولیت ہوگئی۔

(٣٦٢٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : بَلَغَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : ذِكْرُ النِّعَمِ شُكْرُهَا.

(۳۶۲۳۴) حضرت عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: نعمتوں کا ذکر کرنا بھی ان کا شکر ہے۔

(۳۶۲۳۵) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ : كَانَ قَمِيصُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وثيابه فِيمَا بَيْنَ الْكَعْبِ وَالشِّرَاكِ.

(۳۶۲۳۵) حضرت عمرو بن مہاجر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی قمیص اور آپ کے کپڑے ٹخنوں اور تسمہ باندھنے کی جگہ کے درمیان تھے۔

(۳۶۲۳۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَخْطُبُ يَقُولُ : إِنَّ مِنْ أَحَبِّ الأُمُورِ إِلَى اللهِ الْقَصْدَ فِي الْجِدَّةِ ، وَالْعَفْوَ فِي الْمَقْدِرَةِ ، وَالرِّفْقَ فِي الْوِلاَيَةِ ، وَمَا رَفَقَ عَبْدٌ بِعَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلاَّ رَفَقَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۲۳۶) حضرت مہلب بن عقبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز خطبہ دیتے تو فرماتے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین کاموں میں تونگری کی حالت میں میانہ روی اور قدرت کے وقت معافی اور اختیار کے وقت نرمی ہے۔ جو بندہ بھی کسی بندہ کے ساتھ دنیا میں نرمی کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے ساتھ نرمی کریں گے۔

(۳۶۲۳۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ عبدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَصْلِحْ مَنْ كَانَ فِي صَلاَحِهِ صَلاَحٌ لأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اللَّهُمَّ وَأَهْلِكْ مَنْ كَانَ فِي هَلاَكِهِ صَلاَحٌ لأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۶۲۳۷) حضرت عبید بن عبدالملک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! اس آدمی کو درست کردے جس کی درستگی میں اُمت محمدیہ کی درستگی ہے۔ اور اے اللہ! اس آدمی کو ہلاک کردے جس کی ہلاکت میں اُمت محمدیہ کی درستگی ہے۔

(۳۶۲۳۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ وَهُوَ يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ بِأُصْبُعِهِ هَكَذَا ، يَعْنِي يُشِيرُ بِهَا : اللَّهُمَّ زِدْ مُحْسِنَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ إِحْسَانًا ، وَرَاجِعْ بِمُسِيئِهِمْ إِلَى التَّوْبَةِ ، ثُمَّ يَقُولُ : هَكَذَا ، ثُمَّ يُدِيرُ إِصْبَعَهُ : اللَّهُمَّ وَحُطَّ مِنْ وَرَائِهِمْ بِرَحْمَتِكَ.

(۳۶۲۳۸) حضرت عبید بن عبدالملک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے بتایا جس نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو مقام عرفہ میں وقوف کرتے دیکھا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ دعا کر رہے تھے۔ اور آپ اپنی انگلی سے یوں اشارہ کر رہے تھے۔ اے اللہ! اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کے ساتھ اچھائی کرنے والے کی اچھائی کو اور زیادہ کر اور اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برائی کرنے والے کو توبہ کی طرف پھیر دے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی انگلی کو پھیرا۔ اے اللہ! اور تو ان کے پیچھے سے اپنی رحمت کا احاطہ فرمالے۔

(۳۶۲۳۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا نَافِعٌ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تمضي لِلَّذِي تُرِيدُ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، مَ

أُبَالِي لَوْ غَلَتْ بِي وَبِكَ فِيهِ الْقُدُورُ ، قَالَ :وَحَقٌّ هَذَا مِنْكَ يَا بُنَيَّ ، قَالَ :نَعَمْ وَاللهِ ، قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ لِي مِنْ ذُرِّيَّتِي مَنْ يُعِينُنِي عَلَى أَمْرِ رَبِّي ، يَا بُنَيِّ ، لَوْ بَدَهْتُ النَّاسَ بِالَّذِي تَقُولُ لَمْ آمَنْ أَنْ يُنْكِرُوهَا ، فَإِذَا أَنْكَرُوهَا لَمْ أَجِدْ بُدًّا مِنَ السَّيْفِ ، وَلَا خَيْرَ فِي خَيْرٍ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالسَّيْفِ ، يَا بُنَيِّ ، إِنِّي أُرَوِّضُ النَّاسَ رِيَاضَةَ الصَّعْبِ ، فَإِنْ يَطُلْ بِي عُمُرٌ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُنْفِذَ اللَّهُ لِي شَيْئًا ، وَإِنْ تَعْدُ عَلَيَّ مَنِيَّةٌ فَقَدْ عَلِمَ اللَّهُ الَّذِي أُرِيدُ.

(۳۶۲۳۹) حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ عبدالملک بن عمر نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو اپنے ارادہ کے پورے کرنے سے کیا شے رکاوٹ ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! مجھے اس بات کی کوئی پروانہیں ہے کہ میرے اور آپ کے ذریعہ ہانڈیاں اُبلیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ بات تیری طرف سے درست ہے؟ عبدالملک نے کہا: جی ہاں، خدا کی قسم! آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے میری نسل میں ایسے لوگ پیدا فرمائے جو حکم خداوندی میں میری معاونت کرتا ہے۔ اے میرے بیٹے! اگر میں یہ بات جو تم نے کہی ہے۔ لوگوں کے پاس اچانک لے کر آتا تو ان کی طرف سے اس بات کے انکار سے مجھے امن نہیں تھا۔ پھر جب وہ انکار کرتے تو میرے لیے تلوار کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔ اور ایسی خیر میں کوئی بہتری نہیں ہے جو تلوار کے ذریعہ آئے۔ اے میرے بیٹے! میں لوگوں کے ساتھ مشکل سے قابو آنے والی اونٹنی کو قابو کرنے کی طرح کا معاملہ کر رہا ہوں۔ چنانچہ اگر میری عمر لمبی ہوئی تو مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے کسی چیز کو نافذ کر دے گا اور اگر مجھ پر موت نے حملہ کر دیا تو بھی اللہ تعالیٰ میرے ارادہ کو جانتے ہیں۔

(٣٦٢٤٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ ، قَالَ :غَضِبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَوْمًا فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ ، وَكَانَتْ فِيهِ حِدَّةٌ ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُهُ حَاضِرٌ ، فَلَمَّا رَآهُ قَدْ سَكَنَ غَضَبُهُ ، قَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنْتَ فِي قَدْرِ نِعْمَةِ اللهِ عَلَيْك ، وَفِي مَوْضِعِكَ الَّذِي وَضَعَك اللَّهُ فيه ، وَمَا وَلَّاكَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِ عِبَادِهِ يَبْلُغُ بِكَ الْغَضَبُ مَا أَرَى ، قَالَ : كَيْفَ قُلْتَ ؟ فَأَعَادَ عَلَيْهِ كَلَامَهُ ، فَقَالَ :أَمَا تَغْضَبُ يَا عَبْدَ الْمَلِكِ ، قَالَ :مَا يُغْنِي عَنِّي سَعَةُ جَوْفِي إِنْ لَمْ أُرَدِّدْ فِيهِ الْغَضَبَ حَتَّى لَا يَظْهَرَ مِنْهُ شَيْءٌ أَكْرَهُهُ.

(۳۶۲۴۰) حضرت اسماعیل بن عبدالحکیم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر بن عبدالعزیز کو غصہ آیا اور ان کا غصہ شدید ہو گیا اور اس میں کچھ تیزی بھی تھی۔ آپ کا بیٹا عبدالملک موجود تھا۔ چنانچہ جب اس نے آپ کو دیکھا کہ آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا ہے تو اس نے کہا: اے امیر المومنین! آپ اپنے اوپر خدا کی نعمت کی قدر کریں اور جس جگہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رکھا ہے آپ اسی جگہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو حکومت کا اختیار دیا ہے تو بندوں کے معاملہ میں آپ کا غصہ جہاں تک پہنچا تھا آپ کو اس کا اختیار نہیں جو میں دیکھتا ہوں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: تم نے کیسے یہ بات کہی؟ چنانچہ عبدالملک نے بات دہرائی۔ حضرت عمر نے پوچھا: اے عبدالملک! تمہیں غصہ نہیں آتا؟ انہوں نے فرمایا: میری اس وسعت قلبی کا کیا فائدہ؟ اگر میں اپنے غصہ کو واپس نہ کروں

تا کہ اس کی وجہ سے کوئی ناپسندیدہ بات ظاہر نہ ہو؟''

(۳٦۲٤۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ : أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ أُنَاسًا مِنَ النَّاسِ الْتَمَسُوا الدُّنْيَا بِعَمَلِ الآخِرَةِ ، وَإِنَّ أُنَاسًا مِنَ الْقُصَّاصِ قَدْ أَحْدَثُوا مِنَ الصَّلاَةِ عَلَى خُلَفَائِهِمْ وَأُمَرَائِهِمْ عِدْلَ صَلاَتِهِمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَتَاكَ كِتَابِي هَذَا فَمُرْهُمْ أَنْ تَكُونَ صَلاَتُهُمْ عَلَى النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعلى النَّبِيِّينَ وَدُعَاؤُهُمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً ، وَيَدَعُوا مَا سِوَى ذَلِكَ.

(۳٦۲٤۱) حضرت جعفر بن برقان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے خط لکھا۔ امابعد! بیشک کچھ لوگ آخرت کے عمل سے دنیا کو تلاش کرتے ہیں اور کچھ قصہ گو لوگوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اپنے خلفاء اور امراء پر درود بھیجنے کی بدعت نکال لی ہے۔ پس جب تمہارے پاس میرا یہ خط آئے تو تو لوگوں کو حکم دے کہ وہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء پر درود بھیجیں۔ اور عام مسلمان لوگوں کے لیے دعا ہے اور ان کے علاوہ کو چھوڑ دیں۔

(۳٦۲٤۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ : مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَعَاضَهُ مِمَّا انْتَزَعَ مِنْهُ صَبْرًا إِلاَّ كَانَ الَّذِي عَاضَهُ خَيْرًا مِمَّا انْتَزَعَ مِنْهُ.

(۳٦۲٤۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر بھی نعمت کرتا ہے پھر اس کو اس آدمی سے واپس لے لیتا ہے اور جس سے واپس لیتا ہے اس کو صبر دے دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کو جو صبر دیا ہوتا ہے وہ واپس لی ہوئی نعمت سے بہتر ہوتا ہے۔

(۳٦۲٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُؤَذِّنِ ، قَالَ : بَيْنَمَا أَنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِالسُّوَيْدَاءِ فَأَذَّنْت لِلْعِشَاءِ ، فَصَلَّى ، ثُمَّ دَخَلَ الْقَصْرَ فَقَلَّمَا لَبِثَ أَنْ خَرَجَ ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ، ثُمَّ جَلَسَ فَاحْتَبَى ، فَافْتَتَحَ الأَنْفَالَ فَمَا زَالَ يُرَدِّدُهَا وَيَقْرَأُ ، كُلَّمَا مَرَّ بِآيَةِ تَخْوِيفٍ تَضَرَّعَ وَكُلَّمَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ دَعَا حَتَّى أَذَّنْتُ لِلْفَجْرِ.

(۳٦۲٤۳) حضرت صالح بن سعید مؤذن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے ہمراہ مقام سویداء میں تھا۔ چنانچہ میں نے عشاء کی اذان دی اور انہوں نے نماز ادا کی پھر محل میں چلے گئے۔ پھر تھوڑی دیر ہی ٹھہرے تھے کہ باہر آ گئے پھر دو ہلکی سی رکعتیں پڑھیں اور پھر گھٹنے اٹھا کر (احتباء کی حالت میں) بیٹھ گئے۔ اور سورۂ انفال پڑھنا شروع کر دی۔ آپ رحمہ اللہ مسلسل سورۂ انفال دہراتے رہے اور پڑھتے رہے۔ جب بھی کسی تخویف والی آیت سے گزرتے عاجزی کرتے اور جب کسی رحمت کی آیت سے گزرتے دعا کرتے۔ یہاں تک کہ میں نے فجر کی اذان دے دی۔

(۳٦۲٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ هِلاَلٍ ، فَقَالَ : أَبْقَاكَ اللَّهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا دَامَ الْبَقَاءُ خَيْرًا لَك ، قَالَ : قَدْ فُرِغَ مِنْ ذَلِكَ يَا

النَّضْرِ ، وَلَكِنْ قُلْ :أَحْيَاكَ اللَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ، وَتَوَفَّاكَ مَعَ الأَبْرَارِ.

(۳۶۲۴۴) حضرت طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس حضرت عبد الاعلیٰ بن ہلال تشریف لائے اور کہا: اے امیر المومنین! جب تک باقی رہنا آپ کے لیے بہتر ہو۔ اللہ آپ کو باقی رکھے۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے کہا: اے ابوالنضر! اس دعا سے تو فراغت ہو چکی ہے۔ لیکن تم یہ دعا کرو۔ اللہ تمہیں طیب زندگی عطا کرے اور تمہیں نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے۔

(۳۶۲٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لاَ يُؤَاخِذُ الْعَامَّةَ بِعَمَلٍ فِي الْخَاصَّةِ ، فَإِذَا الْمَعَاصِي ظَهَرَتْ فَلَمْ تُنْكَرَ اسْتَحَقُّوا الْعُقُوبَةَ جَمِيعًا. (مالك ۹۹۱)

(۳۶۲۴۵) حضرت عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ عام لوگوں کو خاص لوگوں کے عمل کی وجہ سے مؤاخذہ نہیں کرتے۔ لیکن جب گناہ سرعام ہوتے ہیں اور ان پر انکار نہیں کیا جاتا تو پھر سب لوگ سزا کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

(۳۶۲٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :مَنْ لَمْ يَعُدَّ كَلاَمَهُ مِنْ عَمَلِهِ كَثُرَتْ خَطَايَاهُ ، وَمَنْ عَمِلَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ.

(۳۶۲۴۶) حضرت عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو آدمی، اپنے کلام کو اپنے عمل سے شمار نہیں کرتا اس کی خطائیں زیادہ ہوتی ہیں اور جو آدمی علم کے بغیر عمل کرتا ہے تو اس کے خراب عمل اس کے صحیح عملوں سے زیادہ ہو جاتے ہیں۔

(۳۶۲٤٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :ذَكَرَ أَبُو إِسْرَائِيلَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ :حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ بَذِيمَةَ ، قَالَ :رَأَيْته بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ أَحْسَنُ النَّاسِ لِبَاسًا وَأَطْيَبُ النَّاسِ رِيحًا وَمِنْ أَخْيَلِ النَّاسِ فِي مِشْيَتِهِ ، أَوْ أَخْيَلَ النَّاسِ فِي مِشْيَتِهِ ، ثُمَّ رَأَيْته بَعْدُ يَمْشِي مِشْيَةَ الرُّهْبَانِ ، فَمَنْ حَدَّثَك أَنَّ الْمَشْيَ سَجِيَّةٌ فَلاَ تُصَدِّقْهُ بَعْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.

(۳۶۲۴۷) حضرت علی بن بذیمہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو مدینہ میں دیکھا تھا۔ وہ سب سے خوبصورت لباس والے تھے۔ اور سب سے عمدہ خوشبو والے تھے۔ اور اپنی چال میں سب سے زیادہ نخرے والے تھے۔ پھر میں نے ان کو اس کے بعد راہبوں کی سی چال چلتے (بھی) دیکھا ہے۔ پس جو شخص تمہیں یہ کہے کہ چال انسان کی فطری عادت ہے تو اس کی عمر بن عبد العزیز کے بعد تصدیق نہ کرنا۔

(۳۶۲٤٨) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ :زَرَعْت زَرْعًا فَمَرَّ بِهِ جَيْشٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَأَفْسَدُوهُ ، قَالَ :فَعَوَّضَهُ مِنْهُ عَشَرَةَ آلاَفٍ.

(۳۶۲۴۸) حضرت غیلان بن میسرہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں نے

کھیتی کاشت کی تھی لیکن اس کے پاس سے اہل شام کا لشکر گزرا اور اس نے کھیتی خراب کردی۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس آدمی کو دس ہزار معاوضہ ادا کیا۔

(۳۶۲۴۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَوْصَى عَامِلَهُ فِي الْغَزْوِ أَنْ لاَ يَرْكَبَ دَابَّةً إِلاَّ دَابَّةً يَضْبِطُ سَيْرَهَا أَضْعَفَ دَابَّةٍ فِي الْجَيْشِ.

(۳۶۲۴۹) حضرت اوزاعی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنے عامل کو سفر جہاد میں یہ وصیت کی تھی کہ وہ صرف ایسی سواری پر ہی سوار ہو جس کی رفتار کو لشکر میں موجود کمزور ترین سواری بھی پا سکے۔

(۳۶۲۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يُبْرِدُ ، قَالَ : فَحَمَلَ مَوْلًى لَهُ رَجُلاً عَلَى الْبَرِيدِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ ، قَالَ : فَدَعَاهُ ، فَقَالَ : لاَ تَبْرَحْ حَتَّى تُقَوِّمَهُ ، ثُمَّ تَجْعَلَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

(۳۶۲۵۰) حضرت طلحہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز قاصد روانہ کیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر کے ایک آزاد کردہ غلام نے آپ کی اجازت کے بغیر ایک آدمی کو ڈاک کے گھوڑے پر سوار کردیا۔ راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ آپ رحمہ اللہ نے اس کو بلایا اور فرمایا: تم اسی طرح رہو یہاں تک کہ تم اس کی قیمت لگاؤ اور پھر اس کو بیت المال میں جمع کرو۔

(۳۶۲۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُقْرِءِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ نَهَى الْبَرِيدَ أَنْ يَجْعَلَ فِي طَرَفِ السَّوْطِ حَدِيدَةً يَنْخُسُ بِهَا الدَّابَّةَ ، قَالَ : وَنَهَى عَنِ اللُّجُمِ الثِّقَالِ.

(۳۶۲۵۱) حضرت جمیع بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے قاصد کو اس بات سے منع فرمایا کہ لاٹھی کے ایک جانب لوہا لگایا جائے جس کے ذریعہ جانور کو مارا جائے۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ نے بھاری لگاموں سے بھی منع کیا۔

(۵۶) عامر بن عبدِ قیسٍ رحمه الله

حضرت عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ

(۳۶۲۵۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ : الْعَيْشُ فِي أَرْبَعٍ : النِّسَاءِ وَاللِّبَاسِ وَالطَّعَامِ وَالنَّوْمِ ، فَأَمَّا النِّسَاءُ فَوَاللهِ مَا أُبَالِي امْرَأَةً رَأَيْت أَمْ عَنْزًا ، وَأَمَّا اللِّبَاسُ فَوَاللهِ مَا أُبَالِي بِمَا وَارَيْت بِهِ عَوْرَتِي ، وَأَمَّا الطَّعَامُ وَالنَّوْمُ فَقَدْ غَلَبَانِي ، وَاللهِ لأُضِرَّنَّ بِهِمَا جَهْدِي ، قَالَ الْحَسَنُ : فَأَضَرَّ وَاللهِ بِهِمَا.

(۳۶۲۵۲) حضرت عامر بن عبد قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں عیش چار چیزوں میں ہے: عورتیں، لباس، کھانا، نیند۔ پس عورتیں تو خدا کی قسم میرے لیے کسی عورت اور کسی بکری کو دیکھنا برابر ہے اور لباس تو خدا کی قسم! مجھے اپنی ستر چھپانے کو جو کپڑا ملا ہے تو مجھے کسی اور کپڑے کی پروانہیں ہے۔ اور کھانا اور نیند تو تحقیق یہ دونوں مجھ پر غالب ہیں۔ بخدا! میں ان دونوں کے ساتھ اپنی مشقت کو تکلیف

دوں گا۔ حضرت حسن کہتے ہیں: بخدا! انہوں نے دونوں کونقصان دیا۔

(٣٦٢٥٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : دَخَلَ عَلَيَّ عَامِرٌ فِي الْبَيْتِ وَلَيْسَ مَعَهُ إِلاَّ جَرَّةٌ فِيهَا شَرَابُهُ وَطُهُورُهُ ، وَسَلَّةٌ فِيهَا طَعَامُهُ.

(۳۶۲۵۳) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر کے پاس گھر میں گیا تو ان کے پاس صرف ایک گھڑا تھا جس میں ان کے وضو اور پینے کا پانی تھا یا ایک ٹوکرا تھا جس میں ان کا کھانا تھا۔

(٣٦٢٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ مَا يَلِي الأَرْضَ مِنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ قَيْسٍ مِثْلَ ثَفِنِ الْبَعِيرِ.

(۳۶۲۵۴) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبد قیس کے جسم کا جو حصہ زمین کو لگتا تھا وہ اونٹ کے حصہ کی طرح (سخت) تھا۔

(٣٦٢٥٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الأَشْيَبُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بِشْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْمِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ قَيْسٍ فَقَعَدْتُ عَلَى بَابِهِ فَخَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ ، فَقُلْتُ : إِنِّي أَرَى الْغُسْلَ يُعْجِبُكَ ، فَقَالَ : رُبَّمَا اغْتَسَلْتُ ، قَالَ : مَا حَاجَتُكَ ؟ قُلْتُ : جِئْتُ لِلْحَدِيثِ ، قَالَ : وَعَهِدْتَنِي أُحِبُّ الْحَدِيثَ.

(۳۶۲۵۵) حضرت سہم بن شقیق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عامر بن عبد قیس کے پاس حاضر ہوا اور میں ان کے دروازے پر بیٹھ گیا۔ پس وہ غسل کر کے باہر آئے تو میں نے کہا: میرے خیال میں آپ کو غسل پسند ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں اکثر غسل کرتا ہوں۔ پھر پوچھا: تمہاری کیا ضرورت ہے؟ میں نے کہا: میں حدیث کے لیے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا میرے بارے میں یہ خیال ہے کہ مجھے حدیث سے محبت ہے؟''

(٣٦٢٥٦) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ ، قَالَ : قِيلَ لِعَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ : أَلاَ تَزَوَّجُ ، قَالَ : مَا عِنْدِي نَشَاطٌ ، وَمَا عِنْدِي مِنْ مَالٍ ، فَمَا أُغُرُّ امْرَأَةً مُسْلِمَةً.

(۳۶۲۵۶) حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبداللہ سے کہا گیا۔ آپ نے شادی کیوں نہیں کی؟ انہوں نے فرمایا: مجھے (اس کی) طلب نہیں ہے اور نہ ہی میرے پاس مال ہے۔ چنانچہ میں کسی مسلمان عورت کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔

(٣٦٢٥٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ قَيْسٍ لاِبْنَيْ عَمٍّ لَهُ : فَوِّضَا أَمْرَكُمَا إِلَى اللهِ.

(۳۶۲۵۷) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبد قیس نے اپنے دو چچا زاد بھائیوں سے کہا: تم اپنا

معاملہ اللہ کے سپرد کردو۔

(٣٦٢٥٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بَعْضُ مَشْيَخَتِنَا ، قَالَ : قَالَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : إِنَّمَا أَجِدُنِي آسَفُ عَلَى الْبَصْرَةِ لأَرْبَعِ خِصَالٍ : تَجَاوُبُ مُؤَذِّنِيهَا ، وَظَمَأُ الْهَوَاجِرِ ، وَلأَنَّ بِهَا أَخْدَانِي ، وَلأَنَّ بِهَا وَطَنِي.

(۳۶۲۵۸) حضرت عامر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے آپ کو بصرہ کی چار باتوں کی وجہ سے غمگین پاتا ہوں۔ اس کے مؤذنوں کا ایک دوسرے کو جواب دینا۔ اور سخت گرمیوں کی دوپہر کی پیاس، اور یہ کہ وہاں میرے دوست ہیں اور یہ کہ وہ میرا وطن ہے۔

(٣٦٢٥٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ ، قَالَ : لَمَّا سُيِّرَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : شَيَّعَهُ إِخْوَانُهُ ، فَقَالَ : بِظَهْرِ الْمِرْبَدِ : إِنِّي دَاعٍ فَأَمِّنُوا ، فَقَالُوا : هَاتِ فَقَدْ كُنَّا نَشْتَهِي هَذَا مِنْك ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ مَنْ سَائَنِي وَكَذَبَ عَلَيَّ وَأَخْرَجَنِي مِنْ مِصْرِي وَفَرَّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَانِي اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَأَصِحَّ جِسْمَهُ وَأَطِلْ عُمْرَهُ.

(۳۶۲۵۹) حضرت سعید جریری بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عامر بن عبداللہ کو جلاوطن کیا گیا تو ان کے کچھ بھائی ان کی مشایعت کے لیے نکلے۔ چنانچہ انہوں نے ظہر مربد میں جا کر کہا: میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہنا۔ بھائیوں نے کہا: مانگیں۔ ہم تو خود آپ سے یہی چاہتے ہیں۔ آپ رحمہ اللہ نے دعا کی: اے اللہ! جس نے میرے ساتھ برا کیا اور مجھ پر جھوٹ بولا اور مجھے میرے شہر سے جلاوطن کیا اور میرے اور میرے بھائیوں میں جدائی ڈالی، اے اللہ! تو اس کے مال، اور اس کے اولاد کو زیادہ فرما اور اس کے جسم کو صحت مند رکھ اور اس کی عمر لمبی فرما۔

(٣٦٢٦٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي مَنْ رَأَى عَامِرَ بْنَ عَبْدِ قَيْسٍ دَعَا بِزَيْتٍ فَصَبَّهُ فِي يَدِهِ كَذَا وَصَفَ جَعْفَرٌ ، وَمَسَحَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى ، ثُمَّ قَالَ : ﴿وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِلآكِلِينَ﴾ قَالَ فَدَهَنَ رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ.

(۳۶۲۶۰) حضرت مالک بن دینار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے خود عامر بن عبد قیس کو دیکھا تھا کہ انہوں نے زیتون کا تیل منگوایا اور پھر اس کو اپنے ہاتھ میں ڈالا اور ایک ہاتھ کو دوسرے پر ملا پھر قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی: ﴿وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِلآكِلِينَ﴾ راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے اپنے سر اور داڑھی پر تیل لگایا۔

(٣٦٢٦١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي فُلاَنٌ ، أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ كَانَ فِي الرَّحْبَةِ وَإِذَا ذِمِّيٌّ يُظْلَمُ ، قَالَ : فَأَلْقَى عَامِرٌ رِدَائَهُ وَقَالَ : أَلاَ أَرَى ذِمَّةَ اللهِ

تَخْفَرُونَ وَأَنَا حَيٌّ ، فَاسْتَنْقَذَهُ.

(۳۶۲۶۱) حضرت مالک بن دینار، ایک آدمی کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبداللہ، اپنے گھر کے صحن میں تھے کہ ایک ذمی پر ظلم ہو رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ پس حضرت عامر نے اپنی چادر پھینک دی اور فرمایا: کیا میں اللہ کے ذمہ کو ٹوٹتے ہوئے دیکھتا رہوں اور میں زندہ رہوں؟ چنانچہ آپ نے اس کو بچا لیا۔

(٣٦٢٦٢) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ زَيْدٍ الرَّقَاشِيِّ ، قَالَ : لاَ يهلكك النَّاسُ عَنْ نَفْسِكَ ، فَإِنَّ الأَمْرَ يَصِلُ إِلَيْكَ دُونَهُمْ ، وَلاَ تَقُلْ : اقْطَعْ عَنَّا الْيَوْمَ بِكَذَا وَكَذَا ، فَإِنَّهُ مُحْصِيٌّ عَلَيْكَ جَمِيعَ مَا عَمِلْتَ فِي ذَلِكَ ، وَلَمْ تَرَ شَيْئًا أَسْرَعَ إِدْرَاكًا ، وَلاَ أَحْسَنَ طَلَبًا مِنْ حَسَنَةٍ حَدِيثَةٍ لِذَنْبٍ عَظِيمٍ.

(۳۶۲۶۲) حضرت فضیل بن زید رقاشی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ لوگ تجھے تیری ذات سے غافل نہ کر دیں۔ کیونکہ (تیرا) معاملہ تیرے ساتھ ہوگا نہ کہ ان کے ساتھ اور تم یہ بات نہ کہو۔ آج کا دن ہم سے یوں یوں گزر گیا۔ کیونکہ تم اس میں جو کچھ کرو گے وہ سارا تمہارے اوپر شمار ہوگا اور تم کسی چیز کو اس نیکی سے زیادہ تیز پانے والا اور اچھا طلب کرنے والا نہیں پاؤ گے جو بڑے گناہ کے بعد ہو۔

(٣٦٢٦٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ ، قَالَ : رَوِّحُوا الْقُلُوبَ تَعِ الذِّكْرَ.

(۳۶۲۶۳) حضرت قسامہ بن زہیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ دلوں کو راحت پہنچاؤ ذکر کی۔

(٥٧) مطرِّف بن الشِّخِّير رحمه الله

حضرت مطرف ابن شخیر رحمۃ اللہ علیہ

(٣٦٢٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي غَيْلاَنَ ، قَالَ : كَانَ مُطَرِّفُ بْنُ الشِّخِّيرِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ السُّلْطَانِ ، وَمِنْ شَرِّ مَا تَجْرِي بِهِ أَقْلاَمُهُمْ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَقُولَ بِحَقٍّ أَطْلُبُ بِهِ غَيْرَ طَاعَتِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَتَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِشَيْءٍ يَشِينُنِي عِنْدَكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْتَغِيثَ بِشَيْءٍ مِنْ مَعَاصِيك عَلَى ضُرٍّ نَزَلَ بِي ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ تَجْعَلَنِي عِبْرَةً لأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ تَجْعَلَ أَحَدًا أَسْعَدَ بِمَا عَلَّمْته مِنِّي ، اللَّهُمَّ لاَ تُخْزِنِي فَإِنَّكَ بِي عَالِمٌ ، اللَّهُمَّ لاَ تُعَذِّبْنِي فَإِنَّك عَلَيَّ قَادِرٌ.

(۳۶۲۶۴) حضرت ابوغیلان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مطرف ابن الشخیر یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں آپ سے بادشاہ کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور اس چیز کے شر سے جس پر اُن کے قلم چلیں۔ اور میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات کی کہ میں ایسا حق بولوں جس سے میں آپ کی فرمانبرداری کے سوا کچھ طلب کروں اور میں آپ سے مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں

لوگوں کے سامنے کسی ایسی چیز کے ذریعہ زینت حاصل کروں جو مجھے آپ کے ہاں بدنما کردے اور میں آپ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے اوپر آنے والی کسی تکلیف کی وجہ سے آپ سے آپ کی نافرمانی پر مدد طلب کروں۔ اور میں اس بات سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی مخلوق میں سے کسی کے لیے عبرت بنادیں۔ اور میں آپ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ آپ میرے جاننے والوں میں سے کسی کو مجھ سے زیادہ خوش بخت کردیں۔ اے اللہ! آپ مجھے رسوا نہ کرنا۔ کیونکہ آپ مجھے جانتے ہیں۔ اے اللہ! آپ مجھے عذاب نہ دینا کیونکہ آپ مجھ پر قادر ہیں۔

(٣٦٢٦٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يَقُولُ : كَأَنَّ الْقُلُوبَ لَيْسَتْ مِنَّا وَكَأَنَّ الْحَدِيثَ يُعْنَى بِهِ غَيْرُنَا.

(۳۶۲۶۵) حضرت غیلان بن جریر کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مطرف کو کہتے سنا۔ (یوں لگتا ہے) گویا کہ دل ہمارے نہیں ہیں اور گویا کہ حدیث سے مقصود ہمارے سوا کوئی اور ہے۔

(٣٦٢٦٦) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مَهْدِيٍّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يَقُولُ :لَوْ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَيَّرَنِي ، أَفِي الْجَنَّةِ أَمْ فِي النَّارِ أَمْ أَصِيرُ تُرَابًا ، اخْتَرْتُ أَنْ أَصِيرَ تُرَابًا.

(۳۶۲۶۶) حضرت غیلان بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مطرف کو کہتے سنا: اگر میرے پاس میرے رب کا کوئی قاصد آئے اور مجھے یہ اختیار دے کہ یا جنت میں جاؤں یا جہنم میں جاؤں یا میں مٹی ہو جاؤں؟ تو میں مٹی ہونا پسند کروں گا۔

(٣٦٢٦٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ :﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَأَقَامُوا الصَّلاَةَ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، قَالَ :هَذِهِ آيَةُ الْقُرَّاءِ.

(۳۶۲۶۷) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ وَأَقَامُوا الصَّلاَةَ﴾ آخر تک۔ فرمایا: یہ قاریوں کی آیت ہے۔

(٣٦٢٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ :قَالَ مُطَرِّفٌ :مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ إِلاَّ وَهُوَ أَحْمَقُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ ، وَلَكِنَّ بَعْضَ الْحَمَقِ أَهْوَنُ مِنْ بَعْضٍ.

(۳۶۲۶۸) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں لوگوں میں سے ہر ایک اپنے اور اپنے اللہ کے درمیان معاملہ کرنے میں بیوقوف ہے۔ لیکن بعض لوگوں کی بیوقوفی بعض سے کم درجہ ہے۔

(٣٦٢٦٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ مُطَرِّفٌ يَقُولُ :اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي صَلاَةَ يَوْمٍ ، اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي صَوْمَ يَوْمٍ، اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي حَسَنَةً ، ثُمَّ يَقُولُ:﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾.

(۳۶۲۶۹) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مطرف کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! آپ مجھ سے ایک دن کی نماز قبول فرمالیں، اے اللہ! آپ مجھ سے ایک دن کا روزہ قبول کرلیں۔ اے اللہ! آپ میرے لیے نیکی لکھ دیں۔ پھر آپ یہ

(تلاوت) فرمایا کرتے۔ ''بے شک اللہ تقویٰ والوں کا عمل قبول کرتا ہے۔''

(٣٦٢٧٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، أَنَّ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَوْ كَانَتْ لِي نَفْسَانِ لَقَدَّمْت إحْدَاهُمَا قبل الأُخْرَى، فَإِنْ هَجَمَتْ عَلَى خَيْرٍ أَتْبَعْتُهَا الأُخْرَى، وَإِلاَّ أَمْسَكْتُها، وَلَكِنْ إنَّمَا هِيَ نَفْسٌ وَاحِدَةٌ ، لاَ أَدْرِي عَلَى مَا تَهْجُمُ خَيْرٌ أَمْ شَرٌّ.

(۳۶۲۷۰) حضرت مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں اگر میرے پاس دو نفس ہوتے تو میں ان میں ایک کو دوسرے سے پہلے آگے بھیجتا۔ پس اگر وہ خیر پر پہنچتا تو میں دوسرے کو بھی اس کے پیچھے کر دیتا وگرنہ میں دوسرے کو روک لیتا۔ لیکن نفس تو ایک ہی ہے۔ مجھے معلوم نہیں ہے کہ یہ خیر پر پہنچے گا یا شر پر؟''

(٣٦٢٧١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، أَنَّ مُطَرِّفًا ، قَالَ : لَوْ وُزِنَ رَجَاءُ الْمُؤْمِنِ وخَوْفُهُ مَا رَجَحَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ.

(۳۶۲۷۱) حضرت ثابت بیان کرتے ہیں کہ حضرت مطرف نے فرمایا۔ اگر مومن کی امید اور اس کا خوف وزن کیا جائے تو ان میں سے کوئی دوسرے پر غالب نہیں ہوگا۔

(٣٦٢٧٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ الأَزْدِيُّ ، قَالَ : كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا الْحَسَنُ وَمُطَرِّفٌ ، وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، ذَكَرَ أُنَاسًا ، فَتَكَلَّمَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ ، قَالَ : ثُمَّ دَعَا ، فَقَالَ فِي دُعَائِهِ : اللَّهُمَّ ارْضَ عَنَّا ، اللَّهُمَّ ارْضَ عَنَّا ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا ، قَالَ : يَقُولُ مُطَرِّفٌ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْحَلْقَةِ : اللَّهُمَّ إنْ لَمْ تَرْضَ عَنَّا فَاعْفُ عَنَّا ، قَالَ : فَأَبْكَى الْقَوْمَ بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ.

(۳۶۲۷۲) حضرت محمد بن واسع ازدی بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا جس میں حضرت حسن، حضرت مطرف اور فلاں، فلاں لوگ محمد بن واسع نے کئی لوگوں کا ذکر کیا...... موجود تھے۔ چنانچہ حضرت سعید بن ابوالحسن نے کلام کیا راوی کہتے ہیں پھر انہوں نے دعا کی اور اپنی دعا میں کہا۔ اے اللہ! تو ہم سے راضی ہو جا۔ اے اللہ! تو ہم سے راضی ہو جا دو یا تین مرتبہ کہا راوی کہتے ہیں حضرت مطرف حلقہ کے کنارہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ کہنے لگے۔ اے اللہ! اگر تم ہم سے راضی نہیں ہے تو تو ہمیں معاف کر دے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس بات کی وجہ سے سارے لوگ رو پڑے۔

(٣٦٢٧٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَهْدِيٌّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ : هُمُ النَّاسُ وَهُمُ النَّسْنَاسُ ، وَأُنَاسٌ غُمِسُوا فِي مَاءِ النَّاسِ.

(۳۶۲۷۳) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں وہ لوگ تھے۔ وہ لنگور تھے۔ اور ایسے لوگ تھے جنہیں انسانوں کے پانی میں غوطہ دیا گیا تھا۔

(٣٦٢٧٤) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، عَنْ مَهْدِيٍّ ، عَنْ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ : عُقُولُ النَّاسِ على قَدْرِ زَمَانِهِمْ.

(۳۶۲۷۴) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں لوگوں کی عقلیں ان کے زمانوں کے بقدر ہوتی ہیں۔

(٣٦٢٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ فِي قَوْلِهِ :﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ قَالَ :قَلَّ لَيْلَةٍ أَتَتْ عَلَيْهِمْ هَجَعُوهَا.

(۳۶۲۷۵) حضرت مطرف ابن الشخیر سے قولِ خداوندی ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں ان پر بہت کم ایسی رات آتی ہے کہ جس میں وہ سوتے ہیں۔

(٣٦٢٧٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ مُطَرِّف قَالَ :خَيْرُ الأُمُورِ أَوْسَاطُهَا.

(۳۶۲۷۶) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ امور میں سے سب سے بہتر میانہ روی والے اُمور ہیں۔

(٣٦٢٧٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، أَنَّهُ أَقْبَلَ مِنْ مَبْدَئِهِ قَالَ فَجَعَلَ يَسِيرُ بِاللَّيْلِ فَأَضَاءَ لَهُ سَوْطُهُ.

(۳۶۲۷۷) حضرت ثابت، حضرت مطرف کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی بستی سے چلے۔ راوی کہتے ہیں وہ رات کے وقت چلتے تھے اوران کی لاٹھی ان کے لیے روشنی کرتی تھی۔

(٣٦٢٧٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ مُطَرِّفًا ، قَالَ :لَوْ كَانَتْ لِي الدُّنْيَا فَأَخَذَهَا اللَّهُ مِنِّي بِشَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ يَسْقِينِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَانَ قَدْ أَعْطَانِي بِهَا ثَمَنًا.

(۳۶۲۷۸) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت مطرف نے فرمایا: اگر ساری دنیا میرے پاس ہوتی پھر اللہ تعالیٰ یہ دنیا مجھ سے پانی کے اُس گھونٹ کے عوض لے لیتے جو قیامت کے دن آپ مجھے پلاتے تو تحقیق مجھے (میری دنیا کی) قیمت مل جاتی۔

(٣٦٢٧٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ مُطَرِّفٍ فَذَكَرْنَا اللَّهَ وَدَعَوْنَاهُ ، فَقَالَ :وَاللهِ لَئِنْ كَانَ هذا مِمَّا سَبَقَ لَكُمْ فِي الذِّكْرِ لَقَدْ أَرَادَ اللَّهُ بِكُمْ خَيْرًا ، وَإِنْ كَانَ مِمَّا يَحْدُثُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَقَدْ أَرَادَ اللَّهُ بِكُمْ خَيْرًا ، فَأَيُّ ذَلِكَ مَا كَانَ فَاحْمَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ.

(۳۶۲۷۹) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت مطرف کے پاس تھے۔ چنانچہ ہم نے اللہ کا ذکر کیا اور اللہ سے دعا کی پھر آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! جو تمہارا وقت خدا کی یاد میں گزرا ہے تو تحقیق اللہ نے تمہارے ساتھ خیر کا ارادہ کیا ہے۔ اور اگر آنے والے دن رات تمہارے لیے ایسے ہی ہوں تو بھی اللہ نے تمہارے ساتھ خیر کا ارادہ کیا ہے۔ ان میں سے جو بھی ہو تو تم اس پر اللہ کی تعریف کرو۔

(٣٦٢٨٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ مُطَرِّفًا كَانَ يَقُولُ :إنَّ الْحَدِيثَ ، وَإِنَّ الْيَمِينَ بِاللهِ.

(۳۶۲۸۰) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مطرف کہا کرتے تھے: بیشک حدیث اور قسم خدا کے ساتھ ہے۔

(٣٦٢٨١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ مُطَرِّفًا كَانَ يَقُولُ :لَوْ كَانَ الْخَيْرُ فِي كَفِّ أَحَدِنَا مَا

اسْتَطَاعَ أَنْ يُفْرِغَهُ فِي قَلْبِهِ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي يُفْرِغُهُ فِي قَلْبِهِ.

(۳۶۲۸۱) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت مطرف کہا کرتے تھے۔ اگر خیر ہم میں سے کسی ایک کی ہتھیلی میں (بھی) ہوتو وہ اس کی استطاعت نہیں رکھتا کہ وہ اس کو اپنے دل میں ڈال لے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دل میں ڈالیں۔

(۳۶۲۸۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ مُطَرِّفًا كَانَ يَقُولُ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً رَأَى صَيْدًا وَالصَّيْدُ لاَ يَرَاهُ فَخَتَلَهُ أَلَمْ يُوشِكْ أَنْ يَأْخُذَهُ ، قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَرَانَا وَنَحْنُ لاَ نَرَاهُ وَهُوَ يُصِيبُ مِنَّا.

(۳۶۲۸۲) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت مطرف فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی آدمی شکار کو دیکھ لے اور اس کو شکار نے نہ دیکھا ہو اور شکاری گھات لگا لے تو ہوسکتا ہے کہ شکاری شکار پکڑ لے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ حضرت مطرف نے فرمایا: پس شیطان بھی ہمیں دیکھتا ہے لیکن ہم اس کو نہیں دیکھ پاتے چنانچہ وہ ہمیں پالیتا ہے۔

(۳۶۲۸۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ مُطَرِّفٌ : نَظَرْت فِي بَدْءِ هَذَا الأَمْرِ مِمَّنْ كَانَ ، فَإِذَا هُوَ مِنَ اللهِ ، وَنَظَرْت عَلَى مَنْ تَمَامُهُ فَإِذَا تَمَامُهُ عَلَى اللهِ ، وَنَظَرْت مَا مِلاَكُهُ فَإِذَا مِلاَكُهُ الدُّعَاءُ.

(۳۶۲۸۳) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت مطرف فرماتے ہیں: میں نے اس معاملہ کی ابتدا کو دیکھا کہ یہ کس سے ہے؟ تو وہ ابتداء خدا تعالیٰ ہے اور میں نے یہ دیکھا کہ اس کی انتہاء کس پر ہوگی؟ تو وہ بھی خدا تعالیٰ ہے اور میں نے اس بات میں غور کیا کہ اس کا ملاک (قوام) کیا شے ہے؟ تو اس کا قوام دعا ہے۔

(۳۶۲۸٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ مُطَرِّفَ بْنَ الشِّخِّيرِ ، قَالَ : لَيَعْظُمُ جَلاَلُ اللهِ فِي صُدُورِكُمْ فَلاَ يُذْكَرُ اللَّهُ عِنْدَ مِثْلِ هَذَا ، يَقُولُ أَحَدُكُمْ لِلْكَلْبِ : أَخْزَاهُ اللَّهُ وَلِلْحِمَارِ ، أَوِ الشَّاةِ.

(۳۶۲۸۴) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت مطرف ابن الشخیر نے فرمایا: تمہارے سینوں میں اللہ کی عظمت ہونی چاہیے۔ چنانچہ ایسی باتوں کے وقت خدا کا ذکر نہ کیا جائے کہ تم میں سے کوئی کتے کو یہ کہے یا گدھے کو یا بکری کو کہے۔ اللہ اس کو رسوا کرے۔

(۳۶۲۸۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَمْ يَتَحَابَّ رَجُلاَنِ فِي اللهِ إِلاَّ كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ ، قَالَ : فَلَمَّا سُيِّرَ مَذْعُورٌ ، وَعَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: لَقِيَ مَذْعُورٌ مُطَرِّفًا فَجَعَلَ يُذَاكِرُهُ ، قَالَ مُطَرِّفٌ : فَجَعَلْتُ أَقُولُ : أَيْ أَخِي ، عَلاَمَ تَحْبِسُنِي وَقَدْ تَهَوَّرَتِ النُّجُومُ ، وَذَهَبَ اللَّيْلُ ، فَيَقُولُ : اللَّهُمَّ فِيك ، ثم يُذَاكِرُهُ السَّاعَةَ فَيَقُولُ : يَا أَخِي ، عَلاَمَ تَحْبِسُنِي وَقَدْ تَهَوَّرَتِ النُّجُومُ ، وَذَهَبَ اللَّيْلُ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ فِيك ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أُخْبِرْت أَنَّهُ قَدْ سُيِّرَ ، فَعَرَفْت لَيْلَته فَضْلَهُ عَلَيَّ.

(۳۶۲۸۵) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم آپس میں یہ بات کرتے تھے کہ باہم اللہ کے لیے محبت کرنے والے دو آدمیوں میں سے افضل آدمی وہ ہوتا ہے جو ان دونوں میں سے اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرنے والا ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں:

چنانچہ جب حضرت مذعور اور حضرت عامر بن عبداللہ کو جلاوطن کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت مذعور، حضرت مطرف سے ملے اور ان سے مذاکرہ شروع کر دیا۔ حضرت مطرف کہتے ہیں۔ میں کہنے لگا۔ اے میرے بھائی! تم نے مجھے کس وجہ سے روک رکھا ہے۔ جبکہ ستارے ڈوب گئے اور رات جا رہی ہے؟ وہ فرمانے لگے۔ اے اللہ! تیرے لیے پھر انہوں نے حضرت مطرف سے ایک گھڑی اور مذاکرہ کیا۔ مطرف نے پھر کہا۔ اے میرے بھائی! آپ نے مجھے کس وجہ سے روک رکھا ہے جبکہ ستارے ڈوب چکے ہیں اور رات جا رہی ہے؟ انہوں نے کہا: اے اللہ! تیرے لیے۔ پھر جب ہم نے صبح کی تو مجھے خبر ملی کہ وہ چلے گئے ہیں۔ تب میں نے ان کی خود پر رات کی فضیلت پہچانی۔

(٣٦٢٨٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ : مَا أَرْمَلَةٌ جَالِسَةٌ عَلَى ذَيْلِهَا بِأَحْوَجَ إِلَى الْجَمَاعَةِ مِنِّي.

(٣٦٢٨٦) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اپنے دروازوں پر بیٹھی بیوہ عورتوں سے بھی زیادہ میں جماعت کا محتاج ہوں۔

(٣٦٢٨٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ مُطَرِّفٌ يَقُولُ : مَا أُوتِيَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَفْضَلَ مِنَ الْعَقْلِ.

(٣٦٢٨٧) حضرت ثابت سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مطرف کہا کرتے تھے۔ لوگوں کو عقل سے افضل چیز کوئی نہیں دی گئی۔

(٣٦٢٨٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مَهْدِيٌّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ : رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي خَرَجْت أُرِيدُ الْجُمُعَةَ ، فَأَتَيْت عَلَى مَقَابِرَ مِنَ الْحَيِّ ، فَإِذَا أَهْلُ الْقُبُورِ جُلُوسٌ ، فَجَعَلْتُ أُسَلِّمُ وَأَمْضِي ، قَالُوا : يَا عَبْدَ اللهِ ، أَيْنَ تُرِيدُ ، قَالَ : قُلْتُ : أُرِيدُ الْجُمُعَةَ ، قَالَ : ثُمَّ قُلْتُ : تَدْرُونَ مَا الْجُمُعَةُ ، قَالُوا : نَعَمْ وَنَعْلَمُ مَا يَقُولُ الطَّيْرُ يَوْمَئِذٍ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا يَقُولُ الطَّيْرُ يَوْمَئِذٍ ، قَالُوا : يَقُولُ : سَلاَمٌ سَلاَمٌ يَوْمٌ صَالِحٌ.

(٣٦٢٨٨) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں جمعہ کے ارادے سے باہر نکلا ہوں اور میں محلہ کے قبرستان کے پاس آیا تو دیکھا کہ اہل قبور بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو سلام کر کے گزرنا چاہا تو وہ کہنے لگے۔ اے عبداللہ! کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا۔ میرا جمعہ کا ارادہ ہے۔ مطرف کہتے ہیں پھر میں نے پوچھا: تمہیں معلوم ہے جمعہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اس دن پرندے کیا کہتے ہیں۔ مطرف کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا: پرندے اس دن کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: پرندے کہتے ہیں۔ سلام، سلام، اچھا دن ہے۔

(٣٦٢٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَخِيهِ مُطَرِّفٍ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَرْحَمُ

بِرَحْمَةِ الْعُصْفُورِ.

(۳۶۲۸۹) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ چڑیا کے رحم کی وجہ سے رحم فرماتے ہیں۔

(۳۶۲۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يَقُولُ :مَا مَرَرْتُ بِأَهْلِ مَجْلِسٍ فَسَمِعْتُ أَحَدًا يُثْنِي عَلَيَّ خَيْرًا ، قَالَ :فَيَأْخُذُ ذَلِكَ فِي.

(۳۶۲۹۰) حضرت ثابت کہتے ہیں میں نے حضرت مطرف کو کہتے سنا میں کسی مجلس والوں کے پاس نہیں گزرتا جن میں سے کوئی میرے لیے خیر کی بات کہہ رہا ہو۔ کہتے ہیں پس یہ مجھے دل میں اتر جاتی ہے۔

(۳۶۲۹۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ :إِنَّ هَذَا الْمَوْتَ قَدْ أَفْسَدَ عَلَى أَهْلِ النَّعِيمِ نَعِيمَهُمْ فَاطْلُبُوا نَعِيمًا لاَ مَوْتَ فِيهِ.

(۳۶۲۹۱) حضرت مطرف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک اس موت نے اہل نعیم پر ان کی نعمتوں کو خراب کر دیا ہے۔ پس تم (خدا سے) ایسی نعمت طلب کرو جس میں موت نہ ہو۔

(۳۶۲۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :قَالَ مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيّ :أَمْرٌ أَنَا فِي طَلَبِهِ مُنْذُ عَشْرِ سِنِينَ لَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ ، وَلَسْت بِتَارِكٍ طَلَبَهُ أَبَدًا ، قَالَ ، وَمَا هُوَ يَا أَبَا الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ :الصَّمْتُ عَمَّا لاَ يَعْنِينِي.

(۳۶۲۹۲) حضرت معلّٰی بن زیاد بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت مورق عجلی فرماتے ہیں کہ ایک کام ہے جس کو میں دس سال سے تلاش کر رہا ہوں لیکن میں اس پر قادر نہیں ہوا۔ اور میں اس کی تلاش کو ترک کرنے والا بھی نہیں۔ معلّٰی نے پوچھا: اے ابوالمعتمر! وہ کیا ہے؟ مورق نے فرمایا: بے فائدہ کلام سے سکوت۔

(۳۶۲۹۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ ، قَالَتْ : كَانَ مُوَرِّقٌ يَزُورُنَا ، فَزَارَنَا يَوْمًا فَسَلَّمَ فَرَدَدْت عَلَيْهِ السَّلاَمَ ، قَالَتْ :ثُمَّ سَأَلَنِي وَسَأَلْتُهُ ، قُلْتُ : كَيْفَ أَهْلُك كَيْفَ وَلَدُك ؟ قَالَ : إِنَّهُمْ لَمُتَوَافِرُونَ ، قُلْتُ : فَاحْمَدْ رَبَّك ، قَالَ : إِنِّي وَاللهِ قَدْ خَشِيت أَنْ يَحْبِسُونِي عَلَى هَلَكَةٍ.

(۳۶۲۹۳) حضرت حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ حضرت مورق ہماری ملاقات کو آتے تھے۔ چنانچہ وہ ایک دن ہمیں ملنے آئے اور انہوں نے سلام کیا۔ میں نے ان کو سلام کا جواب دیا۔ کہتی ہیں۔ پھر انہوں نے مجھ سے کچھ پوچھا اور میں نے ان سے کچھ پوچھا۔ میں نے پوچھا۔ آپ کے اہل خانہ کیسے ہیں؟ اور آپ کے بچے کیسے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا وہ خوب ہیں۔ میں نے کہا۔ پھر تو آپ اپنے رب کی حمد بیان کریں۔ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھے ہلاکت پر محبوس نہ کر دیں۔

(۳۶۲۹٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، قَالَ : كَانَ مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيّ يَتجرُ فَيُصِيبُ الْمَالَ ، فَلاَ تَأْتِي عَلَيْهِ جُمُعَةٌ وَعِنْدَهُ مِنْهُ شَيْءٌ ، قَالَ : كَانَ يَلْقَى الأَخ مِنْ إِخْوَانِهِ فَيُعْطِيهِ أَرْبَعَ مِئَةٍ خَمْسَ مِئَةٍ ثَلاَثَ مِئَةٍ ، فَيَقُولُ : ضَعْهَا لَنَا عِنْدَكَ حَتَّى نَحْتَاجَ إِلَيْهَا ، ثُمَّ يَلْقَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَيَقُولُ : شَأْنُك بِهَا ، وَيَقُولُ الآخَرُ : لاَ حَاجَةَ لِي فِيهَا ، فَيَقُولُ : إِنَّا وَاللهِ مَا نَحْنُ بِآخِذِيهَا أَبَدًا ، شَأْنُك بِهَا.

(۳۶۲۹۴) حضرت جعفر بن سلیمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ حضرت مؤرق عجلی تجارت کرتے تھے اور انہیں مال حاصل ہوتا تھا۔ لیکن پھر ان پر ایک جمعہ بھی نہیں گزرتا تھا کہ ان کے پاس اُس مال میں سے کچھ موجود ہو۔ راوی کہتے ہیں۔ ان کے بھائیوں میں سے کوئی بھائی ان کو ملتا تو یہ اس کو چار سو، پانچ سو یا تین سو دے دیتے اور کہتے۔ اس کو تم اپنے پاس ہمارے لیے رکھ لو۔ یہاں تک کہ ہمیں اس کی ضرورت پڑے۔ پھر اس کے بعد اس سے ملتے تو فرماتے۔ یہ تم لے لو۔ دوسرا آدمی کہتا۔ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ اس پر یہ کہتے۔ خدا کی قسم! ہم یہ پیسے کبھی بھی نہیں لیں گے۔ یہ تم لے لو۔

(۳۶۲۹٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيّ : مَا وَجَدْت لِلْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا مَثَلاً إِلاَّ كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَى خَشَبَةٍ فِي الْبَحْرِ وَهُوَ يَقُولُ : يَا رَبِّ يَا رَبِّ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُنْجِيَهُ.

(۳۶۲۹۵) حضرت قتادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت مؤرق عجلی فرماتے ہیں۔ میں نے دنیا میں مومن کی مثال اس آدمی کی طرح دیکھی ہے جو سمندر میں ایک تختہ پر بیٹھا ہوا کہہ رہا ہو۔ اے اللہ، اے اللہ۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے دیں۔

(۳۶۲۹٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، قَالَ : الْمُتَمَسِّكُ بِطَاعَةِ اللهِ إِذَا جَبُنَ النَّاسُ عنها كَالْكَارِّ بَعْدَ الْفَارِّ.

(۳۶۲۹۶) حضرت مؤرق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ خدا کی اطاعت کے ساتھ تمسک کرنے والا جب لوگ اس سے بزدل ہو جاتے ہیں، بھاگنے کے بعد دوبارہ حملہ کرنے والے کی طرح ہے۔

(۳۶۲۹۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُوَرِّقًا الْعِجْلِيّ يَقُولُ : مَا رَأَيْت رَجُلاً أَفْقَهَ فِي وَرَعِهِ ، وَلاَ أَوْرَعَ فِي فِقْهِهِ مِنْ مُحَمَّدٍ.

(۳۶۲۹۷) حضرت عاصم احول سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مؤرق عجلی کو کہتے سنا۔ میں نے کوئی آدمی اپنی بزرگی میں سمجھداری کرنے والا اور سمجھداری میں بزرگی کرتے والا محمد ﷺ سے افضل نہیں دیکھا۔

(۳۶۲۹۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، قَالَ : إِنَّمَا كَانَ حَدِيثُهُمْ تَعْرِيضًا.

(۳۶۲۹۸) حضرت مؤرق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگوں کی باتیں، اشارۃً بات کرنا ہوتا تھا۔

(۵۸) کلام صفوان بنِ محرزٍ رحمه الله

حضرت صفوان بن محرز کا کلام

(۳۶۲۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ :إذَا أَكَلْتُ رَغِيفًا أَشُدُّ بِهِ صُلْبِي وَشَرِبْتُ كُوزًا مِنْ مَاءٍ فَعَلَى الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا الْعَفَاءُ.

(۳۶۲۹۹) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت صفوان بن محرز فرماتے تھے۔ میں جب روٹی کھاتا ہوں تو (مقصد یہ ہوتا ہے کہ) میں اس کے ذریعہ اپنی کمر کو سیدھا رکھوں اور پانی کا کوزہ پیتا ہوں۔ دنیا اور اہل دنیا پر ہلاکت آنے والی ہے۔

(۳۶۳۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُون ، قَالَ :حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ ، قَالَ :وَكَانُوا يَجْتَمِعُونَ هُوَ وَإِخْوَانُهُ وَيَتَحَدَّثُونَ فَلاَ يَرَوْنَ تِلْكَ الرِّقَّةَ ، قَالَ :فَيَقُولُونَ :يَا صَفْوَانُ ، حَدِّثْ أَصْحَابَكَ ، قَالَ :فَيَقُولُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ ، قَالَ :فَيَرِقُّ الْقَوْمُ وَتَسِيلُ دُمُوعُهُمْ كَأَنَّهَا أَفْوَاهُ الْمَزَادة.

(۳۶۳۰۰) حضرت غیلان بن جریر، حضرت صفوان بن محرز کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت صفوان اور ان کے بھائی اکٹھے ہوتے اور باہم گفتگو کرتے۔ لیکن وہ رقت کے آثار نہ دیکھتے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر لوگ کہتے۔ اے صفوان! آپ اپنے ساتھیوں سے کوئی گفتگو کریں۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت صفوان کہتے۔ الحمد للہ۔ اس پر لوگوں پر رقت طاری ہو جاتی اور ان کے آنسو یوں بہہ پڑتے۔ گویا کہ مشکیزوں کے منہ ہیں۔

(۳۶۳۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ ، أَنَّهُ كَانَ إذَا قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ بَكَى ، حتى أرى لقد اندق قَضيض زَوْرِهِ: ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ﴾.

(۳۶۳۰۱) حضرت صفوان بن محرز کے بارے میں روایت ہے کہ وہ جب یہ آیت پڑھتے تو رو پڑتے یہاں تک کہ ان کا سینہ پھٹ جاتا تھا۔ ''اور ظالم لوگ عن قریب جان لیں گے کہ وہ کس راستے پر چل رہے تھے۔''

(۳۶۳۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ مُحْرِزٍ كَانَ لَهُ خُصٌّ فِيهِ جِذْعٌ ، فَانْكَسَرَ الْجِذْعُ ، فَقِيلَ لَهُ :أَلاَ تُصْلِحُهُ ؟ فَقَالَ :دَعْهُ فَإِنَّمَا أَمُوتُ غَدًا.

(۳۶۳۰۲) حضرت ثابت سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن محرز کا کانے کا ایک کمرہ تھا جس میں شہتیر تھا۔ پھر شہتیر ٹوٹ گیا تو ان سے کہا گیا۔ آپ اس کو درست کیوں نہیں کر لیتے؟ انہوں نے فرمایا: تم اس کو چھوڑ و۔ کیونکہ میں نے بھی کل مر جانا ہے۔

(۳۶۳۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ :حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ فِي قَوْلِهِ :﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا عُرُبًا أَتْرَابًا﴾ قَالَ :وَاللهِ إنَّ مِنْهُنَّ الْعُجُزَ الزُّحُفَ صَيَّرَهُنَّ اللَّهُ كَمَا تَسْمَعُونَ.

(۳۶۳۰۳) حضرت صفوان بن محرز سے ارشادِ خداوندی: ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا عُرُبًا أَتْرَابًا﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ خدا کی قسم! ان میں سے کچھ بوڑھیاں ہوں گی۔ انہیں اللہ تعالیٰ ایسا کر دے گا جیسا کہ تم نے سنا۔

(۳۶۳۰٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْمُعَلَّى بْنَ زِيَادٍ ، قَالَ : كَانَ لِصَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ سِرْبٌ يَبْكِي فِيهِ ، وَكَانَ يَقُولُ : قَدْ أَرَى مَكَانَ الشَّهَادَةِ لَوْ تَشَاء ، يَعْنِي نَفْسه.

(۳۶۳۰۴) حضرت معلّٰی بن زیاد کہتے ہیں کہ حضرت صفوان بن محرز کا ایک تہہ خانہ تھا۔ جس میں وہ رویا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے اگر نفس چاہے تو میں شہادت کا مکان دیکھ سکتا ہوں۔

(٥٩) حدِيث طلقِ بنِ حبِيبٍ رحمه الله

حضرت طلق بن حبیب کا کلام

(۳۶۳۰٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : قَالَ حدثنا مسعر قَالَ : حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ أُوتِيَهُنَّ أُوتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ : مَنْ أُوتِيَ لِسَانًا ذَاكِرًا ، وَقَلْبًا شَاكِرًا ، وَجَسَدًا عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرًا ، وَزَوْجًا مُؤْمِنَةً لَا تَبْغِيهِ فِي نَفْسِهَا خَوْنًا. (ابن ابی الدنیا ٣٤- طبرانی ١١٢٧٥)

(۳۶۳۰۵) حضرت طلق بن حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں چار چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس کو دی جائیں تو اس کو دنیا، آخرت کی خیر دی گئی۔ جس آدمی کو ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل اور مصائب پر صبر کرنے والا جسم اور ایسی صاحب ایمان بیوی ملے جو اپنے بارے میں شوہر کے ساتھ کوئی خیانت نہ کرے۔

(۳۶۳۰٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : إِنَّ حُقُوقَ اللهِ أَثْقَلُ مِنْ أَنْ يَقُومَ بِهَا الْعِبَادُ ، وَإِنَّ نِعَمَ اللهِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصِيَهَا الْعِبَادُ ، وَلَكِنْ أَصْبِحُوا تَوَّابِينَ وَأَمْسُوا تَوَّابِينَ.

(۳۶۳۰۶) حضرت طلق بن حبیب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے حقوق اس سے وزنی ہیں کہ بندے ان کو قائم کریں اور خدا کی نعمتیں اس سے زیادہ ہیں کہ بندے ان کو شمار کریں۔ لہٰذا تم صبح کو بھی توبہ کرو اور شام کو بھی توبہ کرو۔

(۳۶۳۰۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا كُلْثُومُ بْنُ جَبْرٍ ، قَالَ : كَانَ الْمُتَمَنِّي بِالْبَصْرَةِ يَقُولُ : عِبَادَةُ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ ، وَحِلْمُ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ.

(۳۶۳۰۷) حضرت کلثوم بن جبر کہتے ہیں کہ بصرہ میں متمنی کہتا تھا۔ طلق بن حبیب کی عبادت، عبادت ہے اور مسلم بن یسار کا حلم ہے۔

(٣٦٣٠٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :قُلْنَا لِطَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ :صِفْ لَنَا التَّقْوَى ، قَالَ : التَّقْوَى عَمَلٌ بِطَاعَةِ اللهِ رَجَاءَ رَحْمَةِ اللهِ عَلَى نُورٍ مِنَ اللهِ ، وَالتَّقْوَى تَرْكُ مَعْصِيَةِ اللهِ مَخَافَةَ اللهِ عَلَى نُورٍ مِنَ اللهِ.

(۳۶۳۰۸) حضرت عاصم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت طلق بن حبیب سے کہا آپ ہمیں تقویٰ کے بارے میں بتائیں۔فرمایا: تقویٰ خدا کی فرمانبرداری کا عمل ہے۔اس کی رحمت کی امید پر اور اس کے نور کی روشنی میں اور تقویٰ خدا کی نافرمانی کو خدا کے خوف سے خدائی نور کی وجہ سے ترک کرنے کا نام ہے۔

(٣٦٣٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ ، قَالَ :قَالَ جُنْدُبٌ : مَثَلُ الَّذِي يَعِظُ وَيَنْسَى نَفْسَهُ مَثَلُ الْمِصْبَاحِ يَضِيءُ لِغَيْرِهِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهُ ، لِيُبْصِرْ أَحَدُكُمْ مَا يُجْعَلُ فِي بَطْنِهِ، فَإِنَّ الدَّابَّةَ إِذَا مَاتَتْ كَانَ أَوَّلَ مَا يَنْفَتِقُ مِنْهَا بَطْنُهَا ، وَلْيَتَّقِ أَحَدُكُمْ أَنْ يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِنْ دَمِ مُسْلِمٍ. (عبدالرزاق ١٨٢٥٠)

(۳۶۳۰۹) حضرت صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ حضرت جندب نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو وعظ کہتا ہے اور خود کو بھول جاتا ہے اس چراغ کی طرح ہے جو دوسروں کے لیے روشنی کرتا ہے اور اپنا آپ کو جلاتا ہے۔چاہیے کہ تم میں سے (ہر) ایک اپنے پیٹ میں جانے والی چیز کو دیکھے۔کیونکہ جب جانور مرجاتا ہے تو سب سے پہلے اس کا پیٹ پھٹتا ہے۔اور تم میں سے (ہر) ایک، اپنے اور جنت کے درمیان خونِ مسلم کی ایک مٹھی کے بھی حائل ہونے سے ڈرے۔

(٣٦٣١٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ عُرَيْنَةَ ، قَالَ :خَرَجَ جُنْدُبٌ الْبَجَلِيُّ فِي سَفَرٍ لَهُ ، فَخَرَجَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ قَوْمِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا فِي الْمَكَانِ الَّذِي يُوَدِّعُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، قَالَ :أَلاَ تَرَى ، الْمَحْرُوبُ مَنْ حُرِبَ دِينَهُ وَإِنَّ الْمَسْلُوبَ مَنْ سُلِبَ دِينَهُ ، أَلاَ ، إِنَّهُ لاَ فَقْرَ بَعْدَ الْجَنَّةِ ، وَلاَ غِنَى بَعْدَ النَّارِ ، أَلاَ إِنَّ النَّارَ لاَ يُفَكُّ أَسِيرُهَا ، وَلاَ يَسْتَغْنِي فَقِيرُهَا ، ثُمَّ رَكِبَ الْجَادَّةَ وَانْطَلَقَ.

(۳۶۳۱۰) قبیلہ عرینہ کے ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت جندب بجلی، اپنے ایک سفر میں نکلے اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے کچھ لوگ بھی نکلے۔یہاں تک کہ جب وہ اس جگہ پہنچے جہاں ان میں سے بعض نے بعض کو الوداع کہا۔تو جندب نے کہا۔آپ کو معلوم نہیں ہے۔محروب وہ ہوتا ہے جس کے دین پر حملہ ہوا ہو اور مسلوب وہ ہے جس کا دین سلب ہوا ہو۔خبردار! جنت کے بعد کوئی فقر نہیں ہے اور جہنم کے بعد کوئی غناء نہیں ہے۔ہاں یہ بات ہے کہ جہنم کا قیدی رہائی نہیں پاتا اور اس کا فقیر، غنی نہیں ہو پاتا۔پھر آپ سواری پر سوار ہوئے اور چل پڑے۔

(٣٦٣١١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عَجْرَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ فِي مَسْجِدِ مِنًى ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الأَرْضَ ، وَخَلَقَ مَا فِيهَا مِنَ الشَّجَرِ ، وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ بَنِي آدَمَ يَأْتِي

شَجَرَةً مِنْ تِلْكَ الشَّجَرِ إِلاَّ أَصَابَ مِنْهَا خَيْرًا ، أَوْ كَانَ لَهُ خَيْرٌ ، فَلَمْ يَزَلَ الشَّجَرُ كَذَلِكَ حَتَّى تَكَلَّمَتْ فَجَرَةُ بَنِي آدَمَ بِالْكَلِمَةِ الْعَظِيمَةِ قَوْلُهُمْ (اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا) فَاقْشَعَرَّتِ الأَرْضُ فَشَاكَ الشَّجَرُ.

(۳۶۳۱۱) مسجد منی میں اہل شام کے فقہاء میں سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو اور زمین میں موجود درختوں کو پیدا فرمایا۔ اور اولادِ آدم میں سے جو کوئی بھی ان درختوں میں سے کسی درخت کے پاس آتا تھا تو وہ اس درخت سے خیر ہی پاتا تھا۔ یا اس کے لیے یہ بہتر ہی ہوتا تھا چنانچہ درختوں کی مسلسل یہی حالت رہی یہاں تک کہ اولادِ آدم میں سے فجار نے یہ بڑی بات بولی کہ اللہ نے اولاد بنائی ہے۔ اس پر زمین کانپ اٹھی اور درختوں میں کانٹے پیدا ہو گئے۔

(۳۶۳۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي قَحْذَمٍ ، قَالَ : أُتِيَ ابْنُ زِيَادٍ بِصُرَّةٍ فِيهَا حَبُّ حِنْطَةٍ أَمْثَالُ النَّوَى وُجِدَتْ فِي بَعْضِ بُيُوتِ آلِ كِسْرَى مَكْتُوبٌ مَعَهَا : هَذَا نَبْتُ زَمَانٍ كَذَا وَكَذَا ، يَعْنِي : نَبْتُ زَمَانٍ كَانَ يُعْمَلُ فِيهِ بِطَاعَةِ اللهِ.

(۳۶۳۱۲) حضرت ابوقحذم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن زیاد کے پاس ایک تھیلی لائی گئی جس میں کھجور کی گٹھلی کے برابر گندم کے دانے تھے۔ اور یہ تھیلی خاندانِ کسریٰ میں سے بعض کے گھر میں پائی گئی تھی اور اس کے ہمراہ یہ تحریر تھی۔ یہ فلاں، فلاں زمانہ کی پیداوار ہے یعنی وہ اس زمانہ میں پیدا ہوئی تھی جس میں خدا کی فرمانبرداری کی جاتی تھی۔

(۳۶۳۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ خَالِدٍ الرَّبَعِيِّ ، قَالَ : كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ ، وَكَانَ مَغْمُورًا فِي الْعِلْمِ ، وَأَنَّهُ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ، فَدَعَا النَّاسَ فَاتُّبِعَ ، وَأَنَّهُ تَذَكَّرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَقَالَ : هَبْ هَؤُلاَءِ النَّاسُ لاَ يَعْلَمُونَ مَا ابْتَدَعْت ، أَلَيْسَ اللَّهُ قَدْ عَلِمَ مَا ابْتَدَعْت ، قَالَ : فَبَلَغَ مِنْ تَوْبَتِهِ أَنْ خَرَقَ تَرْقُوَتَهُ ، وَجَعَلَ فِيهَا سِلْسِلَةً وَرَبَطَهَا بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ ، قَالَ : لاَ أَنْزِعُهَا حَتَّى يُتَابَ عَلَيَّ ، قَالَ : فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ ، وَكَانَ لاَ يَسْتَنْكِرُ بِالْوَحْيِ : أَنْ قُلْ لِفُلاَنٍ : لَوْ أَنَّ ذَنْبَك كَانَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ لَغَفَرْت لَك ، وَلَكِنْ كَيْفَ بِمَنْ أَضْلَلْت مِنْ عِبَادِي ، فَدَخَلَ النَّارَ.

(۳۶۳۱۳) حضرت خالد ربعی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا اور علم سے ڈھکا ہوا تھا۔ اس نے ایک بدعت ایجاد کی۔ پھر اس نے لوگوں کو دعوت دی اور اس کی اتباع ہونے لگی۔ ایک رات اس کو یہ خیال آیا اس نے کہا۔ ان لوگوں کو تو چھوڑو۔ انہیں تو میری ایجاد کا علم نہیں ہے۔ لیکن کیا اللہ تعالیٰ کو میری اس پیدا کردہ بدعت کا علم نہیں ہے؟ کہتے ہیں وہ اپنی توبہ میں یہاں تک پہنچ گیا کہ اس نے اپنی ہنسلی کی ہڈی کو جلا لیا اور اس میں ایک رسی ڈال کر مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیا اور کہا۔ میں اس کو تب تک نہیں کھولوں گا جب تک کہ میری توبہ قبول نہ ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے ایک نبی کو وحی کی کہ آپ فلاں سے کہہ دو۔ اگر تیرا گناہ میرے، تیرے درمیان ہوتا تو میں تجھے معاف کر دیتا لیکن میرے جن بندوں کو تو نے گمراہ کیا ہے ان کا کیا ہوگا؟ چنانچہ وہ جہنم میں داخل ہوا۔

(٣٦٣١٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَرْوَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ صَالِحًا أَبَا الْخَلِيلِ يَقُولُ فِي قَوْلِ اللهِ . ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ قَالَ : أَعْلَمُهُمْ بِهِ أَشَدُّهُمْ خَشْيَةً لَهُ.

(۳۶۳۱۴) حضرت عبداللہ بن مروان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابو خلیل صالح کو ارشادِ خداوندی ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ کے بارے میں سنا۔ انہوں نے فرمایا: خدا کا سب سے بڑا عالم وہ ہے جو اس سے سب سے زیادہ خوف کھانے والا ہوتا ہے۔

(٦٠) كلام وهب بن منبّهٍ رحمه الله

حضرت ابن منبہ کا کلام

(٣٦٣١٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصَّنْعَاءِ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ بِرَاهِبٍ ، فَقَالَ : يَا رَاهِبُ ، كَيْفَ ذِكْرُكَ لِلْمَوْتِ ، قَالَ : مَا أَرْفَعُ قَدَمًا ، وَلاَ أَضَعُ أُخْرَى إِلاَّ رَأَيْتُ أَنِّي مَيِّتٌ ، قَالَ : كَيْفَ دَأْبُ نَشَاطِكَ ، قَالَ : مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا سَمِعَ بِذِكْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ تَأْتِي عَلَيْهِ سَاعَةً لاَ يُصَلِّي ، فَقَالَ الرَّجُلُ : إِنِّي لأُصَلِّي فَأَبْكِي حَتَّى يَنْبُتَ الْبَقْلُ مِنْ دُمُوعِي ، فَقَالَ الرَّاهِبُ : إِنَّكَ إِنْ تَضْحَكْ وَأَنْتَ مُعْتَرِفٌ لِلَّهِ بِخَطِيئَتِكَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَبْكِيَ وَأَنْتَ مُدِلٌّ بِعَمَلِكَ ، إِنَّ صَلاَةَ الْمُدِلِّ لاَ تَصْعَدُ فَوْقَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ : أَوْصِنِي ، فَقَالَ الرَّاهِبُ : عَلَيْكَ بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا ، وَلاَ تُنَازِعْهَا أَهْلَهَا ، وَكُنْ كَالنَّحْلَةِ إِنْ أَكَلَتْ أَكَلَتْ طَيِّبًا ، وَإِنْ وَضَعَتْ وَضَعَتْ طَيِّبًا ، وَإِنْ وَقَعَتْ عَلَى شَيْءٍ لَمْ تَضُرَّهُ وَلَمْ تَكْسِرْهُ ، وَانْصَحْ لِلَّهِ كَنُصْحِ الْكَلْبِ أَهْلَهُ فَإِنَّهُمْ يُجِيعُونَهُ وَيَضْرِبُونَهُ ، وَيَأْبَى إِلاَّ نُصْحًا لَهُمْ وَحِفْظًا عَلَيْهِمْ.

(۳۶۳۱۵) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی ایک راہب کے پاس سے گزرا اور پوچھا۔ اے راہب! تیرا موت کو یاد کرنا کیسا ہے؟ اس راہب نے کہا۔ میں جو قدم رکھتا ہوں یا اٹھاتا ہوں تو خود کو مردہ ہی سمجھتا ہوں۔ اس آدمی نے پوچھا۔ تیری نشاط کی حالت کیسی ہے؟ راہب نے کہا: میں خیال نہیں کرتا کہ کوئی آدمی جنت، جہنم کا ذکر سنے اور اس پر ایک گھڑی بھی ایسی آئے کہ وہ نماز نہ پڑھے۔ اس پر اُس آدمی نے کہا: میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور روتا ہوں یہاں تک کہ میرے آنسوؤں سے سبزی اُگتی ہے۔ راہب نے کہا۔ اگر تم ہنسو جبکہ تم اللہ کے سامنے اپنی خطاؤں کا اعتراف کرتے ہو تو یہ عمل اس سے بہتر ہے کہ تم رو رہے ہو جبکہ تم اپنے عمل پر گھمنڈ میں مبتلا ہو۔ بیشک گھمنڈ کرنے والے کی نماز اس کے سر سے اوپر نہیں جاتی۔ پھر آدمی نے کہا: تم مجھے وصیت کردو۔ تو راہب نے کہا: تم دنیا میں بے رغبتی اختیار کرو اور اہل دنیا سے دنیا نہ چھینو اور شہد کی مکھی کی طرح ہو جاؤ کہ اگر کھاتی ہے تو طیب کھاتی ہے اور اگر نکالتی ہے تو طیب نکالتی ہے اور اگر کسی شے پر گرتی ہے تو نہ اس کو نقصان دیتی ہے اور نہ اس کو توڑتی ہے۔ اور اللہ کے لیے ایسی خیر خواہی رکھ جیسی کتا، اپنے اہل کے ساتھ رکھتا ہے۔ کہ وہ اس کو بھوکا رکھتے ہیں اور اس کو مارتے

ہیں مگر وہ ان کے لیے خیر خواہی اور حفاظت ہی کرتا ہے۔

(۳۶۳۱۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ ابْنَ مُنَبِّهٍ كَانَ يَقُولُ : أَعْوَنُ الأَخْلاَقِ عَلَى الدِّينِ الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا ، وَأَوْشَكُهَا رَدًى اتِّبَاعُ الْهَوَى ، وَمِنَ اتِّبَاعِ الْهَوَى الرَّغْبَةُ فِي الدُّنْيَا ، وَمِنَ الرَّغْبَةِ فِي الدُّنْيَا حُبُّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ ، وَمِنْ حُبِّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ اسْتِحْلاَلُ الْمَحَارِمِ ، وَمِنَ اسْتِحْلاَلِ الْمَحَارِمِ يَغْضَبُ اللَّهُ ، وَغَضَبُ اللهِ الدَّاءُ الَّذِي لاَ دَوَاءَ لَهُ إِلاَّ رِضْوَانَ اللهِ ، وَرِضْوَانُ اللهِ دَوَاءٌ لاَ يَضُرُّ مَعَهُ دَاءٌ ، وَمَنْ يُرِيدُ أَنْ يُرْضِيَ رَبَّهُ يُسْخِطُ نَفْسَهُ ، وَمَنْ لاَ يُسْخِطُ نَفْسَهُ لاَ يُرْضِي رَبَّهُ ، إِنْ كَانَ كُلَّمَا ثَقُلَ عَلَى الإِنْسَانِ شَيْءٌ مِنْ دِينِهِ تَرَكَهُ أَوْشَكَ أَنْ لاَ يَبْقَى مَعَهُ شَيْءٌ.

(۳۶۳۱۶) حضرت جعفر بن برقان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حضرت ابن منبہ کہا کرتے تھے۔ اخلاق میں سے سب سے بڑا معاون دین کے لیے دنیا میں بے رغبتی ہے۔ اور دین کے لیے سب سے زیادہ ردی بات، خواہشات کی پیروی ہے۔ اور خواہشات کی پیروی سے دنیا میں رغبت ہے اور دنیا میں رغبت سے مال وجاہ کی محبت ہے اور مال وجاہ کی محبت سے حرام کا حلال سمجھنا ہے اور حرام کو حلال سمجھنے سے خدا تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور غضب خداوندی ایسی بیماری ہے جس کی رضا خداوندی کے علاوہ کوئی دوائی نہیں ہے۔ یہ ایسی دوا ہے جس کے ساتھ کوئی بیماری نقصان نہیں دیتی جو آدمی اپنے رب کو راضی کرنا چاہتا ہے وہ اپنے نفس کو ناراض کرے اور جو اپنے نفس کو ناراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے رب کو راضی نہیں کر پاتا۔ اگر انسان دین کی بوجھ محسوس ہونے والی چیز چھوڑ دے گا تو قریب ہے کہ اس کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہے۔

(۳۶۳۱۷) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مُنَبِّهٍ يَقُولُ : إِنَّا نَجِدُ فِي الْكُتُبِ ، أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا عَبَدْتَنِي وَرَجَوْتَنِي فَإِنِّي غَافِرٌ لَكَ عَلَى مَا كَانَ ، وَحَقٌّ عَلَيَّ أَنْ لاَ أُضِلَّ عَبْدِي وَهُوَ حَرِيصٌ عَلَى الْهُدَى وَأَنَا الْحَكَمُ.

(۳۶۳۱۷) حضرت قاسم بن ابو بزہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن منبہ کو کہتے سنا کہ ہم نے (سابقہ) کتب میں یہ بات پائی ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! تم جب تک میری عبادت کرو اور مجھ سے امید رکھو تو جیسا بھی ہو میں تمہیں معاف کر دوں گا اور یہ بات مجھ پر حق ہے کہ میں اپنے اس بندے کو گمراہ نہ کروں جو بندہ ہدایت کا حریص ہو۔ میں حکم ہوں۔

(۳۶۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَدْعُو بِغَيْرِ عَمَلٍ مَثَلُ الَّذِي يَرْمِي بِغَيْرِ وَتَرٍ.

(۳۶۳۱۸) حضرت ابن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو آدمی بغیر عمل کے دعا کرتا ہے اس کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو کمان کے بغیر تیر پھینکتا ہے۔

(۳۶۳۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ :

أَوْحَى اللهُ إِلَى عُزَيْرٍ يَا عُزَيْرُ ، لَا تَحْلِفْ بِي كَاذِبًا فَإِنِّي لَا أَرْضَى عَمَّنْ يَحْلِفُ بِي كَاذِبًا ، يَا عُزَيْرُ بَرَّ ، وَالِدَيْكَ فَإِنَّهُ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ رَضِيت ، وَإِذَا رَضِيت بَارَكْت ، وَإِذَا بَارَكْت بَلَغَت النَّسْلَ الرَّابِعَ ، يَا عُزَيْرُ ، لَا تَعُقَّ وَالِدَيْكَ فَإِنَّهُ مَنْ يَعُقُّ وَالِدَيْهِ غَضِبْتُ وَإِذَا غَضِبْتُ لَعَنْت ، وَإِذَا لَعَنْت بَلَغَت النَّسْلَ الرَّابِعَ.

(۳۶۳۱۹) حضرت ابن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر کی طرف وحی کی۔اے عزیر! تم مجھ پر جھوٹی قسم نہ کھاؤ۔ کیونکہ جو مجھ پر جھوٹی قسم کھاتا ہے میں اس سے راضی نہیں ہوتا۔اے عزیر! تم اپنے والدین کی فرمانبرداری کرو۔ کیونکہ جو آدمی اپنے والدین کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ میں اس سے راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوتا ہوں، برکت دیتا ہوں۔اور جب میں برکت دیتا ہوں تو چوتھی نسل تک پہنچتی ہے۔اے عزیر! تم اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا۔ کیونکہ جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے۔تو میں (اس سے) ناراض ہوتا ہوں اور جب میں ناراض ہوتا ہوں تو لعنت کرتا ہوں اور جب میں لعنت کرتا ہوں تو وہ چوتھی نسل تک جاتی ہے۔

(۳۶۳۲۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا صَالِحٌ الْفَزَارِيّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُون ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ :قَالَ دَاوُد :يَا رَبِ ، ابْنُ آدَمَ لَيْسَ مِنْهُ شَعْرَةٌ إِلَّا تَحْتَهَا مِنْك نِعْمَةٌ ، وَفَوْقَهَا مِنْك نِعْمَةٌ ، فَمِنْ أَيْنَ يُكَافِؤكَ بِمَا أَعْطَيْتَهُ ، قَالَ :فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ :يَا دَاوُد ، إِنِّي أُعْطِي الْكَثِيرَ وَأَرْضَى بِالْيَسِيرِ ، أداء شَكَرَ ذَلِكَ لِي أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ مَا بِهِ مِنْ نِعْمَةٍ مِنِّي.

(۳۶۳۲۰) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد نے عرض کیا۔اے پروردگار! آدم کے بیٹے کے ہر بال کے نیچے بھی آپ کی نعمت ہے اور اس کے اوپر بھی ایک نعمت ہے۔پس وہ آپ کو، آپ کی عطاؤں کا بدلہ کہاں سے دیں گے؟ راوی کہتے ہیں۔اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو وحی کی۔ بیشک میں کثیر عطا کرتا ہوں اور تھوڑے پر راضی ہو جاتا ہوں۔میری ان نعمتوں کا ادائے شکر یہ ہے کہ یہ بات معلوم کی جائے کہ جو کوئی بھی نعمت ہے وہ میری طرف سے ہے۔

(۳۶۳۲۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ :أَعْطَى اللَّهُ مُوسَى نُورًا يَكُونُ لِغَيْرِهِ نَارًا ، قَالَ :فَدَعَا مُوسَى هَارُونَ ، فَقَالَ :إنَّ اللَّهَ وَهَبَ لِي نُورًا يَكُونُ لِغَيْرِي نَارًا ، وَإِنَّ مُوسَى وَهَبَهُ لِي ، وَإِنِّي أَهَبُهُ لَكُمَا قَالَ :فَكَانَ ابْنَا هَارُونَ يُقَرِّبَانِ الْقُرْبَانَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ، قَالَ :فأحدثا شَيْئًا فَنَزَلَتِ النَّارُ فَاحْتَرَقَا ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُمَا :يَا مُوسَى وَهَارُونُ ، كَذَا أَصْنَعُ بِمَنْ عَصَانِي مِنْ أَهْلِ طَاعَتِي فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِمَنْ عَصَانِي مِنْ أَهْلِ مَعْصِيَتِي.

(۳۶۳۲۱) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو ایسا نور دیا تھا جو دوسروں کے لیے آگ ہوتا تھا۔ راوی کہتے ہیں پھر موسیٰ نے حضرت ہارون کو بلایا اور کہا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا نور عطا کیا ہے جو دوسروں کے لیے آگ ہوتا ہے۔اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ مجھے ہدیہ کیا تھا اور میں یہ تم دونوں کو ہدیہ کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ہارون

کے دونوں بیٹے بنی اسرائیل کے لیے قربانی کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر ان دونوں نے کوئی بات نئی نکال دی تو آگ اتری اور ان کو جلا دیا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر ان سے کہا گیا۔ اے موسیٰ و ہارون! میرے اہل طاعت میں سے جو میری نافرمانی کرتا ہے میں اس کے ساتھ اسی طرح کرتا ہوں۔ تو پھر میں اپنے نافرمانوں میں سے نافرمانی کرنے والے کے ساتھ کیسا سلوک کروں گا؟''

(۳۶۳۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ عَبَدَ اللَّهَ زَمَانًا ، ثُمَّ طَلَبَ إِلَى اللهِ حَاجَةً وَصَامَ لِلَّهِ سَبْعِينَ سَبْتًا يَأْكُلُ كُلَّ سَبْتٍ إِحْدَى عَشَرَ مَرَّةً ، قَالَ : وَطَلَبَ إِلَى اللهِ حَاجَتَهُ فَلَمْ يُعْطِهَا ، فَأَقْبَلَ عَلَى نَفْسِهِ ، فَقَالَ : أَيَّتُهَا النَّفْسُ مِنْ قِبَلِكَ أُتِيتُ ، لَوْ كَانَ عِنْدَكِ خَيْرٌ لأُعْطِيتِ حَاجَتَكَ ، وَلَكِنْ لَيْسَ عِنْدَكِ خَيْرٌ ، قَالَ : فَنَزَلَ إِلَيْهِ سَاعَتَئِذٍ مَلَكٌ ، فَقَالَ لَهُ : يَا ابْنَ آدَمَ ، إِنَّ سَاعَتَكَ هَذِهِ الَّتِي أزريت عَلَى نَفْسِكَ فِيهَا خَيْرٌ مِنْ عِبَادَتِكَ كُلِّهَا الَّتِي مَضَتْ ، وَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ حَاجَتَكَ الَّتِي سَأَلْت.

(۳۶۳۲۲) حضرت ابن منبہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا اس نے ایک زمانہ اللہ کی عبادت کی۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت مانگی اور اس نے اللہ کے لیے ساٹھ ہفتے روزے رکھے۔ ہر ہفتہ گیارہ مرتبہ کھاتا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ اس نے اللہ سے کوئی حاجت مانگی اور اللہ تعالیٰ نے وہ حاجت اس کو نہ دی۔ چنانچہ وہ اپنے نفس کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے کہا۔ اے نفس! تیری وجہ سے مجھے دیا جاتا ہے۔ اگر تیرے پاس کوئی خیر ہوتی تو تجھے تیری حاجت دے دی جاتی۔ لیکن تیرے پاس کوئی خیر نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس اسی وقت ایک فرشتہ نازل ہوا اور اس نے اس آدمی کو کہا۔ اے آدم کے بیٹے! تیری یہ گھڑی جس میں تو نے اپنے نفس پر عتاب کیا وہ تیری سابقہ ساری عبادت سے بہتر ہے۔ تحقیق تجھے اللہ تعالیٰ نے تیری حاجت دے دی ہے۔

(۳۶۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ لاَ أَتَّهِمُ ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، أَنَّهُ جَلَسَ هُوَ وَطَاوُسٌ وَنَحْوُهُمَا مِنْ أَهْلِ ذَلِكَ الزَّمَانِ فَذَكَرُوا أَيُّ أَمْرِ اللهِ أَسْرَعُ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : قَوْلُ اللهِ كَلَمْحِ الْبَصَرِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : السَّرِيرُ حِينَ أُتِيَ بِهِ سُلَيْمَانُ ، فَقَالَ : ابْنُ مُنَبِّهٍ : أَسْرَعُ أَمْرِ اللهِ ، أَنَّ يُونُسَ عَلَى حَافَّةِ السَّفِينَةِ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى نُونٍ فِي نِيلِ مِصْرَ ، قَالَ : فَمَا خَرَّ مِنْ حَافَّتِهَا إِلاَّ فِي جَوْفِهِ.

(۳۶۳۲۳) حضرت ابن منبہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ، طاؤس اور ان جیسے اور اُس زمانہ کے لوگوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے آپس میں اس بات کا ذکر چھیڑا کہ کون سا امر خداوندی سب سے تیز تھا؟ تو ان میں سے بعض نے کہا: ارشاد خداوندی كَلَمْحِ الْبَصَرِ اور بعض نے کہا۔ تخت جب حضرت سلیمان کے پاس لایا گیا اس پر حضرت ابن منبہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے تیز ترین یہ تھا کہ حضرت یونس، کشتی کے کنارے پہ تھے جب اللہ تعالیٰ نے مصر کے نیل کی مچھلی کو حکم دیا۔ ابن منبہ کہتے ہیں۔ پس وہ کشتی کے کنارے سے مچھلی کے پیٹ میں جا کر گرے۔

(۳۶۳۲۴) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَبْسِيِّ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ جَدِّهِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: كَانَ عَلَى مُوسَى يَوْمَ نَاجَى رَبَّهُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ وَتُبَّانٌ مِنْ صُوفٍ وَقَلَنْسُوَةٌ مِنْ صُوفٍ.

(۳۶۳۲۴) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جس دن موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے درخت کے پاس مناجات کی تھی اس دن انہوں نے اُون کا جبہ، اُون کا جانگیا اور اُون کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

(۳۶۳۲۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ :قَالَ ابْنُ مُنَبِّهٍ :مِنْ خِصَالِ الْمُنَافِقِ أَنْ يُحِبَّ الْحَمْدَ وَيُبْغِضَ الذَّمَّ.

(۳۶۳۲۵) حضرت ابن عوف سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن منبہ نے فرمایا: منافق کی خصلتوں میں سے یہ بات ہے کہ وہ تعریف کو پسند کرتا ہے اور مذمت کو ناپسند کرتا ہے۔

(٦١) حدِيث أَبِي قِلابة رحمه الله

حضرت ابوقلابہ کا کلام

(۳۶۳۲٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ كِتَابِ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :مَثَلُ الْعُلَمَاءِ مَثَلُ النُّجُومِ الَّتِي يُهْتَدَى بِهَا ، وَالأَعْلاَمِ الَّتِي يُقْتَدَى بِهَا ، إِذَا تَغَيَّبَتْ عَنْهُمْ تَحَيَّرُوا ، وَإِذَا تَرَكُوهَا ضَلُّوا.

(۳۶۳۲٦) حضرت ابوقلابہ کی تحریر میں یہ بات تھی۔ فرمایا: علماء کی مثال، ان ستاروں کی مانند ہے جن سے راہ نمائی لی جاتی ہے۔ اور ان نشانیوں کی طرح ہے جن سے راہ یابی حاصل کی جاتی ہے۔ جب یہ ستارے لوگوں سے اوجھل ہو جاتے ہیں تو لوگ حیران ہو جاتے ہیں اور جب وہ ان ستاروں کو چھوڑ دیتے ہیں تو گمراہ ہو جاتے ہیں۔

(۳۶۳۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي دُعَائِهِ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الطَّيِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ ، وَأَنْ تَتُوبَ عَلَيَّ ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً أَنْ تَتَوَفَّانِي غَيْرَ مَفْتُونٍ.

(۳۶۳۲۷) حضرت ابوقلابہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں آپ سے طیبات کا سوال کرتا ہوں اور ترکِ منکرات کا سوال کرتا ہوں اور مسکینوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ آپ میری توبہ قبول کرلیں اور جب آپ اپنے بندوں کے ساتھ کسی آزمائش کا ارادہ کریں تو مجھے فتنہ میں مبتلا کیے بغیر موت دے دینا۔

(۳۶۳۲۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :إِنَّ اللَّهَ لَمَّا لَعَنَ إِبْلِيسَ سَأَلَهُ النَّظِرَةَ ، فَأَنْظَرَهُ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ، قَالَ :وَعِزَّتِكَ لاَ أَخْرُجُ مِنْ جَوْفِ ، أَوْ مِنْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ مَا دَامَ فِيهِ الرُّوحُ ، قَالَ :وَعِزَّتِي لاَ أَحْجُبُ عَنْهُ التَّوْبَةَ مَا دَامَ فِيهِ الرُّوحُ.

(۳۶۳۲۸) حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ابلیس کو اللہ تعالیٰ نے ملعون قرار دیا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے

مہلت مانگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو قیامت تک مہلت دے دی۔ ابلیس نے کہا: تیری عزت کی قسم! میں آدم کے بیٹے کے پیٹ یا دل میں تب تک رہوں گا جب تک اس میں روح ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری عزت کی قسم! جب تک اس میں روح ہوگی میں اس سے توبہ بند نہیں کروں گا۔

(٣٦٣٢٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ :قَالَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ :لَوْ كَانَ أَبُو قِلاَبَةَ مِنَ الْعُجْمِ كَانَ موبز موبزان.

(۳۶۳۲۹) حضرت مسلم بن یسار کہتے ہیں کہ اگر حضرت ابوقلابہ عجمیوں میں سے ہوتے تو قاضی القضاۃ ہوتے۔

(٣٦٣٣٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ سَمِعْت أَيُّوبَ وَذَكَرَ أَبَا قِلاَبَةَ ، فَقَالَ :كَانَ وَاللهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَذَوِي الأَلْبَابِ.

(۳۶۳۳۰) حضرت حماد بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ایوب کو کہتے سنا اور وہ حضرت ابوقلابہ کا ذکر کر رہے تھے۔ فرمایا: خدا کی قسم! وہ ذی عقل اور فقہاء میں سے تھے۔

(٣٦٣٣١) حَدَّثَنَا يَعْمُرُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :خَيْرُ أُمُورِكُمْ أَوْسَاطُهَا. (ابو نعيم ٢٨٦)

(۳۶۳۳۱) حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ تمہارے کاموں میں سے بہترین کام درمیانہ کام ہے۔

(٣٦٣٣٢) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ :مَا الْخَلْقُ فِي قَبْضَةِ اللهِ إلاَّ كَخَرْدَلَةٍ هَاهُنَا مِنْ أَحَدِكُمْ.

(۳۶۳۳۲) حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ ساری مخلوق اللہ کے قبضہ میں اس طرح ہے جیسے تم میں سے کسی کے سامنے رائی کا دانہ ہوتا ہے۔

(٣٦٣٣٣) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ إيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كَانَ أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُمْ ، يَعْنِي الْمَاضِينَ أَسْلَمَهُمْ صَدْرًا وَأَقَلَّهُمْ غِيبَةً.

(۳۶۳۳۳) حضرت ایاس بن معاویہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ پہلے لوگوں کے ہاں افضل وہ ہوتا تھا جو سب سے زیادہ سلیم الصدر، کم غیبت کرنے والا ہوتا تھا۔

(٣٦٣٣٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ الْقُرَشِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يَذْكُرُ فِي قَوْلِ اللهِ :﴿وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالأَسْحَارِ﴾ قَالَ :مَنْ شَهِدَ صَلاَةَ الصُّبْحِ.

(۳۶۳۳۴) حضرت عقبہ بن ابی یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن اسلم کو ارشادِ خداوندی ﴿وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالأَسْحَارِ﴾ کے بارے میں کہتے سنا۔ انہوں نے فرمایا: جو لوگ صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں۔

(٦٢) كلام الحسنِ البصريِّ رحمه الله

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا کلام

(٣٦٣٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا وقف عِنْدَ هَمِّهِ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَعْمَلُ حَتَّى يَهُمَّ ، فَإِنْ كَانَ خَيْرًا أَمْضَاهُ ، وَإِنْ كَانَ شَرًّا كَفَّ عَنْهُ.

(۳۶۳۳۵) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو اپنے قصد وارادہ پر کھڑا ہو جائے۔ کیونکہ جو بندہ بھی عمل کرتا ہے تو وہ ارادہ کرتا ہے۔ پھر اگر وہ ارادہ اچھا ہو تو بندہ اس کو گزرتا ہے اور اگر وہ ارادہ برا ہو تو بندہ اس سے رک جاتا ہے۔

(٣٦٣٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ شَيْءٍ ، فَقُلْتُ : إِنَّ الْفُقَهَاءَ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : وَهَلْ رَأَيْت فَقِيهًا بِعَيْنَيْك ، إِنَّمَا الْفَقِيهُ الزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا ، الْبَصِيرُ بِدِينِهِ ، الْمُدَاوِمُ عَلَى عِبَادَةِ رَبِّهِ.

(۳۶۳۳۶) حضرت عمران قصیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے کسی چیز کا سوال کیا تو میں نے کہا بے شک فقہاء یوں یوں کہتے ہیں۔ حضرت حسن نے فرمایا: کیا تو نے اپنی آنکھوں سے کوئی فقیر دیکھا ہے۔ فقیر تو وہ ہوتا ہے جو دنیا سے بے رغبت ہوتا ہے اور اپنے دین میں صاحب بصیرت ہوتا ہے اور اپنے رب کی عبادت پر مداومت کرنے والا ہوتا ہے۔

(٣٦٣٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ يُونُسَ قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ: لاَ يَزَالُ الْعَبْدُ بِخَيْرٍ مَا عَلِمَ مَا الَّذِي يُفْسِدُ عَلَيْهِ عَمَلَهُ ، قَالَ يُونُسُ : إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ يَرَى أَنَّهُ عَلَى حَقٍّ ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَغْلِبُ شَهْوَتُهُ.

(۳۶۳۳۷) حضرت یونس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا: بندہ تب خیر پر رہتا ہے جب تک وہ اپنے عمل کو خراب کرنے والی چیز کو جانتا ہے۔ حضرت یونس کہتے ہیں۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ حق پر ہیں اور بعض وہ ہوتے ہیں جن پر ان کی شہوت غالب ہوتی ہے۔

(٣٦٣٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، وَأَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ : قَلْبُ الْمُؤْمِنِ وَرَاءَ لِسَانِهِ ، فَإِذَا هَمَّ أحد كم بِأَمْرٍ تَدَبَّرَهُ ، فَإِنْ كَانَ خَيْرًا تَكَلَّمَ بِهِ ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ سَكَتَ ، وَقَلْبُ الْمُنَافِقِ عَلَى طَرَفِ لِسَانِهِ ، فَإِذَا هَمَّ بِشَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ وَأَبْدَاهُ.

(۳۶۳۳۸) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے۔ مومن کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہوتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ اس میں تدبر کرلے۔ پس اگر وہ خیر کا معاملہ ہو تو پھر اس کو بولے اور اگر اس کے علاوہ ہو تو خاموش رہے۔ اور منافق کا دل اس کی زبان کے کنارہ پر ہوتا ہے۔ پس وہ جب کسی شے کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے بول دیتا ہے اور ظاہر

کر دیتا ہے۔

(۳۶۳۳۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَحْسَنَ الظَّنَّ بِرَبِّهِ فَأَحْسَنَ الْعَمَلَ ، وَإِنَّ الْمُنَافِقَ أَسَاءَ الظَّنَّ بِرَبِّهِ فَأَسَاءَ الْعَمَلَ.

(۳۶۳۳۹) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک مومن اپنے رب کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہے تو عمل بھی اچھا کرتا ہے او منافق اپنے رب کے ساتھ برا گمان رکھتا ہے تو عمل بھی برا کرتا ہے۔

(۳۶۳٤۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَطْلُبُ الْعِلْمَ طَلَبًا لاَ يَضُرُّ بِالْعِبَادَةِ ، وَأَطْلُبُ الْعِبَادَةَ طَلَبًا لاَ يَضُرُّ بِالْعِلْمِ ، فَإِنَّ مَنْ عَمِلَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ.

(۳۶۳۴۰) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ علم کی طلب ایسی کرو جو عبادت کے لیے نقصان دہ نہ ہو۔ اور عبادت کی طلب ایسی کرو جو علم کے لیے نقصان دہ نہ ہو۔ کیونکہ جو شخص علم کے بغیر عمل کرتا ہے تو وہ صحیح کام سے زیادہ خراب کام کرتا ہے۔

(۳۶۳٤۱) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ رَجُلاً مَحْزُونًا.

(۳۶۳۴۱) حضرت یونس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن ایک غمگین آدمی تھے۔

(۳۶۳٤۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَقَدْ أَدْرَكْت أَقْوَامًا لاَ يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُسِرُّوا من الْعَمَلَ شَيْئًا إِلاَّ أَسَرُّوهُ.

(۳۶۳۴۲) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تحقیق میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو عملوں میں سے جس کو خفیہ کرنا چاہتے تھے اس کو خفیہ کر لیتے تھے۔

(۳۶۳٤۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الْحَسَنَةَ فَتَكُونُ نُورًا فِي قَلْبِهِ وَقُوَّةً فِي بَدَنِهِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ السَّيِّئَةَ فَتَكُونُ ظُلْمَةً فِي قَلْبِهِ وَوَهْنًا فِي بَدَنِهِ.

(۳۶۳۴۳) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک آدمی ایک نیکی کرتا ہے تو وہ آدمی کے دل میں نور اور اس کے بدن میں قوت بن جاتی ہے۔ اور بیشک آدمی ایک گناہ کرتا ہے تو وہ آدمی کے دل میں ظلمت اور اس کے بدن میں کمزوری بن جاتی ہے۔

(۳۶۳٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَوْا يَقُولُ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ : هَلْ أَتَاكَ أَنَّكَ وَارِدٌ ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، فَيَقُولُ : هَلْ أَتَاكَ أَنَّكَ خَارِجٌ مِنْهَا ؟ فَيَقُولُ : لاَ ، فَيَقُولُ : فَفِيمَ الضَّحِكُ إِذًا.

(۳۶۳۴۴) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام ؓ جب باہم ملتے تو ایک آدمی، اپنے ساتھی سے کہتا۔ کیا تمہیں یہ بات پہنچی ہے کہ تم وارد ہو گے۔ وہ کہتا ہے ہاں۔ پھر پہلا پوچھتا۔ کیا تمہیں یہ بات بھی پہنچی ہے کہ تم اس سے خارج ہو؟ وہ کہتا نہیں۔ اس پر پہلا کہتا۔ تو تب پھر کس بات کی وجہ سے ہنسی ہے؟''

(۳۶۳۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي دَاوُد صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ ، أَنَّ الْحَسَنَ ، قَالَ : وَايْمُ اللهِ مَا مِنْ عَبْدٍ قُسِمَ لَهُ رِزْقُ يَوْمٍ بِيَوْمٍ فَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ خُيِّرَ لَهُ إِلاَّ عَاجِزٌ ، أَوْ غَبِيُّ الرَّأْيِ.

(۳۶۳۴۵) حضرت حسن بصری کے ساتھی حضرت داود کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا: خدا کی قسم! کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جس کے لیے روز، روز کا رزق تقسیم کیا گیا ہے۔لیکن وہ اس بات کو نہیں جانتا کہ اس کے لیے بہتر کیا گیا ہے۔مگر عاجز اور کم ذہن۔

(۳۶۳۴۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : وَاللهِ مَا هِيَ بِأَشَرِّ أَيَّامِ الْمُؤْمِنِ أَيَّامٌ قُرِّبَ لَهُ فِيهَا مِنْ أَجَلِهِ وَذُكِّرَ مَا نَسِيَ مِنْ مَعَادِهِ وَكُفِّرَتْ بِهَا خَطَايَاهُ.

(۳۶۳۴۶) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! یہ مومن کے بدترین ایام نہیں ہوتے۔وہ ایام جس میں اس کے لیے اس کی مہلت کو قریب کیا جاتا ہے اور جس میں اس کو اپنے معاد میں سے بھولی ہوئی بات یاد آ جاتی ہے اور جن دنوں میں اس کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔

(۳۶۳۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَا رَأَيْت أَحَدًا أَشَدَّ تَوَلِّيًا مِنْ قَارِءٍ إِذَا تَوَلَّى.

(۳۶۳۴۷) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے قاری کے واپس پلٹنے سے زیادہ واپس پلٹنے والے کو نہیں دیکھا۔

(۳۶۳۴۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ قَالَ : عَلَى الصِّرَاطِ حَسَكٌ وَسَعْدَانُ ، الزَّلاَّلُونَ وَالزَّلاَّلاَتُ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ.

(۳۶۳۴۸) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: پلِ صراط پر کانٹے اور خاردار پودے ہیں۔اس دن پھسلنے والے مرد وعورت بہت زیادہ ہوں گے۔

(۳۶۳۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَطْلُبُ الْبَابَ مِنَ الْعِلْمِ فَيَعْمَلُ بِهِ فَيَكُونُ خَيْرًا لَهُ مِنَ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ لَهُ فَجَعَلَهَا فِي الآخِرَةِ.

(۳۶۳۴۹) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک آدمی علم کا ایک باب حاصل کرتا ہے پھر اس پر عمل کرتا ہے تو یہ اس کے لیے اس تمام دنیا سے بہتر ہے جو اس کو ملے اور وہ اس کو اپنی آخرت کے لیے دے دے۔

(۳۶۳۵۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ شُمَيْطِ بْنِ عَجْلاَنَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، أَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ : إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُصْبِحُ حَزِينًا وَيُمْسِي حَزِينًا ، وَيَكْفِيهِ مَا يَكْفِي الْعُنَيْزَةَ.

(۳۶۳۵۰) حضرت حسن فرماتے ہیں بلاشبہ مومن صبح بھی غمگین حالت میں کرتا ہے اور مومن شام بھی غمگین حالت میں کرتا ہے اور مومن کو وہی کافی ہے جو عنیزہ کو کافی ہوتا ہے۔

(۳۶۳۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حدثنا أَيُّوبُ ، قَالَ سَمِعْت الْحَسَنَ يَقُولُ : إِذَا رَأَيْت

الرَّجُلَ يُنَافِسُ فِي الدُّنْيَا فَنَافِسْهُ فِي الآخِرَةِ.

(۳۶۳۵۱) حضرت ایوب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سنا کہ جب تو کسی آدمی کو دنیا میں رغبت کرتا دیکھے تو تو اس سے آخرت میں رغبت کیا کر۔

(۳۶۳۵۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ : ﴿إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾ قَالَ : عَلِمُوا أَنَّ كُلَّ غَرِيمٍ مُفَارِقٌ غَرِيمَهُ إِلاَّ غَرِيمَ جَهَنَّمَ.

(۳۶۳۵۲) حضرت حسن سے ﴿إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا﴾ کے بارے میں روایت ہے کہتے ہیں جان لو کہ ہر قرض خواہ، اپنے مقروض کی جان چھوڑ دیتا ہے۔ سوائے جہنم کے غریم (قرض خواہ) کے۔

(۳۶۳۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ قُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾ قَالَ : أَفْسَدَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ فِي بَرِّ الأَرْضِ وَبَحْرِهَا بِأَعْمَالِهِمُ الْخَبِيثَةِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ يَرْجِعُ مَنْ بَعْدَهُمْ.

(۳۶۳۵۳) حضرت قرہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سنا: ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کے گندے عملوں کی وجہ سے خشک اور تر زمین میں ان کے لیے فساد برپا کر دیا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ یعنی ان کے بعد والے رجوع کریں۔

(۳۶۳۵٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : بَلَغَنِي ، أَنَّ فِي كِتَابِ اللهِ : ابْنَ آدَمَ ثِنْتَانِ جَعَلْتُهُمَا لَكَ وَلَمْ يَكُونَا لَكَ : وَصِيَّةٌ فِي مَالِكَ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ صَارَ الْمِلْكُ لِغَيْرِكَ ، وَدَعْوَةُ الْمُسْلِمِينَ لَكَ وَأَنْتَ فِي مَنْزِلٍ لاَ تَسْتَعْتِبُ فِيهِ مِنْ سوء ، وَلاَ تَزِيدُ فِي حَسَنٍ.

(۳۶۳۵۴) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ اللہ کی (کسی) کتاب میں ہے آدم کے بیٹے! میں نے دو چیزیں تیرے لیے کر دی ہیں لیکن وہ تیرے لیے نہیں ہیں۔ تیرے مال میں معروف طریقہ سے وصیت۔ جبکہ ملکیت غیر کو حاصل ہوتی ہے اور مسلمانوں کا تیرے لیے دعا کرنا۔ جبکہ تو ایسی جگہ ہوتا ہے نہ تو تو کسی برائی کی وجہ سے تھکتا ہے اور نہ کسی اچھائی میں بڑھتا ہے۔

(۳۶۳۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، فَقَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ وَجَدَ عَلَيْهِ الْحَسَنُ وَجْدًا شَدِيدًا ، فَكُلِّمَ فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ : مَا سَمِعْتُ اللَّهَ عَابَ الْحُزْنَ عَلَى يَعْقُوبَ.

(۳۶۳۵۵) حضرت یونس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت سعید بن حسن کی وفات ہوئی تو حضرت حسن پر اس کی وجہ سے بہت گہرا غم ہوا۔ چنانچہ ان سے اس حوالہ سے بات کی گئی۔ تو فرمایا: میں نے وہ حالت سن رکھی ہے جو اللہ نے حضرت یعقوب کے غم کے بارے بیان کی ہے۔

(۳۶۲۵۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الأَسَدِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ رَبَّ الأَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِي خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ بِكَ مُؤْمِنَةٌ : أَدْخِلْ عَلَيْهَا رَوْحًا مِنْ عِنْدِكَ وَسَلاَمًا منى اسْتَغْفَرَ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ مَاتَ مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ.

(۳۶۲۵۶) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص قبرستان میں جائے اور یہ کہے: اے اللہ! اے بوسیدہ جسموں کے پروردگار! اور ان بوسیدہ ہڈیوں کے پروردگار جو دنیا سے اس حالت میں نکلی تھیں کہ آپ پر ایمان رکھتی تھیں۔ آپ ان پر اپنی طرف سے رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ تو ایسے آدمی کے لیے پیدائش سے تب تک مرنے والا ہر مومن استغفار کرتا ہے۔

(۳۶۲۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إنَّ الْمُؤْمِنَ قَوَّامٌ عَلَى نَفْسِهِ يُحَاسِبُ نَفْسَهُ لِلَّهِ ، وَإِنَّمَا خَفَّ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَوْمٍ حَاسَبُوا أَنْفُسَهُمْ فِي الدُّنْيَا ، وَإِنَّمَا شَقَّ الْحِسَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَوْمٍ أَخَذُوا هَذَا الأَمْرَ عن غَيْرِ مُحَاسَبَةٍ ، إنَّ الْمُؤْمِنَ يَفْجَؤُهُ الشَّيْءُ فَيُعْجِبُهُ فَيَقُولُ : وَاللهِ إنِّي لأَشْتَهِيك وَإِنَّك لَمِنْ حَاجَتِي ، وَلَكِنْ وَاللهِ مَا مِنْ وُصْلَةٍ إلَيْك ، هَيْهَاتَ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ، وَيَفْرُطُ مِنْهُ الشَّيْءُ فَيَرْجِعُ إلَى نَفْسِهِ فَيَقُولُ : مَا أَرَدْت إلَى هَذَا ، مَا لِي وَلِهَذَا ، مَا لِي عدد غير هذا وَاللهِ لاَ أَعُودُ إلَى هَذَا أَبَدًا إنْ شَاءَ اللَّهُ ، إنَّ الْمُؤْمِنِينَ قَوْمٌ أَوْثَقَهُمُ الْقُرْآنُ وَحَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ هَلَكَتِهِمْ ، إنَّ الْمُؤْمِنَ أَسِيرٌ فِي الدُّنْيَا يَسْعَى فِي فِكَاكِ رَقَبَتِهِ ، لاَ يَأْمَنُ شَيْئًا حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ ، يَعْلَمُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ.

(۳۶۲۵۷) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں بیشک مومن اپنے نفس پر نگران ہوتا ہے اور وہ خدا کے لیے اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔ اور قیامت کے دن حساب انہی لوگوں پر ہلکا ہوگا جو دنیا میں اپنے نفسوں کا محاسبہ کریں گے اور قیامت کے دن حساب انہی لوگوں پر مشکل ہوگا جو اس بات کا محاسبہ نہیں کرتے۔ بیشک مومن کے پاس کوئی چیز اچانک آتی ہے تو وہ اس کو اچھی لگتی ہے اور وہ کہتا ہے۔ خدا کی قسم! مجھے تمہاری چاہت تھی۔ اور بیشک تم میری ضرورت کی چیز ہو۔ لیکن خدا کی قسم! تیری طرف کوئی رابطہ نہیں تھا۔

اور ایمان والے سے کوئی چیز ضائع ہوتی ہے تو وہ اپنے نفس کی طرف رجوع کرتا ہے اور کہتا ہے۔ میں نے تو اس کا ارادہ نہیں کیا تھا؟ مجھے اس سے کیا غرض ہے؟ میرے پاس اس کے علاوہ بھی ایک تعداد ہے۔ خدا کی قسم! میں اس کی طرف کبھی نہیں لوٹوں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ یقیناً اہل ایمان وہ لوگ ہیں جن کو قرآن نے پختہ کیا ہے اور ان کے اور ان کے ہلاک شدہ سامان کے درمیان حائل ہے۔ مومن دنیا میں قیدی ہوتا ہے جو اپنی گردن چھڑانے میں کوشاں رہتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ملنے تک کسی شے سے مامون نہیں ہوتا۔ وہ جانتا ہے کہ وہ اس سب میں قابل مواخذہ ہے۔

(۳۶۲۵۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ سَمِعْت عَبْدَ رَبِّهِ أَبَا كَعْبٍ يَقُولُ : سَمِعْت الْحَسَنَ يَقُولُ : الْمُؤْمِنُ فِي الدُّنْيَا كَالْغَرِيبِ لاَ يُنَافِسُ فِي عِزِّهَا ، وَلاَ يَجْزَعُ مِنْ ذُلِّهَا ، لِلنَّاسِ حَالٌ وَلَهُ حَالٌ ،

وَجِّهُوا هَذِهِ الْفُضُولَ حَيْثُ وَجَّهَهَا اللَّهُ.

حدثنا أبو عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۳۶۳۵۸) حضرت حسن فرماتے ہیں مومن دنیا میں مسافر کی طرح ہے جو دنیا کی عزت میں رغبت نہیں کرتا اور اس کی ذلت پر جزع نہیں کرتا۔ لوگوں کی ایک حالت ہوتی ہے اور اس کی بھی ایک حالت ہوتی ہے۔ ان برتریوں کو جس طرف اللہ نے متوجہ کیا ہے تم بھی ان کو اسی طرف متوجہ کر دو۔

(٣٦٣٥٩) حَدَّثَنَا عَفَّان ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ :إنَّ الإِيمَانَ لَيْسَ بِالتَّحَلِّي ، وَلاَ بِالتَّمَنِّي ، إنَّ الإِيمَانَ مَا وَقَرَ فِي الْقَلْبِ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ.

(۳۶۳۵۹) حضرت زکریا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن ؒ کو کہتے سنا کہ بے شک ایمان زینت اور تمنی کا نام نہیں ہے بلکہ ایمان وہ ہے جو دل میں بیٹھ جائے اور اس کی تصدیق عمل کرتا ہو۔

(٣٦٣٦٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ، قَالَ ، مَرَّ عَلَى الْحَسَنِ بِرْذَوْنٌ يُهَمْلِجُ ، فَقَالَ :أَوَّهْ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ السَّاعَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِغَمٍّ.

(۳۶۳۶۰) حضرت محمد بن جحادہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن کے پاس سے ایک غیر عربی گھوڑا ناز و نخرے سے چلتا ہوا گزرا تو آپ نے فرمایا: اوہ! کیا تو جانتا ہے کہ جب قیامت آئے گی تو غم کے ساتھ آئے گی۔

(٣٦٣٦١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَان ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إنَّ الْمُؤْمِنِينَ عَجَّلُوا الْخَوْفَ فِي الدُّنْيَا فَأَمَّنَهُمَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَإِنَّ الْمُنَافِقِينَ أَخَّرُوا الْخَوْفَ فِي الدُّنْيَا فَأَخَافَهُمَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۳۶۱) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بیشک اہل ایمان کے لیے دنیا میں پہلے ہی خوف مل جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن امن میں رکھے گا۔ اور بیشک منافقین نے خوف کو دنیا سے مؤخر کر دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن خوفزدہ کریں گے۔

(٣٦٣٦٢) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :عَمِلَ الْقَوْمُ وَلَمْ يَتَمَنَّوْا.

(۳۶۳۶۲) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے عمل کیا لیکن انہوں نے تمنا نہیں کی۔

(٣٦٣٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَان ، عَنْ مُبَارَكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ :إنَّ أَقْوَامًا بَكَتْ أَعْيُنُهُمْ وَلَمْ تَبْكِ قُلُوبُهُمْ، فَمَنْ بَكَتْ عَيْنَاهُ فَلْيَبْكِ قَلْبُهُ.

(۳۶۳۶۳) حضرت مبارک سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سنا۔ بیشک کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان کی آنکھیں روتی ہیں لیکن ان کے دل نہیں روتے۔ پس جس آدمی کی آنکھیں روئیں تو اس کا دل بھی رونا چاہیے۔

(٣٦٣٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَكْيَسُهُمْ مَنْ بَكَى.

(۳۶۳۶۴) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ پہلے لوگوں میں عقلمند ترین انسان وہ ہوتا تھا جو روتا تھا۔

(٣٦٣٦٥) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا يَبْذُلُونَ أَوْرَاقَهُمْ وَيَخْزُنُونَ أَلْسِنَتَهُمْ ، ثُمَّ أَدْرَكْتُ مِنْ بَعْدِهِمْ أَقْوَامًا خَزَّنُوا أَوْرَاقَهُمْ وَأَرْسَلُوا أَلْسِنَتَهُمْ.

(۳۶۳۶۵) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو اپنے اوراق خرچ کرتے تھے اور اپنی زبانیں محفوظ رکھتے تھے۔ پھر میں نے ان کے بعد ایسے لوگوں کو پایا جو اپنے اوراق کو محفوظ رکھتے تھے اور اپنی زبانوں کو بھیجتے تھے۔

(٣٦٣٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : حلَمَاءُ إِنْ جُهِلَ عَلَيْهِمْ لَمْ يَسْفَهُوا ، هَذَا نَهَارُهُمْ فَكَيْفَ لَيْلُهُمْ ، خَيْرُ لَيْلٍ أَجْرُوا دُمُوعَهُمْ عَلَى خُدُودِهِمْ وَصَفُّوا أَقْدَامَهُمْ يَطْلُبُونَ إِلَى اللهِ فِي فِكَاكِ رِقَابِهِمْ.

(۳۶۳۶۶) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حلماء (ایسے ہوتے ہیں کہ) اگر ان کے ساتھ جہالت کا مظاہرہ کیا جائے تو وہ بیوقوفی نہیں کرتے۔ یہ تو ان کا دن ہے۔ اور ان کی رات کیسی ہوتی ہے؟ بہترین رات۔ وہ اپنے آنسو، اپنی گالوں پر بہاتے ہیں اور اپنے قدموں سے صفیں بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے اپنی گردنوں کے چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔

(٣٦٣٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : مَا سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَتَمَثَّلُ بِبَيْتِ شِعْرٍ إِلاَّ هَذَا الْبَيْتَ :

لَيْسَ مَنْ مَاتَ فَاسْتَرَاحَ بِمَيِّتٍ إِنَّمَا الْمَيْتُ مَيِّتُ الأَحْيَاءِ.

ثُمَّ قَالَ : صَدَقَ وَاللهِ ، إِنَّهُ لَيَكُونُ حَي وَهُوَ مَيِّتُ الْقَلْبِ.

(۳۶۳۶۷) حضرت عاصم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کبھی کسی شعر کو مثال بیان کرتے نہیں سنا۔ سوائے اس شعر کے

صرف وہی میت نہیں جو مرگیا اور راحت پا گیا   میت تو وہ ہوتا ہے جو زندہ میں میت ہوتا ہے

پھر راوی کہنے لگے: خدا کی قسم! آپ نے سچ کہا۔ آپ زندہ تھے لیکن دل مردہ تھا۔

(٣٦٣٦٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : مَا زَالَ الْحَسَنُ يَبْتَغِي الْحِكْمَةَ حَتَّى نَطَقَ بِهَا.

(۳۶۳۶۸) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن مسلسل حکمت کو تلاش کرتے رہتے تھے۔ جب انہیں حکمت کی بات حاصل ہوتی تو اسے بیان فرماتے۔

(٣٦٣٦٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حدثنا أَيُّوبُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿لَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ﴾ قَالَ : هِيَ وَاللهِ لِكُلِّ وَاصِفٍ كَذُوبٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْوَيْلُ.

(۳۶۳۶۹) حضرت حسن سے ارشاد خداوندی ﴿لَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! یہ ہر جھوٹے واصف کے لیے قیامت تک ویل وادی ہے۔

(۳۶۳۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ ، قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ : إِنَّ الأَرْضَ لاَ تَسَعُهُمْ ، فَقَالَ : إِنِّي جَاعِلٌ مَوْتًا ، قَالَ : إِذًا لاَ يُهَنِّئُهُمَ الْعَيْشُ ، قَالَ : إِنِّي جَاعِلٌ أَمَلاً.

(۳۶۳۷۰) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی اولاد کو پیدا فرمایا۔ تو فرشتوں نے کہا: یہ لوگ زمین میں نہیں سما سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں موت کو بھی پیدا کرنے والا ہوں۔ فرشتوں نے کہا: تب تو پھر ان کی زندگی میں خوشگواری نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اُمید کو پیدا کرنے والا ہوں۔

(۳۶۳۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ.

(۳۶۳۷۱) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک گھڑی کا غور وفکر رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔

(۳۶۳۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ السَّعْدِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَتَمَثَّلُ هَذَا الْبَيْتَ :

يَسُرُّ الْفَتَى مَا كَانَ قَدَّمَ مِنْ تُقًى إِذَا عَرَفَ الدَّاءَ الَّذِي هُوَ قَاتِلُهُ

(۳۶۳۷۲) حضرت ابوسفیان سعدی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو یہ شعر بطور مثال پڑھتے سنا۔ ''جوان آدمی کو وہ نیک عمل جو اس نے آگے بھیجا خوش کر دے گا۔ جب وہ اس بیماری کو پہچان لے گا جو اس کے لیے قاتل ہے۔''

(۳۶۳۷۳) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَصْحَابِهِ : أَنْتُمْ فِي النَّاسِ كَمِثْلِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ ، قَالَ : ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ : وَهَلْ يَطِيبُ الطَّعَامُ إِلاَّ بِالْمِلْحِ ، ثُمَّ يَقُولُ الْحَسَنُ : فَكَيْفَ بِقَوْمٍ قَدْ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ.

(۳۶۳۷۳) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''تمہاری مثال لوگوں میں ایسی ہے جیسی کھانے میں نمک کی مثال ہوتی ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر حضرت حسن نے فرمایا: کھانا صرف نمک کے ساتھ ہی اچھا لگتا ہے؟ حضرت حسن فرماتے ہیں: اس قوم کی حالت کیسی ہوگی جس کا نمک چلا جائے؟''

(۳۶۳۷۴) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَدْرَكْتُهُمْ وَاللهِ إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَعِيشُ عُمْرَهُ مَا طُوِيَ لَهُ ثَوْبٌ قَطُّ ، وَلاَ أَمَرَ أَهْلَهُ بِصَنْعَةِ طَعَامٍ لَهُ قَطُّ ، وَلاَ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الأَرْضِ شَيْءٌ قَطُّ.

(۳۶۳۷۴) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے کہ ان میں سے ایک اپنی پوری عمر گزار دیتا لیکن اس کے کپڑوں کو کبھی نہیں لپیٹا جاتا تھا اور نہ ہی اس نے کبھی اپنے اہل کو کھانا بنانے کا کہا اور نہ ہی اس کے اور زمین کے درمیان کبھی کوئی چیز حائل ہوتی ہے۔

(۳۶۳۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَمَّا عُرِضَ عَلَى آدَمَ ذُرِّيَّتُهُ رَأَى

فَضْلَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ :رَبِّ لَوْ سَوَّيْت بَيْنَهُمْ ، قَالَ :يَا آدَم ، إنِّي أُحِبُّ أَنْ أُشْكَرَ ، يَرَى ذُو الْفَضْلِ فَضْلَهُ فَيَحْمَدُنِي وَيَشْكُرُنِي. (عبدالرزاق ۱۹۵۷۶)

(۳۶۳۷۵) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پر ان کی اولاد پیش کی گئی تو آپ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت والا دیکھا تو عرض کیا: اے میرے پروردگار! اگر آپ ان کے درمیان برابری فرما دیتے؟ ارشاد ہوا۔ اے آدم! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا شکر کیا جائے۔ فضیلت والا، اپنی فضیلت کو دیکھے تو میری تعریف کرے اور میرا شکر ادا کرے۔

(۳۶۳۷۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَام ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :مَا دَخَلَ بَيْتًا حِبَرَةٌ إِلاَّ دَخَلَتْهُ عَبْرَةٌ.

(۳۶۳۷۶) حضرت مسروق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جس گھر میں بھی خوشی داخل ہوتی ہے اس گھر میں غبار بھی داخل ہوتا ہے۔

(۳۶۳۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :مَا أَعْلَمُ رَجُلاً سَلَّمَهُ اللَّهُ مِنْ أُمُورِ النَّاسِ وَاسْتَقَامَ عَلَى طَرِيقَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ اسْتِقَامَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ.

(۳۶۳۷۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں کسی ایسے آدمی کو نہیں جانتی جس کو اللہ نے لوگوں کے معاملہ سے محفوظ رکھا ہو۔ اور وہ اپنے سے پہلوں کے طریقہ پر استقامت اختیار کیے ہو جس طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے استقامت فرمائی۔

(۳۶۳۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِمُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ :إنِّي لأُحِبُّك فِي اللهِ ، قَالَ :أَحَبَّك الَّذِي أَحْبَبْتنِي لَهُ.

(۳۶۳۷۸) حضرت سفیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت محمد بن واسع سے عرض کیا۔ میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا جس کی وجہ سے تو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ تجھ سے محبت کرے۔

(۳۶۳۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿ذَلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ﴾ قَالَ إذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ.

(۳۶۳۷۹) حضرت مجاہد سے ﴿ذَلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ فرماتے ہیں (یہ وہ دن ہے) جب اہل جنت، جنت میں اور اہل جہنم جہنم میں داخل ہوں گے۔

(۳۶۳۸۰) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، قَالَ ، مَا رَأَيْت حَيًّا أَكْثَرَ شَيْخًا فَقِهًا مُتَعَبِّدًا مِنْ بَنِي ثَوْرٍ.

(۳۶۳۸۰) حضرت ابن شبرمہ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کوئی قبیلہ بنو ثور سے زیادہ شیوخ فقہاء اور عابدین والا

نہیں دیکھا۔

(۳۶۳۸۱) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، قَالَ : كَانَ فِينَا ثَلاَثُونَ رَجُلا ، مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ دُونَ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ.

(۳۶۳۸۱) حضرت ابو یعلی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم میں تیس آدمی تھے۔ ان میں سے کوئی آدمی ربیع بن خثیم سے کم درجہ نہ تھا۔

(۳۶۳۸۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُتْبَةَ الأَسَدِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ أُتِيَ بِخَبِيصٍ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَقَالَ : هَذَا طَعَامُ الصِّبْيَانِ.

(۳۶۳۸۲) حضرت ابراہیم کے بارے میں روایت ہے کہ ان کے پاس حلوہ لایا گیا تو انہوں نے وہ نہ کھایا اور فرمایا: یہ بچوں کا کھانا ہے۔

(۳۶۳۸۳) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ الأَسَدِيِّ ، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : الإِيمَانُ عُرْيَانٌ ، وَلِبَاسُهُ التَّقْوَى ، وَمَالُهُ الْفِقْهُ ، وَزِينَتُهُ الْحَيَاءُ.

(۳۶۳۸۳) حضرت ابن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایمان برہنہ ہوتا ہے اور اس کا لباس تقوی ہے اور اس کا مال فقہ ہے اور اس کی زینت حیا ہے۔

(۳۶۳۸٤) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ ذَكَرَ اللَّهَ.

(۳۶۳۸۴) حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن میمون جب مسجد میں داخل ہوتے تو خدا یاد آ جاتا۔

(۳۶۳۸۵) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : إِذَا تَعَلَّمْت فَتَعَلَّمْ لِنَفْسِكَ ، فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ ذَهَبَتْ مِنْهُمَ الأَمَانَةُ ، قَالَ : وَكَانَ يَعُدُّ الْحَدِيثَ حَرْفًا حَرْفًا.

(۳۶۳۸۵) حضرت طاؤس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب تم علم حاصل کرو تو تم اپنی ذات کے لیے علم حاصل کرو۔ کیونکہ لوگوں میں سے امانت ختم ہوگئی ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ حدیث کو ایک ایک حرف کر کے شمار کرتے تھے۔

(۳۶۳۸٦) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ عنْ شَيْخٍ لَهُمْ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ السَّائِلَ يَقُولُ : مَنْ يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، هَذَا الْقَرْضُ الْحَسَنُ.

(۳۶۳۸۶) ایک شیخ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ جب کسی سوال کرنے والے کو سنتے جو کہتا کون اللہ کو قرض حسن دے گا۔ وہ فرماتے: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ یہ قرض حسن ہے۔

(۳۶۳۸۷) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الرَّبِيعِ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ يُحِبُّ الْحَلْوَى

فَيَقُولُ لَنَا : اصْنَعُوا لِي طَعَامًا فَنَصْنَعُ لَهُ طَعَامًا كَثِيرًا فَيَدْعُو فَرُّوخًا وَفُلَانًا فَيُطْعِمُهُمْ رَبِيعٌ بِيَدِهِ وَيَسْقِيهِمْ ، وَيَشْرَبُ هُوَ فَضْلَ شَرَابِهِمَا ، فَيُقَالُ لَهُ : مَا يَدْرِيَانِ هَذَانِ مَا تُطْعِمُهُمَا فَيَقُولُ : لَكِنَّ اللَّهَ يَدْرِي.

(۳۶۳۸۷) حضرت سریہ ربیع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خیثم کو حلوہ پسند تھا۔ پس وہ ہمیں کہتے۔ میرے لیے کھانا بناؤ۔ چنانچہ ہم ان کے لیے بہت زیادہ کھانا تیار کرتے۔ پھر وہ حضرت فروخ اور فلاں کو بلا لیتے۔ اور حضرت ربیع ان کو اپنے ہاتھ سے کھلاتے پلاتے۔ اور خود ان کا بچا ہوا مشروب پیتے۔ حضرت ربیع کو کہا گیا۔ ان دونوں کو کیا پتہ، آپ ان کو کیا کھلاتے ہیں؟ اس پر حضرت ربیع کہتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے۔

(۳۶۳۸۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ بختری الطَّائِيِّ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : اغْبِطَ الأَحْيَاءَ بِمَا تَغْبِطُ بِهِ الأَمْوَاتَ ، وَاعْلَمْ ، أَنَّ الْعِبَادَةَ لاَ تَصْلُحُ إِلاَّ بِزُهْدٍ وَذُلَّ عِنْدَ الطَّاعَةِ وَاسْتَصْعِبْ عند مَعْصِيَةٍ ، وَأَحِبَّ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ تَقْوَاهُمْ.

(۳۶۳۸۸) حضرت بختری طائی کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے۔ جن چیزوں کی وجہ سے مردے رشک کرتے ہیں اس کی وجہ سے زندے بھی رشک کریں۔ جان لو کہ عبادت زہد کے بغیر صحیح نہیں ہوتی اور نیکی کے وقت نرم ہو جا، گناہ کے وقت مشکل ہو جا اور لوگوں سے ان کے تقویٰ کے بقدر محبت کر۔

(۳۶۳۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يَقُولُ : أَقْرَأَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

(۳۶۳۸۹) حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی نے مسجد میں چالیس سال تک قرآن پڑھایا۔

(۳۶۳۹۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ : لَوْ كَانَ الْمُؤْمِنُ عَلَى قَصَبَةٍ فِي الْبَحْرِ لَقَيَّضَ اللَّهُ لَهُ مَنْ يُؤْذِيهِ.

(۳۶۳۹۰) حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر مومن، سمندر کے اندر ایک کنارے پر ہوگا تو اللہ تعالیٰ (وہاں پر بھی) اس چیز کو مقرر کریں گے جو اس کو تکلیف دے۔

(۳۶۳۹۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۳۹۱) حضرت ابن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن ظلمات کی شکل میں ہوگا۔

(۳۶۳۹۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُحَارِبٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ۲۴۴۷۔ مسلم ۱۹۹۶)

(۳۶۳۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ظلم قیامت کے دن ظلمات کی شکل میں ہوگا۔

(۳۶۳۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ :قَالَ لِي سَلْمَانُ :أَتَدْرِي مَا الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هُوَ ظُلْمُ النَّاسِ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا.

(۳۶۳۹۳) حضرت جریر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان نے مجھے پوچھا۔ کیا تو جانتا ہے کہ قیامت کے دن ظلمات کیا ہوں گی؟ یہ لوگوں کا دنیا میں باہم ظلم کرنا ہے۔

(۳۶۳۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَوْحَى اللَّهُ إِلَى دَاوُد عليه السلام :قُلْ لِلظَّلَمَةِ :لاَ يَذْكُرُونِي فَإِنَّهُ حَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أَذْكُرَ مَنْ ذَكَرَنِي ، وَإِنَّ ذِكْرِي إِيَّاهُمْ أَنْ أَلْعَنَهُمْ.

(۳۶۳۹۴) حضرت ابن عباس سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت داود کو اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ آپ ظالموں سے کہو۔ وہ مجھے یاد نہ کیا کریں۔ کیونکہ یہ مجھ پر حق ہے کہ جو مجھے یاد کرے میں اس کو یاد کروں اور ان ظالموں کو میرا یاد کرنا یہ ہے کہ میں ان پر لعنت کروں۔

(۳۶۳۹٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ بِجَادٍ ، قَالَ :أُنْذِرُكُمْ سَوْفَ أَقُومُ سَوْفَ أُصَلِّي سَوْفَ أَصُومُ.

(۳۶۳۹۵) حضرت ثمامہ بن بجاد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں تمہیں (ایسی بات کرنے سے) ڈراتا ہوں کہ میں عنقریب قیام کروں گا۔ میں عنقریب نماز پڑھوں گا۔ میں عنقریب روزہ رکھوں گا۔

(۳۶۳۹٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لاَ تُؤَخِّرْ عَمَلَ الْيَوْمِ لِغَدٍ فَإِنَّك لاَ تَدْرِي مَا فِي غَدٍ.

(۳۶۳۹۶) جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم آج کا کام کل پر نہ چھوڑو۔ کیونکہ تمہیں کل کے دن کیا ہونے والا ہے اس کا پتہ نہیں ہے۔

(۳۶۳۹۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٍ إِذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا أَخَذَه لاَ يَزِيدُ فِيهِ ، وَلاَ يَنقُصُ مِنهُ وَلا وَلاَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ.

(۳۶۳۹۷) حضرت ابوجعفر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں

تھا کہ جب وہ آپ ﷺ سے کوئی حدیث سنتا تو اس کو لے لیتا۔ نہ اس میں زیادتی کرتا اور نہ اس سے کمی کرتا اور نہ ہی حضرت عبداللہ بن عمر سے۔

(٣٦٣٩٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ :قَالَ لِي زِرٌّ :ارْحَلْ بِنَا إِلَى هَذَا الْمَسْجِدِ نُسَبِّحُ ، يَعْنِي نُصَلِّي.

(۳۶۳۹۸) حضرت موسیٰ بن قیس بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت زر نے فرمایا: ہمارے ساتھ اس مسجد میں چلو۔ تا کہ ہم نماز پڑھیں۔

(٣٦٣٩٩) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ﴿لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ﴾ قَالَ :أَصْحَابُ الْفَوَاحِشِ.

(۳۶۳۹۹) حضرت سلمہ بن کہیل سے ارشادِ خداوندی ﴿لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں (اس سے مراد) اصحاب الفواحش ہیں۔

(٣٦٤٠٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ (فَإِذَا جَائَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى) قَالَ :إِذَا قِيلَ :اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ.

(۳۶۴۰۰) حضرت عمرو بن قیس کندی سے روایت ہے: وہ ﴿فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ تب ہوگا جب ارشاد ہوگا کہ ان کو جہنم کی طرف لے جاؤ۔

(٣٦٤٠١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، قَالَ :مَرَّ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى الَّذِينَ يَنْفُخُونَ الْكِيرَ فَسَقَطَ.

(۳۶۴۰۱) حضرت ابوحیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا گزر اُن لوگوں پر سے ہوا جو دھونکنی میں پھونک رہے تھے تو آپ گر پڑے۔

(٣٦٤٠٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ :أَوْصِنِي ، فَقَالَ :أَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا ، وَخَالِقَ النَّاسَ خُلُقًا حَسَنًا.

(۳۶۴۰۲) حضرت حکیم بن جابر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا: تم مجھے وصیت کرو۔ اس نے کہا: گناہ، کے بعد نیکی کرو۔ یہ اس گناہ کو مٹا دے گی اور لوگوں سے اخلاق حسنہ کے ساتھ ملو۔

(٣٦٤٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ مِرْدَاسٍ الأَسْلَمِيِّ ، قَالَ :يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الأَوَّلُ فَالأَوَّلُ حَتَّى تَبْقَى حُثَالَةٌ كَحُثَالَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ لاَ يَعْبَأُ اللَّهُ بِهِمْ شَيْئًا. (بخاری ۴۱۵۶)

(۳۶۴۰۳) حضرت مرداس اسلمی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ نیک لوگ ایک ایک کر کے چلے جائیں گے یہاں تک کہ کھجور اور

جو کے بھوسہ کی طرح بھوسہ رہ جائے گا۔اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی پروانہ ہوگی۔

(٣٦٤٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ سَمِعْت زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يَقُولُ فِي هَذِهِ الآيَةِ ﴿لاَ تَخَافُوا وَلاَ تَحْزَنُوا﴾ قَالَ : لاَ تَخَافُوا مَا أَمَامَكُمْ ، وَلاَ تَحْزَنُوا عَلَى مَا خَلَفْتُمْ وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ، قَالَ : الْبُشْرَى فِي ثَلاَثَةِ مَوَاطِنَ : عِنْدَ الْمَوْتِ وَفِي الْقَبْرِ ، وَعِنْدَ الْبَعْثِ.

(٣٦٤٠٤) حضرت سفیان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن اسلم کو اس آیت ﴿لاَ تَخَافُوا مَا أَمَامَكُمْ﴾ کے بارے میں کہتے سنا کہ جو تمہارے آگے آنے والا ہے اس سے خوف نہ کھاؤ۔ اور جو پیچھے چھوڑ آئے ہو اس پر غم نہ کرو۔ وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ فرمایا: بشارت تین جگہوں پر ہوگی۔ موت کے وقت۔ قبر میں۔ جی اٹھنے کے وقت۔

(٣٦٤٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ وَزَهَّدَهُ فِي الدُّنْيَا وَبَصَّرَهُ عُيُوبَهُ ، وَمَنْ أُوتِيَهُنَّ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

(٣٦٤٠٥) حضرت محمد بن کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو دین میں سمجھ عطا کرتے ہیں اور دنیا سے بے رغبت بنا دیتے ہیں اور اس کو اپنے عیوب دکھا دیتے ہیں۔ جس شخص کو یہ چیزیں دے دی گئیں تو اس کو دنیا، آخرت کی خیر دے دی گئی۔

(٣٦٤٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُعْفِيٍّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : مَا جَائَتِ الصَّلاَةُ قَطُّ إِلاَّ وَأَنَا إِلَيْهَا بِالأَشْوَاقِ ، وَلاَ جَائَتْ قَطُّ إِلاَّ وَأَنَا مُسْتَعِدٌّ.

(٣٦٤٠٦) حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ نماز جب بھی آتی ہے تو مجھے اس کا شوق ہوتا ہے اور نماز جب بھی آتی ہے تو میں تیار ہوتا ہوں۔

(٣٦٤٠٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، أَنَّهُ قَالَ : انْظُرَ الَّذِي تُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مَعَكَ فِي الآخِرَةِ فَقَدِّمْهُ الْيَوْمَ ، وَانْظُرَ الَّذِي تَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ مَعَكَ ثُمَّ فَاتْرُكْهُ الْيَوْمَ.

(٣٦٤٠٧) حضرت ابوحازم کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: تم دیکھو کہ جس چیز کو تم آخرت میں اپنے ساتھ ہونا پسند کرتے ہو تو پھر تم اس کو آج ہی آگے بھیج دو۔ اور تم اس چیز کو دیکھو جس کا تم وہاں ساتھ ہونا پسند نہیں کرتے تو اس کو تم آج ہی ترک کردو۔

(٣٦٤٠٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ : كُنْت أَمْشِي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَلاَ أَدُلُّك عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ. (ابن ماجه ٣٨٢٥۔ احمد ١٣٥)

(٣٦٤٠٨) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا۔ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

پیچھے چل رہا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کا نہ بتاؤں؟" میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

(٣٦٤٠٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عن أبي موسى قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِي وَأَنَا خَلْفَهُ ، وَأَنَا أَقُولُ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ، فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ : أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

(۳۶۴۰۹) حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ میں آپ کے پیچھے تھا اور آپ نے مجھے سنا کہ میں کہہ رہا ہوں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں ایک خزانہ کا نہ بتاؤں؟" میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

(٣٦٤١٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدِينِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ : لَقِيتُ أَبَا أَيُّوبَ الأَنْصَارِيَّ ، فَقَالَ لِي : أَلَا آمُرُكَ بِمَا أَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَإِنَّهُ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ.

(طبرانی ۳۹۰۰)

(۳۶۴۱۰) حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میری حضرت ابوایوب انصاری سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے کہا۔ کیا میں تمہیں اس کام کا نہ کہوں جس کا مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے کہا تھا؟ یہ کہ میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کثرت سے کہا کروں۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(٣٦٤١١) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ تُكْثِرُونَ مِنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. (طبرانی ۴۸۸۵۔ عبد بن حمید ۲۴۹)

(۳۶۴۱۱) حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ "کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کا نہ بتاؤں؟ تم لوگ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. کثرت سے پڑھا کرو۔

(٣٦٤١٢) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ كُمَيْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ.

(نسائی ۱۰۱۹۰۔ احمد ۵۲۰)

(۳۶۴۱۲) حضرت ابوہریرہ، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(٣٦٤١٣) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ.

(احمد ۲۲۸۔ طبرانی ۳۷۱)

(۳۶۴۱۳) حضرت معاذ بن جبل، جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ. جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(٣٦٤١٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : انْظُرْ كُلَّ عَمَلٍ كَرِهْتَ الْمَوْتَ مِنْ أَجْلِهِ فَاتْرُكْهُ ثُمَّ لاَ يَضُرُّكَ مَتَى مَا مِتَّ.

(۳۶۴۱۴) حضرت ابوحازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم ہر اس عمل کو دیکھو جس کی وجہ سے تم موت کو ناپسند کرتے ہو۔ پس تم اس کو چھوڑ دو۔ پھر تم جب بھی مرو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

(٣٦٤١٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ قَالَ : يَسِيرُ الدُّنْيَا يُشْغِلُ عَنْ كَثِيرِ الآخِرَةِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكَ تَجِدُ الرَّجُلَ يَشْغَلُ نَفْسَهُ بِهَمِّ غَيْرِهِ حَتَّى لَهُوَ أَشَدُّ اهْتِمَامًا مِنْ صَاحِبِ الْهَمِّ بِهَمِّ نَفْسِهِ.

(۳۶۴۱۵) حضرت ابوحازم کے بارے میں روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے۔ تھوڑی سی دنیا، بہت زیادہ آخرت سے مشغول کر دیتی ہے۔ پھر فرمایا: تم ایسے آدمی کو پاؤ گے جو غیر کی فکر میں اپنے آپ سے مشغول ہوگا۔ جبکہ اس کو دوسرے کی فکر سے زیادہ اپنے نفس کی فکر رکھنی چاہیے تھی۔

(٣٦٤١٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، أَنَّهُ قَالَ : تَجِدُ الرَّجُلَ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي ، فَإِذَا قِيلَ لَهُ : تُحِبُّ الْمَوْتَ ، قَالَ : لاَ ، وَكَيْفَ ، وَعِنْدِي مَا عِنْدِي ، فَيُقَالُ لَهُ : أَفَلاَ تَتْرُكُ مَا تَعْمَلُ بِهِ مِنَ الْمَعَاصِي ، فَقَالَ : مَا أُرِيدُ تَرْكَهُ ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَمُوتَ حَتَّى أَتْرُكَهُ.

(۳۶۴۱۶) حضرت ابوحازم کے بارے میں روایت ہے وہ کہا کرتے تھے کہ تم ایک آدمی کو دیکھتے ہو جو گناہ کر رہا ہے۔ پس جب اس سے کہا جائے تمہیں موت پسند ہے؟ وہ کہتا ہے۔ نہیں اور کیسے پسند ہو جبکہ میرے پاس جو ہے وہ ہے۔ پھر اس سے کہا جائے۔ کیا تم ان گناہ کے عملوں کو ترک نہیں کرتے؟ تو وہ کہتا ہے میں ان کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اور میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ میں مر جاؤں۔ یہاں تک کہ میں ان کو چھوڑ دوں۔

(٣٦٤١٧) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾ قَالَ : تَرْصُدُهُمْ وَاللهِ ، قَالَ : وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَمُرُّ إِذِ اسْتَقْبَلَهُ آخَرُ ، قَالَ : أَبَلَغَكَ أَنَّ بِالطَّرِيقِ رَصَدًا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَخُذْ حَذَرَكَ إِذًا.

(۳۶۴۱۷) حضرت حسن سے ارشادِ خداوندی ﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! جہنم، مجرموں کا گھات لگائے گی۔ فرمایا کہ اسی دوران ایک آدمی گزر رہا ہوگا کہ اس کے سامنے ایک آدمی آئے گا اور (اس سے) کہے گا۔ کیا تمہیں یہ بات پہنچی ہے کہ راستہ میں گھات لگا ہوا ہے؟ وہ کہے گا۔ ہاں۔ پہلا آدمی کہے گا۔ پھر تم اپنا بچاؤ کرو۔

(۳٦٤١٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا سِنَانٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ وَعَيْنَاهُ تَسِيلاَنِ وَشَفَتَاهُ تَحَرَّكُ.

(۳۶۴۱۸) حضرت حسین بن علی بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسنان کو جمعہ کے دن دیکھا کہ ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں اور ان کے ہونٹ حرکت کررہے تھے۔

(۳٦٤١٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : لاَ يَكُونُ الرَّجُلُ تَقِيًّا حَتَّى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ أَشَدَّ مِنْ مُحَاسَبَةِ الرَّجُلِ شَرِيكَهُ حَتَّى يَنْظُرَ مِنْ أَيْنَ مَطْعَمُهُ وَمَشْرَبُهُ وَمَكْسَبُهُ.

(۳۶۴۱۹) حضرت میمون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی آدمی تب تک متقی نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے نفس سے اس سے بھی سخت محاسبہ نہ کرے جیسا وہ اپنے شریک سے کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ دیکھے کہ اس کا کھانا، اس کا پینا، اس کا لباس کہاں سے ہے؟"

(۳٦٤٢٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لاَ يُبْخَسُونَ﴾ قَالَ : مَنْ عَمِلَ لِلدُّنْيَا وُفِّيهِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۶۴۲۰) حضرت سعید بن جبیر سے ارشادِ خداوندی ﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لاَ يُبْخَسُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص دنیا کے لیے عمل کرتا ہے تو اس کو دنیا میں ہی اس کا پورا بدلہ دے دیا جاتا ہے۔

(۳٦٤٢١) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : قَالُوا لاِبْنِ الْمُنْكَدِرِ : أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : إِدْخَالُ السُّرُورِ عَلَى الْمُؤْمِنِ ، قَالُوا : فَمَا بَقِيَ مِمَّا تَسْتَلِذُّ ، قَالَ : الإِفْضَالُ عَلَى الإِخْوَانِ.

(۳۶۴۲۱) حضرت سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابن المنکدر سے پوچھا آپ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ انہوں نے فرمایا: مومن کو خوش کرنا۔ لوگوں نے پوچھا وہ کون سی چیز باقی رہ گئی ہے جس سے آپ لذت حاصل کریں؟ انہوں نے فرمایا: بھائیوں کا اکرام۔

(۳٦٤٢٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : دَخَلَ قَيْسُ بْنُ السَّكَنِ الْمَسْجِدَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ وَيَقُولُ : أَجْدَبَ الْمَسْجِدُ أَجْدَبَ الْمَسْجِدُ.

(۳۶۴۲۲) حضرت عمارہ بن عمیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت قیس بن سکن مسجد میں داخل ہوئے اور دیکھنے لگ گئے پھر فرمایا: مسجد قحط زدہ ہوگئی، مسجد قحط زدہ ہوگئی۔

(٣٦٤٢٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ : قَالَ لِي : لَوْ رَأَيْتَ قَوْمًا رَأَيْتهمْ لَتَقَطَّعَتْ كَبِدُك عَلَيْهِمْ.

(۳۶۴۲۳) حضرت مالک بن مغول، حضرت ابوحصین کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے کہا: اگر تم ان لوگوں کو دیکھ لیتے جن کو میں نے دیکھا ہے تو تم ان پر اپنا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے کر لیتے۔

(٣٦٤٢٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : اكْتُمْ حَسَنَاتِكَ أَكْثَرَ مِمَّا تَكْتُمُ سَيِّئَاتِك.

(۳۶۴۲۴) حضرت ابوحازم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تم اپنی نیکیوں کو اس سے زیادہ چھپاؤ کہ جتنا تم اپنی برائیوں کو چھپاتے ہو۔

(٣٦٤٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : مَنْ قَرَأَ مِئَتَيْ آيَةٍ وَهُوَ يَنْظُرُ فِي الْمُصْحَفِ لَمْ يَجِءْ أَحَدٌ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ بِأَفْضَلَ مِنْهُ.

(۳۶۴۲۵) حضرت عمرو بن قیس سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص قرآن پاک کی دوصد آیات کی تلاوت اس طرح کرتا ہے کہ وہ قرآن کو دیکھ رہا ہوتا ہے تو کوئی آدمی اس دن اس شخص سے افضل کام کرنے والا نہیں ہوتا۔

(٣٦٤٢٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ : مَا رَأَيْت أَحَدًا أَعْلَمَ بِفُتْيَا مِنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، وَسَمِعْته يَقُولُ : مَا أَمْلِكُ مِنَ الدُّنْيَا شَيْئًا إِلاَّ حِمَارًا.

(۳۶۴۲۶) حضرت عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے بڑا عالم فتویٰ نہیں دیکھا اور میں نے انہیں یہ کہتے سنا کہ میں دنیا میں سے صرف ایک گدھے کا مالک ہوں۔

(٣٦٤٢٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى فِي قَوْلِهِ : ﴿أَلاَ إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ قَالَ : هُمَ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللَّهُ.

(۳۶۴۲۷) حضرت ابوالضحیٰ سے ارشاد خداوندی ﴿أَلاَ إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ کے بارے میں روایت ہے کہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہیں جب دیکھا جائے تو خدا یاد آجائے۔

(٣٦٤٢٨) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ مَا لَهُ عِنْدَ اللهِ فَلْيَنْظُرْ مَا لِلنَّاسِ عِنْدَهُ.

(۳۶۴۲۸) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جس آدمی کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ وہ اللہ کے پاس موجود اپنی حالت کو دیکھے تو اس کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کے پاس لوگوں کی کیا حالت ہے۔

(٣٦٤٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : ﴿إِلاَّ أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ﴾ قَالَ : الْمَوْتُ.

(۳۶۴۲۹) حضرت مجاہد سے ﴿إِلاَّ أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: یہ موت ہے۔

(٣٦٤٣٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَالِمٍ ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ قَالَ : الْيَقِينُ : الْمَوْتُ.

(۳۶۴۳۰) حضرت سالم سے ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: الْيَقِينُ سے مراد موت ہے۔

(٣٦٤٣١) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ الرَّبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ جَاؤُوهُ بِرَمْلٍ ، أَوِ اشْتُرِيَ لَهُ رَمْلٌ فَطُرِحَ فِي بَيْتِهِ ، أَوْ فِي دَارِهِ ، يَعْنِي يَجْلِسُ عَلَيْهِ.

(۳۶۴۳۱) حضرت ربیع بن منذر، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم کے پاس لوگ کنکریاں لے کر آئے یا ان کے لیے کنکریاں خریدی گئیں پس یہ ان کے گھر یا ان کے کمرہ میں ڈالی گئیں۔ یعنی وہ اس پر بیٹھتے تھے۔

(٣٦٤٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سُرِّيَّةِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَتْ : كَانَ عَمَلُ الرَّبِيعِ سِرًّا.

(۳۶۴۳۲) حضرت ربیع بن خثیم کی سریہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ حضرت ربیع کا عمل مخفی ہوتا تھا۔

(٣٦٤٣٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ﴾ قَالَ : مَا يَسِيلُ بَيْنَ جِلْدِ الْكَافِرِ وَلَحْمِهِ.

(۳۶۴۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ارشادِ خداوندی ﴿مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ یہ وہ پانی ہے جو کافر کی جلد اور اس کے گوشت کے درمیان چلتا ہے۔

(٣٦٤٣٤) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ : ﴿يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي﴾ قَالَ : عَلِمَ وَاللهِ ، أَنَّهُ صَادِفٌ هُنَاكَ حَيَاةً طَوِيلَةً لاَ مَوْتَ فِيهَا آخِرَ مَا عَلَيْهِ.

(۳۶۴۳۴) حضرت حسن سے ﴿يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں۔ خدا کی قسم! اس کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ ایسی زندگی کے قریب ہے کہ جس میں آخر کار موت نہیں ہے۔

(٣٦٤٣٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ مَلِكًا مِنْ تِلْكَ الْمُلُوكِ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ ، فَأَطَافَ بِهِ أَهْلُ مَمْلَكَتِهِ فَقَالُوا : لِمَنْ تَدَعُ الْعِبَادَ وَالْبِلاَدَ بَعْدَكَ ؟ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا الْقَوْمُ ، لاَ تَجْهَلُوا فَإِنَّكُمْ فِي مِلْكِ مَنْ لاَ يُبَالِي أَصَغِيرٌ أُخِذَ مِنْ مِلْكِهِ ، أَوْ كَبِيرٌ.

(۳۶۴۳۵) حضرت حسن سے روایت ہے کہ بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ تھا۔ اس کی موت کا وقت آیا تو اس کے اہل مملکت اس کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ آپ، اپنے بعد شہروں اور لوگوں کو کس کے لیے چھوڑ رہے ہیں؟ تو اس بادشاہ نے جواب دیا۔ اے لوگو! تم جاہل نہ رہنا۔ تم سب اس ذات کی ملکیت میں ہو جس کو اس کی پرواہ نہیں ہے کہ اس کی ملک سے یہ چیز

کوئی چھوٹا لے یا کوئی بڑا لے۔

(٣٦٤٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ يَزَالُ الْعَبْدُ بِخَيْرٍ إِذَا قَالَ لِلَّهِ وَإِذَا عَمِلَ لِلَّهِ.

(۳۶۴۳۶) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب تک آدمی اللہ کے لیے کہتا ہے اور جب تک آدمی اللہ کے لیے عمل کرتا ہے تب تک وہ خیر پر رہتا ہے۔

(٣٦٤٣٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ ، إِنَّ لَكَ سِرًّا ، وَإِنَّ لَكَ عَلاَنِيَةً ، فَسِرُّكَ أَمْلَكُ بِكَ مِنْ عَلاَنِيَتِكَ ، وَإِنَّ لَكَ عَمَلاً وَإِنَّ لَكَ قَوْلاً فَعَمَلُكَ أَمْلَكُ بِكَ مِنْ قَوْلِكَ.

(۳۶۴۳۷) حضرت ابوالاشہب بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سنا: اے آدم کے بیٹے! تیرا ایک پوشیدہ حال ہے اور ایک تیرا ظاہری حال ہے۔ پس تیرا پوشیدہ حال، تیرے ظاہر سے زیادہ تیرے قبضہ میں ہے۔ ایک تیرا عمل ہے اور ایک تیرا قول ہے۔ پس تیرا عمل، تیرے قول سے زیادہ تیرے قبضہ میں ہے۔

(٣٦٤٣٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، قَالَ سَمِعْت الْحَسَنَ يَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ ، تُبْصِرُ الْقَذَى فِي عَيْنِ أَخِيكَ وَتَدَعُ الْجِذْلَ مُعْتَرِضًا فِي عَيْنِكَ.

(۳۶۴۳۸) حضرت ابوالاشہب بیان کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن کو کہتے سنا۔ اے ابن آدم! تجھے اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا دکھائی دیتا ہے اور اپنی آنکھ میں موجود شہتیر بھی تو چھوڑ دیتا ہے۔

(٣٦٤٣٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، أَنَّ أَبَا الْبُخْتَرِيِّ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا إِذَا سَمِعَ أَحَدُهُمْ يُثْنَى عَلَيْهِ ، أَوْ دَخَلَهُ عُجْبٌ ثَنَى مَنْكِبَيْهِ ، وَقَالَ : خَشَعْتُ لِلَّهِ.

(۳۶۴۳۹) حضرت عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوالبختری اور ان کے ساتھی جب کسی کو اپنے بارے میں تعریف کہتے سنتے یا انہیں عجب محسوس ہوتا تو وہ اپنے کندھوں کو موڑ لیتے اور کہتے۔ میں اللہ کے لیے خشوع کرتا ہوں۔

(٣٦٤٤٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ قِيلَ لِلْحَسَنِ : يَا أَبَا سَعِيدٍ ، أَيَنَامُ الشَّيْطَانُ ، قَالَ : لَوْ غَفَلَ لَوَجَدَهَا كُلُّ مُؤْمِنٍ مِنْ قَلْبِهِ.

(۳۶۴۴۰) حضرت ثابت سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن سے پوچھا گیا۔ اے ابوسعید! کیا شیطان سوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر وہ غافل ہوتا تو اس بات کو ہر مومن اپنے دل میں محسوس کرتا۔

(٣٦٤٤١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، قَالَ سَمِعْت الْحَسَنَ ، أَنَّهُ قَالَ : لِلشَّرِّ أَهْلٌ وَلِلْخَيْرِ أَهْلٌ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا كُفِيَهُ.

(۳۶۴۴۱) حضرت ابوالاشہب بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بیان کرتے ہیں۔ شر کے اہل بھی ہیں اور خیر کے اہل بھی ہیں۔ جو شخص کسی چیز کو چھوڑ دیتا ہے تو اس کو اس کی کفایت ہو جاتی ہے۔

(٣٦٤٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : وَاللهِ مَا اسْتَقَرَّ لِعَبْدٍ ثَنَاءٌ فِي الأَرْضِ حَتَّى يَسْتَقِرَّ لَهُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ.

(۳۶۴۴۲) حضرت کعب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! کسی بندہ کی تعریف زمین میں نہیں ٹھہرتی یہاں تک کہ وہ اس کے لیے آسمان میں قرار پکڑ لیتی ہے۔

(٣٦٤٤٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا جُوَيْبِرٌ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي مُوسَى : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْقُوَّةَ فِي الْعَمَلِ أَنْ لاَ تُؤَخِّرُوا عَمَلَ الْيَوْمِ لِغَدٍ فَإِنَّكُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ تَدَارَكَتْ عَلَيْكُمَ الأَعْمَالُ فَلَمْ تَدْرُوا أَيُّهَا تَأْخُذُونَ فَأَضَعْتُمْ ، فَإِذَا خُيِّرْتُمْ بَيْنَ أَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا لِلدُّنْيَا وَالآخَرُ لِلآخِرَةِ فَاخْتَارُوا أَمْرَ الآخِرَةِ عَلَى أَمْرِ الدُّنْيَا ، فَإِنَّ الدُّنْيَا تَفْنَى ، وَإِنَّ الآخِرَةَ تَبْقَى ، كُونُوا مِنَ اللهِ عَلَى وَجَلٍ وَتَعَلَّمُوا كِتَابَ اللهِ فَإِنَّهُ يَنَابِيعُ الْعِلْمِ وَرَبِيعُ الْقُلُوبِ.

(۳۶۴۴۳) حضرت ضحاک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ کو تحریر فرمایا: اما بعد! بیشک عمل میں قوت ہے۔ تم آج کا کام کل پر نہ چھوڑنا۔ کیونکہ تم جب اس طرح کرو گے تو بہت سے اعمال تمہارے اوپر جمع ہو جائیں گے۔ تمہیں پتہ نہیں چلے گا کہ تم ان میں سے کس کو لو۔ پھر تم ضیاع کرو گے۔ پس جب تمہیں دو کاموں کے درمیان اختیار دیا جائے۔ ان میں سے ایک دنیا کے لیے ہو۔ اور دوسرا آخرت کے لیے ہو۔ تو تم آخرت کے کام کو دنیا کے کام پر ترجیح دو۔ کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے اور تم اللہ کی طرف سے خوف پر رہو۔ اور تم اللہ کی کتاب سیکھو۔ کیونکہ وہ علم کے چشمے ہیں اور دلوں کی بہار ہے۔

(٣٦٤٤٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ قَابُوسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَنْ رَاءَى رَاءَى اللَّهُ بِهِ.

(۳۶۴۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جو شخص ریاکاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ دکھلاوا کریں گے۔

(٣٦٤٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا رَاءَى بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ أُحْبِطَ مَا كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ.

(۳۶۴۴۵) حضرت عبداللہ بن ابی زکریا سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ جب آدمی اپنے کسی عمل میں ریاکاری کرتا ہے تو اس کے اس سے پہلے والے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔

(٣٦٤٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْعَلَقِيَّ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعُ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ. (بخاری ۶۴۹۹۔ مسلم ۲۲۸۹)

(۳۶۴۴۶) حضرت جندب علقی فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ناموری چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرتے ہیں اور جو شخص ریاکاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دکھلاوا کرتے ہیں۔

(٣٦٤٤٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا رَزِينٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعُ اللَّهُ بِهِ ، وَمَنْ يُرَاءِ يُرَاءِ اللَّهُ بِهِ ، وَمَنْ تَوَاضَعَ تَخَشُّعًا رَفَعَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ تَعَظَّمَ تَطَاوُلاً وَضَعَهُ اللَّهُ.

(۳۶۴۴۷) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جو شخص ناموری چاہتا ہے تو اللہ اس کو رسوائی دیتے ہیں اور جو شخص ڈر کر تواضع اختیار کرتا ہے اللہ اس کو بلند کرتے ہیں اور جو دراز ہو کر بڑا بننا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گرا دیتے ہیں۔

(٣٦٤٤٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ شَيْخٍ يُكَنَّى أَبَا يَزِيدَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ يُسَمِّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ سَامِعَ خَلْقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ. (احمد ٢٢٣)

(۳۶۴۴۸) حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص لوگوں میں ناموری چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ساری مخلوق میں رسوا کرے گا اور اس کو حقیر اور صغیر کریں گے۔

(٣٦٤٤٩) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ رَاءى رَاءى اللَّهُ بِهِ. (ترمذی ٢٣٨١- ابن ماجه ٤٢٠٦)

(۳۶۴۴۹) حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ناموری چاہتا ہے تو اللہ اس کو رسوا کر دیتا ہے اور جو شخص ریاکاری کرتا ہے تو اللہ اس کے ساتھ دکھلاوا کرتا ہے۔

(٣٦٤٥٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :لَقَدْ أَدْرَكْت أَقْوَامًا مَا كَانُوا يَشْبَعُونَ ذَلِكَ الشِّبَعَ ، إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَأْكُلُ حَتَّى إِذَا رُدَّ نَفَسُهُ أَمْسَكَ ذَابِلاً نَاحِلاً مُقْبِلاً عَلَى شَأْنِهِ.

(۳۶۴۵۰) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تحقیق میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو اس طرح سے پیٹ سیراب کر کے نہیں کھاتے تھے۔ وہ لوگ کھانا کھانے کے بعد بھی کمزور، نحیف اور پہلے کی طرح چست ہوتے تھے۔

(٣٦٤٥١) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ :كُنَّا إِذَا دَخَلْنَا عَلَى الْحَسَنِ خَرَجْنَا ، وَمَا نَعُدُّ الدُّنْيَا شَيْئًا.

(۳۶۴۵۱) حضرت اشعث سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ہم حضرت حسن کے پاس جاتے تو ہم اس حال میں باہر آتے کہ ہم دنیا کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔

(٣٦٤٥٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ :﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾ قَالَ : مِنَ الإِيمَانِ.

(۳۶۴۵۲) حضرت حسن سے قرآن مجید کی آیت ﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے مراد ایمان سے محروم ہونا ہے۔

(٣٦٤٥٣) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَالَ الْحَسَنُ :مِنْ أَشْرَاطِ ، أَوِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْتُ خِيَارَكُمْ فَيَلْقُطُهُمْ كَمَا يَلْقُطُ أَحَدُكُمْ أَطَايِبَ الرُّطَبِ مِنَ الطَّبَقِ.

(۳۶۴۵۳) حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا: قرب قیامت کی علامات میں سے یہ بات ہے کہ موت تم میں سے بہتر لوگوں کو آئے اور ان کو اس طرح اُچک لے جس طرح تم میں سے کوئی پلیٹ میں سے عمدہ کھجوریں اٹھالیتا ہے۔

(٣٦٤٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَلاَّمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، قَالَ :قَالَ الْحَسَنُ :أَهِينُوا الدُّنْيَا فَوَاللهِ لأَهْنَأُ مَا تَكُونُ إِذَا أَهَنْتَهَا.

(۳۶۴۵۴) حضرت سلام بن مسکین سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے فرمایا: تم دنیا کی اہانت کرو۔ خدا کی قسم! یہ تم پر اتنی ہی ہلکی ہوگی جتنا تم اس کو ہلکا کرو گے۔

(٣٦٤٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :صَوَامِعُ الْمُؤْمِنِينَ بُيُوتُهُمْ.

(۳۶۴۵۵) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اہل ایمان کے عبادت خانے ان کے گھر ہیں۔

(٣٦٤٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ﴾ قَالَ :الْجَنَّةُ ﴿وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ﴾ قَالَ :النَّارُ.

(۳۶۴۵۶) حضرت حسن سے ارشادِ خداوندی ﴿فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد جنت ہے۔ اور ﴿وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ﴾ سے مراد جہنم ہے۔

(٣٦٤٥٧) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي﴾ قَالَ :عَلِمَ وَاللهِ أَنَّهُ صَادِفٌ هُنَاكَ حَيَاةً طَوِيلَةً لاَ مَوْتَ فِيهَا آخر ما عَلَيْهِ.

(۳۶۴۵۷) حضرت حسن سے ارشادِ خداوندی ﴿يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الإِنْسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! وہ یہ بات جان لے گا کہ یہاں ایسی لمبی زندگی شروع ہونے والی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔

(٣٦٤٥٨) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ أَمْرَ دُنْيَاهُمْ ، لَيْسَ لِلَّهِ فِيهِ حَاجَةٌ ، فَلاَ تُجَالِسُوهُمْ.

(۳۶۴۵۸) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ اپنی مسجدوں میں اپنی دنیا کے امور کی بات کریں گے۔ اس میں خدا کے لیے کوئی حاجت نہیں ہوگی۔ پس تم ان کی مجلس اختیار نہ کرنا۔

(٣٦٤٥٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَلاَ يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى﴾

قَالَ :عَنَى بِهِ شَقَاءَ الدُّنْيَا فَلاَ تَلْقَى ابْنَ آدَمَ إِلاَّ شَقِيًّا نَاصِبًا.

(۳۶۴۵۹) حضرت حسن سے ارشاد خداوندی ﴿فَلاَ يُخْرِ جَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَى﴾ کے بارے میں روایت ہے وہ کہتے ہیں۔اس سے خدا کی مراد "دنیا کی بدبختی" ہے۔پس تو کسی ابن آدم کو نہیں ملے گا مگر یہ کہ وہ بدبخت اور نامراد ہوگا۔

(٣٦٤٦٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَرَأَ الْحَسَنُ هَذِهِ الآيَةَ ﴿وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا﴾ قَالَ : مَا أَسْمَعُهُ ذَكَرَ فِي وَلَدِهِمَا خَيْرًا ، حَفِظَهُمَا اللَّهُ بِحِفْظِ أَبِيهِمَا.

(۳۶۴۶۰) حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے یہ آیت ﴿وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا﴾ تلاوت کی۔ فرمایا: میں نے یہ بات سنی کہ اللہ نے ان کے بچے میں خیر کا ذکر کیا ہو۔اللہ نے ان کی حفاظت ان کے والد کی وجہ سے فرمائی۔

(٣٦٤٦١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ثَمَنُ الْجَنَّةِ.

(۳۶۴۶۱) حضرت حسن سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ جنت کی قیمت ہے۔

(٣٦٤٦٢) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، أَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يَقُولُ :اتَّقَوْا فِيمَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَأَحْسَنُوا فِيمَا رَزَقَهُمْ.

(۳۶۴۶۲) حضرت اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے کہ حضرت حسن کہا کرتے تھے۔جو چیز اللہ نے لوگوں پر حرام کی ہے وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جو چیز اللہ نے لوگوں کو دی ہے اس میں اچھائی کرتے ہیں۔

(٣٦٤٦٣) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً﴾ قَالَ فِي الدُّنْيَا الْعِلْمُ وَالْعِبَادَةُ ، وَفِي الآخِرَةِ الْجَنَّةُ.

(۳۶۴۶۳) حضرت حسن سے ارشادِ باری تعالیٰ ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً﴾ کے بارے میں روایت ہے۔فرمایا: دنیا میں علم اور عبادت اور آخرت میں جنت۔

(٣٦٤٦٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿وَلاَ تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾ قَالَ :قَدِّمَ الْفَضْلَ وَأَمْسِكْ مَا يُبَلِّغُكَ.

(۳۶۴۶۴) حضرت حسن سے ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَلاَ تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾ کے بارے میں روایت ہے فرمایا: اضافی چیز آگے بھیج دو اور اتنی چیز روکو جو تمہیں (منزل پر) پہنچادے۔

(٣٦٤٦٥) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ﴾ قَالَ :عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۶۴۶۵) حضرت حسن سے ارشادِ باری تعالیٰ ﴿يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ﴾ کے بارے میں روایت ہے۔ فرمایا: قیامت کے دن پل صراط پر یہ ہوگا۔

(٣٦٤٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِی الأَشْهَبِ ، قَالَ : قَرَأَ الْحَسَنُ حَتَّى بَلَغَ : ﴿وَلاَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ قَلِيلاً﴾ قَالَ : إِنَّمَا قَلَّ لأَنَّهُ كَانَ لِغَيْرِ اللهِ.

(۳۶۴۶۶) حضرت ابوالاشہب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے قرأت شروع کی یہاں تک کہ ﴿وَلاَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ قَلِيلاً﴾ تک پہنچے۔ فرمایا: یہ تھوڑے صرف اس لیے ہیں کہ یہ غیر اللہ کے لیے (بہت) ہوتے ہیں۔

(٣٦٤٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِی الأَشْهَبِ ، قَالَ : قَرَأَ الْحَسَنُ : ﴿التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ﴾ قَالَ : تَابُوا مِنَ الشِّرْكِ وَبَرِئُوا مِنَ النِّفَاقِ.

(۳۶۴۶۷) حضرت ابوالاشہب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن نے قرآن مجید کی آیت ﴿التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ﴾ تلاوت کی تو فرمایا: انہوں نے شرک سے توبہ کی اور وہ نفاق سے بری ہوئے۔

(٣٦٤٦٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ بَشِيرُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : الْعُلَمَاءُ ثَلاَثَةٌ : مِنْهُمْ عَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَلِغَيْرِهِ فَذَلِكَ أَفْضَلُهُمْ وَخَيْرُهُمْ ، وَمِنْهُمْ عَالِمٌ لِنَفْسِهِ فَحَسَنٌ ، وَمِنْهُمْ عالِمٌ لاَ لِنَفْسِهِ ، وَلاَ لِغَيْرِهِ فَذَلِكَ شَرُّهُمْ.

(۳۶۴۶۸) حضرت حسن فرماتے ہیں۔ علماء تین طرح کے ہیں۔ بعض وہ علماء ہیں جو اپنے نفس کے لیے اور دوسروں کے لیے عالم ہیں۔ یہ علماء میں سے افضل اور بہتر ہیں۔ اور بعض وہ علماء ہیں جو اپنے نفس کے لیے عالم ہیں۔ یہ بھی بہتر ہیں۔ اور بعض علماء وہ ہیں جو نہ اپنے نفس کے لیے ہیں اور نہ کسی غیر کے لیے۔ یہ علماء میں سے بدترین ہیں۔

(٣٦٤٦٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ إِمَامًا لأَهْلِهِ إِمَامًا لحيه إِمَامًا لِمَنْ وَرَاءَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ شَیْءٌ يُؤْخَذُ عَنْكَ إِلاَّ كَانَ لَكَ فِيهِ نَصِيبٌ.

(۳۶۴۶۹) حضرت حسن سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم میں سے جو شخص اس بات کی صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ اپنے اہل کا، اپنے قبیلہ کا، وران سے آگے والے لوگوں کا امام ہو تو اس کو یہ کام کرنا چاہیے۔ کیونکہ تم سے جو چیز بھی لی جائے گی اس میں تمہارا حصہ ہوگا۔

(٣٦٤٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَدْرَكْت أَقْوَامًا يَعْزِمُونَ عَلَى أَهَالِيهِمْ أَنْ لاَ يَرُدُّوا سَائِلاً.

(۳۶۴۷۰) حضرت حسن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو اپنے گھر والوں کو اس بات پر پکا کرتے تھے کہ وہ کسی سائل کو واپس نہیں کریں گے۔

(٣٦٤٧١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ تَلاَ : ﴿وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِی كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِی السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا﴾ الآيَةَ ، قَالَ : كَانَ حُوتٌ حَرَّمَهُ اللَّهُ عليهم فِی يَوْمٍ وَأَحَلَّهُ لَهُمْ فِی سِوَى ذَلِكَ ، فَكَانَ يَأْتِيهِمْ فِی الْيَوْمِ الَّذِی حُرِّمَ عَلَيْهِمْ كَأَنَّهُ الْمَخَاضُ ، مَا يَمْتَنِعُ مِنْ

أَحَدٍ ، فَجَعَلُوا يَهُمُّونَ وَيُمْسِكُونَ حَتَّى أَخَذُوهُ فَأَكَلُوا وَاللهِ بِهَا أَوْخَمَ أَكْلَةً أَكَلَهَا قَوْمُ لُوطٍ أَبْقَى خِزْيًا فِي الدُّنْيَا وَأَشَدَّ عُقُوبَةً فِي الآخِرَةِ ، وَايْمُ اللهِ لَلْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللهِ مِنْ حُوتٍ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ جَعَلَ مَوْعِدَ قَوْمِي السَّاعَةَ ، وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ.

(۳۶۴۷۱) حضرت حسن کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے ﴿وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا﴾ پوری آیت تلاوت کی۔ تو فرمایا: یہ ایک مچھلی تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک دن ان پر حرام کیا تھا اور اس کے علاوہ بقیہ دنوں میں اس کو لوگوں کے لیے حلال کیا تھا۔ پس یہ مچھلی ان کے پاس اس دن حاملہ اونٹنی کی طرح کی آ جاتی تھیں۔ جو کسی کو نہیں روکتی تھی۔ چنانچہ ان لوگوں نے ارادہ کیا اور (اس کو) روکنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ اس کو پکڑ لیتے اور پھر کھا لیتے۔ خدا کی قسم! اس کھانے سے بڑھ کر کوئی کھانا نہیں ہے جو لوگوں نے کبھی کھایا ہو۔ اس نے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں شدید ترین عذاب کو چھوڑ دیا۔ اور خدا کی قسم! مومن تو خدا کے ہاں مچھلی سے زیادہ حرمت رکھتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے قیامت کے دن کا وعدہ کر رکھا ہے اور قیامت زیادہ وحشت ناک اور ہو کر رہنے والی ہے۔

(۳۶۴۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ ، أَنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهِ أَظُنُّهُ قَالَ خَيْرًا ، جَعَلَ لَهُ زَاجِرًا مِنْ نَفْسِهِ يَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ ، وَيَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

(۳۶۴۷۲) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ یہ بات کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے لیے اس کے اپنے نفس کی طرف سے ایک زاجر مقرر کر دیتے ہیں جو اس کو خیر کا حکم دیتا ہے اور اس کو منکر سے روکتا ہے۔

(۳۶۴۷۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا كُلْثُومُ بْنُ جَبْرٍ ، قَالَ : كَانَ الْمُتَمَنِّي بِالْبَصْرَةِ يَقُولُ : فِقْهُ الْحَسَنِ وَوَرَعُ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ وَعِبَادَةُ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ وَحِلْمُ ابْنِ يَسَارٍ.

(۳۶۴۷۳) حضرت کلثوم بن جبیر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ بصرہ میں متمنی کہا کرتا تھا۔ حضرت حسن کی فقہ، حضرت محمد بن سیرین کا ورع، حضرت طلق بن حبیب کی عبادت اور ابن یسار کا حلم (بے مثال) ہے۔

(۳۶۴۷۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُوَرِّقًا الْعِجْلِيَّ يَقُولُ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْقَهَ فِي وَرَعِهِ ، وَلاَ أَوْرَعَ فِي فِقْهِهِ مِنْ مُحَمَّدٍ ، وَقَالَ أَبُو قِلاَبَةَ : اصْرِفُوهُ حَيْثُ شِئْتُمْ فَتَجِدُونَهُ أَشَدَّكُمْ وَرَعًا وَأَمْلَكَكُمْ لِنَفْسِهِ.

(۳۶۴۷۴) حضرت مورق عجلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد رحمہ اللہ سے بڑھ کر اپنی فقہ میں پرہیزگاری کرنے والا، اور اپنی پرہیزگاری میں فقہ رکھنے والا نہیں دیکھا۔ حضرت ابوقلابہ کہتے ہیں۔ تم اس کو جہاں بھی پھیر دو۔ تو وہ تم اس کو سب سے زیادہ

پرہیزگاری کرنے والا اور تم میں سے اپنے نفس کا سب سے زیادہ مالک ہوگا۔

(٣٦٤٧٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : لاَ أَعْلَمُ الدرن مِنَ الدِّينِ.

(۳۶۴۷۵) حضرت محمد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں دین میں کوئی میل کچیل نہیں جانتا۔

(٣٦٤٧٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَلْحَةَ الْخُزَاعِيُّ ، قَالَ : إِنَّ نَفْسَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَتْ أَهْوَنَ عَلَيْهِ فِي ذَاتِ اللهِ مِنْ نَفْسِ ذُبَابٍ.

(۳۶۴۷۶) حضرت عمران بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن میسب کا نفس، اللہ کے معاملہ میں ان پر مکھی سے بھی زیادہ ہلکا تھا۔

(٣٦٤٧٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي مَجْلِسِهِ : اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ.

(۳۶۴۷۷) حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن میسب اپنی مجلس میں اکثر یہ کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! سلامتی فرما۔ اے اللہ! سلامتی فرما۔

(٣٦٤٧٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : مَا نَظَرَ اللَّهُ إِلَى الْجَنَّةِ قَطُّ إِلاَّ ، قَالَ : طِبْتِ لأَهْلِكَ فَازْدَادَتْ عَلَى مَا كَانَتْ طِيبًا حَتَّى يَدْخُلَهَا أَهْلُهَا. (طبرانی ۵۷)

(۳۶۴۷۸) حضرت کعب کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف کبھی نہیں دیکھا مگر یہ کہ فرمایا: تم اپنے اہل کے لیے اچھی ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ اپنی اچھائی کے باوجود مزید اچھی ہوتی ہے یہاں تک کہ اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(٣٦٤٧٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيمُ : يَا رَبِّ ، إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ لاَ أَرَى أَحَدًا فِي الأَرْضِ يَعْبُدُكَ غَيْرِي ، فَبَعَثَ اللَّهُ مَلاَئِكَةً تُصَلِّي مَعَهُ وَتَكُونُ مَعَهُ.

(۳۶۴۷۹) حضرت کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے عرض کیا۔ اے پروردگار! مجھے اس بات سے غم ہوتا ہے کہ روئے زمین پر میرے علاوہ تیری عبادت کوئی نہ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا جو حضرت ابراہیم کے ساتھ ہوتے تھے اور ان کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

(٣٦٤٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلاَّ مُتَعَلِّمَ خَيْرٍ ، أَوْ مُعَلِّمَهُ.

(۳۶۴۸۰) حضرت کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ سارا کچھ ملعون ہے سوائے خیر کے سیکھنے اور سکھانے والے کے۔

(٣٦٤٨١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ أَنَّ كَعْبًا قَالَ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ﴾ قَالَ : عَلَى مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا.

(۳۶۴۸۱) حضرت مطرف سے روایت ہے کہ حضرت کعب نے ارشادِ خداوندی (وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ) کے بارے میں فرمایا: چالیس سال کی مسافت تک۔

(٣٦٤٨٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : يُؤْتَى بِالرَّئِيسِ فِي الْخَيْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالَ لَهُ : أَجِبْ رَبَّك ، فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ فَلاَ يُحْجَبُ عَنْهُ ، فَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَرَى مَنْزِلَهُ وَمَنَازِلَ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ كَانُوا يُجَامِعُونَهُ عَلَى الْخَيْرِ وَيُعِينُونَهُ عَلَيْهِ ، فَيُقَالَ لَهُ : هَذِهِ مَنْزِلَةُ فُلاَنٍ وَهَذِهِ مَنْزِلَةُ فُلاَنٍ ، فَيَرَى مَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ ، وَيَرَى مَنْزِلَتَهُ أَفْضَلَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ ، وَيُكْسَى مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ ، ويغلّفه مِنْ رِيحِ الْجَنَّةِ ، وَيُشْرِقُ وَجْهُهُ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْقَمَرِ ، قَالَ هَمَّامٌ : أَحْسَبُهُ ، قَالَ : لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، قَالَ : فَيَخْرُجُ فَلاَ يَرَاهُ أَهْلُ مَلأٍ إِلاَّ قَالُوا : اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ، حَتَّى يَأْتِيَ أَصْحَابَهُ الَّذِينَ كَانُوا يُجَامِعُونَهُ عَلَى الْخَيْرِ وَيُعِينُونَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ : أَبْشِرْ يَا فُلاَنُ ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعَدَّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ كَذَا ، وَأَعَدَّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ كَذَا وَكَذَا ، فَمَا زَالَ يُخْبِرُهُمْ بِمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ حَتَّى يَعْلُوَ وُجُوهَهُمْ مِنَ الْبَيَاضِ مِثْلُ مَا عَلاَ وَجْهَهُ ، فَيَعْرِفُهُمَ النَّاسُ بِبَيَاضِ وُجُوهِهِمْ فَيَقُولُونَ : هَؤُلاَءِ أَهْلُ الْجَنَّةِ ، وَيُؤْتَى بِالرَّئِيسِ فِي الشَّرِّ فَيُقَالَ لَهُ : أَجِبْ رَبَّك ، فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ فَيُحْجَبُ عَنْهُ وَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى النَّارِ ، فَيَرَى مَنْزِلَتَهُ وَمَنَازِلَ أَصْحَابِهِ ، فَيُقَالَ : هَذِهِ مَنْزِلَةُ فُلاَنٍ وَهَذِهِ مَنْزِلَةُ فُلاَنٍ ، فَيَرَى مَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِيهَا مِنَ الْهَوَانِ ، وَيَرَى مَنْزِلَتَهُ شَرًّا مِنْ مَنَازِلِهِمْ ، قَالَ : فَيَسْوَدُّ وَجْهُهُ وَتَزْرَقُ عَيْنَاهُ ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ قَلَنْسُوَةٌ مِنْ نَارٍ ، فَيَخْرُجُ فَلاَ يَرَاهُ أَهْلُ مَلاَ إِلاَّ تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْهُ ، فَيَأْتِي أَصْحَابَهُ الَّذِينَ كَانُوا يُجَامِعُونَهُ عَلَى الشَّرِّ وَيُعِينُونَهُ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَيَقُولُونَ : نَعُوذُ بِاللهِ مِنْك ، قَالَ : فَيَقُولُ : مَا أَعَاذَكُمَ اللَّهُ مِنِّي ، فَيَقُولُ لَهُمْ : أَمَا تَذْكُرُ يَا فُلاَنُ كَذَا وَكَذَا ، فَيُذَكِّرُهُمَ الشَّرَّ الَّذِي كَانُوا يُجَامِعُونَهُ وَيُعِينُونَهُ عَلَيْهِ ، فَمَا يَزَالَ يُخْبِرُهُمْ بِمَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ فِي النَّارِ حَتَّى يَعْلُوَ وُجُوهَهُمْ مِنَ السَّوَادِ مِثْلُ مَا عَلاَ وَجْهَهُ ، فَيَعْرِفُهُمَ النَّاسُ بِسَوَادِ وُجُوهِهِمْ فَيَقُولُونَ : هَؤُلاَءِ أَهْلُ النَّارِ.

(۳۶۴۸۲) حضرت کعب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن خیر میں سرداری کرنے والے ایک سردار کو لایا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا۔ اپنے رب کو جواب دو۔ پھر اس کو اس کے رب کی طرف لے جایا جائے گا اور اس سے حجاب نہیں کیا جائے گا۔ پھر اس کو جنت کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا چنانچہ وہ اپنی اور اپنے ساتھ خیر کے کاموں میں معاونت اور ہاتھ بٹانے والوں کی منزلیں دیکھے گا۔ اور اس کو کہا جائے گا یہ فلاں کی منزل ہے اور یہ فلاں کی منزل ہے۔ چنانچہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت

میں عزت ومقام تیار کیا ہوگا یہ اس کو دیکھے گا۔ اور یہ اپنی منزل کو دیگر لوگوں کی منزلوں سے افضل دیکھے گا۔ اور اس کو جنت کے کپڑے پہنائے جائیں گے۔ اور اس کے سر پر تاج رکھا جائے گا اور اس پر جنت کی ہوا چڑھائی جائے گی۔ اور اس کے چہرے کو اتنا چمکایا جائے گا کہ وہ چاند کی طرح ہو جائے گا ہمام راوی کا کہنا ہے۔ میرے خیال میں استاد نے کہا تھا۔ ماہِ تمام کی طرح ...... ہو جائے گا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر وہ باہر آئے گا۔ اس کو جو لوگ بھی دیکھیں گے وہ یہی کہیں گے۔ اے اللہ اس کو ان میں سے کر دے یہاں تک کہ یہ ان لوگوں کے پاس آئے گا جو اس کے ساتھ کارِ خیر میں معاونت اور شرکت کرتے تھے۔ اور کہے گا۔ اے فلاں! تجھے خوشخبری ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے جنت میں ایسی ایسی تیاری کر رکھی ہے۔ اور تیرے لیے جنت میں یہ، یہ تیار کیا ہے۔ پس وہ ان لوگوں کو ان نعمتوں کے بارے میں بتا تا رہے گا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت میں بنا رکھی ہیں یہاں تک کہ ان کے چہروں پر بھی ایسی ہی سفیدی چڑھ جائے گی جیسی اس کے چہرے پر چڑھی ہوئی ہوگی۔ چنانچہ لوگ انہیں ان کے چہروں کی سفیدی سے پہچانیں گے اور کہیں گے۔ یہ لوگ اہل جنت ہیں۔

(اور شریروں کے سردار کو لایا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا۔ تو اپنے رب کو جواب دے۔ پس اس کو اس کے رب کی طرف لے جایا جائے گا۔ پھر اس سے پردہ کر دیا جائے گا اور اس کو جہنم کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا اور وہ (وہاں) اپنی اور اپنے ساتھیوں کی منزل دیکھے گا۔ اس کو کہا جائے گا۔ یہ فلاں کی منزل ہے اور یہ فلاں کی منزل ہے پس وہ وہاں خدا کی طرف سے تیار کردہ ذلت کو دیکھے گا اور وہ اپنی منزل دیگر تمام لوگوں سے بدتر دیکھے گا۔ راوی کہتے ہیں۔ اس پر اس کا چہرہ سیاہ اور آنکھیں نیلی ہو جائیں گی اور اس کے سر پر آگ کی ٹوپی رکھی جائے گی۔ پھر یہ باہر آئے گا تو اس کو جو جماعت بھی دیکھے گی وہ اس سے خدا کی پناہ مانگے گی۔ پھر وہ اپنے ان ساتھیوں کے پاس آئے گا جو اس کے ساتھ شر میں معاونت و شرکت کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ لوگ کہیں گے۔ ہم تجھ سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ کہے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں مجھ سے پناہ نہ دے پھر یہ ان سے کہے گا۔ اے فلاں! یہ یہ بات یاد کر۔ چنانچہ یہ ان کو وہ تمام شرارتیں یاد دلائے گا جس کو یہ سب اکٹھے اور باہم معاونت سے کرتے تھے۔ یہ انہیں جہنم میں ان کے لیے تیار شدہ عذاب کی بات کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ اس کے چہرے پر چڑھی ہوئی سیاہی کی طرح ان کے چہرے پر بھی سیاہی چڑھ جائے گی اور لوگ ان کو ان کے چہرے کی سیاہی کی وجہ سے پہچان لیں گے اور لوگ کہیں گے۔ یہ جہنم والے ہیں۔

(٣٦٤٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : قَالَ لَنَا أَبِي : إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنْ زِينَةِ الدُّنْيَا وَزَهْرَتِهَا فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَلْيَأْمُرْهُمْ بِالصَّلَاةِ وَلْيَصْطَبِرْ عَلَيْهَا ، فَإِنَّ اللَّهَ ، قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ﴾ ثُمَّ قَرَأَ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۶۴۸۳) حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں، میرے والد صاحب نے کہا تھا: جب تم میں سے کوئی دنیا کی زینت اور خوب صورتی کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئے اور ان کو نماز پڑھنے اور اس پر ٹھہرنے کا حکم

دے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: ﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ﴾ پھر آپ رحمہ اللہ نے آخر تک یہ آیت تلاوت فرمائی۔

(٣٦٤٨٤) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْحَسَنَةَ فَاعْلَمْ، أَنَّ لَهَا عِنْدَهُ أَخَوَاتٍ، فَإِنَّ الْحَسَنَةَ تَدُلُّ عَلَى أُخْتِهَا ، وَإِذَا رَأَيْته يَعْمَلُ السَّيِّئَةَ فَاعْلَمْ ، أَنَّ لَهَا عِنْدَهُ أَخَوَاتٍ، فَإِنَّ السَّيِّئَةَ تَدُلُّ عَلَى أُخْتِهَا.

(۳۶۴۸۴) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب تم کسی آدمی کو نیکی کرتے دیکھو تو جان لو کہ اس کے پاس اور بھی نیکیاں ہیں کیونکہ نیکی، نیکی پر دلالت کرتی ہے۔ اور جب تم کسی آدمی کو گناہ کرتے دیکھو تو جان لو کہ اس کے پاس اور بھی گناہ ہیں کیونکہ گناہ گناہ پر دلالت کرتا ہے۔

(٦٣) كلام طاوس رحمه الله

حضرت طاوس رحمۃ اللہ علیہ کے آثار

(٣٦٤٨٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: حُلو الدُّنْيَا مُرُّ الآخِرَةِ ، وَمُرُّ الدُّنْيَا حُلو الآخِرَةِ.

(۳۶۴۸۵) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ دنیا کی مٹھاس آخرت کی کرواہٹ ہے اور دنیا کی کرواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔

(٣٦٤٨٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ، قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لاَ يَحْرُزُ دِينَهُ إِلاَّ حُفْرَتُهُ.

(۳۶۴۸۶) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ مومن کے دین کو اس کی قبر ہی بچا سکتی ہے۔

(٣٦٤٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ بشر بْنِ عَاصِم ، قَالَ : قَالَ طَاوُوسٌ : مَا رَأَيْت مِثْلَ أَحَدٍ أَمِنَ عَلَى نَفْسِهِ قَدْ رَأَيْت رَجُلاً لَوْ قِيلَ لِي : مَنْ أَفْضَلُ مَنْ تَعْرِفُ قُلْتُ : فُلاَنٌ لِذَلِكَ الرَّجُلِ ، فَمَكَثَ عَلَى ذَلِكَ ، ثُمَّ أَخَذَهُ وَجَعٌ فِي بَطْنِهِ فَأَصَابَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فَاسْتَسَحَّ بَطْنُهُ عَلَيْهِ وَاشْتَهَاهُ فباحته فَرَأَيْته فِي نِطْعٍ مَا أَدْرِي أَيُّ طَاقَيْهِ أَسْرَعُ حَتَّى مَاتَ عَرَقًا.

(۳۶۴۸۷) ...... گذارش: حضرت طاوس کے اس اثر کا ترجمہ بالکل واضح نہیں ہو سکا۔ مصنف ابن ابی شیبہ کے محقق محمد عوامہ اس اثر کے حاشیے میں فرماتے ہیں "وتتمة الخبر لم يتضح لي معناه" ؟؟

(٣٦٤٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : كَانَ قَمِيصُهُ فَوْقَ الإِزَارِ وَالرِّدَاءُ فَوْقَ الْقَمِيصِ.

(۳۶۴۸۸) حضرت ابو ہاشم فرماتے ہیں کہ حضرت طاوس کی قمیص ازار سے اوپر اوران کی چادر قمیص سے اوپر ہوتی تھی۔

(٣٦٤٨٩) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :أَلاَ رَجُلٌ يَقُومُ بِعَشْرِ آيَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصْبِحُ قَدْ كُتِبَ لَهُ مِئَةُ حَسَنَةٍ وَأَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ.

(۳۶۴۸۹) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جوشخص رات کونماز میں دس آیات کی تلاوت کرے تو صبح میں اس کے لئے سو یا اس سے زیادہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(٦٤) سعِيد بن جبيرٍ رحمه الله

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کے آثار

(٣٦٤٩٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ:التَّوَكُّلُ عَلَى اللهِ جِمَاعُ الإِيمَانِ.

(۳۶۴۹۰) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ پر توکل کرنا ایمان کی بنیاد ہے۔

(٣٦٤٩١) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ .اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِدْقَ التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِكَ.

(۳۶۴۹۱) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اے اللہ! میں تجھ سے تجھ پر سچے بھروسے کی صفت کا سوال کرتا ہوں اور تیرے ساتھ اچھا گمان کرنے کا سوال کرتا ہوں۔

(٣٦٤٩٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَتِيقٍ ، قَالَ سَقَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ شَرْبَةً مِنْ عَسَلٍ فِي قَدَحٍ فَشَرِبَهَا ، ثُمَّ قَالَ :وَاللهِ لأُسْأَلَنَّ ، عَنْ هَذَا ، فَقُلْتُ :لِمَهْ ؟ فَقَالَ :شَرِبْته وَأَنَا أَسْتَلِذُّهُ.

(۳۶۴۹۲) حضرت بکیر بن عتیق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کو ایک پیالے میں شہد کا ایک گھونٹ پلایا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ خدا کی قسم! مجھ سے اس کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا۔ میں نے کہا وہ کیوں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس کو پیا ہے اور اس سے لذت اٹھائی ہے۔

(٣٦٤٩٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ:قَرَأْت كِتَابَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ إِلَى أَبِي:يَا أَبَا عُمَرَ ، كُلُّ يَوْمٍ يَعِيشُ فِيهِ الْمُسْلِمُ فَهُوَ غَنِيمَةٌ.

(۳۶۴۹۳) حضرت عمر بن ذر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر کا وہ خط پڑھا جو انہوں نے میرے والد کی طرف لکھا، اس میں مکتوب تھا کہ ہر وہ دن جس میں مسلمان زندہ رہے وہ اس کے لئے غنیمت ہے۔

(٣٦٤٩٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ ﴿بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ قَالَ مَرُّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

(۳۶۴۹۴) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دن اور رات کا گذرنا ہے۔

(٣٦٤٩٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : ذَاكِرُ اللهِ فِي الْغَافِلِينَ كَحَامِي الْمُحْتَبِسِينَ.

(۳۶۴۹۵) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ غفلت والوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسے ہے جیسے قیدیوں کی حفاظت کرنے والا۔

(٣٦٤٩٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ﴾ قَالَ : وَمَا هُوَ بِاللَّعِبِ.

(۳۶۴۹۶) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد لعب ہے۔

(٣٦٤٩٧) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿فَسُحْقًا لأَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ قَالَ : وَادٍ فِي جَهَنَّمَ.

(۳۶۴۹۷) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿فَسُحْقًا لأَصْحَابِ السَّعِيرِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد جہنم کی ایک وادی ہے۔

(٣٦٤٩٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ﴾ قَالَ : مَنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلْيَهْرُبْ.

(۳۶۴۹۸) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ کی زمین بہت وسیع ہے، جسے معصیت کا حکم دیا جائے وہ بھاگ جائے۔

(٣٦٤٩٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الأَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ رَدَّدَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ﴾ بِضْعًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً.

(۳۶۴۹۹) حضرت قاسم بن ابی ایوب فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر نے قرآن مجید کی آیت ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ﴾ کو بیس سے زیادہ مرتبہ دہرایا۔

(٣٦٥٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ﴾ قَالَ : تُبْ

(۳۶۵۰۰) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ہم نے توبہ کی۔

(٣٦٥٠١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿بَلَ الإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ﴾ قَالَ : شَاهِدٌ عَلَى نَفْسِهِ وَلَوِ اعْتَذَرَ.

(۳۶۵۰۱) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿بَلَ الإِنْسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں انسان اپنے

نفس پر گواہ خواہ عذر پیش کرلے۔

(٣٦٥٠٢) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿لاَ جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ﴾ قَالَ : مَنْسِيُّونَ مُضَيَّعُونَ.

(٣٦٥٠٢) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿لاَ جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ بھلا دیئے جائیں گے، ضائع کردیئے جائیں گے۔

(٣٦٥٠٣) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ﴿وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ﴾ قَالَ: مَا نَسوا.

(٣٦٥٠٣) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جو وہ بھول چکے۔

(٦٥) حدِيث أبي عبيدة رحمه الله

حضرت ابوعبیدہ کے آثار

(٣٦٥٠٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : يَقُولُ ، يَعْنِي اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَفَقَّهُونَ بِغَيْرِ عِبَادَتِي ، يَلْبَسُونَ مُسُوكَ الضَّأْنِ وَقُلُوبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ ، أَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ إِيَّايَ يَخْدَعُونَ فَبِي حَلَفْتُ لأُتِيحَنَّ لَهُمْ فِتْنَةً فِي الدُّنْيَا تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَاناً. (ابن المبارك ٥٠)

(٣٦٥٠٤) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کو کیا ہوا جو میری عبادت کے بغیر سمجھدار بننا چاہتے ہیں؟ وہ بھیڑ کی کھال اوڑھتے ہیں لیکن ان کے دل ایلوے (ایک کڑوا پھل) سے زیادہ کڑوے ہیں۔ کیا وہ میری وجہ سے دھوکے میں ہیں یا مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں اپنی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں انہیں دنیا میں ایسے فتنے میں مبتلا کروں گا جوان میں سے بردبار کو بھی حیران و سرگرداں کردے گا۔

(٣٦٥٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، أَنَّ جَبَّارًا مِنَ الْجَبَابِرَةِ ، قَالَ : لاَ أَنْتَهِي حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى مَنْ فِي السَّمَاءِ ، قَالَ : فَسَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَضْعَفَ خَلْقِهِ فَدَخَلَتْ بَقَّةٌ فِي أَنْفِهِ فَأَخَذَهُ الْمَوْتُ ، فَقَالَ : اضْرِبُوا رَأْسِي ، فَضَرَبُوهُ حَتَّى نَثَرُوا دِمَاغَهُ.

(٣٦٥٠٥) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ ایک متکبر اور سرکش شخص نے کہا کہ میں اس وقت تک ظلم سے باز نہیں آؤں گا جب تک میں آسمان میں موجود ساری مخلوق کو نہیں دیکھ لیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی ایک کمزور ترین مخلوق کو مسلط کردیا۔ ایک جوں اس کے ناک میں داخل ہوئی اور اس کی موت کا سبب بن گئی۔ وہ کہتا تھا کہ میرے سر پر مارو، لوگوں نے اس کے سر پر اتنا مارا کہ اس کا دماغ ظاہر ہوگیا۔

(۳۶۵۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ رَبِيعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يَقُولُ : إِنَّ الْحُكْمَ الْعَدْلَ لَيُسَكِّنُ الأَصْوَاتَ عَنِ اللهِ ، وَإِنَّ الْحُكْمَ الْجَائِرَ تَكْثُرُ مِنْهُ الشَّكَاةُ إِلَى اللهِ.

(۳۶۵۰۶) حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ انصاف کی حکومت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی آوازوں کو خاموش کرا دیتی ہے اور ظلم والی حکومت سے اللہ کی طرف جانے والی شکایتیں بڑھ جاتی ہیں۔

(۳۶۵۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ﴿إِنَّ هَؤُلاَءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ﴾ قَالَ : كَانُوا سِتَّمِئَةِ أَلْفٍ وَسَبْعِينَ أَلْفًا.

(۳۶۵۰۷) حضرت ابو عبیدہ قرآن مجید کی آیت ﴿إِنَّ هَؤُلاَءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ چھ لاکھ ستر ہزار لوگ تھے۔

(۶۶) کلام عبدِ الأعلی رحمه الله

حضرت عبد الاعلیٰ کے آثار

(۳۶۵۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الأَعْلَى التَّيْمِيَّ يَقُولُ : مَنْ أُوتِيَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لاَ يُبْكِيهِ لَخَلِيقٌ أَنْ لاَ يَكُونَ أُوتِيَ عِلْمًا يَنْفَعُهُ ، لأَنَّ اللَّهَ نَعَتَ الْعُلَمَاءَ ، ثُمَّ قَرَأَ إِلَى قَوْلِهِ ﴿يَبْكُونَ﴾. (ابن المبارك ۱۳۵)

(۳۶۵۰۸) حضرت ابو عبیدہ تیمی فرماتے ہیں کہ جسے وہ علم دے گیا جو اسے رونے پر نہ ابھارے وہ اس لائق ہے کہ اس کے بارے میں کہا جائے کہ اسے علمِ نافع عطا نہیں ہوا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے علماء کی تعریف فرمائی ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلأَذْقَانِ سُجَّدًا ○ وَ يَقُولُونَ سُبْحٰنَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ○ وَ يَخِرُّونَ لِلأَذْقَانِ يَبْكُونَ﴾

(۳۶۵۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ الأَعْلَى التَّيْمِيُّ قَالَ : ما من أهل دار إلاَّ ملك الموت يتصفحهم في اليوم مرتين.

(۳۶۵۰۹) حضرت عبد الاعلیٰ تیمی فرماتے ہیں کہ موت کا فرشتہ ہر گھر میں دن میں دو مرتبہ جھانکتا ہے۔

(۳۶۵۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى التَّيْمِيِّ ، قَالَ : الْجَنَّةُ وَالنَّارُ لَقِنَتَا السَّمْعَ مِنْ بَنِي آدَمَ ، فَإِذَا سَأَلَ الرَّجُلُ الْجَنَّةَ ، قَالَتْ : اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ فِيَّ ، وَإِذَا اسْتَعَاذَ مِنَ النَّارِ ، قَالَتْ : اللَّهُمَّ أَعِذْهُ مِنِّي.

(۳۶۵۱۰) حضرت عبد الاعلیٰ تیمی فرماتے ہیں کہ جنت اور دوزخ انسان کی باتوں کو سنتی ہیں، جب انسان جنت کا سوال کرتا ہے اور جنت کہتی ہے کہ اللہ! اسے مجھ میں داخل فرما اور انسان جب جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے کہ اے اللہ! اسے مجھ سے پناہ عطا فرما۔

(۳۶۵۱۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَؤُمُّنَا ، فَكَانَ لاَ يُبَيِّنُ الْقِرَائَةَ مِنَ الرِّقَّةِ.

(۳۶۵۱۱) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابوصالح ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ بعض اوقات ان پر اتنی رقت طاری ہو جاتی کہ قراءت کو واضح نہ کر سکتے تھے۔

(۳۶۵۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : يُحْشَرُ النَّاسُ هَكَذَا وَوَضَعَ رَأْسَهُ وَأَمْسَكَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ عِنْدَ صَدْرِهِ.

(۳۶۵۱۲) حضرت ابوصالح نے ایک مرتبہ فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کو یوں جمع کیا جائے گا، یہ فرما کر انہوں نے اپنا سر جھکایا اور سینے کے پاس اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا۔

(۳۶۵۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ﴿يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا﴾ قَالَ : كَانُوا يَرَوْنَ ، أَنَّ الْعَذَابَ يُخَفَّفُ ، عَنْ أَهْلِ الْقُبُورِ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ ، فَإِذَا جَائَتِ النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ ، قَالُوا : ﴿يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا﴾.

(۳۶۵۱۳) حضرت ابوصالح قرآن مجید کی آیت ﴿يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ خیال کرتے تھے کہ دونوں نفخوں کے درمیان اہل قبور سے عذاب کو کم کر دیا جائے گا۔ جب دوسرا نفخہ آئے گا تو وہ کہیں گے ﴿يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا﴾۔

(۳۶۵۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : طُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَوْ أَنَّ رَاكِبًا رَكِبَ حِقَّةً ، أَوْ جَذَعَةً فَأَطَافَ بِهَا مَا بَلَغَ الْمَوْضِعَ الَّذِي رَكِبَ فِيهِ حَتَّى يَقْتُلَهُ الْهَرَمُ.

(۳۶۵۱۴) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے، اگر کوئی سوار کسی جوان اونٹ پر سوار ہو اور اس درخت کا چکر لگانا چاہے تو وہ بوڑھا ہو کر مر جائے گا لیکن دوبارہ اس جگہ نہیں پہنچ سکتا جہاں سے چلا تھا۔

(۳۶۵۱۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سِنَان ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّة ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : يُحَاسِبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ أَرْسَلَ إِلَيْهِمَ الرُّسُلَ فَيُدْخِلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَهُ وَيُدْخِلُ النَّارَ مَنْ عَصَاهُ : وَيَبْقَى قَوْمٌ مِنَ الْوِلْدَانِ وَالَّذِينَ هَلَكُوا فِي الْفَتْرَةِ وَمَنْ غُلِبَ عَلَى عَقْلِهِ ، فَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُمْ : قَدْ رَأَيْتُمْ إِنَّمَا أَدْخَلْتُ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَنِي وَأَدْخَلْتُ النَّارَ مَنْ عَصَانِي ، وَإِنِّي آمُرُكُمْ أَنْ تَدْخُلُوا هَذِهِ النَّارَ ، فَيَخْرُجُ لَهُمْ عُنُقٌ مِنْهَا ، فَمَنْ دَخَلَهَا كَانَتْ نَجَاتَهُ ، وَمَنْ نَكَصَ فَلَمْ يَدْخُلْهَا كَانَتْ هَلَكَتَهُ.

(۳۶۵۱۵) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ان لوگوں سے حساب لیا جائے گا جن کی طرف رسول بھیجے جاتے تھے۔ ان کی اطاعت کرنے والے جنت میں اور نافرمانی کرنے والے جہنم میں جائیں گے، پھر بچوں، فترتِ رسل کے زمانے میں انتقال کر جانے والوں اور مغلوب العقل لوگ باقی رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ تم نے دیکھ لیا کہ میں نے اپنی

اطاعت کرنے والوں کو جنت میں اور اپنی نافرمانی کرنے والوں کو جہنم میں داخل کردیا۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ پھر جہنم سے ان کے لئے کچھ گردنیں نکلیں گی، جو اس میں داخل ہونے لگے گا وہ نجات پالے گا اور جو پیچھے ہٹے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

(٣٦٥١٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ﴾ قَالَ :حَسَنَةٌ ﴿إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ قَالَ :تَنْتَظِرُ الثَّوَابَ مِنْ رَبِّهَا.

(۳۶۵۱۶) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ﴾ سے مراد خوبصورت چہرے اور ﴿إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے رب سے بدلے کا انتظار کررہے ہوں گے۔

(٦٧) يحيى بن وثّاب رحمه الله

حضرت یحییٰ بن وثاب رحمۃ اللہ علیہ کے آثار

(٣٦٥١٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ يَحْيَى، أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى كَأَنَّهُ يُخَاطِبُ رَجُلاً مِنْ إِقْبَالِهِ عَلَى صَلاَتِهِ.

(۳۶۵۱۷) حضرت یحییٰ جب نماز پڑھتے تھے تو نماز میں ایسی توجہ ہوتی جیسے کسی آدمی سے بات کررہے ہوں۔

(٣٦٥١٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : كَانُوا إِذَا كَانَتْ فِيهِمْ جِنَازَةٌ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِهِمْ أَيَّامًا.

(۳۶۵۱۸) حضرت یحییٰ بن وثاب فرماتے ہیں کہ اسلاف جب کسی جنازے کو دیکھتے تھے تو کئی دن تک ان کے چہروں پر اس کے آثار باقی رہتے تھے۔

(٣٦٥١٩) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ يَحْيَى إِذَا قَضَى الصَّلاَةَ مَكَثَ سَاعَةً تُعْرَفُ عَلَيْهِ كَآبَةُ الصَّلاَةِ.

(۳۶۵۱۹) حضرت یحییٰ بن وثاب جب نماز پوری کر لیتے تھے کافی دیر تک ان کے چہرے پر نماز کے آثار دکھائی دیتے تھے۔

(٦٨) كلام أبي إدريس رحمه الله

حضرت ابوادریس رحمۃ اللہ علیہ کے آثار

(٣٦٥٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : لَقِيتُ الضَّحَّاكَ بِخُرَاسَانَ وَعَلَيَّ فَرْوٌ لِي خَلِقٌ ، فَقَالَ الضَّحَّاكُ :قَالَ أَبُو إِدْرِيسَ :قَلْبٌ نَقِيٌّ فِي ثِيَابٍ دَنِسَةٍ خَيْرٌ مِنْ قَلْبٍ دَنِسٍ فِي ثِيَابٍ نَقِيَّةٍ.

(۳۶۵۲۰) حضرت ضرار بن مرہ کہتے ہیں کہ میں خراسان میں حضرت ضحاک سے ملا، اس وقت میرے بدن پر پرانا لباس تھا۔

حضرت ضحاک نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت ابوادریس فرماتے ہیں کہ میلے کپڑوں میں موجود صاف دل صاف کپڑوں میں موجود میلے دل سے بہتر ہے۔

(۳۶۵۲۱) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ اجْعَلْ نَظَرِي عِبَرًا وَصَمْتِي تَفَكُّرًا وَمَنْطِقِي ذِكْرًا.

(۳۶۵۲۱) حضرت ابوادریس دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! میرے دیکھنے کو عبرت، میری خاموشی کو تفکر اور میری گویائی کو ذکر بنادے۔

(۳۶۵۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيُّ : كَانَ النَّاسُ وَرَقًا لاَ شَوْكَ فِيهِ ، وَإِنَّهُمَ الْيَوْمَ شَوْكٌ لاَ وَرَقَ فِيهِ ، إِنْ سَابَبْتَهُمْ سَابُّوك ، وَإِنْ نَاقَدْتَهُمْ نَاقَدُوكَ ، وَإِنْ تَرَكْتَهُمْ لَمْ يَتْرُكُوك.

(۳۶۵۲۲) حضرت ابومسلم خولانی فرماتے ہیں کہ لوگ ایک ایسے پتے کی طرح تھے جس میں کوئی کانٹا نہ ہو۔ آج وہ ایک ایسے کانٹے کی طرح ہیں جس میں کوئی پتہ نہیں ہے۔ اگر تم انہیں گالی دو گے تو وہ تمہیں خوب گالیاں دیں گے اور اگر تم ان کے عیب بیان کرو گے تو وہ تمہاری خوب برائی بیان کریں گے اور اگر تم انہیں چھوڑ دو گے تو وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔

(۳۶۵۲۳) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَاب ، قَالَ : جَلَسْت ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ وَهُوَ يَقُصُّ ، فَقَالَ : أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ كَانَ أَطْيَبَ النَّاسِ طَعَامًا ، فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدْ نَظَرُوا إِلَيْهِ ، قَالَ : إِنَّ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا كَانَ أَطْيَبَ النَّاسِ طَعَامًا ، إِنَّمَا كَانَ يَأْكُلُ مَعَ الْوَحْشِ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُخَالِطَ النَّاسَ فِي مَعَايِشِهِمْ.

(۳۶۵۲۳) حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت ابوادریس خولانی کی مجلس میں بیٹھا وہ کوئی واقعہ بیان کررہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جس کا کھانا تمام لوگوں میں زیادہ پاکیزہ تھا؟ جب لوگوں نے ان کی طرف دیکھا تو فرمانے لگے کہ حضرت یحییٰ بن زکریا کا کھانا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ تھا۔ وہ تنہائی میں کھاتے تھے کیونکہ انہیں یہ بات پسند نہ تھی کہ وہ لوگوں کے ساتھ ان کی زندگی میں شریک ہوں۔

(۳۶۵۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ قَالَ : قَالَ أَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيُّ : مَا عَمِلْت عَمَلاً أُبَالِي مَنْ رَآنِي إِلاَّ حَاجَتِي إِلَى أَهْلِي وَحَاجَتِي إِلَى الْغَائِطِ.

(۳۶۵۲۴) حضرت ابومسلم خولانی فرماتے ہیں کہ میں نے دو اعمال کے سوا کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کے بارے میں مجھے اس بات کی پرواہ ہو کہ کوئی دیکھ لے گا ایک اپنی بیوی سے حاجت کا پورا کرنا اور دوسرا بیت الخلاء جانا۔

(۳۶۵۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، قَالَ : لاَ يَهْتِكُ اللَّهُ سِتْرَ

عَبْدٍ فِی قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَیْرٍ.

(۳۶۵۲۵) حضرت ابوادریس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی پردہ دری نہیں فرماتے جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی خیر موجود ہو۔

(۳۶۵۲۶) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ ، عَنْ أَبِی مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِیِّ ، قَالَ : أَرْبَعٌ لاَ یُقْبَلْنَ فِی أَرْبَعٍ : مَالُ الْیَتِیمِ وَالْغُلُولُ وَالْخِیَانَةُ وَالسَّرِقَةُ لاَ یُقْبَلْنَ فِی حَجٍّ ، وَلاَ عُمْرَةٍ ، وَلاَ جِهَادٍ ، وَذَكَرَ حَرْفًا آخَرَ.

(۳۶۵۲۶) حضرت ابومسلم خولانی فرماتے ہیں کہ چار چیزیں چار چیزوں میں قابلِ قبول نہیں یتیم کا مال، دھوکہ، خیانت اور چوری، حج، عمرے، جہاد اور ایک چیز میں قابل قبول نہیں۔ (راوی نے چوتھی چیز کا نام نہیں لیا)

(۶۹) حدیث أبی عثمان النّهدیّ رحمه الله

حضرت ابوعثمان نہدی رحمہ اللہ کے آثار

(۳۶۵۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِیُّ : إِنِّی لأَعْلَمُ حِینَ یَذْكُرُنِی رَبِّی ، قَالُوا : وَكَیْفَ ذَاكَ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ یَقُولُ : ﴿فَاذْكُرُونِی أَذْكُرْكُمْ﴾ فَإِذَا ذَكَرْتُ اللَّهَ ذَكَرَنِی.

(۳۶۵۲۷) حضرت ابوعثمان نہدی فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ مجھے یاد فرماتے ہیں تو مجھے علم ہو جاتا ہے۔ ان سے لوگوں نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ پس جب میں اللہ کو یاد کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے یاد فرماتے ہیں۔

(۳۶۵۲۸) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِی زَیْنَبَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ یَقُولُ: مَا فِی الْقُرْآنِ آیَةٌ أَرْجَی عِنْدِی لِهَذِهِ الأُمَّةِ مِنْ قَوْلِهِ : ﴿وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحًا وَآخَرَ سَیِّئًا﴾.

(۳۶۵۲۸) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے اندر میرے خیال میں امت کے لئے اس سے زیادہ امید دلانے والی آیت کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلاً صَالِحًا وَآخَرَ سَیِّئًا﴾.

(۷۰) أبو العالیة رحمه الله

حضرت ابوعالیہ رحمہ اللہ کے آثار

(۳۶۵۲۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِی الْعَالِیَةِ ﴿كَانُوا قَلِیلاً مِنَ اللَّیْلِ مَا یَهْجَعُونَ﴾ قَالَ : قَلِیلاً مَا یَنَامُونَ لَیْلَةً حَتَّی الصَّبَاحِ.

(۳۶۵۲۹) حضرت ابوعالیہ قرآن مجید کی آیت ﴿كَانُوا قَلِیلاً مِنَ اللَّیْلِ مَا یَهْجَعُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ رات کو

صبح تک بہت کم سوتے ہیں۔

(٣٦٥٣٠) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ﴿لاَ يَمَسُّهُ إِلاَّ الْمُطَهَّرُونَ﴾ قَالَ : لَيْسَ أَنْتُمْ ، أَنْتُمْ أَصْحَابُ الذُّنُوبِ.

(٣٦٥٣٠) حضرت ابو عالیہ قرآن مجید کی آیت ﴿لاَ يَمَسُّهُ إِلاَّ الْمُطَهَّرُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تم نہیں تم تو گناہ والے ہو۔

(٣٦٥٣١) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ رَأَى رَجُلاً يَتَوَضَّأُ ، فَلَمَّا فَرَغَ ، قَالَ . اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ ، فَقَالَ : إِنَّ الطُّهُورَ بِالْمَاءِ حَسَنٌ ، وَلَكِنَّهُمُ الْمُطَهَّرُونَ مِنَ الذُّنُوبِ.

(٣٦٥٣١) حضرت ابو عالیہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو وضو کر رہا تھا، جب وہ وضو کر چکا تو اس نے کہا کہ اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاک ہونے والوں میں سے بنا۔ یہ سن کر حضرت ابو عالیہ نے فرمایا کہ پانی کے ذریعے پاکی حاصل کرنا اچھی بات ہے لیکن اصل بات گناہوں سے پاک ہونا ہے۔

(٣٦٥٣٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْتِمَ الْقُرْآنَ آخِرَ النَّهَارِ أَخَّرَهُ إِلَى أَنْ يُمْسِيَ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْتِمَهُ آخِرَ اللَّيْلِ أَخَّرَهُ إِلَى أَنْ يُصْبِحَ.

(٣٦٥٣٢) حضرت ابو عالیہ کا معمول تھا کہ جب کبھی وہ دن کے آخری حصے میں قرآن مجید ختم کرنا چاہتے تو اسے شام تک مؤخر فرماتے اور اگر کبھی رات کے آخری حصے میں قرآن مجید ختم کرنے لگتے تو اسے صبح تک مؤخر فرماتے۔

(٣٦٥٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : قَالَ لِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَعْمَلْ لِغَيْرِ اللهِ فَيَكِلَكَ اللَّهُ إِلَى مَنْ عَمِلْتَ لَهُ.

(٣٦٥٣٣) حضرت ابو عالیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے فرمایا کہ اللہ کے غیر کے لئے عمل نہ کرو ورنہ اللہ تمہیں اسی کے حوالے کر دے گا جس کے لئے تم نے عمل کیا تھا۔

(٣٦٥٣٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا يُقَالُ لَهُ : زُفَرُ يَذْكُرُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ ، قَالَ : الصَّعْقَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(٣٦٥٣٤) حضرت قیس بن حبتر فرماتے ہیں کہ صعقہ شیطان کی طرف سے ہے۔

(٣٦٥٣٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، قَالَ : مَا أَتَتْ عَلَى عَبْدٍ لَيْلَةٌ قَطُّ إِلاَّ ، قَالَتْ : ابْنَ آدَمَ ، أَحْدِثْ فِيَّ خَيْرًا فَإِنِّي لَنْ أَعُودَ عَلَيْكَ أَبَدًا.

(٣٦٥٣٥) حضرت موسیٰ جہنی نقل کرتے ہیں کہ ہر آنے والی رات یہ اعلان کرتی ہے کہ اے ابن آدم! مجھ میں خیر کا کام انجام دے دے کیونکہ میں دوبارہ کبھی تیرے پاس لوٹ کر نہیں آؤں گی۔

(۷۱) حدیث إبراهیم رحمه الله

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے آثار

(۳۶۵۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُ ، قَالَ :سَمِعْتُ حَمَّادًا يَقُولُ :سَمِعْت إبْرَاهِيمَ يَقُولُ : لَوْ أَنَّ عَبْدًا اكْتَتَمَ بِالْعِبَادَةِ كَمَا يَكْتَتِمُ بِالْفُجُورِ لأَظْهَرَ اللَّهُ ذَلِكَ مِنْهُ.

(۳۶۵۳۶) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر بندہ عبادت کو بھی اسی طرح چھپائے جس طرح گناہ کو چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر بھی اسے ظاہر کردے گا۔

(۳۶۵۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ الزِّيَادَةَ وَيَكْرَهُونَ النُّقْصَانَ ، وَيَقُولُ :شَيْءٌ دِيمَةٌ.

(۳۶۵۳۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اسلاف عبادت میں زیادہ کو مستحب قرار دیتے تھے اور کمی کو مکروہ بتاتے تھے۔

(۳۶۵۳۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، قَالَ :زَعَمُوا ، أَنَّ إبْرَاهِيمَ كَانَ يَقُولُ :كُنَّا إذَا حَضَرْنَا جِنَازَةً ، أَوْ سَمِعْنَا بِمَيِّتٍ يُعْرَفُ ذَلِكَ فِينَا أَيَّامًا لأَنَّا قَدْ عَرَفْنَا ، أَنَّهُ قَدْ نَزَلَ بِهِ أَمْرٌ صَيَّرَهُ إلَى الْجَنَّةِ ، أَوِ النَّارِ، وَأَنْتُمْ تَحَدَّثُونَ فِي جَنَائِزِكُمْ بِحَدِيثِ دُنْيَاكُمْ.

(۳۶۵۳۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب ہم کسی جنازہ میں شریک ہوتے یا کسی کے انتقال کے بارے میں سنتے تو کئی دن تک ہم پر اس کے اثرات رہتے۔ کیونکہ ہم جانتے تھے کہ اب اس پر ایسا معاملہ وقوع پذیر ہو چکا ہے جو اسے جنت یا جہنم میں لے جا سکتا ہے۔ اور تم جنازوں میں دنیا کی باتیں کرتے ہو!

(۳۶۵۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :بَيْنَا رَجُلٌ عَابِدٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ إذْ عَمَدَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِهَا ، قَالَ :فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَوَضَعَهَا فِي النَّارِ حَتَّى نَشَّتْ.

(۳۶۵۳۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ایک عبادت گزار آدمی ایک عورت کے پاس تھا، اس کے دل میں برا خیال آیا اور اس نے عورت کی ران پر ہاتھ لگایا، پھر اسے تنبہ ہوا اور اس نے اپنے اس ہاتھ کو آگ میں رکھا یہاں تک کہ اس کا ہاتھ جل کر راکھ ہو گیا۔

(۳۶۵۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ :قَالَ إبْرَاهِيمُ :قَلَّمَا قَرَأْت هَذِهِ الآيَةَ إلاَّ ذَكَرْت بَرْدَ الشَّرَابِ :﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾.

(۳۶۵۴۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جب کبھی بھی میں یہ آیت پڑھتا ہوں مجھے ٹھنڈا پانی یاد آ جاتا ہے ﴿وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾.

(۳۶۵۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا الْعَبْدِيِّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ بَكَى فِي مَرَضِهِ ، فَقَالُوا لَهُ :يَا أَبَا

عِمْرَانَ ، مَا يُبْكِيك ، فَقَالَ :وَكَيْفَ لاَ أَبْكِي وَأَنَا أَنْتَظِرُ رَسُولاً مِنْ رَبِّي يُبَشِّرُنِي إمَّا بِهَذِهِ وَإِمَّا بِهَذِهِ.

(۳۶۵۴۱) حضرت ابراہیم نخعی اپنے مرض الوفات میں روئے تو لوگوں نے ان سے پوچھا کہ اے ابوعمران! آپ کو کس چیز نے رلایا؟ انہوں نے فرمایا کہ میں کیوں نہ روؤں حالانکہ میں اپنے رب کے قاصد کا انتظار کر رہا ہوں تا کہ وہ مجھے یا تو اس چیز کی (جنت کی) یا اس چیز کی (جہنم کی) بشارت دے!

(٣٦٥٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، قَالَ :رَأَى إبْرَاهِيمُ أَمِيرَ حُلْوَانَ يَمُرُّ بِدَوَابِّهِ فِي زَرْعٍ ، فَقَالَ :الْجَوْرُ فِي طَرِيقٍ خَيْرٌ مِنَ الْجَوْرِ فِي الدِّينِ.

(۳۶۵۴۲) حضرت واصل فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی نے حلوان کے امیر کو دیکھا کہ وہ اپنی سواریوں کو کھیت میں سے لے کر گزر رہا تھا، انہوں نے فرمایا کہ راستہ میں ظلم کرنا دین میں ظلم کرنے سے بہتر ہے۔

(٣٦٥٤٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهِ :﴿حَمِيمًا وَغَسَّاقًا﴾ قَالَ :الغساق :مَا يَتَقَطَّعُ مِنْ جُلُودِهِمْ ، وَمَا يَسِيلُ مِنْ بَشَرِهِمْ.

(۳۶۵۴۳) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿حَمِيمًا وَغَسَّاقًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ غساق وہ چیز ہے جو ان کی کٹی ہوئی کھالوں سے اس کی جلد پر بہے گی۔

(٣٦٥٤٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، وَمُجَاهِدٍ ﴿يُنَبَّأُ الإِنْسَان يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ﴾ قَالاَ :بِأَوَّلِ عَمَلِهِ وَآخِرِهِ.

(۳۶۵۴۴) حضرت ابراہیم اور حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿يُنَبَّأُ الإِنْسَان يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ انسان کے اس کے اول وآخر اعمال کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

(٣٦٥٤٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ﴿وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الأَكْبَرِ﴾ قَالَ: أَشْيَاءُ يُصَابُونَ بِهَا فِي الدُّنْيَا.

(۳۶۵۴۵) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الأَكْبَرِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ وہ چیزیں ہیں جو انہیں دنیا میں پیش آئیں گی۔

(٣٦٥٤٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ :كَانَ إبْرَاهِيمُ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ إنْسَانٌ غَطَّاهُ ، وَقَالَ :لاَ يَرَانِي أَقْرَأُ فِيهِ كُلَّ سَاعَةٍ.

(۳۶۵۴۶) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی جب قرآن پڑھ رہے ہوتے اور ان کے پاس کوئی آدمی آتا تو اسے ڈھانپ دیتے اور فرماتے کہ میں نہیں چاہتا کہ وہ مجھے ہر وقت اس میں سے پڑھتا ہوا دیکھے۔

(٣٦٥٤٧) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :ذَكَرَ إبْرَاهِيمُ ، أَنَّهُ أَرْسَلَ إلَيْهِ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ ، قَالَ :

فَطَلَى وَجْهَهُ بِطِلاَءٍ وَشَرِبَ دَوَاءً وَلَمْ يَأْتِهِمْ ، فَتَرَكُوهُ.

(۳۶۵۴۷) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم سے کہا کہ گیا کہ انہیں مختار بن ابی عبید نے بلایا ہے، انہوں نے اپنے چہرے پر طلاء مل لیا، اور دوا پی اور اس کے پاس نہیں گئے۔ انہوں نے بھی انہیں چھوڑ دیا۔

(٣٦٥٤٨) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : مَنِ ابْتَغَى شَيْئًا مِنَ الْعِلْمِ يَبْتَغِي بِهِ اللهِ آتَاهُ اللَّهُ مِنْهُ مَا يَكْفِيهِ.

(۳۶۵۴۸) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو شخص علم کو اللہ کی رضا کے لئے حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرمائے گا جو اس کے لئے کافی ہو جائے گی۔

(٣٦٥٤٩) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : الْخُشُوعُ فِي الْقَلْبِ.

(۳۶۵۴۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ خشوع دل میں ہوتا ہے۔

(٣٦٥٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَشْفَقَ ثِيَابًا وَأَشْفَقَ قُلُوبًا.

(۳۶۵۵۰) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ پرانے کپڑوں والے اور زیادہ نرم دلوں والے ہوتے تھے۔

(٣٦٥٥١) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ ، إذَا قَالَ الرَّجُلُ حِينَ يُصْبِحُ : أَعُوذُ بِالسَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَى أَنْ يُمْسِي ، وَإِذَا قَالَهُ مُمْسِيًا أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَى أَنْ يُصْبِحَ.

(۳۶۵۵۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے اللہ تعالیٰ شام تک اسے شیطان سے محفوظ رکھے گا اور جو شام کو پڑھے اللہ تعالیٰ صبح تک اسے شیطان سے محفوظ رکھے گا (ترجمہ) میں سننے والے اور جاننے والے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود کے شر سے۔

(٣٦٥٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : كَانَ قَمِيصُ إبْرَاهِيمَ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ.

(۳۶۵۵۲) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کی قمیص پاؤں کے تلوے پر ہوتی تھی۔

(٣٦٥٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ﴿لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ قَالَ : يَتُوبُونَ.

(۳۶۵۵۳) حضرت ابراہیم قرآن مجید کی آیت ﴿لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ توبہ کرتے ہیں۔

(٧٢) الشّعبيّ

حضرت شعبی رحمہ اللہ علیہ کے آثار

(٣٦٥٥٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : يَشْرُفُ قَوْمٌ فِي

الْجَنَّةِ عَلَى قَوْمٍ فِي النَّارِ فَيَقُولُونَ : مَا لَكُمْ فِي النَّارِ ، وَإِنَّمَا كُنَّا نَعْمَلُ بِمَا تُعَلِّمُونَا ، قَالُوا : كُنَّا نُعَلِّمُكُمْ ، وَلاَ نَعْمَلُ بِهِ.

(۳۶۵۵۴) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ جنت سے جہنم میں جھانکیں گے تو وہاں انہیں کچھ لوگ نظر آئیں گے وہ ان سے کہیں گے کہ تم جہنم میں کیوں ہو؟ ہم تو ان باتوں پر عمل کیا کرتے تھے جو تم ہمیں سکھاتے تھے؟! وہ کہیں گے کہ ہم تمہیں تو سکھایا کرتے تھے لیکن خود عمل نہیں کیا کرتے تھے۔

(٣٦٥٥٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ﴿وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ﴾ قَالَ : الدَّرَجُ.

(۳۶۵۵۵) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سیڑھیاں ہیں۔

(٣٦٥٥٦) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ﴿وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ﴾ قَالَ : الدَّرَجُ ، وَسُقُفًا ، قَالَ : الْجُزُوعُ وَزُخْرُفًا ، قَالَ : الذَّهَبُ.

(۳۶۵۵۶) حضرت شعبی قرآن مجید کی آیت ﴿وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سیڑھیاں ہیں۔ اور سُقُفًا سے مراد تنے ہیں اور زُخْرُفًا سے مراد سونا ہے۔

(٣٦٥٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ الْعَيْزَارِ ، قَالَ : إنَّ الأَقْدَامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَثَلِ النَّبْلِ فِي الْقَرْنِ ، وَالسَّعِيدُ مَنْ وَجَدَ لِقَدَمَيْهِ مَوْضِعًا يَضَعُهُمَا ، وَعِنْدَ الْمِيزَانِ مَلَكٌ يُنَادِي : أَلاَ إِنَّ فُلاَنَ بْنَ فُلاَنٍ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ، فَسَعِدَ سَعَادَةً لاَ يَشْقَى بَعْدَهَا أَبَدًا ، أَلاَ إِنَّ فُلاَنَ بْنَ فُلاَنٍ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَشَقِيَ شَقَاءً لاَ يَسْعَدُ بَعْدَهُ أَبَدًا.

(۳۶۵۵۷) حضرت عبید اللہ بن عیزار فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن پاؤں ایسے ہوں گے جیسے تیروں کے تھیلے میں تیر ہوتے ہیں۔ اس دن خوش نصیب وہ ہوگا جسے اپنا پاؤں رکھنے کے لئے جگہ مل جائے۔ میزان کے پاس ایک فرشتہ اعلان کر رہا ہوگا کہ فلاں بن فلاں کا نامہ اعمال وزنی ہوگیا وہ آج خوش نصیب ہوگیا اور آج کے بعد کبھی وہ بد قسمتی کا شکار نہیں ہوگا۔ اور فلاں بن فلاں کے اعمال کا ترازو ہلکا ہوگیا اور وہ بد قسمت ہوگیا اور آج کے بعد کبھی سعادت کا چہرہ نہ دیکھ سکے گا۔

(٣٦٥٥٨) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالَ : كَانَ يَقُولُ : لَنِعْمَةُ اللهِ عَلَيَّ فِيمَا زَوَى عَنِّي مِنَ الدُّنْيَا أَعْظَمُ مِنْ نِعْمَتِهِ عَلَيَّ فِيمَا أَعْطَانِي مِنْهَا.

(۳۶۵۵۸) ایک انصاری صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی وہ دنیاوی نعمت جو اس نے مجھے عطا نہیں کی، مجھے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے زیادہ بالاتر محسوس ہوتی ہے جو اس نے مجھے عطا کی ہے۔

(٣٦٥٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ سَمِعَ أَبَاهُ وَعَمَّهُ يَذْكُرَانِ ، قَالاَ : كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِيَاسٍ مِمَّنْ سَمِعَ ثُمَّ

سَكَتَ.

(۳۶۵۵۹) حضرت عبدالملک بن ایاس ان لوگوں میں سے تھے جو سنتے اور خاموش ہو جاتے۔

(۳۶۵۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَعْجَبُ أَهْلِ الْكُوفَةِ إِلَيَّ أَرْبَعَةٌ : طَلْحَةُ وَزُبَيْد وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَيَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ.

(۳۶۵۶۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ میں مجھے سب سے پسندیدہ چار لوگ ہیں: طلحہ، زبید، محمد بن عبد الرحمٰن اور یحیٰ بن عباد۔

(۳۶۵۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِطَلْحَةَ : إِنَّ طَاوُوسًا كَانَ يَكْرَهُ الأَنِينَ ، قَالَ : فَمَا سُمِعَ لَهُ أَنِينٌ حَتَّى مَاتَ.

(۳۶۵۶۱) حضرت لیث فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ سے کہا کہ حضرت طاوس رونے کی آواز کو ناپسند فرماتے تھے۔ انہوں نے کہا موت تک ان کے رونے کی آواز نہیں سنی گئی۔

(۳۶۵۶۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ : أَعْطَانِي زَيْدٌ الْعَمِّيُّ كِتَابًا فِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً أَوْصَى ابْنَهُ ، قَالَ : يَا بُنَيَّ ، كُنْ مِنْ نَأْيِهِ مِمَّنْ نَأَى عَنْهُ تَغَنِّيًا وَنَزَاهَةً ، وَدُنُوِّهِ مِمَّنْ دَنَا مِنْهُ لِينٌ وَرَحْمَةٌ ، لَيْسَ نَأْيُهُ كِبْرًا ، وَلاَ عَظَمَةً ، وَلَيْسَ دُنُوُّهُ خَدْعًا ، وَلاَ خِيَانَةً ، لاَ يُعَجِّلُ فِيمَا رَابَهُ ، وَيَعْفُو عَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ ، لاَ يَغُرُّهُ ثَنَاءُ مَنْ جَهِلَهُ ، وَلاَ يَنْسَى إِحْصَاءَ مَا قَدْ عَمِلَهُ ، إِنْ ذُكِرَ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ ، وَاسْتَغْفَرَ مِمَّا لاَ يَعْلَمُونَ ، يَقُولُ رَبِّي أَعْلَمُ بِي مِنْ نَفْسِي ، وَأَنَا أَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنْ غَيْرِي ، يَسْأَلُ لِيَعْلَمَ ، وَيَنْطِقُ لِيَغْنَمَ ، وَيَصْمُتُ لِيَسْلَمَ ، وَيُخَالِطُ لِيَفْهَمَ ، إِنْ كَانَ فِي الْغَافِلِينَ كُتِبَ مِنَ الذَّاكِرِينَ وَإِنْ كَانَ فِي الذَّاكِرِينَ ، لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ ، لأَنَّهُ يَذْكُرُ إِذَا غَفَلُوا ، وَلاَ يَنْسَى إِذَا ذَكَرُوا ، قَالَ حُسَيْنٌ : وَزَادَ فِيهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ : يَمْزُجُ الْعِلْمَ بِحِلْمٍ زَهَادَتِهِ فِيمَا يَفْنَى كَرَغْبَتِهِ فِيمَا يَبْقَى.

(۳۶۵۶۲) حضرت مسعر فرماتے ہیں کہ مجھے زید عمی نے ایک خط دیا جس میں لکھا تھا کہ ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ اے میرے بیٹے! ایسا شخص بن جا جو لوگوں سے بے نیازی اور پاکدامنی کے لئے دور رہے، نرمی اور رحمت اس کے قریب ہو، اس کا دور ہونا تکبر یا نخوت کی وجہ سے نہ ہو۔ اس کا قریب ہونا دھوکہ دینے یا خیانت کرنے کے لئے نہ ہو۔ شک والا کام کرنے میں جلدی نہ کرے۔ جہاں تک ہو سکے معاف کر دے۔ جو اسے نہ جانتا ہو اس کے تعریف کرنے سے دھوکہ میں نہ پڑے اور جو وہ کر چکا ہے اسے نہ بھولے۔ اس کا ذکر کیا جائے تو لوگوں کی باتیں اسے خوف میں مبتلا کر دیں اور جو وہ نہیں جانتے اس پر استغفار کرے۔ علم کے حصول کے لئے سوال کرے، فائدہ پہنچانے کے لئے بات کرے، سلامتی کے حصول کے لئے خاموش رہے، بات سمجھنے کے لئے میل جول رکھے، اگر وہ غافلین میں سے ہو تو ذاکرین میں سے شمار کیا جائے اور اگر ذاکرین میں سے ہو تو غافلین میں شمار نہ کیا جائے، اس لئے کہ لوگوں کی غفلت کے وقت ذکر کرتا ہو اور جب لوگ ذکر کریں اس وقت بھی اپنے رب کو نہ بھولے۔ ابن عتیبہ نے

اس میں اضافہ کیا ہے کہ وہ علم کو بردباری کے ساتھ ملائے، فنا ہونے والی چیزوں میں اس کی بے رغبتی ان چیزوں میں رغبت جیسی ہو جو باقی رہنے والی ہیں۔

(٣٦٥٦٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَنْسَى أَهْلُ النَّارِ جُعِلَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ تَابُوتًا مِنْ نَارٍ عَلَى قَدْرِهِ ، ثُمَّ أُقْفِلَ عَلَيْهِ بِأَقْفَالٍ مِنْ نَارٍ فَلاَ يُضْرَبُ مِنْهُ عِرْقٌ إِلاَّ وَفِيهِ مِسْمَارٌ مِنْ نَارٍ ، ثُمَّ جُعِلَ ذَلِكَ التَّابُوتُ فِي تَابُوتٍ آخَرَ مِنْ نَارٍ ، ثُمَّ أُقْفِلَ عَلَيْهِ بِأَقْفَالٍ مِنْ نَارٍ ، ثُمَّ يُضْرَمُ بَيْنَهُمَا نَارٌ ، فَلاَ يَرَى أَحَدٌ مِنْهُمْ ، أَنَّ فِي النَّارِ أَحَدًا غَيْرَهُ ، فَذَلِكَ قوله تعالى : ﴿لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ﴾ وَذَلِكَ قوله تعالى : ﴿لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾.

(٣٦٥٦٣) حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اہل جہنم کو بھلائے جانے کا ارادہ فرمائیں گے ہر ایک کے لئے اس کی جسامت کے بقدر ایک تابوت بنائیں گے پھر اس پر تالا لگا دیا جائے گا۔ اس تابوت میں آگ کے کیل ہوں گے۔ پھر اس تابوت کو آگ کے دوسرے تابوت میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر اس پر آگ کے مزید تالے لگا دیئے جائیں گے۔ پھر ان کے درمیان آگ بھڑکا دی جائے گی۔ پھر ہر شخص یہ سمجھے گا کہ آگ میں اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔ اللہ رب العزت کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے ﴿لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ﴾ اور یہی مطلب ہے اس ارشاد ربانی کا ﴿لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾.

(٣٦٥٦٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيُصْلِحُ بِصَلاَحِ الْعَبْدِ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ وَأَهْلَ دُوَيْرَتِهِ وَأَهْلَ الدُّوَيْرَاتِ حَوْلَهُ ، فَمَا يَزَالُونَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللهِ مَا دَامَ بَيْنَهُمْ.

(٣٦٥٦٤) حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندے کی نیکی کی وجہ سے اس کی اولاد اور اس کے پوتے کو بھی بھلائی بھی عطا فرماتے ہیں، اس طرح اس کے گھر والوں کو اور اس کے گھر کے اردگرد کے گھر والوں کو بھی بھلائی عطا فرماتے ہیں۔ جب تک وہ نیک بندہ ان کے درمیان ہوتا ہے وہ اللہ کی حفاظت میں ہوتے ہیں۔

(٣٦٥٦٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْبَسُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ بِالذَّنْبِ عَمِلَهُ مِئَةَ عَامٍ وَإِنَّهُ لَيَرَى أَزْوَاجَهُ وَخَدَمَهُ.

(٣٦٥٦٥) حضرت ابوحرب بن ابی اسود دیلی فرماتے ہیں کہ آدمی کو اس کے گناہ کی وجہ سے جنت کے دروازے پر ایک سو سال کے لئے روک لیا جائے گا اور وہ جنت میں اپنی بیویوں اور خادموں کو دیکھے گا۔

(٣٦٥٦٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ بَخْتَرِيٍّ الطَّائِيِّ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ : أُغْبِطَ الأَحْيَاءُ بِمَا يُغْبَطُ بِهِ الأَمْوَاتُ وَاعْلَمْ ، أَنَّ الْعِبَادَةَ لاَ تَصْلُحُ إِلاَّ بِزُهْدٍ وَذُلٍّ عِنْدَ الطَّاعَةِ ، وَاسْتَصْعِبْ عِنْدَ الْمَعْصِيَةِ ، وَأَحِبَّ

النَّاسَ عَلَى قَدْرِ تَقْوَاهُمْ.

(۳۶۵۶۶) حضرت بختری طائی فرماتے ہیں کہ زندوں پر اس چیز کا رشک کرو جس کا مردوں پر رشک کیا جاتا ہے، یاد رکھو کہ عبادت زہد کے بغیر درست نہیں ہوتی۔ اطاعت کے وقت پست ہو جاؤ، معصیت کے وقت مشقت محسوس کرو، اور لوگوں سے ان کے تقویٰ کے مطابق محبت کرو۔

(۳۶۵۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ ﴿فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى﴾ قَالَ : حِينَ يُسَاقُ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ.

(۳۶۵۶۷) حضرت قاسم بن ولید قرآن مجید کی آیت ﴿فَإِذَا جَائَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَى﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ اس موقع کی بات ہے جب جنت والوں کو جنت کی طرف اور جہنم والوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔

(۳۶۵۶۸) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَظُنُّهُ، عَنْ عُثْمَانَ، قَالَ: مَنْ عَمِلَ عَمَلاً كَسَاهُ اللَّهُ رِدَاءَ عَمَلِهِ.

(۳۶۵۶۸) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے عمل کی چادر پہنائیں گے۔

(۳۶۵۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ : مَنْ عَمِلَ عَمَلاً كَسَاهُ اللَّهُ رِدَائَهُ ، إنْ خَيْرٌ فَخَيْرٌ ، وَإِنْ شَرٌّ فَشَرٌّ.

(۳۶۵۶۹) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے عمل کی چادر پہنائیں گے۔ اگر اچھا ہوگا تو اچھی چادر اور اگر برا ہوگا تو بری چادر۔

(۳۶۵۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ : ﴿وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ﴾ قَالَ : سَائِقٌ يَسُوقُهَا إِلَى أَمْرِ اللهِ ، وَشَهِيدٌ يَشْهَدُ عَلَيْهَا بِمَا عَمِلَتْ.

(۳۶۵۷۰) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایک ہانکنے والا ہر نفس کو اللہ کے امر کی طرف ہانکے گا اور ایک گواہ اس کے اعمال کی گواہی دے گا۔

(۳۶۵۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : أَيْمَنُ امْرِءٍ وَأَشْأَمُهُ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ.

(۳۶۵۷۱) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کی سب سے مبارک اور سب سے منحوس چیز وہ ہے جو اس کے جبڑوں کے درمیان ہے۔

(۳۶۵۷۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ : إنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مَعْرُوفُهُ مُنْكَرُ زَمَانٍ قَدْ خَلاَ ، وَمُنْكَرُهُ مَعْرُوفُ زَمَانٍ مَا أَتَى.

(۳۶۵۷۲) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم ایک ایسے زمانے میں ہو جس کی نیکی گزشتہ زمانے کی برائی ہے اور اس کی برائی آنے والے زمانے کی نیکی ہے۔

(٣٦٥٧٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :خَرَجْت إِلَى الْجَبَّانَةِ فَجَلَسْت فِيهَا إِلَى جَنْبِ حَائِطٍ ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرٍ فَسَوَّاهُ ، ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَي ، فَقُلْتُ :مَنْ هَذَا ، فَقَالَ :أَخِي ، قَالَ :قُلْتُ :أَخٌ لَك ، قَالَ :أَخٌ لِي فِي الإِسْلاَمِ رَأَيْته الْبَارِحَةَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ ، فَقُلْتُ : فُلاَنٌ قَدْ عِشْت الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، قَالَ :قَدْ قُلْتهَا ، لأَنْ أَكُونَ أَقْدَرَ عَلَى أَنْ أَقُولَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مِلْءِ الأَرْضِ ، وَمَا فِيهَا ، أَلَمْ تَرَ حِينَ كَانُوا يَدْفِنُونَنِي فَإِنَّ فُلاَنًا قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لأَنْ أَكُونَ أَقْدَرَ عَلَى أَنْ أُصَلِّيَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا.

(۳۶۵۷۳) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ قبرستان گیا اور ایک دیوار کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک آدمی آیا اور اس نے ایک قبر کو سیدھا کیا اور پھر میرے پاس بیٹھ گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کس کی قبر ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ میرے بھائی کی قبر ہے۔ میں نے کہا کہ تمہارے بھائی کی؟ اس نے کہا کہ یہ میرا اسلامی بھائی ہے۔ میں نے اسے رات کو خواب میں دیکھا اور میں نے اس سے کہا کہ اے فلاں تو زندہ رہے! تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اس نے کہا کہ تو نے جو جملہ کہا ہے، اگر میں اس کے کہنے پر قادر ہو جاؤں تو یہ کہنے کے لئے ساری زمین بھی صدقہ کرنا پڑے تو صدقہ کر دوں۔ کیا تم نے دیکھا کہ جب لوگ مجھے دفن کر رہے تھے تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ اگر مجھے وہ دو رکعت پڑھنے کی قدرت مل جائے تو وہ مجھے دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے زیادہ محبوب ہوگا۔

(٣٦٥٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :لِلْمُقْنِطِين حبسٌ يَطَأُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى وُجُوهِهِمْ.

(۳۶۵۷۴) حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے والوں کو قیامت کے دن محبوس رکھا جائے گا اور لوگ ان کے چہروں کو روندیں گے۔

(٣٦٥٧٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ بَشِيرٍ ، قَالَ :أُرَاهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ خَبَّابٌ: أَنَّهَا سَتَكُونُ صَيْحَاتٌ فَأَصِيخُوا لَهَا.

(۳۶۵۷۵) حضرت خباب فرماتے ہیں کہ عنقریب چیخیں ہوں گی ان کے لئے تیاری کرلو۔

(٣٦٥٧٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمان عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى :طُفْت هَذِهِ الأَمْصَارَ فَمَا رَأَيْت أكثر مُتَهَجِّدًا ، وَلاَ أَبْكَرَ عَلَى ذِكْرِ اللهِ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ.

(۳۶۵۷۶) حضرت ابن ابی بکرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان شہروں میں چکر لگایا ہے، میں اہل بصرہ سے زیادہ تہجد گزار اور زیادہ

ذکر کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(۳٦٥٧٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : إِنَّ الْمَلَكَ يَجِيءُ إِلَى أَحَدِكُمْ كُلَّ غَدَاةٍ بِصَحِيفَةٍ بَيْضَاءَ فَلْيُمْلِ فِيهَا خَيْرًا ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيَقُمْ لِحَاجَتِهِ ، ثُمَّ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلْيُمْلِ فِيهَا خَيْرًا فَإِنَّهُ إِذَا أَمْلَى فِي أَوَّلِ صَحِيفَتِهِ وَآخِرِهَا خَيْرًا كَانَ عَسَى أَنْ يُكفى مَا بَيْنَهُمَا.

(۳٦٥٧٧) حضرت ابوعبدالرحمن سلمی فرماتے ہیں کہ ہر صبح فرشتہ تمہارے پاس سفید نامہ اعمال لے کر آتا ہے اور اس میں خیر لکھواتا ہے، جب سورج طلوع ہو جاتا ہے تو وہ اپنی حاجت کے لئے اٹھ جاتا ہے اور جب وہ عصر کی نماز پڑھ لیتا ہے تو اس میں خیر لکھواتا ہے، پس جب اعمال نامے کے شروع اور آخر میں خیر ہو تو امید ہے کہ ان دونوں حصوں کی خیر درمیانی حصے کو بھی کفایت کر جائے گی۔

(۳٦٥٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ ثَوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، قَالَ : يَمُرُّونَ عَلَى النَّارِ وَهِيَ خَامِدَةٌ فَيَقُولُونَ : أَيْنَ النَّارُ الَّتِي وُعِدْنَا ، قَالَ : مَرَرْتُمْ عَلَيْهَا وَهِيَ خَامِدَةٌ.

(۳٦٥٧٨) حضرت خالد بن معدان کہتے ہیں کہ لوگ آگ کے پاس سے گزریں گے تو وہ بجھی ہوئی ہوگی۔ وہ کہیں گے وہ آگ کہاں ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا تھا؟ ان سے کہا جائے گا کہ جب تم اس کے پاس سے گزرے تھے تو وہ بجھی ہوئی تھی۔

(۳٦٥٧٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : كَانَ سَعِيدُ بْنُ عامر بْنِ حُذَيْمٍ أَمِيرًا عَلَى مِصْرَ فَبَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ يَأْتِي عَلَيْهِ حِينٌ لاَ يُدَخَّنُ فِي تَنُّورِهِ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِمَالٍ فَاشْتَرَى مَا يُصْلِحُهُ وَأَهْلَهُ ، ثُمَّ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : لَوْ أَنَّا أَعْطَيْنَاهَا تَاجِرًا لَعَلَّهُ أَنْ يُصِيبَ لَنَا فِيهَا، قَالَتْ : فَافْعَلْ قَالَ : فَتَصَدَّقَ بِهَا الرَّجُلُ وَأَعْطَاهَا حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهَا شَيْءٌ ، ثُمَّ احْتَاجُوا ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ : لَوْ أَنَّك نَظَرْت إِلَى تِلْكَ الدَّرَاهِمِ فَأَخَذْتها فَإِنَّا قَدَ احْتَجْنَا إِلَيْهَا ، فَأَعْرَضَ عنها ، ثُمَّ عَادَتْ ، فَقَالَتْ أَيْضًا ، فَأَعْرَضَ عنها حَتَّى اسْتَبَانَ لَهَا ، أَنَّهُ قَدْ أَمْضَاهَا ، قَالَ : فَجَعَلَتْ تَلُومُهُ ، قَالَ : فَاسْتَعَانَ عَلَيْهَا بِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَكَلَّمَهَا ، فقالَ : إِنَّك قَدْ آذَيْته فَكَأَنَّمَا أغراها بِهِ ، فَقَالَتْ لَهُ أَيْضًا ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ الرَّجُلُ بَرَكَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، فَقَالَ : مَا يَسُرُّنِي أَنْ أُحْبَسَ عَنِ الْعَنَقِ الأَوَّلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلا أَنَّ لِي مَا ظَهَرَ عَلَى الأَرْضِ. وَلَوْ أَنْ خَيْرَةً مِنَ الْخَيْرَاتِ أَبْرَزَتْ أَصَابِعَهَا لأَهْلِ الأَرْضِ مِنْ فَوْقِ السَّمَاوَاتِ لَوُجِدَ رِيحُهُنَّ فَأَنَا أَدَعُهُنَّ لَكُنَّ لأَنْ أَدَعَكُنَّ لَهُنَّ أَحْرَى مِنْ أَنْ أَدَعَهُنَّ لَكُنَّ ، فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ كَفَّتْ عَنْهُ. (ابو نعيم ۲۴۴)

(۳٦٥٧٩) حضرت عبد الرحمن بن سابط فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن عامر بن حذیم مصر کے امیر تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ان کے بارے میں معلوم ہوا کہ ان پر بعض اوقات ایسے بھی آتے ہیں کہ ان کا چولہا نہیں جلتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے اور ان کے اہل وعیال کی کفالت کے لئے کچھ مال بھیجا۔ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ سے فرمایا کہ کیوں نہ ہم یہ

مال ایسے تاجر کو دے دیں جو اس میں ہمارے لئے نفع کمائے؟ ان کی اہلیہ نے فرمایا کہ آپ ایسا کر لیجئے۔ پھر آپ نے وہ مال صدقہ کر دیا اور اپنے پاس کچھ بھی باقی نہ چھوڑا۔ پھر کچھ عرصے بعد انہیں احتیاج ہوئی اور مال کی ضرورت پڑی تو ان کی بیوی نے کہا کہ اگر آپ ان دراہم میں سے کچھ اپنے پاس رکھ چھوڑتے تو اچھا ہوتا آج ہمیں ان کی ضرورت ہے۔ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے ان کی بات پر توجہ نہ دی۔ ان کی اہلیہ نے پھر وہی بات دہرائی، انہوں نے پھر اعراض کیا۔ پھر جب انہوں نے دیکھا کہ توجہ نہیں کر رہے تو انہیں ملامت کرنے لگیں۔ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مدد چاہی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان سے بات کی اور فرمایا کہ تم نے حضرت سعید کو تکلیف پہنچائی ہے۔ حضرت سعید کی اہلیہ نے ان سے بھی یہی بات فرمائی۔ جب اس آدمی کو یہ بات معلوم ہوئی جس کو دراہم حاصل ہوئے تھے تو وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ مجھے یہ بات بالکل پسند نہیں کہ قیامت کے دن مجھے پہلی جماعت میں داخل ہونے سے روک لیا جائے جبکہ اس کے بدلے میں مجھے دنیا کی ہر چیز ہی کیوں نہ مل جائے۔ اور اگر ایک حور اپنی انگلیاں زمین والوں کے لئے ظاہر کر دے تو ان کی خوشبو سب کو محسوس ہوگی۔

(٣٦٥٨٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ بِرَبِيعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى صُنْدُوقٍ مِنْ صَنَادِيقِ الْحَذَّائِينَ ، فَقَالَ : لَوْ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَجَالَسْتَ إِخْوَانَك ، فَقَالَ لَهُ رَبِيعٌ : لَوْ فَارَقَ ذِكْرُ الْمَوْتِ قَلْبِي سَاعَةً خَشِيت أَنْ يَفْسُدَ قَلْبِي.

(۳۶۵۸۰) حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں کہ ایک آدمی ربیع بن راشد کے پاس سے گزرا، وہ موچیوں کے ایک کھوکھے کے پاس بیٹھے تھے۔ اس آدمی نے ان سے کہا کہ اگر آپ مسجد چلیں اور مسلمان بھائیوں سے بات چیت کریں تو اچھا ہو۔ حضرت ربیع نے ان سے فرمایا کہ اگر موت کی یاد ایک لمحے کے لئے بھی میرے دل سے جدا ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا دل خراب ہو جائے گا۔

(٣٦٥٨١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ شُعَيْب ، قَالَ : كَانَ أَبِي زَمِيلَ رَبِيعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ إِلَى مَكَّةَ ، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ : لَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى رَبِّي لَعَلِّي أَتَكَلَّفُهُ ، قَالَ : فَرَأَى فِي مَنَامِهِ الشُّكْرَ وَالذِّكْرَ.

(۳۶۵۸۱) حضرت اسماعیل بن شعیب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوزمیل ربیع بن راشد ایک مرتبہ مکہ کی طرف جا رہے تھے، انہوں نے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے رب کو میرا کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے تو میں اس کا بہت زیادہ اہتمام کروں گا۔ پھر انہوں نے خواب میں شکر اور ذکر کو دیکھا۔

(٣٦٥٨٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ ، قَالَ : لَقِيَنِي رَبِيعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ فِي السُّدَّةِ فِي السُّوقِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَصَافَحَنِي ، فَقَالَ : يَا أَبَا ذَرٍّ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ رِضَاهُ فَقَدْ سَأَلَهُ أَمْرًا عَظِيمًا.

(۳۶۵۸۲) حضرت عمر بن ذر کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن ابی راشد مجھے سدہ کے ایک بازار میں ملے۔ انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا اور فرمایا کہ اے ابوذر! جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا کو مانگتا ہے وہ اللہ سے درحقیقت بہت عظیم چیز مانگتا ہے۔

(٣٦٥٨٣) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ شَدَّادٍ ، أَنَّ هَرِمَ بْنَ حَيَّانَ الْعَبْدِيَّ لَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ ، قَالُوا : لَهُ :

يَا هَرِمُ، أَوْصِنِى، قَالَ: أُوصِيكُمْ أَنْ تَقْضُوا عَنِّى دَيْنِى، قَالُوا: بِمَ تُوصِى، قَالَ: فَتَلاَ آخِرَ سُورَةِ النَّحْلِ ﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ﴾.

(۳۶۵۸۳) حضرت عون بن شداد کہتے ہیں کہ جب ہرم بن حیان عبدی کے وصال کا وقت آیا تو لوگوں نے ان سے کہا کہ اے ہرم! وصیت فرمادیجئے۔ انہوں نے کہا کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم میرا قرض ادا کر دینا۔ پھر لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیں کیسے زندگی گزارنے کی وصیت کرتے ہیں؟ انہوں نے سورۃ النحل کی ﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ سے لے کر ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ﴾ تک تلاوت فرمائی۔

(٣٦٥٨٤) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِى خَالِدٍ ، قَالَ : قَالَ هَرِمٌ : اللَّهُمَّ إِنِّى أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ زَمَانٍ يَتَمَرَّدُ فِيهِ صَغِيرُهُمْ وَيَأْمُلُ فِيهِ كَبِيرُهُمْ وَتَقْرُبُ فِيهِ آجَالُهُمْ.

(۳۶۵۸۴) حضرت ہرم یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں ایسے زمانے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس میں ان کا جوان سرکشی کا شکار ہے، بوڑھا امیدوں میں مبتلا ہے اور ان کی موتیں قریب آگئیں ہیں۔

(٣٦٥٨٥) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ أَصْبَغَ الْوَرَّاقِ، عَنْ أَبِى نَضْرَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ هَرِمَ بْنَ حَيَّانَ عَلَى الْخَيْلِ، فَغَضِبَ عَلَى رَجُلٍ فَأَمَرَ بِهِ فَوُجِئَتْ ، عُنُقُهُ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: لاَ جَزَاكُمَ اللَّهُ خَيْرًا، مَا نَصَحْتُمُونِى حِينَ قُلْتُ: وَلاَ كَفَفْتُمُونِى عَنْ غَضَبِى ، وَاللهِ لاَ آلِى لَكُمْ عَمَلاً ، ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، لاَ طَاقَةَ لِى بِالرَّعِيَّةِ فَابْعَثْ إِلَىَّ عَمَلَكَ.

(۳۶۵۸۵) حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے حضرت ہرم بن حیان کو ایک لشکر کی قیادت دے کر روانہ فرمایا۔ پھر ہرم دشمنوں کے ایک آدمی پر غضب ناک ہوئے اور اسے قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا کہ اللہ تمہیں خیر سے محروم رکھے، جب میں نے یہ بات کی تو تم نے مجھے نصیحت کیوں نہ کی، اور تم نے مجھے میرے غصے سے کیوں نہ روکا، خدا کی قسم میں تمہارے کسی معاملے کا قائد نہیں بنوں گا۔ پھر انہوں نے حضرت عمر کو خط لکھا کہ اے امیر المومنین! میں رعیت کے کسی کام کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ اس کام کے لئے کسی اور کو بھیج دیجئے۔

(٣٦٥٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ هَرِمَ بْنَ حَيَّانَ كَانَ يَقُولُ : لَمْ أَرَ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا ، وَلاَ مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا.

(۳۶۵۸۶) حضرت ہرم بن حیان فرمایا کرتے تھے کہ میں جہنم کو ایسی چیز نہیں سمجھتا جس سے بھاگنے والے کو نیند آئے اور جنت کو ایسی چیز نہیں سمجھتا جس کو حاصل کرنے والا سو پائے۔

(٣٦٥٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِى سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : كَانَ هَرِمُ بْنُ حَيَّانَ عَامِلاً عَلَى بَعْضِ رَسَاتِيقِ الأَهْوَازِ فَاسْتَأْذَنَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى أَهْلِهِ ، فَأَبَى أَنْ يَأْذَنَ لَهُ ، قَالَ : فَقَامَ هَرِمٌ

بْنُ حَيَّانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ ، قَالَ الرَّجُلُ هَكَذَا عَلَى أَنْفِهِ أَمْسَكَ عَلَى أَنْفِهِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ هَرِمٌ بِيَدِهِ : اذْهَبْ ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ فَقَضَى حَاجَتَهُ ، ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ لَهُ هَرِمٌ : أَيْنَ كُنْت ، فَقَالَ : أَلَمْ تَرَنِي حِينَ قُمْت فَأَمْسَكْت عَلَى أَنْفِي فَأَشَرْتَ إِلَيَّ بِيَدِكَ اذْهَبْ ، فَقَالَ هَرِمٌ : أَخِّرْ رِجَالَ السُّوءِ لِزَمَانِ السُّوءِ.

(۳۶۵۸۷) حمید بن ہلال رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حرم بن حیان ''اہواز'' علاقے کے بعض دیہاتوں کے گورنر تھے۔ان سے ان کے کسی ساتھی نے اپنے گھر جانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔''حمید بن ہلال'' کہتے ہیں کہ ہرم بن حیان جمعہ کے خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی نے ناک پر ہاتھ رکھ کر اجازت طلب کی تو ''ہرم'' نے اس کو ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ چلا جا۔وہ نکلا یہاں تک کہ اپنے گھر آیا اور اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے بعد لوٹا۔''ہرم'' نے اس سے پوچھا کہ ''آپ کہاں تھے''تو اس نے جواب دیا کہ کیا آپ نے دیکھا نہیں تھا کہ جب میں نے کھڑا ہو کر ناک کو روک رکھا تھا تو آپ نے کہا تھا کہ چلا جا تو ہرم نے فرمایا کہ ''برے لوگوں کو برے زمانہ کے لیے چھوڑ دو۔

(۳۶۵۸۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي غَالِبُ الْقَطَّانُ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يَدَعِ اللَّهُ لِمُؤْمِنٍ حَاجَةً إِلاَّ قَضَاهَا ، وَلاَ يَسْأَلُهُ إِلاَّ مَا يُوَافِقُ رِضَاهُ.

(۳۶۵۸۸) بکر فرماتے ہیں کہ بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ مومن کی ہر حاجت کو پورا کرے گا۔اور اس کی مرضی کے موافق اس سے سوال کیا جائے گا۔

(۳۶۵۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ ، قَالَ : مَرَّ مُوَرِّقٌ الْعِجْلِيّ عَلَى مَجْلِسِ الْحَيِّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ، فَرَدُّوا عَلَيْهِ السَّلاَمَ وَسَأَلُوهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ : أَكُلُّ حَالِكَ صَالِحٌ، قَالَ : وَدِدْنَا ، أَنَّ الْعُشْرَ مِنْهُ يَصْلُحُ.

(۳۶۵۸۹) سعید جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مورق العجلی قبیلہ حی کی مجلس سے گزرے تو ان کو سلام کیا۔انہوں نے سلام کا جواب دیا اور ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ ''آپ کی حالت بالکل درست ہے؟''تو انہوں نے جواب دیا کہ ''میں تو چاہتا ہوں کہ اس کا دسواں حصہ ہی ٹھیک ہو جائے۔

(۳۶۵۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ بَكْرٍ، قَالَ: لاَ يَكُونُ الرَّجُلُ تَقِيًّا حَتَّى يَكُونَ تَقِيَّ الْغَضَبِ تَقِيَّ الطَّمَعِ.

(۳۶۵۹۰) بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی پرہیز گار اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ غصہ اور لالچ سے نہ بچے۔

(۷۳) كلام مجاهدٍ رحمه الله

حضرت مجاہد رحمہ اللہ کے آثار

(۳۶۵۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ﴾ قَالَ : فِي الْقَبْرِ.

(۳۶۵۹۱) مجاہد رحمہ اللہ سے آیت کریمہ ﴿فَلِأَنفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ﴾ کی تفسیر میں مروی ہے کہ یہ قبر کے بارے میں ہے۔

(۳۶۵۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ قَالَ : مَنْ خَافَ اللَّهَ عِنْدَ مَقَامِهِ عَلَى الْمَعْصِيَةِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۶۵۹۲) مجاہد سے آیت کریمہ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ کے بارے میں مروی ہے کہ جو شخص دنیا میں گناہ پر اصرار کرنے سے اللہ سے ڈرے۔

(۳۶۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كُنْتُ إِذَا رَأَيْت مُجَاهِدًا ظَنَنْت أَنَّهُ خربندة ، قَدْ ضَلَّ حِمَارُهُ فَهُوَ مُهْتَمٌّ.

(۳۶۵۹۳) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے جب مجاہد کو دیکھا تو یہ سمجھا کہ شاید یہ کوئی کمہار ہے جس کا گدھا گم ہوگیا ہے جس کو یہ تلاش کررہا ہے۔

(۳۶۵۹٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَا مِنْ يَوْمٍ يَمْضِي مِنَ الدُّنْيَا إِلاَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْرَجَنِي مِنَ الدُّنْيَا فَلاَ أَعُودُ إِلَيْهَا أَبَدًا.

(۳۶۵۹۴) حضرت مجاہد کا ارشاد ہے کہ جب بھی دنیا سے کوئی دن گزر جاتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ جس نے مجھے اس دنیا سے نکال دیا ہے اب میں کبھی اس کی طرف لوٹ کر نہیں آؤں گا۔

(۳۶۵۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿نَأْتِي الأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا﴾ قَالَ: الْمَوْتُ.

(۳۶۵۹۵) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے ﴿نَأْتِي الأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا﴾ کی تفسیر میں مذکور ہے کہ اس سے مراد موت ہے۔

(۳۶۵۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتٍ ذُو حَاجَةٍ عِنْدَهُمْ رَأْسُ شَاةٍ ، فَأَصَابُوا شَيْئًا فَقَالُوا : لَوْ بَعَثْنَا بِهَذَا الرَّأْسِ إِلَى مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا ، قَالَ : فَبَعَثُوا بِهِ فَلَمْ يَزَلْ يَدُورُ بِالْمَدِينَةِ حَتَّى رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ الَّذِينَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِمْ.

(۳۶۵۹۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ضرورت مند اہل بیت رہتے تھے۔ ان کے پاس بکری کا سر تھا۔ ان کو کچھ وسعت ہوئی تو انہوں نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اس سر کو کسی اپنے سے زیادہ محتاج کو دے دیں۔ تو انہوں نے اس کو بھیج دیا تو وہ سر مدینہ کے گھروں میں گھومتا رہا حتی کہ انہی کے پاس لوٹ آیا کہ جن سے وہ نکلا تھا۔

(۳۶۵۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : ذَهَبَ الْعُلَمَاءُ فَمَا بَقِيَ إِلاَّ الْمُتَعَلِّمُونَ ، مَا الْمُجْتَهِدُ فِيكُمَ الْيَوْمَ إِلاَّ كَاللاَّعِبِ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ.

(۳۶۵۹۷) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء ختم ہو چکے ہیں اور صرف طالب علم ہی باقی رہ گئے ہیں۔ تم میں آج مجاہدہ کرنے والا ایسے ہی ہے کہ جیسے پہلے لوگوں میں کھیل کود کرنے والا۔

(۳۶۵۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إذَا الْتَقَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَضَحِكَ فِي وَجْهِهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا الذُّنُوبُ كَمَا يَنْثُرُ الرِّيحُ الْوَرَقَ الْيَابِسَ مِنَ الشَّجَرِ ، قَالَ: أَفَقَالَ رَجُلٌ إنَّ هَذَا مِنَ الْعَمَلِ يَسِيرٌ ، قَالَ :فَقَالَ :مَا سَمِعْتَ قوله تعالى :﴿لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ﴾.

(۳۶۵۹۸) حضرت مجاہد کا ارشاد ہے کہ جب کوئی آدمی دوسرے کومل کر مسکراتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی جھڑ جاتے ہیں کہ جیسے ہوا خشک پتوں کو جھاڑ دیتی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ کسی نے سوال کیا کہ یہ تو بہت چھوٹا سا عمل ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا: ﴿لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ﴾ کہ اگر آپ روئے زمین کی تمام اشیاء بھی صرف کر دیتے تو ان میں آپس میں الفت نہ پیدا کر سکتے۔

(۳۶۵۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَعْجَبُ أَهْلِ الْكُوفَةِ إلَيَّ أَرْبَعَةٌ :طَلْحَةُ وَزُبَيْدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَيَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ.

(۳۶۵۹۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے اہل کوفہ میں چار آدمی سب سے اچھے لگتے ہیں: طلحہ، زبید، محمد بن عبدالرحمن اور یحییٰ بن عباد۔

(۳۶۶۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إنَّ الْمُسْلِمَ لَوْ لَمْ يُصِبْ مِنْ أَخِيهِ إلاَّ أَنَّ حَيَائَهُ مِنْهُ يَمْنَعُهُ مِنَ الْمَعَاصِي.

(۳۶۶۰۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں بے شک مسلمان اگر اپنے بھائی سے کوئی بھلائی نہ بھی ملے تو یہ بھلائی کافی ہے کہ وہ اس کی حیا کرتے ہوئے گناہ سے بچ جاتا ہے۔

(۳۶۶۰۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :إنَّمَا الْفَقِيهُ مَنْ يَخَافُ اللَّهَ.

(۳۶۶۰۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ سمجھ والا شخص وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔

(۳۶۶۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قوله تعالى :﴿تُوبُوا إلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا﴾ قَالَ :هُوَ أَنْ يَتُوبَ ، ثُمَّ لاَ يَعُودَ.

(۳۶۶۰۲) حضرت مجاہد سے قرآنِ پاک کی آیت ﴿تُوبُوا إلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا﴾ کی تفسیر منقول ہے کہ وہ آدمی توبہ کرے اور پھر دوبارہ گناہ نہ کرے۔

(۳۶۶۰۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فی قوله تعالى :﴿وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا﴾ قَالَ :الطَّائِعُ الْمُؤْمِنُ.

(۳۶۶۰۳) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا﴾ کے بارے

میں منقول ہے کہ اس سے مراد تابع دار، مومن شخص ہے۔

(٣٦٦٠٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ قَالَ : كَانُوا لاَ يَنَامُونَ كُلَّ اللَّيْلِ.

(٣٦٦٠٤) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ لوگ تمام رات نہیں سوتے تھے۔

(٣٦٦٠٥) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ قَالَ : مَقْصُورَاتٌ قُلُوبُهُنَّ وَأَبْصَارُهُنَّ وَأَنْفُسُهُنَّ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ فِي خِيَامِ اللُّؤْلُؤِ لاَ يُرِدْنَ غَيْرَهُمْ.

(٣٦٦٠٥) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ وہ ایسی حوریں ہوں گی کہ جو موتیوں کے خیموں میں ہوں گی اور ان کے دل وجان اور آنکھیں صرف اپنے خاوندوں پر منحصر ہوں گی۔ وہ ان کے علاوہ کسی اور سے محبت نہیں کریں گی۔

(٣٦٦٠٦) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَحُورٌ عِينٌ﴾ قَالَ : يَحَارُ فِيهِنَّ الْبَصَرُ.

(٣٦٦٠٦) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَحُورٌ عِينٌ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ ان حوروں کے دیکھنے میں آنکھیں چندھیا رہی ہوں گی۔

(٣٦٦٠٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ﴾ قَالَ : لَيْسَ بِعَرَضِ الدُّنْيَا.

(٣٦٦٠٧) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے دنیا کا مال مراد نہیں ہے۔

(٣٦٦٠٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلاً﴾ قَالَ : أَخْلِصْ لَهُ إِخْلاَصًا.

(٣٦٦٠٨) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلاً﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اللہ کے لیے اخلاص پیدا کرو۔

(٣٦٦٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ إِلاَّ تَبْكِي عَلَيْهِ الأَرْضُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا.

(٣٦٦٠٩) حضرت مجاہد سے ارشاد منقول ہے کہ جب بھی کوئی مرتا ہے تو زمین چالیس دن اس پر روتی ہے۔

(٣٦٦١٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ قَالَ : هُوَ الرَّجُلُ يَذْكُرُ اللَّهَ عِنْدَ الْمَعَاصِي فَيَحْتَجِزُ عنها.

(٣٦٦١٠) حضرت مجاہد سے اللہ کے ارشاد ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے کہ جو بوقت گناہ اللہ کو یاد کرے اور گناہ سے احتراز کرلے۔

(۳۶۶۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا قَوَارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا﴾ قَالَ : الآنِيَةُ : الأَقْدَاحُ ، وَالأَكْوَابُ : الكوكبات ، وَتَقْدِيرًا : أَنَّهَا لَيْسَتَ بِالْمَلأَى الَّتِي تَفِيضُ ، وَلاَ نَاقِصَةَ الْقَدْرِ.

(۳۶۶۱۱) حضرت مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا قَوَارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ آنیہ سے مراد دینے کے برتن اور الاکواب سے مراد۔

(۷٤) كلام عِكرمة

(۳٦٦۱۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قوله تعالى : ﴿لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ﴾ قَالَ : الدُّنْيَا كُلُّهَا قَرِيبٌ ، كُلُّهَا جَهَالَةٌ.

(۳۶۶۱۲) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ ارشاد ﴿لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ دنیا تمام کی تمام قریب ہے اور تمام کی تمام جہالت ہے۔

(۳٦٦۱۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ﴾ قَالَ : السَّهَرُ.

(۳۶۶۱۳) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ﴾ سے مراد شب بیداری ہے۔

(۳٦٦۱٤) حَدَّثَنَا حَكَّامٌ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ﴾ قَالَ : إِذَا عَصَيْت ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : إِذَا غَضِبْت.

(۳۶۶۱۴) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ﴾ کا مطلب ہے کہ جب تو اللہ کی نافرمانی کرے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب تجھے غصہ آئے۔

(۳٦٦۱٥) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ﴾ قَالَ : إِنَّ الْقُلُوبَ لَوْ تَحَرَّكَتْ ، أَوْ زَالَتْ خَرَجَتْ نَفْسُهُ ، وَلَكِنْ إِنَّمَا هُوَ الْفَزَعُ.

(۳۶۶۱۵) حضرت عکرمہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ دل اگر حرکت کریں تو سانس نکل جائے، وہ صرف گھبراہٹ ہوگی۔

(۳٦٦۱٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْر ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ﴾ قَالَ : الْكُفَّارُ إِذَا دَخَلُوا الْقُبُورَ فَعَايَنُوا مَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مِنَ الْخِزْيِ يَئِسُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ.

(۳۶۶۱۶) حضرت عکرمہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ کافر لوگ جب قبروں میں داخل ہوتے ہیں اور اس عذاب کو دیکھتے ہیں جو اللہ نے ان کے لیے تیار کر رکھا ہے تو وہ اللہ کی رحمت

سے مایوس ہو جاتے ہیں۔

(۳۶۶۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو بَيَّاعِ الْمُلاَءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ﴿إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالاً﴾ قَالَ : قُيُودًا.

(۳۶۶۱۷) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالاً﴾ سے مراد بیڑیاں ہیں۔

(۳۶۶۱۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ ، فَقَالَ : أُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيثٍ لَعَلَّهُ يَنْفَعُكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ نَفَعَنِي ، قَالَ : قَالَ لَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ : يَا ابْنَ أَخِي ، إِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ يَكْرَهُ فُضُولَ الْكَلاَمِ مَا عَدَا كِتَابَ اللهِ تَعَالَى أَنْ تَقْرَأَهُ ، أَوْ أَمْرًا بِمَعْرُوفٍ ، أَوْ نَهْيًا ، عَنْ مُنْكَرٍ ، وَأَنْ تَنْطِقَ بِحَاجَتِكَ فِي مَعِيشَتِكَ الَّتِي لاَ بُدَّ لَكَ مِنْهَا ، أَتُنْكِرُونَ أَنَّ ﴿عَلَيْكُمْ حَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ﴾ وَأَنَّ ﴿عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلاَّ لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ أَمَا يَسْتَحْيِي أَحَدُكُمْ لَوْ نَشَرَ صَحِيفَتَهُ الَّتِي أَمْلَى صَدْرَ نَهَارِهِ وَأَكْثَرَ مَا فِيهَا لَيْسَ مِنْ أَمْرِ دِينِهِ ، وَلاَ دُنْيَاهُ.

(۳۶۶۱۸) حضرت یعلی بن عبید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن سوقہ ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ میں تم کو ایک بات بتاتا ہوں امید ہے کہ وہ تم کو نفع دے گی۔ اس لیے کہ اس بات سے مجھ کو نفع ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ عطا بن رباح نے ہمیں فرمایا کہ ''اے میرے بھتیجے تم سے پہلے لوگ فضول باتوں سے بچتے تھے۔ سوائے اس کے کہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن پاک کی تلاوت کرے یا کسی نیک کام کا حکم کرے یا برائی سے روکے اور یہ کہ تو اپنی ضروری معیشت کو خاطر بقدر ضرورت بات کرے۔ کیا تم لوگ قرآن پاک کی آیت ﴿عَلَيْكُمْ حَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ﴾ اور ﴿عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلاَّ لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ کا انکار کر سکتے ہو۔ کیا تم کو اس بات سے حیا نہیں آتی کہ اگر تمہارے سارے دن کے اعمال ناموں کا صحیفہ کھولا جائے تو اس میں اکثر باتیں ایسی ہوں کہ جن کا نہ دین سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی دنیا سے۔

(۳۶۶۱۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنِ الرُّدَيْنِي عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، قَالَ : مَا هَاجَتِ الرِّيحُ إِلاَّ بِعَذَابٍ وَرَحْمَةٍ.

(۳۶۶۱۹) حضرت یحییٰ بن یعمر فرماتے ہیں کہ تیز ہوا عذاب یا رحمت ہی کی وجہ سے چلتی ہے۔

(۳۶۶۲۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شَبِيبٍ ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ ﴿أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا﴾ قَالَ : الْعَهْدُ الصَّلاَةُ.

(۳۶۶۲۰) حضرت مقاتل بن حیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا﴾ سے مراد عہد نماز ہے۔

(۳۶۶۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ الْخَيْرِ إِذَا الْتَقَوْا يُوصِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِثَلاَثٍ ، وَإِذَا غَابُوا كَتَبَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ بِثَلاَثٍ : مَنْ عَمِلَ لآخِرَتِهِ كَفَاهُ اللَّهُ دُنْيَاهُ ، وَمَنْ أَصْلَحَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ كَفَاهُ اللَّهُ النَّاسَ ، وَمَنْ أَصْلَحَ سَرِيرَتَهُ أَصْلَحَ اللَّهُ عَلاَنِيَتَهُ.

(۳۶۶۲۱) حضرت ابی عون فرماتے ہیں اچھے لوگ جب ملا کرتے تھے تو تین چیزوں کی نصیحت کیا کرتے تھے اور جب دور ہوتے تھے تو بھی تین چیزوں کو لکھ کر بھیجا کرتے تھے۔ ① جو شخص آخرت کے لیے عمل کرتا ہے اللہ اس کی دنیا کی کفایت کرتا ہے۔ ② جو شخص اپنے اور اللہ کے درمیان معاملات کو درست کرتا ہے اللہ اس کو لوگوں سے کفایت کرتا ہے۔ ③ جو شخص اپنی پوشیدہ حالت کو درست کرتا ہے اللہ اس کی ظاہری حالت کو بھی درست کر دیتا ہے۔

(٣٦٦٢٢) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ خَلاَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ أَبِي عِمْرَانَ يَقُولُ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ لاَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ إِلاَّ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، قَالَ خَالِدٌ : مَكَثَ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَمْ يَنْزِعْ ثَوْبَهُ ، عَنْ ظَهْرِهِ.

(۳۶۶۲۲) حضرت خالد بن ابی عمران فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر مہینہ میں صرف تین دن افطار کرتے تھے۔ خالد فرماتے ہیں چالیس سال تک انہوں نے اپنی کمر سے کپڑا نہیں اتارا۔

(٣٦٦٢٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ وَهِشَامٌ جَمِيعًا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ فِي قُبَّةٍ لَهُ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَجَلَسَ مَعَهُ عَلَى فِرَاشِهِ ، فَسَارَّهُ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عُبَيْدَةَ : فَإِنِّي أَسْأَلُك أَنْ تَضَعَ إِصْبَعَك فِي هَذِهِ النَّارِ ، وَكَانُونٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فِيهِ نَارٌ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : سُبْحَانَ اللهِ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عُبَيْدَةَ : تَبْخَلُ عَلَيَّ بِإِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِكَ فِي نَارِ الدُّنْيَا وَتَسْأَلُنِي أَنْ أَجْعَلَ جَسَدِي كُلَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ، قَالَ : فَظَنَنَّا أَنَّهُ دَعَاهُ إِلَى الْقَضَاءِ.

(۳۶۶۲۳) محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ ہم ابوعبیدہ کے پاس ان کے گنبد میں بیٹھے ہوئے تھے تو ایک آدمی ان کے پاس آیا اور ان کے ساتھ ان کے بستر پر بیٹھ گیا۔ اس نے ابوعبیدہ رحمہ اللہ سے پوشیدہ طور پر کوئی بات کی جو ہم نہ سمجھ سکے۔ ابوعبیدہ نے اس سے کہا کہ اپنی انگلی اس آگ میں ڈالو۔ ہمارے درمیان ایک انگیٹھی میں آگ جل رہی تھی۔ اس آدمی نے کہا "سبحان اللہ" تو ابوعبیدہ نے فرمایا کہ تو میرے لیے اس دنیا کی آگ میں ایک انگلی کے بارے میں بھی بخل کرتا ہے اور مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اپنے تمام جسم کو جہنم کی آگ میں ڈال دوں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمارے خیال میں اس آدمی نے ابوعبیدہ کو قاضی بننے کی دعوت دی تھی۔

(٣٦٦٢٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ، قَالَ : اللَّهُمَّ سَلِّمْنَا وَسَلِّمَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَّا.

(۳۶۶۲۴) حضرت قاسم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ عبیداللہ بن عدی بن خیار کا ارشاد ہے کہ "اے اللہ ہمیں سلامتی میں رکھ اور مومنین کو ہم سے سلامتی میں رکھ۔

(٣٦٦٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ : الزَّبَانِيَةُ رُؤُوسُهُمْ فِي السَّمَاءِ وَأَرْجُلُهُمْ فِي الأَرْضِ.

(۳۶۶۲۵) حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ ''الزبانیہ'' سے مراد فرشتے ہیں کہ جن کے سر آسمان میں اور پاؤں زمین میں ہیں۔

(٣٦٦٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ﴾ قَالَ : يُكْتَبُ مِنْ قَوْلِهِ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ.

(۳۶۶۲۶) حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ﴾ کی تفسیر منقول ہے کہ آدمی کی ہر اچھی اور بری بات لکھی جاتی ہے۔

(٣٦٦٢٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : يُكْتَبُ مَا عَلَيْهِ وَمَالَهُ.

(۳۶۶۲۷) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کے نفع اور نقصان کی ہر بات لکھی جاتی ہے۔

(٣٦٦٢٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ قَالَ : قَلَّ لَيْلَةٌ أَتَتْ عَلَيْهِمْ هَجَعُوهَا.

(۳۶۶۲۸) حضرت سعید بن حسن سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿كَانُوا قَلِيلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ بہت کم ہی کوئی ایسی رات آتی تھی کہ جس میں وہ سوتے ہوں۔

(٣٦٦٢٩) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ إِذْ عَثَرَ بِهِ ، فَقَالَ : تَعِسْت ، فَقَالَ : صَاحِبُ الْيَمِينِ : مَا هِيَ بِحَسَنَةٍ فَأَكْتُبَهَا ، وَقَالَ صَاحِبُ الشِّمَالِ : مَا هِيَ بِسَيِّئَةٍ فَأَكْتُبَهَا ، فَنُودِيَ صَاحِبُ الشِّمَالِ ، إِنَّ مَا تَرَكَ صَاحِبُ الْيَمِينِ فَاكْتُبْهُ.

(۳۶۶۲۹) حضرت حسان بن عطیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک آدمی گدھے پر سوار تھا اچانک وہ گر گیا تو اس نے کہا کہ میں گدھے سے گر گیا۔ تو دائیں جانب کے فرشتے نے کہا کہ یہ کوئی نیکی تو نہیں ہے کہ جس کو میں لکھوں اور بائیں جانب کے فرشتے نے کہا کہ یہ کون سی برائی ہے کہ جس کو میں لکھوں تو بائیں جانب کے فرشتہ کو آواز دی گئی کہ جس قول کو دایاں چھوڑ دے اس کو لکھ لو۔

(٣٦٦٣٠) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ : مَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللهِ فَقَدْ آذَنَ اللَّهَ بِالْمُحَارَبَةِ ، وَمَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ فَقَدْ حَادَّ اللَّهَ فِي أَمْرِهِ ، وَمَنْ أَعَانَ عَلَى خُصُومَةٍ لاَ عِلْمَ لَهُ بِهَا كَانَ فِي سَخَطِ اللهِ حَتَّى يَنْزِعَ ، وَمَنْ قَفَا مُؤْمِنًا بِمَا لاَ عِلْمَ لَهُ بِهِ وَقَفَهُ اللَّهُ فِي رَدْغَةِ الْخَبَالِ حَتَّى يَجِيءَ مِنْهَا بِالْمَخْرَجِ ، وَمَنْ خَاصَمَ لِضَعِيفٍ حَتَّى يُثْبِتَ لَهُ حَقَّهُ ، ثَبَّتَ اللَّهُ قَدَمَيْهِ يَوْمَ تَزِلُّ الأَقْدَامُ ، وَقَالَ اللَّهُ : مَا تَرَدَّدْت فِي شَيْءٍ أُرِيدُهُ ، تَرَدُّدِي فِي قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلاَ بُدَّ لَهُ مِنْهُ. (بخاری ٦٥٠٢)

(۳۶۶۳۰) حضرت حسان بن عطیہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ کے دوستوں سے دشمنی کرتا ہے تو اللہ اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہے اور

جس شخص کی سفارش اللہ کے قانون وحدود میں آڑے بنتی ہے تو وہ شخص اللہ کے حکم میں رکاوٹ بن رہا ہے اور جو کوئی شخص کسی ایسے جھگڑے کی معاونت کرتا ہے جس کا اس کو علم ہی نہیں تو وہ اس جھگڑے سے نکلنے تک اللہ کے غصہ میں رہتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان پر ایسی تہمت لگاتا ہے جس کا اس کو علم ہی نہیں تو اللہ اس کو ہلاکت کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے حتیٰ کہ وہ خود اس سے راستہ نکال لے۔ اور جو کوئی شخص کسی کمزور کے حق میں جھگڑا کرتا ہے تاکہ اس کو اس کا حق دلوا دے تو اللہ ایسے دن کہ جب قدم لڑکھڑائیں گے اس کو ثابت قدم رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو کوئی تردد نہیں کرتا۔ سوائے اپنے مومن بندے کی جان قبض کرنے کے وقت کیونکہ وہ موت اور اس کی تکلیف سے گھبراتا ہے جبکہ اس سے کوئی چارۂ کار نہیں۔

(٣٦٦٣١) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ زيتون ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، أَنَّهُ قَالَ : الْكَلاَمُ فِي الْمَسْجِدِ لَغْوٌ إِلاَّ لِمُصَلٍّ ، أَوْ ذَاكِرِ رَبِّهِ ، أَوْ سَائِلِ خَيْرٍ ، أَوْ مُعْطِيه.

(۳۶۶۳۱) حضرت ابن محریز فرماتے ہیں کہ مسجد میں نمازی یا اللہ کے ذکر یا کسی اچھی چیز کی طلب یا عطا کے علاوہ تمام باتیں لغو ہیں۔

(٣٦٦٣٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : بَلَغَنِي ، أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْبَزَّازِينَ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَيْئًا ، فَقَالَ رَجُلٌ لِلْبَزَّازِ أَتَدْرِي مَنْ هَذَا هَذَا ابْنُ مُحَيْرِيزٍ ، فَقَامَ ، فَقَالَ : إِنَّمَا جِئْنَا نَشْتَرِي بِدَرَاهِمِنَا ، لَيْسَ بِدِينِنَا.

(۳۶۶۳۲) حضرت ابن محریز ایک مرتبہ ایک کپڑا فروش کے پاس گئے اور اس سے کچھ خریدا تو ایک آدمی نے کپڑے فروش سے کہا کہ یہ تو جانتا ہے یہ کون ہیں؟ تو یہ ابن محریز ہیں تو وہ کپڑا فروش کھڑا ہو گیا۔ حضرت ابن محریز نے فرمایا کہ ہم اپنے دراہم کے بدلہ میں خریدنے آئے ہیں اپنے دین کے بدلے خریدنے نہیں آئے۔

(٣٦٦٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ وُهَيْبٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالرَّمْلَةِ وَهُوَ يَقُولُ : أَدْرَكْت النَّاسَ وَإِذَا مَاتَ مِنْهُمَ الْمَيِّتُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، قَالُوا : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَوَفَّى فُلاَنًا عَلَى الإِسْلاَمِ ، ثُمَّ انْقَطَعَ ذَلِكَ فَلَيْسَ أَحَدٌ الْيَوْمَ يَقُولُ ذَلِكَ.

(۳۶۶۳۳) حضرت موسیٰ بن عقبہ ؒ فرماتے ہیں کہ ہم ریتلی زمین میں تھے کہ میں نے ابن محریز ؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ''میں نے وہ لوگ بھی دیکھے ہیں جب کوئی مسلمان مرتا تو لوگ کہتے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ میں نے فلاں شخص کو اسلام پر موت عطا کی۔ پھر یہ زمانہ ختم ہو گیا اور اب کوئی بھی اس طرح نہیں کہتا۔

(٣٦٦٣٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى ، قَالَ : كَانَ مُجَمِّعُ بْنُ جارية يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُك مَوْتًا سَجِيحًا.

(۳۶۶۳۴) حضرت مجمع بن جاریہ ؒ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تجھ سے نرم و آسان موت کا سوال کرتا ہوں۔

(۳۶۶۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ فِي قَوْلِهِ :(خَافِضَةٌ) مَنِ انْخَفَضَ يَوْمَئِذٍ لَمْ يَرْتَفِعْ أَبَدًا ، وَمَنَ ارْتَفَعَ يَوْمَئِذٍ لَمْ يَنْخَفِضْ أَبَدًا.

(۳۶۶۳۵) حضرت اسامہ بن زید اپنے والد سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد (خَافِضَةٌ) کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس دن پست ہو گیا وہ کبھی بھی بلند نہیں ہو سکے گا اور جو شخص اس دن بلندی حاصل کرے گا وہ کبھی بھی پست نہ ہوگا۔

(۳۶۶۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، قَالَ :المحسنون الَّذِينَ لاَ يَظْلِمُونَ وَإِنْ ظُلِمُوا لَمْ يَنْتَصِرُوا.

(۳۶۶۳۶) حضرت عمرو بن اوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ احسان کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو ظلم نہیں کرتے اور اگر ان پر ظلم کیا جائے تو بدلہ نہیں لیتے۔

(۳۶۶۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ :قَالَ فُلاَنٌ :تَمْشُونَ عَلَى قُبُورِكُمْ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فَكَيْفَ تُمْطَرُونَ.

(۳۶۶۳۷) حضرت ابو علاء بن الشخیر فرماتے ہیں کہ فلاں شخص نے کہا: تم لوگ تو اپنی قبروں پر چلتے ہو۔ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: تو پھر کیسے تم پر بارش اترے!!!

(۳۶۶۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قوله تعالى: ﴿فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ﴾ قَالَ :لَمَّا الْتَقَمَهُ ذَهَبَ بِهِ حَتَّى وَضَعَهُ فِي الأَرْضِ السَّابِعَةِ فَسَمِعَ الأَرْضَ تُسَبِّحُ ، قَالَ :فَهَيَّجَتْهُ عَلَى التَّسْبِيحِ ، فَقَالَ :﴿لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْت مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ قَالَ :فَأَخْرَجَهُ حَتَّى أَلْقَاهُ عَلَى الأَرْضِ بِلاَ شَعْرٍ ، وَلاَ ظُفُرٍ مِثْلُ الصَّبِيِّ الْمَنْفُوسِ ، فَأَنْبَتَ اللَّهُ عَلَيْهِ شَجَرَةً تُظِلُّهُ ، وَيَأْكُلُ مِنْ تَحْتِهَا مِنْ حَشَرَاتِ الأَرْضِ ، فَبَيْنَمَا هُوَ نَائِمٌ تَحْتَهَا فَتَسَاقَطَتْ عَلَيْهِ وَرَقُهَا قَدْ يَبِسَتْ ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى رَبِّهِ، فَقِيلَ لَهُ :أَتَحْزَنُ عَلَى شَجَرَةٍ ، وَلاَ تَحْزَنُ عَلَى مِئَةِ أَلْفٍ ، أَوْ يَزِيدُونَ يُعَذَّبُونَ.

(۳۶۶۳۸) حضرت ابن عباس اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب پیغمبر کو مچھلی نے نگل لیا تو ان کو ساتویں زمین میں لے جا کر رکھ دیا۔ وہاں انہوں نے زمین کو تسبیح کرتے ہوئے سنا۔ اس بات نے ان کو تسبیح کرنے پر برانگیختہ کیا تو انہوں نے ﴿لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْت مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ کہنا شروع کیا۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ مچھلی نے پیغمبر کو نکالا اور زمین پر بغیر بالوں اور ناخنوں کے پیدائشی بچہ کی طرح ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک درخت سایہ کرنے کے لیے ان کے پاس اُگا دیا۔ اور وہ اس درخت کے نیچے کیڑے مکوڑے کھایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ اس درخت کے سائے میں سوئے ہوئے تھے کہ اس درخت کا ایک پتہ جو کہ خشک ہو چکا تھا گرا تو پیغمبر علیہ السلام نے اپنے رب سے اس کی شکایت کی تو ان کو جواب ملا کہ تو ایک درخت پر تو بہت غمگین ہوتا ہے اور ایک لاکھ یا اس سے زائد پر غمگین کیوں نہیں ہوتا جن کو عذاب

دیا جا رہا ہے۔

(٣٦٦٣٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو هِلاَلٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ الرَّاسِبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :قَالَ أَبُو الصَّهْبَاءِ :طَلَبْتُ الْمَالَ مِنْ حِلِّهِ فَأَعْيَانِي إِلاَّ رِزْقَ يَوْمٍ بِيَوْمٍ ، فَعَلِمْتُ ، أَنَّهُ قَدْ خِيرَ لِي :وَايْمُ اللهِ مَا مِنْ عَبْدٍ أُوتِيَ رِزْقَ يَوْمٍ بِيَوْمٍ فَلَمْ يَظُنَّ ، أَنَّهُ قد خِيرَ لَهُ إِلاَّ كَانَ عَاجِزًا ، أَوْ غَبِيَّ الرَّأْيِ.

(۳۶۶۳۹) حضرت ابو الصہبا فرماتے ہیں کہ میں نے مال کو حلال طریقہ سے تلاش کیا تو اس نے مجھے تھکا دیا سوائے یومیہ روزی کے تو میں نے جان لیا کہ میرے ساتھ بھلائی والا معاملہ کیا گیا ہے۔ اللہ کی قسم جس شخص کو یومیہ روزی دی جاتی ہے اور وہ یہ نہیں سمجھتا کہ اس کے ساتھ بھلائی والا معاملہ کیا گیا ہے تو وہ شخص ناقص رائے رکھتا ہے۔

(٣٦٦٤٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ أَبِي السُّمَيْطِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُطَرِّفٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :إِنَّكَ لَتَلْقَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَكْثَرُ صَوْمًا وَصَلاَةً ، وَالآخَرُ أَكْرَمُهُمَا عَلَى اللهِ بَوْنًا بَعِيدًا ، قَالُوا :وَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ يَا أَبَا جَزْءٍ ، قَالَ :يَكُونُ أَوْرَعَهُمَا فِي مَحَارِمِهِ.

(۳۶۶۴۰) حضرت عبداللہ بن مطرف فرماتے ہیں کہ تو دو شخصوں کو دیکھے گا کہ ان میں سے ایک زیادہ نماز اور روزے والا ہوگا اور دوسرا ان میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ معزز ہوگا لوگوں نے سوال کیا کہ اے ابا جزء یہ کیسے ہوسکتا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ محرمات سے زیادہ بچنے والا ہوتا ہے۔

(٣٦٦٤١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهِ :﴿وَبَشِّرَ الْمُخْبِتِينَ﴾ قَالَ :الْمُتَوَاضِعِينَ.

(۳۶۶۴۱) حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَبَشِّرَ الْمُخْبِتِينَ﴾ کے بارے میں مروی ہے کہ اس سے مراد عاجزی کرنے والے لوگ ہیں۔

(٣٦٦٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ قَالَ :الذِّلَّةُ لِلَّهِ.

(۳۶۶۴۲) حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عاجزی صرف اللہ کے لیے ہے۔

(٣٦٦٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ﴾ قَالَ : يُذَابُ بِهِ.

(۳۶۶۴۳) حضرت ضحاک قرآنِ پاک کی آیت ﴿يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ﴾ کی تفسیر کرتے ہیں کہ اس کے ذریعہ پگھلایا جائے گا۔

(٣٦٦٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾ قَالَ :لَمْ يَكُنِ اللَّغْوُ مِنْ حَالِهِمْ ، وَلاَ بَالِهِمْ.

(۳۶۶۴۴) حضرت ضحاک اللہ کے قول ﴿وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لغوبات نہ ان کے دل میں ہوتی ہے اور نہ ہی حالت سے ظاہر ہوتی ہے۔

(٣٦٦٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ : لَوْلاَ تِلاَوَةُ الْقُرْآنِ لَسَرَّنِي أَنْ أَكُونَ مَرِيضًا.

(۳۶۶۴۵) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ اگر قرآن پاک کی تلاوت نہ ہوتی تو میں مریض بننا زیادہ پسند کرتا۔

(٣٦٦٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿فِي مَقَامٍ أَمِينٍ﴾ قَالَ : أَمِنُوا الْمَوْتَ أَنْ يَمُوتُوا ، وَأَمِنُوا الْهَرَمَ أَنْ يَهْرَمُوا ، وَلاَ يَجُوعُوا ، وَلاَ يَعْرَوْا.

(۳۶۶۴۶) حضرت ضحاک اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فِي مَقَامٍ أَمِينٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ لوگ مرنے سے اور بڑھاپے سے محفوظ ہوں گے اور نہ تو ان کو بھوک لگے گی اور نہ ہی سردی لگے گی۔

(٣٦٦٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ ﴿إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا﴾ قَالَ: عَامِلٌ إِلَى رَبِّكَ عَمَلاً.

(۳۶۶۴۷) حضرت ضحاک ؒ اللہ کے ارشاد ﴿إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اپنے رب کے لیے عمل کر۔

(٣٦٦٤٨) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بِسْطَامٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ (لَهُمَ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) قَالَ : يَعْلَمُ أَيْنَ هُوَ قَبْلَ الْمَوْتِ.

(۳۶۶۴۸) حضرت ضحاک قرآن پاک کی آیت ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ یہ جان لے کہ موت سے قبل اس کا ٹھکانہ کہاں ہے۔

(٣٦٦٤٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ مُزَاحِمٍ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ : ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللهِ مَرْجِعُكُمْ﴾ قَالَ : أُمَّةُ مُحَمَّدٍ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ.

(۳۶۶۴۹) حضرت ضحاک بن مزاحم اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللهِ مَرْجِعُكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد امت محمد یہ کا ہر اچھا اور برا فرد ہے۔

(٣٦٦٥٠) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْفَيْضِ يقول عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ : ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ قَالَ : الَّذِينَ يَتَّقُونَ الشِّرْكَ.

(۳۶۶۵۰) حضرت ابوالفیض ؒ حضرت ضحاک سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾ سے مراد وہ لوگ ہیں جو شرک سے بچتے ہیں۔

(٣٦٦٥١) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا دَاوُد بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي

أَشْرَسُ بْنُ حَسَّانِ الْكُوفِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ ، قَالَ :كَانَ هَارُونُ هُوَ الَّذِي يُجَمِّرُ الْكَنَائِسَ.

(۳٦٦٥۱) حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ ہارون علیہ السلام وہ شخص تھے جو کنیسوں کو جلا دیا کرتے تھے۔

(٣٦٦٥٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّهُ قَالَ :مَا أَدْرِي مَا حَسْبُ إيمَانِ عَبْدٍ لاَ يَدَعُ شَيْئًا يَكْرَهُهُ اللَّهُ.

(۳٦٦٥۲) حضرت مسلم بن یسار کا ارشاد ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ اس شخص کے ایمان کا کیا درجہ ہوگا کہ جو ایسی چیزوں کو نہیں چھوڑتا کہ جن کو اللہ ناپسند کرتے ہیں۔

(٣٦٥٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :كَانَ أَحَدُهُمْ إذَا بَرَأَ قِيلَ لَهُ : لِيَهْنِكَ الطُّهْرُ.

(۳٦٦٥۳) حضرت مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ اسلاف میں سے جب کوئی بیماری سے صحت یاب ہوتا تو اسے کہا جاتا تھا: بیماری سے پاک ہونا تمہارے لیے راحت کا سبب بنے۔

(٣٦٦٥٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَتَمَثَّلُ هَذَا الْبَيْتَ :
لاَ تَزَالُ تَنْعَى حَبِيبًا حَتَّى تَكُونَهُ ... وَقَدْ يَرْجُو الْفَتَى رَجًا يَمُوتُ دُونَهُ.

(۳٦٦٥٤) حضرت حماد فرماتے ہیں کہ ثابت نے بتایا ہے کہ ابو بکر کی مثال شعر کی سی ہے۔ ''تو ہمیشہ اپنے محبوب کو پکارتا رہا۔ یہاں تک کہ تو خود محبوب بن گیا، اور کبھی انسان ایسی چیز کی خواہش کرتا ہے کہ اس کے حصول سے قبل اس کو موت آجاتی ہے۔

(٣٦٦٥٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ ، قُلْتُ: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى :﴿وَلَوْلاَ أَنْ ثَبَّتْنَاك لَقَدْ كِدْت تَرْكَنُ إلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلاً إذًا لأَذَقْنَاك ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لاَ تَجِدُ لَك عَلَيْنَا نَصِيرًا﴾ مَا ضِعْفُ الْحَيَاةِ وَضِعْفُ الْمَمَاتِ ؟ قَالَ جَابِرٌ :ضِعْفُ عَذَابِ الدُّنْيَا وَضِعْفُ عَذَابِ الآخِرَةِ ، ثُمَّ لاَ تَجِدُ لَك عَلَيْنَا نَصِيرًا.

(۳٦٦٥٥) حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے جابر بن زید سے اللہ کے ارشاد ﴿وَلَوْلاَ أَنْ ثَبَّتْنَاك لَقَدْ كِدْت تَرْكَنُ إلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلاً إذًا لأَذَقْنَاك ضِعْفَ الْحَيَاةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لاَ تَجِدُ لَك عَلَيْنَا نَصِيرًا﴾ میں ضعف الحیات اور ضعف الممات کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ دنیا کے عذاب کا دگنا اور آخرت کے عذاب کا دگنا مراد ہے۔ پھر تو اپنے لیے کوئی مددگار نہیں پائے گا۔

(٣٦٦٥٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ سَمِعْت ثَابِتًا ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ فَرَأَى جَمَلاً ، فَقَالَ :لَوْ قُلْتُ لَكُمْ :إنِّي لاَ أَعْبُدُ هَذَا الْجَمَلَ مَا أَمِنْت أَنْ أَعْبُدَهُ.

(۳٦٦٥٦) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت جابر بن زید کے پاس تھے آپ علیہ السلام نے ایک اونٹ دیکھ کر

فرمایا: اگر میں تم لوگوں سے کہوں کہ میں ہرگز اس اونٹ کی عبادت نہیں کروں گا میں پھر بھی مامون نہیں ہوں گا اس کی عبادت کے بچنے سے۔

(۳۶۶۵۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْد ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَا أَشْبَهَ الْقَوْمَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ ، مَا أَشْبَهَ اللَّيْلَةَ بِالْبَارِحَةِ.

(۳۶۶۵۷) حضرت حسن ؒ کا ارشاد ہے کہ قوم ایک دوسرے کے مشابہ نہیں ہوتی اور نہ ہی گزشتہ رات موجودہ کے مشابہہ ہوتی ہے۔

(۳۶۶۵۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : أَكْثَرُ رَيَاحِينِ الْجَنَّةِ الْحِنَّاءُ.

(۳۶۶۵۸) حضرت ابی العالیہ ؒ فرماتے ہیں کہ جنت کے اکثر خوشبودار پودے سبز رنگ کے ہیں۔

(۳۶۶۵۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ إِذَا دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللهِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ إِذْنٌ حَتَّى يَفْرُغَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ ، قَالَ : وَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ يَا أَبَا يَزِيدَ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَآكَ أَحَبَّكَ ، وَمَا رَأَيْتُكَ إِلاَّ ذَكَرْتُ الْمُخْبِتِينَ. (احمد ۴۰۸۔ ابو نعیم ۱۰۶)

(۳۶۶۵۹) حضرت ابوعبید بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ربیع بن خثیم جب عبداللہ کے پاس آتے تو کسی کو ان کے پاس جانے کی اجازت نہ ہوتی تھی تاوقتیکہ وہ دونوں ایک دوسرے سے فارغ ہو جائیں۔ ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ ان کو عبداللہ نے کہا کہ اے ابویزید اگر رسول اللہ آپ کو دیکھتے تو آپ سے محبت کرتے اور میں نے آپ کو عاجزین کا ذکر کرتے ہی دیکھا ہے۔

(۳۶۶۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ ، قَالَ : قِيلَ مَنِ الَّذِي يَسْمَنُ فِي الْخِصْبِ وَالْجَدْبِ ، وَمَنَ الَّذِي يَهْزَلُ فِي الْخِصْبِ وَالْجَدْبِ ، وَمَنَ الَّذِي هُوَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَلاَ يَنْقَطِعُ ، قَالَ : أَمَّا الَّذِي يَسْمَنُ فِي الْخِصْبِ وَالْجَدْبِ فَالْمُؤْمِنُ الَّذِي إِنْ أُعْطِيَ شَكَرَ ، وَإِنَ ابْتُلِيَ صَبَرَ ، وَأَمَّا الَّذِي يَهْزَلُ فِي الْخِصْبِ وَالْجَدْبِ فَالْكَافِرُ ، أَوِ الْفَاجِرُ إِنْ أُعْطِيَ لَمْ يَشْكُرْ ، وَإِنَ ابْتُلِيَ لَمْ يَصْبِرْ ، وَأَمَّا الَّذِي هُوَ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَلاَ يَنْقَطِعُ فَهِيَ أُلْفَةُ اللهِ الَّتِي أَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ.

(۳۶۶۶۰) حضرت طلحہ سے سوال کیا گیا کہ وہ کون سی چیز ہے جو قحط اور فراوانی دونوں حالتوں میں پھلتی پھولتی ہے؟ اور وہ کون سی شے ہے جو قحط اور فراوانی دونوں صورتوں میں سوکھ جاتی ہے؟ اور وہ کون سی چیز ہے جو شہد سے بھی میٹھی ہے اور کبھی ختم نہیں ہوتی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ چیز جو قحط اور فراوانی دونوں صورتوں میں پھلتی اور پھولتی ہے وہ مومن ہے کہ اگر اس کو مل جائے تو شکر کرتا ہے اور اگر آزمائش میں پڑ جائے تو صبر کرتا ہے اور وہ چیز جو قحط اور فراوانی دونوں صورتوں میں سوکھ جاتی ہے وہ کافر ہے یا گناہ گار شخص ہے کہ جس کو دیا جائے تو شکر نہیں کرتا اور اگر آزمائش میں پڑ جائے تو صبر نہیں کرتا۔ اور وہ چیز جو شہد سے بھی زیادہ میٹھی اور کبھی ختم نہ

ہونے والی ہے اللہ تعالیٰ کی الفت ہے جس نے تمام مومنین کے دلوں میں محبت پیدا کردی ہے۔

(٣٦٦٦١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِی ثَامِرٍ وَكَانَ رَجُلاً عَابِدًا مِمَّنْ يَغْدُو إِلَى الْمَسْجِدِ فَرَأَى فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ النَّاسَ قَدْ عُرِضُوا عَلَى اللهِ فَجِيءَ بِامْرَأَةٍ عَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ ، فَجَائَتْ رِيحٌ فَكَشَفَت ثِيَابَهَا ، فَأَعْرَضَ اللَّهُ عنها ، وَقَالَ :اذْهَبُوا بِهَا إِلَى النَّارِ ، فَإِنَّهَا كَانَتْ مِنَ الْمُتَبَرِّجَاتِ حَتَّى انْتَهَى الأَمْرُ إِلَيَّ ، فَقَالَ :دَعُوهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُؤَدِّی حَقَّ الْجُمُعَةِ.

(٣٦٦٦١) حضرت ابوثامر سے مروی ہے جو کہ ایک عابد انسان تھے اور مسجد کو صبح سویرے چلے جایا کرتے تھے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا لوگوں کو اللہ جل شانہ کے روبرو پیش کیا جارہا ہے۔ پس ایک عورت لائی گئی جس پر بہت باریک کپڑے تھے اچانک ہوا چلی اور اس کے کپڑے کھل گئے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے روگردانی کرلی اور حکم دیا کہ اس کو جہنم میں لے جاؤ۔ کیونکہ یہ زینت کرنے والوں میں سے تھی یہاں تک کہ میری باری آئی تو اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ شخص جمعہ کا حق ادا کرتا تھا۔

(٣٦٦٦٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِی ثَامِرٍ زَعَمَ أَنَّ امْرَأَةً ، قَالَتْ :وَاللهِ لاَ يُعَذِّبُنِي اللَّهُ أَبَدًا مَا سَرَقْت ، وَلاَ زَنَيْت ، وَلاَ قَتَلْت وَلَدِی ، وَلاَ أَتَيْتُ بِبُهْتَان يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَ ، فَرَأَتْ فِي الْمَنَامِ ، أَنَّهُ قِيلَ لَهَا :قُومِي إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ يَا مُقَلِّلَةَ الْكَثِيرِ مُكْثِرَةَ الْقَلِيلِ وَآكِلَةَ لَحْمِ الْجَارِ الْغَرِيبِ بِالْغَيْبِ ، قَالَتْ :يَا رَبِّ ، بَلْ أَتُوبُ بَلْ أَتُوبُ.

(٣٦٦٦٢) حضرت ابوثامر فرماتے ہیں کہ غالباً کسی عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے عذاب نہیں دیں گے کیونکہ میں نے نہ کبھی چوری کی اور نہ ہی کبھی زنا کیا اور نہ ہی کبھی میں نے اپنی اولاد کو قتل کیا اور نہ میں نے کوئی اپنی طرف سے الزام تراشا ہے تو اس نے خواب میں دیکھا کہ اس سے کہا جارہا ہے کہ ''اٹھ اور اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے اے کم کو زیادہ اور زیادہ کو کم کرنے والی، اے پوشیدہ طور پر غریب پڑوسی کا گوشت کھانے والی، تو اس نے عرض کی کہ اے میرے رب بلکہ میں رجوع کرتی ہوں، میں رجوع کرتی ہوں۔

(٣٦٦٦٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ أَبَا ثَامِرٍ رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ : وَيْلٌ لِلْمُتَسَمِّنَاتِ مِنْ فَتْرَةٍ فِي الْعِظَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(٣٦٦٦٣) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ ابوثامر نے خواب میں دیکھا کہ ہلاکت ہے ان عورتوں کے لیے قیامت کے دن جو کمزور ہڈیوں کے باوجود موٹی بنتی ہیں۔

(٣٦٦٦٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَنَّ أَبَا ثَامِرٍ كَانَ رَجُلاً عَابِدًا ، فَنَامَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الْعِشَاءَ ، فَأَتَاهُ مَلَكَانِ أَوْ رَجُلاَنِ فِي مَنَامِهِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ، فَقَالَ :الَّذِی عِنْدَ رَأْسِهِ لِلَّذِی عِنْدَ رِجْلَيْهِ :الصَّلاَةُ قَبْلَ النَّوْمِ تُرْضِي الرَّحْمَن وَتُسْخِطُ الشَّيْطَانَ ، وَقَالَ

الَّذِی عِنْدَ رِجْلَیْهِ لِلَّذِی عِنْدَ رَأْسِهِ :إِنَّ النَّوْمَ قَبْلَ الصَّلاَةِ یُرْضِی الشَّیْطَانَ وَیُسْخِطُ الرَّحْمَن.

(۳۶۶۶۴) حضرت ثابت سے مروی ہے کہ ابوثامر ایک عابد آدمی تھے تو ایک دن نماز عشاء پڑھنے سے قبل سو گئے۔ تو ان کے پاس دو فرشتے آئے یا دو آدمی خواب میں آئے اور ایک ان میں ان کے سر کے پاس اور دوسرا پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر سر والے نے پاؤں والے سے کہا کہ سونے سے قبل نماز پڑھنا رحمٰن کو راضی کرتا ہے اور شیطان کو ناراض کرتا ہے۔ اور پاؤں والے نے سر والے سے کہا کہ نماز سے قبل سو جانا یہ شیطان کو راضی کرتا ہے اور رحمٰن کو ناراض کرتا ہے۔

(٣٦٦٦٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ أَشْیَمَ ، أَنَّهُ قَالَ : وَاللهِ مَا أَدْرِی بِأَیِّ یَوْمِی أَنَا أَشَدُّ فَرَحًا :یَوْمٌ أُبَاکِرُ فِیهِ إِلَى ذِکْرِ اللهِ ، أَوْ یَوْمٌ خَرَجْت فِیهِ لِبَعْضِ حَاجَتِی فَعَرَضَ لِی ذِکْرُ اللهِ.

(۳۶۶۶۵) حضرت صلہ بن اشیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ ان دو دنوں میں سے کون سا میرے لیے زیادہ خوشی کا باعث ہے۔ ایک وہ دن کہ جب میں اللہ کے ذکر سے دن کی ابتداء کروں اور ایک وہ دن کہ جب میں اپنی کسی حاجت کے لیے نکلوں تو مجھے اللہ کا ذکر در پیش ہو۔

(٣٦٦٦٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیرَةِ ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ کَانَ أَبُو رِفَاعَةَ الْعَدَوِیُّ یَقُولُ :مَا عَزَبَتْ عَنِّی سُورَةُ الْبَقَرَةِ مُنْذُ عَلَّمَنِیهَا رَسُولُ اللهِ أَخَذْتُ مَعَهَا مَا أَخَذْتُ مِنَ الْقُرْآنِ ، وَمَا أَنْ وُجِعْت ظَهْرِی مِنْ قِیَامِ لَیْلٍ قَطُّ.

(۳۶۶۶۶) حضرت ابو رفاعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ سکھائی ہے اس وقت سے مجھے یہ سورت بھولی نہیں ہے اور جو کچھ میں نے پورے قرآن میں پایا وہ اس سورۃ میں بھی مذکور ہے اور میں نے کبھی بھی رات کے قیام کی وجہ سے کمر کی تکلیف محسوس نہیں کی۔

(٣٦٦٦٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ عَنْ حُمَیْدُ بْنُ هِلاَلٍ ، قَالَ : قَالَ صِلَةٌ رَأَیْتُ أَبَا رِفَاعَةَ بَعْدَ مَا أُصِیبَ فِی النَّوْمِ عَلَى نَاقَةٍ سَرِیعَةٍ وَأَنَا عَلَى جَمَلٍ ثِقَالَ قَطُوفٍ ، وَأَنَا أَجِدُ عَلَى أَثَرِهِ ، قَالَ :فَیُعَرِّجُهَا عَلَیَّ فَأَقُولُ الآنَ أُسْمِعُهُ الصَّوْتَ فَیُسَرِّحُهَا وَأَنَا أَتْبَعُ أَثَرَهَا ، فَأَوَّلْتُ رُؤْیَایَ أَنْ آخُذَ طَرِیقَ أَبِی رِفَاعَةَ فَأَنَا أَکُدُّ بَعْدَهُ الْعَمَلَ کَدًّا.

(۳۶۶۶۷) حضرت صلہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ابو رفاعہ ایک تیز رفتار اونٹنی پر سوار ہوں اور میں ایک بوجھل اونٹ پر ہوں۔ میں ان کے پیچھے پیچھے چل رہا ہوں۔ وہ مجھے لے کر جھول رہا ہے۔ میرے اس خواب کی یہ تعبیر کی گئی کہ میں ابو رفاعہ کی پیروی کروں گا اور اس میں مشقت اٹھاؤں گا۔

(٣٦٦٦٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیرَةِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ هِلاَلٍ ، قَالَ کَانَ أَبُو رِفَاعَةَ ،

أَوْ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُسَخِّنُ فِي السَّفَرِ لأَصْحَابِهِ الْمَاءَ وَيَعْمِدُ إِلَى الْبَارِدِ فَيَتَوَضَّأُ بِهِ ، ثُمَّ يَقُولُ :أَحِسُّوا مِنْ هَذَا ، فَسَأُحِس مِنْ هَذَا.

(۳۶۶۶۸) حضرت حمید بن ہلال فرماتے ہیں کہ حضرت ابو رفاعہ سفر میں اپنے ساتھیوں کے لیے پانی گرم کرتے تھے اور خود ٹھنڈے پانی سے وضو کرتے تھے۔ پھر فرماتے کہ تم اسے محسوس کرو اور میں اسے محسوس کروں گا۔

(۳۶۶۶۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، قَالَ :قَالَ ثَابِتٌ ، قَالَ مُطَرِّفٌ :إِنْ كَانَ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ مُمْتَحَنَ الْقَلْبِ لَقَدْ كَانَ مَذْعُورٌ لَمُمْتَحَنَ الْقَلْبِ.

(۳۶۶۶۹) حضرت مطرف ؒ فرماتے ہیں کہ اگر اس امت میں کوئی صاف اور پاکیزہ دل والا آدمی ہوتا تو وہ مذعور ہیں۔

(۳۶۶۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ :قَالَ مُطَرِّفٌ :رَآنِي أَنَا وَمَذْعُورًا رَجُلٌ ، فَقَالَ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَيْنِ ، فَسَمِعَهَا مَذْعُورٌ فَرَأَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُنَا وَلاَ يَعْلَمُنَا.

(۳۶۶۷۰) حضرت مطرف ؒ کا ارشاد ہے کہ میں اپنے آپ کو اور مذعور کو ایک آدمی شمار کرتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ جس کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ دو جنتی آدمیوں کو دیکھے تو وہ ان دونوں کو دیکھ لے۔ اس بات کو مذعور نے سن لیا تو میں نے ناپسندیدگی کے اثرات ان کے چہرے پر دیکھے۔ تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ تو ہم کو جانتا ہے اور یہ ہم کو نہیں جانتا۔

(۷۵) ما قالوا فِي البكاءِ مِن خشيةِ اللهِ

اللہ کے خوف سے رونے کا بیان

(۳۶۶۷۱) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شُعَيب أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ : كَانَ هَذَا الْمَكَانُ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَجْرَى الدُّمُوعِ مِثْلُ الشِّرَاكِ الْبَالِي مِنَ الدُّمُوعِ.

(۳۶۶۷۱) حضرت ابو رجاء ؒ فرماتے ہیں کہ ابن عباس کی آنسو بہنے کی جگہ آنسوؤں کے بہنے سے بوسیدہ تسموں کی طرح ہو چکی تھیں۔

(۳۶۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ الأَخْرَمِ ، قَالَ : مَا خَرَجَ عَبْدُ اللهِ إِلَى السُّوقِ فَمَرَّ عَلَى الْحَدَّادِينَ فَرَأَى مَا يُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ إِلاَّ جَعَلَتْ عَيْنَاهُ تَسِيلاَنِ.

(۳۶۶۷۲) حضرت مغیرہ بن سعد بن اخرم کا کہنا ہے کہ عبداللہ جب بازار میں لوہاروں کے پاس سے گزرتے تو ان کی آگ سے نکالی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر ان کے آنسو نکل آیا کرتے تھے۔

(۳۶۶۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ:لَمَّا قَدِمَ أَهْلُ الْيَمَنِ فِي زَمَانِ أَبِي بَكْرٍ فَسَمِعُوا

الْقُرْآنَ جَعَلُوا يَبْكُونَ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :هَكَذَا كُنَّا ، ثُمَّ قَسَتِ الْقُلُوبُ.

(۳۶۶۷۳) حضرت ابی صالح فرماتے ہیں کہ جب اہل یمن ابوبکر کے زمانے میں تشریف لائے اور انہوں نے قرآن سنا تو رونے لگے۔ ابوبکر نے فرمایا ہم بھی اس طرح ہوا کرتے تھے پھر دل سخت ہو گئے۔

(٣٦٦٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ،عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدَ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ إذَا صَلَّى أَخْرَجَ النَّاسَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ إلَيْنَا ، فَلَمَّا رَأَى أَصْحَابَهُ أَلْقَى الدِّرَّةَ وَجَلَسَ ، فَقَالَ :ادْعُوا ، فَدَعَوْا ، قَالَ :فَجَعَلَ يَدْعُو وَيَدْعُو حَتَّى انتهَتِ الدَّعْوَةُ إلَي ، فَدَعَوْت وَأَنَا مَمْلُوك ، فَرَأَيْته دَعَا وَبَكَى بُكَاءً لاَ تَبْكِيه الثَّكْلَى ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي :هَذَا الَّذِي تَقُولُونَ كم هو غَلِيظٌ.

(۳۶۶۷۴) حضرت ابواسید کے مولی ابوسعید سے منقول ہے کہ عمر نے جب نماز پڑھ لی تو لوگوں کو مسجد سے نکال دیا اور ہماری طرف کو چل پڑے۔ جب اپنے ساتھیوں کو دیکھا تو ''درة'' کو رکھا اور بیٹھ گئے ، فرمانے لگے کہ دعا کرو تو وہ سب لوگ دعا کرنے لگے۔ پھر وہ باری باری دعا کرنے لگے۔ یہاں تک کہ دعا کی میری باری آ گئی اور میں نے بھی دعا کی اور میں اس وقت غلام تھا۔ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے دعا مانگی اور اتنا روئے کہ کوئی عورت جس کا بچہ گم ہو گیا ہو وہ بھی اتنا نہیں روتی۔ میں نے اپنے جی میں سوچا کہ ''کیا یہی وہ شخص ہے کہ جس کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ بہت غصہ والا ہے۔

(٣٦٦٧٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :عَلَيْكُمْ بِالسَّبِيلِ وَالسُّنَّةِ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ عَلَى سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ ذَكَرَ الرَّحْمَن فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ فَمَسَّتْهُ النَّارُ أَبَدًا، وَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ عَلَى سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ ذَكَرَ اللَّهَ فَاقْشَعَرَّ جِلْدُهُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ إلاَّ كَانَ مَثَلُهُ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ يَبِسَ وَرِقُهَا فَهِيَ كَذَلِكَ إذْ أَصَابَتْهَا رِيحٌ فَتَحَاتَّ وَرَقُهَا عنها إلاَّ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ عن هَذِهِ الشَّجَرَةِ وَرَقُهَا ، وَإِنَّ اقْتِصَادًا فِي سُنَّةٍ وَسَبِيلٍ خَيْرٌ مِنِ اجْتِهَادٍ فِي غَيْرِ سُنَّةٍ وَسَبِيلٍ ، فَانْظُرُوا أَعْمَالَكُمْ ، فَإِنْ كَانَتِ اقْتِصَادًا وَاجْتِهَادًا أَنْ تَكُونَ عَلَى مِنْهَاجِ الأَنْبِيَاءِ وَسُنَّتِهِمْ. (ابو نعيم ۲۵۲)

(۳۶۶۷۵) حضرت ابی بن کعب کا ارشاد ہے کہ تم پر سنت اور درست راستہ کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ اس لیے کہ کوئی شخص بھی ایسا نہیں کہ جو سنت اور درست راستہ پر ہو اور اس کی خشیت الہی کی وجہ سے آنکھیں بہہ پڑیں پھر اس کو جہنم کی آگ چھوئے۔ اور کوئی بھی شخص ایسا نہیں جو سنت اور درست راہ پر ہو اور اس کی کھال اللہ کے خوف سے کانپ اُٹھے مگر اس کی مثال ایسے درخت کی سی ہے کہ جو خشک ہو چکا تھا اور وہ اسی حالت میں تھا کہ اچانک ہوا چلی اور اس کے پتے کے پتے اس سے جھڑ کر گر گئے۔ اسی طرح اس کے بھی صرف گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں۔ سنت اور درست راستہ میں میانہ روی بہتر ہے سنت اور درست راستہ کے علاوہ میں جدوجہد کرنے سے بس تم اپنے اعمال کا جائزہ لو اگر ان میں میانہ روی اور مجاہدہ موجود ہے تو یہ اعمال انبیاء اور ان کی سنت پر ہی ہیں۔

(٣٦٦٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ :

سَمِعْتُ نَشِيجَ عُمَرَ وَأَنَا فِي آخِرِ الصَّفِّ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ يُوسُفَ : ﴿إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ﴾.

(۳۶۶۷۶) حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کی ہچکیوں کی آواز سنی جبکہ میں آخری صف میں تھا اور وہ سورۂ یوسف کی آیت ﴿إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ﴾ تلاوت کر رہے تھے۔

(۳۶۶۷۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَرَأَ : ﴿وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ ، أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾ الآيَةَ فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَبَلَغَ صَنِيعُهُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، لَقَدْ صَنَعَ كَمَا صَنَعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ ، فَنَسَخَتْهَا الآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا ﴿لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾.

(۳۶۶۷۷) حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے قرآنِ پاک کی آیت ﴿وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ ، أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾ پڑھی اور رونے لگے تو ان کو یہ عمل ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے انہوں نے وہی کیا جو اس آیت کے نزول کے وقت اصحابِ رسول اللہ علیہ السلام نے کیا تھا۔ پھر اس آیت کو بعد میں اس آیت نے منسوخ کر دیا تھا: ﴿لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾

(۳۶۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَرْفَجَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : ابكو وَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا.

(۳۶۶۷۸) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ "تم رویا کرو اگر رو نہ سکو تو رونے کی صورت بنا لیا کرو۔

(۳۶۶۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَقْرَأُ فِي صَلاَةِ عِشَاءِ الآخِرَةِ بِسُورَةِ يُوسُفَ وَأَنَا فِي مُؤَخَّرِ الصُّفُوفِ حَتَّى إِذَا ذُكِرَ يُوسُفُ سَمِعْت نَشِيجَهُ.

(۳۶۶۷۹) حضرت علقمہ بن وقاص فرماتے ہیں عمر عشاء کی نماز میں سورۂ یوسف تلاوت کیا کرتے تھے اور میں آخری صف میں تھا حتی کہ جب یوسف علیہ السلام کا ذکر آیا تو میں نے ان کی ہچکی کی آواز سنی۔

(۳۶۶۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ نَعُودُهُ ، فَقَالَ فِي هَذَا التَّابُوتِ ، ثَمَانُونَ أَلْفًا مَا شَدَدْتهَا بِخَيْطٍ ، وَلاَ مَنَعْتهَا مِنْ سَائِلٍ ، فَقَالُوا : عَلاَمَ تَبْكِي ، قَالَ مَضَى أَصْحَابِي وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا وَبَقِينَا حَتَّى مَا نَجِدُ لَهَا مَوْضِعًا إِلاَّ التُّرَابَ.

(۳۶۶۸۰) حضرت شقیق بن سلمہ فرماتے ہیں کہ ہم خباب کے پاس عیادت کے لیے آئے تو انہوں نے فرمایا کہ اس صندوق میں اسی ہزار ۸۰۰۰۰ گرہیں باندھ کر رکھی ہوئی ہیں اور میں نے ان سے کسی سائل کو نہیں روکا۔ ہم نے ان سے سوال کیا کہ آپ کس بات پر روتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے ساتھی چلے گئے اور دنیا نے ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑا تھا اور اب ہم باقی رہ گئے ہیں حتی

کہ اب ہم اس کی سوائے مٹی کے اور کوئی جگہ نہیں دیکھتے۔

(٣٦٦٨١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : رَأَتْ صَفِيَّةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا قَرَؤُوا سَجْدَةً فَسَجَدُوا ، فَنَادَتْهُمْ : هَذَا السُّجُودُ وَالدُّعَاءُ فَأَيْنَ الْبُكَاءُ.

(۳۶۶۸۱) حضرت عبداللہ بن عبیدہ فرماتے ہیں کہ صفیہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیوی نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے آیت سجدہ تلاوت کی پھر سجدہ کیا تو انہوں نے آواز دی کہ یہ تو محض سجدہ اور دعا ہے لیکن رونا کہاں چلا گیا؟''

(٣٦٦٨٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ دَاوُدَ اللَّيْثِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْبُخْتَرِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ ، أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْعُبَّادِ مَرَّ عَلَى كُورِ حَدَّادٍ مَكْشُوفٍ ، فَقَامَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَمَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَمْكُثَ ، ثُمَّ شَهِقَ شَهْقَةً فَمَاتَ.

(۳۶۶۸۲) حضرت بختری بن زیاد بن خارجہ فرماتے ہیں کہ عباد قبیلہ کا ایک آدمی کسی لوہار کی کھلی ہوئی دوکان کے پاس سے گزرا تو کھڑا ہو کر دیکھنے لگا۔ پھر جتنا دیر اللہ نے چاہا وہ دیکھتا رہا بالآخر ایک چیخ ماری اور مر گیا۔

(٣٦٦٨٣) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو وَهُوَ يَبْكِي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : أَتَعْجَبُ أَبْكُوا مِنْ خَشْيَةِ اللهِ ، فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكُوا حَتَّى يَقُولَ أَحَدُكُمْ : ايهْ ، ايهْ ، إِنَّ هَذَا الْقَمَرَ لَيَبْكِي مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالَى.

(۳۶۶۸۳) حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ رو رہے تھے۔ پس وہ مجھے دیکھ کر کہنے لگے۔ کیا تم تعجب کرتے ہو میرے اللہ کے خوف سے رونے پر۔ پس اگر تم رو نہیں سکتے تو کم از کم رونے کی صورت ہی بنا لو۔ یہاں تک کہ تم میں سے کوئی کہہ دے۔ اسے دیکھو اسے دیکھو۔ بے شک یہ چاند بھی اللہ کے خوف سے روتا ہے۔

(٣٦٦٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، قَالَ : لَوْ عُدِلَ بُكَاءُ أَهْلِ الأَرْضِ بِبُكَاءِ دَاوُد مَا عَدَلَهُ ، وَلَوْ عُدِلَ بُكَاءُ دَاوُد وَبُكَاءُ أَهْلِ الأَرْضِ بِبُكَاءِ آدَمَ حِينَ أُهْبِطَ إِلَى الأَرْضِ مَا عَدَلَهُ.

(۳۶۶۸۴) حضرت ابن بریدہ کا ارشاد ہے کہ اگر تمام روئے زمین والوں کے رونے کا داود علیہ السلام کے رونے سے تقابل کیا جائے تو پھر بھی اس کے برابر نہیں ہو سکتا اور اگر داود علیہ السلام کے رونے کا اور تمام زمین والوں کے رونے کا آدم علیہ السلام کے رونے سے تقابل کیا جائے جس وقت ان کو زمین کی طرف اتار دیا گیا تھا تو پھر آدم علیہ السلام کا رونا بڑھ جائے گا۔

(٣٦٦٨٥) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَؤُمُّنَا ، فَكَانَ لاَ يُجِيزُ الْقِرَائَةَ مِنَ الرِّقَّةِ.

(۳۶۶۸۵) حضرت اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو صالح رحمہ اللہ ہم کو نماز پڑھایا کرتے تھے اور رقت قلبی کی وجہ سے ان سے قراءت نہ کی جاتی تھی۔

(٣٦٦٨٦) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ قَالَ : حَدَّثَنِي فُلاَنٌ : قَالَ : أَتَيْتُ رَبِيعَةَ وَهُوَ

يَبْكِي عَلَى الصَّلَاةِ.

(۳۶۶۸۶) حضرت علی بن احمر فرماتے ہیں کہ مجھ کو فلاں شخص نے بتایا ہے کہ میں ربیعہ کے پاس آیا تو وہ نماز میں رو رہے تھے۔

(٣٦٦٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ بَكَى حَتَّى أَرَى أَنَّ قَصَصَ زَوْرِهِ سَيَنْدَقُّ : ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ﴾.

(۳۶۶۸۷) حضرت صفوان بن محرز کہتے ہیں کہ ربیعہ نے جب قرآنِ پاک کی آیت ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ﴾ تلاوت کی تو رو پڑے حتی کہ مجھے اس طرح محسوس ہو رہا تھا کہ ان کا سینہ پس رہا ہے۔

(٣٦٦٨٨) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أُمِّهِ وَكَانَتْ تَسْحَقُ الْكُحْلَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّهُ كَانَ يُطْفِءُ السِّرَاجَ وَيَبْكِي حَتَّى رُسِعَتْ عَيْنَاهُ.

(۳۶۶۸۸) حضرت یعلی بن عطاء ؒ اپنی والدہ سے جو کہ عبد اللہ بن عمرو کے لیے سرمہ پیسا کرتی تھیں نقل کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو چراغ کو بجھا دیا کرتے تھے اور رویا کرتے تھے حتی کہ ان کی آنکھیں خراب ہو گئیں۔

(٣٦٦٨٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَبِيدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ أَقْرَأُ عَلَيْك وَعَلَيْك أُنْزِلَ ، قَالَ : إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي ، قَالَ : فَقَرَأْت النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْت : ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ رَفَعْت رَأْسِي ، أَوْ غَمَزَنِي رَجُلٌ إِلَى جَنْبِي فَرَأَيْتُ دُمُوعَهُ تَسِيلُ.

(۳۶۶۸۹) حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ مجھے تلاوت سناؤ تو انہوں نے عرض کیا کہ میں آپ کو سناؤں جبکہ آپ پر ہی تو اترا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ کسی دوسرے سے سنوں عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سورۃ النساء شروع کی یہاں تک کہ جب میں ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ پر پہنچا تو میں نے اپنا سر اٹھایا یا کسی نے مجھ کو ایک جانب سے ٹٹولا تو میں نے دیکھا کہ آپ کے آنسو بہہ رہے تھے۔

(٣٦٦٩٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۳۶۶۹۰) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً اسی طرح مروی ہے۔

(٣٦٦٩١) حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : لَقَدْ أَدْرَكْت سِتِّينَ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا أَصْغَرُهُمَ الْحَارِثُ بْنُ سُوَيْد وَسَمِعْته يَقْرَأُ : ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ قَالَ : فَبَكَى ، ثُمَّ قَالَ : إِنْ هَذَا لإِحْصَاء شَدِيدٌ.

(۳۶۶۹۱) حضرت ابراہیم تیمی ؒ کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھیوں کو اس مسجد میں پایا جس میں سے سب سے

چھوٹے ''حارث بن سوید'' تھے اور میں نے سنا کہ وہ ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ...... الخ﴾ کی تلاوت کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ) پر پہنچے تو رو پڑے پھر فرمایا کہ یہ تو بہت سخت حساب ہے۔

(۳۶۶۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يَقْرَأُ آيَةً وَيَبْكِي وَيُرَدِّدُهَا ، قَالَ : فَقَالَ : أَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ قَالَ : هَذَا التَّرْتِيلُ.

(۳۶۶۹۲) حضرت حسن سے مروی ہے کہ آپ علیہ السلام کے صحابہ میں سے ایک شخص دوسرے کے پاس سے گزرا جو آیت کری پڑھ رہا تھا اور رو رہا تھا اور اسی کو بار بار پڑھ رہا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں نے اللہ کا ارشاد ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً﴾ نہیں سنا یہی ہے وہ ترتیل۔

(۳۶۶۹۳) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ كَعْبًا يَقُولُ : لأَنْ أَبْكِي مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالَى حَتَّى يَسِيلَ دمعِي عَلَى وَجْنَتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِوَزْنِي ذَهَبًا وَالَّذِي نَفْسُ كَعْبٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَبْكِي مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى تَقْطُرَ قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوعِهِ إلى الأَرْضِ فَتَمَسُّهُ النَّارُ أَبَدًا حَتَّى يَعُودَ قَطْرُ السَّمَاءِ الَّذِي وَقَعَ إِلَى الأَرْضِ مِنْ حَيْثُ جَاءَ وَلَنْ يَعُودَ أَبَدًا.

(۳۶۶۹۳) حضرت عبداللہ بن شقیق العقیلی فرماتے ہیں کہ میں نے کعب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں اللہ کے خوف سے روؤں یہاں تک کہ آنسو میرے رخسار پر بہنے لگیں یہ مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے۔ میں اپنے وزن کے بقدر سونا صدقہ کروں۔ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں کعب رضی اللہ عنہ کی جان ہے کہ جو بھی کوئی مسلمان اللہ کے خوف سے روتا ہے اور اس کے آنسو زمین پر گرتے ہیں اس کو جہنم کی آگ اس وقت تک نہیں چھو سکتی جب تک آسمان سے پانی کا زمین پر ٹپکا ہوا قطرہ دوبارہ اپنی جگہ پر نہ چلا جائے اور وہ ہرگز نہیں جا سکتا۔

(۳۶۶۹۴) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، قَالَ سَمِعْت مُحَمَّدًا يَقُولُ : كَانَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي عَلَيْهِ الثَّلاَثَةُ الأَيَّامُ لاَ يَجِدُ شَيْئًا يَأْكُلُهُ فَيَجِدُ الْجِلْدَةَ فَيَشْوِيهَا فَيَجْتَزِءُ بِهَا ، وَإِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا عَمَدَ إِلَى حَجَرٍ فَشَدَّ بِهِ بَطْنَهُ.

(۳۶۶۹۴) مہدی بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ علیہ السلام کا صحابی تین تین دن تک کھانے کی کوئی چیز نہیں پاتا تھا تو چمڑا لے کر اس کو بھون لیتا اور ٹکڑے کر لیتا اور جب کوئی چیز بھی نہ ملتی تو پتھروں سے اپنے پیٹ کو باندھ لیتا تھا۔

(۳۶۶۹۵) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: كَانَ فِي

بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ مَغْمُورُونَ فِيهِمْ ، قَدْ قَرَؤُوا الْكِتَابَ وَعَلِمُوا عِلْمًا ، وَإِنَّهُمْ طَلَبُوا بِقِرَائَتِهِمَ الشَّرَفَ وَالْمَالَ ، وَإِنَّهُمَ ابْتَدَعُوا بِدَعًا أَخَذُوا بِهَا الشَّرَفَ وَالْمَالَ فِي الدُّنْيَا فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا كَثِيرًا.

(۳۶۶۹۵) حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں چند جاہل نوجوان تھے۔ انہوں نے کتاب کو پڑھا اور علم حاصل کیا اور انہوں نے اس کے پڑھنے پر مال اور شرافت مانگنا شروع کر دی۔ اور انہوں نے ہی اس بدعت کو شروع کیا۔ وہ اس کے بدلہ میں عزت اور مال دنیا میں طلب کرتے پس وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور انہوں نے دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔

(٣٦٦٩٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُهَلَّبِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ ، إِنَّ الْقَلْبَ يَرْبُدُ كَمَا يَرْبُدُ الْحَدِيدُ ، قِيلَ :وَمَا جَلاَؤُهُ ، قَالَ :يُذْكَرُ اللَّهُ.

(۳۶۶۹۶) حضرت ابوداؤد کا ارشاد ہے کہ دل کو بھی لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ پھر اس کے لیے کیا علاج ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ آدمی اللہ کا ذکر کرے۔

(٣٦٦٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :كَانَ لأَيُّوبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَوَانِ فَجَاءَا جميعا فَلَمْ يَسْتَطِيعَا أن يَدْنُوَا منه مِنْ رِيحِهِ ، فَقَالَ :أَحَدُهُمَا لِلآخَرِ :لَوْ كَانَ اللَّهُ عَلِمَ لأَيُّوبَ خَيْرًا مَا بَلَغَ بِهِ هَذَا ، فَجَزَعَ أَيُّوبُ مِنْ قَوْلِهِمَا جَزَعًا شَدِيدًا لَمْ يَجْزَعْهُ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ ، فَقَالَ أَيُّوبُ : اللَّهُمَّ إِنْ كُنْت تَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَبِتْ لَيْلَةً قَطُّ شِبْعًا وَأَنَا أَعْلَمُ مَكَانَ جَائِعٍ فَصَدِّقْنِي ، فَصُدِّقَ وَهُمَا يَسْمَعَانِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنْ كُنْت تَعْلَمُ أَنِّي لَمْ أَلْبَسْ قَمِيصًا قَطُّ وَأَنَا أَعْلَمُ مَكَانَ عَارٍ فَصَدِّقْنِي فَصُدِّقَ وَهُمَا يَسْمَعَانِ، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ قَالَ :اللَّهُمَّ إِنِّي لاَ أَرْفَعُ رَأْسِي حَتَّى تَكْشِفَ عَنِّي ، قَالَ :فَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۶۶۹۷) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب کے دو بھائی تھے۔ وہ دونوں اکٹھے آئے تو ایوب سے آنے والی بو کی وجہ سے اس کے قریب نہ ہو سکے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ ایوب علیہ السلام میں کوئی بھلائی دیکھتے تو اس کو یہاں تک نہ پہنچاتے۔ تو ایوب علیہ السلام ان کے اس قول کی وجہ سے اتنا شدت سے روئے کہ اتنا کبھی نہ روئے تھے۔ پھر ایوب علیہ السلام نے فرمایا کہ "اے اللہ اگر تو جانتا ہے میں کسی بھی رات پیٹ بھر کر نہیں سویا جبکہ میں ایک بھوکے کے مقام کو بھی جانتا ہوں تو تو میری تصدیق کر چنانچہ ان کی تصدیق کی گئی اور وہ دونوں سن رہے تھے۔ پھر انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے کبھی قمیص نہیں پہنی اور میں ننگے کے مقام کو بھی جانتا ہوں تو میری تصدیق کر چنانچہ اس کی تصدیق کی گئی اور وہ دونوں سن رہے تھے۔ پھر ایوب علیہ السلام سجدہ میں گر گئے پھر دعا کی کہ اے اللہ! میں اس وقت تک سر نہیں اٹھاؤں گا کہ جب تک تو میرے غم کو نہیں دور کر دے گا۔ پھر انہوں نے اس وقت تک اپنا سر نہیں اٹھایا کہ جب تک اللہ نے ان کا غم دور نہیں کر دیا۔

(٣٦٦٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ :حُدِّثْت ، أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليهما

السلام كَانَ يَقُولُ : إِذَا تَصَدَّقَ أَحَدُكُمْ فَلْيُعْطِ بِيَمِينِهِ وَلْيُخْفِ مِنْ شِمَالِهِ ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلْيَدَّهِنْ وَلْيَمْسَحْ شَفَتَيْهِ مِنْ دُهْنِهِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَيْهِ النَّاظِرُ فَلاَ يَرَى أَنَّهُ صَائِمٌ ، وَإِذَا صَلَّى فِي بَيْتِهِ فَلْيَتَّخِذ عَلَيْهِ سُتْرَةً فَإِنَّهُ يَقْسِمُ الثَّنَاءَ كَمَا يَقْسِمُ الرِّزْقَ.

(۳۶۶۹۸) حضرت ہلال بن یوسف فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام سے یہ بات منقول ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی صدقہ کرے تو دائیں ہاتھ سے کرے اور اپنے بائیں ہاتھ سے بھی اس کو پوشیدہ رکھے۔اور جب تم میں سے کسی کا روزے کا دن ہو تو تیل لگایا کرے اور اپنے ہونٹوں کو تیل سے مسح کر لیا کرے تاکہ دیکھنے والے کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ روزے دار ہے۔اور جب تم میں کوئی آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھے تو کوئی سترہ ضرور بنالیا کرے کیونکہ رزق کی طرح ثنا بھی تقسیم کی جاتی ہے۔

(۳۶۶۹۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ إِذَا رَأَى الرَّبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ مُقْبِلاً ، قَالَ : ﴿بَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ﴾ أَمَا وَاللهِ لَوْ رَآكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَحَبَّكَ.

(۳۶۶۹۹) حضرت بکر بن ماعز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب ربیع بن خثیم کو آتے ہوئے دیکھتے تو کہتے کہ عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنادو اللہ کی قسم اگر آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو آپ سے محبت کرتے۔

(۳۶۷۰۰) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَاعِزٍ ، قَالَ : جَائَتْ بِنْتُ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، وَعِنْدَهُ أَصْحَابٌ لَهُ ، فَقَالَتْ : يَا أَبَتَاهُ أَذْهَبُ أَلْعَبُ ، قَالَ : لاَ ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ : يَا أَبَا يَزِيدَ ، اتْرُكْهَا ، قَالَ : لاَ يُوجَدُ فِي صَحِيفَتِي أَنِّي قُلْتُ لَهَا : اذْهَبِي الْعَبِي ، لَكِنَ اذْهَبِي فَقُولِي خَيْرًا وَافْعَلِي خَيْرًا.

(۳۶۷۰۰) حضرت بکر بن ماعز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ربیع بنت خثیم کی بیٹی آئی جس وقت ان کے پاس ساتھی بیٹھے ہوئے تھے تو اس نے پوچھا کہ اے ابا جان! میں کھیلنے چلی جاؤں تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ان کے ساتھیوں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابو یزید اس کو جانے دیجیے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے صحیفہ میں یہ نہیں دیکھا کہ اس سے کہا گیا ہو کہ جا اور کھیل بلکہ اس میں ہے کہ جا اور اچھی بات کہہ اور اچھا کام کر۔

(۳۶۷۰۱) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ يَقُولُ : يَا بَكْرُ بْنُ مَاعِزٍ يَا بَكْرُ اخْزُنْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ إِلاَّ مِمَّا لَكَ ، وَلاَ عَلَيْكَ ، إِنِّي اتَّهَمْتُ النَّاسَ فِي دِينِي ، أَطِعَ اللَّهَ فِيمَا عَلِمْتَ ، وَمَا اسْتُؤْثِرَ بِهِ عَلَيْكَ فَكِلْهُ إِلَى عَالِمِهِ ، لأَنَا فِي الْعَمْدِ أَخْوَفُ مِنِّي عَلَيْكُمْ فِي الْخَطَأِ ، مَا خَيْرُكُمَ الْيَوْمَ بِخَيْرٍ ، وَلَكِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ آخِرٍ شَرٌّ مِنْهُ ، مَا كُلُّ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكْتُمْ ، وَلاَ كُلُّ مَا تَقْرَؤُونَ تَدْرُونَ مَا هُوَ ، السَّرَائِرُ الَّتِي يخفينَ مِنَ النَّاسِ وَهُنَّ لِلَّهِ بَوَادٍ ، الْتَمِسُوا دَوَائَهَا ، ثُمَّ يَقُولُ لِنَفْسِهِ : وَمَا دَوَائُهَا أَنْ تَتُوبَ إِلَى اللهِ ، ثُمَّ لاَ تَعُودَ.

(۳۶۷۰۱) حضرت ربیع فرماتے تھے کہ اے بکر بن ماعز! اپنی زبان کو مفید کاموں میں استعمال کرو۔ نقصان دہ باتوں سے بچو۔ میں لوگوں کو اپنی دین داری کے بارے میں لاعلم سمجھتا ہوں۔ ان چیزوں میں اللہ کی اطاعت کرو جنہیں تم جانتے ہو۔ جو بات تم تک پہنچے اسے اس کے جاننے والے پر موقوف کرو۔ اس لیے کہ جان بوجھ کر غلطی کرنا خطا سے زیادہ خطرناک ہے۔ تمہاری ہر چیز خیر نہیں بلکہ شر سے بہتر ہے۔ حضور ﷺ کو دی جانے والی تمام باتیں تم تک نہیں پہنچیں اور وہ سب کچھ جو تم پڑھتے ہو سمجھتے نہیں ہو۔ جو چیزیں لوگوں کے لیے پوشیدہ ہیں لوگوں کے لیے ظاہر ہیں۔ ان کا علاج ڈھونڈو پھر اپنے آپ سے خطاب کر کے فرماتے کہ اس کی دوا یہ ہے کہ اللہ کے دربار میں توبہ کرو اور پھر گناہ نہ کرو۔

(٣٦٧٠٢) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : لَمَّا انْتَهَى الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ إِلَى مَسْجِدِ قَوْمِهِ ، قَالُوا لَهُ : يَا رَبِيعُ ، لَوْ قَعَدْتَ فَحَدَّثْتَنَا الْيَوْمَ ، قَالَ : فَقَعَدَ فَجَاءَ حَجَرٌ فَشَجَّهُ ، فَقَالَ : ﴿فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ﴾.

(۳۶۷۰۲) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ جب ربیع بن خثیم اپنی قوم کی مسجد میں گئے تو ان کو لوگوں نے کہا کہ اے ربیع آج ہمارے پاس بیٹھ کر بات چیت کرو۔ بکر فرماتے ہیں کہ ربیع ان کے پاس بیٹھے تو کسی جگہ سے پتھر آیا اور اس نے ان کا سر زخمی کر دیا تو انہوں نے فرمایا کہ ﴿فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ﴾ کہ جس شخص کے پاس اپنے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی پھر وہ رک گیا۔

(٣٦٧٠٣) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ يَقُولُ : لاَ خَيْرَ فِي الْكَلاَمِ إِلاَّ فِي تِسْعٍ : تَهْلِيلُ اللهِ وَتَسْبِيحُ اللهِ وَتَكْبِيرُ اللهِ وَتَحْمِيدُ اللهِ وَسُؤَالُكَ الْخَيْرَ وَتَعَوُّذُكَ مِنَ الشَّرِّ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ ، عَنِ الْمُنْكَرِ وَقِرَائَتُكَ الْقُرْآنَ.

(۳۶۷۰۳) حضرت ربیع بن خثیم فرماتے تھے کہ کسی کلام میں خیر نہیں سوائے نو چیزوں کے: اللہ کی تہلیل، اللہ کی تسبیح، اللہ کی تکبیر، اللہ کی حمد، اور تیرا کوئی اچھا سوال کرنا، اور تیرا شر سے پناہ مانگنا اور تیرا بھلائی کا حکم کرنا، اور تیرا برائی سے روکنا، اور تیرا قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔

(٣٦٧٠٤) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ إِذَا قِيلَ لَهُ : كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا أَبَا يَزِيدَ ، يَقُولُ : أَصْبَحْنَا ضُعَفَاءَ مُذْنِبِينَ نَأْكُلُ أَرْزَاقَنَا وَنَنْتَظِرُ آجَالَنَا.

(۳۶۷۰۴) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ جب ربیع سے پوچھا جاتا کہ آپ نے کیسی صبح کی اے ابو یزید تو وہ جواب دیتے کہ ہم نے کمزوروں اور گناہ گاروں کی سی صبح کی۔ ہم اپنا رزق کھاتے ہیں اور اپنی موت کا انتظار کرتے ہیں۔

(٣٦٧٠٥) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ الْكَوَّاءِ لِرَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ : مَا نَرَاكَ تَذُمُّ أَحَدًا ، وَلاَ تَعِيبُهُ ، قَالَ : وَيْلَكَ يَا ابْنَ الْكَوَّاءِ ، مَا أَنَا عَنْ نَفْسِي بِرَاضٍ فَأَتَفَرَّغُ مِنْ ذَمِّي إِلَى ذَمِّ النَّاسِ ، إِنَّ

النَّاسَ خَافُوا اللَّهَ عَلَى ذُنُوبِ الْعِبَادِ وَأَمِنُوا عَلَى ذُنُوبِهِمْ.

(۳۶۷۰۵) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ ابن الکواء رحمہ اللہ نے ربیع بن خثیم سے کہا کہ ہم آپ کو دیکھتے ہیں کہ نہ تو آپ کسی کی برائی بیان کرتے ہیں اور نہ ہی کسی پر کوئی عیب لگاتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ تیرے لیے ہلاکت ہو اے ابن الکواء میں تو اپنے نفس سے بھی راضی نہیں کہ میں اپنی برائی سے فراغت پا کر لوگوں کی برائی کروں۔ لوگ بندوں کے گناہوں کی وجہ سے اللہ سے ڈرتے ہیں اور اپنے گناہوں سے بے خوف رہتے ہیں۔

(٣٦٧.٦) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ يَقُولُ : النَّاسُ رَجُلاَنِ : مؤمن ، وجاهل ، فأما المؤمن ؛ فلا تؤذه ، وأما الجاهل ؛ فلا تجاهله.

(۳۶۷۰۶) حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ لوگ دو طرح کے ہیں مومن اور جاہل۔ مومن کو تکلیف نہ دو اور جاہل سے جہالت نہ کرو۔

(٣٦٧.٧) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ إِذَا قِيلَ لَهُ : أَلاَ تُدَاوِى ، قَالَ : قَدْ أَرَدْت ذَلِكَ ، ثُمَّ ذَكَرْت عَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا ، فَعَرَفْت أَنَّهُ قَدْ كَانَتْ فِيهِمْ أَوْجَاعٌ وَلَهُمْ أَطِبَّاءُ فَمَاتَ الْمُدَاوِى وَالْمُدَاوَى.

(۳۶۷۰۷) حضرت بکر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب ربیع سے سوال کیا گیا کہ آپ دوا استعمال کیوں نہیں کرتے تو انہوں نے جواب دیا کہ اول میں نے اس کا ارادہ کیا تھا پھر میں قوم عاد اور قوم ثمود اور اصحاب رس اور اس کے درمیان بہت سی اقوام کو یاد کیا تو مجھ کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ ان لوگوں میں بھی تکالیف تھیں اور معالج بھی تھے۔ پس علاج کرنے والا اور کروانے والا دونوں ہی چل بسے ہیں۔

(٣٦٧.٨) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : كَانَ الرَّبِيعُ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ : اعْمَلُوا خَيْرًا وَقُولُوا خَيْرًا وَدُومُوا عَلَى صَالِحٍ ، وَإِذَا أَسَأْتُمْ فَتُوبُوا وَإِذَا أَحْسَنْتُمْ فَزِيدُوا ، مَا عَلِمْتُمْ فَأَقِيمُوا ، وَمَا شَكَكْتُمْ فَكِلُوهُ إِلَى اللهِ ، الْمُؤْمِنُ فَلاَ تُؤْذُوهُ ، وَالْجَاهِلُ فَلاَ تَجَاهَلُوهُ ، وَلاَ يَطُلْ عَلَيْكُمَ الأَمَدُ فَتَقْسُوا قُلُوبُكُمْ ، وَلاَ تَكُونُوا كَالَّذِينَ ، قَالُوا : سَمِعْنَا وَهُمْ لاَ يَسْمَعُونَ.

(۳۶۷۰۸) حضرت بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ربیع بن خثیم صبح کو کہا کرتے تھے کہ اچھے اعمال کرو اور اچھی بات کہو۔ اور نیک آدمی کی صحبت پہ مداومت کرو اور جب تم کوئی گناہ کرلو تو توبہ کرو اور جب تم کوئی نیکی کرلو تو مزید آگے بڑھو جو عمل کرو اس پر قائم رہو، اور جس چیز میں تم شک کرو اس کو اللہ کے سپرد کردو۔ مومن کو تکلیف نہ دو اور جاہل سے جہالت مت کرو۔ اور تمہاری امیدیں لمبی نہ ہونے پائیں ورنہ دل سخت ہو جائیں گے۔ ﴿ولا تکونوا .... الخ﴾ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا کہ ہم نے سن لیا اور وہ نہیں سنتے تھے۔

(٣٦٧.٩) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ بَكْرٍ ، قَالَ : رَّبِيعُ يَقُولُ : أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَذَا الْمَوْتِ

الَّذِی لَمْ تَذُوقُوا قَبْلَهُ مِثْلَهُ.

(۳۶۷۰۹) حضرت بکر فرماتے ہیں کہ ربیع فرماتے تھے کہ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو جس سے قبل تم اس طرح کی تکلیف نہیں چکھو گے۔

(۳۶۷۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَدْرَكْت مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِمَّنْ سَبَقَنِي مِنْهُمْ ، فَلَمْ أَرَ قَوْمًا أَهْوَنَ سِيرَةً ، وَلاَ أَقَلَّ تَشْدِيدًا مِنْهُمْ.

(۳۶۷۱۰) حضرت عمیر بن اسحاق کا ارشاد ہے کہ جو لوگ مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں میں نے ان سے زیادہ صحابہ کرام کو دیکھا ہے پس میں نے کوئی قوم بھی ان سے زیادہ بردبار اور نرمی کرنے والی نہیں دیکھی۔

(۳۶۷۱۱) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِذَا مَالَتِ الأَفْيَاءُ وَرَاحَتِ الأَرْوَاحُ فَاطْلُبُوا الْحَوَائِجَ إِلَى اللهِ فَإِنَّهَا سَاعَةُ الأَوَّابِينَ وَقَرَأَ : ﴿فَإِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُورًا﴾.

(۳۶۷۱۱) حضرت علی کا ارشاد ہے کہ جب سائے ڈھل جائیں اور ہوائیں چلنے لگیں تو اپنی ضرورتوں کو اللہ سے مانگو کیونکہ یہ توبہ کرنے والوں کی گھڑی ہے اور قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿فَإِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُورًا﴾ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو معاف کرنے والا ہے۔

(۳۶۷۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أُكَيْلَ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْحَيِّ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ شَيْءٌ، فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ: أَكُنْت تَسُبُّنِي لَوْ سَبَبْتُك، قَالَ: لاَ. قَالَ: هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، هُوَ أَكْثَرُ جِهَادًا مِنِّي.

(۳۶۷۱۲) حضرت اکیل فرماتے ہیں کہ قبیلہ حی اور عبد الرحمن بن یزید کے درمیان کچھ جھگڑا تھا تو ان کو علقمہ نے کہا کہ اگر میں آپ کو گالی دوں تو آپ مجھ کو گالی دیں گے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں دوں گا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ آدمی مجھ سے اچھا ہے۔ اور مجھ سے زیادہ مجاہدہ والا ہے۔

(۳۶۷۱۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، قَالَ : كَانَ لأَبِي وَائِلٍ خُصٌّ يَكُونُ فِيهِ وَدَابَّتُهُ ، فَإِذَا أَرَادَ الْغَزْوَ نَقَضَ الْخُصَّ ، وَإِذَا رَجَعَ بَنَاهُ.

(۳۶۷۱۳) حضرت عاصم بن بہدلہ کہتے ہیں کہ ابی وائل کی ایک لکڑی کی جھونپڑی تھی جس میں وہ خود اور ان کی سواری ہوتی تھی۔ جب غزوہ کا ارادہ کرتے تو اس جھونپڑی کو گرا دیتے اور جب واپس آتے تو اس کو بنا لیتے۔

(۳۶۷۱۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ : ﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾ قَالَ : صَارَتْ.

(۳۶۷۱۴) حضرت ابو جوزاء سے قرآن پاک کی آیت ﴿إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾ کی تفسیر میں مذکور ہے کہ آیت میں کانت سے مراد صارت ہے۔

(٣٦٧١٥) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى سُوَيْد ، يَعْنِي ابْنَ مَثْعَبَةَ وَهُوَ يَشْتَكِي ، فَقُلْنَا لَهُ : كَيْفَ تَجِدُك ؟ فَقَالَ : إِنِّي لَفِي عَافِيَةٍ مِنْ رَبِّي.

(۳۶۷۱۵) حضرت ابی حیان کے والد کا ارشاد ہے کہ ہم سوید یعنی ابن مثعبہ کے پاس گئے جبکہ وہ تکلیف میں تھے۔ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ خود کو کیسا محسوس کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے رب کی طرف سے عافیت میں ہوں۔

(٣٦٧١٦) حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : مَا مِنْ شَجَرَةٍ صَغِيرَةٍ ، وَلاَ كَبِيرَةٍ ، وَلاَ مُغْرَز إِبرَةٍ رَطْبَةٍ ، وَلاَ يَابِسَةٍ إِلاَّ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهَا يَأْتِي اللَّهَ بِعَمَلِهَا كُلَّ يَوْمٍ بِرُطُوبَتِهَا إِذَا رَطُبَتْ ، وَيُبُوسَتِهَا إِذَا يَبِسَتْ.

(۳۶۷۱۶) حضرت عبداللہ بن حارث کا ارشاد ہے کہ کوئی چھوٹا یا بڑا درخت اور کوئی سوئی کے گاڑنے کے بقدر خشک یا تر وتازہ جگہ ایسی نہیں جس پر فرشتہ مقرر نہ ہو۔وہ اللہ کے پاس اس کے روزانہ کے اعمال نہ لے کر جاتا ہو۔اس کی تروتازگی کے وقت کے اعمال بھی اور اس کی خشکی کی حالت کے اعمال بھی۔

(٣٦٧١٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنَ الْحَيِّ لَيَجِيءَ فَيَسُبَّ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْد فَيَسْكُتَ ، فَإِذَا سَكَتَ قَامَ فَنَفَضَ رِدَائَهُ فَدَخَلَ.

(۳۶۷۱۷) حضرت ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حارث بن سوید کو برا بھلا کہتا تو خاموش رہتے۔جب وہ خاموش ہوتا تو چادر جھاڑ کر چل دیتے۔

(٣٦٧١٨) حَدَّثَنَا الأَحْوَصُ بْنُ جَوَّاب، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: أَوْحَى اللَّهُ إِلَى بَعْضِ أَوْلِيَائِهِ: إِنِّي لَمْ أُحِلَّ رِضْوَانِي لأَهْلِ بَيْتٍ قَطُّ، وَلاَ لأَهْلِ دَارٍ قَطُّ، وَلاَ لأَهْلِ قَرْيَةٍ قَطُّ فَأُحَوِّلُ عَنْهُمْ رِضْوَانِي حَتَّى يَتَحَوَّلُوا مِنْ رِضْوَانِي إِلَى سَخَطِي ، وَإِنِّي لَمْ أُحِلَّ سَخَطِي لأَهْلِ بَيْتٍ قَطُّ، وَلاَ لأَهْلِ دَارٍ قَطُّ، وَلاَ لأَهْلِ قَرْيَةٍ قَطُّ فَأُحَوِّلُ، عَنْهُمْ سَخَطِي حَتَّى يَتَحَوَّلُوا مِنْ سَخَطِي إِلَى رِضْوَانِي.

(۳۶۷۱۸) حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی ولی پر وحی کی کہ میں کسی بھی گھر والوں یا مکان والوں یا بستی والوں پر اپنی رضا نازل کر کے اس وقت تک نہیں پھرتا کہ جب تک وہ خود میری رضا سے میری ناراضگی کی طرف نہ آ جائیں اور میں کسی بھی مکان والوں یا گھر والوں یا بستی والوں پر اپنی ناراضگی اتار کر اس وقت تک نہیں پھرتا کہ جب تک وہ خود میری ناراضگی سے رضا مندی کی طرف نہ آ جائیں۔

(٣٦٧١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِذَا خَلاَ أَنْ يَقُولَ لِجَلِيسَيْهِ: اسْمَعَا رَحِمَكُمَا اللَّهُ ، ثُمَّ يُمْلِي عَلَيْهِمَا خَيْرًا.

(۳۶۷۱۹) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ تم کو اس میں کیا حرج ہے کہ جب وہ اکیلا ہو تو اپنے فرشتوں کو کہے کہ لکھو اللہ

تم پر رحم کرے پھر ان کو اچھی چیز لکھوانا شروع کر دے۔

(٣٦٧٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كان إذَا قَرَأَ : ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلاَدِ ﴿حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ كَلاَّ سَوْفَ تَعْلَمُونَ﴾ قَالَ : وَعِيدٌ بَعْدَ وَعِيدٍ عِلْمَ الْيَقِينِ.

(٣٦٧٢٠) حضرت حسن سے مروی ہے جب انہوں نے ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ پڑھا تو فرمایا کہ اموال اور اولاد میں مراد ہے پھر ﴿حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ كَلاَّ سَوْفَ تَعْلَمُونَ﴾ پڑھا تو فرمایا کہ یہ تو وعید کے بعد دوسری وعید ہے۔ عِلْمَ الْيَقِينِ کی۔

(٣٦٧٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إذَا قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ ﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ﴾ قَالَ : أَنْفُسٌ هُوَ خَلَقَهَا وَأَمْوَالٌ هُوَ رَزَقَهَا فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ﴿وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ﴾.

(٣٦٧٢١) حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے جب یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ﴾ تو فرمایا کہ نفوس کو تو پیدا ہی اس نے کیا ہے اور اموال کا رزق وہ خود ہی دیتا ہے۔ ﴿وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيلِ﴾

(٣٦٧٢٢) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ رَجُلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَوْلُهُ : ﴿يَا أَيُّهَا الإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾ قَالَ : الْجَهْلُ.

(٣٦٧٢٢) حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ قرآنِ پاک کی آیت ﴿يَا أَيُّهَا الإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جہل نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔

(٣٦٧٢٣) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ يَذْهَبُ بِخَادِمِهِ إِلَى السُّوقِ فَيُلْقِي عَلَيْهَا الآيَةَ بَعْدَ الآيَةِ مِنَ الْقُرْآنِ يُعَلِّمُهَا ، وَكَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فِنَائِهِ فَيُلْقِيهِ عَلَيْهَا.

(٣٦٧٢٣) حضرت ابوجعفر محمد بن عبد الرحمن بن یزید رحمہ اللہ اپنے ایک خادم کو بازار کی طرف لے جاتے تھے اور اس کو قرآن کی آیات سناتے اور سکھاتے تھے اور رات کو اس کی قیام گاہ کے پاس کھڑے ہو اس کو سناتے تھے۔

(٣٦٧٢٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ كَانَ يَقُولُ : أَلاَ إِنَّ الْحِلْمَ وَالْحَيَاءَ وَالْعِيَّ عِيُّ اللِّسَانِ ، لاَ عِيُّ الْقَلْبِ ، وَالْفِقْهَ مِنَ الإِيمَانِ ، وَهُنَّ مِمَّا يَنْقُصُ مِنَ الدُّنْيَا وَيَزِدْنَ فِي الآخِرَةِ ، وَمَا يَزِدْنَ فِي الآخِرَةِ أَكْثَرُ مِمَّا يَنْقُصُ مِنَ الدُّنْيَا إلا أَنَّ الْفُحْشَ وَالْبَذَاءَ وَالْبَيَانَ مِنَ النِّفَاقِ وَهُنَّ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا وَيَنْقُصْنَ مِنَ الآخِرَةِ ، وَمَا يَنْقُصْنَ مِنَ الآخِرَةِ أَكْثَرُ مِمَّا يَزِدْنَ فِي الدُّنْيَا.

(٣٦٧٢٤) حضرت عون بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ خبردار بردباری، حیاء زبان کی عاجزی (نہ کہ دل کی) اور فقہ ایمان کا حصہ ہیں۔ اور اشیاء دنیا کم کرتی ہیں اور آخرت بڑھاتی ہیں اور اتنا دنیا نہیں گھٹاتی جتنا کہ آخرت کو بڑھاتی ہیں۔ خبردار بے حیائی، فحش گوئی اور

بیان میں منافقت یہ چیزیں دنیا تو زیادہ کرتی ہیں لیکن آخرت گھٹا دیتی ہیں اور یہ دنیا اتنا نہیں بڑھاتیں جتنا آخرت کو کم کر دیتی ہیں۔

(٣٦٧٢٥) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ﴿وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ﴾ قَالَ : تَخَلَّى مِنْهَا أَهْلُهَا فَلَمْ تَحْلِبْ وَلَمْ تُصَرَّ.

(۳۶۷۲۵) حضرت ربیع بن خثیم قرآن مجید کی آیت ﴿وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مراد ہے کہ اونٹنیوں کے مالک نہ ان کا دودھ دھوئیں گے اور نہ ہی ان کے دودھ کی حفاظت کے لیے ان کے تھن باندھیں گے۔

(٣٦٧٢٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ طَرِيفٍ قَالَ : رَأَيْتُ رَبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ يَحْمِلُ عَرَقَةً إِلَى بَيْتِ عَمَّتِهِ.

(۳۶۷۲۶) حضرت طریف ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ربیع بن خثیم کو کھجور کے پتوں کا ٹوکرا اپنی پھوپھی کے گھر لے جاتے ہوئے دیکھا۔

(٣٦٧٢٧) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ : مَا لَمْ يُرَدْ بِهِ وَجْهُ اللهِ يَضْمَحِلُّ.

(۳۶۷۲۷) حضرت ربیع بن خثیم کا ارشاد ہے کہ جس کام میں اللہ کی رضا مقصود نہ ہو وہ نیست و نابود ہو جاتا ہے۔

(٣٦٧٢٨) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْنَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ لَمَّا أُصِيبَ ابْنُ عُمَرَ ، قَالَ : مَا تَرَكْت خَلْفِي شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا آسَى عَلَيْهِ غَيْرَ ظَمَأِ الْهَوَاجِرِ وَغَيْرَ مَشْيٍ إِلَى الصَّلاَةِ.

(۳۶۷۲۸) حضرت سعید بن جبیر ؓ فرماتے ہیں کہ جب ابن عمر ؓ کو تکلیف پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے بعد کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی کی جس کی میں امید کروں سوائے سخت گرمی کی پیاس اور میرا نماز کی طرف چل کر جانا۔

(٣٦٧٢٩) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَخَا بِلاَلٍ مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : النَّاسُ ثَلاَثَةٌ أَثْلاَثٍ : فَسَالِمٌ وَغَانِمٌ وَشَاجِبٌ ، قَالَ : السَّالِمُ السَّاكِتُ ، وَالْغَانِمُ الَّذِي يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى ، عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَذَلِكَ فِي زِيَادَةٍ مِنَ اللهِ ، وَالشَّاجِبُ : النَّاطِقُ بِالْخَنَا وَالْمُعِينُ عَلَى الظُّلْمِ.

(۳۶۷۲۹) حضرت آدم بن علی فرماتے ہیں کہ میں نے مؤذن رسول بلال بھائی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ تین اقسام کے ہیں۔ ایک سالم دوسرا غانم اور تیسرا ہالک۔ پھر فرمایا کہ سالم تو وہ ہے جو چپ رہا اور غانم وہ ہے جس نے بھلائی کا حکم دیا اور برائی سے روکا پس یہ آدمی اللہ کی طرف سے نفع میں ہے اور ہلاک ہونے والا شخص وہ ہے جو بدزبانی کرے اور ظلم پر مدد کرے۔

(٣٦٧٣٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ ، قَالَ : كَانَ أَبِي مُعْجَبٌ بِخَلْفِ

بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : يَا أَبَتِ : إِنَّكَ لَتَعْجَبُ بِهَذَا الرَّجُلِ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ ، إِنَّهُ نَشَأَ عَلَى طَرِيقَةٍ حَسَنَةٍ فَلَمْ يَزَلْ عَلَيْهَا ، قَالَ : وَكَانَ تَكَنَّى أَبَا مَرْزُوقٍ : فَقَالَ لَهُ رَبِيعٌ : حَوِّلْهَا ، قَالَ : فَقَالَ خَلَفٌ : فَاكْنِنِي ، قَالَ : أَنْتَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

(۳۶۷۳۰) حضرت ربیع بن ابی راشد ؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم خلف بن حوشب پر بہت تعجب کرتے تھے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابا جان آپ اس شخص پر تعجب کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے یہ شخص اچھے راستے پر چلا اور اسی پر قائم رہا۔ ابی راشد فرماتے ہیں کہ اس وقت ان کی کنیت ابومرزوق تھی تو ان کو ربیع ؒ نے کہا کہ آپ اس کنیت کو تبدیل کرلیں۔ ابی راشد کہتے ہیں کہ خلف ؒ نے ان سے کہا کہ پھر آپ ہی مجھے کوئی کنیت دے دیجیے تو انہوں نے کہا آپ ابوعبدالرحمٰن ہیں۔

(۳۶۷۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ الإِسْلاَمُ ، وَمَا الإِسْلاَمُ ، قَالَ : الإِسْلاَمُ السِّرُّ وَالْعَلاَنِيَةُ فِيهِ سَوَاءٌ أَنْ يُسْلِمَ قَلْبُك لِلَّهِ ، وَأَنْ يَسْلَمَ مِنْك كُلُّ مُسْلِمٍ وَكُلُّ ذِي عَهْدٍ.

(۳۶۷۳۱) حضرت حسن ؓ کا ارشاد ہے کہ اسلام! اسلام کیا ہے؟ اسلام یہ ہے کہ پوشیدہ اور علانیہ دونوں حالتوں میں آدمی کا دل اللہ کے احکامات کے تابع ہو، اور تجھ سے ہر مسلمان اور معاہدے والا شخص محفوظ ہو۔

(۳۶۷۳۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، قَالَ بَلَغَنِي : أَنَّ الْعَمَلَ فِي يَوْمِ الْقَدْرِ كَالْعَمَلِ فِي لَيْلَتِهِ.

(۳۶۷۳۲) حضرت حسن بن حر فرماتے ہیں کہ مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ لیلۃ القدر کی رات کو عمل کرنے کا جتنا ثواب ہے اتنا ہی اس دن کو عمل کرنے کا بھی ہے۔

(۳۶۷۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ : لاَ تُخَبِّؤُوا رِزْقَ الْيَوْمِ لِغَدٍ فَإِنَّ الَّذِي أَتَاك بِهِ الْيَوْمَ سَيَأْتِيك بِهِ غَدًا ، فَإِنْ قُلْتَ : وَكَيْفَ يَكُونُ ؟ فَانْظُرْ إِلَى الطَّيْرِ لاَ تَحْرُثُ ، وَلاَ تَزْرَعُ تَغْدُو وَتَرُوحُ إِلَى رِزْقِ اللهِ ، فَإِنْ قُلْتَ : وَمَا يَكْفِي الطَّيْرُ ؟ فَانْظُرْ إِلَى حُمُرِ وَحْشٍ وَبَقَرِ الْوَحْشِ تَغْدُو إِلَى رِزْقِ اللهِ وَتَرُوحُ شِبَاعًا.

(۳۶۷۳۳) حضرت خیثمہ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ آج کے رزق میں سے کل کے لیے جمع نہ کر کے رکھو۔ اس لیے کہ جس ذات نے آج دیا ہے وہ کل بھی دے سکتی ہے۔ اگر تیرے ذہن میں سوال ہو کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے تو پرندوں کو دیکھ لے جو نہ تو ہل چلاتے ہیں اور نہ ہی کھیتی باڑی کرتے ہیں صبح کو نکلتے ہیں اور شام کو اللہ کے رزق کے ساتھ ہی واپس آتے ہیں۔ پھر اگر تو کہے کہ یہ پرندوں کی مثال کافی نہیں تو جنگلی گدھوں کو دیکھ لے اور نیل گائے کو دیکھ لے جو صبح اللہ کے رزق کی طرف نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔

(۳۶۷۳۴) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو يَعْفُورٍ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ

اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : يَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يُعْرَفَ بِلَيْلِهِ إِذَا النَّاسُ نَائِمُونَ ، وَبِنَهَارِهِ إِذَا النَّاسُ مُفْطِرُونَ ، وَبِحُزْنِهِ إِذَا النَّاسُ يَفْرَحُونَ ، وَبِبُكَائِهِ إِذَا النَّاسُ يَضْحَكُونَ ، وَبِصَمْتِهِ إِذَا النَّاسُ يَخْلِطُونَ ، وَبِخُشُوعِهِ إِذَا النَّاسُ يَخْتَالُونَ ، وَيَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يَكُونَ بَاكِيًا مَحْزُونًا حَلِيمًا حَكِيمًا سِكِّيتًا ، وَلاَ يَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يَكُونَ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ ذَكَرَ كَلِمَةً ، لاَ صَخَّابًا ، وَلاَ صَيَّاحًا ، وَلاَ حَدِيدًا.

(۳۶۷۳۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ حامل قرآن کو چاہیے کہ وہ اپنی رات سے پہچانا جائے جس وقت لوگ سو رہے ہوں اور اپنے دن سے بھی پہچانا جائے جس وقت لوگ صبح کا آغاز کر رہے ہوں اور اپنے غم سے پہچانا جائے جب لوگ خوش ہو رہے ہوں، اور اپنے رونے سے پہچانا جائے جب لوگ ہنس رہے ہوں، اور اپنی خاموشی سے پہچانا جائے جس وقت لوگ باتوں میں مشغول ہوں، اور اپنے خشوع سے پہچانا جائے جس وقت لوگ تکبر کرتے ہوں اور حامل قرآن کے لیے مناسب ہے کہ وہ رونے والا، غمگین، بردبار، حکمت والا اور خاموش طبع ہو اور حامل قرآن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ (حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ یہ کلمات فرمائے) شور مچانے والا اور چیخنے چلانے والا اور غصہ کرنے والا ہو۔

(۳۶۷۳۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو سِنَانٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، قَالَ : جَاءَ أَبُو وَائِلٍ يَعُودُ الرَّبِيعَ بْنَ خُثَيْمٍ ، فَقَالَ : مَا جِئْتُ إِلَيْكَ إِلاَّ تَسَمَّعْتُ صَوْتَ النَّاعِيَةِ ، فَقَالَ الرَّبِيعُ : مَا أَنَا إِلاَّ عَلَى شَهْرٍ يُكْتَبُ لِي فِيهِ خَمْسُونَ وَمِئَةُ صَلاَةٍ.

(۳۶۷۳۵) حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ ابو وائل رضی اللہ عنہ ربیع بن خثیم کے پاس ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور کہا کہ میں تو اس لیے آیا تھا کہ میں نے موت کی خبر دینے والے کی آواز سنی تھی تو ربیع نے جواب دیا کہ میں ایک ماہ سے ایسی حالت پر ہوں کہ میرے لیے ایک سو پچاس نمازوں ''۱۵۰'' کا ثواب لکھا جا رہا ہے۔

(۳۶۷۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ ، أَنَّ جَدَّهُ عُمَيْرَ بْنَ حَبِيبٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُولُ ، الرَّحِيلَ أَيُّهَا النَّاسِ ، سَبَقْتُمْ إِلَى الْمَاءِ ، الدُّلْجَةَ الدُّلْجَةَ ، مَنْ يَسْبِقُ إِلَى الْمَاءِ يَظْمَأْ ، وَمَنْ يَسْبِقُ إِلَى الشَّمْسِ يَضْحَ الرَّحِيلَ الرَّحِيلَ.

(۳۶۷۳۶) حضرت ابوجعفر خطمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے دادا محترم عمیر بن حبیب رات کو اٹھ کر کہا کرتے تھے کہ اے لوگو! کوچ کرو تم کو پانی کی طرف بڑھا دیا گیا ہے۔ کوچ کرو کوچ کرو، جو شخص پانی کی طرف بڑھایا گیا وہ پیاسا رہ جاتا ہے اور جو شخص سورج کی طرف بڑھا گیا وہ دھوپ میں جلتا ہے۔ کوچ کرو، کوچ کرو۔

(۳۶۷۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ حَبِيبٍ كَانَ لَهُ مَوْلًى يُعَلِّمُ بَنِيهِ الْقُرْآنَ وَالْكِتَابَ ، فَجَعَلَ يُذَاكِرُهُمُ النِّسَاءَ وَالدُّنْيَا ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : يَا زِيَادُ ، لَقَدْ ظَلَلْتَ عَلَى بَنِيَّ قُبَّةَ الشَّيْطَانِ ، اكْشِطُوهَا.

(۳۶۷۳۷) حضرت عمیر بن حبیب رحمہ اللہ کا ایک غلام تھا جوان کے بیٹے کو قرآن اور کتاب کی تعلیم دیا کرتا تھا وہ ان سے دنیا اور عورتوں کی باتیں کرنے لگ جاتا تھا۔ تو اس کو عمیر بن حبیب نے کہا کہ اے زیاد! تو نے تو ہمارے بچوں کے اوپر شیطان کا گنبد بنا دیا ہے اس کو اتار دے۔

(۳۶۷۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عدی ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :قَالَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ :إِذَا حَدَّثْت عَنِ اللهِ حَدِيثًا فَأَمْسِكْ فَاعْلَمْ مَا قَبْلَهُ ، وَمَا بَعْدَهُ.

(۳۶۷۳۸) حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تو اللہ تعالیٰ کی کسی بات کو نقل کرنے کا ارادہ کرے تو رک جا اور پہلے اس کا سیاق وسباق معلوم کر لے۔

(۳۶۷۳۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ :كَانَ عَامَّةُ كَلاَمُ الحسن سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(۳۶۷۳۹) حضرت عاصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ کا اکثر کلام یہی ہوتا تھا: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ.

(۳۶۷۴۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ :مَنْ أَصْفَى صُفِّيَ لَهُ ، وَمَنْ خَلَّطَ خُلِّطَ عَلَيْهِ.

(۳۶۷۴۰) حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صفاءِ قلب میں لگ جاتا ہے اس کو صفائی مل جاتی ہے اور جو شخص ملاوٹ اختیار کرتا ہے اس پر ملاوٹ ڈال دی جاتی ہے۔

(۳۶۷۴۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :أَوْصَى رَجُلٌ ابْنَهُ ، فَقَالَ :يَا بُنَی ، أَظْهِرَ الْيَأْسَ مِمَّا فِي أَيْدِی النَّاسِ فَإِنَّهُ غِنًى ، وَإِيَّاكَ وَطَلَبَ الْحَاجَاتِ فَإِنَّهُ فَقْر حَاضِرٌ ، وَإِيَّاكَ وَمَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ بِالْقَوْلِ ، وَإِذَا صَلَّيْت فَصَلِّ صَلاَةَ مُوَدِّعٍ لاَ تَرَى أَنَّك تَعُودُ ، وَإِنَ اسْتَطَعْت أَنْ تَكُونَ الْيَوْمَ خَيْرًا مِنْك أَمْسِ وَغَدًا خَيْرًا مِنْك الْيَوْمَ فَافْعَلْ.

(۳۶۷۴۱) حضرت عبد الملک بن عمیر رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ایک آدمی نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ لوگوں کے ہاتھوں میں موجود چیز سے ناامیدی ظاہر کر اس لیے کہ یہی غنا ہے۔ اور اپنے آپ کو حاجات کے مانگنے سے بچا کیونکہ یہی اس زمانہ کا فقر ہے اور اپنے آپ کو ان باتوں سے بچا جن کی معذرت کرنی پڑے اور جب تو نماز پڑھے تو ایسی نماز پڑھ کہ جیسے یہ آخری نماز ہے یہ مت سمجھ کہ دوبارہ بھی موقع ملے گا۔ اور اگر تو اس طرح کر سکتا ہو تیرا آج کل سے بہتر اور آئندہ کا دن آج سے بہتر ہو تو اس طرح ضرور کر۔

(۳۶۷۴۲) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّاب ، قَالَ :قَالَ لِي مُجَاهِدٌ :أَلاَ أُنَبِّئُك بِالأَوَّابِ الْحَفِيظِ ، قُلْتُ :بَلَى ، قَالَ :هُوَ الَّذِی يَذْكُرُ ذَنْبَهُ إِذَا خَلاَ فَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْهُ.

(۳۶۷۴۲) حضرت یونس بن خباب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو مجاہد نے فرمایا کہ میں تجھ کو توبہ کرنے والے اور حفاظت کرنے والے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ وہ شخص ہوتا ہے جو اکیلے میں اپنے گناہوں کو یاد کر کے اللہ سے معافی مانگتا ہے۔

(٣٦٧٤٣) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، قَالَ سَمِعْت زُهَيْرًا أَبَا خَيْثَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ ، يَعْنِي الْبَصْرِيَّ يُشَبَّهُ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۶۷۴۳) حضرت ابو اسحاق ہمدانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ آپ کے صحابہ کے بہت تشابہہ تھے۔

(٣٦٧٤٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ . حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، أَنَّهُمَا قَالاَ : قَدْ رَأَيْنَا الْفُقَهَاءَ فَمَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ أَحَدًا أَجْمَعَ مِنَ الْحَسَنِ.

(۳۶۷۴۴) حضرت حمید رحمہ اللہ اور یونس بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بہت سے فقہاء دیکھے ہیں لیکن ان میں حسن رحمہ اللہ جیسا جامع شخصیت کا مالک نہیں دیکھا۔

(٣٦٧٤٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سُئِلَ عَنْ مَسْأَلَةٍ ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِمَوْلاَنَا الْحَسَنِ فَاسْأَلُوهُ ، فَقَالُوا : نَسْأَلُك يَا أَبَا حَمْزَةَ وَتَقُولُ : سَلُوا مَوْلاَنَا الْحَسَنَ ، فَقَالَ : إِنَّا سَمِعْنَا وَسَمِعَ فَنَسِينَا وَحَفِظَ.

(۳۶۷۴۵) حضرت انس مالک رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا ہمارے غلام حسن سے دریافت کرو۔ لوگوں نے کہا کہ اے ابو حمزہ ہم آپ سے مسئلہ پوچھتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ ہمارے غلام حسن سے پوچھو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے بھی سنا اور اس نے بھی سنا لیکن ہم بھول گئے اور اس نے یاد رکھا۔

(٣٦٧٤٦) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُوسَى الْقَارِءِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ زَاذَانُ يُعَلِّمُ بِلاَ شَيْءٍ.

(۳۶۷۴۶) حضرت طلحہ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ "زاذان" بغیر کسی چیز کے تعلیم دیا کرتے تھے۔

(٣٦٧٤٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ أَسَدِ بْنِ وَدَاعَةَ، قَالَ: كَانَ شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كَأَنَّهُ حَبَّةُ قَمْحٍ عَلَى مِقْلَى، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّ النَّارَ قَدْ مَنَعَتْنِي النَّوْمَ: ثُمَّ يَقُومُ إِلَى الصَّلاَةِ.

(۳۶۷۴۷) حضرت اسد بن وداعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شداد بن اوس جب اپنے بستر پر جاتے تو یوں لگتا جیسے دانہ کڑاہی میں ہو پھر فرماتے کہ اے اللہ مجھ کو جہنم کی آگ نے سونے سے روک دیا ہے پھر نماز کی طرف کھڑے ہو جاتے۔

(٣٦٧٤٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : أَجْوَدُ النَّاسِ مَنْ جَادَ عَلَى مَنْ لاَ يَرْجُو ثَوَابَهُ وَإِنَّ أَحْلَمَ النَّاسِ مَنْ عَفَا بَعْدَ الْقُدْرَةِ ، وَإِنَّ أَبْخَلَ النَّاسِ

الَّذِی یَبْخَلُ بِالسَّلاَمِ ، وَإِنَّ أَعْجَزَ النَّاسِ الَّذِی یَعْجَزُ فِی دُعَاءِ اللهِ.

(۳۶۷۴۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے جو اس پر سخاوت کرے کہ جس سے ثواب کی امید نہ ہو۔ اور لوگوں میں سے سب سے بردبار وہ شخص ہے جو قدرت کے باوجود معاف کردے اور لوگوں میں سے سب سے بخیل وہ شخص ہے کہ جو سلام کرنے میں بھی بخل کرے۔ اور لوگوں میں سے سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے جو اللہ سے دعا کرنے میں بھی عاجز ہو۔

(۳۶۷۴۹) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْکِینٍ :قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُولُ :إذَا نَامَ الْعَبْدُ فِی سُجُودِهِ بَاهَی اللَّهُ بِهِ الْمَلاَئِکَةَ یَقُولُ :انْظُرُوا عَبْدِی یَعْبُدُنِی وَرُوحُهُ عِنْدِی.

(۳۶۷۴۹) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جب آدمی سجدہ میں سوجاتا ہے تو اللہ اس پر اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دیکھو میرے اس بندے کی طرف وہ میری عبادت کررہا ہے اور اس کی روح میرے پاس ہے۔

(۳۶۷۵۰) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ أَبِی السُّمَیْطِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ :لَفَضْلُ الْعِلْمِ أَحَبُّ إلَیَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ ، وَمَلاء دِینِکُمَ الْوَرَعُ.

(۳۶۷۵۰) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علم کا مرتبہ میرے نزدیک عبادت کے مرتبہ سے زیادہ ہے اور دین کا سرمایہ پرہیزگاری ہے۔

(۳۶۷۵۱) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :یَوَدُّ أَهْلُ الْبَلاَءِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، أَنَّ جُلُودَهُمْ کَانَتْ تُقْرَضُ بِالْمَقَارِیضِ.

(۳۶۷۵۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل مصیبت لوگ قیامت کے دن یہ تمنا کریں گے کہ کاش ان کے جسم قینچیوں سے کاٹ دیے جاتے۔

(۳۶۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ :لَقَدَ اسْتُخْلِفَ عُثْمَان ، وَمَا أُزُرُهُمْ إلاَّ الْبُرُودُ ، وَمَا أَرْدِیَتُهُمْ إلاَّ النِّمَارُ ، کَانَ أَحَدُهُمْ یَقُولُ لِصَاحِبِهِ :نَمِرَتِی خَیْرٌ مِنْ نَمِرَتِك.

(۳۶۷۵۲) حضرت ہشام رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو لوگوں کی ازار بند صرف چادر ہی ہوا کرتی تھی اور ان کی اوڑھنیاں بھی دھاری دار چادر کی ہی ہوتی تھیں۔ ان میں سے ایک دوسرے کو کہا کرتا تھا کہ میری چادر تیری چادر سے بہتر ہے۔

(۳۶۷۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِیرٍ ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ :قَالَ لَنَا أَبُو قَتَادَةَ الْعَدَوِیُّ :عَلَیْکُمْ بِهَذَا الشَّیْخِ ، یَعْنِی الْحَسَنَ ، فَمَا رَأَیْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ رَأْیًا بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْهُ.

(۳۶۷۵۳) حضرت ابوقتادہ رحمہ اللہ عدوی نے فرمایا ہے کہ تم اس شیخ یعنی حسن بصری رحمہ اللہ کی صحبت لازم پکڑو کیونکہ میں نے ان کی

رائے سے زیادہ کسی کو بھی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی رائے کے مشابہ نہیں دیکھا۔

(٣٦٧٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ : مَا كُنْت لأُؤَمِّنَ عَلَى دُعَاءِ أَحَدٍ حَتَّى أَسْمَعَ مَا يَقُولُ إِلاَّ الْحَسَنَ.

(۳۶۷۵۴) حضرت مطرف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کسی کی دعا پر بھی بغیر سنے آمین نہیں کہتا سوائے حسن بصری کی دعا کے۔

(٣٦٧٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، كَانَ أَبُو بَرْزَةَ يَتَقَهَّلُ ، وَكَانَ عَائِذُ بْنُ عَمْرٍو الْمُزَنِيّ يَلْبَسُ لِبَاسًا حَسَنًا ، قَالَ : فَأَتَى أَحَدَهُمَا رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَلَمْ تَرَ إِلَى أَخِيك يَلْبَسُ كَذَا وَكَذَا وَيَرْغَبُ عَنْ لِبَاسِكَ ، قَالَ : وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ فُلاَن ، مِنْ فَضْلِ فُلاَنٍ كَذَا إِنَّ مِنْ فَضْلِ فُلاَنٍ كَذَا ، إنْ مِنْ فَضْلِ فُلاَنٍ كَذَا ، قَالَ : وَأَتَى الآخَرَ ، فَقَالَ : مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۶۷۵۵) حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو برزہ رحمہ اللہ آلودہ رہتے تھے اور عائذ بن عمرو مزنی عمدہ لباس پہنا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ کیا آپ اپنے دوسرے بھائی کی طرف نہیں دیکھتے جو اس طرح کے کپڑے پہنتا ہے اور آپ کے لباس سے اعراض کرتا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ان جیسا کون ہو سکتا ہے اس کی تو یہ یہ فضیلت بھی ہے، اس کو یہ یہ مرتبہ حاصل ہے۔ پھر وہ دوسرے کے پاس آیا تو اس نے بھی پہلے جیسا ہی جواب دیا۔

(٣٦٧٥٦) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ، قَالَتْ : قَالَ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الآيَتَيْنِ : ﴿وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الرَّحْمَن الرَّحِيمُ﴾ وَفَاتِحَةِ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ﴿الم اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾.

(۳۶۷۵۶) حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے: ﴿وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الرَّحْمَن الرَّحِيمُ﴾ اور سورۂ فاتحہ اور سورۃ آل عمران کی یہ آیت ﴿الم اللَّهُ لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾.

(٣٦٧٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّك أَنْتَ اللَّهُ الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ، فَقَالَ : لَقَدْ سَأَلْت اللَّهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى.

(۳۶۷۵۷) حضرت عبد اللہ بن بریدہ رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے کسی آدمی کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّك أَنْتَ اللَّهُ الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تو نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے ذریعہ دعا کی ہے کہ اگر اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبول ہو اور اگر مانگا جائے تو عطا ہو۔

(۳۶۷۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم رَجُلاً يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ وَحْدَكَ ، لاَ شَرِيكَ لَكَ ، الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ذُو الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ، فَقَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ.

(۳۶۷۵۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی کو ان الفاظ سے دعا کرتے ہوئے سنا: اللّٰہم إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ وَحْدَكَ ، لاَ شَرِيكَ لَكَ ، الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ذُو الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تو نے اسم اعظم کے ذریعہ دعا کی ہے کہ جب اس کے ذریعہ مانگا جائے تو عطا ہو اور دعا کی جائے تو قبول ہو۔

(۳۶۷۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، أَنَّ دَاعِيًا دَعَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ الرَّحْمَن الرَّحِيمُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَإِذَا أَرَدْتَ أَمْرًا فَإِنَّمَا تَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَد كِدْتَ ، أَوْ كَادَ أَنْ تَدْعُوَ اللَّهَ بِاسْمِهِ الأَعْظَمِ.

(۳۶۷۵۹) حضرت ابن سابط رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کسی دعا کرنے والے نے نبی کریم علیہ السلام کے زمانہ میں یوں دعا کی: إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ الرَّحْمَن الرَّحِيمُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَإِذَا أَرَدْتَ أَمْرًا فَإِنَّمَا تَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تو قریب تھا یا فرمایا کہ یہ آدمی قریب ہی تھا کہ اسم اعظم کے ذریعہ دعا کرتا۔

(۳۶۷۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ثَوْبَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي رُقَيَّةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولاَنِ : اسْمُ اللهِ الأَكْبَرُ رَبِّ رَبِّ.

(۳۶۷۶۰) حضرت ابو درداء اور ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ''رب رب'' ہے۔

(۳۶۷۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَرَأَ رَجُلٌ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ ، فَقَالَ كَعْبٌ : لَقَدْ قَرَأَ سُورَتَيْنِ فِيهِمَا الاِسْمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ اسْتَجَابَ.

(۳۶۷۶۱) حضرت عبد الملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے سورۃ بقرہ اور آل عمران تلاوت کی تو کعب نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے ایسی دو سورتیں تلاوت کی ہیں کہ جن میں ایسا اسم ہے کہ اگر اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔

(۳۶۷۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ حَيَّانَ الأَعْرَجِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ اللَّهُ.

(۳۶۷۶۲) حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ''اللہ'' ہے۔

(۳۶۷۶۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ عَمَّنْ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ : اسْمُ اللهِ الأَعْظَمُ اللَّهُ ، ثُمَّ قَرَأَ ، أَوْ

قَرَأْتُ عَلَيْهِ ﴿هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِءُ الْمُصَوِّرُ﴾ إِلَى آخِرِهَا.

(۳۶۷۶۳) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم "اللہ" ہے پھر انہوں نے یا میں نے ان کے سامنے ﴿هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِءُ الْمُصَوِّرُ﴾ سے لے کر آخر سورۃ تک تلاوت کی۔

(٣٦٧٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ ضَمْرَةَ ، أَنَّ أَبَا رَيْحَانَةَ مَرَّ بِحِمْصٍ وَأَهْلُهَا يَقْتَسِمُونَهَا بَيْنَهُمْ ، فَسَمِعَ ضَوْضَاء ، فَقَالَ : مَا هَذَا الضَّوْضَاءُ ؟ قَالَ : حِمْص يَقْتَسِمُهَا أَهْلُهَا بَيْنَهُم فَقَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ فِتْنَةً ، فَمَا زَالَ يُرَدِّدُهَا حَتَّى لَمْ يُدْرَ مَتَى انْقَطَعَ صَوْتُهُ.

(۳۶۷۶۴) حضرت ضمرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابو ریحانہ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ ایک غلہ کے قریب سے گزرے جسے غلے والے آپس میں تقسیم کر رہے تھے۔ انہوں نے شور کی آواز سنی تو پوچھا کہ یہ شور کیسا ہے؟ تو جواب دیا کہ یہ غلہ ہے جس کو غلے والے آپس میں تقسیم کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! اس غلہ کو ان کے لیے آزمائش نہ بنا اور اسی کو بار بار کہتے رہے۔ یہاں تک کہ نا معلوم کب ان کی آواز ختم ہوئی۔

(٣٦٧٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ ضَمْرَةَ ، أَنَّ أَبَا رَيْحَانَةَ كَانَ مُرَابِطًا بِالْجَزِيرَةِ فِي مَيَّافَارِقِينَ ، فَاشْتَرَى رَسَنًا مِنْ نَبَطِيٍّ مِنْ أَهْلِهَا بِأَفْلُسَ ، فَلَمَّا قَفَلَ ، وَكَانُوا بِالرَّسْتَنِ نَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ ، وَقَالَ لِغُلاَمِهِ : هَلْ قَضَيْتَ النَّبَطِيَّ أَفْلُسَهُ ، قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَاسْتَخْرَجَ نَفَقَةً مِنْ نَفَقَتِهِ فَدَفَعَهَا إِلَى غُلاَمِهِ ، وَقَالَ لأَصْحَابِهِ : أَحْسِنُوا مَعُونَتَهُ عَلَى دَوَابِّهِ حَتَّى أَبْلُغَ أَهْلِي ، قَالُوا : يَا أَبَا رَيْحَانَةَ ، وَمَا تُرِيدُ ؟ قَالَ : أُرِيدُ أَنْ آتِيَ غَرِيمِي فَأُؤَدِّيَ عَنِّي أَمَانَتِي ، قَالَ : فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى مَيَّافَارِقِينَ ، ثُمَّ أَتَى إِلَى أَهْلِهِ بَعْدَ مَا قَضَى غَرِيمَهُ.

(۳۶۷۶۵) حضرت حمزہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابو ریحانہ رحمۃ اللہ علیہ میافارقین کے جزیرہ میں قیام پذیر تھے۔ انہوں نے وہاں سے ایک نبطی کے گھر والوں سے ایک رسی خریدی۔ پھر جب قافلہ نکل پڑا اور مقام رستین تک لوگ پہنچ گئے تو اپنی سواری سے اترے اور اپنے غلام سے کہا کہ کیا تو نے اس نبطی کو پیسے دے دیئے تھے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ تو انہوں نے اپنے خرچہ میں سے کچھ خرچہ نکال کر باقی کا سامان غلام کو دیا اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میرے گھر آنے تک اس سواری اور سامان کا خیال رکھنا۔ انہوں نے پوچھا کہ ابو ریحانہ آپ کہاں چل دیے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرا ارادہ ہے میں اپنے قرض خواہ کے پاس جا کر اس کی امانت اس کو واپس کر دوں۔ پھر وہ نکل پڑے یہاں تک کہ میافارقین آئے پھر اپنا قرضہ دے دینے کے بعد اپنے گھر واپس آئے۔

(٣٦٧٦٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿كَلاَّ بَلْ لاَ يَخَافُونَ الآخِرَةَ﴾ قَالَ : هَذَا الَّذِي فَضَحَهُمْ.

(۳۶۷۶۶) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ﴿كَلاَّ بَلْ لاَ يَخَافُونَ الآخِرَةَ﴾ کی تفسیر میں کہ اسی چیز نے تم کو ہلاک کر دیا ہے۔

(٣٦٧٦٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عِكْرِمَةَ ،

قُلْتُ :قَوْلُ اللهِ ﴿لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ﴾ قَالَ :هُمَ الزُّنَاةُ.

(۳۶۷۶۷) حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے عکرمہ رحمہ اللہ سے اللہ کے ارشاد ﴿لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ﴾ کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ ان سے مراد زانی ہیں۔

(۳۶۷۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قوله تعالى :﴿هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ﴾ قَالَ :عَلِمَ اللَّهُ مِنْ كُلِّ نَفْسٍ مَا هِيَ عَامِلَةٌ ، وَمَا هِيَ صَانِعَةٌ وَإِلَى مَا هِيَ صَائِرَةٌ.

(۳۶۷۶۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نفس کے بارے میں جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرے گا، اور کیا کام کرے گا، اور اس کا ٹھکانہ کیا ہوگا۔

(۳۶۷۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ إِلاَّ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الآخِرَةِ.

(۳۶۷۶۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نرمی ہر معاملہ میں بہتر ہے سوائے ان معاملات کے جن کا تعلق آخرت سے ہے۔

(۳۶۷۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :إِذَا كُنْتَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا فتواخ ، وَإِذَا كُنْت فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الآخِرَةِ فَامْكُثْ مَا اسْتَطَعْت ، وَإِذَا جَائَك الشَّيْطَانُ وَأَنْتَ تُصَلِّي ، فَقَالَ :إِنَّك تُرَائِي ، فَزِدْ وَأَطِلْ.

(۳۶۷۷۰) حضرت حارث بن قیس رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ جب تو کسی دنیا کے کام میں مشغول ہو تو جلدی سے نمٹا لے اور اگر آخرت کے کسی کام میں مشغول ہو تو جتنا ہو سکے ٹھہر کر سکون سے کر۔ اور جب تیرے پاس نماز میں شیطان آئے اور کہے کہ تو ریا کر رہا ہے تو نماز زیادہ پڑھ اور لمبی کر کے پڑھ۔

(۳۶۷۷۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، أَنَّهُ جَائَهُ سَائِلٌ ، فَقَالَ : أَطْعِمُوهُ سُكَّرًا ، فَقَالَ :أَهْلُهُ :مَا يَصْنَعُ هَذَا بِالسُّكَّرِ ، فَقَالَ :لَكِنْ أَنَا أَصْنَعُ بِهِ.

(۳۶۷۷۱) حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کے بارے میں مروی ہے کہ ان کے پاس ایک مانگنے والا آیا تو انہوں نے کہا کہ اس کو شکر دے دو ان کے گھر والوں نے کہا کہ وہ شکر کا کیا کرے گا؟ تو آپ نے جواب دیا کہ میں اس سے کچھ نہ کچھ کروں گا۔

(۳۶۷۷۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَيْمُونُ بْنُ أَبِي جَرِير ، قَالَ بَلَغَنِي ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ بَنِي ابْنِ عُمَرَ اسْتَكْسَاهُ إِزَارًا ، قَالَ :فذكروا إزارا ، قَالَ :اقْطَعْهُ ، ثُمَّ اكْسُهُ ، قَالَ :فَتَكَرَّهَ ذَلِكَ الْفَتَى ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ :وَيْحَك ، انْظُرْ لاَ تَكُونُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ يجعلون مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ فِي بُطُونِهِمْ

وَعَلَى ظُهُورِهِمْ.

(۳۶۷۷۲) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک بیٹے نے انہیں ازار پہننے کو دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو کاٹ کر پہنو۔ اس آدمی نے اس بات کو ناپسند کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اللہ کے رزق کو پیٹ اور جسموں تک محدود رکھتے ہیں

(۳۶۷۷۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ ، قَالَ : وَيْلٌ لِلَّذِي لاَ يَعْلَمُ مَرَّةً وَوَيْلٌ لِلَّذِي يَعْلَمُ ، ثُمَّ لاَ يَعْمَلُ سِتَّ مِرَارٍ.

(۳۶۷۷۳) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ نہ جاننے والے کے لیے ایک مرتبہ ہلاکت ہے اور جان کر عمل نہ کرنے والے کے لیے چھ مرتبہ ہلاکت ہے۔

(۳۶۷۷٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ : نَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ الْمُنَزَّلِ : أُنَاسٌ يَدِينُونَ بِغَيْرِ الْعِبَادَةِ ، يَخْتِلُونَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الآخِرَةِ ، يَلْبَسُونَ لِبَاسَ مُسُوكِ الضَّأْنِ ، قُلُوبُهُمْ كَقُلُوبِ الذِّئَابِ ، أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ ، وَأَنْفُسُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبْرِ ، قَالَ : أَفَبِي يَغْتَرُّونَ ، وَإِيَّايَ يَخْدَعُونَ ، أَقْسَمْتُ لأَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً يَعُودُ الْحَلِيمُ فِيهَا حَيْرَانَ.

(۳۶۷۷۴) حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ لوگ ''بغیر عبادت کے ہی دین دار بنے بیٹھے ہیں، آخرت کے عمل میں بھی دنیا شامل کر لیتے ہیں، لوگ بھیڑ کی کھالوں کا لباس پہنتے ہیں جبکہ ان کے دل بھیڑیوں کی طرح ہیں، ان کی زبانیں شہد سے میٹھی ہیں جبکہ ان کے دل ایلوے سے بھی کڑوے ہیں۔ کیا یہ لوگ مجھ سے دغا بازی کرتے ہیں اور مجھ کو دھوکا دیتے ہیں کہ مجھے قسم ہے میں ان پر ایسا عذاب بھیجوں گا کہ ان کے بردبار لوگ بھی حیران ہو جائیں گے۔

(۳۶۷۷۵) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : لاَ يَكُونُ الرَّجُلُ تَقِيًّا حَتَّى يُحَاسِبَ نَفْسَهُ أَشَدَّ مِنْ مُحَاسَبَةِ شَرِيكِهِ حَتَّى يَعْلَمَ مَأْكَلَهُ وَمَطْعَمَهُ وَمَشْرَبَهُ وَمَلْبَسَهُ.

(۳۶۷۷۵) حضرت میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اس وقت تک پرہیزگار نہیں بن سکتا کہ جب تک اپنے نفس کا اس طرح محاسبہ نہ کرے جیسا کہ وہ اپنے شریک کا محاسبہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے کھانے، پینے اور لباس کے ذرائع کو نہ جان لے۔

(۳۶۷۷٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُوسَى الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ أَكْثَرَ النَّاسِ صَلاَةً وَكَانَ لاَ يَصُومُ إِلاَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ.

(۳۶۷۷۶) حضرت عبد اللہ بن یزید رحمہ اللہ اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ وہ لوگوں میں سے زیادہ نمازی تھے اور صرف عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۳۶۷۷۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ ، قَالَ : قَالَ : يَا بُنَى ، قُمْ فَصَلِّ مِنَ السَّحَرِ ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَلاَ تَدَعْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

(۳۶۷۷۷) حضرت سلمہ بن نبیط رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ اے میرے بیٹے اٹھ اور سحری کے وقت نماز پڑھا کر۔ اگر تجھ میں یہ قدرت نہ ہو تو فجر کی دو رکعتوں کو ہرگز نہ چھوڑ۔

(۳۶۷۷۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ ، قَالَ : إِنْ كَانَ عَنْبَسُ بْنُ عُقْبَةَ التَّيْمِيُّ ، تَيْمُ الرَّبَابِ ، لَيَسْجُدُ حَتَّى إِنَّ الْعَصَافِيرَ لَيَقَعْنَ عَلَى ظَهْرِهِ وَيَنْزِلْنَ ، مَا يَحْسِبْنَهُ إِلاَّ جِذْمَ حَائِطٍ.

(۳۶۷۷۸) حضرت یزید بن حیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عنبس بن عقبہ التیمی رحمہ اللہ (یعنی تیم الرباب) جب سجدہ کرتے یہاں تک کہ چڑیاں ان کی کمر پر بیٹھ جاتیں اور اترتیں۔ چڑیاں ان کو محض ایک دیوار کا ٹکڑا ہی سمجھتی تھیں۔

(۳۶۷۷۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ فِي قوله تعالى : ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ قَالَ : مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ضَاقَ عَلَى النَّاسِ.

(۳۶۷۷۹) حضرت ربیع بن خثیم رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ ہر اس راستہ سے کہ جو لوگوں کے لیے مشکل ہو۔

(۳۶۷۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الآخِرَةَ﴾ قَالَ : يَحْذَرُ عَذَابَ الآخِرَةِ.

(۳۶۷۸۰) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اللہ کے ارشاد ﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الآخِرَةَ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے۔

(۳۶۷۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَوْ عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قوله تعالى : ﴿لاَ يَحْزُنُهُمَ الْفَزَعُ الأَكْبَرُ﴾ قَالَ : إِذَا أُطْبِقَتِ النَّارُ عَلَيْهِمْ.

(۳۶۷۸۱) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ یا حسن رضی اللہ عنہ سے اللہ کے ارشاد ﴿لاَ يَحْزُنُهُمَ الْفَزَعُ الأَكْبَرُ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ جب ان کو آگ سے ڈھانپ دیا جائے گا۔

(۳۶۷۸۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا رَأَيْت حَيًّا أَكْثَرَ جُلُوسًا فِي الْمَسَاجِدِ مِنَ الثَّوْرِيِّينَ وَالْعُرَنِيِّينَ.

(۳۶۷۸۲) حضرت ابوبکر زبیدی رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے کسی زندہ شخص کو بھی ثوریین اور عرنیین سے زیادہ مسجد میں قیام کرنے والا نہیں دیکھا۔

(۳۶۷۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ : يَا ابْنَ آدَمَ تُبْصِرُ الْقَذَى فِي عَيْنِ أَخِيك ،

وَتَدَعُ الْجِذْلَ مُعْتَرِضًا فِي عَيْنِكَ.

(۳۶۷۸۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تو اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکے کو بھی دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ میں پڑے شہتیر سے بھی درگزر کر جاتا ہے۔

(۳۶۷۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانُوا يَقُولُونَ : إِنَّ لِسَانَ الْحَكِيمِ مِنْ وَرَاءِ قَلْبِهِ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُولَ رَجَعَ إِلَى قَلْبِهِ ، فَإِنْ كَانَ لَهُ قَالَ ، وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ أَمْسَكَ ، وَإِنَّ الْجَاهِلَ قَلْبُهُ فِي طَرَفِ لِسَانِهِ لاَ يَرْجِعُ إِلَى قَلْبِهِ ، مَا أَتَى عَلَى لِسَانِهِ تَكَلَّمَ بِهِ.

(۳۶۷۸۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ لوگوں کا مقولہ ہے کہ دانا آدمی کی زبان اس کے دل کے پیچھے (ماتحت) ہوتی ہے۔ جب وہ بولنے کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے دل سے پوچھتا ہے۔ اگر اس کا نفع ہو تو بات کہہ دیتا ہے اور اگر نقصان ہو تو خاموش رہتا ہے۔ اور جاہل آدمی کا دل اس کی زبان سے ایک طرف میں ہوتا ہے وہ اپنے دل سے نہیں پوچھتا جو منہ میں آ جائے کہہ دیتا ہے۔

(۳۶۷۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : مَنْ يُتْبِعْ نَفْسَهُ كُلَّ مَا يَرَى فِي النَّاسِ يَطُلْ حُزْنُهُ وَلاَ يُشْفَ غَيْظُهُ.

(۳۶۷۸۵) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو اپنے نفس کو لوگوں کے پاس موجود اشیاء کے پیچھے لگا دیتا ہے اس کا غم زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کا غصہ کم نہیں ہوتا۔

(۳۶۷۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لإِبْرَاهِيمَ : إِنَّ فَرْقَدَ السَّبَخِيَّ لاَ يَأْكُلُ اللَّحْمَ ، وَلاَ يَأْكُلُ كَذَا ، فَقَالَ : كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْهُ كَانُوا يَأْكُلُونَ اللَّحْمَ وَالسَّمْنَ وَكَذَا وَكَذَا.

(۳۶۷۸٦) حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ میں نے ابراہیم رحمہ اللہ سے عرض کی کہ "فَرْقَدَ السَّبَخِيَّ" نہ تو گوشت کھاتا ہے اور نہ ہی فلاں فلاں چیزیں کھاتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ اس سے اچھے تھے اور وہ گوشت اور گھی اور اسی طرح فلاں فلاں چیزیں بھی کھاتے تھے۔

(۳۶۷۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : يَا ابْنَ آدَمَ ، إِنَّكَ لَنْ تُؤَاخَذَ إِلاَّ بِمَا رَكِبْتَ عَلَى عَمْدٍ.

(۳۶۷۸۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اے ابن آدم! تجھ سے صرف اس عمل کا مواخذہ ہوگا کہ جس کا تو نے عمداً ارتکاب کیا ہوگا۔

(۳۶۷۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ قَرْيَةٍ أَوْسَعَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَتَّى إِنَّهُمْ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْخُبْزِ ، فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهِمَ الْجُوعَ حَتَّى أَنَّهُمْ كَانُوا يَأْكُلُونَ مَا يَقْعُدُونَ بِهِ.

(۳۶۷۸۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بستی والوں پر اللہ تعالیٰ نے وسعت کی یہاں تک وہ روٹیوں سے استنجاء کرنے لگے پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر بھوک مسلط کی یہاں تک کہ وہ اسی کو کھانے لگے جس کو وہ گراتے تھے۔

(۳۶۷۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يُكْثِرُ غَشَيَانَ بَابِ عُمَرَ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : اذْهَبْ فَتَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ تَعَالَى قَالَ : فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَفَقَدَهُ عُمَرُ ، ثُمَّ لَقِيَهُ لقاء ة فَكَأَنَّهُ عَاتَبَهُ ، فَقَالَ : وَجَدْت فِي كِتَابِ اللهِ مَا أَغْنَانِي عَنْ بَابِ عُمَرَ.

(۳۶۷۸۹) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اکثر عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا کرتا تھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ جا اور اللہ کی کتاب سیکھ۔ حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی چلا گیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو گم کر دیا۔ پھر وہ عمر رضی اللہ عنہ کو ایک دفعہ ملا تو عمر رضی اللہ عنہ اس کو ڈانٹنے لگے تو اس نے جواب دیا کہ میں نے اللہ کی کتاب میں وہ چیز حاصل کی جس نے مجھ کو عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے سے مستغنی کر دیا ہے۔

(۳۶۷۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لاَ يَزَالُ الْعَبْدُ بِخَيْرٍ مَا لَمْ يُصِبْ كَبِيرَةً تُفْسِدُ عَلَيْهِ قَلْبَهُ وَعَقْلَهُ ، قَالَ : وَقَالَ الْحَسَنُ : الإِيمَانَ الإِيمَانَ فَإِنَّهُ مَنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَإِنَّ لَهُ عِنْدَ اللهِ شُفَعَاءَ مُشَفَّعِينَ.

(۳۶۷۹۰) حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ آدمی ہمیشہ بھلائی ہی میں ہوتا ہے جب تک کہ وہ کوئی ایسا کبیرہ گناہ نہ کرلے کہ جو اس کی عقل و دل کو خراب کر دے؟ اور حضرت حسن کا ارشاد ہے ایمان تو ایمان ہے! اس لیے کہ جو شخص مومن ہوتا ہے تو اللہ کے ہاں اس کے لیے شفاعت کرنے والے ہوتے ہیں جن کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

(۳۶۷۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنْ قَالَ قَوْلاً حَسَنًا وَعَمِلَ عَمَلاً حَسَنًا فَخُذُوا ، عَنْهُ ، وَمَنْ قَالَ قَوْلاً حَسَنًا وَعَمِلَ عَمَلاً سَيِّئًا فَلاَ تَأْخُذُوا عَنْهُ.

(۳۶۷۹۱) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اچھی بات کرے اور اس کا عمل اچھا ہو اس سے بات قبول کرو اور جو شخص اچھی بات کرے اور عمل برا ہو تو اس سے بات کو قبول نہ کرو۔

(۳۶۷۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ : إِنَّ مِنَ النِّفَاقِ اخْتِلاَفَ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ ، وَاخْتِلاَفَ السِّرِّ وَالْعَلاَنِيَةِ ، وَاخْتِلاَفَ الدُّخُولِ وَالْخُرُوجِ.

(۳۶۷۹۲) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ منافقت میں سے ہے دل اور زبان کا اختلاف اور ظاہر اور پوشیدہ کا اختلاف اور اندر اور باہر کا اختلاف۔

(۳۶۷۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَفْصُ الضُّبَعِي ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ عُمَرُ : يَا كعب حَدِّثْنَا عَنِ الْمَوْتِ ، قَالَ : نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، غُصْنٌ كَثِيرُ الشَّوْكِ أُدْخِلَ فِي جَوْفِ

رَجُلٍ فَأَخَذَتْ كُلُّ شَوْكَةٍ بِعِرْقٍ ، ثُمَّ جَذَبَهُ رَجُلٌ شَدِيدُ الْجَذْبِ فَأَخَذَ مَا أَخَذَ وَأَبْقَى مَا أَبْقَى.

(۳۶۷۹۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اے کعب ہمیں موت کے بارے میں کچھ بتائیں تو انہوں نے جواب دیا کہ کیوں نہیں اے امیر المومنین! یہ تو ٹہنی کی مثل ہے کہ جس کے بہت سے کانٹے ہوں جس کو کسی آدمی کے پیٹ میں داخل کر دیا جائے اور ہر کانٹا رگ میں پیوست ہو جائے۔ پھر کوئی آدمی اس کو زور سے کھینچے اور جو نکال لے وہ تو نکال لے اور جو رہ جائے وہ رہ جائے۔

(۳۶۷۹٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، قَالَ :بَلَغَنِي ، أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :يَا بَنِي آدَمَ ، إِنَّا قَدْ أَنْصَتْنَا لَكُمْ مُنْذُ خَلَقْنَاكُمْ إِلَى يَوْمِكُمْ هَذَا ، فَأَنْصِتُوا لَنَا نقرأ أَعْمَالَكُمْ عَلَيْكُمْ ، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدَ اللَّهَ ، وَمَنْ وَجَدَ شَرًّا فَلاَ يَلُومَنَّ إِلاَّ نَفْسَهُ ، فَإِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ نَرُدُّهَا عَلَيْكُمْ.

(۳۶۷۹٤) حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہ اے ابن آدم! جب سے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے ہم تمہارے بارے میں خاموش رہے۔ پس آج تم خاموش رہو اور ہم تمہارے اعمال نامے کو سنائیں گے جو شخص اچھا اعمال نامہ دیکھے وہ اللہ کی تعریف کرے اور جو شخص برا اعمال نامہ دیکھے وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔ کیونکہ یہ تو تمہارے ہی اعمال نامے ہیں جو ہم تم کو واپس کر رہے ہیں۔

(۳٦٧٩٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ ضَمْرَةَ ، أَنَّ أَبَا رَيْحَانَةَ اسْتَأْذَنَ من صَاحِبِ مُسَلَّحَتِهِ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ ، فَقَالَ :يَا أَبَا رَيْحَانَةَ ، كَمْ تُرِيدُ أَنْ أُوَجِّلَكَ ، قَالَ :لَيْلَةً ، فَلَمَّا قَدِمَ أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي حَتَّى أَصْبَحَ ، ثُمَّ دَعَا بِدَابَّتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى مُسَلَّحَتِهِ فَقَالُوا :يَا أَبَا رَيْحَانَةَ ، أَمَا اسْتَأْذَنْت إِلَى أَهْلِكَ ، فَقَالَ :إِنَّمَا أَجَّلَنِي أَمِيرِي لَيْلَةً ، فَلاَ أَكْذِبُ ، وَلاَ أُخْلِفُ ، قَالَ :فَانْصَرَفَ إِلَى مُسَلَّحَتِهِ وَلَمْ يَأْتِ أَهْلَهُ ، وَكَانَ مَنْزِلُ أَبِي رَيْحَانَةَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ.

(۳٦٧٩٥) حضرت ضمرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو ریحانہ رحمہ اللہ نے اپنے توپ والے رفیق سے گھر جانے کی اجازت مانگی۔ اس نے کہا کہ اے ابو ریحانہ آپ کب تک واپس آجائیں گے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ایک رات میں۔ پھر جب آئے تو مسجد میں چلے گئے اور صبح تک نماز پڑھتے رہے۔ پھر اپنی سواری منگوائی اور توپ خانے کی طرف چل دیے۔ لوگوں نے کہا کہ اے ابو ریحانہ کیا آپ نے اپنے گھر جانے کی اجازت نہیں لی تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھ کو میرے امیر نے صرف ایک رات کی اجازت دی تھی۔ پس نہ تو میں جھوٹ بولتا ہوں اور نہ ہی وعدہ خلافی کرتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ اپنے توپ خانہ کی طرف چل نکلے اور اپنے گھر والوں کے پاس نہیں گئے اور ابو ریحانہ کی منزل اُس وقت بیت المقدس تھی۔

(۳٦٧٩٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ

صَكَّ غُلاَمًا لَهُ صَكَّةً ، فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَقُولُ :اقْتَصَّ مِنِّي ، وَيَقُولُ الْغُلاَمُ :لاَ أَقْتَصُّ مِنْك يَا سَيِّدِي ، قَالَ ابْنُ سَلاَمٍ :كُلُّ ذَنْبٍ يَغْفِرُهُ اللَّهُ إِلاَّ صَكَّةَ الْوَجْهِ.

(۳۶۷۹۶) حضرت یحییٰ بن کثیر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام نے اپنے ایک غلام کو طمانچہ مارا۔ پس وہ رونے لگے اور کہنے لگے کہ مجھ سے بدلہ لے لے اور غلام کہنے لگا کہ اے سردار! میں آپ سے بدلہ نہیں لوں گا تو ابن سلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو معاف کردے گا سوائے چہرے کے تھپڑ کے۔

(۳۶۷۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :مَا مِنْ عَبْدٍ إِلاَّ فِي رَأْسِهِ حِكْمَةٌ ، فَإِنْ تَوَاضَعَ رَفَعَهُ اللَّهُ ، وَإِنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللَّهُ.

(۳۶۷۹۷) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کی ابتداء میں قدر ومنزلت ہوتی ہے۔ پھر اگر وہ تواضع کرے تو اللہ اس کی قدر کو بڑھا دیتے ہیں اور اگر تکبر کرے تو اللہ اس کی قدر ومنزلت کو گرا دیتے ہیں۔

(۳۶۷۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى :﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ :ذَاكَ لِمَنْ أَرَادَ اللَّهُ هَوَانَهُ ، فَأَمَّا مَنْ أَرَادَ اللَّهُ كَرَامَتَهُ فَإِنَّهُ يَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ﴿وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ﴾.

(۳۶۷۹۸) حضرت حسن رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ جس کو اللہ کے ذلیل کرنے کا ارادہ کرلیا ہو۔ لیکن جس شخص کو عزت دینے کا ارادہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی غلطیوں سے درگزر کردیتے ہیں اور جنت میں ٹھکانہ دیتے ہیں جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:﴿وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ﴾.

(۳۶۷۹۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْعُقَيْلِيُّ ، قَالَ :كَانَ أَبُو الْعَلاَءِ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ حَتَّى يُغْشَى عَلَيْهِ.

(۳۶۷۹۹) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ ابوعلاء یزید بن عبداللہ بن الشخیر قرآن پڑھتے ہوئے بے ہوش ہوجایا کرتے تھے۔

(۳۶۸۰۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ ، قَالَ :كَانَ أَبُو الْعَلاَءِ يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ ، فَكَانَ مُطَرِّفٌ يَقُولُ لَهُ أَحْيَانًا :أَغْنِ عَنَّا مُصْحَفَك سَائِرَ الْيَوْمِ.

(۳۶۸۰۰) حضرت سعید جریری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو العلاء قرآن پڑھتے تو مطرف کہا کرتے تھے کہ تیرے مصحف نے ہم کو سارے دن سے مستغنی کردیا ہے۔

(۳۶۸۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ :أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ، قَالَ : ذِكْرُ اللهِ أَكْبَرُ ، قَالَ :وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ حَسَبُهُ.

(۳۶۸۰۱) حضرت ہارون بن عنترہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ کون سا عمل سب سے

بہتر ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ کا ذکر کرنا فرمایا کہ جس شخص کو اس کا عمل پیچھے ڈال دے اس کو اس کا حسب ونسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔

(۳۶۸۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى خَيْرِ أَخْلاَقِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ مَنْ عَفَا عَمَّنْ ظَلَمَهُ وَأَعْطَى مَنْ حَرَمَهُ وَوَصَلَ مَنْ قَطَعَهُ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَيُزَادَ لَهُ فِي مَالِهِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.

(طبرانی ۳۴۳۔ عبدالرزاق ۲۰۲۳۷)

(۳۶۸۰۲) حضرت عبداللہ بن ابی الحسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو دنیا اور آخرت میں سب سے اچھے اخلاق والا نہ بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہے جو اس کو معاف کردے جس نے اس پر ظلم کیا ہو اور اس شخص کو عطا کرے جس نے اس کو محروم رکھا ہو اور اس سے رشتہ جوڑے جس نے قطع رحمی کی ہو اور جس شخص کو یہ اچھی بات اچھی لگتی ہے کہ اس کی عمر دراز اور عمل زیادہ ہو تو وہ اپنے اللہ سے ڈرے اور صلہ رحمی اختیار کرے۔

(۳۶۸۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ﴿يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ﴾ قَالَ :يُعَذَّبُونَ.

(۳۶۸۰۳) حضرت ابوجوزاء رحمہ اللہ قرآن پاک کی آیت ﴿يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ يُعَذَّبُونَ یعنی ان کو عذاب دیا جائے گا۔

(۳۶۸۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عن عمرو بن مالك ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ﴿وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ﴾ قَالَ :الْمُنَاقَشَةُ فِي الأَعْمَالِ.

(۳۶۸۰۴) حضرت ابوالجوزاء رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ﴾ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد اعمال میں مناقشہ ہے۔

(۳۶۸۰٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْجَوْزَاءِ يَقُولُ نَقْلُ الْحِجَارَةِ أَهْوَنُ عَلَى الْمُنَافِقِ مِنْ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ ، وَقد قَالَ سَعِيدٌ :أَخَفُّ عَلَى الْمُنَافِقِ.

(۳۶۸۰۵) حضرت ابوالجوزاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پتھروں کو منتقل کرنا منافق پر قرآن پاک کی تلاوت سے زیادہ آسان ہے اور سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ منافق پر زیادہ ہلکا ہے۔

(۳۶۸۰٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْجَوْزَاءِ يَقُولُ فِي هَذِهِ الآيَةِ :﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ ، وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونَ﴾ قَالَ : أَنَا أَرْزُقُهُمْ وَأَنَا أُطْعِمُهُمْ ، مَا خَلَقْتُهُمْ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ.

(۳۶۸۰۶) حضرت ابوالجوزاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں قرآنِ پاک کی اس آیت کی تفسیر میں ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ ، وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونَ﴾ کہ میں ہی ان کو رزق دیتا ہوں اور کھلاتا ہوں اور میں نے ان کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

(۳۶۸۰۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْجَوْزَاءِ يَقُول :لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلاَّ مِنْ ضَرِيعِ السَّلام كَيْفَ يَسْمَنُ مَنْ يَأْكُلُ الشَّوْكَ.

(۳۶۸۰۷) حضرت ابوالجوزاء رحمہ اللہ قرآنِ پاک کی آیت ﴿لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلاَّ مِنْ ضَرِيعٍ﴾ کی تلاوت پر فرمانے لگے کہ وہ شخص کس طرح موٹا ہوسکتا ہے کہ جو کانٹوں کو کھائے۔

(۳۶۸۰۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :غزَا أَبُو أَيُّوبَ الْمَدِينَةَ ، قَالَ :قُلْتُ :الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ ، قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَمَرَّ بِقَاصٍّ يَقُصُّ وَهُوَ يَقُولُ :إذَا عَمِلَ الْعَبْدُ الْعَمَلَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ عُرِضَ عَلَى أَهْلِ مَعَارِفِهِ مِنْ أَهْلِ الآخِرَةِ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ ، وَإِذَا عَمِلَ الْعَمَلَ فِي آخِرِ النَّهَارِ عُرِضَ عَلَى أَهْلِ مَعَارِفِهِ مِنْ أَهْلِ الآخِرَةِ فِي صَدْرِ النَّهَارِ ، قَالَ :فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ :انْظُرْ مَا تَقُولُ ؟ قَالَ :فَقَالَ : وَاللهِ ، إِنَّهُ لَكُمَا أَقُولُ ، قَالَ :فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ تَفْضَحَنِي عِنْدَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، وَسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِمَا عَمِلْتُ بَعْدَهُمَا قَالَ :فَقَالَ الْقَاصُّ :وَاللهِ لاَ يَكْتُبُ اللَّهُ وِلاَيَتَهُ لِعَبْدٍ إِلاَّ سَتَرَ عَوْرَاتِهِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِأَحْسَنِ عَمَلِهِ.

(۳۶۸۰۸) حضرت محمد بن مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن میسرہ رحمہ اللہ نے بتایا کہ ابوایوب رضی اللہ عنہ نے ایک شہر پر حملہ کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ کیا قسطنطنیہ پر حملہ کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں پھر فرماتے ہیں کہ ان کا ایک قصہ گو کے پاس سے گزر ہوا جو یہ کہہ رہا تھا کہ جب کوئی آدمی دن کے ابتدائی حصہ میں کوئی عمل کرتا ہے تو آخر دن میں اس کا عمل اس تمام جاننے والوں کو جو آخرت میں اس کے جاننے والے ہیں پیش کر دیا جاتا ہے اور جب کوئی آدمی آخر دن میں کوئی عمل کرتا ہے تو اس کا عمل آخرت میں اس کے جاننے والے تمام لوگوں کے سامنے ابتدائے دن میں پیش کر دیا جاتا ہے تو ابوایوب نے فرمایا کہ اس کو دیکھ کر تو کیا کہہ رہا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں یہ بات آپ دونوں کو ہی تو کہہ رہا ہوں۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے دعا کی کہ اے اللہ میں تجھ سے عبادہ بن صامت اور سعد بن عبادہ کے سامنے اپنے ان کے بعد کیے ہوئے اعمال کی وجہ سے رسوا ہونے سے پناہ مانگتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس قصہ گو نے کہا کہ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اپنی دوستی جب کسی کے لیے لکھتا ہے تو اس کے عیوب پر پردہ ڈال دیتا ہے اور پھر اس نے ان کے اچھے اعمال کی تعریف کی۔

(۳۶۸۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :وَادِيَانِ عَرِيضَانِ لاَ يُدْرَكُ غَوْرُهُمَا سَلَكَ النَّاسُ فِيهِمَا فَاعْمَلْ عَمَلاً تَعْلَمُ ، أَنَّهُ لاَ يُنْجِيكَ إِلاَّ عَمَلٌ صَالِحٌ ، وَتَوَكَّلْ

تَوَکَّلَ رَجُلٍ تَعْلَمُ ، أَنَّہُ لاَ یُصِیبُکَ إِلاَّ مَا کَتَبَ اللَّہُ لَکَ..

(۳۶۸۰۹) حضرت مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ دو وادیاں ہیں جو چوڑی ہیں اور ان کی گہرائی بھی معلوم نہیں ہے۔لوگ اس میں چل رہے ہیں۔ پس تو ایسا عمل کر کہ تو جانتا ہے کہ تیری نجات صرف نیک عمل میں ہے اور ایسا مردانہ توکل کر کہ تو جانتا ہے کہ تجھ کو معلوم ہے کہ تجھے صرف وہی تکلیف پہنچ سکتی ہے کہ جس کا تجھ سے اللہ نے وعدہ کیا ہے۔

(۳۶۸۱۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَۃَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مَعْشَرٍ الَّذِی یَرْوِی ، عَنْ إبْرَاہِیمَ یُحَدِّثُ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، قَالَ : مَا مِنْ قَرْیَۃٍ إِلاَّ وَفِیہَا مَنْ یُدْفَعُ ، عَنْ أَہْلِہَا بِہِ ، وَإِنِّی لأَرْجُو أَنْ یَکُونَ أَبُو وَائِلٍ مِنْہُمْ.

(۳۶۸۱۰) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ ہر بستی میں ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ جن کی وجہ سے اس بستی والوں سے عذاب ہٹالیا جاتا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ ابو وائل انہی میں سے ہیں۔

(۳۶۸۱۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الأَسَدِیُّ ، عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِی شَرَّاعَۃَ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ الْجزَّار ﴿إِذَا القوا مِنْہَا مَکَانًا ضَیِّقًا﴾ قَالَ : کَضِیقِ الزُّجِّ فِی الرُّمْحِ.

(۳۶۸۱۱) حضرت یحییٰ بن جزار ؒ فرماتے ہیں قرآنِ پاک کی آیت ﴿إِذَا القوا مِنْہَا مَکَانًا ضَیِّقًا﴾ کی تفسیر میں کہ جیسے نیزے کا نچلا حصہ اوپر والے حصہ کے لیے تنگ ہوتا ہے۔

(۳۶۸۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِیُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ یَزِیدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِی قِلاَبَۃَ ، قَالَ : قَالَ مُسْلِمُ بْنُ یَسَارٍ : لَوْ کُنْتَ بَیْنَ مَلِکٍ تَطْلُبُ حَاجَۃً لَسَرَّکَ أَنْ تَخْشَعَ لَہُ.

(۳۶۸۱۲) حضرت مسلم بن یسار فرماتے ہیں کہ اگر تو کسی بادشاہ کے سامنے کسی ضرورت کو مانگے گا تو تجھ کو یہ بات بھی اچھی لگے گی کہ تو اس کے لیے جھکے۔

(۳۶۸۱۳) حَدَّثَنَا ہَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیرَۃِ ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ ہِلاَلٍ ، عَنِ الْعَلاَئِ بْنِ زِیَادٍ الْعَدَوِیِّ ، قَالَ : رَأَیْتُ فِی النَّوْمِ کَأَنِّی أَرَی عَجُوزًا عَوْرَائَ کَبِیرَۃَ الْعَیْنِ وَالأُخْرَی قَدْ کَادَتْ أَنْ تَذْہَبَ عَلَیْہَا مِنَ الزَّبَرْجَدِ وَالْحِلْیَۃِ شَیْئٌ عَجَبٌ ، فَقُلْتُ : مَا أَنْتِ ؟ قَالَتْ : أَنَا الدُّنْیَا ، فَقُلْتُ : أَعُوذُ بِاللہِ مِنْ شَرِّکِ ، قَالَتْ : فَإِنْ سَرَّکَ أَنْ یُعِیذَکَ اللَّہُ مِنْ شَرِّی فَأَبْغِضِ الدِّرْہَمَ.

(۳۶۸۱۳) حضرت علاء بن زیاد عدوی ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک ادھیڑ عمر کانی بڑھیا کو دیکھ رہا ہوں اور اس کی دوسری آنکھ بس نکلنے کے قریب ہی تھی۔ اور اس کے اوپر زبرجد اور دوسرے کئی قسم کے عجیب وغریب زیورات تھے۔ میں نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں دنیا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس نے کہا کہ اگر تجھ کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ تجھے اللہ میرے شر سے بچائے تو درہم سے بغض رکھ۔

(۳۶۸۱٤) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُکَیْنٍ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ ، قَالَ : کَانَ جَابِرُ بْنُ زَیْدٍ مُسْلِمًا عِنْدَ الدِّرْہَمِ.

(۳۶۸۱۴) حضرت مسلم بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جابر بن زید دراہم سے پرہیز کرتے تھے۔

(٣٦٨١٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ﴿وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ﴾ قَالَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ.

(۳۶۸۱۵) حضرت ابوعیاض رحمہ اللہ سے قرآن پاک کی آیت ﴿وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ﴾ کی تفسیر میں مروی ہے کہ سال میں دومرتبہ بدلتے تھے۔

(٣٦٨١٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَعْبَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ ، أَنَّ جَعْفَرًا جَائَهَا إِذْ هُمْ بِالْحَبَشَةِ وَهُوَ يَبْكِي ، فَقَالَتْ : مَا شَأْنُك ، قَالَ : رَأَيْتُ فَتًى مُتْرَفًا مِنَ الْحَبَشَةِ جَسِيمًا مَرَّ عَلَى امْرَأَةٍ فَطَرَحَ دَقِيقًا كَانَ مَعَهَا ، فَنَسَفَتْهُ الرِّيحُ ، قَالَتْ : أَكِلُك إِلَى يَوْمِ يَجْلِسُ الْمَلِكُ عَلَى الْكُرْسِيِّ فَيَأْخُذُ لِلْمَظْلُومِ مِنَ الظَّالِمِ.

(۳۶۸۱۶) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس جعفر رضی اللہ عنہ اس وقت آئے جب وہ حبشہ میں تھے اور وہ رور ہے تھے تو اسماء نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے ناز ونعم والا اور جسامت والا وہ ایک عورت کے پاس سے گزرا اور اس عورت کے پاس موجود آٹے کو اس نے گرادیا۔ پھر اس آٹے کو ہوا اُڑا کر لے گئی تو اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں تو تجھ کو اس دن کے سپرد کرتی ہوں کہ جس دن بادشاہ کرسی پر بیٹھے گا اور ظالم سے مظلوم کا حق دلوائے گا۔

(٣٦٨١٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : إنِّي أَشُمُّ الرَّيْحَانَ أَذْكُرُ بِهِ الْجَنَّةَ.

(۳۶۸۱۷) حضرت عبدالرحمن بن اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ریحان خوشبو سونگھتا ہوں تو جنت یاد آتی ہے۔

(٣٦٨١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلشَّعْبِيِّ : أَفْتِنَا أَيُّهَا الْعَالِمُ ، قَالَ : الْعَالِمُ مَنْ يَخَافُ اللَّهَ.

(۳۶۸۱۸) حضرت مالک بن مغول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے شعبی سے کہا کہ ہمیں بتائیں کہ عالم کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ عالم وہ ہے جو اللہ سے ڈرے۔

(٣٦٨١٩) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُعْطِي الرَّجُلُ صَبِيَّهُ شَيْئًا فَيُخْرِجُهُ فَيَرَاهُ الْمِسْكِينُ فَيَبْكِي عَلَى أَهْلِهِ وَيَرَاهُ الْيَتِيمُ فَيَبْكِي عَلَى أَهْلِهِ.

(۳۶۸۱۹) حضرت عمرو بن قیس رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ لوگ اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی اپنے بچہ کو کوئی چیز دے پھر وہ اس چیز کو لے کر باہر نکلے اور اس کو کوئی مسکین دیکھ لے اور اپنے گھر والوں کے پاس جا کر روئے یا کوئی یتیم دیکھ لے اور اپنے گھر والوں کے پاس جا کر روئے۔

(٣٦٨٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : لاَ يَفْقَهُ عَبْدٌ حَتَّى يَعُدَّ الْبَلاَءَ نِعْمَةً وَالرَّخَاءَ مُصِيبَةً.

(۳۶۸۲۰) حضرت سفیان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ کوئی آدمی اس وقت تک فقیہ نہیں شمار کیا جا سکتا کہ جب تک وہ مصیبت کو نعمت اور کشادگی کو مصیبت نہ سمجھنے لگے۔

(٣٦٨٢١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : كَانَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ يُفَرِّحُوا أَنْفُسَهُمْ.

(۳۶۸۲۱) حضرت سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو یہ بات عجیب محسوس ہوتی تھی کہ وہ اپنے نفسوں کو خوش کریں۔

(٣٦٨٢٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ : قَلْبٌ لَيْسَ فِيهِ حُزْنٌ مِثْلُ بَيْتٍ خَرِبٍ.

(۳۶۸۲۲) حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس دل میں کوئی غم نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

(٣٦٨٢٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ شُمَيْطٍ ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ ، أَوْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ أَحَبَّهُ ، وَمَنْ أَبْصَرَ الدُّنْيَا زَهِدَ فِيهَا ، وَلاَ يَغْفُلُ الرجل الْمُؤْمِنُ حَتَّى يَلْهُوَ ، فَإِذَا تَفَكَّرَ حَزِنَ.

(۳۶۸۲۳) بدیل بن میسرہ عقیلی یا مطر الوراق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے رب کو پہچان لیا وہ اس سے محبت کرنے لگا اور جو شخص دنیا کو دل کی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے وہ اس میں زہد اختیار کر لیتا ہے اور مومن جب تک بے کار کام میں نہ لگے غافل نہیں ہوتا۔ جب وہ سوچتا ہے تو غمگین ہوتا ہے۔

(٣٦٨٢٤) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سيار ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ، قَالَ : مَثَلُ الَّذِي يَسْلُبُ الْيَتِيمَ وَيَكْسُو الأَرْمَلَةَ مِثْلُ الَّذِي يَكْسِبُهُ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ وَيُنْفِقُهُ فِي غَيْرِ حِلِّهِ.

(۳۶۸۲۴) حضرت حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی یتیم سے مال چھین کر کسی محتاج کو پہناتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو حرام طریقہ سے کماتا ہے اور حرام جگہ پر خرچ کرتا ہے۔

(٣٦٨٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : إنَّ اللَّهَ لَيَأْمُرُ فِي أَهْلِ الأَرْضِ بِالْعَذَابِ فَتَقُولُ الْمَلاَئِكَةُ : يَا رَبِّ فِيهِمُ الصِّبْيَانُ. (دارمی ۳۳۴۵)

(۳۶۸۲۵) حضرت عمرو بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ زمین پر بسنے والوں کے حق میں عذاب کا حکم کرتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ! ان میں تو بچے بھی ہیں۔

(٣٦٨٢٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالَ : مَا أَكْثَرَ أَحَدٌ ذِكْرَ الْمَوْتِ إِلاَّ رُئِيَ ذَلِكَ فِي عَمَلِهِ.

(۳۶۸۲۶) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی کوئی آدمی موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے تو یہ بات اس کے عمل میں ہی نظر

آ جاتی ہے۔

(۳۶۸۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :كان ثَابِتٌ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إنْ كُنت أَعْطَيْتَ أَحَدًا الصَّلاَةَ فِي قَبْرِهِ فَأَعْطِنِي الصَّلاَةَ فِي قَبْرِي.

(۳۶۸۲۷) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ اگر کسی کو قبر میں نماز کی اجازت ہو تو مجھے میری قبر میں نماز کی اجازت دے دے۔

(۳۶۸۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، قَالَ :كُنَّا نَأْتِي أَنَسًا وَمَعَنَا ثَابِتٌ ، فَكُلَّمَا مَرَّ بِمَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ ، فَكُنَّا نَأْتِي أَنَسًا فَيَقُولُ :أَيْنَ ثَابِتٌ أَيْنَ ثَابِتٌ أَيْنَ ثَابِتٌ، إنَّ ثَابِتًا دُوَيْبَّةٌ أُحِبُّهَا.

(۳۶۸۲۸) حضرت حمید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ ثابت بھی ہوتے تھے۔ جب بھی وہ کسی مسجد سے گزرتے اس میں نماز پڑھتے۔ ہم انس رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو وہ پوچھتے تھے کہ ثابت کہاں ہیں؟ ثابت کہاں ہیں؟ ثابت کہاں ہیں؟ وہ ایسے شخص ہیں کہ جن سے میں محبت کرتا ہوں۔

(۳۶۸۲۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ أَنَسٌ :وَلَمْ يَقُلْ شَهِدْته :إنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ مِفْتَاحًا ، وَإِنَّ ثَابِتًا مِنْ مَفَاتِيحِ الْخَيْرِ.

(۳۶۸۲۹) حضرت حماد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے (لیکن انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں بھی پاس تھا) کہ ہر چیز کی ایک چابی ہے اور ثابت بھلائی کی چابی ہے۔

(۳۶۸۳۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :أَصَابَتْ بَنِي إسْرَائِيلَ مَجَاعَةٌ ، فَمَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ ، فَقَالَ :وَدِدْت ، أَنَّ هَذَا الرَّمْلَ دَقِيقٌ لِي فَأُطْعِمُهُ بَنِي إسْرَائِيلَ ، قَالَ :فَأُعْطِيَ عَلَى نِيَّتِهِ.

(۳۶۸۳۰) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کو ایک مرتبہ بھوک نے ستایا۔ ایک آدمی دوسرے کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ یہ صحرا آٹا بن جائے اور میں تمام بنی اسرائیل کو کھانا کھلاؤں تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نیت پر اس کو اجر عطا کر دیا۔

(۳۶۸۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :كَانَ يُقَالَ :الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ يَأْخُذُهَا إذَا وَجَدَهَا.

(۳۶۸۳۱) حضرت سعید بن ابی بردہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ حکمت کی بات مومن کا گم شدہ سامان ہے جس جگہ پالیتا ہے اس کو حاصل کر لیتا ہے۔

(۳۶۸۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :﴿اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ﴾ قَالَ :مَا يُوعَدُونَ.

(۳۶۸۳۲) حضرت ابن جریج رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جس چیز کا ان

سے وعدہ کیا گیا ہے۔

(۳۶۸۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قِصَرُ الأَمَلِ ، وَلَيْسَ بِلُبْسِ الصُّوفِ وَذُكِرَ ، أَنَّ الأَوْزَاعِيَّ كَانَ يَقُولُ : الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا تَرْكُ الْمَحْمَدَةِ ، يَقُولُ : تَعْمَلُ الْعَمَلَ لاَ تُرِيدُ أَنْ يَحْمَدَكَ النَّاسُ عَلَيْهِ ، وَذُكِرَ ، أَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَقُولُ : الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا مَا لَمْ يَغْلِبَ الْحَرَامُ صَبْرَكَ ، وَمَا لَمْ يَغْلِبَ الْحَلاَلُ شُكْرَكَ.

(۳۶۸۳۳) حضرت سفیان ریشید فرماتے ہیں کہ دنیا میں زہد امیدوں کو کم کرنے سے ہے تا کہ اون کے کپڑے پہننا۔ اور یہ بات بھی مذکور ہے کہ اوزاعی ریشید فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں زہد تعریف کو چھوڑ دینا ہے فرمایا کرتے تھے کہ تو آخرت کے لیے عمل کر یہ ارادہ نہ کر کہ لوگ تیری اس عمل پر تعریف کریں گے۔ اور زہری ریشید فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں زہد اس وقت تک ہے کہ جب تک حرام تیرے صبر پر غالب نہ آ جائے اور حلال تیرے شکر پر غالب نہ آ جائے۔

(۳۶۸۳٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : كَانَ يَنْبَغِي لِلْعَالِمِ أَنْ يَضَعَ التُّرَابَ عَلَى رَأْسِهِ تَوَاضُعًا لِلَّهِ.

(۳۶۸۳۴) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ عالم کے لیے مناسب ہے کہ عاجزی کے طور پر اپنے سر پر مٹی ڈالے۔

(۳٦۸۳٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : عِنْدِي مِنَ الرُّخَصِ رُخَصٌ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ بِهَا لاَتَّكَلْتُمْ.

(۳۶۸۳۵) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ میرے پاس رخصت سے متعلقہ ایسی احادیث ہیں کہ اگر میں تم کو بیان کر دوں تو تم عمل میں سست ہو جاؤ گے۔

(۳٦۸۳٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : كَانَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ قَدْ أَدْرَكْت بَعْضَهُمْ إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لِيُصَلِّيَ حَتَّى مَا يأتي فِرَاشَهُ إِلاَّ حَبْوًا.

(۳۶۸۳۶) حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے بنی عدی کے بعض ایسے آدمیوں کو بھی دیکھا ہے کہ ان میں کوئی اس وقت تک نماز پڑھتا رہتا تھا جب تک کہ گھسٹ کر بستر تک آ سکتا تھا۔

(۳٦۸۳۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ فِي الأَرْضِ آنية لاَ يَقْبَلُ مِنْهَا إِلاَّ الصُّلْبَ الرَّقِيقَ الصَّافِيَ ، قَالَ : الصُّلْبُ فِي طَاعَةِ اللهِ ، الرَّقِيقُ عِنْدَ ذِكْرِ اللهِ ، الصَّافِي النَّقِيُّ مِنَ الدَّرَنِ.

(۳۶۸۳۷) حضرت عبد اللہ بن مالک فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لیے زمین میں بعض برتن ایسے ہیں جن میں سے اللہ صرف سخت، نرم اور صاف کو قبول فرماتا ہے۔ یعنی جو اس کی اطاعت میں سخت ہوں۔ اس کے ذکر کے وقت نرم ہوں اور میل کچیل سے

صاف ہوں۔

(۳۶۸۳۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ : كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّبِيَّ ، قَالَ : فَأَبْكَانِي.

(۳۶۸۳۸) عثمان بن عبداللہ بن اوس ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ نبیوں میں ایک نبی یوں دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! میری اس طرح حفاظت فرما کہ جس طرح بچے کی حفاظت کی جاتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات سے رونا آ گیا۔

(۳۶۸۳۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ : مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْظُمَ حِلْمُهُ وَيَكْثُرَ عِلْمُهُ فَلْيَجْلِسْ فِي غَيْرِ مَجْلِسِ عَشِيرَتِهِ.

(۳۶۸۳۹) حضرت ابوایوب فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا حلم بڑھ جائے اور اس کا عمل زیادہ ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے قبیلہ کے علاوہ کسی کے پاس بیٹھا کرے۔

(۳۶۸۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : إِنْ كُنَّا لَنَحْضُرُ الْجِنَازَةَ ، فَمَا نَدْرِي مَنْ نُعَزِّي مِنْ وَجْدِ الْقَوْمِ.

(۳۶۸۴۰) حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جنازوں پر جایا کرتے تھے لیکن قوم کی حالت کی وجہ سے ہم کو یہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ تعزیت کس سے کریں۔

(۳۶۸۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَشْرَسُ أَبُو شَيْبَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، قَالَ : لَقَدْ كُنَّا نَتْبَعُ الْجِنَازَةَ فَمَا نَرَى حَوْلَ السَّرِيرِ إِلاَّ مُتَقَنِّعًا بَاكِيًا ، أَوْ مُتَفَكِّرًا كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِهِمَ الطَّيْرُ.

(۳۶۸۴۱) حضرت ثابت بنانی ولیٹیلا فرماتے ہیں کہ ہم جنازوں کے پیچھے جایا کرتے تھے۔ پس ہم تختہ کے ارد گرد صرف سروں پر چادر اوڑھ کر رونے والوں کو ہی دیکھتے تھے یا کوئی بہت غمگین۔ گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔

(۳۶۸۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ : الْتَقَى رَجُلاَنِ فِي السُّوقِ ، فَقَالَ : أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : يَا أَخِي ، تَعَالَ نَدْعُو اللَّهَ وَنَسْتَغْفِرُهُ فِي غَفْلَةِ النَّاسِ لَعَلَّهُ يَغْفِرُ لَنَا ، فَفَعَلا ، فَقُضِيَ لأَحَدِهِمَا ، أَنَّهُ مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ ، فَأَتَاهُ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ : يَا أَخِي ، أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ غَفَرَ لَنَا عَشِيَّةَ الْتَقَيْنَا فِي السُّوقِ.

(۳۶۸۴۲) حضرت ابی قلابہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی بازار میں ایک دوسرے سے ملے تو ایک نے کہا کہ اے میرے بھائی آ! اللہ سے دعا و استغفار کرتے ہیں لوگوں کی غفلت میں ہو سکتا ہے ہماری بخشش ہو جائے تو انہوں نے اسی طرح کیا۔ پھر ان میں سے ایک کے متعلق فیصلہ کیا گیا اور وہ اپنے دوسرے ساتھی سے پہلے فوت ہو گیا۔ پھر وہ دوسرے کو خواب میں آیا اور کہا کہ اے میرے بھائی کیا آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری اس رات بخشش کر دی تھی جس رات ہم بازار میں ملے تھے؟''

(۳۶۸۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي زَيْنَبَ ، قَالَ : مَنْ أَتَى السُّوقَ لاَ يَأْتِيهَا إِلاَّ لِيَذْكُرَ اللَّهَ فِيهَا

غُفِرَ لَهُ بِعَدَدِ مَنْ فِيهَا.

(۳۶۸۴۳) حضرت ابی زینب فرماتے ہیں کہ جو شخص بازار میں صرف اللہ کا ذکر کرنے کے لیے آتا ہے اس کے لیے بازار میں موجود تمام افراد کے بقدر مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(٣٦٨٤٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعْقِلٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :أَبْكَانِي الْحَجَّاجُ فِي مَسْجِدِكُمْ هَذَا وَهُوَ يَخْطُبُ فَسَمِعْته يَقُولُ :امْرُؤٌ زَوَّدَ نَفْسَهُ ، امْرُؤٌ وَعَظَ نَفْسَهُ ، امْرُؤٌ لَمْ يَأْتَمِنْ نَفْسَهُ عَلَى نَفْسِهِ ، امْرُؤٌ أَخَذَ مِنْ نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ ، امْرُؤٌ كَانَ لِلِسَانِهِ وَقَلْبِهِ زَاجِرٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى قَالَ :فَأَبْكَانِي.

(۳۶۸۴۴) حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ مجھ کو حجاج نے اس مسجد میں رُلا دیا جب وہ خطبہ دے رہا تھا میں نے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ بعض لوگ اپنے کو زادِ راہ بناتے ہیں اور بعض لوگ اپنے نفس کو نصیحت کرتے ہیں اور بعض لوگ اپنے نفس کو اپنے لیے امین نہ سمجھتے اور بعض لوگ اپنے لیے اپنے نفس میں حصہ بچا لیتے ہیں اور بعض لوگوں کا نفس ان کے دل اور زبان کو اللہ سے روکتا یعنی ڈراتا ہے۔ فرمایا کہ مجھے اس سے رونا آ گیا۔

(٣٦٨٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :أَتَيْتُ طَاوُوسًا فَاسْتَأْذَنْت عَلَيْهِ فَخَرَجَ إلَيَّ شَيْخٌ كَبِيرٌ ظَنَنْت ، أَنَّهُ طَاوُوسٌ ، قُلْتُ :أَنْتَ طَاوُوسٌ ؟ قَالَ :لاَ ، أَنَا ابْنُهُ ، قُلْتُ :لَئِنْ كُنْت ابْنَهُ فَقَدْ خَرِفَ أَبُوك ، قَالَ :يَقُولُ هُوَ :إنَّ الْعَالِمَ لاَ يَخْرَفُ ، قَالَ :قُلْتُ :اسْتَأْذِنْ لِي عَلَى أَبِيك ، قَالَ :فَاسْتَأْذَنَ لِي ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ الشَّيْخُ :سَلْ وَأَوْجِزْ ، فَقُلْتُ :إنْ أَوْجَزْت لِي أَوْجَزْت لَك ، فَقَالَ :لاَ تَسْأَلْ ، أَنَا أُعَلِّمُكَ فِي مَجْلِسِكَ هَذَا الْقُرْآنَ وَالتَّوْرَاةَ وَالإِنْجِيلَ :خَفِ اللَّهَ مَخَافَةً حَتَّى لاَ يَكُونَ أَحَدٌ أَخْوَفَ عِنْدَكَ مِنْهُ ، وَارْجُهُ رَجَاءً هُوَ أَشَدُّ مِنْ خَوْفِكَ إيَّاهُ ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِك.

(۳۶۸۴۵) حضرت ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں طاؤس کے پاس آیا پھر میں ان کے پاس جانے کی اجازت طلب کی تو میرے پاس ایک بہت بوڑھا شخص آیا میں سمجھا کہ یہی طاؤس ہیں میں نے سوال کیا کہ آپ ہی طاؤس ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں میں تو ان کا بیٹا ہوں۔ میں نے کہا کہ اگر تو ان کا بیٹا ہے تو پھر تو تیرے والد صاحب کا ذہن خراب ہو چکا ہوگا۔ اس نے جواب دیا کہ والد صاحب فرماتے ہیں کہ عالم کی عقل خراب نہیں ہوتی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ اپنے والد صاحب سے میرے لیے اجازت طلب کرو۔ فرماتے ہیں کہ مجھ کو اجازت مل گئی۔ پس میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ پوچھو اور جلدی اور مختصر کلام کرو۔ میں نے کہا کہ اگر آپ جلدی کلام کرتے چلیں گے تو میں بھی مختصر کلام کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ تو سوال نہ کر میں تجھ کو اس مجلس میں قرآن، تورات، انجیل کی تعلیم دیے دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈر کہ اس کے علاوہ کسی کا بھی خوف تجھے نہ رہے۔ اس کے خوف سے زیادہ تو اس سے امید رکھ اور لوگوں کے لیے وہی پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(٣٦٨٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ ، قَالَ :كَانَ الْحَسَنُ يُحِبُّ الْمُدَاوَمَةَ فِي الْعَمَلِ ، قَالَ :وَقَالَ

مُحَمَّدٌ :أَرَأَيْت إِنْ نَشِطَ لَيْلَةً وَكَسِلَ لَيْلَةً ، فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا.

(۳۶۸۴۶) حضرت ابی حرہ ؒ کا ارشاد ہے کہ حسن ؓ عمل میں مداومت کو پسند کرتے تھے۔ ابی حرہ کہتے ہیں کہ محمد نے پوچھا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ ایک آدمی ایک رات نشاط اور انبساط سے عبادت کرے اور دوسری رات سستی سے کرے؟ تو انہوں نے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا۔

(۳۶۸۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ :اعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّك تَرَاهُ ، فَإِنْ كُنْت لاَ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاك ، وَاحْسُبْ نَفْسَك فِي الْمَوْتَى ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا مُسْتَجَابَةٌ.

(۳۶۸۴۷) حضرت زید بن ارقم کا ارشاد ہے کہ اللہ کی عبادت اس طرح کر جیسے کہ تو اسے دیکھ رہا ہے۔ پس اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر اور مظلوم کی بددعا سے بچ اس لیے کہ وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔

(۳۶۸۴۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلاَنِيِّ ، قَالَ :الْعُلَمَاءُ ثَلاَثَةٌ :رَجُلٌ عَاشَ بِعِلْمِهِ وَعَاشَ بِهِ النَّاسُ مَعَهُ ، وَرَجُلٌ عَاشَ بِعِلْمِهِ وَلَمْ يَعِشْ بِهِ معه أَحَدٌ غَيْرُهُ ، وَرَجُلٌ عَاشَ النَّاسُ بِعِلْمِهِ وَأَهْلَكَ نَفْسَهُ.

(۳۶۸۴۸) حضرت ابی مسلم خولانی ؒ فرماتے ہیں کہ علماء تین قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ اس نے خود بھی اپنے علم سے جلا حاصل کی اور لوگوں نے بھی نفع اٹھایا اور دوسرے وہ کہ اس نے تو نفع اٹھایا لیکن لوگوں نے نفع نہیں اٹھایا اور تیسرے وہ علماء ہیں کہ لوگوں نے ان سے نفع حاصل کیا لیکن وہ خود ہلاک ہوگئے۔

(۳۶۸۴۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُرَيْك بْنُ أَبِي زُرَيْكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ :يَا ابْنَ آدَمَ ، ضَعْ قَدَمَك عَلَى أَرْضِكَ وَاعْلَمْ ، أَنَّهَا بَعْدَ قَلِيلٍ قَبْرُك.

(۳۶۸۴۹) حضرت زریک بن ابی زریک ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے ابن آدم! اپنے قدم اپنی زمین پر رکھ اور یہ بات ذہن نشین کرلے کہ کچھ مدت کے بعد یہی تیری قبر ہوگی۔

(۳۶۸۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُرَيْكُ بْنُ أَبِي زُرَيْكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ :يَا ابْنَ آدَمَ ، إِنَّك نَاظِرٌ إِلَى عَمَلِكَ فزن خَيْرَهُ وَشَرَّهُ ، وَلاَ تُحَقِّرْ شَيْئًا مِنَ الْخَيْرِ وَإِنْ هُوَ صَغُرَ ، فَإِنَّك إِذَا رَأَيْته سَرَّك مَكَانُهُ ، وَلاَ تُحَقِّرْ شَيْئًا مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّك إِذَا رَأَيْته سَائَك مَكَانُهُ ، رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا كَسَبَ طَيِّبًا وَأَنْفَقَ قَصْدًا وَوَجَّهَ فَضْلا ، وَجِّهُوا هَذِهِ الْفُضُولَ حَيْثُ وَجَّهَهَا اللَّهُ ، وَضَعُوهَا حَيْثُ أَمَرَ اللَّهُ بِهَا أَنْ تُوضَعَ ، فَإِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ أَنْفُسَهُمْ بِالْفَضْلِ مِنَ اللهِ ، وَإِنَّ هَذَا الْمَوْتَ قَدْ أَضَرَّ بِالدُّنْيَا فَفَضَحَهَا ، فَوَاللهِ مَا وُجِدَ بَعْدُ ذُو لُبٍّ فَرِحًا.

(۳۶۸۵۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تو اپنے عمل کو دیکھ رہا ہے پس اس میں سے اچھے اور برے کا وزن کر کے دیکھ لے اور کسی بھی بھلائی کو حقیر نہ سمجھ اگر چہ وہ چھوٹی سی ہی کیوں نہ ہو اس لیے کہ جب تو اس کے مرتبہ کو دیکھے گا تو خوش ہوگا اور کسی بھی حقیر گناہ کو حقیر نہ سمجھ کیونکہ جب تو اس کے مقام کو دیکھے گا تو برا محسوس کرے گا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائیں کہ جس نے حلال طریقہ سے مال کمایا اور میانہ روی سے خرچ کیا اور زائد کو لوٹا دیا۔ اس زائد کو اسی جگہ لوٹایا کرو جہاں اللہ نے لوٹایا ہے اور اس کو اسی جگہ رکھو جہاں اللہ نے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ پس تحقیق تم سے قبل لوگوں نے اللہ کے فضل کے بدلہ میں اپنی جانوں کو بیچ دیا تھا اور یہ موت دنیا کے بہت زیادہ قریب ہوئی۔ پس اس نے دنیا کو ذلیل کر دیا اللہ کی قسم کسی جاندار نے بھی اس کے بعد خوشی نہیں دیکھی۔

(۳۶۸۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، عَنْ أَبِي الْعُبَيْدَيْنِ ، قَالَ :إنْ ضَنُّوا عَلَيْكَ بِالْمُفلطَحَةِ فَخُذْ رَغِيفَكَ وَرِدْ نَهْرَكَ وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ دِينَكَ.

(۳۶۸۵۱) حضرت ابی العبیدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ تجھے بیلنے سے پیس دیں پھر بھی اپنا حصہ لے اور اپنے حق کا مطالبہ کر اور اپنے دین کو بھی محفوظ رکھ۔

(۳۶۸۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :حَرَامٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى تَعْلَمَ إِلَى أَيْنَ مَصِيرُهَا.

(۳۶۸۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر نفس پر دنیا کو چھوڑنا حرام ہے جب تک کہ وہ یہ نہ جان لے کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔

(۳۶۸۵۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالة ، قَالَ :حَدَّثَنَا بَكْرٌ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ رَجُلٍ كَانَ مِنْ صَدْرِ هَذِهِ الأُمَّةِ ، قَالَ : كَانُوا إذْ أَثْنَوا عَلَيْهِ فَسَمِعَ ذَلِكَ ، قَالَ :اللَّهُمَّ لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ ، وَاغْفِرْ لِي مَا لاَ يَعْلَمُونَ.

(۳۶۸۵۳) حضرت عدی بن ارطاۃ رحمہ اللہ اس امت کے کسی ابتدائی آدمی کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ لوگ جب ان کی تعریف کرتے تھے تو انہوں نے سن لیا تو دعا کی کہ اے اللہ! جو یہ کہتے ہیں کہ میرا اس میں مواخذہ نہ کرنا اور جو یہ نہیں جانتے وہ معاف کر دینا۔

(۳۶۸۵۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُبَارَكٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : لَيْسَ بِحَكِيمٍ مَنْ لَمْ يُعَاشِرْ بِالْمَعْرُوفِ ، مَنْ لَمْ يَجِدْ بُدًّا يَجْعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا.

(۳۶۸۵۴) حضرت محمد بن علی ابن حنیفہ فرماتے ہیں جو نیکی والی زندگی نہ گزارے وہ عقلمند نہیں ہے اور جو کوئی چارہ کار نہیں پاتا تو اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ اور کشادگی پیدا فرما دیتے ہیں۔

(۳۶۸۵۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ،

عَنْ محمود بْنِ لَبِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ. (ترمذی ۲۰۳۶۔ احمد ۴۲۷)

(۳۶۸۵۵) حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتے ہیں اس کو دنیا سے اسی طرح بچاتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔

(۳۶۸۵۶) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ :لَيْسَ بَأْسٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَخْلُوَ وَحْدَهُ.

(۳۶۸۵۶) حضرت حصین رحمہ اللہ ہلال بن یساف سے روایت کرتے ہیں کہ مومن کو تنہائی سے زیادہ کوئی چیز اچھی نہیں لگتی۔

(۳۶۸۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لاَ دَارَ لَهُ ، وَمَالُ مَنْ لاَ مَالَ لَهُ ، وَلَهَا يَعْمَلُ مَنْ لاَ عَقْلَ لَهُ.

(۳۶۸۵۷) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ دنیا اس کا گھر ہے کہ جس کا کوئی گھر نہیں اور اس کا مال ہے کہ جس کا کوئی مال نہیں اور اس دنیا کے لیے وہی شخص عمل کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔

(۳۶۸۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْجُعْفِيِّ ، قَالَ :قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام :بَيْتِي الْمَسْجِدُ ، وَطِيبِي الْمَاءُ ، وَإِدَامِي الْجُوعُ ، وَشِعَارِي الْخَوْفُ ، وَدَابَّتِي رِجْلاَيَ ، وَمُصْطَلاَيَ فِي الشِّتَاءِ مَشَارِقُ الصَّيْفِ ، وَسِرَاجِي بِاللَّيْلِ الْقَمَرُ ، وَجُلَسَائِي الزَّمْنَى وَالْمَسَاكِينُ ، وَأُمْسِي وَلَيْسَ لِي شَيْءٌ ، وَأُصْبِحُ وَلَيْسَ لِي شَيْءٌ ، وَأَنَا بِخَيْرٍ ، فَمَنْ أَغْنَى مِنِّي.

(۳۶۸۵۸) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ میرا گھر مسجد ہے اور میری خوشبو پانی ہے اور میرا سالن بھوک ہے اور میرا شعار خوف خدا ہے اور میری سواری میرے پاؤں ہیں۔ اور گرمیوں میں جس جگہ سورج نکلتا ہے وہی میری سردیوں میں تاپنے کی جگہ ہے۔ اور میرا چراغ چاند ہے اور میرے اہل مجلس کمزور اور مسکین ہیں اور میں شام اس حالت میں کرتا ہوں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی اور میں صبح اس حالت میں کرتا ہوں میرے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی اور بالکل ٹھیک ہوں تو پھر مجھ سے زیادہ غنی کون ہو سکتا ہے؟''

(۳۶۸۵۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَعْمَلُ أَعْمَالاً فِي السِّرِّ فَنَسْمَعُ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ بِهَا فَيُعْجِبُنَا أَنْ نُذْكَرَ بِخَيْرٍ ، فَقَالَ :لَكُمْ أَجْرَانِ :أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلاَنِيَةِ. (طیالسی ۲۴۳۰۔ ابن حبان ۳۷۵)

(۳۶۸۵۹) حضرت حبیب بن ابی ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کوئی کام چھپ کر کرتے ہیں پھر ہم لوگوں کو اس کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے سنتے ہیں تو ہم کو ہمارا بھلائی میں ذکر کیا جانا اچھا محسوس ہوتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تمہارے لیے دو اجر ہیں ایک پوشیدہ کا اجر اور ایک علانیہ کا اجر۔

(٣٦٨٦٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ صَاحِبِهِ بِجُمُعَةٍ فَفَضَّلُوا الَّذِى مَاتَ وَكَانَ فِي أَنْفُسِهِمْ أَفْضَلَ مِنَ الآخَرِ ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَلَيْسَ بَقِيَ الآخَرُ بَعْدَ الأَوَّلِ جُمُعَةً ، صَلَّى كَذَا وَكَذَا صَلاَةً ، قَالَ : فَكَأَنَّهُ فَضَّلَ الثانى.

(۳۶۸۶۰) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابیوں میں سے ایک دوسرے سے ایک جمعہ پہلے فوت ہوگیا تو لوگوں نے مرنے والے کو فضیلت دی۔ ان کے ذہنوں میں تھا کہ یہ دوسرے سے بہتر ہے۔ پھر یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کیا دوسرا اول سے ایک جمعہ زیادہ نہیں زندہ رہا اور اس نے اتنی اتنی نمازیں زیادہ پڑھیں۔ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے کو اس اول پر ترجیح دے رہے تھے۔

(٣٦٨٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الضَّبِّيُّ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنْ أَبِى الدَّرْدَاءِ ، أَنَّهُ قَالَ : تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ خُشُوعِ النِّفَاقِ ، قَالَ : قِيلَ : يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ ، وَمَا خُشُوعُ النِّفَاقِ ، قَالَ أَنْ تَرَى الْجَسَدَ خَاشِعًا وَالْقَلْبَ لَيْسَ بِخَاشِعٍ.

(۳۶۸۶۱) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے منافقت والے خشوع سے پناہ مانگو۔ سوال کیا گیا کہ اے ابو درداء خشوع میں منافقت کیا چیز ہے؟ تو جواب دیا کہ تو دیکھے کہ جسم میں تو خشوع ہے لیکن دل میں خشوع نہیں ہے۔

(٣٦٨٦٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ ، قَالَ : لَمَّا قِيلَ لِدَاوُدَ : قَدْ غُفِرَ لَكَ ، قَالَ : فَكَيْفَ لِى بِالرَّجُلِ ، قَالَ : قِيلَ لَهُ : نَسْتَوْهِبُكَ مِنْهُ فَيَهَبَكَ لَنَا ، فَإِنَّهَا لَتُرْجَى فِي الدُّنيا.

(۳۶۸۶۲) حضرت زید عمی فرماتے ہیں کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام سے کہا گیا کہ آپ کی مغفرت کر دی گئی تو انہوں نے کہا کہ اس آدمی کا کیا ہوگا۔ ان سے کہا گیا کہ ہم نے آپ کو اس سے طلب کیا تو اس نے آپ کو ہمیں دے دیا۔ یہ دنیا میں زیادہ قابل امید ہے۔

(٣٦٨٦٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ : قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيُّ ، عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ الْعَبْشِيِّ أَنَّهُ قَالَ : مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : قُومُوا مَغْفُورًا لَكُمْ ، قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

(۳۶۸۶۳) حضرت سہل بن حنظلہ عبسی فرماتے ہیں کہ جب بھی کوئی قوم اللہ کے ذکر کے لیے اکٹھی ہوتی ہے تو آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے کہ اٹھو تمہاری مغفرت کر دی گئی اور تمہاری غلطیوں کو اچھائیوں سے تبدیل کر دیا گیا۔

(٣٦٨٦٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِى رَوَّادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ ، يُقَالَ : الْعِلْمُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ يَغْدُو فِي طَلَبِهِ ، فَإِذَا أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا حَوَاهُ.

(۳۶۸۶۴) حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر کا ارشاد ہے کہ کہا جاتا تھا کہ علم مومن کا گمشدہ سامان ہے۔ یہ اس کی طلب میں صبح نکلتا ہے اور جب کچھ نہ کچھ مل جاتا ہے تو جمع کر لیتا ہے۔

(٣٦٨٦٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ ، أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَ فِيهِمَ الْمِزَاحُ وَالضَّحِكُ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۶۸۶۵) حضرت عبدالعزیز ابی رواد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات میں کچھ مزاح اور ہنسی ظاہر ہونے لگی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ﴾ آخر آیت تک۔ ''کیا ایمان والوں کے لیے وہ وقت نہیں آ گیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے ڈر جائیں۔

(٣٦٨٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ ، أَنَّ قَوْمًا صَحِبُوا عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ ، وَإِيَّاىَ وَالْمِزَاحَ ، فَإِنَّهُ يَجُرُّ الْقَبِيحَ وَيُورِثُ الضَّغِينَةَ ، وَتَجَالَسُوا بِالْقُرْآنِ وَتَحَدَّثُوا بِهِ ، فَإِنْ ثَقُلَ عَلَيْكُمْ فَحَدِيثٌ مِنْ حَدِيثِ الرِّجَالِ ، سِيرُوا بِاسْمِ اللهِ.

(۳۶۸۶۶) حضرت ابن ابی رواد فرماتے ہیں کہ ایک قوم عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی مصاحب ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ صرف ایک اللہ سے ڈرو جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اپنے کو مزاح سے بچاؤ، اس لیے کہ یہ مزاح قبیح باتیں پیدا کرتا ہے اور کینہ پیدا کرتا ہے۔ اور قرآن کی مجالس لگایا کرو اور اس ہی سے متعلقہ باتیں کیا کرو۔ پھر اگر تم کو بوجھل محسوس ہو تو لوگوں کی باتوں میں کوئی بات کر لیا کرو۔ اللہ کے نام کے ساتھ زمین پر چلو۔

(٣٦٨٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا كَتَبَتْ إِلَى مُعَاوِيَةَ : أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّكَ إِنِ اتَّقَيْتَ اللَّهَ كَفَاكَ النَّاسَ فَإِنَ اتَّقَيْتَ النَّاسَ لَمْ يُغْنُوا ، عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا ، فَعَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ أَمَّا بَعْدُ.

(۳۶۸۶۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے معاویہ کی طرف خط بھیجا کہ میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتی ہوں۔ اس لیے اگر تو اللہ سے ڈرے گا تو وہ لوگوں سے تیری کفایت کرے گا اور اگر تو لوگوں سے ڈرے گا تو وہ تیری اللہ سے کفایت نہیں کر سکیں گے۔ پس تیرے اوپر اللہ کا ڈر لازم ہے۔ ''اما بعد''

(٣٦٨٦٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ جَرْعَةً أَفْضَلَ عِنْدَ اللهِ أَجْرًا مِنْ جَرْعَةِ كَظَمَهَا لِلَّهِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ. (بخاری ۱۳۱۸)

(۳۶۸۶۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے بھی اجر کے اعتبار سے اللہ کے ہاں اس شخص سے زیادہ بہتر گھونٹ نہیں پیا کہ جس نے صرف اللہ کی رضا کے لیے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے غصہ پی لیا ہو۔

(٣٦٨٦٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، قَالَ : لاَ تُعَلَّمْ للدنيا ، وَلاَ تَفَقَّهْ لِلرِّيَاءِ ، وَلاَ تَكُونَنَّ ضَحَّاكًا مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ ، وَلاَ مَشَّاءً فِي غَيْرِ أَرَبٍ.

(۳۶۸۶۹) حضرت سلیمان بن موسیٰ ؒ فرماتے ہیں کہ دنیا کے لیے تعلیم مت سیکھ اور ریا کاری کے لیے فقہ مت حاصل کر۔ اور ہرگز بغیر کسی تعجب کے مت ہنس اور نہ ہی بغیر کسی ضرورت کے سفر کر۔

(٣٦٨٧٠) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَمِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَكَانَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلاً قَامَ شَطْرَ اللَّيْلِ فَأَكْثَرَ فِي ذَلِكَ النَّشِيجَ ، قُلْتُ: وَمَا النَّشِيجُ ، قَالَ : النَّحِيبُ وَالْبُكَاءُ ، وَيَقْرَأُ : ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْت مِنْهُ تَحِيدُ﴾.

(۳۶۸۷۰) حضرت ابن ابی ملیکہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس کے ساتھ مکہ سے مدینہ اور مدینہ سے مکہ کا سفر کیا ہے۔ ابن عباس جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے تورات کو قیام فرماتے اور اس میں بہت روتے۔ میں نے سوال کیا کہ یہ آواز کیسی ہوتی تھی؟ جواب دیا کہ رونے، دھونے کی آواز ہوتی تھی اور قرآن پاک کی آیت ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْت مِنْهُ تَحِيدُ﴾ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(٣٦٨٧١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام ، وَيَحْيَى ابْنَيْ خَالَةٍ ، وَكَانَ عِيسَى يَلْبَسُ الصُّوفَ ، وَكَانَ يَحْيَى يَلْبَسُ الْوَبَرَ ، وَلَمْ يَكُنْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا دِينَارٌ ، وَلاَ دِرْهَمٌ ، وَلاَ عَبْدٌ ، وَلاَ أَمَةٌ ، وَلاَ مَأْوًى يَأْوِيَانِ إِلَيْهِ ، أَيْنَمَا جَنَّهُمَا اللَّيْلُ أَوَيَا، فَلَمَّا أَرَادَا أَنْ يَفْتَرِقَا، قَالَ لَهُ يَحْيَى: أَوْصِنِي، قَالَ: لاَ تَغْضَبْ، قَالَ: لاَ أَسْتَطِيعُ إِلاَّ أَنْ أَغْضَبَ، قَالَ : لاَ تَقْتَنِ مَالاً ، قَالَ : أَمَّا هَذَا فَعَسَى.

(۳۶۸۷۱) حضرت خیثمہ ؒ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور یحییٰ علیہ السلام دونوں خالہ زاد تھے اور عیسیٰ علیہ السلام اون کا کپڑا پہنتے تھے اور یحییٰ علیہ السلام اونٹ کی کھال کا کپڑا پہنتے تھے اور ان میں سے کسی کے پاس بھی نہ کوئی درہم ہوتا تھا اور نہ ہی دینار ہوتا تھا اور نہ ہی کوئی غلام ہوتا تھا اور نہ ہی کوئی باندی ہوتی تھی اور نہ ہی کوئی ایسا ٹھکانہ ہوتا تھا کہ جہاں وہ پناہ گزین ہوسکیں۔ جس جگہ بھی رات ہوجاتی وہیں ٹھہر جاتے۔ پھر جب جدا ہونے کا ارادہ کرتے تو عیسیٰ علیہ السلام کو یحییٰ عرض کرتے کہ مجھے کوئی وصیت کردیں تو وہ کہتے کہ غصہ مت کرنا تو یحییٰ علیہ السلام کہتے کہ میں غصہ کرنے پر قابو نہیں کرسکتا تو عیسیٰ علیہ السلام کہتے کہ مال کو جمع مت کرنا تو یحییٰ علیہ السلام جواب دیتے کہ البتہ یہ کام آسان ہے۔

(٣٦٨٧٢) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ: حدَّثَنَا أَبُو هِلاَلٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ﴾ قَالَ : كَأْسٌ مِنْ خَمْرٍ جَارِيَةٍ.

(۳۶۸۷۲) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے قرآن پاک کی آیت ﴿وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ یہ گلاس بہتی ہوئی

شراب سے پر ہوں گے۔

(۳۶۸۷۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ إيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلاَءِ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَتْهُ الْوَفَاةُ فَجَعَلَ يَقُولُ :وَا لَهْفَاهُ وَا لَهْفَاهُ ، فَقِيلَ لَهُ :لم تَلَهَّفُ ؟ فَقَالَ :إنِّي سَأَلْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ :مَا يَكْفِينِي مِنَ الدُّنْيَا ، قَالَ :خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ ، فَلاَ أَنَا سَكَتُّ فَلَمْ أَسْأَلْهُ وَلاَ أَنَا حِينَ سَأَلْتُهُ انْتَهَيْت إِلَى قَوْلِهِ ، وَأَصَبْت مِنَ الدُّنْيَا وَفِي يَدِي مَا فِي يَدِي وَجَائَنِي الْمَوْتُ.

(۳۶۸۷۳) حضرت ابوالعلاء ؒ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کی وفات کا وقت قریب آیا تو کہنے لگا کہ ہائے افسوس، ہائے افسوس۔ ان سے پوچھا گیا آپ کس بات پر افسوس کررہے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ مجھ کو دنیا میں کیا چیز کافی ہوگی تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ایک غلام اور ایک سواری۔ پس نہ تو میں خاموش ہی رہا کہ سوال نہ کرتا اور نہ جس وقت میں نے سوال کیا اس پر عمل کیا اور میں نے دنیا حاصل کی اور میری ملک میں اتنا اتنا مال ہے اور مجھ کو موت نے آن گھیرا ہے۔

(۳۶۸۷٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :آيَةٌ أُنْزِلَتْ فِي هَذِهِ الأمة :﴿قل أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَلِكُمْ﴾ قَالَ عُمَرُ :الآنَ يَا رَبُّ.

(۳۶۸۷۴) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ اس امت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿قل أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَلِكُمْ﴾ تو عمر ؓ نے فرمایا کہ اے اللہ اس وقت۔

(۳٦۸۷٥) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَان الشَّحَّامُ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ ، قَالَ :قَدِمْت مِنْ مَكَّةَ فَإِذَا عَلَى الْخَنْدَقِ قَنْطَرَةٌ ، فَأَخَذْت فَانْطَلِقَ بِي إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْمُهَلَّبِ ، وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَصْرَةِ ، فَرَحَّبَ بِي ، وَقَالَ :حَاجَتُك يَا أَبَا عبْدِ اللهِ ، قُلْتُ : حَاجَتِي إن اسْتَطَعْت أَنْ أَكُونَ كَمَا قَالَ أَخُو بَنِي عَدِيٍّ ، قَالَ :وَمَنْ أَخُو بَنِي عَدِيٍّ ؟ قَالَ :الْعَلاَءُ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : اسْتَعْمَلَ صَدِيقٌ لَهُ مَرَّةً عَلَى عَمَلٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ :أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَ اسْتَطَعْت أَنْ لاَ تَبِيتَ إِلاَّ وَظَهْرُك خَفِيفٌ ، وَبَطْنُك خَمِيصٌ ، وَكَفُّك نَقِيَّةٌ مِنْ دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَأَمْوَالِهِمْ ، فَإِنَّك إنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْك سَبِيلٌ ﴿إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الأَرْضِ﴾ الآيَةُ ، قَالَ مَرْوَانُ :صَدَقَ وَاللهِ وَنَصَحَ ، ثُمَّ قَالَ :حَاجَتُك يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قُلْتُ :حَاجَتِي أَنْ تُلْحِقَنِي بِأَهْلِي ، قَالَ :فَقَالَ :نَعَمْ.

(۳۶۸۷۵) حضرت محمد بن واسع فرماتے ہیں کہ میں مکہ سے آیا تو راستہ میں خندق پر ایک پل تھا میں اس پل پر چل پڑا۔ وہ پل مجھے مروان بن مہلب کے پاس لے گیا جو بصرہ کے امیر تھے۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور فرمایا اے عبداللہ آپ کی کوئی حاجت ہو؟ میں

نے کہا کہ میری حاجت یہ ہے کہ اسی طرح ہو جاؤں کہ جس طرح بنی عدی کے بھائی نے کہا تھا۔ انہوں نے سوال کیا کہ بنی عدی کے بھائی کون ہیں؟ تو میں نے جواب دیا کہ ''علاء بن یزید'' ہیں۔ علاء بن یزید نے کہا ہے کہ ان کے کسی دوست کو کسی کام پر عامل مقرر کرنے کو کہا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ''امابعد'' اگر تو طاقت رکھے کہ تو رات اس حالت میں گزارے کہ تیری کمر ہلکی ہو اور تیرا پیٹ خالی ہو اور تیری ہتھیلیاں مسلمانوں کے خون اور اموال سے پاک ہوں تو اگر تو نے یہ کام کر لیا تو تجھ پر کوئی راستہ نہیں۔ راستہ تو ان لوگوں پر ہے کہ جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں زیادتی کرتے ہیں۔ مروان نے کہا کہ بالکل سچ فرمایا اور نصیحت کی۔ پھر مروان نے پوچھا کہ آپ کی کوئی ضرورت ہے ابوعبداللہ؟ تو میں نے کہا کہ میری ضرورت یہ ہے کہ تو مجھے میرے گھر والوں سے ملا دے۔ تو اس نے جواب دیا کہ کیوں نہیں۔

(٣٦٨٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي الْيَسَعِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً لَمْ يَخْلُقَ اللَّهُ مِنْ صَوْتٍ حَسَنٍ إِلاَّ وَهُوَ فِي جِذْمِهَا تَلَذُّذُهُمْ وَتَنَعُّمُهُمْ.

(٣٦٨٧٦) حضرت ابن سابط ؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اللہ نے تمام اچھی آوازیں اس ہی کی جڑ سے پیدا کی ہیں جو جنتیوں کو محظوظ کرے گا اور آسودہ کرے گا۔

(٣٦٨٧٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّ ثَلاَثَةَ عُلَمَاءَ اجْتَمَعُوا فَقَالُوا لأَحَدِهِمْ : مَا أَمَلُكَ ؟ قَالَ : مَا يَأْتِي عَلَيَّ شَهْرٌ إِلاَّ ظَنَنْت أَنِّي أَمُوتُ فِيهِ ، قَالُوا : إِنَّ هَذَا الأَمَلَ ، فَقَالُوا لِلآخَرِ : مَا أَمَلُك ، قَالَ : مَا تَأْتِي عَلَيَّ جُمُعَةٌ إِلاَّ ظَنَنْت أَنِّي أَمُوتُ فِيهَا ، قَالُوا لِلثَّالِثِ : وَمَا أَمَلُك ؟ قَالَ : وَمَا أَمَلُ مَنْ نَفْسُهُ بِيَدِ غَيْرِهِ.

(٣٦٨٧٧) حضرت حسن ؓ کا ارشاد ہے کہ تین علماء اکٹھے ہوئے تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ تیری امید کتنی ہے؟ تو ایک نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ میں ایک مہینہ زندہ رہ سکوں پھر مر جاؤں گا۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ تو بڑی امید ہے۔ پھر دوسرے سے پوچھا کہ تجھے کتنی امید ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ میں ایک جمعہ تک رہ سکوں گا پھر مر جاؤں گا۔ انہوں نے تیسرے سے سوال کیا کہ تیری کیا امید ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ اس شخص کو کیا امید ہو سکتی ہے کہ جس کی جان ہی کسی دوسرے کے پاس ہو؟''

(٣٦٨٧٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : كَانَ يَضْرِبُ مَثَلَ ابْنِ آدَمَ مَثَلُ رَجُلٍ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ ، فَحَضَرَه أَهْلُهُ وَعَمَلُهُ ، فَقَالَ لأَهْلِهِ : امْنَعُونِي ، قَالُوا : إِنَّمَا كُنَّا نَمْنَعُك مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا ، فَأَمَّا هَذَا فَلاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ نَمْنَعَك مِنْهُ ، فَقَالَ لِمَالِهِ : أَنْتَ تَمْنَعُنِي ؟ قَالَ : إِنِّي كُنْت زَيْنَتك زَيَّنْت فِي الدُّنْيَا ، أَمَّا هَذَا فَلاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَمْنَعَك مِنْهُ ، قَالَ : فَوَثَبَ عَمَلُهُ ، فَقَالَ : أَنَا صَاحِبُك الَّذِي أَدْخُلُ مَعَك قَبْرَك وَأَزُولُ مَعَك حَيْثُمَا زُلْت ، قَالَ : أَمَا وَاللهِ لَوْ شَعَرْت لَكُنْت آثَرَ الثَّلاَثَةِ عِنْدِي ، قَالَ : قَالَ الْحَسَنُ :

أَالآنَ فَآثِرُوهُ عَلَى مَا سِوَاهُ.

(۳۶۸۷۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ابن آدم کی مثال اس شخص کی سی ہے کہ جس کی موت کا وقت قریب آ گیا تو اس کے اہل وعیال اور اس کا مال اور عمل اس کے پاس آئے تو اس نے اپنے اہل وعیال سے کہا کہ اس موت کو مجھ سے دور کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو دنیا کے امور میں سے منع کر سکتے ہیں لیکن اس موت کو نہیں روک سکتے۔ پھر اس نے اپنے مال سے کہا کہ مجھ سے اس کو دور کرو تو اس نے جواب دیا کہ میں تو تیری صرف دنیا ہی کی زینت تھا لیکن اس امر کو میں تجھ سے دور نہیں کر سکتا۔ پھر اس کے عمل نے اس کو بھروسہ دلایا کہ میں ہی تیرا وہ ساتھی ہوں کہ تیرے ساتھ قبر میں داخل ہو جاؤں گا اور جس جگہ بھی تو جائے گا میں تیرے ساتھ ہوں گا تو اس آدمی نے کہا کہ کاش میں پہلے یہ بات مان لیتا کہ تو میرے نزدیک ان سب سے زیادہ مؤثر ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی ہی سے اس کو دوسروں پر ترجیح دو۔

(۳۶۸۷۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ كُرْدُوسٍ التَّغْلَبِيِّ ، قَالَ : مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ : اتَّقِ تُوقَهُ ، إِنَّمَا التَّوَقِّي بِالتَّقْوَى ، ارْحَمُوا تُرْحَمُوا ، تُوبُوا يَتُبْ عَلَيْكُمْ.

(۳۶۸۷۹) حضرت کردوس تغلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تورات میں یہ بات لکھی ہے کہ اللہ سے ڈرو بچ جاؤ گے۔ کیونکہ بچاؤ صرف تقویٰ میں ہی ہے۔ رحم کرو تم پر بھی رحم کیا جائے گا۔ توبہ کرو تمہاری توبہ قبول کی جائے گی۔

(۳۶۸۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْجَنَّةَ فَرَأَى مَمْلُوكَهُ فَوْقَهُ مِثْلَ الْكَوْكَبِ ، فَقَالَ : وَاللهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَذَا مَمْلُوكِي فِي الدُّنْيَا ، فَمَا أَنْزَلَهُ هَذِهِ الْمَنْزِلَةَ ، قَالَ : كَانَ هَذَا أَحْسَنَ عَمَلاً مِنْك.

(۳۶۸۸۰) حضرت ابی نضرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی جنت میں داخل ہوا تو اس نے اپنے غلام کو اپنے سے اوپر ستارے کی طرح دیکھا تو اس نے سوال کیا کہ اے اللہ یہ تو میرا دنیا میں غلام تھا اس کو اس مرتبہ پر کس نے پہنچا دیا تو اللہ نے جواب دیا کہ اس کے عمل تجھ سے اچھے تھے۔

(۳۶۸۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ : لَوْ رَأَيْت الَّذِي رَأَيْت لاَحْتَرَقَتْ كَبِدُكَ عَلَيْهِمْ ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ : إِنْ كَانَ اللَّيْلُ لَيَطُولُ عَلَيَّ حَتَّى أُصْبِحَ فَأَرَاهُ.

(۳۶۸۸۱) حضرت ابو حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تم وہ دیکھو جو میں نے دیکھا ہے تو تمہارا جگر جل کر راکھ ہو جائے۔ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر رات مجھ پر طویل ہو جائے حتیٰ کہ میں صبح کر لوں تو میں اس چیز کو دیکھوں گا۔

(۳۶۸۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُوسَى التَّمِيمِيُّ، قَالَ: تُوُفِّيَتِ النَّوَارُ امْرَأَةُ الْفَرَزْدَقِ، فَخَرَجَ فِي جِنَازَتِهَا وُجُوهُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، وَخَرَجَ فِيهَا الْحَسَنُ ، فَقَالَ الْحَسَنُ لِلْفَرَزْدَقِ : مَا أَعْدَدْت لِهَذَا الْيَوْمِ يَا أَبَا فِرَاسٍ ، قَالَ : شَهَادَةَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ مُنْذُ ، ثَمَانِينَ سَنَةً ، قَالَ : فَلَمَّا دُفِنَتْ قَامَ عَلَى قَبْرِهَا ، فَقَالَ :

أَخَافُ وَرَاءَ الْقَبْرِ إِنْ لَمْ يُعَافِنِي   أَشَدَّ مِنَ الْقَبْرِ الْتِهَابًا وَأَضْيَقَا
إِذَا جَائَنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَائِدٌ   عَنِيفٌ وَسَوَّاقٌ يَسُوقُ الْفَرَزْدَقَا
لَقَدْ خَابَ مِنْ أَوْلَادِ دارم مَنْ مَشَى   إِلَى النَّارِ مَغْلُولَ الْقِلَادَةِ أَزْرَقَا

(۳۶۸۸۲) حضرت ابوموسیٰ تیمی ویشید فرماتے ہیں کہ "نوار" فرزدق کی بیوی کا انتقال ہوگیا تو اس کے جنازہ میں بصرہ کے بہت سے لوگ چلے۔ اوران میں حسن ویشید بھی تھے۔ حسن ویشید نے فرزدق سے پوچھا کہ اے ابوفراس تو نے اس دن کے لیے کیا تیار کر رکھا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اسی "۸۰" سال سے اس بات کی گواہی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ جب اس کی بیوی کو قبر میں دفن کر دیا گیا تو فرزدق اس کی قبر پر کھڑا ہوگیا اور یہ شعر پڑھے:

① اگر مجھ سے عافیت والا معاملہ نہ ہوا تو قبر کے بعد قبر سے بھی زیادہ آگ اور تنگی سے میں ڈرتا ہوں۔

② کہ جب بروز قیامت ایک سخت ہانکنے والا اور ایک قائد فرزدق کو ہانک رہے ہوں گے۔

③ اولادِ دارم میں سے وہ شخص برباد ہوگیا کہ جس کو اندھا کر کے، طوق پہنا کر جہنم کی طرف لے جایا گیا۔

تم كتاب الزهد والحمد لله وحده، وصلواته على سيدنا محمد وآله وصحبه، وسلم تسليما كثيرا.

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝

مصنف ابن ابی شیبہ
مترجم

مؤلف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸

مترجم

مولانا محمد اویس سرور صاحب

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)
اُردو بازار لاہور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰى ○ سورہ نجم 4,3:27

مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸

مؤلّف

الامام ابی بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی الکوفی

المتوفی ۲۳۵ھ

مترجم

مولانا محمد اویس سرور مدظلہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اِقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور

فون: 042-37224228-37355743

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: مصنف ابن ابی شیبہ (جلد نمبر ۱۱)

مترجم: مولانا محمد اویس سرور

ناشر: مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: خضر جاوید پرنٹرز لاہور

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرما دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

تنبیہ

ہمارے ادارے کا نام بغیر ہماری تحریری اجازت بطور ملنے کا پتہ، ڈسٹری بیوٹر، ناشر یا تقسیم کنندگان وغیرہ میں نہ لکھا جائے۔ بصورت دیگر اس کی تمام تر ذمہ داری کتاب طبع کروانے والے پر ہوگی۔ ادارہ ہذا اس کا جواب دہ نہ ہوگا اور ایسا کرنے والے کے خلاف ادارہ قانونی کارروائی کا حق رکھتا ہے۔

اجمالی فہرست

جلد نمبر ۷

حدیث نمبر ۲۳۸۸۰ کِتَابُ الطِّبّ

تا

حدیث نمبر ۲۷۲۶۰ کِتَابُ الأدَبِ باب: مَنْ رَخَّصَ فِي الْعِرَافَةِ

جلد نمبر ۸

حدیث نمبر ۲۷۲۶۱ کِتَابُ الدِّيَاتِ

تا

حدیث نمبر ۳۰۹۴۴ کِتَابُ الْفَضَائِلِ وَالْقُرآنِ باب: فِي نَقطِ الْمَصَاحِفِ

جلد نمبر ۹

حدیث نمبر ۳۰۹۴۵ کِتَابُ الْإِيمَانِ وَالرُّؤْيَا

تا

حدیث نمبر ۳۳۴۸۷ کتَابُ السِّيَرِ باب: مَا قَالُوا فِي الرَّجلِ يَسْتَشْهِد يغسّل أم لا ؟

جلد نمبر ۱۰

حدیث نمبر ۳۳۴۸۸ باب: مَنْ قَالَ يُغسّل الشّهيد

تا

حدیث نمبر ۳۶۸۸۲ کِتَابُ الزّهد باب: مَا قَالُوا فِي الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ

جلد نمبر ۱۱

حدیث نمبر ۳۶۸۸۳ کِتَابُ الأَوَائِلِ تا حدیث نمبر ۳۹۰۹۸ کِتَابُ الْجُمَلِ

فہرست مضامین

کِتَابُ الأَوَائِلِ

اس ضمیمہ میں کتاب الاوائل پر حضرت مسلمہ بن قاسم کے کچھ اضافے منقول ہیں

كِتَابُ الرَّدِّ عَلَى أَبِي حَنِيفَة

كِتَابُ الْمَغَازِی

کِتَابُ الْمَغَازِی

کِتَابُ الْجَمَلِ

كِتَابُ الأَوَائِلِ

(۱) بَابُ أَوَّلِ مَا فُعِلَ وَمَنْ فَعَلَهُ

سب سے پہلے کون سا عمل کس نے کیا؟

قَرَأْتُ عَلَى مَسْلَمَةَ بْنِ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ ، الْمَعْرُوفِ بِابْنِ الْوَرَّاقِ الْمَالِكِيّ بِبَغْدَادَ ، فِي رَبِيعِ الأَوَّلِ ، مِنْ سَنَةِ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ وَثَلاَثِ مِئَةٍ ، قَالَ : قُرِءَ عَلَى أَبِي أَحْمَد مُحَمَّد بْن عُبدوس بْن كَامِلِ السَّرَّاج ، وَأَنَا أَسْمَعُ مِنْهُ ، سَنَةَ تِسْعِينَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ الْكُوفِيُّ ، قَالَ :

(۳۶۸۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَنْ قَضَى بِالْكُوفَةِ هَاهُنَا سلمان بْنُ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِي ، جَلَسَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا لاَ يَأْتِيه خَصْمٌ.

(۳۶۸۸۳) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ کوفہ میں سب سے پہلے قضاء کا عہدہ سنبھالنے والے سلمان بن ربیعہ باہلی ہیں۔ وہ چالیس دن تک یوں ہی بیٹھے رہے کہ ان کے پاس کوئی مقدمہ ہی نہ آیا۔

(۳۶۸۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَخْرَجَ الْمِنْبَرَ فِي الْعِيدَيْنِ بِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ ، وَأَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ فِي الْعِيدَيْنِ زِيَادٌ.

(۳۶۸۸۴) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عیدین کے لئے منبر بشر بن مروان نے نکالا اور سب سے پہلے عیدین کے لئے اذان زیاد نے دلوائی۔

(۳۶۸۸۵) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ جَالِسًا مُعَاوِيَةُ حِينَ كَبِرَ وَكَثُرَ شَحْمُهُ

وَعَظُمَ بَطْنُهُ.

(۳۶۸۸۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ لیکن یہ اس وقت ہوا جب وہ بوڑھے ہو گئے تھے، جسم فربہ اور پیٹ بڑھ گیا تھا۔

(۳۶۸۸۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا سُلِّمَ عَلَى أَمِيرٍ بِالْكُوفَةِ بِالإِمْرَةِ ، قَالَ : خَرَجَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مِنَ الْقَصْرِ فَعَرَضَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالإِمْرَةِ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ مَا أَنَا إِلاَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَتُرِكَتْ زَمَانًا ، ثُمَّ أَقَرَّهَا بَعْدُ.

(۳۶۸۸۶) حضرت تمیم بن حذلم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے کوفہ کے امیر کو امارت کا سلام کیا گیا۔ ہوا یوں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ محل سے باہر آئے تو قبیلہ کندہ کے ایک آدمی نے انہیں امارت کا سلام کیا۔ انہوں نے اس پر ناگواری کا اظہار کیا اور فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ میں تو تم ہی میں سے ایک آدمی ہوں۔ پھر اس طرح کا سلام چھوڑ دیا گیا لیکن بعد کے ادوار میں پھر جاری ہو گیا۔

(۳۶۸۸۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ عَلَى الْمَنَابِرِ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۳۶۸۸۷) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے منبر پر خطبہ دینے والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں۔

(۳۶۸۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّ إِبْرَاهِيمَ أَوَّلُ النَّاسِ أَضَافَ الضَّيْفَ ، وَأَوَّلُ النَّاسِ اخْتُتِنَ ، وَأَوَّلُ النَّاسِ قَلَّمَ أَظْفَارَهُ وَجَزَّ شَارِبَهُ وَاسْتَحَدَّ.

(۳۶۸۸۸) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سب سے پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مہمانوں کی ضیافت کی، سب سے پہلے ان کے ختنے ہوئے، سب سے پہلے انہوں نے ناخن کاٹے، سب سے پہلے انہوں نے مونچھیں تراشیں اور سب سے پہلے انہوں نے زیرِ ناف بال صاف کئے۔

(۳۶۸۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ إِبْرَاهِيمَ أَوَّلُ مَنْ رَأَى الشَّيْبَ ، فَقَالَ : يَا رَبِّ ، مَا هَذَا ، قَالَ : الْوَقَارُ ، قَالَ : اللَّهُمَّ زِدْنِي وَقَارًا.

(۳۶۸۸۹) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ بالوں کی سفیدی سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھی۔ جب ان کے بال سفید ہوئے تو انہوں نے عرض کیا اے میرے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ وقار ہے۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ! میرے وقار میں اضافہ فرما۔

(۳۶۸۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خِنْدِفَ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ غَيَّرَ عَهْدَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ وَسَيَّبَ السَّوَائِبَ. (ابو يعلى ۶۰۹۵۔ ابن حبان ۷۴۹۰)

(۳۶۸۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جہنم میرے سامنے لائی گئی، میں نے اس میں عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف کو دیکھا۔ اسے جہنم میں گھسیٹا جا رہا تھا۔ وہ پہلا آدمی تھا جس نے ابراہیم علیہ السلام کی شریعت میں تحریف کی اور بت رکھے۔

(۳۶۸۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنْ حُمَیْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ التَّسْلِیمَ بِمَکَّۃَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَی.

(۳۶۸۹۱) حضرت حسن بن مسلم فرماتے ہیں کہ مکہ میں سب سے پہلے سلام عبدالرحمن بن ابزی نے کیا۔

(۳۶۸۹۲) حَدَّثَنَا جَرِیرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاہِیمَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ نَقَصَ التَّکْبِیرَ زِیَادٌ.

(۳۶۸۹۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ تکبیر میں سب سے پہلے کمی کرنے والا زیاد ہے۔

(۳۶۸۹۳) حَدَّثَنَا قَبِیصَۃُ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ ، عَنْ أَبِیہِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَۃَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا رَأَیْت اخْتِلاَفَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ حِینَ أَہَلَّ عُثْمَان بِحَجَّۃٍ ، وَأَہَلَّ عَلِیٌّ بِحَجَّۃٍ وَعُمْرَۃٍ.

(۳۶۸۹۳) حضرت خالد بن عرفطہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سب سے پہلے اختلاف تب دیکھا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کے لئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حج اور عمرہ کے لئے احرام باندھا۔

(۳۶۸۹۴) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَۃَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ ، قَالَ ، أَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ العودین ، وَخَطَبَ جَالِسًا وَأُذِّنَ قُدَّامَہُ فِی الْعِیدِ زِیَادٌ.

(۳۶۸۹۴) حضرت عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے خطبہ کے لئے دو لاٹھیاں پکڑیں، سب سے پہلے جس نے بیٹھ کر خطبہ دیا اور سب سے پہلے جس کے سامنے عید میں اذان دی گئی وہ زیاد تھا۔

(۳۶۸۹۵) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَخَذَ مِنَ السُّوقِ أَجْرًا زِیَادٌ.

(۳۶۸۹۵) حضرت مجالد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بازاروں سے ٹیکس زیاد نے لیا۔

(۳۶۸۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ ، قَالَ : کُنْتُ قَائِدَ أَبِی حِینَ ذَہَبَ بَصَرُہُ ، فَکُنْت إذَا خَرَجْت مَعَہُ إلَی الْجُمُعَۃِ فَسَمِعَ التَّأْذِینَ اسْتَغْفَرَ لأَبِی أُمَامَۃَ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَۃَ وَدَعَا لَہُ ، فَقُلْتُ لَہُ :یَا أَبَتِ ، مَا شَأْنُک إذَا سَمِعْت التَّأْذِینَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اسْتَغْفَرْتَ لأَبِی أُمَامَۃَ وَدَعَوْت لَہُ وَصَلَّیْت عَلَیْہِ ، قَالَ :أَیْ بُنَیَّ ، إنَّہُ کَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَّعَ بِنَا قَبْلَ قُدُومِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی نَقِیعِ الْخَضِمَاتِ فِی ہَزْمِ بَنِی بَیَاضَۃَ ، قَالَ :وَکَمْ کُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ :کُنَّا أَرْبَعِینَ رَجُلاً.

(ابو داؤد ۱۰۶۲۔ ابن ماجہ ۱۰۸۲)

(۳۶۸۹۶) حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ جب میرے والد کی بینائی زائل ہوگئی تو میں انہیں لے کر جمعہ کی

نماز کے لئے جایا کرتا تھا۔ جب وہ جمعہ کی اذان سنتے تو ابوامامہ اسعد بن زرارہ کے لئے استغفار کرتے اور دعا کرتے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اے ابا جان! جمعہ کے دن آپ ابو امامہ کے لئے دعا اور استغفار کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا بیٹا! حضور ﷺ کے (مدینہ منورہ کی طرف) تشریف لانے سے پہلے سب سے پہلے انہوں نے ہی ہمیں جمعہ کی نماز بنو بیاضہ کے چشمے اور چراگاہ کے پاس پڑھائی تھی۔ میں نے پوچھا کہ اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس وقت ہم چالیس آدمی تھے۔

(۳۶۸۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی عَدِیٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا سُمِعَتْ فِی الْجِنَازَةِ اسْتَغْفِرُوا لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ فِی جِنَازَةِ سَعِیدِ بْنِ أَوْسٍ.

(۳۶۸۹۷) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے سعید بن اوس کے جنازہ میں یہ آواز سنی گئی ''استغفروا لہ، غفر اللہ لکم'' تم ان کے لئے استغفار کرو اللہ تمہیں معاف فرمائے گا۔

(۳۶۸۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِی الْعُمَیْسِ ، عَنِ الْمُغِیرَةِ بْنِ حَكِیمٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الصَّدَاقَ أَرْبَعَ مِئَةِ دِینَارٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ.

(۳۶۸۹۸) حضرت مغیرہ بن حکم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عورتوں کا مہر چار سو دینار حضرت عمر بن عبد العزیز ؒ نے طے فرمایا۔

(۳۶۸۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ أُمَّ أَیْمَنَ أَمَرَتْ بِالنَّعْشِ لِلنِّسَاءِ.

(۳۶۸۹۹) حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ عورتوں کی میت کو چارپائی پر رکھنے کا حکم سب سے پہلے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دیا۔

(۳۶۹۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِی سُفْیَانُ ، عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَدِمَتْ أُمُّ أَیْمَنَ مِنَ الْحَبَشَةِ وَهِیَ أَمَرَتْ بِالنَّعْشِ لِلنِّسَاءِ.

(۳۶۹۰۰) حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا حبشہ سے آئی تھیں، انہوں نے عورتوں کی میت کو چارپائی پر رکھنے کا حکم دیا۔

(۳۶۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ السُّدِّیِّ ، عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُولُ : رَحْمَةُ اللهِ عَلَى أَبِی بَكْرٍ ، كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ بَیْنَ اللَّوْحَیْنِ.

(۳۶۹۰۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اپنی رحمت فرمائیں، وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے قرآن مجید کو دو تختیوں میں جمع کیا۔

(۳۶۹۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ ، عَنْ سُفْیَانَ ، عَنِ السُّدِّیِّ ، عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُولُ : رَحْمَةُ اللهِ

عَلَى أَبِي بَكْرٍ ، هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ ما بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ.

(۳۶۹۰۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اپنی رحمت فرمائیں، وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے قرآن مجید کو دو تختیوں میں جمع کیا۔

(۳٦٩٠٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلاَةِ مَرْوَانُ.

(۳۶۹۰۳) حضرت طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ عید کے دن نماز سے پہلے سب سے پہلے خطبہ دینے والا مروان ہے۔

(۳٦٩٠٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ ، وأَوَّلُ مَنْ أَعْلَنَ التَّسْلِيمَ فِي الصَّلاَةِ ، عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۶۹۰۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ نماز کے سلام کو سب سے پہلے اونچی آواز سے کہنے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳٦٩٠٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الأَذَانَ فِي الْعِيدَيْنِ مُعَاوِيَةُ.

(۳۶۹۰۵) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ عیدین میں سے پہلے دو اذانیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دلوائیں۔

(۳٦٩٠٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عن عَاصِمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الأَذَانَ فِي الْعِيدَيْنِ ابْنُ الزُّبَيْرِ.

(۳۶۹۰۶) حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں کہ عیدین میں سب سے پہلے دو اذانیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے دلوائیں۔

(۳٦٩٠٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ عَاصِمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ صَلَّى الضُّحَى :ذُو الزَّوَائِدِ رَجُلٌ كَانَ يَجِيءُ إِلَى السُّوقِ فِي الْحَوَائِجِ فَيُصَلِّي.

(۳۶۹۰۷) حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے چاشت کی نماز پڑھنے والے شخص کا نام ذوالزوائد ہے۔ وہ ایک آدمی تھا جو ضروریات کے لئے بازار جایا کرتا تھا اور وہاں چاشت کی نماز پڑھتا تھا۔

(۳٦٩٠٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، أَشَارَ بِهِ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ.

(۳۶۹۰۸) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ مال غنیمت میں گھڑ سوار کے لئے سب سے پہلے دو حصے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائے۔ انہیں اس کا مشورہ بنو تمیم کے ایک آدمی نے دیا تھا۔

(۳٦٩٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي الصَّلاَةِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ.

(۳۶۹۰۹) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نماز میں معوذتین کو اونچی آواز سے سب سے پہلے عبید اللہ بن زیاد نے پڑھا۔

(٣٦٩١٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلاَةُ.

(۳۶۹۱۰) حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لائیں اور نماز کی فرضیت سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا۔

(٣٦٩١١) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، قَالَ : كَانَ مِنْ خُلُقِ الأَوَّلِينَ النَّظَرُ فِي الْمُصْحَفِ.

(۳۶۹۱۱) حضرت یونس فرماتے ہیں کہ پہلے لوگوں کی عادات میں سے قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا تھا۔

(٣٦٩١٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبُو عُمَيْرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ مِنْ نِسَاءِ الْعَرَبِ جَرَّ الذُّيُولِ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : لَمَّا فَرَّتْ مِنْ سَارَةَ أَرْخَتْ ذَيْلَهَا لِتَعْفِيَ أَثَرَهَا ، وَأَوَّلُ مَنْ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ.

(۳۶۹۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عرب کی عورتوں میں سب سے پہلے دامن کو اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے گھسیٹ کر چلنے کا رواج ڈالا۔ جب وہ سارہ کے یہاں سے روانہ ہوئیں تو انہوں نے اپنے دامن کو اپنے پیچھے لٹکتا ہوا چھوڑ دیا تا کہ ان کے نشانات قدم مٹ جائیں۔ اور صفا و مروہ کے درمیان سب سے پہلے طواف بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے کیا۔

(٣٦٩١٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ الإِسْلاَمَ سَبْعَةٌ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ وَبِلاَلٌ وَخَبَّابٌ وَصُهَيْبٌ وَعَمَّارٌ وَسُمَيَّةُ أُمُّ عَمَّارٍ.

(۳۶۹۱۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ان لوگوں نے اسلام کا اظہار کیا: حضرت ابو بکر، حضرت بلال، حضرت خباب، حضرت صہیب، حضرت عمار، حضرت سمیہ ام عمار رضی اللہ عنہم

(٣٦٩١٤) حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَبُو أُسَامَةَ ، عن إسماعيل قَالَ : حدَّثَنِي عَامِرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى ، قَالَ : صَلَّيْت مَعَ عُمَرَ عَلَى زَيْنَبَ ، وَكَانَتْ أَوَّلَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۶۹۱۴) حضرت عبد الرحمن بن ابزی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت زینب کی نماز جنازہ ادا کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انتقال کرنے والی پہلی عورت حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں۔

(٣٦٩١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَوْلَى الأَنْصَارِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، فَذَكَرْتُهُ لإِبْرَاهِيمَ فَأَنْكَرَهُ ، وَقَالَ : أَبُو بَكْرٍ.

(۳۶۹۱۵) حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام حضرت علی ؓ نے قبول کیا۔ ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کے اس قول کا تذکرہ حضرت ابراہیم سے کیا تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر ؓ نے اسلام قبول کیا۔

(۳۶۹۱۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جُعِلَ لِرَجُلٍ أَوَاقِيَ عَلَى أَنْ يَقْتُلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْلَعَهُ اللَّهُ عَلَى ذَلِكَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صُلِبَ فِي الإِسْلاَمِ. (ابوداؤد ۲۹۸)

(۳۶۹۱۶) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو ایک مرتبہ اس بات پر بہت سامال دیا گیا کہ وہ نعوذ باللہ حضور ﷺ کو شہید کردے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اس بات پر مطلع فرمادیا تو اس کو سولی پر چڑھانے کا حکم دیا۔ اسلام میں سب سے پہلے اس شخص کو سولی چڑھایا گیا۔

(۳۶۹۱۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ يَقُولُ : أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لاَ يَبُلْ أَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِهِ.

(۳۶۹۱۷) حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''تم میں سے کوئی قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے'' سب سے پہلے میں نے ہی اس بات کو لوگوں سے بیان کیا۔

(۳۶۹۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَلَّفَ من الْقَبَائِلِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُهَيْنَةُ.

(۳۶۹۱۸) حضرت زکریا فرماتے ہیں کہ قبائل میں سب سے پہلے جس قبیلے نے ہزار کی تعداد میں حضور ﷺ کی حمایت کا اعلان کیا وہ قبیلہ جہینہ ہے۔

(۳۶۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ أَبُو سِنَانٍ الأَسَدِيُّ.

(۳۶۹۱۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے دست مبارک پر بیعت رضوان سب سے پہلے ابوسنان اسدی نے کی۔

(۳۶۹۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ شَهِيدٍ اسْتُشْهِدَ فِي الإِسْلاَمِ أُمُّ عَمَّارٍ ، طعنها أَبُو جَهْلٍ بِحَرْبَةٍ فِي قُبُلِهَا.

(۳۶۹۲۰) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اسلام کی پہلی شہید حضرت عمار ؓ کی والدہ حضرت سمیہ ؓ ہیں۔ ابوجہل نے ان کی شرمگاہ پر نیزہ مار کر انہیں شہید کیا تھا۔

(۳۶۹۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ : قَالَ أَوَّلُ مَنِ اسْتُشْهِدَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

يَوْمَ بَدْرٍ مِهْجَعٌ مَوْلَى عُمَرَ.

(۳۶۹۲۱) حضرت قاسم بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں مسلمانوں کے پہلے شہید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ حضرت مہجع رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۶۹۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ جَدَّةً مَعَ ابْنِهَا السُّدُسَ ، وَكَانَتْ أَوَّلَ جَدَّةٍ وَرِثَتْ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۶۹۲۲) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دادی کو اس کے بیٹے کے ساتھ سدس عطا فرمایا۔ یہ اسلام میں وارث بننے والی پہلی دادی تھی۔

(۳۶۹۲۳) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ :بِدْعَةٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ قَضَى بِهَا مُعَاوِيَةُ.

(۳۶۹۲۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ گواہ کے ساتھ قسم لینا ایک نئی چیز تھی جس کا سب سے پہلے حکم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیا۔

(۳۶۹۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ تَرَكَ إِحْدَى إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ ابْنُ الأَصَمِّ.

(۳۶۹۲۴) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ ابن الاصم نے سے پہلے اذان میں کانوں میں ایک انگلی کے رکھنے کو ترک کیا۔

(۳۶۹۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :رَفْعُ الأَيْدِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُحْدَثٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ رَفْعَ الأَيْدِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَرْوَانُ.

(۳۶۹۲۵) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن ہاتھ اٹھانا نئی چیز ہے۔ سب سے پہلے جمعہ کے دن ہاتھ اٹھانے والا مروان ہے۔

(۳۶۹۲٦) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ:أَوَّلُ مَنْ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الْجُمُعَةِ عُبَيْدُاللهِ بْنُ مَعْمَرٍ.

(۳۶۹۲۶) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ جمعہ کی نماز میں سب سے پہلے ہاتھ اٹھانے والے عبید اللہ بن معمر ہیں۔

(۳۶۹۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَصْلُوبٍ صُلِبَ فِي الإِسْلاَمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ جَعَلَتْ لَهُ قُرَيْشٌ أَوَاقِيَ عَلَى أَنْ يَقْتُلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَهُ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ.

(۳۶۹۲۷) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے بنولیث کے ایک آدمی کو سولی پر چڑھایا گیا۔ قریش نے اسے بہت سا مال اس لئے دیا تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کردے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دے دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو سولی دینے کا حکم دیا۔

(۳۶۹۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ جَدَّةٍ أُطْعِمَتْ فِي الإِسْلاَمِ السُّدُسَ جَدَّةٌ

أُطْعِمَتْهُ وَابْنُهَا حَيٌّ.

(۳۶۹۲۸) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے جس دادی کو سدس دیا گیا وہ ایک عورت تھیں جنہیں ان کے بیٹے کی زندگی میں سدس حصہ ملا۔

(۳۶۹۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ غُلاَمٍ لِسَلْمَانَ وَيُقَالُ لَهُ سُوَيْد وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا ، قَالَ : لَمَّا افْتَتَحَ النَّاسُ الْمَدَائِنَ وَخَرَجُوا فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ أَصَبْتُ سَلَّةً ، فَقَالَ : سَلْمَانُ : هَلْ عِنْدَكَ طَعَامٌ ، فَقُلْتُ : سَلَّةٌ أَصَبْتُهَا ، فَقَالَ : هَاتِهَا ، فَإِنْ كَانَ مَالاً رَفَعْنَاهُ إِلَى هَؤُلاَءِ ، وَإِنْ كَانَ طَعَامًا أَكَلْنَاهُ ، قَالَ : فَفَتَحْنَاهَا فَإِذَا أَرْغِفَةٌ حُوَّارَى وَجُبْنَةٌ وَسِكِّينٌ ، فَكَانَ أَوَّلُ مَا رَأَتِ الْعَرَبُ الْحُوَّارَى.

(۳۶۹۲۹) حضرت ابو عالیہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ایک غلام سے نقل کیا ہے کہ جب مسلمانوں نے مدائن کو فتح کرلیا اور دشمن کی تلاش میں نکلے تو مجھے ایک ٹوکری ملی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کھانا ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے ایک ٹوکری ملی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ میرے پاس لاؤ اگر تو اس میں مال ہے تو ہم مالِ غنیمت میں جمع کرادیں گے اور اگر اس میں کھانا ہے تو ہم کھالیں گے۔ ہم نے اس ٹوکری کو کھولا تو اس میں سفید آٹے کی روٹیاں، مکھن اور چھری تھی۔ عربوں نے پہلی مرتبہ وہاں سفید روٹیاں دیکھی تھیں۔

(۳۶۹۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : كَانُوا يَتَرَاهَنُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ الزُّهْرِيُّ : وَأَوَّلُ مَنْ أَعْطَى فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۶۹۳۰) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک دوسرے کے پاس رہن رکھوایا کرتے تھے۔ حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اس میں سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ادائیگی فرمائی۔

(۳۶۹۳۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ : مَنْ أَوَّلُ مَنْ وَرَّثَ الْعَرَبُ مِنَ الْمَوَالِي ، قَالَ : عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۶۹۳۱) حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے سوال کیا کہ عربوں میں سب سے پہلے کس نے موالی کو وارث قرار دیا۔ حضرت زہری نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے۔

(۳۶۹۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ طَافَ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فِي خِرْقَةٍ ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۶۹۳۲) حضرت ابو اسحاق ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے بعد ان کو ایک کپڑے میں لے کر طواف کرایا۔ وہ (ہجرت کے بعد) اسلام میں پیدا ہونے والے پہلے بچے تھے۔

(۳۶۹۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُتْبَةَ ، يَعْنِي الْمَسْعُودِيَّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ،

قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَنْ أَفْشَى الْقُرْآنَ بمكة مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ مَسْعُودٍ ، وَأَوَّلُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا صَلَّى فِيهِ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ ، وَأَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ بِلاَلٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ سَعْدُ بْنُ مَالِكَ ، وَأَوَّلُ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِهْجَعٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ عَدَا بِهِ فَرَسُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ الْمِقْدَادُ ، وَأَوَّلُ حَيٍّ أَدَّوْا الصَّدَقَةَ مِنْ قِبَلِ أَنْفُسِهِمْ بَنُو عُذْرَةَ ، وَأَوَّلُ حَيٍّ أَلْفَوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُهَيْنَةُ.

(۳۶۹۳۳) حضرت قاسم بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے سب سے پہلے قرآن کی تعلیم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حاصل کی۔ سب سے پہلے مسجد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے بنائی۔ سب سے پہلے اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دی۔ اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تیر چلانے والے حضرت سعد بن مالک۔ (مردوں میں) سب سے پہلے شہید حضرت مجع ہیں۔ اللہ کے راستے میں سب سے پہلے گھوڑا دوڑانے والے حضرت مقداد ہیں۔ سب سے پہلے زکوۃ ادا کرنے والا قبیلہ بنوعذرہ ہے۔ سب سے پہلے ایک مضبوط جمعیت کے ساتھ حضور ﷺ کے ساتھ آ ملنے والا قبیلہ جہینہ ہے۔

(٣٦٩٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا عَامِرٌ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرِ أَبُو سِنَانِ بْنُ وَهْبِ الأَسَدِيُّ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلاَمَ تُبَايِعُ ، قَالَ عَلَى مَا فِي نَفْسِكَ ، فَبَايَعَهُ ، ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ فَبَايَعُوهُ.

(۳۶۹۳۴) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ بیعت رضوان کے موقع پر سب سے پہلے درخت کے نیچے حضور ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے حضرت ابوسنان وہب الاسدی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ تم کس چیز پر بیعت کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ اس چیز پر جو آپ کے دل میں ہے۔ لہٰذا انہوں نے بیعت کی اور پھر بعد میں دوسرے لوگ بھی حضور ﷺ کے دست اقدس پر بیعت ہو گئے۔

(٣٦٩٣٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَشَارَ بِصَنْعَةِ النَّعْشِ أَنْ يُرْفَعَ أَسْمَاءُ ابْنَةُ عُمَيْسٍ حِينَ جَائَتْ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ ، رَأَتْهُمْ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ بِأَرْضِهِمْ.

(۳۶۹۳۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ عورتوں کی نعش کو چارپائی پر رکھا جائے۔ یہ حکم انہوں نے اس وقت دیا جب وہ ارضِ حبشہ سے واپس تشریف لائیں وہاں لوگ یونہی کیا کرتے تھے۔

(٣٦٩٣٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذَقِ ، فَقَالَ :سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذِقَ ، أَنَا أَوَّلُ الْعَرَبِ سَأَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ ذَلِكَ.

(۳۶۹۳۶) حضرت ابوجویریہ جرمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے باذق (انگور کا ایسا شیرہ جسے ہلکا سا پکایا جائے اور وہ سخت ہو جائے) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ محمد باذق کے بارے میں آگے نکل گئے۔ میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے حضرت ابن عباس سے اس کے بارے میں سوال کیا۔

(۳۶۹۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ ، قَالَ : أَوَّلُ جَدٍّ وَرِثَ فِي الإِسْلاَمِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَحْتَازَ الْمَالَ كُلَّهُ ، فَقُلْتُ : يا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّهُمْ شَجَرَةٌ دُونَك ، يَعْنِي بَنِي بَنِيهِ.

(۳۶۹۳۷) حضرت عبدالرحمن بن غنم فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے دادا کی حیثیت سے وارث بننے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ وہ سارا مال حاصل کرنا چاہتے تھے میں نے ان سے عرض کیا کہ وہ یعنی ان کے پوتے آپ ہی کی اولاد جیسے ہیں۔

(۳۶۹۳۸) حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَمَّا وَلِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْخِلاَفَةَ فَرَضَ الْفَرَائِضَ وَدَوَّنَ الدَّوَاوِينَ وَعَرَّفَ الْعُرَفَاءَ.

(۳۶۹۳۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے میراث میں لوگوں کو حصے دلوانے کا اہتمام کرایا۔ دواوین مقرر کیے اور لوگوں کے نام لکھوائے۔

(۳۶۹۳۹) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : أَتَى عُمَرَ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ يُقَالُ لَهُ نَافِعُ بْنُ الْحَارِثِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنِ افْتَلَى الْفِلاَءَ بِالْبَصْرَةِ.

(۳۶۹۳۹) حضرت محمد بن عبید اللہ ثقفی فرماتے ہیں کہ ثقیف کے ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جن کا نام نافع بن حارث تھا۔ وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے بصرہ میں بے آباد زمین کو آباد کیا۔

(۳۶۹۴۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْت الْبَرَاءَ يَقُولُ : أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَجَعَلاَ يُقْرِآنِ الناس الْقُرْآنَ ، قَالَ : ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ وَبِلاَلٌ وَسَعْدٌ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ راكبا ، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْت أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِهِ. (بخاری ۳۹۲۴۔ احمد ۲۸۴)

(۳۶۹۴۰) حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے جو سب سے پہلے ہمارے پاس (مدینہ منورہ) آئے وہ حضرت مصعب بن عمیر اور حضرت ابن ام مکتوم ہیں۔ ان دونوں نے لوگوں کو قرآن پڑھانا شروع کیا۔ پھر حضرت عمار، حضرت بلال، حضرت سعد آئے۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس سواروں کے ساتھ آئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ میں نے مدینہ والوں کو کسی بات پر اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر دیکھا۔

(۳۶۹۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمْ يُقْطِعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ أَبُو بَكْرٍ ، وَلاَ عُمَرُ ، وَلاَ عَلِي ، وَأَوَّلُ مَنْ أَقْطَعَ الْقَطَائِعَ عُثْمَان ، وَبِيعَتِ الأَرَضُونَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ.

(۳۶۹۴۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو زمین کے ٹکڑے دیئے، نہ حضرت ابوبکر نے نہ حضرت عمر نے اور نہ حضرت علی رضی اللہ عنہم نے۔ سب سے پہلے زمین کے ٹکڑے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیئے۔

(٣٦٩٤٢) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فِی الْجُمُعَةِ مُعَاوِیَةُ.

(۳۶۹۴۲) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ جمعہ کے خطبہ میں سب سے پہلے منبر پر بیٹھنے والے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٦٩٤٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ ، عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِیِّ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۶۹۴۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز ادا کی۔

(٣٦٩٤٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إدْرِیسَ ، عَنْ أَبِی مَالِكٍ الأَشْجَعِیِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِی الْجَعْدِ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ الْحَنَفِیَّةِ : أَبُو بَکْرٍ کَانَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إسْلاَمًا ، قَالَ : لاَ.

(۳۶۹۴۴) حضرت سالم بن ابی جعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن حنفیہ سے پوچھا کہ کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے قوم میں اسلام قبول کیا؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(٣٦٩٤٥) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِی بُکَیْرٍ ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ إسْلاَمَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَکْرٍ وَعَمَّارٌ وَأُمُّهُ سُمَیَّةُ وَصُهَیْبٌ وَبِلاَلٌ وَالْمِقْدَادُ.

(۳۶۹۴۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے یہ حضرات ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمار، ان کی والدہ حضرت سمیہ، حضرت صہیب، حضرت بلال اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم

(٣٦٩٤٦) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ زَکَرِیَّا ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : اسْتَقْضَی شُرَیْحًا عُمَرُ عَلَی الْکُوفَةِ فِی قَضِیَّةٍ وَاسْتَقْضَی کَعْبَ بْنَ سُورٍ عَلَی الْبَصْرَةِ فِی قَضِیَّةٍ.

(۳۶۹۴۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شریح کو کوفہ کا اور کعب بن سور کو بصرہ کا قاضی بنایا۔

(٣٦٩٤٧) حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ زَکَرِیَّا ، عَنِ الشَّعْبِیِّ ، قَالَ : إنَّ أَوَّلَ حَیٍّ أَلَّفُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جُهَیْنَةُ.

(۳۶۹۴۷) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ بڑی تعداد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے پہلے ملنے والا قبیلہ جہینہ ہے۔

(٣٦٩٤٨) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ بْنُ مُوسَی حَدَّثَنَا شَیْبَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی لَیْلَی ، قَالَ : کُنْتُ جَالِسًا قَرِیبًا مِنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَخَطَبَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ قَیْسٍ فَجَلَسَ ، فَقَالَ : أَلاَ تَنْظُرُونَ وَاللهِ مَا رَأَیْت إمَامَ قَوْمٍ مُسْلِمِینَ یَخْطُبُ جَالِسًا.

(۳۶۹۴۸) حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھا تھا۔ ضحاک بن قیس نے بیٹھ کر خطبہ دیا تو حضرت کعب بن عجرہ نے فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے؟ خدا کی قسم! میں نے کبھی مسلمانوں کے امام کو بیٹھ کر خطبہ دیتے نہیں دیکھا۔

(۳۶۹٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَرْعَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ لَهُ رَجُلٌ :أَخْبِرْنِي ، عَنِ الْبَيْتِ أَهُوَ أَوَّلُ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ ، قَالَ :لاَ ، لَكِنَّهُ أَوَّلُ بَيْتٍ وُضِعَتْ فِيهِ الْبَرَكَةُ مَقَامُ إبْرَاهِيمَ مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا.

(۳۶۹۴۹) حضرت خالد روایت کرتے ہیں عرعرہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے اس گھر کے بارے میں بتائیے جو لوگوں کے لئے سب سے پہلے بنایا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس گھر کے بارے میں بتاتا ہوں جس میں سب سے پہلے برکت رکھی گئی۔ وہ مقام ابراہیم ہے جو اس میں داخل ہو گیا امن پا گیا۔

(۳۶۹٥۰) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ الْعُشُورَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۶۹۵۰) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ عشر سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائے۔

(۳۶۹٥۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ رَأَيْته يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِي وَالْحَجَرِ الأَسْوَدِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ.

(۳۶۹۵۱) حضرت ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ میں نے سب سے پہلے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان عروہ بن زبیر کو چلتے ہوئے دیکھا۔

(۳۶۹٥۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ :قِيلَ لِلْحَسَنِ :مَنْ أَوَّلُ مَنْ أَعْتَقَ أُمَّهَاتِ الأَوْلاَدِ ، قَالَ عُمَرُ ، قُلْتُ: فَهَلْ يُرِقُّهُنَّ إنْ زَنَيْنَ ، قَالَ :لاَهَا اللَّهَ إذًا.

(۳۶۹۵۲) حضرت عوف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ سب سے پہلے ان باندیوں کو کس نے آزاد کرنے کا حکم دیا جن سے اولاد ہوئی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔ میں نے سوال کیا کہ اگر وہ زنا کریں تو کیا وہ باندیاں رہیں گی؟ انہوں نے فرمایا کہ اس سے اللہ کی پناہ۔

(۳۶۹٥۳) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ قَوْمًا فِيهِمْ حَادٍ يَحْدُو ، فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ حَادِيهِمْ ، فَقَالَ :مَنِ الْقَوْمُ ، قَالُوا :مِنْ مُضَرَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَأَنَا مِنْ مُضَرَ ، فَقَالَ :مَا شَأْنُ حَادِيكُمْ لاَ يَحْدُو فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّا أَوَّلُ الْعَرَبِ حُدَاءً ، قَالَ :وَمَا ذَاكَ ، قَالُوا :إنَّ رَجُلاً مِنَّا وَسَمَّوْهُ غَزَبَ فِي إبِلٍ لَهُ فِي أَيَّامِ الرَّبِيعِ ، فَبَعَثَ غُلاَمًا لَهُ مَعَ الإِبِلِ ، فَأَبْطَأَ الْغُلاَمُ ، ثُمَّ جَاءَ فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ بِعَصًا عَلَى يَدِهِ ، فَانْطَلَقَ الْغُلاَمُ وَهُوَ يَقُولُ :وَايَدَاهُ وَايَدَاهُ ، قَالَ :فَتَحَرَّكَتِ الإِبِلُ وَنَشِطَتْ ، فَقَالَ لَهُ :أَمْسِكْ أَمْسِكْ ، قَالَ :فَافْتَتَحَ النَّاسُ الْحُدَاءَ.

(۳۶۹۵۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ملاقات ایک ایسی قوم سے ہوئی جن میں ایک حدی خواں حدی پڑھ رہا تھا لیکن جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو وہ خاموش ہوگیا۔ حضور ﷺ نے سوال کیا کہ یہ کون سی قوم ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہ قبیلہ مضر سے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی مضر سے ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارا حدی خواں خاموش کیوں ہوگیا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم عربوں میں سب سے پہلے حدی پڑھنے والے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہماری قوم کا ایک آدمی بہار کے موسم میں اپنے اونٹوں سے دور تھا۔ اس نے اپنے غلام کو اونٹ لینے بھیجا تو غلام نے دیر کردی۔ پھر وہ آدمی خود آیا اور غلام کو عصا سے اس کے ہاتھ پر مارنا شروع کردیا۔ تو غلام ''وایداہ! وایداہ!'' (ہائے میرا ہاتھ، ہائے میرا ہاتھ) کہتے ہوئے چلنے لگا۔ اس کا یہ جملہ سن کر اونٹ تیز تیز حرکت کرنے لگے اور نشاط میں آگئے۔ اس آدمی نے کہا کہ یہ کہتے رہو، یہ کہتے رہو۔ اس کے بعد سے لوگوں میں حدی کا رواج پڑ گیا۔

(٣٦٩٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَالْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالاَ : إِنَّ أَوَّلَ مَنْ فَرَضَ الْعَطَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَفَرَضَ فِيهِ الدِّيَةَ كَامِلَةً.

(۳۶۹۵۴) حضرت شعبی اور حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سالانہ وظیفہ سب سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمایا اور اس میں پوری دیت بھی لازم کی۔

(٣٦٩٥٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : بَعَثَ الْعَلاَءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَمَانِ مِئَةِ أَلْفٍ مِنْ خَرَاجِ الْبَحْرَيْنِ ، وَكَانَ أَوَّلَ خَرَاجٍ قَدِمَ بِهِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَنُثِرَ عَلَى حَصِيرٍ فِي الْمَسْجِد ، وَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ فَصَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَالِ فَمَثُلَ عَلَيْهِ قَائِمًا فَلَمْ يُعْطِ سَاكِتًا وَلَمْ يَمْنَعْ سَائِلا ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَقُولُ : أَعْطِنِي ، فَيَقُولُ : خُذْ قَبْضَةً ، ثُمَّ يَجِيءُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ : أَعْطِنِي ، فَيَقُولُ : خُذْ قَبْضَتَيْنِ ، وَيَجِيءُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ : أَعْطِنِي ، فَيَقُولُ : خُذْ ثَلاَثَ قَبَضَاتٍ ، فَجَاءَ الْعَبَّاسُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَعْطِنِي مِنْ هَذَا الْمَالِ ، فَإِنِّي قد أَعْطَيْت فِدَايَ وَفِدَاءَ عَقِيلٍ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَلَمْ يَكُنْ لِعَقِيلٍ مَالٌ ، قَالَ : فَأَخَذَ يَبْسُطُ خَمِيصَةً كَانَتْ عَلَيْهِ ، وَجَعَلَ يَحْثِي مِنَ الْمَالِ ، فَحَثَا فِيهَا ، ثُمَّ قَامَ بِهِ فَلَمْ يُطِقْ حَمْلَهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، احْمِلْ عَلَيَّ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حَتَّى بَدَا ضَاحِكُهُ ، وَقَالَ : أَنْقِصْ مِنَ الْمَالِ وَقُمْ بِقَدْرِ مَا تُطِيقُ ، فَلَمَّا وَلَّى الْعَبَّاسُ ، قَالَ : أَمَّا إِحْدَى اللَّتَيْنِ وَعَدَنَا اللَّهُ فَقَدْ أَنْجَزَ لَنَا إِحْدَاهُمَا ، وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ الأُخْرَى ، قوله تعالى : ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِنَ الأَسْرَى إِنْ يَعْلَمَ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، فَقَدْ أَنْجَزَهَا اللَّهُ لَنَا وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ الأُخْرَى.

(۳۶۹۵۵) حضرت حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ حضرت علاء بن حضرمی نے حضور ﷺ کی طرف بحرین کے خراج میں سے آٹھ

لاکھ درہم بھیجے۔ یہ پہلا اخراج تھا جو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے حکم دیا اور اس مال کو مسجد میں ایک چٹائی بچھا کر اس پر ڈال دیا گیا۔ مؤذن نے اذان دی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ پھر آپ اس مال کے پاس آئے اور اس کے پاس کھڑے ہو گئے، آپ نے کسی خاموش کو مال نہ دیا اور کسی مانگنے والے کو محروم نہ فرمایا۔ ایک آدمی آتا اور کہتا کہ مجھے عطا کیجئے آپ اس سے فرماتے کہ ایک مٹھی لے لو۔ پھر ایک آدمی آتا اور وہ کہتا کہ مجھے عطا کیجئے آپ اس سے فرماتے کہ دو مٹھیاں لے لو۔ پھر ایک آدمی آتا اور کہتا کہ مجھے عطا کیجئے آپ اس سے فرماتے کہ تم تین مٹھیاں لے لو۔ اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے بھی اس مال میں سے عطا کیجئے۔ میں نے غزوہ بدر میں اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا تھا۔ جبکہ عقیل کے پاس مال نہیں تھا۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنے موجود چادر میں وہ مال بھرنے لگے۔ چادر بھرنے کے بعد جب وہ اٹھانے لگے تو ان سے اٹھایا نہ گیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھ پر اسے لدوا دیجئے۔ آپ ان کی طرف دیکھ کر اتنا ہنسے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ مال کم کر لو اور اتنا اٹھاؤ جتنا اٹھا سکتے ہو۔ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے جن دو چیزوں کا وعدہ فرمایا تھا ان میں سے ایک کو پورا کر دیا۔ اور ہم دوسری کا انتظار کر رہے ہیں۔ پھر قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِمَنْ فِی أَیْدِیكُمْ مِنَ الْأَسْرَی إِنْ یَعْلَمِ اللَّهُ فِی قُلُوبِكُمْ خَیْرًا﴾ اللہ تعالیٰ نے اس کو پورا کر دیا اور ہم دوسری بات کے پورا ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔

(٣٦٩٥٦) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٍ الطَّائِفِیُّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِی هِنْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ قَاسَ إِبْلِیسُ ، وَإِنَّمَا عُبِدَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِالْمَقَایِیسِ.

(٣٦٩٥٦) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قیاس کرنے والا ابلیس تھا اور سورج اور چاند کی عبادت بھی قیاس کی وجہ سے کی گئی۔

(٣٦٩٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا تَكَلَّمَ النَّاسُ فِی الْقَدَرِ جَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :كَانَ فِی قَدَرِ اللهِ ، أَنَّ شَرَارَةً طَارَتْ فَأَحْرَقَتِ الْبَیْتَ ، فَقَالَ رَجُلٌ :هَذَا مِنْ قَدَرِ اللهِ ، وَقَالَ آخَرُ : لَیْسَ مِنْ قَدَرِ اللهِ.

(٣٦٩٥٧) حضرت حسن بن محمد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے تقدیر کے بارے میں بات کرنے والا وہ شخص تھا جس نے کہا کہ ایک چنگاری اڑی اور اس نے گھر کو جلا دیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ یہ اللہ کی تقدیر تھی۔ دوسرے نے کہا کہ یہ اللہ کی تقدیر نہیں تھی۔

(٣٦٩٥٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَبُو سِنَانِ بْنِ وَهْبٍ الأَسَدِیُّ أَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أُبَایِعُك ، قَالَ :عَلاَمَ تُبَایِعُنِی ، قَالَ :أُبَایِعُك عَلَی مَا فِی نَفْسِكَ ، فَبَایَعَهُ النَّاسُ بَعْدُ.

(٣٦٩٥٨) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر سب سے پہلے حضرت ابو سنان بن وہب اسدی نے

حضور ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم کس چیز پر بیعت ہونا چاہتے ہو۔ عرض کیا جو چیز آپ کے دل میں ہے میں اس پر بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ آپ نے انہیں بیعت فرمایا اور پھر دوسرے لوگ بعد میں بیعت ہوئے۔

(٣٦٩٥٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ :أَنَا وَاللهِ أَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۳۶۹۵۹) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اللہ کے راستے میں تیر چلانے والا میں ہوں۔

(٣٦٩٦٠) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، عَنْ زَائِدَةَ ، حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ ، قَالَ :قَالَ أَنَسٌ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۶۹۶۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں گا۔

(٣٦٩٦١) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْحَسَنِ بن سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ رَجُلاَنِ مِنْ قُرَيْشٍ.

(۳۶۹۶۱) حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ اس امت میں سب سے پہلے قریش کے دو آدمیوں نے ہجرت کی۔

(٣٦٩٦٢) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ مُجَمِّعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ رَأَيْته يُصَلِّي عَلَى نَعْلَيْهِ عُتْبَةُ بْنُ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ.

(۳۶۹۶۲) حضرت یعقوب بن مجمع کے والد روایت کرتے ہیں کہ میں نے جوتیوں پر سب سے پہلے عتبہ بن عویم بن ساعدہ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(٣٦٩٦٣) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾.

(۳۶۹۶۳) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ نازل ہوئی۔

(٣٦٩٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ :أَوَّلُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ ثُمَّ نُونٌ.

(۳۶۹۶۴) حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ نازل ہوئی۔ اور پھر سورۃ نون نازل ہوئی۔

(٣٦٩٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ :أَخَذْت مِنْ أَبِي مُوسَى :﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ وَهِيَ أَوَّلُ سُورَةٍ أُنْزِلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۶۹۶۵) حضرت ابو رجاء فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے سب سے پہلے ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ سیکھی، یہی پہلی آیت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

(٣٦٩٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :هِيَ أَوَّلُ سُورَةٍ نَزَلَتْ :(اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ ثُمَّ (ن) .

(۳۶۹۶۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ) نازل ہوئی۔ اور پھر سورۃ نون نازل ہوئی۔

(٣٦٩٦٧) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، عَنِ السُّدِّيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ ثَرَدَ الثَّرِيدَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام.

(۳۶۹۶۷) حضرت سدی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ثرید حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنائی۔

(٣٦٩٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنُ.

(۳۶۹۶۸) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے کالا خضاب فرعون نے لگایا۔

(٣٦٩٦٩) حَدَّثَنَا عُثْمَان بْنُ مَطَر ، عَنْ هِشَام ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَخْضُوب خُضِبَ فِي الإِسْلاَمِ أَبُو قُحَافَةَ ، أُرِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ مِثْلُ الثَّغَامَةِ ، فَقَالَ :غَيِّرُوهُ بِشَيْءٍ وَجَنِّبُوهُ السَّوَادَ.

(۳۶۹۶۹) حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے خضاب حضرت ابو قحافہ نے لگایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر کو ثغامہ کی طرح دیکھا تو فرمایا کہ اس کو کسی چیز سے بدل لو اور کالے رنگ سے بچو۔

(٣٦٩٧٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، قَالَ :سَأَلْتُ مُجَاهِدًا ، عَنْ إِقَامَةِ الْمُؤَذِّنِينَ وَاحِدَةً وَاحِدَةً ، قَالَ :ذَاكَ شَيْءٌ اسْتَخَفَّتْهُ الأُمَرَاءُ.

(۳۶۹۷۰) حضرت فطر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد سے سوال کیا کہ موذنین کا ایک ایک کر کے اقامت کہنا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس چیز کو امراء نے شروع کرایا ہے۔

(٣٦٩٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ :قُلْتُ لاِبْنِ عُمَرَ :مَنْ أَوَّلُ مَنْ سَمَّاهَا الْعَتَمَةَ ، قَالَ :الشَّيْطَانُ.

(۳۶۹۷۱) حضرت میمون بن مہران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ سب سے پہلے عتمہ کا نام کس نے دیا آپ نے فرمایا کہ شیطان نے۔

(٣٦٩٧٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَمْعَانَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مَجْمَعٍ ، عَنْ أَبِيهِ مُجَمِّعِ بْنِ زَيْدٍ،

قَالَ :أَوَّلُ مَنْ رَأَيْته يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ عُتْبَةُ بْنُ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ.

(۳۶۹۷۲) حضرت مجمع بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے سب سے پہلے جوتیوں پر عتبہ بن عویم بن ساعدہ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۳۶۹۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :إنَّ أَوَّلَ مَنْ أَبْدَأَ الْهِبَةَ عُثْمَان بْنُ عَفَّانَ وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ الطَّالِبَ الْبَيِّنَةَ أَنَّ غَرِيمَهُ مَاتَ وَدَيْنُهُ عَلَيْهِ عُثْمَان بْنُ عَفَّانَ.

(۳۶۹۷۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ہبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے شروع کیا۔ سب سے پہلے مقروض کے مرنے کے بعد قرض کے طالب کے لئے گواہی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے طلب کی۔

(۳۶۹۷۴) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى الصَّلاَةِ فِي رَمَضَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللَّهُ عَنْهُ جَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

(۳۶۹۷۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے رمضان میں نمازوں کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمع کیا۔ آپ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع فرمایا۔

(۳۶۹۷۵) حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ الْعَرَبِ كَتَبَ ، يَعْنِي بِالْعَرَبِيَّةِ حَرْبُ بْنُ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ ، قِيلَ مِمَّنْ تَعَلَّمَ ذَلِكَ ، قَالَ :مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ ، قَالَ :مِمَّنْ تَعَلَّمَ أَهْلُ الْحِيرَةِ ، قَالَ :مِنْ أَهْلِ الأَنْبَارِ.

(۳۶۹۷۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ عربوں میں سے سب سے پہلے حرب بن امیہ بن عبد شمس نے لکھا۔ ان سے پوچھا گیا کہ انہوں نے لکھنا کہاں سے سیکھا؟ آپ نے فرمایا کہ اہل حیرہ سے۔ سوال ہوا کہ اہل حیرہ نے لکھنا کہاں سے سیکھا؟ فرمایا اہل انبار سے۔

(۳۶۹۷۶) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : طَافَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ مَعَ عبد الملك بْنِ مَرْوَانَ حَتَّى إذَا كَانَ فِي الطَّوَافِ السَّابِعِ دنا إِلَى الْبَيْتِ يَلْتَزِمُهُ فَأَخَذَ الْحَارِثُ بِيَدِهِ ، فَالْتَفَتَ إلَيْهِ ، فَقَالَ :مَالَكَ يَا حَارِثُ ، قَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، تَدْرِي مَنْ أَوَّلُ مَنْ فَعَلَ هَذَا عَجُزٌ مِنْ عَجَائِزِ قَوْمِكَ ، قَالَ :فَكَفَّ وَلَمْ يلْتَزِمْه.

(۳۶۹۷۶) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے عبد الملک بن مروان کے ساتھ طواف کیا جب وہ ساتویں چکر میں تھے تو بیت اللہ کے قریب ہو کر اس سے چمٹ گئے۔ حارث نے انہیں اپنے ہاتھ سے پکڑا تو عبد الملک بن مروان نے کہا کہ اے حارث کیا بات ہوئی؟ انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ جانتے ہیں کہ ایسا سب سے پہلے کس نے کیا تھا؟ آپ کی قوم کی بوڑھی نے۔ پھر عبد الملک بن مروان پیچھے ہٹ گئے اور کعبہ سے نہ چمٹے۔

(۳۶۹۷۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :أَوَّلُ كَلِمَةٍ ،

قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ طُرِحَ فِي النَّارِ حَسْبِي اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

(۳۶۹۷۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں پھینکا گیا تو سب سے پہلے انہوں نے یہ جملہ کہا کہ اللہ میرے لئے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

(۳۶۹۷۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، قَالَ: أَوَّلُ جَبَلٍ جُعِلَ عَلَى الأَرْضِ أَبُو قُبَيْسٍ.

(۳۶۹۷۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ زمین پر سب سے پہلا پہاڑ جبل ابی قبیس بنایا گیا۔

(۳۶۹۷۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: إِنَّ أَوَّلَ يَوْمٍ عَرَفْتُ فِيهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَمْشِي مَعَ أَبِي جَهْلٍ بِمَكَّةَ، فَلَقِينَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا الْحَكَمِ، هَلُمَّ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَإِلَى كِتَابِهِ أَدْعُوكَ إِلَى اللهِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا أَنْتَ بِمُنْتَهٍ عَنْ سَبِّ آلِهَتِنَا، هَلْ تُرِيدُ إِلاَّ أَنْ نَشْهَدَ أَنْ قَدْ بَلَّغْتَ، فَنَحْنُ نَشْهَدُ أَنْ قَدْ بَلَّغْتَ، قَالَ: فَانْصَرَفَ عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ: وَاللهِ إِنِّي لأَعْلَمُ، أَنَّ مَا يَقُولُ حَقٌّ وَلَكِنْ بَنِي قُصَيٍّ، قَالُوا: فِينَا الْحِجَابَةُ، فَقُلْنَا: نَعَمْ، ثُمَّ قَالُوا: فِينَا الْقِرَى، فَقُلْنَا: نَعَمْ، ثُمَّ قَالُوا فِينَا النَّدْوَةُ، فَقُلْنَا: نَعَمْ، ثُمَّ قَالُوا فِينَا السِّقَايَةُ، فَقُلْنَا نَعَمْ، ثُمَّ أَطْعَمُوا وَأَطْعَمْنَا حَتَّى إِذَا تَحَاكَّتِ الرُّكَبُ، قَالُوا: مِنَّا نَبِيٌّ وَاللهِ لاَ أَفْعَلُ.

(۳۶۹۷۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اس وقت پہچانا جب میں مکہ میں ابوجہل کے ساتھ چل رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ملے اور آپ نے ابوجہل سے کہا کہ اے ابوالحکم! اللہ کی طرف آؤ، اللہ کے رسول کی طرف آؤ اور اللہ کی کتاب کی طرف آؤ، میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ اس نے جواب دیا اے محمد! تم ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہنے سے باز نہیں آتے ہو۔ اگر تم اس بات کی گواہی چاہتے ہو کہ تم نے پیغام پہنچا دیا تو ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ تم نے پیغام پہنچا دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو ابوجہل میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ خدا کی قسم! میں جانتا ہوں کہ جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں وہ حق سچ ہے لیکن بنو قصی والوں نے کہا کہ ہم میں کعبہ کی دربانی ہے۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم میں حاجیوں کی مہمانی ہے۔ ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم میں سرداروں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم میں حاجیوں کو پانی پلانے کا اعزاز ہے۔ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے بھی کھلایا اور ہم نے بھی کھلایا اور اب جب لوگوں کی آمد و رفت بڑھ گئی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم میں نبی ہے۔ خدا کی قسم ہم ہرگز اس کو نہیں مانیں گے۔

(۳۶۹۸۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ عَرَفْتُ أَوَّلَ النَّاسِ بَحَرَ الْبَحَائِرَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ كَانَتْ لَهُ نَاقَتَانِ فَجَدَعَ آذَانَهُمَا وَحَرَّمَ أَلْبَانَهَا وَظُهُورَهُمَا، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِيَّاهُمَا فِي النَّارِ تَخْبِطَانِهِ بِأَخْفَافِهِمَا وَتَقْضِمَانِهِ بِأَفْوَاهِهِمَا، وَلَقَدْ عَرَفْتُ أَوَّلَ

النَّاسِ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَنَصَبَ النُّصُبَ وَغَيَّرَ عَهْدَ إِبْرَاهِيمَ عَمْرُو بْنُ لُحَى ، وَلَقَدْ رَأَيْته يَجُرُّ قَصَبَهُ فِي النَّارِ يُؤْذِى أَهْلَ النَّارِ جَرُّ قَصَبِهِ. (عبدالرزاق ۱۹۷)

(۳۶۹۸۰) حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جس نے سب سے پہلے بحیرہ جانور (بتوں کے نام پر چڑھاوے کے لئے مخصوص کیا جانے والا جانور) بنایا وہ بنومدلج کا ایک آدمی تھا جس کی دو اونٹنیاں تھیں، اس نے ان دونوں کے کان کاٹے اور ان کے دودھ کو اور ان پر سواری کو حرام قرار دیا۔ میں اس شخص کو اور اس کی اونٹنیوں کو جہنم میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اسے اپنے پاؤں سے کچل رہی ہیں اور اپنے منہ سے اسے کاٹ رہی ہیں۔ میں اس شخص کو بھی جانتا ہوں جس نے سائبہ جانور بنائے اور بتوں کے حصے مقرر کئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت کو بدل دیا۔ وہ عمرو بن لحی تھا۔ میں اس کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہنم میں اپنے بانس کو کھینچ رہا ہے اور اس کی وجہ سے اہل جہنم کو تکلیف ہو رہی ہے۔

(۳۶۹۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، أَنَّهُ قَالَ : أَوَّلُ الأَرْضِ خَرَابًا يُسْرَاهَا ، ثُمَّ تَتْبَعُهَا يُمْنَاهَا ، وَالْمَحْشَرُ هَاهُنَا وَأَنَا بِالأَثَرِ.

(۳۶۹۸۱) حضرت جریر فرماتے ہیں کہ پہلے زمین کا دایاں حصہ ویران ہوگا پھر زمین کا بایاں حصہ ویران ہوگا۔ اور میدان محشر یہاں ہوگا اور ہم اثر پر ہیں۔

(۳۶۹۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِى الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِى مَاجِدٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا ، أَنَّ أَوَّلَ مَنْ قَطَعَ فِي الإِسْلاَمِ ، أَوْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ.

(احمد ۳۹۱۔ ابو یعلی ۵۱۳۳)

(۳۶۹۸۲) حضرت ابو ماجد حنفی کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ انہوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ اسلام یا مسلمانوں میں سب سے پہلے انصار کے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا گیا۔

(۳۶۹۸۳) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِى فَزَارَةَ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ سَمَّاهَا الْعَتَمَةَ : الشَّيْطَانُ.

(۳۶۹۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عتمہ نام شیطان نے رکھا۔

(۳۶۹۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمَ الأَمَانَةَ ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْهُ الصَّلاَةَ.

(۳۶۹۸۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دین میں سب سے پہلے امانت کا خاتمہ ہوگا اور سب سے آخر میں نماز کا۔

(۳۶۹۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَوَّلُ كَلاَمٍ تَكَلَّمَ بِهِ عُمَرُ أَنْ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّى ضَعِيفٌ فَقَوِّنِي ، وَإِنِّى شَدِيدٌ فَلَيِّنِّي ، وَإِنِّى بَخِيلٌ فَسَخِّنِي.

(۳۶۹۸۵) حضرت شداد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے یہ بات فرمائی کہ اے اللہ! میں کمزور ہوں مجھے قوت عطا

فرما میں سخت ہوں مجھے نرم کر دے میں بخیل ہوں مجھے سخی کر دے۔

(٣٦٩٨٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ ، قَالَ : أَنَا أَوَّلُ مَنْ عَشَّرَ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۶۹۸۶) حضرت زیاد بن حدیر کہتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے عشر دینے والا میں ہوں۔

(٣٦٩٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ قَطَعَ الرِّجْلَ أَبُو بَكْرٍ.

(۳۶۹۸۷) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے چور کے ہاتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کٹوائے۔

(٣٦٩٨٨) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُثْمَانَ الأَعْشَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، أَوْ عَنْ حُصَيْنٍ أَخِيهِ أَحَدُهُمَا عَنِ الآخِرِ ، قَالَ : ذَكَرَ سَلْمَانُ خُرُوجَ بَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لَفِي كِتَابِ اللهِ الأَوَّلِ ، أَوْ فِي الزُّبُورِ الأَوَّلِ.

(۳۶۹۸۸) حضرت سلمان نے بعض امہات المومنین کے خروج کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ یہ اللہ کی کتاب زبور میں تھا۔

(٣٦٩٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَنْ أَرَادَ عِلْمًا فَلْيَنشر الْقُرْآنَ فَإِنَّ فِيهِ خَبَرَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ.

(۳۶۹۸۹) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن سیکھنا چاہتا ہو وہ قرآن سیکھے، کیونکہ اس میں اولین وآخرین کی خبریں ہیں۔

(٣٦٩٩٠) حَدَّثَنَا ابْنُ آدَمَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ عُمَرَ رحمه الله أَوَّلُ مَنْ فَرَضَ الأُعْطِيَةَ.

(۳۶۹۹۰) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ سالانہ وظیفے سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر فرمائے۔

(٣٦٩٩١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، أَنَّ دَانْيَالَ أَوَّلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الشُّهُودِ.

(۳۶۹۹۱) حضرت ابوادریس کہتے ہیں کہ سب سے پہلے گواہوں میں تفریق کرنے والے حضرت دانیال ہیں۔

(٣٦٩٩٢) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ عَرَّفَ بِالْبَصْرَةِ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(۳۶۹۹۲) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بصرہ کا تعارف کرانے والے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

(٣٦٩٩٣) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، وَابْنُ يَمَان ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ قَرَأَهَا مَلِكِ مَرْوَانُ.

(۳۶۹۹۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے لفظ ''ملک'' پڑھنے والا مروان ہے۔

(٣٦٩٩٤) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ جَلَسَ عَلَى الْمِنبَرِ فِي الْعِيدَيْنِ وَأَذَّنَ فِيهِمَا زِيَادٌ الَّذِي يُقَالُ لَهُ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ.

(۳۶۹۹۴) حضرت یحییٰ بن وثاب کہتے ہیں کہ عیدین میں سب سے پہلے منبر پر بیٹھنے والا اوران پر اذان دینے والا زیاد ہے جسے ابن ابی سفیان کہا جاتا ہے۔

(٣٦٩٩٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّ رَجُلاً حَدَّثَهُ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَوَّلَ لِوَاءٍ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ لِوَائِي ، وَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ فِي الشَّفَاعَةِ أَنَا ، وَلاَ فَخْرَ.

(۳۶۹۹۵) حضرت ابو اسحاق روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے میرا پرچم جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا۔ سب سے پہلے قیامت کے دن مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور اس بات پر کوئی فخر نہیں۔

(٣٦٩٩٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، قَالَ :قَالَ أَنَسٌ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ.

(۳۶۹۹۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت کا پہلا سفارشی ہوں۔

(٣٦٩٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَهُ وَقِيلَ :قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثًا ، فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لأَنْظُرَ إلَيْهِ ، فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ ، فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ يَتَكَلَّمُ بِهِ أَنْ قَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَفْشُوا السَّلاَمَ ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ ، وَصِلُوا الأَرْحَامَ ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلاَمٍ.

(۳۶۹۹۷) حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ آپ کی طرف دوڑ پڑے۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ جب میں نے آپ کے چہرے پر غور کیا تو یہ چہرہ دیکھ کر جان لیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ ہو ہی نہیں سکتا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے یہ کہتے ہوئے سنا ''اے لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

(٣٦٩٩٨) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ.

(۳۶۹۹۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

(٣٦٩٩٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ.

(۳۶۹۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں، سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی، میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی۔

(۳۷۰۰۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي ، عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ ابْنَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ غُلاَمًا لَهَا وَجَارِيَةً غَمَّاهَا وَقَتَلاَهَا فِي إِمَارَةِ عُمَرَ ، وَأَنَّهُمَا هَرَبَا ، فَأُتِيَ بِهِمَا عُمَرُ فَصَلَبَهُمَا ، فَكَانَا أَوَّلَ مَصْلُوبَيْنِ بِالْمَدِينَةِ.

(۳۷۰۰۰) حضرت ولید بن جمیع کہتے ہیں کہ میری دادی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ورقہ بنت عبداللہ بن حارث کے ایک غلام اور ان کی ایک باندی نے مل کر انہیں قتل کیا اور بھاگ گئے۔ پھر انہیں پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو آپ نے ان دونوں کو سولی پر چڑھا دیا۔ مدینہ میں ان دونوں کو سب سے پہلے سولی پر چڑھایا گیا۔

(۳۷۰۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ ، قَالَ : آخِرُ مَنْ يُحْشَرُ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ رَجُلاَنِ مِنْ قُرَيْشٍ. (مسلم ۱۰۱۰۔ حاکم ۵۶۶)

(۳۷۰۰۱) حضرت حذیفہ بن اسید فرماتے ہیں کہ اس امت میں سب سے آخر میں قریش کے دو آدمیوں کا حساب ہوگا۔

(۳۷۰۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : أُخْبِرْت ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ آخِرَ مَنْ يُحْشَرُ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ رَجُلاَنِ مِنْ قُرَيْشٍ.

(۳۷۰۰۲) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس امت میں سب سے آخر میں قریش کے دو آدمیوں کا حساب ہوگا۔

(۳۷۰۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ وَعُثْمَان ، وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ.

(۳۷۰۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے حج تمتع فرمایا اور اس سے سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا۔

(۳۷۰۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ لَهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۰۰۴) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جنت کے دروازے کے حلقے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکڑیں گے اور آپ کے لئے اسے کھول دیا جائے گا۔

(۳۷۰۰۵) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُبَيْدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَا نَزَلَ الْقُرْآنُ مِنَ التَّوْرَاةِ عَشْرَ آيَاتٍ وَهِيَ الْعَشْرُ الَّتِي أُنْزِلَتْ فِي آخِرِ الأَنْعَامِ.

(۳۷۰۰۵) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ تورات کی سب سے پہلے دس آیات نازل ہوئیں اور یہ وہی دس آیات ہیں جو سورۃ الانعام کے آخر میں ہیں۔

(۳۷۰۰٦) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : يَكُونُ أَوَّلُ الآيَةِ عَامًّا وَآخِرُهَا خَاصًّا ، قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : ﴿وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ ، وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ﴾.

(۳۷۰۰٦) حضرت عبداللہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ آیت کی ابتداء عام ہے اور اس کی انتہاء خاص ہے اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ ، وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ﴾۔

(۳۷۰۰۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفِ وَمَرْيَمَ وَطه وَالأَنْبِيَاءِ :هُنَّ مِنَ الْعُتُقِ الأُوَلِ وَهُنَّ مِنْ تِلاَدِي.

(۳۷۰۰۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ کہف، سورۃ مریم، سورۃ طٰہٰ اور سورۃ الانبیاء مکہ میں نازل ہونے والی ابتدائی سورتیں ہیں اور میں نے سب سے پہلے انہی سورتوں کو سیکھا تھا۔

(۳۷۰۰۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :مَكْتُوبٌ فِي الْكِتَابِ الأَوَّلِ :مَثَلُ أَبِي بَكْرٍ مَثَلُ الْقَطْرِ حَيْثُمَا وَقَعَ نَفَعَ.

(۳۷۰۰۸) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ پہلی کتابوں میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے ان کی مثال بارش کی طرح ہے جہاں بھی برسے فائدہ دیتی ہے۔

(۳۷۰۰۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ.

(۳۷۰۰۹) حضرت حسن فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے میری قبر کو کھولا جائے گا اور میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں۔

(۳۷۰۱۰) حَدَّثَنَا أَحْوَصُ بْنُ جواب ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بَعْجَةَ ، قَالَ :إِنَّ أَوَّلَ ذُلٍّ دَخَلَ عَلَى الْعَرَبِ قَتْلُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَادِّعَاءُ زِيَادٍ.

(۳۷۰۱۰) حضرت عمرو بن بعجہ کہتے ہیں کہ عرب میں سب سے پہلی ذلت جو داخل ہوئی وہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت اور زیاد کا دعویٰ تھا۔

(۳۷۰۱۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِي ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :أَوَّلُ النَّاسِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى سَعْدٌ.

(۳۷۰۱۱) حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تیر چلانے والے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۷.۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ ، قَالَ :اسْتَشَارَ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ عُمَرَ أَنْ يَحْصِبَ الْمَسْجِدَ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّهُ أَوْطَأُ وَأَغْفَرُ لِلنُّخَامَةِ وَالْمُخَاطِ ، فَقَالَ عُمَرُ :أَحْصِبُوهُ مِنَ الْوَادِي الْمُبَارَكِ مِنَ الْعَقِيقِ ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ حَصَّبَ الْمَسْجِدَ عُمَرُ رضی اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۷۰۱۲) قبیلہ ثقیف کے آدمی فرماتے ہیں کہ بنوثقیف کے ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا کہ مسجد میں گھاس بچھا دی جائے۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین یہ زیادہ آرام دہ چیز ہے، تھوک اور گندگی وغیرہ کو چھپانے والی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسجد میں مبارک وادی یعنی وادی عقیق کی گھاس بچھاؤ۔ پس مسجد میں سب سے پہلے گھاس بچھانے والے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۷.۱۳) حَدَّثَنَا الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الْقِرَائَةَ خَلْفَ الإِمَامِ الْمُخْتَارُ ، وَكَانُوا لاَ يَقْرَؤُونَ.

(۳۷۰۱۳) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے سب سے پہلے قراءت مختار نے شروع کرائی۔ اسلاف امام کے پیچھے قراءت نہیں کیا کرتے تھے۔

(۳۷.۱٤) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ كان عُمَرُ أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ الدِّيَةَ عَشْرَةً عَشْرَةً فِي أَعْطِيَاتِ الْمُقَاتِلَةِ دُونَ النَّاسِ.

(۳۷۰۱۴) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ جنگ کے سالانہ وظیفوں میں سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیت کے دس دس اونٹ دیئے۔

(۳۷.۱٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ ابن إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالاَ : أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الصَّلاَةَ عِنْدَ الْقَتْلِ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ.

(۳۷۰۱۵) حضرت ابونجیح اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر فرماتے ہیں کہ قتل کے وقت سب سے پہلے حضرت خبیب بن عدی نے نماز پڑھی۔

(۳۷.۱٦) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ صَعْصَعَةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ وَوَرَّثَ الْكَلاَلَةَ أَبُو بَكْرٍ.

(۳۷۰۱۶) حضرت صعصعہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قرآن جمع کرنے والے اور کلالہ کو وارث بنانے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۷.۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ.

(۳۷۰۱۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا حساب کیا جائے گا۔

(۳۷۰۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَا يُقْضَى فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ. (نسائی ۳۴۵۸)

(۳۷۰۱۸) حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا حساب کیا جائے گا۔

(۳۷۰۱۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :مَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِالْمُشْرِكِينَ ، فَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ يَوْمٍ مَكَرَ فِيهِ.

(۳۷۰۱۹) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن مشرکین سے خفیہ تدبیر فرمائی اور یہ آپ کی پہلی خفیہ تدبیر تھی۔

(۳۷۰۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ ، عَنْ أَبِي جمرة الضُّبَعِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَوَّلُ الْعَرَبِ هَلاَكًا قُرَيْشٌ وَرَبِيعَةُ ، قَالُوا :وَكَيْفَ ، قَالَ :أَمَّا قُرَيْشٌ فَيُهْلِكُهَا الْمُلْك ، وَأَمَّا رَبِيعَةُ فَتُهْلِكُهَا الْحَمِيَّةُ.

(۳۷۰۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عرب میں سب سے پہلے ہلاک ہونے والے قریش اور ربیعہ ہیں۔ قریش کو بادشاہت نے ہلاک کیا اور ربیعہ کو حمیت نے ہلاک کیا۔

(۳۷۰۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :أَوَّلُ الأَرْضِ خَرَابًا أَرْمِينِيَةُ ، ثُمَّ مِصْرُ.

(۳۷۰۲۱) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ارمینیہ کا علاقہ ویران ہوگا پھر مصر کا۔

(۳۷۰۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ : ﴿سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى﴾ قَالَ :أَوَّلُ يَوْمٍ مِنَ الآخِرَةِ ، وَآخِرُ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا فَهُوَ حَيْثُ يَنْتَهِي.

(۳۷۰۲۲) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ آخرت کا پہلا اور دنیا کا آخری دن ہے۔

(۳۷۰۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ ، ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ. (ابن جرير ۲۹)

(۳۷۰۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پھر دوات کو پیدا کیا۔

(٣٧.٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ ، وخُلِقَتْ لَهُ النُّونُ وَهِيَ الدَّوَاةُ.

(۳۷۰۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پھر اس کے لئے دوات کو پیدا کیا۔

(٣٧.٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :دَخَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَطَلْحَةُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ :فَدَخَلْت ، فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِيت بِلاَلاً ، فَقُلْتُ :أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :بَيْنَ هَاتَيْنِ السَّارِيَتَيْنِ.

(۳۷۰۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ میں رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حضرت فضل، حضرت اسامہ بن زید، حضرت طلحہ بن عثمان داخل ہوئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی اس میں داخل ہوا اور میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کہاں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ ان دوستونوں کے درمیان۔

(٣٧.٢٦) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي جَابِرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ لاِبْنِ الْكَوَّاءِ :تَدْرِي مَا قَالَ الأَوَّلُ أَحْبِبْ حَبِيبَك هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَك يَوْمًا مَا وَأَبْغِضْ بَغِيضَك هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَك يَوْمًا مَا.

(۳۷۰۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن کواء سے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ پہلے لوگوں نے حکمت کی پہلی بات کیا کہی؟ وہ بات یہ تھی کہ اپنے دوست سے اعتدال کے ساتھ دوستی رکھو ہوسکتا ہے کہ ایک دن وہ تمہارا دشمن بن جائے اور اپنے دشمن سے اعتدال کے ساتھ دشمنی رکھو ہوسکتا ہے کہ ایک دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔

(٣٧.٢٧) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَوَّلُ مَنْ يُبَدِّلُ سُنَّتِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ.

(۳۷۰۲۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے میری سنت کو بنو امیہ کا ایک آدمی بدلے گا۔

(٣٧.٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ : إنَّ أَوَّلَ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمَ الأَمَانَةَ ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ الصَّلاَةَ.

(۳۷۰۲۸) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دین میں سب سے پہلے امانت کا اور سب سے آخر میں نماز کا خاتمہ ہوگا۔

(٣٧.٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الأَسْلَمِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ إسْلاَمِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :ضَرَبَ أُخْتِي الْمَخَاضُ ، قَالَ :فَأُخْرِجْتُ مِنَ الْبَيْتِ ، فَدَخَلْتُ فِي أَسْتَارِ

الْكَعْبَةِ فِي لَيْلَةٍ قَارَّةٍ ، قَالَ : فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ الْحِجْرَ وَعَلَيْهِ نَعْلاَهُ ، قَالَ : فَصَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَسَمِعْتُ شَيْئًا لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَهُ ، فَخَرَجْتُ فَاتَّبَعْتُهُ ، فَقَالَ : مَنْ هَذَا ، فَقُلْتُ : عُمَرُ ، قَالَ: يَا عُمَرُ ، مَا تَدَعُنِي لَيْلاً، وَلاَ نَهَارًا، قَالَ: فَخَشِيتُ أَنْ يَدْعُوَ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، فَقَالَ: يَا عُمَرُ، اسْتُرْهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لأُعْلِنَنَّهُ كَمَا أَعْلَنْتُ الشِّرْكَ.

(مسند ۴۳۲۹۔ ابو نعیم ۳۹)

(۳۷۰۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کی ابتدا کا واقعہ یہ ہوا کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میری بہن کو دردِ زہ ہوا تو مجھے گھر سے نکال دیا گیا۔ میں ایک تاریک رات میں خانہ کعبہ کے پردوں میں داخل ہوگیا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ جوتوں کے ساتھ اندر داخل ہوئے اور جتنا اللہ نے چاہا اتنی نماز پڑھی۔ پھر میں نے ایک ایسی آواز سنی جو پہلے نہ سنی تھی۔ میں اس آواز کے پیچھے چل پڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے؟ میں نے کہا کہ عمر ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اے عمر! کیا بات ہے کہ تم ہمیں نہ دن میں چھوڑتے ہو نہ رات میں۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے خلاف بددعا نہ کردیں۔ لہٰذا میں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا اے عمر اس بات کو خفیہ رکھو۔ میں نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس طرح میں نے شرک کا اعلان کیا تھا میں ایمان کا بھی اعلان کروں گا۔

(۳۷۰۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحْرِزِ بْنِ صَالِحٍ ، أَنَّ عَلِيًّا أَوَّلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الشُّهُودِ.

(۳۷۰۳۰) حضرت محرز بن صالح فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے گواہوں کے درمیان تفریق کرائی۔

(۳۷۰۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُ مَا نَهَانِي رَبِّي ، عَنْ عِبَادَةِ الأَوْثَانِ ، وَعَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ ، وَعَنْ مُلاَحَاةِ الرِّجَالِ.

(۳۷۰۳۱) حضرت عروہ بن رویم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے رب نے مجھے سب سے پہلے ان چیزوں سے منع کیا: بتوں کی عبادت کرنے سے، شراب پینے سے اور مردوں سے باہم گالی گفتار کرنے سے۔

(۳۷۰۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِأَعْرَابِيٍّ يَبِيعُ شَيْئًا ، فَقَالَ : عَلَيْكَ بِأَوَّلِ سَوْمَةٍ ، أَوْ بِأَوَّلِ السَّوْمِ فَإِنَّ الرِّبْحَ مَعَ السَّمَاحِ.

(۳۷۰۳۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کے پاس سے گزرے اور اس سے فرمایا کہ تم پر پہلے معاہدے کی پاسداری لازم ہے۔ کیونکہ منافع سخاوت کے ساتھ ہے۔

(۳۷۰۳۳) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ : تَعْلَمُ أَيَّ آخِرِ سُورَةٍ نَزَلَتْ جَمِيعًا قُلْتُ : ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ قَالَ : صَدَقْتَ.

(۳۷۰۳۳) حضرت عبید اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ سب سے آخر میں کون سی سورت پوری نازل ہوئی؟ میں نے کہا جی ہاں، سورۃ النصر سب سے آخر میں نازل ہوئی۔ فرمایا کہ تم نے ٹھیک کہا۔

(۳۷۰۳٤) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ إسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ كَانَ ابْنَ عَمَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ هَاجَرَ بِظَعِينَتِهِ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ ، ثُمَّ إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۳۷۰۳۴) حضرت قبیصہ بن ذؤیب فرماتے ہیں کہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کے بیٹے تھے۔ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے اپنی سرزمین کو چھوڑ کر پہلے حبشہ اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

(۳۷۰۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ فِي الْقُرْآنِ : ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلَ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلاَلَةِ﴾.

(۳۷۰۳۵) حضرت براء کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلَ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلاَلَةِ﴾

(۳۷۰۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، قَالَ : آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ : ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ﴾ الآيَةُ.

(۳۷۰۳۶) حضرت سدی فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ﴾.

(۳۷۰۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ ، قَالَ : آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ : ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ﴾ الآيَةُ.

(۳۷۰۳۷) حضرت عطیہ عوفی فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ﴾.

(۳۷۰۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي جَمِيلَةَ ، قَالَ : إنَّ أَوَّلَ يَوْمٍ تَكَلَّمَتْ فِيهِ الْخَوَارِجُ يَوْمَ الْجَمَلِ.

(۳۷۰۳۸) حضرت میسرہ ابو جمیلہ فرماتے ہیں کہ خوارج نے سب سے پہلے جنگ جمل کے دن بات کی تھی۔

(۳۷۰۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : إنَّ أَوَّلَ مَنْ طَبَخَ الطِّلاَءَ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۷۰۳۹) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے طلاء کو جنہوں نے اتنا پکایا کہ اس کے دو ثلث ختم ہو گئے اور ایک تہائی

باقی رہ گیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۷۰۴۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ، فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿بِسْمِ اللهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا﴾ كَتَبَ بِسْمِ اللهِ ، فَلَمَّا نَزَلَتْ :﴿إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ كَتَبَ بسم الله الرَّحْمَن الرحيم.

(۳۷۰۴۰) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے جو تحریر لکھی وہ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ تھی۔ پھر جب قرآن مجید کی آیت ﴿بِسْمِ اللهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا﴾ نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے بسم اللہ لکھی۔ پھر جب قرآن مجید کی آیت ﴿إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ نازل ہوئی تو آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پوری لکھی۔

(۳۷۰۴۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ :أَنَا أَوَّلُ الْمُلُوكِ.

(۳۷۰۴۱) مدینہ کے ایک بزرگ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں پہلا بادشاہ ہوں۔

(۳۷۰۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ قَاعِدًا مُعَاوِيَةُ ، قَالَ :ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَى النَّاسِ ، ثُمَّ قَالَ :إِنِّي أَشْتَكِي قَدَمِي.

(۳۷۰۴۲) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دیا۔ پھر لوگوں سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ میں پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے ایسا کرتا ہوں۔

(۳۷۰۴۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَا يَبْدَأُ الْوَسْوَاسُ مِنَ الْوُضُوءِ.

(۳۷۰۴۳) حضرت ابراہیم تیمی کہتے ہیں کہ وسوسے سب سے پہلے وضو کے راستے سے آتے ہیں۔

(۳۷۰۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بشر ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :بَدْءُ الْخَلْقِ الْعَرْشُ وَالْمَاءُ وَالْهَوَاءُ ، وَخُلِقَتِ الأَرْضُ مِنَ الْمَاءِ ، وَبَدْءُ الْخَلْقِ يوم الأحد والاثْنَيْنِ وَالثَّلاَثَاءِ وَالأَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيسِ ، وَجَمْعُ الْخَلْقِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، فَتَهَوَّدَتِ الْيَهُودُ يَوْمُ السَّبْتِ ، وَيَوْمٌ مِنَ السِّتَّةِ الأَيَّامِ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ. (بیهقی ۸۰۶)

(۳۷۰۴۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مخلوق میں سب سے پہلے عرش، پانی اور ہوا کو پیدا کیا گیا۔ زمین کو پانی سے بنایا گیا اور مخلوق کی ابتداء اتوار، پیر، منگل، بدھ اور جمعرات کو ہوئی۔ مخلوق کو جمعہ کے دن جمع کیا گیا۔ پھر یہودیوں نے ہفتہ کے دن کو افضل مانا۔ ان چھ دنوں میں سے ہر دن تمہارے حساب سے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

(۳۷۰۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ :أَتَيْتُ عُمَرَ فِي نَاسٍ من قَوْمِي ، فَجَعَلَ يُفْرَضُ لِرِجَالٍ مِنْ طَيِّءٍ فِي أَلْفَيْنِ ، وَيُعْرِضُ عَنِّي ، فَقُلْتُ :يَا أَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ ، أَمَا تَعْرِفُنِي ، فَضَحِكَ حَتَّى اسْتَلْقَى لِقَفَاهُ ، ثُمَّ قَالَ : وَاللهِ إِنِّي لأَعْرِفُكَ ، قَدْ آمَنْتَ إِذْ كَفَرُوا ، وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَدْبَرُوا ، ثُمَّ أَخَذَ يَعْتَذِرُ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّمَا فَرَضْتُ لِقَوْمٍ أَجْحَفَتْ بِهِمَ الْفَاقَةُ ، وَهُمْ سَرَاةُ عَشَائِرِهِمْ لِمَا يَنُوبُهُمْ مِنَ الْحُقُوقِ. (بخاری ۴۳۹۴۔ مسلم ۱۹۵۷)

(۳۷۰۴۵) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ قبیلہ طی کے کچھ لوگوں کو مال دینے میں مشغول تھے اور مجھ سے اعراض فرما رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین! کیا آپ مجھے جانتے نہیں ہیں۔ یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہنسے اور ہنستے ہنستے لیٹنے لگے۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم! میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں، جب سب لوگوں نے کفر کیا تو تم ایمان لائے، جب سب نے رخ پھیرا تو تم اسلام کی طرف متوجہ ہوئے۔ پھر عذر پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے فاقے کے شکار کچھ لوگوں کو مال دے رہا تھا۔ وہ اپنے خاندانوں کے معزز لوگ ہیں۔

(۳۷۰۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : الشَّامُ أَوَّلُ الأَرْضِ خَرَابًا.

(۳۷۰۴۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے سرزمین شام بے آباد ہوگی۔

(۳۷۰۴۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَدْرَكْتُ النَّاسَ إِذَا ذَهَبُوا إِلَى الْجَنَائِزِ ذَهَبُوا مُشَاةً وَرَجَعُوا مُشَاةً ، وَأَوَّلُ مَنْ رَكِبَ مُعَاوِيَةُ.

(۳۷۰۴۷) حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو جنازے میں پیدل جاتے تھے اور پیدل آتے تھے۔ سب سے پہلے جنازے کے لئے سواری کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے استعمال کیا۔

(۳۷۰۴۸) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ دَعْوَةِ دَانْيَالَ فِي سَوْسَنَ ، كَانَتْ فَتَاةً جَمِيلَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَعَبِّدَةً ، ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثًا فِيهِ طُولٌ.

(۳۷۰۴۸) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ حضرت دانیال علیہ السلام کی اولین دعوت سوسن کے بارے میں تھی۔ وہ بنی اسرائیل کی ایک عبادت گزار اور خوبصورت لڑکی تھی۔ (آگے پورا واقعہ بیان کیا)

(۳۷۰۴۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : كُنَّ النِّسَاءُ الأَوَّلُونَ يَجْعَلْنَ فِي أَكِمَّةِ أَدْرُعِهِنَّ مَزَارًا تُدْخِلُهُ إِحْدَاهُنَّ فِي إِصْبَعِهَا تُغَطِّي بِهِ الْخَاتَمَ.

(۳۷۰۴۹) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ پہلی عورتیں اپنی آستینوں میں سوراخ رکھتی تھیں جس میں اپنی انگوٹھیوں کو چھپانے کے لئے اپنی انگلیوں کو داخل کر دیا کرتی تھیں۔

(۳۷۰۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلاً وَآخِرًا ، ثُمَّ ذَكَرَ فِيهِ حَدِيثًا.

(۳۷۰۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کا ایک اول ہے اور ایک آخر ہے۔ (پھر پوری حدیث کو ذکر کیا)

(۳۷۰۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبو الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ النَّارَ السَّوَّاطُونَ.

(۳۷۰۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس امت میں سب سے پہلے ظلم کے لئے کوڑے اٹھا کر رکھنے والے داخل ہوں گے۔

(۳۷۰۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ الْمَلاَئِكَةُ.

(۳۷۰۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ کا طواف سب سے پہلے فرشتوں نے کیا۔

(۳۷۰۵۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :عَلَيْكُمْ بِالسَّمَاعِ الأَوَّلِ.

(۳۷۰۵۳) حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں کہ تم پر سنی گئی دو باتوں میں سے پہلی بات پر یقین رکھنا لازم ہے۔

(۳۷۰۵٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلاَةُ الْمَكْتُوبَةُ ، فَإِنْ أَتَمَّهَا وَإِلاَّ قِيلَ :انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ ، فَأُكْمِلَتِ الْفَرِيضَةُ مِنْ تَطَوُّعِهِ ، فَإِنْ لَمْ تَكْمُلِ الْفَرِيضَةُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ تَطَوُّعٌ أُخِذَ بِطَرَفَيْهِ فَقُذِفَ بِهِ فِي النَّارِ.

(۳۷۰۵۴) حضرت تمیم داری فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے فرض نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر وہ پوری نکل آئی تو ٹھیک اور اگر وہ پوری نہ نکلی تو کہا جائے گا کہ دیکھو کہ اس کے پاس نوافل بھی ہیں۔ اس کے نوافل سے فرضوں کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔ اگر فرض پورے نہ نکلے اور نوافل بھی نہ ہوئے تو اس آدمی کو پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۳۷۰۵۵) حَدَّثَنَا عفان ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، قَالَ :إن أَوَّلُ يَوْمٍ عَرَفْت فِيهِ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي لَيْلَى رَأَيْت شَيْخًا أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ يَتْبَعُ جِنَازَةً.

(۳۷۰۵۵) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کو جب پہلی مرتبہ دیکھا تو وہ سفید داڑھی اور سفید بالوں والے بوڑھے تھے اور گدھے پر سوار ہو کر جنازے کے پیچھے جا رہے تھے۔

(۳۷۰۵٦) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الضَّبِّيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ يُسْأَلُ عَنْ صَلاَتِهِ ، فَإِنْ تُقُبِّلَتْ مِنْهُ ، تُقُبِّلَ مِنْهُ سَائِرُ عَمَلِهِ ، وَإِنْ رُدَّتْ عَلَيْهِ ، رُدَّ عَلَيْهِ سَائِرُ عَمَلِهِ.

(۳۷۰۵۶) حضرت تمیم بن سلمہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اگر نماز قبول

ہوگئی تو باقی سارے نماز بھی قبول ہو جائیں گے اور اگر نماز مردود ہوگئی تو باقی اعمال بھی مردود ہو جائیں گے۔

(۳۷۰۵۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، وَابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالاَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى حُلَّةً مِنَ النَّارِ إِبْلِيسُ ، فَيَضَعُهَا عَلَى حَاجِبِهِ وَيَسْحَبُهَا مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ يَقُولُ :يَا ثُبُورَاهُ ، وَذُرِّيَّتُهُ خَلْفَهُ وَهُمْ يَقُولُونَ :يَا ثُبُورَهُمْ ، حَتَّى يَقِفَ عَلَى النَّارِ فَيَقُولُ :يَا ثُبُورَاهُ ، وَيَقُولُونَ :يَا ثُبُورَهُمْ ، فَيَقُولُ :(لاَ تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا) .

(۳۷۰۵۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے ابلیس کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا۔ وہ اسے اپنے پہلو پر رکھے گا اور اسے اپنے پیچھے سے اتارنے کی کوشش کرے گا اور اپنی موت کو پکارے گا۔ اس کی اولادیں اس کے پیچھے ہوں گی اور وہ بھی اپنی موت کو پکار رہی ہوں گی۔ پھر وہ جہنم کے پاس کھڑا ہو کر اپنی موت کو پکارے گا اور شیطان کے چیلے بھی اپنی موت کو پکاریں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ آج تم ایک موت کو نہ پکارو بلکہ کئی موتوں کو پکارو پھر بھی موت نہیں آئے گی۔

(۳۷۰۵۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ:أَوَّلُ مَنْ أَلْقَى الْحَصَى فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، كَانَ النَّاسُ إِذَا رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ مِنَ السُّجُودِ نَفَضُوا أَيْدِيهِمْ فَأَمَرَ بِالْحَصَى فَجِيءَ بِهِ مِنَ الْعَقِيقِ، فَبُسِطَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۰۵۸) حضرت عبید اللہ بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی میں سب سے پہلے کنکریاں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بچھوائیں۔ لوگ جب اپنے سروں کو اٹھاتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے تھے۔ انہوں نے کنکریاں بچھانے کا حکم دیا۔ مقام عقیق سے کنکریاں لائی گئیں اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بچھادی گئیں۔

(۳۷۰۵۹) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :لَقَدْ لَبِثْنَا بِالْمَدِينَةِ سَنَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمُرُ الْمَسَاجِدَ وَنُقِيمُ الصَّلاَةَ.

(۳۷۰۵۹) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے دو سال پہلے وہاں قیام پذیر تھے۔ ہم ساجد کو آباد رکھتے تھے اور نماز قائم کرتے تھے۔

(۳۷۰۶۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ :فَذَكَرْت ذَلِكَ لِلنَّخَعِيِّ فَأَنْكَرَهُ ، وَقَالَ :أَبُو بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۰۶۰) حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ راوی

کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت نخعی سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٣٧٠٦١) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ آدَمَ رَأْسَهُ فَجَعَلَ يَنْظُرُ وَهُوَ يَخْلُقُ ، قَالَ : وَبَقِيَتْ رِجْلاَهُ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ الْعَصْرِ ، قَالَ : يَا رَبِّ عَجِّلْ قَبْلَ اللَّيْلِ ، فَذَلِكَ قوله تعالى : (وَكَانَ الإِنْسَانُ عَجُولاً) .

(۳۷۰۶۱) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے سر کو پیدا کیا۔ پس حضرت آدم خود کو تخلیق ہوتا دیکھتے رہے۔ عصر کے بعد ان کے پاؤں کا بننا باقی رہ گیا تو انہوں نے کہا کہ اے میرے رب! رات سے پہلے جلدی کر کے مجھے مکمل کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان (وَكَانَ الإِنْسَانُ عَجُولاً) کا یہی معنی ہے۔

(٣٧٠٦٢) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : الْمُهَاجِرُونَ الأَوَّلُونَ مَنْ أَدْرَكَ الْبَيْعَةَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

(۳۷۰۶۲) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ الْمُهَاجِرُونَ الأَوَّلُونَ وہ ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی۔

(٣٧٠٦٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَنْ بَنَى بَابًا بِمَكَّةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُهَيْلٍ ، أَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْزِلُ عَلَيْنَا لَيْسَ مَعَهُ خَادِمٌ فَيَتْرُكُ نَعْلَهُ وَنَاقَتَهُ ، ثُمَّ يَخْرُجُ ، وَإِنَّكَ تُضَمِّنُنَا وَإِنَّا نَخَافُ اللُّصُوصَ ، فَائْذَنْ لِي فَأَجْعَلُ بَابًا ، فَأَذِنَ لَهُ فَتَكَلَّفَتْ قُرَيْشٌ فَجَعَلُوا الأَبْوَابَ.

(۳۷۰۶۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ مکہ میں سب سے پہلے عبد الرحمن بن سہیل نے دروازہ بنایا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے عرض کیا کہ بعض اوقات ہمارے پاس ایسا مہمان بھی آتا ہے جس کے ساتھ کوئی خادم نہیں آتا۔ وہ اپنی جوتی کو اتار دیتا ہے اور سواری کو کھلا چھوڑ دیتا ہے۔ ہمیں چوروں کا خدشہ ہے، ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم دروازہ بنالیں۔ حضرت عمر نے اجازت دے دی۔ اس کے بعد قریش نے بھی دروازے بنانا شروع کر دیئے۔

(٣٧٠٦٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلِيمَةُ أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ ، وَالثَّانِي مَعْرُوفٌ ، وَمَا وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ رِيَاءٌ. (ابو داؤد ۳۷۳۸۔ عبدالرزاق ۱۰۶۶۰)

(۳۷۰۶۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن حق ہے، دوسرے دن نیکی ہے اور اس کے بعد ریاء ہے۔

(٣٧٠٦٥) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا مُنِعَ الْقَاتِلُ الْمِيرَاثَ لِمَكَانِ صَاحِبِ الْبَقَرَةِ.

(۳۷۰۶۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس قاتل کو میراث سے محروم کیا گیا وہ قاتل تھا جس کی تلاش میں بنی اسرائیل نے گائے ذبح کی تھی۔

(٣٧.٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :قِيلَ لَهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ :تَسَوَّمُوا فَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ قَدْ تَسَوَّمَتْ ، قَالَ :فَأَوَّلُ مَا جُعِلَ الصُّوفُ ؛ لَيَوْمَئِذٍ.

(۳۷۰۶۶) حضرت عمیر بن اسحاق فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں سب سے پہلے اہل ایمان سے کہا گیا کہ تم بھی نشان لگا لو کیونکہ آج کے دن فرشتوں نے بھی نشان اور علامت لگائی ہے۔ بس وہ پہلا دن تھا جب صوف کو بطور علامت استعمال کیا گیا۔

(٣٧.٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدِينِيِّ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، قَالَ :لَمَّا مَاتَ عُثْمَان بْنُ مَظْعُونٍ دَفَنَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِيعِ أَوَّلُ مَنْ دُفِنَ فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ :اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الصَّخْرَةِ ، فَأْتِنِي بِهَا حَتَّى أَضَعَهَا عِنْدَ قَبْرِهِ حَتَّى أَعْرِفَهُ بِهَا ، فَمَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِنَا دَفَنَّاهُ عِنْدَهُ.

(۳۷۰۶۷) حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حطب فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیع میں دفن کرایا۔ وہ بقیع میں دفن ہونے والے پہلے شخص ہیں۔ پھر آپ نے اپنے پاس موجود ایک آدمی سے فرمایا کہ اس چٹان کو لے آؤ اور اس قبر کے پاس رکھ دو تا کہ میں اسے پہچان سکوں اور ہمارے اہل میں سے جس کا بھی انتقال ہوگا ہم اسے اسی کے پاس دفن کریں گے۔

(٣٧.٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يَقُولُ النَّاسُ :إِنَّهُ مِنْ رَمَضَانَ ، قَالَ :فَقَالَ : لاَ يَصُومَنَّ إِلاَّ مَعَ الإِمَامِ إِذَا صَامَ ، فَإِنَّمَا كَانَتْ أَوَّلُ الْفُرْقَةِ فِي مِثْلِ هَذَا.

(۳۷۰۶۸) حضرت عامر اس دن کے بارے میں جسے کے بارے میں لوگ کہیں کہ یہ رمضان ہے۔ فرماتے ہیں کہ تم صرف امام کے ساتھ ہی روزہ رکھو۔ کیونکہ پہلی جدائی انہی جیسے امور کے بارے میں ہوگی۔

(٣٧.٦٩) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْجُهَنِيِّ ، يَعْنِي زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ فَذَكَرَ قَتْلَ عُثْمَانَ ، قَالَ :أَمَا أَنَّهَا أَوَّلُ الْفِتَنِ.

(۳۷۰۶۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ پہلا فتنہ تھا۔

(٣٧.٧٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :أَرَأَيْتُم يَوْمَ الدَّارِ كَانَتْ فِتْنَةً ، يَعْنِي قَتْلَ عُثْمَانَ فَإِنَّهَا أَوَّلُ الْفِتَنِ وَآخِرُهَا الدَّجَّالُ.

(۳۷۰۷۰) حضرت حذیفہ نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا تم نے یوم الدار کو دیکھا۔ یعنی حضرت عثمان کی شہادت۔ وہ پہلا فتنہ تھا اور آخری فتنہ دجال کا ہوگا۔

(۳۷۰۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَامِرٌ ،أَنَّ أَوَّلَ جَدٍّ خَاصَمَ بَنِي بَنِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَاتَ ابْنُهُ وَتَرَكَ ابْنَيْنِ فَخَاصَمَهُمْ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَرَآهُ عُمَرُ يَنْظُرُ فِي شَأْنِهِمْ ، فَقَالَ :مَنْ يُخَاصِمُنِي فِي وَلَدِي ، فَقَالَ زَيْدٌ :إِنَّ لَهُمْ أَبًا دُونَك ، فَشَرَّكَ بَيْنَهُمْ.

(۳۷۰۷۱) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ وہ پہلے دادا جنہوں نے اپنے پوتوں کو حاصل کرنے کے لئے جھگڑا کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کے صاحبزادے کا انتقال ہوا اور انہوں نے دو بیٹے چھوڑے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے حصول کا جھگڑا لے کر حضرت زید بن ثابت کے پاس گئے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت زید ان کے خلاف فیصلہ کریں گے تو فرمایا کہ میری اولاد کے بارے میں کون میرا فریق بن سکتا ہے؟ حضرت زید نے فرمایا کہ ان کے والد آپ نہیں کوئی اور ہے۔ پھر ان کے درمیان شراکت کرادی۔

(۳۷۰۷۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَيُّوبُ ، أَبُو زَيْدٍ الْحِمْصِيُّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُبَادَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَوَّلُ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ ، فَقَالَ :اجْرِ ، فَجَرَى تِلْكَ السَّاعَةَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ.

(ترمذی ۲۱۵۵۔ احمد ۳۱۷)

(۳۷۰۷۲) حضرت ولید بن عبادہ اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ مرض الوفات میں ان کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا۔ پھر اس سے فرمایا تو چل۔ پھر قلم چلا اور اس نے قیامت تک وقوع پذیر ہونے والے تمام واقعات کو لکھ لیا۔

(۳۷۰۷۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الأَذَانَ الأَوَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عُثْمَان لِيُؤْذِنَ أَهْلَ الأَسْوَاقِ.

(۳۷۰۷۳) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ جمعہ کی پہلی اذان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شروع کرائی تاکہ بازار والوں کو اطلاع ہوجائے۔

(۳۷۰۷۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ، عَنْ برد ، عَنِ الزُّهْرِيِّ : كَانَ الأَذَانُ عِنْدَ خُرُوجِ الإِمَامِ فَأَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَان التَّأْذِينَةَ الثَّانِيَةَ عَلَى الزَّوْرَاءِ لِيَجْمَعَ النَّاسَ.

(۳۷۰۷۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ اذان امام کے خروج کے وقت ہوتی تھی۔ پھر امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کرنے کے لئے دوسری اذان کو شروع کرایا۔

(۳۷۰۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ أَبِي النَّضْرِ :سَأَلَ رَجُلٌ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ :مَا تَقُولُ فِي مُجَالَسَةِ هَؤُلاَءِ الْقُصَّاصِ ، قَالَ: لاَ آمُرُك بِهِ، وَلاَ أَنْهَاك عَنْهُ، الْقَصَصُ أَمْرٌ مُحْدَثٌ، أَحْدَثَ هَذَا الْخَلْقُ مِنَ الْخَوَارِجِ.

(۳۷۰۷۵) حضرت جریر بن حازم کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت محمد بن سیرین سے سوال کیا کہ آپ ان قصہ خوانوں کی صحبت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نہ تو تمہیں اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں۔ قصہ خوانی ایک نئی چیز ہے جسے خوارج نے شروع کیا ہے۔

(۳۷۰۷۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ خَلَقَ عَيْنَيْهِ قَبْلَ بَقِيَّةِ جَسَدِهِ ، فَقَالَ :أَيْ رَبِّ أَتِمَّ بَقِيَّةَ خَلْقِي قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :﴿وَكَانَ الإِنْسَانُ عَجُولاً﴾.

(۳۷۰۷۶) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو ان کی آنکھوں کو باقی جسم سے پہلے بنایا۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے رب میری تخلیق کو سورج کے غروب ہونے سے پہلے پورا فرما۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَكَانَ الإِنْسَانُ عَجُولاً﴾.

(۳۷۰۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، قَالَ:أَوَّلُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ مِنْ بَرَائَةَ ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾.

(۳۷۰۷۷) حضرت ابو مالک فرماتے ہیں کہ سورۃ التوبہ کی آیات میں سب سے پہلے یہ آیت نازل ہوئی ﴿انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالاً﴾.

(۳۷۰۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :خَلَقَ اللَّهُ الأَرْوَاحَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الأَجْسَادَ فَأَخَذَ مِيثَاقَهُمْ.

(۳۷۰۷۸) حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جسموں سے پہلے روحوں کو پیدا کیا اور ان سے وعدہ لیا۔

(۳۷۰۷۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :أَوَّلُ شَيْءٍ يُبْدَأُ بِهِ قَبْلَ الْوُضُوءِ غَسْلُ الْكَفَّيْنِ.

(۳۷۰۷۹) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ وضو میں سب سے پہلے ہتھیلیوں کو دھونے کا حکم ہوا۔

(۳۷۰۸۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :أَوَّلُ مَا يُكْفَأُ الإِسْلاَمَ كَمَا يُكْفَأُ الإِنَاءُ قَوْلُ النَّاسِ فِي الْقَدَرِ.

(۳۷۰۸۰) حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے جس چیز سے سختی سے منع کیا گیا وہ تقدیر کے بارے میں بات کرنا ہے۔

(۳۷۰۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَهْلُ الصَّلاَةِ وَالْحِسْبَةِ مِنَ الْمُؤَذِّنِينَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۷۰۸۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نمازیوں اور مؤذنین کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

(۳۷۰۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ

اللهِ ، أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الأَرْضِ أَوَّلاً ، فَقَالَ :الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ ، قُلْتُ :ثُمَّ أَيُّ ، قَالَ :الْمَسْجِدُ الأَقْصَى ، يَعْنِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ.

(۳۷۰۸۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ روئے زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا مسجد حرام۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا کہ مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس۔

(۳۷۰۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْخَشْخَاشِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قُلْتُ :أَيُّ الأَنْبِيَاءِ أَوَّلُ ، قَالَ :آدَم ، قَالَ :قُلْتُ : وَهَلْ كَانَ نَبِيًّا ؟ قَالَ :نَعَمْ نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ.

(۳۷۰۸۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ مسجد میں تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ آپ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام۔ میں نے سوال کیا کہ کیا وہ نبی تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں وہ ایسے نبی تھے، جن سے کلام کیا جاتا تھا۔

(۳۷۰۸٤) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مُكْسٍ كَانَ فِي الأَرْضِ عَجُوزٌ خَرَجَتْ بِدَقِيقٍ لَهَا فِي مِكْتَلٍ ، فَجَائَتْ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرَتْهُ ، فَقَالَ :سُلَيْمَانُ :انْظُرُوا مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ بِهَذِهِ الرِّيحِ فَغَرِّمُوهُ.

(۳۷۰۸۴) حضرت ہمام فرماتے ہیں کہ زمین پر جو پہلا تاوان لیا گیا اس کی صورت یہ ہوئی کہ ایک بڑھیا ایک ٹوکری میں اپنا آٹا لے کر گھر سے نکلی، اتنے میں آندھی آئی اور اس کا آٹا اڑا لے گئی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ سمندر میں دیکھو کہ یہ ہوا کس نے اڑائی ہے اور اس سے اس کے آٹے کا تاوان لو۔

(۳۷۰۸۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَيْمَنَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ شَابَ إِبْرَاهِيمُ عليه الصلاة و السلام ، فَقَالَ :مَا هَذَا ، قَالَ :إِجْلاَلٌ وَحِلْمٌ.

(۳۷۰۸۵) حضرت مالک بن ایمن کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جب پہلی مرتبہ سفید بال آئے تو آپ نے اپنے رب سے سوال کیا کہ اے میرے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ وقار اور بردباری ہے۔

(۳۷۰۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إبْرَاهِيمُ قُبْطِيَّتَانِ ، ثُمَّ يُكْسَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً وَهُوَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ.

(احمد ۱۰۱۔ ابو یعلی ۵۶۲)

(۳۷۰۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دو قبطی کپڑے پہنائے جائیں گے اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا پہنایا جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرش کے دائیں جانب ہوں گے۔

(۳۷۰۸۷) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى مِنَ الْخَلاَئِقِ يَوْمَئِذٍ إبْرَاهِيمُ.

(۳۷۰۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ساری مخلوق سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

(۳۷۰۸۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، قَالَ :قِيلَ لِقُثَمَ : كَيْفَ وَرِثَ عَلِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَكُمْ ، قَالَ :إنَّهُ وَاللهِ كَانَ أَوَّلَنَا بِهِ لُحُوقًا وَأَشَدَّنَا بِهِ لُزُوقًا.

(۳۷۰۸۸) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت قثم سے پوچھا گیا کہ تمہارے بجائے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی وارث کیسے بن گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سے پہلے ملے تھے اور ہم سے زیادہ تعلق رکھنے والے تھے۔

(۳۷۰۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِهِ :وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا ، إنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بُعِثَ إِلَى الأَرْضِ.

(۳۷۰۸۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن فرمائیں گے تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ زمین والوں کی طرف بھیجے جانے والے پہلے رسول ہیں۔

(۳۷۰۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَهُ، قَالَ:فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُ:اذْهَبُوا إلَى نُوحٍ ، فَيَقُولُونَ:يَا نُوحُ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إلَى أَهْلِ الأَرْضِ.

(۳۷۰۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، لوگ ان سے کہیں گے کہ اے نوح! آپ زمین والوں کی طرف بھیجے جانے والے پہلے رسول ہیں۔

(۳۷۰۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إنَّ أَوَّلَ رَجُلٍ سَلَّ سَيْفًا فِي اللهِ الزُّبَيْرُ.

(۳۷۰۹۱) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں سب سے پہلے تلوار سونتنے والے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۷۰۹۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ :لَمَّا نَزَلَتْ أَوَّلُ الْمُزَّمِّلِ كَانُوا يَقُومُونَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَكَانَ بَيْنَ أَوَّلِهَا وَآخِرِهَا سَنَةٌ. (ابن جرير ۲۹)

(۳۷۰۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب سورۃ المزمل کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں تو اس وقت صحابہ کرام رات کو اتنی دیر قیام کرتے تھے جتنا قیام رمضان کے مہینے میں کرتے تھے۔ اس کے اول وآخر کے درمیان ایک سال ہوتا تھا۔

(۳۷۰۹۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ ، حَدَّثَنَا إبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلاَءِ الْغَنَوِيُّ ، قَالَ :بَلَغَنَا ، أَنَّ كَعْبًا كَانَ يَقُولُ :إنَّ أَوَّلَ الأَمْصَارِ خَرَابًا جَنَاحَاهَا ، قُلْنَا :وَمَا جَنَاحَاهَا يَا كَعْبُ ، قَالَ :الْبَصْرَةُ وَمِصْرُ.

(۳۷۰۹۳) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ شہروں میں سب سے پہلے ویران ہونے والے شہروں کے دو بازو ہیں۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ شہروں کے دو بازو کیا ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ بصرہ اور کوفہ۔

(۳۷۰۹٤) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَّلُ مَنْ جَحَدَ آدَم.

(۳۷۰۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت آدم نے انکار کیا۔

(۳۷۰۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: أَوَّلُ مَنِ اسْتَحْلَفَ فِي الْقَسَامَةِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

(۳۷۰۹۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے قسامہ کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قسم لی۔

(۳۷۰۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، قَالَ ، أَوَّلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ بِالْكُوفَةِ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ.

(۳۷۰۹۶) حضرت علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ کوفہ میں سب سے پہلے قرظہ بن کعب کا نوحہ پڑھا گیا۔

(۳۷۰۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لأُمِّ سَعْدٍ : أَلاَ يَرْقَأُ دَمْعُك وَيَذْهَبُ حُزْنُك فَإِنَّ ابْنَك أَوَّلُ مَنْ ضَحِكَ اللَّهُ لَهُ وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ.

(۳۷۰۹۷) حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی والدہ سے فرمایا کہ تمہارے آنسو خشک کیوں نہیں ہوتے اور تمہارا غم کم کیوں نہیں ہوتا! تمہارا بیٹا وہ پہلا شخص ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ مسکرائے ہیں اور اللہ کا عرش لرز اٹھا ہے۔

(۳۷۰۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَوَّلُ الْخَلاَئِقِ يُكْسَى إبْرَاهِيمُ. (ابن ابی عاصم ۱۱)

(۳۷۰۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

(۳۷۰۹۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : يُحْشَرُ النَّاسُ حُفَاةً عُرَاةً فَأَوَّلُ مَنْ يُلْقَى بِثَوْبٍ إبْرَاهِيمُ عليه السلام.

(۳۷۰۹۹) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جب لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو وہ ننگے جسم اور ننگے پاؤں ہوں گے اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا عطا کیا جائے گا۔

(۳۷۱۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ : كَانَ مِهْرَانُ

أَوَّلَ السَّنَةِ وَالْقَادِسِيَّةُ آخِرَ السَّنَةِ.

(۳۷۱۰۰) حضرت ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ مہران سال کے شروع میں اور قادسیہ کی لڑائی سال کے آخر میں ہوئی۔

(۳۷۱۰۱) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ﴾ قَالَ: عُرَاةً حُفَاةً.

(۳۷۱۰۱) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں اور ننگے بدن ہونا ہے۔

(۳۷۱۰۲) وَبِإِسْنَادِهِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿فِي الصُّحُفِ الْأُولَى﴾ ، قَالَ : التَّوْرَاةُ وَالإِنْجِيلُ.

(۳۷۱۰۲) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿فِي الصُّحُفِ الْأُولَى﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تورات اور انجیل ہیں۔

(۳۷۱۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُثْمَانَ : كَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنَ الْأَوَائِلِ مِمَّا أُنْزِلَ بِالْمَدِينَةِ ، وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۷۱۰۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ الانفال مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی ابتدائی سورتوں میں سے تھی اور سورۃ التوبۃ قرآن مجید کی نازل ہونے والے آخری سورتوں میں سے ہے۔

(۳۷۱۰٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ عُلَيْمٍ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وُرُودًا عَلَى نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُهَا إِسْلَامًا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(۳۷۱۰۴) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس امت میں سب سے پہلے اس امت کے نبی کے ساتھ ملنے والے اور سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۷۱۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَنْشَدَ مَعْدِي كَرِبَ فَأَنْشَدَهُ ، وَقَالَ : مَا اسْتَنْشَدت فِي الإِسْلَامِ أَحَدًا قَبْلَكَ.

(۳۷۱۰۵) حضرت ابوالضحیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے معدی کرب سے شعر سننے کی فرمائش کی اور اس سے فرمایا کہ میں نے تجھ سے پہلے کسی سے شعر سننے کی فرمائش نہیں کی۔

(۳۷۱۰٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، عن وَرْقَاءَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ ﴿فِي الصُّحُفِ الْأُولَى﴾ قَالَ: التَّوْرَاةُ وَالإِنْجِيلُ.

(۳۷۱۰۶) حضرت مجاہد قرآن مجید کی آیت ﴿فِي الصُّحُفِ الْأُولَى﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد تورات اور انجیل ہیں۔

(۳۷۱۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ : مُدٌّ بِالْمُدِّ الْأَوَّلِ.

(۳۷۱۰۷) حضرت ابوسلمہ قسم کے کفارے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ پہلے مد کے ساتھ ایک مد ہے۔

(۳۷۱۰۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَهُ :فَجَحَدَ آدَمَ فجحدت ذُرِّيَّتَهُ وَذَلِكَ أَوَّلُ يَوْمٍ أُمِرَ بِالشُّهَدَاءِ.

(۳۷۱۰۸) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم نے انکار کیا تو ان کی اولاد نے بھی انکار کیا۔ اور وہ پہلا دن ہے جس دن گواہوں کو حکم دیا گیا۔

(۳۷۱۰۹) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الرَّقَاشِيُّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :لَقِيَتِ الْمَلاَئِكَةُ آدَمَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَقَالَتْ :يَا آدَمُ ، حَجَجْت ، فَقَالَ : نَعَمْ ، قَالُوا :قَدْ حَجَجْنَا قَبْلَك بِأَلْفَيْ عَامٍ.

(۳۷۱۰۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو فرشتے ان سے ملے اور کہنے لگے کہ اے آدم! تم نے حج کیا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا کہ ہم نے تم سے دو ہزار سال پہلے حج کیا تھا۔

(۳۷۱۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا قَيْسٌ ، قَالَ :رَأَيْتُ شِمْرَ بْنَ عَطِيَّةَ اسْتَعَارَ عِمَامَةً فَأَتَوْهُ بِعِمَامَةٍ سَابِرِيَّةٍ فَرَدَّهَا ، وَقَالَ :رَأَيْت النَّاسَ أَوَّلَ مَا رَأَوْا السَّابِرِيَّ قَامُوا إلَيْهِ فَحَرَّقُوهُ.

(۳۷۱۱۰) حضرت قیس فرماتے ہیں کہ میں نے شمر بن عطیہ کو دیکھا کہ اس نے ایک عمامہ مانگا، اس کے پاس ایک سابری عمامہ لایا گیا تو اس نے واپس کر دیا اور کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جب انہوں نے پہلی مرتبہ سابری کو دیکھا تو اسے جلا دیا تھا۔

(۳۷۱۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ أَبُو عَقِيلٍ ، قَالَ:حَدَّثَنَا إسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ ، عَنِ ابْنٍ لأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنْ كَانَ لَمِنْ أَوَّلِ مَا نَهَانِي اللَّهُ عَنْهُ وَعَهِدَ إلَيَّ بَعْدَ عِبَادَةِ الأَوْثَانِ وشُرْبَ الْخَمْرِ :وَمُلاَحَاةُ الرِّجَالِ.

(۳۷۱۱۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتوں کی پوجا اور شراب نوشی کے بعد جس چیز سے منع فرمایا اور جس کا عہد لیا مردوں کا باہم لڑائی جھگڑا اور گالی گفتار ہے۔

(۳۷۱۱۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ :أَوَّلُ مَنْ جَهَرَ بـ (بسم الله الرَّحْمَن الرحيم) الأَعْرَابُ.

(۳۷۱۱۲) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بلند آواز سے دیہاتیوں نے پڑھا۔

(۳۷۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :أَحْدَثَ النَّاسُ الْقِيَامَ فِي رَمَضَانَ وَصَلاَةَ الضُّحَى وَالْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ وَالْقَصَصَ.

(۳۷۱۱۳) حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ لوگوں نے رمضان کے قیام، چاشت کی نماز، فجر میں قنوت اور قصہ گوئی کو ایجاد کیا ہے۔

(۳۷۱۱۴) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَا كَانَ لِلنَّاسِ عِيدٌ إلاَّ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ.

(۳۷۱۱۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ عید کی نماز دن کے شروع میں ہوا کرتی تھی۔

(۳۷۱۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرحمن الْهَاشِمِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا خُلِقَتِ الْمَسَاجِدُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بِالْقِبْلَةِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْخَلُوقِ فَلُطِخَ بِهِ مَكَانُهَا ، فَخَلَّقَ النَّاسُ الْمَسَاجِدَ.

(۳۷۱۱۵) حضرت عباس بن عبد الرحمن ہاشمی فرماتے ہیں کہ مسجدوں کو سب سے پہلے خلوق لگانے کا واقعہ یہ ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی جانب تھوک گری ہوئی دیکھی تو اسے صاف کرایا پھر حکم دیا کہ اس جگہ خلوق لگائی جائے، پھر اس کے بعد سے لوگوں نے مسجد میں خلوق لگانا شروع کر دی۔

(۳۷۱۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ جُمُعَةٌ بِالْمَدِينَةِ ، ثُمَّ جُمُعَةٌ بِالْبَحْرَيْنِ. (بخاری ۸۹۲)

(۳۷۱۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سب سے پہلا جمعہ مدینہ میں پڑھا گیا اور پھر بحرین میں جمعہ ادا کیا گیا۔

(۳۷۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ سَعْدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَحْشٍ ، وَكَانَ أَوَّلَ أَمِيرٍ أُمِّرَ فِي الإِسْلاَمِ. (بزار ۱۷۵۷)

(۳۷۱۱۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن جحش کو امیر مقرر کیا وہ اسلام میں مقرر کیے جانے والے پہلے امیر ہیں۔

(۳۷۱۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الضَّبِّيِّ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ : إِذَا أَتَيْتَ أَهْلَ مِصْرِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلاَةُ الْمَكْتُوبَةُ. (ابن ماجه ۱۴۲۵۔ احمد ۲۹۰)

(۳۷۱۱۸) حضرت انس بن حکیم ضبی فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تم اپنے شہر والوں کے پاس جاؤ تو ان کو بتانا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے فرض نماز کا حساب کیا جائے گا۔

(۳۷۱۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلاَثَةٍ مِنْ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ ، وَأَوَّلُ ثَلاَثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ ، فَأَمَّا أَوَّلُ ثَلاَثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَالشَّهِيدُ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ لَمْ يَشْغَلْهُ رِقُّ الدُّنْيَا عَنْ طَاعَةِ رَبِّهِ ، وَفَقِيرٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ ، وَأَمَّا أَوَّلُ ثَلاَثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ فَأَمِيرٌ مُسَلَّطٌ ، وَذُو ثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لاَ يُؤَدِّي حَقَّ اللهِ فِي مَالِهِ ، وَفَقِيرٌ فَخُورٌ.

(۳۷۱۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے امت کے وہ پہلے تین لوگ مجھ پر پیش کیے گئے جو جنت میں جائیں گے اور وہ تین لوگ بھی پیش کیے گئے جو جہنم میں جائیں گے۔ وہ تین لوگ جو جنت میں جائیں گے ان میں سے ایک شہید ہے۔ دوسرا وہ غلام جسے اس کی آقا کی خدمت نے اس کے رب کی اطاعت سے غافل نہیں کیا اور تیسرا وہ نادار جو اہل وعیال والا ہو لیکن کسی سے سوال نہ کرے۔ اور وہ تین لوگ جو جہنم میں جائیں گے ان میں سے ایک جابر حاکم، دوسرا وہ مالدار جو مال میں سے اللہ کا حق ادا نہ کرے اور تیسرا متکبر فقیر۔

(۳۷۱۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :قَدْ حَفِظْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَوَّلَ الآيَاتِ خُرُوجًا :طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، أَوْ خُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى فَأَيَّتُهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَرِيبًا. (مسلم ۲۲۶۰۔ احمد ۱۶۴)

(۳۷۱۲۰) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنی ہے جسے میں اس وقت سے اب تک نہیں بھولا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک سورج کا مغرب سے طلوع ہونا چاشت کے وقت لوگوں پر دابۃ الارض کا نکلنا ہے۔ ان میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہو جائے دوسری اس کے متصل بعد ظاہر ہو جائے گی۔

(۳۷۱۲۱) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

(۳۷۱۲۱) حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پہلا سود جسے میں معاف کرنے کا اعلان کرتا ہے عباس بن عبد المطلب کا سود ہے۔

(۳۷۱۲۲) حَدَّثَنَا زَيْدٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهُ أَهْلٌ ، ثُمَّ قَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ هَدَرٌ، وَأَوَّلُ دِمَائِكُمْ دَمُ إِيَاسِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ ، وَإِنَّ أَوَّلَ رِبًا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ أَوَّلُ رِبًا أَضَعُ ﴿لَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ لاَ تَظْلِمُونَ وَلاَ تُظْلَمُونَ﴾. (عبد بن حمید ۸۵۸۔ بزار ۱۱۴۱)

(۳۷۱۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی وہ حمد وثنا بیان کی جس کا وہ اہل ہے پھر فرمایا کہ اے لوگو! جاہلیت کا ہر خون رائیگاں ہے۔ پہلا خون ایاس بن ربیعہ بن حارث کا خون ہے۔ وہ بنولیث میں بچے کو دودھ پلواتا تھا اسے ہذیل نے قتل کر دیا۔ اور جاہلیت کا پہلا سود عباس بن عبد المطلب کا سود ہے یہ پہلا سود ہے جس کو میں معاف کرتا ہوں۔ تمہارے

لئے تمہارے پورے پورے مال ہیں نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

(۳۷۱۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ : أَوَّلُ الْوُضُوءِ الْمَضْمَضَةُ وَالاِسْتِنْشَاقُ.

(۳۷۱۲۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وضو کا پہلا حصہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنا ہے۔

(۳۷۱۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : أَرَى أَنْ يُتْرَكَ الْبَيْعُ عِنْدَ الأَذَانِ الأَوَّلِ ، أَحْدَثَهُ عُثْمَان رضى اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۷۱۲۴) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ پہلی اذان کے وقت بیع کو ترک کر دیا جائے۔ یہ اذان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شروع کرائی تھی۔

(۳۷۱۲٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : بَدَأَ اللَّهُ تَعَالَى بِخَلْقِ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الأَحَدِ فَالأَحَدُ وَالاِثْنَانِ وَالثُّلاَثَاءُ وَالأَرْبِعَاءُ وَالْخَمِيسُ وَالْجُمُعَةُ وَجَعَلَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَنَةٍ.

(۳۷۱۲۵) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق کا مرحلہ اتوار کے دن شروع فرمایا، اتوار، پیر، منگل، بدھ، جمعرات اور جمعہ۔ اور ہر دن کو ایک ہزار سال کے برابر بنایا۔

(۳۷۱۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلاَّ كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ.

(۳۷۱۲۶) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی کسی جان کو ظلماً قتل کیا جائے گا آدم علیہ السلام کے بیٹے کی گردن پر اس کا گناہ ہوگا کیونکہ اسی نے سب سے پہلے اس جرم کی بنیاد ڈالی۔

(۳۷۱۲۷) حَدَّثَنَا كَثِيرٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلاَ تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا﴾ قَالَ رَجُلٌ : إِنْ رَأَى رَجُلٌ فِي أَهْلِهِ مَا يَكْرَهُ فَذَهَبَ يَجْمَعُ أَرْبَعَةً فَرَغَ الرَّجُلُ مِنْ حَاجَتِهِ ، وَإِنْ ذَكَرَ ذَلِكَ جُلِدَ ، وَلَمْ تُقْبَلْ لَهُ شَهَادَةٌ ، وَكَانَ مِنَ الْفَاسِقِينَ ، فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّلاَعُنِ ، فَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ الَّذِي ، قَالَ مَا قَالَ أَوَّلُ مَنِ ابْتُلِيَ بِهَذَا ، وَنَزَلَتْ آيَةُ التَّلاَعُنِ.

(۳۷۱۲۷) حضرت میمون فرماتے ہیں کہ جب قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلاَ تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا﴾ تو ایک آدمی نے کہا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو ایسی حالت میں دیکھے جو اس کے لئے ناقابل برداشت ہو تو کیا وہ جا کر چار آدمی جمع کرنے لگ جائے۔ اتنے میں وہ آدمی اپنے کام سے فارغ ہو جائے گا۔ اور اگر وہ اس بات کا ذکر کرے تو اسے کوڑے بھی پڑیں گے، اس کی گواہی بھی قبول نہیں کی جائے گی اور وہ فاسقوں میں سے بھی ہو جائے گا؟ اس پر لعان کی آیت نازل ہوئی۔ وہ آدمی جس نے یہ بات کی تھی وہی لعان کے حکم میں سب سے

پہلے بتلا ہوا۔

(۳۷۱۲۸) حَدَّثَنَا سَهْلٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ مَاتَ آدَم.

(۳۷۱۲۸) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے انسان جن کا انتقال ہوا وہ حضرت آدم علیہ السلام تھے۔

(۳۷۱۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ الأَبْطَحَ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ.

(۳۷۱۲۹) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب تشریف لاتے تو سب سے پہلے وادی ابطح میں قیام فرماتے۔

(۳۷۱۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهَا :أَنْتِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي فَضَحِكَتْ لِذَلِكَ.

(۳۷۱۳۰) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھ سے فرمایا کہ تم سب سے پہلے مجھے آملو گی۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی یہ بات سن کر میں مسکرادی تھی۔

(۳۷۱۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ لاَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ ، وَأَوَّلُ مَنْ قَنَتَ فِيهَا عَلِيٌّ ، وَكَانُوا يَرَوْنَ ، أَنَّهُ إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ لأَنَّهُ كَانَ مُحَارِبًا.

(۳۷۱۳۱) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں دعاء قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ یہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھنا شروع کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دعاء قنوت اس لئے پڑھنا شروع کی کیونکہ وہ جنگ کرنے والے تھے۔

(۳۷۱۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ :الإِقَامَةُ أَوَّلُ الصَّلاَةِ.

(۳۷۱۳۲) حضرت اوزاعی فرماتے ہیں کہ اقامت نماز کا اول ہے۔

(۳۷۱۳۳) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ مُدَّىْ حِنْطَةٍ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ عَدْلُ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ.

(۳۷۱۳۳) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ صدقہ فطر میں گندم کے دو مد کو کھجور کے ایک صاع کے برابر سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرار دیا۔

(۳۷۱۳٤) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ.

(۳۷۱۳۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔ سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی اور میں پہلا سفارش کرنے والا ہوں۔

(۳۷۱۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :نُبِّئْتُ ، أَنَّ أَوَّلَ جَدَّةٍ أُطْعِمَتْ مَعَ ابْنِهَا أُمُّ الأَبِ.

(۳۷۱۳۵) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ پہلی جدہ جسے اس کے بیٹے ساتھ میراث میں حصہ دیا گیا وہ ایک دادی تھی۔ (جسے اپنے بیٹے کے ہوتے ہوئے میراث میں سے سدس دیا گیا)

(۳۷۱۳۶) حَدَّثَنَا السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ :مَنْ أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلاَةِ ، فَقَالَ :عُثْمَان بْنُ عَفَّانَ صَلَّى بِالنَّاسِ ، ثُمَّ خَطَبَهُمْ فَرَأَى نَاسًا كَثِيرًا لَمْ يُدْرِكُوا الصَّلاَةَ ، فَفَعَلُوا ذَلِكَ.

(۳۷۱۳۶) حضرت حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن سے سوال کیا کہ سب سے پہلے نماز سے پہلے کس نے خطبہ دیا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے، انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر خطبہ دیا، پھر انہوں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا کہ انہیں نماز نہیں ملی تھی تو پھر انہوں نے ایسا کیا۔ اور بعد کے خلفاء نے بھی ایسا کیا۔

(۳۷۱۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَالسَّهْمِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ.

(۳۷۱۳۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کی سب سے پہلی علامت ایک آگ ہوگی جو مشرق سے مغرب کی طرف ظاہر ہوگی۔ اور پہلا کھانا جو اہلِ جنت کھائیں گے وہ مچھلی کا جگر ہے۔

(۳۷۱۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ عَطِيَّةَ رَفَعَهُ ، قَالَ أَوَّلُ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ ، عَنْ صَلاَتِهِ.

(۳۷۱۳۸) حضرت عبد الجلیل بن عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے کی نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

(۳۷۱۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :الْقُنُوتُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، قَالَ :عُمَرُ أَوَّلُ مَنْ قَنَتَ :قُلْتُ :النِّصْفُ الآخَرُ أَجْمَعُ ، قَالَ :نَعَمْ

(۳۷۱۳۹) حضرت ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے سوال کیا کہ رمضان میں قنوت کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قنوت پڑھی۔ میں نے پوچھا کہ دوسرے نصف میں سارے کے سارے میں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔

(۳۷۱٤۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْته يَقُولُ :قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثم الَّتِي تَلِيهَا عَلَى أمثل نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ إِضَائَةً. (احمد ۲۵۷)

(۳۷۱۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔ پھر جو لوگ ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے

ستاروں کی طرح چمک رہے ہوں گے۔

(۳۷۱٤۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ فِرَاسٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهَا : إِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوقًا بِي ، وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ. (مسلم ۱۹۰۵۔ ابن ماجہ ۱۶۲۱)

(۳۷۱۴۱) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم سب سے پہلے مجھ سے آملوگی اور میں تمہارے لئے بہترین سلف ہوں۔

(۳۷۱٤۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : فَرَضَ اللَّهُ الصَّلاَةَ أَوَّلَ مَا فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَتَمَّهَا لِلْحَاضِرِ ، وَأُقِرَّتْ صَلاَةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الأُولَى.

(۳۷۱۴۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نماز میں دو رکعتیں فرض فرمائیں۔ پھر مقیم کے لئے چار رکعتیں ہوگئیں اور سفر کی نماز پہلے فریضے کے مطابق ہی رکھی گئی۔

(۳۷۱٤۳) حَدَّثَنَا ابْنُ مُصْعَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ ، عَنْ شَهَادَةِ الْغِلْمَانِ ، فَقَالَ : كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ أَوَّلَ مَنْ قَضَى بِذَلِكَ.

(۳۷۱۴۳) حضرت اوزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زہری سے لڑکوں کی گواہی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے لڑکوں کی گواہی پر مروان نے فیصلہ کیا۔

(۳۷۱٤٤) حَدَّثَنَا الأَحْمَرُ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : بَلَغَنِي ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ الْوَلِيمَةُ أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَالثَّانِيَ مَعْرُوفٌ وَالثَّالِثَ رِيَاءٌ.

(۳۷۱۴۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن حق ہے، دوسرے دن نیکی ہے اور تیسرے دن ریاء ہے۔

(۳۷۱٤٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الأَذَانَ فِي الْفِطْرِ وَالأَضْحَى بنو مَرْوَانَ.

(۳۷۱۴۵) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں اذان بنو مروان نے شروع کی۔

(۳۷۱٤٦) وَجَدْت فِي كِتَابِي ، عَنْ سُوَيْد بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَنْ ثَوَّبَ فِي الْفَجْرِ بِلاَلٌ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ ، كَانَ إِذَا قَالَ : حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ ، قَالَ : الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ.

(۳۷۱۴۶) حضرت طاوس فرماتے ہیں کہ فجر کی اذان میں تثویب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع کی۔ وہ حی علی الفلاح کہنے کے بعد دو مرتبہ الصَّلاَةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہا کرتے تھے۔

(۳۷۱۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛

(۳۷۱۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

(۳۷۱۴۸) وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبُدْرِ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى اضوا كَوْكَبٍ فِي السَّمَاءِ إِضَائَةً.

(۳۷۱۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سب سے پہلے جو جماعت جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ پھر ان کے بعد جو لوگ ہوں گے ان کے چہرے آسمان کے ستاروں کی طرح چمک رہے ہوں گے۔

(۳۷۱۴۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ : ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ فِي الطَّوَافِ.

(۳۷۱۴۹) حضرت ابو جعفر اس بات کو مستحب قرار دیتے تھے کہ پہلے طواف قدوم کے بعد پڑھی جانے والی رکعتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کریں۔

(۳۷۱۵۰) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَنِ الْبَيِّنَةِ شُرَيْحٌ فَقَالُوا : يَا أَبَا أُمَيَّةَ ، أَحْدَثْت ، قَالَ : أَحْدَثْتُمْ فَأَحْدَثْت.

(۳۷۱۵۰) حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ گواہی کے بارے میں سے سب سے پہلے سوال کرنے والے شریح ہیں۔ ان سے کسی نے کہا کہ اے ابوامیہ! آپ نے نئی چیز شروع کی۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے نئی چیز شروع کی تو میں نے بھی نئی چیز شروع کر دی۔

(۳۷۱۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى خَلِيلُ اللهِ إِبْرَاهِيمُ عليه الصلاة و السلام.

(۳۷۱۵۱) حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔

(۳۷۱۵۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُطِيعٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَعَنَ اللَّهُ فُلاَنًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَذِنَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ.

(۳۷۱۵۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص پر لعنت فرمائے اس نے سب سے پہلے شراب بیچنے کی اجازت دی۔

(۳۷۱۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عن أبي الزعراء ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : ثُمَّ يَأْذَنُ اللَّهُ فِي الشَّفَاعَةِ فَيَكُونُ أَوَّلُ شَفِيعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رُوحَ الْقُدُسِ جِبْرِيلَ ، ثُمَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الرَّحْمَن ، ثُمَّ

مُوسَى عليهما السلام ، ثُمَّ يَقُومُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَابِعًا لاَ يَشْفَعُ أَحَدٌ بَعْدَهُ فِيمَا يَشْفَعُ فِيهِ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ. (طيالسى ٣٨٩)

(۳۷۱۵۳) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت دیں گے۔ پس قیامت کے دن پہلے سفارشی حضرت جبرئیل علیہ السلام ہوں گے۔ پھر حضرت ابراہیم خلیل الرحمن، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ پھر تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چوتھے نمبر پر کھڑے ہوں گے، پھر جس چیز میں آپ شفاعت فرمائیں گے اس میں کوئی دوسرا سفارش نہ کرے گا۔

(٣٧١٥٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ الْمَلاَئِكَةُ.

(۳۷۱۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ کا طواف سب سے پہلے فرشتوں نے کیا۔

(٣٧١٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ الْقَلَمَ ، ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ ، فَكَبَسَ الأَرْضَ عَلَى ظَهْرِ النُّونِ.

(۳۷۱۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم اور پھر مچھلی کو پیدا کیا اور زمین کو مچھلی پر بچھایا۔

(٣٧١٥٦) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلاَةُ فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ، فَلَمَّا أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ زَادَ مَعَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ إِلاَّ الْمَغْرِبَ.

(۳۷۱۵۶) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ پہلے ہر نماز میں دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو مغرب کے سوا ہر نماز میں دو دو رکعتیں فرض ہو گئیں۔

(٣٧١٥٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ قُلْتُ لِسَفِينَةَ ، إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ يَزْعُمُونَ ، أَنَّ الْخِلاَفَةَ فِيهِمْ ، قَالَ : كَذَبَ بَنُو الزَّرْقَاءِ ، بَلْ هُمْ مُلُوكٌ مِنْ أشداء الْمُلُوك ، وَأَوَّلُ الْمُلُوكِ مُعَاوِيَةُ. (ترمذی ٢٢٢٦)

(۳۷۱۵۷) حضرت سعید بن جمہان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بنو امیہ خیال کرتے ہیں کہ خلافت انہی میں ہے! انہوں نے فرمایا کہ بنو زرقاء نے جھوٹ بولا، وہ سخت بادشاہوں میں سے ہیں اور پہلے بادشاہ حضرت معاویہ ہیں۔

(٣٧١٥٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سَاوَمَ عُمَرُ رَجُلاً بِفَرَسٍ فَرَكِبَهُ يَشُورُهُ فَعَطِبَ ، فَقَالَ لِلرَّجُلِ: خُذْ فَرَسَكَ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : لاَ ، قَالَ عُمَرُ : اجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ حَكَمًا ، فَقَالَ الرَّجُلُ: شُرَيْحٌ، فَتَحَاكَمَا إِلَيْهِ ، فَقَالَ شُرَيْحٌ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، خُذْ بِمَا ابْتَعْت ، أَوْ رُدَّ كَمَا أَخَذْت ، قَالَ عُمَرُ : وَهَلَ الْقَضَاءُ إِلاَّ عَلَى هَذَا ، فَصَيَّرَهُ إِلَى الْكُوفَةِ ، فَبَعَثَهُ قَاضِيًا ، فَإِنَّهُ لأَوَّلُ يَوْمٍ عَرَفَهُ.

(۳۷۱۵۸) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے ساتھ گھوڑے کا بھاؤ تاؤ کیا۔ آپ اس گھوڑے کو آزمانے کے لئے گھوڑے پر سوار ہوئے تو گھوڑا ہلاک ہو گیا۔ آپ نے آدمی سے کہا اپنا گھوڑا سنبھال۔ اس نے کہا کہ یہ اب میرا نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنے اور میرے درمیان ثالث مقرر کر لے۔ آدمی نے کہا حضرت شریح کے پاس چلو۔ حضرت شریح نے فرمایا امیر المومنین! جو آپ نے خریدا وہ لے لیں یا جس حال میں لیا تھا اسی حال میں واپس کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا فیصلہ یہی ہوگا؟! پھر آپ نے انہیں کوفہ کا قاضی بنا کر بھیج دیا۔ یہ پہلا دن تھا جب سے انہیں پہچانا جانے لگا۔

(۳۷۱۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي وَاصِلٌ الأَحْدَبُ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي عَائِذَةُ ، امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ ، وَأَثْنَى عَلَيْهَا خَيْرًا ، قَالَتْ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ وَهُوَ يُوَطِّءُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ ، يَعْنِي يَتَخَطَّاهُمْ ، أَلاَ أَيُّهَا النَّاسُ ، مَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ مِنِ امْرَأَةٍ ، أَوْ رَجُلٍ ، فَالسَّمْتَ الأَوَّلَ ، السَّمْتَ الأَوَّلَ ، فَإِنَّا الْيَوْمَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

(۳۷۱۵۹) حضرت عائذہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! تم میں سے جو کوئی کسی عورت یا مرد کو ملے تو پہلے راستے پر چلتا رہے۔ کیونکہ آج ہم دینِ فطرت پر ہیں۔

(۳۷۱۶۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلاَتُهُ ، فَإِنْ كَانَ أَتَمَّهَا كُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَامَّةً ، قَالَ : انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَأَكْمِلُوهُ بِمَا ضَيَّعَ من فَرِيضَتِهِ ، ثُمَّ الزَّكَاةُ ، ثُمَّ تُؤْخَذُ الأَعْمَالُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ. (احمد ۶۵)

(۳۷۱۶۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اگر نماز پوری نکل آئی تو ٹھیک اگر پوری نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ دیکھو کہ اس کے نامہ اعمال میں نفل ہیں۔ نفلوں کے ذریعے اس کے فرضوں کی کمی کو پورا کیا جائے گا۔ پھر زکوۃ کا حساب ہوگا۔ پھر باقی اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا۔

(۳۷۱۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ وَعِيسَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَوَّلُ سَلَبٍ خُمِّسَ فِي الإِسْلاَمِ سَلَبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ.

(۳۷۱۶۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلی سلب جس کا اسلام میں خمس دیا گیا وہ براء بن مالک کی سلب تھی۔

(۳۷۱۶۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : أول من يخرج أهل مكة من مكة : القردة.

(۳۷۱۶۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہلِ مکہ، مکہ سے سب سے پہلے بندروں کو نکالیں گے۔

(۳۷۱۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ : سَأَلْت ابْنَ عَبَّاسٍ ، عَنِ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ ، فَقَالَ : أَوَّلُ مَنْ فَعَلَهُ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام.

(۳۷۱۶۳) حضرت عامر بن واثلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے سعی کی۔

(۳۷۱٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّهُ قَالَ :أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ.

(حاکم ۵۰۲۔ طبرانی ۲۸۸)

(۳۷۱۶۴) حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ جنت میں سب سے پہلے وہ لوگ داخل ہوں گے جو خوشی اور تکلیف ہر حال میں اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔

(۳۷۱٦٥) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ :كُنْتُ آخِذًا بِزِمَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَذُودُ عَنْهَا النَّاسَ ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَلاَ إِنَّ كُلَّ مَالٍ وَمَأْثُرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِي هَذِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ مَوْضُوعٍ دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَإِنَّ اللَّهَ قَضَى ، أَنَّ أَوَّلَ رِبًا مَوْضُوعٍ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﴿لَكُمْ رُؤُوسُ أَمْوَالِكُمْ لاَ تَظْلِمُونَ وَلاَ تُظْلَمُونَ﴾. (احمد ۷۲۔ دارمی ۲۵۳۴)

(۳۷۱۶۵) حضرت ابوحرہ رقاشی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایام تشریق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام کو تھاما ہوا تھا اور لوگوں کو اس سے دور کر رہا تھا۔ آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اے لوگو! ہر مال اور ہر نشان جو جاہلیت میں تھا وہ قیامت تک کے لئے میرے قدموں کے نیچے ہے۔ سب سے پہلا خون جو معاف کیا گیا وہ ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب کا خون ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ پہلا سود جو معاف ہوا ہے وہ عباس بن عبد المطلب کا سود ہے۔ تمہارے لئے تمہارے پورے پورے مال ہیں، نہ تم ظلم کرو گے نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔

(۳۷۱٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ :خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ ، فَقَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ ، وَلاَ فَخْرَ.

(احمد ۲۸۱۔ ابویعلی ۲۳۲۲)

(۳۷۱۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بصرہ میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔

(۳۷۱٦۷) حَدَّثَنَا الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ أَوَّلَ شَيْءٍ يَقَعُ مِنْهُ إِلَى الأَرْضِ رُكْبَتَاهُ.

(۳۷۱۶۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ نماز میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھا کرتے تھے۔

(۳۷۱٦۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ :﴿خُلِقَ الإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ﴾

قَالَ: خُلِقَ آدَمُ عليه الصلاة والسلام ، ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ الرُّوحُ ، وَأَوَّلُ مَا نُفِخَ فِي رُكْبَتَيْهِ فَذَهَبَ يَنْهَضُ ، فَقَالَ: ﴿خُلِقَ الإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ﴾.

(٣٧١٦٨) حضرت سعید بن جبیر قرآن مجید کی آیت ﴿خُلِقَ الإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، پھر ان میں روح پھونکی گئی، جب ان کے گھٹنوں میں روح پھونکی گئی تو وہ اٹھ کر کھڑے ہونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ﴿خُلِقَ الإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ﴾.

(٣٧١٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ :أَوَّلُ سُورَةٍ قَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الناس :(وَالنَّجْمِ).

(٣٧١٦٩) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سورت سب سے پہلے پڑھی وہ سورۃ والنجم تھی۔

(٣٧١٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :كَانَ يُقَالُ :الصَّبْرُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ.

(٣٧١٧٠) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ صبر صدمے کے شروع میں ہوتا ہے۔

(٣٧١٧١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ عَرَّفَ بِالْبَصْرَةِ ابْنُ عَبَّاسٍ.

(٣٧١٧١) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بصرہ کا تعارف سب سے پہلے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کرایا۔

(٣٧١٧٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ :أَوَّلُ رَأْسٍ أُهْدِيَ فِي الإِسْلاَمِ رَأْسُ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ ، أُهْدِيَ إِلَى مُعَاوِيَةَ.

(٣٧١٧٢) حضرت ہنیدہ بن خالد خزاعی کہتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلا سر جو بھیجا گیا وہ عمرو بن حمق کا سر تھا، جو حضرت معاویہ کی طرف بھیجا گیا۔

(٣٧١٧٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، أَنَّ طَلْحَةَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ بَايَعَ عَلِيًّا ، فَرَآهُ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ :أَمْرٌ لاَ يَتِمُّ ، فَقُلْتُ لأَبِي إِسْرَائِيلَ :مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ، قَالَ :مِنْ أَمْرِ يَدِهِ.

(٣٧١٧٣) حضرت ابو اسرائیل کہتے ہیں کہ مجھے کسی نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر سب سے پہلے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیعت کی۔ انہیں ایک دیہاتی نے دیکھا تو کہا کہ یہ کام پورا نہیں ہوگا۔ فضل کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسرائیل سے کہا کہ یہ کس وجہ سے کہا؟ انہوں نے فرمایا کہ ان کے ہاتھ کی وجہ سے۔ (حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ غزوہ احد میں شل ہوگیا تھا)

(٣٧١٧٤) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي شَيْخٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ شَرَّطَ الشُّرَطَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَرْسَلَ إِلَى شُرَطِهِ ، فَقَالَ :خُذُوا سِلاَحَكُمْ وَكُرَاعَكُمْ وَائْتُونِي ، فَلَمَّا أَتَوْهُ ، قَالَ إِنِّي إِنَّمَا كُنْت أَعُدُّكُمْ لِمِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ ، فَهَلْ تَسْتَطِيعُونَ أَنْ تَرُدُّوا عَنِّي شَيْئًا مِمَّا أَنَا فِيهِ ، فَقَالُوا :سُبْحَانَ اللهِ ، تَقُولُ هَذَا وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَسْتَشِيرُكَ وَيُؤَمِّرُكَ عَلَى الْجُيُوشِ ، فَقَالَ :وَمَا يُدْرِيكُمْ لَعَلَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَأَلَّفُنِي بِذَلِكَ.

(۳۷۱۷۴) حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے پہرے داروں کی شرط حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے لگائی۔ جب وہ مرض الوفات میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے اپنے پہرے داروں کے لئے پیغام بھجوایا کہ اپنا اسلحہ اور حفاظتی سامان لے کر میرے پاس آجاؤ۔ جب وہ آگئے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات کی طاقت رکھتے ہو کہ مجھ سے اس چیز کو دور کرسکو جس کا میں شکار ہونے لگا ہوں یعنی موت کا اور میں نے تمہیں اسی دن کے لئے تو مقرر کیا تھا۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ! آپ یہ بات فرمارہے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے مشورہ لیتے تھے اور آپ کو لشکروں کا نگران بناتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیا معلوم؟ کیا پتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا دل رکھنے کے لئے ایسا کرتے ہوں۔

(۳۷۱۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ :أَوَّلُ مَا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ : ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾.

(۳۷۱۷۵) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ شراب کی حرمت کے لئے سب سے پہلے یہ آیت نازل ہوئی ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ﴾.

(۳۷۱۷۶) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي محمد مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ دُفِنَ بِالْبَقِيعِ عُثْمَان بْنُ مَظْعُونٍ ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۱۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جنۃ البقیع میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو دفن کیا گیا۔ پھر ان کے بعد حضرت ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا۔

(۳۷۱۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إذَا رَأَيْتُمُ الْحَدَثَ فَعَلَيْكُمْ بِالأَمْرِ الأَوَّلِ.

(۳۷۱۷۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی نئی چیز کو وجود میں آتا دیکھو تو پہلی چیز پر عمل کرتے رہو۔

(۳۷۱۷۸) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ :حدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي فِرَاسُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ :أَصَبْتُ فِي سِجْنِ الْحَجَّاجِ وَرَقًا مَنْقُوطًا بِالنَّحْوِ ، وَكَانَ أَوَّلَ نَقْطٍ رَأَيْته ، فَأَتَيْت بِهِ الشَّعْبِيَّ فَأَرَيْته إِيَّاهُ :فَقَالَ :اقْرَأْ عَلَيْهِ ، وَلاَ تَنْقُطْهُ بِيَدِك.

(۳۷۱۷۸) حضرت فراس بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے حجاج کے قید خانے میں ایک صفحہ دیکھا جس پر نقطے لگائے گئے تھے۔ وہ پہلے نقطے تھے جو میں نے دیکھے۔ میں وہ ورق لے کر حضرت شعبی کے پاس آیا اور انہیں دکھایا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی طرز پر چلتے رہو اور

اپنے ہاتھ سے نقطے نہ لگاؤ۔

(۳۷۱۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، وَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، قَالاَ : أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الصَّلاَةَ عِنْدَ الْقَتْلِ خُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ.

(۳۷۱۷۹) حضرت عبداللہ بن ابی بکر اور حضرت ابن ابی نجیح فرماتے ہیں کہ قتل کے وقت نماز پڑھنے کا دستور سب سے پہلے حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ نے شروع کیا۔

(۳۷۱۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَنْ ظَاهَرَ فِي الإِسْلاَمِ خُوَيْلَةَ ، فَظَاهَرَ مِنْهَا ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ : ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾.

(۳۷۱۸۰) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلا ظہار حضرت خویلہ کے ساتھ کیا گیا۔ وہ ظہار کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، سارا واقعہ عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاوند کو بلایا۔ اور قرآن مجید کی یہ آیات نازل ہوئیں ﴿قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا﴾

(۳۷۱۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَبُو شَيْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ عَرَّفَ بِالْكُوفَةِ ابْنُ الزُّبَيْرِ.

(۳۷۱۸۱) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ کوفہ کا سب سے پہلے تعارف حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کرایا۔

(۳۷۱۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي شَبِيبٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ عُمَرَ كَاتَبَ عَبْدًا لَهُ يُكْنَى أَبَا أُمَيَّةَ ، فَجَائَهُ بِنَجْمِهِ حِينَ حَلَّ ، قَالَ عِكْرِمَةُ : فَكَانَ أَوَّلَ نَجْمٍ أُدِّيَ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۷۱۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ابوامیہ نامی غلام کو مکاتب بنایا۔ اس نے اپنا بدل کتابت ادا کیا۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ یہ اسلام میں ادا کیا جانے والا پہلا بدلِ کتابت ہے۔

(۳۷۱۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو سَوَّارٍ الْعَدَوِيُّ ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِن أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنِ ابْنِ آدَمَ بَطْنُهُ إِذَا مَاتَ فَلاَ تَجْعَلُوا فِيهِ إِلاَّ طَيِّبًا.

(۳۷۱۸۳) حضرت جندب بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ انسان کے مرنے کے بعد سب سے پہلے اس کے پیٹ سے بو اٹھتی ہے۔ لہٰذا اپنے پیٹ میں پاکیزہ چیز ہی ڈالو۔

(۳۷۱۸۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَزَنِيِّ وَكَانَ أَوَّلَ أَهْلِ مِصْرَ يَرُوحُ إِلَى الْمَسْجِدِ ، وَكَانَ لاَ يُؤْتَى بِشَيْءٍ إِلاَّ تَصَدَّقَ بِهِ.

(۳۷۱۸۴) حضرت یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی مصر میں سب سے پہلے مسجد میں جانے والے شخص ہیں۔ ان کے پاس جب بھی کوئی چیز لائی جاتی تھی تو اس میں سے صدقہ ضرور کرتے تھے۔

آخر كتاب الأوائل والحمد لله.

ملحق کتاب الاوائل

ملحق فيه زيادات مسلمة بن القاسم على كتاب الأوائل

اس ضمیمہ میں کتاب الاوائل پر حضرت مسلمہ بن قاسم کے کچھ اضافے منقول ہیں

(۳۷۱۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ مَسْلَمَةُ بْنُ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ حَجَرٍ الْقُرَشِيُّ الْعَسْقَلاَنِيُّ بِعَسْقَلاَنَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصِّيصِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَبَّارُ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَنْ دَخَلَ الْحَمَّامَ وَصُنِعَتْ لَهُ النُّورَةُ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، فَلَمَّا دَخَلَهُ وَوَجَدَ حَرَّهُ رَغَمَهُ ، قَالَ :أَوَّهُ مِنْ عَذَابِ اللهِ أَوَّه قَبْلَ أَنْ لاَ يَكُونَ أَوَّهُ. (طبرانی ۴۶۴)

(۳۷۱۸۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے حمام میں داخل ہونے والے اور پہلے وہ شخص جن کے لئے بال صاف کرنے والا پتھر رکھا گیا حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں۔ جب وہ حمام میں داخل ہوئے اور انہوں نے اس کی گرمی کو دیکھا تو کہا ہائے اللہ کا عذاب، ہائے وہ آنے سے پہلے کیسا ہے۔

(۳۷۱۸۶) حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا إِسْرَائِيلَ ، قَالَ :أَوَّلُ يَوْمٍ عَرَفْت فِيهِ الْحَكَمَ يَوْمَ هَلَكَ الشَّعْبِيُّ ، قَالَ :جَاءَ إِنْسَانٌ يَسْأَلُ ، عَنْ مَسْأَلَةٍ فَقَالُوا :عَلَيْك بِالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ.

(۳۷۱۸۶) حضرت ابواسرائیل کہتے ہیں کہ میں نے سب سے پہلے حضرت حکم کو اس دن پہچانا جس دن حضرت شعبی کا انتقال ہوا۔ جب کوئی شخص مسئلہ دریافت کرنے آتا تو وہ کہتے کہ حکم بن عتیبہ سے جا کر مسئلہ پوچھو۔

(۳۷۱۸۷) حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ أَيُّوبُ أَوَّلُ مَا جَالَسْنَاهُ، يَعْنِي عِكْرِمَةَ، قَالَ يَحْسُنُ حَسَنُكُمْ مِثْلَ هَذَا.

(۳۷۱۸۷) حضرت ایوب فرماتے ہیں کہ جب ہم نے سب سے پہلے حضرت عکرمہ کی ہم نشینی اختیار کی تو انہوں نے فرمایا کیا تمہارا حسن اس کی طرح اچھا ہوگا؟!

(۳۷۱۸۸) حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :أَوَّلُ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ

اللہِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ ، ثُمَّ نَكَحَ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ ، ثُمَّ نَكَحَ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ بِمَكَّةَ وَبَنَى بِهَا بِالْمَدِينَةِ ، ثُمَّ نَكَحَ بِالْمَدِينَةِ زَيْنَبَ بِنْتَ خُزَيْمَةَ الْهِلَالِيَّةَ ، ثُمَّ نَكَحَ أُمَّ سَلَمَةَ بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ ، ثُمَّ نَكَحَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، وَكَانَتْ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ نَكَحَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ ، وَهِيَ الَّتِي وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ نَكَحَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ ، وَهِيَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ خَيْبَرَ ، ثُمَّ نَكَحَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ وَكَانَتِ امْرَأَةَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ، تُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ خُزَيْمَةَ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكَحَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ ، وَأُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ ، وَالْكِنْدِيَّةَ ، وَامْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ ، وَكَانَ جَمِيعُ مَنْ تَزَوَّجَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً.

(۳۷۱۸۸) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے حضرت خدیجہ بن خویلد رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ پھر حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے، پھر حضرت عائشہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مکہ میں شادی کی اور مدینہ میں ان کی رخصتی ہوئی۔ پھر مدینہ میں حضرت زینب بنت خزیمہ ہلالیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ پھر حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا سے، پھر بنو مصطلق کی حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے، پھر حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے جنہوں نے اپنا نفس رسول اللہ ﷺ کے لئے ہبہ کردیا تھا۔ پھر حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے، پھر حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے جو کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا حضرت محمد ﷺ سے پہلے انتقال کرگئی تھیں۔ آپ نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا، حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا، ایک کندی عورت اور ایک بنوکلب کی خاتون سے نکاح فرمایا۔ آپ نے کل چودہ خواتین سے نکاح فرمایا۔

(۳۷۱۸۹) مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ عَقَدَ الأَلْوِيَةَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَانِ عليه السلام ، بَلَغَهُ أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوا عَلَى لُوطٍ فَسَبَوْهُ ، فَعَقَدَ لِوَاءً ، وَسَارَ إِلَيْهِمْ بِعَبِيدِهِ وَمَوَالِيهِ حَتَّى أَدْرَكَهُمْ ، فَاسْتَنْقَذَهُ وَأَهْلَهُ.

(۳۷۱۸۹) حضرت یزید بن ابی یزید ایک صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ سب سے پہلے پرچم حضرت ابراہیم علیہ السلام نے باندھا۔ انہیں اطلاع ہوئی کہ ایک قوم نے حضرت لوط علیہ السلام پر حملہ کیا اور انہیں قید کرلیا ہے۔ حضرت ابراہیم نے پرچم باندھا اور اپنے غلاموں اور موالی کو لے کر ان کی طرف گئے، انہیں جالیا اور حضرت لوط اور ان کے گھر والوں کو چھڑا کر لے آئے۔

(۳۷۱۹۰) مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمَعَافِرِيُّ الْمِصْرِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ حَمَوَيْهِ بِالْفُسْطَاطِ فِي الْجَامِعِ إِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهِ فِي ذِي الْقِعْدَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَثَلَاثِ مِئَةٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَزَعَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تُحْشَرُونَ مُشَاةً وَرُكْبَانًا

وَعَلَى وُجُوهِكُمْ ، تُعْرَضُونَ عَلَى اللهِ عَلَى أَفْوَاهِكُمَ الْفِدَامُ ، وَأَوَّلُ مَا يُعْرِبُ ، عَنْ أَحَدِكُمْ :فَخِذُهُ.

(طبرانی ۱۰۳۶)

(۳۷۱۹۰) حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں اس حال میں جمع کیا جائے گا کہ تم پیدل ہوگے، سوار ہوگے اور منہ کے بل ہوگے۔ تمہیں اللہ کے دربار میں پیش کیا جائے گا تو تمہارے مونہوں کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی۔ تمہارے بدن میں سب سے پہلے تمہاری ران بات کرے گی۔

(۳۷۱۹۱) أَخْبَرَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْعِجْلِيّ الْخَفَّافُ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ وَهِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ :إِنَّ أَوَّلَ مَا أَنَا مُخَاصِمٌ بِهِ غَدًا ، يَعْنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَنْ يُقَالُ لِي :يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ قَدْ عَلِمْتَ ، فَكَيْفَ عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ ؟!.

(۳۷۱۹۱) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کل قیامت کے دن مجھ سے سب سے پہلے جس چیز کو حساب کیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اے ابودرداء! تو جانتا تھا اور جو کچھ تو جانتا تھا اس پر تو نے کیا عمل کیا؟

(۳۷۱۹۲) حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ الزَّيَّاتُ الْمَالِكِيُّ بِمَكَّةَ إِمْلاَءً مِنْ حِفْظِهِ حَدَّثَنَا أَبُو حَارِثَةَ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَسَّانِيُّ بِالرَّمْلَةِ سَنَةَ سَبْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِئَتَيْنِ حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ جَيْشِ مُسْلِمِ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ :لَمَّا نَزَلْت بِالْمَدِينَةِ دَخَلْت مَسْجِدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْت إِلَى جَنْبِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ، فَقَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ :أَمِنْ هَذَا الْجَيْشِ أَنْتَ ، قَالَ : قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :ثَكِلَتْك أُمُّك ، أَتَدْرِي إِلَى مَنْ تَسِيرُ إِلَى أَوَّلِ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ ، وَإِلَى ابْنِ حَوَارِيِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى ابْنِ أَسْمَاءَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ ، وَإِلَى مَنْ حَنَّكَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ، أَمَّا وَاللهِ لَئِنْ جِئْته نَهَارًا لَتَجِدَنَّهُ صَائِمًا ، وَلَئِنْ جِئْته لَيْلاً لَتَجِدَنَّهُ قَائِمًا ، وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الأَرْضِ أَطْبَقُوا عَلَى قَتْلِهِ لَكَبَّهُمَ اللَّهُ جَمِيعًا فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ، قَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ :مَا مَضَتْ إِلاَّ أَيَّامٌ حَتَّى صَارَتِ الْخِلاَفَةُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ وَوَجَّهَنَا إِلَيْهِ فَقَتَلْنَاهُ.

(۳۷۱۹۲) حضرت مسلم بن عقبہ کے لشکر کے ایک آدمی بیان کرتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں داخل ہوا۔ میں نے عبدالملک بن مروان کے ساتھ نماز پڑھی۔ عبدالملک نے مجھ سے کہا کہ کیا تو اس لشکر سے ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے کہا تمہاری ماں تمہیں کھوئے، کیا تم جانتے ہو کہ تم کس سے لڑنے جارہے ہو؟ تم اسلامی سلطنت میں پیدا ہونے والے پہلے بچے سے لڑنے جارہے ہو، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) کے بیٹے سے لڑنے جارہے ہو۔ تم حضرت اسماء ذات النطاقین کے بیٹے سے لڑنے جارہے ہو۔ تم اس سے لڑنے جارہے ہو جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھٹی دی تھی۔ خدا

کی قسم اگر تم دن کو ان کے پاس جاؤ تو انہیں روزے کی حالت میں پاؤ گے اور اگر رات میں ان کے پاس جاؤ تو انہیں قیام کی حالت میں پاؤ گے۔ اگر ساری زمین کے لوگ ان کے قتل پر اجماع کرلیں تو اللہ تعالیٰ سب کو ان کو منہ کے بل جہنم میں داخل کر دے گا۔ وہ آدمی کہتا ہے کہ ابھی کچھ ہی دن گزر رہے تھے کہ عبد الملک کو خلیفہ بنا دیا گیا۔ اس نے ہمیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے بھیجا اور ہم نے انہیں قتل کر دیا۔!!

(۳۷۱۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو حَارِثَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ سُمِّيَ عَبْدُ الْمَلِكِ ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ :عَبْدُ الْمَلِكِ ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنَا مَرْوَانَ ، وَأَوَّلُ مَنْ وَاصَلَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الصَّلاَةِ وَبَيْنَ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ عَبْدُ الْمَلِكِ.

(۳۷۱۹۳) حضرت ابو حارثہ کے والد اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ سب سے پہلے عبد الملک اور عبد العزیز کے نام مروان کے بیٹوں کے رکھے گئے۔ سب سے پہلے ظہر اور عصر اور عشاء اور مغرب کی نماز کو عبد الملک نے جمع کیا۔

(۳۷۱۹۴) مَسْلَمَةُ ، قَالَ :قَرَأْت عَلَى أَبِي الْعَبَّاسِ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى الْمَعْرُوفِ بِابْنِ الْوَشَّاءِ حَدَّثَكُمْ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ فَيْرُوز البغدادى الْعَبْدُ الصَّالِحُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ :أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ عَلَى الْمَنَابِرِ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ عليه الصلاة والسلام.

(۳۷۱۹۴) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ منبر پر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خطبہ دیا۔

(۳۷۱۹۵) حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ كَعْبًا يَقُولُ :أَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الدِّينَارَ وَالدِّرْهَمَ آدم عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، وَقَالَ :لاَ تَصْلُحُ الْمَعِيشَةُ إلاَّ بِهِمَا.

(۳۷۱۹۵) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے دینار اور درہم حضرت آدم علیہ السلام نے بنائے اور فرمایا زندگی انہی کے ذریعے سے صحیح طور پر چل سکتی ہے۔

(۳۷۱۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ الْوَشَّاءِ ، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ الدِّمَشْقِيُّ يُعْرَفُ بِالْفُنْدُقِيِّ قَرَأْت مِنْ كِتَابِهِ لَفْظًا ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْفَرْوِيِّ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ.

(۳۷۱۹۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں سب سے پہلے سچا تاجر داخل ہوگا۔

(۳۷۱۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْوَشَّاءِ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

(۳۷۱۹۷) ایک اور سند سے یونہی منقول ہے۔

(۳۷۱۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ الْوَشَّاءِ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ بَكْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الطَّيِّبُ الْمُبَارَكُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَا يُبَشَّرُ بِهِ الْمُؤْمِنُ بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَجَنَّةِ نَعِيمٍ ، وَإِنَّ أَوَّلَ مَا يُبَشَّرُ بِهِ الْمُؤْمِنُ يُقَالُ لَهُ : أَبْشِرْ وَلِيَّ اللهِ ، قَدِمْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ ، غَفَرَ اللَّهُ لِمَنْ شَيَّعَكَ ، قَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو عَبْدِ اللهِ : لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ إِلاَّ هَذَا الشَّيْخُ الْوَاحِدُ ، وَاسْتَجَابَ اللَّهُ لِمَنَ اسْتَغْفَرَ لَكَ ، وَقَبِلَ مِمَّنْ شَهِدَ لَكَ.

(۳۷۱۹۸) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو سب سے پہلے خوشبو، ریحان اور ہمیشہ کی جنت کی خوشخبری دی جائے گی۔ مومن کو پہلی خوشخبری دیتے ہوئے کہا جائے گا کہ اے اللہ کے ولی! تجھے خوشخبری ہو۔ تو بہترین جگہ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے جو تیرے پیچھے چلے۔ ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو صرف ایک شیخ نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعا کو قبول کرے جو تیرے لئے استغفار کرتے ہیں اور اللہ ان لوگوں کی بات قبول کرے جو تیرے حق میں گواہی دیں۔

(۳۷۱۹۹) أَخْبَرَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْمَكِّيُّ الْبَغْدَادِيُّ بِالْقُلْزُمِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي رحمه الله ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُ ، فَقَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَعِيُّ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ : أَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ الْكَلْبَ نُوحٌ ، قَالَ : يَا رَبِّ ، أَمَرْتَنِي أَنْ أَصْنَعَ الْفُلْكَ فَأَنَا فِي صِنَاعَتِهِ أَصْنَعُ أَيَّامًا ، فَيَجِيئُونِي بِاللَّيْلِ فَيُفْسِدُونَ كُلَّ مَا عَمِلْتُ ، أَفْسَدُوهُ فَمَتَى يَلْتَئِمُ لِي مَا أَمَرْتَنِي بِهِ ، قَدْ طَالَ عَلَيَّ أَمْرِي ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ : يَا نُوحُ ، اتَّخِذْ كَلْبًا يَحْرُسُكَ ، فَاتَّخَذَ نُوحٌ كَلْبًا ، فَكَانَ يَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَيَنَامُ بِاللَّيْلِ ، فَإِذَا جَائَهُ قَوْمُهُ لِيُفْسِدُوا مَا عَمِلَ يَنْبَحُهُمَ الْكَلْبُ فَيَنْتَبِهُ نُوحٌ ، فَيَأْخُذُ الْهِرَاوَةَ لَهُمْ وَيَثِبُ عَلَيْهِمْ فَيَهْرُبُونَ مِنْهُ ، فَالْتَأَمَ لَهُ مَا أَرَادَ.

(۳۷۱۹۹) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کتا سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام نے پالا۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے رب! تو نے مجھے حکم دیا کہ میں کشتی بناؤں۔ میں دن بھر کشتی بناتا ہوں پھر وہ رات کو آ کر اسے خراب کر دیتے ہیں۔ جو کام میں کرتا ہوں وہ اسے خراب کر دیتے ہیں۔ میرا کام مجھ پر بہت لمبا ہو گیا ہے! اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے نوح! اپنی کشتی کی حفاظت کے لئے ایک کتا رکھ لو۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ایک کتا رکھ لیا۔ حضرت نوح رضی اللہ عنہ نے دن کو کام کیا اور رات کو سو گئے۔ جب ان کی قوم کے نافرمان لوگ کشتی کو خراب کرنے آئے تو کتا بھونکنے لگا۔ اس پر حضرت نوح علیہ السلام جاگ گئے۔ اور

ان پر ٹوٹ پڑے جس سے وہ سب لوگ بھاگ گئے۔ اس طرح حضرت نوح علیہ السلام اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔

(۳۷۲۰۰) أَخْبَرَنَا مَسْلَمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ الْبُغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ الْمِنْقَرِيَّ حَدَّثَنَا أَبَانُ ، يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ الْعَطَّارُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُحَاسَبُ بِصَلاَتِهِ ، فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ.

(۳۷۲۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا اگر وہ پوری نکل آئی تو آدمی کامیاب وکامران ہوگا اور اگر نماز خراب ہوگئی تو وہ ناکام اور خسارے میں ہوگا۔

(۳۷۲۰۱) أَخْبَرَنَا مَسْلَمَةُ ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْوَشَّاءِ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا رُوحُ بْنُ عُبَادَةَ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يَقُولُ : سَمِعْت سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَأَبَا بَكْرَةَ يَقُولاَنِ :سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَقُولُ :مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ ، أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَإِنَّ الْجَنَّةَ عَلَيْهِ حَرَامٌ.

قَالَ :وَكَانَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ أَوَّلَ مَنْ رَمَى بِسَهْمِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

قَالَ :وَكَانَ أَبُو بَكْرَةَ أَوَّلَ مَنْ تَسَوَّرَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ.

(۳۷۲۰۱) حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابو بکرہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص خود کو اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے، حالانکہ وہ جانتا ہو کہ اس کا باپ کوئی اور ہے جنت اس شخص پر حرام ہے۔ حضرت سعد بن مالک وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کے راستہ میں تیر چلایا۔ حضرت ابو بکرہ وہ پہلے شخص ہیں جو بنو ثقیف کے وفد میں سے سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

تم والحمد لله وحده.

كِتَابُ الرَّدِّ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ

یہ کتاب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تردید میں ہے

هذا ما خالف به ابو حنيفة الاثر الذى جاء عن رسول الله ﷺ.

یہ وہ مسائل ہیں جن میں امام ابوحنیفہ نے ان آثار کی مخالفت کی ہے جو حضور ﷺ سے منقول ہیں۔

(۱) رَجْمُ الْيَهُودِيِّ وَالْيَهُودِيَّةِ

یہودی مرد اور یہودیہ عورت کو سنگسار کرنا

(۳۷۲۰۲) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً.

(۳۷۲۰۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودیہ عورت کو سنگسار (کرنے کا حکم) فرمایا۔

(۳۷۲۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا.

(۳۷۲۰۳) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی کو سنگسار (کرنے کا حکم) فرمایا۔

(۳۷۲۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً.

(۳۷۲۰۴) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودیہ عورت کو سنگسار (کرنے کا حکم) فرمایا۔

---

❶ اس مسئلہ کی تحقیق کے لیے ترجمہ کا مقدمہ جو کہ پہلی جلد میں ہے، ملاحظہ فرمائیں۔ (مترجم)

(۳۷۲۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيَّيْنِ ، أَنَا فِيمَنْ رَجَمَهُمَا.

(۳۷۲۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یہودیوں کو سنگسار (کرنے کا حکم) فرمایا اور میں نے ان یہودیوں پر سنگ باری کی۔

(۳۷۲۰۶) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَيْسَ عَلَيْهِمَا رَجْمٌ.

(۳۷۲۰۶) حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور یک یہودیہ عورت کو سنگسار (کرنے کا حکم) فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ قول ذکر کیا جاتا ہے کہ: یہودی مرد وعورت پر سنگساری کا حکم نہیں۔

(۲) الصَّلاَةُ فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ ، وَالْوُضُوءُ مِنْ لُحُومِهَا

اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کا حکم اور اس کا گوشت کھانے پر وضو کا حکم

(۳۷۲۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَأُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الإِبِلِ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : أَفَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۳۷۲۰۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں پڑھ سکتے ہو۔ اس نے دوبارہ عرض کیا۔ کیا میں بکریوں کے گوشت سے وضو کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں، اس آدمی نے پھر پوچھا: کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! سائل نے پوچھا: کیا میں اونٹوں کے گوشت سے وضو کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں کرو۔

(۳۷۲۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ، وَلاَ تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ ، فَإِنَّهَا خُلِقَتْ مِنَ الشَّيْطَانِ.

(۳۷۲۰۸) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو، اور تم اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو، کیونکہ اونٹوں کو شیاطین سے پیدا کیا گیا۔

(۳۷۲۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ ، وَلاَ نَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ ، وَأَنْ نُصَلِّيَ فِي دِمَنِ الْغَنَمِ ، وَلاَ نُصَلِّيَ فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ.

(۳۷۲۰۹) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اونٹ کے گوشت سے وضو کرنے کا حکم فرمایا (یعنی اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد) اور بکریوں کے گوشت سے وضو نہ کرنے کا حکم فرمایا اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھنے کا حکم فرمایا۔

(۳۷۲۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا لَمْ تَجِدُوا إِلاَّ مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَأَعْطَانَ الإِبِلِ ، فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ، وَلاَ تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ.

(۳۷۲۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم بکریوں اور اونٹوں کے باڑے کے سوا کوئی جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو، اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔

(۳۷۲۱۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يُصَلَّى فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ.

(۳۷۲۱۱) حضرت عبد الملک کے دادا سبرہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کے باڑے میں نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ.

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳) سَهْمُ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ مِنَ الْغَنِيمَةِ

پیدل اور گھڑسوار کے مال غنیمت میں حصہ کا بیان

(۳۷۲۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ قَسَمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.

(۳۷۲۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے گھوڑے کے لئے اور ایک حصہ آدمی کے لئے تقسیم (میں طے) فرمایا۔

(۳۷۲۱۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَارِسِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ : سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ ، وَسَهْمًا لَهُ.

(۳۷۲۱۳) حضرت مکحول رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ سوار کے لئے تین حصے متعین فرمائے دو حصے اس کے گھوڑے کے اور ایک حصہ آدمی کا۔

(۳۷۲۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :أَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.

(۳۷۲۱۴) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ آدمی کا متعین فرمایا۔

(۳۷۲۱٥) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَارِسِ ثَلاَثَةَ أَسْهُمٍ :سَهْمًا لَهُ ، وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ.

(۳۷۲۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑ سوار کو تین حصے دیئے، ایک حصہ گھڑ سوار کو اور دو حصے اس کے گھوڑے کو۔

(۳۷۲۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْهَمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لِمِئَتَيْ فَرَسٍ ، لِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمَيْنِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :سَهْمٌ لِلْفَرَسِ ، وَسَهْمٌ لِصَاحِبِهِ.

(۳۷۲۱۶) حضرت صالح بن کیسان سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز دو گھوڑوں کو حصہ عطا فرمایا۔ ہر گھوڑے کو دو حصے دیئے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: گھوڑے کا ایک حصہ اور ایک حصہ گھوڑے والے کا ہوگا۔

(٤) السَّفَرُ بِالْمُصْحَفِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کی زمین کی طرف قرآن مجید کو لے جانے کا بیان

(۳۷۲۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ ، مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِذَلِكَ. (احمد ۵۵۔ مالك ۷)

(۳۷۲۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کی زمین کی طرف قرآن مجید کو سفر میں ہمراہ لے جانے سے منع فرمایا۔ اس ڈر سے کہ کہیں دشمن اس کو پا نہ لے (اور پھر اس کی توہین کرے)۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں۔

(٥) التَّسْوِيَةُ بَيْنَ الأَوْلاَدِ فِي الْعَطِيَّةِ

بچوں کو ہدیہ دینے میں برابری کا بیان

(٣٧٢١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلاَمًا ، وَأَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ ، فَقَالَ .أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ :فَارْدُدْهُ.

(۳۷۲۱۸) حضرت محمد بن نعمان رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں ان کے والد نے ایک غلام عطیہ میں دیا۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عطیہ پر گواہ بنائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اپنے ہر لڑکے کو ایسا عطیہ دیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:: پھر تم یہ عطیہ واپس لے لو۔

(٣٧٢١٩) حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ ، يَقُولُ :أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً ، فَقَالَتْ أُمِّي عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ :لاَ أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ عَطِيَّةً ، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ ، قَالَ :أَعْطَيْتَ كُلَّ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :فَاتَّقُوا اللَّهَ ، وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ.

(۳۷۲۱۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ میرے والد نے مجھے کوئی عطیہ دیا تو میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے کہا: جب تک تم اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنا لو میں (اس پر) راضی نہ ہوں گی۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ (میرے والد) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ سے ہے کوئی عطیہ دیا ہے اور اس نے مجھے (اس پر) آپ کو گواہ بنانے کا کہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل کرو۔

(٣٧٢٢٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :لاَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۷۲۲۰) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول روایت کرتے ہیں کہ: میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔

(٦) بَيْعُ الْمُدَبَّرِ

مُدَبَّر غلام کی بیع کا بیان

(٣٧٢٢١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، سَمِعَ جَابِرًا ، يَقُولُ :دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ غُلاَمًا لَهُ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَرَاهُ النَّحَّامُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الأَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

(۳۷۲۲۱) حضرت عمرو سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ ایک انصاری آدمی نے اپنے ایک غلام کو مُدَبَّر بنایا۔اس انصاری کے پاس اس مدبر کے سوا کوئی مال نہیں تھا،تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے س مدبر کو بیچ دیا: فَاشْتَرَاهُ النَّحَّامُ عَبْدًا قِبْطِيًّا جو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی حکومت سے پہلے سال فوت ہوا۔

(٣٧٢٢٢) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ مُدَبَّرًا.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يُبَاعُ.

(۳۷۲۲۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مدبر غلام کو بیچا۔
اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ :مُدَبَّر غلام نہیں بیچا جا سکتا۔

(٧) الصَّلاَةُ عَلَى الْقُبُورِ

قبروں پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

(٣٧٢٢٣) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ.

(۳۷۲۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تدفین کے بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھا۔

(٣٧٢٢٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ ، وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ زَيْدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ بَعْدَ مَا دُفِنَتْ ، فَصَلَّى عَلَيْهَا أَرْبَعًا.

(۳۷۲۲۴) حضرت خارجہ بن زید اپنے تایا یزید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کی تدفین کے بعد اس کا جنازہ پڑھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

(٣٧٢٢٥) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْحِمْيَرِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ فُقَرَاءَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، وَيَشْهَدُ جَنَائِزَهُمْ إِذَا مَاتُوا ، قَالَ : فَتُوُفِّيَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي ، قَالَ :فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

(۳۷۲۲۵) حضرت امامہ بن سہل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ فقراء مدینہ کی عیادت کرتے تھے اور جب وہ مرتے تو ان کے جنازہ میں حاضر ہوتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: اہل عوالی میں سے ایک عورت نے وفات پائی، راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ اس عورت کی قبر کی طرف تشریف لے گئے اور آپ نے چار تکبیرات کہیں۔

(۳۷۲۲۶) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنَّ أَخًا لَكُمْ قَدْ مَاتَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ ، يَعْنِي النَّجَاشِيَّ.

(۳۷۲۲۶) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ایک بھائی وفات پا گیا ہے پس تم اس کا جنازہ پڑھو، اس سے نجاشی مراد ہے۔

(۳۷۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

(۳۷۲۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا اور آپ نے اس میں چار تکبیریں کہیں۔

(۳۷۲۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ.

(۳۷۲۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ایک میت پر تدفین ہو جانے کے بعد جنازہ پڑھایا۔

(۳۷۲۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُصَلَّى عَلَى مَيِّتٍ مَرَّتَيْنِ.

(۳۷۲۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اصحمہ پر جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ ایک میت پر دو مرتبہ جنازہ نہیں ہوتا۔

(۸) إِشْعَارُ الْهَدْيِ

(ہدی) حرم کی طرف قربانی کے لئے بھیجے جانے والے جانور کو زخم لگانے کا بیان

(۳۷۲۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ فِي الأَيْمَنِ ، وَسَلَتَ الدَّمَ بِيَدِهِ.

(۳۷۲۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے (ہدی کو) دائیں جانب سے اِشعار (زخم زدہ) فرمایا اور اپنے دست مبارک سے اس پر خون ملا۔

(۳۷۲۳۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، وَمَرْوَانَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِئَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ ، وَأَشْعَرَ ، وَأَحْرَمَ.

(۳۷۲۳۱) حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ حدیبیہ کے سال اپنے ایک ہزار کے قریب صحابہ ؓ کے ہمراہ نکلے پس جب آپ ذوالحلیفہ میں پہنچے تو آپ نے ہدی کو قلادہ پہنایا اور اس کو زخم زدہ فرمایا اور احرام باندھا۔

(۳۷۲۳۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ أَفْلَحَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ.
وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :الإِشْعَارُ مُثْلَةٌ.

(۳۷۲۳۲) حضرت عائشہ ؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اِشعار فرمایا۔
اور (امام) ابوحنیفہ ؒ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: زخم زدہ کرنا مُثلہ ہے۔

(۹) مَنْ صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ

صف کے پیچھے جو شخص اکیلا نماز پڑھے، اس کا بیان

(۳۷۲۳۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ :أَخَذَ بِيَدِي زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ فَأَوْقَفَنِي عَلَى شَيْخٍ بِالرَّقَّةِ ، يُقَالُ لَهُ :وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :صَلَّى رَجُلٌ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ.

(۳۷۲۳۳) حضرت ہلال بن یساف سے منقول ہے کہ زیاد بن ابی الجعد نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے رق میں ایک استاد کے پاس ٹھہرادیا جن کو وابصہ بن معبد کہا جاتا تھا، انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی تو نبی پاک ﷺ نے اس کو نماز کے اعادہ کا حکم دیا۔

(۳۷۲۳٤) حَدَّثَنَا مُلاَزِمُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ ، وَكَانَ مِنَ الْوَفْدِ ، قَالَ :خَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ ، فَرَأَى رَجُلاً يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ ، قَالَ :فَوَقَفَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْصَرَفَ ، فَقَالَ :اسْتَقْبِلْ صَلاَتَكَ ، فَلاَ صَلاَةَ لِلَّذِي خَلْفَ الصَّفِّ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :تَجْزِئُهُ صَلاَتُهُ.

(۳۷۲۳۴) حضرت عبد الرحمان بن علی بن شیبان، اپنے والد علی بن شیبان ؓ سے، جو کہ وفد کا ایک حصہ تھے، سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نکلے یہاں تک کہ نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پس ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کی، اور ہم نے آپ

کے پیچھے نماز پڑھی، آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا، راوی کہتے ہیں: نبی پاک ﷺ اس کے پاس کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی نماز دوبارہ پڑھو، اس لئے کہ صف کے پیچھے کھڑے ہونے والے کی نماز نہیں ہوتی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس کی یہ نماز جائز ہے۔

(۱۰) الْمُلاَعَنَةُ بِالْحَمْلِ

حمل کی بنیاد پر لعان کرنے کا بیان

(۳۷۲۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ ، وَقَالَ : عَسَى أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا ، فَجَائَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا.

(۳۷۲۳۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ایک مرد اور اس کی عورت کے درمیان لعان کروایا اور فرمایا، امید ہے کہ اس عورت کا سیاہ رنگ بچہ پیدا ہو۔ پس اس عورت کا سیاہ رنگ بچہ پیدا ہوا۔

(۳۷۲۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَعَنَ بِالْحَمْلِ. (احمد ۳۵۵)

(۳۷۲۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے حمل کی بنیاد پر لعان کروایا۔

(۳۷۲۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ فِي رَجُلٍ تَبَرَّأَ مِمَّا فِي بَطْنِ امْرَأَتِهِ ، قَالَ : يُلاَعِنُهَا.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ لاَ يَرَى الْمُلاَعَنَةَ بِالْحَمْلِ.

(۳۷۲۳۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے اُس آدمی کے بارے میں یہ فتویٰ منقول ہے جو اپنی عورت کے حمل سے براءت کا اظہار کرے، کہ ایسا آدمی عورت سے لعان کرے گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ حمل (کے انکار کی بنیاد) پر لعان کے قائل نہ تھے۔

(۱۱) الْقُرْعَةُ فِي الْعِتْقِ

آزادی میں قرعہ ڈالنے کا بیان

(۳۷۲۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ لَهُ سِتَّةُ أَعْبُدٍ ، فَأَعْتَقَهُمْ عِنْدَ مَوْتِهِ ، فَأَقْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ ، وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً.

(۳۷۲۳۸) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کے پاس چھ غلام تھے، اس نے انہیں اپنی موت کے وقت

آزاد کر دیا تو آپ ﷺ نے ان میں قرعہ اندازی کی اور ان میں سے دو کو آزاد اور چار کو غلام قرار دے دیا۔

(۳۷۲۳۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهُ ، أَوْ مِثْلَهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَيْسَ هَذَا بِشَيْءٍ ، وَلاَ يَرَى فِيهِ قُرْعَةً.

(۳۷۲۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی پاک ﷺ سے ایسی روایت نقل کی ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا کہ: ایسی آزادی کا کوئی اعتبار نہیں اور وہ قرعہ اندازی کے بھی قائل نہیں ہیں۔

(۱۲) جَلْدُ السَّيِّدِ أَمَتَهُ إِذَا زَنَتْ

لونڈی جب زنا کرے تو آقا کا اس کو کوڑے مارنے کا بیان

(۳۷۲۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَشِبْلٍ ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالُوا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الأَمَةِ تَزْنِي قَبْلَ أَنْ تُحْصَنَ ؟ قَالَ: اجْلِدُوهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوهَا ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ ، أَوِ الرَّابِعَةِ :فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ.

(۳۷۲۴۰) حضرت زید بن خالد، شبل رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی پاک ﷺ کے پاس حاضر تھے، کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے آپ سے محصن زانیہ لونڈی کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کوڑے مارو، پھر اگر وہ دوبارہ گناہ کرے تو پھر کوڑے مارو، راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے تیسری اور چوتھی مرتبہ میں فرمایا، پھر اس کو بیچ دو اگرچہ ایک رسی کے بدلہ میں ہو۔

(۳۷۲۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.

(۳۷۲۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے غلاموں اور باندیوں پر حدود قائم کرو۔

(۳۷۲۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ، وَلاَ يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا ، وَلَوْ بِضَفِيرٍ مِنْ شَعْرٍ. (نسائی ۷۲۴۷)

(۳۷۲۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو آدمی کو (مالک کو) چاہیے کہ اس کو کوڑے لگائے لیکن اس کو گناہ پر عار نہ دلائے، پھر اگر لونڈی دوبارہ یہ گناہ کرے تو آدمی کو چاہیے کہ اس کو کوڑے لگائے، پھر اگر وہ لونڈی دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب کرے تو مالک اس کو بیچ ڈالے اگرچہ بالوں کی ایک رسی کے عوض ہی

کیوں نہ ہو۔

(۳۷۲٤۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوهَا ، فَإِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوهَا ، فَإِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ . وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ. (احمد ٦٥)

(۳۷۲۴۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لونڈی زنا کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ، پھر اگر دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب کرے تو پھر اس کو کوڑے لگاؤ، پھر اگر دوبارہ اس گناہ کا ارتکاب کرے تو پھر اس کو کوڑے لگاؤ، پھر اگر اس کے بعد بھی اس گناہ کا ارتکاب کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ پھر اس کو بیچ دو اگر چہ ایک رسی کے عوض ہی کیوں نہ ہو۔

(۳۷۲٤٤) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي أُوَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، وَكَانَ بَدْرِيًّا ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا زَنَتِ الأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ، ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَجْلِدُهَا سَيِّدُهَا. (نسائی ۷۲۳۸۔ دار قطنی ۱۹۷)

(۳۷۲۴۴) حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے، جو کہ بدری تھے، روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لونڈی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو، پھر اس کو بیچ دو اگر چہ ایک رسی کے عوض کیوں نہ ہو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: لونڈی کا مالک، لونڈی کو کوڑے نہیں لگائے گا۔

(۱۳) الْمَاءُ إِذَا بَلَغَ قُلَّتَيْنِ

جب پانی دو قُلّے تک پہنچ جائے (تو اس کی طہارت اور نجاست کا بیان)

(۳۷۲٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ قِيلَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ ، وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا الْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلاَبِ وَالنَّتِنُ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمَاءُ طَهُورٌ ، لاَ يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

(۳۷۲۴۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کسی نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم بیر بُضاعہ سے وضو کر سکتے ہیں، حالانکہ وہ ایسا کنواں ہے کہ اس میں حیض (کے کپڑے)، کتوں کا گوشت اور گندگی ڈالی جاتی ہے؟ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پاک ہوتا ہے اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

(۳۷۲٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْتَسِلَ مِنْهَا ، أَوْ لِيَتَوَضَّأَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا ، قَالَ : إِنَّ الْمَاءَ لاَ يُجْنِبُ.

(۳۷۲۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی نے ٹب میں غسل فرمایا، پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی سے غسل یا وضو کرنا چاہتے تھے، تو زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جُنبی تھی، تو آپ نے ارشاد فرمایا: پانی جُنبی نہیں ہوتا۔

(۳۷۲۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يَنْجُسُ الْمَاءُ.

(۳۷۲۴۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب پانی دو قُلّہ کی مقدار کو پہنچ جائے تو یہ نجس کو متحمل نہیں ہوتا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: پانی نجس ہو جاتا ہے۔

(۱۴) صَلاَةُ الْمُسْتَيْقِظِ فِي أَوْقَاتِ الْكَرَاهَةِ

مکروہ اوقات میں نیند سے بیدار ہونے والے شخص کے نماز پڑھنے کا بیان

(۳۷۲۴۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلاَءِ ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ نَسِيَ صَلاَةً ، أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا.

(۳۷۲۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو نماز پڑھنا بھول جائے یا وہ نماز کے وقت سویا رہ جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب اس آدمی کو نماز یاد آئے تو یہ نماز پڑھ لے۔

(۳۷۲۴۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ أَبِي عَلْقَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَذَكَرُوا أَنَّهُمْ نَزَلُوا دَهَاسًا مِنَ الأَرْضِ ، يَعْنِي بِالدَّهَاسِ الرَّمْلَ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَكْلَؤُنَا ؟ قَالَ : فَقَالَ بِلاَلٌ : أَنَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذًا نَنَامُ ، قَالَ : فَنَامُوا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، قَالَ: فَاسْتَيْقَظَ أُنَاسٌ ، فِيهِمْ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَفِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ : فَقُلْنَا : اهْضِبُوا ، يَعْنِي تَكَلَّمُوا ، قَالَ : فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : افْعَلُوا كَمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ ، قَالَ : فَفَعَلْنَا ، قَالَ : فَقَالَ : كَذَلِكَ لِمَنْ نَامَ ، أَوْ نَسِيَ.

(۳۷۲۴۹) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حُدیبیہ سے آ رہے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک ریت کے ٹیلے پر اترے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہماری حفاظت کرے گا؟ راوی کہتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کروں گا! تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو ہم سوتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ سب لوگ سوئے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا، راوی کہتے ہیں: چند لوگ بیدار ہو گئے، جن میں فلاں، فلاں تھے اور انہی میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، کہتے ہیں کہ پھر ہم نے کہا: باتیں کرو، راوی کہتے ہیں کہ پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیدار ہو گئے اور آپ نے فرمایا: تم جیسے کرتے تھے ویسے ہی کرو، راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم نے کیا (یعنی نماز پڑھی) راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی نماز بھول جائے یا سویا رہے تو وہ ایسے ہی کرے۔

(۳۷۲۵۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِينَ نَامُوا مَعَهُ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ : إِنَّكُمْ كُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْكُمْ أَرْوَاحَكُمْ ، فَمَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ ، أَوْ نَسِيَ صَلَاةً ، فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ.

(۳۷۲۵۰) حضرت عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ارشاد فرمایا جو آپ کے ساتھ طلوع شمس تک سوئے رہے تھے، فرمایا: تم لوگ مردہ تھے پس اللہ نے تمہاری طرف تمہاری ارواح کو لوٹا دیا ہے، پس جو کوئی نماز کے وقت میں سویا رہ جائے یا نماز کو بھول جائے تو جب اس کو یہ نماز یاد آئے یا یہ جب نیند سے بیدار ہو تو نماز کو ادا کرے۔

(۳۷۲۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : عَرَّسْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتَّى آذَتْنَا الشَّمْسُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ ، ثُمَّ يَتَنَحَّ عَنْ هَذَا الْمَنْزِلِ ، ثُمَّ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَا يُجْزِئُهُ أَنْ يُصَلِّيَ إِذَا اسْتَيْقَظَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ ، أَوْ عِنْدَ غُرُوبِهَا.

(۳۷۲۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑاؤ ڈالا تو ہم سورج کی شعاعیں پڑنے پر بیدار ہوئے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنے کجاوہ کے سرے کو پکڑ لے پھر اس جگہ سے ہٹ جائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضو فرمایا اور دو سجدے ادا کیے پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب آدمی طلوع آفتاب یا غروب آفتاب کے وقت بیدار ہو اور (اسی وقت) نماز پڑھے تو یہ اس کو کفایت نہیں کرے گی۔

(١٥) الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ

پگڑی پر مسح کرنے کا بیان

(٣٧٢٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، عَنْ بِلاَلٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

(۳۷۲۵۲) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور پگڑی پر مسح فرمایا۔

(٣٧٢٥٣) حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ فَرَأَى رَجُلاً يَنْزِعُ خُفَّيْهِ لِلْوُضُوءِ ، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ : امْسَحْ عَلَى خُفَّيْكَ وَعَلَى خِمَارِكَ ، وَامْسَحْ بِنَاصِيَتِكَ ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

(۳۷۲۵۳) زید بن صوحان کے آزاد کردہ غلام حضرت ابی مسلم روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو وضو کرنے کے لئے اپنے موزوں کو اتار رہا تھا، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو کہا: تم اپنے موزوں پر مسح کرو، اور اپنی اوڑھنی (پگڑی وغیرہ) پر مسح کرو اور اپنی پیشانی پر مسح کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور اوڑھنی (پگڑی وغیرہ) پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

(٣٧٢٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ ، وَعَلَى الْخُفَّيْنِ ، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْعِمَامَةِ ، وَمَسَحَ عَلَى الْعِمَامَةِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَا يجزِءُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا.

(۳۷۲۵۴) حضرت ابن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے اگلے حصہ پر اور موزوں پر مسح فرمایا، اور آپ نے اپنا ہاتھ عمامہ پر رکھا اور عمامہ پر مسح کیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: پیشانی اور عمامہ پر مسح درست نہیں ہے۔

(١٦) حُكْمُ زِيَادَةِ رَكْعَةٍ خَامِسَةٍ سَهْوًا

غلطی سے پانچویں رکعت کی زیادتی کا بیان

(٣٧٢٥٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةً فَزَادَ ، أَوْ نَقَصَ ، فَلَمَّا سَلَّمَ وَأَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ بِوَجْهِهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، حَدَثَ

فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ ؟ قَالَ :وَمَا ذَاكَ ؟ قَالُوا :صَلَّيْت كَذَا وَكَذَا ، فَثَنَى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ وَأَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ :إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ ، وَلَكِنِّي بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ ، فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي ، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ، فَإِذَا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. (بخاری ۴۰۴۔ مسلم ۴۰۱)

(۳۷۲۵۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی اور اس میں آپ نے کمی یا زیادتی کر دی، پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر کر قوم کی طرف اپنا رُخ مبارک کیا تو لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، نماز میں کوئی نئی چیز درپیش ہوئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہوا؟ لوگوں نے کہا، آپ نے اس طرح (کمی یا زیادتی کے ساتھ) نماز پڑھائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں موڑے اور دو سجدے فرمائے، پھر آپ نے سلام پھیر کر قوم کی طرف رُخ مبارک کیا اور فرمایا۔ اگر نماز میں کچھ نئی چیز واقع ہوتی تو میں تمہیں اس کی خبر دیتا، لیکن میں ایک بندہ ہوں، تمہاری طرح میں بھی بھول جاتا ہوں، پس جب میں بھول جاؤں تو تم مجھے یاد دلاؤ، اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو تو اُسے درست بات کی طرف تحری کرنی چاہیے۔ پھر اس تحری پر نماز کو مکمل کرے۔ پس جب سلام پھیر دے تو دو سجدے کرے۔

(۳۷۲۵۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا ، فَقِيلَ لَهُ :إِنَّك صَلَّيْتَ خَمْسًا ؟ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِذَا لَمْ يَجْلِس فِي الرَّابِعَةِ أَعَادَ الصَّلاَةَ.

(۳۷۲۵۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں، آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ نے پانچ رکعات پڑھی ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر چوتھی رکعت میں قعدہ میں نہ بیٹھے تو نماز کا اعادہ کرے گا۔

(۱۷) وُجُوبُ الدَّمِ عَلَى مُحْرِمٍ لَبِسَ سَرَاوِيلَ بِعُذْرٍ

جو محرم بوجہ عذر کے پائجامہ پہنے اور اس پر دَم کے وجوب کا بیان

(۳۷۲۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ؛ سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :إِذَا لَمْ يَجِدَ الْمُحْرِمُ إِزَارًا ، فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ ، وَإِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ ، فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ.

(۳۷۲۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ جب مُحرِم لنگی نہ پائے تو وہ پائجامہ پہن لے اور جب مُحرِم کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے۔

(۳۷۲۵۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ :مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ.

(۳۷۲۵۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور جس کو لنگی نہ ملے وہ پائجامہ پہن لے۔

(۳۷۲۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ ؟ أَوْ مَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ ؟ قَالَ :لاَ يَلْبَسُ الْقَمِيصَ ، وَلاَ السَّرَاوِيلَ ، وَلاَ الْعِمَامَةَ ، وَلاَ الْخُفَّيْنِ ، إِلاَّ أَنْ لاَ يَجِدَ نَعْلَيْنِ ، فَمَنْ لَمْ يَجِدَ نَعْلَيْنِ ، فَلْيَلْبَسْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَفْعَلُ ، فَإِنْ فَعَلَ فَعَلَيْهِ دَمٌ.

(۳۷۲۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مُحرِم کیا پہنے؟ یا پوچھا: مُحرِم کیا چھوڑے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مُحرِم قمیص، پائجامہ، عمامہ اور موزے نہیں پہنے گا۔ ہاں اگر جوتے نہ ملیں، تو جس کو جوتے نہ ملیں وہ ٹخنوں سے نیچے (کاٹ کر) موزے پہن لے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ایسا نہیں کرے گا۔ اگر ایسا کیا تو مُحرِم پر دم لازم ہوگا۔

(۱۸) الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ فِي السَّفَرِ

سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا بیان

(۳۷۲۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثَمَانِيًا جَمِيعًا ، وَسَبْعًا جَمِيعًا ، قَالَ :قُلْتُ :يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ ، أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ ، وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ ، قَالَ :وَأَنَا أَظُنُّ ذَلِكَ.

(۳۷۲۶۰) حضرت جابر بن زید، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ (رکعات) اکٹھی اور سات (رکعات) اکٹھی نماز پڑھی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے کہا! اے ابوالشعثاء! میرے خیال میں انہوں نے ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم کر کے پڑھا (تو آٹھ رکعات اکٹھی ہوگئیں) اور مغرب کو مؤخر اور عشاء کو جلدی کر کے پڑھا (تو سات رکعات اکٹھی ہوگئیں) تو انہوں نے فرمایا: میرا بھی یہی خیال ہے۔

(۳۷۲۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(۳۷۲۶۱) حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کرنا ہوتا تو آپ مغرب اور عشاء کو جمع فرما لیتے۔

(٣٧٢٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ ، فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ.

(۳۷۲۶۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے سفر میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا۔

(٣٧٢٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(۳۷۲۶۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو جمع فرمایا۔

(٣٧٢٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ أَنَسٍ إِلَى مَكَّةَ ، فَكَانَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ، وَهُوَ فِي مَنْزِلٍ ، لَمْ يَرْكَبْ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ ، فَإِذَا رَاحَ ، فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ صَلَّى الْعَصْرَ ، فَإِنْ سَارَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَبْلَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ ، قُلْنَا : الصَّلَاةَ ، فَيَقُولُ سِيرُوا ، حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ ، فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَصَلَ ضَحْوَتَهُ بِرَوْحَتِهِ صَنَعَ هَكَذَا.

(۳۷۲۶۴) حضرت حفص بن عبید اللہ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف سفر کرتے، پس جب سورج زائل ہو جاتا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کسی منزل میں ٹھہرے ہوتے تو آپ ظہر کی نماز ادا کرنے سے پہلے سوار نہ ہوتے، اور جب آپ شام کو سوار ہوتے اور عصر کا وقت موجود ہوتا تو آپ عصر پڑھ لیتے، لیکن اگر آپ اپنی منزل سے زوالِ شمس سے پہلے روانہ ہو چکے ہوتے اور نماز کا وقت آ جاتا اور ہم کہتے، نماز؟ تو آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: چلتے رہو، یہاں تک کہ جب نمازوں کا درمیان ہو جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ سواری سے اُترتے اور ظہر، عصر کو جمع فرماتے اور پھر فرماتے کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صبح سے شام تک مسلسل سفر کرتے تو یونہی کرتے۔

(٣٧٢٦٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُجْزِئُهُ أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ.

(۳۷۲۶۵) حضرت عمرو بن شعیب کے دادا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنی المصطلق میں دو نمازوں کو جمع فرمایا۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ایسا کرنے والے کو یہ عمل کافی نہیں ہے۔

(۱۹) الْوَقْفُ

وقف کا بیان

(۳۷۲۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْهَا ، فَقَالَ : أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالاً قَطُّ عِنْدِي أَنْفَسَ مِنْهُ ، فَمَا تَأْمُرُنَا ؟ قَالَ : إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا ، وَتَصَدَّقْتَ بِهَا ، قَالَ : فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يُبَاعُ أَصْلُهَا ، وَلاَ يُوهَبُ ، وَلاَ يُورَثُ ، فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ ، وَالْقُرْبَى ، وَفِي الرِّقَابِ ، وَفِي سَبِيلِ اللهِ ، وَابْنِ السَّبِيلِ ، وَالضَّيْفِ ، لاَ جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ ، أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ.

(۳۷۲۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی تو وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس زمین کی بابت سوال کیا، اور کہا کہ مجھے خیبر میں ایسی زمین ملی کہ میرے خیال میں اس سے زیادہ بہترین مال مجھے کبھی نہیں ملا۔ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو اس کے عین کو روک لے اور اس کو (یعنی اس کے نفع کو) صدقہ کر دے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو صدقہ کر دیا۔ لیکن یہ فرق باقی تھا کہ اس کے عین کو نہ بیچا گیا اور نہ ہدیہ ہوا۔ اور نہ ہی اس میں وراثت چلی، پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس (کے نفع) کو فقراء، قرابت داروں، غلاموں کی آزادی، فی سبیل اللہ، مسافروں اور مہمانوں پر صدقہ کر دیا، جو آدمی کا وقف کا ولی ہو تو اس کو وقف میں سے خود بقدر ضرورت کھانا یا اپنے غیر متمول دوست کو کھلانے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

(۳۷۲۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَلَمْ تَرَ أَنَّ حُجْرًا الْمَدَرِيَّ أَخْبَرَنِي ، أَنَّ فِي صَدَقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَأْكُلُ مِنْهَا أَهْلُهَا بِالْمَعْرُوفِ غَيْرِ الْمُنْكَرِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يَجُوزُ لِلْوَرَثَةِ أَنْ يَرُدُّوا ذَلِكَ.

(۳۷۲۶۷) حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حجر مدری نے مجھے خبر دی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ (کی زمین) سے آپ کے گھر والے بقدر ضرورت بہتر طریقہ کے ساتھ کھاتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ورثاء کو وقف واپس لینے کا حق ہوتا ہے۔

(۲۰) نَذْرُ الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت کی نذر کا بیان

(۳۷۲۶۸) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : نَذَرْتُ نَذْرًا فِي

الْجَاهِلِيَّةِ ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أَسْلَمْتُ ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَفِيَ بِنَذْرِي.

(۳۷۲۶۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جاہلیت میں ایک نذر مانی تھی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام لانے کے بعد (اس کے بارے میں) پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم ارشاد فرمایا، کہ میں اپنی نذر کو پورا کروں۔

(۳۷۲۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ فِي رَجُلٍ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، ثُمَّ أَسْلَمَ ، قَالَ :يَفِي بِنَذْرِهِ.

- وذُكِرَ أنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :يَسْقُطُ الْيَمِينُ إِذَا أَسْلَمَ.

(۳۷۲۶۹) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں جو جاہلیت میں نذر ماننے کے بعد اسلام لایا ہے یہ حکم منقول ہے کہ یہ آدمی اپنی نذر پوری کرے گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب اسلام لایا تو قسم ساقط ہوگئی۔

(۲۱) النِّكَاحُ مِنْ غَيْرِ وَلِيٍّ

بغیر ولی کے نکاح کرنے کا بیان

(۳۷۲۷۰) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّمَا امْرَأَةٍ لَمْ يُنْكِحْهَا الْوَلِيُّ ، أَوِ الْوُلاَةُ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، قَالَهَا ثَلاَثًا ، فَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا ، فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَإِنَّ السُّلْطَانَ وَلِيُّ مَنْ لاَ وَلِيَّ لَهُ.

(۳۷۲۷۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی بھی عورت کا نکاح کوئی ایک ولی اور کئی ولی نہ کروائیں تو اس عورت کا نکاح باطل ہے، یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا ارشاد فرمائی، پھر اگر میاں بیوی میں ملاقات ہو جائے تو ملاقات کی وجہ سے عورت کو مہر ملے گا، پس اگر لوگ جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہ ہو اس کا بادشاہ ولی ہوگا۔

(۳۷۲۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ.

(۳۷۲۷۱) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(۳۷۲۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ نِكَاحَ إِلاَّ بِوَلِيٍّ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ :جَائِزٌ إِذَا كَانَ الزَّوْجُ كُفْأً.

(۳۷۲۷۲) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر شوہر کفو (ہم پلہ) ہو تو یہ نکاح جائز ہے۔

(۲۲) الصَّلاَةُ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے نماز ادا کرنے کا بیان

(۳۷۲۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ ، وَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ ، فَقَالَ : اقْضِهِ عَنْهَا.

(۳۷۲۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے بارے میں سوال کیا جو ان کی والدہ پر لازم تھی اور وہ اس کو پورا کرنے سے پہلے ہی وفات پا گئی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نذر کو تم ان کی طرف سے پورا کرو۔

(۳۷۲۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَائَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ عَلَى أُمِّي صَوْمُ شَهْرَيْنِ، أَفَأَصُومُ عَنْهَا؟ قَالَ: صُومِي عَنْهَا ، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ قَضَيْتِيهِ ، أَكَانَ يُجْزِءُ عَنْهَا ؟ قَالَتْ : بَلَى ، قَالَ : فَصُومِي عَنْهَا.

(۳۷۲۷۴) حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت حاضر ہوئی اور اُس نے کہا۔ میری والدہ پر دو ماہ کے روزے (لازم) تھے۔ کیا میں ان کی طرف سے یہ روزے رکھ سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی طرف سے روزے رکھو۔ تو بتاؤ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا اور تم اس کو ادا کرتی تو کیا یہ کافی ہو جاتا؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس پھر تم ان کی طرف سے روزے رکھو۔

(۳۷۲۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُرَيْبٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ ، أَنَّهُ حَدَّثَتْهُ عَمَّتُهُ ؛ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، تُوُفِّيَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا مَشْيٌ إِلَى الْكَعْبَةِ نَذْرًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَسْتَطِيعِينَ تَمْشِينَ عَنْهَا ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ : فَامْشِي عَنْ أُمِّكِ ، قَالَتْ : أَوَ يُجْزِءُ ذَلِكَ عَنْهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ قَضَيْتِيهِ ، هَلْ كَانَ يُقْبَلُ مِنْها ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الله أَحَقّ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُجْزِءُ ذَلِك.

(۳۷۲۷۵) حضرت سنان بن عبد اللہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ان کی پھوپھی نے بیان کیا کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میری والدہ اس حال میں وفات پا گئی ہیں کہ ان پر مکہ کی طرف پیدل آنے کی نذر لازم تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس کی طرف سے مکہ کی طرف پیدل آ سکتی ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر تم ان کی طرف سے چل کر مکہ آؤ۔ سائلہ نے پوچھا: کیا یہ ان کی طرف سے کفایت کر جائے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور فرمایا: تم بتاؤ کہ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا اور تم اس کو ادا کرتی تو کیا یہ تمہاری والدہ کی طرف سے قبول کرلیا جاتا؟ انہوں نے عرض کیا۔ جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ زیادہ حق دار ہے۔ (کہ اس کا حق ادا کیا جائے)۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ چیز میت کو کفایت نہیں کرے گی۔

(٢٣) نَفْيُ الزَّانِي وَالزَّانِيَةِ

زانی اور زانیہ کو جلا وطن کرنے کا بیان

(٣٧٢٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، وَشِبْلٍ ؛ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلاَّ قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ ، فَقَالَ خَصْمُهُ ، وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ : اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ ، وَأْذَنْ لِي حَتَّى أَقُولَ ، قَالَ : قُلْ ، قَالَ : إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا ، وَإِنَّهُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِئَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ، فَسَأَلْتُ رِجَالاً مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ، فَأُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِئَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ : الْمِئَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِئَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا ، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا.

(٣٧٢٧٦) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور شبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ لوگ نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ (اتنے میں) اس آدمی کے خصم نے کہا: اور وہ پہلے سے زیادہ سمجھ دار لگ رہا تھا۔ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے ذریعہ فیصلہ فرمادیں۔ اور مجھے بولنے کی اجازت عنایت فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: بول! اس آدمی نے کہا: میرا ایک بیٹا اس کے ہاں ملازم تھا۔ اور اُس نے اِس کی بیوی کے ساتھ زناء کرلیا۔ تو میں نے اس کے فدیہ میں سو بکریاں اور ایک خادم دیا۔ پھر میں اہل علم لوگوں سے پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑوں کی سزا اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور اس کی بیوی پر سنگساری کا حکم ہے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں ضرور بالضرور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے ذریعہ سے فیصلہ کروں گا۔ سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملیں گے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑوں اور ایک سال کی جلا وطنی کی سزا ہے۔ اور (فرمایا) اے انیس! تم اس کی بیوی کے پاس جاؤ، پس اگر وہ اقرار کرلے تو تم اس کو سنگسار کردو۔

(٣٧٢٧٧) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : خُذُوا عَنِّي ، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلاً : الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ ،

وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ ، الْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى ، وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُنْفَى.

(۳۷۲۷۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے (یہ حکم) لے لو تحقیق اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے راستہ بنایا ہے۔ بے نکاحی عورت، بے نکاح مرد کے ساتھ زنا کرے اور شادی شدہ مرد، شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو باکرہ (بے نکاحوں) کو کوڑے اور جلاوطن کی سزا، اور شادی شدہ کو کوڑے اور سنگساری کی سزا دی جائے گی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جلاوطن نہیں کیا جائے گا۔

(۲٤) بَوْلُ الطِّفْلِ

بچے کے پیشاب کا بیان

(۳۷۲۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ ابْنَةِ مِحْصَنٍ ، قَالَتْ : دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ ، فَبَالَ عَلَيْهِ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ.

(۳۷۲۷۸) حضرت محصن کی بیٹی ام قیس بیان کرتی ہیں۔ میں اپنا ایک بیٹا جو کھانا نہیں کھاتا تھا لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو بچے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا۔ پس آپ نے پانی منگوایا اور پیشاب پر چھڑک دیا۔

(۳۷۲۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، عَنْ لُبَابَةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ ، قَالَتْ : بَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : أَعْطِنِي ثَوْبَكَ وَالْبَسْ غَيْرَهُ ، فَقَالَ : إِنَّمَا يُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ ، وَيُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الأُنْثَى.

(۳۷۲۷۹) حضرت لبابہ بنت الحارث بیان کرتی ہیں کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا تو میں نے عرض کیا۔ یہ کپڑے مجھے دے دیں (تاکہ دھو دوں) آپ کوئی اور پہن لیں۔ آپ نے فرمایا: بچے کے پیشاب پر چھینٹیں ماری جاتی ہیں اور بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

(۳۷۲۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ، فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

(۳۷۲۸۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک بچہ لایا گیا۔ اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پانی گرا دیا اور اس کو دھویا نہیں۔

(۳۷۲۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا ، فَجَاءَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يَحْبُو حَتَّى جَلَسَ عَلَى صَدْرِهِ، فَبَالَ

عَلَيْهِ ، قَالَ :فَابْتَدَرْنَاهُ لِنَأْخُذَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ابْنِي ابْنِي ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ ، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.
- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :يُغْسَلُ.

(۳۷۲۸۱) حضرت ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سرکتے ہوئے آئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ اطہر پر بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا۔ راوی کہتے ہیں ہم نے جلدی سے آگے بڑھ کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا بیٹا! میرا بیٹا! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس پر بہادیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اسے دھویا جائے گا۔

(۲۵) نِكَاحُ الْمُلاَعِنِ بَعْدَ الْمُلاَعَنَةِ

لعان کے بعد ملاعن کا نکاح کرنے کا بیان

(۳۷۲۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ ؛ شَهِدَ الْمُتَلاَعِنَيْنِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَنَا أَمْسَكْتُهَا.

(۳۷۲۸۲) حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے سہل بن سعد کو کہتے سُنا کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لعان کرنے والے میاں بیوی کے واقعہ پر حاضر تھے جن کے درمیان (بعد میں) جدائی کر دی گئی تھی۔ شوہر نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اپنی بیوی کو اپنے پاس ٹھہرائے رکھوں تو (گویا) میں نے اس پر جھوٹ بولا ہے۔

(۳۷۲۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا.

(۳۷۲۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی تھی۔

(۳۷۲۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لاَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. (بخاری ۵۳۱۴۔ مسلم ۱۱۳۳)

(۳۷۲۸۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان کروایا پھر آپ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی۔

(۳۷۲۸۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا. (مسلم ۱۱۳۰۔ دارمی ۲۲۳۱)

(۳۷۲۸۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے میاں بیوی کے درمیان تفریق کر دی تھی۔

(۳۷۲۸٦) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلاعِنَيْنِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَالِي ، فَقَالَ : لاَ مَالَ لَك ، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَبِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا ، وَإِنْ كُنْت كَاذِبًا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَك مِنْهَا.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يَتَزَوَّجُهَا إِذَا أَكْذَبَ نَفْسَهُ.

(۳۷۲۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دونعان کرنے والوں میں جدائی کر دی تو شوہر نے کہا: یا رسول اللہ! میرا مال؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا مال نہیں ہے۔ (اس لئے کہ) اگر تو سچا ہے تو پھر تو نے اس کی فرج کو کس کے عوض حلال سمجھ رکھا تھا؟ (ظاہر ہے کہ مال ہی کے عوض حلت پیدا ہوئی تھی) اور اگر تو جھوٹا ہے تو پھر بطریقِ اولی تجھے مال نہیں ملے گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب شوہر اپنی تکذیب کر دے تو عورت سے شادی کر سکتا ہے۔

(٣٦) إِمَامَةُ الْجَالِسِ

بیٹھے ہوئے آدمی کی امامت کروانے کا بیان

(٣٧٢٨٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ : سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الأَيْمَنُ ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ ، فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا ، فَصَلَّيْنَا وَرَائَهُ قُعُودًا ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ ، قَالَ : إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا ، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا ، وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا : اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَك الْحَمْدُ ، وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ.

(۳۷۲۸۷) حضرت زہری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سُنا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب میں رگڑ آ گئی۔ ہم آپ کی عیادت کے لئے آپ کے پاس حاضر ہوئے اس دوران نماز کا وقت آ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں بیٹھ کر نماز پڑھی۔

پس جب نماز پوری ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اس لیے متعین کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتدا کی جائے۔ پس جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو۔ اور جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ اور جب امام سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔ اور جب امام سر اٹھائے تو تم سر اٹھاؤ۔ اور جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَك الْحَمْدُ کہو۔ اور اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(٣٧٢٨٨) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُونَهُ ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا ، فَصَلُّوا بِصَلاَتِهِ قِيَامًا ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنَ اجْلِسُوا ، فَجَلَسُوا ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ : إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا

رَفَعَ فَارْفَعُوا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا.

(۳۷۲۸۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بیماری لاحق ہوگئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھی جبکہ ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں کھڑے ہوکر نماز پڑھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ پس وہ لوگ بیٹھ گئے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوگئے تو ارشاد فرمایا۔ امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ پس جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(۳۷۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: صُرِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ ، فَوَقَعَ عَلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ ، قَالَ : فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ جَالِسًا ، فَصَلَّيْنَا بِصَلاَتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا ، فَصَلَّيْنَا بِصَلاَتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ ، فَأَوْمَأَ إِلَيْنَا أَنَ اجْلِسُوا ، فَلَمَّا صَلَّى ، قَالَ : إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا ، وَلاَ تَقُومُوا وَهُوَ جَالِسٌ كَمَا تَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا.

(۳۷۲۸۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے سے گر پڑے اور کھجور کے تنے پر گرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سوج گئے۔ راوی کہتے ہیں: ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مشربہ میں بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھی درانحالیکہ ہم کھڑے تھے پھر ہم دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں کھڑے ہوکر نماز پڑھنا شروع کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو ارشاد فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، سو جب وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ امام بیٹھا ہو تو تم کھڑے نہ ہو جیسا کہ اہلِ فارس اپنے بڑوں کے ساتھ کرتے ہیں۔

(۳۷۲۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا ، وَإِذَا قَالَ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ، وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا : آمِينَ ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا : اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَؤُمُّ الإِمَامُ وَهُوَ جَالِسٌ.

(۳۷۲۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی

ئے ،پس جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہواور جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو،اور جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ، وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم آمین کہو۔اور جب امام رکوع کرے تو تم رکوع کرواور جب امام سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم کہو۔ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور جب امام سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو۔اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: امام بیٹھا ہو تو اس کی اقتدا (میں بیٹھنا) درست نہیں ہے۔

(۲۷) شُهُودُ الرَّضَاعَةِ

رضاعت کے گواہوں کا بیان

۳۷۲۹) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ :تَزَوَّجْتُ ابْنَةَ أَبِي إِهَابِ التَّمِيمِيِّ ، فَلَمَّا كَانَتْ صَبِيحَةَ مِلْكِهَا ، جَائَتْ مَوْلَاةٌ لأَهْلِ مَكَّةَ ، فَقَالَتْ :إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا ، فَرَكِبَ عُقْبَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ، فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ ، وَقَالَ :سَأَلْتُ أَهْلَ الْجَارِيَةِ فَأَنْكَرُوا ، فَقَالَ :وَكَيْفَ وَقَدْ قِيلَ ؟ فَفَارَقَهَا ، وَنَكَحَتْ غَيْرَهُ.

۳۷۲۹) حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابواہاب تمیمی کی بیٹی سے شادی کی ،پس جب اس کی روانگی کی صبح تھی تو اہل مکہ کی ایک آزاد کردہ لونڈی آئی تو اس نے کہا۔میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا۔اور پھر حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا تذکرہ کیا اور (یہ بھی) کہا کہ میں نے لڑکی والوں سے پوچھا ہے تو انہوں نے انکار کیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جب کہہ دیا گیا ہے تو انکار کیسا؟ پس آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے جدائی کر لی اور انہوں نے کسی اور سے نکاح کر لیا۔

۳۷۲۹) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثَيْمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا يَجُوزُ فِي الرَّضَاعَةِ مِنَ الشُّهُودِ ؟ قَالَ :رَجُلٌ ، أَوِ امْرَأَةٌ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَا يَجُوزُ إِلَّا أَكْثَرُ.

۳۷۲۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ رضاعت میں کتنے گواہوں کی گواہی جائز ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی یا ایک عورت۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: زیادہ کی گواہی جائز ہے کم کی نہیں۔

(۲۸) اسْتِئْنَافُ النِّكَاحِ عِنْدَ إِسْلَامِ الزَّوْجِ بَعْدَ إِسْلَامِ زَوْجَتِهِ

بیوی کے اسلام لانے کے بعد شوہر کے اسلام لانے پر تجدید نکاح کا بیان

۳۷۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ،

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بَعْدَ سَنَتَيْنِ بِنِكَاحِهَا الأَوَّلِ.

(ابو داؤد ۲۲۳۳۔ حاکم ۲۰۰)

(۳۷۲۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ابو العاص رضی اللہ عنہ کے پاس دو سال بعد پہلے نکاح کے ساتھ ہی واپس فرمایا تھا۔

(٣٧٢٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا عَلَيْهِ بِنِكَاحِهَا الأَوَّلِ. - وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ: يَسْتَأْنِفُ النِّكَاحَ. (عبدالرزاق ۱۲۶۴۰۔ سعید بن منصور ۲۱۰۷)

(۳۷۲۹۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا کو ابو العاص رضی اللہ عنہ پر پہلے نکاح کے ساتھ واپس بھیجا تھا۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: نکاح کی تجدید کی جائے گی۔

(٢٩) تَأْخِيرُ الْمَنَاسِكِ بَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ، يُوجِبُ الدَّمَ ؟

ارکانِ حج میں سے بعض کا بعض سے مؤخر ہو جانا دم کو واجب کرتا ہے؟

(٣٧٢٩٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ ؟ قَالَ: فَاذْبَحْ ، وَلاَ حَرَجَ ، قَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قَالَ: ارْمِ ، وَلاَ حَرَجَ.

(۳۷۲۹۵) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے کہا، میں نے ذبح کرنے سے پہلے حلق کر لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ذبح کر لو۔ کوئی بات نہیں۔ سائل نے کہا۔ میں نے رمی کرنے سے پہلے ذبح کر لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمی کر لو۔ کوئی بات نہیں۔

(٣٧٢٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ سَائِلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ ؟ قَالَ: لاَ حَرَجَ ، قَالَ: وَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ ؟ قَالَ: لاَ حَرَجَ.

(۳۷۲۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سائل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ میں نے شام ہو جانے کے بعد رمی کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بات نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ سائل نے کہا۔ میں نے نحر کرنے سے پہلے حلق کر لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بات نہیں۔

(٣٧٢٩٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ: إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ

أَحْلِقَ ؟ فَقَالَ :اِحْلِقْ ، أَوْ قَصِّرْ ، وَلاَ حَرَجَ.

(۳۷۲۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: میں حلق سے پہلے واپس پلٹ گیا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلق کرلو یا قصر کرلو، کوئی بات نہیں۔

(۳۷۲۹۸) حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ :حلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ ؟ قَالَ :لاَ حَرَجَ.

(۳۷۲۹۸) حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے سوال کیا: میں نے ذبح کرنے سے پہلے حلق کرلیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

(۳۷۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ ، حَلَقْت قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ ؟ قَالَ :لاَ حَرَجَ.

-وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :عَلَيْهِ دَمٌ.

(۳۷۲۹۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے نحر کرنے سے پہلے حلق کرلیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بات نہیں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس پر دم واجب ہے۔

(۳۰) تَخْلِيلُ الْخَمْرِ

شراب کو سرکہ بنانے کا بیان

(۳۷۳۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ أَيْتَامًا وَرِثُوا خَمْرًا ، فَسَأَلَ أَبُو طَلْحَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَهُ خَلًّا ، قَالَ :لاَ.

-وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۷۳۰۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ یتیم بچوں کو وراثت میں شراب ملی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو سرکہ بنانے کے بارے میں پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳۱) اغْتِيَالُ نَاكِحِ الْمَحَارِمِ

محارم سے نکاح کرنے والے کو قتل کرنے کا بیان

(۳۷۳۰۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَهُ

إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِرَأْسِهِ.

(۳۷۳۰۱) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس آدمی کی طرف بھیجا جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کیا تھا اور حکم دیا کہ اس کا سر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہو۔

(۳۷۳۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ ، فَقُلْتُ :أَيْنَ تَذْهَبُ ؟ فَقَالَ :أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ أَنْ أَقْتُلَهُ ، أَوْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ.

وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ إِلاَّ الْحَدُّ.

(۳۷۳۰۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے ماموں سے ملا اور ان کے پاس جھنڈا تھا۔ میں نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے شادی کی ہے تاکہ میں اسے قتل کر دوں یا (فرمایا) میں اس کی گردن مار دوں۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس آدمی پر صرف حد لاگو ہوگی۔

(۳۲) ذَكَاةُ الْجَنِينِ

جنین کی زکوٰۃ کا بیان

(۳۷۳۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ جَبْرِ بْنِ نُوفٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ذَكَاةُ الْجَنِينِ ، ذَكَاةُ أُمِّهِ إِذَا أَشْعَرَ.

-وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ تَكُونُ ذَكَاتُهُ ذَكَاةَ أُمِّهِ. (ترمذی ۱۴۷۶۔ ابوداؤد ۲۸۲۰)

(۳۷۳۰۳) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ماں کو ذبح کرنا ہی جنین کو ذبح کرنا ہے جبکہ اس کے بال نکل آئے ہوں۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جنین کی ماں کو ذبح کرنا، جنین کو ذبح کرنا نہیں ہوگا۔

(۳۳) أَكْلُ لَحْمِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانے کا بیان

(۳۷۳۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ :نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ، أَوْ أَصَبْنَا مِنْ لَحْمِهِ.

(۳۷۳۰۴) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں گھوڑے کو نحر (ذبح) کیا اور ہم نے اس کا گوشت کھالیا۔ یا (فرمایا) ہمیں اس کا گوشت ملا۔

(۳۷۳۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَطْعَمَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ.

(۳۷۳۰۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا (یعنی کھانے کا کہا) اور ہمیں گدھوں کے گوشت سے منع فرمادیا۔

(۳۷۳۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَكَلْنَا لُحُومَ الْخَيْلِ يَوْمَ خَيْبَرَ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ تُؤْكَلُ.

(۳۷۳۰۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خیبر کے دن گھوڑوں کا گوشت کھایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: گھوڑوں کا گوشت نہیں کھایا جائے گا۔

(۳٤) الاِنْتِفَاعُ بِالْمَرْهُونِ

گروی چیز سے نفع حاصل کرنے کا بیان

(۳۷۳۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا ، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا ، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ.

(۳۷۳۰۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرہونہ سواری پر سوار ہوا جا سکتا ہے۔ تھنوں (والے جانور) کا دودھ پیا جا سکتا ہے جب یہ مرہون ہو (تب بھی) اور جو آدمی سوار ہوگا یا دودھ پیے گا اس پر اس (جانور) کا خرچہ ہوگا۔

(۳۷۳۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : الرَّهْنُ مَحْلُوبٌ وَمَرْكُوبٌ.

(۳۷۳۰۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مرہونہ جانور کو دوہا جا سکتا ہے اور اس پر سواری کی جا سکتی ہے۔

(۳۷۳۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: الرَّهْنُ مَحْلُوبٌ وَمَرْكُوبٌ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُنْتَفَعُ بِهِ وَلاَ يُرْكَبُ.

(۳۷۳۰۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گروی والے جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ دوہنا درست ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: مرہونہ چیز سے نفع اٹھانا، سواری کرنا درست نہیں ہے۔

(۳۵) خِیَارُ الْمَجْلِسِ

مجلس کے اختیار کا بیان

(۳۷۳۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ.

(۳۷۳۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع، مشتری کو اپنی بیع میں اختیار ہوتا ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں اِلّا یہ کہ ان کی بیع میں کوئی (اضافی) اختیار ہو۔

(۳۷۳۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(۳۷۳۱۱) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع، مشتری کو باہم جُدا ہونے تک اختیار (فسخ) ہوتا ہے۔

(۳۷۳۱۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ السَّحَيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، أَوْ يَكُنْ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ.

(۳۷۳۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بائع، مشتری کو اپنی بیع میں تب تک اختیار ہے جب تک باہم جُدا نہ ہو جائیں۔ یا ان کی بیع میں کوئی (اضافی) اختیار ہو۔

(۳۷۳۱۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

(۳۷۳۱۳) حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بائع، مشتری کو باہم جُدا ہونے تک اختیار (فسخ) ہوتا ہے۔

(۳۷۳۱۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يَجُوزُ الْبَيْعُ وَإِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا. (ابن ماجه ۲۱۸۳۔ احمد ۱۷)

(۳۷۳۱۴) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بائع، مشتری کو باہمی جدائی تک اختیار ہوتا ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: بیع جائز (نافذ) ہو جاتی ہے اگر چہ باہمی جدائی نہ ہوئی ہو۔

(٣٦) سُجُودُ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلاَمِ

گفتگو کے بعد سجدہ سہو کا بیان

(٣٧٣١٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلاَمِ.

(۳۷۳۱۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو کے بعد سہو کے لئے دو سجدے کئے۔

(٣٧٣١٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

(۳۷۳۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے لئے دو سجدے فرمائے۔

(٣٧٣١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ثَلاَثَ رَكَعَاتٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : الْخِرْبَاقُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنَقَصَتِ الصَّلاَةُ ؟ قَالَ : وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ : صَلَّيْتَ ثَلاَثَ رَكَعَاتٍ ، فَصَلَّى رَكْعَةً ، ثُمَّ سَلَّمَ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ، ثُمَّ سَلَّمَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِذَا تَكَلَّمَ فَلاَ يَسْجُدُهُمَا.

(۳۷۳۱۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات پڑھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مڑ گئے۔ تو ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑا ہوا جس کو خرباق کہا جاتا تھا۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز تھوڑی ہوگئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ آپ نے تین رکعات پڑھی ہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت (اور) پڑھی پھر سلام پھیرا اور سجدہ سہو کیا پھر سلام پھیرا۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب نمازی گفتگو کرلے تو پھر سجدہ سہو نہیں کرے گا (بلکہ تجدید نماز کرے گا)۔

(٣٧) أَقَلُّ الْمَهْرِ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ

حق مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے

(٣٧٣١٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً تَزَوَّجَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَعْلَيْنِ ، فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهُ.

(۳۷۳۱۸) حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے زمانہ مبارک جوتیوں کو مہر بنا کر نکاح کیا تو نبی ﷺ نے اس کے نکاح کو جائز قرار دیا۔

(۳۷۳۱۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِرَجُلٍ :انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا ، فَعَلِّمْهَا سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ.

(۳۷۳۱۹) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ایک آدمی سے کہا۔ جاؤ اس نے س عورت سے نکاح کر دیا ہے اور تم اس کو قرآن کی ایک سورۃ سکھا دو۔

(۳۷۳۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيبَةَ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ اسْ بِدِرْهَمٍ فَقَدِ اسْتَحَلَّ.

(۳۷۳۲۰) حضرت ابن ابی لبیبہ رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک در عوض (عورت میں) حلّت کو طلب کرتا ہے تو تحقیق حلّت ثابت ہو جاتی ہے۔

(۳۷۳۲۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الطَّائِفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَ قَالَ :خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :﴿أَنْكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ﴾ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَ رَسُولَ اللهِ ، مَا الْعَلاَئِقُ بَيْنَهُمْ ؟ قَالَ :مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ أَهْلُوهُمْ.

(۳۷۳۲۱) حضرت عبد الرحمٰن بن بیلمانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: ﴿أَنْكِحُوا الأَ مِنْكُمْ﴾ ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان کے درمیان بندھن (کا عوض) کیا ہے؟

(۳۷۳۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :تَزَوَّجَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ ، قُوِّمَتْ ثَلاَثَةَ دَرَاهِمَ وَثُلُثًا.

(۳۷۳۲۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک گٹھلی کے وزن کے بقدر سونے کے عوض کیا تھا۔ جس کی قیمت تین درہم اور تہائی درہم تھی۔

(۳۷۳۲۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ الزَّوْجُ وَالْمَرْأَةُ فَهُوَ مَهْرٌ.

(۳۷۳۲۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ جس مقدار پر میاں بیوی راضی ہو جائیں وہی مہر ہوگا۔

(۳۷۳۲٤) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ :مَا أَدْنَى مَا يَتَزَوَّجُ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ؟ قَالَ :وَزْنُ مِنْ ذَهَبٍ.

(۳۷۳۲۴) حضرت ابن عون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے اس مقدار (مہر) کا سوال کیا جس پر آدمی شا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: گٹھلی کے وزن کے بقدر سونا۔

(۳۷۳۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :لَوْ رَضِيَتْ بِسَوْطٍ كَانَ مَهْرًا.

(۳۷۳۲۵) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ اگر عورت ایک لاٹھی (حق مہر) پر راضی ہو جائے تو یہی مہر ہو جائے گا۔

(۳۷۳۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَيْرٍ الْخَثْعَمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الطَّائِفِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ ، قَالَ :قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا الْعَلاَئِقُ بَيْنَهُمْ ؟ قَالَ :مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ أَهْلُوهُمْ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَتَزَوَّجُهَا عَلَى أَقَلَّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ.

(۳۷۳۲۶) حضرت ابن البیلمانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ﴿وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان کے مابین بندھن (کا عوض) کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شئی پر ان کے گھر والے راضی ہو جائیں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: آدمی، عورت کے ساتھ دس درہم سے کم مقدار پر شادی نہیں کر سکتا۔

(۳۸) هَلْ يَكُونُ الْعِتْقُ صَدَاقًا ؟

کیا آزادی مہر بن سکتی ہے؟

(۳۷۳۲۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ :مَا أَصْدَقَهَا ؟ قَالَ :أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا ، جَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

(۳۷۳۲۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور پھر ان سے شادی کر لی۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے ان کو کیا مہر دیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ انہیں ان کی جان مہر میں دی تھی، یعنی ان کی آزادی کو حق مہر بنا لیا گیا تھا۔

(۳۷۳۲۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :إِنْ شَاءَ أَعْتَقَ الرَّجُل أُمَّ وَلَدِهِ ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا.

(۳۷۳۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر آدمی چاہے تو اپنی اُمّ ولد کو آزاد کر دے اور اس کی آزادی کو اس کا مہر شمار کر لے۔

(۳۷۳۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :مَنْ أَعْتَقَ وَلِيدَتَهُ ، أَوْ أُمَّ وَلَدِهِ وَجَعَلَ ذَلِكَ لَهَا صَدَاقًا ، رَأَيْتُ ذَلِكَ جَائِزًا لَهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَجُوزُ إِلاَّ بِمَهْرٍ.

(۳۷۳۲۹) حضرت سعید بن المسیب ؒ فرماتے ہیں کہ جو آدمی اپنی لونڈی یا اُمّ ولد کو آزاد کردے اور اسی آزادی کو اس کے مہر بنادے تو میں یہ کام اس کے لیے جائز سمجھتا ہوں۔

اور (امام) ابوحنیفہ ؒ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ نکاح (آزاد کردہ لونڈی کا) بھی مہر کے ساتھ جائز ہوگا۔

(۳۹) اقْتِدَاءُ الْمُتَنَفِّلِ بِالإِمَامِ فِي الْفَجْرِ

فجر کی نماز میں امام کے پیچھے نفلوں کی نیّت سے اقتدا کرنے کا بیان

(۳۷۳۳۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ ، قَالَ :فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلاَةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ وَانْحَرَفَ ، إِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ ، فَقَالَ :عَلَيَّ بِهِمَا ، فَأُتِيَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا ، فَقَالَ :مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنا ؟ قَالاَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا ، قَالَ :فَلاَ تَفْعَلا ، إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ، ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ ، فَصَلِّيَا مَعَهُمْ ، فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ.

(۳۷۳۳۰) حضرت جابر بن اسود ؓ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کے حج میں شریک ہوا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں پڑھی۔ جب آپ ﷺ اپنی نماز پڑھ چکے اور آپ ﷺ نے رُخ مبارک موڑا تو لوگوں کے اخیر میں دو آدمی بیٹھے تھے جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں میرے پاس لاؤ۔ پس ان دونوں کو آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اس حال میں کہ ان پر کپکپی طاری تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تم لوگوں کو ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے سے کس چیز نے روکے رکھا؟ انہوں نے عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ! ہم نے اپنے کجاووں میں نماز پڑھ لی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آئندہ ایسا مت کرو۔ جب تم اپنے کجاووں میں نماز پڑھ لو پھر تم مسجد کی طرف آؤ۔ تو تم لوگوں کے ساتھ (جماعت میں) نماز پڑھو۔ کیونکہ یہ تمھارے لئے نفل ہو جائے گی۔

(۳۷۳۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ بِشْرٍ ، أَوْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ الدِّيلِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوِهِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ تُعَادُ الْفَجْرُ. (احمد ۳۴ـ مالك ۱۳۲)

(۳۷۳۳۱) حضرت بشر یا بُسر بن مجحن اپنے والد سے ایسی ہی مذکورہ بالا روایت نقل کرتے ہیں۔

اور (امام) ابوحنیفہ ؒ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: فجر کی نماز کا (امام کے ساتھ) اعادہ نہیں کیا جائے گا۔

(٤٠) تَكْرَارُ الْجَمَاعَةِ

دوسری مرتبہ جماعت کا بیان

٣٧٣٣٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلَى هَذَا ؟ قَالَ :فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَصَلَّى مَعَهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ ، قَالَ :لاَ تَجْمَعُوا فِيهِ.

(۳۷۳۳۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی (مسجد میں) حاضر ہوا درانحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے: راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون اس (کی نماز) پر تجارت کرے گا؟ راوی کہتے ہیں: پس ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے آنے والے شخص کے ہمراہ نماز پڑھی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس صورت میں (دوبارہ) جماعت نہ کرواؤ۔

(٤١) قَتْلُ الْحُرِّ بِالْعَبْدِ

آزاد کو غلام کے بدلے میں قتل کرنے کا بیان

٣٧٣٣٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ ، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يُقْتَلُ بِهِ.

(۳۷۳۳۳) حضرت حسن رحمہ اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اپنے غلام کو قتل کرے گا، ہم اس کو قتل کریں گے اور جو کوئی اپنے غلام کا ناک کاٹے گا ہم اس کا ناک کاٹیں گے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: آزاد کو غلام کے بدلے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٤٢) طُلُوعُ الشَّمْسِ أَثْنَاءَ الصَّلاَةِ

دوران نماز طلوع آفتاب ہو جانے کا بیان

٣٧٣٣٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلاَةَ ، مَنْ أَدْرَكَ مِنْ

صَلَاةِ الْفَجْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِذَا صَلَّى رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ لَمْ تُجْزِئْه. (مالك ۵۔ احمد ۴۶۲)

(۳۷۳۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے تو تحقیق اس نے پوری نماز پالی۔ اور جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے فجر کی ایک رکعت پالے تو تحقیق اس نے پوری نماز پالی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب آدمی فجر کی ایک رکعت پڑھ چکے اور سورج طلوع ہو جائے تو اس آدمی کو یہ فجر کفایت نہیں کرے گی۔

(٤٣) كَفَّارَةُ الصَّوْمِ

روزے کے کفارہ کا بیان

(۳۷۳۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :هَلَكْتُ ، قَالَ :وَمَا أَهْلَكَكَ ؟ قَالَ :وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ ، قَالَ :أَعْتِقْ رَقَبَةً ، قَالَ :لاَ أَجِدُ ، قَالَ :صُمْ شَهْرَيْنِ ، قَالَ :لاَ أَسْتَطِيعُ ، قَالَ ، أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِيناً ، قَالَ :لاَ أَجِدُ ، قَالَ : اجْلِسْ ، فَجَلَسَ ، فِينَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اذْهَبْ فَتَصَدَّقْ بِهِ ، قَالَ :وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، مَا بَيْنَ لاَبَتَيِ الْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنَّا ، فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ، ثُمَّ قَالَ :انْطَلِقْ ، فَأَطْعِمْهُ عِيَالَكَ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَجُوزُ أَنْ يُطْعِمَهُ عِيَالَهُ.

(۳۷۳۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ میں تو ہلاک ہو گیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہیں کس چیز نے ہلاک کر دیا ہے؟ اس آدمی نے کہا۔ میں نے ماہ رمضان میں (روزہ کی حالت میں) اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کر لی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک غلام کو (بطور کفارہ) آزاد کر دو۔ اس آدمی نے عرض کیا: میرے پاس تو غلام نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دو مہینے کے روزے رکھو۔ اس آدمی نے کہا۔ مجھے اس کی استطاعت نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس آدمی نے عرض کیا۔ مجھ سے یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پس وہ آدمی بیٹھ گیا۔ وہ آدمی بیٹھا ہی ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھال لایا گیا اس میں کھجوریں تھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیٹھے ہوئے آدمی سے فرمایا۔ یہ لے جاؤ اور اس کو صدقہ کر دو۔ اس آدمی نے عرض کیا۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: مدینہ کی دھرتی پر ہم سے زیادہ فقیر اور محتاج کوئی گھرانہ نہیں ہے۔

ﷺ (یہ سن کر) ہنس دیے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف والے دانت ظاہر ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ جاؤ ؤ۔اور یہ اپنے اہل خانہ کو کھلا دو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اپنے عیال کو یہ (صدقہ) کھلانا جائز نہیں ہے۔

(٤٤) صَلاَةُ الْعِيدِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي

دوسرے دن عید کی نماز پڑھنے کا بیان

(۳۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمُومَتِي مِنَ الأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أُغْمِيَ عَلَيْنَا هِلاَلُ شَوَّالٍ ، فَأَصْبَحْنَا صِيَامًا ، فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلاَلَ بِالأَمْسِ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفْطِرُوا ، وَأَنْ يَخْرُجُوا إِلَى عِيدِهِمْ مِنَ الْغَدِ.

وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْغَدِ.

(۳۷۲) حضرت عمیر بن انس بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے انصاری چچاؤں نے جو آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بیان کیا کہ ہم پر شوال کا چاند (بادل وغیرہ کی وجہ سے) چھپا رہ گیا اور ہم نے صبح کو روزہ رکھ لیا۔ آخر دن کو سواروں کی ایک جماعت آئی اور اس نے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا تھا۔ تو نبی پاک ﷺ نے ان کو افطار کرنے کا حکم دیا اور دوسرے دن عید کے لئے نکلنے کا حکم دیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: دوسرے دن لوگ عید کو نہیں نکلیں گے۔

(٤٥) بَيْعُ الْمُصَرَّاةِ

مُصَراة (دودھ روکے ہوئے جانور) کی بیع کا بیان

( ) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

(۳۷۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس آدمی نے مُصَراة (وہ جانور جس کا مالک اس کا دودھ دوہنا اس نیت سے چھوڑ دے کہ اس کے تھنوں میں دودھ بھرا ہوا دیکھ کر مشتری زیادہ ثمن دے گا) کو خریدا۔ اس کو اس بیع میں اختیار ہے اگر چاہے تو اس کو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجوروں کا بھی واپس کر دے۔

(۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيهَا بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ ، إِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ بِخِلافِهِ.

(۳۷۳۳۸) حضرت عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ، ایک صحابی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مُصراۃ کو خرید لے تو اس کو دو چیزوں کا اختیار ہے اگر اس کو واپس کرنا چاہتا ہے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع گندم کا واپس کرے گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول اس کے برخلاف ذکر کیا گیا ہے۔

(٤٦) حُكْمُ انْتِبَاذِ الْخَلِيطَيْنِ

دو چیزوں کو ملا کر نبیذ بنانے کے حکم کا بیان

(٣٧٣٣٩) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ، وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا.

(۳۷۳۳۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور کشمش کی اکٹھی نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اور اسی طرح کچی اور پکی کھجور کی اکٹھی نبیذ سے منع فرمایا۔

(٣٧٣٤٠) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ، وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا ، وَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى أَهْلِ جُرَشَ.

(۳۷۳۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور کشمش کو اکٹھا (نبیذ) کرنے سے اور کچی کھجور اور کشمش کو اکٹھا (نبیذ) کرنے سے منع فرمایا۔ اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جُرش کے نام لکھی تھی۔

(٣٧٣٤١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَنْبِذُوا التَّمْرَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا ، وَلاَ تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ ، وَانْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

(۳۷۳۴۱) حضرت عبد اللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور اور کشمش کو اکٹھا نبیذ نہ کرو اور کچی پکی کھجور کو اکٹھا نبیذ نہ کرو۔ اور ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ نبیذ کرلو۔

(٣٧٣٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي أَرْطَاةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : نَهَى

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ ، وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ.
- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۷۳۴۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی ، پکی اور کشمش ، کھجور (کے اکٹھے نبیذ) سے منع فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٤٧) نِكَاحُ الْمُحَلِّلِ

حلالہ کرنے والے کے نکاح کا بیان

(٣٧٣٤٣) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

(۳۷۳۴۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جا رہا ہے اس پر لعنت فرمائی۔

(٣٧٣٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَة ، عَنِ الأَعْمَش ، عَنِ الْمُسَيب بْنِ رَافِع ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ ، قَالَ عُمَرُ :لاَ أُوتِيَ بِمُحَلِّلٍ ، وَلاَ مُحَلَّلٍ لَهُ ، إِلاَّ رَجَمْتهمَا.

(۳۷۳۴۴) حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ میرے پاس کوئی حلالہ کرنے والا یا وہ شخص جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے۔ لایا گیا تو میں اس کو سنگسار کروں گا۔

(٣٧٣٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

(۳۷۳۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے اس پر لعنت فرمائی ہے۔

(٣٧٣٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

(۳۷۳۴۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے والے پر اور اس پر جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے لعنت فرماتے ہیں۔

(٣٧٣٤٧) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِذَا تَزَوَّجَهَا لِيُحِلَّهَا ، فَرَغِبَ فِيهَا فَلاَ بَأْسَ أَنْ يُمْسِكَهَا.

(۳۷۳۴۷) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حلالہ کرنے والے پر اور اس پر جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے لعنت فرماتے ہیں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب آدمی عورت کے ساتھ حلالہ کی غرض سے شادی کرے پھر آدمی کو وہ عورت مرغوب ہو جائے تو اس کو اپنے پاس ٹھہرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٤٨) تَعْرِيفُ اللُّقَطَةِ

گری پڑی چیز کی پہچان کروانے کا بیان

(۳۷۳٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّأْيِ ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ :سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ ، فَقَالَ :عَرِّفْهَا سَنَةً ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلاَّ فَاسْتَنْفِقْهَا.

(۳۷۳۴۸) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سال تک اس کی پہچان کرواؤ۔ پس اگر اس کا مالک آجائے (تو اسے دے دو) وگرنہ اس کو تم خرچ کر ڈالو۔

(۳۷۳٤۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ :خَرَجْتُ أَنَا ، وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ ، وَسَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعُذَيْبِ الْتَقَطْتُ سَوْطًا ، فَقَالاَ لِي :أَلْقِهِ ، فَأَبَيْتُ ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ :الْتَقَطْتُ مِئَةَ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :عَرِّفْهَا سَنَةً ، فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً ، فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا ، فَأَتَيْتُهُ ، فَقَالَ :عَرِّفْهَا سَنَةً ، فَإِنْ وَجَدْتَ صَاحِبَهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ ، وَإِلاَّ فَاعْرِفْ عَدَدَهَا ، وَوِعَائَهَا ، وَوِكَائَهَا ، ثُمَّ تَكُونُ كَسَبِيلِ مَالِكَ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا غَرِمَ لَهُ.

(۳۷۳۴۹) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں زید بن صوحان رضی اللہ عنہ اور سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نکلے یہاں تک کہ جب ہم عذیب مقام پر پہنچے تو میں نے ایک لاٹھی گری ہوئی اُٹھالی۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا۔ اس لاٹھی کو پھینک دو۔ میں نے انکار کیا۔ پس جب ہم مدینہ پہنچے تو میں اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے اس کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سو دینار گرے ہوئے اٹھائے تھے اور یہ بات میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان فرمائی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ ایک سال تک اس کی پہچان (لوگوں میں اعلان) کرواؤ۔ پس میں نے ان دیناروں کا ایک سال تک اعلان کروایا لیکن میں نے ان دیناروں کو پہچاننے والا کوئی نہ پایا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی ایک سال تک پہچان کرواؤ۔ پھر اگر تم اس کے مالک کے پالو تو یہ اس کو دے دو وگرنہ تم اس کی تعداد، اس کا برتن اور اس کی رسی کی پہچان کرواؤ۔ پھر تم اس کے مالک کی طرح ہو جاؤ گے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر لقطہ کا مالک آجائے تو اس کا تاوان بھرا جائے گا۔

(٤٩) بَيْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلاَحِهِ

بُدوِّ صلاح (آفت سے مامون ہونے) سے پہلے پھل کی بیع کا بیان

(٣٧٣٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ.

(٣٧٣٥٠) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل کو بُدوِّ صلاح سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے (بدو صلاح کا مفہوم چند احادیث کے بعد والی حدیث میں مرفوعاً بیان ہوگا)۔

(٣٧٣٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا. (بخاری ٢٣٨١۔ مسلم ٨١)

(٣٧٣٥١) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے بُدوِّ صلاح سے قبل پھلوں کی بیع کرنے سے منع فرمایا۔

(٣٧٣٥٢) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنْ شِرَاءِ الثَّمَرِ ؟ فَقَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا.

(٣٧٣٥٢) حضرت زید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پھلوں کی خریداری سے بابت سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے بُدوِّ صلاح سے قبل پھلوں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

(٣٧٣٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ ، عَنْ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ مُعَاوِيَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى تُحْرَزَ مِنْ كُلِّ عَارِضٍ.

(٣٧٣٥٣) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ عارض (مصیبت) سے محفوظ ہو جائیں۔

(٣٧٣٥٤) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا ، قَالُوا : وَمَا بُدُوُّ صَلاَحِهَا ؟ قَالَ : تَذْهَبُ عَاهَاتُهَا وَيَخْلُصُ طَيِّبُهَا.

(٣٧٣٥٤) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بُدو صلاح سے پہلے پھلوں کی بیع کو منع فرمایا ہے۔ لوگوں نے پوچھا۔ پھلوں کی بُدوِّ صلاح کیا ہے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا: پھلوں کی آفات ختم ہو جائیں اور اس میں میوہ خلاصی پا جائے۔

(یعنی عادتاً آفات کا وقت گزر جائے اور حفاظت کا وقت شروع ہو جائے)

(۳۷۳۵۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ ؟ فَقَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُأْكَلَ مِنْهُ ، أَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ ، وَحَتَّى يُوزَنَ ، قُلْتُ : وَمَا يُوزَنُ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ : حَتَّى يُحْرَزَ. (بخاری ۲۲۵۰۔ مسلم ۱۱۶۷)

(۳۷۳۵۵) حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کھجوروں کی بیع کے متعلق سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع کیا یہاں تک کہ آدمی اس میں سے کھائے یا (فرمایا) وہ کھائی جاسکے۔ اور یہاں تک کہ وہ وزن کی جاسکے۔ میں نے پوچھا۔ اس کے وزن کئے جانے سے کیا مراد ہے؟ تو ان کے پاس بیٹھے ایک آدمی نے جواب دیا: یہاں تک کہ وہ محفوظ ہو جائے۔

(۳۷۳۵۶) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ ، فَقِيلَ لأَنَسٍ : مَا زَهْوُهُ ؟ قَالَ : يَحْمَرُّ ، أَوْ يَصْفَرُّ.

(۳۷۳۵۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا یہاں تک اس کی نشوونما ہو جائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس کی نشوونما کیا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ سُرخ یا پیلا ہو جائے۔

(۳۷۳۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ ، وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا.

(۳۷۳۵۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدو صلاح سے قبل پھلوں کی بیع کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۷۳۵۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِبَيْعِهِ بَلَحًا ، وَهُوَ خِلاَفُ الأَثَرِ.

(۳۷۳۵۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدو صلاح سے قبل پھلوں کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔ اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ اس کو کچا بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ بات حدیث کے خلاف ہے۔

(۵۰) سِنُّ الْبُلُوغِ

بلوغت کی عمر کا بیان

(۳۷۳۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاسْتَصْغَرَنِي ، وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ

عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي ، قَالَ نَافِعٌ :فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :فَقَالَ :هَذَا حَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لابْنِ خَمْسَ عَشْرَةَ فِي الْمُقَاتِلَةِ ،وَلابْنِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فِي الذُّرِّيَّةِ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْجَارِيَةِ شَيْءٌ حَتَّى تَبْلُغَ ثَمَانَ عَشْرَةَ ، أَوْ سَبْعَ عَشْرَةَ.

(۳۷۳۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے اُحد کے دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ میں اس وقت چودہ سال کا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھوٹا سمجھا اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خندق کے دن پیش کیا گیا۔ میری عمر اس وقت پندرہ سال تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو بیان کی۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے فرمایا: یہی چھوٹے بڑے میں حد ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ پندرہ سال والے کو مقاتلین میں شمار کرو اور چودہ سال والے کو بچوں میں شمار کرو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ لڑکی پر اٹھارہ سال یا سترہ سال تک پہنچنے تک کچھ بھی (لازم) نہیں ہے۔

(۵۱) حُكْمُ الْخَرْصِ فِي التَّمْرِ

کھجوروں میں تخمینہ لگانے کے حکم کا بیان

(۳۷۳۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَتَّابَ بْنَ أَسِيدٍ أَنْ يَخْرُصَ الْعِنَبَ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ، فَتُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا ، كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا ، فَتِلْكَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّخْلِ وَالْعِنَبِ.

(۳۷۳۶۰) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو کھجوروں کا تخمینہ لگانے کی طرح انگوروں کا تخمینہ لگانے کا حکم دیا۔ پس انگوروں کی زکوۃ کشمش کی شکل میں اور خرما کی زکوۃ کھجوروں کی شکل میں ادا کی جائے گی۔ کھجوروں اور انگوروں کے بارے میں یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنت ہے۔

(۳۷۳۶۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ ، فَخَرَصَ عَلَيْهِمَ النَّخْلَ.

(۳۷۳۶۱) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان پر کھجوروں میں تخمینہ لگانا مقرر کیا۔

(۳۷۳۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَسْعُودٍ ، يَقُولُ :جَاءَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ إِلَى مَجْلِسِنَا ، فَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا خَرَصْتُمْ ، فَخُذُوا وَدَعُوا.

(۳۷۳۶۲) حضرت عبد الرحمان بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ ہماری مجلس میں آئے اور انہوں نے یہ حدیث بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم تخمینہ لگاؤ تو (کچھ) لے لو اور (کچھ) چھوڑ دو۔

(۳۷۳۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ ، يَقُولُ :خَرَصَهَا ابْنُ رَوَاحَةَ ، يَعْنِي خَيْبَرَ ، أَرْبَعِينَ أَلْفَ وَسْقٍ ، وَزَعَمَ أَنَّ الْيَهُودَ لَمَّا خَيَّرَهُمُ ابْنُ رَوَاحَةَ أَخَذُوا التَّمْرَ ، وَعَلَيْهِمْ عِشْرُونَ أَلْفَ وَسْقٍ.

(۳۷۳۶۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے خیبر کی کھجوروں کا تخمینہ چالیس ہزار وسق لگایا۔ اور ان کو یہ گمان تھا کہ جب ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کو اختیار دیا تو انہوں نے کھجوریں لے لیں اور ان پر بیس ہزار وسق تھے۔

(۳۷۳۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ؛ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ أَبَا حَثْمَةَ خَارِصًا لِلنَّخْلِ. - وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ لاَ يَرَى الْخَرْصَ.

(۳۷۳۶۴) حضرت بُشیر بن یسار بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابو حثمہ رضی اللہ عنہ کو کھجوروں کا تخمینہ لگانے کے لئے بھیجتے تھے۔ اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ تخمینہ لگانے کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

(۵۲) إِنْفَاقُ الأَبِ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ

والد کا اپنی اولاد کے مال میں سے اپنی ذات پر خرچ کرنے کا بیان

(۳۷۳۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَطْيَبُ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ :مِنْ كَسْبِهِ ، وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ.

(۳۷۳۶۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی سب سے پاکیزہ جو کھاتا ہے وہ اپنی کمائی (کا مال) ہے اور آدمی کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے۔

(۳۷۳۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمَّتِهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ ، وَإِنَّ أَوْلاَدَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ.

(۳۷۳۶۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جو کچھ کھاتے ہو اس میں سے پاکیزہ مال تمہاری کمائی والا مال ہے اور تمہاری اولادیں بھی تمہاری کمائی ہیں۔

(۳۷۳۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبِي غَصَبَنِي مَالِي ، فَقَالَ :أَنْتَ وَمَالُكَ لأَبِيكَ.

(۳۷۳۶۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک انصاری، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول

اللہ ﷺ! میرے باپ نے میرا مال غصب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

(٣٧٣٦٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ لِي مَالاً ، وَلأَبِي مَالٌ ، قَالَ : أَنْتَ وَمَالُكَ لأَبِيكَ. (عبدالرزاق ١٦٦٢٨)

(٣٧٣٦٨) حضرت محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس بھی مال ہے اور میرے والد کے پاس بھی مال ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

(٣٧٣٦٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : يَأْكُلُ الرَّجُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ مَا شَاءَ ، وَلاَ يَأْكُلُ الْوَلَدُ مِنْ مَالِ وَالِدِهِ إِلاَّ بِإِذْنِهِ.

(٣٧٣٦٩) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آدمی اپنی اولاد کے مال میں سے جتنا چاہے کھا سکتا ہے اور اولاد اپنے والد کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر نہیں کھا سکتی۔

(٣٧٣٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّ أَبِي اجْتَاحَ مَالِي ، قَالَ : أَنْتَ وَمَالُكَ لأَبِيكَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَأْخُذُ مِنْ مالِهِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مُحْتَاجًا فَيُنْفِقُ عَلَيْهِ.

(٣٧٣٧٠) حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ میرا والد میرے مال کا محتاج ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: باپ اگر محتاج ہو تو اولاد کے مال میں سے لے سکتا ہے اور خود پر خرچ کر سکتا ہے وگرنہ نہیں۔

(٥٢) شُرْبُ أَبْوَالِ الإِبِلِ

اونٹوں کے پیشاب کو پینے کا بیان

(٣٧٣٧١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَدِمَ نَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا ، فَقَالَ لَهُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا ، فَفَعَلُوا.

(٣٧٣٧١) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ عُرینہ سے کچھ لوگ مدینہ میں حاضر ہوئے۔ تو انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اگر تم صدقہ کے اونٹوں کی طرف نکلنا اور ان کا دودھ اور پیشاب پینا چاہتے ہو تو

ایسا کرلو۔

(٣٧٣٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً ، قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الإِسْلاَمِ ، فَاسْتَوْخَمُوا الأَرْضَ ، وَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَلاَ تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا؟ قَالُوا :بَلَى، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا. - وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَرِهَ شُرْبَ أَبْوالِ الإِبِلِ.

(۳۷۳۷۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عکل سے آٹھ افراد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ انہیں مدینہ کی زمین موافق نہ آئی اور ان کے جسم بیمار ہو گئے تو انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اس کے اونٹوں میں نہیں چلے جاتے تا کہ تم اونٹوں کے پیشاب اور دودھ پیو؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! پس وہ لوگ چلے گئے اور انہوں نے اونٹوں کے دودھ اور پیشاب کو پیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ اونٹوں کے پیشاب کو مکروہ جانتے تھے۔

(٥٤) حَرَمُ الْمَدِينَةِ

مدینہ کے محترم ہونے کا بیان

(٣٧٣٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لاَبَتَيِ الْمَدِينَةِ ؛ أَنْ تُقْطَعَ عِضَاهُهَا ، أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا ، وَقَالَ :الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. (مسلم ۹۹۲۔ احمد ۱۸۱)

(۳۷۳۷۳) حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میں مدینہ کے دونوں سنگریزوں کے درمیان کو حرام قرار دیتا ہوں اس بات سے کہ اس کا درخت کاٹا جائے یا اس کے شکار کو قتل کیا جائے!! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ لوگوں کے لئے بہتر ہے اگر لوگ اس بات کو جانتے۔

(٣٧٣٧٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :خَطَبَنَا عَلِيٌّ ، فَقَالَ :مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ إِلاَّ كِتَابَ اللهِ ، وَهَذِهِ الصَّحِيفَةَ ، صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْنَانُ الإِبِلِ ، وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ ، قَالَ :وَفِيهَا ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ.

(۳۷۳۷۴) حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: جو کوئی گمان کرتا۔

کہ ہمارے پاس کوئی چیز ہے جس کو ہم پڑھتے ہیں سوائے کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے۔ اس صحیفہ میں اونٹ کے دانت تھے اور زخموں کے بارے میں کچھ احکام تھے۔ (تو اس کا گمان غلط ہے) راوی کہتے ہیں کہ اس میں یہ بات بھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ مقام عیر سے مقام ثور تک حرم ہے۔

(٣٧٣٧٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ :أَهْوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ :إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ.

(۳۷۳۷۵) حضرت سہل بن حُنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ مامون حرم ہے۔

(٣٧٣٧٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا ، يُرِيدُ الْمَدِينَةَ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :لَوْ وَجَدْتُ الظِّبَاءَ سَاكِنَةً لَمَا ذَعَرْتُهَا. (ترمذی ۳۹۲۱۔ احمد ۴۸۷)

(۳۷۳۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے، یعنی مدینہ کے، دونوں سنگریزوں کے مابین کو حرم قرار دیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں (یہاں پر) ہرن ٹھہرا پاؤں تو میں اس کو بھی خوف زدہ نہیں کروں گا۔

(٣٧٣٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى لِسَانِي مَا بَيْنَ لاَبَتَيِ الْمَدِينَةِ. (بخاری ۱۸۶۹۔ احمد ۲۸۶)

(۳۷۳۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری زبان سے مدینہ کے دونوں سنگریزوں کے درمیان کو حرم بنا دیا ہے۔

(٣٧٣٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ أَبُو سَعْدٍ ؛ أَنَّهُ دَخَلَ الأَسْوَافَ ، فَصَادَ بِهَا نُهَسًا ، يَعْنِي طَائِرًا ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَهُوَ مَعَهُ ، فَعَرَكَ أُذُنَهُ ، وَقَالَ :خَلِّ سَبِيلَهُ ، لاَ أُمَّ لَكَ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لاَبَتَيْهَا. (احمد ۱۸۱۔ طبرانی ۴۹۱۱)

(۳۷۳۷۸) حضرت شرحبیل ابو سعد بیان فرماتے ہیں کہ وہ اسواف میں داخل ہوئے (وہاں پر) انہوں نے ایک پرندہ شکار کیا۔ (اس دوران) ان کے پاس زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ وہ پرندہ ابو سعد کے پاس تھا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ابو سعد کے کان کو مسلا اور فرمایا۔ تیری ماں نہ ہو! اس کا راستہ چھوڑ دے۔ کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ کے دونوں سنگریزوں کے مابین کو حرام قرار دیا ہے۔

(٣٧٣٧٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :إِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ

لاَبَتَيِ الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ ، قَالَ :ثُمَّ كَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَجِدُ أَحَدَنَا فِي يَدِهِ الطَّيْرُ قَدْ أَخَذَهُ ، فَيَفُكُّهُ مِنْ يَدِهِ فَيُرْسِلُهُ. (مسلم ۱۰۰۳۔ ابو یعلی ۱۰۰۶)

(۳۷۳۷۹) حضرت عبدالرحمان اپنے والد ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ میں مدینہ کے دونوں سنگریزوں کے درمیان کو حرم قرار دیتا ہوں جیسا کہ ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ اگر ہم میں سے کسی کے ہاتھ پرندہ پکڑا ہوا دیکھتے تو اس کو اس کے ہاتھ سے روک لیتے پھر پرندہ کو چھڑوا دیتے۔

(۳۷۳۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ :أَحَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، هِيَ حَرَامٌ ، حَرَّمَهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، لاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. (بخاری ۱۸۶۷۔ مسلم ۹۹۴)

(۳۷۳۸۰) حضرت عاصم احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو حرم قرار دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! یہ حرم ہے اس کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قابل احترام ٹھہرایا ہے۔ اس کا گھاس (بھی) نہیں کاٹا جائے گا۔ جو شخص ایسا کرے (گھاس کاٹے) تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(۳۷۳۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولَ :اللَّهُمَّ إِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ بِمَا حَرَّمْتَ بِهِ مَكَّةَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ. (احمد ۳۱۸)

(۳۷۳۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سُنا۔ اے اللہ! میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں جیسا کہ آپ نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس آدمی پر کچھ بھی نہیں ہے۔

(۵۵) ثَمَنُ الْكَلْبِ

کتے کے ثمن کا بیان

(۳۷۳۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مَهْرِ الْبَغِيِّ ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ.

(۳۷۳۸۲) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ عورت کے مہر سے اور کُتے کے ثمن سے منع فرمایا ہے۔

(۳۷۳۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَهْرِ الْبَغِيِّ ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ.

(۳۷۳۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ کے مہر سے اور کتے کے ثمن سے منع فرمایا ہے۔

(۳۷۳۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَخْبَثُ الْكَسْبِ ثَمَنُ الْكَلْبِ ، وَكَسْبُ الزَّمَّارَةِ.

(۳۷۳۸۴) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خبیث ترین کمائی کتے کا ثمن اور بانسری بجانے والے کی کمائی ہے۔

(۳۷۳۸٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : أُرَى أَبَا سُفْيَانَ ذَكَرَهُ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ.

(۳۷۳۸۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کے ثمن سے منع فرمایا۔

(۳۷۳۸٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ.

(۳۷۳۸۶) حضرت عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے ثمن سے منع فرمایا۔

(۳۷۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ثَمَنُ الْكَلْبِ ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ ، وَثَمَنُ الْخَمْرِ حَرَامٌ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَخَّصَ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ.

(۳۷۳۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتے کا ثمن، زانیہ کا مہر اور شراب کی قیمت حرام ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ: آپ نے کتے کے ثمن میں رخصت دی ہے۔

(٥٦) نِصَابُ قَطْعِ الْيَدِ فِي السَّرِقَةِ

چوری میں ہاتھ کاٹنے کے نصاب کا بیان

(۳۷۳۸۸) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ، قُوِّمَ ثَلاَثَةَ دَرَاهِمَ.

(۳۷۳۸۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال (کی چوری میں) جس کی قیمت تین درہم تھی، ہاتھ کاٹا تھا۔

(۳۷۳۸۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالاَ جَمِيعًا : أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يُقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

(۳۷۳۸۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

(۳۷۳۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي خَمْسَةِ دَرَاهِمَ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ ، قَالَ : لاَ يُقْطَعُ فِي أَقَلَّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِم.

(۳۷۳۹۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ دراہم (کی چوری میں) ہاتھ کاٹا تھا۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: دس درہم سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(٥٧) غَسْلُ الْيَدِ قَبْلُ إِدْخَالِهَا فِي الإِنَاءِ

برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے قبل دھونے کا بیان

(۳۷۳۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلاَ يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

(۳۷۳۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کو اُٹھے تو وہ اپنے ہاتھ کو تین مرتبہ دھونے سے قبل برتن میں نہ ڈالے۔ کیونکہ اس کو معلوم نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

(۳۷۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيُفْرِغْ عَلَى يَدِهِ مِنْ إِنَائِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

(۳۷۳۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے اٹھے تو اس کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ پر برتن میں سے تین مرتبہ پانی انڈیل دے۔ کیونکہ اس کو معلوم نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

(۳۷۳۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلاَ يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا.

(۳۷۳۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی ایک رات کو اٹھے تو اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اس کو دھو لے۔

(۳۷۳۹٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنْ نَوْمِهِ ، فَلاَ يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۷۳۹۴) حضرت ابراہیم سے منقول ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنے ہاتھ کو برتن میں داخل نہ کرے گا یہاں تک کہ اس کو دھولے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٥٨) وُلُوغُ الْكَلْبِ

کتے کے منہ مارنے کا بیان

(۳۷۳۹٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، أُولاَهُنَّ بِالتُّرَابِ.

(۳۷۳۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے برتن کی پاکی کا طریقہ، جب کہ اس برتن میں کتا منہ ڈال دے، یہ ہے کہ اس برتن کو سات مرتبہ دھوئے اور پہلی مرتبہ مٹی سے مانجھے۔

(۳۷۳۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

(۳۷۳۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سُنا: جب کتا، تم میں سے کسی کے برتن میں منہ مار دے تو اس کو سات مرتبہ دھونا چاہیے۔

(۳۷۳۹۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُطَرِّفًا ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلاَبِ ، وَقَالَ : إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، وَعَفِّرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ ، قَالَ : يُجْزِئُهُ أَنْ يَغْسِلَ مَرَّةً.

(۳۷۳۹۷) حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا جب کتا برتن میں منہ مار دے تو اس کو سات مرتبہ دھوؤ اور اس کو آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھ لو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس برتن کو ایک مرتبہ دھونا ہی کفایت کر دے گا۔

(۵۹) بَيْعُ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ

تازہ کھجوروں کو چھوہاروں کے بدلے بیچنے کا بیان

(۳۷۳۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زَيْدٍ أَبِي عَيَّاشٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعْدًا عَنِ السُّلْتِ بِالذُّرَةِ ، فَكَرِهَهُ ، وَقَالَ سَعْدٌ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ ، فَقَالَ : أَيَنْقُصُ إِذَا جَفَّ ؟ قُلْنَا : نَعَمْ ، قَالَ : فَنَهَى عَنْهُ.

(۳۷۳۹۸) حضرت زید ابو عیاش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے جَو کو مکئی کے عوض بنانے کا پوچھا تو انہوں نے اس کو مکروہ سمجھا۔ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تازہ کھجوروں کو چھوہاروں کے عوض بنانے کا پوچھا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کیا کھجور خشک ہو کر کم (ہلکی) ہو جاتی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا۔

(۳۷۳۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الرُّطَبَ بِالتَّمْرِ ، وَقَالَ : هُوَ أَقَلُّهُمَا فِي الْمِكْيَالِ ، أَوْ فِي الْقَفِيزِ.

(۳۷۳۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ کھجوروں کو چھوہاروں کا عوض بنانے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے کہ یہ (کھجوریں) پیمانہ میں یا قفیز میں کم آتی ہیں۔

(۳۷۴۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ بِالزَّبِيبِ كَيْلاً.

(۳۷۴۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کو کشمش کے بدلے میں ماپ کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۷۴۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الرُّطَبَ بِالتَّمْرِ مِثْلاً بِمِثْلٍ ، وَقَالَ : الرُّطَبُ مُنْتَفِخٌ ، وَالتَّمْرُ ضَامِرٌ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ.

(۳۷۴۰۱) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ کھجوروں کو چھوہاروں کے بدلے برابر برابر لینے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ کھجور پھولی ہوئی جبکہ چھوہارے سکڑے ہوتے ہیں۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٦٠) تَلَقِّي الْبُيُوعِ

خریداری کو راستہ میں (یعنی شہر میں داخل ہونے سے قبل) کرنے کا بیان

(٣٧٤٠٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ.

(۳۷۴۰۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خریداری کو پہلے ہی کرنے سے (شہر میں داخلہ سے پہلے) منع فرمایا۔

(٣٧٤٠٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَسْتَقْبِلُوا ، وَلاَ تُحَلِّفُوا.

(۳۷۴۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم استقبال نہ کرو اور نہ ہی تم قسمیں کھاؤ۔

(٣٧٤٠٤) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ بِهِ. (مسلم ۱۴۔ احمد ۲۰)

(۳۷۴۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقی (شہر سے باہر ہی خریداری کرنے) سے منع فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(٦١) تَخْمِيرُ رَأْسِ مُحْرِمٍ مَاتَ

حالتِ احرام میں مرنے والے کے سر کو ڈھانپنے کا بیان

(٣٧٤٠٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ ، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

(۳۷۴۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالتِ احرام میں تھا۔ اس کی اونٹنی نے اس کو زمین پر پٹخ دیا تو وہ مر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو پانی اور بیری سے غسل دو اور اس کو انہی دو کپڑوں میں کفن دے دو اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو بروز قیامت تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائیں گے۔

(٣٧٤٠٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

قَالَ : خَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيرِهِ فَمَاتَ ، فَقَالَ : اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ ، وَلاَ تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يُغَطَّى رَأْسُهُ.

(۳۷۴۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے اونٹ سے گر کر مر گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو پانی اور بیری کے ساتھ غسل دو اور اس کو اس کے (انہی) دو کپڑوں میں کفنا دو اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو بروز قیامت تلبیہ کہنے کی حالت میں اٹھائیں گے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس کا سر ڈھانپ دیا جائے گا۔

(۶۲) فَقْؤُ عَيْنِ الْمُتَطَلِّعِ

جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑنے کا بیان

(۳۷٤۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ ، يَقُولُ : اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ ، إِنَّمَا الاِسْتِئْذَانُ مِنَ الْبَصَرِ. (طبرانی ۵۵۸۵)

(۳۷۴۰۷) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجروں میں سے کسی حجرہ میں جھانکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کنگھی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر کھجا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں یہ تیری آنکھ میں دے مارتا۔ اجازت طلب کرنے کا تعلق دیکھنے ہی سے تو ہے۔

(۳۷٤۰۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ ، فَاطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ خَلَلِ الْبَابِ ، فَسَدَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمِشْقَصٍ ، فَتَأَخَّرَ.

(۳۷۴۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے کہ ایک آدمی نے دروازے کی سوراخوں میں جھانکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف کنگھی کے ساتھ (مارنے کے لئے) نشانہ بنایا تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔

(۳۷٤۰۹) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ أَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ عَلَى قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ ، حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَؤُوا عَيْنَهُ.

(۳۷۴۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی آدمی کسی قوم کو ان کی اجازت کے بغیر جھانکے تو ان کے لئے اس آدمی کی آنکھ پھوڑنا حلال ہے۔

(۳۷٤۱۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ ، عَنْ هُزَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ مِنْ كَوَّةٍ ، فَرُمِيَ بِنَوَاةٍ ،فَفُقِئَتْ عَيْنُهُ ، لَبَطُلَتْ.
. وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :يَضْمَنُ.

(۳۷۴۱۰) حضرت ہزیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی آدمی لوگوں کے گھر میں روشندان سے جھانکے اور اس کی طرف گٹھلی پھینکی جائے۔ اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو یہ زخم رائیگاں ہوگا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ضمان دیا جائے گا۔

(٦٣) اقْتِنَاءُ الْكَلْبِ

کتے کو پالنے کا بیان

(٣٧٤١١) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلاَّ كَلْبَ صَيْدٍ ، أَوْ مَاشِيَةٍ ، نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

(۳۷۴۱۱) حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شکاری کتے کے سوا کتا پالے گویا جانوروں کی دیکھ بھال والے کتے کے سوا کتا پالے تو اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کی واقع ہوگی۔

(٣٧٤١٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى بَنِي مُعَاوِيَةَ ،فَنَبَحَتْ عَلَيْنَا كِلاَبٌ ، فَقَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلاَّ كَلْبَ ضَارِيَةٍ ، أَوْ مَاشِيَةٍ ، نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

(۳۷۴۱۲) حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بنی معاویہ کی طرف گیا۔ تو ہم پر کتوں نے بھونکنا شروع کیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جس نے شکاری کتے کے سوا یا جانوروں کی دیکھ بھال والے کتے کے سوا کتا پالا تو اس آدمی کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط کی کمی ہو جائے گی۔

(٣٧٤١٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ:سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ:مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ زَرْعٍ، وَلاَ صَيْدٍ، وَلاَ مَاشِيَةٍ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ.

(۳۷۴۱۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے بھی وہ کتا رکھا جو کھیتی شکار اور جانوروں کے لئے ضروری نہیں تھا تو اس کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کی ہو جائے گی۔

(٣٧٤١٤) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لاَ يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا ، وَلاَ ضَرْعًا ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ ، فَقِيلَ لَهُ :أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟

قَالَ :إِى وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ.

(۳۷۴۱۴) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کتا پالا نہ تو اسے کھیتی میں استعمال کیا اور نہ جانوروں کی حفاظت میں تو اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔ راوی سے پوچھا گیا: کیا آپ رضی اللہ عنہ نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان سنا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ اس مسجد کے رب کی قسم۔

(٣٧٤١٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلاَّ كَلْبَ قَنَصٍ ، أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِاتِّخَاذِهِ.

(۳۷۴۱۵) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں جس نے کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے علاوہ کتا پالا تو ہر روز اس کے عمل سے ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔

(٦٤) حُكْمُ الأَوْقَاصِ فِي الزَّكَاةِ

زکوۃ میں نصاب سے فاضل مقدار کے حکم کا بیان

(٣٧٤١٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلاَثِينَ تَبِيعًا ، أَوْ تَبِيعَةً ، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً ، فَسَأَلُوهُ عَنْ فَضْلِ مَا بَيْنَهُمَا ، فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَ حَتَّى سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لاَ تَأْخُذْ شَيْئًا.

(۳۷۴۱۶) حضرت حکم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ (زکوۃ کی وصولی) ہر تیس گائیوں پر ایک مؤنث یا مذکر تبیعہ (ایک سالہ بچہ) کو لے۔ اور ہر چالیس گائیوں پر ایک دو سالہ گائے کا بچہ لے۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے ان دونوں کے درمیان کے بابت سوال کیا تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھنے تک کچھ بھی لینے سے انکار فرمایا: آپ ﷺ نے فرمایا: تم (دو نصابوں کے مابین پر) کچھ نہ وصول کرو۔

(٣٧٤١٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ.

(۳۷۴۱۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ فاضل مقدار میں کچھ لازم نہیں ہے۔

(٣٧٤١٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ، قُلْتُ :إِنْ كَانَتْ خَمْسِينَ بَقَرَةً؟ قَالَ الْحَكَمُ :فِيهَا مُسِنَّةٌ.

(۳۷۴۱۸) حضرت شعبہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حکم سے پوچھا: میں نے کہا: اگر پچاس گائے ہوں تو؟ حکم رحمہ اللہ نے جواب دیا: اس میں بھی دو سالہ بچہ ہی ہے۔

(٣٧٤١٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الشَّنَقِ شَيْءٌ.

(۳۷۴۱۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فاضل مقدار میں کچھ لازم نہیں۔

(۳۷٤۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ :لَيْسَ فِي الأَوْقَاصِ شَيْءٌ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :فِيهَا بِحِسَابِ مَا زَادَ.

(۳۷۴۲۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو نصابوں کے مابین مقدار پر کچھ لازم نہیں ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: زیادتی کے حساب سے اس میں بھی زکوۃ ہے۔

(٦٥) هَلْ عَلَى الْمُسَافِرِ أُضْحِيَّةٌ

کیا مسافر پر قربانی لازم ہے؟

(۳۷٤۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنَّا فِي الْمَغَازِي لاَ يُؤَمَّرُ عَلَيْنَا إِلاَّ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكُنَّا بِفَارِسَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَغَلَتْ عَلَيْنَا الْمَسَانُّ ، حَتَّى كُنَّا نَشْتَرِي الْمُسِنَّ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلاَثِ ، فَقَامَ فِينَا هَذَا الرَّجُلُ فَقَالَ :إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ أَدْرَكْنَا فَغَلَتْ عَلَيْنَا الْمَسَانُّ ، حَتَّى كُنَّا نَشْتَرِي الْمُسِنَّ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلاَثِ ، فَقَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:إِنَّ الْمُسِنَّ يُوفِي مِمَّا يُوفِي مِنْهُ الثَّنِيُّ. (احمد ۳٦۸۔ حاکم ۲۲٦)

(۳۷۴۲۱) حضرت عاصم بن کلیب رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جہاد میں ہوتے تھے اور ہم پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہی کوئی امیر ہوتا تھا۔ پس ہم فارس میں تھے اور ہم قبیلہ مزینہ سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم امیر تھے۔ ہمارے پاس دو سالہ گائے کے بچے (قربانی کے لئے) مہنگے ہو گئے یہاں تک کہ ہم دو یا تین کے جذعہ (ایک سالہ یا ایک سالہ گائے) کے بدلہ میں ایک مُسِن (دو سالہ بچہ) خریدتے تھے۔ تو یہ (صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہ دن ہم پر بھی آیا تھا کہ ہمیں دو سالہ بچے مہنگے مل رہے تھے یہاں تک کہ ہم (بھی) دو یا تین جذعہ دے کر مُسِن خریدتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ مُسِن جانور اس جگہ پورا ہے جہاں ثنی پورا ہے۔

(۳۷٤۲۲) حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى فِي السَّفَرِ.

(۳۷۴۲۲) مزینہ کے قبیلہ کے ایک صاحب روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ سفر میں قربانی کی۔

(۳۷٤۲۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا ، إِذَا سَافَرَ الرَّجُلُ أَنْ يُوصِيَ أَهْلَهُ أَنْ يُضَحُّوا عَنْهُ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ أُضْحِيَّةٌ.

(۳۷۴۲۳) حضرت حسن ویٹیلیہ سے منقول ہے کہ وہ اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی سفر کرتے وقت اپنے گھر والوں کو اپنی طرف سے قربانی کی وصیت کرے۔

اور (امام) ابوحنیفہ ویٹیلیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: مسافر پر قربانی لازم نہیں ہے۔

(٦٦) الْمَرْأَةُ تُهِلُّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ تَحِيضُ

عورت نے عمرہ کے لئے تلبیہ کہہ دیا اور پھر اس کو حیض آجائے

(٣٧٤٢٤) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُوَافِينَ لِهِلاَلِ ذِي الْحِجَّةِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ ، فَإِنِّي لَوْلاَ أَنِّي أَهْدَيْتُ لأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ، قَالَتْ :فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ ، قَالَتْ :فَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ، قَالَتْ :فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ ، فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ ، لَمْ أَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :دَعِي عُمْرَتَكِ ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ ، وَامْتَشِطِي ، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ ، قَالَتْ :فَفَعَلْتُ ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللَّهُ حَجَّنَا ، أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ، فَأَرْدَفَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى التَّنْعِيمِ ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ، فَقَضَى اللَّهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا ، لَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ ، وَلاَ صَدَقَةٌ ، وَلاَ صَوْمٌ. (بخاری ۳۱۷۔ مسلم ۸۷۲)

(۳۷۴۲۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ذی الحجہ کے چاند پر حجۃ الوداع میں نکلے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی عمرہ کے لئے تلبیہ کہنا چاہتا ہو تو وہ تلبیہ کہہ لے۔ کیونکہ اگر میں ہدی کا جانور ساتھ نہ لایا ہوتا تو میں بھی عمرے کے لئے تلبیہ کہتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قوم میں سے کچھ نے عمرے کے لئے تلبیہ کہا اور بعض نے حج کے لئے تلبیہ کہا۔ فرماتی ہیں: میں عمرہ کا تلبیہ کہنے والوں میں تھی۔ فرماتی ہیں کہ ہم چلے یہاں تک کہ مکہ آ پہنچے۔ مجھ پر یوم عرفہ اس حالت میں آیا کہ میں حائضہ تھی۔ اور اپنے عمرہ سے بھی حلال نہیں ہوئی تھی۔ میں نے اس بات کی شکایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے عمرے کو چھوڑ دو اور اپنا سر کھول لو اور کنگھی کرلو اور حج کے لئے تلبیہ کہہ لو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ کام کیا پس جب ایام تشریق کے بعد والی رات آئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج مکمل فرما دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ انہوں نے مجھے اپنے ہمراہ لیا اور مجھے تنعیم کی طرف لے کر نکل گئے۔ پھر میں نے عمرہ کے لئے تلبیہ کہا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج اور عمرہ پورا فرمایا۔ اس میں ہدی، صدقہ اور روزہ (کچھ بھی) نہیں تھا۔

(٣٧٤٢٥) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَطَاءٍ ، قَالَ :سَأَلْتُهُمَا عَنِ امْرَأَةٍ قَدِمَتْ مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَحَاضَتْ ، فَخَشِيَتْ أَنْ يَفُوتَهَا الْحَجُّ ؟ فَقَالاَ :تُهِلُّ بِالْحَجِّ وَتَمْضِي.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : تَكُونُ رَافِضَةً لِلْحَجِّ ، وَعَلَيْهَا دَمٌ وَعُمْرَةٌ مَكَانَهَا.

(۳۷۴۲۵) حضرت ابن ابی نجیح ، مجاہد اور عطاء کے بارے میں روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان دونوں سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جو مکہ میں عمرہ کے لئے آئے اور حائضہ ہو جائے۔ اور اس کو حج کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو؟ تو ان دونوں نے فرمایا: یہ عورت حج کا تلبیہ کہہ لے گی اور اس کو پورا کرے گی۔

اور (امام) ابوحنیفہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: عورت حج کو چھوڑ دے گی اور اس پر دَم واجب ہوگا اور عمرہ کی جگہ عمرہ ادا کرنا ہوگا۔

(٦٧) التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لئے تسبیح کہنے کا بیان

(۳۷٤۲٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

(۳۷۴۲۶) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ مردوں کے لئے تسبیح کہنا ہے اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے (یعنی امام کے بھولنے پر یاد دہانی کے لئے)

(۳۷٤۲۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَلَمَّا قَامَ لِيُكَبِّرَ ، قَالَ : إِنْ أَنْسَانِي الشَّيْطَانُ شَيْئًا مِنْ صَلاَتِي ، فَالتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

(۳۷۴۲۷) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پس جب آپ ﷺ تکبیر کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: اگر شیطان مجھے نماز میں سے کچھ بھلا دے تو مردوں کے لئے تسبیح اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔

(۳۷٤۲۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

(۳۷۴۲۸) حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مردوں کے لئے تسبیح کہنا اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔

(۳۷٤۲۹) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : التَّسْبِيحُ فِي الصَّلاَةِ لِلرِّجَالِ ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ.

(۳۷۴۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نماز میں مردوں کے لئے تسبیح کہنا ہے اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔

(۳۷٤۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، قَالَ : اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى وَهُوَ يُصَلِّي ، فَسَبَّحَ بِالْغُلَامِ فَفَتَحَ لِي.

(۳۷۴۳۰) حضرت یزید فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے (گھر میں داخلے کی) اجازت طلب کی اور وہ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے غلام کو تسبیح کہی۔ پس اس نے میرے لئے روزہ کھولا۔

(۳۷٤۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَسَبَّحَ ، فَدَخَلَ فَجَلَسَ حَتَّى انْصَرَفَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ : لاَ يَفْعَل ذَلِكَ ، وَكَرِهَهُ.

(۳۷۴۳۱) حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے (داخلے کی) اجازت طلب کی۔ تو انہوں نے تسبیح پڑھی۔ وہ آدمی اندر آ کر بیٹھ گیا یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گئے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ نمازی ایسا نہیں کرے گا۔ اور وہ اس کو مکروہ خیال کرتے تھے۔

(٦٨) خَنْقُ سَابِّ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کو قتل کرنے کا بیان

(۳۷٤۳۲) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَعْمَى ، فَكَانَ يَأْوِي إِلَى امْرَأَةٍ يَهُودِيَّةٍ ، فَكَانَتْ تُطْعِمُهُ ، وَتَسْقِيهِ ، وَتُحْسِنُ إِلَيْهِ ، وَكَانَتْ لاَ تَزَالُ تُؤْذِيهِ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ مِنْهَا لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي ، قَامَ فَخَنَقَهَا حَتَّى قَتَلَهَا ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَشَدَ النَّاسَ فِي أَمْرِهَا ، فَقَامَ الرَّجُلُ ، فَأَخْبَرَ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْذِيهِ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَتَسُبُّهُ وَتَقَعُ فِيهِ ، فَقَتَلَهَا لِذَلِكَ ، فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا.

(ابو داؤد ۴۳۶۱۔ نسائی ۳۵۴۳)

(۳۷۴۳۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں ایک اندھا آدمی تھا اور وہ ایک یہودی عورت کے گھر میں رہائش پذیر تھا وہ عورت اس کو کھلاتی پلاتی تھی اور اس کے ساتھ اچھا رویہ رکھتی تھی۔ لیکن یہ عورت اس مسلمان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بارے میں مسلسل اذیت دیتی تھی۔ پس جب اس نابینا مسلمان نے اس عورت کے منہ سے ایک رات کو یہ باتیں سُنیں۔ تو وہ کھڑا ہوا اور اس کا گلا گھونٹ دیا یہاں تک کہ یہ عورت مر گئی۔ یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اٹھایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے

معاملہ میں لوگوں سے سوال کیا تو وہ نابینا مسلمان کھڑے ہوئے اور بتایا کہ یہ انہیں نبی کریم ﷺ کے بارے میں اذیت دیتی تھی اور آپ کو سب وشتم کرتی تھی۔ انہوں نے اس عورت کو اس لئے قتل کیا۔ آپ ﷺ نے اس عورت کے خون کو رائیگاں ٹھہرایا۔

(٣٧٤٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ شَيْخٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ تَغَلَّبَ عَلَى رَاهِبٍ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّيْفِ ، وَقَالَ :إِنَّا لَمْ نُصَالِحْكُمْ عَلَى شَتْمِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يُقْتَل.

(۳۷۴۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والے ایک راہب پر تلوار سونتی اور فرمایا: ہم نے تمہارے ساتھ اپنے نبی ﷺ کو گالیاں دینے پر صلح نہیں کی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(٦٩) كَسْرُ الْقَصْعَةِ وَضَمَانُهَا

پیالہ کو ٹوٹنا اور اس کے ضمان کا بیان

(٣٧٤٣٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُوَائَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَائِشَةَ :أَخْبِرِينِي عَنْ خُلُقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَتْ :أَوَ مَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ ؟ ﴿وَإِنَّك لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ ، قَالَتْ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَصْحَابِهِ ، فَصَنَعْتُ لَهُ طَعَامًا ، وَصَنَعَتْ لَهُ حَفْصَةُ طَعَامًا ، فَسَبَقَتْنِي حَفْصَةُ ، قَالَتْ :فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ :انْطَلِقِي فَأَكْفِئِي قَصْعَتَهَا ، قَالَتْ :فَأَهْوَتْ أَنْ تَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَفَأَتْهَا ، فَانْكَسَرَتِ الْقَصْعَةُ ، وَانْتَثَرَ الطَّعَامُ ، قَالَتْ :فَجَمَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِيهَا مِنَ الطَّعَامِ عَلَى الأَرْضِ فَأَكَلُوا ، ثُمَّ بَعَثَ بِقَصْعَتِي ، فَدَفَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَفْصَةَ، فَقَالَ: خُذُوا ظَرْفًا مَكَانَ ظَرْفِكُمْ ، وَكُلُوا مَا فِيهَا ، قَالَتْ :فَمَا رَأَيْتُهُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(ابن ماجه ۲۳۳۳۔ احمد ۱۱۱)

(۳۷۴۳۴) بنی سواءہ کے ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ مجھے نبی کریم ﷺ کے اخلاق کے متعلق خبر دیجئے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ ﴿وَإِنَّك لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کے لئے کھانا بنایا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ ﷺ کے لئے کھانا بنایا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے پہل کر لی۔ فرماتی ہیں کہ میں نے لونڈی سے کہا۔ جاؤ اور حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیالہ اُلٹ دو۔ فرماتی ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے لونڈی کو اشارہ کیا کہ پیالہ آپ ﷺ کے سامنے رکھ دے۔ پس انہوں نے پیالہ کو اُلٹ دیا۔ پیالہ ٹوٹ گیا اور کھانا بکھر گیا۔ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پیالہ کو جمع کیا اور جو کچھ اس میں سے

زمین پر گرا تھا اس کو بھی اس میں جمع کیا پھر سب نے کھایا۔ پھر میرا پیالہ گیا تو آپ ﷺ نے وہ پیالہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا اور فرمایا: اپنے برتن کی جگہ یہ برتن لے لو۔ اور جو اس میں ہے اس کو کھا لو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے اس واقعہ (کی وجہ سے) آپ ﷺ کے چہرہ میں کچھ نہیں دیکھا۔

(٣٧٤٣٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَهْدَى بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةً فِيهَا ثَرِيدٌ ، وَهُوَ فِي بَيْتِ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ ، فَضَرَبَتِ الْقَصْعَةَ فَوَقَعَتْ فَانْكَسَرَتْ ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ الثَّرِيدَ فَيَرُدُّهُ إِلَى الْقَصْعَةِ بِيَدِهِ ، وَيَقُولُ : كُلُوا ، غَارَتْ أُمُّكُمْ ، ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى جَائَتْ قَصْعَةٌ صَحِيحَةٌ ، فَأَخَذَهَا فَأَعْطَاهَا صَاحِبَةَ الْقَصْعَةِ الْمَكْسُورَةِ.

(بخاری ۲۴۸۱۔ ابو داؤد ۳۵۶۲)

(۳۷۴۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی نے آپ ﷺ کے لیے ایک پیالہ ثرید کا بطور ہدیہ کے بھیجا۔ آپ ﷺ (اس وقت) اپنی کسی (دوسری) زوجہ کے گھر میں تھے۔ تو ان زوجہ صاحبہ نے پیالہ کو مارا وہ گرا اور ٹوٹ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے ثرید کو پکڑ کر پیالہ میں اپنے ہاتھ سے جمع کرنا شروع کیا اور فرمایا: کھاؤ! تمہاری ماں غارت ہو۔ پھر آپ ﷺ نے انتظار فرمایا یہاں تک کہ صحیح پیالہ آیا تو آپ ﷺ نے وہ لیا اور ٹوٹے پیالہ کی مالکن کو عطا فرما دیا۔

(٣٧٤٣٦) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : مَنْ كَسَرَ عُودًا فَهُوَ لَهُ ، وَعَلَيْهِ مِثْلُهُ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ بِخِلاَفِهِ ، وَقَالَ : عَلَيْهِ قِيمَتُهَا.

(۳۷۴۳۶) حضرت شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کوئی لکڑی توڑ دے تو وہ ٹوٹی ہوئی لکڑی توڑنے والے کی ہوگی اور اس کے ذمہ اس کا مثل لازم ہوگا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول اس کے برخلاف ذکر کیا گیا ہے کہ: اور کہا ہے کہ اس پر اس کی قیمت ہوگی۔

(٧٠) حُكْمُ الْعَرَايَا

درختوں پر لگی ہوئی ہدیہ شدہ کھجوروں کے حکم کے بیان میں

(٣٧٤٣٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا. (مسند ۱۲۰)

(۳۷۴۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عرایا (درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں کے ہدیہ کو کٹی ہوئی کھجوروں سے بدلنا) میں رخصت دی ہے۔

(٣٧٤٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ ،

وَرَافِعَ بْنَ أَبِي خَدِيجٍ ، يَقُولاَنِ : نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ ، وَالْمُزَابَنَةِ ، إِلاَّ أَصْحَابَ الْعَرَايَا ، فَإِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُمْ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَصْلُحُ ذَلِك.

(۳۷۴۳۸) حضرت سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن ابی خدیج فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا تھا لیکن عرایا والوں کو رخصت دی تھی۔ (محاقلہ: کٹی ہوئی کھیتی کو لگی ہوئی کھیتی کا عوض بنانا) (مزابنہ: کٹے ہوئے پھل کو لگے ہوئے پھل کا عوض بنانا)۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ درست نہیں ہے۔

(۷۱) اخْتِيَارُ الأَرْبعِ مِنَ الزَّوْجَاتِ ، وَالاقْتِصَارُ عَلَيْهِنَّ بَعْدَ الإِسْلاَمِ

اسلام لانے کے بعد چار بیویوں کو اختیار کرنا اور ان پر اقتصار کرنے کا بیان

(۳۷٤۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ غَيْلاَنَ بْنَ سَلَمَةَ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : الأَرْبَعُ الأُوَلُ.

(۳۷۴۳۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے تو ان کے پاس آٹھ عورتیں تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ ان میں سے چار کا چناؤ کرلو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: پہلی چار عورتیں نکاح میں رہیں گی۔

(۷۲) اشْتِرَاطُ الْوَلاَءِ لِلْبَائِعِ فِي الْبَيْعِ

خریدار کا خریداری میں ولاء کی شرط لگانے کا بیان

(۳۷٤٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَرَادَ أَهْلُ بَرِيرَةَ أَنْ يَبِيعُوهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلاَءَ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا ، فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ. (بخاری ۱۴۹۳۔ ترمذی ۱۲۵۶)

(۳۷۴۴۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکوں نے ان کو بیچنے کا اور ولاء (آزاد شدہ غلام کے مرنے کے بعد اس کا ترکہ) کی شرط لگانے کا ارادہ کیا۔ تو میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے ذکر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو خرید لو اور اس کو آزاد کردو۔ کیونکہ ولاء اسی کو ملتا ہے جو آزاد کرے۔

(٣٧٤٤١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ مَوَالِيَهَا اشْتَرَطُوا الْوَلاَءَ ، فَقَضَى أَنَّ الْوَلاَءَ لِمَنْ أَعْتَقَ.

(۳۷۴۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان (بریرة رضی اللہ عنہا) کے آقاؤں نے ولاء کی شرط لگائی تو فیصلہ یہ ہوا کہ ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہوتا ہے۔

(٣٧٤٤٢) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِىَ بَرِيرَةَ ، فَقَالُوا :أَتَبْتَاعِينَهَا عَلَى أَنَّ وَلاَئَهَا لَنَا ؟ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ يَمْنَعَنَّكِ ذَلِكَ مِنْهَا ، فَإِنَّمَا الْوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :هَذَا الشِّرَاءُ فَاسِدٌ لاَ يَجُوز. (بخاری ۲۵۶۲۔ ابوداؤد ۲۹۰۷)

(۳۷۴۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ کیا تو مالکوں نے کہا: کیا تم اس کو اس شرط پر خریدتی ہو کہ اس کا ولاء ہمارے لئے ہوگا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شرط تجھے بریرہ رضی اللہ عنہا (کی خریداری) سے نہ روکے۔ کیونکہ ولاء تو اسی کو ملتا ہے جو آزاد کرتا ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ شرط فاسد ہے اور جائز نہیں ہے۔

(٧٣) الضَّرْبَةُ وَالضَّرْبَتَانِ فِي التَّيَمُّمِ

تیمم میں ایک اور دو ضربوں کا بیان

(٣٧٤٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَزْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ.

(۳۷۴۴۳) حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمم میں ایک ضرب ہوتی ہے چہرے کے لئے اور ہتھیلیوں کے لئے۔

(٣٧٤٤٤) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى الأَرْضِ ، فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

(۳۷۴۴۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک زمین پر مارا اور اس سے اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح فرمایا۔

(٣٧٤٤٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ لِعَمَّارٍ :

أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ كُنَّا فِي كَذَا وَكَذَا ، فَأَجْنَبْنَا ، فَلَمْ نَجِدَ الْمَاءَ ، فَتَمَعَّكْنَا فِي التُّرَابِ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكُمَا هَكَذَا ، وَضَرَبَ الأَعْمَشُ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً ، ثُمَّ نَفَخَهُمَا ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :ضَرْبَتَيْنِ ، لاَ تُجْزِئُهُ ضَرْبَةٌ.

(۳۷۴۴۵) حضرت ابن ابزی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جب ہم فلاں فلاں مقام پر تھے اور ہم جُنبی ہو گئے تھے۔ ہم نے پانی نہیں پایا تو ہم مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گئے پھر جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں کو یہی کافی تھا۔ (یہ کہہ کر) راوی اعمش نے اپنے دونوں ہاتھوں ایک مرتبہ (مٹی پر) مارا پھر ان دونوں کو پھونکا پھر ان کے ذریعہ سے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کو مسح فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: دو ضربیں ہیں۔ ایک ضرب کافی نہیں ہوتی۔

(٧٤) الْوَكَالَةُ عَنِ الشِّرَاءِ

خریداری میں وکالت کا بیان

(٣٧٤٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ شُبَيْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً ، فَاشْتَرَى بِهِ شَاتَيْنِ ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ ، وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ ، فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيهِ.

(بخاری ۳۶۴۲۔ ابوداؤد ۳۳۷۷)

(۳۷۴۴۶) حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا تاکہ وہ اس کے بدلے ایک بکری خریدیں۔ انہوں نے اس کے ذریعہ سے دو بکریاں خریدیں پھر ان میں سے ایک بکری ایک دینار کی فروخت کر دی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بکری اور ایک دینار لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کی خریداری میں برکت کی دعا دی۔ پھر یہ صحابی رضی اللہ عنہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی نفع کماتے۔

(٣٧٤٤٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَّةً بِدِينَارٍ ، فَاشْتَرَاهَا ، ثُمَّ بَاعَهَا بِدِينَارَيْنِ ، فَاشْتَرَى شَاةً بِدِينَارٍ ، وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِالدِّينَارِ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :يَضْمَنُ إِذَا بَاعَ بِغَيْرِ أَمْرِهِ. (ابوداؤد ۳۳۷۹۔ ترمذی ۱۲۵۷)

(۳۷۴۴۷) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار کے بدلے میں قربانی خریدنے کے لئے بھیجا۔ انہوں نے قربانی (کا جانور) خریدا پھر اس کو دو دیناروں میں بیچ دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک دینار میں بکری خرید لی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دینار (بھی) لے کر حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو برکت کی دُعا دی اور انہیں دینار صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب مؤکل کے حکم کے بغیر وکیل بیع کرے تو ضامن ہوگا۔

(۷۵) الطُّمَأْنِينَةُ فِي الصَّلاَةِ، وَتَعْدِيلُ الأَرْكَانِ فِيهَا

نماز میں اطمینان اور ارکان میں آہستہ ادائیگی کا بیان

(۳۷٤٤۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُجْزِءُ صَلاَةٌ، لاَ يُقِيمُ الرَّجُلُ صُلْبَهُ فِيهَا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

(۳۷۴۴۸) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ نماز کفایت نہیں کرتی جس کے رکوع، سجود میں آدمی اپنی پشت (مکمل) سیدھی نہ کرے۔

(۳۷٤٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلاَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ، وَكَانَ بَدْرِيًّا، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي، فَصَلَّى صَلاَةً خَفِيفَةً، لاَ يُتِمُّ رُكُوعًا، وَلاَ سُجُودًا، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَلاَ يَشْعُرُ، فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَعِدْ، فَإِنَّك لَمْ تُصَلِّ، فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلاَثًا، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: أَعِدْ فَإِنَّك لَمْ تُصَلِّ.

(۳۷۴۴۹) حضرت علی بن یحییٰ بن خلاد اپنے والد سے، اپنے چچا سے جو کہ بدری تھے، روایت بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نماز پڑھنے کے لئے داخل ہوا۔ پس اس نے ہلکی سی (یعنی تیز تیز) نماز پڑھی۔ نہ رکوع پورا کیا اور نہ سجدہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے تھے اور اس کو پتہ نہ تھا۔ پس اس نے (یونہی) نماز پڑھی اور حاضر ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور فرمایا (نماز کا) اعادہ کرو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس آدمی نے تین مرتبہ یہ کام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ فرماتے (نماز کا) اعادہ کرو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔

(۳۷٤٥۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ؛ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً لاَ يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلاَ سُجُودَهُ، فَقَالَ لَهُ: أَعِدْ، فَأَبَى، فَلَمْ يَدَعْهُ حَتَّى أَعَادَ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ: تُجْزِئُهُ، وَقَدْ أَسَاءَ.

(۳۷۴۵۰) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنا رکوع، سجدہ پورا نہیں کر رہا تھا۔ تو انہوں نے اس کو کہا۔ دوبارہ پڑھو! اس آدمی نے انکار کیا۔ تو انہوں نے اس کو تب تک نہیں چھوڑا جب تک اس نے اعادہ نہیں کیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس کو یہ نماز کفایت کر جائے گی لیکن اس نے بُرا کیا۔

(۷٦) مَنْ زَرَعَ أَرْضَ قَوْمٍ

جو شخص کسی کی زمین میں کاشتکاری کرے اس کا بیان

(۳۷٤٥١) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، رَفَعَهُ ، قَالَ : مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ ، رُدَّتْ إِلَيْهِ نَفَقَتُهُ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ.

(۳۷۴۵۱) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اس بات کو مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ جو آدمی کسی کی زمین میں بغیر اجازت کے کاشتکاری کرے، تو اس آدمی کو اس کا خرچہ لوٹایا جائے گا اور اس کو کھیتی میں سے کچھ نہیں ملے گا۔

(۳۷٤٥٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ ، قَالَ : بَعَثَنِي عَمِّي وَغُلاَمًا لَهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، فَقَالَ : مَا تَقُولُ فِي الْمُزَارَعَةِ ؟ فَقَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ يَرَى بِهَا بَأْسًا ، حَتَّى حُدِّثَ فِيهَا بِحَدِيثٍ:أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَنِي حَارِثَةَ ، فَرَأَى زَرْعًا فِي أَرْضِ ظُهَيْرٍ ، فَقَالُوا :إِنَّهُ لَيْسَ لِظُهَيْرٍ ، قَالَ :أَلَيْسَتِ الأَرْضُ أَرْضَ ظُهَيْرٍ ؟ قالُوا :بَلَى ، وَلَكِنَّهُ زَارَعَ فُلاَنًا ، قَالَ :فَرُدُّوا عَلَيْهِ نَفَقَتَهُ ، وَخُذُوا زَرْعَكُمْ ، قَالَ رَافِعٌ :فَأَخَذْنَا زَرْعَنَا ، وَرَدَدْنَا عَلَيْهِ نَفَقَتَهُ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :يُقْلَعُ زَرْعُهُ.

(۳۷۴۵۲) حضرت ابوجعفر خطمی فرماتے ہیں کہ میرے چچا نے مجھے اور اپنے ایک غلام کو سعید بن میسب رحمہ اللہ کی طرف بھیجا کہ آپ مزارعت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ابن عمر رضی اللہ عنہ اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ انہیں مزارعت کے بارے میں یہ حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظُہیر کی زمین میں کھیتی دیکھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ کھیتی ظُہیر کی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ زمین ظُہیر کی نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں (اسی کی ہے) لیکن اس میں فلاں نے زراعت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس فلاں کو اس کا خرچہ واپس کر دو اور اپنی کھیتی لے لو۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنی کھیتی لے لی اور اس پر اس کا خرچہ لوٹا دیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ اپنی کھیتی کو اکھیڑ لے۔

(۷۷) مَا تُتْلِفُهُ الْمَاشِيَةُ بِاللَّيْلِ

جانور رات کے وقت جو نقصان کریں اس کا بیان

(۳۷٤٥۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَحَرَامِ بْنِ سَعْدٍ ؛ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ عَلَيْهِمْ ، فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّ حِفْظَ الأَمْوَالِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ ، وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتِ الْمَاشِيَةُ بِاللَّيْلِ.

(۳۷۴۵۳) حضرت سعید اور حرام بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک باغ میں چلی گئی اور ان لوگوں کا نقصان کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ مال والوں پر حفاظت کی ذمہ داری دن کے وقت ہے اور جانور والوں پر رات کے وقت جانور کے کیے ہوئے نقصان کی ادائیگی لازم ہے۔

(۳۷٤٥٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ؛ أَنَّ نَاقَةً لآلِ الْبَرَاءِ أَفْسَدَتْ شَيْئًا ، فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ حِفْظَ الأَمْوَالِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ ، وَضَمَّنَ أَهْلُ الْمَاشِيَةِ مَا أَفْسَدَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ. (ابن ماجه ۲۳۳۲۔ نسائی ۵۷۸۶)

(۳۷۴۵۴) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آل براء کی ایک اونٹنی نے کچھ نقصان کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ مال والوں پر مال کی حفاظت کی ذمہ داری دن کے وقت ہے اور جانوروں والے اس نقصان کے ضامن ہوں گے جو ان کے جانور رات کو کریں۔

(۳۷٤٥٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ (ح) وَعَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ شَاةً أَكَلَتْ عَجِينًا ، وَقَالَ الآخَرُ : غَزْلاً نَهَارًا ، فَأَبْطَلَهُ وَقَرَأَ : ﴿إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾. وَقَالَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ : إِنَّمَا كَانَ النَّفْشُ بِاللَّيْلِ.

(۳۷۴۵۵) حضرت شعبی رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ ایک بکری نے آٹا کھا لیا۔ اور دوسرا راوی کہتا ہے کہ سوت کھا لیا، تو شعبی رحمہ اللہ نے اس کو رائیگاں ٹھہرایا اور یہ آیت پڑھی: ﴿إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ﴾.

اور ابن ابی خالد کی حدیث میں کہا ہے کہ نفش (چرنا) تو رات کو ہوتا ہے۔

(۳۷٤٥٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ شَاةً دَخَلَتْ عَلَى نَسَّاجٍ فَأَفْسَدَتْ غَزْلَهُ، فَلَمْ يُضَمِّنِ الشَّعْبِيُّ مَا أَفْسَدَتْ بِالنَّهَارِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يضمَّن.

(۳۷۴۵۶) حضرت شعبی کے بارے میں منقول ہے کہ ایک بکری، جولاہے پر داخل ہوئی اور اس کے سوت کو خراب کر دیا تو

شعبی رحمہ اللہ نے دن کے وقت ہونے والے نقصان کا کوئی ضمان نہیں بنایا۔
اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ ضامن ہوگا۔

(۷۸) الْعَقِيقَةُ

عقیقہ کا بیان

(٣٧٤٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ ، لاَ يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ ، أَمْ إِنَاثًا.

(۳۷۴۵۷) حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ کی جانب سے دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک بکری ہے۔ یہ جانور مؤنث ہوں یا مذکر۔ یہ تمہیں نقصان دہ نہیں ہوں گے۔

(٣٧٤٥٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ حَبِيبَةَ ابْنَةِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أُمِّ كُرْزٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : عَنِ الْغُلاَمِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

(۳۷۴۵۸) حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی جانب سے ایک۔

(٣٧٤٥٩) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ.

(۳۷۴۵۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ فرمایا۔

(٣٧٤٦٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْغُلاَمُ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ ، تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ ، وَيُسَمَّى.
وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِنْ لَمْ يَعُقَّ عَنْهُ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ شَيْءٌ.

(۳۷۴۶۰) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ عقیقہ کے عوض گروی ہوتا ہے۔ بچہ کی ولادت کے ساتویں دن بچہ کی طرف سے ذبح کیا جائے اور اس کا سر حلق کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔
اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر بچہ کی طرف سے عقیقہ نہ کیا جائے تو بھی اس پر کچھ نہیں ہے۔

(۷۹) وَضْعُ الْخَشَبَةِ عَلَى جِدَارِ الْجَارِ

پڑوسی کی دیوار پر شہتیر رکھنے کا بیان

(٣٧٤٦١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَنْ يَضَعَ خَشَبَةً عَلَى جِدَارِهِ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ ؟ وَاللهِ لأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَيْسَ لَهُ ذَلِكَ.

(۳۷۴۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے بھائی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے منع نہ کرے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کیا ہوا ہے کہ میں تمہیں اس سے اعراض کرنے والا پاتا ہوں؟ بخدا میں یہ حدیث تمہارے درمیان بیان کرتا رہوں گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: پڑوسی کو یہ (لکڑی رکھنے کا) حق نہیں ہے۔

(۸۰) الْجَمْعُ بَيْنَ الأَحْجَارِ وَالْمَاءِ فِي الاسْتِطَابَةِ

پتھروں اور پانی کو استنجاء میں اکٹھا کرنے کا بیان

(۳۷٤٦٢) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الاسْتِطَابَةِ : ثَلاَثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ.

(۳۷۴۶۲) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء کے بارے میں فرمایا: تین پتھر ہوں ان میں گوبر نہ ہو۔

(۳۷٤٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، قَالَ : قَالَ لَهُ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ يَسْتَهْزِئُونَ : إِنَّ صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ ، فَقَالَ سَلْمَانُ : أَجَلْ ، أَمَرَنَا أَنْ لاَ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ ، وَلاَ نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا ، وَلاَ نَكْتَفِيَ بِدُونِ ثَلاَثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ ، وَلاَ عَظْمٌ.

(۳۷۴۶۳) عبد الرحمان بن یزید رحمہ اللہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ انہیں بعض مشرکین نے استہزاء کرتے ہوئے کہا کہ تمہارا ساتھی (نبی) تمہیں استنجاء تک سکھاتا ہے؟ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم قبلہ کی طرف رُخ نہ کریں اور ہم اپنے داہنے ہاتھوں سے استنجاء نہ کریں اور ہم تین پتھروں سے کم پر اکتفا نہ کریں اور ان تین میں کوئی گوبر اور ہڈی نہ ہو۔

(۳۷٤٦٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ، فَقَالَ : الْتَمِسْ لِي ثَلاَثَةَ أَحْجَارٍ ، فَأَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ ، فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ ، وَقَالَ : إِنَّهَا رِكْسٌ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُجْزِئُهُ ذَلِكَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ إِذَا بَقِيَ بَعْدَ الثَّلاَثَةِ الأَحْجَارِ أَكْثَرُ مِنْ مِقْدَارِ الدِّرْهَمِ.

(۳۷۴۶۴) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حاجت کے لئے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے تین پتھر تلاش کرو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو پتھر اور ایک گوبر لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر لے لئے اور گوبر کو پھینک دیا اور ارشاد فرمایا: یہ نجس ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر تین پتھروں کے استعمال کے بعد درہم کے بقدر نجاست رہ گئی ہو تو اس کو پانی استعمال کئے بغیر کفایت نہیں کرے گی۔

(٨١) الطَّلاَقُ قَبْلَ النِّكَاحِ

نکاح سے پہلے طلاق دینے کا بیان

(٣٧٤٦٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ طَلاَقَ إِلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ ، وَلاَ عِتْقَ إِلاَّ بَعْدَ مِلْكٍ.

(ابو داد ۲۱۸۴۔ احمد ۱۸۹)

(۳۷۴۶۵) حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد اور آزادی نہیں ہوتی مگر ملکیت کے بعد۔

(٣٧٤٦٦) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لاَ طَلاَقَ إِلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ.

(۳۷۴۶۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔

(٣٧٤٦٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَمَّنْ سَمِعَ طَاوُوسًا ، يَقُولُ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ طَلاَقَ إِلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ.

(۳۷۴۶۷) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔

(٣٧٤٦٨) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ طَلاَقَ إِلاَّ بَعْدَ نِكَاحٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِنْ حَلَفَ بِطَلاَقِهَا ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا ، طُلِّقَتْ.

(۳۷۴۶۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ طلاق نہیں ہوتی مگر نکاح کے بعد۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر کسی عورت کو طلاق دینے کی قسم کھائی پھر اس عورت سے شادی کر لی تو عورت کو طلاق ہو جائے گی۔

(۸۲) الْقَضَاءُ بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ

ایک گواہ اور قسم کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کا بیان

(۳۷٤٦۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ ، قَالَ :قَضَى بِهَا عَلِيٌّ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ.

(۳۷۴۶۹) حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک گواہ اور قسم کی بنیاد پر فیصلہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے (بھی) تمہارے سامنے اسی پر فیصلہ فرمایا۔

(۳۷٤۷۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ.

(۳۷۴۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک گواہ اور قسم کی بنیاد پر فیصلہ فرمایا۔

(۳۷٤۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَوَّارٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :فِي شَهَادَةِ شَاهِدٍ وَيَمِينِ الطَّالِبِ ؟ قَالَ :وُجِدَ فِي كُتُبِ سَعْدٍ.

(۳۷۴۷۱) حضرت سوار، حضرت ربیعہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے ایک گواہ اور قسم کے بارے میں پوچھا؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے خط میں یہ چیز موجود تھی۔

(۳۷٤۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ :أَنْ يَقْضِيَ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ :وَأَخْبَرَنِي شَيْخٌ مِنْ مَشْيَخَتِهِمْ ، أَوْ مِنْ كُبَرَائِهِمْ ؛ أَنَّ شُرَيْحًا قَضَى بِذَلِكَ.

(۳۷۴۷۲) حضرت ابوالزناد بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے عبدالحمید کو خط لکھا کہ گواہ کے ساتھ قسم کی بنیاد پر فیصلہ کرے۔

ابوالزناد کہتے ہیں کہ مجھے ان کے شیوخ یا اکابر میں سے کسی شیخ نے یہ خبر دی کہ حضرت شریح رحمہ اللہ نے اسی پر فیصلہ فرمایا۔

(۳۷٤۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، قَالَ :قَضَى عَلَيَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ ، وَيَمِينِ الطَّالِبِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَجُوزُ ذَلِكَ.

(۳۷۴۷۳) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عتبہ نے مجھ پر (میرے خلاف) ایک گواہ اور ایک قسم کی بنیاد پر فیصلہ کیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ جائز نہیں ہے۔

(٨٣) مَالُ الْعَبْدِ عِنْدَ الْبَيْعِ

بوقت فروخت غلام کے مال کا بیان

٣٧٤٧٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

(۳۷۴۷۴) حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی غلام بیچا اور اس غلام کے پاس مال ہے۔ تو یہ مال فروخت کنندہ کا ہوگا۔ اِلّا یہ کہ مشتری کے لئے اس کی شرط لگائی گئی ہو۔

٣٧٤٧٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَمَّنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ، يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

(۳۷۴۷۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلام بیچے اور غلام کے پاس مال ہو تو یہ غلام کا مال فروخت کنندہ کا ہوگا اِلّا یہ کہ اس مال کو خریدار کے لئے شرط ٹھہرایا گیا ہو۔

٣٧٤٧٦) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ:مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ، قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(۳۷۴۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی غلام بیچے اور اس غلام کا کوئی مال ہو تو یہ مال بائع کا ہوگا۔ ہاں اگر خریدار کے لئے اس مال کی شرط لگائی گئی ہو (تو پھر خریدار کا ہوگا) رسول اللہ ﷺ نے یہی فیصلہ فرمایا۔

٣٧٤٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ ، فَمَالُهُ لِسَيِّدِهِ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الَّذِي اشْتَرَاهُ.

(۳۷۴۷۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلام کو فروخت کرے اور اس غلام کا کوئی مال ہو تو یہ مال اس کے آقا کا ہوگا۔ ہاں اگر یہ مال خریدار کے لئے شرط ٹھہرایا گیا ہو (تو خریدار کا ہوگا)

٣٧٤٧٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالاَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَاعَ عَبْدًا فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ ، إِلاَّ أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ، يَقُولُ :أَشْتَرِيهِ مِنْك وَمَالَهُ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِنْ كَانَ مَالُ الْعَبْدِ أَكْثَرَ مِنَ الثَّمَنِ ، لَمْ يَجُزْ ذَلِكَ.

(۳۷۴۷۸) حضرت عطاء اور ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلام فروخت کرے تو اس (غلام) کا مال فروخت کنندہ کا ہوگا۔ اِلّا یہ کہ مشتری (خریدار) اس کی شرط لگالے۔ (مثلاً) کہے۔ میں تم سے یہ غلام اور اس کا مال خریدتا ہوں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر غلام کا مال ثمن سے زیادہ ہو تو پھر جائز نہیں ہے۔

(٨٤) خِيَارُ الشَّرْطِ

خیار شرط کا بیان

(٣٧٤٧٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُهْدَةُ الرَّقِيقِ ثَلاَثَةُ أَيَّامٍ. (احمد ۱۵۲۔ حاکم ۲۱)

(۳۷۴۷۹) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ غلام کا عُہدہ (اختیار) تین دن ہے۔

(٣٧٤٨٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ عُهْدَةَ فَوْقَ أَرْبَعٍ. (ابن ماجه ۲۲۴۵۔ احمد ۱۴۳)

(۳۷۴۸۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار دن سے زیادہ عہدہ (واپسی کا اختیار) نہیں ہے۔

(٣٧٤٨١) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ : إِنَّمَا جَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عُهْدَةَ الرَّقِيقِ ثَلاَثَةً ، لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُنْقِذِ بْنِ عَمْرٍو : قُلْ : لاَ خِلاَبَةَ ، إِذَا بِعْتَ بَيْعًا ، فَأَنْتَ بِالْخِيَارِ ثَلاَثَةً. (بخاری ۲۱۱۷۔ ابوداؤد ۳۴۹۴)

(۳۷۴۸۱) حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے غلام (کی واپسی) کا عہدہ تین دن بیان فرمایا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت منقذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا (جب تم خریداری کرو تو) کہو۔ کوئی دھوکہ نہیں ہے۔ جب تم کچھ فروخت کرو گے تو تمہیں تین دن کا اختیار ہوگا۔

(٣٧٤٨٢) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ ، وَهِشَامَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُعَلِّمَانِ الْعُهْدَةَ فِي الرَّقِيقِ : الْحُمَّى ، وَالْبَطْنِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، وَعُهْدَةٌ سَنَةٌ فِي الْجُنُونِ وَالْجُذَامِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِذَا افْتَرَقَا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرُدَّ إِلاَّ بِعَيْبٍ كَانَ بِهَا.

(۳۷۴۸۲) حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابان بن عثمان اور ہشام بن اسمٰعیل کو غلام کے بارے میں عہدہ کی تعلیم دیتے سُنا کہ بخار اور پیٹ (کے مرض) میں تین دن کا اختیار ہے اور جنون، کوڑھ میں ایک سال کا اختیار ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب عاقدین جُدا ہو جائیں تو پھر انہیں بغیر عیب کے مبیع کو رد کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

(۸۵) رُكُوبُ الْهَدْيِ

(حج والے) قربانی کے جانور پر سوار ہونے کا بیان

(٣٧٤٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ارْكَبُوا الْهَدْيَ بِالْمَعْرُوفِ ، حَتَّى تَجِدُوا ظَهْرًا.

(۳۷۴۸۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہدی (حج کی قربانی) پر سواری کرو معروف (اچھے انداز) کے ساتھ یہاں تک کہ تم کوئی سواری پالو۔

(٣٧٤٨٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً ، فَقَالَ : ارْكَبْهَا ، قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ ، قَالَ : ارْكَبْهَا وَإِنْ كَانَتْ بَدَنَةً.

(۳۷۴۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس آدمی نے عرض کیا۔ یہ بدنہ (حج کی قربانی) ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ اگرچہ یہ بدنہ ہے۔

(٣٧٤٨٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً ، فَقَالَ : ارْكَبْهَا ، قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ ؟ قَالَ : ارْكَبْهَا.

(۳۷۴۸۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس آدمی نے عرض کیا کہ یہ بدنہ (حج کا جانور) ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (پھر بھی) اس پر سوار ہو جاؤ۔

(٣٧٤٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لاِبْنِ عَبَّاسٍ : أَنَرْكَبُ الْبُدْنَةَ ؟ قَالَ : غَيْرَ مُثْقِلٍ ، قَالَ : فَتَحْلُبُهَا ؟ قَالَ : غَيْرَ مُجْهِدٍ.

(۳۷۴۸۶) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا بدنہ (حج کے جانور) پر سواری کی جا سکتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بوجھل کئے بغیر (سواری کی جا سکتی ہے) سائل نے پوچھا: اس کا دودھ دوہا جا سکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہلکا پھلکا۔

(٣٧٤٨٧) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : ارْكَبْهَا ، قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ ، قَالَ : ارْكَبْهَا.

(۳۷۴۸۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ مخاطب نے کہا۔ یہ بدنہ ہے؟ انہوں نے فرمایا (پھر بھی) اس پر سوار ہو جاؤ۔

(٣٧٤٨٨) حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :يَرْكَبُ بَدَنَتَهُ بِالْمَعْرُوفِ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ تُرْكَبُ إِلاَّ أَنْ يُصِيبَ صَاحِبَهَا جَهْدٌ.

(۳۷۴۸۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آدمی اپنے بدنہ پر معروف کے ساتھ سواری کر سکتا ہے۔
اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: بدنہ پر سواری نہیں کی جا سکتی ہاں اگر بدنہ کے مالک کو شدید مشقت لاحق ہو تو پھر سواری کی جا سکتی ہے۔

(٨٦) الأَكْلُ مِنَ الْهَدْيِ

ہدی (حج کی قربانی) میں سے کھانے کا بیان

(٣٧٤٨٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ (ح) وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْوَةَ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِي الْهَدْيِ التَّطَوُّعِ :لاَ يُؤْكَلُ ، فَإِنْ أُكِلَ غَرِمَ.

(۳۷۴۸۹) حضرت سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نفلی ہدی کے بارے میں فرمایا تھا کہ اس کو نہیں کھایا جائے گا۔ اگر اس کو کھالیا تو تاوان دینا ہوگا۔

(٣٧٤٩٠) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ :مَنْ أَهْدَى هَدْيًا تَطَوُّعًا فَعَطِبَ ، نَحَرَهُ دُونَ الْحَرَمِ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ ، وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَعَلَيْهِ الْبَدَلُ.

(۳۷۴۹۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نفلی ہدی کو چلائے پھر وہ ہدی ہلاک ہو جائے (حرم تک نہ جا سکے) تو اس کو حرم سے پہلے ہی نحر کر دے اور اس میں سے نہ کھائے اگر اس میں سے کھالیا تو اس پر بدل ہے۔

(٣٧٤٩١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِثَمَانِ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ ، وَأَمَّرَهُ فِيهَا بِأَمْرِهِ ، فَانْطَلَقَ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ :أَرَأَيْتَ إِنْ أُزْحِفَ عَلَيْنَا مِنْهَا شَيْءٌ ؟ قَالَ :انْحَرْهَا ، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ، ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا ، وَلاَ تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ ، وَلاَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ.

(۳۷۴۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہمراہ دس عدد بدنہ کو بھیجا اور ان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم بتایا وہ آدمی چلا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا اور اس نے کہا۔ اگر ان میں سے کوئی جانور بگڑ جائے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو نحر کر دینا اور پھر اس کے پاؤں کو اس کے خون میں ڈبو دینا پھر اس کے اس کو چمڑے پر مار دو تم اور تمہارے رفقاء میں سے کوئی بھی اس میں سے نہ کھائے۔

(٣٧٤٩٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ نَصْنَعُ

بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ ؟ قَالَ :انْحَرْهُ ، وَاغْمِسْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ ، وَخَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهُ فَلْيَأْكُلُوه.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :يَأْكُلُ مِنْهَا أَهْلُ الرِّفْقَةِ.

(۳۷۴۹۲) حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو بدنہ بگڑ جائے تو ہم اس کے ساتھ کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو نحر کردو۔ اور اس کے پاؤں کو اس کے خون میں ڈبودو۔ اور یہ جانور لوگوں کے لئے چھوڑ دو تا کہ لوگ اس کو کھالیں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس جانور سے رفقاء کے گھر والے کھا سکتے ہیں۔

(۸۷) هِبَةُ الْمَسْرُوقِ لِلسَّارِقِ

مسروق کا سارق کو ہدیہ کرنے کا بیان

(۳۷٤۹۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : كَانَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ مِنَ الطُّلَقَاءِ ، فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ، وَوَضَعَ رِدَائَهُ عَلَيْهَا ، ثُمَّ تَنَحَّى لِيَقْضِيَ الْحَاجَةَ ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَرَقَ رِدَائَهُ ، فَأَخَذَهُ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، تَقْطَعُهُ فِي رِدَاءٍ ؟ أَنَا أَهَبُهُ لَهُ ، قَالَ :فَهَلاَّ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ.

(۳۷۴۹۳) حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ صفوان بن امیہ طلقاء میں سے تھے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی سواری کو بٹھایا اور اپنی چادر کو اس پر رکھ دیا۔ پھر قضائے حاجت کے لئے ایک طرف ہو گئے۔ پس ایک آدمی آیا اور ان کی چادر چوری کر لی۔ انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے ہاتھ کو کاٹنے کا حکم ارشاد فرمایا: صفوان نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! ایک چادر (کی چوری) میں آپ اس کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ میں یہ چادر اس کو ہدیہ کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ اس کو ہدیہ کر دیا۔

(۳۷٤۹٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ :قِيلَ لِصَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ ، وَهُوَ بِأَعْلَى مَكَّةَ :لاَ دِينَ لِمَنْ لَمْ يُهَاجِرْ ، فَقَالَ :وَاللهِ ، لاَ أَصِلُ إِلَى أَهْلِي حَتَّى آتِيَ الْمَدِينَةَ ، فَأَتَى الْمَدِينَةَ ، فَنَزَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ ، فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ ، وَخَمِيصَتُهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ، فَجَاءَ سَارِقٌ فَسَرَقَهَا مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ ، فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّ هذَا سَارِقٌ ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ ، فَقَالَ :هِيَ لَهُ ، فَقَالَ :فَهَلاَّ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِذَا وَهَبَهَا لَهُ دُرِءَ عَنْهُ الْحَدّ.

(۳۷۴۹۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صفوان بن امیہ کہ کہا گیا جبکہ وہ مکہ کے اونچے علاقہ میں تھا کہ جو ہجرت نہ کرے اس کا دین نہیں ہے۔ اس نے کہا: بخدا میں اپنے گھر والوں کے پاس نہیں پہنچوں گا یہاں تک کہ میں مدینہ آؤں۔ پس وہ مدینہ میں آئے

اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس اُترے۔ اور مسجد میں لیٹے اور ان کی چادر ان کے سر کے نیچے تھی۔ ایک چور آیا اور اس نے ان کے سر کے نیچے سے چادر چُرالی۔ صفوان اس کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یہ چور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ صفوان نے کہا۔ یہ چادر اس کے لئے ہدیہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ اس طرح (ہدیہ) کر دیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب مالک چور کو مسروقہ سامان ہدیہ کرے تو چور سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔

(۸۸) صَلاَةُ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

سواری پر وتر کی نماز پڑھنے کا بیان

(۳۷٤۹٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَوْتَرَ عَلَيْهَا ، قَالَ : وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

(۳۷۴۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے اپنی سواری پر نماز پڑھی اور اس پر وتر ادا فرمائے اور ارشاد فرمایا: کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ عمل کیا تھا۔

(۳۷٤۹٦) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ أَوْتَرَ ، وَقَالَ : الْوِتْرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ.

(۳۷۴۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے وتر پڑھے اور فرمایا: وتر سواری پر (ہو سکتے) ہیں۔

(۳۷٤۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ ثُوَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

(۳۷۴۹۷) حضرت ثویر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر نماز وتر ادا کر لیتے تھے۔

(۳۷٤۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ أَشْعَثَ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ لاَ يَرَى بَأْسًا أَنْ يُوتِرَ الرَّجُلُ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

(۳۷۴۹۸) حضرت اشعث فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ اس بات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے تھے کہ آدمی اپنی سواری پر ہی وتر پڑھ لے۔

(۳۷٤۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ ؛ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ.

(۳۷۴۹۹) حضرت عمر بن نافع بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد اونٹ پر وتر پڑھ لیتے تھے۔

(۳۷٥۰۰) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ : صَحِبْتُ سَالِمًا فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ بِالطَّرِيقِ ، فَقَالَ : مَا خَلَّفَكَ ؟ فَقُلْتُ : أَوْتَرْتُ ، قَالَ : فَهَلاَّ عَلَى رَاحِلَتِكَ ؟.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَا يُجْزِئه أَنْ يُوْتِر عَلَيْهَا.

(۳۷۵۰۰) حضرت موسیٰ بن عقبہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت سالم کے ساتھ تھا۔ پس میں ان سے راستہ میں پیچھے رہ گیا۔ تو انہوں نے پوچھا: تمہیں کس شئی نے پیچھے چھوڑ دیا تھا؟ میں نے عرض کیا۔ میں وتر پڑھ رہا تھا انہوں نے فرمایا: تم نے اپنی سواری پر کیوں نہیں پڑھے؟

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: سواری پر وتر پڑھنا آدمی کو کفایت نہیں کرتا۔

(۸۹) سُؤْرُ السِّنَّوْرِ

بلی کے جھوٹے کا بیان

(۳۷۵۰۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ حُمَيْدَةَ ابْنَةِ عُبَيْدِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبٍ ، وَكَانَتْ تَحْتَ بَعْضِ وَلَدِ أَبِي قَتَادَةَ ؛ أَنَّهَا صَبَّتْ لأَبِي قَتَادَةَ مَاءً يَتَوَضَّأُ بِهِ ، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ ، فَأَصْغَى لَهَا الإِنَاءَ ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ ، فَقَالَ :يَا ابْنَةَ أَخِي ، تَعْجَبِينَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ ، هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ ، أَوْ مِنَ الطَّوَّافَاتِ.

(۳۷۵۰۱) حضرت کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے کسی کے حرم میں تھیں۔ کہ انہوں نے حضرت ابوقتادہ کے وضو کے لئے پانی بہایا۔ ایک بلی نے آکر پانی پینا شروع کیا۔ تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے لئے برتن جھکا دیا۔ میں دیکھنے لگ گئی تو انہوں نے فرمایا: اے بھتیجی! آپ تعجب کرتی ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ بلی نجس نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تم پر بار بار آنے والوں یا بار بار آنے والیوں میں سے ہے۔

(۳۷۵۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :كَانَ أَبُو قَتَادَةَ يُدْنِي الإِنَاءَ مِنَ الْهِرِّ فَيَلَغُ فِيهِ ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ بِسُؤْرِهِ.

(۳۷۵۰۲) حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بلی کے لئے برتن جھکا دیتے تھے اور وہ اس میں منہ داخل کرتی تھی۔ پھر (بھی) آپ رضی اللہ عنہ اس پانی سے وضو کر لیتے تھے۔

(۳۷۵۰۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :الْهِرُّ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ.

(۳۷۵۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلی گھر کا متاع (سامان) ہے۔

(۳۷۵۰۴) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ دَابٍّ ، قَالَتْ :سَأَلْتُ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَنِ الْهِرِّ ؟ فَقَالَ : هُوَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ.

(۳۷۵۰۴) حضرت صفیہ بنت داب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے بلی کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے

فرمایا: وہ گھر والوں میں سے ہے (یعنی اس میں کوئی حرج نہیں)

(۳۷۵۰۵) حَدَّثَنَا الْبَكْرَاوِيُّ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، قَالَ : وَلَغَتْ هِرَّةٌ فِي طَهُورٍ لأَبِي الْعَلاَءِ ، فَتَوَضَّأَ بِفَضْلِهَا.
- وَذَكَرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ ، أَنَّهُ كَرِهَ سُؤْرَ السِّنَّوْرِ.

(۳۷۵۰۵) حضرت جریری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ بلی نے ابو العلاء کے پاک پانی میں منہ داخل کیا پھر انہوں نے بلی کے جھوٹے سے وضو کیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ بلی کے جھوٹے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۹۰) الْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ

جرابوں پر مسح کا بیان

(۳۷۵۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الأَوْدِيِّ ، عَنِ الْهُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ الأَوْدِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

(۳۷۵۰۶) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب فرمایا تو وضو کیا اور جرابوں، جوتیوں پر مسح فرمایا۔

(۳۷۵۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا بَالَ قَائِمًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ.

(۳۷۵۰۷) حضرت ابوظبیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہوئے پیشاب کرتے دیکھا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور اپنی نعلین پر مسح فرمایا۔

(۳۷۵۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ زَيْدٍ ؛ أَنَّ عَلِيًّا بَالَ ، وَمَسَحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ.

(۳۷۵۰۸) حضرت زید فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیشاب فرمایا اور نعلین پر مسح کیا۔

(۳۷۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أُكَيْلٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ؛ أَنَّ عَلِيًّا بَالَ، وَمَسَحَ النَّعْلَيْنِ.

(۳۷۵۰۹) حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا اور (پھر) نعلین پر مسح کیا۔

(۳۷۵۱۰) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي فَانْتَهَى إِلَى مَاءٍ مِنْ مِيَاهِ الأَعْرَابِ ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ : لاَ أَزِيدُكَ عَلَى مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ.

(۳۷۵۱۰) حضرت اوس بن اوس، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ تھا، پس وہ عرب کے کنوؤں میں سے ایک کنویں پر پہنچے تو انہوں نے وضو کیا اور اپنی نعلین پر مسح کیا۔ میں نے ان سے اس بارے میں کہا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کرتے دیکھا ہے میں نے اس پر زیادتی نہیں کی۔

(٣٧٥١١) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضِرَارٍ ؛ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْنِ مِنْ مِرْعِزَّى.

(۳۷۵۱۱) حضرت سعید بن عبداللہ بن ضرار روایت کرتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وضوفرمایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی جرابوں پر مسح فرمایا۔

(٣٧٥١٢) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ خِلاَسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا بَالَ بِالرَّحْبَةِ ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَكْرَه الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ أَسْفَلُهُمَا جُلُودٌ.

(۳۷۵۱۲) حضرت خلاص فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو انہوں نے رحبہ مقام پر پیشاب کیا پھر انہوں نے اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ جرابوں اور جوتیوں پر مسح کو مکروہ سمجھتے تھے۔ اِلّا یہ کہ جرابوں کے نیچے چمڑا لگا ہو۔

(٩١) وُجُوبُ الْوِتْرِ

وتروں کے وجوب کا بیان

(٣٧٥١٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ أَخْبَرَهُ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ الْقُرَشِيِّ ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، عَنِ الْمُخْدَجِيِّ ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ كَانَ بِالشَّامِ يُكَنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْوِتْرَ وَاجِبٌ ، فَذَكَرَ الْمُخْدَجِيُّ ، أَنَّهُ رَاحَ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ عُبَادَةُ : كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَاد ، مَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا ، جَاءَ وَلَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ، وَمَنَ انْتَقَصَ مِنْ حَقِّهِنَّ ، جَاءَ وَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ ، وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

(۳۷۵۱۳) بنو کنانہ کے ایک صاحب حضرت مخدجی بیان کرتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری تھے جنہیں صحبت بھی حاصل تھی۔ اور جن کی کنیت ابو محمد تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہ وتر واجب ہے۔ مخدجی ذکر کرتے ہیں کہ وہ (مخدجی) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں یہ بات (وجوب وتر) بیان کی تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابو محمد نے غلط بات کہی ہے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا ہے کہ پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے۔ جو شخص انہیں یوں ادا کرے گا (لے کر آئے گا) کہ ان کے حقوق میں سے کچھ بھی ضائع نہ کیا ہو تو وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ

کے ہاں یہ عہد ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور جو شخص ان نمازوں کے حقوق میں سے کچھ کمی کرے گا تو وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عہد نہیں ہے۔ اگر اللہ چاہے گا تو اس کو عذاب دے گا اور اگر اللہ چاہے گا تو اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

(٣٧٥١٤) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ مَوْلَى عَبْدِ الْقَيْسِ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لابْنِ عُمَرَ : أَرَأَيْتَ الْوِتْرَ ، سُنَّةٌ هُوَ ؟ قَالَ : مَا سُنَّةٌ ؟ أَوْتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ : لاَ ، أَسُنَّةٌ هُوَ ؟ قَالَ : مَهْ ، أَتَعْقِلُ ؟ أَوْتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُونَ.

(٣٧٥١٤) حضرت مسلم مولی عبد القیس بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کی کیا رائے ہے کہ وتر سُنّت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سُنّت کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے وتر پڑھے (بس)۔ سائل نے عرض کیا۔ نہیں۔ کیا یہ سُنّت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چھوڑو! تم میں عقل ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے وتر پڑھے۔ (بس بات ختم)

(٣٧٥١٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قِيلَ لَهُ : الْوِتْرُ فَرِيضَةٌ هِيَ ؟ قَالَ : قَدْ أَوْتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَثَبَتَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ.

(٣٧٥١٥) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں کہا گیا۔ کیا وتر فرض ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے اس پر ثابت قدمی کی۔

(٣٧٥١٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَالصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ.

(٣٧٥١٦) حضرت عاصم بن ضمرہ فرماتے ہیں کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وتر فرض نمازوں کی طرح لازم نہیں ہیں۔

(٣٧٥١٧) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ كَمَا سَنَّ الْفِطْرَ وَالأَضْحَى.

(٣٧٥١٧) حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کو یونہی سُنّت ٹھہرایا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ اور قربانی کو سُنّت ٹھہرایا ہے۔

(٣٧٥١٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : الْوِتْرُ سُنَّةٌ.

(٣٧٥١٨) حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں کہ وتر سنت ہے۔

(٣٧٥١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ الْوِتْرَ ، قَالَ : لاَ يَضُرُّهُ ، كَأَنَّمَا هِيَ فَرِيضَةٌ.

(۳۷۵۱۹) حضرت شعبی کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو وتر (پڑھنا) بھول گیا تھا۔ انہوں نے فرمایا: یہ اس کو نقصان دہ نہیں، گویا کہ یہ فرض ہیں؟

(۳۷۵۲۰) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى الْوِتْرَ فَرِيضَةً.

(۳۷۵۲۰) حضرت حسن ریشید کے بارے میں روایت ہے کہ وہ وتروں کو فرض نہیں سمجھتے تھے۔

(۳۷۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالاَ : الأَضْحَى وَالْوِتْرُ سُنَّةٌ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : الوِتْرُ فَرِيضَةٌ.

(۳۷۵۲۱) حضرت عطاء اور محمد بن علی رضی اللہ عنہ دونوں فرماتے ہیں کہ قربانی اور وتر سُنّت ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ ریشید کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وتر فرض ہیں۔

(۹۲) الْجِلْسَتَانِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے خطبہ میں دو مرتبہ بیٹھنے کا بیان

(۳۷۵۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ : كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا ، يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ.

(۳۷۵۲۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو خطبے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں بیٹھتے تھے، قرآن پڑھتے تھے اور لوگوں کو تذکیر کرتے تھے۔

(۳۷۵۲۳) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ، ثُمَّ يَجْلِسُ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ.

(۳۷۵۲۳) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ جاتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے ارشاد فرماتے۔

(۳۷۵۲٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، قَالَ : اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ ، فَكَانَ يُصَلِّي بِنَا الْجُمُعَةَ ، فَيَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ ، وَيَجْلِسُ جِلْسَتَيْنِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَجْلِسُ إِلاَّ جِلْسَةً وَاحِدَةً.

(۳۷۵۲۴) حضرت صالح مولی التوامہ بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا خلیفہ بنایا تو آپ رضی اللہ عنہ ہمیں جمعہ پڑھاتے تھے اور دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور دو مرتبہ بیٹھتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ ریشید کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: امام صرف ایک مرتبہ بیٹھے گا۔

(۹۳) قَضَاءُ سُنَّةِ الْفَجْرِ بَعْدَ صَلاَةِ الصُّبْحِ

صبح کی نماز کے بعد فجر کی سنتوں کی قضا کرنے کا بیان

(۳۷۵۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يُصَلِّي بَعْدَ صَلاَةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَلاَةُ الصُّبْحِ مَرَّتَيْنِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ، فَصَلَّيْتُهُمَا الآنَ، فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۵۲۵) حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعات پڑھتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا صبح کی نماز دو مرتبہ پڑھتے ہو؟ اس آدمی نے عرض کیا۔ میں فجر کے نماز سے پہلے والی دو سنت نہیں پڑھ سکا تھا پس میں نے انہیں ابھی پڑھا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

(۳۷۵۲۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الصُّبْحِ ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ ، قَامَ الرَّجُلُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ، جِئْتُ وَأَنْتَ فِي الصَّلاَةِ ، وَلَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُصَلِّيَهُمَا وَأَنْتَ تُصَلِّي ، فَلَمَّا قَضَيْتَ الصَّلاَةَ قُمْتُ فَصَلَّيْتُهُمَا ، قَالَ : فَلَمْ يَأْمُرْهُ ، وَلَمْ يَنْهَهُ.

(۳۷۵۲۶) حضرت عطا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز صبح ادا کی۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی تو وہ صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے دو رکعات ادا فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے انہیں پوچھا: یہ دو رکعات کیا ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس وقت (مسجد میں) آیا جبکہ آپ نماز میں تھے۔ اور میں نے فجر سے پہلے والی دو رکعات بھی نہیں پڑھی تھیں۔ میں نے اس بات کو ناپسند سمجھا کہ آپ نماز پڑھا رہے ہوں اور میں وہ دو رکعات پڑھوں۔ پس جب آپ نے نماز پوری کر لی تو میں نے ان دو رکعتوں کو ادا کر لیا۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہ حکم دیا اور نہ ہی ان کو (اس سے) منع کیا۔

(۳۷۵۲۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُسَمَّعُ بْنُ ثَابِتٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَطَاءً فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۷۵۲۷) مسمع بن ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

(۳۷۵۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : إِذَا فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ ، صَلاَّهُمَا بَعْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ.

(۳۷۵۲۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب ان کی فجر کی دو رکعات (سنت) رہ جاتی تھیں تو وہ انہیں فجر کی

نماز (فرض) کے بعد ادا کر لیتے تھے۔

۳۷۵۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ، يَقُولُ :إِذَا لَمْ أُصَلِّهِمَا حَتَّى أُصَلِّيَ الْفَجْرَ ، صَلَّيْتهمَا بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

(۳۷۵۲۹) یحییٰ بن کثیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم ؒ کو کہتے سُنا کہ اگر میں ان دو رکعات نہ پڑھ چکا ہوں یہاں تک کہ میں فجر (کے فرض) پڑھ لوں تو میں انہیں طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لیتا ہوں۔

۳۷۵۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيَ الْفَجْرِ بَعْدَ مَا أَضْحَى.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَقْضِيهِمَا.

(۳۷۵۳۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے فجر کی دو رکعات (سُنت) کو اشراق کے بعد پڑھا۔
اور (امام) ابوحنیفہ ؒ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: آدمی پر ان کی (سُنتِ فجر کی) قضا نہیں ہے۔

(٩٤) الصَّلاَةُ بَيْنَ الْقُبُورِ

قبروں کے درمیان نماز پڑھنے کا بیان

۳۷۵۳۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلاَةِ بَيْنَ الْقُبُورِ.

(۳۷۵۳۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قبروں کے درمیان نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۳۷۵۳۲) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ:أَبْصَرَنِي عُمَرُ وَأَنَا أُصَلِّي إِلَى قَبْرٍ ، فَجَعَلَ يَقُولُ:يَا أَنَسُ، الْقَبْرَ ، فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ رَأْسِي أَنْظُرُ إِلَى الْقَمَرِ ، فَقَالُوا :إِنَّمَا ، يَعْنِي الْقَبْرَ.

(۳۷۵۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا اور میں اس وقت ایک قبر کے پاس نماز پڑھ رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انس! قبر (دیکھو) میں نے سر اٹھا کر قمر کو دیکھا تو لوگوں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ قبر کہہ رہے ہیں۔

۳۷۵۳۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :لاَ يُصَلَّى إِلَى الْقَبْرِ.

(۳۷۵۳۳) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبر کی طرف رُخ کر کے نماز نہ پڑھی جائے گی۔

۳۷۵۳٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْعَلاَءِ، عَنْ أَبِيهِ ، وَخَيْثَمَةَ ، قَالاَ: لاَ يُصَلَّى إِلَى حَائِطِ حَمَّامٍ، وَلاَ وَسَطِ مَقْبَرَةٍ.

(۳۷۵۳۴) حضرت علاء اپنے والد سے اور خیثمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں نے فرمایا: حمام کی دیوار کی طرف (منہ کر کے) نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ اور نہ ہی قبرستان کے درمیان۔

۳۷۵۳۵) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ حَجَاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، قَالَ :الأَرْضُ كُلُّهَا مَسَاجِدُ إِلاَّ ثَلاَثَةً :

الْمَقْبَرَةَ ، وَالْحَمَّامَ ، وَالْحُشَّ.

(۳۷۵۳۵) حضرت حسن عرنی فرماتے ہیں کہ زمین ساری کی ساری مسجد (سجدہ گاہ) ہے مگر تین جگہیں: قبرستان، حمام، بیت الخلاء۔

(۳۷۵۳۶) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَقْبَرَةِ.

(۳۷۵۳۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ قبرستان میں جنازہ کی نماز کو (بھی) مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۷۵۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُصَلُّوا بَيْنَ الْقُبُورِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِنْ صَلَّى أَجْزَأَتْهُ صَلاَتُهُ.

(۳۷۵۳۷) حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ قبروں کے درمیان نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر آدمی (قبرستان میں) نماز پڑھ لے تو یہ نماز اس کو کفایت کرے گی۔

(۹۵) صَدَقَةُ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ

گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ کا بیان

(۳۷۵۳۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، رِوَايَةً ، قَالَ : قَدْ تَجَاوَزْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ.

(۳۷۵۳۸) حضرت حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بطور روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ کے بارے میں چشم پوشی کی ہے۔

(۳۷۵۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ ، وَلاَ فَرَسِهِ صَدَقَةٌ.

(۳۷۵۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہوئے روایت بیان کرتے ہیں کہ مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں کوئی زکوۃ نہیں ہے۔

(۳۷۵۴۰) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ عِرَاكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ صَدَقَةَ عَلَى الْمُؤْمِنِ فِي عَبْدِهِ ، وَلاَ فَرَسِهِ.

(۳۷۵۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بندہ مومن پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوۃ (واجب) نہیں ہے۔

(۳۷۵۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ ، وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ ، قَالَ : أَمَرَ

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ ، فَقَالَ النَّاسُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، خَيْلُنَا وَرَقِيقُنَا ، اِفْرِضْ عَلَيْنَا عَشَرَةً عَشَرَةً ، قَالَ :أَمَّا أَنَا ، فَلَسْتُ أَفْرِضُ ذَلِكَ عَلَيْكُمْ.

(۳۷۵۴۱) حضرت شبیل بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو زکوۃ کا حکم دیا تو لوگوں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہمارے گھوڑے اور ہمارے غلام! آپ ہم پر دس دس فرض کر دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو تم پر اس بارے میں کچھ فرض نہیں کرتا۔

(٣٧٥٤٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَيْسَ عَلَى الْفَرَسِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ صَدَقَةٌ.

(۳۷۵۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ راہ خدا میں لڑنے والے گھوڑے پر کوئی زکوۃ نہیں ہے۔

(٣٧٥٤٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ :سُئِلَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :أَفِي الْبَرَاذِينِ صَدَقَةٌ ؟ قَالَ : أَوَفِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ ؟.

(۳۷۵۴۳) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا بار برداری کے گھوڑے میں زکوۃ ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیا گھوڑے میں زکوۃ ہے؟

(٣٧٥٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ.

(۳۷۵۴۴) حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: گھوڑوں میں زکوۃ نہیں ہے۔

(٣٧٥٤٥) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ بُرْدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ ، إِلاَّ صَدَقَةُ الْفِطْرِ. وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :إِنْ كَانَتْ خَيْلٌ فِيهَا ذُكُورٌ وَإِنَاثٌ يُطْلَبُ نَسْلُهَا ، فَفِيهَا صَدَقَةٌ.

(۳۷۵۴۵) حضرت مکحول فرماتے ہیں کہ غلام اور گھوڑے میں صدقۃ الفطر کے سوا زکوۃ نہیں ہے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر گھوڑوں میں نر اور مادہ ہوں اور ان سے افزائش نسل کا کام لیا جائے تو پھر گھوڑوں میں زکوۃ ہے۔

(٩٦) رَفْعُ الإِمَامِ صَوْتَهُ بِآمِين

امام کا آمین کو بلند آواز سے کہنے کا بیان

(٣٧٥٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، رَفَعَهُ ، قَالَ :إِذَا أَمَّنَ الْقَارِءُ فَأَمِّنُوا ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

(۳۷۵۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جب پڑھنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ پس جس کی آمین

فرشتوں کی آمین سے موافقت کر جائے گی اس کے سابقہ گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

(۳۷٥٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا قَالَ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ، وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ ، قَالَ : آمِينَ.

(۳۷۵۴۷) حضرت عبد الجبار بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز پڑھی۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ، وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہا۔

(۳۷٥٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ : ﴿وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ ، فَقَالَ : آمِينَ ، يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَرْفَعُ الإِمَامُ صَوْتَهُ بِآمِين ، وَيَقُولُهَا مَنْ خَلْفَهُ.

(۳۷۵۴۸) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ﴿وَلاَ الضَّالِّينَ﴾ پڑھا تو کہا آمین۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آواز کو لمبا کیا۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: امام آمین کہتے ہوئے آواز بلند نہیں کرے گا اور مقتدی آمین کہیں گے۔

(۹۷) صَلاَةُ اللَّيْلِ ، وَفَصْلُ شَفْعِ الْوَتْرِ

رات کی نماز اور وتروں کے شفع میں فاصلہ کا بیان

(۳۷٥٤٩) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، وَالْوِتْرُ وَاحِدَةٌ ، وَسَجْدَتَانِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ.

(۳۷۵۴۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو (رکعات) ہے اور وتر ایک ہے اور فجر سے پہلے دو رکعات (سنت) ہے۔

(۳۷٥٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ.

(۳۷۵۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو (رکعات) ہے پس جب تجھے صبح (ہونے) کا خوف ہو تو ایک رکعت سے وتر بنا لے۔

(۳۷٥٥١) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ ، تُوتِرُ لَكَ مَا مَضَى مِنْ صَلاَتِكَ.

(۳۷۵۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو (رکعات) ہے پس جب

تجھے صبح (ہونے) کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھ لو اور وہ تمہاری گزشتہ نماز کو وتر بنا دے گی۔

(۳۷۵۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ.

(۳۷۵۵۲) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں ہر دو رکعات پر سلام پھیرتے تھے۔

(۳۷۵۵۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ رَجَاءٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، قَالَ : مَرَّ عَلَيَّ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَا أُصَلِّي ، فَقَالَ : افْصِلْ ، فَلَمْ أَدْرِ مَا قَالَ ، فَلَمَّا انْصَرَفْتُ ، قُلْتُ : مَا أَفْصِلُ ؟ قَالَ : افْصِلْ بَيْنَ صَلَاةِ اللَّيْلِ ، وَصَلَاةِ النَّهَارِ.

(۳۷۵۵۳) حضرت قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میرے پاس سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گزرے اور فرمایا: فاصلہ کرو! میں ان کی کہی بات نہ سمجھ سکا۔ پس جب میں فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا۔ میں کیا فاصلہ کروں؟ انہوں نے فرمایا: رات کی نماز اور دن کی نماز میں فاصلہ کرو۔

(۳۷۵۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَصْلٌ.

(۳۷۵۵۴) حضرت سعید بن جبیر سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہر دو رکعات میں فاصلہ ہے۔

(۳۷۵۵۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ تَسْلِيمَةٌ.

(۳۷۵۵۵) حضرت عکرمہ سے منقول ہے کہ ہر دو رکعات کے درمیان سلام ہے۔

(۳۷۵۵٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ : صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى.

(۳۷۵۵۶) حضرت سالم فرماتے ہیں کہ رات کی نماز دو دو (رکعات) ہے۔

(۳۷۵۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ ، وَإِنْ شِئْتَ أَرْبَعًا ، وَإِنْ شِئْتَ سِتًّا ، لَا تَفْصِلْ بَيْنَهُنَّ.

(۳۷۵۵۷) حضرت محمد فرماتے ہیں کہ رات کی نماز دو دو رکعات ہے اور رات کے آخر میں ایک رکعت وتر ہے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر تو چاہے تو دو رکعات پڑھ اور اگر تو چاہے تو چار رکعات پڑھ اور اگر تو چاہے تو چھ رکعات پڑھ اور ان میں فاصلہ بھی نہ کر۔

(۹۸) الْوِتْرُ بِرَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ

ایک رکعت وتر پڑھنے کا بیان

(۳۷۵۵۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

قَالَ :الْوِتْرُ وَاحِدَةٌ.

(۳۷۵۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ وتر ایک ہے۔

(٣٧٥٥٩) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ.

(۳۷۵۵۹) حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم صبح کے (طلوع ہونے کا) خوف کھاؤ تو ایک رکعت سے وتر بنالو۔

(٣٧٥٦٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ ، فَأُنْكِرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ ، فَسُئِلَ عَنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ :أَصَابَ السُّنَّةَ.

(۳۷۵۶۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک وتر پڑھا تو آپ رضی اللہ عنہ پر اس بات کا انکار کیا گیا۔ اس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ نے سُنّت کو پالیا۔

(٣٧٥٦١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ،فَقِيلَ لَهُ ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا اسْتَقْصَرْتُهَا.

(۳۷۵۶۱) حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک رکعت وتر پڑھی تو انہیں (اس کے بارے میں) کہا گیا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے اس کو مختصر کر دیا ہے۔

(٣٧٥٦٢) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَطَاءً :أُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إِنْ شِئْتَ.

(۳۷۵۶۲) حضرت جریر بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا: میں ایک رکعت وتر پڑھ لوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں اگر تم چاہو (تو پڑھ لو)

(٣٧٥٦٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :سَمَرَ ابْنُ مَسْعُودٍ ، وَحُذَيْفَةُ عِنْدَ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ ، ثُمَّ خَرَجَا فَتَقَاوَمَا ، فَلَمَّا أَصْبَحَا رَكَعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رَكْعَةً.

(۳۷۵۶۳) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ولید بن عقبہ کے ہاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے رات کو گفتگو کی۔ پھر وہ دونوں وہاں سے نکلے اور دونوں نے قیام کیا۔ پس جب دونوں صبح کے قریب پہنچے تو انہوں نے ایک ایک رکعت پڑھی۔

(٣٧٥٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ. (مسلم ۱۶۴- ابن ماجہ ۱۳۲۰)

(۳۷۵۶۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے۔ پس جب تجھے صبح کا خوف ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لے۔

(۳۷۵۶۵) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ، وَيَتَكَلَّمُ فِيمَا بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالرَّكْعَةِ.

(۳۷۵۶۵) حضرت لیث سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے اور ایک رکعت اور دو رکعات کے درمیان گفتگو کرتے تھے۔

(۳۷۵٦٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

(۳۷۵٦٦) حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آخر رات کو ایک رکعت وتر ہے۔

(۳۷۵٦۷) حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ ، عَنْ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّهُ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ.

(۳۷۵٦۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رکعت وتر پڑھا۔

(۳۷۵٦۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : كَانَ آلُ سَعْدٍ ، وَآلُ عَبْدِ اللهِ يُسَلِّمُونَ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ ، وَيُوتِرُونَ بِرَكْعَةٍ.

(۳۷۵٦۸) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آل سعد اور آل عبداللہ وتر کی دو رکعات پر سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت کے ذریعہ اس کو وتر بناتے تھے۔

(۳۷۵٦۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَنَافِعٍ ، قَالاَ :رَأَيْنَا مُعَاذًا الْقَارِءَ يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.

(۳۷۵٦۹) حضرت سعید رحمہ اللہ اور نافع رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت معاذ قاری کو دیکھا کہ وہ وتر کی دو رکعات کے درمیان سلام پھیرتے تھے۔

(۳۷۵۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :كَانَ الْحَسَنُ يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ.
- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَجُوزُ أَنْ يُوتِرَ بِرَكْعَةٍ.

(۳۷۵۷۰) حضرت ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ وتر کی دو رکعات پر سلام پھیرتے تھے۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ایک رکعت وتر پڑھنا جائز نہیں ہے۔

(۹۹) الْجُلُوسُ عَلَى جُلُودِ السِّبَاعِ

درندوں کی کھالوں پر بیٹھنے کا بیان

(۳۷۵۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ ، قَالَ يَزِيدُ :أَنْ تُفْتَرَشَ.

(ترمذی ۱۷۷۰۔ ابو داؤد ۴۱۲۹)

(۳۷۵۷۱) حضرت ابو الملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا: راوی یزید کہتے ہیں: یعنی ان کھالوں کو بچھونا بنانے سے۔

(۳۷۵۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ اسْتَعَارَ دَابَّةً ، فَأُتِيَ بِهَا عَلَيْهَا صُفَّةُ نُمُورٍ ، فَنَزَعَهَا ثُمَّ رَكِبَ.

(۳۷۵۷۲) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک سواری مستعار لی۔ پس وہ سواری اس حال میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لائی گئی کہ اس پر چیتوں کا سائبان تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اتار دیا پھر سوار ہوئے۔

(۳۷۵۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَكَمَ عَنْ جُلُودِ النُّمُورِ ؟ فَقَالَ :تُكْرَهُ جُلُودُ السِّبَاعِ.

(۳۷۵۷۳) حضرت علی بن حکیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حکیم سے چیتوں کی کھالوں کے بارے میں سوال کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: درندوں کی کھالوں (کا استعمال) مکروہ ہے۔

(۳۷۵۷٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ يَنْهَاهُمْ أَنْ يَرْكَبُوا عَلَى جُلُودِ السِّبَاعِ.

(۳۷۵۷۴) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شام کو خط لکھ کر انہیں درندوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے منع کیا۔

(۳۷۵۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، قَالَ :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ. (ترمذی ۱۷۷۱۔ عبدالرزاق ۲۱۵)

(۳۷۵۷۵) حضرت ابو الملیح فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے درندوں کی کھالوں کو بچھونا بنانے سے منع فرمایا۔

(۳۷۵۷٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلاَةَ فِي جُلُودِ الثَّعَالِبِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ بَأْسَ بِالْجُلُوسِ عَلَيْهَا.

(۳۷۵۷۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ لومڑیوں کی کھالوں پر نماز پڑھنے کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ان کھالوں پر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۰۰) كَلاَمُ الإِمَامِ أَثْنَاءَ الْخُطْبَةِ

خطبہ کے دوران امام کا گفتگو کرنے کا بیان

(۳۷۵۷۷) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَقَالَ لِلنَّاسِ :اجْلِسُوا ، فَسَمِعَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَجَلَسَ ، فَقَالَ :يَا عَبْدَ اللهِ ، ادْخُلْ.

(۳۷۵۷۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: بیٹھ جاؤ! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات سُنی۔ اس وقت وہ دروازہ پر تھے۔ تو وہ بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے عبداللہ! اندر آ جاؤ۔

(۳۷۵۷۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : جَاءَ أَبِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي الشَّمْسِ ، فَأَمَرَ بِهِ فَحُوِّلَ إِلَى الظِّلِّ.

(۳۷۵۷۸) حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ میرے والد حاضر ہوئے۔ تو وہ آپ ﷺ کے سامنے سورج میں ہی کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے ان کے بارے میں حکم دیا تو انہیں سایہ کی طرف منتقل کیا گیا۔

(۳۷۵۷۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : إِنْ كَانُوا لَيُسَلِّمُونَ عَلَى الإِمَامِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَيَرُدُّ.

(۳۷۵۷۹) حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ امام کو سلام کرتے تھے جبکہ وہ منبر پر ہوتا تھا۔ اور امام جواب بھی دیتا تھا۔

(۳۷۵۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانُوا يَسْتَأْذِنُونَ الإِمَامَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَلَمَّا كَانَ زِيَادٌ وَكَثُرَ ذَلِكَ ، قَالَ : مَنْ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى أَنْفِهِ فَهُوَ إِذْنُهُ.

(۳۷۵۸۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ لوگ امام سے اجازت طلب کرتے تھے درانحالیکہ امام منبر پر ہوتا تھا۔ پس جب زیاد خلیفہ تھا اور یہ استئذان کثرت سے ہونے لگا تو زیاد نے کہا۔ جو شخص اپنا ہاتھ اپنے ناک پر رکھ لے تو یہ اس کو اجازت (کے قائم مقام) ہو گا۔

(۳۷۵۸۱) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ لَهُ : صَلَّيْتَ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُكَلِّمُ الإِمَامُ أَحَدًا فِي خِطْبَتِهِ.

(۳۷۵۸۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ غطفانی تشریف لائے جبکہ نبی پاک ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا۔ تم نے نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا دو رکعتیں تخفیف کے ساتھ پڑھ لو۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: امام اپنے خطبہ کے دوران کسی سے گفتگو نہیں کرے گا۔

(۱۰۱) هَلْ فِي الاِسْتِسْقَاءِ صَلاَةٌ وَخُطْبَةٌ

کیا استسقاء میں نماز اور خطبہ ہے؟

(۳۷۵۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ

مِنَ الْأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الاسْتِسْقَاءِ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي ؟ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا ، مُتَبَذِّلاً ، مُتَخَشِّعًا ، مُتَضَرِّعًا ، مُتَرَسِّلاً ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ ، وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ.

(۳۷۵۸۲) حضرت ہشام بن اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے گورنروں میں سے ایک گورنر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس استسقاء سے متعلق سوال کرنے کے لئے بھیجا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر کو مجھ سے سوال کرنے سے کس چیز نے روکا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تواضع، مسکنت، خشوع، عاجزی، اور ترسل (آہستہ چلنا) کی حالت میں نکلے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز کی طرح سے دو رکعات پڑھیں اور تمہارے اس خطبہ کی طرح خطبہ ارشاد نہیں فرمایا۔

(۳۷۵۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الأَنْصَارِيِّ نَسْتَسْقِي ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَخَلْفَهُ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ.

(۳۷۵۸۳) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن یزید رحمہ اللہ کے ہمراہ استسقاء کے لئے نکلے۔ انہوں نے دو رکعات پڑھائی اور ان کے پیچھے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ (بھی) تھے۔

(۳۷۵۸٤) حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلاَلٍ ؛ أَنَّهُ شَهِدَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الاسْتِسْقَاءِ بَدَأَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، قَالَ : وَاسْتَسْقَى فَحَوَّلَ رِدَائَهُ.

(۳۷۵۸۴) حضرت محمد بن ہلال رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے ساتھ استسقاء میں حاضر ہوئے تو انہوں نے خطبہ سے قبل نماز کا آغاز کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے استسقاء کیا اور اپنی چادر کو اُلٹ دیا۔

(۳۷۵۸٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُو ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ حَوَّلَ رِدَائَهُ ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، وَقَرَأَ فِيهِمَا وَجَهَرَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ تُصَلَّى صَلاَةُ الاسْتِسْقَاءِ فِي جَمَاعَةٍ ، وَلاَ يُخْطَبُ فِيهَا.

(۳۷۵۸۵) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جو کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لئے نکلے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پشت لوگوں کی طرف پھیری اور قبلہ رُخ ہو کر دعا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کو اُلٹا کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان رکعات میں قراءت کی اور جہر کیا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: استسقاء کی نماز کو جماعت سے نہیں پڑھا جائے گا اور نہ ہی اس میں خطبہ دیا جائے گا۔

(۱۰۲) وَقْتُ الْعِشَاءِ

عشاء کے وقت کا بیان

(۳۷۵۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَّنِي جِبْرِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ ، فَصَلَّى بِي الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ، وَصَلَّى بِي مِنَ الْغَدِ الْعِشَاءَ ثُلُثَ اللَّيْلِ الأَوَّلِ ، وَقَالَ : هَذَا الْوَقْتُ وَقْتُ النَّبِيِّينَ قَبْلَك ، الْوَقْتُ بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ.

(۳۷۵۸۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل نے مجھے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ امامت کروائی ہے۔ پس جب شفق غائب ہوگیا تو انہوں نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی۔ اور اگلے دن انہوں نے مجھے رات کے پہلے ثلث پر عشاء کی نماز پڑھائی اور فرمایا: یہ وقت (نماز) آپ سے پہلے انبیاء کا وقت (نماز) ہے۔ اور انہی دو (مقررہ) اوقات کے درمیان (عشاء کا) وقت ہے۔

(۳۷۵۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ ، سَمِعَهُ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ سَائِلاً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلاَةِ ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا ، ثُمَّ أَمَرَ بِلاَلاً فَأَقَامَ الْعِشَاءَ الآخِرَةَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ، ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْغَدِ الْعِشَاءَ ثُلُثَ اللَّيْلِ ، ثُمَّ قَالَ : أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْوَقْتِ ؟ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَقْتٌ.

(۳۷۵۸۷) ابوبکر بن ابوموسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے نماز عشاء کے لئے غروب شفق کے وقت امامت کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے روز عشاء کی نماز تہائی رات کو ادا فرمائی۔ پھر فرمایا اوقات کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ ان دو (مقررہ) اوقات کے درمیان (عشاء کا) وقت ہے۔

(۳۷۵۸۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، فَقُلْنَا لَهُ : حَدِّثْنَا كَيْفَ كَانَتِ الصَّلاَةُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا مِنَ الْغَدِ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ.

(۳۷۵۸۸) حضرت حسین بن بشیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور محمد بن علی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ہاں داخل ہوئے۔ ہم نے ان سے پوچھا۔ آپ ہمیں بتائیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز کس طرح ادا کی جاتی تھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عشاء کی نماز شفق کے غائب ہونے پر پڑھائی۔ پھر اگلے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز عشاء کی رات کے ایک تہائی گزرنے پر پڑھائی۔

(٣٧٥٨٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَةِ أَبِي عُبَيْدٍ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ يُوَقِّتُ لَهُمَ الصَّلاَةَ ، قَالَ :صَلُّوا صَلاَةَ الْعِشَاءِ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ ، فَإِنْ شُغِلْتُمْ فَمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ أَنْ يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، وَلاَ تَشَاغَلُوا عَنِ الصَّلاَةِ ، فَمَنْ رَقَدَ بَعْدَ ذَلِكَ فَلاَ أَرْقَدَ اللَّهُ عَيْنَهُ ، يَقُولُهَا ثَلاَثَ مِرَارٍ.

(٣٧٥٨٩) حضرت صفیہ بنت ابی عبید بیان فرماتی ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امیروں کی طرف ایک خط میں نماز کے اوقات لکھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عشاء کی نماز پڑھو، جبکہ شفق غائب ہو جائے پس اگر تمہیں کوئی مشغولیت ہو تو پھر تمہارے اور تہائی رات کے درمیان (وقت) ہے اور تم خود کو نماز کے حق میں مشغول ظاہر نہ کرو۔ جو شخص اس کے بعد سو جائے تو پس اللہ اس کی آنکھوں کو نیند نہ عطا کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(٣٧٥٩٠) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى رُبُعِ اللَّيْلِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ.

(٣٧٥٩٠) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں کہ عشاء کا وقت چوتھائی رات تک ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے۔

(١٠٣) الْقَسَامَةُ

قسامت کا بیان

(٣٧٥٩١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَقَرَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتِيلٍ مِنَ الأَنْصَارِ وُجِدَ فِي جُبِّ الْيَهُودِ ، قَالَ :فَبَدَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَهُودِ ، فَكَلَّفَهُمْ قَسَامَةَ خَمْسِينَ ، فَقَالَتِ الْيَهُودُ :لَنْ نَحْلِفَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ :أَفَتَحْلِفُونَ ؟ قَالَتِ الأَنْصَارُ :لَنْ نَحْلِفَ ، فَأَغْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُودَ دِيَتَهُ لأَنَّهُ قُتِلَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ.

(٣٧٥٩١) حضرت سعید فرماتے ہیں کہ قسامت جاہلیت میں (بھی) تھی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو انصار کے ایک اس مقتول کے بارے میں برقرار رکھا جو یہود کے کنویں میں (مقتول) پایا گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے ابتدا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پچاس قسموں کا پابند ٹھہرایا۔ تو یہود نے کہا۔ ہم ہرگز قسم نہیں کھائیں گے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے

کہا: کیا تم قسم اٹھاؤ گے؟ انصار نے کہا: ہم ہرگز قسم نہیں کھائیں گے۔ تو نبی کریم ﷺ نے اس مقتول کی دیت یہود کے ذمہ لگا دی۔ کیونکہ یہ انہی کے درمیان قتل ہوا تھا۔

۳۷۵۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: دَعَانِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَسَأَلَنِي عَنِ الْقَسَامَةِ ، فَقَالَ : إِنَّهُ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أَرُدَّهَا ، إِنَّ الأَعْرَابِيَّ يَشْهَدُ ، وَالرَّجُلُ الْغَائِبُ يَجِيءُ فَيَشْهَدُ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ رَدَّهَا ، قَضَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ.

(۳۷۵۹۲) حضرت زہری فرماتے ہیں کہ مجھے عمر بن عبد العزیز ؒ نے بلایا اور مجھ سے قسامت کے بارے میں سوال کیا۔ اور کہا کہ میرا خیال یہ ہو رہا ہے کہ میں اس کو رد کر دوں۔ ایک دیہاتی آکر گواہی دیتا ہے اور غیر موجود آدمی گواہی دیتا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ اے امیر المؤمنین! آپ اس کو رد نہیں کر سکتے قسامت کے ذریعہ سے نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا اور آپ ﷺ کے بعد خلفاء نے (بھی) فیصلہ فرمایا۔

۳۷۵۹۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ ، يُقَالُ لَهُ : سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ ، فَتَفَرَّقُوا فِيهَا ، فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلاً ، فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ : قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا ، قَالُوا : مَا قَتَلْنَا ، وَلاَ عَلِمْنَا قَاتِلاً ، قَالَ : فَانْطَلَقُوا إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا : يَا نَبِيَّ اللهِ ، انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلاً ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكُبْرَ الْكُبْرَ ، فَقَالَ لَهُمْ : تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ ؟ قَالُوا : مَا لَنَا بَيِّنَةٌ ، قَالَ : فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ ، قَالُوا : لاَ نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ ، فَكَرِهَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ ، فَوَدَاهُ بِمِئَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

(۳۷۵۹۳) حضرت سہل بن ابی حثمہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کی قوم کے چند افراد خیبر کی طرف چلے۔ پس وہ وہاں سے منتشر ہو گئے۔ اور انہوں نے ایک فرد کو مقتول پایا۔ تو انہوں نے ان لوگوں سے جن کے ہاں مقتول پایا گیا تھا۔ کہ کہ تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں قاتل کا علم ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس یہ لوگ اللہ کے نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے عرض کیا۔ یا نبی اللہ ﷺ! ہم لوگ خیبر کی طرف چلے تو ہم نے اپنا ایک آدمی مقتول پایا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آپ ﷺ نے ان (مقتول کی قوم) سے فرمایا: تم قتل کرنے والے کے خلاف گواہ پیش کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا۔ ہمارے پاس گواہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ لوگ تمہارے سامنے قسم اٹھائیں گے۔ ان لوگوں نے عرض کیا۔ ہم یہودیوں کی قسموں پر راضی نہیں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس مقتول کے خون کو ضائع ہونا ناپسند فرمایا تو آپ ﷺ نے ایک صد اونٹ صدقہ کے بطور دیت ادا کیے۔

(٣٧٥٩٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ حُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ ابْنَيْ مَسْعُودٍ ، وَعَبْدَ اللهِ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَيْ فُلاَنٍ ، خَرَجُوا يَمْتَارُونَ بِخَيْبَرَ ، فَعُدِيَ عَلَى عَبْدِ اللهِ ، فَقُتِلَ ، قَالَ : فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تُقْسِمُونَ بِخَمْسِينَ وَتَسْتَحِقُّونَ ؟ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ نُقْسِمُ وَلَمْ نَشْهَدْ ؟ قَالَ : فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ ؟ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِذًا تَقْتُلُنَا يَهُودُ . قَالَ : فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

(۳۷۵۹۴) حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسعود رضی اللہ عنہ کے پوتے حُویّصہ، مُحیصہ اور فلاں کے بیٹے عبداللہ، عبدالرحمان خیبر کے علاقہ میں تلواریں سونتے ہوئے گئے وہاں حضرت عبداللہ پر جارحیت ہوئی اور وہ قتل ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر فرمائی۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پچاس قسمیں اٹھاؤ اور استحقاق پیدا کرو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیسے قسمیں اٹھائیں حالانکہ ہم (وہاں) حاضر نہیں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہود تمہیں سبکدوش کر دیں؟ (یعنی وہ قسمیں اٹھالیں) انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر یہود ہمیں قتل کر دیں گے (یعنی جھوٹی قسمیں کھالیا کریں گے)۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اس مقتول کی دیت ادا فرمائی۔

(٣٧٥٩٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، قَالَ : الْقَسَامَةُ حَقٌّ ، قَضَى بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَيْنَمَا الأَنْصَارُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ ، فَرَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا : قَتَلَتْنَا الْيَهُودُ ، وَسَمَّوْا رَجُلاً مِنْهُمْ ، وَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : شَاهِدَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ ، حَتَّى أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ، فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ اسْتَحِقُّوا بِخَمْسِينَ قِسَامَةٍ أَدْفَعُهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ ؟ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَكْرَهُ أَنْ نَحْلِفَ عَلَى غَيْبٍ فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَ قَسَامَةَ الْيَهُودِ بِخَمْسِينَ مِنْهُمْ ، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ الْيَهُودَ لاَ يُبَالُونَ الْحَلِفَ ، مَتَى مَا نَقْبَلُ هَذَا مِنْهُمْ يَأْتُون عَلَى آخِرِنَا ، فَوَدَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ تُقْبَلُ أَيْمَانُ الَّذِين يَدَّعُونَ الدَّمَ.

(۳۷۵۹۵) حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ قسامت برحق ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعہ سے فیصلہ فرمایا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار حاضر تھے کہ ان میں سے ایک انصاری رضی اللہ عنہ چلے گئے پھر (بعد میں) بقیہ انصار بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے گئے۔ ناگہاں انہوں نے اپنے ساتھی کو خون میں لت پت دیکھا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے اور عرض

لیا۔ ہمیں یہودیوں نے قتل کیا ہے اور انہوں نے یہودیوں میں سے ایک شخص کا نام لیا لیکن ان کے پاس گواہ نہیں تھا۔ تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہارے سوا دو گواہ ہوں تا کہ میں اس مسمّٰی شخص کو تمہارے حوالہ کر دوں؟ لیکن ان کے پاس گواہ نہیں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پچاس قسموں کے ذریعہ استحقاق پیدا کرلو تا کہ میں یہ شخص تمہارے حوالہ کر دوں؟ انہوں نے عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ! ہم غیب کی بات پر قسم کھانے کو پسند نہیں کرتے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہود سے پچاس قسمیں لینے کا ارادہ مایا تو انصار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہود قسموں کی کوئی پروا نہیں کرتے۔ جب ہم ان سے اس (مقتول پر قسموں) کو قبول کرلیں گے تو یہ کسی اور پر دست درازی کریں گے۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس مقتول کی دیت اپنی طرف سے ادا فرمائی۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: خون کا دعویٰ کرنے والوں کی قسموں کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

(١٠٤) صَلاَةُ الطَّوَافِ بَعْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ

فجر کی نماز کے بعد نماز طواف کرنے کا بیان

(٣٧٥٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أَنَّهُ قَالَ :يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ ، لاَ تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ، أَوْ نَهَارٍ.

(۳۷۵۹۶) حضرت جبیر بن مطعم، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبد مناف! کسی شخص کو بھی اس گھر کے طواف سے منع نہ کرو اور نہ ہی رات، دن کی کسی گھڑی میں نماز پڑھنے سے منع کرو۔

(٣٧٥٩٧) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ طَافَ بِالْبَيْتِ بَعْدَ الْفَجْرِ ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

(۳۷۵۹۷) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے فجر کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور طلوع آفتاب سے قبل دو رکعات ادا فرمائیں۔

(٣٧٥٩٨) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ طَافَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَصَلَّيَا.

(۳۷۵۹۸) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ دونوں کو عصر کے بعد طواف کرتے ہوئے اور نماز (طواف) پڑھتے ہوئے دیکھا۔

(٣٧٥٩٩) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ أَبِي شُعْبَةَ ؛ أَنَّهُ رَأَى الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قَدِمَا مَكَّةَ فَطَافَا بِالْبَيْتِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَصَلَّيَا.

(۳۷۵۹۹) حضرت ابو شعبہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ دونوں مکہ میں تشریف لائے اور دونوں نے عصر کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور نماز (طواف) ادا کی۔

(۳۷٦۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُصَلِّي حَتَّى تَصْفَارَّ الشَّمْسُ.

(۳۷٦۰۰) حضرت ابوالطفیل رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ عصر کے بعد طواف کرتے تھے اور نماز (طواف بھی) ادا کرتے تھے یہاں تک سورج زرد ہو جائے۔

(۳۷٦۰۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ طَافَا بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلاَةِ الْفَجْرِ ، ثُمَّ صَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُصَلِّي حَتَّى تَغِيبَ أَوْ تَطْلُعَ ، وَتُمَكِّن الصَّلاَة.

(۳۷٦۰۱) حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے فجر سے پہلے بیت اللہ طواف کیا پھر طلوع آفتاب سے قبل دونوں نے نماز (طواف) پڑھی۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: سورج کے طلوع یا غروب تک نماز نہیں پڑھے گا اور یہاں تک کہ نماز پڑھ سکے۔

(۱۰۵) شِرَاءُ السَّيْفِ الْمُحَلَّى بِنَوْعِ حِلْيَتِهِ

زیور سے مزین تلوار کو اسی قسم کے زیور کے عوض خریدنے کا بیان

(۳۷٦۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ أَبِي عِمْرَانَ ، يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : أُتِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ بِقِلاَدَةٍ فِيهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ ابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِسَبْعَةِ دَنَانِيرَ ، أَوْ بِتِسْعَةِ دَنَانِيرَ ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : لاَ حَتَّى تُمَيِّزَ مَا بَيْنَهُمَا ، قَالَ : إِنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ ، قَالَ : لاَ ، حَتَّى تُمَيِّزَ مَا بَيْنَهُمَا ، قَالَ : فَرَدَّهُ حَتَّى مَيَّزَ.

(۳۷٦۰۲) حضرت فضالہ بن عبید فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خیبر کے دن ایک ہار لایا گیا جس میں سونے ساتھ لٹکے ہوئے موتی تھے۔ اس ہار کو ایک آدمی نے سات یا نو دیناروں کے عوض خریدا۔ پس یہ ہار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا' اس کی خریداری کا تذکرہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! یہاں تک کہ دونوں کو جدا جدا کر جائے۔ کسی نے عرض کیا۔ آپ کا ارادہ پتھر کے بارے میں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! یہاں تک کہ یہ دونوں جدا جدا ہوں۔ راوی کہتے ہیں اس نے یہ ہار واپس کر دیا یہاں تک کہ (انہیں) جدا کر دیا گیا۔

(۳۷٦۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِأَرْضِ فَارِسَ : أَلاَّ تَبِيعُوا السُّيُوفَ فِيهَا حَلْقَةُ فِضَّةٍ بِدِرْهَمٍ.

(۳۷۶۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم فارس کے علاقہ میں تھے تو ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پہنچا۔ خبردار چاندی کے حلقہ والی تلواروں کو دراہم کے عوض نہ بیچو۔

(۳۷٦٠٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ شُرَيْحٌ عَنْ طَوْقٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ فُصُوصٌ ، قَالَ : تُنْزَعُ الْفُصُوصُ ، ثُمَّ يُبَاعُ الذَّهَبُ وَزْنًا بِوَزْنٍ.

(۳۷۶۰۴) حضرت شعبی ریشید فرماتے ہیں کہ شریح ریشید سے سونے کے طوق کے بارے میں پوچھا گیا جس میں نگینے بھی ہوں؟ انہوں نے فرمایا۔ نگینوں کو جدا کر دیا جائے گا پھر سونے کو برابر سرابر بیچ دیا جائے گا۔

(۳۷٦٠٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ كَانَ يَكْرَهُ شِرَاءَ السَّيْفِ الْمُحَلَّى إِلاَّ بِعَرَضٍ.

(۳۷۶۰۵) حضرت محمد ریشید کے بارے میں منقول ہے کہ وہ محلّی (زیور سے مزین) تلوار کو سامان کے عوض کے علاوہ بیچنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۳۷٦٠٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ شِرَاءَ السَّيْفِ الْمُحَلَّى بِفِضَّةٍ ، وَيَقُولُ : اشْتَرِهِ بِذَهَبٍ يَدًا بِيَدٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَهِ بِالدَّرَاهِمِ.

(۳۷۶۰۶) حضرت زہری ریشید کے بارے میں منقول ہے کہ وہ مزین تلوار کو چاندی کے عوض بیچنے کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ مزین تلوار (سونے کے زیور والی) کو سونے کے عوض نقد خریدو۔

اور (امام) ابوحنیفہ ریشید کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اس کو دراہم کے عوض خریدے۔

(۱۰٦) قَضَاءُ الأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

ظہر سے پہلے والی چار رکعات پڑھنے کا بیان

(۳۷٦٠٧) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ هِلاَلٍ الْوَزَّانِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَاتَتْهُ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلاَّهَا بَعْدَهَا.

(۳۷۶۰۷) حضرت عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ روایت بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر سے پہلے والی چار رکعات فوت ہو جاتی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بعد میں پڑھ لیتے تھے۔

(۳۷٦٠٨) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : إِذَا فَاتَتْهُ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلاَّهَا بَعْدَهَا.

(۳۷۶۰۸) حضرت ابراہیم ریشید کے بارے میں منقول ہے کہ جب ان سے ظہر کی پہلی چار رکعات فوت ہو جاتی تھیں تو وہ انہیں بعد میں ادا فرما لیتے تھے۔

(٣٧٦٠٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَوْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : مَنْ فَاتَتْهُ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ ، فَلْيُصَلِّهَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُصَلِّيهَا وَلاَ يَقْضِيهَا.

(۳۷۶۰۹) حضرت عمرو بن میمون رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ جس شخص کی ظہر سے پہلے والی چار رکعات فوت ہو جائیں تو اُسے چاہیے کہ (ظہر کے بعد والی) دو رکعات کے بعد ان کی قضا کر لے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: ان چار رکعات کو نہیں پڑھے گا اور نہ ہی ان کی قضا کرے گا۔

(۱۰۷) الصَّلاَةُ عَلَى الشَّهِيدِ

شہید کا جنازہ پڑھنے کا بیان

(٣٧٦١٠) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ ، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ ، وَلَمْ يُغَسَّلُوا.

(۳۷۶۱۰) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے شہداء کو ایک قبر میں دو دو کو جمع فرمایا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر جنازہ نہیں پڑھایا۔ اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا۔

(٣٧٦١١) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ ، مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَمْزَةَ وَقَدْ جُدِعَ وَمُثِّلَ بِهِ ، فَقَالَ : لَوْلاَ أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ لَتَرَكْتُهُ حَتَّى يَحْشُرَهُ اللَّهُ مِنْ بُطُونِ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ ، وَقَالَ : أَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمَ الْيَوْمَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : يُصَلَّى عَلَى الشَّهِيدِ.

(۳۷۶۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اُحد کا دن تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور ان کے ناک کو کاٹ دیا گیا تھا اور ان کو مثلہ بنا دیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ (ان کو) صفیہ پالے گی تو میں ان کو (یونہی) چھوڑ دیتا یہاں تک کہ اللہ پاک ان کو درندوں اور پرندوں کے پیٹوں سے جمع فرماتے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء میں سے کسی پر جنازہ نہیں پڑھایا۔ اور فرمایا: میں آج تم پر گواہ ہوں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: شہید پر جنازہ پڑھا جائے گا۔

(۱۰۸) تَخْلِيلُ اللِّحْيَةِ

داڑھی کا خلال کرنے کا بیان

(۳۷۶۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلاَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ، فَقُلْتُ لَهُ ؟ فَقَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ.

(۳۷۶۱۲) حضرت حسان بن بلال فرماتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنی داڑھی میں خلال کیا۔ میں نے ان سے کہا: تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے دیکھا ہے۔

(۳۷۶۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلاَثًا ، ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

(۳۷۶۱۳) حضرت ابو وائل بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنی داڑھی کا تین مرتبہ خلال فرمایا۔ پھر فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے ہوئے دیکھا۔

(۳۷۶۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

(۳۷۶۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

(۳۷۶۱۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

(۳۷۶۱۵) حضرت ابو حمزہ سے منقول ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنی داڑھی کا خلال کرتے دیکھا۔

(۳۷۶۱۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِي مَعْنٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسًا يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

(۳۷۶۱۶) حضرت ابو معن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنی داڑھی کا خلال کرتے دیکھا۔

(۳۷۶۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ.

(۳۷۶۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔

(۳۷۶۱۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمٍ الْبَاهِلِيِّ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا أُمَامَةَ تَوَضَّأَ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ، وَقَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ.

(۳۷۶۱۸) حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ میں نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور اپنی داڑھی کا خلال کیا۔ اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے دیکھا ہے۔

(۳۷۶۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ.

(۳۷۶۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی کا خلال فرمایا۔

(۳۷۶۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَم بْنُ جَمَّازٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَتَانِي جِبْرِيلُ ، فَقَالَ :إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ لِحْيَتَكَ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ لاَ يَرَى تَخْلِيلَ اللِّحْيَةِ.

(۳۷۶۲۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور انہوں نے فرمایا: جب آپ وضو کریں تو اپنی داڑھی کا خلال کیا کریں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ داڑھی کا خلال کرنے کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

(۱۰۹) الْقِرَائَةُ فِي الْوِتْرِ

وتروں میں قراءت کا بیان

(۳۷۶۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۳۷۶۲۱) حضرت سعید بن عبد الرحمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتروں میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ پڑھا کرتے تھے۔

(۳۷۶۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۳۷۶۲۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے۔

(۳۷۶۲۳) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلاَثٍ ، يَقْرَأُ فِيهِنَّ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾.

(۳۷۶۲۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سورتوں کے ساتھ وتر پڑھتے تھے۔ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کے ساتھ۔

(٣٧٦٢٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرَ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾.

. وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَرِهَ أَنْ يَخُصَّ سُورَةً يَقْرَأُ بِهَا فِي الْوِتْرِ.

(۳۷۶۲۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ کے ساتھ وتر پڑھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وتروں میں پڑھنے کے لئے کوئی سورت خاص کرنا مکروہ ہے۔

(۱۱۰) الْقِرَاءَةُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ

جمعہ اور عیدین میں قراءت کا بیان

(٣٧٦٢٥) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ ، فَصَلَّى بِنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ ، فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الأُولَى ، وَفِي الآخِرَةِ : (إِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُونَ). قَالَ عُبَيْدُ اللهِ : فَأَدْرَكْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ انْصَرَفَ ، فَقُلْتُ : إِنَّكَ قَرَأْتَ بِسُورَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ رَحِمَهُ اللهِ يَقْرَأُ بِهِمَا فِي الْكُوفَةِ ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا.

(۳۷۶۲۵) حضرت عبد اللہ بن ابو رافع سے روایت ہے کہ مروان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں امیر مقرر کیا اور خود مکہ کی طرف نکل گیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ پڑھایا۔ پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ قراءت فرمائی اور دوسری رکعت میں ﴿إِذَا جَائَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ عبید اللہ کہتے ہیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوگئے تو میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے کہا۔ بے شک آپ نے (آج) وہ دو سورتیں قراءت کی ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ میں پڑھا کرتے تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں پڑھتے سُنا ہے۔

(٣٧٦٢٦) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، أُرَى فِيهِمْ أَبَا جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ ، وَالْمُنَافِقِينَ ، فَأَمَّا سُورَةُ الْجُمُعَةِ : فَيُبَشِّرُ بِهَا الْمُؤْمِنِينَ وَيُحَرِّضُهُمْ ، وَأَمَّا سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ : فَيُؤْيِسُ بِهَا الْمُنَافِقِينَ وَيُوَبِّخُهُمْ.

(۳۷۶۲۶) حضرت حکم رحمہ اللہ، مدینہ کے کچھ لوگوں سے، میرے خیال میں ان میں ابو جعفر بھی ہیں۔ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں سورۃ جمعہ اور منافقون کی قراءت فرماتے تھے۔ سورۃ جمعہ کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنین کو بشارت دیتے اور ابھارتے تھے اور سورۃ منافقین کے ذریعہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منافقین کو مایوس کرتے اور ڈانٹتے تھے۔

(٣٧٦٢٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ

بَشِيرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ ، وَفِي الْجُمُعَةِ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ ، وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدَانِ فِي يَوْمٍ قَرَأَ بِهِمَا فِيهِمَا.

(۳۷۶۲۷) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ کی قراءت کیا کرتے تھے اور جب دو عیدیں (جمعہ اور عید) ایک دن میں جمع ہو جاتی تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں یہ دونوں سورتیں قراءت فرماتے۔

(۳۷۶۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ.

(۳۷۶۲۸) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی ایک روایت نقل کرتے ہیں۔

(۳۷۶۲۹) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِـ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ ، وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

(۳۷۶۲۹) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾ کی قراءت فرماتے تھے۔

(۳۷۶۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، يَقُولُ : خَرَجَ عُمَرُ يَوْمَ عِيدٍ ، فَسَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ : بِأَيِّ شَيْءٍ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْيَوْمِ ؟ فَقَالَ : بِـ : (ق) وَ (اقْتَرَبَتْ).

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَرِهَ أَنْ تُخَصَّ سُورَةٌ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ.

(۳۷۶۳۰) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عید کے روز باہر نکلے تو ابو واقد لیثی نے پوچھا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کیا چیز قراءت کرتے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ق اور اقتربت۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جمعہ اور عیدین کے لئے سورت کا تعین مکروہ ہے۔

(۱۱۱) الْمَذْيُ وَأَثَرُ الاِحْتِلاَمِ فِي الثَّوْبِ

کپڑے میں مذی اور احتلام کے اثر کا بیان

(۳۷۶۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّبَّاقِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً ، فَكُنْتُ أُكْثِرُ الْغُسْلَ مِنْهُ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ

ثَوْبِی ؟ قَالَ :إِنَّمَا يَكْفِيكَ كَفٌّ مِنْ مَاءٍ تَنْضَحُ بِهِ مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَ.

(۳۷۶۳۱) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے مذی کی وجہ سے بڑی تکلیف تھی اور میں اس کی وجہ سے بکثرت غسل کرتا تھا۔ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں مذی سے وضو ہی کفایت کر دے گا۔ حضرت سہل فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو میرے کپڑوں کو لگ گئی ہے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک چلو پانی تجھے کافی ہے۔اس کو تو اپنے کپڑوں کے اس حصہ پر چھڑک دے جہاں تیرے گمان کے مطابق مذی لگی ہے۔

(۳۷٦۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :إِذَا أَجْنَبَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبِهِ ، فَرَأَى فِيهِ أَثَرًا فَلْيَغْسِلْهُ ، فَإِنْ لَمْ يَرَ فِيهِ أَثَرًا فَلْيَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ.

(۳۷٦۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی کسی کپڑے میں جنبی ہو جائے تو پھر وہ اس کپڑے میں اثرات دیکھے تو اس کپڑے کو دھو لینا چاہیے اور اگر کپڑے میں اثرات نہ دیکھے تو پھر اس پر پانی (ہی) چھڑک دے۔

(۳۷٦۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ لأَبِي مَيْسَرَةَ :إِنِّي أُجْنِبُ فِي ثَوْبِي، فَأَنْظُرُ فَلاَ أَرَى شَيْئًا ؟ قَالَ :إِذَا اغْتَسَلْتَ فَتَلَفَّفْ بِهِ وَأَنْتَ رَطْبٌ ، فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِئُكَ.

(۳۷٦۳۳) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ قبیلہ کے ایک آدمی نے ابو میسرہ سے کہا۔ میں اپنے کپڑوں میں (ہی) جنبی ہوا پس میں نے (کپڑوں کو) دیکھا تو مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی؟ ابو میسرہ نے کہا۔ جب تم غسل کرو اور کپڑے پہن لو اس حال میں کہ تم تر ہو تو تمہارے لئے یہی کافی ہے۔

(۳۷٦۳٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ؛ فِي الرَّجُلِ يَحْتَلِمُ فِي الثَّوْبِ فَلاَ يَدْرِي أَيْنَ مَوْضِعُهُ ، قَالَ : يَنْضَحُ الثَّوْبَ بِالْمَاءِ.

(۳۷٦۳۴) حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں جس کو کپڑوں میں احتلام ہوا ہو اور اس کو احتلام کی جگہ معلوم نہ ہو۔ منقول ہے کہ یہ آدمی کپڑے پر پانی چھڑک لے گا۔

(۳۷٦۳٥) حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ الْقَوَارِيرِيُّ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ :سَأَلَهُ رَجُلٌ ، قَالَ :إِنِّي أَحْتَلِمُ فِي ثَوْبِي ؟ قَالَ :اغْسِلْهُ ، قَالَ :خَفِيَ عَلَيَّ ، قَالَ :رُشَّهُ بِالْمَاءِ.

(۳۷٦۳۵) حضرت سالم رحمہ اللہ کے بارے میں روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی نے پوچھا۔ مجھے میرے کپڑوں میں احتلام ہوا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کپڑوں کو دھولو۔ سائل نے کہا۔ وہ (احتلام والا حصہ) مجھ پر مخفی ہو گیا ہے۔ حضرت سالم رحمہ اللہ نے فرمایا: اس پر پانی چھڑک دو۔

(۳۷٦۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ ؛ أَنَّ عُمَرَ نَضَحَ مَا لَمْ يَرَ.

(۳۷۶۳۶) حضرت زبید بن صلت روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہ دکھائی دینے کی صورت میں چھڑکاؤ کرتے تھے۔

(۳۷۶۳۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : إِنْ أَضْلَلْتَ فَانْضَحْ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يَنْضَحُهُ ، وَلاَ يَزِيدُه الْمَاءُ إِلاَّ شَرًّا.

(۳۷۶۳۷) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ اگر تمہیں (موضع احتلام) بھول جائے تو چھڑکاؤ کرلو۔

اور (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اس کپڑے پر چھڑکاؤ نہیں کرے گا۔ پانی (کا چھڑکاؤ) نجاست کو زیادہ ہی کرے گا (کم نہیں کرے گا)

(۱۱۲) الصَّلاَةُ أَثْنَاءَ الْخُطْبَةِ

خطبہ کے دوران نماز کا بیان

(۳۷۶۳۸) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، فَقَالَ لَهُ : صَلَّيْتَ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا.

(۳۷۶۳۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سُلیک غطفانی حاضر ہوئے درانحالیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تم نے نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو رکعات پڑھو اور ان میں تخفیف کرلو۔

(۳۷۶۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : إِذَا جِئْتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ ، فَإِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ ، وَإِنْ شِئْتَ جَلَسْتَ.

(۳۷۶۳۹) حضرت ابی مجلز سے منقول ہے کہ جب تم جمعہ کے دن آؤ اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اگر تم چاہو تو دو رکعات پڑھ لو اور اگر چاہو تو بیٹھ جاؤ۔

(۳۷۶٤٠) حَدَّثَنَا أَزْهَرُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَجِيءُ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

(۳۷۶۴۰) حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رحمہ اللہ تشریف لائے جب کہ امام خطبہ دے رہا ہوتا تھا تو وہ دو رکعات نماز ادا کرتے۔

(۳۷۶٤١) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، وَأَبُو حُرَّةَ ، وَيُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُصَلِّي.

(۳۷۶۴۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ انہوں نے دو رکعات ادا نہیں کی تھیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ وہ دو رکعات پڑھیں اور ان میں تخفیف کریں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: (دوران خطبہ) نماز نہیں پڑھے گا۔

(۱۱۳) قَضَاءُ الْقَاضِي بِشُهُودِ زُورٍ

قاضی کا جھوٹے گواہوں کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کا بیان

(۳۷٦٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، وَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ عَلَى نَحْوِ مِمَّا أَسْمَعُ مِنْكُمْ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنْ نَارٍ ، يَأْتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(۳۷۶۴۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میری طرف جھگڑے لے کر آتے ہو اور ہو سکتا ہے کہ تم میں سے بعض، بعض سے بہتر اپنی حجت بیان کر سکتا ہو۔ اور میں تو تمہارے درمیان اسی کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں جو میں سُنتا ہوں۔ پس جس کے لئے میں اس کے بھائی کے حصہ میں سے (کسی شئی کا) فیصلہ کروں تو وہ اس کو نہ لے۔ کیونکہ (اس صورت میں) میں اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ رہا ہوں جس کے ساتھ وہ بروز قیامت حاضر ہوگا۔

(۳۷٦٤۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : جَاءَ رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ يَخْتَصِمَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوَارِيثَ بَيْنَهُمَا قَدْ دَرَسَتْ ، لَيْسَتْ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، وَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ ، يَأْتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَتْ :فَبَكَى الرَّجُلاَنِ ، وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا :حَقِّي لأَخِي يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَا إِذْ فَعَلْتُمَا ، فَاذْهَبَا فَاقْتَسِمَا ، وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ، ثُمَّ اسْتَهِمَا ، ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ.

(۳۷۶۴۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انصار میں سے دو آدمی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باہم ایک قدیم وراثت کا، جس پر ان کے پاس گواہ نہیں تھے۔ جھگڑا لے کر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تم لوگ میرے پاس جھگڑا لے کر آتے ہو اور میں تو ایک بشر ہوں ہو سکتا ہے کہ تم میں سے بعض، بعض سے بہتر اپنی حجت بیان کر سکتا ہو اور میں تمہارے درمیان فیصلہ کر دوں پس جس شخص کے لئے میں اس کے بھائی کے حق میں سے کسی شئی کا فیصلہ کر دوں تو وہ اُسے نہ لے۔ (اس

صورت میں) میں اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ رہا ہوں جس کے ساتھ وہ بروز قیامت حاضر ہوگا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پس دونوں آدمی رو پڑے اور ہر ایک نے ان میں سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا حق میرے بھائی کے لئے ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس پر راضی ہو تو جاؤ اور تقسیم کرلو اور ایک دوسرے کا حق پورا پورا ادا کرو اور ہر ایک اپنے بھائی کو معاف کرے۔

(٣٧٦٤٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لَوْ أَنَّ شَاهِدَيْ زُورٍ شَهِدَا عِنْدَ الْقَاضِي عَلَى رَجُلٍ بِطَلاَقِ امْرَأَتِهِ ، فَفَرَّقَ الْقَاضِي بَيْنَهُمَا بِشَهَادَتِهِمَا ، أَنَّهُ لاَ بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا أَحَدُهُمَا.

(٣٧٦٤٤) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایک بشر ہوں اور ہوسکتا ہے کہ تم میں سے بعض، بعض سے بہتر انداز میں اپنی حجت بیان کرسکتا ہو۔ پس جس کو میں اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کر کے دوں تو میں اس کے لئے آگ کا ٹکڑا کاٹ رہا ہوں۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر دو جھوٹے گواہ قاضی کے ہاں کسی آدمی کی بیوی کو طلاق پر گواہی دیں اور قاضی ان کی شہادت کی بنیاد پر میاں بیوی کے درمیان تفریق کردے تو جھوٹے گواہوں میں سے کسی ایک کو عورت کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(١١٤) هَلْ تُقْتَلُ الْمَرْأَةُ إِذَا ارْتَدَّتْ ؟

کیا اگر عورت مرتد ہوجائے تو اس کو قتل کیا جائے گا؟

(٣٧٦٤٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

(٣٧٦٤٥) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے دین کو بدل لے تو اس کو قتل کردو۔

(٣٧٦٤٦) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلاَّ بِإِحْدَى ثَلاَثٍ : الثَّيِّبُ الزَّانِي ، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ.

(٣٧٦٤٦) حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مردِ مسلم جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی

معبود نہیں ہے اور میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں۔ کا خون تین چیزوں میں سے کسی ایک بغیر حلال نہیں ہے۔ شادی شدہ زانی، جان کے بدلہ میں جان اور اپنے دین کو چھوڑنے والا اور جماعت سے جدائی کرنے والا۔

(٣٧٦٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ فِي الْمُرْتَدَّةِ: تُسْتَتَابُ، فَإِنْ تَابَتْ، وَإِلاَّ قُتِلَتْ.

(٣٧٦٤٧) حضرت حسن ؒ سے مرتد عورت کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا اگر وہ توبہ کرلے تو ٹھیک۔ وگرنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(٣٧٦٤٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :تُقْتَلُ.

(٣٧٦٤٨) حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ مرتد عورت کو قتل کیا جائے گا۔

(٣٧٦٤٩) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ :تُقْتَلُ.

- وَذَكَرُوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ تُقْتَلُ إِذَا ارْتَدَّتْ.

(٣٧٦٤٩) حضرت حماد ؒ فرماتے ہیں کہ مرتد عورت کو قتل کیا جائے گا۔

اور (امام) ابوحنیفہ ؒ کا قول لوگ یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: اگر عورت مرتد ہو جائے تو اس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(١١٥) الصَّلاَةُ فِي خُسُوفِ الْقَمَرِ

چاند گرہن میں نماز پڑھنے کا بیان

(٣٧٦٥٠) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ :انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ ، أَوِ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ ، لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ.

(٣٧٦٥٠) حضرت ابو بکرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں سورج یا چاند گرہن ہو گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ یہ لوگوں میں کسی کی موت پر گرہن نہیں ہوتے پس اگر ایسا ہو تو تم گرہن چھٹنے تک نماز پڑھو۔

(٣٧٦٥١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ:حَدَّثَنِي فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:إِنَّ كُسُوفَ الشَّمْسِ آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلاَةِ.

(٣٧٦٥١) حضرت عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ، فلاں بن فلاں سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ سورج کا گرہن ہونا اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے پس جب تم اس کو دیکھو تو نماز کی طرف پناہ پکڑو۔

(٣٧٦٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :

صَلاَةُ الآيَاتِ سِتُّ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ.

(۳۷۶۵۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ خسوف وکسوف کی نماز چار سجدوں میں چھ رکعات ہیں۔

(۳۷۶۵۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ؛ إِذَا فَزِعْتُم مِنْ أُفُقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَاءِ، فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلاَةِ.

(۳۷۶۵۳) حضرت علقمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب تمہیں آسمان کے افق میں سے کچھ گھبراہٹ ہو تو تم نماز کی طرف پناہ پکڑو۔

(۳۷۶۵٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كُسُوفٍ نَحْوًا مِنْ صَلاَتِكُمْ ، يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : لاَ يُصَلَّى فِي كُسُوفِ الْقَمَرِ.

(۳۷۶۵۴) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، کسوف میں تمہاری نماز کی طرح نماز پڑھتے تھے (اس میں) رکوع، سجدہ کرتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: چاند گرہن میں نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

(۱۱۶) الأَذَانُ وَالإِقَامَةُ عِنْدَ قَضَاءِ الْفَائِتَةِ

فوت شدہ نمازوں کی ادائیگی پر اذان واقامت کہنے کا بیان

(۳۷۶۵۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : شَغَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ ، قَالَ : فَأَمَرَ بِلاَلاً ، فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

(۳۷۶۵۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خندق کے دن مشرکین نے چار نمازوں سے مشغول (بجنگ) کئے رکھا۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اذان کہی اور اقامت کہی اور ظہر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے اقامت کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے اقامت کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی پھر انہوں نے اقامت کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی۔

(۳۷۶۵٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الظُّهْرِ ، وَالْعَصْرِ ، وَالْمَغْرِبِ ، وَالْعِشَاءِ ، حَتَّى كُفِينَا ذَلِكَ ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾ ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِلاَلاً فَأَقَامَ ، فَصَلَّى الظُّهْرَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ ، فَصَلَّى

الْعَصْرَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ الْمَغْرِبَ ، فَصَلاَّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ ، فَصَلاَّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ : ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً ، أَوْ رُكْبَانًا﴾.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ : إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَوَاتُ لَمْ يُؤَذِّنْ فِي شَيْءٍ مِنْهَا ، وَلَمْ يُقِمْ.

(۳۷۶۵۶) حضرت عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں خندق کے دن ظہر، عصر، مغرب ورعشاء سے روک کے رکھا گیا (یعنی مشرکین نے روک رکھا) یہاں تک کہ ہماری اس بارے میں کفایت کر دی گئی اور اس ارے میں ارشاد خداوندی ہے۔ ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے وئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر ادا کی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے ظہر پڑھا کرتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی جس رح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب ادا کی جس رح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے مغرب پڑھتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عشاء کے لئے اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء لی نماز پڑھی جس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے عشاء پڑھا کرتے تھے۔ اور یہ واقعہ ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً، أَوْ رُكْبَانًا﴾ کے ترنے سے پہلے کا ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: جب آدمی کی کئی نمازیں فوت ہو جائیں تو ان میں سے کسی کے لئے ذان کہی جائے گی اور نہ اقامت کہی جائے گی۔

(۱۱۷) الْبُرُّ بِالْبُرِّ ، مِثْلاً بِمِثْلٍ ، يَدًا بِيَدٍ

گندم کو گندم کے عوض برابر اور نقد دینے کا بیان

(۳۷۶۵۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ مَالِكَ بْنَ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ ، يَقُولُ : سَمِعْتُ عُمَرَ ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا ، إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا ، إِلاَّ هَاءَ وَهَاءَ.

(۳۷۶۵۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گندم، گندم کے عوض سود ہے ہاں اگر یوں اور یوں وں (یعنی نقد ہو) اور جو، جو کے عوض سود ہے۔ ہاں اگر یوں اور یوں ہو (یعنی نقد ہو)

(۳۷۶۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْعَثِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ ، مِثْلاً بِمِثْلٍ ، يَدًا بِيَدٍ.

(۳۷۶۵۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو، جو کے عوض برابر اور نقد یئے جائیں گے۔

(۳۷۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:الْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، مِثْلاً بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ :لاَ بَأْسَ بِبيعِ الْحِنطَةِ الغَائِبَةِ بِعَينِها بِالْحِنطَةِ الْحَاضِرَةِ.

(۳۷۶۵۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گندم، گندم کے عوض برابر اور نقد (بیع) ہوگی اور جَو، جَو کے عوض برابر اور نقد دیئے جائیں گے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ فرمایا کرتے تھے کہ غیر موجود گندم کو حاضر گندم کے عوض بیچنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۱۸) هَلْ تَجُوزُ الصَّدَقَةُ عَلَى الْفَقِيرِ الْقَادِرِ عَلَى الْكَسْبِ ؟

کیا اس فقیر پر صدقہ زکوۃ درست ہے جو کمائی پر قادر ہو؟

(۳۷۶۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ حَبَشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :الصَّدَقَةُ لاَ تَحِلُّ لِغَنِيٍّ ، وَلاَ لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

(۳۷۶۶۰) حضرت حُبشی بن جنادہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا۔ صدقہ غنی کے لئے حلال نہیں ہے۔ اور نہ ہی طاقت ور صحت مند کے لئے حلال ہے۔

(۳۷۶۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ ، وَلاَ لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

(۳۷۶۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ غنی کے لئے حلال نہیں ہے اور نہ ہی طاقت ور، صحت مند کے لئے حلال ہے۔

(۳۷۶۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَن رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ ، وَلاَ لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَخَّصَ فِي الصَّدَقَةِ عَلَيْهِ ، وَقَالَ :جَائِزَةٌ.

(۳۷۶۶۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ (زکوۃ) غنی کے لئے حلال نہیں ہے اور نہ ہی طاقت ور صحت مند کے لئے حلال ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ ایسے شخص پر صدقہ کرنے میں رخصت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جائز ہے۔

(۱۱۹) النَّهْيُ عَنْ بَيْعٍ وَشَرْطٍ

خریداری اور شرط لگانے کی ممانعت کا بیان

٣٧٦٦٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهُ :قَدْ أَخَذْتُ جَمَلَكَ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ ، وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ. (مسلم ۱۲۲۴۔ احمد ۳۹۷)

(۳۷۶۶۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میں نے تیرا اونٹ چار دینار میں لے لیا ہے اور تیرے لئے اس کی پشت (سواری کرنے کا حق) ہے مدینہ تک۔

٣٧٦٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :بِعْتُهُ مِنْهُ بِأُوقِيَّةٍ ، وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلاَنَهُ إِلَى أَهْلِي ، فَلَمَّا بَلَغْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ ، فَنَقَدَنِي ، وَقَالَ :أَتُرَانِي إِنَّمَا مَاكَسْتُكَ لآخُذَ جَمَلَكَ وَمَالَكَ؟ فَهُمَا لَكَ.

- وَذَكَرُوا أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ لاَ يَرَاهُ.

(۳۷۶۶۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اس (اونٹ) کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر چند اوقیہ کے عوض بیچ دیا اور میں نے اپنے گھر تک اس جانور کی سواری کا (اپنے لئے) استثناء کر لیا۔ پس جب مدینہ پہنچا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقم مجھے دے دی اور فرمایا۔ تم میرے بارے میں کیا خیال کرتے ہو کہ میں تم سے قیمت اس لئے کم کروا رہا ہوں کہ تمہارے اونٹ بھی لے لوں اور مال بھی؟ پس یہ دونوں تمہارے ہیں۔

اور لوگ بیان کرتے ہیں کہ (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی اس مسئلہ میں یہ رائے نہ تھی۔

(۱۲۰) مَنْ وَجَدَ مَتَاعَهُ عِنْدَ مُفْلِسٍ

جو شخص اپنا سامان کسی مفلس کے پاس پائے (تو......)؟

٣٧٦٦٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَنْ وَجَدَ مَتَاعَهُ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :هُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ.

(۳۷۶۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنا سامان کسی مفلس کے پاس پائے تو یہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: یہ بھی (دیگر) قرض خواہوں کے طریقہ پر ہوگا۔

(۱۳۱) الْمُزَارَعَةُ

مزارعت کا بیان

(۳۷۶۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَ
وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنْ زَرْعٍ ، أَوْ ثَمَرٍ. (مسلم ۱۱۸۶)

(۳۷۶۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کے ساتھ کھیتی یا پھل میں سے نکلے ہوئے
ایک حصہ پر معاملہ فرمایا۔

(۳۷۶۶۷) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى الل
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ.

(۳۷۶۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کو ایک حصہ پر عامل بنایا۔

(۳۷۶۶۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ ، عَ
الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ : يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، إِنَّمَا أَ
رَجُلاَنِ قَدَ اقْتَتَلاَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنُكُمْ فَلاَ تُكْرُوا الْمَزَارِعَ.

(۳۷۶۶۸) حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رافع بن خدیج کی مغفرت
فرمائے۔ ان کے پاس دو آدمی حاضر ہوئے جنہوں نے باہمی قتال کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تمہارا یہ معاملہ ہے
تو تم مزارع کو کرایہ پر (زمین) مت دو۔

(۳۷۶۶۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ : كِلاَ جَارَيَّ قَدْ رَأَيْتُهُ يُعْطِ
أَرْضَهُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ : عَبْدَ اللهِ ، وَسَعْدًا.

(۳۷۶۶۹) حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے دونوں پڑوسیوں (عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ
اپنی زمین تہائی اور ربع پر (مزارعت کے لئے) دیتے تھے۔

(۳۷۶۷۰) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذٌ وَنَحْنُ نُعْطِي أَرْضَنَا بِالثُّلُ
وَالنِّصْفِ ، فَلَمْ يَعِبْ ذَلِكَ عَلَيْنَا.

(۳۷۶۷۰) حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنی زمینوں کو ثلث اور نصف
پر (مزارعت کے لئے) دیتے تھے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس پر کوئی عیب نہیں لگایا۔

(۳۷٦٧١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ الأَزْدِيِّ ، عَنْ صَخْرِ بْنِ وَلِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ صُلَيْعٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ بَأْسَ بِالْمُزَارَعَةِ بِالنِّصْفِ.
- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَكْرَهُ ذَلِكَ.

(۳۷۶۷۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نصف پر مزارعت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: وہ اس کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۲۲) النَّهْيُ عَنْ بَيْعِ حَاضِرٍ لِبَادٍ

کسی شہری کا کسی دیہاتی کے لئے دلاّلی کرنے کا بیان

(۳۷٦٧٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، سَمِعَ جَابِرًا ، يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

(۳۷۶۷۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہرگز کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے (یعنی دلالی نہ کرے)

(۳۷٦٧٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

(۳۷۶۷۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہرگز کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے دلالی نہ کرے

(۳۷٦٧٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ. (احمد ۴۸۱)

(۳۷۶۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہرگز کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے دلالی نہ کرے۔

(۳۷٦٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ. (بخاری ۲۷۲۳۔ مسلم ۱۰۳۳)

(۳۷۶۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہرگز کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے دلالی نہ کرے۔

(۳۷٦٧٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ

حَاضِرٌ لِبَادٍ ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ.

(۳۷۶۷۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے دلالی کرے چاہے وہ اس کا سگا بھائی ہو۔

(۳۷۶۷۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْخَبَّاطِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ عُمَرَ ، قَالَ أَحَدُهُمَا: نُهِيَ ، وَقَالَ الآخَرُ: لاَ يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَخَّصَ فِيهِ.

(۳۷۶۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ان میں سے ایک نے فرمایا۔ (دلالی سے) منع کیا گیا ہے اور دوسرے نے فرمایا۔ ہرگز کوئی شہری کسی دیہاتی کے لئے دلالی نہ کرے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: انہوں نے اس مسئلہ میں رخصت دی ہے۔

(۱۲۳) حُكْمُ التَّصَدُّقِ لآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صدقہ کے حکم کا بیان

(۳۷۶۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخَذَ تَمْرَةً مِنَ الصَّدَقَةِ ، فَلاَكَهَا فِي فِيهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَخْ كَخْ ، إِنَّا لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

(۳۷۶۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے صدقہ کی ایک کھجور پکڑی اور اس کو انہوں نے اپنے منہ میں ڈال لیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کخ کخ (یعنی باہر نکالو) ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(۳۷۶۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلاً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَأَرَادَ أَبُو رَافِعٍ أَنْ يَتْبَعَهُ ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لاَ تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ، وَأَنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟.

(۳۷۶۷۹) حضرت ابو رافع روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مخزوم میں سے ایک آدمی کو صدقہ (کی وصولی) پر بھیجا۔ ابو رافع رضی اللہ عنہ نے ان کے پیچھے جانے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور بے شک لوگوں کا غلام انہیں میں سے (شمار) ہوتا ہے۔

(۳۷۶۸۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى

قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ ، فَدَخَلَ بَيْتَ الصَّدَقَةِ ، فَدَخَلَ مَعَهُ الْغُلَامُ ، يَعْنِي حَسَنًا ، أَوْ حُسَيْنًا ، فَأَخَذَ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ ، فَاسْتَخْرَجَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ : إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا.

(۳۷۶۸۰) حضرت ابو لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صدقہ کے کمرہ میں داخل ہوگئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ ایک بچہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوگیا۔ پس اس بچہ نے ایک کھجور پکڑ لی اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے اس کو باہر نکلوایا اور فرمایا۔ بلاشبہ ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(۳۷۶۸۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، حَدَّثَنَا مُعَرِّفٌ ، حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ ابْنَةُ طَلْقٍ ، امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ سَنَةَ تِسْعِينَ ، عَنْ جَدِّي أَبِي عَمِيرَةَ رُشَيْدِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا ذَاتَ يَوْمٍ ، فَجَاءَ رَجُلٌ بِطَبَقٍ عَلَيْهِ تَمْرٌ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ، صَدَقَةٌ أَمْ هَدِيَّةٌ ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ : بَلْ صَدَقَةٌ ، فَقَدَّمَهَا إِلَى الْقَوْمِ ، وَالْحَسَنُ مُتَعَفِّرٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَأَخَذَ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ ، فَأَدْخَلَ إِصْبَعَهُ فِي فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ بِهَا ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ.

(۳۷۶۸۱) حضرت ابو عمیرہ رشید بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی طبق لے کر حاضر ہوا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اس آدمی نے عرض کیا (ہدیہ نہیں ہے) بلکہ صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے وہ کھجوروں کا طبق لوگوں کی طرف بڑھا دیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سامنے مٹی میں لوٹ رہے تھے تو انہوں نے ایک کھجور پکڑی اور اس کو اپنے منہ میں ڈال لیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھ لیا تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی مبارک ان کے منہ میں داخل کی اور اس کو باہر نکال لیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ بلاشبہ ہم آل محمد ﷺ صدقہ نہیں کھاتے۔

(۳۷۶۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ؛ أَنَّ خَالِدَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ بِبَقَرَةٍ ، فَرَدَّتْهَا ، وَقَالَتْ : إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ.

(۳۷۶۸۲) حضرت ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ خالد بن سعید بن العاص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف ایک گائے بھیجی تو انہوں نے واپس بھیج دی اور فرمایا۔ ہم آل محمد ﷺ صدقہ نہیں کھاتے۔

(۳۷۶۸۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ سَلْمَانَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ عَلَى طَبَقٍ ، فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ : مَا هَذَا؟ فَذَكَرَهُ بِطُولِهِ.

(۳۷۶۸۳) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدینہ میں آئے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک طبق بطور ہدیہ لائے اور انہوں نے اس طبق کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ راوی نے آگے مکمل حدیث بیان کی۔

(۳۷٦۸٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً ، فَقَالَ :لَوْلاَ أَنْ تَكُونِي مِنَ الصَّدَقَةِ لأَكَلْتُكِ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :الصَّدَقَةُ تَحِلُّ لِمَوَالِي بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِم. (مسلم ۷۵۲۔ ابوداؤد ۱۶۴۹)

(۳۷۶۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کھجور ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو صدقہ کی نہ ہوتی تو میں تجھے کھالیتا۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: بنی ہاشم کے موالی وغیرہ کے لئے صدقہ حلال ہے۔

(۱۲٤) رَدُّ السَّلاَمِ فِي الصَّلاَةِ بِالإِشَارَةِ

دورانِ نماز ہاتھ سے اشارہ کر کے سلام کا جواب دینے کا بیان

(۳۷٦۸٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يُصَلِّي فِيهِ، وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ رِجَالٌ مِنَ الأَنْصَارِ، وَدَخَلَ مَعَهُمْ صُهَيْبٌ، فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ حَيْثُ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ، قَالَ: كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ.

- وذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :لاَ يَفْعَلُ.

(۳۷۶۸۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنی عمرو بن عوف میں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ حضرت صُہیب رضی اللہ عنہ بھی حاضر ہوئے۔ میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دیتے تھے۔

اور (امام) ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: نمازی (ایسا) نہیں کرے گا۔

(۱۲٥) هَلْ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ؟

کیا پانچ وسق سے کم مقدار (غلہ) میں صدقہ ہے؟

(۳۷٦۸٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي

سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ.

(۳۷۶۸۶) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانچ وسق سے کم مقدار (غلہ) میں صدقہ نہیں ہے۔

(۳۷٦۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ، وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :لاَ صَدَقَةَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ. (ابن ماجه ۱۷۹۳۔ بیهقی ۱۳۴)

(۳۷۶۸۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ: پانچ وسق سے کم کھجوروں میں صدقہ نہیں ہے۔

(۳۷٦۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ.

- وَذُكِرَ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ :فِي قَلِيلِ مَا يَخْرُجُ وَكَثِيرِهِ صَدَقَةٌ. (احمد ۴۰۲۔ عبدالرزاق ۷۲۴۹)

(۳۷۶۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پانچ وسق سے کم مقدار (غلّہ) میں صدقہ نہیں ہے۔اور (امام) ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ: تھوڑا، زیادہ جو کچھ بھی نکلے اس میں صدقہ ہے۔

كِتَابُ الْمَغَازِي

یہ کتاب غزوات کے بیان میں ہے

(۱) ما ذُكِرَ فِي أَبِي يَكْسُومَ ، وَأَمْرِ الْفِيلِ

ابویکسوم اور ہاتھیوں کے بارے میں ذکر کی گئی روایات

(۳۷۶۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، قَالَ : أَقْبَلَ أَبُو يَكْسُومَ صَاحِبُ الْحَبَشَةِ وَمَعَهُ الْفِيلُ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْحَرَمِ ، بَرَكَ الْفِيلُ ، فَأَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْحَرَمَ ، قَالَ : فَإِذَا وُجِّهَ رَاجِعًا أَسْرَعَ رَاجِعًا ، وَإِذَا أُرِيدَ عَلَى الْحَرَمِ أَبَى ، فَأُرْسِلَ عَلَيْهِمْ طَيْرٌ صِغَارٌ بِيضٌ ، فِي أَفْوَاهِهَا حِجَارَةٌ أَمْثَالُ الْحِمَّصِ ، لاَ تَقَعُ عَلَى أَحَدٍ إِلاَّ هَلَكَ.

(۳۷۶۸۹) حضرت سعید بن جُبیر بیان فرماتے ہیں کہ حبشہ کا امیر ابویکسوم آیا اور اس کے ساتھ ہاتھی (بھی) تھے۔ پس جب وہ حرم تک پہنچا تو (اس کا) ہاتھی بیٹھ گیا اور اس نے حرم میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ راوی کہتے ہیں جب ابویکسوم ہاتھی واپسی کے لئے متوجہ کرتا تو ہاتھی خوب تیز رفتار واپس چلتا اور جب حرم کا ارادہ کیا جاتا تو ہاتھی انکار دیتا۔ پس ان پر سفید رنگ کے چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے گئے جن کے منہ میں چنوں کے برابر پتھر تھے وہ پتھر جس پر بھی گرتے اس کو ہلاک کر دیتے۔

(۳۷۶۹۰) قَالَ أَبُو أُسَامَةَ : فَحَدَّثَنِي أَبُو مَكِينٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : فَأَظَلَّتْهُمْ مِنَ السَّمَاءِ ، فَلَمَّا جَعَلَهُمُ اللَّهُ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ ، أَرْسَلَ اللَّهُ غَيْثًا ، فَسَالَ بِهِمْ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمْ إِلَى الْبَحْرِ.

(۳۷۶۹۰) حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ ان پرندوں نے لوگوں پر آسمان سے سایہ کر دیا۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے ان کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک سیلاب بھیجا۔ وہ سیلاب ان کو بہا کر لے گیا یہاں تک کہ وہ سیلاب انہیں سمندر میں لے گیا۔

(۳۷۶۹۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿طَیْرًا أَبَابِیلَ﴾ قَالَ : کَانَ لَهَا خَرَاطِیمُ کَخَرَاطِیمِ الطَّیْرِ ، وَأَکُفٌّ کَأَکُفِّ الْکِلاَبِ.

(۳۷۶۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ﴿طَیْرًا أَبَابِیلَ﴾ کی تفسیر میں فرمایا۔ ان کے ناک پرندوں کے ناک کی طرح تھے اور ان کی ہتھیلیاں کتوں کی ہتھیلیوں کی طرح تھیں۔

(۳۷۶۹۲) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سُفْیَانَ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِی سُفْیَانَ ، عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ ، قَالَ : طَیْرٌ سُودٌ تَحْمِلُ الْحِجَارَةَ بِمَنَاقِیرِهَا وَأَظَافِیرِهَا.

(۳۷۶۹۲) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ یہ سیاہ رنگ کے پرندے تھے جنہوں نے اپنی چونچوں اور پنجوں میں پتھر اُٹھائے ہوئے تھے۔

(۳۷۶۹۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَی ، عَنْ شَیْبَانَ ، عَنْ یَحْیَی ، قَالَ : أَخْبَرَنِی أَبُو سَلَمَةَ ، أَنَّ أَبَا هُرَیْرَةَ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَکَّةَ الْفِیلَ ، وَسَلَّطَ عَلَیْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِینَ. (بخاری ۱۱۲۔ مسلم ۹۸۹)

(۳۷۶۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو ہاتھیوں (والوں) سے روکے (محفوظ) رکھا اور اس مکہ پر اپنے رسول کو اور اہل ایمان کو تسلط عطا فرمایا۔

(۳۷۶۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِی سُفْیَانَ ، عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ یُهْلِکَ أَصْحَابَ الْفِیلِ ، بَعَثَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا أُنْشِئَتْ مِنَ الْبَحْرِ أَمْثَالَ الْخَطَاطِیفِ ، کُلُّ طَیْرٍ مِنْهَا یَحْمِلُ ثَلاَثَةَ أَحْجَارٍ مُجَزَّعَةٍ : حَجَرَیْنِ فِی رِجْلَیْهِ ، وَحَجَرًا فِی مِنْقَارِهِ ، قَالَ : فَجَائَتْ حَتَّی صَفَّتْ عَلَی رُؤُوسِهِمْ ، ثُمَّ صَاحَتْ ، فَأَلْقَتْ مَا فِی أَرْجُلِهَا وَمَنَاقِیرِهَا ، فَمَا یَقَعُ حَجَرٌ عَلَی رَأْسِ رَجُلٍ إِلاَّ خَرَجَ مِنْ دُبُرِهِ ، وَلاَ یَقَعُ عَلَی شَیْءٍ مِنْ جَسَدِهِ إِلاَّ خَرَجَ مِنَ الْجَانِبِ الآخَرِ ، قَالَ : وَبَعَثَ اللَّهُ رِیحًا شَدِیدَةً ، فَضَرَبَتِ الْحِجَارَةَ فَزَادَتْهَا شِدَّةً ، قَالَ : فَأُهْلِکُوا جَمِیعًا.

(۳۷۶۹۴) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اصحاب الفیل کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اُن پرندوں کو بھیجا جن کو سمندر سے نکالا گیا تھا اور وہ ابابیلوں کے مشابہ تھے۔ ان میں سے ہر ایک پرندہ سفید و سیاہ رنگ کے تین پتھر اٹھائے ہوا تھا۔ دو پتھر اس کے پاؤں میں تھے اور ایک پتھر اس کی چونچ میں۔ راوی کہتے ہیں۔ پس وہ پرندے آئے یہاں تک کہ انہوں نے اصحاب الفیل کے سروں پر صفیں بنالیں۔ پھر انہوں نے آواز نکالی اور جو پتھر ان کے پنجوں اور چونچوں میں تھے وہ انہوں نے پھینک دیے۔ پس کوئی پتھر کسی آدمی کے سر پر نہیں گرتا تھا مگر یہ کہ اس کی دُبر سے خارج ہوتا۔ اور آدمی کے جسم کے کسی حصہ پر نہیں لگتا تھا مگر یہ کہ دوسری جانب سے نکل آتا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تیز آندھی بھیجی اس نے (بھی) پتھر

مارے پس پتھروں کی شدت بڑھ گئی۔ راوی کہتے ہیں۔ پس وہ تمام لوگ ہلاک کر دیئے گئے۔

(۲) مَا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ النُّبُوَّةِ

ان باتوں کا بیان جن کو نبی کریم ﷺ نے نبوت سے قبل دیکھا

(۳۷۶۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَامِرٌ ، قَالَ : انْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى يَهُودٍ ، فَقَالَ : أُنْشِدُكُمَ اللَّهَ ، الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى ، هَلْ تَجِدُونَ مُحَمَّدًا فِي كُتُبِكُمْ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُوهُ ؟ فَقَالُوا : إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ رَسُولاً إِلاَّ كَانَ لَهُ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ كِفْلٌ ، وَإِنَّ جِبْرِيلَ كِفْلُ مُحَمَّدٍ ، وَهُوَ الَّذِي يَأْتِيهِ ، وَهُوَ عَدُوُّنَا مِنْ بَيْنِ الْمَلاَئِكَةِ ، وَمِيكَائِيلُ سِلْمُنَا ، فَلَوْ كَانَ مِيكَائِيلُ هُوَ الَّذِي يَأْتِيهِ أَسْلَمْنَا . قَالَ : فَإِنِّي أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى ، مَا مَنْزِلَتُهُمَا مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ؟ قَالُوا : جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ ، قَالَ عُمَرُ : فَإِنِّي أَشْهَدُ مَا يَتَنَزَّلاَنِ إِلاَّ بِإِذْنِ اللهِ ، وَمَا كَانَ مِيكَائِيلُ لِيُسَالِمَ عَدُوَّ جِبْرِيلَ ، وَمَا كَانَ جِبْرِيلُ لِيُسَالِمَ عَدُوَّ مِيكَائِيلَ.

فَبَيْنَمَا هُوَ عِنْدَهُمْ ، إِذْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا : هَذَا صَاحِبُكَ يَابْنَ الْخَطَّابِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ ، فَأَتَاهُ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ : ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ﴾.

(۳۷۶۹۵) حضرت عامر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہود کے پاس گئے اور کہا میں تمہیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات اتاری۔ کیا تم محمد ﷺ (کی صفات) کو اپنی کتابوں میں پاتے ہو؟ یہود نے کہا۔ ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پھر تمہیں ان کی اتباع کرنے سے کیا شئی روکتی ہے؟ یہود نے کہا: اللہ تعالیٰ نے کوئی رسول مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ کہ فرشتوں میں سے اس کا کوئی ساتھی ہوتا ہے۔ اور محمد ﷺ کا ساتھی جبرائیل ہے اور وہی آپ ﷺ کے پاس آتا ہے۔ اور فرشتوں میں سے یہ ہمارے دشمن ہیں۔ اور میکائیل سے ہماری مصالحت ہے۔ پس اگر محمد ﷺ کے پاس میکائیل آیا کرتے تو ہم اسلام لے آتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں تمہیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ پر تورات نازل کی ہے۔ ان دونوں فرشتوں کی رب العالمین کے ہاں کیا قدر و منزلت ہے؟ یہود نے کہا۔ جبرائیل اللہ تعالیٰ کے دائیں طرف ہے اور میکائیل اللہ تعالیٰ کے بائیں طرف ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ پس بے شک میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ دونوں فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم ہی سے نازل ہوتے ہیں۔ اور میکائیل ایسا نہیں ہے جو جبرائیل کے دشمنوں سے مصالحت رکھتا ہو اور نہ ہی جبرائیل ایسا ہے کہ وہ میکائیل کے دشمنوں سے مصالحت رکھتا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، یہود کے پاس ہی موجود تھے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو یہود نے کہا۔ یہ تمہارے ساتھی ہیں۔ اے ابن خطاب! پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی طرف کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے

درانحالیکہ آپ ﷺ پر یہ آیات نازل ہو چکی تھیں۔ ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللهِ ...... إِلَى قَوْلِهِ ...... فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ﴾.

(٣٧٦٩٦) حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ، هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَ الرَّاهِبُ، وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ ، قَالَ : فَهُمْ يَحِلُّونَ رِحَالَهُمْ ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمْ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، هَذَا يَبْعَثُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ :مَا عِلْمُكَ؟ قَالَ: إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ ، وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدُونَ إِلَّا لِنَبِيٍّ ، وَإِنِّي لأَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ.

ثُمَّ رَجَعَ وَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا ، فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رَعِيَّةِ الإِبِلِ ، قَالَ :أَرْسِلُوا إِلَيْهِ ، فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ ، قَالَ : انْظُرُوا إِلَيْهِ ، عَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ ، وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :انْظُرُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ.

قَالَ : فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ أَنْ لَا يَذْهَبُوا بِهِ إِلَى الرُّومِ ، فَإِنَّ الرُّومَ لَوْ رَأَوْهُ عَرَفُوهُ بِالصِّفَةِ فَقَتَلُوهُ ، فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِتِسْعَةِ نَفَرٍ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ الرُّومِ ، فَاسْتَقْبَلَهُمْ ، فَقَالَ :مَا جَاءَ بِكُمْ؟ قَالُوا: جِئْنَا، أَنَّ هَذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِي هَذَا الشَّهْرِ، فَلَمْ يَبْقَ فِي طَرِيقٍ إِلَّا قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ نَاسٌ، وَإِنَّا أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ فَبُعِثْنَا إِلَى طَرِيقِكَ هَذَا، فَقَالَ لَهُمْ: مَا خَلَّفْتُمْ خَلْفَكُمْ أَحَدًا هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ؟ قَالُوا: لَا، إِنَّمَا أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بِطَرِيقِكَ هَذَا، قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَهُ، هَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهُ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَتَابَعُوهُ وَأَقَامُوا مَعَهُ.

فَأَتَاهُمْ فَقَالَ :أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ ؟ قَالَ أَبُو طَالِبٍ :أَنَا ، فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ ، وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلاَلاً ، وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ. (ترمذی ۳۶۲۰۔ حاکم ۶۱۵)

(۳۷۶۹۶) حضرت ابو بکر بن ابو موسیٰ رضی اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابو طالب شام کی طرف نکلے۔ اور ان کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ اور قریش کے چند بڑی عمر کے لوگ تھے۔ پس جب یہ لوگ راہب کے پاس پہنچے۔ انہوں نے پڑاؤ ڈالا اور یہ اپنی سواری سے اُترے۔ تو راہب ان کی طرف آیا۔ اور اس سے پہلے یہ لوگ راہب کے پاس سے گزرتے تھے لیکن وہ ان کی طرف نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف توجہ کرتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: یہ لوگ اپنی سواریوں سے اُتر رہے تھے تو راہب نے ان کے درمیان پھرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ راہب نے آ کر رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔ یہ جہانوں کے سردار ہیں اور یہ جہانوں کے پروردگار کے رسول ہیں۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ قریش کے لوگوں نے راہب سے کہا۔ تمہیں کیا

علم ہے؟ اس نے کہا۔ جب تم لوگ گھاٹی سے بلند ہوئے تو کوئی درخت اور پتھر باقی نہیں رہا مگر یہ کہ اس نے جھک کر سجدہ کیا۔ اور یہ چیزیں انبیاء ہی کو سجدہ کرتی ہیں اور میں ان کو مہر نبوت کی وجہ سے پہچانتا ہوں جو مہر آپ کے کندھے کی نرم ہڈی کے نیچے مثل سیب کے ہے۔

۲۔ پھر راہب لوٹا اور اس نے ان (قافلہ والوں) کے لئے کھانا تیار کیا۔ پس جب وہ قافلہ والوں کے پاس کھانا لے کر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کی حفاظت پر (مامور) تھے۔ راہب نے کہا۔ ان کی طرف (کوئی آدمی) بھیجو۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بادل سایہ کیے ہوئے تھا۔ راہب نے کہا۔ تم انہیں دیکھو! ان پر ایک بادل ہے جس نے ان پر سایہ کیا ہوا ہے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے قریب پہنچے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی درخت کے سایہ میں تھے۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تو درخت کا سایہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل ہوگیا۔ راہب نے کہا۔ تم درخت کے سایہ کی طرف دیکھو وہ (بھی) ان کی طرف جھک گیا ہے۔

۳۔ راوی کہتے ہیں: جب راہب قافلہ والوں کے پاس کھڑا تھا اور ان سے مطالبہ کر رہا تھا کہ قافلے والے ان کو رُوم لے کر نہ جائیں۔ کیونکہ رومی لوگ انہیں دیکھ لیں گے تو انہیں (ان کی) صفات کی وجہ سے پہچان جائیں گے اور انہیں قتل کر دیں گے۔ اس دوران اس نے مڑ کر دیکھا تو نو (۹) افراد کا گروہ جو کہ روم سے آیا تھا، موجود تھا۔ راہب نے ان کی طرف رُخ پھیرا اور پوچھا۔ تمہیں کیا چیز یہاں لائی ہے؟ انہوں نے کہا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ نبی اسی شہر سے نکلے گا۔ پس کوئی راستہ باقی نہیں رہا مگر یہ کہ اس کی طرف لوگوں کو بھیج دیا گیا ہے۔ اور ہمیں اس کے متعلق خبر دی گئی ہے اور ہمیں تمہارے اس راستہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔ راہب نے ان افراد سے کہا۔ تم لوگوں نے اپنے پیچھے کسی کو خود سے بہتر چھوڑا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! ہمیں تو ان کی خبر کے بارے میں آپ کے راستہ کی طرف ہی مطلع کیا گیا ہے۔ راہب نے کہا: تم مجھے اس معاملہ کے بارے میں خبر دو جس کو اللہ تعالیٰ نے پورا کرنے کا ارادہ کر لیا ہے تو کیا لوگوں میں سے کوئی اس کو رد کرنے کی طاقت رکھتا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! راوی کہتے ہیں: پس ان لوگوں نے راہب کی بات مان لی اور اسی کے پاس ٹھہر گئے۔

۴۔ پھر راہب قافلہ والوں کے پاس آیا اور کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں! اس (بچہ) کا ولی کون ہے؟ ابو طالب نے کہا: میں ان کا ولی ہوں۔ پس راہب مسلسل ابو طالب سے مطالبہ کرتا رہا یہاں تک کہ ابو طالب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس کر دیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ راہب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زادِ راہ کے لئے کیک اور زیتون پیش کیے۔

(۳۷۶۹۷) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ قَبِيلَةٌ مِنَ الْجِنِّ إِلاَّ وَلَهُمْ مَقَاعِدُ لِلسَّمْعِ ، قَالَ : فَكَانَ إِذَا نَزَلَ الْوَحْيُ سَمِعَتِ الْمَلاَئِكَةُ صَوْتًا كَصَوْتِ الْحَدِيدَةِ أَلْقَيْتَهَا عَلَى الصَّفَا ، قَالَ : فَإِذَا سَمِعَتْهُ الْمَلاَئِكَةُ خَرُّوا سُجَّدًا ، فَلَمْ يَرْفَعُوا رُؤُوسَهُمْ حَتَّى يَنْزِلَ ، فَإِذَا نَزَلَ ، قَالَ بَعْضُهُمْ

لِبَعْضٍ: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؟ فَإِنْ كَانَ مِمَّا يَكُونُ فِي السَّمَاءِ ، قَالُوا :الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ، وَإِنْ كَانَ مِمَّا يَكُونُ فِي الأَرْضِ مِنْ أَمْرِ الْغَيْبِ ، أَوْ مَوْتٍ ، أَوْ شَيْءٍ مِمَّا يَكُونُ فِي الأَرْضِ تَكَلَّمُوا بِهِ ، فَقَالُوا :يَكُونُ كَذَا وَكَذَا ، فَتَسْمَعُهُ الشَّيَاطِينُ ، فَيُنْزِلُونَهُ عَلَى أَوْلِيَائِهِمْ.

فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُحِرُوا بِالنُّجُومِ ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ عَلِمَ بِهَا ثَقِيفٌ ، فَكَانَ ذُو الْغَنَمِ مِنْهُمْ يَنْطَلِقُ إِلَى غَنَمِهِ فَيَذْبَحُ كُلَّ يَوْمٍ شَاةً ، وَذُو الإِبِلِ يَنْحَرُ كُلَّ يَوْمٍ بَعِيرًا ، فَأَسْرَعَ النَّاسُ فِي أَمْوَالِهِمْ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ :لاَ تَفْعَلُوا ، فَإِنْ كَانَتِ النُّجُومُ الَّتِي يُهْتَدَى بِهَا وَإِلاَّ فَإِنَّهُ أَمْرٌ حَدَثَ ، فَنَظَرُوا فَإِذَا النُّجُومُ الَّتِي يُهْتَدَى بِهَا كَمَا هِيَ ، لَمْ يُرْمَ مِنْهَا بِشَيْءٍ ، فَكَفُّوا ، وَصَرَفَ اللَّهُ الْجِنَّ ، فَسَمِعُوا الْقُرْآنَ ، فَلَمَّا حَضَرُوهُ ، قَالُوا :أَنْصِتُوا ، قَالَ :وَانْطَلَقَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى إِبْلِيسَ فَأَخْبَرُوهُ ، فَقَالَ :هَذَا حَدَثٌ حَدَثَ فِي الأَرْضِ ، فَأْتُونِي مِنْ كُلِّ أَرْضٍ بِتُرْبَةٍ ، فَلَمَّا أَتَوْهُ بِتُرْبَةِ تِهَامَةَ ، قَالَ :هَاهُنَا الْحَدَثُ.

(۳۷۶۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنات کا کوئی قبیلہ نہیں تھا مگر یہ کہ ان کے لئے (آسمانی باتیں) سننے کے لئے نشستیں تھیں۔ فرماتے ہیں: پس جب وحی نازل ہوتی تو فرشتے ایسی آواز سنتے جیسے اس لوہے کی آواز ہوتی ہے جس کو آپ صاف پتھر پر پھینکیں۔ فرماتے ہیں: پس جب فرشتے یہ آواز سنتے تو سجدہ میں گر پڑتے۔ وحی کے نازل ہونے تک وہ اپنے سر نہ اٹھاتے۔ پھر جب وحی نازل ہو چکتی تو بعض فرشتے بعض فرشتوں سے کہتے۔ تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟ پس اگر وحی کسی آسمانی معاملہ میں ہوتی تو فرشتے کہتے۔ حق کہا ہے اور وہ ذات بلند اور بڑی ہے اور اگر وحی کسی زمینی معاملہ میں۔ غیبی امر یا موت یا کوئی بھی زمینی معاملہ، ہوتی تو فرشتے باہم گفتگو کرتے اور کہتے کہ یوں یوں ہوگا۔ ان باتوں کو شیاطین سُن لیتے اور پھر یہ باتیں اپنے اولیاء (دوستوں) کو آ کر کہتے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو شیاطین کو ستاروں کے ذریعہ ہلاک کیا گیا۔ سب سے پہلے جس کو اس بات کا (ستارے گرنے کا) علم ہوا وہ (قبیلہ) ثقیف تھا۔ پس ان میں سے بکریوں والا اپنی بکریوں کے پاس جاتا اور ہر روز ایک بکری ذبح کر دیتا۔ اور اونٹوں والا ہر روز ایک اونٹ ذبح کر دیتا۔ پس لوگوں نے اپنے میں جلدی کرنا شروع کی۔ تو ان میں سے بعض نے بعض سے کہا۔ (ایسا) نہ کرو۔ اگر تو یہ راہنمائی والے ستارے ہیں (تو پھر ٹھیک) وگرنہ یہ کوئی نئے حادثہ کی وجہ سے ہے۔ پس لوگوں نے دیکھا تو راہنمائی والے ستارے تو ویسے ہی تھے۔ ان میں سے کچھ بھی نہیں پھینکا گیا تھا۔ لوگ رُک گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جنات کو پھیرا اور انہوں نے قرآن کو سُنا۔ پس جب جنات (تلاوت) قرآن پر حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا۔ خاموش ہو جاؤ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ شیاطین، ابلیس کے پاس گئے اور جا کر اس کو خبر دی اس نے کہا: زمین میں یہی واقعہ رُونما ہوا ہے۔ پس تم میرے پاس ہر زمین کی مٹی لاؤ۔ شیاطین جب ابلیس کے پاس تہامہ کی مٹی لائے تو اس نے کہا۔ یہیں پر یہ نیا واقعہ رُونما ہوا ہے۔

(۳۷۶۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، وَغُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

سَلِمَةَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ ، قَالَ : قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ : اذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ ، فَقَالَ صَاحِبُهُ : لاَ تَقُلْ نَبِيٌّ ، فَإِنَّهُ لَوْ قَدْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ أَرْبَعُ أَعْيُنٍ ، قَالَ : فَأَتَيَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلاَهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ، فَقَالَ : لاَ تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا ، وَلاَ تَزْنُوا ، وَلاَ تَسْرِقُوا ، وَلاَ تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلاَّ بِالْحَقِ ، وَلاَ تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ فَيَقْتُلَهُ ، وَلاَ تَسْحَرُوا ، وَلاَ تَأْكُلُوا الرِّبَا ، وَلاَ تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَةَ ، وَلاَ تُوَلُّوا لِلْفِرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ ، وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً يَهُودُ : لاَ تَعْدُوا فِي السَّبْتِ ، قَالَ : فَقَبَّلُوا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ ، وَقَالُوا : نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَقٌّ ، قَالَ : فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي ؟ قَالُوا : إِنَّ دَاوُدَ دَعَا لاَ يَزَالُ فِي ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ ، وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ تَقْتُلَنَا يَهُودُ . (احمد ۲۳۹۔ حاکم ۱۰)

(۳۷۶۹۸) حضرت صفوان بن عسال روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا۔ ہمیں اس نبی کے پاس لے چلو! اس کے ساتھی نے کہا: نہیں! نبی مت کہو کیونکہ اگر انہوں نے تجھے سُن لیا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ راوی کہتے ہیں: وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے نو کھلی نشانیوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور زنا نہ کرو اور چوری نہ کرو اور اس جان کو قتل نہ کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے مگر حق کی وجہ سے۔ اور کسی قوت والے کے پاس بے گناہ کی چغلی نہ کرو کہ وہ اس بے گناہ کو قتل کر دے اور جادو نہ کرو۔ اور سود نہ کھاؤ۔ اور پاکدامن عورت پر تہمت زنی مت کرو اور جنگ کے دن بھاگنے کے لئے پیٹھ مت پھیرو۔ اور اے خواصِ یہود تم پر یہ بھی لازم ہے کہ ہفتہ کے دن میں تعدی نہ کرو۔ راوی کہتے ہیں: یہودیوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ، پاؤں چومے اور عرض کرنے لگے۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی برحق ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کو میری اتباع سے کیا چیز مانع ہے؟ کہنے لگے: حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ ان کی ذریت میں مسلسل نبوت رہے۔ اور ہمیں اس بات کا خوف ہے کہ ہمیں یہودی قتل کر دیں گے۔

(۳) مَا جَاءَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ابْنُ كَمْ كَانَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ

ان روایتوں کا بیان جن میں یہ ذکر ہے کہ جب آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہوا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک کیا تھی؟

(۳۷۶۹۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، ثُمَّ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلاَثَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَكَانَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ ، فَقُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ.

(۳۷۶۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر وحی کا نزول ہوا جبکہ آپ ﷺ چالیس سال کی عمر کے

تم پھر آپ ﷺ مکہ میں تیرہ سال ٹھہرے اور مدینہ میں آپ ﷺ دس سال رہے پھر آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال کی تھی۔

(۳۷۷۰۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :قَالَ الْحَسَنُ :أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ.

(۳۷۷۰۰) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر وحی کا نزول ہوا جبکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال کی تھی پھر آپ ﷺ مکہ میں دس سال ٹھہرے اور مدینہ میں دس سال ٹھہرے۔

(۳۷۷۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ :حدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ ، يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا.

(بخاری ۴۴۶۴۔ احمد ۲۹۶)

(۳۷۷۰۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں دس سال ٹھہرے آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور مدینہ میں دس سال ٹھہرے۔

(۳۷۷۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :تُوُفِّيَ النَّبِيُّ عليه الصلاة والسلام وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

(۳۷۷۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی جبکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک پینسٹھ سال کی تھی۔

(۳۷۷۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ عليه الصلاة والسلام أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَأَرْبَعِينَ ، وَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاَثٍ وَسِتِّينَ.

(۳۷۷۰۳) حضرت سعید سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر قرآن کا نزول ہوا جبکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک تینتالیس سال کی تھی اور آپ ﷺ دس سال مکہ میں قیام پذیر رہے اور دس سال مدینہ میں۔ اور آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ سال کی تھی۔

(۳۷۷۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ ، وَأَقَامَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا ، فَقُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

(۳۷۷۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے جبکہ آپ ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال کی تھی اور آپ ﷺ مکہ میں پندرہ سال اور مدینہ میں دس سال قیام پذیر رہے۔ پس جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو

آپ ﷺ کی عمر مبارک پینسٹھ سال کی تھی۔

(۳۷۷۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : أُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ عليه الصلاة والسلام عَشْرًا بِمَكَّةَ وَعَشْرًا بِالْمَدِينَةِ ، فَقَالَ : مَنْ يَقُولُ ذَلِكَ ، لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ بِمَكَّةَ عَشْرًا وَخَمْسًا وَسِتِّينَ وَأَكْثَرَ.

(۳۷۷۰۵) حضرت سعید بن جبیر ریشید بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: نبی کریم ﷺ پر دس سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں قرآن کا نزول ہوا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کس نے کہا. آپ ﷺ پر مکہ میں دس سال اور پینسٹھ سال سے زیادہ نزول قرآن ہوا ہے۔

(۳۷۷۰۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

(۳۷۷۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر قرآن کا نزول ہوا جبکہ آپ ﷺ کی عمر چالیس سال کی تھی۔ پھر آپ ﷺ مکہ میں تیرہ سال اور مدینہ میں دس سال اقامت پذیر رہے اور آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال کی تھی۔

(۳۷۷۰۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ : بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا ، وَتُوُفِّيَ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً.

(۳۷۷۰۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث کیا گیا پس آپ ﷺ دس سال مکہ میں اور دس سال مدینہ میں مقیم رہے اور ساٹھ سال کی عمر میں آپ ﷺ نے وفات پائی۔

(٤) مَا جَاءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بارے میں آنے والی روایات کا بیان

(۳۷۷۰۸) حدَّثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ : حدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا ؟ قَالَ : كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ.

(احمد ٦٦۔ ابن ابی عاصم ۱۸

(۳۷۷۰۸) حضرت عبداللہ بن شقیق روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا۔ آپ کب سے نبی (بنا...

ے) ہیں؟ آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: میں نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے۔

۳۷۷۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، قَالَ : نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَغَمَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : اقْرَأْ ، قَالَ : وَمَا أَقْرَأُ ؟ قَالَ : فَغَمَّهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : اقْرَأْ ، قَالَ : وَمَا أَقْرَأُ ؟ قَالَ : ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ ، فَأَتَى خَدِيجَةَ فَأَخْبَرَهَا بِالَّذِي رَأَى ، فَأَتَتْ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ لَهَا : هَلْ رَأَى زَوْجُك صَاحِبَهُ فِي خَضِرٍ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنَّ زَوْجَك نَبِيٌّ وَسَيُصِيبُهُ مِنْ أُمَّتِهِ بَلاَءٌ.

۳۷۷۰) حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا پھر آپ ﷺ سے کہا: پڑھو! آپ ﷺ نے فرمایا: میں کیا پڑھوں؟ راوی کہتے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے پھر آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا اور کہا: پڑھو! آپ ﷺ نے فرمایا: میں کیا پڑھوں؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور جو کچھ دیکھا تھا۔ اس کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی۔ وہ ورقہ بن نوفل کے پاس حاضر ہوئیں اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی۔ ورقہ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا تمہارے شوہر نے اپنے اس ساتھی کو حضر میں دیکھا ہے؟ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں! ورقہ نے کہا: پھر (تو) تیرا شوہر نبی ہے اور ان کو عنقریب اپنی امت کی طرف سے آزمائش آئے گی۔

۳۷۷۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَرَزَ سَمِعَ مَنْ يُنَادِيهِ : يَا مُحَمَّدُ ، فَإِذَا سَمِعَ الصَّوْتَ انْطَلَقَ هَارِبًا ، فَأَتَى خَدِيجَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا ، فَقَالَ : يَا خَدِيجَةُ ، قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ قَدْ خَالَطَ عَقْلِي شَيْءٌ ، إِنِّي إِذَا بَرَزْتُ أَسْمَعُ مَنْ يُنَادِي، فَلاَ أَرَى شَيْئًا ، فَأَنْطَلِقُ هَارِبًا ، فَإِذَا هُوَ عِنْدِي يُنَادِينِي ، فَقَالَتْ : مَا كَانَ اللَّهُ لِيَفْعَلَ بِكَ ذَلِكَ ، إِنَّك مَا عَلِمْتُ تَصْدُقُ الْحَدِيثَ ، وَتُؤَدِّي الأَمَانَةَ ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ ، فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَفْعَلَ بِكَ ذَلِكَ.

فَأَسَرَّتْ ذَلِكَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، وَكَانَ نَدِيمًا لَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ ، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى وَرَقَةَ ، فَقَالَ : وَمَا ذَاكَ ؟ فَحَدَّثَهُ بِمَا حَدَّثَتْهُ خَدِيجَةُ ، فَأَتَى وَرَقَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ وَرَقَةُ : هَلْ تَرَى شَيْئًا ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنِّي إِذَا بَرَزْتُ سَمِعْتُ النِّدَاءَ ، فَلاَ أَرَى شَيْئًا ، فَأَنْطَلِقُ هَارِبًا ، فَإِذَا هُوَ عِنْدِي ، قَالَ : فَلاَ تَفْعَلْ ، فَإِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ فَاثْبُتْ حَتَّى تَسْمَعَ مَا يَقُولُ لَكَ.

فَلَمَّا بَرَزَ سَمِعَ النِّدَاءَ : يَا مُحَمَّدُ ، قَالَ : لَبَّيْكَ ، قَالَ : قُلْ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : قُلْ : ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ حَتَّى فَرَغَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، ثُمَّ أَتَى وَرَقَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ : أَبْشِرْ ، ثُمَّ أَبْشِرْ ، ثُمَّ أَبْشِرْ ، فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّك

الرَّسُولُ الَّذِی بَشَّرَ بِهِ عِیسَی عَلَیْهِ السَّلاَمُ : ﴿بِرَسُولٍ یَأْتِی مِنْ بَعْدِی اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ ، فَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ أَحْمَدُ ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّد ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّك رَسُولُ اللهِ ، وَلَیُوشِكُ أَنْ تُؤْمَرَ بِالْقِتَالِ ، وَلَئِنْ أُمِرْتَ بِالْقِتَالِ وَأَنَا حَیٌّ لأُقَاتِلَنَّ مَعَكَ ، فَمَاتَ وَرَقَةُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : رَأَیْتُ الْقَسَّ فِی الْجَنَّةِ ، عَلَیْهِ ثِیَابٌ خُضْرٌ.

(۳۷۷۱۰) حضرت ابو میسرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کھلی جگہ میں آئے تو آپ ﷺ آواز دینے والے کو سنتے آپ کو آواز دیتا۔ اے محمد ﷺ! پس جب آپ ﷺ یہ آواز سُنتے تو آپ دوڑتے ہوئے چلنے لگتے۔ پس آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی اور فرمایا: اے خدیجہ! مجھے ڈر لگتا ہے کہ میری عقل میں کوئی خلط ہوگئی ہے۔ میں جب کھلی جگہ کی طرف نکلتا ہوں تو میں کسی منادی کو سُنتا ہوں لیکن مجھے کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی پس میں دوڑتا چلا آیا۔ ناگہاں وہ منادی میرے ساتھ ہی تھا اور وہ مجھے آواز دے رہا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا نہیں کرے گا۔ آپ کو جتنا میں جانتی ہوں تو آپ سچ بات کی تصدیق کرتے ہیں اور امانت کو ادا کرتے ہیں اور صلہ رحمی کرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ایسا نہیں کرے گا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات خفیہ طور پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیان کر دی ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے جاہلیت کے زمانہ میں دوست تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور آپ ﷺ ورقہ کے پاس لے گئے۔ ورقہ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ ساری بات بیان کی جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتائی تھی۔ پھر آپ ﷺ ورقہ کے پاس آئے اور یہ واقعہ ذکر کیا ہے۔ ورقہ نے پوچھا؟ آپ نے کچھ دیکھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! لیکن جب میں باہر نکلتا ہوں تو ایک آواز سنتا ہوں اور مجھے کوئی چیز دکھائی نہیں دی تو میں دوڑا ہوا چلا آیا ناگہاں وہ منادی میرے ساتھ ہی تھا۔ ورقہ نے کہا: آپ (ایسا) نہ کریں۔ پس جب آپ آواز سُنیں تو رُک جائیں یہاں تک کہ جو بات وہ آپ سے کہتا ہے اس کو سُن لیں۔

پھر جب آپ ﷺ کھلی جگہ کی طرف نکلے تو آپ ﷺ نے آواز سُنی: اے محمد ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: میں حاضر! منادی نے کہا: کہیے! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر منادی نے آپ ﷺ سے کہا ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ، الرَّحْمَنِ الرَّحِیمِ، مَالِكِ یَوْمِ الدِّینِ﴾ فاتحہ شریف کے آخر تک پڑھایا۔ پھر آپ ﷺ ورقہ کے پاس تشریف لائے اور اس کے سامنے یہ بات ذکر کی تو ورقہ نے کہا: تمہیں بشارت ہو پھر تمہیں بشارت ہو پھر تمہیں بشارت ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی وہی رسول ہیں جن کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ (فرمایا تھا) ایسا رسول جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا۔ پس میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ احمد ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ محمد ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور قریب ہے کہ آپ کو قتال (جہاد) کا حکم دیا جائے اور اگر آپ کو قتال کا حکم دیا گیا اور میں زندہ ہوا تو البتہ ضرور بالضرور میں آپ ﷺ کی معیت میں قتال کروں

پھر (اس کے بعد) ورقہ فوت ہو گئے۔ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس عیسائی عالم کو جنت کے اندر سبز کپڑوں میں دیکھا ہے۔

(۳۷۷۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : ابْتَعَثَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً لإِدْخَالِ رَجُلٍ الْجَنَّةَ ، قَالَ : فَمَرَّ عَلَى كَنِيسَةٍ مِنْ كَنَائِسِ الْيَهُودِ ، فَدَخَلَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقْرَؤُونَ سِفْرَهُمْ ، فَلَمَّا رَأَوْهُ أَطْبَقُوا السِّفْرَ وَخَرَجُوا ، وَفِي نَاحِيَةٍ مِنَ الْكَنِيسَةِ رَجُلٌ يَمُوتُ ، قَالَ : فَجَاءَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : إِنَّمَا مَنَعَهُمْ أَنْ يَقْرَؤُوا أَنَّكَ أَتَيْتَهُمْ وَهُمْ يَقْرَؤُونَ نَعْتَ نَبِيٍّ ، هُوَ نَعْتُكَ ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى السِّفْرِ فَفَتَحَهُ ، ثُمَّ قَرَأَ ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، ثُمَّ قُبِضَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دُونَكُمْ أَخَاكُمْ ، قَالَ : فَغَسَّلُوهُ ، وَكَفَّنُوهُ ، وَحَنَّطُوهُ ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ..

(۳۷۷۱۱) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کو ایک آدمی کو جنت میں داخل کرنے کے لئے بھیجا۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ ﷺ یہود کی عبادت گاہوں میں سے ایک عبادت گاہ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اس وقت وہ لوگ اپنی کتاب پڑھ رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو کتاب کو بند کر دیا اور باہر نکل گئے۔ عبادت گاہ کے ایک کونہ میں ایک آدمی مرنے کے قریب پڑا ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اس آدمی کے پاس تشریف لائے تو اس آدمی نے عرض کیا۔ ان لوگوں (یہود) کو پڑھنے سے اس بات نے منع کیا ہے کہ آپ ان کے پاس تشریف لائے ہیں اور یہ لوگ (اس وقت) ایک نبی کی صفات پڑھ رہے تھے۔ جو کہ آپ ہی ہیں۔ پھر وہ آدمی کتاب کے پاس آیا۔ اس کو کھولا اور پڑھا تو کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر اس آدمی کی روح قبض ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کو سنبھالو۔ راوی کہتے ہیں: پھر صحابہ ؓ نے اس کو غسل دیا اور کفن دیا اور حنوط لگایا پھر اس پر جنازہ پڑھا گیا۔

(۳۷۷۱۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ ؛ فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ ، فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ ، فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ ، ثُمَّ اسْتَخْرَجَ عَلَقَةً مِنْهُ ، فَقَالَ : هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ، ثُمَّ لأَمَهُ ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ ، قَالَ : وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ ، يَعْنِي ظِئْرَهُ ، فَقَالُوا : إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ ، قَالَ : فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ ، قَالَ أَنَسٌ : لَقَدْ كُنْتُ أَرَى أَثَرَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ. (مسلم ۱۴۷۔ احمد ۱۲۱)

(۳۷۷۱۲) حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے جبکہ آپ ﷺ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو پکڑا اور زمین پر لٹا دیا پھر آپ ﷺ کا سینہ مبارک شق کیا اور قلب مبارک کو باہر نکالا پھر قلب مبارک سے ایک لوتھڑا نکالا اور فرمایا۔ یہ آپ کے (دل میں) سے شیطان کا حصہ ہے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام

نے دل کو ایک سونے کے طشت میں ماءِ زمزم سے دھویا پھر جبرائیل نے آپ ﷺ کے دل کو سیا پھر اس کو اس کی جگہ میں واپس رکھ دیا۔ راوی کہتے ہیں: بچے دوڑتے ہوئے آپ ﷺ کی امی، دائی، کے پاس آئے اور کہا: محمد قتل کر دیئے گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: لوگ آپ ﷺ کی طرف آئے تو آپ ﷺ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے سینہ میں سُوئی کے اثرات دیکھے۔

(۳۷۷۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : احْتَبَسَ الْوَحْيُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ ، وَحُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلاَءُ ، فَجَعَلَ يَخْلُو فِي حِرَاءَ ، فَبَيْنَمَا هُوَ مُقْبِلٌ مِنْ حِرَاءَ ، قَالَ : إِذَا أَنَا بِحِسٍّ فَوْقِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي ، فَإِذَا أَنَا بِشَيْءٍ عَلَى كُرْسِيٍّ ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ جُئِثْتُ إِلَى الأَرْضِ ، وَأَتَيْتُ أَهْلِي بِسُرْعَةٍ ، فَقُلْتُ : دَثِّرُونِي دَثِّرُونِي ، فَأَتَانِي جِبْرِيلُ ، فَجَعَلَ يَقُولُ : ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ، قُمْ فَأَنْذِرْ ، وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ، وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ، وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾. (بخاری ۳۲۳۸۔ مسلم ۱۴۳)

(۳۷۷۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر شروع شروع میں وحی بند ہو گئی تھی اور آپ ﷺ کو خلوت محبوب ہو گئی پس آپ ﷺ حرا میں خلوت گزین ہو جاتے۔ پس اسی دوران آپ ﷺ حرا کے سامنے تھے، فرمایا: جب میں نے اپنے اوپر سے ہلکی آواز سُنی تو میں نے اپنا سر اُٹھایا۔ تو مجھے اچانک کرسی پر کوئی چیز دکھائی دی پس جب میں نے اُسے دیکھا تو گھبرا کر زمین کی طرف دیکھا اور میں اپنے گھر والوں کے پاس جلدی جلدی آیا اور میں نے کہا۔ مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو۔ پھر میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہنا شروع کیا: ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ، قُمْ فَأَنْذِرْ ، وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ، وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ، وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾.

(۳۷۷۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ : ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ ، قَالَ : دُثِّرْتَ هَذَا الأَمْرَ فَقُمْ بِهِ ، وَقَوْلُهُ : ﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ ، قَالَ : زُمِّلْتَ هَذَا الأَمْرَ فَقُمْ بِهِ. (ابن جریر ۱۲۴)

(۳۷۷۱۴) حضرت عکرمہ سے قول خداوندی ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ کے بارے میں منقول ہے فرمایا: تجھے یہ معاملہ اوڑھا دیا گیا ہے پس تو اس کو لے کر کھڑا ہو جا۔ اور قول خداوندی ﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ تمہیں یہ معاملہ لپیٹ دیا گیا ہے پس تم اس کو لے کر کھڑے ہو جاؤ۔

(۵) فِي أَذَى قُرَيْشٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا لَقِيَ مِنْهُمْ

نبی کریم ﷺ کو قریش کی اذیت پہنچانے اور آپ ﷺ کو جوان سے تکالیف پہنچی ہیں ان کا بیان

(۳۷۷۱۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الذَّيَّالِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : اجْتَمَعَتْ

قُرَيْشٌ يَوْمًا ، فَقَالُوا : انْظُرُوا أَعْلَمَكُمْ بِالسِّحْرِ وَالْكِهَانَةِ وَالشِّعْرِ ، فَلْيَأْتِ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي فَرَّقَ جَمَاعَتَنَا ، وَشَتَّتَ أَمْرَنَا ، وَعَابَ دِينَنَا ، فَلْيُكَلِّمْهُ ، وَلْيَنْظُرْ مَاذَا يَرُدُّ عَلَيْهِ ، فَقَالُوا : مَا نَعْلَمُ أَحَدًا غَيْرَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ، فَقَالُوا : أَنْتَ يَا أَبَا الْوَلِيدِ.

فَأَتَاهُ عُتْبَةُ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، أَنْتَ خَيْرٌ ، أَمْ عَبْدُ اللهِ ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : أَنْتَ خَيْرٌ ، أَمْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ؟ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنْ كُنْتَ تَزْعُمُ أَنَّ هَؤُلَاءِ خَيْرٌ مِنْك ، فَقَدْ عَبَدُوا الآلِهَةَ الَّتِي عِبْتَ ، وَإِنْ كُنْتَ تَزْعُمُ أَنَّك خَيْرٌ مِنْهُمْ فَتَكَلَّمْ حَتَّى نَسْمَعَ قَوْلَك ، إِنَّا وَاللهِ مَا رَأَيْنَا سَخْلَةً قَطُّ أَشْأَمَ عَلَى قَوْمِهِ مِنْك ، فَرَّقْتَ جَمَاعَتَنَا ، وَشَتَّتَ أَمْرَنَا ، وَعِبْتَ دِينَنَا ، وَفَضَحْتَنَا فِي الْعَرَبِ ، حَتَّى لَقَدْ طَارَ فِيهِمْ أَنَّ فِي قُرَيْشٍ سَاحِرًا ، وَأَنَّ فِي قُرَيْشٍ كَاهِنًا ، وَاللهِ مَا نَنْتَظِرُ إِلاَّ مِثْلَ صَيْحَةِ الْحُبْلَى ، أَنْ يَقُومَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ بِالسُّيُوفِ حَتَّى نَتَفَانَى.

أَيُّهَا الرَّجُلُ ، إِنْ كَانَ إِنَّمَا بِكَ الْبَاءَةُ ، فَاخْتَرْ أَيَّ نِسَاءِ قُرَيْشٍ فَلْنُزَوِّجْك عَشْرًا ، وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا بِكَ الْحَاجَةُ ، جَمَعْنَا لَكَ حَتَّى تَكُونَ أَغْنَى قُرَيْشٍ رَجُلاً وَاحِدًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفَرَغْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَقَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بسم الله الرَّحْمَن الرحيم ﴿حم تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ حَتَّى بَلَغَ : ﴿فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ﴾ فَقَالَ لَهُ عُتْبَةُ : حَسْبُك حَسْبُك ، مَا عِنْدَكَ غَيْرُ هَذَا ؟ قَالَ : لَا ، فَرَجَعَ إِلَى قُرَيْشٍ ، فَقَالُوا : مَا وَرَاءَك ؟ قَالَ : مَا تَرَكْتُ شَيْئًا أَرَى أَنَّكُمْ تُكَلِّمُونَهُ بِهِ إِلاَّ وَقَدْ كَلَّمْتُهُ بِهِ ، فَقَالُوا : فَهَلْ أَجَابَك ؟ قَالَ : نَعَمْ ؛

قَالَ : لَا ، وَالَّذِي نَصَبَهَا بَيِّنَةً مَا فَهِمْتُ شَيْئًا مِمَّا قَالَ ، غَيْرَ أَنَّهُ أَنْذَرَكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ، قَالُوا : وَيْلَك ، يُكَلِّمُك رَجُلٌ بِالْعَرَبِيَّةِ لَا تَدْرِي مَا قَالَ ، قَالَ : لَا وَاللهِ ، مَا فَهِمْتُ شَيْئًا مِمَّا قَالَ غَيْرَ ذِكْرِ الصَّاعِقَةِ.

(عبد بن حمید ۱۱۲۳۔ ابو یعلی ۱۸۱۲)

(۳۷۷۱۵) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن قریش اکٹھے ہوئے اور انہوں نے کہا: اپنے میں سے سب سے زیادہ جادو، کہانت اور شعر بنانے والے کو دیکھو اور پھر وہ شخص اس آدمی کے پاس آئے جس نے ہماری جماعت میں تفریق ڈالی ہے اور ہمارے معاملہ کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار کر دیا ہے اور ہمارے دین میں عیب نکالا ہے۔ پھر وہ شخص اس سے گفتگو کرے اور دیکھے کہ یہ اس کو کیا جواب دیتے ہیں۔ لوگوں نے کہا: مجھے عتبہ بن ربیعہ کے علاوہ کسی کے بارے میں علم نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا: اے ابو الولید تم ہی ہو۔

پس یہ عتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تم بہتر ہو یا عبد اللہ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ پھر اس نے کہا: تم بہتر ہو یا عبد المطلب؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے۔ پھر عتبہ بولا: اگر تمہارا خیال یہ ہے کہ

یہ لوگ تم سے بہتر ہیں تو تحقیق ان لوگوں نے تو ان معبودان کی عبادت کی ہے جن کو تم عیب دار کہتے ہو۔ اور اگر تمہارا خیال یہ ہے کہ تم ان سے بہتر ہو تو پھر تم بولو تا کہ ہم تمہاری سُن سکیں۔ ہم نے تو بخدا اپنی قوم پر تم سے زیادہ منحوس کوئی بکری کا بچہ (بھی) نہیں دیکھا۔ تم نے ہماری جمعیت میں تفریق ڈال دی ہے اور ہمارے معاملہ کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار کر دیا ہے۔ اور ہمارے دین میں عیب نکالا ہے اور تم نے ہمیں عرب میں رسوا کر دیا ہے حتی کہ یہ بات عرب میں گردش کر رہی ہے کہ قریش میں ایک جادوگر ہے اور قریش میں ایک کاہن ہے۔ بخدا! ہم نہیں انتظار کر رہے مگر حاملہ کی چیخ کی مثل کا تا کہ ہم میں سے بعض، بعض کے لئے تلواریں لے کر کھڑے ہو جائیں یہاں تک کہ ہم سب فنا ہو جائیں۔

اے آدمی! اگر تجھے شوق مردانگی ہے تو تم قریش کی عورتوں میں سے جسے چاہو پسند کر لو۔ ہم تمہاری دس شادیاں کر دیں گے اور اگر تمہیں کوئی (مالی) ضرورت ہے تو ہم تمہارے لئے (اتنا) جمع کر دیں گے کہ تم سارے قریش میں سے اکیلے ہی سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم بات کر چکے ہو؟ عتبہ نے کہا: ہاں! تو رسول اللہ ﷺ نے قراءت فرمائی۔ بسم اللہ الرَّحْمَن الرحیم ﴿حم تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ یہاں تک کہ آپ ﷺ اس آیت تک پہنچے۔ ﴿فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ﴾ تو عتبہ نے آپ ﷺ سے کہا۔ بس کرو۔ بس کرو۔ اس کے سوا تمہارے پاس کچھ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! عتبہ، قریش کے پاس واپس لوٹا۔ قریش نے پوچھا: تمہارے پیچھے (کی) کیا (خبر) ہے؟ عتبہ نے کہا: میں نے کوئی چیز نہیں چھوڑی جس کے بارے میں میرا خیال ہو کہ تم نے ان سے اس کے بارے میں گفتگو کرنی ہے مگر یہ کہ میں نے ان سے اس کے بارے میں گفتگو کر لی ہے۔ قریش نے کہا۔ پھر کیا انہوں نے تمہیں جواب دیا ہے۔ عتبہ نے کہا: ہاں! (پھر) عتبہ نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے خانہ کعبہ کو نصب کیا ہے مجھے ان کی کہی ہوئی باتوں میں سے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا۔ صرف یہ بات (سمجھ آئی) کہ وہ تمہیں عاد اور ثمود کی کڑک سے ڈراتے ہیں۔ قریش نے کہا: تم ہلاک ہو جاؤ۔ ایک آدمی تمہارے ساتھ عربی میں گفتگو کرتا ہے اور تم نہیں جانتے کہ اس نے کیا کہا ہے۔ عتبہ نے کہا۔ بخدا! مجھے ان کی گفتگو میں سے کڑک کے سوا کچھ سمجھ نہیں آیا۔

(۳۷۷۱۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ : مَا رَأَيْتُ قُرَيْشًا أَرَادُوا قَتْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِلاَّ يَوْمًا ائْتَمَرُوا بِهِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْمَقَامِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَجَعَلَ رِدَائَهُ فِي عُنُقِهِ ، ثُمَّ جَذَبَهُ حَتَّى وَجَبَ لِرُكْبَتَيْهِ سَاقِطًا ، وَتَصَايَحَ النَّاسُ فَظَنُّوا أَنَّهُ مَقْتُولٌ ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ يَشْتَدُّ ، حَتَّى أَخَذَ بِضَبْعَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَائِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ : ﴿أَتَقْتُلُونَ رَجُلاً أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ﴾؟ ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ، فَلَمَّا قَضَى صَلاَتَهُ ، مَرَّ بِهِمْ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ ،

فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، مَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ إِلاَّ بِالذَّبْحِ ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ : يَا مُحَمَّدُ ، مَا كُنْتَ جَهُولاً ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنْتَ مِنْهُمْ. (ابو يعلى ۷۳۰۱)

(۳۷۷۱۶) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے قریش کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کرتے (کبھی) نہیں دیکھا تھا۔ مگر ایک دن جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازش کر رہے تھے اور وہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا فرما رہے تھے۔ پس عقبہ بن ابی مُعیط کھڑا ہوا اور اپنی چادر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن میں ڈالا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھینچا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھٹنوں کے بل گرنے لگے۔ لوگوں نے شور و غل کیا تو لوگوں نے یہ گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقتول ہو گئے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سختی کے ساتھ آگے بڑھے یہاں تک کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بغلوں کے پیچھے سے پکڑ لیا اور فرمانے لگے۔ ﴿أَتَقْتُلُونَ رَجُلاً أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ﴾

پھر لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹ گئے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے پاس سے گزرے جبکہ وہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہِ قریش! خبردار! قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ مجھے تمہاری طرف نہیں بھیجا گیا مگر ذبح کے ساتھ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے حلق کی طرف اشارہ فرمایا: راوی کہتے ہیں: ابوجہل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے محمد! تم تو جاہل نہیں تھے۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو بھی ان میں سے ہے۔

(۳۷۷۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَرَّ أَبُو جَهْلٍ ، فَقَالَ : أَلَمْ أَنْهَكَ ؟ فَانْتَهَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ : لِمَ تَنْتَهِرُنِي يَا مُحَمَّدُ ؟ وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا بِهَا رَجُلٌ أَكْبَرُ نَادِيًا مِنِّي . قَالَ ، فَقَالَ جِبْرِيلُ : ﴿فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ﴾ قَالَ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَاللهِ أَنْ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لأَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ الْعَذَابِ. (ترمذی ۳۳۴۹۔ احمد ۳۲۹)

(۳۷۷۱۷) حضرت ابن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوجہل گزرا اور اس نے کہا۔ کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹ پلا دی۔ ابوجہل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے محمد! تم مجھے کیوں ڈانٹتے ہو؟ بخدا! تمہیں معلوم ہے کہ قریش میں کوئی شخص مجھ سے بڑی مجلس والا نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: ﴿فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ﴾ راوی کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بخدا! اگر ابوجہل اپنی مجلس (والوں) کو بلاتا تو اس کو عذاب کے فرشتے زبانیہ پکڑ لیتے۔

(۳۷۷۱۸) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَنَاسٌ مِنْ

قُرَیْشٍ ، وَنُحِرَتْ جَزُورٌ فِی نَاحِیَةِ مَکَّةَ ، قَالَ : فَأَرْسَلُوا فَجَاؤُوا مِنْ سَلاَهَا ، فَطَرَحُوهُ عَلَیْهِ ، قَالَ : فَجَائَتْ فَاطِمَةُ حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ ، قَالَ : فَکَانَ یَسْتَحِبُّ ثَلاَثًا ، یَقُولُ : اللَّهُمَّ عَلَیْكَ بِقُرَیْشٍ ، اللَّهُمَّ عَلَیْكَ بِقُرَیْشٍ ، اللَّهُمَّ عَلَیْكَ بِقُرَیْشٍ : بِأَبِی جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِیعَةَ ، وَشَیْبَةَ بْنِ رَبِیعَةَ ، وَالْوَلِیدِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَأُمَیَّةَ بْنِ خَلَفٍ ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِی مُعَیْطٍ.

قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : فَلَقَدْ رَأَیْتُهُمْ قَتْلَى فِی قَلِیبِ بَدْرٍ . قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ : وَنَسِیتُ السَّابِعَ.

(بخاری ۲۹۳۴۔ مسلم ۱۴۱۹)

(۳۷۷۱۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سایہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ ابوجہل اور قریش کے لوگوں نے کہا: اس وقت مکہ کے کسی محلہ میں اونٹ ذبح ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ انہوں نے (کسی کو) بھیجا پس یہ اونٹ کی اوجری لے کر آئے اور انہوں نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھینک دیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آکر اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹایا۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔ اے اللہ! قریش کو پکڑ، اے اللہ! قریش کو پکڑ۔ اے اللہ! قریش کو پکڑ۔ ابوجہل بن ہشام کو۔ عتبہ بن ربیعہ کو۔ شیبہ بن ربیعہ کو۔ ولید بن عتبہ کو، امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو۔ راوی کہتے ہیں: کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سب کو قلیب بدر میں مقتول حالت میں دیکھا۔ ابواسحاق کہتے ہیں کہ مجھے ساتویں آدمی کا نام بھول گیا ہے۔

(۳۷۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا أَنْ مَرِضَ أَبُو طَالِبٍ دَخَلَ عَلَیْهِ رَهْطٌ مِنْ قُرَیْشٍ ، فِیهِمْ أَبُو جَهْلٍ ، قَالَ : فَقَالُوا : إِنَّ ابْنَ أَخِیكَ یَشْتُمُ آلِهَتَنَا ، وَیَفْعَلُ وَیَفْعَلُ ، وَیَقُولُ وَیَقُولُ ، فَلَوْ بَعَثْتَ إِلَیْهِ فَنَهَیْتَهُ ، فَبَعَثَ إِلَیْهِ ، أَوْ قَالَ : جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ الْبَیْتَ ، وَبَیْنَهُ وَبَیْنَ أَبِی طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ ، قَالَ : فَخَشِیَ أَبُو جَهْلٍ إِنْ جَلَسَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنْبِ أَبِی طَالِبٍ أَنْ یَکُونَ أَرَقَّ لَهُ عَلَیْهِ ، فَوَثَبَ فَجَلَسَ فِی ذَلِكَ الْمَجْلِسِ، وَلَمْ یَجِدِ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا قُرْبَ عَمِّهِ ، فَجَلَسَ عِنْدَ الْبَابِ.

قَالَ أَبُو طَالِبٍ: أَیْ ابْنَ أَخِی، مَا بَالُ قَوْمِكَ یَشْکُونَكَ؟ یَزْعُمُونَ أَنَّكَ تَشْتُمُ آلِهَتَهُمْ، وَتَقُولُ وَتَقُولُ، وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ، قَالَ: فَأَکْثَرُوا عَلَیْهِ مِنَ اللَّحْوِ، قَالَ: فَتَکَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا عَمِّ، إِنِّی أُرِیدُهُمْ عَلَى کَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ یَقُولُونَهَا ، تَدِینُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ ، وَتُؤَدِّی إِلَیْهِمْ بِهَا الْعَجَمُ الْجِزْیَةَ ، قَالَ : فَفَزِعُوا لِکَلِمَتِهِ وَلِقَوْلِهِ، قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ: کَلِمَةٌ وَاحِدَةٌ، نَعَمْ، وَأَبِیكَ وَعَشْرًا، وَمَا هِیَ؟ قَالَ أَبُو طَالِبٍ: وَأَیُّ کَلِمَةٍ هِیَ یَا ابْنَ أَخِی؟ قَالَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، قَالَ: فَقَامُوا فَزِعِینَ یَنْفُضُونَ ثِیَابَهُمْ، وَهُمْ یَقُولُونَ: ﴿أَجَعَلَ الآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا ، إِنَّ هَذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ﴾ ، قَالَ : وَقَرَأَ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿لَمَّا یَذُوقُوا عَذَابِ﴾.

(۳۷۷۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابو طالب کا مرض (الوفات) شروع ہوا تو ان کے پاس قریش کا ایک گروہ حاضر ہوا جن میں ابوجہل بھی تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ انہوں نے (ابو طالب سے) کہا۔ آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتا ہے۔ اور یہ یہ کرتا ہے اور یہ یہ کہتا ہے۔ اگر (اس کی طرف کسی کو) بھیج دیں اور اس کو منع کر دیں (تو اچھا ہو) ابو طالب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف (کسی کو) بھیجا۔ یا راوی کہتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور گھر میں داخل ہوئے۔ ابو طالب اور آپ کے درمیان ایک آدمی کی نشست کی جگہ تھی۔ راوی کہتے ہیں: ابوجہل کو اس بات کا خوف ہوا کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابو طالب کے پہلو میں بیٹھ گئے تو یہ چیز ابو طالب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نرم کر دے گی۔ پس ابوجہل اچھل کر اس نشست پر بیٹھ گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچا کے قریب کوئی نشست نہ ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ کے پاس ہی بیٹھ گئے۔

ابو طالب نے کہا! اے بھتیجے! کیا وجہ ہے کہ آپ کی قوم آپ کے بارے میں شکایت کر رہی ہے؟ ان کا خیال ہے کہ آپ ان کے معبودان کو برا بھلا کہتے ہیں اور یہ یہ کہتے ہیں اور یہ یہ کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب ملامت کی۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گفتگو کی اور فرمایا: اے چچا جان! میں انہیں ایسے کلمہ پر بلانا چاہتا ہوں جس کو یہ کہہ لیں گے تو عرب ان کے لئے فرمانبردار ہو جائیں گے اور عجم ان کی طرف اپنے جزیہ بھیجیں گے۔ راوی کہتے ہیں: قریش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سُن کر حیران ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: ایک کلمہ! ہاں! تیرے باپ کی قسم! دس (کلمہ بھی ایسے کہلوا لو) وہ کیا کلمہ ہے؟ ابو طالب نے پوچھا اے بھتیجے! وہ کون سا کلمہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ. راوی بیان کرتے ہیں۔ سب قریشی گھبرا کر اٹھ گئے اور اپنے کپڑوں کو جھاڑنے لگے اور وہ کہہ رہے تھے۔ ﴿أَجَعَلَ الآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا ، إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾

راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے۔ ﴿لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ﴾ تک قراءت کی۔

(۳۷۷۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ ، عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ ، وَأَنَا فِي بَيَّاعَةٍ أَبِيعُهَا، قَالَ : فَمَرَّ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ لَهُ حَمْرَاءُ ، وَهُوَ يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ : أَيُّهَا النَّاسُ ، قُولُوا لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ تُفْلِحُوا ، وَرَجُلٌ يَتْبَعُهُ بِالْحِجَارَةِ ، قَدْ أَدْمَى كَعْبَيْهِ وَعُرْقُوبَيْهِ ، وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لاَ تُطِيعُوهُ فَإِنَّهُ كَذَّابٌ، قَالَ: قُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا : هَذَا غُلاَمُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، قُلْتُ : فَمَنْ هَذَا الَّذِي يَتْبَعُهُ يَرْمِيهِ بِالْحِجَارَةِ ؟ قَالُوا : عَمُّهُ عَبْدُ الْعُزَّى ، وَهُوَ أَبُو لَهَبٍ. (بخاری ۱۴۹۔ حاکم ۲۳۱۱)

(۳۷۷۲۰) حضرت طارق محاربی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذو المجاز کے بازار میں دیکھا۔ اور میں وہاں کوئی چیز فروخت کرنے کے لئے گیا تھا۔ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں سے) گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سُرخ رنگ کا جُبہ تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم باآواز بلند یہ ندا کر رہے تھے۔ ''اے لوگو! لا الہ الا اللّٰہ کہہ لو۔ تم کامیاب ہو جاؤ گے۔'' اور ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پتھر لے کر آ رہا تھا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹخنے اور ایڑیوں کو خون آلود کر دیا تھا اور وہ شخص کہہ رہا تھا۔ اے لوگو! اس کے

پیچھے نہ لگنا! کیونکہ یہ جھوٹا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا؟ یہ نوجوان کون ہے؟ لوگوں نے کہا۔ یہ بنی عبد المطلب کا لڑکا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ آدمی کون ہے جو اس کے پیچھے پتھر مار رہا ہے؟ لوگوں نے کہا۔ اس کا چچا عبد العزیٰ ہے اور یہی ابولہب ہے۔

(۳۷۷۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ ، وَلَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَالِثَةٌ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، وَمَا لِي وَلِبِلاَلٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلاَّ مَا وَارَاهُ إِبِطُ بِلاَلٍ.

(۳۷۷۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اللہ (کی راہ) میں اتنی اذیت دی گئی ہے کہ کسی کو اتنی اذیت نہیں دی گئی اور مجھے اللہ (کے راستہ) میں اتنا خوف زدہ کیا گیا ہے کہ کسی کو اتنا خوف زدہ نہیں کیا گیا۔ اور تحقیق مجھ پر تین دن رات ایسے بھی آئے کہ میرے اور بلال کے لئے کھانے کی اتنی چیز بھی نہیں ہوتی تھی جس کو کوئی ذی روح کھا سکے مگر وہ مقدار جس کو بلال رضی اللہ عنہ کی بغل چھپاتی تھی۔

(۳۷۷۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ؛ فِي قَوْلِهِ :﴿وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالاً مَعَ أَثْقَالِهِمْ﴾ قَالَ : كَانَ أَبُو جَهْلٍ وَصَنَادِيدُ قُرَيْشٍ يَتَلَقَّوْنَ النَّاسَ إِذَا جَاؤُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْلِمُونَ ، فَيَقُولُونَ : إِنَّهُ يُحَرِّمُ الْخَمْرَ ، وَيُحَرِّمُ الزِّنَا ، وَيُحَرِّمُ مَا كَانَتْ تَصْنَعُ الْعَرَبُ ، فَارْجِعُوا ، فَنَحْنُ نَحْمِلُ أَوْزَارَكُمْ ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ :﴿وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ﴾.

(۳۷۷۲۲) حضرت ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ سے قول خداوندی ﴿وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالاً مَعَ أَثْقَالِهِمْ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے۔ فرمایا: ابو جہل اور سرداران قریش لوگوں سے راستہ میں ملاقات کرتے جبکہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اسلام لانے کے لئے حاضر ہوتے اور لوگوں سے کہتے۔ یہ خمر کو حرام قرار دیتا ہے اور زنا کو حرام قرار دیتا ہے۔ جو چیزیں عرب کرتے تھے یہ انہیں حرام قرار دیتا ہے۔ پس تم لوٹ جاؤ۔ ہم تمہارے بوجھ کو اٹھائیں گے تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ﴾

(۳۷۷۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِي وَجْهِهِ ، وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ ، وَرُمِيَ رَمْيَةً عَلَى كَتِفِهِ ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ ، وَيَقُولُ : كَيْفَ تُفْلِحُ أُمَّةٌ فَعَلَتْ هَذَا بِنَبِيِّهَا وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ :﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ ، أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ، أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾. (ترمذی ۳۰۰۲۔ احمد ۲۰۱)

(۳۷۷۲۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں زخم آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے چار دانت شہید ہو گئے اور ایک تیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرے سے خون کو پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ وہ امت کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ رویہ اختیار کیا حالانکہ وہ نبی ان کو اللہ کی طرف بلاتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ ، أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ، أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾.

(۳۷۷۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : قَالَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كُنْتَ نَبِيًّا كَمَا تَزْعُمُ ، فَبَاعِدْ جَبَلَيْ مَكَّةَ ، أَخْشَبَيْهَا هَذَيْنِ مَسِيرَةَ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ ، أَوْ خَمْسَةٍ ، فَإِنَّهَا ضَيِّقَةٌ حَتَّى نَزْرَعَ فِيهَا وَنَرْعَى ، وَابْعَثْ لَنَا آبَائَنَا مِنَ الْمَوْتَى حَتَّى يُكَلِّمُونَا ، وَيُخْبِرُونَا أَنَّك نَبِيٌّ ، وَاحْمِلْنَا إِلَى الشَّامِ ، أَوْ إِلَى الْيَمَنِ ، أَوْ إِلَى الْحِيرَةِ ، حَتَّى نَذْهَبَ وَنَجِيءَ فِي لَيْلَةٍ ، كَمَا زَعَمْتَ أَنَّك فَعَلْتَهُ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ ، أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الأَرْضُ ، أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى﴾. (ابن جرير ۱۵۱)

(۳۷۷۲۴) حضرت عامر روایت کرتے ہیں کہ قریش نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اگر تم نبی ہو! جیسا کہ تمہارا خیال ہے تو پھر تم مکہ کے ان دو پہاڑوں کو، جن پر پانی جمع نہیں رہتا، چار یا پانچ دن کی مسافت تک دور کردو۔ کیونکہ یہ تنگ ہیں۔ تا کہ ہم اس میں کھیتی باڑی کریں اور ہم اس کو چراگاہ بنائیں۔ اور ہمارے فوت شدہ آباء کو اٹھاؤ تا کہ وہ ہم سے باتیں کریں اور ہمیں بتائیں کہ آپ نبی ہیں۔ اور آپ ہمیں شام، یمن اور حیرۃ کی طرف اٹھائیں تا کہ ہم ایک ہی رات میں آئیں اور جائیں۔ جیسا کہ آپ کا گمان ہے کہ آپ نے ایسا کیا ہے۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ ، أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الأَرْضُ ، أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى﴾.

(٦) حَدِيثُ الْمِعْرَاجِ حِينَ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ عليه السلام

معراج کی احادیث، جبکہ آپ ﷺ کو اسراء کروایا گیا

(۳۷۷۲۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الأَشْيَبُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ ، وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرَفِهِ ، فَرَكِبْتُهُ ، فَسَارَ بِي حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَرَبَطْتُ الدَّابَّةَ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي كَانَ يَرْبِطُ بِهَا الأَنْبِيَاءُ ، ثُمَّ دَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَائَنِي جِبْرِيلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ ، فَقَالَ جِبْرِيلُ : أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ.

قَالَ : ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : جِبْرِيلُ ، قِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ : مُحَمَّد ، فَقِيلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ فَقَالَ : قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ : وَمَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ : مُحَمَّد ، فَقِيلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ : قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ يَحْيَى وَعِيسَى ، فَرَحَّبَا وَدَعَوا لِي بِخَيْرٍ.

ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ : مَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ : جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ :

مُحَمَّدٌ ، قَالُوا :وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ :قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ ، وَإِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ :مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ :مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا :وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ:قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ، ثُمَّ قَالَ :يَقُولُ اللَّهُ :﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾.

ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ :جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :وَمَنْ مَعَكَ ؟ فَقَالَ :مُحَمَّد ، فَقِيلَ :وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ :قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ ، فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ :جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّد ، فَقِيلَ :وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ؟

قَالَ :قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ.

ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ :جِبْرِيلُ ، فَقِيلَ :وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ :مُحَمَّد ، فَقِيلَ :وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ :قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ، فَفُتِحَ لَنَا ، فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ ، وَإِذَا هُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ ، لاَ يَعُودُونَ إِلَيْهِ.

ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى ، فَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ ، وَإِذَا ثَمَرُهَا أَمْثَالُ الْقِلاَلِ ، فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَهَا تَغَيَّرَتْ ، فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَصِفَهَا مِنْ حُسْنِهَا ، قَالَ :فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ مَا أَوْحَى ، وَفَرَضَ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَمْسِينَ صَلاَةً ، فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى ، فَقَالَ :مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلاَةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ ، فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ ، فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ ، قَالَ :فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي ، فَقُلْتُ لَهُ :رَبِّ خَفِّفْ عَنْ أُمَّتِي ، فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى ، فَقَالَ :مَا فَعَلْتَ ؟ فَقُلْتُ :حَطَّ عَنِّي خَمْسًا ، قَالَ :إِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ ، فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لأُمَّتِكَ ، فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلاَمُ ، فَيَحُطُّ عَنِّي خَمْسًا خَمْسًا ، حَتَّى قَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، هِيَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، بِكُلِّ صَلاَةٍ عَشْرٌ ، فَتِلْكَ خَمْسُونَ صَلاَةً ، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا ، كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا ، لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا ، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَاحِدَةً.

فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى ، فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ :ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ ، فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لأُمَّتِكَ ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَقَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ.

(مسلم ۱۴۵۔ ابویعلی ۳۳۶۲)

(۳۷۷۲۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میرے پاس براق کو لایا گیا۔ یہ ایک سفید جانور تھا۔ گدھے سے اونچا اور خچر سے چھوٹا تھا۔ اپنا قدم وہاں رکھتا تھا جہاں نظر پڑتی تھی۔ پس میں اس پر سوار ہوا اور یہ جانور مجھے لے کر چلا یہاں تک کہ میں بیت المقدس میں پہنچا۔ اور میں نے جانور کو اس حلقہ کے ساتھ باندھا جس حلقہ کے ساتھ انبیاء باندھا کرتے تھے۔ پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا اور میں نے وہاں دو رکعات نماز پڑھی پھر میں وہاں سے نکلا تو جبرائیل علیہ السلام میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا لائے۔ میں نے دودھ کا انتخاب کرلیا۔ تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ آپ نے فطرت سلیمہ کے مطابق درست کام کیا ہے۔

۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: پھر ہمیں آسمان دنیا پر لے جایا گیا۔ اور جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کا کہا: پوچھا گیا: تم کون ہو؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پوچھا گیا۔ اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ محمد ﷺ! پوچھا گیا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ تحقیق ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا۔ تو ناگہاں میں آدم علیہ السلام سے ملا۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے خیر کی دُعا کی۔ پھر ہمیں دوسرے آسمان کی طرف چڑھایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کا کہا۔ پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: جبرائیل علیہ السلام۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ محمد ﷺ! پوچھا گیا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا۔ تو ناگہاں میں اپنے دو خالہ زاد یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام سے ملا۔ ان دونوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی۔

۳۔ پھر ہمیں تیسرے آسمان کی طرف چڑھایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کا کہا۔ تو پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: جبرائیل علیہ السلام! پھر پوچھا گیا۔ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: محمد ﷺ! فرشتوں نے پوچھا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ تحقیق ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پس ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا۔ پس اچانک میں یوسف علیہ السلام سے ملا۔ اور انہیں تو حُسن کا ایک بڑا حصہ دیا گیا ہے۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعاء خیر کی۔ پھر ہمیں چوتھے آسمان پر لے جایا گیا تو جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کا کہا۔ پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا۔ جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پوچھا گیا۔ تمہارے ساتھ کون ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: محمد ﷺ! فرشتوں نے کہا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: تحقیق ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے (دروازہ) کھول دیا گیا تو اچانک میری حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ورفعناهُ مکاناً علیًّا.

۴۔ پھر ہمیں پانچویں آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے (دروازہ) کھولنے کا کہا۔ پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا: اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: محمد ﷺ! ہیں۔ پوچھا گیا۔ ان کی طرف بھیجا گیا

تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے (دروازہ) کھول دیا گیا۔ پس اچانک میری ملاقات حضرت ہارون علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی۔ پھر ہمیں چھٹے آسمان کی طرف چڑھایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے (دروازہ) کھولنے کا کہا تو پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پوچھا گیا۔ اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا۔ (کیا) ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ تحقیق ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے (دروازہ) کھول دیا گیا۔ تو اچانک میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے دعائے خیر کی۔

۵۔ پھر ہمیں ساتویں آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ پس جبرائیل علیہ السلام نے (دروازہ) کھولنے کا کہا تو پوچھا گیا۔ تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پھر پوچھا گیا۔ اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر پوچھا گیا۔ (کیا) ان کی طرف بھیجا گیا تھا؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ تحقیق ان کی طرف بھیجا گیا تھا۔ پھر ہمارے لئے (دروازہ) کھول دیا گیا تو اچانک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا۔ اور وہ بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور (یہ وہ جگہ ہے کہ جب اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جو پھر دوبارہ نہیں آئیں گے۔

۶۔ پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ پر لے جایا گیا۔ پس اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے اور اس کے پھل مٹکوں کے مثل تھے۔ پس جب اس کو امر خداوندی نے جس طرح ڈھانپنا تھا ڈھانپ لیا۔ تو وہ متغیر ہو گیا۔ خلقِ خدا میں سے کوئی بھی اس کے وصف کو بیان کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی جو وحی کی۔ اور مجھ پر ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔

۷۔ میں (وہاں سے) نیچے اُترا یہاں تک کہ میں موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا۔ آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں نے کہا: ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ اپنے رب کی طرف واپس جائیے اور رب سے کمی کا سوال کیجئے۔ کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اور جانچا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں اپنے پروردگار کے حضور واپس لوٹا اور میں نے ان سے عرض کی۔ اے میرے پروردگار! میری امت پر تخفیف فرما۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ نمازیں چھوڑ دیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس ہوا۔ تو انہوں نے پوچھا۔ کیا کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ نمازیں چھوڑ دی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ تیری امت اس کی (بھی) طاقت نہیں رکھتی۔ پس آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کیجئے۔ پھر میں مسلسل اپنے پروردگار اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان مراجعت کرتا رہا۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے پانچ پانچ نمازیں چھوڑتے رہے یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے محمد! ہر دن رات میں یہ پانچ نمازیں ہیں۔ ہر نماز کے بدلے میں دس (گنا اجر) ہے۔ پس یہ (ثواب کے اعتبار سے) پچاس نمازیں ہیں۔ اور جو کوئی شخص نیکی کے کام کا ارادہ کرے لیکن نیکی کے کام کو کرے نہیں۔

اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی۔ اور اگر وہ اس نیکی کے کام کو کرلے گا تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور جو کوئی شخص برے کام کا ارادہ کرے گا لیکن اس بُرے کام کو نہ کرے تو اس کے کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر وہ اس برے کام کو کرلے گا تو اس کے لئے ایک گناہ لکھا جائے گا۔

۸۔ پھر میں (وہاں سے) اُترا یہاں تک کہ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور میں نے ان کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا۔ آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کیجئے۔ کیونکہ آپ کی امت اس کی (بھی) طاقت نہیں رکھتی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: البتہ تحقیق میں اپنے رب کی طرف (اتنا) واپس پلٹا ہوں یہاں تک کہ (اب) مجھے حیا آتی ہے۔

(۳۷۷۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ ، أَوْ شَبِيهٍ بِهِ. (بخاری ۳۲۰۷۔ مسلم ۱۴۹)

(۳۷۷۲۶) حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل یا اس سے مشابہ بیان کرتے ہیں۔

(۳۷۷۲۷) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي ، أَصْبَحْتُ بِمَكَّةَ ، قَالَ : فَظِعْتُ بِأَمْرِي ، وَعَرَفْتُ أَنَّ النَّاسَ مُكَذِّبِيَّ ، فَقَعَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَزِلاً حَزِينًا ، فَمَرَّ بِهِ أَبُو جَهْلٍ ، فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ كَالْمُسْتَهْزِءِ : هَلْ كَانَ مِنْ شَيْءٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : وَمَا هُوَ ؟ قَالَ : أُسْرِيَ بِي اللَّيْلَةَ ، قَالَ : إِلَى أَيْنَ ؟ قَالَ : إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالَ : ثُمَّ أَصْبَحْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَلَمْ يَرَ أَنَّ يُكَذِّبَهُ ، مَخَافَةَ أَنْ يَجْحَدَ الْحَدِيثَ إِنْ دَعَا قَوْمَهُ إِلَيْهِ ، قَالَ : أَتُحَدِّثُ قَوْمَكَ مَا حَدَّثْتَنِي إِنْ دَعَوْتُهُمْ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ ، هَيَّا مَعَاشِرَ بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ ، هَلُمَّ ، قَالَ : فَتَنَفَّضَتِ الْمَجَالِسُ ، فَجَاؤُوا حَتَّى جَلَسُوا إِلَيْهِمَا ، فَقَالَ : حَدِّثْ قَوْمَكَ مَا حَدَّثْتَنِي.

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي أُسْرِيَ بِي اللَّيْلَةَ ، قَالُوا : إِلَى أَيْنَ ؟ قَالَ : إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالُوا : ثُمَّ أَصْبَحْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَمِنْ بَيْنِ مُصَفِّقٍ ، وَمِنْ بَيْنِ وَاضِعٍ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مُتَعَجِّبًا لِلْكَذِبِ ، زَعَمَ ، وَقَالُوا : أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ لَنَا الْمَسْجِدَ ؟ قَالَ : وَفِي الْقَوْمِ مَنْ سَافَرَ إِلَى ذَلِكَ الْبَلَدِ وَرَأَى الْمَسْجِدَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَذَهَبْتُ أَنْعَتُ لَهُمْ ، فَمَا زِلْتُ أَنْعَتُ وَأَنْعَتُ ، حَتَّى الْتَبَسَ عَلَيَّ بَعْضُ النَّعْتِ ، فَجِيءَ بِالْمَسْجِدِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ ، حَتَّى وُضِعَ دُونَ دَارِ عُقَيْلٍ ، أَوْ دَارِ عِقَالٍ ، فَنَعَتُّهُ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ الْقَوْمُ : أَمَّا النَّعْتُ فَوَاللهِ لَقَدْ أَصَابَ.

(۳۷۷۲۷) حضرت زرارہ بن اوفی روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس رات کو

مجھے اسراء کروایا گیا میں نے (اس کی) صبح مکہ میں کی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ میں اپنے معاملہ (معراج) کی وجہ سے گھبرایا ہوا تھا اور میں جانتا تھا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے۔ پس آپ ﷺ علیحدہ اور غمگین ہو کر بیٹھ گئے تو ابو جہل آپ ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ ﷺ کے پاس آیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور استہزاء کرنے والے کی طرح پوچھا: کیا کچھ (نئی) بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ابو جہل نے پوچھا: کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے آج کی رات سیر کروائی گئی ہے۔ ابو جہل نے پوچھا: کہاں کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کی طرف۔ ابو جہل نے کہا۔ پھر (سیر کے بعد) آپ نے صبح ہمارے درمیان کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ابو جہل کی رائے آپ ﷺ کی تکذیب کی نہ ہوئی۔ اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ اگر وہ آپ ﷺ کی قوم کو بلائے تو آپ ﷺ اس بات کا انکار نہ کر دیں۔ ابو جہل نے کہا۔ اگر میں تمہاری قوم کو تمہاری طرف بلاؤں تو کیا تم انہیں بھی وہ بات بیان کرو گے جو تم نے مجھے بیان کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ابو جہل نے کہا: اے بنی کعب بن لوی کی جماعتو! آ جاؤ۔ راوی کہتے ہیں۔ پس تمام لوگ آ گئے یہاں تک کہ لوگ ان دونوں کے پاس بیٹھ گئے۔ تو ابو جہل نے کہا۔ جو بات آپ نے مجھے بیان کی تھی وہ بات اپنی قوم کے سامنے بیان کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے آج کی رات سیر کروائی گئی ہے۔ لوگوں نے پوچھا: کہاں کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کی۔ لوگوں نے کہا۔ پھر آپ نے صبح ہمارے درمیان کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! راوی کہتے ہیں: کچھ لوگ، تالیاں بجانے لگے اور کچھ لوگوں نے اس بات کو جھوٹ سمجھ کر تعجب کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو اپنے سر پر رکھ لیا۔ اور کہا: کیا آپ ہمارے لئے مسجد (اقصیٰ) کی نعت (صفت) بیان کر سکتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں میں افراد بھی تھے جنہوں نے اس شہر کا سفر کیا تھا اور مسجد اقصیٰ کو دیکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ پس میں نے ان کے لئے (مسجد کی) صفت بیان کرنا شروع کی۔ اور میں مسلسل صفت بیان کرتا رہا۔ یہاں تک کہ بعض اوصافِ مسجد مجھ پر ملتبس ہو گئے تو مسجد کو (سامنے) لایا گیا اور میں مسجد کو دیکھنے لگا۔ یہاں تک کہ مسجد کو دارِ عقیل یا دار عقال سے پرے رکھ دیا گیا۔ پس میں نے مسجد کی نعت (صفت) بیان کی جبکہ میں مسجد کی طرف دیکھ رہا تھا۔ لوگوں نے کہا۔ (مسجد کی) صفت تو بخدا بالکل درست (بیان کی) ہے۔

(۳۷۷۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ ، هُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ ، قَالَ :فَلَمْ يُزَايِلْ ظَهْرَهُ هُوَ وَجِبْرِيلُ ، حَتَّى أَتَيَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، وَفُتِحَتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ.

قَالَ :وَقَالَ حُذَيْفَةُ :وَلَمْ يُصَلِّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالَ زِرٌّ :فَقُلْتُ :بَلَى ، قَدْ صَلَّى ، قَالَ حُذَيْفَةُ :مَا اسْمُكَ يَا أَصْلَعُ ؟ فَإِنِّي أَعْرِفُ وَجْهَكَ ، وَلاَ أَدْرِي مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ :قُلْتُ :زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ ، قَالَ :فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ ؟ وَهَلْ تَجِدُهُ صَلَّى ؟ قَالَ :قُلْتُ :يَقُولُ اللَّهُ :﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا ، إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾. قَالَ :وَهَا

تَجِدُهُ صَلَّى ؟ إِنَّهُ لَوْ صَلَّى فِيهِ صَلَّيْنَا فِيهِ ، كَمَا نُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَقِيلَ لِحُذَيْفَةَ :وَرَبَطَ الدَّابَّةَ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهَا الأَنْبِيَاءُ ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ :أَوَكَانَ يَخَافُ أَنْ تَذْهَبَ ، وَقَدْ آتَاهُ اللَّهُ بِهَا ؟.

(۳۷۷۲۸) حضرت زر، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن یمان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس براق لائی گئی۔ یہ ایک طویل سفید رنگ کا جانور تھا جو منتہی نظر پر قدم رکھتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ ﷺ اور جبرائیل علیہ السلام اس کی پشت پر سوار رہے یہاں تک کہ دونوں بیت المقدس پہنچ گئے اور ان کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے پس آپ ﷺ نے جنت اور جہنم کو دیکھا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے بیت المقدس میں نماز ادا نہیں کی۔ حضرت زر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے نماز پڑھی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گنجے! تیرا نام کیا ہے؟ میں تیری شکل سے واقف ہوں لیکن تیرے نام سے واقف نہیں ہوں؟ حضرت زر کہتے ہیں۔ میں نے جواباً کہا: زر بن حبیش۔ راوی کہتے ہیں۔ اس نے کہا: ارشاد خداوندی ہے۔ ﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا ، إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے آپ ﷺ کو (وہاں) نماز پڑھتے ہوئے پایا ہے؟ اگر آپ ﷺ بیت المقدس میں نماز پڑھتے تو ہم (بھی) آپ ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھتے جیسا کہ ہم مسجد حرام میں نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ آپ ﷺ نے جانور کو اس کڑے کے ساتھ باندھا جس کے ساتھ انبیاء باندھا کرتے تھے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ ﷺ کو اس بات کا خوف تھا کہ وہ چلا جائے گا حالانکہ اس کو تو اللہ تعالیٰ لائے تھے؟

(۳۷۷۲۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ أَبِي الصَّلْتِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي ، لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ ، فَنَظَرْتُ فَوْقِي فَإِذَا أَنَا بِرَعْدٍ وَبَرْقٍ وَصَوَاعِقَ ، قَالَ : وَأَتَيْتُ عَلَى قَوْمٍ بُطُونُهُمْ كَالْبُيُوتِ ، فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجِ بُطُونِهِمْ ، فَقُلْتُ :مَنْ هَؤُلاَءِ يَا جِبْرِيلُ ؟ قَالَ ، هَؤُلاَءِ أَكَلَةُ الرِّبَا ، فَلَمَّا نَزَلْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، نَظَرْتُ أَسْفَلَ شَيْءٍ فَإِذَا بِرَهْجٍ وَدُخَانٍ وَأَصْوَاتٍ ، فَقُلْتُ :مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ:هَذِهِ الشَّيَاطِينُ يَحُومُونَ عَلَى أَعْيُنِ بَنِي آدَمَ، لاَ يَتَفَكَّرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَوْلاَ ذَاكَ لَرَأَوُا الْعَجَائِبَ. (ابن ماجه ۲۲۷۳۔ احمد ۳۵۳)

(۳۷۷۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس رات مجھے سیر کروائی گئی۔ میں نے دیکھا کہ جب ہم ساتویں آسمان تک پہنچے تو میں نے اپنے اوپر کو نظر اٹھائی تو مجھے گرج، بجلی اور کڑک دکھائی دیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایک گروہ کے پاس آیا ان کے پیٹ گھروں کی طرح تھے اور ان میں سانپ تھے جو باہر سے نظر آ رہے تھے۔ میں

نے پوچھا: اے جبرائیل علایسلام! یہ کون لوگ ہیں؟ جبرائیل علایسلام نے کہا: یہ سودخور لوگ ہیں۔ پھر جب میں آسمان دنیا کی طرف اُترا تو میں نے نیچے دیکھا۔ مجھے گرد، دھواں اور آوازیں سنائی دیں۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل علایسلام! یہ کیا ہے؟ جبرائیل علایسلام نے کہا: یہ شیاطین ہیں جو بنی آدم کی آنکھوں کو فریب دیتے ہیں۔ وہ آسمانوں اور زمین کی نشانیوں میں تفکر نہیں کرتے۔ اگر یہ چیزیں نہ ہوتیں تو بنی آدم کو عجائبات دکھائی دیتے۔

(۳۷۷۳۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الأَحْمَرِ ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ. (مسلم ۱۶۵۔ احمد ۱۴۸)

(۳۷۷۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے سیر کروائی گئی۔ اس رات میں سُرخ ٹیلے کے پاس حضرت موسیٰ علایسلام پر سے گزرا تو وہ اپنی قبر مبارک میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

(۳۷۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَرَرْت لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى قَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَؤُلاَءِ ؟ قِيلَ : هَؤُلاَءِ خُطَبَاءُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ، مِمَّنْ كَانُوا يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ، أَفَلاَ يَعْقِلُونَ ؟. (احمد ۱۲۰۔ ابویعلی ۳۹۸۳)

(۳۷۷۳۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے سیر کروائی گئی اس رات میں ایک ایسی قوم پر سے گزرا جن کے ہونٹوں کو جہنم کی قینچیوں سے کاٹا جا رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ اہل دنیا کے وہ خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے۔ اور کتاب کی تلاوت کرتے تھے۔ کیا یہ لوگ عقل نہیں رکھتے؟

(۳۷۷۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِدَابَّةٍ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرَفِهِ ، يُقَالُ لَهُ بُرَاقٌ، فَمَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِيرٍ لِلْمُشْرِكِينَ فَنَفَرَتْ ، فَقَالُوا : يَا هَؤُلاَءِ ، مَا هَذَا ؟ قَالُوا مَا نَرَى شَيْئًا ، مَا هَذِهِ إِلاَّ رِيحٌ ، حَتَّى أَتَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَأُتِيَ بِإِنَائَيْنِ ؛ فِي وَاحِدٍ خَمْرٌ ، وَفِي الآخَرِ لَبَنٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّبَنَ ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ : هُدِيتَ وَهُدِيَتْ أُمَّتُك.

ثُمَّ سَارَ إِلَى مِصْرَ.

(۳۷۷۳۲) حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کو سیر کروائی گئی تو ایک گدھے سے بڑا خچر سے چھوٹا ایک جانور لایا گیا۔ وہ اپنی منتہیٰ نظر پر اپنا قدم رکھتا تھا۔ اس کو براق کہا جاتا تھا۔ پس اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے

دنوں کے قافلے کے پاس سے گزرے تو وہ بدک گئے مشرکین نے کہا: یارو! یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہمیں تو کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ یہ تو فقط ہوا ہے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ بیت المقدس پہنچ گئے۔ آپ ﷺ کے پاس دو برتن لائے گئے۔ ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے دودھ (والا برتن) پکڑ لیا تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو کہا۔ آپ کی راہ راست کی طرف راہنمائی کی گئی ہے اور آپ کی امت کو درست راہنمائی کی گئی ہے۔ پھر آپ ﷺ شہر کی طرف چلے۔

(۳۷۷۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى السِّدْرَةِ ، إِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ ، وَإِذَا نَبْقُهَا أَمْثَالُ الْقِلاَلِ ، فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَ تَحَوَّلَتْ ، فَذَكَرْتُ الْيَاقُوتَ.

(۳۷۷۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں سدرۃ کے پاس پہنچا تو (میں نے دیکھا کہ) اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے اور اس کے بیر مٹکوں کی طرح تھے پس جب اس کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح ڈھانپا تو وہ بدل گئی پس مجھے یاقوت یاد آ گیا۔

(۳۷۷۳۴) حَدَّثَنَا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ غَزْوَانَ ، قَالَ : سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى صُبْرُ الْجَنَّةِ.

(۳۷۷۳۴) حضرت غزوان سے روایت ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ جنت کا وسط ہے۔

(۳۷۷۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ ، عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ فِي قَوْلِهِ :(سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى) قَالَ : صُبْرُ الْجَنَّةِ ، يَعْنِي وَسَطَهَا ، عَلَيْهَا فُضُولُ السُّنْدُسِ وَالإِسْتَبْرَقِ.

(۳۷۷۳۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ارشاد خداوندی۔ سدرۃ المنتہیٰ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ یہ جنت کا وسط ہے۔ اور اس پر ریشم اور نفیس قسم کے پردے ہیں۔

(۳۷۷۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى يَنْتَهِي إِلَيْهَا أَمْرُ كُلِّ نَبِيٍّ وَمَلَكٍ.

(۳۷۷۳۶) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سدرۃ المنتہیٰ وہ مقام ہے جہاں پر ہر نبی اور فرشتہ کا معاملہ منتہی ہوتا ہے۔

(۷) فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَرَضَ نَفْسَهُ عَلَى الْعَرَبِ

جب آپ ﷺ نے اپنے آپ کو عرب کے سامنے پیش کیا تو آپ ﷺ کے بارے میں......

(۳۷۷۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ بِالْمَوْقِفِ ، يَقُولُ : أَلاَ رَجُلٌ يَعْرِضُنِي عَلَى قَوْمِهِ ؟ فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلاَمَ رَبِّي ، قَالَ : فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ

هَمْدَانَ ، فَقَالَ :وَمِمَّنْ أَنْتَ ؟ قَالَ :مِنْ هَمْدَانَ ، قَالَ :وَعِنْدَ قَوْمِكَ مَنَعَةٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَذَهَبَ الرَّجُا
ثُمَّ إِنَّهُ خَشِيَ أَنْ يَخْفِرَهُ قَوْمُهُ ، فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :أَذْهَبُ فَأَعْرِضُ عَلَى قَوْمِي
ثُمَّ آتِيكَ مِنْ قَابِلٍ ، ثُمَّ ذَهَبَ وَجَائَتْ وُفُودُ الأَنْصَارِ فِي رَجَب. (بخاری ۱۵۷۔ ترمذی ۲۹۲۵)

(۳۷۷۳۷) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے موقف میں پیش فرماتے :اور کہتے: کیا کوئی ایسا شخص ہے جو مجھے اپنی قوم پر پیش کرے۔ کیونکہ قریش نے تو مجھے اس بات سے منع کیا ہے کہ میں ا رب کے کلام کی تبلیغ کروں۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہمدان کا ایک آدمی حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم ک سے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ ہمدان سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہاری قوم کے پاس منعہ (قوت وشوکت) ہے؟ اس آدمی. عرض کیا۔ جی ہاں! راوی کہتے ہیں: وہ آدمی چلا گیا پھر اس کو یہ خوف ہوا کہ اس کی قوم اس کے ساتھ عہد شکنی کرے گی۔ پس وہ آد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ میں جاتا ہوں اور میں اپنی قوم پر (آپ کی ذات کو) پیش کروں گا پھر: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئندہ سال آؤں گا۔ پھر وہ آدمی چلا گیا اور رجب کے مہینہ میں انصار کے وفد حاضر خدمت ہوئے۔

(۸) إِسْلاَمُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا

(۳۷۷۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ ، فَسَأَلْتُ
فَقَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ.

(۳۷۷۳۸) حضرت عمرو بن مرہ روایت کرتے ہیں کہ میں ابراہیم رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے پوچھا. انہوں نے جواب دیا۔ سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

(۳۷۷۳۹) حَدَّثَنَا شَيْخٌ لَنَا ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ، أَوْ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ :أَيُّ النَّاسِ كَ
أَوَّلَ إِسْلاَمًا ؟ فَقَالَ :أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ :

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَة
فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلاَ
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلَهَا
إِلاَّ النَّبِيَّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلاَ
وَالثَّانِيَ التَّالِيَ الْمَحْمُودَ مَشْهَدُه
وَأَوَّلَ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلاَ

(۳۷۷۳۹) حضرت عامر ؒ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یا فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: کہ لوگوں میں سے سب سے پہلے اسلام کون لایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا۔ کیا تم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سُنا۔ (ترجمہ) ''جب تجھے اپنے معتمد بھائی سے پہنچا ہوا غم یاد آئے۔ تو تُو اپنے بھائی ابو بکر کے کئے ہوئے کو یاد کرنا۔ جو کہ مخلوق میں سے بہترین، سب سے بڑا متقی اور عادل ہے۔ سوائے نبی کے، اور اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے والا ہے۔ اور دوسرا (صاحب ایمان) پیروکار ہے، اور اس کی گواہی پسندیدہ ہے۔ اور لوگوں میں سے سب سے پہلے رسول کی تصدیق کرنے والا ہے۔''

(۳۷۷٤۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِی أَبِی ، قَالَ :أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَ أَسْلَمَ وَلَهُ أَرْبَعُونَ أَلْفَ دِرْهَمٍ.

(۳۷۷٤۰) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ جس دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے۔

(۳۷۷٤۱) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ الإِسْلاَمَ سَبْعَةٌ :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَبِلاَلٌ ، وَخَبَّابٌ ، وَصُهَيْبٌ ، وَعَمَّارٌ ، وَسُمَيَّةُ أُمُّ عَمَّارٍ ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ عَمُّهُ ، وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنَعَهُ قَوْمُهُ ، وَأُخِذَ الآخَرُونَ فَأُلْبِسُوا أَدْرَاعَ الْحَدِيدِ ، ثُمَّ صَهَرُوهُمْ فِي الشَّمْسِ ، حَتَّى بَلَغَ الْجَهْدُ مِنْهُمْ كُلَّ مَبْلَغٍ ، فَأَعْطَوْهُمْ مَا سَأَلُوا ، فَجَاءَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَوْمُهُ بِأَنْطَاعِ الأُدْمِ فِيهَا الْمَاءُ ، فَأَلْقَوْهُمْ فِيهَا ، ثُمَّ حُمِلُوا بِجَوَانِبِهِ إِلاَّ بِلاَلاً ، فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ ، جَاءَ أَبُو جَهْلٍ فَجَعَلَ يَشْتُمُ سُمَيَّةَ وَيَرْفُثُ ، ثُمَّ طَعنها فَقَتَلَهَا ، فَهِيَ أَوَّلُ شَهِيدٍ أُسْتُشْهِدَ فِي الإِسْلاَمِ ، إِلاَّ بِلاَلاً ، فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللهِ حَتَّى مَلُّوا ، فَجَعَلُوا فِي عُنُقِهِ حَبْلاً ، ثُمَّ أَمَرُوا صِبْيَانَهُمْ فَاشْتَدُّوا بِهِ بَيْنَ أَخْشَبَيْ مَكَّةَ ، وَجَعَلَ يَقُولُ :أَحَدٌ أَحَدٌ.

(۳۷۷٤۱) حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں کہ شروع میں اسلام کا اظہار کرنے والے سات لوگ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت خباب رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، ام عمار حضرت سُمیہ رضی اللہ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کفار کے لئے) ان کے چچا مانع بن گئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے (کفار کے لئے) ان کی قوم مانع بن گئی اور دیگر لوگ پکڑ لئے گئے اور انہیں لوہے کی قمیصیں پہنائی گئیں۔ پھر کفار نے ان کو سورج میں تپنے کے لئے چھوڑ دیا۔ حتی کہ ان کی مشقت انتہا درجہ کو پہنچ گئی تو انہوں نے سوال کیا ان کے سوال کو پورا کر دیا۔ پس ان میں سے ہر آدمی کی قوم اس کے پاس آئی جس میں پانی تھا اور انہیں اس میں ڈال دیا۔ پھر اس کی اطراف سے اٹھالیا۔ سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے۔ پھر جب رات ہوئی تو ابو جہل آیا اور حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو سب وشتم کرنے لگا پھر ابو جہل نے ان کو نیزہ مارا اور قتل کر دیا۔ پس یہ اسلام میں شہید ہونے والی پہلی شہیدہ ہیں۔ سو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کو اللہ کے لئے بے وقعت سمجھ لیا۔ یہاں تک کہ مشرکین بے

تاب ہو گئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی گردن میں رسی ڈال دی پھر مشرکین نے اپنے بچوں کو حکم دیا اور انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مکہ کے پہاڑوں کے درمیان گھسیٹنا شروع کیا۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے احدٌ احدٌ کہنا شروع کیا۔

(۳۷۷۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ مِثْلَهُ. (ابن ابی عاصم ۲۸۰)

(۳۷۷۴۲) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے بھی ایسی روایت منقول ہے۔

(۳۷۷۴۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : أَعْطُوهُمْ مَا سَأَلُوا إِلاَّ خَبَّابًا ، فَجَعَلُوا يُلْصِقُونَ ظَهْرَهُ بِالرَّضْفِ ، حَتَّى ذَهَبَ مَاءُ مَتْنِهِ.

(۳۷۷۴۳) حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے سوا باقی نے جو سوال کیا اس کو انہوں نے پورا کر دیا۔ تو مشرکین نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی پشت کو گرم پتھروں پر رکھ دیا یہاں تک کہ ان کی کمر کا پانی ختم ہو گیا۔ (شاید کمر کی چربی کا پگھلنا مراد ہے)

(۳۷۷٤٤) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ ، يَعْنِي بِلاَلاً ، بِخَمْسَةِ أَوَاقٍ وَهُوَ مَدْفُونٌ بِالْحِجَارَةِ ، قَالُوا : لَوْ أَبَيْتَ إِلاَّ أُوقِيَّةً لَبِعْنَاكَهُ ، فَقَالَ : لَوْ أَبَيْتُمْ إِلاَّ مِئَةَ أُوقِيَّةٍ لأَخَذْتُهُ.

(۳۷۷۴۴) حضرت قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو پانچ اوقیہ کے عوض خریدا جبکہ وہ پتھروں کے نیچے دبے ہوئے تھے۔ مشرکین نے کہا کہ اگر آپ اس کو ایک اُوقیہ پر خریدنے کے لئے تیار ہو جائیں تو ہم (تب بھی) یہ آپ کو بیچ دیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم سو اُوقیہ پر بیچنے کے لئے تیار ہو جاؤ تو میں (تب بھی) اس کو خریدوں گا۔

(۳۷۷٤٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : كَانَ خَبَّابٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، وَكَانَ مِمَّنْ يُعَذَّبُ فِي اللهِ.

(۳۷۷۴۵) حضرت طارق بن شہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے اور ان افراد میں سے تھے جنہیں اللہ کے لئے عذاب دیا گیا۔

(۳۷۷٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ كُرْدُوسًا ، يَقُولُ : أَلاَ إِنَّ خَبَّابَ بْنَ الأَرَتِّ أَسْلَمَ سَادِسَ سِتَّةٍ ، كَانَ لَهُ سُدُسُ الإِسْلاَمِ.

(۳۷۷۴۶) ابن فضیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کردوس کو کہتے سُنا کہ حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ چھٹے نمبر پر اسلام لائے اور آپ کا اسلام میں چھٹا حصہ تھا۔

(۳۷۷٤۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : جَاءَ خَبَّابٌ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : ادْنُهْ ، فَمَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْمَجْلِسِ مِنْكَ إِلاَّ عَمَّارًا ، قَالَ : فَجَعَلَ خَبَّابٌ يُرِيهِ آثَارًا فِي ظَهْرِهِ مِمَّا عَذَّبَهُ الْمُشْرِكُونَ.

(۳۷۷۴۷) حضرت ابولیلیٰ کندی کہتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: قریب ہو جائیے کیونکہ میں اس نشست کا آپ سے زیادہ حق دار حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کو نہیں پاتا۔ راوی کہتے ہیں: پس حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشرکین کی طرف سے دیئے گئے عذاب کے اپنی پشت پر اثرات دکھانے لگے۔

(۳۷۷۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلاَمَهُ سَبْعَةٌ : رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعَمَّارٌ ، وَأُمُّهُ سُمَيَّةُ ، وَصُهَيْبٌ ، وَبِلاَلٌ ، وَالْمِقْدَادُ ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ اللَّهُ بِعَمِّهِ أَبِي طَالِبٍ ، وَأَمَّا أَبُو بَكْرٍ فَمَنَعَهُ اللَّهُ بِقَوْمِهِ ، وَأَمَّا سَائِرُهُمْ فَأَخَذَهُمَ الْمُشْرِكُونَ فَأَلْبَسُوهُمْ أَدْرَاعَ الْحَدِيدِ وَصَهَرُوهُمْ فِي الشَّمْسِ ، فَمَا مِنهُمْ أَحَدٌ إِلاَّ وَآتَاهُمْ عَلَى مَا أَرَادُوا إِلاَّ بِلاَلاً ، فَإِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللهِ ، وَهَانَ عَلَى قَوْمِهِ ، فَأَعْطُوهُ الْوِلْدَانَ فَجَعَلُوا يَطُوفُونَ بِهِ فِي شِعَابِ مَكَّةَ ، وَهُوَ يَقُولُ : أَحَدٌ أَحَدٌ.

(۳۷۷۴۸) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے جنہوں نے اپنے اسلام کو ظاہر کیا وہ سات افراد تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، ان کی والدہ حضرت سُمیہ رضی اللہ عنہا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت صُہیب حضرت مقداد رضی اللہ عنہ، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ان کے چچا ابو طالب کے ذریعہ (مشرکین سے) بچایا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کے ذریعہ سے (مشرکین سے) بچایا۔ اور جو باقی حضرات تھے انہیں مشرکین نے پکڑ لیا اور انہیں مشرکین نے لوہے کی قمیصیں پہنا دیں اور انہیں سورج میں جلنے کے لئے چھوڑ دیا۔ پھر ان میں سے سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کوئی نہیں تھا مگر یہ کہ اس نے مشرکین کے ارادہ کی موافقت کر لی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کو اللہ کے لئے بے وقعت سمجھ لیا۔ اور یہ اپنی قوم پر بھی بے وقعت تھے۔ پس مشرکین نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بچوں کے سپرد کر دیا اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو گھاٹیوں میں پھرانا شروع کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے جا رہے تھے۔ احدٌ احدٌ۔

(۹) إِسْلاَمُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۴۹) حدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَوْلَى الأَنْصَارِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ.

(۳۷۷۴۹) حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ سب سے پہلے جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسلام لایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۷۷۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : قُلْتُ لاِبْنِ الْحَنَفِيَّةِ : أَبُو بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلاَمًا ؟ قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : فِيمَ عَلاَ أَبُو بَكْرٍ وَسَبَقَ ، حَتَّى لاَ يُذْكَرَ أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ ؟ قَالَ :

كَانَ أَفْضَلَهُمْ إِسْلاَمًا حِينَ أَسْلَمَ حَتَّى لَحِقَ بِرَبِّهِ.

(۳۷۷۵۰) حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن الحنفیہ سے پوچھا۔ لوگوں میں سے سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کیا: پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کس بنیاد پر عالی مرتبہ حاصل کیا۔ اور سبقت لے گئے یہاں تک کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق کے علاوہ کسی کا ذکر ہی نہیں ہوتا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق جب اسلام لائے تو وہ لوگوں میں سے سب سے افضل اسلام لانے والے تھے تا آنکہ وہ اپنے پروردگار سے جا ملے۔

(۱۰) إِسْلاَمُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵۱) حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا ثَوْرٍ الْفَهْمِيَّ ، يَقُولُ :قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُدَيْسٍ الْبَلَوِيُّ ، وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ، فَصَعِدَ الْمِنبَرَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ أَبُو ثَوْرٍ :فَدَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ :إِنِّي لَرَابِعُ الإِسْلاَمِ.

(۳۷۷۵۱) حضرت یزید بن عمرو معافری کہتے ہیں کہ میں نے ابوثور فہمی کو کہتے سُنا۔ ہمارے پاس حضرت عبد الرحمان بن عدیس بلوی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ تشریف لائے۔ منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا: حضرت ابوثور فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے پاس حاضر ہوا جبکہ وہ محصور تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں چوتھا اسلام قبول کرنے والا ہوں۔

(۱۱) إِسْلاَمُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵۲) حدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :أَسْلَمَ الزُّبَيْرُ وَهُوَ ابْنُ سِتَّ عَشَرَةَ سَنَةً ، وَلَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ غُزَاةٍ غَزَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۷۵۲) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اسلام لائے جبکہ ان کی عمر سولہ سال کی تھی اور وہ کسی ایسے غزوہ سے پیچھے نہیں رہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد فرمایا ہے۔

(۱۳) إِسْلاَمُ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلاَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ أَنَا وَأَخِي أُنَيْسٌ وَأُمُّنَا ، وَكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ ، فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا عَلَى خَالٍ لَنَا ، ذِي مَالٍ وَذِي هَيْئَةٍ طَيِّبَةٍ ، قَالَ :فَأَكْرَمَنَا خَالُنَا وَأَحْسَنَ إِلَيْنَا ، فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ ، فَقَالُوا :إِنَّك إِذَا خَرَجْتَ مِنْ أَهْلِكَ خَالَفَ إِلَيْهِمْ أُنَيْسٌ ، قَالَ :فَجَاءَ خَالُنَا فَنَثَى عَلَيْنَا مَا قِيلَ لَهُ ، قَالَ :قُلْتُ :أَمَّا مَا مَضَى مِنْ مَعْرُوفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهُ ، وَلاَ جِمَاعَ لَك فِيمَا بَعْدُ ، قَالَ :فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا ، قَالَ :وَغَطَّى رَأْسَهُ فَجَعَلَ يَبْكِي.

قَالَ :فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ ، قَالَ :فَنَافَرَ أُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا ، قَالَ :فَأَتَيَا الْكَاهِنَ فَخَيَّرَ أُنَيْسًا ، قَالَ :فَأَتَانَا أُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا مَعَهَا ، قَالَ :وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ أَخِي قَبْلَ أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلاَثِ سِنِينَ ، قَالَ :قُلْتُ :لِمَنْ ؟ قَالَ :لِلَّهِ ، قَالَ :قُلْتُ :فَأَيْنَ كُنْتَ تُوَجَّهُ ؟ قَالَ : حَيْثُ وَجَّهَنِي اللَّهُ أُصَلِّي عِشَاءً ، حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرَ اللَّيْلِ أُلْقِيتُ كَأَنِّي خِفَاءٌ حَتَّى تَعْلُوَنِي الشَّمْسُ.

قَالَ :قَالَ أُنَيْسٌ :لِي حَاجَةٌ بِمَكَّةَ فَاكْفِنِي حَتَّى آتِيَكَ ، قَالَ :فَانْطَلَقَ فَرَاثَ عَلَيَّ ، ثُمَّ أَتَانِي ، فَقُلْتُ :مَا حَبَسَك ؟ قَالَ :لَقِيتُ رَجُلاً بِمَكَّةَ عَلَى دِينِكَ ، يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ ، قَالَ :قُلْتُ :فَمَا يَقُولُ النَّاسُ لَهُ ؟ قَالَ :يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سَاحِرٌ ، وَأَنَّهُ كَاهِنٌ ، وَأَنَّهُ شَاعِرٌ ، قَالَ أُنَيْسٌ :فَوَاللهِ لَقَدْ سَمِعْت قَوْلَ الْكَهَنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ ، وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَلاَ يَلْتَئِمُ عَلَى لِسَانِ أَحَدٍ أَنَّهُ شِعْرٌ ، وَاللهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ ، وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ، وَكَانَ أُنَيْسٌ شَاعِرًا.

قَالَ :قُلْتُ :اكْفِنِي أَذْهَبُ فَأَنْظُرُ ، قَالَ :نَعَمْ ، وَكُنْ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ عَلَى حَذَرٍ فَإِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوا لَهُ ، وَتَجَهَّمُوا لَهُ ، قَالَ :فَانْطَلَقْتُ حَتَّى قَدِمْتُ مَكَّةَ ،

قَالَ : فَتَضَيَّفْتُ رَجُلاً مِنْهُمْ ، قَالَ : قُلْتُ :أَيْنَ هَذَا الَّذِي تَدْعُونَهُ الصَّابِءَ ؟ قَالَ :فَأَشَارَ إِلَيَّ ، قَالَ : الصَّابِءُ ، قَالَ :فَمَالَ عَلَيَّ أَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَعَظْمٍ ، حَتَّى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ ، قَالَ :فَارْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعْتُ وَكَأَنِّي نُصُبٌ أَحْمَرُ ، قَالَ :فَأَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا.

قَالَ :فَبَيْنَمَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ ، إِضْحِيَانٍ إِذْ ضَرَبَ اللَّهُ عَلَى أَصْمِخَتِهِمْ ، قَالَ :فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرَ امْرَأَتَيْنِ ، قَالَ :فَأَتَتَا عَلَيَّ وَهُمَا يَدْعُوَانِ إِسَافًا وَنَائِلَةَ ، قُلْتُ :أَنْكِحَا أَحَدَهُمَا الأُخْرَى ،

قَالَ : فَمَا ثَنَاهُمَا ذَلِكَ عَنْ قَوْلِهِمَا ، قَالَ : فَأَتَتَا عَلَيَّ ، فَقُلْتُ : هَنٌ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ أَنِّي لَمْ أَكْنِ ، قَالَ : فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلاَنِ ، وَتَقُولاَنِ : لَوْ كَانَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَنْفَارِنَا.

قَالَ : فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا هَابِطَانِ مِنَ الْجَبَلِ ، قَالَ : مَا لَكُمَا ؟ قَالَتَا : الصَّابِءُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا ، قَالاَ : مَا قَالَ لَكُمَا ؟ قَالَتَا : قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلأُ الْفَمَ.

قَالَ : وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ هُوَ وَصَاحِبُهُ ، قَالَ : وَطَافَ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ صَلَّى صَلاَتَهُ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ حِينَ قَضَى صَلاَتَهُ ، قَالَ : فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الإِسْلاَمِ ، قَالَ : وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ ، مِمَّنْ أَنْتَ ؟ قُلْتُ : مِنْ غِفَارٍ ، قَالَ : فَأَهْوَى بِيَدِهِ نَحْوَ رَأْسِهِ ، قَالَ : قُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنِّي انْتَمَيْتُ إِلَى غِفَارٍ ، قَالَ : فَذَهَبْتُ آخُذُ بِيَدِهِ ، قَالَ : فَقَدَعَنِي صَاحِبُهُ ، وَكَانَ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : مَتَى كُنْتَ هَهُنَا ؟ قَالَ : قُلْتُ : قَدْ كُنْت هَهُنَا مُنْذُ عَشْرٍ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، قَالَ : فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُك ؟ قَالَ : قُلْتُ : مَا كَانَ لِي طَعَامٌ غَيْرُ مَاءِ زَمْزَمَ ، فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي ، وَمَا وَجَدْتُ عَلَى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوعٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ ، إِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ ، قَالَ : فَقَالَ صَاحِبُهُ : ائْذَنْ لِي فِي إِطْعَامِهِ اللَّيْلَةَ.

فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ، فَانْطَلَقْت مَعَهُمَا ، قَالَ : فَفَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا ، فَقَبَضَ إِلَيَّ مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ ، قَالَ : فَذَاكَ أَوَّلُ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا ، قَالَ : فَلَبِثْتُ مَا لَبِثْتُ ، أَوْ غَبَرْتُ ، ثُمَّ لَقِيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي قَدْ وُجِّهْتُ إِلَى أَرْضٍ ذَاتِ نَخْلٍ ، وَلاَ أَحْسَبُهَا إِلاَّ يَثْرِبَ ، فَهَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَك ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ ، وَأَنْ يَأْجُرَك فِيهِمْ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ.

فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُ أُنَيْسًا ، فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ ؟ قُلْتُ : صَنَعْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ ، قَالَ أُنَيْسٌ : وَمَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ ، إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ ، قَالَ : فَأَتَيْنَا أُمَّنَا ، فَقَالَتْ : مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا ، فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ ، قَالَ : فَاحْتَمَلْنَا حَتَّى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا ، قَالَ : فَأَسْلَمَ بَعْضُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ، قَالَ : وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ إِيمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ ، وَكَانَ سَيِّدَهُمْ ، قَالَ : وَقَالَ بَقِيَّتُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْنَا ، قَالَ : فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ، فَأَسْلَمَ بَقِيَّتُهُمْ.

قَالَ : وَجَاءَتْ أَسْلَمُ ، فَقَالُوا : إِخْوَانُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا عَلَيْهِ ، قَالَ : فَأَسْلَمُوا ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : غِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا ، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ. (مسلم ۱۹۱۹۔ احمد ۱۷۴)

(۳۷۷۵۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں، میرا بھائی اُنیس اور میری والدہ ہم اپنی قوم غفار سے نکلے۔ قوم والے حرمت والے مہینوں کو حلال سمجھتے تھے۔ پس ہم چل دیئے یہاں تک کہ ہم اپنے ایک مالدار اور اچھی حالت والے ماموں کے ہاں اُترے۔ فرماتے ہیں: انہوں نے ہمارا اکرام کیا اور ہمارے ساتھ اچھا معاملہ کیا۔ ان کی قوم ہم سے حسد کرنے لگی اور انہوں نے کہا۔ اگر تم اپنے اہل خانہ سے نکلو تو اُنیس ان کے ساتھ تمہارے (معاملہ کے) برخلاف معاملہ کرے گا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس ہمارے ماموں ہمارے پاس آئے اور جو نہیں کہا گیا تھا انہوں نے وہ ہمیں بیان کر دیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: آپ نے پہلے جو اچھا کام کیا تھا (اکرام اور احسان) آپ نے (اب) اس کو مکدر کر دیا ہے (ہم) آپ کے پاس اب کے بعد جمع نہیں ہوں گے۔ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے اونٹوں کے قریب ہوئے اور ہم ان پر سوار ہو گئے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ انہوں نے (ماموں نے) اپنا سر ڈھانپ لیا اور رونا شروع کر دیا۔

۲۔ ابوذر کہتے ہیں: ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ہم شہر مکہ میں آ کر اُترے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس اُنیس نے اپنے اونٹوں کے گلہ اور ویسے ہی دوسرے اونٹوں کے گلہ کے درمیان مفاخرت کی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر وہ دونوں (اُنیس اور دوسرے گلہ کا مالک) ایک کاہن کے پاس گئے تو اس نے اُنیس کو درست قرار دیا۔ فرماتے ہیں کہ پھر اُنیس ہمارے پاس اپنے اونٹوں کا گلہ اور اسی جیسا ایک اور گلہ لے کر آئے۔

۳۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے بھتیجے! تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملاقات کرنے سے تین سال قبل نماز پڑھی ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ (آپ نے) کس کے لئے نماز پڑھی؟ انہوں نے فرمایا: اللہ کے لئے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: آپ کس طرف رُخ کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جس طرف اللہ تعالیٰ میرا رُخ فرما دیتے میں عشاء پڑھ لیتا۔ یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو میں یوں پایا جاتا جیسا کہ میں چادر ہوں یہاں تک کہ مجھ پر سورج بلند ہوتا۔

۴۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (مجھے) اُنیس نے کہا: مجھے مکہ میں کام ہے پس تم میرے واپس آنے تک میری ذمہ داریاں نبھاؤ۔ فرماتے ہیں: پس وہ چلے گئے اور انہوں نے دیر کر دی۔ میرے پاس آئے اور میں نے کہا: تمہیں کس چیز نے روکے رکھا؟ انہوں نے کہا: میں نے مکہ میں ایک آدمی سے ملاقات کی ہے جو تیرے (والے) دین پر ہے اور اس کا خیال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو رسول بنایا ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا: لوگ انہیں کیا کہتے ہیں؟ اُنیس نے کہا: لوگوں کا گمان یہ ہے کہ وہ جادوگر ہے، وہ کاہن ہے، اور وہ شاعر ہے۔ اُنیس نے کہا: بخدا! میں نے کاہنوں کا کلام سُنا (ہوا) ہے لیکن وہ (کلام) کاہنوں کا کلام نہیں ہے۔ اور میں نے ان کے کلام کو شعر کی انواع میں رکھ کر دیکھا ہے تو وہ کسی کی زبان سے (بھی) شعر کے طور پر اداء ہونا مشکل ہے۔ بخدا! وہ آدمی سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں۔ حضرت اُنیس رضی اللہ عنہ شاعر (بھی) تھے۔

۵۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: تم میری جگہ کفایت (ذمہ داری) کرو۔ میں جا کر دیکھتا ہوں۔ بھائی نے کہا: ٹھیک ہے۔ لیکن اہل مکہ سے بچ کر رہنا کیونکہ وہ اس آدمی کو ناپسند کرتے ہیں اور ان کے ساتھ بدکلامی سے پیش آتے ہیں ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں۔ میں چل دیا یہاں تک کہ میں مکہ میں پہنچا۔ فرماتے ہیں۔ میں ان میں سے ایک آدمی کے پاس مہمان بن گیا۔ فرماتے ہیں میں نے پوچھا: وہ شخص کہاں ہے جس کو تم صابی کہہ کر پکارتے ہو۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس نے (لوگوں کو) میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ (پکڑو اس) صابی کو۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پس اہل وادی نے مجھ پر مٹی کے ڈھیلے اور لوہے وغیرہ ہر چیز کے ساتھ برس پڑے یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ فرماتے ہیں: پس جب مجھ سے اٹھا گیا۔ میں اٹھا۔ تو (مجھے یوں لگا) گویا کہ میں سُرخ تصویر ہوں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس میں زمزم کے پاس آیا اور میں نے خود سے خون کو دھویا اور ماءِ زمزم کو پیا۔

۶۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس ایک روشن وصاف چاندنی رات کو اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ پر نیند طاری کر دی۔ فرماتے ہیں: اہل مکہ میں سے دو عورتوں کے سوا کوئی بیت اللہ کا طواف کرنے نہ آیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: وہ دونوں عورتیں میرے پاس آئیں جبکہ وہ اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں۔ میں نے کہا: ان دونوں میں سے ایک کا نکاح دوسرے سے کر دو۔ فرماتے ہیں: یہ بات (بھی) انہیں ان کی گفتگو سے نہ روک سکی۔ فرماتے ہیں: پھر دونوں میرے پاس آئیں تو میں نے کہا: لکڑی کی طرح ہیں۔ یہ بات میں نے صاف صاف کہہ دی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس وہ دونوں عورتیں چل پڑیں۔ چیخ و پکار کرتی ہوئی کہتی جا رہی تھیں۔ اگر یہاں پر ہماری قوم میں سے کوئی ہوتا تو......

۷۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ان عورتوں کو آگے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے جبکہ یہ عورتیں پہاڑ سے اُتر رہی تھیں۔ انہوں نے پوچھا۔ تمہیں کیا ہوا ہے؟ عورتوں نے جواب دیا۔ ایک صابی کعبہ کے پردوں میں موجود ہے۔ انہوں نے پوچھا: اس نے تمہیں کیا کہا ہے؟ عورتوں نے جواب دیا: اس نے ایسی بات کہی ہے جس سے منہ بھر جاتا ہے۔

۸۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس پہنچے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کا استلام کیا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کر لی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں پہلا شخص تھا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کا سلام پیش کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا: تم پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ تم کس (قبیلہ) سے ہو؟ میں نے عرض کیا: غفار سے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک سے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا۔ فرماتے ہیں: میں نے دل میں کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری قبیلہ غفار کی نسبت کرنے کو ناپسند کیا ہے۔ کہتے ہیں: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑنے کے لئے بڑھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روک دیا۔ وہ مجھ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقف تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور کہا: تم یہاں پر کب سے ہو؟ فرماتے ہیں: میں نے کہا۔ میرے یہاں قیام کی رات، دن ملا کر دس کی گنتی پوری ہو چکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہیں کھانا کون کھلاتا تھا؟ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ زمزم کے پانی کے سوا میرے لئے کوئی کھانا نہیں ہے۔ میں (اس کے استعمال سے) موٹا ہو گیا ہوں یہاں تک کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں ٹوٹ گئی ہیں۔ اور مجھے بھوک کی وجہ سے اپنے کلیجہ میں کمزوری محسوس نہیں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: یہ بابرکت پانی ہے یہ پانی خوراک والا کھانا ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی نے کہا۔ آپ مجھے اس کی مہمان نوازی کی آج رات کے لئے اجازت عنایت فرمادیں۔

۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ چل پڑے اور میں بھی ان کے ہمراہ چل پڑا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک دوروازہ کھولا اور میرے لئے طائف کا کشمش پکڑا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ یہ میرا پہلا کھانا تھا جو میں نے مکہ میں کھایا۔ فرماتے ہیں: پھر میں ٹھہرا جتنا ٹھہرا۔ یا فرمایا: جتنا ٹھہرنا تھا۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تحقیق مجھے ایک کھجوروں والی زمین کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور میرے گمان کے مطابق وہ یثرب ہی ہے۔ پس کیا تم اپنی قوم کو میری طرف سے تبلیغ کرو گے؟ ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو آپ کے ذریعہ سے نفع دیں اور آپ کا ان کو اجر دیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں!

۱۰۔ پھر میں چل پڑا یہاں تک کہ میں (بھائی) اُنیس کے پاس پہنچا۔ انہوں نے پوچھا: تم نے کیا کیا ہے؟ میں نے کہا۔ میں نے یہ کیا ہے کہ اسلام لے آیا ہوں اور تصدیق (رسالت) کی ہے۔ اُنیس نے کہا۔ مجھے تمہارے دین سے کوئی اعراض نہیں ہے۔ میں بھی اسلام لے آیا ہوں اور میں نے بھی تصدیق کردی ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس ہم اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو والدہ نے (بھی) کہا۔ مجھے تم دونوں کے دین سے کوئی اعراض نہیں ہے۔ میں بھی اسلام لا چکی ہوں اور میں نے بھی تصدیق کردی ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم لوگ سواریوں پر سوار ہوئے یہاں تک کہ ہم اپنی قوم غفار میں پہنچے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ بعض قوم غفار کے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے اسلام لے آئے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ان مسلمانوں کو ایماء بن رَحَضہ، جو کہ قوم کے سردار تھے۔ امامت کرواتے تھے۔ فرماتے ہیں: باقی لوگوں نے کہا: جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے تو ہم اسلام لے آئیں گے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو بقیہ لوگ بھی مسلمان ہوگئے۔

۱۱۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قبیلہ اسلم آیا تو انہوں نے کہا: (تم) ہمارے بھائی ہو۔ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلام لائے ہیں ہم ان پر سلامتی (کی دعا) کرتے ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر تمام لوگ مسلمان ہوگئے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا: (قبیلہ) غفار؟ اللہ اس کی مغفرت کرے۔ اور (قبیلہ) اسلم! اللہ اس کو سلامت رکھے۔

(۱۳) إِسْلَامُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵۴) حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الأَسْلَمِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ إِسْلَامِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : ضَرَبَ أُخْتِي الْمَخَاضُ لَيْلاً ، فَأُخْرِجْتُ مِنَ الْبَيْتِ ، فَدَخَلْتُ فِي أَسْتَارِ

الْكَعْبَةِ فِي لَيْلَةٍ قَارَّةٍ ، قَالَ : فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ الْحِجْرَ وَعَلَيْهِ نَعْلاَهُ ، فَصَلَّى مَا ش
اللَّهُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ ، قَالَ : فَسَمِعْتُ شَيْئًا لَمْ أَسْمَعْ مِثْلَهُ ، فَخَرَجْتُ فَاتَّبَعْتُهُ ، فَقَالَ : مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ : عُمَ
قَالَ : يَا عُمَرُ ، مَا تَتْرُكُنِي نَهَارًا ، وَلاَ لَيْلاً ، قَالَ : فَخَشِيتُ أَنْ يَدْعُوَ عَلَيَّ ، قَالَ : فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ
اللَّهُ ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ ، قَالَ : فَقَالَ : يَا عُمَرُ ، اسْتُرْهُ ، قَالَ : فَقُلْتُ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لأُعْلِنَنَّهُ
أَعْلَنْتُ الشِّرْكَ.

(۳۷۷۵۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا اوّل (زمانہ) تھا۔ فرماتے ہیں۔ حضرت عمر
بیان کرتے ہیں۔ ایک رات میری بہن کو اونٹنی نے مارا تو مجھے گھر سے نکال دیا گیا۔ پس میں ایک ٹھنڈی رات کو کعبہ کے پردوں میں
داخل ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ حجر اسود پر داخل ہوئے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
جوتے پہنے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے چاہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس مڑے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
ہیں۔ میں نے ایسی شئی سُنی جس کی مثل میں نے (پہلے) نہیں سُنی تھی۔ پس میں نکلا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہولیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا۔ عمر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! تو مجھے دن کو چھوڑتا ہے اور نہ ہی رات کو۔ حضر
عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے بددعا کر دیں گے۔ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں گو
دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اس
چھپاؤ۔ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ قسم اس ذات کی! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ البتہ میں ضرور بالضرور اس
یوں ہی اعلان کروں گا جیسا کہ میں نے شرک کا اعلان کیا تھا۔

(۳۷۷۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : أَسْلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَعْدَ أَرْبَعِ
رَجُلاً ، وَإِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً.

(۳۷۷۵۵) حضرت ہلال بن یساف سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے تھے

(١٤) إِسْلاَمُ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنِي
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ.

(۳۷۷۵٦) حضرت عتبہ بن غزوان سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں۔ تحقیق میں نے خود کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات
ساتواں دیکھا ہے۔

(۱۵) إِسْلَامُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَادِسَ سِتَّةٍ ، مَا عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ مُسْلِمٌ غَيْرُنَا.

(۳۷۷۵۷) حضرت قاسم بن عبدالرحمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں تحقیق میں نے خود کو چھ میں چھٹا دیکھا ہے۔ زمین کی پشت پر ہمارے سوا کوئی مسلمان ظاہر نہیں ہوا تھا۔

(۳۷۷۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : كَانَ أَوَّلُ مَنْ أَفْشَى الْقُرْآنَ بِمَكَّةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، وَأَوَّلُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُصَلَّى فِيهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، وَأَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ بِلاَلٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ ، وَأَوَّلُ مَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِهْجَعٌ ، وَأَوَّلُ مَنْ عَدَا بِهِ فَرَسُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ الْمِقْدَادُ ، وَأَوَّلُ حَيٍّ أَدَّى الصَّدَقَةَ مِنْ قِبَلِ أَنْفُسِهِمْ بَنُو عُذْرَةَ ، وَأَوَّلُ حَيٍّ أُلِّفُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُهَيْنَةُ.

(۳۷۷۵۸) حضرت قاسم بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے سب سے پہلے جس نے مکہ میں قرآن پھیلایا وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے جس نے مسجد بنائی جس میں نماز پڑھی گئی وہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے جس نے اذان دی وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے جس نے راہِ خدا میں تیر پھینکا وہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے مسلمانوں میں سے جس کو قتل کیا گیا وہ حضرت مہجع رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے جس شخص نے راہِ خدا میں اپنا گھوڑا دوڑایا ہے وہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ تھے۔ اور سب سے پہلے جس قبیلہ نے اپنی جانوں کی طرف سے صدقہ دیا وہ بنو عذرہ تھا۔ اور سب سے پہلے جو قبیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مؤلّف (ساتھ ملا) ہوا وہ جہینہ تھا۔

(۱۶) أَمْرُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے معاملہ کا بیان

(۳۷۷۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو فَزَارَةَ، قَالَ: أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ غُلاَمًا ذَا ذُؤَابَةٍ، قَدْ أَوْقَفَهُ قَوْمُهُ بِالْبَطْحَاءِ يَبِيعُونَهُ، فَأَتَى خَدِيجَةَ، فَقَالَ: رَأَيْتُ غُلاَمًا بِالْبَطْحَاءِ قَدْ أَوْقَفُوهُ لِيَبِيعُوهُ، وَلَوْ كَانَ لِي ثَمَنُهُ لاَشْتَرَيْتُهُ، قَالَتْ: وَكَمْ ثَمَنُهُ؟ قَالَ: سَبْعُ مِئَةٍ، قَالَتْ: خُذْ سَبْعَ مِئَةٍ، وَاذْهَبْ فَاشْتَرِهِ، فَاشْتَرَاهُ، فَجَاءَ بِهِ إِلَيْهَا، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ لِي لأَعْتَقْتُهُ، قَالَتْ: فَهُوَ لَكَ فَأَعْتَقَهُ. (ابن عساكر ۳۵۲)

(۳۷۷۵۹) حضرت ابوفزارہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زلفوں والے غلام کی حالت میں دیکھا جبکہ ان کو ان کی قوم نے بطحاء میں فروخت کرنے کے لئے کھڑا کیا ہوا تھا۔ آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پا تشریف لائے اور فرمایا: میں نے بطحاء میں ایک غلام کو دیکھا ہے جس کو لوگوں نے فروخت کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اگر میر پاس اس کی قیمت ہوتی تو میں اس کو خرید لیتا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ اس کی قیمت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرما سات سو۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: سات سو لے لیں اور جائیں اس کو خرید لیں۔ پس آپ ﷺ نے اس کو خرید لیا اور اس لے کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ بات یہ ہے کہ اگر یہ میرا ہوتا تو میں اس کو آزاد کر دیتا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یہ غلام آپ کا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو آزاد کر دیا۔

(۱۷) إِسْلاَمُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(٣٧٧٦٠) حدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ ، عَ سَلْمَانَ ، قَالَ : كُنْتُ مِنْ أَبْنَاءِ أَسَاوِرَةِ فَارِسَ ، وَكُنْتُ فِي كُتَّاب وَمَعِي غُلاَمَانِ ، وَكَانَا إِذَا رَجَعَا مِنْ عِ مُعَلِّمِهِمَا أَتَيَا قَسًّا ، فَدَخَلاَ عَلَيْهِ ، فَدَخَلْتُ مَعَهُمَا ، فَقَالَ : أَلَمْ أَنْهَكُمَا أَنْ تَأْتِيَانِي بِأَحَدٍ ؟ قَالَ : فَجَعَلْ أَخْتَلِفُ إِلَيْهِ ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُمَا ، قَالَ : فَقَالَ لِي : إِذَا سَأَلَكَ أَهْلُكَ : مَنْ حَبَسَكَ ؟ فَقُلْ مُعَلِّمِي ، وَإِذَا سَأَلَكَ مُعَلِّمُكَ : مَنْ حَبَسَكَ ؟ فَقُلْ : أَهْلِي.

ثُمَّ إِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَتَحَوَّلَ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَنَا أَتَحَوَّلُ مَعَكَ ، فَتَحَوَّلْتُ مَعَهُ ، فَنَزَلْنَا قَرْيَةً ، فَكَانَتِ امْرَأَةٌ تَأْتِيهِ ، فَلَ حُضِرَ ، قَالَ لِي : يَا سَلْمَانُ : احْفُرْ عِنْدَ رَأْسِي ، فَحَفَرْتُ عِنْدَ رَأْسِهِ ، فَاسْتَخْرَجْتُ جَرَّةً مِنْ دَرَاهِمَ ، فَقَا لِي : صُبَّهَا عَلَى صَدْرِي ، فَصَبَبْتُهَا عَلَى صَدْرِهِ ، فَكَانَ يَقُولُ : وَيْلٌ لاقْتِنَائِي ، ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ ، فَهَمَمْ بِالدَّرَاهِمِ أَنْ آخُذَهَا ، ثُمَّ إِنِّي ذَكَرْتُ فَتَرَكْتُهَا ، ثُمَّ إِنِّي آذَنْتُ الْقِسِّيسِينَ وَالرُّهْبَانَ بِهِ فَحَضَرُوهُ ، فَقُ لَهُمْ : إِنَّهُ قَدْ تَرَكَ مَالاً ، قَالَ : فَقَامَ شَبَابٌ فِي الْقَرْيَةِ ، فَقَالُوا : هَذَا مَالُ أَبِينَا ، فَأَخَذُوهُ.

قَالَ: فَقُلْتُ لِلرُّهْبَانِ : أَخْبِرُونِي بِرَجُلٍ عَالِمٍ أَتَّبِعُهُ ، قَالُوا: مَا نَعْلَمُ فِي الأَرْضِ رَجُلاً أَعْلَمَ مِنْ رَجُلٍ بِحِمْصَ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ ، فَلَقِيتُهُ ، فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ ، قَالَ : فَقَالَ : أَوَ مَا جَاءَ بِكَ إِلاَّ طَلَبُ الْعِلْمِ ؟ قُلْتُ : مَا بِي إِلاَّ طَلَبُ الْعِلْمِ ، قَالَ : فَإِنِّي لاَ أَعْلَمُ الْيَوْمَ فِي الأَرْضِ أَعْلَمَ مِنْ رَجُلٍ يَأْتِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ كُلَّ سَنَةٍ ، إ انْطَلَقْتَ الآنَ وَجَدْتَ حِمَارَهُ ، قَالَ : فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِهِ عَلَى بَابِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ وَانْطَلَقَ ، فَلَمْ أَرَهُ حَتَّى الْحَوْلِ ، فَجَاءَ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا عَبْدَ اللهِ ، مَا صَنَعْتَ بِي ؟ قَالَ : وَإِنَّكَ لَهَاهُنَا ؟ قُلْ

نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنِّي وَاللهِ مَا أَعْلَمُ الْيَوْمَ رَجُلاً أَعْلَمَ مِنْ رَجُلٍ خَرَجَ بِأَرْضِ تَيْمَاءَ ، وَإِنْ تَنْطَلِقِ الآنَ تُوَافِقْهُ ، وَفِيهِ ثَلاَثُ آيَاتٍ : يَأْكُلُ الْهَدِيَّةَ ، وَلاَ يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ ، وَعِنْدَ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ الْيُمْنَى خَاتَمُ النُّبُوَّةِ ، مِثْلُ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ ، لَوْنُهَا لَوْنُ جِلْدِهِ.

قَالَ : فَانْطَلَقْتُ ، تَرْفَعُنِي أَرْضٌ وَتَخْفِضُنِي أُخْرَى ، حَتَّى مَرَرْتُ بِقَوْمٍ مِنَ الأَعْرَابِ ، فَاسْتَعْبَدُونِي فَبَاعُونِي ، حَتَّى اشْتَرَتْنِي امْرَأَةٌ بِالْمَدِينَةِ ، فَسَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ الْعَيْشُ عَزِيزًا ، فَقُلْتُ لَهَا : هَبِي لِي يَوْمًا ، قَالَتْ : نَعَمْ ، فَانْطَلَقْتُ ، فَاحْتَطَبْتُ حَطَبًا فَبِعْتُهُ ، وَصَنَعْتُ طَعَامًا ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكَانَ يَسِيرًا ، فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ قُلْتُ : صَدَقَةٌ ، قَالَ : فَقَالَ لأَصْحَابِهِ : كُلُوا ، وَلَمْ يَأْكُلْ ، قَالَ : قُلْتُ : هَذَا مِنْ عَلاَمَتِهِ.

ثُمَّ مَكَثْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَمْكُثَ ، ثُمَّ قُلْتُ لِمَوْلاَتِي : هَبِي لِي يَوْمًا ، قَالَتْ : نَعَمْ ، فَانْطَلَقْتُ فَاحْتَطَبْتُ حَطَبًا فَبِعْتُهُ بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ ، وَصَنَعْتُ بِهِ طَعَامًا ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ، فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ : مَا هَذَا ؟ قُلْتُ : هَدِيَّةٌ ، فَوَضَعَ يَدَهُ ، وَقَالَ لأَصْحَابِهِ : خُذُوا بِاسْمِ اللهِ ، وَقُمْتُ خَلْفَهُ ، فَوَضَعَ رِدَائَهُ ، فَإِذَا خَاتَمُ النُّبُوَّةِ ، فَقُلْتُ : أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ ، قَالَ : وَمَا ذَاكَ ؟ فَحَدَّثْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ ، ثُمَّ قُلْتُ : أَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّكَ نَبِيٌّ ، قَالَ : لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلاَّ نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ.

(۳۷۷۶۰) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں فارس کے گھڑ سواروں کی اولاد میں سے تھا۔ اور میں ایک مکتب میں تھا اور یرے ساتھ دو لڑکے (اور) تھے۔ جب یہ دونوں لڑکے اپنے مُعلّم (استاد) کے پاس سے واپس آئے تو ایک پادری کے پاس آئے وراس پر داخل ہوئے۔ پس میں بھی ان کے ہمراہ اس پادری پر داخل ہوا۔ پادری نے کہا۔ کیا میں نے تم دونوں (لڑکوں) کو اس ت سے منع نہیں کیا تھا کہ تم میرے پاس کسی کو لے کر آؤ؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس پادری کے پاس آنا جانا روع کیا۔ یہاں تک کہ میں اس کو ان دونوں لڑکوں سے زیادہ محبوب ہوگیا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پادری نے مجھے کہا: ب تجھ سے تیرے گھر والے سوال کریں کہ تمہیں کس نے روکے رکھا؟ تو تم کہنا۔ میرے اُستاد نے۔ اور جب تم سے تمہارا اُستاد چھے۔ تمہیں کس نے روکے رکھا؟ تو تم کہنا: میرے گھر والوں نے۔

۲۔ پھر اس پادری نے (وہاں سے) منتقل ہونے کا ارادہ کیا۔ تو میں نے اس پادری سے کہا۔ میں (بھی) آپ کے ساتھ نقل مکانی کروں گا۔ پس میں نے اس کے ہمراہ نقل مکانی کی اور ہم ایک بستی میں اُترے۔ پس ایک عورت (وہاں پر) اس کے پاس آتی تھی۔ پھر جب اس پادری کی مرگ کا وقت قریب ہوا تو اس پادری نے مجھے کہا۔ اے سلمان! میرے سر کے پاس گڑھا کھودو۔ میں نے اس کے پاس گڑھا کھودا تو درہموں کا ایک گھڑا نکلا۔ پادری نے مجھ سے کہا۔ اس گھڑے کو میرے سینہ پر انڈیل دو۔ میں نے وہ گھڑا اس کے سینہ پر انڈیل دیا۔ پھر پادری کہنے لگا۔ ہلاکت ہو میری ذخیرہ اندوزی کی۔ پھر وہ پادری مرگیا۔ میں نے دراہم کو بیٹنے کا

ارادہ کیا۔ پھر مجھے اس کی بات یاد آئی تو میں نے دراہم کو چھوڑ دیا۔ پھر میں نے پادریوں اور عبادت گزاروں کو اس میت کی خبر دی تو وہ اس کے پاس حاضر ہوئے۔ میں نے ان حاضرین سے کہا۔ یہ اس میت نے کچھ مال چھوڑا ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بستی میں سے کچھ نوجوان کھڑے ہوگئے اور انہوں نے کہا: یہ تو ہمارے باپ کا مال ہے۔ پس انہوں نے وہ مال لے لیا۔

۳۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عبادت گزاروں سے کہا۔ مجھے کسی صاحب علم آدمی کا بتاؤ تا کہ میں اس کے پیچھے چلوں۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہمیں روئے زمین پر حمص کے آدمی سے بڑا صاحب علم معلوم نہیں ہے۔ سو میں اس کی طرف چل دیا اور میں نے اس سے ملاقات کی۔ اور اس کو یہ سارا قصہ سُنایا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اس نے کہا۔ کیا تمہیں صرف علم کی طلب (یہاں) لائی ہے؟ میں نے جواباً کہا۔ مجھے صرف علم کی طلب ہی (یہاں) لائی ہے۔ اس نے کہا: میں تو آج روئے زمین پر اس ایک آدمی سے بڑا کسی کو عالم نہیں جانتا جو آدمی ہر سال بیت المقدس میں آتا ہے۔ اگر تم ابھی چل پڑو گے تو اس کے گدھے کو موجود پاؤ گے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں چل پڑا تو اچانک میں نے بیت المقدس کے دروازہ پر اس کے گدھے کو موجود پایا۔ پس میں اس کے پاس بیٹھ گیا اور وہ آدمی چل دیا۔ میں نے اس آدمی کو پورا سال نہیں دیکھا۔ پھر وہ آدمی آیا تو میں نے اس سے کہا: اے بندۂ خدا! تو نے میرے ساتھ کیا کیا ہے؟ اس نے پوچھا: اور (کیا) تم یہیں پر (رہے) ہو؟ میں نے جواب دیا: ہاں! اس نے کہا: مجھے تو، بخدا! اس آدمی سے بڑے عالم کا پتہ نہیں ہے جو کہ ارضِ تیماء میں ظاہر ہوا ہے۔ اگر تم ابھی چل پڑو گے تو تم اس کو پاؤ گے اور اس میں تین نشانیاں ہوں گی۔ وہ شخص ہدیہ کھائے گا۔ اور صدقہ نہیں کھائے گا۔ اور اس کے داہنے کندھے کی نرم ہڈی کے پاس مہر نبوت ہوگی۔ جو کہ کبوتری کے انڈے کے مشابہ ہوگی اور اس کا رنگ کھال والا ہوگا۔

۴۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس میں چلا درانحالیکہ مجھے زمین کی پستی اور بلندی متاثر کرتی رہی۔ یہاں تک میں دیہاتی لوگوں کے پاس سے گزرا تو انہوں نے مجھے غلام بنالیا پھر انہوں نے مجھے بیچ دیا۔ یہاں تک کہ مجھے مدینہ میں ایک عورت نے خرید لیا۔ میں نے لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے سُنا۔ زندگی بہت سخت گزر رہی تھی۔ میں نے اس عورت سے کہا: تم مجھے ایک دن ہدیہ کر دو۔ اس نے کہا۔ ٹھیک ہے۔ میں چلا گیا اور لکڑیاں چُنی۔ اور ان کو فروخت کیا۔ اور کھانا تیار کیا۔ پھر اس کھانے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ وہ کھانا تھوڑا سا تھا۔ میں نے وہ کھانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ صدقہ ہے: کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: کھاؤ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تناول نہیں فرمایا: فرماتے ہیں۔ میں نے کہا: یہ اس شخص کی علامات میں سے ہے۔

۵۔ پھر جتنی دیر اللہ نے چاہا ٹھہرا رہا پھر میں نے اپنی مالکن سے کہا۔ تم مجھے ایک دن ہدیہ کر دو۔ اس نے کہا۔ ٹھیک ہے۔ میں چل پڑا اور لکڑیاں اکٹھی کیں اور انہیں پہلے سے زیادہ قیمت پر فروخت کیا اور اس رقم کا کھانا تیار کیا۔ کھانا لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں نے وہ کھانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ ہدیہ ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میں داخل کیا اور اپنے صحابہ

ام ﷺ سے فرمایا۔ اللہ کا نام لے کر شروع کر دو۔

اور میں آپ ﷺ کے پیچھے والی جانب کھڑا ہوا اور آپ ﷺ نے اپنی چادر مبارک ہٹائی تو اچانک مجھے مہر نبوت مائی دی۔ میں نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ میں نے پ ﷺ کو اس آدمی کے بارے میں بیان کیا پھر میں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا وہ شخص جنت میں جائے گا؟ کیونکہ س نے مجھے یہ بیان کیا تھا کہ آپ نبی ہیں۔ آپ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا۔ جنت میں صرف مؤمن جان ہی داخل ہوگی۔

(۱۸) إِسْلاَمُ عَدِيِّ بنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

۲۷۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ :قُلْتُ :أَسْأَلُ عَنْ حَدِيثٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَأَنَا فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ ، فَأَكُونُ أَنَا الَّذِي أَسْمَعُهُ مِنْهُ ، فَأَتَيْتُهُ ، فَقُلْتُ :أَتَعْرِفُنِي ؟ قَالَ :نَعَمْ ، أَنْتَ فُلاَنُ بْنُ فُلاَنٍ ، وَسَمَّاهُ بِاسْمِهِ ، قُلْتُ : حَدِّثْنِي ، قَالَ :بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَرِهْتُهُ أَشَدَّ مَا كَرِهْتُ شَيْئًا قَطُّ ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَنْزِلَ أَقْصَى أَهْلِ الْعَرَبِ مِمَّا يَلِي الرُّومَ ، فَكَرِهْتُ مَكَانِي أَشَدَّ مِمَّا كَرِهْتُ مَكَانِي الأَوَّلَ ، فَقُلْتُ :لآتِيَنَّ هَذَا الرَّجُلَ ، فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا لاَ يَضُرُّنِي ، وَإِنْ كَانَ صَادِقًا لاَ يَخْفَى عَلَيَّ.

فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ ، فَاسْتَشْرَفَنِي النَّاسُ ، وَقَالُوا :جَاءَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ ، قُلْتُ :إِنِّي مِنْ أَهْلِ دِينٍ ، قَالَ :أَنَا أَعْلَمُ بِدِينِكَ مِنْك ، قَالَ :قُلْتُ :أَنْتَ أَعْلَمُ بِدِينِي مِنِّي ؟ قَالَ :نَعَمْ ، أَنَا أَعْلَمُ بِدِينِكَ مِنْك ، قُلْتُ :أَنْتَ أَعْلَمُ بِدِينِي مِنِّي ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ : أَلَسْتَ رَكُوسِيًّا ؟ قُلْتُ :بَلَى ، قَالَ :أَوَلَسْتَ تَرْأَسُ قَوْمَك ؟ قُلْتُ :بَلَى ، قَالَ :أَوَلَسْتَ تَأْخُذُ الْمِرْبَاعَ ؟ قُلْتُ :بَلَى ، قَالَ :ذَلِكَ لاَ يَحِلُّ لَك فِي دِينِكَ ، قَالَ :فَتَوَاضَعْتُ مِنْ نَفْسِي.

قَالَ :يَا عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ ، فَإِنِّي مَا أَظُنُّ ، أَوْ أَحْسَبُ أَنَّهُ يَمْنَعُك مِنْ أَنْ تُسْلِمَ إِلاَّ خَصَاصَةُ مَنْ تَرَى حوْلِي ، وَأَنَّك تَرَى النَّاسَ عَلَيْنَا إِلْبًا وَاحِدًا ، وَيَدًا وَاحِدَةً ، فَهَلْ أَتَيْتَ الْحِيرَةَ ؟ قُلْتُ :لاَ ، وَقَدْ عَلِمْتُ مَكَانَهَا ، قَالَ :يُوشِكُ الظَّعِينَةُ أَنْ تَرْتَحِلَ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِغَيْرِ جِوَارٍ ، وَلَتُفْتَحَنَّ عَلَيْكُمْ كُنُوزُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ ، قَالَهَا ثَلاَثًا ، يُوشِكُ أَنْ يَهُمَّ الرَّجُلُ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ.

فَلَقَدْ رَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَخْرُجُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِغَيْرِ جِوَارٍ ، وَلَقَدْ كُنْتُ فِي أَوَّلِ خَيْلٍ أَغَارَتْ عَلَى الْمَدَائِنِ، وَلَتَجِيئَنَّ الثَّالِثَةُ، إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ لِي. (احمد ۲۵۷۔ ابن حبان ۶۶۷۹)

(۳۷۷۶۱) حضرت ابوعبیدہ بن حذیفہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کہتا ہے۔ میں نے کہا میں عدی بن حاتم کی خبر کے بارے میں پوچھتا ہوں اور میں کوفہ کی ایک بستی میں تھا تاکہ میں اس بات کو خود ان سے سُننے والا ہو جاؤں۔ پس میں ان کی خدمت میں حاضر اور میں نے عرض کیا۔ کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا: ہاں! تم فلاں بن فلاں ہو۔ اور نام لے کر بتایا۔ میں نے کہا: آپ مجھے بات بیان کریں۔ انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کو مبعوث کیا گیا تو مجھے یہ بات اس قدر ناپسند گزری کہ جتنی میں نے کسی چیز کو (کبھی) ناپسند کیا تھا۔ پس میں چل دیا۔ یہاں تک کہ میں اہل عرب کے آخری حصہ پر، جو روم سے ملحق ہے، جا اُترا۔ پھر مجھے اپنی وہ جگہ پہلی جگہ سے بھی زیادہ ناپسند ہوگئی۔ تو میں نے کہا: میں ضرور بالضرور اس آدمی کے پاس جاؤں گا۔ پس اگر وہ جھوٹا ہے تو وہ مجھے نقصان نہیں پہنچا پائے گا۔ اور اگر وہ سچا ہے تو پھر مجھ پر واضح ہو جائے گا۔

۲۔ پس میں مدینہ میں حاضر ہوا۔ لوگوں نے میری طرف اہتمام سے دیکھا اور کہنے لگے۔ عدی بن حاتم آ گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عدی! اسلام لے آؤ، سلامتی پا جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا۔ میں بھی ایک دین والا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیرے دین کا تجھ سے زیادہ عالم ہوں۔ فرماتے ہیں: میں نے کہا: آپ میرے دین کے مجھ سے (بھی) زیدہ جاننے والے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں تیرے دین کا تجھ سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ میں نے (دوبارہ) عرض کیا۔ آپ میرے دین کے مجھ سے بھی زیادہ جاننے والے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم رکوسی (عیسائیت اور صائبیت کے مابین مذہب) نہیں ہو؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اپنی قوم کے سردار نہیں ہو؟ میں نے کہا۔ کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ایک رُبع نہیں وصول کرتے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے دین میں تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔ عدی کہتے ہیں: میں اندر ہی اندر خود کو گھٹیا سمجھتا رہا۔

۳۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عدی بن حاتم! اسلام لے آؤ سلامتی پا جاؤ گے۔ میرا خیال یا میرا گمان یہی ہے کہ تمہیں اسلام لانے سے صرف یہ بات مانع ہے کہ تم میرے اردگرد فقراء کو دیکھ رہے ہو۔ اور تم ہمارے خلاف لوگوں کو متحد اور متفق پاتے ہو۔ کیا تم حیرہ میں گئے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں! لیکن مجھے اس کی جگہ معلوم ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے وہ وقت کہ ایک مسافر عورت حیرہ سے بغیر کسی ہمسفر کے روانہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے گی۔ اور البتہ ضرور بالضرور تم پر کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھول دیئے جائیں گے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ دہرائی۔ قریب ہے وہ وقت کہ آدمی ایسے شخص کو ڈھونڈے گا جو اس کی زکوۃ قبول کرلے گا۔

۴۔ پس تحقیق میں (عدی) نے مسافر عورت کو دیکھا کہ وہ ہمسفر کے بغیر حیرہ سے نکل کر بیت اللہ کا طواف کرنے کو آئی۔ تحقیق میں مدائن پر لشکر کشی کرنے والے گھڑ سواروں میں تھا۔ اور البتہ تیری بات کا وقت (بھی) آجائے گا۔ کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی بات ہے جو آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمائی تھی۔

(۱۹) إِسْلاَمُ جَرِيرِ بنِ عَبْدِ اللهِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

(۳۷۷۶۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَمَّا أَنْ دَنَوْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ، أَنَخْتُ رَاحِلَتِي ، ثُمَّ حَلَلْتُ عَيْبَتِي ، وَلَبِسْتُ حُلَّتِي ، فَدَخَلْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، فَسَلَّمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَمَانِي النَّاسُ بِالْحَدَقِ ، قَالَ : فَقُلْتُ لِجَلِيسٍ لِي : يَا عَبْدَ اللهِ ، هَلْ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرِي شَيْئًا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، ذَكَرَكَ بِأَحْسَنِ الذِّكْرِ ، قَالَ : بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ عَرَضَ لَهُ فِي خُطْبَتِهِ ، فَقَالَ : إِنَّهُ سَيَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ هَذَا الْفَجِّ ، أَوْ مِنْ هَذَا الْبَابِ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنٍ ، أَلاَ وَإِنَّ عَلَى وَجْهِهِ مَسْحَةَ مَلَكٍ ، قَالَ جَرِيرٌ : فَحَمِدْتُ اللَّهَ عَلَى مَا أَبْلاَنِي.

(۳۷۷۶۲) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں: جب میں مدینہ کے قریب آیا تو میں نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر میں نے اپنا معمولی لباس اُتارا اور اپنی عمدہ پوشاک پہنی اور میں اندر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا۔ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے معاملہ میں کسی بات کا ذکر فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا بہت اچھا ذکر کیا ہے۔ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اس دوران ارشاد فرمایا: بلاشبہ عنقریب تم پر اس طرف سے، یا فرمایا: اس دروازہ سے یمن والوں میں بہترین شخص داخل ہوگا۔ خبردار! اس کے چہرے پر شاہی اثرات ہوں گے۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس میں نے اللہ کی تعریف کی اس بات پر جس کے ساتھ اللہ نے آزمایا۔

(۲۰) مَا قَالُوا فِي مُهَاجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ ، وَقُدُومِ مَنْ قَدِمَ

جو باتیں محدثین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وسیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مقام ہجرت کے بارے میں کہی ہیں اور آنے والوں کے آنے کے بارے میں

(۳۷۷۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَفَاطِمَةُ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، قَالَتْ : صَنَعْتُ سُفْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ ، حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، قَالَتْ : فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ ، وَلاَ لِسِقَائِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ ، فَقُلْتُ لأَبِي بَكْرٍ : وَاللهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلاَّ نِطَاقِي ، قَالَتْ : فَقَالَ : شُقِّيهِ بِاثْنَيْنِ ، فَارْبِطِي بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ ، وَبِالآخَرِ السُّفْرَةَ ، فَلِذَلِكَ سُمِّيتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ.

(بخاری ۵۳۸۸۔ احمد ۳۴۶)

(۳۷۷۶۳) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں۔ جب آپ ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ فرمایا تو میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں آپ ﷺ کے لئے توشہ دان تیار کیا۔ بیان کرتی ہیں کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کے توشہ دان اور پانی کی مشک کے لئے کوئی چیز نہیں ملی جس سے ہم ان دونوں کو باندھتے۔ میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: بخدا! مجھے باندھنے کے لئے کوئی چیز (رسی وغیرہ) نہیں ملتی سوائے اپنے پٹکے کے۔ فرماتی ہیں: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُسی (پٹکے) کو دو حصوں میں پھاڑ لو۔ اور ایک کے ذریعہ سے پانی کی مشک کو باندھ دو اور دوسرے سے توشہ دان کو۔ اسی وجہ سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا نام ذات النطاقین معروف ہوگیا۔

(۳۷۷٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ، يَعْنِي إِلَى الْمَدِينَةِ ، تَبِعَهُمَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ ، فَلَمَّا أَتَاهُمَا ، قَالَ : هَذَانِ فَرَّ قُرَيْشٍ ، لَوْ رَدَدْتُ عَلَى قُرَيْشٍ فَرَّهَا ، قَالَ : فَعَطَفَتْ فَرَسُهُ عَلَيْهِمَا ، فَسَاخَتِ الْفَرَسُ ، فَقَالَ : ادْعُوا اللَّهَ أَنْ يُخْرِجَهَا ، وَلاَ أَقْرَبُكُمَا ، قَالَ : فَخَرَجَتْ ، فَعَادَ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، قَالَ : فَكَفَّ ، ثُمَّ قَالَ : هَلُمَّا إِلَى الزَّادِ وَالْحُمْلاَنِ ، فَقَالاَ : لاَ نُرِيدُ ، وَلاَ حَاجَةَ لَنَا فِي ذَلِكَ.

(۳۷۷٦۴) حضرت عمر بن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مدینہ کی طرف نکلے تو سراقہ بن مالک بھی ان کے پیچھے ہولیا۔ پس جب ان کے پاس آیا تو کہنے لگا۔ یہی دو شخص قریش کو مطلوب ہیں۔ کاش میں قریش کو ان کے مطلوبہ افراد واپس لوٹا دوں۔ راوی کہتے ہیں: اس نے اپنا گھوڑا ان دو حضرات کی طرف دوڑایا تو گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے کہا۔ آپ دونوں اللہ سے دعا کریں کہ وہ گھوڑے کو باہر نکال دے۔ میں آپ لوگوں کے قریب نہیں آؤں گا۔ راوی کہتے ہیں: پس گھوڑا باہر نکل گیا۔ تو سراقہ نے پھر پہلے والی حرکت کی۔ حتی کہ یہ دو یا تین مرتبہ ہوا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر سراقہ رُک گیا۔ پھر کہنے لگا۔ آپ آئیں۔ یہ توشہ اور سواری لے لیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہمارا ارادہ نہیں ہے اور ہمیں اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

(۳۷۷٦٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلاً بِثَلاَثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَازِبٍ : مُرِ الْبَرَاءَ فَلْيَحْمِلْهُ إِلَى رَحْلِي ، فَقَالَ لَهُ عَازِبٌ : لاَ ، حَتَّى تُحَدِّثَنَا كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ خَرَجْتُمَا وَالْمُشْرِكُونَ يَطْلُبُونَكُمَا.

قَالَ : رَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ ، فَأَحْيَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى أَظْهَرْنَا ، وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ ، فَرَمَيْتُ بِبَصَرِي هَلْ أَرَى مِنْ ظِلٍّ نَأْوِي إِلَيْهِ ، فَإِذَا أَنَا بِصَخْرَةٍ ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهَا ، فَإِذَا بَقِيَّةُ ظِلٍّ لَهَا ، فَنَظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلٍّ لَهَا فَسَوَّيْتُهُ ، ثُمَّ فَرَشْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ فَرْوَةً ، ثُمَّ قُلْتُ : اضْطَجِعْ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَاضْطَجَعَ ، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلِي هَلْ أَرَى مِنَ الطَّلَبِ أَحَدًا ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ إِلَى الصَّخْرَةِ ، يُرِيدُ

مِنْهَا الَّذِی أُرِيدُ ، فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ :لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ ؟ فَقَالَ :لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، قَالَ :فَسَمَّاهُ ، فَعَرَفْتُهُ.
فَقُلْتُ :هَلْ فِی غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قُلْتُ :هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِی ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ ، فَأَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ ، فَقَالَ :هَكَذَا ، فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيْهِ بِالأُخْرَى ، فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ ، وَمَعِی لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةٌ عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ ، فَقُلْتُ :اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَضِيتُ.
ثُمَّ قُلْتُ :أَنَى الرَّحِيلُ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا ، فَلَمْ يُدْرِكْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرَ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ ، عَلَى فَرَسٍ لَهُ ، فَقُلْتُ :هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَبَكَيْتُ ، فَقَالَ :مَا يُبْكِيك ؟ فَقُلْتُ :أَمَا وَاللهِ ، مَا عَلَى نَفْسِی أَبْكِی ، وَلَكِنِّی أَبْكِی عَلَيْك ، قَالَ :فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ ، قَالَ :فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ فِی الأَرْضِ إِلَى بَطْنِهَا ، فَوَثَبَ عَنْهَا ، ثُمَّ قَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا عَمَلُكَ ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُنْجِيَنِی مِمَّا أَنَا فِيهِ ، فَوَاللهِ لأُعَمِّيَنَّ عَلَى مَنْ وَرَائِی مِنَ الطَّلَبِ ، وَهَذِهِ كِنَانَتِی ، فَخُذْ سَهْمًا مِنْهُمَا ، فَإِنَّك سَتَمُرُّ عَلَى إِبِلِی وَغَنَمِی بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا ، فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ حَاجَةَ لَنَا فِی إِبِلِكَ ، وَانْصَرَفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَانْطَلَقَ رَاجِعًا إِلَى أَصْحَابِهِ وَمَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلاً ، فَتَنَازَعَهُ الْقَوْمُ ، أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّی أَنْزِلُ اللَّيْلَةَ عَلَى بَنِی النَّجَّارِ ، أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، أُكْرِمُهُمْ بِذَلِكَ ، فَخَرَجَ النَّاسُ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ ، وَفِی الطَّرِيقِ وَعَلَى الْبُيُوتِ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ : جَاءَ مُحَمَّدٌ ، جَاءَ رَسُولُ اللهِ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ انْطَلَقَ فَنَزَلَ حَيْثُ أُمِرَ.
قَالَ :وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :(قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَاءِ ، فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ، فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) قَالَ :فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ ، وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ : (مَا وَلاَّهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمَ الَّتِی كَانُوا عَلَيْهَا ، قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ، يَهْدِی مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ) قَالَ :وَصَلَّى مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلَّى ، فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوعٌ فِی صَلاَةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَقَالَ : هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ ، قَالَ :فَانْحَرَفَ الْقَوْمُ حَتَّى

وُجُهُوا نَحْوَ الْكَعْبَةِ.

قَالَ الْبَرَاءُ :وَكَانَ نَزَلَ عَلَيْنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ ، أَخُو بَنِي عَبْدِ الدَّارِ بْنِ قُصَيٍّ ، فَقُلْنَا لَهُ :مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :هُوَ مَكَانَهُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى أَثَرِي ، ثُمَّ أَتَانَا بَعْدُ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ، أَخُو بَنِي فِهْرٍ الأَعْمَى ، فَقُلْنَا لَهُ:مَا فَعَلَ مَنْ وَرَائَكَ؛ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ؟ فَقَالَ :هُمْ عَلَى أَثَرِي ، ثُمَّ أَتَانَا بَعْدَهُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، وَبِلَالٌ، ثُمَّ أَتَانَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ بَعْدِهِمْ فِي عِشْرِينَ رَاكِبًا ، ثُمَّ أَتَانَا بَعْدَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ ، فَلَمْ يَقْدَمْ عَلَيْنَا حَتَّى قَرَأْتُ سُوَرًا مِنْ سُوَرِ الْمُفَصَّلِ ، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى نَتَلَقَّى الْعِيرَ، فَوَجَدْنَاهُمْ قَدْ حُذِّرُوا. (بخاری ۳۶۱۵۔ مسلم ۲۳۱۰)

(۳۷۷۶۵) حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عازب رضی اللہ عنہ سے ایک سامانِ سفر تیرہ درہموں میں خریدا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عازب رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ براء کو حکم دیں کہ وہ اس کو میرے کجاوہ تک اٹھا کر لے آئے۔ حضرت عازب رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ نہیں! یہاں تک کہ آپ ہمیں بتائیں کہ آپ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تھا۔ جب آپ لوگ نکلے تھے اور مشرکین تمہیں تلاش کر رہے تھے۔

۲۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے مکہ سے کوچ کیا تو ہم ایک رات اور دن جاگ کر چلتے رہے یہاں تک کہ ہمیں دو پہر ہوگئی اور زوال کا وقت ہوگیا۔ میں نے نظر دوڑائی کہ کیا مجھے کوئی سایہ دکھائی دیتا ہے جس کی طرف ہم ٹھکانہ پکڑیں تو اچانک مجھے ایک چٹان دکھائی دی پس ہم اس کی طرف پہنچے۔ اس کا کچھ سایہ باقی تھا۔ میں نے اس کے بقیہ سایہ کو دیکھا اور اس (کی جگہ) کو درست کیا پھر میں نے اس سایہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چمڑا بچھایا۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لیٹ جائیے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے۔ پھر میں نے اپنے اردگرد میں دیکھ بھال شروع کر دی کہ کیا مجھے کوئی متلاشی دکھائی دیتا ہے تو اچانک مجھے ایک چرواہا دکھائی دیا جو اپنی بکریوں کو اسی چٹان کی طرف ہانک رہا تھا۔ اس کا چٹان سے وہی مقصد تھا جو میرا مقصود تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: میں نے کہا: اے لڑکے! تم کس کے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ قریش کے ایک آدمی کا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اس غلام نے آدمی کا نام لیا تو میں اس کو پہچان گیا۔

۳۔ میں نے پوچھا: کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں! میں نے کہا: کیا تم میرے لئے دودھ نکال دو گے؟ اس نے کہا: ہاں! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس کو حکم دیا تو اس نے ایک بکری اپنی بکریوں میں سے قابو کر لی۔ پھر میں نے اس کو بکری کے تھنوں سے غبار جھاڑنے کا حکم دیا۔ پھر میں نے اس کو حکم دیا کہ وہ اپنی ہتھیلیوں کو جھاڑے۔ اس نے کہا: یوں؟ پھر اس نے اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے کو مارا پھر اس نے تھوڑا سا دودھ دوہا۔ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی کا ایک برتن تھا جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔ میں نے دودھ پر بہا دیا یہاں تک کہ وہ نیچے سے ٹھنڈا ہوگیا۔ پھر میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! نوش فرمائیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمایا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

۴۔ پھر میں نے عرض کیا۔ اے رسول خدا ﷺ! کوچ کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ پھر ہم نے کوچ کیا حالانکہ لوگ ہماری تلاش میں تھے۔ ان لوگوں میں سے سراقہ بن مالک بن جعشم کے سوا ہمیں کسی نے نہیں پایا۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! یہ متلاشی ہم تک پہنچ گیا ہے۔ اور میں (یہ کہہ کر) رو پڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا بات رُلا رہی ہے؟ میں نے عرض کیا۔ بخدا! میں اپنی جان (کے خوف سے) نہیں رو رہا لیکن مجھے آپ (کی جان) پر رونا آ رہا ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے سراقہ کے لئے بددعا فرمائی اور کہا۔ اے اللہ! تو اس کو ہماری طرف سے جس طرح تو چاہے۔ کافی ہو جا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس سراقہ کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے گھوڑے سے چھلانگ لگائی۔ پھر اس نے کہا۔ اے محمد ﷺ! مجھے معلوم ہے کہ یہ آپ ہی کا کام ہے۔ پس آپ اللہ سے دُعا کریں کہ وہ مجھے اس مُصیبت سے نجات دے دے۔ بخدا! میں اپنے پچھلے متلاشیوں پر (اس بات کو) ضرور پوشیدہ رکھوں گا۔ اور یہ میرا ترکش ہے آپ اس میں سے تیر لے لیں۔ اور آپ عنقریب فلاں جگہ پر میرے اونٹ اور بکریوں پر سے گزریں گے آپ ان میں سے بھی اپنی ضرورت کا لے لیجئے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیں تیرے اونٹوں کی ضرورت نہیں۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ سے واپس مڑا۔ اور آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ سراقہ واپس اپنے ساتھیوں میں چلا گیا۔

۵۔ رسول اللہ ﷺ چلتے رہے اور میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ یہاں تک کہ ہم رات کے وقت مدینہ میں پہنچے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے بارے میں جھگڑا شروع کیا کہ آپ ﷺ کس کے گھر میں اتریں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج کی رات میں بنی نجار میں اتروں گا جو کہ عبد المطلب کے ماموں ہیں۔ میں انہیں یہ اعزاز دوں گا۔ پھر لوگ چل نکلے یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔ راستہ میں گھروں پر بچے اور خدام کھڑے کہہ رہے تھے۔ محمد آ گئے، اللہ کے رسول آ گئے۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ چل پڑے تا آنکہ جہاں پر آپ ﷺ مامور تھے وہاں آپ ﷺ نے پڑاؤ ڈالا۔

۶۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی تھی۔ اور آپ ﷺ کو یہ بات محبوب تھی کہ آپ ﷺ کو قبلہ رُخ (کا حکم) کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی۔ ﴿قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ، فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ، فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ کو قبلہ رُخ (کا حکم) کر دیا گیا تو بے وقوف لوگوں نے اعتراض کیا۔ ﴿مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ، قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ، يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾.

۷۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی۔ پھر وہ نماز پڑھنے کے بعد باہر نکلا اور انصار کی ایک قوم پر گزرا جو کہ عصر کی نماز میں بیت المقدس کی طرف رُخ کیے ہوئے تھے۔ تو اس آدمی نے کہا کہ وہ گواہی دیتا ہے

کہ اس نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ہمراہ نماز ادا کی ہے اور بلاشبہ تحقیق آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو قبلہ رُخ (کا حکم) کر دیا گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ پس وہ تمام لوگ پھر گئے یہاں تک کہ وہ تمام قبلہ رُخ ہو گئے۔

۸۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہمارے پاس مہاجرین میں سے بنی عبد الدار بن قصی کے بھائی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ہم نے ان سے پوچھا۔ اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے جواباً کہا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اپنی جگہ پر ہی ہیں۔ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میرے پیچھے (آرہے) ہیں۔ پھر ہمارے پاس ان کے بعد حضرت عمرو بن مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے جو کہ بنی فہر کے بھائی تھے اور نابینا تھے۔ تو ہم نے ان سے پوچھا۔ آپ کے پیچھے جو، رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور آپ رضی اللہ عنہ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں انہوں نے کیا (ارادہ) کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ وہ لوگ میرے پیچھے ہیں۔ پھر ان کے بعد ہمارے پاس حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ تشریف لائے پھر ان کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس سواروں کی معیت تشریف لائے پھر ان کے بعد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ان کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہمارے ہاں تشریف نہیں لائے تھے یہاں تک کہ میں نے مفصل سورتوں میں سے کچھ سورتیں پڑھ لیں۔ پھر ہم باہر نکلے تا آنکہ ہماری ملاقات قافلہ سے ہوئی تو ہم نے ان کو چوکنا اور چوکس پایا۔

(۳۷۷۶۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ، يَقُولُ : أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ، فَجَعَلَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ الْقُرْآنَ ، ثُمَّ جَاءَ عَمَّارٌ ، وَبِلَالٌ ، وَسَعْدٌ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ رَاكِبًا ، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ قَطُّ فَرَحَهُمْ بِهِ ، قَالَ : فَمَا قَدِمَ أَحَدٌ حَتَّى قَرَأْتُ : ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ.

(۳۷۷۶۶) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے پہلے ہمارے پاس مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان دونوں نے لوگوں کو قرآن پڑھانا شروع کیا۔ پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ، بلال رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ تشریف لائے پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس سواروں کی جمعیت میں تشریف لائے۔ پھر رسول خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تشریف لائے۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے اہل مدینہ کو اس بات سے زیادہ کسی چیز پر فرحاں و شاداں نہیں دیکھا۔ براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ (ابھی) کوئی ایک بھی صحابی نہیں آیا تھا اور میں نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ مفصل سورتوں میں پڑھ لی تھی۔

(۳۷۷۶۷) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيَّ ، حَدَّثَهُمْ ؛ أَنَّ قُرَيْشًا جَعَلَتْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ أَرْبَعِينَ أُوقِيَّةً ، قَالَ : فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ إِذْ جَائَنِي رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّ الرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ جَعَلَتْ قُرَيْشٌ فِيهِمَا مَا جَعَلَتْ قَرِيبٌ

مِنْكَ ، بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَأَتَيْتُ فَرَسِي ، وَهُوَ فِي الرَّعْيِ ، فَنَفَرْتُ بِهِ ، ثُمَّ أَخَذْتُ رُمْحِي ، قَالَ : فَرَكِبْتُهُ ، قَالَ : فَجَعَلْتُ أَجُرُّ الرُّمْحَ مَخَافَةَ أَنْ يُشْرِكَنِي فِيهِمَا أَهْلُ الْمَاءِ ، قَالَ : فَلَمَّا رَأَيْتُهُمَا ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : هَذَا بَاغٍ يَبْغِينَا ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ ، قَالَ : فَوَحِلَ فَرَسِي ، وَإِنِّي لَفِي جَلَدٍ مِنَ الأَرْضِ ، فَوَقَعْتُ عَلَى حَجَرٍ ، فَانْقَلَبْتُ ، فَقُلْتُ : ادْعُ الَّذِي فَعَلَ بِفَرَسِي مَا أَرَى أَنْ يُخَلِّصَهَا ، وَعَاهَدَهُ أَنْ لاَ يَعْصِيَهُ ، قَالَ : فَدَعَا لَهُ ، فَخَلَّصَ الْفَرَسَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ ، فَقَالَ : فَهَاهُنَا ، قَالَ : فَعَمِّ عَنَّا النَّاسَ.

وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرِيقَ السَّاحِلِ مِمَّا يَلِي الْبَحْرَ ، قَالَ : فَكُنْتُ أَوَّلَ النَّهَارِ لَهُمْ طَالِبًا ، وَآخِرَ النَّهَارِ لَهُمْ مَسْلَحَةً ، وَقَالَ لِي : إِذَا اسْتَقْرَرْنَا بِالْمَدِينَةِ ، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَأْتِنَا ، قَالَ : فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ ، وَظَهَرَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ وَأُحُدٍ ، وَأَسْلَمَ النَّاسُ وَمَنْ حَوْلَهُمْ ، قَالَ سُرَاقَةُ : بَلَغَنِي أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَبْعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي مُدْلِجٍ ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَنْشُدُكَ النِّعْمَةَ ، فَقَالَ الْقَوْمُ : مَهْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَعُوهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا تُرِيدُ ؟ فَقُلْتُ : بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَبْعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى قَوْمِي ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تُوَادِعَهُمْ ، فَإِنْ أَسْلَمَ قَوْمُهُمْ أَسْلَمُوا مَعَهُمْ ، وَإِنْ لَمْ يُسْلِمُوا لَمْ تَخْشُنْ صُدُورُ قَوْمِهِمْ عَلَيْهِمْ ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، فَقَالَ لَهُ : اذْهَبْ مَعَهُ ، فَاصْنَعْ مَا أَرَادَ.

فَذَهَبَ إِلَى بَنِي مُدْلِجٍ ، فَأَخَذُوا عَلَيْهِمْ أَنْ لاَ يُعِينُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنْ أَسْلَمَتْ قُرَيْشٌ أَسْلَمُوا مَعَهُمْ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا﴾ حَتَّى بَلَغَ : ﴿إِلاَّ الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ ، أَوْ جَاؤُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ ، أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ، وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ﴾.

قَالَ الْحَسَنُ : فَالَّذِينَ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ بَنُو مُدْلِجٍ ، فَمَنْ وَصَلَ إِلَى بَنِي مُدْلِجٍ مِنْ غَيْرِهِمْ كَانَ فِي مِثْلِ عَهْدِهِمْ. (بخاری ۳۹۰۶۔ احمد ۱۷۵)

(۳۷۷۶۷) حضرت حسن سے روایت ہے کہ سراقہ بن مالک المدلجی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیان کیا کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق چالیس اوقیہ مقرر فرمائی۔ کہتے ہیں۔ میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے کہا۔ وہ آدمی جن کے بارے میں قریش نے اپنا اعلانِ (انعام) کیا ہے۔ تمہارے قریب ہیں۔ فلاں جگہ پر، کہتے ہیں۔ میں اپنے گھوڑے کے پاس آیا اور گھوڑا چر رہا تھا۔ میں اس کو لے کر دوڑا پھر میں نے اپنے نیزے کو پکڑا۔ کہتے ہیں: میں اس پر سوار ہو گیا۔ اور میں نے اس ڈر سے نیزے کو کھینچنا شروع کیا کہ کہیں ان دونوں کے بارے میں میرے ساتھ کوئی شریک نہ ہو جائے۔

فرماتے ہیں۔ پس جب میں نے ان دونوں کو دیکھ لیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ متلاشی ہے جو ہمیں تلاش کر رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے اللہ! جس طرح تو چاہتا ہے اس کو ہمارے طرف سے کافی ہو جا۔ سراقہ کہتے ہیں۔ میرا گھوڑا زمین میں دھنس گیا حالانکہ میں سخت زمین میں تھا۔ اور میں ایک پتھر پر گرا اور پلٹی کھائی تو میں نے عرض کیا۔ آپ اس ہستی سے دعا کریں جس نے میرے گھوڑے کے ساتھ جو کیا ہے میں اس کو دیکھ رہا ہوں۔ کہ وہ اس کو یہاں سے نکال دے۔

کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کے لئے دُعا کی تو گھوڑا باہر آ گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ مجھے ہدیہ کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس یہاں ہی رہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں سے ہماری حالت کو مخفی رکھنا۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر کے ساتھ ساحل کا راستہ پکڑ لیا۔ کہتے ہیں۔ میں دن کے آغاز میں ان کا متلاشی تھا اور دن کے آخر میں ان کا محافظ تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جب ہم مدینہ کو اپنا سفر بنالیں تو اگر تمہاری رائے ہو تو ہمارے پاس آنا۔ سراقہ کہتے ہیں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور اہل بدر، اہل اُحد پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ حاصل ہوا۔ لوگ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گردوالوں نے اسلام قبول کر لیا۔ سراقہ کہتے ہیں۔ مجھے یہ بات پہنچی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی مدلج کی طرف حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو بھیجنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میں آپ کو انعام (کا وعدہ) یاد دلاتا ہوں لوگ کہنے لگے۔ رک جاؤ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کیا۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ میری قوم کی طرف خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھیجنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور مجھے یہ بات محبوب ہے کہ آپ ان کے ساتھ عہد و پیمان کر لیں۔ پھر اگر ان کی قوم ایمان لے آئی تو وہ بھی ایمان لے آئیں گے۔ اور اگر ان کی قوم ایمان نہ لائی تو پھر ان پر ان کی قوم کے دل سخت نہیں ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان سے فرمایا: اس کے ساتھ جاؤ اور جو یہ چاہتا ہے وہی معاملہ کرو۔

۳۔ پس حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بنی مدلج کی طرف تشریف لے گئے اور ان سے یہ پیمان لیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مدد نہیں کریں گے۔ اگر قریش اسلام لے آئے تو وہ بھی ان کے ساتھ اسلام لے آئیں گے۔ (اس پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں۔

﴿وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا ...... حَتَّى بَلَغَ ...... إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ ، أَوْ جَاؤُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ، أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ، وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ﴾.

حضرت حسن فرماتے ہیں۔ وہ لوگ جن کے بارے میں حصرت صدورھم کہا گیا وہ بنو مدلج ہیں۔ جو شخص بنی مدلج کے پاس پہنچ گیا سو وہ بھی ان کے جیسے معاہدہ میں ہوگا۔

(۳۷۷۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ ، قَالَ : قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ : لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ ، قَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا.

(۳۷۷۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ جب ہم غار میں تھے تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اگر ان لوگوں میں سے کوئی بھی اپنے قدموں کی طرف نظر کرے تو البتہ ہمیں اپنے قدموں کے نیچے پا لے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! تیرا ان دو آدمیوں کے بارے میں کیا گمان ہے جن کا تیسرا خدا ہو۔

(۳۷۷۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ كَانَ الَّذِي يَخْتَلِفُ بِالطَّعَامِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَهُمَا فِي الْغَارِ.

(۳۷۷۶۹) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لے کر جایا کرتے تھے جبکہ وہ دونوں غار میں تھے۔

(۳۷۷۷۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ وَرْقَاءَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ فِي قَوْلِهِ :﴿إِلاَّ تَنْصُرُوهُ﴾ ، ثُمَّ ذَكَرَ مَا كَانَ مِنْ أَوَّلِ شَأْنِهِ حِينَ بُعِثَ ، يَقُولُ :فَاللَّهُ فَاعِلٌ ذَلِكَ بِهِ ، نَاصِرُهُ كَمَا نَصَرَهُ ثَانِيَ اثْنَيْنِ.

(۳۷۷۷۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے ﴿إِلاَّ تَنْصُرُوهُ﴾ کی تفسیر کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول وقت کی حالت کا ذکر فرمایا۔ اور کہا: اللہ پاک ان کی مدد کرے گا۔ اللہ اس کا مددگار ہے جس طرح دو میں سے دوسرے نے اس کی مدد کی۔

(۳۷۷۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :مَكَثَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ ثَلاَثًا.

(۳۷۷۷۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غار میں تین (دن) ٹھہرے تھے۔

(۳۷۷۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ؛ أَنَّهُمَا لَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الْغَارِ ، قَالَ :إِذًا جُحْرٌ ، قَالَ :فَأَلْقَمَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رِجْلَهُ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنْ كَانَتْ لَدْغَةٌ ، أَوْ لَسْعَةٌ كَانَتْ بِي.

(۳۷۷۷۲) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ دونوں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر رضی اللہ عنہ) غار کے پاس پہنچے۔ فرماتے ہیں: وہاں پر سوراخ تھے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سوراخ میں اپنی ایڑی کو داخل کر لیا۔ اور فرمایا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی ڈسنے یا ڈنک مارنے والا ہو تو مجھے ملے گا۔

(۳۷۷۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ ، قَالَ :هُمَ الَّذِينَ هَاجَرُوا مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۳۷۷۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

(۳۷۷۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ ، يَقُولُ :

وُلِدْتُ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقُبِضَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ.

(۳۷۷۷۴) حضرت مسلمہ بن مخلد فرماتے ہیں۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میری ولادت ہوئی اور آپ ﷺ وفات ہوئی تو میں دس سال کا تھا۔

(۳۷۷۷۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، سَمِعَ أَنَسًا ، يَقُولُ :قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِي وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ ، وَقُبِضَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ ، وَكُنَّ أُمَّهَاتِي يَحْثُثْنَنِي عَلَى خِدْمَتِهِ.

(۳۷۷۷۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میں دس سال کا تھا اور آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا اور میری مائیں مجھے آپ ﷺ کی خدمت کی ترغیب دیا کرتی تھیں۔

(۳۷۷۷۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ ، قَالَ :اسْتَقْبَلَتْهُمْ هَدِيَّةُ طَلْحَةَ إِل أَبِي بَكْرٍ فِي الطَّرِيقِ ، فِيهَا ثِيَابٌ بِيضٌ ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِيهَا الْمَدِينَةَ.

(۳۷۷۷۶) حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عا بن فہیرہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ کہتے ہیں: تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہدیہ راستہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملا جس میں سف کپڑے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کپڑوں میں مدینہ میں داخل ہوئے۔

(۳۷۷۷۷) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْر أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، فَوَضَعَتْهُ بِقُبَاءَ ، فَلَ تُرْضِعْهُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخَذَهُ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ ، فَطَلَبُوا تَمْرَةً لِيُحَنِّكُوهُ حَتَّ وَجَدُوهَا فَحَنَّكُوهُ ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ.

(۳۷۷۷۷) حضرت اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی طرف اس حالت میں ہجرت کی وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو حمل میں اٹھائے ہوئے تھی۔ پس قباء کے مقام پر یہ حمل وضع ہوا۔ تو انہوں نے نومولود کو نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچنے تک دودھ پلایا، یہاں تک کہ اس کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ تو آپ ﷺ نے اس کو پکڑا او اسے اپنی گود مبارک میں رکھا۔ لوگوں نے کھجور کی تلاش شروع کی۔ تاکہ اس کو تحنیک دے سکیں۔ پس سب سے پہلی شئی جوان کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ نبی کریم ﷺ کی تھوک تھی۔ اور آپ ﷺ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔

(۳۷۷۷۸) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَا قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ أَوَّلَ مَنْ هَاجَرَ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ غُلاَمَانِ مِنْ قُرَيْشٍ.

(۳۷۷۷۸) حضرت عبدالرحمان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں۔ اس امت میں سب سے پہلے ہجر

رنے والے دو قریشی نو جوان تھے۔

۳۷۷۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي هِلاَلٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :مَا فَرْقُ مَا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ ؟ قَالَ :فَرْقُ مَا بَيْنَهُمَا الْقِبْلَتَانِ ، فَمَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَيْنِ فَهُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ.

(۳۷۷۷۹) حضرت قتادہ، سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا: پہلے مہاجرین اور بعد کے مہاجرین میں حدِ فاصل کیا بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ان دونوں کے درمیان حدِ فاصل دو قبلے ہیں۔ پس جس آدمی نے سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تو وہ مہاجرین اولین میں سے ہے۔

۳۷۷۸۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْتَلِفُ إِلَى الشَّامِ ، فَكَانَ يُعْرَفُ ، وَكَانَ النَّبِيُّ عليه الصلاة والسلام لاَ يُعْرَفُ ، فَكَانُوا يَقُولُونَ :يَا أَبَا بَكْرٍ ، مَنْ هَذَا الْغُلاَمُ بَيْنَ يَدَيْك ؟ فَيَقُولُ : هَادٍ يَهْدِينِي السَّبِيلَ ، قَالَ :فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ نَزَلاَ الْحَرَّةَ ، وَبَعَثَ إِلَى الأَنْصَارِ فَجَاؤُوا ، قَالَ :فَشَهِدْتُهُ يَوْمَ دَخَلَ الْمَدِينَةَ ، فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَحْسَنَ ، وَلاَ أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنَا فِيهِ ، وَشَهِدْتُ يَوْمَ مَاتَ ، فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَقْبَحَ ، وَلاَ أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (احمد ۱۲۲۔ حاکم ۱۲)

(۳۷۷۸۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، مکہ سے لے کر مدینہ تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ شام کی طرف آیا جایا کرتے تھے۔ تو آپ پہچانے جاتے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہچانے نہیں جاتے تھے۔ تو وگ پوچھتے تھے۔ اے ابو بکر! آپ کے آگے یہ نو جوان کون ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے۔ یہ رہبر ہیں مجھے راستہ دکھاتے ہیں۔ اوی کہتے ہیں۔ پس جب دونوں مدینہ کے قریب پہنچے۔ دونوں حرہ میں اترے۔ انصار کی طرف کسی کو بھیجا گیا تو وہ بھی تشریف لے آئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے اس دن میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تھے۔ ز میں نے کوئی دن اس دن سے زیادہ خوبصورت اور روشن نہیں دیکھا جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ اور پھر جس ن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی میں تب بھی حاضر تھا تو میں نے کوئی دن اس دن سے زیادہ بُرا اور اندھیرے والا نہیں دیکھا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔

(۲۱) مَا ذُكِرَ فِي كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبعوثِهِ

وہ احادیث جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدوں کا ذکر ہے

۳۷۷۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : كَتَبَ كِسْرَى إِلَى بَاذَامَ :إِنِّي

أُنْبِئْتُ أَنَّ رَجُلاً يَقُولُ شَيْئًا لاَ أَدْرِي مَا هُوَ ، فَأَرْسِلْ إِلَيْهِ ، فَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ ، وَلاَ يَكُنْ مِنَ النَّاسِ فِي شَيْ وَإِلاَّ فَلْيُوَاعِدْنِي مَوْعِدًا أَلْقَاهُ بِهِ ، قَالَ : فَأَرْسَلَ بَاذَامُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ حَا لِحَاهُمَا ، مُرْسِلِي شَوَارِبِهِمَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا يَحْمِلُكُمَا عَلَى هَذَا ؟ قَالَ لَهُ : يَأْمُرُنَا بِهِ الَّذِي يَزْعُمُونَ أَنَّهُ رَبُّهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَكِنَّا نُخَالِفُ سُنَّتَكُ نَجُزُّ هَذَا ، وَنُرْسِلُ هَذَا.

قَالَ : فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ طَوِيلُ الشَّارِبِ ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجُزَّهُمَا. قَالَ : فَتَرَكَهُمَا بِضْعًا وَعِشْرِينَ يَوْمًا ، ثُمَّ قَالَ : اذْهَبَا إِلَى الَّذِي تَزْعُمُونَ أَنَّهُ رَبُّكُمَا ، فَأَخْبِرَاهُ أَنَّ رَبِّي و الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ رَبُّهُ ، قَالاَ : مَتَى ؟ قَالَ : الْيَوْمَ ، قَالَ : فَذَهَبَا إِلَى بَاذَامَ فَأَخْبَرَاهُ الْخَبَرَ ، قَالَ : فَكَتَبَ إِ كِسْرَى ، فَوَجَدُوا الْيَوْمَ هُوَ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ كِسْرَى.

(۳۷۷۸۱) حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسریٰ نے باذام کو لکھا کہ مجھے خبر دی گئی ہے۔ کہ ایک آدمی وہ بات کہ ہے جو مجھے معلوم نہیں ہے۔ پس تم اس کی طرف کسی کو بھیجو تا کہ وہ اپنے گھر میں سکون کرے اور لوگوں میں کسی بات کو نہ پھیلائے وگر میرے ساتھ کوئی وقت اور جگہ مقرر کر لے میں اس سے وہاں ملوں گا۔ راوی کہتے ہیں۔ باذام نے رسول اللہ ﷺ کے پاس داڑھی منڈے ہوئے آدمیوں کو بھیجا جن کی مونچھیں لمبی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس بات پر کس نے ابھارا راوی کہتے ہیں: ان دونوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔ کہ ہمیں اُس نے اِس بات کا حکم دیا ہے جو لوگوں کے گمان کے مطابق ا کا پروردگار ہے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن ہم تمہارے طریقہ کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہم اس (مونچھوں کو) صاف کرتے ہیں اور اس (داڑھی) کو بڑھاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ کے پاس سے ایک دراز مونچھو والا قریشی مرد گزرا تو آپ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ انہیں کاٹ دو۔

راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے ان قاصدوں کو بیس سے کچھ اُوپر دن چھوڑے رکھا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دونوں اس کے پاس جاؤ جس کو تم اپنا پروردگار گمان کرتے ہو اور اس کو بتاؤ کہ میرے رب نے اس شخص کو قتل کر دیا ہے جو اپنے گما میں رب بنا ہوا تھا۔ ان آدمیوں نے پوچھا: یہ کب ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آج کے دن۔ راوی کہتے ہیں: پس یہ دونو باذام کی طرف گئے اور جا کر اس کو یہ خبر دی۔ راوی کہتے ہیں: اس نے کسریٰ کو خط لکھا تو انہوں نے کسریٰ کے قتل کو آج ہی کے د میں رونما پایا۔

(۳۷۷۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الأَسْلَمِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعِيدَ الْمُسَيَّبِ ، يَقُولُ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ : أَمَّا بَعْ ﴿تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ، أَلاَّ نَعْبُدَ إِلاَّ اللَّهَ ، وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا ، وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْ

مِنْ دُونِ اللهِ ، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾.
قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :فَمَزَّقَ كِسْرَى الْكِتَابَ وَلَمْ يَنْظُرْ فِيهِ ، قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مُزِّقَ وَمُزِّقَتْ أُمَّتُهُ ، فَأَمَّا النَّجَاشِيُّ فَآمَنَ ، وَآمَنَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ ، وَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِيهِ حُلَّةً ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اتْرُكُوهُ مَا تَرَكَكُمْ.
وَأَمَّا قَيْصَرُ ؛ فَقَرَأَ كِتَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :هَذَا كِتَابٌ لَمْ أَسْمَعْ بِهِ بَعْدَ سُلَيْمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بسم الله الرَّحْمَن الرحيم) ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، وَكَانَا تَاجِرَيْنِ بِأَرْضِهِ ، فَسَأَلَهُمَا عَنْ بَعْضِ شَأْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسَأَلَهُمَا مَنْ تَبِعَهُ ، فَقَالاَ :تَبِعَهُ النِّسَاءُ وَضَعَفَةُ النَّاسِ ، فَقَالَ :أَرَأَيْتُمَا الَّذِينَ يَدْخُلُونَ مَعَهُ يَرْجِعُونَ ؟ قَالاَ :لاَ ، قَالَ :هُوَ نَبِيٌّ ، لَيَمْلِكَنَّ مَا تَحْتَ قَدَمِي، لَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَقَبَّلْتُ قَدَمَيْهِ. (سعید بن منصور ۲۴۸۰)

(۳۷۷۸۱) حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کو خط لکھا۔ اما بعد! ''ایک ایسی بات کی طرف آجاؤ جو ہم تم میں مشترک ہے (اور وہ یہ ہے) کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ کو چھوڑ کر ہم ایک دوسرے کو رب نہ بنائیں'' پھر بھی اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دو ''گواہ رہنا ہم مسلمان ہیں۔

حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں: کسریٰ نے خط کو پھاڑ دیا اور اس کو دیکھا ہی نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ خود پھٹ گیا ہے اور اس کی امت بھی پھٹ گئی ہے۔ اور نجاشی نے ایمان قبول کر لیا اور اس کے پاس جو لوگ تھے وہ بھی ایمان لے آئے۔ اور اس نے اللہ کے رسول ﷺ کے پاس ایک جوڑا ہدیہ میں بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھے تم بھی ان کو چھوڑ دو۔ اور قیصر نے رسول اللہ ﷺ کا خط پڑھا اور کہا۔ میں نے سلیمان علیہ السلام نبی کے خط کے بعد بسم اللہ الرحمان الرحیم والا خط نہیں سُنا۔ پھر اس نے ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کی طرف قاصد بھیجا۔ یہ دونوں ارضِ قیصر میں تاجر کی حیثیت سے موجود تھے۔ قیصر نے ان سے رسول اللہ ﷺ کے بعض احوال کے متعلق سوال کیا۔ اور ان سے یہ سوال کیا۔ کون لوگ ان کے تابع دار ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ان کے پیچھے چلنے والے کمزور لوگ اور عورتیں ہیں۔ پھر اس نے پوچھا: یہ بتاؤ! جو لوگ ان کے پاس گئے ہیں وہ واپس پلٹے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ نہیں! قیصر نے کہا۔ یہ شخص نبی ہے۔ میرے قدموں کے نیچے والے حصہ زمین پر یہ شخص ضرور بالضرور تمکن حاصل کرے گا۔ اگر میں اس کے پاس ہوتا تو میں اس کے قدم چوم لیتا۔

(۳۷۷۸۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ إِلَى أَرْبَعَةِ وُجُوهٍ :رَجُلاً إِلَى كِسْرَى ، وَرَجُلاً إِلَى قَيْصَرَ ، وَرَجُلاً إِلَى الْمُقَوْقِسِ ، وَبَعَثَ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ إِلَى النَّجَاشِيِّ ، فَأَصْبَحَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَتَكَلَّمُ بِلِسَانِ الْقَوْمِ الَّذِينَ بُعِثَ إِلَيْهِمْ ، فَلَمَّا أَتَى عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ النَّجَاشِيَّ وَجَدَ لَهُمْ بَابًا صَغِيرًا يَدْخُلُونَ مِنْهُ مُكَفِّرِينَ ، فَلَمَّا رَأَى عَمْرٌو ذَلِكَ وَلَّى ظَهْرَهُ

الْقَهْقَرَى ، قَالَ : فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْحَبَشَةِ فِي مَجْلِسِهِمْ عِنْدَ النَّجَاشِيِّ ، حَتَّى هَمُّوا بِهِ ، حَتَّى قَالُو
لِلنَّجَاشِيِّ :إِنَّ هَذَا لَمْ يَدْخُلْ كَمَا دَخَلْنَا ، قَالَ :مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ كَمَا دَخَلُوا ؟ قَالَ :إِنَّا لاَ نَصْنَعُ هَذَ
بِنَبِيِّنَا ، وَلَوْ صَنَعْنَاهُ بِأَحَدٍ صَنَعْنَاهُ بِهِ ، قَالَ :صَدَقَ ، قَالَ :دَعُوهُ.
قَالُوا لِلنَّجَاشِيِّ :هَذَا يَزْعُمُ أَنَّ عِيسَى مَمْلُوكٌ ، قَالَ :فَمَا تَقُولُ فِي عِيسَى ؟ قَالَ :كَلِمَةُ اللهِ وَرُوحُهُ ، قَالَ
مَا اسْتَطَاعَ عِيسَى أَنْ يَعْدُوَ ذَلِكَ.

(۳۷۷۸۳) حضرت جعفر بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار افراد کو چار افراد کی طرف قاصد بنا کر بھیجا۔ ایک آد
کو کسریٰ کی طرف۔ ایک آدمی کو قیصر کی طرف، ایک آدمی کو مقوقس کی طرف اور عمرو بن امیہ کو نجاشی کی طرف۔ ان میں سے ہر ایک
آدمی اس قوم کی زبان بولنے والا ہو گیا جن کی طرف انہیں (قاصد بنا کر) بھیجا گیا تھا۔ پس جب حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ، نجا
کے پاس تشریف لائے، تو انہوں نے انکے ہاں ایک چھوٹا دروازہ پایا جس میں سے لوگ جھک کر گزرتے تھے۔ پس جب حضر
عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں واپس ہو لئے۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات نجاشی کی مجلس میں بیٹھے حبشی لوگوں کو شا
گزری یہاں تک کہ انہوں نے ان کا ارادہ کیا۔ اور یہاں تک کہ انہوں نے نجاشی بادشاہ سے کہا۔ یہ آدمی اس طرح اندر نہیں دا
ہوا جس طرح ہم داخل ہوتے ہیں۔ نجاشی نے پوچھا۔ تمہیں لوگوں کی طرح اندر داخل ہونے سے کس چیز نے منع کیا ہے؟ حضر
عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم یہ کام اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں کرتے اور اگر ہم یہ کام کسی کے ساتھ کرتے تو ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ یہ کام کرتے۔ نجاشی نے کہا۔ اس نے سچ کہا ہے اور نجاشی نے کہا۔ اس کو چھوڑ دو۔

لوگوں نے نجاشی سے کہا۔ اس آدمی کا گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مملوک ہیں۔ نجاشی نے پوچھا: تم عیسیٰ علیہ السلام کے بار
میں کیا کہتے ہو؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اللہ کا کلمہ اور روح اللہ ہیں۔ نجاشی نے کہا۔ عیسیٰ علیہ السلام اس بات سے آگے نہیں بڑ
سکتے۔ (یعنی واقعۃً ایسا ہی ہے)

(۳۷۷۸٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، قَالَ : كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَدِّي ، وَهَذَا كِتَ
عِنْدَنَا :بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَيْرٍ ذِي مُرَّانَ
وَإِلَى مَنْ أَسْلَمَ مِنْ هَمْدَانَ ، سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ ، فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكُمُ اللَّهَ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَمَّا بَعْدُ ذَلِكُمْ ، أَ
بَلَغَنَا إِسْلاَمُكُمْ مَرْجِعَنَا مِنْ أَرْضِ الرُّومِ ، فَأَبْشِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ هَدَاكُمْ بِهُدَاهُ ، وَأَنَّكُمْ إِذَا شَهِدْتُمْ أَنْ لاَ
إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، وَأَقَمْتُمُ الصَّلاَةَ ، وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ ، فَإِنَّ لَكُمْ ذِمَّةَ اللهِ ، وَذِمَّةَ مُحَ
رَسُولِ اللهِ عَلَى دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَأَرْضِ الْبُونِ الَّتِي أَسْلَمْتُمْ عَلَيْهَا ، سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَعُيُونِهَا وَمَرَاعِ
غَيْرَ مَظْلُومِينَ ، وَلاَ مُضَيَّقًا عَلَيْكُمْ ، فَإِنَّ الصَّدَقَةَ لاَ تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ ، وَإِنَّمَا هِيَ زَكَاةٌ تُزَكُّونَ
أَمْوَالَكُمْ لِفُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ ، وَإِنَّ مَالِكَ بْنَ مُرَارَةَ الرَّهَاوِيَّ حَفِظَ الْغَيْبَ ، وَبَلَّغَ الْخَبَرَ ، وَآمُرُكَ بِهِ يَا

مُرَّانَ خَيْرًا ، فَإِنَّهُ مَنْظُورٌ إِلَيْهِ . وَكَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ :وَالسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، وَلْيُحَيِّكُمْ رَبُّكُمْ.

(ابوداؤد ۳۰۲۱۔ ابویعلی ۶۸۲۹)

۳۷۷۸۴) حضرت مجاہد فرماتے ہیں ۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے دادا کو خط تحریر فرمایا تھا۔ اور یہ ہمارے پاس آپ ﷺ کا مبارک ہے۔ ''شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ یہ خط ذی مُرّ ان عمیر کی طرف اور ہمدان کے مسلمانوں کی طرف ہے۔ تم پر سلام ہو! میں تمہارے سامنے اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کے بعد! ہمیں ارضِ روم سے واپسی پر تمہارے اسلام کی خبر پہنچی ہے۔ پس تمہارے لیے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی ہدایت میں سے ہدایت بخشی ہے۔ اور جب تم نے لوگوں اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ اور تم نے نماز کو قائم کیا اور تم نے زکوٰۃ کو ادا کیا۔ تو پس تمہارے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا تمہارے اموال اور جان پر ذمہ ہے اور وہ درمیانی زمین جس پر تم اسلام لائے ہو اس کا ہموار رقبہ، اس کے پہاڑ، اس کے چشمے اور اس کی چراگاہیں تمہاری ہیں۔ نہ تم پر ظلم کیا جائے گا اور نہ تمہیں تنگ کیا جائے گا۔ پس بلاشبہ صدقہ (کامال) محمد اور اہلِ بیت محمد ﷺ کے لئے حلال نہیں ہے۔ یہ تو وہ زکوۃ ہے جس کے ذریعہ تم اپنے مالوں کو یہ زکوۃ مسلمانوں فقراء کو دے کر پاک کرو گے۔ بے شک مالک بن مرارہ رہاوی نے غیب کی باتوں کو یاد کیا اور خبر کو آگے پہنچایا۔ اور اے ذی مران! میں تمہیں اس کے ساتھ خیر کا حکم کرتا ہوں کیونکہ یہ منظور نظر ہے۔ اور یہ خط علی بن ابی طالب نے لکھا ہے۔ والسلام علیکم۔ تمہارا رب تم پر سلامتی بھیجے۔

۳۷۷۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَثْعَمَ ، لِقَوْمٍ كَانُوا فِيهِمْ ، فَلَمَّا غَشِيَهُمَ الْمُسْلِمُونَ اسْتَعْصَمُوا بِالسُّجُودِ، قَالَ:فَسَجَدُوا، قَالَ:فَقُتِلَ بَعْضُهُمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ:أَعْطُوهُمْ نِصْفَ الْعَقْلِ لِصَلاَتِهِمْ ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلاَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ.

۳۷۷۸۵) حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خثعم قبیلہ کی طرف انہی میں سے کچھ لوگوں کو قاصد بنا کر بھیجا۔ پس جب مسلمانوں نے ان کو ڈھانپ (گھیر) لیا تو ان لوگوں نے سجدوں کے ذریعہ حفاظت طلب کی (یعنی سجدوں سے اپنا اسلام ظاہر کیا)۔ راوی کہتے ہیں: پس ان لوگوں نے سجدہ کیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر بھی مسلمانوں نے بعض ساجدین کو قتل کر دیا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کی نمازوں کی وجہ سے ان کی نصف دیت ادا کرو۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! جو مسلمان مشرک کے ہمراہ رہ رہا ہے میں محمد ﷺ اس سے بری ہوں۔

۳۷۷۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، قَالَ :بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ، فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ ، فَأَدْرَكْتُ رَجُلاً ، فَقَالَ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَطَعَنْتُهُ ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ ، فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَالَ لاَ

إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَقَتَلْتَهُ ؟ قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّمَا قَالَهَا فَرَقًا مِنَ السِّلاَحِ ، قَالَ :فَلاَ شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّ
تَعْلَمَ أَقَالَهَا فَرَقًا مِنَ السِّلاَحِ ، أَمْ لاَ ؟ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ.

(۳۷۷۸۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک سریہ میں روانہ فرمایا: ہم نے جہینہ قبیلہ میں سے ایک آدمی کو پالیا تو اس نے لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ کہا۔ میں نے اس کو نیزہ مار دیا۔ پھر یہ بات میرے دل میں ٹھہر گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ کہا اور تم نے پھر بھی اس کو قتل کر دیا؟ راوی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے تو اسلحہ سے ڈر کر یہ کلمہ کہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے اس کا دل کیوں نہ چیرا تا کہ تجھے معلوم ہو جاتا کہ اس نے یہ کلمہ اسلحہ کے ڈر سے کہا ہے کہ نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اتنی مرتبہ دوہرائی کہ میرے دل میں یہ آرزو ہوئی کہ (کاش) میں آج ہی اسلام لایا ہوتا۔

(۳۷۷۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُحْرِزٍ عَلَى بَعْثٍ أَنَا فِيهِمْ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى رَأْسِ غُزَاتِهِ ، أَوْ كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ ، اسْتَأْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْجَيْشِ فَأَذِنَ لَهُمْ ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ السَّهْمِي ، فَكُنْتُ فِيمَنْ غَزَا مَعَهُ ، فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَوْقَدَ الْقَوْمُ نَارًا لِيَصْطَلُوا ، أَوْ لِيَصْنَعُوا عَلَيْهَا صَنِيعًا لَهُمْ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ، وَكَانَتْ فِيهِ دُعَابَةٌ :أَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ ؟ قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :فَمَا أَنَا بِآمِرِكُمْ شَيْئًا إِلاَّ صَنَعْتُمُوهُ ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكُمْ إِلاَّ تَوَاثَبْتُمْ فِي هَذِهِ النَّارِ ، قَالَ :فَقَامَ نَاسٌ فَتَحَجَّزُوا ، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّهُمْ وَاثِبُونَ ، قَالَ :أَمْسِكُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا كُنْتُ أَمْزَحُ مَعَكُمْ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :مَنْ أَمَرَكُمْ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةٍ ، فَلاَ تُطِيعُوهُ.

(۳۷۷۸۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علقمہ بن محرز رضی اللہ عنہ کو ایک وفد میں امیر بنا کر بھیجا۔ میں بھی اس وفد میں تھا۔ پس جب یہ راستہ میں تھے یا یوں فرمایا کہ کچھ راستہ طے کر چکے تھے تو ان سے لشکر کے ایک گروہ نے اجازت مانگی۔ انہوں نے ان کو اجازت دے دی۔ اور ان پر عبد اللہ بن حذافہ بن قیس سہمی کو امیر مقرر فرما دیا۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے ان کے ہمراہ جہاد میں حصہ لیا تھا۔ پس جب ہم کچھ راستہ طے کر چکے تو لوگوں نے آگ جلائی تا کہ ہاتھ پاؤں گرم کریں یا اس آگ پر کوئی کھانا وغیرہ بنائیں۔ عبد اللہ (امیر قافلہ) کہنے لگے۔ یہ مذاق و ہنسی کرتے تھے۔ کیا تم پر میری بات کا سننا اور ماننا واجب نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! تو عبد اللہ نے کہا: پس میں تمہیں جو بھی حکم دوں گا تم اس کی تعمیل کرو گے؟ لوگوں نے کہا: ہاں! عبد اللہ نے کہا: میں تمہیں تاکیداً یہ حکم دیتا ہوں کہ تم اس آگ میں کود جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: کچھ لوگ کھڑے ہوئے اور اس کے لئے تیار ہو گئے۔ پھر جب عبد اللہ کو یقین ہونے لگا کہ یہ لوگ کود جائیں گے تو انہوں نے کہا: تم لوگ ٹھہر جاؤ۔ میں

تمہارے ساتھ محض مزاح کر رہا تھا۔ پھر جب واپس آئے تو ہم نے یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تمہیں، ان (امراء) میں سے جو گناہ کا حکم دے تو تم اس کی بات نہ مانو۔

(۳۷۷۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى الْعُزَّى ، فَجَعَلَ يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ ، وَيَقُولُ :

يَا عُزَّ كُفْرَانَكِ لاَ سُبْحَانَكِ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ أَهَانَكِ

(نسائی ۱۱۵۴۷۔ ابو یعلی ۸۹۸)

(۳۷۷۸۸) حضرت عبداللہ بن ابی الہذیل کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو عُزیٰ کی طرف بھیجا۔ پس حضرت خالد رضی اللہ عنہ عزیٰ کو تلواریں مار رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔

اے عزیٰ! تم قابل انکار ہو نہ کہ قابل تقدیس، میں نے دیکھ لیا ہے کہ تجھے اللہ نے رسوا کر دیا ہے۔

(۳۷۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ ، يَقُولُ :كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ :أَسْلِمْ أَنْتَ ، قَالَ :فَلَمْ يَفْرُغِ النَّبِيُّ علیه الصلاة والسلام مِنْ كِتَابِهِ حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ ؛ أَنَّهُ يَقْرَأُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ السَّلاَمَ ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلاَمَ فِي أَسْفَلِ كِتَابِهِ.

(۳۷۷۸۹) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل کتاب میں سے ایک آدمی کو خط لکھا۔ راوی کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ، ابھی اپنے خط (لکھوانے) سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس اسی آدمی کا خط آ گیا کہ وہ آدمی آپ ﷺ پر سلامتی کی دعا کر رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اپنے خط کے آخر میں اس کے سلام کا جواب دیا۔

(۳۷۷۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، قَالَ :كُنَّا جُلُوسًا بِهَذَا الْمِرْبَدِ بِالْبَصْرَةِ ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ مَعَهُ قِطْعَةٌ مِنْ أَدِيمٍ ، أَوْ قِطْعَةٌ مِنْ جِرَابٍ ، فَقَالَ :هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَأَخَذْتُهُ ، فَقَرَأْتُهُ عَلَى الْقَوْمِ ، فَإِذَا فِيهِ :بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي زُهَيْرِ بْنِ أُقَيْشٍ :إِنَّكُمْ إِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلاَةَ ، وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ ، وَأَعْطَيْتُمْ مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ ، وَسَهْمَ النَّبِيِّ ، وَالصَّفِيَّ ، فَأَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللهِ وَأَمَانِ رَسُولِهِ ، قَالَ :فَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَيْئًا ؟ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ ، وَثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبْنَ وَحَرَ الصَّدْرِ. (ابو داؤد ۲۹۹۲۔ احمد ۷۸)

(۳۷۷۹۰) حضرت یزید بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بصرہ میں اس باڑے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو ایک دیہاتی آیا اس کے پاس چمڑے یا کھال کا ایک ٹکڑا تھا۔ اس آدمی نے کہا۔ یہ وہ خط ہے جو نبی کریم ﷺ نے مجھے تحریر فرمایا تھا۔ راوی کہتے

ہیں۔ میں نے اس خط کو پکڑا اور لوگوں کو پڑھ کر سنایا۔ اس میں یہ تحریر تھا۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم. اللہ کے رسول ﷺ محمد کی طرف سے بنی زہیر بن اقیش کی طرف۔ بلاشبہ اگر تم لوگ نماز کو قائم کرو اور زکوۃ کو ادا کرو اور غنائم میں سے خمس، سہم النبی ﷺ اور حاکم کا منتخب حصہ ادا کرو تو تمہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا امان حاصل ہوگا۔ راوی نے پوچھا۔ تم نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات سُنی ہے؟ اعرابی نے کہا۔ میں نے آپ ﷺ کو کہتے سُنا ہے کہ ماہِ صبر کے روزے اور ہر ماہ تین دن کے روزے سینہ کے وساوس کو ختم کر دیتے ہیں۔

(۳۷۷۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُنَيْسٍ إِلَى خَالِدِ بْنِ سُفْيَانَ ، قَالَ : فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ ، وَذَلِكَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ ، خِفْتُ أَنْ يَكُونَ دُونَهُ مُحَاوَلَةٌ ، أَوْ مُزَاوَلَةٌ ، فَصَلَّيْتُ وَأَنَا أَمْشِي.

(۳۷۷۹۱) حضرت محمد بن جعفر بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن اُنیس کو خالد بن سفیان کی طرف بھیجا۔ راوی کہتے ہیں۔ پس جب میں ان کے قریب پہنچا۔ اور یہ عصر کا وقت تھا۔ مجھے ڈر ہوا کہ ان سے پہلے ہی کوئی مشغولیت یا آغازِ کار ہو جائے تو میں نے چلتے ہوئے نماز پڑھ لی۔

(۳۷۷۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرًا عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلاَسِلِ إِلَى لَخْمٍ وَجُذَامٍ وَمَسَايِفِ الشَّامِ ، قَالَ : وَكَانَ فِي أَصْحَابِهِ قِلَّةٌ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُمْ عَمْرٌو : لاَ يُوقِدَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ نَارًا ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ ، فَكَلَّمُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُكَلِّمَ عَمْرًا فَكَلَّمَهُ ، فَقَالَ : لاَ يُوقِدُ أَحَدٌ نَارًا إِلاَّ أَلْقَيْتُهُ فِيهَا ، فَقَاتَلَ الْعَدُوَّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ ، وَاسْتَبَاحَ عَسْكَرَهُمْ ، فَقَالَ النَّاسُ : أَلاَ نَتْبَعُهُمْ ؟ فَقَالَ : لاَ ، إِنِّي أَخْشَى أَنْ يَكُونَ لَهُمْ وَرَاءَ هَذِهِ الْجِبَالِ مَادَّةٌ يَقْتَطِعُونَ الْمُسْلِمِينَ ، فَشَكَوْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعُوا ، فَقَالَ : صَدَقُوا يَا عَمْرُو ؟ قَالَ : كَانَ فِي أَصْحَابِي قِلَّةٌ فَخَشِيتُ أَنْ يَرْغَبَ الْعَدُوُّ فِي قِتْلِهِمْ ، فَلَمَّا أَظْهَرَنِي اللَّهُ عَلَيْهِمْ ، قَالُوا : اتْبَعْهُمْ ، قُلْتُ : أَخْشَى أَنْ تَكُونَ لَهُمْ وَرَاءَ هَذِهِ الْجِبَالِ مَادَّةٌ يَقْتَطِعُونَ بِهَا الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ أَمْرَهُ.

(۳۷۷۹۲) حضرت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذات السلاسل کے لشکر کو لخم، جذام اور مسایف شام کی طرف حضرت عمرو کی امارت میں روانہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں۔ ان کے ساتھیوں کی قلت تھی۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت عمرو نے لوگوں سے کہا۔ تم میں سے کوئی شخص آگ روشن نہ کرے۔ یہ بات لوگوں کو بہت شاق گزری تو لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات کی۔ کہ وہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے بات کریں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں بات کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص آگ روشن کرے گا تو میں اس شخص کو اسی آگ میں دھکیل دوں گا۔ پھر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے دشمن سے لڑائی کی تو ان پر غلبہ پایا اور ان کے لشکر کی جڑ اکھاڑ ڈالی۔ لوگوں نے پوچھا: کیا ہم دشمن کا پیچھا نہ کریں؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! مجھے اس

بات کا خوف ہے کہ کہیں اس پہاڑ کے پیچھے ان کی کمک موجود نہ ہو۔ جس کے ذریعہ سے وہ مسلمانوں کو ٹکڑے کر دیں۔ جب لوگ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں واپس لوٹے تو انہوں نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پوچھا: اے عمرو رضی اللہ عنہ! یہ سچ کہہ رہے ہیں؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میرے ساتھیوں کی قلت تھی۔ مجھے یہ ڈر رہا کہ دشمن ان میں ان کی قلت کی وجہ سے رغبت کرے گا (اس لئے آگ جلانے سے منع کیا) پس جب اللہ تعالیٰ نے مجھے ان پر غلبہ عطا کیا تو ان لوگوں نے کہا۔ ان کا پیچھا کرو۔ میں نے کہا؛ مجھے یہ خوف ہے کہ اس پہاڑ کی اوٹ میں دشمن کی کمک موجود ہوگی جو مسلمانوں کے ٹکڑے کر دے گی۔ راوی کہتے ہیں۔ گویا کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی بات کی تعریف فرمائی۔

(٣٧٧٩٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِبِلاَلٍ : أَجَهَّزْتَ الرَّكْبَ ، أَوِ الرَّهْطَ الْبَجَلِيِّينَ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَجَهِّزْهُمْ ، وَابْدَأْ بِالأَحْمَسِيِّينَ قَبْلَ الْقَسْرِيِّينَ.

(۳۷۷۹۳) حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم نے سواروں کو یا گروہ کو سامان سفر دے دیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ نہیں! آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔ پھر تم انہیں سامان دو اور پختہ مذہب لوگوں جو جبری لوگوں سے پہلے شروع کرو۔

(٣٧٧٩٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى رِعْيَةَ السُّحَيْمِيِّ بِكِتَابٍ ، فَأَخَذَ كِتَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَّعَ بِهِ دَلْوَهُ ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ، فَأَخَذُوا أَهْلَهُ وَمَالَهُ ، وَأَفْلَتَ رِعْيَةُ عَلَى فَرَسٍ لَهُ عُرْيَانًا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، فَأَتَى ابْنَتَهُ وَكَانَتْ مُتَزَوِّجَةً فِي بَنِي هِلاَلٍ.

قَالَ : وَكَانُوا أَسْلَمُوا فَأَسْلَمَتْ مَعَهُمْ ، وَكَانُوا دَعَوْهُ إِلَى الإِسْلاَمِ.

قَالَ : فَأَتَى ابْنَتَهُ ، وَكَانَ مَجْلِسُ الْقَوْمِ بِفِنَاءِ بَيْتِهَا ، فَأَتَى الْبَيْتَ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ ، فَلَمَّا رَأَتْهُ ابْنَتُهُ عُرْيَانًا أَلْقَتْ عَلَيْهِ ثَوْبًا ، قَالَتْ : مَالَكَ ؟ ، قَالَ : كُلُّ الشَّرِّ ، مَا تُرِكَ لِي أَهْلٌ ، وَلاَ مَالٌ ، قَالَ : أَيْنَ بَعْلُكِ ؟ قَالَتْ : فِي الإِبِلِ ، قَالَ : فَأَتَاهُ فَأَخْبَرَهُ ، قَالَ : خُذْ رَاحِلَتِي بِرَحْلِهَا ، وَنُزَوِّدُكَ مِنَ اللَّبَنِ ، قَالَ : لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ ، وَلَكِنْ أَعْطِنِي قَعُودَ الرَّاعِي وَإِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ ، فَإِنِّي أُبَادِرُ مُحَمَّدًا لاَ يَقْسِمُ أَهْلِي وَمَالِي ، فَانْطَلَقَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ إِذَا غَطَّى بِهِ رَأْسَهُ خَرَجَتْ اسْتُهُ ، وَإِذَا غَطَّى بِهِ اسْتَهُ خَرَجَ رَأْسُهُ.

فَانْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ لَيْلاً ، فَكَانَ بِحِذَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ ، قَالَ لَهُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ابْسُطْ يَدَكَ فَلأُبَايِعْكَ ، فَبَسَطَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ، فَلَمَّا ذَهَبَ رِعْيَةُ لِيَمْسَحَ عَلَيْهَا ، قَبَضَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ رِعْيَةُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ابْسُطْ يَدَكَ ، قَالَ : وَمَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : رِعْيَةُ السُّحَيْمِيُّ ، قَالَ : فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضُدِهِ فَرَفَعَهَا ، ثُمَّ قَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، هَذَا رِعْيَةُ السُّحَيْمِيُّ الَّذِي كَتَبْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ كِتَابِي فَرَقَّعَ بِهِ دَلْوَهُ ، فَأَسْلَمَ.

ثُمَّ قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَهْلِي وَمَالِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَّا مَالُكَ فَقَدْ قُسِّمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَأَمَّا أَهْلُكَ فَانْظُرْ مَنْ قَدَرْتَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ ، قَالَ :فَخَرَجْتُ فَإِذَا ابْنٌ لِي قَدْ عَرَفَ الرَّاحِلَةَ ، وَإِذَا هُوَ قَائِمٌ عِنْدَهَا ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ :هَذَا ابْنِي ، فَأَرْسَلَ مَعِي بِلاَلاً ، فَقَالَ : انْطَلِقْ مَعَهُ فَسَلْهُ :أَبُوكَ هُوَ ؟ فَإِنْ قَالَ نَعَمْ ، فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :فَأَتَاهُ بِلاَلٌ ، فَقَالَ :أَبُوكَ هُوَ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :فَأَتَى بِلاَلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :وَاللهِ ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْهُمَا مُسْتَعْبِرًا إِلَى صَاحِبِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ذَلِكَ جَفَاءُ الأَعْرَابِ. (احمد ۲۸۵۔ طبرانی ۴۶۳۵)

(۳۷۷۹۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے رعی السحیمی کی طرف ایک خط لکھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط پکڑا اور اس سے اپنے ڈول کو سی لیا۔ آپ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا۔ انہوں نے (جا کر) اس کے اہل وعیال اور مال پر قبضہ کر لیا۔ اور رعیہ اپنے ایک گھوڑے پر ننگی حالت میں جبکہ اس پر کچھ بھی نہیں تھا سوار ہوا۔ پس یہ اپنی بیٹی کے پاس آیا۔ اور اس کی یہ بیٹی بنی ہلال میں متزوج تھی۔ راوی کہتے ہیں۔ یہ اپنی بیٹی کے پاس آیا۔ اور اس کی بیٹی کے گھر کے صحن میں لوگوں کی مجلس بجی تھی۔ تو یہ گھر کی پشت کی طرف سے آیا۔ جب اس کو اس کی بیٹی نے عریاں حالت میں دیکھا تو اس نے اس پر کپڑا پھینک دیا۔ اور پوچھا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ رعیہ نے جواب دیا۔ مکمل شر واقع ہو گیا ہے۔ میرے لئے میرے اہل اور مال نہیں چھوڑا گیا۔ پھر رعیہ نے پوچھا۔ تیرا شوہر کہاں ہے؟ بیٹی نے جواب دیا۔ اونٹوں میں۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر اس کا شوہر آیا اور رعیہ نے اس کو ساری بات بتائی۔ اس نے کہا: یہ میری سواری کجاوہ سمیت لے لو اور میں قوت میں تمہیں دودھ بھی دیتا ہوں؟ رعیہ نے کہا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے لیکن تم مجھے ایک جوان اونٹ اور پانی کا برتن دے دو تاکہ میں جلدی سے محمد کے پاس پہنچوں کہ کہیں وہ میرے اہل وعیال اور مال کو تقسیم نہ کر دے۔ پس وہ اس حالت میں وہاں سے چلا کہ اس پر ایک کپڑا تھا۔ جب وہ اس کپڑے سے اپنا سر ڈھانپتا تھا تو اس کی سرین کھل جاتی تھی۔ اور جب وہ اپنی سرین کو ڈھانپتا تھا تو اس کا سر کھل جاتا تھا۔ پس یہ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ رات کے وقت یہ مدینہ میں داخل ہوا۔ پھر یہ آپ ﷺ کے محاذات میں پہنچ گیا۔ جب آپ ﷺ فجر کی نماز پڑھ چکے تو اس نے آپ ﷺ سے کہا۔ یا رسول اللہ! اپنا ہاتھ پھیلائیں تاکہ میں آپ ﷺ کی بیعت کروں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک پھیلایا۔ پس جب رعیہ نے آپ ﷺ کے دست مبارک پر اپنا ہاتھ رکھنا چاہا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو واپس کھینچ لیا۔ رعیہ نے پھر آپ ﷺ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! اپنا ہاتھ پھیلائیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا۔ رعیۃ السحیمی ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کی کلائی سے پکڑ کر اس کی کلائی کو بلند کیا پھر فرمایا: اے لوگو! یہ رعیۃ السحیمی ہے جس کی طرف میں نے خط لکھا تو اس نے میرا خط لے کر اس سے اپنا ڈول سی لیا اب اسلام لے آیا ہے۔ پھر رعیہ نے عرض کیا۔ یا رسول

اللہ ﷺ! میرے اہل وعیال اور میرا مال؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا مال تو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اور تیرے اہل و عیال۔ پس ان میں سے تو جس پر قادر ہوان کو دیکھ لو (مل جائیں گے) رعیہ کہتے ہیں۔ میں باہر آیا تو میرا بیٹا جو کہ کجاوہ پہچان چکا تھا۔ وہ کجاوے کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یہ میرا بیٹا ہے۔ پھر میرے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ چلے جاؤ اور اس لڑکے سے پوچھو۔ تمہارا والد یہی ہے؟ پس اگر وہ کہے: ہاں! تو وہ لڑکا اس کو دے دو۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس جوان کے پاس آئے اور اس سے پوچھا: تمہارا باپ یہی ہے؟ نوجوان نے جواب دیا: ہاں! حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے وہ جوان رعیہ کے حوالہ کر دیا۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: بخدا! میں نے ان دونوں میں سے کسی ایک کو اپنے ساتھی کے دیدار پر روتے ہوئے نہیں دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہی تو اہلِ دیہات کا اکھڑ پن ہے۔

(۲۲) مَا جَاءَ فِي الْحَبَشَةِ ، وَأَمْرِ النَّجَاشِيِّ ، وَقِصَّةِ إِسْلاَمِهِ

حبشہ اور نجاشی کے معاملہ سے متعلق اور اس کے اسلام لانے کا قصہ

(۳۷۷۹۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ :أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَنْطَلِقَ مَعَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى أَرْضِ النَّجَاشِيِّ ، قَالَ : فَبَلَغَ ذَلِكَ قَوْمَنَا ، فَبَعَثُوا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَعُمَارَةَ بْنَ الْوَلِيد ، وَجَمَعُوا لِلنَّجَاشِيِّ هَدِيَّةً ، فَقَدِمْنَا وَقَدِمَا عَلَى النَّجَاشِي ، فَأَتَوْهُ بِهَدِيَّتِهِ فَقَبِلَهَا ، وَسَجَدُوا لَهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :إِنَّ قَوْمًا مِنَّا رَغِبُوا عَنْ دِينِنَا ، وَهُمْ فِي أَرْضِكَ ، فَقَالَ لَهُمَ النَّجَاشِيُّ :فِي أَرْضِي ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، فَبَعَثَ إِلَيْنَا.

فَقَالَ لَنَا جَعْفَرٌ : لاَ يَتَكَلَّمُ مِنكُمْ أَحَدٌ ، أَنَا خَطِيبُكُمَ الْيَوْمَ ، قَالَ : فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ وَهُوَ جَالِسٌ فِي مَجْلِسِهِ ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَنْ يَمِينِهِ ، وَعُمَارَةُ عَنْ يَسَارِهِ وَالْقِسِّيسُونَ وَالرُّهْبَانُ جُلُوسٌ سِمَاطَيْنِ ، وَقَدْ قَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَعُمَارَةُ :إِنَّهُمْ لاَ يَسْجُدُونَ لَكَ.

قَالَ :فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهِ ، زَبَرَنَا مَنْ عِنْدَهُ مِنَ الْقِسِّيسِينَ وَالرُّهْبَانِ :اُسْجُدُوا لِلْمَلِكِ ، فَقَالَ جَعْفَرٌ :لاَ نَسْجُدُ إِلاَّ لِلَّهِ ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ ، قَالَ ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَسْجُدَ ؟ قَالَ :لاَ نَسْجُدُ إِلاَّ لِلَّهِ ، قَالَ لَهُ النَّجَاشِي : وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ فِينَا رَسُولَهُ ، وَهُوَ الرَّسُولُ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ : ﴿بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ ، فَأَمَرَنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ ، وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا ، وَنُقِيمَ الصَّلاَةَ ، وَنُؤْتِيَ الزَّكَاةَ ، وَأَمَرَنَا بِالْمَعْرُوفِ ، وَنَهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ ، قَالَ :فَأَعْجَبَ النَّجَاشِيَّ قَوْلُهُ.

فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ ، قَالَ :أَصْلَحَ اللَّهُ الْمَلِكَ ، إِنَّهُمْ يُخَالِفُونَكَ فِي ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ ،

فَقَالَ النَّجَاشِيُّ لِجَعْفَرٍ :مَا يَقُولُ صَاحِبُكَ فِي ابْنِ مَرْيَمَ ؟ قَالَ :يَقُولُ فِيهِ قَوْلَ اللهِ :هُوَ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ ، أَخْرَجَهُ مِنَ الْبَتُولِ الْعَذْرَاءِ الَّتِي لَمْ يَقْرَبْهَا بَشَرٌ ، قَالَ :فَتَنَاوَلَ النَّجَاشِيُّ عُودًا مِنَ الأَرْضِ ، فَقَالَ :يَا مَعْشَرَ الْقِسِّيسِينَ وَالرُّهْبَانِ ، مَا يَزِيدُ مَا يَقُولُ هَؤُلاَءِ عَلَى مَا تَقُولُونَ فِي ابْنِ مَرْيَمَ مَا يَزِنُ هَذِهِ ، مَرْحَبًا بِكُمْ ، وَبِمَنْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِهِ ، فَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ ، وَالَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ، وَلَوْلاَ مَا أَنَا فِيهِ مِنَ الْمُلْكِ لأَتَيْتُهُ حَتَّى أَحْمِلَ نَعْلَيْهِ ، امْكُثُوا فِي أَرْضِي مَا شِئْتُمْ ، وَأَمَرَ لَنَا بِطَعَامٍ وَكِسْوَةٍ ، وَقَالَ :رُدُّوا عَلَى هَذَيْنِ هَدِيَّتَهُمَا.

قَالَ:وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَجُلاً قَصِيرًا، وَكَانَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيدِ رَجُلاً جَمِيلاً، قَالَ:فَأَقْبَلاَ فِي الْبَحْرِ إِلَى النَّجَاشِيِّ ، قَالَ:فَشَرِبُوا ، قَالَ :وَمَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ امْرَأَتُهُ ، فَلَمَّا شَرِبُوا الْخَمْرَ ، قَالَ عُمَارَةُ لِعَمْرٍو :مُرَ امْرَأَتَكَ فَلْتُقَبِّلْنِي ، فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو :أَلاَ تَسْتَحِي ، فَأَخَذَهُ عُمَارَةُ فَرَمَى بِهِ فِي الْبَحْرِ ، فَجَعَلَ عَمْرٌو يُنَاشِدُهُ حَتَّى أَدْخَلَهُ السَّفِينَةَ ، فَحَقَدَ عَلَيْهِ عَمْرٌو ذَلِكَ ، فَقَالَ عَمْرٌو لِلنَّجَاشِيِّ :إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ خَلَفَ عُمَارَةُ فِي أَهْلِكَ ، قَالَ :فَدَعَا النَّجَاشِيُّ بِعُمَارَةَ فَنَفَخَ فِي إِحْلِيلِهِ فَصَارَ مَعَ الْوَحْشِ. (ابوداؤد ۳۱۹۷۔ حاکم ۳۰۹)

(۳۷۰۹۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ارض نجاشی کی طرف ہجرت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ یہ بات ہماری قوم کو معلوم ہوئی تو انہوں نے عمرو بن العاص اور عمارہ بن الولید کو بھیجا۔ اور نجاشی کے لئے تحائف اکٹھے کئے۔ پس ہم بھی (وہاں) پہنچے اور وہ دونوں بھی پہنچے۔ یہ دونوں اس کے پاس ہدایا لے کر حاضر ہوئے تو اس نے ان ہدایا کو قبول کرلیا۔ ان لوگوں (قاصدین قریش) نے اس کو سجدہ کیا۔ پھر عمرو بن العاص نے نجاشی سے کہا۔ ہماری قوم میں سے کچھ لوگ اپنے دین سے پھر گئے ہیں اور وہ (اس وقت) تمہاری زمین میں ہیں۔ نجاشی نے ان سے پوچھا۔ میری زمین میں؟ قاصدین نے کہا: جی ہاں! پھر نجاشی نے ہماری طرف (آدمی) بھیجا۔

۲۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے ہمیں کہا۔ تم میں سے کوئی نہ بولے آج تمہارا خطیب میں ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ پس ہم نجاشی کے پاس پہنچے۔ اور اپنی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ عمرو بن العاص اس کے دائیں طرف اور عمارہ اس کے بائیں طرف بیٹھا ہوا تھا۔ عباد اور زاہد لوگ دو صفیں بنا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ عمرو بن العاص اور عمارہ نے نجاشی سے کہہ دیا تھا۔ کہ یہ لوگ تمہیں سجدہ نہیں کریں گے۔

۳۔ راوی کہتے ہیں۔ پس جب ہم اس کے پاس پہنچے تو اس کے پاس موجود زاہدوں اور عباد نے ہمیں روک دیا کہ بادشاہ کو سجدہ کرو۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ نہیں کرتے۔ پھر جب ہم نجاشی کے پاس پہنچے تو نجاشی نے پوچھا۔ تجھے سجدہ کرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ ہم اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔ نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ یہ کیا (وجہ) ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان اپنے ایک رسول کو مبعوث فرمایا ہے۔ اور یہ وہی رسول ہے جس کی بشارت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے دی تھی۔ (بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ

أَحْمَدُ) پس اس رسول نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اللہ ہی کی عبادت کریں اور ہم اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کریں اور ہم نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں اور اس رسول نے ہمیں اچھائی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا۔ راوی کہتے ہیں: نجاشی کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی بات نے تعجب میں ڈال دیا۔

۴۔ جب عمرو بن العاص نے یہ حالت دیکھی تو بولا۔ اللہ تعالیٰ بادشاہ کو سلامت رکھے! یہ لوگ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام میں آپ کی مخالفت کرتے ہیں۔ نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ تمہارا ساتھی (نبی) عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں خدا کا یہ کلام کہتے ہیں۔ کہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ اللہ پاک نے ان کو اس کنواری زاہدہ عورت سے پیدا کیا ہے جس کے قریب کوئی بندہ بشر نہیں گیا۔ راوی کہتے ہیں۔ نجاشی نے زمین سے ایک لکڑی (تنکا) اٹھائی اور کہا۔ اے جماعت عُبّاد و زُہّاد! حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں جو بات تم کہتے ہو۔ ان لوگوں کی کہی ہوئی بات تمہاری بات سے اس لکڑی کے وزن سے بھی زیادہ نہیں ہے۔ تمہیں آنا مبارک ہو اور اس کو بھی مبارک ہو جس کے پاس سے تم آئے ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ خدا کا رسول ہے اور وہی رسول ہے جس کی بشارت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے دی تھی۔ اگر میں ان حکومتی احوال میں نہ ہوتا تو میں اس کے پاس حاضر ہوتا تاکہ میں اس کے جوتے اٹھاتا۔ جتنی دیر تمہارا دل چاہے تم میری زمین میں رہو۔ پھر نجاشی نے ہمارے لئے کھانے اور کپڑوں کا حکم دیا اور کہا۔ ان دونوں (قاصدین قریش) کو ان کے ہدایا واپس کر دو۔

۵۔ راوی کہتے ہیں: عمرو بن العاص پستہ قد آدمی تھا۔ اور عمارہ بن الولید ایک خوبرو نوجوان تھا۔ راوی کہتے ہیں: یہ دونوں نجاشی کے سامنے سمندر میں آئے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر انہوں نے شراب پی۔ کہتے ہیں۔ عمرو بن العاص کے ہمراہ اس کی بیوی بھی تھی۔ تو جب انہوں نے شراب نوشی کی تو عمارہ نے عمرو سے کہا۔ اپنی بیوی کو حکم دو کہ وہ مجھے بوسہ دے۔ عمرو نے عمارہ کو کہا۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ پس عمارہ نے عمرو کو پکڑا اور اس کو سمندر میں پھینکنے چلا تو عمرو نے اس کو مسلسل دہائی دینی شروع کی یہاں تک کہ عمارہ نے عمرو کو کشتی میں داخل کر دیا۔ اس بات پر عمرو نے عمارہ کو موقع پا کر نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا۔ تو عمرو نے نجاشی سے کہا۔ جب تم باہر جاتے ہو تو عمارہ تمہارے گھر والوں کے پاس آتا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ نجاشی نے عمارہ کو بلا بھیجا اور اس کی پیشاب کی نالی میں پھونک مروا دی پس عمارہ وحشیوں کے ساتھ ہو گیا۔

(٣٧٧٩٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرٌ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ ، لَقِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ ، فَقَالَ لَهَا : سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ ، وَنَحْنُ أَفْضَلُ مِنْكُمْ ، قَالَتْ : لاَ أَرْجِعُ حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَقِيتُ عُمَرَ ، فَزَعَمَ أَنَّهُ أَفْضَلُ مِنَّا ، وَأَنَّهُمْ سَبَقُونَا بِالْهِجْرَةِ ، قَالَتْ : قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَلْ أَنْتُمْ هَاجَرْتُمْ مَرَّتَيْنِ.

قَالَ إِسْمَاعِيلُ :فَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :قَالَتْ يَوْمَئِذٍ لِعُمَرَ :مَا هُوَ كَذَلِكَ ، كُنَّا مُطَرَّدِينَ بِأَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ ، وَأَنْتُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِظُ جَاهِلَكُمْ ، وَيُطْعِمُ جَائِعَكُمْ.

(۳۷۷۹۶) حضرت شعبی ؒ سے روایت ہے کہ جب حضرت جعفر ؓ ارضِ حبشہ سے واپس تشریف لائے تو حضرت عمر بن خطاب ؓ، اسماء بنت عُمیس ؓ سے ملے تو اس سے کہا۔ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے اور ہم تم سے افضل ہیں۔ حضرت اسماء ؓ نے فرمایا: میں تب تک واپس نہیں جاؤں گی جب تک رسول اللہ ﷺ سے نہ مل لوں۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میری حضرت عمر ؓ سے ملاقات ہوئی ہے تو ان کا گمان یہ ہے کہ وہ ہم سے افضل ہیں۔ اور یہ کہ انہوں نے ہم سے پہلے ہجرت کی ہے۔ فرماتی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (نہیں) بلکہ تم لوگوں نے دو مرتبہ ہجرت کی ہے۔

حضرت اسماعیل کہتے ہیں۔ سعید بن ابی بردہ نے مجھے بیان کیا کہ حضرت اسماء ؓ نے اس دن حضرت عمر ؓ سے کہا۔ ایسا نہیں ہے (کیونکہ) ہم لوگ قابل نفرت اور دور کی زمین میں بالکل الگ کئے ہوئے تھے جبکہ تم لوگ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ تم میں سے ناواقف کو وعظ کہتے اور تمہارے بھوکے کو کھانا کھلاتے۔

(۳۷۷۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ فِي قَوْلِهِ :﴿تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾ قَالَ :نَزَلَ ذَلِكَ فِي النَّجَاشِيِّ.

(۳۷۷۹۷) حضرت ہشام اپنے والد سے ارشاد خداوندی ﴿تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت نجاشی کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(۳۷۷۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ ، فَقِيلَ لَهُ :قَدْ قَدِمَ جَعْفَرٌ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ ، قَالَ :مَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا أَنَا أَفْرَحُ ، بِقُدُومِ جَعْفَرٍ ، أَوْ بِفَتْحِ خَيْبَرَ ؟ ثُمَّ تَلَقَّاهُ فَالْتَزَمَهُ ، وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

(۳۷۷۹۸) حضرت شعبی ؒ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو نبی کریم ﷺ کو یہ خبر دی گئی اور آپ ﷺ سے کہا گیا کہ حضرت جعفر ؓ، نجاشی کے پاس سے واپس آ گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں ہو رہا کہ میں ان دونوں باتوں میں سے کس پر (زیادہ) خوش ہوں۔ حضرت جعفر ؓ کے آنے پر یا خیبر کے فتح ہونے پر۔ پھر آپ ﷺ ان سے ملے اور آپ ﷺ نے ان کو اپنے ساتھ چمٹا لیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

(۳۷۷۹۹) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ ، قَالَ :دَعَا النَّجَاشِيُّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، وَجَمَعَ لَهُ رُؤُوسَ النَّصَارَى ، ثُمَّ قَالَ لِجَعْفَرٍ :اقْرَأْ عَلَيْهِمْ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ، فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ

(کھیعص) فَفَاضَتْ أَعْيُنُهُمْ ، فَنَزَلَتْ : ﴿تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾.

(۳۷۷۹۹) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمان روایت کرتے ہیں کہ نجاشی نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ اوران کے لئے بہت سے عیسائیوں کو جمع کیا پھر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ تمہارے پاس قرآن میں سے جو ہے وہ ان پر پڑھو۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے ان پر کھیعص کی تلاوت کی تو ان کی آنکھیں بہہ پڑیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾

(۳۷۸۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ؛ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، قَالَ رَجُلٌ : إِنَّهُمْ يَسُبُّونَهُ ، قَالَ : وَيْحَهُمْ ، يَسُبُّونَ رَجُلاً دَخَلَ عَلَى النَّجَاشِيِّ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكُلُّهُمْ أَعْطَاهُ الْفِتْنَةَ غَيْرَهُ ، قَالُوا : وَمَا الْفِتْنَةُ الَّتِي أَعْطَوْهَا ؟ قَالَ : كَانَ لاَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ أَحَدٌ إِلاَّ أَوْمَأَ إِلَيْهِ بِرَأْسِهِ ، فَأَبَى عُثْمَان ، فَقَالَ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ كَمَا سَجَدَ أَصْحَابُكَ ؟ فَقَالَ : مَا كُنْتُ لأَسْجُدَ لأَحَدٍ دُونَ اللهِ.

(۳۷۸۰۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کے ہاں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو ایک آدمی نے کہا۔ لوگ تو ان پر سب وشتم کرتے ہیں۔ ابن سیرین رحمہ اللہ نے کہا ہلاکت ہو ان لوگوں پر کہ وہ ایسے آدمی پر سب وشتم کرتے ہیں۔ کہ جو نجاشی کے پاس اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت کے ہمراہ داخل ہوا تھا۔ تو ان میں سے ہر ایک نے آزمائش اپنے غیر کے حوالہ کردی۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کیا آزمائش تھی جو انہوں نے حوالہ کی۔ ابن سیرین نے کہا۔ نجاشی کے پاس جو بھی جاتا تھا تو وہ اپنا سر جھکا کر داخل ہوتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے انکار کردیا تو نجاشی نے ان سے کہا۔ جس طرح تیرے ساتھیوں نے کیا ہے تمہیں ویسے کرنے سے کس نے منع کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ میں اللہ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کیا کرتا۔

(۳۳) فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَمْ غَزَا ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے بارے میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوے لڑے

(۳۷۸۰۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً ، قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ. (مسلم ۱۴۴۸)

(۳۷۸۰۱) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنیس غزوات لڑے۔ اور آٹھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتال کیا۔

(۳۷۸۰۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بُسْرَةَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً.

(۳۷۸۰۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنیس غزوات لڑے ہیں۔

(۳۷۸۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، سَمِعَهُ مِنْهُ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ :فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ :كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :سَبْعَ عَشْرَةَ. (بخاری ۳۹۴۹۔ مسلم ۹۱۶)

(۳۷۸۰۳) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوات کئے۔ ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کتنے غزوات میں شرکت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ سترہ غزوات میں۔

(۳۷۸۰٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ غَزْوَةً ، وَأَنَا وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِدَةٌ.

(بخاری ۴۴۷۲۔ ابن حبان ۷۱۷۲)

(۳۷۸۰۴) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پندرہ غزوات میں شرکت کی ہے۔ میں اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہم عمر ہیں۔

(۳۷۸۰٥) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَطَرٌ الْوَرَّاقُ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ ، قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ :يَوْمَ بَدْرٍ ، وَيَوْمَ أُحُدٍ ، وَيَوْمَ الأَحْزَابِ وَيَوْمَ قُدَيْدٍ ، وَيَوْمَ خَيْبَرَ ، وَيَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ، وَيَوْمَ مَاءٍ لِبَنِي الْمُصْطَلِقِ ، وَيَوْمَ حُنَيْنٍ.

(۳۷۸۰۵) حضرت قتادہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوات لڑے، جن میں سے آٹھ غزوات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتال (لڑائی) بھی کیا۔ غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ احزاب، غزوہ قدید، غزوہ خیبر، فتح مکہ، غزوہ بنی المصطلق، غزوہ حنین۔

(٢٤) غَزْوَةُ بَدْرٍ الأُولَى

پہلا غزوہ بدر

(۳۷۸۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ، جَائَتْ جُهَيْنَةُ ، فَقَالَتْ :إِنَّك قَدْ نَزَلْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا ، فَأَوْثِقْ لَنَا حَتَّى نَأْمَنَكَ وَتَأْمَنَنَا ، فَأَوْثَقَ لَهُمْ وَلَمْ يُسْلِمُوا ، فَبَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ ، وَلاَ نَكُونُ مِئَةً ، وَأَمَرَنَا أَنْ نُغِيرَ عَلَى حَيٍّ مِنْ كِنَانَةَ إِلَى جَنْبِ جُهَيْنَةَ ، قَالَ :فَأَغَرْنَا عَلَيْهِمْ ، وَكَانُوا كَثِيرًا ، فَلَجَأْنَا إِلَى جُهَيْنَةَ ، فَمَنَعُونَا وَقَالُوا :لِمَ تُقَاتِلُونَ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ؟ فَقُلْنَا :إِنَّمَا نُقَاتِلُ مَنْ أَخْرَجَنَا مِنَ الْبَلَدِ الْحَرَامِ

فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ :مَا تَرَوْنَ ؟ فَقَالُوا :نَأْتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخْبِرُهُ، وَقَالَ قَوْمٌ :لاَ ، بَلْ نُقِيمُ هَاهُنَا ، وَقُلْتُ أَنَا فِي أُنَاسٍ مَعِي :لاَ ، بَلْ نَأْتِي عِيرَ قُرَيْشٍ هَذِهِ فَنُصِيبُهَا ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْعِيرِ ، وَكَانَ الْفَيْءُ إِذْ ذَاكَ :مَنْ أَخَذَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْعِيرِ ، وَانْطَلَقَ أَصْحَابُنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ ، فَقَامَ غَضْبَانَ مُحْمَرًّا لَوْنُهُ وَوَجْهُهُ ، فَقَالَ : ذَهَبْتُمْ مِنْ عِنْدِي جَمِيعًا، وَجِئْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ ؟ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمَ الْفُرْقَةُ ، لأَبْعَثَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلاً لَيْسَ بِخَيْرِكُمْ ، أَصْبَرُكُمْ عَلَى الْجُوعِ وَالْعَطَشِ ، فَبَعَثَ عَلَيْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ جَحْشٍ الأَسَدِيَّ ، فَكَانَ أَوَّلَ أَمِيرٍ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۷۸۰۶) حضرت سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) قبیلہ جہینہ والے آئے اور کہا۔ چونکہ آپ ہمارے درمیان فروکش ہو چکے ہیں پس آپ ہمارے ساتھ معاہدہ کرلیں تاکہ ہم آپ کی طرف سے مامون رہیں۔ اور آپ ہماری طرف سے مامون رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے معاہدہ کرلیا۔ اور ان لوگوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ماہ رجب میں ایک لشکر کی شکل میں بھیجا۔ حالانکہ ہم لوگ سو کی تعداد میں بھی نہیں تھے۔ تاکہ ہم جہینہ قبیلہ کے پہلو میں موجود قبیلہ کنانہ پر حملہ کریں۔ راوی کہتے ہیں۔ ہم نے بنو کنانہ پر حملہ کیا تو وہ لوگ کثیر تعداد میں تھے۔ پس ہم نے جہینہ قبیلہ میں (آکر) پناہ لی تو انہوں نے ہمیں پناہ سے روک دیا اور کہا۔ تم لوگوں نے شہر حرام میں کیوں لڑائی کی ہے؟ ہم نے کہا: ہم نے انہیں لوگوں سے لڑائی کی ہے جنہوں نے ہمیں بلد حرام (مکہ) سے شہر حرام میں نکالا تھا۔ ہم میں سے بعض لوگوں نے بعض سے پوچھا۔ تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہم اللہ کے پیغمبر کے پاس جاتے ہیں اور جا کر انہیں یہ بات بتاتے ہیں۔ اور ایک گروہ نے کہا: نہیں! بلکہ ہم یہیں قیام کرتے ہیں۔ اور میں نے چند لوگوں کی معیت میں یہ بات کہی کہ نہیں بلکہ قریش کے اس قافلہ کے پاس چلتے ہیں اور اس پر حملہ کرتے ہیں۔ پس ہم قافلہ کی طرف چل پڑے۔ اس وقت فئی یہ تھا کہ جو کوئی جس چیز کو لے لے تو وہ اسی کی ہے۔ پس ہم قافلہ کی طرف چل دیئے۔ اور ہمارے (بقیہ) ساتھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے گئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری بات بتائی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کی حالت میں کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک اور رنگ مبارک میں سرخی ظاہر ہونے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میرے پاس سے اکٹھے گئے تھے اور تم متفرق طور پر واپس لوٹے ہو؟ تم سے پہلے لوگوں کو گروہ بندی نے ہی ہلاک کیا ہے۔ میں تم پر ضرور بالضرور ایسے شخص کو امیر بنا کر بھیجوں گا جو تم میں سے (زیادہ) بہتر (بھی) نہیں۔ اور بھوک پیاس میں تم سب سے زیادہ صبر کرنے والا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر عبداللہ بن جحش کو امیر بنا کر بھیجا۔ یہ صاحب اسلام میں پہلے امیر بنے۔

(۳۷۸۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَلاَ تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ﴾ فَأَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لاَ يُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، إِلاَّ أَنْ يَبْدَؤُوا فِيهِ بِقِتَالٍ، ثُمَّ نَسَخَتْهَا : ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ﴾ نَسَخَهَا هَاتَانِ الآيَتَانِ؛ قَوْلُهُ : ﴿فَإِذَا

انْسَلَخَ الأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ ، وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ﴾. (ابن جریر ۱۹۲)

(۳۷۸۰۷) حضرت قتادہ، ارشاد خداوندی ﴿وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ مشرکین سے مسجد حرام کے پاس نہ لڑیں اِلّا یہ کہ مشرکین ہی مسجد حرام میں لڑائی کا آغاز کردیں۔ پھر اس آیت کو اس آیت نے منسوخ کردیا۔ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ﴾

ان دونوں آیات کو ارشاد، خداوندی: ﴿فَإِذَا انْسَلَخَ الأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ﴾ نے منسوخ کردیا۔

(۳۵) غَزْوَةُ بَدْرٍ الْكُبْرَى ، وَمَا كَانَتْ ، وَأَمْرُهَا

بڑا غزوۂ بدر، اور جو کچھ ہوا، اور غزوہ بدر کے واقعات۔

(۳۷۸۰۸) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَتْ بَدْرٌ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ، فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ.

(۳۷۸۰۸) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بدر کا واقعہ، جمعہ کے روز، سترہ رمضان کو واقع ہوا تھا۔

(۳۷۸۰۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرِ ، عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَدْرِيِّ ، قَالَ : كَانَتْ بَدْرٌ يَوْمَ الاثْنَيْنِ ، لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ.

(۳۷۸۰۹) حضرت عامر بن ربیعہ بدری بیان کرتے ہیں کہ بدر کا واقعہ بروز پیر، سترہ رمضان کو رونما ہوا تھا۔

(۳۷۸۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ : تَحَرَّوْا لإِحْدَى عَشْرَةَ تَبْقَى صَبِيحَةَ بَدْرٍ.

(۳۷۸۱۰) حضرت عبد اللہ سے روایت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بدر کا قصد چاند کے طلوع سے گیارہ راتیں پہلے کیا تھا۔

(۳۷۸۱۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ : أَيُّ لَيْلَةٍ كَانَتْ لَيْلَةَ بَدْرٍ ؟ فَقَالَ : هِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ ، لِسَبْعِ عَشْرَةَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ.

(۳۷۸۱۱) عمرو بن شیبہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو بکر بن عبد الرحمان سے پوچھا: بدر کا واقعہ کس رات کو رونما ہوا؟ انہوں نے جواب دیا۔ شب جمعہ کو۔ اور رمضان کی سترہ تاریخ کو۔

(۳۷۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: إِنَّ بَدْرًا إِنَّمَا كَانَتْ بِئْرًا لِرَجُلٍ يُدْعَى بَدْرًا.

(۳۷۸۱۲) حضرت عامر بیان فرماتے ہیں کہ بدر (کی جگہ پر) ایک آدمی کا کنواں تھا۔ جس آدمی کا نام بھی بدر تھا۔

(۳۷۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لَمْ تُقَاتِلِ الْمَلاَئِكَةُ إِلاَّ يَوْمَ بَدْرٍ.

(۳۷۸۱۳) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ملائکہ نے صرف بدر کے دن ہی قتال کیا تھا۔

(۳۷۸۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قِيلَ لأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلِي ، يَوْمَ بَدْرٍ :مَعَ أَحَدِكُمَا جِبْرِيلُ ، وَمَعَ الآخَرِ مِيكَائِيلُ ، وَإِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ ، أَوْ يَقِفُ فِي الصَّفِّ.

(۳۷۸۱٤) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور مجھے یوم بدر میں کہا گیا کہ تم میں سے ایک کے ہمراہ جبرائیل اور دوسرے کے ہمراہ میکائیل ہے اور اسرافیل بڑا فرشتہ بھی قتال میں حاضر ہے۔ یا فرمایا: وہ بھی صف میں کھڑا ہے۔

(۳۷۸۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اللَّيْثِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ خَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : كَيْفَ تَرَوْنَ ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، بَلَغَنَا أَنَّهُمْ بِكَذَا وَكَذَا ، قَالَ :ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : كَيْفَ تَرَوْنَ ؟ فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَ قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ ، ثُمَّ خَطَبَ ، فَقَالَ :مَا تَرَوْنَ ؟ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ :إِيَّانَا تُرِيدُ ، فَوَالَّذِي أَكْرَمَكَ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مَا سَلَكْتُهَا قَطُّ ، وَلاَ لِي بِهَا عِلْمٌ ، وَلَئِنْ سِرْتَ حَتَّى تَأْتِيَ بَرْكَ الْغِمَادِ مِنْ ذِي يَمَنٍ لَنَسِيرَنَّ مَعَكَ ، وَلاَ نَكُونُ كَالَّذِينَ قَالُوا لِمُوسَى مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ :اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ ، إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ ، وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ إِنَّا مَعَكُمَا مُتَّبِعُونَ ، وَلَعَلَّكَ أَنْ تَكُونَ خَرَجْتَ لأَمْرٍ ، وَأَحْدَثَ اللَّهُ إِلَيْكَ غَيْرَهُ ، فَانْظُرَ الَّذِي أَحْدَثَ اللَّهُ إِلَيْكَ فَامْضِ لَهُ ، فَصِلْ حِبَالَ مَنْ شِئْتَ ، وَاقْطَعْ حِبَالَ مَنْ شِئْتَ ، وَسَالِمْ مَنْ شِئْتَ ، وَعَادِ مَنْ شِئْتَ ، وَخُذْ مِنْ أَمْوَالِنَا مَا شِئْتَ ، فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى قَوْلِ سَعْدٍ : ﴿كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ، وَإِنَّ فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ﴾ وَإِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَنِيمَةً مَا مَعَ أَبِي سُفْيَانَ ، فَأَحْدَثَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ الْقِتَالَ.

(۳۷۸۱۵) حضرت محمد بن عمرو اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام روحاء پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور پوچھا تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواباً عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ وہ فلاں جگہ میں اور اتنی مقدار میں ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور پوچھا: تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (بھی) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرح جواب دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور پوچھا۔ تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے جواباً عرض کیا۔ آپ کی مراد ہم ہیں؟ قسم اس ذات کی! جس نے آپ کو عزت بخشی اور آپ پر کتاب کو نازل کیا۔ میں اس راہ پر کبھی نہیں چلا اور نہ ہی مجھے اس کا علم ہے۔ لیکن اگر چلتے چلتے ذی یمن مقام میں برک غماد تک بھی پہنچ جائیں گے تو البتہ ہم ضرور بالضرور آپ کے ہمراہ چلتے رہیں گے۔ اور ہم ان لوگوں کی مثال نہیں بنیں گے۔ جنہوں نے بنی اسرائیل میں سے (ہو کر) موسیٰ علیہ السلام سے

کہا۔ ﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا ، إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾.
بلکہ (ہم یہ کہیں گے) آپ اور آپ کا رب جا کر قتال کرے اور ہم آپ کے ہمراہ پیروی کرنے والے ہوں گے۔ اور
سکتا ہے کہ آپ کسی کام کے لئے نکلے ہوں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے کسی دوسرے امر کو رونما کر دے۔ پس آپ اس موعد
دیکھیں جس کو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے رونما کرے اور آپ اسی کو پورا کریں۔ سو جس سے آپ چاہیں تعلق قائم کریں اور جس
آپ چاہیں تعلق کاٹ لیں۔ اور جس سے چاہیں صلح کر لیں اور جس سے چاہیں دشمنی کر لیں۔ اور ہمارے اموال میں سے جو
چاہے لے لیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بات پر یہ آیت قرآنی نازل ہوئی۔ ﴿كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ، وَإِ
فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَارِهُونَ سے لے کر وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ﴾
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ ابوسفیان کے پاس موجود مال غنیمت بنا کر لینا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے قتا
کا واقعہ رونما کر دیا۔

(۳۷۸۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَتَسَارَعَ فِي ذَلِكَ شُبَّا
الرِّجَالِ ، وَبَقِيَتِ الشُّيُوخُ تَحْتَ الرَّايَاتِ ، فَلَمَّا كَانَتِ الْغَنَائِمُ جَاؤُوا يَطْلُبُونَ الَّذِي جُعِلَ لَهُمْ ، فَقَا
الشُّيُوخُ : لَا تَسْتَأْثِرُونَ عَلَيْنَا ، فَإِنَّا كُنَّا رِدْأَكُمْ وَكُنَّا تَحْتَ الرَّايَاتِ ، وَلَوَ انْكَشَفْتُمَ انْكَشَفْتُمْ إِلَيْنَا
فَتَنَازَعُوا ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾.
(ابو داؤد ۲۷۳۱۔ ابن حبان ۵۰۹۳

(۳۷۸۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ یہ کام کر
تو اس کے لئے یہ یہ ہے۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات سن کر جوان آدمی تیزی دکھانے لگے۔ اور صرف بوڑھے افراد جھنڈوں کے نیچے
گئے۔ پھر جب غنیمتیں (اکٹھی) ہوئیں تو یہ جوان اپنا اپنا (مقررہ) اجر لینے کے لئے آ گئے۔ بوڑھوں نے کہا۔ تم لوگ ہم پر زیاد
کے مستحق نہیں ہو۔ کیونکہ ہم تو تمہارے مددگار تھے اور ہم جھنڈوں کے نیچے تھے۔ اگر تم واپس پلٹے تو تم ہمارے طرف ہی واپ
پلٹے۔ پس یہ لوگ آپس میں جھگڑنے لگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ سے لے
﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ تک۔

(۳۷۸۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ﴾ ، قَا
كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ بَدْرٍ ، قَالُوا : نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ.

(۳۷۸۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آیت قرآنی ﴿سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ یہ واقعہ یوم بدر کو ہوا تھا
نے کہا۔ نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(۳۷۸۱۸) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ أَبِی جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِیعِ ، عَنْ أَبِی الْعَالِیَۃِ ؛ ﴿سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّونَ الدُّبُرَ﴾ قَالَ : یَوْمَ بَدْرٍ.

(۳۷۸۱۸) حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ سے قرآن مجید کی آیت ﴿سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّونَ الدُّبُرَ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے۔ فرماتے ہیں۔ یہ بدر کا دن تھا۔

(۳۷۸۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَی ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَلْحَۃَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ ﴿حَتَّی إِذَا فَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِیدٍ ، إِذَا ھُمْ فِیہِ مُبْلِسُونَ﴾ قَالَ : ذَاکَ یَوْمُ بَدْرٍ.

(۳۷۸۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے قرآن مجید کی آیت ﴿حَتَّی إِذَا فَتَحْنَا عَلَیْھِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِیدٍ ، إِذَا ھُمْ فِیہِ مُبْلِسُونَ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ یہ یوم بدر کا واقعہ ہے۔

(۳۷۸۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّۃَ ، عَنْ أَیُّوبَ ، عَنْ عِکْرِمَۃَ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَثِبُ فِی الدِّرْعِ یَوْمَ بَدْرٍ ، وَیَقُولُ : ھُزِمَ الْجَمْعُ ، ھُزِمَ الْجَمْعُ. (بخاری ۲۹۱۵۔ احمد ۳۲۹)

(۳۷۸۲۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن زرہ پہنے ہوئے تھے اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہے تھے۔ لشکروں کو شکست ہوگی لشکروں کو شکست ہوگی۔

(۳۷۸۲۱) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْرَائِیلَ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَۃَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَیْتُنَا یَوْمَ بَدْرٍ وَنَحْنُ نَلُوذُ بِرَسُولِ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، وَھُوَ أَقْرَبُنَا إِلَی الْعَدُوِّ.

(۳۷۸۲۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ البتہ تحقیق میں نے بدر کے دن اپنے آپ (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم) کو دیکھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوٹ میں پناہ لے رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے سب سے زیادہ دشمن کے قریب تھے۔

(۳۷۸۲۲) حَدَّثَنَا الثَّقَفِیُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِکْرِمَۃَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ : ھَذَا جِبْرِیلُ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِہِ ، عَلَیْہِ أَدَاۃُ الْحَرْبِ.

(۳۷۸۲۲) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ارشاد فرمایا: یہ جبرئیل ہے، اپنے گھوڑے کے سر کو پکڑے ہوئے ہے، اس پر آلات حرب ہیں۔

(۳۷۸۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَیْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : تَسَوَّمُوا ، فَإِنَّ الْمَلاَئِکَۃَ قَدْ تَسَوَّمَتْ ، قَالَ : فَھُوَ أَوَّلُ یَوْمٍ وُضِعَ الصُّوفُ.

(۳۷۸۲۳) حضرت عمیر بن اسحاق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نشان لگا لو کیونکہ فرشتوں نے بھی نشان لگا رکھے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس دن پہلی مرتبہ اون استعمال کی گئی۔

(۳۷۸۲۴) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ إِسْرَائِیلَ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَۃَ بْنِ مُضَرِّبٍ الْعَبْدِیِّ ، عَنْ عَلِیٍّ ، قَالَ : کَانَ

سِيمَا أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ الصُّوفُ الأَبْيَضُ.

(۳۷۸۲۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یوم بدر کو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی علامت سفید رنگ کی اون تھا۔

(۳۷۸۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَحَدَّ الْمُسْلِمُونَ أَنَّ كُرْزَ بْنَ جَابِرٍ يُمِدُّ الْمُشْرِكِينَ ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَنَزَلَتْ : ﴿بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا ، يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلاَفٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ مُسَوِّمِينَ﴾ يَقُولُ : إِ أَمَدَّهُمْ كُرْزٌ أَمْدَدْتُكُمْ بِهَؤُلاَءِ الْمَلاَئِكَةِ ، فَلَمْ يُمْدِدْهُمْ كُرْزٌ بِشَيْءٍ. (طبری ۷۶)

(۳۷۸۲۵) حضرت عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب بدر کا دن تھا تو مسلمان کہنے لگے۔ کرز بن جابر، مشرکین کی مدد کر ہے۔ تو یہ بات مسلمانوں پر شاق گزری۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿بَلَى إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلاَفٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ مُسَوِّمِينَ﴾. اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اگر مشرکین کی مدد کرز کرے گا تو میں فرشتوں کے ذریعہ سے تمہاری مدد کروں گا۔ پھر کرز نے مشرکین کی مدد نہیں کی۔

(۳۷۸۲٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ ﴿وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ﴾ قَالاَ : طَشٌّ يَوْمَ بَدْرٍ.

(۳۷۸۲٦) حضرت شعبی رحمہ اللہ اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ قرآن مجید کی آیت ﴿وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یوم بدر کی ہلکی بارش ہے۔

(۳۷۸۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنْتُ أَمِيحُ أَصْحَابِي الْمَاءَ يَوْمَ بَدْرٍ

(بخاری ۰۸

(۳۷۸۲۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بدر کے دن اپنے ساتھیوں کے لئے پانی بھر رہا تھا۔

(۳۷۸۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ ﴿يَوْمَ نَبْطِش الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى﴾ قَالَ : يَوْمَ بَدْرٍ.

(۳۷۸۲۸) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آیت قرآنی ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى﴾ کے بارے میں فرما کہ یہ بدر کا دن ہے۔

(۳۷۸۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ الْعُذْرِي أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ : اللَّهُمَّ أَقْطَعُنَا لِلرَّحِمِ ، وَآتَانَا بِمَا لاَ يُعْرَفُ ، فَأَحِنْهُ الْغَدَاةَ ، قَالَ : فَكَانَ ذَلِا اسْتِفْتَاحًا مِنْهُ ، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ، وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ﴾ الآيَةَ

(احمد ۴۳۱۔ حاکم ۳۲۸

(۳۷۸۲۹) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ عذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے بدر کے دن کہا۔ اے اللہ! جو آدمی ہم میں سے زیادہ قطع رحمی کرنے والا اور غیر معروف کا زیادہ مرتکب ہے تو اس کو ہلاک کر دے۔ راوی کہتے ہیں۔ یہ بات ابو جہل کی طرف سے طلب فتح کی تھی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ، وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ﴾

(۳۷۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؛ أَنَّهُ أَتَى أَبَا جَهْلٍ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَبِهِ رَمَقٌ ، قَالَ : قَدْ أَخْزَاكَ اللَّهُ ، قَالَ : هَلْ أَعْمَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ. (بخاری ۳۹۶۱)

(۳۷۸۳۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بدر کے دن ابو جہل کے پاس آئے درانحالیکہ اس میں ہلکی سی رمق باقی تھی۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے تجھے ذلیل کر دیا ہے۔ ابو جہل نے کہا جن لوگوں کو تم نے قتل کیا ہے ان میں سب سے اہم میں ہوں۔

(۳۷۸۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : إِنِّي لَفِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ ، فَالْتَفَتُّ عَنْ يَمِينِي ، وَعَنْ شِمَالِي ، فَإِذَا غُلاَمَانِ حَدِيثَا السِّنِّ ، فَكَرِهْتُ مَكَانَهُمَا ، فَقَالَ لِي أَحَدُهُمَا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ : أَيْ عَمِ ، أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا تُرِيدُ مِنْهُ ؟ قَالَ : إِنِّي جَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَيَّ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ ، قَالَ : فَقَالَ الآخَرُ أَيْضًا سِرًّا مِنْ صَاحِبِهِ : أَيْ عَمِ ، أَرِنِي أَبَا جَهْلٍ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَا تُرِيدُ مِنْهُ ؟ قَالَ : جَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَيَّ إِنْ رَأَيْتُهُ أَنْ أَقْتُلَهُ ، قَالَ : فَمَا سَرَّنِي بِمَكَانِهِمَا غَيْرُهُمَا ، قَالَ : قُلْتُ : هُوَ ذَاكَ ، قَالَ : وَأَشَرْتُ لَهُمَا إِلَيْهِ ، فَابْتَدَرَاهُ كَأَنَّهُمَا صَقْرَانِ ، وَهُمَا ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى ضَرَبَاهُ. (بخاری ۳۱۴۱)

(۳۷۸۳۱) حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن میں صف میں کھڑا تھا۔ میں نے اپنے دائیں، بائیں نظر دوڑائی تو دو کم عمر لڑکے دکھائی دیئے۔ میں نے ان کے کھڑا ہونے کو ناپسند کیا۔ ان لڑکوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے خفیہ مجھ سے کہا۔ اے چچا جان! مجھے ابو جہل دکھا دیجئے۔ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے پوچھا۔ تمہیں اس سے کیا مطلب ہے؟ لڑکے نے جواب دیا۔ میں نے اللہ کا نام لے کر یہ نذر مانی ہے کہ اگر میں اس کو دیکھ لوں گا تو میں اس کو قتل کروں گا۔ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ دوسرے لڑکے نے بھی اپنے ساتھی سے خفیہ کہا۔ اے چچا جان! مجھے ابو جہل دکھا دیجئے۔ عبدالرحمان کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا۔ تمہیں اس سے کیا مطلب ہے؟ اس لڑکے نے جواب دیا۔ میں نے خدا کا نام لے کر یہ نذر مانی ہے کہ اگر میں اس کو دیکھ لوں گا تو میں اس کو قتل کروں گا۔ عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ (یہ بات سن کر) مجھے ان دونوں کی جگہ کسی اور کا ہونا پسند نہ آیا۔ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا: ابو جہل یہ ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں کے لئے ابو جہل کی طرف اشارہ کیا۔ پس وہ دونوں اس پر جھپٹ پڑے گویا کہ وہ شکرے ہیں۔ اور یہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ابو جہل کو مار دیا۔

(۳۷۸۳۲) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلاَثًا : بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ،

وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ ، وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قَتْلَى فِي قَلِيبِ بَدْرٍ.

(۳۷۸۳۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ! تو قریش کو پکڑ۔ تین بار۔ ابو جہل بن ہشام کو پکڑ، عتبہ بن ربیعہ کو پکڑ، شیبہ بن ربیعہ کو پکڑ، ولید بن عتبہ کو پکڑ، امیہ بن خلف کو پکڑ، اور عقبہ بن ابی مُعیط کو پکڑ۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ان کفار کو بدر کے کنویں میں مقتول دیکھا۔

(٣٧٨٣٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ أَخِيهِ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَ الْمُسْلِمُونَ بَدْرًا وَأَقْبَلَ الْمُشْرِكُونَ ، نَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ أَحْمَرَ ، فَقَالَ : إِنْ يَكُ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ الْقَوْمِ خَيْرٌ فَعِنْدَ صَاحِبِ الْجَمَلِ الأَحْمَرِ ، إِنْ يُطِيعُوهُ يَرْشُدُوا ، فَقَالَ عُتْبَةُ : أَطِيعُونِي ، وَلاَ تُقَاتِلُوا هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ ، فَإِنَّكُمْ إِنْ فَعَلْتُمْ لَمْ يَزَلْ ذَاكَ فِي قُلُوبِكُمْ ، يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى قَاتِلِ أَخِيهِ وَقَاتِلِ أَبِيهِ ، فَاجْعَلُوا فِيَّ جُبْنَهَا وَارْجِعُوا.

قَالَ : فَبَلَغَتْ أَبَا جَهْلٍ ، فَقَالَ : انْتَفَخَ وَاللهِ سَحْرُهُ حَيْثُ رَأَى مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ ، وَاللهِ مَا ذَاكَ بِهِ ، وَإِنَّمَا ذَاكَ لأَنَّ ابْنَهُ مَعَهُمْ ، وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ أَكَلَةُ جَزُورٍ لَوْ قَدِ الْتَقَيْنَا ، قَالَ : فَقَالَ عُتْبَةُ : سَيَعْلَمُ الْمُصَفِّرُ اسْتِهِ مَنِ الْجَبَانُ الْمُفْسِدُ لِقَوْمِهِ ، أَمَا وَاللهِ إِنِّي لأَرَى تَحْتَ الْقِشَعِ قَوْمًا لَيَضْرِبُنَّكُمْ ضَرْبًا يَدْعُونَ لَكُمُ الْبَقِيعَ ، أَمَا تَرَوْنَ كَأَنَّ رُؤُوسَهُمْ رُؤُوسُ الأَفَاعِي ، وَكَأَنَّ وُجُوهَهُمَ السُّيُوفُ ؟ قَالَ : ثُمَّ دَعَا أَخَاهُ وَابْنَهُ وَمَشَى بَيْنَهُمَا ، حَتَّى إِذَا فَصَلَ مِنَ الصَّفِّ دَعَا إِلَى الْمُبَارَزَةِ.

(۳۷۸۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب مسلمان بدر میں اُترے اور مشرکین سامنے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے عتبہ بن ربیعہ کو دیکھا۔ وہ اپنے سرخ رنگ کے اونٹ پر سوار تھا۔ تو فرمایا: اگر کفار میں سے کسی کے پاس خیر (کی بات) ہے تو وہ اس سُرخ رنگ والے اونٹ والے کے پاس ہے۔ اگر یہ کفار اس کی بات مان لیں گے تو اچھے رہیں گے۔ عتبہ نے (لوگوں سے) کہا۔ تم لوگ میری بات مانو اور ان لوگوں (مسلمانوں) سے لڑائی نہ کرو۔ کیونکہ اگر تم نے لڑائی لڑی تو یہ بات تمہارے دلوں میں مسلسل باقی رہے گی۔ یعنی ایک آدمی اپنے بھائی اور اپنے والد کے قاتل کو (زندہ) دیکھتا پھرے گا۔ تم لوگ اس لڑائی کی بزدلی مجھ پر ڈال دو اور لوٹ جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات ابو جہل تک پہنچی تو اس نے کہا: بخدا! عتبہ نے جب سے محمد اور اس کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے بزدل ہو گیا ہے۔ بخدا! (جو یہ کہہ رہا ہے) یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ اس کا بیٹا ان کے ہمراہ ہے۔ حالانکہ اس کو معلوم بھی ہے کہ اگر ہم محمد اور اس کے اصحاب سے لڑیں تو وہ کم عدد لوگ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: عتبہ نے کہا: عنقریب اپنی سرین کو زرد کرنے والا جان لے گا کہ اپنی قوم میں فساد ڈالنے والا کون شخص بزدل ہے۔ بخدا! میں تو ان ملبوسات کے نیچے ایسی قوم کو دیکھ رہا ہوں جو تمہیں ضرور بالضرور اس طرح مارے گی کہ وہ تمہارے لئے بقیع کو پکاریں گے۔

کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا کہ ان کے سر، سانپوں کے سروں کی طرح (بلند) ہیں اور ان کے چہرے تلواروں کی طرح ہیں؟ راوی کہتے ہیں: پھر اس نے اپنے بھائی اور اپنے بیٹے کو بلایا اور ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ جب وہ صف سے نکل گیا تو اس نے مبارزت کی دعوت دی۔

(۳۷۸۳۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ، فَأَصَبْنَا مِنْ ثِمَارِهَا اجْتَوَيْنَاهَا وَأَصَابَنَا وَعْكٌ ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَبَّرُ عَنْ بَدْرٍ ، قَالَ :فَلَمَّا بَلَغَنَا أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أَقْبَلُوا ، سَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ ، وَبَدْرٌ بِئْرٌ ، فَسَبَقْنَا الْمُشْرِكِينَ إِلَيْهَا ، فَوَجَدْنَا فِيهَا رَجُلَيْنِ مِنْهُمْ ؛ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ ، وَمَوْلًى لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ ، فَأَمَّا الْقُرَشِيُّ فَانْفَلَتَ إِلَيْهَا ، وَأَمَّا الْمَوْلَى فَأَخَذْنَاهُ ، فَجَعَلْنَا نَقُولُ لَهُ : كَمِ الْقَوْمُ؟ فَيَقُولُ :هُمْ وَاللهِ كَثِيرٌ عَدَدُهُمْ ، شَدِيدٌ بَأْسُهُمْ ، فَجَعَلَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا قَالَ ذَاكَ ضَرَبُوهُ ، حَتَّى انْتَهَوْا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ : كَمِ الْقَوْمُ ؟ فَقَالَ :هُمْ وَاللهِ كَثِيرٌ عَدَدُهُمْ ، شَدِيدٌ بَأْسُهُمْ ، فَجَهَدَ الْقَوْمُ عَلَى أَنْ يُخْبِرَهُمْ كَمْ هُمْ ، فَأَبَى.

ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ : كَمْ يَنْحَرُونَ ؟ فَقَالَ :عَشْرًا كُلَّ يَوْمٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْقَوْمُ أَلْفٌ ، كُلُّ جَزُورٍ لِمِئَةٍ وَتَبَعِهَا.

ثُمَّ إِنَّهُ أَصَابَنَا مِنَ اللَّيْلِ طَشٌّ مِنْ مَطَرٍ ، فَانْطَلَقْنَا تَحْتَ الشَّجَرِ وَالْحَجَفِ نَسْتَظِلُّ تَحْتَهَا مِنَ الْمَطَرِ ، قَالَ : وَبَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ يَدْعُو رَبَّهُ ، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ نَادَى :الصَّلاَةَ عِبَادَ اللهِ ، فَجَاءَ النَّاسُ مِنْ تَحْتِ الشَّجَرِ وَالْحَجَفِ ، فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَحَرَّضَ عَلَى الْقِتَالِ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ جَمْعَ قُرَيْشٍ عِنْدَ هَذِهِ الضِّلَعَةِ الْحَمْرَاءِ مِنَ الْجَبَلِ ، فَلَمَّا أَنْ دَنَا الْقَوْمُ مِنَّا وَصَافَفْنَاهُمْ، إِذَا رَجُلٌ مِنْهُمْ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ يَسِيرُ فِي الْقَوْمِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا عَلِيُّ ، نَادِ لِي حَمْزَةَ ، وَكَانَ أَقْرَبَهُمْ إِلَى الْمُشْرِكِينَ ؛ مَنْ صَاحِبُ الْجَمَلِ الأَحْمَرِ ، وَمَا يَقُولُ لَهُمْ . ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنْ يَكُ فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ، فَعَسَى أَنْ يَكُونَ صَاحِبَ الْجَمَلِ الأَحْمَرِ ، فَجَاءَ حَمْزَةُ، فَقَالَ :هُوَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَهُوَ يَنْهَى عَنِ الْقِتَالِ، وَيَقُولُ لَهُمْ :يَا قَوْمُ ، إِنِّي أَرَى قَوْمًا مُسْتَمِيتِينَ ، لاَ تَصِلُونَ إِلَيْهِمْ وَفِيكُمْ خَيْرٌ ، يَا قَوْمُ ، اعْصِبُوا اللَّوْمَ بِرَأْسِي ، وَقُولُوا :جَبُنَ عُتْبَةُ ، وَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي لَسْتُ بِأَجْبَنِكُمْ.

فَسَمِعَ ذَلِكَ أَبُو جَهْلٍ ، فَقَالَ :أَنْتَ تَقُولُ هَذَا ، لَوْ غَيْرُكَ قَالَ هَذَا أَعْضَضْتُهُ ، لَقَدْ مُلِئَتْ رِئَتُكَ وَجَوْفُكَ رُعْبًا ، فَقَالَ عُتْبَةُ :إِيَّايَ تُعَيِّرُ يَا مُصَفِّرَ اسْتِهِ ، سَتَعْلَمُ الْيَوْمَ أَيُّنَا أَجْبَنُ ؟.

قَالَ :فَبَرَزَ عُتْبَةُ ، وَأَخُوهُ شَيْبَةُ ، وَابْنُهُ الْوَلِيدُ حَمِيَّةً ، فَقَالُوا :مَنْ مُبَارِزٌ ؟ فَخَرَجَ فِتْيَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ سِتَّةٌ ،

فَقَالَ عُتْبَةُ : لَا نُرِيدُ هَؤُلَاءِ ، وَلَكِنْ يُبَارِزُنَا مِنْ بَنِي عَمِّنَا ، مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُمْ يَا عَلِيُّ ، قُمْ يَا حَمْزَةُ ، قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنَ الْحَارِثِ ، فَقَتَلَ اللَّهُ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ ، وَجُرِحَ عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ ، فَقَتَلْنَا مِنْهُمْ سَبْعِينَ وَأَسَرْنَا سَبْعِينَ.

قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ قَصِيرٌ بِالْعَبَّاسِ أَسِيرًا ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : إِنَّ هَذَا وَاللهِ مَا أَسَرَنِي ، لَقَدْ أَسَرَنِي رَجُلٌ أَجْلَحُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَجْهًا ، عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقَ ، مَا أَرَاهُ فِي الْقَوْمِ ، فَقَالَ الأَنْصَارِيُّ : أَنَا أَسَرْتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ لَهُ : اسْكُتْ ، لَقَدْ أَيَّدَكَ اللَّهُ بِمَلَكٍ كَرِيمٍ ، قَالَ عَلِيٌّ : فَأُسِرَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْعَبَّاسُ ، وَعَقِيلٌ ، وَنَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ. (ابو داؤد ۲۶۵۸۔ احمد ۱۱۷)

(۳۷۸۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم مدینہ میں آئے اور ہم نے وہاں کے پھل کھائے تو وہ ہمیں موافق نہ آئے اور ہمیں شدید بخار آ گیا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے بارے میں تحقیق کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: پس جب ہمیں یہ بات پہنچی کہ مشرکین آ رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف چل پڑے۔ بدر ایک کنویں کا نام ہے۔ سو ہم مشرکین سے پہلے بدر میں پہنچ گئے تو ہم نے وہاں مشرکین میں سے دو آدمیوں کو پایا۔ ایک آدمی قریش میں سے تھا اور ایک عقبہ بن ابی مُعیط کا آزاد کردہ غلام تھا۔ جو قریشی تھا وہ تو قریش کی طرف بھاگ گیا اور جو آزاد کردہ غلام تھا اس کو ہم نے پکڑ لیا۔ اور ہم نے اس سے یہ پوچھنا شروع کیا۔ کتنے لوگ ہیں؟ وہ جواب میں کہتا۔ بخدا! وہ بہت زیادہ تعداد میں ہیں۔ اور ان کی پکڑ بہت سخت ہے۔ جب اس نے یہ بات کہی تو مسلمانوں نے اس کو مارنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ اس کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: کتنے لوگ ہیں؟ اس آدمی نے جواباً کہا: بخدا! یہ بہت زیادہ تعداد میں ہیں اور شدید پکڑ والے ہیں۔ سو لوگوں نے اس بات کی بہت کوشش کی کہ وہ بتا دے کہ مشرکین کی تعداد کتنی ہے لیکن اس آدمی نے (مسلسل) انکار کیا۔

۲۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: تم کتنے اونٹ ذبح کرتے ہو؟ اس آدمی نے جواباً کہا: ہر روز دس اونٹ ذبح کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ ایک ہزار کی تعداد میں ہیں۔ ہر ایک اونٹ سو کے لگ بھگ کے لئے (کافی) ہوتا ہے۔

۳۔ پھر ہمیں رات کے وقت ہلکی سی بارش محسوس ہوئی تو ہم درختوں اور ڈھالوں کی طرف بارش سے بچاؤ کرتے ہوئے چل دیے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات دُعا مانگتے رہے۔ پس جب فجر طلوع ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی فرمائی۔ اے بندگان خدا! نماز کا خیال کرو۔ پس لوگ درختوں اور ڈھالوں میں سے (نکل کر) آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور لڑائی پر ابھارا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہاڑوں کی اس سُرخ مثلث کے پاس قریش کی جماعت موجود ہے۔

۴۔ پھر جب یہ لوگ ہمارے قریب ہوئے اور ہم نے صفیں ترتیب دیں تو ان میں سے ایک آدمی سرخ رنگ کے اونٹ پر سوار مشرکین میں چل رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے علی! حمزہ کو میری طرف سے آواز دو۔ یہ مشرکین کے زیادہ قریب تھے۔ کہ یہ سرخ اونٹ والا کون شخص ہے اور یہ کیا کہہ رہا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا۔ اگر لوگوں (مشرکین) میں سے کسی

کے پاس خیر ہے تو ہوسکتا ہے کہ وہ (صاحب خیر) یہی سرخ اونٹ والا شخص ہو۔ پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: یہ شخص عتبہ بن ربیعہ ہے۔ اور یہ لوگوں کو لڑائی سے منع کر رہا ہے اور انہیں یہ کہہ رہا ہے۔ اے میری قوم! میں ایسی قوم کو دیکھ رہا ہوں جو موت کی متمنی ہے اور تم ان تک اس حالت میں نہیں پہنچ سکتے کہ تم میں کوئی خیر (یعنی فتح) ہو۔ اے میری قوم! ملامت کو میرے سر باندھو اور یہ کہہ لینا۔ عتبہ بزدل ہو گیا ہے۔ حالانکہ تمہیں اس بات کا علم ہے کہ میں تم سے زیادہ بزدل نہیں ہوں۔

۵۔ پس یہ بات ابوجہل نے سُنی تو اس نے کہا۔ تُو یہ بات کہہ رہا ہے؟ اگر تمہارے سوا کوئی اور شخص یہ بات کرتا تو میں اس کو کٹوا دیتا۔ تحقیق تیرا پھیپھڑا اور پیٹ رُعب سے بھر دیا گیا ہے۔ عتبہ نے کہا۔ اے اپنی سرین کو پیلا کرنے والے! تو مجھے عار دلاتا ہے۔ عنقریب آج کے دن تو جان جائے گا کہ ہم میں سے کون زیادہ بُزدل ہے؟

۶۔ راوی کہتے ہیں پھر عتبہ اور اس کا بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید، غیرت کھاتے ہوئے سامنے آئے اور کہنے لگے۔ کون مقابل آئے گا؟ تو انصاریوں سے چھ جوان باہر نکلے تو عتبہ نے کہا۔ ہمیں ان لوگوں سے مطلب نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے مقابل ہمارے چچا زاد، بنی عبد المطلب میں سے کوئی آئے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے علی! کھڑے ہو جاؤ۔ اے حمزہ! کھڑے ہو جاؤ۔ اے عبیدۃ بن الحارث! کھڑے ہو جاؤ'' پس اللہ تعالیٰ نے، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کو ہلاک کیا اور حضرت عبیدہ بن الحارث کو زخم آ گئے۔ اور ہم نے مشرکین میں سے ستر کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنایا۔

۷۔ راوی کہتے ہیں: پھر انصار میں سے ایک پستہ قد آدمی عباس کو قید کر کے لائے۔ عباس کہنے لگے۔ بلاشبہ، بخدا! مجھے اس انصاری نے قید نہیں کیا۔ بلکہ مجھے ایک گنجے آدمی نے جو بہت خوبصورت چہرے والا تھا۔ قید کیا ہے اور وہ سفید و سیاہ داغ والے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں اس آدمی کو (آپ کے) لشکر میں نہیں دیکھ رہا۔ انصاری نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ہی اس کو قیدی بنایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے کہا: خاموش ہو جاؤ۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے معزز فرشتہ کے ذریعہ تمہاری تائید کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنو عبد المطلب میں سے عباس، عقیل اور نوفل بن الحارث قیدی بنائے گئے۔

(۳۷۸۳۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَصَبْتُ سَيْفًا يَوْمَ بَدْرٍ فَأَعْجَبَنِي ، فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَبْهُ لِي ، فَنَزَلَتْ :﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾ الآيَةَ.

(مسلم ۳۴۔ احمد ۱۸۱)

(۳۷۸۳۵) حضرت مصعب بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے بدر کے دن ایک تلوار ملی تو وہ مجھے پسند آئی۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مجھے ہدیۃً دے دیجئے۔ تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الأَنْفَالِ﴾.

(۳۷۸۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ؛ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ هُوَ الَّذِي اسْتَفْتَحَ يَوْمَ بَدْرٍ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ أَيُّنَا كَانَ أَفْجَرَ بِكَ ، وَأَقْطَعَ لِرَحِمِهِ ، فَأَحِنْهُ الْيَوْمَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :﴿إِنْ تَسْتَفْتِحُوا ، فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ﴾.

(۳۷۸۳۶) حضرت زہری سے روایت ہے کہ ابوجہل ہی نے بدر کے دن فتح کا مطالبہ کیا تھا اور کہا تھا۔ اے اللہ! ہم میں سے جو

زیادہ گناہ گار اور زیادہ قطع رحمی کرنے والا ہے تو اس کو آج (بدر) کے دن ہلاک کر دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ ﴿إِنْ تَسْتَفْتِحُوا ، فَقَدْ جَاءَ كُمُ الْفَتْحُ﴾.

(٣٧٨٣٧) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ ، قَالَ : نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ : لَيْسَ لأَحَدٍ مِنَ الْقَوْمِ ، يَعْنِي أَمَانًا إِلاَّ أَبَا الْبَخْتَرِي ، فَمَنْ كَانَ أَسَرَهُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهُ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَّنَهُ ، فَوَجَدُوهُ قَدْ قُتِلَ.

(۳۷۸۳۷) حضرت عیزار بن حُریث بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے منادی نے ندا کی۔ لوگوں (مشرکین) میں سے کسی کو بھی سوائے ابوالبختری کے۔ امن نہیں حاصل ہے۔ پس جس کسی نے ابوالبختری کو قید کیا ہے وہ اس کو رہا کر دے۔ کیونکہ رسولِ خدا ﷺ نے ان کو امان دیا ہے۔ پھر لوگوں نے ان کو مقتول پایا۔

(٣٧٨٣٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ : لَنَزَلَتْ هَؤُلاَءِ الآيَاتُ فِي هَؤُلاَءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ : عَلِيٍّ ، وَحَمْزَةَ ، وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، وَعُتْبَةَ ، وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ : ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾.

(بخاری ۳۹۶۸۔ مسلم ۳۴)

(۳۷۸۳۸) حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر کہتے سُنا کہ یہ (آئندہ) آیات بدر کے دن ان چھ افراد کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔ علی رضی اللہ عنہ، حمزہ رضی اللہ عنہ اور عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ، اور عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔ (آیات یہ ہیں) ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾.

(٣٧٨٣٩) حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْعِجْلِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ أَبُو زُمَيْلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ، نَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ ، وَهُمْ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَنَيِّفٌ ، وَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَإِذَا هُمْ أَلْفٌ وَزِيَادَةٌ ، فَاسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ ، وَعَلَيْهِ رِدَاؤُهُ وَإِزَارُهُ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ أَيْنَ مَا وَعَدْتَنِي ، اللَّهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الإِسْلاَمِ لاَ تُعْبَدْ فِي الأَرْضِ أَبَدًا ، قَالَ : فَمَا زَالَ يَسْتَغِيثُ رَبَّهُ وَيَدْعُوهُ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ ، فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : فَأَخَذَ رِدَائَهُ فَرَدَّاهُ ، ثُمَّ الْتَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا نَبِيَّ اللهِ ، كَفَاكَ مُنَاشَدَتَكَ رَبَّكَ ، فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَئِذٍ وَالْتَقَوْا ، هَزَمَ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ فَقُتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلا ، وَأُسِرَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلا ، فَاسْتَشَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعَلِيًّا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا نَبِيَّ اللهِ ، هَؤُلاَءِ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ وَالإِخْوَانِ ، فَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُمُ

الْفِدْيَةَ ، فَيَكُونُ مَا أَخَذْنَا مِنْهُمْ قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ ، وَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ فَيَكُونُوا لَنَا عَضُدًا.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَرَى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ؟ قُلْتُ :وَاللهِ مَا أَرَى الَّذِي رَأَى أَبُو بَكْرٍ ، وَلَكِنْ أَرَى أَنْ تُمَكِّنَنِي مِنْ فُلاَنٍ ، قَرِيبًا لِعُمَرَ ، فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ ، وَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ ، وَتُمَكِّنَ حَمْزَةَ مِنْ أَخِيهِ فُلاَنٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ ، حَتَّى يَعْلَمَ اللَّهُ أَنَّهُ لَيْسَ فِي قُلُوبِنَا هَوَادَةٌ لِلْمُشْرِكِينَ ، هَؤُلاَءِ صَنَادِيدُهُمْ ، وَأَئِمَّتُهُمْ ، وَقَادَتُهُمْ.

فَهَوِيَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ ، وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ ، فَأَخَذَ مِنْهُمَ الْفِدَاءَ.

فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ ، قَالَ عُمَرُ :غَدَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ قَاعِدٌ ، وَأَبُو بَكْرٍ يَبْكِيَانِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ :أَخْبِرْنِي مَاذَا يُبْكِيكَ أَنْتَ وَصَاحِبُكَ ؟ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ ، وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكُمْ مِنَ الْفِدَاءِ ، لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُكُمْ أَدْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ ، لِشَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ ، تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿لَوْلاَ كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ﴾ مِنَ الْفِدَاءِ ﴿عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ ثُمَّ أَحَلَّ لَهُمَ الْغَنَائِمَ.

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ ، عُوقِبُوا بِمَا صَنَعُوا يَوْمَ بَدْرٍ مِنْ أَخْذِهِم الْفِدَاءَ ، فَقُتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ ، وَفَرَّ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ ، وَهُشِّمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ ، وَسَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿أَوَ لَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّى هَذَا ، قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ ، إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ ، بِأَخْذِكُمُ الْفِدَاءَ.

(۳۷۸۳۹) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب بدر کا دن تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا۔ تو وہ تین سو سے کچھ زیادہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو دیکھا تو وہ ایک ہزار سے کچھ زیادہ تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رُخ مبارک قبلہ کی جانب کر لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیے۔ اور (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر اور ازار بند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا۔ اے اللہ! آپ نے جو مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ کہاں ہے؟ اے اللہ! اگر اہل اسلام میں سے یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو (پھر) آپ کی اس دھرتی پر کبھی عبادت نہیں کی جائے گی۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل اپنے رب سے مدد طلب کرتے رہے اور اللہ سے دعا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک گر گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر پکڑ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (دوبارہ) چادر پہنائی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سے ساتھ لگ گئے پھر کہا: اے پیغمبر خدا! آپ نے اپنے پروردگار سے جو مطالبہ کر لیا ہے کافی ہے۔ آپ کا پروردگار عنقریب آپ کے ساتھ کئے ہوئے وعدہ کو پورا کردے گا۔

پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾.

۲۔ پھر جب یہ دن (بدر کا) آیا اور باہم آمنا سامنا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی پس ان میں سے ستر آدمیوں کو قتل کیا گیا اور ستر آدمیوں کو ان میں سے قیدی بنایا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اے پیغمبر خدا ﷺ! یہ (قیدی) لوگ (ہمارے) چچا زاد، قوم اور بھائیوں میں سے ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے فدیہ لے لیں۔ پس ان سے ہم جو (فدیہ) لیں گے وہ کفار پر قوت ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے دے تو یہ لوگ ہمارے لئے دست و بازو بن جائیں گے۔

۳۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا۔ بخدا! میری رائے وہ نہیں ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے ہے۔ لیکن میری رائے یہ ہے کہ آپ فلاں شخص، عمر رضی اللہ عنہ کا رشتہ دار، کو میرے حوالہ کریں تاکہ میں اس کی گردن مار ڈالوں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالہ عقیل کو کریں تاکہ وہ اس کی گردن اڑا دیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے دلوں میں مشرکین کے لئے کوئی رحم دلی نہیں ہے۔ یہ لوگ مشرکین کے سرغنہ، لیڈر اور راہنما ہیں۔

۴۔ جو بات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیش فرمائی تھی وہ آپ ﷺ کو پسند آگئی اور جو بات میں نے عرض کی تھی۔ آپ ﷺ کو وہ پسند نہ آئی اور آپ ﷺ نے مشرکین سے فدیہ وصول کر لیا۔

۵۔ پھر اگلا دن ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں صبح کے وقت حاضر ہوا تو آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں بیٹھے ہوئے رو رہے تھے۔ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بتائیے! آپ کو اور آپ کے ساتھی کو کیا چیز رُلا رہی ہے؟ اگر مجھے رونے کی بات معلوم ہوئی تو میں بھی روؤں گا وگرنہ آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے میں بتکلف ہی رولوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھیوں نے جو فدیہ کے بارے میں میرے سامنے رائے پیش کی تو تحقیق مجھے اس درخت (قریب میں موجود درخت کی طرف اشارہ فرمایا) سے بھی قریب تمہارا عذاب پیش کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ، تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا﴾ سے لے کر ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ﴾ یعنی فدیہ ﴿عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے غنیمتوں کو حلال کر دیا گیا۔

۶۔ پھر جب اگلے سال احد کا دن آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بدر کے دن جو فدیہ لیا تھا اس کا صحابہ رضی اللہ عنہم کو بدلہ دیا گیا۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم میں ستر شہید ہوئے اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھاگ گئے اور آپ ﷺ کے سامنے والی رُباعی ٹوٹ گئی اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر موجود خود ٹوٹ گئی اور خون آپ ﷺ کے رُخ مبارک پر بہہ پڑا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّى هَذَا، قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ، إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ یعنی فدیہ لے کر۔

(۳۷۸٤٠) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رُقَيَّةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَتْ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ، وَهِيَ امْرَأَةُ عُثْمَانَ، فَتَخَلَّفَ عُثْمَانُ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يَوْمَئِذٍ ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَدْفِنُونَهَا إِذْ سَمِعَ عُثْمَانُ تَكْبِيرًا ، فَقَالَ :يَا أُسَامَةُ ، انْظُرْ مَا هَذَا التَّكْبِيرُ؟ فَنَظَرَ، فَإِذَا هُوَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عَلَى نَاقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدْعَاءِ ، يُبَشِّرُ بِقَتْلِ أَهْلِ بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ :لاَ وَاللهِ مَا هَذَا بِشَيْءٍ ، مَا هَذَا إِلاَّ الْبَاطِلُ ، حَتَّى جِيءَ بِهِمْ مُصَفَّدِينَ مُغَلَّلِينَ.

(حاکم ۲۱۷۔ بیهقی ۱۷۴)

(۳۷۸۴۰) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ وفات پا گئیں۔ اور آپ ﷺ بدر کی طرف نکلے ہوئے تھے۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اس دن پیچھے رہ گئے۔ پھر جب یہ لوگ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو دفن کر رہے تھے تو اس دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تکبیر کی آواز سُنی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اسامہ! یہ تکبیر کی آواز کیسی؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا وہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے جو رسول اللہ ﷺ کی جدعاء (ناک کٹی) اونٹنی پر سوار تھے اور اہل بدر مشرکوں کی ہلاکت کی بشارت دے رہے تھے۔ (اس پر) منافقین نے کہا: بخدا! یہ کوئی (معتبر) بات نہیں ہے۔ یہ محض جھوٹ ہے۔ یہاں تک کہ مشرکین کو مقید کر کے اور خوب کس کر لایا گیا۔

(۳۷۸٤۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ ، قَالَ :أُسِرَ يَوْمَ بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ سَبْعُونَ رَجُلاً ، وَقُتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ ، فَجَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَنْصَارَ فَخَيَّرَهُمْ ، فَقَالَ :مَا شِئْتُمْ ، إِنْ شِئْتُمْ اقْتُلُوهُمْ ، وَيُقْتَلُ مِنْكُمْ عِدَّتُهُمْ ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَخَذْتُمْ فِدَائَهُمْ ، فَتَقَوَّيْتُمْ بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، نَأْخُذُ الْفِدَاءَ نَتَقَوَّى بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَيُقْتَلُ مِنَّا عِدَّتُهُمْ ، قَالَ : فَقُتِلَ مِنْهُمْ عِدَّتُهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ. (عبدالرزاق ۹۴۰۲)

(۳۷۸۴۱) حضرت عبیدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بدر کے دن مشرکین میں سے ستر افراد قید کئے گئے اور ستر مشرکین قتل کئے گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انصار کو جمع فرمایا اور ان کو (قیدیوں کے بارے میں) اختیار دیا اور فرمایا۔ جو تم چاہو گے (وہی ہوگا) اگر تم چاہو گے تو تم انہیں قتل کر دو اور تم میں سے ان کی تعداد کے بقدر قتل کئے جائیں گے۔ اور اگر چاہو تو تم فدیہ لے لو۔ تاکہ تم اس کے ذریعہ راہ خدا میں تقویت پاؤ۔ انصار نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم فدیہ لیتے ہیں جس کے ذریعہ ہم راہ خدا میں تقویت حاصل کریں گے اور ہم میں اس کے بقدر قتل کئے جائیں۔ راوی کہتے ہیں: پس کفار کی تعداد کے بقدر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے یوم اُحد کو قتل ہو گئے۔

(۳۷۸٤۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ بِنَحْوِ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحِيمِ. (ترمذی ۱۵۶۷۔ حاکم ۱۴۰)

(۳۷۸۴۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم ﷺ سے عبدالرحیم کی حدیث کی طرح کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

(۳۷۸٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، قَالَ :كَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَى الْعَرِيشِ ، قَالَ :فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو ، يَقُولُ :اللَّهُمَّ انْصُرْ هَذِهِ الْعِصَابَةَ ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تُعْبَدْ فِي الأَرْضِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :بَعْضَ مُنَاشَدَتِكَ رَبَّكَ ، فَوَاللهِ لَيُنْجِزَنَّ لَكَ الَّذِي وَعَدَكَ.

(۳۷۸۴۳) حضرت زید بن یثیع سے روایت ہے کہ بدر کے دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھپر پر تھے۔ راوی کہتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگنی شروع کی اور فرمایا: ''اے اللہ! اس جماعت کی مدد فرما۔ اگر تو مدد نہیں کرے گا تو دھرتی پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ آپ کی اپنے رب کے ساتھ مناجات ہیں۔ بخدا! اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور آپ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا فرمائے گا۔

(۳۷۸٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ ، قَالَ :قُدِمَ بِأُسَارَى بَدْرٍ ، وَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ آلِ عَفْرَاءَ فِي مَنَاحَتِهِمْ، عَلَى عَوْفٍ وَمُعَوِّذٍ ابْنَيْ عَفْرَاءَ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ عَلَيْهِنَّ الْحِجَابُ ، قَالَتْ :قُدِمَ بِالأُسَارَى فَأَتَيْتُ مَنْزِلِي ، فَإِذَا أَنَا بِسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ ، مَجْمُوعَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مَا مَلَكْتُ نَفْسِي أَنْ قُلْتُ :أَبَا يَزِيدَ ، أَعْطَيْتُمْ بِأَيْدِيكُمْ ، أَلاَ مُتُّمْ كِرَامًا ، قَالَتْ : فَوَاللهِ مَا نَبَّهَنِي إِلاَّ قَوْلُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ :أَيْ سَوْدَةُ :أَعَلَى اللهِ وَعَلَى رَسُولِهِ ؟ قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، وَاللهِ إِنْ مَلَكْتُ نَفْسِي حَيْثُ رَأَيْتُ أَبَا يَزِيدَ أَنْ قُلْتُ مَا قُلْتُ. (حاكم ٢٢)

(۳۷۸۴۴) حضرت یحییٰ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے قیدیوں کو لایا گیا۔ اس وقت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ، حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا، عفراء کے بیٹوں عوف اور معوّذ کی سوگ منانے والی عورتوں کے ساتھ آل عفراء کے ساتھ تشریف فرما تھیں۔ یہ عورتوں پر حجاب کا حکم اترنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ سودہ کہتی ہیں: قیدیوں کو لایا گیا۔ تو میں اپنے گھر کی طرف آئی تو مجھے اچانک، حجرہ کے کونے میں سہیل بن عمرو دکھائی دیا درانحالیکہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ جمع (باندھے) کیے ہوئے تھے۔ پس جب میں نے اس کو دیکھا۔ تو میرا خود پر قابو نہ رہا اور میں نے کہہ دیا۔ ابو یزید! تم نے اپنے ہاتھوں سے (اپنا آپ) حوالہ کر دیا ہے۔ تم لوگ عزت کی موت کیوں نہ مر گئے۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ بخدا! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گھر سے آنے والی آواز کے سوا کسی نے تنبیہ نہیں کی۔ کہ ''اے سودہ! کیا اللہ اور اس کے رسول سے بھی اُوپر؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ بخدا! جب میں نے ابو یزید کو دیکھا تو میرا خود پر قابو نہ رہا کہ جو میں نے کہنا تھا وہ میں نے کہہ دیا۔

(۳۷۸٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلاَءِ الأُسَارَى ؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا رَسُولَ

اللهِ ، قَوْمُكَ وَأَصْلُكَ ، اسْتَبْقِهِمْ وَاسْتَتِبْهُمْ ، لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ، وَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَذَّبُوكَ وَأَخْرَجُوكَ ، قَدِّمْهُمْ نَضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنْتَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْحَطَبِ ، فَأَضْرِمَ الْوَادِيَ عَلَيْهِمْ نَارًا ، ثُمَّ أَلْقِهِمْ فِيهِ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : قَطَعَ اللَّهُ رَحِمَكَ ، قَالَ ، فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ.

فَقَالَ أُنَاسٌ : يَأْخُذُ بِقَوْلِ أَبِي بَكْرٍ ، وَقَالَ أُنَاسٌ : يَأْخُذُ بِقَوْلِ عُمَرَ ، وَقَالَ أُنَاسٌ : يَأْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيُلَيِّنُ قُلُوبَ رِجَالٍ فِيهِ ، حَتَّى تَكُونَ أَلْيَنَ مِنَ اللَّبَنِ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُشَدِّدُ قُلُوبَ رِجَالٍ فِيهِ ، حَتَّى تَكُونَ أَشَدَّ مِنَ الْحِجَارَةِ ، وَإِنَّ مَثَلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَثَلُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : (فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ، وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ) وَإِنَّ مَثَلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ كَمَثَلِ عِيسَى ، قَالَ : ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ وَإِنَّ مَثَلَكَ يَا عُمَرُ مَثَلُ مُوسَى ، قَالَ ﴿رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ ، وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ ، فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الأَلِيمَ﴾ وَإِنَّ مَثَلَكَ يَا عُمَرُ مَثَلُ نُوحٍ ، قَالَ : ﴿رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا﴾ أَنْتُمْ عَالَةٌ فَلَا يَنْفَلِتَنَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلاَّ بِفِدَاءٍ ، أَوْ ضَرْبَةِ عُنُقٍ.

فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِلاَّ سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ ، فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الإِسْلاَمَ ، قَالَ : فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَمَا رَأَيْتُنِي فِي يَوْمٍ أَخْوَفَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنِّي فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ ، حَتَّى قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِلاَّ سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۷۸۴۵) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن تھا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم لوگوں کی اسیران بدر کے بارے میں کیا رائے ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! (یہ لوگ) آپ کی قوم وقبیلہ کے ہیں۔ آپ ان کی بقاء اور ان کی توبہ کے طلب گار رہیے۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرلے (یعنی ہدایت دے دے)۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ! ان لوگوں نے آپ کی تکذیب کی اور انہوں نے آپ کو (شہر سے) باہر نکالا۔ انہیں آگے کریں تاکہ ہم ان کی گردن زنی کریں۔ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ایسی وادی میں ہیں جہاں لکڑیاں بہت زیادہ ہیں۔ پس آپ ان پر اس وادی کو آگ سے دہکا دیں پھر آپ انہیں اس دہکتی آگ میں ڈال دیں۔ (اس پر) عباس نے کہا۔ اللہ تیرے رشتہ کو کاٹ دے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو کوئی جواب نہیں دیا پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور اندر چلے گئے۔ لوگوں نے کہنا شروع کیا۔ آپ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا قول لیں گے اور (بعض) لوگوں نے کہا: آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول لیں گے۔ اور (بعض) لوگوں نے کہا۔ آپ ﷺ حضرت عبداللہ بن

رواحہ کا قول لیں گے۔ پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان (قیدیوں) کے بارے بعض مردوں کے دلوں کو نرم کر دیا ہے۔ یہاں تک وہ دودھ سے بھی زیادہ نرم ہو گئے ہیں۔ اور کچھ لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں سخت کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو گئے ہیں اور اے ابو بکر! تیری مثال تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح ہے۔ انہوں نے کہا تھا۔ ﴿فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ، وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾.

اور تیری مثال۔ اے ابو بکر! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہے۔ انہوں نے کہا تھا۔ ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾.

اور تیری مثال، اے عمر رضی اللہ عنہ! موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہے۔ انہوں نے کہا تھا۔ ﴿رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ ، وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ ، فَلاَ يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الأَلِيمَ﴾

اور اے عمر! تیری مثال حضرت نوح علیہ السلام کی طرح ہے انہوں نے کہا تھا۔ ﴿رَبِّ لاَ تَذَرْ عَلَى الأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا﴾.

تم لوگ (اس وقت) مفلس ہو پس ان میں سے کوئی بھی رہائی نہیں پائے گا۔ مگر فدیہ کے ساتھ یا گردن مارنے کے ساتھ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! سہیل بن بیضاء کو مستثنیٰ کر دیجئے کیونکہ میں نے اس کو اسلام کا ذکر کرتے ہوئے سُنا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے سکوت اختیار فرما لیا۔'' پس مجھے اس دن سے زیادہ کسی دن یہ خوف لاحق نہیں ہوا کہ (کہیں) مجھ پر آسمان سے پتھر (نہ) گر پڑیں۔'' یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ سہیل بن بیضاء کو استثناء ہے۔ (اس پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الأَرْضِ﴾ آخر آیت تک۔

(۳۷۸٤٦) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: لَمْ يَقْتُلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ صَبْرًا، إِلاَّ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ. (ابو داؤد ۲۶۷۹۔ بیهقی ٦٤)

(۳۷۸۴۶) حضرت حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن قید کر کے صرف عقبہ بن ابی مُعیط کو قتل کیا۔

(۳۷۸٤۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْ يَوْمَ بَدْرٍ صَبْرًا إِلاَّ ثَلاَثَةً : عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ ، وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ ، وَطُعَيْمَةَ بْنَ عَدِيٍّ ، وَكَانَ النَّضْرُ أَسَرَهُ الْمِقْدَادُ.

(۳۷۸۴۷) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن تین آدمیوں کو قید کر کے قتل فرمایا۔ عقبہ بن

بی معیط، نضر بن الحارث اور طعیمہ بن عدی کو۔ اور نضر بن حارث کو مقداد رضی اللہ عنہ نے قید کیا تھا۔

(۳۷۸۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَسَرَ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ ، فَرَآهُ بِلاَلٌ فَقَتَلَهُ.

(۳۷۸۴۸) حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے امیہ بن خلف کو قید کر لیا۔ پھر اس کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو قتل کر دیا۔

(۳۷۸۴۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ ؟ قَالَ : فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ ، قَالَ : أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ ، فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ ، قَالَ : وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ ، أَوْ : رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ. (بخاری ۳۹۶۲۔ مسلم ۱۱۸)

(۳۷۸۴۹) حضرت سلیمان تیمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انہیں بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو جہل کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس کو کون دیکھے گا؟ راوی کہتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ چل دیئے تو انہوں نے اس کو اس حالت میں پایا کہ اس کو عفراء کے دو بیٹوں نے ایسا مارا تھا کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تو ابو جہل ہے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی کو پکڑا۔ میں ان لوگوں میں سب سے بلند ہوں جنھیں تم نے قتل کیا ہے۔

(۳۷۸۵۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَقْعَصَ أَبَا جَهْلٍ ابْنَا عَفْرَاءَ ، وَذَفَّفَ عَلَيْهِ ابْنُ مَسْعُودٍ.

(۳۷۸۵۰) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابو جہل پر موت اتارنے والی ضرب تو عفراء کے دو بیٹوں نے لگائی اور اس کو (آخری طور پر) ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے موت کے گھاٹ اتارا۔

(۳۷۸۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : قَالَ أَصْحَابُ أَبِي جَهْلٍ لأَبِي جَهْلٍ وَهُوَ يَسِيرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ : أَرَأَيْتَ مَسِيرَكَ إِلَى مُحَمَّدٍ ؟ أَتَعْلَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَلَكِنْ مَتَى كُنَّا تَبَعًا لِعَبْدِ مَنَافٍ ؟.

(۳۷۸۵۱) حضرت ثابت رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ابو جہل کے ساتھیوں نے ابو جہل سے کہا۔ جبکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بدر کے دن چل رہا تھا۔ محمد کی طرف اپنے جانے کا ہمیں بھی بتاؤ۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ نبی ہیں؟ ابو جہل نے کہا: ہاں! لیکن ہم عبد مناف کے پیرو کب سے ہیں؟

(۳۷۸۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي ، وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : انْتَهَيْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَقَدْ ضُرِبَتْ رِجْلُهُ وَهُوَ صَرِيعٌ ، وَهُوَ يَذُبُّ النَّاسَ عَنْهُ بِسَيْفِهِ ، فَقُلْتُ :

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی أَخْزَاكَ یَا عَدُوَّ اللهِ ، قَالَ : هَلْ هُوَ إِلاَّ رَجُلٌ قَتَلَهُ قَوْمُهُ ، قَالَ : فَجَعَلْتُ أَتَنَاوَلُهُ بِسَیْفٍ لِی غَیْرِ طَائِلٍ ، فَأَصَبْتُ یَدَهُ ، فَنَدَرَ سَیْفُهُ ، فَأَخَذْتُهُ فَضَرَبْتُهُ بِهِ حَتَّى بَرَدَ ، ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى أَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا أُقَلُّ مِنَ الأَرْضِ ، یَعْنِی مِنَ السُّرْعَةِ ، فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ : آللَّهِ الَّذِی لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ فَرَدَّدَهَا عَلَیَّ ثَلاَثًا ، فَخَرَجَ یَمْشِی مَعِی حَتَّى قَامَ عَلَیْهِ ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی أَخْزَاكَ یَا عَدُوَّ اللهِ ، هَذَا كَانَ فِرْعَوْنَ هَذِهِ الأُمَّةِ.

قَالَ وَكِیعٌ : زَادَ فِیهِ أَبِی ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِی عُبَیْدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : فَنَفَّلَنِی رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَیْفَهُ.

(۳۷۸۵۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں بدر والے دن ابوجہل کے پاس پہنچا جبکہ اس کے پاؤں پر ضرب لگی ہوئی تھی اور وہ نیم مردہ حالت میں تھا اور وہ خود سے لوگوں کو اپنی تلوار کے ذریعہ سے ہٹا رہا تھا۔ میں نے کہا۔ اے دشمنِ خدا! تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تجھے رسوا کیا ہے۔ کہا: کہ وہ ایسا شخص ہے جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں۔ پس میں نے اس کو اپنی چھوٹی سی تلوار سے لینا شروع کیا اور میں اس کے ہاتھ تک پہنچ گیا تو اس کی تلوار گر گئی۔ میں نے وہ تلوار پکڑ لی اور ابوجہل کو اسی تلوار کے ذریعہ سے مارا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں (وہاں سے) نکلا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں (اس طرح) حاضر ہوا گویا کہ مجھے زمین سے اٹھایا گیا ہے (یعنی تیزی سے گیا) اور میں نے آپ ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا واقعی ہی؟ الذی لا الہ الا ھو؟ یہ بات آپ ﷺ نے مجھ پر تین مرتبہ دہرائی پھر آپ ﷺ میرے ہمراہ چلتے ہوئے باہر تشریف لائے یہاں تک کہ آپ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے اور فرمایا؛ اے دشمنِ خدا! تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تجھے رسوا کیا۔ یہ شخص اس امت کا فرعون تھا۔ حضرت وکیع کہتے ہیں۔ میرے والد نے بواسطہ ابواسحاق از ابوعبیدہ یہ اضافہ کیا ہے کہ عبداللہ کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کی تلوار عطا فرمائی۔

(۳۷۸۵۳) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِیلُ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِی عُبَیْدَةَ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ : لَقَدْ قُلِّلُوا فِی أَعْیُنِنَا یَوْمَ بَدْرٍ ، حَتَّى قُلْتُ لِصَاحِبٍ لِی إِلَى جَنْبِی : كَمْ تَرَاهُمْ ؟ تَرَاهُمْ سَبْعِینَ . قَالَ : أُرَاهُمْ مِئَةً ، حَتَّى أَخَذْنَا مِنْهُمْ رَجُلاً فَسَأَلْنَاهُ ، فَقَالَ : كُنَّا أَلْفًا.

(۳۷۸۵۳) حضرت ابوعبیدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ البتہ تحقیق ہماری آنکھوں میں بدر کے دن (کفار کو) کم مقدار میں ظاہر کیا گیا یہاں تک کہ میں نے اپنے پہلو میں موجود ایک صاحب سے پوچھا: تمہارے خیال میں یہ کتنے ہیں؟ تمہارے خیال میں یہ ستر ہوں گے۔ اس نے جواب دیا۔ میرے خیال میں یہ ایک سو کی تعداد میں ہیں یہاں تک کہ ہم نے ان میں سے ایک آدمی کو پکڑا اور ہم نے اس سے پوچھا۔ تو اس نے بتایا۔ کہ ہم ایک ہزار کی تعداد میں ہیں۔

(۳۷۸۵٤) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ ، قَالَ : قُتِلَ

يَوْمَ بَدْرٍ خَمْسَةُ رِجَالٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، مِنْ قُرَيْشٍ ؛ مِهْجَعٌ مَوْلَى عُمَرَ ، يَحْمِلُ يَقُولُ :أَنَا مِهْجَعٌ ، وَإِلَى رَبِّي أَجْزَعُ ، وَقُتِلَ ذُو الشِّمَالَيْنِ ، وَابْنُ بَيْضَاءَ ، وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ ، وَعَامِرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ.

(۳۷۸۵۴) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں، بدر کے دن قریش میں سے پانچ مہاجرین قتل ہوئے حضرت عمر کے آزاد کردہ غلام مہجع۔ یہ صاحب یہ کہتے ہوئے حملہ آور ہوئے۔ میں مہجع ہوں اور اپنے رب کی طرف ہی ڈرتے ہوئے لپکتا ہوں۔ اور ذوالشمالین، ابن بیضاء، عبیدہ بن حارث اور عامر بن ابی وقاص قتل ہوئے۔

۳۷۸۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ ، قَالَ :إِنَّ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْحَرْبَةَ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَلاَ يُؤْتَى بِأَسِيرٍ إِلاَّ أَوْجَرَهَا إِيَّاهُ ، قَالَ :فَلَمَّا أُخِذَ الْعَبَّاسُ ، قَالَ لآخِذِهِ :أَتَدْرِي مَنْ أَنَا ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :أَنَا عَمُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلاَ تَذْهَبْ بِي إِلَى عُمَرَ ، قَالَ :فَأَمْسَكَهُ، وَأُخِذَ عَقِيلٌ ، وَقَالَ لآخِذِهِ :تَدْرِي مَنْ أَنَا ؟ قَالَ :لاَ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَأَمْسَكَ النَّاسُ.

(۳۷۸۵۵) حضرت ثابت کہتے ہیں کہ بدر کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نیزہ تھا۔ جب بھی کوئی قیدی لایا جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ نیزہ اس کے منہ میں مارتے۔ راوی کہتے ہیں: جب عباس کو پکڑا گیا تو انہوں نے اپنے پکڑنے والے سے کہا۔ تم مجھے جانتے ہو؟ اس آدمی نے جواب دیا۔ نہیں! عباس نے کہا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہوں۔ پس تم مجھے عمر کے پاس نہ لے کر جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: وہ آدمی رک گیا۔ پھر عقیل کو پکڑا گیا تو انہوں نے اپنے پکڑنے والے سے کہا۔ تم مجھے جانتے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں! عقیل نے کہا۔ میں رسول اللہ کا چچازاد ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر لوگ رک گئے۔

۳۷۸۵۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، يَعْنِي جَدَّهُ ، عَنْ ذِي الْجَوْشَنِ الضِّبَابِيِّ ، قَالَ :أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ فَرَغَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ بِابْنِ فَرَسٍ لِي ، يُقَالُ لَهَا :الْقَرْحَاءُ ، فَقُلْتُ :يَا مُحَمَّدُ ، إِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ بِابْنِ الْقَرْحَاءِ لِتَتَّخِذَهُ ، قَالَ :لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ ، وَإِنْ أَرَدْتَ أَنْ أُقِيضَكَ بِهِ الْمُخْتَارَةَ مِنْ دُرُوعِ بَدْرٍ فَعَلْتُ ، قُلْتُ :مَا كُنْتُ أُقِيضُكَ الْيَوْمَ بِغُرَّةٍ لاَ حَاجَةَ لِي فِيهِ ، ثُمَّ قَالَ :يَا ذَا الْجَوْشَنِ ، أَلاَ تُسْلِمُ فَتَكُونَ مِنْ أَوَّلِ هَذَا الأَمْرِ ، قُلْتُ :لاَ ، قَالَ :وَلِمَ ؟ قُلْتُ :إِنِّي رَأَيْتُ قَوْمَكَ وَلِعُوا بِكَ ، قَالَ :فَكَيْفَ مَا بَلَغَكَ عَنْ مَصَارِعِهِمْ ؟ قُلْتُ :قَدْ بَلَغَنِي ، قَالَ :فَأَنَّى يُهْدَى بِكَ ؟ قُلْتُ :إِنْ تَغْلِبْ عَلَى الْكَعْبَةِ وَتَقْطُنْهَا، قَالَ :لَعَلَّكَ إِنْ عِشْتَ أَنْ تَرَى ذَلِكَ.

ثُمَّ قَالَ :يَا بِلاَلُ ، خُذْ حَقِيبَةَ الرَّجُلِ ، فَزَوِّدْهُ مِنَ الْعَجْوَةِ ، فَلَمَّا أَدْبَرْتُ ، قَالَ :أَمَا إِنَّهُ خَيْرُ فُرْسَانِ بَنِي عَامِرٍ ، قَالَ :فَوَاللهِ ، إِنِّي بِأَهْلِي بِالْغَوْرَاءِ إِذْ أَقْبَلَ رَاكِبٌ ، فَقُلْتُ :مِنْ أَيْنَ أَنْتَ ؟ قَالَ :مِنْ مَكَّةَ، قَالَ :قُلْتُ :مَا فَعَلَ النَّاسُ ؟ قَالَ :قَدْ وَاللهِ غَلَبَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ وَقَطَنَهَا ، فَقُلْتُ :هَبِلَتْنِي أُمِّي ، لَوْ أُسْلِمُ يَوْمَئِذٍ ، ثُمَّ أَسْأَلُهُ

الْحِيرَةَ لأَقْطَعَنِيهَا ، قَالَ :وَاللهِ لاَ أَشْرَبُ الدَّهْرَ مِنْ كُوزٍ ، وَلاَ يَضْرِطُ الدَّهْرَ تَحْتِي بِرْذَوْنٌ. (مسند ۵۵۹)

(۳۷۸۵۶) حضرت ذی الجوشن سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جبکہ آپ ﷺ اہل بدر سے فارغ ہو گئے تھے۔ اپنے ایک گھوڑے کے بچے کو لے کر حاضر ہوا۔ جس گھوڑے کا نام۔ القرحاء۔ تھا اور میں نے عرض کیا۔ اے محمد! میں آپ کے پاس اس قرحاء کا بچہ لے کر آیا ہوں تا کہ یہ آپ لے لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اگر تم اس کے بدلہ میں مجھ سے بدر کی زرہ میں سے منتخب زرہ بدلہ میں لینا چاہتے ہو تو پھر میں یہ لے سکتا ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ میں آج آپ سے اس گھوڑے کے عوض کچھ نہیں لوں گا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ذوالجوشن! کیا تم اسلام نہیں لے آئے تا کہ تم اس معاملہ (دین) کے پہلوں میں سے ہو جاؤ؟ میں نے جواب دیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں؟ میں نے کہا: میں آپ کی قوم کو دیکھتا ہوں کہ وہ آپ کے درپے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں ان کے پچھاڑے ہوئے (مردوں) کے بارے میں کیسی خبر پہنچی ہے؟ میں نے کہا: وہ تو مجھے پہنچی ہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کب تیرے ذریعہ سے ہدایت دی جائے گی؟ میں نے کہا۔ اگر آپ کو مکہ پر غلبہ اور وہاں پر آباد ہونا میسر آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہو سکتا ہے کہ تو اس بات کو دیکھنے تک زندہ رہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اس آدمی کا توشہ دان پکڑو اور اس کو توشہ میں عجوہ دے دو۔ پھر جب رُخ پھیر کر مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ خبردار! یہ بنو عامر کا بہترین گھڑ سوار ہے۔ راوی کہتے ہیں: بخدا! میں عوذاء مقام پر اپنے گھر والوں کے ساتھ تھا کہ ایک سوار سامنے آیا۔ میں نے پوچھا۔ تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا۔ مکہ سے میں نے پوچھا۔ (وہاں) لوگوں کا کیا ہوا؟ اس آدمی نے کہا بخدا! مکہ پر محمد کا غلبہ ہو گیا ہے اور وہ وہاں پر آباد ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا۔ میری ماں مجھے گم پائے۔ کاش میں اس دن اسلام لے آتا۔ پھر میں ان سے حیرہ کی سلطنت بھی مانگتا تو مجھے مل جاتی۔ خدا کی قسم! میں کبھی صراحی سے نہیں پیوں گا اور میرے نیچے کبھی گھوڑا نہیں آئے گا۔

(۳۷۸۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ مِنْ بَدْرٍ :عَلَيْكَ بِالْعِيرِ لَيْسَ دُونَهَا شَيْءٌ ، فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ أَسِيرٌ فِي وَثَاقِهِ :لاَ يَصْلُحُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لِمَهْ ؟ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكَ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ ، وَقَدْ أَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ. (ترمذی ۳۰۸۰۔ احمد ۲۲۹)

(۳۷۸۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ بدر سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ سے کہا گیا۔ آپ پر قافلہ لازم ہے اس کے سوا کوئی چیز نہیں۔ (یعنی قافلہ کو بھی قابو کریں) پس آپ ﷺ کو عباس نے ...... وہ بیڑی میں جکڑے ہوئے تھے ...... آواز دی۔ یہ درست نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ کیوں؟ عباس نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ کیا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا (کیا ہوا) وعدہ عطا کر دیا ہے۔

(۳۷۸۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :كَانَ عَلَى الزُّبَيْرِ يَوْمَ بَدْرٍ عِمَامَةٌ

صَفْرَاءُ ، مُعْتَجِرًا بِهَا ، فَنَزَلَتِ الْمَلاَئِكَةُ وَعَلَيْهِمْ عَمَائِمُ صُفْرٌ.

(۳۷۸۵۸) حضرت زبیر کی اولاد میں سے ایک آدمی روایت کرتے ہیں کہ یوم بدر میں حضرت زبیر ایک زرد رنگ عمامہ پہنے ہوئے تھے اور اس کا پلہ منہ پر لیا ہوا تھا۔ پس فرشتے بھی اس حالت میں اُترے کہ ان پر زرد رنگ کے عمامہ تھے۔

(۳۷۸۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ؛ بِنَحْوٍ مِنْهُ.

(۳۷۸۵۹) حضرت زبیر سے بھی ایسی روایت ہے۔

(۳۷۸٦۰) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى قَلِيبِ بَدْرٍ، فَقَالَ: هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُمَ الآنَ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ. (بخاری ۳۹۸۰۔ مسلم ۶۴۳)

(۳۷۸۶۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا تم نے اس بات کو حق پالیا جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (مردے) اس وقت جو بات کہہ رہا ہوں اس کو سن رہے ہیں۔

(۳۷۸٦۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِلاَّ فَرَسَانِ ، كَانَ عَلَى أَحَدِهِمَا الزُّبَيْرُ.

(۳۷۸۶۱) حضرت ہشام سے روایت ہے کہ یوم بدر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دو گھوڑے تھے۔ ان میں سے ایک پر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۷۸٦۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : عُرِضْتُ أَنَا ، وَابْنُ عُمَرَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاسْتُصْغِرْنَا ، وَشَهِدْنَا أُحُدًا.

(۳۷۸۶۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یوم بدر کو مجھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو ہمیں چھوٹا سمجھا گیا اور ہم اُحد میں شریک ہوئے۔

(۳۷۸٦۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ ، قَالَ : فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ : إِيَّانَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لأَخَضْنَاهَا ، وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا ، قَالَ : فَنَدَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ.

قَالَ : فَانْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا وَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ ، وَفِيهِمْ غُلاَمٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ ، فَأَخَذُوهُ ، فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ ، فَيَقُولُ : مَا لِي عِلْمٌ

بِأَبِی سُفْیَانَ ، وَلَکِنْ ہَذَا أَبُو جَہْلٍ ، وَعُتْبَۃُ ، وَشَیْبَۃُ ، وَأُمَیَّۃُ بْنُ خَلَفٍ ، فَإِذَا قَالَ ذَلِکَ ضَرَبُوہُ ، فَإِذَا ضَرَبُوہُ ، قَالَ : نَعَمْ ، أَنَا أُخْبِرُکُمْ ، ہَذَا أَبُو سُفْیَانَ ، فَإِذَا تَرَکُوہُ ، قَالَ : مَا لِی بِأَبِی سُفْیَانَ عِلْمٌ ، وَلَکِنْ ہَذَا أَبُو جَہْلٍ ، وَعُتْبَۃُ ، وَشَیْبَۃُ ، وَأُمَیَّۃُ بْنُ خَلَفٍ فِی النَّاسِ ، فَإِذَا قَالَ ہَذَا أَیْضًا ضَرَبُوہُ.

وَرَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یُصَلِّی ، فَلَمَّا رَأَی ذَلِکَ انْصَرَفَ ، قَالَ : وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہِ ، إِنَّکُمْ لَتَضْرِبُونَہُ إِذَا صَدَقَکُمْ ، وَتَتْرُکُونَہُ إِذَا کَذَبَکُمْ ، قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : ہَذَا مَصْرَعُ فُلاَنٍ ، یَضَعُ یَدَہُ عَلَی الأَرْضِ ہَاہُنَا وَہَاہُنَا ، فَمَا مَاطَ أَحَدُہُمْ عَنْ مَوْضِعِ یَدِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۱۴۰۳۔ ابوداؤد ۲۶۷۴)

(۳۷۸۶۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلام شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (بھی) اعراض کیا۔ پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی مُراد ہم ہیں؟ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں گھوڑے سمندر میں ڈالنے کا حکم دیں گے تو البتہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں گے۔ اور اگر آپ ہمیں برکِ غماد تک گھوڑے دوڑانے کا حکم دیں گے تو ہم یہ بھی کریں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو آمادہ فرمایا۔

۲۔ راوی کہتے ہیں۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم چل پڑے یہاں تک کہ وہ بدر میں جا کر اترے تو ان کے پاس قریش کے پانی بھرنے والے اونٹ آپہنچے اور ان میں بنو حجاج کا ایک کالا غلام بھی تھا۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کو پکڑ لیا۔ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں سوال کیا۔ اس نے جواب دیا۔ مجھے ابوسفیان کا کوئی علم نہیں ہے لیکن یہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف (آرہے) ہیں۔ پس یہ غلام جب یہ بات کہتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو مارتے۔ اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو مارتے تو وہ کہتا۔ ہاں! میں بتاتا ہوں۔ یہ ابوسفیان (آرہا) ہے۔ پھر جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو چھوڑ دیتے تو وہ پھر کہتا۔ مجھے ابو سفیان کا کوئی علم نہیں ہے لیکن یہ ابوجہل، عتبہ، شیبہ، اور امیہ بن خلف لوگوں کے ساتھ (آرہے) ہیں۔ پھر جب وہ یہ بات کہتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پھر اس کو مارتے۔

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز ادا فرما رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ معاملہ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مڑے اور فرمایا: اور جب یہ تمہارے ساتھ جھوٹ بولتا ہے تو تم اس کو چھوڑ دیتے ہو۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فلاں کی جائے قتل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھ کر فرمایا: یہاں، یہاں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعیین کردہ جگہ سے کوئی کافر ادھر ادھر (قتل) نہیں ہوا۔

(۳۷۸٦٤) حَدَّثَنَا شَبَابَۃُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیرَۃِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَنَسٌ ، قَالَ : کُنَّا مَعَ

عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ نَتَرَائَى الْهِلاَلَ ، فَرَأَيْتُهُ وَكُنْتُ حَدِيدَ الْبَصَرِ ، فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ : مَا تَرَاهُ ؟ وَجَعَلَ عُمَرُ يَنْظُرُ وَلاَ يَرَاهُ ، فَقَالَ عُمَرُ : سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ، ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ ، قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرِي مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالأَمْسِ ، يَقُولُ : هَذَا مَصْرَعُ فُلاَنٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، وَهَذَا مَصْرَعُ فُلاَنٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، قَالَ : فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُوا تِلْكَ الْحُدُودَ يُصْرَعُونَ عَلَيْهَا.

ثُمَّ جُعِلُوا فِي بِئْرٍ ، بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ : يَا فُلاَنُ بْنَ فُلاَنٍ ، وَيَا فُلاَنُ بْنَ فُلاَنٍ : هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا ؟ فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لاَ أَرْوَاحَ فِيهَا ؟ قَالَ : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ ، غَيْرَ أَنَّهُمْ لاَ يَسْتَطِيعُونَ يَرُدُّونَ عَلَيَّ شَيْئًا. (احمد ۲۶۔ ابویعلی ۱۳۵)

(۳۷۸۶۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ، مدینہ کے درمیان چاند دیکھ رہے تھے۔ میری نظر تیز تھی۔ سو میں نے چاند دیکھ لیا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہنا شروع کیا۔ آپ نے چاند نہیں دیکھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھتے رہے لیکن انہیں نظر نہیں آیا۔ تو انہوں نے فرمایا: مجھے بھی عنقریب نظر آجائے گا۔ میں اپنے بستر پر چت لیٹا ہوا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں اہل بدر کے بارے میں بیان کرنا شروع کیا اور فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل بدر کے قتل گاہ پچھلی رات دکھا دیئے گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انشاء اللہ یہ جگہ کل فلاں شخص کی مقتل ہوگی اور یہ جگہ انشاء اللہ فلاں شخص کی مقتل ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ قسم اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ وہ کفار انہی حُدود پر قتل کئے گئے۔ ان سے خطاء نہیں ہوئے۔ پھر مقتولین کفار کو کنویں میں ایک دوسرے پر ڈال کر پھینک دیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس پہنچے۔ اور فرمایا: اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! اللہ، اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تمہارے ساتھ وعدہ کیا ہے تم نے اس کو برحق پایا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان جسموں سے کیسے کلام فرما رہے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بات میں کہہ رہا ہوں تم اس کو ان سے زیادہ نہیں سُن رہے۔ لیکن یہ بات ہے کہ وہ مجھے کوئی جواب نہیں دے سکتے۔

(۳۷۸۶۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ ، قَالَ : تَبَارَزَ عَلِيٌّ ، وَحَمْزَةُ ، وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ ، وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ ، وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ ، فَنَزَلَتْ فِيهِمْ : ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾. (بخاری ۳۹۶۵۔ نسائی ۱۱۳۴۲)

(۳۷۸۶۵) حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کے ساتھ مبارزت کی تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿هَذَانِ خَصْمَانِ

اخْتَصَمُوا فِی رَبِّهِمْ﴾.

(٣٧٨٦٦) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنْ أَبِی السَّفَرِ ، قَالَ :نَادَى مُنَادِی رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ :مَنْ أَسَرَ أُمَّ حَكِيمٍ بِنْتَ حِزَامٍ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَّنَهَا ، فَأَسَرَهَا رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ وَكَتَفَهَا بِذُؤَابَتِهَا ، فَلَمَّا سَمِعَ مُنَادِیَ رَسُولِ اللهِ خَلَّى سَبِيلَهَا.

(۳۷۸۶۶) حضرت ابوالسفر سے روایت ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی کہ جس کسی نے ام حکیم بنت حزام کو قید کیا ہوا ہے وہ اس کو آزاد کر دے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو امان دے دی ہے۔ایک انصاری آدمی نے ان کو قید کیا تھا اوران کے ہاتھوں کو پچھلی طرف ان کے بالوں کے ساتھ باندھا ہوا تھا۔پس جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کو سُنا تو انہوں نے اس کو آزاد کر دیا۔

(٣٧٨٦٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِی نَضْرَةَ : ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّ مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ ، أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ﴾ نَزَلَتْ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ أَنْ يَنْحَازُوا ، وَلَوِ انْحَازُوا لَمْ يَنْحَازُوا إِلاَّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ.

(ابو داؤد ۲۶۴۱۔ نسائی ۸۶۵۴)

(۳۷۸۶۷) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے۔﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّ مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ ، أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ﴾ یہ آیت یوم بدر کو نازل ہوئی اور اہل ایمان کے لئے بھاگنے کی کوئی راہ نہیں تھی۔اور اگر وہ بھاگتے تو مشرکین ہی کی طرف بھاگنا ہوتا۔

(٣٧٨٦٨) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :كَانَ ابْنُ عَمَّتِی حَارِثَةُ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ ، فَانْطَلَقَ غُلاَمًا نَظَّارًا ، مَا انْطَلَقَ لِقِتَالٍ ، فَأَصَابَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ، فَجَائَتْ عَمَّتِی أُمُّهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، ابْنِی حَارِثَةُ ، إِنْ يَكُ فِی الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَاحْتَسَبْتُ ، وَإِلاَّ فَسَتَرَى مَا أَصْنَعُ ، فَقَالَ :يَا أُمَّ حَارِثَةَ ، إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ ، وَإِنَّ حَارِثَةَ فِی الْفِرْدَوْسِ الأَعْلَى. (احمد ۲۱۵۔ طبرانی ۳۲۳۴)

(۳۷۸۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن میری پھوپھی کا بیٹا حارثہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ چلا۔اور یہ لڑکا محض دیکھنے کے لئے چلا تھا۔یہ لڑائی کے لئے نہیں چلا تھا۔اس کو ایک تیر لگ گیا اور اس نے اس کو قتل کر دیا۔پس اس کی والدہ جو کہ میری پھوپھی تھی۔نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور کہا: یارسول اللہ ﷺ! میرا بیٹا حارثہ اگر تو جنت میں ہے تو میں صبر کرتی ہوں اور ثواب کی امید کرتی ہوں۔وگرنہ آپ دیکھ لیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارثہ! سنو! جنتیں تو بہت سی ہیں۔لیکن حارثہ فردوس اعلیٰ میں ہے۔

(٣٧٨٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ :مَا مَنَعَنِی أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلاَّ أَنِّی خَرَجْتُ أَنَا ، وَأَبِی حُسَيْلٌ ، قَالَ :فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ ، فَقَالُوا :إِنَّكُ

تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا ؟ فَقُلْنَا : مَا نُرِيدُهُ ، مَا نُرِيدُ إِلاَّ الْمَدِينَةَ ، فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَلاَ نُقَاتِلُ مَعَهُ ، فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ ، فَقَالَ : انْصَرِفَا نَفِي لَهُمْ ، وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ.

(۳۷۸۶۹) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بدر میں حاضری سے یہ بات مانع ہوئی کہ میں اور ابوحسیل نکلے۔ فرماتے ہیں: تو ہمیں کفارِ قریش نے پکڑ لیا۔ اور انہوں نے کہا: تم لوگ محمد کا ارادہ رکھتے ہو؟ ہم نے کہا: ہمارا ارادہ محمد کی طرف (جانے کا) نہیں ہے۔ ہمارا ارادہ تو صرف مدینہ (میں جانے کا) ہے۔ اس پر کفار نے ہم سے خدا کا عہد و پیمان لیا کہ ہم ضرور بالضرور مدینہ کی طرف جائیں گے اور ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قتال نہیں کریں گے۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتلائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں چلے جاؤ۔ ہم ان کے لئے بہت ہیں۔ ہم ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد کے طالب ہیں۔

(۳۷۸۷۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا : إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ.

(بخاری ۲۹۰۰۔ ابوداؤد ۲۶۵۶)

(۳۷۸۷۰) حضرت حمزہ بن ابی اسید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن، جبکہ ہم نے قریش کے خلاف صف بندی کر لی اور قریش نے ہمارے خلاف صف بندی کر لی: فرمایا: جب وہ تمہارے قریب آئیں گے تب تم ان پر نیزہ بازی کرنا۔

(۳۷۸۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ طَلْحَةُ صَاحِبَ رَايَةِ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ ، فَقَتَلَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مُبَارَزَةً.

(۳۷۸۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن طلحہ مشرکین کی طرف سے جھنڈا بردار تھا پس اس کو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مبارزۃً قتل فرمایا تھا۔

(۳۷۸۷۲) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ : مَنْ لَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَلاَ يَقْتُلْهُ ، فَإِنَّهُمْ أُخْرِجُوا كُرْهًا.

(۳۷۸۷۲) حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ارشاد فرمایا تھا۔ تم میں سے جو کوئی بنو ہاشم کو ملے تو وہ ان کو قتل نہ کرے کیونکہ انہیں زبردستی (جنگ میں) نکالا گیا ہے۔

(۳۷۸۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ قُرَيْشٍ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَصَلَبَهُ إِلَى شَجَرَةٍ.

(۳۷۸۷۳) حضرت ابراہیم تیمی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن قریش کے ایک مشرک کو قتل کیا اور اس کو درخت پر لٹکا دیا۔

(۳۷۸۷٤) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ أَهْلَ بَدْرٍ كَانُوا ثَلاَثُ مِئَةٍ وَثَلاَثَةَ عَشَرَ ، الْمُهَاجِرُونَ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ وَسَبْعُونَ ، وَكَانَتْ هَزِيمَةُ بَدْرٍ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ جُمُعَةٍ.

(۳۷۸۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل بدر تین سو تیرہ تھے۔ ان میں پچھتر مہاجرین تھے اور بدر (میں کفار) کی شکست شب جمعہ سترہ رمضان کو ہوئی تھی۔

(۳۷۸۷٥) حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ بَدْرٍ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ ، الْمُهَاجِرُونَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَسَبْعُونَ. (احمد ۲۴۸۔ بزار ۱۷۸۳)

(۳۷۸۷۵) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین سو دس سے کچھ اُوپر تھے اور ان میں مہاجرین کی تعداد چھہتر تھی۔

(۳۷۸۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلاَثُ مِئَةٍ ، وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُمْ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ ، وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ إِلاَّ مُؤْمِنٌ. (بخاری ۳۹۵۷)

(۳۷۸۷۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی تعداد تین سو دس سے کچھ اُوپر تھی اور ہم باہم یہ گفتگو کرتے تھے کہ ان کی تعداد حضرت طالوت کے ان ساتھیوں جتنی ہے جنہوں نے حضرت طالوت کے ساتھ نہر کو پار کیا تھا۔ اور حضرت طالوت کے ساتھ صرف مومنوں نے ہی نہر پار کی تھی۔

(۳۷۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : عِدَّةُ الَّذِينَ شَهِدُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا كَعِدَّةِ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَ طَالُوتَ النَّهَرَ ، عِدَّتُهُمْ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَثَلاَثَةَ عَشَرَ.

(۳۷۸۷۷) حضرت عبیدہ سے روایت ہے۔ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ بدر میں حاضر ہونے والوں کی تعداد حضرت طالوت کے ہمراہ نہر پار کرنے والوں جتنی تھی اور ان کی تعداد تین سو تیرہ تھی۔

(۳۷۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : كَانَ عِدَّةُ أَصْحَابِ طَالُوتَ يَوْمَ جَالُوتَ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ.

(۳۷۸۷۸) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یوم جالوت کو حضرت طالوت کے ساتھیوں کی تعداد تین سو دس سے کچھ اُوپر تھی۔

(۳۷۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، وَإِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : كَانَ

عِدَّةُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاثُ مِئَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ ، وَكَانُوا يُرَوْنَ أَنَّهُمْ عِدَّةُ أَصْحَابِ طَالُوتَ يَوْمَ جَالُوتَ ، الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ ، وَمَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهَرَ إِلاَّ مُؤْمِنٌ.

(۳۷۸۷۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی تعداد (یوم بدر کو) تین سو دس سے کچھ اُوپر تھی۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا خیال یہ تھا کہ وہ اس تعداد میں ہیں جس تعداد نے یوم جالوت کو حضرت طالوت کے ہمراہ نہر کو پار کیا تھا۔ اور ان کے ہمراہ نہر کو صرف اہل ایمان ہی نے پار کیا تھا۔

(۳۷۸۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الأَنْصَارِيِّ ؛ أَنَّ مَلَكًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : كَيْفَ أَصْحَابُ بَدْرٍ فِيكُمْ ؟ فَقَالَ : أَفْضَلُ النَّاسِ ، فَقَالَ الْمَلَكُ : وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلاَئِكَةِ.

(۳۷۸۸۰) حضرت معاذ بن رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتہ حاضر ہوا اور اس نے کہا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں اصحابِ بدر کا کیا مقام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سب سے افضل لوگ ہیں۔ فرشتہ نے عرض کیا۔ فرشتوں میں یہی مقام ان فرشتوں کا ہے جو بدر کی جنگ میں شریک ہوئے ہیں۔

(۳۷۸۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا ، يَعْنِي حَاطِبَ بْنَ أَبِي بَلْتَعَةَ ، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ : اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

(۳۷۸۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ، حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ، بدر میں شریک ہو چکا ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم ہے: شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے دل پر جھانک کر فرمایا: تم جو کچھ چاہو کرو۔ تحقیق میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

(۳۷۸۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا : يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَوَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ ؟ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ : اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ. (بخاری ۳۰۸۱۔ مسلم ۱۹۴۲)

(۳۷۸۸۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ، حاطب اہل بدر میں سے نہیں ہیں؟ اور تمہیں کیا خبر ہے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے دلوں میں جھانک کر دیکھا ہو تو فرمایا: تم جو چاہو کرو۔ تحقیق تمہارے لئے جنت واجب ہوگئی ہے۔

(۳۷۸۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِعُمَرَ : وَمَا يُدْرِيكَ ، لَعَلَّ اللَّهَ قَدَ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ :

اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ. (احمد ۱۰۹۔ ابویعلی ۵۴۹۷)

(۳۷۸۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہیں کیا خبر ہے، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے دلوں میں جھانک کر دیکھا تو فرمایا: تم جو چاہو کرو؟

(۳۷۸۸٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ : اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

(۳۷۸۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر جھانک کر دیکھا تو فرمایا: تم جو چاہو کرو تحقیق میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

(۳۷۸۸٥) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا لَيْثٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ جَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَكِي حَاطِبًا ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَذَبْتَ ، لاَ يَدْخُلُهَا ، إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ.

(۳۷۸۸۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا غلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی شکایت کرنے کے لئے آیا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حاطب رضی اللہ عنہ ضرور بالضرور آگ میں داخل کیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے۔ حاطب رضی اللہ عنہ، آگ میں نہیں جائے گا۔ (کیونکہ) تحقیق وہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا ہے۔

(۳۷۸۸٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ : جَاءَ جِبْرَائِيلُ ، أَوْ مَلَكٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَا تَعُدُّونَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فِيكُمْ ؟ قَالَ : خِيَارُنَا ، قَالَ : كَذَلِكَ هُمْ عِنْدَنَا خِيَارُ الْمَلاَئِكَةِ. (ابن ماجہ ۱۶۰۔ احمد ۴۶۵)

(۳۷۸۸۶) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام یا کوئی دوسرا فرشتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا: جو لوگ بدر میں حاضر ہوئے ہیں۔ انہیں آپ کیا شمار کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے میں افضل شمار کرتے ہیں۔ اس نے جواب میں کہا: اسی طرح وہ فرشتے ہمارے ہاں بہترین فرشتے ہیں۔

(۳۷۸۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ؛ ﴿ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ ﴾ قَالَ : هَذَا يَوْمَ بَدْرٍ خَاصَّةً.

(۳۷۸۸۷) حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ یہ حکم خاص طور پر بدر کے دن تھا۔

(۳۷۸۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّ مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ ، أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ﴾ قَالَ :هَذَا يَوْمَ بَدْرٍ خَاصَّةً ، لَيْسَ الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ مِنَ الْكَبَائِرِ.

(۳۷۸۸۸) حضرت حسن ﷫ ﴿وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّ مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ ، أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ﴾ کے بارے میں قول ہے کہ یہ یوم بدر کی خاصیت تھی۔ لشکر سے فرار کبیرہ گناہوں میں سے نہیں ہے۔

(۳۷۸۸۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِدَاءَ الْعَرَبِيِّ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ أُوقِيَّةً ، وَجَعَلَ فِدَاءَ الْمَوْلَى عِشْرِينَ أُوقِيَّةً ، الأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا.

(۳۷۸۸۹) حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عربی (آقا) کا فدیہ، یوم بدر کو چالیس اوقیہ اور غلام کا فدیہ بیس اوقیہ مقرر فرمایا تھا۔ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔

(۳۷۸۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ :كَانَ الصَّفِيُّ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ عَاصِمِ بْنِ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ.

(۳۷۸۹۰) حضرت ابو الزناد ﷫ سے منقول ہے کہ بدر کے دن عاص بن منبہ بن حجاج کی تلوار صفی (وہ مقدار جو حاکم تقسیم غنیمت سے قبل اپنے لئے مقرر کرے) بنی تھی۔

(۳۷۸۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ :قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِدَاءِ أَهْلِ بَدْرٍ. (بخاری ۳۰۵۰۔ احمد ۸۴)

(۳۷۸۹۱) حضرت جبیر بن مطعم ﷫ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اہل بدر کے فدیہ میں حاضر ہوا تھا۔

(۳۷۸۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ قَوْلَهُ :﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى﴾ يَوْمَ بَدْرٍ ، وَالدُّخَانُ قَدْ مَضَى.

(۳۷۸۹۲) حضرت ابو العالیہ سے روایت ہے کہ ہم باہم یہ گفتگو کرتے تھے کہ ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى﴾ سے مراد بدر کا دن ہے اور دھواں جا چکا ہے۔

(۳۷۸۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :اشْتَرَكْنَا يَوْمَ بَدْرٍ أَنَا ، وَعَمَّارٌ ، وَسَعْدٌ فِيمَا أَصَبْنَا يَوْمَ بَدْرٍ ، فَأَمَّا أَنَا ، وَعَمَّارٌ فَلَمْ نَجِءْ بِشَيْءٍ ، وَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ.

(۳۷۸۹۳) حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ بدر کے دن ہم تینوں، عمار، سعد اور میں حاصل ہونے والی غنیمت میں مشترک ہو گئے۔ میں اور عمار تو کچھ بھی نہ لائے جبکہ حضرت سعد ﷜ دو قیدی بنا کر لائے۔

(۳۷۸۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :كَانَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو رَجُلاً أَعْلَمَ مِنْ شَفَتِهِ السُّفْلَى ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُسِرَ

ببَدْرٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، اِنْزَعْ ثَنِيَّتَيْهِ السُّفْلَيَيْنِ فَيُدْلَعَ لِسَانُهُ ، فَلاَ يَقُومَ عَلَيْكَ خَطِيبًا بِمَوْطِنٍ أَبَدًا ، فَقَالَ : لاَ أُمَثِّلُ ، فَيُمَثِّلَ اللَّهُ بِي.

(۳۷۸۹۴) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سہیل بن عمرو ایک ایسا آدمی تھا جس کا نچلا ہونٹ پھٹا ہوا تھا۔ جب وہ بدر کے دن قید کر کے لایا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے سامنے والے نچلے دو دانت اکھیڑ دیجئے تا کہ اس کی زبان باہر نکل آئے اور یہ آپ کی مخالفت میں کسی بھی جگہ بات نہ کر سکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مُثلہ نہیں کرتا کہ (بدلہ میں) اللہ تعالیٰ میرا مُثلہ فرمائے۔

(۳۷۸۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِقَوْمٍ سُودِ الرُّؤُوسِ قَبْلَكُمْ ، كَانَتْ نَارٌ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ أَسْرَعَ النَّاسُ فِي الْغَنَائِمِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿لَوْلاَ كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ، فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلاَلاً طَيِّبًا﴾.

(۳۷۸۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے سیاہ رنگ سروں والوں کے لئے غنیمتیں حلال نہیں تھیں۔ آسمان سے آگ اُترتی تھی اور غنائم کو کھا لیتی تھی۔ پھر جب بدر کا دن آیا تو لوگوں نے غنائم میں جلد بازی شروع کی۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل کی۔ ﴿لَوْلاَ كِتَابٌ مِنَ اللهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ، فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلاَلاً طَيِّبًا﴾.

(۳۷۸۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنِ اُسْتُشْهِدَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ بَدْرٍ مِهْجَعٌ.

(۳۷۸۹۶) حضرت قاسم بن عبد الرحمان سے روایت ہے کہ بدر کے دن اہل اسلام میں سب سے پہلے شہید ہونے والے حضرت مہجع رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۶) هَذَا مَا حَفِظَ أَبُو بَكْرٍ فِي أُحُدٍ ، وَمَا جَاءَ فِيهَا

یہ وہ احادیث ہیں جنہیں واقعہ اُحد اور اس کے حالات کے بارے میں ابو بکر (ابن شیبہ) نے محفوظ کیا ہے

(۳۷۸۹۷) حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : مَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُشْرِكِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَكَانَ أَوَّلَ يَوْمٍ مَكَرَ فِيهِ بِهِمْ.

(۳۷۸۹۷) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن مشرکین کے ساتھ چال چلی تھی۔ اور یہ پہلا دن

جس میں آپ ﷺ نے ان کے ساتھ چال چلی تھی۔

(۳۷۸۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ وَصَاحَ إِبْلِيسُ :أَيْ عِبَادَ اللهِ ، أُخْرَاكُمْ ، قَالَ :فَرَجَعَتْ أُولاَهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ ، قَالَ :فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ ، فَقَالَ :عِبَادَ اللهِ ، أَبِي أَبِي ، قَالَتْ :فَوَاللهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ ، قَالَ عُرْوَةُ :فَوَاللهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ.

(۳۷۸۹۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب اُحد کا دن تھا، مشرکین کو شکست ہوئی تو شیطان نے آواز لگائی: اے بندگانِ خدا اپنے پیچھے والوں کو دیکھو۔ آگے کے لوگ پیچھے گئے تو پیچھے والوں کے ساتھ مل گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس دوران حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ اپنے والد کے مقابل تھے تو انہوں نے کہا۔ اے بندگانِ خدا! میرے والد۔ میرے والد۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ بخدا! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہ رکے یہاں تک کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے انہیں قتل کر دیا۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ عروہ کہتے ہیں۔ بخدا! حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ میں خیر باقی رہی یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملے۔

(۳۷۸۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَانْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ ، فَرَأَى الْمُسْلِمُونَ بِإِخْوَانِهِمْ مُثْلَةً سَيِّئَةً ، جَعَلُوا يَقْطَعُونَ آذَانَهُمْ وَآنَافَهُمْ ، وَيَشُقُّونَ بُطُونَهُمْ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَئِنْ أَنَالَنَا اللَّهُ مِنْهُمْ لَنَفْعَلَنَّ وَلَنَفْعَلَنَّ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ، وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بَلْ نَصْبِرُ. (ابن جرير ۱۹۵۔ احمد ۱۳۵)

(۳۷۸۹۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب اُحد کا دن تھا اور مشرکین واپس ہو گئے تھے تو مسلمانوں نے اپنے بھائیوں کو بدترین حالت میں دیکھا۔ مشرکین نے مسلمانوں کے کانوں اور ناکوں کو کاٹا تھا اور ان کے پیٹ چاک کیے تھے۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان پر دسترس دی تو ضرور بالضرور ہم بھی ان کے ساتھ (یہی رویہ) اختیار کریں گے۔ اور یہی رویہ اختیار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ، وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ﴾ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ ہم صبر کریں گے۔

(۳۷۹۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ : كَانَ سَعْدٌ أَشَدَّ الْمُسْلِمِينَ بَأْسًا يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۷۹۰۰) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کی جنگ میں مسلمانوں میں سے سب سے زیادہ لڑائی لڑنے والے حضرت سعد رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۷۹۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ؛ أَنَّ النَّاسَ انْجَفَلُوا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ يَرْمِي ، وَفَتًى يَنْبُلُ لَهُ ، فَكُلَّمَا فَنِيَتْ نَبْلُهُ ، دَفَعَ إِلَيْهِ نَبْلَهُ ، ثُمَّ قَالَ : ارْمِهِ
إِسْحَاقَ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ طَلَبُوا الْفَتَى فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ.

(۳۷۹۰۱) حضرت عمیر بن اسحاق سے روایت ہے۔ جنگ اُحد میں لوگ نبی کریم ﷺ سے دور رہ گئے تھے اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ تیر اندازی کر رہے تھے۔ اور ایک جوان انہیں تیر اندازی کے لئے تیر پکڑا رہا تھا۔ پس جونہی ایک تیر چلتا تو وہ دوسرا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیتے۔ پھر اس نے کہا۔ اے ابو اسحاق! اس پر تیر پھینکو۔ پھر بعد میں لوگوں نے اس (تیر پکڑا۔ والے) جوان کو تلاش کیا۔ لیکن لوگوں کو اس جوان پر قدرت نہ ہوئی (یعنی نہیں ملا)۔

(۳۷۹۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِب
قَالَ : مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي أَحَدًا بِأَبَوَيْهِ إِلاَّ سَعْدًا ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْ
أُحُدٍ : ارْمِ سَعْدُ ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي.

(۳۷۹۰۲) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سعد کے علاوہ کسی آدمی کے لئے نبی کریم ﷺ کو ا۔ والدین کے فدا کہنے کو نہیں سُنا۔ میں نے آپ ﷺ کو اُحد کے دن سُنا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے۔ اے سعد! تیر پھینکو، میر۔ ماں، باپ تم پر قربان ہوں۔

(۳۷۹۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعْدًا ، يَقُولُ
جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۷۹۰۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے دن میرے لئے اپنے ماں، باپ کو جمع (کر کے قربان ہونے کا) فرمایا۔

(۳۷۹۰٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَا
رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضٌ ،
أَرَهُمَا قَبْلُ ، وَلاَ بَعْدُ.

(۳۷۹۰۴) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اُحد کے روز نبی کریم ﷺ کے دائیں جانب اور بائیں جانب دو آدمیوں کو دیکھا جن پر سفید رنگ کے کپڑے تھے۔ میں نے ان کو اس سے پہلے اور اس کے بعد (کبھی) نہیں دیکھا۔

(۳۷۹۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : كَانَ حَمْزَةُ يُقَاتِلُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ ال
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِسَيْفَيْنِ ، وَيَقُولُ : أَنَا أَسَدُ اللهِ ، قَالَ : فَجَعَلَ يُقْبِلُ وَيُدْبِرُ ، فَعَثَرَ ، فَوَ
عَلَى قَفَاهُ مُسْتَلْقِيًا وَانْكَشَطَ ، وَانْكَشَفَتِ الدِّرْعُ عَنْ بَطْنِهِ ، فَأَبْصَرَهُ الْعَبْدُ الْحَبَشِيُّ فَزَرَقَهُ بِرُمْحٍ ،
حَرْبَةٍ فَنَفَذَهُ بِهَا.

(۳۷۹۰۵) حضرت عمیر بن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، احد کی جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو تلوار کے ساتھ قتال کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ میں خُدا کا شیر ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، آگے، پیچھے آ جا رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو ٹھوکر لگی اور آپ رضی اللہ عنہ اپنی گردن کے بَل چت گر گئے اور دور ہو گئے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پیٹ پر سے زرہ کھل گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو ایک حبشی غلام نے دیکھ لیا اور اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو ایک تیر یا نیزہ مارا جو آپ رضی اللہ عنہ کے پار گزر گیا۔

(۳۷۹۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؛ ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا ، بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ قَالَ :لَمَّا أُصِيبَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ يَوْمَ أُحُدٍ ، قَالُوا :لَيْتَ إِخْوَانَنَا يَعْلَمُونَ مَا أَصَبْنَا مِنَ الْخَيْرِ كَيْ يَزْدَادُوا رَغْبَةً ، فَقَالَ اللَّهُ :أَنَا أُبَلِّغُ عَنْكُمْ ، فَنَزَلَتْ :﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ :﴿الْمُؤْمِنِينَ﴾.

(۳۷۹۰۶) حضرت سعید بن جبیر، ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا ، بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔ جب اُحد کے دن حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو انہوں نے کہا۔ ہم جس خیر کو پا چکے ہیں۔ کاش! اس کی خبر ہمارے بھائیوں کو ہو جائے تا کہ وہ مزید رغبت کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ میں یہ بات تمہاری طرف سے (ان کو) پہنچا دوں گا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا﴾ سے لے کر ﴿الْمُؤْمِنِينَ﴾ تک۔

(۳۷۹۰۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَمْزَةَ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ :لَوْلاَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِي نَفْسِهَا ؛ لَتَرَكْتُهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الْعَافِيَةُ ، فَيُحْشَرَ مِنْ بُطُونِهَا ، ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ ، فَكَانَتْ إِذَا مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ بَدَتْ رِجْلاَهُ ، وَإِذَا مُدَّتْ عَلَى رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مُدُّوهَا عَلَى رَأْسِهِ ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْحَرْمَلَ ، وَقَلَّتِ الثِّيَابُ ، وَكَثُرَتِ الْقَتْلَى ، فَكَانَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلاَنِ وَالثَّلاَثَةُ يُكَفَّنُونَ فِي الثَّوْبِ ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قُرْآنًا ، فَيُقَدِّمُهُ.

(ابو داؤد ۳۱۲۸۔ احمد ۱۲۸)

(۳۷۹۰۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ درآنحالیکہ انھیں مثلہ کیا گیا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے دل میں یہ بات رکھ لیں گی تو میں حمزہ رضی اللہ عنہ کو (یونہی) چھوڑ دیتا تا کہ اس کو چرند پرند اور مویشی کھا جائیں پھر یہ قیامت کو ان کے پیٹ سے اکٹھے ہو کر زندہ ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفید و سیاہ دھاریوں والا کمبل منگوایا۔ وہ کمبل جب حمزہ رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر ڈالا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاؤں کھل جاتے اور جب اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کی طرف کھینچا جاتا تو

آپ رضی اللہ عنہ کا سر کھل جاتا۔ اس پہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ کمبل ان کے سر کی طرف کھینچ لو اور ان کے پاؤں پر اسپند بو ڈال دو۔ کپڑے کم پڑ گئے اور مقتولین زیادہ ہو گئے۔ پس ایک، دو اور تین آدمیوں کو ایک کپڑے میں کفن دیا گیا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے تھے۔ ان میں زیادہ قرآن والا (حافظ) کون ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مقدم فرماتے۔

(۳۷۹۰۸) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، أَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ ؛ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ، ثُمَّ يَقُولُ :أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ ؟ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا ، قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ ، وَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلاَءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا.

(۳۷۹۰۸) حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے مقتولین میں سے دو دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے۔ ان میں سے قرآن مجید کو زیادہ جاننے والا کون ہے؟ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبر میں پہلے اتارتے اور فرماتے۔ میں ان لوگوں پر قیامت کے دن گواہ ہوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین کو ان کے خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر جنازہ بھی نہیں پڑھایا اور انہیں غسل بھی نہیں دیا گیا۔

(۳۷۹۰۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :حدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :رَجَعَ رَسُو اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَبَيْنَمَا نِسَاءُ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ يَبْكِينَ عَلَى هَلْكَاهُنَّ ، فَقَالَ :لَكِ حَمْزَةَ لاَ بَوَاكِيَ لَهُ ، فَجِئْنَ نِسَاءُ الأَنْصَارِ يَبْكِينَ عَلَى حَمْزَةَ ، وَرَقَدَ فَاسْتَيْقَظَ ، فَقَالَ :يَا وَيْحَهُنَّ إِنَّ لَهَاهُنَا حَتَّى الآنَ ؟ مُرُوهُنَّ فَلْيَرْجِعْنَ ، وَلاَ يَبْكِينَ عَلَى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ.

(۳۷۹۰۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے دن جب واپس تشریف لائے تو بنی عبد الاشہل عورتیں اپنے مقتولین پر رو رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ پر کوئی رونے والی نہیں ہیں۔ تو انصار کی عورتیں، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے کے لئے آ گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے تھے، جاگ اٹھے اور فرمایا: اے ہلاکت والیو! یہ عورتیں ابھی تک یہاں ہیں، ان کو حکم دو کہ یہ واپس ہو جائیں اور آج کے بعد کسی ہلاک ہونے والے پر نہ روئیں۔

(۳۷۹۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ خَبَّابٍ ، قَالَ :هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ ، فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا ، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ شَيْءٌ يُكَفَّنُ فِيهِ إِلاَّ نَمِرَةٌ ، كَانُوا إِذَا وَضَعُوهَا عَلَى رَأْسِهِ خَرَجَتْ رِجْلاَهُ ، وَإِذَا وَضَعُوهَا عَلَى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا مِمَّا يَلِي رَأْسَهُ ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الإِذْخِرِ ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا.

(۳۷۹۱۰) حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی اور ہم خدا تعالیٰ کی رضا کے متلاشی تھے۔ پس ہمارا اجر تو اللہ پر واجب ہوگیا۔ پھر ہم میں سے بعض وہ تھے جنہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ نہیں کھایا۔ انہی میں سے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں جو جنگ اُحد میں شہید ہوئے تھے اور ان کو کفن دینے کے لئے بھی سوائے ایک چادر کے کچھ میسر نہ ہوا۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ چادر ان کے سر پر ڈالتے تھے تو ان کے پاؤں کھل جاتے تھے۔ اور جب اس کو پاؤں کی طرف کھینچتے تھے تو آپ کا سر مبارک کھل جاتا تھا اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چادر اس کے سر کی طرف کر دو اور اس کے پاؤں پر اذخر (بوٹی) ڈال دو۔ اور ہم میں سے بعض وہ تھے جن کے لئے ان کے (اجر کے) پھل پک گئے سو وہ انہیں کاٹ رہے ہیں۔

(۳۷۹۱۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدَ الْبَدْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ ، قَالَ : إِنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ حَمْزَةَ ، فَمُدَّتِ النَّمِرَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَانْكَشَفَتْ رِجْلاَهُ ، فَجُذِبَتْ عَلَى رِجْلَيْهِ فَانْكَشَفَ رَأْسُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مُدُّوهَا عَلَى رَأْسِهِ ، وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ شَجَرَ الْحَرْمَلِ.

(۳۷۹۱۱) حضرت ابی اُسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر پر تھے۔ پس چادر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے سر کی طرف کھینچی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاؤں کھل گئے۔ پھر چادر آپ رضی اللہ عنہ کے پاؤں کی طرف کھینچی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ کا سر مبارک کھل گیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چادر ان کے سر کی طرف کھینچ دو اور ان کے پاؤں پر حرمل کے پتے ڈال دو۔

(۳۷۹۱۲) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَشْيَاخٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، قَالُوا : أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ ، وَعَمْرِو بْنِ جَمُوحٍ قَتِيلَيْنِ ، فَقَالَ: ادْفِنُوهُمَا فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ ، فَإِنَّهُمَا كَانَا مُتَصَافِيَيْنِ فِي الدُّنْيَا.

(۳۷۹۱۲) انصار کے کچھ شیوخ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کے دن، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عبداللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن جموح کو مقتول حالت میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ان دونوں کو ایک قبر میں دفن کر دو اس لئے کہ یہ دنیا میں باہم مخلص تعلق رکھتے تھے۔

(۳۷۹۱۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ رِجَالٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ، قَالُوا: لَمَّا صَرَفَ مُعَاوِيَةُ عَيْنَهُ الَّتِي تَمُرُّ عَلَى قُبُورِ الشُّهَدَاءِ ، جَرَتْ عَلَيْهِمَا ، فَبَرَزَ قَبْرُهُمَا ، فَاسْتُصْرِخَ عَلَيْهِمَا ، فَأَخْرَجْنَاهُمَا يَتَثَنَّيَانِ تَثَنِّيًا كَأَنَّمَا مَاتَا بِالأَمْسِ، عَلَيْهِمَا بُرْدَتَانِ قَدْ غُطِّيَ بِهِمَا عَلَى وُجُوهِهِمَا، وَعَلَى أَرْجُلِهِمَا مِنْ نَبَاتِ الإِذْخِرِ.

(۳۷۹۱۳) بنو سلمہ کے کچھ لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے شہداء کی قبر کے پاس سے گزرنے والا چشمہ جاری فرمایا تو وہ چشمہ دو شہیدوں کی قبر پر سے گزرا تو ان کی قبر کھل گئی۔ پس لوگوں نے ان کے بارے میں فریاد کی تو ہم نے ان

دونوں کو باہر نکالا۔ وہ دونوں یوں لیٹے ہوئے تھے کہ گویا کل ہی مرے ہیں۔ ان پر دو چادریں تھیں۔ جن کے ذریعہ سے ان کے چہروں کو ڈھانپ دیا گیا تھا اور ان کے قدموں پر اذخر کی بوٹی پڑی ہوئی تھی۔

(٣٧٩١٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ نُبَيْحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ لِي أَبِي عَبْدُ الل أَيْ بِنِيَّ ، لَوْلاَ نُسَيَّاتٌ أُخَلِّفُهُنَّ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَخَوَاتٍ وَبَنَاتٍ ، لأَحْبَبْتُ أَنْ أُقَدِّمَكَ أَمَامِي ، وَلَكِنْ كُنَّ فِ نِظَارِي الْمَدِينَةِ ، قَالَ :فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ جَائَتْ بِهِمَا عَمَّتِي قَتِيلَيْنِ ، يَعْنِي أَبَاهُ وَعَمَّهُ ، قَدْ عَرَضَتْهُمَا عَلَى بَعِيرٍ

(۳۷۹۱۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے والد عبداللہ نے کہا۔ اے میرے بیٹے! اگر یہ چھوٹی بہنیں اور بیٹیاں جنہیں میں پیچھے چھوڑ رہا ہوں، نہ ہوتی تو میں اس بات کو پسند کرتا کہ تجھے اپنے سے آگے کرتا۔ لیکن (اب) تم مدینہ میں میرے نائب بن کر رہو۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر جلد ہی میری پھوپھی ان دونوں کو...... ان کے والد اور چچا کو...... مقتول حالت میں لے آئی۔ دونوں کو اس نے اونٹ پر ڈالا ہوا تھا۔

(٣٧٩١٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قُتِلَ رَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَأَرَادَ الْمُشْرِكُونَ أَنْ يَدُوهُ فَأَبَى ، فَأَعْطَوْهُ حَتَّى بَلَغَ الدِّيَةَ فَأَبَى.

(۳۷۹۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن مشرکین میں سے ایک آدمی قتل کر دیا گیا تو مشرکین نے اس کی دیت دینے کا ارادہ کیا، ورثاء کی طرف سے انکار ہوتو انہوں نے دیت کے بقدر دینے کا فیصلہ کیا لیکن پھر بھی انکار ہوا۔

(٣٧٩١٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ وَدَاوُد بْنُ الْحُصَيْنِ ، عَنِ الْفَارِسِيِّ مَوْلَى بَنِي مُعَاوِيَةَ ؛ أَنَّهُ ضَرَبَ رَجُلاً يَوْمَ أُحُدٍ فَقَتَلَهُ ، وَقَالَ :خُذْهَا وَ الْغُلاَمُ الْفَارِسِيُّ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ :الأَنْصَارِي وَأَنْتَ مِنْهُمْ ؟ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

(۳۷۹۱۶) بنی معاویہ۔ کے ایک آزاد کردہ غلام فارسی سے روایت ہے کہ انہوں نے اُحد کے دن ایک آدمی کو مارا اور قتل کر دیا، اور اس کو پکڑلو۔ میں تو فارسی غلام ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں انصاری کہنے سے کس نے روکا۔ حالانکہ تم انہی میں سے ہو۔ قو آزاد کردہ غلام اسی قوم میں سے شمار ہوتا ہے۔

(٣٧٩١٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ ، فَقَا غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ ، وَاللَّهِ لَئِنْ أَرَانِي اللَّهُ قِتَ الْمُشْرِكِينَ ، لَيَرَيَنَّ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلاَءِ ، يَعْنِي الْمُسْلِمِينَ ، وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ هَؤُلاَءِ ، يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ ، وَتَقَدَّمَ فَلَقِيَهُ سَ بِأُخْرَاهَا مَا دُونَ أُحُدٍ ، فَقَالَ سَعْد :أَنَا مَعَكَ ، قَالَ سَعْدٌ :فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَصْنَعُ مَا صَنَعَ ، وَوُجِدَ بِهِ بِ

وَثَمَانُونَ مِنْ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ ، وَطَعْنَةٍ بِرُمْحٍ ، وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ ، فَكُنَّا نَقُولُ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ : ﴿فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ﴾.

(۳۷۹۱۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا، بدر کی لڑائی میں غیر موجود تھے تو وہ فرماتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے ساتھ جو پہلی لڑائی لڑی ہے میں اس سے پیچھے رہ گیا ہوں۔ بخدا! اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے (اب) مشرکین کے ساتھ لڑائی دکھادی تو میں بھی اللہ تعالیٰ کو اپنا طرزِ عمل دکھادوں گا۔ پس جب اُحد کا دن تھا اور مسلمان چھپٹ گئے تو انہوں نے کہا: اے اللہ! ان لوگوں (مسلمان) نے جو کچھ کیا ہے میں اس پر آپ سے معذرت کرتا ہوں۔ اور یہ لوگ (مشرکین) جو کچھ لے کر آئے ہیں میں آپ کے سامنے اس سے براءت کرتا ہوں۔ اور (یہ کہہ کر) وہ آگے بڑھے۔ تو انہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ملے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں (بھی) تمہارے ساتھ ہوں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جو انہوں نے کیا وہ میں نہ کرسکا۔ ان کے جسم پر تلواروں کی ضربیں، نیزوں کے وار اور تیروں کے نشانات اَسّی سے کچھ اُوپر پائے گئے تھے۔ اور ہم کہا کرتے تھے کہ ان کے اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں ہی یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ ﴿فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ﴾.

(۳۷۹۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ قَتْلَى أُحُدٍ غُسِّلُوا.

(۳۷۹۱۸) حضرت حسن رحمہ اللہ اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اُحد کے مقتولین کو غسل دیا گیا تھا۔

(۳۷۹۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ شَلاَّءَ ، وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۷۹۱۹) حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے طلحہ بن عبید اللہ کے ہاتھ کو شل دیکھا۔ اس ہاتھ کے ذریعہ سے انہوں نے اُحد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی اور بچاؤ کیا تھا۔

(۳۷۹۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قُتِلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَقُتِلَ حَنْظَلَةُ بْنُ الرَّاهِبِ الَّذِي طَهَّرَتْهُ الْمَلاَئِكَةُ يَوْمَ أُحُدٍ.

(۳۷۹۲۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حمزہ بن عبد المطلب کو اُحد کے دن قتل کیا گیا اور حنظلہ ابن الراہب کو، جنہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا...... اُحد کے دن قتل کیا گیا۔

(۳۷۹۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاسْتَصْغَرَنِي ، وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي ، قَالَ نَافِعٌ : فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ : هَذَا حَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ ، فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ : أَنْ يَفْرِضُوا لاِبْنِ خَمْسَ عَشْرَةَ فِي الْمُقَاتِلَةِ ، وَلاِبْنِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فِي الذُّرِّيَّةِ.

(۳۷۹۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ مجھے اُحد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جبکہ میری عمر چودہ سال کی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھوٹا سمجھا اور (پھر) مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خندق کے دن پیش کیا گیا۔ جبکہ میری عمر پندرہ سال کی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (شرکتِ جہاد کی) اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو بیان فرمائی تو انہوں نے کہا: یہ (مقدارِ عمر) چھوٹے، بڑے کے درمیان حد فاصل ہے۔ پھر انہوں نے اپنے عامل کو یہ تحریر لکھ کر بھیجی کہ پندرہ سال والے کے لئے مقاتلین میں اور چودہ سال والے کے لئے ذریہ میں حصہ مقرر کریں۔

(۳۷۹۲۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ ، فَلَمَّا خَلَّفَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَنَظَرَ خَلْفَهُ فَإِذَا كَتِيبَةٌ خَشْنَاءُ ، فَقَالَ : مَنْ هَؤُلاَءِ؟ قَالُوا : عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ وَمَوَالِيهِ مِنَ الْيَهُودِ ، قَالَ : أَقَدْ أَسْلَمُوا ؟ قَالُوا : لاَ ، بَلْ عَلَى دِينِهِمْ ، قَالَ : مُرُوهُمْ فَلْيَرْجِعُوا فَإِنَّا لاَ نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ.

(۳۷۹۲۲) حضرت سعد بن المنذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کی طرف نکلے۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثنیۃ الوداع کو پار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیچھے ایک سخت رو لشکر دکھائی دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے بتایا۔ عبد اللہ بن ابی بن سلول اور اس کے حمایتی یہودی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کیا انہوں نے اسلام قبول کرلیا ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں! بلکہ یہ اپنے دین پر ہی قائم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں کہہ دو کہ واپس چلے جاؤ۔ اس لئے کہ ہم مشرکین کے خلاف مشرکین سے مدد طلب نہیں کرتے۔

(۳۷۹۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ؛ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ سَقَطَتْ عَيْنُهُ عَلَى وَجْنَتِهِ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَرَدَّهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَانَتْ أَحْسَنَ عَيْنٍ وَأَحَدَّهَا.

(۳۷۹۲۳) حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قتادہ بن نعمان کی آنکھ احد کے دن نکل کر ان کے رخسار پر گر گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو واپس رکھ دیا۔ تو یہ آنکھ (دوسری آنکھ سے) زیادہ حسین اور تیز نظر والی تھی۔

(۳۷۹۲۴) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْقَتْلَى يَوْمَ أُحُدٍ فَزُمِّلُوا بِدِمَائِهِمْ ، وَأَنْ يُقَدَّمَ أَكْثَرُهُمْ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ ، وَأَنْ يُدْفَنَ اثْنَانِ فِي قَبْرٍ ، قَالَ : فَدَفَنْتُ أَبِي وَعَمِّي فِي قَبْرٍ. (ابن ماجہ ۱۵۱۴۔ عبدالرزاق ۶۶۳۳)

(۳۷۹۲۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن کے مقتولین کے بارے میں حکم فرمایا: تو ان کو ان کے خون سمیت کپڑوں میں لپیٹ دیا گیا اور یہ بھی فرمایا کہ ان میں سے زیادہ قرآن والے کو مقدم کیا جائے اور دو آدمیوں کو ایک قبر میں داخل کیا جائے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس میں نے اپنے والد اور چچا کو ایک ہی قبر میں دفن کیا۔

(۳۷۹۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ : أَقْدِمْ مُصْعَبُ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَمْ يُقْتَلْ مُصْعَبٌ ؟ قَالَ : بَلَى ، وَلَكِنْ مَلَكٌ قَامَ مَكَانَهُ ، وَتَسَمَّى بِاسْمِهِ.

(۳۷۹۲) حضرت محمد بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن ارشاد فرمایا: اے مُصعب! آگے بڑھو! حضرت عبدالرحمان نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا مصعب قتل نہیں ہو گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں؟ لیکن ان کی جگہ ایک فرشتہ کھڑا ہے اور وہ انہی کے نام سے مسمّٰی ہے۔

(۳۷۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : كُنَّ النِّسَاءُ يَوْمَ أُحُدٍ يُجْهِزْنَ عَلَى الْجَرْحَى ، وَيَسْقِينَ الْمَاءَ ، وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى.

(۳۷۹۲) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن (مسلمان) عورتیں، (کفار) زخمیوں کو مار رہی تھیں اور (مسلمانوں) کو پانی پلا رہی تھیں اور (مسلمان) زخمیوں کو دوائی دے رہی تھیں۔

(۳۷۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ أُحُدٍ ، فَقَالَ : مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هَذَا ؟ فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ ، فَجَعَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ : أَنَا أَنَا ، فَقَالَ : فَمَنْ يَأْخُذُهُ بِحَقِّهِ ؟ قَالَ : فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ ، فَقَالَ سِمَاكٌ أَبُو دُجَانَةَ : أَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ ، قَالَ : فَأَخَذَهُ ، فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ. (مسلم ۱۹۱۷۔ احمد ۱۲۳)

(۳۷۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن تلوار پکڑی اور فرمایا۔ اس کو مجھ سے کون لے گا؟ لوگوں نے ہاتھ آگے کئے۔ اور ہر آدمی کہنے لگا۔ میں، میں (لوں گا)۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تلوار کو اس کے حق (کی ادائیگی) کے بدلہ میں کون لے گا؟ راوی کہتے ہیں۔ پھر لوگ رک گئے۔ اور سماک ابو دجانہ نے کہا۔ میں اس تلوار کو اس کے حق (کی ادائیگی) کے بدلہ میں لیتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: پھر ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے وہ تلوار پکڑ لی اور اس کے ذریعہ بہت سے مشرکین کی کھوپڑیاں پھاڑ ڈالیں۔

(۳۷۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى أُحُدًا ، قَالَ : هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. (مسلم ۹۹۳)

(۳۷۹۲) حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اُحد کو دیکھتے تو ارشاد فرماتے۔ یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(۳۷۹۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا ، يَعْنِي قَتْلَى أُحُدٍ.

(۳۷۹۲۹) حضرت حکم سے روایت ہے کہ اُحد کے مقتولین پر نماز نہیں پڑھی گئی تھی اور نہ ہی ان کو غسل دیا گیا تھا۔

(۳۷۹۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ : أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ أَنْفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبَاعِيَتُهُ ، وَزَعَمَ أَنَّ طَلْحَةَ وَقَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ، فَضُرِبَ فَشَلَّتْ إِصْبَعُهُ. (ابن سعد ۲۱۷)

(۳۷۹۳۰) حضرت عامر سے روایت ہے کہ اُحد کے دن نبی کریم ﷺ کے ناک مبارک پر چوٹ آئی اور آپ ﷺ کے سامنے والے چار دندان مبارک زخمی ہوئے۔ اور راوی کا خیال یہ ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کا بچاؤ کیا تھا۔ اور انہیں نیزے لگے اور ان کی انگلی شل ہوگئی۔

(۳۷۹۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ التَّيْمِيُّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، قَالَ : كُنْتُ فِيمَنْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ ، حَتَّى سَقَطَ سَيْفِي مِنْ يَدَيَّ مِرَارًا.

(۳۷۹۳۱) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میں ان لوگوں میں سے تھا جن پر اُحد کے دن اُونگھ طاری ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ کئی مرتبہ تلوار میرے ہاتھ سے گر گئی۔

(۳۷۹۳۲) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، وَثَابِتٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَهِقَهُ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ ، قَالَ : مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ يَرُدُّهُمْ حَتَّى قُتِلَ حَتَّى قُتِلَ سَبْعَةٌ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا. (مسلم ۱۴۱۵۔ ابویعلی ۳۳۰۶)

(۳۷۹۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب اُحد کے دن مشرکین نے ڈھانپ لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو ان مشرکین کو ہم سے واپس کر دے گا وہ جنت میں جائے گا۔ پس انصار میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور لڑے یہاں تک کہ وہ صاحب قتل ہو گئے۔ پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور مشرکین کو ہٹانے لگے یہاں تک کہ وہ بھی قتل ہو گئے۔ حتی کہ سات لوگ قتل ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔

(۳۷۹۳۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ ؛ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنَ بِهِ ، ثُمَّ لَحِقَ بِأَهْلِ مَكَّةَ وَشَهِدَ أُحُدًا فَقَاتَلَ الْمُسْلِمِينَ ، ثُمَّ أُسْقِطَ فِي يَدِهِ فَرَجَعَ إِلَى مَكَّةَ ، فَكَتَبَ إِلَى أَخِيهِ جُلاَسِ بْنِ سُوَيْدٍ : يَا أَخِي ، إِنِّي قَدْ نَدِمْتُ عَلَى مَا كَانَ مِنِّي ، فَأَتُوبُ إِلَى اللهِ ، وَأَرْجِعُ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَاذْكُرْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنْ طَمِعْتَ لِي فِي تَوْبَةٍ فَاكْتُبْ إِلَيَّ ، فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ﴾ قَالَ : فَقَالَ قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مِمَّنْ

كَانَ عَلَيْهِ : يَتَمَنَّعُ ، ثُمَّ يُرَاجِعُ إِلَى الإِسْلاَمِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ، ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا، لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ﴾. (نسائی ۳۵۳۱۔ احمد ۲۴۷)

(۳۷۹۳۳) ام ہانی کے مولیٰ ابو صالح سے روایت ہے کہ حارث بن سوید نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ ﷺ پر ایمان لایا۔ پھر وہ اہل مکہ کے ساتھ مل گیا اور (انہی کی طرف سے) اُحد میں شریک ہوا۔ اور مسلمانوں سے قتال کیا پھر اس کو شرمندگی ہوئی اور وہ مکہ لوٹ گیا اور اپنے بھائی جُلاس بن سوید کو خط لکھا۔ اے میرے بھائی! جو کچھ مجھ سے سرزد ہوا ہے میں اس پر نادم ہوں پس میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں اور اسلام کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ تم یہ بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کرو اور اگر تمہیں میری توبہ (کی قبولیت) کے بارے میں امید ہو تو مجھے خط لکھ دو۔ جلاس نے یہ بات آپ ﷺ کے سامنے ذکر کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ﴿كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ﴾ تو اس پر اس کے سابقہ ساتھیوں میں سے کچھ لوگ کہنے لگے ہمارے خلاف اپنی قوم کی معاونت کرتا ہے پھر اسلام کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ، ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا ، لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ﴾

(٣٧٩٣٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ : أَنَّ عَلِيًّا لَقِيَ فَاطِمَةَ يَوْمَ أُحُدٍ ، فَقَالَ : خُذِي السَّيْفَ غَيْرَ مَذْمُومٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَلِيُّ ، إِنْ كُنْتَ أَحْسَنْتَ الْقِتَالَ الْيَوْمَ ، فَقَدْ أَحْسَنَهُ أَبُو دُجَانَةَ ، وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ ، وَالْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ ، وَسَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ ؛ ثَلاَثَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، وَرَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ.

(۳۷۹۳۴) حضرت محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اُحد کے دن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملے اور فرمایا: تلوار پکڑو۔ اس حال میں کہ اس کی مذمت نہیں کی گئی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! اگر آج کے دن ..... احد کے دن ..... تم نے بہترین لڑائی کی ہے تو تحقیق ابو دجانہ، مصعب بن عمیر اور حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف نے بھی بہترین لڑائی کی ہے۔ (یعنی) تین انصاریوں نے اور ایک قریشی آدمی نے۔

(٣٧٩٣٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : جَاءَ عَلِيٌّ بِسَيْفِهِ ، فَقَالَ : خُذِيهِ حَمِيدًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ كُنْتَ أَحْسَنْتَ الْقِتَالَ الْيَوْمَ ، فَقَدْ أَحْسَنَهُ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ ، وَعَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَالْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ ، وَأَبُو دُجَانَةَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَأْخُذُ هَذَا السَّيْفَ بِحَقِّهِ ؟ فَقَالَ أَبُو دُجَانَةَ : أَنَا ، وَأَخَذَ السَّيْفَ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى جَاءَ بِهِ قَدْ حَنَاهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْطَيْتَهُ حَقَّهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

(۳۷۹۳۵) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لے کر تشریف لائے اور فرمایا: (فاطمہ) تعریف کی ہوئی تلوار پکڑ لو۔ (اس پر) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے آج کے دن بہترین لڑائی لڑی ہے تو تحقیق سہل بن حنیف،

عاصم بن ثابت اور حارث بن صمہ اور ابودجانہ نے بھی بہترین لڑائی لڑی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس تلوار کو اس کے حق (ادائیگی) کے بدلے میں کون لے گا؟ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں (لوں گا) اور پھر انہوں نے تلوار پکڑی اور اس کو چلایا یہاں تک کہ جب ابودجانہ وہ تلوار لے کر (واپس) آئے تو انہوں نے اس کو موڑ ڈالا تھا۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے تلوار کو اس کا حق دے دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

(٣٧٩٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ أُحُدٍ مُصْلِتًا يَمْشِي ، فَاسْتَقْبَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي ، فَقَالَ :

أَنَا النَّبِيُّ غَيْرُ الْكَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

قَالَ : فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ.

(٣٧٩٣٦) حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک مشرک تلوار سونتے ہوئے چل رہا تھا۔ تو نبی کریم ﷺ بھی چلتے ہوئے اس کے سامنے تشریف لے گئے اور فرمایا: میں جھوٹا نبی نہیں ہوں۔ عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو ضرب لگائی اور اس کو قتل کر دیا۔

(٣٧٩٣٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ؛ أَنَّ امْرَأَةً دَفَعَتْ إِلَى ابْنِهَا يَوْمَ أُحُدٍ السَّيْفَ ، فَلَمْ يُطِقْ حَمْلَهُ ، فَشَدَّتْهُ عَلَى سَاعِدِهِ بِنِسْعَةٍ ، ثُمَّ أَتَتْ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا ابْنِي يُقَاتِلُ عَنْكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيْ بُنَيَّ احْمِلْ هَاهُنَا ، أَيْ بُنَيَّ احْمِلْ هَاهُنَا ، فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ ، فَصُرِعَ ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَيْ بُنَيَّ ، لَعَلَّك جَزِعْتَ ؟ قَالَ : لاَ يَا رَسُولَ اللهِ.

(٣٧٩٣٧) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ایک عورت نے اُحد کے دن اپنے بیٹے کو تلوار دی تو وہ لڑکا تلوار اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ پس اس عورت نے تلوار اس لڑکے کے بازو پر رسی کے ذریعہ سے باندھ دی پھر وہ عورت اس لڑکے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا بیٹا ہے اور یہ آپ کی طرف سے قتال کرے گا۔ آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: اے بیٹے! اس طرف حملہ کرو۔ اے بیٹے! اس طرف حملہ کرو۔ پھر اس لڑکے کو زخم لگ گیا اور وہ گر گیا۔ پھر اس لڑکے کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے کہا۔ اے بیٹے! شاید کہ تم ڈر گئے ہو؟ اس نے عرض کیا۔ نہیں یا رسول اللہ ﷺ!

(٣٧٩٣٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ

مَسْعُودٍ ؛ أَنَّ النِّسَاءَ كُنَّ يَوْمَ أُحُدٍ خَلْفَ الْمُسْلِمِينَ ، يُجْهِزْنَ عَلَى جَرْحَى الْمُشْرِكِينَ ، فَلَوْ حَلَفْتُ يَوْمَئِذٍ لَرَجَوْتُ أَنْ أَبَرَّ ، أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَّا يُرِيدُ الدُّنْيَا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿مِنكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُمْ مَنْ يُرِيدُ الآخِرَةَ ، ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ﴾.

فَلَمَّا خَالَفَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَوْا مَا أُمِرُوا بِهِ ، أُفْرِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِسْعَةٍ ، سَبْعَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ ، وَهُوَ عَاشِرُهُمْ ، فَلَمَّا رَهِقُوهُ ، قَالَ : رَحِمَ اللَّهُ رَجُلاً رَدَّهُمْ عَنَّا ، قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَاتَلَ سَاعَةً حَتَّى قُتِلَ ، فَلَمَّا رَهِقُوهُ أَيْضًا ، قَالَ : يَرْحَمُ اللَّهُ رَجُلاً رَدَّهُمْ عَنَّا ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبَيْهِ : مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا.

فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ ، فَقَالَ : أُعْلُ هُبَلُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُولُوا : اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ : لَنَا عُزَّى ، وَلاَ عُزَّى لَكُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُولُوا : اللَّهُ مَوْلاَنَا ، وَالْكَافِرُونَ لاَ مَوْلَى لَهُمْ ،

فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ : يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ.

يَوْمٌ لَنَا وَيَوْمٌ عَلَيْنَا وَيَوْمٌ نُسَاءُ وَيَوْمٌ نُسَر

حَنْظَلَةُ بِحَنْظَلَةَ ، وَفُلاَنٌ بِفُلاَن ، وَفُلاَنٌ بِفُلاَن ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ سَوَاءً ، أَمَّا قَتْلاَنَا فَأَحْيَاءٌ يُرْزَقُونَ ، وَقَتْلاَكُمْ فِي النَّارِ يُعَذَّبُونَ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ : قَدْ كَانَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةٌ ، وَإِنْ كَانَتْ بِغَيْرِ مَلأٍ مِنِّي ، مَا أَمَرْتُ وَلاَ نَهَيْتُ ، وَلاَ أَحْبَبْتُ وَلاَ كَرِهْتُ ، وَلاَ سَائَنِي وَلاَ سَرَّنِي ، قَالَ : فَنَظَرُوا فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ بُقِرَ بَطْنُهُ ، وَأَخَذَتْ هِنْدُ كَبِدَهُ فَلاَكَتْهَا ، فَلَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَأْكُلَهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكَلَتْ مِنْهُ شَيْئًا ؟ قَالُوا : لاَ ، قَالَ : مَا كَانَ اللَّهُ لِيُدْخِلَ شَيْئًا مِنْ حَمْزَةَ النَّارَ.

فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْزَةَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، وَجِيءَ بِرَجُلٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَوُضِعَ إِلَى جَنْبِهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، فَرُفِعَ الأَنْصَارِيُّ وَتُرِكَ حَمْزَةُ ، ثُمَّ جِيءَ بِآخَرَ فَوَضَعَهُ إِلَى جَنْبِ حَمْزَةَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ رُفِعَ وَتُرِكَ حَمْزَةُ ، ثُمَّ جِيءَ بِآخَرَ فَوَضَعَهُ إِلَى جَنْبِ حَمْزَةَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ رُفِعَ وَتُرِكَ حَمْزَةُ ، حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ صَلاَةً. (احمد ۴۶۳۔ ابن سعد ۱۳)

(۳۷۹۳۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن مسلمانوں کے پیچھے عورتیں تھیں جو مشرکین کے زخمیوں کو مار رہی تھیں ۔ پس اگر میں اس دن قسم کھاتا تو میں حانث نہ ہوتا کہ : ہم میں سے کوئی ایک بھی دنیا کا ارادہ نہیں کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ﴿مِنكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُمْ مَنْ يُرِيدُ الآخِرَةَ ، ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ﴾

۲۔ پھر جب نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا اور حکم کے برخلاف عمل کیا اور نبی کریم ﷺ کو نو (۹) افراد کے درمیان ...... جن میں سے سات انصاری اور دو قریشی تھے ...... خالی چھوڑ دیا گیا آپ ﷺ ان افراد میں دسویں تھے۔ پھر جب مشرکین نے نبی کریم ﷺ کو ڈھانپ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو انہیں ہم سے دور کر دے۔ راوی کہتے ہیں: انصار میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کچھ دیر قتال کیا یہاں تک کہ وہ قتل ہو گئے پھر مشرکین نے نبی کریم ﷺ کو ڈھانپ لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جو انہیں (مشرکین کو) ہم سے دور کر دے۔ آپ ﷺ یہ بات مسلسل کہتے رہے یہاں تک کہ سات افراد قتل ہو گئے پھر آپ ﷺ نے اپنے دو ساتھیوں سے فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

۳۔ پھر ابو سفیان آیا اور اس نے کہا۔ ہُبل بلند ہو! آپ ﷺ نے فرمایا: تم (صحابہ رضی اللہ عنہم) کہو۔ اللہ تعالیٰ بلند ہے اور بزرگی والا ہے۔ پھر ابو سفیان نے کہا۔ ہمارے لئے عُزّیٰ ہے اور تمہارے لئے کوئی عُزّیٰ نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: تم کہو: اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں ہے۔ پھر ابو سفیان نے کہا۔ (یہ) دن بدر کے دن کے بدلہ میں ہے۔

ایک دن ہمارے حق میں اور ایک دن ہمارے خلاف ہے

ایک دن ہمارے ساتھ بُرا ہوتا ہے اور ایک دن ہمیں خوش کر دیا جاتا ہے۔

حنظلہ کا قتل حنظلہ کے بدلہ میں ہے اور فلاں، فلاں کے بدلہ میں۔ اور فلاں، فلاں کے بدلہ میں ہے۔ آپ ﷺ نے (جواباً) ارشاد فرمایا: یہ برابری نہیں ہے۔ بہر صورت ہمارے جو مقتولین ہیں۔ وہ تو زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے اور تمہارے مقتولین جہنم میں عذاب دیئے جا رہے ہیں۔

۴۔ پھر ابو سفیان نے کہا۔ لوگوں میں مُثلہ کا عمل (پایا گیا) ہے اگرچہ یہ مجھ سے مشورہ کئے بغیر ہوا ہے۔ نہ میں نے حکم دیا ہے اور نہ میں نے منع کیا ہے۔ نہ میں نے (اس کو) پسند کیا ہے اور نہ میں نے ناپسند کیا ہے۔ اور یہ چیز نہ تو مجھے بُری محسوس ہوئی ہے اور نہ ہی اچھی محسوس ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر لوگوں نے دیکھا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کر دیا گیا ہے اور ہندہ نے آپ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ لیا اور اس کو چبایا۔ لیکن وہ کلیجہ نہ کھا سکی۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا۔ ہندہ نے کلیجہ میں سے کچھ کھایا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حمزہ کی کسی چیز کو جہنم میں داخل کرنا نہیں چاہا۔

۵۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (کی میت) کو رکھا اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اور پھر ایک انصاری صاحب (مقتول صحابی رضی اللہ عنہ) کو لایا گیا اور انہیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں رکھا گیا پھر آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی پھر انصاری کی میت اٹھا دی گئی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی میت رہنے دی گئی اور پھر ایک اور میت لائی گئی اور اس کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں رکھ دیا گیا اور آپ ﷺ نے اس میت پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر دوسری میت اٹھا دی گئی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی رہنے دی گئی پھر ایک اور میت لائی گئی اور اس کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں رکھا اور آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی پھر یہ میت اٹھا لی گئی اور حضرت

مزہ رضی اللہ عنہ کو رہنے دیا گیا۔ یہاں تک کہ اس دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔

(۳۷۹۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ ، وَذَلِقَ مِنَ الْعَطَشِ ، حَتَّى جَعَلَ يَقَعُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَتَرَكَهُ أَصْحَابُهُ ، فَجَاءَ أُبَيُّ بْنُ خَلَفٍ يَطْلُبُهُ بِدَمِ أَخِيهِ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ ، فَقَالَ : أَيْنَ هَذَا الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ ، فَلْيَبْرُزْ لِي ، فَإِنَّهُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا قَتَلَنِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطُونِي الْحَرْبَةَ ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَبِكَ حَرَاكٌ ؟ فَقَالَ : إِنِّي قَدَ اسْتَسْقَيْتُ اللَّهَ دَمَهُ ، فَأَخَذَ الْحَرْبَةَ ، ثُمَّ مَشَى إِلَيْهِ فَطَعَنَهُ فَصَرَعَهُ عَنْ دَابَّتِهِ ، وَحَمَلَهُ أَصْحَابُهُ فَاسْتَنْقَذُوهُ ، فَقَالُوا لَهُ : مَا نَرَى بِكَ بَأْسًا ، قَالَ : إِنَّهُ قَدَ اسْتَسْقَى اللَّهَ دَمِي ، إِنِّي لأَجِدُ لَهَا مَا لَوْ كَانَتْ عَلَى رَبِيعَةَ وَمُضَرَ لَوَسِعَتْهُمْ.

(۳۷۹۳۹) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں زخم آ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے والے چار دانت مبارک شہید ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیاس کی وجہ سے لب دم ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل جھکنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ ہو گئے۔ تو ابی بن خلف، اپنے بھائی امیہ بن خلف کے خون کا مطالبہ کرتا ہوا آیا اور کہنے لگا۔ کہاں ہے وہ آدمی! جو گمان کرتا ہے کہ وہ نبی ہے۔ میرے ساتھ مبارزت کرے۔ پس اگر وہ نبی ہوا تو وہ مجھے قتل کر دے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نیزہ دے دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میں حرکت ہے؟ (یعنی آپ تو پیاسے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلاشبہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کے خون کے ذریعہ سے سیرابی طلب کی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیزہ پکڑا اور اس کی طرف چل دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نیزہ مارا اور اس کو اس کی سواری سے گرا دیا۔ اُبی بن خلف کے ساتھیوں نے اس کو اٹھا لیا اور اس کو بچا کر لے گئے اور انہوں نے اس کو کہا۔ ہمارے خیال میں تو تمہیں کچھ بھی نہیں ہوا؟ اس نے جواب دیا۔ بلاشبہ انہوں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے اللہ تعالیٰ سے میرے خون کے ذریعہ سیرابی مانگی ہے۔ پس میں وہ تکلیف محسوس کر رہا ہوں کہ اگر وہ قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کے لئے ہوتی تو ان کو بھی کفایت کر جاتی۔

(۳۷۹۴۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، مِثْلَهُ.

(۳۷۹۴۰) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے مثل روایت منقول ہے۔

(۳۷۹۴۱) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ حَمْزَةُ يَوْمَ أُحُدٍ ، أَقْبَلَتْ صَفِيَّةُ تَطْلُبُهُ ، لاَ تَدْرِي مَا صَنَعَ ، قَالَ : فَلَقِيَتْ عَلِيًّا ، وَالزُّبَيْرَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِلزُّبَيْرِ : اُذْكُرْهُ لأُمِّكَ ، وَقَالَ الزُّبَيْرُ : لاَ ، بَلَ اُذْكُرْهُ أَنْتَ لِعَمَّتِكَ ، قَالَتْ : مَا فَعَلَ حَمْزَةُ ؟ قَالَ : فَأَرَيَاهَا أَنَّهُمَا لاَ يَدْرِيَانِ ، قَالَ : فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي لأَخَافُ عَلَى عَقْلِهَا ، قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهَا ، وَدَعَا لَهَا ، قَالَ : فَاسْتَرْجَعَتْ وَبَكَتْ ، قَالَ : ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَلَيْهِ ، وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ ، فَقَالَ :

لَوْلاَ جَزَعُ النِّسَاءِ لَتَرَكْتُهُ حَتَّى يُحْشَرَ مِنْ حَوَاصِلِ الطَّيْرِ وَبُطُونِ السِّبَاعِ ، قَالَ :ثُمَّ أَمَرَ بِالْقَتْلَى يُصَلَّى عَلَيْهِمْ ، قَالَ :فَيَضَعُ تِسْعَةً وَحَمْزَةَ ، فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ ، ثُمَّ يُرْفَعُونَ وَيُتْرَكُ حَمْزَ يُجَاءُ بِتِسْعَةٍ ، فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ سَبْعًا حَتَّى فَرَغَ مِنْهُمْ. (ابن ماجه ۱۵۱۳۔ طبرانی ۲۹۳۶)

(۳۷۹۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اُحد کے دن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تلاش کرنے کو آئیں۔ انہیں خبر نہیں تھی کہ کیا ہوا ہے۔ راوی کہتے ہیں: ان کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اپنی والدہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتاؤ۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا بلکہ آپ انہیں اپنے چچا کے بارے میں بتاؤ۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کہنے لگی۔ حمزہ رضی اللہ عنہ نے کیا کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: ان (علی رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ) نے اُسے یہ ظاہر کیا کہ انہیں خبر نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرما اس کی عقل پر خوف ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک ان کے سینہ پر رکھا اور ان کے لئے دُعا کی۔ کہتے ہیں۔ پھر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے انا للہ پڑھا اور رو پڑیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے۔ درآنحالیکہ ان کا مثلہ کیا گیا تھا۔ اور فرمایا: اگر عورتوں کا رونا دھونا نہ ہوتا تو میں ان (حمزہ) چھوڑ دیتا تا کہ یہ میدان محشر میں پرندوں کے پوٹوں اور درندوں کے پیٹوں سے جمع ہو کر آتے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہداء کے بارے میں حکم دیا: اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نماز جنازہ پڑھنی شروع کی۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نو اور ساتھ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر سات تکبیرات میں جنازہ پڑھا۔ پھر باقی میتیں اٹھا دی گئیں اور حم کو چھوڑ دیا گیا پھر نو افراد کو لایا گیا اور ان پر سات تکبیرات کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو گئے۔

(۳۷۹۴۲) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، عَ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ :مَ مَقْتَلَ حَمْزَةَ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ أَعْزَلُ :أَنَا رَأَيْتُ مَقْتَلَهُ ، قَالَ :فَانْطَلِقْ فَأَرِنَاهُ ، فَخَرَجَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى حَ فَرَآهُ قَدْ بُقِرَ بَطْنُهُ ، وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مُثِّلَ بِهِ وَاللهِ ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّه وَسَلَّمَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ ، وَوَقَفَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْقَتْلَى ، فَقَالَ :أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ ، لُفُّوهُمْ فِي دِ فَإِنَّهُ لَيْسَ جَرِيحٌ يُجْرَحُ ، إِلاَّ جُرْحُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْمَى ، لَوْنُهُ لَوْنُ الدَّمِ ، وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ ، قَدِّمُو الْقَوْمِ قُرْآنًا ، فَاجْعَلُوهُ فِي اللَّحْدِ.

(۳۷۹۴۲) حضرت عبد الرحمان بن کعب بن مالک، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے د فرمایا: حمزہ کا مقتل کس نے دیکھا ہے؟ ایک نہتے شخص نے کہا۔ میں نے حمزہ رضی اللہ عنہ کا مقتل دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ہمیں ان کا مقتل دکھاؤ۔ پس وہ شخص نکلا یہاں تک کہ وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر آ کر کھڑا ہوا اور اس نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پیٹ کو پھاڑا گیا ہے اور ان کا مثلہ بنایا گیا ہے۔ تو اس آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بخدا! ان کا تو مثلہ کیا گیا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنے کو ناپسند کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقتولین کے درمیان کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں بذات خود ان لوگوں پر گواہ ہوں۔ انہیں ان کے خون سمیت لپیٹ دو۔ کیونکہ (ان میں سے) کوئی بھی مجروح، جس کو زخمی کیا گیا ہے۔ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا زخم خون برسا رہا ہوگا۔ اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو ہوگی۔ ان لوگوں میں سے زیادہ قرآن والے کو مقدم کرو اور اس کو (پہلے) لحد میں داخل کرو۔

(۳۷۹٤۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : اشْتُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِدَّةَ الْجِرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ . فَقَالَ : احْفِرُوا ، وَأَوْسِعُوا ، وَأَحْسِنُوا ، وَادْفِنُوا فِي الْقَبْرِ الاثْنَيْنِ وَالثَّلاَثَةَ ، وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا ، فَقَدَّمُوا أَبِي بَيْنَ يَدَيْ رَجُلَيْنِ. (ابوداؤد ۳۲۰۷۔ احمد ۱۹)

(۳۷۹۴۳) حضرت سعید بن ہشام رضی اللہ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اُحد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقتولین کی کثرت کا کہا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبریں کھودو اور کھلی کھودو اور بہترین بناؤ۔ اور ایک قبر میں، دو یا تین افراد کو دفن کر دو۔ مُردوں میں سے زیادہ قرآن والے کو مقدم کرو۔ پس لوگوں نے میرے والد کو دو آدمیوں سے مقدم کیا۔

(۳۷۹٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ ، خَرَجَ مَعَهُ نَاسٌ ، فَرَجَعُوا ، قَالَ : فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ ؛ قَالَتْ فِرْقَةٌ : نَقْتُلُهُمْ ، وَفِرْقَةٌ قَالَتْ : لاَ نَقْتُلُهُمْ ، فَنَزَلَتْ : ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا﴾ قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا طَيْبَةُ ، وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ ، كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ.

(۳۷۹۴۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کی طرف نکلے تو کچھ (منافق) لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے پھر واپس آ گئے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم، ایسے لوگوں کے بارے میں دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک جماعت نے کہا۔ ہم ان سے قتال کریں گے۔ اور دوسری جماعت نے کہا۔ ہم ان سے قتال نہیں کریں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا﴾

راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ طیبہ ہے اور یہ خباثت کو یوں ختم کر دیتا ہے۔ جیسا کہ آگ چاندی کی گندگی کو ختم کر دیتی ہے۔

(۳۷۹٤٥) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ : صُرِخَ إِلَى قَتْلاَنَا

يَوْمَ أُحُدٍ ، إِذْ أَجْرَى مُعَاوِيَةُ الْعَيْنَ ، فَاسْتَخْرَجْنَاهُمْ بَعْدَ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَيِّنَةً أَجْسَادُهُمْ ، تَتَثَنَّى أَطْرَافُهُمْ.

(۳۷۹۴۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے چشمہ جاری فرمایا تو ہمارے اُحد کے شہداء بار۔ میں فریاد ہوئی پس ہم نے انھیں چالیس سال (کا عرصہ گزرنے) کے بعد نکالا۔ ان کے جسم ان اعضاء کے ساتھ لپٹے ہوئے تھے

(۳۷۹٤٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، قَالَ : رَفَعْ رَأْسِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ ، فَمَا أَرَى أَحَدًا مِنَ الْقَوْمِ إِلاَّ يَمِيدُ تَحْتَ حَجَفَتِهِ مِنَ النُّعَاسِ.

(۳۷۹۴۶) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اُحد کے دن سر اُو پر کر کے دیکھنا شروع کیا۔ تو مجھے صحابہ رضی اللہ عنہم میں۔ کوئی ایک بھی نظر نہ آیا مگر یہ کہ وہ اونگھ کی وجہ سے اپنی ڈھال کے نیچے جھٹکے کھا رہا تھا۔

(۳۷۹٤۷) حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، قَا بَارَزَ عَلِيٌّ يَوْمَ أُحُدٍ مِنْ بَنِي شَيْبَةَ طَلْحَةَ وَمُسَافِعًا ، قَالَ : وَسَمَّى إِنْسَانًا آخَرَ ، قَالَ : فَقَتَلَهُمْ سِوَى مَنْ قَ مِنَ النَّاسِ ، فَقَالَ لِفَاطِمَةَ حَيْثُ نَزَلَ : خُذِي السَّيْفَ غَيْرَ ذَمِيمٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَ لَئِنْ كُنْتَ أَبْلَيْتَ ، فَقَدْ أَبْلَى فُلاَنٌ الأَنْصَارِيُّ ، وَفُلاَنٌ الأَنْصَارِيُّ ، وَفُلاَنٌ الأَنْصَارِيُّ حَتَّى انْقَطَعَ نَفَ أَوْ كَادَ يَنْقَطِعُ نَفَسُهُ.

(۳۷۹۴۷) حضرت ابن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احد کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنی شیبہ میں سے طلحہ اور مسافع کے سا مبارزت لی۔ راوی کہتے ہیں: ایک اور آدمی کا نام بھی (استاد) نے لیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو عام لوگ (کفار) کو قتل کیا تھا ان کے سوا ان تینوں کو بھی قتل کر دیا۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ مذمت سے تلوار کو پکڑو۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے عمدگی سے قتال کیا ہے تو فلاں انصاری نے بھی اور فلاں انصا نے بھی اور فلاں انصاری نے بھی بہترین قتال کیا ہے۔ یہاں تک کہ اپنی جان ختم کر دی یا جان ختم کرنے کے قریب ہو گئے۔

(۳۷۹٤۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : لَمَّا كُسِرَتْ رَبَاعِيَةُ رَسُو اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى ثَلاَثَ عَلَى مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ مَلِكُ الأَمْلاَكِ ، وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَنْ كَسَرَ رَبَاعِيَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَ وَسَلَّمَ وَأَثَّرَ فِي وَجْهِهِ ، وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلَى مَنْ زَعَمَ أَنَّ لِلَّهِ وَلَدًا.

(۳۷۹۴۸) حضرت حکم سے روایت ہے کہ جب اُحد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے والے چار دندان مبارک شہید ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگوں پر اللہ کا غضب شدید ہے۔ اس آدمی پر جو خود کو بادشاہوں کا بادشاہ گمان کرتا ہے۔ اور اس آدمی بھی اللہ کا غضب شدید ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان کو شہید کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کو زخمی کیا۔ اور خدا کا غضب ا آدمی پر بھی شدید ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ خدا کا بیٹا ہے۔

۳۷۹۴) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : هُشِّمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ ، وَجُرِحَ فِي وَجْهِهِ ، وَدُووِيَ بِحَصِيرٍ مُحَرَّقٍ ، وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَنْقُلُ إِلَيْهِ الْمَاءَ فِي الْحَجَفَةِ. (بخاری ۲۴۳)

۳۷۹۴) ایک آدمی روایت کرتے ہیں کہ اُحد کے دن نبی کریم ﷺ کے سر مبارک پر خود ٹوٹ گئی اور آپ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو گئے اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور آپ ﷺ کو جلی ہوئی چٹائی کے ذریعہ دوا کی گئی۔ اور علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب، آپ ﷺ کے پاس ڈھال میں پانی لا رہے تھے۔

۳۷۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ لأَبِي بَكْرٍ : رَأَيْتُكَ يَوْمَ أُحُدٍ فَصُفْتُ عَنْكَ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : لَكِنِّي لَوْ رَأَيْتُكَ مَا صُفْتُ عَنْكَ.

۳۷۹۵) حضرت ایوب سے روایت ہے کہ عبد الرحمان بن ابی بکر نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ میں نے اُحد کے دن آپ کو دیکھا تھا لیکن میں نے آپ سے اعراض کیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن اگر میں تمہیں دیکھتا تو میں تم سے اعراض نہ کرتا۔

(۲۷) غَزْوَةُ الْخَنْدَقِ

غزوہ خندق

۳۷۹۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْتُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ أَقْفُو آثَارَ النَّاسِ ، فَسَمِعْتُ وَئِيدَ الأَرْضِ وَرَائِي ، فَالْتَفَتُّ ، فَإِذَا أَنَا بِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَمَعَهُ ابْنُ أَخِيهِ الْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ ، يَحْمِلُ مِجَنَّهُ ، فَجَلَسْتُ إِلَى الأَرْضِ ، قَالَتْ : فَمَرَّ سَعْدٌ وَعَلَيْهِ دِرْعٌ ، قَدْ خَرَجَتْ مِنْهَا أَطْرَافُهُ ، فَأَنَا أَتَخَوَّفُ عَلَى أَطْرَافِ سَعْدٍ ، قَالَتْ : وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ ، قَالَتْ : فَمَرَّ يَرْتَجِزُ ، وَهُوَ يَقُولُ :

لَبِّثْ قَلِيلاً يُدْرِكِ الْهَيْجَا حَمَلْ مَا أَحْسَنَ الْمَوْتَ إِذَا حَانَ الأَجَلْ

قَالَتْ : فَقُمْتُ ، فَاقْتَحَمْتُ حَدِيقَةً ، فَإِذَا فِيهَا نَفَرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ . وَفِيهِمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ تَسْبِغَةٌ لَهُ ، تَعْنِي الْمِغْفَرَ ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ : وَيْحَكِ ، مَا جَاءَ بِكِ ؟ وَيْحَكِ ، مَا جَاءَ بِكِ ؟ وَاللهِ إِنَّكِ لَجَرِيئَةٌ ، مَا يُؤْمِنُكِ أَنْ يَكُونَ تَحَوُّزٌ وَبَلاءٌ ؟ قَالَتْ : فَمَا زَالَ يَلُومُنِي حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنَّ الأَرْضَ انْشَقَّتْ فَدَخَلْتُ فِيهَا ، قَالَتْ : فَرَفَعَ الرَّجُلُ التَّسْبِغَةَ عَنْ وَجْهِهِ ، فَإِذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ ، فَقَالَ : يَا عُمَرُ ، وَيْحَكَ ، قَدْ أَكْثَرْتَ مُنْذُ الْيَوْمَ ، وَأَيْنَ التَّحَوُّزُ ، أَوِ الْفِرَارُ إِلاَّ إِلَى اللهِ.

قَالَتْ : وَيَرْمِي سَعْدًا رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ : حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ بِسَهْمٍ ، فَقَالَ : خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْعَرِقَةِ ، فَأَصَابَ أَكْحَلَهُ فَقَطَعَهُ ، فَدَعَا اللَّهَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تُمِتْنِي حَتَّى تُقِرَّ عَيْنِي مِنْ قُرَيْظَةَ ، وَكَانُوا حُلَفَائَهُ وَمَوَالِيَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، قَالَتْ : فَرَقَأَ كَلْمُهُ ، وَبَعَثَ اللَّهُ الرِّيحَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ : (وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا) فَلَحِقَ أَبُو سُفْيَانَ بِتِهَامَةَ ، وَلَحِقَ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرِ بْنِ حِصْنٍ وَمَنْ مَعَهُ بِنَجْدٍ ، وَرَجَعَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ فَتَحَصَّنُوا فِي صَيَاصِيهِمْ ، وَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَأَمَرَ بِقُبَّةٍ ، فَضُرِبَتْ عَلَى سَعْدٍ فِي الْمَسْجِدِ ، وَوُضِعَ السِّلاَحُ.

قَالَتْ : فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ ، فَقَالَ : أَقَدْ وَضَعْتَ السِّلاَحَ ؟ وَاللهِ مَا وَضَعَتِ الْمَلاَئِكَةُ السِّلاَحَ ، فَاخْرُجْ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتِلْهُمْ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيلِ وَلَبِسَ لأَمَتَهُ ، فَخَرَجَ فَمَرَّ عَلَى بَنِي غَنْمٍ ، وَكَانُوا جِيرَانَ الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : مَنْ مَرَّ بِكُمْ ؟ فَقَالُوا : مَرَّ بِنَا دِحْيَةُ الْكَلْبِي ، وَكَانَ دِحْيَةُ تُشْبِهُ لِحْيَتُهُ وَسِنُّهُ وَوَجْهُهُ بِجِبْرِيلَ ، فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَاصَرَهُمْ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا ، فَلَمَّا اشْتَدَّ حَصْرُهُمْ وَاشْتَدَّ الْبَلاَءُ عَلَيْهِمْ ، قِيلَ لَهُمْ : انْزِلُوا عَلَى حُكْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاسْتَشَارُوا أَبَا لُبَابَةَ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنَّهُ الذَّبْحُ ، فَقَالُوا : نَنْزِلُ عَلَى حُكْمِ ابْنِ مُعَاذٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : انْزِلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، فَنَزَلُوا ، وَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ ، فَحُمِلَ عَلَى حِمَارٍ لَهُ إِكَافٌ مِنْ لِيفٍ ، وَحَفَّ بِهِ قَوْمُهُ ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ : يَا أَبَا عَمْرٍو ، حُلَفَاؤُكَ وَمَوَالِيكَ ، وَأَهْلُ النِّكَايَةِ وَمَنْ قَدْ عَلِمْتَ ، قَالَتْ : لاَ يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلاً ، حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْ دَارِهِمَ الْتَفَتَ إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالَ : قَدْ أَنَى لِسَعْدٍ أَنْ لاَ يُبَالِيَ فِي اللهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ ، فَلَمَّا طَلَعَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَأَنْزِلُوهُ ، قَالَ عُمَرُ : سَيِّدُنَا اللَّهُ ، قَالَ : أَنْزِلُوهُ ، فَأَنْزَلُوهُ.

قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : احْكُمْ فِيهِمْ ، قَالَ : فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ ، وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ ، وَتُقَسَّمَ أَمْوَالُهُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ وَحُكْمِ رَسُولِهِ ، قَالَ : ثُمَّ دَعَا اللَّهَ سَعْدٌ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ أَبْقَيْتَ عَلَى نَبِيِّكَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْئًا فَأَبْقِنِي لَهَا ، وَإِنْ كُنْتَ قَطَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ ، فَقَالَ : فَانْفَجَرَ كَلْمُهُ ، وَكَانَ قَدْ بَرَأَ حَتَّى مَا بَقِيَ مِنْهُ إِلاَّ مِثْلُ الْخُرْصِ.

قَالَتْ : فَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَجَعَ سَعْدٌ إِلَى قُبَّتِهِ الَّتِي كَانَ ضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : فَحَضَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، قَالَتْ :

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنِّي لَأَعْرِفُ بُكَاءَ أَبِي بَكْرٍ مِنْ بُكَاءِ عُمَرَ وَأَنَا فِي حُجْرَتِي ، وَكَانُوا كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ قَالَ عَلْقَمَةُ : فَقُلْتُ : أَيْ أُمَّهْ ، فَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ؟ قَالَتْ : كَانَتْ عَيْنُهُ لَا تَدْمَعُ عَلَى أَحَدٍ ، وَلَكِنَّهُ كَانَ إِذَا وَجَدَ فَإِنَّمَا هُوَ آخِذٌ بِلِحْيَتِهِ.

(۳۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں خندق کے دن، لوگوں کے آثارِ قدم کی پیروی کرتے ہوئے باہر نکلی۔ پس میں نے اپنے پیچھے لوگوں کی آہٹ سُنی۔ میں نے توجہ کی تو وہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے ساتھ ان کے بھتیجے حارث بن اوس تھے جنہوں نے اپنی ڈھال اٹھائی ہوئی تھی۔ پس میں زمین پر بیٹھ گئی۔ فرماتی ہیں: پس حضرت سعد رضی اللہ عنہ گزر گئے اور انہوں نے زرہ پہنی ہوئی تھی۔ اور اس کے کنارے باہر نکلے ہوئے تھے۔ اور مجھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے کناروں سے خوف آ رہا تھا۔ فرماتی ہیں: اور سعد سب لوگوں میں سے بڑے جثہ والے اور لمبے تھے۔ فرماتی ہیں: پھر وہ رجز پڑھتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے گزر گئے۔

''تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ جنگ کو زور پکڑنے دو۔ جب وقت مقرر آ جائے تو موت کتنی اچھی ہوتی ہے۔''

فرماتی ہیں۔ پھر میں کھڑی ہوئی اور ایک باغیچہ میں گھس گئی تو وہاں مسلمانوں کے چند افراد تھے۔ جن میں عمر بن خطاب بھی تھے، اور ان میں ایک آدمی وہ بھی تھا جس پر خود تھی۔ راوی کہتے ہیں..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: عجیب بات ہے! تمہیں کیا چیز یہاں لائی ہے؟ عجیب بات ہے! تمہیں کیا چیز لے آئی ہے؟ بخدا! تم بہت جری ہو۔ تمہیں کس چیز نے فرار اور آزمائش سے مامون کر دیا ہے! عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے مسلسل ملامت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ زمین شق ہو جائے اور میں اس میں داخل ہو جاؤں۔ فرماتی ہیں۔ پھر (دوسرے) آدمی نے اپنے چہرے سے خود اتاری تو وہ طلحہ بن عبید اللہ تھے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے کہا: اے عمر! تم پر افسوس ہے آج تم نے بہت زیادہ ملامت کی ہے۔ فرار اور آزمائش اللہ کے سوا کس کی طرف ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مشرکین قریش میں سے ایک آدمی نے، جس کو حبان بن العرقۃ کہا جاتا تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو تیر مارا اور کہا۔ اس کو لے لو۔ میں ابن العرقۃ ہوں۔ وہ تیر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بازو کی رگ میں لگا اور اس نے وہ رگ کاٹ دی۔ پس انہوں نے اللہ سے دُعا کی۔ اے اللہ! تو مجھے موت نہ دینا یہاں تک کہ تو بنو قریظہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دے۔ یہ لوگ زمانۂ جاہلیت میں حلیف اور ساتھی تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پھر ان کے زخم کا خون بند ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مشرکین پر ہوا بھیج دی۔ و کفی اللّٰہ المؤمنین القتال و کان اللّٰہ قویاً عزیزاً۔

پس ابو سفیان تہامہ کے علاقہ کے ساتھ جاملا اور عیینہ بن بدر بن حصن اور اس کے ساتھی نجد کے علاقہ کے ساتھ جا ملے اور بنو قریظہ واپس ہو گئے اور اپنے قلعوں میں قلعہ بند ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ مدینہ کی طرف واپس تشریف لے آئے اور حکم دیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں خیمہ لگایا گیا اور آپ ﷺ نے اسلحہ وغیرہ رکھ دیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ پھر آپ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا۔ کیا آپ نے اسلحہ

اُتار دیا ہے؟ بخدا! فرشتوں نے تو اسلحہ نہیں اُتارا۔ پس آپ بنوقریظہ کی طرف چلئے اور ان سے قتال کیجئے۔ تو نبی کریم ﷺ نے کو
کا حکم دیا اور آپ ﷺ نے اپنا سامانِ حضر زیب تن فرمایا اور نکل پڑے۔ اور (جب) آپ ﷺ بنوغنم کے پاس سے
گزرے...... یہ لوگ مسجد کے پڑوسی تھے ...... تو پوچھا: کون تمہارے پاس سے گزرا ہے؟ انہوں نے جواباً عرض کیا۔ ہمارے پاس
سے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ گزرے ہیں۔ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کی داڑھی اور چہرے کی شکل حضرت جبرائیل سے مشابہ تھی پھر
کریم ﷺ، بنوقریظہ کے پاس پہنچے اور آپ ﷺ نے پچیس دن تک ان کا محاصرہ فرمایا۔ پس جب بنوقریظہ کا محاصرہ شدید ہو
اور ان پر مصیبت سخت ہوگئی تو انہیں کہا گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ پر تسلیم ہو جاؤ۔ انہوں نے ابولبابہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے
اپنے ہاتھ سے انہیں یہ اشارہ کیا کہ فیصلہ تو ذبح کا ہے۔ بنوقریظہ نے کہا۔ ہم ابن معاذ کے فیصلہ پر اترتے ہیں۔ آپ ﷺ نے
فرمایا: تم سعد بن معاذ کے فیصلہ پر (ہی) اُتر آؤ۔ پس وہ لوگ اُتر آئے۔

۵۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف کسی کو بھیجا اور انہیں گدھے پر سوار کیا گیا جس پر کھجور کی چھال کا پالان
اور ان کی قوم نے انہیں گھیر لیا۔ اور یہ کہنے لگے۔ اے ابوعمرو! (یہ لوگ) تیرے حلیف اور تیرے ساتھی ہیں۔ اور تیری پہچان
لوگ ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کو کچھ جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ جب سعد رضی اللہ عنہ ان کے گھروں کے
پاس پہنچے تو فرمایا: اب سعد کے لئے وہ وقت آپہنچا ہے کہ سعد، اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرے۔

۶۔ پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہوئے ابوسعید کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے سردار کے لئے کھڑے
جاؤ اور اس کو نیچے اُتارو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ہمارا سردار اللہ تعالیٰ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اتارو۔ پس لوگوں نے
انہیں نیچے اُتارا۔

۷۔ آپ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان کے بارے میں فیصلہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا: میں ان کے بارے میں
یہ فیصلہ صادر کرتا ہوں کہ ان کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں، بچوں کو قیدی بنایا جائے اور ان کے اموال کو تقسیم کر
لیا جائے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بے شک تو نے ان کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق (ہی)
فیصلہ کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ سے دعا کی۔ اور فرمایا۔ اے اللہ! اگر تو نے اپنے نبی کے خلاف قریش کی
کوئی جنگ باقی رکھی ہوئی ہے تو تُو مجھے بھی اس کے لئے باقی رکھ۔ اور اگر تو نے نبی ﷺ اور قریش کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے
تو تو مجھے اپنی طرف اٹھالے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس ان کا زخم پھوٹ پڑا۔ اور وہ زخم (پہلے) ختم ہو گیا تھا اور صرف ایک چھوٹے سے
سوراخ جتنا رہ گیا تھا۔

۸۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لے آئے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی اس خیمہ میں واپس
گئے جو آپ ﷺ نے ان کے لئے لگوایا تھا۔ فرماتی ہیں: پھر سعد رضی اللہ عنہ کے پاس نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے۔ کہتی ہیں: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے رونے کو حضرت

ـر رضی اللہ عنہ کے رونے سے علیحدہ پہچان لیتی تھی حالانکہ میں حجرہ میں ہوتی تھی۔ اور یہ صحابہ ایسے تھے جیسا اللہ کا ارشاد ہے۔ رحماء بینھم علقمہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ اماں جان! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں کسی پر آنسو نہیں بہاتی تھیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی کا غم ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی پکڑ تے تھے۔

۳۷۹۵۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، قَالَ : لَمَّا نَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَمْسَى ، أَتَاهُ جِبْرِيلُ ، أَوْ قَالَ : مَلَكٌ ، فَقَالَ : مَنْ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِكَ مَاتَ اللَّيْلَةَ ، اسْتَبْشَرَ بِمَوْتِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ ؟ فَقَالَ : لاَ ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ سَعْدٌ ، فَإِنَّهُ أَمْسَى دَنِفًا ، مَا فَعَلَ سَعْدٌ ؟ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَدْ قُبِضَ ، وَجَاءَ قَوْمُهُ فَاحْتَمَلُوهُ إِلَى دَارِهِمْ ، قَالَ : فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ ، ثُمَّ خَرَجَ ، وَخَرَجَ النَّاسُ ، فَبَتَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ مَشْيًا ، حَتَّى إِنَّ شُسُوعَ نِعَالِهِمْ لَتَقْطَعُ مِنْ أَرْجُلِهِمْ ، وَإِنَّ أَرْدِيَتَهُمْ لَتَسْقُطُ عَنْ عَوَاتِقِهِمْ ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، بَتَتَّ النَّاسَ ، فَقَالَ : إِنِّي أَخْشَى أَنْ تَسْبِقَنَا إِلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ كَمَا سَبَقَتْنَا إِلَى حَنْظَلَةَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ : فَأَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : فَحَضَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُغَسَّلُ ، قَالَ : فَقَبَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْهِ ، فَقَالَ : دَخَلَ مَلَكٌ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَجْلِسٌ ، فَأَوْسَعْتُ لَهُ ، وَأُمُّهُ تَبْكِي وَهِيَ تَقُولُ :

وَيْلَ أُمِّ سَعْدٍ سَعْدًا ... بَرَاعَةً وَجَدًّا.

بَعْدَ أَيَادٍ يَا لَهُ وَمَجْدًا ... مُقَدَّمٌ سَدَّ بِهِ مَسَدًّا.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ الْبَوَاكِي يَكْذِبْنَ إِلاَّ أُمَّ سَعْدٍ ، قَالَ مُحَمَّدٌ : وَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ لِجِنَازَتِهِ ، قَالَ نَاسٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ : مَا أَخَفَّ سَرِيرَ سَعْدٍ ، أَوْ جِنَازَةَ سَعْدٍ ؟ قَالَ : فَحَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ مَاتَ سَعْدٌ : لَقَدْ نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ شَهِدُوا جِنَازَةَ سَعْدٍ ، مَا وَطِئُوا الأَرْضَ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ .

قَالَ مُحَمَّدٌ : فَسَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، وَدَخَلَ عَلَيْنَا الْفُسْطَاطَ ، وَنَحْنُ نَدْفِنُ وَاقِدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، فَقَالَ : أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ أَشْيَاخَنَا ؟ سَمِعْتُ أَشْيَاخَنَا يُحَدِّثُونَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ مَاتَ سَعْدٌ : لَقَدْ نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ شَهِدُوا جِنَازَةَ سَعْدٍ ، مَا وَطِئُوا الأَرْضَ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ : فَأَخْبَرَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : مَا كَانَ أَحَدٌ أَشَدَّ فَقْدًا عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ، أَوْ أَحَدِهِمَا مِنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ : وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ؛ أَنَّ رَجُلاً أَخَذَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابِ قَبْرِ سَعْدٍ يَوْمَئِذٍ ، فَفَتَحَهَا بَعْدُ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ.

قَالَ مُحَمَّدٌ : وَحَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : وَكَانَ وَاقِدٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ ، فَقَالَ لِي : مَنْ أَنْتَ ؟ قُلْتُ : أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، قَالَ : يَرْحَمُ اللَّهُ سَعْدًا ، إِنَّكَ بِسَعْدٍ لَشَبِيهٌ ، ثُمَّ قَالَ : يَرْحَمُ اللَّهُ سَعْدًا ، كَانَ مِنْ أَجْمَلِ النَّاسِ وَأَطْوَلِهِمْ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا إِلَى أُكَيْدِرِ دُومَةَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٍ فِيهَا ذَهَبٌ ، فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَجَلَسَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَ الْجُبَّةَ وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا ، فَقَالَ : أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا ؟ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا رَأَيْنَا ثَوْبًا أَحْسَنَ مِنْهُ ، قَالَ : فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ. (ابن سعد ۴۲۳۔ حاکم ۲۰۵)

(۳۷۹۵۲) حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے کہ جب رات ہوئی تو نبی کریم ﷺ سو گئے تو آپ ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے یا فرمایا: کوئی فرشتہ آیا اور پوچھا: آپ کی امت میں سے کون سا آدمی آج رات وفات پا گیا ہے۔ آسمان والوں کو اس کی موت پر خوشی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سعد کے ساتھ کیا ہوا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا۔ یا رسول اللہ ﷺ! وہ فوت ہو گیا ہے۔ اور ان کی قوم والے آئے تھے اور انہیں اپنے محلہ کی طرف لے گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے نماز فجر پڑھی اور پھر آپ ﷺ چل نکلے اور لوگ بھی (آپ ﷺ کے ساتھ) چل نکلے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو (تیز) چلا کر تھکا دیا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے تسمے ان کے پاؤں سے گر گئے اور ان کی چادریں ان کے کندھوں سے گر گئیں۔ ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے لوگوں کو (تیز) چلا کر تھکا دیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں فرشتے سعد رضی اللہ عنہ کی طرف ہم سے سبقت نہ کر جائیں جیسا کہ وہ حنظلہ کی طرف ہم سے سبقت کر گئے تھے۔

۲۔ محمد کہتے ہیں مجھے اشعث بن اسحاق نے بتایا کہ پھر آپ ﷺ اس کے پاس پہنچے جبکہ انہیں غسل دیا جا رہا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے اپنے گھٹنے اکٹھے کر لیے اور فرمایا: ایک فرشتہ آیا ہے اور اس کے لئے بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی پس میں نے اس کے لئے جگہ چھوڑی ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ رو رہی تھیں اور شعر کہہ رہی تھیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ تمام رونے والیاں کذب بیانی کرتی ہیں سوائے اُمِ سعد رضی اللہ عنہا کے۔

۳۔ محمد کہتے ہیں ہمارے ساتھیوں میں سے بعض لوگوں نے بتایا کہ جب نبی کریم ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے لئے نکلے تو منافقین میں سے بعض لوگوں نے کہا۔ سعد رضی اللہ عنہ کا تختہ کتنا ہلکا ہے، یا کہا: سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ کتنا ہلکا ہے؟ راوی کہتے ہیں: مجھے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا کہ جس دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق ستر ہزار فرشتے اترے ہیں جو سعد رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شریک ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس دن سے پہلے (کبھی) زمین کو نہیں روندا تھا۔

۴۔ محمد کہتے ہیں: پھر میں نے اسمعیل بن محمد بن سعد کو سنا...... جبکہ وہ ہمارے پاس خیمہ میں داخل ہوئے اور ہم واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ کو دفن کر رہے تھے...... انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بیان کروں جو میں نے اپنے شیوخ سے سُنی ہے؟ میں نے اپنے شیوخ کو بیان کرتے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن ارشاد فرمایا: بلاشبہ ستر ہزار فرشتے سعد رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں آسمان سے اُتر کر شریک ہوئے ہیں جنہوں نے اس دن سے پہلے زمین کو نہیں روندا تھا۔

۵۔ محمد کہتے ہیں مجھے میرے والد نے بواسطہ اپنے والد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ مسلمانوں کو نبی کریم اور آپ ﷺ کے دو ساتھیوں (ابوبکر و عمر) یا ان میں سے ایک کے جانے کے بعد، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کسی کی کمی کا شدت سے احساس نہیں ہوا۔

۶۔ محمد کہتے ہیں: مجھے محمد بن منکدر نے محمد بن شرحبیل کے حوالہ سے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر سے اس دن (دفن کے دن) ایک مٹھی مٹی لے لی اور پھر بعد میں اس کو کھولا تو وہ مشک تھی۔

۷۔ محمد کہتے ہیں: اور مجھے واقد بن عمرو بن سعد نے (بھی) بیان کیا۔ راوی کہتے ہیں۔ واقد، خوبصورت اور دراز قد لوگوں میں سے تھے...... واقد کہتے ہیں: میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہتے ہیں: انہوں نے مجھ سے کہا: تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا۔ میں واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ سعد رضی اللہ عنہ پر رحم کرے۔ تم تو بلاشبہ سعد رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہو۔ پھر انہوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ سعد رضی اللہ عنہ پر رحم کرے۔ (عام) لوگوں سے دراز قد اور خوبصورت تھے۔ انس رضی اللہ عنہ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے اکیدر دُومہ کی طرف ایک وفد بھیجا تو اس نے آپ ﷺ کی طرف ایک ریشمی جبہ بھیجا جس میں سونا، بُنا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اس جبہ کو زیب تن فرمایا پھر آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے لیکن آپ ﷺ نے کوئی بات نہیں کی۔ لوگوں نے اس جُبہ کو ہاتھ لگانا شروع کیا اور اس کو تعجب سے دیکھا، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم لوگ اس جبہ کو تعجب سے دیکھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے اس سے خوبصورت کپڑا نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! جو کپڑا تم دیکھ رہے ہو، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنت میں جو رومال ہیں وہ اس سے بھی خوبصورت ہیں۔

(۳۷۹۵۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيرٍ ، فَجَعَلُوا يَتَعَجَّبُونَ مِنْ لِينِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ أَلْيَنُ مِمَّا تَرَوْنَ.

(۳۷۹۵۳) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ریشم کا کپڑا ہدیہ دیا گیا تو لوگوں نے اس کی ملائی کو تعجب سے دیکھنا شروع کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جو کچھ دیکھ رہے ہو، سعد کے جنت کے رومال اس سے بھی زیادہ نرم ہیں۔

(۳۷۹۵٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ بْنَ أَبِي صُفْرَةَ ،

يَقُولُ ، وَذَكَرَ الْحَرُورِيَّةَ وَتَبْيِيتَهُمْ ، فَقَالَ : قَالَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُفِرَ الْخَنْدَقُ ، وَهُوَ يَخَافُ أَنْ يُبَيِّتَهُمْ أَبُو سُفْيَانَ : إِنْ بُيِّتُّمْ ، فَإِنَّ دَعْوَاكُمْ حم لاَ يُنْصَرُونَ.

(۳۷۹۵۴) حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے مہلب بن ابی صفرہ کو...... جبکہ وہ حروریہ اور ان کے شب خون کا ذکر کر رہے تھے...... کہتے سُنا: کہ اصحاب محمد ﷺ فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے خندق والے دن فرمایا: اور (اس وقت) آپ ﷺ کو خوف تھا کہ ابوسفیان شب خون مارے گا۔ اگر تم پر شب خون مارا جائے تو تم یہ کہنا۔ حم لاَ يُنْصَرُونَ.

(۳۷۹۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَقَدَ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِحُبِّ لِقَاءِ اللهِ سَعْدًا قَالَ : إِنَّمَا يَعْنِي السَّرِيرَ ، قَالَ : ﴿وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ﴾ قَالَ : تَفَسَّخَتْ أَعْوَادُهُ ، قَالَ : دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهُ فَاحْتَبَسَ ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا حَبَسَكَ؟ قَالَ : ضُمَّ سَعْدٌ فِي الْقَبْرِ ضَمَّةً ، فَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ عَنْهُ.

(۳۷۹۵۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سعد رضی اللہ عنہ سے ملاقات پر عرش جھوم گیا۔ یعنی تخت...... فرمایا: ﴿وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ﴾ راوی کہتے ہیں۔ تخت کی لکڑیاں جدا جدا ہو گئیں۔ راوی کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ وہاں ٹھہر گئے پھر جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کس بات کی وجہ سے آپ اندر ٹھہرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سعد رضی اللہ عنہ کی قبر کو ملایا گیا تو میں نے اللہ سے اس کیفیت کے ختم ہونے کی دعا کی۔

(۳۷۹۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدَ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

(۳۷۹۵۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش جھوم گیا ہے۔

(۳۷۹۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، يُقَالُ لَهَا : أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ سَكَنٍ ، قَالَتْ : لَمَّا خُرِجَ بِجَنَازَةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ صَاحَتْ أُمُّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُمِّ سَعْدٍ : أَلاَ يَرْقَأُ دَمْعُكِ ، وَيَذْهَبُ حُزْنُكِ ؟ إِنَّ ابْنَكِ أَوَّلُ مَنْ ضَحِكَ اللَّهُ لَهُ ، وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ.

(۳۷۹۵۷) حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ لے کر نکلا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ نے چیخ ماری۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ سے فرمایا: کیا تمہارے آنسو بند نہیں ہوں گے اور تمہارا غم ختم نہیں ہوگا؟ حالانکہ تیرا بیٹا پہلا شخص ہے جس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے ضحک فرمایا: اور اس کی وجہ سے عرش جھوم گیا۔

(۳۷۹۵۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَدِمْنَا فِي حَجٍّ ، أَوْ عُمْرَةٍ فَتُلُقِّينَا بِذِي الْحُلَيْفَةِ ، وَكَانَ غِلْمَانُ الأَنْصَارِ يَتَلَقَّوْنَ أَهَالِيَهُمْ ، فَلَقُوا أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ ، فَنَعَوْا لَهُ امْرَأَتَهُ فَتَقَنَّعَ ، فَجَعَلَ يَبْكِي ، فَقُلْتُ :غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ، أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَكَ مِنَ السَّابِقَةِ وَالْقِدَمِ مَالَكَ ، وَأَنْتَ تَبْكِي عَلَى امْرَأَةٍ ، قَالَتْ :فَكَشَفَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ : صَدَقْتِ لَعَمْرِي ، لَيَحُقَّنَّ أَنْ لاَ أَبْكِيَ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، وَقَدْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ ، قُلْتُ :وَمَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :لَقَدَ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِوَفَاةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، قَالَتْ :وَهُوَ يَسِيرُ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۷۹۵۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حج یا عمرہ کے سلسلہ میں آئے اور ذوالحلیفہ سے ہمارا استقبال کیا گیا۔ انصار کے بچے اپنے گھر والوں کا استقبال کیا کرتے تھے۔لوگ حضرت اُسید ابن حضیر رضی اللہ عنہ سے ملے اور انہیں ان کی اہلیہ کی وفات کی خبر دی۔انہوں نے سر پر کپڑا کرلیا اور رونا شروع کر دیا۔ میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کریں۔تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہو اور تمہیں سبقت اور قدامت میں بھی ایک مقام حاصل ہے اور تم ایک عورت پر رو رہے ہو؟ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ انہوں نے اپنا سر کھول دیا اور کہا: میری عمر کی قسم! آپ نے سچ کہا ہے۔حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بعد کسی پر بھی رونے کا حق باقی نہیں ہے۔ان کے بارے میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمادیا تھا فرمادیا تھا۔ میں نے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں کیا کہا تھا۔انہوں نے کہا۔(یہ کہا تھا) بلاشبہ! سعد بن معاذ کی وفات پر عرش بھی جھوم گیا ہے۔عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔اُسید رضی اللہ عنہ، میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چل رہے تھے۔

(۳۷۹۵۹) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

(۳۷۹۵۹) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش جھوم اٹھا ہے۔

(۳۷۹۶۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لَمَّا مَاتَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِرُوحِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

(۳۷۹۶۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت واقع ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی روح سے عرش جھوم اُٹھا ہے۔

(۳۷۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :أُصِيبَ أَكْحَلُ سَعْدٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، رَمَاهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِقَةِ، قَالَتْ :فَحَوَّلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

الْمَسْجِدِ ، وَضَرَبَ عَلَيْهِ خَيْمَةً لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ. (بخاری ۴۶۳۔ مسلم ۶۶)

(۳۷۹۶۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ خندق والے دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بازو کی رگ زخمی ہوگئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو ایک ابن العرقہ نامی شخص نے تیر مارا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مسجد کی طرف منتقل کر دیا اور ان پر ایک خیمہ لگا دیا گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قریب ہی سے عیادت کر سکیں۔

(۳۷۹۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ ، وَإِذْ زَاغَتِ الأَبْصَارُ ، وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ﴾ قَالَتْ: كَانَ ذَاكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

(بخاری ۴۱۰۳۔ مسلم ۲۳۱۶)

(۳۷۹۶۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ﴿إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ ، وَإِذْ زَاغَتِ الأَبْصَارُ ، وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ﴾ یہ حالت خندق والے دن کی تھی۔

(۳۷۹۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَافَّ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، قَالَ ، وَكَانَ يَوْمًا شَدِيدًا لَمْ يَلْقَ الْمُسْلِمُونَ مِثْلَهُ قَطُّ ، قَالَ : وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ ، وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ جَالِسٌ ، وَذَلِكَ زَمَانُ طَلْعِ النَّخْلِ ، قَالَ : وَكَانُوا يَفْرَحُونَ بِهِ إِذَا رَأَوْهُ فَرَحًا شَدِيدًا ، لأَنَّ عَيْشَهُمْ فِيهِ ، قَالَ ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَأْسَهُ فَبَصُرَ بِطَلْعَةٍ ، وَكَانَتْ أَوَّلَ طَلْعَةٍ رُئِيَتْ ، قَالَ : فَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ : طَلْعَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ ، مِنَ الْفَرَحِ ، قَالَ : فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ ، وَقَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تَنْزِعْ مِنَّا صَالِحَ مَا أَعْطَيْتَنَا ، أَوْ صَالِحًا أَعْطَيْتَنَا.

(۳۷۹۶۳) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے مقابل صف بندی فرمائی۔ راوی کہتے ہیں: یہ بہت سخت دن تھا۔ مسلمانوں نے اس جیسا دن کبھی نہیں دیکھا تھا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشریف فرما تھے اور یہ وقت کھجوروں کی پیداوار کا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ لوگ کھجور کے زمانہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھے کیونکہ ان کی زندگی (کا مدار ہی) اس پر تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سر اُٹھایا تو انہیں کھجور کا شگوفہ دکھائی دیا۔ یہ پہلا دکھائی دینے والا شگوفہ تھا۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے خوشی کی وجہ سے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! شگوفہ۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا۔ اے اللہ! جو صالح چیز تو ہمیں عطا کرے وہ ہم سے واپس نہ چھیننا۔

(۳۷۹٦٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ بِالرَّمْيَةِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، وَجَعَلَ دَمُهُ يَسِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ ، فَجَعَلَ يَقُولُ : وَا انْقِطَاعَ ظَهْرَاهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا أَبَا بَكْرٍ ، فَجَاءَ عُمَرُ ، فَقَالَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا

إِلَيْهِ رَاجِعُونَ.

(۳۷۹۶۴) حضرت عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو خندق والے دن تیر لگ گیا اور ان کا خون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہنے لگا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ ان کی کمر ٹوٹ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر! ٹھہر جاؤ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۳۷۹۶۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :كَانَ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ :مَسْعُود ، وَكَانَ نَمَّامًا ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ بَعَثَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ :أَنَ ابْعَثْ إِلَيْنَا رِجَالاً يَكُونُونَ فِي آطَامِنَا ، حَتَّى نُقَاتِلَ مُحَمَّدًا مِمَّا يَلِي الْمَدِينَةَ ، وَتُقَاتِلَ أَنْتَ مِمَّا يَلِي الْخَنْدَقَ ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ يُقَاتِلَ مِنْ وَجْهَيْنِ ، فَقَالَ لِمَسْعُودٍ :يَا مَسْعُودُ ، إِنَّا نَحْنُ بَعَثْنَا إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ :أَنْ يُرْسِلُوا إِلَى أَبِي سُفْيَانَ ، فَيُرْسِلَ إِلَيْهِمْ رِجَالاً ، فَإِذَا أَتَوْهُمْ قَتَلُوهُمْ ، قَالَ :فَمَا عَدَا أَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَمَا تَمَالَكَ حَتَّى أَتَى أَبَا سُفْيَانَ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ :صَدَقَ وَاللهِ مُحَمَّدٌ ، مَا كَذَبَ قَطُّ ، فَلَمْ يَبْعَثْ إِلَيْهِمْ أَحَدًا.

(۳۷۹۶۵) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں ایک صاحب تھے جنہیں ''مسعود'' کہا جاتا تھا۔ یہ بہت چغل خور تھے۔ پس جب خندق کا دن تھا تو بنو قریظہ نے ابوسفیان کی طرف پیغام بھیجا۔ تم ہماری طرف کچھ بندے بھیج دو جو ہمارے قلعوں میں (مورچہ زن) ہوں تا کہ ہم محمد کے ساتھ مدینہ کی (اندرونی) طرف سے قتال کریں اور تم لوگ خندق کی طرف سے قتال کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو جانب سے لڑنا مشکل محسوس ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسعود سے کہا۔ اے مسعود! ہم نے بنو قریظہ کی طرف یہ پیغام بھیجا ہے کہ وہ ابوسفیان کی طرف اپنے افراد بھیجیں جب ابوسفیان ان کی طرف اپنے آدمی بھیجے گا تو بنو قریظہ والے ان کو قتل کر دیں گے۔ جب مسعود نے یہ بات سنی تو ان سے صبر نہ ہوا اور انہوں نے یہ بات جا کر ابوسفیان کو بتا دی۔ ابوسفیان نے کہا کہ خدا کی قسم! محمد نے ہمیشہ سچ کہا کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ چنانچہ اس نے بنو قریظہ کی طرف کسی کو نہیں بھیجا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل جنگی تدبیر کا حصہ تھا)۔

(۳۷۹۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ ثَلاَثًا ، مَا ذَاقُوا طَعَامًا ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ هَاهُنَا كُدْيَةً مِنَ الْجَبَلِ ، يَعْنِي قِطْعَةً مِنَ الْجَبَلِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رُشُّوا عَلَيْهَا الْمَاءَ ، فَرَشُّوهَا ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ ، أَوِ الْمِسْحَاةَ ، ثُمَّ قَالَ :بِسْمِ اللهِ ، ثُمَّ ضَرَبَ ثَلاَثًا فَصَارَتْ كَثِيبًا ، قَالَ جَابِرٌ :فَحَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَدَّ عَلَى بَطْنِهِ حَجَرًا. (بخاری ۴۱۰۱۔ دارمی ۴۲)

(۳۷۹۶۶) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم تین دن اس حالت میں خندق کھودتے رہے کہ انہوں نے کھانا چکھا بھی نہیں۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پہاڑ کا کوئی سخت حصہ آ گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر پانی چھڑکو۔ پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس قطعہ پر پانی کا چھڑکاؤ کیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور کدال یا پھاوڑا ہاتھ میں لیا اور فرمایا: بسم اللہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ضربیں لگائیں تو وہ قطعہ ریت کا ڈھیر بن گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: فَحَانَتْ مِنِّی الْتِفَاتَةٌ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ مبارک پر پتھر باندھا ہوا تھا۔

(۳۷۹۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : رَأَیْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ یَنْقُلُ التُّرَابَ ، حَتَّى وَارَى التُّرَابُ شَعْرَ صَدْرِهِ ، وَهُوَ یَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ یَقُولُ:

اللَّهُمَّ لَوْ لاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَیْنَا ... وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّیْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِینَةً عَلَیْنَا ... وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَیْنَا
إِنَّ الأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا ... وَإِنْ أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَیْنَا

(۳۷۹۶۷) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خندق والے دن مٹی ڈھوتے ہوئے دیکھا۔ یہاں تک کہ مٹی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کے بالوں کو چھپا دیا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے رجز کو پڑھ رہے تھے اور فرما رہے تھے:

''اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم راہِ راست پر نہ آتے، اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔''
''پس تو ہم پر سکینہ کو نازل فرما، اور قدموں کو ثابت رکھ اگر ہماری ملاقات (دشمن سے) ہو۔''
''بلاشبہ ان لوگوں نے ہم پر سرکشی کی ہے، اور اگر وہ فتنہ چاہیں گے تو ہم انکار کریں گے۔''

(۳۷۹۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَیْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً بَارِدَةً ، وَالْمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ یَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَیْهِمْ ، قَالَ :

إِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الآخِرَةِ ... فَاغْفِرْ لِلأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

فَأَجَابُوهُ :

نَحْنُ الَّذِینَ بَایَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِینَا أَبَدَا

(۳۷۹۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ٹھنڈی صبح کو باہر تشریف لائے۔ مہاجرین و انصار خندق کھود رہے تھے۔ تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ان پر پڑی تو فرمایا:

''بلاشبہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ پس (اے اللہ!) تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔''

صحابہ کرام نے آپ ﷺ کو جواباً کہا: ''ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کی بیعت کی۔ فریضہ جہاد پر جب تک ہم باقی رہیں۔''

(۳۷۹۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الظُّهْرِ ، وَالْعَصْرِ ، وَالْمَغْرِبِ ، وَالْعِشَاءِ حَتَّى كُفِينَا ذَلِكَ ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ : ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ، وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِلاَلاً فَأَقَامَ ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلاَّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا قَبْلَ ذَلِكَ ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ : ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً ، أَوْ رُكْبَانًا﴾.

(۳۷۹۶۹) حضرت عبدالرحمان بن ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ خندق کے دن ہمیں ظہر، عصر اور مغرب، عشا سے محبوس رکھا گیا۔ یہاں تک کہ ہمیں اس سے کفایت دے دی گئی۔ یہی ارشاد خداوندی (کا معنی) ہے۔ ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ، وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾ پھر نبی کریم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اقامت کہی۔ پھر آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی، جیسا کہ آپ ﷺ اس سے پہلے ظہر کی نماز پڑھتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عصر کے لئے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز بھی ادا کی جس طرح آپ ﷺ عصر کی نماز پہلے پڑھتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے مغرب کی نماز ادا فرمائی جیسا کہ آپ ﷺ اس سے پہلے مغرب پڑھتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عشا کی نماز ادا کی جس طرح آپ ﷺ اس سے پہلے عشاء ادا کرتے تھے۔ اور یہ واقعہ ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً ، أَوْ رُكْبَانًا﴾ کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

(۳۷۹۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ الظُّهْرَ ، وَالْعَصْرَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ.

(۳۷۹۷۰) حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خندق کے دن غروب شمس تک ظہر اور عصر ادا نہیں کی تھی۔

(۳۷۹۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، قَالَ : جَاءَ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ ، وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ ، فَقَالاَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْخَنْدَقِ : نَكُفُّ عَنْكَ غَطَفَانَ ، عَلَى أَنْ تُعْطِيَنَا ثِمَارَ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : فَرَاوَضُوهُ حَتَّى اسْتَقَامَ الأَمْرُ عَلَى نِصْفِ ثِمَارِ الْمَدِينَةِ ، فَقَالُوا : اُكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كِتَابًا ، فَدَعَا بِصَحِيفَةٍ ، قَالَ : وَالسَّعْدَانِ ؛ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ ، وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ جَالِسَانِ ، فَأَقْبَلاَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالاَ : أَشَيْءٌ أَتَاكَ عَنِ اللهِ ، لَيْسَ لَنَا أَنْ نَعْرِضَ فِيهِ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَصْرِفَ وُجُوهَ هَؤُلاَءِ عَنِّي ، وَيَفْرُغَ وَجْهِي لِهَؤُلاَءِ ، قَالَ : فَقَالاَ لَهُ : مَا نَالَتْ مِنَّا الْعَرَبُ فِي جَاهِلِيَّتِنَا شَيْئًا إِلاَّ بِشِرًى ، أَوْ قِرًى.

(بخاری ۲۹۳۱۔ مسلم ۴۳۶)

(۳۷۹۷۱) حضرت ابومعشر سے روایت ہے کہ حارث بن عوف اور عیینہ بن حصن آئے اور انہوں نے عام خندق میں رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے کہا۔ ہم آپ سے غطفان کو روک کر رکھیں گے اس شرط پر کہ آپ ہمیں مدینہ کے پھل دیں گے۔ راوی کہتے ہیں: پھر انہوں نے آپ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے کمی بیشی کی بات کی اور معاملہ مدینہ کے نصف پھلوں پر طے ہو گیا۔ انہوں نے کہا۔ ہمارے اور اپنے مابین آپ کوئی تحریر لکھ دیں۔ آپ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کاغذ منگوایا۔ راوی کہتے ہیں: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ دونوں تشریف فرما تھے۔ وہ نبی کریم صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کیا۔ کیا آپ کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی ایسی بات آئی ہے جس سے ہم اعراض نہیں کر سکتے۔ آپ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: نہیں! لیکن میرا ارادہ ہے کہ میں ان لوگوں کے چہروں کو خود سے پھیر دوں اور میں اپنے چہرے کو ان کے لئے فارغ کرنا چاہتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ دونوں صحابیوں رضی اللہ عنہما نے آپ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے کہا۔ ہماری جاہلیت کے زمانہ میں عرب نے کبھی ہم سے کچھ نہیں لیا تھا۔ سوائے خریداری اور مہمان نوازی کے۔

(۳۷۹۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ : حَبَسُونَا عَنِ الصَّلاَةِ الْوُسْطَى ، صَلاَةِ الْعَصْرِ ، مَلأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا.

(۳۷۹۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے خندق والے دن ارشاد فرمایا: انہوں (مشرکین) نے ہمیں صلوۃ وسطی یعنی عصر کی نماز سے روکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔

(۳۷۹۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : عَرَضَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي . إِلاَّ أَنَّ ابْنَ إِدْرِيسَ قَالَ : عُرِضْتُ.

(۳۷۹۷۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ مجھے خندق والے دن رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس پیش کیا گیا اور میری عمر پندرہ سال تھی۔ تو آپ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھے اجازت عنایت فرما دی۔ ابن ادریس کی روایت میں عرضت ہے۔

(۳۷۹۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ : مَنْ رَجُلٌ يَذْهَبُ فَيَأْتِينَا بِخَبَرِ بَنِي قُرَيْظَةَ ؟ فَرَكِبَ الزُّبَيْرُ فَجَائَهُ بِخَبَرِهِمْ ، ثُمَّ عَادَ ، فَقَالَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ : مَنْ يَجِيئُنِي بِخَبَرِهِمْ ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ : نَعَمْ ، قَالَ : وَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ أَبَوَيْهِ فَقَالَ : فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي ، وَقَالَ لِلزُّبَيْرِ : لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِي ، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ ، وَابْنُ عَمَّتِي.

(۳۷۹۷۴) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے خندق والے دن ارشاد فرمایا: کون آدمی جائے گا اور ہمیں بنو قریظہ کی خبر لا کر دے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سوار ہو گئے اور بنو قریظہ کے بارے میں خبر لے آئے۔ پھر آپ صَلَّاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے یہ بات دہرائی اور تین مرتبہ فرمایا۔ کون مجھے ان کی خبر لا کر دے گا؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! راوی کہتے

س: نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لئے اپنے والدین کو جمع فرما کر ارشاد فرمایا: تم پر میرے ماں، باپ قربان ہوں اور
پ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر اور میری پھوپھی کا بیٹا ہے۔

۳۷۹۷) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْفِرَ الْخَنْدَقَ ، عَرَضَ لَنَا فِي بَعْضِ الْجَبَلِ صَخْرَةٌ عَظِيمَةٌ شَدِيدَةٌ ، لاَ تَدْخُلُ فِيهَا الْمَعَاوِلُ ، فَاشْتَكَيْنَا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَآهَا أَخَذَ الْمِعْوَلَ وَأَلْقَى ثَوْبَهُ ، وَقَالَ : بِسْمِ اللهِ ، ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً فَكَسَرَ ثُلُثَهَا ، فَقَالَ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الشَّامِ ، وَاللهِ إِنِّي لأُبْصِرُ قُصُورَهَا الْحُمْرَ السَّاعَةَ ، ثُمَّ ضَرَبَ الثَّانِيَةَ فَقَطَعَ ثُلُثًا آخَرَ ، فَقَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ فَارِسَ ، وَاللهِ إِنِّي لأُبْصِرُ قَصْرَ الْمَدَائِنِ الأَبْيَضَ ، ثُمَّ ضَرَبَ الثَّالِثَةَ ، فَقَالَ :بِسْمِ اللهِ ، فَقَطَعَ بَقِيَّةَ الْحَجَرِ ، وَقَالَ :اللَّهُ أَكْبَرُ ، أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْيَمَنِ ، وَاللهِ إِنِّي لأُبْصِرُ أَبْوَابَ صَنْعَاءَ. (احمد ۳۰۳- ابویعلی ۱۶۸۱)

۳۷۹۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم خندق کھودیں تو ایک پہاڑ کے اندر ہمارے سامنے ایک بڑی چٹان آ گئی۔ جس میں کدالیں داخل نہیں ہوتی تھیں۔ ہم نے اس بات کی شکایت آپ ﷺ کے سامنے کی۔ آپ ﷺ تشریف لائے۔ پس جب آپ ﷺ نے چٹان کو دیکھا تو آپ ﷺ نے کدال ہاتھ میں لی اور اپنا کپڑا دیا۔ اور فرمایا: بسم اللہ۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ضرب لگائی تو ایک تہائی چٹان ٹوٹ گئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! کی چابیاں عطا کر دی گئیں ہیں۔ بخدا! مجھے اس وقت اس کے سرخ محلات دکھائی دے رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری ضرب لگائی۔ تو ایک تہائی چٹان مزید ٹوٹ گئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! فارس (کے خزانوں) کی چابیاں عطا کر دی گئی ۔ بخدا! مجھے مدائن کا سفید محل دکھائی دے رہا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری ضرب لگائی اور فرمایا: بسم اللہ! تو بقیہ چٹان بھی ٹ گئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! یمن (کے خزانوں) کی کنجیاں عطا کر دی گئی ہیں۔ بخدا! مجھے صنعاء کے دروازے دکھائی دے رہے ہیں۔

۳۷۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ؛ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ ، حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ ، فَأَمَرَ بِلاَلا ، فَأَذَّنَ وَأَقَامَ الظُّهْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

۳۷۹۷) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکین نے خندق والے دن نبی کریم ﷺ کو چار نماز سے مشغول رکھا یہاں تک کہ رات کا جتنا حصہ اللہ نے چاہا گزر گیا پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی پھر حضرت

بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کی نماز پڑھی۔

(۳۷۹۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ صَفِيَّةَ كَانَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ.

(۳۷۹۷۷) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا خندق والے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھیں۔

(۳۷۹۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ قَامَ رَجُ الْمُشْرِكِينَ ، فَقَالَ : مَنْ يُبَارِزُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُمْ يَا زُبَيْرُ ، فَقَالَتْ صَفِيَّ رَسُولَ اللهِ ، وَاحِدِي ، فَقَالَ : قُمْ يَا زُبَيْرُ ، فَقَامَ الزُّبَيْرُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّهُمَ صَاحِبَهُ قَتَلَهُ ، فَعَلَاهُ الزُّبَيْرُ فَقَتَلَهُ ، ثُمَّ جَاءَ بِسَلَبِهِ ، فَنَفَّلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ.

(۳۷۹۷۸) حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ جب خندق کا دن تھا اور مشرکین میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور پوچھا: کون مُبارز گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے زبیر! کھڑے ہو جاؤ۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا ایک بیٹا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے زبیر! کھڑے ہو جاؤ۔ پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان د میں سے جو اپنے ساتھی سے بلند ہو گا وہ دوسرے کو قتل کر دے گا۔ پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، اس سے بلند ہو گئے تو انہوں نے اس کو دیا۔ پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، اس مقتول کا سامان لے کر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سامان انہی کو عطا کر دیا۔

(۳۷۹۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ ، وَأَيُّوبَ السَّخْ كُلِّهِمْ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ نَوْفَلاً ، أَوِ ابْنَ نَوْفَلٍ ، تَرَدَّى بِهِ فَرَسُهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقُتِلَ ، فَبَعَثَ أَبُو سُفْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدِيَتِهِ ، مِئَةً مِنَ الإِبِلِ ، فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ : خُذُوهُ خَبِيثُ الدِّيَةِ ، خَبِيثُ الْجِيفَةِ.

(۳۷۹۷۹) حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ نوفل بن نوفل کو خندق والے دن اس کے گھوڑے نے گرا دیا اور وہ قتل ہو گیا۔ سفیان نے اس کی دیت سو اونٹ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرما دیا اور فرمایا: اس کو پکڑ لو۔ کیونکہ ا دیت بھی خبیث ہے اور اس کی لاش بھی خبیث ہے۔

(۲۸) مَا حَفِظْتُ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ

بنو قریظہ کے بارے میں جو روایات میں نے محفوظ کی ہیں

(۳۷۹۸۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَوَّا

جُبَیْرٍ إِلَی بَنِی قُرَیْظَۃَ عَلَی فَرَسٍ یُقَالُ لَہُ :جَنَاحٌ. (بخاری ۴۱۱۷۔ مسلم ۱۳۸۹)

(۳۷۹.) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوّات بن جبیر کو بنو قریظہ کی طرف ایک جناح نامی گھوڑے پر کر کے بھیجا۔

(۳۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَیْرٍ ، وَعَبْدَۃُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ ، عَنْ أَبِیهِ ، عَنْ عَائِشَۃَ ، قَالَتْ :لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ ، وَوَضَعَ السِّلاَحَ وَاغْتَسَلَ ، أَتَاهُ جِبْرِیلُ ، وَقَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارُ ، فَقَالَ :وَضَعْتَ السِّلاَحَ ؟ فَوَاللهِ مَا وَضَعْتُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :فَأَیْنَ ؟ قَالَ :هَاهُنَا ، وَأَوْمَأَ إِلَی بَنِی قُرَیْظَۃَ ، قَالَ :فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِلَیْهِمْ.

(۳۷۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوم الخندق سے واپس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] رکھ دیا اور غسل فرمالیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل حاضر ہوئے اور ان کے سر پر غبار تھا تو انہوں نے فرمایا۔ آپ نے اسلحہ [illegible] یا ہے۔ بخدا! میں نے تو اسلحہ نہیں رکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر کدھر؟ حضرت جبرائیل نے جواب دیا۔ ادھر! ا[illegible] [illegible]ں نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کی طرف نکل پڑے۔

(۳۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِیهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْ[مَ] قُرَیْظَۃَ :الْحَرْبُ خَدْعَۃٌ.

(۳۷۹) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم قریظہ کو فرمایا: جنگ دھوکہ ہے۔

(۳۷۰) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :عَاهَدَ حُیَیُّ بْنُ أَخْطَبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لاَ یُظَاهِرَ عَلَیْهِ أَحَدًا، وَجَعَلَ اللَّهَ عَلَیْهِ کَفِیلاً، قَالَ:فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ قُرَیْظَۃَ، أُتِیَ بِهِ وَبِابْنِهِ سَلْمًا ، قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :أَوْفَی الْکَفِیلَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَضُرِبَتْ عُنُقُهُ ، وَعُنُقَ ابْنِهِ.

(۳۷۹) حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حیی بن اخطب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرط پر معاہدہ کیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم [کے خ]لاف کسی کی مدد نہیں کرے گا اور اس بات پر اس نے اللہ تعالیٰ کو کفیل بنایا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر جب بنو قریظہ کا دن آیا۔ اس کو [اور اس]ا کے بیٹے کو لایا گیا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا انہیں کفیل کے بدلے میں لایا گیا ہے۔ پھر رسول [اللہ] صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا۔ پس اس کی اور اس کے بیٹے کی گردن ماردی گئی۔

(۳۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَۃَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَیْرِ ، عَنِ الزُّبَیْرِ ، قَالَ :جَمَعَ لِی رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ أَبَوَیْهِ یَوْمَ قُرَیْظَۃَ ، فَقَالَ :فِدَاكَ أَبِی وَأُمِّی.

(۳۷۹) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ والے دن میرے لئے (دعا میں) اپنے والدین کو [جمع] کر کے ارشاد فرمایا: تم پر میرے ماں، باپ قربان ہوں۔

(۳۷۹۸۵) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، سَمِعَهُ يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ، يَقُولُ : نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، قَالَ : فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدٍ ، قَالَ : فَأَتَاهُ عَلَى حِمَارٍ ، قَالَ : فَلَمَّا أَنْ دَنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ ، أَوْ خَيْرِكُمْ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هَؤُلاَءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ ، قَالَ : تُقْتَلُ مُقَاتِلَتُهُمْ ، وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ ، وَرُبَّمَا قَالَ : قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللهِ. (بخاری ۴۱۲۱۔ مسلم ۱۳۸۸)

(۳۷۹۸۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل قریظہ، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اُترے۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف کسی کو بھیجا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ، ایک گدھے پر تشریف لائے۔ راوی کہتے ہیں: جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ، مسجد کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''اپنے سردار'' یا فرمایا: ''اپنے میں سے بہترین شخص کی تعظیم میں کھڑے ہو جاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلاشبہ یہ لوگ تمہارے فیصلہ پر اُترے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا جائے اوران کی عورتوں، بچوں کو قید کر لیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم نے مالک (الملک) کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ کبھی راوی یہ قول نقل کرتے ہیں: تم نے خدا کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا۔

(۳۷۹۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ؛ أَنَّهُمْ نَزَلُوا عَلَى حكمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَدُّوا الْحُكْمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، فَحَكَمَ فِيهِمْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ : أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ ، وَتُقَسَّمُ أَمْوَالُهُمْ ، قَالَ هِشَامٌ : قَالَ أَبِي : فَأُخْبِرْتُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ.

(۳۷۹۸۶) حضرت ہشام بن عروہ، اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ بنوقریظہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر اُترے۔ پھر انہوں نے فیصلہ کرنے کو، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹا دیا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ ابن معاذ نے ان کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا کہ ان کے مقاتلین کو قتل کر دیا جائے اوران کی عورتوں، بچوں کو قید کر دیا جائے اوران کے اموال کو تقسیم کر دیا جائے۔ ہشام کہتے ہیں۔ میرے والد نے بتایا ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: (اے معاذ رضی اللہ عنہ!) تو نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

(۳۷۹۸۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : رَمَى أَهْلُ قُرَيْظَةَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ ، فَأَصَابُوا أَكْحَلَهُ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ لاَ تُمِتْنِي حَتَّى تَشْفِيَنِي مِنْهُمْ ، قَالَ : فَنَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، فَحَكَمَ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِحُكْمِ اللهِ حَكَمْتَ.

(۳۷۹۸۷) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو قریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر مارا۔ اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے بازو کی رگ کو زخمی کر دیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی۔ اے اللہ! تو مجھے موت نہ دینا یہاں تک کہ تو مجھے ان سے شفاء دے دے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر وہ لوگ حضرت معاذ بن سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اُتر (راضی ہو) گئے۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا: کہ ان کے قاتلین کو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں، بچوں کو قیدی بنایا جائے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے خدا کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

(۳۷۹۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، يَقُولُ : دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأَحْزَابِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، سَرِيعَ الْحِسَابِ ، هَازِمَ الأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

(۳۷۹۸۸) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب (کفار کے لشکروں) پر یہ بددعا فرمائی۔ اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والی ذات، جلد حساب لینے والی ذات، لشکروں کو شکست دینے والی ذات، ان کو شکست دے اور ان کو ہلا کر رکھ دے۔

(۳۷۹۸۹) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الأَصَمِّ ، قَالَ : لَمَّا كَشَفَ اللَّهُ الأَحْزَابَ ، وَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِهِ ، فَأَخَذَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ ، أَتَاهُ جِبْرِيلُ ، فَقَالَ : عَفَا اللَّهُ عَنْكَ ، وَضَعْتَ السِّلاَحَ وَلَمْ تَضَعْهُ مَلاَئِكَةُ السَّمَاءِ ؟ ائْتِنَا عِنْدَ حِصْنِ بَنِي قُرَيْظَةَ ، فَنَادَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ : أَنَ ائْتُوا حِصْنَ بَنِي قُرَيْظَةَ ، ثُمَّ اغْتَسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَاهُمْ عِنْدَ الْحِصْنِ. (ابن سعد ۷۵)

(۳۷۹۸۹) حضرت یزید بن اصم سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے لشکروں کو دور کر دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اپنے گھر کی طرف لوٹ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک دھونا شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ سے درگزر فرمائے۔ آپ نے اسلحہ رکھ دیا ہے۔ حالانکہ آسمان کے فرشتوں نے اسلحہ نہیں رکھا؟ آپ ہمارے ساتھ بنو قریظہ کے قلعہ کی طرف تشریف لائیے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں منادی کروائی کہ بنو قریظہ کے قلعہ پر پہنچو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان لوگوں کے پاس قلعہ پر تشریف لے گئے۔

(۳۹) مَا حَفِظْتُ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ

جو روایات میں نے غزوہ بنی المصطلق کے بارے میں محفوظ کی ہیں

(۳۷۹۹۰) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنْ دُعَاءِ الْمُشْرِكِينَ ، فَكَتَبَ إِلَيَّ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، وَهُمْ

غَارُّونِ ، وَنَعَمُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ ، فَكَانَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِمَّا أَصَابُوا ، وَكُنْتُ فِي الْخَيْلِ.

(۳۷۹۹۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوالمصطلق پر حملہ کیا جبکہ وہ غافل تھے اور ان کے جانور پانی پر آئے ہوئے تھے اور جویریہ بنت الحارث بھی متاثرین میں سے تھی اور میں گھوڑ سواروں میں تھا۔

(۳۷۹۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، قَالَ :دَخَلْتُ أَنَا ، وَأَبُو صِرْمَةَ الْمَازِنِيُّ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الْعَزْلِ ؟ فَقَالَ :أَسَرْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ ، أَسَرْنَا نِسَاءَ بَنِي عَبْدِ الْمُصْطَلِقِ ، فَأَرَدْنَا الْعَزْلَ، وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ ، فَقَالَ بَعْضُنَا :أَتَعْزِلُونَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ ؟ فَأَتَيْنَاهُ ، فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَسَرْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ ، أَسَرْنَا نِسَاءَ بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، فَأَرَدْنَا الْعَزْلَ ، وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَاءِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ عَلَيْكُمْ أَنْ لاَ تَفْعَلُوا ، فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَسَمَةٍ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا أَنْ تَكُونَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلاَّ وَهِيَ كَائِنَةٌ. (نسائی ۵۰۴۵۔ مالك ۹۵)

(۳۷۹۹۱) حضرت ابن محیریز کہتے ہیں کہ میں اور ابوصرمہ مازنی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے عزل کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے جواب میں ارشاد فرمایا: ہم نے عرب کی صاحب زادیاں قید کی تھی ہم نے بنوالمصطلق کی عورتوں کو قید کیا اور ہم نے (ان کے ساتھ) عزل کا ارادہ کیا اور فدیہ لینے میں رغبت ظاہر کی۔ ہم میں سے بعض لوگوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے درمیان موجود ہیں اور تم عزل کرتے ہو؟ تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے عرب کی صاحبزادیاں قید کی ہیں۔ ہم نے بنوالمصطلق کی عورتیں قیدی بنائی ہیں۔ اور ہم عزل کا ارادہ رکھتے ہیں اور فدیہ لینے میں رغبت رکھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! تم یہ کام نہ کرو۔ کیونکہ قیامت تک کوئی بھی جان جس کے ہونے کو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے وہ بہرحال ہو کر رہے گی۔

(۳۷۹۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ لَمَّا أَتَوُا الْمَنْزِلَ ، وَقَدْ جَلاَ أَهْلُهُ ، أَجْهَضُوهُمْ ، وَقَدْ بَقِيَ دَجَاجٌ فِي الْمَعْدِنِ ، فَكَانَ بَيْنَ غِلْمَانٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغِلْمَانٍ مِنَ الأَنْصَارِ قِتَالٌ ، فَقَالَ غِلْمَانٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ :يَا لَلْمُهَاجِرِينَ ، وَقَالَ غِلْمَانٌ مِنَ الأَنْصَارِ :يَا لَلأَنْصَارِ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ ، فَقَالَ :أَمَا وَاللهِ لَوْ أَنَّهُمْ لَمْ يُنْفِقُوا عَلَيْهِمَ انْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ ، أَمَا وَاللهِ :(لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ) فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِالرَّحِيلِ ، فَكَأَنَّهُ يَشْغَلُهُمْ ، فَأَدْرَكَ رَكْبًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ فِي الْمَسِيرِ فَقَالَ لَهُمْ :أَلَمْ تَعْلَمُوا مَا قَالَ الْمُنَافِقُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ؟ قَالُوا :وَمَاذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :قَالَ :أَمَا وَاللهِ لَوْ لَمْ تُنْفِقُوا عَلَيْهِمْ لاَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ ، أَمَا وَاللهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ

قَالُوا : صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَأَنْتَ وَاللهِ الْعَزِيزُ ، وَهُوَ الذَّلِيلُ.

(۳۷۹۹۲) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ غزوہ بنوالمصطلق میں جب منزل پر پہنچے۔ تو مہاجرین اور انصار کے کم عمر لڑکوں میں کوئی جھگڑا ہو گیا۔ مہاجرین کے لڑکوں نے کہا۔ یا للمہاجرین. اور انصار کے لڑکوں نے کہا۔ یا للانصار. یہ خبر عبداللہ بن ابی بن سلول کو پہنچی تو اس نے کہا۔ ہاں! بخدا! اگر انصار، مہاجرین پر خرچہ نہ کرتے تو وہ آپ ﷺ کے گرد سے چلے جاتے۔ ہاں! بخدا! اگر ہم مدینہ کی طرف واپس لوٹ گئے تو البتہ ضرور بالضرور عزت والے مدینہ سے ذلت والوں کو نکال دیں گے۔ پس یہ بات نبی کریم ﷺ کو پہنچی۔ تو آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔ گویا کہ آپ ﷺ انہیں مشغول کر رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے دوران سفر بنو عبدالاشہل میں ایک سوار جماعت کو پایا تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: تمہیں معلوم نہیں ہے کہ منافق عبداللہ بن اُبی نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے کیا کہا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے کہا ہے۔ ہاں! بخدا! اگر تم (انصار) ان (مہاجرین) پر خرچ نہ کرو تو یہ محمد ﷺ کے پاس سے چلے جائیں گے۔ ہاں. بخدا! اگر ہم مدینہ واپس گئے تو البتہ ضرور بالضرور عزت والے، مدینہ سے ذلت والوں کو باہر نکال دیں گے۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! سچ کہا۔ آپ اور اللہ تعالیٰ عزت والے جبکہ وہ ذلیل ہے۔

(۳۰) غَزْوَةُ الْحُدَيْبِيَةِ

غزوہ حدیبیہ

(۳۷۹۹۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الآيَةِ : ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ ، قَالَ : الْحُدَيْبِيَةُ. (بخاری ۴۸۳۴۔ مسلم ۱۴۱۳)

(۳۷۹۹۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آیت مبارکہ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ کے بارے میں روایت ہے کہ اس سے مراد حدیبیہ ہے۔

(۳۷۹۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُدَيْبِيَةِ ، وَكَانَتِ الْحُدَيْبِيَةُ فِي شَوَّالٍ ، قَالَ : فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِعُسْفَانَ ، لَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كَعْبٍ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا تَرَكْنَا قُرَيْشًا وَقَدْ جَمَعَتْ لَكَ أَحَابِيشَهَا تُطْعِمُهَا الْخَزِيرَ ، يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا تَبَرَّزَ مِنْ عُسْفَانَ ، لَقِيَهُمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ طَلِيعَةً لِقُرَيْشٍ ، فَاسْتَقْبَلَهُمْ عَلَى الطَّرِيقِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلُمَّ هَاهُنَا ، فَأَخَذَ بَيْنَ سَرْوَعَتَيْنِ ، يَعْنِي شَجَرَتَيْنِ ، وَمَالَ عَنْ سَنَنِ الطَّرِيقِ حَتَّى نَزَلَ الْغَمِيمَ. فَلَمَّا نَزَلَ الْغَمِيمَ خَطَبَ النَّاسَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ، ثُمَّ قَالَ :

أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ جَمَعَتْ لَكُمْ أَحَابِيشَهَا تُطْعِمُهَا الْخَزِيرَ ، يُرِيدُونَ أَنْ يَصُدُّونَا عَنِ الْبَيْتِ ، فَأَشِيرُوا عَلَيَّ بِمَا تَرَوْنَ ؟ أَنْ تَعْمِدُوا إِلَى الرَّأْسِ ، يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ ، أَمْ تَرَوْنَ أَنْ تَعْمِدُوا إِلَى الَّذِينَ أَعَانُوهُمْ ، فَنُخَالِفُهُمْ إِلَى نِسَائِهِمْ وَصِبْيَانِهِمْ ، فَإِنْ جَلَسُوا جَلَسُوا مَوْتُورِينَ مَهْزُومِينَ ، وَإِنْ طَلَبُونَا طَلَبُونَا طَلَبًا مُتَدَارِيًا ضَعِيفًا ، فَأَخْزَاهُمَ اللَّهُ ؟.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، نَرَى أَنْ تَعْمِدَ إِلَى الرَّأْسِ ، فَإِنَّ اللَّهَ مُعِينُكَ ، وَإِنَّ اللَّهَ نَاصِرُكَ ، وَإِنَّ اللَّهَ مُظْهِرُكَ ، قَالَ الْمِقْدَادُ بْنُ الأَسْوَدِ وَهُوَ فِي رَحْلِهِ :إِنَّا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ ، لاَ نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِنَبِيِّهَا :﴿اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ ، إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ وَلَكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ ، إِنَّا مَعَكُمْ مُقَاتِلُونَ.

فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا غَشِيَ الْحَرَمَ وَدَخَلَ أَنْصَابَهُ ، بَرَكَتْ نَاقَتُهُ الْجَدْعَاءُ ، فَقَالُوا :خَلأَتْ، فَقَالَ :وَاللهِ مَا خَلأَتْ، وَمَا الْخَلأُ بِعَادَتِهَا، وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ عَنْ مَكَّةَ، لاَ تَدْعُونِي قُرَيْشٌ إِلَى تَعْظِيمِ الْمَحَارِمِ فَيَسْبِقُونِي إِلَيْهِ ، هَلُمَّ هَاهُنَا لأَصْحَابِهِ ، فَأَخَذَ ذَاتَ الْيَمِينِ فِي ثَنِيَّةٍ تُدْعَى ذَاتَ الْحَنْظَلِ ، حَتَّى هَبَطَ عَلَى الْحُدَيْبِيَةِ ، فَلَمَّا نَزَلَ اسْتَقَى النَّاسُ مِنَ الْبِئْرِ ، فَنَزَفَتْ وَلَمْ تَقُمْ بِهِمْ ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَأَعْطَاهُمْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَةٍ ، فَقَالَ :اغْرِزُوهُ فِي الْبِئْرِ ، فَغَرَزُوهُ فِي الْبِئْرِ ، فَجَاشَتْ وَطَمَا مَاؤُهَا حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ.

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِهِ قُرَيْشٌ أَرْسَلُوا إِلَيْهِ أَخَا بَنِي حُلَيْسٍ ، وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْهَدْيَ ، فَقَالَ :ابْعَثُوا الْهَدْيَ ، فَلَمَّا رَأَى الْهَدْيَ لَمْ يُكَلِّمْهُمْ كَلِمَةً ، وَانْصَرَفَ مِنْ مَكَانِهِ إِلَى قُرَيْشٍ ، فَقَالَ :يَا قَوْمُ الْقَلاَئِدَ وَالْبُدْنَ وَالْهَدْيَ ، فَحَذَّرَهُمْ وَعَظَّمَ عَلَيْهِمْ ، فَسَبُّوهُ وَتَجَهَّمُوهُ ، وَقَالُوا :إِنَّمَا أَنْتَ أَعْرَابِيٌّ جِلْفٌ لاَ نَعْجَبُ مِنْكَ ، وَلَكِنَّا نَعْجَبُ مِنْ أَنْفُسِنَا إِذْ أَرْسَلْنَاكَ ، اجْلِسْ.

ثُمَّ قَالُوا لِعُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ :انْطَلِقْ إِلَى مُحَمَّدٍ ، وَلاَ نُؤْتَيَنَّ مِنْ وَرَائِكَ ، فَخَرَجَ عُرْوَةُ حَتَّى أَتَاهُ ، فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، مَا رَأَيْتُ رَجُلاً مِنَ الْعَرَبِ سَارَ إِلَى مِثْلِ مَا سِرْتَ إِلَيْهِ ، سِرْتَ بِأَوْبَاشِ النَّاسِ إِلَى عِتْرَتِكَ وَبَيْضَتِكَ الَّتِي تَفَلَّقَتْ عَنْكَ لِتُبِيدَ خَضْرَائَهَا ، تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ جِئْتُكَ مِنْ عِنْدِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ ، وَعَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ، قَدْ لَبِسُوا جُلُودَ النُّمُورِ عِنْدَ الْعُوذِ الْمَطَافِيلِ يُقْسِمُونَ بِاللهِ لاَ تَعْرِضُ لَهُمْ خُطَّةً إِلاَّ عَرَضُوا لَكَ أَمَرَّ مِنْهَا.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا لَمْ نَأْتِ لِقِتَالٍ ، وَلَكِنَّا أَرَدْنَا أَنْ نَقْضِيَ عُمْرَتَنَا وَنَنْحَرَ هَدْيَنَا ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَ قَوْمَكَ ، فَإِنَّهُمْ أَهْلُ قَتَبٍ ، وَإِنَّ الْحَرْبَ قَدْ أَخَافَتْهُمْ ، وَإِنَّهُ لاَ خَيْرَ لَهُمْ أَنْ تَأْكُلَ الْحَرْبُ مِنْهُمْ إِلاَّ مَا قَدْ أَكَلَتْ ، فَيُخَلُّونَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ ، فَنَقْضِي عُمْرَتَنَا وَنَنْحَرُ هَدْيَنَا ، وَيَجْعَلُونَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ

مُدَّةً ، نُزِيلُ فِيهَا نِسَائَهُمْ وَيَأْمَنُ فِيهَا سَرْبُهُمْ ، وَيُخَلُّونَ بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ ، فَإِنِّي وَاللهِ لأُقَاتِلَنَّ عَلَى هَذَا الأَمْرِ الأَحْمَرَ وَالأَسْوَدَ حَتَّى يُظْهِرَنِي اللَّهُ ، أَوْ تَنْفَرِدَ سَالِفَتِي ، فَإِنْ أَصَابَنِي النَّاسُ فَذَاكَ الَّذِي يُرِيدُونَ ، وَإِنْ أَظْهَرَنِي اللَّهُ عَلَيْهِمَ اخْتَارُوا ؛ إِمَّا قَاتَلُوا مُعَدِّينَ ، وَإِمَّا دَخَلُوا فِي السِّلْمِ وَافِرِينَ.

قَالَ : فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى قُرَيْشٍ ، فَقَالَ : تَعْلَمُنَّ وَاللهِ مَا عَلَى الأَرْضِ قَوْمٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنكُمْ ، إِنَّكُمْ لإِخْوَانِي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ، وَلَقَدِ اسْتَنْصَرْتُ لَكُمُ النَّاسَ فِي الْمَجَامِعِ ، فَلَمَّا لَمْ يَنْصُرُوكُمْ أَتَيْتُكُمْ بِأَهْلِي حَتَّى نَزَلْتُ مَعَكُمْ إِرَادَةَ أَنْ أُوَاسِيَكُمْ ، وَاللهِ مَا أُحِبُّ الْحَيَاةَ بَعْدَكُمْ ، تَعْلَمُنَّ أَنَّ الرَّجُلَ قَدْ عَرَضَ نِصْفًا فَاقْبَلُوهُ ، تَعْلَمُنَّ أَنِّي قَدْ قَدِمْتُ عَلَى الْمُلُوكِ ، وَرَأَيْتُ الْعُظَمَاءَ ، فَأُقْسِمُ بِاللهِ إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا ، وَلاَ عَظِيمًا أَعْظَمَ فِي أَصْحَابِهِ مِنْهُ ، إِنْ يَتَكَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى يَسْتَأْذِنَهُ ، فَإِنْ هُوَ أَذِنَ لَهُ تَكَلَّمَ ، وَإِنْ لَمْ يَأْذَنْ لَهُ سَكَتَ ، ثُمَّ إِنَّهُ لَيَتَوَضَّأُ فَيَبْتَدِرُونَ وَضُوئَهُ يَصُبُّونَهُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ ، يَتَّخِذُونَهُ حَنَانًا.

فَلَمَّا سَمِعُوا مَقَالَتَهُ أَرْسَلُوا إِلَيْهِ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو ، وَمِكْرَزَ بْنَ حَفْصٍ ، فَقَالُوا : انْطَلِقُوا إِلَى مُحَمَّدٍ ، فَإِنْ أَعْطَاكُمْ مَا ذَكَرَ عُرْوَةُ ، فَقَاضِيَاهُ عَلَى أَنْ يَرْجِعَ عَامَهُ هَذَا عَنَّا ، وَلاَ يَخْلُصَ إِلَى الْبَيْتِ ، حَتَّى يَسْمَعَ مَنْ يَسْمَعُ بِمَسِيرِهِ مِنَ الْعَرَبِ ؛ أَنَّا قَدْ صَدَدْنَاهُ ، فَخَرَجَ سُهَيْلٌ ، وَمِكْرَزٌ حَتَّى أَتَيَاهُ وَذَكَرَا ذَلِكَ لَهُ ، فَأَعْطَاهُمَا الَّذِي سَأَلاَ ، فَقَالَ : اُكْتُبُوا : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، قَالُوا : وَاللهِ لاَ نَكْتُبُ هَذَا أَبَدًا ، قَالَ : فَكَيْفَ ؟ قَالُوا : نَكْتُبُ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ، قَالَ : وَهَذِهِ فَاكْتُبُوهَا ، فَكَتَبُوهَا ، ثُمَّ قَالَ :

اُكْتُبْ : هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، فَقَالُوا : وَاللهِ مَا نَخْتَلِفُ إِلاَّ فِي هَذَا ، فَقَالَ : مَا أَكْتُبُ ؟ فَقَالُوا : انْتَسِبْ ، فَاكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : وَهَذِهِ حَسَنَةٌ ، اُكْتُبُوهَا ، فَكَتَبُوهَا.

وَكَانَ فِي شَرْطِهِمْ ، أَنَّ بَيْنَنَا الْعَيْبَةَ الْمَكْفُوفَةَ ، وَأَنَّهُ لاَ إِغْلاَلَ ، وَلاَ إِسْلاَلَ.

قَالَ أَبُو أُسَامَةَ : الإِغْلاَلُ الدُّرُوعُ ، وَالإِسْلاَلُ السُّيُوفُ ، وَيَعْنِي بِالْعَيْبَةِ الْمَكْفُوفَةِ أَصْحَابَهُ يَكُفُّهُمْ عَنْهُمْ.

وَأَنَّهُ مَنْ أَتَاكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا ، وَمَنْ أَتَانَا مِنْكُمْ لَمْ نَرْدُدْهُ عَلَيْكُمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَمَنْ دَخَلَ مَعِي فَلَهُ مِثْلُ شَرْطِي ، فَقَالَتْ قُرَيْشٌ : مَنْ دَخَلَ مَعَنا فَهُوَ مِنَّا ، لَهُ مِثْلُ شَرْطِنَا ، فَقَالَتْ بَنُو كَعْبٍ : نَحْنُ مَعَكَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَتْ بَنُو بَكْرٍ : نَحْنُ مَعَ قُرَيْشٍ.

فَبَيْنَمَا هُمْ فِي الْكِتَابِ إِذْ جَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَرْسُفُ فِي الْقُيُودِ ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ : هَذَا أَبُو جَنْدَلٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هُوَ لِي ، وَقَالَ سُهَيْلٌ : هُوَ لِي ، وَقَالَ سُهَيْلٌ : اقْرَأِ الْكِتَابَ ، فَإِذَا هُوَ لِسُهَيْلٍ ، فَقَالَ أَبُو جَنْدَلٍ : يَا رَسُولَ اللهِ ، يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ ، أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ ؟ فَقَالَ عُمَرُ : يَا أَبَا جَنْدَلٍ ، هَذَا السَّيْفُ ، فَإِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ وَرَجُلٌ ، فَقَالَ سُهَيْلٌ : أَعَنْتَ عَلَيَّ يَا عُمَرُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِسُہَیْلٍ: ہَبْہُ لِی ، قَالَ: لاَ ، قَالَ: فَأَجِزْہُ لِی ، قَالَ: لاَ ، قَالَ مِکْرَزٌ: قَدْ أَجَزْتُہُ لَکَ یَا مُحَمَّدُ فَلَمْ یُہَجْ. (بخاری ۲۷۳۱۔ ابوداؤد ۲۷۵۹)

(۳۷۹۹۴) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کی طرف چلے۔ واقعہ حدیبیہ ماہ شوال میں پیش آیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پس رسول اللہ ﷺ چل پڑے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ عسفان مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ کو بنی کعب کا ایک آدمی ملا اور اس نے کہا۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم نے قریش کو اس حالت میں چھوڑا ہے کہ انہوں نے آپ کے لئے اپنے مختلف النسل لوگوں کو جمع کیا ہے اور نہیں خزیر (قیمہ اور آٹا کا مرکب) کھلاتے ہیں۔ ان کا ارادہ یہ ہے کہ وہ آپ کو بیت اللہ سے روک دیں گے۔ پس آپ ﷺ نکل پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ عسفان مقام سے باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ کو قریش کے جاسوس خالد بن ولید ملے اور راستہ میں ان کا آپ ﷺ سے آمنا سامنا ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ ؓ کو) فرمایا: ادھر آجاؤ! پس آپ ﷺ دو درختوں کے درمیان ہوگئے اور آپ ﷺ ہموار راستہ سے ہٹ گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ غمیم پہنچے۔

۲۔ پس جب آپ ﷺ غمیم میں فروکش ہوئے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو خطاب فرمایا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان، ثنا بیان کی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اما بعد! بلاشبہ قریش نے تمہارے لئے اپنے متفرق گروہوں کو جمع کیا ہے اور اس کو خزیر (خاص مرکب غذا) کھلانا شروع کیا ہے۔ اور ان کا ارادہ یہ ہے کہ وہ ہمیں بیت اللہ سے روک ڈالیں۔ تو تم مجھے اپنی رائے سے مطلع کرو؟ تم لوگ سردار (یعنی اہل مکہ) کی طرف (مقابلہ کے لئے) جانا چاہتے ہو یا تم لوگ ان کے معاونین کی طرف (مقابلہ کے لئے) جانا چاہتے ہو تا کہ ہم ان کو واپس ان کی عورتوں اور بچوں کے پاس پہنچا دیں۔ پس اگر وہ بیٹھ جائیں گے تو وہ اس حالت میں بیٹھیں گے کہ وہ بے بس اور شکست خوردہ ہوں گے۔ اور اگر وہ ہم سے (مقابلہ کا) مطالبہ کریں گے تو وہ ہم سے ایک کمزور اور نرم مطالبہ کریں گے پھر اللہ تعالیٰ انہیں رسوا کردے گا۔

۳۔ حضرت ابو بکر ؓ نے فرمایا: یارسول اللہ ﷺ! ہماری رائے تو یہ ہے کہ ہم سردار کی طرف پیش قدمی کرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے مُعین ہیں اور آپ کے مددگار ہیں اور آپ کو غالب کرنے والے ہیں۔ حضرت مقداد بن الاسود ؓ نے فرمایا...... جبکہ وہ اپنے کجاوہ میں تھے...... بخدا! یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ سے ایسی بات نہیں کہیں گے جیسا کہ بنی اسرائیل نے اپنے نبی ﷺ سے کہی تھی کہ ﴿اذْہَبْ أَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلاَ ، إِنَّا ہَاہُنَا قَاعِدُونَ﴾ بلکہ ہم تو کہیں گے۔ آپ اور آپ کا رب جا کر لڑے اور ہم آپ کے ہمراہ لڑیں گے۔

۴۔ پس رسول اللہ ﷺ (وہاں سے) نکلے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ حرم کے قریب پہنچے اور اس کی حدود میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کی جدعاء اونٹنی بیٹھ گئی۔ لوگوں نے کہا۔ یہ اونٹنی اڑ گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! اونٹنی اڑی نہیں ہے اور نہ ہی اڑنا اس کی عادت ہے بلکہ اس کو تو اس ذات نے روکا ہے جس نے ہاتھیوں کو مکہ سے روکا تھا۔ (پھر آپ ﷺ نے

مایا) (اگر) قریش مجھے تعظیم محارم کے لئے دعوت دیں گے تو وہ اس عمل میں مجھ پر سبقت نہیں پاسکیں گے (آپ ﷺ نے
صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا) ادھر آؤ۔ پھر آپ ﷺ نے ذات الحنظل نامی چوٹی کے دائیں جانب کا راستہ پکڑ لیا یہاں تک کہ
آپ ﷺ حدیبیہ پر پہنچے۔ پس جب آپ ﷺ نے وہاں پر پڑاؤ ڈالا تو لوگوں نے ایک کنواں سے پانی لینا شروع کیا۔ ابھی تمام
لوگ سیراب نہیں ہوئے تھے کہ کنواں خالی ہو گیا۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے سامنے اس بات کی شکایت کی۔ تو آپ ﷺ نے
تیروں کو ترکش میں سے ایک تیر نکال کر دیا اور فرمایا: اس تیر کو کنویں میں گاڑھ دو۔ لوگوں نے اس تیر کو کنویں میں گاڑا تو کنواں پانی
سے اُبلنے لگا اور اس کا پانی اوپر آ گیا یہاں تک کہ لوگ خوب سیراب ہو گئے۔

۔ جب قریش کو اس بات کی خبر ہوئی تو انہوں نے آپ ﷺ کی طرف بنو حُلیس کے بھائی کو بھیجا...... یہ اس قوم کا فرد تھا
ان کے ہاں ہدی کی تعظیم ہوتی تھی...... آپ ﷺ نے فرمایا: ہدی کو کھڑا کر دو۔ پس جب اس نے ہدی (کے جانور کو) دیکھا تو کوئی
بات نہیں کی۔ اور اپنی جگہ سے ہی قریش کی طرف پھر گیا۔ اور (جا کر) کہا: اے میری قوم! قلائد، اونٹ اور ہدی کے جانوروں
کا احترام کرو)۔ اس نے قریش کو خوب ڈرایا اور ان پر کڑی تنقید کی قریش نے اس کو گالیاں دیں اور اس سے ترش رو ہو گئے اور
کہنے لگے۔ تم بیوقوف دیہاتی ہو۔ ہمیں تم سے کوئی تعجب نہیں ہے۔ بلکہ تجھے بھیجنے پر ہمیں اپنے آپ پر تعجب ہے۔ بیٹھ جاؤ۔

۔ پھر قریش نے عروہ بن مسعود کو کہا۔ تم محمد ﷺ کی طرف جاؤ اور ہم تمہارے پیچھے نہیں آئیں گے تو عروہ (وہاں سے)
نکلا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا۔ اے محمد! میں نے سارے عرب میں کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جو آپ کی طرح
(بھروسہ کر کے) چلا ہو۔ تم مختلف لوگوں کو لے کر اپنے اس قوم وقبیلہ کی طرف آئے ہو۔ یقین کرو! میں تمہارے پاس کعب بن لوی،
اور عامر بن لوی کے ہاں سے آیا ہوں۔ انہوں نے اپنے بیوی بچوں کے سامنے چیتوں کا لباس پہن کر اللہ کے نام کی قسمیں کھائی
ہیں۔ کہ: آپ ان کے سامنے جو بات رکھو گے وہ اس سے بھی سخت تر بات آپ کے سامنے رکھیں گے۔

ے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ لڑنے کے لئے نہیں آئے بلکہ ہمارا ارادہ تو یہ ہے کہ ہم اپنا عمرہ پورا کریں
لئے اور اپنے ہدی کے جانور نحر کریں۔ تو کیا تم اپنی قوم کے پاس جاؤ گے کیونکہ وہ بھی پالان والے (یعنی کمزور) ہیں اور جنگیں انہیں
کھا چکی ہیں۔ اور ان کے لئے بھی اس بات میں کوئی خیر نہیں ہے کہ جنگ ان کو مزید کھائے۔ پس وہ میرے اور بیت اللہ کے
درمیان سے ہٹ جائیں تا کہ ہم اپنا عمرہ ادا کریں اور اپنے ہدی کے جانور نحر کریں۔ اور یہ لوگ میرے اور اپنے درمیان ایک مدت
طے کر لیں۔ اور یہ لوگ میرے اور لوگوں کے درمیان سے ہٹ جائیں۔ خدا کی قسم! میں تو اس معاملہ (کلمہ کے معاملہ) میں ہر سُرخ اور
سیاہ کے ساتھ لڑوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھے غالب کر دے یا میں خود بھی اس راہ میں قتل کر دیا جاؤں۔ پس اگر لوگ مجھے قتل کر
دیں گے تو یہی لوگوں کی مراد ہے اور اگر اللہ تعالیٰ مجھے ان پر غلبہ دے تو پھر انہیں اختیار ہو گا یا تو خوب تیاری کے ساتھ لڑیں گے اور یا
فوج در فوج اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔

۔ راوی کہتے ہیں: پھر عروہ، قریش کی طرف واپس آیا اور اس نے کہا۔ یقین کر لو! بخدا! مجھے روئے زمین پر تم سے زیادہ

محبوب کوئی قوم نہیں۔ تم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو اور میرے بھائی ہو...... اور میں نے مجامع میں تمہاری مدد کے لئے لوگوں کو بلایا لیکن جب وہ لوگ تمہاری مدد کے لئے نہیں آئے۔ تو میں اپنے گھر والوں کے ساتھ تمہارے پاس آ گیا اور میں نے یہ سوچ کر تمہارے ہاں پڑاؤ ڈالا تا کہ میں تمہارے لیے مواسات کر سکوں۔ خدا کی قسم! تمہارے بعد مجھے زندگی سے کوئی محبت نہیں ہے۔ تم لوگ یقین کر لو! کہ اس آدمی (محمد ﷺ) نے انصاف کی بات پیش کی ہے تم اس بات کو قبول کر لو۔ یقین کرو! میں کئی بادشاہوں کے ہاں گیا ہوں اور میں نے کئی وڈیروں کو دیکھا ہے میں بقسم یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے کوئی بادشاہ یا وڈیرہ، اپنے ساتھیوں میں اتنا باعظمت نہیں دیکھا جتنا آپ کو دیکھا۔ آپ سے اجازت حاصل کئے بغیر کوئی آدمی گفتگو نہیں کرتا۔ جب آپ اجازت گفتگو دیتے ہیں تو بولنے والا بولتا ہے اور اگر آپ اجازت نہیں دیتے تو خاموش رہتا ہے پھر جب آپ وضو کرتے ہیں تو آپ کے ساتھی آپ کے دھوون کو جلدی سے ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور اپنے سروں پر بہاتے ہیں اور اس کو برکت کی چیز سمجھتے ہیں۔

۹۔ پس جب اہل مکہ نے اس کی بات سُنی تو انہوں نے آپ ﷺ کی طرف سہیل بن عمرو اور مکرز بن حفص کو بھیجا اور کہا۔ تم لوگ محمد ﷺ کی طرف جاؤ پھر اگر وہ تمہیں وہی کچھ (تأثر) دے جو عروہ نے ذکر کیا ہے تو تم اس کو یہ فیصلہ سُنا دینا کہ وہ اس سال ہمارے ہاں سے لوٹ جائیں۔ اور بیت اللہ تک نہ آئیں تا کہ جو کوئی عربی بھی ان کے سفر عمرہ کے بارے میں سُنے تو وہ یہ بات بھی سُنے کہ ''ہم نے اس (محمد) کو بیت اللہ سے روک دیا ہے'' سہیل اور مکرز چل پڑے یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور انہوں نے یہ بات آپ ﷺ سے ذکر کی۔ آپ ﷺ نے ان کو ان کے سوال کے مطابق جواب عطا فرمایا اور کہا۔ لکھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وہ کہنے لگے۔ بخدا! یہ الفاظ تو ہم کبھی بھی نہیں لکھیں گے۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ پھر کیا لکھو گے؟ انہوں نے کہا۔ تو یہ الفاظ لکھیں گے۔ باسمك اللّٰهم. آپ ﷺ نے فرمایا: یہی لکھ لو۔ پھر انہوں نے یہ جملہ لکھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لکھو کہ یہ وہ تحریر ہے جس پر محمد رسول اللہ کے ساتھ فیصلہ ہوا ہے وہ لوگ کہنے لگے۔ خدا کی قسم! ہمارا اسی بات میں تو تم سے اختلاف ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ میں کیسے لکھواؤں؟ انہوں نے کہا: آپ اپنا نسب بیان کر کے تحریر لکھوائیں۔ کہ محمد بن عبداللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی اچھی بات ہے اسی کو لکھ لو۔ تو انہوں نے یہ جملہ لکھ لیا۔

۱۰۔ اور ان کی شرائط میں یہ بات بھی تھی کہ ہمارے درمیان آپس میں صلح وصفائی رہے گی۔ نہ کوئی خیانت (کرے گا) اور نہ کوئی خفیہ جھوٹ اور تلوار سونتے گا۔

۱۱۔ اور یہ بھی شرط تھی کہ ہم میں سے جو تمہارے پاس آئے گا۔ اُسے تم ہمارے پاس واپس بھیجو گے۔ اور جو شخص تم میں سے ہمارے پاس آئے گا ہم اس کو تمہارے پاس واپس نہیں لوٹائیں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی میرے ساتھ داخل (ملنا چاہے) ہوگا تو اس کے لئے بھی میری شرط کے موافق شرط ہوگی۔ اس پر قریش نے کہا۔ جو ہمارے ساتھ داخل (ملنا چاہے) ہوگا وہ ہمارا ساتھی شمار ہوگا۔ اور اس کے لئے بھی ہمارے والی شرطیں ہوں گی۔ پھر بنو کعب نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اور بنو بکر نے کہا۔ ہم قریش کے ساتھ ہیں۔

۱۲۔ ابھی مسلمان اور اہل مکہ تحریر لکھ رہے تھے کہ اس دوران حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے حاضر ہوئے۔ مسلمانوں نے کہا۔ یہ ابو جندل رضی اللہ عنہ آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے (پاس ہوں گے)۔ سہیل نے کہا۔ یہ میرے پاس ہوں گے۔ سہیل نے کہا۔ تحریر پڑھیں۔ تو اس تحریر کی رو سے وہ سہیل کے حق میں چلے گئے۔ حضرت ابو جندل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اے گروہِ مسلمین! مجھے مشرکین کی طرف واپس کیا جائے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو جندل رضی اللہ عنہ! یہ ہے تلوار! دو بندے ہی تو ہیں۔ سہیل نے کہا۔ اے عمر! تم نے میرے خلاف معاونت کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل سے کہا یہ شخص مجھے ہدیہ کر دو۔ سُہیل نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تم اس کو رکھنے کی اجازت دے دو۔ سہیل نے کہا نہیں۔ مکرز نے کہا۔ اے محمد! میں تمہیں اس کے رکھنے کی اجازت دیتا ہوں۔

(۳۷۹۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ مَرْوَانَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ صَدُّوهُ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الْحُدَيْبِيَةِ اضْطَرَبَ فِي الْحِلِّ ، وَكَانَ مُصَلَّاهُ فِي الْحَرَمِ ، فَلَمَّا كَتَبُوا الْقَضِيَّةَ وَفَرَغُوا مِنْهَا ، دَخَلَ النَّاسَ مِنْ ذَلِكَ أَمْرٌ عَظِيمٌ ، قَالَ :فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، انْحَرُوا ، وَاحْلِقُوا ، وَأَحِلُّوا ، فَمَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ ، ثُمَّ أَعَادَهَا فَمَا قَامَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ ، فَدَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، فَقَالَ :مَا رَأَيْتِ مَا دَخَلَ عَلَى النَّاسِ ؟ فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، اذْهَبْ ، فَانْحَرْ هَدْيَك ، وَاحْلِقْ ، وَأَحِلَّ ، فَإِنَّ النَّاسَ سَيُحِلُّونَ ، فَنَحَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَحَلَقَ ، وَأَحَلَّ. (احمد ۳۲۳)

(۳۷۹۹۵) حضرت مروان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... جس سال مشرکین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا...... اس سال چلے پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ تک پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حِل میں ہی مجبوراً روک دیا گیا۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ حرم میں نماز کا تھا۔ پس جب لوگوں نے فیصلہ تحریر کر دیا اور اس تحریر سے فارغ ہو گئے تو لوگ اس فیصلہ سے بہت دل برداشتہ ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! نحر کرو اور حلق کرواؤ اور حلال ہو جاؤ۔ کوئی آدمی بھی کھڑا نہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دوبارہ ارشاد فرمائی۔ لیکن پھر کوئی آدمی نہ کھڑا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: لوگوں کی جو حالت ہو چکی ہے اس میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ جا کر اپنی ہدی کو نحر کریں اور حلق کروا کر حلال ہو جائیں۔ لوگ بھی حلال ہو جائیں گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حلق کروا کر حلال ہو گئے۔

(۳۷۹۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ :لَمَّا حُصِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْتِ ، صَالَحَهُ أَهْلُ مَكَّةَ عَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا فَيُقِيمَ بِهَا ثَلاَثًا ، وَلاَ يَدْخُلَهَا إِلاَّ بِجُلُبَّانِ السِّلاَحِ :السَّيْفِ وَقِرَابِهِ ، وَلاَ يَخْرُجَ مَعَهُ بِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِهَا ، وَلاَ يَمْنَعَ أَحَدًا أَنْ يَمْكُثَ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ ، فَقَالَ لِعَلِيٍّ :اُكْتُبَ الشَّرْطَ بَيْنَنَا :بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، فَقَالَ

الْمُشْرِكُونَ : لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ تَابَعْنَاكَ ، وَلَكِنِ اكْتُبْ : مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَمْحُوَهَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ : لاَ وَاللهِ ، لاَ أَمْحُوهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرِنِي مَكَانَهَا ، فَأَرَاهُ مَكَانَهَا ، فَمَحَاهَا ، وَكَتَبَ : ابْنُ عَبْدِ اللهِ ، فَأَقَامَ فِيهَا ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ ، قَالُوا لِعَلِيٍّ : هَذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ ، فَمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ ، فَحَدَّثَهُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ، فَخَرَجَ.

(بخاری ۲۶۹۸۔ مسلم ۱۴۱۰)

(۳۷۹۹۶) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ سے روک دیا گیا (تو اس وقت) اہل مکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر مصالحت کر لی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (آئندہ سال) مکہ میں داخل ہوں گے اور وہاں پر تین دن قیام کریں گے اور مکہ میں صرف اسلحہ کے تھیلے کو، جس میں تلوار اور زرہ ہوگی...... لے کر آئیں گے اور اہل مکہ میں سے کسی کو لے کر نہیں جائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو لوگ ہوں گے ان میں سے کسی کو یہاں ٹھہرنے سے آپ منع نہیں کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''ہمارے درمیان معاہدہ تحریر کرو۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم. یہ وہ شرائط ہیں جن پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی ہے۔'' مشرکین کہنے لگے۔ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول، مانتے تو ہم آپ کے تبع بن جاتے لیکن (چونکہ ہم نہیں مانتے لہٰذا) آپ یوں لکھیں۔ محمد بن عبد اللہ۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ پہلی والی عبارت مٹا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ نہیں! خدا کی قسم! میں اس کو نہیں مٹاؤں گا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے وہ جگہ دکھاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جگہ دکھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جملہ کو مٹا دیا۔ اور (اس کی جگہ) لکھا۔ ابن عبد اللہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اگلے سال) تین دن مکہ میں قیام فرمایا۔ جب تیسرا دن آیا تو مشرکین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ یہ تمہارے ساتھی کی شرط کے مطابق آخری دن ہے پس تم ان سے کہو کہ وہ مکہ سے باہر چلے جائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل گئے۔

(۳۷۹۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : نَزَلْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ، فَوَجَدْنَا مَاءَهَا قَدْ شَرِبَهُ أَوَائِلُ النَّاسِ ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْبِئْرِ ، ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْهَا ، فَأَخَذَ مِنْهُ بِفِيهِ ، ثُمَّ مَجَّهُ فِيهَا وَدَعَا اللَّهَ ، فَكَثُرَ مَاؤُهَا حَتَّى تَرَوَّى النَّاسُ مِنْهَا.

(۳۷۹۹۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے (جب) حدیبیہ کے دن پڑاؤ کیا تو ہم نے اس کے کنویں کو اس حال میں پایا کہ (ہم سے) پہلے والے لوگ اس سے پی چکے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنویں کے منڈیر پر تشریف فرما ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک ڈول منگوایا اور اس میں سے اپنے منہ مبارک میں پانی لیا اور پھر اس پانی کو دوبارہ ڈول میں کلی کر دیا اور اللہ سے دعا کی۔ تو اس کنویں کا پانی اتنا زیادہ ہو گیا کہ سارے لوگ اس سے سیراب ہو گئے۔

(۳۷۹۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُعْتَمِرًا فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَمَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالأَنْصَارُ حَتَّى أَتَى الْحُدَيْبِيَةَ ، فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَرَدُّوهُ عَنِ الْبَيْتِ ، حَتَّى كَانَ بَيْنَهُمْ كَلاَمٌ وَتَنَازُعٌ ، حَتَّى كَادَ يَكُونُ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ ، قَالَ : فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابُهُ وَعِدَّتُهُمْ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِئَةٍ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ، وَذَلِكَ يَوْمُ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ ، فَقَاضَاهُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ قُرَيْشٌ : نُقَاضِيكَ عَلَى أَنْ تَنْحَرَ الْهَدْيَ مَكَانَهُ ، وَتَحْلِقَ وَتَرْجِعَ ، حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ نُخَلِّي لَكَ مَكَّةَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، فَفَعَلَ.

قَالَ : فَخَرَجُوا إِلَى عُكَاظٍ ، فَأَقَامُوا فِيهَا ثَلاَثًا ، وَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَدْخُلَهَا بِسِلاَحٍ إِلاَّ بِالسَّيْفِ ، وَلاَ تَخْرُجَ بِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ إِنْ خَرَجَ مَعَكَ ، فَنَحَرَ الْهَدْيَ مَكَانَهُ ، وَحَلَقَ وَرَجَعَ ، حَتَّى إِذَا كَانَ فِي قَابِلٍ فِي تِلْكَ الأَيَّامِ دَخَلَ مَكَّةَ ، وَجَاءَ بِالْبُدْنِ مَعَهُ ، وَجَاءَ النَّاسُ مَعَهُ ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ : ﴿لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ، لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ﴾ قَالَ : وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ : ﴿الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ ، فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ﴾ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَاتِلُوهُمْ ، فَأَحَلَّ اللَّهُ لَهُمْ إِنْ قَاتَلُوهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ يُقَاتِلَهُمْ فِيهِ ، فَأَتَاهُ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، وَكَانَ مُوثَقًا ، أَوْثَقَهُ أَبُوهُ ، فَرَدَّهُ إِلَى أَبِيهِ.

۳۷۹۹۱) حضرت عطاء سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کے لئے نکلے ۔ آپ ﷺ کے ساتھ اجرین وانصار کی ایک جماعت بھی تھی ۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ خیبر میں پہنچے ۔ پس آپ ﷺ کے پاس قریش کے لوگ آ گئے کہ آپ ﷺ کو بیت اللہ سے واپس کر دیں اس دوران ان کے درمیان سخت گفتگو اور نزاع کھڑا ہو گیا ۔ قریب تھا کہ یہ لوگ باہم پڑتے ۔ راوی کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ ؓ سے ایک درخت کے نیچے بیعت لی ۔ صحابہ کی تعداد ایک ہزار پانچ تھی ۔ یہی بیعتِ رضوان کا دن کہلاتا ہے ۔ پھر آپ ﷺ نے قریش کے ساتھ مصالحت فرمائی ۔ قریش نے کہا۔ ہم آپ کے ساتھ س شرط پر صلح کرتے ہیں کہ آپ ہدی کے جانور یہیں ذبح کر دیں اور حلق کر کے لوٹ جائیں ۔ اور جب آئندہ سال آئے گا تو ہم پ کو تین دن تک مکہ میں رہنے کی اجازت دیں گے ۔ پس آپ ﷺ نے یہ بات مان لی ۔ راوی کہتے ہیں: پھر لوگ عکاظ کی رف نکل گئے اور انہوں نے وہاں پر تین دن قیام کیا ۔ مشرکین نے یہ بھی شرط رکھی تھی کہ آپ ﷺ مکہ میں تلوار کے علاوہ کوئی لحہ لے کر داخل نہیں ہوں گے ۔ اور اہل مکہ میں سے اگر کوئی آپ کے ساتھ جانا چاہے گا تو آپ اُسے لے کر نہیں جائیں گے ۔ پھر پ ﷺ نے ہدی کے جانور کو اسی جگہ نحر کر دیا اور حلق کروا کر واپس تشریف لے آئے ۔ جب آئندہ سال کے یہی ایام آئے تو پ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ اپنے ہمراہ کئی اونٹ لے کر تشریف لائے اور بہت سے لوگ آپ ﷺ کے ہمراہ ھے ۔ پس یہ لوگ مسجد حرام میں داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ کلمات نازل فرمائے ۔ ﴿لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ، دْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ﴾ راوی کہتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی ۔ ﴿الشَّهْرُ الْحَرَامُ

بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ ، فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ﴾ یعنی اگر وہ
سے مسجد حرام میں لڑیں تو تم بھی ان سے لڑو۔ پس اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ بات حلال کردی ہے کہ اگر وہ نبی کریم ﷺ سے
مسجد حرام میں لڑیں تو آپ بھی مسجد حرام میں ان سے لڑیں۔ ابو جندل رضی اللہ عنہ بن سہیل بن عمرو، آپ ﷺ کے پاس آئے جبکہ وہ
بندھے ہوئے تھے اور انہیں ان کے والد نے باندھا تھا۔ لیکن آپ ﷺ نے انہیں ان کے والد کی طرف رد کردیا۔

(۳۷۹۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي الْهُدْنَةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَ الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ ، قَالَ : وَالْمُشْرِكُونَ عِنْدَ بَابِ النَّدْوَةِ مِمَّا يَلِي الْحِجْرَ ، وَقَدْ تَحَدَّثُوا أَنَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ جُهْدًا وَهُزْلاً ، فَلَمَّا اسْتَلَمُوا ، قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُمْ قَدْ تَحَدَّثُوا أَنَّ بِكُمْ جُهْدًا وَهُزْلاً ، فَارْمُلُوا ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ حَتَّى يَرَوْا أَنَّ بِكُمْ قُوَّةً ، قَالَ : فَلَمَّا اسْتَلَمُوا الْحَجَرَ رَفَعُوا أَرْجُلَهُمْ فَرَمَلُوا ، حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : أَلَيْسَ زَعَمْتُمْ أَنَّ بِهِمْ هُزْلاً وَجُهْدًا ، وَهُمْ لاَ يَرْضَوْنَ بِالْمَشْيِ حَتَّى يَسْعَوْا سَعْيًا ؟. (احمد ۳۵۲۔ طبرانی ۱۲۰۷۷)

(۳۷۹۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم، مشرکین اور آپ ﷺ کے درمیان ہونے والی صلح کے بعد تشریف لائے۔ راوی کہتے ہیں: مشرکین حجر اسود سے متصل باب الندوۃ کے پاس موجود تھے اور باہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کو کمزوری اور لاغری لاحق ہوگئی ہے۔ تو جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے استلام کیا، آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: یہ لوگ باہم یہ گفتگو کر رہے ہیں کہ تمہیں کمزوری اور لاغری لاحق ہو چکی ہے۔ پس تم تین چکروں میں رمل کرو۔ تاکہ وہ دیکھ لیں کہ تم قوی ہو۔ راوی کہتے ہیں: جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے استلام کیا تو قدم اٹھاتے ہی انہوں نے رمل شروع کردیا۔ اس پر مشرکین میں سے بعض نے بعض سے کہا۔ تمہارا تو خیال یہ نہیں تھا کہ انہیں کمزوری اور لاغری لاحق ہو چکی ہے۔ جبکہ یہ لوگ تو خالی چلنے پر راضی نہیں ہیں جب تک کہ دوڑ نہ لیں۔

(۳۸۰۰۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ ، قَالَ : شَهِدْتُ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا عَنْهَا إِذَا النَّاسُ يُوجِفُونَ الأَبَاعِرَ ، فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ : مَا لِلنَّاسِ ؟ فَقَالُوا : أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَخَرَجْنَا نُوجِفُ مَعَ النَّاسِ حَتَّى وَجَدْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عِنْدَ كُرَاعِ الْغَمِيمِ ، فَلَمَّا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ بَعْضُ مَا يُرِيدُ مِنَ النَّاسِ ، قَرَأَ عَلَيْهِمْ : (إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَوَفَتْحٌ هُوَ ؟ قَالَ : إِيْ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنَّهُ لَفَتْحٌ ، قَالَ : فَقُسِّمَتْ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ ، عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا ، وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِئَةٍ ، وَثَلاَثُ مِئَةٍ

فَارِسٍ ، فَكَانَ لِلْفَارِسِ سَهْمَانِ.

(۳۸۰۰۰) حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں، حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ پس جب ہم حدیبیہ سے واپس پلٹے تو لوگوں نے اونٹوں کو تیز رفتار سے بھگانا شروع کیا۔ پھر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے بعض سے پوچھا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر ہم بھی لوگوں کے ہمراہ سواریاں دوڑاتے ہوئے نکلے یہاں تک کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کراع غمیم نامی پہاڑ کے پاس کھڑے پایا۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے مطلوبہ افراد جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ فتح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ بلاشبہ یہ فتح ہے۔ راوی کہتے ہیں: پس اہل حدیبیہ پر اٹھارہ حصوں میں یہ فتح تقسیم کی گئی۔ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی۔ اور تین سو (ان میں) گھڑ سوار تھے۔ اور گھڑ سوار کو دو حصے ملے تھے۔

(۳۸۰۰۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ ، فَنَحَرَ مِئَةَ بَدَنَةٍ ، وَنَحْنُ سَبْعَ عَشْرَةَ مِئَة ، وَمَعَهُمْ عِدَّةُ السِّلاَحِ وَالرِّجَالِ وَالْخَيْلِ ، وَكَانَ فِي بُدْنِهِ جَمَلٌ ، فَنَزَلَ الْحُدَيْبِيَةَ فَصَالَحَتْهُ قُرَيْشٌ عَلَى أَنَّ هَذَا الْهَدْيَ مَحِلُّهُ حَيْثُ حَبَسْنَاهُ. (ابن سعد ۱۰۲)

(۳۸۰۰۱) حضرت ایاس بن سلمہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صد جانور نحر کئے۔ ہماری تعداد سترہ سو تھی اور ان کے پاس، اسلحہ، افراد اور گھوڑوں کی تیاری بھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانوروں میں اونٹ بھی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں پڑاؤ ڈالا تو قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر صلح کر لی کہ ہم نے جہاں پر ہدی کے جانوروں کو روکا ہے وہیں پر ان کو حلال کر دیا جائے۔

(۳۸۰۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ : لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ نَرَى قِتَالاً لَقَاتَلْنَا ، وَذَلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ ، وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ؟ قَالَ : يَابْنَ الْخَطَّابِ ، إِنِّي رَسُولُ اللهِ ، وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا ، قَالَ : فَانْطَلَقَ عُمَرُ ، وَلَمْ يَصْبِرْ ، مُتَغَيِّظًا حَتَّى أَتَى أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَعَلَى مَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا ،

وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ قَالَ :يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ ، وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا ، قَالَ : فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَوَفَتْحٌ هُوَ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ. (بخاری ۳۱۸۲۔ مسلم ۱۴۱۱)

(۳۸۰۰۲) حضرت سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ اگر ہماری رائے قتال کی ہو جاتی تو ہم قتال کرتے۔ یہ اس صلح کے دوران کی بات ہے جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہوئی تھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم لوگ حق پر نہیں ہیں اور وہ لوگ باطل پر نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کیا ہمارے مقتولین جنت میں اور ان کے مقتولین جہنم میں نہیں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ پھر ہم ایسی گھٹیا بات کہہ کر کیوں لوٹ رہے ہیں؟ ابھی تک اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خطاب کے بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ہرگز ضائع نہیں کریں گے۔

راوی کہتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صبر نہ آیا اور وہ غصہ کی حالت میں چل دیئے اور حضرت ابو بکر کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ اے ابو بکر! کیا ہم لوگ حق پر اور وہ لوگ باطل پر نہیں ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کیا ہمارے مقتولین جنت میں اور ان کے مقتولین جہنم میں نہیں جائیں گے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ پھر ہم اپنے دین کے متعلق ایسی گھٹیا بات کہہ کر کیوں جا رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ابھی تک ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ خطاب کے بیٹے! وہ خدا کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو کبھی ضائع نہیں کریں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ پر فتح (کے وعدہ کے) ساتھ قرآن نازل ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف آدمی بھیجا اور (بلا کر) انہیں یہ قرآن پڑھایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دل خوش ہو گیا اور وہ لوٹ گئے۔

(۳۸۰۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ :اُكْتُبْ :بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، فَقَالَ سُهَيْلٌ :أَمَّا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَمَا نَدْرِي مَا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، وَلَكِنِ اُكْتُبْ بِمَا نَعْرِفُ :بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ، فَقَالَ :اُكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ ، قَالُوا :لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ اتَّبَعْنَاكَ ، وَلَكِنِ اُكْتُبِ اسْمَكَ وَاسْمَ أَبِيكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اُكْتُبْ :مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ ، وَمَنْ جَائَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَتَكْتُبُ هَذَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ ، وَمَنْ جَائَنَا

مِنهُم سَيَجعَلُ اللَّهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخرَجًا. (بخاری ۴۱۵۴۔ مسلم ۱۴۸۴)

(۳۸۰۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مصالحت کی جبکہ ان (مصالحت کرنے والوں) میں سہیل بن عمرو بھی تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو! بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سہیل نے کہا یہ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ہم نہیں جانتے۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کیا ہے۔ ہاں وہ بات لکھو جس کو ہم جانتے ہیں۔ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ. پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لکھو! محمد رسول اللہ کی طرف سے۔ وہ کہنے لگے۔ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو ہم آپ کی اتباع ہی کر لیتے۔ ہاں اپنا اور اپنے والد کا نام لکھو۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لکھو! محمد بن عبداللہ کی طرف سے۔ پھر مشرکین قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ شرط لگائی کہ تم میں سے جو آدمی (ہمارے پاس) آئے گا ہم اس کو تمہیں واپس نہیں کریں گے۔ اور ہم میں سے جو آدمی تمہارے پاس آئے گا تو تم اس کو ہماری طرف واپس کرو گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ بات بھی لکھی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! جو آدمی ہم میں سے ان کی طرف جائے گا تو اللہ اس کو دور کر دے گا۔ اور جو ہمارے پاس ان میں سے آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے راہ اور مخرج پیدا کر دے گا۔

(۳۸۰۰٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، سَمِعَ جَابِرًا ، يَقُولُ : كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِئَة ، فَقَالَ لَنَا : أَنْتُم الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الأَرْضِ.

(۳۸۰۰۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم یوم الحدیبیہ کو چودہ سو کی تعداد میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: آج کے دن تم لوگ اہل زمین میں سب سے زیادہ بہتر ہو۔

(۳۸۰۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنِ الْمِسْوَرِ ، وَمَرْوَانَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِئَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ ، وَأَشْعَرَ ، وَأَحْرَمَ.

(۳۸۰۰۵) حضرت مسور اور مروان سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہزار سے کچھ زیادہ تعداد میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ نکلے پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو مقلد کیا اور شعار کر کے احرام باندھا۔

(۳۸۰۰٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَتْ قُرَيْشٌ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو ، وَحُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى ، وَمِكْرَزَ بْنَ حَفْصٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَالِحُوهُ ، فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سُهَيْلٌ ، قَالَ : قَدْ سَهُلَ مِنْ أَمْرِكُمْ ، الْقَوْمُ يَأْتُونَ إِلَيْكُمْ بِأَرْحَامِهِمْ ، وَسَائِلُوكُمُ الصُّلْحَ ، فَابْعَثُوا الْهَدْيَ ، وَأَظْهِرُوا التَّلْبِيَةَ ، لَعَلَّ ذَلِكَ يُلَيِّنُ قُلُوبَهُمْ ، فَلَبَّوْا مِنْ نَوَاحِي الْعَسْكَرِ ، حَتَّى ارْتَجَّتْ أَصْوَاتُهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ ، قَالَ : فَجَاؤُوهُ فَسَأَلُوا الصُّلْحَ.
قَالَ : فَبَيْنَمَا النَّاسُ قَدْ تَوَادَعُوا ، وَفِي الْمُسْلِمِينَ نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، وَفِي الْمُشْرِكِينَ نَاسٌ مِنَ

الْمُسْلِمِينَ ، فَقِيلَ : أَبُو سُفْيَانَ ، فَإِذَا الْوَادِي يَسِيلُ بِالرِّجَالِ وَالسِّلاَحِ ، قَالَ : قَالَ إِيَاسٌ : قَالَ سَلَمَةُ فَجِئْتُ بِسِتَّةٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مُسَلَّحِينَ أَسُوقُهُمْ ، مَا يَمْلِكُونَ لأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا ، وَلاَ ضَرًّا ، فَأَتَيْنَا بِهِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يَسْلُبْ ، وَلَمْ يَقْتُلْ ، وَعَفَا ، قَالَ : فَشَدَدْنَا عَلَى مَا فِي أَيْدِي الْمُشْرِكِينَ مِنَّا فَمَا تَرَكْنَا فِيهِمْ رَجُلاً مِنَّا إِلاَّ اسْتَنْقَذْنَاهُ ، قَالَ : وَغُلِبْنَا عَلَى مَنْ فِي أَيْدِينَا مِنْهُمْ.

ثُمَّ إِنَّ قُرَيْشًا أَتَتْ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو ، وَحُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى ، فَوَلَّوْا صُلْحَهُمْ ، وَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى الل عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا ، وَطَلْحَةَ ، فَكَتَبَ عَلِيٌّ بَيْنَهُمْ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، هَذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّ رَسُولُ اللهِ قُرَيْشًا ، صَالَحَهُمْ عَلَى أَنَّهُ لاَ إِغْلاَلَ ، وَلاَ إِسْلاَلَ ، وَعَلَى أَنَّهُ مَنْ قَدِمَ مَكَّةَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّ حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا ، أَوْ يَبْتَغِي مِنْ فَضْلِ اللهِ ، فَهُوَ آمِنٌ عَلَى دَمِهِ وَمَالِهِ ، وَمَنْ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ قُرَيْشٍ مُجْتَازًا إِلَى مِصْرَ وَإِلَى الشَّامِ ، يَبْتَغِي مِنْ فَضْلِ اللهِ ، فَهُوَ آمِنٌ عَلَى دَمِهِ وَمَالِهِ ، وَعَلَى أَنَّهُ مَنْ جَاءَ مُحَمَّد مِنْ قُرَيْشٍ فَهُوَ رَدٌّ ، وَمَنْ جَائَهُم مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ فَهُوَ لَهُمْ.

فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ جَائَهُمْ مِنَّا فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ ، وَمَ جَائَنَا مِنْهُمْ رَدَدْنَاهُ إِلَيْهِمْ ، يَعْلَمُ اللَّهُ الإِسْلاَمَ مِنْ نَفْسِهِ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ مَخْرَجًا.

وَصَالَحُوهُ عَلَى أَنَّهُ يَعْتَمِرُ عَامًا قَابِلاً فِي مِثْلِ هَذَا الشَّهْرِ ، لاَ يَدْخُلُ عَلَيْنَا بِخَيْلٍ ، وَلاَ سِلاَحٍ ، إِلاَّ مَا يَحْمِ الْمُسَافِرُ فِي قِرَابِهِ ، فَيَمْكُثُ فِيهَا ثَلاَثَ لَيَالٍ ، وَعَلَى أَنَّ هَذَا الْهَدْيَ حَيْثُ حَبَسْنَاهُ فَهُوَ مَحِلُّهُ ، لاَ يُقْدِمْ عَلَيْنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَحْنُ نَسُوقُهُ ، وَأَنْتُمْ تَرُدُّونَ وَجْهَهُ. (طبری ۹۶)

(۳۸۰۰۶) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قریش نے سہیل بن عمرو، حویطب ابن عبد العزی او مکرز بن حفص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کریں۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سہیل دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا معاملہ آسان ہو گیا ہے۔ لوگ تمہارے پاس اپنے رشتوں کے ہمراہ آرہے ہیں۔ اور سے صلح کا سوال کررہے ہیں۔ پس ہدی کے جانوروں کو کھڑا کردو اور تلبیہ کو ظاہر کرو۔ شاید کہ یہ ان کے دلوں کو نرم کردے۔ صحا کرام رضی اللہ عنہم نے لشکر کے اطراف سے تلبیہ بلند کیا یہاں تک کہ ان کے تلبیہ میں ان کی آوازوں سے گونج پیدا ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں پس مشرکین آئے اور انہوں نے صلح کی بات کی۔

۲۔ راوی کہتے ہیں: اس دوران جبکہ یہ لوگ باہم۔ مسلمانوں کے لشکر میں مشرکین اور مشرکین کے لشکر میں مسلمان موجو تھے۔ کہا گیا: ابوسفیان!!!! اچانک وادی لوگوں اور اسلحہ سے بہنے لگی۔ راوی کہتے ہیں: ایاس بیان کرتے ہیں کہ سلمہ نے کہا۔ میں مشرکین میں سے چھ مسلح افراد کو ہانک لیا درانحالیکہ وہ اپنے لئے کسی نفع اور نقصان کے مالک نہیں تھے۔ ہم انہیں لے کر کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قتل کیا اور نہ مال چھینا بلکہ معاف فرما دیا۔ راوی کہتے ہیں:

شرکین کے قبضہ میں ہمارے جو ساتھی تھے ہم نے ان کے بارے میں سختی کی اور مشرکین کے قبضہ میں ان میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑا بلکہ چھڑالیا۔ راوی کہتے ہیں: ہمارے قبضہ میں جوان کے افراد تھے ہم ان پر غالب رہے۔

۳۔ پھر قریش، سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبد العزی کے پاس گئے اور انہیں اپنی صلح کا متولی بنایا۔ اور نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان فیصلہ تحریر کیا۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. یہ تحریر ہے جس پر محمد رسول اللہ نے قریش سے صلح کی ہے۔ آپ ﷺ نے ان سے اس بات پر صلح کی ہے کہ نہ تو دھوکہ دہی ہوگی اور نہ ہی شرائط کی خلاف ورزی اور یہ بھی شرط ہے کہ اصحابِ محمد ﷺ میں سے جو آدمی حج وعمرہ کرنے یا اللہ کی رضا کے لئے مکہ مکرمہ آئے گا تو اس کے خون اور مال کو امن ہوگا۔ اور قریش میں سے جو شخص مدینہ میں مصر یا شام کی طرف جانے کے لئے آئے اور اللہ کے فضل کا متلاشی ہو تو اس کا مال اور خون بھی مامون ہوگا۔ اور یہ شرط بھی تھی کہ قریش میں سے جو شخص محمد ﷺ کے پاس آئے گا تو واپس کیا جائے گا اور جو شخص محمد ﷺ کے صحابہ میں سے قریش کی طرف آئے گا تو وہ انہی کے پاس ہوگا۔

۱۔ یہ بات اہل اسلام پر بہت شاق گزری۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان میں سے ہماری طرف آئے گا تو ہم اس کو ان کی طرف واپس کردیں گے (حالانکہ) اللہ تعالیٰ اس کے دل سے اسلام کو جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے راہ بنادے گا۔

۔ قریش نے نبی کریم ﷺ سے اس بات پر صلح کی کہ آپ ﷺ آئندہ سال انہی مہینوں میں عمرہ کریں گے (لیکن) ہمارے پاس گھوڑے اور اسلحہ لے کر نہیں آئیں گے سوائے اس مقدار کے جو ایک مسافر اپنے تھیلے میں رکھتا ہے۔ اور آپ ﷺ (آئندہ سال) مکہ میں تین دن قیام کریں گے۔ اور یہ شرط بھی تھی کہ اس ہدی کو جہاں پر ہم نے روکا ہے وہیں پر اس کو حلال کریں۔ اس کو مزید آگے نہیں ہانکیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہم تو اس کو ہانکیں گے اور تم اس کو واپس موڑ دینا۔

۳۸۰۰۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : بَعَثَتْ قُرَيْشٌ خَارِجَةَ بْنَ كُرْزٍ يَطَّلِعُ لَهُمْ طَلِيعَةً ، فَرَجَعَ حَامِدًا يُحْسِنُ الثَّنَاءَ ، فَقَالُوا لَهُ : إِنَّكَ أَعْرَابِيٌّ ، قَعْقَعُوا لَكَ السِّلاَحَ فَطَارَ فُؤَادُكَ ، فَمَا دَرَيْتَ مَا قِيلَ لَكَ وَمَا قُلْتَ ، ثُمَّ أَرْسَلُوا عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ فَجَائَهُ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، مَا هَذَا الْحَدِيثُ ؟ تَدْعُو إِلَى ذَاتِ اللهِ ، ثُمَّ جِئْتَ قَوْمَكَ بِأَوْبَاشِ النَّاسِ ، مَنْ تَعْرِفُ وَمَنْ لاَ تَعْرِفُ ، لِتَقْطَعَ أَرْحَامَهُمْ ، وَتَسْتَحِلَّ حُرْمَتَهُمْ وَدِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ ، فَقَالَ : إِنِّي لَمْ آتِ قَوْمِي إِلاَّ لأَصِلَ أَرْحَامَهُمْ ، يُبَدِّلُهُمُ اللَّهُ بِدِينٍ خَيْرٍ مِنْ دِينِهِمْ ، وَمَعَايِشَ خَيْرٍ مِنْ مَعَايِشِهِمْ ، فَرَجَعَ حَامِدًا بِحُسْنِ الثَّنَاءِ.

قَالَ : قَالَ إِيَاسٌ ، عَنْ أَبِيهِ : فَاشْتَدَّ الْبَلاَءُ عَلَى مَنْ كَانَ فِي يَدِ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ : فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ ، فَقَالَ : يَا عُمَرُ ، هَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي إِخْوَانَكَ مِنْ أُسَارَى الْمُسْلِمِينَ ؟ فَقَالَ : لاَ ، يَا نَبِيَّ اللهِ ، وَاللهِ مَا لِي بِمَكَّةَ مِنْ عَشِيرَةٍ ، غَيْرِي أَكْثَرُ عَشِيرَةً مِنِّي ، فَدَعَا عُثْمَانَ فَأَرْسَلَهُ إِلَيْهِمْ ، فَخَرَجَ عُثْمَانُ عَلَى رَاحِلَتِهِ ، حَتَّى جَاءَ عَسْكَرَ الْمُشْرِكِينَ ، فَعَبِثُوا بِهِ ، وَأَسَاؤُوا لَهُ الْقَوْلَ ،

ثُمَّ أَجَارَهُ أَبَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ، ابْنُ عَمِّهِ ، وَحَمَلَهُ عَلَى السَّرْجِ وَرَدِفَهُ ، فَلَمَّا قَدِمَ ، قَالَ : يَابْنَ عَمِّ ، لِي أَرَاكَ مُتَحَشِّفًا ؟ أَسْبِلْ ، قَالَ : وَكَانَ إِزَارُهُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : هَكَذَا إِزْرَةُ صَاحِبِنَا ، يَدَعْ أَحَدًا بِمَكَّةَ مِنْ أُسَارَى الْمُسْلِمِينَ ، إِلاَّ أَبْلَغَهُمْ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قَالَ سَلَمَةُ : فَبَيْنَمَا نَحْنُ قَائِلُونَ ، نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، الْبَيْعَةَ الْبَيْعَةَ ، نَزَلَ رُوحُ الْقُدُسِ ، قَالَ : فَسِرْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ تَحْتَ شَجَرَةِ سَمُرَ فَبَايَعْنَاهُ ، وَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ : ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ قَالَ : فَبَا لِعُثْمَانَ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى ، فَقَالَ النَّاسُ : هَنِيئًا لأَبِي عَبْدِ اللهِ ، يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَنَحْنُ هَاهُنَا ، فَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ مَكَثَ كَذَا وَكَذَا سَنَةً ، مَا طَافَ حَتَّى أَطُوفَ.

(۳۸۰۰۷) حضرت ایاس بن سلمہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قریش نے خارجہ بن کرز کو اپنے لئے جاسوسی کرنے کے۔ بھیجا۔ تو وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی) تعریفیں کرتے ہوئے واپس پلٹا۔ تو قریش نے اس سے کہا۔ تو دیہاتی آدمی ہے۔ انہوں نے اسلحہ کی جھنکار سنائی تو تیرا دل اڑ گیا۔ پس تجھے کچھ پتہ نہیں چلا کہ تجھے کیا کیا گیا اور تو نے کیا کہا۔ پھر قریش نے عروہ بن مسعو بھیجا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اے محمد! یہ کیا بات ہے؟ تو خدا کی ذات کی طرف بلاتا ہے اور پھر تو اپنی قوم پاس اوباش لوگوں کو لاتا ہے۔ جن میں سے بعض کو تو جانتا ہے اور بعض کو نہیں جانتا...... تاکہ تو ان سے قطع رحمی کرے اور ان حرمتوں، خون اور اموال کو حلال کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تو اپنی قوم کے پاس صرف اس لئے آیا ہوں تاکہ میں ا سے صلح رحمی کروں۔ اللہ ان کو ان کے دین کے بدلہ ایک اس سے بہتر دین اور ان کی معیشت سے بہتر معیشت دیتا ہے۔ پس ر بات سن کر) وہ بھی تعریفیں کرتے ہوئے لوٹا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ایاس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، مشرکین کے میں جو مسلمان موجود تھے ان پر مصائب کی شدت اور بڑھ گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اشارہ فرمایا۔ اے عمر! کیا اپنے مسلمان قیدی بھائیوں کو تم اپنی طرف سے پیغام پہنچا (آؤ) گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ ا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میرا تو مکہ میں کوئی بڑا خاندان نہیں ہے۔ جبکہ میرے علاوہ لوگ مجھ سے زیادہ وہاں خاندانی روابط رکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو اہل مکہ کی طرف روانہ کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، اپنی سواری پر سوار ہو کر نکلے یہا تک کہ آپ رضی اللہ عنہ مشرکین کے لشکر کے پاس پہنچے۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے لایعنی باتیں شروع کیں۔ اور بیہودہ گفتگو کی۔ لیکن۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ابان بن سعد بن العاص نے...... جو حضرت عثمان کا چچا زاد تھا...... پناہ دی۔ اور انہیں اپنی زین پر سوار کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہو گیا پھر جب یہ کچھ آگے بڑھے تو اس نے کہا۔ اے چچا زاد! کیا وجہ ہے کہ میں تجھے پرانے کپڑے ہوئے دیکھ رہا ہوں؟ شلوار نیچے کرو (یعنی ٹخنے ڈھانپ لو)۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ازار نصف پنڈلی تک تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواباً اس کو ارشاد فرمایا: ہمارے صاحب (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کی ازار بھی اسی طرح ہوتی ہے۔ پھر حضر

عثمان رضی اللہ عنہ نے مسلمان قیدیوں میں سے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچائے بغیر نہیں چھوڑا (یعنی سب کو پیغام دیا) حضرت سلمہ فرماتے ہیں۔ اس دوران جبکہ ہم قیلولہ کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی۔ اے لوگو! بیعت (محمد) بیعت! روح القدس نازل ہوئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پس ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کیکر کے درخت کے نیچے تشریف فرما تھے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ اسی کا ذکر اس آیت میں ہے۔ ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾

راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے بیعت اس طرح لی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر رکھ لیا۔ لوگ کہنے لگے۔ ابو عبداللہ کی خوش قسمتی ہے۔ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے اور ہم یہاں پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ کئی سال بھی وہاں رہے تب بھی طواف نہیں کرے گا جب تک میں طواف نہیں کروں گا۔

(۳۸۰۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ : لاَ تُوقِدُوا نَارًا بِلَيْلٍ ، ثُمَّ قَالَ : أَوْقِدُوا وَاصْطَنِعُوا ، فَإِنَّهُ لَنْ يُدْرِكَ قَوْمٌ بَعْدَكُمْ مُدَّكُمْ ، وَلاَ صَاعَكُمْ.

(۳۸۰۰۸) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن ارشاد فرمایا: تم لوگ رات کے وقت آگ نہ جلانا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ جلاؤ اور (کھانا) بناؤ۔ تمہارے بعد کوئی قوم تمہارے مُد اور صاع (کے ثواب) کو نہیں پا سکے گی۔

(۳۸۰۰۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَصَابَ النَّاسَ عَطَشٌ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ، قَالَ : فَجَهَشَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ ، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ مِثْلَ الْعُيُونِ ، قَالَ : قُلْتُ : كَمْ كُنْتُمْ ؟ قَالَ : لَوْ كُنَّا مِئَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا ، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِئَةً.

(بخاری ۳۵۷۶۔ مسلم ۱۴۸۴)

(۳۸۰۰۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو شدید پیاس لگی۔ راوی کہتے ہیں: لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لپکے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ چمڑے کے برتن میں رکھا تو میں نے پانی کو چشموں کی طرح دیکھا۔ حضرت سالم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم لوگ کتنی تعداد میں تھے۔ انہوں نے جواب دیا۔ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کفایت کر جاتا (ویسے) ہم پندرہ سو کی تعداد میں تھے۔

(۳۸۰۱۰) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي أَلْفٍ وَثَمَانِ مِئَةٍ ، وَبَعَثَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَيْنًا لَهُ مِنْ خُزَاعَةَ ، يُدْعَى نَاجِيَةَ ، يَأْتِيهِ بِخَبَرِ الْقَوْمِ ، حَتَّى نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدِيرًا بِعُسْفَانَ ، يُقَالُ لَهُ :غَدِيرُ الأَشْطَاطِ ، فَلَقِيَهُ عَيْنُهُ بِغَدِيرِ الأَشْطَاطِ ، فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، تَرَكْتُ قَوْمَكَ ؛ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ ، وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ قَدِ اسْتَنْفَرُوا لَكَ الأَحَابِيشَ ، وَمَنْ أَطَاعَهُمْ ، قَدْ سَمِعُوا بِمَسِيرِكَ ، وَتَرَكْتُ عِبْدَانَهُمْ يُطْعِمُونَ الْخَزِيرَ فِي دُورِهِمْ ، وَهَذَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي خَيْلٍ بَعَثُوهُ.

فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :مَاذَا تَقُولُونَ ؟ مَاذَا تَأْمُرُونَ ؟ أَشِيرُوا عَلَيَّ ، قَدْ جَائَكُمْ خَبَرُ قُرَيْشٍ ، مَرَّتَيْنِ ، وَمَا صَنَعَتْ ، فَهَذَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ ، قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَرَوْنَ أَنْ نَمْضِيَ لِوَجْهِنَا ، مَنْ صَدَّنَا عَنِ الْبَيْتِ قَاتَلْنَاهُ ؟ أَمْ تَرَوْنَ أَنْ نُخَالِفَ هَؤُلاَءِ إِلَى مَنْ تَرَكُوا وَرَائَهُمْ، فَإِنِ اتَّبَعَنَا مِنْهُمْ عُنُقٌ قَطَعَهُ اللَّهُ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، الأَمْرُ أَمْرُكَ ، وَالرَّأْيُ رَأْيُكَ ، فَتَيَامَنُوا فِي هَذَا الْعَصَلِ ، فَلَمْ يَشْعُرْ بِهِ خَالِدٌ ، وَلاَ الْخَيْلُ الَّتِي مَعَهُ حَتَّى جَاوَزَ بِهِمْ قَتَرَةَ الْجَيْشِ.

وَأَوْفَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى ثَنِيَّةٍ تَهْبِطُ عَلَى غَائِطِ الْقَوْمِ ، يُقَالُ لَهُ بَلْدَحُ ، فَبَرَكَتْ ، فَقَالَ :حَلْ حَلْ ، فَلَمْ تَنْبَعِثْ ، فَقَالُوا :خَلأَتِ الْقَصْوَاءُ ، قَالَ :إِنَّهَا وَاللهِ مَا خَلأَتْ ، وَلاَ هُوَ لَهَا بِخُلُقٍ ، وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ، أَمَا وَاللهِ لاَ يَدْعُونِي الْيَوْمَ إِلَى خُطَّةٍ ، يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرْمَةً ، وَلاَ يَدْعُونِي فِيهَا إِلَى صِلَةٍ إِلاَّ أَجَبْتُهُمْ إِلَيْهَا ، ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ ، فَرَجَعَ مِنْ حَيْثُ جَاءَ ، عَوْدَهُ عَلَى بَدْئِهِ ، حَتَّى نَزَلَ بِالنَّاسِ عَلَى ثَمَدٍ مِنْ ثِمَادِ الْحُدَيْبِيَةِ ظَنُونٍ، قَلِيلِ الْمَاءِ، يَتَبَرَّضُ النَّاسُ مَائَهَا تَبَرُّضًا، فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِلَّةَ الْمَاءِ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، فَأَمَرَ رَجُلاً فَغَرَزَهُ فِي جَوْفِ الْقَلِيبِ، فَجَاشَ بِالْمَاءِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ عَنْهُ بِعَطَنٍ.

فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَرَّ بِهِ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي رَكْبٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةَ ، فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، هَؤُلاَءِ قَوْمُكَ قَدْ خَرَجُوا بِالْعُوذِ الْمَطَافِيلِ ، يُقْسِمُونَ بِاللهِ لَيَحُولُنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَكَّةَ حَتَّى لاَ يَبْقَى مِنْهُمْ أَحَدٌ ، قَالَ :يَا بُدَيْلُ ، إِنِّي لَمْ آتِ لِقِتَالِ أَحَدٍ ، إِنَّمَا جِئْتُ أَقْضِي نُسُكِي وَأَطُوفُ بِهَذَا الْبَيْتِ ، وَإِلاَّ فَهَلْ لِقُرَيْشٍ فِي غَيْرِ ذَلِكَ ، هَلْ لَهُمْ إِلَى أَنْ أُمَادَّهُمْ مُدَّةً يَأْمَنُونَ فِيهَا وَيَسْتَجِمُّونَ ، وَيُخَلُّونَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ ، فَإِنْ ظَهَرَ فِيهَا أَمْرِي عَلَى النَّاسِ كَانُوا فِيهَا بِالْخِيَارِ :أَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ ، وَبَيْنَ أَنْ يُقَاتِلُوا وَقَدْ جَمَعُوا وَأَعَدُّوا ، قَالَ بُدَيْلٌ :سَأَعْرِضُ هَذَا عَلَى قَوْمِكَ.

فَرَكِبَ بُدَيْلٌ حَتَّى مَرَّ بِقُرَيْشٍ ، فَقَالُوا :مِنْ أَيْنَ ؟ قَالَ :جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَخْبَرْتُكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْهُ فَعَلْتُ ، فَقَالَ أُنَاسٌ مِنْ سُفَهَائِهِمْ :لاَ تُخْبِرْنَا عَنْهُ شَيْئًا ، وَقَالَ نَاسٌ مِنْ ذَوِي أَسْنَانِهِمْ وَحُكَمَائِهِمْ :بَلْ أَخْبِرْنَا مَا الَّذِي رَأَيْتَ ؟ وَمَا الَّذِي سَمِعْتَ ؟ فَاقْتَصَّ عَلَيْهِمْ بُدَيْلٌ قِصَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَا عَرَضَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْمُدَّةِ ، قَالَ :وَفِي كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ ، فَوَثَبَ ، فَقَالَ :يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، هَلْ تَتَّهِمُونَنِي فِي شَيْءٍ ؟ أَوَلَسْتُ بِالْوَلَدِ ؟ أَوَلَسْتُمْ

بِالْوَالِدِ ؟ أَوَلَسْتُ قَدِ اسْتَنْفَرْتُ لَكُمْ أَهْلَ عُكَاظٍ ، فَلَمَّا بَلَحُوا عَلَيَّ نَفَرْتُ إِلَيْكُمْ بِنَفْسِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي ، قَالُوا : بَلَى ، قَدْ فَعَلْتَ ، قَالَ : فَاقْبَلُوا مِنْ بُدَيْلٍ مَا جَائَكُمْ بِهِ ، وَمَا عَرَضَ عَلَيْكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَابْعَثُونِي حَتَّى آتِيَكُمْ بِمُصَادِقِهَا مِنْ عِنْدِهِ ، قَالُوا : فَاذْهَبْ.

فَخَرَجَ عُرْوَةُ حَتَّى نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، هَؤُلَاءِ قَوْمُكَ ؛ كَعْبُ بْنُ لُؤَيٍّ ، وَعَامِرُ بْنُ لُؤَيٍّ قَدْ خَرَجُوا بِالْعُوذِ الْمَطَافِيلِ ، يُقْسِمُونَ : لَا يُخَلُّونَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَكَّةَ حَتَّى تُبِيدَ خَضْرَائَهُمْ ، وَإِنَّمَا أَنْتَ مِنْ قِتَالِهِمْ بَيْنَ أَحَدِ أَمْرَيْنِ : أَنْ تَجْتَاحَ قَوْمَكَ ، فَلَمْ تَسْمَعْ بِرَجُلٍ قَطُّ اجْتَاحَ أَصْلَهُ قَبْلَكَ ، وَبَيْنَ أَنْ يُسْلِمَكَ مَنْ أَرَى مَعَكَ ، فَإِنِّي لَا أَرَى مَعَكَ إِلَّا أَوْبَاشًا مِنَ النَّاسِ ، لَا أَعْرِفُ أَسْمَائَهُمْ ، وَلَا وُجُوهَهُمْ.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ، وَغَضِبَ : امْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ ، أَنَحْنُ نَخْذُلُهُ ، أَوْ نُسْلِمُهُ ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ : أَمَا وَاللهِ لَوْلَا يَدٌ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ بِهَا لَأَجَبْتُكَ فِيمَا قُلْتَ ، وَكَانَ عُرْوَةُ قَدْ تَحَمَّلَ بِدِيَةٍ ، فَأَعَانَهُ أَبُو بَكْرٍ فِيهَا بِعَوْنٍ حَسَنٍ.

وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلَى وَجْهِهِ الْمِغْفَرُ ، فَلَمْ يَعْرِفْهُ عُرْوَةُ ، وَكَانَ عُرْوَةُ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا مَدَّ يَدَهُ ، يَمَسُّ لِحْيَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَعَهَا الْمُغِيرَةُ بِقَدَحٍ كَانَ فِي يَدِهِ ، حَتَّى إِذَا أَحْرَجَهُ ، قَالَ : مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا : هَذَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ ، قَالَ عُرْوَةُ : أَنْتَ بِذَاكَ يَا غُدَرُ ، وَهَلْ غَسَلْتَ عَنْكَ غَدْرَتَكَ إِلَّا أَمْسِ بِعُكَاظٍ ؟. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَ مَا قَالَ لِبُدَيْلٍ.

فَقَامَ عُرْوَةُ ، فَخَرَجَ حَتَّى جَاءَ إِلَى قَوْمِهِ ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، إِنِّي قَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ ، عَلَى قَيْصَرَ فِي مُلْكِهِ بِالشَّامِ ، وَعَلَى النَّجَاشِيِّ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ ، وَعَلَى كِسْرَى بِالْعِرَاقِ ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا رَأَيْتُ مَلِكًا هُوَ أَعْظَمُ فِيمَنْ هُوَ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ مِنْ مُحَمَّدٍ فِي أَصْحَابِهِ ، وَاللهِ مَا يَشُدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ ، وَمَا يَرْفَعُونَ عِنْدَهُ الصَّوْتَ ، وَمَا يَتَوَضَّأُ مِنْ وَضُوءٍ إِلَّا ازْدَحَمُوا عَلَيْهِ ، أَيُّهُمْ يَظْفَرُ مِنْهُ بِشَيْءٍ ، فَاقْبَلُوا الَّذِي جَائَكُمْ بِهِ بُدَيْلٌ ؛ فَإِنَّهَا خُطَّةُ رُشْدٍ.

قَالُوا : اجْلِسْ ، وَدَعَوْا رَجُلًا مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ، يُقَالُ لَهُ : الْحُلَيْسُ ، فَقَالُوا : انْطَلِقْ ، فَانْظُرْ مَا قِبَلَ هَذَا الرَّجُلِ ، وَمَا يَلْقَاكَ بِهِ ، فَخَرَجَ الْحُلَيْسُ ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا عَرَفَهُ ، قَالَ : هَذَا الْحُلَيْسُ ، وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْهَدْيَ ، فَابْعَثُوا الْهَدْيَ فِي وَجْهِهِ ، فَبَعَثُوا الْهَدْيَ فِي وَجْهِهِ ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : فَاخْتَلَفَ الْحَدِيثُ فِي الْحُلَيْسِ ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ : جَائَهُ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِبُدَيْلٍ وَعُرْوَةَ ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ لَمَّا رَأَى الْهَدْيَ رَجَعَ إِلَى قُرَيْشٍ ، فَقَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُ امْرَئًا لَئِنْ صَدَدْتُمُوهُ

إِنِّي لَخَائِفٌ عَلَيْكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ عَنَتٌ ، فَأَبْصِرُوا بَصَرَكُمْ.

قَالُوا :اجْلِسْ ، وَدَعَوْا رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ :مِكْرَزُ بْنُ حَفْصِ بْنِ الأَخْنَفِ ، مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَى ، فَبَعَثُوهُ ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :هَذَا رَجُلٌ فَاجِرٌ يَنْظُرُ بِعَيْنٍ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِبُدَيْلٍ وَلأَصْحَابِهِ فِي الْمُدَّةِ ، فَجَائَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ ، فَبَعَثُوا سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ يُكَاتِبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الَّذِي دَعَا إِلَيْهِ ، فَجَائَهُ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو ، فَقَالَ :قَدْ بَعَثَتْنِي قُرَيْشٌ إِلَيْكَ أُكَاتِبُكَ عَلَى قَضِيَّةٍ ، نَرْتَضِي أَنَا وَأَنْتَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نَعَمْ ، اُكْتُبْ :بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، قَالَ :قَالَ :مَا أَعْرِفُ اللَّهَ ، وَلاَ أَعْرِفُ الرَّحْمَنَ ، وَلَكِنْ أَكْتُبُ كَمَا كُنَّا نَكْتُبُ :بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ، فَوَجَدَ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ ، وَقَالُوا :

لاَ نُكَاتِبُكَ عَلَى خُطَّةٍ حَتَّى تُقِرَّ بِالرَّحْمَانِ الرَّحِيمِ ، قَالَ سُهَيْلٌ :إِذًا لاَ أُكَاتِبُهُ عَلَى خُطَّةٍ حَتَّى أَرْجِعَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اُكْتُبْ :بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ، هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ، قَالَ :لاَ أُقِرُّ ، لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ مَا خَالَفْتُكَ ، وَلاَ عَصَيْتُكَ ، وَلَكِنْ اُكْتُبْ :مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، فَوَجَدَ النَّاسُ مِنْهَا أَيْضًا ، قَالَ :اُكْتُبْ :مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ . سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو.

فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ ، أَوَلَيْسَ عَدُوُّنَا عَلَى بَاطِلٍ ؟ قَالَ :بَلَى ، قَالَ :فَعَلَى مَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا ؟ قَالَ :إِنِّي رَسُولُ اللهِ ، وَلَنْ أَعْصِيَهُ ، وَلَنْ يُضَيِّعَنِي ، وَأَبُو بَكْرٍ مُتَنَحٍّ نَاحِيَةً ، فَأَتَاهُ عُمَرُ ، فَقَالَ :يَا أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ ، أَوَلَيْسَ عَدُوُّنَا عَلَى بَاطِلٍ ؟ قَالَ:بَلَى ، قَالَ :فَعَلَى مَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا ؟ قَالَ :دَعْ عَنْكَ مَا تَرَى يَا عُمَرُ ، فَإِنَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ ، وَلَنْ يَعْصِيَهُ.

وَكَانَ فِي شَرْطِ الْكِتَابِ أَنَّهُ: مَنْ كَانَ مِنَّا فَأَتَاكَ ، فَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا ، وَمَنْ جَائَنَا مِنْ قِبَلِكَ رَدَدْنَاهُ إِلَيْكَ، قَالَ: أَمَا مَنْ جَاءَ مِنْ قِبَلِي فَلاَ حَاجَةَ لِي بِرَدِّهِ، وَأَمَّا الَّتِي اشْتَرَطْتَ لِنَفْسِكَ فَتِلْكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ.

فَبَيْنَمَا النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ الْحَالِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْهِمْ أَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو ، يَرْسُفُ فِي الْحَدِيدِ ، قَدْ خَلاَ لَهُ أَسْفَلُ مَكَّةَ مُتَوَشِّحًا السَّيْفَ ، فَرَفَعَ سُهَيْلٌ رَأْسَهُ ، فَإِذَا هُوَ بِابْنِهِ أَبِي جَنْدَلٍ ، فَقَالَ :هَذَا أَوَّلُ مَنْ قَاضَيْتُكَ عَلَى رَدِّهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا سُهَيْلُ ؛ إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ ، قَالَ :وَلاَ أُكَاتِبُكَ عَلَى خُطَّةٍ حَتَّى تَرُدَّهُ ، قَالَ :فَشَأْنُكَ بِهِ ، قَالَ :فَبَهَشَ أَبُو جَنْدَلٍ إِلَى النَّاسِ ، فَقَالَ :يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ ، أُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ يَفْتِنُونَنِي فِي دِينِي ؟ فَلَصِقَ بِهِ عُمَرُ وَأَبُوهُ آخِذٌ بِيَدِهِ يَجْتَرُّهُ ، وَعُمَرُ يَقُولُ:إِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ ، وَمَعَكَ السَّيْفُ ، فَانْطَلَقَ بِهِ أَبُوهُ.

فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ مَنْ جَاءَ مِنْ قِبَلِهِمْ يَدْخُلُ فِي دِينِهِ ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا نَفَرٌ فِيهِمْ أَبُو بَصِيرٍ وَرَدَّهُمْ إِلَيْهِمْ ، أَقَامُوا بِسَاحِلِ الْبَحْرِ ، فَكَانُوا قَطَعُوا عَلَى قُرَيْشٍ مَتْجَرَهُمْ إِلَى الشَّامِ ، فَبَعَثُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّا نَرَاهَا مِنْك صِلَةً ، أَنْ تَرُدَّهُمْ إِلَيْك وَتَجْمَعَهُمْ ، فَرَدَّهُمْ إِلَيْهِ.

وَكَانَ فِيمَا أَرَادَهُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابِ :أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ ، فَيَقْضِي نُسُكَهُ ، وَيَنْحَرُ هَدْيَهُ بَيْنَ ظَهْرَيْهِمْ ، فَقَالُوا :لاَ تَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَنَّكَ أَخَذْتَنَا ضَغْطَةً أَبَدًا ، وَلَكِنِ ارْجِعْ عَامَكَ هَذَا ، فَإِذَا كَانَ قَابِلٌ أَذِنَّا لَكَ ، فَاعْتَمَرْتَ وَأَقَمْتَ ثَلاَثًا.

وَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لِلنَّاسِ :قُومُوا فَانْحَرُوا هَدْيَكُمْ ، وَاحْلِقُوا وَأَحِلُّوا ، فَمَا قَامَ رَجُلٌ وَلاَ تَحَرَّكَ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَمَا تَحَرَّكَ رَجُلٌ وَلاَ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، وَكَانَ خَرَجَ بِهَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ ، فَقَالَ :يَا أُمَّ سَلَمَةَ ، مَا بَالُ النَّاسِ ، أَمَرْتُهُمْ ثَلاَثَ مِرَارٍ أَنْ يَنْحَرُوا ، وَأَنْ يَحْلِقُوا ، وَأَنْ يَحِلُّوا ، فَمَا قَامَ رَجُلٌ إِلَى مَا أَمَرْتُهُ بِهِ ؟ قَالَتْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، اُخْرُجْ أَنْتَ فَاصْنَعْ ذَلِكَ ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَمَّمَ هَدْيَهُ ، فَنَحَرَهُ ، وَدَعَا حَلاَّقًا فَحَلَقَهُ ، فَلَمَّا رَأَى النَّاسُ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبُوا إِلَى هَدْيِهِمْ فَنَحَرُوهُ ، وَأَكَبَّ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا ، حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَغُمَّ بَعْضًا مِنَ الزِّحَامِ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :وَكَانَ الْهَدْيُ الَّذِي سَاقَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ سَبْعِينَ بَدَنَةً.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :فَقَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ ، عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا ، لِكُلِّ مِئَةِ رَجُلٍ سَهْمٌ.

(۳۸۰۱۰) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے دن اٹھارہ سو کی تعداد کو لے کر نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے بنوخزاعہ کے ایک شخص ...... جس کا نام ناجیہ تھا ...... کو بھیجا تا کہ وہ لوگوں کی خبر لائے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام عسفان کے کنویں پر پہنچے جس کا نام غدیر اشطاط تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا جاسوس غدیر اشطاط پر ملا اور اس نے کہا: اے محمد! میں نے تیری قوم ...... کعب بن لوی اور عامر بن لوی ...... کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انہوں نے آپ کے لئے متفرق لوگوں کو اور جو کوئی ان کی مانتا ہے ان کو نفیر عام کیا ہے۔ انہوں نے تیرے چلنے کی خبر سن لی ہے۔ اور میں نے ان کے غلاموں کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انہیں گھروں میں خزیر (خاص کھانا) کھلایا جاتا ہے۔ اور خالد بن ولید کو تو انہوں نے یہ سامنے گھڑ سواروں کی جماعت کے ہمراہ بھیجا ہے۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) پوچھا۔ تم کیا کہتے ہو؟ تمہارا کیا حکم ہے؟ مجھے

بتاؤ۔ قریش اور ان کی تیاریوں کی خبر تمہیں دو مرتبہ پہنچ چکی ہے۔ اور یہ مقام غمیم میں خالد بن ولید بھی پہنچ چکا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا۔ کیا تمہاری رائے یہ ہے کہ ہم اپنے رُخ پر چلتے رہیں اور جو کوئی ہمیں بیت اللہ سے روکے ہم اس سے لڑائی کریں۔ یا تمہاری رائے یہ ہے کہ ہم ان کے برخلاف ان کے پچھلوں کی طرف بڑھیں۔ پھر اگر ان میں سے کوئی جماعت پیچھے آئے گی تو اللہ تعالیٰ اس کو توڑ دے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! حکم، آپ کا حکم ہے۔ اور رائے بھی آپ کی رائے ہے۔ پھر یہ لوگ اس ٹیلے کے دائیں بائیں چل دیئے۔ اس بات کا خالد اور اس کے ہمراہ لشکر کو پتہ نہیں چلا۔ یہاں تک کہ یہ لوگ لشکر کے غبار کو کراس کر گئے۔

۳۔ آپ ﷺ کی اونٹنی آپ ﷺ کو ایک بلند ٹیلے سے ایک پست زمین کی طرف لے گئی۔ جس کا نام بلدح تھا۔ اور (وہاں جا کر) بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حَلْ حَلْ. لیکن وہ اونٹنی نہیں اٹھی۔ لوگوں نے کہا۔ قصواء (اونٹنی کا نام ہے) اڑ گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا یہ اونٹنی نہیں اَڑی اور نہ ہی اڑنا اس کی عادت ہے لیکن اس کو ہاتھیوں کو روکنے والے نے روک دیا ہے۔ سنو! بخدا! اگر آج کے دن وہ مجھے کسی مقام کی طرف ...... جس کا وہ بہت احترام کرتے ہیں ...... بلائیں گے یا مجھے وہ کسی صلہ رحمی کی طرف بلائیں گے تو میں انہیں مثبت جواب دوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے اونٹنی کو دوڑایا تو وہ اُچھل پڑی پس آپ ﷺ اپنے قدم کے نشانات پر وہیں واپس ہو گئے جہاں سے تشریف لائے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ لوگوں کو لے کر حدیبیہ کے ایک مقام پر فروکش ہوئے جہاں پر پانی اتنا قلیل تھا کہ لوگ تھوڑا تھوڑا پانی لے رہے تھے۔ تو (اس پر) لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پانی کی قلت کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور ایک آدمی کو حکم دیا اور اس نے اس تیر کو کنوئیں کے درمیان میں گاڑ دیا۔ پس پانی نے اتنا جوش مارا کہ لوگ اس پانی سے خوب سیراب ہو گئے۔

۴۔ نبی کریم ﷺ ابھی اسی حالت میں تھے کہ بدیل بن ورقاء خزاعی، اپنی قوم خزاعہ کے ایک گروہ کے ہمراہ آپ ﷺ کے پاس سے گزرا اور اس نے کہا۔ اے محمد ﷺ! یہ تیری قوم کے لوگ عورتوں اور بچوں سمیت نکل چکے ہیں اور وہ خدا کے نام پر اس بات کی قسم کھا رہے ہیں کہ ضرور بالضرور تیرے اور مکہ کے درمیان حائل ہوں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی ایک بھی نہ بچے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بدیل! میں تو کسی کے ساتھ بھی لڑنے نہیں آیا۔ میں تو صرف اس لئے آیا ہوں تا کہ اپنے افعال عبادت ادا کر سکوں اور اس خانہ خدا کا طواف کروں۔ اور اگر یہ کام نہ ہو تو پھر کیا قریش کا کوئی اور ارادہ ہے؟ کیا وہ اس بات پر راضی ہیں کہ میں ان کے ساتھ ایک مدت طے کر لوں جس میں وہ مامون رہیں گے اور اتنی مدت تک وہ اکٹھے بھی ہو جائیں۔ اور اس دوران وہ مجھے اور لوگوں کو کھلا چھوڑ دیں۔ اگر میرا معاملہ لوگوں پر غالب آ گیا تو انہیں اس بات کا اختیار ہو گا۔ چاہے تو لوگوں کی طرح یہ بھی دین میں داخل ہو جائیں اور چاہے تو یہ لڑائی کر لیں درآنحالیکہ انہوں نے اپنی تعداد بڑھا کر خوب تیاری کر لی ہو گی۔ بدیل نے کہا۔ میں یہ بات آپ ﷺ کی قوم کو پیش کروں گا۔

۵۔ پس بدیل سوار ہو کر (چل پڑا) یہاں تک کہ وہ قریش کے پاس سے گزرا تو قریش نے اس سے پوچھا۔ تم کہاں سے آ

رہے ہو؟ بدیل نے کہا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے آرہا ہوں۔ اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس بات کی خبر دیتا ہوں جو میں نے آپ ﷺ سے سُنی اور کہی ہے۔ قریش میں سے بیوقوف قسم کے لوگوں نے کہا۔ تم ہمیں اس کی بات نہ بتاؤ جو تم دیکھ کر اور سن کر آئے ہو۔ بدیل نے انہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ بیان کیا اور جو آپ ﷺ نے مدت کی پیش کش کی تھی وہ بیان کی۔ راوی کہتے ہیں: اس دن قریش (کے اس گروہ) میں عروہ بن مسعود ثقفی بھی موجود تھا۔ وہ اُچھل پڑا اور اس نے کہا۔ اے گروہِ قریش! کیا تم مجھ پر کسی شئی کی تہمت لگاتے ہو۔ کیا میں (تمہارا) بچہ نہیں ہوں؟ اور کیا تم (میرے) والد نہیں ہو؟ کیا میں نے تمہارے لئے اہل عکاظ سے مدد طلب نہیں کی اور جب انہوں نے مجھے منع کر دیا تو میں خود اور اپنے بچوں اور ماتحتوں کو لے کر تمہارے پاس نہیں آگیا۔ انہوں نے جواباً کہا: کیوں نہیں! تو نے ایسا ہی کیا ہے۔ عروہ نے کہا: پھر تم بدیل کی اس بات کو قبول کر لو جو وہ تمہارے پاس لے کر آیا ہے اور جو تمہارے اُوپر رسول اللہ ﷺ نے پیش کی ہے۔ اور تم مجھے بھیجو تا کہ میں تمہارے پاس اس خیر کی آپ ﷺ سے توفیق لے کر آؤں۔ قریش نے (اس سے) کہا۔ چل جا۔

۶۔ عروہ وہاں سے نکلا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مقام حدیبیہ میں اُترا اور اس نے کہا۔ اے محمد! یہ تیری قوم......کعب بن لوی اور عامر بن لوی...... کے لوگ ہیں جو عورتوں اور بچوں سمیت باہر نکلے ہیں۔ انہوں نے قسم اٹھائی ہے کہ یہ لوگ تجھے مکہ کی طرف راستہ نہیں دیں گے حتی کہ ان کے نوجوان ہلاک ہو جائیں۔ اور اب آپ کو اپنی قوم سے لڑائی کی دو صورتیں ہیں۔ (ایک تو یہ ہے کہ) تو اپنی قوم کو (لڑائی کر کے) نیست و نابود کر دے اور تو نے کسی آدمی کے بارے میں نہیں سنا ہوگا کہ اس نے تجھ سے پہلے اپنی قوم کو تباہ و برباد کیا ہو۔ اور (دوسری صورت یہ ہے کہ) جن کو میں آپ کے ہمراہ دیکھ رہا ہوں یہ آپ کو حوالہ کر دیں۔ مجھے تو تمہارے ہمراہ اجنبی قسم کے متفرق لوگ نظر آرہے ہیں۔ مجھے تو ان کے ناموں اور شکلوں سے بھی معرفت نہیں ہے۔

۷۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ......کو غصہ آگیا اور......ارشاد فرمایا: تم لات کی فرج چوسو۔ کیا ہم آپ ﷺ کو رسوا کریں گے اور آپ ﷺ کو حوالہ کریں گے؟ عروہ نے کہا: بخدا! اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا میں نے بدلہ نہیں دیا۔ تو میں تمہیں تمہاری بات کا ضرور جواب دیتا۔

۸۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے ہوئے تھے اور ان کے چہرے پر خود تھی۔ (جس کی وجہ سے) عروہ نے ان کو نہ پہچانا۔ اور عروہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔ اور جب بھی عروہ اپنا ہاتھ پھیلاتا تو رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک کو چھوتا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں جو تیزہ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ عروہ کو خبردار کیا۔ جب مغیرہ رضی اللہ عنہ نے عروہ کو پریشان کیا تو اس نے پوچھا۔ یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا۔ کہ یہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ عروہ نے کہا۔ اے عہد شکن! تم یہاں ہو۔ تم نے کل مقام عکاظ میں اپنی عہد شکنی کو خود سے کیوں نہ دھوڈالا؟ نبی کریم ﷺ نے عروہ بن مسعود کو وہی بات کہی جو آپ ﷺ نے بدیل سے کہی تھی۔

۹۔ عروہ وہاں سے کھڑا ہوا اور چل دیا یہاں تک کہ وہ اپنی قوم میں آیا اور اس نے کہا۔ اے گروہِ قریش! میں شاہوں کے

دربار میں بھی گیا ہوں۔ میں قیصر کے پاس اس کے ملک شام میں گیا ہوں اور نجاشی کے پاس ارض حبشہ میں گیا ہوں اور عراق میں کسریٰ کے پاس بھی گیا ہوں۔ (لیکن) بخدا میں کسی بادشاہ کو اپنے لوگوں میں اس قدر عظمت والا نہیں دیکھا جس قدر میں محمد کو اس کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں باعظمت دیکھا ہے۔ بخدا وہ محمد کی طرف نظر گاڑھ کر نہیں دیکھتے اور اس کے پاس آواز اونچی نہیں کرتے۔ اور محمد جس پانی سے وضو کرتا ہے تو اس کے ساتھی اس دھوون پر جمع ہو جاتے ہیں کہ کس کو اس میں سے کتنا حصہ ملتا ہے؟ پس بدیل جو خبر تمہارے پاس لایا ہے اس کو قبول کر لو کیونکہ یہ سمجھ داری والا معاملہ ہے۔

۱۰۔ قریش نے کہا: تم بیٹھ جاؤ۔ اور قریش نے بنی حارث بن عبد مناف کے ایک آدمی کو بلایا جس کا نام ''حُلَیس'' تھا اور (اس کو) کہا۔ تم جاؤ اور جو تمہیں اُس آدمی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے نظر آئے اور معلوم ہو اس کو دیکھو۔

۱۱۔ حُلَیس وہاں سے نکلا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہچان لیا اور ارشاد فرمایا: یہ ''حُلَیس ہے۔ اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جو ہدی کی تعظیم کرتے ہیں۔ پس تم اس کے رُخ پر ہدی کو چلا دو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کے رُخ پر ہدی کو چلا دیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں۔ حُلَیس کے بارے میں احادیث (میں بیان) مختلف نقل ہوا ہے۔ بعض راویوں نے بیان کیا ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو وہی بات ارشاد فرمائی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل اور عروہ سے کہی تھی۔ اور بعض راوی بیان کرتے ہیں کہ جب اس نے ہدیٰ (کے جانور کو) دیکھا تو وہ قریش کی طرف واپس چل دیا اور اس نے (قریش سے) کہا۔ یقیناً میں ایسی بات دیکھی ہے کہ اگر تم ان کو روکو گے تو مجھے خوف ہے کہ تم غلطی کا ارتکاب کرو گے۔ پس (اب) تم اپنا معاملہ خود ہی دیکھ لو۔

۱۲۔ قریش نے (اس سے بھی) کہا۔ تم بیٹھ جاؤ اور قریش کے ایک آدمی کو بلایا۔ جس کا نام ''مکرز بن حفص بن الاخیف'' تھا۔ یہ شخص بنو عامر بن لؤی سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اس کو بھیجا۔ پس جب اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ ایک فاجر آدمی ہے جو آنکھ سے دیکھتا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی مدت کے بارے میں ویسی بات کہی جیسی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل اور اس کے دیگر ساتھیوں سے کہی تھی۔ مکرز وہاں سے مشرکین کے پاس واپس آیا اور اس نے (آکر) انہیں خبر دی۔

۱۳۔ اس پر قریش نے بنو عامر بن لؤی کے سہیل بن عمرو کو بھیجا تا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات تحریر کروائے جس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت دے رہے ہیں۔ سہیل بن عمرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا۔ مجھے قریش نے آپ کی طرف اس لئے بھیجا ہے تا کہ میں آپ سے ایسا فیصلہ تحریر کرواؤں جس پر میں اور آپ راضی ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں (ٹھیک ہے) لکھو، بسم اللہ الرحمان الرحیم. راوی کہتے ہیں: سہیل بن عمرو کہنے لگا۔ میں تو اللہ کو نہیں جانتا اور نہ ہی مجھے رحمٰن کی معرفت ہے۔ لیکن میں تو ایسے ہی لکھوں گا جیسا کہ ہم لکھتے ہیں۔ یعنی۔ باسمك اللّٰهم. لوگوں کو اس بات پر غصہ آ گیا اور کہنے لگے۔ ہم تمہارے ساتھ کسی بھی طرح کی مکاتبت نہیں کریں گے یہاں تک کہ تو رحمٰن و رحیم کا اقرار کرے۔ سہیل نے کہا: پھر تو میں تمہارے ساتھ کسی طرح کی مکاتبت نہیں کروں گا اور لوٹ جاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لکھو۔ باسمك اللّٰهم. یہ وہ تحریر ہے

اس پر ''محمد رسول اللہ'' نے باہم صلح کی ہے۔ سہیل نے کہا۔ میں اس بات کا اقرار نہیں کرتا۔ اگر میں آپ کو اللہ کا رسول جانتا ہوتا تو
س آپ کی مخالفت نہ کرتا اور نہ ہی آپ کی نافرمانی کرتا۔ لیکن میں تو ''محمد بن عبد اللہ'' لکھوں گا۔ اس بات پر بھی لوگوں کو غصہ آیا۔
پ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لکھو۔ (محمد بن عبد اللہ، سہیل بن عمرو)

۱۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کھڑے ہوگئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ اور کیا ہمارا دشمن
ل پر نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیوں نہیں (ایسا ہی ہے)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ پھر ہم کس بنیاد پر اپنے دین میں
ھٹیا پن گوارا کر رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں خدا کا رسول ہوں۔ اور میں ہرگز اس کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ اور وہ
گز مجھے ضائع نہیں ہونے دے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک کونے میں گوشہ نشین تھے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس پہنچے اور کہا۔
ے ابو بکر! انہوں نے فرمایا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ اور کیا ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ حضرت ابو
بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں (ایسا ہی ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تو پھر کس وجہ سے ہم اپنے دین میں یہ گھٹیا پن گوارا کر رہے
یں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! اپنا یہ خیال چھوڑ دو۔ اس لئے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟ اللہ پاک، آپ ﷺ
د ہرگز ضائع نہیں ہونے دیں گے اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی ہرگز نافرمانی نہیں کریں گے۔

۱۔ اور اس خط کی شرائط میں ایک بات یہ بھی تھی کہ ہم میں سے جو تمہارے پاس آجائے ...... اگرچہ وہ تمہارے دین پر ہو ......
م اس کو ہماری طرف واپس کرو گے۔ اور تمہارے پاس سے جو ہمارے ہاں آئے گا ہم اس کو تمہاری طرف واپس ...... نہیں کریں
گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری جانب سے (تمہاری طرف) آئے گا مجھے اس کی واپسی کی ضرورت نہیں ہے۔ اور جو تو
نے اپنے لئے شرائط ٹھہرائی ہے یہ میرے اور تیرے درمیان (عہد) ہے۔

۱۔ لوگ ابھی اسی حالت میں تھے کہ اچانک مسلمانوں کو ابو جندل بن سہیل بن عمرو بیڑیوں میں گھسٹتا ہوا دکھائی دیا۔ پس
سہیل نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو ناگہاں اس کا اپنا بیٹا ابو جندل تھا۔ سہیل نے کہا: یہ پہلا شخص ہے جس کی واپسی پر میں نے تیرے ساتھ
لح کی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سہیل! ہم تو ابھی تحریر سے فارغ ہی نہیں ہوئے۔ سہیل نے کہا۔ جب تک آپ اس کو
اپس نہیں کرتے ہیں آپ سے خط و کتابت ہی نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا معاملہ تیرے حوالہ ہے۔ راوی کہتے
یں۔ ابو جندل، مسلمانوں کی طرف تیز چل کر آیا اور اس نے کہا۔ اے جماعتِ مسلمین! مجھے مشرکین کی طرف واپس کیا جا رہا ہے
بکہ وہ مجھے میرے دین کے بارے میں فتنہ میں مبتلا کریں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ چپک گئے اور اس کے والد نے اس کا
تھ پکڑا اور اس کو کھینچ لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ ایک ہی تو بندہ ہے اور تمہارے پاس تلوار بھی ہے۔ لیکن ان کا والد انہیں ساتھ
لے گیا۔

۱۔ پس نبی کریم ﷺ ان لوگوں کو مشرکین کی طرف واپس بھیجتے تھے جو مشرکین کی طرف سے دین اسلام قبول کر کے آتے
تھے۔ پس جب یہ واپس ہونے والے افراد ایک جماعت کی شکل اختیار کر گئے اور انہی میں ابو البصیر بھی تھے ...... درآنحالیکہ

آپ ﷺ ان کو واپس بھیجتے رہے تھے۔ تو یہ لوگ سمندر کے ساحل پر ٹھہر گئے اور انہوں نے قریش کے شام کی طرف جانے وا
قافلوں کو لوٹنا شروع کر دیا۔ اس پر قریش نے نبی کریم ﷺ کی طرف (آدمی) بھیجا کہ ہمیں تم سے صلہ رحمی کی امید ہے۔ آپ ا
(مفرور) لوگوں کو اپنے پاس واپس بلالیں اور اپنے پاس اکٹھا کرلیں۔ پس آپ ﷺ نے انہیں اپنی طرف واپس بلالیا۔

۱۸۔ اور تحریر میں آپ ﷺ نے ان کے سامنے جو ارادہ ظاہر کیا تھا اس میں یہ بات بھی تھی کہ قریش کے لوگ آپ ﷺ ک
چھوڑیں تاکہ آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوں اور اپنے مناسک کو ادا کریں اور ان کے ہاں اپنے ہدی کے جانور نحر کریں۔ قریش
کہا۔ نہیں! عرب کے لوگ ہمیں ہمیشہ کے لئے کہیں یہ طعنہ نہ دیں کہ آپ نے ہمارے ساتھ چستی کا مظاہرہ کر دکھایا ہے۔ لیکن آ
اس سال واپس جائیں اور جب آئندہ سال ہوگا تو ہم آپ کو اجازت دیں گے آپ عمرہ بھی ادا فرمائیں اور تین دن قیام بھی فرمائیں۔

۱۹۔ رسول اللہ ﷺ (وہاں سے) کھڑے ہوئے اور لوگوں سے ارشاد فرمایا: ''اٹھو اور اپنے ہدی کے جانور نحر کر دو۔ اور حلق
کروالو اور حلال ہو جاؤ۔'' (یہ بات سن کر) کوئی آدمی کھڑا ہوا اور نہ ہی کسی نے کوئی حرکت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس
بات کا تین مرتبہ حکم ارشاد فرمایا: لیکن کوئی آدمی بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور نہ ہی کسی نے کوئی حرکت کی۔ جب نبی کریم ﷺ نے ر
صورت حال دیکھی تو آپ ﷺ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے ...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اس سفر میں
آپ ﷺ کے ہمراہ تشریف لائی تھیں۔ اور فرمایا: ''اے ام سلمہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ میں نے ان کو تین مرتبہ اس بات کا حکم د
ہے کہ وہ نحر کرلیں اور حلق کروالیں اور حلال ہو جائیں۔ لیکن کوئی آدمی بھی میرے حکم کو پورا کرنے کے لئے نہیں اٹھا؟'' حضرت ا
سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ باہر تشریف لے جائیں اور یہ کام (پہلے خود) کریں۔ پس رسول اللہ ﷺ
(وہاں سے) اٹھے اور آپ ﷺ نے اپنے ہدی کے جانور کی طرف قصد کیا اور اس کو نحر فرمایا۔ اور آپ ﷺ نے حلق کرنے والے
کو بلایا اور اس نے آپ ﷺ (کے سر مبارک) کو حلق کیا۔ پس جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے اس عمل کو دیکھا تو اپنی ا
ہدی کی طرف لپک پڑے اور اس کو نحر کر دیا۔ اور بعض، بعض کے اوپر جھک گئے اور حلق کرنے لگے۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ بعض
بعض کو بھیڑ کی وجہ سے نیچے دے دیتے۔

۲۰۔ ابن شہاب کہتے ہیں۔ ہدی کے وہ جانور جو رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ نے ساتھ لیے تھے۔ وہ ستر تھے۔

۲۱۔ ابن شہاب کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو اہل حدیبیہ پر اٹھارہ حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ ہر ایک سو افراد کے لئے
ایک حصہ تھا۔

(۳۸۰۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كَانَ مَنْزِلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْ
الْحُدَيْبِيَةِ فِي الْحَرَمِ.

(۳۸۰۱۱) حضرت عطاء سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن نبی کریم ﷺ کے پڑاؤ کا مقام حرم تھا۔

(۳۸۰۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ : كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِئَةٍ.

(۳۸۰۱۱) حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ حدیبیہ کے روز ہم لوگوں کی تعداد چودہ سو تھی۔

(۳۸۰۱۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِءٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ الْهَدْيُ دُونَ الْجِبَالِ الَّتِي تَطْلُعُ عَلَى وَادِي الثَّنِيَّةِ ، عَرَضَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ ، فَرَدُّوا وُجُوهَ بُدْنِهِ ، فَنَحَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ حَبَسُوهُ وَهِيَ الْحُدَيْبِيَةُ ، وَحَلَقَ وَائْتَسَى بِهِ نَاسٌ فَحَلَقُوا ، وَتَرَبَّصَ آخَرُونَ ، قَالُوا :لَعَلَّنَا نَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ، قِيلَ :وَالْمُقَصِّرِينَ ، قَالَ :رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ثَلاثًا.

(۳۸۰۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہدی کے جانور (ابھی) ان پہاڑوں سے پیچھے تھے جن پہاڑوں پر ثنیہ کی وادی دکھائی دیتی ہے۔ تو مشرکین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے جانوروں کے رُخ پھیر دیئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی مقام پر نحر کیا جہاں پر مشرکین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا تھا۔ اور یہ مقام حدیبیہ تھا۔ اور (پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق فرمایا اور لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حلق کروایا۔ اور کچھ دیگر لوگ انتظار میں رہے۔ اور انہوں نے کہا۔ ہوسکتا ہے کہ ہم بیت اللہ کا طواف کرلیں۔ (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حلق کروانے والوں پر رحم فرمائے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہا گیا۔ اور قصر کروانے والے .....؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر) ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حلق کروانے والوں پر رحم فرمائے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(۳۸۰۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الدَّسْتَوَائِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ، إِلاَّ عُثْمَانَ وَأَبَا قَتَادَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ، قَالُوا :وَالْمُقَصِّرِينَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ، قَالُوا : وَالْمُقَصِّرِينَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ، قَالُوا :وَالْمُقَصِّرِينَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :وَالْمُقَصِّرِينَ.

(۳۸۰۱۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے حدیبیہ کے دن حلق کروایا سوائے عثمان رضی اللہ عنہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سر منڈانے (حلق) والوں پر رحم کرے۔ لوگوں نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور کتروانے والوں پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوبارہ) ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سر منڈانے (حلق) والوں پر رحم فرمائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے (سہ بارہ) سوال کیا۔ اور بال کترانے والوں پر؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سر منڈانے (حلق) والوں پر رحم فرمائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ اور کتروانے والوں پر؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: کتروانے والوں پر (بھی رحم فرمائے)۔

(۳۸۰۱۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ

نَاجِيَةَ بْنِ جُنْدُبِ بْنِ نَاجِيَةَ ، قَالَ :لَمَّا كُنَّا بِالْغَمِيمِ لَقِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ قُرَيْشٍ ، ان
بَعَثَتْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فِي جَرِيدَةِ خَيْلٍ ، تَتَلَقَّى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ص
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْقَاهُ ، وَكَانَ بِهِمْ رَحِيمًا ، فَقَالَ :مَنْ رَجُلٌ يَعْدِلُنَا عَنِ الطَّرِيقِ ؟ فَقُلْتُ :أَنَا ، بِأَبِي أ
وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَأَخَذْتُ بِهِمْ فِي طَرِيقٍ قَدْ كَانَ حَزْنٌ ؛ بِهَا فَدَافِدٌ وَعِقَابٌ ، فَاسْتَوَتْ بِ
الأَرْضُ حَتَّى أَنْزَلْتُهُ عَلَى الْحُدَيْبِيَةِ ، وَهِيَ نَزَحٌ ، قَالَ :فَأَلْقَى فِيهَا سَهْمًا ، أَوْ سَهْمَيْنِ مِنْ كِنَانَتِهِ ، ثُمَّ بَ
فِيهَا ، ثُمَّ دَعَا ، قَالَ :فَعَادَتْ عُيُونُهَا حَتَّى إِنِّي لأَقُولُ ، أَوْ نَقُولُ :لَوْ شِئْنَا لاَغْتَرَفْنَا بِأَقْدَاحِنَا. (طبرانی ۲۷

(۳۸۰۱۵) حضرت ناجیہ بن جندب بن ناجیہ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم مقام غمیم میں (پہنچے) تھے تو رسول اللہ ﷺ کو قر
کی اطلاع ملی کہ انہوں نے خالد بن ولید کو گھڑ سواروں کے ایک دستہ کے ہمراہ روانہ کیا ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ سے ملاقا
کرنے والا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ آپ ان سے ملاقات کریں۔ کیونکہ آپ ﷺ ان پر بہت
کھاتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون آدمی ہے جو ہمیں اس راستہ سے ہٹا دے؟ (یعنی دوسرے راستہ پر لے جائے)
نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں لے جاؤں گا۔ فرماتے ہیں: پس میں نے انہیں ا
ایسے کٹھن راستہ پر ڈال دیا۔ جس میں گھاٹیاں اور اُتار چڑھاؤ تھا۔ پھر جب ہموار زمین آئی تو میں نے آپ ﷺ کو مقام حد
میں پڑاؤ کروایا اور اس جگہ کا پانی ختم تھا۔ ناجیہ فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اس کے کنویں میں اپنے ترکش سے ایک یا دو تیر ڈا
پھر آپ ﷺ نے اس میں اپنا لعاب مبارک ڈالا پھر دعا فرمائی۔ راوی کہتے ہیں: پس اس کے چشمے لوٹ آئے یہاں تک کہ
نے ...... یا ہم لوگوں نے ...... کہا اگر ہم چاہیں تو اپنے پیالے (برتن) سے پانی بھر لیں۔

(۳۸۰۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ا
عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ :يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ، قَالُوا :يَا رَسُ
اللهِ ، وَالْمُقَصِّرِينَ ؟ قَالَ : يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ ثَلاَثًا ، قَالُوا : وَالْمُقَصِّرِينَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ
وَالْمُقَصِّرِينَ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا بَالُ الْمُحَلِّقِينَ ظَاهَرْتَ لَهُمُ التَّرَحُّمَ ؟ قَالَ :إِنَّهُمْ لَمْ يَشُكُّوا.

(۳۸۰۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے دن ارشاد فرمایا: اللہ پاک سر منڈا
والوں پر رحم فرمائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا: یا رسول اللہ! بال کتروانے والوں پر؟ آپ ﷺ نے (دوبارہ) ارشاد فرمایا
تعالیٰ سر منڈانے والوں پر رحم فرمائے ...... یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی ...... صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا ر
اللہ ﷺ! قصر کروانے والوں پر؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قصر کروانے والوں پر (بھی رحم فرما)۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا
رسول اللہ ﷺ! سر منڈانے (حلق) والوں کی کیا وجہ تھی کہ آپ نے ان پر رحم کی دعا زیادہ (تین بار) فرمائی؟ آپ ﷺ
ارشاد فرمایا: انہوں نے کسی درجہ میں بھی شک نہیں کیا۔

(۳۸۰۱۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَلْقَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ ، فَذَكَرُوا أَنَّهُمْ نَزَلُوا دَهَاسًا مِنَ الأَرْضِ ، يَعْنِي بِالدَّهَاسِ الرَّمْلَ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يَكْلَؤُنَا ؟ قَالَ : فَقَالَ بِلاَلٌ : أَنَا ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذًا نَنَامُ ، قَالَ : فَنَامُوا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، فَاسْتَيْقَظَ أُنَاسٌ فِيهِمْ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَفِيهِمْ عُمَرُ ، قَالَ : فَقُلْنَا : اهْضِبُوا ، يَعْنِي تَكَلَّمُوا ، قَالَ : فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : افْعَلُوا كَمَا كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ ، قَالَ : فَفَعَلْنَا ، قَالَ : كَذَلِكَ فَافْعَلُوا لِمَنْ نَامَ ، أَوْ نَسِيَ.

قَالَ : وَضَلَّتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَبْتُهَا ، قَالَ : فَوَجَدْتُ حَبْلَهَا قَدْ تَعَلَّقَ بِشَجَرَةٍ ، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ فَسِرْنَا ، قَالَ : وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ اشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ ، وَعَرَفْنَا ذَلِكَ فِيهِ ، قَالَ : فَتَنَحَّى مُنْتَبِذًا خَلْفَنَا ، قَالَ : فَجَعَلَ يُغَطِّي رَأْسَهُ بِثَوْبِهِ ، وَيَشْتَدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى عَرَفْنَا أَنَّهُ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ ، فَأَتَوْنَا فَأَخْبَرُونَا أَنَّهُ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ : ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾.

(۳۸۰۱۷) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ سے (واپس) آئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ ہم ریتلی زمین پر اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں کون بیدار کرے گا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں بیدار کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تو ہم سوتے ہیں۔ تمام لوگ سوئے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ تو کچھ لوگ...... جن میں فلاں، فلاں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے ..... بیدار ہو گئے۔ ہم نے کہا (آپس میں) باتیں کرو۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی آنکھ مبارک کھل گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جس طرح کر رہے تھے ویسے ہی کرتے رہو (یعنی باتیں کرلو)۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے پھر وہی کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی سویا ہو یا اس کو نماز بھول گئی ہو تو تم اس کے ساتھ یہی کچھ کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہو گئی تو میں اس کی تلاش میں نکلا فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو اس حال میں پایا کہ اس کی رسی ایک درخت کے ساتھ اَڑی ہوئی تھی۔ پس میں (اسے لے کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے اور ہم روانہ ہو گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کو اس حالت میں شدت ہوتی تھی۔ اور ہمیں یہ شدت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر محسوس ہوتی تھی۔ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پیچھے ایک طرف ہو کر کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک کو اپنے کپڑے سے ڈھانپ لیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت شدت کے آثار ظاہر ہوئے یہاں تک کہ ہم سمجھ گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے۔ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾.

(۳۱) غَزْوَةُ بَنِی لِحْیَانَ

غزوہ بنی لحیان

(۳۸۰۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ شَیْبَانَ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِی کَثِیرٍ ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ مَوْلَی الْمَهْرِیِّ أَنَّ أَبَا سَعِیدٍ أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَهُمْ فِی غَزْوَةٍ غَزَاهَا بَنِی لِحْیَانَ :لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ رَجُلٌ ، وَالأَجْرُ بَیْنَهُمَا. (مسلم ۱۵۰۷۔ احمد ۱۳۷)

(۳۸۰۱۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بنی لحیان کے ساتھ کیے گئے غزوہ میں ارشاد فرمایا۔ تم میں سے ہر دو آدمیوں میں سے ایک نکل جائے۔ اور اجر ان دونوں کو ملے گا۔

(۳۸۰۱۹) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِیمُ بْنُ إِسْمَاعِیلَ الأَنْصَارِیُّ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِی عَمْرٌو ، أَوْ عُمَرُ بْنُ أُسَیْدٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَشْرَةَ رَهْطٍ سَرِیَّةً عَیْنًا ، وَأَمَّرَ عَلَیْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ ، فَخَرَجُوا حَتَّی إِذَا کَانُوا بِالْهَدَّةِ ذُکِرُوا لِحَیٍّ مِنْ هُذَیْلٍ ، یُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْیَانَ ، فَبَعَثَ إِلَیْهِمْ مِئَةَ رَجُلٍ رَامِیًا ، فَوَجَدُوا مَأْکَلَهُمْ حَیْثُ أَکَلُوا التَّمْرَ ، فَقَالُوا :هَذَا نَوَی یَثْرِبَ ، ثُمَّ اتَّبَعُوا آثَارَهُمْ ، حَتَّی إِذَا أَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَؤُوا إِلَی جَبَلٍ ، فَأَحَاطَ بِهِمَ الآخَرُونَ فَاسْتَنْزَلُوهُمْ وَأَعْطَوْهُمَ الْعَهْدَ ، فَقَالَ عَاصِمٌ :وَاللهِ لاَ أَنْزِلُ عَلَی عَهْدِ کَافِرٍ ، اللَّهُمَّ أَخْبِرْ نَبِیَّكَ عَنَّا ، وَنَزَلَ إِلَیْهِ ابْنُ دَثِنَةَ الْبَیَاضِیُّ. (بخاری ۳۰۴۵۔ ابو داؤد ۲۶۵۳)

(۳۸۰۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس افراد پر مشتمل ایک جاسوس سریہ روانہ فرمایا اور ان پر عاصم بن ثابت کو امیر مقرر فرمایا۔ پس یہ لوگ نکلے یہاں تک کہ جب یہ لوگ مقام ہدہ میں تھے تو (ان کے بارے میں) ہذیل کی ایک شاخ بنولحیان سے ذکر کیا گیا تو انہوں نے ان کی طرف ایک سو تیر انداز مرد بھیجے۔ ان تیر اندازوں نے ان کے کھانے کے مقام کو جہاں انہوں نے کھجوریں کھائی تھیں ..... دیکھا تو بولے، یہ تو یثرب کی (کھجوروں کی) گٹھلیاں ہیں۔ پھر وہ لوگ ان کے نشانات قدم پر چلے یہاں تک کہ جب عاصم اور ان کے ساتھیوں کو ان کے آنے کا احساس ہوا تو انہوں نے ایک پہاڑ کی طرف پناہ پکڑی۔ اور دوسرے لوگوں (تیر اندازوں) نے ان کا احاطہ کر لیا اور ان سے نیچے اترنے کو کہا۔ اور انہیں عہد (امان) دیا۔ تو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کسی کافر کے عہد (امان) پر نیچے نہیں اتروں گا۔ اے اللہ! تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے بارے میں خبر پہنچا دے اور ابن دثنہ بیاضی اس کی طرف اُتر گیا۔

(۳۲) مَا ذُکِرَ فِی نَجْدٍ، وَمَا نُقِلَ عَنْهَا

نجد کے بارے میں جو ذکر ہوا اور اس کے بارے میں جو نقل ہوا

(۳۸۰۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :بَعَثَنَا رَسُو

اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ إِلَى نَجْدٍ ، قَالَ :فَأَصَبْنَا نَعَمًا كَثِيرَةً ، قَالَ :فَنَفَّلَنَا صَاحِبُنَا الَّذِي كَانَ عَلَيْنَا بَعِيرًا بَعِيرًا ، ثُمَّ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَصَبْنَا ، فَكَانَتْ سُهْمَانُنَا بَعْدَ الْخُمُسِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا ، اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا ، فَكَانَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا ثَلاثَةَ عَشَرَ بَعِيرًا بِالْبَعِيرِ الَّذِي نَفَّلَنَا صَاحِبُنَا ، فَمَا عَابَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَاحِبِنَا مَا حَاسَبَنَا بِهِ فِي سُهْمَانِنَا.

(ابو داؤد ۲۷۳۷۔ بیہقی ۳۱۲)

(۳۸۰۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نجد کی طرف ایک سریہ میں روانہ کیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہمیں (وہاں سے) بہت زیادہ چیزیں غنیمت میں ملیں۔ راوی کہتے ہیں۔ پس ہمیں ہمارے ساتھی نے جو ہم پر امیر تھا۔ ایک ایک اونٹ عطیہ میں دے دیا۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ اشیاء لے کر پہنچے۔ تو ہمیں پھر خمس کے اخراج کے بعد حصہ ملا وہ بارہ، بارہ اونٹ تھے۔ پس ہم میں سے ہر ایک آدمی کو اس اونٹ سمیت جو ہمارے ساتھی نے ہمیں عطیہ میں دیا تھا۔ تیرہ اونٹ ملے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھی سے اس اونٹ کے حساب پر کوئی بات نہیں کی۔

(۳۸۰۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ إِلَى نَجْدٍ ، فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا ، وَنَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بَعِيرًا. (ابو داؤد ۲۷۳۷۔ بیہقی ۳۱۲)

(۳۸۰۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نجد کی طرف ایک سریہ میں روانہ فرمایا۔ تو ہمارے حصوں میں بارہ بارہ اونٹ آئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایک اونٹ عطیہ فرمایا۔

(۳۸۰۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُ مِنَ الْمَغْنَمِ فِي بِدَايَتِهِ الرُّبُعَ ، وَفِي رَجْعَتِهِ الثُّلُثَ. (طبرانی ۳۵۲۷)

(۳۸۰۲۲) حضرت حبیب بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آغاز میں غنیمت میں سے ایک ربع کو عطیہ کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں ایک تہائی میں سے عطیہ کرتے تھے۔

(۳۸۰۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الزُّرَقِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ مَكْحُولٍ الشَّامِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ فِي الْبُدْأَةِ الرُّبُعَ ، وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ.

(ترمذی ۱۵۶۱۔ ابن ماجہ ۲۸۵۲)

(۳۸۰۲۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آغاز میں ایک چوتھائی میں سے اور بعد میں

ایک تہائی سے عطیہ دیتے تھے۔

(۳۸۰۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ ، قَالَ :شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الثُّلُثَ. (احمد ۱۵۹۔ حاکم ۴۳۲)

(۳۸۰۲۴) حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (جہاد میں) شریک ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (غنیمت کے) ثلث میں سے عطیہ دیا۔

(۳۸۰۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ. (ابو داؤد ۲۷۴۲۔ احمد ۱۵۹)

(۳۸۰۲۵) حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غنیمت میں سے) خمس کے بعد ایک تہائی میں سے عطیہ دیا۔

(۳۸۰۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :تَذَاكَرَ أَبُو سَلَمَةَ ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، وَأَنَا مَعَهُمَ الأَنْفَالَ ، فَأَرْسَلُوا إِلَى سَعِيدُ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُونَهُ عَنْ ذَلِكَ ، فَرَجَعَ الرَّسُولُ، فَقَالَ:أَبَى أَنْ يُخْبِرَنِي شَيْئًا، قَالَ:فَأَرْسَلَ سَعِيدٌ غُلاَمَهُ، فَقَالَ:إِنَّ سَعِيدًا يَقُولُ لَكُمْ:إِنَّكُمْ أَرْسَلْتُمْ تَسْأَلُونَنِي عَنِ الأَنْفَالِ ، وَإِنَّهُ لاَ نَفَلَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (طبری ۱۷۷۔ ابن حبان ۸۳۵)

(۳۸۰۲۶) حضرت محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ ابوسلمہ، یحییٰ بن عبدالرحمان اور عبدالملک بن مغیرہ...... اور میں بھی ان کے ساتھ تھا...... آپس میں انفال...... عطایا...... کے بارے میں مذاکرہ کر رہے تھے۔ تو انہوں نے سعید بن میسب کی طرف یہ بات پوچھنے کے لئے بھیجا۔ تو (ان کا) قاصد واپس آیا اور اس نے کہا کہ سعید نے مجھے کچھ بھی بتانے سے انکار کر دیا ہے...... راوی کہتے ہیں: پھر سعید نے اپنا غلام بھیجا اور اس نے (آ کر) کہا۔ سعید، تمہیں کہہ رہے ہیں۔ کہ تم نے میرے پاس انفال...... عطایا...... کے بارے میں پوچھنے کے لئے قاصد بھیجا تھا۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انفال...... عطایا...... نہیں ہیں۔

(۳۸۰۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّصْرِيُّ ، قَالَ :النَّفَلُ حَقٌّ ، نَفَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (طبرانی ۳۱۹۸۔ ابو نعیم ۱۹۵۳)

(۳۸۰۲۷) حجاج بن عبداللہ نصری بیان کرتے ہیں کہ عطیہ برحق ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطیہ عطا فرمایا۔

(۳۳) غَزْوَةُ خَيْبَرَ

غزوہ خیبر

(۳۸۰۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ قَالَ:خَيْبَرَ. (حاکم ۹۵)

(۳۸۰۲۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ (آیت قرآنی) ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ خیبر (والی فتح) ہے۔

(۳۸۰۲۹) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبِي ، قَالَ :بَارَزَ عَمِّي يَوْمَ خَيْبَرَ مَرْحَبًا الْيَهُودِيَّ ، فَقَالَ مَرْحَبٌ :

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلاَحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَمِّي عَامِرٌ :

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي عَامِرٌ شَاكِي السِّلاَحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ

فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ ، فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَامِرٍ ، فَرَجَعَ السَّيْفُ عَلَى سَاقِهِ فَقَطَعَ أَكْحَلَهُ ، فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ ، قَالَ سَلَمَةُ :فَلَقِيتُ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا :بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ ، قَتَلَ نَفْسَهُ ، قَالَ سَلَمَةُ :فَجِئْتُ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْكِي ، قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ ؟ قَالَ :مَنْ قَالَ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ :أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَذَبَ مَنْ قَالَ ذَلِكَ ، بَلْ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ :

حِينَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ جَعَلَ يَرْجُزُ بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَسُوقُ الرِّكَابَ ، وَهُوَ يَقُولُ :

تَاللهِ لَوْلاَ اللهِ مَا اهْتَدَيْنَا وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا
إِنَّ الَّذِينَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا
وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا فَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا
وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ هَذَا ؟ قَالَ :عَامِرٌ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ ، قَالَ : وَمَا أَسْتَغْفَرَ لإِنْسَانٍ قَطُّ يَخُصُّهُ إِلاَّ أُسْتُشْهِدَ ، فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوْلاَ مَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ ، فَقَامَ فَاسْتُشْهِدَ.

قَالَ سَلَمَةُ :ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَنِي إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ :لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، أَوْ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ :فَجِئْتُ بِهِ أَقُودُهُ أَرْمَدَ ، قَالَ :فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ ، ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ ، فَخَرَجَ مَرْحَبٌ يَخْطُرُ بِسَيْفِهِ ، فَقَالَ :

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ
أُوفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

فَفَلَقَ رَأْسَ مَرْحَبٍ بِالسَّيْفِ ، وَكَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

(۳۸۰۲۹) حضرت ایاس بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ میرے چچا نے خیبر کے دن مرحب یہودی سے مبارزت کی تو مرحب نے کہا۔ ع

ترجمہ: ''خیبر (کا خطہ) جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں۔ اسلحہ سے لیس ایک مجرب بہادر ہوں۔ جب جنگیں آتیں ہیں تو وہ شعلہ وار ہو جاتا ہے۔''

اس پر میرے چچا نے یہ شعر کہا۔ ع

ترجمہ: ''تحقیق خیبر (کا خطہ) مجھے جانتا ہے کہ میں عامر ہوں۔ اسلحہ سے لیس اور جان پر کھیلنے والا سپوت ہوں۔''

پس دونوں (کی) ضربیں ایک دوسرے پر شروع ہو گئیں۔ اور مرحب کی تلوار حضرت عامر کی ڈھال میں آپڑی۔ (جس کی وجہ سے) حضرت عامر کی تلوار ان کی پنڈلی پر آ گئی اور اس نے ان کی رگ کو کاٹ دیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملا تو انہوں نے کہا: عامر کے اعمال ضائع ہو گئے۔ انہوں نے خود کو قتل کیا ہے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا عامر کے اعمال ضائع ہو گئے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں نے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ بات کہی ہے جھوٹ کہی ہے۔ بلکہ اس کے لئے تو دوہرا اجر ہے۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو رجز کہہ رہے تھے۔ اور انہیں صحابہ رضی اللہ عنہم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ رکاب کو ہانک رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ ع۔

① بخدا! اگر خدا نے ہمیں ہدایت نہ دی ہوتی۔ تو ہم صدقہ بھی نہ کرتے اور نمازیں بھی نہ پڑھتے۔

② بے شک وہ لوگ جنہوں نے ہم پر سرکشی کی۔ جب وہ کسی فتنہ کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کر دیتے ہیں۔

③ ہم تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہو سکتے پس اگر ہماری (دشمن سے) ملاقات ہو جائے تو تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔ اور ہم پر سکینہ نازل فرما۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کون ہے؟ کسی نے عرض کیا۔ عامر رضی اللہ عنہ ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار تمہاری مغفرت فرمائے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے جس آدمی کے لئے بھی خصوصیت کے ساتھ استغفار کیا وہ آدمی شہید ہی ہوا۔ پس جب یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سُنی تو انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ہمیں حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے مزید کیوں مستفید نہ ہونے دیا۔ پھر حضرت عامر (میدان جنگ میں مبارزت کے جواب میں) لڑے ہوئے اور شہید ہو گئے۔

۲۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور فرمایا: آج کے دن میں یہ جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے ...... یا فرمایا...... جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔ سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس حال میں چلا کر لایا کہ ان کو آشوب چشم تھا۔ راوی کہتے ہیں آپ ﷺ نے ان کی آنکھ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا۔ مرحب اپنی تلوار کو اوپر نیچے ہلاتا ہوا باہر نکلا اور کہہ رہا تھا۔

تحقیق خیبر (کے لوگ) مجھے جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں، اسلحہ سے لیس تجربہ کار سپوت ہوں۔ جب جنگیں آگے بڑھتی ہیں تو میں شعلہ وار ہو جاتا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ع

''میں وہ شخص ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر (شیر) رکھا ہے۔ جنگل کے شیر کی طرح نہایت مہیب ہوں اور میں دشمنوں کے پیمانہ کے ساتھ پورا ناپ کر دیتا ہوں۔''

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرحب کے سر کو (دو حصوں میں) تلوار سے پھاڑ دیا۔ اور یہ فتح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے حاصل ہوئی۔

(۳۸۰۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ :قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى مِنْ خَيْبَرَ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، قَالَ : فَمَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَيْهِ ، فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، هَؤُلاَءِ إِخْوَتُكَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، لاَ يُنْكَرُ فَضْلُهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِي وَضَعَكَ اللَّهُ بِهِ مِنْهُمْ ، أَرَأَيْتَ إِخْوَتَنَا مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ دُونَنَا ، وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فِي النَّسَبِ ، فَقَالَ : إِنَّهُمْ لَمْ يُفَارِقُونَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالإِسْلاَمِ.

(۳۸۰۳۰) حضرت جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں سے ذوی القربیٰ کے حصے کو بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب پر تقسیم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: پس میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، نکلے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ آپ بنی ہاشم کے جو بھائی ہیں۔ ان کی اس فضیلت کا انکار نہیں کیا جا سکتا جو اللہ

تعالیٰ نے آپ کو ان میں بھیج کر عطا فرمائی ہے۔ لیکن آپ ہمارے بنی عبد المطلب کے بھائیوں کو کیسا دیکھتے ہیں۔ آپ نے انہیں ہم سے تھوڑا عطا فرمایا ہے۔ حالانکہ ہم اور وہ، نسب کے اعتبار سے ایک ہی مرتبہ کے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے ہمارا حالت اسلام اور جاہلیت میں کبھی ساتھ نہیں چھوڑا۔

(۳۸۰۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يُغِيرُ حَتَّى يُصْبِحَ فَيَسْتَمِعَ ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ ، وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ ، قَالَ فَأَتَى خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوا مِنْ حُصُونِهِمْ ، فَتَفَرَّقُوا فِي أَرْضِيهِمْ ، مَعَهُمْ مَكَاتِلُهُمْ وَفُؤُوسُهُمْ وَمُرُورُهُمْ ، فَلَمَّا رَأَوْهُ ، قَالُوا : مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ : إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ، فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، فَقَسَمَ الْغَنَائِمَ ، فَوَقَعَتْ صَفِيَّةُ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ الْكَلْبِي.

فَقِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ قَدْ وَقَعَتْ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ الْكَلْبِي ، فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ أَرْؤُسٍ ، فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تُصْلِحُهَا ، قَالَ : وَلاَ أَعْلَمُ إِلاَّ إِنَّهُ قَالَ : وَتَعْتَدُّ عِنْدَهَا ، فَلَمَّا أَرَادَ الشُّخُوصَ ، قَالَ النَّاسُ : مَا نَدْرِي اتَّخَذَهَا سُرِّيَّةً ، أَمْ تَزَوَّجَهَا ؟ فَلَمَّا رَكِبَ سَتَرَهَا وَأَرْدَفَهَا خَلْفَهُ ، فَأَقْبَلُوا حَتَّى إِذَا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ أَوْضَعُوا ، وَكَذَلِكَ كَانُوا يَصْنَعُونَ إِذَا رَجَعُوا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ ، فَعَثَرَتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَقَطَ وَسَقَطَتْ ، وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرْنَ مُشْرِفَاتٍ ، فَقُلْنَ : أَبْعَدَ اللَّهُ الْيَهُودِيَّةَ وَأَسْحَقَهَا ، فَسَتَرَهَا وَحَمَلَهَا.

(بخاری ۹۴۷۔ ابوداؤد ۲۹۹۰)

(۳۸۰۳۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (کسی بستی پر) حملہ نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ صبح ہو جائے اور آپ ﷺ سماعت کرلیں۔ پس اگر آپ ﷺ کو اذان کی آواز سنائی دیتی تو آپ ﷺ رک جاتے اور اگر آپ ﷺ اذان کی آواز نہ سنتے تو آپ ﷺ (بستی پر) حملہ آور ہو جاتے۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ ﷺ (جب) خیبر کے علاقہ میں تشریف لائے تو (اس وقت) وہ لوگ اپنے قلعوں سے باہر نکل چکے تھے اور اپنی زمینوں میں پھیل گئے تھے۔ اور ان کے ہمراہ زنبیل، کلہاڑیاں اور پھاوڑے وغیرہ تھے۔ پس جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو بولے۔ محمد اور لشکر!!!

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ اکبر۔ خیبر برباد ہوگیا۔ جب ہم کسی قوم کے علاقہ میں پڑاؤ ڈال دیتے ہیں تو پھر ڈرائے ہوئے (آگاہ کردہ) لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ لڑائی کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فتح عطا فرمائی اور آپ ﷺ نے غنائم کو تقسیم فرمایا۔ صفیہ، حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں۔ تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا۔ کہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں ایک خوبصورت لونڈی آئی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کو

سات غلاموں کے عوض خرید لیا اور انہیں حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا تا کہ وہ انہیں درست کریں۔ راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ یہ ان کے پاس عدت گزاریں۔ پھر جب آپ ﷺ نے (وہاں سے) روانگی کا قصد فرمایا۔ تو لوگ کہنے لگے۔ نامعلوم آپ ﷺ نے صفیہ کو بطور قیدی کے پکڑا یا آپ ﷺ نے اس سے شادی کی ہے؟ پس جب آپ ﷺ سوار ہوئے تو آپ ﷺ نے صفیہ کو باپردہ کر کے انہیں اپنے پیچھے سوار کیا۔ پھر لوگ چل پڑے یہاں تک کہ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو لوگوں نے جانوروں کو تیز دوڑایا ...... لوگوں کی عادت یہی تھی کہ جب وہ (سفر سے) واپسی کرتے اور مدینہ کے قریب پہنچتے تو یونہی کرتے۔ نبی کریم ﷺ کی اونٹنی کو ٹھوکر لگی تو نبی کریم ﷺ گر پڑے اور صفیہ بھی گر گئیں۔ نبی کریم ﷺ کی بیویاں منتظر ہو کر دیکھ رہی تھیں۔ تو انہوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ یہودیہ (صفیہ) کو دور کرے اور برباد کرے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے صفیہ کو باپردہ کیا اور ان کو (اونٹنی پر) سوار کیا۔

(٣٨.٣٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ، قَالَ : كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي ، فَلَمَّا رَأَوْنَا ، قَالُوا : مُحَمَّدٌ وَاللهِ ، مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ. (احمد ۲۹۔ طبرانی ۴۷۰۳)

(۳۸۰۳۲) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ جب ہم (خیبر) پہنچے تو وہ لوگ (اپنے کھیتوں میں) بیلچوں کے ساتھ نکل چکے تھے۔ پس جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو کہنے لگے۔ محمد! بخدا! محمد اور لشکر؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اکبر! جب ہم کسی قوم کے صحن میں اترتے ہیں تو پھر ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔

(٣٨.٣٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَى خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ ، ثُمَّ بَعَثَ ابْنَ رَوَاحَةَ عِنْدَ الْقِسْمَةِ فَخَيَّرَهُمْ.

(۳۸۰۳۳) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے ایک حصہ کو کرایہ پر دیا پھر آپ ﷺ نے ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو تقسیم کے وقت بھیجا اور آپ نے انہیں اختیار دیا۔

(٣٨.٣٤) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مَيْمُونٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ خَيْبَرَ ، فَزِعَ أَهْلُ خَيْبَرَ ، وَقَالُوا : جَاءَ مُحَمَّدٌ فِي أَهْلِ يَثْرِبَ ، قَالَ : فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِالنَّاسِ فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ ، فَرَدُّوهُ وَكَشَفُوهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَبِّنُ أَصْحَابَهُ وَيُجَبِّنُهُ أَصْحَابُهُ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأُعْطِيَنَّ اللِّوَاءَ غَدًا رَجُلاً

يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

قَالَ: فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ تَصَادَرَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، قَالَ: فَدَعَا عَلِيًّا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَرْمَدُ ، فَتَفَلَ فِي عَيْنِهِ وَأَعْطَاهُ اللِّوَاءَ ، قَالَ: فَانْطَلَقَ بِالنَّاسِ ، قَالَ: فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ وَلَقِيَ مَرْحَبًا الْخَيْبَرِيَّ ، وَإِذَا هُوَ يَرْتَجِزُ وَيَقُولُ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ　　شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

إِذَا اللُّيُوثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ　　أَطْعَنُ أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرِبُ

قَالَ: فَالْتَقَى هُوَ وَعَلِيٌّ ، فَضَرَبَهُ ضَرْبَةً عَلَى هَامَتِهِ بِالسَّيْفِ ، عَضَّ السَّيْفُ مِنْهَا بِالأَضْرَاسِ ، وَسَمِعَ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ أَهْلُ الْعَسْكَرِ ، قَالَ: فَمَا تَتَامَّ آخِرُ النَّاسِ حَتَّى فُتِحَ لأَوَّلِهِمْ. (نسائی ۸۴۰۳۔ احمد ۳۵۸)

(۳۸۰۳۴) حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے علاقہ میں فروکش ہوئے تو اہل خیبر گھبرا گئے اور کہنے لگے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اہل یثرب کے ہمراہ آ گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو چند لوگوں کے ہمراہ بھیجا وہ اہل خیبر سے ملے لیکن اہل خیبر نے انہیں اور ان کے ساتھیوں کو واپس کر دیا پس یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو بزدل کہہ رہے تھے اور ان کے ساتھی انہیں بزدلی کا کہہ رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جھنڈا کل ایسے آدمی کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس (آدمی) سے محبت کرتے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: پس جب اگلا دن آیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اس جھنڈے کے امیدوار تھے۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت آشوبِ چشم میں مبتلا تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ میں تھتکارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو علم تھما دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر چل دیئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا سامنا اہل خیبر سے ہوا اور مَرحب خیبری سے آپ رضی اللہ عنہ کا سامنا ہوا تو وہ یہ رجز پڑھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ ع

① تحقیق خیبر والے جانتے ہیں کہ میں مرحب ہوں، اسلحہ سے لیس اور تجربہ کار بہادر ہوں۔

② جب شیر آگے بڑھتے ہیں تو میں شعلہ وار ہو جاتا ہوں، کبھی نیزہ بازی کرتا ہوں اور کبھی تلوار بازی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور مرحب کا ٹکراؤ ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی کھوپڑی پر تلوار کے ساتھ ایسی ضرب لگائی۔ کہ تلوار نے اس کی کھوپڑی سے داڑھوں تک کاٹ کر رکھ دیا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کی ضرب کی آواز تمام لشکر نے سُنی مسلمانوں کے لشکر کے ابتدائی حصہ کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کر دی۔

(۳۸۰۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى خَيْبَرَ فِي ثِنْتَيْ عَشْرَةَ بَقِيَتْ مِنْ رَمَضَانَ ، فَصَامَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ آخَرُونَ ، فَلَمْ يَعِبْ ذَلِكَ.

(۳۸۰۳۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے خیبر کی طرف نکلے جبکہ رمضان میں سے بارہ دن باقی تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے روزہ چھوڑ دیا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پر طعن نہیں فرمایا۔

(٣٨٠٣٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ لِجَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ يَوْمَ خَيْبَرَ ، وَلَمْ يَشْهَدُوا الْوَقْعَةَ.

(۳۸۰۳۶) حضرت حکم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو خیبر کے دن تقسیم میں شامل فرمایا۔ حالانکہ یہ لوگ جنگ خیبر میں شریک نہیں تھے۔

(٣٨٠٣٧) حَدَّثَنَا شَاذَانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لأَدْفَعَنِ اللِّوَاءَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، يَفْتَحُ اللَّهُ بِهِ ، قَالَ عُمَرُ : مَا تَمَنَّيْتُ الإِمْرَةَ إِلاَّ يَوْمَئِذٍ ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ تَطَاوَلْتُ لَهَا ، قَالَ : فَقَالَ : يَا عَلِيُّ ، قُمِ اذْهَبْ فَقَاتِلْ ، وَلاَ تَلْفِتْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ ، فَلَمَّا قَفَّى ، كَرِهَ أَنْ يَلْتَفِتَ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، عَلاَمَ أُقَاتِلُهُمْ ؟ قَالَ : حَتَّى يَقُولُوا : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، فَإِذَا قَالُوهَا حَرُمَتْ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلاَّ بِحَقِّهَا. (مسلم ۱۸۷۱۔ احمد ۳۸۴)

(۳۸۰۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا۔ اللہ پاک اس کے ذریعہ فتح عطا فرمائیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے امارت کی تمنا اس دن کے سوا کبھی نہیں کی۔ پھر جب اگلا دن (کل کا دن) آیا تو میں اس کو اونچا ہو کر دیکھنے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! کھڑے ہو جاؤ، جاؤ اور جا کر لڑو۔ کسی طرف توجہ نہ کرنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تیرے (ہاتھ) پر فتح دے دیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رُخ پھیرا تو انہوں نے (واپس) مڑنا ناپسند کیا۔ عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ان کفار سے کس بات پر لڑوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (لڑو) یہاں تک کہ وہ کہہ دیں۔ لا الہ الا اللّٰہ۔ پس جب وہ یہ بات کہہ دیں تو ان کے اموال اور ان کے خون محفوظ ہو جائیں گے سوائے کسی حق کی صورت میں۔

(٣٨٠٣٨) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، وَالْحَكَمِ ، وَعِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَا كُنْتَ مَعَنَا يَا أَبَا لَيْلَى بِخَيْبَرَ ؟ قُلْتُ : بَلَى وَاللهِ ، لَقَدْ كُنْت مَعَكُمْ ، قَالَ : فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ فَسَارَ بِالنَّاسِ ، فَانْهَزَمَ حَتَّى رَجَعَ إِلَيْهِ ، وَبَعَثَ عُمَرَ فَانْهَزَمَ بِالنَّاسِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلاً يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، يَفْتَحُ اللَّهُ لَهُ ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ ، قَالَ : فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَدَعَانِي ، فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَرْمَدُ لاَ أُبْصِرُ شَيْئًا ، فَدَفَعَ إِلَيَّ الرَّايَةَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ وَأَنَا أَرْمَدُ لاَ أُبْصِرُ شَيْئًا ؟ قَالَ : فَتَفَلَ فِي

عَیْنِی ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ ، اکْفِهِ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ ، قَالَ : فَمَا آذَانِی بَعْدُ حَرٌّ ، وَلاَ بَرْدٌ.

(۳۸۰۳۸) حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے ابولیلیٰ! تم خیبر میں ہمارے ساتھ نہیں تھے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! بخدا میں تو تمہارے ساتھ تھا۔ (پھر) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور وہ لوگوں کو لے کر (میدان کی طرف) چلے لیکن پسپا ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس تشریف لے آئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ بھی لوگوں کے ہمراہ پسپا ہو گئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف واپس آ گئے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (اب) میں یہ جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ بھاگنے والا آدمی نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں...... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف آدمی بھیجا اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں حاضر ہوا کہ میں آشوب چشم میں مبتلا تھا۔ اور مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھنڈا عطا فرمایا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (یہ مجھے آپ) کیسے دے رہے ہیں؟ جبکہ مجھے تو آشوب چشم ہے اور میں کچھ نہیں دیکھ رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھوں میں لعابِ دہن ڈالا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اے اللہ! تو ان کو سردی اور گرمی سے کافی ہو جا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے اس کے بعد کبھی سردی یا گرمی نے تکلیف نہیں دی۔

(۳۸۰۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ أَبِی حَبِیبٍ ، عَنْ أَبِی مَرْزُوقٍ مَوْلَی تُجِیبَ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِیِّ نَحْوَ الْمَغْرِبِ ، فَفَتَحْنَا قَرْیَۃً ، یُقَالُ لَهَا جَرْبَۃُ ، قَالَ : فَقَامَ فِینَا خَطِیبًا ، فَقَالَ : إِنِّی لاَ أَقُولُ فِیکُمْ إِلاَّ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِینَا یَوْمَ خَیْبَرَ : مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْیَوْمِ الآخِرِ فَلاَ یَسْقِیَنَّ مَائَهُ زَرْعَ غَیْرِهِ ، وَلاَ یَبِیعَنَّ مَغْنَمًا حَتَّی یُقْسَمَ ، وَلاَ یَرْکَبَنَّ دَابَّۃً مِنْ فَیْءِ الْمُسْلِمِینَ ، فَإِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِیهِ ، وَلاَ یَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَیْءٍ حَتَّی إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِیهِ.

(۳۸۰۳۹) تجیب کے غلام حضرت ابومرزوق سے روایت ہے کہ ہم نے رویفع بن ثابت انصاری کے ہمراہ مغرب کی طرف ایک غزوہ لڑا۔ اور ہم نے ایک بستی ...... جس کو جَرْبَہْ کہا جاتا تھا...... کو فتح کر لیا۔ راوی کہتے ہیں: ہم میں ایک خطیب صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا۔ میں تم سے وہی بات کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی اور وہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خیبر کے دن ارشاد فرمائی تھی۔ (وہ بات یہ ہے) ''جو شخص اللہ پر، یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اس کا پانی ہرگز دوسرے کی کھیتی کو سیراب نہ کرے اور وہ غنیمت میں سے تقسیم ہونے سے قبل کچھ نہ بیچے۔ اور نہ ہی مسلمانوں کے مال فئی کے کسی جانور پر اس طرح سوار ہو کہ جب وہ جانور کمزور ہو جائے تو یہ اس کو واپس مالِ فئی میں داخل کر دے۔ اور نہ ہی مسلمانوں کے مال فئی سے اس طرح کوئی کپڑا پہنے کہ جب وہ کپڑے پرانا کر دے تو اس کو مالِ فئی میں واپس کر دے۔

(۳۸۰۴۰) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ أَبُو زُمَيْلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ:حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ:لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا :فُلاَنٌ شَهِيدٌ ، فُلاَنٌ شَهِيدٌ ، حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ ، فَقَالُوا :فُلاَنٌ شَهِيدٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَلاَّ ، إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا ، أَوْ فِي عَبَائَةٍ غَلَّهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَابْنَ الْخَطَّابِ ، اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ :أَنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ الْمُؤْمِنُونَ ، قَالَ :فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ :أَنَّهُ لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ الْمُؤْمِنُونَ. (مسلم ۱۰۷۔ احمد ۴۷)

(۳۸۰۴۰) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کا دن تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) حاضر ہوا اور وہ لوگ کہنے لگے۔فلاں شہید ہے،فلاں شہید ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک آدمی کے پاس پہنچے اور انہوں نے کہا (یہ) فلاں بھی شہید ہے۔تو (اس پر) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں! میں نے اس آدمی کو جہنم میں دیکھا ہے اس چادر میں یا اس عباء میں جو اس نے مالِ غنیمت سے خیانت کی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب! جاؤ اور لوگوں میں یہ منادی کر دو کہ جنت میں صرف صاحب ایمان ہی داخل ہوں گے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔پس میں وہاں سے نکلا اور میں نے منادی کی، کہ جنت میں صرف صاحب ایمان ہی داخل ہوں گے۔

(۳۸۰۴۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ الأَشْجَعِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي حَشْرَجُ بْنُ زِيَادٍ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ ؛ أَنَّهَا غَزَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ سَادِسَةَ سِتِّ نِسْوَةٍ ، فَبَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَعَثَ إِلَيْنَا ، فَقَالَ :بِأَمْرِ مَنْ خَرَجْتُنَّ ؟ وَرَأَيْنَا فِيهِ الْغَضَبَ، فَقُلْنَا :يَا رَسُولَ اللهِ ، خَرَجْنَا وَمَعَنَا دَوَاءٌ نُدَاوِي بِهِ ، وَنُنَاوِلُ السِّهَامَ ، وَنَسْقِي السَّوِيقَ ، وَنَغْزِلُ الشَّعْرَ ، نُعِينُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَقَالَ لَنَا :أَقِمْنَ ، فَلَمَّا أَنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ قَسَمَ لَنَا كَمَا قَسَمَ لِلرِّجَالِ.

(۳۸۰۴۱) حضرت حشرج بن زیاد اشجعی اپنی دادی سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ عورتوں کے ساتھ خیبر کے دن جہاد میں شرکت کی، پھر یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف قاصد بھیجا اور پوچھا کہ تم کس کے کہنے پر (جہاد میں) نکلی ہو؟ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سوال میں غصہ محسوس کیا تو ہم نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم (جہاد میں) نکلی ہیں اور ہمارے پاس دوائیں بھی ہیں جن کے ذریعہ ہم علاج کریں گی۔اور ہم تیر پکڑائیں گی اور ستو پلائیں گی اور ہم وہ شعر کہیں گی۔جن کے ذریعہ سے ہم راہِ خدا میں (مجاہدین کی) مدد کریں گی۔اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پھر تم (یہیں) رہو۔پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر کی جنگ میں فتح نصیب فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو جس طرح حصہ دیا،اسی طرح ہمیں بھی حصہ دیا۔

(۳۸۰۴۲) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ ، قَالَ :شَهِدْتُ

خَيْبَرَ وَأَنَا عَبْدٌ مَمْلُوكٌ ، فَلَمَّا فَتَحُوهَا أَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا ، فَقَالَ : تَقَلَّدْ هَذَا ، وَأَعْطَانِي مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِي بِسَهْمٍ.

(۳۸۰۴۲) حضرت عمیر مولیٰ ابی اللحم روایت کرتے ہیں کہ میں خیبر کے جہاد میں شریک تھا اور میں ایک مملوکہ غلام تھا۔ جب صحابہ کرام نے خیبر کو فتح کرلیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک تلوار عطا فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا۔ یہ تلوار لٹکا لو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غنیمت میں سے عطیہ دیا لیکن میرا (پورا) حصہ نہیں نکالا۔

(۳۸۰۴۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ بِثَلاَثٍ ، فَقَسَمَ لَنَا ، وَلَمْ يَقْسِمْ لأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا.

(۳۸۰۴۳) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر کے فتح ہونے کے تین (دن) بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا بھی تقسیم میں حصہ رکھا۔ ہمارے سوا جو لوگ اس فتح میں شریک نہیں ہوئے تھے، ان میں سے کسی کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ نہیں دیا۔

(۳۸۰۴۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ ذَبَحَ النَّاسُ الْحُمُرَ ، فَأَغْلُوا بِهَا الْقُدُورَ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَلْحَةَ ، فَنَادَى : إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ ، فَكُفِئَتِ الْقُدُورُ.

(۳۸۰۴۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن لوگوں نے گدھوں کو ذبح کیا اور ان کو ہانڈیوں میں ڈال کر جوش دیا جا رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ کو حکم دیا اور انہوں نے یہ منادی کی۔ ''بے شک اللہ اور اس کے رسول نے تمہیں پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ نجس ہیں۔'' پس (یہ سنتے ہی) ہانڈیاں الٹا دی گئیں۔

(۳۸۰۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : دُلِّيَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ ، قَالَ : فَالْتَزَمْتُهُ ، وَقُلْتُ : هَذَا لاَ أُعْطِي أَحَدًا مِنْهُ شَيْئًا ، قَالَ : فَالْتَفَتُّ ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ ، فَاسْتَحْيَيْتُ.

(۳۸۰۴۵) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے دن مجھے چربی کے ایک تھیلے کے بارے میں بتایا گیا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں اس سے چمٹ گیا اور میں نے کہا۔ میں اس میں سے کسی کو کچھ بھی نہیں دوں گا۔ عبداللہ کہتے ہیں۔ پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے مسکرا رہے تھے۔ مجھے (اس پر) بہت شرمندگی ہوئی۔

(۳۸۰۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ضَمْرَةَ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلِيطٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَلِيطٍ ، وَكَانَ بَدْرِيًّا ، قَالَ : لَقَدْ أَتَى نَهْيُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ ، وَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي بِهَا ، قَالَ : فَكَفَأْنَاهَا عَلَى وُجُوهِهَا.

(۳۸۰۴۶) حضرت عبداللہ بن ابی سلیط ، اپنے والد ابی سلیط سے روایت کرتے ہیں ...... اوران کے والد بدری صحابی ہیں ... کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے پالتو گدھے کے کھانے کے ممانعت اس حال میں (ہم تک) پہنچی جبکہ ہانڈیوں میں یہی گوشت اُبل رہا تھا ...... ابی سلیط کہتے ہیں ...... پس ہم نے ہانڈیوں کو اوندھے منہ گرادیا۔

(۳۸۰۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَمَكْحُولٌ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الأَهْلِيِّ ، وَعَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَأَنْ تُوطَأَ الْحَبَالَى حَتَّى يَضَعْنَ ، وَعَنْ أَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتَّى تُقْسَمَ ، وَأَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا ، وَلَعَنَ يَوْمَئِذٍ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمَوْشُومَةَ ، وَالْخَامِشَةَ وَجْهَهَا ، وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا.

(۳۸۰۴۷) حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر کے دن پالتو گدھے کے کھانے سے منع کیا اور کچلی والے درندے کے کھانے سے منع کیا۔ اور اس بات سے منع کیا کہ حاملہ عورت سے وضع حمل سے قبل وطی کی جائے اور مال غنیمت کے حصہ کے تقسیم ہونے سے قبل بیچنے سے منع کیا۔ اور پھل کو اس کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے بیچنے سے منع کیا۔ اور آپ ﷺ نے اس دن دوسری عورت کے بال لگانے والی اور لگوانے والی عورت پر لعنت فرمائی اور اسی طرح گودنے والی اور گودوانے والی عورت پر لعنت فرمائی اور اپنا چہرہ نوچنے والی پر لعنت فرمائی اور اپنا گریبان چاک کرنے والے پر بھی لعنت فرمائی۔

(۳۸۰۴۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ ، وَأَخَذُوا الْحُمُرَ الإِنْسِيَّةَ ، فَذَبَحُوهَا وَمَلَؤُوا مِنْهَا الْقُدُورَ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ جَابِرٌ : فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَفَأْنَا الْقُدُورَ ، وَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ سَيَأْتِيكُمْ بِرِزْقٍ هُوَ أَحَلُّ مِنْ ذَا وَأَطْيَبُ ، فَكَفَأْنَا الْقُدُورَ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ تَغْلِي ، فَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ لُحُومَ الْحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ وَلُحُومَ الْبِغَالِ ، وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَكُلَّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ ، وَحَرَّمَ الْمُجَثَّمَةَ ، وَالْخُلْسَةَ ، وَالنُّهْبَةَ.

(۳۸۰۴۸) حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جب جنگ خیبر کا دن تھا تو لوگوں کو (شدید) بھوک نے آلیا۔ لوگوں نے پالتو گدھوں کو پکڑا اور انہیں ذبح کر کے ان کے گوشت سے ہانڈیوں کو بھر دیا۔ یہ خبر نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا پس ہم نے ہانڈیوں کو اُلٹ دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ عنقریب تمہیں ایسا رزق دے گا جو اس سے زیادہ حلال اور طیب ہوگا۔ پس ہم نے ان ہانڈیوں کو اس حال میں الٹ دیا جبکہ وہ جوش دے رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس دن پالتو گدھوں اور خچروں کے گوشت کو حرام قرار دیا اور اسی طرح آپ ﷺ نے کچلی والے ہر درندے کو حرام قرار دیا اور پنجے سے شکار کرنے والے ہر پرندے کو حرام قرار دیا۔ اور آپ ﷺ نے مُجثّمہ (وہ بکری جس کو پتھر مار مار کر ہلاک کیا جائے)، جھپٹی ہوئی چیز اور لوٹی ہوئی چیز کو حرام قرار دیا۔

(۳۸۰۴۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :حدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :سَارَ رَسُولُ اللهِ خَيْبَرَ ، فَلَمَّا أَتَاهَا بَعَثَ عُمَرَ وَمَعَهُ النَّاسُ ، إِلَى مَدِينَتِهِمْ ، أَوْ إِلَى قَصْرِهِمْ ، فَقَاتَلُوهُمْ ، فَلَمْ يَلْبَثُوا أَن انه عُمَرُ وَأَصْحَابُهُ ، فَجَاءَ يُجَبِّنُهُمْ وَيُجَبِّنُونَهُ ، فَسَاءَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ :لأَبْعَثَنَّ إِلَيْهِمْ رَجُلاً يُحِبُّ وَرَسُولَهُ ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ، يُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ لَهُ ، لَيْسَ بِفَرَّارٍ ، فَتَطَاوَلَ النَّاسُ لَهَا ، وَمَ أَعْنَاقَهُمْ ، يُرُونَهُ أَنْفُسَهُمْ ، رَجَاءَ مَا قَالَ ، فَمَكَثَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ :أَيْنَ عَلِيٌّ ؟ فَقَالُوا :هُوَ أَرْمَدُ ، فَقَ ادْعُوهُ لِي ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ ، فَتَحَ عَيْنَيَّ ، ثُمَّ تَفَلَ فِيهِمَا ، ثُمَّ أَعْطَانِي اللِّوَاءَ ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ سَعْيًا ، خَشْيَةَ يُحْدِثَ رَسُولُ اللهِ فِيهِمْ حَدَثًا ، أَوْ فِي ، حَتَّى أَتَيْتُهُمْ فَقَاتَلْتُهُمْ ، فَبَرَزَ مَرْحَبٌ يَرْتَجِزُ ، وَبَرَزْتُ لَهُ أَرْتَ كَمَا يَرْتَجِزُ ، حَتَّى الْتَقَيْنَا ، فَقَتَلَهُ اللَّهُ بِيَدَي ، وَانْهَزَمَ أَصْحَابُهُ ، فَتَحَصَّنُوا وَأَغْلَقُوا الْبَابَ ، فَأَتَيْنَا الْبَا فَلَمْ أَزَلْ أُعَالِجُهُ حَتَّى فَتَحَهُ اللَّهُ. (حاکم ۳۷)

(۳۸۰۴۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی طرف سفر فرمایا پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں پہنچ گ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ہمراہ کچھ لوگوں کو اہل خیبر کے شہر یا قلعہ کی طرف روانہ فرمایا۔ انہوں نے (جا کر) کے ساتھ لڑائی کی۔ لیکن کچھ ہی دیر میں یہ مسلمانوں کا گروہ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی...... پسپا ہو گیا۔ پس حض عمر رضی اللہ عنہ، اپنے ساتھیوں کو اور ان کے ساتھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بزدلی کا طعنہ دیتے ہوئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) وا آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار گزری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''اب میں ضرور یہود کی طرف ایسا آدمی بھیجوں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کے رسول بھی اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ وہ ان کے ساتھ لڑتا ر یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُسی کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائیں گے۔ وہ آدمی بھاگنے والا نہیں ہوگا۔'' (یہ بات سن کر) بہت سے لوگ ا کے امیدوار بن گئے اور اپنی گردنیں دراز کرنے لگے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہے ہوئے کو اپنے بارے میں دیکھنے کے منتظر ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے پھر ارشاد فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ وہ تو آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ آپ صلی نے ارشاد فرمایا: اس کو میرے پاس بلاؤ۔ پھر جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھیں کھو اور ان میں اپنا لعاب مبارک ڈالا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھنڈا عطا فرمایا۔ اور میں اس جھنڈے کو لے کر دوڑتا ہوا چلا کہ میرے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کوئی خیال نہ آجائے یا کسی اور کے بارے میں کوئی خیال نہ آجائے۔ یہاں تک میں دشمنوں کے پاس پہنچ گیا اور میں نے ان کے ساتھ قتال کیا۔ مرحب یہودی رجز یہ اشعار پڑھتا ہوا مبارزت کے لئے آیا تو بھی اس کے جواب میں رجز یہ اشعار پڑھتے ہوئے مبارزت کے لئے باہر نکلا پھر ہماری باہم مڈبھیڑ ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے ا میرے ہاتھ سے قتل کروا دیا۔ اور اس کے ساتھی پسپا ہو گئے اور قلعہ بند ہو گئے انہوں نے دروازہ بند کر لیا۔ ہم دروازہ پر پہنچے پس نے مسلسل دروازہ پر ضرب لگائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کھول دیا۔

۳۸۰) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لأَدْفَعَنَّ الْيَوْمَ الرَّايَةَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَتَطَاوَلَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَهُ، فَدَعَاهُ فَبَزَقَ فِي كَفَّيْهِ، وَمَسَحَ بِهِمَا عَيْنَ عَلِيٍّ، ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ.

(۳۸۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج کے دن میں ایک ایسے آدمی کے ہاتھ میں جھنڈا دوں گا کہ جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں۔ اس پر لوگوں نے اوپر اوپر اٹھ کر دیکھنا شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ علی کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: ان کی آنکھ میں شکایت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیوں پر تھوکا اور ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ پر پھیرا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا حوالہ کر دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسی دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔

۳۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، يَقُولُ: لَوْلاَ أَنْ يُتْرَكَ آخِرُ النَّاسِ لاَ شَيْءَ لَهُمْ، مَا افْتَتَحَ الْمُسْلِمُونَ قَرْيَةً مِنْ قُرَى الْكُفَّارِ إِلاَّ قَسَمْتُهَا بَيْنَهُمْ سُهْمَانًا كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ سُهْمَانًا، وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ جَرِيَّةً تَجْرِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَكَرِهْتُ أَنْ يُتْرَكَ آخِرُ النَّاسِ لاَ شَيْءَ لَهُ.

(۳۸۰۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر یہ ضابطہ نہ ہوتا کہ لشکر کے آخری حصہ کو کچھ نہ ملے تو مسلمان کافروں کی جو بستی فتح کرتے میں اسے مسلمانوں کے درمیان حصوں میں تقسیم کر دیتا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو مسلمانوں میں حصوں میں تقسیم فرما دیا۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ ایک اصول مسلمانوں میں چلتا رہے۔ اور میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ بعد کے لوگوں کو کچھ نہ دیا جائے۔

۳۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَبَى رَجُلٌ امْرَأَةً يَوْمَ خَيْبَرَ، فَحَمَلَهَا خَلْفَهُ فَنَازَعَتْهُ قَائِمَ سَيْفِهِ، فَقَتَلَهَا، فَأَبْصَرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ قَتَلَ هَذِهِ؟ فَأَخْبَرُوهُ، فَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ.

(۳۸۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خیبر کے دن ایک عورت کو قید کیا اور اس کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ اس عورت نے اس آدمی کی تلوار کے قبضہ پر جھگڑا کیا تو اس آدمی نے اس عورت کو قتل کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت (مقتول) دیکھا تو ارشاد فرمایا۔ اس عورت کو کس نے قتل کیا ہے؟ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔

۳۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى النَّفَرَ الَّذِينَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ بِخَيْبَرَ لِيَقْتُلُوهُ، فَنَهَاهُمْ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ.

(۳۸۰۵۳) حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس لشکر کو جسے آپ ﷺ نے ابن ابی الحقیق کو خیبر میں قتل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس کو آپ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ عورتوں اور بچوں کو قتل کرے۔

(٣٤) حَدِيثُ فَتْحِ مَكَّةَ

فتح مکہ کی احادیث

(٣٨٠٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ :وَفَدَتْ وُفُودٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ ، وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ ، فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَصْنَعُ لِبَعْضٍ الطَّعَامَ قَالَ :فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِمَّنْ يَصْنَعُ لَنَا فَيُكْثِرُ فَيَدْعُونَا إِلَى رَحْلِهِ ، قَالَ :قُلْتُ :أَلاَ أَصْنَعُ لأَصْحَابِنَا فَأَدْعُوهُمْ إِلَى رَحْلِي ، قَالَ :فَأَمَرْت بِطَعَامٍ فَصُنِعَ ، وَلَقِيت أَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ ، فَقُلْتُ :الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ ، قَالَ أَسَبَقْتَنِي ؟ قَالَ :قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :فَدَعَوْتُهُمْ فَهُمْ عِنْدِي ، قَالَ :قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :أَلاَ أُعَلِّمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ؟ قَالَ :ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ.

قَالَ : أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ ، وَبَعَثَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ عَلَى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ ، وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الأُخْرَى ، وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ ، فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي ، قَالَ :وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

كَتِيبَةٍ ، قَالَ :فَنَادَانِي ، قَالَ :يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، قُلْتُ :لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :اهْتِفْ لِي بِالأَنْصَارِ ، وَلاَ يَأْتِنِي إِلاَّ أَنْصَارِيٌّ ، قَالَ :فَهَتَفْتُ بِهِمْ ، قَالَ :فَجَاؤُوا حَتَّى أَطَافُوا بِهِ.

قَالَ :وَقَدْ وَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشًا لَهَا وَأَتْبَاعًا ، قَالُوا :نُقَدِّمُ هَؤُلاَءِ ، فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ ، وَإِنْ أُصِيبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سُئِلْنَا.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ حِينَ أَطَافُوا بِهِ :أَتَرَوْنَ إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ ؟ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى :أُحْصُدُوهُمْ ، ثُمَّ ضَرَبَ سُلَيْمَانُ بِحَرْفِ كَفِّهِ الْيُمْنَى عَلَى بَطْنِ كَفِّهِ الْيُسْرَى :أُحْصُدُوهُمْ حَصْدًا حَتَّى تُوَافُونِي بِالصَّفَا ، قَالَ :فَانْطَلَقْنَا ، فَمَا أَحَدٌ مِنَّا يَشَاءُ أَنْ يَقْتُلَ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلاَّ قَتَلَهُ ، وَأَمَّا أَحَدٌ مِنْهُمْ يُوَجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لاَ قُرَيْشَ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ ، وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ ، قَالَ :فَغَلَّقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ.

قَالَ :فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ ، فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى

جَنْبِ الْبَيْتِ يَعْبُدُونَهُ ، وَفِي يَدِهِ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ ، فَجَعَلَ يَطْعُنُ بِهَا فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ : ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ، إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾

حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلاَهَا حَيْثُ يَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيَذْكُرُهُ ، وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ ، قَالَ : وَالأَنْصَارُ تَحْتَهُ ، قَالَ : تَقُولُ الأَنْصَارُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ : أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ.

قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : وَجَاءَ الْوَحْيُ ، وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَمْ يَخْفَ عَلَيْنَا ، فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِيَ ، فَلَمَّا قَضَى الْوَحْيُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، قَالُوا : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : قُلْتُمْ : أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ ، قَالُوا : قَدْ قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَمَا اسْمِي إِذًا ؟ كَلاَّ إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، هَاجَرْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ ، الْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ ، قَالَ : فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ ، يَقُولُونَ : وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا إِلاَّ لِلضَّنِّ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ ، قَالَ : فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَعْذُرَانِكُمْ وَيُصَدِّقَانِكُمْ.

(مسلم ۱۴۰۵۔ ابو داؤد ۱۸۶۷)

(۳۸۰۵) حضرت عبداللہ بن رباح بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف کچھ وفود گئے اور ہم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ یہ رمضان کے دنوں کی بات ہے۔ پس ہم میں سے بعض، بعض کے لئے کھانے کی دعوت کا اہتمام کرتے۔ راوی کا بیان ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان میں سے تھے جو ہمارے لئے بہت زیادہ کھانے کی دعوت کا اہتمام کرتے تھے۔ اور ہمیں اپنے کجاوہ (منزل) کی طرف بلالیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا کہ کیوں نہ میں اپنے ساتھیوں کے لئے دعوت کا اہتمام کروں اور انہیں اپنے کجاوہ کی طرف بُلاؤں۔ کہتے ہیں: پس میں نے کھانے کا کہا اور وہ تیار کرلیا گیا اور شام کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے (ان سے) کہا۔ آج کی رات میری طرف دعوت ہے۔ انہوں نے (آگے سے) فرمایا: کیا تم ہم پر (آج) سبقت لے گئے ہو؟ کہتے ہیں: میں نے کہا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: پس میں نے سب کو بلایا اور وہ میرے پاس آ گئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ اے گروہِ انصار! کیا میں تمہیں تمہاری باتوں میں سے ہی کچھ سُناؤں؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے فتح مکہ کا (واقعہ) ذکر کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمنہ اور میسرہ میں سے ایک لشکر پر حضرت زبیر کو مقرر فرمایا اور حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو دوسرے لشکر پر مقرر فرمایا۔ اور حضرت ابو عبیدہ کو خالی ہاتھ لوگوں پر مقرر فرمایا۔ پھر وہ لوگ وادی کے آنگن میں داخل ہو گئے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھوٹے سے لشکر میں تھے۔ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی۔ فرمایا۔ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض

کیا۔ میں حاضر ہوں۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے انصار کو آواز دو۔ میرے پاس صرف میرے انصا(ری)
(صحابہ) ہی آئیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس میں نے انہیں آواز دی۔ کہتے ہیں: وہ سب حاضر ہو گئے یہاں تک کہ انہوں نے
آپ ﷺ کو اپنے جھرمٹ میں لے لیا۔

۳۔ راوی کہتے ہیں: قریش نے اپنے بہت سے پیروا اور متفرق لوگوں کو جمع کر رکھا تھا۔ اور قریش کہہ رہے تھے۔ ہم ان لوگوں کو
(پہلے) آگے بھیجیں گے پس اگر ان کو کچھ (فائدہ) ملا تو ہم ان کے ساتھ شریک ہوں گے اور اگر یہ لوگ مارے گئے تو ہم سے جو
سوال کیا گیا ہم وہ دے چکے ہوں گے۔

۴۔ جب انصار نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے جھرمٹ میں لیا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا۔ قریش کے پیروا اور
ان متفرق لوگوں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں میں سے ایک دوسرے کے ساتھ مار کر
اشارہ فرماتے ہوئے کہا۔ ان کو مار ڈالو...... سلمان راوی نے بھی اپنے دائیں ہتھیلی کے کنارے کو بائیں ہتھیلی پر مارا...... ان کو خوب
مارو یہاں تک کہ تم مجھے صفاء پر ملو۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر ہم اس حالت میں روانہ ہوئے کہ ہم سے جو کوئی بھی اُن (اتباع قریش)
میں سے کسی کو قتل کرنا چاہے تو اس کو قتل کر سکتا تھا۔ اور ان میں سے کوئی بھی ہمیں کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔ ابو سفیان نے (نبی کریم ﷺ
سے) عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! قریش کے عوام کو مباح قرار دیا گیا ہے؟ (پھر تو) آج کے بعد قریش (باقی) نہیں ہوں
گے...... راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے گا وہ مامون ہوگا اور جو شخص ابو سفیان کے گھر میں
داخل ہو جائے گا وہ بھی مامون ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: پھر لوگوں نے اپنے اپنے دروازے بند کر لیے۔

۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا اور بیت
اللہ کا طواف کیا۔ پھر آپ ﷺ بیت اللہ کی ایک جانب رکھے ہوئے بُت کی طرف آئے جس کی مشرکین مکہ عبادت کرتے تھے۔
اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں (اس وقت) کمان تھی اور آپ ﷺ نے اس کو ٹیڑھی جانب سے پکڑا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اس
قوس (کمان) کو اس بت کی آنکھ میں مارنا شروع کیا اور ارشاد فرمایا: حق آن پہنچا اور باطل مٹ گیا اور یقیناً باطل ایسی چیز ہے جو
مٹنے والی ہے۔ پھر جب آپ ﷺ طواف سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ صفا پہاڑی کی طرف آئے اور آپ ﷺ اس پر اس
جگہ تک بلند ہوئے جہاں سے بیت اللہ دکھائی دیتا ہے تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف اور خدا کا ذکر
کرنے لگے اور جو آپ ﷺ کا مانگنا مطلوب تھا وہ کچھ آپ ﷺ نے مانگا...... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: انصار آپ ﷺ سے
نیچے تھے۔ راوی کہتے ہیں: انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ اس آدمی (نبی ﷺ) کو اپنی بستی میں رغبت اور اپنی قوم سے محبت
نے آلیا ہے۔

۶۔ راوی کہتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اسی دوران) آپ ﷺ پر وحی آگئی۔ جب آپ ﷺ پر وحی آتی تھی تو یہ
بات ہم پر مخفی نہ رہتی تھی۔ اور اس کیفیت (نزول وحی) کے ختم ہونے تک لوگوں میں سے کوئی بھی شخص آپ ﷺ کی طرف نظر اٹھا

کرنہیں دیکھ سکتا تھا۔ پس جب وحی (کی کیفیت) ختم ہوگئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے گروہِ انصار! انصار نے جواباً عرض کیا۔ ہم حاضر ہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے یہ بات کہی ہے کہ اس آدمی کو، اس کی بستی کی رغبت اور اس کی قوم کی محبت نے آلیا ہے...... انصار نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے (واقعی) یہ بات کہی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس وقت میرا نام کیا ہوگا؟ ہرگز نہیں! میں تو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ کی طرف اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ زندگی تمہارے ساتھ ہوگی اور موت بھی تمہارے ساتھ ہوگی۔ راوی کہتے ہیں: انصار نے (یہ بات سن کر) آپ ﷺ کی طرف رخ کر کے رونا شروع کر دیا اور کہنے لگے۔ بخدا! اے رسول اللہ ﷺ! جو بات ہم نے کہی ہے وہ محض اللہ اور اس کے رسول پر ناز کی وجہ سے کہی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہاری معذرت کو قبول کرتے ہیں اور تمہاری تصدیق کرتے ہیں۔

(۳۸۰۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، وَيَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالاَ : كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ هُدْنَةٌ ، فَكَانَ بَيْنَ بَنِي كَعْبٍ وَبَيْنَ بَنِي بَكْرٍ قِتَالٌ بِمَكَّةَ ، فَقَدِمَ صَرِيخٌ لِبَنِي كَعْبٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :

اللَّهُمَّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدَا ... حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الأَتْلَدَا

فَانْصُرْ هَدَاكَ اللَّهُ نَصْرًا أَعْتَدَا ... وَادْعُ عِبَادَ اللهِ يَأْتُوا مَدَدَا

فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَرَعَدَتْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ هَذِهِ لَتَرْعَدُ بِنَصْرِ بَنِي كَعْبٍ ، ثُمَّ قَالَ لِعَائِشَةَ : جَهِّزِينِي ، وَلاَ تُعْلِمَنَّ بِذَلِكَ أَحَدًا ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَنْكَرَ بَعْضَ شَأْنِهَا ، فَقَالَ : مَا هَذَا ، قَالَتْ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُجَهِّزَهُ ، قَالَ : إِلَى أَيْنَ ، قَالَتْ : إِلَى مَكَّةَ ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا انْقَضَتِ الْهُدْنَةُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بَعْدُ ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُمْ أَوَّلُ مَنْ غَدَرَ ، ثُمَّ أَمَرَ بِالطَّرِيقِ فَحُبِسَتْ ، ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجَ الْمُسْلِمُونَ مَعَهُ ، فَغُمَّ لأَهْلِ مَكَّةَ لاَ يَأْتِيهِمْ خَبَرٌ ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ لِحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ : أَيْ حَكِيمُ ، وَاللهِ لَقَدْ غُمِّنَا وَاغْتُمِمْنَا ، فَهَلْ لَكَ أَنْ تَرْكَبَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَرٍّ ، لَعَلَّنَا أَنْ نَلْقَى خَبَرًا ، فَقَالَ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْكَعْبِيُّ مِنْ خُزَاعَةَ : وَأَنَا مَعَكُمْ ، قَالاَ : وَأَنْتَ إِنْ شِئْتَ ، قَالَ : فَرَكِبُوا حَتَّى إِذَا دَنَوْا مِنْ ثَنِيَّةِ مَرٍّ أَظْلَمُوا فَأَشْرَفُوا عَلَى الثَّنِيَّةِ ، فَإِذَا النِّيرَانُ قَدْ أَخَذَتِ الْوَادِيَ كُلَّهُ ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ لِحَكِيمٍ : مَا هَذِهِ النِّيرَانُ ، قَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ : هَذِهِ نِيرَانُ بَنِي عَمْرٍو ، جَوَّعَتْهَا الْحَرْبُ ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ : لاَ وَأَبِيكَ لَبَنُو عَمْرٍو أَذَلُّ وَأَقَلُّ مِنْ هَؤُلاَءِ ، فَتَكَشَّفَ عَنْهُمُ الأَرَاكُ ، فَأَخَذَهُمْ حَرَسُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنَ الأَنْصَارِ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ عَلَى الْحَرَسِ ، فَجَاؤُوا بِهِمْ إِلَيْهِ ، فَقَالُوا : جِئْنَاكَ بِنَفَرٍ أَخَذْنَاهُمْ مِنْ أَهْلِ

مَكَّةَ، فَقَالَ عُمَرُ وَهُوَ يَضْحَكُ إِلَيْهِمْ :وَاللهِ لَوْ جِئْتُمُونِي بِأَبِي سُفْيَانَ مَا زِدْتُمْ ، قَالُوا :قَدْ وَاللهِ أَتَيْنَاكَ بِأَبِي سُفْيَانَ ، فَقَالَ :احْبِسُوهُ ، فَحَبَسُوهُ حَتَّى أَصْبَحَ ، فَغَدَا بِهِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقِيلَ لَهُ: بَايِعْ ، فَقَالَ :لاَ أَجِدُ إِلاَّ ذَاكَ ، أَوْ شَرًّا مِنْهُ ، فَبَايَعَ ، ثُمَّ قِيلَ لِحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ :بَايِعْ ، فَقَالَ :أُبَايِعُك ، وَلاَ أَخِرُّ إِلاَّ قَائِمًا ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَّا مِنْ قِبَلِنَا فَلَنْ تَخِرَّ إِلاَّ قَائِمًا.

فَلَمَّا وَلَّوْا ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ :أَيْ رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ السَّمَاعَ ، يَعْنِي الشَّرَفَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ إِلاَّ ابْنَ خَطَلٍ ، وَمِقْيَسَ بْنَ صُبَابَةَ اللَّيْثِيَّ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ، وَالْقَيْنَتَيْنِ ، فَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاقْتُلُوهُمْ ، قَالَ :فَلَمَّا وَلَّوْا ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ :يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوْ أَمَرْتَ بِأَبِي سُفْيَانَ فَحُبِسَ عَلَى الطَّرِيقِ ، وَأَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالرَّحِيلِ ، فَأَدْرَكَهُ الْعَبَّاسُ ، فَقَالَ :هَلْ لَكَ إِلَى أَنْ تَجْلِسَ حَتَّى تَنْظُرَ ؟ قَالَ :بَلَى ، وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ إِلاَّ لِيَرَى ضَعْفَةً فَيَسْأَلَهُمْ ، فَمَرَّتْ جُهَيْنَةُ ، فَقَالَ :أَيْ عَبَّاسُ ، مَنْ هَؤُلاَءِ ؟ قَالَ :هَذِهِ جُهَيْنَةُ ، قَالَ :مَا لِي وَلِجُهَيْنَةَ ؟ وَاللهِ مَا كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ حَرْبٌ قَطُّ ، ثُمَّ مَرَّتْ مُزَيْنَةُ ، فَقَالَ :أَيْ عَبَّاسُ ، مَنْ هَؤُلاَءِ ؟ قَالَ : هَذِهِ مُزَيْنَةُ ، قَالَ :مَا لِي وَلِمُزَيْنَةَ ، وَاللهِ مَا كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ حَرْبٌ قَطُّ ، ثُمَّ مَرَّتْ سُلَيْمٌ ، فَقَالَ :أَيْ عَبَّاسُ ، مَنْ هَؤُلاَءِ ؟ قَالَ :هَذِهِ سُلَيْمٌ ، قَالَ :ثُمَّ جَعَلَتْ تَمُرُّ طَوَائِفُ الْعَرَبِ ، فَمَرَّتْ عَلَيْهِ أَسْلَمُ وَغِفَارٌ فَيَسْأَلُ عَنْهَا فَيُخْبِرُهُ الْعَبَّاسُ.

حَتَّى مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ ، فِي الْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ وَالأَنْصَارِ ، فِي لأْمَةٍ تَلْتَمِعُ الْبَصَرَ ، فَقَالَ :أَيْ عَبَّاسُ ، مَنْ هَؤُلاَءِ ؟ قَالَ :هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ ، فِي الْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ وَالأَنْصَارِ ، قَالَ :لَقَدْ أَصْبَحَ ابْنُ أَخِيكَ عَظِيمَ الْمُلْكِ ، قَالَ :لاَ وَاللهِ ، مَا هُوَ بِمُلْكٍ ، وَلَكِنَّهَا النُّبُوَّةُ ، وَكَانُوا عَشَرَةَ آلاَفٍ ، أَوِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.

قَالَ :وَدَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، فَدَفَعَهَا سَعْدٌ إِلَى ابْنِهِ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، وَرَكِبَ أَبُو سُفْيَانَ فَسَبَقَ النَّاسَ حَتَّى اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ مِنَ الثَّنِيَّةِ ، قَالَ لَهُ أَهْلُ مَكَّةَ :مَا وَرَاءَكَ ؟ قَالَ : وَرَائِي الدَّهْمُ ، وَرَائِي مَا لاَ قِبَلَ لَكُمْ بِهِ ، وَرَائِي مَنْ لَمْ أَرَ مِثْلَهُ ، مَنْ دَخَلَ دَارِي فَهُوَ آمِنٌ ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَقْتَحِمُونَ دَارَهُ ، وَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ بِالْحَجُونِ بِأَعْلَى مَكَّةَ ، وَبَعَثَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ فِي الْخَيْلِ فِي أَعْلَى الْوَادِي ، وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فِي الْخَيْلِ فِي أَسْفَلِ الْوَادِي ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللهِ إِلَى اللهِ ، وَإِنِّي وَاللهِ لَوْ لَمْ أُخْرَجْ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ ، وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي ، وَلاَ تَحِلُّ لأَحَدٍ بَعْدِي ، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ،

وَهِيَ سَاعَتِي هَذِهِ ، حَرَامٌ لاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا ، وَلاَ يُحْتَشُّ حَبْلُهَا ، وَلاَ يَلْتَقِطُ ضَالَّتَهَا إِلاَّ مُنْشِدٌ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ :شَاهٌ ، وَالنَّاسُ يَقُولُونَ :قَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِلاَّ الإِذْخِرَ ، فَإِنَّهُ لِبُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا وَقُيُونِنَا ، أَوْ لِقُيُونِنَا وَقُبُورِنَا.

فَأَمَّا ابْنُ خَطَلٍ فَوُجِدَ مُتَعَلِّقًا بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقُتِلَ ، وَأَمَّا مِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ فَوَجَدُوهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَبَادَرَهُ نَفَرٌ مِنْ بَنِي كَعْبٍ لِيَقْتُلُوهُ ، فَقَالَ ابْنُ عَمِّهِ نُمَيْلَةُ :خَلُّوا عَنْهُ ، فَوَاللهِ لاَ يَدْنُو مِنْهُ رَجُلٌ إِلاَّ ضَرَبْتُهُ بِسَيْفِي هَذَا حَتَّى يَبْرُدَ ، فَتَأَخَّرُوا عَنْهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ بِسَيْفِهِ فَفَلَقَ بِهِ هَامَتَهُ ، وَكَرِهَ أَنْ يَفْخَرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ.

ثُمَّ طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ، فَقَالَ :أَيْ عُثْمَان ، أَيْنَ الْمِفْتَاحُ ؟ فَقَالَ :هُوَ عِنْدَ أُمِّي سُلاَفَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ :لاَ وَاللاَّتِ وَالْعُزَّى ، لاَ أَدْفَعُهُ إِلَيْهِ أَبَدًا ، قَالَ :إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرٌ غَيْرُ الأَمْرِ الَّذِي كُنَّا عَلَيْهِ ، فَإِنَّكِ إِنْ لَمْ تَفْعَلِي قُتِلْتُ أَنَا وَأَخِي ، قَالَ :فَدَفَعَتْهُ إِلَيْهِ ، قَالَ :فَأَقْبَلَ بِهِ حَتَّى إِذَا كَانَ وِجَاهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عُثِرَ فَسَقَطَ الْمِفْتَاحُ مِنْهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْنَى عَلَيْهِ ثَوْبَهُ ، ثُمَّ فَتَحَ لَهُ عُثْمَان ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ ، فَكَبَّرَ فِي زَوَايَاهَا وَأَرْجَائِهَا ، وَحَمِدَ اللَّهَ ، ثُمَّ صَلَّى بَيْنَ الأُسْطُوَانَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :فَتَطَاوَلْت لَهَا وَرَجَوْت أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْنَا الْمِفْتَاحَ ، فَتَكُونَ فِينَا السِّقَايَةُ وَالْحِجَابَةُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَيْنَ عُثْمَان ؟ هَاكُمْ مَا أَعْطَاكُمَ اللَّهُ ، فَدَفَعَ إِلَيْهِ الْمِفْتَاحَ.

ثُمَّ رَقَى بِلاَلٌ عَلَى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ فَأَذَّنَ ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ أُسَيْدٍ :مَا هَذَا الصَّوْتُ ؟ قَالُوا :بِلاَلُ بْنُ رَبَاحٍ ، قَالَ : عَبْدُ أَبِي بَكْرٍ الْحَبَشِيُّ؟ قَالُوا:نَعَمْ ، قَالَ :أَيْنَ ؟ قَالُوا :عَلَى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ ، قَالَ :عَلَى مَرْقَبَةِ بَنِي أَبِي طَلْحَةَ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :مَا يَقُولُ ؟ قَالُوا :يَقُولُ :أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ ، قَالَ : لَقَدْ أَكْرَمَ اللَّهُ أَبَا خَالِدٍ عَنْ أَنْ يَسْمَعَ هَذَا الصَّوْتَ ، يَعْنِي أَبَاهُ ، وَكَانَ مِمَّنْ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي الْمُشْرِكِينَ.

وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُنَيْنٍ ، وَجَمَعَتْ لَهُ هَوَازِنُ بِحُنَيْنٍ ، فَاقْتَتَلُوا ، فَهُزِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ اللَّهُ :﴿وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا﴾ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَابَّتِهِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ إِنَّك إِنْ شِئْت لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ ، شَاهَتِ الْوُجُوهُ ، ثُمَّ رَمَاهُمْ بِحَصْبَاءَ كَانَتْ فِي يَدِهِ ، فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّبْيَ وَالأَمْوَالَ ، فَقَالَ لَهُمْ :إِنْ شِئْتُمْ فَالْفِدَاءُ ، وَإِنْ شِئْتُمْ فَالسَّبْيُ ، قَالُوا :لَنْ نُؤْثِرَ الْيَوْمَ عَلَى الْحَسَبِ شَيْئًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا

خَرَجْتُ فَاسْأَلُونِی ، فَإِنِّی سَأُعْطِیکُمَ الَّذِی لِی ، وَلَنْ یَتَعَذَّرَ عَلَیَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِینَ ، فَلَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحُوا إِلَيْهِ ، فَقَالَ : أَمَّا الَّذِی لِی فَقَدْ أَعْطَيْتُكُمُوهُ ، وَقَالَ الْمُسْلِمُونَ مِثْلَ ذَلِكَ إِلاَّ عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ بَدْرٍ ، فَإِنَّهُ قَالَ : أَمَّا الَّذِی لِی فَإِنِّی لاَ أُعْطِيهِ ، قَالَ : أَنْتَ عَلَى حَقِّكَ مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ : فَصَارَتْ لَهُ يَوْمَئِذٍ عَجُوزٌ عَوْرَاءُ.

ثُمَّ حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : أَیْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، دَعْنِی فَأَدْخُلَ عَلَيْهِمْ ، فَأَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ ، قَالَ : إِنَّهُمْ إِذًا قَاتِلُوكَ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِی مَالِكٍ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِثْلُهُ فِی قَوْمِهِ مِثْلُ صَاحِبِ يَاسِينَ ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُذُوا مَوَاشِيَهُمْ وَضَيِّقُوا عَلَيْهِمْ.

ثُمَّ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا حَتَّى إِذَا كَانَ بِنَخْلَةٍ ، جَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ ، قَالَ أَنَسٌ حَتَّى انْتَزَعُوا رِدَائَهُ عَنْ ظَهْرِهِ ، فَأَبْدَوْا عَنْ مِثْلِ فِلْقَةِ الْقَمَرِ ، فَقَالَ : رُدُّوا عَلَیَّ رِدَائِی ، لاَ أَبَا لَكُمْ أَتُبَخِّلُونَنِی ، فَوَاللهِ أَنْ لَوْ كَانَ مَا بَيْنَهُمَا إِبِلاً وَغَنَمًا لأَعْطَيْتُكُمُوهُ ، فَأَعْطَى الْمُؤَلَّفَةَ يَوْمَئِذٍ مِئَةً مِئَةً مِنَ الإِبِلِ ، وَأَعْطَى النَّاسَ.

فَقَالَتِ الأَنْصَارُ عِنْدَ ذَلِكَ ، فَدَعَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا ؟ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلاَّلاً فَهَدَاكُمَ اللَّهُ بِی ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : أَوَلَمْ أَجِدْكُمْ عَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ بِی ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ أَلَمْ أَجِدْكُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ بِی ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ : قَدْ جِئْتَنَا مَخْذُولاً فَنَصَرْنَاكَ ، قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ ، قَالَ : لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ : جِئْتَنَا طَرِيدًا فَآوَيْنَاكَ ، قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ ، وَلَوْ شِئْتُمْ لَقُلْتُمْ : جِئْتَنَا عَائِلاً فَآسَيْنَاكَ ، قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ ، قَالَ : أَفَلاَ تَرْضَوْنَ أَنْ يَنْقَلِبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَعِيرِ ، وَتَنْقَلِبُونَ بِرَسُولِ اللهِ إِلَى دِيَارِكُمْ ؟ قَالُوا : بَلَى ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : النَّاسُ دِثَارٌ ، وَالأَنْصَارُ شِعَارٌ.

وَجَعَلَ عَلَى الْمَقَاسِمِ عَبَّادَ بْنَ وَقْشٍ أَخَا بَنِی عَبْدِ الأَشْهَلِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ عَارِيًا لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ ، فَقَالَ : اُكْسُنِی مِنْ هَذِهِ الْبُرُودِ بُرْدَةً ، قَالَ : إِنَّمَا هِیَ مَقَاسِمُ الْمُسْلِمِينَ ، وَلاَ يَحِلُّ لِی أَنْ أُعْطِيَكَ مِنْهَا شَيْئًا ، فَقَالَ قَوْمُهُ : اُكْسُهُ مِنْهَا بُرْدَةً ، فَإِنْ تَكَلَّمَ فِيهَا أَحَدٌ ، فَهِیَ مِنْ قِسْمِنَا وَأُعْطِيَّاتِنَا ، فَأَعْطَاهُ بُرْدَةً ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَا كُنْتُ أَخْشَى هَذَا عَلَيْهِ ، مَا كُنْتُ أَخْشَاكُمْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا أَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا ، حَتَّى قَالَ قَوْمُهُ : إِنْ تَكَلَّمَ فِيهَا أَحَدٌ فَهِیَ مِنْ قِسْمِنَا وَأُعْطِيَّاتِنَا ، فَقَالَ

جَزَاکُمَ اللّٰہُ خَیْرًا ، جَزَاکُمَ اللّٰہُ خَیْرًا. (ترمذی ۳۹۲۵۔ ابن حبان ۳۷۰۸)

(۳۸۰۵۵) حضرت ابوسلمہ اور یحیٰ بن عبدالرحمان بن حاطب دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکین (مکہ) کے درمیان جنگ بندی کا وقفہ تھا۔ اور بنو کعب بنو بکر کے درمیان مکہ میں لڑائی ہوگئی۔ بنی کعب کی طرف سے ایک فریادی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا۔ ع

① اے خدا! میں محمد کو اپنے اور اس کے آباء کی پرانی قسم دیتا ہوں۔

② کہ تم مدد کرو۔ اللہ تمہیں ہدایت دے۔ سخت مدد اور اللہ کے بندوں کو بلاؤ وہ مدد کے لئے آئیں گے۔

۲۔ پس ایک بادل گزرا اور وہ کڑکا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ یہ بادل بنو کعب کی مدد کے لئے کھڑک رہا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرا سامان تیار کرو۔ اور کسی کو یہ بات نہ بتانا۔ پس (اسی دوران) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حالت کو متغیر پایا تو انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں آپ ﷺ کا سامان تیار کروں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کہاں کے لئے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ مکہ کے لئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ بخدا! ابھی تک ہمارے اور ان کے درمیان جنگ بندی کا وقفہ ختم تو نہیں ہوا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ان لوگوں نے پہلے غدر کیا ہے۔

۳۔ پھر آپ ﷺ نے راستہ بند کرنے کا حکم دیا پھر آپ ﷺ اور دیگر مسلمان نکل پڑے اور اہل مکہ کو یوں گھیر لیا کہ ان کو کوئی خبر نہ مل سکی۔ ابوسفیان نے حکیم بن حزام سے کہا۔ اے حکیم! بخدا! ہم لوگوں کو گھیر لیا گیا ہے اور ہم ڈھک چکے ہیں۔ کیا تم اس کام کے لئے تیار ہو۔ کہ ہم یہاں سے مرالظہر ان تک سوار ہو کر (حالات) دیکھیں۔ شاید ہمیں کوئی خبر مل جائے۔ قبیلہ خزاعہ کے بدیل بن ورقاء کعبی نے کہا۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں۔ ابوسفیان اور حکیم نے کہا۔ اگر تم چاہو تو چل پڑو۔ راوی کہتے ہیں۔ پس یہ لوگ سوار ہو کر جب مرالظہر ان کی پہاڑی کے قریب پہنچے۔ اور گاٹی پر چڑھ گئے۔

۴۔ پس جب یہ پیلو کے درخت سے آگے گزرے تو انہیں رسول اللہ ﷺ کے پہرہ داروں نے...... انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے پکڑ لیا۔ اس رات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پہرہ داروں پر ذمہ دار تھے۔ پہرہ دار صحابہ رضی اللہ عنہم ان کو...... ابوسفیان وغیرہ کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور آ کر کہنے لگے۔ ہم آپ کے پاس اہل مکہ میں سے چند لوگ پکڑ کر لائے ہیں۔ حضرت عمر...... انہیں دیکھ کر ہنسنے لگے اور...... فرمایا: خدا کی قسم! اگر تم میرے پاس ابوسفیان کو لے آتے تو بھی کچھ زیادہ نہ ہوتا۔ پہرہ دار صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: خدا کی قسم! ہم آپ کے پاس ابوسفیان ہی کو لائے ہیں۔ (اس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو بند کر لو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ابوسفیان کو بند کر لیا۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ابوسفیان سے کہا گیا۔ بیعت (اسلام) کر لو۔ ابوسفیان نے کہا...... میں اس وقت یہی صورت یا اس سے بھی بدتر

صورت ہی موجود پاتا ہوں۔ پھر اس نے (آپ ﷺ سے) بیعت کر لی۔ پھر حکیم بن حزام سے کہا گیا۔ تم (بھی) بیعت کر لو۔ اس نے کہا: میں آپ سے بیعت کرتا ہوں۔ لیکن میں کھڑا ہی رہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہماری طرف سے بھی کھڑے رہنے کو قبول کرو۔

۵۔ پس جب یہ لوگ واپس ہوئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ابوسفیان ایک ایسا آدمی ہے جو شہرت کو پسند کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ مامون ہے سوائے ابن خطل مقیس بن صبابہ اللیثی، عبداللہ بن سعد بن سرح اور دو باندیاں۔ اگر تم ان (مستثنیٰ) لوگوں کو کعبہ کے غلافوں میں بھی چمٹا ہوا پاؤ تو بھی ان کو قتل کر ڈالو۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر جب یہ لوگ واپس ہوئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اگر آپ ابوسفیان کے بارے میں حکم دیں کہ اس کو راستہ میں روک دیا جائے اور پھر آپ لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم دیں۔ پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو راستہ میں پالیا (اور روک دیا) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا۔ کیا تم بیٹھو گے تاکہ کچھ نظارہ کرو؟ ابوسفیان نے کہا: کیوں نہیں! اور یہ (راستہ میں روکنا اور نظارہ دکھانا) سب کچھ صرف اس لئے تھا کہ ابوسفیان ان کی کثرت کو دیکھے اور ان کے بارے میں پوچھے۔

۶۔ اسی دوران قبیلہ جہینہ کے لوگ گزرے تو ابوسفیان نے پوچھا: اے عباس! یہ کون ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ یہ جہینہ کے لوگ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا۔ مجھے اجہینہ والوں سے کیا مطلب؟ خدا کی قسم! میری اور ان کی کبھی جنگ نہیں ہوئی۔ پھر قبیلہ مزینہ کے لوگ گزرے تو ابوسفیان نے پوچھا۔ اے عباس! یہ کون ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یہ قبیلہ مزینہ کے لوگ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا۔ مجھے مزینہ سے کیا مطلب؟ خدا کی قسم! مزینہ اور میرے درمیان کبھی جنگ نہیں ہوئی۔ پھر قبیلہ سُلیم کے لوگ گزرے تو ابوسفیان نے کہا۔ اے عباس! یہ کون ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یہ قبیلہ سُلیم کے لوگ ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر (اس طرح) عرب کے گروہ گزرتے رہے اس دوران قبیلہ اسلم اور غفار بھی گزرے۔ ابوسفیان نے ان کے بارے میں پوچھا۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس کو بتاتے رہے۔

۷۔ یہاں تک کہ تمام لوگوں کے آخر میں نبی کریم ﷺ مہاجرین اولین اور انصار کے ہمراہ لڑائی کے سامان کے ساتھ گزرے جو آنکھوں کو چندھیا رہا تھا۔ ابوسفیان نے کہا۔ اے عباس، یہ کون ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اللہ کے رسول ﷺ اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جو مہاجرین اولین اور انصار کے ہمراہ ہیں۔ ابوسفیان کہنے لگا۔ میرا بھتیجا تو بڑی بادشاہی والا ہو گیا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ نہیں! بخدا! یہ بادشاہی نہیں ہے بلکہ یہ نبوت ہے۔ یہ لوگ دس ہزار یا بارہ ہزار کی تعداد میں تھے۔

۸۔ راوی کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ کو دیا اور پھر انہوں نے اپنے بیٹے قیس بن سعد کو دے دیا۔ اور ابوسفیان سوار ہو کر لوگوں سے آگے نکل گیا یہاں تک کہ اس نے پہاڑی سے اہل مکہ کو دیکھا۔ اہل مکہ نے اس سے پوچھا تیرے پیچھے کیسا لشکر ہے؟ اس نے جواب دیا۔ میرے پیچھے بہت بڑی تعداد ہے۔ میرے پیچھے وہ لشکر ہے جس کی تمہیں طاقت نہیں

میرے۔ پیچھے ایسا لشکر ہے کہ جس کی مثال میں نے نہیں دیکھی۔ جو شخص میرے گھر میں داخل ہو جائے گا۔ وہ امن پا جائے گا۔ پس لوگوں نے حضرت ابوسفیان کے گھر میں زبردستی گھسنا شروع کر دیا۔

۹۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ مکہ کے بالائی حصہ میں مقام حجون پر ٹھہر گئے اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو گھڑ سواروں کے امیر کے طور پر وادی کے بالائی حصہ سے بھیجا۔ اور حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو گھڑ سواروں پر مقرر فرما کر وادی کے نچلے حصہ میں بھیجا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''تحقیق تو (مکہ) خدا کی زمین کا بہترین حصہ ہے اور خدا تعالیٰ کی زمین میں سے خدا تعالیٰ کو محبوب ترین حصہ ہے۔ بخدا! اگر مجھے تجھ سے نکالا جاتا تو میں ہرگز نہ نکلتا۔ اور (فرمایا) یہ قطعہ زمین مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی حلال نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی میرے بعد اور کسی کے لئے حلال کیا جائے گا۔ میرے لئے یہ دن کی ایک گھڑی کے لئے حلال کیا گیا ہے۔ اور یہ موجودہ گھڑی ہے۔ یہ مکہ حرام ہے اس کے درخت کو نہیں کاٹا جائے گا اور اس کے حُبل (لوبیان کے مشابہ پھل) کو نہیں کاٹا جائے گا اور اس کی گمشدہ چیز کو کوئی بھی نہیں اٹھائے گا الا یہ کہ وہ اس کا اعلان کرنے کے لئے اٹھائے۔'' آپ ﷺ سے ایک آدمی نے ...... جس کو شاہ کہا جاتا تھا ...... کہا: بعض لوگوں نے کہا ہے کہ آپ ﷺ سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اذخر کو مستثنیٰ کر دیجئے۔ کیونکہ وہ تو ہمارے گھروں، قبروں اور لوہاروں کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ یا فرمایا: ہمارے لوہاروں اور قبروں کے استعمال میں آتی ہے۔

۱۰۔ پھر ابن خطل کو کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا پایا گیا تو اس کو قتل کر دیا گیا اور مقیس بن صبابہ کو صحابہ رضی اللہ عنہم نے صفا اور مروہ کے درمیان پایا تو بنو کعب کی ایک جماعت اس کی طرف لپکی تاکہ اس کو قتل کر دے۔ لیکن اس کے چچازاد نمیلہ نے کہا۔ اس کو تم چھوڑ دو۔ خدا کی قسم کوئی آدمی اس کے قریب نہیں آئے گا مگر یہ کہ میں اس کو اپنی اس تلوار کے ذریعہ مار کر ٹھنڈا کر دوں گا۔ لوگ اس سے پیچھے ہٹ گئے اس کے بعد اس نے اپنی تلوار سے اس (مقیس) پر حملہ کیا اور تلوار سے اس کی کھوپڑی کو پھاڑ ڈالا۔ اور اس کو یہ بات ناپسند تھی کہ کوئی (دوسرا) مسلمان آدمی اس کے قتل پر فخر کرے۔

۱۱۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر عثمان بن طلحہ آئے تو آپ ﷺ نے (ان سے) کہا۔ اے عثمان! چابی کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ وہ تو میری والدہ کے پاس ہے یعنی سلافہ بنت سعد کے پاس۔ نبی کریم ﷺ اس عورت کی طرف عثمان کو بھیجا تو اس نے جواب میں کہا۔ نہ ''لات اور عُزّیٰ کی قسم! میں یہ چابی نبی کریم ﷺ کے حوالہ نہیں کروں گی۔ عثمان نے کہا۔ (امی) اب ہماری حالت پہلے والی نہیں رہی۔ اگر تم چابی حوالہ نہ کرو گی تو میں اور میرا بھائی قتل ہو جائیں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر اس نے چابی بیٹے کے حوالہ کر دی۔ راوی کہتے ہیں: وہ یہ چابی لے کر آپ ﷺ کی طرف آئے یہاں تک کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پہنچے اور ان سے چابی گر گئی آپ ﷺ اس کی طرف کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے اس پر اپنا کپڑا لٹکایا پھر عثمان نے آپ ﷺ کو بیت اللہ کا دروازہ کھول کر دیا اور آپ ﷺ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے بیت اللہ کے کونوں اور کناروں میں اللہ کی بڑائی اور تعریف بیان کی پھر آپ ﷺ نے دو ستونوں کے درمیان دو رکعات نماز ادا

فرمائی۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور چوکھٹوں کے درمیان کھڑے ہوگئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں چابی کو بلند ہو کر دیکھنے لگا اور مجھے اس (کے حاصل ہونے) کی امید ہوئی کہ آپ ﷺ یہ چابی ہمیں حوالہ فرمائیں گے پس ہمارے ہاں بیت اللہ کا سقایہ اور چوکیداری جمع ہو جائے گی لیکن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ عثمان کہاں ہیں؟ یہ لو جو تمہیں خدا نے دیا ہے۔ (یہ کہہ کر) آپ ﷺ نے چابی ان کے حوالہ کر دی۔

۱۲۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیت اللہ کی چھت پر چڑھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ تو خالد بن اُسید نے پوچھا۔ یہ کون سی آواز ہے؟ لوگوں نے کہا۔ بلال بن رباح (کی آواز ہے)۔ خالد کہنے لگا ابوبکر کا حبشی غلام؟ لوگوں نے کہا: ہاں! کہنے لگا۔ کہاں ہے وہ؟ لوگوں نے کہا۔ بیت اللہ کی چھت پر۔ خالد نے پوچھا: بنوابی طلحہ کے مقام عزت پر؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں! خالد نے پوچھا: بلال کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ وہ کہہ رہا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ. اور اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ. خالد کہنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے ابو خالد کو اس آواز کے سننے سے محفوظ رکھ کر عزت دی۔ ابو خالد سے اس کا اپنا باپ مراد تھا اور یہ جنگ بدر میں مشرکین کے ہمراہ قتل کیا گیا تھا۔

۱۳۔ پھر رسول اللہ ﷺ حنین کی طرف نکل پڑے۔ حنین میں آپ ﷺ (سے مقابلہ) کے لئے قبیلہ ہوازن اکٹھا ہوا۔ اور انہوں نے لڑائی لڑی (عارضی طور پر) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو شکست ہوئی۔ ارشاد خداوندی ہے۔ (ترجمہ)۔ ''اور حنین کے دن جب تمہاری تعداد کی کثرت نے تمہیں مگن کر دیا تھا مگر وہ کثرت تعداد تمہارے کچھ کام نہ آئی'' پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور اہل ایمان پر سکینہ نازل فرمائی۔ نبی کریم ﷺ اپنی سواری سے نیچے تشریف لائے اور یہ دُعا مانگی۔ اے اللہ! اگر آپ چاہتے ہیں، آج کے بعد آپ کی عبادت نہ کی جائے۔ چہروں کو بدصورت فرما۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فریق مخالف کی طرف وہ کنکریاں پھینک دیں جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھیں۔ جس پر وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ تو جناب نبی کریم ﷺ نے قیدیوں اور اموال پر قبضہ فرما لیا۔ اور پھر آپ ﷺ نے ان سے کہا۔ اگر تم چاہو تو فدیہ دے دو اور اگر چاہو تو قید ہو جاؤ۔ اُن لوگوں نے کہا۔ آج کے دن ہم اپنے حسب پر کسی بات کو پسند نہیں کرتے۔ (اس پر) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میں نکلوں تو تم مجھ سے سوال کرنا میں تمہیں اپنا حصہ دے دوں گا اور مسلمانوں میں سے بھی کوئی میری بات کو نہیں روکے گا پھر جب رسول اللہ ﷺ (باہر) نکلے تو وہ لوگ آپ ﷺ کی طرف لپکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو میرا حصہ ہے وہ تو میں نے تمہیں دے دیا۔ اور دیگر مسلمانوں نے بھی یہی بات اُن لوگوں سے کہی سوائے عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر کے۔ انہوں نے کہا۔ جو میرا حصہ ہے میں تو وہ نہیں دوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس میں سے تمہارا حق ملے گا۔ راوی کہتے ہیں: پس اس دن انہیں ایک بھینگی بوڑھی حصہ میں ملی۔

۱۴۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے طائف والوں کا تقریباً ایک مہینہ تک محاصرہ فرمایا۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے اجازت دیں میں ان کے پاس جاتا ہوں اور انہیں اللہ کی طرف دعوت دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تب تو وہ لوگ تمہیں قتل کر دیں گے پھر حضرت عروہ رضی اللہ عنہ ان اہل طائف کے پاس گئے اور انہیں اللہ کی طرف دعوت دی تو بنو مالک

سے ایک آدمی نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کو تیر مار کر قتل کر ڈالا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عروہ کی مثال اپنی قوم میں ایسی ہے سا کہ یاسین کا ساتھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے جانوروں پر قبضہ کر لو اور ان پر تنگی کر دو۔

۔ پھر رسول اللہ ﷺ واپسی کے لئے چل پڑے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ نخلہ مقام کے پاس پہنچے تو لوگوں نے ﷺ سے سوال کرنا شروع کر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان لوگوں نے آپ ﷺ کی چادر مبارک کے کندھے سے اتار ڈالی اور انہوں نے (گویا) چاند کا ٹکڑا ظاہر کر دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے میری چادر واپس ردو۔ کیا تم لوگ مجھ پر کنجوسی کا الزام لگاتے ہوتے ہو۔ بخدا اگر میرے پاس اونٹ اور بکریاں ہوتی تو میں تمہیں دے دیتا'' پھر پ ﷺ نے مؤلفۃ القلوب کو اس دن سو سو اونٹ دیئے اور دیگر لوگوں کو بھی عطا فرمایا۔

اس پر انصار نے بھی کچھ کہا تو آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور فرمایا۔ کیا تم نے یہ یہ بات کہی ہے؟ کیا میں نے تمہیں گمراہ ں پایا تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعہ سے ہدایت دی؟ انصار نے جواباً کہا۔ کیوں نہیں! پھر آپ ﷺ نے پوچھا۔ کیا ں نے تمہیں تنگ دست نہیں پایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعہ سے مالدار کر دیا۔ انصار نے جواباً کہا۔ کیوں نہیں! پھر پ ﷺ نے پوچھا۔ کیا میں نے تمہیں باہم دشمن نہیں پایا تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں میرے ذریعے محبت ڈالی؟ صار نے جواباً کہا: کیوں نہیں!۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تم چاہو تو تم بھی یوں کہو کہ آپ بھی تو ہمارے پاس بے یار و مددگار ئے تھے اور پھر ہم نے آپ کی نصرت کی۔ انصار نے کہا۔ (نہیں) اللہ اور اس کے رسول کا احسان زیادہ ہے۔ آپ ﷺ نے ا۔ اگر تم چاہو تو تم بھی یوں کہہ سکتے ہو کہ آپ ہمارے پاس نکالے ہوئے آئے تھے تو ہم نے آپ کو ٹھکانہ دیا تھا۔ انصار نے جواباً ا۔ (نہیں) اللہ اور اس کے رسول کا احسان زیادہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ بھی ہمارے پاس ہدست آئے تھے پھر ہم نے آپ کے ساتھ غمخواری کی تھی انصار نے جواباً کہا۔ اللہ اور اس کے رسول کا احسان زیادہ ہے۔ پھر پ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم اپنے گھروں میں رسولِ خدا لے کر پلٹو؟ انصار نے عرض کیا۔ کیوں نہیں! اس پر جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیگر لوگ تو اُوپر والا کپڑا ہیں اور انصار کے ساتھ کا کپڑا ہیں۔

ا۔ (راوی کہتے ہیں) آپ ﷺ نے بنو عبد الاشہل کے حلیف عباد بن وقش کو تقسیم شدہ چیزوں پر متقرر فرمایا۔ تو (ان کے س) قبیلہ اسلم کا ایک ننگا آدمی آیا جس پر کوئی کپڑا نہیں تھا۔ اس نے آ کر کہا۔ مجھے ان چادروں میں سے ایک چادر پہنا دو۔ عباد نے جواباً کہا۔ یہ تو مسلمانوں کے تقسیم شدہ حصے ہیں۔ اور میرے لئے یہ بات حلال نہیں ہے کہ میں ان میں سے تجھے کچھ دوں۔ (یہ ن کر) اسلم قبیلہ کے دیگر (مسلمان) لوگوں نے کہا۔ ان میں سے اس کو ایک چادر دے دو۔ پھر اگر کسی نے اس کے بارے میں ت کی تو یہ ہماری تقسیم اور حصہ میں سے ہوگی۔ عباد نے اس سائل کو ایک چادر دے دی۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچ گئی تو پ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا خدشہ نہیں تھا۔ عباد نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے یہ

چادر اس کو نہیں دی یہاں تک کہ اس کی قوم نے کہا کہ اگر کسی نے اس کے بارے میں بات کی تو وہ ہماری تقسیم اور حصوں میں سے
کر لی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں بہتر بدلہ دے، اللہ تعالیٰ تمہیں بہتر بدلہ دے۔

(٣٨٠٥٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي السَّوَادِءِ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوَلَ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ الْمِفْتَاحَ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ. (عبدالرزاق ٩٠٧٣)

(٣٨٠٥٦) حضرت ابن سابط سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن طلحہ کو کپڑے کے پیچھے سے (کعبہ کی) چا
عطا کی)۔

(٣٨٠٥٧) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لَمَّا وَا
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ مَكَّةَ ، وَكَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِ
الْجَاهِلِيَّةِ ، وَكَانَتْ بَنُو بَكْرٍ حُلَفَاءَ قُرَيْشٍ ، فَدَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِي صُلْحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّ
وَدَخَلَتْ بَنُو بَكْرٍ فِي صُلْحِ قُرَيْشٍ ، فَكَانَ بَيْنَ خُزَاعَةَ وَبَيْنَ بَنِي بَكْرٍ قِتَالٌ ، فَأَمَدَّتْهُمْ قُرَيْشٌ بِسِلا
وَطَعَامٍ ، وَظَلَّلُوا عَلَيْهِمْ ، فَظَهَرَتْ بَنُو بَكْرٍ عَلَى خُزَاعَةَ ، وَقَتَلُوا فِيهِمْ ، فَخَافَتْ قُرَيْشٌ أَنْ يَكُونُوا
نَقَضُوا ، فَقَالُوا لأَبِي سُفْيَانَ : اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَأَجِزِ الْحِلْفَ وَأَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ.

فَانْطَلَقَ أَبُو سُفْيَانَ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ جَائَكُمْ أَبُو سُفْيَا
وَسَيَرْجِعُ رَاضِيًا بِغَيْرِ حَاجَتِهِ ، فَأَتَى أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ ، أَجِزِ الْحِلْفَ وَأَصْلِحْ بَيْنَ النَّاسِ ، أَوْ قَا
بَيْنَ قَوْمِكَ ، قَالَ : لَيْسَ الأَمْرُ إِلَيَّ ، الأَمْرُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ، قَالَ : وَقَدْ قَالَ لَهُ فِيمَا قَالَ : لَيْسَ مِنْ
ظَلَّلُوا عَلَى قَوْمٍ وَأَمَدُّوهُمْ بِسِلاَحٍ وَطَعَامٍ ، أَنْ يَكُونُوا نَقَضُوا ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : الأَمْرُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ
ثُمَّ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ لَهُ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لأَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : أَنَقَضْتُمْ ؟ فَمَا كَانَ مِ
جَدِيدًا فَأَبْلاَهُ اللَّهُ ، وَمَا كَانَ مِنْهُ شَدِيدًا ، أَوْ مَتِينًا فَقَطَعَهُ اللَّهُ ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ : مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ شَا
عَشِيرَةٍ ، ثُمَّ أَتَى فَاطِمَةَ ، فَقَالَ : يَا فَاطِمَةُ ، هَلْ لَكِ فِي أَمْرٍ تَسُودِينَ فِيهِ نِسَاءَ قَوْمِكِ ، ثُمَّ ذَكَرَ لَهَا نَ
مِمَّا ذَكَرَ لأَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَتْ : لَيْسَ الأَمْرُ إِلَيَّ ، الأَمْرُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ، ثُمَّ أَتَى عَلِيًّا ، فَقَالَ لَهُ نَحْوًا مِ
قَالَ لأَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلاً أَضَلَّ ، أَنْتَ سَيِّدُ النَّاسِ ، فَأَجِزِ الْحِلْفَ وَأَصْلِحْ بَيْ
النَّاسِ ، قَالَ : فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى ، وَقَالَ : قَدْ أَجَرْتُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

ثُمَّ ذَهَبَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى مَكَّةَ فَأَخْبَرَهُمْ بِمَا صَنَعَ ، فَقَالُوا : وَاللهِ مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ وَافِدَ قَوْمٍ ، وَاللهِ مَا أَتَيْ
بِحَرْبٍ فَنَحْذَرَ ، وَلاَ أَتَيْتَنَا بِصُلْحٍ فَنَأْمَنَ ، ارْجِعْ.

قَالَ : وَقَدِمَ وَافِدُ خُزَاعَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا صَنَعَ الْقَوْمُ ، وَدَعَا إِلَى النُّصْرَ

وَأَنْشَدَهُ فِي ذَلِكَ شِعْرًا :

لَاهُمَّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدًا ... حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الْأَتْلَدَا

وَوَالِدًا كُنْتَ وَكُنَّا وَلَدًا ... إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا

وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا ... وَجَعَلُوا لِي بِكَدَاءٍ رُصَّدَا

وَزَعَمْتُ أَنْ لَسْتُ أَدْعُو أَحَدًا ... فَهُمْ أَذَلُّ وَأَقَلُّ عَدَدَا

وَهُمْ أَتَوْنَا بِالْوَتِيرِ هُجَّدًا ... نَتْلُو الْقُرْآنَ رُكَّعًا وَسُجَّدًا

ثُمَّتَ أَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ يَدًا ... فَانْصُرْ رَسُولَ اللهِ نَصْرًا أَعْتَدَا

وَابْعَثْ جُنُودَ اللهِ تَأْتِي مَدَدًا ... فِي فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَأْتِي مُزْبِدَا

فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ قَدْ تَجَرَّدَا ... إِنْ سِيمَ خَسْفًا وَجْهُهُ تَرَبَّدَا

قَالَ حَمَّادٌ :هَذَا الشِّعْرُ بَعْضُهُ عَنْ أَيُّوبَ ، وَبَعْضُهُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ ، وَأَكْثَرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ.

قَالَ :قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ :

أَتَانِي وَلَمْ أَشْهَدْ بِبَطْحَاءِ مَكَّةَ ... رِجَالُ بَنِي كَعْبٍ تُحَزُّ رِقَابُهَا

وَصَفْوَانُ عُودٌ حُزَّ مِنْ وَدَقِ اسْتِهِ ... فَذَاكَ أَوَانُ الْحَرْبِ شُدَّ عِصَابُهَا

فَلَا تَجْزَعَنْ يَاابْنَ أُمِّ مُجَالِدٍ ... فَقَدْ صَرَّحَتْ صِرْفًا وأَعصل نَابُهَا

فَيَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ يَنَالَنَّ مَرَّةً ... سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو حَرْبُهَا وَعِقَابُهَا

قَالَ :فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيلِ ، فَارْتَحَلُوا ، فَسَارُوا حَتَّى نَزَلُوا مَرًّا ، قَالَ :وَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ حَتَّى نَزَلَ مَرًّا لَيْلاً ، قَالَ :فَرَأَى الْعَسْكَرَ وَالنِّيرَانَ ، فَقَالَ :مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ فَقِيلَ :هَذِهِ تَمِيمٌ ، مَحَلَتْ بِلَادَهَا فَانْتَجَعَتْ بِلَادَكُمْ ، قَالَ :وَاللهِ ، لَهَؤُلَاءِ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ مِنًى ، أَوْ قَالَ :مِثْلُ أَهْلِ مِنًى ، فَلَمَّا عَلِمَ أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : دُلُّونِي عَلَى الْعَبَّاسِ ، فَأَتَى الْعَبَّاسَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ ، وَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ لَهُ ، فَقَالَ لَهُ :يَا أَبَا سُفْيَانَ ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ ، فَقَالَ :كَيْفَ أَصْنَعُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى ؟.

قَالَ أَيُّوبُ :فَحَدَّثَنِي أَبُو الْخَلِيلِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْقُبَّةِ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ :إِخْرَ عَلَيْهَا ، أَمَا وَاللهِ أَنْ لَوْ كُنْتَ خَارِجًا مِنَ الْقُبَّةِ مَا قُلْتَهَا أَبَدًا.

قَالَ :قَالَ أَبُو سُفْيَانَ :مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا :عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ.

ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ.

فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ ، وَذَهَبَ بِهِ الْعَبَّاسُ إِلَى مَنْزِلِهِ ، فَلَمَّا أَصْبَحُوا ثَارَ النَّاسُ لِطُهُورِهِمْ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ : يَا أَبَا الْفَضْلِ ، مَا لِلنَّاسِ ؟ أُمِرُوا بِشَيْءٍ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنَّهُمْ قَامُوا إِلَى الصَّلاَةِ ، قَالَ : فَأَمَرَهُ الْعَبَّاسُ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاَةَ كَبَّرَ ، فَكَبَّرَ النَّاسُ ، ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا ، ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ : مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ طَاعَةَ قَوْمٍ جَمَعَهُمْ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا ، وَلاَ فَارِسَ الأَكَارِمَ ، وَلاَ الرُّومَ ذَاتَ الْقُرُونِ ، بِأَطْوَعَ مِنْهُمْ لَهُ.

قَالَ حَمَّادٌ : وَزَعَمَ يَزِيدُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ قَالَ : يَا أَبَا الْفَضْلِ ، أَصْبَحَ ابْنُ أَخِيك وَاللهِ عَظِيمَ الْمُلْكِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ : إِنَّهُ لَيْسَ بِمُلْكٍ وَلَكِنَّهَا النُّبُوَّةُ ، قَالَ : أَوْ ذَاكَ ، أَوْ ذَاكَ.

ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ.

قَالَ : قَالَ أَبُو سُفْيَانَ : وَاصَبَاحَ قُرَيْشٍ ، قَالَ : فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَوْ أَذِنْتَ لِي فَأَتَيْتُهُمْ ، فَدَعَوْتُهُمْ ، فَأَمَّنْتُهُمْ ، وَجَعَلْتَ لأَبِي سُفْيَانَ شَيْئًا يُذْكَرُ بِهِ ، فَانْطَلَقَ الْعَبَّاسُ ، فَرَكِبَ بَغْلَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءَ وَانْطَلَقَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رُدُّوا عَلَيَّ أَبِي ، رُدُّوا عَلَيَّ أَبِي ، فَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ ، إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَفْعَلَ بِهِ قُرَيْشٌ مَا فَعَلَتْ ثَقِيفٌ بِعُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ ، دَعَاهُمْ إِلَى اللهِ فَقَتَلُوهُ ، أَمَا وَاللهِ لَئِنْ رَكِبُوهَا مِنْهُ لأَضْرِمَنَّهَا عَلَيْهِمْ نَارًا.

فَانْطَلَقَ الْعَبَّاسُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ مَكَّةَ ، أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا ، قَدَ اسْتُبْطِنْتُمْ بِأَشْهَبَ بَاذِلٍ ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ الزُّبَيْرَ مِنْ قِبَلِ أَعْلَى مَكَّةَ ، وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ مِنْ قِبَلِ أَسْفَلِ مَكَّةَ ، فَقَالَ لَهُمُ الْعَبَّاسُ : هَذَا الزُّبَيْرُ مِنْ قِبَلِ أَعْلَى مَكَّةَ ، وَهَذَا خَالِدٌ مِنْ قِبَلِ أَسْفَلِ مَكَّةَ ، وَخَالِدٌ مَا خَالِدٌ ؟ وَخُزَاعَةُ الْمُجَدَّعَةُ الأُنُوفِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ أَلْقَى سِلاَحَهُ فَهُوَ آمِنٌ ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَامَوْا بِشَيْءٍ مِنَ النَّبْلِ.

ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ ، فَأَمَّنَ النَّاسَ إِلاَّ خُزَاعَةَ مِنْ بَنِي بَكْرٍ ، فَذَكَرَ أَرْبَعَةً مِقْيَسَ بْنَ صَبَابَةَ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي سَرْحٍ ، وَابْنَ خَطَلٍ ، وَسَارَةَ مَوْلاَةَ بَنِي هَاشِمٍ ، قَالَ حَمَّادٌ : سَارَةُ ، فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ ، وَفِي حَدِيثِ غَيْرِهِ : قَالَ : فَقَتَلَهُمْ خُزَاعَةُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿أَلاَ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدَؤُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ، أَتَخْشَوْنَهُمْ ، فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ، قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ ، وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ ، وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ﴾ قَالَ : خُزَاعَةُ ، ﴿وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ﴾ قَالَ : خُزَاعَةُ ، ﴿وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ﴾ قَالَ : خُزَاعَةُ.

(۳۸۰۵۷) حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اہل مکہ کے ساتھ صلح کی اور قبیلہ خزاعہ والے رسول اللہ ﷺ کے جاہلیت میں بھی حلیف تھے اور بنو بکر قریش کے حلیف تھے۔ لہٰذا (اس صلح میں بھی) خزاعہ والے رسول اللہ ﷺ کی صلح میں داخل ہوگئے اور بنو بکر قریش کی صلح میں داخل ہوگئے۔ پھر بنو خزاعہ اور بنو بکر میں کوئی لڑائی ہوئی تو قریش نے بنو بکر کی اسلحہ اور کھانے کے ساتھ خوب مدد کی۔ اور (گویا) ان پر سایہ فگن ہوگئے۔ پس بنو بکر، قبیلہ خزاعہ پر غالب آگئے اور بنو بکر نے قبیلہ خزاعہ کے بہت لوگ قتل کئے۔ پھر قریش کو یہ خیال ہوا کہ وہ اپنا عہد (جناب نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیا ہو) توڑ چکے ہیں۔ تو انہوں نے ابو سفیان سے کہا۔ جاؤ محمد کی طرف اور معاہدہ کی تجدید کروالو اور لوگوں میں صلح کروالو۔

۲۔ ابو سفیان چل پڑا یہاں تک کہ وہ مدینہ میں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تحقیق تمہارے پاس ابو سفیان آرہا ہے اور عنقریب وہ اپنی حاجت (پوری کئے) بغیر واپس پلٹے گا۔ چنانچہ ابو سفیان، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے ابو بکر! معاہدہ کو برقرار رکھو اور لوگوں کے درمیان صلح ہی رہنے دو۔ یا یہ الفاظ کہے کہ...... اپنی قوم کے درمیان صلح ہی رہنے دو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ یہ معاملہ میرے بس میں نہیں ہے یہ تو اللہ اور اس کے رسول کے بس میں ہے۔ راوی کہتے ہیں: ابو سفیان نے جو باتیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہیں ان میں یہ بات بھی تھی کہ۔ یہ بات نہیں ہے کہ اگر کسی قوم نے دوسری قوم کو اسلحہ اور کھانے کے ذریعہ سے مدد کی ہو اور ان پر سایہ کیا ہو تو وہ عہد کو توڑنے والے ہوں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ یہ معاملہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بس میں ہے۔

۳۔ پھر ابو سفیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اُن سے بھی ویسی باتیں کہیں جیسی باتیں اس نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھیں۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا۔ کیا تم نے عہد توڑ دیا ہے؟ پس اس بارے میں جو نئی بات تھی اس کو اللہ تعالیٰ نے پُرانا کر دیا ہے اور جو مضبوط اور سخت بات تھی اس کو اللہ تعالیٰ نے توڑ ڈالا ہے۔ ابو سفیان کہتا ہے میں نے اس دن کی طرح قوم کو نہیں دیکھا؟ پھر ابو سفیان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! کیا تم وہ کام کرو گی جس میں تم اپنی قوم کی خواتین کی سیادت کرو۔ پھر ابو سفیان نے ان سے بھی ویسی بات ذکر کی جیسی بات اس نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ یہ معاملہ میرے اختیار میں نہیں ہے (بلکہ) یہ معاملہ تو اللہ اور اس کے رسول کے اختیار میں ہے۔ پھر ابو سفیان، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ویسی بات ہی کہی جیسی بات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو جواب دیا۔ میں نے آج کے دن (کے آدمی) کی طرح کوئی گمراہ آدمی نہیں دیکھا! تم تو لوگوں کے سردار ہو پس تم معاہدہ کو برقرار رکھو اور لوگوں کے درمیان صلح کرواؤ۔ راوی کہتے ہیں۔ ابو سفیان نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور کہنے لگا۔ تحقیق میں نے لوگوں میں سے بعض کو بعض سے پناہ دے دی ہے۔

۴۔ پھر ابو سفیان چل پڑا یہاں تک کہ وہ اہل مکہ کے پاس پہنچا اور انہیں وہ بات بتلائی جو اس نے سرانجام دی تھی۔ تو انہوں نے (آگے سے) کہا۔ خدا کی قسم! ہم نے آج کے دن (کے آدمی) کی طرح کوئی قوم کا نمائندہ نہیں دیکھا۔ بخدا! نہ تو تم جنگ کی خبر

ہمارے پاس لائے ہو کہ ہم (اس سے) بچاؤ کریں اور نہ ہی تم ہمارے پاس صلح کی خبر لے کر آئے ہو کہ ہم مامون ہو جائیں۔ (لہٰذا) تم واپس جاؤ۔

۵۔ راوی کہتے ہیں: (اتنے میں) قبیلہ خزاعہ کا نمائندہ وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا اور اس نے آپ ﷺ کو مشرکین مکہ کے سنے کی خبر سنائی اور آپ ﷺ کو مدد کے لئے بلایا اور اس بات کو اس نے ان شعروں میں بیان کیا۔

① اے اللہ! محمد کو اپنے اور ان کے آباء کا پرانا عہد یاد دلاتا ہوں۔

② اور (یہ بات کہ) آپ والد ہیں اور ہم بیٹے ہیں۔ بلاشبہ قریش نے آپ کے ساتھ وعدہ خلافی کی ہے۔

③ اور انہوں نے آپ کے پختہ عہد کو توڑ ڈالا ہے اور انہوں نے ہمارے لئے مقما کداء میں گھات لگایا ہے۔

④ اور انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ میں کسی کو (مدد کے لئے) نہیں بلاؤں گا۔ حالانکہ وہ لوگ تو تعداد میں تھوڑے اور ذلیل ہیں۔

⑤ وہ لوگ ہم پر مقام وتیر میں صبح کو حملہ آور ہوئے جبکہ ہم رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔

⑥ ہم نے اسلام قبول کیا ہے اور اپنا ہاتھ واپس نہیں کھینچا۔ پس..... اے اللہ کے رسول..... خوب سخت مدد کیجئے۔

⑦ اور آپ اللہ کے لشکروں کو ابھاریں پس یہ آپ کے پاس مدد کیلئے ایسے سمندروں کی طرح آئیں گے جو جھاگ مار رہا ہو۔

⑧ اور ان میں اللہ کے رسول بھی ہوں جن کی تلوار نیام سے باہر ہو۔ کہ اگر وہ آپ ﷺ کی ذات کو نقصان پہنچانا چاہیں تو آپ کا چہرہ غضب کی وجہ سے تمتمانے لگے۔

حماد راوی کہتے ہیں۔ ان اشعار میں سے بعض حضرت ایوب رحمہ اللہ (کی روایت) سے ہیں اور بعض دیگر اشعار حضرت یزید بن حازم رحمہ اللہ (کی روایت) سے ہیں اور ان میں سے اکثر اشعار محمد بن اسحٰق (کی روایت) سے ہیں۔ پھر راوی دوبارہ ایوب کی عکرمہ سے روایت کی طرف لوٹے۔

۶۔ اور فرمایا: حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے شعر کہے۔

"مجھے افسوس ہے کہ ہم مکہ کی وادی میں بنو کعب کے ان لوگوں کی مدد نہ کر سکے جن کی گردنیں کاٹی جا رہی تھیں، صفوان اس بوڑھے اونٹ کی مانند ہے جس کی سرین کے سوراخ کو کشادہ کیا گیا ہو، پس یہ تو جنگ کا وقت تھا جس میں جنگ کو خوب بھڑکایا گیا تھا، اے ام مجالد کے بیٹے! جب جنگ کا میدان گرم ہو جائے اور لڑائی اپنی تیزی دکھانے لگے تو ہم سے مامون ہو کے نہ بیٹھ جا، کاش میرے اشعار، میرے نیزے کی نوک اور میرے نیزے کی سزا سہیل بن عمرو کو جا پہنچتی۔"

۷۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کوچ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا تو لوگوں نے کوچ کر لیا اور روانہ ہو کر چل دیئے یہاں تک کہ صحابہ رضی اللہ عنہم مقام مرالظہر ان میں اترے۔ راوی کہتے ہیں: ابوسفیان (بھی) آ رہا تھا یہاں تک کہ وہ بھی رات کے وقت مقام مرالظہر ان میں اترا۔ راوی کہتے ہیں: اس نے لشکر اور آگ کو دیکھا تو پوچھنے لگا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ کسی نے (جواباً) کہا یہ بنو تمیم ہیں ان کے علاقوں میں خشک سالی آ گئی ہے اور یہ تمہارے علاقوں میں گزر بسر کے لئے آئے ہیں۔ ابوسفیان نے کہا۔ بخدا! یہ

ـ تو اہل منیٰ سے بھی زیادہ ہیں ۔ یا یہ کہا: اہل منیٰ کے مثل ہیں ۔ پھر جب اس کو اس بات کا علم ہوا کہ یہ نبی کریم ﷺ (کا لشکر)
ـ تو اس نے کہا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف میری راہ نمائی کرو۔ چنانچہ یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
ں وقت رسول اللہ ﷺ اپنے قبہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے ابوسفیان سے کہا۔ اے ابوسفیان! اسلام لے آؤ۔ سلامتی
اؤ گے۔ اس نے آگے سے جواب دیا۔ میں لات اور عزیٰ کا کیا کروں گا؟

راوی ایوب کہتے ہیں کہ مجھے ابوالخلیل نے یہ روایت سعید بن جبیر کے حوالہ سے بیان کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے
سفیان سے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ قبہ سے باہر تھے اور ان کی گردن میں تلوار تھی۔ اس پر لید کر دے۔ ہاں بخدا! اگر تم قبہ سے باہر
تے تو میں تمہیں یہ بات کبھی نہ کہتا۔

- راوی کہتے ہیں۔ ابوسفیان نے پوچھا۔ یہ کون شخص ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہے۔
- پھر راوی حضرت ایوب کی عکرمہ سے روایت کی طرف متوجہ ہوئے۔
- پھر ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ انہیں لے کر اپنی منزل کی طرف چل پڑے۔ پھر جب صبح ہوئی تو
ـ اپنے اپنے وضو کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: ابوسفیان نے پوچھا: اے ابوالفضل! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہیں
ں کام کا حکم دیا گیا ہے؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں! بلکہ یہ لوگ نماز قائم کرنے کے لئے اٹھے ہیں۔ راوی کہتے ہیں:
حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو کہا تو انہوں نے بھی وضو کیا اور پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ انہیں لے کر جناب نبی کریم ﷺ کی
مت میں پہنچ گئے۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نماز میں شروع ہوئے تو آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ پھر
پ ﷺ نے رکوع کیا اور لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور لوگوں نے اپنے سروں کو اٹھایا۔ (یہ
سر دیکھ کر) ابوسفیان نے کہا۔ میں نے آج کے دن (کی اطاعت) سے بڑھ کر کسی قوم کی شروع سے آخر تک، ساری جماعت کی
ی اطاعت نہیں دیکھی۔ نہ تو فارس کے معززین کی اور نہ ہی مقتدر روم کی۔ کہ وہ آپ ﷺ کی اطاعت سے زیادہ مطیع ہوں۔

- حماد راوی کہتے ہیں: یزید بن حازم حضرت عکرمہ سے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان نے کہا۔ اے ابوالفضل! خدا
تم! تیرا بھتیجا تو بڑی بادشاہی کا مالک ہو گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا۔ یہ بادشاہت نہیں
بلکہ یہ تو نبوت ہے۔ ابوسفیان نے کہا: ہاں وہی ہے، ہاں وہی ہے۔

- پھر راوی عکرمہ کے واسطہ سے ایوب کی طرف لوٹے اور کہا۔ ابوسفیان نے کہا۔ قریش کی صبح کیسی ہے؟ راوی کہتے ہیں:
رت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ان کے پاس جاؤں اور انہیں دعوت دوں اور
انہیں امن دے دوں۔ آپ ابوسفیان کے لئے کوئی ایسی چیز مقرر فرما دیں۔ جس سے ان کو یاد کیا جائے۔ چنانچہ حضرت
ں رضی اللہ عنہ چل پڑے اور آپ ﷺ کے کالے سفید بالوں والی پیشانی کے خچر پر سوار ہو کر چل پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد
یا۔ میرے باپ کو میری طرف واپس کرو۔ میرے باپ کو میری طرف واپس کرو۔ کیونکہ آدمی کا چچا آدمی کے والد کے مثل ہوتا

ہے۔ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ قریش ان کے ساتھ وہی معاملہ کریں گے جو قبیلہ ثقیف نے عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا
کہ انہوں نے تو ثقیف والوں کو اللہ کی طرف دعوت دی اور انہوں نے عروہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا۔ خبردار! بخدا اگر وہ لوگ حضرت
عباس رضی اللہ عنہ کے خلاف کھڑے ہوئے تو میں انہیں آگ میں جلادوں گا۔

۱۴۔ پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ (وہاں سے) چلے یہاں تک کہ مکہ میں پہنچ گئے اور فرمایا: اے مکہ والو! اسلام لے آؤ، سلامتی
گے۔ تم لوگوں کو ایک شدید معاملہ درپیش ہو چکا ہے۔ "تحقیق جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو مکہ کے بالائی طرف سے
تھا اور حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو مکہ کے نچلے حصہ کی طرف روانہ فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے کہا
مکہ کے بالائی حصہ سے زبیر آرہے ہیں اور مکہ کے تحتانی حصہ سے حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ آرہے ہیں۔ اور خالد کے بارے
جانتے ہو کہ خالد، کون خالد؟ اور خزاعہ قبیلہ جن کے ناک کٹے ہوئے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جو کوئی اپنا اسلحہ ڈال دے گا،
پالے گا پھر (اس کے بعد) جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو مخالفین نے تھوڑی سی تیراندازی کی۔

۱۵۔ (لیکن) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان (مخالفین) پر غلبہ حاصل ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو امن دے
سوائے خزاعہ اور بنو بکر کے۔ پھر راوی نے چار نام ذکر فرمائے۔ مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن ابی سرح، ابن خطل، بنی ہاشم کی
سارہ، حماد راوی کہتے ہیں: حدیث ایوب میں "سارہ" کا ذکر ہے اور اس کے سوا دیگر حدیثوں میں ہے۔ راوی کہتے ہیں:
خزاعہ نے آدھا دن لڑائی کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (ترجمہ)۔ کیا تم ان لوگوں سے جنگ نہیں کرو گے جن
نے اپنی قسموں کو توڑا اور رسول کو (وطن سے) نکالنے کا ارادہ کیا اور وہی ہیں جنہوں نے تمہارے خلاف (چھیڑ چھاڑ کر
میں) پہل کی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ (اگر ایسا ہے) تو اللہ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ تم اس سے ڈرو، اگر تم مو
ہو۔ ان سے جنگ کرو تا کہ اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کو سزا دلوائے، انہیں رسوا کرے، ان کے خلاف تمہاری مدد کر
مومنوں کے دل ٹھنڈے کر دے (راوی کہتے ہی) اس سے خزاعہ مراد ہیں) اور ان کے دل کی کڑھن دور کر دے (مراد خزا
اور جس کی چاہے توبہ قبول کرے (خزاعہ)

(۳۸.۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي إِسْحَاقَ فِيمَا بَيْنَ
وَالْمَدِينَةِ ، فَسَايَرَنَا رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو إِسْحَاقَ : كَيْفَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
لَقَدْ رَعَدَتْ هَذِهِ السَّحَابَةُ بِنَصْرِ بَنِي كَعْبٍ ؟ فَقَالَ الْخُزَاعِيُّ : لَقَدْ فَصَلَتْ بِنَصْرِ بَنِي كَعْبٍ ، ثُمَّ أَ
إِلَيْنَا رِسَالَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خُزَاعَةَ ، وَكَتَبْتُهَا يَوْمَئِذٍ ، كَانَ فِيهَا : بِسْمِ اللهِ الرَّ
الرَّحِيمِ ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُدَيْلٍ ، وَبُسْرٍ ، وَسَرَوَاتِ بَنِي عَمْرٍو ،
أَحْمَدُ إِلَيْكُمَ اللَّهَ ، الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَمَّا بَعْدَ ذَلِكُمْ : فَإِنِّي لَمْ آثَمْ بِإِلِّكُمْ ، وَلَمْ أَضَعْ فِي جَنْبِكُمْ ،
أَكْرَمَ أَهْلِ تِهَامَةَ عَلَيَّ أَنْتُمْ ، وَأَقْرَبَهُ رَحِمًا ، وَمَنْ تَبِعَكُمْ مِنَ الْمُطَيَّبِينَ ، وَإِنِّي قَدْ أَخَذْتُ لِمَنْ هَاجَرَ مِ

مِثْلَ مَا أَخَذْتُ لِنَفْسِي ، وَلَوْ هَاجَرَ بِأَرْضِهِ غَيْرَ سَاكِنِ مَكَّةَ ، إِلاَّ مُعْتَمِرًا ، أَوْ حَاجًّا ، وَإِنِّي لَمْ أَضَعْ فِيكُمْ إِنْ سَلِمْتُمْ ، وَإِنَّكُمْ غَيْرُ خَائِفِينَ مِنْ قِبَلِي ، وَلاَ مُحْصَرِينَ.

أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّهُ قَدْ أَسْلَمَ عَلْقَمَةُ بْنُ عُلاَثَةَ ، وَابْنُ هَوْذَةَ ، وَبَايَعَا وَهَاجَرَا عَلَى مَنِ اتَّبَعَهُمَا مِنْ عِكْرِمَةَ ، وَأَخَذَ لِمَنْ تَبِعَهُ مِثْلَ مَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ ، وَإِنَّ بَعْضَنَا مِنْ بَعْضٍ فِي الْحَلاَلِ وَالْحَرَامِ ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا كَذَبْتُكُمْ ، وَلْيُحَيِّكُمْ رَبُّكُمْ.

قَالَ : وَبَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : هَؤُلاَءِ خُزَاعَةُ ، وَهُمْ مِنْ أَهْلِي ، قَالَ : فَكَتَبَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُمْ يَوْمَئِذٍ نُزُولٌ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَمَكَّةَ ، وَلَمْ يُسْلِمُوا حَيْثُ كَتَبَ إِلَيْهِمْ ، وَقَدْ كَانُوا حُلَفَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۰۵۸) حضرت زکریا بن ابی زائدہ سے روایت ہے کہ میں ابو اسحاق کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا۔ تو بنو خزاعہ کا ایک آدمی ہمارے پاس آیا۔ ابو اسحاق نے اس سے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات کیسے فرمائی تھی۔ کہ تحقیق یہ بدلی بنی کعب کی مدد کے لئے کڑک رہی ہے؟ تو اس خزاعی آدمی نے جواب دیا۔ تحقیق اس بدلی نے فیصلہ کر دیا تھا بنو کعب کی مدد کا۔ پھر اس خزاعی نے ہمیں ایک خط نکال کر دکھایا جو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے خزاعہ کی طرف تھا۔ اور میں نے اس خط کو اسی دن لکھا۔ اس میں لکھا تھا۔ '' اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ خط محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بدیل، بسر اور سرواتِ بنی عمرو کی طرف ہے۔ پس بے شک میں تمہارے سامنے اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بہرحال اس کے بعد، میں نے تمہارا عہد نہیں توڑا اور نہ ہی میں نے تمہاری زمین کو مباح کیا ہے۔ اور اہل تہامہ میں سے میرے ہاں سب سے زیادہ تم لوگ معزز ہو۔ اور سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔ اور (اسی طرح) وہ لوگ جنہوں نے تمہاری اتباع کی ہے (یعنی بنو ہاشم، بنو زہرہ وغیرہ)۔ اور میں نے تم میں سے ہجرت کرنے والوں کے لئے بھی وہی پیمان باندھا ہے جو میں نے اپنے لئے باندھا ہے۔ اور اگر (تم میں سے) کوئی اپنی زمین سے (اسی طرح) ہجرت کرے کہ وہاں سکونت نہ رکھے مگر حج اور عمرہ کے لئے۔ اگر تم سلامتی قبول کر لو تو میں تمہارے بارے میں کوئی حکم نہیں دوں گا۔ اور تم لوگ میری طرف سے نہ خائف ہو اور نہ محصور۔

۲۔ امابعد! پس بلاشبہ علقمہ بن عُلاثہ اور ابن ہوزہ نے اسلام قبول کر لیا اور انہوں نے اپنے تابع ...... عکرمہ ...... کے ہمراہ ہجرت کی ہے۔ اور ان کے لئے بھی اس نے وہی کچھ پیمان باندھا ہے جو اس نے اپنے لیے باندھا ہے۔ اور ہم میں سے بعض بعض کے حکم میں ہے حلال اور حرام ہونے کے اعتبار سے۔ اور بخدا میں نے تمہیں نہیں جھٹلایا اور پس تمہارا پروردگار تمہیں حیات دے۔

۳۔ راوی بیان کرتے ہیں: مجھے زہری سے یہ بات پہنچی کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہ لوگ خزاعہ کے ہیں۔ اور یہ میرے اہل میں سے ہیں۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کی طرف خط تحریر فرمایا۔ یہ لوگ اس وقت عرفات اور مکہ کے درمیان پڑاؤ کئے ہوئے تھے۔ اور یہ لوگ جناب نبی کریم ﷺ کے حلیف تھے۔

(۳۸۰۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : كُفُّوا السِّلاَحَ ، إِلاَّ خُزَاعَةَ عَنْ بَنِي بَكْرٍ ، فَأَذِنَ لَهُمْ حَتَّى صَلَّوُا الْعَصْرَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ : كُفُّوا السِّلاَحَ ، فَلَقِيَ مِنَ الْغَدِ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ رَجُلاً مِنْ بَنِي بَكْرٍ فَقَتَلَهُ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ خَطِيبًا ، فَقَالَ : إِنَّ أَعْدَى النَّاسِ عَلَى اللهِ مَنْ قَتَلَ فِي الْحَرَمِ ، وَمَنْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ ، وَمَنْ قَتَلَ بِذُحُولِ الْجَاهِلِيَّةِ. (احمد ۲۰۷)

(۳۸۰۵۹) حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اپنے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ والے دن ارشاد فرمایا۔ سوائے خزاعہ کے بنو بکر سے (بقیہ لوگ) اسلحہ روک لو۔ اور آپ ﷺ نے خزاعہ کو اجازت دی یہاں تک کہ انہوں نے نماز عصر پڑھ لی پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا۔ تم (بھی) اسلحہ روک لو۔ اس کے بعد اگلے دن بنو خزاعہ کا ایک آدمی بنو بکر کے ایک آدمی سے ملا تو اس نے بنو بکر کے آدمی کو مزدلفہ میں قتل کر دیا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ لوگوں میں سب سے زیادہ دشمنی کرنے والا شخص وہ ہے جو (کسی کو) حرم میں قتل کرے اور (وہ) جو اپنے قاتل کے علاوہ (کسی کو) قتل کر ڈالے اور (وہ) جو جاہلیت کے انتقام میں قتل کرے۔

(۳۸۰۶۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : دَخَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، وَفِي الْبَيْتِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَسِتُّونَ صَنَمًا ، تُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ ، قَالَ : فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُبَّتْ كُلُّهَا لِوُجُوهِهَا ، ثُمَّ قَالَ : ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ، إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ ، فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ، فَرَأَى فِيهِ تِمْثَالَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ ، وَقَدْ جَعَلُوا فِي يَدِ إِبْرَاهِيمَ الأَزْلاَمَ يَسْتَقْسِمُ بِهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَاتَلَهُمَ اللَّهُ ، مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَسْتَقْسِمُ بِالأَزْلاَمِ ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَعْفَرَانٍ ، فَلَطَّخَهُ بِتِلْكَ التَّمَاثِيلِ.

(۳۸۰۶۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب نبی کریم ﷺ کے ہمراہ مکہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ میں (بھی) داخل ہوئے اور بیت اللہ کے گرد تین سو ساٹھ بت ایسے موجود تھے جن کی خدا کے سوا عبادت کی جاتی تھی ..... راوی بیان کرتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے ان بتوں کے بارے میں حکم فرمایا تو تمام بتوں کو اوندھے منہ گرا دیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق آن پہنچا اور باطل مٹ گیا اور یقیناً باطل ایسی ہی چیز ہے جو مٹنے والی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے اور آپ ﷺ نے بیت اللہ میں دو رکعات نماز ادا فرمائی۔ اور آپ ﷺ نے بیت اللہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کی (طرف منسوب) تصویریں دیکھیں اس حال میں کہ ان کے ہاتھوں میں مشرکین نے تیروں (کی تصویر) بنائی ہوئی تھی جن کے ذریعہ سے قسمت آزمائی کی جاتی تھی۔ تو نبی کریم ﷺ نے (یہ منظر دیکھ کر) ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ان

(مشرکین) کو ہلاک کرے، ابراہیم علیہ السلام تو تیروں سے قسمت آزمائی نہیں کرتے تھے۔ پھر جناب نبی کریم ﷺ نے زعفران منگوایا اور اس کے ذریعہ آپ ﷺ نے ان تصاویر کو مسخ فرما دیا۔

(۳۸۰۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلاَثُ مِئَةٍ وَسِتُّونَ صَنَمًا ، فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُودٍ كَانَ فِي يَدِهِ ، وَيَقُولُ : ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ، إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ ﴿جَاءَ الْحَقُّ ، وَمَا يُبْدِءُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ﴾.

(بخاری ۲۴۷۸۔ مسلم ۱۴۰۸)

(۳۸۰۶۱) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو بیت اللہ کے گرد تین سو ساٹھ بت موجود تھے۔ پس آپ ﷺ نے ان کو اس لکڑی سے مارنا شروع فرمایا جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی اور فرمایا۔ ''حق آن پہنچا اور باطل مٹ گیا اور یقیناً باطل ایسی ہی چیز ہے جو مٹنے والی ہے''۔ ''حق آ چکا ہے اور باطل میں نہ کچھ شروع کرنے کا دم ہے اور نہ دوبارہ کرنے کا۔

(۳۸۰۶۲) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : انْطَلَقَ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى بِي الْكَعْبَةَ ، فَقَالَ : اجْلِسْ ، فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِ الْكَعْبَةِ ، وَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْكِبَيَّ ، ثُمَّ قَالَ لِي : انْهَضْ بِي ، فَنَهَضْتُ بِهِ ، فَلَمَّا رَأَى ضَعْفِي تَحْتَهُ ، قَالَ : اجْلِسْ ، فَجَلَسْتُ فَنَزَلَ عَنِّي ، وَجَلَسَ لِي ، فَقَالَ : يَا عَلِيُّ ، اصْعَدْ عَلَى مَنْكِبَيَّ ، فَصَعِدْتُ عَلَى مَنْكِبِهِ ، ثُمَّ نَهَضَ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا نَهَضَ بِي خُيِّلَ إِلَيَّ أَنِّي لَوْ شِئْتُ نِلْتُ أُفُقَ السَّمَاءِ ، فَصَعِدْتُ عَلَى الْكَعْبَةِ ، وَتَنَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لِي : أَلْقِ صَنَمَهُمُ الأَكْبَرَ ، صَنَمَ قُرَيْشٍ ، وَكَانَ مِنْ نُحَاسٍ ، وَكَانَ مَوْتُودًا بِأَوْتَادٍ مِنْ حَدِيدٍ فِي الأَرْضِ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَالِجْهُ ، فَجَعَلْتُ أُعَالِجُهُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِي : إِيهِ ، فَلَمْ أَزَلْ أُعَالِجُهُ حَتَّى اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ ، فَقَالَ : اقْذِفْهُ ، فَقَذَفْتُهُ وَنَزَلْتُ. (حاکم ۳۶۶۔ احمد ۸۴)

(۳۸۰۶۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے ساتھ لے کر چلے یہاں تک کہ آپ ﷺ مجھے لے کر کعبہ میں پہنچے اور پھر فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ میں کعبہ کی ایک جانب بیٹھ گیا اور رسول اللہ ﷺ میرے کندھوں پر سوار ہوئے اور پھر مجھے فرمایا۔ مجھے لے کر اُوپر اٹھو۔ میں آپ ﷺ کو لے کر اُوپر اٹھا لیکن (جب) آپ ﷺ کو اٹھا کر کھڑے ہونے میں کمزوری دیکھی تو پھر فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ میں نیچے بیٹھ گیا اور آپ ﷺ میرے اوپر سے اُتر گئے پھر آپ ﷺ میرے لئے بیٹھ گئے اور فرمایا۔ اے علی! میرے کندھوں پر سوار ہو جاؤ۔ پس میں آپ ﷺ کے کندھوں پر سوار ہو گیا پھر جناب نبی کریم ﷺ مجھے لے کر اُوپر کی طرف بلند ہوئے۔ جب آپ ﷺ مجھے لے کر اُوپر اٹھے تو مجھے یہ خیال ہوا کہ اگر میں چاہوں تو میں آسمان افق کو بھی ہاتھ میں لا سکتا ہوں پھر میں کعبہ کی چھت پر چڑھ گیا اور رسول اللہ ﷺ ایک طرف ہٹ گئے اور مجھے ارشاد فرمایا۔ (اوپر موجود) بتوں

میں سے سب سے بڑے بت کو جو کہ قریش ہے نیچے پھینک دو۔ اور وہ بت تانبے کا تھا اور لوہے کی کیلوں کے ساتھ چھت پر گاڑھا ہوا تھا۔ تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: اس کو ہلاؤ۔ چنانچہ میں نے اس کو ہلانا شروع کیا اور آپ ﷺ مجھے فرماتے جا رہے تھے۔ اور ہلاؤ، اور ہلاؤ۔ پس میں اس کو ہلاتا رہا یہاں تک کہ وہ بت میرے قابو میں آ گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس کو نیچے پھینک دو۔ چنانچہ میں نے اس بت کو نیچے پھینک دیا اور پھر میں (خود بھی) نیچے اُتر آیا۔

(۳۸.٦۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَصُورَةُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ فِي الْبَيْتِ، وَفِي أَيْدِيهِمَا الْقِدَاحُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِإِبْرَاهِيمَ وَلِلْقِدَاحِ ؟ وَاللهِ مَا اسْتَقْسَمَ بِهَا قَطُّ ، ثُمَّ أَمَرَ بِثَوْبٍ فَبُلَّ وَمَحَى بِهِ صُوَرَهُمَا.

(۳۸۰۶۳) حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن تشریف لائے۔ بیت اللہ میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل کی تصاویر تھیں۔ اور ان کے ہاتھوں میں تیر تھے۔ تو جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ابراہیم علیہ السلام اور تیروں کا (آپس میں) کیا جوڑ ہے؟ بخدا! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی تیروں کے ذریعہ قسمت آزمائی نہیں کی۔ پھر آپ ﷺ نے کپڑا لانے کا حکم دیا اور اس کو تر کر کے ان حضرات کی تصاویر کو مٹا دیا گیا۔

(۳۸.٦٤) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَالأَنْصَابُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ، فَجَعَلَ يُكْفِؤُهَا لِوُجُوهِهَا ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا ، فَقَالَ : أَلاَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَامٌ أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، لَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي ، وَلاَ تَحِلُّ لأَحَدٍ بَعْدِي ، غَيْرَ أَنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ، لاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا ، وَلاَ يُنَفَّرُ صَيْدُهَا ، وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا ، وَلاَ تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلاَّ أَنْ تُعَرَّفَ ، فَقَامَ الْعَبَّاسُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِلاَّ الإِذْخِرَ ، لِصَاغَتِنَا وَبُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا ، فَقَالَ : إِلاَّ الإِذْخِرَ ، إِلاَّ الإِذْخِرَ. (بخاری ۴۳۱۳)

(۳۸۰۶۴) حضرت مجاہد بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن تشریف لائے تو رکن اور مقام کے درمیان بت پڑے ہوئے تھے۔ پس آپ ﷺ نے اُن بتوں کو اوندھے منہ گرا دیا۔ اور پھر رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا۔ ''خبردار! مکہ قیامت کے دن تک ہمیشہ کے لئے حرم (محترم) ہے۔ مجھ سے پہلے بھی یہ خطہ کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا۔ اور نہ ہی میرے بعد یہ خطہ کسی کے لئے حلال ہوگا۔ ہاں اتنی بات ہے کہ میرے لئے اس مقام کو دن کے کچھ حصہ کے لیے حلال کر دیا گیا ہے۔ اس علاقہ (مکہ) کی گھاس کو نہیں کاٹا جائے گا اور اس کے شکار کو بدکایا نہیں جائے گا اور نہ ہی اس کے درختوں کو کاٹا جائے گا۔ اور نہ ہی اس میں گری پڑی چیز کو اٹھایا جائے گا اِلّا یہ کہ اس لقطہ کی تعریف کرنے کا ارادہ ہو۔'' (یہ بات سن کر) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! اذخر (گھاس کی قسم) کو مستثنیٰ کر دیجئے ہمارے لوہاروں، گھروں اور قبروں میں استعمال کے لیے۔ نبی کریم ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ ہاں اذخر مستثنیٰ ہے۔ ہاں اذخر مستثنیٰ ہے۔

(۳۸۰۶۵) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : دَخَلْت مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ ، فَرَأَى فِي الْبَيْتِ صُورَةً ، فَأَمَرَنِي فَأَتَيْتُهُ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ ، فَجَعَلَ يَضْرِبُ تِلْكَ الصُّورَةَ وَيَقُولُ : قَاتَلَ اللَّهُ قَوْمًا يُصَوِّرُونَ مَا لاَ يَخْلُقُونَ.

(۳۸۰۶۵) حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ بیت اللہ میں داخل ہوا۔ تو آپ ﷺ نے بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں۔ تو آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا اور میں آپ ﷺ کے پاس ایک ڈول پانی لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اُن تصویروں پر پانی مارنا شروع فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا۔ اللہ پاک اس قوم کو ہلاک فرمائے جو ان چیزوں کی تصویر بناتی ہے جس کو وہ پیدا نہیں کرتی۔

(۳۸۰۶۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بَرْصَاءَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ : لاَ تُغْزَى بَعْدَ الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(احمد ۴۱۲۔ طبرانی ۳۳۳۵)

(۳۸۰۶۶) حضرت حارث بن مالک بن برصاء سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ والے دن ارشاد فرمایا۔ آج کے بعد قیامت کے دن تک (مکہ میں) لڑائی نہیں لڑی جائے گی۔

(۳۸۰۶۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُطِيعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ أَبَدًا.

(۳۸۰۶۷) حضرت عبداللہ بن مطیع، اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ آج کے دن کے بعد ہمیشہ کے لئے (یہ حکم ہے کہ) کوئی قریشی قید کر کے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۸۰۶۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : زَعَمَ السُّدِّيُّ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ ، أَمَّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلاَّ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ ، وَقَالَ : اقْتُلُوهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ : عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِي جَهْلٍ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ خَطَلٍ ، وَمِقْيَسَ بْنَ صُبَابَةَ ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ.

فَأَمَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ خَطَلٍ فَأُدْرِكَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ ، فَاسْتَبَقَ إِلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَعَمَّارٌ ، فَسَبَقَ سَعِيدٌ عَمَّارًا ، وَكَانَ أَشَبَّ الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهُ ، وَأَمَّا مِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ فَأَدْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوقِ فَقَتَلُوهُ.

وَأَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَأَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ ، فَقَالَ أَصْحَابُ السَّفِينَةِ لأَهْلِ السَّفِينَةِ : أَخْلِصُوا ، فَإِنَّ آلِهَتَكُمْ لاَ تُغْنِي عَنْكُمْ شَيْئًا هَاهُنَا ، فَقَالَ عِكْرِمَةُ : وَاللهِ لَئِنْ لَمْ يُنْجِينِي فِي الْبَحْرِ إِلاَّ الإِخْلاَصُ مَا يُنْجِينِي فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ ، اللَّهُمَّ إِنَّ لَكَ عَهْدًا إِنْ أَنْتَ عَافَيْتَنِي مِمَّا أَنَا فِيهِ ، أَنْ آتِيَ مُحَمَّدًا حَتَّى أَضَعَ يَدَيَّ فِي يَدِهِ ،

فَلَأَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيمًا ، قَالَ :فَجَاءَ فَأَسْلَمَ.

وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ ، فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ لِلْبَيْعَةِ ، جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، بَايِعْ عَبْدَ اللهِ ، قَالَ :فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلاَثًا ، كُلُّ ذَلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ بَعْدَ الثَّلاَثِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ ، فَقَالَ :أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْت يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ ؟ قَالُوا :وَمَا يُدْرِينَا يَا رَسُولَ اللهِ مَا فِي نَفْسِكَ ، أَلاَ أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ ؟ قَالَ :إِنَّهُ لاَ يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ أَعْيُنٍ.

(حاکم ۵۴۔ ابو یعلی ۷۵۳)

(۳۸۰۶۸) حضرت مصعب بن سعد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب فتح مکہ کا دن تھا تو جناب نبی کریم ﷺ نے تمام لوگوں کو امن دے دیا سوائے چار مرد اور دو عورتوں کے، اور ارشاد فرمایا: تم لوگ ان کو اگرچہ کعبہ کے پردوں میں بھی لپٹا ہوا پاؤ ان کو تب بھی قتل کر ڈالو۔ (وہ یہ لوگ تھے) عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن ابی سرح، پھر عبداللہ بن خطل کو تو اس حالت میں پایا گیا کہ وہ (واقعۃً) کعبہ کے پردوں میں لپٹا ہوا تھا۔ تو اس کی طرف حضرت سعید بن حُریث اور عمار (دونوں) لپکے لیکن حضرت سعید، حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھ گئے اور یہ سعید، عمار سے زیادہ جوان تھے۔ اور انہوں نے ابن خطل کو قتل کر دیا۔ اور مقیس بن صُبابہ کو لوگوں نے بازار میں پالیا اور اس کو (وہیں) قتل کر دیا اور رہا عکرمہ، تو سمندر میں (کشتی پر) سوار ہوا تو ان (کشتی والوں) کو تیز آندھی نے آلیا۔ چنانچہ کشتی والوں نے سواروں سے کہنا شروع کیا۔ (خدا کو) خالص طریقہ سے پکارو، کیونکہ تمہارے معبودان (باطلہ) یہاں پر تمہیں کسی شئی کا فائدہ نہیں دیں گے۔ عکرمہ نے (دل میں) کہا۔ بخدا! اگر مجھے اس سمندر میں خالص طریقہ پر (خدا کو) پکارنا ہی نجات دے سکتا ہے تو پھر خشکی پر بھی یہی نجات دے سکتا ہے۔ اے اللہ! میرا تیرے ساتھ عہد ہے کہ اگر آپ مجھے اس موجودہ مصیبت سے عافیت عطا کریں گے تو میں حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں رکھ دوں گا میں ضرور بالضرور ان کو معاف کرنے والا اور کرم کرنے والا پاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں: پس یہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کرلیا۔

اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا معاملہ یہ ہوا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں (جا کر) چھپ گیا پھر جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لئے بلایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، ان کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں آنجناب ﷺ کی خدمت میں کھڑا کر دیا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! عبداللہ سے بیعت لے لیجئے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اُوپر اُٹھایا اور ان کی طرف تین مرتبہ دیکھا۔ ہر مرتبہ آپ ﷺ نے انکار فرمایا۔ پھر تین مرتبہ کے بعد آپ ﷺ نے ان کو بیعت فرمالیا۔ پھر آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی سمجھ دار آدمی موجود نہیں تھا جو اس کو (مارنے) کھڑا ہو جاتا جبکہ اس نے مجھے دیکھا تھا کہ میں نے اپنا ہاتھ اس کی بیعت لینے سے روکا ہو

اتھا۔ اور اس کو قتل کر دیتا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں کیا علم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی آنکھ کے ساتھ اشارہ کیوں نہیں کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی نبی کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ اس کی آنکھ خیانت کرنے والی ہو۔

(۳۸۰۶۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ ، فَلَمَّا أَنْ دَخَلَ نَزَعَهُ ، فَقِيلَ لَهُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ : اقْتُلُوهُ

(۳۸۰۶۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر خود تھا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خود اتار دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ہے ابن خطل ،کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو مار ڈالو۔

(۳۸۰۷۰) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ؛ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ قَتَلَ ابْنَ خَطَلٍ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ.

(۳۸۰۷۰) حضرت ابوعثمان سے روایت ہے کہ حضرت ابو برزہ نے ابن خطل کو اس حالت میں قتل کیا کہ وہ کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا تھا۔

(۳۸۰۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ ثَمَانِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ ، فَأَخَذَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِلْمًا ، فَعَفَا عَنْهُمْ ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ : ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾. (مسلم ۱۴۴۲۔ ابوداؤد ۲۶۸۱)

(۳۸۰۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ میں سے اسی (۸۰) افراد، جبل تنعیم سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر (حملہ کے لئے) اُترے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صحیح و سالم پکڑ لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معاف فرما دیا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (ترجمہ) اور وہی اللہ ہے جس نے مکہ کی وادی میں ان کے ہاتھوں کو تم تک پہنچنے سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان تک پہنچنے سے روک دیا۔ جبکہ وہ تمہیں اُن پر قابو دے چکا تھا۔

(۳۸۰۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : قَالَتْ أُمُّ هَانِءٍ : قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ ، تَعْنِي ضَفَائِرَ.

(۳۸۰۷۲) حضرت مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ام ہانی بیان کرتی ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر چار چوٹیاں تھیں۔

(۳۸۰۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

(۳۸۰۷۳) حضرت جابر سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ مکہ میں اس حالت میں اندر داخل ہوئے کہ آپ ﷺ پر سیاہ عمامہ تھا۔

(۳۸۰۷٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ (ح) وَعَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ حِينَ دَخَلَهَا وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِشُقَّةِ بُرْدٍ أَسْوَدَ ، فَطَافَ عَلَى رَاحِلَتِهِ الْقَصْوَاءِ ، وَفِي يَدِهِ مِحْجَنٌ يَسْتَلِمُ بِهِ الأَرْكَانَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا وَجَدْنَا لَهَا مُنَاخًا فِي الْمَسْجِدِ ، حَتَّى نَزَلَ عَلَى أَيْدِي الرِّجَالِ ، ثُمَّ خُرِجَ بِهَا حَتَّى أُنِيخَتْ فِي الْوَادِي، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ عَلَى رِجْلَيْهِ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهُ أَهْلٌ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ وَضَعَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَظُّمَهَا بِآبَائِهَا ، النَّاسُ رَجُلاَنِ : فَبَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى اللهِ ، وَكَافِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللهِ ، أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى ، وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ، إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ ، إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ أَقُولُ هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ.

قَالَ : ثُمَّ عَدَلَ إِلَى جَانِبِ الْمَسْجِدِ ، فَأُتِيَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ، فَغَسَلَ مِنْهَا وَجْهَهُ ، مَا تَقَعُ مِنْهُ قَطْرَةٌ إِلاَّ فِي يَدِ إِنْسَانٍ ، إِنْ كَانَتْ قَدْرَ مَا يَحْسُوهَا حَسَاهَا ، وَإِلاَّ مَسَحَ بِهَا ، وَالْمُشْرِكُونَ يَنْظُرُونَ ، فَقَالُوا : مَا رَأَيْنَا مَلِكًا قَطُّ أَعْظَمَ مِنَ الْيَوْمِ ، وَلاَ قَوْمًا أَحْمَقَ مِنَ الْيَوْمِ.

ثُمَّ أَمَرَ بِلاَلاً ، فَرَقَى عَلَى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ ، فَأَذَّنَ بِالصَّلاَةِ ، وَقَامَ الْمُسْلِمُونَ فَتَجَرَّدُوا فِي الأُزُرِ ، وَأَخَذُوا الدِّلاَءَ، وَارْتَجَزُوا عَلَى زَمْزَمَ يَغْسِلُونَ الْكَعْبَةَ ، ظَهْرَهَا وَبَطْنَهَا ، فَلَمْ يَدَعُوا أَثَرًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلاَّ مَحَوْهُ، أَوْ غَسَلُوهُ. (ترمذی ۳۲۷۰)

(۳۸۰۷۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور جب آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ سیاہ رنگ کی چادر کی پگڑی کے شملہ کو اپنے چہرے پر ڈالے ہوئے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی قصواء اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کیا اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک خمدار سوٹی تھی جس کے ذریعہ سے آپ ﷺ ارکان کا استلام کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ہم نے آپ ﷺ کی اونٹنی کے لئے مسجد میں بٹھانے کی جگہ نہ پائی تو آپ ﷺ لوگوں کے ہاتھوں پر نیچے تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ ﷺ کی اونٹنی کو باہر نکالا گیا اور اس کو وادی میں بٹھایا گیا پھر جناب نبی کریم ﷺ نے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس آپ ﷺ نے اللہ کی تعریف کی اور ایسی ثنا بیان کی جس کے آپ اہل تھے اور فرمایا:

۲۔ اے لوگو! تحقیق اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا غرور ونخوت ختم کر دیا ہے اور جاہلیت کے زمانہ پر اپنے آباء کے ذریعہ اظہار عظمت کو بھی ختم کر دیا ہے۔ (اب) لوگ دو قسم پر ہیں۔ نیک اور متقی آدمی اللہ تعالیٰ کے قابل عزت وتکریم ہے اور کافر، بد بخت اللہ تعالیٰ پر ہلکا اور بے وزن ہے۔ اے لوگوں! بلاشبہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ (ترجمہ) اے لوگو! حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تمہیں مختلف قوموں اور خاندانوں میں اس لئے تقسیم کیا ہے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو۔ یقین رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ہر چیز سے باخبر ہے۔ میں یہ بات کہتا ہوں اور اپنے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طالب ہوں۔

۳۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر جناب نبی کریم ﷺ مسجد کے ایک طرف چل دیئے۔ آپ ﷺ کے پاس زمزم کے پانی کا ایک ڈول لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس سے اپنا چہرہ مبارک دھویا۔ اس کے دھوون میں سے ہر ایک قطرہ بھی انسانی ہاتھ ہی میں گرا۔ پھر اگر وہ قطرہ اتنا ہوتا جس کو پیا جا سکتا تھا تو وہ آدمی اس کو پی لیتا وگرنہ اس کو اپنے اوپر مَل لیتا۔ مشرکین مکہ (یہ منظر) دیکھ رہے تھے۔ تو وہ کہنے لگے۔ ہم نے (جو بادشاہت) آج دیکھی ہے اس سے بڑی بادشاہی کبھی نہیں دیکھی اور نہ ہی ایسی قوم دیکھی ہے جو آج دیکھی ہوئی قوم سے زیادہ بیوقوف ہے۔

۴۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا چنانچہ وہ کعبہ کی چھت پر چڑھ گئے اور انہوں نے نماز کے لئے اذان دی۔ اور مسلمان اٹھ کھڑے ہوئے اور محض ازار بند پہنے ہوئے انہوں نے ڈول پکڑ لیے اور زمزم پر شعر کہتے ہوئے پہنچ گئے اور کعبہ کو انہوں نے اندر باہر سے دھوڈالا اور مشرکین کے کسی اثر کو کعبہ میں باقی نہیں چھوڑا بلکہ اس کو مٹا دیا یا دھو دیا۔

٣٨٠٧٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَا :وَكَانَ بِهَا يَوْمَئِذٍ سِتُّونَ وَثَلَاثُ مِئَةِ وَثَنٍ عَلَى الصَّفَا ، وَعَلَى الْمَرْوَةِ صَنَمٌ ، وَمَا بَيْنَهُمَا مَحْفُوفٌ بِالْأَوْثَانِ ، وَالْكَعْبَةُ قَدْ أُحِيطَتْ بِالْأَوْثَانِ ، قَالَ : فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ : فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ قَضِيبٌ يُشِيرُ بِهِ إِلَى الْأَوْثَانِ ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ يُشِيرَ إِلَى شَيْءٍ مِنْهَا فَيَتَسَاقَطَ ، حَتَّى أَتَى إِسَافًا وَنَائِلَةَ ، وَهُمَا قُدَّامَ الْمَقَامِ ، مُسْتَقْبِلَ بَابَ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ :عَفِّرُوهُمَا ، فَأَلْقَاهُمَا الْمُسْلِمُونَ ، قَالَ :قُولُوا ، قَالُوا :مَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ :قُولُوا :صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

(۳۸۰۷۵) حضرت یعقوب بن زید بن طلحہ تیمی اور محمد بن منکدر روایت کرتے ہیں کہ اس دن (فتح مکہ کے دن) کعبہ میں تین سو ساٹھ بت تھے۔ صفا اور مروہ پر بھی ایک بت تھا ان کے درمیان (کی جگہ تو) بتوں سے اٹی ہوئی تھی اور کعبہ کے گرد بھی بتوں کا احاطہ تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ محمد ابن المنکدر کہتے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ کے پاس ایک لکڑی تھی جس کے ذریعہ سے آپ ﷺ بتوں کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ ان بتوں میں سے جس بت کی طرف بھی جناب نبی کریم ﷺ

اشارہ فرماتے وہ بت گر جاتا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اساف اور نائلہ (نامی) بت کے پاس پہنچے یہ دونوں کعبہ کے سامنے مق
کے پاس تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ان دونوں کو خاک میں ملا دو۔ چنانچہ مسلمانوں نے ان دونوں بتوں کے نیچے گرا د
آپ ﷺ نے فرمایا: کہو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہم کیا کہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہو: اللہ کا وعدہ سچا ثابت
ہوا اور اس نے اپنے بندہ کی مدد کی اور اکیلے ہی تمام لشکروں کو شکست دے دی۔

(٣٨.٧٦) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ، أَنَّ أَبَا هُرَ
أَخْبَرَهُ ؛ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلاً مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ ، بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ ، فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ رَسُولُ ا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ ، فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ ، وَسَلَّطَ عَلَ
رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ ، أَلاَ وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي ، وَلاَ تَحِلُّ لأَحَدٍ كَانَ بَعْدِي ، أَلاَ وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِ
سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ، أَلاَ وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ ، حَرَامٌ ، لاَ يُخْتَلَى شَوْكُهَا ، وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا ، وَلاَ يَلْتَقِ
سَاقِطَتَهَا إِلاَّ مُنْشِد ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ : إِمَّا أَنْ يَقْتُلَ ، وَإِمَّا أَنْ يُفَادِيَ أَهْلَ الْقَتِيلِ.
قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : أَبُو شَاهٍ ، فَقَالَ : اُكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : اُكْتُبُوا لأَبِي شَاهٍ ، فَقَالَ رَجُ
مِنْ قُرَيْشٍ : إِلاَّ الإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَ
وَسَلَّمَ : إِلاَّ الإِذْخِرَ.

(۳۸۰۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنوخزاعہ نے فتح مکہ کے سال بنولیث کے ایک آدمی کو اپنے اس مقتول کے
بدلے میں قتل کیا جس کو بنولیث نے (کبھی) قتل کیا تھا۔ اس بات کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی گئی تو آپ ﷺ اپنی سواری پر سوا
ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو ہاتھیوں والوں سے محفوظ رکھا اور مکہ پر اپنے رسول اور اہل ایمان کو
(لڑائی کے لئے) مسلط فرمایا۔ خبردار! یہ مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے بھی حلال نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لئے حلال
ہوگا۔ خبردار! میرے لئے بھی یہ مکہ دن کی ایک گھڑی (ہی) کے لیے حلال کیا گیا تھا خبردار! میری اس گھڑی میں مکہ حرام ہے۔ اس کا
کانٹا بھی نہیں کاٹا جائے گا اور اس کے درخت کو بھی نہیں کاٹا جائے گا اور اس کی گری پڑی چیز کو نہیں اٹھائے گا مگر تعریف کرنے والا۔
اور جس کا کوئی قتل کیا گیا ہو تو اس کو دو چیزوں میں اختیار ہے۔ یا تو وہ بھی قتل ہو اور یا اہل مقتول کو فدیہ دے دے۔ راوی کہتے ہیں
پھر آپ ﷺ کے پاس ایک صاحب، ابوشاہ نامی، حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے (یہ بات) لکھ دیں
آپ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا۔ ابوشاہ کو (یہ بات) لکھ دو۔ پھر قریش کے ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ
اذخر کو مستثنیٰ کر دیجئے کیونکہ ہم اس کو اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اذخر مستثنیٰ ہے۔

(٣٨.٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي
الدُّؤَلِ بْنِ بَكْرٍ : لَوَدِدْت أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ مِنْهُ ، فَقَالَ لِرَجُلٍ : انْطَلِقْ

مَعِي ، فَقَالَ : إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَقْتُلَنِي خُزَاعَةُ ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى انْطَلَقَ ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ ، فَعَرَفَهُ فَضَرَبَ بَطْنَهُ بِالسَّيْفِ ، قَالَ : قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونَنِي ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ هُوَ حَرَّمَ مَكَّةَ ، لَيْسَ النَّاسُ حَرَّمُوهَا ، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ، وَهِيَ بَعْدُ حَرَمٌ ، وَإِنَّ أَعْدَى النَّاسِ عَلَى اللهِ ثَلاَثَةٌ : مَنْ قَتَلَ فِيهَا ، أَوْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلٍ ، أَوْ طَلَبَ بِذُحُولِ الْجَاهِلِيَّةِ ، فَلأَدِيَنَّ هَذَا الرَّجُلَ.

قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ : فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، فَقُلْتُ : أَعْدَى اللَّهَ ، فَقَالَ : أَعْدَى.

(۳۸۰۷۷) حضرت زہری روایت بیان کرتے ہیں کہ بنو دوَل بن بکر کے ایک آدمی نے کہا۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں رسول ﷺ کی زیارت کروں اور آپ ﷺ سے کچھ ارشادات سنوں۔ چنانچہ اس نے ایک آدمی سے کہا۔ تم میرے ساتھ چلو۔ اس آدمی نے کہا۔ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں بنوخزاعہ کے لوگ مجھے قتل نہ کردیں۔ (بہرحال) یہ اس کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ بنوخزاعہ کا ایک آدمی اس کو ملا اور اس نے اس کو پہچان لیا اور اس نے اس کے پیٹ میں تلوار ماری۔ اس مقتول نے کہا۔ میں نے تمہیں (پہلے) خبر دی تھی کہ یہ لوگ مجھے قتل کردیں گے۔ پھر یہ بات جناب نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ کھڑے ہوگئے، خدا تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور پھر فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے (خود) مکہ کو حرم بنایا ہے لوگوں نے مکہ کو حرم نہیں بنایا۔ یہ مکہ تو میرے لئے دن کی ایک گھڑی میں حلال ہوا تھا اور اس کے بعد ابھی تک حرام ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی کرنے والے تین لوگ ہیں۔ ① وہ آدمی جو مکہ میں قتل کرے۔ ② وہ آدمی جو غیر قاتل کو قتل کرے۔ ③ وہ آدمی جو جاہلیت کے انتقام لینے لگے۔ پس البتہ میں (خود) اس آدمی کی دیت دوں گا۔''

(۳۸۰۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ لَمَّا جَائَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِأَبِي سُفْيَانَ ، فَأَسْلَمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ هَذَا الْفَخْرَ ، فَلَوْ جَعَلْتَ لَهُ شَيْئًا؟ قَالَ ، نَعَمْ ، مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ.

(ابو داؤد ۳۰۱۵۔ بیہقی ۳۰۱۶)

(۳۸۰۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کے سال حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابوسفیان نے مقام مرالظہران میں اسلام قبول کیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! ابوسفیان ایسا آدمی ہے جو فخر کو پسند کرتا ہے۔ اگر آپ ﷺ اس کے لئے کوئی ایسی (مرتبہ) چیز مقرر فرما دیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوجائے تو وہ مامون ہوگا اور جو کوئی اپنا دروازہ بند کرلے وہ بھی مامون ہوگا۔

(۳۸۰۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَذِهِ حَرَمٌ ، يَعْنِي مَكَّةَ ، حَرَّمَهَا اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ ، وَوَضَعَ هَذَيْنِ الأَخْشَ لَمْ تَحِلَّ لأَحَدٍ قَبْلِي ، وَلاَ تَحِلُّ لأَحَدٍ بَعْدِي ، وَلَمْ تَحِلَّ لِي إِلاَّ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ، لاَ يُعْضَدُ شَوْكُهَا ، يُنَفَّرُ صَيْدُهَا ، وَلاَ يُخْتَلَى خَلاَهَا ، وَلاَ تُرْفَعُ لُقَطَتُهَا إِلاَّ لِمُنْشِدٍ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ أَهْلَ لاَ صَبْرَ لَهُمْ عَنِ الإِذْخِرِ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُنْيَانِهِمْ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِلاَّ الإِذْخِرَ.

(دار قطنی ۲۳۵۔ طحاوی ۰

(۳۸۰۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مقام حرم ہے یعنی مکہ۔ جس دن تعالیٰ نے زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا تھا اسی دن سے اس کو حرمت بخشی تھی۔ یہ زمین مجھ سے پہلے بھی کسی کے لئے حلال نہیں ک اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگی۔ اور میرے لئے بھی محض دن کی ایک گھڑی حلال کی گئی ہے۔ اس کے کانٹے کو نہیں جائے گا اور اس کے شکار کو نہیں بدکایا جائے گا۔ اور اس کے گھاس کو نہیں کاٹا جائے گا اور نہ ہی اس کے گمشدہ مال کو اٹھایا جائے گا تعریف کرنے والے کو اٹھانا درست ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اہل مکہ کو اذخر گھاس سے رُکنا م ہے کیونکہ وہ اپنی بنیادوں اور لوہے کے کام میں اس کو استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذخر مستثنیٰ ہے۔

(۳۸۰۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ صَعِدَ بِلاَلٌ الْبَ فَأَذَّنَ ، فَقَالَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ لِلْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ : أَلاَ تَرَى إِلَى هَذَا الْعَبْدِ ، فَقَالَ الْحَارِثُ : إِنْ يَكْرَهْهُ اللَّهُ يُغَيِّرْ

(۳۸۰۸۰) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ بیت اللہ کی چھت پر چڑھ گئے اذان دی۔ تو صفوان بن امیہ نے حارث بن ہشام سے کہا۔ کیا تم یہ غلام نہیں دیکھ رہے؟ حارث نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ کو یہ ناپسند تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی اور کو کھڑا کر دیتے۔

(۳۸۰۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ بِلاَلاً أَذَّنَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوْقَ الْكَعْبَةِ.

(۳۸۰۸۱) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے دن بیت ال چھت پر اذان دی۔

(۳۸۰۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنَ الْمَدِينَةِ بِثَمَانِيَةِ آلاَفٍ ، أَوْ عَشَرَةِ آلاَفٍ ، وَمِنْ أَهْلِ مَكَّةَ بِأَلْفَيْنِ. (ابن سعد ۹

(۳۸۰۸۲) حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مدینہ منورہ سے آٹھ ہزار، یا دس ہزار لشکر کے ہمراہ نکلے تھے۔ اور اہل مکہ میں سے دو ہزار لوگ تھے۔

(۳۸۰۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْ

عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَتْ :لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، فَرَّ إِلَيَّ رَجُلاَنِ مِنْ أَحْمَائِي مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ ، قَالَتْ :فَخَبَّأْتُهُمَا فِي بَيْتِي ، فَدَخَلَ عَلَيَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، فَقَالَ :لأَقْتُلَنَّهُمَا ، قَالَتْ :فَأَغْلَقْتُ الْبَابَ عَلَيْهِمَا ، ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ ، وَهُوَ يَغْتَسِلُ فِي جَفْنَةٍ ، إِنَّ فِيهَا أَثَرَ الْعَجِينِ ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ.
فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُسْلِهِ ، أَخَذَ ثَوْبًا فَتَوَشَّحَ بِهِ ، ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مِنَ الضُّحَى ، ثُمَّ أَقْبَلَ ، فَقَالَ :مَرْحَبًا وَأَهْلاً بِأُمِّ هَانِءٍ ، مَا جَاءَ بِكِ ؟ قَالَتْ :قُلْتُ :يَا نَبِيَّ اللهِ ، فَرَّ إِلَيَّ رَجُلاَنِ مِنْ أَحْمَائِي ، فَدَخَلَ عَلَيَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَاتِلُهُمَا ، فَقَالَ :لاَ ، قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِءٍ، وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ.

۳۸۰۸۲) حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو میرے سسرال بنو ...وم میں سے دو آدمی میری طرف بھاگ کر آ گئے۔ام ہانی کہتی ہیں۔پس میں نے انہیں اپنے گھروں میں چھپا دیا۔پھر میرے ...ئی حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب میرے ہاں آئے اور کہنے لگے، میں ضرور بالضرور ان دونوں کو قتل کر دوں گا۔ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ...۔ میں نے ان دونوں آدمیوں کو (کمرہ میں داخل کر کے) دروازہ بند کر دیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مکہ کے ...ی مقام پر حاضر ہوئی تب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ٹب میں غسل فرما رہے تھے۔جس میں گوندھے آٹے کے اثرات تھے اور ...رت فاطمہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پردہ کیے ہوئے تھی۔

پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، اپنے غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے پکڑے اور زیب تن فرمائے پھر ...پ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی آٹھ رکعات نماز ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (میری طرف) متوجہ ہوئے اور فرمایا: ام ہانی! مرحبا خوش ...ید۔کس غرض سے آئی ہو۔میں نے عرض کیا۔اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میرے سسرالی رشتہ داروں میں سے دو بندے (پناہ کے ...ے) میری طرف بھاگ کر آئے ہیں اور پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میرے پاس آ گئے اور اب علی رضی اللہ عنہ کا ارادہ ان دونوں کو قتل ...نے کا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔نہیں! یقین کرو۔اے ام ہانی! جس کو تم نے پناہ دی ہے ہم نے بھی اس کو پناہ دی اور ...س کو تم نے امن دیا ہے اس کو ہم نے بھی امن دیا ہے۔

۳۸۰..) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ :﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ ، قَالَ : قَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَتَمَهَا ، وَقَالَ :النَّاسُ حَيِّزٌ ، وَأَنَا وَأَصْحَابِي حَيِّزٌ ، وَقَالَ :لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ. فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ : كَذَبْتَ ، وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ ، وَهُمَا قَاعِدَانِ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ :لَوْ شَاءَ هَذَانِ لَحَدَّثَاكَ ، وَلَكِنْ هَذَا يَخَافُ أَنْ تَنْزِعَهُ عَنْ

عِرَافَةِ قَوْمِهِ ، وَهَذَا يَخْشَى أَنْ تَنْزِعَهُ عَنِ الصَّدَقَةِ ، فَسَكَتَا ، فَرَفَعَ مَرْوَانُ الدِّرَّةَ لِيَضْرِبَهُ ، فَلَمَّا رَأَيَا ذَلِكَ قَالَا : صَدَقَ. (احمد ۲۲۔ طبرانی ۴۴۴۴)

(۳۸۰۸۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سورۃ اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح . نازل ہوئی۔ مکمل تلاوت فرمائی یہاں تک کہ اس کو ختم فرمایا۔ اور پھر ارشاد فرمایا۔ ایک جہت میں (بعد والے) لوگ ہیں اور ایک جہت میں میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم (پہلے ایمان لانے والے) ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نبوت باقی ہے۔ مروان نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا۔ تم جھوٹ کہہ رہے ہو۔ (اس وقت) مروان کے پاس زید بن ثابت اور رافع بن خدیج موجود تھے اور اس کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ دونوں چاہیں تو یہ بھی تمہیں (یہ) حدیث بیان کرتے لیکن (ان میں سے) ایک اس بات سے خوف کھاتا ہے کہ تم اس کو اپنی قوم کی طرف سے نکال دو گے اور (ان میں سے) ایک اس بات سے خوف کھاتا ہے تم اس کو صدقہ سے نکال دو گے۔ لیکن یہ دونوں حضرات خاموش رہے کہ اسی دوران مروان نے درہ بلند کیا تاکہ ابوسعید کو مارے۔ پس جب ان دونوں حضرات نے یہ دیکھا تو دونوں نے فرمایا ابوسعید نے سچ بات بتائی ہے۔

(۳۸۰۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا.

(بخاری ۱۵۸۷۔ مسلم ۱۲

(۳۸۰۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت (کا ثواب) باقی نہیں لیکن جہاد اور نیت باقی ہے پس جب تم سے نکلنے کو کہا جائے تو تم (راہِ خدا میں) نکلو۔

(۳۸۰۸۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أُمِّ يَحْيَى بِنْتِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهَا ، قَالَ : جِئْتُ بِأَبِي يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا يُبَايِعُك عَلَى الْهِجْرَةِ ، فَقَالَ : لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ.

(۳۸۰۸۶) حضرت ام یحییٰ بنت یعلیٰ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ میں اپنے والد کو لے کر فتح مکہ والے دن حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے۔

(۳۸۰۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ.

(بخاری ۳۰۸۰۔ مسلم ۸۸

(۳۸۰۸۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت باقی ہے۔

(۳۸۰۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَخِي ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ : بَايِعْنَا عَلَى الْهِجْرَةِ ، فَقَالَ : مَضَتِ الْهِجْرَةُ لأَهْلِهَا ، فَقُلْتُ : عَلاَمَ نُبَايِعُك يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : عَلَى الإِسْلاَمِ وَالْجِهَادِ ، قَالَ : فَلَقِيتُ أَخَاهُ فَسَأَلْتُهُ ؟ فَقَالَ : صَدَقَ مُجَاشِعٌ. (بخاری ۲۹۶۳۔ مسلم ۱۴۸۷)

(۳۸۰۸۸) حضرت مجاشع بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی، جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہم سے ہجرت پر بیعت لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہجرت تو اہل ہجرت کے لئے ختم ہوگئی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے کس چیز پر بیعت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام اور جہاد پر۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں میں مجاشع کے بھائی سے ملا اور میں نے اس سے پوچھا: انہوں نے جواب دیا: مجاشع نے سچ بات بتائی ہے۔

(۳۸۰۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ عَامَ الْفَتْحِ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ ، ثُمَّ أَفْطَرَ ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالآخِرِ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۰۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کے سال روزہ رکھا یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام کدید میں پہنچے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے افطار کرلیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال میں سے تو آخری عمل کو ہی لیا جائے گا۔

(۳۸۰۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ حَيْثُ فَتَحَ مَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ ، يَقْصُرُ الصَّلاَةَ حَتَّى سَارَ إِلَى حُنَيْنٍ.

(۳۸۰۹۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ روز قیام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز قصر پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی طرف روانگی کی۔

(۳۸۰۹۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ، أَمَّنَ النَّاسَ إِلاَّ أَرْبَعَةً. (دارقطنی ۱۶۷)

(۳۸۰۹۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار افراد کے سوا بقیہ تمام لوگوں کو امن عطا فرمایا۔

(۳۸۰۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ ، وَأَصْحَابُهُ مُخَالِطُوا

الْحُزْنِ وَالْكَآبَةِ ، قَالَ: نَزَلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا جَمِيعًا ، فَلَمَّا تَلاَهَا رَسُولُ الل
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ :هَنِيئًا مَرِيئًا ، قَدْ بَيَّنَ اللَّهُ مَا يُفْعَلُ بِكَ، فَمَاذَا يُفْعَلُ بِنَا؟ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ الآيَةَ الَّتِي بَعْدَهَا : ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ﴾ حَتَّى خَتَمَ الآيَةَ.

(بخاری ۴۱۷۲۔ مسلم ۱۴۱۳

(۳۸۰۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب صلح حدیبیہ سے واپسی پر آیات ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ آخر تک، نازل ہوئیں۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ غم اور شکستگی کی ملی جلی حالت میں تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے وہ تو آپ کے ساتھ کیا جائے گا۔آپ اس کو خوشگواری اور مزے سے پائیں لیکن ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان آیات پر اگلی آیت نازل فرمائی (ترجمہ) تاکہ وہ مؤمن مردوں اور عورتوں کو ایسے باغات میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔آخر آیت تک۔

(۳۸۰۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ تَلَقَّتْهُ الْجِنُّ بِالشَّرَرِ يَرْمُونَهُ ، فَقَالَ جِبْرَائِيلُ :تَعَوَّذْ يَا مُحَمَّدُ ، فَتَعَوَّذَ بِهَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ فَدُحِرُوا عَنْهُ ، فَقَالَ :أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ ، الَّتِي لاَ يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلاَ فَاجِرٌ ، مِنْ شَرِّ مَا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ ، وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ، وَمِنْ شَرِّ مَا بَثَّ فِي الأَرْضِ ، وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، وَمِنْ شَرِّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ ، إِلاَّ طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ.

(۳۸۰۹۳) حضرت مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو جنات نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شراروں کے ساتھ ہدف بنایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! پناہ حاصل کیجئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کے ذریعہ سے پناہ پکڑی پس ان جنات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کر دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔ میں اللہ تعالیٰ کے ان کلمات تامہ کے ذریعہ سے پناہ پکڑتا ہوں جن سے آگے کوئی نیک و بد نہیں جا سکتا۔ ہر اس بُری چیز سے جو آسمان سے نازل ہوا اور آسمان کی طرف اُوپر چڑھے اور ہر اس شر سے جو زمین میں پھیلے اور ہر اس شر سے جو زمین سے نکلے اور رات، دن کے شر سے اور ہر رات کو آنے والے کے شر سے سوائے اُس رات کے آنے والے کے جو خیر کے ساتھ آئے۔اے رحمٰن۔''

(۳۸۰۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ :مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى اللاَّتِ ، فَقَالَ :

يَا عُزَّ كُفْرَانَكِ لاَ سُبْحَانَكِ ... إِنِّي رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ أَهَانَكِ

(طبرانی ۳۸۱۱

(۳۸۰۹۴) حضرت عبداللہ بن حبیب روایت کرتے ہیں کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لات پر سے گزرے تو فرمایا:

ع: اے کافروں کے بت! تیری کوئی قدر نہیں ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ذلیل کر دیا ہے۔

(٣٨٠٩٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، قَالَ : لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، دَعَا شَيْبَةَ بْنَ عُثْمَانَ بِالْمِفْتَاحِ ، مِفْتَاحِ الْكَعْبَةِ ، فَتَلَكَّأَ ، فَقَالَ لِعُمَرَ : قُمْ فَاذْهَبْ مَعَهُ ، فَإِنْ جَاءَ بِهَا وَإِلاَّ فَاجْلِدْ رَأْسَهُ ، قَالَ : فَجَاءَ بِهَا ، قَالَ : فَأَجَالَهَا فِي حَجْرِهِ وَشَيْبَةُ قَائِمٌ ، قَالَ : فَبَكَى شَيْبَةُ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَاكَ فَخُذْهَا ، فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ رَضِيَ لَكُمْ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالإِسْلاَمِ.

(۳۸۰۹۵) حضرت ابو السفر سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے شیبہ بن عثمان (صحیح قول کے مطابق یہ نام عثمان بن طلحہ ہے) کو پیغام بھیجا کہ کعبہ کی چابی لے آئیں۔ پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ان کے ساتھ جاؤ، اگر وہ چابی لے آئیں تو ٹھیک ورنہ انہیں مار ڈالنا۔ وہ چابی لے آئے۔ آپ نے چابی لے لی تو شیبہ رونے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ چابی لے لو، اللہ تعالیٰ جاہلیت اور اسلام میں تمہارے پاس اس چابی کے ہونے سے خوش ہے۔

(٣٨٠٩٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوَلَ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ الْمِفْتَاحَ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ.

(۳۸۰۹۶) حضرت ابن سابط سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ کو (بیت اللہ کی) چابی پردے کے پیچھے سے عطا فرمائی۔

(٣٨٠٩٧) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ لِعَشْرٍ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ.

(احمد ۳۱۵۔ ابن سعد ۱۳۷)

(۳۸۰۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان کے دس دن گزرنے کے بعد (سفر مکہ پر) نکلے۔

(٣٨٠٩٨) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ تُطْمَسَ التَّمَاثِيلُ الَّتِي حَوْلَ الْكَعْبَةِ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ.

(۳۸۰۹۸) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن حکم فرمایا کہ جو تصاویر کعبہ کے گرد موجود ہیں ان کو مٹا دیا جائے۔

(٣٨٠٩٩) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ عَامَ الْفَتْحِ مِنَ

الْجِعْرَانَةِ ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ عُمْرَتِهِ اسْتَخْلَفَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى مَكَّةَ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُعَلِّمَ النَّاسَ الْمَنَاسِكَ ، وَأَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ :مَنْ حَجَّ الْعَامَ فَهُوَ آمِنٌ ، وَلاَ يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ ، وَلاَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

(۳۸۰۹۹) حضرت ہشام، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے سال مقام جعرانہ سے عمرہ فرمایا۔ پھر جب آپ ﷺ اپنے عمرہ سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مکہ پر خلیفہ بنا دیا اور انہیں یہ حکم دیا کہ لوگوں کو افعال حج کی تعلیم دیں۔ اور یہ کہ وہ لوگوں میں اس بات کا اعلان کردیں کہ جو شخص اس سال بیت اللہ کا حج کرے گا وہ امن پا جائے گا اور اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کا حج نہیں کر سکے گا۔ اور نہ ہی بیت اللہ کا ننگا طواف کرے گا۔

(۳۸۱۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ يَقُولُ :إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَا بَيْعَ الْخَمْرِ ، وَالْخَنَازِيرِ ، وَالْمَيْتَةِ ، وَالأَصْنَامِ ، قَالَ :فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَرَى فِي شُحُومِ الْمَيْتَةِ ؛ فَإِنَّهَا تُدْهَنُ بِهَا السُّفُنُ وَالْجُلُودُ وَيُسْتَصْبَحُ بِهَا ؟ قَالَ : قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ ، إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا، أَخَذُوهَا فَجَمَلُوهَا ، ثُمَّ بَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا.

(۳۸۱۰۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتح مکہ کے سال یہ بات سُنی کہ آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، خنزیروں، مردار اور بتوں کو حرام قرار دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! مردار کی چربی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیونکہ ان کے ذریعہ سے تو کشتیوں کو تیل ملا جاتا ہے اور کھالوں کو بھی۔ اور ان کے ذریعہ سے چراغ روشن کیے جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان پر (مردار کی) چربیوں کو حرام کیا تو انہوں نے اس کو پکڑ کر پگھلالیا اور پھر اس کو بیچ کر اس کا ثمن (آمدنی) کھالیا۔

(۳۸۱۰۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَزْهَرِ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ، وَأَنَا غُلاَمٌ شَابٌّ يَسْأَلُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَأُتِيَ بِشَارِبٍ ، فَأَمَرَهُمْ فَضَرَبُوهُ بِمَا فِي أَيْدِيهِمْ ، فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَ بِالسَّوْطِ ، وَبِالنَّعْلِ ، وَبِالْعِصِي ، وَحَثَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ ، فَلَمَّا كَانَ أَبُو بَكْرٍ أُتِيَ بِشَارِبٍ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ : كَمْ ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ضَرَبَ ؟ فَحَزَرُوهُ أَرْبَعِينَ ، فَضَرَبَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ.

(بیھقی ۳۲۰۔ احمد ۸۸)

(۳۸۱۰۱) حضرت عبدالرحمان بن ازہر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے سال دیکھا جبکہ میں ایک نوعمر لڑکا تھا۔ آپ ﷺ حضرت خالد بن ولید کے گھر کا پوچھ رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں ایک شرابی کو لایا گیا تو

آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا چنانچہ جو کچھ ان کے ہاتھ میں تھا انہوں نے اسے مارنا شروع کیا۔ کچھ نے کوڑے کے ساتھ اور کچھ نے جوتیوں کے ساتھ اور کچھ نے لاٹھی کے ساتھ مارا۔ نبی کریم ﷺ نے اس پر مٹی گرائی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شرابی کو لایا گیا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا۔ جس آدمی کو رسول اللہ ﷺ نے مارا تھا اس کو آپ ﷺ نے کتنا مارا تھا؟ تو اس کا اندازہ چالیس لگایا گیا چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔

(٣٨١٠٢) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمَيَّةَ ، ابْنِ أَخِي يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ يَعْلَى ، قَالَ : جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي أُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، بَايِعْ أَبِي عَلَى الْهِجْرَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَلْ أُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ ، فَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ. (نسائی ۷۷۹۱۔ احمد ۲۲۳)

(۳۸۱۰۲) حضرت یعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فتح مکہ کے موقع پر اپنے والد امیہ کو لے کر حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرے والد کو ہجرت پر بیعت کر لیجئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ (نہیں) بلکہ میں تو ان سے جہاد پر بیعت لوں گا کیونکہ ہجرت تو ختم ہوگئی ہے۔

(٣٨١٠٣) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ السَّائِبِ ؛ أَنَّهُ كَانَ يُشَارِكُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الإِسْلاَمِ فِي التِّجَارَةِ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ أَتَاهُ ، فَقَالَ : مَرْحَبًا بِأَخِي وَشَرِيكِي كَانَ لاَ يُدَارِي ، وَلاَ يُمَارِي يَا سَائِبُ ، قَدْ كُنْت تَعْمَلُ أَعْمَالاً فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، لاَ تُتَقَبَّلُ مِنْك ، وَهِيَ الْيَوْمُ تُتَقَبَّلُ مِنْك . وَكَانَ ذَا سَلَفٍ وَصِلَةٍ. (احمد ۴۲۵۔ حاکم ۶۱)

(۳۸۱۰۳) حضرت سائب سے روایت ہے کہ وہ آپ ﷺ کے ساتھ اسلام (کی آمد) سے پہلے تجارت میں شریک تھے۔ چنانچہ جب فتح مکہ کا دن تھا تو یہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرحبا! میرے بھائی اور میرے شریک (تجارت)! جو نہ دھوکہ دیتا تھا اور نہ ہی بحث و مباحثہ کرتا تھا۔ اے سائب! تحقیق تم جاہلیت میں کچھ ایسے (اچھے) اعمال کرتے تھے جو تم سے قبول نہیں کیے جاتے تھے۔ آج وہ اعمال تم سے قبول کئے جائیں گے۔

(٣٨١٠٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ ، دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ ، وَدَخَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقْتُلَنَّ ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْقَتْلِ ، فَقَالَ : مَا حَمَلَك عَلَى مَا صَنَعْت ؟ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا قَدَرْتُ عَلَى أَنْ لاَ أَصْنَعَ إِلاَّ الَّذِي صَنَعْتُ.

(۳۸۱۰۴) حضرت حمزہ زیات روایت کرتے ہیں کہ جب فتح مکہ کا دن تھا تو جناب نبی کریم ﷺ مکہ کے بالائی حصہ سے داخل ہوئے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مکہ کے نچلے حصہ سے داخل ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے حکم ارشاد فرمایا: تم ہرگز قتل

نہ کرنا۔ پھران کا ہاتھ قتل میں ملوث ہوگیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے جو کچھ کیا اس پر تمہیں کس چیز نے اُبھارا تھا؟ انہوں نے جواب دیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میں نے جو کچھ کیا ہے میں اس کے سوا کسی بات کی قدرت نہیں رکھتا تھا۔

(۳۸۱۰۵) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ :مُحَمَّدُ (بْنُ عَبَّادٍ) بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي حَدِيثًا ، رَفَعَهُ إِلَى أَبِي سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ ، فَصَلَّى فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ ، فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ ، فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَمَّا ذَكَرَ عِيسَى ، أَوْ مُوسَى ، أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ. (مسلم ۳۳۶۔ احمد ۳)

(۳۸۱۰۵) حضرت عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، آپ ﷺ نے کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے اپنے نعلین مبارک اتار کر اپنے بائیں طرف رکھے پھر آپ ﷺ نے سورۃ المومنون شروع فرمائی۔ پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا موسیٰ علیہ السلام کا ذکر (سورۃ) میں آیا تو آپ ﷺ کو کھانسی آ گئی چنانچہ آپ ﷺ نے رکوع فرمالیا۔

(۳۸۱۰٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ :خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِهِ فَجَلَسَ عِنْدَ بَابِهَا ، وَكَانَ إِذَا جَلَسَ وَحْدَهُ لَمْ يَأْتِهِ أَحَدٌ حَتَّى يَدْعُوَهُ ، قَالَ :ادْعُ لِي أَبَا بَكْرٍ ، قَالَ :فَجَاءَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَاجَاهُ طَوِيلاً ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِهِ ، أَوْ عَنْ يَسَارِهِ ، ثُمَّ قَالَ :ادْعُ لِي عُمَرَ ، فَجَاءَ فَجَلَسَ مَجْلِسَ أَبِي بَكْرٍ فَنَاجَاهُ طَوِيلا ، فَرَفَعَ عُمَرُ صَوْتَهُ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، هُمْ رَأْسُ الْكُفْرِ ، هُمَ الَّذِينَ زَعَمُوا أَنَّك سَاحِرٌ ، وَأَنَّك كَاهِنٌ ، وَأَنَّك كَذَّابٌ ، وَأَنَّك مُفْتَرٍ ، وَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا مِمَّا كَانَ أَهْلُ مَكَّةَ يَقُولُونَهُ إِلاَّ ذَكَرَهُ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِسَ مِنَ الْجَانِبِ الآخَرِ ، فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالآخَرُ عَنْ يَسَارِهِ.

ثُمَّ دَعَا النَّاسَ ، فَقَالَ :أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ بِمِثْلِ صَاحِبَيْكُمْ هَذَيْنِ ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ :إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أَلْيَنَ فِي اللهِ مِنَ الدُّهْنِ فِي اللَّبَنِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى عُمَرَ ، فَقَالَ :إِنَّ نُوحًا كَانَ أَشَدَّ فِي اللهِ مِنَ الْحَجَرِ ، وَإِنَّ الأَمْرَ أَمْرُ عُمَرَ ، فَتَجَهَّزُوا ، فَقَامُوا فَتَبِعُوا أَبَا بَكْرٍ ، فَقَالُوا :يَا أَبَا بَكْرٍ ، إِنَّا كَرِهْنَا أَنْ نَسْأَلَ عُمَرَ ، مَا هَذَا الَّذِي نَاجَاك بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :قَالَ لِي :كَيْفَ تَأْمُرُونِي فِي غَزْوِ مَكَّةَ ؟ قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، هُمْ قَوْمُك ، قَالَ :حَتَّى رَأَيْتُ أَنَّهُ سَيُطِيعُنِي ، قَالَ :ثُمَّ دَعَا عُمَرَ ، فَقَالَ عُمَرُ :إِنَّهُمْ رَأْسُ الْكُفْرِ ، حَتَّى ذَكَرَ كُلَّ سُوءٍ كَانُوا يَذْكُرُونَهُ ، وَأَيْمُ اللهِ لاَ تَذِلُّ الْعَرَبُ حَتَّى يَذِلَّ أَهْلُ مَكَّةَ ، فَأَمَرَكُمْ بِالْجِهَادِ لِتَغْزُوا مَكَّةَ.

(۳۸۱۰٦) حضرت محمد بن الحنفیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے کسی حجرہ مبارک سے باہر نکلے اور اس کے دروازہ پر

(۳۸۱۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : جَاءَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بَعْدَ قَتْلِ أَبِيهِ ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جَاءَ فَقَامَ مَقَامَهُ ذَلِكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلاَقِي مِنْك الْيَوْمَ مَا لَقِيتُ مِنْك أَمْسِ ؟.

(۳۸۱۳۲) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ، اپنے والد کے قتل کے بعد حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے (استقبال کے لئے) کھڑے ہوگئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بھر آئیں۔ پھر جب اگلا دن آیا اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور پھر اپنی اسی جگہ پر کھڑے ہوگئے تو اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں آج بھی تمہارا استقبال اس طرح کروں جس طرح میں نے کل تمہارا استقبال کیا تھا''؟

(۳۸۱۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُد ، قَالَ :سَمِعْتُ الْبَهِيَّ يُحَدِّثُ ؛ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ :مَا بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فِي جَيْشٍ قَطُّ ، إِلاَّ أَمَّرَهُ عَلَيْهِمْ ، وَلَوْ بَقِيَ بَعْدَهُ لاَسْتَخْلَفَهُ.

(۳۸۱۳۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو کسی لشکر میں روانہ نہیں فرمایا مگر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس لشکر میں امیر مقرر فرمایا۔ اور اگر حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باقی ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں خلیفہ (بھی) بناتے۔

(۳۸۱۳٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ :لَوْ أَنَّ زَيْدًا حَيٌّ لاَسْتَخْلَفَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۱۳۴) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ اگر حضرت زید رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو خلیفہ بناتے۔

(۳۸۱۳٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَطَعَ بَعْثًا قِبَلَ مُؤْتَةَ ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ ، وَفِي ذَلِكَ الْبَعْثِ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، قَالَ :فَكَانَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَطْعَنُونَ فِي ذَلِكَ ، لِتَأْمِيرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَيْهِمْ ، قَالَ :فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ أُنَاسًا مِنْكُمْ قَدْ طَعَنُوا عَلَيَّ فِي تَأْمِيرِ أُسَامَةَ ، وَإِنَّمَا طَعَنُوا فِي تَأْمِيرِ أُسَامَةَ كَمَا طَعَنُوا فِي تَأْمِيرِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ ، وَايْمُ اللهِ ، إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلإِمَارَةِ ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ ، وَإِنَّ ابْنَهُ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ ، وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يَكُونَ مِنْ صَالِحِيكُمْ ، فَاسْتَوْصُوا بِهِ خَيْرًا.

(۳۸۱۳۵) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤتہ کی طرف ایک لشکر

طَالِبٍ ، وَأَمَّا عَوْنُ اللهِ فَشَبِيهُ خَلْقِي وَخُلُقِي ، وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَشَالَهَا ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ بَارِكْ لِعَبْدِ اللهِ فِي صَفْقَةِ يَمِينِهِ ، قَالَ : فَجَعَلَتْ أُمُّهُمْ تُفْرِحُ لَهُ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَخْشَيْنَ عَلَيْهِمُ الضَّيْعَةَ وَأَنَا وَلِيُّهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ ؟. (ابن سعد ٣٦- احمد ٢٠٤)

(۳۸۱۲۹) حضرت حسن بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت زید، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے قتل کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ وفات کی خبر سُنائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو اس حالت میں چھوڑا تھا کہ وہ آنسو بہا رہی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (دوبارہ) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ان سے تعزیت کی اور فرمایا: میرے پاس میرے بھتیجوں کو بلا کر لاؤ۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا...... پرندوں کے بچوں کی طرح کے...... تین بچے لے کر حاضر ہوئیں۔ اسماء کہتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نائی کو بلایا اور ان کے سر منڈوائے اور فرمایا: "محمد تو ہمارے چچا ابو طالب کے مشابہ ہے اور عون اللہ تو صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہے۔ اور عبداللہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اوپر اٹھایا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! عبداللہ کے دائیں ہاتھ کے سودے میں برکت دے۔ راوی کہتے ہیں: ان کی ماں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی (لاوارثی) کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب دیا۔ کیا تم ان کے ضائع ہونے کا خوف کھاتی ہو؟ حالانکہ میں دنیا و آخرت میں ان کا ولی ہوں۔

(۳۸۱۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قُطْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، قَالَ : أُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ ، فَرَأَى جَعْفَرًا مَلَكًا ذَا جَنَاحَيْنِ ، مُضَرَّجًا بِالدِّمَاءِ ، وَزَيْدًا مُقَابِلَهُ عَلَى السَّرِيرِ ، قَالَ : وَابْنَ رَوَاحَةَ جَالِسًا مَعَهُمْ كَأَنَّهُمْ مُعْرِضُونَ عَنْهُ.

(۳۸۱۳۰) حضرت سالم بن ابی جعد سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہداء موتہ...... خواب میں دکھائے گئے۔ چنانچہ آپ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو ایک ایسے فرشتے کی شکل میں دیکھا جس کے دو پر تھے اور وہ خون میں لتھڑے ہوئے تھے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مقابل تخت پر دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ ابن رواحہ ان کے ساتھ یوں بیٹھے ہوئے تھے گویا کہ وہ ان سے اعراض کیے ہوئے ہیں۔

(۳۸۱۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ؛ أَنَّهُ لَمَّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ جَعْفَرٍ ، وَزَيْدٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ، ذَكَرَ أَمْرَهُمْ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِزَيْدٍ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِجَعْفَرٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ.

(۳۸۱۳۱) حضرت ابو میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جعفر اور زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے قتل کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات کرتے ہوئے دُعا فرمائی۔ اے اللہ! زید کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! جعفر کی مغفرت فرما۔ اور عبداللہ بن رواحہ کی مغفرت فرما۔

ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، وَلَنْ يُخْزِيَ اللَّهُ أُمَّةً ، أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا.

(۳۸۱۲۶) حضرت عبد الرحمان بن جبیر بن نفیر کہتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کو غزوہ موتہ میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہونے والے حضرات پر شدید غم ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ضرور بالضرور اسی امت میں سے کچھ قوم حضرت مسیح علیہ السلام کو پالیں گی۔ اور وہ لوگ تم سے بہتر یا تم جیسے ہوں گے۔'' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ کہی۔'' اور اللہ تعالیٰ ایسی امت کو ہلاک نہیں کرے گا جس کے اول میں میں اور آخر میں مسیح علیہ السلام ہوں گے۔

(۳۸۱۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَمَّا أَتَتْ وَفَاةُ جَعْفَرٍ ، عَرَفْنَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُزْنَ ، قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ النِّسَاءَ يَبْكِينَ ، قَالَ : فَارْجِعْ إِلَيْهِنَّ فَأَسْكِتْهُنَّ ، فَإِنْ أَبَيْنَ فَاحْثُ فِي وُجُوهِهِنَّ التُّرَابَ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : قُلْتُ فِي نَفْسِي : وَاللهِ مَا تَرَكْتَ نَفْسَكَ ، وَلاَ أَنْتَ مُطِيعٌ رَسُولَ اللهِ.

(۳۸۱۲۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات (کی خبر) آئی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور پر غم (کے آثار) دیکھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر آپ ﷺ کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ! عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کی طرف واپس جاؤ۔ انہیں خاموش کرواؤ۔ اور اگر وہ انکار کریں تو تم ان کے منہ پر مٹی ڈال دینا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے اپنے دل میں کہا: تو اپنے آپ کو بھی نہیں چھوڑتا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کے حکم کو بجالاتا ہے۔

(۳۸۱۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الَّذِي أَرْضَعَنِي مِنْ بَنِي مُرَّةَ ، قَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى جَعْفَرٍ يَوْمَ مُؤْتَةَ ، نَزَلَ عَنْ فَرَسٍ لَهُ شَقْرَاءَ فَعَرْقَبَهَا ، ثُمَّ مَضَى فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

(۳۸۱۲۸) حضرت یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر، اپنے والد، دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے بنو مرہ کے اس آدمی نے بیان کیا جس نے (یعنی جس کی بیوی نے) مجھے دودھ پلایا تھا۔ اس نے کہا۔ گویا کہ میں غزوہ موتہ میں جعفر کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنے سفید و سرخ گھوڑے سے نیچے اترے اور پھر اس کی کونچیں کاٹیں اور چل دیئے اور جا کر لڑائی کی یہاں تک کہ قتل (شہید) کر دیئے گئے۔

(۳۸۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُ قَتْلِ زَيْدٍ ، وَجَعْفَرٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ نَعَاهُمْ إِلَى النَّاسِ ، وَتَرَكَ أَسْمَاءَ حَتَّى أَفَاضَتْ مِنْ عَبْرَتِهَا : ثُمَّ أَتَاهَا فَعَزَّاهَا ، وَقَالَ : ادْعِي لِي بَنِي أَخِي ، قَالَ : فَجَائَتْ بِثَلاَثَةِ بَنِينَ ، كَأَنَّهُمْ أَفْرُخٌ ، قَالَتْ : فَدَعَا الْحَلاَّقَ فَحَلَقَ رُؤُوسَهُمْ ، فَقَالَ : أَمَّا مُحَمَّدٌ فَشَبِيهُ عَمِّنَا أَبِي

(۳۸۱۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ :لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْحُزْنُ ، قَالَتْ عَائِشَةُ :وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ ، فَذَكَرَ مِنْ بُكَائِهِنَّ ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَاهُنَّ.

(۳۸۱۲۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جعفر بن ابی طالب، زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی موت کی خبر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر غم کے اثرات ظاہر تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو) دروازہ کی پھاڑ سے دیکھ رہی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جعفر کی عورتیں...... پھر اس آدمی نے ان عورتوں کے رونے کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے کہا کہ وہ انہیں (جا کر) منع کرے۔

(۳۸۱۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ زَعَمَ ؛ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قُتِلَ يَوْمَ مُؤْتَةَ بِالْبَلْقَاءِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اللَّهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي أَهْلِهِ بِأَفْضَلَ مَا خَلَفْتَ عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ.

(۳۸۱۲۳) حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت جعفر بن ابی طالب غزوہ موتہ میں مقام بلقاء میں شہید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: "اے اللہ! جعفر کے گھر جعفر کا وہ بہترین خلیفہ پیدا فرما جو تو اپنے نیک بندوں میں سے کسی بندہ کو عطا کرتا ہے۔

(۳۸۱۲۴) حَدَّثَنَا عبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَوَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ ، يَقُولُ:لَقَدِ انْدَقَّ فِي يَدَيَّ يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ ، فَمَا صَبَرَتْ فِي يَدِي إِلاَّ صَفِيحَةٌ لِي يَمَانِيَةٌ.

(۳۸۱۲۴) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹ گئیں۔ پھر (آخر) میرے ہاتھ میں ایک چوڑی تلوار باقی رہی۔

(۳۸۱۲۵) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى الثَّلاَثَةَ الَّذِينَ قُتِلُوا بِمُؤْتَةَ ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِمْ.

(۳۸۱۲۵) حضرت عطاء سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ میں قتل کیے جانے والے تین صحابہ رضی اللہ عنہم کی موت کی خبر سنائی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر جنازہ پڑھایا۔

(۳۸۱۲۶) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ ، قَالَ :لَمَّا اشْتَدَّ حُزْنُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْ أُصِيبَ مِنْهُمْ مَعَ زَيْدٍ يَوْمَ مُؤْتَةَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيُدْرِكَنَّ الْمَسِيحَ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ أَقْوَامٌ ، إِنَّهُمْ لَمِثْلُكُمْ ، أَوْ خَيْرٌ ،

وضو والا برتن دو''۔ راوی کہتے ہیں: میں آپ ﷺ کے پاس وضو والا برتن لے کر حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے اس کو اپنی گود
رکھ لیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے منہ کے ساتھ منہ لگایا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس میں پھونک ماری یا نہیں ماری
پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو قتادہ! مجھے کجاوہ پر سے چھوٹا پیالہ پکڑا دو۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں دو پیالہ
درمیان کا پیالہ لے کر حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے اس میں پانی ڈالا اور فرمایا: لوگوں کو پلاؤ۔ اور (خود) رسول اللہ ﷺ نے آ
لگائی اور بلند آواز کر کے فرمایا: خبردار! جس کسی کے پاس بھی برتن پہنچے تو اس کو چاہیے کہ وہ پانی پی لے۔ بس میں ایک آدمی کے پا
پہنچا اور اس کو پانی پلایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف پیالہ میں بقیہ پانی لے کر لوٹا (وہاں سے مزید لے کر) میں گیا اور میں
پہلے آدمی کے ساتھ والے کو پانی پلایا۔ یہاں تک کہ اس حلقہ کے تمام لوگوں کو میں نے پانی پلایا۔ پھر میں پیالہ کا بقیہ پانی لے کر ر
اللہ ﷺ کی طرف لوٹا (وہاں سے مزید لے کر) اور میں گیا اور میں نے دوسرے حلقہ کو پانی پلایا یہاں تک کہ میں نے سا
حلقوں کو پانی پلایا۔

۷۔ میں نے نظر لمبی کر کے وضو کے برتن میں دیکھنا شروع کیا کہ اس میں کچھ باقی ہے؟ کہ آپ ﷺ نے پیالہ میں
انڈیلا اور مجھے فرمایا: تو پی! راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ مجھے کچھ زیادہ پیاس نہیں
آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس سے دور رہو۔ آج کے دن تو لوگوں کو پلانے والا میں ہوں۔'' راوی کہتے ہیں: پھر رسو
اللہ ﷺ نے پیالہ میں پانی ڈالا اور اس کو نوش فرمایا۔ پھر دوبارہ پیالہ میں پانی ڈالا اور نوش فرمایا پھر سہ بارہ آپ ﷺ نے پیا
میں پانی ڈالا اور نوش فرمایا۔ پھر آپ ﷺ سوار ہو گئے اور ہم بھی سوار ہو گئے۔

۸۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب لوگ اپنے پیغمبر کو غیر موجود پائیں اور ان کی نماز ان کے بہت قریب آ جائے تو تم ایسے
لوگوں کے بارے میں کیا خیال رکھتے ہو کہ وہ کیا کریں'' میں نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ
نے فرمایا: ''کیا ان میں ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ موجود نہیں ہیں۔ اگر لوگ ان دونوں کی بات مانیں گے تو ہدایت پا جائیں گے اور ا
کی جماعتیں بھی ہدایت پا جائیں گی اور اگر لوگ ان دونوں کی نافرمانی کریں گے تو لوگ بھی گمراہ ہوں گے اور ان کی جماعتیں
گمراہ ہوں گی'' یہ بات آپ ﷺ تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

۹۔ پھر آپ ﷺ چل پڑے اور ہم بھی چل پڑے۔ یہاں تک کہ جب ہم نصف دن میں پہنچے تو لوگوں نے درختوں
سایہ کو تلاش کیا۔ پھر ہم کچھ مہاجرین کے پاس آئے۔ ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ہم نے ان سے کہا کہ اگر تم اپنے نبی کو نہ
اور نماز کا وقت ہو جائے تو تم کیا کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ بخدا ہم تمہیں بتائیں گے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی
سے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ میرے خیال میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اپنے پاس بلائے گا۔ آ
کھڑے ہوں اور نماز پڑھائیں۔ میں آپ کے جانے کے بعد نگرانی کروں گا۔ اگر معاملات ٹھیک ہوئے تو ساتھ آ ملوں گا۔ پھر نم
کھڑی ہو گئی اور گفتگو رک گئی۔

ار ہو کر نکل پڑے اور یہ سخت گرمی کا وقت تھا۔

ایک رات صحابہ رضی اللہ عنہم راستہ سے ہٹے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو اونگھ آ گئی یہاں تک کہ آپ ﷺ کجاوہ سے طرف جھک گئے۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا اور میں نے آپ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے سہارا دیا۔ پس جب پ ﷺ سیدھا کرنے والے آدمی کے ہاتھ کا چھونا محسوس فرمایا تو آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ میں نے عرض کیا: ابو دہ ہے۔ پھر آپ ﷺ چل پڑے پھر (دوبارہ) آپ ﷺ کو اونگھ آئی یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے کجاوہ سے ایک طرف ک گئے۔ میں (دوبارہ) آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے اپنے ہاتھ سے آپ ﷺ کو سہارا دیا۔ پھر جب پ ﷺ نے کسی سیدھا کرنے والے آدمی کے ہاتھ کا چھونا محسوس کیا تو آپ ﷺ نے پوچھا۔ یہ کون شخص ہے؟ میں نے عرض با۔ ابو قتادہ ہے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ میں ارشاد فرمایا: میرا خیال تو اپنے بارے میں یہ ہے ہ میں نے تمہیں آج کی رات مشقت میں ڈال دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ ہرگز نہیں! میرے ماں باپ آپ پر بان ہوں۔ میں تو دیکھ رہا ہوں کہ نیند یا اُونگھ نے آپ ﷺ کو مشقت میں ڈالا ہوا ہے۔ لہٰذا اگر آپ ایک طرف ہو جائیں اور ؤ ڈال لیں تاکہ آپ ﷺ کی نیند ختم ہو جائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا خوف ہے کہ لوگ ان یخذل ماس۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: ہرگز نہیں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر تم ہمارے واسطے پردے والی جگہ تلاش کرو۔'' راوی کہتے ہیں: میں راستہ سے اُترا تو اچانک درختوں کا ایک جھنڈ نظر آیا۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ توں کا جھنڈ ہے جو مجھے ملا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ اور جو لوگ آپ ﷺ کے ساتھ راستہ پر تھے وہ راستہ سے طرف ہٹے اور انہوں نے پڑاؤ کیا اور درختوں کے جھنڈ میں راستہ سے پردہ کر لیا۔ پھر ہماری آنکھ اس حالت میں کھلی کہ سورج ہم طلوع ہو چکا تھا۔ چنانچہ ہم کھڑے ہوئے درآنحالیکہ ہم خوف زدہ تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آرام آرام سے'' ں تک کہ سورج بلند ہو گیا پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس آدمی نے ان دو رکعات کو صبح کی نماز سے پہلے ادا کیا ہے وہ ی ان کو ادا کر لے'' چنانچہ یہ دو رکعات ان لوگوں نے بھی پڑھیں جنہوں نے ان کو (پہلے) پڑھا تھا اور انہوں نے بھی پڑھا جنہوں نے پہلے نہیں پڑھا تھا۔

پھر آپ ﷺ نے حکم دیا اور نماز کے لئے منادی کی گئی پھر رسول اللہ ﷺ آگے ہو گئے اور آپ ﷺ نے ہمیں نماز ائی اور جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہیں۔ ہم کسی ایسی دنیوی چیز میں مشغول س تھے کہ جس نے ہمیں نماز سے لاپرواہ کر دیا ہو بلکہ ہماری ارواح اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں تھیں۔ جب چاہتے ہیں روحوں کو بھیجتے ں۔ خبردار! جس آدمی کو یہ نماز کسی بندہ صالح کی طرف سے آ لے تو اس کو چاہیے کہ اس کے ساتھ ایسی نماز ہی قضا کر لے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! پیاس؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی پیاس نہیں ہے۔ اے ابو قتادہ! مجھے

ثُمَّ قَالَ : كَيْفَ تَرَى الْقَوْمَ صَنَعُوا حِينَ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ ، وَأَرْهَقَتْهُمْ صَلاتُهُمْ ؟ قُلْتُ :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَ
أَلَيْسَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ؟ إِنْ يُطِيعُوهُمَا فَقَدْ رَشِدُوا ، وَرَشِدَتْ أُمَّتُهُمْ ، وَإِنْ يَعْصُوهُمَا فَقَدْ غَوَ
وَغَوَتْ أُمَّتُهُمْ ، قَالَهَا ثَلاثًا ، ثُمَّ سَارَ وَسِرْنَا ، حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ ، إِذَا نَاسٌ يَتَّبِعُونَ ظِلا
الشَّجَرَةِ، فَأَتَيْنَاهُمْ ، فَإِذَا نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، قَالَ :فَقُلْنَا لَهُمْ :كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِ
فَقَدْتُمْ نَبِيَّكُمْ ، وَأَرْهَقَتْكُمْ صَلاتُكُمْ ؟ قَالُوا :نَحْنُ وَاللهِ نُخْبِرُكُمْ ، وَثَبَ عُمَرُ ، فَقَالَ لأَبِي بَكْرٍ :إِنَّ
قَالَ فِي كِتَابِهِ:﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ تَوَفَّى نَبِيَّهُ ، فَقُمْ فَصَلِّ وَانْطَ
إِنِّي نَاظِرٌ بَعْدَكَ وَمُتَلَوِّمٌ ، فَإِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا وَإِلاَّ لَحِقْتُ بِكَ ، قَالَ :وَأُقِيمَتِ الصَّلاَةُ ، وَانْقَطَعَ الْحَدِيثُ.

(ابو داؤد ۴۳۸۔ ترمذی ۷

(۳۸۱۲۱) حضرت خالد بن سمرہ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عبداللہ بن رباح انصاری تشریف لائے ..... اور اللہ
صحابہ ان کو فقیہ سمجھتے تھے تو انہوں نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے گھڑ سوار ابو قتادہ نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے جی
الامراء (غزوہ موتہ کا لشکر) کو روانہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: ''تم پر زید بن حارثہ حاکم ہیں۔ پس اگر یہ قتل ہو جائیں تو پھر جعفر بن ا
طالب رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر یہ بھی قتل ہو جائیں تو پھر عبداللہ بن رواحہ ہیں۔'' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اچھل پڑے اور عرض کیا۔ یا رسو
اللہ ﷺ! میں اس بات سے خوف نہیں کھاتا کہ آپ مجھ پر زید کو حاکم بنائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جانے دو! تم نہیں جانتے
ان میں کیا چیز خیر ہے۔

۲۔ پھر یہ لوگ چل پڑے اور جتنی دیر اللہ کو منظور تھا یہ لوگ وہاں رہے۔ پھر (ایک دن) رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف
ہوئے اور حکم دیا اور یہ منادی کی گئی کہ الصلاۃ جامعۃ. چنانچہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے
فرمایا: ''خیر کی بات پہنچی ہے، خیر کی بات پہنچی ہے۔ یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی...... میں تمہیں اس لڑنے والے لشکر کے بارے میں
خبر دیتا ہوں۔ یہ لوگ (یہاں سے) چلے تو ان کی دشمن سے ملاقات (اور لڑائی) ہوئی چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ شہادت کی حالت میں
قتل کر دیئے گئے۔ تم لوگ ان کے لئے استغفار کرو، پھر جھنڈا حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سنبھال لیا اور انہوں نے دشمن
خوب حملہ کیا یہاں تک کہ وہ بھی شہادت کی حالت میں قتل ہو گئے۔ تم ان کی شہادت پر گواہ بن جاؤ اور ان کے لئے استغفار کرو۔
جھنڈا، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے سنبھال لیا اور اپنے قدم خوب جمالئے (لیکن) آخر کار وہ شہید کر دیئے گئے۔ تم ان کے
لئے استغفار کرو پھر (ان کے بعد) جھنڈا حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سنبھال لیا ہے حالانکہ وہ (پہلے سے متعین) امیروں میں
سے نہیں تھے (بلکہ) انہوں نے خود اپنے آپ کو امیر بنا لیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے دعا مانگی ''اے اللہ! یہ خالد تو تیری تلواروں میں
سے ایک تلوار ہیں تو ہی ان کی مدد فرما۔'' اس دن سے حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا نام سیف اللہ المسلول پڑ گیا۔ اور رسول
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نکل جاؤ اور اپنے بھائیوں کی مدد کرو۔ کوئی بھی تم میں سے پیچھے نہ رہے۔'' چنانچہ صحابہ کرام پیدل ا

وَسَلَّمَ :انْفِرُوا ، فَأَمِدُّوا إِخْوَانَكُمْ ، وَلاَ يَتَخَلَّفَنَّ مِنْكُمْ أَحَدٌ ، فَنَفَرُوا مُشَاةً وَرُكْبَانًا ، وَذَلِكَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ.
فَبَيْنَمَا هُمْ لَيْلَةً مُمَايِلِينَ عَنِ الطَّرِيقِ ، إِذْ نَعَسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَالَ عَنِ الرَّحْلِ ، فَأَتَيْتُهُ ، فَدَعَّمْتُهُ بِيَدَيَّ ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ يَدِ رَجُلٍ اعْتَدَلَ ، فَقَالَ :مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ :أَبُو قَتَادَةَ ، فَسَارَ أَيْضًا ثُمَّ نَعَسَ حَتَّى مَالَ عَنِ الرَّحْلِ ، فَأَتَيْتُهُ ، فَدَعَّمْتُهُ بِيَدَيَّ ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ يَدِ رَجُلٍ اعْتَدَلَ ، فَقَالَ :مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ :أَبُو قَتَادَةَ ، قَالَ فِي الثَّانِيَةِ ، أَوِ الثَّالِثَةِ ، قَالَ :مَا أُرَانِي إِلاَّ قَدْ شَقَقْتُ عَلَيْكَ مُنْذُ اللَّيْلَةِ ، قَالَ :قُلْتُ : كَلاَّ ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، وَلَكِنْ أَرَى الْكَرَى أَوِ النُّعَاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْكَ ، فَلَوْ عَدَلْتَ فَنَزَلْتَ حَتَّى يَذْهَبَ كَرَاكَ ، قَالَ :إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُخْذَلَ النَّاسُ ، قَالَ :قُلْتُ :كَلاَّ ، بِأَبِي وَأُمِّي.
قَالَ:فَابْغِنَا مَكَانًا خَمِيرًا، قَالَ:فَعَدَلْتُ عَنِ الطَّرِيقِ، فَإِذَا أَنَا بِعُقْدَةٍ مِنْ شَجَرٍ، فَجِئْتُ، فَقُلْتُ:يَا رَسُولَ اللهِ، هَذِهِ عُقْدَةٌ مِنْ شَجَرٍ قَدْ أَصَبْتُهَا ، قَالَ :فَعَدَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَدَلَ مَعَهُ مَنْ يَلِيهِ مِنْ أَهْلِ الطَّرِيقِ ، فَنَزَلُوا وَاسْتَتَرُوا بِالْعُقْدَةِ مِنَ الطَّرِيقِ ، فَمَا اسْتَيْقَظْنَا إِلاَّ بِالشَّمْسِ طَالِعَةً عَلَيْنَا ، فَقُمْنَا وَنَحْنُ وَهِلِينَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رُوَيْدًا رُوَيْدًا ، حَتَّى تَعَالَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ قَالَ :مَنْ كَانَ يُصَلِّي هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الْغَدَاةِ فَلْيُصَلِّهِمَا ، فَصَلاَّهُمَا مَنْ كَانَ يُصَلِّيهِمَا ، وَمَنْ كَانَ لاَ يُصَلِّيهِمَا.
ثُمَّ أَمَرَ فَنُودِيَ بِالصَّلاَةِ ، ثُمَّ تَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِنَا ، فَلَمَّا سَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّا نَحْمَدُ اللَّهَ ، أَنَا لَمْ نَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا يَشْغَلُنَا عَنْ صَلاَتِنَا ، وَلَكِنْ أَرْوَاحَنَا كَانَتْ بِيَدِ اللهِ ، أَرْسَلَهَا أَنَّى شَاءَ ، أَلاَ فَمَنْ أَدْرَكَتْهُ هَذِهِ الصَّلاَةُ مِنْ عَبْدٍ صَالِحٍ فَلْيَقْضِ مَعَهَا مِثْلَهَا.
قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، الْعَطَشُ ، قَالَ :لاَ عَطَشَ ، يَا أَبَا قَتَادَةَ ، أَرِنِي الْمِيضَأَةَ ، قَالَ :فَأَتَيْتُهُ بِهَا ، فَجَعَلَهَا فِي ضِبْنِهِ ، ثُمَّ الْتَقَمَ فَمَهَا ، فَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَفَثَ فِيهَا ، أَمْ لاَ ، ثُمَّ قَالَ :يَا أَبَا قَتَادَةَ ، أَرِنِي الْغُمَرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، فَأَتَيْتُهُ بِقَدَحٍ بَيْنَ الْقَدَحَيْنِ ، فَصَبَّ فِيهِ ، فَقَالَ :اسْقِ الْقَوْمَ ، وَنَادَى رَسُولُ اللهِ وَرَفَعَ صَوْتَهُ :أَلاَ مَنْ أَتَاهُ إِنَاؤُهُ فَلْيَشْرَبْهُ ، فَأَتَيْتُ رَجُلاً فَسَقَيْتُهُ ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلَةِ الْقَدَحِ ، فَذَهَبْتُ فَسَقَيْتُ الَّذِي يَلِيهِ ، حَتَّى سَقَيْتُ أَهْلَ تِلْكَ الْحَلْقَةِ ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلَةِ الْقَدَحِ ، فَذَهَبْتُ فَسَقَيْتُ حَلْقَةً أُخْرَى ، حَتَّى سَقَيْتُ سَبْعَةَ رُفَقٍ.
وَجَعَلْتُ أَتَطَاوَلُ ، أَنْظُرُ هَلْ بَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ ، فَصَبَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَحِ ، فَقَالَ لِي:اشْرَبْ ، قَالَ :قُلْتُ :بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، إِنِّي لاَ أَجِدُ بِي كَثِيرَ عَطَشٍ ، قَالَ إِلَيْكَ عَنِّي ، فَإِنِّي سَاقِي الْقَوْمِ مُنْذُ الْيَوْمِ ، قَالَ :فَصَبَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَحِ فَشَرِبَ ، ثُمَّ صَبَّ فِي الْقَدَحِ فَشَرِبَ، ثُمَّ صَبَّ فِي الْقَدَحِ فَشَرِبَ ، ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْنَا.

(٣٦) مَا حَفِظْتُ فِي بَعْثِ مُؤْتَةَ

غزوہ موتہ میں بھیجنے کے بارے میں محفوظ روایات

(٣٨١٢٠) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى مُؤْتَةَ ، فَاسْتَعْمَلَ زَيْدًا ، فَإِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ ، فَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَابْنُ رَوَاحَةَ فَتَخَلَّفَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَجَمَّعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَا خَلَّفَكَ ؟ قَالَ : أُجَمِّعُ مَعَكَ ، قَالَ : لَغَدْوَةٌ ، أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

(٣٨١٢٠) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موتہ کے طرف لشکر روانہ فرمایا اور ان پر حضرت زید کو حاکم مقرر فرمایا اور اگر یہ قتل ہو جائیں تو پھر حضرت جعفر امیر ہوں گے اور اگر یہ بھی قتل ہو جائیں تو پھر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ امیر ہوں گے۔ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ لشکر سے پیچھے رہ گئے اور انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جمعہ کی نماز ادا فرمائی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا اور پوچھا۔ تمہیں کس چیز نے (لشکر سے) پیچھے کر دیا؟ انہوں نے جواب دیا۔ (اس لئے رُکا) تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جمعہ کی نماز ادا کرلوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے راستہ میں ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

(٣٨١٢١) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبَاحٍ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ : وَكَانَتِ الأَنْصَارُ تُفَقِّهُهُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الأُمَرَاءِ ، وَقَالَ : عَلَيْكُمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَإِنْ أُصِيبَ زَيْدٌ فَجَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، فَإِنْ أُصِيبَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ، فَوَثَبَ جَعْفَرٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا كُنْتُ أَرْهَبُ أَنْ تَسْتَعْمِلَ عَلَيَّ زَيْدًا ، فَقَالَ : امْضِ ، فَإِنَّكَ لاَ تَدْرِي أَيُّ ذَلِكَ خَيْرٌ.

فَانْطَلَقُوا ، فَلَبِثُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ ، وَأَمَرَ فَنُودِيَ : الصَّلاَةُ جَامِعَةٌ ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : ثَابَ خَيْرٌ ، ثَابَ خَيْرٌ ، ثَلاَثًا ، أُخْبِرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هَذَا الْغَازِي ، انْطَلَقُوا فَلَقُوا الْعَدُوَّ ، فَقُتِلَ زَيْدٌ شَهِيدًا ، فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا ، اشْهَدُوا لَهُ بِالشَّهَادَةِ ، وَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ، فَأَثْبَتَ قَدَمَيْهِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا ، فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الأُمَرَاءِ ، هُوَ أَمَّرَ نَفْسَهُ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُمَّ إِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِكَ ، فَأَنْتَ تَنْصُرُهُ ، فَمِنْ يَوْمَئِذٍ سُمِّيَ سَيْفَ اللهِ الْمَسْلُولَ ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۳۸۱۱۶) حضرت عبد الملک بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب بنو ثقیف کا محاصرہ کیا ہوا تھا تب آپ ﷺ نے فرمایا: جب سے میں نے اس جگہ پڑاؤ کیا ہے تب سے میں نے فرشتہ نہیں دیکھا۔ راوی کہتے ہیں: (یہ بات سن کر) حضرت خولہ بنت حکیم سلیمہ رضی اللہ عنہا چل پڑیں اور انہوں نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بیان فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے خولہ کی بات بیان کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خولہ سچ کہتی ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو کوچ کرنے کا اشارہ کیا چنانچہ آپ ﷺ نے کوچ فرمالیا۔

(۳۸۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، قَالَ :لَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعْدَ الطَّائِفِ ، قَالَ :أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ ، فَإِنَّ الْغُلُولَ نَارٌ ، وَعَارٌ ، وَشَنَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلاَّ الْخُمُسَ ، ثُمَّ تَنَاوَلَ شَعَرَةً مِنْ بَعِيرٍ ، فَقَالَ :مَا لِي مِنْ مَالِكُمْ هَذَا إِلاَّ الْخُمُسُ ، وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ. (عبدالرزاق ۹۴۹۸۔ احمد ۱۸۴)

(۳۸۱۱۷) حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ طائف کے بعد حنین سے واپس ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سوئی، دھاگہ (تک) جمع کروادو۔ کیونکہ غنیمت میں خیانت جہنم ہے اور خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن عیب ورسوائی ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے اونٹ کا ایک بال پکڑا اور فرمایا ''میرے لئے تمہارے اس مال میں سے یہ بھی نہیں ہے سوائے خمس کے اور خمس بھی (انجام کے اعتبار سے) تمہاری طرف رد ہو جاتا ہے۔

(۳۸۱۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُتْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّائِفِ نَزَلَ الْجِعْرَانَةَ ، فَقَسَّمَ بِهَا الْغَنَائِمَ ، ثُمَّ اعْتَمَرَ مِنْهَا ، وَذَلِكَ لِلَيْلَتَيْنِ بَقِيَتَا مِنْ شَوَّالٍ. (ابن سعد ۱۷۱۔ ابویعلی ۲۳۷۰)

(۳۸۱۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ طائف سے تشریف لائے تو مقام جعرانہ میں فروکش ہوئے اور وہیں پر آپ ﷺ نے غنیموں کو تقسیم فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے اسی مقام پر عمرہ ادا فرمایا۔ اور یہ واقعہ شوال کی آخری دو راتوں سے قبل کا ہے۔

(۳۸۱۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ أَشْيَاخِهِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّهُ مَلَكَ يَوْمَ الطَّائِفِ خَالاَتٍ لَهُ ، فَأُعْتِقْنَ بِمِلْكِهِ إِيَّاهُنَّ.

(۳۸۱۱۹) حضرت زبیر سے روایت ہے کہ وہ طائف کے دن اپنی کچھ خالاؤں کے مالک ہوئے (لیکن) پھر وہ خالائیں ان کی ملکیت میں آنے کی وجہ سے ان پر آزاد ہو گئیں۔

مُحَاصِرًا وَادِیَ الْقُرَی. (بیہقی ۳۲۴)

(۳۸۱۱۲) حضرت عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے وادی قریٰ کا محاصرہ فرمایا۔

(۳۸۱۱۳) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا قَیْسٌ ، عَنْ أَبِی حَصِینٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ؛ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَاصَرَ أَهْلَ الطَّائِفِ خَمْسَةً وَعِشْرِینَ یَوْمًا ، یَدْعُو عَلَیْهِمْ فِی دُبُرِ کُلِّ صَلاَةٍ.

(۳۸۱۱۳) حضرت عبداللہ بن سنان سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل طائف کا پچیس دن تک محاصرہ فرمایا اور آپ ﷺ نے ان کے خلاف ہر نماز کے بعد بددعا فرمائی۔

(۳۸۱۱٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ سَمِعْتُ شَیْخًا مِنْ بَنِی عَامِرٍ ، أَحَدِ بَنِی سُوَائَةَ ، یُقَالُ لَهُ : عُبَیْدُ اللهِ بْنُ مُعَیَّةَ ، قَالَ :أُصِیبَ رَجُلاَنِ یَوْمَ الطَّائِفِ ، قَالَ :فَحُمِلاَ إِلَی رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :فَأُخْبِرَ بِهِمَا ، فَأَمَرَ بِهِمَا أَنْ یُدْفَنَا حَیْثُ أُصِیبَا وَلُقِیَا.

(۳۸۱۱۴) حضرت عبداللہ بن معیہ بیان کرتے ہیں کہ طائف کے دن دو افراد زخمی ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں: انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ اور آپ ﷺ کو ان کے بارے میں بتایا گیا تو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں یہ حکم دیا کہ جہاں پر یہ پائے گئے اور قتل ہوئے وہیں پر ان کو دفن کیا جائے۔

(۳۸۱۱۵) حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ أُمَیَّةَ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنْ أَبِی بَکْرِ بْنِ أَبِی زُهَیْرٍ الثَّقَفِیِّ ، عَنْ أَبِیهِ ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ فِی خُطْبَتِهِ بِالنَّبَاةِ ، أَوْ بِالنَّبَاوَةِ ، وَالنَّبَاوَةُ مِنَ الطَّائِفِ :تُوشِکُونَ أَنْ تَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ، وَخِیَارَکُمْ مِنْ شِرَارِکُمْ ، قَالُوا :بِمَ ، یَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ :بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّیِّءِ ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِی الأَرْضِ. (ابن ماجہ ۴۲۲۱۔ احمد ۴۱۶)

(۳۸۱۱۵) حضرت ابوبکر بن ابی زہیر ثقفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو مقام نَبَاۃ یا مقام نَبَاوَۃ میں...... نباوہ طائف کا حصہ ہے۔ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ اپنے خطبہ میں فرما رہے تھے۔ ''قریب ہے کہ تم اہل جنت کو اہل جہنم سے (جدا) پہچان لو۔ اور اپنے بہتر لوگوں کو بدتر لوگوں سے (جدا) پہچان لو۔'' لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کس ذریعہ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''اچھی تعریف کے ذریعہ سے اور بُری تعریف کے ذریعہ سے، تم لوگ زمین میں خدا کے گواہ ہو۔''

(۳۸۱۱٦) حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ الْمَلِکِ :قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ مُحَاصِرٌ ثَقِیفًا :مَا رَأَیْتُ الْمَلِکَ مُنْذُ نَزَلْتُ مَنْزِلِی هَذَا ، قَالَ :فَانْطَلَقَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَکِیمٍ السُّلَمِیَّةُ ، فَحَدَّثَتْ ذَلِکَ عُمَرَ ، فَأَتَی عُمَرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَکَرَ لَهُ قَوْلَهَا ، فَقَالَ :صَدَقَتْ ، فَأَشَارَ عُمَرُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِیلِ ، فَارْتَحَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاصَرَ أَهْلَ الطَّائِفِ ، فَجَائَهُ أَصْحَابُهُ ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيفٍ ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا ، مَرَّتَيْنِ.

قَالَ :وَجَائَتْهُ خَوْلَةُ ، فَقَالَ :إِنِّي نُبِّئْتُ أَنَّ بِنْتَ خُزَاعَةَ ذَاتُ حُلِيٍّ ، فَنَفِّلْنِي حُلِيَّهَا إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ الطَّائِفَ غَدًا ، قَالَ :إِنْ لَمْ يَكُنْ أُذِنَ لَنَا فِي قِتَالِهِمْ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ ، نُرَاهُ عُمَرَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا مُقَامُكَ عَلَى قَوْمٍ لَمْ يُؤْذَنْ لَكَ فِي قِتَالِهِمْ ؟ قَالَ :فَأَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالرَّحِيلِ ، فَنَزَلَ الْجِعْرَانَةَ، فَقَسَّمَ بِهَا غَنَائِمَ حُنَيْنٍ ، ثُمَّ دَخَلَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

(۳۸۱۰۹) حضرت ابو الزبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کیا۔ پھر آپ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! ہمیں تو بنوثقیف کے نیزوں نے جلا ڈالا ہے لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف بددعا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بنوثقیف کو ہدایت دے۔ دومرتبہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حضرت خولہ حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ خزاعہ کی بیٹی بہت زیورات والی ہے۔ لہٰذا اگر اللہ تعالیٰ کل آپ کو طائف فتح کروادیں تو آپ اس کے زیورات مجھے ہدیہ فرمادیجئے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان سے لڑائی کی جازت ہی نہ دی ہو؟ اس پر ایک آدمی نے...... ہمارے خیال میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے...... کہا...... یارسول اللہ ﷺ! جس قوم کے بارے میں آپ کو لڑائی کی اجازت نہیں دی گئی اس پر آپ نے پڑاؤ کیوں ڈالا ہوا ہے؟ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا اور آپ ﷺ (آکر) مقام جعرانہ میں اترے اور وہاں آپ ﷺ نے حنین کی غنیمتوں کو تقسیم فرمایا پھر آپ ﷺ وہیں سے عمرہ کے لئے داخل ہوگئے پھر (عمرہ کے بعد) مدینہ منورہ چلے گئے۔

(۳۸۱۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :أَعْتَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الطَّائِفِ كُلَّ مَنْ خَرَجَ إِلَيْهِ مِنْ رَقِيقِ الْمُشْرِكِينَ.

(۳۸۱۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کے دن، مشرکین کے غلاموں میں سے جو کوئی بھی آپ ﷺ کی طرف آیا آپ ﷺ نے اس کو آزاد فرمادیا۔

(۳۸۱۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :خَرَجَ غُلاَمَانِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الطَّائِفِ فَأَعْتَقَهُمَا ، أَحَدُهُمَا أَبُو بَكْرَةَ ، فَكَانَا مَوْلَيَيْهِ.

(۳۸۱۱۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ کی طرف دوغلام طائف کے دن نکل کر آئے تھے اور آپ ﷺ نے ان دونوں کو آزاد فرمادیا تھا۔ ان میں سے ایک ابوبکرہ تھے۔ چنانچہ یہ دونوں آپ ﷺ کے موالی (آزاد کردہ) تھے۔

(۳۸۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عُمَرَ ، قَالَ : حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ ، فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا ، فَقَالَ : إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ : نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ ، فَغَدَوْا ، فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا ، فَأَعْجَبَهُمْ ذَلِكَ ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۴۳۲۵۔ مسلم ۱۴۰۲)

(۳۸۱۰۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ان میں سے کوئی بھی نہیں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم کل واپس چلے جائیں گے۔ مسلمانوں نے عرض کیا۔ ہم واپس لوٹ جائیں گے حالانکہ ہم نے اس کو فتح نہیں کیا۔ اس پر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (چلو) صبح بھی لڑائی کرلو۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے صبح قتال کیا تو انہی کو زخم پہنچ گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم کل واپس روانہ ہو جائیں گے۔ تو یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پسند آئی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

(۳۸۱۰۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ جَبْرٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ ، فَحَاصَرَهُمْ تِسْعَ عَشْرَةَ ، أَوْ ثَمَانِ عَشْرَةَ فَلَمْ يَفْتَتِحْهَا ، ثُمَّ أَوْغَلَ رَوْحَةً ، أَوْ غَدْوَةً ، فَنَزَلَ ، ثُمَّ هَجَّرَ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ ، فَأُوصِيكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمَ الْحَوْضُ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَتُقِيمُنَّ الصَّلاَةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلاً مِنِّي ، أَوْ كَنَفْسِي ، فَلَيَضْرِبَنَّ أَعْنَاقَ مُقَاتِلِيهِمْ وَلَيَسْبِيَنَّ ذَرَارِيَّهُمْ ، قَالَ : فَرَأَى النَّاسُ أَنَّهُ أَبُو بَكْرٍ ، أَوْ عُمَرُ ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ ، فَقَالَ : هَذَا.

(۳۸۱۰۸) حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کرلیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف کی طرف چل پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کا اٹھارہ یا انیس (دن) محاصرہ کیا لیکن طائف کو فتح نہ کر سکے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح یا ایک شام محاصرہ کو شدید کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ ڈالا آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت (ہی) چل پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تم سے پہلے (آگے) پہنچنے والا ہوں لہٰذا میں تمہیں اپنی عزت کے ساتھ خیر کی وصیت کرتا ہوں۔ اور یقین جانو کہ تمہارے ساتھ میرے وعدہ کی جگہ حوض ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگ نماز کو ضرور بالضرور قائم کرتے رہنا اور زکوۃ کو ضرور بالضرور ادا کرتے رہنا یا میں تمہاری طرف اپنے میں سے ایک اپنی طرح کا ایک آدمی بھیج دوں گا۔ جو اُن (اہل ایمان) سے لڑنے والوں کی گردنیں مارے گا اور ان کے افراد کو قیدی بنالائے گا۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں کا خیال یہ ہوا کہ یہ آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوں گے یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ لیکن جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا: وہ آدمی یہ ہے۔

(۳۸۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

تشریف فرما ہو گئے اور (عادت یہ تھی کہ) جب آپ ﷺ اکیلے تشریف فرما ہوتے تو آپ ﷺ کے پاس کوئی بھی نہیں آتا تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کسی کو خود بلاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ راوی کہتے ہیں: پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے، آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کافی دیر تک سرگوشی کی پھر آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا چنانچہ وہ آپ ﷺ کے دائیں جانب یا بائیں جانب بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جگہ (سامنے) بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے ان سے بھی کافی لمبی سرگوشی فرمائی اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز بلند ہوگئی اور کہنے لگے۔ یارسول اللہ ﷺ! یہ تو کفر کے سردار ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ کو جادوگر گمان کیا اور آپ کو کاہن کہا اور آپ کو کذاب سمجھا اور آپ کو جھوٹ باندھنے والا کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تمام باتوں کا ذکر فرمایا جو اہل مکہ آپ ﷺ کے بارے کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ آپ ﷺ کی دوسری جانب بیٹھ جائیں۔ چنانچہ ان حضرات شیخین میں سے ایک آپ ﷺ کے دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب بیٹھ گیا۔ پھر جناب نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو بلایا اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے ان دو ساتھیوں کی مثال نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ ﷺ! پس رسول اللہ ﷺ نے اپنا رُخ مبارک حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف پھیرا اور ارشاد فرمایا: یقین کرو کہ ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بارے میں دودھ میں تیل سے بھی زیادہ نرم تھے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا رُخ مبارک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف کیا اور فرمایا۔ حضرت نوح علیہ السلام اللہ کے بارے میں پتھر سے بھی زیادہ سخت تھے۔ اور فیصلہ تو وہی ہے جو عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تیاری شروع کر دی اور کھڑے ہو گئے۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے چل پڑے اور کہنے لگے۔ اے ابوبکر! حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھنا تو ہم پسند نہیں کرتے۔ (لیکن) رسول اللہ ﷺ نے آپ کے ساتھ کیا سرگوشی کی تھی؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ ﷺ نے مجھے یہ فرمایا تھا کہ تم مکہ (والوں سے) لڑنے کے بارے میں مجھے کیا کہتے ہو؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! وہ آپ ہی کی قوم ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ عنقریب میری اطاعت کر لیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یہ لوگ تو کفر کے سردار ہیں حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر اُس بُری بات کا ذکر کر دیا جو وہ لوگ کہتے تھے۔ اور خدا کی قسم! جب تک مکہ والے ذلیل نہیں ہوں گے تب تک عرب والے ذلیل نہیں ہوں گے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے تمہیں جہاد کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ مکہ پر حملہ کرو۔

(۳۵) مَا ذَكَرُوا فِي الطَّائِفِ

وہ احادیث جو غزوہ طائف کے بارے میں ذکر ہوئی ہیں

(۳۸۱۰۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، وَقَالَ مَرَّةً : عَنِ ابْنِ

روانہ فرمایا اور ان پر حضرت اسامہ بن زید کو امیر مقرر فرمایا۔ اسی لشکر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے...... راوی کہتے ہیں: بعض لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اس لشکر والوں پر امیر بنانے پر اعتراض کیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا: ''یقیناً تم میں سے کچھ لوگ میری طرف سے اسامہ کو امیر بنانے پر اعتراض کر رہے ہیں۔ یہ لوگ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے امیر بنانے پر اسی طرح اعتراض کرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے اس سے پہلے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے والد کو امیر بنانے پر اعتراض کیا تھا۔ خدا کی قسم! بلاشبہ وہ امیر بننے کے لائق تھے اور لوگوں میں سب سے زیادہ مجھے محبوب تھے۔ اور ان کا بیٹا ان کے بعد مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ تم میں سے نیکوکار لوگوں میں سے ہوگا۔ تم اس کے ساتھ اچھائی کا ارادہ کرو۔''

(۳۸۱۳۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :لَمَّا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَتَهُ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ حَتَّى أَفَاضَتْ عَبْرَتَهَا ، وَذَهَبَ بَعْضُ حُزْنِهَا ، ثُمَّ أَتَاهَا فَعَزَّاهَا ، وَدَعَا بَنِي جَعْفَرٍ فَدَعَا لَهُمْ ، وَدَعَا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِي صَفْقَةِ يَدِهِ ، فَكَانَ لاَ يَشْتَرِي شَيْئًا إِلاَّ رَبِحَ فِيهِ.

فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّ هَؤُلاَءِ يَزْعُمُونَ أَنَّا لَسْنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، فَقَالَ :كَذَبُوا ، لَكُمُ الْهِجْرَةُ مَرَّتَيْنِ ، هَاجَرْتُمْ إِلَى النَّجَاشِيِّ ، وَهَاجَرْتُمْ إِلَيَّ.

(۳۸۱۳۶) حضرت شعبی سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر کی بیوی اسماء بنت عمیس کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ انہوں نے آنسو بہا لئے اور غم ہلکا ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے تعزیت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو بلایا اور ان کے لئے دُعا فرمائی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے لئے یہ دعا کی کہ ان کے سودے میں برکت دی جائے۔ پس عبداللہ جب بھی کوئی چیز خریدتے تو انہیں اس میں نفع ہوتا۔ پھر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم مہاجرین میں سے نہیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''لوگ جھوٹ کہتے ہیں۔ تم نے دو مرتبہ ہجرت کی ہے۔ (ایک مرتبہ) تم نے نجاشی کی طرف ہجرت کی اور (ایک مرتبہ) تم نے میری طرف ہجرت کی۔

(۳۸۱۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الأَزْدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو أُوَيْسٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ :كُنْتُ بِمُؤْتَةِ ، فَلَمَّا فَقَدْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ طَلَبْنَاهُ فِي الْقَتْلَى ، فَوَجَدْنَا فِيهِ خَمْسِينَ ؛ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ ، وَوَجَدْنَا ذَلِكَ فِيمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ.

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ،

(۳۸۱۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مقام موتہ میں موجود تھا۔ پس جب ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

کو غیر موجود پایا تو ہم نے ان کو مقتولین میں تلاش (کرنا شروع) کیا چنانچہ ہم نے ان کو اس حالت میں پایا کہ ان کو پچاس کے قریب تلواروں اور نیزوں کے زخم لگے ہوئے تھے۔ اور ہم نے یہ سارے زخم حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے جسم کے اگلے حصہ میں پائے۔

(۳۷) غَزْوَةُ حُنَيْنٍ، وَمَا جَاءَ فِيهَا

غزوہ حنین کے بارے میں منقول احادیث

(۳۸۱۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ: هَلْ كُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ، يَا أَبَا عُمَارَةَ؟ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَلَّى، وَلَكِنِ انْطَلَقَ جُفَاءٌ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ إِلَى هَذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ، وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ، فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ كَأَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ، قَالَ: فَانْكَشَفُوا، فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ هُنَالِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُودُ بَغْلَتَهُ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْصَرَ، وَهُوَ يَقُولُ:

أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِب　　　أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب

اللَّهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ، قَالَ: وَكُنَّا وَاللهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ، وَإِنَّ الشُّجَاعَ لِلَّذِي يُحَاذِي بِهِ.

(مسلم ۱۴۰۱۔ بیہقی ۱۳۴)

(۳۸۱۳۸) حضرت ابو اسحاق روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے ابو عمارہ! کیا تم لوگ حنین کے دن پیٹھ پھیر گئے تھے؟ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ لیکن کچھ لوگ جلد بازی میں خالی ہاتھ قبیلہ ہوازن کی طرف چل پڑے تھے حالانکہ ہوازن والے تو ایک تیر انداز قوم تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس (خالی ہاتھ) جماعت کو تیز تیر پھینکنے والی کمان کے ذریعہ سے خوب تیر برسائے یوں لگتا تھا کہ گویا تیروں کا مجموعہ آ رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پس لوگ چھٹ گئے اور اس وقت ہوازن کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے جبکہ ابو سفیان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کو ہانک رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (خچر سے) نیچے تشریف لائے اور مدد کے لئے پکارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے تھے۔

''میں جھوٹا نبی نہیں ہوں۔　　　میں تو عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔''

اے اللہ! اپنی مدد نازل فرما'' راوی کہتے ہیں: خدا کی قسم! جب جنگ خوب شعلہ زن ہوتی تھی تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑ میں (اپنا) بچاؤ کرتے تھے۔ اور یقیناً (اس وقت) بہادر وہی شخص ہوتا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا ہوتا تھا۔

(۳۸۱۳۹) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: لاَ وَاللهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ دُبُرَهُ، قَالَ: وَالْعَبَّاسُ، وَأَبُو سُفْيَانَ آخِذَانِ بِلِجَامِ بَغْلَتِهِ، وَهُوَ يَقُولُ:

أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

(۳۸۱۳۹) حضرت براء سے روایت ہے کہ نہیں خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے حنین کی جنگ کے دن اپنی پشت نہیں پھیری۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ابو سفیان رضی اللہ عنہ، آپ ﷺ کے خچر کی لگام کو پکڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کہہ رہے تھے۔

''میں جھوٹا نبی نہیں ہوں میں تو عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔''

(۳۸۱۴۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ :اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَشَأْ لاَ تُعْبَدْ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ.

(۳۸۱۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حنین کے دن، جناب نبی کریم ﷺ کی دعاء یہ تھی۔ ''اے اللہ! اگر آپ چاہتے ہیں تو آج کے بعد آپ کی عبادت نہیں کی جائے گی۔''

(۳۸۱۴۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَوْنٍ ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ جَمَعَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمْعًا كَثِيرًا ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فِي عَشَرَةِ آلاَفٍ ، أَوْ أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةِ آلاَفٍ ، قَالَ : وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ ، قَالَ : فَجَاؤُوا بِالنَّعَمِ وَالذُّرِّيَّةِ ، فَجُعِلُوا خَلْفَ ظُهُورِهِمْ ، قَالَ : فَلَمَّا الْتَقَوْا وَلَّى النَّاسُ ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَلَى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ ، قَالَ : فَنَزَلَ ، فَقَالَ : إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، قَالَ : وَنَادَى يَوْمَئِذٍ نِدَائَيْنِ ، لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا كَلاَمًا ، فَالْتَفَتَ عَنْ يَمِينِهِ ، فَقَالَ : أَيْ مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، فَقَالُوا : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، نَحْنُ مَعَكَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ ، فَقَالَ : أَيْ مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، فَقَالُوا : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، نَحْنُ مَعَكَ.

ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الأَرْضِ فَالْتَقَوْا، فَهَزَمُوا وَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ، فَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّلَقَاءَ وَقَسَمَ فِيهَا، فَقَالَتِ الأَنْصَارُ: نُدْعَى عِنْدَ الشِّدَّةِ وَتُقْسَمُ الْغَنِيمَةُ لِغَيْرِنَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَهُمْ، وَقَعَدَ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: أَيْ مَعْشَرَ الأَنْصَارِ، مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟ فَسَكَتُوا، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ، لَوْ أَنَّ النَّاسَ سَلَكُوا وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الأَنْصَارُ شِعْبًا لأَخَذْتُ شِعْبَ الأَنْصَارِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ تَحُوزُونَهُ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ فَقَالُوا: رَضِينَا، رَضِينَا يَا رَسُولَ اللهِ.

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : قَالَ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ : قُلْتُ لأَنَسٍ : وَأَنْتَ شَاهِدٌ ذَلِكَ ؟ قَالَ : وَأَيْنَ أَغِيبُ عَنْ ذَلِكَ ؟.

(بخاری ۴۳۳۳۔ مسلم ۷۳۵)

(۳۸۱۴۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حنین کا دن تھا تو قبیلہ ہوازن اور غطفان نے نبی کریم ﷺ کے لئے ایک بہت بڑی تعداد جمع کر لی اور نبی کریم ﷺ بھی اس دن دس ہزار یا دس ہزار سے بھی زیادہ کی تعداد کے ہمراہ تھے۔ راوی کہتے ہیں:

آپ ﷺ کے ساتھ طلقاء (فتح مکہ کے موقع کے مسلمان) بھی تھے۔ راوی کہتے ہیں: دشمن اپنے مال مویشی اور بیوی بچوں کو ساتھ لایا تھا اور انہیں اپنے پیچھے چھوڑا ہوا تھا۔ پس جب دونوں گروہوں کی آپس میں مڈبھیڑ ہوئی تو کچھ لوگ بھاگ گئے۔ جناب نبی کریم ﷺ اس دن ایک سفید خچر پر سوار تھے۔ راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ (خچر سے) نیچے اترے اور فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' راوی کہتے ہیں: اس دن آپ ﷺ نے دو مرتبہ (یہ) آواز لگائی اور ان کے درمیان کوئی اور کلام مخلوط نہیں فرمایا چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے دائیں طرف رُخ کیا اور آواز لگائی۔ ''اے گروہ انصار!'' انصار نے جواب میں کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم حاضر ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے بائیں طرف رُخ کیا اور آواز دی، اے گروہِ انصار! انصار نے جواب دیا۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم حاضر ہیں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ زمین پر اترے اور (دوبارہ) آمنا سامنا ہوا تو دشمن شکست خوردہ ہوا اور مسلمانوں کو بہت سی غنیمتیں ملیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے یہ غنائم طلقاء کو عطا فرمائیں اور ان میں تقسیم کر دیں۔ (اس پر) انصار نے کہا۔ سختی کے وقت ہمیں پکارا جاتا ہے اور غنیمتیں ہمارے سوا اوروں کو تقسیم کی جاتی ہیں۔ یہ بات جناب نبی کریم ﷺ کو پہنچ گئی تو آپ ﷺ نے تمام انصار کو جمع فرمایا اور آپ ﷺ (ان کے ساتھ) ایک قبہ میں بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: ''اے گروہِ انصار! مجھے تمہاری طرف سے کیا بات پہنچی ہے؟'' انصار صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے گروہ انصار! اگر لوگ ایک کشادہ اور صاف راستہ پر چلیں اور انصار ایک پہاڑی گھاٹی پر چلیں تو میں انصار کی گھاٹی کو (چلنے کے لئے) پکڑوں گا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ دنیا (کا سامان) لے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے جاؤ اور اپنے گھروں میں پناہ دو؟'' انصار کہنے لگے۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم راضی ہیں، ہم راضی ہیں۔ ابن عون کہتے ہیں کہ ہشام بن زید کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ آپ اس وقت حاضر تھے۔ انہوں نے جواب دیا۔ تو میں اس وقت کہاں غائب ہوتا؟۔

(۳۸۱۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ يُضْحِكُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَمْ تَرَ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا أَرَدْتِ إِلَيْهِ؟ قَالَتْ: أَرَدْتُ إِنْ دَنَا إِلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ طَعَنْتُهُ بِهِ.

(مسلم ۱۴۴۳۔ ابن حبان ۴۱۸۵)

(۳۸۱۴۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو ہنسانے لگے اور فرمایا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ نے ام سلیم کو نہیں دیکھا ان کے ہاتھ میں چُھرا ہے۔ آپ ﷺ نے حضرت ام سُلیم رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ ''اے ام سلیم! اس چھرے سے تمہارا کیا ارادہ ہے؟'' حضرت ام سلیم نے جواب دیا۔ میرا ارادہ یہ ہے کہ اگر کوئی دشمن میرے قریب آیا تو میں یہ چھرا اُسے گھونپ دوں گی۔

(۳۸۱۴۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ

أَنَسٍ ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ : مَنْ قَتَلَ قَتِيلاً فَلَهُ سَلَبُهُ ، فَقَتَلَ يَوْمَئِذٍ أَبُو طَلْحَةَ عِشْرِينَ رَجُلاً ، فَأَخَذَ أَسْلاَبَهُمْ.

(۳۸۱۴۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے دن ارشاد فرمایا تھا۔ ''جس نے کسی کو قتل کیا تو اس (قاتل) کو مقتول کا سامان ملے گا۔'' چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس آدمی قتل کیے اور ان کا سامان حاصل کیا۔

(۳۸۱٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، قَالَ : انْهَزَمَ الْمُسْلِمُونَ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، فَنُودُوا : يَا أَصْحَابَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، قَالَ : فَرَجَعُوا وَلَهُمْ حُنَيْنٌ ، يَعْنِي بُكَاءً.

(۳۸۱۴۴) حضرت طلحہ بن مصرف سے روایت ہے کہ حنین کے دن مسلمانوں کو شکست ہوئی تو انہیں آواز دی گئی۔ اے سورۂ بقرہ والو! راوی کہتے ہیں: پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واپس پلٹ آئے اور ان کے رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔

(۳۸۱٤٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ انْكَشَفَ النَّاسُ عَنْهُ ، فَلَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلاَّ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ : زَيْدٌ ، آخِذٌ بِعَنَانِ بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ ، وَهِيَ الَّتِي أَهْدَاهَا لَهُ النَّجَاشِيُّ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَيْحَك يَا زَيْدُ ، ادْعُ النَّاسَ ، فَنَادَى : أَيُّهَا النَّاسُ ، هَذَا رَسُولُ اللهِ يَدْعُوكُمْ ، فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ عِنْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : وَيْحَك ، حُضَّ الأَوْسَ وَالْخَزْرَجَ ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ ، هَذَا رَسُولُ اللهِ يَدْعُوكُمْ ، فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ عِنْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَ : وَيْحَك ، ادْعُ الْمُهَاجِرِينَ ، فَإِنَّ لِلَّهِ فِي أَعْنَاقِهِمْ بَيْعَةً ، قَالَ : فَحَدَّثَنِي بُرَيْدَةُ ، أَنَّهُ أَقْبَلَ مِنْهُمْ أَلْفٌ ، قَدْ طَرَحُوا الْجُفُونَ وَكَسَرُوهَا ، ثُمَّ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى فُتِحَ عَلَيْهِمْ.

(بزار ۱۸۲۸)

(۳۸۱۴۵) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن لوگ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھٹ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف ایک آدمی رہ گیا جس کا نام زید تھا۔ اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھورے رنگ کے خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھا...... یہ وہی خچر تھا جو نجاشی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کیا تھا...... جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید سے کہا۔ ''تو ہلاک ہو جائے اے زید! لوگوں کو بلاؤ۔'' چنانچہ زید رضی اللہ عنہ نے آواز دی۔ اے لوگو! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں بلا رہے ہیں۔ لیکن کسی نے زید کو اس وقت جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''تو ہلاک ہو جائے! اوس اور خزرج کو خاص کر کے بلاؤ۔'' چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آواز دی۔ اے اوس و خزرج کے لوگو! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں بلا رہے ہیں۔ لیکن اس وقت بھی زید کو کسی نے جواب نہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر) فرمایا۔ ''تو ہلاک ہو جائے۔ مہاجرین کو بلالو کیونکہ ان کی گردنوں میں تو اللہ کے لئے بیعت ہے۔'' راوی کہتے ہیں: مجھے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں میں سے ایک ہزار ایسے لوگ (واپس) متوجہ ہوئے جنہوں نے نیاموں کو توڑا اور پھینک دیا تھا۔ پھر یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (اور لڑے) یہاں تک کہ کفار پر ان کو فتح ہوئی۔

(۳۸۱٤٦) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عُمَرُ مَوْلَى غُفْرَةَ ، قَالَ :نَزَلَ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَغْلَةٍ كَانَ عَلَيْهَا ، فَجَعَلَ يَصْرُخُ بِالنَّاسِ :يَا أَهْلَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ، يَا أَهْلَ بَيْعَ الشَّجَرَةِ ، أَنَا رَسُولُ اللهِ وَنَبِيُّهُ ، وَتَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ.

(۳۸۱۴۶) حضرت عمر مولیٰ غفرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس خچر پر تھے آپ ﷺ اس سے نیچے تشریف لائے اور لوگوں کو آواز دینے لگے۔ ''اے سورۃ بقرہ والو!......اے درخت کی (جگہ) بیعت کرنے والو! میں اللہ کا رسول ہوں (کیا یہ) لوگ پیٹھ پھیر کر چلے جائیں گے؟

(۳۸۱٤۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَوْفَى بِيَدِهِ ضَرْبَةٌ ، فَقُلْتُ :مَا هَذَا ؟ فَقَالَ :ضُرِبْتُهَا يَوْمَ حُنَيْنٍ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :وَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا ؟ قَالَ :نَعَمْ. (بخاری ۴۳۱۴)

(۳۸۱۴۷) حضرت اسمٰعیل بن ابی خالد روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں زخم کے آثار تھے تو میں نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ غزوہ حنین کے دن میرے اس ہاتھ پر ضرب لگ گئی تھی۔ اسمٰعیل کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا: آپ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حنین میں حاضر ہوئے تھے۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں!

(۳۸۱٤۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُوسَى ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ ؛ أَنَّ نَفَرًا مِنْ هَوَازِنَ جَاؤُوا بَعْدَ الْوَقْعَةِ ، فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنَّا نَرْغَبُ فِي رَسُولِ اللهِ ، قَالَ :فِي أَيِّ ذَلِكَ تَرْغَبُونَ ، أَفِي الْحَسَبِ ، أَمْ فِي الْمَالِ؟ قَالُوا:بَلْ فِي الْحَسَبِ ، وَالأُمَّهَاتِ ، وَالْبَنَاتِ ، وَأَمَّا الْمَالُ فَسَيَرْزُقُنَا اللَّهُ، قَالَ:أَمَّا أَنَا، فَأَرُدُّ مَا فِي يَدِي وَأَيْدِي بَنِي هَاشِمٍ مِنْ عَوْرَتِكُمْ، وَأَمَّا النَّاسُ فَسَأَشْفَعُ لَكُمْ إِلَيْهِمْ إِذَا صَلَّيْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَقُومُوا فَقُولُوا كَذَا وَكَذَا، فَعَلَّمَهُمْ مَا يَقُولُونَ، فَفَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ بِهِ، وَشَفَعَ لَهُمْ، فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلاَّ رَدَّ مَا فِي يَدَيْهِ مِنْ عَوْرَتِهِمْ، غَيْرَ الأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ، وَعُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ، أَمْسَكَا امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا فِي أَيْدِيهِمَا.

(۳۸۱۴۸) حضرت عبداللہ بن عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے بعد قبیلہ ہوازن کے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں آپ سے ایک رغبت ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا ''تمہاری رغبت کس چیز میں ہے۔ حسب (رشتہ داروں میں) یا مال میں'' انہوں نے جواب دیا (مال میں نہیں) بلکہ حسب میں، ماؤں میں اور بیٹیوں میں۔ رہا مال تو وہ اللہ تعالیٰ ہمیں پھر دے دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو کچھ میرے اور بنو ہاشم کے قبضہ میں موجود ہے وہ تو میں واپس کرتا ہوں اور باقی لوگوں سے میں تمہارے لئے سفارش کروں گا جب میں نماز پڑھ لوں گا۔ انشاء اللہ۔ پس تم کھڑے ہو جانا اور یوں یوں کہنا۔ پس جو انہوں نے کہنا تھا آپ ﷺ نے انہیں وہ سکھا دیا۔ چنانچہ انہوں نے وہی کچھ کہا جو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا۔ اور آپ ﷺ نے ان کی سفارش فرمائی۔ چنانچہ جو کچھ عورتوں میں سے مسلمانوں کے قبضے میں موجود تھیں وہ سارا کچھ

مسلمانوں نے واپس کر دیا سوائے حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کے اور عیینہ بن حصن کے۔ جو عورتیں ان دونوں کے پاس تھیں انہوں نے انہیں اپنے پاس ہی رکھا۔

(۳۸۱۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، قَالَ :لَمَّا فَرَّ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :

أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

قَالَ :فَلَمْ يَبْقَ مَعَهُ إِلاَّ أَرْبَعَةٌ :ثَلاَثَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، وَرَجُلٌ مِنْ غَيْرِهِمْ :عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالْعَبَّاسُ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِالْعِنَانِ ، وَابْنُ مَسْعُودٍ مِنْ جَانِبِهِ الأَيْسَرِ ، قَالَ :فَلَيْسَ يُقْبِلُ نَحْوَهُ أَحَدٌ إِلاَّ قُتِلَ ، وَالْمُشْرِكُونَ حَوْلَهُ صَرْعَى بِحِسَابِ الإِكْلِيلِ.

(۳۸۱۴۹) حضرت حکم بن عتیبہ روایت کرتے ہیں کہ جب غزوہ حنین کے دن بہت سے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بھاگ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں جھوٹا نبی نہیں ہوں میں تو عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔''

راوی کہتے ہیں: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف چار آدمی رہ گئے۔ تین آدمی بنو ہاشم میں سے تھے اور ایک آدمی ان کے سوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے اور حضرت ابوسفیان، (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی) لگام پکڑے ہوئے تھے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو کافر بھی بڑھتا تھا وہ قتل کر دیا جاتا تھا۔ مشرکین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد قتل ہوئے پڑے تھے۔

(۳۸۱۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَنَائِمِ حُنَيْنٍ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ ، وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ مِئَةً مِنَ الإِبِلِ ، فَقَالَ نَاسٌ مِنَ الأَنْصَارِ :يُعْطِي رَسُولُ اللهِ غَنَائِمَنَا نَاسًا تَقْطُرُ سُيُوفُنَا مِنْ دِمَائِهِمْ ، أَوْ سُيُوفُهُمْ مِنْ دِمَائِنَا ؟ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَجَاؤُوا ، فَقَالَ لَهُمْ :فِيكُمْ غَيْرُكُمْ ؟ قَالُوا :لاَ ، إِلاَّ ابْنُ أُخْتِنَا ، قَالَ :ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ، فَقَالَ :قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِمُحَمَّدٍ إِلَى دِيَارِكُمْ ؟ قَالُوا :بَلَى ، يَا رَسُولَ اللَّهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : النَّاسُ دِثَارٌ ، وَالأَنْصَارُ شِعَارٌ ، الأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي ، وَلَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَئًا مِنَ الأَنْصَارِ.

(۳۸۱۵۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی غنائم میں سے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو ایک سو اونٹ عطا فرمائے اور عیینہ بن حصن کو بھی ایک سو اونٹ عطا فرمائے۔ انصار میں سے بعض لوگوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری (حاصل کردہ) غنائم ایسے لوگوں کو عطاء فرمائی ہیں جن کے (رشتہ داروں کے) خون سے ہماری تلواریں تر ہیں یا ان کی

تلواریں ہمارے (رشتہ داروں کے) خون سے تر ہیں؟ یہ بات جناب نبی کریم ﷺ کو پہنچ گئی تو آپ ﷺ نے ان انصار کی طرف قاصد بھیجا چنانچہ یہ تمام انصار آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم میں تمہارے (انصار کے) سوا بھی کوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! لیکن ہمارے بھانجے (ہمارے ساتھ ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قوم کے بھانجے بھی قوم کا حصہ ہیں'' پھر آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''تم لوگوں نے یہ یہ بات کہی ہے؟ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ باقی لوگ بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم لوگ اپنے گھروں میں محمد ﷺ کو لے جاؤ؟'' انصار نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیوں نہیں! پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لوگ اوپر کا کپڑا ہیں اور انصار جسم کے ساتھ والا کپڑا ہیں۔ انصار میرے مخلص دوست اور راز دار ہیں اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ایک آدمی ہوتا۔

(۳۸۱۵۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدَةَ ؛ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ ، وَحَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ ، وَصَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ خَرَجُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ يَنْظُرُونَ عَلَى مَنْ تَكُونُ الدَّبْرَةُ ، فَمَرَّ بِهِمْ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالُوا :يَا عَبْدَ اللهِ ، مَا فَعَلَ النَّاسُ ؟ قَالَ :لاَ يَسْتَقْبِلُهَا مُحَمَّدٌ أَبَدًا ، قَالَ :وَذَلِكَ حِينَ تَفَرَّقَ عَنْهُ أَصْحَابُهُ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ :لَرَبٌّ مِنْ قُرَيْشٍ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ رَبٍّ مِنَ الأَعْرَابِ ، يَا فُلاَنُ ، اذْهَبْ فَأْتِنَا بِالْخَبَرِ ، لِصَاحِبٍ لَهُمْ ، قَالَ :فَذَهَبَ حَتَّى كَانَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْقَوْمِ ، فَسَمِعَهُمْ يَقُولُونَ :يَا لَلأَوْسِ ، يَا لَلْخَزْرَجِ ، وَقَدْ عَلَوُا الْقَوْمَ ، وَكَانَ شِعَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۱۵۱) حضرت عبداللہ بن عبیدہ سے روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن ابوسفیان، حکیم بن حزام اور صفوان بن امیہ (اس ارادہ سے نکلے کہ) وہ دیکھیں کس کو شکست ہوتی ہے۔ (اس دوران) ان کے پاس سے ایک دیہاتی گزرا تو انہوں نے پوچھا۔ اے عبداللہ! لوگوں کا کیا بنا؟ اس نے جواب دیا۔ محمد کبھی بھی حنین سے آگے نہیں جا سکتا۔ راوی کہتے ہیں: یہ اس وقت کا تاثر تھا جب آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ سے متفرق ہو گئے تھے..... تو ان میں سے بعض نے بعض سے کہا۔ قریش میں سے کوئی رب (بڑا) بن جائے یہ بات ہمیں اس سے زیادہ محبوب ہے کہ دیہاتیوں میں سے کوئی رب (بڑا) بنے۔ پھر آپس میں سے ایک سے کہا۔ اے فلاں! جاؤ اور ہمارے پاس کوئی خبر لاؤ۔ راوی کہتے ہیں؛ وہ آدمی چل پڑا یہاں تک کہ جب وہ قوم کے درمیان پہنچا تو اس نے انہیں یہ کہتے ہوئے سُنا۔ اے اوس، اے خزرج! وہ لوگوں پر بلند ہو گئے۔ وہ اور نبی کریم ﷺ کا شعار تھا۔

(۳۸۱۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّبْيَ بِالْجِعْرَانَةِ ، أَعْطَى عَطَايَا قُرَيْشًا وَغَيْرَهَا مِنَ الْعَرَبِ ، وَلَمْ يَكُنْ فِي الأَنْصَارِ مِنْهَا شَيْءٌ ، فَكَثُرَتِ الْقَالَةُ وَفَشَتْ ، حَتَّى قَالَ قَائِلُهُمْ : أَمَّا رَسُولُ اللهِ فَقَدْ لَقِيَ قَوْمَهُ ، قَالَ :فَأَرْسَلَ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، فَقَالَ :مَا مَقَالَةٌ بَلَغَتْنِي عَنْ قَوْمِكَ ، أَكْثَرُوا فِيهَا ؟ قَالَ :فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ :فَقَدْ كَانَ مَا بَلَغَكَ ، قَالَ :فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ ذَلِكَ ؟ قَالَ :مَا أَنَا إِلاَّ رَجُلٌ مِنْ

قَوْمِي ، قَالَ :فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ ، وَقَالَ :اجْمَعْ قَوْمَك ، وَلاَ يَكُنْ مَعَهُمْ غَيْرُهُمْ ، قَالَ :فَجَمَعَهُمْ فِي حَظِيرَةٍ مِنْ حَظَائِرِ السَّبْيِ ، وَقَامَ عَلَى بَابِهَا ، وَجَعَلَ لاَ يَتْرُكُ إِلاَّ مَنْ كَانَ مِنْ قَوْمِهِ ، وَقَدْ تَرَكَ رِجَالاً مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، وَرَدَّ أُنَاسًا ، قَالَ :ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ، فَقَالَ :يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلاَّلاً فَهَدَاكُمُ اللَّهُ ؟ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ :نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ ، يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، أَلَمْ أَجِدْكُمْ عَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ ؟ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ :نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ ، يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، أَلَمْ أَجِدْكُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ :نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَقَالَ :أَلاَ تُجِيبُونَ ؟ قَالُوا :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ وَأَفْضَلُ.

فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ ، قَالَ :وَلَوْ شِئْتُمْ لَقُلْتُمْ فَصَدَقْتُمْ وَصُدِّقْتُمْ :أَلَمْ نَجِدْكَ طَرِيدًا فَآوَيْنَاك ، وَمُكَذَّبًا فَصَدَّقْنَاك ، وَعَائِلاً فَآسَيْنَاكَ ، وَمَخْذُولاً فَنَصَرْنَاك ؟ فَجَعَلُوا يَبْكُونَ ، وَيَقُولُونَ :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ وَأَفْضَلُ ، قَالَ : أَوَجَدْتُمْ مِنْ شَيْءٍ مِنْ دُنْيَا أَعْطَيْتُهَا قَوْمًا ، أَتَأَلَّفُهُمْ عَلَى الإِسْلاَمِ ، وَوَكَلْتُكُمْ إِلَى إِسْلاَمِكُمْ ، لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا ، وَسَلَكْتُمْ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا ، لَسَلَكْتُ وَادِيَكُمْ ، أَوْ شِعْبَكُمْ ، أَنْتُمْ شِعَارٌ ، وَالنَّاسُ دِثَارٌ ، وَلَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ.

ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِنِّي لأَرَى مَا تَحْتَ مَنْكِبَيْهِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ ، وَلأَبْنَاءِ الأَنْصَارِ ، وَلأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَعِيرِ ، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ إِلَى بُيُوتِكُمْ ؟ فَبَكَى الْقَوْمُ حَتَّى أَخْضَلُوا لِحَاهُمْ ، وَانْصَرَفُوا وَهُمْ يَقُولُونَ :رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا ، وَبِرَسُولِهِ حَظًّا وَنَصِيبًا.

(۳۸۱۵۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام جعرانہ میں قیدیوں کو تقسیم فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش وغیرہ کو قیدی عطا فرمائے لیکن ان قیدیوں میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کو کچھ بھی نہ دیا۔ اس پر بہت سی باتیں کہی گئیں اور پھیلائی گئیں۔ یہاں تک کہ ایک کہنے والے نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو اپنی قوم کے ساتھ مل گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا اور استفسار فرمایا کہ ''مجھے تمہاری جانب سے کیسی بات پہنچی ہے جو وہ بہت زیادہ کر رہے ہیں؟'' راوی کہتے ہیں: انہوں نے جواب دیا۔ یقیناً ایسی بات ہوئی ہوگی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں تو اپنی قوم کا محض ایک فرد ہوں۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ زیادہ ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی قوم کو جمع کرو اور ان کے ساتھ کوئی اور (قوم) نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انصار کو قیدیوں کے باڑوں میں سے ایک باڑہ میں جمع کیا اور خود اس باڑہ کے دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور جو ان کی قوم میں سے آتا تھا یہ اسی کو (اندر جانے کے لئے) چھوڑتے تھے۔ اور کچھ مہاجرین کو بھی انہوں نے (اندر جانے کے لئے) چھوڑ دیا۔ اور کچھ کو واپس کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: پھر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، غصہ

آپ ﷺ کے چہرہ انور سے ظاہر ہو رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

''اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا تھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت دی؟'' انصار کہنے لگے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے غصہ سے۔ ''اے گروہِ انصار! کیا میں نے تمہیں تنگدست نہیں پایا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں غنی بنا دیا؟'' انصار کہنے لگے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غصہ سے۔ ''اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں (باہم) دشمن نہیں پایا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا'' انصار کہنے لگے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کے غصہ سے۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔ تم جواب کیوں نہیں دیتے؟ انصار نے کہا۔ اللہ اور اس کے رسول زیادہ بڑے محسن ہیں۔ پھر جب آپ ﷺ کی (یہ غصہ کی حالت) ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم چاہتے تو تم یہ بات کہتے اور سچ کہتے، تمہاری تصدیق بھی کی جاتی کہ: ''کیا ہم نے آپ کو نکالا ہوا نہیں پایا تھا پھر ہم نے آپ کو ٹھکانا دیا۔ اور کیا ہم نے آپ کو جھٹلایا ہوا نہیں پایا تھا پھر ہم نے آپ کی تصدیق کی۔ اور کیا ہم نے آپ کو تنگدست نہیں پایا تھا پھر ہم نے آپ کے ساتھ موالات کیا۔ اور کیا ہم نے آپ کو بے یار و مددگار نہیں پایا تھا پھر ہم نے آپ کی مدد کی؟'' اس پر انصار نے رونا شروع کیا اور کہنے لگے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ بڑے محسن اور فضیلت والے ہیں۔'' کیا تم نے دنیا کی اس چیز کو جو میں نے کسی قوم کو اس لئے دی تا کہ میں انہیں اسلام کے ساتھ مضبوط کر سکوں...... محسوس کیا ہے...... اور میں نے تمہیں تمہارے اسلام کے سپرد کر دیا (یعنی تم پختہ ایمان والے ہو) اگر سب لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور تم انصار ایک دوسری وادی یا گھاٹی میں چلو تو البتہ میں تمہاری وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔ تم لوگ جسم سے متصل کپڑے (کی طرح) ہو اور بقیہ لوگ جسم کے اوپر والے کپڑے (کی طرح) ہیں۔ اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ایک فرد ہوتا۔

پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے مونڈھوں کے نیچے کا حصہ (بغلیں) دکھائی دینے لگیں اور آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔ ''اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما، اور انصار کے بچوں کی مغفرت فرما۔ اور انصار کے بچوں کے بچوں کی مغفرت فرما۔ کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ باقی لوگ تو بکریاں، اونٹ لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ؟'' اس پر تمام صحابہ ؓ رونے لگے یہاں تک کہ ان کی داڑھیاں تر ہو گئیں۔ اور وہ لوگ یہ کہتے ہوئے واپس ہوئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور اس کے رسول ﷺ کے حصہ اور نصیب ہونے پر راضی ہیں۔

(۳۸۱۵۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيِّ ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ ، فَسِرْنَا فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ ، فَنَزَلْنَا تَحْتَ ظِلاَلِ الشَّجَرِ ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لأَمَتِي وَرَكِبْتُ فَرَسِي ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ فَقُلْتُ :السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، وَرَحْمَةُ اللهِ ، الرَّوَاحُ ، حَانَ الرَّوَاحُ ، فَقَالَ :أَجَلْ ، فَقَالَ :يَا بِلاَلُ ، فَثَارَ مِنْ تَحْتِ سَمُرَةٍ ،

كَأَنَّ ظِلَّهُ ظِلُّ طَائِرٍ ، فَقَالَ :لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ، وَأَنَا فِدَاؤُكَ ، فَقَالَ :أَسْرِجْ لِي فَرَسِي ، فَأَخْرَجَ سَرْجًا دَفَّتَاهُ مِنْ لِيفٍ ، لَيْسَ فِيهِمَا أَشَرٌ ، وَلاَ بَطَرٌ ، قَالَ :فَأَسْرَجَ.

فَرَكِبَ ، وَرَكِبْنَا فَصَافَفْنَاهُمْ عَشِيَّتَنَا وَلَيْلَتَنَا ، فَتَشَامَّتِ الْخَيْلاَنِ ، فَوَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ كَمَا قَالَ اللَّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا عِبَادَ اللهِ ، أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ قَالَ :يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ ، أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ اقْتَحَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسِهِ ، فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ ، فَأَخْبَرَنِي الَّذِي كَانَ أَدْنَى إِلَيْهِ مِنِّي أَنَّهُ ضَرَبَ بِهِ وُجُوهَهُمْ ، وَقَالَ :شَاهَتِ الْوُجُوهُ ، قَالَ :فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ.

قَالَ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ :فَحَدَّثَنِي أَبْنَاؤُهُمْ ، عَنْ آبَائِهِمْ ؛ أَنَّهُمْ قَالُوا :لَمْ يَبْقَ مِنَّا أَحَدٌ إِلاَّ امْتَلأَتْ عَيْنَاهُ وَفَمُهُ تُرَابًا ، وَسَمِعْنَا صَلْصَلَةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ ، كَإِمْرَارِ الْحَدِيدِ عَلَى الطَّسْتِ الْحَدِيدِ.

(ابو داؤد ۱۷ ۵۲۳۱۔ احمد ۲۸۶)

(۳۸۱۵۳) حضرت عبدالرحمن الفہری سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: کہ میں غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ہم ایک انتہائی سخت گرمی والے دن میں چلے پھر ہم نے درختوں کے سایہ میں پڑاؤ کیا۔ پھر جب سورج زوال کر گیا تو میں نے اپنا سامان حرب پہن لیا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور میں رسول اللہ ﷺ کی طرف چل دیا۔ آپ ﷺ اپنے خیمہ میں تھے۔ میں نے (جا کر) کہا: السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، وَرَحْمَةُ اللهِ روانگی! روانگی کا وقت ہو گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے بلال رضی اللہ عنہ! پس وہ بھی ایک ایسے درخت کے نیچے سے گرد جھاڑتے ہوئے اٹھے جس کا سایہ پرندے کے سایہ کی طرح تھا۔ اور انہوں نے (آ کر) عرض کیا۔ میں آپ پر فدا ہوں۔ میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے گھوڑے پر زین کس دو۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک زین نکالی جس کے اطراف میں گھاس لگا ہوا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے گھوڑے پر زین کس دی۔

۲۔ پھر آپ ﷺ بھی سوار ہو گئے اور ہم بھی سوار ہو گئے اور ہم نے رات، دن ان کے سامنے صف بندی کی اور مسلمانوں اور کافروں کے گھڑ سواروں کی آپس میں مڈبھیڑ ہوئی۔ جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے..... مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے آواز دی۔ ''اے خدا کے بندو! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (موجود) ہوں'' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے گروہ مہاجرین! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (موجود) ہوں۔ پھر آپ ﷺ اپنے گھوڑے اترے اور ایک مٹھی مٹی کی لی مجھے اس صحابی نے بتایا جو مجھ سے زیادہ آپ ﷺ کے قریب تھا کہ آپ ﷺ نے یہ مٹی ان کے چہروں کی طرف پھینکی اور فرمایا۔'' چہرے بگڑ جائیں۔'' راوی کہتے ہیں: پس اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی۔

۳۔ یعلی بن عطاء کہتے ہیں۔ مجھ سے مخالفین کے بیٹوں نے اپنے آباء کی سند سے بیان کیا کہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں بچا مگر یہ کہ اس کی آنکھیں اور منہ مٹی سے بھر گیا اور ہم نے آسمان اور زمین کے درمیان ایک گھنٹی کی آواز سنی جیسا کہ لوہے کی طشت پر لوہا

مارنے سے نکلتی ہے۔

(۳۸۱۵۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ هَوَازِنَ جَائَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ بِالصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ وَالإِبِلِ وَالْغَنَمِ ، فَجَعَلُوهَا صُفُوفًا ، يَكْثُرُونَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا الْتَقَوْا ، وَلَّى الْمُسْلِمُونَ كَمَا قَالَ اللَّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا عِبَادَ اللهِ ، أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ قَالَ :يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ ، أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ، قَالَ : فَهَزَمَ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يُضْرَبْ بِسَيْفٍ ، وَلَمْ يُطْعَنْ بِرُمْحٍ ، قَالَ :وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ :مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ ، قَالَ :فَقَتَلَ أَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلا ، فَأَخَذَ أَسْلابَهُمْ.

وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنِّي ضَرَبْت رَجُلاً عَلَى حَبْلِ الْعَاتِقِ ، وَعَلَيْهِ دِرْعٌ لَهُ فَأُجْهِضْتُ عَنْهُ ، وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ :فَأُعْجِلْت عَنْهُ ، قَالَ :فَانْظُرْ مَنْ أَخَذَهَا ، قَالَ :فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :أَنَا أَخَذْتُهَا ، فَأَرْضِهِ مِنْهَا وَأَعْطِنِيهَا ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ ، أَوْ سَكَتَ ، فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ :لاَ ، وَاللهِ لاَ يَفِيئُهَا اللَّهُ عَلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِهِ وَيُعْطِيكَهَا ، قَالَ : فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ :صَدَقَ عُمَرُ.

وَلَقِيَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ وَمَعَهَا خِنْجَرٌ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ :يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا هَذَا مَعَك؟ قَالَتْ :أَرَدْتُ إِنْ دَنَا مِنِّي بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ أَنْ أَبْعَجَ بِهِ بَطْنَهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ :يَا رَسُولَ اللهِ، أَلاَ تَسْمَعُ مَا تَقُولُ أُمُّ سُلَيْمٍ؟ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللهِ، قُتِلَ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ، انْهَزَمُوا بِكَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ :إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَفَى وَأَحْسَنَ.

(ابوداؤد ۲۷۱۲ ـ احمد ۲۷۹)

(۳۸۱۵۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ہوازن والے غزوہ حنین کے موقع پر (اپنے) بچوں عورتوں، اونٹوں اور بکریوں کو ساتھ لائے اور انہیں صفوں کی حالت میں جمع کر دیا تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زیادہ لگیں۔ پس جب آمنا سامنا ہوا۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ مسلمان بھاگ نکلے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ کے بندو! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (موجود) ہوں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے گروہ مہاجرین! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (موجود) ہوں۔'' راوی کہتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کیا۔ کوئی تلوار نہیں ماری گئی اور نہ ہی کوئی نیزہ بازی کی گئی۔ راوی کہتے ہیں: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن ارشاد فرمایا: ''جو کسی کافر کو قتل کرے گا وہی اس کا سامان لے گا۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، چنانچہ اس دن حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیس (۲۰) آدمیوں کو قتل کیا اور ان کے سامان کو لے لیا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک آدمی کو گردن پر تلوار مار کر ہلاک کیا اس کے جسم پر زرہ تھی لیکن مجھ سے پہلے ہی کسی نے وہ زرہ اتار لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دیکھ لو کس نے وہ زرہ لی ہے۔ راوی کہتے ہیں: ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا۔ میں نے وہ زرہ

لی ہے۔ آپ اس کو اس زرہ سے راضی کر دیں۔ (یعنی چھوڑنے پر) اور یہ زرہ مجھے دے دیں۔ رسول اللہ ﷺ سے جب بھی کسی شئی کا سوال کیا جاتا تو آپ ﷺ وہ چیز عطا فرما دیتے یا خاموش رہتے (یعنی انکار نہ کرتے)۔ چنانچہ آپ ﷺ (یہ بات سن کر) خاموش ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ نہیں خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے شیروں میں سے ایک شیر پر سے یہ غنیمت نہیں ہٹائیں گے اور نہ یہ تجھے دیں گے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمر نے سچ کہا ہے۔''

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی ام سُلیم رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی۔ حضرت ام سُلیم رضی اللہ عنہا کے پاس چھرا تھا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ اے اُم سلیم رضی اللہ عنہا! یہ آپ کے پاس کیا ہے؟ وہ فرمانے لگیں۔ میرا ارادہ یہ ہے کہ اگر مشرکین میں سے کوئی میرے قریب آیا تو میں اس چھرے کے ذریعہ سے پیٹ پھاڑ کر اس کی آنتیں باہر نکال دوں گی۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (آپ ﷺ سے) عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! اُم سلیم جو کچھ کہہ رہی ہیں۔ آپ نے نہیں سُنا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کہنے لگیں۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے بعد طلقاء میں سے جو لوگ ہیں ان کو خوب قتل کریں۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ لوگ آپ کے ذریعہ (خوب) شکست کھا چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: ''یقیناً اللہ کافی ہے اور خوب ہے۔''

(۳۸۱۵۵) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ :غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَتَضَحَّى ، وَعَامَّتُنَا مُشَاةٌ ، فِينَا ضَعَفَةٌ ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ ، فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهِ ، فَقَيَّدَ بِهِ جَمَلَهُ رَجُلٌ شَابٌّ ، ثُمَّ جَاءَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَوْمِ ، فَلَمَّا رَأَى ضَعَفَهُمْ وَقِلَّةَ ظَهْرِهِمْ خَرَجَ يَعْدُو إِلَى جَمَلِهِ فَأَطْلَقَهُ ، ثُمَّ أَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ خَرَجَ يَرْكُضُهُ ، وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ ، هِيَ أَمْثَلُ ظَهْرِ الْقَوْمِ ، فَقَعَدَ فَاتَّبَعَهُ ، فَخَرَجْتُ أَعْدُو فَأَدْرَكْتُهُ وَرَأْسُ النَّاقَةِ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ، وَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ، وَكُنْتُ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ ، فَأَنَخْتُهُ ، فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ بِالأَرْضِ ، اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَأَضْرِبُ رَأْسَهُ ، فَنَدَرَ فَجِئْتُ بِرَاحِلَتِهِ ، وَمَا عَلَيْهَا أَقُودُهُ ، فَأَسْتَقْبِلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلاً ، فَقَالَ :مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ ؟ فَقَالُوا :ابْنُ الأَكْوَعِ ، فَنَفَلَهُ سَلَبَهُ.

(۳۸۱۵۵) حضرت ایاس بن سلمہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوازن کے جہاد میں شرکت کی تھی۔ ہم صبح کا کھانا کھا رہے تھے اور ہمارے اکثر لوگ پیدل تھے اور ہم میں کمزور لوگ بھی تھے کہ ایک آدمی سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس نے اپنے (اونٹ) کے کجاوہ سے ایک چمڑے کی رسی کو پھینکا اور ایک نوجوان آدمی نے اس کے ساتھ اس کے اونٹ کو باندھ دیا۔ پھر وہ آیا اور اس نے لوگوں کے ہمراہ کھانا کھایا۔ جب اس نے لوگوں کی کمزوری اور کمی کو دیکھا تو وہ اپنے اونٹ کی طرف بھاگ نکلا اور اس نے اس کو کھول لیا پھر اس کو بٹھایا اور اس پر سوار ہو گیا اور پھر اس اونٹ کو مہمیز کرنا شروع کیا۔ نبی کریم ﷺ

کے صحابہ میں سے ایک آدمی...... جن کا تعلق بنو اسلم سے تھا...... ایک اونٹنی پر ان کے پیچھے گئے۔ میں نے بھاگتے ہوئے اس شخص کا پیچھا کیا۔ ابھی بنو اسلم کے آدمی کی اونٹنی اس آدمی کے اونٹ کے قریب ہی پہنچی تھی کہ میں نے آگے بڑھ کر اونٹ کی لگام کو پکڑ لیا۔ جونہی وہ نیچے ہوئے میں نے اس آدمی کو قتل کر دیا۔ پھر میں وہ سواری اور اس کا سامان لے کر حاضر ہوا۔ حضور ﷺ نے پوچھا کہ اس آدمی کو کس نے مارا؟ لوگوں نے بتایا کہ ابن اکوع نے۔ پس آپ نے اس کا ساز و سامان مجھے دے دیا۔

(۳۸۱۵۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَا أَفَاءَ ، قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ ، وَلَمْ يَقْسِمْ وَلَمْ يُعْطِ الأَنْصَارَ شَيْئًا ، فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ ، فَخَطَبَهُمْ ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلاَّلاً فَهَدَاكُمَ اللَّهُ بِي ؟ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَجَمَعَكُمُ اللَّهُ بِي ؟ وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمَ اللَّهُ بِي ، قَالَ : كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا ، قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ ، قَالَ : فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيبُوا؟ قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ : قَالَ : لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ : جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاءِ وَالْبَعِيرِ ، وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ إِلَى رِحَالِكُمْ؟ لَوْلاَ الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ ، لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا ، أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ، الأَنْصَارُ شِعَارٌ ، وَالنَّاسُ دِثَارٌ ، وَإِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

(۳۸۱۵۷) حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو غزوہ حنین میں جو مال غنیمت میں دینا مقصود تھا وہ عطا فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے وہ مال لوگوں میں اور مؤلفۃ القلوب میں تقسیم فرمایا اور آپ ﷺ نے انصار میں کوئی مال بھی تقسیم نہیں فرمایا اور ان کو نہیں دیا۔ اس پر گویا جب انہیں حصہ نہیں ملا تو انہوں نے محسوس کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا۔ ''اے گروہ انصار! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعہ سے ہدایت بخشی اور تم لوگ پراگندہ و منتشر تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعہ سے اکٹھا فرمایا۔ اور کیا میں نے تمہیں تنگدست نہیں پایا تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میرے ذریعہ سے غنی کر دیا۔'' راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب بھی کوئی بات پوچھتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم جواب میں کہتے: اللہ اور اس کے رسول زیادہ بڑے محسن ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں جواب دینے سے کیا چیز مانع ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کے رسول زیادہ بڑے محسن ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو یوں کہو۔ آپ ایسی ایسی حالت میں ہمارے پاس آئے تھے۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ تو بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم اپنے کجاووں کی طرف اللہ کے رسول کو لے جاؤ؟ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ایک آدمی ہوتا۔ اگر سب لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔ انصار لوگ جسم سے متصل کپڑے (کی مانند) ہیں اور بقیہ لوگ جسم سے اوپر کے کپڑے (کی مانند) ہیں۔ تم لوگ میرے بعد ترجیح نفس کا مشاہدہ کرو گے لیکن تم صبر کرنا، یہاں تک کہ تم میرے ساتھ حوض پر آملو۔

(۳۸) مَا جَاءَ فِي غَزْوَةِ ذِي قَرَدٍ

غزوہ ذی قرد کے بارے میں روایات

(۳۸۱۵۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو النَّضْرِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَخَرَجْت أَنَا وَرَبَاحٌ ، غُلاَمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الإِبِلِ ، وَخَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسِ طَلْحَةَ أُنَدِّيهِ مَعَ الإِبِلِ ، فَلَمَّا كَانَ بِغَلَسٍ أَغَارَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُيَيْنَةَ عَلَى إِبِلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَتَلَ رَاعِيَهَا ، وَخَرَجَ يَطْرُدُهَا هُوَ وَأُنَاسٌ مَعَهُ فِي خَيْلٍ ، فَقُلْتُ :يَا رَبَاحُ ، اقْعُدْ عَلَى هَذَا الْفَرَسِ ، فَأَلْحِقْهُ بِطَلْحَةَ ، وَأَخْبِرْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَدْ أُغِيرَ عَلَى سَرْحِهِ.

قَالَ :فَقُمْت عَلَى تَلٍّ ، وَجَعَلْت وَجْهِي مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ ، ثُمَّ نَادَيْت ثَلاَثَ مَرَّاتٍ :يَا صَبَاحَاهُ ، ثُمَّ اتَّبَعْتُ الْقَوْمَ، مَعِي سَيْفِي وَنَبْلِي، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ، وَذَاكَ حِينَ يَكْثُرُ الشَّجَرُ، قَالَ:فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ جَلَسْتُ لَهُ فِي أَصْلِ شَجَرَةٍ ، ثُمَّ رَمَيْتُ ، فَلاَ يُقْبِلُ عَلَيَّ فَارِسٌ إِلاَّ عَقَرْتُ بِهِ ، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَقُولُ :

أَنَا ابْنُ الأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَأَلْحَقُ بِرَجُلٍ فَأَرْمِيهِ وَهُوَ عَلَى رَحْلِهِ ، فَيَقَعُ سَهْمِي فِي الرَّجُلِ ، حَتَّى انْتَظَمَتْ كَتِفَهُ ، قُلْتُ :خُذْهَا :

وَأَنَا ابْنُ الأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَإِذَا كُنْتُ فِي الشَّجَرَةِ أَحْرَقْتُهُمْ بِالنَّبْلِ ، وَإِذَا تَضَايَقَتِ الثَّنَايَا عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَرَدَّيْتُهُمْ بِالْحِجَارَةِ ، فَمَا زَالَ ذَلِكَ شَأْنِي وَشَأْنُهُمْ، أَتْبَعُهُمْ وَأَرْتَجِزُ، حَتَّى مَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلاَّ خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي ، وَاسْتَنْقَذْتُهُ مِنْ أَيْدِيهِمْ ، قَالَ :ثُمَّ لَمْ أَزَلْ أَرْمِيهِمْ حَتَّى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثِينَ رُمْحًا ، وَأَكْثَرَ مِنْ ثَلاَثِينَ بُرْدَةً ، يَسْتَخِفُّونَ مِنْهَا ، وَلاَ يُلْقُونَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا إِلاَّ جَعَلْت عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ ، وَجَمَعْتُهُ عَلَى طَرِيقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا امْتَدَّ الضُّحَى، أَتَاهُمْ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِي، مُمِدًّا لَهُمْ، وَهُمْ فِي ثَنِيَّةٍ ضَيِّقَةٍ، ثُمَّ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَأَنَا فَوْقَهُمْ، قَالَ عُيَيْنَةُ:مَا هَذَا الَّذِي أَرَى؟ قَالُوا: لَقِينَا مِنْ هَذَا الْبَرْحَ ، مَا فَارَقَنَا بِسَحَرٍ حَتَّى الآنَ ، وَأَخَذَ كُلَّ شَيْءٍ فِي أَيْدِينَا ، وَجَعَلَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ، فَقَالَ عُيَيْنَةُ :لَوْلاَ أَنَّ هَذَا يَرَى أَنَّ وَرَائَهُ طَلَبًا لَقَدْ تَرَكَكُمْ ، قَالَ :لِيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ ، فَقَامَ إِلَيَّ نَفَرٌ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ ، فَصَعِدُوا فِي الْجَبَلِ، فَلَمَّا أَسْمَعْتُهُمُ الصَّوْتَ، قُلْتُ لَهُمْ:أَتَعْرِفُونِي؟ قَالُوا:وَمَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ:أَنَا ابْنُ الأَكْوَعِ، وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لاَ يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكُنِي ، وَلاَ أَطْلُبُهُ فَيَفُوتُنِي ، قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ :إِنْ أَظُنُّ.

قَالَ: فَمَا بَرِحْتُ مَقْعَدِي ذَاكَ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى فَوَارِسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ، وَإِذَا أَوَّلُهُمُ الأَخْرَمُ الأَسَدِيُّ ، وَعَلَى أَثَرِهِ أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَى أَثَرِ أَبِي قَتَادَةَ الْمِقْدَادُ الْكِنْدِيُّ ، قَالَ : فَوَلَّوْا الْمُشْرِكِينَ مُدْبِرِينَ ، وَأَنْزِلُ مِنَ الْجَبَلِ ، فَأَعْرِضُ لِلأَخْرَمِ ، فَآخُذُ عَنَانَ فَرَسِهِ ، قُلْتُ :يَا أَخْرَمُ ، أَنْذِرْ بِالْقَوْمِ ، يَعْنِي أَحْذَرْهُمْ ، فَإِنِّي لاَ آمَنُ أَنْ يَقْطَعُوكَ ، فَاتَّئِدْ حَتَّى يَلْحَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ ، قَالَ :يَا سَلَمَةُ ، إِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ، وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ ، فَلاَ تَحُل بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ ، قَالَ :فَخَلَّيْتُ عَنَانَ فَرَسِهِ ، فَيَلْحَقُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُيَيْنَةَ ، وَيَعْطِفُ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَان ، فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ ، فَعَقَرَ الأَخْرَمُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَتَلَهُ ، وَتَحَوَّلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَى فَرَسِ الأَخْرَمِ.

فَلَحِقَ أَبُو قَتَادَةَ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ فَاخْتَلَفَا طَعْنَتَيْنِ فَعَقَرَ بِأَبِي قَتَادَةَ ، وَقَتَلَهُ أَبُو قَتَادَةَ ، وَتَحَوَّلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى فَرَسِ الأَخْرَمِ.

ثُمَّ إِنِّي خَرَجْتُ أَعْدُو فِي أَثَرِ الْقَوْمِ ، حَتَّى مَا أَرَى مِنْ غُبَارِ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا ، وَيَعْرِضُونَ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ إِلَى شِعْبٍ فِيهِ مَاءٌ ، يُقَالُ لَهُ :ذُو قَرَدٍ ، فَأَرَادُوا أَنْ يَشْرَبُوا مِنْهُ ، فَأَبْصَرُونِي أَعْدُو وَرَائَهُمْ ، فَعَطَفُوا عَنْهُ ، وَشَدُّوا فِي الثَّنِيَّةِ ، ثَنِيَّةِ ذِي ثَبِيرٍ ، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَلْحَقُ بِهِمْ رَجُلاً فَأَرْمِيهِ، فَقُلْتُ :خُذْهَا :

وَأَنَا ابْنُ الأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَقَالَ :يَا ثَكِلَتْنِي أُمِّي ، أَكْوَعِي بُكْرَةً ، قُلْتُ :نَعَمْ أَيْ عَدُوَّ نَفْسِهِ ، وَكَانَ الَّذِي رَمَيْتُهُ بُكْرَةً فَأَتْبَعْتُهُ بِسَهْمٍ آخَرَ ، فَعَلَقَ فِيهِ سَهْمَانِ ، وَتَخَلَّفُوا فَرَسَيْنِ ، فَجِئْتُ بِهِمَا أَسُوقُهُمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلأْتُهُمْ عَنْهُ :ذِي قَرَدٍ.

فَإِذَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمْسِ مِئَةٍ ، وَإِذَا بِلاَلٌ قَدْ نَحَرَ جَزُورًا مِمَّا خَلَّفْتُ ، فَهُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، خَلِّنِي ، فَأَنْتَخِبُ مِنْ أَصْحَابِكَ مِئَةَ رَجُلٍ ، فَآخُذُ عَلَى الْكُفَّارِ بِالْعَشْوَةِ ، فَلاَ يَبْقَى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلاَّ قَتَلْتُهُ ، قَالَ :أَكُنْتَ فَاعِلاً ذَاكَ يَا سَلَمَةُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، وَالَّذِي أَكْرَمَ وَجْهَك ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ فِي ضَوْءِ النَّارِ.

قَالَ: ثُمَّ قَالَ :إِنَّهُمْ يُقْرَوْنَ الآنَ بِأَرْضِ غَطَفَانَ ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ ، قَالَ :مَرُّوا عَلَى فُلاَنٍ الْغَطَفَانِي ، فَنَحَرَ لَهُمْ جَزُورًا ، فَلَمَّا أَخَذُوا يَكْشِطُونَ جِلْدَهَا ، رَأَوْا غَبَرَةً فَتَرَكُوهَا وَخَرَجُوا هُرَّابًا ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ، وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ، فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ الْفَارِسِ وَالرَّاجِلِ جَمِيعًا، ثُمَّ أَرْدَفَنِي وَرَائَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ. فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا قَرِيبٌ مِنْ ضَحْوَةٍ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، كَانَ لاَ يُسْبَقُ، فَجَعَلَ يُنَادِي: هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ، أَلاَ رَجُلٌ يُسَابِقُ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَعَلَ ذَلِكَ مِرَارًا، وَأَنَا وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْدَفًا، قُلْتُ لَهُ: أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا، وَلاَ تَهَابُ شَرِيفًا؟ قَالَ: لاَ، إِلاَّ رَسُولَ اللهِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي خَلِّنِي، فَلأُسَابِقُ الرَّجُلَ، قَالَ: إِنْ شِئْتَ، قُلْتُ: اِذْهَبْ إِلَيْك، فَطَفَرَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، وَثَنَيْتُ رِجْلِي فَطَفَرْت عَنِ النَّاقَةِ، ثُمَّ إِنِّي رَبَطْتُ عَلَيْهَا شَرَفًا، أَوْ شَرَفَيْنِ، يَعْنِي اسْتَبْقَيْت نَفْسِي، ثُمَّ إِنِّي عَدَوْتُ حَتَّى أَلْحَقَهُ، فَأَصُكَّ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بِيَدَي، فَقُلْتُ سَبَقْتُك وَاللهِ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، قَالَ: فَضَحِكَ، وَقَالَ: إِنْ أَظُنُّ، حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ. (مسلم ۱۴۳۳۔ احمد ۵۲)

(۳۸۱۵۷) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں صلح حدیبیہ کے دنوں میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ میں آیا تھا۔ پس (ایک مرتبہ) میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام حضرت رباح باہر نکلے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رباح کو اونٹوں کے ہمراہ بھیجا اور میں ان کے ساتھ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا لے کر نکلا اور اونٹوں کے ساتھ میں گھوڑے کو ایڑ لگا تا رہا۔ پس جب صبح کا اندھیرا (چھایا ہوا) تھا تو عبد الرحمان بن عیینہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر حملہ کر دیا اور اونٹوں کے چرواہے کو قتل کر دیا۔ اور وہ اس کے ساتھ جو گھڑسوار لوگ تھے وہ اونٹوں کو لے گئے۔ میں نے کہا۔ اے رباح! اس گھوڑے پر بیٹھ جاؤ اور یہ حضرت طلحہ تک پہنچا دو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دے دو کہ ان پر حملہ ہو گیا ہے۔

۲۔ سلمہ کہتے ہیں: پھر میں ایک ٹیلہ پر کھڑا ہو گیا اور اپنا منہ مدینہ کی طرف کیا اور پھر میں نے تین مرتبہ آواز لگائی۔ یا صباحاہ! اس کے بعد ان لوگوں کے پیچھے چل نکلا۔ میرے پاس میری تلوار اور تیر تھے۔ پس میں نے ان کی طرف تیر پھینکنے شروع کیے اور ان کو زخمی کر کے روکنے لگا۔ اور یہ بات تب ہوتی جب درخت زیادہ ہوتے...... کہتے ہیں: جب میری طرف کوئی سوار آتا تو میں کسی درخت کی اوٹ میں بیٹھ جاتا اور پھر تیر اندازی کرتا۔ چنانچہ کوئی سوار میری طرف نہ بڑھتا مگر یہ کہ میں اس کو زخمی کر کے روک دیتا میں ان پر تیر برساتا اور یہ کہتا۔ میں ابن الاکوع ہوں اور آج کا دن ذلیلوں کی ہلاکت کا دن ہے۔

۳۔ پھر میں ایک آدمی کے پاس پہنچا تو میں نے اس کو تیر مارا جبکہ وہ اپنی سواری پر تھا۔ میرا تیر اس آدمی کو لگا یہاں تک کہ وہ اس کے کندھے میں پیوست ہو گیا۔ میں نے کہا۔ اس کو پکڑ۔ اور

''میں ابن الاکوع ہوں۔ اور آج کا دن ذلیلوں کی ہلاکت کا دن ہے۔''

۴۔ جب میں درختوں (کے جھرمٹ) میں ہوتا تو میں ان لوگوں پر خوب تیر اندازی کرتا اور جب گھاٹیاں تنگ ہو جاتیں تو میں پہاڑ پر چڑھ جاتا اور ان پر پتھر پھینکتا۔ میری اور ان کی یہی حالت رہی کہ میں ان کے پیچھے دوڑتا رہا اور رجزیہ اشعار پڑھتا رہا۔ یہاں

تک کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی سواریوں میں سے جو کچھ پیدا کیا ہوا تھا میں اس سب کو اپنے پیچھے چھوڑ آیا اور میں نے اس کو حملہ آوروں سے چھڑا لیا۔

۵۔ سلمہ کہتے ہیں: پس میں ان پر تیر اندازی کرتا رہا یہاں تک کہ تیس سے زیادہ نیزے اور تیس سے زیادہ چادریں گرا دیں جن کو وہ ہلکا (گھٹیا) سمجھتے تھے۔ وہ جو کچھ بھی پھینکتے تھے میں ان پر پتھروں کو رکھ دیتا تھا۔ اور میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے راستہ پر جمع کر دیتا تھا۔ یہاں تک کہ جب چاشت کا وقت ہوا تو حملہ آوروں کے پاس عیینہ بن بدر فزاری مدد کرنے کے لئے آپہنچا اور یہ لوگ ایک تنگ گھاٹی میں تھے۔ میں پہاڑ پر چڑھ گیا چنانچہ میں ان سے بلند ہو گیا۔ عیینہ نے کہا میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں؟ حملہ آوروں نے جواب دیا۔ ہمیں یہ مصیبت چمٹی ہوئی ہے۔ صبح سے ابھی تک اس نے ہمارا ساتھ نہیں چھوڑا۔ جو کچھ ہمارے پاس تھا وہ اس نے ہم سے لے لیا ہے اور اس کو اپنے پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اس پر عیینہ نے کہا۔ اگر اس کو اپنے پیچھے سے کسی طلب (کمک) کا خیال نہ ہوتا تو البتہ یہ تمہیں چھوڑ دیتا۔ عیینہ نے کہا۔ تم میں سے ایک جماعت اس کی طرف (لڑنے کے لئے) اٹھنی چاہیے۔ چنانچہ میری جانب ایک جماعت اٹھی جس میں چار افراد تھے۔ انہوں نے پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا پس جب وہ میری آواز کے قریب پہنچے تو میں نے ان سے کہا۔ کیا تم مجھے جانتے ہو؟ انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا۔ میں ابن الاکوع ہوں۔ قسم اس ذات کی جس نے محمد کے چہرے کو عزت بخشی تم میں سے کوئی آدمی مجھے پکڑنا چاہے تو نہیں پکڑ سکتا اور میں جس کو پکڑنا چاہوں وہ چھوٹ نہیں سکتا۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا۔ مجھے بھی یہی گمان ہے۔

۶۔ سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں اپنی اسی جگہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سواروں کو درختوں کے درمیان سے دیکھا کہ ان کے اول میں اخرم اسدی ہیں اور ان کے پیچھے رسول اللہ ﷺ کے شہسوار حضرت ابو قتادہ تھے اور ابو قتادہ کے پیچھے مقداد کندی رضی اللہ عنہ تھے۔ سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پس مشرکین پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ میں پہاڑ سے اترا اور حضرت اخرم کے پاس پہنچا اور میں نے ان کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی۔ میں نے کہا۔ اے اخرم! ان لوگوں سے ڈرو (یعنی ابھی رک جاؤ) کیونکہ مجھے اس بات پر امن نہیں ہے کہ یہ لوگ تمہیں قتل کر دیں گے۔ پس تم رکو یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم (ہم تک) پہنچ جائیں۔ اخرم رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے سلمہ رضی اللہ عنہ! اگر تم اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور جانتے ہو کہ جنت برحق ہے اور جہنم برحق ہے تو تم میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہ ہو۔ سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے ان کے گھوڑے کی لگام چھوڑ دی اور وہ (جا کر) عبد الرحمان بن عیینہ سے ٹکرائے اور عبد الرحمان نے ان پر حملہ کیا اور دونوں طرف سے وار ہوئے۔ حضرت اخرم نے عبد الرحمان کے (گھوڑے کی) پانچیں کاٹ دیں اور عبد الرحمان نے حضرت اخرم رضی اللہ عنہ کو وار کر کے قتل کر دیا۔ اور عبد الرحمان، حضرت اخرم رضی اللہ عنہ (کا گھوڑا لے کر) واپس چلا گیا۔

۷۔ پھر ابو قتادہ رضی اللہ عنہ، عبد الرحمٰن کے پاس پہنچے اور دونوں طرف وار ہوئے تو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے پاؤں عبد الرحمٰن نے کاٹ ڈالے اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمان کو قتل کر دیا اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت اخرم رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر

سوار ہو کر واپس پلٹے۔

۸۔ میں نے پھر ان لوگوں کے اثرات قدم کے پیچھے دوڑنا شروع کیا (اور اتنا آگے نکل گیا) یہاں تک کہ مجھے جناب نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا غبار بھی دکھائی دینا بند ہو گیا۔ غروب آفتاب سے قبل یہ لوگ ایک گھاٹی میں میرے سامنے آئے جس میں ایک ذوقرد نام کا کنواں تھا۔ ان لوگوں نے اس کنویں سے پانی پینے کا ارادہ کیا تھا کہ انہوں نے مجھے اپنے پیچھے دوڑتا ہوا دیکھ لیا چنانچہ وہ لوگ وہاں سے نکلے اور ایک دوسری گھاٹی جس کا نام ثنیۃ ذی ثبیر تھا اس میں مضبوط ہو گئے اسی دوران سورج ڈوب گیا اور میں ان میں سے ایک آدمی کے پاس جا پہنچا اور میں نے اس کی طرف تیر پھینکا اور میں نے کہا۔ اس (تیر) کو پکڑ لو۔ ع

''اور میں ابن الاکوع ہوں۔ آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔''

۹۔ اس آدمی نے کہا...... ہائے! میری ماں مجھے گم کرے۔ کیا تم صبح والے ابن الاکوع ہو؟ میں نے جواب دیا: ہاں! اے اپنی جان کے دشمن! اور یہ وہی شخص تھا جس کو میں نے صبح تیر مارا تھا۔ چنانچہ میں نے اس کو ایک اور تیر دے مارا اور اس میں دو تیر پیوست ہو گئے۔ یہ لوگ (مزید) دو گھوڑے پیچھے چھوڑ گئے۔ میں ان دونوں گھوڑوں کو ہانک کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور آپ ﷺ (اس وقت) اسی کنویں پر تشریف فرما تھے جس سے میں نے ان حملہ آوروں کو بھگایا تھا۔ یعنی ذوقرد

۱۰۔ پس (وہاں) اللہ کے نبی ﷺ پانچ صد افراد کے ہمراہ موجود تھے۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک اونٹ کو نحر کیا تھا جن کو میں اپنے پیچھے چھوڑ آیا تھا۔ اور آپ ﷺ کے لئے اس کی کلیجی اور کوہان کو بھون رہے تھے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے چھوڑیں (یعنی اجازت دیں) میں آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک سو افراد کو منتخب کرتا ہوں اور (ان کے ذریعہ) میں کفار پر رات کو حملہ کروں گا اور ان میں سے کسی مخبر کو قتل کئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''اے سلمہ رضی اللہ عنہ! کیا تم یہ کام کر لو گے؟'' حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ جی ہاں! قسم اس ذات کی جس نے آپ کے رُخ انور کو عزت بخشی ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آگ کی روشنی میں آپ ﷺ کی داڑھوں کو دیکھ لیا۔

۱۱۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ لوگ اس وقت مقام غطفان میں مہمانی کھا رہے ہیں۔'' پھر اس کے بعد مقامِ غطفان سے ایک آدمی آیا اور اس نے بتایا کہ یہ لوگ فلاں غطفانی کے ہاں سے گزرے تو اس نے ان کے لئے اونٹ ذبح کیا پھر جب انہوں نے اس کی کھال اتارنا شروع کی تو انہوں نے گرد و غبار دیکھی اور اونٹ کو (وہیں) چھوڑ دیا اور بھاگ نکلے۔ پھر جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''ہمارے گھڑ سواروں میں سب سے بہتر گھڑ سوار ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہیں اور ہمارے پا پیادہ میں سب سے بہتر حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ ہیں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے گھڑ سوار اور پا پیادہ دونوں کے حصے عطا فرمائے۔ اور آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کان چری اونٹنی پر سوار فرمایا۔ جبکہ ہم مدینہ کی طرف واپس آ رہے تھے۔

۱۲۔ پھر جب ہم مدینہ کے قریب نصف النہار کو پہنچے تو انصار میں سے ایک آدمی تھا وہ جب بھی آگے ہوتا تو یہ آواز لگاتا۔ کیا

کوئی مقابلہ کرنے والا ہے؟ کیا کوئی آدمی مدینہ تک دوڑ لگا کر مقابلہ کرے گا؟ یہ حرکت اس نے کئی مرتبہ کی۔ جبکہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ میں نے ان صاحب سے کہا۔ تمہیں کسی کریم کی عزت اور کسی شریف کی ہیبت کا خیال نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی کا نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے چھوڑیے۔ تاکہ میں اس آدمی سے مقابلہ کروں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو (ٹھیک ہے)۔ میں نے (اس آدمی سے) کہا۔ تیاری کرو۔ پس وہ اپنی سواری سے اُترا اور میں نے اپنے پاؤں موڑے اور میں بھی اونٹنی سے اُترا۔ پھر میں نے دوڑ لگائی یہاں تک کہ میں نے اس کو جا پکڑا اور میں نے اس کے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ زور سے مارا اور میں نے اس سے کہا۔ خدا کی قسم! میں تم سے آگے گزر گیا ہوں۔ یا اسی طرح کی کوئی بات کہی۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ وہ صاحب ہنس پڑے اور کہنے لگے۔ میرا گمان بھی یہی تھا کہ تم مجھ پر سبقت لے جاؤ گے۔ (پھر ہم چلتے رہے) یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

(۳۸۱۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرَةَ الْعَدَوِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الْخَوْفِ بِذِي قَرَدٍ ، أَرْضٌ مِنْ أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ ، فَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ : صَفٌّ خَلْفَهُ ، وَصَفٌّ مُوَازِي الْعَدُوِّ ، فَصَلَّى بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ رَكْعَةً ، ثُمَّ نَكَصَ هَؤُلاَءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلاَءِ ، وَهَؤُلاَءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلاَءِ ، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً.

(۳۸۱۵۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام ذی قرد میں ...... بنو سلیم کے علاقہ میں ...... نماز خوف ادا فرمائی۔ پس آپ ﷺ کے پیچھے لوگوں نے دو صفیں بنالیں۔ ایک صف نے آپ کے پیچھے (پہلے ایک رکعت) نماز پڑھی اور ایک صف دشمن کے مقابل کھڑی ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس صف کو جو آپ ﷺ کے پاس تھی ایک رکعت نماز پڑھائی پھر یہ لوگ اُن لوگوں کی صف کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ ان لوگوں کی صف کی جگہ چلے آئے اور آپ ﷺ نے اُن کو بھی ایک رکعت پڑھائی۔

(۳۸۱۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الرُّكَيْنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلاَةَ الْخَوْفِ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

(۳۸۱۵۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز خوف ادا فرمائی ... پھر اس کے بعد حضرت زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ والی روایت بیان فرمائی۔

(۳۹) مَا حَفِظَ أَبُو بَكْرٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ

غزوہ تبوک کے بارے میں احادیث

(۳۸۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ،

قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً ، وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَ غَزْوَةُ تَبُوكَ ، سَافَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا ، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ عَنْ أَمْرِهِمْ ، وَأَخْبَرَهُمْ بِذَلِكَ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ ، وَأَخْبَرَهُمْ بِالْوَجْهِ الَّذِي يُرِيدُ. (ابو داؤد ۲۶۳۰۔ احمد ۳۸۷)

(۳۸۱۶۰) حضرت عبدالرحمان بن کعب بن مالک، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی عادت یہ تھی کہ) جب کسی غزوہ کا ارادہ کرتے تو کسی دوسرے کے ساتھ توریہ فرما لیتے حتی کہ غزوہ تبوک پیش آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک کا سفر سخت گرمی میں کیا اور اس سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دور جگہ جانا تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ان کے معاملہ (یعنی غزوہ) کے بارے میں وضاحت فرما دی اور انہیں اس کی خبر دے دی تاکہ لوگ دشمن کے سامان کی شایان شان تیاری کر لیں۔ اور جس طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ تھا وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بتا دیا۔

(۳۸۱۶۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ ، حَتَّى جِئْنَا وَادِيَ الْقُرَى ، وَإِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُخْرُصُوا ، قَالَ : فَخَرَصَ الْقَوْمُ، وَخَرَصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ ، وَقَالَ لِلْمَرْأَةِ : احْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

قَالَ : فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمَ تَبُوكَ ، فَقَالَ : إِنَّهَا سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ ، فَلَا يَقُومَنَّ فِيهَا رَجُلٌ ، فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيُوثِقْ عِقَالَهُ ، قَالَ : قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ : فَعَقَلْنَاهَا ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ هَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ ، فَقَامَ فِيهَا رَجُلٌ ، فَأَلْقَتْهُ فِي جَبَلَيْ طَيٍّ.

ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلِكُ أَيْلَةَ ، فَأَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، فَكَسَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَحْرِهِمْ.

قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ، وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا وَادِيَ الْقُرَى، فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ: كَمْ حَدِيقَتُكِ؟ قَالَتْ: عَشَرَةُ أَوْسُقٍ، خَرْصُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّي مُتَعَجِّلٌ ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ فَلْيَفْعَلْ ، قَالَ : فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَوْفَى عَلَى الْمَدِينَةِ ، قَالَ : هَذِهِ طَابَةُ ، فَلَمَّا رَأَى أُحُدًا ، قَالَ : هَذَا جَبَلٌ ، يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. (بخاری ۱۴۸۱۔ مسلم ۱۰۱۱)

(۳۸۱۶۱) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تبوک کے سال (غزوہ کے لئے) نکلے یہاں تک کہ جب ہم وادی قُریٰ میں پہنچے تو ایک عورت (کو ہم نے دیکھا جو) اپنے باغ میں کھڑی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: ''(کھجوروں کا) اندازہ لگاؤ۔'' راوی کہتے ہیں۔ لوگوں نے (کھجوروں کا) اندازہ لگایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کھجوروں

کا اندازہ لگایا اور دس وسق کا اندازہ ہوا۔ آپ ﷺ نے عورت سے فرمایا: ''ان کھجوروں سے جتنی (زکوۃ) نکلتی ہے اس کا حساب کرلینا۔ میں ان شاء اللہ تمہارے پاس واپس آؤں گا۔'' راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ (وہاں سے) نکلے یہاں تک کہ آپ ﷺ تبوک میں تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آج کی رات تم پر شدید ہوا چلے گی۔ پس کوئی آدمی اس ہوا میں کھڑا نہ ہو۔ اور جس آدمی کے پاس اونٹ ہو وہ اس اونٹ کی رسی باندھ دے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم نے اونٹوں کو باندھ لیا۔ پس جب رات ہوئی تو خوب تیز ہوا چلی۔ اور اس ہوا میں ایک آدمی کھڑا ہوا تو ہوا نے اس کو طئی کے دو پہاڑوں میں دے مارا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شاہِ ایلہ حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ کو ایک سفید خچر ہدیہ کیا۔ آپ ﷺ نے اس کو ایک چادر عطا فرمائی اور اس کو ان کے سمندر کے بارے میں تحریر لکھ دی۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ آگے بڑھے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ آگے بڑھے یہاں تک کہ ہم وادی قُریٰ میں پہنچے۔ آپ ﷺ نے اس عورت سے پوچھا۔ تمہارے باغ (کی زکوۃ کتنی) ہے؟ عورت نے جواب دیا۔ آپ کے اندازہ کے مطابق دس وسق ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تو جلدی چلوں گا۔ تم میں سے جو آدمی جلدی چلنا چاہے وہ بھی (میرے ساتھ) چلے'' راوی کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نکلے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ جب ہم مدینہ کے سامنے پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ پاکیزہ جگہ ہے'' پھر جب آپ ﷺ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا ''یہ ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔''

(۳۸۱۶۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ ، قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَمَّ بِبَنِي الأَصْفَرِ أَنْ يَغْزُوَهُمْ ، جَلَّى لِلنَّاسِ أَمْرَهُمْ ، وَكَانَ قَلَّمَا أَرَادَ غَزْوَةً إِلاَّ وَرَّى عنها بِغَيْرِهَا ، حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ ، فَاسْتَقْبَلَ حَرًّا شَدِيدًا ، وَسَفَرًا بَعِيدًا ، وَعَدُوًّا جَدِيدًا ، فَكَشَفَ لِلنَّاسِ الْوَجْهَ الَّذِي خَرَجَ بِهِمْ إِلَيْهِ ، لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ.

فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَتَجَهَّزَ النَّاسُ مَعَهُ ، وَطَفِقْتُ أَغْدُو لأَتَجَهَّزَ ، فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ، حَتَّى فَرَغَ النَّاسُ ، وَقِيلَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادٍ وَخَارِجٌ إِلَى وُجْهَةٍ ، فَقُلْتُ : أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ ، أَوْ يَوْمَيْنِ ، ثُمَّ أُدْرِكُهُمْ ، وَعِنْدِي رَاحِلَتَانِ ، مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي رَاحِلَتَانِ قَطُّ قَبْلَهُمَا ، فَأَنَا قَادِرٌ فِي نَفْسِي ، قَوِيٌّ بِعُدَّتِي ، فَمَا زِلْتُ أَغْدُو بَعْدَهُ وَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ، حَتَّى أَمْعَنَ الْقَوْمُ وَأَسْرَعُوا ، وَطَفِقْتُ أَغْدُو لِلْحَدِيثِ ، وَيَشْغَلُنِي الرِّحَالُ ، فَأَجْمَعْتُ الْقُعُودَ حَتَّى سَبَقَنِي الْقَوْمُ ، وَطَفِقْتُ أَغْدُو فَلاَ أَرَى إِلاَّ رَجُلاً مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ ، أَوْ رَجُلاً مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ ، فَيُحْزِنُنِي ذَلِكَ.

فَطَفِقْتُ أُعِدُّ الْعُذْرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ ، وَأُهَيِّءُ الْكَلاَمَ ، وَقُدِّرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لاَ يَذْكُرَنِي حَتَّى نَزَلَ تَبُوكَ ، فَقَالَ فِي النَّاسِ بِتَبُوكَ وَهُوَ جَالِسٌ :مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ؟ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي ، فَقَالَ :شَغَلَهُ بُرْدَاهُ ، وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ ، قَالَ :فَتَكَلَّمَ رَجُلٌ آخَرُ ، فَقَالَ : وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ ، إِنْ عَلِمْنَا إِلاَّ خَيْرًا ، فَصَمَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا قِيلَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا ، زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ ، وَمَا كُنْتُ أَجْمَعُ مِنَ الْكَذِبِ وَالْعُذْرِ ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَنْ يُنْجِيَنِي مِنْهُ إِلاَّ الصِّدْقُ ، فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ ، وَصَبَّحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَقَدِمَ ، فَغَدَوْتُ إِلَيْهِ ، فَإِذَا هُوَ فِي النَّاسِ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ ، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ ، فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ دَعَانِي ، فَقَالَ :هَلُمَّ يَا كَعْبُ ، مَا خَلَّفَكَ عَنِّي ؟ وَتَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، لاَ عُذْرَ لِي ، مَا كُنْت قَطُّ أَقْوَى ، وَلاَ أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْك ، وَقَدْ جَائَهُ الْمُتَخَلِّفُونَ يَحْلِفُونَ ، فَيَقْبَلُ مِنْهُمْ ، وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمْ ، وَيَكِلُ سَرَائِرَهُمْ فِي ذَلِكَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَلَمَّا صَدَقْتُهُ ، قَالَ :أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ ، فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيك مَا هُوَ قَاضٍ ، فَقُمْتُ.

فَقَامَ إِلَيَّ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ ، فَقَالُوا :وَاللهِ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ، وَاللهِ إِنْ كَانَ لَكَافِيك مِنْ ذَنْبِكَ الَّذِي أَذْنَبْت اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَك ، كَمَا صَنَعَ ذَلِكَ لِغَيْرِكَ ، فَقَدْ قَبِلَ مِنْهُمْ عُذْرَهُمْ ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ ، فَمَا زَالُوا يَلُومُونَنِي حَتَّى هَمَمْتُ أَنْ أَرْجِعَ ، فَأُكَذِّبَ نَفْسِي ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ :هَلْ قَالَ هَذِهِ الْمَقَالَةَ أَحَدٌ ، أَوِ اعْتَذَرَ بِمِثْلِ مَا اعْتَذَرْت بِهِ ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، قُلْتُ :مَنْ ؟ قَالُوا :هِلاَلُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ ، وَرَبِيعَةُ بْنُ مَرَارَةَ الْعَامِرِي ، وَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا ، قَدِ اعْتَذَرَا بِمِثْلِ الَّذِي اعْتَذَرْت بِهِ ، وَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ الَّذِي قِيلَ لَكَ.

قَالَ :وَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلاَمِنَا ، فَطَفِقْنَا نَغْدُو فِي النَّاسِ ، لاَ يُكَلِّمُنَا أَحَدٌ ، وَلاَ يُسَلِّمُ عَلَيْنَا أَحَدٌ ، وَلاَ يَرُدُّ عَلَيْنَا سَلاَمًا ، حَتَّى إِذَا وفَتْ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً ، جَائَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اعْتَزِلُوا نِسَائَكُمْ ، فَأَمَّا هِلاَلُ بْنُ أُمَيَّةَ ، فَجَائَتِ امْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ لَهُ :إِنَّهُ شَيْخٌ قَدْ ضَعُفَ بَصَرُهُ ، فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَصْنَعَ لَه طَعَامَهُ ؟ قَالَ :لاَ ، وَلَكِنْ لاَ يَقْرَبَنَّكِ ، قَالَتْ :إِنَّهُ وَاللهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ ، وَاللهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا ، قَالَ : فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي :لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ ، كَمَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ هِلاَلِ بْنِ أُمَيَّةَ ، فَقَدْ أَذِنَ لَهَا أَنْ تَخْدِمَهُ ، قَالَ :فَقُلْتُ :وَاللهِ ، لاَ أَسْتَأْذِنُهُ فِيهَا ، وَمَا أَدْرِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِ اسْتَأْذَنْتُهُ ، وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ ، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ ، فَقُلْتُ لاِمْرَأَتِي :الْحَقِي

بِأَهْلِكِ ، حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ مَا هُوَ قَاضٍ ، وَطَفِقْنَا نَمْشِي فِي النَّاسِ ، وَلاَ يُكَلِّمُنَا أَحَدٌ ، وَلاَ يَرُدُّ عَلَيْنَا سَلاَ
قَالَ:فَأَقْبَلْتُ ، حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارًا لاِبْنِ عَمٍّ لِي فِي حَائِطِهِ ، فَسَلَّمْتُ ، فَمَا حَرَّكَ شَفَتَيْهِ يَرُدُّ عَلَيَّ السَّلا
فَقُلْتُ :أُنْشِدُكَ بِاللهِ ، أَتَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، فَمَا كَلَّمَنِي كَلِمَةً ، ثُمَّ عُدْتُ فَلَمْ يُكَلِّمْنِي ، حَتَّى
كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ، أَوِ الرَّابِعَةِ ، قَالَ :اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

فَخَرَجْت ، فَإِنِّي لأَمْشِي فِي السُّوقِ إِذِ النَّاسُ يُشِيرُونَ إِلَيَّ بِأَيْدِيهِمْ ، وَإِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ نَبَطِ الشَّامِ يَسْ
عَنِّي، فَطَفِقُوا يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ ، حَتَّى جَائَنِي ، فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ بَعْضِ قَوْمِي بِالشَّامِ :إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا مَا صَ
بِكَ صَاحِبُكَ ، وَجَفْوَتُهُ عَنْكَ ، فَالْحَقْ بِنَا ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْكَ بِدَارِ هَوَانٍ ، وَلاَ دَارِ مَضْيَعَةٍ ، نُوَاسِكَ فِ
أَمْوَالِنَا ، قَالَ :قُلْتُ :إِنَّا لِلَّهِ ، قَدْ طَمِعَ فِيَّ أَهْلُ الْكُفْرِ ، فَيَمَّمْتُ بِهِ تَنُّورًا ، فَسَجَرْتُهُ بِهِ.

فَوَاللهِ إِنِّي لَعَلَى تِلْكَ الْحَالِ الَّتِي قَدْ ذَكَرَ اللَّهُ ، قَدْ ضَاقَتْ عَلَيْنَا الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ، وَضَاقَتْ عَ
أَنْفُسُنَا ، صَبَاحِيَةَ خَمْسِينَ لَيْلَةً مُذْ نُهِيَ عَنْ كَلاَمِنَا ، أُنْزِلَتِ التَّوْبَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
ثُمَّ آذَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ ، فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَ
وَرَكَضَ رَجُلٌ إِلَيَّ فَرَسًا ، وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ ، فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ ، وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ
فَنَادَى :يا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ ، أَبْشِرْ ، فَخَرَرْت سَاجِدًا ، وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ الْفَرَجُ ، فَلَمَّا جَائَنِي الَّذِ
سَمِعْت صَوْتَهُ ، خَلَفْتُ لَهُ ثَوْبَيْنِ بِبُشْرَاهُ ، وَوَاللهِ مَا أَمْلِكُ يَوْمَئِذٍ ثَوْبَيْنِ غَيْرَهُمَا.

وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ ، فَخَرَجْتُ قِبَلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَقِيَنِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا ، يُهَنِّئُو
بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيَّ ، حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يُهَرْوِلُ ، حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي
وَمَا قَامَ إِلَيَّ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ ، فَكَانَ كَعْبٌ لاَ يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ ، ثُمَّ أَقْبَلْتُ حَتَّى وَقَفْتُ عَلَى رَسُولِ ال
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ ، كَانَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ كَذَلِكَ ، فَنَادَانِي :هَلُمَّ يَا كَعْ
أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ ، قَالَ :فَقُلْتُ :أَمِنْ عِنْدِ اللهِ ، أَمْ مِنْ عِنْدِكَ ؟ قَالَ :لاَ ، بَلْ مِ
عِنْدِ اللهِ ، إِنَّكُمْ صَدَقْتُمَ اللَّهَ فَصَدَّقَكُمْ.

قَالَ :فَقُلْتُ :إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي الْيَوْمَ أَنْ أَخْرِجَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى ا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ ، قُلْتُ :أُمْسِكُ سَهْمِي بِخَيْبَرَ ، قَالَ كَعْبٌ :فَوَاللهِ مَا أَبْلَى ا
رَجُلاً فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مَا أَبْلاَنِي. (بخاری ۴۴۱۸۔ مسلم ۲۱۲۰)

(۳۸۱۶۲) حضرت عبدالرحمان بن عبداللہ بن کعب بن مالک، اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بنوالاصفر کا ارادہ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ لڑائی کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سا

ن کے معاملہ کو کھول کر بیان فرمایا...... آپ ﷺ کی عادت یہ تھی کہ جب بھی کسی غزوہ کا ارادہ کرتے تو کسی دوسرے سفر سے توریہ فرما لیتے ...... تا آنکہ یہ غزوہ پیش آیا۔ اس میں آپ ﷺ کو شدید گرمی، دور کے سفر اور نئے دشمن سے سابقہ پیش آیا چنانچہ آپ ﷺ نے لوگوں کو وہ مقصد کھول کر بیان کر دیا جس میں آپ ﷺ انہیں لے کر جا رہے تھے تا کہ مسلمان، دشمن کے شایانِ شان تیاری کر لیں۔

۱۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے تیاری فرمائی اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تیاری کر لی۔ میں نے صبح کے وقت تیاری کرنا چاہی لیکن میں تیاری نہ کر سکا یہاں تک کہ لوگ (تیار ہو کر) فارغ ہو گئے اور کہا جانے لگا کہ رسول اللہ ﷺ صبح ہوتے ہی اپنے سفر پر روانہ ہو جائیں گے۔ میں نے (دل میں) کہا۔ میں آپ ﷺ کے بعد ایک دو دن میں تیاری کر لوں گا اور پھر آپ ﷺ کو پا لوں گا۔ میرے پاس دو سواریاں تھیں۔ جبکہ میرے پاس اس سے پہلے کبھی دو سواریاں اکٹھی نہیں ہوئی تھیں۔ پس میں اپنی ذات کے اعتبار سے بھی قادر تھا اور اپنے زادِ راہ کے حوالہ سے بھی قوی تھا۔ آپ ﷺ کے بعد مسلسل دن گزرتے رہے اور میں کچھ بھی نہ کر سکا یہاں تک کہ لشکر کے لوگ تیزی سے سفر کرنے لگے۔

پھر مجھ پر ایک دن ایسا آیا کہ میں نے (پیچھے رہنے والوں میں) صرف ایسے آدمی کو دیکھا جس کو اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دے رکھا تھا۔ یا ایسے آدمی کو دیکھا جس کے بارے میں نفاق کا چرچا تھا۔ اس بات نے مجھے بہت غمگین کر دیا۔

۳۔ اب میں نے رسول اللہ ﷺ کے واپس آ جانے کے وقت کے لئے عذر تیار کرنا شروع کیا اور باتیں بنانے کی کوشش شروع کی۔ اور رسول اللہ ﷺ کو ایسی تقدیر پیش آئی کہ آپ ﷺ کو تبوک کے مقام پر پہنچنے تک میری یاد ہی نہیں آئی۔ آپ ﷺ مقام تبوک میں لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے پوچھا۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟'' میری قوم کے آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ اسے کچھ چیزوں نے مصروف رکھا۔ راوی کہتے ہیں۔ ایک دوسرا آدمی بولا اور اس نے کہا۔ خدا کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ! ہم تو اچھی بات ہی کو جانتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔

۴۔ پھر جب کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ واپس پہنچنے والے ہیں۔ تو مجھ سے ہر باطل اور جو کچھ میں نے جھوٹ، عذر گھڑے تھے وہ سب دور ہو گئے۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ مجھے اس حالت میں صرف سچ ہی نجات دے سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے سچ کو اکٹھا کیا۔ (جب) رسول اللہ ﷺ نے صبح کی تو آپ ﷺ (مدینہ میں) تشریف لائے۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے اور مسجد میں تھے۔ آپ ﷺ کی عادت یہ تھی کہ جب آپ ﷺ سفر سے واپسی فرماتے تو مسجد میں آتے اور وہاں دو رکعات ادا کرتے پھر آپ ﷺ اپنے اہل خانہ کے پاس تشریف لے جاتے۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا۔ جب آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا تو مجھے بلایا اور فرمایا۔ اے کعب! ادھر آؤ تمہیں کس چیز نے میرے ساتھ سے پیچھے رکھا؟ آپ ﷺ غصہ والے آدمی کی طرح مسکرائے۔ کعب کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔ میں آپ کے ساتھ سے پیچھے رہنے کے وقت جس قدر وسعت اور قدرت میں تھا اتنا

میں کبھی نہیں ہوا۔ (اس وقت) آپ ﷺ کے پاس پیچھے رہ جانے والے لوگ آکر قسمیں کھا رہے تھے اور آپ ﷺ ان قسموں کا اعتبار کر کے ان کے لئے مغفرت طلب کر رہے تھے۔ اور ان کے خفیہ ارادوں کو اللہ کی طرف سپرد فرما رہے تھے۔ پس جب میں نے آپ ﷺ سے سچ بات کہہ ڈالی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "رہا یہ آدمی! تو اس نے سچ بولا ہے۔ پس تم کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں جو فیصلہ کرنا ہے وہ کر دے۔" چنانچہ میں (وہاں سے) اٹھ کھڑا ہوا۔

۵۔ بنوسلمہ کے کچھ لوگ میری جانب اٹھے اور کہنے لگے۔ خدا کی قسم! تم نے کوئی (کام کی) بات نہیں کی۔ خدا کی قسم! تمہارے کردہ گناہ کے لئے تو رسول اللہ ﷺ کا استغفار ہی کافی ہو جاتا۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے تیرے علاوہ دیگر لوگوں کے لئے استغفار کیا ہے۔ کہ آپ ﷺ نے ان کی طرف سے عذر قبول فرما لیا اور ان کے لئے مغفرت طلب کی۔ پس بنوسلمہ کے لوگ مجھے مسلسل ملامت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں (آپ ﷺ کے پاس) واپس جاتا ہوں اور اپنی تکذیب کرتا ہوں۔ پھر میں نے ان لوگوں سے پوچھا۔ کیا یہ بات کسی اور نے بھی کہی ہے یا جو عذر میں نے بیان کیا ہے ایسا کسی اور نے بھی کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! میں نے پوچھا: کس نے؟ انہوں نے کہا: ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہ اور ربیعہ بن مرارہ عمری رضی اللہ عنہ نے۔ اور لوگوں نے مجھے ان دو نیک آدمیوں کا بتایا جو کہ غزوہ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے۔ کہ انہوں نے بھی تیری طرح کا عذر بیان کیا ہے۔ اور ان کو بھی وہی بات کہی گئی ہے جو تمہیں کہی گئی ہے۔

راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے (لوگوں کو) ہمارے ساتھ بات کرنے سے منع کر دیا۔ چنانچہ ہم صبح کے وقت لوگوں میں گئے تو ہم سے کوئی شخص بات نہیں کرتا تھا۔ اور نہ ہی کوئی ہمیں سلام کرتا تھا۔ اور نہ ہمارے سلام کا جواب دیتا تھا۔ یہاں تک کہ جب چالیس راتیں پوری ہو گئیں تو ہمیں رسول اللہ ﷺ (کا پیغام) آیا کہ تم اپنی بیویوں سے جدا ہو جاؤ۔ چنانچہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی جو بیوی تھی وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے عرض کیا۔ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ ایک بوڑھے آدمی ہیں اور ان کی نگاہ بھی کمزور ہے، کیا آپ اس بات کو بھی ناپسند کرتے ہیں کہ میں انہیں کھانا بنا دیا کروں؟ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: نہیں (اس کو تو ناپسند نہیں کرتا) لیکن وہ تمہارے قریب نہ آئے۔ ہلال کی بیوی کہنے لگیں۔ بخدا! ان کو تو ایسی کسی کی خواہش ہی نہیں ہے۔ خدا کی قسم! جب سے ان کا یہ معاملہ ہوا ہے وہ تو اس دن سے آج تک مسلسل رو رہے ہیں۔

۷۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میرے بعض گھر والوں نے مجھ سے کہا۔ تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے بارے میں اجازت طلب کر لو جیسا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اجازت طلب کر لی ہے اور آپ ﷺ نے اس کو اجازت دے دی ہے۔ کہ وہ ہلال کی خدمت کریں۔ کعب کہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ خدا کی قسم! میں تو آپ ﷺ سے (اس بات کی) اجازت نہیں مانگوں گا۔ اور اگر میں آپ ﷺ سے (اس بات کی) اجازت مانگوں تو مجھے خبر نہیں ہے کہ آپ ﷺ مجھے کیا جواب دیں گے کیونکہ وہ تو بوڑھے ہیں اور میں ایک جوان آدمی ہوں۔ چنانچہ میں نے اپنی بیوی سے کہا۔ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا فیصلہ کرنا ہو وہ کر دیں۔ اور ہم لوگوں کے درمیان اس حالت میں چلتے تھے کہ کوئی ہم سے کلام نہیں

ا اور نہ ہی ہمارے سلام کا جواب ہمیں دیتا تھا۔

۔ حضرت کعب رضی اللہ کہتے ہیں: پس میں چلا یہاں تک کہ میں اپنے چچا زاد کے باغ کی دیوار کو پھلانگ گیا اور میں نے سلام یا لیکن انہوں نے سلام کے جواب میں اپنے ہونٹوں کو بھی حرکت نہ دی۔ میں نے (ان سے) کہا۔ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ں۔ کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ لیکن انہوں نے مجھ سے کوئی بات بھی نہ کی۔ میں نے ر دوبارہ یہ بات دہرائی لیکن انہوں نے میرے ساتھ بات نہیں کی۔ یہاں تک کہ جب تیسری یا چوتھی بار یہ بات میں نے کہی تو وں نے جواب میں کہا۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔

۔ پس میں (وہاں سے) نکلا اور میں بازار میں چلنے لگا تو لوگ میری طرف ہاتھ سے اشارہ کرنے لگے۔ اور ایک شامی سائی عالم میرے بارے میں (لوگوں سے) سوال کر رہا تھا۔ چنانچہ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا یہاں تک کہ وہ میرے پاس اور اس نے مجھے شام میں رہنے والے میری قوم میں سے کسی کا خط دیا کہ: ہمیں وہ بات پہنچی ہے جو تیرے ساتھ تیرے ساتھی نے ں ہے۔ اور تم سے اس کی بے رخی کرنا بھی ہمیں پہنچا ہے۔ پس تم ہمارے پاس آ جاؤ۔ کیونکہ اللہ نے تمہیں ذلت کی جگہ اور ضائع نے کی جگہ نہیں بنایا۔ ہم تمہارے ساتھ اپنے اموال میں ہمدردی کریں گے۔ حضرت کعب رضی اللہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا۔ اِنَّا لِلّٰہ. کفر بھی مجھ میں طمع کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ میں وہ خط لے کر تنور کی طرف گیا اور میں نے اس خط کو تنور میں پھینک دیا۔

۔ خدا کی قسم! میں اپنی اسی حالت میں تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ تحقیق زمین باوجود اپنی وسعت کے ہم پر تنگ ئی اور ہمارے اپنے دل ہم پر تنگ ہو گئے۔ جس دن (لوگوں کو) ہم سے گفتگو کرنے سے منع کیا گیا تھا اس کے بعد سے پچاسویں ح تھی کہ رسول اللہ ﷺ پر توبہ (کی قبولیت کی خبر) نازل ہوئی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے جب فجر کی نماز پڑھائی تو آپ ﷺ ے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان فرمایا۔ اس پر لوگ ہمیں بشارتیں دینے لگے۔ اور ایک آدمی نے میری رف گھوڑا دوڑایا اور بنو اسلم میں سے ایک آدمی دوڑ کر آیا اور وہ پہاڑ پر کھڑا ہوا اور آواز دی اور آواز گھوڑے سے بھی زیادہ تیز رفتار ں۔ پس اس نے آواز دی۔ اے کعب بن مالک! تمہیں خوشخبری ہو! میں (یہ سن کر) سجدہ میں گر گیا اور مجھے پتہ چل گیا کہ پریشانی ۔ ہو گئی ہے۔ پھر جب وہ آدمی میرے پاس آیا جس کی آواز میں نے سُنی تھی تو میں نے اس کو خوشخبری سنانے کے عوض دونوں پڑے اتار کر دے دیئے۔ اور خدا کی قسم! میں اس دن ان دونوں کپڑوں کے علاوہ کسی شئی کا مالک نہیں تھا۔

۔ میں نے دو کپڑے مستعار لئے اور میں رسول اللہ ﷺ کی طرف چل نکلا۔ مجھے لوگ فوج در فوج ملے اور مجھے اللہ تعالیٰ لمرف سے توبہ کی قبولیت پر مبارک باد دیتے تھے۔ یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ میری طرف تے ہوئے آئے اور انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔ مہاجرین میں سے کوئی آدمی ان کے سوا میری طرف ڑا نہیں ہوا۔ اسی لئے حضرت کعب رضی اللہ، حضرت طلحہ رضی اللہ کو نہیں بھولتے تھے۔ پھر میں آگے بڑھا یہاں تک کہ میں رسول ﷺ کے پاس جا کھڑا ہوا گویا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چاند کا ٹکڑا تھا...... اور جب آپ ﷺ کو خوشی ہوتی تو

آپ ﷺ کا چہرہ مبارک اسی طرح روشن ہو جاتا تھا...... آپ ﷺ نے مجھے آواز دی'' اے کعب رضی اللہ عنہ! ادھر آؤ۔ جب سے تمہاری ماں نے تمہیں جنا ہے۔ اس وقت سے اب تک کے دنوں میں سے بہترین دن کی تمہیں بشارت ہو'' حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ آپ کی طرف سے یا اللہ کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے۔ بے شک تم نے اللہ کے ساتھ سچ بولا چنانچہ اللہ نے تمہاری تصدیق کی۔

۱۲۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ آج میری توبہ میں یہ چیز بھی ہے کہ میں اپنے مال میں سے اللہ اور اس کے رسول کو صدقہ دوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے مال میں سے بعض کو روک لو'' میں نے عرض کیا۔ میں نے خیبر میں ا حصہ روک لیا ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کو سچی بات کہنے میں اس طرح نہیں آزمایا جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے آزمایا۔

(۳۸۱۶۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، خَلَّفَ عَلِيًّا فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ ؟ فَقَالَ : أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى ، إِلاَّ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِي.

(۳۸۱۶۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لئے نکلے تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے بمنزلہ موسیٰ علیہ السلام سے ہارون علیہ السلام کے ہو مگر یہ بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(۳۸۱۶٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَانِيرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ ، وَيَقُولُ : مَا عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذَا. (ترمذی ۳۷۰۱۔ احمد ۶۳)

(۳۸۱۶۴) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے پاس دینار لے کر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان دیناروں کو اپنی جھولی میں ڈال لیا اور ان کو الٹ پلٹ کرنے لگے اور ارشاد فرمایا۔ ''اس (خیر کے کام) کے بعد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جو کچھ بھی کرے اس کو نقصان نہیں ہوگا۔

(۳۸۱٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ، وَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لأَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا ، وَلاَ قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ إِلاَّ كَانُوا مَعَكُمْ فِيهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ : وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ ، حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ.

(بخاری ۲۸۳۸۔ ابن ماجه ۲۷۶۴)

(۳۸۱۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک سے واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''بلاشبہ مدینہ میں کچھ لوگ ایسے تھے کہ تم نے جو بھی سفر کیا یا جو وادی بھی قطع مسافت کی تو وہ لوگ اس میں (ثواب کے اعتبار سے) تمہارے ساتھ شریک تھے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ! وہ لوگ مدینہ میں تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں! وہ مدینہ میں تھے اور ان کو عذر نے (وہاں) روک رکھا تھا۔''

(۳۸۱۶۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا دَاوُد بْنُ عَمْرٍو، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلاَنِيِّ، حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ.

(۳۸۱۶۶) حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں مسافر کے لئے تین دن، تین رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات تک موزوں پر مسح کا حکم فرمایا۔

(۳۸۱۶۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَوْسَطَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي كَبْشَةَ الأَنْمَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ، سَارَعَ نَاسٌ إِلَى أَصْحَابِ الْحِجْرِ ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِمْ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَ فَنُودِي :إِنَّ الصَّلاَةَ جَامِعَةٌ ، قَالَ :فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ مُمْسِكٌ بِبَعِيرِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ :عَلاَمَ تَدْخُلُونَ عَلَى قَوْمٍ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ؟ قَالَ :فَنَادَاهُ رَجُلٌ تَعَجُّبًا مِنْهُمْ :يَا رَسُولَ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَفَلاَ أُنَبِّئُكُمْ بِمَا هُوَ أَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ ؟ رَجُلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ ، يُحَدِّثُكُمْ بِمَا كَانَ قَبْلَكُمْ ، وَبِمَا يَكُونُ بَعْدَكُمْ ، اسْتَقِيمُوا وَسَدِّدُوا ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَعْبَأُ بِعَذَابِكُمْ شَيْئًا ، وَسَيَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ لاَ يَدْفَعُونَ عَنْ أَنْفُسِهِمْ بِشَيْءٍ. (احمد ۲۳۱۔ طبرانی ۸۵۱)

(۳۸۱۶۷) حضرت محمد بن کبشہ انماری، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ (ہم لوگ) جب غزوہ تبوک (میں) تھے تو کچھ لوگ جلدی جلدی اصحاب الحجر (کے کھنڈرات) میں داخل ہونے لگے تو یہ بات جناب نبی کریم ﷺ کو پہنچی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا تو آواز لگائی گئی۔ ان الصلاۃ جامعۃ ...... راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر بیٹھے ہوئے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''خدا کی غضب شدہ قوم پر تم کیوں داخل ہوئے؟'' راوی کہتے ہیں: ایک آدمی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ان سے تعجب میں پڑ کر۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس سے بھی عجیب بات نہ بتاؤں؟ ایک آدمی تمہیں میں سے ہے اور وہ تم کو پہلوں کی باتیں بیان کرتا ہے اور آنے والی بھی بیان کرتا ہے۔ استقامت کا مظاہرہ کرو اور سیدھے ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو تمہیں عذاب دینے میں کسی شئی کی پرواہ نہیں ہے۔ اور عنقریب اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو لائیں گے جو خود سے کسی شئی کو دور نہیں کریں گے۔

(٤٠) حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ

حضرت عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی کی حدیث

(٣٨١٦٨) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ عَبْد
اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ ، قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَ
وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ إِلَى إِضَمٍ ، قَالَ : فَلَقِينَا عَامِرَ بْنَ الأَضْبَطِ ، قَالَ : فَحَيَّا بِتَحِيَّةِ الإِسْلاَمِ ، فَنَزَعْنَا عَنْهُ
وَحَمَلَ عَلَيْهِ مُحَلِّمُ بْنُ جَثَّامَةَ فَقَتَلَهُ ، فَلَمَّا قَتَلَهُ سَلَبَهُ بَعِيرًا لَهُ ، وَأَهُبًا ، وَمُتَيِّعًا كَانَ لَهُ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ، جِ
بِشَأْنِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخْبَرْنَاهُ بِأَمْرِهِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَ
ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ ، فَتَبَيَّنُوا وَلاَ تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلاَمَ﴾ الآيَةَ.

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ : فَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ضُمَيْرَةَ ،
قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي وَعَمِّي، وَكَانَا شَهِدَا حُنَيْنًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالاَ: صَلَّى رَسُولُ النَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ ، ثُمَّ جَلَسَ تَحْتَ شَجَرَةٍ ، فَقَامَ إِلَيْهِ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، وَهُوَ سَيِّدُ خِنْدِفَ
يَرُدُّ عَنْ دَمِ مُحَلِّمٍ، وَقَامَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ يَطْلُبُ بِدَمِ عَامِرِ بْنِ الأَضْبَطِ الْقَيْسِيِّ، وَكَانَ أَشْجَعِيًّا، قَالَ
فَسَمِعْتُ عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ يَقُولُ : لأُذِيقَنَّ نِسَاءَهُ مِنَ الْحُزْنِ مِثْلَ مَا أَذَاقَ نِسَائِي ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَقْبَلُونَ الدِّيَةَ ؟ فَأَبَوْا ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ ، يُقَالُ لَهُ : مُكَيْتِلٌ ، فَقَالَ : وَاللهِ ، يَا رَسُو
اللهِ، مَا شَبَّهْتُ هَذَا الْقَتِيلَ فِي غُرَّةِ الإِسْلاَمِ ، إِلاَّ كَغَنَمٍ وَرَدَتْ ، فَرُمِيَتْ ، فَنَفَرَ آخِرُهَا ، اسْنُنِ الْيَوْمَ وَغَيِّ
غَدًا، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ : لَكُمْ خَمْسُونَ فِي سَفَرِنَا هَذَا ، وَخَمْسُونَ إِذَا رَجَعْنَا
قَالَ : فَقَبِلُوا الدِّيَةَ.

قَالَ : فَقَالُوا : ائْتُوا بِصَاحِبِكُمْ يَسْتَغْفِرْ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَجِيءَ بِهِ ، فَوَصَفَ
حِلْيَتَهُ ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ قَدْ تَهَيَّأَ فِيهَا لِلْقَتْلِ ، حَتَّى أُجْلِسَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :
اسْمُك ؟ قَالَ : مُحَلِّمُ بْنُ جَثَّامَةَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ، وَوَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُمَا ، : اللَّهُمَّ لَ
تَغْفِرْ لِمُحَلِّمِ بْنِ جَثَّامَةَ ، قَالَ : فَتَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا أَنَّهُ إِنَّمَا أَظْهَرَ هَذَا ، وَقَدِ اسْتَغْفَرَ لَهُ فِي السِّرِّ.

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ : فَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَّنْتَهُ بِاللهِ ثُمَّ قَتَلْتَهُ ؟ فَوَاللهِ مَا مَكَثَ إِلاَّ سَبْعًا حَتَّى مَاتَ مُحَلِّمٌ ، قَالَ : فَسَمِعْتُ الْحَسَنَ يَحْلِفُ بِاللهِ
لَدُفِنَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، كُلَّ ذَلِكَ تَلْفِظُهُ الأَرْضُ ، قَالَ : فَجَعَلُوهُ بَيْنَ سَدَّيْ جَبَلٍ وَرَضَمُوا عَلَيْهِ مِنَ الْحِجَارَةِ ،

فَأَكَلَتْهُ السِّبَاعُ ، فَذَكَرُوا أَمْرَهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَمَا وَاللهِ إِنَّ الأَرْضَ لَتُطْبِقُ عَلَى مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يُخْبِرَكُمْ بِحُرْمَتِكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ. (ابو داؤد ۴۴۹۶)

(۳۸۱۶۸) حضرت عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اضم کی طرف ایک لشکر کے ساتھ روانہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: پس ہم عامر بن اضبط کو ملے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے ہمیں مسلمانوں والا اسلام کیا۔ لیکن ہم نے ان سے اسلحہ چھین لیا۔ اور محلم بن جثامہ نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں قتل کر دیا۔ پھر جب اس کو قتل کر دیا تو اس کا ایک اونٹ، ساز وسامان قبضہ کر لیا۔ پس جب ہم واپس آئے تو ہم نے ان کا معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے معاملہ کی خبر سنائی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ ''اے ایمان والو! جب تم اللہ کے راستے میں جہاد کرلو تو تحقیق کرلو اور ایسے شخص کو جو اسلام کا اظہار کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مؤمن نہیں ہے۔''

۲۔ ابن اسحق کہتے ہیں۔ مجھے محمد بن جعفر نے زید بن ضمرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے ہیں...... مجھے میرے والد اور چچا نے بیان کیا ...... اور یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین میں شریک تھے ...... یہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہوئے۔ تو قبیلہ خندف کے سردار حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہوئے اور یہ محلم کے خون سے مانع بن رہے تھے۔ اور حضرت عیینہ بن حصن کھڑے ہوئے اور عامر بن اضبط قیسی کا خون بہا طلب کرنے لگے ..... اور یہ اشجعی تھے ..... راوی کہتے ہیں: میں نے عیینہ بن حصن کو کہتے ہوئے سُنا کہ میں اس کی عورتوں کو غم وحزن کی وہ کیفیت ضرور چکھاؤں گا جو اس نے میری عورتوں کو چکھائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''تم لوگ دیت قبول کرلو؟'' انہوں نے انکار کیا۔ تو بنولیث میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا جس کو مُکَیتِل کہا جاتا تھا اور اس نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم! میں اسلام کے روشن زمانے میں اس مقتول کو تشبیہ نہیں دوں گا مگر ایسی بکری سے جو بکری کہیں آ گئی ہو اور اس کو تیر لگ گیا تو اس نے دوسروں کو بھی بھگا دیا۔ آپ آج کے دن ہی کوئی راستہ متعین کر دیں اور کل (آنے والے حالات) کو بدل دیں۔ راوی کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کر کے فرمایا: ''ہمارے اس سفر میں تمہیں پچاس ملیں گے اور پچاس تب ملیں گے جب ہم واپس پلٹ آئیں گے''۔ راوی کہتے ہیں: پس انہوں نے دیت قبول کر لی۔

۳۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: تم اپنے آدمی کو لے آؤ تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے استغفار کریں۔ پس اس آدمی کو لایا گیا۔ راوی اس کی حالت بیان کرتے ہیں کہ اس پر وہی جوڑا تھا جس میں اس نے قتل کیا تھا۔ یہاں تک کہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بٹھا دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے) پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس آدمی نے جواب دیا: مُحَلِّم بن جثامہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے (اور کہا) اے اللہ! محلم بن جثامہ کی مغفرت نہ فرمانا۔ راوی کہتے ہیں۔ اس شخص نے ہمیں بیان کیا کہ یہ (بددعاء والی) بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہراً فرمائی تھی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے تنہائی میں استغفار کیا تھا۔

۴۔ ابن اسحاق کہتے ہیں۔ عمرو بن عبید نے مجھے حضرت حسن کے حوالہ سے بتایا کہ آپ ﷺ نے محلم سے کہا۔ تم نے اس کو (پہلے) خدا کے نام پر پناہ دے دی اور پھر اس کو قتل کر دیا۔ خدا کی قسم! محلم سات دن بھی نہ رہا کہ مر گیا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت حسن کو خدا کی قسم کھاتے ہوئے سُنا کہ: محلم کو تین مرتبہ دفن کیا گیا لیکن ہر مرتبہ زمین اس کو باہر پھینک دیتی تھی۔ راوی کہتے ہیں: چنانچہ لوگوں نے انہیں دو پہاڑوں کے درمیان رکھا اور ان پر بڑے بڑے پتھر رکھ دیئے پھر ان کو درندوں نے کھا لیا۔ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ان صاحب کا معاملہ ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہر حال خدا کی قسم! زمین تو اس سے بھی زیادہ شریر لوگوں کو چھپا لیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ تم کو آپس کی حرمت کے بارے میں خبر دے (اس لئے یہ واقعہ رونما ہوا)۔

(۶۱) مَا ذُكِرُوا فِي أَهْلِ نَجْرَانَ، وَمَا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ

اہل نجران کے بارے میں ذکر ہونے والی احادیث اور جو کچھ نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ ارادہ کیا، اس کا بیان

(۳۸۱۶۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُلاعِنَ أَهْلَ نَجْرَانَ قَبِلُوا الْجِزْيَةَ أَنْ يُعْطُوهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ أَتَانِي الْبَشِيرُ بِهَلَكَةِ أَهْلِ نَجْرَانَ، لَوْ تَمُّوا عَلَى الْمُلاعَنَةِ، حَتَّى الطَّيْرِ عَلَى الشَّجَرِ، أَوِ الْعُصْفُورِ عَلَى الشَّجَرِ، وَلَمَّا غَدَا إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ، وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي خَلْفَهُ.

(۳۸۱۶۹) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اہل نجران کے ساتھ مباہلہ کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے آپ ﷺ کو جزیہ ادا کرنا قبول کر لیا۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تحقیق مجھے ایک بشارت دینے والے نے اہل نجران کی ہلاکت کی اطلاع دی تھی اگر یہ لوگ مباہلہ میں مکمل شریک ہو جاتے حتیٰ کہ درختوں پر پرندے بھی...... یا...... فرمایا...... درختوں پر چڑیا بھی۔'' اور جب رسول اللہ ﷺ ان اہل نجران کی طرف جا رہے تھے تو آپ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پیچھے چل رہی تھیں۔

(۳۸۱۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ نَجْرَانَ وَهُمْ نَصَارَى: أَنَّ مَنْ بَايَعَ مِنْكُمْ بِالرِّبَا، فَلاَ ذِمَّةَ لَهُ.

(۳۸۱۷۰) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل نجران کو تحریر فرمایا...... یہ عیسائی لوگ ہیں...... ''تم میں سے جو سود پر خرید و فروخت کرے گا اس کا (ہم پر) کوئی ذمہ نہیں۔''

(۳۸۱۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّ عُمَرَ أَجْلَى أَهْلَ نَجْرَانَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، وَاشْتَرَى بَيَاضَ أَرْضِهِمْ وَكُرُومِهِمْ، فَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ؛ إِنْ هُمْ جَاؤُوا بِالْبَقَرِ وَالْحَدِيدِ مِنْ عِنْدِهِمْ، فَلَهُمْ

الثُّلُثَانِ وَلِعُمَرَ الثُّلُثُ ، وَإِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ ، فَلَهُ الشَّطْرُ ، وَعَامَلَهُمُ النَّخْلَ عَلَى أَنَّ لَهُمُ الْخُمُسَ وَلِعُمَرَ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ ، وَعَامَلَهُمُ الْكَرْمَ عَلَى أَنَّ لَهُمُ الثُّلُثَ ، وَلِعُمَرَ الثُّلُثَانِ.

(۳۸۱۷۱) حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل نجران ...... یہود و نصاریٰ ......کو جلا وطن کیا اور ان کی زمینوں اور انگوروں کی بیلوں کو خرید لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ان سے یہ) معاملہ کیا کہ اگر وہ بیل اور ہل کا سامان خود مہیا کریں تو ان کو (پیداوار کا) دو ثلث اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک ثلث ملے گا اور اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیج مہیا کریں تو ان کو نصف حصہ ملے گا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کھجوروں کا اس شرط پر معاملہ کیا کہ (پیداوار کا) ایک خمس ان کا ہوگا اور چار خمس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہوں گے ......اور انگوروں میں ان کے ساتھ اس شرط پر معاملہ کیا کہ ان کا حصہ ایک ثلث ہوگا اور حضرت عمر کا حصہ دو ثلث ہوں گے۔

(۳۸۱۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ نَجْرَانَ قَدْ بَلَغُوا أَرْبَعِينَ أَلْفًا ، قَالَ : وَكَانَ عُمَرُ يَخَافُهُمْ أَنْ يَمِيلُوا عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَتَحَاسَدُوا بَيْنَهُمْ ، قَالَ : فَأَتَوْا عُمَرَ ، فَقَالُوا : إِنَّا قَدْ تَحَاسَدْنَا بَيْنَنَا فَأَجْلِنَا ، قَالَ : وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا أَنْ لاَ يُجْلَوْا ، قَالَ : فَاغْتَنَمَهَا عُمَرُ فَأَجْلاَهُمْ ، فَنَدِمُوا ، فَأَتَوْهُ ، فَقَالُوا : أَقِلْنَا ، فَأَبَى أَنْ يُقِيلَهُمْ ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ أَتَوْهُ ، فَقَالُوا : إِنَّا نَسْأَلُك بِخَطِّ يَمِينِكَ ، وَشَفَاعَتِكَ عِنْدَ نَبِيِّكَ إِلاَّ أَقَلْتَنَا ، فَأَبَى ، وَقَالَ : وَيْحَكُمْ ، إِنَّ عُمَرَ كَانَ رَشِيدَ الأَمْرِ.

قَالَ سَالِمٌ : فَكَانُوا يَرَوْنَ ، أَنَّ عَلِيًّا لَوْ كَانَ طَاعِنًا عَلَى عُمَرَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ ؛ طَعَنَ عَلَيْهِ فِي أَهْلِ نَجْرَانَ.

(۳۸۱۷۲) حضرت سالم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اہل نجران کی تعداد (جب) چالیس ہزار کو پہنچ گئی ......راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے اس بات کا خوف کرتے تھے کہ یہ مسلمانوں پر حملہ آور ہو جائیں گے۔ تو (اتفاقاً) ان میں باہم حسد پیدا ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں۔ یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ ہم لوگوں میں باہم حسد پیدا ہو گیا ہے پس آپ ہمیں جلا وطن کر دیں ......راوی کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ایک تحریر لکھ دی تھی کہ انہیں جلا وطن نہیں کیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو غنیمت سمجھا اور ان کو جلا وطن فرما دیا۔ اس کے بعد اہل نجران کو ندامت ہوئی اور وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے ہم اپنی بات سے معذرت کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی معذرت قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ ہم آپ سے آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر اور آپ کے نبی کی سفارش کے ذریعہ سوال کرتے ہیں کہ آپ ہماری معذرت قبول کر لیں۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی انکار فرما دیا اور کہا۔ تم ہلاک ہو جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو ایک بصیرت والے شخص تھے۔

سالم راوی کہتے ہیں۔ اسلاف کی رائے یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کسی بات پر معترض ہوتے تو وہ آپ رضی اللہ عنہ کو اہل نجران کے بارے میں اعتراض دیتے۔

(۳۸۱۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْقُفَا نَجْرَانَ ؛ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ ، فَقَالاَ : ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلاً أَمِينًا ، حَقَّ أَمِينٍ، حَقَّ أَمِينٍ ، فَقَالَ : لأَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلاً حَقَّ أَمِينٍ ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ، فَأَرْسَلَهُ مَعَهُمْ.

(۳۸۱۷۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجران کے دوراہب عاقب اور سید حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا۔ آپ ہمارے ساتھ خوب امانتدار شخص بھیج دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ضرور بالضرور تمہارے ہمراہ ایک کامل امانتدار آدمی کو بھیجوں گا'' پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس معاملہ کا انتظار کرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوعبیدہ بن الجراح! اٹھو'' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اُن کے ہمراہ بھیج دیا۔

(۳۸۱۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَجْرَانَ ، فَقَالُوا لِي : إِنَّكُمْ تَقْرَؤُونَ : ﴿يَا أُخْتَ هَارُونَ﴾ وَبَيْنَ مُوسَى وَعِيسَى مَا شَاءَ اللَّهُ مِنَ السِّنِينَ ؟ فَلَمْ أَدْرِ مَا أُجِيبُهُمْ بِهِ ، حَتَّى رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: أَلاَ أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُسَمَّوْنَ بِأَنْبِيَائِهِمْ، وَالصَّالِحِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؟ (مسلم ۱۶۸۵۔ احمد ۲۵۲)

(۳۸۱۷۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نجران (والوں) کی طرف بھیجا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ تم لوگ تو پڑھتے ہو ﴿يَا أُخْتَ هَارُونَ﴾ حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان بہت زیادہ سالوں کا وقفہ ہے؟ مجھے ان کے اس سوال کا جواب معلوم نہیں تھا۔ یہاں تک کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم نے انہیں یہ کیوں نہیں بتایا کہ وہ لوگ اپنے سے پہلے والے انبیاء اور صالحین کے ناموں کے مطابق نام رکھتے تھے''۔؟

(۳۸۱۷۵) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأُسْقُفِ نَجْرَانَ : يَا أَبَا الْحَارِثِ ، أَسْلِمْ ، قَالَ : إِنِّي مُسْلِمٌ ، قَالَ : يَا أَبَا الْحَارِثِ ، أَسْلِمْ ، قَالَ : قَدْ أَسْلَمْتُ قَبْلَك ، قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَذَبْتَ ، مَنَعَك مِنَ الإِسْلاَمِ ثَلاَثَةٌ : ادِّعَاؤُك لِلَّهِ وَلَدًا ، وَأَكْلُك الْخِنْزِيرَ ، وَشُرْبُك الْخَمْرَ.

(۳۸۱۷۵) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے اُسقف سے فرمایا۔ ''اے ابوالحارث! اسلام لے آؤ'' اس نے جواب دیا۔ میں تو مسلمان ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوبارہ) فرمایا۔ اے ابوالحارث! اسلام لے آؤ'' اس نے (دوبارہ) جواب میں کہا۔ تحقیق میں آپ سے پہلے ہی اسلام لے آیا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تو جھوٹ بولتا ہے۔ تجھے تین چیزوں نے اسلام سے روکا ہے۔ ① تمہارا خدا کے لئے بیٹے کا دعویٰ کرنا۔ ② تمہارا خنزیر کھانا۔ ③ تمہارا شراب پینا۔

(۴۳) مَا جَاءَ فِي وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی وفات کے بارے میں آنے والی احادیث

(۳۸۱۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ أَبُو بَكْرٍ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، فَجَاءَ فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى، فَوَضَعَ فَاهُ عَلَى جَبِينِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يُقَبِّلُهُ وَيَبْكِي وَيَقُولُ: بِأَبِي وَأُمِّي، طِبْتَ حَيًّا، وَطِبْتَ مَيِّتًا، فَلَمَّا خَرَجَ مَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَقُولُ: مَا مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلاَ يَمُوتُ حَتَّى يَقْتُلَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ، وَحَتَّى يُخْزِيَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ، قَالَ: وَكَانُوا قَدِ اسْتَبْشَرُوا بِمَوْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ، فَقَالَ: أَيُّهَا الرَّجُلُ، ارْبَعْ عَلَى نَفْسِكَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ قَدْ مَاتَ، أَلَمْ تَسْمَعِ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ، وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ وَقَالَ: ﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ، أَفَإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ﴾.

قَالَ: ثُمَّ أَتَى الْمِنْبَرَ فَصَعِدَهُ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنْ كَانَ مُحَمَّدٌ إِلَهَكُمُ الَّذِي تَعْبُدُونَ، فَإِنَّ إِلَهَكُمْ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَإِنْ كَانَ إِلَهُكُمُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ، فَإِنَّ إِلَهَكُمْ لَمْ يَمُتْ، ثُمَّ تَلاَ: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ، أَفَإِنْ مَاتَ، أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ﴾ حَتَّى خَتَمَ الآيَةَ، ثُمَّ نَزَلَ، وَقَدِ اسْتَبْشَرَ الْمُسْلِمُونَ بِذَلِكَ وَاشْتَدَّ فَرَحُهُمْ، وَأَخَذَتِ الْمُنَافِقِينَ الْكَآبَةُ.

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَكَأَنَّمَا كَانَتْ عَلَى وُجُوهِنَا أَغْطِيَةٌ، فَكُشِفَتْ. (بزار ۸۵۲)

(۳۸۱۷۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی روح مبارک قبض ہوئی تو (اس وقت) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، مدینہ کے گوشہ میں تھے پھر آپ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس داخل ہوئے جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو ڈھکا ہوا تھا۔ اور انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی پیشانی پر اپنا منہ رکھا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو بوسہ دے کر رونا شروع کر دیا اور کہنے لگے۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ زندگی میں بھی خوشبودار تھے اور مر کر بھی خوشبودار ہیں۔ پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (وہاں سے) نکلے تو ان کا گزر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ وہ کہہ رہے تھے۔ اللہ کے رسول کو موت نہیں آئی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو موت نہیں آئے گی حتی کہ اللہ تعالیٰ منافقوں کو موت دے دے اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ منافقوں کو رسوا کر دے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی موت کی وجہ سے (منافقین نے) خوشی محسوس کی تھی چنانچہ انہوں نے اپنے سر اٹھا لئے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے آدمی! ٹھہرو (ذرا چپ کرو) کیونکہ اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وفات پا گئے ہیں۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سُنا۔ ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ، وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ اور ارشاد خداوندی ہے۔ ﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ، أَفَإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ﴾.

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر کے پاس آئے اور اس پر چڑھ گئے۔ اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور پھر فرمایا اے لوگو! اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے الٰہ تھے جس کی تم عبادت کرتے تھے تو یقین جانو کہ تمہارے الٰہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔ اور اگر تمہارا الٰہ وہ ذات ہے جو آسمانوں میں ہے تو پھر یقین کر دو کہ تمہارا الٰہ نہیں مرا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی۔ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ، أَفَإِنْ مَاتَ ، أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ﴾ ۔

یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مکمل فرما دی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نیچے تشریف لے آئے اور (اب) ان باتوں سے مسلمانوں نے خوشی محسوس کی اور یہ خوب خوش ہوئے اور منافقین کو مصیبت پڑ گئی۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یوں لگتا تھا جیسا کہ ہمارے چہروں پر پردے تھے جو ہٹا دیئے گئے۔

(۳۸۱۷۷) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَيْنَ يَدْفِنُونَهُ ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ :إِنَّ النَّبِيَّ لاَ يُحَوَّلُ عَنْ مَكَانِهِ ، وَيُدْفَنُ حَيْثُ يَمُوتُ ، فَنَحَّوْا فِرَاشَهُ ، فَحَفَرُوا لَهُ مَوْضِعَ فِرَاشِهِ. (ترمذی ۱۰۱۸۔ ابن ماجہ ۱۶۲۸)

(۳۸۱۷۷) حضرت ابن جریج اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے متعلق تردد ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں دفن کریں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا تھا کہ "نبی کو اس کی جگہ سے نہیں ہٹایا جاتا اور جہاں وہ فوت ہوتا ہے وہیں دفن کیا جاتا ہے" چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ایک طرف کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر والی جگہ پر آپ کی قبر کھودی گئی۔

(۳۸۱۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : كُنْتُ بِالْيَمَنِ ، فَلَقِيت رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ذَا كَلاَعٍ وَذَا عَمْرٍو ، فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالاَ :إِنْ كَانَ حَقًّا مَا تَقُولُ ، فَقَدْ مَرَّ صَاحِبُك عَلَى أَجَلِهِ مُنْذُ ثَلاَثٍ ، فَأَقْبَلْتُ وَأَقْبَلاَ مَعِيَ ، حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ ، رُفِعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ ، فَسَأَلْنَاهُمْ ، فَقَالُوا :قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ ، وَالنَّاسُ صَالِحُونَ ، قَالَ :فَقَالاَ لِي :أَخْبِرْ صَاحِبَك أَنَّا قَدْ جِئْنَا ، وَلَعَلَّنَا سَنَعُودُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ ، قَالَ :فَأَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بِحَدِيثِهِمْ ، قَالَ :أَفَلاَ جِئْتَ بِهِمْ ، قَالَ :فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ ، قَالَ لِي ذُو عَمْرٍو :يَا جَرِيرُ ، إِنَّ بِكَ عَلَيَّ كَرَامَةً ، وَإِنِّي مُخْبِرُك خَبَرًا ، إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ ، إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ ، فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ كَانُوا مُلُوكًا يَغْضَبُونَ غَضَبَ الْمُلُوكِ ، وَيَرْضَوْنَ رِضَا الْمُلُوكِ. (بخاری ۴۳۵۹۔ احمد ۳۶۳)

(۳۸۱۷۸) حضرت جریر سے روایت ہے کہ میں یمن میں تھا کہ مجھے اہل یمن میں سے دو آدمی ملے جن کے نام ذو کلاع اور ذو عمرو تھے۔ پس میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتانا شروع کیا تو ان دونوں نے کہا۔ جو کچھ تم کہہ رہے ہو اگر یہ سچ ہے تو

پھر تمہارے یہ ساتھی (آپ ﷺ) تین دن پہلے اپنی مدت عمر گزار چکے ہیں۔ چنانچہ میں بھی چلا اور وہ بھی چلے یہاں تک کہ جب ہم کچھ راستہ طے کر چکے تو مدینہ کی جانب سے ایک لشکر ہماری جانب آ رہا تھا تو ہم نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے ہیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ تمام لوگ نیکی کے پابند ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر ان دونوں نے مجھ سے کہا۔ آپ اپنے ساتھی (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) کو بتا دینا کہ ہم آئے تھے۔ اور شاید کہ ہم واپس آئیں گے انشاء اللہ۔ اور (پھر) وہ دونوں یمن کی طرف چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ان کی بات بتائی تو انہوں نے فرمایا: تم انہیں لے کر کیوں نہ آئے۔!!!

راوی کہتے ہیں: پھر اس کے بعد ذو عمرو نے مجھ سے کہا۔ اے جریر! تمہیں مجھ پر ایک عزت وشرافت حاصل ہے اور میں تمہیں ایک بات بتایا ہوں۔ تم اہل عرب ہمیشہ خیر کی حالت میں رہو گے۔ جب تک تمہاری کیفیت یہ ہوگی کہ جب (تمہارا) امیر فوت ہو جائے تو تم کسی اور کو امیر مان لو۔ لیکن جب تلوار آ جائے گی تو پھر (تمہارے امیر) بادشاہ ہوں گے اور ان کے غصے بادشاہوں کے غصے ہوں گے اور ان کی رضا بادشاہوں کی رضا کی طرح ہوگی۔

(۳۸۱۷۹) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ :بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ ، قَالَ :أَقْبَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَ فَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَخْرُجُونَ ، وَيَدْخُلُ آخَرُونَ كَذَلِكَ ، قَالَ :قُلْتُ لِعَطَاءٍ :يُصَلُّونَ وَيَدْعُونَ ؟ قَالَ :يُصَلُّونَ وَيَسْتَغْفِرُونَ.

(۳۸۱۷۹) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگ آپ ﷺ پر (حجرہ میں) داخل ہوتے۔ آپ پر نماز پڑھتے اور نکل جاتے پھر اسی طرح اور لوگ اندر چلے جاتے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عطاء سے پوچھا۔ وہ نماز پڑھتے تھے اور دعا مانگتے تھے؟ عطاء نے کہا۔ نماز پڑھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(۳۸۱۸۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لَمْ يَؤُمَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَامٌ ، وَكَانُوا يَدْخُلُونَ أَفْوَاجًا يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَيَخْرُجُونَ.

(۳۸۱۸۰) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی کسی امام نے (نماز جنازہ کی) امامت نہیں کروائی۔ بلکہ لوگ جماعت جماعت کی شکل میں آپ ﷺ پر (حجرہ میں) داخل ہوتے تھے۔ آپ ﷺ پر نماز جنازہ پڑھتے اور نکل آتے تھے۔

(۳۸۱۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَتْ أُمُّ أَيْمَنَ تَبْكِي ، فَقِيلَ لَهَا :لِمَ تَبْكِينَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ ؟ قَالَتْ :أَبْكِي عَلَى خَبَرِ السَّمَاءِ ، انْقَطَعَ عَنَّا. (ابن سعد ۲۲۶۔ طبرانی ۲۲۷)

(۳۸۱۸۱) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک قبض ہوئی تو ام ایمن رضی اللہ عنہا نے

رونا شروع کیا۔ ان سے کہا گیا۔ اے ام ایمن رضی اللہ عنہا! تم کیوں رو رہی ہو؟ انہوں نے جواب دیا۔ میں اس بات پر رو رہی ہوں کہ آسمانی خبریں (اب) ہم پر منقطع ہوگئی ہیں۔

(۳۸۱۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ ، أَوْ عُمَرُ لأَبِي بَكْرٍ : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا ، فَانْطَلَقَا إِلَيْهَا ، فَجَعَلَتْ تَبْكِي ، فَقَالاَ لَهَا : يَا أُمَّ أَيْمَنَ ، إِنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَكِنِّي أَبْكِي عَلَى خَبَرِ السَّمَاءِ ، انْقَطَعَ عَنَّا ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ ، فَجَعَلاَ يَبْكِيَانِ مَعَهَا. (مسلم ۱۹۰۷۔ ابن ماجه ۱۶۳۵)

(۳۸۱۸۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ ہمارے ساتھ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس چلو تاکہ ہم ان کو دیکھیں۔ پس ہم ان کے پاس گئے تو وہ رونے لگیں۔ شیخین نے ام ایمن رضی اللہ عنہا سے کہا۔ اے ام ایمن! جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے وہ بہتر ہے۔ اس پر ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا۔ یقیناً مجھے بھی اس بات کا علم ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ بہتر ہے لیکن میں تو اس بات پر رو رہی ہوں کہ ہم سے آسمان کی خبریں منقطع ہوگئیں۔ پس ام ایمن رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کو بھی رونے پر ابھار دیا چنانچہ وہ دونوں حضرات بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

(۳۸۱۸۳) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجَتْ صَفِيَّةُ ، وَقَدْ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهِيَ تَلْمَعُ بِثَوْبِهَا ، يَعْنِي تُشِيرُ بِهِ ، وَهِيَ تَقُولُ :

قَدْ كَانَ بَعْدَكَ أَنْبَاءٌ وَهَنْبَثَةٌ لَوْ كُنْتَ شَاهِدَهَا لَمْ تُكْثِرِ الْخُطَبَ

(۳۸۱۸۳) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہو گئے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا باہر آئیں اور اپنے کپڑے سے اشارہ کرتی ہوئی فرما رہی تھیں۔

"تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت سی باتیں اور شدید معاملات ہوں گے۔ اگر آپ ان کو دیکھتے تو مصائب کثیر نہ ہوتے۔"

(۳۸۱۸٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ الَّذِي وَلِيَ دَفْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجْنَانَهُ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ دُونَ النَّاسِ : عَلِيٌّ ، وَعَبَّاسٌ ، وَالْفَضْلُ ، وَصَالِحٌ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَحَدُوا لَهُ ، وَنَصَبُوا عَلَيْهِ اللَّبِنَ نَصْبًا.

(۳۸۱۸۴) حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ تمام لوگوں میں سے جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفن کرنا اور قبر میں اتارنا سونپا گیا تھا وہ چار لوگ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت فضل رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام صالح۔ چنانچہ ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد بنائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچی اینٹیں نصب کیں۔

۳۸۱۸۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : دَخَلَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، وَالْفَضْلُ ، وَأُسَامَةُ.
قَالَ الشَّعْبِيُّ : وَحَدَّثَنِي مَرْحَبٌ ، أَوِ ابْنُ أَبِي مَرْحَبٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ دَخَلَ مَعَهُمُ الْقَبْرَ.

(ابن سعد ۳۰۰۔ بیہقی ۳۹۵)

(۳۸۱۸۵) حضرت عامر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی قبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فضل رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ حضرت شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ مجھے مرحب یا ابن ابی مرحب نے بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف بھی ان کے ساتھ قبر میں داخل ہوئے تھے۔

۳۸۱۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : غَسَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ ، وَالْفَضْلُ ، وَأُسَامَةُ.
قَالَ : وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْحَبٍ ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ دَخَلَ مَعَهُمُ الْقَبْرَ.
قَالَ : وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : مِنْ يَلِي الْمَيِّتَ إِلاَّ أَهْلُهُ.
وَفِي حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ : وَجَعَلَ عَلِيٌّ يَقُولُ : بِأَبِي وَأُمِّي ، طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا.

(۳۸۱۸۶) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فضل رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے غسل دیا تھا۔ راوی کہتے ہیں۔ مجھے ابن ابی مرحب نے بیان کیا کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ قبر میں داخل ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت شعبی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں: میت کے ولی اس کے اہل ہی ہوتے ہیں۔ ابوادریس کی حدیث میں ابن ابی خالد کے حوالہ سے نقل ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ میرے ماں، باپ آپ پر قربان ہوں آپ زندگی میں بھی خوشبودار تھے اور موت کے بعد بھی خوشبودار ہیں۔

۳۸۱۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : غُسِّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَمِيصٍ ، فَوَلِيَ عَلِيٌّ سِفْلَتَهُ ، وَالْفَضْلُ مُحْتَضِنُهُ ، وَالْعَبَّاسُ يَصُبُّ الْمَاءَ ، قَالَ : وَالْفَضْلُ يَقُولُ : أَرِحْنِي ، قَطَعْتَ وَتِينِي ، إِنِّي لأَجِدُ شَيْئًا يَنْزِلُ عَلَيَّ ، قَالَ : وَغُسِّلَ مِنْ بِئْرِ سَعْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ بِقُبَاءَ ، وَهِيَ الْبِئْرُ الَّتِي يُقَالُ لَهَا : بِئْرُ أَرِيسٍ ، قَالَ : وَقَدْ وَاللهِ شَرِبْتُ مِنْهَا وَاغْتَسَلْتُ. (عبدالرزاق ۶۰۷۷)

(۳۸۱۸۷) حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک قمیص میں غسل دیا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قمیص کا نچلا حصہ سپرد ہوا اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کے سینہ سے بغل اور پہلو تک کا حصہ سپرد ہوا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، پانی بہا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے۔ میں محسوس کر رہا ہوں کہ کوئی چیز مجھ پر اُتر رہی ہے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کو مقام قباء میں واقع سعد بن خیثمہ کے کنویں سے غسل دیا گیا تھا۔'' یہ وہی کنواں ہے جس کو بیر اریس کہا جاتا

ہے۔راوی کہتے ہیں۔خدا کی قسم! میں نے (خود بھی) اس کنویں سے پانی پیا ہے اور غسل بھی کیا ہے۔

(۳۸۱۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، وَابْنُ مُبَارَكٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ؛ أَنَّ عَلِيًّا الْتَمَسَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُلْتَمَسُ مِنَ الْمَيِّتِ ، فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا ، فَقَالَ : بِأَبِي وَأُمِّي ، طِبْتَ حَيًّا وَطِبْتَ مَيِّتًا.

(۳۸۱۸۸) حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کچھ تلاش کرنا چاہا جو کچھ میت سے تلاش کیا جاتا ہے لیکن انہوں نے کچھ بھی نہ پایا تو کہنے لگے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ زندگی میں بھی خوشبودار تھے اور موت کے بعد بھی خوشبودار ہیں۔

(۳۸۱۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا أَرَادُوا أَنْ يُغَسِّلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ ، فَأَرَادُوا أَنْ يَنْزِعُوهُ ، فَسَمِعُوا نِدَاءً مِنَ الْبَيْتِ : أَنْ لاَ تَنْزِعُوا الْقَمِيصَ.

(۳۸۱۸۹) حضرت جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر قمیص تھی۔انہوں نے اس قمیص کو اتارنا چاہا تو انہوں نے کمرہ میں سے ایک آواز سنی۔قمیص نہ اُتارو۔

(۳۸۱۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا مَاتَ.

(بخاری ۴۴۵۵۔ ابن ماجہ ۵۷

(۳۸۱۹۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چوما تھا۔

(۳۸۱۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى النَّاسُ ، فَقَامَ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيبًا ، فَقَالَ : لاَ أَسْمَعُ أَحَدًا يَزْعُمُ أَنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ ، وَلَكِنْ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَبُّهُ ، كَمَا أَرْسَلَ إِلَى مُوسَى رَبُّهُ ، فَقَدْ أَرْسَلَ اللَّهُ إِلَى مُوسَى ، فَلَبِثَ عَنْ قَوْمِهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ، وَاللهِ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ تُقْطَعَ أَيْدِي رِجَالٍ وَأَرْجُلِهِمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ مَاتَ.

(۳۸۱۹۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو لوگ رونے لگے۔اس پر حضرت عمر مسجد میں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں کسی آدمی کے بارے میں نہ سُنوں کہ اس کا یہ گمان ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ان کے پروردگار نے ایسی ہی حالت بھیجی ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی طرف ان کے پروردگار نے بھیجی تھی۔اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف پیغام بھیجا تھا تو وہ اپنی قوم سے چالیس دن تک (دور) ٹھہرے رہے خدا کی قسم! مجھے تو اس بات کی پختہ امید ہے کہ ایسے لوگوں کے ہاتھ، پاؤں کٹ جائیں گے جن کا یہ خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

موت واقع ہوگئی ہے۔

۳۸۱۹۲) حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ ، وَهُوَ عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، فَأَهْوَى قِبَلَ الْمِنْبَرِ ، حَتَّى اسْتَوَى عَلَيْهِ فَاتَّبَعْنَاهُ ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ السَّاعَةَ ، وَقَالَ : إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ، فَاخْتَارَ الآخِرَةَ ، فَلَمْ يَفْطِنْ لَهَا أَحَدٌ إِلاَّ أَبُو بَكْرٍ ، فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى ، وَقَالَ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا ، وَأُمَّهَاتِنَا ، وَأَنْفُسِنَا ، وَأَمْوَالِنَا ، قَالَ : ثُمَّ هَبَطَ ، فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۱۹۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف ئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں اپنے سر مبارک کو ایک پٹی سے باندھا ہوا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر کی جانب ھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری بان ہے! بلاشبہ میں اس وقت حوض کوثر پر کھڑا ہوں''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک ایک بندے پر دنیا اور اس کی زینت کو پیش کیا گیا لیکن اس نے آخرت کو پسند کیا''۔ یہ بات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اور آدمی نہیں سمجھ سکا۔ چنانچہ ان کی آنکھیں بہ پڑیں اور وہ رونے لگے۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ بلکہ ہم تو آپ پر اپنے آباء، امہات، نیں اور اموال بھی فدا کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے تشریف لے آئے۔ پھر (اس کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر (موت تک دوبارہ) تشریف فرما نہیں ہوئے۔

۳۸۱۹۳) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَيْنَ أَكُونُ غَدًا ؟ قَالُوا : عِنْدَ فُلاَنَةَ ، قَالَ : أَيْنَ أَكُونُ بَعْدَ غَدٍ ؟ قَالُوا : عِنْدَ فُلاَنَةَ ، فَعَرَفْنَ أَزْوَاجُهُ أَنَّهُ إِنَّمَا يُرِيدُ عَائِشَةَ ، فَقُلْنَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، قَدْ وَهَبْنَا أَيَّامَنَا لأُخْتِنَا عَائِشَةَ. (ابن سعد ۲۳۳)

(۳۸۱۹۳) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بوجھل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ ''میں کل کہاں ہوں گا۔؟'' لوگوں نے کہا: فلانی زوجہ کے ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوبارہ) پوچھا۔ میں اس کے بعد کہاں ہوں گا؟'' لوگوں نے کہا۔ فلانی زوجہ کے پاس۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے معلوم کر لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ تو تمام ازواج نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے اپنی باریاں اپنی بہن عائشہ کو ہدیہ کر دی ہیں۔

۳۸۱۹٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَائِشَةَ ، فَقُلْتُ : حَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : نَعَمْ ، مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَقُلَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، قَالَتْ : فَأَفَاقَ ، فَقَالَ : ضَعُوا لِي مَاءً فِي

الْمِخْضَبِ ، فَفَعَلْنَا ، قَالَتْ :فَاغْتَسَلَ ، فَذَهَبَ لِيَنُوءَ ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، قَالَتْ :ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ :ضَعُوا لِي مَا فِي الْمِخْضَبِ ، قَالَتْ :قَدْ فَعَلْنَا ، قَالَتْ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ :أَصَلَّى النَّاسُ بَعْدُ ؟ فَقُلْنَا :لاَ ، يَا رَسُولَ اللهِ ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ ، قَالَتْ :وَالنَّاسُ عُكُوفٌ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِهِمْ عِشَاءَ الآخِرَةِ.

قَالَتْ :فَاغْتَسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ :أَصَلَّى النَّاسُ بَعْدُ ؟ قُلْتُ :لاَ ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، قَالَتْ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ ، فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ :يَا عُمَرُ ، صَلِّ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ :أَنْتَ أَحَقُّ ، إِنَّمَا أَرْسَلَ إِلَيْكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ :فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الأَيَّامَ.

ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ خِفَّةً مِنْ نَفْسِهِ ، فَخَرَجَ لِصَلاَةِ الظُّهْرِ ، بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَرَجُلٍ آخَرَ ، فَقَالَ لَهُمَا :أَجْلِسَانِي عَنْ يَمِينِهِ ، فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ، ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَثْبُتَ مَكَانَهُ قَالَتْ :فَأَجْلَسَاهُ عَنْ يَمِينِهِ ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلاَةِ أَبِي بَكْرٍ.

قَالَ :فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقُلْتُ :أَلاَ أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ ؟ قَالَ :هَاتِ ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ هَذَا ، فَلَمْ يُنْكِرْ مِنْهُ شَيْئًا ، إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ :أَخْبَرَتْكَ مَنِ الرَّجُلُ الآخَرُ ؟ قَالَ :قُلْتُ :لاَ ، فَقَالَ :هُوَ عَلِيٌّ رَحِمَهُ اللهُ.

(۳۸۱۹۴) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا۔ آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کے بارے میں بیان کریں۔ انہوں نے کہا: ہاں (بیان کرتا ہوں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت بوجھل ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوگئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے واسطے لگن میں پانی رکھ دو۔'' چنانچہ ہم نے یہ حکم پورا کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے لگے تھے کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے واسطے لگن میں پانی رکھ دو'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ ہم نے یہ حکم پورا کر دیا۔ فرماتی ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا اور اٹھنے لگے تھے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوگئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا '' کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔؟'' ہم نے عرض کیا۔ نہیں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ لوگ خوب جھک کر (متوجہ ہوکر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائیں۔

- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ آپ ﷺ نے غسل فرمایا اور آپ ﷺ اٹھنا چاہتے تھے کہ آپ ﷺ پر غشی طاری ہوگئی پھر آپ ﷺ کو افاقہ ہوا اور آپ ﷺ نے پوچھا۔ ''کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔؟'' میں نے عرض کیا: نہیں! چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس قاصد آیا اور آ کر کہا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے عمر رضی اللہ عنہ! لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ ہی کی طرف قاصد بھیجا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان دنوں میں لوگوں کو نمازیں پڑھائیں۔

۳۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے نفس میں ہلکا پن محسوس کیا تو آپ ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور آدمی کے درمیان نماز ظہر کے لئے باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا۔ مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بٹھا دو۔ پس جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو انہیں آپ ﷺ محسوس ہوئے وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ اپنی جگہ ہی رہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ چنانچہ ان دونوں صحابہ رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب بٹھا دیا۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کی (اقتداء میں) نماز پڑھنے لگے اور باقی لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (کی اقتداء میں) نماز پڑھنے لگے۔

۴۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا۔ کیا میں آپ پر وہ حدیث پیش نہ کروں جو مجھ سے امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا۔ لاؤ۔ پس میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ پر پیش کی تو انہوں نے اس میں سے کسی بات کا انکار نہ کیا مگر انہوں نے یہ کہا۔ کیا انہوں نے تمہیں بتایا کہ دوسرا آدمی کون تھا؟ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ نہیں! انہوں نے فرمایا: یہ دوسرا آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۸۱۹۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا دَاوُد ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خُطَبَاءُ الأَنْصَارِ ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَقُولُ : يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَعْمَلَ رَجُلاً مِنكُمْ ، قَرَنَ مَعَهُ رَجُلاً مِنَّا ، فَنَرَى أَنْ يَلِيَ هَذَا الأَمْرَ رَجُلاَنِ ؛ أَحَدُهُمَا مِنكُمْ وَالآخَرُ مِنَّا ، قَالَ : فَتَتَابَعَتْ خُطَبَاءُ الأَنْصَارِ عَلَى ذَلِكَ ، فَقَامَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، وَإِنَّ الإِمَامَ إِنَّمَا يَكُونُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ ، وَنَحْنُ أَنْصَارُهُ كَمَا كُنَّا أَنْصَارَ رَسُولِ اللهِ ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ ، فَقَالَ : جَزَاكُمَ اللَّهُ خَيْرًا ، يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، وَثَبَّتَ قَائِلَكُمْ ، ثُمَّ قَالَ : وَاللهِ لَوْ فَعَلْتُمْ غَيْرَ ذَلِكَ ، لَمَا صَالَحْنَاكُمْ. (احمد ۸۵/۵۔ ابن سعد ۲۱۲)

(۳۸۱۹۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو انصار کے خطیب اٹھ کھڑے ہوئے

اوران میں سے ایک نے کہنا شروع کیا۔اے جماعت مہاجرین!رسول اللہ ﷺ جب تم میں سے کسی کو عادل (امیر) مقرر کر۔
تو اس کے ساتھ ہم میں سے بھی ایک آدمی کو ملا دیتے۔پس ہماری رائے تو یہ ہے کہ یہ معاملہ (خلافت) بھی دو آدمیوں کو سونپ د
جائے جن میں ایک تم سے ہو اور ایک ہم سے ہو۔راوی کہتے ہیں: پس انصار کے بہت سے خطباء نے تسلسل سے یہ بات کہی۔تو ا
پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ مہاجرین میں سے تھے۔لہٰذا امام بھی مہاجرین میں
سے ہوگا۔اور ہم اس امام کے بھی اسی طرح مددگار رہوں گے جس طرح ہم رسول اللہ ﷺ کے مددگار تھے۔پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے جماعت انصار! اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین بدلہ دے اور تمہارے قائل کو ثابت قدم رکھے پھر آپ رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر تم اس کے علاوہ (فیصلہ) کرتے تو ہم آپ سے مصالحت نہ کرتے۔

(٣٨١٩٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ ، قَالَ
سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ ، فَكَا
النَّاسُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِ زُمَرًا زُمَرًا ، يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَيَخْرُجُونَ ، وَلَمْ يَؤُمَّهُمْ أَحَد ، وَتُوُفِّيَ يَوْمَ الاثْنَيْنِ ، وَدُفِ
يَوْمَ الثُّلاَثَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (ابن سعد ٢٨٨)

(۳۸۱۹۶) حضرت سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو آپ ﷺ کو ایک تخت پر رکھ د
گیا۔اور لوگ جماعت، جماعت کی صورت میں آپ ﷺ کے حجرہ میں داخل ہوتے اور آپ ﷺ پر نماز پڑھتے اور باہر نکا
آتے لیکن کوئی ان کی امامت نہ کرواتا۔اور آپ ﷺ کی وفات پیر کے روز ہوئی اور منگل کے روز آپ ﷺ کو دفنایا گیا۔

(٤٣) مَا جَاءَ فِي خِلاَفَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، وَسِيرَتِهِ فِي الرِّدَّةِ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں وارد احادیث اور آپ رضی اللہ عنہ کا ارتداد کے بارے میں طریقہ کار

(٣٨١٩٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ يُحَدِّثُ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : حَجَّ عُمَرُ فَأَرَادَ أَنْ يَخْطُبَ النَّاسَ خُطْبَةً ، فَقَالَ عَ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ : إِنَّهُ قَدِ اجْتَمَعَ عِنْدَكَ رِعَاعُ النَّاسِ وَسِفْلَتُهُمْ ، فَأَخِّرْ ذَلِكَ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَدِينَةَ ، قَالَ
فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ دَنَوْتُ قَرِيبًا مِنَ الْمِنبَرِ ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنِّي قَدْ عَرَفْتُ ، أَنَّ أُنَاسًا يَقُولُونَ : إِنَّ خِلاَ
أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةٌ ، وَإِنَّمَا كَانَتْ فَلْتَةً ، وَلَكِنَّ اللَّهَ وَقَى شَرَّهَا ، إِنَّهُ لاَ خِلاَفَةَ إِلاَّ عَنْ مَشْورَةٍ.

(۳۸۱۹۷) حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک خط
دینے کا ارادہ کیا۔تو حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔(اس وقت) آپ کے پاس معمولی درجہ کے اور متفرق مقامات

کے لوگ جمع ہیں۔لہٰذا آپ مدینہ آنے تک خطبہ کا ارادہ مؤخر کر دیں۔راوی کہتے ہیں: پھر جب میں مدینہ پہنچا تو میں منبر کے قریب ہو کر بیٹھ گیا۔اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا۔ مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ لوگ کہتے ہیں۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اچانک رونما ہوگئی تھی۔واقعۃً وہ اچانک تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی خلافت کے شر (کے امکان کو) ختم فرما دیا (اور اب) یہ خلافت رہ سے ہی (باقی) ہے۔

۳۸۱۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، وَنَحْنُ بِمِنًى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أُعَلِّمُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ الْقُرْآنَ ، فَأَتَيْتُهُ فِي الْمَنْزِلِ ، فَلَمْ أَجِدْهُ ، فَقِيلَ : هُوَ عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى جَاءَ ، فَقَالَ لِي :قَدْ غَضِبَ هَذَا الْيَوْمَ غَضَبًا مَا رَأَيْته غَضِبَ مِثْلَهُ مُنْذُ كَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِمَ ذَاكَ ؟ قَالَ :بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الأَنْصَارِ ذَكَرَا بَيْعَةَ أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالاَ :وَاللهِ مَا كَانَتْ إِلاَّ فَلْتَةً ، فَمَا يَمْنَعُ امْرَئًا إِنْ هَلَكَ هَذَا أَنْ يَقُومَ إِلَى مَنْ يُحِبُّ ، فَيَضْرِبُ عَلَى يَدِهِ ، فَتَكُونُ كَمَا كَانَتْ ، قَالَ :فَهَمَّ عُمَرُ أَنْ يُكَلِّمَ النَّاسَ ، قَالَ :فَقُلْتُ :لاَ تَفْعَلْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنَّك بِبَلَدٍ قَدِ اجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ أَفْنَاءُ الْعَرَبِ كُلُّهَا ، وَإِنَّك إِنْ قُلْتَ مَقَالَةً حُمِلَتْ عَنْك وَانْتَشَرَتْ فِي الأَرْضِ كُلِّهَا ، فَلَمْ تَدْرِ مَا يَكُونُ فِي ذَلِكَ ، وَإِنَّمَا يُعِينُك مَنْ قَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ سَيَصِيرُ إِلَى الْمَدِينَةِ.

فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ رُحْتُ مُهَجِّرًا ، حَتَّى أَخَذْتُ عِضَادَةَ الْمِنبَرِ الْيُمْنَى ، وَرَاحَ إِلَيَّ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ ، حَتَّى جَلَسَ مَعِي ، فَقُلْتُ :لَيَقُولَنَّ هَذَا الْيَوْمَ مَقَالَةً ، مَا قَالَهَا مُنْذُ اسْتُخْلِفَ ، قَالَ :وَمَا عَسَى أَنْ يَقُولَ ؟ قُلْتُ :سَتَسْمَعُ ذَلِكَ.

قَالَ:فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ خَرَجَ عُمَرُ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْمِنبَرِ، ثُمَّ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَصَلَّى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ اللَّهَ أَبْقَى رَسُولَهُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا ، يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ مِنَ اللهِ، يُحِلُّ بِهِ وَيُحَرِّمُ ، ثُمَّ قَبَضَ اللَّهُ رَسُولَهُ ، فَرَفَعَ مِنْهُ مَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَ ، وَأَبْقَى مِنْهُ مَا شَاءَ أَنْ يُبْقِي ، فَتَشَبَّثْنَا بِبَعْضٍ ، وَفَاتَنَا بَعْضٌ ، فَكَانَ مِمَّا كُنَّا نَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ :لاَ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ ، فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ ، وَنَزَلَتْ آيَةُ الرَّجْمِ ، فَرَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا مَعَهُ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَقَدْ حَفِظْتُهَا وَعَلِمْتُهَا وَعَقَلْتُهَا ، وَلَوْلاَ أَنْ يُقَالَ : كَتَبَ عُمَرُ فِي الْمُصْحَفِ مَا لَيْسَ فِيهِ ، لَكَتَبْتُهَا بِيَدِي كِتَابًا ، وَالرَّجْمُ عَلَى ثَلاَثَةِ مَنَازِلَ :حَمْلٌ بَيِّنٌ ، أَوِ اعْتِرَافٌ مِنْ صَاحِبِهِ ، أَوْ شُهُود عَدْلٌ ، كَمَا أَمَرَ اللَّهُ.

وَقَدْ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالاً يَقُولُونَ فِي خِلاَفَةِ أَبِي بَكْرٍ :أَنَّهَا كَانَتْ فَلْتَةً ، وَلَعَمْرِي إِنْ كَانَتْ كَذَلِكَ ، وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعْطَى خَيْرَهَا ، وَوَقَى شَرَّهَا ، وَأَيُّكُمْ هَذَا الَّذِي تَنْقَطِعُ إِلَيْهِ الأَعْنَاقُ كَانْقِطَاعِهَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ.

إِنَّهُ كَانَ مِنْ شَأْنِ النَّاسِ :أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ ، فَأَتَيْنَا ، فَقِيلَ لَنَا :إِنَّ الأَنْصَارَ اجْتَمَعَتْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ مَعَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ يُبَايِعُونَهُ ، فَقُمْتُ ، وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ الْجَرَّاحِ نَحْوَهُمْ ، فَزِعِينَ أَنْ يُحْدِثُوا فِي الإِسْلاَمِ فَتْقًا ، فَلَقِيَنَا رَجُلاَنِ مِنَ الأَنْصَارِ ؛ رَجُلُ صِدْقٍ ، عُوَ بْنُ سَاعِدَةَ ، وَمَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ ، فَقَالاَ :أَيْنَ تُرِيدُونَ ؟ فَقُلْنَا :قَوْمَكُمْ ، لِمَا بَلَغَنَا مِنْ أَمْرِهِمْ ، فَقَالاَ :ارْجِعُ فَإِنَّكُمْ لَنْ تُخَالَفُوا ، وَلَنْ يُؤْتَ شَيْءٌ تَكْرَهُونَهُ ، فَأَبَيْنَا إِلاَّ أَنْ نَمْضِيَ ، وَأَنَا أُزَوِّرُ كَلاَمًا أُرِيدُ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِـ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ ، وَإِذَا هُمْ عَكَرٌ هُنَالِكَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ لَهُ مَرِيضٌ ، غَشِينَاهُمْ ، تَكَلَّمُوا فَقَالُوا :يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ ، فَقَامَ الْحُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، فَقَالَ : جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ ، وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ ، إِنْ شِئْتُمْ وَاللهِ رَدَدْنَاهَا جَذَعَةً.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ :عَلَى رِسْلِكُمْ ، فَذَهَبْتُ لأَتَكَلَّمَ ، فَقَالَ :أَنْصِتْ يَا عُمَرُ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، إِنَّا وَاللهِ مَا نُنْكِرُ فَضْلَكُمْ ، وَلاَ بَلاَئَكُمْ فِي الإِسْلاَمِ ، وَلاَ حَقَّكُمُ الْوَاجِبَ عَلَيْنَا ، وَلَكِنَّ قَدْ عَرَفْتُمْ أَنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنْ قُرَيْشٍ بِمَنْزِلَةٍ مِنَ الْعَرَبِ ، لَيْسَ بِهَا غَيْرُهُمْ ، وَأَنَّ الْعَرَبَ لَنْ تَجْتَمِعَ إِلاَّ عَ رَجُلٍ مِنْهُمْ ، فَنَحْنُ الأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ ، فَاتَّقُوا اللَّهَ ، وَلاَ تَصَدَّعُوا الإِسْلاَمَ ، وَلاَ تَكُونُوا أَوَّلَ مَ أَحْدَثَ فِي الإِسْلاَمِ ، أَلاَ وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ ، لِي وَلأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ ، فَأَيُّهُمَا بَايَعْتُمْ فَهُوَ لَكُمْ ثِقَةٌ ، قَالَ :فَوَاللهِ مَا بَقِيَ شَيْءٌ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَقُولَهُ إِلاَّ وَقَدْ قَالَهُ ، يَوْمَئِذٍ ، غَيْرَ هَ الْكَلِمَةِ، فَوَاللهِ لأَنْ أُقْتَلَ ، ثُمَّ أُحْيَى ، ثُمَّ أُقْتَلَ ، ثُمَّ أُحْيَى ، فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ أَمِ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ.

قَالَ ، ثُمَّ قُلْتُ :يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ ، إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِأَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهِ :﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾ أَبُو بَكْرٍ السَّبَّاقُ الْمُتِينُ ، ثُمَّ أَخَذْتُ بِيَدِهِ ، وَبَادَرَنِي رَجُ مِنَ الأَنْصَارِ فَضَرَبَ عَلَى يَدِهِ قَبْلَ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى يَدِهِ ، ثُمَّ ضَرَبْتُ عَلَى يَدِهِ ، وَتَتَابَعَ النَّاسُ ، وَمِيلَ عَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، فَقَالَ النَّاسُ :قُتِلَ سَعْدٌ ، فَقُلْتُ :اقْتُلُوهُ ، قَتَلَهُ اللَّهُ ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا ، وَقَدْ جَمَعَ اللَّهُ أَ الْمُسْلِمِينَ بِأَبِي بَكْرٍ ، فَكَانَتْ لَعَمْرُ اللهِ فَلْتَةً كَمَا قُلْتُمْ ، أَعْطَى اللَّهُ خَيْرَهَا وَوَقَى شَرَّهَا ، فَمَنْ دَعَا إِ مِثْلِهَا ، فَهُوَ الَّذِي لاَ بَيْعَةَ لَهُ ، وَلاَ لِمَنْ بَايَعَهُ. (بخاری ۲۴۸۴۔ ابوداؤد ۴۴۱۷)

(۳۸۱۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس آتا جاتا رہتا تھا اور (اس وقت) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام منیٰ میں تھے۔ میں عبدالرحمان بن عوف کو قرآن پڑھاتا تھا پس میں ان کے پاس منز میں آیا تو میں نے انہیں نہیں پایا۔ کہا گیا کہ وہ امیرالمؤمنین رضی اللہ عنہ کے پاس ہیں۔ چنانچہ میں ان کا انتظار کرنے لگا یہاں تک کہ

گئے اور انہوں نے بتایا۔ آج حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اتنا شدید غصہ آیا تھا کہ اس سے پہلے کبھی ان کو اتنا غصہ نہیں آیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ
تے ہیں: میں نے پوچھا: یہ کیوں؟ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ انصار میں سے دو
دمیوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کا ذکر کیا تو پھر ان دونوں نے کہا۔ بخدا! ان کی بیعت تو اچانک ہوگئی تھی۔

وہ اس کے ہاتھ پر مارتا پھر جو ہوتا سو ہوتا۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے گفتگو کرنے کا ارادہ کیا۔
وی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا۔ اے امیر المؤمنین! آپ (ابھی) گفتگو نہ کریں کیونکہ آپ (اس وقت) ایسے شہر میں ہیں کہ آپ
ے پاس تمام عرب کے دور دراز غیر معروف علاقوں کے لوگ جمع ہیں۔ اور آپ اگر (اب) کوئی بھی بات کریں گے تو وہ آپ سے
سوب ہو کر تمام زمین میں پھیل جائے گی۔ پھر آپ کو نہیں معلوم کہ کیا ہوگا۔ آپ کے مطلب کے لوگ تو وہی ہیں جن کو آپ جانتے
ں کہ وہ مدینہ واپس جائیں گے۔

پھر جب ہم مدینہ میں آئے تو میں سویرے سویرے چلا گیا یہاں تک کہ میں نے منبر کے دائیں پائے (کے ساتھ جگہ)
لی۔ پھر حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بھی میری طرف آئے یہاں تک کہ وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ گئے۔ میں نے
ان سے) کہا۔ آج کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسی گفتگو کریں گے کہ ویسی گفتگو انہوں نے خلیفہ بننے کے بعد سے کبھی نہیں کی۔ سعید
نے پوچھا۔ وہ کیسی بات کریں گے؟ میں نے جواب دیا، ابھی تم وہ بات سن لو گے۔

۔ راوی کہتے ہیں: پھر جب لوگ جمع ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھ گئے۔
پ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا۔ پھر
پ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے درمیان باقی رکھا ان پر اللہ کی جانب سے وحی نازل ہوتی تھی
آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ذریعہ حلال و حرام بیان کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو (کی روح کو) قبض کر لیا پس جو کچھ ان
ے ہمراہ اللہ نے اٹھانا چاہا وہ اٹھا لیا۔ اور جس کو اللہ نے باقی رکھنا چاہا تھا اس کو باقی رکھا۔ چنانچہ بعض باتوں کے ساتھ تو ہم وابستہ
ہے اور بعض باتیں ہم سے فوت ہوگئیں۔ پس ہم قرآن میں سے جو کچھ پڑھتے تھے اس میں یہ بھی تھا۔ ولا ترغبوا عن آباء کم
ہ کفر بکم ان ترغبوا عن آباء کم. اور رجم کی آیت بھی نازل ہوئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم بھی کیا تھا اور ہم نے بھی
پ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رجم کیا تھا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! بلاشبہ میں نے (خود) اس آیت کو یاد کیا تھا اور
کو سمجھا تھا اور معلوم کیا تھا۔ اگر اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ کہا جائے گا۔ عمر نے قرآن میں اس بات کو لکھا جو اس میں سے نہیں ہے تو
میں اس آیت رجم کو اپنے ہاتھوں سے لکھتا۔ رجم کی تین حالات ہیں۔ واضح حمل ہو۔ یا زانی کی طرف سے اقرار ہو یا عادل گواہ
ں۔ جیسا کہ حکم خداوندی ہے۔

۔ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں یہ بات کہی ہے کہ یہ تو اچانک ہوگئی
ا۔ میری عمر کی قسم! اگرچہ بات ایسی ہی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی خلافت کی خیر و برکت عطا فرمائی اور اس کے شر سے محفوظ

فرمالیا۔تم میں سے کون سا آدمی ہے جس کے لئے (لوگوں کی) گردنیں یوں خم ہو جائیں جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے خم ہوگئیں تھیں۔

۵۔ یقیناً لوگوں کا معاملہ کچھ ایسا تھا کہ (جب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو ہمارے پاس معاملہ لایا گیا اور ہمیں کہا گیا۔ انصار، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس بنو ساعدہ میں جمع ہیں اور سعد رضی اللہ عنہ کی بیعت کر رہے ہیں۔ چنانچہ میں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ان کی طرف پریشانی کے عالم میں اٹھ کھڑے ہوئے کہ (مبادا) وہ اسلام میں کوئی دراڑ پیدا کر دیں۔ پس ہمیں انصار ہی میں سے دو سچے آدمی ملے۔عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی۔انہوں نے پوچھا: تم کہاں جا رہے ہو؟ ہم نے کہا: تمہاری قوم کے پاس، کیونکہ ہمیں ان کے بارے میں کوئی بات پہنچی ہے۔ان دونوں نے کہا۔واپس چلے جاؤ کیونکہ تمہاری مخالفت نہیں کی جائے گی اور ایسی چیز نہیں لائی جائے گی جس کو تم ناپسند کرو۔لیکن ہم نے آگے جانے پر ہی اصرار کیا۔اور میں (عمر رضی اللہ عنہ) وہ کلام تیار کر رہا تھا جس کے بارے میں میرا ارادہ بیان کا تھا۔ یہاں تک کہ ہم ان لوگوں کے پاس پہنچ گئے وہ لوگ تو سارے کے سارے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پر جھکے ہوئے تھے اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اپنے تخت پر تشریف فرما تھے۔اور بیمار تھے۔پس جب ہم اوپر سے ان لوگوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے بات شروع کی اور کہنے لگے۔اے گروہ قریش! ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ہوگا۔اس پر حضرت حُباب بن منذر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔میں ذی رائے اور معتمد لوگوں میں سے ہوں۔اگر تم چاہو۔

۶۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔اپنی حالت پر رہو۔پس میں نے گفتگو کرنا چاہی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! خاموش رہو، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور پھر کہا۔اے گروہ انصار! خدا کی قسم! ہم تمہاری فضیلت کے منکر نہیں ہیں اور نہ ہی اسلام کے بارے میں تمہاری محنت ومشقت کے منکر ہیں۔اور نہ ہی خود پر واجب تمہارے حق کے منکر ہیں۔لیکن یقیناً تم جانتے ہو کہ یہ قبیلہ قریش پورے عرب میں اس مقام پر ہے جس پر اس کے علاوہ کوئی قبیلہ نہیں ہے۔اور عرب کے لوگ قریش ہی کے کسی آدمی پر جمع ہوں گے۔پس ہم (میں سے) امراء ہوں گے اور تم (میں سے) وزراء ہوں گے۔پس اللہ سے ڈرو اور اسلام میں دراڑ نہ ڈالو۔اور اسلام میں نئی بات ایجاد کرنے والے نہ بنو۔اور بغور یہ بات سنو کہ مجھے تمہارے لئے ان دو افراد میں سے کسی ایک پر راضی ہوں۔مراد میں (عمر رضی اللہ عنہ) تھا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔پس ان دونوں میں سے جس پر بھی بیعت کرلو تو وہ تمہارے لئے ثقہ ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے لگے۔خدا کی قسم! جو بات کہنا مجھے پسند تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے کوئی بات نہ چھوڑی بلکہ سب کہہ دی۔سوائے آخری بات کے۔خدا کی قسم! میں غیر معصیت کی حالت میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں تو بھی مجھے یہ بات اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایسی قوم پر امیر بنوں جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں۔

۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں نے عرض کیا۔اے گروہِ انصار! اے گروہِ مسلمین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ (یعنی

خلافت) کا لوگوں میں سے سب سے زیادہ حق دار آپ ﷺ کے بعد وہ ہیں جو غار میں آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جو ہر میدان میں سبقت رکھنے والے اور مضبوط ہیں۔ پھر میں نے آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا (پکڑنا چاہا) لیکن انصار میں سے ایک آدمی مجھ سے پہل کر گیا پس اس نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارا قبل اس کے کہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارتا۔ پھر میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارا (یعنی بیعت کی) اور پھر دیگر لوگوں نے تسلسل کے ساتھ بیعت کی۔ اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسے زیادتی ہوگئی اور لوگوں نے کہا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ قتل ہوگئے۔ میں نے کہا۔ ان کو قتل (ہی) کردو۔ اللہ ان کو قتل کرے۔ پھر ہم (وہاں سے) واپس پلٹ گئے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے معاملہ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (کے ہاتھ) پر جمع کر دیا تھا۔ پس خدا کی قسم! خلافتِ (صدیقی) تھی تو اچانک ہی جیسا کہ تم کہتے ہو (لیکن) اللہ تعالیٰ نے اسی کی خیر و برکت (امت کو) عطا کر دی اور اس کے شر سے (امت کو) بچالیا۔ پس (اب) جو آدمی ایسی بیعت (خلافت) کا داعی ہو تو اس کی بیعت نہ ہوگی اور نہ ہی بیعت کرنے والوں کی بیعت ہوگی۔

(۳۸۱۹۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتِ الأَنْصَارُ : مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ ، قَالَ : فَأَتَاهُمْ عُمَرُ ، فَقَالَ : يَا مَعَاشِرَ الأَنْصَارِ ، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ؟ قَالُوا : بَلَى ، قَالَ : فَأَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ ؟ فَقَالُوا : نَعُوذُ بِاللهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ.

(۳۸۱۹۹) حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ (کی روح مبارکہ) قبض ہوئی تو انصار نے کہا۔ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا: اے گروہانِ انصار! کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں؟ انصار نے کہا۔ کیوں نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ پھر تم میں سے کس کا دل اس بات پر خوش ہے کہ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھے۔ انصار کہنے لگے۔ ہم اللہ سے اس بات کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھیں۔

(۳۸۲۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ ؛ أَنَّهُ حِينَ بُويِعَ لأَبِي بَكْرٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ يَدْخُلاَنِ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيُشَاوِرُونَهَا وَيَرْتَجِعُونَ فِي أَمْرِهِمْ ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ ، فَقَالَ : يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاللهِ مَا مِنَ الْخَلْقِ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ أَبِيك ، وَمَا مِنْ أَحَدٍ أَحَبَّ إِلَيْنَا بَعْدَ أَبِيك مِنْك ، وَأَيْمُ اللهِ ، مَا ذَاكَ بِمَانِعِيَّ إِنِ اجْتَمَعَ هَؤُلاَءِ النَّفَرُ عِنْدَكِ ، أَنْ آمُرَ بِهِمْ أَنْ يُحَرَّقَ عَلَيْهِمُ الْبَيْتُ.

قَالَ : فَلَمَّا خَرَجَ عُمَرُ جَاؤُوهَا ، فَقَالَتْ : تَعْلَمُونَ أَنَّ عُمَرَ قَدْ جَائَنِي ، وَقَدْ حَلَفَ بِاللهِ لَئِنْ عُدْتُمْ لَيُحَرِّقَنَّ

عَلَيْكُمُ الْبَيْتَ ، وَايْمُ اللهِ ، لَيَمْضِيَنَّ لِمَا حَلَفَ عَلَيْهِ ، فَانْصَرِفُوا رَاشِدِينَ ، فَرُوْا رَأْيَكُمْ ، وَلَا تَرْجِعُوا إِلَيَّ ، فَانْصَرَفُوا عنها ، فَلَمْ يَرْجِعُوا إِلَيْهَا ، حَتَّى بَايَعُوا لأَبِي بَكْرٍ.

(۳۸۲۰۰) حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (کی وفات) کے بعد جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آنے جانے لگے اور ان سے مشاورت کرنے لگے اور اپنے معاملہ (خلافت) میں ان سے تقاضا کرنے لگے۔ پس جب یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں داخل ہوئے اور فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی! خدا کی قسم! تمام مخلوق میں ہمیں تمہارے والد سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ اور آپ کے بعد والد کے بعد ہمیں آپ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ خدا کی قسم! (لیکن) اگر یہ آپ کے پاس (دوبارہ) جمع ہوئے تو مجھے یہ (محبت والی) بات اس سے مانع نہیں ہوگی کہ میں لوگوں کو حکم دوں اور ان تمام (گھر میں موجود) افراد پر گھر کو جلا دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر چلے گئے تو یہ حضرات بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تھے۔ اور انہوں نے خدا کی قسم کھا کر کہا ہے کہ اگر تم لوگ دوبارہ جمع ہوئے تو وہ ضرور بالضرور تمہیں گھر میں جلا دیں گے۔ اور خدا کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کہا ہے وہ اس کو ضرور پورا کریں گے۔ پس تم لوگ اچھی حالت میں ہی واپس چلے جاؤ۔ اور اپنی رائے کو دیکھ لو۔ میری طرف واپس نہ آنا چنانچہ لوگ وہاں سے واپس ہو گئے اور جب تک ان لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی یہ (فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس) واپس نہیں آئے۔

(۳۸۲۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمْ يَشْهَدَا دَفْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَا فِي الأَنْصَارِ ، فَبُويِعَا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَا.

(۳۸۲۰۱) حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے دفن میں حاضر نہیں تھے۔ یہ دونوں انصار میں موجود تھے۔ پس ان کے واپس آنے سے پہلے ان کی بیعت ہو گئی۔

(۳۸۲۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلَ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ آخِذٌ بِلِسَانِهِ يُنَضْنِضُهُ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : اللَّهَ اللَّهَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ، وَهُوَ يَقُولُ : هَاهْ ، إِنَّ هَذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ.

(۳۸۲۰۲) حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو (دیکھا کہ) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو پکڑے ہوئے تھے اور اس کو ہلا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے خلیفہ رسول ﷺ! اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ ہاں اسی زبان نے مجھے بہت سے گھاٹوں پر اتارا ہے۔

(۳۸۲۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لأَبِي بَكْرٍ : يَا خَلِيفَةَ اللهِ ، قَالَ :

لَسْتُ بِخَلِيفَةِ اللهِ ، وَلَكِنِّي خَلِيفَةُ رَسُولِ اللهِ ، أَنَا رَاضٍ بِذَلِكَ.

(۳۸۲۰۳) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے خلیفۃ اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں خلیفۃ اللہ نہیں ہوں۔ بلکہ میں خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور میں اس پر راضی ہوں۔

(۳۸۲۰٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مَوْلًى لِرِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ ، فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي ، وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ ، وَمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ مِنْ شَيْءٍ فَصَدِّقُوهُ.

(۳۸۲۰۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔'' میں نہیں جانتا کہ میری تم میں رہنے کی مقدار کتنی باقی ہے۔ پس تم ان دونوں کی اقتداء کرنا جو میرے بعد (خلیفہ) ہوں گے۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا:'' اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے طریقہ کے مطابق چلنا۔ اور جو حدیث تم کو ابن مسعود بیان کرے تو اس کی تصدیق کرو۔''

(۳۸۲۰٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَالِمٍ الْمُرَادِيِّ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، وَأَبِي عَبْدِ اللهِ ، رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ حُذَيْفَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، إِلَّا إِنَّهُ قَالَ : تَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ. (ترمذی ۳۶۶۳۔ ابن سعد ۳۳۴)

(۳۸۲۰۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر (اس کے بعد) انہوں نے عبدالملک بن عمیر کی طرح ہی حدیث بیان کی...... لیکن انہوں نے یہ بھی کہا۔ اور ابن ام عبد کے عہد کو مضبوطی سے پکڑو۔

(۳۸۲۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ حَتَّى أَتَيَا الأَنْصَارَ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ ، إِنَّا لَا نُنْكِرُ حَقَّكُمْ ، وَلَا يُنْكِرُ حَقَّكُمْ مُؤْمِنٌ ، وَإِنَّا وَاللهِ مَا أَصَبْنَا خَيْرًا إِلَّا مَا شَارَكْتُمُونَا فِيهِ ، وَلَكِنْ لَا تَرْضَى الْعَرَبُ وَلَا تُقِرُّ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، لأَنَّهُمْ أَفْصَحُ النَّاسِ أَلْسِنَةً ، وَأَحْسَنُ النَّاسِ وُجُوهًا ، وَأَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا ، وَأَكْثَرُ النَّاسِ شُجْنَةً فِي الْعَرَبِ ، فَهَلُمُّوا إِلَى عُمَرَ فَبَايِعُوهُ ، قَالَ : فَقَالُوا : لَا ، فَقَالَ عُمَرُ : لِمَ ؟ فَقَالُوا : نَخَافُ الأَثَرَةَ ، قَالَ عُمَرُ : أَمَّا مَا عِشْتُ فَلَا ، قَالَ : فَبَايِعُوا أَبَا بَكْرٍ.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ : أَنْتَ أَقْوَى مِنِّي ، فَقَالَ عُمَرُ : أَنْتَ أَفْضَلُ مِنِّي ، فَقَالَاهَا الثَّانِيَةَ ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ ، قَالَ لَهُ عُمَرُ : إِنَّ قُوَّتِي لَكَ مَعَ فَضْلِكَ ، قَالَ : فَبَايَعُوا أَبَا بَكْرٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ : وَأَتَى النَّاسُ عِنْدَ بَيْعَةِ أَبِي بَكْرٍ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ، فَقَالَ : أَتَأْتُونِي وَفِيكُمْ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ،

يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ.

قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :فَقُلْتُ لِمُحَمَّدٍ :مَنْ ثَالِثُ ثَلاَثَةٍ ، قَالَ :قَوْلُ اللهِ :﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾.

(۳۸۲۰۶) بنو زریق کے ایک آدمی سے روایت ہے کہ جب یہ دن تھا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے یہاں تک کہ وہ انصار کے پاس آئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے گروہِ انصار! یقیناً ہم تمہارے حق کے منکر نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی مؤمن تمہارے حق کا منکر ہوسکتا ہے۔ اور خدا کی قسم! بلاشبہ ہم نے جو خیر بھی حاصل کی ہے تم اس میں ہمارے ساتھ شریک تھے۔ لیکن قریش کے آدمی کے علاوہ کسی اور آدمی پر اہل عرب راضی ہوں گے اور نہ قرار پکڑیں گے۔ کیونکہ قریش کے لوگ سب سے زیادہ فصیح اللسان ہیں اور تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت چہرے والے ہیں۔ اور اہل عرب میں سے سب سے وسیع گھر والے ہیں اور عرب کے لوگوں میں سب سے زیادہ باعزت ہیں۔ پس تم آؤ عمر کی طرف اور ان کی بیعت کرو۔ راوی کہتے ہیں: انصار نے کہا: نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیوں؟ انصار نے جواب دیا۔ ہمیں ترجیح دیے جانے کا اندیشہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ بہرحال جب تک میں زندہ ہوں تب تک تو (یہ) نہیں ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ چلو پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلو۔

۲۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ تم مجھ سے زیادہ قوی ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (جواباً) فرمایا: آپ مجھ سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔ پھر دوبارہ ان دونوں حضرات نے باہم ان جملوں کا تکرار کیا۔ پھر جب تیسری مرتبہ یہ بات ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ یقیناً میری قوت بھی آپ کے لئے ہے اور اس کے ساتھ آپ کو فضیلت بھی حاصل ہے۔ چنانچہ لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی۔

۳۔ محمد کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے وقت لوگ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا۔ تم لوگ میرے پاس آئے ہو حالانکہ تم میں تین میں سے تیسرا موجود ہے یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ۔

۴۔ ابن عون کہتے ہیں: میں نے محمد سے پوچھا۔ تین میں سے تیسرا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ارشاد خداوندی ہے۔ ﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾.

(۳۸۲۰۷) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَخْلِفُ ، أَوِ اسْتَخْلَفَ ؟ قَالَتْ :أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :ثُمَّ قِيلَ لَهَا :ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ :ثُمَّ عُمَرُ ، قِيلَ :مَنْ بَعْدَ عُمَرَ ؟ قَالَتْ :أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ، ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى ذَلِكَ.

(۳۸۲۰۷) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا اور (ان سے) سوال کیا گیا تھا۔ اے ام المؤمنین! اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ بناتے تو کس کو خلیفہ بناتے؟ انہوں نے جواب دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کو۔ پوچھا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کس کو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہاں

پہنچ کر رک گئیں۔

(۳۸۲۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ثُمَّ اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ ، فَعَمِلَ بِعَمَلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِسُنَّتِهِ ، ثُمَّ قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ ، فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا وَسُنَّتِهِمَا، ثُمَّ قُبِضَ عَلَى خَيْرِ مَا قُبِضَ عَلَيْهِ أَحَدٌ، وَكَانَ خَيْرَ هَذِهِ الأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا وَبَعْدَ أَبِي بَكْرٍ.

(۳۸۲۰۸) حضرت عبد خیر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بہترین حالت میں موت آئی جس بہترین حالت پر انبیاء کرام کو موت آتی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کی۔ (پھر) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا پس انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق کام کیا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی موت بھی اس بہترین حالت میں آئی جس پر کسی آدمی کی بہترین موت آ سکتی ہے۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس امت میں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخص تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا چنانچہ انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عمل اور سنت کے مطابق عمل کیا پھر ان کو بھی اس بہترین حالت میں موت آئی جس پر کسی بھی آدمی کو بہترین موت آ سکتی ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس امت میں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے بہترین شخص تھے۔

(۳۸۲۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : لَمَّا ارْتَدَّ مَنِ ارْتَدَّ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ ، أَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُجَاهِدَهُمْ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : أَتُقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ شَهِدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ إِلاَّ بِحَقِّهِ ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَنِّي لاَ أُقَاتِلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ ؟ وَاللهِ، لأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا حَتَّى أَجْمَعَهُمَا ، قَالَ عُمَرُ : فَقَاتَلْنَا مَعَهُ ، فَكَانَ وَاللهِ رَشَدًا ، فَلَمَّا ظَفِرَ بِمَنْ ظَفِرَ بِهِ مِنْهُمْ ، قَالَ : اخْتَارُوا بَيْنَ خِطَّتَيْنِ : إِمَّا حَرْبٌ مُجْلِيَةٌ ، وَإِمَّا الْخُطَّةُ الْمُخْزِيَةُ ، قَالُوا : هَذِهِ الْحَرْبُ الْمُجْلِيَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا ، فَمَا الْخُطَّةُ الْمُخْزِيَةُ ؟ قَالَ : تَشْهَدُونَ عَلَى قَتْلاَنَا أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَلَى قَتْلاَكُمْ أَنَّهُمْ فِي النَّارِ . فَفَعَلُوا.

(۳۸۲۰۹) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مرتد ہونے والے لوگ مرتد ہوئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کرنے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کیا آپ ان سے قتال کریں گے حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ: ''جو شخص گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور

محمد ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہیں تو اس کا مال اور اس کا خون حرمت حاصل کر لیتا ہے مگر حق کے بدلے میں (حرمت ختم ہو سکتی ہے) اور اس کا (باطنی) حساب اللہ کے ذمہ ہے''؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں کیسے اس آدمی سے قتال نہ کروں جو نماز اور زکوۃ میں فرق کرتا ہے؟ خدا کی قسم! میں تو ضرور بالضرور اس آدمی سے قتال کروں گا جو ان دونوں میں فرق کرے گا یہاں تک کہ وہ ان دونوں کو جمع کر لے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ پھر ہم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قتال کیا۔ پس خدا کی قسم! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ راہ حق پر سختی سے قائم رہنے والے تھے۔ پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین میں سے کچھ لوگوں کو قابو کر لیا تو آپ نے فرمایا: تم، لائحہ عمل میں سے کسی کو اختیار کر لو۔ یا تو ننگی جنگ ہے۔ اور یا رسوا کن لائحہ عمل ہے۔ انہوں نے کہا۔ یہ ننگی جنگ تم ہم جانتے ہیں لیکن رسوا کن لائحہ عمل کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمارے مقتولین کے بارے میں یہ گواہی دو کہ وہ جنت میں ہیں اور اپنے مقتولین کے بارے میں گواہی دو کہ وہ جہنم میں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہی کام کیا۔

(۳۸۲۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ :تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ بِأَبِي بَكْرٍ مَا لَوْ نَزَلَ بِالْجِبَالِ لَهَاضَهَا ، اشْرَأَبَّ النِّفَاقُ بِالْمَدِينَةِ ، وَارْتَدَّتِ الْعَرَبُ ، فَوَاللهِ مَا اخْتَلَفُوا فِي نُقْطَةٍ إِلاَّ طَارَ أَبِي بِحَظِّهَا وَغَنَائِهَا فِي الإِسْلاَمِ ، وَكَانَتْ تَقُولُ مَعَ هَذَا :وَمَنْ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ غِنَاءً لِلإِسْلاَمِ ، كَانَ وَاللهِ أَحْوَذِيًّا ، نَسِيجَ وَحْدِهِ ، قَدْ أَعَدَّ لِلأُمُورِ أَقْرَانَهَا. (احمد ۶۸)

(۳۸۲۱۰) حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر ایسے مصائب اترے کہ اگر وہ مصائب کسی پہاڑ پر اترتے تو اس پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیتے۔ مدینہ میں نفاق پھیل گیا اور عرب کے (بہت) لوگ مرتد ہو گئے۔ پس خدا کی قسم! لوگوں نے اسلام کے کسی حکم میں اختلاف نہیں کیا مگر یہ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کے تحفظ اور دفاع کے لئے دوڑ پڑے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے ساتھ یہ بھی کہتی تھیں۔ اور جو شخص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تو جان لیتا کہ اس کو اسلام سے نقصان دور کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور خدا کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمام معاملات میں نہایت چاق و چوبند تھے بے مثال تھے۔ اور انہوں نے معاملات کے لئے ان کے مناسب لوگوں کو تیار کیا۔

(٤٤) مَا جَاءَ فِي خِلاَفَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں آنے والی احادیث

(۳۸۲۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ يَسْتَخْلِفُهُ ، فَقَالَ النَّاسُ :تَسْتَخْلِفُ عَلَيْنَا فَظًّا غَلِيظًا ، وَلَوْ قَدْ وَلِيَنَا كَانَ أَفَظَّ وَأَغْلَظَ ، فَمَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا لَقِيتَهُ ، وَقَدِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا عُمَرَ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ :أَبِرَبِّي تُخَوِّفُونَنِي ؟

أَقُولُ :اللَّهُمَّ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَ خَلْقِكَ.

ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ ، فَقَالَ :إِنِّي مُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ إِنْ أَنْتَ حَفِظْتَهَا :إِنَّ لِلَّهِ حَقًّا بِالنَّهَارِ لاَ يَقْبَلُهُ بِاللَّيْلِ ، وَإِنَّ لِلَّهِ حَقًّا بِاللَّيْلِ لاَ يَقْبَلُهُ بِالنَّهَارِ ، وَأَنَّهُ لاَ يَقْبَلُ نَافِلَةً حَتَّى تُؤَدَّى الْفَرِيضَةُ ، وَإِنَّمَا ثَقُلَتْ مَوَازِينُ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمُ فِي الدُّنْيَا الْحَقَّ وَثِقَلُهُ عَلَيْهِمْ ، وَحَقٌّ لِمِيزَانٍ لاَ يُوضَعُ فِيهِ إِلاَّ الْحَقُّ أَنْ يَكُونَ ثَقِيلاً ، وَإِنَّمَا خَفَّتْ مَوَازِينُ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاتِّبَاعِهِمَ الْبَاطِلَ وَخِفَّتُهُ عَلَيْهِمْ ، وَحَقٌّ لِمِيزَانٍ لاَ يُوضَعُ فِيهِ إِلاَّ الْبَاطِلُ أَنْ يَكُونَ خَفِيفًا ، وَإِنَّ اللَّهَ ذَكَرَ أَهْلَ الْجَنَّةِ بِصَالِحِ مَا عَمِلُوا ، وَأَنَّهُ تَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ ، فَيَقُولُ الْقَائِلُ :لاَ أَبْلُغُ هَؤُلاَءِ ، وَذَكَرَ أَهْلَ النَّارِ بِأَسْوَإِ مَا عَمِلُوا ، وَأَنَّهُ رَدَّ عَلَيْهِمْ صَالِحَ مَا عَمِلُوا ، فَيَقُولُ قَائِلٌ :أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَؤُلاَءِ ، وَذَكَرَ آيَةَ الرَّحْمَةِ وَآيَةَ الْعَذَابِ ، لِيَكُونَ الْمُؤْمِنُ رَاغِبًا وَرَاهِبًا ، لاَ يَتَمَنَّى عَلَى اللهِ غَيْرَ الْحَقِّ ، وَلاَ يُلْقِي بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ.

فَإِنْ أَنْتَ حَفِظْتَ وَصِيَّتِي ، لَمْ يَكُنْ غَائِبٌ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنَ الْمَوْتِ ، وَإِنْ أَنْتَ ضَيَّعْتَ وَصِيَّتِي لَمْ يَكُنْ غَائِبٌ أَبْغَضَ إِلَيْكَ مِنَ الْمَوْتِ ، وَلَنْ تُعْجِزَهُ.

(۳۸۲۱۱) حضرت زبید بن الحارث سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت آیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔ اس پر لوگوں نے کہا۔ آپ ہم پر ایک ترش مزاج اور سخت آدمی کو خلیفہ بنا رہے ہیں۔ اور اگر وہ ہمارے والی بن گئے تو وہ مزید ترش مزاج اور سخت آدمی ہو جائیں گے۔ پس جب آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہم پر خلیفہ بنائیں گے تو آپ اپنے رب سے ملاقات کے وقت اپنے پروردگار کو کیا جواب دیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ میرے پروردگار سے مجھے ڈرا رہے ہو؟ میں (اللہ تعالیٰ کو) یہ جواب دوں گا۔ اے اللہ! میں نے لوگوں پر آپ کی مخلوق میں بہترین شخص کو خلیفہ بنایا ہے۔

۲۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیجا (اور بلا کر) فرمایا۔ اگر تم یاد رکھو تو میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں۔ یقیناً دن کے وقت اللہ تعالیٰ کا کوئی ایسا حق ہے جس کو وہ رات کے وقت قبول نہیں کرتا اور (اسی طرح) اللہ تعالیٰ کا رات کے وقت کوئی ایسا حق ہے جس کو وہ دن کے وقت قبول نہیں کرتا۔ اور بلاشبہ جب تک فرائض کو ادا نہ کیا جائے نوافل کو قبول نہیں کیا جاتا۔ اور جن لوگوں کے اعمال قیامت کے دن میزان میں بھاری ہوں گے ان کے اعمال صرف اس وجہ سے بھاری ہوں گے کہ دنیا میں ان لوگوں نے حق کی اتباع کی ہوگی اور حق ان پر وزنی رہا ہوگا۔ اور میزان کے لئے بھی یہ بات حق ہے کہ (جب) اس میں صرف حق ہی کو رکھا جائے تو وہ وزنی ہو جائے۔ اور جن لوگوں کے اعمال قیامت کے دن میزان میں ہلکے ہوں گے تو اس کی وجہ صرف یہ ہو گی کہ ان لوگوں نے باطل کی پیروی کی اور باطل ان لوگوں پر ہلکا رہا ہوگا۔ اور میزان کے لئے بھی یہ بات حق ہے کہ جب اس میں صرف باطل ہی کو رکھا جائے تو وہ ہلکا ہو جائے۔

۳۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کا ذکر ان کے بہترین اعمال کی وجہ سے کیا ہے اور ان کی غلطیوں سے درگزر فرمایا ہے۔ پس کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ میں تو ان تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور (اسی طرح) اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کا ذکر ان کے بداعمال کے ساتھ کیا ہے۔ اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم پر ان کے اعمال صالحہ کو رد فرما دیا ہے۔ پس کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ میں تو ان سے بہتر ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رحمت والی آیت اور عذاب والی آیت (دونوں) کو ذکر فرمایا تاکہ مؤمن رغبت بھی کرے اور خوف بھی۔ اللہ تعالیٰ پر ناحق امیدیں نہ کرے اور اپنے ہاتھ سے ہلاکت کی طرف نہ پڑے۔

۴۔ پس اگر تم نے میری وصیت کی حفاظت کی تو تمہیں کوئی غائب چیز موت سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی۔ اور اگر تم نے میری وصیت کو ضائع کیا تو کوئی غائب چیز تمہیں موت سے زیادہ مبغوض نہیں ہوگی۔ اور تم ہرگز موت کو عاجز نہیں کر سکتے۔

(۳۸۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَبِيَدِهِ عَسِيبُ نَخْلٍ ، وَهُوَ يُجْلِسُ النَّاسَ ، وَيَقُولُ : اسْمَعُوا لِقَوْلِ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللهِ ، قَالَ : فَجَاءَ مَوْلًى لأَبِي بَكْرٍ يُقَالُ لَهُ : شَدِيدٌ بِصَحِيفَةٍ ، فَقَرَأَهَا عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ : يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ : اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لِمَنْ فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ ، فَوَاللهِ مَا أَلَوْتُكُمْ ، قَالَ قَيْسٌ : فَرَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ .

(۳۸۲۱۲) حضرت قیس بن حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں کھجور کی صاف شاخ تھی اور وہ لوگوں کو بٹھا رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی بات سنو۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا غلام...... جس کو شدید کہا جاتا تھا...... ایک رقعہ لے کر آیا۔ اور وہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا۔ اس نے کہا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس آدمی کی بات سنو اور اطاعت کرو جس کا اس صحیفہ میں نام ہے۔ خدا کی قسم! میں نے تمہیں خیر تک پہنچانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ قیس راوی کہتے ہیں۔ پھر اس کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا۔

(۳۸۲۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : أَفْرَسُ النَّاسِ ثَلاَثَةٌ : أَبُو بَكْرٍ حِينَ تَفَرَّسَ فِي عُمَرَ فَاسْتَخْلَفَهُ ، وَالَّتِي قَالَتْ : ﴿اسْتَأْجِرْهُ ، إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الأَمِينُ﴾ وَالْعَزِيزُ حِينَ قَالَ لاِمْرَأَتِهِ : ﴿أَكْرِمِي مَثْوَاهُ﴾ .

(۳۸۲۱۳) حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ فراست والے تین لوگ ہوئے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فراست کا اظہار کیا اور انہیں خلیفہ بنایا۔ اور (دوسری) وہ عورت جس نے کہا تھا۔ ﴿اسْتَأْجِرْهُ ، إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الأَمِينُ﴾ اور (تیسرا) عزیز مصر جب اس نے اپنی بیوی سے کہا۔ ﴿أَكْرِمِي مَثْوَاهُ﴾۔

(۳۸۲۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : جِئْتُ وَإِذَا عُمَرُ وَاقِفٌ عَلَى حُذَيْفَةَ ، وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ ، فَقَالَ : تَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : لَوْ شِئْتُ

لأَضْعَفْتُ أَرْضِي ، وَقَالَ عُثْمَان :لَقَدْ حَمَّلْتُ أَرْضِي أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ، وَمَا فِيهَا كَثِيرُ فَضْلٍ ، فَقَالَ :انْظُرَا مَا لَدَيْكُمَا ، أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الأَرْضَ مَا لاَ تُطِيقُ ، ثُمَّ قَالَ :وَاللهِ لَئِنْ سَلَّمَنِي اللَّهُ ، لأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لاَ يَحْتَجْنَ بَعْدِي إِلَى أَحَدٍ أَبَدًا ، قَالَ :فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلاَّ أَرْبَعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ.

قَالَ:وَكَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَامَ بَيْنَ الصُّفُوفِ ، فَقَالَ :اسْتَوُوا ، فَإِذَا اسْتَوَوْا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ ، قَالَ: فَلَمَّا كَبَّرَ طُعِنَ مَكَانَهُ، قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَتَلَنِي الْكَلْبُ، أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ، قَالَ عَمْرٌو :مَا أَدْرِي أَيَّهُمَا قَالَ؟ وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ ، وَطَارَ الْعِلْجُ وَبِيَدِهِ سِكِّينٌ ذَاتُ طَرَفَيْنِ، مَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ يَمِينًا، وَلاَ شِمَالاً إِلاَّ طَعَنَهُ حَتَّى أَصَابَ مِنْهُمْ ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَجُلا ، فَمَاتَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ، قَالَ :فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا لِيَأْخُذَهُ ، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ.

قَالَ :فَصَلَّيْنَا الْفَجْرَ صَلاَةً خَفِيفَةً ، قَالَ :فَأَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَلاَ يَدْرُونَ مَا الأَمْرُ إِلاَّ أَنَّهُمْ حَيْثُ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ ، جَعَلُوا يَقُولُونَ :سُبْحَانَ اللهِ ، مَرَّتَيْنِ ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا كَانَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ :انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي ؟ قَالَ :فَجَالَ سَاعَةً ، ثُمَّ جَاءَ ، فَقَالَ :غُلاَمُ الْمُغِيرَةِ الصَّنَّاعُ ، وَكَانَ نَجَّارًا ، قَالَ : فَقَالَ عُمَرُ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مَنِيَّتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ ، قَاتَلَهُ اللَّهُ ، لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا ، قَالَ :ثُمَّ قَالَ لابْنِ عَبَّاسٍ :لَقَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوك تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوجِ بِالْمَدِينَةِ ، قَالَ :فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنْ شِئْتَ فَعَلْنَا ، فَقَالَ :بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِكَلاَمِكُمْ وَصَلَّوْا صَلاَتَكُمْ وَنَسَكُوا نُسُكَكُمْ ؟.

قَالَ:فَقَالَ لَهُ النَّاسُ :لَيْسَ عَلَيْك بَأْسٌ ، قَالَ:فَدَعَا بِنَبِيذٍ فَشَرِبَ ، فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ ، ثُمَّ دَعَا بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ، فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ ، فَظَنَّ أَنَّهُ الْمَوْتُ ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ :انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ فَاحْسِبْهُ ، فَقَالَ : سِتَّةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا ، فَقَالَ : إِنْ وَفَى بِهَا مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهَا عَنِّي مِنْ أَمْوَالِهِمْ ، وَإِلاَّ فَسَلْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَإِنْ تَفِي مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِلاَّ فَسَلْ قُرَيْشًا ، وَلاَ تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ ، فَأَدِّهَا عَنِّي.

اذْهَبْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَسَلِّمْ وَقُلْ :يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَلاَ تَقُلْ :أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنِّي لَسْتُ لَهُمُ الْيَوْمَ بِأَمِيرٍ ، أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ ، قَالَ :فَأَتَاهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ :يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ ، قَالَتْ :قَدْ وَاللهِ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي ، وَلأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي ، فَلَمَّا جَاءَ ، قِيلَ :هَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :فَقَالَ :ارْفَعَانِي ، فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ ، فَقَالَ:مَا لَدَيْك ؟ قَالَ :أَذِنَتْ لَك ، قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ :مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ عِنْدِي مِنْ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ :إِذَا أَنَا مِتُّ فَاحْمِلُونِي عَلَى سَرِيرِي ، ثُمَّ اسْتَأْذِنْ ، فَقُلْ :يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَإِنْ أَذِنَتْ لَك ؛ فَأَدْخِلْنِي ، وَإِنْ لَمْ تَأْذَنْ فَرُدَّنِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ :فَلَمَّا حُمِلَ كَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ إِلاَّ يَوْمَئِذٍ ، قَالَ :

فَسَلَّمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، وَقَالَ : يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَأَذِنَتْ لَهُ ، حَيْثُ أَكْرَمَهُ اللَّهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ.

فَقَالُوا لَهُ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ : اسْتَخْلِفْ ، فَقَالَ : لاَ أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنْ هَؤُلاَءِ النَّفَرِ ، الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ ، فَأَيُّهُمُ اسْتَخْلَفُوا فَهُوَ الْخَلِيفَةُ بَعْدِي ، فَسَمَّى عَلِيًّا ، وَعُثْمَانَ ، وَطَلْحَةَ ، وَالزُّبَيْرَ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ ، وَسَعْدًا ، فَإِنْ أَصَابَتْ سَعْدًا فَذَلِكَ ، وَإِلاَّ فَأَيُّهُمُ اسْتُخْلِفَ فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ ، فَإِنِّي لَمْ أَنْزِعْهُ عَنْ عَجْزٍ ، وَلاَ خِيَانَةٍ ،

قَالَ : وَجَعَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يُشَاوِرُ مَعَهُمْ ، وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ.

قَالَ : فَلَمَّا اجْتَمَعُوا ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ : اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلاَثَةِ نَفَرٍ ، قَالَ : فَجَعَلَ الزُّبَيْرُ أَمْرَهُ إِلَى عَلِيٍّ، وَجَعَلَ طَلْحَةُ أَمْرَهُ إِلَى عُثْمَانَ، وَجَعَلَ سَعْدٌ أَمْرَهُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: فَأْتَمِرُوا أُولَئِكَ الثَّلاَثَةُ حِينَ جُعِلَ الأَمْرُ إِلَيْهِمْ ، قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : أَيُّكُمْ يَتَبَرَّأُ مِنَ الأَمْرِ وَيَجْعَلُ الأَمْرَ إِلَيَّ ، وَلَكُمُ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ لاَ آلُو عَنْ أَفْضَلِكُمْ وَخَيْرِكُمْ لِلْمُسْلِمِينَ؟ فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ، فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمَنِ : تَجْعَلاَنِهِ إِلَيَّ وَأَنَا أَخْرُجُ مِنْهَا ، فَوَاللهِ لاَ آلُوكُمْ عَنْ أَفْضَلِكُمْ وَخَيْرِكُمْ لِلْمُسْلِمِينَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَخَلاَ بِعَلِيٍّ فَقَالَ: إِنَّ لَكَ مِنَ الْقَرَابَةِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقِدَمِ ، وَلِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ لَئِنِ اسْتُخْلِفْتَ لَتَعْدِلَنَّ ، وَلَئِنِ اسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ ؟ قَالَ : فَقَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : وَخَلاَ بِعُثْمَانَ ، فَقَالَ : مِثْلَ ذَلِكَ ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : نَعَمْ ، ثُمَّ قَالَ : يَا عُثْمَانُ ، ابْسُطْ يَدَكَ ، فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعَهُ ، وَبَايَعَهُ عَلِيٌّ وَالنَّاسُ.

ثُمَّ قَالَ عُمَرُ : أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِتَقْوَى اللهِ ، وَالْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ ، وَيَعْرِفَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ ، وَأُوصِيهِ بِأَهْلِ الأَمْصَارِ خَيْرًا ، فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الإِسْلاَمِ ، وَغَيْظُ الْعَدُوِّ ، وَجُبَاةُ الأَمْوَالِ ، أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهُمْ فَيْؤُهُمْ إِلاَّ عَنْ رِضًا مِنْهُمْ ، وَأُوصِيهِ بِالأَنْصَارِ خَيْرًا ؛ الَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ ، أَنْ يَقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزَ عَنْ مُسِيئِهِمْ ، وَأُوصِيهِ بِالأَعْرَابِ خَيْرًا ، فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الإِسْلاَمِ ، أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ فَتُرَدَّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ ، وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ ، أَنْ يُوفِيَ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ لاَ يُكَلَّفُوا إِلاَّ طَاقَتَهُمْ ، وَأَنْ يُقَاتِلَ مَنْ وَرَائَهُمْ. (بخاری ۱۳۹۲)

(۳۸۲۱۴) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے ہیں اور فرما رہے ہیں۔ تم خوف کرو کہ تم نے زمین کو اس قدر عوض پر دیا ہے جو وسعت سے زیادہ ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اگر میں چاہوں تو اپنی زمین کو دو چند (عوض پر) کر دوں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے اپنی زمین کو ایسے معاملہ کے عوض میں رکھا جو اس کے مطابق ہے اور اس میں بہت زیادہ اضافہ نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

۔اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا تو میں اہل عراق کے محتاجوں کو ایسی حالت میں چھوڑوں گا کہ میرے بعد وہ کسی اور کے محتاج نہیں
ں گے۔راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ چار دن ہی گزرے تھے کہ انہیں شہید کر دیا گیا۔

۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تو آپ رضی اللہ عنہ صفوں کے درمیان کھڑے ہو جاتے اور
ماتے۔(صفوں میں) سیدھے ہو جاؤ۔ پس جب لوگ سیدھے ہو جاتے تو آپ رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے۔راوی کہتے ہیں۔ پھر (جب
صبح) آپ رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کی تو آپ رضی اللہ عنہ کی جگہ وار کیا گیا۔راوی کہتے ہیں: پس میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ مجھے کتے
نے قتل کر ڈالا...... یا...... مجھے کُتے نے کھالیا۔راوی عمرو کہتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ کیا کہا؟ میرے اور ان کے درمیان حضرت ابن
س رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو ہاتھ سے پکڑا اور آگے کر دیا......وہ قاتل
۔۔نے لگا جبکہ اس کے ہاتھ میں دو دھاری چھری تھی وہ دائیں بائیں جس آدمی کے پاس سے گزرتا اس کو مارتا جاتا یہاں تک کہ اس
، تیرہ لوگوں کو زخمی کر دیا۔ پھر ان زخمیوں میں سے نو افراد وفات بھی پا گئے۔راوی کہتے ہیں۔ پس جب یہ منظر ایک مسلمان نے
کھا تو اس نے اس کو پکڑنے کے لئے اس پر ایک بڑی چادر ڈال دی۔ پھر جب اس قاتل کو یہ یقین ہو گیا کہ وہ پکڑا جائے گا تو اس
ے خود کو ذبح کر لیا۔

۔ راوی کہتے ہیں: پس ہم نے فجر کی ہلکی سی نماز ادا کی۔راوی کہتے ہیں: مسجد کے کناروں والے لوگوں کو پتہ ہی نہیں لگا کہ
معاملہ ہوا ہے۔ ہاں جب انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کی آواز) کو نہ پایا تو یہ کہنا شروع کیا۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ! پھر جب
ب چلے گئے تو پہلا شخص جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ان سے) کہا۔ دیکھو
معلوم کرو) مجھے کس نے قتل کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھوڑا سا گھوم کر واپس آئے اور بتایا۔ حضرت
رۃ رضی اللہ عنہ کے کاریگر غلام نے۔اور یہ غلام بڑھئی تھا۔راوی کہتے ہیں۔اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے
ے ہیں جس نے میری موت کسی ایسے آدمی کے ہاتھ سے واقع نہیں کی جو اسلام کا دعویدار ہو۔اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کرے۔ یقیناً
نے اس کو بھلائی کا حکم دیا تھا۔راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا۔ تحقیق تم اور تمہارے والد اس
ت کو پسند کرتے تھے کہ مدینہ منورہ میں علوج زیادہ ہوں۔راوی کہتے ہیں۔ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم یہ
۔تے۔"انہوں نے کہا کہ بعد اس کے کہ تم اپنی بات کر چکے، اپنی نماز پڑھ چکے اور اپنے نسک ادا کر چکے۔"

راوی کہتے ہیں: لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ کو کوئی (بڑا) مسئلہ نہیں ہے۔راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
، نبیذ منگوائی اور اس کو پیا لیکن وہ آپ رضی اللہ عنہ کے زخموں سے باہر نکل گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دودھ منگوایا اور اس کو پیا لیکن وہ بھی
ب کے زخموں سے باہر نکل گیا۔ چنانچہ آپ کو موت کا یقین ہو گیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ مجھ پر جو قرض ہے
ر دیکھو اور اس کا حساب کرو۔ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ چھیاسی ہزار ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر یہ قرض آل عمر رضی اللہ عنہ کے مال
۔ پورا ہو جائے تو میری طرف سے ان کے اموال میں سے اس قرض کو ادا کر دو۔ وگرنہ بنو عدی بن کعب سے مانگ لینا۔ پھر اگر یہ

قرض ان کے اموال سے پورا ہو جائے تو ٹھیک وگرنہ قریش سے مانگ لینا اور ان کے سوا اور کسی سے نہ مانگنا۔ اور یہ میری طرف سے قرضہ ادا کر دینا۔

۵۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف جاؤ اور (انہیں) سلام کرو اور کہو۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ...... امیر المؤمنین کا لفظ نہ کہنا کیونکہ میں اس وقت لوگوں کا امیر نہیں ہوں ...... اپنے دونوں ساتھیوں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ دفن کئے جانے کی اجازت مانگتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بیٹھے روتے پایا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا پھر کہا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دفن کئے جانے کی اجازت مانگتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ خدا کی قسم! میں تو اس بات کو اپنے لئے چاہتی تھی (یعنی حجرہ میں دفن ہونا) لیکن میں آج اس رات (حجرہ میں دفن ہونا) میں عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں۔ پھر جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو کہا گیا۔ یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (واپس آگئے) ہیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اٹھا دو پس ایک آدمی نے انہیں اپنی جانب ٹیک لگا کر اٹھایا تو انہوں نے پوچھا۔ تمہارے پاس کیا (خبر) ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا انہوں نے آپ کے لئے اجازت دے دی ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میرے نزدیک اس سے زیادہ اہم چیز کوئی نہیں تھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں مر جاؤں تو تم مجھے میری چارپائی پر سوار کر کے پھر اجازت طلب کرنا اور کہنا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اجازت مانگ رہا ہے۔ پس اگر وہ مجھے اجازت دے دیں تو تم مجھے اندر داخل کرنا اور اگر وہ مجھے اجازت نہ دیں تو تم مجھے مسلمانوں کے قبرستان کی طرف لوٹا دینا۔ راوی کہتے ہیں: پس جب آپ رضی اللہ عنہ (کی میت کو) اٹھایا گیا تو (حالت یہ تھی) گویا مسلمانوں اس دن کے سوا کبھی کوئی مصیبت پہنچی ہی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: چنانچہ (میت لے جا کر) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور پوچھا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اجازت طلب کر رہے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ کے لئے اجازت دے دی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی معیت کا اعزاز بخشا تھا۔

۶۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، میں اس منصب کا حق دار ان لوگوں سے زیادہ کسی کو نہیں پاتا کہ جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت راضی تھے۔ پس ان میں سے جو بھی خلیفہ بن جائے تو وہی میرے بعد خلیفہ ہوگا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ پس اگر یہ منصب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو مل جائے تو ٹھیک ہے وگرنہ ان تمام میں سے جو بھی خلیفہ بنے وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے معاونت حاصل کرے۔ کیونکہ میں نے ان سے یہ چیز کسی عجز یا خیانت کی وجہ سے نہیں چھینی تھی اور مزید فرمایا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ان سے مشاورت کرنے کا حق ہے لیکن ان کو امر خلافت میں کوئی اختیار نہیں ہوگا۔

۷۔ راوی کہتے ہیں. پھر جب یہ حضرات باہم اکٹھے ہوئے تو حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم لوگ اپنا اختیار

تین افراد کو دے دو۔ چنانچہ...... راوی کہتے ہیں ...... حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنا اختیار حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا اختیار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنا اختیار حضرت عبد الرحمان ابن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالہ کر دیا۔ راوی کہتے ہیں: پس یہ تین لوگ ...... جب اختیار ان کے حوالہ ہو گیا تو ...... با اختیار ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم میں سے کون (اپنے) اختیار سے دست بردار ہوتا ہے اور اختیار میرے سپرد کرتا ہے۔ اور میں تمہیں خدا کو گواہ بنا کر یقین دلاتا ہوں کہ میں مسلمانوں کے لئے تم میں بہتر اور افضل کو نظر انداز کر کے یہ (خلافت) نہیں دوں گا؟ اس پر شیخین ...... علی رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ ...... خاموش کر دیئے گئے تو حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ تم دونوں اس (امر) کو میرے حوالہ کرتے ہو تاکہ میں اس سے نکلنے کی راہ پیدا کروں۔ خدا کی قسم! میں مسلمانوں کے لئے تم میں سے بہتر اور افضل شخص کو نظر انداز کر کے یہ (خلافت) حوالہ نہیں کروں گا؟ ان دونوں نے کہا۔ ٹھیک ہے پھر حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلوت میں لے کر کہا۔ یقیناً تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے قرابت اور فضیلت حاصل ہے تم مجھ سے خدا کو گواہ بنا کر کہو کہ اگر تمہیں خلیفہ بنایا جائے تو تم ضرور بالضرور انصاف کرو گے۔ اور اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا جائے تو تم ضرور بالضرور سمع و طاعت کرو گے؟ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ ہاں! راوی کہتے ہیں: حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنہائی میں ایسی بات کہی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی عبد الرحمان رضی اللہ عنہ کو جواب دیا۔ ہاں! پھر حضرت عبد الرحماں نے کہا۔ اے عثمان رضی اللہ عنہ! ہاتھ پھیلاؤ۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہاتھ پھیلایا اور حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے ان کی بیعت کر لی پھر حضرت علی اور دیگر لوگوں نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔

۸۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور مہاجرین اولین کے بارے میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ خلیفہ ان کے حق کو پہچانے اور ان کے احترام کو جانے اور میں خلیفہ کو شہروں والوں کے بارے میں بہتر رویہ کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ لوگ اسلام کے پشت پناہ ہوتے ہیں اور دشمن کا غصہ ہوتے ہیں۔ اور اموال کے وصول کنندہ ہوتے ہیں اور یہ کہ ان کے رضامندی کے بغیر ان سے ان کے فئی نہ لی جائے۔ اور میں خلیفہ کو انصار کے ساتھ اچھائی کی وصیت کرتا ہوں۔ وہ انصار جنہوں نے کہ ان کی اچھائیوں کو قبول کرلے اور ان کی غلطیوں سے درگزر کرے اور میں اس خلیفہ کو دیہاتوں کے ساتھ بہتری کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ عرب کی اصل اور اسلام کا مادہ ہیں۔ (اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ) ان کے اموال سے لے کر ان کے فقراء کی طرف رد کیا جائے۔ اور میں اس خلیفہ کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں کے ساتھ ان کے عہد کو نبھایا جائے اور انہیں ان کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہ بنایا جائے اور خلیفہ ان کے اہل خانہ کے (دفاع میں) لڑے۔

(۳۸۲۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الأَوْدِيِّ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا حُضِرَ ، قَالَ : اُدْعُوا لِي عَلِيًّا ، وَطَلْحَةَ ، وَالزُّبَيْرَ ، وَعُثْمَانَ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ عَوْفٍ ، وَسَعْدًا ، قَالَ :

فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مِنهُمْ إلاَّ عَلِيًّا ، وَعُثْمَانَ ، فَقَالَ : يَا عَلِيُّ ، لَعَلَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ يَعْرِفُونَ لَكَ قَرَابَتَكَ ، وَمَا آتَاكَ اللَّهُ مِنَ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ ، فَاتَّقِ اللَّهَ ، وَإِنْ وُلِّيتَ هَذَا الأَمْرَ فَلاَ تَرْفَعَنَّ بَنِي فُلاَنٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ ، وَقَالَ لِعُثْمَانَ : يَا عُثْمَان ، إِنَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَ لَكَ صِهْرَكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسِنَّكَ ، وَشَرَفَكَ ، فَإِنْ أَنْتَ وُلِّيتَ هَذَا الأَمْرَ فَاتَّقِ اللَّهَ ، وَلاَ تَرْفَعْ بَنِي فُلاَنٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ ، فَقَالَ : ادْعُوا لِي صُهَيْبًا ، فَقَالَ : صَلِّ بِالنَّاسِ ثَلاَثًا ، وَلْيَجْتَمِعْ هَؤُلاَءِ الرَّهْطُ فَلْيَخْلُوا ، فَإِنْ أَجْمَعُوا عَلَى رَجُلٍ ، فَاضْرِبُوا رَأْسَ مَنْ خَالَفَهُمْ.

(۳۸۲۱۵) حضرت عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت جب قریب ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ان میں سے) صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو فرمائی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے علی رضی اللہ عنہ! شاید یہ لوگ تمہارے بارے میں قرابت (نبوی) کو اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں علم اور فقہ عطاء کی ہے اس کو پہچانیں۔ پس تم اللہ سے ڈرنا۔ اور اگر تمہیں اس کام (خلافت) کی سپردگی ہو جائے تو تم بنو فلاں کو دیگر لوگوں کی گردنوں پر بلند نہ کرنا (یعنی برتری نہ دینا) ور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے عثمان! شاید یہ لوگ تمہارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دامادی کا رشتہ، اور تمہاری عمر اور تمہاری شرافت کو پہچانیں۔ پس اگر تم اس امر (خلافت) کے متولی ٹھہرے تو اللہ سے ڈرنا اور بنو فلاں کو دیگر لوگوں کی گردنوں پر بلند نہ کرنا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے (انہیں) کہا۔ تم تین دن تک لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ ان (مذکورہ بالا) افراد کو چاہیے کہ اکٹھے ہوں اور خلوت میں (کوئی فیصلہ) کریں۔ پھر اگر یہ لوگ کسی ایک آدمی پر اکٹھے ہو جائیں تو اس کی مخالفت کرنے والے کا سر مار دو۔

(۳۸۲۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَمَّيْهِ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالاَ : قَالَ عُمَرُ : لِيُصَلِّ لَكُمْ صُهَيْبٌ ثَلاَثًا ، وَانْظُرُوا ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ ، وَإِلاَّ فَإِنَّ أَمْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُتْرَكُ فَوْقَ ثَلاَثٍ سُدًى.

(۳۸۲۱۶) حضرت عیسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں صہیب رضی اللہ عنہ تین دن نماز پڑھائیں۔ اور تم دیکھو اگر تو یہی (خلیفہ منتخب) ہو جائیں تو ٹھیک وگرنہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت تین دن سے زیادہ عبث نہیں چھوڑی جائے گی۔

(۳۸۲۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ خَطِيبًا يَوْمَ جُمُعَةٍ ، أَوْ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ

ذَكَرَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رُؤْيَا كَأَنَّ دِيكًا أَحْمَرَ نَقَرَنِي نَقْرَتَيْنِ ، وَلاَ أَرَى ذَلِكَ إِلاَّ لِحُضُورِ أَجَلِي ، وَإِنَّ النَّاسَ يَأْمُرُونَنِي أَنْ أَسْتَخْلِفَ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيُضَيِّعَ دِينَهُ وَخِلاَفَتَهُ ، وَالَّذِي بَعَثَ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنْ عُجِّلَ بِي أَمْرٌ ، فَالْخِلاَفَةُ شُورَى بَيْنَ هَؤُلاَءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ ، الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ ، فَأَيُّهُمْ بَايَعْتُمْ لَهُ ، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا ، وَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّ رِجَالاً سَيَطْعَنُونَ فِي هَذَا الأَمْرِ ، وَإِنِّي قَاتَلْتُهُمْ بِيَدِي هَذِهِ عَلَى الإِسْلاَمِ ، فَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَأُولَئِكَ أَعْدَاءُ اللهِ الْكَفَرَةُ الضُّلاَّلُ.

إِنِّي وَاللهِ مَا أَدَعُ بَعْدِي أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ أَمْرِ الْكَلاَلَةِ ، وَقَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَمَا أَغْلَظَ لِي فِي شَيْءٍ مَا أَغْلَظَ لِي فِيهَا ، حَتَّى طَعَنَ بِأُصْبُعِهِ فِي جَنْبِي ، أَوْ صَدْرِي ، ثُمَّ قَالَ : يَا عُمَرُ ، تَكْفِيكَ آيَةُ الصَّيْفِ الَّتِي أُنْزِلَتْ فِي آخِرِ النِّسَاءِ ، وَإِنْ أَعِشْ فَسَأَقْضِي فِيهَا قَضِيَّةً لاَ يَخْتَلِفُ فِيهَا أَحَدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، أَوْ لاَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ عَلَى أُمَرَاءِ الأَمْصَارِ ، فَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ ، وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْأَهُمْ ، وَيَعْدِلُوا فِيهِمْ ، فَمَنْ أَشْكَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ رَفَعَهُ إِلَيَّ.

ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لاَ أَرَاهُمَا إِلاَّ خَبِيثَتَيْنِ ؛ هَذَا الثُّومُ وَهَذَا الْبَصَلُ ، لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجَدُ رِيحُهُ مِنْهُ ، فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يُخْرَجَ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ ، فَمَنْ كَانَ آكِلَهُمَا لاَ بُدَّ فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا.

قَالَ : فَخَطَبَ بِهَا عُمَرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَأُصِيبَ يَوْمَ الأَرْبِعَاءِ ، لأَرْبَعٍ بَقِينَ لِذِي الْحِجَّةِ.

(۳۸۲۱۷) حضرت معدان بن ابی طلحہ یعمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے یا آپ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کا خطبہ دیا...... پس اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے لوگو! میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ گویا کہ ایک مرغ تھا اس نے مجھے دومرتبہ ٹھونگ ماری اور میں اس خواب کو اپنی عمر کے پورا ہونے سے ہی کنایہ دیکھ رہا ہوں اور لوگ مجھے کہہ رہے ہیں کہ میں خلیفہ مقرر کردوں۔ یقین کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو خلافت کو ضائع نہیں کرے گا اور اس چیز کو بھی ضائع نہیں کرے گا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا ہے۔ پس اگر مجھے جلد ہی موت نے آلیا تو پھر خلافت ان چھ لوگوں کے درمیان مشاورت کے ساتھ (طے) ہوگی جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رضا مندی کے ساتھ رخصت ہوئے۔ ان میں سے جس کی بھی تم بیعت کرلو تو پھر اس کی بات سنو اور مانو۔ یقیناً مجھے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ لوگ اس معاملہ میں طعن کریں گے۔

اگر یہ لوگ ایسا کریں گے تو یہ اللہ کے دشمن، کافر اور گمراہ ہوں گے۔

۲۔ میں نے اپنے بعد کلالہ کے معاملہ سے زیادہ اہم بحث نہیں چھوڑی اور تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ سے بھی یہ سوال کیا تھا۔ اور آپ ﷺ نے مجھے کسی چیز میں اتنی سختی نہیں کی جو سختی آپ ﷺ نے میرے ساتھ اس (کلالہ) میں فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے عمر رضی اللہ عنہ! تمہیں سورۃ نساء کے آخر میں نازل ہونے والی آیۃ الصیف کافی ہے۔'' اور اگر میں مزید زندہ رہا تو عنقریب میں کلالہ کے بارے میں ایسا فیصلہ کر جاؤں گا کہ پھر کوئی اس مسئلہ میں اختلاف نہیں کرے گا۔ چاہے وہ قرآن پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو۔

۳۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا...... اے اللہ! میں تجھے شہروں کے امراء پر گواہ بناتا ہوں۔ کیونکہ میں نے انہیں صرف اس لئے بھیجا تھا تاکہ وہ لوگوں کو ان کا دین اور ان کے نبی ﷺ کی سُنّت سکھائیں۔ اور ان کی فئی ان ہی میں تقسیم کریں اور ان میں انصاف کریں اور انہیں جس بات کا اشکال ہو وہ بات مجھ تک لائیں۔

۴۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے لوگو! تم دو درخت (پیداوار) ایسے کھاتے ہو کہ جن کو میں خبیث (ناپسندیدہ) ہی خیال کرتا ہوں۔ یہ تھوم اور یہ پیاز ہے یقیناً میں ایک آدمی کو عہد پیغمبر ﷺ میں دیکھتا کہ اس سے یہ بو آتی تو اس کو ہاتھ سے پکڑ کر باہر لے جایا جاتا یہاں تک کہ اس کو بقیع کی طرف نکال دیا جاتا۔ پس جو شخص ان کو ضرور کھانا چاہے تو پکا کر ان کی بو کو مار ڈالے۔

۵۔ راوی کہتے ہیں: پس یہ خطبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن ارشاد فرمایا اور بدھ کے روز آپ رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا۔ ابھی ذی الحجہ میں چار دن باقی تھے۔

(٣٨٢١٨) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ السَّعْدِيِّ ، قَالَ : حَجَجْتُ الْعَامَ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ عُمَرُ ، قَالَ : فَخَطَبَ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ أَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي نَقْرَتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ إِلاَّ جُمُعَةٌ ، أَوْ نَحْوَهَا حَتَّى أُصِيبَ ، قَالَ : فَأُذِنَ لأَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ أُذِنَ لأَهْلِ الْمَدِينَةِ ، ثُمَّ أُذِنَ لأَهْلِ الشَّامِ ، ثُمَّ أُذِنَ لأَهْلِ الْعِرَاقِ ، فَكُنَّا آخِرَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ ، وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِبُرْدٍ أَسْوَدَ ، وَالدِّمَاءُ تَسِيلُ ، كُلَّمَا دَخَلَ قَوْمٌ بَكَوْا وَأَثْنَوْا عَلَيْهِ ، فَقُلْنَا لَهُ : أَوْصِنَا ، وَمَا سَأَلَهُ الْوَصِيَّةَ أَحَدٌ غَيْرَنَا ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللهِ ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا مَا اتَّبَعْتُمُوهُ ، وَأُوصِيكُمْ بِالْمُهَاجِرِينَ ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ ، وَأُوصِيكُمْ بِالأَنْصَارِ ، فَإِنَّهُمْ شِعْبُ الإِيمَانِ الَّذِي لَجَأَ إِلَيْهِ ، وَأُوصِيكُمْ بِالأَعْرَابِ فَإِنَّهَا أَصْلُكُمْ وَمَادَّتُكُمْ ، وَأُوصِيكُمْ بِذِمَّتِكُمْ ، فَإِنَّهَا ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ ، قُومُوا عَنِّي ، فَمَا زَادَنَا عَلَى هَؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ.

(۳۸۲۱۸) حضرت جاریہ بن قدامہ سعدی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: جس سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا میں نے اس سال حج کیا۔ بیان کرتے ہیں کہ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور (اس میں) ارشاد فرمایا۔ میں نے (خواب) دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے مجھے دو یا تین مرتبہ ٹھونگ ماری ہے۔ پھر اس کے بعد ایک جمعہ یا اس کے قریب ہی وقت گزر رہا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہو

گیا۔ راوی کہتے ہیں: پس (پہلے) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہ کو اجازت دی گئی۔ پھر اہل مدینہ کو اجازت دی گئی پھر اہل شام کو اجازت دی گئی پھر اہل عراق کو اجازت دی گئی۔ پس ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے والے آخری لوگ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا پیٹ سیاہ چادر سے باندھا ہوا تھا اور خون بہہ رہا تھا۔ جب بھی کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو لوگ رو پڑتے اور آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے۔ ہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ ہمیں وصیت کریں۔ اور ہمارے علاوہ کسی نے بھی آپ رضی اللہ عنہ سے وصیت کرنے کا سوال نہیں کیا...... چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کتاب اللہ کو لازم پکڑو۔ کیونکہ جب تک تم لوگ اس کی تابعداری کرتے رہوگے ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ اور میں تمہیں مہاجرین کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کیونکہ دیگر لوگ بڑھیں گے اور (یہ) کم ہوں گے۔ اور میں تمہیں انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ لوگ ایمان کی ایسی گھاٹی ہیں جس کی طرف ایمان نے پناہ پکڑی اور میں تمہیں دیہاتیوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہاری اصل اور مادہ ہیں۔ اور میں تمہیں تمہارے ذمیوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں یہ لوگ تمہارے نبی ﷺ کا ذمہ ہیں اور تمہارے مال بچوں کی روزی ہیں۔ میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ اس سے زیادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ بات نہیں کی۔

(۳۸۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ ، مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ ، حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَطْلُعَ ، فَنَادَى مُنَادٍ : الصَّلاَةُ ، فَقَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَن بْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى بِهِمْ ، فَقَرَأَ بِأَقْصَرِ سُورَتَيْنِ فِي الْقُرْآنِ : ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ ، وَ : ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ﴾ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ دَخَلَ عَلَيْهِ الطَّبِيبُ ، وَجُرْحُهُ يَسِيلُ دَمًا ، فَقَالَ : أَيُّ الشَّرَابِ أَحَبُّ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : النَّبِيذُ ، فَدَعَا بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ ، فَقَالَ : هَذَا صَدِيدٌ ، ائْتُونِي بِلَبَنٍ ، فَأُتِيَ بِلَبَنٍ ، فَشَرِبَ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ ، فَقَالَ لَهُ الطَّبِيبُ : أَوْصِهِ ، فَإِنِّي لاَ أَظُنُّكَ إِلاَّ مَيِّتًا مِنْ يَوْمِكَ ، أَوْ مِنْ غَدٍ.

(۳۸۲۱۹) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا تو سب لوگ مضطرب ہو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے قریب ہو گیا۔ تو ایک آواز دینے والے نے ندا دی۔ نماز! چنانچہ لوگوں نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کر دیا۔ پس انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اور قرآن مجید کی دو مختصر سورتیں یعنی ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ اور ﴿إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ﴾ کو پڑھا۔ پھر جب دن نکل آیا تو ایک طبیب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ طبیب نے پوچھا۔ آپ کو کون سا مشروب پسند ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبیذ چنانچہ نبیذ منگوایا اور اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیا لیکن وہ آپ رضی اللہ عنہ کے زخموں سے باہر نکل آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ خون ملی پیپ ہے۔ تم میرے پاس دودھ لاؤ۔ چنانچہ دودھ لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے دودھ نوش فرمایا تو وہ بھی زخموں سے باہر نکل آیا۔ اس پر طبیب نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کوئی وصیت کر لو۔ کیونکہ میرے خیال میں آپ ایک یا دو دن میں فوت ہو جائیں گے۔

(۳۸۲۲۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الرَّازِيّ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : حَلفَ بِاللهِ ، لَقَدْ

طُعِنَ عُمَرُ وَإِنَّهُ لَفِي النَّحْلِ يَقْرَؤُهَا.

(۳۸۲۲۰) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ تحقیق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو وہ اس وقت سورۃ نحل کی قراءت کر رہے تھے۔

(۳۸۲۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ ابْنِ مِينَاءَ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ ، وَإِنَّ إِحْدَى أَصَابِعِي فِي جُرْحِهِ هَذِهِ ، أَوْ هَذِهِ ، أَوْ هَذِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ :يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، إِنِّي لاَ أَخَافُ النَّاسَ عَلَيْكُمْ ، إِنَّمَا أَخَافُكُمْ عَلَى النَّاسِ ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ ثِنْتَيْنِ ، لَنْ تَبْرَحُوا بِخَيْرٍ مَا لَزِمْتُمُوهُمَا :الْعَدْلُ فِي الْحُكْمِ ، وَالْعَدْلُ فِي الْقَسْمِ ، وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى مِثْلِ مُخْرَفَةِ النَّعَمِ ، إِلاَّ أَنْ يَعْوَجَّ قَوْمٌ ، فَيُعْوَجَّ بِهِمْ.

(۳۸۲۲۱) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا...... جبکہ میری انگلیوں میں سے ایک انگلی ان کے زخم کے اندر تھی...... اے گروہ قریش! میں تمہارے خلاف لوگوں سے خوف نہیں رکھتا بلکہ مجھے تو صرف لوگوں کے خلاف تم سے خوف ہے۔ یقیناً میں دو چیزیں تم میں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم ان کو لازم پکڑو گے تب تک مسلسل خیر پر رہو گے۔ فیصلہ کرنے میں عدل اور تقسیم کرنے میں عدل۔ اور یقیناً میں تمہیں بالکل سیدھا چھوڑ کر جا رہا ہوں البتہ اگر کسی قوم نے ٹیڑھا راستہ اختیار کیا تو وہ ٹیڑھے راستے پر چل پڑیں گے۔

(۳۸۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ :دَخَلْتُ أَنَا ، وَابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى عُمَرَ بَعْدَ مَا طُعِنَ ، وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ، فَقُلْنَا :لاَ يَنْتَبِهُ لِشَيْءٍ أَفْزَعَ لَهُ مِنَ الصَّلاَةِ، فَقُلْنَا:الصَّلاَةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَانْتَبَهَ ، وَقَالَ:الصَّلاَةُ ، وَلاَ حَظَّ فِي الإِسْلاَمِ لاِمْرِءٍ تَرَكَ الصَّلاَةَ، فَصَلَّى وَإِنَّ جُرْحَهُ لَيَثْعَبُ دَمًا.

(۳۸۲۲۲) حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ میں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہونے کے بعد جبکہ ان پر بے ہوشی طاری تھی۔ داخل ہوئے۔ تو ہم نے کہا۔ ان کو نماز سے زیادہ گھبراہٹ میں ڈالنے والی کسی چیز سے نہیں بیدار کیا جا سکے گا۔ چنانچہ ہم نے کہا۔ اے امیر المؤمنین! نماز! پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ متنبہ ہوئے اور فرمایا: نماز! ایسے آدمی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جو نماز کو چھوڑ دے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں نماز پڑھی کہ ان کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔

(۳۸۲۲۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :كُنْتُ أَدَعُ الصَّفَّ الأَوَّلَ هَيْبَةً لِعُمَرَ ، وَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي يَوْمَ أُصِيبَ ، فَجَاءَ ، فَقَالَ :الصَّلاَةَ عِبَادَ اللهِ ، اسْتَوُوا ، قَالَ : فَصَلَّى بِنَا ، فَطَعَنَهُ أَبُو لُؤْلُؤَةَ طَعْنَتَيْنِ ، أَوْ ثَلاَثًا ، قَالَ :وَعَلَى عُمَرَ ثَوْبٌ أَصْفَرُ ، قَالَ :فَجَمَعَهُ عَلَى صَدْرِهِ ، ثُمَّ أَهْوَى ، وَهُوَ يَقُولُ :﴿وَكَانَ أَمْرُ اللهِ قَدَرًا مَقْدُورًا﴾ فَقَتَلَ وَطَعَنَ اثْنَيْ عَشَرَ ، أَوْ ثَلاَثَةَ عَشَرَ ، قَالَ :

وَمَالَ النَّاسُ عَلَيْهِ ، فَاتَّكَأَ عَلَى خِنْجَرِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ. (ابن سعد ۳۴۸)

(۳۸۲۲۳) حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہیبت کی وجہ سے پہلی صف کو چھوڑ دیتا تھا۔ جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہوا اس دن میں دوسری صف میں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا۔ اے بندگانِ خدا! نماز، (صفوں میں) سیدھے ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں: پس آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی۔ کہ ابولولؤ نے آپ رضی اللہ عنہ پر دو یا تین وار کیے۔ راوی کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زرد کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس کپڑے کو اپنے سینے کی طرف اکٹھا کر لیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اشارہ کیا اور آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے۔ ﴿وَكَانَ أَمْرُ اللهِ قَدَرًا مَقْدُورًا﴾

پھر اس نے مزید بارہ یا تیرہ لوگوں کو قتل کیا اور وار کیے۔ راوی کہتے ہیں۔ لوگ اس قاتل کی طرف بڑھے تو اس نے اپنے خنجر پر تکیہ لگا کر اپنے آپ کو قتل کر لیا۔

(۳۸۲۲٤) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ : إِنِّي رَأَيْت الْبَارِحَةَ دِيكًا نَقَرَنِي ، وَرَأَيْتُهُ يُجْلِيهِ النَّاسُ عَنِّي ، وَإِنِّي أُقْسِمُ بِاللهِ لَئِنْ بَقِيتُ لأَجْعَلَنَّ سِفْلَةَ الْمُهَاجِرِينَ فِي الْعَطَاءِ عَلَى أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ ، فَلَمْ يَمْكُثْ إِلاَّ ثَلاَثًا ، حَتَّى قَتَلَهُ غُلاَمُ الْمُغِيرَةِ ، أَبُو لُؤْلُؤَةَ.

(۳۸۲۲۴) حضرت عبداللہ بن الحارث خزاعی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے خطبہ میں یہ کہتے سُنا کہ: میں نے گزشتہ رات (خواب میں) ایک مرغ کو دیکھا کہ وہ مجھے ٹھونگ مار رہا ہے اور میں نے اس کو دیکھا کہ لوگ اس کو مجھ سے دور کر رہے ہیں۔ اور میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر میں باقی رہا تو میں ضرور بالضرور عام مہاجرین کو بھی دو دو ہزار عطیہ دوں گا۔ لیکن تین دن ہی گزرے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابولولؤ نے قتل کر دیا۔

(۳۸۲۲٥) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : مَا خَصَّ عُمَرُ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الشُّورَى دُونَ أَحَدٍ ، إِلاَّ إِنَّهُ خَلاَ بِعَلِيٍّ وَعُثْمَانَ ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ ، فَقَالَ : يَا فُلاَنُ ، اتَّقِ اللَّهَ ، فَإِنِ ابْتَلاَكَ اللَّهُ بِهَذَا الأَمْرِ ، فَلاَ تَرْفَعْ بَنِي فُلاَنٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ ، وَقَالَ لِلآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۸۲۲۵) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شوریٰ میں سے کسی کو خاص نہیں کیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے علیحدگی (میں کوئی بات) کی۔ اور ان میں سے بھی ہر ایک کو دوسرے سے علیحدہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے فلاں! اللہ سے ڈر اور اگر تجھے اس معاملہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ آزمائے تو تو بنی فلاں کو دیگر لوگوں کی گردنوں پر بلند نہ کرنا۔ اور (اسی طرح) آپ رضی اللہ عنہ دوسرے (علی رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ میں) سے بھی ایسا کہا۔

(۳۸۲۲٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ لِعُثْمَانَ : اتَّقِ اللَّهَ ، وَإِنْ وُلِّيتَ شَيْئًا مِنْ أُمُورِ النَّاسِ ، فَلاَ تَحْمِلْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ ، وَقَالَ لِعَلِيٍّ : اتَّقِ اللَّهَ ، وَإِنْ

وُلِّيتَ شَيْئًا مِنْ أُمُورِ النَّاسِ ، فَلَا تَحْمِلْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ.

(۳۸۲۲۶) حضرت حسن بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اللہ سے ڈر اور اگر تجھے لوگوں کے معاملات میں سے کسی کی ولایت مل جائے تو تُو بنوابی معیط کے لوگوں کو دیگر لوگوں کی گردنوں پر بلند نہ کرنا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اللہ سے ڈر۔ اور اگر تجھے لوگوں کے معاملات میں سے کسی کا اختیار مل جائے تو تُو بنو ہاشم کو دیگر لوگوں کی گردن پر بلند نہ کرنا۔

(۳۸۲۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زُرْعَةَ ، عَالِمٍ مِنْ عُلَمَاءِ أَهْلِ الشَّامِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَنْ صَلَّى عَلَى عُمَرَ ؟ قَالَ : صُهَيْبٌ.

(۳۸۲۲۷) اہل شام کے علماء میں سے ایک عالم حضرت ابراہیم بن زرعہ سے عبدالعزیز بن عمر نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابن زرعہ سے پوچھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ کس نے پڑھایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا۔ صہیب رضی اللہ عنہ نے۔

(۳۸۲۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ؛ أَنَّ عُمَرَ حِينَ طُعِنَ جَاءَ النَّاسُ يُثْنُونَ عَلَيْهِ ، وَيَدْعُونَ لَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ رَحِمَهُ اللَّهُ : أَبِالإِمَارَةِ تُزَكُّونَنِي ؟ لَقَدْ صَحِبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُبِضَ وَهُوَ عَنِّي رَاضٍ ، وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ ، فَتُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا سَامِعٌ مُطِيعٌ ، وَمَا أَصْبَحْتُ أَخَافُ عَلَى نَفْسِي إِلاَّ إِمَارَتَكُمْ.

(۳۸۲۲۸) حضرت قاسم سے روایت ہے۔ کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا تو لوگ (آپ رضی اللہ عنہ کے پاس) آ کر آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگے اور آپ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کرنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا۔ کیا تم لوگ خلافت کی بنیاد پر مجھے پاکیزہ سمجھ رہے ہو؟ تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں دنیا سے تشریف لے گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے خوش تھے پھر میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کی اور میں نے آپ رضی اللہ عنہ کا حکم سُنا اور مانا پھر آپ رضی اللہ عنہ کی وفات بھی اس حالت میں ہوئی کہ میں آپ کی بات سننے اور ماننے والا تھا۔ اور مجھے تو اپنے آپ پر صرف تمہاری امارت ہی کا خوف ہے۔

(۳۸۲۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، وَأَشْيَاخٌ ، قَالُوا : رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ : رَأَيْتُ دِيكًا أَحْمَرَ نَقَرَنِي ثَلاَثَ نَقَرَاتٍ بَيْنَ الثُّنْيَةِ وَالسُّرَّةِ ، قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ ، أُمُّ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ : قُولُوا لَهُ فَلْيُوصِ ، وَكَانَتْ تَعْبُرُ الرُّؤْيَا ، فَلاَ أَدْرِي أَبَلَغَهُ ذَلِكَ ، أَمْ لاَ ، فَجَائَهُ أَبُو لُؤْلُؤَةَ الْكَافِرُ الْمَجُوسِيُّ ، عَبْدُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، فَقَالَ إِنَّ الْمُغِيرَةَ قَدْ جَعَلَ عَلَيَّ مِنَ الْخَرَاجِ مَا لاَ أُطِيقُ ، قَالَ : كَمْ جَعَلَ عَلَيْكَ ؟ قَالَ ، كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : وَمَا عَمَلُكَ ؟ قَالَ : أَجُوبُ الأَرْحَاءَ ، قَالَ : وَمَا ذَاكَ عَلَيْكَ بِكَثِيرٍ ، لَيْسَ بِأَرْضِنَا أَحَدٌ يَعْمَلُهَا غَيْرُكَ ، أَلاَ تَصْنَعُ

لِي رَحًى ؟ قَالَ :بَلَى ، وَاللهِ لأَجْعَلَنَّ لَكَ رَحًى يَسْمَعُ بِهَا أَهْلُ الآفَاقِ.

فَخَرَجَ عُمَرُ إِلَى الْحَجِّ ، فَلَمَّا صَدَرَ اضْطَجَعَ بِالْمُحَصَّبِ ، وَجَعَلَ رِدَائَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ، فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَأَعْجَبَهُ اسْتِوَاؤُهُ وَحُسْنُهُ ، فَقَالَ :بَدَأَ ضَعِيفًا ، ثُمَّ لَمْ يَزَلِ اللَّهُ يَزِيدُهُ وَيُنْمِيهِ حَتَّى اسْتَوَى ، فَكَانَ أَحْسَنَ مَا كَانَ ، ثُمَّ هُوَ يَنْقُصُ حَتَّى يَرْجِعَ كَمَا كَانَ ، وَكَذَلِكَ الْخَلْقُ كُلُّهُ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ إِنَّ رَعِيَّتِي قَدْ كَثُرَتْ وَانْتَشَرَتْ ، فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ عَاجِزٍ ، وَلاَ مُضَيِّعٍ.

فَصَدَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَذُكِرَ لَهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَاتَتْ بِالْبَيْدَاءِ ، مَطْرُوحَةً عَلَى الأَرْضِ ، يَمُرُّ بِهَا النَّاسُ لاَ يُكَفِّنُهَا أَحَد ، وَلاَ يُوَارِيهَا أَحَدٌ ، حَتَّى مَرَّ بِهَا كُلَيْبُ بْنُ الْبُكَيْرِ اللَّيْثِي ، فَأَقَامَ عَلَيْهَا ، حَتَّى كَفَّنَهَا وَوَارَاهَا ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ ، فَقَالَ :مَنْ مَرَّ عَلَيْهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ؟ فَقَالُوا :لَقَدْ مَرَّ عَلَيْهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، فِيمَنْ مَرَّ عَلَيْهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَدَعَاهُ ، وَقَالَ :وَيْحَكَ ، مَرَرْتَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَطْرُوحَةً عَلَى ظَهْرِ الطَّرِيقِ ، فَلَمْ تُوَارِهَا وَلَمْ تُكَفِّنْهَا ؟ قَالَ :مَا شَعَرْتُ بِهَا ، وَلاَ ذَكَرَهَا لِي أَحَدٌ ، فَقَالَ :لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لاَ يَكُونَ فِيكَ خَيْرٌ ، فَقَالَ :مَنْ وَارَاهَا وَمَنْ كَفَّنَهَا ؟ قَالُوا :كُلَيْبُ بْنُ بُكَيْرٍ اللَّيْثِيُّ ، قَالَ :وَاللهِ لَحَرِيٌّ أَنْ يُصِيبَ كُلَيْبٌ خَيْرًا.

فَخَرَجَ عُمَرُ يُوقِظُ النَّاسَ بِدِرَّتِهِ لِصَلاَةِ الصُّبْحِ ، فَلَقِيَهُ الْكَافِرُ أَبُو لُؤْلُؤَةَ ، فَطَعَنَهُ ثَلاَثَ طَعَنَاتٍ بَيْنَ الثُّنْيَةِ وَالسُّرَّةِ ، وَطَعَنَ كُلَيْبَ بْنَ بُكَيْرٍ فَأَجْهَزَ عَلَيْهِ ، وَتَصَايَحَ النَّاسُ ، فَرَمَى رَجُلٌ عَلَى رَأْسِهِ بِبُرْنُسٍ ، ثُمَّ اضْطَبَعَهُ إِلَيْهِ ، وَحُمِلَ عُمَرُ إِلَى الدَّارِ ، فَصَلَّى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ بِالنَّاسِ ، وَقِيلَ لِعُمَرَ :الصَّلاَةَ ، فَصَلَّى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ ، وَقَالَ :لاَ حَظَّ فِي الإِسْلاَمِ لِمَنْ لاَ صَلاَةَ لَهُ ، فَصَلَّى وَدَمُهُ يَثْعَبُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ النَّاسُ عَلَيْهِ ، فَقَالُوا :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّهُ لَيْسَ بِكَ بَأْسٌ ، وَإِنَّا لَنَرْجُو أَنْ يُنْسِءَ اللَّهُ فِي أَثَرِكَ ، وَيُؤَخِّرَكَ إِلَى حِينٍ ، أَوْ إِلَى خَيْرٍ.

فَدَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَكَانَ يُعْجَبُ بِهِ ، فَقَالَ :اُخْرُجْ ، فَانْظُرْ مَنْ صَاحِبِي ؟ ثُمَّ خَرَجَ فَجَاءَ ، فَقَالَ : أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، صَاحِبُكَ أَبُو لُؤْلُؤَةَ الْمَجُوسِيُّ ، غُلاَمُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، فَكَبَّرَ حَتَّى خَرَجَ صَوْتُهُ مِنَ الْبَابِ ، ثُمَّ قَالَ :الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْهُ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، يُحَاجُّنِي بِسَجْدَةٍ سَجَدَهَا لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ ، فَقَالَ :أَكَانَ هَذَا عَنْ مَلأٍ مِنْكُمْ ؟ فَقَالُوا :مَعَاذَ اللهِ ، وَاللهِ لَوَدِدْنَا أَنَّا فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا ، وَزِدْنَا فِي عُمْرِكَ مِنْ أَعْمَارِنَا ، إِنَّهُ لَيْسَ بِكَ بَأْسٌ.

قَالَ :أَيْ يَرْفَأُ وَيْحَكَ ، اسْقِنِي ، فَجَائَهُ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ حُلْوٌ فَشَرِبَهُ ، فَأَلْصَقَ رِدَائَهُ بِبَطْنِهِ ، قَالَ :فَلَمَّا وَقَعَ الشَّرَابُ فِي بَطْنِهِ خَرَجَ مِنَ الطَّعَنَاتِ ، قَالُوا :الْحَمْدُ لِلَّهِ ، هَذَا دَمٌ اسْتَكَنَّ فِي جَوْفِكَ ، فَأَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْ

جَوْفِكَ ، قَالَ :أَيْ يَرْفَأُ ، وَيْحَك اسْقِنِي لَبَنًا ، فَجَاءَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ ، فَلَمَّا وَقَعَ فِي جَوْفِهِ خَرَجَ مِنَ الطَّعَنَاتِ ، فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ عَلِمُوا أَنَّهُ هَالِكٌ.

قَالُوا :جَزَاك اللَّهُ خَيْرًا ، قَدْ كُنْتَ تَعْمَلُ فِينَا بِكِتَابِ اللهِ ، وَتَتَّبِعُ سُنَّةَ صَاحِبَيْك ، لاَ تَعْدِلُ عَنْهَا إِلَى غَيْرِهَا، جَزَاك اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ ، قَالَ :بِالإِمَارَةِ تَغْبِطُونَنِي ، فَوَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَنْجُو مِنْهَا كَفَافًا لاَ عَلَيَّ ، وَلاَ لِي، قُومُوا فَتَشَاوَرُوا فِي أَمْرِكُمْ ، أَمِّرُوا عَلَيْكُمْ رَجُلاً مِنْكُمْ ، فَمَنْ خَالَفَهُ فَاضْرِبُوا رَأْسَهُ ، قَالَ :فَقَامُوا، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ مُسْنِدُهُ إِلَى صَدْرِهِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :أَتُؤَمِّرُونَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حَيٌّ ؟ فَقَالَ عُمَرُ :لاَ ، وَلْيُصَلِّ صُهَيْبٌ ثَلاَثًا ، وَانْتَظِرُوا طَلْحَةَ ، وَتَشَاوَرُوا فِي أَمْرِكُمْ ، فَأَمِّرُوا عَلَيْكُمْ رَجُلاً مِنْكُمْ ، فَإِنْ خَالَفَكُمْ فَاضْرِبُوا رَأْسَهُ ، قَالَ :اذْهَبْ إِلَى عَائِشَةَ ، فَاقْرَأْ عَلَيْهَا مِنِّي السَّلاَمَ ، وَقُلْ :إِنَّ عُمَرَ يَقُولُ :إِنْ كَانَ ذَلِكَ لاَ يَضُرُّ بِك ، وَلاَ يَضِيقُ عَلَيْك ، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَي ، وَإِنْ كَانَ يَضُرُّ بِك وَيَضِيقُ عَلَيْك ، فَلَعَمْرِي لَقَدْ دُفِنَ فِي هَذَا الْبَقِيعِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ ، فَجَائَهَا الرَّسُولُ ، فَقَالَتْ :إِنَّ ذَلِكَ لاَ يَضُرُّ ، وَلاَ يَضِيقُ عَلَيَّ ، قَالَ :فَادْفِنُونِي مَعَهُمَا ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ :فَجَعَلَ الْمَوْتُ يَغْشَاهُ ، وَأَنَا أُمْسِكُهُ إِلَى صَدْرِي ، قَالَ :وَيْحَك ضَعْ رَأْسِي بِالأَرْضِ ، قَالَ :فَأَخَذَتْهُ غَشْيَةٌ ، فَوَجَدْتُ مِنْ ذَلِكَ ، فَأَفَاقَ ، فَقَالَ :وَيْحَك ، ضَعْ رَأْسِي بِالأَرْضِ ، فَوَضَعْتُ رَأْسَهُ بِالأَرْضِ ، فَعَفَّرَهُ بِالتُّرَابِ ، فَقَالَ :وَيْلُ عُمَرَ ، وَوَيْلُ أُمِّهِ إِنْ لَمْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو :وَأَهْلُ الشُّورَى :عَلِيٌّ، وَعُثْمَان، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَعَبْدُالرَّحْمَن بْنُ عَوْفٍ.

(۳۸۲۲۹) حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اور دوسرے بزرگ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شہادت سے پہلے خواب میں دیکھا کہ ایک مرغے نے ان کی ناف اور سینے کے درمیان چونچ ماری ہے۔ حضرت اسماء بنت عمیس تعبیر کی ماہر تھیں، انہوں نے یہ خواب سنا تو فرمایا کہ ان سے کہو کہ وصیت کردیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ تعبیر ان تک پہنچی یا نہیں۔ کچھ دنوں بعد مغیرہ بن شعبہ کا غلام ابو لؤلؤ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا میں چکیاں بناتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر تو بہت زیادہ نہیں کیونکہ یہاں تمہارے علاوہ کوئی یہ کام نہیں کرتا، کیا تم مجھے ایک چکی بنا کردو گے؟ اس نے کہا میں آپ کو ایسی چکی بنا کر دوں گا کہ اس کی شہرت سارے عالم میں ہوگی۔

۲۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کے لئے چل پڑے پس جب آپ رضی اللہ عنہ پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ رمی جمار کی جگہ لیٹ گئے اور اپنی چادر کو اپنے سر کے نیچے رکھ لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے چاند کی طرف دیکھا تو آپ رضی اللہ عنہ کو اس کی خوبصورتی اور برابری بہت پیاری لگی اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ ابتداء میں کمزور سا ظاہر ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس میں اضافہ کرتے رہتے ہیں اور اس کو بڑھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ برابر ہو جاتا ہے۔ اور پھر یہ کمال حسن تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر یہ کم ہونا شروع ہوتا ہے یہاں تک دوبارہ ویسا ہی (پہلے

جیسا) ہو جاتا ہے۔ ساری مخلوق کی حالت ایسی ہی ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا۔ اے اللہ! میری رعایا بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور بہت پھیل گئی ہے پس تو مجھے اپنی طرف واپس بلا لے عاجز اور ضائع کیے بغیر۔

۳۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ واپس آئے تو ان کے سامنے ذکر کیا گیا کہ مسلمانوں کی ایک عورت مقامِ بیداء میں مرگئی تھی، وہ زمین پر پڑی ہوئی تھی اور لوگ اس کے پاس سے گزرتے جارہے تھے۔ کسی نے بھی اس کو کفن نہ دیا اور نہ ہی اس کو دفنایا یہاں تک کہ حضرت کلیب بن بکیر لیثی اس عورت کے پاس سے گزرے تو وہ اس کے پاس ٹھہرے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اس کو کفنایا اور دفنایا۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ مسلمانوں میں سے کون لوگ اس کے پاس سے گزرتے تھے؟ لوگوں نے جواب دیا۔ اس کے پاس سے گزرنے والے لوگوں میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا۔ تو ہلاک ہو جائے۔ تو ایک مسلمان عورت پر سے جو راستہ میں زمین پر گری پڑی تھی گزرا اور تو نے اس کو کفنایا، دفنایا کیوں نہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ مجھے تو اس کا پتہ ہی نہیں چلا اور نہ ہی مجھ سے کسی نے اس کے بارے میں ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تو خیر سے خالی نہ ہو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ اس عورت کو کس نے کفنایا اور دفنایا؟ لوگوں نے جواب دیا کہ کلیب بن بکیر لیثی نے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! کلیب اس بات کا حق دار ہے کہ اس کو خیر پہنچے۔

۴۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو صبح کی نماز کے لئے بیدار کرنے کے لئے نکلے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو ابو لؤلؤ کافر ملا اور اس نے آپ رضی اللہ عنہ کی ناف اور سینے کے درمیان تین وار کیے۔ اور حضرت کلیب بن بکیر کو مارا اور ان کا کام تمام کر دیا۔ لوگوں نے آوازیں بلند کیں تو ایک آدمی نے اس پر بڑی چادر پھینک دی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر گھر لے جایا گیا۔ اور حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ نماز! تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں نماز پڑھی کہ آپ رضی اللہ عنہ کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ جس آدمی کی نماز نہیں، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں نماز ادا فرمائی کہ آپ رضی اللہ عنہ کا خون ٹپک رہا تھا۔ پھر لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ اے امیر المؤمنین! آپ کو کوئی زخم نہیں ہیں۔ اور یقیناً ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے فیض کو مزید باقی رکھے گا اور آپ رضی اللہ عنہ کو مزید ایک وقت تک یا ایک خیر (کے کام) تک مہلت دے گا۔

۵۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے محبت تھی ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم دیکھو کہ مجھے قتل کرنے والا کون ہے؟ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ باہر چلے گئے پھر واپس آئے تو فرمایا۔ اے امیر المؤمنین! آپ کو خوشخبری ہو کہ آپ کا قاتل حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام ابو لؤلؤ مجوسی ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا۔ یہاں تک (بلند آواز میں کہا کہ) آپ رضی اللہ عنہ کی آواز دروازے سے باہر نکل گئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے قاتل کو مسلمان آدمی نہیں بنایا کہ بروز قیامت وہ میرے ساتھ کسی ایسے سجدہ کی وجہ سے مخاصمت کرتا جو اس نے صرف خدا کے لئے کیا ہوتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ کیا یہ آدمی

تمہارے قوم میں سے ہے؟ لوگوں نے کہا۔ اللہ کی پناہ! ہم تو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ہم آپ پر اپنے آباء کو فداء کر دیں اور آ
کی عمر میں اپنی عمروں سے اضافہ کر دیں۔ آپ کو کوئی زیادہ زخم نہیں ہیں۔

۶۔ حضرت عمر رضی اللہ نے کہا۔ اے یرفاء! تو مر جائے! مجھے کچھ پلاؤ۔ چنانچہ وہ آپ رضی اللہ کی خدمت میں ایک پیالہ ۔
حاضر ہوا جس میں میٹھی نبیذ تھی پس آپ رضی اللہ نے اس کو پیا۔ اور آپ رضی اللہ نے اپنی چادر کو اپنے پیٹ کے ساتھ چمٹا لیا۔ راوی ک
ہیں: پس جب یہ مشروب آپ رضی اللہ پیٹ میں پہنچا تو یہ زخموں سے باہر نکل آیا۔ لوگوں نے کہا۔ الحمد للہ۔ یہ خون آپ کے پیٹ ۔
ٹھہرا ہوا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو آپ کے پیٹ سے باہر نکال دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ نے کہا۔ اے یرفاء! تو مر جائے۔
دودھ پلاؤ۔ چنانچہ وہ دودھ لے کر حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ نے اس کو نوش فرمایا۔ پس جب وہ بھی آپ کے پیٹ میں پہنچا تو زخموں
باہر آ گیا۔ چنانچہ لوگوں نے یہ منظر دیکھا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ (اب) فوت ہو جائیں گے۔

۷۔ لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ عطا کرے۔ یقیناً آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب پر عمل کرتے تھے
اپنے دو پیشواؤں کی سُنّت کی پیروی کرتے تھے۔ اس کے سوا آپ کسی چیز کی طرف نہیں جھکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ
کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ نے پوچھا۔ کیا تم لوگ امارت کی وجہ سے مجھ پر رشک کر رہے ہو؟ خدا کی قسم! مجھے تو یہ بات محبوب ہے
میں امارت (کے حساب) سے برابر برابر نکل جاؤں۔ نہ مجھے کوئی نفع ہو نہ کوئی نقصان ہو۔ تم اٹھ جاؤ اور اپنے معاملہ میں مشاور
کرو۔ تم اپنے میں سے ایک آدمی کو خود پر امیر بنالو۔ پھر جو کوئی اس کی مخالفت کرے تو تم اس کی گردن مار دو۔ راوی کہتے ہیں:
لوگ اٹھ گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ کے سینہ کی طرف آپ رضی اللہ نے تکیہ لگایا ہوا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ نے کہا۔ کیا تم
مقرر کر رہے ہو جبکہ امیر المؤمنین زندہ ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ نے کہا: نہیں! اور صہیب کو چاہیے کہ تین دن لوگوں کو نماز پڑھائے۔
حضرت طلحہ رضی اللہ کا انتظار کرو اور (پھر) تم اپنے معاملہ میں باہم مشاورت کرو۔ اور تم خود پر اپنے میں سے ایک آدمی کو امیر مقرر کر
اگر (کوئی) تمہارے مخالفت کرے تو اس کے سر کو اڑا دو۔

۸۔ حضرت عمر رضی اللہ نے کہا۔ تم جاؤ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اور انہیں میری طرف سے سلام کہو اور کہو کہ عمر رضی اللہ کہہ رہا
اگر آپ کو تکلیف اور تنگی نہ ہو تو میں اس بات کو پسند کرتا ہوں۔ کہ میں اپنے دو ساتھیوں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ) کے ساتھ دف
کیا جاؤں۔ اور اگر آپ کو تکلیف اور تنگی ہو تو میری عمر کی قسم! بقیع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور امہات المؤمنین میں
ایسے لوگ دفن ہوئے ہیں جو عمر سے بہتر تھے۔ پس قاصد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا
مجھے اس بات میں قطعاً کوئی تکلیف اور تنگی نہیں ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا۔ تم لوگ مجھے ان دونوں کے ہمراہ دفن کر دینا۔

۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ کہتے ہیں۔ پھر موت نے ان کو آ ڈھانپا اور میں نے ان کو اپنے سینہ کی طرف اٹھایا ہوا تھا
حضرت عمر رضی اللہ نے کہا۔ تو مر جائے۔ میرا سر زمین پر رکھ دے۔ ابن عمر رضی اللہ کہتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ کو غشی طاری ہو گئی تو
اسی طرح رہا۔ پھر آپ رضی اللہ کو افاقہ ہوا۔ تو آپ رضی اللہ نے فرمایا۔ تو مر جائے۔ میرا سر زمین پر رکھ دے۔ پس میں نے آپ رضی اللہ

سرزمین پر رکھ دیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے سر کو خاک آلود کرلیا۔ اور فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے عمر کو معاف نہ کیا تو عمر ہلاک ہو جائے گا اور اس کے ماں ہلاک ہو جائے گی۔

۱۰۔ محمد بن عمرو کہتے ہیں: اہل شوریٰ یہ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ۔

(٤٥) مَا جَاءَ فِي خِلاَفَةِ عُثْمَانَ وَقَتْلِهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت اور آپ رضی اللہ عنہ کے قتل کے بارے میں احادیث

(٣٨٢٣٠) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، قَالَ : حَجَجْتُ فِي إِمَارَةِ عُمَرَ ، فَلَمْ يَكُونُوا يَشُكُّونَ أَنَّ الْخِلاَفَةَ مِنْ بَعْدِهِ لِعُثْمَانَ.

(۳۸۲۳۰) حضرت حارثہ بن مضرب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد امارت میں حج کیا تھا تو لوگوں کو اس بات میں شک نہیں تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ہوگی۔ (یعنی یقین تھا)۔

(٣٨٢٣١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ حِينَ اُسْتُخْلِفَ عُثْمَان : مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلاَهَا ذَا فُوقٍ.

(۳۸۲۳۱) حضرت عبد اللہ بن سنان سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو عبد اللہ نے کہا۔ مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلاَهَا ذَا فُوقٍ.

(٣٨٢٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ حِينَ بُويِعَ عُثْمَان : مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلاَهَا ذَا فُوقٍ.

(۳۸۲۳۲) حضرت حکیم بن جابر سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ہم نے مَا أَلَوْنَا عَنْ أَعْلاَهَا ذَا فُوقٍ.

(٣٨٢٣٣) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي هَرِمُ بْنُ الْحَارِثِ ، وَأُسَامَةُ بْنُ خُرَيْمٍ ، قَالَ : وَكَانَا يُغَازِيَانِ ، فَحَدَّثَانِي جَمِيعًا ، وَلاَ يَشْعُرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَّ صَاحِبَهُ حَدَّثَنِيهِ ، عَنْ مُرَّةَ الْبُهْزِيِّ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ : كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي فِتْنَةٍ تَثُورُ فِي أَقْطَارِ الأَرْضِ كَأَنَّهَا صَيَاصِي بَقَرٍ ؟ قَالُوا : فَنَصْنَعُ مَاذَا يَا نَبِيَّ اللهِ ؟ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِهَذَا وَأَصْحَابِهِ ، قَالَ : فَأَسْرَعْت حَتَّى عَطَفْتُ عَلَى الرَّجُلِ ، فَقُلْتُ : هَذَا يَا نَبِيَّ اللهِ ؟ قَالَ هَذَا ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَان.

(۳۸۲۳۳) حضرت مرہ خریم سے روایت ہے کہ ہم ایک دن مدینہ کے راستوں میں سے ایک راستہ پر نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ...
کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اُس فتنہ میں کیا کرو گے جو زمین کے اطراف میں یوں پھیل جائے گا جیسے گائے کے سینگ ہو...
ہیں۔'' صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ اے اللہ کے نبی ﷺ! پھر ہم کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کو اور اس کے ساتھیوں
لازم پکڑنا۔'' راوی کہتے ہیں: پس میں (یہ سن کر) اس آدمی پر جلدی سے لپٹا اور میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ آدمی
آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہی'' اور یہ شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

(٣٨٢٣٤) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَنْبَأَنِي وَثَّابٌ ، وَكَانَ مِمَّنْ أَدْرَكَهُ عِتْقُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ ، وَكَانَ يَكُونُ بَعْدُ بَيْنَ يَدَيْ عُثْمَانَ ، قَالَ : فَرَأَيْتُ فِي حَلْقِهِ طَعْنَتَيْنِ ، كَأَنَّهُمَا كَيَّتَانِ طُعِنَهُمَا يَوْمَ الدَّارِ ، دَارِ عُثْمَانَ ، قَالَ : بَعَثَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَان ، قَالَ : ادْعُ لِي الأَشْتَرَ ، فَجَاءَ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : أَظُنُّهُ قَالَ : فَطَرَحْتُ لأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وِسَادَةً ، وَلَهُ وِسَادَةٌ ، فَقَالَ : يَا أَشْتَرُ ، مَا يُرِيدُ النَّاسُ مِنِّي؟ قَالَ : ثَلاَثًا ، لَيْسَ مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُدٌّ ، يُخَيِّرُونَك بَيْنَ أَنْ تَخْلَعَ لَهُمْ أَمْرَهُمْ ، وَتَقُولُ : هَذَا أَمْرُكُمْ ، اخْتَارُوا لَهُ مَنْ شِئْتُمْ ، وَبَيْنَ أَنْ تُقِصَّ مِنْ نَفْسِكَ ، فَإِنْ أَبَيْتَ هَاتَيْنِ ، فَإِنَّ الْقَوْمَ قَاتِلُوك ، قَالَ : مَا مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُدٌّ ؟ قَالَ مَا مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُدٌّ.

قَالَ : أَمَّا أَنْ أَخْلَعَ لَهُمْ أَمْرَهُمْ ، فَمَا كُنْتُ أَخْلَعُ سِرْبَالاً سَرْبَلَنِيهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَبَدًا ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : وَقَالَ غَيْرُ الْحَسَنِ : لأَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَخْلَعَ أَمْرَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ، بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : وَهَذَا أَشْبَهُ بِكَلاَمِهِ ، وَأَمَّا أَنْ أُقِصَّ لَهُمْ مِنْ نَفْسِي ، فَوَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ صَاحِبَيَّ بَيْنَ يَدَيَّ كَانَا يُقَصَّانِ مِنْ أَنْفُسِهِمَا ، وَمَا يَقُومُ بَدَنِي بِالْقِصَاصِ ، وَأَمَّا أَنْ يَقْتُلُونِي ، فَوَاللهِ لَوْ قَتَلُونِي لاَ يَتَحَابُّونَ بَعْدِي أَبَدًا ، وَلاَ يُقَاتِلُونَ بَعْدِي عَدُوًّا جَمِيعًا أَبَدًا.

قَالَ : فَقَامَ الأَشْتَرُ وَانْطَلَقَ ، فَمَكَثْنَا ، فَقُلْنَا : لَعَلَّ النَّاسَ ، ثُمَّ جَاءَ رُوَيْجِلٌ كَأَنَّهُ ذِئْبٌ ، فَاطَّلَعَ مِنَ الْبَابِ ، ثُمَّ رَجَعَ ، وَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي ثَلاَثَةَ عَشَرَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى عُثْمَانَ ، فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ ، فَقَالَ بِهَا ، حَتَّى سَمِعْتُ وَقْعَ أَضْرَاسِهِ ، وَقَالَ : مَا أَغْنَى عَنْك مُعَاوِيَةُ ، مَا أَغْنَى عَنْك ابْنُ عَامِرٍ ، مَا أَغْنَتْ عَنْك كُتُبُك فَقَالَ : أَرْسِلْ لِي لِحْيَتِي ابْنَ أَخِي ، أَرْسِلْ لِي لِحْيَتِي ابْنَ أَخِي.

قَالَ : فَأَنَا رَأَيْتُهُ اسْتَعْدَى رَجُلاً مِنَ الْقَوْمِ يُعِينُهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ ، حَتَّى وَجَأَ بِهِ فِي رَأْسِهِ فَأَثْبَتَهُ ، قَالَ : ثُمَّ مَهْ ؟ قَالَ : ثُمَّ دَخَلُوا عَلَيْهِ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۳۸۲۳۴) حضرت حسن سے روایت ہے کہ مجھے وثاب نے بیان کیا۔ اور یہ وثاب راوی کہتے ہیں۔ میں نے اس کے حلق میں تیر
کے دو نشانات تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں محاصرہ کے دن یہ نیزے انہیں مارے گئے تھے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے امیر

ؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھیجا اور فرمایا: اشتر کو میرے پاس لاؤ۔ ابن عون کہتے ہیں: میرا گمان یہ ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ اس نے امیر المؤمنین کے پاس تکیہ چھوڑ دیا۔ اور اس کے پاس تکیہ تھا۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے اشتر! (باغی) وگ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ اشتر نے کہا۔ تین باتیں ہیں جن میں سے کسی ایک کا کرنا ضروری ہے۔ وہ لوگ آپ کو اس بات کا ...ار دیتے ہیں کہ یا تو آپ ان کی حکمرانی ان کے حوالہ کر دیں اور یہ کہہ دیں کہ یہ تمہاری حکمرانی ہے تم جس کو چاہو یہ حکمرانی سونپ دو۔ اور یا یہ ہے کہ آپ اپنے سے بدلہ لینے کا موقع دیں۔ پس اگر آپ ان دونوں باتوں سے انکار کرتے ہیں تو پھر لوگ آپ سے ...یں گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کیا ان میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا ضروری ہے؟ اشتر نے کہا (جی) ان میں سے کسی ...یک کو اختیار کرنا ضروری ہے۔

۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جہاں تک یہ بات ہے کہ میں ان کی حکمرانی کی ذمہ داری چھوڑ دوں۔ تو (سنو) میں وہ کبھی ...رتا نہیں اتاروں گا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنایا ہے۔ ابن عون کہتے ہیں۔ حسن کے علاوہ دوسرا راوی بیان کرتا ہے کہ: اگر مجھے یوں ...ش کیا جائے کہ میری گردن اڑا دی جائے تو بھی مجھے یہ بات اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ لوگوں کے ...رمیان چھوڑ دوں۔ ابن عون کہتے ہیں: یہ بات آپ رضی اللہ عنہ کے کلام سے ملتی جلتی ہے۔ اور رہی یہ بات کہ میں لوگوں کو خود سے بدلہ ...نے کا موقع دوں تو خدا کی قسم! میں جانتا ہوں کہ مجھ سے پہلے میرے دو ساتھی (لوگوں کو) اپنے آپ سے بدلہ لینے کا موقع دیتے ...تھے۔ لیکن میرا جسم قصاص کے لئے کھڑا نہیں ہوگا۔ اور یہ بات کہ لوگ مجھے قتل کریں گے تو خدا کی قسم (یاد رکھو) اگر وہ لوگ مجھے ...ل کر دیں تو پھر میرے بعد کبھی آپس میں محبت نہیں کر سکیں گے۔ اور نہ ہی میرے بعد دشمن کے خلاف کبھی سارے اکٹھے ہو کر ...اد کر سکیں گے۔

۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر اشتر اٹھ کر چل پڑا۔ ہم وہیں ٹھہرے اور ہم کہنے لگے۔ ہو سکتا ہے کہ لوگ واپس پیچھے چلے جائیں۔ ...سرر و تحجل آیا۔ یوں لگتا تھا کہ وہ بھیڑیا ہے۔ اور اس نے دروازے سے جھانکا اور واپس ہو گیا۔ پھر محمد بن ابی بکر تیرہ افراد کے ہمراہ ...ڑا ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی کو پکڑ لیا اور وہ کہہ رہا تھا۔ تمہیں معاویہ نے کوئی فائدہ نہیں دیا! ...ہیں ابن عامر نے کوئی فائدہ نہیں دیا! تمہیں تمہارے لشکروں نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے بھتیجے! میری ...ر ی تو چھوڑ دے۔ اے بھتیجے! میری داڑھی تو چھوڑ دے۔

۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اس کو دیکھا کہ اس نے (اپنی) قوم میں سے ایک آدمی سے مدد مانگی تو اس کے پاس ایک آدمی ...رے پھل والا نیزہ لے کر آیا اور اس کے ذریعہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سر پر زور لگا کر اس کو آپ رضی اللہ عنہ کے سر میں اتار دیا۔ راوی ...سے) پوچھا۔ پھر کیا ہوا؟ راوی نے جواب دیا۔ پھر یہ باغی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے اور انہیں قتل کر دیا۔

۳۸۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا لَيْلَى الْكِنْدِيَّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عُثْمَانَ اطَّلَعَ إِلَى النَّاسِ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، لَا تَقْتُلُونِي وَاسْتَعْتِبُونِي ، فَوَاللهِ لَئِنْ

تَقْتُلُونِي لاَ تُقَاتِلُونَ جَمِيعًا أَبَدًا ، وَلاَ تُجَاهِدُونَ عَدُوًّا أَبَدًا ، وَلَتَخْتَلِفُنَّ حَتَّى تَصِيرُوا هَكَذَا ، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ، ﴿وَيَا قَوْمِ لاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ ، أَوْ قَوْمَ هُودٍ ، أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ، وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ﴾. قَالَ : وَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : الْكَفَّ الْكَفَّ ، فَإِنَّهُ أَبْلَغُ لَكَ فِي الْحُجَّةِ ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَتَلُوهُ.

(۳۸۲۳۵) حضرت ابولیلیٰ کندی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے لوگوں کی طرف جھانکا...... جبکہ وہ محصور تھے......اور فرمایا......اے لوگو! مجھے قتل نہ کرو بلکہ تم مجھ سے رضا مندی اور خوشنودی چاہو۔ خدا کی قسم! اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو پھر کبھی تم لوگ اکٹھے ہو کر جہاد نہیں کرو گے۔ اور کبھی دشمن کے خلاف اکٹھے ہو کر لڑ نہیں سکو گے۔ اور تم اس حالت میں پہنچ جاؤ گے کہ تم یوں ہو جاؤ گے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیاں، انگلیوں میں داخل کیں۔ اور آیت پڑھی ﴿وَيَا قَوْمِ لاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ ، أَوْ قَوْمَ هُودٍ ، أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ، وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ﴾

راوی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی طرف قاصد بھیج کر ان سے (اس معاملہ) میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا۔ رُکے رہو۔ رُکے رہو۔ کیونکہ یہ رویہ تمہارے حق میں خوب حجت ہوگا۔ چنانچہ یہ باغی لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے اور انہیں قتل کر دیا۔

(۳۸۲۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ ، يَقُولُ : إِنَّ أَعْظَمَكُمْ عِنْدِي غِنَاءً مَنْ كَفَّ سِلاَحَهُ وَيَدَهُ.

(۳۸۲۳۶) حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ بے شک میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ فائدہ والا شخص وہ ہے جو اپنے اسلحہ اور اپنے ہاتھ کو روک لے۔

(۳۸۲۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : جَاءَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ : هَذِهِ الأَنْصَارُ بِالْبَابِ ، قَالُوا : إِنْ شِئْتَ أَنْ نَكُونَ أَنْصَارَ اللهِ مَرَّتَيْنِ ؟ فَقَالَ : أَمَّا قِتَالٌ فَلاَ.

(۳۸۲۳۷) حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے۔ یہ دروازے پر انصار (صحابہ رضی اللہ عنہم) موجود ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ چاہیں تو ہم دوسری مرتبہ اللہ کے (دین کے) مددگار بنیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر لڑنے کے بارے میں کہتے ہیں تو بالکل نہیں۔

(۳۸۲۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ يَوْمَ الدَّارِ اُخْرُجْ فَقَاتِلْهُمْ ، فَإِنَّ مَعَكَ مَنْ قَدْ نَصَرَ اللَّهُ بِأَقَلَّ مِنْهُ ، وَاللهِ ، إِنَّ قِتَالَهُمْ لَحَلاَلٌ، قَالَ: فَأَبَى ، وَقَالَ: مَنْ كَانَ لِي عَلَيْهِ سَمْعٌ وَطَاعَةٌ ، فَلْيُطِعْ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَكَانَ أَمَّرَهُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الدَّارِ ، وَكَانَ يَوْمَئِذٍ صَائِمًا.

(۳۸۲۳۸) حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے محاصرہ کے دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا۔ آپ با

ئیں اوران لوگوں سے لڑائی کریں۔ کیونکہ آپ کے ہمراہ (آج اتنے) لوگ ہیں کہ جن سے کم تعداد کی اللہ پاک نے مدد کی تھی۔ خدا کی قسم! ان لوگوں سے لڑنا حلال ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار فرمایا اور حکم دیا۔ جو آدمی خود میری سمع و عت کو واجب سمجھتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس (محاصرے ے) دن ان کو گھر میں امیر مقرر فرمایا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس (محاصرہ کے) دن روزہ کی حالت میں تھے۔

۳۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ؛ أَنَّ رَجُلاً يُقَالُ لَهُ : جَهْجَاهُ تَنَاوَلَ عَصًا كَانَتْ فِي يَدِ عُثْمَانَ ، فَكَسَرَهَا بِرُكْبَتِهِ ، فَرُمِيَ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ بِأَكِلَةٍ.

۳۸۲۳) حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک آدمی جس کو جہجاہ کہا جاتا تھا۔ اس نے حضرت عثمان کے ہاتھ میں موجود عصا لیا اور کو اپنے گھٹنے پر رکھ کر توڑ دیا۔ پس (آخر میں) اس آدمی کے اس مقام پر نہ ختم ہونے والی خارش شروع ہوگئی تھی۔

۳۸۲۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الرَّازِيُّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؛ أَنَّ عُثْمَانَ أَصْبَحَ يُحَدِّثُ النَّاسَ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ : يَا عُثْمَان ، أَفْطِرْ عِنْدَنَا ، فَأَصْبَحَ صَائِمًا وَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ.

۳۸۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک صبح لوگوں سے بیان کیا۔ فرمایا۔ میں نے آج رات کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عثمان! تم روزہ ہمارے پاس افطار کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہ کی حالت میں صبح کی اور پھر اسی دن شہید ہو گئے۔

۳۸۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ وَأُخْتَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ ، وَلَوِ ارْفَضَّ أُحُدٌ مِمَّا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ كَانَ حَقِيقًا.

۳۸۲۰) حضرت سعید بن زید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر اور ان کی ہمشیرہ کو اسلام پر مضبوط کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تھ تم نے جو کچھ کیا اگر اس کے بعد تمہارے ساتھ جو بھی سلوک کیا جائے وہ صحیح ہوگا۔

۳۸۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ : لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِي الدَّارِ ، قَالَ : لاَ تَقْتُلُوهُ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ أَجَلِهِ إِلاَّ قَلِيلٌ ، وَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لاَ تُصَلُّونَ جَمِيعًا أَبَدًا.

۳۸۲۱) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا گھر میں محاصرہ کیا گیا تو ابن سلام نے یا۔ تم انہیں قتل نہ کرو۔ کیونکہ ان کی (ویسے ہی) تھوڑی سی زندگی باقی ہے۔ خدا کی قسم! اگر تم نے انہیں قتل کر دیا تو پھر تم کبھی بھی ے نماز نہیں پڑھو گے۔

۳۸۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْيَعْفُورِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ : وَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمْ عُثْمَانَ لاَ تُصِيبُونَ مِنْهُ خَلَفًا.

(۳۸۲۴۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ خدا کی قسم! اگر تم نے عثمان کو قتل کر دیا تو ان کے بعد کسی صحیح جانشین کو نہیں پہنچ پاؤ گے۔

(٣٨٢٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ :ثُمَامَةُ كَانَ عَلَى صَنْعَاءَ ، فَلَمَّا جَائَهُ قَتْلُ عُثْمَانَ بَكَى ، فَأَطَالَ الْبُكَاءَ ، فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ :الْيَوْمَ انْتُزِعَتِ النُّبُوَّةُ ، أَوْ قَالَ :الْخِلاَفَةُ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَصَارَتْ مِلْكًا وَجَبْرِيَّةً ، فَمَنْ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ أَكَلَهُ.

(۳۸۲۴۴) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش کا ایک آدمی تھا جس کو ثمامہ کہا جاتا تھا وہ مقام صنعاء میں تھا۔ جب اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر پہنچی تو وہ رو پڑا اور خوب دیر تک روتا رہا۔ پھر جب اُسے افاقہ ہوا تو اس نے کہا۔ آج کے دن امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نبوت واپس لے لی گئی ہے۔ خلافت واپس لے لی گئی ہے۔ اور (اب) بادشاہی اور سختی ہوگی۔ پس جو جس چیز پر غالب ہوگا اس کو کھا جائے گا۔

(٣٨٢٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :لَمَّا قُتِلَ عُثْمَان، قَامَ خُطَبَاءُ إِيلِيَاءَ، فَقَامَ مِنْ آخِرِهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ :مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ ، فَقَالَ :لَوْلاَ حَدِيثٌ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فِتْنَةً أَحْسَبُهُ ، قَالَ فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِرِدَائِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَذَا يَوْمَئِذٍ وَأَصْحَابُهُ عَلَى الْحَقِّ فَانْطَلَقْتُ، فَأَخَذْتُ بِوَجْهِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ :هَذَا؟ فَقَالَ :نَعَمْ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَان

(۳۸۲۴۵) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا تو مقام ایلیاء کے خطباء کھڑے ہوئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے (ان کا) آخری خطیب کھڑا ہوا جس کو مرہ بن کعب کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا۔ اگر ایسی حدیث نہ ہوتی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے تو میں کھڑا نہ ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا...... میرے خیال کے مطابق راوی کہتے ہیں...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا قریب الوقوع ہونا بیان کیا...... کہ اس دوران ایک آدمی اپنی چادر ڈالے ہوئے گزرا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس (فتنہ کے) دن یہ اور اس کے ساتھی حق پر ہوں گے۔ (راوی کہتے ہیں) پس میں چل پڑا اور میں نے ان صاحب کا رُخ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیر کر عرض کیا۔ یہ آدمی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''ہاں'' یہ آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

(٣٨٢٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا عَلَى قَتْلِ عُثْمَانَ ، لَرُجِمُوا بِالْحِجَارَةِ كَمَا رُجِمَ قَوْمُ لُوطٍ.

(۳۸۲۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ اگر تمام لوگ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر اکٹھے ہو جاتے تو تمام لوگوں کو ہی سنگسار کر دیا جاتا جیسا کہ قوم لوط علیہ السلام کو سنگسار کیا گیا تھا۔

(۳۸۲٤۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ مِنَ الْقَصْرِ ، فَقَالَ : ائْتُونِي بِرَجُلٍ أُتَالِيهِ كِتَابَ اللهِ ، فَأَتَوْهُ بِصَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ ، وَكَانَ شَابًّا ، فَقَالَ : أَمَا وَجَدْتُمْ أَحَدًا تَأْتُونِي بِهِ غَيْرَ هَذَا الشَّابِّ ، قَالَ : فَتَكَلَّمَ صَعْصَعَةُ بِكَلاَمٍ ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : اتْلُ ، فَقَالَ : ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ، وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ فَقَالَ : كَذَبْتَ ، لَيْسَتْ لَكَ ، وَلاَ لأَصْحَابِكَ ، وَلَكِنَّهَا لِي وَلأَصْحَابِي ، ثُمَّ تَلاَ عُثْمَانُ : ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ، وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ حَتَّى بَلَغَ : ﴿وَإِلَى اللهِ عَاقِبَةُ الأُمُورِ﴾.

(۳۸۲۴۷) حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر سے باغیوں کو جھانک کر دیکھا اور فرمایا۔ تم میرے، پاس کوئی آدمی لاؤ جس سے میں اللہ کی کتاب پڑھواؤں۔ پس باغی صعصعہ بن صوحان کو لے آئے۔ یہ ایک جوان آدمی تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کیا تم نے اس نوجوان کے علاوہ کوئی آدمی نہیں پایا جس کو تم میرے پاس لائے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر صعصعہ نے کوئی گفتگو کی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا۔ قرآن پڑھ۔ اس نے پڑھا۔ ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ، وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تو جھوٹ بول رہا ہے۔ یہ آیت تیرے اور تیرے ساتھیوں کے حق میں نہیں ہے بلکہ یہ آیت تو میرے اور میرے ساتھیوں کے لئے ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تلاوت کی۔ ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ، وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہاں تک پڑھا۔ ﴿وَإِلَى اللهِ عَاقِبَةُ الأُمُورِ﴾.

(٤٦) مَا جَاءَ فِي خِلاَفَةِ عَلِيِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں

(۳۸۲٤۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : كَانَ الْحَادِي يَحْدُو بِعُثْمَانَ وَهُوَ يَقُولُ :

إِنَّ الأَمِيرَ بَعْدَهُ عَلِيٌّ وَفِي الزُّبَيْرِ خَلَفٌ رَضِيٌّ

قَالَ : فَقَالَ كَعْبٌ : وَلَكِنَّهُ صَاحِبُ الْبَغْلَةِ الشَّهْبَاءِ ، يَعْنِي مُعَاوِيَةَ ، فَقِيلَ لِمُعَاوِيَةَ : إِنَّ كَعْبًا يَسْخَرُ بِكَ ، وَيَزْعُمُ أَنَّكَ تَلِي هَذَا الأَمْرَ ، قَالَ : فَأَتَاهُ ، فَقَالَ : يَا أَبَا إِسْحَاقَ ، كَيْفَ وَهَا هُنَا عَلِيٌّ ، وَالزُّبَيْرُ ، وَأَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : أَنْتَ صَاحِبُهَا.

(۳۸۲۴۸) حضرت ابوصالح سے روایت ہے کہ ایک حدی خوان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے حدی پڑھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔

''یقیناً عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ امیر ہیں اور زبیر رضی اللہ عنہ میں پسندیدہ خلافت ہے۔''

راوی کہتے ہیں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا۔ لیکن وہ جو بھورے رنگ کے خچر والے معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ پس حضرت

معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ حضرت کعب آپ کے ساتھ مذاق کرتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ آپ اس امر خلافت کے ولی بنیں گے۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو معاویہ نے کہا۔ اے ابو اسحاق! یہ بات تم نے کیسے کہی جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ کعب نے کہا۔ آپ ہی اس خلافت کے حق دار ہیں۔

(۳۸۲۴۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : لَمَّا بُويِعَ أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : أَخْطَأْتُمْ وَأَصَبْتُمْ ، أَمَا لَوْ جَعَلْتُمُوهَا فِي أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لأَكَلْتُمُوهَا رَغَدًا.

(۳۸۲۴۹) حضرت ابراہیم تیمی سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو راوی کہتے ہیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تم نے غلطی کی ہے اور درست (بھی) کیا ہے۔ اگر تم لوگ خلافت کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے حوالہ کرتے تو البتہ تم لوگ اس خلافت کو خوب آسودہ حالی کے ساتھ کھاتے۔

(۳۸۲۵۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : مَا رَزَأَ عَلِيٌّ مِنْ بَيْتِ مَالِنَا ، حَتَّى فَارَقَنَا إِلاَّ جُبَّةً مَحْشُوَّةً ، وَخَمِيصَةً دَرَابَجَرْدِيَّةً.

(۳۸۲۵۰) حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم سے جدا ہونے تک بیت المال سے صرف ایک روئی بھرا چوغہ اور ایک کُرتا جس میں سرخ دھاریاں تھیں، لیا تھا۔

(۳۸۲۵۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا حِينَ ازْدَحَمُوا عَلَيْهِ حَتَّى أَدْمَوْا رِجْلَهُ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ كَرِهْتُهُمْ ، وَكَرِهُونِي ، فَأَرِحْنِي مِنْهُمْ ، وَأَرِحْهُمْ مِنِّي.

(۳۸۲۵۱) حضرت سعد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے عبید اللہ بن ابی رافع کو کہتے سُنا کہ جب لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ازدحام (رش) کیا اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے پاؤں کو خون آلود کر دیا تو میں ان کو دیکھ رہا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے اللہ! تحقیق میں ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہوں اور یہ لوگ مجھے ناپسند کرتے ہیں۔ پس تو مجھے ان سے اور ان کو مجھ سے راحت دے دے۔

(۳۸۲۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : اكْتَنَفَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُلْجَمٍ ، وَشَبِيبٌ الأَشْجَعِيُّ عَلِيًّا حِينَ خَرَجَ إِلَى الْفَجْرِ ، فَأَمَّا شَبِيبٌ فَضَرَبَهُ فَأَخْطَأَهُ ، وَثَبَتَ سَيْفُهُ فِي الْحَائِطِ ، ثُمَّ أُحْضِرَ نَحْوَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ ، وَقَالَ النَّاسُ : عَلَيْكُمْ صَاحِبَ السَّيْفِ ، فَلَمَّا خَشِيَ أَنْ يُؤْخَذَ رَمَى بِالسَّيْفِ ، وَدَخَلَ فِي عُرْضِ النَّاسِ ، وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى قَرْنِهِ ، ثُمَّ أُحْضِرَ نَحْوَ بَابِ الْفِيلِ ، فَأَدْرَكَهُ عُرَيْضٌ ، أَوْ عُوَيْضٌ الْحَضْرَمِيُّ فَأَخَذَهُ ، فَأَدْخَلَهُ عَلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنْ أَنَا مِتُّ فَاقْتُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ ، أَوْ دَعُوهُ ، وَإِنْ أَنَا نَجَوْتُ كَانَ الْقِصَاصُ.

(۳۸۲۵۲) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کے لئے نکلے تو عبدالرحمٰن بن ملجم نے اور شبیب اشجعی نے

آپ رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا۔ پس شبیب نے آپ رضی اللہ عنہ پر وار کیا لیکن وہ خطا ہو گیا اور اس کی تلوار دیوار میں جا لگی پھر اس کو کندہ کے دروازوں کی طرف محصور کر دیا گیا اور لوگ کہنے لگے۔ تلوار والے کو پکڑو پس جب شبیب نے پکڑے جانے کا خوف محسوس کیا تو اس نے تلوار پھینک دی اور عام لوگوں میں داخل ہو گیا۔ اور جو عبد الرحمان تھا اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر تلوار ماری پھر اس کو بھی باب الفیل کی جانب محصور کر لیا گیا اور اس کو عریض یا عویض حضرمی نے پکڑ لیا۔ پس اس کو پکڑ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لائے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر میں مر جاؤں تو تم چاہو تو اس کو قتل کر دینا۔ یا اس کو چھوڑ دینا اور اگر میں بچ گیا تو پھر قصاص ہوگا۔

(٣٨٢٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُبَيْعٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا ، فَمَا يُنْتَظَرُ بِالأَشْقَى ، قَالُوا : فَأَخْبِرْنَا بِهِ نُبِيرُ عِتْرَتَهُ ، قَالَ : إِذًا تَاللهِ تَقْتُلُوا غَيْرَ قَاتِلِي ، قَالُوا : أَفَلاَ تَسْتَخْلِفُ ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَكِنِّي أَتْرُكُكُمْ إِلَى مَا تَرَكَكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا : فَمَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا لَقِيتَهُ ؟ قَالَ : أَقُولُ : اللَّهُمَّ تَرَكْتَنِي فِيهِمْ ، ثُمَّ قَبَضْتَنِي إِلَيْكَ وَأَنْتَ فِيهِمْ ، فَإِنْ شِئْتَ أَصْلَحْتَهُمْ ، وَإِنْ شِئْتَ أَفْسَدْتَهُمْ. (احمد ١٣٠۔ ابن سعد ٣٤)

(۳۸۲۵۳) حضرت عبد اللہ بن سبیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ ضرور بالضرور یہ (داڑھی) اس سے رنگ جائے گی۔ لوگوں نے کہا۔ آپ ہمیں اس کے (قاتل کے) بارے میں بتائیں ہم اس کے خاندان کو ہلاک کر دیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ خدا کی قسم! تب تو تم میرے قاتل کے علاوہ کو قتل کرو گے۔ لوگوں نے پوچھا۔ آپ خلیفہ مقرر کیوں نہیں کرتے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں! بلکہ میں تمہیں اسی طرح چھوڑ جاؤں گا جس طرح تمہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے۔ لوگوں نے پوچھا۔ تو پھر جب آپ اپنے پروردگار سے ملیں گے تو ان سے کیا کہیں گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کہوں گا۔ اے اللہ! تو نے مجھے ان میں (ایک مدت) چھوڑے رکھا پھر تو نے مجھے اپنی طرف بلا لیا جبکہ تو خود ان میں موجود تھا۔ پس اگر تو چاہتا ان کو درست کر دیتا اور اگر تو چاہتا تو ان کو خراب کر دیتا۔

(٣٨٢٥٤) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا ، يَقُولُ : يَا لِلدِّمَاءِ ، لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا ، يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ دَمِ رَأْسِهِ.

(۳۸۲۵۴) حضرت ابو حمزہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا۔ اے خون ضرور بالضرور یہ اس سے رنگین ہو جائے گی یعنی آپ رضی اللہ عنہ کی داڑھی آپ کے سر کے خون سے۔

(٣٨٢٥٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : مَا يُحْبَسُ أَشْقَاهَا أَنْ يَجِيءَ فَيَقْتُلَنِي ، اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ سَئِمْتُهُمْ وَسَئِمُونِي ، فَأَرِحْنِي مِنْهُمْ وَأَرِحْهُمْ مِنِّي. (ابن سعد ٣٤)

(۳۸۲۵۵) حضرت عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ امت کے بد بخت کو اس بات سے کس چیز نے روکا ہوا ہے کہ وہ آئے اور مجھے قتل کر دے؟ اے اللہ! تحقیق میں ان لوگوں سے اُکتا گیا ہوں اور یہ لوگ مجھ سے اُکتا گئے ہیں۔ پس تو مجھے ان

سے اوران کو مجھ سے راحت نصیب فرمادے۔

(۴۷) مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ الْعَقَبَةِ

لیلۃ العقبہ کے بارے میں روایات

(۳۸۲۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ : أَخْرِجُوا إِلَيَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْكُمْ ، يَكُونُوا كُفَلَاءَ عَلَى قَوْمِهِمْ ، كَكَفَالَةِ الْحَوَارِيِّينَ لِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ، فَكَانَ نَقِيبَ بَنِي النَّجَّارِ ، قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ : وَهُمْ أَخْوَالُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ أَبُو أُمَامَةَ ، وَكَانَ نَقِيبَيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ ، وَسَعْدُ بْنُ رَبِيعٍ ، وَكَانَ نَقِيبَيْ بَنِي سَلِمَةَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَالْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ ، وَكَانَ نَقِيبَيْ بَنِي سَاعِدَةَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو ، وَكَانَ نَقِيبَ بَنِي زُرَيْقٍ رَافِعُ بْنُ مَالِكٍ ، وَكَانَ نَقِيبَ بَنِي عَوْفِ بْنِ الْخَزْرَجِ ، وَهُمَ الْقَوَاقِلُ ، عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ، وَكَانَ نَقِيبَيْ بَنِي عَبْدِ الأَشْهَلِ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ ، وَأَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ ، وَكَانَ نَقِيبَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ : سَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ. (ابن سعد ۶۰۲)

(۳۸۲۵۶) حضرت عبداللہ بن ابی بکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ العقبہ کو فرمایا: ''تم لوگ اپنے میں سے بارہ لوگوں کو میری طرف نکال دو جو اپنی قوم کے کفیل ہوں جیسا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے حواریوں کے کفیل تھے''۔ پس بنونجار کے کفیل...... ابن ادریس کہتے ہیں۔ بنونجار رسول اللہ ﷺ کے ماموں لگتے تھے...... اسعد بن زرارا اور ابوامامہ تھے اور بنوالحارث بن خزرج کے دونقیب (کفیل) حضرت عبداللہ بن رواحہ اور سعد بن ربیع تھے اور بنوسلمہ کے دونقیب حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام اور حضرت براء بن معرور تھے اور بنوساعدہ کے دونقیب حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت منذر بن عمرو تھے۔ اور بنوزریق کے نقیب رافع بن مالک تھے اور بنوعوف بن خزرج کے نقیب...... یہ لوگ قواقل کے لقب سے ملقب تھے...... عبادہ بن صامت تھے اور بنوعبدالاشہل کے دونقیب حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت ابوالہیثم بن تیہان تھے اور بنوعمرو بن عوف کے نقیب حضرت سعد بن خیثمہ تھے۔

(۳۸۲۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: وَعَدَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ الأَضْحَى ، وَنَحْنُ سَبْعُونَ رَجُلاً، قَالَ عُقْبَةُ: إِنِّي مِنْ أَصْغَرِهِمْ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَوْجِزُوا فِي الْخُطْبَةِ ، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ كُفَّارَ قُرَيْشٍ ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ ، سَلْنَا لِرَبِّكَ ، وَسَلْنَا لِنَفْسِكَ ، وَسَلْنَا لأَصْحَابِكَ ، وَأَخْبِرْنَا مَا الثَّوَابُ عَلَى اللهِ وَعَلَيْكَ.
فَقَالَ : أَسْأَلُكُمْ لِرَبِّي أَنْ تُؤْمِنُوا بِهِ ، وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ، وَأَسْأَلُكُمْ لِنَفْسِي أَنْ تُطِيعُونِي ، أَهْدِيَكُمْ سَبِيلَ

الرَّشَاد ، وَأَسْأَلُكُمْ لِي وَلأَصْحَابِي أَنْ تُوَاسُونَا فِي ذَاتِ أَيْدِيكُمْ ، وَأَنْ تَمْنَعُونَا مِمَّا مَنَعْتُمْ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ ، فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ فَلَكُمْ عَلَى اللهِ الْجَنَّةُ وَعَلَيَّ ، قَالَ : فَمَدَدْنَا أَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ. (احمد ۱۲۰۔ حمید ۲۳۸)

(۳۸۲۵۷) حضرت عقبہ بن عمرو انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم الاضحیٰ کو گھاٹی کی جڑ میں ہم لوگوں سے وعدہ لیا اور ہم لوگ ستر کی تعداد میں تھے...... حضرت عقبہ کہتے ہیں۔ میں ان میں سب سے چھوٹا تھا...... پس رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ ''گفتگو مختصر کرو کیونکہ مجھے تم پر قریش کے کفار کا ڈر ہے۔'' راوی کہتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہم سے اپنے رب کے بارے میں سوال کریں اور آپ ہم سے اپنے بارے میں کوئی سوال کریں اور آپ ہم سے اپنے ساتھیوں کے بارے میں کچھ سوال کریں اور ہمیں بھی بتا دیں کہ اللہ پر اور آپ پر (ہمارے لئے) کیا ثواب دینا لازم ہوگا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنے رب کے بارے میں تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم اس پر ایمان لاؤ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور میں تم سے اپنے بارے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تم میری بات مانو میں تمہیں راہ ہدایت کی جانب راہ نمائی کروں گا۔ اور میں تم سے اپنے ساتھیوں کے بارے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تم ان کے ساتھ اپنے مال میں ہمدردی کرو اور یہ کہ تم ہم سے ان چیزوں کو روکو جن کو تم خود سے روکتے ہو۔ پس جب تم لوگ یہ کچھ کرو گے تو پھر تمہارے لئے اللہ پر اور مجھ پر جنت واجب ہے۔'' راوی کہتے ہیں پس ہم نے اپنے ہاتھ دراز کیے اور ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کی۔

(۳۸۲۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : انْطَلَقَ الْعَبَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الأَنْصَارِ ، فَقَالَ : تَكَلَّمُوا وَلاَ تُطِيلُوا الْخُطْبَةَ ، إِنَّ عَلَيْكُمْ عُيُونًا ، وَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ كُفَّارَ قُرَيْشٍ ، فَتَكَلَّمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُكَنَّى : أَبَا أُمَامَةَ ، وَكَانَ خَطِيبَهُمْ يَوْمَئِذٍ ، وَهُوَ أَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَلْنَا لِرَبِّكَ ، وَسَلْنَا لِنَفْسِكَ ، وَسَلْنَا لأَصْحَابِكَ ، وَمَا الثَّوَابُ عَلَى ذَلِكَ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَسْأَلُكُمْ لِرَبِّي أَنْ تَعْبُدُوهُ ، وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ، وَلِنَفْسِي أَنْ تُؤْمِنُوا بِي وَتَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ أَنْفُسَكُمْ وَأَبْنَائَكُمْ ، وَلأَصْحَابِي الْمُوَاسَاةَ فِي ذَاتِ أَيْدِيكُمْ ، قَالُوا : فَمَا لَنَا إِذَا فَعَلْنَا ذَلِكَ ؟ قَالَ : لَكُمْ عَلَى اللهِ الْجَنَّةُ. (احمد ۱۱۹۔ ابن سعد ۹)

(۳۸۲۵۸) حضرت شعبی ؒ سے روایت ہے کہ حضرت عباس ؓ، نبی کریم ﷺ کے ہمراہ انصار کی طرف چل کر آئے اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''بات کرو لیکن گفتگو لمبی نہ کرنا۔ تم پر جاسوس متعین ہیں اور مجھے تمہارے بارے میں قریش کے کفار سے خوف ہے'' پس ان میں سے ایک آدمی...... جس کی کنیت ابو امامہ تھی...... اس نے نبی کریم ﷺ سے کہا۔ آپ ہم سے اپنے رب کے لئے سوال کریں، آپ ہم سے اپنے لئے سوال کریں اور آپ ہم سے اپنے ساتھیوں کے لئے سوال کریں۔ اور (یہ بتائیں کہ) اس پر کیا ثواب ملے گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ''میں تم سے اپنے رب کے بارے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور اپنے لئے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم مجھ پر ایمان لاؤ اور مجھ سے ان چیزوں کو روکو جن چیزوں کو تم

اپنے اور اپنے بیٹوں سے روکتے ہو۔ اور اپنے ساتھیوں کے لئے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم ان کے ساتھ اپنے اموال میں ہمدردی کرو‘‘ انصار نے پوچھا۔ جب ہم یہ سب کچھ کریں گے تو ہمیں کیا ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے لئے اللہ پر جنت واجب ہے۔

(۳۸۲۵۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ حُذَيْفَةَ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَهْلِ الْعَقَبَةِ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ ، فَقَالَ : أَنْشُدُكَ بِاللهِ ، كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ : فَأَخْبِرْهُ ، فَقَدْ سَأَلَكَ ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى الأَشْعَرِيُّ : قَدْ كُنَّا نُخْبَرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةَ عَشَرَ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : وَإِنْ كُنْتُ فِيهِمْ ، فَقَدْ كَانُوا خَمْسَةَ عَشَرَ ، أَشْهَدُ بِاللهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الأَشْهَادُ ، وَعُذِرَ ثَلاَثَةٌ ، قَالُوا : مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ عَلِمْنَا مَا يُرِيدُ الْقَوْمُ. (مسلم ۲۱۴۴۔ احمد ۳۹۱)

(۳۸۲۵۹) حضرت ابوالطفیل سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ اور اہل عقبہ میں سے ایک اور آدمی کے درمیان کچھ تکرار سی تھی تو انہوں نے پوچھا۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں (بتاؤ) اصحاب العقبہ کی تعداد کیا تھی؟ اس پر لوگوں نے بھی کہا۔ تم اس کو بتاؤ کیونکہ اس نے تم سے سوال کیا ہے۔ پس حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا۔ تحقیق ہمیں تو یہ خبر ملی تھی کہ وہ چودہ تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اور اگر آپ ان میں ہوتے تو وہ پندرہ ہوتے۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ تو دنیا و آخرت میں اللہ اور اس کے رسول کے خلاف برسر پیکار تھے۔ اور تین نے معذرت کی تھی اور انہوں نے کہا تھا۔ ہم نے اللہ کے رسول کے منادی کو نہیں سنا اور ہمیں پتا نہیں کہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔

(۳۸۲۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ، وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ، يَقُولُ : دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الأَحْزَابِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، سَرِيعَ الْحِسَابِ ، هَازِمَ الأَحْزَابِ ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ.

(۳۸۲۶۰) حضرت اسماعیل بن خالد سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن ابی اوفی ...... یہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی...... کو کہتے سُنا کہ رسول اللہ ﷺ نے لشکروں کے خلاف بددعا کی اور فرمایا۔ ’’اے اللہ! کتاب کو اتارنے والے، جلد حساب لینے والے، لشکروں کو شکست دینے والے، اے اللہ! تو ان کو شکست دے دے اور ان کو ہلا دے۔‘‘

(۳۸۲۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَ الشَّجَرَةِ ، أَلْفًا وَأَرْبَعَمِئَةٍ ، أَوْ أَلْفًا وَثَلاَثَمِئَةٍ ، وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ. (مسلم ۱۴۸۵۔ طیالسی ۸۲۰)

(۳۸۲۶۱) حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کو کہتے سُنا کہ جن صحابہ رضی اللہ عنہم نے درخت کے نیچے نبی کریم ﷺ کی بیعت کی تھی وہ چودہ سو یا تیرہ سو تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کا ایک ثمن تھے۔

(۳۸۲۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَبُو سِنَانٍ الأَسَدِيُّ وَهْبٌ ، أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أُبَايِعُك ، قَالَ : عَلاَمَ تُبَايِعُنِي ؟ قَالَ : عَلَى مَا فِي نَفْسِكَ ، قَالَ : فَبَايَعَهُ ، قَالَ : وَأَتَاهُ رَجُلٌ آخَرُ ، فَقَالَ : أُبَايِعُك عَلَى مَا بَايَعَك عَلَيْهِ أَبُو سِنَانٍ ، فَبَايَعَهُ ، ثُمَّ بَايَعَهُ النَّاسُ.

(۳۸۲۶۲) حضرت عامر سے روایت ہے کہ درخت کے نیچے سب سے پہلے ابو سنان اسدی وھب نے بیعت کی تھی۔ یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ میں آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا ''تم کس بات پر میری بیعت کرتے ہو؟'' ابو سنان نے کہا۔ اس بات پر جو آپ کے دل میں ہے۔ راوی کہتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے ان کو بیعت کیا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر ایک اور آدمی آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کہا۔ جس بات پر ابو سنان نے بیعت کی ہے میں بھی اس پر آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ پس اس نے بھی آپ ﷺ کی بیعت کی۔ پھر باقی لوگوں نے آپ ﷺ کی بیعت کی۔

(۳۸۲۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ : السَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ مَنْ أَدْرَكَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ.

(۳۸۲۶۳) حضرت عامر سے روایت ہے کہ السَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعۃ الرضوان کی تھی۔

کِتَابُ الْفِتَنِ

یہ کتاب ہے فتنوں کی حقیقت کے بیان میں

(۱) مَنْ كَرِهَ الْخُرُوجَ فِي الْفِتْنَةِ وَتَعَوَّذَ مِنْهَا

جن حضرات کے نزدیک فتنہ میں نکلنا ناپسندیدہ ہے اور انہوں نے اس سے پناہ مانگی ہے

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۳۸۲۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ ، قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ مُجْتَمِعُونَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ إِذْ نَزَلْنَا مَنْزِلاً ، فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خِبَائَهُ ، وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ ، وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِيهِ : الصَّلاَةُ جَامِعَةٌ ، فَاجْتَمَعْنَا ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا ، فَقَالَ : إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلاَّ كَانَ حَقَّ اللهِ عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُمْ ، وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ ، وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا ، وَإِنَّ آخِرَهَا سَيُصِيبُهُمْ بَلاَءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا فَمِنْ ثَمَّ تَجِيءُ الْفِتْنَةُ ، فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ : هَذِهِ مُهْلِكَتِي ، ثُمَّ تَنْكَشِفُ ، ثُمَّ تَجِيءُ الْفِتْنَةُ ، فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ : هَذِهِ ، ثُمَّ تَنْكَشِفُ ، فَمَنْ سَرَّهُ مِنْكُمْ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ ، فَلْتُدْرِكْهُ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ، وَلْيَأْتِ النَّاسَ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يَأْتُوا إِلَيْهِ ، وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ ، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الآخَرِ ، قَالَ : فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ ، فَقُلْتُ : أَنْشُدُكَ بِاللهِ ، أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي ، قَالَ : قُلْتُ : هَذَا ابْنُ عَمِّكَ ، يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ ، وَأَنْ نَقْتُلَ أَنْفُسَنَا ، وَقَدْ

قَالَ اللَّهُ : ﴿لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ ، قَالَ :فَجَمَعَ يَدَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَلَى جَبْهَتِهِ ، ثُمَّ نَكَسَ هُنَيْهَةً ، ثُمَّ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللهِ ، وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ.

(مسلم ۴۶۔ ابو داؤد ۴۲۴۷)

(۳۸۲۶۴) حضرت عبدالرحمان بن عبدرب الکعبہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے تھے اور لوگ ان کے گرد جمع تھے۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا پس کچھ ہم میں سے وہ تھے جو خیمے نصب کرنے لگے اور کچھ وہ تھے جو تیر اندازی میں مقابلہ کرنے لگے اور کچھ وہ جو اپنے مویشیوں (کی دیکھ بھال) میں (لگ گئے) تھے۔

ناگاہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے ندا دی الصلوٰۃ جامعۃ پس ہم جمع ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا یقیناً مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا مگر اللہ کیلئے اس پر حق تھا کہ اپنی امت کی رہنمائی کرے اس بات کی طرف جو ان کے لیے بہتر ہو اور ڈرائے ان کو اس بات سے جس کے بارے میں جانتا ہو یہ ان کے لیے بری ہے۔ بے شک یہ تمہاری امت اس کی عافیت اس کے اول حصے میں ہے اور اس کے آخری حصے کو عنقریب پہنچیں گی، مصیبتیں اور ایسے امور جنہیں تم ناپسند سمجھتے ہو اس موقع پر ایک فتنہ آئے گا مومن کہے گا، یہ مجھے ہلاک کرنے والا ہے پھر وہ دور ہو جائے گا۔ پھر فتنہ آئے گا پس مومن کہے گا یہ مجھے ہلاک کرنے والا ہے پھر وہ دور ہو جائے گا پس وہ شخص جسے پسند ہے تم میں سے کہ اسے آگ سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو اسے موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرے جیسا وہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ کریں اور وہ شخص جس نے کسی امام کی بیعت کی اور اس کو ہاتھ کا معاملہ اور دل کا پھل دے دے تو جہاں تک ہو سکے وہ اس کی اطاعت کرے پس اگر کوئی اس سے جھگڑا کرے تو اس دوسرے کی گردن مار دو۔

راوی فرماتے ہیں میں نے داخل کیا اپنا سر لوگوں کے درمیان پس میں نے عرض کیا میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا آپ نے یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے راوی فرماتے ہیں انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اپنے کانوں کی طرف کہ میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے اسے یاد کیا راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یہ آپ کے چچا کے بیٹے ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم اپنے مالوں کو ناحق طریقے سے کھائیں اور یہ کہ اپنے آپ کو قتل کریں۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نہ کھاؤ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے پر اور ان (کے جھوٹے مقدمے) حکام کے یہاں اس غرض سے نہ لے جاؤ۔ آیت کے اخیر تک، راوی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے اپنے دونوں ہاتھ جمع کیے اور ان دونوں کو اپنی پیشانی پر رکھا پھر کچھ دیر سر جھکایا پھر فرمایا: اس کی اطاعت کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اور اس کی نافرمانی کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں۔

(۳۸۲۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ ، عَنْ

عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلاَّ أَنَّ وَكِيعًا ، قَالَ : وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلاَءٌ وَفِتَنٌ يُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا ، وَقَالَ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَنِيَّتُهُ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ. (ابن ماجه ۳۹۵۶۔ احمد ۱۹۱)

(۳۸۲۶۵) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی (مذکورہ روایت) کی مثل نقل کرتے ہیں لیکن وکیع نے یوں نقل کیا، اور عنقریب اس امت کے آخری حصے کو مصیبتیں اور فتن پہنچیں گے ان میں سے ایک دوسرے کو کمزور کر دے گا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی پسند کرے اس بات کو کہ اسے آگ سے بچالیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے پس اسے موت آئے پھر وکیع اوپر والی روایت کے مثل بقیہ روایت نقل کی۔

(۳۸۲۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ ، الْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْجَالِسِ ، وَالْجَالِسُ خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَأْمُرُنِي ، قَالَ : مَنْ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَعْمِدْ إِلَى سَيْفِهِ فَلْيَضْرِبْ بِحَدِّهِ عَلَى صَخْرَةٍ ، ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ. (مسلم ۱۳۔ احمد ۴۸)

(۳۸۲۶۶) ابو بکرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک عنقریب ایک فتنہ ہوگا اس میں لیٹنے والا بیٹھنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں چلنے والا اس میں کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا۔ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں چلا جائے اور جس آدمی کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں چلا جائے اور جس آدمی کی زمین ہو وہ اپنی زمین میں چلا جائے اور جس آدمی کے پاس ان چیزوں میں سے کوئی چیز نہ ہو تو وہ اپنی تلوار کا قصد کرے اور اس کی دھار پتھر کی چٹان پر مارے پھر نجات پا سکتا ہے۔

(۳۸۲۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ سَعْدٍ رَفَعَهُ عَبِيدَةُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الأَعْلَى ، قَالَ : تَكُونُ فِتْنَةٌ ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ، وَالسَّاعِي خَيْرٌ مِنَ الْمُوضِعِ. (حاکم ۴۴۱)

(۳۸۲۶۷) حضرت سعد سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فتنہ ہوگا اس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا اس میں کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا اور کوشش کرنے والا بہتر ہوگا اس میں جلدی چلنے والے سے۔

(۳۸۲۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ نَجِيحٍ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ صَخْرِ بْنِ بَدْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُبَيْعٍ ، أَوْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ الْكُوفَةَ فَجَلَبْتُ مِنْهَا دَوَابَّ ، فَإِنِّي لَفِي مَسْجِدِهَا ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ قَالُوا : حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ ، قَالَ : فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ ، عَنِ الشَّرِّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْتَ هَذَا الْخَيْرَ الَّذِي كُنَّا فِيهِ هَلْ كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ ؟ وَهَلْ كَائِنٌ بَعْدَهُ شَرٌّ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ ؟ قَالَ : السَّيْفُ ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ مِنْ بَقِيَّةٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، هُدْنَةٌ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا بَعْدَ الْهُدْنَةِ ؟ قَالَ : دُعَاةُ الضَّلاَلَةِ ، فَإِنْ رَأَيْتَ خَلِيفَةً فَالْزَمْهُ وَإِنْ نَهَكَ ظَهْرَكَ ضَرْبًا وَأَخَذَ مَالَكَ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ خَلِيفَةٌ فَالْهَرَبُ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى شَجَرَةٍ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : خُرُوجُ الدَّجَّالِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا يَجِيءُ بِهِ الدَّجَّالُ ؟ قَالَ : يَجِيءُ بِنَارٍ وَنَهَرٍ ، فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ ، وَحُطَّ وِزْرُهُ ، وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهَرِهِ حبط أَجْرُهُ ، وَوَجَبَ وِزْرُهُ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا بَعْدَ الدَّجَّالِ ؟ قَالَ : لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْتَجَ فَرَسَهُ مَا رَكِبَ مُهْرَهَا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ.

(ابو داؤد ۴۲۴۶۔ احمد ۳۸۷)

(۳۸۲۶۸) حضرت خالد بن سبیع یا سبیع بن خالد فرماتے ہیں میں کوفہ آیا اور وہاں سے چوپائے ہانکے اور میں اس کی مسجد میں تھا اچانک ایک صاحب آئے لوگ ان کے پاس جمع ہوگئے میں نے کہا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا یہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں، راوی فرماتے ہیں میں ان کے پاس بیٹھ گیا پس انہوں نے فرمایا: لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کے بارے میں پوچھتے تھے۔ اور میں ان سے برائی کے بارے میں پوچھتا تھا۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس برائی سے بچنے کا طریقہ کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تلوار۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے بتلائیے یہ بھلائی جس میں ہم ہیں کیا اس سے پہلے برائی تھی اور کیا اس کے بعد برائی ہوگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا تلوار کے بعد کچھ باقی ہوگا ارشاد فرمایا: کہ ہاں صلح میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم صلح کے بعد کیا ہوگا ارشاد فرمایا: گمراہی کی دعوت دینے والے پس تو اگر دیکھے کوئی خلیفہ تو اس کے ساتھ ہو جانا اگر چہ وہ تیری پشت پر مار کر سخت سزا دے اور تیرا مال لے لے اور اگر کوئی خلیفہ نہ ہو تو بھاگ جانا یہاں تک کہ تمہیں موت آئے اس حال میں کہ تم درخت کھانے والے ہو۔

راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد کیا ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کا نکلنا بس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دجال کیا لائے گا، ارشاد فرمایا: آگ اور نہر لائے گا جو اس کی آگ میں پڑ گیا اس کا اجر ثابت ہو جائے گا اور گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اس کی نہر میں پڑ گیا اس کا اجر ضائع ہو جائے گا اور گناہ لازم ہو جائے گا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دجال کے بعد کیا ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی ایک کے گھوڑے کا بچہ ہو تو وہ اس کے بچھیرے پر سوار نہیں ہوگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

(۳۸۲۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : قَالَ حُمَيْدٌ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ اللَّيْثِيُّ ، قَا
حَدَّثَنَا اليشكرى ، قَالَ : سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ النَّاسُ عَ
الْخَيْرِ ، وَكُنْت أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِ ، وَعَرَفْتُ أَنَّ الْخَيْرَ لَنْ يَسْبِقَنِي ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ بَعْدَ هَ
الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ ؟ قَالَ : يَا حُذَيْفَةُ ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ، ثَلاَثًا ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ بَعْ
هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ ؟ قَالَ : فِتْنَةٌ وَشَرٌّ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ ؟ قَالَ : يَا حُذَيْفَةُ
تَعَلَّمْ كِتَابَ اللهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلاَثَ مِرَارٍ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ ؟ قَالَ : فِ
عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ ، فَأَنْ تَمُوتَ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ ، خَيْرٌ مِنْ ا
تَتْبَعَ أَحَدًا مِنْهُمْ. (ابو داؤد ۴۲۴۳۔ احمد ۳۸۶)

(۳۸۲۶۹) حضرت یشکری فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلا
کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں آپ سے برائی کے بارے میں پوچھتا تھا اور میں پہچان چکا تھا کہ خیر مجھ سے ہرگز نہیں بڑھے
راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا اس خیر کے بعد برائی ہوگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حذیفہ اللہ
کتاب سیکھو اور اس میں موجود احکام کی پیروی کرو تین مرتبہ (فرمایا) راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ا
برائی کے بعد بھلائی ہوگی ارشاد فرمایا اے حذیفہ اللہ کی کتاب سیکھو اور جو اس میں ہے اس کی پیروی کرو تین مرتبہ فرمایا میں نے عر
کی اے اللہ کے رسول کیا اس خیر کے بعد برائی ہوگی ارشاد فرمایا: اندھا اور بہرا فتنہ ہوگا اس پر قائم ہوں گے جہنم کے دروازوں
طرف دعوت دینے والے اے حذیفہ اگر تمہیں موت آئے اس حال میں کہ تم درخت کے تنے کو کھانے والے ہو یہ بہتر ہے اس با
سے کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔

(۳۸۲۷۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ خَبَّابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِ
عِكْرِمَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ ذَ
الْفِتْنَةَ ، أَوْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ ، قَالَ : فَقَالَ : إِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ ، وَكَانُوا هَكَ
وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ، قَالَ : فَقُمْت إِلَيْهِ ، فَقُلْتُ : كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذَلِكَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ ، قَالَ : فَقَالَ لِي
الْزَمْ بَيْتَكَ ، وَأَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ ، وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ ، وَذَرْ مَا تُنْكِرُ ، وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ ، وَذَ
عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ. (ابو داؤد ۴۲۴۵۔ احمد ۲۱۲)

(۳۸۲۷۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد تھے جب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فتنے کا تذکرہ کی
آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اس کا تذکرہ کیا گیا۔ فرماتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب تو لوگوں کو دیکھے کہ ان کے وعدے خرا
ہو جائیں اور امانتیں ہلکی ہو جائیں اور وہ ہو جائیں اس طرح اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا، راوی فرماتے ہیں:
آپ کی طرف کھڑا ہوا میں نے عرض کیا اس وقت میں کیسے کروں اللہ مجھے آپ پر قربان کرے فرماتے ہیں مجھ سے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام

ارشاد فرمایا: اپنے گھر کو لازم پکڑنا اور اپنی زبان کو روک کر رکھنا جو جانتے ہو وہ لے لینا اور جو نہیں جانتے وہ چھوڑ دینا اور تم پر لازم ہے خاص طور پر تمہاری ذات اور عامۃ الناس کے معاملے کو چھوڑ دینا۔

(۳۸۲۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ. (بخاری ۱۹۔ احمد ۳۰)

(۳۸۲۷۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر چلا جائے گا وہ فتنوں سے اپنے دین کو بچانے کے لیے وہاں سے بھاگ جائے گا۔

(۳۸۲۷۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ حُجَيْرِ بْنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ :قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ :ائْتِ قَوْمَكَ فَانْهَهُمْ أَنْ يَخِفُّوا فِي هَذَا الأَمْرِ ، فَقُلْتُ :إِنِّي فِيهِمْ لَمَغْمُورٌ ، وَمَا أَنَا فِيهِمْ بِالْمُطَاعِ ، قَالَ :فَأَبْلِغْهُمْ عَنِّي لأَنْ أَكُونَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فِي أَعْنُزٍ حَضَنِيَّاتٍ أَرْعَاهَا فِي رَأْسِ جَبَلٍ حَتَّى يُدْرِكَنِي الْمَوْتُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَرْمِيَ فِي أَحَدٍ مِنَ الصَّفَّيْنِ بِسَهْمٍ أَخْطَأْتُ ، أَوْ أَصَبْتُ.

(۳۸۲۷۲) حضرت حجیر بن الربیع فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان کو اس معاملے میں جلدی کرنے سے روکو میں نے عرض کیا میں ان میں مامور ہوں اور میں ان میں امیر نہیں ہوں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا انہیں میری جانب سے یہ پیغام پہنچا دو کہ اگر میں ایک حبشی غلام ہوں عیب دار ہوں بھیڑوں کو چراؤں ایک پہاڑ کی چوٹی میں یہاں تک کہ مجھے موت آ جائے یہ بات مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں دونوں صفوں میں سے کسی ایک میں تیر ماروں چاہے درستگی تک پہنچ جاؤں یا غلطی پر ہوں۔

(۳۸۲۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :إِنَّ لِلْفِتْنَةِ وَقَفَاتٍ وَبَعَثَاتٍ ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فِي وَقَفَاتِهَا فَافْعَلْ. (حاکم ۴۳۳)

(۳۸۲۷۳) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یقیناً فتنے میں تلواریں سونتی بھی جاتی ہیں اور نیام میں بھی ڈال لی جاتی ہیں۔ یا یقیناً فتنہ رکتا بھی ہے اور اٹھتا بھی ہے پس اگر تم سے ہو سکے کہ تمہیں موت آئے اس کے رکنے کے وقت تو ایسا ہی کرنا۔

(۳۸۲۷٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنْ زِيَادِ بن سِمِيْنْ كُوشْ الْيَمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :تَكُونُ فِتْنَةٌ ، أَوْ فِتَنٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ ، قَتْلاَهَا فِي النَّارِ ، اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ.

(ابو داؤد ۴۲۶۴۔ احمد ۲۱۱)

(۳۸۲۷۴) حضرت زیاد بن سیمین کوش الیمانی رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمرو سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا فتنہ ہوگا یا فتنے ہوں گے جو سارے عرب کو ہلاک کردیں گے ان فتنوں کے مقتول آگ میں ہوں گے ان میں زبان (سے بات کرنا) تلوار مارنے سے سخت ہوگی۔

(۳۸۲۷۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ خَطَبَنَا ، فَقَالَ :أَلاَ وَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ الرَّاكِبِ ، قَالُوا :فَمَا تَأْمُرُنَا ؟ قَالَ :كُونُوا أَحْلاَسَ الْبُيُوتِ. (ابوداؤد ۴۲۶۱۔ احمد ۴۰۸)

(۳۸۲۷۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا پس فرمایا خبردار ہو یقیناً تمہارے سامنے فتنے ہیں اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کو کافر اور صبح کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور پیدل چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہو جانا گھروں کے ٹاٹ۔

(۳۸۲۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:بَيْنَ يَدَيَ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا ، وَيَبِيعُ أَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضِ الدُّنْيَا. (ابو نعیم ۱۳)

(۳۸۲۷۶) حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے فتنے ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ان میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا اور لوگ اپنے دین کو بیچیں گے دنیاوی سامان کے بدلے میں۔

(۳۸۲۷۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ ، عَنِ هُذَيْلٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :اكْسِرُوا قِسِيَّكُمْ ، يَعْنِي فِي الْفِتْنَةِ ، وَقَطِّعُوا الأَوْتَارَ وَالْزَمُوا أَجْوَافَ الْبُيُوتِ ، وَكُونُوا فِيهَا كَالْخَيِّرِ مِنِ ابْنَيْ آدَمَ. (احمد ۴۰۸)

(۳۸۲۷۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اپنی کمانیں توڑ دو فتنے کے بارے میں فرما رہے تھے اور کمان کی تانتیں کاٹ دو اور اپنے گھروں کے اندرونی حصوں کو لازم پکڑو اور ہو جاؤ ان میں آدم کے دو بیٹوں میں سے بہتر بیٹے کی طرح۔

(۳۸۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا أَبَا ذَرٍّ ، أَرَأَيْت إِنِ اقْتَتَلَ النَّاسُ حَتَّى تَغْرَقَ

حِجَارَةُ الزَّيْتِ مِنَ الدِّمَاءِ كَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ ؟ قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : تَدْخُلُ بَيْتَكَ ، قَالَ : قُلْتُ : أَفَأَحْمِلُ السِّلاَحَ ؟ قَالَ : إِذًا تشارك ، قَالَ : قُلْتُ : فَمَا أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ قَالَ : إِنْ خِفْتَ أَنْ يَغْلِبَ شُعَاعُ الشَّمْسِ فَأَلْقِ مِنْ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ. (احمد ۱۴۹۔ حاکم ۱۵۶)

(۳۸۲۷۸) حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر مجھے بتاؤ تو سہی اگر لوگ لڑائی کریں یہاں تک کہ (مقام) حجارۃ الزیت خون سے ڈوب جائے تو تو کیا کرنے والا گا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھر میں داخل ہوجانا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا، کہ کیا میں اسلحہ اٹھاؤں آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اس وقت تم بھی شریک ہوجاؤ گے، حضرت ابوذر کہتے ہیں میں نے عرض کیا میں کیا کروں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں خوف ہو کہ سورج کی شعاعیں تم پر غالب آجائیں گی تو اپنے چہرے پر اپنی چادر ڈال لینا وہ لوٹے گا تمہارے گناہ اور اپنے گناہ کو لے کر۔ (مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی گھر میں آکر بھی حملہ کرے تو جواب نہ دینا وہ حملہ آور ہی وبال کے ساتھ لوٹے گا)

(۳۸۲۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ ، وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا الْهَرْجُ ؟ قَالَ : الْقَتْلُ. (مسلم ۲۰۵۷۔ احمد ۳۸۹)

(۳۸۲۷۹) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً تمہارے سامنے ایسے ایام آئیں گے جن میں جہالت اترے گی اور علم اٹھالیا جائے گا اور ہرج کثرت سے ہوجائے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہرج سے کیا مراد ہے ارشاد فرمایا قتل۔

(۳۸۲۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : أَتَتْكُمُ الْفِتَنُ مِثْلَ قِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، يَهْلِكُ فِيهَا كُلُّ شُجَاعٍ بَطَلٍ ، وَكُلُّ رَاكِبٍ مُوضِعٍ ، وَكُلُّ خَطِيبٍ مِصْقَعٍ.

(۳۸۲۸۰) حضرت یزید بن الاصم فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم پر فتنے آئیں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہلاک ہوگا ان میں ہر دلیر اور بہادر اور ہر تیز رفتار سوار اور ہر بلیغ و بلند آواز خطیب۔

(۳۸۲۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ كُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَلْ لِلإِسْلاَمِ مُنْتَهًى ؟ قَالَ : نَعَمْ ، أَيُّمَا أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ ، أَوِ الْعَجَمِ أَرَادَ اللَّهُ بِهِمْ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الإِسْلاَمَ ، قَالَ : ثُمَّ مَهْ ؟ قَالَ : ثُمَّ الْفِتَنُ تَقَعُ كَالظُّلَلِ تَعُودُونَ فِيهَا أَسَاوِدَ صُبًّا ، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ، وَالأَسْوَدُ : الْحَيَّةُ تَرْتَفِعُ ، ثُمَّ تَنْصَبُّ. (احمد ۴۷۷۔ طبرانی ۴۴۲)

(۳۸۲۸۱) حضرت کرز بن علقمہ الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا اسلام کے لیے

انتہاء ہے حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں کوئی بھی عرب یا عجم میں سے گھر والے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائیں گے ان پر اسلام کو داخل کر دیں گے، انہوں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا ارشاد فرمایا: پھر فتنے ہوں گے جو بادلوں کی طرح وقوع پذیر ہوں گے تم ان میں ڈسنے والے ناگ بن کر لوٹو گے ایک دوسرے کی گردنیں مارو گے، کالا سانپ سر اٹھاتا ہے پھر ڈسنے کے لیے (شکار) پر گرتا ہے۔

(۳۸۲۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ، ثُمَّ قَالَ :هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ.

(بخاری ۷۰۶۰۔ مسلم ۲۲۱۱)

(۳۸۲۸۲) حضرت عروہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مدینہ کے ٹیلوں میں سے کچھ ٹیلوں کی طرف جھانکا پھر ارشاد فرمایا کیا تم دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں، میں تمہارے گھروں میں فتنوں کو بارش کے قطروں کی طرح اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

(۳۸۲۸۳) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ سَيَّارِ بْنِ سَلاَمَةَ ، قَالَ :لَمَّا كَانَ زَمَنُ أُخْرِجَ ابْنُ زِيَادٍ وَثَبَ مَرْوَانُ بِالشَّامِ حِينَ وَثَبَ ، وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ ، وَوَثَبَت الْقُرَّاءُ بِالْبَصْرَةِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو الْمِنْهَالِ :غُمَّ أَبِي غَمًّا شَدِيدًا ، قَالَ :وَكَانَ يُثْنِي عَلَى أَبِيهِ خَيْرًا ، قَالَ :قَالَ لِي أَبِي :أَيْ بُنَيَّ ، انْطَلِقْ بِنَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ مِنْ صَحَابَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ شَدِيدِ الْحَرِّ ، وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ عُلْوٍ مِنْ قَصَبٍ ، فَأَنْشَأَ أَبِي يَسْتَطْعِمُهُ الْحَدِيثَ ، فَقَالَ :يَا أَبَا بَرْزَةَ ، أَلاَ تَرَى ؟ أَلاَ تَرَى ؟ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ ، قَالَ :أَمَا إِنِّي أَصْبَحْت سَاخِطًا عَلَى أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ ، إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّتِي قَدْ عَلِمْتُمْ مِنْ قِلَّتِكُمْ وَجَاهِلِيَّتِكُمْ ، وَإِنَّ اللَّهَ نَعَشَكُمْ بِالإِسْلاَمِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ ، وَإِنَّ هَذِهِ الدُّنْيَا هِيَ الَّتِي قَدْ أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ ، إِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِالشَّامِ ، يَعْنِي مَرْوَانَ وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلاَّ عَلَى الدُّنْيَا ، وَإِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِمَكَّةَ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ ، وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلَ إِلاَّ عَلَى الدُّنْيَا ، وَإِنَّ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ حَوْلَكُمْ تَدْعُونَهُمْ قُرَّائَكُمْ وَاللهِ إِنْ يُقَاتِلُونَ إِلاَّ عَلَى الدُّنْيَا، قَالَ :فَلَمَّا لَمْ يَدَعْ أَحَدًا ، قَالَ لَهُ أَبِي :أَبَا بَرْزَةَ ، مَا تَرَى ؟ قَالَ :لاَ أَرَى الْيَوْمَ خَيْرًا مِنْ عِصَابَةٍ مُلَبَّدَةٍ، خِمَاصُ بُطُونِهِمْ مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ ، خِفَافُ ظُهُورِهِمْ مِنْ دِمَائِهِمْ. (حاکم ۴۷۰)

(۳۸۲۸۳) حضرت ابو المنہال سیار بن سلامہ روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ جس زمانے میں ابن زیاد کو نکالا گیا تو مروان نے شام پر اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مکہ اور قراء نے بصرہ پر حملہ کیا اوف کہتے ہیں، ابو المنہال نے فرمایا میرے والد بہت زیادہ غمگین ہوئے اور راوی کہتے ہیں حضرت ابو المنہال اپنے والد کی اچھی تعریف کرتے تھے۔ ابو المنہال نے فرمایا مجھ سے میرے

والد نے کہا کہ اے بیٹے! رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے اس آدمی کی طرف ہمیں لے چلو پس ہم نکلے حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی طرف ایسے دن میں جو سخت گرمی والا تھا پس وہ بیٹھے ہوئے تھے بلند سایے میں جوان کے لیے بانس سے بنایا گیا تھا۔ پس شروع ہوئے میرے والد کہ ان سے گفتگو چاہتے تھے پس میرے والد نے کہا اے ابا برزہ! کیا آپ دیکھ نہیں رہے؟ کیا آپ دیکھ نہیں رہے؟ پس پہلی بات جو انہوں نے کہی فرمایا میں قریش کے قبائل پر ناراض ہوں۔ یقیناً اے عرب کے قبائل تم تھے اس قلت اور جاہلیت کی حالت پر جو تم جانتے ہو۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور محمد ﷺ کے ذریعے بلند کیا یہاں تک کہ تم اس حالت پر پہنچ گئے جو تم دیکھ رہے ہو، اور یہ دنیا ہی ہے جس نے تمہارے درمیان فساد برپا کر دیا ہے۔ بیشک یہ جو شام میں ہیں ان کی مراد تھی مروان۔ بخدا نہیں وہ لڑائی کر رہا مگر دنیا کے لیے اور بیشک یہ جو تمہارے گرد ہیں جنہیں تم اپنے قراء کہتے ہو بخدا یہ بھی نہیں لڑ رہے مگر دنیا کے لیے۔

ابو المنہال راوی فرماتے ہیں کہ جب انہوں نے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑا تو ان سے میرے والد نے کہا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا میں تو آج اس جماعت سے بہتر کسی کو نہیں سمجھتا جو زمین سے چپکی ہوئی ہو ان کے پیٹ لوگوں کے مالوں سے خالی ہوں ان کی کمریں لوگوں کے خونوں کی ذمہ داری سے فارغ ہوں۔

(۳۸۲۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَابْنُ نُمَيْرٍ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ ؟ فَقُلْتُ: أَنَا ، قَالَ: فَقَالَ: إِنَّكَ لَجَرِيءٌ ، وَكَيْفَ ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ ، عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ ، إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ ، قَالَ: قُلْتُ: مَالَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا ، قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ ، أَمْ يُفْتَحُ ، قَالَ: قُلْتُ: لاَ ، بَلْ يُكْسَرُ ، قَالَ: ذَاكَ أَحْرَى أَنْ لاَ يُغْلَقَ أَبَدًا ، قَالَ: قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ ، قَالَ: نَعَمْ ، كَمَا أَعْلَمُ ، أَنَّ غَدًا دُونَ اللَّيْلَةِ، إِنِّي حَدَّثْتُه حَدِيثًا لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ، قَالَ: فَهِبْنَا حُذَيْفَةَ أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ، فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ ، فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ: عُمَرُ. (مسلم ۲۲۱۸۔ ابن ماجه ۳۹۵۵)

(۳۸۲۸۴) حضرت شقیق حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے فرمایا تم میں کون ہے جسے فتنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث ایسے ہی یاد ہے جیسے آپ نے ارشاد فرمائی میں نے عرض کیا کہ میں ہوں، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یقیناً تو جری ہے اور حضور ﷺ نے کیسے ارشاد فرمایا میں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے آدمی کے گھر اور مال اور اپنی ذات اور پڑوسی میں فتنہ اس کا کفارہ ہو جائے ۔ روزہ اور صدقہ اور اچھائی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری یہ مراد نہیں ہے میری مراد تو وہ فتنہ ہے جو

سمندر کی موج کی طرح زور پر ہوگا راوی کہتے ہیں میں نے کہا آپ کو اس سے کیا غرض امیر المؤمنین بلاشبہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا دروازہ توڑا جائے یا کھولا جائے گا راوی حضرت حذیفہ فرماتے ہیں میں نے کہا نہیں بلکہ توڑا جائے گا انہوں نے فرمایا یہ (دروازہ) زیادہ لائق ہے اس بات کے کہ اسے کبھی بند نہ کیا جائے۔ شقیق راوی کہتے ہیں ہم نے حضرت حذیفہ سے پوچھا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے دروازہ کون ہے انہوں نے فرمایا ہاں جیسے میں جانتا ہوں کہ صبح رات سے پہلے ہے میں نے ان سے حدیث بیان کی ہے نہ کہ مغالطہ آمیز باتیں راوی حضرت شقیق کہتے ہیں ہم حضرت حذیفہ سے یہ بات کہ دروازہ کون ہے پوچھنے سے ڈر گئے ہم نے حضرت مسروق رحمہ اللہ سے کہا آپ ان سے پوچھیں انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

(۳۸۲۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَفِتْنَةُ السَّوْطِ أَشَدُّ مِنْ فِتْنَةِ السَّيْفِ ، قَالُوا : وَكَيْفَ ذَاكَ ، قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيُضْرَبُ بِالسَّوْطِ حَتَّى يَرْكَبَ الْخَشَبَةَ.

(۳۸۲۸۵) حضرت شقیق حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کوڑے کا فتنہ تلوار کے فتنے سے زیادہ سخت ہے تو ان کے اصحاب نے عرض کیا یہ کیسے ہوسکتا ہے انہوں نے فرمایا بے شک آدمی کو کوڑا مارا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ لکڑی پر سوار ہو جاتا ہے۔

(۳۸۲۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ فِتْنَةً فَعَظَّمَ أَمْرَهَا ، قَالَ : فَقُلْنَا ، أَوْ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، لَئِنْ أَدْرَكَنَا هَذَا لَنَهْلِكَنَّ ، قَالَ : كَلاَّ ، إِنَّ بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلُ.

قَالَ سَعِيدٌ : فَرَأَيْتُ إِخْوَانِي قُتِلُوا. (احمد ۱۸۹۔ طبرانی ۳۴۶)

(۳۸۲۸۶) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک فتنے کا تذکرہ فرمایا اس کے معاملے کو بڑا جانا راوی فرماتے ہیں ہم نے یا انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم نے اسے پالیا تو ہم ہلاک ہو جائیں گے ارشاد ہرگز نہیں تمہیں کافی ہوگا قتل حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ سب قتل کیے گئے۔

(۳۸۲۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : تَكُونُ ثَلاَثُ فِتَنٍ ، الرَّابِعَةُ تَسُوقُهُمْ إِلَى الدَّجَّالِ ، الَّتِي تَرْمِي بِالنَّشَفِ وَالَّتِي تَرْمِي بِالرَّضْفِ ، وَالْمُظْلِمَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ.

(۳۸۲۸۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین فتنے واقع ہونگے اور چوتھا فتنہ لوگوں کو دجال کی طرف لے جائے گا ان کے لیے پہلا فتنہ پانی خشک کرنے والے پتھر مارے گا اور دوسرا گرم پتھر پھینکے گا اور تیسرا وہ اندھیرا پھیلائے گا جو سمندر کی موج کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔

(۳۸۲۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ :قَالَ حُمَيْدٌ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْيَشْكُرِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ ، فَأَنْ تَمُتْ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلَى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتبَعَ أَحَدًا مِنْهُمْ.

(۳۸۲۸۸) حضرت یشکری ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک اندھا بہرہ فتنہ ہوگا جس کی طرف بلانے والے جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے ہونگے۔ اے حذیفہ! تمہیں اس حال میں موت آئے کہ تم درخت کی جڑ کو کھانے والے ہو یہ بات بہتر ہے اس سے کہ تم ان میں سے کسی ایک کی پیروی کرو۔

(۳۸۲۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِحُذَيْفَةَ :كَيْفَ أَصْنَعُ إِذَا اقْتَتَلَ الْمُصَلُّونَ ؟ قَالَ :تَدْخُلُ بَيْتَكَ ، قَالَ :قُلْتُ :كَيْفَ أَصْنَعُ إِنْ دُخِلَ بَيْتِي ؟ قَالَ :قُلْ :إِنِّي لَنْ أَقْتُلَكَ ﴿إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ﴾. (نعیم بن حماد ۳۵۰)

(۳۸۲۸۹) حضرت ربعی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت حذیفہ ؓ سے پوچھا جب نمازی آپس میں جھگڑا کریں تو میں کیا کروں حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا کہ اپنے گھر میں پناہ پکڑنا اس صاحب نے کہا کہ اگر وہ میرے گھر میں بھی داخل ہو جائیں تو میں کیا صورت اختیار کروں تو حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا کہہ دینا تمہیں ہرگز نہیں قتل کرونگا کیونکہ میں تمام جہانوں کے پروردگار سے ڈرتا ہوں۔

(۳۸۲۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :وُكِّلَتِ الْفِتْنَةُ بِثَلاَثَةٍ :بِالْجَادِّ النِّحْرِيرِ الَّذِي لاَ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَفِعَ لَهُ شيء إِلاَّ قَمَعَهُ بِالسَّيْفِ ، وَبِالْخَطِيبِ الَّذِي يَدْعُو إِلَيْهِ الأُمُورَ ، وَبِالشَّرِيفِ الْمَذْكُورِ ، فَأَمَّا الْجَادُّ النِّحْرِيرُ فَتَصْرَعُهُ ، وَأَمَّا هَذَانِ فَتَبْحَثُهُمَا فَتَبْلُو مَا عِنْدَهُمَا.

(۳۸۲۹۰) حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں فتنہ تین آدمیوں کی وجہ سے قائم ہوگا ایک تو محنتی صاحب بصیرت آدمی جب بھی اس کے سامنے کوئی چیز بلند ہوتی ہے تو وہ اسے تلوار سے ختم کر دیتا ہے اور وہ خطیب جس کی طرف تمام امور دعوت دیتے ہیں اور مذکورہ شریف باقی وہ محنتی صاحب بصیرت اس فتنے کو پچھاڑ دیتا ہے اور باقی یہ دو فتنہ ان کو تلاش کرتا ہے اور جو ان کے پاس ہوتا ہے اسے پرانا کر دیتا ہے۔

(۳۸۲۹۱) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامٍ ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ هَوْذَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ :كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا بَرَكَتْ تَجُرُّ خِطَامَهَا فَأَتَتْكُمْ مِنْ هَاهُنَا وَمِنْ هَاهُنَا ، قَالُوا :لاَ نَدْرِي وَاللهِ ، قَالَ: لَكِنِّي وَاللهِ أَدْرِي ، أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَالْعَبْدِ وَسَيِّدِهِ إِنْ سَبَّهُ السَّيِّدُ لَمْ يَسْتَطِعِ الْعَبْدُ أَنْ يَسُبَّهُ ، وَإِنْ ضَرَبَهُ لَمْ يَسْتَطِعِ الْعَبْدُ أَنْ يَضْرِبَهُ.

(۳۸۲۹۱) حضرت خرشہ بن حرر ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ ؓ نے فرمایا کیا حالت ہوگی تمہاری اس وقت جب وہ (فتنہ)

تمہاری طرف آئے گا اپنی لگام کو کھینچتے ہوئے پس وہ تمہارے پاس اس طرف سے بھی آئیگا اور اس طرف سے بھی آئے گا۔لوگوں نے عرض کیا بخدا ہم تو نہیں جانتے ،تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن اللہ کی قسم میں جانتا ہوں تم اس دن غلام اور آقا کی طرح ہوگے اگر آقا اسے برا بھلا کہے تو غلام اس کو برا بھلا نہیں کہہ سکتا اور اگر وہ اسے مارے تو غلام اس کو نہیں مار سکتا۔

(۳۸۲۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامُ ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ هَوْذَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا انْفَرَجْتُمْ ، عَنْ دِينِكُمْ كَمَا تَنْفَرِجُ الْمَرْأَةُ ، عَنْ قُبُلِهَا لاَ تَمْنَعُ مَنْ يَأْتِيهَا ، قَالُوا: لاَ نَدْرِي ، قَالَ :لَكِنِّي وَاللهِ أَدْرِي ، أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ بَيْنَ عَاجِزٍ وَفَاجِرٍ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ :قُبِّحَ الْعَاجِزُ عَنْ ذَاكَ ، قَالَ :فَضَرَبَ ظَهْرَهُ حُذَيْفَةُ مِرَارًا ، ثُمَّ قَالَ :قُبِّحْتَ أَنْتَ ، قُبِّحْتَ أَنْتَ.

(۳۸۲۹۲) حضرت خرشہ رحمہ اللہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کیا حال ہوگا تمہارا اس وقت جب تم اپنے دین کو ارزاں کردو گے جیسے ارزاں کردیتی ہے وہ عورت اپنی شرم گاہ کو جو اپنے پاس آنے سے کسی کو نہیں روکتی، پھر لوگوں نے عرض کیا ہم نہیں جانتے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن اللہ کی قسم میں جانتا ہوں تم اس دن عاجز اور فاجر کے درمیان ہوگے۔لوگوں میں سے ایک صاحب نے کہا یہ عاجز اس فاجر کے مقابلے میں بھلائی سے دور کیا جائے ،راوی فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کی پشت پر کئی مرتبہ مارا تو بھلائی سے دور کیا جائے تو بھلائی سے دور کیا جائے۔

(۳۸۲۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ بَهْرَامُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ هَوْذَةَ ، عَنْ خَرَشَةَ ، أَنَّ حُذَيْفَةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ يُقْرِءُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، فَقَالَ :إِنْ تَكُونُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ ، لَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا ، وَإِنْ تَدَعُوهُ فَقَدْ ضَلَلْتُمْ ، قَالَ :ثُمَّ جَلَسَ إِلَى حَلْقَةٍ ، فَقَالَ :إِنَّا كُنَّا قَوْمًا آمَنَّا قَبْلَ أَنْ نَقْرَأَ وَإِنَّ قَوْمًا سَيَقْرَؤُونَ قَبْلَ أَنْ يُؤْمِنُوا ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ :تِلْكَ الْفِتْنَةُ ، قَالَ :أَجَلْ ، قَدْ أَتَتْكُمْ مِنْ أَمَامِكُمْ حَيْثُ تَسُوءُ وُجُوهَكُمْ ، ثُمَّ لَتَأْتِيَكُمْ دِيَمًا دِيَمًا ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْجِعُ فَيَأْتَمِرُ الأَمْرَيْنِ :أَحَدُهُمَا عَجْزٌ وَالآخَرُ فُجُورٌ ، قَالَ خَرَشَةُ :فَمَا بَرِحْتُ إِلاَّ قَلِيلاً حَتَّى رَأَيْتُ الرَّجُلَ يَخْرُجُ بِسَيْفِهِ يَسْتَعْرِضُ النَّاسَ.

(۳۸۲۹۳) حضرت خرشہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن میں سے کچھ دوسروں کو قرآن پڑھا رہے تھے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم درست طریقے پر قائم ہو تو تم بہت سبقت لے گئے ہو اور اگر تم اسے چھوڑ چکے ہو تو تم گمراہ ہو چکے ہو راوی فرماتے ہیں پھر ایک حلقہ میں تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا بلاشبہ ہم لوگ قرآن پڑھنے سے پہلے ایمان لائے اور آئندہ کچھ لوگ ایمان لانے سے پہلے قرآن پڑھیں گے لوگوں میں سے ایک صاحب نے عرض کیا یہ فتنہ ہوگا ارشاد فرمایا ہاں وہ تمہارے سامنے سے جہاں سے تم رنجیدہ ہو وہاں سے آئے گا پھر رِش کی طرح (آہستہ آہستہ ہمیشگی کے ساتھ) آتا رہے گا۔ بلاشبہ کوئی آدمی اس سے لوٹے گا اور دو کاموں کا حکم دے گا ایک ان میں سے عجز اور دوسرا فسق و فجور ہے۔حضرت خرشہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں (اس بات کے) تھوڑی ہی مدت کے بعد میں نے دیکھا ایک آدمی کو کہ وہ

اپنی تلوار لے کر نکلا لوگوں کا پیچھا کرتا تھا۔

(٣٨٢٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : قِيلَ لِحُذَيْفَةَ : مَا وَقَفَاتُ الْفِتْنَةِ ، وَمَا بَعَثَاتُهَا ، قَالَ : بَعَثَاتُهَا سَلُّ السَّيْفِ ، وَوَقَفَاتُهَا إغْمَادُهُ.

(۳۸۲۹۴) حضرت زید بن وہب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا فتنے کے وقفات اور بعثات سے کیا مراد ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا فتنے کے بعثات سے مراد تلواروں کا سونتنا ہے کا اور اس کے وقفات سے مراد تلواروں کا نیاموں میں ڈالنا ہے۔

(٣٨٢٩٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ ، أَنَّ حُذَيْفَةَ ، قَالَ لَهُ : كَيْفَ أَنْتَ وَفِتْنَةٌ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا غَنِيٌّ خَفِيٌّ ؟ قَالَ : قُلْتُ : وَكَيْفَ ؟ وَإِنَّمَا هُوَ عَطَاءٌ أَحَدُنَا يَطْرَحُ بِهِ كُلَّ مُطْرَحٍ ، وَيَرْمِي بِهِ كُلَّ مَرْمًى ، قَالَ : كُنْ إِذًا كَابْنِ الْمَخَاضِ لاَ رَكُوبَةَ فَتُرْكَبُ وَلاَ حَلُوبَةَ فَتُحْلَبُ.

(۳۸۲۹۵) حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کیا حالت ہوگی تمہاری جبکہ ایک فتنہ ہوگا اس میں لوگوں میں سے سب سے بہتر پوشیدہ غنی آدمی ہوگا۔ حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے کہا یہ کیسے ہوگا انہوں نے فرمایا بلاشبہ وہ ہم میں سے کسی کی عطاء ہے جسے وہ ڈالنے والی جگہ ڈال دیتا ہے اور پھینکنے والی جگہ میں پھینک دیتا ہے (اور) فرمایا اس وقت اونٹنی کے ایک سال کے بچے کی طرح ہو جانا جو نہ سواری بن سکتا ہے کہ اسے سواری بنایا جائے اور نہ دودھ دینے والا ہوتا ہے کہ اس سے دودھ دھویا جائے۔

(٣٨٢٩٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الرَّوَّاعِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : تَكُونُ فِتْنَةٌ تُقْبِلُ مُشَبَّهَةً وَتُدْبِرُ منتنة ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ فَالْبُدو لبود الرَّاعِي عَلَى عَصَاهُ خَلْفَ غَنَمِهِ ، لاَ يَذْهَبُ بِكُمُ السَّيْلُ.

(۳۸۲۹۶) حضرت عبداللہ بن الرواع حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ایک فتنہ ہوگا جو آئے گا شبہات ڈالتے ہوئے اور واپس ہوگا تعفن پھیلائے ہوئے پس اگر یہ ہو جائے تو تم چرواہے کے اپنی بکریوں کے پیچھے لاٹھی پر چمٹنے کی طرح زمین کی طرف چمٹ جانا تاکہ سیلاب بہا کر نہ لے جائے۔

(٣٨٢٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، قَالَ : قِيلَ لِحُذَيْفَةَ : أَكَفَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ كَانَتْ تُعْرَضُ عَلَيْهِمُ الْفِتْنَةُ فَيَأْبَوْنَهَا فَيُكْرَهُونَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ تُعْرَضُ عَلَيْهِمْ فَيَأْبَوْنَهَا حَتَّى ضُرِبُوا عَلَيْهَا بِالسِّيَاطِ وَالسُّيُوفِ حَتَّى خَاضُوا إِخَاضَةَ الْمَاءِ حَتَّى لَمْ يَعْرِفُوا مَعْرُوفًا وَلَمْ يُنْكِرُوا مُنْكَرًا.

(۳۸۲۹۷) حضرت میمون بن ابوشبیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، بنی اسرائیل نے ایک دن میں کفر کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا نہیں لیکن ان پر فتنہ پیش کیا جاتا تھا اور وہ اسے اختیار کرنے سے انکار کرتے تھے پس انہیں اس پر مجبور کیا جاتا تھا پھر فتنہ ان پر پیش کیا گیا انہوں نے اسے اختیار کرنے سے انکار کیا، یہاں تک کہ انہیں اس کے اختیار کرنے پر کوڑوں اور تلواروں کے ذریعے مارا گیا یہاں تک کہ وہ اس فتنے میں گھس گئے پانی میں گھس جانے کی طرح (نوبت بایں جا رسید) یہاں تک کہ وہ کسی نیکی کو نہ جانتے پہچانتے تھے اور نہ کسی منکر پر انکار کرتے تھے۔

(۳۸۲۹۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلاً فِي جِنَازَةِ حُذَيْفَةَ يَقُولُ : سَمِعْت صَاحِبَ هَذَا السَّرِيرِ يَقُولُ : مَا بِي بَأْسٌ مُذْ سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَلَئِنِ اقْتَتَلْتُمْ لأَدْخُلَنَّ بَيْتِي ، فَلَئِنْ دُخِلَ عَلَيَّ لأَقُولَنَّ : هَا بُؤْ بِإِثْمِي وَإِثْمِك. (احمد ۳۸۹۔ طیالسی ۴۱۷)

(۳۸۲۹۸) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے ایک صاحب کو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اس چارپائی والے کو فرماتے ہوئے سنا ہے مجھے کوئی پروا نہیں جب سے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا ہے کہ اگر تم آپس میں لڑائی کرو گے تو میں اپنے گھر میں داخل ہو جاؤں گا اور اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہوگا تو میں کہوں گا لے میرا اور اپنے گناہ کا وبال لے کر لوٹ۔

(۳۸۲۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فقد فَارَقَ الإِسْلاَمَ.

(۳۸۲۹۹) حضرت سعد سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جو آدمی ایک بالشت بھی جماعت (المسلمین) سے ہٹا تو وہ اسلام سے جدا ہو گیا۔

(۳۸۳۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يَنْجُو فِيهِ إِلاَّ الَّذِي يَدْعُو بِدُعَاءٍ كَدُعَاءِ الْغَرِيقِ.

(۳۸۳۰۰) حضرت ہمام رحمہ اللہ سے روایت ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ضرور بالضرور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں نہیں نجات پائے گا مگر وہ شخص جو ڈوبنے والے آدمی کی طرح دعا مانگے گا۔

(۳۸۳۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لاَ يَنْجُو فِيهِ إِلاَّ مَنْ دَعَا بِدُعَاءٍ كَدُعَاءِ الْغَرِيقِ.

(۳۸۳۰۱) حضرت ابوعمار سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ضرور بالضرور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں نجات نہیں پائے گا مگر وہ شخص جو ڈوبنے والے کی طرح دعا مانگے گا۔

(۳۸۳۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : وَاللهِ إِنَّ

الرَّجُلَ لَيُصْبِحُ بَصِيرًا ، ثُمَّ يُمْسِي ، وَمَا يَنْظُرُ بِشُفْرٍ.

(۳۸۳۰۲) حضرت ابو عمار حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم کوئی آدمی صبح کے وقت دیکھنے والا ہوگا پھر شام کرے گا اور کسی چیز کے کنارے کو بھی دیکھنے کی قدرت نہ رکھتا ہوگا۔

(۳۸۳۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زيد ، قَالَ : قَرَأَ حُذَيْفَةُ هَذِهِ الآيَةَ ﴿فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ﴾ ، قَالَ : مَا قُوتِلَ أَهْلُ هَذِهِ الآيَةِ بَعْدُ.

(۳۸۳۰۳) حضرت زید فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت ﴿فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ﴾ تلاوت کی (یعنی کفر کے رہنماؤں کو قتل کرو) پھر ارشاد فرمایا اس آیت کے مصداق لوگوں سے اس کے بعد قتال نہیں کیا گیا۔

(۳۸۳۰٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ : أَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا ، فَقَالَ : قَاتِلْ بِهِ الْمُشْرِكِينَ مَا قُوتِلُوا ، فَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَاعْمِدْ بِهِ إِلَى صَخْرَةٍ فَاضْرِبْهُ بِهَا حَتَّى يَنْكَسِرَ ، ثُمَّ اقْعُدْ فِي بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ ، أَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ. (احمد ۲۲۵)

(۳۸۳۰۴) حضرت حسن حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار عطاء فرمائی اور فرمایا اس سے مشرکین کے ساتھ قتال کرنا جب تک ان سے قتال کیا جائے اور جب تو لوگوں کو دیکھے کہ وہ ایک دوسرے کو مارنا شروع ہو گئے (راوی فرماتے ہیں) یا اسی کے مثل کوئی بات فرمائی تو پھر تلوار لے کر کسی چٹان کا قصد کرنا اور تلوار کو اس چٹان پر ماردینا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے پھر اپنے گھر میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تیرے پاس کوئی غلطی کرنے والا ہاتھ یا فیصلہ کرنے والی موت آجائے۔

(۳۸۳۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : إِيَّاكُمْ وَقِتَالَ عِمِّيَّةٍ وَمِيتَةَ جَاهِلِيَّةٍ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا قِتَالُ عِمِّيَّةٍ ، قَالَ : إِذَا قِيلَ : يَا لَفُلاَنُ ، يَا بَنِي فُلاَنٍ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا مِيتَةُ جَاهِلِيَّةٍ ، قَالَ : أَنْ تَمُوتَ وَلاَ إِمَامَ عَلَيْكَ.

(۳۸۳۰۵) حضرت ابو المتوکل الناجی رحمہ اللہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا بچو تم اندھی لڑائی اور جاہلیت کی موت سے راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اندھی لڑائی کیا ہے ارشاد فرمایا جب یہ پکار ہو اے فلاں اے فلاں کے بیٹے راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی جاہلیت کی موت سے کیا مراد ہے ارشاد فرمایا تجھے موت اس حالت میں آئے کہ تم پر کوئی امام مقرر نہ ہو۔

(۳۸۳۰٦) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : مَنْ قُتِلَ فِي قِتَالِ عِمِّيَّةٍ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ.

(۳۸۳۰۶) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جو آدمی اندھے قتال کے اندر مارا گیا اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

(۳۸۳۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : لَمَّا تَشَعَّبَ النَّاسُ فِي الطَّعْنِ عَلَى عُثْمَانَ قَامَ أَبِي فَصَلَّى مِنَ اللَّيْلِ ، ثُمَّ نَامَ ، قَالَ : فَقِيلَ لَهُ : قُمْ فَاسْأَلِ اللَّهَ أَنْ يُعِيذَكَ مِنَ الْفِتْنَةِ الَّتِي أَعَاذَ مِنْهَا عِبَادَهُ الصَّالِحِينَ ، قَالَ : فَقَامَ فَمَرِضَ فَمَا رُئِيَ خَارِجًا حَتَّى مَاتَ.

(۳۸۳۰۷) حضرت عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں کہ جب لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر طعن کے بارے میں گروہوں میں بٹ گئے تو میرے والد کھڑے ہوئے صلاۃ اللیل ادا کی اور پھر سو گئے فرماتے ہیں ان سے کہا گیا آپ کھڑے ہو جائیں اور اللہ سے سوال کریں کہ وہ آپ کو اس فتنے سے پناہ دے جس سے اس نے نیک لوگوں کو پناہ بخشی ہے راوی فرماتے ہیں پھر وہ کھڑے ہوئے اور بیمار ہو گئے پھر انہیں گھر سے باہر نہیں دیکھا گیا حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی۔

(۳۸۳۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْد ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : يَنْقُصُ الإِسْلاَم حَتَّى لاَ يُقَالُ : اللَّهُ اللَّهُ ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ ضَرَبَ يَعْسُوبُ الدِّينَ بِذَنَبِهِ ، فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ بُعِثَ قَوْمٌ يَجْتَمِعُونَ كَمَا يَجْتَمِعُ قَزَعُ الْخَرِيفِ ، وَاللهِ إِنِّي لأَعْرِفُ اسْمَ أَمِيرِهِمْ وَمُنَاخَ رِكَابِهِمْ.

(۳۸۳۰۸) حضرت سوید بن الحارث رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں ارشاد فرمایا اسلام (پر عمل) میں کمی واقع ہو جائے گی یہاں تک کہ اللہ اللہ نہیں کہا جائے گا جب ایسا ہو جائے گا تو دین کے سردار اپنی دم سے ماریں گے (مراد یہ ہے کہ لوگ فتنے میں اپنے سرداروں کی بات لیں گے) یہ بات ہو جائے گی تو کچھ لوگ اٹھیں گے جو خزاں کی بدلیوں کی طرح جمع ہوں گے اور اللہ کی قسم میں ان کے امیر کا نام اور ان کی سواریاں بٹھانے کی جگہوں کو بھی جانتا ہوں۔

(۳۸۳۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا خَلَعَ رِبْقَةَ الإِسْلاَمِ مِنْ عُنُقِهِ.

(۳۸۳۰۹) حضرت سعد بن حذیفہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جو آدمی ایک بالشت کے برابر جماعت سے جدا ہوا تو اس نے اسلام کا ذمہ اپنی گردن سے اتار دیا۔

(۳۸۳۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَرْثَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو صادق ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : الأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ ، وَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ نَزَعَ رِبْقَةَ الإِسْلاَمِ مِنْ عُنُقِهِ.

(۳۸۳۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ائمہ قریش سے ہوں گے اور جو آدمی ایک بالشت برابر بھی جماعت سے جدا ہوا تو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے کھینچ دی۔

(۳۸۳۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَبِسَتْكُمُ الْفِتْنَةُ يَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ ، وَيَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ ، وَيَتَّخِذُهَا النَّاسُ سُنَّةً ، فَإِنْ غُيِّرَ مِنْهَا شَيْءٌ قِيلَ : غُيِّرَتِ السُّنَّةُ ، قَالُوا : مَتَى يَكُونُ ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؟ قَالَ : إِذَا كَثُرَتْ قُرَّاؤُكُمْ وَقَلَّتْ أُمَنَاؤُكُمْ ، وَكَثُرَتْ أُمَرَاؤُكُمْ ،

وَقَلَّتْ فُقَهَاؤُكُمْ ، وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الآخِرَةِ.

(۳۸۳۱۱) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کیا ہوگی تمہاری حالت اس وقت جب ایک فتنہ مسلسل تم پر طاری رہے گا جس میں چھوٹے پرورش پا جائیں گے اور بڑے بوڑھے ہو جائیں گے یہ لوگ اسے سنت قرار دیں گے اگر اس میں سے کچھ بدلا جائے گا تو کہا جائے گا سنت تبدیل کر دی گئی لوگوں نے عرض کیا یہ کب واقع ہوگا اے ابو عبدالرحمان تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تمہارے قراء زیادہ ہو جائیں گے اور تمہارے امین کم ہو جائیں گے اور تمہارے امراء زیادہ ہو جائیں گے اور تمہارے فقہاء کم ہو جائیں گے اور دنیا تلاش کی جائے گی آخرت کے اعمال سے۔

(۳۸۳۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : وَضَعَ اللَّهُ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ خَمْسَ فِتَنٍ : فِتْنَةً عَامَّةً ، ثُمَّ فِتْنَةً خَاصَّةً ، ثُمَّ فِتْنَةً عَامَّةً ، ثُمَّ فِتْنَةً خَاصَّةً ، ثُمَّ فِتْنَةً تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ ، يُصْبِحُ النَّاسُ فِيهَا كَالْبَهَائِمِ. (عبدالرزاق ۲۰۷۳۳۔ حاکم ۴۳۷)

(۳۸۳۱۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس امت میں پانچ فتنے مقرر کیے ہیں ایک عام فتنہ پھر خاص فتنہ پھر عام فتنہ پھر خاص فتنہ پھر ایسا فتنہ ہوگا جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا جس میں لوگ چوپایوں کی طرح ہو جائیں گے۔

(۳۸۳۱۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَحْمَرَ ، أَوِ ابْنَ أَحْمَرَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ : مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

(۳۸۳۱۳) حضرت ابو رجاء العطاروی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منبر پہ خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جو آدمی ایک بالشت جماعت سے جدا ہو گیا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(۳۸۳۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا سُئِلْتُمَ الْحَقَّ ، فَأَعْطَيْتُمُوهُ ، وَمُنِعْتُمْ حَقَّكُمْ ؟ قَالَ : إِذًا نَصْبِرُ ، قَالَ : دَخَلْتُمُوهَا إِذا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

(۳۸۳۱۴) حضرت حذیفہ نے فرمایا: تمہاری کیسی حالت ہوگی جب تم سے حق مانگا جائے گا اور تم حق دو گے اور تم سے تمہارا حق روک لیا جائے گا۔ عرض کیا: تب ہم صبر کریں گے۔ فرمایا تب تم لوگ جنت میں داخل ہو گے۔ رب کعبہ کی قسم۔

(۳۸۳۱۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى حُذَيْفَةَ وَإِلَى أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ وَهُمَا جَالِسَانِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ طَرَدَ أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ ، فَقَالَ : مَا يُجْلِسُكُمْ وَقَدْ خَرَجَ النَّاسُ ؟ فَوَاللهِ إِنَّا لَعَلَى السُّنَّةِ ، فَقَالاَ : وَكَيْفَ تَكُونُونَ عَلَى السُّنَّةِ وَقَدْ طَرَدْتُمْ إِمَامَكُمْ ، وَاللهِ لاَ تَكُونُونَ عَلَى السُّنَّةِ حَتَّى يُشْفِقَ الرَّاعِي وَتَنْصَحَ الرَّعِيَّةُ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : فَإِنْ لَمْ يُشْفِقِ الرَّاعِي وَتَنْصَحِ الرَّعِيَّةُ فَمَا تَأْمُرُنَا ، قَالَ : نَخْرُجُ وَنَدَعُكُمْ.

(۳۸۳۱۵) حضرت ابو صالح حنفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب حضرت حذیفہ اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہما کے پاس آئے وہ دونوں مسجد میں تشریف فرما تھے اور کوفہ والوں نے سعید بن العاص کو نکال دیا تھا تو اس آدمی نے کہا کس چیز نے تمہیں بٹھایا ہوا ہے، حالانکہ لوگ تو نکل چکے ہیں بخدا ہم سنت پر ہیں تو ان دونوں حضرات نے فرمایا تم کیسے سنت پر ہو سکتے ہو جبکہ تم نے اپنے امام کو نکال دیا ہے۔ اللہ کی قسم تم سنت پر قائم نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ حکمران مہربانی کرے اور رعایا خیر خواہی چاہتی ہو راوی کہتے ہیں کہ ان سے اس آدمی نے کہا کہ اگر امیر نرمی نہ کرے اور رعایا خیر خواہی کرے تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں تو انہوں نے ارشاد فرمایا ہم نکلیں گے اور تمہیں بھی دعوت دینگے۔

(۳۸۳۱۶) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ صُهَيْبٍ الْفَقِيرِ ، قَالَ :بَلَغَنِي ، أَنَّهُ مَا تَقَلَّدَ رَجُلٌ سَيْفًا فِي فِتْنَةٍ إِلاَّ لَمْ يَزَلْ مَسْخُوطًا عَلَيْهِ حَتَّى يَضَعَهُ.

(۳۸۳۱۶) حضرت یزید بن صہیب فقیر فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کوئی آدمی کسی فتنے میں تلوار گلے میں نہیں لٹکاتا مگر وہ مسلسل (اللہ کی) ناراضگی میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے رکھ دے۔

(۳۸۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ :أَيُّ يَوْمٍ أحرم ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَقَالُوا :يَوْمُ الْحَجِّ الأَكْبَرِ ، قَالَ :فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا ، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا ، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا ، أَلاَ لاَ يَجْنِي جَانٍ إِلاَّ عَلَى نَفْسِهِ ، لاَ يَجْنِي جَانٍ إِلاَّ عَلَى نَفْسِهِ ، لاَ يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ ، وَلاَ مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ، أَلاَ يَا أُمَّتَاهُ هَلْ بَلَّغْت ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :اللَّهُمَّ اشْهَدْ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. (ابوداؤد ۳۳۲۷۔ ترمذی ۲۱۵۹)

(۳۸۳۱۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرماتے ہوئے سنا کس دن میں نے احرام باندھا ہے؟ تین مرتبہ یہ سوال فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا حج والے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں اس دن (یعنی عرفہ کی) کی حرمت کی طرح اس مہینے میں اس شہر میں خبردار نہ جنایت کرے جنایت کرنے والا مگر اپنی ہی ذات پر نہ جنایت کرے جنایت کرنے والا مگر اپنی ذات پر زیادتی کرے والد اپنی اولاد پر اور نہ اولاد اپنے والد پر، خبردار اے میری امت کیا میں نے پہنچا دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا جی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ گواہ رہنا یہ تین مرتبہ فرمایا۔

(۳۸۳۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبِي عَمْرٍو ، قَالَ :سَمِعْتُ الْعَدَّاءَ بْنَ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ ، قَالَ :حَجَجْت مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ :تَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا ؟ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا ؟ قَالَ :فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا ، هَلْ بَلَّغْت ؟ قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :اللَّهُمَّ اشْهَدْ. (ابوداؤد ۱۹۱۲۔ احمد ۳۰)

(۳۸۳۱۸) حضرت عداء بن خالد بن ھوذہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر حج کیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ (اونٹ کی) رکابوں میں کھڑے ارشاد فرما رہے تھے کیا تم جانتے ہو یہ کونسا مہینہ ہے کون سا شہر ہے (پھر) ارشاد فرمایا بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال آپس ایک دوسرے پر حرام ہیں تمہارے اس دن کی حرمت کی طرح تمہارے اس مہینے کی حرمت کی طرح۔ تمہارے اس شہر کی حرمت کی طرح۔ کیا میں نے پہنچا دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں ارشاد فرمایا اے اللہ گواہ رہنا۔

(۳۸۳۱۹) حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : أَيُّ شَهْرٍ هَذَا ؟ قُلْنَا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ : أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ ؟ قُلْنَا : بَلَى ، قَالَ : فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا ؟ قُلْنَا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ : أَلَيْسَ الْبَلَدَ الْحَرَامَ ؟ قُلْنَا : نَعَمْ ، قَالَ : أَيُّ يَوْمٍ هَذَا ؟ قُلْنَا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ، قَالَ : أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ ؟ قُلْنَا : بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ ، قَالَ مُحَمَّدٌ : وَأَحْسَبُهُ ، قَالَ : وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا ، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا ، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا ، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ. (بخاری ۴۴۰۶۔ مسلم ۳۰)

(۳۸۳۱۹) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں، راوی فرماتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش رہے یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان ہونے لگا کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مہینے کو اس کے نام کے علاوہ دوسرا نام دیں گے پھر ارشاد فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں، ہم نے عرض کیا کیوں نہیں ارشاد فرمایا یہ کونسا شہر ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے ہمیں یہ گمان ہوا کہ اس شہر کو کوئی اور نام سے موسوم کریں گے ارشاد فرمایا کیا یہ بلد حرام نہیں ہے ہم نے عرض کیا جی ہاں ارشاد فرمایا یہ کونسا دن ہے ہم نے عرض کیا اللہ اور اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں راوی فرماتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش رہے یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان ہوا کہ اس دن کو کوئی اور نام دیں گے ارشاد فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے عرض کیا ہاں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پھر ارشاد فرمایا بلاشبہ تمہارے خون اور تمہارے اموال محمد بن سیرین راوی فرماتے ہیں میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزتیں آپس میں ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت اس شہر میں اس مہینے میں اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔

(۳۸۳۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةٍ: أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟ قَالَ: فَقُلْنَا: يَوْمُنَا هَذَا، قَالَ: فَأَيُّ بَلَدٍ أَعْظَمُ حُرْمَةً، قَالَ: قُلْنَا: بَلَدُنَا هَذَا، قَالَ: فَأَيُّ شَهْرٍ أَعْظَمُ حُرْمَةً قُلْنَا: شَهْرُنَا هَذَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّ دِمَائَكُمْ

وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا. (ابن ماجه ۳۹۳۱۔ احمد ۸۰)

(۳۸۳۲۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کونسا شہر حرمت کے اعتبار سے عظیم ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا ہمارا مہینہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ تمہارے خون اور تمہارے آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں اس دن کی حرمت کی طرح اس شہر میں اس مہینے میں۔

(۳۸۳۲۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ مُخَضْرَمَةٍ، فَقَالَ: أَتَدْرُونَ ا يَوْمِكُمْ هَذَا أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرِكُمْ هَذَا أَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدِكُمْ هَذَا، قَالَ: فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا.

(۳۸۳۲۱) ماقبل والی حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

(۳۸۳۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجَرَعَةِ قِيلَ لِحُذَيْفَةَ: أَلاَ تَخْرُجُ مَ النَّاسِ، قَالَ: مَا يُخْرِجُنِي مَعَهُمْ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُمْ لَمْ يُهْرِيقُوا بَيْنَهُمْ مِحْجَمًا مِنْ دَمٍ حَتَّى يَرْجِعُوا، وَأَ ذُكِرَ فِي حَدِيثِ الْجَرَعَةِ حَدِيثٌ كَثِيرٌ: مَا أُحِبُّ، أَنَّ لِي بِهِ مَا فِي بَيْتِكُمْ، إِنَّ الْفِتْنَةَ تَسْتَشْرِفُ مَ اسْتَشْرَفَ لَهَا. (احمد ۳۹۴)

(۳۸۳۲۲) حضرت زید بن وہب سے روایت ہے کہ جب جرعہ والے دن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ آپ لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں نکلتے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کونسی چیز مجھے ان کے ساتھ نکالے گی حالانکہ میں جانتا ہوں کہ انہوں نے آپس میں لوٹنے تک پچھنا لگانے کے برابر خون بھی نہیں بہایا اور جرعہ کے بارے میں بہت ساری باتیں ذکر کی گئی ہیں مجھے یہ پسند نہیں کہ ان کے بدلے میں...... مجھے وہ چیزیں ملیں جو تمہارے گھر میں ہیں بلاشبہ فتنہ اس آدمی کی طرف جھانکتا ہے جو فتنے کی طرف سر اٹھا کر دیکھے (یوم الجرعہ سے مراد وہ دن ہے جس دن کوفے والے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے نکلے او حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں والی مقرر کیا تھا پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو والی مقرر کیا)

(۳۸۳۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: وَدِدْتُ أَ عِنْدِي مِئَةَ رَجُلٍ قُلُوبُهُمْ مِنْ ذَهَبٍ فَأَصْعَدُ عَلَى صَخْرَةٍ فَأُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا لاَ تَضُرُّهُمْ فِتْنَةٌ بَعْدَهُ أَبَدًا، ثُ أَذْهَبُ قَلِيلاً قَلِيلاً فَلاَ أَرَاهُمْ وَلاَ يَرَوْنَنِي.

(۳۸۳۲۴) حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ارشاد فرمایا میں یہ چاہتا ہوں ک میرے پاس سو آدمی ہوں جنکے قلوب سونے کی طرح ہوں میں کسی چٹان پر چڑھ کر جاؤں اور ان کے سامنے ایسی حدیث بیان کرو جس کے بیان کے بعد کوئی فتنہ کبھی بھی نقصان نہ پہنچائے پھر میں آہستہ آہستہ وہاں سے چلا جاؤں پس میں نہ ان کو دیکھوں اور نہ و

ے دیکھیں۔

(۳۸۳۲۱) حدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَوْ حَدَّثْتُكُمْ مَا أَعْلَمُ لافْتَرَقْتُمْ عَلَى ثَلاثِ فِرَقٍ : فِرْقَةٍ تُقَاتِلُنِي ، وَفِرْقَةٍ لا تَنْصُرُنِي ، وَفِرْقَةٍ تُكَذِّبُنِي.

(۳۸۳۲۴) حضرت ابوالبختری ؒ حضرت حذیفہ ؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے ارشاد فرمایا اگر میں تم سے وہ باتیں بیان کروں جو میں جانتا ہوں تو تم میرے خلاف تین گروہوں میں بٹ جاؤ ایک گروہ مجھ سے لڑائی کرے گا اور دوسرا میری مدد کرے گا اور تیسرا میری تکذیب کرے گا۔

(۳۸۳۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْظَلَةَ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : مَا مِنْ رَجُلٍ إِلاَّ بِهِ أُمَّةٌ يَنْجُسُهَا الظَّفَرُ إِلاَّ رَجُلَيْنِ : أَحَدُهُمَا قَدْ بَرَزَ وَالآخَرُ فِيهِ مُنَازَعَةٌ ، فَأَمَّا الَّذِي بَرَزَ فَعُمَرُ ، وَأَمَّا الَّذِي فِيهِ مُنَازَعَةٌ فَعَلِيٌّ.

(۳۸۳۲۵) حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کوئی بھی ایسا آدمی جس کی کوئی جماعت پیروی کرتی ہو فتح و کامیابی اس میں بگاڑ پیدا کرتی ہے سوائے دو آدمیوں کے ان دونوں میں سے ایک تو نمایاں ہو گئے اور دوسرے اس سلسلے میں لڑ رہے ہیں باقی جو نمایاں ہو گئے وہ تو حضرت عمر ؓ اور جو ابھی لڑ رہے ہیں وہ حضرت علی ؓ ہیں۔

(۳۸۳۲۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنِ الْحَارِثِ الأَزْدِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : رَحِمَ اللَّهُ امْرَأً كَفَّ يَدَهُ وَأَمْسَكَ لِسَانَهُ وَأَغْنَى نَفْسَهُ وَجَلَسَ فِي بَيْتِهِ ، لَهُ مَا احْتَسَبَ وَهُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ ، أَلاَ إِنَّ الأَعْمَالَ أَسْرَعُ إِلَيْهِمْ مِنْ سُيُوفِ الْمُؤْمِنِينَ ، أَلاَ إِنَّ لِلْحَقِّ دَوْلَةً يَأْتِي بِهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ.

(۳۸۳۲۶) حضرت حارث ازدی ؒ حضرت ابن حنفیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس آدمی پر جس نے اپنے ہاتھ کو روکا اور اپنی زبان کو قابو کیا اور اپنے آپ کو بے نیاز کیا (دوسروں سے) اور اپنے گھر میں بیٹھ گیا اس کے لیے وہی ثواب ہے جس کی اس نے نیت کی اور وہ قیامت والے دن اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اس نے محبت کی خبردار بلاشبہ اعمال ان کی طرف مسلمانوں کی تلواروں سے جلدی پہنچتے ہیں آگاہ و خبردار ہو حق کے لیے پلٹنا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جب چاہیں اسے لے آتے ہیں۔

(۳۸۳۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ، وَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الأُمَمَ فَلاَ تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِي. (احمد ۳۵۱۔ ابن حبان ۵۹۸۵)

(۳۸۳۲۷) حضرت قیس صنابحی ؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرمایا میں تمہارے لیے بہتے حوض پر پیشگی اجر ہوں اور بلاشبہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا لہٰذا میرے بعد آپس میں لڑائی نہ کرنا۔

(۳۸۳۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ الأَحْمَسِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (احمد ۳۵۱)

(۳۸۳۲۸) حضرت قیس حضرت صنابحی احمسی ؓ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ روایت کی مثل نقل کرتے ہیں۔

(۳۸۳۲۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ :وَيْحَكُمْ ، أَوْ قَالَ :وَيْلَكُمْ ، لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. (بخاری ۶۱۶۶۔ مسلم ۸۲)

(۳۸۳۲۹) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: تمہارے لیے ہلاکت ہو میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو (یا میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو)

(۳۸۳۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :بَلَغَنَا ، أَنَّ جَرِيرًا ، قَالَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ :لاَ أَعْرِفَنَّكُمْ بَعْدَ مَا أَرَى ، تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا ، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

(۳۸۳۳۰) حضرت جریر ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: لوگوں کو خاموش کرادو پھر اس وقت ارشاد فرمایا: ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ تم میرے بعد کافر بن کر لوٹ جاؤ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

(۳۸۳۳۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عن جرير أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ :اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ، وَقَالَ : لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. (بخاری ۶۸۶۹۔ مسلم ۱۱۸)

(۳۸۳۳۱) حضرت جریر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: لوگوں کو خاموش کرو اور ارشاد فرمایا: میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

(۳۸۳۳۲) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلأُنَازِعَنَّ أَقْوَامًا ، ثُمَّ لأُغْلَبَنَّ عَلَيْهِمْ ، فَأَقُولُ :يَا رَبِّ ، أَصْحَابِي ، فَيُقَالُ : إِنَّكَ لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ. (مسلم ۱۷۹۷۔ احمد ۳۸۸)

(۳۸۳۳۲) حذیفہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں تمہارے لیے پیشگی اجر ہوں حوض پر اور مجھ سے کچھ لوگوں کے سلسلے میں جھگڑا کیا جائے گا پھر اس سلسلے میں مجھ پر غلبہ پالیا جائے گا میں کہوں گا اے میرے رب یہ میرے ساتھی ہیں کہا جائے گا بلاشبہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا کیا چیزیں تمہارے بعد گھڑ لیں تھیں۔

(۳۸۳۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَوْثَرُ نَهْرٌ وَعَدَنِي رَبِّي ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ ، هُوَ حَوْضِي تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ ، فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ : رَبِّ ، إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي ، فَيَقُولُ : لاَ تَدْرِي مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ.

(۳۸۳۳۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کوثر نہر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا مجھ سے وعدہ کیا اس پر خیر کثیر ہے وہ میرا حوض ہے جس پر میری امت قیامت والے دن آئے گی اس کے برتن ستاروں کے بقدر ہیں ان میں سے (یعنی میری امت میں سے) کچھ لوگوں کو اس سے روک لیا جائے گا میں کہوں گا اے میرے رب یہ میری امت میں سے ہے پس ارشاد خداوندی ہوگا تم نہیں جانتے کہ اس نے تمہارے بعد کیا باتیں (دین میں) گھڑلیں۔

(۳۸۳۳٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ : إِنِّي سَلَفٌ لَكُمْ عَلَى الْكَوْثَرِ ، فَبَيْنَمَا أَنَا عَلَيْهِ إِذْ مَرَّ بِكُمْ أَرْسَالاً مُخَالِفًا بِكُمْ ، فَأُنَادِي : هَلُمَّ ، فَيُنَادِي مُنَادٍ فَيَقُولُ : أَلاَ إِنَّهُمْ قَدْ بَدَّلُوا بَعْدَكَ ، فَأَقُولُ : أَلاَ سُحْقًا.

(۳۸۳۳۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میں تم سے پہلے پہنچنے والا ہوں گا حوض کوثر پر پس میں حوض پر ہوں گا اچانک کچھ گروہ گزریں گے تمہارے بعد میں انہیں پکاروں گا کہ ادھر آ جاؤ ایک ندا دینے والا ندا دے گا اور کہے گا خبردار انہوں نے آپ کے بعد (دین کو) بدل دیا تھا میں کہوں گا خبردار دور ہی رہو۔

(۳۸۳۳٥) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُرَّةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : أَلاَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ، أَنْظُرُكُمْ وَأُكَاثِرُ بِكُمَ الأُمَمَ ، فَلاَ تُسَوِّدُوا وَجْهِي.

(۳۸۳۳۵) حضرت مرہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: خبردار میں تمہارے لیے حوض پر پہلے پہنچنے والا ہوں گا میں تمہیں دیکھوں گا اور تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا لہذا میرے چہرے کو سیاہ نہ کرنا (مراد یہ ہے کہ مجھے رنجیدہ نہ کرنا)

(۳۸۳۳٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِي مُوسَى : إِنَّ لِلنَّاسِ نَفْرَةً عَنْ سُلْطَانِهِمْ ، فَأَعُوذُ بِاللهِ أَنْ تُدْرِكَنِي وَإِيَّاكُمْ ضَغَائِنُ مَحْمُولَةٌ ، وَدُنْيَا مُؤْثَرَةٌ ، وَأَهْوَاءٌ مُتَّبَعَةٌ ، وَإِنَّهُ سَتُدْعَى الْقَبَائِلُ ، وَذَلِكَ نَخْوَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ فَالسَّيْفَ السَّيْفَ ، الْقَتْلَ الْقَتْلَ ، يَقُولُونَ : يَا أَهْلَ الإِسْلاَمِ ، يَا أَهْلَ الإِسْلاَمِ.

(۳۸۳۳۶) حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا بے شک لوگوں میں اپنے

بادشاہ کے بارے میں نفرت ہوتی ہے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ یہ نفرت مجھے پا لے۔ اور بچو تم پوشیدہ اٹھائی ہوئی دشمنی سے اور ترجیح دی جانے والی دنیا سے اور پیروی کی جانے والی خواہشات سے اور قبائل کو عنقریب بلایا جائے گا اور یہ شیطان کے بھڑکنے کی وجہ سے ہوگا پس اگر ایسا ہو جائے تو ہر طرف تلوار ہوگی اور قتل ہوگا۔ وہ کہیں گے اے اہل اسلام اے اہل اسلام۔

(۳۸۳۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَهْمَسٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنِ اتَّصَلَ بِالْقَبَائِلِ فَأَعْضُوهُ بِهَنِ أَبِيهِ وَلاَ تَكْنُوه. (نسائی)

(۳۸۳۳۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی قبائل کے ساتھ ملے یا اس کا تذکرہ برائی ساتھ کروا سے کنیت کے ساتھ نہ پکارو۔

(۳۸۳۳۸) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ أُبَيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۹۶۳۔ احمد ۱۳۶)

(۳۸۳۳۸) حضرت ابی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ روایت کی مثل نقل کرتے ہیں۔

(۳۸۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ:قَالَ عُمَرُ:مَنِ اعْتَزَى بِالْقَبَائِلِ فَأَعِضُّوهُ، أَوْ فَأَمِصُّوهُ.

(۳۸۳۳۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جو آدمی قبائل کے ساتھ مل گیا پس اس کا تذکرہ برائی کے ساتھ کرو یا فرمایا اسے چوس ڈالو۔

(۳۸۳٤٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيْزٍ ، قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ إِلَى أُمَرَاءِ الأَجْنَادِ :إِذَا تَدَاعَتِ الْقَبَائِلُ فَاضْرِبُوهُمْ بِالسَّيْفِ حَتَّى يَصِيرُوا إِلَى دَعْوَةِ الإِسْلاَمِ.

(۳۸۳۴۰) حضرت طلحہ بن عبید اللہ ابن کریز فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امراء کی طرف لکھا جب قبائل ایک دوسرے کو بلائیں تو ان کو تلوار سے مارو یہاں تک کہ وہ اسلام کی دعوت پر آجائیں۔

(۳۸۳٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ سَهْلٍ أَبِي الأَسَدِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ :مَنْ قَالَ يَا آلَ بَنِي فُلاَنٍ ، فَإِنَّمَا يَدْعُو إِلَى جُثَا النَّارِ.

(۳۸۳۴۱) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا جس آدمی نے کہا اے فلاں کے بیٹوں کی آل بلاشبہ وہ آگ کے بھوسے کی طرف دعوت دے رہا ہے۔

(۳۸۳٤٢) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ أُلْفِيَنَّكُمْ بِهِ ، تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ، لاَ يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيرَةِ أَخِيهِ وَلاَ بِجَرِيرَةِ أَبِيهِ. (نسائی ۳۵۹۳)

(۳۸۳۴۲) حضرت مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہ تمہیں میں پاؤں ایسی حالت پر کہ تم میرے بعد کافر بن کر لوٹ جاؤ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو کسی بھی آدمی کا مؤاخذہ نہ ہوگا اس کے بھائی کے جرم پر اور نہ ہی

اس کے باپ کے جرم پر۔

(۳۸۳٤۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّهَا سَتَكُونُ هَنَاتٌ ، وَأُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ ، فَعَلَيْكَ بِالتُّؤَدَةِ ، فَتَكُونُ تَابِعًا فِي الْخَيْرِ ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَكُونَ رَأْسًا فِي الشَّرِّ.

(۳۸۳۴۳) حضرت خیثمہ حضرت عبداللہ سے نقل کرتے ہیں بلاشبہ عنقریب ہوں گے فتنے اور مشتبہ امور پس لازم ہے (اس وقت) تم پروقار ہو تو بھلائی کے اندر کسی کا تابع ہو یہ بہتر ہے اس سے کہ تو سردار ہو برائی کے اندر۔

(۳۸۳٤٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَنَّ رَجُلاً ، قَالَ :يَا لَضَبَّةَ ، قَالَ :فَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ ، قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنْ عَاقِبْهُ ، أَوْ قَالَ :أَدِّبْهُ ، فَإِنَّ ضَبَّةَ لَمْ تَدْفَعْ عَنْهُمْ سُوءًا قَطُّ وَلَمْ يَجُرَّ إِلَيْهِمْ خَيْرًا قَطُّ.

(۳۸۳۴۴) حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے یالضبۃ کہہ کر ضبہ سے فریادرسی کی حضرت شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا اس سلسلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا گیا راوی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا اس کو سزا دو یا فرمایا اس کو ادب سکھاؤ بلاشبہ ضبہ نے کبھی بھی ان سے کوئی برائی دور نہیں کی اور نہ ہی کھینچا ان کی طرف خیر و بھلائی کو۔

(۳۸۳٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ، قَالَ :تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا ، وَمَا بَطَنَ ، قُلْنَا :نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَنَ.

(۳۸۳۴۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو ظاہری فتنے ہیں اور جو پوشیدہ ہیں ہم نے عرض کیا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی فتنوں سے جو ان میں ظاہری فتنے ہیں اور جو باطنی ہیں۔

(۳۸۳٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ :لَمَّا بَعَثَ عُثْمَانُ إِلَيْهِ يَأْمُرُهُ بِالْخُرُوجِ إِلَى الْمَدِينَةِ اجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ ، فَقَالُوا لَهُ :أَقِمْ لاَ تَخْرُجْ ، فَنَحْنُ نَمْنَعُك ، لاَ يَصِلُ إِلَيْك مِنْهُ شَيْءٌ تَكْرَهُهُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمُورٌ وَفِتَنٌ ، لاَ أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَنَا أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهَا وَلَهُ عَلَيَّ طَاعَةٌ ، قَالَ :فَرَدَّ النَّاسَ وَخَرَجَ إِلَيْهِ.

(۳۸۳۴۶) حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو مدینہ کی طرف نکلنے کا حکم دیا لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے اور ان سے کہا! آپ رکیے ہم آپ کی حفاظت کریں گے اور آپ کو کوئی ناپسندیدہ امر نہیں پہنچے گا حضرت عبداللہ نے فرمایا بلاشبہ عنقریب کچھ امور اور فتنے ہوں گے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں ان کو کھولنے والوں میں سے پہلا ہو جاؤں ان کے لیے مجھ پر اطاعت کا حق ہے راوی فرماتے ہیں انہوں نے لوگوں کو واپس کر دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق نکل گئے۔

(۳۸۳٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :شَيَّعْنَا

ابْنَ مَسْعُودٍ حِينَ خَرَجَ ، فَنَزَلَ فِي طَرِيقِ الْقَادِسِيَّةِ فَدَخَلَ بُسْتَانًا ، فَقَضَى الْحَاجَةَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ ، ثُمَّ خَرَجَ ، وَإِنَّ لِحْيَتَهُ لَيَقْطُرُ مِنْهَا الْمَاءُ ، فَقُلْنَا لَهُ : اعْهَدْ إِلَيْنَا فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ وَقَعُوا فِي الْفِتَنِ وَلَا نَدْرِي هَلْ نَلْقَاكَ أَمْ لَا قَالَ : اتَّقُوا اللَّهَ وَاصْبِرُوا حَتَّى يَسْتَرِيحَ بَرٌّ ، أَوْ يُسْتَرَاحَ مِنْ فَاجِرٍ ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ.

(۳۸۳۴۷) حضرت یسیر بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہم نوا تھے جب وہ نکلے پس وہ قادسیہ کے راستے میں اترے پس داخل ہوئے باغ میں قضاء حاجت کی پھر وضو فرمایا اور اپنی جرابوں پر مسح کیا پھر نکلے اس حال میں کہ پانی کے قطرات ان کی داڑھی سے سے ٹپک رہے تھے ہم نے ان سے عرض کیا ہمیں نصیحت کریں کیونکہ لوگ فتنوں میں پڑ گئے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہم آپ سے ملیں گے یا نہیں انہوں نے ارشاد فرمایا اللہ سے ڈرو اور صبر کرو یہاں تک کہ نیک آدمی راحت پائے یا فاسق فاجر سے راحت پالی جائے اور لازم ہے تم پر جماعت بلاشبہ اللہ تعالیٰ امت محمد کو گمراہی پر جمع نہیں کریں گے۔

(۳۸۳۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ مُلُوكٌ ، ثُمَّ جَبَابِرَةٌ ، ثُمَّ الطَّوَاغِيتُ.

(۳۸۳۴۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا بلاشبہ آئندہ ہوں گے بادشاہ پھر ظالم لوگ پھر سرکش لوگ۔

(۳۸۳۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ إِلَى أَهْلِ الْحُجُرَاتِ ، فَقَالَ : يَا أَهْلَ الْحُجُرَاتِ سُعِّرَتِ النَّارُ وَجَائَتِ الْفِتَنُ كَأَنَّهَا قِطَعُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا. (بزار ۱۷۷۲)

(۳۸۳۴۹) حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجرات میں رہنے والوں کی طرف نکلے اور ارشاد فرمایا اے حجروں میں رہنے والو! جہنم کی آگ بھڑکا دی جائے گی اور فتنے آئیں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح اگر تم جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے۔

(۳۸۳۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ وَمُفَضَّلِ بْنِ يُونُسَ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عن حذيفة ، قَالَ : إِنَّهَا فِتَنٌ قَدْ أَظَلَّتْ كَجِبَاهِ الْبَقَرِ يَهْلِكُ فِيهَا أَكْثَرُ النَّاسِ إِلاَّ مَنْ كَانَ يَعْرِفُهَا قَبْلَ ذَلِكَ.

(۳۸۳۵۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا فتنے ہوں گے جو گائے کی پیشانی کی طرح ہوں گے ان میں اکثر لوگ ہلاک ہوں گے مگر وہ جوان کو ان کے وقوع سے پہلے جانتا ہے۔

(۳۸۳۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْسٍ ، قَالَ : قَالَ لَنَا حُذَيْفَةُ : كَيْفَ

أَنْتُمْ إِذَا ضَيَّعَ اللَّهُ أَمْرَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَجُلٌ :مَا تَزَالُ تَأْتِينَا بِمُنْكَرَةٍ ، يُضَيِّعُ اللَّهُ أَمْرَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :أَرَأَيْتُمْ إِذَا وَلِيَهَا مَنْ لاَ يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ :أَفَتَرَوْنَ أَمْرَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاعَ يَوْمَئِذٍ.

(۳۸۳۵۱) حضرت ابوالسفر بنی عبس کے ایک صاحب سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ہم سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے معاملے کو ضائع کردیں گے ایک آدمی نے کہا آپ ہم سے ہمیشہ ایسی ہی ناپسندیدہ باتیں بیان کرتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے امر کو ضائع کردیں گے حضرت حذیفہ نے ارشاد فرمایا مجھے بتلاؤ تو سہی جب ان کا والی ایسا آدمی ہوگا جس کا وزن (قدر و منزلت) اللہ تعالیٰ کے ہاں مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا تو کیا خیال ہے تمہارا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دینی امر اس دن ضائع نہیں ہو جائے گا۔

(۳۸۳۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالاَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :يَا خَالِدُ ، إِنَّهَا سَتَكُونُ أَحْدَاثٌ وَاخْتِلاَفٌ ، وَقَالَ عَفَّانُ :وَفُرْقَةٌ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَإِنَ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ الْمَقْتُولَ لاَ الْقَاتِلَ ، قَالَ عَفَّانُ :فَافْعَلْ.

(بزار ۳۳۵۲۔ احمد ۲۹۲)

(۳۸۳۵۲) حضرت خالد بن عرفطہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا اے خالد بلاشبہ آئندہ نئی باتیں اور اختلافات ہوں گے عفان راوی فرماتے ہیں یہ بھی فرمایا اور فرقت یعنی جدائی بھی ہوگی پس جب یہ ہو جائے تو اگر تم سے ہو سکے کہ تو مقتول ہو قاتل نہ ہو (عفان راوی نقل کرتے ہیں) تو ایسا کر لینا۔

(۳۸۳۵۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، أَوْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ ، فَقُلْتُ لَهُ :رَحِمَكَ اللَّهُ ، إِنَّكَ مِنْ هَذَا الأَمْرِ بِمَكَانٍ ، فَلَوْ خَرَجْتَ إِلَى النَّاسِ فَأَمَرْتَ وَنَهَيْتَ ، فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ وَفُرْقَةٌ وَاخْتِلاَفٌ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأْتِ بِسَيْفِكَ أُحُدًا فَاضْرِبْهُ حَتَّى تَقْطَعَهُ ، ثُمَّ اجْلِسْ فِي بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ ، أَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ ، فَقَدْ وَقَعَتْ وَفَعَلْتُ مَا قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(احمد ۴۹۳۔ طبرانی ۵۱۷)

(۳۸۳۵۳) حضرت ابو بردہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا میں نے ان سے عرض کیا اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ اس معاملے میں اس مرتبے پر ہیں اگر آپ لوگوں کی طرف نکلیں آپ روکتے اور حکم دیتے تو انہوں نے ارشاد فرمایا بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب فتنے اور تفرق و اختلافات ہوں گے پس اگر ایسا ہو تو اپنی تلوار لے کر احد پہاڑ پر جانا تلوار اس پر مارنا یہاں تک کہ تو اسے توڑ دے پھر اپنے گھر میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تیرے پاس آئے کوئی غلطی کرنے والا

ہاتھ یا فیصلہ کرنے والی موت پس ایسا ہو چکا ہے لہٰذا میں نے ایسا ہی کیا ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا تھا۔

(٣٨٣٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ الشَّامَ لاَ تَزَالُ مُوَائِمَةً مَا لَمْ يَكُنْ بَدْوُهَا مِنَ الشَّامِ.

(۳۸۳۵۴) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بلاشبہ شام مسلسل موافق رہے گا جب تک کہ ان فتنوں کی ابتداء شام سے نہ ہوگی۔

(٣٨٣٥٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَاتَ وَلاَ طَاعَةَ عَلَيْهِ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ، وَمَنْ خَلَعَهَا بَعْدَ عَقْدِهِ إِيَّاهَا فَلاَ حُجَّةَ لَهُ. (احمد ۴۴۶۔ ابو یعلی ۷۱۶۸)

(۳۸۳۵۵) حضرت عامر رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس آدمی کو موت آئے اس حال میں کہ اس پر کسی کی اطاعت لازم نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس آدمی نے اطاعت کے عقد کو باندھنے کے بعد توڑ دیا تو اس کے حق میں کوئی دلیل نہیں ہے۔

(٣٨٣٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَحْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قَالَ عَاصِمٌ الْبَجَلِيُّ : سَلُوا بِكَالِيكُمْ ، يَعْنِي نَوْفًا ، عَنِ الآيَةِ فِي شَعْبَانَ ، وَالْحِدْثَانِ فِي رَمَضَانَ وَالتَّمْيِيزُ فِي شَوَّالَ ، وَالْحَسُّ ، يَعْنِي الْقَتْلَ وَالْمَعْمَعَةُ فِي ذِي الْقَعْدَةِ ، وَالْقَضَاءُ فِي ذِي الْحِجَّةِ.

(۳۸۳۵۶) حضرت عاصم بجلی نے ارشاد فرمایا اپنے بکالی سے پوچھو ان کی مراد نوف بکالی رحمہ اللہ تھی شعبان میں نشانی رمضان میں نوجوانوں اور شوال میں تمیز اور قتل اور لڑائی کا شور وغل ذوالقعدہ میں اور ذی الحجہ میں فیصلے کے بارے میں۔

(٣٨٣٥٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمَرَاءُ وَعُمَّالٌ صُحْبَتُهُمْ فِتْنَةٌ وَمُفَارَقَتُهُمْ كُفْرٌ ، قَالَ : قُلْتُ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، أَعِدْ عَلَيَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَرَّجْتَ عَنِّي ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ ، قَالَ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ : قَالَ اللَّهُ : ﴿وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾ وَالْفِتْنَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْقَتْلِ.

(۳۸۳۵۷) حضرت سلمان بن ربیعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا عنقریب امراء اور کام کرنے والے ہوں گے ان کی محبت فتنہ ہوگی اور ان سے جدائیگی کفر ہوگی راوی فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ اکبر دوبارہ سنائیں اے امیر المؤمنین اس سے میرا غم دور ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ ارشاد فرمایا حضرت سلمان بن ربیعہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا فتنہ زیادہ سخت ہے قتل سے اور فتنہ زیادہ پسندیدہ ہے مجھے قتل سے۔

(٣٨٣٥٨) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : دَخَلَ أَبُو مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيُّ

عَلَى حُذَيْفَةَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَاعْتَنَقَهُ ، فَقَالَ :الْفِرَاقُ ، فَقَالَ :نَعَمْ حَبِيبٌ جَاءَ عَلَى فَاقَةٍ ، لاَ أَفْلَحَ مَنْ نَدِمَ ، أَلَيْسَ بَعْدُ مَا أَعْلَمُ مِنَ الْفِتَنِ.

(۳۸۳۵۸) حضرت محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے ان کی مرض الوفات میں جبکہ وہ مرض ان کے ساتھ لازم ہو چکا تھا حضرت ابو مسعود انصاری نے پوچھا کیا فراق ہے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں دوست آیا ہے فاقے پر میں ندامت سے فلاح نہ پاؤں گا کیا میرے بعد فتنے نہیں ہوں گے جو میں جانتا ہوں۔

(۳۸۳۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ضَرَبَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْثَالاً وَاحِدًا وَثَلاَثَةً وَخَمْسَةً وَسَبْعَةً وَتِسْعَةً وَأَحَدَ عَشَرَ ، وَفَسَّرَ لَنَا مِنْهَا وَاحِدًا وَسَكَتَ ، عَنْ سَائِرِهَا ، فَقَالَ :إِنَّ قَوْمًا كَانُوا أَهْلَ ضَعْفٍ وَمَسْكَنَةٍ فَقَاتَلُوا قَوْمًا أَهْلَ حِيلَةٍ وَعِدَاءٍ ، فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ فَاسْتَعْمَلُوهُمْ وَسَلَّطُوهُمْ فَأَسْخَطُوا رَبَّهُمْ عَلَيْهِمْ. (احمد ۴۰۷)

(۳۸۳۵۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے بہت سی مثالیں بیان فرمائیں ایک تین پانچ سات نو گیارہ اور ان میں سے ایک کی ہمارے سامنے وضاحت کی اور باقیوں سے خاموش رہے پس ارشاد فرمایا: بلاشبہ کچھ لوگ کمزوری اور مسکنت والے تھے پس انہوں نے تدبیر اور دوڑ والے لوگوں سے لڑائی کی وہ ان پر غالب آ گئے (یعنی تدبیر والے غالب آئے) اور ان کو اپنے کاموں میں لگالیا اور ان پر مسلط ہو گئے پس انہوں نے اپنے رب کو اپنے اوپر ناراض کر لیا۔

(۳۸۳۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَعْرَابِيٌّ لَنَا ، قَالَ :هَاجَرْت إِلَى الْكُوفَةِ فَأَخَذْت أُعْطِيَةً لِي ، ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أَخْرُجَ ، فَقَالَ النَّاسُ :لاَ هِجْرَةَ لَكَ ، فَلَقِيت سُوَيْد بْنَ غَفَلَةَ فَأَخْبَرْته بِذَلِكَ ، فَقَالَ :لَوَدِدْت أَنَّ لِي حَمُولَةً ، وَمَا أَعِيشُ بِهِ وَأَنِّي فِي بَعْضِ هَذِهِ النَّوَاحِي.

(۳۸۳۶۰) حضرت علاء بن عبد الکریم رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم سے ایک ہمارے دیہاتی نے بیان کیا اس نے بتایا کہ میں نے ہجرت کی کوفہ کی طرف اور میں نے اپنی بخششیں لیں پھر میرے سامنے یہ بات آئی کہ میں یہاں سے نکلوں لوگوں نے کہا تیرے لیے ہجرت نہیں ہے میں حضرت سوید بن غفلہ سے ملا میں نے ان کو اس بارے میں بتلایا پھر انہوں نے فرمایا میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے پاس صرف وہ چیزیں ہوں جن سے زندگی گزار سکوں اور میں گردونواح کے علاقوں میں سے کسی میں رہوں۔

(۳۸۳۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ أَنْبَأَنَا هِلاَلُ بْنُ خَبَّابٍ أَبُو الْعَلاَءِ ، قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، قُلْتُ :يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، مَا عَلاَمَةُ هَلاَكِ النَّاسِ ، قَالَ :إِذَا هَلَكَ عُلَمَاؤُهُمْ. (دارمی ۲۴۱)

(۳۸۳۶۱) حضرت ھلال بن خباب ابو العلاء سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے پوچھا میں نے کہا اے ابو عبد اللہ لوگوں کی ہلاکت کی علامت کیا ہے ارشاد فرمایا جب ان کے علماء ہلاک ہو جائیں گے۔

(۳۸۳۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :وَاللهِ

لَا يَأْتِيهِمْ أَمْرٌ يَضِجُّونَ مِنْهُ إِلَّا أَرْدَفَهُمْ أَمْرٌ يُشْغِلُهُمْ عَنْهُ.

(۳۸۳۶۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم نہیں آئے گا ان پر کوئی حال جس سے چیخ و پکار کریں گے مگر اس کے پیچھے آئے گا ایک ایسا حال جو ان کو پہلے سے مشغول کر دے گا۔

(۳۸۳۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :مَا بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجِ الدَّجَّالِ إِلَّا سَبْعَةُ أَشْهُرٍ ، وَمَا ذَاكَ إِلَّا كَهَيْئَةِ الْعِقْدِ يَنْقَطِعُ فَيَتْبَعُ بَعْضُهُ بَعْضًا.

(۳۸۳۶۳) حضرت مکحول رحمہ اللہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا نہیں ہے شدید گھمسان اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کے نکلنے کے درمیان مگر سات ماہ اور نہیں ہوگا یہ مگر ہار کی طرح جب وہ ٹوٹ جائے تو موتی ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں (یعنی یکے بعد دیگرے یہ واقعات ہوں گے)۔

(۳۸۳۶٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ ، قَالَ : عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ ، وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ ، وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِ رَجُلٍ ، وَقَالَ :وَاللهِ إِنَّ ذَلِكَ لَحَقٌّ. (ابوداؤد ۴۲۹۵۔ حاکم ۴۲۰)

(۳۸۳۶۴) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا بیت المقدس کی آبادی یثرب کی بربادی ہے اور لڑائی کا وقوع قسطنطنیہ شہر کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا خروج ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا اللہ کی قسم بلا شبہ یہ حق ہے۔

(۳۸۳٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْهَزْهَازِ ، عَنْ يُثَيْعٍ ، قَالَ :إِذَا رَأَيْتَ الْكُوفَةَ حُوِّطَ عَلَيْهَا حَائِطٌ فَاخْرُجْ مِنْهَا وَلَوْ حبوًا يَرِدُهَا كُمْتُ الْخَيْلِ وَدُهْمُ الْخَيْلِ حَتَّى يَتَنَازَعَ الرَّجُلَانِ فِي الْمَرْأَةِ يَقُولُ هَذَا :لِي طَرَفُهَا ، وَيَقُولُ هَذَا :لِي سَاقُهَا.

(۳۸۳۶۵) حضرت ثیع بن معدان الکوفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب تو دیکھے کوفہ کے گرد دیوار قائم کر دی گئی پس وہاں سے نکل کھڑے ہونا اگرچہ گھسٹ کر ہی کیوں نہ ہو وہاں سرخ سیاہ گھوڑے اور سیاہ گھوڑے آئیں گے یہاں تک کہ دو آدمی ایک عورت کے بارے میں جھگڑا کریں گے یہ کہے گا میرے لیے اس کی یہ طرف ہے اور یہ دوسرا کہے گا میرے لیے اس کی پنڈلی ہے۔

(۳۸۳٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ عَلِيًّا أَدْرَكَ أَمْرَنَا هَذَا كَانَ هَذَا مَوْضِعَ رَحْلِهِ ، يَعْنِي الشِّعْبَ.

(۳۸۳۶۶) حضرت محمد بن الحنفیہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے اس امر کو پالیں تو یہ ان کے کوچ کا موقع ہوتا ان کی مراد تھی گھاٹی۔

(۳۸۳٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صُحَارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ،

قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُخْسَفَ بِقَبَائِلَ حَتَّى يُقَالُ لِلرَّجُلِ :مَنْ بَقِيَ مِنْ بَنِي فُلاَنٍ ؟ قَالَ :فَعَرَفْت أَنَّ الْعَرَبَ تُدْعَى إِلَى قَبَائِلِهَا ، وَأَنَّ الْعَجَمَ تُدْعَى إِلَى قُرَاهَا.

(احمد ۴۸۳۔ ابویعلی ۶۷۹۹)

(۳۸۳۶۷) حضرت صحار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبائل کو (زمین میں) دھنسا نہ دیا جائے یہاں تک کہ کسی آدمی سے پوچھا جائے گا فلاں کی اولاد میں سے کون باقی ہے راوی حضرت صحار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پہچان لیا کہ عرب اپنے قبائل کی طرف بلائے جائیں گے اور بلاشبہ عجم اپنی بستیوں کی طرف جائیں گے۔

(۳۸۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ فِي أُمَّتِي خَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا.

(ابن ماجہ ۴۰۶۲۔ حاکم ۴۴۵)

(۳۸۳۶۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا بلاشبہ میری امت میں زمین میں دھنسایا جانا اور چہروں کا بدلنا اور سنگ باری ہوگی۔

(۳۸۳۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبَة، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، أَنَّهَا ، قَالَتْ :اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمِهِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ :لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ ، وَعَقَدَ بِيَدِهِ ، يَعْنِي عَشَرَةً ، قَالَتْ زَيْنَبُ :قُلْتُ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ ، قَالَ :نَعَمْ ، إِذَا ظَهَرَ الْخَبَثُ.

(مسلم ۲۲۰۷۔ ابن ماجہ ۳۹۵۳)

(۳۸۳۶۹) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نیند سے بیدار ہوئے اس حال میں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ سرخ تھا اور یہ ارشاد فرما رہے تھے، لا الہ الا اللہ عرب کے لیے قریب کے شر و برائی سے ہلاکت ہے آج یاجوج و ماجوج کی دیوار سے کچھ کھول لیا گیا اور اپنے ہاتھ سے دس کا عدد بنایا جس کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کا کنارے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے موڑ کے درمیان میں رکھ کر حلقہ بنایا جائے حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم اس حال میں ہلاک ہو سکتے ہیں جبکہ نیک لوگ ہمارے اندر موجود ہوں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہاں جب خباثت ظاہر ہو جائے۔

(۳۸۳۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ جَامِعٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ امْرَأَةٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا ظَهَرَ السُّوءُ فِي الأَرْضِ أَنْزَلَ اللَّهُ بِأَهْلِ الأَرْضِ بَأْسَهُ ، قُلْتُ :يَا

رَسُولَ اللهِ ، وَفِيهِمْ أَهْلُ طَاعَةِ اللهِ ، قَالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ يَصِيرُونَ إِلَى رَحْمَةِ اللهِ. (احمد ۴۱۔ حاکم ۵۲۳)

(۳۸۳۷۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب زمین میں برائی ہوتی ہے تو اللہ زمین والوں پر اپنا عذاب اتارتے ہیں پھر فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس حال میں بھی کہ ان میں اللہ کی اطاعت کرنے والے ہوں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ہاں پھر وہ اللہ کی رحمت کی طرف چلے جائیں گے۔

(۳۸۳۷۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا ، وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا ، وَيَبِيعُ قَوْمٌ دِينَهُمْ بِعَرَضِ الدُّنْيَا.

(۳۸۳۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں ارشاد فرمایا قیامت سے پہلے فتنے ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور صبح کو کافر ہوگا اور شام کے وقت مسلمان ہو جائے گا کچھ لوگ اپنے دین کو دنیوی سامان کے بدلے میں بیچیں گے۔

(۳۸۳۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَ اللهِ ، تُرْسَلُ عَلَيْهِمُ الْفِتَنُ إِرْسَالَ الْقَطْرِ. (طبرانی ۲۲۷)

(۳۸۳۷۲) حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا سبحان اللہ ان پر فتنے بھیجے گئے ہیں بارش کی بوندوں کے بھیجے جانے کی طرح۔

(۳۸۳۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتْنَةِ ، أَوِ الْفِتَنِ ، فَقَالَ عُمَرُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الضَّفَاطَةِ ، أَتُحِبُّ أَنْ لاَ يَرْزُقَكَ اللَّهُ مَالاً وَوَلَدًا ، أَيُّكُمُ اسْتَعَاذَ مِنَ الْفِتَنِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ مُضِلاَّتِهَا.

(۳۸۳۷۳) حضرت ابوالضحیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہا اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ضعف رائے اور جہالت سے (اس آدمی سے مخاطب ہو کر فرمایا) کیا تو پسند کرتا ہے کہ اللہ تجھے مال اور اولاد نہ دے تم میں سے کوئی فتنوں سے پناہ مانگے تو وہ ان فتنوں کی گمراہیوں سے پناہ مانگے۔

(۳۸۳۷٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ ، قَالَ : دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمَا ، فَسَأَلاَهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ ، وَذَلِكَ فِي زَمَانِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ فَإِذَا كَانَ بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ يُخْسَفُ بِهِمْ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا ، قَالَ : يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ ، وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ. (مسلم ۲۲۰۸۔ ابوداؤد ۴۲۸۸)

(۳۸۳۷۴) حضرت عبید اللہ بن قبطیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حارث بن ابی ربیعہ اور عبداللہ بن صفوان حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور میں ان کے ساتھ تھا ان دونوں نے ان سے پوچھا اس لشکر کے بارے میں جسے دھنسا دیا گیا اور یہ واقعہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پیش آیا تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک پناہ پکڑنے والا بیت اللہ میں پناہ پکڑے گا اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جب وہ ایک میدان میں ہوں گے تو ان کو دھنسا دیا جائے گا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس آدمی کی کیا حالت ہوگی جس پر زبردستی کی گئی ہو ارشاد فرمایا اسے بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت والے دن اسے اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا ابو جعفر راوی فرماتے ہیں یہ مدینہ کا میدان تھا۔

(۳۸۳۷۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، هَذَا الْقَاتِلُ ، فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ ، قَالَ : إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ. (نسائی ۳۵۸۴۔ احمد ۴۱۰)

(۳۸۳۷۵) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں اپنی اپنی تلوار کے ساتھ پس ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو قتل کر دے تو وہ دونوں جہنم میں جائیں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو قاتل ہے مقتول کا کیا قصور ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا۔

(۳۸۳۷٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَزِينٌ الْجُهَنِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الرُّقَادِ ، قَالَ : خَرَجْت مَعَ مَوْلاَيَ وَأَنَا غُلاَمٌ ، فَدُفِعْتُ إِلَى حُذَيْفَةَ وَهُوَ يَقُولُ : إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصِيرُ مُنَافِقًا ، وَإِنِّي لأَسْمَعُهَا مِنْ أَحَدِكُمْ فِي الْمَقْعَدِ الْوَاحِدِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ ، وَلَتَحَاضُّنَّ عَلَى الْخَيْرِ ، أَوْ لَيُسْحِتَنَّكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ جَمِيعًا ، أَوْ لَيُؤَمِّرَنَّ عَلَيْكُمْ شِرَارَكُمْ ، ثُمَّ يَدْعُو خِيَارُكُمْ فَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ. (احمد ۳۹۰)

(۳۸۳۷٦) حضرت ابوالرقاد رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں غلام ہونے کی حالت میں اپنے آقا کے ساتھ نکلا مجھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا اس حال میں کہ وہ فرما رہے تھے اگر کوئی آدمی وہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کرتا تو منافق ہو جاتا اور بلاشبہ وہ کلام میں نے تم میں ہر ایک سے ایک ایک مجلس میں چار مرتبہ سنا ہے (وہ کلام یہ ہے) ضرور بالضرور تم بھلائی کا حکم کرو اور ضرور بالضرور تم برائی سے روکو اور ضرور تم بھلائی پر رہو وگرنہ اللہ تم سب کو عذاب کے ذریعے برباد کر دے گا یا تمہارے شریروں کو تم پر حاکم بنا دے گا پھر تمہارے اچھے لوگ دعا کریں گے لیکن ان کی دعا قبول نہیں کی جائے گی۔

(۳۸۳۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ ثَرْوَانَ بْنِ مِلْحَانَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ فَمَرَّ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَقُلْنَا لَهُ : حَدِّثْنَا حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ فِي الْفِتْنَةِ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ يَقْتَتِلُونَ عَلَى الْمُلْكِ ، يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ عَلَيْهِ بَعْضًا ، فَقُلْنَا لَهُ : لَوْ حَدَّثَنَا بِهِ غَيْرُكَ كَذَّبْنَاهُ ، قَالَ ، أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ. (احمد ۲۶۳۔ ابو یعلی ۱۶۴۶)

(۳۸۳۷۷) حضرت ثروان بن ملحان سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم مسجد میں بیٹھے تھے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے ہم نے ان سے عرض کیا ہم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث فتنے کے بارے میں بیان کردیں پس انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا عنقریب میرے بعد امراء ہوں گے جو ملک پر (یعنی حصول ملک کے لیے) لڑائی کریں گے اس پر کچھ کچھ کو قتل کریں گے ہم نے ان سے عرض کیا اگر آپ کے علاوہ کوئی اور ہم سے اس بارے میں بیان کرتا تو ہم اس کی تکذیب کرتے انہوں نے ارشاد فرمایا باقی یہ تو بلاشبہ ہوگا۔

(۳۸۳۷۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُبَايَعُ لِرَجُلٍ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ عِدَّةَ أَهْلِ بَدْرٍ ، فَتَأْتِيهِ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ وَأَبْدَالُ الشَّامِ ، فَيَغْزُوهُمْ جَيْشٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ يُخْسَفُ بِهِمْ ، ثُمَّ يَغْزُوهُمْ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَلْتَقُونَ فَيَهْزِمُهُمَ اللَّهُ ، فَكَانَ يُقَالُ : الْخَائِبُ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيمَةِ كَلْبٍ. (ابو داؤد ۴۲۸۷۔ حاکم ۴۳۱)

(۳۸۳۷۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کی رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان اصحاب بدر کی تعداد کے برابر بیعت کی جائے گی اس کے پاس عراقی زاہدوں کے گروہ اور شام کے ابدال آئیں گے ان سے لڑائی کرے گا شامیوں میں سے ایک لشکر یہاں تک کہ جب وہ ایک میدان میں ہوں گے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا پھر ان سے قریش میں سے ایک آدمی جس کے ماموں بنو کلب میں سے ہوں گے لڑائی کرے گا ان کی آپس میں مڈ بھیڑ ہوگی اللہ ان کو شکست دے دے گا پس کہا جاتا تھا نامراد وہ ہے جو کلب کی غنیمت کے پانے سے نامراد رہا۔

(۳۸۳۷۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْمُرْهِبِيِّ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنْ صَفِيَّةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَنْتَهِي نَاسٌ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يَغْزُوَ جَيْشٌ ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ ، أَوْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ ، خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ ، قُلْتُ : فَإِنْ كَانَ فِيهِمْ مَنْ يَكْرَهُ ، قَالَ : يَبْعَثُهُمَ اللَّهُ عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمْ.

(ترمذی ۲۱۸۴۔ احمد ۳۳۶)

(۳۸۳۷۹) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگ اس گھر یعنی بیت اللہ پر حملے سے نہیں رکیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر لڑائی کے لیے نکلے گا جب وہ زمین میں ایک میدان میں ہوں گے ان کے اگلوں اور پچھلوں کو دھنسا دیا جائے گا اور ان کے درمیان والے بھی نجات نہ پائیں گے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اگر

ان میں ایسا ایسا آدمی ہو جس پر زبردستی کی گئی ہو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو اٹھائیں گے اس (نیت وغیرہ پر) پر جو ان کے جی میں ہوگا۔

۳۸۳۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ بِلاَلٍ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ :قَالَ لَنَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا مَرِجَ الدِّينُ وَظَهَرَتِ الرَّغْبَةُ وَاخْتَلَفَتِ الإِخْوَانُ وَحُرِّقَ الْبَيْتُ الْعَتِيقُ. (احمد ۳۳۳۔ طبرانی ۶۷)

(۳۸۳۸۰) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک دن ارشاد فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب دین محفوظ نہیں رہے گا اور (دنیا میں) رغبت ظاہر ہو جائے گی اور بھائیوں کا اختلاف ہو جائے گا اور پرانے گھر (یعنی بیت اللہ) کو جلایا جائے گا۔

۳۸۳۸۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ.

(۳۸۳۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں (فرمایا کہ) کعبہ کو منہدم کرے گا چھوٹی پنڈلیوں والا آدمی جو حبشہ سے ہوگا۔

۳۸۳۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ عُلَيْمٍ الْكِنْدِيِّ عن سلمان ، قَالَ :لَيُخَرَّبَنَّ هَذَا الْبَيْتُ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ آلِ الزُّبَيْرِ.

(۳۸۳۸۲) حضرت سلمان سے روایت ہے فرمایا یقیناً یہ گھر منہدم ہوگا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی آل میں سے کسی آدمی کے ہاتھ سے۔

۳۸۳۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :سَمِعَ ابْنَ عَمْرٍو وهو يَقُولُ : كَأَنِّي بِهِ أُصَيْلِعَ أُفَيْدِع ، قَائِمٌ عَلَيْهَا يَهْدِمُهَا بِمِسْحَاتِهِ ، فَلَمَّا هَدَمَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ جَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى صِفَةِ ابْنِ عَمْرٍو فَلَمْ أَرَهَا.

(۳۸۳۸۳) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ گویا میں ایک گنجے اور ٹیڑھے اعضاء والے آدمی کو بیت اللہ کے پاس دیکھتا ہوں جو اس پر کھڑا اسے اپنے رندے سے گرا رہا ہے۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کو گرایا تو میں نے غور کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حالت میں لیکن میں نے ایسی حالت نہ پائی۔

۳۸۳۸٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :لَمَّا أَجْمَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهَا خَرَجْنَا إِلَى مِنًى ثَلاَثًا نَنْتَظِرُ الْعَذَابَ.

(۳۸۳۸۴) حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کو گرانے کا عزم کر لیا تو ہم تین دن تک منی

کی طرف نکلے عذاب کا انتظار کرتے ہوئے۔

(۳۸۳۸۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْحَبَشِ أَصْلَعَ أَصْمَعَ حَمْشِ السَّاقَيْنِ جَالِسٌ عَلَيْهَا وَهِيَ تُهْدَمُ.

(۳۸۳۸۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ گویا میں حبشہ کے آدمی کی طرف دیکھ رہا ہوں جو گنجا اور چھوٹے کانوں والا باریک پنڈلیوں والا ہوگا کعبۃ اللہ کے پاس بیٹھا ہوگا اس حال میں کہ کعبہ کو منہدم کیا جارہا ہوگا۔

(۳۸۳۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِينَاءَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : إِذَا رَأَيْتُمْ قُرَيْشًا قَدْ هَدَمُوا الْبَيْتَ ، ثُمَّ بَنَوْهُ فَزَوَّقُوهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فَمُتْ !.

(۳۸۳۸٦) حضرت سلمان بن میناء سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جب تم دیکھو قریش بیت اللہ کو منہدم کریں پھر اسے بنائیں اور اس کی تزئین و آرائش کریں تو اگر تم سے ہو سکے کہ تم مرجاؤ تو مرجانا۔

(۳۸۳۸۷) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ آخِذًا بِلِجَامِ دَابَّةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَقَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا هَدَمْتُمَ الْبَيْتَ ، فَلَمْ تَدَعُوا حَجَرًا عَلَى حَجَرٍ ، قَالُوا : وَنَحْنُ عَلَى الإِسْلاَمِ ؟ قَالَ : وَأَنْتُمْ عَلَى الإِسْلاَمِ ، قلت : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : ثُمَّ يُبْنَى أَحْسَنَ مَا كَانَ ، فَإِذَا رَأَيْت مَكَّةَ قَدْ بُعِجَتْ كَظَائِمَ ، وَرَأَيْت الْبِنَاءَ يَعْلُو رُؤُوسَ الْجِبَالِ فَاعْلَمْ ، أَنَّ الأَمْرَ قَدْ أَظَلَّكَ.

(۳۸۳۸۷) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھا انہوں نے ارشاد فرمایا کیا حال ہوگا تمہارا جب تم اس گھر (یعنی بیت اللہ) کو گرا دو گے پس تم کسی پتھر کو پتھر پر نہ چھوڑو گے ان کے ساتھیوں نے عرض کیا اور کہا ہم اسلام پر ہوں گے، انہوں نے ارشاد فرمایا تم اسلام پر ہو گے میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا انہوں نے ارشاد فرمایا پھر پہلے سے اچھا بنایا جائے گا جب تو دیکھے مکہ میں کنوئے کھودے جائیں اور تو دیکھے عمارتیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے بلند ہو جائیں تو جان لینا امر قریب آ گیا۔

(۳۸۳۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : تَمَتَّعُوا مِنْ هَذَا الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ ، فَإِنَّهُ سَيُرْفَعُ وَيُهْدَمُ مَرَّتَيْنِ وَيُرْفَعُ فِي الثَّالِثَةِ.

(۳۸۳۸۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا اس گھر سے اس کے بلند کرنے سے پہلے نفع اٹھا لو اسے عنقریب بلند کیا جائے اور دو مرتبہ گرا دیا جائے گا اور تیسری مرتبہ بلند کر دیا جائے گا۔

(۳۸۳۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بِشْرٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ : مَتَى أَضِلُّ ، فَقَالَ : إِذَا كَانَ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ إِنْ أَطَعْتَهُمْ أَضَلُّوك ، وَإِنَّ عَصَيْتَهُمْ قَتَلُوك. (حاکم ۴۶۲)

(۳۸۳۸۹) حضرت عبدالرحمان بن بشر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک آدمی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور پوچھا میں

ب گمراہ ہوں گا حضرت عبداللہ نے ارشاد فرمایا جب تم پر ایسے امراء ہوں کہ اگر تم ان کی اطاعت کرو تو تمہیں گمراہ کردیں گے اور رتم ان کی نافرمانی کرو گے تو وہ تمہیں قتل کردیں گے۔

۳۸۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ رَأْسِ السَّبْعِينَ وَمِنْ إِمْرَةِ الصِّبْيَانِ. (احمد ۳۲۶۔ بزار ۳۳۵۸)

۳۸۳۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو ستر (ہجری) کی ابتداء سے اور بچوں کی امارت سے۔

۳۸۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ :إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ إِنْ أَطَاعُوهُمْ أَدْخَلُوهُمُ النَّارَ ، وَإِنْ عَصَوْهُمْ ضَرَبُوا أَعْنَاقَهُمْ.

۳۸۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا ہلاکت ہے عرب کے لیے اس شر سے جو قریب ہے (اور وہ ہے) ں کی امارت اگر لوگ ان کی اطاعت کریں گے تو وہ ان کو جہنم میں داخل کردیں گے اور اگر وہ ان کی نافرمانی کریں گے تو وہ ان کی دنیں مار دیں گے۔

۳۸۳۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَيْمُونَ بْنَ أَبِي شَبِيبٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ :أَتَمَنَّى لِحَبِيبِي أَنْ يَقِلَّ مَالُهُ ، أَوْ يُعَجَّلَ مَوْتُهُ ، فَقَالُوا :مَا رَأَيْنَا مُتَمَنِّيًا مُحِبًّا لِحَبِيبِهِ ، فَقَالَ : أَخْشَى أَنْ يُدْرِكَكُمْ أُمَرَاءُ ، إِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ أَدْخَلُوكُمُ النَّارَ ، وَإِنْ عَصَيْتُمُوهُمْ قَتَلُوكُمْ ، فَقَالَ رَجُلٌ :أَخْبِرْنَا مَنْ هُمْ حَتَّى نَفْقَأَ أَعْيُنَهُمْ ، قَالَ شُعْبَةُ :أَوْ نَحْثُوَ فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ ، فَقَالَ :عَسَى أَنْ تُدْرِكُوهُمْ فَيَكُونُوا هُمُ الَّذِينَ يَفْقَئُونَ عَيْنَكَ ، وَيَحْثُونَ فِي وَجْهِكَ التُّرَابَ.

۳۸۳۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا میں اپنے دوست کے لیے تمنا کرتا ہوں کہ اس کا مال کم ہو یا سے جلدی موت آ جائے ان کے اصحاب نے کہا ہم نے نہیں دیکھا کہ اپنے محبوب کے لیے کوئی محب ایسی تمنا کرنے والا ہو تو انہوں نے ارشاد فرمایا مجھے یہ خوف ہے کہ تمہیں ایسے امراء پالیں کہ اگر تم ان کی اطاعت کرو تو وہ تمہیں جہنم میں داخل کردیں اور اگر تم ان کی مانی کرو تو وہ تمہیں قتل کردیں ایک صاحب نے عرض کیا ہمیں بتلائیں وہ کون ہیں ہم ان کی آنکھیں پھوڑ دیں گے شعبہ رحمہ اللہ تے ہیں (یہ الفاظ ہے) یا ہم ان کے چہروں پر مٹی ڈال دیں گے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا قریب ہے کہ تم کے زمانے کو پاؤ پس وہی تیری آنکھ پھوڑیں گے اور تیرے چہرے میں مٹی ڈالیں گے۔

۳۸۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :مَا أَحَدٌ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلاَّ وَأَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلاَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ : لاَ تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ. (ابوداؤد ۴۶۳۰۔ حاکم ۴۳۳)

(۳۸۳۹۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ اسے فتنہ پہنچے مگر یہ کہ مجھے اس کے بارے میں اندیشہ ہے سوائے محمد بن مسلمہ کے کیونکہ ان کے بارے میں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تجھے فتنہ نقصان نہیں دے گا۔

(۳۸۳۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ عَلِيًّا أَرْسَلَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنْ يَأْتِيَهُ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ ، وَقَالَ :إِنْ هُوَ لَمْ يَأْتِنِي فَاحْمِلُوهُ ، فَأَتَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْتِيَهُ ، فَقَالُوا :إِنَّا قَدْ أُمِرْنَا إِنْ لَمْ تَأْتِهِ أَنْ نَحْمِلَكَ حَتَّى نَأْتِيَهُ بِكَ ، قَالَ :ارْجِعُوا إِلَيْهِ فَقُولُوا لَهُ :إِنَّ ابْنَ عَمِّكَ وَخَلِيلِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ وَفُرْقَةٌ وَاخْتِلاَفٌ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَاجْلِسْ فِي بَيْتِكَ وَاكْسِرْ سَيْفَكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ ، أَوْ يَدٌ خَاطِئَةٌ ، فَاتَّقِ اللَّهَ يَا عَلِيُّ وَلاَ تَكُنْ تِلْكَ الْيَدَ الْخَاطِئَةَ ، فَأَتَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ ، فَقَالَ :دَعُوهُ.

(۳۸۳۹٤) حضرت علی بن زید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ ان کے پاس آئیں اور ان کی طرف پیغام بھیجا اور کہا اگر وہ میرے پاس نہ آئیں تو ان کو اٹھا کر لے آنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھیجے ہوئے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے ان کے پاس جانے سے انکار کر دیا انہوں نے کہا ہمیں حکم دیا گیا ہے اگر آپ نہ جائیں تو ہم آپ کو اٹھا کر ان کے پاس لے جائیں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ان کی طرف لوٹ جاؤ اور ان سے کہو آپ کے چچا کے بیٹے میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت کی کہ عنقریب فتنے اور تفرقے اور اختلاف ہوں گے جب یہ ہو جائے تو اپنے گھر میں بیٹھ جانا اور اپنی تلوار توڑ دینا یہاں تک کہ تیرے پاس فیصلہ کرنے والی موت یا غلطی کرنے والا ہاتھ آ جائے اے علی اللہ سے ڈرو اور ایسا نہ ہو کہ یہ غلطی کرنے والا ہاتھ ہو (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھیجے ہوئے) وہ ان کے پاس آئے اور حضرت علی کو بتلایا انہوں نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔

(۳۸۳۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ ، عَنْ أَشْيَاخٍ ، قَالُوا :قَالَ حُذَيْفَةُ :تَكُونُ فِتْنَةٌ ، ثُمَّ تَكُونُ بَعْدَهَا تَوْبَةٌ وَجَمَاعَةٌ ، ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ لاَ تَكُونُ بَعْدَهَا تَوْبَةٌ وَلاَ جَمَاعَةٌ.

(۳۸۳۹۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک فتنہ وقوع پذیر ہوگا پھر اس کے بعد توبہ ہوگی اور جماعت ہوگی پھر فتنہ وقوع پذیر ہوگا اس کے بعد نہ توبہ ہوگی اور نہ جماعت ہوگی (یعنی پہلے فتنے کے بعد توبہ ہوگی اور اجتماعیت قائم ہو جائے گی دوسرے کے بعد دونوں میں سے کچھ نہ ہوگا)

(۳۸۳۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَوَّارِ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي شَيْخٌ لَنَا مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهُ بَشِيرُ بْنُ غَوْثٍ قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ :إِذَا كَانَتْ سَنَةُ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِئَةٍ مَنَعَ الْبَحْرُ جَانِبَهُ ، وَإِذَا كَانَتْ سَنَةُ خَمْسِينَ وَمِئَةٍ مَنَعَ الْبَرُّ جَانِبَهُ ، وَإِذَا كَانَتْ سَنَةُ سِتِّينَ وَمِئَةٍ ظَهَرَ الْخَسْفُ وَالْمَسْخُ وَالرَّجْفَةُ.

(۳۸۳۹٦) حضرت بشیر بن غوث سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جب ایک سو پینتالیسواں سال ہوگا تو سمندر اپنی جانب کو روک لے گا اور جب ایک سو پچاسواں سال ہوگا تو خشکی اپنی جانب کو روک لے

اور جب ایک سو ساٹھواں سال ہوگا تو زمین میں دھنسنا اور چہروں کا بدلنا اور بھونچال ظاہر ہوں گے۔

(٣٨٣٩٧) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : لَقِيَنِي رَاهِبٌ فِي الْفِتْنَةِ ، فَقَالَ : يَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، تَبَيَّنْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ ، أَوْ يَعْبُدُ الطَّاغُوتَ.

(۳۸۳۹۷) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا فتنے کے زمانے میں مجھے ایک راہب ملا میں نے کہا اے سعید بن جبیر تحقیق کرو کون اللہ کی عبادت کرتا ہے اور کون شیطان کی عبادت کرتا ہے۔

(٣٨٣٩٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ أَبِي قَيْسِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَيْسِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ تَرَكَ الطَّاعَةَ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ، وَمَنْ خَرَجَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَتِهِ ، أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَتَهُ ، أَوْ يَدْعُو إِلَى عَصَبَتِهِ فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ، وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لاَ يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلاَ يَفِي لِذِي عَهْدٍ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ. (مسلم ۵۳۔ احمد ۳۰۶)

(۳۸۳۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جس آدمی نے (امام کی) اطاعت کو ترک کر دیا اور جماعت سے جدا ہو گیا پس وہ مرا تو جاہلیت کی موت مرا اور جو آدمی اندھے جھنڈے تلے نکلا غصے کرتے ہوئے اپنے اقارب کے لیے یا مدد کرتے ہوئے اپنے اقارب کی یا دعوت دیتے ہوئے اپنے اقارب کی طرف اس کا قتل جاہلیت کا قتل ہے جو آدمی میری امت پر خروج کرے ان کے نیکوں اور فاجروں کو مارے نہ مومن کو چھوڑے اور نہ کسی عہد والے کا عہد پورا کرے وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں ہوں۔

(٣٨٣٩٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ أَبَا قَتَادَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يُبَايَعُ لِرَجُلٍ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ، وَلَنْ يَسْتَحِلَّ الْبَيْتَ إِلاَّ أَهْلُهُ ، فَإِذَا اسْتَحَلُّوهُ فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ، ثُمَّ تَأْتِي الْحَبَشَةُ فَيُخَرِّبُونَ خَرَابًا لاَ يُعْمَرُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَهُمُ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ. (احمد ۲۹۱۔ احمد ۳۱۲)

(۳۸۳۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں ارشاد فرمایا ایک آدمی کی رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور ہرگز نہیں حلال سمجھے گا بیت اللہ کو مگر اس آدمی کے گھر والے جب وہ اسے حلال سمجھ گئے تو عرب کے ہلاک ہونے والوں کے بارے میں مت پوچھو پھر حبشہ کے لوگ آئیں گے بیت اللہ کو ایسا ویران کریں گے کہ پھر اسے اس کے بعد آباد نہ کیا جائے گا اور وہی ہوں گے جو اسکا خزانہ نکالیں گے۔

(٣٨٤٠٠) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ ، لإِزَالَةُ الْجِبَالِ مِنْ مَكَانِهَا أَهْوَنُ مِنْ إِزَالَةِ مُلْكٍ مُؤَجَّلٍ ، فَإِذَا اخْتَلَفُوا

بَيْنَهُمْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَادَتْهُمُ الضِّبَاعُ لَغَلَبَتْهُمْ.

(۳۸۴۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑ کر نکالا اور جان کو پیدا کیا پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹانا آسان ہے مقرر بادشاہت کے ہٹانے سے جب ان کا آپس میں اختلاف ہوگا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر وہ بجو بھی ہوتے تو ان پر بھی غالب آجاتے۔

(۳۸٤۰۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ النِّسَاءِ حَوْلَ الأَصْنَامِ. (بخاری ۷۱۱۶۔ مسلم ۲۲۳۰)

(۳۸۴۰۱) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عورتوں کی سرینیں بتوں کے گرد حرکت کریں گی۔

(۳۸٤۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ أَبِي الأَشْهَبِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ : تُوشِكُ الأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْقَوْمُ عَلَى قَصْعَتِهِمْ ، يُنْزَعُ الْوَهْنُ مِنْ قُلُوبِ عَدُوِّكُمْ وَيُجْعَلُ فِي قُلُوبِكُمْ وَتُحَبَّبُ إِلَيْكُمُ الدُّنْيَا ، قَالُوا : مِنْ قِلَّةٍ ، قَالَ : أَكْثَرُكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ. (احمد ۲۷۸۔ طیالسی ۹۹۲)

(۳۸۴۰۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا قریب ہے کہ لوگ تمہارے خلاف ایک دوسرے کو ایسے دعوت دیں گے جیسے لوگ اپنے پیالے کی طرف ایک دوسرے کو دعوت دیتے ہیں وھن (دنیا کی محبت اور موت سے کراہت) تمہارے دشمنوں کے دلوں سے نکال لیا جائے گا اور تمہارے قلوب میں ڈال دیا جائے گا دنیا تمہارے نزدیک محبوب ہو جائے گی لوگوں نے عرض کیا ایسا قلت کی وجہ سے ہوگا ارشاد فرمایا تمہاری کثرت جھاگ کے برابر ہوگی سیلاب کے جھاگ کی طرح۔

(۳۸٤۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، قَالَ : تَكُونُ فِتْنَةٌ فَيَقُومُ لَهَا رِجَالٌ فَيَضْرِبُونَ خَيْشُومَهَا حَتَّى تَذْهَبَ ، ثُمَّ تَكُونُ أُخْرَى فَيَقُومُ لَهَا رِجَالٌ فَيَضْرِبُونَ خَيْشُومَهَا حَتَّى تَذْهَبَ ، ثُمَّ تَكُونُ أُخْرَى فَيَقُومُ لَهَا رِجَالٌ فَيَضْرِبُونَ خَيْشُومَهَا حَتَّى تَذْهَبَ ، ثُمَّ تَكُونُ الْخَامِسَةُ دَهْمَاءُ مُجَلِّلَةٌ تنبثق فِي الأَرْضِ كَمَا ينبثق الْمَاءُ.

(۳۸۴۰۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا ایک فتنہ وقوع پذیر ہوگا ایک جماعت اس کے مقابلے کے لیے کھڑی ہوگی اس فتنے کے ناک پر ماریں گے یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا پھر دوسرا فتنہ وقوع پذیر ہوگا اس کے مقابلے میں لوگ کھڑے ہوں گے اس فتنے کے ناک پر ماریں گے یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا پھر تیسرا فتنہ وقوع پذیر ہوگا لوگ اس کے مقابلے میں کھڑے ہوں گے اس کے ناک پر ماریں گے یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر چوتھا فتنہ وقوع پذیر ہوگا لوگ اس کے مقابلے میں کھڑے ہوں گے اس کے ناک پر ماریں گے یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا تم پر پانچواں فتنہ ہوگا سیاہ چھانے والا وہ زمین میں ایسے بہے گا جیسے پانی بہتا ہے۔

(٣٨٤٠٤) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا آلَ بَنِي تَمِيمٍ ، فَحَرَمَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَطَائَهُمْ سَنَةً ، ثُمَّ أَعْطَاهُمْ إِيَّاهُ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ.

(۳۸۴۰۴) حضرت ابومجلز فرماتے ہیں ایک آدمی نے ندا لگائی اے آلِ بنوتمیم! (جاہلیت کی ندا لگائی) تو حضرت عمر نے ان قبیلہ والوں کو ان کے عطیہ سے ایک سال کے لیے محروم کر دیا پھر اگلے سال ان کو عطیہ عطا فرمایا۔

(٣٨٤٠٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ : مَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ الزَّمَانَ فَلاَ يَطْعَنْ بِرُمْحٍ وَلاَ يَضْرِبْ بِسَيْفٍ وَلاَ يَرْمِ بِحَجَرٍ ، وَاصْبِرُوا فَإِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ. (طبرانی ۲۸۰۱)

(۳۸۴۰۵) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا: جو آدمی یہ زمانہ پائے تو نہ تیروں سے مارے اور نہ تلوار سے مارے اور نہ پتھر (کسی کی طرف) پھینکے اور صبر کرو بلاشبہ اچھا انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

(٣٨٤٠٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ ، أَظَلَّتْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَظَلَّتْ ، وَاللهِ لَهِيَ أَسْرَعُ إِلَيْهِمْ مِنَ الْفَرَسِ الْمُضَمَّرِ السَّرِيعِ ، الْفِتْنَةُ الْعَمْيَاءُ الصَّمَّاءُ الْمُشْبِهَةُ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا عَلَى أَمْرٍ وَيُمْسِي عَلَى أَمْرٍ ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ، وَلَوْ أُحَدِّثُكُمْ بِكُلِّ الَّذِي أَعْلَمُ لَقَطَعْتُمْ عُنُقِي مِنْ هَاهُنَا ، وَأَشَارَ عَبْدُ اللهِ إِلَى قَفَاهُ بِحَرْفِ كَفِّهِ يَحُزُّهُ ، وَيَقُولُ : اللَّهُمَّ لاَ يُدْرِكُ أَبَا هُرَيْرَةَ إِمْرَةُ الصِّبْيَانِ.

(۳۸۴۰۶) حضرت عمیر بن اسحاق سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہلاکت ہے، عرب کے لیے ایسی برائی سے جو قریب ہو چکی قریب ہوگی رب کعبہ کی قسم قریب ہوگی اللہ کی قسم وہ ان کو تیز رفتار دبلے گھوڑے سے بھی جلدی پہنچے گی۔ اندھا بہرا اشتباہ میں ڈالنے والا فتنہ ہوگا اس میں یک آدمی ایک امر پر جمع کرے گا اور دوسرے امر پر شام کرے گا اس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا اس میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں چلنے والا اس میں کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا اگر میں تم سے تمام وہ باتیں بیان کروں جو میں جانتا ہوں تو تم میری گردن یہاں سے کاٹ دو (یہ کہتے ہوئے) حضرت عبداللہ نے اشارہ کیا اپنی گدی کی طرف اپنی ہتھیلی کے کنارے سے اسے حرکت دیتے ہوئے اور فرمایا اے اللہ! ابوہریرہ کو بچوں کی امارت (کا زمانہ) نہ پالے۔

(٣٨٤٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ ، قَدْ أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ. (ابوداؤد ۴۲۴۸۔ احمد ۳۴۱)

(۳۸۴۰۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا ہلاکت ہے عرب کے لیے ایسی برائی سے جو قریب ہو چکی (اس سے)

فلاح پائے گا وہ آدمی جس نے اپنے ہاتھ کو روکا۔

(٣٨٤٠٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ مُنَخَّلِ بْنِ غَضْبَانَ ، قَالَ : صَحِبْتُ عَاصِمَ بْنَ عَمْرٍو الْبُجَلِيَّ فَسَمِعْته يَقُولُ : يَا ابْنَ أَخِي ، إِذَا فُتِحَ بَابُ الْمَغْرِبِ لَمْ يُغْلَقْ.

(۳۸۴۰۸) حضرت منخل بن غضبان سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں حضرت عاصم بن عمرو بجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا اے بھتیجے جب مغرب کا دروازہ کھول دیا جائے گا تو اسے بند نہیں کیا جائے گا۔

(٣٨٤٠٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخَارِقِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنِّي لاَ أَرَى هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ إِلاَّ ظَاهِرِينَ عَلَيْكُمْ لِتَفَرُّقِكُمْ عَنْ حَقِّكُمْ وَاجْتِمَاعِهِمْ عَلَى بَاطِلِهِمْ ، وَإِنَّ الإِمَامَ لَيْسَ بِشَاقٍّ شَعْرَةً ، وَإِنَّهُ يُخْطِءُ وَيُصِيبُ ، فَإِذَا كَانَ عَلَيْكُمْ إِمَامٌ يَعْدِلُ فِي الرَّعِيَّةِ وَيَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا ، وَإِنَّ النَّاسَ لاَ يُصْلِحُهُمْ إِلاَّ إِمَامٌ بَرٌّ ، أَوْ فَاجِرٌ ، فَإِنْ كَانَ بَرًّا فَلِلرَّاعِي وَلِلرَّعِيَّةِ ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا عَبَدَ فِيهِ الْمُؤْمِنُ رَبَّهُ وَعَمِلَ فِيهِ الْفَاجِرُ إِلَى أَجَلِهِ ، وَإِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلَى سَبِّي ، وَعَلَى الْبَرَائَةِ مِنِّي ، فَمَنْ سَبَّنِي فَهُوَ فِي حِلٍّ مِنْ سَبِّي ، وَلاَ تَبَرَّؤُوا مِنْ دِينِي فَإِنِّي عَلَى الإِسْلاَمِ.

(۳۸۴۰۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا میں ان لوگوں کے بارے میں سمجھتا ہوں کہ یہ تم پر غالب آجائیں گے تمہارے حق پر اختلاف اور ان کے باطل پر اجتماع کی وجہ سے اور امام مال کو پھاڑنے والا تو نہیں ہوتا بلاشبہ وہ غلطی بھی کرتا ہے اور درستگی تک بھی پہنچ جاتا ہے پس اگر تمہارے اوپر ایسا امام مقرر ہو جو رعایا میں انصاف کرے اور برابر تقسیم کرے پس اس کی بات سنو اور اطاعت کرو اور بلاشبہ لوگوں کی اصلاح نہیں کرتا مگر امام نیک ہو یا فاجر پس اگر وہ نیک ہے تو نگہبان اور رعایا کے لیے ہے اور اگر فاجر ہے اس کے زمانے میں مومن اپنے رب کی عبادت کرے گا اور فاجر اپنے مقررہ وقت تک عمل کرے گا اور بلاشبہ تم سے عنقریب مجھے برا بھلا کہنے اور مجھ سے براءت کا مطالبہ کیا جائے گا جس آدمی نے مجھے برا بھلا کہا تو میرے لیے بھی اس کو برا بھلا کہنا درست ہے اور میرے دین سے براءت کا اظہار نہ کرنا کیونکہ میں اسلام پر ہوں۔

(٣٨٤١٠) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ نَمِرٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ بِرِجَالٍ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ هَؤُلاَءِ يَتَوَعَّدُونَك فَفَرُّوا ، وَأَخَذْتُ هَذَا ، قَالَ : أَفَأَقْتُلُ مَنْ لَمْ يَقْتُلْنِي ، قَالَ : إِنَّهُ سَبَّك ، قَالَ : سُبَّهُ ، أَوْ دَعْ.

(۳۸۴۱۰) حضرت کثیر بن نمر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک آدمی چند آدمیوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آیا اور کہا میں نے ان کو دیکھا ہے کہ آپ کو دھمکی دے کر بھاگ رہے تھے اور میں نے اس کو پکڑ لیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کیا میں قتل کروں ایسے آدمی کو جس نے مجھے قتل نہیں کیا اس آدمی نے کہا اس نے آپ کو برا بھلا کہا ہے تو انہوں نے ارشاد فرمایا اسے برا بھلا کہو یا چھوڑ دو۔

(۳۸٤۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : كُنْتُ عَرِيفًا فِي زَمَانِ عَلِيٍّ ، قَالَ: فَأَمَرَنَا بِأَمْرٍ ، فَقَالَ : أَفَعَلْتُمْ مَا أَمَرْتُكُمْ ، قُلْنَا ، لاَ قَالَ : وَاللهِ لَتَفْعَلُنَّ مَا تُؤْمَرُنَّ بِهِ ، أَوْ لَيَرْكَبَنَّ أَعْنَاقَكُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى.

(۳۸۴۱۱) حضرت اعمش شمر سے اور وہ ایک صاحب سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نگران تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ان صاحب نے بتایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم دیا اور ارشاد فرمایا بخدا تم ضرور بالضرور کرو گے وہ اعمال جن کا تمہیں حکم دیا جائے گا وگرنہ تمہاری گردنوں پر یہود و نصاریٰ کو سوار کر دیا جائے گا۔

(۳۸٤۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى وَعُبَيْدِ اللهِ ، وَابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلَى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلَى أَنْ لاَ نُنَازِعَ الأَمْرَ أَهْلَهُ ، وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا ، لاَ نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ. (بخاری ۷۱۹۹۔ مسلم ۴۲)

(۳۸۴۱۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی سننے اور اطاعت پر تنگی میں اور سہولت میں خوشی میں اور زبردستی کی حالت میں اور ہم پر ترجیح دی جانے کی صورت میں اور اس بات پر کہ ہم حکومت والوں سے جھگڑا نہیں کریں گے اور اس بات پر کہ ہم حق بات کہیں گے جہاں پر ہم ہوں اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

(۳۸٤۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلاَنَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَشَجِّ ، قَالَ : قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لِجُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الأَنْصَارِيِّ : تَعَالَ حَتَّى أُخْبِرَكَ مَاذَا لَكَ وَمَاذَا عَلَيْكَ ، السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ ، وَأَنْ تَقُولَ بِلِسَانِكَ ، وَأَنْ لاَ تُنَازِعَ الأَمْرَ أَهْلَهُ إِلاَّ أَنْ تَرَى كُفْرًا بَوَاحًا.

(۳۸۴۱۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے حضرت جنادہ بن ابوامیہ انصاری سے فرمایا آؤ میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ کیا تمہارے لیے ہے اور کیا تم پر لازم ہے سننا اور اطاعت کرنا اپنی تنگی اور آسانی میں اور خوشی میں اور ناپسندیدگی کی حالت میں اور تم پر ترجیح دی جانے کی صورت میں اور یہ کہ تو اپنی زبان سے کہے اور نہ تو جھگڑا کر حکومت والوں سے مگر یہ کہ تو دیکھے واضح کفر کو۔

(۳۸٤۱٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسِ بن أبي حازم عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : قَالَ ذُو عَمْرٍو : يَا جَرِيرُ ، إِنَّ بِكَ عَلَيَّ كَرَامَةً وَإِنِّي مُخْبِرُكَ خَبَرًا إِنَّكُمْ مَعْشَرَ الْعَرَبِ ، لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا كُنْتُمْ ، إِذَا هَلَكَ أَمِيرٌ تَأَمَّرْتُمْ فِي آخَرَ ، فَإِذَا كَانَتْ بِالسَّيْفِ غَضِبْتُمْ غَضَبَ الْمُلُوكِ وَرَضِيتُمْ رِضَا الْمُلُوكِ.

(۳۸۴۱۴) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت ذوعمرو نے فرمایا اے جریر آپ کو مجھ پر شرافت حاصل ہے

اور میں آپ کو ایک خبر دینے والا ہوں تم اے عرب کی جماعت! مسلسل تم خیر پر رہو گے جب تک تم ایسے رہو گے کہ جب ایک امیر فوت ہوگا تو دوسرے کو امیر بنالو گے جب یہ امارت تلوار کے ذریعے سے حاصل ہوگی تو تم غصہ کرو گے بادشاہوں کے غصہ کی طرح اور تم راضی ہوگے بادشاہوں کے راضی ہونے کی طرح۔

(۳۸٤۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ تَسُوسُهُمْ أَنْبِيَاؤُهُمْ ، كُلَّمَا ذَهَبَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِي ، وَإِنَّهُ لَيْسَ كَائِنًا فِيكُمْ نَبِيٌّ بَعْدِي ، قَالُوا :فَمَا يَكُونُ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ :تَكُونُ خُلَفَاءُ وَتَكْثُرُ ، قَالُوا : فَكَيْفَ نَصْنَعُ ، قَالَ :أَوْفُوا بَيْعَةَ الأَوَّلِ فَالأَوَّلِ ، أَدُّوا الَّذِي عَلَيْكُمْ فَسَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِي عَلَيْهِمْ.

(مسلم ۴۷-۱۴۷۲- ابن ماجه ۲۸۷۱)

(۳۸۴۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ بنی اسرائیل کی قیادت ان کے انبیاء علیہم السلام کرتے تھے جب بھی کوئی نبی علیہ السلام دنیا سے چلے جاتے دوسرے نبی علیہ السلام ان کے نائب ہو جاتے اور بلاشبہ میرے بعد تمہارے اندر کوئی نبی نہیں ہوگا صحابہ کرام نے عرض کیا کیا ہوگا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے صحابہ کرام نے عرض کیا ہم کیسے معاملے کریں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ایک کے بعد دوسرے کی بیعت کو پورا کرو اور جو تم پر لازم ہو اس کو ادا کرنا اور جو ان پر لازم ہے وہ عنقریب اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا۔

(۳۸٤۱٦) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، قَالَ :قَامَ سَلَمَةُ الْجُعْفِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، أَرَأَيْت إِنْ كَانَ عَلَيْنَا مِنْ بَعْدِكَ قَوْمٌ يَأْخُذُونَنَا بِالْحَقِّ وَيَمْنَعُونَ حَقَّ اللهِ ، قَالَ :فَلَمْ يُجِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ ، قَالَ :ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَلَمْ يُجِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ ، ثُمَّ قَامَ الثَّالِثَةَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ فَاسْمَعُوا لَهُمْ وَأَطِيعُوا. (طبرانی ۶۳۲۲)

(۳۸۴۱۶) حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت سلمہ جعفی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتلائیں کہ اگر آپ کے بعد ہم پر ایسے لوگ ہوں جو ہم سے حق لے لیں اور اللہ کا حق روکتے ہوں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کا کچھ بھی جواب نہ دیا راوی فرماتے ہیں پھر دوسری مرتبہ کھڑے ہوئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا پھر تیسری مرتبہ کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان پر وہ لازم ہے جو وہ بوجھ لادے گئے اور تم پر لازم ہے جو تم بوجھ لادے گئے ہو پس ان کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

(۳۸٤۱۷) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. (بخاری ۱۹۹۵)

(۳۸۴۱۷) حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اسی (مذکورہ روایت) کی مثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

(۳۸۴۱۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَظَلَّتْكُمُ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، أَنْجَى النَّاسِ فِيهَا صَاحِبُ شَاهِقَةٍ ، يَأْكُلُ مِنْ رِسْلِ غَنَمِهِ ، أَوْ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ الدَّرْبِ آخِذٌ بِعَنَانِ فَرَسِهِ ، يَأْكُلُ مِنْ فِيءِ سَيْفِهِ. (حاکم ۴۳۲)

(۳۸۴۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تمہارے قریب ہوں گے فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ان فتنوں میں لوگوں میں سب سے زیادہ نجات پانے والا پہاڑ کی چوٹی پر رہنے والا وہ شخص ہے جو اپنی بکریوں کے ریوڑ سے غذا حاصل کرتا ہے یا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے اپنی تلوار کی غنیمت سے کھاتا ہے۔

(۳۸۴۱۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ : إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فَمُتْ ، قَالَ : قُلْتُ : لاَ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَمُوتَ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ أَجَلِي.

(۳۸۴۱۹) حضرت ابوصالح رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر تم سے ہوسکتا ہے کہ تجھے موت آجائے تو مرجانا ابوصالح نے فرمایا میں نے عرض کیا میں مرنے کی طاقت نہیں رکھتا اپنی مقررمدت آنے سے پہلے۔

(۳۸۴۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا تَأْمُرُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَّا ذَلِكَ ، قَالَ : تُعْطُونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ. (بخاری ۳۶۰۳۔ مسلم ۱۴۷۲)

(۳۸۴۲۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ عنقریب میرے بعد (تم پر دوسروں کو) ترجیح ہوگی اور ایسے امور ہوں گے جنہیں تم ناپسند سمجھتے ہو راوی نے فرمایا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جو یہ صورتحال پالے اسے آپ کیا حکم دیتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو تم پر ہے اسے تم دو اور جو تمہارے لیے ہے وہ اللہ تعالیٰ سے مانگو۔

(۳۸۴۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ : أَيُّهَا النَّاسُ ، أَيُّ يَوْمٍ هَذَا ، قَالُوا : يَوْمٌ حَرَامٌ ، قَالَ : فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا ، قَالُوا : بَلَدٌ حَرَامٌ ، قَالَ : فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا ، قَالُوا : شَهْرٌ حَرَامٌ ، قَالَ : فَإِنَّ أَمْوَالَكُمْ وَدِمَائَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا ، ثُمَّ أَعَادَهَا مِرَارًا ، قَالَ : ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْت مِرَارًا ، قَالَ : يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَاللهِ ، إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى رَبِّهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَلاَ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ، لاَ تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا ، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

(بخاری ۱۷۳۹۔ ترمذی ۲۱۹۳)

(۳۸۴۲۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا اے لوگو یہ کونسا دن ہے لوگوں نے عرض کیا یوم حرام (حرمت والا دن) آپ علیہ السلام نے پوچھا یہ کونسا شہر ہے لوگوں نے عرض کیا حرمت والا شہر آپ علیہ السلام نے پوچھا یہ کونسا مہینہ ہے لوگوں نے عرض کیا حرمت والا مہینہ ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بلاشبہ تمہارے اموال اور تمہارے خون اور تمہاری عزتیں آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں تمہارے اس دن کی حرمت کی طرح اس شہر میں تمہارے اس مہینے میں پھر اس فرمان کو کئی مرتبہ دہرایا پھر اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھایا اور ارشاد فرمایا اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا یہ فرمان کئی مرتبہ دہرایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ارشاد نبی کریم ﷺ کی اپنے رب سے مناجات تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: یہ پیغام حاضر غائب کو پہنچائے میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

(۳۸٤۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عَوْن ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُذَيْفَةَ مَعَ كَعْب فِي سَفِينَةٍ ، فَقَالَ لِكَعْبٍ ذَاتَ يَوْمٍ :يَا كَعْبُ ، أَتَجِدُ هَذِهِ فِي التَّوْرَاةِ كَيْفَ تَجْرِي وَكَيْفَ وَكَيْفَ ؟ فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ :لاَ تَسْخَرْ مِنَ التَّوْرَاةِ ، فَإِنَّهَا كِتَابُ اللهِ ، وَإِنَّ مَا فِيهَا حَقٌّ ، قَالَ :فَعَادَ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثم عَادَ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ :لاَ وَلَكِنْ أَجِدُ فِيهَا ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ قُرَيْشٍ أَشَطَّ النَّابِ يَنْزُو فِي الْفِتْنَةِ كَمَا يَنْزُو الْحِمَارُ فِي قَيْدِهِ فَاتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَكُنْ أَنْتَ هُوَ قَالَ مُحَمَّدٌ :فَكَانَ هُوَ.

(۳۸۴۲۲) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت محمد بن ابی حذیفہ کشتی میں حضرت کعب احبار کے ساتھ تھے حضرت محمد بن ابی حذیفہ نے حضرت کعب سے ایک دن کہا اے کعب کیا ہم اس (یعنی کشتی) کے بارے میں تورات کے اندر پاتے ہیں کہ کیسے چلتی ہے اور کیسے اور کیسے؟ ان سے کعب احبار نے فرمایا تورات کے بارے میں مذاق نہ کرو یہ اللہ کی کتاب ہے اور اس میں جو ہے وہ حق ہے راوی کہتے ہیں حضرت محمد بن ابی حذیفہ نے دوبارہ دہرایا حضرت کعب نے اسی طرح ارشاد فرمایا پھر انہوں نے اس بات کو دہرایا حضرت کعب نے ان سے یہی فرمایا نہیں لیکن اس میں یہ پاتا ہوں کہ بلاشبہ قریش میں سے ایک آدمی ہوگا زائد نوکیلے دانت والا وہ فتنے میں ایسے کودے گا جیسے گدھا اپنی رسی میں کودتا ہے پس اللہ سے ڈر اور تو وہ آدمی نہ بن محمد بن سیرین راوی فرماتے ہیں وہ وہی تھے۔

(۳۸٤۲۳) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاعٍ ، قَالَ :ذَكَرْت الْفِتْنَةَ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :ادْخُلْ بَيْتَكَ ، فَإِنْ دُخِلَ عَلَيْك فَكُنْ كَالْبَعِيرِ الثَّفَالِ ، لاَ يَنْبَعِثُ إِلاَّ كَارِهًا وَلاَ يَمْشِي إِلاَّ كَارِهًا.

(۳۸۴۲۳) حضرت عبداللہ بن رواع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس فتنے کا تذکرہ کیا گیا ارشاد فرمایا اپنے گھر میں داخل ہو جانا اور اگر گھر میں تجھ پر کوئی داخل ہو جائے تو سست رفتار اونٹ کی طرح ہو جانا جو اٹھتا نہیں مگر زبردستی اور نہیں چلتا مگر زبردستی۔

(۳۸٤۲٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ، قَالَ : قَاعَدَنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجَرَعَةِ ، قَالَ : وَكَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَدْ بَعَثَ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ عَلَى الْكُوفَةِ ، قَالَ : فَخَرَجَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فَأَدْرَكُوهُ ، قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : إِنَّا عَلَى السُّنَّةِ ، فَقَالَ : لَسْتُمْ عَلَى السُّنَّةِ حَتَّى يُشْفِقَ الرَّاعِي وَتُنْصَحَ الرَّعِيَّةُ.

(۳۸۴۲۴) حضرت ابو صالح رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جرعہ والے دن ہمارے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب ہمارے ساتھ بیٹھے راوی نے فرمایا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو کوفہ پر امیر بنا کر بھیجا تھا (اور کوفہ والے ان کی امارت سے نکل چکے تھے) کوفہ والے نکلے اور ان صحابی رضی اللہ عنہ کو پالیا انہوں نے فرمایا ان میں سے ایک نے (ان صحابی رضی اللہ عنہ کے سامنے) کہا ہم سنت پر ہیں ان صحابی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تم سنت پر نہیں ہو یہاں تک کہ امیر ونگران شفقت کریں اور رعایا خیر خواہی کرے۔

(۳۸٤۲٥) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ ، وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ. (بخاری ۳۳۴۷۔ مسلم ۱۲۰۸)

(۳۸۴۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا آج یاجوج وماجوج کی دیوار سے اس کی مثل کھول دیا گیا ہے اور وہب راوی نے اپنے ہاتھ سے نوے کا عدد بنایا (ابن الاثیر کے بیان کے مطابق ان کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس والی انگلی کا سرا انگوٹھے کی جڑ میں لگا کر ملایا جائے یہاں تک کہ درمیانی فاصلہ تھوڑا رہ جائے۔

(۳۸٤۲٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي حَكِيمٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ يُجْبَ لَكُمْ دِينَارٌ وَلاَ دِرْهَمٌ ، قَالُوا : وَمَتَى يَكُونُ ذَلِكَ ؟ قَالَ : إِذَا نَقَضْتُمُ الْعَهْدَ شَدَّدَ اللَّهُ قُلُوبَ الْعَدُوِّ عَلَيْكُمْ فَامْتَنَعُوا مِنْكُمْ.

(۳۸۴۲۶) حضرت ابو حکیم رحمہ اللہ جو آزاد کردہ ہیں محمد بن اسامہ رحمہ اللہ کے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے لیے نہ دینار واجب کیا جائے گا اور نہ درہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ کب ہوگا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جب تم عہد توڑو گے اللہ تمہارے دلوں کو تم پر سخت کردیں گے پس وہ تم سے روک لیں گے۔

(۳۸٤۲۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ لِلرَّجُلِ أَحْمِرَةٌ يَحْمِلُ عَلَيْهَا إِلَى الشَّامِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا.

(۳۸۴۲۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یقیناً لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا (جس میں) کسی آدمی کے لیے گدھے ہوں گے ان پر سوار ہو کر شام کی طرف جانا اسے زیادہ محبوب ہوگا دنیاوی ساز و سامان میں سے کسی سامان سے۔

(۳۸٤۲۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :إِذَا كَانَتْ سَنَةَ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ وَمِئَةٍ وَلَمْ تَرَوْا آيَةً فَالْعَنُونِي فِي قَبْرِي.

(۳۸۴۲۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا جب ایک سو چھتیسواں سال ہوگا اور تم کوئی نشانی نہ دیکھو تو مجھ پر میری قبر میں لعنت کرنا۔

(۳۸٤۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الآيَاتُ خَرَزٌ مَنْظُومَاتٌ فِي سِلْكٍ انْقَطَعَ السِّلْكُ فَيَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

(حاکم ۴۷۳۔ احمد ۲۱۹)

(۳۸۴۲۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نشانیاں لڑی میں پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں جب لڑی ٹوٹ جائے تو وہ موتی ایک دوسرے کے پیچھے گر پڑتے ہیں۔

(۳۸٤۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَانْتَجَتْ مُهْرًا عِنْدَ أَوَّلِ الآيَاتِ مَا رَكِبَ الْمُهْرَ حَتَّى يَرَى آخِرَهَا.

(۳۸۴۳۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا اگر کوئی آدمی اللہ کے راستے میں (خروج کے لیے) کسی گھوڑے کو پالے وہ بچھڑا جنے نشانیوں میں سے پہلی نشانی کے وقت اس بچھڑے پر سوار نہیں ہوگا یہاں تک کہ آخری نشانی کو بھی دیکھ لے گا۔

(۳۸٤۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ صِلَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ :إِذَا رَأَيْتُمْ أَوَّلَ الآيَاتِ تَتَابَعَتْ.

(۳۸۴۳۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا جب تم نشانیوں میں سے پہلی نشانی دیکھو گے تو دوسری لگاتار وقوع پذیر ہوں گی۔

(۳۸٤۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَسَافَدَ النَّاسُ فِي الطُّرُقِ تَسَافُدَ الْحَمِيرِ.

(حاکم ۴۵۵۔ ابن حبان ۶۷۶۷)

(۳۸۴۳۲) حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد سنا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ راستوں میں جفتی کریں گے گدھے کے جفتی کرنے کی طرح۔

(۳۸٤۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْهَرْجُ ؟ قَالَ :الْقَتْلُ. (بخاری ۷۰۶۱۔ مسلم ۲۰۵۷)

(۳۸۴۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمانہ قریب ہو جائے گا اور علم کم ہو جائے گا اور بخل ڈال دیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج کثرت سے ہو جائے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہرج کیا چیز ہے ارشاد فرمایا قتل۔

(۳۸٤۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ :قَدِمْنَا عَلَى عُمَرَ ، فَقَالَ : كَيْفَ عَيْشُكُمْ فَقُلْنَا :أَخْصَبُ قَوْمٍ مِنْ قَوْمٍ يَخَافُونَ الدَّجَّالَ ، قَالَ :مَا قَبْلَ الدَّجَّالِ أَخْوَفُ عَلَيْكُمُ الْهَرْجُ ، قُلْتُ :وَمَا الْهَرْجُ ، قَالَ :الْقَتْلُ ، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَقْتُلُ أَبَاهُ.

(۳۸۴۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے پوچھا تمہاری زندگی کیسی ہے ہم نے عرض کیا کہ ان لوگوں میں سے جو دجال سے ڈرتے ہیں ان میں ہم سب سے زیادہ سرسبز و شادابی والے لوگ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جس چیز کا مجھے تمہارے بارے میں دجال سے پہلے زیادہ خوف ہے وہ ہرج ہے مسروق فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ہرج کیا چیز ہے ارشاد فرمایا قتل یہاں تک کہ آدمی اپنے باپ کو قتل کرے گا۔

(۳۸٤۳٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سَعِيدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :وَلاَ يُحَدِّثُكُمْ بَعْدِي أَحَدٌ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ ، وَأَنْ تُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ.

(بخاری ۸۱۔ مسلم ۲۰۵٦)

(۳۸۴۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اور میرے بعد تم سے کوئی نہیں بیان کرے گا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت ظاہر ہو جائے گی شراب پی جائے گی اور زنا ظاہر ہو جائے گا مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں کثرت سے ہو جائیں گی۔

(۳۸٤۳٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ وَمِسْعَرٍ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ: إِنَّكُمَ ابْتُلِيتُمْ بِفِتْنَةِ الضَّرَّاءِ فَصَبَرْتُمْ ، وَسَتُبْتَلَوْنَ بِفِتْنَةِ السَّرَّاءِ ، وَإِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فِتْنَةُ النِّسَاءِ إِذَا سُوِّرْنَ الذَّهَبَ وَلَبِسْنَ رَيْطَ الشَّامِ فَأَتْعَبْنَ الْغَنِيَّ وَكَلَّفْنَ الْفَقِيرَ مَا لاَ يَجِدُ. (ابن المبارك ٧٨٥)

(۳۸۴۳۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا یقیناً تمہیں تنگی کے فتنے میں آزمایا جائے گا پس صبر کرنا اور عنقریب تمہیں آسانی کے فتنے میں آزمایا جائے گا اور بلاشبہ جن چیزوں کا مجھے تم پر خوف ہے ان میں سے سب سے زیادہ خوف عورتوں کے فتنے سے ہے جب ان کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ شام کا باریک کپڑا پہنیں گی مالدار کو تھکا دیں گی اور فقیر کو ایسی چیزوں کا ذمہ دار ٹھہرائیں گی جو اس کے پاس نہیں ہوں گی۔

(۳۸٤۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا تَرَكْتُ عَلَى أُمَّتِي بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ.

(۳۸۴۳۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے بعد اپنی امت میں کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑا جو مردوں کے لیے زیادہ نقصان دہ ہو عورتوں کے مقابلے میں۔

(۳۸٤۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : مَا ذُكِرَ مِنَ الآيَاتِ فَقَدْ مَضَى إِلاَّ أَرْبَعٌ : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الأَرْضِ وَخُرُوجُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ ، قَالَ : وَالآيَةُ الَّتِي تُخْتَتَمُ بِهَا الأَعْمَالُ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى قَوْلِ اللهِ عزوجل : ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾ الآيَةَ. (طبرانی ۱۰۱)

(۳۸۴۳۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا جو نشانیاں ذکر کی گئی ہیں وہ گزر گئیں سوائے چار کے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دجال (کا نکلنا) اور زمین کا جانور اور یاجوج ماجوج کا نکلنا ارشاد فرمایا جس پر اعمال ختم ہو جائیں گے وہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے کیا تم نے اللہ عزوجل کا ارشاد نہیں سنا کہ جس دن تیرے پروردگار کی کوئی نشانی تیرے پاس آئے گی تو ایسے آدمی کو جو ایمان نہیں لایا ہوگا ایمان لانا نفع نہیں دے گا (آیت کے اخیر تک)

(۳۸٤۳۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ : زَعَمَ الْحَسَنُ ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ رَبَّهُ أَنْ يُرِيَهُ الدَّابَّةَ ، قَالَ : فَخَرَجَتْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لاَ يَرَى وَاحِدٌ مِنْ طَرَفَيْهَا ، قَالَ : فَقَالَ : رَبِّ رُدَّهَا ، فَرُدَّتْ.

(۳۸۴۳۹) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ اسے وہ جانور دکھا دے فرمایا کہ وہ جانور تین دن نکلا اس کی ایک جانب بھی دکھائی نہ دی حسن نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب اسے واپس کر دیں پس وہ واپس لوٹا دیا گیا۔

(۳۸٤٤۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُضْرَبَ فِيهَا رِجَالٌ ، ثُمَّ تَخْرُجُ الثَّالِثَةَ عِنْدَ أَعْظَمِ مَسَاجِدِكُمْ ، فَتَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ عِنْدَ رَجُلٍ فَتَقُولُ : مَا يَجْمَعُكُمْ عِنْدَ عَدُوِّ اللهِ ، فَيَبْتَدِرُونَ فَتَسِمُ الْكَافِرَ حَتَّى أَنَّ الرَّجُلَيْنِ لَيَتَبَايَعَانِ ، فَيَقُولُ هَذَا : خُذْ يَا مُؤْمِنُ ، وَيَقُولُ هَذَا : خُذْ يَا كَافِرُ. (نعیم ۱۸۵۱)

(۳۸۴۴۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا ایک جانور قیامت سے پہلے دو مرتبہ نکلے گا یہاں تک کہ اس کے نکلنے کے موقع پر مردوں کو مارا جائے گا پھر تیسری مرتبہ نکلے گا تمہاری مساجد میں سے سب سے بڑی مسجد کے لوگوں کے پاس آئے گا اس حال میں کہ وہ ایک آدمی کے پاس مجتمع ہوں گے پس وہ جانور کہے گا تمہیں اللہ کے دشمن کے پاس کس نے جمع کیا ہے لوگ جلدی

کریں گے وہ جانور کافر پر نشانی لگائے گا یہاں تک کہ دو آدمی آپس میں خرید وفروخت کا معاملہ کریں گے ایک کہے گا لے یہ لے اے مومن اور دوسرا کہے گا لے لے اے کافر۔

(٣٨٤٤١) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ جَبَلِ جِيَادٍ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَالنَّاسُ بِمِنًى ، قَالَ :فَلِذَلِكَ حُيِّيَ سَابِقُ الْحَاجِّ إِذَا جَاءَ بِسَلاَمَةِ النَّاسِ.

(۳۸۴۴۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ ایک جانور نکلے گا جیاد پہاڑ کی جانب سے ایام تشریق میں جبکہ لوگ منیٰ میں ہوں گے انہوں نے فرمایا یہی وجہ ہے حاجیوں میں سب سے پہلے آنے والے کو دعا دی جاتی ہے جبکہ وہ لوگوں کو سلامتی کے ساتھ لے آئے۔

(٣٨٤٤٢) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ صَدْعٍ فِي الصَّفَا جَرْيَ الْفَرَسِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ لاَ يَخْرُجُ ثُلُثُهَا.

(۳۸۴۴۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا صفا کی دراڑ سے ایک جانور نکلے گا گھوڑے کے تین دن دوڑنے کے بقدر وقت میں اس کا ایک تھائی حصہ نہیں نکلے گا۔

(٣٨٤٤٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ :جَلَسَ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَسَمِعُوهُ يُحَدِّثُ ، عَنِ الآيَاتِ ، أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجُ الدَّجَّالِ ، فَانْصَرَفَ النَّفَرُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَحَدَّثُوهُ بِالَّذِي سَمِعُوهُ مِنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فِي الآيَاتِ ، أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجُ الدَّجَّالِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا ، قَدْ حَفِظْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ ؛ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ أَوَّلَ الآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، أَوْ خُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى ، وَأَيَّتُهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالأُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا قَرِيبًا ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَكَانَ يَقْرَأُ الْكُتُبَ :وَأَظُنُّ أَوَّلَهُمَا خُرُوجًا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، وَذَاكَ أَنَّهَا كُلَّمَا غَرَبَتْ أَتَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَسَجَدَتْ فَاسْتَأْذَنَتْ فِي الرُّجُوعِ فَأُذِنَ لَهَا فِي الرُّجُوعِ حَتَّى إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُعَ مِنْ مَغْرِبِهَا أَتَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَسَجَدَتْ وَاسْتَأْذَنَتْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ ، ثُمَّ تَعُودُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي الرُّجُوعِ فَلاَ يَرُدُّ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ ، ثُمَّ تَعُودُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي الرُّجُوعِ فَلاَ يَرُدُّ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ ، حَتَّى إِذَا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَذْهَبَ ، وَعَرَفَتْ أَنَّهَا لَوْ أُذِنَ لَهَا لَمْ تُدْرِكَ الْمَشْرِقَ ، قَالَتْ :رَبِّ ، مَا أَبْعَدَ الْمَشْرِقُ ، قالت رب : مَنْ لِي بِالنَّاسِ ، حَتَّى إِذَا أَضَاءَ الأُفُقُ كَأَنَّهُ طَوْقٌ اسْتَأْذَنَتْ فِي الرُّجُوعِ ، قِيلَ لَهَا :مَكَانَك فَاطْلُعِي ، فَطَلَعَتْ عَلَى النَّاسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، ثُمَّ تَلاَ عَبْدُ اللهِ هَذِهِ الآيَةَ وَذَلِكَ :﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا﴾ .

(۳۸۴۴۳) حضرت ابوزرعہ ﷫ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تین آدمی مسلمانوں میں سے مروان بن حکم کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے ان سے سنا نشانیوں کے متعلق بیان کررہے تھے کہ نشانیوں میں سے پہلی نشانی دجال کا نکلنا ہے وہ لوگ حضرت عبداللہ بن عمرو ﷜ کے پاس گئے اور جو مروان بن حکم سے نشانیوں سے متعلق سنا تھا وہ حضرت عبداللہ سے بیان کیا کہ پہلی نشانی دجال کا نکلنا ہے حضرت عبداللہ ﷜ نے فرمایا مروان نے کوئی بات بیان نہیں کی میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ پہلی نشانی نشانیوں میں سے نکلنے میں سورج کا طلوع ہونا ہے مغرب سے یا جانور کا نکلنا ہے لوگوں پر چاشت کے وقت اور ان دونوں نشانیوں میں سے جو بھی دوسری نشانی سے پہلے ہوگی دوسری اس کے پیچھے قریب ہی واقع ہو جائے گی پھر حضرت عبداللہ ﷜ نے فرمایا وہ کتابیں پڑھتے تھے کہ میرا گمان ہے کہ ان دونوں نشانیوں سے پہلی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہوگی اور یہ اس وجہ سے کہ جب بھی وہ غروب ہوتا ہے عرش کے نیچے آتا ہے اور دوبارہ طلوع کی اجازت چاہتا ہے اسے دوبارہ طلوع کی اجازت دے دی جاتی ہے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہ سورج مغرب سے طلوع ہو وہ عرش کے نیچے آئے گا اور سجدہ ریز ہوگا واپسی کی اجازت چاہے گا اسے کوئی جواب نہیں دیا جائے گا پھر لوٹے گا اور واپسی کی اجازت مانگے گا اسے کوئی جواب نہیں دیا جائے گا پھر لوٹے گا اور واپسی کی اجازت مانگے گا اسے کوئی جواب نہیں دیا جائے گا یہاں تک جب رات کا جتنا حصہ اللہ چاہیں گے گزر جائے گا اور سورج یہ جان لے گا کہ اگر اسے اجازت دی گئی تو وہ مشرق تک نہیں پہنچ سکے گا تو وہ عرض کرے گا اے میرے رب مشرق کتنی ہی دور ہے سورج عرض کرے گا اے میرے رب کون ہے میرے لیے لوگوں میں سے یہاں تک کہ جب افق روشن ہوگا گویا کہ طوق ہے واپسی کی اجازت چاہے گا اس سے کہا جائے گا تم پر لازم ہے تمہارا مقام طلوع ہو پس وہ طلوع ہوگا لوگوں پر مغرب سے پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت تلاوت کی جس دن تیرے پروردگار کی کوئی نشانی آئیگی اس دن کسی ایسے شخص کا ایمان کارآمد نہیں ہوگا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان کے ساتھ کسی نیک عمل کی کمائی نہ کی ہو۔

(۳۸٤٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : أَحْصُوا كُلَّ مَنْ تَلَفَّظَ بِالإِسْلاَمِ ، قَالَ : قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، تَخَافُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّ مِئَةٍ إِلَى السَّبْعِمِئَةِ ، فَقَالَ : إِنَّكُمْ لاَ تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلَوْا ، قَالَ : فَابْتُلِينَا حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا مَا يُصَلِّي إِلاَّ سِرًّا. (مسلم ۱۳۱۔ احمد ۳۸۴)

(۳۸۴۴۴) حضرت حذیفہ ﷜ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے فرمایا ہر اسلام کا اقرار کرنے والے کو شمار کرو حضرت حذیفہ ﷜ نے فرمایا ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ہمارے بارے میں خوف کرتے ہیں اور ہم چھ سو سے سات سو تک ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یقیناً تم نہیں جانتے شاید کہ تمہیں آزمایا جائے راوی فرماتے ہیں ہم آزمائے گئے یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی نماز نہیں پڑھ سکتا تھا سوائے چھپ کر۔

(۳۸٤٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عن أبي وائل ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ أَنْ يُرْسَلَ عَلَيْكُمْ

الشَّرُّ فَرَاسِخَ إِلاَّ مَوْتَةٌ فِي عُنُقِ رَجُلٍ يَمُوتُهَا ، وَهُوَ عُمَرُ. (نعیم ۵۳)

(۳۸۴۴۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا نہیں ہے تمہارے درمیان اور اس بات کے درمیان کہ تم پر ہمیشہ برائی بھیج دی جائے مگر موت اس آدمی کی گردن میں جوان برائیوں کو ختم کرتا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۳۸٤٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : مَا أَعْرِفُ شَيْئًا إِلاَّ الصَّلاَةَ.

(۳۸۴۴۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں کوئی چیز نہیں پہچانتا سوائے نماز کے۔

(۳۸٤٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ كَانَ يَبِيعُ الطَّعَامَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ حُذَيْفَةُ عَلَى جُوخَا أَتَى أَبَا مَسْعُودٍ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ : مَا شَأْنُ سَيْفِكَ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ؟ قَالَ : أَمَّرَنِي عُثْمَان عَلَى جُوخَا ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، أَتَخْشَى أَنْ تَكُونَ هَذِهِ فِتْنَةً ، حِينَ طَرَدَ النَّاسُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ ، قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ : أَمَا تَعْرِفُ دِينَك يَا أَبَا مَسْعُودٍ ، قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَإِنَّهَا لاَ تَضُرُّك الْفِتْنَةُ مَا عَرَفْتَ دِينَك ، إِنَّمَا الْفِتْنَةُ إِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْك الْحَقُّ وَالْبَاطِلُ فَلَمْ تَدْرِ أَيَّهُمَا تَتَّبِعُ ، فَتِلْكَ الْفِتْنَةُ.

(۳۸۴۴۷) حضرت اسماعیل رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم سے ایک صاحب نے بیان کیا جو گندم فروخت کرتے تھے انہوں نے فرمایا جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بغداد کے صوبے میں آئے تو حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہاری تلوار کی کیا حالت ہے اے ابو عبداللہ انہوں نے فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے اس صوبے پر امیر مقرر کیا ہے انہوں نے فرمایا اے ابو عبداللہ کیا تمہیں اس کا خوف ہے کہ یہ فتنہ ہو جبکہ لوگوں نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو نکال دیا ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کیا تم اپنے دین کو نہیں جانتے اے ابو مسعود انہوں نے فرمایا کیوں نہیں تو پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ تمہیں فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا جب تک تم اپنے دین کو پہچانتے ہو فتنہ تو اس وقت ہے جب حق اور باطل تم پر مشتبہ ہو جائے اور تمہیں پتہ نہ چلے کہ دونوں میں سے کس کی پیروی کرو پس یہ فتنہ ہے۔

(۳۸٤٤٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَا أَدْرَكَتِ الْفِتْنَةُ أَحَدًا مِنَّا إِلاَّ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ فِيهِ لَقُلْت فِيهِ إِلاَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ.

(۳۸۴۴۸) حضرت محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ایک صاحب نے فرمایا ہم میں سے کسی کو بھی فتنہ نہیں پاتا مگر یہ کہ اگر میں چاہوں تو اس کے بارے میں کچھ کہہ سکتا ہوں سوائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے۔

(۳۸٤٤٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُاللهِ: ايها الناس إِنَّ هَذَا السُّلْطَانَ قَدَ ابْتُلِيتُمْ بِهِ، فَإِنْ عَدَلَ كَانَ لَهُ الأَجْرُ وَعَلَيْكُمُ الشُّكْرُ، وَإِنْ جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْوِزْرُ وَعَلَيْكُمُ الصَّبْرُ.

(۳۸۴۴۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اے لوگو! بلاشبہ یہ بادشاہ اس کی تمہارے ذریعہ آزمائش کی جارہی ہے

اگر وہ عدل کرے گا تو اس کے لیے اجر ہوگا اور تم پر لازم ہوگا شکر اور اگر وہ ظلم کرے گا تو اس پر گناہ ہوگا اور تم پر لازم ہوگا صبر۔

(۳۸٤٥٠) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ الحسن عن عُتَيٍّ ، قَالَ : قَالَ لِي أُبَيٌّ : هَلَكَ أَهْلُ هَذِهِ الْعُقْدَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ هَلَكُوا وَأَهْلَكُوا كَثِيرًا ، أَمَا وَاللهِ مَا عَلَيْهِمْ آسِي وَلَكِنْ عَلَى مَنْ يَهْلِكُونَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه السلام. (نسائی ۸۸۲۔ ابن خزیمۃ ۱۵۷۳)

(۳۸۴۵۰) حضرت عتی ؒ سے روایت ہے فرمایا کہ مجھ سے حضرت ابی نے فرمایا اس مقام پر اہل حل وعقد (مراد امراء ہیں) ہلاک ہوں گے کعبہ کے رب کی قسم ہلاک ہوں گے اور بہت ساروں کو ہلاک کر دیا باقی اللہ کی قسم مجھے ان پر افسوس نہیں ہے لیکن ان پر ہے جو امت محمد ﷺ سے ہلاک ہوں گے۔

(۳۸٤٥١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمَرَاءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ ، فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِءَ ، وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَفَلاَ نُقَاتِلُهُمْ ، قَالَ : لاَ ، مَا صَلَّوْا.

(ترمذی ۲۲۶۵۔ احمد ۲۹۵)

(۳۸۴۵۱) حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب امراء ہوں گے جن کو تم بھلائی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے جس آدمی نے انکار کیا وہ بری ہو گیا جس آدمی نے ناپسند کیا وہ بھی محفوظ ہو گیا۔ لیکن وہ آدمی جو راضی ہوا اور پیروی کی صحابہ ؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھتے رہیں۔

(۳۸٤٥٢) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : لَتُؤْخَذَنَّ الْمَرْأَةُ فَلَيُبْقَرَنَّ بَطْنُهَا ، ثُمَّ لَيُؤْخَذَنَّ مَا فِي الرَّحِمِ فَلَيُنْبَذَنَّ مَخَافَةَ الْوَلَدِ.

(۳۸۴۵۲) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عورت کو پکڑا جائے گا اور اس کے پیٹ کو پھاڑا جائے گا اور اولاد کے خوف سے اس کے رحم میں موجود جنین کو پھینک دیا جائے گا۔

(۳۸٤٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : يَا وَيْحَه ، يُخْلَعُ وَاللهِ كَمَا يُخْلَعُ الْوَظِيفُ ، يَا وَيْلَتَاهُ ، يُعْزَلُ كَمَا يُعْزَلُ الْجَدْيُ.

(۳۸۴۵۳) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا ہلاکت ہے اس کے لیے جسے الگ کر دیا جائے گا اللہ کی قسم جیسا کہ جانور کی پنڈلی کو الگ کر دیا جاتا ہے۔ اور ہلاکت ہے اس پر جسے معزول کر دیا جائے گا بکری کے بچے کے ہٹانے کی طرح۔

(۳۸٤٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعِبَادَةُ فِي الْفِتْنَةِ كَالْهِجْرَةِ إِلَيَّ.

(طبرانی ۴۹۲)

(۳۸۴۵۴) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ فتنے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔

(٣٨٤٥٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ:حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَان ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَقْنَعِ الْبَاهِلِيِّ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ لاَ تَرَاهُ حَلْقَةٌ إِلاَّ فَرُّوا مِنْهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْحَلْقَةِ الَّتِي كُنْت فِيهَا ، فَثَبَتُّ وَفَرُّوا ، فَقُلْتُ :مَنْ أَنْتَ ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ:مَا يَفِرُّ النَّاسُ مِنْك ، قَالَ:إِنِّي أَنْهَاهُمْ عَنِ الْكُنُوزِ ، قَالَ:قُلْتُ:إِنَّ أُعْطِيَاتِنَا قَدْ بَلَغَتْ وَارْتَفَعَتْ فَتَخَافُ عَلَيْنَا مِنْهَا ، قَالَ :أَمَّا الْيَوْمُ فَلاَ وَلَكِنَّهَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ أَثْمَان دِينِكُمْ ، فَدَعُوهُم وَإِيَّاهَا.

(۳۸۴۵۵) حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا ایک صاحب آئے کہا کہ کوئی بھی (بیٹھنے والا حلقہ ان کو نہیں دیکھتا تھا مگر یہ کہ ان سے بھاگ جاتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ اس حلقے میں آ گئے جس میں میں تھا پس میں ٹھہرا رہا اور دیگر لوگ بھاگ گئے۔ میں نے کہا آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتلایا ابوذر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی۔ میں نے عرض کیا آپ سے لوگ کیوں بھاگے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اس وجہ سے کہ میں ان کو خزانے جمع کرنے سے روکتا ہوں۔ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ بے شک ہمارے عطیات کثیر تعداد کو پہنچ چکے ہیں اور بلند ہو چکے ہیں۔ کیا آپ ہم پر ان کی وجہ سے خوف کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اس وقت میں تو نہیں لیکن قریب ہے کہ وہ تمہارے دین کی قیمت بن جائیں۔ اس وقت ان عطیات سے اجتناب کرنا۔

(٣٨٤٥٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو الْجَحَّاف ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو مُعَاوِيَةُ بْنُ ثَعْلَبَةَ ، قَالَ :أَتَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ ، فَقُلْتُ :إِنَّ رَسُولَ الْمُخْتَارِ أَتَانَا يَدْعُونَا ، قَالَ :فَقَالَ لِي :لاَ تُقَاتِل ، إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَسُوءَ هَذِهِ الأُمَّةِ ، أَوْ آتِيهَا مِنْ غَيْرِ وَجْهِهَا.

(۳۸۴۵۶) حضرت معاویہ بن ثعلبہ فرماتے ہیں میں محمد بن حنفیہ کے پاس آیا میں نے عرض کیا بلاشبہ مختار کے قاصد ہمارے پاس آئے ہمیں دعوت دیتے رہے راوی رحمہ اللہ نے فرمایا مجھ سے انہوں نے فرمایا کہ لڑائی نہ کرنا بلاشبہ میں ناپسند کرتا ہوں اس بات کو کہ اس امت میں سے سب سے برا ہوں یا یہ فرمایا میں آؤں ان کے پاس ان کے طریقے کے علاوہ پر۔

(٣٨٤٥٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ:قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ:إِيَّاكَ أَنْ تُقْتَلَ مَعَ فتنة.

(۳۸۴۵۷) حضرت زبیر بن عدی نے فرمایا مجھ سے حضرت ابراہیم نے فرمایا تو بچ اس بات سے کہ فتنے کے ساتھ قتل کیا جائے۔

(٣٨٤٥٨) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :دَخَلَ أَبُو مُوسَى ، وَأَبُو مَسْعُودٍ

عَلَى عَمَّارٍ وَهُوَ يَسْتَنْفِرُ النَّاسَ ، فَقَالاَ :مَا رَأَيْنَا مِنْك مُنْذُ أَسْلَمْت أَمْرًا أَكْرَهُ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الأَمْرِ ، فَقَالَ :عَمَّارٌ :مَا رَأَيْت مِنكُمَا مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهُ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هَذَا الأَمْرِ ، قَالَ : فَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً. (بخاری ۷۱۰۲۔ حاکم ۱۱۷)

(۳۸۴۵۸) حضرت ابووائل سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ابوموسیٰ اور ابومسعود رضی اللہ عنہما حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ لوگوں کو لڑائی کے لیے بلا رہے تھے ان دونوں حضرات نے فرمایا جب سے آپ نے اسلام قبول کیا ہے ہم نے اس سے زیادہ ناپسندیدہ امر آپ سے نہیں دیکھا تمہارے اس امر میں جلدی کرنے کے نسبت حضرت عمار نے فرمایا میں نے تم سے جب سے تم نے اسلام قبول کیا ہے اس سے زیادہ ناپسندیدہ امر اپنے نزدیک نہیں دیکھا تمہارے اس امر میں سستی کرنے کی نسبت راوی فرماتے ہیں حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ایک ایک جوڑا پہنا دیا۔

(۳۸٤٥٩) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حُبَيْشٍ الأَسَدِيِّ ، قَالَ :بَعَثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ بِهَدَايَا إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَفَضَّلَ عَلِيًّا ، قَالَ :وَقَالَ لِي :قُلْ لَهُ :إِنَّ ابْنَ أَخِيك يُقْرِئُك السَّلاَمَ وَيَقُولُ :مَا بَعَثْتُ إِلَى أَحَدٍ بِأَكْثَرَ مِمَّا بَعَثْتُ إِلَيْك إِلاَّ مَا كَانَ فِي خَزَائِنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :أَشَدُّ مَا يُحْزَنُ عَلَى مِيرَاثِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَمَا وَاللهِ لَئِنْ مَلَكْتُهَا لأَنْفُضَنَّهَا نَفْضَ الْوِذَامِ التَّرِبَةَ. (ابوعبید ۴۳۸۔ احمد ۱۸۷۲)

(۳۸۴۵۹) حضرت حارث بن حبیش اسدی رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے کچھ ہدایا دے کر مدینہ والوں کی طرف بھیجا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فضیلت دی (ہدایا میں) راوی نے فرمایا مجھ سے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان سے کہنا آپ کے چچا کا بیٹا آپ کو سلام کہہ رہا تھا اور کہہ رہا تھا میں نے کسی کی طرف اس سے زیادہ نہیں بھیجا جتنا آپ کی طرف بھیجا ہے سوائے اس کے جو امیر المومنین کے خزانے میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب سے زیادہ جس بات کا مجھے غم ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے باقی اگر میں اس کا مالک ہو جاؤں تو اسے جھاڑ دوں جگر کے گوشت کے ٹکڑے کو مٹی سے جھاڑنے کی طرح۔

(۳۸٤٦٠) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :كَانَ يَقُولُ لَنَا فِي خِلاَفَةِ عُمَرَ :إِنَّهَا سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ ، وَأَنَّ بِحَسْبِ الرَّجُلِ إِذَا رَأَى أَمْرًا يَكْرَهُهُ أَنْ يُعْلِمَ اللَّهَ ، أَنَّهُ لَهُ كَارِهٌ.

(۳۸۴۶۰) حضرت عمیلہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلافت کے زمانے میں فرماتے تھے بلاشبہ عنقریب فتنے ہوں گے فتنے ہوں گے اور آدمی کے لیے کافی ہوگی یہ بات کہ جب کسی ناپسندیدہ امر کو دیکھے تو اسے ناپسند کرے کہ اللہ تعالیٰ جان لیں کہ بلاشبہ یہ اس امر کو ناپسند کرنے والا ہے۔

(۳۸٤٦١) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قُلْتُ :لاِبْنِ عَبَّاسٍ : أَنْهَى أَمِيرِي عَنْ مَعْصِيَةٍ ، قَالَ :لاَ تَكُونُ فِتْنَةٌ ، قَالَ :قُلْتُ :فَإِنْ أَمَرَنِي بِمَعْصِيَةٍ ، قَالَ :فَحِينَئِذٍ.

(۳۸۴۶۱) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا میں اپنے امیر کو معصیت سے روکوں انہوں نے فرمایا نہیں فتنہ ہوگا طاؤس رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اگر وہ مجھے گناہ کا حکم دے ارشاد فرمایا اس وقت (روک سکتے ہو)

(۳۸٤٦٢) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لابْنِ عَبَّاسٍ :آمُرُ أَمِيرِي بِالْمَعْرُوفِ ، قَالَ :إِنْ خِفْتَ أَنْ يَقْتُلَكَ فَلاَ تُؤَنِّبِ الإِمَامَ ، فَإِنْ كُنْتَ لاَ بُدَّ فَاعِلاً فَفِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ.

(۳۸۴۶۲) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک صاحب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا میں اپنے امیر کو نیکی کا حکم کروں انہوں نے ارشاد فرمایا اگر تجھے (امر بالمعروف) کرنا ضرور ہو تو اپنے اور اس کے درمیان ہو۔

(۳۸٤٦٣) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِذَا أَتَيْتَ الأَمِيرَ الْمُؤْمِنَ فَلاَ تُؤَنِّبه أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ.

(۳۸۴۶۳) حضرت عبداللہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا جب تو مومن امیر کے پاس جائے تو لوگوں کے سامنے اسے نصیحت مت کر۔

(۳۸٤٦٤) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : ذَكَرْتُ الأُمَرَاءَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَابْتَرَكَ فِيهِمْ رَجُلٌ فَتَطَاوَلَ حَتَّى مَا أَرَى فِي الْبَيْتِ أَطْوَلَ مِنْهُ ، فَسَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ : لاَ تَجْعَلْ نَفْسَكَ فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ، فَتَقَاصَرَ حَتَّى مَا أَرَى فِي الْبَيْتِ أَقْصَرَ مِنْهُ.

(۳۸۴۶۴) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس امراء کا تذکرہ کیا گیا ان میں سے ایک لڑائی کے لیے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اس نے سر اٹھایا یہاں تک کہ گھر میں اس سے زیادہ لمبا میں نے کسی کو نہیں دیکھا حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا یہ فرماتے ہوئے کہ اپنے آپ کو ظالم قوم کے لیے فتنہ نہ بنا پس وہ نیچے ہو گیا یہاں تک کہ اس سے زیادہ چھوٹا مجھے گھر میں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

(۳۸٤٦٥) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هَمَّامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَيُّوب السَّخْتِيَانِيُّ ، قَالَ :اجْتَمَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَسَعْدٌ ، وَابْنُ عُمَرَ وَعَمَّارٌ فَذَكَرُوا فِتْنَةً تَكُونُ ، فَقَالَ سَعْدٌ :أَمَّا أَنَا فَأَجْلِسُ فِي بَيْتِي وَلاَ أَخْرُجُ مِنْهُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :أَنَا عَلَى مَا قُلْتَ ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :أَنَا عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ ، وَقَالَ عَمَّارٌ : لَكِنِّي أَتَوَسَّطُهَا فَأَضْرِبُ خَيْشُومَهَا الأَعْظَمَ. (مسند ۷۵۵)

(۳۸۴۶۵) حضرت ایوب السختیانی رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت سعد اور حضرت ابن عمر اور حضرت عمار رضی اللہ عنہم جمع ہوئے آئندہ کے فتنے کے بارے میں تذکرہ کرنے لگے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا باقی رہا میں تو میں اپنے گھر میں بیٹھوں گا اور اس سے نہیں نکلوں گا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس پر ہوں جو تم نے کہا اور حضرت ابن

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس کی مثل پر ہوں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن میں اس کے درمیان میں ہوں گا اس کے بڑے ناک پر ماروں گا۔

(۳۸٤٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : كَانَ الْحَارِثُ بْنُ سُوَيْد فِي نَفَرٍ ، فَقَالَ: إيَّاكُمْ وَالْفِتَنَ فَإِنَّهَا قَدْ ظَهَرَتْ، فَقَالَ رَجُلٌ: فَأَنْتَ قَدْ خَرَجْت مَعَ عَلِيٍّ، قَالَ: وَأَيْنَ لَكُمْ إمَامٌ مِثْلُ عَلِيٍّ.

(۳۸۴۶۶) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت حارث بن سوید ایک لشکر میں تھے انہوں نے ارشاد فرمایا بچو تم فتنوں سے بلاشبہ وہ ظاہر ہو چکے ہیں ایک آدمی نے کہا آپ بھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے ہیں انہوں نے فرمایا کہاں ہوگا امام حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسا۔

(۳۸٤٦٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زِيَادٍ ، عَنْ تُبَيْعٍ ، قَالَ : قَالَ كَعْبٌ : إنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ كَلْبًا ، فَاتَّقِ اللَّهَ لاَ يَضُرَّنَّكَ شَرُّهُ.

(۳۸۴۶۷) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ ہر قوم کے لیے کتا ہوتا ہے پس اللہ سے ڈرو اس کا شر تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(۳۸٤٦٨) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حميد ، عَنْ مَيْمُونِ بنِ سياه ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ : إنَّهُ مَن شخص لَهُ أردته.

(۳۸۴۶۸) حضرت جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے فتنے کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے اس طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھا......تو وہ اسے ہلاک کر دے گا۔

(۳۸٤٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مبشر بْنِ الْمُحَرَّرِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : تُوشِكُ الْمَدِينَةُ أَنْ لاَ يُحْمَلَ إلَيْهَا طَعَامٌ عَلَى قَتَبٍ ، وَيَكُونُ طَعَامُ أَهْلِهَا بِهَا ، مَنْ كَانَ لَهُ أَصْلٌ ، أَوْ حَرْثٌ ، أَوْ مَاشِيَةٌ يَتْبَعُ أَذْنَابَهَا فِي أَطْرَافِ السَّحَابِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْبُنْيَانَ قَدْ عَلاَ سَلْعًا فَارْتَبِضُوهُ.

(۳۸۴۶۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا......قریب ہے یہ بات کہ مدینہ کی طرف کھانے کی چیزیں نہیں لے جائی جائیں گی پالان پر اور وہاں رہنے والوں کا کھانا وہیں سے ہی پورا ہوگا جس آدمی کے پاس زمین ہو یا کھیتی ہو یا مویشی ہوں وہ ان کی دموں کے پیچھے رہے بادلوں کے کناروں میں اور جب تم دیکھو عمارتوں کو کہ وہ کوہ سلع سے بلند ہو جائیں اس میں ٹھہرے رہو۔

(۳۸٤٧۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عَلَى رَايَاتِهِمْ ، فَأَرْسَلَ فَجِيءَ بِهِمْ ، فَقَالَ : مَا أَعْجَلَكُمْ ، قَالُوا : أَوَلَيْسَ قَدْ أَذِنْت لَنَا ، قَالَ : لاَ ، وَلاَ شَبَّهْت وَلَكِنَّكُمْ تَعَجَّلْتُمْ إلَى النِّسَاءِ بِالْمَدِينَةِ ، ثُمَّ

قَالَ :أَلَا لَيْتَ شِعْرِي مَتَى تَخْرُجُ نَارٌ مِنْ قِبَلِ جَبَلِ الْوِرَاقِ تُضِيءُ لَهَا أَعْنَاقُ الإِبِلِ بُرُوكًا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ مِنْ عَدَنَ أَبْيَنَ كَضَوْءِ النَّهَارِ.

(۳۸۴۷۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپسی فرما رہے تھے جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے تو لوگوں نے اپنے جھنڈوں کے ساتھ جلدی کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف پیغام بھیجا ان کو لایا گیا آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کس چیز نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا انہوں نے عرض کیا کیا آپ نے ہمیں اجازت نہیں دی؟ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا نہیں اور نہ ہی میں تشبیہ دی ہے۔ لیکن تم نے مدینہ میں عورتوں کی طرف جلدی کی پھر فرمایا ایک وقت آئے گا جب جبل وراق کی جانب سے ایک آگ ظاہر ہوگی، اس آگ کی وجہ سے عدن کے برک الغماد میں بیٹھے ہوئے اونٹوں کی گردنیں دن کی روشنی سے زیادہ روشن ہو جائیں گی۔

(۳۸۴۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ ، فَقَالَ :أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ آنِفًا ، أَنَّ نَارًا تَحْشُرُهُمْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ.

(ابو یعلی ۳۷۳۰)

(۳۸۴۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی کون سی ہے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھے جبرئیل نے ابھی خبر دی بلاشبہ آگ ان کو جمع کرے گی مشرق کی جانب سے۔

(۳۸۴۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ :أَيُّهَا النَّاسُ ، هَاجِرُوا قِبَلَ الْحَبَشَةِ ، تَخْرُجُ مِنْ أَوْدِيَةِ بَنِي عَلِيٍّ نَارٌ تُقْبِلُ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ تَحْشُرُ النَّاسَ ، تَسِيرُ إِذَا سَارُوا، وَتُقِيمُ إِذَا ناموا حَتَّى إِنَّهَا لِتَحْشُر الْجِعْلَانَ حَتَّى تَنْتَهِيَ بِهِمْ إِلَى بُصْرَى ، وَحَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَقَعُ فَتَقِفُ حَتَّى تَأْخُذَهُ.

(۳۸۴۷۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا اے لوگو! حبشہ کی طرف ہجرت کرو بنی علی کی وادیوں سے آگ نکلے گی جو یمن کی جانب سے آئے گی لوگوں کو اکٹھا کرے گی چلے گی جب وہ لوگ چلیں گے......اور ٹھہر جائے گی جب وہ سو جائیں گے یہاں تک کہ وہ نگرانوں کو جمع کرے گی اور ان کو بصری تک پہنچا دے گی اور ایک آدمی گر پڑے تو وہ ٹھہر جائے گی یہاں تک کہ اسے پکڑے گی۔

(۳۸۴۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ قَوْلُهُ ﴿يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ ونحاس﴾، قَالَ :نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ تَحْشُرُ النَّاسَ حَتَّى ، أَنَّهَا لَتَحْشُرُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ ، تَبِيتُ حَيْثُ بَاتُوا ، وَتَقِيلُ حَيْثُ قَالُوا.

(۳۸۴۷۳) حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قول: (يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ ونحاس)

(تم پر آگ کا شعلہ اور تانبے کے رنگ کا دھواں چھوڑے گا) کے بارے میں فرمایا (اس سے مراد یہ ہے) کہ آگ ہوگی جو مغرب کی جانب سے نکلے گی لوگوں کو اکٹھا کرے گی یہاں تک کہ بندروں اور خنزیروں کو بھی جمع کرے گی رات گزارے گی جہاں وہ رات گزاریں گے اور دوپہر کو وہاں رہے گی جہاں وہ رہیں گے۔

(۳۸۴۷۴) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حِمَازٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْتَ شِعْرِي مَتَى تَخْرُجُ نَارٌ مِنْ قِبَلِ الْوِرَاقِ تُضِيءُ لَهَا أَعْنَاقُ الإِبِلِ بِبُصْرَى بُرُوكًا كَضَوْءِ النَّهَارِ. (احمد ۱۴۴۔ ابن حبان ۶۸۴۱)

(۳۸۴۷۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کاش مجھے معلوم ہو جاتا جبل وراق کی جانب سے کب آگ نکلے گی جس سے بصری میں بیٹھے اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی دن کی روشنی کی طرح۔

(۳۸۴۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو قِلاَبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَتَخْرُجُ نَارٌ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ ، تَحْشُرُ النَّاسَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَمَا تَأْمُرُنَا ، قَالَ : عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ. (ترمذی ۲۲۱۷۔ احمد ۸)

(۳۸۴۷۵) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب قیامت سے پہلے آگ نکلے گی حضرموت سمندر سے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا تم پر لازم ہے شام۔

(۳۸۴۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، قَالَ : خَطَبَهُمْ مُعَاوِيَةُ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ جِئْتُمْ فَبَايَعْتُمُونِي طَائِعِينَ وَلَوْ بَايَعْتُمْ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجْدَعًا لَجِئْتُ حَتَّى أُبَايِعَهُ مَعَكُمْ ، فَلَمَّا نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ ، قَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ : تَدْرِي أَيَّ شَيْءٍ جِئْتَ بِهِ الْيَوْمَ زَعَمْتَ أَنَّ النَّاسَ بَايَعُوكَ طَائِعِينَ ، وَلَوْ بَايَعُوا عَبْدًا حَبَشِيًّا لَجِئْتَ حَتَّى تُبَايِعَهُ مَعَهُمْ ، قَالَ : فَنَدِمَ فَعَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، وَهَلْ كَانَ أَحَدٌ أَحَقَّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنِّي ، وَهَلْ هُوَ أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنِّي ، قَالَ : وَابْنُ عُمَرَ جَالِسٌ ، قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : هَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ : أَحَقُّ بِهَذَا الأَمْرِ مِنْكَ مَنْ ضَرَبَكَ وَأَبَاكَ على الإِسْلاَمِ ، ثُمَّ خِفْتُ أَنْ تَكُونَ كَلِمَتِي فَسَادًا وَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْجِنَانِ ، فَهَوَّنَ عَلَيَّ مَا أَقُولُ.

(۳۸۴۷۶) حضرت ہذیل بن شرحبیل رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! بلاشبہ تم آئے ہو تم نے میری بیعت خوشی سے کی ہے اور اگر تم کان کٹے ہوئے حبشی غلام کی بیعت کرتے تو میں آتا اور تمہارے ساتھ اس کی بیعت کرتا جب منبر سے نیچے اتر آئے ان سے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے آج کیا

کام کیا ہے آپ نے کہا ہے کہ تم نے خوشی سے میری بیعت کی ہے۔ پس اگر وہ حبشی غلام کی بیعت کرتے تو وہ آ جائے گا اور آپ کو اس کی بیعت کرنی پڑے گی۔ وہ نادم ہوئے اور منبر کی جانب لوٹے اور ارشاد فرمایا اے لوگو کیا اس امر (خلافت) کا مجھ سے زیادہ حقدار ہے اور کیا کوئی اس کا مجھ سے زیادہ حقدار ہے راوی نے فرمایا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ وہاں تشریف فرما تھے راوی نے بتلایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے یہ ارادہ کیا کہ یوں کہوں اس امر کا آپ سے زیادہ حقدار وہ ہے جس نے آپ کو اور آپ کے والد کو اسلام پر مارا پھر مجھے خوف ہوا کہ میری یہ بات فساد ہو گی اور میں نے جنت میں جو اللہ نے تیار کر رکھا ہے اسے یاد کیا تو جو میں کہنا چاہتا تھا (اس سے رکنا) مجھ پر آسان ہو گیا۔

(٣٨٤٧٧) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ مَعَ عَلِيٍّ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ وَمَعَهُ خَمْسَةُ آلاَفٍ قَدْ حَلَقُوا رُؤُوسَهُمْ بَعْدَ مَا مَاتَ عَلِيٌّ ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَسَنُ فِي بَيْعَةِ مُعَاوِيَةَ أَبَى قَيْسٌ أَنْ يَدْخُلَ ، فَقَالَ : لأَصْحَابِهِ : مَا شِئْتُمْ ، إِنْ شِئْتُمْ جَالَدْتُ بِكُمْ أَبَدًا حَتَّى يَمُوتَ الأَعْجَلُ ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَخَذْتُ لَكُمْ أَمَانًا ، فَقَالُوا : خُذْ لَنَا ، فَأَخَذَ لَهُمْ أَنَّ لَهُمْ كَذَا وَكَذَا ، وَأَنْ لاَ يُعَاقَبُوا بِشَيْءٍ ، وَأَنِّي رَجُلٌ مِنْهُمْ ، وَلَمْ يَأْخُذْ لِنَفْسِهِ خَاصَّةً شَيْئًا ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَمَضَى بِأَصْحَابِهِ جَعَلَ يَنْحَرُ لَهُمْ كُلَّ يَوْمٍ جَزُورًا حَتَّى بَلَغَ.

(۳۸۴۷۷) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ قیس بن سعد بن عبادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے مقدمۃ الجیش پر امیر تھے اور ان کے ساتھ پانچ معزز افراد تھے انہوں نے حلقہ بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی حضرت قیس نے بیعت میں داخل ہونے سے انکار کیا اور اپنے ساتھیوں سے فرمایا کیا چاہتے ہو اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ مل کر ہمیشہ لڑائی کرتا رہوں۔ یہاں تک کہ زیادہ جلدی کرنے والا مر جائے اور اگر تم چاہوں تو تمہارے لیے امان لے لوں انہوں نے کہا ہمارے لیے (امان) لے لیں انہوں نے ان کے لیے (عہد) لیا کہ ان کے لیے یہ ہوگا اور ان کو کوئی سزا نہیں دی جائے گی اور میں ان میں سے ایک آدمی بنوں اور اپنے لیے کوئی خاص عہد نہ لیا جب انہوں نے مدینہ کی طرف کوچ کیا اور اپنے ساتھیوں کو لے کر چلے تو ان کے لیے ہر دن ایک اونٹ ذبح کرتے تھے یہاں تک کہ (مدینہ) پہنچ گئے۔

(٣٨٤٧٨) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ شَهِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ : رَحِمَ اللَّهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، أَرَادَ دَنَانِيرَ الشَّامِ ، رَحِمَ اللَّهُ مَرْوَانَ ، أَرَادَ دَرَاهِمَ الْعِرَاقِ.

(۳۸۴۷۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے ابن زبیر پر انہوں نے شام کے دنانیر کا ارادہ کیا اور اللہ رحم فرمائے مروان پر انہوں نے عراق کے دراہم کا ارادہ کیا۔

(٣٨٤٧٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنْ فِطْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُنْذِرٌ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : اتَّقُوا هَذِهِ الْفِتَنَ فَإِنَّهَا لاَ يَسْتَشْرِفُ لَهَا أَحَدٌ إِلاَّ اسْتَبَقَتْهُ ، أَلاَ إِنَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ لَهُمْ أَكْلٌ وَمُدَّةٌ ، لَوِ اجْتَمَعَ

مَنْ فِي الْأَرْضِ أَنْ يُزِيلُوا مُلْكَهُمْ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى ذَلِكَ ، حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي يَأْذَنُ فِيهِ ، أَتَسْتَطِيعُونَ أَنْ تُزِيلُوا هَذِهِ الْجِبَالَ.

(۳۸۴۷۹) حضرت محمد بن علی ابن الحنفیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا..... فتنوں سے بچو بلاشبہ ان کی طرف کوئی بھی نظر نہیں اٹھاتا مگر یہ کہ وہ فتنہ اس پر سبقت لے جاتا ہے آگاہ وخبردار ہوان لوگوں کے لیے موت اور مقررہ مدت ہے۔ اگر جو لوگ زمین میں ہیں وہ جمع ہو جائیں اس بات پر کہ ان کے ملک کو ختم کر دیں تو وہ اس پر قادر نہیں ہوں گے یہاں تک اللہ تعالیٰ اس کی اجازت دے کیا تم طاقت رکھتے ہو اس بات کی کہ ان پہاڑوں کو ہٹا دو۔

(۳۸٤۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَمَّا بُويِعَ لِعَلِيٍّ أَتَانِي ، فَقَالَ : إِنَّكَ امْرُؤٌ مُحَبَّبٌ فِي أَهْلِ الشَّامِ ، فَإِنِّي قَدِ اسْتَعْمَلْتُكَ عَلَيْهِمْ فَسِرْ إِلَيْهِمْ ، قَالَ : فَذَكَرْتُ الْقَرَابَةَ وَذَكَرْتُ الصِّهْرَ ، فَقُلْتُ : أَمَّا بَعْدُ ، فَوَاللهِ لاَ أُبَايِعُكَ ، قَالَ : فَتَرَكَنِي وَخَرَجَ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ جَاءَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى أُمِّ كُلْثُومٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا وَتَوَجَّهَ إِلَى مَكَّةَ فَأُتِيَ عَلِيٌّ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ تَوَجَّهَ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَنْفَرَ النَّاسَ ، قَالَ : فَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُعَجِّلُ حَتَّى يُلْقِيَ رِدَائَهُ فِي عُنُقِ بَعِيرِهِ ، قَالَ : وَأَتَيْتُ أُمَّ كُلْثُومٍ فَأَخْبَرْتُ ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِيهَا : مَا الَّذِي تَصْنَعُ قَدْ جَائَنِي الرَّجُلُ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَتَوَجَّهَ إِلَى مَكَّةَ ، فَتَرَاجَعَ النَّاسُ.

(۳۸۴۸۰) حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو وہ میرے پاس آئے اور ارشاد فرمایا آپ ایسے آدمی ہو جو اہل شام کے ہاں محبوب ہو میں نے تمہیں ان پر عامل مقرر کیا ہے تم ان کے پاس جاؤ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے قرابت اور سسرالی رشتے کو یاد کیا اور میں نے کہا حمد وصلاۃ کے بعد اللہ کی قسم میں آپ کی بیعت نہیں کروں گا انہوں نے (ابن عمر رضی اللہ عنہ نے) فرمایا انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور نکل گئے اس کے بعد جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس آئے ان کو سلام کیا اور مکہ کی طرف متوجہ ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان سے کہا گیا بلاشبہ ابن عمر شام کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور لوگوں کو لڑائی کے لیے جمع کر رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر یہ آدمی جلدی کرے یہاں تک کہ اپنی چادر اپنے اونٹ کی گردن میں ڈال دے راوی نے فرمایا حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے پاس کوئی آیا اور ان کو خبر دی گئی انہوں نے اپنے والد کو پیغام بھیجا آپ کیا کر رہے ہیں وہ آدمی میرے پاس آیا مجھے سلام کیا اور مکہ کی طرف چلا گیا پس لوگ واپس ہو گئے۔

(۳۸٤۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى أَسْمَاءَ قَبْلَ قَتْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِعَشْرِ لَيَالٍ وَأَسْمَاءُ وَجِعَةٌ ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ : كَيْفَ تَجِدِينَكِ ، قَالَتْ : وَجِعَةٌ ، قَالَ : إِنَّ فِي الْمَوْتِ لَعَافِيَةً ، قَالَتْ : لَعَلَّكَ تَشْتَهِي مَوْتِي ، فَلِذَلِكَ تَمَنَّاهُ ، فَوَاللهِ مَا أَشْتَهِي أَنْ تَمُوتَ حَتَّى تَأْتِيَ عَلَى أَحَدِ طَرَفَيْكَ ، إِمَّا أَنْ تُقْتَلَ فَأَحْتَسِبَكَ ، وَإِمَّا أَنْ تَظْهَرَ فَتَقَرَّ عَيْنِي ، فَإِيَّاكَ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْكَ خُطَّةٌ

لَا تُوَافِقُكَ ، فَتَقْبَلُهَا كَرَاهَةَ الْمَوْتِ ، وَإِنَّمَا عَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ لِيُقْتَلَ فَيُحْزِنُهَا بِذَلِكَ.

(۳۸۴۸۱) حضرت ہشام بن عروہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ شہادت سے دس راتیں پہلے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آئے حضرت اسماء بیمار تھیں حضرت عبداللہ نے ان سے کہا آپ کیسے پاتی ہیں انہوں نے فرمایا بیمار ہوں حضرت عبداللہ نے ان سے کہا آپ کیسے پاتی ہیں انہوں نے فرمایا بیمار ہوں حضرت عبداللہ نے فرمایا موت میں عافیت ہے حضرت اسماء نے فرمایا شاید تم میری موت کو چاہتے ہو کہ اسی کی تمنا کر رہے ہو اللہ کی قسم میں...... چاہتی تھی کہ تمہیں موت آئے یہاں تک کہ دو باتوں میں سے ایک پر تم آؤ...... تمہیں قتل کر دیا جائے تو میں تمہاری وجہ سے ثواب کی امید رکھوں یا تو غالب آجائے تو میری آنکھ ٹھنڈی ہو جائے اس بات سے بچنا کہ تم پر ایسا خطہ پیش کیا جائے جو تمہارے موافق نہ ہو اور تم اسے موت کی کراہت و ناپسندیدگی کی وجہ سے قبول کر لو حضرت عبداللہ کی مراد یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے گا اور یہ بات حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو غمگین کرے گی۔

(۳۸٤۸۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ أَسْمَاءَ بَعْدَ قَتْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقُلْتُ : بَلَغَنِي أَنَّهُمْ صَلَبُوا عَبْدَ اللهِ مُنَكَّسًا ، وَعَلَّقُوا مَعَهُ هِرَّةً ، وَاللهِ إِنِّي لَوَدِدْتُ أَنْ لَا أَمُوتَ حَتَّى يُدْفَعَ إِلَيَّ فَأُغَسِّلَهُ وَأُحَنِّطَهُ وَأُكَفِّنَهُ ، ثُمَّ أَدْفِنَهُ ، فَمَا لَبِثُوا أَنْ جَاءَ كِتَابُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَنْ يُدْفَعَ إِلَى أَهْلِهِ ، فَأُتِيَتْ بِهِ أَسْمَاءُ فَغَسَّلَتْهُ وَحَنَّطَتْهُ وَكَفَّنَتْهُ ، ثُمَّ دَفَنَتْهُ.

(۳۸۴۸۲) حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آیا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ کو اوندھے منہ کر کے پھانسی دی ہے اور ان کے ساتھ بلی کو لٹکایا ہے اللہ کی قسم میں یہ چاہتی ہوں کہ مجھے موت نہ آئے یہاں تک وہ مجھے عبداللہ کو دے دیں میں اسے غسل دوں گی اور اسے خوشبو لگاؤں گی اور اسے کفناؤں گی پھر اسے دفن کروں گی تھوڑی ہی دیر کے بعد عبدالملک کا خط آگیا کہ انہیں ان کے گھر والوں کے سپرد کر دیا جائے پھر حضرت اسماء نے ان کو غسل دیا اور ان کو خوشبو لگائی اور ان کو کفن دیا پھر ان کو دفنا دیا۔

(۳۸٤۸۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ صَفِيَّةَ ، عَنْ أُمِّهِ ، قَالَتْ : دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ الْمَسْجِدَ ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ مَصْلُوبٌ ، فَقَالُوا لَهُ : هَذِهِ أَسْمَاءُ ، فَأَتَاهَا وَذَكَّرَهَا وَوَعَظَهَا ، وَقَالَ : إِنَّ الْجُثَّةَ لَيْسَتْ بِشَيْءٍ ، وَإِنَّ الأَرْوَاحَ عِنْدَ اللهِ فَاصْبِرِي وَاحْتَسِبِي ، فَقَالَتْ : وَمَا يَمْنَعُنِي مِنَ الصَّبْرِ وَقَدْ أُهْدِيَ رَأْسُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا إِلَى بَغِيٍّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ.

(۳۸۴۸۳) حضرت صفیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو سولی دے دی گئی تھی انہوں نے کہا یہ اسماء رضی اللہ عنہا ہیں حضرت ابن عمر ان کے پاس آئے اور ان کو نصیحت کی اور ان سے

اصلاح کی بات کی اور فرمایا جسم کوئی چیز نہیں اور روحیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں پس صبر کرو اور ثواب کی نیت کرو حضرت اسماء نے فرمایا اور مجھے صبر سے کونسی چیز روکے گی حالانکہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا سر بنی اسرائیل کی زانیہ عورتوں میں سے ایک زانیہ کو دیا گیا۔

(۳۸٤۸٤) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أُخْبِرت ، أَنَّ الْحَجَّاجَ حِينَ قَتَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ جَاءَ بِهِ إِلَى مِنًى فَصَلَبَهُ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ : انْظُرُوا إِلَى هَذَا ، هَذَا شَرُّ الأُمَّةِ ، فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْت ابْنَ عُمَرَ جَاءَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ فَذَهَبَ لِيُدْنِيَهَا مِنَ الْجِذْعِ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ ، فَقَالَ لِمَوْلًى لَهُ : وَيْحَك ، خُذْ بِلِجَامِهَا فَأَدْنِهَا ، قَالَ : فَرَأَيْته أَدْنَاهَا فَوَقَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَقُولُ : رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْت لَصَوَّامًا قَوَّامًا ، وَلَقَدْ أَفْلَحَتْ أُمَّةٌ أَنْتَ شَرُّهَا.

(۳۸۴۸۴) حضرت خلف بن خلیفہ اپنے والد حضرت خلیفہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا مجھے یہ خبر دی گئی کہ حجاج نے جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو ان کو منیٰ کی طرف لے گیا اور ان کو بطن وادی میں گھاٹی کے پاس پھانسی دی پھر اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنے خچر پر تشریف لائے وہ اسے قریب کر رہے تھے تنے کے اور وہ بدک رہی تھی انہوں نے اپنے غلام سے فرمایا تیرے لیے ہلاکت ہو اس کی لگام پکڑ اور اسے قریب کر راوی فرماتے ہیں اس نے اس خچر کو قریب کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ٹھہرے اور یہ فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تم روزہ رکھنے والے اور قیام کرنے والے تھے وہ امت فلاح پا گئی جس کے تم شر و برائی ہو۔

(۳۸٤۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ ، قَالَ : حدَّثَنِي الْبَرِيدُ الَّذِي جَاءَ بِرَأْسِ الْمُخْتَارِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : لَمَّا وَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ : مَا حَدَّثَنِي كَعْبٌ بِحَدِيثٍ إِلاَّ رَأَيْت مِصْدَاقَهُ غَيْرَ هَذَا ، فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّهُ يَقْتُلُنِي رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ ، أَرَانِي أَنَا الَّذِي قَتَلْتُهُ.

(۳۸۴۸۵) حضرت ہلال بن یساف رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت برید نے بیان کیا جو مختار کا سر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آئے تھے انہوں نے فرمایا جب میں نے اس کا سر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا تو انہوں نے فرمایا مجھ سے کعب نے کوئی بھی بات نقل نہیں کی مگر میں نے اس کا مصداق دیکھ لیا سوائے اس کے کیونکہ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ثقیف کا ایک آدمی مجھے قتل کرے گا میں اپنے آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔

(۳۸٤۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَرَأَيْته يَتَقَلَّبُ عَلَى فِرَاشِهِ وَيَنْفُخُ ، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ : مَا يَكْرُبُكَ مِنْ أَمْرِ عَدُوِّكَ هَذَا ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا بِي عَدُوُّ اللَّهِ هَذَا ابْنُ الزُّبَيْرِ ، وَلَكِنْ بِي مَا يَفْعَلُ فِي حَرَمِهِ غَدًا ، قَالَ : ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ أَنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْت أَعْلَمُ مِمَّا عَلَّمْتَنِي ، أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْهَا قَتِيلاً يُطَافُ بِرَأْسِهِ فِي الأَمْصَارِ ، أَوْ فِي الأَسْوَاقِ.

(۳۸۴۸۶) حضرت منذر رحمہ اللہ سے روایت ہے میں محمد بن حنفیہ کے پاس تھا میں نے ان کو دیکھا کہ اپنے بستر پر کروٹیں بدل رہے

تھے اور پھونکیں مار رہے تھے ان سے ان کی اہلیہ نے کہا کیا چیز آپ کو بے چین کر رہی ہے آپ کے دشمن ابن زبیر کے امر سے تو انہوں نے کہا مجھے اللہ کے دشمن ابن زبیر کے بارے میں کوئی پریشانی نہیں بلکہ مجھے پریشانی اس بات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حرم میں کل کو کی جائے گی راوی فرماتے ہیں پھر انہوں نے اپنے ہاتھ اٹھائے آسمان کی طرف اور فرمایا اے اللہ آپ جانتے ہیں کہ جو آپ نے مجھے سکھایا بلاشبہ وہ (مراد بن زبیر تھے) حرم سے قتل کیا ہوا نکالا جائے گا اس کے سر کو شہروں میں فرمایا یا بازاروں میں فرمایا چکر لگوایا جائے گا۔

(۳۸٤۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَى عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ ، إِيَّاكَ وَالإِلْحَادَ فِي حَرَمِ اللهِ ، فَإِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّهُ سَيُلْحِدُ فِيهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ لَوْ أَنَّ ذُنُوبَهُ تُوزَنُ بِذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ لَرَجَحَتْ عَلَيْهِ ، فَانْظُرْ لاَ تَكُونَهُ.

(۳۸۴۸۷) حضرت سعید سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا اے ابن زبیر حرم میں الحاد کرنے سے بچو بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب حرم میں قریش میں سے ایک آدمی الحاد پھیلائے گا اگر اس کے گناہ جنوں اور انسانوں کے گناہوں کے ساتھ تولے جائیں تو ان سے زیادہ ہو جائیں پس تم دیکھو وہ آدمی نہ ہو جانا۔

(۳۸٤۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَى مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : ابْنُ أَخِيك مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : صَاحِبُ الْعِرَاقِ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : جِئْت لأَسْأَلَك ، عَنْ قَوْمٍ خَلَعُوا الطَّاعَةَ وَسَفَكُوا الدِّمَاءَ وَجَبَوا الأَمْوَالَ فَقُوتِلُوا فَغُلِبُوا ، فَدَخَلُوا قَصْرًا فَتَحَصَّنُوا فِيهِ ، ثُمَّ سَأَلُوا الأَمَانَ فَأُعْطُوهُ ، ثُمَّ قُتِلُوا ، قَالَ : وَكَمِ الْعِدَّةُ ، قَالَ : خَمْسَةُ آلاَفٍ ، قَالَ : فَسَبَّحَ ابْنُ عُمَرَ عِنْدَ ذَلِكَ ، وَقَالَ : عَمَّرَك اللَّهُ يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ ، لَوْ أَنَّ رَجُلاً أَتَى مَاشِيَةَ الزُّبَيْرِ فَذَبَحَ مِنْهَا فِي غَدَاةٍ خَمْسَةَ آلاَفٍ أَكُنْتَ تَرَاهُ مُسْرِفًا ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَتَرَاهُ إِسْرَافًا فِي بَهَائِمَ لاَ تَدْرِي مَا اللَّهُ ، وَتَسْتَحِلُّهُ مِمَّنْ هَلَّلَ اللَّهَ يَوْمًا وَاحِدًا.

(۳۸۴۸۸) حضرت اسحاق رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضرت مصعب بن زبیر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کون ہو انہوں نے بتلایا آپ کا بھتیجا مصعب بن زبیر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا عراق والے انہوں نے فرمایا جی ہاں مصعب بن زبیر نے فرمایا میں آپ کے پاس ایسے لوگوں کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں جو اطاعت سے نکل چکے ہیں اور خون بہا چکے ہیں اور مالوں کو واجب کر چکے ہیں ان سے لڑائی کی گئی اور ان پر غلبہ پالیا گیا وہ ایک محل میں داخل ہوئے اس میں محصور ہو گئے پھر انہوں نے امان طلب کی ان کو امن دے دیا گیا پھر قتل کر دیا گیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ان کی تعداد کتنی تھی انہوں نے بتلایا پانچ ہزار راوی نے فرمایا اس وقت حضرت

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے سبحان اللہ کہا اور فرمایا اے ابن زبیر اللہ تجھے عمر عطا فرمائے اگر کوئی آدمی زبیر کے مویشیوں میں آئے اور ان میں سے ایک صبح میں پانچ ہزار کو ذبح کردے کیا آپ اسے حد سے بڑھنے والا سمجھتے ہو حضرت مصعب نے جواب میں کہا جی ہاں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ان چوپاؤں میں زیادتی سمجھتے ہو جو اللہ کو نہیں جانتے اور ان کے خون کو حلال سمجھتے ہو ایک ہی دن میں جو اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں کلمہ پڑھتے ہیں۔

(۳۸٤۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، قَالَ :مَا رَأَيْت رَجُلاً هُوَ أَسَبُّ مِنْهُ ، يَعنى ابْنَ الزُّبَيْرِ.

(۳۸۴۸۹) ابوحصین رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے کوئی آدمی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر برا بھلا کہنے والا نہیں دیکھا۔

(۳۸٤۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَهْلَ الشَّامِ كَانُوا يُقَاتِلُونَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَيَصِيحُونَ بِهِ :يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ ، فَقَالَ :ابْنُ الزُّبَيْرِ :

وَتِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْك عَارُهَا

قَالَتْ أَسْمَاءُ :عَيَّرُوك بِهِ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَتْ :فَهُوَ وَاللهِ حَقٌّ.

(۳۸۴۹۰) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شام والے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑائی کرتے تھے اور چیخ چیخ کر ان کو کہتے تھے اے ذات النطاقین کے بیٹے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ یہ پڑھتے

یہ عیب ہے جس کی عار تم پر واضح ہے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا وہ تمہیں اس سے عار دلاتے ہیں حضرت ابن زبیر نے فرمایا جی ہاں انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم وہ حق ہے۔

(۳۸٤۹۱) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَانَ يَشُدُّ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُخْرِجَهُمْ ، عَنِ الأَبْوَابِ وَيَقُولُ :

لَوْ كَانَ قِرْنِي وَاحِدًا كُفِيتُه

ويقول :

وَلَسْنَا عَلَى الأَعْقَابِ تَدْمَى كُلُومُنَا ... وَلَكِنْ عَلَى أَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدِّمَا

(۳۸۴۹۱) حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن زبیر ان پر حملہ کرتے تھے یہاں تک کہ ان کو دروازوں سے نکال دیتے تھے اور کہتے تھے اگر میرا مقابل اکیلا ہوتو میں اس کے لیے کافی ہوں اور شعر بھی پڑھتے ۔ وَلَسْنَا عَلَى الأَعْقَابِ تَدْمَى كُلُومُنَا ... وَلَكِنْ عَلَى أَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدِّمَا. ہماری ایڑیوں پر ہمارے زخموں کے خون نہیں گرتے بلکہ ہمارے قدموں پر خون کے قطرات گرتے ہیں (مراد یہ ہے کہ ہم دشمن کا سامنا کرتے ہوئے لڑتے ہیں پشت پھیر کر نہیں بھاگتے)

(۳۸٤۹۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ الأَسَدِيُّ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قُطْبَةَ

عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الْزَمُوا هَذِهِ الطَّاعَةَ وَالْجَمَاعَةَ ، فَإِنَّهُ حَبْلُ اللهِ الَّذِي أَمَرَ بِهِ ، وَأَنَّ مَا تَكْرَهُونَ فِي الْجَمَاعَةِ خَيْرٌ مِمَّا تُحِبُّونَ فِي الْفُرْقَةِ ، إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَخْلُقْ شَيْئًا قَطُّ إِلاَّ جَعَلَ لَهُ مُنْتَهَى ، وَإِنَّ هَذَا الدِّينَ قَدْ تَمَّ ، وَإِنَّهُ صَائِرٌ إِلَى نُقْصَانٍ ، وَإِنَّ أَمَارَةَ ذَلِكَ أَنْ تَنْقَطِعَ الأَرْحَامُ ، وَيُؤْخَذَ الْمَالُ بِغَيْرِ حَقِّهِ ، وَتُسْفَكَ الدِّمَاءُ وَيَشْتَكِي ذُو الْقَرَابَةِ قَرَابَتَهُ لاَ يَعُودُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ ، وَيَطُوفُ السَّائِلُ بَيْنَ جُمُعَتَيْنِ لاَ يُوضَعُ فِي يَدِهِ شَيْءٌ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ خَارَتِ الأَرْضُ خُوَارَ الْبَقَرَةِ يَحْسِبُ كُلُّ أُنَاسٍ ، أَنَّهَا خَارَتْ مِنْ قِبَلِهِمْ ، فَبَيْنَمَا النَّاسُ كَذَلِكَ إِذْ قَذَفَتِ الأَرْضُ بِأَفْلاَذِ كَبِدِهَا مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، لاَ يَنْفَعُ بَعْدُ شَيْءٌ مِنْهُ ذَهَبٌ وَلاَ فِضَّةٌ.

(۳۸۴۹۲) حضرت عبداللہ سے روایت ہے فرمایا کہ اس اطاعت اور جماعت کو لازم پکڑو بلاشبہ یہ اللہ کی وہ رسی ہے جس کے تھامنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور بلاشبہ جو چیزیں تمہیں جماعت میں ناپسندیدہ ہیں وہ ان سے بہتر ہیں جو تمہیں جدائی میں پسند ہیں اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی چیز پیدا نہیں کی مگر اس کی انتہا مقرر کی ہے یہ دین یقیناً کامل ہو چکا اور اب نقصان کی طرف جانے والا ہے اور اس نقصان کی علامت یہ ہے کہ رشتے داریاں ختم ہو جائیں گی ناحق مال لیا جائے گا خون بہائے جائیں گے قرابت والا اپنے قریبی رشتے داروں کی شکایت کرے گا کہ وہ اسے کچھ نہیں دیتے مانگنے والا دو جمعے چکر لگائے گا اس کے ہاتھ پر کچھ بھی نہیں رکھا جائے گا لوگ اسی حالت پر ہوں گے یکا یک زمین گائے کی طرح آواز نکالے گی سارے لوگ یہ خیال کریں گے کہ یہ ہماری جانب میں آواز نکال رہی ہے لوگ اسی حالت پر ہوں گے اچانک زمین اپنے جگر کے ٹکڑے یعنی سونا اور چاندی نکالے گی اس کے بعد اس سونا چاندی سے کوئی نفع نہیں ہوگا۔

(۳۸۴۹۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : أَشْرَفَ عَبْدُ اللهِ عَلَى دَارِهِ ، فَقَالَ : أَعْظِمْ بِهَا خِرْبَةً ، لَيُحِيطُنَّ فَقِيلَ : مَنْ ؟ فَقَالَ : أُنَاسٌ يَأْتُونَ مِنْ هَاهُنَا ، وَأَشَارَ أَبُو حَصِينٍ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَغْرِبِ.

(۳۸۴۹۳) حضرت مسروق سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ نے اپنے گھر کی طرف جھانکا اور فرمایا اس میں بڑی ویرانی ہوگی وہ لوگ اس کا احاطہ کریں گے آئیں گے۔ ان سے پوچھا گیا وہ کون لوگ ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ ادھر ادھر سے آئیں گے۔ ابوحصین نے روایت بیان کرتے ہوئے اپنے ہاتھ سے مغرب کی طرف اشارہ کیا۔

(۳۸۴۹۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ أَرْقَمَ بْنِ يَعْقُوبَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ هَذِهِ إِلَى جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَمَنَابِتِ الشِّيحِ قُلْتُ : مَنْ يُخْرِجُنَا مِنْ أَرْضِنَا ، قَالَ : عَدُوُّ اللهِ.

(۳۸۴۹۴) حضرت ارقم بن یعقوب سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم اپنی اس زمین سے جزیرۃ العرب اور گھاس اگنے کی جگہوں کی طرف نکل جاؤ گے میں نے عرض کیا ہماری زمین سے ہمیں

کون نکالے گا انہوں نے فرمایا اللہ کا دشمن۔

(۳۸٤۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :كَأَنِّي بِهِمْ مُشْرِفِي آذَانَ خَيْلِهِمْ رَابِطِيهَا بِحَافَّتَيِ الْفُرَاتِ.

(۳۸۴۹۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا گویا کہ میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے گھوڑوں کے کان کھڑے ہوں گے اور ان کے راہب و زاہد فرات کے دونوں کناروں پر ہوں گے۔

(۳۸٤۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :مَا تَلاعَنَ قَوْمٌ قَطُّ إِلاَّ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ. (نعیم ۱۸۷۰)

(۳۸۴۹۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ کبھی بھی کسی قوم نے آپس میں لعن طعن اختیار نہیں کی مگر عذاب کی بات ان پر ثابت ہوگئی۔

(۳۸٤۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :مَا أُبَالِي عَلَى كَفِّ مَنْ ضَرَبْتُ بَعْدَ عُمَرَ.

(۳۸۴۹۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد مجھے اس بات کی پروا نہیں کہ کس کس کی بیعت کروں۔

(۳۸٤۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :إِنَّ الْفِتْنَةَ لَتُعْرَضُ عَلَى الْقُلُوبِ ، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُقِطَ عَلَى قَلْبِهِ نُقَطٌ سُود ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُقِطَ عَلَى قَلْبِهِ نُقْطَةٌ بَيْضَاءُ ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنكُمْ أَنْ يَعْلَمَ أَصَابَتْهُ الْفِتْنَةُ أَمْلا ، فَلْيَنْظُرْ ، فَإِنْ رَأَى حَرَامًا مَا كَانَ يَرَاهُ حَلاَلاً ، أَوْ يَرَى حَلاَلاً مَا كَانَ يَرَاهُ حَرَامًا فَقَدْ أَصَابَتْهُ. (احمد ۳۸۶۔ حاکم ۴۶۸)

(۳۸۴۹۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا یقیناً فتنہ دلوں پر آتا ہے جس دل میں اس کی محبت بیٹھ جائے تو اس دل پر سیاہ نقطہ لگایا جاتا ہے اور جو دل اس فتنے کو ناپسند کرتا ہے اس پر سفید لگا دیا جاتا ہے جو آدمی تم میں سے چاہتا ہے کہ جانے اسے فتنہ پہنچتا ہے یا نہیں وہ غور کرے اگر جسے وہ حلال سمجھتا تھا اسے حرام سمجھنا شروع کر دیا یا جسے حرام سمجھتا تھا اسے حلال سمجھنا شروع کر دیا تو اسے فتنہ پہنچ چکا ہے۔

(۳۸٤۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا قُطْبَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَوِ اعْتَرَضْتَهُمْ فِي الْجُمُعَةِ بِنَبْلٍ مَا أَصَابَتْ إِلاَّ كَافِرًا.

(۳۸۴۹۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اگر تو جمعہ میں ان کی طرف متوجہ ہو کر تیر مارے تو وہ تیر نہیں لگے گا سوائے کافروں کے (مراد یہ ہے کہ سارے کفر میں ہوں گے لیکن یہاں کفر سے وہ کفر مراد

نہیں جو اسلام سے نکال دیتا ہے مراد یہ ہے کہ ہر ایک کفار جیسے اعمال میں مبتلا ہوگا)

(۳۸۵۰۰) حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : إِنَّ لِلْفِتْنَةِ وَقَفَاتٍ وَبَعَثَاتٍ ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوتَ فِي وَقَفَاتِهَا فَافْعَلْ ، وَقَالَ : مَا الْخَمْرُ صِرْفًا بِأَذْهَبَ لِعُقُولِ الرِّجَالِ مِنَ الْفِتَنِ.

(۳۸۵۰۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا فتنے میں اس کے رکنے اور بھڑکنے کے مواقع ہوتے ہیں اگر تم سے ہو سکے کہ تمہیں اس کے رکنے کے مواقع میں موت آئے تو ایسا کر لینا اور فرمایا کہ کوئی خالص شراب لوگوں کی عقلوں کو زیادہ اڑانے والی نہیں ہے فتنوں کی بہ نسبت۔

(۳۸۵۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالاَ : أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ رُفَيْعٍ أَبِي كَثِيرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيًّا يَقُولُ : تَمْتَلِءُ الأَرْضُ ظُلْمًا وَجَوْرًا حَتَّى يَدْخُلَ كُلَّ بَيْتٍ خَوْفٌ وَحَرْبٌ يَسْأَلُونَ دِرْهَمَيْنِ وَجَرِيبَيْنِ فَلاَ يُعْطَوْنَهُ ، فَيَكُونُ تَقْتَالٌ بِتَقْتَالٍ وَتَسْيَارٌ بِتَسْيَارٍ حَتَّى يُحِيطَ اللَّهُ بِهِمْ فِي مِصْرِهِم ، ثُمَّ تُمْلأُ الأَرْضُ عَدْلاً وَقِسْطًا ، وَقَالَ وَكِيعٌ : حَتَّى يُحِيطَ اللَّهُ بِهِمْ فِي مِصْرِهِ.

(۳۸۵۰۱) حضرت رفیع ابی کثیرہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے ابو الحسن علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ زمین ظلم اور زیادتی سے بھر جائے گی یہاں تک کہ ہر گھر میں خوف اور لڑائی داخل ہوگی دو درہم اور دو جریب مانگیں گے انہیں نہیں دیا جائے گا (جریب ۸ قفیز کے برابر پیمانے کو کہتے ہیں) لڑائی کے مقابلے میں لڑائی ہوگی اور لشکر لشکروں کے مقابلے میں چلیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کا احاطہ کریں گے ان کے شہر میں پھر زمین عدل وانصاف سے بھر دی جائے گی۔

(۳۸۵۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : جَلَدَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَجُلاً حَدًّا ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جَلَدَ رَجُلاً آخَرَ حَدًّا ، فَقَالَ رَجُلٌ هَذِهِ وَاللهِ الْفِتْنَةُ ، جَلَدَ أَمْسِ رَجُلاً فِي حَدٍّ ، وَجَلَدَ الْيَوْمَ رَجُلاً فِي حَدٍّ ، فَقَالَ : خَالِدٌ : لَيْسَ هَذِهِ بِفِتْنَةٍ ، إِنَّمَا الْفِتْنَةُ أَنْ تَكُونَ فِي أَرْضٍ يُعْمَلُ فِيهَا بِالْمَعَاصِي فَتُرِيدُ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهَا إِلَى أَرْضٍ لاَ يُعْمَلُ فِيهَا بِالْمَعَاصِي فَلاَ تَجِدُهَا.

(۳۸۵۰۲) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو بطور حد کوڑے لگائے جب دوسرا دن ہوا دوسرے آدمی کو بطور حد کوڑے لگائے ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم یہ تو فتنہ ہے گزشتہ کل ایک آدمی کو حد میں کوڑے لگائے اور آج دوسرے آدمی کو حد میں کوڑے لگائے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ فتنہ نہیں ہے فتنہ تو یہ ہوتا ہے کہ ایک زمین پر بے شمار گناہ کیے جائیں تو یہ چاہے کہ ایسی زمین کی طرف نکل جائے جہاں گناہ نہ کیے جاتے ہوں پس تو ایسی زمین نہ پائے۔

(۳۸۵۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ سعد بْنِ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَمَّا تَحَسَّرَ النَّاسُ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ كَتَبُوا بَيْنَهُمْ كِتَابًا أَنْ لاَ يَسْتَعْمِلَ عَلَيْهِمْ إِلاَّ

رَجُلاً يَرْضَوْنَهُ لأَنْفُسِهِمْ وَدِينِهِمْ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ قَدِمَ حُذَيْفَةُ مِنَ الْمَدَائِنِ فَأَتَوْهُ بِكِتَابِهِمْ فَقَالُوا :يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، صَنَعْنَا بِهَذَا الرَّجُلِ مَا قَدْ بَلَغَكَ ، ثُمَّ كَتَبْنَا هَذَا الْكِتَابَ وَأَحْبَبْنَا أَنْ لاَ نَقْطَعَ أَمْرًا دُونَكَ ، فَنَظَرَ فِي كِتَابِهِمْ وَضَحِكَ ، وَقَالَ :وَاللهِ مَا أَدْرِي أَيَّ الأَمْرَيْنِ أَرَدْتُمْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَتَوَلَّوْا سُلْطَانَ قَوْمٍ لَيْسَ لَكُمْ أَو أَرَدْتُمْ أَنْ تَرُدُّوا هَذِهِ الْفِتْنَةَ حَيْثُ أَطْلَعَتْ خِطَامَهَا وَاسْتَوَتْ ، إِنَّهَا لَمُرْسَلَةٌ مِنَ اللهِ فِي الأَرْضِ تَرْتَعِي حَتَّى تَطَأَ عَلَى خِطَامِهَا ، لَنْ يَسْتَطِيعَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ لَهَا رَدًّا وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُقَاتِلُ فِيهَا إِلاَّ قُتِلَ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ قَزَعًا كَقَزَعِ الْخَرِيفِ يَكُونُ بِهِمْ بَيْنَهُمْ. (حاکم ۵۰۳)

(۳۸۵۰۳) حضرت سعد بن حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب لوگوں نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو معزول کرنے پر موافقت کر لی تو آپس میں انہوں نے ایک تحریر لکھی کہ ان پر عامل نہیں بنایا جائے گا مگر وہ آدمی جس پر وہ اپنے لیے اور اپنے دین کے لیے راضی ہوں گے وہ لوگ اسی حالت پر تھے اچانک حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن سے تشریف لائے اپنی تحریر لے کر ان کے پاس گئے اے ابو عبد اللہ ہم نے اس آدمی کے ساتھ وہ معاملہ کیا ہے جو آپ کو پہنچا ہے پھر ہم نے یہ تحریر لکھی ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ کے بغیر ہم کسی امر کا یقینی فیصلہ نہ کریں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کی تحریر کو دیکھا اور مسکرائے اور فرمایا اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں دونوں امروں میں سے کس کا تم نے ارادہ کیا ہے ایسے لوگوں کی ولایت کا ارادہ کیا ہے جو تمہارے فائدے کے لیے نہیں ہے یا تم نے ارادہ کیا ہے اس فتنے کو لوٹانے کا اس مقام کی طرف جہاں یہ بے مہار ہو جائے گا اور مضبوط ہو جائے گا۔ بلاشبہ یہ فتنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمین پر بھیجا جاتا ہے چرتا ہے یہاں تک اپنی لگام کو روندتا ہے کہ لوگوں میں سے کوئی بھی اسے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا لوگوں میں سے کوئی بھی اس میں قتال نہیں کرتا مگر قتل کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بدلی بھیجتے ہیں موسم خزاں کے بادلوں کی طرح وہ قتال انہی کے درمیان ہو جاتا ہے۔

(۳۸۵۰٤) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ :لَيَأْتِيَنَّ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ خَيْرُكُمْ فِيهِ مَنْ لاَ يَأْمُرُ بِمَعْرُوفٍ وَلاَ يَنْهَى عَنْ مُنْكَرٍ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ :أَيَأْتِي عَلَيْنَا زَمَانٌ نَرَى الْمُنْكَرَ فِيهِ فَلاَ نُغَيِّرُهُ ؟ فَلاَ وَاللهِ لَنَفْعَلَنَّ ، قَالَ :فَجَعَلَ حُذَيْفَةُ يَقُولُ بِأُصْبُعِهِ فِي عَيْنِهِ :كَذَبْتَ وَاللهِ ثَلاَثًا ، قَالَ الرَّجُلُ :فَكَذَبْتَ وَصَدَقَ. (ابو نعیم ۲۷۹)

(۳۸۵۰۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ضرور بالضرور تم پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں تم میں سے سب سے بہتر وہ آدمی ہوگا جو نیکی کا حکم نہیں کرے گا لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا ہم پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں ہم منکر کو دیکھیں گے اور اسے روکیں گے نہیں نہیں اللہ کی قسم ہم ضرور بالضرور کریں گے راوی فرماتے ہیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اپنی انگلی سے اپنی آنکھ کی طرف اشارہ کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے تو نے خدا کی قسم جھوٹ بولا یہ تین مرتبہ فرمایا اس آدمی نے کہا میں نے جھوٹ بولا اور انہوں نے سچ کہا۔

(۳۸۵.۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ

يَقُولُ : لَيَأْتِيَنَّ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَتَمَنَّى الرَّجُلُ فِيهِ الْمَوْتَ فَيُقْتَلُ ، أَوْ يَكْفُرُ ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَتَمَنَّى الرَّجُلُ الْمَوْتَ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ.

(۳۸۵۰۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ یقیناً تم پر ایسا زمانہ آئے گا اس میں انسان موت کی تمنا کرے گا کہ قتل کر دیا جائے یا وہ کفر اختیار کرے گا اور یقیناً تم پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں انسان موت کی تمنا کرے گا بغیر فقر و فاقہ کے۔

(۳۸۵۰۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضًا يُقَالُ لَهَا الْبَصْرَةُ ، أَوِ الْبُصَيْرَةُ إِلَى جَنْبِهَا نَهْرٌ يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ ذُو نَخْلٍ كَثِيرٍ يَنْزِلُ بِهِ بَنُو قَنْطُورَاءَ فَتَفْتَرِقُ النَّاسُ ثَلاَثَ فِرَقٍ : فِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِأَصْلِهَا وَهَلَكُوا ، وَفِرْقَةٌ تَأْخُذُ عَلَى أَنْفُسِهَا وَكَفَرُوا ، وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ فَيُقَاتِلُونَ ، قَتْلاَهُمْ شُهَدَاءُ ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى بَقِيَّتِهِمْ. (ابو داؤد ۴۳۰۶۔ بزار ۳۶۶۷)

(۳۸۵۰۶) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زمین کا تذکرہ کیا جسے بصرہ یا بصیرہ کہا جاتا ہے اس کے ایک طرف ایک نہر ہے جسے دجلہ کہا جاتا ہے کثیر کھجوروں والی وہاں بنو قنطوراء اتریں گے (جو ترک کو کہا جاتا ہے اور حاکم کے قول کے مطابق اس سے مراد روم کے نصرانی ہیں) لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے ایک گروہ اپنی اصل سے مل جائے گا اور ہلاک ہو جائے گا دوسرا گروہ اپنے نفسوں کو لے گا اور کفر کرے گا اور ایک گروہ اولاد کو پس پشت ڈال کر قتال کرے گا ان کے مقتولین شہداء ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے باقی رہنے والوں کو فتح عطاء کرے گا۔

(۳۸۵۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمَ الشَّعْرُ ، وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الأَعْيُنِ.

(بخاری ۲۹۲۹۔ مسلم ۶۳)

(۳۸۵۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے لڑائی کرو گے جن کے جوتے ان کے بال ہوں گے اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم لڑائی کرو گے ایسے لوگوں سے جو چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے۔

(۳۸۵۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمَ الشَّعْرُ ، وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الأَعْيُنِ ذُلْفَ الآنُفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمَ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ. (بخاری ۲۹۲۹۔ مسلم ۶۴)

(۳۸۵۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے لڑائی کرو گے جن کے جوتے بال ہوں گے اور قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ تم قتال کرو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی چھوٹی ناک والے ہوں گے گویا کہ ان کے چہرے اوپر نیچے رکھی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

(۳۸۵۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ يَقُولُ بِحَسْبِ أَصْحَابِي الْقَتْلُ. (احمد ۴۷۲/۳۔ بزار ۳۲۶۳)

(۳۸۵۰۹) حضرت طارق سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے صحابہ کثرت سے شہید کیے جائیں گے۔

(۳۸۵۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِلأَنْصَارِ :إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

(۳۸۵۱۰) اسید بن حضیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ تم عنقریب میرے بعد یہ دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی پس تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھے حوض پر مل لینا۔

(۳۸۵۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَأَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ نُسَيْرٍ ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ الْحُسَيْنِ ، قَالَ :اللَّهُمَّ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ.

(۳۸۵۱۱) حضرت ربیع بن خثیم سے روایت ہے فرمایا کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا وقت آیا تو انہوں نے فرمایا اے اللہ! آپ فیصلہ کریں گے اپنے بندوں کے درمیان اس سلسلے میں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔

(۳۸۵۱۲) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ الْهَمْدَانِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْغَرِيفِ قَالَ: كُنَّا مُقَدِّمَةَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا بِمَسْكِنٍ مُسْتَمِيتِينَ تَقْطُرُ سُيُوفُنَا مِنَ الْجِدِّ عَلَى قِتَالِ أَهْلِ الشَّامِ وَعَلَيْنَا أَبُو الْعَمَرَّطَةِ، قَالَ: فَلَمَّا أَتَانَا صُلْحُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ كَأَنَّمَا كُسِرَتْ ظُهُورُنَا مِنَ الْحُزْنِ وَالْغَيْظِ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوفَةَ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَّا يُكْنَى أَبَا عَامِرٍ، فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: لاَ تَقُلْ ذَاكَ يَا أَبَا عَامِرٍ، وَلَكِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَقْتُلَهُمْ طَلَبَ الْمُلْكِ، أَوْ عَلَى الْمُلْكِ.

(عبدالبر ۳۸۷)

(۳۸۵۱۲) حضرت ابوغریف سے روایت ہے کہ ہم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے مقدمۃ الجیش میں بارہ ہزار کی مقدار میں مقام مسکن میں تھے اس حال میں کہ موت کے متمنی تھے ہماری تلواروں سے اہل شام کے ساتھ سخت لڑائی کی وجہ سے (خون کے) قطرات ٹپک رہے تھے ہم پر ابوعمرطہ امیر تھے ابوغریف فرماتے ہیں جب ہمارے پاس حضرت حسن بن علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح کی خبر پہنچی تو اس خبر پر غم اور غصے سے گویا ہماری کمریں ٹوٹ گئیں ابوغریف راوی نے فرمایا جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے تو ہم میں سے ایک آدمی جس کی کنیت ابوعامر تھی کھڑا ہوا اور کہنے لگا السلام علیک اے مومنوں کو ذلیل کرنے والے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوعامر یہ بات نہ کرو لیکن میں نے ناپسند سمجھا تھا اس بات کو کہ میں ان کو ملک کی طلب میں قتل کروں۔

(۳۸۵۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ جَدِّهِ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: قَامَ الْحَسَنُ

بْنُ عَلِيٍّ بَعْدَ وَفَاةِ عَلِي ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ ، وَإِنَّ أَمْرَ اللهِ وَاقِعٌ وَإِنْ كَرِهَ النَّاسُ ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أُحِبُّ أَنْ إِلَيَّ مِنْ أَمْرِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزِنُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ يُهْرَاقُ فِيهَا مِحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ مُنْذُ عَلِمْتُ مَا يَنْفَعُنِي مِمَّا يَضُرُّنِي ، فَالْحَقُوا بِمَطِيِّكُمْ .

(۳۸۵۱۳) حضرت ریاح بن حارث سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد کھڑے ہوئے لوگوں کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا یقیناً جو چیز آنے والی ہے وہ قریب ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا حکم واقع ہونے والا ہے اگر چہ لوگ اسے ناپسند کریں اور اللہ کی قسم مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجھے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امر سے رائی کے دانے کے برابر حاصل ہو جس میں تھوڑا سا خون بہایا گیا ہو جو میں نے جان لیا کہ یہ امر مجھے نقصان پہنچانے والی چیزوں سے کوئی نفع دینے والا نہیں ہے پس اپنی سواریوں کے ساتھ مل جاؤ۔

(۳۸۵۱٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَرَجُلٌ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ نَعُودُهُ ، فَجَعَلَ يَقُولُ لِذَلِكَ الرَّجُلِ : سَلْنِي قَبْلَ أَنْ لاَ تَسْأَلَنِي ، قَالَ : مَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ شَيْئًا ، يُعَافِيكَ اللَّهُ ، قَالَ : فَقَامَ فَدَخَلَ الْكَنِيفَ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا ، ثُمَّ قَالَ : مَا خَرَجْتُ إِلَيْكُمْ حَتَّى لَفَظْتُ طَائِفَةً مِنْ كَبِدِي أُقَلِّبُهَا بِهَذَا الْعُودِ ، وَلَقَدْ سُقِيتُ السُّمَّ مِرَارًا مَا شَيْءٌ أَشَدُّ مِنْ هَذِهِ الْمَرَّةِ ، قَالَ : فَغَدَوْنَا عَلَيْهِ مِنَ الْغَدِ فَإِذَا هُوَ فِي السُّوقِ ، قَالَ : وَجَاءَ الْحُسَيْنُ فَجَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ ، فَقَالَ : يَا أَخِي ، مَنْ صَاحِبُكَ ؟ قَالَ : تُرِيدُ قَتْلَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : لَئِنْ كَانَ الَّذِي أَظُنُّ ، لَلَّهُ أَشَدُّ نِقْمَةً ، وَإِنْ كَانَ بَرِيئًا فَمَا أُحِبُّ أَنْ يُقْتَلَ بَرِيءٌ.

(۳۸۵۱۴) حضرت عمیر بن اسحاق سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اور ایک آدمی حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اس آدمی سے کہنے لگے مجھ سے پوچھو اس سے پہلے کہ تم مجھ سے نہ پوچھ سکو۔ ان صاحب نے کہا میں آپ سے کچھ نہیں پوچھنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت عطا کرے راوی نے فرمایا حضرت حسن کھڑے ہوئے اور بیت الخلاء میں داخل ہوئے پھر ہمارے پاس تشریف لائے پھر ارشاد فرمایا میں تمہاری طرف نہیں نکلا یہاں تک کہ میں نے اپنے جگر کا ایک ٹکڑا پھینکا ہے جس کو اس لکڑی سے الٹ پلٹ رہا ہوں مجھے کئی مرتبہ زہر پلایا گیا اس مرتبہ سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں تھی حضرت عمیر نے کہا اگلے دن ہم صبح کو ان کے پاس گئے وہ جان کنی کی حالت میں تھے راوی عمیر رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے پس ان کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا اے بھائی جان آپ کو زہر دینے والا کون ہے انہوں نے فرمایا تم اسے قتل کرنا چاہتے ہو انہوں نے فرمایا ہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو وہی ہے جس کے بارے میں میرا گمان ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سخت سزا دینے والے ہیں اور اگر بری ہے تو میں یہ پسند نہیں کرتا کہ ایک بری آدمی کو قتل کیا جائے۔

(۳۸۵۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ ، قَالَ : لَقِيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ الْعِرَاقَ ، قَالَ : أَجَلْ ، قَالَ : فَلاَ تَفْعَلْ

فَإِنَّهُمْ قَتَلَةُ أَبِيك ، الطَّاعِنُونَ فِي بَطْنِ أَخِيك ، وَإِنْ أَتَيْتَهُمْ قَتَلُوك.

(۳۸۵۱۵) حضرت بشر بن غالب سے روایت ہے فرمایا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے مکہ مکرمہ میں ملے حضرت عبداللہ نے پوچھا اے ابوعبداللہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ عراق کا ارادہ رکھتے ہیں انہوں نے فرمایا ہاں حضرت عبداللہ نے کہا ایسا نہ کرنا بلاشبہ وہ آپ کے والد کے قاتلین ہیں اور آپ کے بھائی کے پیٹ پر نیزہ مارنے والے ہیں اگر آپ ان کے پاس گئے تو وہ آپ کو قتل کر دیں گے۔

(۳۸۵۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْعِتْرِيُّ ، عَنْ جَبَلَةَ بِنْتِ المصفح ، قَالَتْ : أَوْصَى مَالِكُ بْنُ ضَمْرَةَ بِسِلاَحِهِ لِلْمُجَاهِدِينَ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ أَلاَّ يُقَاتَلُ بِهِ أَهْلُ نُبُوَّةٍ ، قَالَ : فَقَالَ : أَخُوهُ عِنْدَ رَأْسِهِ : يَا أَخِي عِنْدَ الْمَوْتِ تَقُولُ هَذَا ، قَالَ : هُوَ ذَاكَ ، قَالَ : فَنَحْنُ فِي حِلٍّ إِنِ احْتَاجَ وَلَدُكَ أَنْ يَبِيعَ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَذَهَبَ السِّلاَحُ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُ إِلاَّ رُمْحٌ ، قَالَتْ : فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَعْثِ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْحُسَيْنِ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ مَالِكَ ، يَا مُوسَى ، أَعِرْنِي رُمْحَ أَبِيك أَعْتَرِضْ بِهِ ، قَالَ : فَقَالَ : يَا جَارِيَةُ ، أَعْطِهِ الرُّمْحَ ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِهِ : يَا مُوسَى ، أَمَا تَذْكُرُ وَصِيَّةَ أَبِيك ، قَالَتْ : وَقَدْ مَرَّ الرَّجُلُ بِالرُّمْحِ ، قَالَتْ : فَلَحِقَ الرَّجُلُ فَأَخَذَ الرُّمْحَ مِنْهُ فَكَسَرَهُ.

(۳۸۵۱۶) حضرت جبلہ بنت مصفح سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت مالک بن ضمرہ رضی اللہ عنہ نے مجاہدین کو اپنے اسلحہ کے بارے میں وصیت کی خبردار اس سے کشیدگی کرنے والوں کے ساتھ لڑائی کی جائے گی راوی محمد بن موسیٰ نے فرمایا ان کے بھائی نے ان کے سر کے پاس کہا اے بھائی موت کے وقت آپ یہ کہہ رہے ہیں انہوں نے کہا یہ ایسے ہی ہے ان کے بھائی نے کہا اگر آپ کی اولاد کو ضرورت ہو بیچنے کی تو کیا ہمارے لیے یہ جائز ہوگا انہوں نے فرمایا ہاں وہ اسلحہ لے گئے ایک نیزے کے سوا کوئی چیز نہ رہی ، راویہ فرماتی ہیں اس لشکر میں سے جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں گیا ایک آدمی آیا مالک بن ضمرہ کے بھائی نے کہا اے مالک کے بیٹے اے موسیٰ مجھے اپنے والد کا نیزہ عاریۃً دینا میں اسے ماروں روای فرماتے ہیں مالک کے بیٹے نے کہا اے لڑکی ان کو نیزہ دے دو ان کے گھر والوں میں سے ایک عورت نے کہا اے موسیٰ کیا تمھیں اپنے والد کی وصیت یاد نہیں۔ اور وہ آدمی آپ کے والد کا نیزہ مانگ کر لے گیا۔ پس وہ اس کے پیچھے گئے اور اس سے نیزہ لے کر اسے توڑ دیا۔

(۳۸۵۱۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ مَعَهُ عَلَى الْمِنبَرِ ، فَقَالَ : إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّد ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۸۵۱۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ منبر پر اٹھایا اور فرمایا میرا بیٹا سردار اور امیر ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

(۳۸۵۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : الْفِتْنَةُ مَنْ قَابَلَهَا اجْتِيحَ.

(۳۸۵۱۸) حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا جو آدمی فتنے کے روبرو آتا ہے جڑ سے اکھاڑ دیا جاتا ہے۔

(۳۸۵۱۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُوس، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: جَائَنِي حُسَيْنٌ يَسْتَشِيرُنِي فِي الْخُرُوجِ إِلَى مَا هَاهُنَا يَعْنِي الْعِرَاقَ ، فَقُلْتُ : لَوْلاَ أَنْ يُزْرُوا بِي وَبِكَ لَشَبَّثْتُ يَدِي فِي شَعْرِكَ ، إِلَى أَيْنَ تَخْرُجُ ؟ إِلَى قَوْمٍ قَتَلُوا أَبَاكَ وَطَعَنُوا أَخَاك ، فَكَانَ الَّذِي سَخَا بِنَفْسِي عَنْهُ أَنْ قَالَ لِي : إِنَّ هَذَا الْحَرَمَ يُسْتَحَلُّ بِرَجُلٍ ، وَلأَنْ أُقْتَلَ فِي أَرْضِ كَذَا وَكَذَا غَيْرَ أَنَّهُ يُبَاعِدُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ.

(۳۸۵۱۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ میرے پاس عراق کی طرف جانے کے سلسلے میں مشورہ کے لیے آئے میں نے ان سے کہا اگر وہ میرے اور آپ کی ذات پر عیب نہ لگائیں تو میں مضبوطی کے ساتھ آپ سے چمٹ جاتا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں ایسے لوگوں کے پاس جنہوں نے آپ کے والد کو شہید کیا اور آپ کے بھائی کو نیزے مارے میرے ساتھ جو انہوں نے بات کے سلسلے میں سخاوت فرمائی اس میں یوں فرمایا یہ حرم کسی آدمی کے لیے لڑائی کے سلسلے میں حلال کیا جائے میں فلاں فلاں زمین میں قتل کر دیا جاؤں اگر چہ وہ دور ہے مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں اس آدمی کی طرح ہوں جس کے ساتھ لڑائی کرنے میں حرم کو حلال سمجھا جائے۔

(۳۸۵۲۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَيُقْتَلَنَّ الْحُسَيْنُ قَتْلاً ، وَإِنِّي لأَعْرِفُ تُرْبَةَ الأَرْضِ الَّتِي بِهَا يُقْتَلُ ، يُقْتَلُ قَرِيبًا مِنَ النَّهْرَيْنِ.

(۳۸۵۲۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ یقیناً حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا جائے گا اور بلاشبہ میں اس زمین کی مٹی کو پہچانتا ہوں جہاں اسے شہید کیا جائے گا دو نہروں کے درمیان شہید کیا جائے گا۔

(۳۸۵۲۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَرْبَدَ النَّخَعِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : دَخَلَ الْحُسَيْنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسَةٌ عَلَى الْبَابِ ، فَتَطَلَّعْت فَرَأَيْتُ فِي كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يُقَلِّبُهُ وَهُوَ نَائِمٌ عَلَى بَطْنِهِ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، تَطَلَّعْتُ فَرَأَيْتُكَ تُقَلِّبُ شَيْئًا فِي كَفِّكَ ، وَالصَّبِيُّ نَائِمٌ عَلَى بَطْنِكَ وَدُمُوعُكَ تَسِيلُ ، فَقَالَ : إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي بِالتُّرْبَةِ الَّتِي يُقْتَلُ عَلَيْهَا ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي يَقْتُلُونَهُ. (طبرانی ۲۸۲۰)

(۳۸۵۲۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میں دروازے کے پاس بیٹھی ہوئی تھی میں نے غور کیا اور دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی میں کوئی چیز تھی جسے آپ الٹ پلٹ رہے تھے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ کے پیٹ پر سوئے ہوئے تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے غور کیا اور دیکھا کہ آپ اپنی ہتھیلی پر کوئی چیز الٹ پلٹ رہے ہیں اور بچہ آپ کے پیٹ پر سویا ہوا ہے اور آپ کے آنسو جاری ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ جبرئیل میرے پاس وہ مٹی لے کر آیا تھا جہاں اسے شہید کیا جائے گا اس نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت اسے قتل کرے گی۔

(۳۸۵۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَافَرَ مَعَ عَلِيٍّ ، وَكَانَ صَاحِبَ مَطْهَرَتِهِ حَتَّى حَاذَى نِينَوَى وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ فَنَادَى : صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، فَقُلْتُ : مَاذَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، مَا لِعَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ أَأَغْضَبَكَ أَحَدٌ ، قَالَ : قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي ، أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ ، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا.

(احمد ۸۵۔ ابو یعلی ۳۵۸)

(۳۸۵۲۲) حضرت نجی حضرمی سے روایت ہے فرمایا کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے وضو وغیرہ کا انتظام کرنے لگے یہاں تک کہ وہ نینوی شہر کے برابر ہو گئے ارادہ ان کا صفین کی طرف جانے کا تھا تو انہوں نے پکارا ٹھہر وابو عبداللہ ٹھہر وابو عبداللہ میں نے کہا کیا ہو گیا ابو عبداللہ کو انہوں نے فرمایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتلایا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی آنکھیں بہہ رہی ہیں کیا آپ کو کسی نے غصہ دلایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل میرے پاس کھڑے ہوئے ہیں انہوں نے مجھے بتلایا ہے کہ حسین کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا پس اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہا وہ بہہ پڑیں۔

(۳۸۵۲۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَلاَّمٍ أَبِي شُرَحْبِيلَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْمٍ ، قَالَ : بَعَرَتْ شَاةٌ لَهُ ، فَقَالَ لِجَارِيَةٍ لَهُ : يَا جَرْدَاءُ ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي هَذَا الْبَعْرُ حَدِيثًا سَمِعْته مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَكُنْت مَعَهُ بِكَرْبَلاَءَ فَمَرَّ بِشَجَرَةٍ تَحْتَهَا بَعْرُ غِزْلاَنٍ فَأَخَذَهُ مِنْهُ قَبْضَةً فَشَمَّهَا ، ثُمَّ قَالَ : يُحْشَرُ مِنْ هَذَا الظَّهْرِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

(۳۸۵۲۳) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ان کی بکری نے مینگنیاں کیں انہوں نے اپنی باندی سے کہا اے کم بالوں والی اس مینگنی نے ایک حدیث یاد کروادی جو میں نے امیر المؤمنین (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے سنی تھی جبکہ میں ان کے ساتھ مقام کربلا میں تھا وہ ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے نیچے ہرن کی مینگنی تھی اس زمین سے ایک مشت مٹی لی اور اسے سونگھا پھر فرمایا اس زمین کی پشت سے ستر ہزار کو جمع کیا جائے گا جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(۳۸۵۲٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، أَنَّهُ شَهِدَ الْحُسَيْنَ بِكَرْبَلاَءَ ، قَالَ : فَجَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَفِيكُمْ حُسَيْنٌ ؟ فَقَالَ : مَنْ أَنْتَ ، فَقَالَ : أَبْشِرْ بِالنَّارِ ، قَالَ : بَلْ رَبٌّ غَفُورٌ رَحِيمٌ مُطَاعٌ ، قَالَ وَمَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : أَنَا ابْنُ حُوَيْزَةَ ، قَالَ : اللَّهُمَّ حُزْهُ إِلَى النَّارِ ، قَالَ : فَذَهَبَ فَنَفَرَ بِهِ فَرَسُهُ عَلَى سَاقَيْهِ ، فَتَقَطَّعَ فَمَا بَقِيَ مِنْهُ غَيْرُ رِجْلِهِ فِي الرِّكَابِ.

(۳۸۵۲۴) حضرت وائل بن علقمہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کربلا میں موجود تھے انہوں نے فرمایا ایک

آدمی آیا اس نے کہا کیا تمہارے اندر حسین ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کون ہو اس نے کہا آگ کی بشارت لو انہوں نے فرمایا بلکہ رب معاف کرنے والا رحم کرنے والا فرمانبرداری کیا جانے والا ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں ابن حویزہ ہوں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ اسے آگ کی طرف جمع کر لے راوی نے فرمایا وہ آدمی گیا اس کا گھوڑا اسے اس کی پنڈلیوں کے بل لے کر بھاگا پس وہ کٹا اس کے جسم سے سوائے اس کے پاؤں کے جو رکاب میں تھے کوئی حصہ باقی نہ رہا۔

(۳۸۵۲۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ ، قَالَتْ :لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ جَارِيَةٌ قَدْ بَلَغْت مَبْلَغَ النِّسَاءِ ، أَوْ كِدْت أَنْ أَبْلُغَ مَكَثَتِ السَّمَاءُ بَعْدَ قَتْلِهِ أَيَّامًا كَالْعَلَقَةِ.

(۳۸۵۲۵) حضرت ام حکیم سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا میں ان دنوں لڑکی تھی عورتوں کی عمر کو پہنچ چکی تھی یا فرمایا پہنچنے کے قریب تھی ان کی شہادت کے بعد کئی دن آسمان خون کے جمے ٹکڑے کی طرح رہا۔

(۳۸۵۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :جَائَنَا قَتْلُ عُثْمَانَ وَأَنَا أُونِسُ مِنْ نَفْسِي شَبَابًا وَقُوَّةً ، وَلَوْ قَتَلْتُ الْقِتَالَ ، فَخَرَجْتُ أُحْضِرُ النَّاسَ حَتَّى إِذَا كُنْت بِالرَّبَذَةِ إِذَا عَلِيٌّ بِهَا ، فَصَلَّى بِهِم الْعَصْرَ ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَسْنَدَ ظَهْرَهُ فِي مَسْجِدِهَا ، وَاسْتَقْبَلَ الْقَوْمَ ، قَالَ : فَقَامَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُكَلِّمُهُ وَهُوَ يَبْكِي ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :تَكَلَّمْ وَلاَ تَخِنَّ خَنِينَ الْجَارِيَةِ ، قَالَ :أَمَرْتُك حِينَ حَصَرَ النَّاسُ هَذَا الرَّجُلَ أَنْ تَأْتِيَ مَكَّةَ فَتُقِيمَ بِهَا فَعَصَيْتنِي ، ثُمَّ أَمَرْتُك حِينَ قُتِلَ أَنْ تَلْزَمَ بَيْتَكَ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى الْعَرَبِ غَوَارِبُ أَحْلاَمِهَا ، فَلَوْ كُنْت فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَضَرَبُوا إِلَيْك آبَاطَ الإِبِلِ حَتَّى يَسْتَخْرِجُوك مِنْ جُحْرِكَ فَعَصَيْتنِي ، وَأَنَا أَنْشُدُك بِاللهِ أَنْ تَأْتِيَ الْعِرَاقَ فَتُقْتَلَ بِحَالٍ مَضْيَعَةٍ ، قَالَ: فَقَالَ : عَلِيٌّ :أَمَّا قَوْلُك : آتِي مَكَّةَ ، فَلَمْ أَكُنْ بِالرَّجُلِ الَّذِي تُسْتَحَلُّ لِي مَكَّةُ ، وَأَمَّا قَوْلُك :قَتَلَ النَّاسُ عُثْمَانَ ، فَمَا ذَنْبِي إِنْ كَانَ النَّاسُ قَتَلُوهُ ، وَأَمَّا قَوْلُك :آتِي الْعِرَاقَ ، فَأَكُون كَالضَّبُعِ تَسْتَمِعُ اللَّدْمِ.

(۳۸۵۲۶) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے فرمایا کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی اور میں اپنے آپ میں جوانی اور قوت کو پہچان رہا تھا اگر میں لڑائی کرتا میں نکلا لوگوں کے ساتھ حاضر تھا جب ہم مقام ربذہ پر پہنچے وہاں پر حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود تھے انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب سلام پھیرا لوگوں کی طرف منہ کر کے اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کھڑے ان سے روتے ہوئے بات کرنے لگے انہوں نے فرمایا بات کرو اور لڑکی کے رونے کی طرح نہ رو۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آپ سے کہا تھا جب لوگوں نے اس آدمی کا محاصرہ کیا تھا کہ آپ مکہ جا کر وہاں اقامت اختیار کریں آپ نے میری بات نہ مانی پھر جب انہیں شہید کیا گیا میں نے آپ سے کہا تھا اپنے گھر میں رہیں۔ یہاں تک عرب کی عقل مندی واپس آ جائے پس اگر آپ گوہ کی بل میں ہوئے تو وہ آپ کو اونٹ کے پہلوں مارتے یہاں تک آپ کو اس بل سے نکالتے آپ نے میری بات نہ مانی اور میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ عراق نہ جائیں کہیں بے توجہی کی حالت میں

آپ کو قتل کر دیا جائے راوی نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا باقی رہی تمہاری بات کہ میں مکہ جاتا تو میں اس آدمی کے پاس نہیں گیا جو میرے لیے مکہ کو قتال کے لیے حلال کرتا اور تیری یہ بات کہ لوگوں نے عثمان کو شہید کر دیا تو میرا کیا گناہ ہے اگر لوگوں نے ان کو قتل کر دیا ہے اور رہی تمہاری یہ بات کہ میں عراق نہ جاتا (مدینہ اگر رہتا تو) تو میں اس گوہ کی طرح ہوتا جو (بل میں رہ کر) آواز کو سنتی ہے۔

(۳۸۵۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ الصُّلْحُ بَيْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ أَرَادَ الْحَسَنُ الْخُرُوجَ إِلَى الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ : مَا أَنْتَ بِالَّذِي تَذْهَبُ حَتَّى تَخْطُبَ النَّاسَ ، قَالَ : قَالَ الشَّعْبِيُّ : فَسَمِعْته عَلَى الْمِنْبَرِ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : أما بعد فَإِنَّ أَكْيَسَ الْكَيْسِ التُّقَى ، وَإِنَّ أَعْجَزَ الْعَجْزِ الْفُجُورُ ، وَإِنَّ هَذَا الأَمْرَ الَّذِي اخْتَلَفْتُ أَنَا فِيهِ وَمُعَاوِيَةُ حَقٌّ كَانَ لِي ، فَتَرَكْتُهُ لِمُعَاوِيَةَ ، أَوْ حَقٌّ كَانَ لامْرِءٍ أَحَقَّ بِهِ مِنِّي ، وَإِنَّمَا فَعَلْت هَذَا لِحَقْنِ دِمَائِكُمْ ﴿وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَى حِينٍ﴾ ثُمَّ نَزَلَ.

(۳۸۵۲۷) حضرت شعبی سے روایت ہے فرمایا کہ جب حضرت حسن بن علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح ہوئی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی طرف جانے کا ارادہ کیا مجاہد رحمہ اللہ نے شعبی رحمہ اللہ سے نقل کیا شعبی نے فرمایا میں نے ان سے منبر پر سنا کہ انہوں نے اللہ کی تعریف کی اور اس کی ثناء بیان کی پھر فرمایا یقیناً سب سے عقلمندی کی بات تقوی ہے اور سب سے عجز کی بات فسق و فجور ہے اور یہ امر (خلافت) جس میں میرے اور معاویہ کے درمیان اختلاف ہوا یہ میرا حق تھا میں نے معاویہ کے لیے چھوڑ دیا یا یوں فرمایا یہ میرا حق تھا جس کے معاویہ مجھ سے زیادہ حق دار ہیں اور میں نے یہ تمہارے خونوں کی حفاظت کے لیے ایسا کیا ہے اور میں نہیں جانتا ہوسکتا ہے تمہارے لیے آزمائش ہو اور مقررہ مدت تک نفع ہو پھر نیچے اتر آئے۔

(۳۸۵۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شريك ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ أُمَّتِي وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوا رَأْسَهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ.

(نسائی ۴۸۸۔ طبرانی ۴۸۷)

(۳۸۵۲۸) حضرت اسامہ بن شریک سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے میری امت میں تفریق ڈالی جبکہ وہ مجتمع ہوں اس کی گردن ماردو جو کوئی ہو۔

(۳۸۵۲۹) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ الشَّامِيِّ ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهَا فُسيلة ، عَنْ أَبِيهَا ، قَالَتْ : سَمِعْت أَبِي يَقُولُ : سَأَلْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهُ ، قَالَ : لاَ ، وَلَكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُعِينَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى الظُّلْمِ. (ابو داؤد ۵۰۷۸۔ طبرانی ۲۳۶)

(۳۸۵۲۹) حضرت فسیلہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں فرمایا کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول

اللہ ﷺ سے پوچھا اے اللہ کے رسول کیا یہ عصبیت ہے کہ انسان اپنی قوم سے محبت کرے آپ ﷺ نے فرمایا نہیں لیکن عصبیت یہ ہے کہ انسان ظلم پر اپنی قوم کی اطاعت کرے۔

(۳۸۵۳۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَتَى حُنَيْنًا مَرَّ بِشَجَرَةٍ يُعَلِّقُ الْمُشْرِكُونَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهُ :ذَاتُ أَنْوَاطٍ ، فَقَالُوا : اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى لِمُوسَى : ﴿اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ﴾ ، لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ. (احمد ۲۱۸۔ طیالسی ۱۳۴۶)

(۳۸۵۳۰) حضرت ابو واقد اللیثی سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حنین تشریف لائے تو ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے ساتھ مشرکین اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے جسے ذات انواط کہا جاتا تھا (انواط نوط کی جمع ہے حاجت معلقہ کو کہتے ہیں یہ وہ درخت تھا جس کے ساتھ مشرکین اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے اور اس کا گرد ٹھہرتے تھے) صحابہ اکرام ؓ نے عرض کیا ہمارے لیے ذات انواط بنادیں حضور ﷺ نے فرمایا یہ ایسے ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔ ہمارے لیے بھی معبود بنا دیں جیسا کہ ان کے لیے معبود ہے یقیناً تم اپنے سے پہلے والے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے۔

(۳۸۵۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَتَتَّبِعُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بَاعًا بِبَاعٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ وَشِبْرًا بِشِبْرٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِيهِ ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللهِ ، الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى ، قَالَ :فَمَنْ إِذَنْ.

(بخاری ۳۱۹۷۔ احمد ۴۵۰)

(۳۸۵۳۱) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم ضرور بالضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقے کی پیروی کرو گے دو ہاتھ میں دو ہاتھ کی ایک ہاتھ میں ایک۔ ہاتھ کی اور ایک بالشت میں ایک بالشت کی یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کی بل میں داخل ہوئے ہوں تو تم بھی اس میں داخل ہو گے صحابہ کرام نے عرض کیا یہود اور نصاریٰ کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

(۳۸۵۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ :لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حُلْوَهَا وَمُرَّهَا.

(۳۸۵۳۲) حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ یقیناً تم اپنے سے پہلے والوں کی میٹھے اور کڑوے طریقے کی پیروی کرو گے۔

(۳۸۵۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: أَنْتُمْ أَشْبَهُ النَّاسِ سَمْتًا وَهَدْيًا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ لَتَسْلُكُنَّ طَرِيقَهُمْ حَذْوَ القذة بِالْقُذَّةِ وَالنَّعْلِ بِالنَّعْلِ ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا.

(بزار ۲۰۴۸۔ طبرانی ۹۸۸۲)

(۳۸۵۳۳) حضرت عبداللہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا تم طریقہ اور سیرت میں بنی اسرائیل کے بہت مشابہ ہو تم ضرور ان کے طریقے پر چلو گے جیسے تیر کا پر دوسرے پر کے برابر ہوتا ہے اور جوتا دوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے حضرت عبداللہ نے فرمایا کچھ بیان جادو ہوتے ہیں۔

(٣٨٥٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : لاَ يَكُونُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ شَيْءٌ إِلاَّ كَانَ فِيكُمْ مِثْلُهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ يكون فِينَا قَوْمُ لُوطٍ ، قَالَ : نَعَمْ ، وَمَا تَرَى بَلَغَ ذَلِكَ لاَ أُمَّ لَكَ.

(۳۸۵۳۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل میں کوئی چیز واقع نہیں ہوئی مگر اس کی مثل تمہارے اندر بھی واقع ہوگی ایک صاحب نے عرض کیا کیا ہمارے اندر قوم لوط کی طرح ہوگا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں تیرے لیے تیری ماں نہ رہے اس سلسلے میں جو بات پہنچی ہے اس کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے۔

(٣٨٥٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْن عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ : قَالَ : لَتَعْمَلُنَّ عَمَلَ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَلاَ يَكُونُ فِيهِمْ شَيْءٌ إِلاَّ كَانَ فِيكُمْ مِثْلُهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ : تكونُ مِنَّا قِرَدَةٌ وَخَنَازِيرُ ، قَالَ : وَمَا يُبْرِيكَ مِنْ ذَلِكَ ، لاَ أُمَّ لَكَ ، قَالُوا : حَدِّثْنَا يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : لَوْ حَدَّثْتُكُمْ لاَفْتَرَقْتُمْ عَلَى ثَلاَثِ فِرَقٍ : فِرْقَةٍ تُقَاتِلِنِي ، وَفِرْقَةٍ لاَ تَنْصُرُنِي ، وَفِرْقَةٍ تُكَذِّبُنِي أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ وَلاَ أَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّكُمْ تَأْخُذُونَ كِتَابَكُمْ فَتَحْرُقُونَهُ وَتُلْقُونَهُ فِي الْحُشُوشِ ، صَدَّقْتُمُونِي ، قَالُوا : سُبْحَانَ اللهِ ، وَيَكُونُ هَذَا ، قَالَ : أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ أَنَّكُمْ تَكْسِرُونَ قِبْلَتَكُمْ ، صَدَّقْتُمُونِي ، قَالُوا : سُبْحَانَ اللهِ ، وَيَكُونُ هَذَا ، قَالَ : أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ ، أَنَّ أُمَّكُمْ تَخْرُجُ فِي فِرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتُقَاتِلُكُمْ ، صَدَّقْتُمُونِي ، قَالُوا : سُبْحَانَ اللهِ وَيَكُونُ هَذَا. (ابو نعيم ۱۹۲۔ حاكم ۴۶۹)

(۳۸۵۳۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ تم ضرور بنی اسرائیل والے اعمال کرو گے ان میں کوئی چیز واقع نہیں ہوئی مگر تمہارے اندر اس کی مثل ہوگی ایک صاحب نے عرض کیا کیا ہم میں بندر اور خنزیر بھی ہوں گے ارشاد فرمایا تیرے لیے ماں نہ ہو اس سے تمہیں کس نے بری کیا ہے ان کے ساتھیوں نے عرض کیا اے ابو عبداللہ ہم سے بیان کرو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں تم سے بیان کروں تو تم تین گروہوں میں بٹ جاؤ گے اور ایک گروہ مجھ سے لڑائی کرے گا اور دوسرا گروہ میری مدد نہیں کرے گا اور ایک گروہ میری تکذیب کرے گا باقی میں تمہارے سامنے بیان کرتا ہوں اور میں نہیں کہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے بتلاؤ تو سہی اگر میں تم سے بیان کروں کہ تم اپنی کتاب کو لے کر اسے جلا دو گے اور اسے بیت الخلاؤں میں پھینک دو گے کیا تم میری تصدیق کرو گے انہوں نے کہا سبحان اللہ کیا یہ بھی ہوگا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا مجھے بتلاؤ تو سہی اگر میں تم سے بیان کروں

کہ تم اپنے قبلہ کو توڑ دو گے کیا تم میری تصدیق کرو گے انہوں نے سبحان اللہ کیا یہ ہوگا (پھر) فرمایا مجھے بتلاؤ تو سہی اگر میں تم سے بیان کروں کہ تمہاری ماں مسلمانوں کے ایک گروہ میں خروج کرے گی اور تم سے لڑائی کرے گی کیا تم میری تصدیق کرو گے انہوں نے کہا سبحان اللہ کیا یہ ہوگا۔

(۳۸۵۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ ، تَأْتُونَ بِالْمُعْضِلاَتِ.

(۳۸۵۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ اے اہل عراق تم مشکل راستوں پر چلو گے۔

(۳۸۵۳۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يُوسُفَ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : اسْتَأْذَنْت عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : ادْخُلْ ، قُلْتُ : فَأَدْخُلُ كُلِّي ، أَوْ بَعْضِي ، قَالَ : ادْخُلْ كُلَّك ، فَدَخَلْت عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ وُضُوئًا مَكِيثًا ، فَقَالَ : يَا عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ ، سِتٌّ قَبْلَ السَّاعَةِ مَوْتُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ إِحْدَى ، فَكَأَنَّمَا انْتُزِعَ قَلْبِي مِنْ مَكَانِهِ ، وَفَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَمَوْتٌ يَأْخُذُكُمْ تُقْعَصُونَ بِهِ كَمَا تُقْعَصُ الْغَنَمُ ، وَأَنْ يَكْثُرَ الْمَالُ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِئَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطُهَا ، وَفَتْحُ مَدِينَةِ الْكُفْرِ ، وَهُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الأَصْفَرِ ، فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ، ثَمَانِينَ غَايَةً ، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا ، فَيَكُونُونَ أَوْلَى بِالْغَدْرِ مِنْكُمْ. (بخاری ۳۱۷۶۔ ابوداؤد ۴۹۶۱)

(۳۸۵۳۷) حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے داخل ہونے کی اجازت لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہو جاؤ میں نے عرض کیا میں سارا داخل ہو جاؤں یا کچھ (یہ مزاقاً کہا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارا داخل ہو جا میں آپ کے پاس گیا آپ آہستہ سے وضو کر رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عوف بن مالک چھ باتیں قیامت سے پہلے ہوں گی تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موت یہ ایک لے لے (راوی نے فرمایا) اس بات سے گویا انہوں نے میرا دل کھینچ لیا اور (دوسری) بیت المقدس کی فتح حاصل ہوگی اور (تیسری) موت ہوگی تو تمہیں آن لے گی تم اس سے جلدی مرجاؤ گے جیسے بکریاں قعاص کی بیماری سے جلدی مرجاتی ہیں اور (چوتھا) مال کثرت سے ہو جائے گا یہاں تک کہ ایک آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے وہ انہیں ناپسند کرے گا کفار کا شہر فتح ہوگا اور صلح ہوگی تمہارے اور رومیوں کے درمیان وہ تمہارے پاس اسی جھنڈیوں کے نیچے آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے وہ تم سے عذر کرنے میں آگے ہوں گے۔

(۳۸۵۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سِتٌّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ : مَوْتِي وَفَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، وَأَنْ يُعْطَى الرَّجُلُ أَلْفَ دِينَارٍ فَيَسْخَطُهَا ، وَفِتْنَةٌ يَدْخُلُ حَرُّهَا بَيْتَ كُلِّ مُسْلِمٍ ، وَمَوْتٌ يَأْخُذُ فِي النَّاسِ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ، وَأَنْ تَغْدِرَ الرُّومُ فَيَسِيرُونَ باثْنَي عَشَرَ أَلْفًا ، تَحْتَ كُلِّ بَنْدٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا. (احمد ۲۲۸۔ طبرانی ۲۴۴)

(۳۸۵۳۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ چیزیں قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں میری وفات اور بیت المقدس کی فتح، ایک صاحب کو ہزار اشرفیاں دی جائیں گی وہ ان کو ناپسند کرے گا اور ایسا فتنہ ہوگا جس کا غم ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہوگا اور موت ہوگی جو لوگوں کو ایسے پکڑ لے گی جیسے قعاص (سینے کی بیماری) بکریوں کو پکڑتی ہے رومی تم سے دھوکہ کریں گے وہ بارہ ہزار کی تعداد میں آئیں گے اور ہر بڑے پرچم کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔

(۳۸۵۳۹) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَسِيدِ بْنِ الْمُتَشَمِّسِ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى ، فَقَالَ : أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَاهُ ، قُلْنَا : بَلَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ ، وَمَا الْهَرْجُ ، قَالَ : الْقَتْلُ الْقَتْلُ ، قُلْنَا : أَكْثَرُ مِمَّا نَقْتُلُ الْيَوْمَ ، قَالَ : لَيْسَ بِقَتْلِكُمُ الْكُفَّارَ ، وَلَكِنْ يَقْتُلُ الرَّجُلِ جَارَهُ وَأَخَاهُ ، وَابْنَ عَمِّهِ ، قَالَ : فَأَبْلَسْنَا حَتَّى مَا يُبْدِي أَحَدٌ مِنَّا عَنْ وَاضِحَةٍ : قَالَ : قُلْنَا : وَمَعَنَا عُقُولُنَا يَوْمَئِذٍ ، قَالَ : تُنْزَعُ عُقُولُ أَكْثَرِ أَهْلِ ذَلِكَ الزَّمَانِ ، وَيَخْلُفُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ يَحْسِبُ أَكْثَرُهُمْ أَنَّهُمْ عَلَى شَيْءٍ ، وَلَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يُدْرِكَنِي وَإِيَّاكُمُ الأُمُورُ ، وَلَئِنْ أَدْرَكَتْنَا مَالِي وَلَكُمْ مِنْهَا مَخْرَجٌ إِلاَّ أَنْ نَخْرُجَ مِنْهَا كَمَا دَخَلْنَا. (احمد ۴۰۶)

(۳۸۵۳۹) حضرت اسید بن متشمس سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ ہم حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے انہوں نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہارے سامنے ایسی حدیث نہ بیان کروں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بیان کرتے تھے ہم نے عرض کیا کیوں نہیں راوی نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ہرج کثرت سے ہو جائے گا ہم نے عرض کیا ہرج کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل قتل ہم نے عرض کیا اب بھی تو ہم قتل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کفار کو قتل نہیں کرو گے بلکہ کوئی شخص اپنے پڑوسی کو قتل کرے گا اور اپنے بھائی کو اور اپنے چچا کے بیٹے کو راوی کہتے ہیں ہمارے لیے یہ بات پیچیدہ ہوگئی یہاں تک کہ عرض کیا کیا اس دن ہمیں عقل وشعور ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس زمانے کے اکثر لوگوں کی عقلیں اڑا دی جائیں گی اور ان کے بعد کم عقل لوگ ان کے نائب بن جائیں گے جن میں سے اکثر یہ گمان کریں گے کہ وہ کسی امر (دینی) پر ہیں حالانکہ وہ کسی شے پر نہیں ہوں گے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے خوف ہے کہ مجھے اور تمہیں چند امور آن لینگے اور اگر ان امور نے ہمیں پالیا تو میرے اور تمہارے لیے ان سے نکلنے کا راستہ نہیں ہوگا مگر ایسا ہی کہ جیسے ہم داخل ہوئے تھے (مطلب یہ ہے کہ ہم ان فتنوں میں محفوظ نہ رہیں گے ایسے ہی ہے جیسا کہ ہم اس دن محفوظ تھے کہ جس دن ہم اسلام میں داخل ہوئے تھے)۔

(۳۸۵۴۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ، أَنَّهُ قَالَ : إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلاَحِ فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ ، فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلاَهَا جَمِيعًا. (مسلم ۲۲۱۴۔ طیالسی ۸۸۴)

(۳۸۵۴۰) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب دو مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی کے خلاف اسلحہ اٹھائے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں اور جب ان دونوں میں ایک دوسرے کو قتل کر دے تو وہ دونوں جہنم میں داخل ہوں گے۔

(۳۸۵٤۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الْمَلاَئِكَةُ تَلْعَنُ أَحَدَكُمْ إِذَا أَشَارَ بِحَدِيدَةٍ ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ.

(مسلم ۲۰۲۰۔ ترمذی ۲۱۶۲)

(۳۸۵۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی طرف لوہے سے اشارہ کرتا ہے فرشتے تم میں سے اس پر لعنت کرتے ہیں اس شخص پر جو لوہے سے اشارہ کرے اگرچہ وہ شخص جس کی طرف اس نے اشارہ کیا وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

(۳۸۵٤۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ طُفَيْلٍ ، أَبِي سِيدَان ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ :قَالَ حذَيْفَةُ :لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ وَالْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ غَيْرَ أَنِّي لاَ أَدْرِي تَعْبُدُونَ الْعِجْلَ أَمْ لاَ.

(۳۸۵۴۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا یقیناً تم بنی اسرائیل کے طریقے پر چلو گے جیسا کہ جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے اور تیر کا پر دوسرے تیر کے برابر ہوتا ہے مگر میں یہ نہیں جانتا کہ تم بچھڑے کی عبادت کرو گے یا نہیں۔

(۳۸۵٤۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :إِذَا فَشَتْ بُقْعَانُ أَهْلِ الشَّامِ ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُمْ أَنْ يَمُوتَ فَلْيَمُتْ.

(۳۸۵۴۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا کہ جب شام کے جوان (غلام) کثرت سے ہو جائیں تو جو تم میں سے مر سکتا ہے مر جائے۔

(۳۸۵٤٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ:أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ:قَدِمْتُ الشَّامَ ، قَالَ :فَقُلْتُ :لَوْ دَخَلْتَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَلَّمْتَ عَلَيْهِ ، فَأَتَيْته فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لِي : مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ :أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ:يُوشِكُ بَنُو قنطوراء أَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ أَرْضِ الْعِرَاقِ، قُلْتُ:ثُمَّ نَعُودُ ؟ قَالَ :أَنْتَ تَشْتَهِي ذَاكَ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :وَتَكُونُ لَكُمْ سَلْوَةٌ مِنْ عَيْشٍ. (نعیم ۱۹۱۱)

(۳۸۵۴۴) حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں شام گیا اور میں نے (اپنے جی میں) کہا اگر میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤں اور ان کو سلام کروں پس میں ان کے پاس آیا اور انہیں سلام کیا انہوں نے پوچھا کہ تو کون ہے میں نے عرض کیا کہ عبدالرحمن بن ابی بکرہ ہوں انہوں نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ بنی قنطورا (ترک یا روم کے نصاریٰ) تمہیں عراق کی زمین سے نکال دیں میں نے عرض کیا پھر کیا ہم لوٹیں گے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس بات کو چاہتے

ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے زندگی کی بہار ہوگی وہ لوٹنا۔

(٣٨٥٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ حُذَيْفَةُ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : أَمِنَ الْقَوْمِ هُوَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : بِاللهِ مِنْهُمْ أَنَا ؟ قَالَ : لاَ ، وَلَنْ أُخْبِرَ بِهِ أَحَدًا بَعْدَكَ. (وكيع ۴۷۷)

(۳۸۵۴۵) حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ منافقین میں سے ایک آدمی فوت ہوا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کیا یہ منافقین میں سے ہے؟ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا اللہ کے لیے مجھے بتاؤ کیا میں ان منافقین میں سے ہوں؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ نہیں اور ہرگز میں اس بارے میں آئندہ نہیں بتاؤں گا (کہ کون منافق ہے اور کون نہیں)

(٣٨٥٤٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : مَا بَقِيَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ إِلاَّ أَرْبَعَةٌ ، أَحَدُهُمْ شَيْخٌ كَبِيرٌ لاَ يَجِدُ بَرْدَ الْمَاءِ مِنَ الْكِبَرِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : فَمَنْ هَؤُلاَءِ الَّذِينَ يَنْقُبُونَ بُيُوتَنَا وَيَسْرِقُونَ عَلاَئِقَنَا ، قَالَ : وَيْحَكَ ، أُولَئِكَ الْفُسَّاقُ. (بخاری ۴۶۵۸۔ بزار ۲۸۱۸)

(۳۸۵۴۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا منافقین میں سے سوائے چار کے کوئی بھی باقی نہیں رہا ان میں سے ایک بوڑھا ہے جو بڑھاپے کی وجہ سے پانی کی ٹھنڈک کو نہیں پاتا راوی کہتے ہیں ایک شخص نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ یہ کون لوگ ہیں جو ہمارے گھروں میں نقب لگاتے ہیں اور ہمارے مالوں کو چوری کرتے ہیں انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تیرے لیے ہلاکت ہو یہ تو فساق لوگ ہیں۔

(٣٨٥٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ : قَرَأَ حُذَيْفَةُ ﴿فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ﴾ ، قَالَ ، مَا قُوتِلَ أَهْلُ هَذِهِ الآيَةِ بَعْدُ.

(۳۸۵۴۷) حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ﴿فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ﴾ (یعنی کفر کے سرداروں کو قتل کرو) تلاوت کی اور فرمایا کہ اس آیت کے مصداق لوگ ابھی تک قتل نہیں کیے گئے۔

(٣٨٥٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : اللَّهُمَّ أَهْلِكِ الْمُنَافِقِينَ ، فَقَالَ : حُذَيْفَةُ : لَوْ هَلَكُوا مَا انْتَصَفْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ.

(۳۸۵۴۸) حضرت ابو البختری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے کہا کہ اے اللہ منافقین کو ہلاک کر دے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ ہلاک کر دیے گئے تو پھر تم نے اپنے دشمن سے انتقام نہ لیا۔

(٣٨٥٤٩) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : أَيَسُرُّكَ أَنْ تَقْتُلَ أَفْجَرَ النَّاسِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : إِذًا تَكُونُ أَفْجَرَ مِنْهُ.

(۳۸۵۴۹) حضرت شمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تم لوگوں میں سے سب سے زیادہ گنہگار کو قتل کرو انہوں نے کہا جی ہاں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس وقت تم سب سے گنہگار ہو گے۔

(۳۸۵۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : الْقُلُوبُ أَرْبَعَةٌ : قَلْبٌ مُصَفَّحٌ فَذَاكَ قَلْبُ الْمُنَافِقِ ، وَقَلْبٌ أَغْلَفُ ، فَذَاكَ قَلْبُ الْكَافِرِ ، وَقَلْبٌ أَجْرَدُ كَأَنَّ فِيهِ سِرَاجًا يَزْهر ، فَذَاكَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ ، وَقَلْبٌ فِيهِ نِفَاقٌ وَإِيمَانٌ فَمِثْلُهُ مِثْلُ قُرْحَةٍ يَمُدُّهَا قَيْحٌ وَدَمٌ ، وَمِثْلُهُ مِثْلُ شَجَرَةٍ يَسْقِيهَا مَاءٌ خَبِيثٌ وَمَاءٌ طَيِّبٌ ، فَأَيُّ مَاءٍ غَلَبَ عَلَيْهَا ، غَلَبَ.

(۳۸۵۵۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا دل چار قسم کے ہوتے ہیں ایک تو الٹا دل یہ منافق کا دل ہے اور غلاف میں لپٹا ہوا دل یہ کافر کا دل ہے اور صاف دل گویا کہ اس میں چراغ چمک رہا ہے یہ مومن کا دل ہے اور جس دل میں نفاق اور ایمان ہے اس کی مثال پھوڑے کی ہے جس میں پیپ اور خون ہو اور اس کی مثال اس درخت جیسی ہے جس کو خراب پانی اور عمدہ پانی سے سیراب کیا جاتا ہے جو پانی اس پر غالب ہو گا وہ ویسا ہی ہو گا۔

(۳۸۵۵۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : الْمُنَافِقُونَ الَّذِينَ فِيكُمَ الْيَوْمَ شَرٌّ مِنَ الْمُنَافِقِينَ الَّذِينَ كَانُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، وَكَيْفَ ذَاكَ ، قَالَ : إِنَّ أُولَئِكَ كَانُوا يُسِرُّونَ نِفَاقَهُمْ ، وَإِنَّ هَؤُلَاءِ أَعْلَنُوهُ. (طیالسی ۴۱۰)

(۳۸۵۵۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ آج کل جو منافق تمہارے اندر ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے منافقین سے زیادہ برے ہیں راوی نے فرمایا ہم نے عرض کیا اے ابوعبداللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے انہوں نے فرمایا اس لیے کہ وہ اپنے نفاق کو چھپاتے تھے اور یہ اسے ظاہر کرتے ہیں۔

(۳۸۵۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقِيسِ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : مَا أُبَالِي بَعْدَ سَنَةِ سَبْعِينَ لَوْ دَهْدَهْتُ حَجَرًا مِنْ فَوْقِ مَسْجِدِكُمْ هَذَا فَقَتَلَتْ مِنْكُمْ عَشَرَةً.

(۳۸۵۵۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا سترویں (۷۰) سال کے بعد مجھے اس کی پروا نہیں کہ میں کوئی پتھر تمہاری مسجد کے اوپر سے لڑھکا دوں جو تم میں سے دس آدمیوں کو کچل دے۔

(۳۸۵۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُخَوَّلٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ فَأَخَذَ حَصًى فَوَضَعَ بَعْضَهُ فَوْقَ بَعْضٍ ، ثُمَّ قَالَ لَنَا : انْظُرُوا مَا تَرَوْنَ مِنَ الضَّوْءِ قُلْنَا : نَرَى شَيْئًا خَفِيًّا ، قَالَ : وَاللهِ لَيَرْكَبَنَّ الْبَاطِلُ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى لَا تَرَوْنَ مِنَ الْحَقِّ إِلَّا مَا تَرَوْنَ مِنْ هَذَا.

(۳۸۵۵۳) حضرت مخول رضی اللہ عنہ ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے

انہوں نے کچھ کنکریاں لیں اور ان کو ایک دوسرے کے اوپر رکھا پھر انہوں نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ دیکھو اس روشنی کو جو تمہیں نظر آرہی ہے ہم نے عرض کیا کہ ہم تو مخفی چیز دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اسی طرح باطل حق پر بلند ہوگا یہاں تک کہ تم حق کو نہیں دیکھو گے مگر اس حالت میں جو حالت تم ان کنکریوں کی دیکھ رہے ہو۔

(٣٨٥٥٤) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لَيُوشِكَنَّ أَنْ يُصَبَّ عَلَيْكُمُ الشَّرُّ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى يَبْلُغَ الْفَيَافِيَ ، قَالَ : قِيلَ : وَمَا الْفَيَافِي يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : الأَرْضُ الْقَفْرُ.

(۳۸۵۵۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ آسمان سے برائی تم پر اتار دی جائے یہاں تک کہ وہ فیافی تک پہنچ جائے ان سے عرض کیا گیا اے ابوعبداللہ یہ فیافی کیا ہے؟ انہوں نے کہا۔ ویران زمین۔

(٣٨٥٥٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنْ مُحَارِبٍ يُقَالُ لَهُ عَمْرُو بْنُ صُلَيْعٍ إِلَى حُذَيْفَةَ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، حَدِّثْنَا مَا رَأَيْت وَشَهِدْت ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ : يَا عَمْرُو بْنَ صُلَيْعٍ ، أَرَأَيْت مُحَارِبَ ؟ أَمِنْ مُضَرَ ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنَّ مُضَرَ لاَ تَزَالُ تَقْتُلُ كُلَّ مُؤْمِنٍ وَتَفْتِنُهُ ، أَوْ يَضْرِبُهُمَ اللَّهُ وَالْمَلاَئِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ حَتَّى لاَ يَمْنَعُوا بَطْنَ تَلْعَةٍ ، أَرَأَيْت مُحَارِبَ ؟ أَمِنْ قَيْسَ عَيْلاَنَ ، قَالَ : نَعَمْ ، فَإِذَا رَأَيْت عَيْلاَنَ قَدْ نَزَلَتْ بِالشَّامِ فَخُذْ حِذْرَك. (طیالسی ۴۲۰۔ احمد ۳۹۰)

(۳۸۵۵۵) ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو محارب میں سے ایک صاحب جن کو عمرو بن صلیع کہا جاتا تھا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اے ابوعبداللہ ہم سے وہ بیان کیجیے جو آپ نے دیکھا اور مشاہدہ کیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عمرو بن صلیع محارب کے بارے میں مجھے بتلاؤ کیا وہ مضر میں سے ہے اس نے کہا جی ہاں تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاشبہ مضر مسلسل ہر مومن کو قتل کریں گے اور مسلمانوں کو فتنے میں ڈالیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے اور مومنین ان کو ماریں گے یہاں تک کہ وہ ہر جگہ کثرت سے ہونے کے باوجود اپنا دفاع نہیں کر سکیں گے محارب کے بارے میں بتلاؤ کیا وہ قیس عیلان سے ہیں انہوں نے کہا جی ہاں ارشاد فرمایا جب تم قبیلہ عیلان کو دیکھو جب وہ شام میں آگئے ہیں تو اپنا بچاؤ کرنا۔

(٣٨٥٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : ادْنُوا يَا مَعْشَرَ مُضَرَ ، فَوَاللهِ لاَ تَزَالُونَ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ تَفْتِنُونَهُ ، وَتَقْتُلُونَهُ حَتَّى يَضْرِبَكُمُ اللَّهُ وَمَلاَئِكَتُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ، حَتَّى لاَ تَمْنَعُوا بَطْنَ تَلْعَةٍ ، قَالُوا : فَلِمَ تُدْنِينَا وَنَحْنُ كَذَلِكَ ، قَالَ : إِنَّ مِنْكُمْ سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ ، وَإِنَّ مِنْكُمْ سَوَابِقَ كَسَوَابِقِ الْخَيْلِ.

(۳۸۵۵۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اے مضر کی جماعت قریب ہو جاؤ اللہ کی قسم تم ہر مومن کو قتل کرو گے اور ان کو فتنے میں ڈالو گے یہاں تک کہ اللہ اور اس کے فرشتے اور مومنین تمہیں ماریں گے یہاں تک کہ تم ہر

کثرت سے رہنے کے باوجود اپنا دفاع نہیں کرسکو گے ان کے اصحاب نے عرض کیا جب ہم اس حالت پر ہوں گے تو کیوں ہم ایسا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! یقیناً تم میں سے ایک سردار ہوگا اور تم میں کچھ آگے نکلنے والے ہوں گے گھوڑوں میں سے آگے نکلنے والوں کی طرح۔

(۳۸۵۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ : لاَ تَدَعُ مُضَرُ عَبْدا للهِ مُؤْمِنًا إِلاَّ فَتَنُوهُ ، أَوْ قَتَلُوهُ ، أَوْ يَضْرِبَهُمَ اللَّهُ وَالْمَلاَئِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ حَتَّى لاَ يَمْنَعُوا ذَنَبَ تَلْعَةٍ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، تَقُولُ هَذَا وَأَنْتَ رَجُلٌ مِنْ مُضَرَ ، قَالَ :أَلاَ أَقُولُ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری ۲۵۳۰)

(۳۸۵۵۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا مضر کسی اللہ تعالیٰ کے مومن بندے کو نہیں چھوڑیں گے مگر اسے یا تو فتنے میں ڈال دیں گے یا اس کو قتل کر دیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور مومنین ان کو ماریں گے یہاں تک کہ وہ اپنا دفاع نہ کرسکیں گے ایک صاحب نے ان سے عرض کیا اے ابوعبداللہ آپ یہ بات کر رہے ہیں حالانکہ آپ بھی مضر قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے فرمایا میں وہ کہہ رہا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(۳۸۵۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ :إِنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ لاَ يَفْتَحُونَ بَابَ هُدَى وَلاَ يَتْرُكُونَ بَابَ ضَلاَلَةٍ ، وَإِنَّ الطُّوفَانَ قَدْ رُفِعَ مِنَ الأَرْضِ كُلِّهَا إِلاَّ عَنِ الْبَصْرَةِ.

(۳۸۵۵۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا بلاشبہ بصرہ کے رہنے والے کوئی ہدایت کا دروازہ کھولیں گے نہیں اور کوئی گمراہی کا دروازہ چھوڑیں گے نہیں اور طوفان ساری زمین سے اٹھا دیا گیا ہے سوائے بصرہ کے۔

(۳۸۵۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ:أَخْبَرَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَخِيهِ رَبِيعَةَ بْنِ جَوْشَنٍ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَ:مِمَّنْ أَنْتُمْ؟ قُلْنَا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، قَالَ:إِمَّا لاَ فَاسْتَعِدُّوا يَا أَهْلَ الْبَصْرَةِ، قُلْنَا: بِمَاذَا، قَالَ: بِالْمَزَادِ وَالْقِرَبِ، خَيْرُ الْمَالِ الْيَوْمَ أَجْمَالٌ يَحْتَمِلُ الرَّجُلُ عَلَيْهِنَّ أَهْلَهُ وَيَمِيرُهُمْ عَلَيْهَا ، وَفَرَسٌ وَقَاحٌ شَدِيد ، فَوَاللهِ لَيُوشِكَ بَنُو قَنْطُورَاءَ أَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْهَا حَتَّى يَجْعَلُوكُمْ بِرُكْبَة، قَالَ:قُلْنَا:وَمَا بَنُو قَنْطُورَاءَ، قَالَ:أَمَّا فِي الْكِتَابِ فَهَكَذَا نَجِدُهُ، وَأَمَّا فِي النَّعْتِ فَنَعْتُ التُّرْكِ.

(۳۸۵۵۹) حضرت ربیعہ بن جوشن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں شام کے علاقے میں گیا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کن میں سے ہو؟ ہم نے عرض کیا اہل بصرہ میں سے انہوں نے فرمایا اے اہل بصرہ لڑائی کی تیاری کرو ہم نے عرض کیا کہ کس چیز کے ساتھ؟ انہوں نے فرمایا توشہ دان اور مشکیزوں کے ساتھ آج بہترین مال وہ اونٹ ہیں جن پر آدمی اپنے گھر والوں کو سوار کرتا ہے اور جن پر غلہ لے کر جاتا ہے اور بہترین مال وہ مضبوط کھروں والا گھوڑا

ہے (یہ آج کل بہترین مال ہے) اللہ کی قسم عنقریب بنوقنطورا تمہیں بصرہ سے نکال دیں گے یہاں تک کہ تمہیں ایک جماعت بنا دیں گے راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ بنوقنطورا کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ کتاب کے اندر تو میں اسی طرح پاتا ہوں باقی یہ صفت ترکیوں کی ہے۔

(۳۸۵۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ يَجِبْ لَكُمْ دِينَارٌ وَلاَ دِرْهَمٌ وَلاَ قَفِيزٌ. (مسلم ۲۲۲۰۔ احمد ۳۳۲)

(۳۸۵۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تمہاری کیا حالت ہوگی اس وقت جب کوئی دینار اور کوئی درہم اور کوئی قفیز تمہیں نہیں دیا جائے گا۔

(۳۸۵۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : أَرَادَ عُمَرُ أَنْ لاَ يَدَعَ مِصْرًا مِنَ الأَمْصَارِ إِلاَّ أَتَاهُ ، فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ : لاَ تَأْتِ الْعِرَاقَ فَإِنَّ فِيهِ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الشَّرِّ.

(۳۸۵۶۱) حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام شہروں کا دورہ کرنے کا ارادہ کیا حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے عرض کیا کہ آپ عراق نہ جانا کیونکہ وہاں دس حصوں میں سے نو حصے شر ہے۔

(۳۸۵۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ : إِنَّ لِهَذِهِ ، يَعْنِي الْبُصْرَةَ أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ : الْبُصْرَةُ وَالْخُرَيْبَةُ وَتَدْمُرُ وَالْمُؤْتَفِكَةُ.

(۳۸۵۶۲) حضرت قسامہ بن زہیر رحمہ اللہ سے روایت ہے میں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس بصرہ کے چار نام ہیں (بصرہ، خریبہ، تدمر، مؤتفکہ)

(۳۸۵۶۳) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : رَأَيْتُ كَثِيرَ بْنَ أَفْلَحَ فِي الْمَنَامِ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا ابْنَ أَفْلَحَ ، كَيْفَ أَنْتُمْ ، قَالَ : بِخَيْرٍ ، قَالَ : قُلْتُ : أَنْتُمُ الشُّهَدَاءُ ، قَالَ : لاَ ، إِنَّ قَتْلَى الْمُسْلِمِينَ لَيْسُوا بِشُهَدَاءَ وَلَكِنَّا النُّدَبَاءُ.

(۳۸۵۶۳) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے کثیر بن افلح (یہ حرہ کے دن شہید کیے گئے) کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا اے ابن افلح تم کیسے ہو انہوں نے فرمایا بھلائی میں ہوں میں نے پوچھا کیا تم شہداء میں ہو انہوں نے فرمایا کہ نہیں مسلمانوں کے مقتول شہداء نہیں ہیں لیکن ہم زیرک و ہوشیار ہیں۔

(۳۸۵۶٤) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : سَمِعْتَ الْحَيَّ غَيْرَ وَاحِدٍ يُحَدِّثُونَ ، عَنْ أُبَيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ : مَا يَمْنَعُكَ مِنَ الْقِتَالِ ، قَالَ : لاَ ، حَتَّى تُعْطُونِي سَيْفًا يَعْرِفُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الْكَافِرِ.

(۳۸۵۶۴) حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کو کونسی چیز لڑائی سے روکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ کوئی چیز نہیں روکتی یہاں تک کہ تم مجھے ایسی تلوار دو جو مومن اور کافر کو پہچانتی ہو (حضرت سعد بن ابی

وقاص رضی اللہ عنہ فتنوں سے جدا رہتے تھے اور جمل، صفین، تحکیم، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ان تمام مواقع میں الگ رہے)

(۳۸۵۶۵) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: يَقْتَتِلُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ عَلَى دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ عِنْدَ قَتْلِ أَمِيرٍ، أَوْ إِخْرَاجِهِ فَتَظْهَرُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ حِينَ تَظْهَرُ وَهِيَ ذَلِيلَةٌ فَيَرْغَبُ فِيهِمْ مَنْ يَلِيهِمْ مِنَ الْعَدُوِّ فَيَسِيرُونَ إِلَيْهِمْ وَيَتَقَحَّمُ أُنَاسٌ فِي الْكُفْرِ تَقَحُّمًا.

(۳۸۵۶۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ آپس میں جاہلیت کی پکار کے تقاضوں پر لڑائی کریں گے کسی امیر کے قتل ہونے یا اس کے نکالنے کے وقت پس دونوں گروہوں میں سے ایک غالب آجائیگا جب کہ وہ ذلیل تھا تو ان کے پاس والے دشمن ان میں رغبت کریں گے اور ان پر حملہ کردیں گے اور لوگ کفر میں گرتے چلے جائیں گے۔

(۳۸۵۶۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَرَّبُوذَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ قَالَ: وَيْلٌ لِلْجَنَاحَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ، وَيْلٌ لِلرَّأْسِ مِنَ الْجَنَاحَيْنِ، قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ: وَمَا الْجَنَاحَانِ، قَالَ: الْعِرَاقُ وَمِصْرُ، وَالرَّأْسُ: الشَّامُ.

(۳۸۵۶۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ سر کی دونوں جانبوں کے لیے ہلاکت ہے سر کی دونوں جانبوں کے لیے ہلاکت ہے شعبہ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ دونوں جانبوں سے کیا مراد ہے انہوں نے فرمایا عراق، مصر اور سر سے مراد شام ہے۔

(۳۸۵۶۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: لَيُخْسَفَنَّ بِالدَّارِ إِلَى جَنْبِ الدَّارِ وَبِالدَّارِ إِلَى جَنْبِ الدَّارِ حَيْثُ تَكُونُ الْمَظَالِمُ.

(۳۸۵۶۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک گھر کو اس کے پاس والے گھر کے پہلو میں دھنسا دیا جائے گا دوسرے گھر کو اس کے پاس والے گھر کے پہلو میں دھنسا دیا جائے گا جہاں پر یہ مظالم ہوں گے۔

(۳۸۵۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ غَالِبِ بْنِ عَجْرَدٍ، قَالَ: أَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَا وَصَاحِبٌ لِي وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتُمَا فَقُلْنَا: مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، قَالَ: فَعَلَيْكُمَا إِذًا بضواحيها، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ دَنَوْنَا مِنْهُ فَقُلْنَا: رَأَيْت قَوْلَك مِمَّنْ أَنْتُمَا وَقَوْلَك عَلَيْكُمَا بِضَوَاحِيهَا إِذًا، قَالَ: إِنَّ دَارَ مَمْلَكَتِهَا، وَمَا حَوْلَهَا مَشُوبٌ بِهِمْ، قَالَ ثَابِتٌ: فَكَانَ غَالِبُ بْنُ عَجْرَدٍ إِذَا دَخَلَ عَلَى الرَّحْبَةِ سَعَى حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهَا.

(۳۸۵۶۸) حضرت غالب بن عجرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اور میرا ساتھی حضرت ابو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ لوگوں کے سامنے (احادیث) بیان کررہے تھے تو انہوں نے پوچھا کہ تم دونوں کون ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ بصرہ

والوں میں سے انہوں نے فرمایا تم دونوں پر بصرہ کے متصل علاقے لازم ہیں جب لوگ ان کے پاس سے چلے گئے تو ہم ان کے قریب ہوئے ہم نے ان سے عرض کیا کیا خیال ہے آپکا اپنی بات (تم کہاں سے ہو) اور آپ کی بات کہ تم پر لازم ہے بصرہ کے متصل علاقے انہوں نے فرمایا بیشک بصرہ اور اس کے اردگرد کے مملوکہ گھر وہاں کے باشندوں کے درمیان مشترک ہو جائیں۔
ثابت راوی کہتے ہیں کہ غالب بن عجرد جب کسی کشادہ مقام میں داخل ہوئے تو دوڑتے ہوئے یہاں تک کہ اس سے نکل جاتے۔

(۳۸۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى حُذَيْفَةَ ، فَقَالَ : إِنِّي أُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى الْبَصْرَةِ ، فَقَالَ : إِنْ كُنْتَ لاَ بُدَّ لَكَ مِنَ الْخُرُوجِ فَانْزِلْ عَزَوَاتِهَا وَلاَ تَنْزِلْ سُرَّتَهَا.

(۳۸۵۶۹) حضرت ابوعثمان نہدی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک صاحب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میں بصرہ جانا چاہتا ہوں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر تمہارے لیے جانا ضروری ہے تو اس کے کنارے میں ٹھہرنا اس کے درمیان میں نہ ٹھہرنا۔

(۳۸۵۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ هُرْمُزَ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، قَالَ : سُئِلَ حُذَيْفَةُ : مَنَ الْمُنَافِقُ ، قَالَ : الَّذِي يَصِفُ الإِسْلاَمَ وَلاَ يَعْمَلُ بِهِ.

(۳۸۵۷۰) حضرت ابویحییٰ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھو کہ منافق کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا جو اسلام کو بیان کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا۔

(۳۸۵۷۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الطَّائِفِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَتَهَارَجُونَ فِي الطُّرُقِ تَهَارُجَ الْحَمِيرِ فَيَأْتِيهِمْ إِبْلِيسُ فَيَصْرِفُهُمْ إِلَى عِبَادَةِ الأَوْثَانِ. (حاکم ۴۵۷)

(۳۸۵۷۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم راستوں میں چوپایوں کی طرح زنا کرو گے ان پر ابلیس مسلط ہوگا اور ان کو بتوں کی عبادت کی طرف پھیر دے گا۔

(۳۸۵۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : يَقْتَتِلُ الْقُرْآنُ وَالسُّلْطَانُ ، قَالَ : فَيَطَأُ السُّلْطَانُ عَلَى سِمَاخِ الْقُرْآنِ ، فَلأْيًا بِلأْيٍ وَلأْيًا بِلأْيٍ ، مَا تَنْفَلِتَنَّ مِنْهُ.

(۳۸۵۷۲) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا قرآن اور بادشاہ کے درمیان مقابلہ ہوگا وہ بادشاہ قرآن کے احکامات کو روند دے گا ہائے میری مصیبت ہائے میری مصیبت تم اس سے چھٹکارا نہیں پاسکو گے۔

(۳۸۵۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : يُوشِكُ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ ، قَالَ : تَسُوقُ النَّاسَ تَغْدُو مَعَهُمْ إِذَا غَدَوْا ، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا : وَتَرُوحُ مَعَهُمْ إِذَا رَاحُوا ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ فَاخْرُجُوا إِلَى الشَّامِ.

(۳۸۵۷۳) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا عنقریب یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانکے گی صبح کے وقت جب وہ ٹھہریں گے وہ ان کے ساتھ اسی مقام پر ٹھہرے گی اور جہاں دو پہر کے وقت آرام کے لیے ٹھہریں گے وہاں وہ بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی اور پچھلے پہر جب وہ سفر کریں گے وہ بھی ان کے ساتھ چلے گی جب تم اس کے بارے میں سن لو تو شام کی طرف چلے جانا۔

(۳۸۵۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ كَعْبٌ :إِذَا رَأَيْت الْقَطْرَ قَدْ مُنِعَ فَاعْلَمْ ، أَنَّ النَّاسَ قَدْ مَنَعُوا الزَّكَاةَ فَمَنَعَ اللَّهُ مَا عِنْدَهُ ، وَإِذَا رَأَيْت السُّيُوفَ قَدْ عَرِيَتْ فَاعْلَمْ أَنَّ حُكْمَ اللهِ قَدْ ضُيِّعَ فَانْتَقَمَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، وَإِذَا رَأَيْت الزِّنَا قَدْ فَشَا فَاعْلَمْ ، أَنَّ الرِّبَا قَدْ فَشَا.

(۳۸۵۷۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب تم دیکھو بارش روک دی گئی ہے تو جان لینا لوگوں نے زکوٰۃ روک دی ہے اللہ تعالیٰ نے جو اس کے پاس چیز تھی (یعنی بارش) وہ روک لی۔ اور جب تم دیکھو تلواریں ننگی ہوگئی ہیں تو جان لینا اللہ تعالیٰ کا حکم ضائع کیا جا رہا ہے تو وہ ایک دوسرے سے انتقام لینے لگے اور جب تو دیکھے زنا عام ہوگیا تو جان لینا کہ سود پھیل چکا ہے۔

(۳۸۵۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ ، قَالَ :قَالَ لِي سَلْمَانُ :كَيْفَ أَنْتَ إِذَا اقْتَتَلَ الْقُرْآنُ وَالسُّلْطَانُ ، قَالَ :إِذًا أَكُونُ مَعَ الْقُرْآنِ ، قَالَ :نِعْمَ الزويد أَنْتَ إِذًا ، فَقَالَ أَبُو قُرَّةَ وَكَانَ يَبْغَضُ الْفِتَنَ :إِذًا أَجْلِسُ فِي بَيْتِي ، فَقَالَ سَلْمَانُ :لَوْ كُنْت فِي أَقْصَى تِسْعَةِ أَبْيَاتٍ كُنْت مَعَ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ.

(۳۸۵۷۵) حضرت زید بن صوحان سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب قرآن اور بادشاہ کی لڑائی ہوگی انہوں نے جواب میں فرمایا اس وقت میں قرآن کے ساتھ ہوں گا انہوں نے فرمایا اس وقت زید تم بہت ہی اچھے ہوگے ابو قرہ جو فتنوں کو ناپسند کرتے تھے کہا میں اس وقت اپنے گھر میں بیٹھوں گا حضرت سلمان نے فرمایا اگر تو نو کروں کے اندر بھی ہوا تو تو دو گروہوں میں سے ایک کے ساتھ ہوگا۔

(۳۸۵۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عن مالك بن مغول :قَالَ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :لَمَّا رَجَعْنَا مِنَ النَّهْرَوَانِ ، قَالَ عَلِيٌّ :لَقَدْ شَهِدَنَا قَوْمٌ بِالْيَمَنِ ، قُلْنَا :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، كَيْفَ ذَاكَ ، قَالَ :بِالْهَوَى.

(۳۸۵۷۶) حضرت زید بن وہب سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ جب ہم نہروان سے لوٹے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یمن میں ہمارے ساتھ کچھ لوگ شریک تھے ہم نے عرض کیا ان کی شرکت وغیرہ کی کیا صورت تھی ارشاد فرمایا خواہش نفس (تھی)

(۳۸۵۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ الرَّجَا

لَيَشْهَدُ الْمَعْصِيَةَ فَيُنْكِرُهَا ، فَيَكُونُ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا ، وَيَكُونُ يَغِيبُ عَنْهَا فَيَرْضَاهَا فَيَكُونُ كَمَنْ شَهِدَهَا.

(۳۸۵۷۷) حضرت عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بلاشبہ کوئی آدمی برائی کے وقت موجود ہوتا ہے اور اسے ناپسند کرتا ہے تو وہ اس آدمی کی طرح ہوتا ہے جو برائی کے وقت موجود نہیں ہے اور برائی کے وقت موجود نہیں ہوتا اور اسے پسند کرتا ہے وہ اس آدمی کی طرح ہوتا ہے جو برائی کے وقت حاضر ہو۔

(۳۸۵۷۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ مِنَ الْفِتْنَةِ ، وَمَا هُوَ فِيهَا.

(۳۸۵۷۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بلاشبہ ایک آدمی فتنے کے اندر شریک ہوگا لیکن اس میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا ہوگا۔

(۳۸۵۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُبَيْعٍ ، قَالَ :خَطَبَنَا عَلِيٌّ ، فَقَالَ :لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا ، يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ رَأْسِهِ ، قَالُوا :أَخْبِرْنَا بِهِ نَقْتُلْهُ ، قَالَ :إِذًا تَاللهِ تَقْتُلُونَ بِي غَيْرَ قَاتِلِي ، قَالُوا :فَاسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا ، قَالَ :لاَ ، وَلَكِنِّي أَتْرُكُكُمْ إِلَى مَا تَرَكَكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَمَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا لَقِيته ، قَالَ :أَقُولُ :اللَّهُمَّ كُنْت فِيهِمْ ، وَأَنْتَ فِيهِمْ ، فَإِنْ شِئْتَ أَصْلَحْتهمْ وَإِنْ شِئْتَ أَفْسَدْتهمْ.

(۳۸۵۷۹) حضرت عبداللہ بن سبیع سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا اور ارشاد فرمایا اس حصہ کو یہاں تک خون آلود کر دیا جائے گا اور مراد داڑھی سے سر تک کا حصہ لوگوں نے عرض کیا ہمیں اس شخص کے بارے میں بتلائیں ہم اسے قتل کر دیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا پھر تو تم میرے لیے اس آدمی کو قتل کرو گے جو میرا قاتل نہیں پھر لوگوں نے عرض کیا ہم پر خلیفہ مقرر کر دیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں بلکہ میں تمہیں اسی حالت پر چھوڑوں گا جس حالت پر تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا (یعنی بغیر خلیفہ مقرر کرنے کے) لوگوں نے عرض کیا آپ اپنے رب سے کیا کہیں گے جب آپ کی اس سے ملاقات ہوگی انہوں نے ارشاد فرمایا میں کہوں گا کہ اے اللہ! جب ان میں موجود تھا تو آپ بھی ان میں موجود تھے اگر آپ چاہتے تو ان کی اصلاح کر دیتے اور اگر آپ چاہتے تو ان کی حالت خراب کر دیتے۔

(۳۸۵۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :وَاللهِ لأَنْ أُزَاوِلَ جَبَلاً رَاسِيًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُزَاوِلَ مَلِكًا مُؤَجَّلاً. (نعیم ۳۴۱)

(۳۸۵۸۰) حضرت عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم اگر میں مضبوط پہاڑ کو ہٹاؤں یہ بات مجھے زیادہ پسندیدہ ہے بہ نسبت اس کے کہ میں ایسے بادشاہ کو ہٹاؤں جس کی مدت حکومت مقرر کی گئی ہو۔

(۳۸۵۸۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَبَلَةَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَطَرٍ ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ،

فَقَالَ : يُوشِكُ أَنْ تَرَاهُمْ يَنْفَرِجُونَ ، عَنْ دِينِهِمْ كَمَا تَنْفَرِجُ الْمَرْأَةُ ، عَنْ قُبُلِهَا ، فَأَمْسِكْ بِمَا أَنْتَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ فَإِنَّهُ الطَّرِيقُ الْوَاضِحُ ، كَيْفَ أَنْتَ يَا عَامِرُ بْنَ مَطَرٍ إِذَا أَخَذَ النَّاسُ طَرِيقًا وَالْقُرْآنُ طَرِيقًا ، مَعَ أَيِّهِمَا تَكُونُ قُلْتُ :مَعَ الْقُرْآنِ ، أَحْيَا مَعَهُ وَأَمُوتُ مَعَهُ ، قَالَ :فَأَنْتَ أَنْتَ إِذًا.

(۳۸۵۸۱) حضرت عامر بن مطر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا انہوں نے فرمایا قریب ہے کہ تم ان لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ اپنے دین ارزاں کر دیں گے جیسے عورت اپنی شرمگاہ کو ارزاں کر دیتی ہے جس طریقے پر آج تم ہو اس پر ٹھہرے رہو کیونکہ وہ واضح راستہ ہے اے عامر بن مطر تمہاری کیا حالت ہوگی جب لوگ ایک راستہ اختیار کرلیں گے اور قرآن کا ایک راستہ ہوگا تم دونوں میں سے کس کے ساتھ ہوگے میں نے عرض کیا قرآن کے ساتھ رہوں گا اسی کے ساتھ زندہ رہوں گا اور اس کے ساتھ مروں گا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس وقت تو تو ہی ہوگا۔

(۳۸۵۸۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، إِنَّ قَوْمًا مِنْ قَبْلِكُمْ تَحَيَّرُوا وَنَفَرُوا حَتَّى تَاهُوا ، فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا نُودِيَ مِنْ خَلْفِهِ أَجَابَ مِنْ أَمَامِهِ ، وَإِنْ نُودِيَ مِنْ أَمَامِهِ أَجَابَ مِنْ خَلْفِهِ.

(۳۸۵۸۲) حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بلاشبہ تم سے پہلے لوگ متحیر ہوئے اور متفرق ہوگئے یہاں تک کہ ہلاک ہوگئے ان میں سے کسی ایک کو جب پیچھے کی جانب سے پکارا جاتا تو سامنے کی جانب جواب دیتا تھا اور اگر سامنے کی جانب سے پکارا جاتا تھا تو پیچھے کی جانب جواب دیتا تھا۔

(۳۸۵۸۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا أَتَاكُمْ زَمَانٌ يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ مِنْ حَجَلَتِهِ إِلَى حُشِّهِ فَيَرْجِعُ وَقَدْ مُسِخَ قِرْدًا فَيَطْلُبُ مَجْلِسَهُ فَلاَ يَجِدُهُ.

(۳۸۵۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ تم میں سے کوئی اپنے کمرے سے نکل کر اپنے بیت الخلاء جائے گا وہ لوٹے گا اس حال میں کہ اس کا چہرہ مسخ کر کے اسے بندر بنا دیا گیا ہوگا وہ اپنی بیٹھنے کی جگہ تلاش کرے گا لیکن اسے نہیں پا سکے گا۔

(۳۸۵۸٤) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَابِصَةَ الأَسَدِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِنِّي بِالْكُوفَةِ فِي دَارِي إِذْ سَمِعْت عَلَى بَابِ الدَّارِ :السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، أَلِجُ ؟ فَقُلْتُ :وَعَلَيْكُمَ السَّلاَمُ ، فَلِجْ ، فَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ ، فَقُلْتُ :يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَيَّةُ سَاعَةِ زِيَارَةٍ ، وَذَلِكَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ ، قَالَ :طَالَ عَلَيَّ النَّهَارُ فَتَذَكَّرْت مَنْ أَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُنِي عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُحَدِّثُهُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمُضْطَجِعِ وَالْمُضْطَجِعُ خَيْرٌ مِنَ الْقَاعِد ، وَالْقَاعِدُ خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ،

وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ، قَتْلاَهَا كُلُّهَا فِي النَّارِ ، قَالَ : قُلْتُ : وَمَتَى ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ ذَاكَ أَيَّامَ الْهَرْجِ ، قُلْتُ : وَمَتَى أَيَّامُ الْهَرْجِ ، قَالَ : حِينَ لاَ يَأْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ ، قَالَ : قُلْتُ ، فَبِمَ تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ ، قَالَ : ادْخُلْ بَيْتَكَ ، قُلْتُ : أَفَرَأَيْتَ إِنْ دُخِلَ عَلَيَّ ، قَالَ : تَوَالِ مَخْدَعَكَ ، قَالَ : قُلْتُ : أَفَرَأَيْتَ إِنْ دُخِلَ عَلَيَّ ، قَالَ : قُلْ هَكَذَا ، وَقُلْ : بُؤْ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ ، وَكُنْ عَبْدَ اللهِ الْمَقْتُولَ.

(احمد ۴۴۹۔ عبدالرزاق ۲۰۷۲۷)

(۳۸۵۸۴) حضرت وابصہ اسدی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں کوفہ میں اپنے گھر میں تھا اچانک میں نے اپنے دروازے پر یہ بات سنی السلام علیکم کیا میں داخل ہو جاؤں میں نے کہا وعلیکم السلام داخل ہو جاؤ پس وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے میں نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمان! یہ ملاقات کا کونسا وقت ہے یہ عین دوپہر کی بات تھی انہوں نے فرمایا دن مجھ پر لمبا ہو گیا تھا میں نے سوچا کہ کسی سے بات چیت کروں پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنانے لگے اور میں بھی ان کو احادیث سنانے لگا حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک فتنہ ہوگا اس میں سونے والا اس میں پہلو کے بل لیٹنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں لیٹنے والا بیٹھنے والے سے بہتر ہوگا بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اس فتنے میں مارے جانے والے سارے جہنم میں جائیں گے راوی حضرت عبداللہ نے فرمایا میں نے عرض کیا یہ کب ہوگا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ارشاد فرمایا یہ ہرج کے ایام میں ہوگا میں نے عرض کیا یہ ایام ہرج کب ہوں گے انہوں نے فرمایا جب کسی آدمی کو اپنے ہمنشین سے امن نہیں ہوگا حضرت عبداللہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اگر میں یہ زمانہ پالوں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر میں داخل ہو جانا میں نے عرض کیا اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہو جائے تو آپ کی کیا رائے ہے ارشاد فرمایا کہ پھر تو اپنی کوٹھڑی میں گھس جا میں نے کہا اگر وہ وہاں بھی داخل ہو جائے تو آپ کا کیا خیال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح کرنا (یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا تھا جس کی تفصیل مسند احمد کی روایت سے ہوتی ہے کہ راوی نے دائیں ہاتھ سے کلائی کی ہڈی کو پکڑ کر اشارے کی تفصیل کی) اور کہنا میرے گناہ اور اپنے گناہ کے ساتھ لوٹ اور اللہ کا مقتول بندہ بن جانا۔

(۳۸۵۸۵) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جُنْدُبُ بْنُ سُفْيَانَ ، رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَتَكُونُ بَعْدِي فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، تَصْدِمُ الرَّجُلَ كَصَدْمِ جِبَاهِ فُحُولِ الثِّيرَانِ ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُسْلِمًا وَيُمْسِي كَافِرًا ، وَيُمْسِي مُسْلِمًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، فَكَيْفَ نَصْنَعُ عِنْدَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : ادْخُلُوا بُيُوتَكُمْ وَأَخْمِلُوا ذِكْرَكُمْ ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ : أَفَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَى أَحَدِنَا بَيْتَهُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَلْيُمْسِكْ بِيَدَيْهِ وَلْيَكُنْ عَبْدَ اللهِ الْمَقْتُولَ ، وَلاَ يَكُنْ عَبْدَ اللهِ

الْقَاتِلَ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ يَكُونُ فِي فِئَةِ الإِسْلاَم فَيَأْكُلُ مَالَ أَخِيهِ وَيَسْفِكُ دَمَهُ وَيَعْصِي رَبَّهُ وَيَكْفُرُ بِخَالِقِهِ فَتَجِبُ لَهُ جَهَنَّمُ.

(۳۸۵۸۵) حضرت جندب بن سفیان سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب میرے بعد فتنے ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح لوگ انہیں ایسے ٹکرائیں گے جیسے زربیلوں کی جماعتیں ٹکراتی ہیں ان میں انسان مسلمان ہونے کی حالت میں صبح کرے گا اور شام کو کافر ہوگا اور شام کو مسلمان ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم اس وقت کیا کریں آپ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں میں داخل ہو جانا اور اپنے آپ کو گمنام کر لینا مسلمانوں میں ایک صاحب نے عرض کیا آپ کا کیا خیال ہے اگر ہم میں سے کسی ایک کے گھر میں کوئی داخل ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اپنا ہاتھ روکے اور اللہ کا مقتول بندہ بن جائے اور اللہ کا قاتل بندہ نہ بنے بلاشبہ انسان کا دین قوی ہوتا ہے پس وہ اپنے بھائی کا مال کھاتا ہے اور اس کا خون بہاتا ہے اور اپنے رب کی نافرمانی کرتا ہے اور اپنے خالق کا انکار کرتا ہے تو اس کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔

(۳۸۵۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ إِذَا أَتَاهُ الرَّجُلُ يَقْتُلُهُ ، يَعْنِي مِنْ أَهْلِ كَذَا أَنْ يَقُولَ هَكَذَا ، وَقَالَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الأُخْرَى فَيَكُونُ كَالْخَيْرِ مِنِ ابْنَيْ آدَمَ ، وَإِذَا هُوَ فِي الْجَنَّةِ وَإِذَا قَاتِلُهُ فِي النَّارِ. (مسند ۴۳۵۴)

(۳۸۵۸۶) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایک عاجز ہے اس بات سے کہ جب اس کے پاس کوئی آدمی اس کو قتل کرنے کے لیے آئے مراد ان کی یہ تھی کہ فلاں لوگوں میں سے کوئی کہے کہ وہ یوں کرے اور اشارہ کیا اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کی طرف پس وہ ہو جائے گا اولاد آدم میں سے بہترین لوگوں کی طرح اور وہ آدمی جنت میں ہوگا اور اس کا قاتل جہنم میں ہوگا۔

(۳۸۵۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، قَالَ : مَا أَخْبَرْت وَلاَ اُسْتُخْبِرْت مُذْ كَانَتِ الْفِتْنَةُ ، قَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ : لَوْ كُنْتُ مِثْلَك لَسَرَّنِي أَنْ أَكُونَ قَدْ مِتُّ ، قَالَ له شُرَيْحٌ : فَكَيْفَ بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ مَا فِي الصُّدُورِ ، وَتَلْتَقِي الْفِئَتَانِ وَإِحْدَاهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الأُخْرَى.

(۳۸۵۸۷) حضرت شریح رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب سے فتنہ شروع ہوا نہ میں نے اس کی خبر دی اور نہ مجھ سے اس کے بارے میں خبر طلب کی گئی ان سے مسروق نے کہا: اگر میں آپ کی طرح ہوتا تو مجھے یہ بات پسند ہوتی کہ میں مر جاؤں شریح نے اس سے کہا کیا ہوگی اس وقت حالت جب کہ زیادہ ہو جائے وہ فتنہ اس سے بھی زیادہ دو گروہوں کی لڑائی ہوگی اور ان دونوں میں ایک مجھے دوسرے سے زیادہ محبوب ہوگا۔

(۳۸۵۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ ، قَالَ : لِيَتَّقِ أَحَدُكُمْ ، لاَ يَحُولَنَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِنْ دَمِ مُسْلِمٍ. (نعیم ۳۷۵)

(۳۸۵۸۸) حضرت صفوان بن محرز سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک اس بات سے بچے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہتھیلی کے بھراؤ کے برابر مسلمان کا خون حائل نہ ہو۔

(۳۸۵۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ ، أَنَّهُ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ أَهْلِهِ الَّذِي يَرَى الْخَيْرَ فَيَجَانِبُهُ قَرِيبًا.

(۳۸۵۸۹) حضرت ابوالعالیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا اپنے اہل میں سب سے بہترین آدمی وہ ہوگا جو خیر اور بھلائی کو دیکھے گا پس وہ اس پر چلنا شروع ہو جائے گا۔

(۳۸۵۹۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ ، الإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكِ. (حاکم ۳۵۲)

(۳۸۵۹۰) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو دھوکے سے قتل نہیں کیا جائے گا ایمان نے دھوکے سے قتل کرنے کو روک دیا۔

(۳۸۵۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الزُّبَيْرِ أَيَّامَ الْجَمَلِ ، فَقَالَ : أَقْتُلُ لَكَ عَلِيًّا ، قَالَ : وَكَيْفَ ، قَالَ : آتِيهِ فَأُخْبِرُهُ أَنِّي مَعَهُ ، ثُمَّ أَفْتِكُ بِهِ ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ : لاَ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : الإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ ، لاَ يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ. (عبدالرزاق ۹۶۷۶۔ احمد ۱۶۶)

(۳۸۵۹۱) حضرت حسن بصری سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جنگ جمل کے دنوں میں ایک آدمی حضرت زبیر کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا میں آپ کے لیے علی کو قتل کر دوں انہوں نے کہا کیسے اس نے کہا میں اس کے پاس جاؤں گا اور اسے بتلاؤں گا کہ میں اس کے ساتھ ہوں پھر دھوکے سے موقع پا کر قتل کر دوں گا حضرت زبیر نے فرمایا نہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایمان دھوکے سے قتل کرنے کو روکتا ہے مومن کو دھوکے سے قتل نہیں کیا جائے گا۔

(۳۸۵۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : إِنَّ أَصْحَابِي تَعَلَّمُوا الْخَيْرَ ، وَإِنِّي تَعَلَّمْت الشَّرَّ ، قَالُوا : وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ ، قَالَ : إِنَّهُ مَنْ يَعْلَمُ مَكَانَ الشَّرِّ يَتَّقِهِ.

(۳۸۵۹۲) حضرت حذیفہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میرے ساتھیوں نے بھلائی کو سیکھا اور میں نے برائی کو سیکھا لوگوں نے عرض کیا آپ کو اس بات پر کس چیز نے ابھارا انہوں نے فرمایا بلاشبہ جو آدمی برائی کے مکان کو جانتا ہو وہ اس سے بچ جائے گا۔

(۳۸۵۹۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنَّ

الرَّجُلَ لَيُقْتَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلْفَ قَتْلَةٍ ، فَقَالَ لَهُ عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ : يَا أَبَا زُرْعَةَ ، أَلْفَ قَتْلَةٍ ، قَالَ : بِضُرُوبِ مَا قَتَلَ.

(۳۸۵۹۳) حضرت ابوزرعہ بن عمرو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا بلاشبہ ایک آدمی کو قیامت والے دن ہزار مرتبہ قتل کیا جائے گا حضرت ابوزرعہ سے عاصم بن ابی النجود نے عرض کیا اے ابوزرعہ ہزار مرتبہ قتل کیا جائے گا انہوں نے فرمایا مقتولین کی ضربوں کے بدلے میں۔

(۳۸۵۹٤) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ صَالِحٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لاَ تَزْرَعُوا مَعِي فِي السَّوَادِ فَإِنَّكُمْ إِنْ تَزْرَعُوا تَقْتَتِلُوا عَلَى مائِهِ بِالسُّيُوفِ ، وَإِنَّكُمْ إِنْ تَقْتَتِلُوا تَكْفُرُوا.

(۳۸۵۹۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تم میرے ساتھ قریب آبادیوں میں کھیتی باڑی نہ کرو کیونکہ اگر تم نے کھیتی باڑی اختیار کی تو اس کے پانی پر تلواروں سے لڑو گے اور اگر تم نے لڑائی شروع کر دی تو تم کفر اختیار کر لو گے۔

(۳۸۵۹٥) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : عُرَيْنَةُ وَعَقِيدَةُ وَعُصِيَّةُ وَقَطِيعَةُ عَقَدُوا اللُّؤْمِ.

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :

(۳۸۵۹۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عرینہ وعقیدہ اور عصیہ اور قطیعہ ان سب قبائل نے ملامت پر معاہدہ کیا ہے۔

(۳۸۵۹٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ عُمَرَ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : اعْتَقِدْ مَالاً وَاتَّخِذْ سَابياء ، فَيُوشِكُ أَنْ تُمْنَعُوا الْعَطَاءَ.

(۳۸۵۹۶) حضرت ابوظبیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا مال جمع کرو اور کثیر مال جمع کرلو قریب ہے کہ عطایا تم سے روک لیے جائیں گے۔

(۳۸۵۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : خُذُوا الْعَطَاءَ مَا كَانَ طُعْمَةً ، فَإِذَا كَانَ عَنْ دِينِكُمْ فَارْفُضُوهُ أَشَدَّ الرَّفْضِ.

(۳۸۵۹۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا وہ عطایا لو جو تمہارے لیے روزی ہیں جب یہ عطایا دین کے بدلے میں ہوں تو ان کو سخت انداز میں چھوڑ دو۔

(۳۸۵۹۸) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، قَالَ : قَالَ سَلْمَانُ : خُذُوا الْعَطَاءَ مَا صَفَا لَكُمْ ، فَإِذَا كُدِّرَ عَلَيْكُمْ فَاتْرُكُوهُ أَشَدَّ التَّرْكِ.

(۳۸۵۹۸) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ان عطایا کو جو خالص تمہارے لیے ہیں ان کو لے لو اور جب وہ تم

پر مکدر ہو جائیں تو ان کو بالکل چھوڑ دو۔

(۳۸۵۹۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ يَأْتِي عَلَيْكُمْ إِلاَّ قَلِيلٌ حَتَّى يَقْضِيَ الثَّعْلَبُ وَسْنَتَهُ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ ، هُوَ مَسْجِدُ الْمَدِينَةِ ، يَقُولُ : مِنَ الْخَرَابِ.

(۳۸۵۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تم پر تھوڑا سا زمانہ آئے گا جس میں لومڑی اپنی اونگھ مسجد کے ستونوں میں سے دو ستونوں کے درمیان پورا کرے گی راوی عبدالملک بن عمیر نے فرمایا اس سے مراد مدینہ کی مسجد ہے اور یہ صورتحال ویرانی کی وجہ سے ہوگی۔

(۳۸۶۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ تُقتل هَذِهِ الأُمَّةُ حَتَّى يَقْتُلَ الْقَاتِلُ لاَ يَدْرِي عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ ، وَلاَ يَدْرِي الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ. (مسلم ۲۲۳۱)

(۳۸۶۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا یہ امت ہلاک نہیں ہوگی یہاں تک (کہ ایسی صورتحال ہوگی) قاتل قتل کرے گا اسے معلوم نہیں ہوگا کہ اس نے کس چیز پر قتل کیا اور نہ مقتول کو معلوم ہوگا کہ اسے کس چیز پر قتل کیا گیا۔

(۳۸۶۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، قَالَ : لَيُقْتَلَنَّ الْقُرَّاءُ قَتْلاً حَتَّى تَبْلُغَ قَتْلاَهُمُ الْيَمَنَ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَوَ لَيْسَ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ الْحَجَّاجُ ، قَالَ : مَا كَانَتْ تِلْكَ بَعْدُ.

(۳۸۶۰۱) حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا قرآء کو قتل کیا جائے گا یہاں تک کہ ان کے مقتولین یمن تک پہنچ جائیں گے ان سے ایک صاحب نے عرض کیا کیا حجاج نے ایسا نہیں کیا تو انہوں نے فرمایا ایسا ابھی تک نہیں ہوا۔

(۳۸۶۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ : إِيَّاكَ أَنْ تَقْتُلَ مَعَ فتنة.

(۳۸۶۰۲) حضرت زبیر بن عدی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا فتنہ میں قتل ہونے سے بچنا۔

(۳۸۶۰۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنِي شَيْبَانُ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاَقَةَ ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، قَالَ : أَلاَ لاَ يَمْشِيَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ شِبْرًا إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيُذِلَّهُ ، فَلاَ وَاللهِ لاَ يَزَالُ قَوْمٌ أَذَلُّوا السُّلْطَانَ أَذِلاَّءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۸۶۰۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا خبردار تم میں سے کوئی آدمی کسی اقتدار والے کو ذلیل کرنے کے لیے ایک بالشت بھی نہ چلے اللہ کی قسم وہ لوگ جنہوں نے کسی بادشاہ کو ذلیل کیا وہ مسلسل قیامت والے دن ذلیل ہوں گے۔

(۳۸۶۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : قَالَ حُذَيْفَةُ :

تَقْتَتِلُ بِهَذَا الْغَائِطِ فِئَتَانِ لاَ أُبَالِي فِي أَيِّهِمَا عَرَفْتُك ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَفِي الْجَنَّةِ هَؤُلاَءِ أَمْ فِي النَّارِ ؟ قَالَ : ذَاكَ الَّذِي أَقُولُ لَكَ ، قَالَ : فَمَا قَتْلاَهُمْ ، قَالَ : قَتْلَى جَاهِلِيَّةٍ.

(۳۸۶۰۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اس براز کی وجہ سے دو گروہوں کی لڑائی ہوگی مجھے اس کی پروانہیں ہے کہ میں تمہیں ان دونوں میں سے کس کے اندر پہچانتا ہوں ان سے ایک صاحب نے عرض کیا کیا یہ جنت میں ہوں گے یا جہنم میں ہوں گے انہوں نے فرمایا یہی وہ بات ہے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اس نے پوچھا ان کے مقتولین کی کیا حالت ہوگی ارشاد فرمایا وہ زمانہ جاہلیت کے مقتولین کی طرح ہوں گے۔

(۳۸۶۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْعَامِرِيِّ ، عَنْ سُحَيْمِ بْنِ نَوْفَلٍ ، قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا اقْتَتَلَ الْمُصَلُّونَ قُلْتُ : وَيَكُونُ ذَلِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قُلْتُ : وَكَيْفَ أَصْنَعُ ، قَالَ : كُفَّ لِسَانَك وَأَخِفَّ مَكَانَك ، وَعَلَيْك بِمَا تَعْرِفُ ، وَلاَ تَدَعْ مَا تَعْرِفُ لِمَا تُنْكِرُ.

(۳۸۶۰۵) حضرت سحیم بن نوفل رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب نمازی آپس میں لڑیں گے میں نے عرض کیا کیا ایسا ہوگا انہوں نے فرمایا ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہوں گے راوی نے فرمایا میں نے عرض کیا میں اس وقت کیا کروں انہوں نے فرمایا اپنی زبان کو روکنا اور اپنی رہنے کی جگہ کو مخفی رکھنا اور تم پر معروف کا کرنا لازم ہے اور منکر کی وجہ سے معروف کو ترک نہ کرنا۔

(۳۸۶۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِءٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ : أَتُحِبُّ أَنْ يُسْكِنَكَ اللَّهُ وَسَطَ الْجَنَّةِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : جُعِلْت فِدَاك ، وَهَلْ أُرِيدُ إِلاَّ ذَاكَ ، فَقَالَ : عَلَيْك بِالْجَمَاعَةِ ، أَوْ بِجَمَاعَةِ النَّاسِ.

(۳۸۶۰۶) حضرت حارث بن قیس سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جنت کے درمیان میں ٹھہرائیں راوی نے فرمایا میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان میں تو یہ ہی چاہتا ہوں انہوں نے ارشاد فرمایا تم پر جماعت لازم ہے یا فرمایا لوگوں کی جماعت لازم ہے۔

(۳۸۶۰۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، قَالَ : قَالَ لِي الْحَسَنُ : أَلاَ تَعْجَبُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، دَخَلَ عَلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ قِتَالِ الْحَجَّاجِ وَمَعَهُ بَعْضُ الرُّؤَسَاءِ ، يَعْنِي أَصْحَابَ ابْنِ الأَشْعَثِ.

(۳۸۶۰۷) حضرت ایوب رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت حسن نے ارشاد فرمایا کیا تم سعید بن جبیر کی جرأت سے تعجب نہیں کرتے میرے پاس آئے اور مجھ سے حجاج کے ساتھ لڑائی کے بارے میں پوچھا اور ان کے ساتھ کچھ روسا بھی تھے ان کی مراد ابن الاشعث کے ساتھی تھے۔

(۳۸۶۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، قَالَ : كَانَ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ أَرْفَعَ عِنْدَ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنَ الْحَسَنِ حَتَّى خَفَّ مَعَ ابْنِ الأَشْعَثِ ، وَكَفَّ الْحَسَنُ ، فَلَمْ يَزَلْ أَبُو سَعِيدٍ فِي عُلُوٍّ مِنْهَا بَعْدُ وَسَقَطَ الآخَرُ.

(۳۸۶۰۸) حضرت ابن عون سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مسلم بن یسار بصرہ والوں کے نزدیک حضرت حسن سے بلند مرتبہ تھے یہاں تک کہ ابن الاشعث کے ساتھ ملتے تھے ان کی ساخت گر گئی اور حضرت حسن رکے رہے ابو سعید بصرہ میں ہمیشہ غالب رہا اور دوسرے گرے رہے۔

(۳۸۶۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا السِّلاَحُ فَجَعَلَ يَقُولُ : لَقَدْ أَعْظَمْتُمُ الدُّنْيَا ، لَقَدْ أَعْظَمْتُمُ الدُّنْيَا ، حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ.

(۳۸۶۰۹) حضرت جریر بن حازم سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے اہل مکہ سے ایک شیخ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لڑائی کے ایام میں دیکھا کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے وہاں اسلحہ تھا تو وہ یہ کہنا شروع ہو گئے کہ تم نے دنیا کو بڑی چیز سمجھ لیا تم نے دنیا کو بڑی چیز سمجھ لیا یہاں تک کہ حجر اسود کا استلام کیا۔

(۲) ما ذُكِرَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

یہ باب دجال کے فتنے کے بیان میں ہے

قَالَ : وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :

(۳۸۶۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَخْتِمُ أَلْفَ نَبِيٍّ ، أَوْ أَكْثَرَ ، وَأَنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ بُعِثَ إِلَى قَوْمٍ إِلاَّ يُنْذِرُ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ ، وَإِنَّهُ قَدْ بُيِّنَ لِي مَا لَمْ يُبَيَّنْ لأَحَدٍ ، وَإِنَّهُ أَعْوَرُ ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

(۳۸۶۱۰) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں ہزار یا اس سے زیادہ نبیوں کے آخر میں آنے والا ہوں اور یقیناً کوئی نبی (علیہ السلام) کسی قوم کی طرف مبعوث نہیں کیا گیا مگر اس نے اپنی قوم کو دجال کے فتنے سے ڈرایا اور بلاشبہ میرے لیے اس کے بارے میں وہ بات واضح ہوئی ہے جو کسی کے لیے واضح نہیں ہوئی اور وہ (یہ کہ وہ) کانا ہے اور بلاشبہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔

(۳۸۶۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْمَسِيحَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ ، وَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ، وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ

عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ. (بخاری ۷۱۲۳۔ مسلم ۲۲۴۷)

(۳۸۶۱۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ بیشک اللہ (اعور) کانا نہیں اور دجال کی دائیں آنکھ کانی ہے گویا اس کی آنکھ ابھرا ہوا انگور کا دانہ ہے۔

(۳۸۶۱۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلاَّ وَقَدْ وَصَفَ الدَّجَّالَ لأُمَّتِهِ ، وَلأَصِفَنَّهُ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا أَحَدٌ قَبْلِي ، إِنَّهُ أَعْوَرُ وَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْوَرَ. (احمد ۱۷۶۔ ابویعلی ۷۲۵)

(۳۸۶۱۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں تھے مگر انہوں نے دجال کے بارے میں اپنی امت کو بتلایا اور میں اس کے بارے میں ایسی صفت بتلاتا ہوں جو کہ مجھ سے پہلے کسی نے بیان نہیں کی یہ کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ اعور (کانے) نہیں ہیں۔

(۳۸۶۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ خَالِهِ ، يَعْنِي الْفَلَتَانَ بْنَ عَاصِمٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَّا مَسِيحُ الضَّلاَلَةِ ، فَرَجُلٌ أَجْلَى الْجَبْهَةِ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى ، عَرِيضُ النَّحْرِ فِيهِ دَفَاءٌ كَأَنَّهُ فُلاَنُ بْنُ عَبْدِ الْعُزَّى ، أَوْ عَبْدُ الْعُزَّى بْنُ فُلاَنٍ.

(۳۸۶۱۳) فلتان بن عاصم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گمراہی کا مسیح (دجال) وہ ایسا آدمی ہے جس کی پیشانی بہت واضح ہوگی اور اس کی دائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی چوڑے سینے والا ہوگا اور اس میں جھکاؤ ہوگا گویا کہ وہ ابن عبدالعزیٰ کا فلاں بیٹا ہے یا یوں فرمایا کہ عبدالعزیٰ بن فلاں کی طرح ہے۔ (صحیح بخاری میں عبدالعزیٰ بن قطن آتا ہے)

(۳۸۶۱٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَمِعَ مِنْكُمْ بِخُرُوجِ الدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ عَنْهُ مَا اسْتَطَاعَ ، فَإِنَّ الرَّجُلَ يَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ ، أَنَّهُ مُؤْمِنٌ ، فَمَا يَزَالُ بِهِ حَتَّى يَتَّبِعَهُ مِمَّا يَرَى مِنَ الشُّبُهَاتِ.

(ابو داؤد ۴۳۱۹۔ احمد ۴۳۱)

(۳۸۶۱۴) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی تم میں سے دجال کے نکلنے کے بارے میں سنے وہ اس سے اتنا زیادہ دور رہے بلاشبہ آدمی اس کے پاس اس گمان سے آئے گا کہ وہ مومن ہے پھر مسلسل اس کے ساتھ رہے گا یہاں تک کہ جو بھی اس کی جانب سے ڈالے جانے والی شہادت دیکھے گا وہ اس میں ان کی پیروی کرے گا۔

(۳۸۶۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ :مَا كَانَ أَحَدٌ يَسْأَلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِنِّي ، قَالَ :وَمَا تَسْأَلُنِي عَنْهُ قُلْتُ :إِنَّ النَّاسَ

يَقُولُونَ :إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ ، قَالَ :هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذَلِكَ. (بخاری ۷۱۲۲۔ مسلم ۱۶۹۳)

(۳۸۶۱۵) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ کسی نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ سے زیادہ دجال کے بارے میں نہیں پوچھا حضرت مغیرہ نے کہا کہ تم نے مجھ سے اس کے بارے میں نہیں پوچھا راوی قیس کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ کھانے اور پینے کی چیزیں ہوں گی تو انہوں نے فرمایا کہ دجال کا امر اللہ تعالیٰ پر اس سے زیادہ آسان ہے (دجال کے لیے حقیقتا یہ چیزیں ثابت نہیں ہوں گی اور جو ہوں گی وہ آزمائش اور امتحان کے لیے ملمع سازی ہوگی۔

(۳۸۶۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ المسيح الدَّجَّالِ ، قُلْنَا :نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

(۳۸۶۱۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔ ہم نے کہا ہم مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۳۸۶۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَعَنْ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ. (مسلم ۴۱۲۔ ابوداؤد ۹۷۵)

(۳۸۶۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک تشہد پڑھے تو وہ مسیح دجال کے فتنے سے بھی پناہ مانگے۔

(۳۸۶۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

(۳۸۶۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے تھے کہ اے اللہ! میں آپ سے مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۳۸۶۱۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فُرَاتٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ ، قَالَ : اطَّلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ ، ذَكَرَ طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، وَالدَّجَّالَ. (مسلم ۲۲۲۵۔ ابوداؤد ۴۳۱۱)

(۳۸۶۱۹) حضرت ابو سریحہ حذیفہ بن اسد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف جھانکا اور ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں ظاہر ہو جائیں سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا تذکرہ فرمایا اور دجال کا تذکرہ فرمایا۔

۳۸۶۲۰) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : أَنَا أَخْتِمُ أَلْفَ نَبِيٍّ ، أَوْ أَكْثَرَ ، مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَى قَوْمِهِ إِلاَّ حَذَّرَهُمَ الدَّجَّالَ ، وَإِنَّهُ قَدْ بُيِّنَ لِي مَا لَمْ يُبَيَّنْ لأَحَدٍ قَبْلِي ، إِنَّهُ أَعْوَرُ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ، وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنَى ، لاَ حَدَقَةَ لَهُ ، جَاحِظَةٌ ، وَالأُخْرَى كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ ، وَإِنَّهُ يَتْبَعُهُ مِنْ كُلِّ قَوْمٍ يَدْعُونَهُ بِلِسَانِهِمْ إِلَهًا.

(حاکم ۵۹۷۔ احمد ۲۶۵)

(۳۸۶۲۰) حضرت ابو سعید خدری نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں ہزار نبیوں یا اس سے زیادہ فرمایا کے بعد آیا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی نبی اپنی قوم کی طرف نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس نے انہیں دجال سے ڈرایا اور بلاشبہ میرے لیے وہ بات بیان کی گئی ہے جو مجھ سے پہلے کسی ایک سے بھی بیان نہیں کی گئی بلاشبہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور اس کی دائیں آنکھ کانی ہے اس کی پتلی نہیں ہے اور ابھری ہوئی ہے اور دوسری ایسے ہے گویا کہ چمکتا ہوا روشن ستارہ ہر قوم میں سے جو اس کی پیروی کرینگے وہ اس کو اپنی زبان میں اِلٰہ کے ساتھ پکاریں گے۔

۳۸۶۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : ذَكَرُوهُ ، يَعْنِي الدَّجَّالَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ : ك ف ر ، قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ يَقُولُ ذَلِكَ ، وَلَكِنَّهُ قَالَ : أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ ، قَالَ يَزِيدُ : يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدَمُ جَعْدٌ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوئَةَ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ قَدِ انْحَدَرَ مِنَ الْوَادِي يُلَبِّي. (بخاری ۱۵۵۵۔ مسلم ۱۵۳)

(۳۸۶۲۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس دجال کا تذکرہ کیا تو حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک، ف، ر لکھا ہوگا مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہیں سنی لیکن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رہے ابراہیم علیہ السلام تو ان کی شبیہ دیکھو اپنے صاحب میں یزید راوی کہتے ہیں کہ صاحب سے مراد نبی ﷺ کی اپنی ذات ہے اور رہے موسیٰ علیہ السلام تو وہ ایک گندمی رنگ کے گھنگریالے بالوں والے لمبے قد کے مرد ہیں گویا کہ وہ شنوءہ قبیلے کے مردوں میں سے ہیں سرخ اونٹ پر جس کی لگام خشک گھاس کی ہوگی پر سوار ہوں گے گویا کہ میں ان کو وادی سے تلبیہ پڑھتے ہوئے آتا دیکھ رہا ہوں۔

۳۸۶۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ ابْنَةِ يَزِيدَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ عَلَيْكُمْ مِنْهُ بَأْسٌ ، إِنْ خَرَجَ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَجِيجُهُ ، وَإِنْ خَرَجَ بَعْدَ مَوْتِي فَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. (ابو داؤد ۴۳۲۱۔ ترمذی ۲۲۴۰)

(۳۸۶۲۲) حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس دجال سے تم پر کوئی

خوف نہیں ہے اگر وہ نکلا میری زندگی میں تو میں اس کا مقابلہ کرنے والا ہوں گا اور اگر وہ میری وفات کے بعد نکلا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر محافظ ہوں گے۔

(۳۸۶۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

(۳۸۶۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم مسیح دجال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۳۸۶۲٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ. (بخاری ۷۱۳۱۔ مسلم ۲۲۴۸)

(۳۸۶۲۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے اس کی آنکھ پر ناخنہ ہے (یعنی ایک بیماری جس میں آنکھ پر ناک کی طرح جھلی آجاتی ہے) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔

(۳۸۶۲٥) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ جَعْدٌ هِجَانٌ أَقْمَرُ ، كَأَنَّ رَأْسَهُ غَصَنَةُ شَجَرَةٍ ، أَشْبَهُ النَّاسِ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ ، فَإِمَّا هَلَكَ الْهُلَّكُ فَإِنَّهُ أَعْوَرُ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

(۳۸۶۲۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ دجال گھنگریالے بالوں والا بہت زیادہ سفید ہے اس کے سر کے بال گویا درخت کی شاخیں ہیں لوگوں میں عبدالعزی بن قطن کے بہت زیادہ مشابہ ہے اگر لوگ اس کی مشابہت کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانے نہیں ہیں (مراد یہ ہے کہ لوگ اس کی پیروی کریں جہالت کی بناء پر تو پھر بھی وہ اپنے سے کانے پن کا عیب دور نہیں کر سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک و منزہ ہیں)۔

(۳۸۶۲٦) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ:حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، قَالَ:كَانَ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ الأَنْصَارِيُّ يَرَى رِجَالاً يَتَخَطَّوْنَهُ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ وَقَالَ :وَاللهِ إِنَّكُمْ لَتَخَطَّوْنَ إِلَى مَنْ لَمْ يَكُنْ أَحْضَرَ لِرَسُولِ اللهِ مِنِّي وَلاَ أَوْعَى لِحَدِيثِهِ مِنِّي ، لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فِتْنَةٌ أَكْبَرُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

(احمد ۲۰۔ طبرانی ۳۲

(۳۸۶۲۶) حضرت حمید بن ہلال سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کو دیکھتے تھے کہ وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور دوسرے نبی ﷺ کے اصحاب کے پاس جاتے تھے وہ غصے میں آگئے اور ارشاد فرمایا اللہ کی قسم تم ان لوگوں کے پاس جاتے ہو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ تو مجھ سے زیادہ حاضر باش تھے اور نہ ان کی احادیث کو مجھ سے زیادہ یاد رکھنے

والے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے حضرت آدم کی پیدائش اور قیامت قائم ہونے تک دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔

(۳۸۶۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْجَعِيِّ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنَ الدَّجَّالِ ، مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ أَبْيَضُ ، وَالآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأَجَّجُ ، فَإِمَّا أَدْرَكَ أَحَدٌ ذَلِكَ فَلْيَأْتِ النَّارَ الَّذِي يَرَاهُ فَلْيُغْمِضْ ، ثُمَّ لِيُطَأْطِءْ رَأْسَهُ لِيَشْرَبَ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ ، وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ، يقرؤه كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ. (مسلم ۲۲۴۹۔ احمد ۴۰۴)

(۳۸۶۲۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں خوب جانتا ہوں اس فریب کو جو دجال کے ساتھ ہوگا اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی ان میں سے ایک بظاہر دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری بظاہر بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی اگر کوئی اس صورتحال میں مبتلا ہو تو جسے آگ سمجھ رہا ہے اس میں چلا جائے اور آنکھیں بند کرے پھر پینے کے لیے سر جھکائے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور بلاشبہ دجال مٹی ہوئی آنکھ والا ہے اس کی آنکھ پر موٹا ناخنہ سا ہوگا (ایک ظفرہ بیماری جس کی وجہ سے آنکھ پر ناک کی طرح کی جھلی آجاتی ہے) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا جس کو ہر مومن پڑھ لے گا لکھنے (پڑھنے) والا ہو یا نہ لکھنے (پڑھنے) والا نہ ہو۔

(۳۸۶۲۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رِبْعِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنَ الدَّجَّالِ إِنَّ مَعَهُ نَارًا تُحْرِقُ ، وَنَهْرَ مَاءٍ بَارِدٍ ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلاَ يَهْلِكَنَّ بِهِ فَلْيُغْمِضْ عَيْنَيْهِ ، وَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهُ نَارٌ ، فَإِنَّهُ نَهْرُ مَاءٍ بَارِدٍ. (ابوداؤد ۴۳۱۵)

(۳۸۶۲۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں دجال کے ساتھ جو فریب ہوگا اس کو خوب جانتا ہوں اس کے ساتھ جلانے والی آگ اور ٹھنڈے پانی کی نہر ہوگی پس تم میں کوئی اسے پالے تو اس کے ساتھ ہلاک نہ ہو اپنی آنکھیں بند کر کے جسے آگ سمجھ رہا ہے اس میں کود جائے بلاشبہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔

(۳۸۶۲۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَيْبَانُ ، عَنْ يَحْيَى ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لاَحِقٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي ، فَقَالَ : مَا يُبْكِيك ؟ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ ، ذَكَرْتُ الدَّجَّالَ ، قَالَ : فَلاَ تَبْكِي فَإِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا حَيٌّ أَكْفِيكُمُوهُ ، وَإِنْ أَمُتْ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ، وَإِنَّهُ يَخْرُجُ مَعَهُ يَهُودُ أَصْبَهَانَ ، فَيَسِيرُ حَتَّى يَنْزِلَ بِضَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ ، وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ، عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ شِرَارُ أَهْلِهَا ، فَيَنْطَلِقُ حَتَّى يَأْتِيَ لُدَّ ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُهُ ، ثُمَّ يَمْكُثُ عِيسَى فِي الأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، أَوْ قَرِيبًا مِنْ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِمَامًا عَادِلاً وَحَكَمًا

مُقْسِطًا. (احمد ۷۵۔ ابن حبان ۶۸۲۲)

(۳۸۶۲۹) ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ میں رو رہی تھی انہوں نے پوچھا تمہیں کونسی چیز رلا رہی ہے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دجال کے تذکرے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ روا گر وہ میری زندگی میں نکلا تو میں تمہاری کفایت کرونگا اور اگر میری وفات ہو جائے تو بلاشبہ تمہارا رب کانا نہیں ہے بلاشبہ اصبہان کے یہود نکلیں گے وہ چلے گا یہاں تک کہ مدینہ کے بیرونی کنارے میں آئے گا اور اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے مدینہ کے شریر لوگ اس کی طرف نکلیں گے وہ چلے گا یہاں تک کہ مقام لد پر پہنچے گا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے اور اسے قتل کریں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال کا عرصہ ٹھہریں گے یا راوی فرماتے ہیں یوں فرمایا کہ چالیس سال کے قریب کا زمانہ امام عادل اور انصاف کرنے والے فیصل بن کر ٹھہریں گے۔

(۳۸۶۳۰) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطٍ التُّجِيبِيِّ ، عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ الأَزْدِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : مَنْ نَجَا مِنْ ثَلاَثٍ فَقَدْ نَجَا ، قَالَهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، قَالُوا : مَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : مَوْتِي ، وَالدَّجَّالُ ، وَمَنْ قَتْلِ خَلِيفَةٍ مُصْطَبِرٍ بِالْحَقِّ مُعْطِيهِ. (احمد ۲۸۸)

(۳۸۶۳۰) حضرت ابن حوالہ ازدی رضی اللہ عنہ ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا جو آدمی تین چیزوں سے نجات پا گیا وہ نجات پا گیا یہ آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ کیا چیزیں ہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری وفات اور دجال اور ایسے خلیفہ کا قتل جو حق پر جمنے والا اور حق دینے والا ہو۔

(۳۸۶۳۱) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُرَاقَةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلاَّ وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ ، وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ ، وَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ : سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي ، أَوْ سَمِعَ كَلاَمِي ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ ، كَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ أَمِثْلُهَا الْيَوْمَ ؟ قَالَ : أَوْ خَيْرٌ. (ابوداؤد ۴۷۲۳۔ ترمذی ۲۲۳۴)

(۳۸۶۳۱) ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے۔ اور بلاشبہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں (راوی فرماتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس کے بارے میں بیان کیا اور ارشاد فرمایا عنقریب اسے پائے گا وہ شخص جس نے مجھے دیکھا یا فرمایا جس نے میرے کلام کو سنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس وقت ہمارے قلوب کیسے ہوں گے کیا آج کے دن جیسے ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے بہتر ہوں گے۔

(۳۸۶۳۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عِمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ ، وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَّالِ ، ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الَّذِي حَدَّثَهُ ، أَوْ مَنْكِبَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هَذَا هُوَ الْحَقُّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا ، أَوْ كَمَا أَنْتَ قَاعِدٌ ، يَعْنِي مُعَاذًا. (ابو داؤد ۴۲۹۴)

(۳۸۶۳۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیت المقدس کی آبادی یثرب کی بربادی ہے اور یثرب کی بربادی بڑی لڑائی کا (جو رومیوں کے ساتھ ہوگی) ظاہر ہونا ہے اور بڑی لڑائی کا ظہور قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا خروج ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کی ران یا فرمایا اس کے دونوں کندھوں پر اپنا ہاتھ مارا پھر فرمایا یہ حق ہے جیسے تم یہاں ہو یا فرمایا جیسے تم بیٹھے ہو مراد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ خود تھے۔

(۳۸۶۳۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : أَتَيْنَا عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ لِنَعْرِضَ مُصْحَفًا لَنَا بِمُصْحَفِهِ ، فَجَلَسْنَا إِلَى رَجُلٍ يُحَدِّثُ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ فَتَحَوَّلْنَا إِلَيْهِ ، فَقَالَ عُثْمَانُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَكُونُ لِلْمُسْلِمِينَ ثَلاَثَةُ أَمْصَارٍ : مِصْرٌ بِمُلْتَقَى الْبَحْرَيْنِ ، وَمِصْرٌ بِالْجَزِيرَةِ ، وَمِصْرٌ بِالشَّامِ ، فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلاَثَ فَزَعَاتٍ ، فَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أَعْرَاضِ جَيْشٍ ، فَيَهْزِمُ مَنْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ ، فَأَوَّلُ مِصْرٍ يَرِدُهُ الْمِصْرُ الَّذِي بِمُلْتَقَى الْبَحْرَيْنِ ، فَيَصِيرُ أَهْلُهُ ثَلاَثَ فِرَقٍ : فِرْقَةٌ تُقِيمُ تَقُولُ : نُشَامُّهُ وَنَنْظُرُ مَا هُوَ ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالأَعْرَابِ ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْمِصْرِ الَّذِي يَلِيهِمْ ، وَمَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيجَانُ ، فَأَكْثَرُ تُبَّاعِهِ الْيَهُودُ وَالنِّسَاءُ .

۱- ثُمَّ يَأْتِي الْمِصْرَ الَّذِي يَلِيهِمْ فَيَصِيرُ أَهْلُهُ ثَلاَثَ فِرَقٍ : فِرْقَةٌ تُقِيمُ وَتَقُولُ : نُشَامُّهُ وَنَنْظُرُ مَا هُوَ ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالأَعْرَابِ ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْمِصْرِ الَّذِي يَلِيهِمْ .

۲- ثُمَّ يَأْتِي الشَّامَ فَيَنْحَازُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَقَبَةِ أَفِيقَ ، يَبْعَثُونَ سَرْحًا لَهُمْ فَيُصَابُ سَرْحُهُمْ ، وَيَشْتَدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ ، وَتُصِيبُهُمْ مَجَاعَةٌ شَدِيدَةٌ وَجَهْدٌ ، حَتَّى إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيُحْرِقُ وَتَرَ قَوْسِهِ فَيَأْكُلُهُ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّحَرِ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، أَتَاكُمُ الْغَوْثُ ، ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : إِنَّ هَذَا الصَّوْتَ لِرَجُلٍ شَبْعَانَ ، فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَهُ أَمِيرُ النَّاسِ : تَقَدَّمْ يَا رُوحَ اللهِ فَصَلِّ بِنَا ، فَيَقُولُ : إِنَّكُمْ مَعْشَرَ هَذِهِ الأُمَّةِ أُمَرَاءُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ ، تَقَدَّمْ أَنْتَ فَصَلِّ بِنَا ، فَيَتَقَدَّمُ الأَمِيرُ فَيُصَلِّي بِهِمْ ، فَإِذَا انْصَرَفَ أَخَذَ عِيسَى حَرْبَتَهُ فَيَذْهَبُ نَحْوَ الدَّجَّالِ ، فَإِذَا رَآهُ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ ، وَيَضَعُ حَرْبَتَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ فَيَقْتُلُهُ ، ثُمَّ يَنْهَزِمُ أَصْحَابُهُ. (احمد ۲۱۶۔ طبرانی ۸۳۹۲)

(۳۸۶۳۳) حضرت ابونضرہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم جمعے والے دن حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تا کہ ہم اپنے (لکھے ہوئے) صحیفے کا انکے صحیفے کے ساتھ موازنہ کریں پھر حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہم ان کے گرد جمع ہو گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمانوں کے تین شہر ہوں گے ایک شہر تو دو سمندروں کے سنگھم پر ہوگا اور ایک شہر جزیرہ میں ہوگا ایک شہر شام میں ہوگا پس لوگ تین مرتبہ گھبرائیں گے پھر دجال جنگی لشکروں میں نکلے گا اور مشرق کی جانب شکست کھاجائے گا پہلا شہر جس میں وہ جائے گا وہ شہر ہوگا جو دو سمندروں کے سنگھم میں پر ہوگا اس کے رہنے والے تین گروہوں میں ہو جائیں گے ایک گروہ وہاں اقامت اختیار کرے گا اور کہے گا ہم اس کے قریب ہو کر دیکھتے ہیں وہ کیا ہے اور ایک گروہ دیہاتیوں کے ساتھ مل جائے گا اور ایک گروہ ساتھ والے شہر میں چلا جائے گا اس کے (یعنی دجال کے ساتھ) ستر ہزار ایسے لوگ ہوں گے جن پر سبز چادریں ہوں گی اس کے اکثر تبعین یہودی اور عورتیں ہوں گی پھر ان کے پاس والے شہر میں آئے گا اس کے رہنے والے تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک گروہ تو وہیں ٹھہرے گا اور کہے گا ہم اس کے قریب ہوں گے اور دیکھیں گے وہ کیا ہے ایک گروہ دیہاتیوں کے ساتھ مل جائے گا اور تیسرا گروہ اپنے پاس والے شہر میں چلا جائے گا پھر شام جائے گا مسلمان عقبہ افیق مقام میں جمع ہو جائیں گے وہ اپنے مویشیوں کو بھیجیں گے ان کے مویشیوں کو نقصان پہنچے گا یہ بات ان پر گراں ہو جائے گی ان کو سخت بھوک اور مشقت پہنچے گی یہاں تک کہ ان میں ایک اپنی کمان کی تانت کو جلائے گا اور اسے کھا لے گا لوگ اس حالت پر ہوں گے سحر کے وقت ایک پکارنے والا پکارے گا اے لوگو تمہاری مدد آ گئی یہ تین مرتبہ ندا دے گا وہ ایک دوسرے سے کہیں گے بلاشبہ یہ آواز ایک سیر شدہ آدمی کی آواز ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فجر کی نماز کے وقت اتریں گے اور ان سے لوگوں کے امیر کہیں گے اے روح اللہ! آگے بڑھیں ہمیں نماز پڑھائیں (ان سے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تم اس امت کی جماعت ایک دوسرے پر امراء ہو تم آگے بڑھو اور ہمیں نماز پڑھاؤ وہ امیر آگے بڑھیں گے اور ان کو نماز پڑھائیں گے جب نماز پڑھ کر فارغ ہوں گے عیسیٰ علیہ السلام اپنا نیزہ پکڑیں گے اور دجال کی طرف جائیں گے وہ دجال ان کو دیکھے گا تو پگھلے گا جیسے سیسہ پگھلتا ہے اس کے سینے کے درمیان اپنا نیزہ رکھیں گے اور اسے قتل کر دیں گے پھر اس کے ساتھی شکست خوردہ ہو جائیں گے۔

(۳۸۶۳۴) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَشْرَجٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ ، عَنْ سَفِينَةَ ، قَالَ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلاَّ حَذَّرَ الدَّجَّالَ أُمَّتَهُ ، هُوَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى ، بِعَيْنِهِ الْيُمْنَى ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ مَعَهُ وَادِيَانِ أَحَدُهُمَا جَنَّةٌ وَالآخَرُ نَارٌ ، فَجَنَّتُهُ نَارٌ وَنَارُهُ جَنَّةٌ ، وَمَعَهُ مَلَكَانِ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ يُشْبِهَانِ نَبِيَّيْنِ مِنَ الأَنْبِيَاءِ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالآخَرُ ، عَنْ شِمَالِهِ ، فَيَقُولُ لِلنَّاسِ :أَلَسْت بِرَبِّكُمْ أَلَسْت أُحْيِي وَأُمِيتُ فَيَقُولُ لَهُ أَحَدُ الْمَلَكَيْنِ :كَذَبْت فَمَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلاَّ صَاحِبُهُ ، فَيَقُولُ صَاحِبُهُ :صَدَقْت ، فَيَسْمَعُهُ النَّاسُ فَيَحْسَبُونَ إِنَّمَا صَدَّقَ الدَّجَّالَ ، وَذَلِكَ فِتْنَةٌ ، ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَلاَ يُؤْذَنُ لَهُ فِيهَا ، فَيَقُولُ :هَذِهِ قَرْيَةُ ذَاكَ الرَّجُلِ ، ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الشَّامَ

فَيَقْتُلُهُ اللَّهُ عِنْدَ عَقَبَةِ أُفِيقَ. (احمد ۲۲۱۔ طبرانی ۶۴۴۵)

(۳۸۶۳۴) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا بلاشبہ کوئی بھی نبی نہیں گزرا مگر اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا وہ بائیں آنکھ سے کانا ہے اس کی دائیں آنکھ میں ایک موٹا سا ناخنہ ہوگا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر (لکھا ہوا) ہے اس کے ساتھ دو وادیاں ہوں گی ان میں ایک جنت اور دوسری آگ اس کی جنت آگ ہے اور اس کی آگ جنت ہے اور اس کے ساتھ ملائکہ میں سے دو فرشتے ہوں گے جو انبیاء میں سے دو نبیوں کے مشابہ ہوں گے ان میں سے ایک اس کی دائیں جانب ہوگا اور دوسرا اس کی بائیں جانب ہوگا وہ لوگوں سے کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں کیا میں زندہ نہیں کرتا اور مارتا نہیں دو فرشتوں میں سے ایک کہے گا تو نے جھوٹ کہا پس لوگوں میں سے کوئی ایک اس کی بات نہیں سنے گا مگر اس کا ساتھی (دوسرا فرشتہ) وہ اپنے ساتھی (فرشتے سے) سے کہے گا تو نے سچ کہا لوگ اس کی بات سن لیں گے اور اور یہ گمان کریں گے کہ اس نے دجال کی تصدیق کی ہے اور یہ آزمائش ہوگی پھر وہ چلے گا یہاں تک کہ مدینہ منورہ آئے گا اسے اس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی وہ کہے گا یہ تو اس آدمی کی بستی ہے چلے گا یہاں تک کہ شام جائے گا پس اللہ تعالیٰ اسے عقبہ افیق کے پاس ہلاک کر دیں گے۔

(۳۸۶۳۵) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى إِلاَّ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَائَتِ السَّاعَةُ ، قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ ، فَقَالَ :إِنَّ السَّاعَةَ لاَ تَقُومُ حَتَّى لاَ يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلاَ يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ، وَقَالَ :عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لأَهْلِ الإِسْلاَمِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الإِسْلاَمِ ، وَنَحَّا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ قُلْتُ :الرُّومَ تَعْنِي ؟ قَالَ :نَعَمْ ، فَيَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ ، فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لاَ تَرْجِعُ إِلاَّ غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ ، فَيَفِيءُ هَؤُلاَءِ وَهَؤُلاَءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ .

۲- ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لاَ تَرْجِعُ إِلاَّ غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هَؤُلاَءِ وَهَؤُلاَءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، فَإِذَا كَانَ الْيَوْمُ الرَّابِعُ نَهَدَ إِلَيْهِمْ جُنْدُ أَهْلِ الإِسْلاَمِ ، فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّبَرَةَ عَلَيْهِمْ ، فَيَقْتَتِلُونَ مَقْتَلَةً عَظِيمَةً ، إِمَا قَالَ :لاَ يُرَى مِثْلُهَا ، أَوْ قَالَ :لَمْ يُرَ مِثْلُهَا ، حَتَّى إِنَّ الطَّيْرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِم مَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيِّتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الأَبِ كَانُوا مِئَة فَلاَ يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلاَّ الرَّجُلُ الْوَاحِدُ ، فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يَفْرَحُ ، أَوْ بِأَيِّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ .

۳- فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ ، إِذْ جَائَهُمَ الصَّرِيخُ ، إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَ فِي ذَرَارِيِّهِمْ ، فَرَفَضُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي لأَعْرِفُ أَسْمَائَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ ، أَوْ

قَالَ :هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يومئذ. (مسلم ۲۲۲۳۔ احمد ۳۸۴)

(۳۸۶۳۵) حضرت اسیر بن جابر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کوفہ میں سرخ ہوا چلی ایک صاحب آئے ان کی عادت نہیں تھی مگر یہ کہ اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قیامت آگئی راوی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ٹیک لگائے بیٹھے تھے پس بیٹھ گئے اور فرمایا بلاشبہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میراث تقسیم نہیں کی جائے گی اور نہ ہی غنیمت ملنے پر خوشی کا اظہار کیا جائے گا اور فرمایا دشمن ہوں گے جو اہل اسلام کے لیے جمع ہو جائیں گے اور اہل اسلام ان کے مقابلے کے لیے ہوں گے اور ہاتھ سے اشارہ کیا شام کی طرف (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا آپ کی مراد روم ہے انہوں نے فرمایا ہاں لڑائی اس وقت زور پر ہوگی مسلمان موت کی شرط قائم کریں گے کہ نہیں لوٹیں گے مگر غالب ہو کر وہ لڑائی کریں گے یہاں تک کہ رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی یہ بھی رک جائیں گے اور وہ بھی رک جائیں گے کوئی بھی غالب نہیں ہوگا اور شرط ختم ہو جائے گی پھر مسلمان موت کی شرط لگائیں گے کہ لڑائی سے لوٹیں گے مگر غالب ہو کر وہ لڑائی کریں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے گی یہ بھی رک جائیں گے اور وہ بھی رک جائیں گے کوئی بھی غالب نہیں ہوگا اور شرط ختم ہو جائے گی پس جب چوتھا دن ہوگا اہل اسلام کا لشکر ان پر حملہ کرے گا پس اللہ تعالیٰ ان (دشمنان اسلام) پر شکست مقرر کر دیں گے ان کے درمیان زبردست لڑائی ہوگی جس کی مثل کبھی نہیں دیکھی گئی ہوگی یہاں تک کہ پرندہ ان پر سے گزرے گا ان سے آگے نہیں بڑھے گا یہاں تک کہ مر کر گر جائے گا ایک باپ کی اولاد جو سو ہوگی وہ واپس لوٹیں گے ان میں سے صرف ایک آدمی بچے گا کس غنیمت پر خوشی ہوگی اور کونسی میراث تقسیم ہوگی۔ اس اثناء میں کہ وہ اسی طرح ہوں گے کہ ناگاہ اس سے بڑی لڑائی کے بارے میں سنیں گے ایک چیخنے والا ان کے پاس آئے گا اور (کہے گا) کہ دجال اپنی ذریت میں موجود ہے جو چیزیں ان کے قبضے میں ہوں گی انہیں چھوڑ کر متوجہ ہوں گے اور دس سواروں کو بطور دشمن کے حالات معلوم کرنے والوں کے پاس بھیجے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ میں ان کے اور ان کے آباء کے ناموں کو اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں کو بھی پہچانتا ہوں وہ زمین کی پشت پر بہترین شہ سواروں میں ہوں گے۔

(۳۸۶۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمْكُثُ أَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُولَدُ لَهُمَا، ثُمَّ يُولَدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَضَرُّ شَيْءٍ وَأَقَلُّهُ نَفْعًا ، تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ، ثُمَّ نَعَتَ أَبَوَيْهِ ، فَقَالَ :أَبُوهُ رَجُلٌ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ طَوِيلُ الْأَنْفِ ، كَأَنَّ أَنْفَهُ مِنْقَارٌ وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فِرْضَاخِيَّةٌ عَظِيمَةُ الثَّدْيَيْنِ. (احمد ۴۰۔ طیالسی ۸۶۵)

(۳۸۶۳۶) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال کے والدین تیس سال تک ٹھہریں گے ان کی اولاد نہیں ہوگی پھر ان کا کانا بیٹا پیدا ہوگا جس کا نقصان زیادہ ہوگا اور نفع کم ہوگا اس کی آنکھیں سوئیں گی اور اس کا دل نہیں سوئے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے ماں باپ کے بارے میں بتلایا اور ارشاد فرمایا اس کا باپ لمبا اور دبلا اور لمبے ناک والا ہوگا گویا کہ اس کا ناک چونچ کی (کی طرح) ہوگا اور اس کی ماں بڑے پستانوں والی ہوگی۔

(۳۸۶۳۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ :إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِي يَقُولُ:هِيَ الْجَنَّةُ، هِيَ النَّارُ، وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ.

(بخاری ۳۳۳۸۔ مسلم ۲۲۵۰)

(۳۸۶۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی حدیث نہ سناؤں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے بیان نہیں کی بلاشبہ وہ کانا ہے اور بلاشبہ اس کے ساتھ جنت اور جہنم کی مثل آئے گی جس کے بارے میں وہ کہے گا وہ جنت ہے وہ آگ ہوگی اور میں تمہیں اس سے ایسے ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا۔

(۳۸۶۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، لِكُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ.

(۳۸۶۳۸) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مدینہ منورہ میں مسیح دجال کا رعب و دبدبہ داخل نہ ہوگا مدینہ کے اس وقت سات دروازے ہوں گے ہر دروازے کے لیے دو فرشتے مقرر ہوں گے۔

(۳۸۶۳۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ ، قَالَ :دَخَلَ بُرَيْدَةُ الْمَسْجِدَ وَمِحْجَنٌ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ وَسَكْبَةُ يُصَلِّي ، فَقَالَ :بُرَيْدَةُ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ :أَلَا تُصَلِّي كَمَا يُصَلِّي سَكْبَةُ ، فَقَالَ مِحْجَنٌ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِي فَصَعِدَ عَلَى أُحُدٍ وَأَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ :وَيْلُ أُمِّهَا مَدِينَةٌ يَدَعُهَا أَهْلُهَا وَهِيَ خَيْرُ مَا كَانَتْ ، أَوْ أَعْمَرُ مَا كَانَتْ ، يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِهَا مَلَكًا مُصْلِتًا بِجَنَاحَيْهِ فَلَا يَدْخُلُهَا.

(احمد ۳۳۸۔ طیالسی ۱۲۹۵)

(۳۸۶۳۹) حضرت رجاء بن ابی رجاء سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت بریدہ مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت محجن مسجد کے دروازے پر تھے اور سکبہ نماز پڑھ رہے تھے حضرت بریدہ نے فرمایا کیا تم نماز پڑھو گے جیسے سکبہ نماز پڑھ رہے ہیں حضرت محجن نے فرمایا بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پس احد پر چڑھے اور مدینہ کی طرف جھانکا اور ارشاد فرمایا اس کی ماں کے لیے ہلاکت ہے مدینہ اس کو وہاں کے رہنے والے چھوڑ دیں گے حالانکہ وہ پہلے سے زیادہ بہتر ہوگا (یا راوی فرماتے ہیں) یوں فرمایا مدینہ منورہ پہلے سے زیادہ آباد ہوگا دجال وہاں آئے گا پس اس کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتہ پائے گا جو اپنے پر کھولے ہوئے ہوگا پس وہ مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

(۳۸٦٤٠) حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ ، عَ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ :لأَنْ أَحْلِفَ عَشْرًا ، أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ هُوَ الدَّجَّالُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَ أَحْلِفَ وَاحِدَةً ، إِنَّهُ لَيْسَ بِهِ ، وَذَلِكَ لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَعَثَنِي رَسُو اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّ ابْنِ صَيَّادٍ ، فَقَالَ :سَلْهَا كَمْ حَمَلَتْ بِهِ ، فَقَالَتْ :حَمَلْت بِهِ اثْنَيْ عَشَ شَهْرًا فَأَتَيْته فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ :سَلْهَا عَنْ صَيْحَتِهِ حَيْثُ وَقَعَ ، قَالَتْ صَاحَ صِيَاحَ صَبِيٍّ ابْنِ شَهْرَيْنِ ، قَالَ أَوْ قَالَ لَهُ :رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي قَدْ خَبَّأْت لَكَ خَبِيئًا ، فَقَالَ :خَبَّأْت لِي عَظْمَ شَاةٍ عَفْرَا وَأَرَادَ أَنْ يَقُولَ :وَ(الدُّخَانَ) ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اخْسَأْ فَإِنَّك لَنْ تَسْبِقَ الْقَدَرَ.

(احمد ۱۴۸۔ بزار ۹۸۳

(۳۸٦۴۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں دس مرتبہ قسم کھاؤں کہ ابن صیاد وہی دجال ہے مجھے یہ زیا پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں ایک مرتبہ قسم کھاؤں کہ وہ دجال نہیں ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں کچھ سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابن صیاد کی ماں کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ اس سے پوچھنا وہ اس سے کتنی حاملہ رہی اس نے کہا میں اس سے بارہ مہینے حاملہ رہی راوی فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے آپ کو بتل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پوچھو اس کے چیخنے کے بارے میں تو اس کے ماں نے بتلایا یہ چیخا دو مہینے کی طرح اس ابن صیاد کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ میں نے تمہارے لیے ایک بات دل میں چھپائی ہے اس نے کہا کہ آپ نے میر لیے سفید بکری کی ہڈی کو چھپایا ہے اور یہ کہنا چاہتا تھا کہ دخان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور ہو جا تو تقدیر سے نہیں بڑھ سکتا۔

(۳۸٦٤١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا وَهُوَ نَائِمٌ ، فَذَكَرْنَا الدَّجَّالَ فَاسْتَيْقَظَ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ ، فَقَالَ :غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الدَّجَّالِ :أَئِمَّةٌ مُضِلُّونَ. (احمد ۹۸۔ ابویعلی ۴۶۳)

(۳۸٦۴۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس حال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے تھے ہم نے دجال کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اس حال میں کہ چہرہ سرخ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال کے علاوہ لوگوں سے مجھے تمہارے بارے میں دجال سے زیادہ خوف ہے اور وہ گمراہ کرنے والے ائمہ ہیں۔

(۳۸٦٤٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ عَبِيدَةَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ :يَمْكُثُ النَّاسُ بَعْدَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ أَرْبَعِينَ عَامًا ، وَيُغْرَسُ النَّ وَتَقُومُ الأَسْوَاقُ.

(۳۸٦۴۲) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ دجال کے نکلنے کے بعد چالیس سال ٹھہریں گے اور کھجورا

جائے گی اور بازار قائم ہوں گے۔

(۳۸٦٤٣) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :لَقَدْ صُنِعَ بَعْضُ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحَيٌّ.

(۳۸۶۴۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا دجال کا فتنہ بنایا جا چکا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقید حیات تھے۔

(۳۸٦٤٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ :مَا خُرُوجُ الدَّجَّالِ بِأَكْرَثَ لِي مِنْ قَيْسِ اللِّجَامِ. (نعيم ١٥٥٥)

(۳۸۶۴۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا دجال کا نکلنا مجھ پر میری سواری کی لگام گم ہونے سے زیادہ سخت نہیں ہے۔

(۳۸٦٤٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ :كُنْت عِنْدَ حُذَيْفَةَ جَالِسًا إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ حَتَّى جَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ :أَخَرَجَ الدَّجَّالُ ؟ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ :وَمَا الدَّجَّالُ إِنَّ مَا دُونَ الدَّجَّالِ أَخْوَفُ مِنَ الدَّجَّالِ ، إِنَّمَا فِتْنَتُهُ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً.

(۳۸۶۴۵) حضرت ابو عمرو شیبانی فرماتے ہیں میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی آیا یہاں تک کہ ان کے سامنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کیا دجال نکل آیا ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا دجال کیا ہے بلاشبہ دجال سے پہلے کی چیزوں سے مجھے زیادہ خوف ہے دجال کی بہ نسبت بلاشبہ اس کا فتنہ تو چالیس راتیں ہوگا۔

(۳۸٦٤٦) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :إِنَّ الدَّجَّالَ يَطْوِي الأَرْضَ كُلَّهَا إِلاَّ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ ، قَالَ : فَيَأْتِي الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ بِكُلِّ نَقْبٍ مِنْ أَنْقَابِهَا صُفُوفًا مِنَ الْمَلاَئِكَةِ ، فَيَأْتِي سَبْخَةَ الْجُرْفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ.

(۳۸۶۴۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ دجال کے لیے ساری دنیا سمٹ جائے گی سوائے مکہ اور مدینہ کے پس وہ مدینہ منورہ آئے گا اس کے راستوں میں سے ہر راستے پر فرشتوں کی صفیں پائے گا مقام سبخۃ الجرف میں آئے گا اس کے کھلے میدان میں ضرب لگائے گا مدینہ میں تین مرتبہ بھونچال آئے گا ہر منافق مرد اور منافقہ عورت اس کے ساتھ مل جائیں گے۔

(۳۸٦٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَرِّعِ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَجْلَحُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ :لَوْ خَرَجَ الدَّجَّالُ لآمَنَ بِهِ قَوْمٌ فِي قُبُورِهِمْ.

(۳۸۶۴۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا اگر دجال نکل آئے تو کچھ لوگ اس پر اپنی قبروں میں ایمان لے آئیں۔

(۳۸٦٤۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَجُلاً مِنَ الْيَهُودِ عَنْ أَمْرٍ فَقَا
قَدْ بَلَوْتُ مِنْكَ صِدْقًا ، فَحَدِّثْنِي عَنِ الدَّجَّالِ ، فَقَالَ : وَإِلَهِ يَهُودٍ ، لَيَقْتُلَنَّهُ ابْنُ مَرْيَمَ بِفِنَاءِ لُدٍّ.

(۳۸٦۴۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہود میں سے ایک آدمی سے کسی چیز کے بارے م
پوچھا اور فرمایا میں نے تمہیں سچا پایا ہے پس مجھ سے دجال کے بارے میں بیان کرو اس نے کہا یہود کے معبود کی قسم عیسیٰ بن
ضرور بالضرور مقام لد کے قریب اسے قتل کریں گے۔

(۳۸٦٤۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : يَنْزِلُ الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَ
فَإِذَا رَآهُ الدَّجَّالُ ذَابَ كَمَا تَذُوبُ الشَّحْمَةُ ، قَالَ : فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ ، وَتَفَرَّقَ عَنْهُ الْيَهُودُ ، فَيُقْتَلُونَ حَتَّى إِ
الْحَجَرَ يَقُولُ : يَا عَبْدَ اللهِ الْمُسْلِمُ ، هَذَا يَهُودِي ، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ. (نعیم ۱٦۱۲)

(۳۸٦۴۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے جب دجال ا
دیکھے گا تو پگھلے گا جیسے چربی پگھلتی ہے فرمایا کہ دجال لڑائی کرے گا اور یہود اس سے جدا ہو جائیں گے ان یہود کو قتل کیا جائے گا یہا
تک کہ پتھر کہے گا اے اللہ کے مسلمان بندے یہ یہودی ہے آؤ اور اسے قتل کرو۔

(۳۸٦٥۰) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِ
عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام حَكَمًا مُقْسِطًا ، وَإِمَامًا عَادِلاً ، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ
وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ ، وَيَفِيضُ الْمَالُ ، حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ. (بخاری ۳۴۴۸۔ مسلم ۲۱۲۰)

(۳۸٦۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ ب
مریم علیہ السلام اتریں گے انصاف کرنے والے فیصل اور عادل امام ہوں گے پس صلیب توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ
دیں گے اور مال کثرت سے ہو جائے گا یہاں تک کہ اسے کوئی بھی قبول نہیں کرے گا۔

(۳۸٦٥۱) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَنْظَلَةَ الأَسْلَمِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ : وَالَّذِي نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا ، أَوْ لَيُثَنِّيَنَّهُمَا.

(۳۸٦۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے
حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مقام فج الروحاء سے حج یا عمرے کا احرام باندھیں گے یا دونوں کو ملا کر دونوں کا احرام باندھیں گے۔

(۳۸٦٥۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، عَنْ عَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنَّ الْمَسَاجِدَ لَتُجَدَّدُ لِخُرُوجِ الْمَسِيحِ وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ
وَيُؤْمِنُ بِهِ مَنْ أَدْرَكَهُ ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلاَمَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ ، فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي ، إِنِّ
أَرَاكَ مِنْ أَحْدَثِ الْقَوْمِ ، فَإِنْ أَدْرَكْته فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلاَمَ. (نعیم ۱٦۰۰)

(۳۸۶۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مسجد یں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے پر نئی ہوں گی وہ عنقریب نکلیں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور ان پر ایمان لائے گا جو ان کو پائے گا جو کوئی تم میں سے ان کو پالے تو ان کو میری جانب سے سلام کہے پھر میری طرف متوجہ ہوئے (یہ راوی حضرت عقار بن مغیرہ کا قول ہے) اور فرمایا اے بھتیجے! میں تمہیں لوگوں میں سب سے زیادہ نوعمر سمجھتا ہوں۔ لہٰذا اگر تو ان کو پالے تو ان کو میرا سلام کہنا۔

(٣٨٦٥٣) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ إبْرَاهِيمَ يَقُولُ :إِنَّ الْمَسِيحَ خَارِجٌ فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ.

(۳۸۶۵۳) حضرت سماک رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابراہیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکلنے والے ہیں وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ اٹھا دیں گے۔

(٣٨٦٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ :قَالَ أَبُو بَكْرٍ :هَلْ بِالْعِرَاقِ أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :فَإِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْهَا.

(۳۸۶۵۴) حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا عراق میں ایسی زمین ہے جسے خراسان کہا جاتا ہے لوگوں نے عرض کیا جی ہاں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا یقیناً وہاں سے دجال نکلے گا۔

(٣٨٦٥٥) حُدِّثْتُ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ.

(ترمذی ۲۲۳۷۔ بزار ۴۶)

(۳۸۶۵۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال خراسان سے نکلے گا۔

(٣٨٦٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :يَهْبِطُ الدَّجَّالُ مِنْ خوز وَكَرْمَانَ مَعَهُ ثَمَانُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ ، يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ كَأَنَّ وُجُوهَهُمْ مَجَانٌّ مُطْرَقَةٌ.

(۳۸۶۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ دجال مقام خوز اور کرمان سے اترے گا اس کے ساتھ اسی ہزار لوگ ہوں گے جن پر سبز رنگ کی چادریں ہوں گی ان کے بال ان کے پاؤں تک ہوں گے اور ان کے چہرے گویا کہ پھولی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے (یعنی وہ ڈھال جس پر کرتے لپٹے ہوں)

(٣٨٦٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَوَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ حَوْطٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنَّ أُذُنَ حِمَارِ الدَّجَّالِ لَتُظِلُّ سَبْعِينَ أَلْفًا.

(۳۸۶۵۷) حضرت عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا یقیناً دجال کے گدھے کے کان ستر ہزار کو ڈھانپ لیں گے۔

(۳۸۶۵۸) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ بِشْرٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :إِنَّ بَيْنَ يَدَى الدَّجَّالِ لنيفا وَسَبْعِينَ دَجَّالاً

(۳۸۶۵۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بلاشبہ دجال سے پہلے ستر سے اوپر دجال ہوں گے (چھوٹے دجال)

(۳۸۶۵۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :تُقَاتِلُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ، ثُمَّ تُقَاتِلُ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ، ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ، ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللَّهُ ، قَالَ جَابِرٌ : يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ. (احمد ۱۷۸۔ ابن حبان ۶۸۰۹)

(۳۸۶۵۹) حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم جزیرۃ العرب سے لڑائی کرو گے اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائیں گے پھر تم فارس والوں سے لڑائی کرو گے اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائیں گے پھر تم روم والوں سے لڑو گے اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائیں گے پھر تم دجال سے لڑائی کرو گے اللہ تعالیٰ اس پر تمہیں فتح عطا کریں گے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دجال خروج نہیں کرے گا یہاں تک کہ روم فتح ہو جائے۔

(۳۸۶۶۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ :قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ :أَلاَ تُحَدِّثُنَا بِمَا سَمِعْت من رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :بَلَى سَمِعْته يَقُولُ :إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا ، فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ ، أَنَّهُ نَارٌ فَمَاءٌ عَذْبٌ بَارِد ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنكُمْ ذَلِكَ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى ، أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ بَارِدٌ ، قَالَ عُقْبَةُ :وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ. (بخاری ۳۴۵۰۔ مسلم ۲۲۵۰)

(۳۸۶۶۰) حضرت ربعی بن حراش رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہا کیا ہمیں وہ باتیں نہیں سناتے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں انہوں نے فرمایا کیوں نہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دجال جب نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی باقی وہ جسے لوگ آگ خیال کریں گے وہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا جو تم میں سے یہ صورتحال پالے تو وہ جسے آگ سمجھ رہا ہے اس میں گر جائے یقیناً وہ میٹھا ٹھنڈا پانی ہوگا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۳۸۶۶۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ:حدَّثَنَا جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ الدَّوْسِيُّ قَالَ :دَخَلْت أَنَا وَصَاحِبٌ لِي عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:فَقُلْنَا:حَدِّثْنَا مَا سَمِعْت مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ تُحَدِّثْنَا عَنْ غَيْرِهِ ، وَإِنْ كَانَ عِنْدَكَ مُصَدَّقًا ، قَالَ :نَعَمْ ، قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَقَالَ :أُنْذِرُكُمُ الدَّجَّالَ ، أُنْذِرُكُمُ الدَّجَّالَ ، أُنْذِرُكُمُ

الدَّجَّالَ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلاَّ وَقَدْ أَنْذَرَهُ أُمَّتَهُ ، وَإِنَّهُ فِيكُمْ أَيَّتُهَا الأُمَّةُ ، وَإِنَّهُ جَعْدٌ آدَمُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى ، وَإِنَّ مَعَهُ جَنَّةً وَنَارًا ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ ، وَإِنَّ مَعَهُ نَهَرَ مَاءٍ وَجَبَلَ خُبْزٍ ، وَإِنَّهُ يُسَلَّطُ عَلَى نَفْسٍ فَيَقْتُلُهَا ، ثُمَّ يُحْيِيهَا ، لاَ يُسَلَّطُ عَلَى غَيْرِهَا ، وَإِنَّهُ يُمْطِرُ السَّمَاءَ وَلاَ تُنْبِتُ الأَرْضُ ، وَإِنَّهُ يَلْبَثُ فِي الأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا حَتَّى يَبْلُغَ مِنْهَا كُلَّ مَنْهَلٍ ، وَإِنَّهُ لاَ يَقْرَبُ أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ : مَسْجِدَ الْحَرَامِ وَمَسْجِدَ الرَّسُولِ وَمَسْجِدَ الْمَقْدِسِ وَالطُّورِ ، وَمَا شُبِّهَ عَلَيْكُمْ مِنَ الأَشْيَاءِ فَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَرَّتَيْنِ. (احمد ۴۳۵)

(۳۸۶۶۱) حضرت جنادہ بن ابی امیہ دوسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اور میرا ایک ساتھی نبی ﷺ کے اصحاب میں سے ایک کے پاس گیا فرمایا کہ ہم نے کہا ہم سے وہ بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور کسی سے کوئی بات بیان نہ کریں اگر چہ وہ تمہارے نزدیک سچا ہو انہوں نے فرمایا ہاں رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں بلاشبہ کوئی بھی نبی علیہ السلام نہیں گزرے مگر انہوں نے اپنی امت کو ڈرایا اور اے امت بلاشبہ وہ تمہارے اندر ہوگا بلاشبہ وہ گنگھریالے بالوں والا ہے گندمی رنگ والا ہے اور اس کی دائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی اور اس کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی اس کی آگ جنت ہوگی اور اس کی جنت آگ ہوگی اور بلاشبہ اس کے ساتھ پانی کی نہر اور روٹی کا پہاڑ ہوگا اور اسے ایک جان پر مسلط کیا جائے گا وہ اسے قتل کرے گا پھر اسے زندہ کرے گا اسی اور پر اسے مسلط نہیں کیا جائے گا وہ آسمان سے بارش اتارے گا اور زمین کوئی چیز نہیں اگائے گی اور وہ زمین میں چالیس صبحیں ٹھہرے گا یہاں تک کہ زمین میں ہر گھاٹ پر پہنچے گا اور وہ چار مساجد کے قریب نہیں جائے گا مسجد الحرام اور رسول اللہ ﷺ کی مسجد اور بیت المقدس کی مسجد اور طور کی مسجد اور کوئی چیز تم پر مشتبہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے یہ دو مرتبہ ارشاد فرمایا (اور وہ کانا ہے)

(۳۸۶۶۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : لاَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتَّى لاَ يَكُونَ غَائِبٌ أَحَبَّ إِلَى الْمُؤْمِنِ خُرُوجًا مِنْهُ ، وَمَا خُرُوجُهُ بِأَضَرَّ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ حَصَاةٍ يَرْفَعُهَا مِنَ الأَرْضِ ، وَمَا عِلْمَ أَدْنَاهُمْ وَأَقْصَاهُمْ إِلاَّ سَوَاءً.

(۳۸۶۶۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا دجال نہیں نکلے گا یہاں تک اس کا غائب ہونا مومن کو اس کے نکلنے سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہوگا اور اس کا نکلنا مومن کو اس کنکری سے زیادہ نقصان نہیں پہنچائے گا جو زمین سے اٹھاتا ہے اور مومنین میں سے قریبوں اور دور والوں کا علم (دجال کے بارے میں) برابر ہوگا۔

(۳۸۶۶۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللهِ جَالِسًا وَأَصْحَابُهُ ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ ، قَالَ : فَجَاءَ حُذَيْفَةُ ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ الأَصْوَاتُ يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ ، قَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ ، ذَكَرُوا الدَّجَّالَ وَتَخَوَّفْنَاهُ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : وَاللهِ مَا أُبَالِي أَهُوَ لَقِيتُ أَمْ هَذِهِ الْعَنْزَ السَّوْدَاءَ ، قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِعَنْزٍ تَأْكُلُ النَّوَى فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ : لِمَ ؟ لِلَّهِ أَبُوك ،

قَالَ حُذَيْفَةُ : لأَنَّا قَوْمٌ مُؤْمِنُونَ وَهُوَ امْرُؤٌ كَافِرٌ ، وَإِنَّ اللَّهَ سَيُعْطِينَا عَلَيْهِ النَّصْرَ وَالظَّفَرَ ، وَايْمُ اللهِ ، لاَ يَخْرُجُ حَتَّى يَكُونَ خُرُوجُهُ أَحَبَّ إِلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مِنْ بَرْدِ الشَّرَابِ عَلَى الظَّمَأ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :لِمَ ؟ لِلَّهِ أَبُوك ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :مِنْ شِدَّةِ الْبَلاَءِ وَجَنَادِعِ الشَّرِّ.

(۳۸۶۶۳) حضرت شہر بن حوشب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کے ساتھی بیٹھے تھے ان کی آوازیں بلند ہوگئیں راوی نے فرمایا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا اے ابن ام عبد یہ آوازیں کیسی ہیں انہوں نے فرمایا اے ابو عبداللہ انہوں نے دجال کا تذکرہ چھیڑا اور ہم اس سے ڈر گئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں پروانہیں کرتا کہ میں اس سے ملوں یا اس سیاہ بکری کے بچے سے عبدالملک راوی کہتے ہیں اس بکری کے بچے کے بارے میں کہا جو مسجد کی ایک جانب میں کھجور کی گٹھلیاں کھا رہا تھا راوی نے کہا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے حضرت عبداللہ نے کہا کیوں اللہ کی جانب سے آپ کے باپ کی خوبی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم مومن لوگ ہیں اور وہ کافر آدمی ہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے خلاف نصرت اور کامیابی عطا کریں گے اور اللہ کی قسم وہ نہیں نکلے گا یہاں تک کہ اس کا نکلنا مسلمان آدمی کے لیے پیاس میں مشروب کی ٹھنڈک سے زیادہ محبوب ہوگا حضرت عبداللہ نے پوچھا کس وجہ سے اللہ کی جانب سے خوبی ہے آپ کے باپ کے لیے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مصیبتوں کی شدت اور برائی کی آفات کی وجہ سے۔

(٣٨٦٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ ابْنَ صَيَّادٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، أَوْ قَالَ :رَجُلاَنِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ، فَقَالَ :ابْنُ صَيَّادٍ :أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَرَى ، فَقَالَ :ابْنُ صَيَّادٍ :أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ ، قَالَ :مَا تَرَى ، قَالَ :أَرَى صَادِقَيْنِ ، أَوْ كَاذِبَيْنِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لُبِسَ عَلَيْهِ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعُوهُ. (مسلم ۲۲۴۱۔ احمد ۳۶۸)

(۳۸۶۶۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد سے ملے اور آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے یا فرمایا دو آدمی تھے اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں ابن صیاد نے جواب میں کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کیا دیکھتے ہو ابن صیاد نے کہا میں عرش کو پانی پر دیکھتا ہوں اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ابلیس کے تخت کو سمندر پر دیکھ رہے ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کیا دیکھتے ہو اس نے کہا دو سچے یا دو جھوٹے دیکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر معاملہ مشتبہ ہوگیا اس پر معاملہ مشتبہ ہوگیا پس اسے چھوڑ دو۔

(۳۸۶۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَسْمَاءَ ، قَالَتْ : أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ وَإِذَا هِيَ تُصَلِّي ، فَقُلْتُ : مَا شَأْنُ النَّاسِ ؟ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ ، أَوْ قَالَتْ : سُبْحَانَ اللهِ ، فَقُلْتُ : آيَةٌ ، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ ، فَأَطَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْت حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْي ، وَجَعَلْت أَصُبُّ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ ، قَالَتْ : فَحَمِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَقَالَ : مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ، وَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ ، أَوْ قَرِيبًا لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ ، قَالَتْ أَسْمَاءُ : مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

(مسلم ۶۲۷)

(۳۸۶۶۰) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو لوگ قیام میں کھڑے تھے اور وہ نماز پڑھ رہی تھیں میں نے عرض کیا لوگوں کی کیا حالت ہے انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا یا انہوں نے سبحان اللہ کہا میں نے عرض کیا کیا نشانی ہے انہوں نے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبا قیام کیا (یہ نماز کسوف کا موقع تھا) میں کھڑی رہی یہاں تک کہ مجھے غشی ہوگئی میں اپنے سر پر پانی ڈالنا شروع ہوگئی حضرت اسماء نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی تعریف کی اور جس کا اہل ہے وہ اس کی تعریف وثنا کی اور ارشاد فرمایا کوئی بھی چیز جو میں نے نہیں دیکھی تھی وہ میں نے اپنے اس مقام میں دیکھی یہاں تک کہ جنت اور جہنم بھی اور مجھ پر یہ وحی کی گئی ہے تمہیں قبروں کے اندر فتنے میں مبتلا کیا جائے گا دجال کے فتنے کی مثل یا یوں فرمایا دجال کے فتنے کے قریب راوی فرماتے ہیں مثل یا قریب کے الفاظ میں سے میں نہیں جانتا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا ارشاد فرمایا۔

(۳۸۶۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الأَسْوَدِ ، قَالَ : خَرَجْت وَافِدًا فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَإِذَا مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ رَجُلٌ أَحْمَرُ كَثِيرُ غُضُونِ الْوَجْهِ ، فَقَالَ لِي مُعَاوِيَةُ : تَدْرِي مَنْ هَذَا ؟ هَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ : مِمَّنْ أَنْتَ ؟ فَقُلْتُ : مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، قَالَ : هَلْ تَعْرِفُ أَرْضًا قِبَلَكُمْ كَثِيرَةَ السِّبَاخِ يُقَالُ لَهَا كُوثَى ؟ قَالَ : قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : مِنْهَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِنَّ لِلأَشْرَارِ بَعْدَ الأَخْيَارِ عِشْرِينَ وَمِئَةَ سَنَةٍ ، لَا يَدْرِي أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ مَتَى يَدْخُلُ أَوَّلُهَا.

(۳۸۶۶۱) حضرت ہیثم بن اسود سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں وفد کی صورت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نکلا تو ان کے ساتھ تخت پر ایک آدمی تھے جو سرخ رنگ والے چہرے پر بہت زیادہ شکن والے تھے مجھ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جانتے ہو یہ کون ہیں یہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہیں راوی نے فرمایا مجھ سے حضرت عبداللہ نے کہا تم کہاں سے ہو میں نے عرض کیا اہل عراق سے ہوں انہوں نے فرمایا کیا تم اپنی جانب بہت زیادہ سباخ والی زمین پہچانتے ہو جسے کوثی کہا جاتا ہے فرمایا کہ میں نے عرض کیا جی ہاں انہوں نے فرمایا کہ وہیں سے دجال نکلے گا فرمایا کہ پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا بلاشبہ شریر لوگوں کے لیے اچھے لوگوں

کے بعد ایک سو بیس سال کا عرصہ ہوگا لوگوں میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کا پہلا (سال) کب داخل ہوگا۔

(۳۸۶۶۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْد ، قَالَ :قَالَ كَعْبٌ :إِنَّ أَشَدَّ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ عَلَى الدَّجَّالِ لَقَوْمُك ، يَعْنِي بَنِي تَمِيمٍ.

(۳۸۶۶۷) حضرت معرور بن سوید سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا عرب کے قبائل میں سے دجال پر سب سے زیادہ سخت تیری قوم ہے مراد بنو تمیم تھے۔

(۳۸۶۶۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عِبَادٍ الْعَبْدِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، أَنَّهُ شَهِدَ يَوْمًا خُطْبَةً لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُب ، فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ :وَاللهِ لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلاَثُونَ كَذَّابًا آخِرُهُمُ الأَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى كَأَنَّهَا عَيْنُ أَبِي تِحْيَى ، أَوْ يَحْيَى لِشَيْخٍ مِنَ الأَنْصَارِ ، وَإِنَّهُ مَتَى يَخْرُجُ فَإِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّهُ اللَّهُ ، فَمَنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ وَاتَّبَعَهُ فَلَيْسَ يَنْفَعُهُ صَالِحٌ مِنْ عَمَلٍ لَهُ سَلَفَ وَمَنْ كَفَرَ بِهِ وَكَذَّبَهُ ، فَلَيْسَ يُعَاقَبُ بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ سَلَفَ ، وَإِنَّهُ سَيَظْهَرُ عَلَى الأَرْضِ كُلِّهَا إِلاَّ الْحَرَمَ وَبَيْتَ الْمَقْدِسِ ، وَإِنَّهُ يَحْصُرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، قَالَ :فَيَهْزِمُهُ اللَّهُ وَجُنُودَهُ حَتَّى إِنَّ جِذْمَ الْحَائِطِ أَو أَصْلَ الشَّجَرَةِ يُنَادِي :يَا مُؤْمِنُ ، هَذَا كَافِرٌ يَسْتَتِرُ بِي ، تَعَالَ اقْتُلْهُ ، قَالَ :وَلَنْ يَكُونَ ذَاكَ كَذَاكَ حَتَّى تَرَوْنَ أُمُورًا يتفاقم شَأْنُهَا فِي أَنْفُسِكُمْ ، تَسَاءَلُونَ بَيْنَكُمْ :هَلْ كَانَ نَبِيُّكُمْ ذَكَرَ لَكُمْ مِنْهَا ذِكْرًا ، وَحَتَّى تَزُولَ جِبَالٌ عَنْ مَرَاتِبِهَا ، ثُمَّ عَلَى أَثَرِ ذَلِكَ الْقَبْضُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ ، قَالَ :ثُمَّ شَهِدْتُ لَهُ خُطْبَةً أُخْرَى ، قَالَ :فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ مَا قَدَّمَ كَلِمَةً وَلاَ أَخَّرَهَا. (احمد ۱۳)

(۳۸۶۶۸) حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی جو اہل بصرہ میں سے ہیں ان سے روایت ہے کہ وہ ایک دن حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں موجود تھے پس انہوں نے اپنے خطبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم قیامت نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال نکلیں گے ان میں سے آخری کانا دجال ہوگا اس کی دائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی گویا کہ ابی تحیی یا ابو یحییٰ کی آنکھ کی طرح جو کہ انصار میں ایک بوڑھا تھا اور وہ جب نکلے گا وہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ ہے جو آدمی اس پر ایمان لے آیا اور اس کی تصدیق کی اور اس کی پیروی کرے گا پس اسے اس کے گزشتہ نیک عمل نفع نہ پہنچائیں گے اور جس آدمی نے اس کا انکار کیا اور اس کی تکذیب کی پس اسے اس کے گزشتہ (برے) عملوں پر سزا نہ دی جائے گی اور وہ ساری زمین پر غالب آجائے گا سوائے مسجد حرام اور بیت المقدس پر اور وہ مومنین کو بیت المقدس میں روک دے گا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے لشکر کو شکست دیں گے یہاں تک کہ دیوار کی بنیاد یا فرمایا درخت کی جڑ پکارے گی اے مومن یہ کافر میرے پیچھے چھپا ہوا ہے آؤ اور اسے مار دو اور یہ اس طرح ہرگز نہیں ہوگا یہاں تک کہ تم دیکھو گے ایسے امور جنہیں تم اپنے نفسوں میں بھیڑیا سمجھتے ہو تم آپس میں پوچھو گے کیا تمہارے نبی نے اس سلسلہ

میں کوئی تذکرہ کیا ہے اور یہاں تک کہ پہاڑ اپنی جگہوں سے ہٹ جائیں گے پھر اس کے بعد قبض ہوگی اور ہاتھ سے اشارہ کیا (قبض سے مراد واللہ اعلم عام موت اور قیامت کا وقوع ہے) راوی نے فرمایا پھر میں ان کے دوسرے خطبے میں شریک ہوا فرمایا کہ اسی حدیث کو ذکر کیا ایک بات نہ آگے کی اور نہ ہی پیچھے کی۔

(٣٨٦٦٩) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصُبِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ :مَنَ الْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الأُمُورُ فَلاَ يَتَّبِعَنْ مُشَاقًّا وَلاَ أَعْوَرَ الْعَيْنِ ، يَعْنِي الدَّجَّالَ.

(۳۸۶۶۹) حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جس پر امور مشتبہ ہو جائیں وہ آنکھ سے کانے یعنی دجال کی پیروی نہ کرے۔

(٣٨٦٧٠) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الدَّجَّالُ يَخُوضُ الْبِحَارَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَيَتَنَاوَلُ السَّحَابَ ، وَيَسْبِقُ الشَّمْسَ إِلَى مَغْرِبِهَا ، وَفِي جَبْهَتِهِ قَرْنٌ يَخْرُصُ مِنْهُ الْحَيَّاتُ ، وَقَدْ صُوِّرَ فِي جَسَدِهِ السِّلاَحُ كُلُّهُ ، حَتَّى ذَكَرَ السَّيْفَ وَالرُّمْحَ وَالدَّرَقَ ، قَالَ :قُلْتُ :وَمَا الدَّرَقُ ، قَالَ :التُّرْسُ. (ابن كثير ١٤٢)

(۳۸۶۷۰) حضرت حسن سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال سمندر میں گھسے گا گھٹنوں تک اور بادل کو پکڑ لے گا اور سورج سے پہلے اس کے غروب کی جگہ پہنچ جائے گا اور اس کی پیشانی میں سینگ ہوگا جس سے سانپ نکلیں گے اس کے جسم میں ہر طرح کے اسلحہ کی تصویریں بنائی گئیں ہیں یہاں تک کہ تلوار اور نیزہ اور ڈھال کا تذکرہ کیا فرمایا کہ میں نے کہا درق کیا چیز ہے انہوں نے فرمایا ڈھال۔

(٣٨٦٧١) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ فِي الأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَبْلُغُ مِنْهَا كُلَّ مَنْهَلٍ الْيَوْمُ مِنْهَا كَالْجُمُعَةِ ، وَالْجُمُعَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالسَّنَةِ ، ثُمَّ قَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ وَقَوْمٌ فِي ضِحٍ وَأَنْتُمْ فِي رِيحٍ ، وَهُمْ شِبَاعٌ وَأَنْتُمْ جِيَاعٌ ، وَهُمْ رِوَاءٌ وَأَنْتُمْ ظِمَاءٌ.

(۳۸۶۷۱) حضرت عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دجال زمین میں چالیس دن ٹھہرے گا وہ زمین کے ہر گھاٹ میں پہنچے گا ان چالیس دنوں کا دن ہفتے کی طرح ہوگا اور ہفتہ مہینے کی طرح ہوگا اور مہینہ سال کی طرح ہوگا پھر ارشاد فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب وہ لوگ روشنی میں ہوں گے اور تم ہوا میں ہوگے وہ سیر ہوں گے اور تم بھوکے ہوگے وہ سیراب ہوں گے اور تم پیاسے ہوگے۔

(٣٨٦٧٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي الْمَسْجِدِ

فَأَتَى عَلَى هَذِهِ الآيَةِ ﴿كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ﴾ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :أَنْتُمَ الزَّرْعُ وَقَدْ دَنَا حَصَادُكُمْ ، ثُمَّ ذَكَرُوا الدَّجَّالَ فِي مَجْلِسِهِمْ ذَلِكَ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ :لَوَدِدْنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ حَتَّى نَرْمِيَهُ بِالْحِجَارَةِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَنْتُمْ تَقُولُونَ ، وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ ، لَوْ سَمِعْتُمْ بِهِ بِبَابِلَ لأَتَاهُ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يَشْكُو إِلَيْهِ الْحَفَا مِنَ السُّرْعَةِ.

(طبری ۲۶۔ حاکم ۴۶۱)

(۳۸۶۷۲) حضرت خیثمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں قرآن مجید پڑھ رہے تھے اس آیت پر پہنچے ''کزرع اخرج شطاہ ''حضرت عبداللہ نے فرمایا تم کھیتی ہو اور تمہارے کٹنے کا وقت قریب ہو چکا ہے پھر لوگوں نے دجال کا تذکرہ کیا اپنی اس مجلس میں کچھ نے کہا ہم یہ چاہتے ہیں وہ نکلے اور ہم اسے پتھروں سے ماریں حضرت عبداللہ نے فرمایا تم یہ کہتے ہو اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اگر تم اس کے بارے میں سنو کہ بابل میں ہے تو تم میں کوئی اس کے پاس آئے گا تو وہ اس کی طرف پاؤں گھسنے کی شکایت کرے گا تیزی سے اس تک پہنچنے کی وجہ سے۔

(۳۸۶۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَلاَّمُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ شِهَابٍ الْعَبْسِيِّ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ مغنم وَذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: إِنَّ الدَّجَّالَ لَيْسَ بِهِ خَفَاءٌ، وَمَا يَكُونُ قَبْلَهُ مِنَ الْفِتْنَةِ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ مِنَ الدَّجَّالِ ، إِنَّ الدَّجَّالَ لاَ خَفَاءَ فِيهِ ، إِنَّ الدَّجَّالَ يَدْعُو إِلَى أَمْرٍ يَعْرِفُهُ النَّاسُ حَتَّى يَرَوْنَ ذَلِكَ مِنْهُ.

(۳۸۶۷۳) حضرت عبداللہ بن مغنم سے روایت ہے کہ انہوں نے دجال کا تذکرہ کیا اور ارشاد فرمایا دجال کے بارے میں کوئی خفاء نہیں ہے اور جو دجال سے پہلے فتنے وقوع پذیر ہوں گے ان سے تمہارے بارے میں زیادہ اندیشہ ہے بہ نسبت دجال کے فتنے کے یقیناً دجال کے بارے میں خفاء نہیں ہے بلاشبہ دجال ایسے امر کی طرف بلائے گا جسے لوگ جانتے ہیں یہاں تک کہ یہ بات اس سے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔

(۳۸۶۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: لاَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتَّى يَكُونَ خُرُوجُهُ أَشْهَى إِلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْ شُرْبِ الْمَاءِ عَلَى الظَّمَأ.

(۳۸۶۷۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا دجال نکلے گا یہاں تک کہ اس کا نکلنا مسلمانوں کو پیاس میں پانی پینے سے زیادہ محبوب ہوگا۔

(۳۸۶۷۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْمُجَالِدِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ، قَالَتْ :صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الظُّهْرَ ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ ، فَاسْتَنْكَرَ النَّاسُ ذَلِكَ فَبَيْنَ قَائِمٍ وَجَالِسٍ ، وَلَمْ يَكُنْ يَصْعَدُهُ قَبْلَ ذَلِكَ إِلاَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَن اجْلِسُوا ، ثُمَّ قَالَ :وَاللهِ مَا قُمْتُ مَقَامِي هَذَا لأَمْرٍ ينفعكم لِرَغْبَةٍ وَلاَ لِرَهْبَةٍ ، وَلَكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي حتى مَنَعَنِي الْقَيْلُولَةَ مِنَ الْفَرَحِ وَقُرَّةِ الْعَيْنِ، أَلاَ إِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَخَذَتْهُمْ عَاصِفٌ فِي الْبَحْرِ ، فَأَلْجَأَتْهُمَ الرِّيحُ إِلَى جَزِيرَةٍ لاَ يَعْرِفُونَهَا ، فَقَعَدُوا

فِي قَوَارِبِ السَّفِينَةِ فَصَعِدُوا فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَسْوَدَ أَهْدَبَ كَثِيرِ الشَّعْرِ ، قَالُوا لَهَا : مَا أَنْتَ ، قَالَتْ : أَنَا الْجَسَّاسَةُ ، قَالُوا : فَأَخْبِرِينَا ، قَالَتْ : مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ وَلاَ سَائِلَتِكُمْ عَنْهُ ، وَلَكِنَّ هَذَا الدَّيْرَ قَدْ رَهَقْتُمُوهُ فَأْتُوهُ ، فَإِنَّ فِيهِ رَجُلاً بِالأَشْوَاقِ إِلَى أَنْ يُخْبِرَكُمْ وَتُخْبِرُوهُ .

۲- فَأَتَوْهُ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ ، فَإِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوثَقٍ فِي الْحَدِيدِ شَدِيدِ الْوَثَاقِ كَثِيرِ الشَّعْرِ ، فَقَالَ لَهُمْ : مِنْ أَيْنَ نَبَأْتُم، قَالُوا : مِنَ الشَّامِ ، قَالَ : مَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ ؟ قَالُوا : نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ ، قَالَ : مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي خَرَجَ فِيكُمْ ، قَالُوا : خَيْرًا ؛ نَاوَأَهُ قَوْمٌ فَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْرُهُمَ الْيَوْمَ جَمِيعٌ ، وَإِلَهُهُمُ الْيَوْمَ وَاحِدٌ وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ ، قَالَ : ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ ، قَالَ : مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ ؟ قَالُوا : يَسْقُونَ مِنْهَا زُرُوعَهُمْ وَيَشْرَبُونَ مِنْهَابِشَفَتِهِمْ ، قَالَ : مَا فَعَلَ نَخْلٌ بَيْنَ عَمَّانَ وَبَيْسَانَ ، قَالُوا : يُطْعِمُ جَنَاهُ كُلَّ عَامٍ ، قَالَ : مَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ طَبَرِيَّةَ ؟ قَالُوا : تَدَفَّقُ جَانِبَاهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ ، قَالَ : فَزَفَرَ ثَلاَثَ زَفَرَاتٍ ، ثُمَّ قَالَ : إِنِّي لَوْ قَدِ انْفَلَتُّ مِنْ وَثَاقِي هَذَا لَمْ أَتْرُكْ أَرْضًا إِلاَّ وَطِئْتُهَا بِقَدَمِي هَاتَيْنِ إِلاَّ طِيبَةَ ، لَيْسَ لِي عَلَيْهَا سُلْطَانٌ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِلَى هَذَا انْتَهَى فَرَحِي ، هَذِهِ طِيبَةُ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، مَا مِنْهَا طَرِيقٌ ضَيِّقٌ وَلاَ وَاسِعٌ إِلاَّ عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ بِالسَّيْفِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۸۶۷۵) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ظہر کی نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے لوگوں نے اس بات کو اوپرا جانا وہ بیٹھنے والوں اور کھڑے ہونے والوں کے درمیان تھے (یعنی کچھ بیٹھے تھے اور کچھ کھڑے تھے) اور اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کے علاوہ منبر پر نہ تشریف رکھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم میں اس جگہ کسی ایسے امر کے لیے کھڑا نہیں ہوا جو رغبت اور خوف کی وجہ سے تمہیں نفع پہنچانے والا ہو لیکن تمیم داری میرے پاس آیا اور مجھے خبر دی یہاں تک کہ اس خبر کی وجہ سے خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک کی بناء پر میں دوپہر کو آرام نہیں کر سکا غور سے سنو تمیم داری کے چچا زادوں کو سمندر میں تیز ہوا نے آن لیا ان کو ہوا نے ایسے جزیرے میں پہنچا دیا جسے وہ پہچانتے نہیں تھے وہ قریبی کشتیوں میں سوار ہوئے اور جزیرے میں پہنچ گئے اچانک انہوں نے ایک سیاہ شے دیکھی جو لمبی پلکوں والی اور کثیر بالوں والی تھی انہوں نے اس سے کہا تو کیا ہے وہ شے بولی میں جساسہ ہوں (جاسوسی کرنے والی ہوں) انہوں نے کہا ہمیں بتلاؤ اس نے کہا میں نہ تو تمہیں بتلاتی ہوں اور نہ تم سے کچھ پوچھتی ہوں لیکن یہ راہب خانہ ہے جس کے تم قریب ہو چکے ہو تم اس میں جاؤ بلاشبہ اس میں ایک آدمی ہے جسے یہ شوق ہیں تمہیں بتلائے اور تم اس کو بتلاؤ پس وہ وہاں گئے اور اس آدمی کے پاس گئے پس اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک بوڑھا بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے بہت اچھلنے والا بہت زیادہ بالوں والا اس نے ان سے کہا کس زمین سے نکل کر آئے ہو انہوں نے کہا شام سے اس آدمی نے کہا عرب والوں کی کیا حالت ہے وہ بولے ہم عرب کے لوگ ہیں اس نے کہا ان صاحب کا کیا حال ہے جو تمہارے اندر نکلے ہیں انہوں نے کہا بھلائی کی حالت میں ہیں ان سے لوگوں نے

مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان پر غلبہ عطا کر دیا آجکل سب جمع ہیں ان کا معبود ایک ہے اور ان کا دین ایک ہے اس نے کہا یہ ان کے لیے بہتر ہے اس نے کہا مقام نغر کے چشمے کی کیا حالت ہے انہوں نے کہا اس سے وہ اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں اور پیاس کے وقت اس سے پیتے ہیں اس نے پوچھا عمان اور بیسان کے درمیان کھجوروں کی کیا حالت ہے انہوں نے کہا وہ ہر سال اپنا پھل کھلاتی ہیں اس نے پوچھا بحیرہ طبریہ کی کیا حالت ہے انہوں نے بتلایا کہ اس کے دونوں کنارے پانی کی کثرت کی وجہ سے جوش مارتے ہیں پھر اس نے تین مرتبہ لمبا سانس لیا پھر کہا بلاشبہ اگر میں ان بیڑیوں سے چھوٹ گیا تو میں کوئی زمین نہیں چھوڑوں گا مگر اسے اپنے ان دونوں قدموں سے روندوں گا سوائے مدینہ منورہ کے کہ مجھے اس پر غلبہ حاصل نہ ہوگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہاں تک میری خوشی مکمل ہوگئی۔ یہ طیبہ ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اس مدینہ کا کوئی تنگ اور کھلا راستہ نہیں مگر اس پر ایک فرشتہ قیامت تک تلوار سونتے ہوئے (کھڑا) ہے۔

(٣٨٦٧٦) وَحَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ ، قَالَ : ذَكَرْنَا الدَّجَّالَ فَسَأَلْنَا عَلِيًّا مَتَى خُرُوجُهُ ، قَالَ : لاَ يَخْفَى عَلَى مُؤْمِنٍ ، عَيْنُهُ الْيُمْنَى مَطْمُوسَةٌ ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَتَهَجَّاهَا لَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ : فَقُلْنَا : وَمَتَى يَكُونُ ذَلِكَ ، قَالَ : حِينَ يَفْخَرُ الْجَارُ عَلَى جَارِهِ ، وَيَأْكُلُ الشَّدِيدُ الضَّعِيفَ وَتُقْطَعُ الأَرْحَامُ ، وَيَخْتَلِفُونَ اخْتِلاَفَ أَصَابِعِي هَؤُلاَءِ وَشَبَّكَهَا وَرَفَعَهَا هَكَذَا ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : كَيْفَ تَأْمُرُنَا عِنْدَ ذَلِكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : لاَ أَبَا لَكَ ، إِنَّكَ لَنْ تُدْرِكَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَطَابَتْ أَنْفُسُنَا.

(٣٨٦٧٦) حضرت قابوس بن ابی ظبیان سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ ہم نے دجال کا تذکرہ کیا ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس کا خروج کب ہوگا انہوں نے فرمایا مومن پر مخفی نہیں ہے کہ اس کی دائیں آنکھ مٹی ہوئی ہے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے کافر کے حروف کے ہمارے سامنے ہجے فرمائے ہم نے عرض کیا یہ کب ہوگا فرمایا جب پڑوسی پڑوسی پر فخر کرے گا اور سخت کمزور کو کھا جائے گا اور رشتے داریاں توڑی جائیں گے اور وہ آپس میں اختلاف کریں گے میری ان انگلیوں کے اختلاف کی طرح اور انہوں نے انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا اور اس طرح ان کو بلند کیا لوگوں میں سے ایک صاحب نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! اس وقت آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں انہوں نے فرمایا تیرا باپ نہ رہے تم یہ زمانہ نہ پاؤ گے راوی نے فرمایا پھر ہم خوش ہو گئے۔

(٣٨٦٧٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : يُسَلَّطُ الدَّجَّالُ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْتُلُهُ ، ثُمَّ يُحْيِيهِ ، ثُمَّ يَقُولُ : أَلَسْت بِرَبِّكُمْ أَلاَ تَرَوْنَ أَنِّي أُحْيِي وَأُمِيت ، وَالرَّجُلُ يُنَادِي : يَا أَهْلَ الإِسْلاَم ، بَلْ عَدُوُّ اللهِ الْكَافِرُ الْخَبِيثُ ، إِنَّهُ وَاللهِ لاَ يُسَلَّطُ عَلَى أَحَدٍ بَعْدِي ، قَالُوا : وَكُنَّا نَمُرُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى مُعَلِّمِ الْكِتَاب فَيَقُولُ : يَا مُعَلِّمَ الْكِتَابِ ، اجْمَعْ لِي غِلْمَانَك فَيَجْمَعُهُمْ فَيَقُولُ : قُلْ لَهُمْ : فَلْيُنْصِتُوا ، أَيْ بَنِي أَخِي افْهَمُوا مَا أَقُولُ لَكُم ، أَمَا يُدْرِكَنَّ أَحَدٌ مِنكُمْ عِيسَى

ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّهُ شَابٌّ وَضِيءٌ أَحْمَرُ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ السَّلاَمَ ، فَلاَ يَمُرُّ عَلَى مُعَلِّمِ كِتَابٍ إِلاَّ قَالَ لِغِلْمَانِهِ مِثْلَ ذَلِكَ.

(۳۸۶۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دجال کو مسلمانوں میں سے ایک آدمی پر مسلط کیا جائے گا وہ اسے قتل کردے گا پھر وہ اسے زندہ کرے گا اور کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں کیا تم دیکھتے نہیں ہو میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں اور وہ آدمی پکار رہا ہوگا اے اہل اسلام بلکہ یہ خبیث کافر اللہ کا دشمن ہے اور بلاشبہ اللہ کی قسم اسے میرے بعد کسی ایک پر بھی مسلط نہیں کیا جائے گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے کہا کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کتابت سکھانے والوں کے پاس سے گزرتے تھے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے اے کتابت سکھانے والے میرے لیے اپنے لڑکوں کو جمع کر دو وہ ان کو جمع کرتا تو فرماتے ان سے کہو کہ خاموش ہو جائیں اے بھتیجو! وہ بات سمجھو جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اگر تم میں سے کوئی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پالے تو وہ جوان روشن چہرے والے سرخ رنگ والے ہیں تو وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جانب سے ان کو سلام پہنچا دے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کسی بھی کتابت سکھانے والے کے پاس سے نہیں گزرتے تھے مگر اس کے بچوں سے یہی ارشاد فرماتے تھے۔

(۳۸۶۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُفْتَحَ مَدِينَةُ هِرَقْلِ قَيْصَرَ ، وَيُؤَذِّنُ فِيهَا الْمُؤَذِّنُونَ ، وَيُقْسَمُ فِيهَا الْمَالُ بِالتِّرَسَةِ فَيُقْبِلُونَ بِأَكْثَرَ أَمْوَالٍ رَآهَا النَّاسُ ، فَيَأْتِيهِمُ الصَّرِيخُ ، إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ ، فَيُلْقُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ يُقَاتِلُونَهُ. (نعیم بن حماد ۱۴۸۸)

(۳۸۶۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ہرقل قیصر کا شہر فتح کر لیا جائے گا اور اس میں موذنین اذانیں دیں گے اور اس میں مال ڈھال کے ذریعے تقسیم ہوگا پس وہ بہت سا مال لے کر لوٹیں گے جسے لوگ دیکھیں گے پس ان کے پاس ایک چیخنے والا آئے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے گھروں میں موجود ہے پس جو ان کے قبضے میں مال ہوگا اسے وہ پھینک دیں گے اور اس سے لڑائی کرنے کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔

(۳۸۶۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ بْنِ الشِّخِّيرِ ، أَنَّ نُوحًا وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الأَنْبِيَاءِ كَانُوا يَتَعَوَّذُونَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

(۳۸۶۷۹) حضرت علا بن شخیر سے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھ انبیاء علیہم السلام دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔

(۳۸۶۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ ، عَنْ مُؤْثِرِ بْنِ عَفَازَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ ، فَبَدَؤُوا بِإِبْرَاهِيمَ فَسَأَلُوهُ عَنْهَا ، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنْهَا ،

فَسَأَلُوا مُوسَى فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ ، فَرَدُّوا الْحَدِيثَ إِلَى عِيسَى ، فَقَالَ : عَهِدَ اللَّهُ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجْبَتِهَا ، فَأَمَّا وَجْبَتُهَا فَلاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ اللَّهُ فَذَكَرَ مِنْ خُرُوجِ الدَّجَّالِ فَأَهْبِطُ فَأَقْتُلُهُ ، فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلاَدِهِمْ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ، لاَ يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلاَّ شَرِبُوهُ وَلاَ شَيْءٍ إِلاَّ أَفْسَدُوهُ ، فَيَجْرُونَ إِلَيَّ فَأَدْعُو اللَّهَ فَيُمِيتُهُمْ ، فَتَجْوَى الأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ ، فَيَجْرُونَ إِلَيَّ ، فَأَدْعُو اللَّهَ ، فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَتَحْمِلُ أَجْسَادَهُمْ فَتَقْذِفُهَا فِي الْبَحْرِ ، ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ وَتُمَدُّ الأَرْضُ مَدَّ الأَدِيمِ ، ثُمَّ يُعْهَدُ إِلَيَّ إِذَا كَانَ ذَلِكَ ، أَنَّ السَّاعَةَ مِنَ النَّاسِ كَالْحَامِلِ الْمُتِمِّ ، لاَ يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجَؤُهُمْ بِوِلاَدَتِهَا، قَالَ الْعَوَّامُ : فَوَجَدْتُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ ﴿حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ﴾. (ابن ماجه ۴۰۸۱۔ ابویعلی ۵۲۷۳)

(۳۸۶۸۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسراء کے لیے لے جایا گیا تو ان کی ملاقات حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ہوئی انہوں نے آپس میں قیامت کا تذکرہ کیا انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ابتداء کی اور ان سے قیامت کے بارے میں پوچھا ان کے پاس بھی قیامت کے بارے میں علم نہ تھا پھر انہوں نے یہ بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹا دی انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے وقوع سے قریب کی باتیں بتلائیں ہیں اور باقی اس کا وقوع وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا انہوں نے دجال کے نکلنے کا تذکرہ کیا پس میں اتروں گا اور اسے قتل کروں گا پھر لوگ اپنے شہروں کی طرف لوٹ جائیں گے پھر یاجوج و ماجوج ان کے سامنے آجائیں گے وہ ہر بلند جگہ سے جلدی سے آئیں گے کسی پانی کے پاس نہیں گزریں گے مگر اسے پی جائیں گے اور کسی چیز کے پاس سے نہیں گزریں گے مگر اسے خراب کردیں گے وہ (دوسرے لوگ) میری طرف بھاگ کر آئیں گے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا اللہ تعالیٰ ان کو موت دے دیں گے زمین ان کی بدبو کی وجہ سے تعفن زدہ ہوجائے گی پس (دوسرے لوگ) وہ میرے پاس آئیں گے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا اللہ تعالیٰ ان پر آسمان سے بارش اتاریں گے وہ ان کے جسموں کو اٹھائے گی اور ان کو سمندر میں پھینک دے گی پھر پہاڑ جڑ سے اکھاڑ دیے جائیں گے اور زمین چمڑے کی طرح ہوجائے گی کہ قیامت لوگوں کے ایسے قریب ہے جیسے کہ وہ حاملہ مدت حمل پوری کرچکی ہو اس کے گھر والے نہیں جانتے کب اچانک اس کے ولادت ہوجائے حضرت عوام نے فرمایا میں نے اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پائی ہے ﴿حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ﴾.

(۳۸۶۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلاَّتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِد، وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِي ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ

الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبْطُ الرَّأْسِ ، كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ ، وَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الإِسْلاَمِ حَتَّى يُهْلِكَ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا غَيْرَ الإِسْلاَمِ ، وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ مَسِيحَ الضَّلاَلَةِ الْكَذَّابَ الدَّجَّالَ ، وَتَقَعُ الأَمَنَةُ فِي زَمَانِهِ فِي الأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الأُسُودُ مَعَ الإِبِلِ، وَالنُّمُورُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبَ الصِّبْيَانُ، أَوِ الْغِلْمَانُ شَكَّ بِالْحَيَّاتِ، لاَ يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَيَلْبَثُ فِي الأَرْضِ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ.

(احمد ۴۳۷)

(۳۸۶۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں مختلف ہیں اور ان کا دین ایک ہے میں لوگوں میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے قریب ہوں کیونکہ میرے اوران کے درمیان کوئی نبی نہیں ہیں جب تم ان کو دیکھو تو جان لو وہ درمیانے قد کے آدمی ہیں سرخی اور سفیدی کی طرف (ان کا رنگ مائل ہے) ہلکے گھنگریالے بالوں والے ہیں ان کے سر سے (پانی کے) قطرات ٹپکتے معلوم ہوتے ہیں اگر چہ ان کو تری نہ ہی لگی ہو دو ہلکے زرد رنگ سے رنگی ہوئی چادروں کے درمیان ہوں گے پس صلیب کے ٹکڑے کریں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ اٹھا دیں گے اور لوگوں سے اسلام پر قتال کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں تمام ملتوں کو ہلاک کردیں گے سوائے اسلام کے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں گمراہی کے مسیح کذاب دجال کو ہلاک کریں گے اوران کے زمانے میں زمین کے اندر امن قائم ہو جائے گا یہاں تک کہ کالا سانپ اونٹ کے ساتھ اور چیتا گائے کے ساتھ اور بھیڑیا بکریوں کے ساتھ چرے گا اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے کوئی ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائے گا جتنا وقت اللہ تعالیٰ چاہیں گے اتنا وہ زمین میں ٹھہریں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

(۳۸۶۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سفيان، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: أَكْثَرُ أَتْبَاعِ الدَّجَّالِ الْيَهُودُ وَأَوْلاَدُ الْمُومِسَاتِ.

(نعیم ۱۵۳۴)

(۳۸۶۸۲) حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دجال کے اکثر اتباع کرنے والے یہود اور بدکار عورتوں کی اولاد ہوگی۔

(۳۸۶۸۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ: وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مَسْرُورًا مَخْتُونًا تَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ.

(۳۸۶۸۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ابن صیاد کی ماں نے اسے اس حال میں جنا کہ وہ مسرور اور مختون تھا۔

(۳۸۶۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَقِيت ابْنَ صَيَّادٍ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ

الْمَدِينَةِ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ الطَّرِيقَ، فَقُلْتُ: اخْسَأْ، فَإِنَّكَ لَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ، فَانْضَمَّ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ وَمَرَرْتُ.

(۳۸۶۸۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مدینہ کے راستوں میں سے ایک راستے میں ابن صیاد سے ملاوہ پھول گیا یہاں تک کہ اس نے راستہ بھر دیا میں نے کہا دفع ہو جا بلاشبہ تو تقدیر سے نہیں بڑھ سکتا اس کے (جسم کے) حصے ایک دوسرے سے ملنے لگے اور میں گزر گیا۔

(۳۸۶۸۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كُنَّا نَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا عَلَى صِبْيَانٍ يَلْعَبُونَ، فَتَفَرَّقُوا حِينَ رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ، فَكَأَنَّهُ غَاظَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: مَا لَكَ تَرِبَتْ يَدَاكَ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ فَقَالَ: أَتَشْهَدُ أَنْتَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ، فَقَالَ: عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ، دَعْنِي فَلأَقْتُلْ هَذَا الْخَبِيثَ، قَالَ: دَعْهُ فَإِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَوَّفُ فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ. (مسلم ۲۲۴۰۔ احمد ۳۸۰)

(۳۸۶۸۵) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے پس ہم بچوں کے پاس سے گزرے جو کھیل رہے تھے جب ان بچوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو منتشر ہو گئے اور ابن صیاد بیٹھا رہا گویا کہ رسول اللہ ﷺ کو اس نے غصہ دلا دیا آپ ﷺ نے اس سے کہا تجھے کیا ہے تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے چھوڑیں میں اس خبیث کو قتل کر دوں آپ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اگر یہ وہی ہے جس کا تمہیں خوف ہے تو تم ہرگز اس کو قتل نہیں کر سکتے۔

(۳۸۶۸۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ.

(۳۸۶۸۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے ابن صیاد کو حرہ والے دن گم پایا۔

(۳۸۶۸۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لاِبْنِ صَيَّادٍ: مَا تَرَى، قَالَ: أَرَى عَرْشًا عَلَى الْبَحْرِ وَحَوْلَهُ الْحَيَّاتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَلِكَ عَرْشُ إِبْلِيسَ. (مسلم ۲۲۴۱۔ احمد ۴۳)

(۳۸۶۸۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے کہا تو کیا دیکھتا ہے تو اس نے کہا میں سمندر پر تخت دیکھتا ہوں اس کے گرد سانپ ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو ابلیس کا تخت ہے۔

(۳۸۶۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ مِنْهُمْ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَمِنْهُمُ الأَسْوَدُ الْعَنْسِيُّ وَمِنْهُمْ صَاحِبُ حِمْيَرَ

وَمِنهُمُ الدَّجَّالُ وَهُوَ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً. (احمد ۳۴۵۔ بزار ۳۳۷۵)

(۳۸۶۸۸) حضرت حسن سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ قیامت سے پہلے جھوٹے ہوں گے ان میں سے ایک یمامہ والا ہوگا (یعنی مسیلمہ کذاب) اوران میں سے ایک اسود عنسی ہوگا اوران میں سے ایک حمیر والا ہوگا اوران میں سے ایک دجال ہوگا اور وہ سب سے بڑا فتنہ ہے۔

(۳۸۶۸۹) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الدَّجَّالُ يَقْتُلُهُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَى بَابِ لُدٍّ.

(۳۸۶۸۹) حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا دجال کو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام باب لد پر قتل کریں گے۔

(۳۸۶۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ حَوْطٍ الْعَبْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّ أُذُنَ حِمَارِ الدَّجَّالِ لَتُظِلُّ سَبْعِينَ أَلْفًا.

(۳۸۶۹۰) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بلاشبہ دجال کے گدھے کے کان ستر ہزار کو ڈھانپ لیں گے۔

(۳۸۶۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلَى حِمَارٍ ، رِجْسٌ عَلَى رِجْسٍ. (عبدالرزاق ۲۰۸۲۷)

(۳۸۶۹۱) حضرت ابوالطفیل نبی ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ دجال گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا گندگی پر گندگی ہوگی۔

(۳۸۶۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيَصْحَبَنَّ الدَّجَّالَ قَوْمٌ يَقُولُونَ : إِنَّا لَنَصْحَبُهُ ، وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّهُ كَذَّابٌ ، وَلَكِنَّا إِنَّمَا نَصْحَبُهُ لِنَأْكُلَ مِنَ الطَّعَامِ وَنَرْعَى مِنَ الشَّجَرِ ، وَإِذَا نَزَلَ غَضَبُ اللهِ نَزَلَ عَلَيْهِمْ كُلِّهِمْ.

(نعیم بن حماد ۱۵۳۵)

(۳۸۶۹۲) حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دجال کے ساتھ کچھ لوگ ہو جائیں گے وہ کہیں گے ہم اس کے ساتھ ہوتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ وہ جھوٹا ہے لیکن ہم تو اس کے ساتھ اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ہم کھانا کھائیں اور درختوں سے چرائیں اور جب اللہ کا غضب اترے گا تو ان سب پر اترے گا۔

(۳۸۶۹۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

مِنْ كُوثَى.

(۳۸۶۹۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا دجال مقام کوثی سے نکلے گا۔

(٣٨٦٩٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللهِ :إِنِّي لأَعْلَمُ أَوَّلَ أَهْلِ أَبْيَاتٍ يَقْرَعُهُمُ الدَّجَّالُ أَنْتُمْ أَهْلُ الْكُوفَةِ.

(۳۸۶۹۴) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں پہلے ان گھر والوں کو جانتا ہوں جن کا دروازہ دجال کھٹکائے گا تم اے کوفہ والے۔

(٣٨٦٩٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، قَالَ :قَالُوا :لَوْ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَفَعَلْنَا ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :لَوْ أَصْبَحَ بِبَابِلَ لَشَكَوْتُمِ الْحَفَاءَ مِنَ السُّرْعَةِ. (طبرانی ۸۵۱۱)

(۳۸۶۹۵) حضرت خیثمہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا لوگوں نے کہا اگر دجال نکلے گا تو ہم اس کے ساتھ ایسے کریں گے حضرت عبداللہ نے فرمایا اگر وہ بابل میں ہوگا تو تم شکایت کرو گے پاؤں کے گھسنے کی، تیزی کی وجہ سے۔

(٣٨٦٩٦) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، قَالَ: مَا مَاتَ رَجُلٌ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ إِلاَّ تَرَكَ أَلْفَ ذُرِّيٍّ لِصُلْبِهِ.

(۳۸۶۹۶) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا یاجوج اور ماجوج میں کوئی بھی نہیں مرے گا مگر وہ اپنی ایک ہزار صلبی اولاد چھوڑے گا۔

(٣٨٦٩٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ ، قَالَ : اطَّلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ لَهُ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ ، فَقَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ :الدَّجَّالُ وَالدُّخَانُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَدَابَّةُ الأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَثَلاَثَةُ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنَ أَبْيَنَ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا ، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا.

(۳۸۶۹۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمرے سے ہماری طرف جھانکا اس حال میں کہ ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں وقوع پذیر ہوں دجال اور دھواں اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور زمین سے چوپایہ نکلے گا ایک دھنسانا مشرق میں ہوگا دوسرا مغرب میں ہوگا اور تیسرا دھنسانا جزیرۃ العرب میں ہوگا اور آگ نکلے گی مقام عدن میں زمین کی گہرائی سے جو لوگوں کو محشر کی طرف ہانکے گی وہ آگ ان کے ساتھ اترے گی جب وہ کسی مقام پر (پڑاؤ کے لیے) اتریں گے اور ان کے ساتھ دوپہر کا آرام کرے گی جب وہ دوپہر کو آرام کریں گے۔

(۳۸۶۹۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ.

(بخاری ۱۵۹۳۔ احمد ۲۸)

(۳۸۶۹۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیت اللہ کا حج اور عمرہ یاجوج و ماجوج کے نکلنے کے بعد (بھی) ہوگا۔

(۳۸۶۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، قَالَ: رَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ غِلْمَانًا يَنْزُو بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، قَالَ: هَكَذَا يَخْرُجُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ. (ابن جریر ۸۸)

(۳۸۶۹۹) حضرت عبید اللہ بن ابی یزید سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بچوں کو ایک دوسرے کے اوپر کودتے دیکھا تو ارشاد فرمایا اسی طرح یاجوج اور ماجوج نکلیں گے۔

(۳۸۷۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي أُمَّتِي خَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَهُمْ يَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، إِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَازِفُ وَالْخُمُورُ وَلُبِسَ الْحَرِيرُ. (نعیم ۱۷۱۶۔ بزار ۳۴۰۲)

(۳۸۷۰۰) حضرت عبداللہ بن سابط رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ میری امت میں زمین میں دھنسایا جانا اور شکلوں کو بگاڑنا اور سنگ زنی ہوگی صحابہ کرام نے عرض کیا وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی دیتے ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جب گانے بجانے کے آلات اور شراب عام ہو جائے گی اور ریشم پہنا جائے گا۔

(۳۸۷۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ نُبَيٌّ، قَالَ: جَاءَ قِسٌّ إِلَى عَلِيٍّ فَسَجَدَ لَهُ فَنَهَاهُ وَقَالَ: اسْجُدْ لِلَّهِ، قَالَ: فَقَالَ: سَلُوهُ مَتَى السَّاعَةُ، فَقَالَ: لَقَدْ سَأَلْتُمُونِي عَنْ أَمْرٍ مَا يَعْلَمُهُ جِبْرِيلُ وَلَا مِيكَائِيلُ، وَلَكِنْ إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ بِأَشْيَاءَ إِذَا كَانَتْ لَمْ يَكُنْ لِلسَّاعَةِ كَبِيرُ لَبْثٍ، إِذَا كَانَتِ الأَلْسُنُ لَيِّنَةً وَالْقُلُوبُ نَيَازِكَ، وَرَغِبَ النَّاسُ فِي الدُّنْيَا وَظَهَرَ الْبِنَاءُ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ، وَاخْتَلَفَ الأَخَوَانِ فَصَارَ هَوَاهُمَا شَتَّى وَبِيعَ حُكْمُ اللهِ بَيْعًا.

(۳۸۷۰۱) حضرت سماک بن حرب ایک صاحب سے نقل کرتے ہیں جن کو نُبی کہا جاتا تھا انہوں نے کہا کہ قیس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کو سجدہ کیا انہوں نے ان کو اس سے روکا اور فرمایا اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرو راوی نے فرمایا کہ لوگوں نے ان سے کہا کہ تم پوچھو قیامت کب قائم ہوگی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے جسے نہ حضرت جبریل جانتے ہیں اور نہ ہی میکائیل لیکن میں تمہیں ایسی اشیاء کے بارے میں بتلاتا ہوں کہ جب وہ ہوں گی تو پھر قیامت میں زیادہ وقت نہیں ہوگا جب زبانیں نرم ہوں گی اور دل نیزوں کی طرح ہوں گے اور لوگ دنیا میں رغبت کریں گے اور عمارتیں زمین پر ظاہر ہوں

گی، بھائیوں میں اختلاف ہو جائے گا اور ان کی آراء مختلف ہوں گی، اور اللہ کا حکم بیچا جائے گا۔

(۳۸۷۰۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ، قَالَ : إِنَّ مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْبِنَاءُ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ ، وَأَنْ تُقْطَعَ الأَرْحَامُ ، وَأَنْ يُؤْذِيَ الْجَارُ جَارَهُ.

(۳۸۷۰۲) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا قیامت کے قریب کی علامتیں ہیں کہ زمین پر عمارتیں ظاہر ہو جائیں گی اور رشتے داریاں توڑی جائیں گی اور یہ کہ پڑوسی پڑوسی کو تکلیف دے گا۔

(۳۸۷۰۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ ، وَسُوءُ الْخُلُقِ ، وَسُوءُ الْجِوَارِ.

(۳۸۷۰۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بلاشبہ قیامت کی علامتوں میں ہے کہ بدگوئی اور بدفعلی اور بدخلقی اور برا پڑوس عام ہو جائے گا۔

(۳۸۷۰۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ : مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْقَوْلُ ، وَيَخْزُنَ وَيَرْتَفِعَ الأَشْرَارُ ، وَيُوضَعَ الأَخْيَارُ ، وَتُقْرَأَ الْمَثَانِي عَلَيْهِمْ ، فَلاَ يَعِيبُهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا الْمَثَانِي ، قَالَ : كُلُّ كِتَابٍ سِوَى كِتَابِ اللهِ.

(۳۸۷۰۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت کی علامات میں سے ہے کہ باتیں ظاہر ہوں گی اور عمل بدل جائے گا شریر لوگ بلند ہو جائیں گے اور بھلے لوگ نیچے کر دیے جائیں گے اور ان پر مثانی پڑھی جائے گی ان میں کوئی بھی اس پر عیب نہیں لگائے گا راوی نے کہا میں نے عرض کیا مثانی کیا ہے انہوں نے فرمایا ہر کتاب جو اللہ کی کتاب (یعنی قرآن مجید) کے علاوہ ہو۔

(۳۸۷۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لاَ تَحْمِلَ النَّخْلَةُ فِيهِ إِلاَّ تَمْرَةً. (نعیم بن حماد ۱۸۱۸)

(۳۸۷۰۵) حضرت رجاء بن حیوہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ کھجور کے درخت پر صرف ایک کھجور ہوگی۔

(۳۸۷۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَوَّمَ رَأْسُ الْبَقَرَةِ بِالأُوقِيَّةِ.

(۳۸۷۰۶) حضرت قیس سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ گائے کے سر کی قیمت اوقیہ (چاندی) سے کی جائے گی۔

(۳۸۷۰۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، قَالَ :مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ انْتِفَاخُ الأَهِلَّةِ.

(۳۸۷۰۷) حضرت ابوالوداک سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے قرب کی علامت میں سے ہے پہلے دن کے چاند کا پھول جانا۔

(۳۸۷۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يُرَى الْهِلاَلُ قَبَلاً فَيُقَالُ :ابْنُ لَيْلَتَيْنِ.

(۳۸۷۰۸) حضرت شعبی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے قریب میں چاند سامنے (نکلتا) ہوا دیکھا جائے گا اور کہا جائے گا دوراتوں کا چاند ہے۔

(۳۸۷۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا لاَ يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ فِي الْخَمْسِينَ امْرَأَةً الرَّجُلُ الْوَاحِدُ. (بخاری ۵۲۳۱۔ مسلم ۲۰۵۶)

(۳۸۷۰۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کیا میں تمہارے سامنے ایسی حدیث نہ بیان کروں کوئی بھی میرے بعد تم سے وہ بیان نہ کرے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ پچاس عورتوں میں ایک آدمی منتظم ہوگا۔

(۳۸۷۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ، لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الإِنْسَ ، وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا حَدَثَ فِي أَهْلِهِ بَعْدَهُ. (ترمذی ۲۱۸۱۔ احمد ۸۳)

(۳۸۷۱۰) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ درندے انسانوں سے باتیں کریں گے اور یہاں تک کہ آدمی سے اس کے کوڑے کا کنارہ بات کرے گا اور اس کے جوتے کا تسمہ اور اس کی ران خبر دے گی جو اس کے گھر میں بات پیش آئی۔

(۳۸۷۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :أُخْبِرْتُ أَنَّ السَّاعَةَ لاَ تَقُومُ حَتَّى تَقُولَ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ :يَا مُؤْمِنُ ، هَذَا يَهُودِي ، هَذَا نَصْرَانِي ، فَاقْتُلْهُ.

(۳۸۷۱۱) حضرت قیس سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے یہ خبر دی گئی کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ پتھر کہیں گے اے مومن یہ یہودی ہے یہ نصرانی ہے اسے قتل کردو۔

(۳۸۷۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَجُلاً قَالَ :يَا رَسُولَ اللهِ ، مَتَى السَّاعَةُ ؟ قَالَ :مَا الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ، وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا :إِذَا وَلَدَتِ

الْأَمَةُ رَبَّتَهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا ، وَإِذَا كَانَتِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُؤُوسَ النَّاسِ ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا ، وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِي الْبُنْيَانِ ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا ، فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ : ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾.

(۳۸۷۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا لیکن میں تمہارے سامنے اس کی علامات بیان کرتا ہوں جب باندی اپنا آقا جنے گی یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے اور جب ننگے پاؤں اور ننگے بدن والے لوگوں کے سردار ہوں گے یہ قیامت کی علامتوں میں ہے اور بکریاں چرانے والے عمارتوں میں تفاخر کریں گے یہ بھی قیامت کی علامتوں میں ہے قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جن کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾. بلاشبہ اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہ بارش اتارتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور نہیں کوئی بھی جانتا کہ وہ کل کو کیا کمائے گا اور نہیں جانتا کوئی جی کہ وہ کہاں مرے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ جاننے والے باخبر ہیں۔

(۳۸۷۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَائَهُ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ فَدَنَا مِنْهُ حَتَّى أَدْنَى رُكْبَتَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ مَتَى السَّاعَةُ ؟ فَقَالَ : مَا الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ، وَلَكِنَّ مِنْ أَمَارَاتِهَا أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا ، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ أَصْحَابَ الشَّاءِ قَدْ تَطَاوَلُوا فِي الْبُنْيَانِ. (مسلم ۳۶۔ احمد ۲۸)

(۳۸۷۱۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت زیادہ سفید کپڑوں والے بہت زیادہ سیاہ بالوں والے ایک صاحب آئے ان پر سفر کے اثرات دکھائی نہیں دے رہے تھے اور ہم میں کوئی بھی ان کو پہچانتا نہیں تھا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوئے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے گھٹنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے قریب کر دیے اور اپنی ہتھیلیاں اپنی رانوں پر رکھ لیں اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کب قائم ہوگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس سے پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا لیکن اس کی نشانیوں میں ہے کہ باندی اپنے آقا کو جنے گی اور یہ کہ ننگے پاؤں والے اور ننگے بدن والے بکریاں چرانے والے لوگ عمارتوں میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔

(۳۸۷۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ مَتَى السَّاعَةُ ، فَنَظَرَ إِلَى أَحْدَثِ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ ، فَقَالَ : إِنْ يَعِشْ هَذَا فَلَمْ يُدْرِكْهُ

الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ. (بخاری ۶۵۱۱۔ مسلم ۲۲۶۹)

(۳۸۷۱۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ دیہاتی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو پوچھتے ہیں قیامت کب ہوگی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے نوعمر آدمی کی طرف دیکھتے اور فرماتے اگر یہ زندہ رہا تو اسے موت نہیں آئے گی کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی۔

(۳۸۷۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَأْتِي مِئَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ. (مسلم ۱۹۶۷۔ ابن حبان ۲۹۸۶)

(۳۸۷۱۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو سال گزرنے پر آج موجود زندہ جان میں کوئی جان زمین پر نہ ہوگی۔

(۳۸۷۱٦) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:عن السَّاعَةُ؟ فَقَالَ :مَا أَعْدَدْتَ لَهَا ؟ فَذَكَرَ شَيْئًا إِلاَّ أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ، فَقَالَ :الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ.

(مسلم ۲۰۳۲۔ احمد ۱۱۰)

(۳۸۷۱۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے اس نے کوئی چیز ذکر کی (اور کہا) مگر میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے اس نے محبت کی۔

(۳۸۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ الْوَاحِدُ قَيِّمَ خَمْسِينَ امْرَأَةً.

(۳۸۷۱۷) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی پچاس عورتوں کا منتظم ہوگا۔

(۳۸۷۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِئَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ.

(مسلم ۱۹۶۷۔ احمد ۳۰۵)

(۳۸۷۱۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی زندہ جان سو سال گزرنے پر زندہ نہ ہوگی۔

(۳۸۷۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، وَفَسَّرَ جَابِرٌ :نُقْصَانٌ مِنَ الْعُمُرِ. (مسلم ۱۹۲۲)

(۳۸۷۱۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اوپر والی روایت کے مثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر عمر میں کمی سے کی تھی۔

(۳۸۷۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلاَثُونَ كَذَّابًا كُلُّهُمْ يَزْعُمُ ، أَنَّهُ نَبِيٌّ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۸۷۲۰) حضرت عبید بن عمیر لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قیامت سے پہلے تیس جھوٹے نکلیں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔

(۳۸۷۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ ، فَقُلْتُ :أَنْتَ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :نَعَمْ. (مسلم ۲۲۳۹۔ طبرانی ۱۹۸۸)

(۳۸۷۲۱) حضرت سماک سے روایت ہے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا کہ قیامت سے پہلے جھوٹے آئیں گے میں نے عرض کیا کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے فرمایا ہاں۔

(۳۸۷۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلاَثُونَ كَذَّابًا دَجَّالاً كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللهِ وَعَلَى رَسُولِهِ. (ابوداؤد ۴۳۳۴۔ احمد ۵۲۸)

(۳۸۷۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس جھوٹے دجال نکلیں گے ان میں سے ہر ایک اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھے گا۔

(۳۸۷۲۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الشَّعْبِيُّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا :يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَرْبَعُ فِتَنٍ يَكُونُ فِي آخِرِهَا الْفَنَاءُ.

(۳۸۷۲۳) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا اخیر زمانے میں چار فتنے ہوں گے ان کے اخیر میں ہلاکت ہوگی۔

(۳۸۷۲٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :سُئِلَ حُذَيْفَةُ :أَيُّ الْفِتْنَةِ أَشَدُّ ؟ قَالَ :أَنْ يُعْرَضَ عَلَيْكَ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ لاَ تَدْرِي أَيُّهُمَا تَتْبَعُ.

(۳۸۷۲۴) حضرت عامر سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کونسا فتنہ زیادہ سخت ہے انہوں نے فرمایا کہ

تمہارے سامنے بھلائی اور برائی لائی جائے اور تم یہ نہ جان سکو کہ دونوں میں سے کس کی پیروی کروں۔

(۳۸۷۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُؤْثِرُوا مَا تَرَوْنَ عَلَى مَا تَعْلَمُونَ ، وَأَنْ تَضِلُّوا وَأَنْتُمْ لاَ تَشْعُرُونَ.

(۳۸۷۲۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے کہ تم جو دیکھو اسے اس پر ترجیح دو جو تم جانتے ہو اور یہ کہ تم گمراہ ہو جاؤ اور تم کو اس بات کا شعور تک نہ ہو۔

(۳۸۷۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : أَخْوَفُ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَى هَذِهِ الأُمَّةِ قَوْمٌ يَتَأَوَّلُونَ الْقُرْآنَ عَلَى غَيْرِ تَأْوِيلِهِ.

(۳۸۷۲۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس امت پر ان لوگوں سے زیادہ خوف ہے جو قرآن کی (صحیح) تفسیر کے علاوہ سے قرآن کی تفسیر کریں گے۔

(۳۸۷۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَرِيزٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ شُحٌّ مُطَاعٌ ، وَهَوًى مُتَّبَعٌ ، وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِرَأْيِهِ ، وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ.

(۳۸۷۲۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا بلاشبہ سب سے زیادہ خوف مجھے تم پر اس بخل کا ہے جس کے تقاضوں کی اطاعت کی جائے اور خواہش کا ہے جس کی پیروی کی جائے اور آدمی کا اپنی رائے پر خوش ہونے کا ہے جو ان سب سے زیادہ سخت ہے۔

(۳۸۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، قَالَ : قَالَ : مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ أَحَدُ رَجُلَيْنِ : مُؤْمِنٌ قَدِ اسْتَبَانَ إِيمَانُهُ ، وَكَافِرٌ قَدْ تَبَيَّنَ كُفْرُهُ ، وَلَكِنْ أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ مُتَعَوِّذًا بِالإِيمَانِ يَعْمَلُ بِغَيْرِهِ.

(۳۸۷۲۸) حضرت مطلب بن عبداللہ بن حطب سے روایت ہے ارشاد فرمایا دو آدمیوں میں سے کسی ایک کے بارے میں مجھے خوف نہیں ایک مومن جس کا ایمان واضح ہے اور دوسرا کافر جس کا کفر واضح ہے لیکن مجھے خوف تم پر اس آدمی کے بارے میں ہے جو ایمان کے ذریعے پناہ پکڑنے والا ہے اور عمل اسلام کے علاوہ کرتا ہے۔

(۳۸۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ وَاقِعِ بْنِ سَحْبَانَ ، عَنْ طَرِيفِ بْنِ يَزِيدَ ، أَوْ يَزِيدَ بْنِ طَرِيفٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : إِنَّ بَيْنَ يَدَيَ السَّاعَةِ أَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ حَتَّى يَقُومَ الرَّجُلُ إِلَى أُمِّهِ فَيَضْرِبُهَا بِالسَّيْفِ مِنَ الْجَهْلِ.

(۳۸۷۲۹) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا بلاشبہ قیامت سے پہلے ایسے ایام آئیں گے جن میں جہالت اتاری جائے گی اور علم ان میں اٹھا لیا جائے گا یہاں تک کہ ایک آدمی اپنی ماں کی طرف کھڑا ہوگا اور جہالت کی وجہ سے اسے

تلوار سے مار دے گا۔

(۳۸۷۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي قَوْلِهِ ﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ﴾ قَالَ : حِينَ لاَ يَأْمُرُونَ بِمَعْرُوفٍ وَلاَ يَنْهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ.

(عبدالرزاق ۸۵۔ طبری ۲۰)

(۳۸۷۳۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول "و اذا وقع القول علیھم اخرجنا الایۃ" اور جب ہماری بات پوری ہونے کا وقت ان پر آن پہنچے گا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے بات کرے گا کے بارے میں ارشاد فرمایا یہ اس وقت ہوگا جب لوگ بھلائی کا حکم نہیں دیں گے اور نہ برائی سے روکیں گے۔

(۳۸۷۳۱) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ، عَنِ الْمُسْتَظِلِّ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَجِدُنَّ فِي أَمْرِ اللهِ أَوْ لَيَسُومَنَّكُمْ أَقْوَامًا يُعَذِّبُونَكُمْ وَيُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ.

(۳۸۷۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا اے کوفہ والو ضرور تم بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو و گرنہ تم اللہ کے امر کو پاؤ گے یا اللہ تعالیٰ تم پر ایسی قوموں کو مسلط کریں گے جو تم کو عذاب دیں گی اور اللہ ان کو عذاب دیں گے۔

(۳۸۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ قِيلَ لِحُذَيْفَةَ : مَا مَيِّتُ الأَحْيَاءِ ، قَالَ : مَنْ لَمْ يَعْرِفِ الْمَعْرُوفَ بِقَلْبِهِ وَيُنْكِرِ الْمُنْكَرَ بِقَلْبِهِ.

(۳۸۷۳۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا زندہ لوگوں میں سے مردہ کون سے ہوتے ہیں ارشاد فرمایا وہ آدمی جو اپنے دل سے نیکی کو اچھا نہ جانے اور برائی کو اپنے دل سے ناپسند نہ کرے۔

(۳۸۷۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ مَا تُغْلَبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْجِهَادِ الْجِهَادُ بِأَيْدِيكُمْ ، ثُمَّ الْجِهَادُ بِأَلْسِنَتِكُمْ ، ثُمَّ الْجِهَادُ بِقُلُوبِكُمْ ، فَأَيُّ قَلْبٍ لَمْ يَعْرِفِ الْمَعْرُوفَ وَلاَ يُنْكِرُ الْمُنْكَرَ نُكِّسَ فَجُعِلَ أَعْلاَهُ أَسْفَلَهُ. (نعیم ۱۳۷)

(۳۸۷۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا بلاشبہ جہاد میں سے پہلی وہ قسم جس سے تم پر غلبہ پالیا جائے گا وہ ہاتھوں سے جہاد ہے پھر تمہارا زبان سے جہاد کرنا ہے پھر دل سے جہاد کرنا ہے پس جو کوئی دل بھلائی کو اچھا نہ جانے اور برائی کو برا نہ سمجھے اسے اوندھا کر دیا جائے گا اور اس کے اوپر کی جانب کو نیچے کی جانب کر دیا جائے گا۔

(۳۸۷۳٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : فَيُنَكَّسُ كَمَا يُنَكَّسُ الْجِرَابُ فَيَنْتَثِرُ مَا فِيهِ.

(۳۸۷۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے والا) اس کا دل پلٹ دیا جاتا ہے جیسا کہ مشکیزے کو اوندھا کر دیا جاتا ہے پس جو اس مشکیزے میں ہوتا ہے وہ بکھر جاتا ہے۔

(۳۸۷۳۵) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ زَوْجِ دُرَّةَ ، عَنْ دُرَّةَ ، قَالَتْ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقُلْتُ : مَنْ أَتْقَى النَّاسِ ؟ قَالَ : آمَرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ.

(۳۸۷۳۵) حضرت درہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے پاس گیا اس حال میں کہ آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا لوگوں میں سب سے زیادہ متقی کون ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان میں نیکی کا زیادہ حکم دینے والا اور ان میں سے برائی سے زیادہ روکنے والا اور ان میں سے رشتے داری کو زیادہ جوڑنے والا۔

(۳۸۷۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ ، قَالَ عِتْرِيسٌ لِعَبْدِ اللهِ : هَلَكَ مَنْ لَمْ يَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : بَلْ هَلَكَ مَنْ لَمْ يَعْرِفِ الْمَعْرُوفَ بِقَلْبِهِ وَيُنْكِرِ الْمُنْكَرَ بِقَلْبِهِ. (طبرانی ۸۵۶۴)

(۳۸۷۳۶) حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عتریس نے حضرت عبداللہ سے کہا جس آدمی نے بھلائی کا حکم نہیں دیا اور برائی سے روکا نہیں وہ ہلاک ہوگیا حضرت عبداللہ نے فرمایا بلکہ ہلاک تو وہ آدمی ہوا جس نے بھلائی کو دل سے اچھا نہ جانا اور برائی کو دل سے برا نہ سمجھا۔

(۳۸۷۳۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : إِنَّهَا سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ ، فَبِحَسْبِ امْرِءٍ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا لَا يَسْتَطِيعُ لَهُ غَيْرَ أَنْ يَعْلَمَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ ، أَنَّهُ لَهُ كَارِهٌ.

(۳۸۷۳۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ عنقریب فتنے اور فتنے ہوں گے کسی بھی آدمی کے لیے جو ایسے منکر اور برائی کو دیکھے جس کو بدلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو یہ بات کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ جان لیں کہ وہ اس برائی کو ناپسند کرتا ہے۔

(۳۸۷۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالَا : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ تَقْرَؤُونَ هَذِهِ الآيَةَ : (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ) وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ لَا يُغَيِّرُونَهُ أَوْشَكَ اللَّهُ أَنْ يَعُمَّهُمْ بِعِقَابِهِ ، قَالَ أَبُو أُسَامَةَ : وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى : وَأَنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ. (ابوداؤد ۴۳۳۸۔ احمد ۲)

(۳۸۷۳۸) حضرت قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر ارشاد فرمایا اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو (ترجمہ) اہل ایمان! تم پر تمہاری جانیں لازم ہیں جب تم ہدایت پر ہو تو کسی کی گمراہی تمہیں نقصان نہیں دے گی اور بلاشبہ جب لوگ برائی کو دیکھ کر اسے بدلیں گے نہیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب بھیج دیں ابوامامہ راوی فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے۔

(۳۸۷۳۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ مَعْقِلٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ : يُوشِكُ أَنْ لاَ تَأْخُذُوا مِنَ الْكُوفَةِ نَقْدًا وَلاَ دِرْهَمًا ، قُلْتُ : وَكَيْفَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، قَالَ : يَجِيءُ قَوْمٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حَتَّى يَرْبِطُوا خُيُولَهُمْ عَلَى السَّوَادِ فَيُجْلُوكُمْ إِلَى مَنَابِتِ الشِّيحِ حَتَّى يَكُونَ الْبَعِيرُ وَالزَّادُ أَحَبَّ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنَ الْقَصْرِ مِنْ قُصُورِكُمْ هَذِهِ.

(۳۸۷۳۹) حضرت شداد بن معقل سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا قریب ہے کہ تم کوفہ سے کوئی رقم اور کوئی درہم نہیں لو گے میں نے عرض کیا یہ کیسے ہوگا اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انہوں نے فرمایا ایسے لوگ آئیں گے جن کے چہرے پھولی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑوں کو اطراف میں باندھیں گے اور تمہیں گھاس اگنے کی جگہوں کی طرف نکال دیں گے یہاں تک کہ اونٹ اور زادِ راہ تم میں سے کسی ایک کو تمہارے ان محلات میں سے محل سے زیادہ محبوب ہوگا۔

(۳۸۷۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ مَعْقِلٍ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ : أَوَّلُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمُ الأَمَانَةُ ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُونَ مِنْهُ الصَّلاَةُ ، وَسَيُصَلِّي قَوْمٌ وَلاَ دِينَ لَهُمْ ، وَإِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ الَّذِي بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ كَأَنَّهُ قَدْ نُزِعَ مِنْكُمْ ، قَالَ : قُلْتُ : كَيْفَ يَا عَبْدَ اللهِ ، وَقَدْ أَثْبَتَهُ اللَّهُ فِي قُلُوبِنَا ، قَالَ : يُسْرَى عَلَيْهِ فِي لَيْلَةٍ فَتُرْفَعُ الْمَصَاحِفُ وَيُنْزَعُ مَا فِي الْقُلُوبِ ، ثُمَّ تَلاَ : ﴿وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ﴾ إِلَى آخِرِ الآيَةِ.

(۳۸۷۴۰) حضرت شداد بن معقل اسدی سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے سنا فرمایا کہ پہلی وہ چیز جو تم اپنے دین سے گم کرو گے امانت ہے اور آخری چیز جو تم دین سے گم کرو گے نماز ہے اور عنقریب لوگ نماز پڑھیں گے اور ان کے پاس دین نہیں ہوگا اور یہ قرآن جو تمہارے درمیان موجود ہے گویا کہ تم سے لے لیا جائے گا فرمایا کہ میں نے عرض کیا یہ کیسے ہوگا اے عبداللہ! حالانکہ اللہ نے اس کو ہمارے قلوب میں جمایا ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک رات میں ان مصاحف کو اٹھا لیا جائے گا اور جو قرآن کا حصہ قلوب میں ہوگا اسے نکال لیا جائے گا پھر یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور اگر ہم چاہیں تو جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے اسے لے جائیں آیت کے اخیر تک۔

(۳۸۷۴۱) حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُونَ وَيُصَلُّونَ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَيْسَ فِيهِمْ مُؤْمِنٌ.

(۳۸۷۴۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا وہ مساجد میں مجتمع ہوں گے اور نماز پڑھیں گے اور ان میں کوئی مومن (ایمان والا) نہیں ہوگا۔

(۳۸۷۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا زَكَرِيَّا ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ الْهَمْدَانِيِّ ،

عَنْ أَبِی مَیْسَرَۃَ، قَالَ: تَبْقَی رِجْرِجَۃٌ مِنَ النَّاسِ لاَ یَعْرِفُونَ حَقًّا وَلاَ یُنْکِرُونَ مُنْکَرًا یَتَرَاکَبُونَ تَرَاکُبَ الدَّوَابِّ وَالأَنْعَامِ.

(۳۸۷۴۲) حضرت ابومیسرہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ (اخیر میں) رذیل قسم کے لوگ باقی رہ جائیں گے جو حق کو نہیں پہچانیں گے اور برائی کو ناپسند نہیں کریں گے چوپاؤں اور جانوروں کی طرح ایک دوسرے پر ڈھیر ہوتے جائیں گے۔

(۳۸۷۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَۃَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَۃُ حَتَّی یَصِیرَ الْعِلْمُ جَہْلاً وَالْجَہْلُ عِلْمًا.

(۳۸۷۴۳) حضرت امام شعبی سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ علم جہالت اور جہالت علم ہو جائے گی۔

(۳۸۷۴٤) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ الأَصَمِّ، عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: تَکْثُرُ الْفِتَنُ وَیَکْثُرُ الْہَرْجُ قُلْنَا: وَمَا الْہَرْجُ؟ قَالَ: الْقَتْلُ وَیَنْقُصُ الْعِلْمُ، قَالَ: أَمَا إِنَّہُ لَیْسَ یُنْزَعُ مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ، وَلَکِنْ بقبض الْعُلَمَاءِ. (احمد ۴۸۱)

(۳۸۷۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فتنے کثرت سے ہو جائیں گے اور ہرج کثرت سے ہو جائے گا ہم نے عرض کیا ہرج کیا چیز ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قتل اور علم کم ہو جائے گا ارشاد فرمایا باقی یہ (علم) آدمیوں کے قلوب سے نہیں نکالا جائے گا لیکن علماء کی موت کی وجہ سے (علم کم ہو جائے گا)

(۳۸۷٤٥) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ ہِشَامٍ، عَنْ أَبِیہِ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّہَ لاَ یَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا یَنْتَزِعُ مِنَ النَّاسِ، وَلَکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتَّی إِذَا لَمْ یَبْقَ عَالِمٌ، اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤَسَاءَ جُہَّالاً، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا. (بخاری ۱۰۰۔ مسلم ۲۰۸۵)

(۳۸۷۴۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلا شبہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے کھینچ کر نہیں اٹھائیں گے لیکن علم کو اٹھائیں گے علماء کو (دنیا سے) اٹھا کر یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے ان سے پوچھا جائے گا وہ بغیر علم کے فتوی دیں گے پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور (دوسروں کو بھی) گمراہ کریں گے۔

(۳۸۷٤٦) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ وَبَرَۃَ، عَنْ خَرَشَۃَ بْنِ الْحُرِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: تَہْلَکُ الْعَرَبُ حِینَ تَبْلُغُ أَبْنَاءُ بَنَاتِ فَارِسَ.

(۳۸۷۴۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا عرب اس وقت ہلاک ہوں گے جب فارس کی لڑکیوں کی اولاد بالغ ہو جائے گی۔

(۳۸۷٤٧) حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ ہِشَامٍ، عَنْ أَبِیہِ، عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَمْ یَزَلْ أَمْرُ بَنِی إِسْرَائِیلَ مُعْتَدِلاً

حَتَّى نَشَأَ فِيهِمْ أَبْنَاءُ سَبَايَا الأُمَمِ ، فَقَالُوا فِيهِمْ بِالرَّأْيِ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا. (ابن ماجه ٥٦)

(۳۸۷۴۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کی حالت میں ہمیشہ اعتدال رہا یہاں تک کہ ان میں دوسری قوموں کی باندیوں کی اولاد پیدا ہوگئی پھر انہوں نے اپنی رائے سے باتیں بنائیں، وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔

(٣٨٧٤٨) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : يُقْطَعُ رَجُلٌ أَوَّلَ النَّهَارِ ، وَيَفِيضُ الْمَالُ مِنْ آخِرِهِ ، فَلاَ يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ ، فَيَرَاهُ فَيَقُولُ : يَا حَسْرَتِي فِي هَذَا قُطِعَتْ يَدِي بِالأَمْسِ.

(۳۸۷۴۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ دن کے اول حصے میں کسی آدمی کا ہاتھ (مال کی وجہ سے) کاٹا جائے گا اور دن کے اخیر میں اس کے لیے مال کثرت سے ہو جائے گا وہ کوئی ایسا آدمی نہیں پائے گا جو مال قبول کرے وہ اس مال کو دیکھ کر کہے گا ہائے میری حسرت اس کی وجہ سے گزشتہ کل میرا ہاتھ کاٹا گیا۔

(٣٨٧٤٩) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : إِنَّ الدِّينَارَ وَالدِّرْهَمَ أَهْلَكَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ، وَهُمَا مُهْلِكَاكُمْ.

(۳۸۷۴۹) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ درہم اور دیناروں نے تم سے پہلے والے لوگوں کو ہلاک کیا اور وہ دونوں تم کو بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔

(٣٨٧٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ذَهَبَ الرَّجُلُ إِلَى الْمَالِ كَنْزِهِ فَيَسْتَخْرِجُهُ فَيَحْمِلُهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَقُولُ : مَنْ ضَلَّ لَهُ فِي هَذِهِ فَيُقَالُ لَهُ : أَفَلاَ جِئْت بِهِ بِالأَمْسِ ، فَلاَ يُقْبَلُ منه فَيَجِيءُ به إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي احْتَفَرَهُ ، فَيَضْرِبُ بِهِ الأَرْضَ وَيَقُولُ : لَيْتَنِي لَمْ أَرَكَ.

(۳۸۷۵۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو آدمی اپنے اس مال کی طرف جائے گا جسے اس نے زمین میں دفن کیا ہوگا پس وہ اسے نکالے گا اور اپنی پشت پر اسے لاد کر کہے گا کس کو اس مال میں رغبت ہے اس سے کہا جائے گا تو اسے گزشتہ کل کیوں نہ لایا پس اس سے نہ قبول کیا جائے گا وہ اسے اسی جگہ لائے گا جہاں سے کھود کر اسے لایا تھا وہ زمین پر اسے مارے گا اور کہے گا کاش میں نے تجھے نہ دیکھا ہوتا۔

(٣٨٧٥١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلاَثٌ إِذَا خَرَجْنَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ. (مسلم ۱۳۸۔ احمد ۴۴۵)

(۳۸۷۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین چیزیں جب نکل آئیں گی تو اس

وقت کسی ایسے نفس کو جو ایمان نہ لایا ہو ایمان لانا نفع نہ دے گا سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دجال اور چوپائے کا نکل آنا۔

(٣٨٧٥٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا﴾ قَالَ : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا. (ترمذی ۳۰۷۱۔ احمد ۳۱)

(۳۸۷۵۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لاَ يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا﴾ (جس دن آپ کے رب کی بڑی نشانی آ پہنچے گی کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے ایمان نہیں رکھتا) ارشاد فرمایا اس سے مراد سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔

(٣٨٧٥٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

(۳۸۷۵۳) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (اس آیت کی مراد ہے)

(٣٨٧٥٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : إِذَا خَرَجَتْ أَوَّلُ الآيَاتِ حُبِسَتِ الْحَفَظَةُ وَطُرِحَتِ الأَقْلاَمُ وَشَهِدَتِ الأَجْسَادُ عَلَى الأَعْمَالِ. (نعیم بن حماد ۱۸۱۹)

(۳۸۷۵۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب (قیامت کی) نشانیوں میں سے پہلی نشانی ظاہر ہوگی تو کراماً کاتبین کو روک دیا جائے گا اور قلمیں پھینک دی جائیں گی اور جسم اعمال پر گواہی دیں گے۔

(٣٨٧٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : يَمْكُثُ النَّاسُ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا عِشْرِينَ وَمِئَةً. (نعیم بن حماد ۱۸۳۹)

(۳۸۷۵۵) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ لوگ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد ایک سوبیس سال زندہ رہیں گے (حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں یہ مدت والی روایت اولاً مرفوعاً ثابت نہیں اگر ثابت ہو تو مراد یہ ہے کہ ایک سوبیس سال مہینوں یا اس سے کم میں گزر جائیں گے)۔

(٣٨٧٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : كُلُّ مَا وَعَدَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَدْ رَأَيْنَا غَيْرَ أَرْبَعٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ.

(۳۸۷۵۶) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا ہر وہ چیز جس کا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا وہ ہم نے دیکھ لیں سوائے چار کے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دجال اور جانور اور یاجوج اور ماجوج (کا نکلنا)

(٣٨٧٥٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ الْجَمَلُ الضَّابِطُ أَحَبَّ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ. (عبد الرزاق ۱۸۲۵۰)

(۳۸۷۵۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ قوی اونٹ تم میں ہر کسی کو

اپنے اہل اور مال سے زیادہ محبوب ہوگا۔

(۳۸۷۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ أُبَيٍّ ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾ قَالَ : هِيَ أَرْبَعُ خِلاَلٍ ، وَكُلُّهُنَّ وَاقِعٌ لاَ مَحَالَةَ ، فَمَضَتِ اثْنَتَانِ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ عَامًا ، أُلْبِسُوا شِيَعًا ، وَذَاقَ بَعْضُهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ، وَاثْنَتَانِ وَاقِعَتَانِ لاَ مَحَالَةَ : الْخَسْفُ وَالرَّجْمُ.

(احمد ۱۳۴- ابن جریر ۲۲۲)

(۳۸۷۵۸) حضرت ابو العالیہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾ آپ کہہ دیں اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑا دے تمہیں ایک دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھا دے ارشاد فرمایا کہ وہ چار باتیں ہیں ان میں ہر ایک یقیناً واقع ہوگی دو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پچیس (۲۵) سال بعد گزر گئیں ان کو گروہ گروہ کر کے لڑایا گیا اور انہوں نے ایک دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھا اور دو لامحالہ طور پر وقوع پذیر ہوں گی زمین میں دھنسانا اور پتھروں کی بارش۔

(۳۸۷۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي ، يَعْنِي الْخَسْفَ.

(۳۸۷۵۹) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یوں کہتے تھے اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں مراد تھی دھنسانے کے ذریعے۔

(۳۸۷۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : تَخْرُجُ الدَّابَّةُ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَالنَّاسُ يَسِيرُونَ إِلَى مِنًى فَتَحْمِلُهُمْ بَيْنَ عَجُزِهَا وَذَنَبِهَا فَلاَ يَبْقَى مُنَافِقٌ إِلاَّ خَطَمَتْهُ ، قَالَ : وَتَمْسَحُ الْمُؤْمِنَ ، قَالَ : فَيُصْبِحُونَ وَهُمْ أَشَرُّ مِنَ الدَّجَّالِ. (نعیم بن حماد ۱۸۶۵)

(۳۸۷۶۰) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ جانور مزدلفہ کی رات نکلے گا اس حال میں کہ لوگ منیٰ کی طرف جا رہے ہوں گے وہ ان کو پچھلے حصہ اور دم کے درمیان سوار کرے گا کوئی منافق نہیں بچے گا مگر اسے نشانی لگائے گا مومن کو چھوئے گا لوگ اس وقت دجال سے بھی زیادہ شریر ہو جائیں گے۔

(۳۸۷۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : دَابَّةُ الأَرْضِ تَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ.

(۳۸۷۶۱) حضرت ابراہیم سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ دابۃ الارض (چوپایہ) مکہ مکرمہ سے نکلے گا۔

(۳۸۷۶۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :الدَّابَّةُ تَخْرُجُ مِنْ أَجْيَادَ.

(۳۸۷۶۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ جانور مقام اجیاد سے نکلے گا۔

(۳۸۷۶۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ جَبَلِ أَجْيَادَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ وَالنَّاسُ بِمِنًى ، قَالَ :فَلِذَلِكَ حُيِّيَ سَابِقُ الْحَاجِّ إِذَا جَاءَ بِسَلاَمَةِ النَّاسِ.

(۳۸۷۶۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ وہ جانور ایام تشریق میں مقام اجیاد سے نکلے گا اس حال میں کہ لوگ منی میں ہوں گے انہوں نے فرمایا یہی وجہ ہے حاجیوں میں سے پہلے آنے والے کو مبارک دی جاتی ہے جبکہ وہ لوگوں کو سلامتی کے ساتھ لے آئے۔

(۳۸۷۶٤) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :إِذَا ظَهَرَ أَوَّلُ الآيَاتِ رُفِعَتِ الأَقْلاَمُ وَشَهِدَتِ الأَجْسَادُ عَلَى الأَعْمَالِ وَحُبِسَتِ الْحَفَظَةُ.

(۳۸۷۶۴) عائشہ سے روایت ہے فرمایا کہ جب نشانیوں میں (قیامت کی بڑی) نشانیوں میں سے پہلی نشانی ظاہر ہوگی تو قلمیں اٹھالی جائیں گی اور جسم اعمال پر گواہی دیں گے اور کراماً کاتبین کو (لکھنے سے) روک دیا جائے گا۔

(۳۸۷٦٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ :مَا بَيْنَ أَوَّلِ الآيَاتِ وَآخِرِهَا سِتَّةُ أَشْهُرٍ تَتَابَعُ كَمَا تَتَابَعُ الْخَرَزُ فِي النِّظَامِ.

(۳۸۷۶۵) حضرت ابوالعالیہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا انہوں نے فرمایا کہ پہلی نشانی اور آخری نشانی کے درمیان چھ مہینے کا فاصلہ ہوگا اور اس میں نشانیاں پے در پے واقع ہوں گی جیسے (لڑی ٹوٹنے پر) موتی ایک دوسرے کے پیچھے گرتے ہیں۔

(۳۸۷٦٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :مَا بَيْنَ أَوَّلِ الآيَاتِ وَآخِرِهَا ثَمَانِيَةُ أَشْهُرٍ.

(۳۸۷۶۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ پہلی نشانی اور آخری نشانی کے درمیان آٹھ مہینے کا فاصلہ ہوگا۔

(۳۸۷٦٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ:أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ، عَنِ السُّمَيْطِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: كَأَنِّي بِمُقَدِّمَةِ الأَعْوَرِ الدَّجَّالِ سِتُّمِئَةِ أَلْفٍ مِنَ الْعَرَبِ يَلْبَسُونَ السِّيجَانَ ، وَيَزِيدنِي تَصْدِيقًا مَا أَرَى يَفْشُوا مِنْهَا.

(۳۸۷۶۷) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ گویا کہ میں کانے دجال کے لشکر کے اگلے حصے میں چھ لاکھ عربوں کو دیکھ رہا ہوں جو سبز چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے اور مجھے تصدیق میں بڑھا دیں گے وہ فتنے جو ان سے نکلتے ہوئے میں دیکھوں گا۔

(۳۸۷۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : قِيلَ لِحُذَيْفَةَ : أَلاَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ ، قَالَ : إِنَّهُ لَحَسَنٌ ، وَلَكِنْ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَرْفَعَ السِّلاَحَ عَلَى إِمَامِكَ.

(نعیم بن حماد ۳۸۸)

(۳۸۷۶۸) حضرت ابوالبختری ریلیٹیلیہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کیا ہم بھلائی کا حکم نہ دیں اور برائی سے نہ روکیں انہوں نے فرمایا یہ اچھا ہے لیکن یہ سنت میں سے نہیں ہے کہ تم اپنے امام کے خلاف اسلحہ اٹھاؤ۔

(۳۸۷۶۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : كُنْتُ رَجُلاً عَزِيزَ النَّفْسِ حَمِيَّ الأَنْفِ لاَ يَسْتَقِلُّ أَحَدٌ مِنِّي شَيْئًا ، سُلْطَانٌ وَلاَ غَيْرُهُ ، قَالَ : فَأَصْبَحَتْ أُمَرَائِي يُخَيِّرُونَنِي بَيْنَ أَنْ أَصْبِرَ لَهُمْ عَلَى قُبْحِ وَجْهِي وَرَغْمِ أَنْفِي وَبَيْنَ أَنْ آخُذَ سَيْفِي فَأَضْرِبَ بِهِ فَأَدْخُلَ النَّارَ ، فَاخْتَرْتُ أَنْ أَصْبِرَ عَلَى قُبْحِ وَجْهِي وَرَغْمِ أَنْفِي ، وَلاَ آخُذُ سَيْفِي فَأَضْرِبَ فَأَدْخُلَ النَّارَ.

(۳۸۷۶۹) حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں خوددار غیرت والا آدمی تھا کوئی میرے سامنے ٹھہرتا نہ تھا نہ بادشاہ اور نہ کوئی اور ارشاد فرمایا کہ میرے امیروں نے مجھے اختیار دیا تھا اس بات میں کہ میں ان پر صبر کروں اپنی ناپسندیدگی اور ذلت کے باوجود اور اس بات میں کہ میں اپنی تلوار لوں اور اس سے ناحق مار کر جہنم میں داخل ہو جاؤں میں نے اس بات کو لیا کہ اپنی ناپسندیدگی اور ذلت پر صبر کروں اور تلوار نہ لوں کہ اس سے (ناحق کسی کو مار کر) جہنم میں داخل ہو جاؤں۔

(۳۸۷۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، أَنَّ أَبَا مَسْعُودٍ خَرَجَ مِنَ الْكُوفَةِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُحْرِمَ ، فَقَالُوا لَهُ : أَوْصِنَا ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، اتَّهِمُوا الرَّأْيَ فَقَدْ رَأَيْتُنِي أَهُمُّ أَنْ أَضْرِبَ بِسَيْفِي فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَمَعْصِيَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالُوا : أَوْصِنَا ، قَالَ : عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِيَجْمَعَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلاَلَةٍ ، قَالَ : قَالُوا : أَوْصِنَا ، فَقَالَ : بِتَقْوَى اللهِ وَالصَّبْرِ حَتَّى يَسْتَرِيحَ بَرٌّ ، أَوْ يُسْتَرَاحُ مِنْ فَاجِرٍ.

(۳۸۷۷۰) حضرت نعیم بن ابی ہند سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کوفہ سے نکلے کہ (غسل کی وجہ سے) ان کے سر سے پانی کے قطرے بہہ رہے تھے اور وہ احرام باندھنے کا ارادہ رکھتے تھے لوگوں نے ان سے عرض کیا ہمیں وصیت کریں انہوں نے ارشاد فرمایا اے لوگو! اپنی رائے کو متہم سمجھو میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں نے اپنی تلوار سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی میں مارنے کا عزم کیا تھا لوگوں نے عرض کیا ہمیں (اور) وصیت کریں انہوں نے فرمایا تم پر لازم ہے اللہ سے ڈرنا اور صبر یہاں تک کہ نیک آدمی راحت پالے یا فاجر سے راحت پالی جائے۔

(۳۸۷۷۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَلاَمَةَ أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الرباب وَصَاحِبٍ لَهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا ذَرٍّ يَدْعُو ، قَالَ : فَقُلْنَا لَهُ : رَأَيْنَاكَ صَلَّيْتَ فِي

هَذَا الْبَلَدِ صَلاَةً لَمْ نَرَ أَطْوَلَ مَقَامًا وَرُكُوعًا وَسُجُودًا ، فَلَمَّا أَنْ فَرَغْت رَفَعْت يَدَيْك فَدَعَوْت فَتَعَوَّذْت مِنْ يَوْمِ الْبَلاَءِ وَيَوْمِ الْعَوْرَةِ ، قَالَ : فَمَا أَنْكَرْتُمْ فَأَخْبَرْنَاهُ ، قَالَ : أَمَّا يَوْمُ الْبَلاَءِ فَتَلْتَقِي فِتْيَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَيَوْمُ الْعَوْرَةِ إِنَّ النِّسَاءَ مِنَ الْمُسْلِمَاتِ يُسْبَيْنَ فَيُكْشَفُ عَنْ سُوقِهِنَّ ، فَأَيَّتُهُنَّ أَعْظَمُ سَاقًا اشْتُرِيَتْ عَلَى عِظَمِ سَاقِهَا ، فَدَعَوْت أَنْ لاَ يُدْرِكَنِي هَذَا الزَّمَانُ ، وَلَعَلَّكُمَا تُدْرِكَانِهِ ، قَالَ : فَقُتِلَ عُثْمَان وَأَرْسَلَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي أَرْطَاةَ إِلَى الْيَمَنِ فَسَبَى نِسَاءً مِنَ الْمُسْلِمَاتِ فَأُقِمْنَ فِي السُّوقِ.

(۳۸۷۷۱) حضرت ابوالرباب اوران کے ایک ساتھی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دعا مانگتے ہوئے سنا فرمایا کہ ہم نے عرض کیا ہم نے آپ کو دیکھا آپ نے اس شہر میں نماز پڑھی ہم نے اس سے زیادہ قیام رکوع اور سجدے کے اعتبار سے لمبی نماز نہیں دیکھی جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگی اور یوم البلاء اور یوم العورۃ کے دن سے پناہ مانگی اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں جو چیز تمہارے لیے اجنبی ہے ہم تمھیں اس کی خبر دیتے ہیں۔ یوم البلاء (مصیبت کا دن) تو اس میں مسلمانوں کے دوگروہ آپس میں لڑیں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور یوم العورۃ (ستر کھولنے کا دن) سے مراد یہ ہے کہ بلاشبہ مسلمان عورتیں قید کی جائیں گی اور ان کی پنڈلیوں کو کھولا جائے گا ان میں سے جو کوئی موٹی پنڈلی والی ہوگی اسے موٹی پنڈلی کی وجہ سے خرید لیا جائے گا میں نے اللہ سے دعا کی کہ مجھے یہ زمانہ نہ پائے اور تم دونوں اس زمانے کو پاؤ گے راوی فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیر بن ابی ارطاۃ کو یمن بھیجا انہوں نے مسلمان عورتوں کو قید کیا پس ان عورتوں کو بازار میں (بیچنے کے لیے) کھڑا کیا گیا۔

(۳۸۷۷۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : إِذَا ظَهَرَ أَهْلُ الْحَقِّ عَلَى أَهْلِ الْبَاطِلِ فَلَيْسَ هِيَ بِفِتْنَةٍ.

(۳۸۷۷۲) حضرت علقمہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا جب اہل حق باطل پر غالب آجائیں گے پس وہ فتنہ نہیں ہوگا۔

(۳۸۷۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : قِيلَ لِحُذَيْفَةَ : مَا وَقَفَاتُ الْفِتْنَةِ ، وَمَا بَعَثَاتُهَا ، قَالَ : بَعَثَاتُهَا سَلُّ السَّيْفِ وَوَقَفَاتُهَا غَمْدُهُ.

(۳۸۷۷۳) حضرت زید بن وہبؒ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا فتنے کا رکنا اور اٹھنا کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ فتنے کے اٹھنے سے مراد تلوار کا نیام سے باہر نکل آنا ہے اور اس کے رکنے سے مراد تلوار کا نیام میں داخل ہو جانا ہے۔

(۳۸۷۷۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُوس ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّهُ لَقِيَهُ فَذَكَرَ الْفِتْنَةَ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ الْفِتْنَةَ حَيْصَةٌ مِنْ حَيْصَاتِ الْفِتَنِ ، وَإِنَّهَا بَقِيَت الرَّدَاحُ الْمُطْبِقَةُ ، مَنْ أَشْرَفَ لَهَا أَشْرَفَتْ لَهُ ، وَمَنْ مَاجَ لَهَا مَاجَتْ بِهِ. (نعيم بن حماد ۱۰۶)

(۳۸۷۷۴) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ان سے ملے اور فتنے کا تذکرہ کیا پس انہوں نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ یہ

فتنہ فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے اور بلاشبہ ایک بڑا اور عام فتنہ باقی ہے جو اس کی طرف جھانکے گا وہ فتنہ بھی اس کی طرف جھانکے گا (مراد یہ ہے کہ فتنہ میں تھوڑی سے مشغولی آگے بڑھنے کا سبب ہوگی) اور جو اس میں کودے گا وہ فتنہ اسے لے کر (سمندر کی) موج کی طرح جوش مارے گا۔

(۳۸۷۷۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو :مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ :مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، قَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ ، لَتُسَاقُنَّ مِنْهَا إِلَى أَرْضِ الْعَرَبِ لاَ تَمْلِكُونَ قَفِيزًا وَلاَ دِرْهَمًا ، ثُمَّ لاَ يُنْجِيكُمْ.

(۳۸۷۷۵) حضرت سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا تم کن میں سے ہو میں نے عرض کیا کوفہ والوں میں سے انہوں نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یقیناً تم یہاں سے عرب کی زمین کی طرف لے جائے جاؤ گے تم کسی قفیز اور درہم کے مالک نہ ہو گے تمہیں نجات نہ دی جائے گی۔

(۳۸۷۷۶) حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَجْلَحُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ :لَوْ خَرَجَ الدَّجَّالُ لآمَنَ بِهِ قَوْمٌ فِي قُبُورِهِمْ.

(۳۸۷۷۶) حضرت ربعی بن حراش سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا ارشاد فرمایا کہ اگر دجال نکل آئے تو کچھ لوگ اس پر اپنی قبروں میں ایمان لے آئیں۔

(۳۸۷۷۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ جَرِيرٍ الْبَجَلِيِّ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :إِنَّ آخِرَ خَارِجَةٍ تَخْرُجُ فِي الإِسْلاَمِ بِالرُّمَيْلَةِ رُمَيْلَةُ الدَّسْكَرَةِ ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمَ النَّاسُ فَيَقْتُلُونَ مِنْهُمْ ثُلُثًا ، وَيَدْخُلُ ثُلُثٌ وَيَتَحَصَّنُ ثُلُثٌ فِي الدَّيْرِ دَيْرُ مِرْمَارَى ، فَمِنْهُم الأَشْمَطُ ، فَيَحْصُرُهُمُ النَّاسُ فَيُنْزِلُونَهُم فَيَقْتُلُونَهُمْ ، فَهِيَ آخِرُ خَارِجَةٍ تَخْرُجُ فِي الإِسْلاَمِ.

(۳۸۷۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ آخری باغی جو اسلام میں نکلے گا وہ کوفہ کے مسافر خانے دسکرہ (جو محل کی طرح بنا ہوا ہے) سے نکلے گا لوگ ان کے ساتھ مل جائیں گے ان میں سے ایک تہائی قتل کر دیے جائیں گے اور ایک تہائی داخل ہو جائیں گے (محفوظ مقام میں) اور ایک تہائی راہب خانے میں محصور ہو جائیں گے مرماری (جو سامراء کے نواح میں وصف پل کے پاس ہے) راہب خانے میں ان میں سے کچھ سفید سیاہ بالوں والے ہوں گے لوگ ان کا محاصرہ کر کے ان کو ماریں گے (راہب خانے وغیرہ سے) اور ان کو قتل کر دیں گے یہ آخری باغی لشکر ہوگا جو اسلام میں نکلے گا۔

(۳۸۷۷۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ رَاشِدٍ الأَزْرَقِ ، عَنْ عقْبَةَ بْنِ نَافِعٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ :مَعَ مَنْ أُقَاتِلُ ، فَقَالَ :مَعَ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ لِلَّهِ ، وَلاَ تُقَاتِلْ مَعَ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ لِهَذَا الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ.

(۳۸۷۷۸) حضرت عقبہ بن نافع سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں کس کے ساتھ مل کر قتال کروں انہوں نے فرمایا کہ ان لوگوں کے ساتھ مل کر جو اللہ کے لیے قتال کریں اور ان لوگوں کے ساتھ مل کر قتال نہ کریں جو اس دینار (اشرفی) اور درہم کے لیے لڑائی کرتے ہیں۔

(۳۸۷۷۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلاَمِ الملائی ، قَالَ :حَدَّثَنِي وَبَرَةُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : لاَ تَرَوْنَ الْفَرَجَ حَتَّى يَمْلِكَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنْ صُلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَعَسَى.

(۳۸۷۷۹) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تم کشادگی کو نہ دیکھو گے یہاں تک کہ چار آدمی بادشاہت نہ پائیں گے جو ایک آدمی کی پشت سے ہوں گے (یعنی ایک کی اولاد ہوں گے) جب ایسا ہو گیا تو قریب ہے (تم کشادگی دیکھو)

(۳۸۷۸۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :أَوَّلُ الأَرْضِ خَرَابًا الشَّامُ.

(۳۸۷۸۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلی زمین جو برباد ہو گی وہ شام کی زمین ہے۔

(۳۸۷۸۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا صَادِقٍ يُحَدِّثُ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ نَاجِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :يَأْتِيكُمْ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ عِرَاضُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْعُيُونِ كَأَنَّمَا ثُقِبَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي الصَّخْرِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ ، حَتَّى يُوثِقُوا خُيُولَهُمْ بِشَطِّ الْفُرَاتِ.

(۳۸۷۸۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ایک قوم تمہارے پاس مشرق کی جانب سے آئیں گے جو چوڑے چہرے والے ہوں گے اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں گے گویا ان کی آنکھیں ایسی ہوں گی جیسا کہ پتھر میں سوراخ کر کے بنائی گئی ہیں ان کے چہرے گویا پھولی ہوئی ڈھالوں کی طرح ہوں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑے فرات کے کنارے باندھیں گے۔

(۳۸۷۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، أَظَلَّتْ وَاللهِ ، لَهِيَ أَسْرَعُ إِلَيْهِمْ مِنَ الْفَرَسِ الْمُضْمَرِ السَّرِيعِ الْفِتْنَةُ الصَّمَّاءُ الْمُشْبِهَةُ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا عَلَى أَمْرٍ وَيُمْسِي عَلَى أَمْرٍ ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَلَوْ أُحَدِّثُكُمْ بِكُلِّ الَّذِي أَعْلَمُ لَقَطَعْتُمْ عُنُقِي مِنْ هَاهُنَا وَحَزَّ قَفَاهُ بِحَرْفِ كَفِّهِ اللَّهُمَّ لاَ تُدْرِكَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ إِمْرَةُ الصِّبْيَانِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى جَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ.

(۳۸۷۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ ہلاکت ہے اہل عرب کے لیے ایسی برائی سے جو قریب آ گئی وہ قریب ہو گی بخدا وہ برائی ان کی طرف چھریرے بدن والے تیز رفتار گھوڑے سے زیادہ تیز پہنچے گی اندھا نامعلوم فتنہ ہو گا آدمی

اس میں صبح کسی امر پر کرے گا اور شام دوسرے امر پر کرے گا اس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اس میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور اگر میں تمام وہ باتیں جو میں جانتا ہوں تم سے بیان کروں تو تم میری گردن یہاں سے کاٹ دو اور اپنی گردن کو اپنی ہتھیلی کے کنارے سے حرکت دی (پھر فرمایا) اے اللہ ابو ہریرہ بچوں کی امارت کا زمانہ نہ پائے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ان کی پشت کو اپنی ہتھیلی کے اندرونی حصے کی طرف کر لیا۔

(٣٨٧٨٣) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَجِدُ النِّسْوَةُ النَّعْلَ مُلْقًى عَلَى الطَّرِيقِ ، فَيَقُولُ بَعْضُهُنَّ لِبَعْضٍ: قَدْ كَانَتْ هَذَا النَّعْلُ مَرَّةً لِرَجُلٍ.

(٣٨٧٨٣) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ عورتیں جوتا راستے پر پھینکا ہوا پائیں گی تو وہ ایک دوسری سے کہیں گی کہ یہ جوتا ایک مرتبہ کسی کے پاؤں میں تھا۔

(٣٨٧٨٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى يَحْضُضُ النَّاسَ أَيَّامَ الْجَمَاجِمِ.

(٣٨٧٨٤) حضرت حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمان بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ لوگوں کو جماجم (حجاج کے زمانے کی لڑائی) کے زمانے میں خاموش کرواتے تھے۔

(٣٨٧٨٥) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عِيسَى السَّعْدِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ كَتَبَ إِلَى أَبِي الْبُخْتَرِيِّ يَسْأَلُهُ عَنْ مَكَانِهِ الَّذِي هُوَ فِيهِ أَيَّامَ الْجَمَاجِمِ ، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْبُخْتَرِيِّ: مَنْ شَاءَ قَالَ فِينَا ، وَلَوْ عَلِمْت شَيْئًا أَفْضَلَ مِنَ الَّذِي أَنَا فِيهِ لأَتَيْته.

(٣٨٧٨٥) حضرت عیسیٰ سعدی سے روایت ہے اس آدمی سے نقل کرتے ہیں جنہوں نے ابو البختری سے ان کے مکان کے بارے میں پوچھا جہاں وہ جماجم کے زمانے میں تھے ابو البختری نے ان کو جواب میں لکھا جس نے جو چاہا ہمارے بارے میں کہا اگر میں اس سے افضل حالت پاتا جس میں تھا تو میں اس کو اختیار کر لیتا۔

(٣٨٧٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، قَالَ سَمِعَنِي طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَنَا أَضْحَكُ، فَقَالَ: إِنَّك تَضْحَكُ ضِحْكَ رَجُلٍ لَمْ يَشْهَدِ الْجَمَاجِمَ.

(٣٨٧٨٦) حضرت علاء بن عبدالکریم سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک دن ہنستے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا تم تو ایسے آدمی کی طرح ہنستے ہو جو جماجم کی لڑائی میں حاضر نہیں ہوا۔

(٣٨٧٨٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَبِيبٍ التَّمَّارِ ، قَالَ: سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُولُ: وَدِدْت أَنَّ دِمَاءَ أَهْلِ الشَّامِ فِي ثَوْبٍ ، وَأَشَارَ إِلَى ثَوْبِهِ ، يَعْنِي فِي ثَوْبِهِ ، أَوْ قَالَ: فِي حِجْرِي.

(٣٨٧٨٧) حضرت زاذان سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ شامیوں کا خون میرے کپڑے میں ہو اور

کپڑے کی طرف اشارہ کیا یا ارشاد فرمایا کہ میری گود میں ہو۔

(۳۸۷۸۸) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ وَخَيْثَمَةَ أَنَّهُمَا كَرِهَا الْجَمَاجِمَ.

(۳۸۷۸۸) حضرت ابراہیم اور حضرت خیثمہ کے بارے میں منصور سے منقول ہے کہ وہ دونوں حضرات جماجم (کی لڑائی) کو ناپسند کرتے تھے۔

(۳۸۷۸۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً مُنْهَزِمًا أَيَّامَ الْجَمَاجِمِ ، فَقَالَ:حرُّ النَّارِ أَشَدُّ مِنْ حَرِّ السَّيْفِ.

(۳۸۷۸۹) حضرت ابوالبختری سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو جماجم (کی لڑائی) کے ایام میں شکست خوردہ دیکھا تو ارشاد فرمایا جہنم کی آگ کی گرمی تلوار کی گرمی سے سخت ہے۔

(۳۸۷۹۰) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّهُ كَرِهَ الْجَمَاجِمَ.

(۳۸۷۹۰) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جماجم کو ناپسند کیا۔

(۳۸۷۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُجَالِدٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَامِرٌ ، قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ ابْنَةُ قَيْسٍ ، قَالَتْ : خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بِالْهَاجِرَةِ يُصَلِّي ، قَالَتْ :ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ النَّاسُ ، فَقَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، اجْلِسُوا فَإِنِّي لَمْ أَقُمْ مَقَامِي هَذَا لِرَغْبَةٍ وَلاَ لِرَهْبَةٍ ، وَذَلِكَ ، أَنَّهُ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فِي السَّاعَةِ لَمْ يَكُنْ يَصْعَدُهُ فِيهَا ، وَلَكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي خَبَرًا مَنَعَنِي الْقَيْلُولَةَ مِنَ الْفَرَحِ وَقُرَّةِ الْعَيْنِ ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَنْشُرَ عَلَيْكُمْ خَبَرَ تَمِيمٍ .

۲- أَخْبَرَنِي أَنَّ رَهْطًا مِنْ بَنِي عَمِّهِ رَكِبُوا الْبَحْرَ فَأَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ مِنْ رِيحٍ ، فَأَلْجَأَتْهُمْ إِلَى جَزِيرَةٍ لاَ يَعْرِفُونَهَا فَقَعَدُوا فِي قَوَارِبِ السَّفِينَةِ حَتَّى خَرَجُوا إِلَى الْجَزِيرَةِ فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَسْوَدَ أَهْدَبَ كَثِيرِ الشَّعْرِ ، لاَ يَدْرُونَ هُوَ رَجُلٌ ، أَوِ امْرَأَةٌ ، قَالُوا :أَلاَ تُخْبِرُنَا ؟ قَالَ :مَا أَنَا بِمُخْبِرِكُمْ وَلاَ مُسْتَخْبِرِكُمْ شَيْئًا ، وَلَكِنَّ هَذَا الدَّيْرَ قَدْ رَهَقْتُمُوهُ فَفِيهِ مَنْ هُوَ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالأَشْوَاقِ ، وَإِلَى أَنْ يُخْبِرَكُمْ وَيَسْتَخْبِرَكُمْ ، قَالُوا :فَمَا أَنْتَ ؟ قَالَتْ :أَنَا الْجَسَّاسَةُ ،

۳- فَانْطَلَقُوا حَتَّى أَتَوُا الدَّيْرَ فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ فَإِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوثَقٍ شَدِيدِ الْوَثَاقِ مُظْهِرِ الْحُزْنِ كَثِيرِ التَّشَكِّي ، فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلاَمَ ، وَقَالَ :مِنْ أَيْنَ نَبَأْتُمْ ؟ قَالُوا :مِنَ الشَّامِ ، قَالَ :مِمَّنْ أَنْتُمْ ؟ قَالُوا :مِنَ الْعَرَبِ ؟ قَالَ :مَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ ، خَرَجَ نَبِيُّهُمْ بَعْدُ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :فَمَا فَعَلُوا ؟ قَالُوا :نَاوَأَهُ قَوْمٌ فَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَهُمُ الْيَوْمَ جَمِيعٌ ، قَالَ :ذَاكَ خَيْرٌ وَذَكَرَ فِيهِ :آمَنُوا بِهِ وَاتَّبَعُوهُ وَصَدَّقُوهُ ، قَالَ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ ، قَالَ :فَالْعَرَبُ الْيَوْمَ إِلَهُهُمْ وَاحِدٌ وَكَلِمَتُهُمْ وَاحِدَةٌ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ :ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ .

٤- قَالَ :فَمَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ ؟ قَالُوا :صَالِحَةٌ يَشْرَبُ أَهْلُهَا بِشَفَتِهِمْ وَيَسْقُونَ مِنْهَا زُرُوعَهُمْ ، قَالَ :فَمَا فَعَلَ نَخْلٌ بَيْنَ عَمَّانَ وَبَيْسَانَ ؟ قَالُوا :يُطْعِمُ جَنَاهُ كُلَّ عَامٍ ، قَالَ :فَمَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ الطَّبَرِيَّةِ ؟ قَالُوا :مَلأَى تَدَفَّقُ جَنَبَاتُهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ ، قَالَ :فَزَفَرَ ، ثُمَّ زَفَرَ ، ثُمَّ زَفَرَ ، ثُمَّ حَلَفَ ، فَقَالَ :لَوْ قَدَ انْفَلَتُّ ، أَوْ خَرَجْت مِنْ وَثَاقِي هَذَا ، أَوْ مَكَانِي هَذَا مَا تَرَكْت أَرْضًا إِلاَّ وَطِئْتُهَا بِرِجْلِي هَاتَيْنِ غَيْرَ طِيبَةَ ، لَيْسَ لِي عَلَيْهَا سَبِيلٌ وَلاَ سُلْطَانٌ.

٥- فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِلَى هَذَا انْتَهَى فَرَحِي ، هَذِهِ طِيبَةُ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، إِنَّ هَذِهِ طِيبَةُ ، وَلَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ حَرَمِي عَلَى الدَّجَّالِ أَنْ يَدْخُلَهُ ، ثُمَّ حَلَفَ :مَا لَهَا طَرِيقٌ ضَيِّقٌ وَلاَ وَاسِعٌ فِي سَهْلٍ ، أَوْ جَبَلٍ إِلاَّ عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ بِالسَّيْفِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، مَا يَسْتَطِيعُ الدَّجَّالُ أَنْ يَدْخُلَهَا عَلَى أَهْلِهَا ،

٦- قَالَ مُجَالِدٌ :فَأَخْبَرَنِي عَامِرٌ ، قَالَ :ذَكَرْت هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، فَقَالَ الْقَاسِمُ :أَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ لَحَدَّثَتْنِي هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرَ ، أَنَّهَا ، قَالَتْ :الْحَرَمَانِ عَلَيْهِ حَرَامٌ :مَكَّةُ وَالْمَدِينَةُ .

٧- قَالَ عَامِرٌ :فَلَقِيت الْمُحَرَّرَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْته حَدِيثَ عَائِشَةَ ، فَقَالَ :أَشْهَدُ عَلَى أَبِي ، أَنَّهُ حَدَّثَنِي كَمَا حَدَّثَتْك عَائِشَةُ مَا نَقَصَ حَرْفًا وَاحِدًا غَيْرَ أَنَّ أَبِي قَدْ زَادَ فِيهِ بَابًا وَاحِدًا ، قَالَ :فَخَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَأَهْوَى قَرِيبًا مِنْ عِشْرِينَ مَرَّةً.

(۳۸۷۹۱) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن دوپہر کے وقت تشریف لائے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے پس لوگ کھڑے ہوگئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! بیٹھ جاؤ بلا شبہ میں اس جگہ رغبت اور خوف کی وجہ سے کھڑا نہیں ہوا اور یہ اس وجہ سے فرمایا کہ اس گھڑی میں آپ منبر پر پہلے نہیں بیٹھے تھے لیکن تمیم داری میرے پاس آئے اور مجھے ایسی خبر دی کہ جس کی خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک نے مجھے قیلولے سے روک دیا میں نے چاہا کہ تمہارے سامنے تمیم کی خبر بتلاؤں اس نے مجھے بتلایا کہ ان کے چچیرے بھائیوں کی جماعت نے سمندر میں سفر کیا انہیں تیز آندھی پہنچی اس آندھی نے ان کو ایسے جزیرے میں ڈال دیا جسے وہ پہچانتے نہ تھے پس وہ قریبی کشتیوں پر سوار ہوگئے اور جزیرے کی طرف نکلے پس وہ ایسی کالی چیز کے پاس پہنچے جو بہت زیادہ بالوں والی تھی انہیں پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ مرد ہے یا عورت وہ اس سے کہنے لگے تم ہمیں بتلاؤ گی نہیں وہ کہنے لگی میں نہ تمہیں بتلاتی ہوں اور نہ تم سے کسی چیز کے بارے میں پوچھتی ہوں لیکن یہ راہب خانہ جس کے تم قریب ہو اس میں آدمی ہے جو تمہارے بارے میں اور تمہیں بتلانے اور تم سے پوچھنے کا شوق رکھتا ہے انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا چیز ہے اس نے کہا میں جاسوس ہوں وہ نکلے اور راہب خانے میں پہنچ گئے انہوں نے داخل ہونے کی اجازت لی اس نے اجازت دے دی پس وہاں انہوں نے ایک بوڑھے کو پایا جسے سخت بیڑیوں میں جکڑا گیا تھا وہ غم کا اظہار کرنے والا تھا اور بہت زیادہ شکایت کرنے والا تھا انہوں نے اس کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا تم کہاں سے آئے ہو انہوں نے کہا شام سے اس نے پوچھا تم کن میں سے ہو وہ کہنے لگے عرب والوں سے اس نے پوچھا عرب کی کیا حالت ہے ان کے نبی نمودار ہوگئے ہیں وہ کہنے لگے

ہاں اس نے پوچھا ان عرب والوں نے کیا کیا انہوں نے بتلایا کہ ایک قوم نے ان سے مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان پر غلبہ دے دیا اب وہ سب مجتمع ہیں اس نے کہا یہ اچھا ہے اور اس میں یہ بات بھی ذکر کی گئی کہ عرب ان پر ایمان لے آئے ہیں اور ان کی پیروی کی ہے اور ان کی تصدیق کی ہے اس نے کہا یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ پھر اس نے پوچھا مقام زغر کے چشمے کی کیا حالت ہے تو وہ بولے اچھا ہے وہاں کے لوگ پیاس میں (اس سے) پیتے ہیں اور اس سے اپنی کھیتیوں کو سیراب کرتے ہیں اس نے پوچھا عمان اور بیسان مقام کی کھجوروں کی کیا حالت ہے انہوں نے بتلایا ان سے سال بھر پھل حاصل ہوتا ہے اس نے پوچھا بحیرہ طبریہ کی کیا حالت ہے انہوں نے کہا کہ بھرا ہوا ہے پانی کی کثرت کی وجہ سے اس کے دونوں کنارے کودتے ہیں راوی نے بتلایا کہ اس نے لمبا سانس لیا پھر لمبا سانس لیا پھر لمبا سانس لیا پھر اس نے قسم کھائی اور کہا اگر میں چھوٹ گیا یا کہا میں نکل گیا ان بیڑیوں سے یا کہا اس جگہ سے تو میں کسی زمین کو نہیں چھوڑوں گا مگر اسے اپنے ان دونوں پاؤں سے روندوں گا سوائے طیبہ (مدینہ منورہ) کے اس پر مجھے کوئی راستہ اور تسلط حاصل نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ میری خوشی کی انتہا ہے یہ طیبہ ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے یہ طیبہ ہے اللہ تعالیٰ نے میرے حرم کو دجال کے داخلے کے لیے حرام کر دیا ہے پھر حضور ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا اس (طیبہ) کا کوئی تنگ اور کوئی کشادہ راستہ نرم زمین یا پہاڑ میں نہیں مگر اس پر تلوار سونتے ایک فرشتہ قیامت تک مامور ہے دجال مدینہ والوں پر داخل ہونے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عامر نے خبر دی کہا کہ یہ حدیث میں نے قاسم بن محمد کے سامنے بیان کی قاسم نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں عائشہ رضی اللہ عنہا پر کہ انہوں نے یہ حدیث مجھ سے بیان کی سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا دونوں حرم اس پر حرام ہیں مکہ اور مدینہ عامر نے فرمایا کہ میں محرر بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے ان سے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا والی روایت بیان کی انہوں نے کہا کہ میں اپنے والد (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے مجھ سے ایسے ہی بیان کیا جیسے تم سے فاطمہ نے بیان کیا ہے ایک حرف بھی انہوں نے کم نہیں کیا سوائے اس کے کہ میرے والد نے اس میں ایک بات کا اضافہ کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ کو مشرق کی طرف گرایا تقریباً بیس مرتبہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ نیچے گرایا۔

(۳۸۷۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ الدَّجَّالُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ :تَفْتَرِقُونَ أَيُّهَا النَّاسُ لِخُرُوجِهِ ثَلاَثَ فِرَقٍ :فِرْقَةٌ تَتْبَعُهُ ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِأَرْضِ آبَائِهَا بِمَنَابِتِ الشِّيحِ ، وَفِرْقَةٌ تَأْخُذُ شَطَّ هَذَا الْفُرَاتِ فَيُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ حَتَّى يَجْتَمِعَ الْمُؤْمِنُونَ بِغَرْبِيِّ الشَّامِ فَيَبْعَثُونَ إِلَيْهِ طَلِيعَةً فِيهِمْ فَارِسٌ عَلَى فَرَسٍ أَشْقَرَ ، أَوْ فَرَسٍ أَبْلَقَ ، فَيَقْتَتِلُونَ لاَ يَرْجِعُ مِنْهُمْ بَشَرٌ .

۲- قَالَ سَلَمَةُ :فَحَدَّثَنِي أَبُو صَادِقٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ ، قَالَ :فَرَسٌ أَشْقَرُ.

۳- ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ :وَيَزْعُمُ أَهْلُ الْكِتَابِ ، أَنَّ الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ يَنْزِلُ فَيَقْتُلُهُ ، قَالَ أَبُو الزَّعْرَاءِ :مَا

سَمِعْتَ عَبْدَ اللهِ يَذْكُرُ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ حَدِيثًا غَيْرَ هَذَا .

٤- قَالَ :ثُمَّ يَخْرُجُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ فَيَمْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ فَيُفْسِدُونَ فِيهَا ، ثُمَّ قَرَأَ عبد الله :﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ قَالَ :ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ دَابَّةً مِثْلَ هَذَا النَّغَفِ فَتَلِجُ فِي أَسْمَاعِهِمْ وَمَنَاخِرِهِمْ فَيَمُوتُونَ مِنْهَا ، قَالَ :فَتَنْتُنُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ فَيُجْأَرُ إِلَى اللهِ ، فَيُرْسِلُ عَلَيْهِمْ مَاءً فَيُطَهِّرُ الله الْأَرْضَ مِنْهُمْ ، ثُمَّ قَالَ : يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا زَمْهَرِيرًا بَارِدَةً ، فَلَا تَذَرُ عَلَى الْأَرْضِ مُؤْمِنًا إِلَّا كَفَتَتْهُ تِلْكَ الرِّيحُ ، قَالَ :ثُمَّ تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى شِرَارِ النَّاسِ .

٥- قَالَ:ثُمَّ يَقُومُ مَلَكٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ بِالصُّورِ فَيَنْفُخُ فِيهِ، قَالَ:وَالصُّورُ قَرْنٌ، قَالَ:فَلَا يَبْقَى خَلْقٌ للهِ فِي السَّمَاءِ وَلَا فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَاتَ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ، قَالَ:ثُمَّ يَكُونُ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ، قَالَ: فَيَرُشُّ اللَّهُ مَاءً مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ كَمَنِيِّ الرِّجَالِ، قَالَ:فَلَيْسَ مِنْ ابن آدَمَ خَلْقٌ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مِنْهُ شَيْءٌ، قَالَ :فَتَنْبُتُ أَجْسَادُهُمْ وَلُحْمَانُهُمْ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ كَمَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنَ الثَّرَى ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ :﴿وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَى بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذَلِكَ النُّشُورُ﴾

٦- قَالَ :ثُمَّ يَقُومُ مَلَكٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ بِالصُّورِ فَيَنْفُخُ فِيهِ ، قَالَ :فَتَنْطَلِقُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَى جَسَدِهَا فَتَدْخُلُ فِيهِ ، قَالَ :ثُمَّ يَقُومُونَ فَيُحَيُّونَ تَحِيَّةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ قِيَامًا لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

٧- ثُمَّ يَتَمَثَّلُ اللَّهُ لِلْخَلْقِ فَيَلْقَاهُمْ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ مِمَّنْ يَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللهِ شَيْئًا إِلَّا وَهُوَ مَرْفُوعٌ لَهُ يَتْبَعُهُ فَيَلْقَى الْيَهُودَ فَيَقُولُ :مَنْ تَعْبُدُونَ ؟ فَيَقُولُونَ :نَعْبُدُ عُزَيْرًا ، فَيَقُولُ :هَلْ يَسُرُّكُمُ الْمَاءُ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ : فَيُرِيهِمْ جَهَنَّمَ وَهِيَ كَهَيْئَةِ السَّرَابِ ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ :(وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا)

٨- ثُمَّ يَلْقَى النَّصَارَى فَيَقُولُ:مَنْ تَعْبُدُونَ ؟ قَالُوا :نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ، قَالَ :يَقُولُ :هَلْ يَسُرُّكُمُ الْمَاءُ ، قَالُوا :نَعَمْ، فَيُرِيهِمْ جَهَنَّمَ وَهِيَ كَهَيْئَةِ السَّرَابِ ، قَالَ :ثُمَّ كَذَلِكَ لِمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللهِ شَيْئًا ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ : ﴿وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ﴾

٩- حَتَّى يَمُرَّ الْمُسْلِمُونَ فَيَقُولُ :مَنْ تَعْبُدُونَ فَيَقُولُونَ :نَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا ، قَالَ :فَيَقُولُ :هَلْ تَعْرِفُونَ رَبَّكُمْ ؟ فَيَقُولُونَ :سُبْحَانَهُ ، إِذَا إِعْتَرَفَ لَنَا عَرَفْنَاهُ ، قَالَ :فَعِنْدَ ذَلِكَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا خَرَّ لِلَّهِ سَاجِدًا ، وَيَبْقَى الْمُنَافِقُونَ ظُهُورُهُمْ طَبَقٌ وَاحِدٌ كَأَنَّمَا فِيهَا السَّفَافِيدُ ، قَالَ :فَيَقُولُونَ :قَدْ كُنْتُمْ تُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَأَنْتُمْ سَالِمُونَ .

١٠- وَيَأْمُرُ اللَّهُ بِالصِّرَاطِ فَيُضْرَبُ عَلَى جَهَنَّمَ ، قَالَ :فَيَمُرُّ النَّاسُ زُمَرًا عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ ، أَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ ، ثُمَّ كَأَسْرَعِ الْبَهَائِمِ ، ثُمَّ كَذَلِكَ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ سَعْيًا ، وَحَتَّى يَمُرَّ

الرَّجُلُ مَاشِيًا ، وَحَتَّى يَكُونَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يَتَلَبَّطُ عَلَى بَطْنِهِ ، فَيَقُولُ :أَبْطَأْتَ بِی ، فَيَقُولُ :لَمْ أُبْطِءْ ، إِنَّمَا أَبْطَأَ بِكَ عَمَلُكَ .

۱۱- قَالَ : ثُمَّ يَأْذَنُ اللَّهُ بِالشَّفَاعَةِ فَيَكُونُ أَوَّلَ شَافِعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رُوحُ الْقُدُسِ جِبْرِيلُ ، ثُمَّ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ ، ثُمَّ مُوسَى ، أَوْ عِيسَى لاَ أَدْرِی مُوسَى ، أَوْ عِيسَى ، ثُمَّ يَقُومُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَابِعًا لاَ يَشْفَعُ أَحَدٌ بَعْدَهُ فِيمَا شَفَعَ فِيهِ ، وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِی ذَكَرَ اللَّهُ :﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ فَلَيْسَ مِنْ نَفْسٍ إِلاَّ تَنْظُرُ إِلَى بَيْتٍ مِنَ النَّارِ ، أَوْ بَيْتٍ فِی الْجَنَّةِ وَهُوَ يَوْمُ الْحَسْرَةِ ، فَيَرَى أَهْلُ النَّارِ الْبَيْتَ الَّذِی فِی الْجَنَّةِ فَيُقَالُ :لَوْ عَمِلْتُمْ فَتَأْخُذُهُمُ الْحَسْرَةُ وَيَرَى أَهْلُ الْجَنَّةِ الْبَيْتَ الَّذِی فِی الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ :﴿لَوْلاَ أَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لخسف بنا﴾.

۱۲- قَالَ :ثُمَّ يَشْفَعُ الْمَلاَئِكَةُ وَالنَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُونَ وَالْمُؤْمِنُونَ ، فَيُشَفِّعُهُمُ اللَّهُ ، قَالَ :ثُمَّ يَقُولُ :أَنَا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ، قَالَ : فَيُخْرِجُ مِنَ النَّارِ أَكْثَرَ مِمَّا أُخْرِجَ مِنْ جَمِيعِ الْخَلْقِ بِرَحْمَتِهِ حَتَّى مَا يَتْرُكُ فِيهَا أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللهِ :﴿مَا سَلَكَكُمْ فِی سَقَرَ﴾ قَالَ :وَجَعَلَ يَعْقِدُ حَتَّى عَدَّ أَرْبَعًا ﴿قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ﴾

۱۳- ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ :أَتَرَوْنَ فِی هَؤُلاَءِ خَيْرًا ، مَا تُرِكَ فِيهَا أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ لاَ يُخْرِجَ مِنْهَا أَحَدًا غَيَّرَ وُجُوهَهُمْ وَأَلْوَانَهُمْ فَيَجِیءُ الرَّجُلُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَقُولُ :يَا رَبِّ ، فَيَقُولُ :مَنْ عَرَفَ أَحَدًا فَلْيُخْرِجْهُ ، قَالَ :فَيَجِیءُ فَيَنْظُرُ فَلاَ يَعْرِفُ أَحَدًا ، قَالَ :فَيُنَادِيهِ الرَّجُلُ :يَا فُلاَنُ ، أَنَا فُلاَنٌ ، فَيَقُولُ مَا أَعْرِفُكَ ، قَالَ : فَعِنْدَ ذَلِكَ يَقُولُونَ :﴿رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾ ، قَالَ :فَيَقُولُ عِنْدَ ذَلِكَ :﴿اخْسَئُوا فِيهَا وَلاَ تُكَلِّمُونِ﴾ قَالَ :فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ أُطْبِقَتْ عَلَيْهِمْ فَلاَ يَخْرُجُ مِنْهُمْ بَشَرٌ.

(۳۸۷۹۲) حضرت سلمہ بن کھیل رضی اللہ عنہ ابی الزعراء سے اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں ان کے پاس دجال کا ذکر کیا گیا حضرت عبداللہ نے فرمایا اے لوگو اس کے خروج کے وقت تم تین گروہوں میں بٹ جاؤ گے ایک گروہ اس کی پیروی کرے گا اور ایک گروہ اپنے آباؤ اجداد کی زمین میں گھاس اگنے کی جگہوں پر چلا جائے گا اور ایک گروہ اس فرات کا کنارہ پکڑے گا۔ وہ (دجال) ان سے لڑائی کرے گا اور وہ (لوگ) اس سے لڑائی کریں گے یہاں تک کہ مومنین شام کے مغربی جانب جمع ہو جائیں گے وہ اس کی طرف آگے جانے والے لشکر کو بھیجیں گے ان میں ایک سوار ہوگا سفید سرخی کے گھوڑے پر یا چتکبرے گھوڑے پر سوار ہوگا وہ سارے قتل کر دیے جائیں گے ان میں سے کوئی انسان نہیں لوٹے گا۔ سلمہ نے فرمایا مجھ سے ابو صادق نے بیان کیا ربیعہ بن ناجد سے کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا سفید سرخی مائل گھوڑا ہوگا پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ اہل کتاب کہتے ہیں مسیح عیسیٰ بن مریم اتریں گے

اور اسے قتل کریں گے ابوالزعراء نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ کو اہل کتاب سے اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نقل کرتے ہوئے نہیں سنا۔ پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ پھر یاجوج ماجوج نکلیں گے وہ زمین میں اتراتے پھریں گے اور زمین میں فساد پھیلائیں گے پھر حضرت عبداللہ نے پڑھا ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ اور وہ ہر اونچی جگہ سے بھاگتے ہوئے آئیں گے حضرت عبداللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر ایک کیڑا بھیجیں گے اونٹ کے ناک میں پیدا ہونے والے کیڑے کی طرح وہ ان کے کانوں اور ان کے نتھنوں میں داخل ہو جائے گا وہ اس سے مر جائیں گے ارشاد فرمایا کہ ان سے زمین متعفن ہو جائے گی اللہ تعالیٰ سے فریاد کی جائے گی پس اللہ تعالیٰ ان پر بارش اتاریں گے اور اللہ تعالیٰ سخت ٹھنڈی ہوا چھوڑیں گے پس وہ زمین پر کوئی مومن نہیں چھوڑے گی مگر اسے یہ ہوا الٹ پلٹ کر دے گی ارشاد فرمایا پھر شریر لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ ارشاد فرمایا پھر زمین و آسمان کے درمیان فرشتہ صور لے کر کھڑا ہوگا اور اس صور میں پھونکے گا راوی نے کہا کہ صور سینگ ہے ارشاد فرمایا کہ آسمانوں اور زمینوں میں اللہ کی مخلوق نہیں باقی رہے گی مگر وہ مر جائے گی مگر جس کے بارے میں اللہ چاہے پھر وہ اللہ چاہے فرمایا کہ پھر دونوں نفخوں کے درمیان اتنا وقت ہوگا جتنا کہ وقت ہونا اللہ چاہیں گے (راوی نے فرمایا) کہ اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی پھینکیں گے مردوں کی منی کی طرح ارشاد فرمایا کہ آدمی کی اولاد میں سے کوئی مخلوق نہیں بچے گی مگر اس سے (پانی سے) کچھ اسے پہنچے گا پس ان کے جسم اور ان کا گوشت اس پانی سے دوبارہ حیات یافتہ ہوگا جیسا کہ زمین تیزی سے سبزہ اگاتی ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی ترجمہ اور اللہ وہ ذات ہے جو ہواؤں کو بھیجتی ہے وہ ہوائیں بادلوں کو اٹھاتی ہیں پس ہم اس کو ہانکتے ہیں مردہ شہر کی طرف پس ہم اس سے زمین کو زندہ کرتے ہیں اس کے مرے پیچھے اس طرح دوبارہ زندہ کیا جائے گا پھر ارشاد فرمایا پھر زمین و آسمان کے درمیان فرشتہ صور لے کر کھڑا ہوگا اس کو پھونکے گا پھر ہر روح اپنے جسم کی طرف چلے گی اور اس میں داخل ہو جائے گی فرمایا پھر کھڑے ہوں گے اور ایک آدمی کی طرح زندہ ہوں گے اور رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مخلوق کے لیے ایک صورت میں ظاہر ہوں گے اور ان لوگوں کو ملیں گے پس مخلوق میں سے جو کوئی اللہ کے علاوہ کسی اور چیز کی عبادت کرتا ہوگا ان میں سے کوئی بھی نہیں رہے گا مگر وہ چیز اس کے لیے بلند کی جائے گی وہ اس کے پیچھے چلے گا پس یہود سے ملیں گے اور کہیں گے تم کن کی عبادت کرتے ہو وہ کہیں گے ہم عزیر کی عبادت کرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا تمہیں پانی پسند ہے وہ کہیں گے جی ہاں (ارشاد فرمایا) اللہ تعالیٰ ان کو جہنم دکھائیں گے اور وہ سراب کی طرح ہوگی (سراب سے مراد ریت جو دھوپ میں پانی دکھائی دیتی ہے) پھر حضرت عبداللہ نے آیت تلاوت کی ترجمہ اور ہم اس دن کفار کے سامنے جہنم کو لائیں گے۔ پھر نصاریٰ سے ملیں گے اور پوچھیں گے تم کس کی عبادت کرتے ہو وہ کہیں گے حضرت مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) کی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا تمہیں پانی پسند ہے وہ کہیں گے جی ہاں اللہ تعالیٰ انہیں جہنم دکھائیں گے اور وہ سراب (وہ چمکیلی ریت جو دھوپ کی روشنی سے پانی دکھائی دے) ہوگی۔ پھر فرمایا کہ پھر تمام وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کیا کرتے تھے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوگا۔ پھر حضرت عبداللہ نے آیت پڑھی ترجمہ: ان کو ٹھہراؤ کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا یہاں تک کہ مسلمانوں کی جماعت سامنے آئے گی اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ تم کس کی عبادت

کرتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے؟ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے پاک ہے وہ ذات جب وہ ہمارے سامنے آئے گی تو ہم پہچان لینگے راوی نے فرمایا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ ساق کی تجلی فرمائیں گے ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا مگر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو جائے گا منافقین باقی رہ جائیں گے اور ان کی پشتیں تختہ ہو جائیں گی گویا کہ ان میں سلاخیں ہیں راوی نے فرمایا کہ فرشتے کہیں گے کہ تمہیں سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا اس حال میں کہ تم صحیح سالم تھے۔ اللہ تعالیٰ پل صراط کے بارے میں حکم دینگے اسے جہنم پر بچھا دیا جائے گا فرمایا کہ لوگ گروہوں میں اپنے اعمال کے بقدر اس پر سے گزریں گے ان میں سے کچھ بجلی کی چمک کی طرح گزر جائیں گے پھر کچھ ہوا کے چلنے کی طرح گزر جائیں گے پھر اس کے بعد کچھ پرندے کے اڑنے کی طرح گزر جائیں گے پھر کچھ چوپاؤں میں سے سب سے تیز چوپائے کی طرح گزر جائیں گے پھر اسی طرح ہوگا یہاں تک کہ ایک آدمی دوڑ کر گزرے گا یہاں تک کہ دوسرا آدمی پیدل چل کے گزرے گا وہ کہے گا کہ تو نے مجھے بہت تاخیر سے گزارا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تمہیں پیچھے نہیں کیا بلکہ تمہارے عمل نے تمہیں پیچھے کیا۔ راوی نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت دیں گے پس قیامت والے دن سب سے پہلے سفارش کرنے والے وہ روح القدس پھر ابراہیم خلیل الرحمٰن پھر موسیٰ یا عیسیٰ فرمایا راوی فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ موسیٰ فرمایا یا عیسیٰ پھر تمہارے نبی ﷺ چوتھے نمبر پر کھڑے ہوں گے جن چیزوں کے بارے میں وہ سفارش کریں گے کوئی بھی ان میں سفارش نہیں کرے گا اور یہ مقام محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تذکرہ فرمایا ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر پہنچا دے پس کوئی بھی جان نہیں ہوگی مگر وہ اپنے جہنم میں گھر کو یا جنت میں گھر کو دیکھ لے گی وہ حسرت کا دن ہوگا جہنمی اس گھر کو دیکھیں گے جو کہ جنت میں ان کے لیے تھا ان سے کہا جائے گا کاش کہ تم عمل کرتے (تو تمہیں یہ مل جاتا) پس انہیں حسرت لاحق ہوگی اور جنتی اپنے اس گھر کو جو جہنم میں تھا اس کو دیکھیں گے اور کہیں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر احسان نہ کرتے تو ہم بھی دھنسا دیے جاتے راوی نے فرمایا پھر ملائکہ، انبیاء، شہداء، صلحاء، اور مومنین شفاعت کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت کو قبول کریں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں سب رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحم کرتا ہوں پس اللہ تعالیٰ جہنم سے اپنی رحمت سے جتنے ساری مخلوق سے (شفاعت سے) نکالے ہوں گے ان سے زیادہ نکالیں گے یہاں کہ اس میں نہیں چھوڑیں گے جس میں کوئی بھلائی ہو پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی ﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ﴾ کہ تمہیں کس چیز نے دوزخ میں داخل کردیا راوی نے فرمایا وہ گننے لگے یہاں تک کہ چار مرتبہ شمار کیا ﴿قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ﴾ ترجمہ وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں نہیں تھے اور ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور جو لوگ بیہودہ باتوں میں گھستے ہم بھی ان کے ساتھ گھس جایا کرتے تھے، اور ہم روز جزا کے دن کو جھوٹ قرار دیتے تھے یہاں تک کہ وہ یقینی بات ہمارے پاس آ گئی چنانچہ سفارش کرنے والوں کی سفارش ایسے لوگوں کے کام نہ آئے گی۔ پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ کیا تم ان میں کوئی بھلائی دیکھتے ہو جبکہ ان

میں ایسا کوئی نہیں چھوڑا گیا جس میں کوئی بھلائی ہو جب اللہ تعالیٰ ارادہ کریں گے کہ جہنم سے کسی کو نہ نکالیں تو ان کے چہرے اور ان کے رنگ بدل دیں گے پس مومنوں میں سے ایک آدمی آئے گا اور عرض کرے گا اے رب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جو کسی کو پہچانتا ہے وہ اسے نکال لے راوی نے فرمایا کہ وہ آئے گا اور دیکھے گا وہ کسی کو پہچان لیں کہے گا فرمایا کہ ایک آدمی اسے پکارے گا اے فلاں میں فلاں ہوں وہ کہے گا میں تمہیں پہچانتا نہیں ہوں فرمایا اس وقت وہ کہیں گے ترجمہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اس سے نکال دے اگر ہم دوبارہ وہی کام کریں تو بیشک ہم ظالم ہوں گے راوی نے فرمایا اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس (دوزخ) میں ذلیل ہو کر پڑے رہو اور مجھ سے بات بھی نہ کرو راوی نے بتلایا جب اللہ تعالیٰ یہ فرما دیں گے تو جہنم کا دروازہ ان پر بند کر دیا جائے گا پھر کوئی انسان وہاں سے نہ نکل سکے گا۔

(۳۸۷۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ طَالَ عُمْرُهُ ، أَوْ قَصُرَ عُمْرُهُ، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ، أَوْ ثَمَانِيَ سِنِينَ، أَوْ تِسْعَ سِنِينَ ، فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا، وَتُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا ، وَتُخْرِجُ الأَرْضُ بَرَكَتَهَا ، قَالَ :وَتَعِيشُ أُمَّتِي فِي زَمَانِهِ عَيْشًا لَمْ تَعِشْهُ قَبْلَ ذَلِكَ.

(ترمذی ۲۲۳۲۔ احمد ۲۱)

(۳۸۷۹۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں مہدی ہوں گے ان کی عمر لمبی ہو یا ان کی عمر چھوٹی ہو وہ زمین پر سات سال یا آٹھ سال یا نو سال حکومت کریں گے پس وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ اسے ظلم سے بھر دیا گیا تھا اور پھر آسمان سے بارش اترے گی اور زمین اپنی برکت نکالے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ان کے زمانے میں ایسی زندگی گزارے گی جو اس سے پہلے اس نے نہ گزاری ہوگی۔

(۳۸۷۹٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي عِنْدَ انْقِطَاعٍ مِنَ الزَّمَانِ وَظُهُورٍ مِنَ الْفِتَنِ يَكُونُ عَطَاؤُهُ حَثْيًا.

(احمد ۸۰۔ نعیم بن حماد ۱۰۵۶)

(۳۸۷۹۴) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی اخیر زمانے میں فتنوں کے ظاہر ہونے کے وقت نکلے گا۔ ان کی عطا ہاتھ بھر کر ہوگی۔

(۳۸۷۹٥) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يُعْطِي الْحَقَّ بِغَيْرِ عَدَدٍ. (مسلم ۲۲۳۵)

(۳۸۷۹۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اخیر زمانے میں ایسے خلیفہ نکلیں گے جو حق بغیر شمار کے عطا کریں گے۔

(۳۸۷۹۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لاَ تَمْضِي الأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَلِيَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ فَتًى لَمْ تَلْبِسْهُ الْفِتَنُ وَلَمْ يَلْبِسْهَا . قَالَ : قُلْنَا يَا أَبَا الْعَبَّاسِ يَعْجَزُ عَنْهَا مَشْيَخَتُكُمْ وَيَنَالُهَا شَبَابُكُمْ ؟ قَالَ : هُوَ أَمْرُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ.

(۳۸۷۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دن اور راتیں نہیں گزریں گی یہاں تک کہ ہم اہل بیت سے ایک جوان والی بنیں گے جن کو فتنے اشتباہ میں نہ ڈالیں گے اور نہ وہ فتنوں کو مشتبہ کریں گے راوی نے فرمایا کہ ہم نے عرض کیا اے ابو العباس کیا تمہارے بوڑھے ان سے (ملنے سے) عاجز ہو جائیں گے اور تمہارے جوان ان کو پالیں گے انہوں نے فرمایا وہ اللہ کا امر ہے جسے چاہے عطا کرے۔

(۳۸۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ سَمِعَهُ مِنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مِنَّا ثَلاَثَةٌ ، مِنَّا السَّفَّاحُ وَمِنَّا الْمَنْصُورُ وَمِنَّا الْمَهْدِيُّ. (بیهقی ۵۱۴)

(۳۸۷۹۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم میں سے تین آدمی ہوں گے ہم میں سے سفاح ہوگا اور ہم میں سے منصور ہوگا اور ہم میں سے مہدی ہوگا۔

(۳۸۷۹۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ ، أَنْتُمْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِالْمَهْدِيِّ.

(۳۸۷۹۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اے کوفہ والو تم مہدی کی وجہ سے لوگوں میں سب سے زیادہ خوش بخت ہو۔

(۳۸۷۹۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، وَأَبُو دَاوُد ، عَنْ يَاسِينَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللَّهُ فِي لَيْلَةٍ.

(ابن ماجه ۴۰۸۵۔ ابو یعلی ۴۶۱)

(۳۸۷۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ مہدی ہم میں سے یعنی اہل بیت میں سے ہوں گے ایک رات میں (امارت وخلافت کے لیے) اللہ تعالیٰ ان کو صلاحیت دیں گے۔

(۳۸۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَاسِينَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

(۳۸۸۰۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس اوپر والی روایت کی مثل منقول ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (اس کو) مرفوعاً نقل نہیں کیا۔

(۳۸۸۰۱) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ ، الْمَهْدِيُّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ.

(۳۸۸۰۱) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مہدی وہ عیسیٰ ابن مریم ہیں (فائدہ: اس روایت میں عیسیٰ علیہ السلام کو مہدی قرار دیا گیا اس سے وہ مہدی ہیں جن کا نام محمد بن عبداللہ ہے ان کی نفی لازم نہیں آتی کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہدایت یافتہ

لوگوں اور عصمت وعلو منزلت والے انبیاء علیہم السلام کی جماعت میں سے ہیں لہٰذا مہدی ہونا لغوی معنیٰ کے اعتبار سے ہے۔ ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام کا دو الگ الگ شخصیتیں ہونا روز روشن کی طرح بے شمار احادیث صحیحہ اور متواترہ سے ثابت ہے)۔

(۳۸۸۰۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لاَ تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِءُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي. (ابو داؤد ۴۲۸۱)

(۳۸۸۰۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک مرد کو بھیجیں گے جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا (مراد حضرت مہدی علیہ السلام جن کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا)۔

(۳۸۸۰۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلاَّ يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلَؤُهَا عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا. (ابو داؤد ۴۲۸۲۔ احمد ۹۹)

(۳۸۸۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر (دنیا کے) زمانے کا ایک دن ہی باقی رہے تو اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو بھیجیں گے میرے اہل بیت سے جو زمین کو انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ اسے ظلم سے بھر دیا جائے گا۔

(۳۸۸۰٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : الْمَهْدِيُّ مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ وَهُوَ الَّذِي يَؤُمُّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليهما السلام.

(۳۸۸۰۴) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا کہ مہدی علیہ السلام اس امت میں سے ہیں اور وہ وہی ہیں جو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی امامت کروائیں گے۔

(۳۸۸۰٥) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : يَكُونُ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ خَلِيفَةٌ لاَ يُفَضَّلُ عَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ وَلاَ عُمَرُ. (ابن عدی ۲۴۳۳)

(۳۸۸۰۵) حضرت عوف حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اس امت میں ایک خلیفہ ہوں گے ان پر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو فضیلت نہیں دی جاسکتی ہے (مراد یہ ہے کہ اخیر زمانے میں اس امت میں ان کے آثار صلاح اور افراد امت میں عدل وانصاف کی اشاعت میں شیخین سے مماثلت ہوگی ورنہ شیخین کی تفضیل حتمی بات ہے)۔

(۳۸۸۰٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ ، عَنْ حُكَيْمِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : لَمَّا قَامَ سُلَيْمَانُ فَأَظْهَرَ مَا أَظْهَرَ ، قُلْتُ لأَبِي يَحْيَى : هَذَا الْمَهْدِيُّ الَّذِي يُذْكَرُ ، قَالَ : لاَ ، وَلاَ الْمُتَشَبِّهُ.

(۳۸۸۰۶) حضرت عمران بن ظبیان رحمہ اللہ حکیم بن سعد سے روایت ہے عمران بن ظبیان نے فرمایا کہ جب سلیمان بن عبدالملک

نے حکومت سنبھالی تو انہوں نے نے ظاہر کیے اپنے کارنامے (عمران بن ظبیان نے کہا) میں نے کہا ابی تحیی سے (یعنی حکیم بن سعد سے) کہ یہ مہدی ہے جس کا ذکر کیا جاتا ہے انہوں نے فرمایا نہیں اور نہ ہی یہ ان کے مشابہ ہے۔

(۳۸۸۰۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :قُلْتُ لِطَاوُوس : عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَهْدِيُّ ؟ قَالَ :قَدْ كَانَ مَهْدِيًّا وَلَيْسَ بِهِ ، إِنَّ الْمَهْدِيَّ إِذَا كَانَ ، زِيدَ الْمُحْسِنُ فِي إِحْسَانِهِ ، وَتِيبَ عَنِ الْمُسِيءِ مِنْ إِسَائَتِهِ ، وَهُوَ يَبْذُلُ الْمَالَ ، وَيَشْتَدُّ عَلَى الْعُمَّالِ ، وَيَرْحَمُ الْمَسَاكِينَ.

(۳۸۸۰۷) حضرت ابراہیم بن میسرہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت طاؤس سے عرض کیا کہ عمر بن عبد العزیز مہدی ہیں انہوں نے فرمایا کہ مہدی تو تھے (یعنی ہدایت یافتہ) اور وہ مہدی نہیں تھے کیونکہ مہدی جب ہوں گے تو نیک آدمی کو نیکی میں بڑھا دیا جائے گا اور گنہگار گناہ سے توبہ کرے گا وہ مال خرچ کریں گے اور عاملوں پر سختی کریں گے اور مساکین پر رحم کریں گے۔

(۳۸۸۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِي فُلاَنٌ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَنَّ الْمَهْدِيَّ لاَ يَخْرُجُ حَتَّى تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ ، فَإِذَا قُتِلَت النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الأَرْضِ ، فَأَتَى النَّاسَ الْمَهْدِي ، فَزَفُّوهُ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا ، وَهُوَ يَمْلأُ الأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلاً ، وَتُخْرِجُ الأَرْضُ نَبَاتَهَا ، وَتُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا ، وَتَنْعَمُ أُمَّتِي فِي وِلاَيَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ.

(۳۸۸۰۸) حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مہدی علیہ السلام کا خروج نہیں ہوگا یہاں تک کہ پاکیزہ جان کو قتل کر دیا جائے گا جب پاکیزہ جان کو قتل کر دیا جائے گا تو ان پر جو آسمانوں میں ہیں اور زمینوں میں ہیں وہ غضبناک ہوں گے تو لوگ حضرت مہدی علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ ان کو لے جائیں گے جیسے کہ دلہن کو اس کے شوہر کے گھر اس کی شادی کی رات لے جایا جاتا ہے وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے اور زمین اپنی نباتات کو نکالے گی اور آسمان بارش برسائے گا اور میری امت اس کی امارت میں اتنی آسودہ حال ہوگی کہ اس سے پہلے کبھی اتنی آسودہ حال نہیں ہوئی ہوگی۔

(۳) ما ذکر فِی عثمان وغیرہ من الفتن

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کے بیان میں

(۳۸۸۰۹) حدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :أَنْبَأَنِي وَثَّابٌ وَكَانَ مِمَّنْ أَدْرَكَهُ عِتْقُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ ، فَكَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ عُثْمَانَ ، قَالَ :فَرَأَيْتُ فِي حَلْقِهِ طَعْنَتَيْنِ كَأَنَّهُمَا كَيَّتَانِ طُعِنَهُمَا يَوْمَ الدَّارِ دَارِ عُثْمَانَ ، قَالَ :بَعَثَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَان ، فَقَالَ :ادْعُ الأَشْتَرَ ، فَجَاءَ ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ :أَظُنُّهُ ،

قَالَ : فَطُرِحَتْ لأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وِسَادَةٌ وله وسادة ، فَقَالَ : يَا أَشْتَرُ ، مَا يُرِيدُ النَّاسُ مِنِّي ، قَالَ : ثَلاَثٌ لَيْسَ مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُد ، يُخَيِّرُونَك بَيْنَ أَنْ تَخْلَعَ لَهُمْ أَمْرَهُمْ ، فَتَقُولُ : هَذَا أَمْرُكُمْ ، فَاخْتَارُوا لَهُ مَنْ شِئْتُمْ ، وَبَيْنَ أَنْ تُقِصَّ مِنْ نَفْسِكَ ، فَإِنْ أَبَيْت هَاتَيْنِ فَإِنَّ الْقَوْمَ قَاتِلُوك ، قَالَ : مَا مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُدٌّ ، قَالَ : مَا مِنْ إِحْدَاهُنَّ بُدٌّ ، فَقَالَ : أَمَّا أَنْ أَخْلَعَ لَهُمْ أَمْرَهُمْ فَمَا كُنْت لأَخْلَعَ لَهُمْ سِرْبَالاً سَرْبَلَنِيهِ اللَّهُ أَبَدًا ، قَالَ ابْنُ عَوْن : وَقَالَ غَيْرُ الْحَسَنِ : لأَنْ أُقَدَّمَ فَتضْرَبَ عُنُقِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَخْلَعَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ ، وَقَالَ ابْنُ عَوْن : وَهَذِهِ أَشْبَهُ بِكَلاَمِهِ ، وأما أَنْ أُقِصَّ لَهُمْ مِنْ نَفْسِي ، فَوَاللهِ لَقَدْ عَلِمْت أَنَّ صَاحِبَيَّ بَيْنَ يَدَيَّ كَانَا يُقَصَّانِ مِنْ أَنْفُسِهِمَا ، وَمَا يَقُومُ بَدَنِي بِالْقِصَاصِ ، وَأَمَّا أَنْ يَقْتُلُونِي ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَتَلُونِي لاَ يَتَحَابُّونَ بَعْدِي أَبَدًا ، وَلاَ يُقَاتِلُونَ بَعْدِي جَمِيعًا عَدُوًّا أَبَدًا ، فَقَامَ الأَشْتَرُ فَانْطَلَقَ ، فَمَكَثْنَا فَقُلْنَا : لَعَلَّ النَّاسَ ، ثُمَّ جَاءَ رُوَيْجِلٌ كَأَنَّهُ ذِئْبٌ ، فَاطَّلَعَ مِنَ الْبَابِ ، ثُمَّ رَجَعَ ، ثُمَّ جَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَجُلاً حَتَّى انْتَهَى إِلَى عُثْمَانَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ ، فَقَالَ بِهَا حَتَّى سَمِعْت وَقْعَ أَضْرَاسِهِ ، وَقَالَ : مَا أَغْنَى ، عَنْك مُعَاوِيَةُ ، مَا أَغْنَى ، عَنْك ابْنُ عَامِرٍ ، مَا أَغْنَتْ عَنْك كُتُبُك ، فَقَالَ : أَرْسِلْ لِي لِحْيَتِي يَا ابْنَ أَخِي ، أَرْسِلْ لِي لِحْيَتِي يَا أَخِي ، قَالَ : فرَأَيْته اسْتَعْدَى رَجُلاً مِنَ الْقَوْمِ يُعِينه فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ حَتَّى وَجَأَ بِهِ فِي رَأْسِهِ فَأَثْبَتَ ، ثُمَّ مه؟ قَالَ : ثُمَّ دَخَلُوا عَلَيْهِ وَاللهِ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۳۸۸۰۹) حضرت وثاب سے روایت ہے جن کو امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے آزاد کیا تھا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حلق میں دو نیزے دیکھے جیسا کہ دو داغنے کی جگہ میں داغنے کے آلے ہوتے ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر میں مارے گئے وہ کہتے ہیں (راوی وثاب) کہ مجھے امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھیجا کہ میرے لیے اشتر کو بلا کر لاؤ پس وہ آیا اور حضرت عثمان اور اس اُشتر کے لیے ایک تکیہ رکھا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اُشتر لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہیں اس نے کہا کہ تین باتوں میں سے کسی کے (اختیار کیے بغیر چارہ) نہیں ایک وہ آپ کو اختیار دیتے ہیں اس بات میں کہ آپ ان کے لیے خلافت کے امر کو چھوڑ دیں اور ان سے کہہ دیں کہ یہ تمہارا امر خلافت ہے اس کے لیے جس کو چاہتے ہو چن لو اور اس کے درمیان کہ آپ اپنی ذات کو قصاص کے لیے پیش کر دیں پس اگر آپ ان دونوں باتوں سے انکار کرتے ہیں تو بلاشبہ یہ لوگ آپ سے قتال کریں گے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا ان میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے بغیر چارہ نہیں ہے تو اس نے کہا کہ ان میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ باقی رہی یہ بات کہ میں ان کے لیے ان کے امر خلافت سے الگ ہو جاؤں تو کبھی اس قمیص کو نہیں اتاروں گا جسے اللہ رب العزت نے مجھے ہمیشہ کے لیے پہنایا ہے ابن عون راوی کہتے ہیں کہ حسن کے علاوہ دوسرے راویوں نے یوں نقل کیا ہے کہ یوں فرمایا کہ میں آگے بڑھوں اور میری گردن ماردی جائے یہ مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اس بات سے کہ میں امت محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دوسرے سے لڑائی کرتا ہوا چھوڑ

دوں۔ ابن عون کہتے ہیں کہ یہ ان کے کلام کے زیادہ قریب ہے۔ اور باقی رہی یہ بات کہ میں اپنی ذات کو ان کے سامنے قصاص کے لیے پیش کروں تو یقیناً میں جانتا ہوں کہ میرے دو ساتھی میرے سامنے اپنے آپ کو قصاص کے لیے پیش کرتے تھے اور میرا بدن قصاص کے قابل نہیں اور اگر وہ مجھے قتل کر دیں تو اللہ کی قسم اگر انہوں نے مجھے قتل کر دیا تو میرے بعد کبھی بھی وہ آپس میں محبت نہیں کریں گے اور میرے بعد وہ اکٹھے کبھی بھی کسی دشمن سے قتال نہیں کر سکیں گے پس اُشتر کھڑا ہوا اور چلا گیا ہم تھوڑی دیر ٹھہرے ہم نے کہا شاید کہ لوگ ہیں پھر رو تحل آیا گویا کہ وہ بھیڑیا ہے اس نے دراز سے جھانکا پھر لوٹ گیا پھر محمد بن ابی بکر آئے تیرہ آدمیوں میں یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک پہنچے اور ان کی داڑھی کو پکڑا اور اسے کھینچا یہاں تک کہ میں نے ان کی داڑھیں گرنے کی آواز سنی اور کہا نہیں فائدہ پہنچایا تمہیں معاویہ نے اور نہیں فائدہ پہنچایا تمہیں ابن عامر نے اور نہ فائدہ دیا تمہیں تمہارے لشکر نے انہوں نے فرمایا کہ میری داڑھی چھوڑ دے اے بھتیجے میری داڑھی چھوڑ دے اے بھتیجے راوی نے فرمایا کہ محمد بن ابوبکر کی طرف انہوں نے دیکھا کہ اپنے مدد کرنے والے لوگوں میں سے ایک آدمی سے مدد طلب کر رہے تھے وہ آدمی ان کی طرف نیزہ کا پھل لے کر کھڑا ہوا یہاں تک کہ اسے ان کے سر میں مار دیا پس اسے ٹھہرا دیا فرمایا پھر کیا ہوا فرمایا پھر وہ داخل ہوئے اور اللہ کی قسم انہوں نے ان کو شہید کر دیا۔

(۳۸۸۱۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا ، قَالَتْ :أَلاَ أُحَدِّثُك بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ بَعَثَ إِلَى عُثْمَانَ فَدَعَاهُ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :يَا عُثْمَان ، إِنَّ اللَّهَ لَعَلَّهُ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا ، فَإِنْ أَرَادُوك عَلَى خَلْعِهِ فَلاَ تَخْلَعْهُ ثَلاَثًا ، فَقُلْتُ :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَيْنَ كُنْت عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ ، قَالَتْ :أُنْسِيتُهُ كَأَنْ لَمْ أَسْمَعْهُ.

(۳۸۸۱۰) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لیے (کسی کو) بھیجا وہ آئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا اے عثمان! بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائیں گے اگر لوگ تجھ سے وہ قمیص اتارنے کا ارادہ کریں تو اسے نہ اتارنا یہ تین مرتبہ فرمایا نعمان بن بشیر فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے ام المومنین آپ نے اب تک یہ حدیث بیان نہیں کی انہوں نے فرمایا مجھے یہ بھول چکی تھی گویا کہ میں نے سنی نہیں تھی۔

(۳۸۸۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ لِي عُثْمَان وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ :مَا تَقُولُ فِيمَا أَشَارَ بِهِ عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ الأَخْنَس ، قَالَ :قُلْتُ :وَمَا أَشَارَ بِهِ عَلَيْك ، قَالَ :إِنَّ هَؤُلاَءِ الْقَوْمَ يُرِيدُونَ خَلْعِي ، فَإِنْ خُلِعْت تَرَكُونِي ، وَإِنْ لَمْ أُخْلَعْ قَتَلُونِي ، قَالَ :قُلْتُ :أَرَأَيْت إِنْ خُلِعْت أَتُرَاك مُخَلَّدًا فِي الدُّنْيَا ، قَالَ:لاَ ، قُلْتُ :فَهَلْ يَمْلِكُونَ

الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ، قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : أَرَأَيْت إِنْ لَمْ تَخْلَعْ ، أَيَزِيدُونَ عَلَى قَتْلِكَ ، قَالَ : لاَ ، قُلْتُ : أَرَأَيْت تَسُنُّ هَذِهِ السُّنَّةَ فِي الإِسْلاَمِ كُلَّمَا سَخِطَ قَوْمٌ عَلَى أَمِيرٍ خَلَعُوهُ ، وَلاَ تَخْلَعُ قَمِيصًا قَمَّصَكَهُ اللَّهُ. (ابن سعد ٦٦)

(۳۸۸۱۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا جبکہ وہ گھر کے اندر محصور تھے تم اس بارے میں کیا کہتے ہو جو مغیرہ بن الاخنس نے بتلایا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا اس نے آپ کو کیا بتلایا ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگ مجھے خلافت سے معزول کرنا چاہتے ہیں اگر میں اس خلافت سے جدا ہو جاؤں تو وہ مجھے چھوڑ یں گے اور اگر میں اس سے جدا نہ ہوں تو وہ مجھے قتل کر دیں گے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کہا آپ مجھے بتلائیں اگر آپ جدا ہو جائیں گے تو آپ کا کیا خیال ہے کہ آپ دنیا میں ہمیشہ رہیں گے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا۔ کیا جنت اور جہنم کے مالک ہیں انہوں نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا آپ مجھے بتلائیں اگر آپ خلافت سے جدا نہ ہوں تو یہ آپ کے قتل سے زیادہ کر سکتے ہیں انہوں نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا آپ مجھے بتلائیں کہ آپ اسلام میں یہ طریقہ جاری کر دیں گے کہ جب بھی لوگ امیر سے ناراض ہوں تو اسے (خلافت سے) جدا کر دیں جو قمیص اللہ نے آپ کو پہنائی ہے وہ نہ اتاریں۔

(۳۸۸۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو سَهْلَةَ ، أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ يَوْمَ الدَّارِ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ ، قَالَ : فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ ذَاكَ الْيَوْمُ.

(۳۸۸۱۲) حضرت ابو سہلہ سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے گھر (کے محاصرے) کے دن فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نصیحت کی تھی میں اس پر جمنے والا ہوں راوی نے فرمایا وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہ وہی دن ہے۔

(۳۸۸۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا لَيْلَى الْكِنْدِيَّ يَقُولُ : رَأَيْت عُثْمَانَ اطَّلَعَ عَلَى النَّاسِ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَقْتُلُونِي وَاسْتَعْتِبُونِي ، فَوَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُونِي لاَ تُقَاتِلُونَ جَمِيعًا أَبَدًا وَلاَ تُجَاهِدُونَ عَدُوًّا أَبَدًا ، وَلَتَخْتَلِفُنَّ حَتَّى تَصِيرُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ : ﴿وَيَا قَوْمِ لاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ﴾ قَالَ : وَأَرْسَلَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ : الْكَفُّ الْكَفُّ ، فَإِنَّهُ أَبْلَغُ لَكَ فِي الْحُجَّةِ ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَتَلُوهُ.

(۳۸۸۱۳) حضرت ابو لیلیٰ کندی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا کہ محاصرے کے وقت انہوں نے لوگوں کی طرف جھانکا اور فرمایا اے لوگو! مجھے قتل مت کرو اور مجھے راضی کرو اللہ کی قسم اگر تم نے مجھے قتل کر دیا تو تم کبھی بھی اکٹھے قتال نہ کر سکو گے اور کبھی بھی دشمن سے جہاد نہ کر سکو گے اور تمہارے درمیان پھوٹ پڑ جائے گی یہاں تک کہ تم اس طرح ہو جاؤ گے اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا اور آیت تلاوت کی ترجمہ اور اے میری قوم! میرے ساتھ ضد کا جو معاملہ تم کر رہے ہو وہ کہیں تمہیں اس انجام تک نہ پہنچا دے کہ تم پر بھی ویسی مصیبت نازل ہو جیسی نوح کی قوم یا ہود کی قوم پر یا صالح کی قوم پر نازل

ہو چکی ہے اور لوط کی قوم تو تم سے کچھ دور بھی نہیں ہے راوی نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا اور ان سے پوچھا انہوں نے فرمایا ٹھہریں ٹھہریں بلاشبہ میں آپ کی دلیل تک زیادہ پہنچنے والا ہوں پس وہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کو شہید کر دیا۔

(۳۸۸۱۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَان مِنَ الْقَصْرِ ، فَقَالَ : ائْتُونِي بِرَجُلٍ أُتَالِيهِ كِتَابَ اللهِ ، فَأَتَوْهُ بِصَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ ، وَكَانَ شَابًّا ، فَقَالَ : مَا وَجَدْتُمْ أَحَدًا تَأْتُونِي غَيْرَ هَذَا الشَّابِّ ، قَالَ : فَتَكَلَّمَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ بِكَلاَمٍ ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَان : اتْلُ ، فَقَالَ صَعْصَعَةُ : ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ فَقَالَ : لَيْسَتْ لَكَ وَلاَ لأَصْحَابِكَ ، وَلَكِنَّهَا لِي وَلأَصْحَابِي ، ثُمَّ تَلاَ عُثْمَان : ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الأُمُورِ﴾.

(۳۸۸۱۴) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محل سے لوگوں کی طرف جھانکا اور فرمایا میرے پاس ایسا آدمی لاؤ جس کے مقابلے میں اللہ کی کتاب پڑھوں وہ صعصعہ بن صوحان کو لے آئے وہ جوان تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے اس جوان کے علاوہ کسی اور کو نہ پایا جسے میرے پاس لاتے راوی نے فرمایا کہ صعصہ بن صوحان نے ایک بات کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا پڑھو صعصہ بن صوحان نے ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ آیت پڑھی ترجمہ جن لوگوں سے جنگ کی جا رہی ہے انہیں اجازت دی جاتی ہے (کہ وہ اپنے دفاع میں لڑیں) کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور یقین رکھو کہ اللہ ان کو فتح دلانے پر پوری طرح قادر ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہ تو یہ تیرے لیے ہے اور نہ تیرے ساتھیوں کے لیے لیکن وہ میرے لیے ہے اور میرے ساتھیوں کے لیے ہے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ یہاں تک کہ ﴿وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الأُمُورِ﴾ تک تلاوت کی۔

(۳۸۸۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ : لَمَّا حُصِرَ عُثْمَان فِي الدَّارِ ، قَالَ : لاَ تَقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ أَجَلِهِ إِلاَّ قَلِيلٌ ، وَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لاَ تُصَلُّوا جَمِيعًا أَبَدًا.

(۳۸۸۱۵) حضرت ابو صالح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھر میں محصور کیا گیا کہ ان کو قتل نہ کرو اس لیے کہ ان کی عمر میں سے تھوڑا حصہ ہی باقی ہے بخدا اگر تم نے ان کو قتل کر دیا تو تم اکٹھے نماز نہیں پڑھ سکو گے۔

(۳۸۸۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُولُ : إِنَّ أَعْظَمَكُمْ غِنَاءً عِنْدِي مَنْ كَفَّ سِلاَحَهُ وَيَدَهُ.

(۳۸۸۱۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ مالدار وہ آدمی ہے جس نے اپنے اسلحہ اور ہاتھ کو روکا۔

(۳۸۸۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ يَوْمَ الدَّارِ: اُخْرُجْ فَقَاتِلْهُمْ، فَإِنَّ مَعَك مَنْ قَدْ نَصَرَ اللَّهُ بِأَقَلَّ مِنْهُ، وَاللهِ إِنَّ قِتَالَهُمْ لَحَلاَلٌ، قَالَ: فَأَبَى، وَقَالَ: مَنْ كَانَ لِي عَلَيْهِ سَمْعٌ وَطَاعَةٌ فَلْيُطِعْ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَكَانَ أَمَّرَهُ يَوْمَئِذٍ على الدار، وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ صَائِمًا.

(۳۸۸۱۷) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گھر (کے محاصرے) کے دن عرض کیا آپ نکلیں اور ان سے قتال کریں بلاشبہ آپ کے ساتھ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس سے کم مقدار میں مدد کی بخدا ان سے قتال حلال ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اور فرمایا جس آدمی پر میری بات سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے وہ عبداللہ بن زبیر کی اطاعت کرے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو اس دن گھر پر امیر مقرر کیا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس دن روزہ دار تھے۔

(۳۸۸۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَعْفُورِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: والله لَئِنْ قَتَلُوا عُثْمَانَ لاَ يُصِيبُوا مِنْهُ خَلَفًا.

(۳۸۸۱۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بخدا اگر انہوں نے عثمان کو شہید کر دیا تو ان کے بعد ان کا اچھا نائب نہ پائیں گے۔

(۳۸۸۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: جَاءَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى عُثْمَانَ، فَقَالَ: هَذِهِ الأَنْصَارُ بِالْبَابِ، قَالُوا: إِنْ شِئْتَ أَنْ نَكُونَ أَنْصَارًا لِلَّهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ: أَمَّا قِتَالٌ فَلاَ.

(۳۸۸۱۹) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا یہ انصار دروازے پر ہیں ان انصار نے عرض کیا اگر آپ چاہیں تو ہم اللہ کے (دین کے) مددگار بننے کو ایک بار پھر تیار ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا رہا قتال تو وہ نہیں ہوگا۔

(۳۸۸۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ وَأُخْتَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ، وَلَوِ ارْفَضَّ أُحُدٌ مِمَّا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ كَانَ حَقِيقًا.

(۳۸۸۲۰) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا' ۔ میں اپنے آپ کو اور عمر کی بہن کو دیکھا کہ عمر اسلام کی وجہ سے دونوں کو باندھنے والے تھے اور اگر پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتا اس بات سے جو تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کی تو وہ اس کا حقدار ہے۔

(۳۸۸۲۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ بْنَ قَنَانَ أَبَا مُحَمَّدٍ مِنْ

بَنِي عَامِرِ بْنِ ذُهْلٍ ، قَالَ :أَشْرَفَ عَلَيْنَا عُثْمَان مِنْ كُوَّةٍ وَهُوَ مَحْصُورٌ ، فَقَالَ :أَفِيكُمَ ابْنَا محدوج ، فَلَمْ يَكُونَا ثَمَّ ، كَانَا نَائِمَيْنِ ، فَأُوقِظَا فَجَائَا ، فَقَالَ لَهُمَا عُثْمَان :أُذَكِّرُكُمَا اللَّهَ ، أَلَسْتُمَا تعلَمَانِ ، أَنَّ عُمَرَ ، قَالَ: إِنَّمَا رَبِيعَةُ فَاجِرٌ ، أَوْ غَادِرٌ ، فَإِنِّي وَاللهِ لاَ أَجْعَلُ فَرَائِضَهُمْ وَفَرَائِضَ قَوْمٍ جَاؤُوا مِنْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ ، فَهَاجَرَ أَحَدُهُمْ عِنْدَ طَنَبِهِ ، ثُمَّ زِدْتهمْ فِي غَدَاةٍ وَاحِدَةٍ خَمْسَمِئَةٍ خَمْسَمِئَةٍ ، حَتَّى أَلْحَقْتهم بِهِمْ ، قَالاَ :بَلَى ، قَالَ : أُذَكِّرُكُمَا اللَّهَ أَلَسْتُمَا تَعْلَمَانِ أَنَّكُمَا أَتَيْتُمَانِي فَقُلْتُمَا :إِنَّ كِنْدَةَ أَكَلَةُ رَأْسٍ ، وَأَنَّ رَبِيعَةَ هُمَ الرَّأْسُ ، وَأَنَّ الأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ قَدْ أَكَلَهُمْ فَنَزَعْته وَاسْتَعْمَلْتُكُمَا ، قَالاَ :بَلَى ، قَالَ :اللَّهُمَّ ، إِنْ كَانُوا كَفَرُوا مَعْرُوفِي وَبَدَّلُوا نِعْمَتِي فَلاَ تُرْضِهِمْ عَنْ إِمَامٍ وَلاَ تُرْضِ الإِمَامَ عَنْهُمْ.

(۳۸۸۲۱) حضرت حنظلہ بن قنان ابو محمد جو بنی عامر بن ذہل سے تھے ان سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روشندان سے ہماری طرف جھانکا جبکہ وہ محصور تھے اور فرمایا کیا تم میں محدوج کے دو بیٹے ہیں وہ وہاں نہ تھے سوئے ہوئے تھے ان کو جگایا گیا وہ دونوں آئے اور ان دونوں سے حضرت عثمان نے کہا میں تم دونوں کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم دونوں جانتے نہیں ہو کہ حضرت عمر نے کہا تھا کہ ربیعہ فاجر ہیں یا فرمایا تھا دھوکے باز ہیں اور میں ایک مہینے کی مسافت سے آنے والی قوم والا عطیہ نہیں کر سکتا ہوں ان کے ہجرت کا مقام تو ان کے خیمے کی رسی کے پاس ہے (یعنی یہ قریب سے ہجرت کرنے والے ہیں) پھر میں نے ایک صبح میں ان کے عطیہ میں پانچ پانچ سو زیادہ کیا یہاں تک کہ میں نے ان کو ان کے ساتھ ملا دیا ان دونوں نے کہا کیوں نہیں (ایسا ہوا) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم یہ نہیں جانتے کہ تم میرے پاس آئے تھے اور تم دونوں نے کہا تھا کہ کندہ اور ربیعہ ان پر اشعث بن قیس غالب تھا میں نے ان کو ان سے چھڑوایا اور تم دونوں کو ان پر عامل مقرر کیا انہوں نے کہا کیوں نہیں ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ! اگر وہ میری نیکی کی ناشکری کریں اور نعمت کو بدل دیں تو اے اللہ تو ان کو کسی امام سے راضی نہ کر اور نہ امام کو ان سے راضی کر۔

(۳۸۸۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ جُنْدُبِ الْخَيْرِ، قَالَ:أَتَيْنَا حُذَيْفَةَ حِينَ سَارَ الْمِصْرِيُّونَ إِلَى عُثْمَانَ فَقُلْنَا :إِنَّ هَؤُلاَءِ قَدْ سَارُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَمَا تَقُولُ ، قَالَ:يَقْتُلُونَهُ وَاللهِ ، قَالَ :قُلْنَا:فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ:فِي الْجَنَّةِ وَاللهِ ، قَالَ :قُلْنَا :فَأَيْنَ قَتَلَتُهُ ؟ قَالَ :فِي النَّارِ وَاللهِ.

(۳۸۸۲۲) جندب خیر سے منقول ہے کہتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب مصری حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف جا چکے تھے۔ ہم نے عرض کیا! یہ لوگ اس شخص (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کی طرف گئے ہیں آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم یہ ان کو قتل کر ڈالیں گے ہم نے پھر عرض کیا کہ آخرت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کیا معاملہ ہوگا تو انہوں نے فرمایا وہ جنت میں جائیں گے اللہ کی قسم۔ پھر ہم نے کہا کہ ان کے قاتل؟ تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم وہ جہنم میں جائیں گے۔

(۳۸۸۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْدٍ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ لَمَّا جَاءَ قَتْلُ عُثْمَانَ ، قَالَ حُذَيْفَةُ : الْيَوْمَ نَزَلَ النَّاسُ حَافَّةَ الإِسْلاَمِ ، فَكَمْ مِنْ مَرْحَلَةٍ قَدَ ارْتَحَلُوا عَنْهُ ، قَالَ : وَقَالَ ابْنُ أَبِي الْهُذَيْلِ : وَاللهِ لَقَدْ جَارَ هَؤُلاَءِ الْقَوْمُ عَنِ الْقَصْدِ حَتَّى إِنَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ وُعُورَةً ، مَا يَهْتَدُونَ لَهُ ، وَمَا يَعْرِفُونَهُ.

(۳۸۸۲۳) عبداللہ بن ابی ہذیل سے منقول ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آج لوگ اسلام کے کنارے پر اتر آئے۔ پس کتنے مرحلے ہیں جو اس قتل سے انہوں نے عبور کر لیے۔ ابن ابی ہذیل نے فرمایا اللہ کی قسم یہ لوگ راہ اعتدال سے منحرف ہو گئے یہاں تک کہ ان کے اور ان کے درمیان ایسی پیچیدگی ہے کہ نہ تو اس کی ہدایت پا سکیں گے اور نہ ہی یہ اس کو جان پائیں گے۔

(۳۸۸۲٤) حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ لَمْ أَقْتُلْ وَلَمْ آمُرْ وَلَمْ أَرْضَ.

(۳۸۸۲۴) خالد عبسی سے منقول ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا! اے میرے اللہ نہ میں نے قتل کیا اور نہ ہی میں نے اس کا حکم دیا اور نہ ہی میں اس سے راضی ہوں۔

(۳۸۸۲٥) حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: لَمَّا سَارَ عَلِيٌّ إِلَى صِفِّينَ اسْتَخْلَفَ أَبَا مَسْعُودٍ عَلَى النَّاسِ فَخَطَبَهُمْ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَرَأَى فِيهِمْ قِلَّةً ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، اخْرُجُوا فَمَنْ خَرَجَ فَهُوَ آمِنٌ، إِنَّا وَاللهِ نَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمَ الْكَارِهَ لِهَذَا الأمرِ الْمُتَثَاقِلَ عَنْهُ فَاخْرُجُوا ، فَمَنْ خَرَجَ فَهُوَ آمِنٌ ، إِنَّا وَاللهِ مَا نَعُدُّها عَافِيَةً أَنْ يَلْتَقِيَ هَذَانِ الْغَارَانِ يَتَّقِي أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، وَلَكِنَّنَا نَعُدُّهَا عَافِيَةً أَنْ يُصْلِحَ اللَّهُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَجْمَعَ أُلْفتَهَا، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ عَنْ عُثْمَانَ، وَمَا نَقَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ، إِنَّهُمْ لَنْ يَدَعُوهُ وَذَنْبَهُ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ يُعَذِّبُهُ ، أَوْ يَعْفُو عَنْهُ ، وَلَمْ يُدْرِكُوا الَّذِي طَلَبُوهُ ، إِذْ حَسَدُوهُ مَا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ .

۲- فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ، قَالَ لَهُ: أَنْتَ الْقَائِلُ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ يَا فَرُّوخُ ، إِنَّكَ شَيْخٌ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُكَ، قَالَ: لَقَدْ سَمَّتْنِي أُمِّي بِاسْمٍ هُوَ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا ، أَذَهَبَ عَقْلِي وَقَدْ وَجَبَتْ لِي الْجَنَّةُ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَعْلَمُهُ أَنْتَ ، وَمَا بَقِيَ مِنْ عَقْلِي فَإِنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِأَنَّ الآخِرَ فَالآخِرَ شَرٌّ ، ثُمَّ خَرَجَ ، فَلَمَّا كَانَ بِالسَّيْلَحِينَ أَوْ بِالْقَادِسِيَّةِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَضَفْرَاهُ يَقْطُرَانِ ، يَرَوْنَ أَنَّهُ قَدْ تَهَيَّأَ لِلإِحْرَامِ ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَأَخَذَ بِمُؤَخَّرِ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَامَ إِلَيْهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ ، فَقَالُوا لَهُ : لَوْ عَهِدْتَ إِلَيْنَا يَا أَبَا مَسْعُودٍ ، قَالَ : عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَجْمَعُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلاَلَةٍ ، قَالَ : فَأَعَادُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالْجَمَاعَةِ ، فَإِنَّمَا يَسْتَرِيحُ بَرٌّ ، أَوْ يُسْتَرَاحُ مِنْ فَاجِرٍ.

(۳۸۸۲۵) عبد العزیز بن رفیع سے منقول ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ صفین کے لیے روانہ ہوئے تو ابو مسعود کو لوگوں پر پیچھے نائب بنایا پس انہوں نے جمعہ کے دن خطبہ دیا تو انہوں نے لوگوں کی قلت محسوس کی پھر فرمایا اے لوگو! نکلو جو نکلے گا وہ امن پائے گا۔ اللہ کی قسم ہم اس بوجھل معاملے میں تمہاری پسندیدگی کو دیکھ رہے ہیں۔ تم نکلو جو نکلے گا وہ امن پائے گا۔ اللہ کی قسم ہم عافیت اسے شمار نہیں کرتے کہ دو لشکروں کی آپس میں مڈھ بھیڑ ہو ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے بچتا پھرے بلکہ ہم عافیت اسے سمجھتے ہیں کہ اللہ امت محمدیہ کی اصلاح فرمادے اور اس کے مابین محبت و الفت قائم فرمادے۔ کیا میں تم کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں نہ بتلاؤں اور ان سے لوگ کیوں ناراض ہوئے میں تم کو نہ بتلاؤں؟ لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کی خطا کو اللہ کے سپرد نہیں کیا کہ وہ اس کو عذاب دیتا یا معاف کرتا۔ اور وہ اس کو بھی نہ پاسکے جس کی انہیں طلب تھی کیونکہ انہوں نے ان سے اس پر حسد کیا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا تھا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان سے کہا کہ آپ نے کہی ہے وہ بات جو مجھے پہنچی ہے اے چوزے تمہاری عقل جاتی رہی ہے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری ماں نے اس نام سے بہتر نام رکھا ہے۔ کیا میری عقل جاتی رہی حالانکہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے جنت واجب کی کیا تم جانتے ہو؟ جو میری عقل سے باقی ہے اسی وجہ سے ہم باتیں کرتے تھے کہ ہر دوسرا شر ہے یہ کہہ کر وہ نکل گئے۔ جب ابو مسعود سیلحین یا قادسیہ میں لوگوں کے سامنے آئے تو ان کی زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا، لوگوں نے دیکھا کہ وہ احرام کے لیے تیاری کر چکے ہیں اور انہوں نے جب رکاب میں پاؤں رکھا اور کجاوے کو پکڑا تو لوگ ان کے آس پاس کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ آپ ہمیں کوئی نصیحت فرمائیں۔ تو ابو مسعود نے فرمایا کہ تم تقویٰ کو لازم پکڑ و اور جماعت کو لازم پکڑ و بے شک اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ انہوں نے پھر نصیحت کا مطالبہ کیا تو انہوں نے پھر فرمایا تم تقویٰ کو لازم پکڑ و اور جماعت کو لازم پکڑو! بے شک نیک صالح ہی اطمینان پاتا ہے یا یہ فرمایا کہ فاجر سے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

(۳۸۸۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُوس ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ :مَا قَتَلْت ، يَعْنِي عُثْمَانَ وَلاَ أَمَرْت ثَلاَثًا ، وَلَكِنِّي غُلِبْت.

(۳۸۸۲۶) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو) قتل نہیں کیا اور نہ میں نے قتل کیا کا حکم دیا یہ تین دفعہ فرمایا پھر فرمایا لیکن میں مغلوب ہو گیا تھا۔

(۳۸۸۲۷) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ :مَا قَتَلْت ، وَإِنْ كُنْت لِقَتْلِهِ لَكَارِهًا.

(۳۸۸۲۷) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے قتل کیا نہیں یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اور میں ان کے قاتلوں کو ناپسند کرتا ہوں۔

(۳۸۸۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي زُرَارَةَ، وَأَبِي عَبْدِ اللهِ، قَالاَ :سَمِعْنَا عَلِيًّا يَقُولُ :وَاللهِ مَا

شَارَكْت، وَمَا قَتَلْت وَلاَ أَمَرْت وَلاَ رَضِيت، يَعْنِي قَتْلَ عُثْمَانَ. (نعيم بن حماد ۴۵۲۔ سعيد بن منصور ۲۹۴۱)

(۳۸۸۲۸) ابوزرارہ اور ابوعبداللہ سے منقول ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم نہ میں قتل میں شریک ہوا نہ میں نے قتل کیا نہ میں نے قتل کا حکم دیا اور نہ اس قتل پر میں راضی تھا یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل پر۔

(۳۸۸۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي سُرِّيَّةُ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَتْ: جَاءَ عَلِيٌّ يَعُودُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، وَعِنْدَهُ الْقَوْمُ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: أَنْصِتُوا وَاسْكُتُوا، فَوَاللهِ لاَ تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ شَيْئًا إِلاَّ أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ، أَنْتَ قَتَلْت عُثْمَانَ، فَأَطْرَقَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، مَا قَتَلْته وَلاَ أَمَرْت بِقَتْلِهِ، وَمَا سَائَنِي.

(حاكم ۱۰۶)

(۳۸۸۲۹) زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی باندی کہتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ زید بن ارقم کی عیادت کے لیے تشریف لائے جبکہ ان کے اردگرد لوگ بیٹھے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا تم خاموش رہو۔ اللہ کی قسم تم آج جس چیز کے بارے میں سوال کرو گے میں تم کو اس کی خبر دونگا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں! بتاؤ تم ہی ہو جس نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا؟ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ دیر نظر نیچی کی پھر فرمایا اللہ کی قسم جس نے بیج کو پھاڑا اور جس نے ہوا چلائی، میں نے ان کو قتل نہیں کیا اور نہ ہی اس کا حکم دیا اور نہ ہی مجھ پر اس کی کوئی برائی عائد ہوتی ہے۔

(۳۸۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يَعْلَى، قَالَ: كَانَ يَوْمَ أَرَادُوا قَتْلَ عُثْمَانَ أَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَى عَلِيٍّ أَلاَ تَأْتِيَ هَذَا الرَّجُلَ فَتَمْنَعَهُ، فَإِنَّهُمْ لَمْ يُبْرِمُوا أَمْرًا دُونَك، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَنَأْتِيَنَّهُمْ، قَالَ: فَأَخَذَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ بِكَتِفَيْهِ فَاحْتَضَنَهُ، فَقَالَ: يَا أَبَتِ، أَيْنَ تَذْهَبُ وَاللهِ مَا يَزِيدُونَك إِلاَّ رَهْبَةً، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَلِيٌّ بِعِمَامَتِهِ يَنْهَاهُمْ عَنْهُ.

(۳۸۸۳۰) منذر بن یعلی سے منقول ہے کہ جس دن باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو مروان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ کیا آپ اس شخص (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے پاس جا کر ان کی حفاظت نہیں کریں گے؟ کیونکہ وہ آپ کے علاوہ کسی کا فیصلہ ماننے کو تیار نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم ضرور جائیں گے ان کے پاس۔ پس ابن حنفیہ نے ان کے کندھے کو پکڑا اور اس کام کی ذمہ داری خود اٹھانے کا ارادہ کیا۔ اور عرض کیا اے میرے ابا جان آپ کہاں جا رہے ہیں اللہ کی قسم وہ لوگ آپ کے خوف میں ہی اضافہ کریں گے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باغیوں کی طرف اپنا عمامہ بھیجا اور باغیوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ضرر پہنچانے سے رکنے کا کہا۔

(۳۸۸۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الأَنْصَارِيِّ، قَالَ: دَخَلْت مَعَ الْمِصْرِيِّينَ عَلَى عُثْمَانَ، فَلَمَّا ضَرَبُوهُ خَرَجْتُ أَشْتَدُّ قَدْ مَلأَتْ فُرُوجِي عَدْوًا حَتَّى دَخَلْت الْمَسْجِدَ، فَإِذَا

رَجُلٌ جَالِسٌ فِي نَحْوٍ مِنْ عَشَرَةٍ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ، فَقَالَ : وَيْحَك مَا وَرَاك ، قَالَ : قُلْتُ قَدْ وَاللهِ فُرِغَ مِنَ الرَّجُلِ ، قَالَ : فَقَالَ : تَبًّا لَكُمْ آخِرَ الدَّهْرِ ، قَالَ : فَنَظَرْت فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ. (سعید بن منصور ۲۹۳۹)

(۳۸۸۳۱) ابوجعفر انصاری سے منقول ہے کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حملہ کرنے والے مصریوں کے ساتھ میں بھی تھا۔ جب انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مارا تو میں گھبراہٹ کی حالت میں بھاگتا ہوا وہاں سے نکلا یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو ایک شخص مسجد کے ایک کونے میں بیٹھا تھا اور اس کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔ اس نے کہا تمہاری ہلاکت ہو تمہارے پیچھے کیا معاملہ ہوا؟ میں نے کہا اللہ کی قسم اس شخص (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کا کام تمام ہوگیا۔ اس بیٹھے ہوئے شخص نے کہا ہلاکت ہو تمہارے لیے آخر زمانہ میں۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳۸۸۳۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : لَمَّا حُصِرَ عُثْمَان أَتَى عَلِيٌّ طَلْحَةَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى وَسَائِدَ فِي بَيْتِهِ ، فَقَالَ : أَنْشُدُكَ اللَّهَ ، لَمَا رَدَدْت النَّاسَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ مَقْتُولٌ ، فَقَالَ طَلْحَةُ : لاَ وَاللهِ حَتَّى تُعْطِيَ بَنُو أُمَيَّةَ الْحَقَّ مِنْ أَنْفُسِهَا.

(۳۸۸۳۲) حکیم بن جابر سے منقول ہے کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے وہ اپنے گھر میں تکیوں پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں آپ نے لوگوں (باغیوں) کو امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے نہیں روکا کیونکہ ان کو قتل کردیا جائے گا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم نہیں روکوں گا یہاں تک کہ بنوامیہ اپنے پاس سے لوگوں کو حق نہ دیدیں۔

(۳۸۸۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : عَابُوا عَلَى عُثْمَانَ تَمْزِيقَ الْمَصَاحِفِ وَآمَنُوا بِمَا كَتَبَ لَهُمْ.

(۳۸۸۳۳) ابومجلز سے منقول ہے کہتے ہیں کہ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو صحیفے جلانے پر برا بھلا بھی کہتے ہیں اور ان کے لکھے (ان کے جمع کے لیے قرآن) پر ایمان بھی لاتے ہیں۔

(۳۸۸۳٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : خَطَبَ عَلِيٌّ بِالْبُصْرَةِ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا قَتَلْته وَلاَ مَالأْت عَلَى قَتْلِهِ ، فَلَمَّا نَزَلَ ، قَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ : أَيُّ شَيْءٍ صَنَعْتَ الآنَ يَتَفَرَّقُ عَنْك أَصْحَابُك ، فَلَمَّا عَادَ إِلَى الْمِنبَرِ ، قَالَ : مَنْ كَانَ سَائِلاً عَنْ دَمِ عُثْمَانَ فَإِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُ وَأَنَا مَعَهُ ، قَالَ مُحَمَّدٌ : هَذِهِ كَلِمَةٌ قُرَشِيَّةٌ ذَاتُ وَجْهٍ. (طبرانی ۱۱۳)

(۳۸۸۳۴) محمد سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں خطبہ فرمایا اللہ کی قسم میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل نہیں کیا اور نہ میں نے ان کے قتل میں معاونت کی۔ جب وہ منبر سے نیچے اترے تو آپ کے کسی ساتھی نے کہا پھر آپ نے کیا کیا؟ اب آپ سے آپ کے ساتھی جدا ہو رہے ہیں۔ پس جب حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس منبر پر آئے تو فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے بارے میں سوال کرنے والا کون

ہے؟ بے شک عثمان رضی اللہ عنہ کو اللہ نے قتل کیا اور میں ان کے ساتھ ہوں گا (یعنی میں بھی قتل کر دیا جاؤں گا) محمد کہتے ہیں یہ کلمہ ذو وجہین ہے۔

(۳۸۸۳۵) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ عُثْمَان ، قَالَ حُذَيْفَةُ هَكَذَا وَحَلَّقَ بِيَدِهِ ، وَقَالَ : فُتِقَ فِي الإِسْلاَمِ فَتْقٌ لاَ يَرْتُقُهُ جَبَلٌ.

(۳۸۸۳۵) میمون سے منقول ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے حلقہ بناتے ہوئے فرمایا اسلام میں ایسا شگاف پیدا ہوا ہے جس کو پہاڑ بھی پر نہیں کر سکے گا۔

(۳۸۸۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَسْلَمُ الْمِنْقَرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمَّا وَقَعَ مِنْ أَمْرِ عُثْمَانَ مَا كَانَ ، وَتَكَلَّمَ النَّاسُ فِي أَمْرِهِ ، أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، فَقُلْتُ له : أَبَا الْمُنْذِرِ ، مَا الْمَخْرَجُ ، قَالَ : كِتَابُ اللهِ ، قَالَ : مَا اسْتَبَانَ لَكَ مِنْهُ فَاعْمَلْ بِهِ وَانْتَفِعْ بِهِ ، وَمَا اشْتَبَهَ عَلَيْكَ فَآمِنْ بِهِ وَكِلْهُ إِلَى عَالِمِهِ. (حاکم ۳۰۳)

(۳۸۸۳۶) عبدالرحمن بن ابزی سے منقول ہے کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا معاملہ ہوا تو لوگوں نے چہ میگوئیاں شروع کر دیں۔ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابو منذر اب راہ نجات کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کتاب اللہ، پھر فرمایا جو تم پر واضح ہو جائے اس پر عمل کرو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ اور جو تم پر مشتبہ ہو اس پر ایمان لے آؤ اور اس کو اس کے جاننے والے کے سپرد کر دو۔

(۳۸۸۳۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ صَخْرِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ جُزَيِّ بْنِ بُكَيْرٍ الْعَبْسِيِّ ، قَالَ : جَاءَ حُذَيْفَةُ إِلَى عُثْمَانَ لِيُوَدِّعَهُ ، أَوْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا أَدْبَرَ ، قَالَ : رُدُّوهُ ، فَلَمَّا جَاءَ ، قَالَ : مَا بَلَغَنِي عَنْكَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا أَبْغَضْتُكَ مُنْذُ أَحْبَبْتُكَ ، وَلاَ غَشَشْتُكَ مُنْذُ نَصَحْتُ لَكَ ، قَالَ أَنْتَ أَصْدَقُ مِنْهُمْ وَأَبَرُّ ، انْطَلِقْ ، فَلَمَّا أَدْبَرَ ، قَالَ : رُدُّوهُ ، قَالَ : مَا بَلَغَنِي عَنْكَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ، فَقَالَ : حُذَيْفَةُ بِيَدِهِ هَكَذَا ، مَا بَلَغَنِي عَنْكَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ، أَجَلْ وَاللهِ لَتُخْرَجَنَّ إِخْرَاجَ الثَّوْرِ ، ثُمَّ لَتُذْبَحَنَّ ذَبْحَ الْجَمَلِ ، قَالَ : فَأَخَذَهُ مِنْ ذَلِكَ أَفكَلٌ ، فَأَرْسَلَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَجِيءَ بِهِ يُدْفَعُ ، قَالَ : هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ حُذَيْفَةُ ، قَالَ : وَاللهِ لَتُخْرَجَنَّ إِخْرَاجَ الثَّوْرِ وَلَتُذْبَحَنَّ ذَبْحَ الْجَمَلِ ، فَقَالَ : ادفنها ادفنها.

(دار قطنی ۴۹۰)

(۳۸۸۳۷) جزی بن بکیر عبسی سے منقول ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تا کہ ان کو الوداع کریں یا سلام کریں۔ جب وہاں سے پیٹھ پھیر کر واپس آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کو واپس لاؤ جب حضرت حذیفہ واپس آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا بات ہے جو آپ کی طرف سے مجھے پہنچی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم جب سے

میں نے بیعت کی ہے کبھی آپ سے بغض نہیں رکھا اور جب سے آپ کی خیر خواہی کی اس کے بعد نہ ہی میں نے اپنے دل میں کینہ رکھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ان سے زیادہ سچے اور نیک ہیں آپ جائیں پس جب وہ منہ پھیر کر جانے لگے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کیا بات ہے جو آپ کی طرف سے مجھے پہنچی؟ پھر فرمایا ہاں اللہ کی قسم تم ضرور بیل کی طرح نکال دیے جاؤ گے اور اونٹ کی طرح ذبح کیے جاؤ گے راوی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر کپکپی طاری ہوگئی پھر انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو بلایا پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا تا کہ اس کا کچھ ازالہ کیا جاسکے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ حذیفہ نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا کہ تم کو بیل کی طرح نکالا جائے گا اور اونٹ کی طرح ذبح کیا جائے گا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اس بات کو دفن کر دیجیے۔

(۳۸۸۳۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَلاَّمُ بْنُ مِسْكِينٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلاَمٍ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَان يَبْكِي وَيَقُولُ :الْيَوْمَ هَلَكَتِ الْعَرَبُ.

(۳۸۸۳۸) سلام بن مسکین سے منقول ہے کہتے ہیں کہ مجھ سے راویت کیا ہے اس شخص نے جس نے عبداللہ بن سلام کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے دن روتے ہوئے دیکھا تھا وہ فرما رہے تھے آج عرب ہلاک ہو گئے۔

(۳۸۸۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ نَاسًا كَانُوا عِنْدَ فُسْطَاطِ عَائِشَةَ فَمَرَّ بِهِمْ عُثْمَان ، أُرَى ذَلِكَ بِمَكَّةَ ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ :فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلاَّ لَعَنَهُ ، أَوْ سَبَّهُ غَيْرِي ، وَكَانَ فِيهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، فَكَانَ عُثْمَان عَلَى الْكُوفِيِّ أَجْرَأَ مِنْهُ عَلَى غَيْرِهِ ، فَقَالَ :يَا كُوفِي ، أَتَسُبُّنِي ؟ اقْدُمِ الْمَدِينَةَ ، كَأَنَّهُ يَتَهَدَّدُهُ ، قَالَ :فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقِيلَ لَهُ :عَلَيْك بِطَلْحَةِ ، فَانْطَلَقَ مَعَهُ طَلْحَةُ حَتَّى أَتَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ عُثْمَان :وَاللهِ لأَجْلِدَنَّكَ مِئَة ، قَالَ :فَقَالَ طَلْحَةُ :وَاللهِ لاَ تَجْلِدُهُ مِئَة إِلاَّ أَنْ يَكُونَ زَانِيًا ، قَالَ لأَحْرِمَنَّكَ عَطَائَك ، قَالَ :فَقَالَ طَلْحَةُ :إِنَّ اللَّهَ سَيَرْزُقُهُ.

(۳۸۸۳۹) ابوسعید سے منقول ہے کہ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خیمہ کے قریب جمع تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے یہ مکہ کا واقعہ ہے ابوسعید کہتے ہیں میرے علاوہ وہاں موجود ہر شخص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر طعن وتشنیع کی۔ ان لوگوں میں ایک کوفی بھی تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس شخص پر جرأت کرتے ہوئے فرمایا اے کوفی کیا تو مجھے گالی دیتا ہے؟ تو مدینے آنا! گویا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دھمکی دی پس وہ شخص مدینے آیا تو اس سے کہا گیا کہ تم طلحہ رضی اللہ عنہ کو لازم پکڑو۔ پس حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ چلے یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو عطایا سے محروم کر دونگا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ رزق عطا کریگا۔

(۳۸۸۴۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ذَكْوَانَ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ ، عَنْ صُهَيْبٍ مَوْلَى الْعَبَّاسِ ، قَالَ :أَرْسَلَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى عُثْمَانَ أَدْعُوهُ ، قَالَ :فَأَتَيْته فَإِذَا هُوَ يُغَدِّي النَّاسَ ، فَدَعَوْته فَأَتَاهُ ،

فَقَالَ :أَفْلَحَ الْوَجْهُ أَبَا الْفَضْلِ ، قَالَ :وَوَجْهُكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ :مَا زِدْتُ أَنْ أَتَانِي رَسُولُكَ وَأَنَا أُغَدِّي النَّاسَ فَغَدَّيْتُهُمْ ، ثُمَّ أَقْبَلْتُ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ :أُذَكِّرُكَ اللَّهَ فِي عَلِيٍّ ، فَإِنَّهُ ابْنُ عَمِّكَ وَأَخُوكَ فِي دِينِكَ وَصَاحِبُكَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِهْرُكَ ، وَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَقُومَ بِعَلِيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَاعْفِنِي مِنْ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ عُثْمَانُ :أَنَا أَول مَا أجيبك أَنْ قَدْ شَفَّعْتُكَ ، أَنَّ عَلِيًّا لَوْ شَاءَ مَا كَانَ أَحَدٌ دُونَهُ ، وَلَكِنَّهُ أَبَى إِلاَّ رَأْيَهُ ، وَبَعَثَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ لَهُ أُذَكِّرُكَ اللَّهَ فِي ابْنِ عَمِّكَ ، وَابْنِ عَمَّتِكَ وَأَخِيكَ فِي دِينِكَ وَصَاحِبِكَ مَعَ رَسُولِ اللهِ وَوَلِيِّ بَيْعَتِكَ ، فَقَالَ :وَاللهِ لَوْ أَمَرَنِي أَنْ أَخْرُجَ مِنْ دَارِي لَخَرَجْتُ ، فَأَمَّا أَنْ أُدَاهِنَ أَنْ لاَ يُقَامَ كِتَابُ اللهِ فَلَمْ أَكُنْ لأَفْعَلَ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ :سَمِعْته مَا لاَ أُحْصِي وَعَرَضْته عَلَيْهِ غَيْرَ مَرَّةٍ.

(۳۸۸۴۰) صہیب جو کہ عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں سے منقول ہے عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ میں ان کو بلا کر لاؤں۔ کہتے ہیں میں ان کے پاس آیا تو وہ لوگوں کو ناشتہ کروا رہے تھے میں نے ان کو بلایا پس وہ آگئے اور فرمایا اے ابوالفضل آپکا چہرہ کامیاب رہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا اے امیر المؤمنین آپ کا چہرہ بھی فلاح کو پائے پھر عرض کیا کہ آپ کا پیغام سنتے ہی چلا آیا صرف کھانا کھلایا ہے لوگوں کو۔ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو نصیحت کرتا ہوں علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بے شک وہ آپ کے چچا کے بیٹے ہیں اور آپ کے ماموں کے بیٹے ہیں اور آپ کے دینی بھائی ہیں اور وہ آپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور آپ کے ہم زلف ہیں۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے مدمقابل کھڑا ہونا چاہتے ہیں۔ اے امیر المؤمنین !اس کی معافی آپ مجھے دیدیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کی اس بات کو قبول کیا اور آپ کی سفارش کو قبول کیا بے شک اگر علی رضی اللہ عنہ چاہے تو ان کے علاوہ کوئی نہ ہو مگر انہوں نے انکار کر دیا سوائے رائے دینے کے پھر عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ میں تم کو تمہارے چچا کے بیٹے کے بارے میں نصیحت کرتا ہوں جو تمہارا پھوپھی کا بیٹا ہے اور دینی بھائی ہے اور آپ کے ساتھ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آپ نے ان سے بیعت بھی کی ہوئی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ مجھے گھر سے نکلنے کا حکم دیتے تو میں ضرور نکلتا رہی بات مداہنت کی کہ اللہ کی کتاب کو قائم نہ کیا جائے تو میں ایسا نہیں کر سکتا۔ محمد بن جعفر فرماتے ہیں کہ اس کو میں نے بے شمار دفعہ سنا ہے اور ان پر کئی دفعہ پیش کیا ہے۔

(۳۸۸۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ مُعَاوِيَةُ وَعَمْرٌو الْكُوفَةَ أَتَى الْحَارِثُ بْنُ الأَزْمَعِ عَمْرًا ، فَخَرَجَ عَمْرٌو وَهُوَ رَاكِبٌ ، فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ :جِئْتُ فِي أَمْرٍ لَوْ وَجَدْتُكَ عَلَى قَرَارٍ لَسَأَلْتُكَ ، فَقَالَ عَمْرٌو :مَا كُنْتَ لِتَسْأَلَنِي ، عَنْ شَيْءٍ وَأَنَا عَلَى قَرَارٍ إِلاَّ أَخْبَرْتُكَ بِهِ الآنَ ، قَالَ : فَأَخْبِرْنِي عَنْ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ ، قَالَ :فَقَالَ :اجْتَمَعَتِ السَّخْطَةُ وَالأَثَرَةُ ، فَغَلَبَتِ السَّخْطَةُ الأَثَرَةَ ، ثُمَّ سَارَ.

(۳۸۸۴۱) قیس سے منقول ہے جب معاویہ رضی اللہ عنہ اور عمرو رضی اللہ عنہ کوفہ آئے تو حارث بن ازمع عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ عمرو سوار ہو کر

نکل رہے تھے حارث نے انہیں کہا میں ایک کام آیا تھا اگر آپ تشریف فرما ہوتے تو میں آپ سے ایک سوال پوچھتا۔ حضرت عمرو نے فرمایا تم نے جو سوال کرنا ہے وہ کرلو، کیونکہ جس سوال کا جواب میں تمھیں بیٹھے ہونے کی حالت میں دے سکتا ہوں، اب بھی دے سکتا ہوں۔ حارث نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے کچھ بتایئے۔ انہوں نے فرمایا غیظ وغضب اور خودغرضی ایک جگہ جمع ہوئے تھے پس غیظ وغضب خودغرضی پر غالب آ گیا۔ پھر آپ چل دیے۔

(۳۸۸۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا كَهْمَسٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الأَقْرَعُ ، قَالَ: أَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى الأُسْقُفِ ، قَالَ :فَهُوَ يَسْأَلُهُ وَأَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمَا أُظِلُّهُمَا مِنَ الشَّمْسِ ، فَقَالَ لَهُ :هَلْ تَجِدُنَا فِي كِتَابِكُمْ ، قَالَ :نَعتَكُمْ وَأَعْمَالَكُمْ ، قَالَ :فَمَا تَجِدُنِي ، قَالَ :أَجِدُكَ قَرْنَ حَدِيدٍ ، قَالَ :فنفط عُمَرُ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ :قَرْنُ حَدِيدٍ ، قَالَ أَمِينٌ شَدِيدٌ ، قَالَ :فَكَأَنَّهُ فَرِحَ بِذَلِكَ ، قَالَ فَمَا تجدُ بَعْدِي ، قَالَ خَلِيفَةٌ صِدْقٍ يُؤْثِرُ أَقْرَبِيهِ ، قَالَ ، يقول عُمَرُ :يَرْحَمُ اللَّهُ ابْنَ عَفَّانَ ، قَالَ :فَمَا تَجِدُ بَعْدَهُ ، قَالَ :صَدْعُ حَدِيدٍ ، قَالَ : وَفِي يَدِ عُمَرَ شَيْءٌ يُقَلِّبُهُ ، قَالَ :فَنَبَذَهُ ، وَقَالَ :يَا دَفْرَاه ، مَرَّتَيْنِ ، أَوْ ثَلاثًا ، فَقَالَ :لاَ تَقُلْ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ خَلِيفَةٌ مُسْلِمٌ وَرَجُلٌ صَالِحٌ ، وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْلَفُ وَالسَّيْفُ مَسْلُولٌ وَالدَّمُ مُهْرَاقٌ، قَالَ :ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ ، وَقَالَ :الصَّلاَةَ.

(۳۸۸۴۲) اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک پادری کو بلایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے سوال کر رہے تھے اور میں ان دونوں پر سایہ کر رہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کیا آپ اپنی کتابوں میں ہمارا تذکرہ پاتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں تمہاری صفات اور اعمال کا تذکرہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیا؟ اس نے کہا میں آپ کو لوہے کا سینگ پاتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات سے ذرا پریشان ہوئے پھر پوچھا قرن حدید کیا ہے؟ تو پادری نے جواب دیا سخت امانتدار۔ اس بات سے عمر رضی اللہ عنہ خوش ہوئے۔ پھر کہنے لگے میرے بعد کیا پاتے ہو تو اس نے جواب دیا سچا خلیفہ جو اپنے اقرباء کو ترجیح دے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ ابن عفان رضی اللہ عنہ پر رحم کرے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اس کے بعد آپ کیا پاتے ہیں؟ اس نے کہا لوہے میں شگاف۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کوئی شے تھی جس کے ذریعے الٹ پلٹ کر رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پھینکا اور دو یا تین دفعہ یہ فرمایا "یا دفراہ" (اے رسوا ہونے والے) پادری نے کہا آپ اس طرح نہ کہیے اے امیر المؤمنین! کیونکہ وہ مسلمان خلیفہ ہوگا اور نیک آدمی ہوگا لیکن وہ ایسی حالت میں خلیفہ بنے گا جب تلوار ننگی ہوگی اور خون بہہ رہا ہوگا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نماز کے لیے چلو۔

(۳۸۸۴۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلاَمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :لاَ تَسُلُّوا سُيُوفَكُمْ فَلَئِنْ سَلَلْتُمُوهَا لاَ تُغْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَقَالَ :أَنْظِرُونِي ثَمَانَ عَشَرَةَ ، يَعْنِي يَوْمَ عُثْمَانَ.

(۳۸۸۴۳) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا تم اپنی تلواریں نہ کھینچو، اگر تم تلواریں کھینچو گے تو قیامت تک یہ

نیام میں نہ جائیں گی پھر فرمایا مجھے اٹھارہ دن کی مہلت دے دو یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن تک (کیونکہ یہ خود وفات پا جائیں گے)

(۳۸۸٤٤) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، قَالَ :قَالَ كَعْبٌ :كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى هَذَا وَفِي يَدَيْهِ شِهَابَانِ مِنْ نَارٍ ، يَعْنِي قَاتِلَ عُثْمَانَ ، فَقَتَلَهُ.

(۳۸۸۴۴) حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان کے عثمان کے قاتل کی طرف دیکھ رہا تھا اس کے ہاتھ میں آگ کے دو انگارے ہیں پس اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا۔

(۳۸۸٤٥) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدٍ الأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :سَمِعَ عُثْمَان ، أَنَّ وَفْدَ أَهْلِ مِصْرَ قَدْ أَقْبَلُوا ، فَاسْتَقْبَلَهُمْ ، فَكَانَ فِي قَرْيَةٍ خَارِجًا مِنَ الْمَدِينَةِ ، أَوْ كَمَا قَالَ :قَالَ :فَلَمَّا سَمِعُوا بِهِ أَقْبَلُوا نَحْوَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي هُوَ فِيهِ ، قَالَ :أُرَاهُ ، قَالَ :وَكَرِهَ أَنْ يَقْدَمُوا عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ ، أَوْ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ ، فَأَتَوْهُ فَقَالُوا :ادْعُ بِالْمُصْحَفِ ، فَدَعَا بِالْمُصْحَفِ فَقَالُوا :افْتَحِ السَّابِعَةَ ، وَكَانُوا يُسَمُّونَ سُورَةَ يُونُسَ السَّابِعَةَ ، فَقَرَأَهَا حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى هَذِهِ الآيَةِ :﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلاَلاً قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللهِ تَفْتَرُونَ﴾ قَالُوا :أَرَأَيْت مَا حَمَيْت مِنَ الْحِمَى آللَّهُ أَذِنَ لَكَ بِهِ أَمْ عَلَى اللهِ تَفْتَرِي ، فَقَالَ :أَمْضِهِ ، أُنْزِلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا ، وَأَمَّا الْحِمَى فَإِنَّ عُمَرَ حَمَى الْحِمَى قَبْلِي لإِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَلَمَّا وُلِّيتُ زَادَتْ إِبِلُ الصَّدَقَةِ فَزِدْتُ فِي الْحِمَى لِمَا زَادَ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَهُ بِالآيَةِ فَيَقُولُ :أَمْضِهِ ، نَزَلَتْ فِي كَذَا وَكَذَا .

٢- وَالَّذِي يَلِي كَلاَمَ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ فِي سِنِّكَ ، يَقُولُ أَبُو نَضْرَةَ :يَقُولُ لِي ذَلِكَ أَبُو سَعِيدٍ ، قَالَ أَبُو نَضْرَةَ :وَأَنَا فِي سِنِّكَ يَوْمَئِذٍ ، قَالَ :وَلَمْ يَخْرُجْ وَجْهِي ، أَوْ لَمْ يَسْتَوِ وَجْهِي يَوْمَئِذٍ ، لاَ أَدْرِي لَعَلَّهُ ، قَالَ مَرَّةً أُخْرَى : وَأَنَا يَوْمَئِذٍ فِي ثَلاَثِينَ سَنَةً .

٣- ثُمَّ أَخَذُوهُ بِأَشْيَاءَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا مَخْرَجٌ ، فَعَرَفَهَا ، فَقَالَ :أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُمْ :مَا تُرِيدُونَ فَأَخَذُوا مِيثَاقَهُ ، قَالَ :وَأَحْسِبُهُ ، قَالَ :وَكَتَبُوا عَلَيْهِ شَرْطًا ، قَالَ :وَأَخَذَ عَلَيْهِمْ ، أَنْ لاَ يَشُقُّوا عَصًا وَلاَ يُفَارِقُوا جَمَاعَةً مَا أَقَامَ لَهُمْ بِشَرْطِهِمْ ، أَوْ كَمَا أَخَذُوا عَلَيْهِ .

٤- فَقَالَ لَهُمْ :مَا تُرِيدُونَ فَقَالُوا :نُرِيدُ أَنْ لاَ يَأْخُذَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ عَطَاءً ، فَإِنَّمَا هَذَا الْمَالُ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ وَلِهَذِهِ الشُّيُوخِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضُوا ، وَأَقْبَلُوا مَعَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ رَاضِينَ ، فَقَامَ فَخَطَبَ ، فَقَالَ :وَاللهِ إِنِّي مَا رَأَيْت وَافِدًا هُمْ خَيْرٌ لِحَوْبَاتِي مِنْ هَذَا الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَيَّ ، وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى :حَسِبْت ، أَنَّهُ قَالَ :مِنْ هَذَا الْوَفْدِ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ ، أَلاَ مَنْ كَانَ لَهُ زَرْعٌ فَلْيَلْحَقْ بِزَرْعِهِ ، وَمَنْ كَانَ لَهُ

ضَرْعٌ فَلْيَحْتَلِبْ ، أَلَا إِنَّهُ لَا مَالَ لَكُمْ عِنْدَنَا ، إِنَّمَا هَذَا الْمَالُ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ ، وَلِهَذِهِ الشُّيُوخِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ النَّاسُ وَقَالُوا : مَكْرُ بَنِي أُمَيَّةَ .

٥- ثُمَّ رَجَعَ الْوَفْدُ الْمِصْرِيُّونَ رَاضِينَ ، فَبَيْنَمَا هُمْ فِي الطَّرِيقِ إِذْ بِرَاكِبٍ يَتَعَرَّضُ لَهُمْ ، ثُمَّ يُفَارِقُهُمْ ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ ، ثُمَّ يُفَارِقُهُمْ وَيَسُبُّهُمْ ، فَقَالُوا لَهُ : إِنَّ لَكَ لأَمْرًا مَا شَأْنُك ، قَالَ : أَنَا رَسُولُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى عَامِلِهِ بِمِصْرَ فَفَتَّشُوهُ فَإِذَا بِالْكِتَابِ عَلَى لِسَانِ عُثْمَانَ ، عَلَيْهِ خَاتَمُهُ إِلَى عَامِلِ مِصْرَ أَنْ يَقْتُلَهُمْ ، أَوْ يَقْطَعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلَهُمْ .

٦- فَأَقْبَلُوا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ، فَأَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا : أَلَمْ تَرَ إِلَى عَدُوِّ اللهِ ، أَمَرَ فِينَا بِكَذَا وَكَذَا ، وَاللهِ قَدْ أُحِلَّ دَمُهُ قُمْ مَعَنَا إِلَيْهِ ، فَقَالَ : لاَ وَاللهِ ، لاَ أَقُومُ مَعَكُمْ ، قَالُوا : فَلِمَ كَتَبْتَ إِلَيْنَا ، قَالَ : لاَ وَاللهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْكُمْ كِتَابًا قَطُّ ، قَالَ : فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ، ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : أَلِهَذَا تُقَاتِلُونَ ، أَوْ لِهَذَا تَغْضَبُونَ وَانْطَلَقَ عَلِيٌّ فَخَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى قَرْيَةٍ ، أَوْ قَرْيَةٍ لَهُ .

٧- فَانْطَلَقُوا حَتَّى دَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ فَقَالُوا : كَتَبْتَ فِينَا بِكَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ : إِنَّمَا هُمَا اثْنَتَانِ ، أَنْ تُقِيمُوا عَلَيَّ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، أَوْ يَمِينًا : بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، مَا كَتَبْتُ وَلاَ أَمْلَيْتُ ، وَقَدْ تَعْلَمُونَ ، أَنَّ الْكِتَابَ يُكْتَبُ عَلَى لِسَانِ الرَّجُلِ وَيُنْقَشُ الْخَاتَمُ عَلَى الْخَاتَمِ ، فَقَالُوا لَهُ : قَدْ وَاللهِ أَحَلَّ اللَّهُ دَمَك ، وَنُقِضَ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ ،

٨- قَالَ : فَحَصَرُوهُ فِي الْقَصْرِ ، فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ ، قَالَ : فَمَا أَسْمَعُ أَحَدًا رَدَّ السَّلاَمَ إِلاَّ أَنْ يَرُدَّ رَجُلٌ فِي نَفْسِهِ ، فَقَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ ، هَلْ عَلِمْتُمْ أَنِّي اشْتَرَيْتُ رُومَةَ بِمَالِي لأَسْتَعْذِبَ بِهَا ، قَالَ : فَجَعَلْتُ رِشَائِي فِيهَا كَرِشَاءِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَقِيلَ : نَعَمْ ، فَقَالَ : فَعَلاَمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أُفْطِرَ عَلَى مَاءِ الْبَحْرِ .

٩- قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ عَلِمْتُمْ أَنِّي اشْتَرَيْتُ كَذَا وَكَذَا مِنَ الأَرْضِ فَزِدْته فِي الْمَسْجِد ، قِيلَ : نَعَمْ ، قَالَ : فَهَلْ عَلِمْتُمْ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ مُنِعَ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ قبلي قِيلَ قَالَ : وَأَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ سَمِعْتُمْ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرَ كَذَا وَكَذَا شَيْئًا مِنْ شَأْنِهِ ، وَذَكَرَ أُرَى كِتَابَةَ الْمُفَصَّلِ .

١٠- قَالَ : فَفَشَا النَّهْي ، وَجَعَلَ النَّاسُ يَقُولُونَ : مَهْلاً ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَفَشَا النَّهْيُ وَقَامَ الأَشْتَرُ ، فَلاَ أَدْرِي يَوْمَئِذٍ أَمْ يَوْم آخَرَ ، فَقَالَ : لَعَلَّهُ قَدْ مُكِرَ بِهِ وَبِكُمْ ، قَالَ : فَوَطِئَهُ النَّاسُ حَتَّى أُلْقِيَ كَذَا وَكَذَا .

١١- ثُمَّ إِنَّهُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مَرَّةً أُخْرَى فَوَعَظَهُمْ وَذَكَّرَهُمْ ، فَلَمْ تَأْخُذْ فِيهِم الْمَوْعِظَةُ ، وَكَانَ النَّاسُ تَأْخُذُ فِيهِمَ الْمَوْعِظَةُ أَوَّلَ مَا يَسْمَعُونَهَا ، فَإِذَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِمْ لَمْ تَأْخُذْ فِيهِم الْمَوْعِظَةُ .

۱۲- ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ وَوَضَعَ الْمُصْحَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ : فَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَان : لَقَدْ أَخَذْتَ مِنِّي مَأْخَذًا ، أَوْ قَعَدْتَ مِنِّي مَقْعَدًا مَا كَانَ أَبُو بَكْرٍ لِيَأْخُذَهُ ، أَوْ لِيَقْعُدَهُ ، قَالَ : فَخَرَجَ وَتَرَكَهُ .

۱۳- قَالَ : وَفِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ : فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللهِ ، فَخَرَجَ وَتَرَكَهُ ، وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْمَوْتُ الأَسْوَدُ فَخَنَقَهُ وَخَنَقَهُ ، ثُمَّ خَرَجَ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا رَأَيْت شَيْئًا قَطُّ هُوَ أَلْيَنُ مِنْ حَلْقِهِ ، وَاللهِ لَقَدْ خَنَقْته حَتَّى رَأَيْت نَفَسَهُ مِثْلَ نَفَسِ الْجَانِّ تَرَدَّدَ فِي جَسَدِهِ .

۱۴- ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ آخَرُ ، فَقَالَ : بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللهِ وَالْمُصْحَفُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِالسَّيْفِ فَاتَّقَاهُ بِيَدِهِ فَقَطَعَهَا فَلاَ أَدْرِي أَبَانَهَا ، أَوْ قَطَعَهَا فَلَمْ يُبِنْهَا ، فَقَالَ : أَمَا وَاللهِ ، إِنَّهَا لأَوَّلُ كَفٍّ قَطُّ خَطَّتِ الْمُفَصَّلَ .

۱۵- وَحُدِّثْت فِي غَيْرِ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ : فَدَخَلَ عَلَيْهِ التُّجِيبِيُّ فَأَشْعَرَهُ بِمِشْقَصٍ ، فَانْتَضَحَ الدَّمُ عَلَى هَذِهِ الآيَةِ : ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمَ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ وَإِنَّهَا فِي الْمُصْحَفِ مَا حُكَّتْ .

۱۶- وَأَخَذَتْ بِنْتُ الْفُرَافِصَةِ فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ حُلِيَّهَا فَوَضَعَتْهُ فِي حِجْرِهَا ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ ، فَلَمَّا أُشْعِرَ ، أَوْ قُتِلَ تَجَافَتْ ، أَوْ تَفَاجَتْ عَلَيْهِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : قَاتَلَهَا اللَّهُ ، مَا أَعْظَمَ عَجِيزَتَهَا ، فَعَرَفْت أَنَّ أَعْدَاءَ اللهِ لَمْ يُرِيدُوا إِلاَّ الدُّنْيَا. (احمد ۷۶۶)

(۳۸۸۴۵) ابوسعید سے منقول ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ مصر کا وفد آیا ہے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کا استقبال کیا وہ مدینہ سے باہر ایک بستی میں تھے راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ وہ مدینہ میں ان کے پاس حاضر ہوں یا اس طرح کا کوئی امر تھا۔ پس اہل مصر ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ صحیفہ منگوائیے تو انہوں نے صحیفہ منگوالیا پھر کہنے لگے اس کو کھولیے اور سابعہ نکالیے وہ سورِ یونس کو سابعہ کا نام دیتے تھے پس حضرت عثمان نے پڑھنا شروع کیا اس آیت پر پہنچے: ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللهِ تَفْتَرُونَ﴾ (آپ کہہ دیجیے تم بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے جو رزق اتارا پھر اس میں سے تم نے حرام اور حلال بنالیا آپ کہہ دیں کیا تمہیں اللہ نے اجازت دی یا اللہ پر تم بہتان باندھتے ہو) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا پس اسے چھوڑ دو یہ آیت فلاں فلاں امر میں اتری ہے بہرحال آپ چراگاہ کی جو بات کر رہے ہیں تو مجھ سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ کے اونٹوں کے لیے چراگاہ مقرر کی تھی۔ پھر جب مجھے والی بنایا گیا تو صدقہ کے اونٹ بڑھ گئے، میں نے چراگاہ کو بھی وسعت دیدی اونٹوں کی کثرت کے پیش نظر۔ پس اہل مصر آیتوں سے دلیل پکڑتے رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے رہے کہ اسے چھوڑ و اور کہتے رہے یہ آیت فلاں فلاں واقعہ میں اتری ہے۔ جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کلام کر رہا تھا وہ آپ کی عمر کا تھا، ابونضرہ فرماتے ہیں کہ یہ بات مجھے ابوسعید نے بتائی، ابونضرہ فرماتے ہیں کہ میں اس دن تمہاری عمر کا تھا کہتے ہیں میرے چہرے پر مکمل جوانی کے اثرات ظاہر نہ ہوئے تھے یا یوں فرمایا کہ میں

اچھی طرح جوان نہ ہوا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے دوسری دفعہ فرمایا ہو میں اس دن تیس سال کا تھا۔ پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایسے اعتراضات کیے جن سے وہ چھٹکارا نہ پا سکے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان چیزوں کی حقیقت کو اچھی طرح پہچان لیا پھر فرمایا میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ پھر ان سے فرمایا تم کیا چاہتے ہو؟ پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایک عہد لیا راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے انہوں نے کچھ شرائط بھی طے کیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے عہد لیا کہ وہ مسلمانوں کی قوت کو فرو نہ کریں گے اور نہ ہی مسلمانوں میں تفرقہ پھیلائیں گے جب تک کہ میں شرائط پر قائم رہوں گا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اور کیا چاہتے ہو تو انہوں نے کہا ہم یہ چاہتے ہیں کہ اہل مدینہ عطایا نہ لیں کیونکہ یہ مال تو صرف قتال کرنے والوں اور اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے پس وہ راضی ہو گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ آئے پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا اللہ کی قسم میں نے اس وفد سے بہتر کوئی وفد نہیں دیکھا جو میری حاجت کے لیے اس سے بہتر ہو۔ اور پھر دوسری مرتبہ یہی فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ اس کے شرکاء اہل مصر ہیں سنو جس کے پاس کھیتی ہے وہ اپنی کھیتی باڑی کرے اور جس کے پاس دودھ والا جانور ہے وہ اس کا دودھ نکال کر گزارا کرے میرے پاس تمہارے لیے کوئی مال نہیں۔ اور مال مجاہدین اور اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے پس لوگ غصے ہوئے اور کہنے لگے یہ بنو امیہ کا فریب ہے۔ پھر مصری وفد بخوشی واپس لوٹ گیا۔ راستے میں تھے کہ ایک سوار ان کے پاس آیا پھر ان سے جدا ہو گیا پھر ان کی طرف لوٹا اور جدا ہو گیا اور ان کو برا بھلا کہا۔ تو انہوں نے اس سے کہا تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا امیر المؤمنین کی طرف سے مصر کے گورنر کی طرف سفیر ہوں پس اس وفد نے تحقیق کی تو اس کے پاس سے ایک خط نکلا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے تھا اس پر مہر بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تھی اور مصر کے گورنر کو یہ پیغام لکھا تھا کہ وہ اس وفد کو قتل کر دے یا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں۔ پس وہ وفد واپس لوٹا اور مدینہ پہنچا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا تم اللہ کے دشمن کی طرف نہیں دیکھتے جس نے ہمارے بارے میں اس طرح کا حکم جاری کیا ہے، اللہ نے اس کا خون حلال کر دیا ہے آپ ہمارے ساتھ چلیے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا، اہل وفد نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ نے ہمارے لیے یہ خط کیوں لکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اللہ کی قسم میں نے تمہارے لیے کوئی خط نہیں لکھا، پس وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے، اور ایک دوسرے کو کہنے لگے کیا اس وجہ سے تم قتال کرو گے؟ کیا اس وجہ سے تم غیظ وغضب میں مبتلا ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ سے نکل کر ایک بستی کی طرف چلے گئے۔ پس وہ چلے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ آپ نے ہمارے بارے میں اس طرح کیوں لکھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تب دو ہی چیزیں ہیں ایک یہ کہ تم مسلمانوں میں سے دو گواہ پیش کر دو یا پھر میں اس اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ یہ خط نہ ہی کسی سے لکھوایا اور تم جانتے ہو کہ خط کسی کی طرف سے کوئی دوسرا بھی لکھ سکتا ہے اور مہر پر جعلی مہر بھی لگائی جا سکتی ہے۔ پس انہوں نے کہا اللہ کی قسم اللہ نے آپ کا خون حلال کر دیا ہے اور عہد و پیماں توڑ دیے گئے ہیں۔ پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کے گھر میں محصور کر دیا پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان پر جھانکے اور سلام کیا۔ پھر

فرمایا میں نے سلام کا جواب نہیں سنا کسی سے مگر یہ کہ کسی نے اپنے دل میں جواب دیا ہو، پھر فرمایا پس تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال سے بئر رومہ خریدا تھا تا کہ میٹھا پانی دستیاب ہو اور پھر میں نے اسے تمام مسلمانوں کے لیے عام کر دیا تھا؟ پس کہا گیا جی ایسے ہی ہے پھر فرمایا تم مجھے کیوں روک رہے ہو اس کے پانی سے حتیٰ کہ میں کھاری پانی پینے پر مجبور ہوں۔ پھر فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو میں نے اس طرح کی زمین خریدی تھی پھر اس کو مسجد بنا دیا تھا؟ کہا گیا کہ ہاں پھر فرمایا کیا تم لوگوں میں سے کسی کو جانتے ہو کہ اس کو اس میں نماز سے روکا گیا ہو مجھ سے پہلے؟ پھر فرمایا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے نبی کریم ﷺ کو اس اس طرح فرماتے ہوئے سنا (یعنی آپ کے فضائل میں جو نبی کریم ﷺ سے منقول ہے) اور راوی نے مفصل لکھا ہوا ذکر کیا پھر فرمایا کہ روکنے کی بات پھیل گئی پھر لوگ ایک دوسرے کو روکنے لگے اور کہنے لگے امیر المؤمنین کو مہلت دینی چاہیے۔ اشتر کھڑا ہوا راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ اسی دن یا اس سے اگلے دن۔ پھر کہنے لگا ممکن ہے یہ (خط) اس کے ساتھ اور تمہارے ساتھ مکر کیا گیا ہو لوگوں نے اسے روند ڈالا اور اس کو ادھر ادھر پٹخا گیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دوبارہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو وعظ ونصیحت کی مگر وعظ ونصیحت کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ لوگوں کو جب پہلی دفعہ وعظ ونصیحت کی گئی تو اس کا اثر ہوا تھا مگر دوبارہ ان پر اس کا کچھ اثر نہ ہو سکا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا اور قرآن مجید اپنے سامنے رکھ لیا راوی کہتے ہیں کہ حسن سے منقول ہے کہ سب سے پہلے محمد بن ابو بکر گھر میں داخل ہوئے اور ان کی داڑھی کو پکڑا، تو عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس طرح تم نے میری داڑھی کو پکڑا ہے اس طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق پکڑنے والے نہ تھے پس وہ یہ سن کر نکل گئے اور ان کو چھوڑ دیا۔ ابو سعید کی حدیث میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی داخل ہوا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے پس وہ نکل گیا اور ان کو چھوڑ دیا۔ پھر ایک شخص آیا جسے موت اسود کے نام سے پکارا جاتا تھا پس اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گلے کو دبایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے گلے کو دبایا پھر نکل گیا پس وہ کہتا تھا کہ اللہ کی قسم میں نے ان کے حلق سے زیادہ نرم شئے نہیں دیکھی۔ میں نے ان کے گلے کو گھونٹا یہاں تک کہ میں نے ان کی جان کو دیکھا اس جان کی طرح جو اپنے جسم میں لوٹ رہی ہو۔ پھر دوسرا شخص اندر آیا اس سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان اللہ کی کتاب ہے پس اس نے تلوار چلائی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ہاتھ سے روکا مگر اس نے ہاتھ کاٹ دیا راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ ہاتھ جدا ہوا یا نہیں بہر حال اللہ کی قسم یہ پہلا ہاتھ تھا جس نے حد بندی کو عبور کیا۔ پھر کنانہ بن بشر تجوبی اندر آیا اور اس نے چوڑے پھل والے نیزے کے ذریعے آپ کو لہولہان کر دیا پس خون قرآن کی اس آیت پر گرا ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ان کی طرف سے کافی ہو جائے گا) اور وہ خون مصحف میں موجود ہے اس کو کھرچا نہیں گیا۔ نائلہ بن فرافصہ نے اپنے زیور کو اپنی گود میں رکھا یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے کی بات ہے۔ جب ان کو شہید کیا گیا تو وہ ان پر جھکی ہوئی تھیں۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ ان کے سرین کتنے بڑے ہیں؟ (یعنی یہ کتنی حسین ہیں میں) نے جان لیا کہ یہ اللہ کے دشمن صرف دنیا چاہتے ہیں۔

(۳۸۸۴۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ:حَدَّثَنَا أَبُو مِحْصَنٍ أَخُو حَمَّادِ بْنِ نُمَيْرٍ ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ وَاسِطٍ، قَالَ:حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَهْمٌ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ ، قَالَ :أَنَا شَاهِدُ هَذَا الأَمْرِ ، قَالَ :جَاءَ سَعْدٌ وَعَمَّارٌ فَأَرْسَلُوا إِلَى عُثْمَانَ أَنِ ائْتِنَا ، فَإِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَذْكُرَ لَكَ أَشْيَاءَ أَحْدَثْتَهَا، أَوْ أَشْيَاءَ فَعَلْتَهَا، قَالَ:فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَنَ انْصَرِفُوا الْيَوْمَ ، فَإِنِّي مُشْتَغِلٌ وَمِيعَادُكُمْ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا حَتَّى أَشْزَنَ ، قَالَ أَبُو مِحْصَنٍ :أَشْزَنَ : أَسْتَعِدُّ لِخُصُومَتِكُمْ .

۲۔ قَالَ :فَانْصَرَفَ سَعْدٌ ، وَأَبَى عَمَّارٌ أَنْ يَنْصَرِفَ ، قَالَهَا أَبُو مِحْصَنٍ مَرَّتَيْنِ ، قَالَ :فَتَنَاوَلَهُ رَسُولُ عُثْمَانَ فَضَرَبَهُ ، قَالَ :فَلَمَّا اجْتَمَعُوا لِلْمِيعَادِ وَمَنْ مَعَهُمْ ، قَالَ لَهُمْ عُثْمَانُ مَا تَنْقِمُونَ مِنِّي ، قَالُوا :نَنْقِمُ عَلَيْكَ ضَرْبَكَ عَمَّارًا ، قَالَ :قَالَ عُثْمَانُ :جَاءَ سَعْدٌ وَعَمَّارٌ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِمَا ، فَانْصَرَفَ سَعْدٌ ، وَأَبَى عَمَّارٌ أَنْ يَنْصَرِفَ ، فَتَنَاوَلَهُ رَسُولٌ مِنْ غَيْرِ أَمْرِي فَوَاللهِ مَا أَمَرْتُ وَلاَ رَضِيتُ ، فَهَذِهِ يَدِي لِعَمَّارٍ فَلْيَصْطَبِرْ ، قَالَ أَبُو مِحْصَنٍ :يَعْنِي :يَقْتَصُّ .

۳۔ قَالُوا :نَنْقِمُ عَلَيْكَ أَنَّكَ جَعَلْتَ الْحُرُوفَ حَرْفًا وَاحِدًا ، قَالَ :جَاءَنِي حُذَيْفَةُ ، فَقَالَ :مَا كُنْتَ صَانِعًا إِذَا قِيلَ :قِرَاءَةُ فُلاَنٍ وَقِرَاءَةُ فُلاَنٍ وَقِرَاءَةُ فُلاَنٍ ، كَمَا اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكِتَابِ ، فَإِنْ يَكُ صَوَابًا فَمِنَ اللهِ ، وَإِنْ يَكُ خَطَأً فَمِنْ حُذَيْفَةَ .

۴۔ قَالُوا :نَنْقِمُ عَلَيْكَ أَنَّكَ حَمَيْتَ الْحِمَى ، قَالَ :جَاءَتْنِي قُرَيْشٌ ، فَقَالَتْ :إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْعَرَبِ قَوْمٌ إِلاَّ لَهُمْ حِمًى يَرْعَوْنَ فِيهِ غَيْرَنَا ، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ لَهُمْ فَإِنْ رَضِيتُمْ فَأَقِرُّوا ، وَإِنْ كَرِهْتُمْ فَغَيِّرُوا ، أَوْ قَالَ :لاَ تُقِرُّوا شَكَّ أَبُو مِحْصَنٍ.

۵۔ قَالُوا :وَنَنْقِمُ عَلَيْكَ أَنَّكَ اسْتَعْمَلْتَ السُّفَهَاءَ أَقَارِبَكَ ، قَالَ :فَلْيَقُمْ أَهْلُ كُلِّ مِصْرٍ يَسْأَلُونِي صَاحِبَهُمَ الَّذِي يُحِبُّونَهُ فَأَسْتَعْمِلُهُ عَلَيْهِمْ وَأَعْزِلُ عَنْهُمَ الَّذِي يَكْرَهُونَ، قَالَ:فَقَالَ أَهْلُ الْبَصْرَةِ :رَضِينَا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ، فَأَقِرَّهُ عَلَيْنَا ، وَقَالَ أَهْلُ الْكُوفَةِ :اعْزِلْ سَعِيدًا ، وَقَالَ الْوَلِيدُ شَكَّ أَبُو مِحْصَنٍ :وَاسْتَعْمِلْ عَلَيْنَا أَبَا مُوسَى فَفَعَلَ ، قَالَ :وَقَالَ أَهْلُ الشَّامِ :قَدْ رَضِينَا بِمُعَاوِيَةَ فَأَقِرَّهُ عَلَيْنَا ، وَقَالَ أَهْلُ مِصْرَ :اعْزِلْ عَنَّا ابْنَ أَبِي سَرْحٍ، وَاسْتَعْمِلْ عَلَيْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ ، فَفَعَلَ ، قَالَ:فَمَا جَاؤُوا بِشَيْءٍ إِلاَّ خَرَجَ مِنْهُ ، قَالَ :فَانْصَرَفُوا رَاضِينَ.

۶۔ فَبَيْنَمَا بَعْضُهُمْ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ مَرَّ بِهِمْ رَاكِبٌ فَاتَّهَمُوهُ فَفَتَّشُوهُ فَأَصَابُوا مَعَهُ كِتَابًا فِي إِدَاوَةٍ إِلَى عَامِلِهِمْ أَنْ خُذْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا فَاضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ ، قَالَ :فَرَجَعُوا فَبَدَؤُوا بِعَلِيٍّ فَأَتَوْهُ فَجَاءَ مَعَهُمْ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقَالُوا :هَذَا كِتَابُكَ وَهَذَا خَاتَمُكَ ، فَقَالَ عُثْمَانُ :وَاللهِ مَا كَتَبْتُ وَلاَ عَلِمْتُ وَلاَ أَمَرْتُ ، قَالَ :فَمَنْ تَظُنُّ؟ قَالَ أَبُو مِحْصَنٍ :تَتَّهِمُ ، قَالَ :أَظُنُّ كَاتِبِي غَدَرَ ، وَأَظُنُّكَ بِهِ يَا عَلِيُّ ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :وَلِمَ تَظُنُّنِي بِذَاكَ،

قَالَ :لأَنَّكَ مُطَاعٌ عِنْدَ الْقَوْمِ ، قَالَ :ثُمَّ لَمْ تَرُدَّهُمْ عَنِّي .

۷- قَالَ :فَأَبَى الْقَوْمُ وَأَلَحُّوا عَلَيْهِ حَتَّى حَصَرُوهُ ، قَالَ :فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ ، وَقَالَ :بِمَ تَسْتَحِلُّونَ دَمِي فَوَاللهِ مَا حَلَّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلاَّ بِإِحْدَى ثَلاَثٍ :مُرْتَدٌّ ، عَنِ الإِسْلاَمِ ، أَوْ ثَيِّبٌ زَانٍ ، أَوْ قَاتِلُ نَفْسٍ ، فَوَاللهِ مَا عَمِلْتُ شَيْئًا مِنْهُنَّ مُنْذُ أَسْلَمْتُ ، قَالَ :فَأَلَحَّ الْقَوْمُ عَلَيْهِ ، قَالَ :وَنَاشَدَ عُثْمَانُ النَّاسَ أَنْ لاَ تُرَاقَ فِيهِ مِحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ .

۸- فَلَقَدْ رَأَيْت ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْرُجُ عَلَيْهِمْ فِي كَتِيبَةٍ حَتَّى يَهْزِمَهُمْ ، لَوْ شَاؤُوا أَنْ يَقْتُلُوا مِنْهُمْ لَقَتَلُوا ، قَالَ وَرَأَيْت سَعِيدَ بْنَ الأَسْوَدِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَإِنَّهُ لَيَضْرِبُ رَجُلاً بِعَرْضِ السَّيْفِ لَوْ شَاءَ أَنْ يَقْتُلَهُ لَقَتَلَهُ ، وَلَكِنَّ عُثْمَانَ عَزَمَ عَلَى النَّاسِ فَأَمْسَكُوا .

۹- قَالَ :فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو عَمْرِو بْنِ بُدَيْلٍ الْخُزَاعِيُّ وَالتُّجِيبِيُّ ، قَالَ :فَطَعَنَهُ أَحَدُهُمَا بِمِشْقَصٍ فِي أَوْدَاجِهِ وَعَلاَهُ الآخَرُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلُوهُ ، ثُمَّ انْطَلَقُوا هِرَابًا يَسِيرُونَ بِاللَّيْلِ وَيَكْمُنُونَ بِالنَّهَارِ حَتَّى أَتَوْا بَلَدًا بَيْنَ مِصْرَ وَالشَّامِ ، قَالَ :فَكَمِنُوا فِي غَارٍ ، قَالَ :فَجَاءَ نَبَطِيٌّ مِنْ تِلْكَ الْبِلاَدِ مَعَهُ حِمَارٌ ، قَالَ :فَدَخَلَ ذُبَابٌ فِي مِنْخَرِ الْحِمَارِ ، قَالَ :فَنَفَرَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِمَ الْغَارَ ، وَطَلَبَهُ صَاحِبُهُ فَرَآهُمْ :فَانْطَلَقَ إِلَى عَامِلِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :فَأَخْبَرَهُ بِهِمْ ، قَالَ :فَأَخَذَهُمْ مُعَاوِيَةُ فَضَرَبَ أَعْنَاقَهُمْ.

(۳۸۸۴۶) جہم فہری سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں نے اس معاملہ کو از خود مشاہدہ کیا کہ سعد اور عمارہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے پاس آئیں ہم آپ کو ایسی چیزوں کے بارے میں بتانا چاہتے ہیں جو آپ نے نئی نکالی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا کہ آپ آج چلے جائیں آج میں مصروف ہوں فلاں دن تم سے ملاقات کے لیے مقرر ہے تاکہ میں خصومت کے لیے تیار ہو جاؤں ابو محسن کہتے ہیں کہ اشزن کا معنی ہے میں تمہارے ساتھ خصومت کے لیے تیار ہو جاؤں۔ سعد تو واپس چلے گئے عمار نے واپس جانے سے انکار کر دیا ابو محسن نے یہ دو دفعہ فرمایا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاصد نے ان کو پکڑ کر مارا۔ پس مقررہ دن جب وہ سب جمع ہوئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تم کس چیز پر مجھ سے ناراض ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ نے جو عمار کو مارا ہے اس پر ہم ناراض ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سعد اور عمار آئے تھے میں نے ان کو پیغام بھیجا کہ وہ چلے جائیں سعد تو چلے گئے مگر عمار نے انکار کیا تو میرے قاصد نے میرے حکم کے بغیر اس کو مارا اللہ کی قسم نہ تو میں نے اس کا حکم دیا تھا اور نہ ہی میں اس پر راضی تھا۔ پھر بھی میں حاضر ہوں! عمار اپنا بدلہ لے لیں ابو محسن لیصطبر کا مطلب قصاص لینا بتلاتے ہیں۔ پھر وہ کہنے لگے ہم آپ سے ناراض ہیں کہ آپ نے مختلف حروف کو (قراءتوں) ایک ہی حرف بنا دیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے پاس حذیفہ رضی اللہ عنہ آئے تھے پس انہوں نے کہا کہ آپ اس وقت کیا کر سکیں گے جب کہا جائے گا فلاں کی قراءت، فلاں کی قراءت اور فلاں کی قراءت جیسے اہل کتاب نے اپنی کتابوں میں اختلاف کیا؟ پس اگر یہ عمل (ایک قراءت پر عربوں کو جمع کرنا) درست ہے تو

یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر غلط ہے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم آپ سے اس بات پر بھی ناراض ہیں کہ آپ نے چراگاہیں مقرر کردیں ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے پاس قریش آئے تھے اور کہا تھا کہ عرب کی ہر قوم کے پاس چراگاہ موجود ہے سوائے ہمارے تو میں نے ان کے لیے چراگاہ مقرر کردی اگر تم راضی ہو تو اسے برقرار رکھو اور اگر تمہیں ناگواری ہوتی ہے تو اسے بدل دو یا یہ فرمایا کہ تم مقرر نہ کرو ابو محصن کو اس میں شک ہوا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ ہم آپ سے اس وجہ سے ناراض ہیں کہ آپ نے ہمارے اوپر اپنے اقرباء ناسمجھ لوگوں کو مسلط کردیا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر شہر والے کھڑے ہوں اور مجھے بتائیں جسے وہ پسند کرتے ہیں میں اس کو گورنر بنادونگا اور جس کو ناپسند کرتے ہیں اس کو معزول کردونگا۔ پس اہل بصرہ نے کہا ہم عبداللہ بن عامر سے راضی ہیں انہی کو برقرار رکھیے۔ پھر کوفہ والوں نے کہا سعید کو معزول کردیا جائے (ولید کہتے ہیں کہ ابو محصن کو شک ہوا ہے) اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو ہم پر گورنر بنایا جائے۔ پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ اہل شام نے کہا ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے راضی ہیں ہم پر انہیں ہی برقرار رکھیے۔ اور اہل مصر نے کہا ابن ابو سرح کو معزول کر کے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو گورنر بنایا جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کردیا۔ انہوں نے جس جس شئے کا تقاضہ کیا اسے انہوں نے حاصل کرلیا اور بخوشی واپس لوٹ گئے۔ ابھی وہ راستے میں تھے کہ ان کے پاس سے ایک سوار گزرا پس ان کو اس پر شک ہوا تو انہوں نے اس سے تحقیق کی تو اس کے پاس سے چمڑے کے برتن سے ایک خط برآمد ہوا جو ان کے عامل کے نام تھا۔ اس کا مضمون تھا کہ تم فلاں فلاں کی گردن ماردو۔ پس وہ لوٹے اور علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے پھر ان کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے پھر انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا یہ رہا آپ کا خط اور یہ رہی آپ کی مہر۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم نہ میں نے خط لکھا اور نہ میں اس کے بارے کچھ جانتا ہوں اور نہ ہی میں نے اس کا حکم دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر آپ کے خیال میں کون ہوسکتا ہے لکھنے والا ابو محصن کہتے ہیں یا کہا پھر آپ کس پر تہمت لگائیں گے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے میرے کاتب نے دھوکہ دہی سے کام لیا ہے، اور مجھے اے علی آپ پر بھی شک ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ آپ کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر آپ نے ان کو مجھ سے پھیر کیوں نہیں دیا۔ ان لوگوں نے آپ کا اعتبار نہ کیا اور اپنی ضد پر اڑے رہے یہاں تک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کرلیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میرے خون کو حلال سمجھتے ہو؟ اللہ کی قسم مسلمان کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے ایک یہ کہ وہ مرتد ہوجائے، دوسرا شادی شدہ زانی اور تیسرا کسی کو قتل کرنے والا۔ اللہ کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ جب سے میں اسلام لایا ہوں ان میں سے کسی کا ارتکاب کیا ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ لوگ اپنی ضد پر ڈٹے رہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مطالبہ کیا کہ وہ خونریزی نہ کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک لشکر میں نکلے تاکہ ان باغیوں کو مغلوب کریں اگر وہ چاہتے کہ باغیوں کو قتل کریں تو قتل کرسکتے تھے۔ میں نے سعید بن اسود کو دیکھا کہ وہ اپنی تلوار کے عرض سے ایک شخص کو مارنا چاہتے تو مار سکتے تھے۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو روکا تھا اس وجہ سے لوگ رکے رہے۔ پھر ابو عمرو بن بدیل خزاعی اور تجیبی اندر داخل ہوئے پس ان میں سے ایک نے چوڑے پھل والے نیزہ

سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی گردن کی رگوں کو کاٹ ڈالا دوسرے نے تلوار مار کر ان کو اوپر اٹھایا اور انہیں شہید کر دیا پھر وہ بھاگ گئے رات کو وہ چلتے اور دن کو چھپ جاتے۔ یہاں تک کہ وہ مصر اور شام کے مابین ایک جگہ پر پہنچ گئے۔ وہ ایک غار میں چھپے ہوئے تھے کہ ایک نبطی اس علاقے سے نکلا اس کے ساتھ ایک گدھا بھی تھا اس گدھے کے نتھنے میں ایک مکھی گھس گئی وہ بدک کر بھاگا یہاں تک کہ اس غار میں داخل ہوا جس میں وہ لوگ چھپے ہوئے تھے۔ گدھے کا مالک اس کی تلاش میں یہاں تک پہنچا تو اس نے ان کو دیکھ لیا۔ وہ شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عامل کے پاس گیا اور اس کو ان کے بارے میں بتایا۔ پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو پکڑ کر قتل کر دیا۔

(٣٨٨٤٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ : لَمَّا ذَكَرُوا مِنْ شَأْنِ عُثْمَانَ الَّذِي ذَكَرُوا أَقْبَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى دَخَلُوا عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالُوا : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَلاَ تَرَى مَا قَدْ أَحْدَثَ هَذَا الرَّجُلُ ، فَقَالَ : بَخٍ بَخٍ فَمَا تَأْمُرُونِي قَالَ : تُرِيدُونَ أَنْ تَكُونُوا مِثْلَ الرُّومِ وَفَارِسَ إِذَا غَضِبُوا عَلَى مَلِكٍ قَتَلُوهُ ، قَدْ وَلاَّهُ اللَّهُ الَّذِي وَلاَّهُ فَهُوَ أَعْلَمُ لَسْتُ بِقَائِلٍ فِي شَأْنِهِ شَيْئًا.

(٣٨٨٤٧) عمرو بن دینار سے منقول ہے کہتے ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں تذکرہ ہوا جس طرح تذکرے لوگ کرتے ہیں تو عبدالرحمٰن اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائے اور حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس آئے۔ پس لوگوں نے کہا اے عبدالرحمٰن کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اس آدمی (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے کتنی چیزیں پیدا کر دیں؟ حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا واہ بھئی واہ تم مجھے کس بات کا حکم دے رہے ہو؟ کیا تم چاہتے ہو تم روم اور فارس والوں کی طرح ہو جاؤ کہ جب وہ اپنے بادشاہ سے ناراض ہوتے تو اسے قتل کر دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ امارت سونپی ہے کہ وہی زیادہ بہتر جاننے والا ہے میں ان کی شان میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔

(٣٨٨٤٨) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ قَالَ : سَأَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ ، عَنِ الْخَوَارِجِ ، فَقُلْتُ لَهُمْ : أَطْوَلُ النَّاسِ صَلاَةً وَأَكْثَرُهُمْ صَوْمًا غَيْرَ أَنَّهُمْ إِذَا خَلَّفُوا الْجِسْرَ أَهْرَاقُوا الدِّمَاءَ وَأَخَذُوا الأَمْوَالَ ، قَالَ : لاَ تَسْأَلْ عَنْهُمْ إِلاَّ ذَا أَمَا إِنِّي قَدْ قُلْتُ لَهُمْ : لاَ تَقْتُلُوا عُثْمَانَ ، دَعُوهُ ، فَوَاللهِ لَئِنْ تَرَكْتُمُوهُ إِحْدَى عَشْرَةَ لَيَمُوتَنَّ عَلَى فِرَاشِهِ مَوْتًا فَلَمْ يَفْعَلُوا وَإِنَّهُ لَمْ يُقْتَلْ نَبِيٌّ إِلاَّ قُتِلَ بِهِ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ النَّاسِ وَلَمْ يُقْتَلْ خَلِيفَةٌ إِلاَّ قُتِلَ بِهِ خَمْسَةٌ وَثَلاَثُونَ أَلْفًا.

(٣٨٨٤٨) بشر بن شغاف سے منقول ہیں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے خوارج کے بارے میں مجھ سے پوچھا میں نے کہا کہ وہ لمبی نماز پڑھنے والے ہوں گے، زیادہ روزے رکھنے والے ہوں گے، مگر یہ کہ جب کسی بہادر شخص کو بادشاہ بنائیں تو خون بہائیں گے اور اموال لوٹ لیں گے پھر فرمایا ان کے بارے میں سوال مت کرو مگر یہ کہ میں نے ان سے کہا کہ تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید نہ کرو

اوران کو چھوڑ دو اللہ کی قسم اگر تم نے اس کو چھوڑ دیا گیارہ دن تک تو وہ اپنے بستر پر خود مر جائیں گے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا جب نبی کو قتل کیا جاتا ہے تو اس کے عوض ستر ہزار انسان قتل ہوتے ہیں اور جب خلیفہ قتل کیا جاتا ہے اس کے عوض پینتیس ہزار انسان قتل ہوتے ہیں۔

(۳۸۸۴۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ ، قَالَ :جَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى عُثْمَانَ ، فَقَالَ :أَخْتَرِطُ سَيْفِي؟ قَالَ :لاَ أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ إِذًا مِنْ دَمِكَ ، وَلَكِنْ ، شِمْ سَيْفَكَ وَارْجِعْ إِلَى أَبِيكَ.

(۳۸۸۴۹) ابو قلابہ سے منقول ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں اپنی تلوار سونت لوں؟ (میں باغیوں سے لڑائی کے لیے تیار ہوں) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تب میں اللہ کے سامنے تمہارے خون سے بری ہوں۔ تم اپنی تلوار و ہیں (نیام میں) رکھو اور اپنے گھر چلے جاؤ۔

(۳۸۸۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، فَقَالَ :قَتَلُوا عُثْمَانَ ، ثُمَّ أَتَوْنِي ، فَقُلْنَا لَهُ :أَتَرِيبُكَ نَفْسُكَ.

(۳۸۸۵۰) اعمش رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم ابن ابو ہذیل کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا وہ پھر میرے پس آئے ہم نے کہا تم کو شک تو نہیں ہوا کہیں؟

(۳۸۸۵۱) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالاَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :سَمِعْتُهُ يَقُولُ : هَاتَانِ رِجْلاَيَ ، فَإِنْ كَانَ فِي كِتَابِ اللهِ أَنْ تَجْعَلُوهُمَا فِي الْقُيُودِ فَاجْعَلُوهُمَا فِي الْقُيُودِ.

(۳۸۸۵۱) سور بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ میرے دو پاؤں ہیں اگر کلام اللہ اس بات کی اجازت دیتا کہ ان کو قید میں ڈال دو تو میرے دونوں پاؤں میں بیڑیاں ڈال دو۔

(۳۸۸۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :قَالَ حُذَيْفَةُ حِينَ قُتِلَ عُثْمَان :اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتِ الْعَرَبُ أَصَابَتْ بِقَتْلِهَا عُثْمَانَ خَيْرًا ، أَوْ رُشْدًا ، أَوْ رِضْوَانًا فَإِنِّي بَرِيءٌ مِنْهُ ، وَلَيْسَ لِي فِيهِ نَصِيبٌ ، وَإِنْ كَانَتِ الْعَرَبُ أَخْطَأَتْ بِقَتْلِهَا عُثْمَانَ فَقَدْ عَلِمْت بَرَائَتِي ، قَالَ :اعْتَبِرُوا قَوْلِي مَا أَقُولُ لَكُمْ ، وَاللهِ إِنْ كَانَتِ الْعَرَبُ أَصَابَتْ بِقَتْلِهَا عُثْمَانَ لَتَحْتَلِبَنَّ بِهِ لَبَنًا ، وَلَئِنْ كَانَتِ الْعَرَبُ أَخْطَأَتْ بِقَتْلِهَا عُثْمَانَ لَتَحْتَلِبَنَّ بِهِ دَمًا. (عبدالرزاق ۲۰۹۶۵)

(۳۸۸۵۲) محمد رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے وقت فرمایا کہ اے اللہ اگر اہل عرب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے اچھا کیا یعنی خیر و ہدایت اور تیری رضا کی خاطر، تو میں اس سے بری ہوں اور میرا اس میں کچھ حصہ نہیں، اور اگر اہل عرب نے ان کو شہید کر کے غلطی کی تو میری براءت کے بارے میں تو جانتا ہی ہے۔ پھر فرمایا میری اس بات سے

عبرت حاصل کرو جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اللہ کی قسم اگر اہل عرب نے ان کے قتل میں بھلائی کی تو عنقریب وہ اس کا نفع دیکھ لیں گے اور اگر انہوں نے اس میں غلطی کی تو اس کا خونی نقصان بھی دیکھ لیں گے۔

(٣٨٨٥٣) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُو ذَرٍّ لِعُثْمَانَ لَوْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتَعَلَّقَ بِعُرْوَةِ قَتَبٍ لَتَعَلَّقْتُ بِهَا أَبَدًا حَتَّى أَمُوتَ.

(۳۸۸۵۳) حمید بن ہلال سے منقول ہے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اگر آپ مجھے حکم دیں تو میں کجاوے کے حلقے کے ساتھ اپنے آپ کو معلق کرلوں اور پھر اسی سے بندھا رہوں یہاں تک کہ مجھے موت آجائے (یعنی میں آپ کی ہر طرح اطاعت کے لیے تیار ہوں)

(٣٨٨٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي يَعْلَى ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ :لَوْ سَيَّرَنِي عُثْمَان إِلَى صِرَارٍ لَسَمِعْت لَهُ وَأَطَعْت. (نعیم بن حماد ٢٠٨)

(۳۸۸۵۴) ابن حنفیہ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مجھے اس گروہ (بلوائیوں) کی طرف جانے کا حکم دیتے تو میں ان کے اس حکم کو سنتا اور اطاعت کرتا۔

(٣٨٨٥٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِيدَانَ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ :لَوْ أَمَرَنِي عُثْمَان أَنْ أَمْشِيَ عَلَى رَأْسِي لَمَشَيْت.

(۳۸۸۵۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مجھے حکم دیتے کہ میں سر کے بل چلوں تو میں ضرور چلتا۔

(٣٨٨٥٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرٍو الْخَارِفِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ أَحَدَ النَّفَرِ الَّذِينَ قَدِمُوا فَنَزَلُوا بِذِي الْمَرْوَةِ فَأَرْسَلُونَا إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ نَسْأَلُهُمْ :أَنَقْدِمُ ، أَوْ نَرْجِعُ ، وَقِيلَ لَنَا :اجْعَلُوا عَلِيًّا آخِرَ مَنْ تَسْأَلُونَ ، قَالَ :فَسَأَلْنَاهُمْ فَكُلُّهُمْ أَمَرَ بِالْقُدُومِ فَأَتَيْنَا عَلِيًّا فَسَأَلْنَاهُ ، فَقَالَ :سَأَلْتُمْ أَحَدًا قَبْلِي قُلْنَا :نَعَمْ ، قَالَ :فَمَا أَمَرُوكُمْ بِهِ ؟ قُلْنَا :أَمَرُونَا بِالْقُدُومِ ، قَالَ :لَكِنِّي لاَ آمُرُكُمْ ، إِمَّا لاَ ، بَيْضٌ فَلْيُفْرِخْ. (ابن سعد ٦٥)

(۳۸۸۵۶) عبید بن عمرو خارفی سے منقول ہے کہ جو لوگ مدینہ آئے تھے ان میں سے میں بھی ایک تھا پس یہ قافلہ ذی مروہ میں ٹھہرا۔ قافلے والوں نے ہمیں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس بھیجا کہ ہم ان سے یہ سوال کریں کہ ہم مدینہ آجائیں یا لوٹ جائیں اور ہم کو یہ بھی ہدایت کی گئی کہ سب سے آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کرنا ہے۔ پس ہم نے ان سے بات کی اور سوال کیا آنے یا واپس لوٹنے کے بارے میں۔ انہوں نے آنے کا مشورہ دیا پھر ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ کر ان سے سوال کیا تو انہوں نے پوچھا کیا تم لوگوں نے مجھ سے پہلے بھی کسی سے یہ سوال کیا تو ہم نے کہا جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا انہوں نے کیا حکم دیا ہے؟ ہم نے کہا آنے کا حکم دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن میں تمہیں یہ حکم نہیں دیتا یہ معاملہ

ایسا ہے کہ اسکا انجام جلد ظاہر ہو جائے گا۔

(۳۸۸۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ :حدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ الآجر ، عَنْ شَيْخَيْنِ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ ، قَالاَ : قَدِمْنَا الرَّبَذَةَ فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ أَبْيَضَ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ أَشْعَثَ ، فَقِيلَ هَذَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ فَعَلَ بِكَ هَذَا الرَّجُلُ وَفَعَلَ ، فَهَلْ أَنْتَ نَاصِبٌ لَنَا رَايَةً فَنَأْتِيك بِرِجَالٍ مَا شِئْت ، فَقَالَ :يَا أَهْلَ الإِسْلاَمِ ، لاَ تَعْرِضُوا عَلَيَّ أَذَاكُمْ ، لاَ تُذِلُّوا السُّلْطَانَ ، فَإِنَّهُ مَنْ أَذَلَّ السُّلْطَانَ أَذَلَّهُ اللَّهُ ، وَاللهِ أَنْ لَوْ صَلَبَنِي عُثْمَان عَلَى أَطْوَلِ حَبْلٍ ، أَوْ أَطْوَلِ خَشَبَةٍ لَسَمِعْت وَأَطَعْت وَصَبَرْت وَاحْتَسَبْت وَرَأَيْت ، أَنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لِي ، وَلَوْ سَيَّرَنِي مَا بَيْنَ الأُفُقِ إِلَى الأُفُقِ ، أَوْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ ، لَسَمِعْت وَأَطَعْت وَصَبَرْت وَاحْتَسَبْت وَرَأَيْت ، أَنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لِي.

(۳۸۸۵۷) آجر کے ساتھیوں میں سے ایک ساتھی سے منقول ہے وہ بنی ثعلبہ کے دو بوڑھوں سے روایت کرتا ہے یعنی ایک مرد دوسری عورت دونوں کہتے ہیں کہ ہم ربذہ مقام کے پاس سے گزرے وہاں ہم نے ایک سفید داڑھی اور سفید سر والے پراگندہ حال شخص کو دیکھا پس کہا گیا کہ یہ صحابی رسول ہیں (ایک وفد آیا اس نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حالت بہتر دیکھ کر کہا) یہ سلوک اس شخص نے کیا ہے؟ کیا آپ ہمارے لیے جھنڈا نصب کریں گے تاکہ آپ کے پاس لوگ آپ کی مدد کے لیے آئیں اگر آپ چاہیں تو انہوں نے کہا کہ اے لوگو! اپنی اذیت کو میرے اوپر پیش نہ کرو اور نہ امیر کو رسوا کرو کیونکہ جو امیر کو رسوا کرے گا اللہ اسے بھی ذلیل کرے گا۔ اللہ کی قسم اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مجھے سب سے اونچے پہاڑ یا لکڑی پر سولی چڑھانا چاہیں تو میں ان کے اس حکم کی بھی اطاعت کروں گا اور اس پر صبر کروں گا اور اللہ سے اجر کی امید رکھوں گا اور اس کو اپنے لیے باعث خیر جانوں گا۔ اگر وہ مجھے ایک افق سے دوسرے افق تک چلنے کا حکم دیں یا مشرق سے مغرب تک چلنے کا حکم دیں تو ضرور اطاعت کروں گا اور صبر کروں گا۔

(۳۸۸۵۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ سَمِعْت أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ :لَمَّا قُتِلَ عُثْمَان ، قَالَ أَبُو مُوسَى : إِنَّ هَذِهِ الْفِتْنَةَ فِتْنَةٌ بَاقِرَةٌ كَدَاءِ الْبَطْنِ ، لاَ يدْرَى أَنَّى نُؤْتَى ، تَأْتِيكُمْ مِنْ مَأْمَنِكُمْ وَتَدَعُ الْحَلِيمَ كَأَنَّهُ ابْنُ أَمْسِ ، قَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ وَانْتَصِلُوا رِمَاحَكُمْ. (نعيم بن حماد ۱۲۲)

(۳۸۸۵۸) ابووائل کہتے ہیں کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک یہ فتنہ پیٹ پھاڑنے والا ہے، پیٹ کی بیماری کی طرح ہم نہیں جانتے کہ یہ کہاں سے آیا ہے۔ تمہارے پاس یہ تمہارے امن کی جگہ سے آیا ہے۔ بردبار انسان کو گزشتہ کل کے بچے کی طرح بنا ڈالے گا تم قطع رحمی کرو گے اور ایک دوسرے پر نیزوں کے وار کرو گے۔

(۳۸۸۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِمَّنْ بَكَى عَلَى عُثْمَانَ يَوْمَ الدَّارِ.

(۳۸۸۵۹) زید بن علی سے منقول ہے کہ زید بن ثابت ان لوگوں میں سے تھے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر روئے تھے ان کے محاصرے کے دن۔

(٣٨٨٦٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ النَّاجِي ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَتَتِ الأَنْصَارُ عُثْمَانَ فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، نَنْصُرُ اللَّهَ مَرَّتَيْنِ ، نَصَرْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَنْصُرُكَ ، قَالَ : لاَ حَاجَةَ لِي فِي ذَاكَ ، ارْجِعُوا ، قَالَ الْحَسَنُ : وَاللهِ لَوْ أَرَادُوا أَنْ يَمْنَعُوهُ بِأَرْدِيَتِهِمْ لَمَنَعُوهُ.

(٣٨٨٦٠) حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت حاضر ہوئے اور عرض کیا اے امیر المؤمنین ہم نے اللہ کی دو (اللہ کے راستے میں دو دفع اڑے) دفعہ مدد کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی مدد کی ہم آپ کی بھی مدد کریں گے تو انہوں نے کہا اس کی ضرورت نہیں تم لوٹ جاؤ۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اللہ کی قسم اگر انصار اپنے کمزوروں کے ذریعے بھی ان کو روکنے کا ارادہ کرتے تو آسانی سے ان کو (باغیوں) کو روک دیتے۔

(٣٨٨٦١) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلاَمٍ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَان فِي الدَّارِ : لاَ تَقْتُلُوهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ أَجَلِهِ إِلاَّ قَلِيلٌ وَاللهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لاَ تُصَلُّوا جَمِيعًا أَبَدًا.

(٣٨٨٦١) ابو صالح سے منقول ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل نہ کرو کیونکہ ان کی زندگی بہت کم باقی ہے اللہ کی قسم اگر تم نے ان کو قتل کر دیا تو پھر کبھی سب مل کر اکٹھے نماز ادا نہ کر سکو گے۔

(٣٨٨٦٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حدثنی العلاء بن المنهال قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُنْذِرٌ الثَّوْرِيُّ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : فَنَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ مِنْ عُثْمَانَ فَقَالَ : مَهْ ، فَقُلْنَا لَهُ : كَانَ أَبُوكَ يَسُبُّ عُثْمَانَ ، قَالَ : مَا سَبَّهُ ، وَلَوْ سَبَّهُ يَوْمًا لَسَبَّهُ يَوْمَ جِئْته وَجَاءَهُ السُّعَاةُ ، فَقَالَ : خُذْ كِتَابَ السُّعَاةِ فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى عُثْمَانَ ، فَأَخَذْته فَذَهَبْت بِهِ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : لاَ حَاجَةَ لَنَا فِيهِ ، فَجِئْت إِلَيْهِ فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ : ضَعْهُ مَوْضِعَهُ ، فَلَوْ سَبَّهُ يَوْمًا لَسَبَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ. (بخاری ۳۱۱۱)

(٣٨٨٦٢) منذر ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ٹھہر جاؤ، تو ہم نے کہا آپ کے والد ماجد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) تو ان کو برا بھلا کہا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے کبھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا نہیں کہا۔ اگر وہ برا بھلا کہتے تو اس دن کہتے جس دن میں ان کے پاس آیا اس حال میں کہ ان کے پاس صدقات وصول کرنے والے آئے ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب سے بہتر کتاب اللہ ہے اس کو لے جاؤ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دے دو۔ پس اسے لیکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا مگر انہوں نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں پس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں واپس ہوا اور ان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قول کے بارے میں بتایا پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کو اس کی جگہ پر رکھ دو۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو طعن و تشنیع کرتے تو اس دن کرتے۔

(٣٨٨٦٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْعَلاَءُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي فُلاَنٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ

بِالرَّصَافَةِ يَقُولُ :وَاللهِ لَقَدْ نَصَحَ عَلِيٌّ وَصَحَّحَ فِي عُثْمَانَ ، لَوْلاَ أَنَّهُمْ أَصَابُوا الْكِتَابَ لَرَجَعُوا.

(۳۸۸۶۳) زہری رحمہ اللہ نے رصافہ مقام میں فرمایا اللہ کی قسم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے خیر خواہی کی اور اطاعت اختیار کی۔ اگر ان کو (باغیوں کو) خط کا علم نہ ہوتا تو وہ مدینہ کی طرف واپس نہ لوٹتے۔

(٣٨٨٦٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن عَلْقَمَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلأَشْتَرِ :لَقَدْ كُنْت كَارِهًا لِيَوْمِ الدَّارِ فَكَيْفَ رَجَعْت عَنْ رَأْيِكَ ، فَقَالَ :أَجَلْ ، وَاللهِ إِنْ كُنْت لَكَارِهًا لِيَوْمِ الدَّارِ وَلَكِنْ جِئْت بِأُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ لأُدْخِلَهَا الدَّارَ ، وَأَرَدْت أَنْ أُخْرِجَ عُثْمَانَ فِي هَوْدَجٍ ، فَأَبَوْا أَنْ يَدَعُونِي وَقَالُوا :مَا لَنَا وَلَكَ يَا أَشْتَرُ ، وَلَكِنِّي رَأَيْت طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَالْقَوْمَ بَايَعُوا عَلِيًّا طَائِعِينَ غَيْرَ مُكْرَهِينَ ، ثُمَّ نَكَثُوا عَلَيْهِ ، قُلْتُ :فَابْنُ الزُّبَيْرِ الْقَائِلُ :اقْتُلُونِي وَمَالِكًا ، قَالَ :لاَ وَاللهِ ، وَلاَ رَفَعْت السَّيْفَ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَنَا أَرَى أَنَّ فِيهِ شَيْئًا مِنَ الرُّوحِ لأَنِّي كُنْت عَلَيْهِ بِحَنَقٍ لأَنَّهُ اسْتَخَفَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى أَخْرَجَهَا ، فَلَمَّا لَقِيته مَا رَضِيت لَهُ بِقُوَّةِ سَاعِدِي حَتَّى قُمْت فِي الرِّكَابَيْنِ قَائِمًا فَضَرَبْته عَلَى رَأْسِهِ ، فَرَأَيْتُ أَنِّي قَدْ قَتَلْته ، وَلَكِنَّ الْقَائِلَ اقْتُلُونِي وَمَالِكًا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ ، لَمَّا لَقِيته اعْتَنَقْته فَوَقَعْت أَنَا وَهُوَ عَنْ فَرَسَيْنَا ، فَجَعَلَ يُنَادِي :اقْتُلُونِي وَمَالِكًا ، وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ لاَ يَدْرُونَ مَنْ يَعْنِي ، وَلَمْ يَقُلِ :الأَشْتَرُ ، لَقُتِلْت.

(۳۸۸۶۴) علقمہ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہتے ہیں میں نے مشتہر سے کہا آپ تو یوم دار (حضرت کے گھر کے محاصرے کا دن) کو ناپسند کرتے تھے پھر آپ نے کیسے اپنی رائے سے رجوع کیا؟ تو اس نے کہا اللہ کی قسم میں یوم دار کو ناپسند کرتا تھا اور میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان کو لایا تا کہ میں ان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر لے جاؤں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ھودج میں نکال لوں۔ مگر انہوں نے مجھے اندر جانے سے روک دیا اور کہا کہ ہمارا اشتر سے کیا واسطہ۔ لیکن میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ اور کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بغیر کسی اکراہ کے بیعت کی اور پھر اس بیعت کو توڑ ڈالا۔ علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ابن زبیر یہ کہنے والے تھے کہ '' مجھے اور مالک کو قتل کردو'' تو اس نے جواب دیا نہیں اللہ کی قسم میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے تلوار نہیں ہٹائی تھی اس حال میں کہ اندر روح کو دیکھ رہا تھا (یعنی زندگی کی رمق دیکھتا رہا) کیونکہ مجھے ان پر غصہ تھا اس بات پر کہ انہوں نے ام المومنین کو وقعت نہ دی تھی یہاں تک کہ میں ام المومنین کو واپس لے گیا۔ پس جب میرا ان سے لڑائی میں سامنا ہوا تو میں نے اپنے بازوؤں کی قوت پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ میں نے دونوں رکابوں میں کھڑے ہو کر قوت کے ساتھ ان کے سر میں تلوار ماری پس میں نے اس کو قتل ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ لیکن (مجھے اور مالک کو قتل کردو) کہنے والے، عبدالرحمن بن عتاب سے جب ملاقات ہوئی تو میں نے اس پر تلوار زنی کی حتی کہ میں اور وہ اپنے گھوڑوں سے گر گئے پس اس نے پکارنا شروع کیا کہ مجھے اور مالک کو قتل کردو اور لوگ گزر رہے تھے مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ مالک سے اس کی مراد کیا ہے کیونکہ اس نے اشتر نہیں کہا تھا اگر وہ اشتر کہتا تو قتل کردیا جاتا۔

(۳۸۸۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :أَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِ الأَشْتَرِ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِ حَتَّى أَتَى طَلْحَةَ ، فَقَالَ :يا طلحة إِنَّ هَؤُلاَءِ ، يَعْنِي أَهْلَ مِصْرَ ، يَسْمَعُونَ مِنْك وَيُطِيعُونَك ، فَانْهَهُمْ عَنْ قَتْلِ عُثْمَانَ ، فَقَالَ :مَا أَسْتَطِيعُ دَفْعَ دَمٍ أَرَادَ اللَّهُ إِهْرَاقَهُ ، فَأَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِ الأَشْتَرِ ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ يَقُولُ :بِئْسَ مَا ظَنَّ ابْنُ الْحَضْرَمِيَّةِ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَ عَمَّتِي وَيَغْلِبَنِي عَلَى مُلْكِي بِئْسَ مَا رَأى.

(۳۸۸۶۵) قتادہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے اشتر کا ہاتھ تھاما اور چل دیے یہاں تک کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے پھر فرمایا یہ لوگ یعنی اہل مصر آپ کی بات سنتے ہیں اور آپ کی اطاعت کرتے ہیں پس ان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے منع کریں انہوں نے جواب دیا جس خون کو اللہ نے بہانے کا ارادہ کرلیا ہے میں اسے نہیں روک سکتا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اشتر کا ہاتھ پکڑا اور واپس آگئے یہ کہتے ہوئے کہ ابن حضرمیہ کا یہ گمان کتنا بڑا ہے کہ میرے چچا کے بیٹے کو قتل کیا جائے اس حال میں کہ وہ میرے ملک میں مجھ پر غالب آرہا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں۔

(۳۸۸۶۶) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :مَا عَلِمْت أَنَّ عَلِيًّا اتُّهِمَ فِي قَتْلِ عُثْمَانَ حَتَّى بُويِعَ فَلَمَّا بُويِعَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ.

(۳۸۸۶۶) ابن سیرین سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا بہتان لگایا گیا ہو یہاں تک کہ ان سے بیعت کی گئی پھر لوگوں نے ان پر قتل کی تہمت لگائی۔

(۳۸۸۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَرِّعِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عَمِيرَةَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمْ ، قَالَ :قَامَ رَجُلٌ فِي مَجْمَعٍ مِنَ النَّاسِ ، فَقَالَ :أَنَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَن ، أَحَدُ بَنِي جُشَمٍ ، فَقَالَ :إِنَّ هَؤُلاَءِ القوم الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَيْكُمْ ، إِنْ كَانَ إِنَّمَا بِهِمَ الْخَوْفُ فَجَاؤُوا مِنْ حَيْثُ يَأْمَنُ الطَّيْرُ ، وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا بِهِمْ قَتْلُ عُثْمَانَ فَهُمْ قَتَلُوهُ ، وَإِنَّ الرَّأْيَ فِيهِمْ أَنْ تُنْخَس بِهِمْ دَوَابُّهُمْ حَتَّى يَخْرُجُوا.

(۳۸۸۶۷) عمیرہ بن سعد سے منقول ہے کہ جب طلحہ رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی آئے تو ایک شخص مجمع کے درمیان سے اٹھا اور کہا میں فلاں بن فلاں قبیلہ بنی جشم سے ہوں۔ پھر کہا یہ لوگ (طلحہ رضی اللہ عنہ زبیر اور ان کے ساتھی) تمہارے پاس آئے ہیں۔ اگر یہ کسی خوف کی وجہ سے آئے ہیں تو پھر ایسی جگہ سے آئے ہیں جہاں پرندے کو بھی امن حاصل ہے (یعنی مکہ میں) اور اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی وجہ سے آئے ہیں تو ان کے پاس ہی ان کو قتل کیا گیا ہے ان کے بارے میں رائے یہ ہے کہ ان کے جانوروں کو آنکڑے ماریں جائیں تا کہ یہ یہاں سے نکل جائیں۔

(۳۸۸۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ :حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ ، أَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ.

(۳۸۸۶۸) ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایام تشریق کے وسط میں شہید کیا گیا۔

(۳۸۸۶۹) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ ، قَالَ : لَمَّا قُتِلَ عُثْمَان ، قَالَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ : لاَ يَنْتَطِحُ فِيهَا عَنزَانِ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ فُقِئَتْ عَيْنُهُ فَقِيلَ : لاَ تَنْتَطِحُ فِي قَتْلِ عُثْمَانَ عَنزَانِ ، قَالَ بَلَى ، وَتُفْقَأُ فِيهِ عُيُونٌ كَثِيرَةٌ. (يعقوب بن سفيان ۴۲۹)

(۳۸۸۶۹) ابن سیرین سے منقول ہے کہتے ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس معاملے میں دورائے نہیں۔ پس جب جنگ صفین کے دن ان کی آنکھ ضائع ہوئی تو کہا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل میں دورائے نہیں تھی۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں اس میں بھی بہت سی آنکھیں ضائع ہوئی تھیں۔

(۳۸۸۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ الأَزْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : كم مَالُكَ يَا أَبَا ظَبْيَانَ ، قَالَ : قُلْتُ : أَنَا فِي أَلْفَيْنِ وَخَمْسِمِئَةٍ ، قَالَ : فَاتَّخِذْ سابياء فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ تَجِيءَ أُغَيْلِمَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَمْنَعُونَ هَذَا الْعَطَاءَ. (بخاری ۵۷۶)

(۳۸۸۷۰) ابوظبیان ازدی سے منقول ہے کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوظبیان تمہارا کتنا مال ہے؟ تو میں نے کہا پچیس سو درہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کثرت مال کو پکڑ لو کیونکہ عنقریب قریش کے لڑکے آئیں گے اور ان عطایا سے منع کریں گے۔

(۳۸۸۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عبدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ يَقُولُ ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَلَبَكَيْتُم كَثِيرًا ، وَاللهِ لَيَقَعَنَّ الْقَتْلُ وَالْمَوْتُ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ ، حَتَّى يَأْتِيَ الرَّجُلُ الكِبَا ، قَالَ أَبُو أُسَامَةَ : يَعْنِي الْكُنَاسَةَ ، فَيَجِدُ بِهَا النَّعْلَ ، فَيَقُولُ : كَأَنَّهَا نَعْلُ قُرَشِيٍّ. (ابن حبان ۶۸۵۳۔ احمد ۳۳۶)

(۳۸۸۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لیتے تو ہنستے زیادہ روتے کم اور اگر تم وہ سب جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم روتے زیادہ۔ اللہ کی قسم قریش کے اس قبیلے میں ایک قتل واقع ہوگا پھر ایک آدمی گندگی کے ڈھیر پر آئے گا اسے وہاں سے ایک جوتا ملے گا لوگ کہیں گے یہ قریشی کا جوتا ہے۔

(۳۸۸۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً ، وَمِنَ النَّجَاشِيِّ كَلِمَةً ، سَمِعْت النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : انظُرُوا قُرَيْشًا فَاسْمَعُوا مِنْ قَوْلِهِمْ وَذَرُوا فِعْلَهُمْ ، قَالَ : وَكُنْت عِنْدَ النَّجَاشِيِّ إِذْ جَاءَ ابْنٌ لَهُ مِنَ الْكُتَّاب فَقَرَأَ آيَةً مِنَ الإِنْجِيلِ فَفَهِمْتُهَا فَضَحِكْت ، فَقَالَ : مِمَّنْ تَضْحَكُ أَتَضْحَكُ مِنْ كِتَابِ اللهِ ؟ أَمَا وَاللهِ ، إِنَّهَا لَفِي كِتَابِ اللهِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى عِيسَى ، أَنَّ اللَّعْنَةَ تَكُونُ فِي الأَرْضِ إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُهَا الصِّبْيَانَ. (احمد ۲۶۰۔ ابوداؤد ۳۰۲۱)

(۳۸۸۷۲) عامر بن شہر سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے ایک بات سنی اور نجاشی سے بھی ایک بات سنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اہل قریش کو دیکھو اور ان کی باتوں کو سنو اور ان کے افعال کو چھوڑو۔ کہتے ہیں کہ میں نجاشی کے پاس تھا کہ اس کا ایک بیٹا کتاب لے کر آیا اور اس نے انجیل کی ایک آیت پڑھی پھر اس کو سمجھایا میں ہنسا۔ نجاشی نے کہا تم کتاب اللہ کی وجہ سے ہنستے ہو؟ سنو اللہ کی قسم بے شک اس کتاب میں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اتاری ہے لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت اس زمین پر اس وقت ہوگی جب اس پر امراء بچے ہونگے (نوعمر لڑکے ہونگے)

(۳۸۸۷۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُرَيْشٍ : إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِيكُمْ وَأَنْتُمْ وُلاَتُهُ مَا لَمْ تُحْدِثُوا عَمَلاً يَنْزِعُهُ اللَّهُ مِنكُمْ ، فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهِ فَالْتَحَوكُمْ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيبُ.

(۳۸۸۷۳) ابو مسعود سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ قریش سے فرمایا یہ امر خلافت تمہارے اندر ہے اور تم اس کے والی ہو اس وقت تک جب تک تم کوئی ایسا کام نہیں کرتے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو تم سے چھین لے جب تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ تم پر مخلوق کے سب سے شریر لوگوں کو مسلط کرے گا۔ اور وہ تم کو ایسے چھیل ڈالیں گے جیسے شاخ کو چھیل دیا جاتا ہے۔

(۳۸۸۷٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَابِ فِيهِ نَفَرٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ مَا دَامُوا إِذَا اسْتُرْحِمُوا رَحِمُوا ، وَإِذَا مَا حَكَمُوا عَدَلُوا ، وَإِذَا مَا قَسَمُوا أَقْسَطُوا ، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ.

(۳۸۸۷۴) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک گھر میں دروازے پر کھڑے تھے جس کے اندر قریش کے کچھ لوگ تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ امر خلافت قریش کے اندر رہے گا جب تک قریش والے رحم کے طلب گار پر رحم کرتے رہیں گے اور انصاف کے لیے آنے والوں کے ساتھ انصاف کریں گے، اور تقسیم میں عدل سے کام لیں گے۔ ان میں سے جو ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ، فرشتوں اور سارے لوگوں کی لعنت ہوگی۔ اور اس سے نوافل و فرائض قبول نہیں کیے جائیں گے۔

(۳۸۸۷٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الأَحْوَصِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي رَبُّ هَذَا الدَّارِ أَبُو هِلاَلٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَرْزَةَ الأَسْلَمِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعُوا غِنَاءً فَاسْتَشْرَفُوا لَهُ ، فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَمَعَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ ، فَأَتَاهُمْ ، ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ : هَذَا فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ ، وَهُمَا يَتَغَنَّيَانِ وَيُجِيبُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ وَهُوَ يَقُولُ :

لاَ يَزَالُ حَوارِيٌّ تَلُوحُ عِظَامُهُ زَوَى الْحَرْبَ عَنْهُ أَنْ يُجَنَّ فَيُقْبَرَا

فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ :اللَّهُمَّ ارْكُسْهُمَا فِي الْفِتْنَةِ رَكْسًا ، اللَّهُمَّ دُعَّهُمَا إِلَى النَّارِ دَعًّا. (بزار ۳۸۵۹۔ ابویعلی ۷۳۹۹)

(۳۸۸۷۵) ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھے۔ پس انہوں نے گانے کی آواز سنی اور وہ اس آواز کی طرف متوجہ ہو گئے پس ایک شخص اٹھا اور آواز کی ٹوہ میں لگ گیا یہ حرمت شراب سے پہلے کی بات ہے۔ پس وہ ان کے پاس پہنچا اور واپس لوٹا اور بتایا کہ یہ فلاں اور فلاں ہیں دونوں گانا گا رہے ہیں اور ایک دوسرے کا جواب دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ انصاری کی ہڈیاں پڑی چمکتی رہیں گی اور شدید جنگ اس کو دفن کرنے سے مانع ہو گی کہ اس کی قبر بنائی جا سکے گی۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اے اللہ! ان دونوں کو کسی فتنے میں مبتلا کر دے، اے اللہ! ان کو آگ میں دھکیل دے۔

(۳۸۸۷۶) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ ، عَنِ الأَعْشَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بن مُكْمِلٍ ، عَنْ أَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ أَقْبَلَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ حَاجًّا مِنَ الشَّامِ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ ، فَأَتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ، فَقَالَ :يَا عُثْمَان ، أَلاَ أُخبِرُك شَيْئًا سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :بَلَى ، قُلْتُ :فَإِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أَمَرَاءُ يَأْمُرُونَكُمْ بِمَا تَعْرِفُونَ وَيَعْمَلُونَ مَا تُنْكِرُونَ ، فَلَيْسَ لأُولَئِكَ عَلَيْكُمْ طَاعَةٌ. (حاکم ۳۵۷)

(۳۸۸۷۶) ازہر بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ شام سے حج کرنے کے لیے تشریف لائے پھر مدینہ حاضر ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور فرمایا اے عثمان! کیا میں آپ کو ایسی بات کی خبر نہ دوں جو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے عنقریب تمہارے اوپر ایسے امراء آئیں گے جو تم کو ایسی باتوں کا حکم دیں گے جن کو تم جانتے ہو اور گورنر ایسے بنائیں گے جن کو تم نہیں جانتے (یعنی جنہیں تم نہیں سمجھتے ہو) ہوگے۔ پس ایسے امراء کی اطاعت تم پر واجب نہیں۔

(۳۸۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الأَوْدِيِّ ، قَالَ : أَخْبَرَتْنِي بِنْتُ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ أَبَاهَا ثَقُلَ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ زِيَادَة فَجَاءَ يَعُودُهُ فَجَلَسَ فَعَرَفَ فِيهِ الْمَوْتَ ، فَقَالَ لَهُ :يَا مَعْقِلُ أَلاَ تُحَدِّثُنَا فَقَدْ كَانَ اللَّهُ يَنْفَعُنَا بِأَشْيَاءَ نَسْمَعُهَا مِنْك ، فَقَالَ :إِنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لَيْسَ مِنْ وَالٍ يَلِي أُمَّةً قَلَّتْ ، أَوْ كَثُرَتْ لَمْ يَعْدِلْ فِيهِمْ إِلاَّ كَبَّهُ اللَّهُ لِوَجْهِهِ فِي النَّارِ ، فَأَطْرَقَ الآخَرُ سَاعَةً ، فَقَالَ :شَيْءٌ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ مِنْ وَرَاءِ وَرَاءِ ، قَالَ : لاَ ، بَلْ شَيْءٌ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنِ اسْتَرْعَى رَعِيَّةً فَلَمْ يُحِطْهُمْ بِنُصْحِهِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ ، وَرِيحُهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ مِئَةِ

عَامٍ ، قَالَ ابْنُ زِيَادٍ :أَلاَ كُنْت حَدَّثْتنِي بِهَذَا قَبْلَ الآنَ ، قَالَ :وَالآنَ لَوْلاَ مَا أَنَا عَلَيْهِ لَمْ أُحَدِّثْك بِهِ.

(۳۸۸۷۷) بنت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوئی تو یہ خبر ابن زیاد کو پہنچی پس ابن زیاد عیادت کے لیے حاضر خدمت ہوا پس ان کے قریب بیٹھا اور ان کے چہرے پر موت کے اثرات دیکھے پھر کہنے لگا اے معقل! کیا آپ حدیث بیان نہیں کریں گے تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان احادیث سے جو آپ سے سنی ہیں بہت نفع پہنچایا ہے۔ پس حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا'' کہ کوئی والی حکومت نہیں جس کی رعیت میں میری کم یا زیادہ امت ہو اور وہ اس کے ساتھ انصاف نہ کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل آگ میں پھینکے گا۔ وہ ایک گھڑی کے لیے مبہوت ہو گئے۔ پھر ابن زیاد بولا یہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا ان کے بعد آنے والوں سے سنا ہے معقل نے فرمایا نہیں بلکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی سنا ہے'' کہ جس شخص کو رعایا کی باگ دوڑ دی جائے اور اس کے ساتھ بھلائی نہ کرے تو جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا جبکہ جنت کی خوشبو سو سال کے فاصلے سے آتی ہے۔ ابن زیاد نے کہا آپ نے یہ حدیث اس سے پہلے نہیں سنائی؟ حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں مرض الوفات میں نہ ہوتا تو آپ کو اب بھی یہ حدیث نہ سناتا۔

(۳۸۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَمْشِي مَعَ حُذَيْفَةَ نَحْوَ الْفُرَاتِ ، فَقَالَ : كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا أُخْرِجْتُمْ لاَ تَذُوقُونَ مِنْهُ قَطْرَةً ، قَالَ :قُلْنَا :أَتَظُنُّ ذَلِكَ ؟ قَالَ :مَا أَظُنُّهُ ، وَلَكِنْ أَسْتَيْقِنُهُ.

(۳۸۸۷۸) قیس سے منقول ہے کہ ایک شخص حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ فرات کی طرف جا رہا تھا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا حال ہوگا؟ جب تم نکلو گے اور تم اس دریا سے ایک قطرہ نہ چکھ سکو گے قیس کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا! کیا یہ آپ کا گمان ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا گمان نہیں بلکہ مجھے اس کا یقین ہے۔

(۳۸۸۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ : قالوا :لِمُطَرِّفٍ :هَذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الأَشْعَثِ قَدْ أَقْبَلَ ، فَقَالَ مُطَرِّفٌ :وَاللهِ لقد نزى بَيْنَ أَمْرَيْنِ :لَئِنْ ظَهَرَ لاَ يَقُومُ لِلَّهِ دِينٌ ، وَلَئِنْ ظُهِرَ عَلَيْهِ لاَ تَزَالُونَ أَذِلَّةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۳۸۸۷۹) ابو العلاء سے منقول ہے لوگوں نے مطرف سے کہا یہ عبد الرحمن بن الاشعث آئے ہیں انہوں نے دو کاموں میں قدم رکھا ہے اگر یہ غالب آ گئے تو اللہ کا دین قائم نہ ہوگا اور اگر یہ مغلوب ہو گئے تو تم قیامت تک ذلیل ہوتے رہو گے۔

(۳۸۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ :لَوْ أَنَّ رَجُلاً هَمَّهُ الإِسْلاَم وَعَرَفَهُ ، ثُمَّ تَفَقَّدَهُ لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ شَيْئًا.

(۳۸۸۸۰) ابو درداء سے منقول ہے اگر کسی شخص کو اسلام نے متفکر کیا پھر اس نے بھی اسلام کو پہچان لیا اور اسلام کا دامن چھوڑ دیا تو گویا کہ اس نے اسلام کے بارے میں کچھ نہ جانا۔

(۳۸۸۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَيْخٍ ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : مَنْ أَرَادَ الْحَقَّ فَلْيَنْزِلْ بِالْبَرَازِ ، يَعْنِي يُظْهِرُ أَمْرَهُ.

(۳۸۸۸۱) اعمش اپنے شیخ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو حق چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ کھلے میدان میں اترے یعنی اپنے معاملے کا اظہار کرے۔

(۳۸۸۸۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، فَلَمَّا رَآهُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : مَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ ، قَالَ : إِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ اخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا ، وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلاَءً وَتَشْرِيدًا وَتَطْرِيدًا ، حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ يَسْأَلُونَ الْحَقَّ فَلاَ يُعْطَوْنَه ، فَيُقَاتِلُونَ فَيُنْصَرُونَ فَيُعْطَوْنَ مَا سَأَلُوا ، فَلاَ يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَدْفَعُوهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي ، فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا كَمَا مَلَؤُوهَا جَوْرًا ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَأْتِهِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ. (ابن ماجه ۴۰۸۲۔ حاکم ۴۶۴)

(۳۸۸۸۲) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ اس دوران بنو ہاشم کے کچھ نوجوان سامنے آئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپ کا رنگ بدل گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کے چہرے پر ایسی شئے کو دیکھ رہے ہیں جسے ہم پسند کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اہل بیت کے لیے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی ہے۔ میرے بعد اہل بیت کو ایک آزمائش، انتشار اور جلا وطنی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم آئے گی ان کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ حق کا مطالبہ کریں گے مگر ان کو حق نہیں دیا جائے گا پس وہ قتال کریں گے اور نقصان پہنچائیں گے پس ان کا مطالبہ تسلیم کیا جائے گا مگر وہ اسے قبول نہیں کریں گے یہاں تک کہ امر خلافت میرے اہل بیت کے ایک شخص کے سپرد کر دیا جائے پس وہ زمین کو ایسے انصاف سے بھر دیں گے جیسے ان سے پہلوں نے ظلم وستم سے بھر دیا تھا۔ تم میں سے اگر کوئی اسکو پائے تو اس کو چاہیے کہ وہ ان کے پاس جائے اگرچہ برف پر گھسٹ کر جانا پڑے۔

(۳۸۸۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي مَهَلٍ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي جَعْفَرٍ : إِنَّ السُّلْطَانَ يُوَلِّي الْعَمَلَ ، قَالَ : لاَ تَلِيَنَّ لَهُمْ شَيْئًا ، وَإِنْ وَلِيت فَاتَّقِ اللَّهَ وَأَدِّ الأَمَانَةَ.

(۳۸۸۸۳) ابو مہل سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر سے کہا بادشاہ کو کام کا والی بنایا جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا! ان کے لیے کسی شئے کے والی نہ بننا اگر تم کو والی بنایا جائے تو تم اللہ سے ڈرو اور امانت ادا کرو۔

(۳۸۸۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ طَهْمَانَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : لاَ تُعِدَّ لَهُمْ سِفْرًا وَلاَ تَخُطَّ لَهُمْ بِقَلَمٍ.

(۳۸۸۸۴) ابوجعفر سے منقول ہے کہتے ہیں کہ تم لوگوں کے لیے کتاب تیار نہ کرو اور نہ ہی ان کے لیے قلم سے کچھ لکھو۔

(۳۸۸۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ بِالْبَصْرَةِ وَقَدْ أُتِيَ بِجِزْيَةِ أَصْبَهَانَ ثَلاَثَةِ آلاَفِ أَلْفٍ ، فَهِيَ مَوْضُوعَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ : يَا أَبَا وَائِلٍ ، مَا تَقُولُ فِيمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مِثْلَ هَذِهِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : أَعْرِضُ بِهِ كَيْفَ إِنْ كَانَتْ مِنْ غُلُولٍ ، قَالَ : ذَاكَ شَرٌّ عَلَى شَرٍّ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا وَائِلٍ ، إِذَا أَنَا قَدِمْت الْكُوفَةَ فَأْتِنِي لَعَلِّي أُصِيبُك بِخَيْرٍ ، قَالَ : فَقَدِمَ الْكُوفَةَ ، قَالَ : فَأَتَيْت عَلْقَمَةَ فَأَخْبَرْته ، فَقَالَ : أَمَا إِنَّك لَوْ أَتَيْته قَبْلَ أَنْ تَسْتَشِيرَنِي لَمْ أَقُلْ لَكَ شَيْئًا ، فَأَمَّا إِذَا اسْتَشَرْتنِي فَإِنَّهُ بِحَقٍّ عَلَيَّ أَنْ أَنْصَحَك ، فَقَالَ : مَا أُحِبُّ ، أَنَّ لِي أَلْفَيْنِ مِنَ الْفَيْءِ وَإِنِّي أَعَزُّ الْجُنْدِ عَلَيْهِ ، وَذَلِكَ أَنِّي لاَ أُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ شَيْئًا إِلاَّ أَصَابُوا مِنْ دِينِي أَكْثَرَ مِنْهُ.

(۳۸۸۸۵) ابووائل سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں عبیداللہ بن زیاد کے پاس بصرہ گیا جب کہ اس کے سامنے اصبہان کا تین لاکھ جزیہ پڑا تھا۔ ابن زیاد نے کہا اے ابووائل اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اتنا ترکہ چھوڑ کر مرا ہو۔ میں نے تعریض کرتے ہوئے کہا کیا حال ہو اگر یہ خیانت کا مال ہو۔ ابن زیاد نے کہا یہ تو شر پر شر ہوا، پھر کہا اے ابووائل جب میں کوفہ آؤں تو میرے پاس آنا ممکن ہے کہ میں تمہیں خیر پہنچاؤں، ابووائل کہتے ہیں: اگر آپ مجھ سے مشورہ کرنے سے پہلے اسکے پاس چلے جاتے تو میں کچھ نہ کہتا، اور اب اگر مجھ سے مشورہ کر ہی بیٹھے ہو تو مجھ پر یہ حق ہے آپ کا کہ آپ کو نصیحت کروں، پس علقمہ نے فرمایا: میں پسند نہیں کرتا کہ میرے لیے دو لاکھ درہم ہوں اور مجھے ایک لشکر پر عزت دی جائے۔ اور یہ اس وجہ سے کہ میں ان کی دنیا تک اتنا نہیں پہنچ سکتا جتنا وہ میرے دین کو نقصان پہنچائیں گے۔

(۳۸۸۸٦) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الصُّلْبِ بْنِ مَطَرٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ عِيسَى الْمُرَادِيِّ ، عَنْ مُعَاذٍ ، قَالَ : يَكُونُ فِي آخِرِ هَذَا الزَّمَانِ قُرَّاءٌ فَسَقَةٌ ، وَوُزَرَاءُ فَجَرَةٌ ، وَأُمَنَاءُ خَوَنَةٌ ، وَعُرَفَاءُ ظَلَمَةٌ ، وَأُمَرَاءُ كَذَبَةٌ. (بزار ۲۶۳۰)

(۳۸۸۸٦) معاذ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ آخر زمانے میں فاسق قاری، فاجر وزراء، خیانت کرنے والے امانت رکھنے والے، ظالم نگران ہونگے اور جھوٹے امراء ہوں گے۔

(۳۸۸۸۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِي مَوْلاَتِي سِدْرَةُ ، أَنَّ جَدَّكَ سَلَمَةَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَنِي ، قَالَ : لَقِيت أَبَا ذَرٍّ ، فَقَالَ : يَا سَلَمَةُ بْنُ قَيْسٍ ، ثَلاَثٌ قَدْ حَفِظْتهَا لاَ تَجْمَعْ بَيْنَ الضَّرَائِرِ فَإِنَّك لَنْ تَعْدِلَ وَلَوْ حَرَصْت ، وَلاَ تَعْمَلْ عَلَى الصَّدَقَةِ فَإِنَّ صَاحِبَ الصَّدَقَةِ زَائِدٌ وَنَاقِصٌ ، وَلاَ تَغْشَ ذَا سُلْطَانٍ فَإِنَّك لاَ تُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ شَيْئًا إِلاَّ أَصَابُوا مِنْ دِينِكَ أَفْضَلَ مِنْهُ. (عبدالرزاق ۲۰۷۴۰)

(۳۸۸۸۷) سلمہ بن قیس سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے فرمایا: اے سلمہ بن قیس! تین چیزوں کو تم محفوظ کر لو دو سوکنوں کو جمع نہ کرنا تم عدل نہیں کر پاؤ گے اگر چہ تم کتنے ہی حریص ہو، دوسرا صدقات پر محصل نہ بننا کیونکہ یا تو وہ کمی

کرنے والا ہوتا ہے یا زیادتی کرنے والا، بادشاہ کے قریب زیادہ نہ جانا کیونکہ جتنا تم ان کی دنیا تک پہنچو گے اس سے زیادہ یہ تمہارے دین کو لے اڑیں گے۔

(۳۸۸۸۸) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدٍ ، قَالَ ، قَالَ حُذَيْفَةُ : اتَّقُوا أَبْوَابَ الأُمَرَاءِ فَإِنَّهَا مَوَاقِفُ الْفِتَنِ ، أَلاَ إِنَّ الْفِتْنَةَ تشتبه مُقْبِلَةً وَتَبِينُ مُدْبِرَةً.

(۳۸۸۸۸) عمارہ بن عبد سے منقول ہے کہتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا امراء کے دروازوں سے بچو کیونکہ یہ فتنے کی جگہیں ہیں، مگر یہ کہ فتنہ مشتبہ ہو کر آتا ہے اور ظاہر ہو کر جاتا ہے (یعنی جب فتنہ برپا ہوتا ہے تو حق وصواب ظاہر اور واضح نہیں ہوتا جب چلا جاتا ہے تو انسان کو پتا چلتا ہے کہ اس کا عمل خطا تھا)

(۳۸۸۸۹) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : أَظُنُّهُ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ عَلَى مِنْبَرِهِ: إِنِّي أَنَا فَقَأْت عَيْنَ الْفِتْنَةِ ، وَلَوْ لَمْ أَكُنْ فِيكُمْ مَا قُوتِلَ فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَفُلاَنٌ وَأَهْلُ النَّهْرِ ، وَايْمُ اللهِ لَوْلاَ أَنْ تَتَّكِلُوا فَتَدَعُوا الْعَمَلَ لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا سَبَقَ لَكُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ، لِمَنْ قَاتَلَهُمْ مُبْصِرًا لِضَلاَلَتِهِمْ عَارِفًا بِالَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ.

۲۔ قَالَ : ثُمَّ قَالَ : سَلُونِي فَإِنَّكُمْ لاَ تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَلاَ عَنْ فِئَةٍ تَهْدِي مِئَةً وَتُضِلُّ مِئَةً إِلاَّ حَدَّثْتُكُمْ بِنَاعِقِهَا وَقَائِدِهَا وَسَائِقِهَا ، قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، حَدِّثْنَا عَنِ الْبَلاَءِ ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : إِذَا سَأَلَ سَائِلٌ فَلْيَعْقِلْ ، وَإِذَا سُئِلَ مَسْؤُولٌ فَلْيَتَثَبَّتْ ؛ إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أُمُورًا تَتِمُّ جَلَلاً ، وَبَلاَءً مُبْلِحًا مُكْلِحًا ، وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ ، لَوْ قَدْ فَقَدْتُمُونِي وَنَزَلَتْ كَرَائِهُ الأُمُورِ ، وَحَقَائِقُ الْبَلاَءِ ، لَفَشِلَ كَثِيرٌ مِنَ السَّائِلِينَ ، وَلأَطْرَقَ كَثِيرٌ مِنَ الْمَسْئُولِينَ ، وَذَلِكَ إِذَا فَصَلَتْ حَرْبُكُمْ وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقٍ لَهَا ، وَصَارَتِ الدُّنْيَا بَلاَءً عَلَى أَهْلِهَا حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ لِفِئَةِ الأَبْرَارِ .

۳۔ قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، حَدِّثْنَا عَنِ الْفِتْنَةِ ، فَقَالَ : إِنَّ الْفِتْنَةَ إِذَا أَقْبَلَتْ شَبَّهَتْ ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَسْفَرَتْ ، وَإِنَّمَا الْفِتَنُ تَحُومُ كَحَوْمِ الرِّيَاحِ ، يُصِبْنَ بَلَدًا وَيُخْطِئْنَ آخَرَ ، فَانْصُرُوا أَقْوَامًا كَانُوا أَصْحَابَ رَايَاتٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ تَنْصُرُوا وَتُؤْجَرُوا ، أَلاَ إِنَّ أَخْوَفَ الْفِتْنَةِ عِنْدِي عَلَيْكُمْ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ مُظْلِمَةٌ خَصَّتْ فِتْنَتُهَا ، وَعَمَّتْ بَلِيَّتُهَا ، أَصَابَ الْبَلاَءُ مَنْ أَبْصَرَ فِيهَا ، وَأَخْطَأَ الْبَلاَءُ مَنْ عَمِيَ عَنْهَا ، يَظْهَرُ أَهْلُ بَاطِلِهَا عَلَى أَهْلِ حَقِّهَا حَتَّى تُمْلأَ الأَرْضُ عُدْوَانًا وَظُلْمًا ، وَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَكْسِرُ غِمْدَهَا وَيَضَعُ جَبَرُوتَهَا وَيَنْزِعُ أَوْتَادَهَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ .

۴۔ أَلاَ وَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ أَرْبَابَ سُوءٍ لَكُمْ مِنْ بَعْدِي كَالنَّابِ الضَّرُوسِ ، تَعَضُّ بِفِيهَا ، وَتَرْكُضُ بِرِجْلِهَا ،

وَتَخبطُ بِيَدِهَا ، وَتَمنَعُ دُرَّهَا ، أَلاَ إِنَّهُ لاَ يَزَالُ بَلاَؤُهُمْ بِكُمْ حَتَّى لاَ يَبْقَى فِي مِصْرٍ لَكُمْ إِلاَّ نَافِعٌ لَهُمْ ، أَوْ غَيْرُ ضَارٍ ، وَحَتَّى لاَ يَكُونَ نُصْرَةُ أَحَدِكُمْ مِنْهُمْ إِلاَّ كَنُصْرَةِ الْعَبْدِ مِنْ سَيِّدِهِ وَايْمُ اللهِ لَوْ فَرَّقُوكُمْ تَحْتَ كُلِّ كَوْكَبٍ لَجَمَعَكُمُ اللَّهُ لسر يَوْمٍ لَهُمْ .

۵- قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ جَمَاعَةٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : لاَ بها جَمَاعَةٌ شَتَّى غَيْرَ أَنَّ أُعْطِيَاتِكُمْ وَحَجَّكُمْ وَأَسْفَارَكُمْ وَاحِدٌ ، وَالْقُلُوبُ مُخْتَلِفَةٌ هَكَذَا ، ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ، قَالَ : مِمَّ ذَاكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : يَقْتُلُ هَذَا هَذَا ، فِتْنَةٌ فَظِيعَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ، لَيْسَ فِيهَا إِمَامُ هُدًى وَلاَ عِلْمٌ يُرَى نَحْنُ أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْهَا نُجَاةٌ وَلَسْنَا بِدُعَاةٍ ، قَالَ : وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ : يُفَرِّجُ اللَّهُ الْبَلاَءَ بِرَجُلٍ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ تَفْرِيجَ الأَدِيمِ يَأْتِي ابْنُ خَبَرَةٍ إِلاَّ مَا يَسُومُهُمُ الْخَسْفُ ، وَيُسْقِيهِمْ بِكَأْسٍ مُصبرة ، وَدَّتْ قُرَيْشٌ بِالدُّنْيَا ، وَمَا فِيهَا ، لَوْ يَقْدِرُونَ عَلَى مَقَامِ جَزْرٍ جَزُورٍ لأَقْبَلَ مِنْهُمْ بَعْضَ الَّذِي أَعْرِضُ عَلَيْهِمَ الْيَوْمَ فَيَرُدُّونَهُ وَيَأْبَى إِلاَّ قَتْلاً . (نسائی ۸۵۷۴)

(۳۸۸۸۹) عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ قیس بن سکن سے مروی ہے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا کہ میں نے فتنے پر غلبہ پالیا اگر میں تم میں نہ ہوتا تو فلاں، فلاں قتل نہ کیے جاتے اور اللہ کی قسم اگر تم بھروسا کر کے عمل کو نہ چھوڑ بیٹھتے تو میں تمہیں بتاتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بارے میں کیا کیا خوشخبریاں دی ہیں بوجہ ان لوگوں کے ساتھ قتال کرنے کے جو اپنی گمراہی کو دیکھتے ہوئے یہ بھی جانتے تھے ہم ہدایت پر ہیں پھر فرمایا کہ مجھ سے سوال کرو پھر فرمایا کہ خبردار مجھ سے سوال کرو کیونکہ مجھ سے جو بھی سوال کرو گے قیامت اور جو تمہارے درمیان اس سے متعلق ہو یا اس لشکر کے متعلق جس کے سو آدمی ہدایت پا گئے اور سو آدمی گمراہ ہو گئے میں تم کو اس تفصیلات سے آگاہ کروں گا۔ پس ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے امیر المومنین ہمیں آزمائش کے بارے میں بتائیے۔ امیر المومنین نے فرمایا جب سائل سوال کرے تو اسے چاہیے سمجھ سے کرے اور جب مسئول سے سوال کیا جائے تو اسے ثابت قدم رہنا چاہیے۔ تمہارے بعد بڑے بڑے امور پیش آنے والے ہیں اور ایسے ایسے فتنے برپا ہونے والے ہیں جو انسان کو عیب دار بنا دیں گے اور انسان کا رنگ پھیکا کر ڈالیں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے بیج کو پھاڑا اور ہواؤں کو چلایا! اگر تم مجھے گم کر دیتے اور پھر ناپسندیدہ امور اترتے اور بڑی آزمائش اترتی تو بہت سارے سوال کرنے والے پھسل جاتے اور بہت سے مسئول گردن جھکائے کھڑے ہوتے۔ یہ اس وقت ہوتا جب تمہاری جنگ برپا ہو گئی اور لڑائی خوب بھڑک اٹھی۔ اور دنیا والوں پر آزمائش بن گئی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے باقی ماندہ نیک بندوں کے لیے اسے فتح کر دیا۔

پھر ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے امیر المومنین ہمیں فتنے کے بارے میں کچھ خبریں بتلائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب فتنہ آتا ہے تو مشتبہ ہو کر آتا ہے اور جب جاتا ہے تو واضح و بیّن ہو کر لوٹتا ہے بے شک فتنے ہواؤں کی طرح گردش میں ہیں ایک شہر کو گھیرتے ہیں تو دوسرے کو چھوڑ دیتے ہیں۔ پس تم ایسے لوگوں کی مدد کرو جو بدر و حنین کے دن جھنڈے تھامنے والے تھے تاکہ

تمہاری مدد کی جائے اور تم کو اجر دیا جائے۔

خبردار غور سے سنو! بے شک سب سے زیادہ خوفناک فتنہ میرے نزدیک وہ فتنہ ہے جو اندھا اور تاریک ہوگا۔ اس کا ہنگامہ خاص ہوگا مگر اس کی آزمائش مصیبت عام ہوگی۔ وہ فتنہ اس تک پہنچے گا جو اس کو دیکھے گا اور اس سے چوک جائے گا جو اس سے آنکھیں بند کرے گا اس فتنے میں جو باطل پر ہیں وہ اہل حق پر غالب آجائیں گے یہاں تک کہ زمین ظلم وستم سے بھر جائے گی اور پھر سب سے پہلے اس فتنے کی میان توڑنے والا، اور اس فتنے کی طاقت کو فرو کرنے والا اور اس فتنے کی میخیں اکھاڑنے والا اللہ ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

سنو عنقریب تمہارا واسطہ میرے بعد برے لوگوں سے ہوگا جو بپھری ہوئی اونٹنی کی مانند ہوں گے جو اپنے منہ سے کاٹتی ہے اپنے پاؤں سے ٹھوکر مارتی ہے اور آگے والے پاؤں سے بھی مارتی ہے اور اپنا دودھ نکالنے نہیں دیتی، سنو یہ فتنہ تم پر جاری رہے گا یہاں تک کہ تمہارے شہر میں تمہارے لیے کوئی حامی نہ ہوگا سوائے اہل باطل کو نفع پہنچانے والے یا ان کے لیے بے ضرر۔ یہاں تک کہ تم میں سے کسی کی مدد ان کی طرف سے نہ کی جائے گی مگر جتنی مدد آقا اپنے غلام کی کرتا ہے (یعنی بہت تھوڑی مدد) اللہ کی قسم اگر وہ تمہیں ہر ستارے کے نیچے جمع کر دیں تو اللہ تمہیں ایک ایسے دن میں جمع کرے گا جس میں ان کے لیے کچھ حصہ نہیں۔

پھر ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا اے امیر المومنین! کیا اس کے بعد بھی کوئی جماعت ہوگی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں پھر مختلف جماعتیں ہوں گی مگر تمہارے عطیات تمہارے حج اور تمہارے سفر ایک ہوں گے اور قول مختلف ہوں گے اس طرح، یہ کہہ کر آپ نے اپنی انگلیوں کو ملایا ایک آدمی نے سوال کیا یہ کس طرح ہوگا اے امیر المومنین؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہ بڑا ہولناک اور جہالت والا فتنہ ہوگا اس فتنے میں کوئی امام ہدیٰ نہیں ہوگا اور نہ ہی کوئی جھنڈا ہوگا جس کو دیکھا جا سکے ہم اہل بیت اس سے نجات دہندہ ہوں گے اور ہم اس کے محرک نہیں ہوں گے، پھر اس نے کہا اے امیر المومنین اس کے بعد کیا ہوگا؟ حضرت علی؟ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل بیت میں سے ایک آدمی کے ذریعے اس فتنے کو ایسے الگ کریں گے جیسے گوشت سے کھال علیحدہ کی جاتی ہے پھر وہ انہیں اذیت کا جام چکھائے گا۔ اس وقت قریش دنیا کی محبت کا شکار ہو جائیں گے۔

(۳۸۸۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنِ السُّمَيْطِ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ :لِكُلِّ زَمَانٍ مُلُوكٌ ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا بَعَثَ فِيهِمْ مُصْلِحَهُمْ ، وَإِذَا أَرَادَ بِقَوْمٍ شَرًّا بَعَثَ فِيهِمْ مُتْرَفِيهِمْ.

(۳۸۸۹۰) حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہر زمانہ کے لیے بادشاہ مقرر ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں ان کی اصلاح کرنے والا بھیج دیتے ہیں اور جب کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتے ہیں تو ان میں عیاش لوگوں کو بادشاہ بنا دیتے ہیں۔

(۳۸۸۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ عُلَيْمٍ ، قَالَ : كُنَّا مَعَهُ عَلَى سَطْحٍ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَيَّامِ الطَّاعُونِ ، فَجَعَلَتِ الْجَنَائِزُ تَمُرُّ ،

فَقَالَ : يَا طَاعُونُ خُذْنِي ، قَالَ : فَقَالَ عُلَيْمٌ : أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمَ الْمَوْتَ ، فَإِنَّهُ عِنْدَ انْقِطَاعِ عَمَلِهِ ، وَلاَ يُرَدُّ فَيَسْتَعْتِبَهُ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : بَادِرُوا بِالْمَوْتِ سِتًّا ، إِمْرَةَ السُّفَهَاءِ ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ ، وَبَيْعَ الْحُكْمِ ، وَاسْتِخْفَافٌ بِالدَّمِ ، وَنَشْوًا يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ ، يُقَدِّمُونَهُ لِيُغَنِّيَهُمْ ، وَإِنْ كَانَ أَقَلَّهُمْ فِقْهًا. (احمد ۴۹۴۔ طبرانی ۶۱)

(۳۸۸۹۱) زاذان علیم سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ چھت پر تھے اور ان کے ساتھ ایک صحابی بھی تھے۔ طاعون کے دنوں میں پس ہمارے پاس سے جنازے گزرنے شروع ہوئے تو اس نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ موت اعمال کے منقطع ہونے کا باعث ہے اور انسان کو لوٹایا نہیں جاتا کہ وہ اللہ کو راضی کرے۔ پس انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم چھ چیزوں کی وجہ سے موت کو جلدی طلب کرو، بے وقوفوں کی امارت کی وجہ سے، بادشاہوں کے خاص سپاہیوں کے زیادہ ہو جانے کی وجہ سے، فیصلوں کے بکنے کی وجہ سے اور خون ارزاں ہونے کی وجہ سے اور قرآن کو بانسریاں بنانے والے نوعمر لڑکوں کی وجہ سے جنھیں لوگ نماز میں اس لیے آگے کریں گے تاکہ وہ انہیں قرآن کو گانے کے انداز میں سنائے حالانکہ وہ اپنی فہم میں سب سے کم تر ہوگا۔

(۳۸۸۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : إِنَّمَا جَعَلَ اللَّهُ هَذَا السُّلْطَانَ نَاصِرٌ لِعِبَادِ اللهِ وَدِينِهِ ، فَكَيْفَ مَنْ رَكِبَ ظُلْمًا عَلَى عِبَادِ اللهِ وَاتَّخَذَ عِبَادَ اللهِ خَوَلاً ، يَحْكُمُونَ فِي دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ مَا شَاؤُوا ، وَاللهِ إِنْ يَمْتَنِعُ أَحَد ، وَاللهِ مَا لَقِيَتْ أُمَّةٌ بَعْدَ نَبِيِّهَا مِنَ الْفِتَنِ وَالذُّلِّ مَا لَقِيَتْ هَذِهِ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۸۸۹۲) حسن ؓ سے منقول ہے کہ اللہ بادشاہ کو صرف اللہ کے بندوں کی مدد اور اپنے دین کے لیے سلطان بناتا ہے اس کا کیا حال ہوگا جو اللہ کے بندوں پر ظلم کرے اور ان کو اپنا غلام بنالے اور پھر وہ بادشاہ لوگوں کی جانوں اور مالوں کا جس طرح چاہے فیصلہ کرے اللہ کی قسم کوئی منع بھی نہ کرے اللہ کی قسم امت جس فتنے اور ذلت سے اپنے نبی ﷺ کے بعد دوچار ہوئی ہے میں نے آپ ﷺ کے بعد ایسا فتنہ کبھی نہیں دیکھا۔

(۳۸۸۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَن هَمَّامٍ :قَالَ : جَاءَ إِلَى عُمَرَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، فَقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مَلِكَ الْعَرَبِ ، قَالَ عُمَرُ : وَهَكَذَا تَجِدُونَهُ فِي كِتَابِكُمْ أَلَيْسَ تَجِدُونَ النَّبِيَّ ، ثُمَّ الْخَلِيفَةَ ، ثُمَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، ثُمَّ الْمُلُوكَ بَعْدُ ، قَالَ لَهُ : بَلَى. (نعیم بن حماد ۲۴۷)

(۳۸۸۹۳) ہمام ؒ سے منقول ہے ایک شخص اہل کتاب میں سے حضرت عمر ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا السلام علیکم اے عرب کے بادشاہ حضرت عمر ؓ نے فرمایا کیا تم اپنی کتاب میں اس طرح پاتے ہو؟ کیا تم اس طرح نہیں پاتے کہ پہلے نبی ہوگا پھر خلیفہ پھر امیر المومنین پھر اس کے بعد بادشاہ ہوگا اس اہل کتاب نے کہا بالکل ایسے ہی ہے۔

(۳۸۸۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ وَذَكَرَ رَجُلاً ، فَقَالَ : أَهْلَكَهُ الشُّحُّ وَبِطَانَةُ السُّوءِ.

(۳۸۸۹۴) عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کا تذکرہ کیا پس انہوں نے فرمایا کہ اس کو لالچ نے ہلاک کر دیا اور اندرونی برائیوں نے اس کو ہلاک کر دیا۔

(۳۸۸۹۵) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْن ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ دِينَارٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : لاَ تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى تَكُونَ عِنْدَ لُكَعِ ابْنِ لُكَعٍ. (احمد ۴۶۶)

(۳۸۸۹۵) ابو بردہ بن نیار سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک ایسے شخص کے پاس نہ چلی جائے جو خود بھی کمینہ ہو اور اس کا باپ بھی کمینہ ہو (یعنی ایسے گرے پڑے شخص کے پاس جو تقدیم کا مستحق نہ ہو نہ اس کا کوئی حسب نسب ہو اور نہ ہی علم فقہ سے کوئی تعلق ہو)

(۳۸۸۹۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ بِمِنًى مَحْلُوقًا رَأْسُهُ يَبْكِي ، يَقُولُ : مَا كُنْت أَخْشَى أَنْ أَبْقَى حَتَّى يُقْتَلَ عُثْمَان.

(۳۸۸۹۶) سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے عبدالرحمن بن عوف کو منیٰ میں اس حالت میں دیکھا کہ ان کا سر منڈھا ہوا تھا اور وہ رو رہے تھے کہہ رہے تھے میں نہیں ڈرتا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تک زندہ رہوں۔

(۳۸۸۹۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بن موسى ، عَنْ شَيْبَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : إِنَّا لَنَجِدُ فِي كِتَابِ اللهِ الْمُنَزَّلِ صِنْفَيْنِ فِي النَّارِ : قَوْمٌ يَكُونُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ عَلَى غَيْرِ جُرْمٍ لاَ يُدْخِلُونَ بُطُونَهُمْ إِلاَّ خَبِيثًا ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مَائِلاَتٌ مُمِيلاَتٌ لاَ يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلاَ يَجِدْنَ رِيحَهَا. (مسلم ۱۶۸۰)

(۳۸۸۹۷) عبداللہ بن عمرو سے راویت ہے ہم نے اللہ رب العزت کی کتاب میں دو قسم کے لوگوں کو آگ میں دیکھا ہے ایک وہ قوم جو آخری زمانے میں ہوگی ان کے پاس گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے ان کے ذریعے بغیر کسی جرم کے لوگوں کو ماریں گے وہ اپنے پیٹوں میں خبیث چیزیں (رشوت وغیرہ) ہی داخل کریں گے اور دوسری قسم ان عورتوں کی جو کپڑے نہیں پہنتی ہیں ننگی ہوتی ہیں مائل ہوتی ہیں اور مائل کرتی ہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو سونگھ سکیں گی۔

(۳۸۸۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا الهَيَّاحُ بْنُ بِسْطَامٍ الْحَنْظَلِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمَرَاءُ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ ، فَمَنْ بَارَأَهُمْ نَجَا ، وَمَنِ اعْتَزَلَهُمْ سَلِمَ ، أَوْ كَادَ ، وَمَنْ خَالَطَهُمْ هَلَكَ. (طبرانی ۱۰۹۷۳)

(۳۸۸۹۸) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تمہارے ایسے امراء ہوں گے جن کو تم جانتے ہو گے اور جن پر تم نکیر کرتے ہو گے جو ان سے قتال کرے گا نجات پا جائے گا اور جو ان کے ساتھ مل جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔

(۳۸۸۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ ، عَنْ يُسَيْعٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، أَنَّهُ قَالَ :ابْعَثُوا إِلَى أَمَلَةٍ يَذِبُّونَ عَنْ فَسَادِ الأَرْضِ ، فَقَالَ لَهُ كَعْبُ الأَحْبَارِ :مَهْ لاَ تَفْعَلْ ، فَإِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ الْمُنَزَّلِ :أَنَّ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الأَمَلَةُ يَحْمِلُونَ بِأَيْدِيهِمْ سِيَاطًا كَأَنَّهَا أَذْنَابُ الْبَقَرِ ، لاَ يَرِيحُونَ رِيحَ الْجَنَّةِ ، فَلاَ تَكُنْ أَنْتَ أَوَّلَ مَنْ يَبْعَثُ بِهِمْ ، قَالَ :فَفَعَلَ ، فَقُلْتُ أَنَا لِيَحْيَى :مَا الأَمَلَةُ ؟ قَالَ :أَنْتُمْ تُسَمُّونَهُمْ بِالْعِرَاقِ الشُّرَطَ.

(۳۸۸۹۹) نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ پولیس والوں کو بھیجو کہ وہ زمین کا فساد دور کریں تو کعب احبار نے فرمایا کہ ٹھہرو ایسا نہ کرو کیونکہ یہ کتاب اللہ میں ہے کہ ایک قوم ان کو املہ کہا جائے گا (پولیس وغیرہ) ان کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح کوڑے ہونگے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھیں گے۔ پس تم ان کو سب سے پہلے بھیجنے والے نہ بنو نعمان کہتے ہیں انہوں نے ایسا ہی کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یحیٰی سے پوچھا املہ کسے کہتے ہیں تو انہوں نے فرمایا تم عراق میں انہیں شرطی (پولیس والا) کہتے ہو۔

(۳۸۹۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَرْدَانُبَةَ ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُثْمَانَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَقُولُ :مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّطَ عَلَيْكُمْ شِرَارُكُمْ ، فَيَدْعُوَا عَلَيْهِمْ خِيَارُكُمْ ، فَلاَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ ، قَالَ :وَزَحْمَتُهُ حَمْلُهُ فَأَخَذَ بِعَضُدَيْهِ ، فَقَالَ :لاَ أَمُوتُ حَتَّى تُدْرِكَنِي إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ.

(۳۸۹۰۰) خلیفہ بن سعد سے منقول ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مدینے کے کسی راستے پر جاتے ہوئے دیکھا وہ یہ فرما رہے تھے! تم نیکی کا حکم کرتے رہو اور بری باتوں سے روکتے رہو قبل اس کے کہ تم پر تمہارے شریر لوگ مسلط کیے جائیں پس تمہارے بہترین لوگ ان پر بددعا کریں گے مگر ان کی بددعا قبول نہ ہوگی پھر ان کو تکلیف نے بوجھل کر دیا پس ان کو بازوؤں سے پکڑا گیا پھر انہوں نے فرمایا میں اس وقت تک نہ مروں گا جب تک کہ مجھے نوعمر لڑکوں کی امارت نہ پالے۔

(۳۸۹۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ ، عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ ، قَالَ :قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ يَا طَاعُونُ خُذْنِي إِلَيْك ، فَقَالُوا :أَمَا سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :كُلَّمَا طَالَ عُمْرُ الْمُسْلِمِ كَانَ خَيْرًا لَهُ ، قَالَ :بَلَى وَلَكِنِّي أَخَافُ سِتًّا :إِمَارَةَ السُّفَهَاءِ ، وَبَيْعَ الْحُكْمِ ، وَسَفْكَ الدَّمِ ، وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ ، وَنُشُوءَ يَنْشَؤُونَ يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ. (احمد ۲۲۔ طبرانی ۱۰۵)

(۳۸۹۰۱) شداد بن ابی عمار سے منقول ہے کہ عوف بن مالک نے فرمایا اے طاعون مجھے بھی اپنی طرف کھینچ لے لوگوں نے کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں سنا کہ مسلمان کی جتنی لمبی عمر ہوتی ہے اس کے لیے خیر کا باعث ہوتی ہے؟ تو انہوں نے کہا کیوں نہیں مگر چھ چیزوں سے ڈر لگتا ہے بے وقوفوں کی امارت سے فیصلوں کے بکنے سے، خون بہانے سے، قطع رحمی کرنے سے، پولیس کی

کثرت سے اور ایسے امر حادث سے کہ لوگ قرآن کو بانسری بنالیں۔

(۳۸۹۰۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ طُفَيْلٍ أَبُو سِيدَانَ الْغَطَفَانِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ :اتْرُكُوا هَؤُلاَءِ الْفُطْحَ الْوُجُوهِ مَا تَرَكُوكُمْ ، فَوَاللهِ لَوَدِدْت أَنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بَحْرًا لاَ يُطَاقُ.

(۳۸۹۰۲) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا ان چپٹے چہرے کو چھوڑ دو جنہوں نے تم کو چھوڑ دیا اللہ کی قسم میں پسند کرتا ہوں ہمارے اور ان کے درمیان ایسا سمندر ہو جس کو عبور نہ کیا جا سکے۔

(۳۸۹۰۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ : هَلْ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ كُفْرٌ ، قَالَ :لاَ أَعْلَمُهُ ، وَلاَ شِرْكٌ ، قَالَ :قُلْتُ :فَمَاذَا ، قَالَ :بَغْيٌ.

(۳۸۹۰۳) عبد الملک ابن ابی سلیمان سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر سے سوال کیا کہ اس امت میں کفر ہوگا؟ انہوں نے فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ کفر ہو یا شرک تو میں نے کہا پھر کیا ہوگا انہوں نے کہا بغاوت۔

(۳۸۹۰۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ نَشِيطٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ مَوْلَى بَنِي أُمَيَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :تَكُونُ فِتْنَةٌ لاَ يُنْجِي مِنْهَا إِلاَّ دُعَاءٌ كَدُعَاءِ الْغَرِقِ.

(نعیم بن حماد ۳۶۷۔ احمد ۴۴۹)

(۳۸۹۰۴) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا جس سے کوئی چیز نجات نہ دے گی سوائے ڈوبنے والے کی دعا کی طرح دعا سے۔

(۳۸۹۰۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْمَشَّاءِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ :لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَحَوَّلَ شِرَارُ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى الْعِرَاقِ ، وَخِيَارُ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى الشَّامِ.

(۳۸۹۰۵) ابو امامہ سے منقول ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ اہل شام کے شریر عراق میں منتقل نہ ہو جائیں اور عراق کے بھلے لوگ شام نہ چلے جائیں۔

(۳۸۹۰۶) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ :إِمَارَةُ الصِّبْيَانِ ، إِنْ أَطَاعُوهُمْ أَدْخَلُوهُمَ النَّارَ ، وَإِنْ عَصَوْهُمْ ضَرَبُوا أَعْنَاقَهُمْ.

(۳۸۹۰۶) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ ہلاکت ہو عرب کے لیے اس شر سے جو قریب آ گیا یعنی بچوں کی امارۃ اگر لوگ ان کی اطاعت کریں تو انہیں جہنم میں داخل کر دیں گے اور اگر انکی نافرمانی کریں گے تو ان کی گردنیں ماریں گے۔

(۳۸۹۰۷) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :كُنَّا نَتَحَدَّثُ ، أَنَّهُ تَكُونُ رِدَّةٌ شَدِيدَةٌ حَتَّى يَرْجِعَ نَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ يَعْبُدُونَ الأَصْنَامَ بِذِي الْخَلَصَةِ.

(۳۸۹۰۷) محمد ؒ سے منقول ہے کہ ہم باتیں کرتے تھے کہ عرب میں سخت ارتداد برپا ہوگا یہاں تک کہ عربوں میں سے بعض لوگ ذی الخلصہ میں بتوں کو پوجنا شروع کردیں گے۔

(۳۸۹۰۸) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ دَخَلَ عَلَى ابْنِ مُلْجَمٍ السِّجْنَ وَقَدِ اسْوَدَّ كَأَنَّهُ جِذْعٌ مُحْتَرِقٌ.

(۳۸۹۰۸) ابواسحاق سے منقول ہے کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتایا جو ابن ملجم کے پاس جایا کرتا تھا قید خانے میں کہ وہ جلے ہوئے تنے کی طرح سیاہ ہوچکا تھا۔

(۳۸۹۰۹) حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي الْجَلْدِ ، قَالَ : تَكُونُ فِتْنَةٌ بَعْدَهَا فِتْنَةٌ ، الأُولَى فِي الآخِرَةِ : كَثَمَرَةِ السَّوْطِ يَتْبَعُهَا ذُبَابُ السَّيْفِ ، ثُمَّ تَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ فِتْنَةٌ تُسْتَحَلُّ فِيهَا الْمَحَارِمُ كُلُّهَا ، ثُمَّ تَأْتِي الْخِلاَفَةُ خَيْرُ أَهْلِ الأَرْضِ وَهُوَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِهِ هَنِيًّا. (عبدالرزاق ۲۰۷۷۱)

(۳۸۹۰۹) ابوجلد سے منقول ہے کہ ایک کے بعد دوسرا فتنہ برپا ہوگا۔ پہلا دوسرے کے لیے ایسے ہوگا جیسے کوڑے کے نیچے حصے کے پیچھے تلوار کی دھار آئی پھر اس کے بعد ایسا فتنہ برپا ہوگا جس میں تمام حرام چیزوں کو حلال سمجھا جائے گا۔ پھر اہل زمین پر سب سے بھلے آدمی کی خلافت قائم ہوگی پھر مزے کے ساتھ وہ گھر میں بیٹھے گا۔

(۳۸۹۱۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ ، أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ ، قَالَ : لَيُنَادَيَنَّ بِاسْمِ رَجُلٍ مِنَ السَّمَاءِ لاَ يُنْكِرُهُ الذَّلِيلُ وَلاَ يَمْتَنِعُ مِنْهُ الْعَزِيزُ.

(۳۸۹۱۰) ابوامامہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی کا نام آسمان سے پکارا جائے گا، ذلیل آدمی اس کا انکار نہیں کرے گا اور غالب وطاقتور اس سے منع نہیں کرے گا۔

(۳۸۹۱۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ ، قَالَ : بَيْنَمَا قَوْمٌ يَتَحَدَّثُونَ إِذْ تَمُرُّ بِهِمْ إِبِلٌ قَدْ عُطِّلَتْ ، فَيَقُولُونَ : يَا إِبِلُ ، أَيْنَ أَهْلُكِ فَتَقُولُ : أَهْلُنَا حُشِرُوا ضُحًى. (بخاری ۳۶۰۸۔ ابن ابی الدنیا ۱۲۹)

(۳۸۹۱۱) ابوعثمان نہدی سے منقول ہے کہ حذیفہ بن یمان نے فرمایا کہ اس دوران جب لوگ باتیں کررہے ہوں گے تو ایک گمشدہ اونٹ ان کے پاس سے گزرے گا وہ لوگ پوچھیں گے کہ اے اونٹ تمہارے مالک کہاں ہیں؟ تو وہ جواب دے گا میرے اہل کو چاشت کے وقت جمع کیا گیا ہے۔

تم كتاب الفتن بحمد الله وعونه وحسن توفيقه والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم. ويتلوه إن شاء الله تعالى كتاب الجمل.

كِتَابُ الجملِ

(۱) فِي مسيرِ عائِشة وعلِيٍّ وطلحة والزّبيرِ رضى الله عنهم

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ :حدَّثَنَا بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ :

(۳۸۹۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبِ الْجَرْمِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ :حَاصَرْنَا تَوَّجَ ، وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْم يُقَالُ لَهُ :مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ ، قَالَ :فَلَمَّا أَنَ افْتَتَحْنَاهَا ، قَالَ :وَعَلَيَّ قَمِيصٌ خَلَقٌ انْطَلَقْتُ إِلَى قَتِيلٍ مِنَ الْقَتْلَى الَّذِينَ قَتَلْنَا مِنَ الْعَجَمِ ، قَالَ :فَأَخَذْتُ قَمِيصَ بَعْضِ أُولَئِكَ الْقَتْلَى ، قَالَ :وَعَلَيْهِ الدِّمَاءُ ، فَغَسَلْته بَيْنَ أَحْجَارٍ ، وَدَلَكْته حَتَّى أَنْقَيْته ، وَلَبِسْته وَدَخَلْتُ الْقَرْيَةَ ، فَأَخَذْت إِبْرَةً وَخُيُوطًا ، فَخِطْت قَمِيصِي ، فَقَامَ مُجَاشِعٌ ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَغُلُّوا شَيْئًا ، مَنْ غَلَّ شَيْئًا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَوْ كَانَ مِخْيَطًا .

۲۔ فَانْطَلَقْت إِلَى ذَلِكَ الْقَمِيصِ فَنَزَعْته وَانْطَلَقْت إِلَى قَمِيصِي فَجَعَلْتُ أَفْتُقُهُ حَتَّى وَاللهِ يَا بُنَيَّ جَعَلْت أُخَرِّقُ قَمِيصِي تَوَقِّيًا عَلَى الْخَيْطِ أَنْ يَنْقَطِعَ فَانْطَلَقْت بِالْخُيُوطِ وَالإِبْرَةِ وَالْقَمِيصُ الَّذِي كُنْت أَخَذْته مِنَ الْمَقَاسِمِ فَأَلْقَيْته فِيهَا ، ثُمَّ مَا ذَهَبْتُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى رَأَيْتهمْ يَغُلُّونَ الأَوْسَاقَ ، فَإِذَا قُلْتَ :أَيُّ شَيْءٍ هَذَا ، قَالُوا :نَصِيبًا مِنَ الْفَيْءِ أَكْثَرَ مِنْ هَذَا.

۳۔ قَالَ عَاصِمٌ :وَرَأَى أَبِي رُؤْيَا وَهُمْ مُحَاصِرُو تَوَّجَ فِي خِلاَفَةِ عُثْمَانَ ، وَكَانَ أَبِي إِذَا رَأَى رُؤْيَا كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا نَهَارًا ، وَكَانَ أَبِي قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :فَرَأَى كَأَنَّ رَجُلاً مَرِيضًا وَكَأَنَّ قَوْمًا

يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ ، قد اخْتَلَفَتْ أَيْدِيهِمْ وَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ وَكَانَت امْرَأَةٌ عَلَيْهَا ثِيَابٌ خُضْرٌ جَالِسَةً كَأَنَّهَا لَوْ تَشَاءُ أَصْلَحَتْ بَيْنَهُمْ ، إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَلَبَ بِطَانَةَ جُبَّةٍ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَيْ مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِينَ ، أَيَخْلَقُ الإِسْلاَم فِيكُمْ ، وَهَذَا سِرْبَالُ نَبِيِّ اللهِ فِيكُمْ لَمْ يَخْلَقْ ، إِذْ قَامَ آخَرُ مِنَ الْقَوْمِ فَأَخَذَ بِأَحَدِ لَوْحَي الْمُصْحَفِ فَنَفَضَهُ حَتَّى اضْطَرَبَ وَرَقُهُ .

٤- قَالَ : فَأَصْبَحَ أَبِي يَعْرِضُهَا وَلاَ يَجِدُ مَنْ يُعَبِّرُهَا ، قَالَ : كَأَنَّهُمْ هَابُوا تَعْبِيرَهَا.
قَالَ : قَالَ أَبِي : فَلَمَّا أَنْ قَدِمْت الْبَصْرَةَ فَإِذَا النَّاسُ قَدْ عَسْكَرُوا ، قَالَ : قُلْتُ : مَا شَأْنُهُمْ ، قَالَ : فَقَالُوا : بَلَغَهُمْ أَنَّ قَوْمًا سَارُوا إِلَى عُثْمَانَ فَعَسْكَرُوا لِيُدْرِكُوهُ فَيَنْصُرُوهُ ، فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ ، فَقَالَ : إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَالِحٌ ، وَقَدِ انْصَرَفَ عَنْهُ الْقَوْمُ ، فَرَجَعُوا إِلَى مَنَازِلِهِمْ فَلَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلاَّ قَتْلُهُ ، قَالَ : فَقَالَ أَبِي : فَمَا رَأَيْت يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَكْثَرَ شَيْخًا بَاكِيًا تَخَلَّلُ الدُّمُوعُ لِحْيَتَهُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ .

٥- فَمَا لَبِثْتُ إِلاَّ قَلِيلاً حَتَّى إِذَا الزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ قَدْ قَدِمَا الْبَصْرَةَ ، قَالَ : فَمَا لَبِثت بَعْدَ ذَلِكَ إِلاَّ يَسِيرًا ، حَتَّى إِذَا عَلِيٌّ أَيْضًا قَدْ قَدِمَ ، فَنَزَلَ بِذِي قَارٍ ، قَالَ : فَقَالَ لِي شَيْخَانِ مِنَ الْحَيِّ : اذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ ، فَلْنَنْظُرْ إِلَى مَا يَدْعُو ، وَأَيُّ شَيْءٍ الذى جَاءَ بِهِ ، فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنَ الْقَوْمِ وَتَبَيَّنَّا فَسَاطِيطَهُمْ إِذَا شَابٌّ جَلْدٌ غَلِيظٌ خَارِجٌ مِنَ الْعَسْكَرِ ، قَالَ الْعَلاَءُ : رَأَيْتُ أَنَّهُ قَالَ : عَلَى بَغْلٍ ، فَلَمَّا أَنْ نَظَرْت إِلَيْهِ شَبَّهْته الْمَرْأَةَ الَّتِي رَأَيْتهَا عِنْدَ رَأْسِ الْمَرِيضِ فِي النَّوْمِ ، فَقُلْتُ لِصَاحِبَيَّ : لَئِنْ كَانَ لِلْمَرْأَةِ الَّتِي رَأَيْت فِي الْمَنَامِ عِنْدَ رَأْسِ الْمَرِيضِ أَخٌ إِنَّ ذَا لأَخُوهَا ،

٦- قَالَ : فَقَالَ لِي أَحَدُ الشَّيْخَيْنِ اللَّذَيْنِ مَعِي : مَا تُرِيدُ إِلَى هَذَا ، قَالَ : وَغَمَزَنِي بِمِرْفَقِهِ ، فَقَالَ الشَّابُّ : أَيَّ شَيْءٍ قُلْتَ؟ قَالَ : فَقَالَ أَحَدُ الشَّيْخَيْنِ : لَمْ يَقُلْ شَيْئًا ، فَانْصَرِفْ ، قَالَ : لَتُخْبِرَنِي مَا قُلْتَ ، قَالَ : فَقَصَصْت عَلَيْهِ الرُّؤْيَا ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْت ، قَالَ : وَارْتَاعَ ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَقُولُ : لَقَدْ رَأَيْت لَقَدْ رَأَيْت ، حَتَّى انْقَطَعَ عَنَّا صَوْتُهُ ، قَالَ : فَقُلْتُ لِبَعْضِ مَنْ لَقِيت مَنَ الرَّجُلِ الَّذِين رَأَيْنَا آنِفًا ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : فَعَرَفْنَا ، أَنَّ الْمَرْأَةَ عَائِشَةُ.

٧- قَالَ : فَلَمَّا أَنْ قَدِمْت الْعَسْكَرَ قَدِمْت عَلَى أَدْهَى الْعَرَبِ ، يَعْنِي عَلِيًّا ، قَالَ : وَاللهِ لَدَخَلَ عَلَيَّ فِي نَسَبِ قَوْمِي حَتَّى جَعَلْت أَقُولُ : وَاللهِ لَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنِّي ، حَتَّى قَالَ : أَمَا إِنَّ بَنِي رَاسِبٍ بِالْبَصْرَةِ أَكْثَرُ مِنْ بَنِي قُدَامَةَ ، قَالَ : قُلْتُ أَجَلْ ، قَالَ : فَقَالَ : أَسَيِّدُ قَوْمِكَ أَنْتَ ؟ قُلْتُ : لاَ ، وَإِنِّي فِيهِمْ لَمُطَاعٌ ، وَلَغَيْرِي أَسْوَدُ ، وَأَطْوَعُ فِيهِمْ مِنِّي ، قَالَ : فَقَالَ : مَنْ سَيِّدُ بَنِي رَاسِبٍ ؟ قُلْتُ : فُلاَنٌ ، قَالَ : فَسَيِّدُ بَنِي قُدَامَةَ ؟ قَالَ : قُلْتُ : فُلاَنٌ لآخَرَ ، قَالَ : هَلْ أَنْتَ مُبَلِّغُهُمَا كِتَابَيْنِ مِنِّي قُلْتُ : نَعَمْ .

۸- قَالَ :أَلاَ تُبَايِعُونَ ، قَالَ :فَبَايَعَ الشَّيْخَانِ اللَّذَانِ مَعِي ، قَالَ :وَأَصَبَّ قَوْمٌ كَانُوا عِنْدَهُ ، قَالَ :وَقَالَ أَبِي بِيَدِهِ :فَقَبَضَهَا وَحَرَّكَهَا كَأَنَّ فِيهِمْ خِفَّةٌ ، قَالَ :فَجَعَلُوا يَقُولُونَ :بَايِعْ بَايِعْ ، قَالَ :وَقَدْ أَكَلَ السُّجُودُ وُجُوهَهُمْ ، قَالَ :فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْقَوْمِ :دَعُوا الرَّجُلَ ، فَقَالَ أَبِي :إِنَّمَا بَعَثَنِي قَوْمِي رَائِدًا وَسَأُنْهِي إِلَيْهِمْ مَا رَأَيْت ، فَإِنْ بَايَعُوك بَايَعْتُك ، وَإِنِ اعْتَزَلُوك اعْتَزَلْتُك ، قَالَ :فَقَالَ عَلِيٌّ :أَرَأَيْت لَوْ أَنَّ قَوْمَك بَعَثُوك رَائِدًا فَرَأَيْتَ رَوْضَةً وَغَدِيرًا ، فَقُلْتُ :يَا قَوْمِ ، النُّجْعَةَ النُّجْعَةَ ، فَأَبَوْا ، مَا أَنْتَ مُنْتَجِعٌ بِنَفْسِكَ ، قَالَ :فَأَخَذْت بِإِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِهِ ، ثُمَّ قُلْتُ :نُبَايِعُك عَلَى أَنْ نُطِيعَك مَا أَطَعْت اللَّهَ ، فَإِذَا عَصَيْته فَلاَ طَاعَةَ لَكَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : نَعَمْ ، وَطَوَّلَ بِهَا صَوْتَهُ ، قَالَ :فَضَرَبْت عَلَى يَدِهِ .

۹- قَالَ :ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ وَكَانَ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ ، قَالَ :فَقَالَ :إِمَا انْطَلَقْت إِلَى قَوْمِكَ بِالْبَصْرَةِ فَأَبْلِغْهُمْ كُتُبِي وَقَوْلِي ، قَالَ :فَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ مُحَمَّدٌ ، فَقَالَ :إِنَّ قَوْمِي إِذَا أَتَيْتهمْ يَقُولُونَ :مَا قَوْلُ صَاحِبِكَ فِي عُثْمَانَ ، قَالَ :فَسَبَّهُ الَّذِينَ حَوْلَهُ ، قَالَ :فَرَأَيْتُ جَبِينَ عَلِيٍّ يَرْشَحُ كَرَاهِيَةً لِمَا يَجِيئُونَ بِهِ ، قَالَ :فَقَالَ مُحَمَّدٌ :أَيُّهَا النَّاسُ ، كُفُّوا فَوَاللهِ مَا إِيَّاكُمْ أَسْأَلُ ، وَلاَ عَنْكُمْ أُسْأَلُ ، قَالَ :فَقَالَ عَلِيٌّ :أَخْبِرْهُمْ ، أَنَّ قَوْلِي فِي عُثْمَانَ أَحْسَنُ الْقَوْلِ ، إِنَّ عُثْمَانَ كَانَ مَعَ ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾.

۱۰- قَالَ :قَالَ أَبِي :فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى قَدِمَ عَلَيَّ الْكُوفَةِ ، جَعَلُوا يَلْقونِي فَيَقُولُونَ :أَتَرَى إِخْوَانَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَاتِلُونَنَا ، قَالَ :وَيَضْحَكُونَ وَيَعْجَبُونَ ، ثُمَّ قَالُوا :وَاللهِ لَوْ قَدَ الْتَقَيْنَا تَعَاطَيْنَا الْحَقَّ ، قَالَ :فَكَأَنَّهُمْ يَرَوْنَ أَنَّهُمْ لاَ يَقْتَتِلُونَ ، قَالَ :وَخَرَجْت بِكِتَابِ عَلِي، فَأَمَّا أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ كَتَبَ إِلَيْهِمَا فَقَبِلَ الْكِتَابَ وَأَجَابَهُ ، وَدَلَلْت عَلَى الآخَرِ فَتَوَارَى ، فَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُوا :كُلَيْبٌ مَا أُذِنَ لِي ، فَدَفَعْت إِلَيْهِ الْكِتَابَ ، فَقُلْتُ :هَذَا كِتَابُ عَلِي ، وَأَخْبَرْته أَنِّي أَخْبَرْته أَنَّك سَيِّدُ قَوْمِكَ ، قَالَ :فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ الْكِتَابَ ، وَقَالَ :لاَ حَاجَةَ لِي إِلَى السُّؤْدُدِ الْيَوْمَ ، إِنَّمَا سَادَاتُكُمَ الْيَوْمَ شَبِيهٌ بِالأَوْسَاخِ ، أَوِ السَّفَلَةِ ، أَو الأَدْعِيَاءِ ، وَقَالَ :كَلِمَةً ، لاَ حَاجَةَ لِي الْيَوْمَ فِي ذَلِكَ ، وَأَبَى أَنْ يُجِيبَهُ .

۱۱- قَالَ فَوَاللهِ مَا رَجَعْت إِلَى عَلِيٍّ حَتَّى إِذَا الْعَسْكَرَانِ قَدْ تَدَانَيَا فَاسْتَبَّتْ عِبْدَانُهُمْ ، فَرَكِبَ الْقُرَّاءُ الَّذِينَ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ أَطْعَنَ الْقَوْمُ ، وَمَا وَصَلْت إِلَى عَلِيٍّ حَتَّى فَرَغَ الْقَوْمُ مِنْ قِتَالِهِمْ ، دَخَلْتُ عَلَى الأَشْتَرِ فَإِذَا بِهِ جِرَاحٌ ، قَالَ عَاصِمٌ :وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ قَرَابَةٌ مِنْ قِبَلِ النِّسَاءِ ، فَلَمَّا أَنْ نَظَرَ إِلَى أَبِي ، قَالَ وَالْبَيْتُ مَمْلُوءٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، قَالَ :يَا كُلَيْبُ ، إِنَّك أَعْلَمُ بِالْبَصْرَةِ مِنَّا ، فَاذْهَبْ فَاشْتَرِ لِي أَفْرَهَ جَمَلٍ تَجِده فِيهَا ، قَالَ : فَاشْتَرَيْت مِنْ عَرِيفٍ لِمَهْرَةَ جَمَلَهُ بِخَمْسِ مِئَةٍ ، قَالَ :اذْهَبْ بِهِ إِلَى عَائِشَةَ وَقُلْ :يُقْرِئُك ابْنُك مَالِكٌ

السَّلاَمَ ، وَيَقُولُ : خُذِي هَذَا الْجَمَلَ فَتبَلَّغِي عَلَيْهِ مَكَانَ جَمَلِكَ ، فَقَالَتْ : لاَ سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، إِنَّهُ لَيْسَ بِابْنِي ، قَالَ : وَأَبَتْ أَنْ تَقْبَلَهُ .

۱۲- قَالَ : فَرَجَعْت إِلَيْهِ فَأَخْبَرْته بِقَوْلِهَا ، قَالَ : فَاسْتَوَى جَالِسًا ثُمَّ حَسَرَ عَنْ سَاعِدِهِ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : إِنَّ عَائِشَةَ لَتَلُومُنِي عَلَى الْمَوْتِ الْمُمِيتِ ، إِنِّي أَقْبَلْت فِي رِجْرِجَةٍ مِنْ مَذْحِجٍ ، فَإِذَا ابْنُ عَتَّاب قَدْ نَزَلَ فَعَانَقَنِي ، قَالَ ، فَقَالَ : اقْتُلُونِي وَمَالِكًا ، قَالَ : فَضَرَبْته فَسَقَطَ سُقُوطًا أَمْرَدًا ، قَالَ ، ثُمَّ وَثَبَ إِلَيّ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ : اقْتُلُونِي وَمَالِكًا ، وَمَا أُحِبُّ ، أَنَّهُ قَالَ : اقْتُلُونِي وَالأَشْتَرَ ، وَلاَ أَنَّ كُلَّ مَذْحَجِيَّةٍ وَلَدَتْ غُلاَمًا ، فَقَالَ أَبِي : إِنِّي اعْتَمَرْتهَا فِي غَفْلَةٍ ، قُلْتُ : مَا يَنْفَعُك أَنْتَ إِذَا قُلْتَ أَنْ تَلِدَ كُلُّ مُذْحَجِيَّةٍ غُلاَمًا ، فَقَالَ أَبِي : إِنِّي اعْتَمَرْتُهَا فِي غَفْلَة ، قُلْتُ : مَا يَنْفَعُكَ أَنْتَ إِذَا قُلْتُ : أَنْ تَلِدَ كُلّ مُذْحِجِيَّةَ غُلاَمًا .

۱۳- قَالَ : ثُمَّ دَنَا مِنْهُ أَبِي ، فَقَالَ : أَوْصِ بِي صَاحِبَ الْبُصْرَةِ فَإِنَّ لِي مَقَامًا بَعْدَكُمْ ، قَالَ : فَقَالَ : لَوْ قَدْ رَآك صَاحِبُ الْبُصْرَةِ لَقَدْ أَكْرَمَك ، قَالَ : كَأَنَّهُ يَرَى ، أَنَّهُ الأَمِيرُ ، قَالَ : فَخَرَجَ أَبِي مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ ، قَالَ : فَقَالَ : قَدْ قَامَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَبْلُ خَطِيبًا ، فَاسْتَعْمَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَلَى أَهْلِ الْبُصْرَةِ ، وَزَعَمَ أَنَّهُ سَائِرٌ إِلَى الشَّامِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَرَجَعَ أَبِي فَأَخْبَرَ الأَشْتَرَ ، قَالَ : فَقَالَ لأَبِي : أَنْتَ سَمِعْته ، قَالَ : فَقَالَ أَبِي : لاَ قَالَ : فَنَهَرَهُ وَقَالَ : اجْلِسْ ، إِنَّ هَذَا هُوَ الْبَاطِلُ ، قَالَ : فَلَمْ أَبْرَحْ أَنْ جَاءَ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ مِثْلَ خَبَرِي ، قَالَ : فَقَالَ : أَنْتَ سَمِعْت ذَاكَ ، قَالَ : فَقَالَ : لاَ ، فَنَهَرَهُ نَهْرَةً دُونَ الَّتِي نَهَرَنِي ، قَالَ : وَلَحَظَ إِلَيَّ وَأَنَا فِي جَانِبِ الْقَوْمِ ، أَيْ إِنَّ هَذَا قَدْ جَاءَ بِمِثْلِ خَبَرِكَ .

۱۴- قَالَ : فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عَتَّابٌ التَّغْلِبِيُّ وَالسَّيْفُ يَخْطِرُ ، أَوْ يَضْطَرِبُ فِي عُنُقِهِ ، فَقَالَ : هَذَا أَمِيرُ مُؤْمِنِيكُمْ قَدِ اسْتَعْمَلَ ابْنَ عَمِّهِ عَلَى الْبَصْرَةِ ، وَزَعَمَ أَنَّهُ سَائِرٌ إِلَى الشَّامِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : قَالَ لَهُ الأَشْتَرُ : أَنْتَ سَمِعْته يَا أَعْوَرُ ، قَالَ : إِي وَاللهِ يَا أَشْتَرُ ، لأَنَا سَمِعْته بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ ، قَالَ : فَتَبَسَّمَ تَبَسُّمًا فِيهِ كُشُورٌ ، قَالَ : فَقَالَ : فَلاَ نَدْرِي إِذًا عَلاَمَ قَتَلْنَا الشَّيْخَ بِالْمَدِينَةِ .

۱۵- قَالَ : ثُمَّ قَالَ : لِمُذْحَجِيَّتِهِ قُومُوا فَارْكَبُوا ، فَرَكِبَ ، قَالَ : وَمَا أَرَاهُ يُرِيدُ يَوْمَئِذٍ إِلاَّ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : فَهَمَّ عَلِيٌّ أَنْ يَبْعَثَ خَيْلاً تُقَاتِلُهُ ، قَالَ : ثُمَّ كَتَبَ إِلَيْهِ ، أَنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي مِنْ تَأْمِيرِكَ أَنْ لاَ تَكُونَ لِذَلِكَ أَهْلاً ، وَلَكِنِّي أَرَدْت لِقَاءَ أَهْلِ الشَّامِ وَهُمْ قَوْمُك ، فَأَرَدْت أَنْ أَسْتَظْهِرَ بِكَ عَلَيْهِمْ ، قَالَ : وَنَادَى فِي النَّاسِ بِالرَّحِيلِ ، قَالَ : فَأَقَامَ الأَشْتَرُ حَتَّى أَدْرَكَهُ أَوَائِلُ النَّاسِ ، قَالَ : وَكَانَ قَدْ وَقَّتَ لَهُمْ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ ، فِيمَا رَأَيْت ، فَلَمَّا صَنَعَ الأَشْتَرُ مَا صَنَعَ نَادَى فِي النَّاسِ قَبْلَ ذَلِكَ بِالرَّحِيلِ.

(۳۸۹۱۲) عاصم بن کلیب جرمی فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم بیان کرتے ہیں کہ ہم نے توج (شہر) کا محاصرہ کیا جبکہ ہمارے لشکر

کے امیر بنی سلیم قبیلہ کے مجاشع بن مسعود تھے جب ہم اس شہر کو فتح کر چکے تو میرے بدن پر ایک بوسیدہ کرتا تھا تو میں عجم کے ان مقتولین کی طرف گیا جن کو ہم نے تہہ تیغ کیا تھا۔ ایک مقتول کی قمیص میں نے اتار لی جس پر خون کے نشان تھے میں نے اسے پتھروں کے درمیان دھویا اور خوب رگڑ کر اسے اچھی طرح صاف کر لیا اور پھر زیب تن کر کے آبادی کی طرف گیا اور مال غنیمت سے ایک سوئی اور دھاگہ لیا اور اپنی پھٹی ہوئی قمیص کی سلائی کی۔ مجاشع بن مسعود کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے اے لوگو! تم کسی بھی شئے میں خیانت نہ کرو جس نے خیانت کی قیامت کے دن اسے حساب دینا پڑے گا اگر چہ دھاگہ ہی کیوں نہ ہو۔ پس میں نے قمیص اتار دی اور اپنی قمیص کو پھاڑنے لگا تا کہ (مال غنیمت کا) دھاگہ ٹوٹ نہ جائے پھر میں سوئی اور قمیص کو لے کر مال غنیمت کے پاس پہنچا اور میں نے یہ چیزیں واپس رکھ دیں پھر میں نے لوگوں کو اس دنیا میں دیکھا کہ وہ کئی کئی وسق میں خیانت کرتے ہیں جب میں نے ان سے کہا کہ یہ کیا ہے تو وہ جواب دیتے مال غنیمت میں ہمارا اس سے بھی زیادہ حصہ بنتا ہے عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے خواب دیکھا جب وہ خلافت عثمان کے زمانے میں توج کے محاصرہ کے لیے گئے ہوئے تھے۔ میرے والد نے جب یہ خواب دیکھا تو بڑے واضح طریقے سے دیکھا میرے والد نے نبی کریم ﷺ کی صحبت کی سعادت بھی حاصل کی تھی۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مریض آدمی ہے اس کے پاس لوگ جھگڑ رہے ہیں اور ان کے ہاتھ ایک دوسرے کی طرف اٹھ رہے ہیں اور آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ ان کے قریب ایک عورت سبز لباس میں ملبوس بیٹھی ہے اور ایسے معلوم ہو رہی ہے جیسے وہ ان کے درمیان صلح کرانے کی خواہاں ہے اسی اثنا میں ایک آدمی کھڑا ہوتا ہے اور اپنے جیسے کے استر پلٹتا ہے پھر کہتا ہے اے مسلمانو! کیا تمہارا اسلام بوسیدہ ہو گیا جبکہ یہ نبی کریم ﷺ کا کرتا ہے جو ابھی پرانا نہیں ہوا اسی دوران دوسرا شخص کھڑا ہوا اور قرآن کریم کی ایک جلد کو پکڑ کر جھٹکا جس کی وجہ سے قرآن کریم کے اوراق پھیلنے لگے۔ عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد نے یہ خواب تعبیر بتانے والوں کے سامنے بیان کیا مگر کوئی اس خواب کی تعبیر نہ بتا سکا بلکہ تعبیر بتانے والے یہ خواب سن کر گھبرا جاتے تھے۔

عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ میں بصرہ آیا تو دیکھا کہ لوگ لشکر تیار کر رہے ہیں میں نے پوچھا انہیں کیا ہوا تو مجھے لوگوں نے بتایا کہ ان لوگوں کو یہ اطلاع ملی ہے کہ کچھ لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف گئے ہیں (تا کہ ان کے خلاف شورش برپا کریں) اب یہ لوگ (اہل بصرہ) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے جا رہے ہیں۔ پھر ابن عامر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ امیر المومنین نے صلح کر لی ہے اور ان کے پاس جانے والا لشکر لوٹ چکا ہے (یہ سن کر) اہل بصرہ بھی اپنے گھروں کو لوٹ گئے اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت نے ان کو سخت رنج میں مبتلا کیا۔ میں نے اتنی کثیر تعداد میں بوڑھے لوگوں کو اتنا روتے ہوئے پہلے کبھی نہیں دیکھا کہ ان کی داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہوں۔ پھر تھوڑا ہی عرصہ گزرا کہ حضرت زبیر اور طلحہ رضی اللہ عنہما بصرہ تشریف لائے پھر کچھ ہی عرصہ بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ذی قار (جگہ کا نام) میں ٹھہرے۔ قبیلے کے دو بوڑھے مجھ سے کہنے لگے کہ آؤ ان کے (علی رضی اللہ عنہ) پاس چلتے اور دیکھتے ہیں کہ یہ کیا دعوت دیتے ہیں اور کیا موقف لے کر آئے ہیں۔ پس ہم نکلے اور ان کی طرف بڑھے جب ہم ان کے قریب ہوئے تو ان کے گروہ ہمیں نظر آنے لگے۔ اچانک ہماری ایک نوجوان پر نظر پڑی جو سخت کھال والا تھا

اور لشکر کے ایک جانب تھا۔

جب میں نے اسے دیکھا تو یہ اس عورت سے بہت مشابہت رکھتا تھا جس کو میں نے خواب میں مریض کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا تھا۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو کہا کہ اگر اس عورت جس کو میں نے خواب میں مریض ے سرہانے بیٹھے ہوئے دیکھا تھا کا کوئی بھائی ہو تو یہ اسی کا بھائی ہے۔ میرے ساتھ جو دو بزرگ شخص تھے ان میں سے ایک کہنے لگا آپ کی اس شخص سے کیا غرض ہے اور میری کہنی کو پکڑ کر دبایا۔ وہ جوان ہماری گفتگو سن کر کہنے لگا کہ آپ کیا فرما رہے ہیں میرے ایک ساتھی نے کہا کچھ نہیں آ جائیں۔ مگر اس نوجوان نے اصرار کیا کہ آپ بتائیں آپ کیا کہہ رہے تھے۔ پس میں نے اس کو اپنا خواب سنا دیا تو نوجوان کہنے لگا یہ خواب آپ نے دیکھا ہے پھر وہ گھبرایا اور گھبراہٹ میں یہی کہتا رہا کہ یہ خواب آپ نے دیکھا ہے؟ یہ خواب آپ نے دیکھا ہے؟ اسی طرح کہتا رہا حتیٰ کہ اس کی آواز ہم سے دور ہوتے ہوتے منقطع ہو گئی۔ میں نے کسی سے پوچھا یہ کون شخص تھا جو ہم سے ملا تو اس نے جواب دیا محمد بن ابی بکر عاصم کے والد محترم فرماتے ہیں کہ پھر ہم نے پہچان لیا کہ وہ عورت (جو خواب میں مریض کے سرہانے بیٹھی تھی) عائشہ تھی۔

پس جب میں لشکر میں پہنچا تو میں نے وہاں عرب کے سب سے زیادہ دانا انسان کو پایا یعنی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عاصم کے والد محترم بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے میری قوم کے متعلق گفت وشنید کرنا چاہتے تھے میں نے سوچا کہ وہ تو میری قوم کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بصرہ میں بنی راسب بنی قدامہ سے زیادہ ہیں ناں! میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے مجھ سے سوال کیا آپ اپنی قوم کے سردار ہیں میں نے جواب دیا جی نہیں۔ اگر چہ میری بھی قوم اطاعت کرتی ہے مگر مجھ سے بڑے اور قابل اطاعت سردار بھی میری قوم میں موجود ہیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا بنی راسب کا سردار کون ہے میں نے کہا فلاں پھر انہوں نے بنی قدامہ کے بارے میں سوال کیا کہ ان کا سردار کون ہے میں نے جواب دیا فلاں۔ پھر فرمایا کیا میرے دو خط ان دونوں سرداروں کو پہنچا دو گے میں نے کہا جی ضرور، پھر فرمانے لگے کیا تم لوگ بیعت نہیں کرو گے تو حضرت عاصم کے والد ماجد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ساتھ جو دو بزرگ تھے انہوں نے بیعت کر لی۔

پس وہ لوگ جوان کے پاس تھے ناراض ہوئے میرے والد نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے کچھ کہا اور اپنے ہاتھ کو بند کیا اور حرکت دی گویا کہ ان لوگوں میں ایک طرح کی خفت تھی پس انہوں نے کہنا شروع کیا بیعت کر لو بیعت کر لو ان لوگوں کے چہرے پر سجدوں کے بڑے واضح نشان تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اس آدمی کو چھوڑ دو پھر عاصم کے والد ماجد رضی اللہ عنہ گویا ہوئے کہ مجھے میری قوم نے رہنما بنا کر بھیجا ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ میں ان کو اس تمام معاملے سے آگاہ کر دوں جو میں نے دیکھا ہے۔ اگر وہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کے لیے تیار ہوئے تو میں بھی آپ سے بیعت کر لوں گا اور اگر انہوں نے آپ سے روگردانی کی تو میں بھی آپ سے علیحدہ ہو جاؤں گا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیکھو تمہاری قوم نے تمہیں رہنما بنا کر بھیجا ہے پس آپ نے باغ اور کنواں دیکھ لیا پھر بھی تم اگر اپنی قوم سے گھاس اور پانی کی تلاش کا کہو تو اگر تمہاری قوم نے انکار کر دیا تو پھر آپ خود پانی اور گھاس تلاش نہ

کرسکو گے۔ میں نے ان کی انگلی پکڑی اور کہا ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں کہ ہم آپ کی اطاعت کریں گے اس وقت تک جب تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قائم رہیں گے۔ پس اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو پھر ہمارے اوپر آپ کی اطاعت لازم نہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ٹھیک ہے اور آواز کو لمبا کیا۔

پس میں نے ان کے ہاتھ پر ہاتھ مارا پھر محمد بن حاطب کی طرف متوجہ ہوا جو لوگوں کے ایک جانب بیٹھے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بصرہ میں اپنی قوم کی طرف جا کر میرے دونوں خط اور دونوں باتیں ان تک پہنچا دینا۔ پھر محمد بن حاطب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف آئے اور کہنے لگے۔ جب میں اپنی قوم کی طرف آیا تو میری قوم کے لوگ پوچھنے لگے کہ ان کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا خیال ہے تو میں نے جواب دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آس پاس کے لوگ تو انہیں برا بھلا کہہ رہے تھے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیشانی سے ناپسندیدگی کا اظہار ہورہا تھا بوجہ ان لوگوں کے برا بھلا کہنے کے۔

تو محمد بن حاتم نے کہا اے لوگو ٹھہر جاؤ اللہ کی قسم نہ تم سے میں نے سوال کیا ہے اور نہ تمہارے بارے میں مجھ سے سوال کیا گیا ہے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں میری سب سے اچھی بات ان کو بتا دینا کہ وہ اہل ایمان میں سے تھے نیک اعمال کرنے والے تھے پھر اللہ سے ڈرنے والے تھے اور حسن سلوک کرنے والے تھے اور اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا میں وہاں ہی تھا کہ اہل کوفہ میرے پاس آئے اور مجھ سے ملاقات کرنے لگے پھر کہنے لگے کہ کیا آپ دیکھ رہے ہیں ہمارے بصرہ کے بھائی ہم سے قتال کرنا چاہتے ہیں یہ بات انہوں نے ہنستے ہوئے اور تعجب کرتے ہوئے کہی پھر کہنے لگے اللہ کی قسم اگر ہماری ان سے مڈبھیڑ ہوئی تو ہم ضرور ان سے اپنا حق لیں گے عاصم کے والد ماجد فرماتے ہیں کہ وہ ایسے لگ رہے تھے جیسے قتال نہیں کریں گے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خط لے کر نکلا پس جن دوسرداروں کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خط لکھا تھا ان میں سے ایک نے خط لیا اور جواب دیا پھر مجھے دوسرے کا پتا بتایا گیا لوگ اسے کلیب کہتے تھے مجھے اجازت ملی اور میں نے خط اس تک پہنچایا اور بتایا کہ یہ خط حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے اور میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا تھا کہ آپ قوم کے سردار ہیں پس اس نے خط لینے سے انکار کر دیا اور کہا مجھے آج سرداری کی کوئی ضرورت نہیں بے شک تم لوگوں کی سرداری آج ایسی ہے جیسے گندگی، کمینوں اور مشکوک النسب لوگوں کی سرداری۔ پھر کہا آپ انہیں کہہ دینا مجھے سرداری کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور خط کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔

کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تک واپس پہنچ بھی نہیں پایا تھا کہ دونوں لشکر ایک دوسرے کے قریب ہو گئے اور لوگ لڑنے کے لیے سیدھے ہو گئے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو قراء تھے وہ سوار ہوئے جب نیزہ بازی شروع ہوئی پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس وقت ملا جب لوگ قتال سے فارغ ہو چکے تھے۔ میں اشتر کے پاس گیا وہ زخمی تھے۔ عاصم کہتے ہیں ہمارے اور اس کے مابین عورتوں کی طرف سے کوئی رشتہ داری تھی جب اشتر نے میرے والد ماجد کی طرف دیکھا جب کہ اس کا گھر اس کے ساتھیوں سے بھرا ہوا تھا۔ اشتر نے کہا اے کلیب تم ہم سب سے زیادہ اہل بصرہ کو جانتے ہو۔ آپ جائیے اور میرے لیے ایک سریع

الحرکت اونٹ خرید لو پس میں نے ایک سردار سے ایک جوان اونٹ پانچ سو درہم کے عوض خریدا۔ پھر کہنے لگا اسے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہنا آپ کا بیٹا مالک آپ سے سلام عرض کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ اونٹ قبول کر لیجیے اور اس پر سوار ہو کر اپنے اونٹ کی جگہ پہنچ جائیں۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس پر سلامتی نہ ہو اور وہ میرا بیٹا نہیں ہے اور اونٹ لینے سے انہوں نے انکار کر دیا۔ میں واپس اس کے پاس آیا اور اسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان پہنچا دیا۔

کلیب کہتے ہیں کہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا پھر اپنی کلائی سے آستین ہٹائی پھر کہنے لگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مرنے والے کی موت پر مجھے ملامت کر رہی ہیں میں تو قلیل سی جماعت میں آیا تھا۔ پھر اچانک ابن عتاب آئے اور مجھ سے مقابلہ کیا اور کہنے لگا تم مجھے اور مالک کو قتل کر دو پس میں نے مارا اور وہ بہت بری طرح گرا پھر میں ابن زبیر کی طرف لپکا انہوں نے مجھے کہا کہ مجھے اور مالک کو قتل کر دو اور میں پسند نہیں کرتا کہ وہ یہ کہہ دے کہ مجھے اور اشتر کو قتل کر دو اور نہ یہ پسند کرتا ہوں کہ ہماری عورتیں غلاموں کو جنم دیں عاصم کہتے ہیں کہ میرے والد ماجد فرماتے ہیں کہ پھر اکیلے میں اس سے ملا اور اس سے کہا کہ آپ کے غلام جننے والے قول نے آپ کو کیا فائدہ دیا وہ مجھ سے قریب ہو گیا اور کہنے لگا کہ آپ صاحب بصرہ (علی رضی اللہ عنہ) کے بارے میں مجھ کو وصیت کیجیے کیونکہ میرا مقام آپ کے بعد ہی ہے کلیب نے اسے کہا کہ اگر صاحب بصرہ نے آپ کو دیکھا تو آپ کا ضرور اکرام کریں گے۔ عاصم بن کلیب کے والد ماجد کہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو امیر سمجھنے لگا۔ پس میرے والد محترم وہاں سے اٹھے اور باہر آ گئے تو میرے والد کو ایک آدمی ملا اس نے خبر دی کہ امیر المومنین نے خطبہ دیا اور عبداللہ ابن عباس کو بصرہ کا عامل مقرر کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فلاں دن شام کی طرف جانے والے ہیں۔ پس میرے والد محترم کو کہا یہ بات تو نے خود سنی ہے تو میرے والد نے کہا نہیں تو اشتر نے میرے والد کو ڈانٹا اور کہا بیٹھ جاؤ بے شک یہ جھوٹی خبر ہے میرے والد کہتے ہیں کہ میں اسی جگہ بیٹھا تھا کہ ایک اور شخص نے ایسی ہی خبر دی۔ اشتر نے اس سے بھی یہی سوال کیا کہ کیا تم نے خود دیکھا ہے اس نے کہا نہیں پھر اسے بھی کچھ کہا یہ بھی تمہارے جیسی خبر لے کر آیا ہے جبکہ میں لوگوں کی ایک سمت میں بیٹھا تھا۔ تھوڑی ہی دیر بعد عتاب تغلبی آیا اس کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی۔ یہ تمہارے مومنین کا امیر ہے؟ فلاں فلاں دن وہ شام کی طرف جانے والا ہے۔ اشتر نے اس سے کہا اے کانے! تو نے یہ بات خود سنی ہے؟ اس نے کہا ہاں اشتر! اللہ کی قسم میں نے خود اپنے ان دو کانوں سے سنی ہے۔ اشتر مسکرایا پھر کہنے لگا اگر ایسا ہوا تو ہم نہیں جانتے کہ ہم نے شیخ (امیر المومنین) کو مدینہ میں کیوں قتل کیا؟ پھر اپنے لشکریوں کو سوار ہونے کا حکم دیا اور خود سوار ہوا کہنے لگا کہ ان کا معاویہ رضی اللہ عنہ ہی کی طرف ارادہ ہے۔ علی رضی اللہ عنہ اس کے لشکر سے فکر مند ہوئے پھر اس کی طرف خط لکھا کہ میں نے تم کو امیر اس لیے نہیں بنایا کہ مجھے اہل شام جو تمہاری ہی قوم ہے کے خلاف تمہاری مدد درکار ہے ورنہ امیر نہ بنانے کی یہ وجہ نہ تھی کہ تم اس کے لیے اہل نہ تھے پس پھر لوگوں میں کوچ کرنے کے لیے نداء لگائی پس اشتر کھڑا ہوا یہاں تک کہ سب سے آگے والے لوگوں کے ساتھ مل گیا۔ اس نے ان کے لیے پیر کا دن مقرر کیا تھا میرے خیال کے مطابق پس جب اشتر نے وہ کر لیا جو کرنا تھا تو اس نے لوگوں میں اس سے پہلے کوچ کرنے کے لیے آواز لگوائی۔

(۳۸۹۱۳) حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ ، قَالَ : شَهِدْتُ يَوْمَ الْجَمَلِ فَمَا دَخَلْتُ

دَارَ الْوَلِيدِ إِلاَّ ذَكَرْتُ يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَوَقْعَ السُّيُوفِ عَلَى الْبِيضِ ، قَالَ : كُنْتُ أَرَى عَلِيًّا يَحْمِلُ فَيَضْرِبُ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْثَنِيَ ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقُولُ : لاَ تَلُومُونِي ، وَلُومُوا هَذَا ، ثُمَّ يَعُودُ فَيُقَوِّمُهُ.

(۳۸۹۱۳) حضرت اعمش نے ایک آدمی سے نقل کیا ہے اس کا نام بھی ذکر کیا تھا کہ میں یوم جمل کو جنگ میں حاضر ہوا تھا میں جب بھی ولید کے گھر میں داخل ہوتا ہوں یوم جمل مجھے ضرور یاد آتا ہے جس دن تلواریں خودوں پر لگ رہی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا تلوار اٹھائے ہوئے تلوار چلاتے ہوئے آگے جاتے پھر واپس لوٹتے اور کہتے مجھے ملامت نہ کرو اسے ملامت کرو پھر لوٹتے اور اسے سیدھا کرتے۔

(۳۸۹۱٤) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : إِنَّ أَوَّلَ يَوْمٍ تَكَلَّمَتِ الْخَوَارِجُ يَوْمَ الْجَمَلِ ، قَالُوا : مَا أَحَلَّ لَنَا دِمَائَهُمْ وَحَرَّمَ عَلَيْنَا ذَرَارِيَّهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّ الْعِيَالَ مِنِّي عَلَى الصَّدْرِ وَالنَّحْرِ ، وَلَكُمْ فِيء خَمْسُ مِئَةٍ خَمْسُ مِئَةٍ ، جَعَلْتُهَا لَكُمْ مَا يُغْنِيكُمْ عَنِ الْعِيَالِ.

(۳۸۹۱۴) میسرہ ابی جمیلہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں پہلی دفعہ خوارج سے یوم جمل کو ملا وہ کہہ رہے تھے ہمارے لیے اللہ نے حلال نہیں کیا ان کے خون کو اور ہم پر ان کے اولاد و اموال کو حرام کیا ہے کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے اہل وعیال سینے اور گردن پر ہیں (یعنی جنگ میں پیش پیش ہیں) اور تمہارے لیے پانچ پانچ سو درہم مال غنیمت ہے جو تمہیں اہل وعیال سے بے نیاز کر دے گا۔

(۳۸۹۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ مُخَشِّي ، قَالَ : كَانَتْ رَايَةُ عَلِيٍّ سَوْدَاءَ ، يَعْنِي يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَرَايَةُ أُولَئِكَ الْجَمَلِ.

(۳۸۹۱۵) حضرت حریث بن مخشی سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن حضرت علی کا جھنڈا سیاہ تھا اور ان کے حریف کا جھنڈا اونٹ تھا۔

(۳۸۹۱٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ : مَا فَعَلَتْ أُمُّك ، قَالَ : قَدْ مَاتَتْ ، قَالَ : أَمَا إِنَّك سَتُقَاتِلُهَا ، قَالَ : فَعَجِبَ الرَّجُلُ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى خَرَجَتْ عَائِشَةُ.

(۳۸۹۱۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے کہا تمہاری ماں نے کیا کیا؟ اس نے کہا وہ تو مر چکی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم عنقریب اس سے قتال کرو گے وہ شخص بڑا حیران ہوا حتیٰ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (جنگ جمل کے لیے) نکلیں۔

(۳۸۹۱۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : قَسَمَ عَلِيٌّ مَوَارِيثَ مَنْ قُتِلَ يَوْمَ الْجَمَلِ عَلَى فَرَائِضِ الْمُسْلِمِينَ : لِلْمَرْأَةِ ثُمُنُهَا ، وَلِلابْنَةِ نَصِيبُهَا ، وَلِلابْنِ فَرِيضَتُهُ ، وَلِلأُمِّ سَهْمُهَا.

(۳۸۹۱۷) حضرت شعبی سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن جاں بحق ہونے والوں کی میراث مسلمانوں

کے حصوں کی تقسیم کی طرح کی عورت کے لیے آٹھواں حصہ اور بیٹی کو اس کا حصہ دیا اور بیٹے کو اس کا حصہ اور ماں کو اس کا جتنا حصہ بنتا تھا دیا۔

(۳۸۹۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ ، عَنْ أَهْلِ الْجَمَلِ ، قَالَ : قِيلَ : أَمُشْرِكُونَ هُمْ ، قَالَ : مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا ، قِيلَ : أَمُنَافِقُونَ هُمْ ، قَالَ : إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لاَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ قَلِيلاً ، قِيلَ : فَمَا هُمْ ، قَالَ : إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا. (بیہقی ۱۷۳)

(۳۸۹۱۸) حضرت ابو بختری سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا اہل جمل کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان سے کہا گیا کیا وہ مشرک تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا نہیں! شرک سے تو وہ بھاگے تھے۔ پھر کہا گیا کیا وہ منافق تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں منافق لوگ تو اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر بہت کم پھر کہا گیا پھر کون تھے وہ؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے بھائی تھے جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی۔

(۳۸۹۱۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، أَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَسْبِ يَوْمَ الْجَمَلِ وَلَمْ يَقْتُلْ جَرِيحًا. (بیہقی ۱۸۲)

(۳۸۹۱۹) حضرت شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہ کسی کو قیدی بنایا اور نہ ہی کسی زخمی کو قتل کیا۔

(۳۸۹۲۰) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، أَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَسْبِ يَوْمَ الْجَمَلِ وَلَمْ يُخَمِّسْ ، قَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَلاَ تُخَمِّسُ أَمْوَالَهُمْ ، قَالَ : فَقَالَ : هَذِهِ عَائِشَةُ تَسْتَأْمِرُهَا ، قَالَ : قَالُوا : مَا هُوَ إِلاَّ هَذَا ، مَا هُوَ إِلاَّ هَذَا.

(۳۸۹۲۰) حضرت عبد خیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل میں (جیتنے کے بعد) نہ تو کوئی قیدی بنایا اور نہ ہی خمس لیا۔ لوگوں نے عرض کیا! کیا آپ ان کے مالوں کو پانچ حصوں میں تقسیم نہیں کریں گے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مشورہ کرلو تو لوگوں نے انکار کیا (پھر مال غنیمت دستبردار ہوگئے)

(۳۸۹۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ الأَشْتَرَ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ الْتَقَيَا، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ : فَمَا ضَرَبْته ضَرْبَةً حَتَّى ضَرَبَنِي خَمْسًا ، أَوْ سِتًّا ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ : وَأَلْقَانِي بِرِجْلِي، ثم قَالَ: وَاللهِ لَوْلاَ قَرَابَتُك مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْت مِنْك عُضْوًا مَعَ صَاحِبِهِ، قَالَ : وَقَالَتْ عَائِشَةُ : وَاثُكْلَ أَسْمَاءَ ، قَالَ : فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ أَعْطَتِ الَّذِي بَشَّرَهَا بِهِ ، أَنَّهُ حَيٌّ عَشَرَةَ آلاَفٍ.

(۳۸۹۲۱) عبداللہ بن عبید بن عمیر روایت کرتے ہیں کہ اشتر اور ابن زبیر کا (جنگ جمل میں) آمنا سامنا ہوا۔ ابن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے اشتر پر ایک وار بھی نہ کیا یہاں تک کہ اسنے پانچ یا چھ وار مجھ پر کیے اور مجھے پاؤں میں گرا دیا پھر کہنے لگا اللہ کی قسم اگر

تمہاری رسول کریم ﷺ سے رشتہ داری نہ ہوتی تو تمہارا ایک عضو بھی سلامت نہ چھوڑتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ منظر دیکھ کر پکارا ہائے اسماء! جب اشتر دور ہو گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس شخص کو دس ہزار درہم دیا جس نے آ کر یہ خوشخبری سنائی تھی کہ عبداللہ بن زبیر زندہ ہیں۔

(۳۸۹۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ : نَمُنُّ عَلَيْهِمْ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ نُوَرِّثُ الآبَاءَ مِنَ الأَبْنَاءِ. (بیهقی ۱۸۲)

(۳۸۹۲۲) عبداللہ بن محمد فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے مجھے یہ خبر دی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن فرمایا ہم ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کریں گے بوجہ ''لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ'' کی شہادت کے، اور ہم آباؤ اجداد کو بیٹوں کا وارث بنائیں گے۔

(۳۸۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ : لَمْ يَكْفُرْ أَهْلُ الْجَمَلِ.

(۳۸۹۲۳) ثابت بن عبید نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر کو کہتے ہوئے سنا کہ جنگ جمل میں شریک ہونے والوں نے کفر نہیں کیا۔

(۳۸۹۲٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ الْحَارِثِ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتنَا يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَإِنَّ رِمَاحَنَا وَرِمَاحَهُمْ لَمُتَشَاجِرَةٌ ، وَلَوْ شَائَت الرِّجَالُ لَمَشَتْ عَلَيْهِمْ يَقُولُونَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، وَيَقُولُونَ : سُبْحَانَ اللهِ اللَّهُ أَكْبَرُ ، وَنَحْوَ ذَلِكَ ؛ لَيْسَ فِيهَا شَكٌّ وَلَيْتَنِي لَمْ أَشْهَد ، وَيَقُولُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلِمَةَ : وَلَكِنِّي مَا سَرَّنِي أَنِّي لَمْ أَشْهَد ، وَلَوَدِدْت ، أَنَّ كُلَّ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ عَلِيٌّ شَهِدْته. (خلیفة بن خباط ۱۹۱)

(۳۸۹۲۴) عمرو بن مرہ سے مروی ہے کہ میں نے سوید بن حارث کو یہ کہتے ہوئے سنا ہم نے جنگ جمل کے دن دیکھا کہ ہمارے نیزے اور ان کے نیزے آپس میں ایسے گھسے ہوئے تھے کہ اگر لوگ چاہتے تو ان پر چل سکتے تھے۔ کچھ لوگ اللہ اکبر کے نعرے بلند کر رہے تھے اور کچھ سبحان اللہ اللہ اکبر کے نعرے لگا رہے تھے اور کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ اس میں کوئی شک نہیں۔ کاش میں اس جنگ میں شریک نہ ہوتا۔ اور عبداللہ بن سلمہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے مجھے یہ بات بھلی معلوم نہیں ہوتی کہ میں جنگ جمل میں شریک نہیں ہوا۔ میں پسند کرتا ہوں ہر اس حاضر ہونے کی جگہ حاضر ہوں جہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ شریک ہوں۔

(۳۸۹۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا قَيْسٌ ، قَالَ : رَمَى مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَوْمَ الْجَمَلِ طَلْحَةَ بِسَهْمٍ فِي رُكْبَتِهِ ، قَالَ : فَجَعَلَ الدَّمُ يَغِذُّ الدَّم وَيَسِيلُ ، قَالَ : فَإِذَا أَمْسَكُوهُ امْتَسَكَ ، وَإِذَا تَرَكُوهُ سَالَ ، قَالَ : فَقَالَ : دَعُوهُ ، قَالَ : وَجَعَلُوا إِذَا أَمْسَكُوا فَمَ الْجُرْحِ انْتَفَخَتْ رُكْبَتُهُ ، فَقَالَ : دَعُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ سَهْمٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ ، قَالَ : فَمَاتَ ، قَالَ : فَدَفَنَّاهُ عَلَى شَاطِئِ الْكَلاَّءِ ، فَرَأَى بَعْضُ أَهْلِهِ ، أَنَّهُ قَالَ : أَلاَ تُرِيحُونِي مِنَ هذا الْمَاءِ ، فَإِنِّي قَدْ غَرِقْت ، ثَلاَثَ مِرَارٍ يَقُولُهَا ، قَالَ : فَنَبَشُوهُ فَإِذَا هُوَ أَخْضَرُ

كَأَنَّهُ السِّلْقِ ، فَنَزَفُوا عَنْهُ الْمَاءَ ، ثُمَّ اسْتَخْرَجُوهُ فَإِذَا مَا يَلِي الأَرْضَ مِنْ لِحْيَتِهِ وَوَجْهِهِ قَدْ أَكَلَتْهُ الأَرْضُ ، فَاشْتَرَوْا لَهُ دَارًا مِنْ دُورِ آلِ أَبِي بَكْرَةَ بِعَشَرَةِ آلافٍ فَدَفَنُوهُ فِيهَا.

(۳۸۹۲۵) قیس ؒ روایت کرتے ہیں کہ مروان بن حکم نے حضرت طلحہ ؓ کے گھٹنے میں ایک تیر مارا جنگ جمل کے دن۔ پس اس سے خون بہنا شروع ہوا جب سب اس کو روکتے رک جاتا اور اسے چھوڑ دیتے پھر خون جاری ہو جاتا پس حضرت طلحہ ؓ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ جب لوگوں نے زخم کے منہ کو روکنا چاہا تو گھٹنہ پھول گیا حضرت طلحہ ؓ نے فرمایا اسے چھوڑ دو یہ تیر اللہ عزوجل کی طرف سے تھا پھر آپ کا انتقال ہو گیا۔ ہم نے انہیں کلاء (دریا کنارے ایک بازار) کے ایک جانب دفن کر دیا۔ ان کے گھر والوں میں سے کسی نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ فرما رہے ہیں! کیا تم مجھے پانی سے نجات نہیں دلاؤ گے؟ میں پانی میں ڈوب چکا ہوں یہ کلمات تین دفعہ فرمائے۔ ان کی قبر کو کھودا گیا تو وہ سبز ہو چکے تھے سلق (سبزی) کی طرح۔ لوگوں نے ان سے پانی کو دور کیا پھر ان کو وہاں سے نکالا تو جو حصہ زمین سے ملا ہوا تھا ان کی داڑھی اور چہرے میں سے اس کو زمین نے کھا لیا تھا۔ ان کے لیے ابو بکرہ کی آل کے گھروں میں سے ایک گھر دس ہزار درہم کا خریدا اور اس میں حضرت طلحہ ؓ کو دفن کیا۔

(۳۸۹۲۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : لَمَّا بَلَغَتْ عَائِشَةُ بَعْضَ مِيَاهِ بَنِي عَامِرٍ لَيْلاً نَبَحَتِ الْكِلاَبُ عَلَيْهَا ، فَقَالَتْ : أَيُّ مَاءٍ هَذَا ، قَالُوا : مَاءُ الْحَوْأَبِ ، فَوَقَفَتْ ، فَقَالَتْ : مَا أَظُنُّنِي إِلاَّ رَاجِعَةً ، فَقَالَ لَهَا طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ : مَهْلاً رَحِمَكِ اللَّهُ ، بَلْ تَقْدُمِينَ فَيَرَاكِ الْمُسْلِمُونَ فَيُصْلِحُ اللَّهُ ذَاتَ بَيْنِهِمْ ، قَالَتْ : مَا أَظُنُّنِي إِلاَّ رَاجِعَةً ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ : كَيْفَ بِإِحْدَاكُنَّ تَنْبَحُ عَلَيْهَا كِلاَبُ الْحَوْأَبِ. (احمد ۵۲۔ نعیم بن حماد ۱۸۸)

(۳۸۹۲۶) قیس ؒ سے روایت ہے جب عائشہ ؓ بنو عامر کے ایک چشمہ پر پہنچیں تو کتوں نے بھونکنا شروع کر دیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے پوچھا یہ کونسا چشمہ ہے۔ لوگوں نے بتایا ''حواب'' چشمہ ہے۔ پس وہ ٹھہر گئیں اور فرمانے لگیں کہ مجھے واپس چلے جانا چاہیے۔ طلحہ ؓ اور زبیر ؓ نے ان سے عرض کی ٹھہریے اللہ آپ پر رحم کرے۔ آپ کو آگے جانا چاہیے مسلمان آپ سے امید لگائے ہوئے ہیں کہ آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح فرمائیں گے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا مجھے واپس ہی جانا چاہیے۔ میں نے رسول کریم ﷺ کو سنا ایک روز آپ ﷺ نے اس دن کے بارے میں بتایا (کیا حال ہوگا جب تم میں سے ایک پر حواب چشمے کے کتے بھونکیں گے)

(۳۸۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا حَضَرَتْهَا الْوَفَاةُ : ادْفِنُونِي مَعَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي كُنْتُ أَحْدَثْتُ بَعْدَهُ حَدَثًا.

(۳۸۹۲۷) قیس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے قریب الوفات فرمایا کہ مجھے ازواج مطہرات کے ساتھ دفنانا۔ میں نے آپ ﷺ کے بعد ایک طریقہ اختیار کیا (قتال کے لیے خروج کیا)

(۳۸۹۲۸) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبِي ، قَالَ :بَلَغَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، أَنَّ طَلْحَةَ يَقُولُ :إِنَّمَا بَايَعْت وَاللُّجُّ عَلَى قَفَايَ ، قَالَ :فَأَرْسَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُمْ ، قَالَ :فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ : أَمَّا وَاللُّجُّ عَلَى قَفَاهُ فَلاَ ، وَلَكِنْ قَدْ بَايَعَ وَهُوَ كَارِهٌ ، قَالَ :فَوَثَبَ النَّاسُ إِلَيْهِ حَتَّى كَادُوا أَنْ يَقْتُلُوهُ ، قَالَ : فَخَرَجَ صُهَيْبٌ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ ، فَقَالَ :قَدْ ظَنَنْت ، أَنَّ أُمَّ عَوْفٍ حَائِنَةٌ.

(۳۸۹۲۸) سعد بن ابراہیم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بیعت اس حالت میں کی کہ میری گدی پر تلوار تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ وہ لوگوں سے اس خبر کی تصدیق کریں پس اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تلوار کے بارے میں میں نہیں جانتا لیکن انہوں نے بیعت ناپسندیدگی سے کی ہے لوگ ان کی طرف ایسے جھپٹے قریب تھا کہ ان کو قتل کردیں۔ راوی کہتے ہیں حضرت صہیب نکلے اس حال میں کہ میں ان کے ایک جانب میں تھا۔ پس انہوں نے میری طرف دیکھا اور فرمایا میرا خیال ہے کہ ام عوف تخت برہم ہے۔

(۳۸۹۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ :جَلَسَ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ يَوْمَ الْجَمَلِ يَبْكُونَ عَلَى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ.

(۳۸۹۲۹) ابوجعفر سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما پر رو رہے تھے۔

(۳۸۹۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ :حدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ ، أَنَّ رَبِيعَةَ كَلَّمَتْ طَلْحَةَ فِي مَسْجِدِ بَنِي مَسْلَمَةَ فَقَالُوا :كُنَّا فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ حَتَّى جَائَتْنَا بَيْعَتُك هَذَا الرَّجُلَ ، ثُمَّ أَنْتَ الآنَ تُقَاتِلُهُ ، أَوْ كَمَا قَالُوا قَالَ :فَقَالَ :إِنِّي أُدْخِلْت الْحُشَّ وَوُضِعَ عَلَى عُنُقِي اللُّجُّ ، وَقِيلَ :بَايِعْ وَإِلاَّ قَتَلْنَاك ، قَالَ :فَبَايَعْت ، وَعَرَفْتُ أَنَّهَا بَيْعَةُ ضَلاَلَةٍ ، قَالَ التَّيْمِيُّ :وَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ :إِنَّ مُنَافِقًا مِنْ مُنَافِقِي أَهْلِ الْعِرَاقِ جَبَلَةَ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ لِلزُّبَيْرِ :فَإِنَّك قَدْ بَايَعْت ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ :إِنَّ السَّيْفَ وُضِعَ عَلَى قَفَيَّ فَقِيلَ لِي :بَايِعْ وَإِلاَّ قَتَلْنَاك ، قَالَ :فَبَايَعْت.

(۳۸۹۳۰) ابونضرہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ربیعہ والے بنومسلمہ کی مسجد میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے ہم کلام ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم تو دشمن کے گلے پر قابض تھے کہ ہم کو یہ اطلاع پہنچی کہ آپ نے اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی بیعت کرلی ہے پھر اب آپ اسی سے قتال کررہے ہیں اور کچھ اس طرح کی باتیں کیں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے کھجور کے باغ میں داخل کیا گیا اور تلوار میری گردن پر رکھ دی گئی پھر کہا گیا کہ تم بیعت کرو ورنہ ہم تمہیں قتل کردیں گے میں نے بیعت کرلی اور جان لیا کہ یہ گمراہی کی بیعت ہے۔ تیمی کہتے ہیں کہ ولید بن عبدالملک نے فرمایا کہ اہل عراق کے منافقین سے ایک منافق جبلہ بن حکیم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ تو بیعت کرچکے ہیں (پھر یہ مخالفت کیسی) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تلوار میری گدی پر تھی پھر مجھ سے کہا گیا کہ بیعت

کرو وگرنہ ہم تم کو قتل کردیں گے پس میں نے بیعت کر لی۔

(۳۸۹۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ سَمِعْت حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الأَصَمِّ يَذْكُرُ ، عَنْ أُمِّ رَاشِدٍ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : كُنْت عِنْدَ أُمِّ هَانِءٍ فَأَتَاهَا عَلِي ، فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ ، فَقَالَ : مَالِي لاَ أَرَى عِنْدَكُمْ بَرَكَةً ، يَعْنِي الشَّاةَ ، قَالَتْ : فَقَالَتْ : سُبْحَانَ اللهِ ، بَلَى وَاللهِ إِنَّ عِنْدَنَا لَبَرَكَةً ، قَالَ : إِنَّمَا أَعْنِي الشَّاةَ ، قَالَتْ : وَنَزَلْتُ فَلَقِيتُ رَجُلَيْنِ فِي الدَّرَجَةِ ، فَسَمِعْتُ أَحَدَهُمَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ : بَايَعَتْهُ أَيْدِينَا وَلَمْ تُبَايِعْهُ قُلُوبُنَا ، قَالَتْ : فَقُلْتُ : مَنْ هَذَانِ الرَّجُلاَنِ فَقَالُوا : طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ ، قَالَتْ : فَإِنِّي قَدْ سَمِعْت أَحَدَهُمَا يَقُولُ لِصَاحِبِهِ : بَايَعَتْهُ أَيْدِينَا وَلَمْ تُبَايِعْهُ قُلُوبُنَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ : ﴿فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾.

(۳۸۹۳۱) ام راشد سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں ام ہانی رضی اللہ عنہا کے پاس تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے پس ام ہانی نے ان کی کھانے پر دعوت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا بات ہے مجھے تمہارے ہاں برکت (بکری) نظر نہیں آ رہی۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا سبحان اللہ کیوں نہیں! اللہ کی قسم ہمارے ہاں برکت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری مراد بکری ہے۔ میں اتری تو سیڑھی میں دو آدمیوں سے ملاقات ہوئی میں نے ان دونوں میں سے ایک کو سنا کہ وہ دوسرے کو کہہ رہا تھا ہمارے ہاتھوں نے بیعت کی ہے ہمارے دلوں نے نہیں۔ ام راشد نے کہا یہ کون ہیں۔ پس لوگوں نے جواب دیا طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما میں نے سنا ان میں سے ایک دوسرے کو کہہ رہا تھا ہمارے ہاتھوں نے بیعت کی ہے ہمارے قلوب نے نہیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ﴿فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾. (جو عہد شکنی کرے گا اس کا بوجھ اسی پر ہوگا جو اللہ سے کیا عہد پورا کرے گا اللہ اس کو اجر عظیم دے گا)۔

(۳۸۹۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ : ضُرِبَ فُسْطَاطٌ بَيْنَ الْعَسْكَرَيْنِ يَوْمَ الْجَمَلِ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ ، فَكَانَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ يَأْتُونَهُ ، فَيَذْكُرُونَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ رَفَعَ عَلِيٌّ جَانِبَ الْفُسْطَاطِ ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْقِتَالِ ، فَمَشَى بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ ، وَشَجَرْنَا بِالرِّمَاحِ حَتَّى لَوْ شَاءَ الرَّجُلُ أَنْ يَمْشِيَ عَلَيْهَا لَمَشَى ، ثُمَّ أَخَذَتْنَا السُّيُوفُ فَمَا شَبَّهْتُهَا إِلاَّ دَارُ الْوَلِيدِ.

(۳۸۹۳۲) عبد خیر رحمہ اللہ سے روایت ہے جنگ جمل کے دوران تین دن تک دونوں لشکروں کے درمیان ایک خیمہ گاڑھا گیا۔ حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنھم وہاں تشریف لاتے اور اس بارے میں باتیں کرتے جو اللہ چاہتا حتیٰ کہ جب تیسرا دن ہوا تو دو پہر کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیمہ کی ایک جانب اٹھائی اور قتال کا حکم دیا۔ پھر ہم نے ایک دوسرے کی جانب چلنا شروع کیا ایک دوسرے کی طرف نیزے چلانے شروع کیے یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ان نیزوں کے اوپر چلنا چاہتا تو چل سکتا تھا پھر ہم نے تلواریں اٹھائیں اور ان کو میں تشبیہ نہیں دیتا مگر ولید کے گھر کے ساتھ۔

(۳۸۹۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ : لاَ تَتَّبِعُوا مُدْبِرًا ، وَلاَ تُجْهِزُوا عَلَى جَرِيحٍ وَمَنْ أَلْقَى سِلاَحَهُ فَهُوَ آمِنٌ. (حاکم ۱۵۵۔ بیہقی ۱۸۱)

(۳۸۹۳۳) عبد خیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن فرمایا! تم بھاگنے والے کا پیچھا مت کرو اور نہ زخمی کو قتل کرو اور جس نے ہتھیار ڈال دیا وہ امن والا ہے۔

(۳۸۹۳٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ الْحَضْرَمِيُّ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ ، أَنَّ عَلِيًّا أَعْطَى أَصْحَابَهُ بِالْبَصْرَةِ خَمْسَ مِئَةٍ خَمْسَ مِئَةٍ.

(۳۸۹۳۴) حجر بن عنبس سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو بصرہ میں پانچ پانچ سو درہم دیئے تھے۔

(۳۸۹۳٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ : لَمَّا انْهَزَمَ أَهْلُ الْجَمَلِ ، قَالَ عَلِيٌّ : لاَ يَطْلُبَنَّ عَبْدٌ خَارِجًا مِنَ الْعَسْكَرِ ، وَمَا كَانَ مِنْ دَابَّةٍ ، أَوْ سِلاَحٍ فَهُوَ لَكُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ أُمُّ وَلَدٍ وَالْمَوَارِيثُ عَلَى فَرَائِضِ اللهِ ، وَأَيُّ امْرَأَةٍ قُتِلَ زَوْجُهَا فَلْتَعْتَدَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، قَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، تَحِلُّ لَنَا دِمَاؤُهُمْ وَلاَ تَحِلُّ لَنَا نِسَاؤُهُمْ ، قَالَ : فَخَاصَمُوه ، فَقَالَ : كَذَلِكَ السِّيرَةُ فِي أَهْلِ الْقِبْلَةِ ، قَالَ : فَهَاتُوا سِهَامَكُمْ وَاقْرَعُوا عَلَى عَائِشَةَ فَهِيَ رَأْسُ الأَمْرِ وَقَائِدُهُمْ ، قَالَ : فَعَرَفُوا وَقَالُوا : نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، قَالَ : فَخَصَمَهُمْ عَلِيٌّ.

(۳۸۹۳۵) ابو البختری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب اہل جمل (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا لشکر) شکست کھا چکا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی آدمی لشکر سے باہر کسی کی تلاش نہ کرے (یعنی شکست کھانے والوں کا پیچھا نہ کرے) جو سواری یا ہتھیار یہاں سے ملے ہیں وہ تمہارا ہے لیکن تمہارے لیے کوئی ام ولد نہیں (یعنی کوئی باندی تمہارے لیے نہیں) اور وراثتیں اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حصوں کے مطابق تقسیم ہوں گی اور جس عورت کا خاوند فوت ہو چکا ہے وہ اپنی عدت چار مہینے دس دن (آزاد عورت کی طرح) پوری کرے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کے لشکر والے کہنے لگے اے امیر المومنین آپ ان کا مال ہمارے لیے حلال کرتے ہیں مگر ان کی عورتیں حلال نہیں کرتے۔ پس لشکر والے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر غالب آگئے۔ آپ نے فرمایا اہل قبلہ کے اخلاق ایسے ہی ہوتے ہیں پھر فرمایا لاؤ اپنے تیر مجھے دو اور سب سے پہلے قرعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر ڈالو وہ کس کے حصے میں آتی ہیں (جو تمہاری سب کی ماں ہے) کیونکہ وہ لشکر کی قائد تھیں۔ پس یہ سن کر وہ منتشر ہو گئے اور اللہ سے مغفرت کرنے لگے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ ان پر غالب آگئے حجت اور دلیل میں (یعنی مسلمانوں کی عورتوں کو باندی نہیں بنایا جاسکتا)

(۳۸۹۳٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَوْمَ الْجَمَلِ يَقُولُ : إِنَّا كُنَّا أَدْهَنَّا فِي أَمْرِ عُثْمَانَ فَلاَ نَجِدُ بُدًّا مِنَ الْمبايعة.

(۳۸۹۳۶) حکیم ابن جابر فرماتے ہیں کہ میں نے طلحہ بن عبید اللہ کو فرماتے ہوئے سنا جنگ جمل کے دن کہ ہم نے حضرت عثمان کے

بارے میں دور خا رویہ اپنایا پس ہم نہیں پاتے بیعت کے بغیر چارہ کار۔

(۳۸۹۳۷) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : لَمْ يَشْهَدِ الْجَمَلَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ إِلاَّ عَلِيٌّ وَعَمَّارٌ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَإِنْ جَاؤُوا بِخَامِسٍ فَأَنَا كَذَّابٌ. (احمد ۴۰۹۶)

(۳۸۹۳۷) حضرت شعبی ؒ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن کوئی صحابی رسول شریک نہیں ہوئے حضرت علی۔ عمار، طلحہ اور زبیر ؓ کے سوا اگر کوئی پانچواں صحابی شریک ہوا ہو تو میں کذاب ہوں۔

(۳۸۹۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ : إِنَّ أُمَّنَا سَارَتْ مَسِيرَنَا هَذَا ، وَإِنَّهَا وَاللهِ زَوْجَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلاَنَا بِهَا لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ نُطِيعُ أَمْ إِيَّاهَا. (حاكم ۶)

(۳۸۹۳۸) عبد اللہ بن زیاد سے روایت ہے کہ عمار بن یاسر ؓ نے فرمایا ہماری ماں (حضرت عائشہ) ہمارے اس راستے پر چلیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ کی دنیا آخرت میں زوجہ محترمہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کے ذریعے آزمایا تا کہ اللہ تعالیٰ جان لے ہم اس کی اطاعت کرتے ہیں یا حضرت عائشہ ؓ کی۔

(۳۸۹۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سعيد، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ عَلِيٌّ مِنَ الْجَمَلِ وَتَهَيَّأَ لِصِفِّينَ اجْتَمَعَ النَّخَعُ حَتَّى دَخَلُوا عَلَى الأَشْتَرِ ، فَقَالَ : هَلْ فِي الْبَيْتِ إِلاَّ نَخَعِيٌّ ؟ فَقَالُوا : لاَ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الأُمَّةَ عَمَدَتْ إِلَى خَيْرِهَا فَقَتَلَتْهُ ، وَسِرْنَا إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَوْمٌ لَنَا عَلَيْهِمْ بَيْعَةٌ فَنُصِرْنَا عَلَيْهِمْ بِنَكْثِهِمْ، وَإِنَّكُمْ تَسِيرُونَ غَدًا إِلَى أَهْلِ الشَّامِ قَوْمٌ لَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهِمْ بَيْعَةٌ، فَلْيَنْظُرِ امْرُؤٌ مِنكُمْ أَيْنَ يَضَعُ سَيْفَهُ.

(۳۸۹۳۹) عمیر بن سعد سے روایت ہے کہ جب حضرت علی ؓ جنگ جمل سے واپس لوٹے تو جنگ صفین کی تیاری شروع فرمائی نخعی قبیلہ والے جمع ہوئے اور اشتر کے پاس آئے۔ اس نے کہا گھر میں نخعی کے علاوہ بھی کوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ پھر کہنے لگا اس امت نے اپنے بہترین انسان کا قصد کیا اور اس کو قتل کر ڈالا۔ ہم اہل بصرہ کی طرف گئے وہ ایسی قوم تھی جس نے ہماری بیعت کی ہوئی تھی پس ان کے بیعت توڑنے کی وجہ سے ہماری مدد کی گئی اور کل تم ایسی قوم کی طرف جانے والے ہو جو شام کے رہنے والے ہیں اور انہوں نے ہماری بیعت نہیں کی۔ پس تم میں سے ہر آدمی دیکھ لے کہ وہ اپنی تلوار کہاں رکھے گا۔

(۳۸۹۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيَّتُكُنَّ صَاحِبَةُ الْجَمَلِ الأَدْبَبِ ، يُقْتَلُ حَوْلَهَا قَتْلَى كَثِيرَةٌ تَنْجُو بَعْدَ مَا كَادَتْ.

(ابن عبدالبر ۱۸۸۵)

(۳۸۹۴۰) حضرت عبد اللہ ابن عباس ؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" تم میں سے کون نرم بالوں والے اونٹ والی

ہوگی اس کے گرد بہت سارے مقتولین کو قتل کیا جائیگا وہ جنگ کرنے کے بعد نجات پالے گی۔

(۳۸۹۴۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْهَجَنَّعِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قِيلَ لَهُ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكُونَ قَاتَلْتَ عَلَى بُصَيْرَتِك يَوْمَ الْجَمَلِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَخْرُجُ قَوْمٌ هَلْكَى لاَ يُفْلِحُونَ، قَائِدُهُمُ امْرَأَةٌ، قائدهم فِي الْجَنَّةِ. (مسند ۴۴۰۸)

(۳۸۹۴۱) ابوبکرہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے کہا آپ کو جنگ جمل کے دن کس شئے نے منع کیا قتال میں شرکت سے اہل بصرہ کی طرف سے؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ایک ہلاک ہونے والی قوم نکلے گی جو کامیاب نہ ہوگی ان کی سردار ایک عورت ہوگی پھر فرمایا وہ جنت میں ہوں گے۔

(۳۸۹۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَنْ يَفْلَحَ قَوْمٌ أَسْنَدُوا أَمْرَهُمْ إِلَى امْرَأَةٍ.

(۳۸۹۴۲) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو قوم اپنا معاملہ کسی عورت کے سپرد کرے وہ کامیاب نہیں ہوسکتی۔

(۳۸۹۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ جُمْهَانَ الْجُعْفِيِّ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتنَا يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَإِنَّ رِمَاحَنَا وَرِمَاحَهُمْ لمتشاجرة ، وَلَوْ شَاءَ الرَّجُلُ أَنْ يَمْشِيَ عَلَيْهَا لَمَشَى ، قَالَ : وَهَؤُلاَءِ يَقُولُونَ : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَهَؤُلاَءِ يَقُولُونَ : لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

(۳۸۹۴۳) حارث بن جمہان جعفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے جنگ جمل کے دن دیکھا کہ ہمارے ان کے نیزے آپس میں ایسے گھسے ہوئے تھے کہ اگر آدمی ان پر چلنا چاہتا تو چل سکتا تھا یہ بھی لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کی صدائیں بلند کر رہے تھے اور یہ بھی لاَ إلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کی صدائیں بلند کر رہے تھے۔

(۳۸۹۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا هَزَمَ طَلْحَةَ وَأَصْحَابَهُ أَمَرَ مُنَادِيَهُ أَنْ لاَ يُقْتَلَ مُقْبِلٌ وَلاَ مُدْبِرٌ ، وَلاَ يُفْتَحَ بَابٌ ، وَلاَ يُسْتَحَلَّ فَرْجٌ وَلاَ مَالٌ.

(۳۸۹۴۴) حضرت ضحاک رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ جب طلحہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی شکست کھا گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے منادی کو حکم دیا کہ وہ اعلان کرے کہ اب سامنے سے آنے والے اور پیٹھ پھیر کر جانے والے کو قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی کوئی دروازہ کھولا جائے اور نہ کسی کے لیے باندی بنانا حلال ہے اور نہ ہی مال حلال ہے۔

(۳۸۹۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ : أَمَرَ عَلِيٌّ مُنَادِيًا فَنَادَى يَوْمَ الْجَمَلِ : أَلاَ لاَ يُجْهَزَنَّ عَلَى جَرِيحٍ وَلاَ يُتْبَعُ مُدْبِرٌ.

(۳۸۹۴۵) عبد خیر رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن منادی کو حکم دیا کہ وہ نداء لگائے خبردار کوئی زخمی کو

قتل نہ کرے اور نہ ہی پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے کا پیچھا کرے۔

(۳۸۹۴۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : حَمَلْتُ عَلَى رَجُلٍ يَوْمَ الْجَمَلِ ، فَلَمَّا ذَهَبْتُ أَطْعَنُهُ ، قَالَ : أَنَا عَلَى دِينِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَعَرَفْتُ الَّذِي يُرِيدُ ، فَتَرَكْتُه.

(۳۸۹۴۶) ابن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن میں ایک شخص پر غالب تھا جب میں اس کو نیزہ مارنے لگا تو اس نے کہا میں علی رضی اللہ عنہ کے دین پر ہوں (یعنی میں ان کے ساتھ ہوں) میں جان گیا یہ کیا چاہتا ہے میں نے اسے چھوڑ دیا۔

(۳۸۹۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ ، قَالَ : أَرْسَلَنِي عَلِيٌّ إِلَى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ يَوْمَ الْجَمَلِ ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهُمَا : إِنَّ أَخَاكُمَا يُقْرِئُكُمَا السَّلاَمَ وَيَقُولُ لَكُمَا : هَلْ وَجَدْتُمَا عَلَيَّ حَيْفًا فِي حُكْمٍ ، أَوِ اسْتِئْثَارٍ بِفَيْءٍ ، أَوْ بِكَذَا ، أَوْ بِكَذَا ، قَالَ : فَقَالَ الزُّبَيْرُ : لاَ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ، وَلَكِنْ مَعَ الْخَوْفِ شِدَّةُ الْمَطَامِعِ.

(۳۸۹۴۷) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی طرف جنگ جمل کے دن بھیجا۔ میں نے ان سے کہا آپ دونوں کے بھائی آپ کو سلام کہہ رہے ہیں اور آپ دونوں کو کہہ رہے ہیں کیا تم نے مجھے کسی حکم میں ظلم کرتے ہوئے پایا یا اس طرح کی کوئی اور بات ہے؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان میں سے کوئی نہیں مگر خوف کے ساتھ ان کے اندر لالچ بھی ہے۔

(۳۸۹۴۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، قَالَ : كُنَّا فِي الشِّعْبِ فَكُنَّا نَنْتَقِصُ عُثْمَانَ ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَفْرَطْنَا ، فَالْتَفَتُّ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ ، تَذْكُرُ عَشِيَّةَ الْجَمَلِ ، أَنَا عَنْ يَمِينِ عَلِيٍّ ، وَأَنْتَ عَنْ شِمَالِهِ ، إِذْ سَمِعْنَا الصَّيْحَةَ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ ، قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : نَعَمَ الَّتِي بَعَثَ بِهَا فُلاَنُ بْنُ فُلاَن ، فَأَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ وَجَدَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ وَاقِفَةً فِي الْمِرْبَدِ تَلْعَنُ قَتَلَةَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : لَعَنَ اللَّهُ قَتَلَةَ عُثْمَانَ فِي السَّهْلِ وَالْجَبَلِ وَالْبَرِّ وَالْبَحْرِ ، أَنَا عَنْ يَمِينِ عَلِيٍّ ، وَهَذَا عَنْ شِمَالِهِ ، فَسَمِعْته مِنْ فِيهِ إِلَى فِي ، وَابْنُ عَبَّاسٍ ، فَوَاللهِ مَا عِبْت عُثْمَانَ إِلَى يَوْمِي هَذَا.

(۳۸۹۴۸) محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم ایک گروہ میں بیٹھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کمی بیان کر رہے تھے، جب ہم نے حد سے تجاوز کیا تو میں حضرت عبداللہ ابن عباس کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے کہا اے ابن عباس کیا آپ کو جنگ جمل کی شام یاد ہے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب تھا اور آپ بائیں جانب جب ہم نے مدینہ کی طرف سے ایک چیخ سنی تھی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں جب فلاں کو اس کی خبر لانے کے لیے بھیجا تھا۔ پس اس نے خبر دی تھی کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اونٹوں کے باڑے میں کھڑے ہو کر عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر لعنت کر رہی تھیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لعنت ہو عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں پر وہ

چاہے نرم زمین میں ہوں، یا پہاڑوں میں، خشکی میں ہوں، یا تری میں، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب تھا اور یہ بائیں جانب تھے پس میں نے اور ابن عباس نے آمنے سامنے یہ سنا۔ اللہ کی قسم میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا آج تک کوئی عیب بیان نہیں کیا۔

(۳۸۹۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ضِرَارٍ زَيْدُ بْنُ عَضْنٍ الضَّبِّيُّ، إِمَامُ مَسْجِدِ بَنِي هِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مُجَاهِدِ بْنِ حَيَّانَ الضَّبِّيُّ مِنْ بَنِي مَبْذُولٍ ، عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ يُقَالُ لَهُ :تَمِيمُ بْنُ ذُهْلٍ الضَّبِّيُّ ، قَالَ :إِنِّي يَوْمَ الْجَمَلِ آخِذٌ بِرِكَابِ عَلِيٍّ أُجْهِدُ مَعَهُ وَأَنَا أَرَى أَنَّا فِي الْجَنَّةِ وَهُوَ يَتَصَفَّحُ الْقَتْلَى ، فَمَرَّ بِرَجُلٍ أَعْجَبَتْهُ هَيْئَتُهُ وَهُوَ مَقْتُولٌ، فَقَالَ :مَنْ يَعْرِفُ هَذَا؟ قُلْتُ :هَذَا فُلاَنٌ الضَّبِّيُّ، وَهَذَا ابْنُهُ ، حَتَّى عَدَدْت سَبْعَةً صَرْعَى مُقَتَّلِينَ حَوْلَهُ ، قَالَ :فَقَالَ عَلِيٌّ :لَوَدِدْت، أَنَّهُ لَيْسَ فِي الأَرْضِ ضَبِّيٌّ إِلاَّ تَحْتَ صَفْحَةِ هَذَا الشَّيْخِ.

(۳۸۹۴۹) تمیم بن ذھل ضبی سے منقول ہے کہ میں جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رکاب تھامے ہوا تھا اور انہی کے ساتھ جنگ میں مصروف تھا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ میں جنت میں ہوں اور وہ مقتولین کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کی حالت بڑی عجیب تھی اور مقتول تھا۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے کون جانتا ہے؟ میں نے کہا فلاں شخص ہے ضبی قبیلے سے تعلق رکھتا ہے اور فلاں کا بیٹا ہے حتیٰ کہ میں نے سات مقتولین کو گنا جو اسکے گرد اوندھے پڑے ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ زمین میں کوئی ضبی نہ ہوتا مگر اس شیخ کے ماتحت۔

(۳۸۹۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :قَدِمْت عَلَى عَلِيٍّ حِينَ فَرَغَ مِنَ الْجَمَلِ ، فَانْطَلَقَ إِلَى بَيْتِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي ، فَإِذَا امْرَأَتُهُ وَابْنَتَاهُ يَبْكِينَ ، وَقَدْ أَجْلَسْنَ وَلِيدَةً بِالْبَابِ تُؤْذِنُهُنَّ بِهِ إِذَا جَاءَ ، فَأَلْهَى الْوَلِيدَةَ مَا تَرَى النِّسْوَةَ يَفْعَلْنَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِنَّ ، وَتَخَلَّفْتُ فَقُمْت بِالْبَابِ ، فَأَسْكَتْنَ ، فَقَالَ : مَا لَكُنَّ فَانْتَهَرَهُنَّ مَرَّةً ، أَوْ مَرَّتَيْنِ ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ :قُلْنَا :مَا سَمِعْت ذَكَرْنَا عُثْمَانَ وَقَرَابَتَهُ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَقَرَابَتَهُ ، فَقَالَ :إِنِّي لأَرْجُو أَنْ نَكُونَ كَالَّذِينَ ، قَالَ اللَّهُ :﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ وَمَنْ هُمْ إِنْ لَمْ نَكُنْ ، وَمَنْ هُمْ يُرَدِّدُ ذَلِكَ حَتَّى وَدِدْت أَنَّهُ سَكَتَ.

(۳۸۹۵۰) عبد اللہ بن حارث سے منقول ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپ رضی اللہ عنہ جنگ جمل سے فارغ ہو چکے تھے۔ وہ میرا ہاتھ تھام کر اپنے گھر لے گئے۔ وہاں ان کی اہلیہ اور دو بیٹیاں رو رہی تھیں باندی کو دروازے پر بٹھایا ہوا تھا تا کہ وہ انہیں کسی کے آنے کی خبر دیں۔ عورتوں کو روتے ہوئے دیکھ کر وہ غافل ہو گئی۔ حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور میں پیچھے ٹھہر گیا اور دروازے پر کھڑا ہو گیا، چنانچہ وہ خاموش ہو گئیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تم کیوں رو رہی ہو؟ پھر ایک یا دو دفعہ ڈانٹا پھر ان میں سے ایک عورت نے کہا کہ ہم وہی کہہ رہے ہیں جو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کی رشتہ داری (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کی رشتہ داری کے بارے میں ہم سے سنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ ہم

ان لوگوں کی طرح ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''ہم ان کے دلوں سے خفگی دور کردیں گے وہ بھائی بھائی ہوں گے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کون ہوں گے اگر ہم نہ ہوں گے؟ وہ کون ہوں گے؟ اس بات کو انہوں نے کئی بار دہرایا یہاں تک کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوگئی کہ یہ خاموش ہو جائیں۔

(۳۸۹۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، أَنَّ عَلِيًّا أَجْلَسَ طَلْحَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ التُّرَابَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى حَسَنٍ ، فَقَالَ : إِنِّي وَدِدْتُ أَنِّي مِتُّ قَبْلَ هَذَا. (ابن ابی الدنیا ۱۵۵)

(۳۸۹۵۱) حضرت طلحہ بن مصرف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بٹھایا اور ان کے چہرے سے مٹی صاف کی پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کاش میں ان سے پہلے مرجاتا۔

(۳۸۹۵۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ: حدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حُمَيْرِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ لِعَلِيٍّ يَوْمَ الْجَمَلِ: مَا تَرَى فِي سَبْيِ الذُّرِّيَّةِ ، قَالَ ، فَقَالَ : إِنَّمَا قَاتَلْنَا مَنْ قَاتَلَنَا ، قَالَ : لَوْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا خَالَفْنَاكَ. (بیہقی ۱۸۱)

(۳۸۹۵۲) حضرت حمیر بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ جمل کے دن حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ کا قیدیوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے صرف ان سے قتال کیا ہے جو ہم سے لڑائی کے لیے آئے (یعنی ہم قیدیوں کو غلام نہیں بنائیں گے) حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر آپ اس کے خلاف کوئی بات کہتے تو ہم آپ کی مخالفت کرتے۔

(۳۸۹۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ، عَنِ الأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ ، فَإِنَّا لَبِمَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَانَا آتٍ ، فَقَالَ : إِنَّ النَّاسَ قَدْ فَزِعُوا وَاجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِد ، فَانْطَلَقْت فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ فِي الْمَسْجِد ، فَإِذَا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ : فَإِنَّا لَكَذَلِكَ إِذْ جَائَنَا عُثْمَان ، فَقِيلَ : هَذَا عُثْمَان ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ مُلَيَّةٌ لَهُ صَفْرَاءُ ، قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ ، قَالَ : هَاهُنَا عَلِيٌّ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : هَاهُنَا الزُّبَيْرُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : هَاهُنَا طَلْحَةُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ هَاهُنَا سَعْدٌ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلاَنٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِينَ أَلْفًا ، أَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا ، فَأَتَيْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ لَهُ : ابتعته ، قَالَ : اجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَلَك أَجْرُهُ ؟ فَقَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ .

۲- قَالَ : فَقَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : مَنِ ابْتَاعَ رُومَةَ ، غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا ، ثُمَّ أَتَيْته ، فَقُلْتُ : قَدِ ابْتَعْتُهَا ، قَالَ : اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ ، قَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ .

۳۔ قَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِى لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ، فَقَالَ : مَنْ جَهَّزَ هَؤُلاَءِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ، يَعْنِى جَيْشَ الْعُسْرَةِ ، فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى لَمْ يَفْقِدُوا خِطَامًا وَلاَ عِقَالاً ، قَالَ : قَالُوا : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : اللَّهُمَّ اشْهَدْ ثَلاَثًا.

۴۔ قَالَ الأَحْنَفُ : فَانْطَلَقْت فَأَتَيْت طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ ، فَقُلْتُ : مَنْ تَأْمُرَانِى بِهِ وَمَنْ تَرْضَيَانِهِ لِى ، فَإِنِّى لاَ أَرَى هَذَا إِلاَّ مَقْتُولاً ، قَالاَ : نَأْمُرُك بِعَلِيٍّ ، قَالَ : قُلْتُ : تَأْمُرَانِى بِهِ وَتَرْضَيَانِهِ لِى ، قَالاَ : نَعَمْ .

۵۔ قَالَ : ثُمَّ انْطَلَقْت حَاجًّا حَتَّى قَدِمْت مَكَّةَ فَبَيْنَا نَحْنُ بِهَا إِذْ أَتَانَا قَتْلُ عُثْمَانَ وَبِهَا عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَلَقِيتُهَا ، فَقُلْتُ لَهَا : مَنْ تَأْمُرِينِى بِهِ أَنْ أُبَايِعَ ، فَقَالَتْ : عَلِيًّا ، فَقُلْتُ أَتَأْمُرِينَنِى بِهِ وَتَرْضَيْنَهُ لِى ، قَالَتْ : نَعَمْ.

۶۔ فَمَرَرْت عَلَى عَلِيٍّ بِالْمَدِينَةِ فَبَايَعْته ، ثُمَّ رَجَعْت إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، وَلاَ أَرَى إِلاَّ أَنَّ الأَمْرَ قَد اسْتَقَامَ ، قَالَ : فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ أَتَانِى آتٍ ، فَقَالَ : هَذِهِ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ قَدْ نَزَلُوا جَانِبَ الْخُرَيْبَةِ ، قَالَ : قُلْتُ : مَا جَاءَ بِهِمْ ؟ قَالَ : أَرْسَلُوا إِلَيْك يَسْتَنْصِرُونك عَلَى دَمِ عُثْمَانَ ، قُتِلَ مَظْلُومًا قَالَ : فَأَتَانِى أَفْظَعُ أَمْرٍ أَتَانِى قَطُّ ، فَقُلْتُ : إِنَّ خُذْلاَنِى هَؤُلاَءِ وَمَعَهُمْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَحَوَارِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَشَدِيدٌ ، وَإِنَّ قِتَالِى ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ أَمَرُونِى بِبَيْعَتِهِ لَشَدِيدٌ ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُمْ ، قَالُوا : جِئْنَا نَسْتَنْصِرُك عَلَى دَمِ عُثْمَانَ ، قُتِلَ مَظْلُومًا ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنْشُدُك بِاللهِ ، هَلْ قُلْتُ لَكَ : مَنْ تَأْمُرِينِى بِهِ ، فَقُلْتُ : عَلِيًّا ، فَقُلْتُ : تَأْمُرِينِى بِهِ وَتَرْضَيْنَهُ لِى قلت نعم ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، وَلَكِنَّهُ بَدَّلَ .

۷۔ قُلْتُ : يَا زُبَيْرُ ، يَا حَوَارِيَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا طَلْحَةُ ، نَشَدْتُكُمَا بِاللهِ أَقُلْت لَكُمَا : مَنْ تَأْمُرَانِى بِهِ فَقُلْتُمَا : عَلِيًّا ، فَقُلْتُ : تَأْمُرَانِى بِهِ وَتَرْضَيَانِهِ لِى فَقُلْتُمَا : نَعَمْ ، قَالاَ : بَلَى ، وَلَكِنَّهُ بَدَّلَ .

۸۔ قَالَ : فَقُلْتُ : لاَ وَاللهِ لاَ أُقَاتِلُكُمْ وَمَعَكُمْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ وَحَوَارِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلاَ أُقَاتِلُ ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُمُونِى بِبَيْعَتِهِ ، اخْتَارُوا مِنِّى بَيْنَ إِحْدَى ثَلاَثِ خِصَالٍ : إِمَّا أَنْ تَفْتَحُوا لِى بَابَ الْجِسْرِ فَأَلْحَقَ بِأَرْضِ الأَعَاجِمِ ، حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِهِ مَا قَضَى ، أَوْ أَلْحَقَ بِمَكَّةَ فَأَكُونَ بِهَا حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِهِ مَا قَضَى ، أَوْ أَعْتَزِلَ فَأَكُونَ قَرِيبًا ، قَالُوا : نَأْتَمِرُ ، ثُمَّ نُرْسِلُ إِلَيْك ، فَائْتَمَرُوا فَقَالُوا : نَفْتَحُ لَهُ بَابَ الْجِسْرِ فَيَلْحَقُ بِهِ المفارق وَالْخَاذِلُ ، أو يَلْحَقُ بِمَكَّةَ فَيَتَعَجَّسُكُمْ فِى قُرَيْشٍ وَيُخْبِرُهُمْ بِأَخْبَارِكُمْ ، لَيْسَ ذَلِكَ بِأَمْرٍ اجْعَلُوهُ هَاهُنَا قَرِيبًا حَيْثُ تَطَؤُونَ عَلَى صِمَاخِهِ ، وَتَنْظُرُونَ إِلَيْهِ .

۹۔ فَاعْتَزَلَ بِالْجَلْحَاءِ مِنَ الْبَصْرَةِ عَلَى فَرْسَخَيْنِ ، وَاعْتَزَلَ مَعَهُ زُهَاءُ سِتَّةِ آلاَفٍ.

۱۰۔ ثُمَّ الْتَقَى الْقَوْمُ ، فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ طَلْحَةُ وكعب ابْنُ سُورٍ وَمَعَهُ الْمُصْحَفُ ، يُذَكِّرُ هَؤُلاَءِ وَهَؤُلاَءِ حَتَّى قُتِلَ بينهم ، وَبَلَغَ الزُّبَيْرُ سَفَوَانَ مِنَ الْبَصْرَةِ كَمَكَانِ الْقَادِسِيَّةِ مِنكُمْ ، فَلَقِيَهُ النَّعِرُ رَجُلٌ مِنْ بَنِى مُجَاشِعٍ ، قَالَ :

أَيْنَ تَذْهَبُ يَا حَوَارِيَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ إِلَيَّ فَأَنْتَ فِي ذِمَّتِي ، لَا يُوصَلُ إِلَيْك ، فَأَقْبَلَ مَعَهُ، قَالَ :فَأَتَى إِنْسَانٌ الأَحْنَفَ ، قَالَ :هَذَا الزُّبَيْرُ قَدْ لُقِيَ بِسَفَوَانَ ، قَالَ :فَمَا يَأْمَنُ جَمَعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى ضَرَبَ بَعْضُهُمْ حَوَاجِبَ بَعْضٍ بِالسُّيُوفِ ، ثُمَّ لَحِقَ بِبَيْتِهِ وَأَهْلِهِ ، فَسَمِعَهُ عُمَيْرَةُ بْنُ جُرْمُوزٍ وَغُوَاةٌ مِنْ غُوَاةِ بَنِي تَمِيمٍ ، وَفَضَالَةُ بْنُ حَابِسٍ ، وَنُفَيْعٌ ، فَرَكِبُوا فِي طَلَبِهِ ، فَلَقُوا مَعَهُ النَّعِرَ ، فَأَتَاهُ عُمَيْرُ بْنُ جُرْمُوزٍ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ ضَعِيفَةٍ ، فَطَعَنَهُ طَعْنَةً خَفِيفَةً ، وَحَمَلَ عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يُقَالُ ذُو الْخِمَارِ حَتَّى إِذَا ظَنَّ ، أَنَّهُ قَاتِلُهُ نَادَى صَاحِبَيْهِ :يَا نُفَيْعُ يَا فَضَالَةُ ، فَحَمَلُوا عَلَيْهِ حَتَّى قَتَلُوهُ.

(۳۸۹۵۳) حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم مدینے پہنچے ہمارا حج کرنے کا ارادہ تھا۔ اپنی منزل پر پہنچ کر ہم نے اپنے کجاوے رکھے کہ اچانک آنے والے نے کہا کہ لوگ مسجد میں پریشان حال جمع ہیں۔ پس میں مسجد پہنچا اور لوگوں کو وہاں جمع دیکھا۔ حضرت علی، زبیر، طلحہ اور سعد بن وقاص رضی اللہ عنہم بھی وہاں موجود تھے۔ میں بھی اس طرح کھڑا ہوگیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے۔ کسی نے کہا یہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں ان کے سر پر زرد رنگ کا کپڑا تھا جس سے انہوں نے سر ڈھانپا ہوا تھا فرمانے لگے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ پھر فرمایا یہ حضرت زبیر ہیں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ پھر فرمایا یہ طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں لوگوں نے جواب دیا جی ہاں۔ پھر فرمایا یہ سعد ہیں لوگوں نے کہا جی ہاں۔ پھر فرمانے لگے میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ کیا تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو فلاں قبیلے کے باڑے کو خرید لے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائیں گے۔ پس میں نے اسے بیس یا پچیس ہزار درہم کے عوض خریدا اور حاضر خدمت ہو کر میں نے عرض کیا تھا کہ میں نے خرید لیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسکو مسجد بنا دو اور تمہارے لیے اجر ہے؟ تو لوگوں نے کہا بالکل اسی طرح ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو؟ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو بئر رومہ (کنواں) خرید لے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائیں گے۔ پھر میں نے اسے خریدا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں نے کنواں خرید لیا ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مسلمانوں کے لیے وقف کر دو اس کا اجر اللہ تم کو دے گا۔ لوگوں نے کہا جی بالکل ایسے ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ جانتے ہو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ کے چہروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہ جو ان لوگوں کو سامان جنگ مہیا کرے گا (غزوہ تبوک میں) اللہ تعالیٰ اس کے مغفرت فرمائیں گے۔ پس میں نے ان لوگوں کو سامان جنگ دیا حتیٰ کہ لگام اور اونٹ باندھنے کی رسی تک میں نے مہیا کی؟ لوگوں نے کہا جی بالکل ایسے ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین دفعہ فرمایا اے اللہ تو گواہ رہنا۔ احنف کہتے ہیں کہ میں چلا اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ اب آپ مجھے کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ اور میرے لیے (بیعت کے لیے) کس کو پسند کرتے ہو؟ کیونکہ ان کو (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) شہید ہوتے دیکھ رہا ہوں۔ دونوں نے جواب دیا ہم آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے پھر عرض کیا آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دے رہے ہیں اور آپ

میرے لیے ان پر راضی ہیں دونوں نے جواب دیا ہاں۔

پھر میں حج کے لیے مکہ روانہ ہوا کہ اس دوران حضرت عثمان کی شہادت کی خبر پہنچی۔ مکہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی قیام فرما تھیں۔ میں ان سے ملا اور ان سے عرض کیا کہ اب میں کن سے بیعت کروں انہوں نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ میں نے عرض کیا آپ مجھے علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کا حکم دے رہی ہیں اور آپ اس پر راضی ہیں انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے واپسی پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیعت کی مدینہ میں۔ پھر میں بصرہ لوٹ آیا۔ پھر میں نے معاملے کو مضبوط ہوتے ہوئے ہی دیکھا۔ اسی اثناء میں ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہنے لگا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ خریبہ مقام پر قیام فرماں ہیں۔ میں نے پوچھا وہ کیوں آئے ہیں؟ تو اس نے جواب دیا وہ آپ سے مدد چاہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے میں جو مظلوم شہید ہوئے ہیں۔ احنف نے فرمایا مجھ پر اس سے زیادہ پریشان کرنے والا معاملہ کبھی نہیں آیا۔ میرا ان سے (طلحہ رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ) جدا ہونا بڑا دشوار کن مرحلہ ہے جبکہ ان کے ساتھ ام المومنین اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی ہیں۔ اور دوسری طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد سے قتال کرنا بھی چھوٹی بات نہیں جب کہ ان کی بیعت کا حکم وہ (طلحہ رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ، ام المومنین رضی اللہ عنہا) خود دے چکے ہیں۔ جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ کہنے لگے کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ کے سلسلہ میں مدد لینے کے لیے آئے ہیں جو مظلوم قتل ہوئے ہیں۔ احنف کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ام المومنین! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ مجھے کس کی بیعت کا حکم دیتی ہیں؟ آپ نے فرمایا تھا علی رضی اللہ عنہ کا میں نے پھر کہا تھا کہ آپ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حکم دیتی ہیں اور آپ میرے لیے ان پر خوش ہیں تو آپنے فرمایا تھا ہاں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا بالکل ایسے ہی ہے لیکن اب علی رضی اللہ عنہ بدل چکے ہیں۔ پھر یہی بات میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہی انہوں نے بھی اسی طرح اقرار کیا اور فرمایا اب حضرت علی رضی اللہ عنہ بدل چکے ہیں۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں تم سے قتال نہیں کروں گا جبکہ تمہارے ساتھ ام المومنین بھی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی ہیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی قتال نہیں کروں گا کیونکہ تم لوگوں نے خود ہی مجھے علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کا حکم دیا ہے۔ میرے لیے تین باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرلو یا تو میرے لیے باب جسر کھول دو تا کہ میں عجمیوں کے وطن چلا جاؤں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ کردے یا پھر مجھے مکہ جانے دیا جائے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ نہ فرمادیں یا پھر میں علیحدہ ہو جاتا ہوں اور قریب میں قیام کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہم مشورہ کرتے ہیں پھر تمہیں پیغام بھیجتے ہیں پس انہوں نے مشورہ کیا اور کہنے لگے کہ ہم اس کے لیے باب جسر کھول دیتے ہیں تو اس کے ساتھ منافق اور جدا ہونے والے مل جائیں گے اور پھر یہ مکہ چلا جائے گا اور ممکن ہے تمہارے بارے میں مکہ والوں کی رائے کو بدلے اور تمہاری خبریں ان کو بتلائیں لہٰذا یہ مضبوط رائے نہیں ہے۔ اس کو قریب ٹھہراؤ تا کہ معاملے پر تم غالب آجاؤ اور اس پر نگاہ بھی رکھو۔ پس وہ مقام جلعاء میں ٹھہرے جو بصرہ سے دو فرسخ پر ہے اس کے ساتھ چھ ہزار کا لشکر بھی علیحدہ ہو گیا۔

پھر لشکر کی مڈبھیڑ ہوئی پس پہلے شہید طلحہ رضی اللہ عنہ تھے اور کعب بن سور کے پاس قرآن کریم بھی تھا اور دونوں لشکروں کو نصیحت

کر رہے تھے اسی دوران وہ بھی شہید ہو گئے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بصرہ کے مقام سفوان پہنچ گئے جیسے تم سے مقام قادسیہ ہے۔ پس ان سے بنو مجاشع کا ایک شخص ملا اور کہنے لگا اے صحابی رسول آپ کہاں جا رہے ہیں۔ میں میری پناہ میں آ جائیں آپ تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ پس وہ اس کے ساتھ چل دیئے پھر احنف کے پاس ایک آدمی آیا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اطلاع دی تو وہ کہنے لگے ان کو کس نے امن دیا ہے انہوں نے تو مسلمانوں کو مد مقابل لا کھڑا کیا یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کے دربانوں کو تلواروں سے مار رہے ہیں۔ اور اب خود وہ اپنے گھر اور اہل کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ یہ بات عمیر بن جرموز اور غواۃ غواء بن تمیم (سے) فضالہ بن حابس اور نفیع نے سنی پس وہ ان کی طلب میں نکلے اور حضرت زبیر سے ملے جب کہ ان کے ساتھ وہ شخص بھی تھا جس نے ان کو پناہ دی تھی۔ پس ان کے پاس عمیر بن جرموز آیا اس حال میں کہ گھوڑے پر تھا۔ اس نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو طعنہ دیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کر دیا اس حال میں کہ آپ بھی گھوڑے پر تھے جس کا نام ذوالخمار تھا۔ جب عمیر بن جرموز نے گمان کیا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اسے قتل کر دیں گے تو اس نے اپنے دو ساتھیوں کو آواز دی اے نفیع اے فضالہ پس ان سب نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا اور انہیں شہید کر دیا۔

(٣٨٩٥٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أُمِّ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَان قُلْتُ: مَا يُقِيمُنِي بِالْعِرَاقِ، وَإِنَّمَا الْجَمَاعَةُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ، قَالَ: فَخَرَجْت فَأُخْبِرْت، أَنَّ النَّاسَ قَدْ بَايَعُوا عَلِيًّا، قَالَ: فَانْتَهَيْت إِلَى الرَّبَذَةِ وَإِذَا عَلِيٌّ بِهَا، فَوُضِعَ لَهُ رَحْلٌ فَقَعَدَ عَلَيْهِ، فَكَانَ كَقِيَامِ الرَّجُلِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ قد بَايَعَا طَائِعَيْنِ غَيْرَ مُكْرَهَيْنِ، ثُمَّ أَرَادَا أَنْ يُفْسِدَا الأَمْرَ وَيَشُقَّا عَصَا الْمُسْلِمِينَ، وَحَرَّضَ عَلَى قِتَالِهِمْ، قَالَ: فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَقَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّ الْعَرَبَ سَتَكُونُ لَهُمْ جَوْلَةٌ عِنْدَ قَتْلِ هَذَا الرَّجُلِ، فَلَوْ أَقَمْت بِدَارِكَ الَّتِي كُنْتَ بِهَا، يَعْنِي الْمَدِينَةَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تُقْتَلَ بِحَالٍ مَضْيَعَةٍ لاَ نَاصِرَ لَكَ، قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: اجْلِسْ فَإِنَّمَا تَخِنُّ كما تخن الْجَارِيَةُ، أو إِنَّ لَكَ خَنِينًا كَخَنِينِ الْجَارِيَةِ، آللهِ أَجْلِسُ بِالْمَدِينَةِ كَالضَّبُعِ تَسْتَمِعُ اللَّدْمَ، لَقَدْ ضَرَبْت هَذَا الأَمْرَ ظَهْرَهُ وَبَطْنَهُ، أَوْ رَأْسَهُ وَعَيْنَيْهِ، فَمَا وَجَدْت إِلاَّ السَّيْفَ، أَوِ الْكُفْرَ. (حاکم ۱۱۵)

(۳۸۹۵۴) طارق بن شہاب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جب حضرت عثمان کو قتل کیا گیا میں نے دل میں سوچا کہ مجھے کس شئے نے عراق میں ٹھہرایا ہوا ہے حالانکہ جماعت تو مدینہ میں ہے مہاجرین اور انصار کے پاس کہتے ہیں میں نکلا مجھے خبر ملی کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے کہتے ہیں کہ میں ربذہ مقام پر پہنچا تو وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ ان کے لیے ایک شخص نے بیٹھنے کے لیے نشست رکھی۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہونے کی حالت میں تھے۔ انہوں نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ نے بیعت خوشی خوشی کی تھی نہ کہ حالت اکراہ میں۔ اب چاہتے ہیں کہ وہ معاملے کو بگاڑ دیں اور مسلمانوں کی لاٹھی (جمعیت) کو توڑ ڈالیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کرنے کے لیے لوگوں کو ابھارا۔ پھر حسن رضی اللہ عنہ بن

علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے آپ کو نہیں کہا تھا کہ عرب ان کے ساتھ جمع ہو جائیں گے اگر اس شخص (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کو شہید کیا گیا۔ اگر آپ اپنے گھر میں رہتے یعنی مدینہ میں تو مجھے ڈر تھا کہ آپ کو بھی اسی لاپرواہی سے قتل کر دیا جاتا اور آپ کا کوئی مددگار نہ ہوتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم بیٹھ جاؤ تم ایسے گنگناتے ہو جیسے دوشیزہ گنگناتی ہے یا یہ فرمایا کہ تمہارے لیے ایسا گنگنا ہونا ہے جیسے دوشیزہ کے لیے گنگنا ہونا۔ اللہ کی قسم میں مدینہ میں اس بھیڑیے کی طرح بیٹھا تھا جو زمین پر پتھر گرنے کی آواز سن رہا ہو۔ پس میں نے اس معاملے کا بہت گہرائی سے مشاہدہ کیا میں نے سوائے تلوار یا کفر کے کچھ نہیں پایا۔

(۳۸۹۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ فُلَانِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَنَزِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي خَالِي ، عَنْ جَدِّي ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجَمَلِ وَاضْطَرَبَ النَّاسُ ، قَامَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ يَدَّعُونَ أَشْيَاءَ ، فَأَكْثَرُوا الْكَلَامَ ، فَلَمْ يَفْهَمْ عَنْهُمْ ، فَقَالَ : أَلَا رَجُلٌ يَجْمَعُ لِي كَلَامَهُ فِي خَمْسِ كَلِمَاتٍ ، أَوْ سِتٍّ ، فَاحْتَفَزْتُ عَلَى إِحْدَى رِجْلَيَّ ، فَقُلْتُ : إِنْ أَعْجَبَهُ كَلَامِي وَإِلَّا لَجَلَسْتُ مِنْ قَرِيبٍ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ الْكَلَامَ لَيْسَ بِخَمْسٍ وَلَا بِسِتٍّ ، وَلَكِنَّهُمَا كَلِمَتَانِ ، هَضْمٌ ، أَوْ قِصَاصٌ ، قَالَ : فَنَظَرَ إِلَيَّ فَعَقَدَ بِيَدِهِ ثَلَاثِينَ ، ثُمَّ قَالَ : أَرَأَيْتُمْ مَا عَدَدْتُمْ فَهُوَ تَحْتَ قَدَمِي هَذِهِ. (عبدالرزاق ۱۸۵۸۶)

(۳۸۹۵۵) سیف بن فلاں بن معاویہ عنزی اپنے ماموں اور وہ میرے نانا سے نقل کرتے ہیں کہ جب جنگ جمل کا دن آیا تو لوگ پریشان تھے۔ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کھڑے ہوتے اور مختلف چیزوں کا دعویٰ کرتے۔ جب آوازیں زیادہ ہو گئیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کی آوازوں کو سمجھ نہ پائے تو فرمایا کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو اپنی بات پانچ یا چھ کلمات میں سمیٹ دے۔ پس میں جلدی سے ایک ٹانگ پر کھڑا ہوا اور کہا کہ اگر میں اپنی بات سمیٹ نہ سکا تو قریب میں بیٹھ جاؤں گا پس میں نے کہا اے امیر المومنین! میرا کلام پانچ یا چھ لفظوں کا نہیں بلکہ صرف دو الفاظ کا ہے حملہ یا قصاص۔ انہوں نے میری طرف دیکھا اور اپنے ہاتھ سے تیس تک گنا۔ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا اور جو تم نے گنا (شمار کیا) وہ میرے ان قدموں کے نیچے ہے۔

(۳۸۹۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، قَالَ : ذَكَرُوا عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ عِنْدَ أَبِي سَعِيدٍ ، فَقَالَ : أَقْوَامٌ سَبَقَتْ لَهُمْ سَوَابِقُ وَأَصَابَتْهُمْ فِتْنَةٌ ، فَرُدُّوا أَمْرَهُمْ إِلَى اللهِ.

(۳۸۹۵۶) ابو نضرہ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابو سعید کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا وہ ایسی قومیں تھیں جن کے حالات مختلف تھے ان کے معاملے کو اللہ کی طرف لوٹا دو۔

(۳۸۹۵۷) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ ، أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ : اللَّهُمَّ لَيْسَ هَذَا أَرَدْتُ ، اللَّهُمَّ لَيْسَ هَذَا أَرَدْتُ.

(۳۸۹۵۷) حبیب بن ابو ثابت رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل کے دن فرما رہے تھے! اے اللہ میں نے اس کا

ارادہ نہیں کیا تھا۔

(۳۸۹۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : كَانَ مَرْوَانُ مَعَ طَلْحَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ ، قَالَ : فَلَمَّا اشْتَبَكَتِ الْحَرْبُ ، قَالَ مَرْوَانُ : لاَ أَطْلُبُ بِثَأْرِي بَعْدَ الْيَوْمِ ، قَالَ : ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ فَأَصَابَ رُكْبَتَهُ ، فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ ، قَالَ : وَقَالَ طَلْحَةُ : دَعُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ سَهْمٌ أَرْسَلَهُ اللَّهُ.

(۳۸۹۵۸) قیس سے منقول ہے کہ مروان جنگ جمل کے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ جب جنگ چھڑ چکی تو مروان نے کہا میں آج کے بعد انتقام طلب نہیں کروں گا پھر ان کی طرف تیر پھینکا جو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں لگا اور خون مسلسل بہتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے (شہادت سے پہلے) فرمایا اس زخم کو چھوڑ دو یہ وہ تیر ہے جسے اللہ نے بھیجا ہے۔

(۳۸۹۵۹) حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَرْسَلَ إِلَيَّ مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ فِي حَاجَةٍ فَأَتَيْته ، قَالَ : فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِد ، فَقَالُوا : يَا أَبَا عِيسَى ، حدثنا فِي الأُسَارَى لَيْلَتَنَا ، فَسَمِعْتهمْ يَقُولُونَ : أَمَّا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ فَإِنَّهُ مَقْتُولٌ بُكْرَةً ، فَلَمَّا صَلَّيْت الْغَدَاةَ جَاءَ رَجُلٌ يَسْعَى الأُسَارَى الأُسَارَى ، قَالَ : ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فِي أَثَرِهِ يَقُولُ : مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ ، مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ : فَانْطَلَقْت ، فَدَخَلْتُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَسَلَّمْت ، فَقَالَ : أَتُبَايِعُ تَدْخُلُ فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : هَكَذَا ، وَمَدَّ يَدَهُ فَبَسَطَهُمَا قَالَ : فَبَايَعْته ، ثُمَّ قَالَ : ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ وَمَالِكِ ، قَالَ : فَلَمَّا رَأَى النَّاسَ قَدْ خَرَجْت ، قَالَ : جَعَلُوا يَدْخُلُونَ فَيُبَايِعُونَ.

(۳۸۹۵۹) حضرت سوار رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ موسیٰ بن طلحہ رحمہ اللہ نے مجھے کسی ضرورت کے لیے اپنے پاس بلایا میں حاضر خدمت ہوا۔ میں ان کے پاس بیٹھا تھا کہ اسی اثنا میں مسجد کے کچھ لوگ حضرت موسیٰ بن طلحہ کے پاس آئے اور کہا اے ابوعیسیٰ ہمیں ہماری رات کے اساری کے بارے میں بتائیے، حضرت سوار رحمہ اللہ صبح کے وقت قتل کر دیئے جائیں گے پس جب میں نے صبح کی نماز ادا کی تو ایک شخص دوڑتا ہوا آیا جو پکارتے ہوئے کہہ رہا تھا الاساری الاساری پھر ایک دوسرا شخص اس کے نقش قدم پر چلتا ہوا آیا وہ پکار رہا تھا موسیٰ بن طلحہ موسیٰ بن طلحہ حضرت سوار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پس میں چلا اور امیر المومنین کے پاس آیا اور سلام کیا۔ امیر المومنین نے کہا کہ کیا تم نے بیعت کر لی؟ جہاں لوگ داخل ہوئے تم داخل ہو گئے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ سوار فرماتے ہیں کہ اس طرح (ہاتھ پھیلائے ہوئے) امیر المومنین نے اپنے ہاتھ پھیلائے۔ پھر کہا تم نے بیعت کر لی پھر کہا تم اپنے اہل وعیال کی طرف لوٹ جاؤ جب لوگوں نے مجھے نکلتے ہوئے دیکھا تو وہ داخل ہونا شروع ہوئے اور بیعت کرنے لگے۔

(۳۸۹۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إسْمَاعِيلَ ، عَنِ السُّدِّيِّ ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ ، قَالَ : أَصْحَابُ الْجَمَلِ (طبرانی ۲۱۸)

(۳۸۹۶۰) حضرت سدی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ "تم اس فتنے سے ڈرو جو صرف ظلم کرنے والے پر نہیں آئے گا (القرآن) اس کا

مصداق اصحاب جمل ہیں۔

(۳۸۹۶۱) حَدَّثَنَا هُشَيْم ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ : لاَ أَعْلَمُهُ إِلاَّ عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ : ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ ، قَالَ : فُلاَنٌ وَفُلاَنٌ.

(۳۸۹۶۱) حضرت عوف ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ کے بارے میں کسی سے نہیں سنا مگر حسن سے فرماتے ہیں تھے کہ فلاں فلاں اس کا مصداق ہیں۔

(۳۸۹۶۲) أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَجُلاً ذَكَرَ عِنْدَ عَلِيٍّ أَصْحَابَ الْجَمَلِ حَتَّى ذَكَرَ الْكُفْرَ ، فَنَهَاهُ عَلِيٌّ.

(۳۸۹۶۲) حضرت جعفر ؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی ؓ کے سامنے اصحاب جمل کا ذکر کیا یہاں تک کہ کفر تک پہنچا دیا پس حضرت علی ؓ نے اس کو منع کیا۔

(۳۸۹۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ مُخَشِّي ، قَالَ : مَا شَهِدْت يَوْمًا أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ عُلَيْسٍ إِلاَّ يَوْمَ الْجَمَلِ.

(۳۸۹۶۳) حریث بن مخشی ؒ سے منقول ہے کہ میں نے علیس کے دن سے زیادہ سخت دن نہیں دیکھا مگر جنگ جمل کا دن (کہ یہ اس بھی سخت تھا)۔

(۳۸۹۶٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : كَانَ بَيْنَ صِفِّينَ وَالْجَمَلِ شَهْرَانِ ، أَوْ ثَلاَثَةٌ.

(۳۸۹۶۴) حضرت ابوبکر بن عمرو بن عتبہ ؒ سے منقول ہے کہ جنگ صفین اور جمل کے درمیان دو یا تین مہینے کا فرق تھا۔

(۳۸۹٦۵) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : سَمِعَ عَلِيٌّ يَوْمَ الْجَمَلِ صَوْتًا تِلْقَاءَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ : انْظُرُوا مَا يَقُولُونَ ، فَرَجَعُوا فَقَالُوا : يَهْتِفُونَ بِقَتَلَةِ عُثْمَانَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ جَلِّلْ بِقَتَلَةِ عُثْمَانَ خِزْيًا. (ابن عساكر ٤٥٧)

(۳۸۹۶۵) ابوجعفر سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن ام المومنین کی طرف سے حضرت علی ؓ نے ایک آواز سنی۔ حضرت علی ؓ لوگوں سے کہا دیکھو یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ کچھ لوگوں نے دیکھ کر بتایا کہ حضرت عثمان ؓ کے قاتلین کو ملامت کر رہے ہیں۔ پھر حضرت علی ؓ نے فرمایا۔ اے اللہ حضرت عثمان ؓ کے قاتلوں کو ذلیل کر دے

(۳۸۹٦٦) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمْرٍو الثَّقَفِيِّ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : لأَنْ أَكُونَ جَلَسْت عَنْ مَسِيرِي كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي عَشَرَةٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ وَلَدِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ.

(۳۸۹۶۶) علی بن عمرو ثقفی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اس سفر سے رک جاتی مجھے اس سے زیادہ پسند تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لیے حارث بن ہشام جیسے دس بیٹے ہوتے۔

(۳۸۹۶۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ ، قَالَ : أَتَيْتُ عَلِيًّا يَوْمَ الْجَمَلِ ، وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ وَبَعْضُ أَصْحَابِهِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ حِينَ رَآنِي : يَا ابْنَ صُرَدٍ ، تَنَأْنَأْت وَتَزَحْزَحْتَ وَتَرَبَّصْت ، كَيْفَ تَرَى اللَّهَ صَنَعَ ، قَدْ أَغْنَى اللَّهُ عَنْك ، قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ الشَّوْطَ بَطِينٌ وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الأُمُورِ مَا تَعْرِفُ فِيهَا عَدُوَّك مِنْ صَدِيقِك ، قَالَ : فَلَمَّا قَامَ الْحَسَنُ لَقِيته ، فَقُلْتُ : مَا أَرَاك أَغْنَيْت عَنِّي شَيْئًا وَلاَ عَذَرْتنِي عِنْدَ الرَّجُلِ ، وَقَدْ كُنْت حَرِيصًا عَلَى أَنْ تَشْهَدَ مَعَهُ ، قَالَ : هَذَا يَلُومُك عَلَى مَا يَلُومُك ، وَقَدْ قَالَ لِي يَوْمَ الْجَمَلِ : حين مَشَى النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ : يَا حَسَنُ ثَكِلَتْك أُمُّك ، أَوْ هَبِلَتْك أُمُّك مَا ظَنُّك بِأَمْرِي جَمَعَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْغَارَّيْنِ ، وَاللهِ مَا أَرَى بَعْدَ هَذَا خَيْرًا ، قَالَ : فَقُلْتُ : اُسْكُتْ ، لاَ يَسْمَعُك أَصْحَابُك ، فَيَقُولُوا : شَكَكْت ، فَيَقْتُلُونَك.

(نعیم بن حماد ۲۰۷)

(۳۸۹۶۷) سلیمان بن صرد سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور ان کے بعض ساتھی بھی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا اے ابن صرد کمزور اور ڈھیلے پڑ گئے اور پیچھے ٹھہر گئے۔ اللہ کے ساتھ تمہارا کیا معاملہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بے نیاز کر دیا میں نے کہا اے امیر المومنین معاملہ بڑا سخت ہوگیا۔ معاملات ایسے ہوگئے ہیں کہ آپ کے دوست اور دشمن میں امتیاز مشکل ہو چکا کہتے ہیں کہ جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو میں نے ان سے عرض کیا آپ نے میری ذرا بھی حمایت نہیں کی اور نہ ہی میری طرف سے کوئی عذر اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے پاس کیا؟ حالانکہ میں اس بات کا متمنی تھا ان کے پاس میری گواہی ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا انہوں نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ) جو ملامت آپ پر کرنی تھی سو وہ کی۔ حالانکہ مجھے جنگ جمل کے دن فرمایا کہ لوگ ایک دوسرے کی طرف جا رہے ہیں اے حسن تیری ماں تجھے گم کرے! تیرا میرے اس معاملے کے بارے میں کیا خیال ہے۔ دونوں لشکر آمنے سامنے ہیں اللہ کی قسم میں اس کے بعد خیر نہیں دیکھتا۔ میں نے کہا آپ خاموش ہو جائیے آپ کے ساتھی نہ سن لیں پس کہنے لگیں کہ تو نے معاملہ مشکوک کر دیا اور تجھے قتل کر دیں۔

(۳۸۹۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الزُّبَيْرِ يَوْمَ الْجَمَلِ ، فَقَالَ : أَقْتُلُ لَكَ عَلِيًّا ، قَالَ : وَكَيْفَ ، قَالَ : آتِيهِ فَأُخْبِرُهُ أَنِّي مَعَهُ ، ثُمَّ أَفْتِكُ بِهِ ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ : سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ الإِيمَانَ قَيْدُ الْفَتْك ، لاَ يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ.

(۳۸۹۶۸) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا میں آپ کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو

قتل کردوں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کیسے؟ اس نے جواب دیا میں اس کے پاس جا کر کہوں گا کہ میں آپ کے ساتھ ہوا، پھر میں انہیں دھوکے سے قتل کر ڈالوں گا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایمان دھوکے کو روکنے والا ہے اور مومن کبھی دھوکا نہیں دیتا۔

(٣٨٩٦٩) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ : لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِي فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لاَ يُقْتَلُ إِلاَّ ظَالِمٌ ، أَوْ مَظْلُومٌ ، وَإِنِّي لاَ أُرَانِي سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا ، وَإِنَّ أَكْبَرَ هَمِّي لَدَيْنِي ، أَفَتَرَى دَيْنَنَا يُبْقِي مِنْ مَالِنَا شَيْئًا ، ثُمَّ قَالَ : يَا بُنَيَّ ، بِعْ مَالَنَا وَاقْضِ دَيْنَنَا ، وَأُوصِيكَ بِالثُّلُثِ وَثُلُثَيْهِ لِبَنِيهِ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ مِنْ مَالِنَا بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ فَثُلُثُهُ لِوَلَدِكَ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ : فَجَعَلَ يُوصِينِي بِدَيْنِهِ وَيَقُولُ : يَا بُنَيَّ ، إِنْ عَجَزْتَ ، عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ ؛ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلاَيَ ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا دَرَيْت مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ : يَا أَبَتِ ، مَنْ مَوْلاَك ، قَالَ : اللَّهُ ، قَالَ : فَوَاللهِ مَا وَقَعْت فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ إِلاَّ قُلْتُ : يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ ، اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ ، فَيَقْضِيهِ ، قَالَ : وَقُتِلَ الزُّبَيْرُ فَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا وَلاَ دِرْهَمًا إِلاَّ أَرَضِينَ مِنْهَا الْغَابَةُ وَإِحْدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ ، وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ ، وَدَارًا بِالْكُوفَةِ ، وَدَارًا بِمِصْرَ ، قَالَ : وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ ، أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ ، فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ : لاَ وَلَكِنَّهُ سَلَفٌ ، إِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ ضَيْعَةً ، وَمَا وَلِيَ وِلاَيَةً قَطُّ وَلاَ جِبَايَةً وَلاَ خَرَاجًا وَلاَ شَيْئًا إِلاَّ أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوٍ مَعَ النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ.

(٣٨٩٦٩) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے انہوں نے مجھے بلایا میں ان کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ پھر فرمانے لگے کہ ظالم ہو کر یا مظلوم ہو کر قتل کر دیا جاؤں گا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میں آج مظلوم قتل کر دیا جاؤں گا مجھے سب سے زیادہ فکر اپنے قرض کی ہے۔ کیا تو میرے قرض سے کوئی مال زائد دیکھتا ہے؟ پھر فرمایا اے میرے بیٹے میرے مال و جائیداد کو بیچ کر میرا دین ادا کر دینا۔ میں تمہارے لیے ایک تہائی کی وصیت کرتا ہوں اور دو ثلث اپنے بیٹوں کے لیے ہے۔ قرضہ ادا کرنے کے بعد اگر کوئی مال بچے تو ایک تہائی تیرے بیٹے کے لیے ہے۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے دین کے بارے میں وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے بیٹے اگر تو کہیں عاجز آ جائے تو میرے مولا سے مدد طلب کر لینا، عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نہ سمجھا کہ مولا سے کیا مراد ہے یہاں تک کہ میں نے عرض کیا آپ کے مولا کون ہیں تو انہوں نے فرمایا اللہ! وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم جب بھی مجھے قرض ادا کرنے میں مشکل پیش آئی تو میں نے دعا کی اے زبیر کے مولا اسکا قرض ادا فرما دے پس اللہ تعالیٰ نے قرض ادا کرنے میں مدد کی کہتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ان کے ورثے میں کوئی درہم و دینار نہیں تھا سوائے زمینوں کے۔ ان زمینوں میں سے کچھ باغات تھے، گیارہ گھر مدینہ میں تھے، دو گھر بصرہ میں، ایک گھر کوفہ میں اور ایک گھر مصر میں۔ یہ قرض

ان پر ایسے ہوا تھا کہ جب کوئی شخص ان کے پاس امانت رکھنے کے لیے آیا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے یہ امانت نہیں بلکہ آپ کا میرے پاس قرض ہے، کیونکہ میں ڈرتا ہوں اس کے ضائع ہونے سے۔ وہ کبھی کسی شہر کے والی نہیں بنے، نہ ٹیکس اور خراج کے والی بنے اور نہ کسی اور شئے کے والی بنے سوائے اس کے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ غزوات میں رہے۔

(۳۸۹۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ لَمَّا قَدِمَ الْبَصْرَةَ دَخَلَ بَيْتَ الْمَالِ ، فَإِذَا هُوَ بِصَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ ، فَقَالَ :يَقُولُ الله : ﴿وَعَدَكُمَ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَذِهِ﴾ ﴿وَأُخْرَى لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا﴾ فَقَالَ :هَذَا لَنَا.

(۳۸۹۷۰) حضرت اسود رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ زبیر بن عوام جب بصرہ تشریف لائے بیت المال میں داخل ہوئے وہاں سونے چاندی کے ڈھیر تھے پھر فرمایا ''وعدہ کیا تم سے اللہ نے بہت غنیمتوں کا کہ تم ان کو لو گے، سو جلدی پہنچا دی تم کو یہ غنیمت'' (الفتح ۲۱) اور ایک فتح اور جو تمہارے بس میں نہیں تھی وہ اللہ کے قابو میں ہے۔ پھر فرمایا یہ ہمارے لیے ہے۔

(۳۸۹۷۱) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :أَمَرَ عَلِيٌّ مُنَادِيَهُ فَنَادَى يَوْمَ الْبَصْرَةِ :لاَ يُتْبَعُ مُدْبِرٌ وَلاَ يُذَفَّفُ عَلَى جَرِيحٍ ، وَلاَ يُقْتَلُ أَسِيرٌ ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابًا آمِنَ ، وَمَنْ أَلْقَى سِلاَحَهُ فَهُوَ آمِنٌ ، وَلَمْ يَأْخُذْ مِنْ مَتَاعِهِمْ شَيْئًا. (بیهقی ۱۸۱)

(۳۸۹۷۱) حضرت جعفر رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ بصرہ (کی لڑائی) کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منادیوں کو یہ ندا لگانے کا حکم دیا کہ کوئی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرے، کوئی زخمی کو قتل نہ کرے۔ کوئی قیدی کو قتل نہ کرے، جو اپنے دروازے بند کر لے اسے امن ہے، جو اپنا ہتھیار ڈال دے اسے بھی امن حاصل ہے اور ان کے سامان سے کوئی شئے نہ لی جائے۔

(۳۸۹۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْعَلاَءِ ، قَالَ :لَمَّا أُصِيبَ زَيْدُ بْنُ صُوحَانَ يَوْمَ الْجَمَلِ ، قَالَ :هَذَا الَّذِي حَدَّثَنِي خَلِيلِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ :إِنَّمَا يُهْلِكُ هَذِهِ الأُمَّةَ نَقْضُهَا عُهُودَهَا.

(۳۸۹۷۲) حضرت ابو العلاء رحمہ اللہ سے منقول ہے کہتے ہیں کہ جنگ جمل کے دن جب زید بن صوحان کو مصیبت پہنچی تو کہنے لگے یہ وہی بات ہے جس کی میرے دوست سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی تھی کہ یہ امت اپنے عہد و پیماں کو توڑنے سے ہلاک ہوگی۔

(۳۸۹۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ :وَدِدْت أَنِّي كُنْت غُصْنًا رَطْبًا وَلَمْ أَسِرْ مَسِيرِي هَذَا.

(۳۸۹۷۳) عبد اللہ بن عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں پسند کرتی ہوں کہ میں ایک تر شاخ ہوتی اور اپنا یہ سفر طے نہ کرتی (جنگ جمل کے لیے سفر)

(۳۸۹۷٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ مَسِيرِهَا ، فَقَالَتْ : كَانَ قَدَرًا.

(۳۸۹۷۴) عبید بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (جنگ جمل کے) ان کے سفر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ تقدیر کا فیصلہ تھا۔

(۳۸۹۷٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، أَنَّ عَلِيًّا قَسَمَ يَوْمَ الْجَمَلِ فِي الْعَسْكَرِ مَا أَجَافُوا عَلَيْهِ مِنْ سِلاَحٍ ، أَوْ كُرَاعٍ.

(۳۸۹۷۵) حضرت ابن حنفیہ فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہر طرح کا مال غنیمت میں تقسیم فرمایا۔

(۳۸۹۷٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنِّي لأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مِمَّنْ ، قَالَ اللَّهُ : (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ).

(۳۸۹۷۶) حضرت ربعی بن حراش سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ میں، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما ان لوگوں میں سے ہونگے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ) ہم ان کے سینوں سے کدورت کو دور کردیں گے۔

(۳۸۹۷۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ، قَالَ : وَشَهِدَ مَعَ عَلِيٍّ الْجَمَلَ وَصِفِّينَ ، وَقَالَ : مَا يَسُرُّنِي بِهِمَا مَا عَلَى الأَرْضِ.

(۳۸۹۷۷) عبداللہ بن سلمہ سے منقول ہے درآنحالیکہ وہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے، کہتے ہیں کہ مجھے جنگ جمل اور جنگ صفین کی وجہ سے زمین پر جو کچھ ہے خوش نہیں کرسکتا۔

(۳۸۹۷۸) حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ ، أَوْ مُحَمَّدَ بْنَ طَلْحَةَ ، قَالَ لِعَائِشَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، مَا تَأْمُرِينِي ، قَالَتْ : يَا بُنَيَّ ، إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ كَالْخَيْرِ مِنَ ابْنَيْ آدَمَ فَافْعَلْ. (نعیم بن حماد ۱۷۰)

(۳۸۹۷۸) مجاہد سے منقول ہے محمد بن ابی بکرہ یا محمد بن طلحہ میں سے کسی ایک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اے ام المومنین! آپ مجھے کیا حکم دیتی ہیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تو طاقت رکھتا ہے تو آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) میں سے بہتر (ہابیل) کی طرح ہو جا (یعنی تلوار نہ اٹھا)

(۳۸۹۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ يَوْمَ الْجَمَلِ : وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مِتُّ قَبْلَ هَذَا بِعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۸۹۷۹) ابو صالح سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس واقعہ سے بیس

سال پہلے مر چکا ہوتا۔

(۳۸۹۸۰) حَدَّثَنَا ابْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ ضُبَيْعَةَ الْعَبْسِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ : لاَ يُتْبَعُ مُدْبِرٌ وَلاَ يُذَفَّفُ عَلَى جَرِيحٍ.

(۳۸۹۸۰) یزید بن ضبیعہ عبسی رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے جنگ جمل کے دن فرمایا کوئی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرے اور نہ ہی زخمی کو قتل کرے۔

(۳۸۹۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضُبَيْعَةَ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ نَزَلاَ فِي بَنِي طَاحِيَةَ ، فَرَكِبْت فَرَسِي فَأَتَيْتهمَا فَدَخَلْت عَلَيْهِمَا الْمَسْجِدَ ، فَقُلْتُ : إِنَّكُمَا رَجُلاَنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نشدتكما بالله في مسيركما ، أعهد إليكما فيه رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَمْ رَأْيٌ رَأَيْتُمَا ؟ فَأَمَّا طَلْحَةُ فَنَكَّسَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ ، وَأَمَّا الزُّبَيْرُ ، فَقَالَ : حُدِّثْنَا أَنَّ هَاهُنَا دَرَاهِمَ كَثِيرَةً فَجِئْنَا نَأْخُذُ مِنْهَا.

(۳۸۹۸۱) ابونضرہ رحمہ اللہ بنوضبیعہ کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ جب طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما بنو طاحیہ میں تشریف فرما ہوئے تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور ان کے پاس آیا اور ان کے پاس مسجد میں داخل ہوا۔ میں نے ان سے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں! کیا یہ کوئی رائے ہے جسے آپ دیکھ رہے ہیں پس حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے تو سر جھکا لیا اور کوئی بات نہیں کی اور زبیر نے کلام کیا اور فرمایا کہ ہمیں اطلاع دی گئی ہے کہ یہاں کافی سارے دراہم ہیں ہم انہیں لینے کے لیے آئے ہیں۔

(۳۸۹۸۲) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ السَّلاَمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي حَيَّةَ، قَالَ: خَلاَ عَلِيٌّ بِالزُّبَيْرِ يَوْمَ الْجَمَلِ ، فَقَالَ : أَنْشُدُك بِاللهِ كَيْفَ سَمِعْت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَأَنْتَ لاَوِ يَدِي فِي سَقِيفَةِ بَنِي فُلاَنٍ : لَتُقَاتِلَنَّهُ وَأَنْتَ ظَالِمٌ لَهُ، ثُمَّ لَيُنْصَرَنَّ عَلَيْك، قَالَ: قَدْ سَمِعْت لاَ جَرَمَ، لاَ أُقَاتِلُك.

(۳۸۹۸۲) عبدالسلام سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل کے دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے علیحدگی میں ملے اور فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں بتاؤ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا جبکہ تم فلاں قبیلے کے چھپر کے نیچے میرے ہاتھ پر جھکے کھڑے تھے تم اس سے قتال کرو گے اور تم اس پر ظلم کرنے والے ہوگے پھر تم پر تمہارے خلاف مدد کی جائے گی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا ہے یقیناً اور اب میں آپ سے قتال نہیں کروں گا۔

(۳۸۹۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ: حدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى الزُّبَيْرَ يَقْعَصُ الْخَيْلَ بِالرُّمْحِ قَعْصًا ، فنوه بِهِ عَلِيٌّ : يَا عَبْدَ اللهِ يَا عَبْدَ اللهِ ، قَالَ : فَأَقْبَلَ حَتَّى الْتَقَتْ أَعْنَاقُ دَوَابِّهِمَا قَالَ : فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : أَنْشُدُك بِاللهِ ، أَتَذْكُرُ يَوْمَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُنَاجِيك ، فَقَالَ : أَتُنَاجِيهِ . فَوَاللهِ لَيُقَاتِلَنَّكَ يَوْمًا وَهُوَ لَكَ ظَالِمٌ ، قَالَ : فَضَرَبَ الزُّبَيْرُ وَجْهَ دَابَّتِهِ فَانْصَرَفَ. (مسند ۴۴۰۹)

(۳۸۹۸۳) اسود بن قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھنے والے نے بتایا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے گھوڑے کو زور سے نیزہ مارا پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو پکارا اے اللہ کے بندے اے اللہ کے بندے پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے یہاں تک کہ دونوں حضرات کے جانوروں کے کان ایک دوسرے کے قریب ہوگئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا پس آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں آپ کو وہ دن یاد ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں آپ سے سرگوشی کر رہا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس سے سرگوشی کر رہے ہو۔ اللہ کی قسم یہ ایک دن تمہارے ساتھ قتال کرے گا اور یہ تم پر ظلم کرنے والا ہوگا پس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے کو ہانکا اور واپس چلے گئے۔

(٣٨٩٨٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : مَرَّ عَلِيٌّ عَلَى قَتْلَى مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ ، وَمَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، فَقَالَ : أَحَدُهُمَا لِلآخَرِ : مَا نَسْتَمِعُ مَا يَقُولُ ، فَقَالَ لَهُ الآخَرُ : اسْكُتْ ، لاَ يَزِيدُكَ.

(۳۸۹۸۴) عبداللہ بن محمد سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بصرہ کے شہداء کے پاس سے گزرے اور دعا کی! اے اللہ ان کی مغفرت فرما، ان کے ساتھ محمد بن ابوبکر اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بھی تھے پس ایک دوسرے سے کہا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کیا کہتے ہوئے سن رہے ہیں؟ دوسرے نے فرمایا خاموش ہو جاؤ کہیں تمہاری وجہ سے اور اضافہ کر دیں۔

(٣٨٩٨٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ جَحْشِ بْنِ زِيَادٍ الضَّبِّيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ الأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ : لَمَّا ظَهَرَ عَلِيٌّ عَلَى أَهْلِ الْجَمَلِ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ : ارْجِعِي إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِلَى بَيْتِكِ ، قَالَ : فَأَبَتْ ، قَالَ : فَأَعَادَ إِلَيْهَا الرَّسُولَ ؛ وَاللهِ لَتَرْجِعَنَّ ، أَوْ لأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ نِسْوَةً مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ مَعَهُنَّ شِفَارٌ حِدَادٌ يَأْخُذْنَكِ بِهَا ، فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ خَرَجَتْ.

(۳۸۹۸۵) احنف بن قیس فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بصرہ کے پاس آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ مدینے اپنے گھر لوٹ جاؤ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انکار کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر اپنے پیغام رساں کو بھیجا کہ اللہ کی قسم تم لوٹ جاؤ ورنہ میں تمہاری طرف بکر بن وائل کی ایسی عورتوں کو بھیجوں گا جس کے پاس تیز دھار والی چھریاں ہیں وہ تجھ پر ان سے حملہ کریں گی۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھا تو وہ چلی گئیں۔

(٣٨٩٨٦) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا يَعْقُوبُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى ، قَالَ : انْتَهَى عَبْدُ اللهِ بْنُ بُدَيْلٍ إِلَى عَائِشَةَ وَهِيَ فِي الْهَوْدَجِ يَوْمَ الْجَمَلِ ، فَقَالَ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنْشُدُكِ بِاللهِ ، أَتَعْلَمِينَ أَنِّي أَتَيْتُكِ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ ، فَقُلْتُ : إِنَّ عُثْمَانَ قَدْ قُتِلَ فَمَا تَأْمُرِينِي ، فَقُلْتِ لِي : الْزَمْ عَلِيًّا ، فَوَاللهِ مَا غَيَّرَ وَلاَ بَدَّلَ ، فَسَكَتَتْ ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، فَسَكَتَتْ ، فَقَالَ : اعْقِرُوا الْجَمَلَ ، فَعَقَرُوهُ ، قَالَ : فَنَزَلْتُ أَنَا وَأَخُوهَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَاحْتَمَلْنَا الْهَوْدَجَ حَتَّى وَضَعْنَاهُ بَيْنَ يَدَيْ عَلِيٍّ ، فَأَمَرَ بِهِ عَلِيٌّ فَأُدْخِلَ فِي

مَنْزِلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُدَيْلٍ ، قَالَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيرَةِ :وَكَانَتْ عَمَّتِي عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُدَيْلٍ ، فَحَدَّثَتْنِي عَمَّتِي ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهَا :أَدْخِلِينِي ، قَالَتْ :فَأَدْخَلْتُهَا الدَّاخِلَ وَأَتَيْتُهَا بِطَشْتٍ وَإِبْرِيقٍ وَأَجَفْتُ عَلَيْهَا الْبَابَ ، قَالَتْ :فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهَا مِنْ خَلَلِ الْبَابِ وَهِيَ تُعَالِجُ شَيْئًا فِي رَأْسِهَا مَا أَدْرِي شَجَّةٌ ، أَوْ رَمْيَةٌ.

(۳۸۹۸۶) ابن ابزی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ عبداللہ بن بدیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے وہ ھودج میں تھیں جنگ جمل کے دن پھر عرض کیا اے ام المومنین آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ جانتی ہو کہ میں آپ کے پاس اس دن حاضر ہوا تھا جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا۔ میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اب آپ مجھے کیا حکم دیتی ہیں تو آپ نے فرمایا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لازم پکڑو۔ اللہ کی قسم وہ بدلے نہیں پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں پھر یہی بات عبداللہ بن بدیل نے تین دفعہ دہرائی پس وہ خاموش رہیں۔ عبداللہ بن بدیل نے اونٹنی کی کونچیں کاٹنے کا حکم دیا تو اونٹنی کی کانچیں کاٹ دی گئیں پس میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی محمد بن ابو بکر اترے اور ان کے ھودج کو اٹھا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا۔ پھر ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے عبداللہ بن بدیل کے گھر میں داخل کر دیا۔ جعفر بن ابو مغیرہ کہتے ہیں کہ میری پھوپھی عبداللہ بن بدیل کے ہاں تھیں۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا مجھے اندر داخل کر دو پس میں نے انہیں اندر داخل کر دیا اور میں نے ان کو ایک سلفچی (ہاتھ وغیرہ دھونے کا برتن) اور جگ ان کے پاس رکھ دیا اور دروازہ بند کر دیا۔ کہتی ہیں کہ میں دروازے کی دراڑوں میں سے دیکھ رہی تھی کہ وہ اپنے سر کا علاج کر رہیں تھیں میں نہیں جانتی کہ ان کے سر میں کوئی زخم تھا یا تیر کا زخم۔

(۳۸۹۸۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :حدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ :جَاءَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ يَوْمِ الْجَمَلِ ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :خَذَلْتَنَا وَجَلَسْتَ مِنَّا ، وَفَعَلْتَ عَلَى رُؤُوسِ النَّاسِ فَلَقِيَ سُلَيْمَانُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، فَقَالَ :مَا لَقِيتُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ :قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا عَلَى رُؤُوسِ النَّاسِ ، فَقَالَ :لاَ يَهُولَنَّكَ هَذَا مِنْهُ فَإِنَّهُ مُحَارِبٌ ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ الْجَمَلِ حِينَ أَخَذَتِ السُّيُوفُ مَأْخَذَهَا يَقُولُ :لَوَدِدْتُ أَنِّي مِتُّ قَبْلَ هَذَا الْيَوْمِ بِعِشْرِينَ سَنَةً.

(۳۸۹۸۷) عمرو بن مرہ سے منقول ہے کہتے ہیں سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جنگ جمل کے دن جنگ سے فراغت کے بعد آئے یہ صحابی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ نے ہمیں رسوا کیا اور آپ ہم سے پیچھے رہ گئے۔

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ حضرت حسن سے ملے اور ان سے کہا کیا آپ امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے نہیں ملے؟ انہوں نے مجھے اس طرح سے کہا ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ان کی اس بات سے خوفزدہ مت ہوں کہ وہ جنگ کرنے والے ہیں۔ میں نے جنگ جمل کے دن ان کو دیکھا جب میں نے اپنی تلوار کو اچھی طرح تھاما کہ وہ فرما رہے تھے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ اس دن

سے بیس سال قبل فوت ہو جاتا۔

(۳۸۹۸۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: حدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عمر بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: أَقْبَلَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ حَتَّى نَزَلاَ الْبَصْرَةَ وَطَرَحُوا سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا ، وَعَلِيٌّ كَانَ بَعَثَهُ عَلَيْهَا ، فَأَقْبَلَ حَتَّى نَزَلَ بِذِي قَارٍ ، فَأَرْسَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ إِلَى الْكُوفَةِ فَأَبْطَؤُوا عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَتَاهُمْ عَمَّارٌ فَخَرَجُوا ، قَالَ زَيْدٌ : فَكُنْتُ فِيمَنْ خَرَجَ مَعَهُ ، قَالَ : فَكَفَّ عَنْ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَأَصْحَابِهِمَا ، وَدَعَاهُمْ حَتَّى بَدَؤُوهُ فَقَاتَلَهُمْ بَعْدَ صَلاَةِ الظُّهْرِ ، فَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَوْلَ الْجَمَلِ عَيْنٌ تَطْرِفُ مِمَّنْ كَانَ يَذُبُّ عَنْهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :لاَ تُتِمُّوا جَرِيحًا وَلاَ تَقْتُلُوا مُدْبِرًا وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ وَأَلْقَى سِلاَحَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَلَمْ يَكُنْ قِتَالُهُمْ إِلاَّ تِلْكَ الْعَشِيَّةَ وَحْدَهَا .

۲- فَجَاؤُوا بِالْغَدِ يُكَلِّمُونَ عَلِيًّا فِي الْغَنِيمَةِ فقرأ عَلَيَّ هَذِهِ الآيَةَ ، فَقَالَ :أَمَا إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ :﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ أَيُّكُمْ لِعَائِشَةَ فَقَالُوا :سُبْحَانَ اللهِ ، أُمُّنَا ، فَقَالَ :أَحَرَامٌ هِيَ ، قَالُوا :نَعَمْ ، قَالَ عَلِيٌّ :فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنْ بَنَاتِهَا مَا يَحْرُمُ مِنْهَا

قَالَ :أَفَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ أَنْ يَعْتَدِدْنَ مِنَ الْقَتْلَى أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :أَفَلَيْسَ لَهُنَّ الرُّبُعُ وَالثُّمُنُ مِنْ أَزْوَاجِهِنَّ ، قَالُوا :بَلَى ، قَالَ :ثُمَّ قَالَ :مَا بَالُ الْيَتَامَى لاَ يَأْخُذُونَ أَمْوَالَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ :يَا قَنْبَرُ ، مَنْ عَرَفَ شَيْئًا فَلْيَأْخُذْهُ ، قَالَ زَيْدٌ :فَرَدَّ مَا كَانَ فِي الْعَسْكَرِ وَغَيْرِهِ .

۳- قَالَ :وَقَالَ عَلِيٌّ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ :أَلَمْ تُبَايِعَانِي ؟ فَقَالاَ:نَطْلُبُ دَمَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :لَيْسَ عِنْدِي دَمُ عُثْمَانَ ، قَالَ :قَالَ عمر بْنُ قَيْسٍ :فَحَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ يُقَالُ لَهُ أَبُو قَيْسٍ ، قَالَ :لَمَّا نَادَى قَنْبَرٌ مَنْ عَرَفَ شَيْئًا فَلْيَأْخُذْهُ ، مَرَّ رَجُلٌ عَلَى قِدْرٍ لَنَا وَنَحْنُ نَطْبُخُ فِيهَا فَأَخَذَهَا ، فَقُلْنَا :دَعْهَا حَتَّى يَنْضَجَ مَا فِيهَا ، قَالَ :فَضَرَبَهَا بِرِجْلِهِ ، ثُمَّ أَخَذَهَا. (طحاوی ۲۱۴)

(۳۸۹۸۸) زید بن وہب سے منقول ہے طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ بصرہ تشریف لائے اور سہل بن حنیف کے سامنے معاملہ پیش کیا یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اس بات پر آمادہ کیا تھا پس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ذی قار مقام میں قیام فرمایا پھر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو کوفہ بھیجا کوفہ والوں نے پس وپیش سے کام لیا پھر عمار رضی اللہ عنہ کوفہ والوں کے پاس آئے پھر کوفہ والے نکل پڑے زید کہتے ہیں کہ میں بھی انہی لوگوں میں شامل تھا جو حضرت عمار رضی اللہ عنہ ساتھ نکلے تھے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے ساتھیوں سے ہاتھ روکے رکھا اور ان کو حق کی طرف بلاتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے خود ہی لڑائی کی ابتدا کی پس ان کے ساتھ نماز ظہر کے بعد قتال کیا سورج غروب نہیں ہوا تھا کہ اونٹ کے گرد اونٹ کا دفاع کرتے ہوئے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم زخمی کو قتل نہ کرو اور نہ ہی واپس بھاگنے والے کو قتل کرو اور جو اپنا دروازہ بند کرے اور اپنا ہتھیار پھینک دے اس کو امن ہے پس قتال نہیں ہوا مگر صرف اسی شام کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی اگلی صبح کو آئے اور

حضرت علی سے مال غنیمت سے مال غنیمت کا مطالبہ کرنے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول یہ آیت تھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ﴾ تم میں سے کون ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے تو انہوں نے کہا سبحان اللہ وہ تو ہماری ماں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا وہ حرام ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں! پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو ان سے (ام المومنین رضی اللہ عنہا سے) حرام ہے وہ ان کی بیٹیوں سے بھی حرام ہے۔ پھر فرمایا کہ کیا ان کے مقتول شوہروں کی وجہ سے ان کی عدت چار ماہ دس دن نہیں؟ تو لوگوں نے جواب دیا کیوں نہیں۔ پھر فرمایا کیا ان بیواؤں کے لیے ربع اور ثمن نہیں ان کے شوہروں کے اموال سے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ تو پھر یتیموں کو کیوں حق نہیں کہ وہ ان کے اموال نہ لیں۔

پھر فرمایا اے قنبر جو اپنی شئے پہچان لے وہ اپنی شئے اٹھالے۔ پس جو لشکر کے پاس مدمقابل لوگوں کا سامان تھا لوٹا دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم نے بیعت نہیں کی تھی میرے ہاتھ پر؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خون میرے سر تو نہیں عمرو بن قیس کہتے ہیں کہ مجھے ابوقیس جو حضرموت سے تعلق رکھتے تھے کہا جب قنبر نے ندا لگائی کہ اپنی چیزوں کو پہچان کر لے لو تو ایک شخص ہمارے پاس سے گزرا ہم دیگچی میں کچھ پکا رہے تھے۔ اس نے اس دیگچی کو اٹھالیا ہم نے کہا اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ اس میں جو ہے پک جائے ابوقیس کہتے ہیں کہ اس نے دیگچی میں ٹانگ ماری اور اس کو پکڑ کر چلتا ہوا۔

(۳۸۹۸۹) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : دَخَلَ أَبُو مُوسَى ، وَأَبُو مَسْعُودٍ عَلَى عَمَّارٍ وَهُوَ يَسْتَنْفِرُ النَّاسَ ، فَقَالاَ : مَا رَأَيْنَا مِنْك مُنْذُ أَسْلَمْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الأَمْرِ ، فَقَالَ عَمَّارٌ : مَا رَأَيْت مِنْكُمَا مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هَذَا الأَمْرِ ، قَالَ : فَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً ، وَخَرَجُوا إِلَى الصَّلاَةِ جَمِيعًا.

(۳۸۹۸۹) ابو وائل سے منقول ہے کہ ابو موسیٰ اور ابو مسعود حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ لوگوں کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے) ابھار رہے تھے۔ پس ان دونوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب سے آپ ایمان لائے ہیں ہم نے آپ کے معاملے میں جلدی کرنے سے زیادہ ناپسندیدہ عمل نہیں دیکھا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سے تم مسلمان ہوئے ہو میں نے تمہارے اس معاملے میں کوتاہی کرنے سے زیادہ ناپسندیدہ عمل نہیں دیکھا۔ پس حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک ایک جوڑا پہنایا اور پھر سب کے سب نماز کے لیے چلے گئے۔

(۳۸۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابی عَوْنٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، قَالَ : قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ الْخُزَاعِيُّ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ : أَعْذِرْنِي عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، فَإِنَّمَا مَنَعَنِي مِنْ يَوْمِ الْجَمَلِ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : فَقَالَ الْحَسَنُ : لَقَدْ رَأَيْته حِينَ اشْتَدَّ الْقِتَالُ يَلُوذُ بِي وَيَقُولُ : يَا حَسَنُ ، لَوَدِدْت أَنِّي مِتُّ قَبْلَ هَذَا بِعِشْرِينَ حِجَّةً.

(نعیم بن حماد ۱۷۷)

(۳۸۹۹۰) ابوالضحیٰ سے منقول ہے کہ سلیمان بن صرد نے حسن رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں میرا عذر پیش کریں۔ میں اس اس وجہ سے جنگ جمل میں حاضر نہیں ہوسکا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب جنگ خوب بھڑک اٹھی کہ وہ میری آڑ لیے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے اے حسن! میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس واقعے سے بیس سال پہلے فوت ہو چکا ہوتا۔

(۳۸۹۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدِ الْعَدَوِيِّ ، قَالَ : قُتِلَ مِنَّا يَوْمَ الْجَمَلِ خَمْسُونَ رَجُلاً حَوْلَ الْجَمَلِ قَدْ قَرَؤُوا الْقُرْآنَ.

(۳۸۹۹۱) اسحاق بن سوید سے منقول ہے کہ ہم میں سے جنگ جمل کے دن پچاس آدمی اونٹ کے آس پاس شہید ہوئے وہ سب قرآن پڑھے ہوئے تھے۔

(۲) باب ما ذكر فِي صِفِّين

جنگ صفین کا بیان

(۳۸۹۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا يزيد بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ، أَوْ كَانَتْ شَكَّ يَحْيَى رَايَةُ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّينَ مَعَ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَكَانَ رَجُلاً أَعْوَرَ فَحَمَلَ عَلَيْهِ عَمَّارٌ يَقُولُ : أَقْدِمْ يَا أَعْوَرُ ، لاَ خَيْرَ فِي أَعْوَرَ ، لاَ يَأْتِي الْفَزَعَ فَيَسْتَحِي فَيَتَقَدَّمُ ، قَالَ : يَقُولُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ : إِنِّي لأَرَى لِصَاحِبِ الرَّايَةِ السَّوْدَاءِ عَمَلاً لَئِنْ دَامَ عَلَى مَا أَرَى لَتُفَانَنَّ الْعَرَبُ الْيَوْمَ ، قَالَ : فَمَا زَالَ أَبُو الْيَقْظَانِ حَتَّى كَفَّ بَيْنَهُمْ ، قَالَ : وَهُوَ يَقُولُ كُلُّ الْمَاءِ وِرْدٌ ، والماء مورود ، صَبْرًا عِبَادَ اللهِ ، الْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوفِ.

(۳۸۹۹۲) حضرت حبیب ابی ثابت فرماتے ہیں کہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جھنڈا ہاشم بن عتبہ کے ہاتھ میں تھا۔ ان کی ایک آنکھ کانی تھی۔ حضرت عمار کہنے لگے اے کانے! آگے آؤ، اس کانے میں کوئی خیر نہیں جو گھبراہٹ کا سامنا نہ کرے۔ وہ شرمائے اور آگے آئے۔ حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ میں کالے جھنڈے والے میں ایک عمل دیکھ رہا ہوں، اگر وہ ایسا ہی رہا تو آج عرب کچھ کر کے رہیں گے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ہر پانی کا گھاٹ ہوتا ہے اور پانی کے پاس آیا جاتا ہے، اللہ کے بندو! صبر کرو، جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔

(۳۸۹۹۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الأَجْدَعِ اللَّيْثِي ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ صِفِّينَ ، قَالَ : كَانَ عَمَّارٌ يَخْرُجُ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ ، وَقَدْ أُخْرِجَتِ الرَّايَاتُ ، فَيُنَادِي حَتَّى يُسْمِعَهُمْ بِأَعْلَى صَوْتِهِ : رُوحُوا إِلَى الْجَنَّةِ ، قَدْ تَزَيَّنَتِ الْحُورُ الْعِينُ. (ابن عساكر ۴۶۴)

(۳۸۹۹۳) مسلم بن اجدع لیثی کہتے ہیں کہ حضرت عمار صفوں کے درمیان نکلے اور اس وقت جھنڈے بلند تھے، انہوں نے بلند آواز سے اعلان کیا کہ جنت کی طرف چلو، جنت کی حور تیار ہے۔

(۳۸۹۹٤) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ الْوَضِيء ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُولُ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ تَكْتَنِفَهُ الْحُورُ الْعِينُ فَلْيَتَقَدَّمْ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ مُحْتَسِبًا ، فَإِنِّي لأَرَى صَفًّا لَيَضْرِبَنَّكُمْ ضَرْبًا يَرْتَابُ مِنْهُ الْمُبْطِلُونَ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّى يَبْلُغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَرَفْتُ أَنَّا عَلَى الْحَقِّ ، وَأَنَّهُمْ عَلَى الضَّلاَلَةِ.

(۳۸۹۹۴) عمار بن یاسر جنگ صفین میں فرمار ہے تھے کہ جو یہ چاہتا ہے کہ اسے موٹی آنکھوں والی حور ملے وہ ثواب کی نیت سے دونوں صفوں کے درمیان چلے۔ میں ایک ایسی صف کو دیکھ رہا ہوں جو تمہیں ایسی ضرب لگائے گی جس کے بارے میں جھوٹے شک کا شکار ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر وہ ہمیں تہس نہس کر کے رکھ دیں پھر بھی مجھے یقین ہوگا کہ میں حق پر اور وہ باطل پر ہیں۔

(۳۸۹۹٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، أَوْ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّى يَبْلُغُونَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَلِمْنَا أَنَّا عَلَى الْحَقِّ ، وَأَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ.

(۳۸۹۹۵) حضرت عمار فرماتے ہیں کہ اگر وہ ہمیں تلواروں سے ماریں یہاں تک کہ ہمیں تہس نہس کردیں پھر بھی مجھے یقین ہوگا کہ ہم حق پر اور وہ باطل پر ہیں۔

(۳۸۹۹٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : كُنْتُ إِلَى جَنْبِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ بِصِفِّينَ ، وَرُكْبَتِي تَمَسُّ رُكْبَتَهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ : كَفَرَ أَهْلُ الشَّامِ ، فَقَالَ عَمَّارٌ : لاَ تَقُولُوا ذَلِكَ نَبِيُّنَا وَنَبِيُّهُمْ وَاحِد ، وَقِبْلَتُنَا وَقِبْلَتُهُمْ وَاحِدَةٌ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ مَفْتُونُونَ جَارُوا عَنِ الْحَقِ ، فَحَقَّ عَلَيْنَا أَنْ نُقَاتِلَهُمْ حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَيْهِ.

(۳۸۹۹۶) حضرت ریاح بن حارث فرماتے ہیں کہ میں جنگ صفین میں حضرت عمار بن یاسر کے ساتھ تھا، میرے گھٹنے ان کے گھٹنوں کو چھور ہے تھے، ایک آدمی نے کہا کہ اہل شام نے کفر کیا۔ حضرت عمار نے فرمایا کہ یوں نہ کہو، ان کے اور ہمارے نبی ایک ہیں، ان کا اور ہمارا قبلہ ایک ہے۔ وہ فتنے میں مبتلا ہیں، انہوں نے حق سے اعراض کیا ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم ان سے قتال کریں تاکہ وہ حق پر واپس آجائیں۔

(۳۸۹۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ شَيْخٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ رِيَاحٌ ، قَالَ : قَالَ عَمَّارٌ : لاَ تَقُولُوا : كَفَرَ أَهْلُ الشَّامِ ، وَلَكِنْ قُولُوا : فَسَقُوا ظَلَمُوا.

(۳۸۹۹۷) حضرت ریاح فرماتے ہیں کہ حضرت عمار نے فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ اہل شام نے کفر کیا بلکہ یوں کہو کہ انہوں نے فسق کیا

اور ظلم کیا۔

(۳۸۹۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ رِيَاحٍ ، عَنْ عَمَّارٍ ، قَالَ : لاَ تَقُولُوا : كَفَرَ أَهْلُ الشَّامِ وَلَكِنْ قُولُوا : فَسَقُوا ظَلَمُوا.

(۳۸۹۹۸) حضرت ریاح فرماتے ہیں کہ حضرت عمار نے فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ اہل شام نے کفر کیا بلکہ یوں کہو کہ انہوں نے فسق کیا اور ظلم کیا۔

(۳۸۹۹۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : رَأَى فِي الْمَنَامِ أَبُو الْمَيْسَرَةِ عَمْرَو بْنُ شُرَحْبِيلَ ، وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ كَأَنِّي أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ ، فَرَأَيْتُ قِبَابًا مَضْرُوبَةً ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هَذِهِ ؟ فَقِيلَ : هَذِهِ لِذِي الْكَلاَعِ وَحَوْشَبٍ ، وَكَانَا مِمَّنْ قُتِلَ مَعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ صِفِّينَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيْنَ عَمَّارٌ وَأَصْحَابُهُ ، قَالُوا : أَمَامَكَ قُلْتُ : وَكَيْفَ وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، قَالَ : قِيلَ : إِنَّهُمْ لَقُوا اللَّهَ فَوَجَدُوهُ وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ، قَالَ : فَقُلْتُ : فَمَا فَعَلَ أَهْلُ النَّهَرِ ، قَالَ : فَقِيلَ : لَقُوا بَرْحًا.

(ابن سعد ۲۶۳۔ نعیم ۱۴۳)

(۳۸۹۹۹) ابو وائل کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے ایک قریبی ساتھی ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا اور میں نے دیکھا کہ ایک بہت خوبصورت گنبد والا محل ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ ذوالکلاع اور حوشب کا ہے۔ یہ دونوں جنگ صفین میں حضرت معاویہ کی معیت میں تھے اور شہید ہوئے تھے۔ میں نے کہا عمار اور ان کے ساتھی کہاں ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ وہ آپ کے سامنے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان لوگوں نے تو ایک دوسرے کو قتل کیا تھا پھر سب جنت میں کیسے آگئے۔ مجھے بتایا گیا کہ جب وہ اللہ سے ملے تو اللہ کو انہوں نے وسیع رحمت والا پایا۔ میں نے کہا کہ اہل نہر کا کیا بنا؟ مجھے بتایا گیا کہ انہیں شدت کا سامنا ہوا۔

(۳۹۰۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَسْوَدُ بْنُ مَسْعُودٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ خُوَيْلِدٍ الْعَصَرِيِّ ، قَالَ : إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلاَنِ يَخْتَصِمَانِ فِي رَأْسِ عَمَّارٍ ، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ : أَنَا قَتَلْتُهُ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو : لِيَطِبْ بِهِ أَحَدُكُمَا نَفْسًا لِصَاحِبِهِ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : أَلاَ تُغْنِي عَنَّا مَجْنُونَكَ يَا عَمْرُو ، فَمَا بَالُكَ مَعَنَا ، قَالَ : إِنِّي مَعَكُمْ وَلَسْتُ أُقَاتِلُ ، إِنَّ أَبِي شَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَطِعْ أَبَاكَ مَا دَامَ حَيًّا وَلاَ تَعْصِهِ ، فَأَنَا مَعَكُمْ ، وَلَسْتُ أُقَاتِلُ.

(نسائی ۸۵۳۹۔ احمد ۱۶۴)

(۳۹۰۰۰) حضرت حنظلہ بن خویلد عنزی کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے پاس دو آدمی حضرت

عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دعویٰ کرتے ہوئے آئے۔ ایک کہتا تھا کہ انہیں میں نے مارا اور دوسرا کہتا تھا کہ انہیں میں نے مارا ہے۔
حضرت عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کو دوسرے کے لئے دستبردار ہونا پڑے گا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو ایک باغی جماعت شہید کرے گی۔ یہ سن کر حضرت معاویہ نے فرمایا کہ اے عمرو! تمہارا ہمارے بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں لیکن میں قتال نہیں کروں گا۔ میرے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کی تھی تو آپ نے مجھے فرمایا تھا کہ اپنے باپ کی اطاعت کرو اور جب تک زندہ ہو ان کی نافرمانی نہ کرنا۔ لہٰذا میں تمہارے ساتھ ہوں لیکن قتال نہیں کروں گا۔

(۳۹۰۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : بَيْنَمَا عَلِيٌّ آخِذٌ بِيَدِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ يُطَوِّفُ فِي الْقَتْلَى إِذْ مَرَّ بِرَجُلٍ عَرَفْتُه ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، عَهْدِي بِهَذَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ ، قَالَ : وَالآنَ.

(۳۹۰۰۱) حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عدی بن حاتم کا ہاتھ پکڑے مقتولین کے درمیان سے گزر رہے تھے کہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے میں نے اسے پہچان لیا اور کہا کہ اے امیر المومنین میں اس آدمی کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ مومن ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اب اس کا کیا حکم ہے۔

(۳۹۰۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ أَبِي الْقَعْقَاعِ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا عَلَى بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءِ يَطُوفُ بَيْنَ الْقَتْلَى.

(۳۹۰۰۲) حضرت ابو قعقاع فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مادہ خچر شہباء پر سوار ہو کر مقتولین کے درمیان چکر لگا رہے تھے۔

(۳۹۰۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا صَلْهَبٌ الْفَقْعَسِيُّ أَبُو أَسَدٍ ، عَنْ عَمِّهِ ، قَالَ : مَا كَانَتْ أَوْتَادُ فَسَاطِيطِنَا يَوْمَ صِفِّينَ إِلاَّ الْقَتْلَى ، وَمَا كُنَّا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْكُلَ الطَّعَامَ مِنَ النَّتِنِ ، قَالَ : وَقَالَ رَجُلٌ : مَنْ دَعَا إِلَى الْبَغْلَةِ يَوْمَ كَفَرَ أَهْلُ الشَّامِ ، قَالَ : فَقَالَ : مِنَ الْكُفْرِ فَرُّوا. (بخاری ۳۰۱۵)

(۳۹۰۰۳) حضرت صلہب فقعسی کہتے ہیں کہ جنگ صفین میں ہمارے خیموں کے باہر لاشیں پڑی تھیں اور ہم بدبو کی وجہ سے کھانا بھی نہیں کھا سکتے تھے۔ ایک آدمی نے کہا جس دن اہل شام نے کفر کیا اس دن خچر کسی نے منگوایا تھا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ وہ کفر سے بھاگے تھے۔

(۳۹۰۰٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ ، عَنْ حكم بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : لَقَدْ أَشْرَعُوا رِمَاحَهُمْ بِصِفِّينَ وَأَشْرَعْنَا رِمَاحَنَا ، وَلَوْ أَنَّ بَيْنَنَا إِنْسَانًا يَمْشِي عَلَيْهَا لَفَعَلَ.

(۳۹۰۰۴) حضرت حکیم بن سعد فرماتے ہیں کہ جنگ صفین میں ہمارے اور ان کے نیزے اس کثرت سے چلے کہ اگر کوئی شخص نیزوں پر چلنا چاہتا تو چل سکتا تھا۔

(۳۹۰۰۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : لَمَّا قَاتَلَ مُعَاوِيَةَ سَبَقَهُ إِلَى الْمَاءِ ، فَقَالَ : دَعُوهُمْ ، فَإِنَّ الْمَاءَ لاَ يُمْنَعُ.

(۳۹۰۰۵) حضرت ابن ابی ذئب نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت علی کی حضرت معاویہ سے لڑائی ہوئی تو حضرت علی کے ساتھیوں نے پانی پر قبضہ کرلیا۔ حضرت علی نے ان سے فرمایا کہ انہیں بھی پانی لینے دو، پانی سے نہیں روکا جاسکتا۔

(۳۹۰۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ. (مسلم ۲۲۳۶۔ احمد ۳۱۱)

(۳۹۰۰۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمار کو ایک باغی جماعت شہید کرے گی۔

(۳۹۰۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُهَلَّبٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يقول يَوْمَ صِفِّينَ وَهُوَ عَاضٌّ عَلَى شَفَتِهِ : لَوْ عَلِمْت أَنَّ الأَمْرَ يَكُونُ هَكَذَا مَا خَرَجْت ، اذْهَبْ يَا أَبَا مُوسَى فَاحْكُمْ وَلَوْ حزَّ عُنُقِي.

(۳۹۰۰۷) حضرت سلیمان بن مہران کہتے ہیں کہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ہونٹ کو کاٹتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اگر مجھے معلوم ہوجاتا کہ معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا تو میں ہرگز نہ نکلتا۔ اے ابوموسیٰ جاؤ اور ہمارے درمیان فیصلہ کرو خواہ میرا سر ہی کیوں نہ دینا پڑے۔

(۳۹۰۰۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، أَنَّ عَلِيًّا ، قَالَ لأَبِي مُوسَى : احْكُمْ وَلَوْ تحزُّ عُنُقِي. (ابن عساکر ۹۵)

(۳۹۰۰۸) حضرت ابوصالح فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے جنگ صفین میں حضرت ابوموسیٰ سے کہا کہ جاؤ اور ہمارے درمیان فیصلہ کرو خواہ میرا سر ہی کیوں نہ دینا پڑے۔

(۳۹۰۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، قَالَ : لَمَّا رَجَعَ عَلِيٌّ مِنْ صِفِّينَ عَلِمَ أَنَّهُ لاَ يَمْلِكُ أَبَدًا ، فَتَكَلَّمَ بِأَشْيَاءَ كَانَ لاَ يَتَكَلَّمُ بِهَا ، وَحَدَّثَ بِأَحَادِيثَ كَانَ لاَ يَتَحَدَّثُ بِهَا ، فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ : أَيُّهَا النَّاسُ ، لاَ تَكْرَهُوا إِمَارَةَ مُعَاوِيَةَ ، وَاللهِ لَوْ قَدْ فَقَدْتُمُوهُ لَقَدْ رَأَيْتُمُ الرُّؤُوسَ تَنْزُو مِنْ كَوَاهِلِهَا كَالْحَنْظَلِ.

(۳۹۰۰۹) حضرت حارث فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین سے واپس آئے تو انہیں احساس ہوگیا تھا کہ وہ کبھی غالب نہ آئیں گے، لہٰذا انہوں نے کچھ ایسی باتیں کیں جو پہلے کبھی نہ کی تھیں اور فرمایا کہ اے لوگو! تم معاویہ کی امارت کو ناپسند نہ کرو، کیونکہ اگر تم نے انہیں کھودیا تو سر گردنوں سے ایسے گریں گے جیسے حنظل گرتا ہے۔

(۳۹۰۱۰) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ سَمِعْت حُجْرُ بْنَ عَنْبَسٍ ، قَالَ : قِيلَ لِعَلِيٍّ

يَوْمَ صِفِّينَ : قَدْ حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ ، قَالَ : فَقَالَ : أَرْسِلُوا إِلَى الأَشْعَثِ ، قَالَ : فَجَاءَ ، فَقَالَ : ائْتُونِي بِدِرْعِ ابْنِ سَهَرٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي بِرَاءٍ فَصَبَّهَا عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى أَزَالَهُمْ عَنِ الْمَاءِ.

(۳۹۰۱۰) حضرت حجر بن عنبس کہتے ہیں کہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ہمارے اور پانی کے درمیان وہ لوگ حائل ہوگئے ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا کہ اشعث کو بلاؤ، وہ آئے تو فرمایا کہ میرے پاس ابن سہر کی ذرہ لاؤ۔ آپ نے اس ذرہ کو پہن کر قتال کیا اور انہیں پانی سے دور کردیا۔

(۳۹۰۱۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ لِلْحَكَمَيْنِ : عَلَى أَنْ تَحْكُمَا بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ ، وَكِتَابُ اللهِ كُلُّهُ لِي ، فَإِنْ لَمْ تَحْكُمَا بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ فَلاَ حُكُومَةَ لَكُمَا.

(۳۹۰۱۱) حضرت علی نے جنگ صفین کے دونوں حکموں سے کہا کہ تم کتاب کی روشنی میں فیصلہ کرو، اگر تم نے کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ نہ کیا تو تمہارا فیصلہ قابل قبول نہیں۔

(۳۹۰۱۲) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَرًا ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : إِنْ تَحْكُمَا بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ فَتُحْيِيَا مَا أَحْيَا الْقُرْآنُ وَتُمِيتَا مَا أَمَاتَ الْقُرْآنُ وَلاَ تَزِيغَا.

(۳۹۰۱۲) حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں فیصلہ کرنے والوں سے فرمایا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں فیصلہ کرو، جسے قرآن نے زندگی دی ہے اسے زندہ کرو اور جسے قرآن نے مردہ کیا ہے اسے مردہ کہو، اور راہ راست سے نہ ہٹو۔

(۳۹۰۱۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَسَنِ يَذْكُرُ عَنْ أُمِّهِ ، أَنَّ الْمُسْلِمِينَ قَتَلُوا عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمَ صِفِّينَ ، وَأَخَذَ الْمُسْلِمُونَ سَلَبَهُ زَكَانَ مَالاً.

(۳۹۰۱۳) حضرت عبداللہ بن حسن اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے جنگ صفین میں عبیداللہ بن عمر کو شہید کیا اور ان کے مال کو بطور مال غنیمت کے حاصل کیا۔

(۳۹۰۱۴) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ إِذَا أُتِيَ بِأَسِيرٍ يوم صِفِّينَ أَخَذَ دَابَّتَهُ وَسِلاَحَهُ ، وَأَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَعُودَ ، وَخَلَّى سَبِيلَهُ.

(۳۹۰۱۴) حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں کہ جنگ صفین میں حضرت علی کے پاس جب کوئی قیدی لایا جاتا تو آپ اس کی سواری اور اسلحہ لے لیتے اور اس سے عہد لیتے کہ وہ واپس لشکر میں نہیں جائے گا اور اس کو آزاد کردیتے۔

(۳۹۰۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : بَلَغَ الْقَتْلَى يَوْمَ صِفِّينَ سَبْعِينَ أَلْفًا ، فَمَا قَدَرُوا عَلَى عَدِّهِمْ إِلاَّ بِالْقَصَبِ ، وَضَعُوا عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ قَصَبَةً ، ثُمَّ عَدُّوا الْقَصَبَ.

(۳۹۰۱۵) حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ جنگ صفین میں مقتولین کی تعداد ستر ہزار تک پہنچ گئی تھی، لوگوں نے انہیں گننے کے لئے بانسوں کا سہارا لیا۔

(۳۹۰۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَسَدِيُّ ، قَالَ :حدَّثَنَا كَيْسَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَوْلاَيَ يَزِيدُ بْنُ بِلاَلٍ ، قَالَ : شَهِدْت مَعَ عَلِيٍّ صِفِّينَ ، فَكَانَ إِذَا أُتِيَ بِالأَسِيرِ ، قَالَ :لَنْ أَقْتُلَكَ صَبْرًا ، إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ، وَكَانَ يَأْخُذُ سِلاَحَهُ وَيُحَلِّفُهُ :لاَ يُقَاتِلُهُ ، وَيُعْطِيهِ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ.

(۳۹۰۱۶) حضرت یزید بن بلال کہتے ہیں کہ میں جنگ صفین میں حضرت علی کی طرف سے شریک تھا، جب ان کے پاس کوئی قیدی لایا جاتا تو وہ فرماتے کہ میں تمہیں ہرگز قتل نہیں کروں گا، مجھے اللہ رب العالمین کا خوف مانع ہے۔ آپ اس کا ہتھیار لے لیتے اور اس سے قسم لیتے کہ وہ ان سے قتال نہیں کرے گا اور اسے چار درہم عطا کرتے۔

(۳۹۰۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيقٍ ، قَالَ :قِيلَ لَهُ :أَشَهِدْت صِفِّينَ ، قَالَ :نَعَمْ ، وَبِئْسَت الصُّفُونَ كَانَتْ.

(۳۹۰۱۷) حضرت شقیق سے پوچھا گیا کہ کیا آپ جنگ صفین میں شریک تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ بدترین صفیں تھیں۔

(۳۹۰۱۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ فِي قَوْلِهِ :﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللهِ﴾ قَالَ :بِالسَّيْفِ ، قَالَ قُلْتُ :فَمَا قَتْلاَهُمْ ، قَالَ :شُهَدَاءُ مَرْزُوقُونَ ، قَالَ :قُلْتُ :فَمَا حَالُ الأُخْرَى أَهْلِ الْبَغْيِ مَنْ قُتِلَ مِنْهُمْ ، قَالَ: إِلَى النَّارِ.

(۳۹۰۱۸) حضرت ضحاک نے قرآن مجید کی آیت ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللهِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اسے تلوار سے درست کرو۔ شاگرد نے پوچھا کہ ان کے مقتولین کا کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ وہ جنت کے رزق یافتہ شہداء ہیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ بغاوت کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟ فرمایا وہ جہنمی ہیں۔

(۳۹۰۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :حدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ ، أَنَّ قَاضِيًا مِنْ قُضَاةِ الشَّامِ أَتَى عُمَرَ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، رُؤْيَا أَفْظَعَتْنِي ، قَالَ :مَا هِيَ ، قَالَ :رَأَيْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ يَقْتَتِلاَنِ ، وَالنُّجُومُ مَعَهُمَا نِصْفَيْنِ ، قَالَ :فَمَعَ أَيِّهِمَا كُنْت ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ الْقَمَرِ عَلَى الشَّمْسِ ، فَقَالَ عُمَرُ : ﴿وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً﴾ فَانْطَلِقْ فَوَاللهِ لاَ تَعْمَلُ لِي عَمَلاً أَبَدًا ، قَالَ عَطَاءٌ :فَبَلَغَنِي ، أَنَّهُ قُتِلَ مَعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ صِفِّينَ.

(۳۹۰۱۹) حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ مجھ سے کئی لوگوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ شام کا ایک قاضی حضرت عمر کے پاس

آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المومنین میں نے ایک خواب دیکھا جس نے مجھے خوفزدہ کر دیا ہے۔ میں نے دیکھا کہ سورج اور چاند باہم قتال کر رہے ہیں اور ستارے آدھے آدھے دونوں کے ساتھ ہیں۔ حضرت عمر نے اس سے پوچھا کہ تم کس کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا کہ میں چاند کے ساتھ تھا اور سورج کے خلاف لڑ رہا تھا۔ حضرت عمر نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی ﴿وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً﴾ پھر فرمایا کہ چلے جاؤ، میں آئندہ تمہیں کوئی کام نہیں دوں گا۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ جنگ صفین میں حضرت معاویہ کی معیت میں مارا گیا تھا۔

(۳۹۰۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُرْوَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي رَجُلٌ شَهِدَ صِفِّينَ، قَالَ:رَأَيْتُ عَلِيًّا خَرَجَ فِي بَعْضِ تِلْكَ اللَّيَالِي، فَنَظَرَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ، فَقَالَ:اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُمْ، فَأُتِيَ عَمَّارٌ فَذُكِرَ ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ :جُرُّوا لَهُ الْخَطِيرَ مَا جَرَّهُ لَكُمْ ، يَعْنِي سَعْدًا رحمه الله. (ابن عساكر ۳۴۶)

(۳۹۰۲۰) حضرت عبداللہ بن عروہ فرماتے ہیں کہ مجھے صفین میں شریک ہونے والے ایک آدمی نے بتایا کہ حضرت علی ایک رات کو نکلے، انہوں نے اہل شام کو دیکھا اور دعا کی کہ اے اللہ! ان کی بھی مغفرت فرما اور میری بھی مغفرت فرما۔

(۳۹۰۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَمَّارًا يَوْمَ صِفِّينَ شَيْخًا آدَمَ طِوَالاً وَيَدَاهُ تَرْتَعِشُ وَبِيَدِهِ الْحَرْبَةُ ، فَقَالَ :لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّى يَبْلُغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَلِمْتُ أَنَّ مُصْلِحِينَا عَلَى الْحَقِّ وَأَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ. (ابن سعد ۲۵۶۔ احمد ۳۱۹)

(۳۹۰۲۱) حضرت عبداللہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ صفین میں حضرت عمار کو دیکھا کہ وہ انتہائی بوڑھے تھے، ان کا ہاتھ کانپ رہا تھا اور ان کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ دشمن اگر ہمیں مار کر تہس نہس بھی کر دیں تو بھی مجھے یقین ہوگا کہ ہمارے مصلحین حق پر اور وہ لوگ باطل پر ہیں۔

(۳۹۰۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَر بْنُ شُعَيْب ، أَخُو عَمْرِو بْنُ شُعَيْب، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ:لَمَّا رَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ عَنْ صِفِّينَ ، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :

شَبَّتِ الْحَرْبُ فَأَعْدَدْت لَهَا ... مُفْرِعَ الْحَارِكِ مَلْوِيَّ الثَّبَجْ
يَصِلُ الشَّدَّ بِشَدٍّ فَإِذَا ... وَنَتِ الْخَيْلُ مِنَ الثَّجِّ مَعَجْ
جُرْشُعٌ أَعْظَمُهُ جُفْرَتُهُ ... فَإِذَا ابْتَلَّ مِنَ الْمَاءِ حدج

قالَ :وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو شِعرًا:

لَوْ شَهِدَتْ جُمْلٌ مَقَامِي ... بِصِفِّينَ يَوْمًا شَابَ مِنهَا الذَّوَائِبُ
عَشِيَّةَ جَاءَ أَهْلُ الْعِرَاقِ كَأَنَّهُمْ ... سَحَابُ رَبِيعٍ رَفَّعَتْهُ الْجَنَائِبُ
وَجِئْنَاهُمْ نُرْدِي كَأَنَّ صُفُوفَنَا ... مِنَ الْبَحْرِ مَدٌّ مَوْجُهُ مُتَرَاكِبُ

فَدَارَتْ رَحَانَا وَاسْتَدَارَتْ رَحَاهُمْ سَرَاةَ النَّهَارِ مَا تُوَلَّى الْمَنَاكِبُ
إِذَا قُلْتَ قَدْ وَلَّوْا سِرَاعًا بَدَتْ لَنَا كَتَائِبُ مِنهُمْ فَارْجَحَنَّتْ كَتَائِبُ
فَقَالُوا لَنَا : إِنَّا نَرَى أَنْ تُبَايِعُوا عَلِيًّا فَقُلْنَا بَلْ نَرَى أَنْ تُضَارِبوا

(۳۹۰۲۲) حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ جب صفین میں لوگوں نے حملے کے لئے ہاتھ بلند کئے تو حضرت عمرو بن عاص نے یہ اشعار کہے: (ترجمہ) لڑائی نے زور پکڑ لیا، میں نے اس لڑائی کے لیے ایک بہادر اور اعلیٰ نسل کا گھوڑا تیار کیا ہے۔ وہ سختی کا مقابلہ سختی سے کرتا ہے اور جب گھڑ سوار ایک دوسرے کے قریب آ جائیں تو وہ اور توانا ہو جاتا ہے، وہ تیز رفتار ہے اور بڑا ہے، جب پانی سے تر ہو جائے تو اور چست ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو نے شعر کہے: (ترجمہ) اگر جوان صفین میں میرے کھڑے ہونے کو دیکھ لیں تو ان کے بال سفید ہو جائیں۔ یہ وہ رات تھی جب اہل عراق بادلوں کی طرح آئے تھے۔ اس وقت ہماری صفیں سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مار رہی تھیں۔ ان کی چکی بھی گھومی اور ہماری چکی بھی گھومی اور ہمارے کندھے ایک دوسرے کے ساتھ مل گئے۔ جب میں کہتا کہ وہ بھاگ گئے تو ان کی ایک جماعت اچانک آ کر حملہ کر دیتی۔ وہ ہم سے کہتے تھے کہ حضرت علی کے ہاتھ پر بیعت کرو اور ہم کہتے تھے کہ تم لڑائی کرو۔

(۳۹۰۲۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ جُنْدُبًا كَانَ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّينَ ، فقَالَ حَمَّادٌ :لَمْ يَكُنْ يُقَاتِلُ.

(۳۹۰۲۳) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ حضرت جندب جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے لیکن انہوں نے لڑائی نہیں کی۔

(۳۹۰۲٤) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إبْرَاهِيمَ ، قَالَ :قُلْتُ لَهُ :شَهِدَ عَلْقَمَةُ صِفِّينَ ، قَالَ :نَعَمْ ، وخَضَّبَ سَيْفَهُ وَقُتِلَ أَخُوهُ أُبَيُّ بْنُ قَيْسٍ. (ابن سعد ۸۷)

(۳۹۰۲۴) حضرت منصور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ کیا حضرت علقمہ جنگ صفین میں شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا ہاں اور ان کی تلوار بھی رنگین ہوئی تھی اور ان کے بھائی ابی بن قیس مارے گئے تھے۔

(۳۹۰۲٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ ، قَالَ :رَجَعَ عَلْقَمَةُ يَوْمَ صِفِّينَ وَقَدْ خَضَّبَ سَيْفَهُ مَعَ عَلِيٍّ.

(۳۹۰۲۵) حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ جنگ صفین سے واپس آئے تو ان کی تلوار رنگین تھی اور وہ حضرت علی کی طرف تھے۔

(۳۹۰۲٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيقٍ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ :قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّينَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ ، فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلاَّ أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هَذَا. (بخاری ۳۱۸۱۔ مسلم ۱۴۱۲)

(۳۹۰۲۶) حضرت سہل بن حنیف نے جنگ صفین میں لوگوں سے کہا کہ لوگو! اپنی رائے کو یقینی نہ سمجھنا، رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ہمیشہ ہمارے ..لئے معاملات کی حقیقت کو سمجھنا آسان رہا لیکن اس معاملے میں ہم کوئی قطعی فیصلہ نہیں کر سکتے۔

(٣٩.٢٧) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ سَمِعَهُ يَقُولُ :رَأَيْت عَمَّارًا يَوْمَ صِفِّينَ شَيْخًا آدَمَ طِوَالاً آخِذٌ حَرْبَةً بِيَدِهِ وَيَدُهُ تُرْعَدُ ، فَقَالَ :وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّى يَبْلُغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَرَفْت أَنَّ مُصْلِحِينَا عَلَى الْحَقِّ ، وَأَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ. (احمد ٣١٩)

(۳۹۰۲۷) حضرت عبد اللہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ صفین میں حضرت عمار کو دیکھا کہ وہ انتہائی بوڑھے تھے، ان کا ہاتھ کانپ رہا تھا اور ان کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ دشمن اگر ہمیں مار کر تہس نہس بھی کر دیں تو بھی مجھے یقین ہوگا کہ ہمارے مصلحین حق پر اور وہ لوگ باطل پر ہیں۔

(٣٩.٢٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِنِّي لَخَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ إِذْ رَأَيْت ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ جَاءَ مِنْ عِنْدِ مُعَاوِيَةَ فِي أَمْرِ الْحَكَمَيْنِ فَدَخَلَ دَارَ سُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَدَخَلْت مَعَهُ ، فَمَا زَالَ يُرْمَى إِلَيْهِ بِرَجُلٍ ، ثُمَّ رَجُل بَعْدَ رَجُلٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ كَفَرْت وَأَشْرَكْت وَنَدَدْت ، قَالَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ كَذَا ، وَقَالَ اللَّهُ كَذَا ، وَقَالَ اللَّهُ كَذَا حَتَّى دَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ ، قَالَ :وَمَنْ هُمْ ، هُمْ وَاللهِ السَّنُّ الأَوَّلُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ، هُمْ وَاللهِ أَصْحَابُ الْبَرَانِسِ وَالسَّوَارِي .

٢- قَالَ :فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :انْظُرُوا أَخْصَمَكُمْ وَأَجْدَلَكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِحُجَّتِكُمْ ، فَلْيَتَكَلَّمْ ، فَاخْتَارُوا رَجُلاً أَعْوَرَ يُقَالُ لَهُ :عَتَّابٌ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ ، فَقَامَ ، فَقَالَ :قَالَ اللَّهُ كَذَا ، وَقَالَ اللَّهُ كَذَا كَأَنَّمَا يَنْزِعُ بِحَاجَتِهِ مِنَ الْقُرْآنِ فِي سُورَةٍ وَاحِدَةٍ .

٣- قَالَ :فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :إِنِّي أَرَاك قَارِئًا لِلْقُرْآنِ عَالِمًا بِمَا قَدْ فَصَّلْت وَوَصَلْت ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ ، هَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ أَهْلَ الشَّامِ سَأَلُوا الْقَضِيَّةَ فَكَرِهْنَاهَا وَأَبَيْنَاهَا ، فَلَمَّا أَصَابَتْكُمَ الْجِرَاحُ وَعَضَّكُمَ الأَلَمُ وَمُنِعْتُمْ مَاءَ الْفُرَاتِ أَنْشَأْتُمْ تَطْلُبُونَهَا ، وَلَقَدْ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ أَنَّهُ أُتِيَ بِفَرَسٍ بَعِيدِ الْبَطْنِ مِنَ الأَرْضِ لِيَهْرُبَ عَلَيْهِ ، حتى أَتَاهُ آتٍ مِنْكُمْ ، فَقَالَ :إِنِّي تَرَكْت أَهْلَ الْعِرَاقِ يَمُوجُونَ مِثْلَ النَّاسِ لَيْلَةَ النَّفْرِ بِمَكَّةَ ، يَقُولُونَ مُخْتَلِفِينَ فِي كُلِّ وَجْهٍ مِثْلَ لَيْلَةِ النَّفْرِ بِمَكَّةَ .

٤- قَالَ:ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلَهَ إِلاَّ هُوَ، أَيَّ رَجُلٍ كَانَ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا:خَيْرًا وَأَثْنَوْا، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؟ فَقَالُوا خَيْرًا وَأَثْنَوْا ، فَقَالَ :أَفَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ رَجُلاً خَرَجَ حَاجًّا ، أَوْ مُعْتَمِرًا فَأَصَابَ ظَبْيًا ، أَوْ بَعْضَ هَوَامِّ الأَرْضِ فَحَكَمَ فِيهِ أَحَدُهُمَا وَحْدَهُ ، أَكَانَ لَهُ ، وَاللَّهُ يَقُولُ ﴿يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ﴾ فَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ أَمْرِ الأُمَّةِ أَعْظَمُ ، يَقُولُ :فَلاَ تُنْكِرُوا حَكَمَيْنِ فِي دِمَاءِ الأُمَّةِ ، وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ فِي قَتْلِ طَائِرٍ

حَكَمَيْنِ، وَقَدْ جَعَلَ بَيْنَ اخْتِلَافِ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ حَكَمَيْنِ لِإِقَامَةِ الْعَدْلِ وَالإِنْصَافِ بَيْنَهُمَا فِيمَا اخْتَلَفَا فِيهِ.

(۳۹۰۲۸) حضرت کلیب جرمی فرماتے ہیں کہ میں مسجد سے باہر تھا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ حاکموں کے معاملے میں حضرت معاویہ کے پاس سے واپس آ رہے تھے۔ وہ حضرت سلیمان بن ربیعہ کے گھر میں داخل ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ داخل ہوا۔ انہیں یک آدمی نے طعنہ دیا، پھر ایک اور آدمی نے طعنہ دیا، پھر ایک اور آدمی نے طعنہ دیا اور کہا کہ اے ابن عباس! تم نے کفر کیا، تم نے شرک کیا اور تم نے اللہ کا ہم سر ٹھہرایا۔ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں یہ فرماتا ہے، یہ فرماتا ہے اور یہ فرماتا ہے۔ راوی سے پوچھا گیا کہ وہ کون تھے؟ انہوں نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابہ تھے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی بات سن کر فرمایا کہ تم اپنے میں سے سب سے زیادہ عالم اور سب سے بڑے مناظر کا انتخاب کرلو وہ مجھ سے بات کرے۔ انہوں نے ایک کانے شخص کا انتخاب کیا جن کا نام عتاب تھا اور وہ بنو تغلب سے تھے۔ انہوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ گویا وہ اپنی ضرورت کو قرآن کی ایک سورت سے ثابت کر رہے تھے۔

(۳) ان کی بات سن کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں آپ کو قرآن کا عالم سمجھتا ہوں، کیونکہ آپ نے بہت وضاحت سے اپنا موقف پیش کیا ہے۔ میں آپ کو اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ شام والوں نے فیصلے کا مطالبہ کیا اور ہم نے اسے ناپسند کیا اور انکار کیا۔ پھر جب تمہیں زخم پہنچے، الم پہنچے اور تمہیں فرات کے پانی سے محروم کیا گیا تو تم نے فیصلے کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا؟ مجھے حضرت معاویہ نے بتایا ہے کہ ان کے پاس ایک پتلی کمر والا گھوڑا لایا گیا تاکہ وہ اس پر سوار ہو کر بھاگ جائیں یہاں تک کہ تم میں سے کوئی آنے والا آئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اہل عراق کو ان لوگوں کی طرح چھوڑ دیا ہے جو مکہ میں نفر کی رات ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔

(۴) پھر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں تمہیں اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ ابو بکر کیسے آدمی تھے؟ سب نے کہا کہ بھلے آدمی تھے اور ان کی تعریف کی۔ پھر پوچھا کہ عمر بن خطاب کیسے آدمی تھے؟ سب نے کہا کہ بھلے آدمی تھے اور ان کی تعریف کی۔ پھر ابن عباس نے فرمایا کہ تمہارے خیال میں اگر کوئی شخص حج یا عمرے کے لئے جائے اور کسی ہرن یا وہاں کے حشرات میں سے کسی کو مار ڈالے اور خود فیصلہ کر لے تو کیا اس کا فیصلہ معتبر ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ) جبکہ تمہارا جس معاملے میں اختلاف ہے وہ اس سے بہت بڑا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے عدل وانصاف کے لئے پرندے کے معاملے میں دو حاکم بنائے ہیں، آدمی اور اس کی بیوی کے معاملے میں دو حاکم بنائے ہیں تو تمہارے اختلاف میں جو ان سے بڑا ہے دو حاکم کیوں نہیں ہو سکتے۔

(۳۹۰۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ :لَمَّا سَارَ عَلِيٌّ إِلَى صِفِّينَ اسْتَخْلَفَ أَبَا مَسْعُودٍ عَلَى النَّاسِ فَخَطَبَهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَى فِيهِمْ قِلَّةً ، فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، اخْرُجُوا فَمَنْ خَرَجَ فَهُوَ

آمِنٌ ، إِنَّا نَعْلَمُ وَاللهِ ، أَنَّ مِنكُمَ الْكَارِهَ لِهَذَا الْوَجْهِ وَالْمُتَثَاقِلَ ، عَنْهُ ، اخْرُجُوا فَمَنْ خَرَجَ فَهُوَ آمِنٌ ، وَاللهِ مَا نَعُدُّهَا عَافِيَةً أَنْ يَلْتَقِيَ هَذَانِ الْغَارَانِ يَتَّقِي أَحَدُهُمَا الآخَرَ ، وَلَكِنْ نَعُدُّهَا عَافِيَةً أَنْ يُصْلِحَ اللَّهُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَيَجْمَعَ أُلْفَتَهَا ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ عَنْ عُثْمَانَ ، وَمَا نَقَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ إِنَّهُمْ لَمْ يَدَعُوهُ وَذَنْبَهُ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ يُعَذِّبُهُ ، أَوْ يَعْفُو عَنْهُ ، وَلَمْ يُدْرِكُوا الذى طلبوا إِذْ حَسَدُوهُ مَا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ ، قَالَ له :أَنْتَ الْقَائِلُ مَا بَلَغَنِي عَنْك يَا فَرُّوخُ ، إِنَّك شَيْخٌ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُك ، قَالَ :لَقَدْ سَمَّتْنِي أُمِّي بِاسْمٍ أَحْسَنَ مِنْ هَذَا ، أَذَهَبَ عَقْلِي وَقَدْ وَجَبَتْ لِي الْجَنَّةُ مِنَ اللهِ وَمِنْ رَسُولِهِ ، تَعْلَمُهُ أَنْتَ ، وَمَا بَقِيَ مِنْ عَقْلِي فَإِنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ الآخِرَ فَالآخِرَ شَرٌّ ، قَالَ :فَلَمَّا كَانَ بِالسَّيْلَحِين ، أَوْ بِالْقَادِسِيَّةِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَظُفُرَاهُ يَقْطُرَانِ ، يُرَى أَنَّهُ قَدْ تَهَيَّأَ لِلإِحْرَامِ ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَأَخَذَ بِمُؤَخَّرِ وَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَامَ إِلَيْهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَقَالُوا :لَوْ عَهِدْت إِلَيْنَا يَا أَبَا مَسْعُودٍ ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالْجَمَاعَةِ ، فَإِنَّ اللَّهَ لاَ يَجْمَعُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلاَلَةٍ ، قَالَ :فَأَعَادُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ :عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَسْتَرِيحُ بَرٌّ ، أَوْ يُسْتَرَاحُ مِنْ فَاجِرٍ.

(۳۹۰۲۹) حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی صفین گئے تو انہوں نے حضرت ابو مسعود کو لوگوں کا حاکم بنایا۔ انہوں نے جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دیا تو لوگوں کو کم پایا۔ تو فرمایا اے لوگو! باہر نکلو، جو باہر نکلا وہ مامون ہوگا۔ بخدا ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض لوگ اس صورت کو ناپسند سمجھتے ہیں اور بوجھل خیال کرتے ہیں۔ باہر نکلو جو باہر نکلا وہ امن پائے گا۔ بخدا ہم اس چیز کو عافیت نہیں سمجھتے کہ یہ دو جماعتیں لڑیں اور ایک دوسرے سے ڈرے۔ بلکہ عافیت اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کی اصلاح فرمائے اور ان کو جمع کردے۔ میں تمہیں حضرت عثمان کے بارے میں بتاتا ہوں اور جو لوگوں نے ان سے انتقام لیا۔ لوگوں نے انہیں کسی حق کے ثابت کرنے کے لئے شہید نہیں کیا بلکہ وہ ان نعمتوں پر حسد کرتے تھے جو اللہ نے حضرت عثمان کو عطا فرمائی تھیں۔

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے فرمایا کہ اے فروخ! کیا آپ نے وہ بات کی جو میں نے سنی ہے؟ آپ ایک ایسے بوڑھے ہیں جس کی عقل ختم ہوچکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میری ماں نے میرا نام اس نام سے اچھا رکھا ہے جو آپ نے مجھے دیا ہے۔ کیا میری عقل چلی گئی ہے اور میرے لئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنت واجب ہوگئی ہے۔ آپ بھی اس بات کو جانتے ہیں۔ میری عقل باقی نہیں رہی۔ ہم باہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ آخر شر ہے۔

جب وہ سیلحین یا قادسیہ میں تھے تو لوگوں کے سامنے آئے اور ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا، یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ احرام کی تیاری کررہے ہیں۔ جب انہوں نے سواری پر سوار ہونے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے کہا کہ اے ابو مسعود! ہمیں کوئی نصیحت فرمادیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم پر تقویٰ لازم ہے اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ جڑے رہو، کیونکہ مسلمانوں کی جماعت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی۔ لوگوں نے پھر نصیحت کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ تم پر تقویٰ لازم ہے اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ جڑے رہو، نیک آدمی راحت پاتا ہے یا برے سے راحت پائی جاتی ہے۔

(۳۹۰۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : مَا زَالَ جَدِّي كَافًّا سِلاَحَهُ يَوْمَ صِفِّينَ وَيَوْمَ الْجَمَلِ حَتَّى قُتِلَ عَمَّارٌ ، فَلَمَّا قُتِلَ سَلَّ سَيْفَهُ وَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ. (طبرانی ۳۷۲۰)

(۳۹۰۳۰) حضرت محمد بن عمارہ بن خزیمہ بن ثابت فرماتے ہیں کہ میرے والد جنگ صفین اور جنگ جمل میں ہتھیار سے دور رہے۔ لیکن جب حضرت عمار شہید ہوگئے تو انہوں نے اپنی تلوار نیام سے نکال لی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔ پھر انہوں نے قتال کیا اور شہید ہوگئے۔

(۳۹۰۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ.

(احمد ۱۹۷۔ ابو یعلی ۷۳۰۴)

(۳۹۰۳۱) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔

(۳۹۰۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّينَ وَاشْتَدَّتِ الْحَرْبُ دَعَا عَمَّارٌ بِشَرْبَةِ لَبَنٍ فَشَرِبَهَا ، وَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِي : إِنَّ آخِرَ شَرْبَةٍ تَشْرَبُهَا مِنَ الدُّنْيَا شَرْبَةُ لَبَنٍ. (مسند ۴۴۴)

(۳۹۰۳۲) حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ جب صفین میں جنگ تیز ہوگئی تو حضرت عمار نے دودھ کا پیالہ منگوا کر پیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ تم دنیا میں آخری چیز دودھ پیو گے۔

(۳۹۰۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ شِمْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ الأَسَدِيِّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا يَوْمَ صِفِّينَ وَمَعَهُ سَيْفُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُو الْفِقَارِ ، قَالَ : فَنَضْبِطُهُ فَيَفْلِتُ فَيَحْمِلُ عَلَيْهِمْ ، قَالَ : ثُمَّ يَجِيءُ ، قَالَ : ثُمَّ يَحْمِلُ عَلَيْهِمْ ، قَالَ ، فَجَاءَ بِسَيْفِهِ قَدْ تَثَنَّى ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا يَعْتَذِرُ إِلَيْكُمْ.

(ابن ابی الدنیا ۱۶۰)

(۳۹۰۳۳) عبداللہ بن سنان اسدی فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، ان کے ہاتھ میں رسول اللہ ﷺ کی ذوالفقار نامی تلوار تھی۔ ہم ان کے اردگرد رہتے تھے لیکن وہ ہمیں پیچھے چھوڑ دیتے تھے، وہ حملہ کرتے پھر آتے پھر حملہ کرتے۔ پھر وہ اپنی تلوار لائے تو وہ دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارے لئے عذر پیش کرتی ہے۔

(۳۹۰۳۴) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ : هَلْ شَهِدَ أَبُو أَيُّوبَ صِفِّينَ ، قَالَ : لاَ وَلَكِنْ شَهِدَ يَوْمَ النَّهْرِ.

(۳۹۰۳۴) حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حکم سے سوال کیا کہ کیا ابو ایوب صفین کی جنگ میں شریک ہوئے تھے؟

انہوں نے فرمایا کہ وہ اس میں تو نہیں یوم النہر میں شریک تھے۔

(۳۹۰۳۵) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ عَنْ قَتْلَى يَوْمِ صِفِّينَ ، فَقَالَ : قَتْلاَنَا وَقَتْلاَهُمْ فِي الْجَنَّةِ ، وَيَصِيرُ الأَمْرُ إِلَيَّ وَإِلَى مُعَاوِيَةَ. (ابن عساکر ۱۳۹)

(۳۹۰۳۵) یزید بن اصم کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صفین کے مقتولین کا حکم پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ان کے اور ہمارے مقتول سب جنتی ہیں، معاملہ میرا اور معاویہ کا رہ جاتا ہے۔

(۳) ما ذُكِرَ فِي الْخَوارِجِ

خوارج کا بیان

(۳۹۰۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ عَبِيدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : ذُكِرَ الْخَوَارِجُ ، قَالَ : فِيهِمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ ، أَوْ مُودَنُ ، أَوْ مُثْدَنُ الْيَدِ ، لَوْلاَ أَنْ تَبْطَرُوا لَحَدَّثْتُكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : إِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ. (مسلم ۱۵۵۔ ابن ماجہ ۱۶۷)

(۳۹۰۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک مرتبہ خوارج کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا کہ ان میں ایک آدمی ہے جس کا ہاتھ مکمل نہیں ہے۔ اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم میری بات کا انکار کرو گے تو میں تمہیں وہ بات ضرور بتاتا جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو خوارج سے قتال کریں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے یہ بات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم! میں نے سنی ہے۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔

(۳۹۰۳۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ هَؤُلاَءِ الْخَوَارِجَ ، قَالَ : سَمِعْتُهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لاَ يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(۳۹۰۳۷) حضرت یسیر بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف سے سوال کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوارج کا تذکرہ فرماتے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے۔ آپ نے اپنے دستِ مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہاں سے ایک ایسی قوم کا خروج ہوگا جو زبانوں سے قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین اسلام سے اس تیزی سے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔

(۳۹۰۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ النَّاسِ ، يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَم كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، فَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ فَإِنْ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ عِنْدَ اللهِ.

(۳۹۰۳۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ عنقریب ایک ایسی قوم کا ظہور ہوگا جن کے افراد کم عمر کے ہوں گے، عقل کے اندھے ہوں گے، جب بات کریں گے تو لوگوں میں سب سے خوب بات کہیں گے۔ زبانوں سے قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین اسلام سے اس تیزی سے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔ جسے ان کا سامنا ہوان سے قتال کرے کیونکہ ان سے قتال کرنا اللہ کے نزدیک بہت بڑے اجر کی بات ہے۔

(۳۹۰۳۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الأَزْرَقُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْخَوَارِجُ كِلاَبُ النَّارِ. (ابن ماجه ۱۷۳۔ احمد ۳۵۵)

(۳۹۰۳۹) حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ خوارج جہنم کے کتے ہیں۔

(۳۹۰۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : ذَكَرُوا الْخَوَارِجَ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ.

(۳۹۰۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے خوارج کا تذکرہ آیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بدترین لوگ ہیں۔

(۳۹۰۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ شُمَيْخٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ وَيَدَاهُ هَكَذَا ، يَعْنِي تَرْتَعِشَانِ مِنَ الْكِبَرِ : لَقِتَالُ الْخَوَارِجِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قِتَالِ عِدَّتِهِمْ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ.

(۳۹۰۴۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بڑھاپے میں جبکہ ان کے ہاتھ بھی کانپ رہے تھے فرمایا کہ خوارج سے قتال کرنا میرے نزدیک مشرکین سے قتال کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

(۳۹۰۴۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : لَمَّا سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ بِنَجْدَةَ قَدْ أَقْبَلَ وَأَنَّهُ يُرِيدُ الْمَدِينَةَ وَأَنَّهُ يَسْبِي النِّسَاءَ وَيَقْتُلُ الْوِلْدَانَ ، قَالَ : إِذًا لاَ نَدَعُهُ وَذَاكَ ، وَهَمَّ بِقِتَالِهِ وَحَرَّضَ النَّاسَ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ النَّاسَ لاَ يُقَاتِلُونَ مَعَكَ ، وَنَخَافُ أَنْ تُتْرَكَ وَحْدَكَ ، فَتَرَكَهُ.

(۳۹۰۴۲) حضرت نافع فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نجدہ کے بارے میں سنا کہ وہ مدینہ آرہا ہے اور عورتوں کو قیدی بنارہا ہے اور بچوں کو قتل کررہا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو ہم اسے ایسا کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ پھر آپ نے اس کے قتال کا ارادہ کیا اور لوگوں کو اس کی ترغیب دی۔ ان سے کہا گیا کہ لوگ آپ کی معیت میں قتال کے لئے تیار نہیں ہوں گے اور ہمیں خوف ہے کہ آپ کو اکیلا چھوڑ دیا جائے گا۔ اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے تعرض کرنے کا ارادہ ترک کردیا۔

(۳۹۰۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ الأَعْمَشِ ، قَالَ : سَمِعْتُهِمْ يَذْكُرُونَ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ غَزَا الْخَوَارِجَ.

(۳۹۰۴۳) حضرت اعمش کہتے ہیں کہ میں نے اسلاف کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ عبدالرحمن بن یزید نے خوارج سے جنگ کی۔

(۳۹۰٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَعْدِي ، أَوْ سَيَكُونُ بَعْدِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ ، يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، لاَ يَعُودُونَ فِيهِ ، هُمْ شِرَارُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّامِتِ :فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَافِعِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أَخِي الْغِفَارِيِّ ، فَقَالَ : وَأَنَا أَيْضًا قَدْ سَمِعْته مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسلم ۷۵۰۔ احمد ۳۱)

(۳۹۰۴۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد ایک قوم ہوگی جو قرآن تو پڑھتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔ وہ پھر دین میں واپس نہیں آئیں گے۔ وہ بدترین مخلوق اور بدترین اخلاق والے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن صامت فرماتے ہیں کہ میں نے اس روایت کا تذکرہ حضرت رافع بن عمرو سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۳۹۰٤٥) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ الْهَمْدَانِيّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللهِ نَنْتَظِرُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا فَخَرَجَ ، فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا إِنَّ قَوْمًا يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، وَايْمُ اللهِ لاَ أَدْرِي لَعَلَّ أَكْثَرَهُمْ مِنْكُمْ ، قَالَ :فَقَالَ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ :فَرَأَيْنَا عَامَّةَ أُولَئِكَ يُطَاعِنونَا يَوْمَ النَّهْرَوَانِ مَعَ الْخَوَارِجِ.

(۳۹۰۴۵) حضرت سلمہ ہمدانی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے انتظار میں ان کے دروازے پر بیٹھے تھے، وہ تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا کہ ایک قوم قرآن مجید کو پڑھتی ہوگی لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے۔ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ شاید ان سے تعلق رکھنے والے بہت سے لوگ تم میں سے ہوں۔ حضرت عمرو بن سلمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ان میں سے اکثر لوگوں کو دیکھا کہ یوم نہروان میں خوارج کے ساتھ ہم سے قتال کر رہے تھے۔

(۳۹۰٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ ظَبْيَانَ ، عَنْ أَبِي تِحْيَى ، قَالَ :سَمِعَ عَلِيٌّ رَجُلاً مِنَ الْخَوَارِجِ وَهُوَ يُصَلِّي صَلاَةَ الْفَجْرِ يَقُولُ :﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ قَالَ :فَتَرَكَ عَلِي سُورَتَهُ الَّتِي كَانَتْ فِيهَا ، قَالَ :وَقَرَأَ ﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَلاَ يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لاَ يُوقِنُونَ﴾. (طبرانی ۸۰۴۲)

(۳۹۰۴۶) حضرت ابو یحییٰ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خارجی کو فجر کی نماز میں قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا:

﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾

یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی سورت کو چھوڑ دیا اور یہاں سے پڑھا

﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ﴾.

(٣٩٠٤٧) حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَبُو مُرِّيٍّ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، قَالَ : كُنْتُ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاؤُوا بِسَبْعِينَ رَأْسًا مِنْ رُؤُوسِ الْحَرُورِيَّةِ فَنُصِبَتْ عَلَى دُرَجِ الْمَسْجِدِ ، فَجَاءَ أَبُو أُمَامَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ : كِلَابُ جَهَنَّمَ ، شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ ، وَمَنْ قَتَلُوا خَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ السَّمَاءِ ، وَبَكَى وَنَظَرَ إِلَيَّ ، وَقَالَ : يَا أَبَا غَالِبٍ ، إِنَّكَ مِنْ بَلَدِ هَؤُلَاءِ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : أَعَاذَكَ ، قَالَ : أَظُنُّهُ قَالَ : اللَّهُ مِنْهُمْ : قَالَ : تَقْرَأُ آلَ عِمْرَانَ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : ﴿مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ، وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ وَقَالَ : ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ﴾ قُلْتُ : يَا أَبَا أُمَامَةَ ، إِنِّي رَأَيْتُكَ تُهْرِيقُ عَبْرَتَكَ ، قَالَ : نَعَمْ ، رَحْمَةً لَهُمْ ، إِنَّهُمْ كَانُوا مِنْ أَهْلِ الإِسْلَامِ ، قَالَ : قَدِ افْتَرَقَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ عَلَى وَاحِدَةٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً ، وَتَزِيدُ هَذِهِ الأُمَّةُ فِرْقَةً وَاحِدَةً ، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا السَّوَادَ الأَعْظَمَ عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ، وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ، وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ ، السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ خَيْرٌ مِنَ الْفُرْقَةِ وَالْمَعْصِيَةِ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا أَبَا أُمَامَةَ ، أَمِنْ رَأْيِكَ تَقُولُ أَمْ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : إِنِّي إِذًا لَجَرِيءٌ ، قَالَ بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ حَتَّى ذَكَرَ سَبْعًا.

(۳۹۰۴۷) حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ میں دمشق کی جامع مسجد میں تھا کہ لوگ ستر خارجیوں (حروریوں) کے سر لے کر آئے۔ ان سروں کو مسجد کی سیڑھیوں پر نصب کر دیا گیا۔ جب حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان کے سروں کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ جہنم کے کتے ہیں۔ آسمان کے نیچے مارے جانے والے یہ بدترین مخلوق ہیں۔ اور جنہیں انہوں نے قتل کیا ہے وہ آسمان کے نیچے سب سے بہترین مقتول ہیں۔ پھر وہ روئے اور میری طرف دیکھا اور مجھ سے فرمایا کہ اے ابو غالب! تم ان لوگوں کے شہر سے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے تمہیں محفوظ رکھا۔ پھر فرمایا کہ کیا تم سورۃ آل عمران پڑھتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ، وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ﴾ حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے ابو امامہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! ان پر رحمت کی وجہ سے میری آنکھوں سے آنسو

نکل رہے ہیں۔ وہ اہل اسلام میں سے تھے۔ بنی اسرائیل والے اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور اس امت میں ایک فرقے کا اضافہ ہوگا، وہ سب جہنم میں جائیں گے سوائے بڑی جماعت کے۔ ان پر وہ ہے جس کے وہ مکلف بنائے گئے اور تم پر وہ ہے جس کے تم مکلف بنائے گئے۔ اگر تم اس بڑی جماعت کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور پیغام دینے والے پر تو بات کو کھول کھول کر بیان کر دینا ہی ہوتا ہے۔ بات کو سننا اور اطاعت کرنا فرقہ میں پڑنے اور معصیت سے بہتر ہے۔

ایک آدمی نے ان سے کہا کہ اے ابو امامہ! یہ بات آپ اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں یا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں یہ بات اپنی رائے سے کہوں تو دین کے معاملے میں جرأت کرنے والا بن جاؤں گا! میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ایک، دو مرتبہ نہیں بلکہ سات مرتبہ سنی ہے۔

(۳۹۰۴۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْوَاسِطِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : نَهَى عَلِيٌّ أَصْحَابَهُ أَنْ يَبْسُطُوا عَلَى الْخَوَارِجِ حَتَّى يُحْدِثُوا حَدَثًا ، فَمَرُّوا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ فَأَخَذُوهُ ، فَمَرَّ بَعْضُهُمْ عَلَى تَمْرَةٍ سَاقِطَةٍ مِنْ نَخْلَةٍ فَأَخَذَهَا فَأَلْقَاهَا فِي فِيهِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : تَمْرَةُ مُعَاهَدٍ ، فَبِمَ اسْتَحْلَلْتَهَا فَأَلْقَاهَا مِنْ فِيهِ ، ثُمَّ مَرُّوا عَلَى خِنْزِيرٍ فَنَفَحَهُ بَعْضُهُمْ بِسَيْفِهِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : خِنْزِيرُ مُعَاهَدٍ ، فَبِمَ اسْتَحْلَلْتَه ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ : أَلاَ أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ أَعْظَمُ عَلَيْكُمْ حُرْمَةً مِنْ هَذَا ، قَالُوا : نَعَمْ ، قَالَ : أَنَا ، فَقَدَّمُوهُ فَضَرَبُوا عُنُقَه ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَلِيٌّ أَنْ أَقِيدُونَا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ ، فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ : وَكَيْفَ نُقِيدُكَ وَكُلُّنَا قَتَلَهُ ، قَالَ : أَوَكُلُّكُمْ قَتَلَهُ ؟ قَالُوا : نَعَمْ ، فَقَالَ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَبْسُطُوا عَلَيْهِمْ ، قَالَ : وَاللهِ لاَ يُقْتَلُ مِنْكُمْ عَشَرَةٌ وَلاَ يَفْلِتُ مِنْهُمْ عَشَرَةٌ ، قَالَ : فَقَتَلُوهُمْ ، فَقَالَ : اطْلُبُوا فِيهِمْ ذَا الثُّدَيَّةِ ، فَطَلَبُوهُ فَأُتِيَ بِهِ ، فَقَالَ : مَنْ يَعْرِفُهُ ، فَلَمْ يَجِدُوا أَحَدًا يَعْرِفُهُ إِلاَّ رَجُلاً ، قَالَ : أَنَا رَأَيْته بِالْحِيرة ، فَقُلْتُ لَهُ : أَيْنَ تُرِيدُ ، قَالَ : هَذِهِ ، وَأَشَارَ إِلَى الْكُوفَةِ ، وَمَالِي بِهَا مَعْرِفَةٌ ، قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : صَدَقَ هُوَ مِنَ الْجَانِّ. (ابو عبید ۴۷۵۔ دار قطنی ۱۳۱)

(۳۹۰۴۸) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو خوارج کے ساتھ معرکہ آرائی سے اس وقت تک منع کیا جب تک وہ خود چھیڑ خانی نہ کریں۔ چنانچہ خوارج حضرت عبداللہ بن خباب کے پاس سے گزرے اور انہیں پکڑ لیا۔ پھر ان میں سے ایک شخص ایک کھجور کے درخت سے گری ہوئی کھجور کو اٹھا کر کھانے لگا تو ایک شخص اسے ٹوکتے ہوئے بولا کہ یہ ایک ذمی کی کھجور ہے تم اسے کیسے حلال سمجھتے ہو؟ چنانچہ اس نے کھجور منہ سے پھینک دی۔ پھر وہ ایک خنزیر کے پاس سے گزرے تو ایک آدمی نے اسے اپنی تلوار ماری۔ ایک شخص اسے ٹوکتے ہوئے بولا کہ یہ ایک ذمی کا خنزیر ہے تم اسے اپنے لئے کیسے حلال سمجھتے ہو؟ حضرت عبداللہ بن خباب نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہیں ان چیزوں سے زیادہ قابل احترام چیز کا نہ بتاؤں؟ انہوں نے کہا بتائیے، حضرت عبداللہ بن خباب نے فرمایا کہ میں ہوں۔ وہ آگے بڑھے اور حضرت عبداللہ بن خباب کی گردن کاٹ ڈالی۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ حضرت عبداللہ بن خباب کے قاتل کو میری طرف بھیج دو۔ انہوں نے

جواب دیا کہ ہم ان کے قاتل آپ کو کیسے بھیجیں، ہم سب نے انہیں قتل کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا تم سب نے انہیں قتل کیا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا اور پھر اپنے ساتھیوں کو ان پر چڑھائی کا حکم دے دیا۔ اور فرمایا خدا کی قسم! تم میں سے دس آدمی قتل نہیں ہوں گے اور ان میں سے دس آدمی باقی نہیں بچیں گے۔ پس لوگوں نے ان سے قتال کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ ان میں ذو الثدیہ کو تلاش کرو۔ لوگوں نے اسے تلاش کیا اور اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا انہوں نے پوچھا کہ اسے کون جانتا ہے۔ پھر صرف ایک آدمی ملا جو اسے جانتا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے اسے حیرہ میں دیکھا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا کہ اس طرف، اور پھر اس نے کوفہ کی طرف اشارہ کیا جبکہ مجھے اس کا علم نہ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ جنوں میں سے ہے، اس نے سچ کہا۔

(٣٩٠٤٩) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ :لَمَّا لَقِيَ عَلِيٌّ الْخَوَارِجَ أَكَبَّ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ ، فَوَاللهِ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تِسْعَةٌ حَتَّى أَفْنَوْهُمْ.

(۳۹۰۴۹) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج پر چڑھائی کی تو مسلمان بھی ان پر ٹوٹ پڑے، خدا کی قسم صرف نو مسلمان شہید ہوئے تھے کہ انہوں نے خوارج کو تہس نہس کر دیا۔

(٣٩٠٥٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جمهان ، قَالَ :كَانَتِ الْخَوَارِجُ قَدْ دَعَوْنِي حَتَّى كِدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فِيهِمْ ، فَرَأَتْ أُخْتُ أَبِي بِلَالٍ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهَا رَأَتْ أَبَا بِلَالٍ أَهْلَبَ ، قَالَ : فَقُلْتُ :يَا أَخِي ، مَا شَأْنُك ، قَالَ :فَقَالَ :جُعِلْنَا بَعْدَكُمْ كِلَابَ أَهْلِ النَّارِ.

(۳۹۰۵۰) حضرت سعید بن جمہان فرماتے ہیں کہ خوارج نے مجھے اپنی جماعت میں داخل ہونے کی دعوت دی، قریب تھا کہ میں ان میں شمولیت اختیار کر لیتا۔ اس اثناء میں ابو بلال کی بہن نے خواب میں ابو بلال اہلب کو دیکھا اور اس سے پوچھا کہ اے میرے بھائی! تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ ہمیں تمہارے بعد جہنم کے کتے بنا دیا گیا۔

(٣٩٠٥١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ الْخَوَارِجِ فَرَأَيْتُ مِنْهُمْ شَيْئًا كَرِهْته ، فَفَارَقْتهمْ عَلَى أَنْ لاَ أُكْثِرَ عَلَيْهِمْ ، فَبَيْنَا أَنَا مَعَ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ إذْ رَأَوْا رَجُلاً خَرَجَ كَأَنَّهُ فَزِعٌ ، وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ نَهَرٌ ، فَقَطَعُوا إلَيْهِ النَّهَرَ ، فَقَالُوا :كَأَنَّا رُعْنَاك ، قَالَ :أَجَلْ ، قَالُوا :وَمَنْ أَنْتَ ، قَالَ :أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ ، قَالُوا :عِنْدَك حَدِيثٌ تُحَدِّثُنَاهُ ، عَنْ أَبِيك ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :حدثني أبي عن رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إنَّ فِتْنَةً جَائِيَةٌ ، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، فَإِذَا لَقِيتَهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْت أَنْ تَكُونَ عَبْدَ اللهِ الْمَقْتُولَ فَلاَ تَكُنْ عَبْدَ اللهِ الْقَاتِلَ ، قَالَ :فَقَرَّبُوهُ إِلَى النَّهَرِ فَضَرَبُوا عُنُقه فَرَأَيْتُ دَمَهُ يَسِيلُ عَلَى الْمَاءِ كَأَنَّهُ شِرَاكٌ مَا ابْذَقَرَّ بِالْمَاءِ حَتَّى تَوَارَى عَنْهُ ، ثُمَّ دَعَوْا بِسُرِّيَّةٍ لَهُ حُبْلَى

فَبَقَرُوا عَمَّا فِي بَطْنِهَا. (احمد ۱۱۰۔ دار قطنی ۱۳۲)

(۳۹۰۵۱) بنو عبد القیس کے ایک آدمی بیان کرتے ہیں کہ میں خوارج کے ساتھ تھا کہ میں نے ان میں ایسی چیزوں کو دیکھا جنہیں میں پسند نہیں کرتا تھا۔ لہٰذا میں نے ان سے جدائی کا فیصلہ کرلیا۔ میں ابھی انہی کی ایک جماعت کے ساتھ تھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا، جس کے اور ان کے درمیان نہر حائل تھی۔ انہوں نے اس آدمی کو پکڑنے کے لئے نہر عبور کی اور کہا کہ شاید ہم نے تمہیں ڈرا دیا۔ اس نے کہا ہاں کچھ یونہی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس آدمی نے کہا کہ میں عبد اللہ بن خباب بن ارت ہوں۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے پاس ایک حدیث ہے جو تم اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں میرے والد نے مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ فتنہ آنے والا ہے۔ اس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ اگر تم اللہ کے مقتول بندے بن سکو تو بن جانا لیکن اللہ کے قاتل بندے نہ بننا۔ پھر وہ لوگ حضرت عبد اللہ بن خباب کو نہر کے قریب لے گئے اور ان کی گردن کاٹ ڈالی۔ میں نے ان کے خون کو نہر کی لہروں پر بہتے ہوئے دیکھا، پھر انہوں نے حضرت عبد اللہ بن خباب کی ایک حاملہ باندی کو بلایا اور اس کے پیٹ کو چاک کر ڈالا۔

(۳۹۰۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الأَنْصَارِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَيَّانَ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ وَفُلاَنِ بْنِ نَضْلَةَ ، قَالاَ : بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى الْخَوَارِجِ ، فَقَالَ : لاَ تُقَاتِلُوهُمْ حَتَّى يَدْعُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ مِنْ عَطَاءٍ أَو رِزْقٍ فِي أَمَانٍ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ ، فَأَبَوْا وَسَبُّونَا.

(۳۹۰۵۲) حضرت جبلہ بن سحیم اور ابن نضلہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کی طرف ایک لشکر کو روانہ فرمایا اور ان سے فرمایا کہ خوارج سے اس وقت تک قتال نہ کرنا جب تک انہیں دعوت نہ دی جائے کہ وہ پہلے والے سالانہ وظیفہ اور اللہ و رسول اللہ کے امان کو قبول کرلیں۔ لیکن انہوں نے اس بات سے انکار کیا اور ہمیں گالم گلوچ کی۔

(۳۹۰۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَيْسٍ الْحَضْرَمِيُّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : خَطَبَنَا عَلِيٌّ بِالْمَدَائِنِ بِقَنْطَرَةِ الدِّيزَجَانِ ، فَقَالَ : قَدْ ذُكِرَ لِي ، أَنَّ خَارِجَةً تَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فِيهِمْ ذُو الثُّدَيَّةِ ، وَإِنِّي لاَ أَدْرِي أَهُمْ هَؤُلاَءِ أَمْ غَيْرُهُمْ ، قَالَ : فَانْطَلَقُوا يُلْقِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، فَقَالَتِ الْحَرُورِيَّةُ : لاَ تُكَلِّمُوهُمْ كَمَا كَلَّمْتُمُوهُمْ يَوْمَ حَرُورَاءَ ، فَكَلَّمُوهُم ، فَرَجَعْتُمْ ، قَالَ : فَشَجَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِالرِّمَاحِ ، فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِ عَلِيٍّ : قَطَعُوا الْعَوَالِيَ ، قَالَ : فَاسْتَدَارُوا فَقَتَلُوهُمْ وَقُتِلَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ اثْنَا عَشَرَ ، أَوْ ثَلاَثَةَ عَشَرَ ، فَقَالَ : الْتَمِسُوهُ ، فَالْتَمَسُوهُ فَوَجَدُوهُ ، فَقَالَ : وَاللهِ مَا كَذَبْتُ وَلاَ كُذِّبْتُ ، اعْمَلُوا وَاتَّكِلُوا ، فَلَوْلاَ أَنْ تَتَّكِلُوا لأَخْبَرْتُكُمْ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَكُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ، ثُمَّ قَالَ : لَقَدْ شَهِدَنَا نَاسٌ بِالْيَمَنِ ، قَالُوا : كَيْفَ ذَاكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ : كَانَ هَدَاهُمْ مَعَنَا.

(مسلم ۷۴۸۔ ابو داؤد ۴۷۳۵)

(۳۹۰۵۳) حضرت زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیز جان کے پل پر مدائن میں ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبے میں آپ نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ ایک جماعت مشرق کی طرف سے خروج کرنے والی ہے ان میں ذوالثدیہ بھی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ وہی لوگ ہیں یا کوئی اور ہیں؟ راوی کہتے ہیں کہ وہ لوگ ایک دوسرے سے ملتے ہوئے چلے، حروریہ نے کہا کہ ان سے اس طرح بات نہ کرنا جس طرح تم نے ان سے حروراء کے دن بات کی تھی۔ پھر انہوں نے ان سے بات کی اور تم لوٹ گئے۔ پھر ان کے درمیان نیزے چلنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کچھ ساتھیوں نے کہا کہ نیزوں کو کاٹ دو اور پھر وہ گھوم کر آئے اور ان سے قتال کیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے بارہ یا تیرہ لوگ شہید ہوئے۔ پھر انہوں نے کہا کہ اسے تلاش کرو، انہوں نے اسے تلاش کیا اور پالیا۔ پھر فرمایا کہ خدا کی قسم نہ تو نے جھوٹ بولا اور نہ تجھ سے جھوٹ بولا گیا۔ عمل کرتے رہو اور پر امید نہ ہو۔ اگر تم امید پر سہارا نہ لگالو تو میں تمہیں وہ بات بتادوں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ فیض ترجمان سے جاری فرمائی ہے۔ پھر فرمایا کہ ہمارے ساتھ یمن کے بھی کچھ لوگ تھے۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کیسے اے امیر المومنین! آپ نے فرمایا کہ ان کی خواہشات ہمارے ساتھ تھیں۔

(٣٩٠٥٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو شَيْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَرَكَةَ الصَّائِدِيِّ ، قَالَ :لَمَّا قَتَلَ عَلِيٌّ ذَا الثُّدَيَّةِ ، قَالَ سَعْدٌ :لَقَدْ قَتَلَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ جَانَّ الرَّدْهَةِ.

(۳۹۰۵۴) حضرت ابو برکہ صائدی فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذوالثدیہ کو قتل کردیا تو حضرت سعد نے فرمایا کہ ابن ابی طالب نے بل کے سانپ کو مار ڈالا۔

(٣٩٠٥٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، قَالَ :لَمَّا كَانَتِ الْحُكُومَةُ بِصِفِّينَ وَبَايَنَ الْخَوَارِجُ عَلِيًّا رَجَعُوا مُبَايِنِينَ لَهُ ، وَهُمْ فِي عَسْكَرٍ ، وَعَلِيٌّ فِي عَسْكَرٍ ، حَتَّى دَخَلَ عَلِيٌّ الْكُوفَةَ مَعَ النَّاسِ بِعَسْكَرِهِ ، وَمَضَوْا هُمْ إِلَى حَرُورَاءَ فِي عَسْكَرِهِمْ ، فَبَعَثَ عَلِيٌّ إِلَيْهِمَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَكَلَّمَهُمْ فَلَمْ يَقَعْ مِنْهُمْ مَوْقِعًا ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ إِلَيْهِمْ فَكَلَّمَهُمْ حَتَّى أَجْمَعُوا هُمْ وَهُوَ عَلَى الرِّضَا ، فَرَجَعُوا حَتَّى دَخَلُوا الْكُوفَةَ عَلَى الرِّضَا مِنْهُ وَمِنْهُمْ ، فَأَقَامُوا يَوْمَيْنِ ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ، قَالَ : فَدَخَلَ الأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَكَانَ يَدْخُلُ عَلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ :إِنَّ النَّاسَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ رَجَعْتَ لَهُمْ عَنْ كُفْرَةٍ ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْغَدُ وَالْجُمُعَةُ صَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، فَخَطَبَ ، فَذَكَرَهُمْ وَمُبَايَنَتَهُمَ النَّاسَ وَأَمْرَهُمَ الَّذِي فَارَقُوهُ فِيهِ ، فَعَابَهُمْ وَعَابَ أَمْرَهُمْ ، قَالَ :فَلَمَّا نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ تَنَادَوْا مِنْ نَوَاحِي الْمَسْجِدِ لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :حُكْمُ اللهِ أَنْتَظِرُ فِيكُمْ ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا يُسَكِّنُهُمْ بِالإِشَارَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتَّى أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ : ﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾.

(۳۹۰۵۵) حضرت ابورزین فرماتے ہیں کہ جب حکومت صفین میں تھی، اور خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا اور انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ تو خوارج ایک لشکر میں تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسرے لشکر میں تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کے ساتھ کوفہ واپس آ گئے اور وہ اپنے لشکر میں حروراء چلے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھیجا لیکن انہوں نے کوئی گنجائش نہ پائی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ ان سے گفتگو کے لئے تشریف لئے گئے اور ان سے بات چیت ہوئی اور سب آپس میں راضی ہو گئے۔ اور کوفہ واپس آ گئے۔ یہ رضامندی دو یا تین دن قائم رہی۔

پھر اشعث بن قیس آئے جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اکثر آیا کرتے تھے اور انہوں نے کہا کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے ان سے ان کے کفر کے باوجود رجوع کر لیا۔ اگلے دن یا جمعہ کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور خطبہ میں انہیں نصیحت فرمائی۔ لوگوں سے ان کے الگ ہونے کا تذکرہ کیا، جس چیز میں انہوں نے مفارقت کی اس کا انہیں حکم دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی اور ان کے طریقہ کار کی مذمت فرمائی۔ جب وہ منبر سے نیچے تشریف لائے تو مسجد کے کونوں سے آوازیں آنے لگیں کہ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارے بارے میں اللہ کے حکم کا انتظار کر رہا ہوں۔ پھر منبر پر انہیں ہاتھ سے خاموش رہنے کا اشارہ فرمایا۔ اتنے میں خارجیوں کا ایک آدمی اپنی انگلیاں کانوں پر رکھ کر یہ آیت پڑھتے ہوئے آیا ﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾.

(۳۹۰۵۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْخَوَارِجُ فَذُكِرَ مِنْ عِبَادَتِهِمْ وَاجْتِهَادِهِمْ ، فَقَالَ : لَيْسُوا بِأَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى ، ثُمَّ هُمْ يُضِلُّونَ. (عبدالرزاق ۱۸۶۶۵)

(۳۹۰۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے خوارج کا تذکرہ کیا گیا، ان کی عبادت اور مساعی کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ یہودیوں اور عیسائیوں سے زیادہ کوشش کرنے والے اور ان سے زیادہ نماز پڑھنے والے نہیں ہیں۔

(۳۹۰۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ ذَكَرَ مَا يَلْقَى الْخَوَارِجُ عِنْدَ الْقُرْآنِ ، فَقَالَ : يُؤْمِنُونَ عِنْدَ مُحْكَمِهِ وَيَهْلَكُونَ عِنْدَ مُتَشَابِهِهِ.

(عبدالرزاق ۲۰۸۹۵)

(۳۹۰۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے تذکرہ کیا گیا کہ خوارج قرآن کو ہمیشہ بنیاد قرار دیتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ اس کے محکم پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے متشابہ کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

(۳۹۰۵۸) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ ، قَالَ : سَأَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ، عَنِ الْخَوَارِجِ ، فَقُلْتُ : هُمْ أَطْوَلُ النَّاسِ صَلَاةً وَأَكْثَرُهُمْ صَوْمًا غَيْرَ أَنَّهُمْ إِذَا خَلَّفُوا الْجِسْرَ أَهْرَاقُوا الدِّمَاءَ ، وَأَخَذُوا الأَمْوَالَ ، فَقَالَ : لَا تَسْأَلْ عنهم إِلَّا ذَا ، أَمَا إِنِّي قَدْ قُلْتُ لَهُمْ : لَا

تَقْتُلُوا عُثْمَانَ ، دَعُوهُ ، فَوَاللهِ لَئِنْ تَرَكْتُمُوهُ إِحْدَى عَشْرَةَ لَيْلَةً لَيَمُوتَنَّ عَلَى فِرَاشِهِ مَوْتًا فَلَمْ يَفْعَلُوا ، فَإِنَّهُ لَمْ يُقْتَلْ نَبِيٌّ إِلاَّ قُتِلَ بِهِ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ النَّاسِ ، وَلَمْ يُقْتَلْ خَلِيفَةٌ إِلاَّ قُتِلَ بِهِ خَمْسَةٌ وَثَلاَثُونَ أَلْفًا.

(۳۹۰۵۸) حضرت بشر بن شغاف فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے مجھ سے خوارج کے بارے میں سوال کیا تو میں نے عرض کیا کہ وہ سب سے لمبی نماز پڑھنے والے اور سب سے زیادہ روزے رکھنے والے ہیں۔ لیکن جب وہ پل کو پیچھے چھوڑ دیتے ہیں تو خون بہاتے ہیں اور مال چھین لیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کے بارے میں تم سے یہی سوال کیا جائے گا۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ حضرت عثمان کو شہید نہ کرو، انہیں چھوڑ دو خدا کی قسم اگر تم انہیں گیارہ راتوں تک چھوڑ دو تو وہ اپنے بستر پر انتقال کر جائیں گے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ جب کوئی نبی قتل کیا جاتا ہے تو اس کے بدلے میں ستر ہزار لوگ قتل ہوتے ہیں اور جب کوئی خلیفہ قتل کیا جاتا ہے تو اس کے بدلہ میں پینتیس ہزار لوگ قتل ہوتے ہیں۔

(۳۹۰۵۹) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، أَنَّ رَجُلاً وُلِدَ لَهُ غُلاَمٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لَهُ وَأَخَذَ بِبَشَرَةِ جَبْهَتِهِ ، فَقَالَ بِهَا هَكَذَا : وَغَمَزَ جَبْهَتَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ ، قَالَ : فَنَبَتَتْ شَعْرَةٌ فِي جَبْهَتِهِ كَأَنَّهَا هُلْبَةُ فَرَسٍ ، فَشَبَّ الْغُلاَمُ ، فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ الْخَوَارِجِ أَحَبَّهُمْ فَسَقَطَتِ الشَّعْرَةُ ، عَنْ جَبْهَتِهِ ، فَأَخَذَهُ أَبُوهُ فَقَيَّدَهُ مَخَافَةَ أَنْ يَلْحَقَ بِهِمْ ، قَالَ : فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَوَعَظْنَاهُ وَقُلْنَا لَهُ فِيمَا نَقُولُ : أَلَمْ تَرَ أَنَّ بَرَكَةَ دَعْوَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَقَعَتْ مِنْ جَبْهَتِكَ ، فَمَا زِلْنَا بِهِ حَتَّى رَجَعَ ، عَنْ رَأْيِهِمْ ، قَالَ : فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ الشَّعْرَةَ بَعْدُ فِي جَبْهَتِهِ وَتَابَ وَأَصْلَحَ.

(احمد ۴۵۶)

(۳۹۰۵۹) حضرت ابوطفیل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ آپ نے اسے دعا دی اور اس کی پیشانی کی جلد کو چھوا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بچے کی پیشانی پر گھوڑے کے بالوں جیسا خم دار ایک بال نکلا۔ پھر وہ لڑکا جوان ہو گیا اور جب خوارج کا زمانہ آیا تو وہ خوارج کی طرف مائل ہو گیا۔ پھر اس کی پیشانی سے وہ بال گر گیا۔ اس کے باپ نے اس کو پکڑ کر باندھ دیا کیونکہ اسے اندیشہ تھا کہ کہیں وہ خوارج کے ساتھ نہ جا ملے۔ ہم ایک مرتبہ اس سے ملے اور اسے نصیحت کی اور ہم نے اس سے کہا کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت بھی تمہاری پیشانی سے گر گئی ہے۔ ہم اسے اسی طرح سمجھاتے رہے یہاں تک کہ اس نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی پیشانی کے بال کو واپس کر دیا اور اس نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی۔

(۳۹۰۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : ذُكِرَ الْحَوَارِجُ عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ : أُولَئِكَ شَرُّ الْخَلْقِ.

(۳۹۰۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے خوارج کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بدترین مخلوق ہیں۔

(۳۹.٦۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بَرَكَةَ الصَّائِدِيِّ قَالَ : لَمَّا قَتَلَ عَلِيٌّ ذَا الثُّدَيَّةِ قَالَ سَعْدٌ : لَقَدْ قَتَلَ علی جَانَّ الرَّدْهَةِ.

(۳۹۰۶۱) حضرت ابو برکہ صائدی فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذوالثدیہ کو قتل کر دیا تو حضرت سعد نے فرمایا کہ ابن ابی طالب نے بل کے سانپ کو مار ڈالا۔

(۳۹.٦۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ سَمِعْت عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ ، قَالَ : إِنَّ خَارِجَةً خَرَجَتْ عَلَى حُكْمٍ ، فَقَالُوا : لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّهُ لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، وَلَكِنَّهُمْ يَقُولُونَ : لاَ إِمْرَةَ ، وَلاَ بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ أَمِيرٍ بَرٍّ ، أَوْ فَاجِرٍ ، يَعْمَلُ فِي إِمَارَتِهِ الْمُؤْمِنُ وَيَسْتَمْتِعُ فِيهَا الْكَافِرُ ، وَيُبَلِّغُ اللَّهُ فِيهِ الأَجَلَ. (بیهقی ۱۸۴)

(۳۹۰۶۲) حضرت عاصم بن ضمرہ فرماتے ہیں کہ خوارج نے حکومت کے خلاف آواز اٹھائی اور یہ نعرہ بلند کیا کہ اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ بے شک اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں، لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ کسی کی امارت نہیں حالانکہ لوگوں کے لئے ایک امیر کا ہونا ضروری ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد۔ مومن اس کی امارت میں کام کرے، کافر اس میں زندگی گزارے اور اللہ تعالیٰ اسے اسی کی مدت تک پہنچا دے۔

(۳۹.٦۳) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ : خَاصَمَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْخَوَارِجَ ، فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ مِنْهُمْ ، وَأَبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا ، فَأَرْسَلَ عُمَرُ رَجُلاً عَلَى خَيْلٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِلَ حَيْثُ يَرْتَحِلُونَ ، وَلاَ يُحَرِّكُهُمْ ، وَلاَ يُهَيِّجُهُمْ ، فَإِنْ هم قَتَلُوا وَأَفْسَدُوا فِي الأَرْضِ ، فَابسُطْ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ ، وَإِنْ هُمْ لَمْ يَقْتُلُوا وَلَمْ يُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ فَدَعْهُمْ يَسِيرُونَ.

(۳۹۰۶۳) حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے خوارج سے گفت وشنید کی، ان میں سے جس نے رجوع کرنا تھا رجوع کر لیا۔ ان کے ایک ٹولے نے رجوع کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے ان کی طرف گھڑ سواروں کا ایک لشکر بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ وہاں چلیں جائیں جہاں خوارج کا قیام ہے۔ ان سے کوئی تعرض نہ کریں اور نہ انہیں بھڑکائیں، اگر وہ قتل کریں یا زمین پر فساد مچائیں تو ان پر حملہ کر دیں اور ان سے قتال کریں اور اگر وہ قتال نہ کریں اور زمین پر فساد نہ مچائیں تو انہیں چھوڑ دیں اور انہیں ان کا کام کرنے دیں۔

(۳۹.٦٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ : هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الْحَرُورِيَّةِ شَيْئًا ، قَالَ : نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَوْمًا يَعْبُدُونَ ، يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلاَتَهُ مَعَ صَلاَتِهِمْ وَصَوْمَهُ مَعَ صَوْمِهِمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، فَأَخَذَ سَهْمَهُ فَنَظَرَ فِي نَصْلِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ، فَنَظَرَ فِي رِصَافِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ، فَنَظَرَ

فِي قِدْحِهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ، فَنَظَرَ فِي الْقُذَذِ فَتَمَارَى هَلْ يَرَى شَيْئًا أَمْ لاَ. (بخاری ۳۶۱۰۔ احمد ۳۳)

(۳۹۰۶۴) حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی حروریہ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قوم کا تذکرہ کرتے سنا جو عبادت کرتے ہوں گے، آپ نے فرمایا کہ تم ان کی عبادت کے سامنے اپنی عبادت کو حقیر سمجھو گے، ان کے روزے کے سامنے اپنے روزے کو حقیر سمجھو گے، وہ دین سے یوں نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ وہ اپنی تلوار کو لے گا پھر وہ اپنے تیر کے پھل کو دیکھے گے وہاں کچھ نہ پائے گا، اس کے عقبی حصے کو دیکھے گا وہاں بھی کچھ نہ پائے گا۔ وہ اپنے تیر کی لکڑی کو دیکھے گا وہاں بھی کچھ نہ پائے گا، پھر تیر کے پروں کو دیکھے گا اور اسے شک ہوگا کہ اس نے کچھ دیکھا بھی ہے یا نہیں۔

(۳۹۰۶۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنْ غِيلاَنَ بْنِ جَرِيرٍ ، قَالَ : أَرَدْتُ أَنْ أَخْرُجَ مَعَ أَبِي قِلاَبَةَ إِلَى مَكَّةَ ، فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ : أَدْخُلُ ، قَالَ : إِنْ لَمْ تَكُنْ حَرُورِيًّا.

(۳۹۰۶۵) حضرت غیلان بن جریر فرماتے ہیں کہ میں نے ابوقلابہ کے ساتھ مکہ جانے کا ارادہ کیا۔ میں نے ان سے اجازت طلب کی۔ میں نے کہا کہ کیا میں داخل ہوسکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، اگر تم حروری نہ ہو۔

(۳۹۰۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ : الَّذِي تَقْتُلُهُ الْخَوَارِجُ لَهُ عَشَرَةُ أَنْوَرٍ ، فُضِّلَ ثَمَانِيَةُ أَنْوَرٍ عَلَى نُورِ الشُّهَدَاءِ.

(۳۹۰۶۶) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جسے خوارج شہید کریں اس کے لئے دس نور ہیں اور اسے شہداء کے نور سے دو نور زیادہ دیئے جائیں گے۔

(۳۹۰۶۷) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ ، عَنْ خَالِدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : إِنَّهُمْ عَرَضُوا بِغَيْرِنَا ، وَلَوْ كُنْتُ فِيهَا وَمَعِي سِلاَحِي لَقَاتَلْتُ عَلَيْهَا ، يَعْنِي نَجْدَةَ وَأَصْحَابَهُ.

(۳۹۰۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجدہ اور اس کے ساتھیوں نے ہمارے غیر سے تعرض کیا، اگر میں ان میں ہوتا اور میرے ساتھ میرا ہتھیار ہوتا تو میں ان سے قتال کرتا۔

(۳۹۰۶۸) حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ حَسَنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قُرِءَ عَلَيْنَا : إِنْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَقَطَعُوا السَّبِيلَ فَتَبَرَّأَ فِي كِتَابِهِ مِنَ الْحَرُورِيَّةِ وَأَمَرَ بِقِتَالِهِمْ.

(۳۹۰۶۸) حضرت حسن کے والد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز کا خط ہمارے سامنے پڑھا گیا، اس میں لکھا تھا کہ اگر حروری لوگ محترم خون کو بہائیں اور راہزنی کریں تو ہم ان سے بری ہیں اور آپ نے ان سے قتال کا حکم دیا۔

(۳۹۰۶۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ : أَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ ، قَالَ : قُلْتُ : فِيمَ فَارَقُوهُ ، وَفِيمَ اسْتَحَلُّوهُ ، وَفِيمَ

دَعَاهُمْ ، وَفِيمَ فَارَقُوهُ ، ثُمَّ اسْتَحَلَّ دِمَائَهُمْ ؟ قَالَ : إِنَّهُ لَمَّا اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ فِي أَهْلِ الشَّامِ بِصِفِّينَ ، اعْتَصَمَ مُعَاوِيَةُ وَأَصْحَابُهُ بِجَبَلٍ ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ : أَرْسِلْ إِلَى عَلِيٍّ بِالْمُصْحَفِ ، فَلاَ وَاللهِ لاَ يَرُدُّهُ عَلَيْكَ ، قَالَ : فَجَاءَ بِهِ رَجُلٌ يَحْمِلُهُ يُنَادِي : بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ﴾ ، قَالَ : فَقَالَ عَلِيٌّ : نَعَمْ ، بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ ، أَنَا أَوْلَى بِهِ مِنْكُمْ .

۲- قَالَ : فَجَائَتِ الْخَوَارِجُ ، وَكُنَّا نُسَمِّيهِمْ يَوْمَئِذٍ الْقُرَّاءَ ، قَالَ : فَجَاؤُوا بِأَسْيَافِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ ، فَقَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، أَلاَ نَمْشِي إِلَى هَؤُلاَءِ الْقَوْمِ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ، فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ ، لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ، وَلَوْ نَرَى قِتَالاً لَقَاتَلْنَا ، وَذَلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ ،
فَجَاءَ عُمَرُ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ، وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ ، وَقَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا ، وَنَرْجِعُ ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ؟ فَقَالَ : يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، إِنِّي رَسُولُ اللهِ ، وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا .

۳- قَالَ: فَانْطَلَقَ عُمَرُ، وَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا، حَتَّى أَتَى أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ، وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ؟ فَقَالَ: بَلَى، قَالَ: أَلَيْسَ قَتْلاَنَا فِي الْجَنَّةِ، وَقَتْلاَهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَعَلاَمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ، وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، إِنَّهُ رَسُولُ اللهِ، وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا.

۴- قَالَ : فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ ، فَأَقْرَأَهُ إِيَّاهُ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ ، أَوَ فَتْحٌ هُوَ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ.

۵- فَقَالَ عَلِيٌّ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ هَذَا فَتْحٌ ، فَقَبِلَ عَلِيٌّ الْقَضِيَّةَ وَرَجَعَ ، وَرَجَعَ النَّاسُ .

۶- ثُمَّ إِنَّهُمْ خَرَجُوا بِحَرُورَاءَ ، أُولَئِكَ الْعِصَابَةُ مِنَ الْخَوَارِجِ ، بِضْعَةَ عَشَرَ أَلْفًا ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ يُنَاشِدُهُمُ اللَّهَ ، فَأَبَوْا عَلَيْهِ ، فَأَتَاهُمْ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ ، فَنَاشَدَهُمُ اللَّهَ ، وَقَالَ : عَلاَمَ تُقَاتِلُونَ خَلِيفَتَكُمْ ؟ قَالُوا : نَخَافُ الْفِتْنَةَ ، قَالَ : فَلاَ تُعَجِّلُوا ضَلاَلَةَ الْعَامِ ، مَخَافَةَ فِتْنَةِ عَامٍ قَابِلٍ ، فَرَجَعُوا ، فَقَالُوا : نَسِيرُ عَلَى نَاحِيَتِنَا ، فَإِنْ عَلِيًّا قَبِلَ الْقَضِيَّةَ ، قَاتَلْنَا عَلَى مَا قَاتَلْنَاهُمْ يَوْمَ صِفِّينَ ، وَإِنْ نَقَضَهَا قَاتَلْنَا مَعَهُ .

۷- فَسَارُوا حَتَّى بَلَغُوا النَّهْرَوَانَ ، فَافْتَرَقَتْ مِنْهُمْ فِرْقَةٌ ، فَجَعَلُوا يَهُدُّونَ النَّاسَ قَتْلاً ، فَقَالَ أَصْحَابُهُمْ: وَيْلَكُمْ، مَا عَلَى هَذَا فَارَقْنَا عَلِيًّا ، فَبَلَغَ عَلِيًّا أَمْرُهُمْ ، فَقَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : مَا تَرَوْنَ ، أَتَسِيرُونَ إِلَى أَهْلِ الشَّامِ ، أَمْ تَرْجِعُونَ إِلَى هَؤُلاَءِ الَّذِينَ خَلَّفُوا إِلَى ذَرَارِيكُمْ ؟ فَقَالُوا : لاَ ، بَلْ نَرْجِعُ إِلَيْهِمْ ، فَذَكَرَ أَمْرَهُمْ ،

فَحَدَّثَ عَنْهُمْ مَا قَالَ فِيهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ فِرْقَةً تَخْرُجُ عِنْدَ اخْتِلَافٍ مِنَ النَّاسِ ، تَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ ، عَلَامَتُهُمْ رَجُلٌ فِيهِمْ ، يَدُهُ كَثَدْيِ الْمَرْأَةِ.

۸- فَسَارُوا حَتَّى الْتَقَوْا بِالنَّهْرَوَانِ ، فَاقْتَتَلُوا قِتَالاً شَدِيدًا ، فَجَعَلَتْ خَيْلُ عَلِيٍّ لَا تَقُومُ لَهُمْ ، فَقَامَ عَلِيٌّ ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنْ كُنْتُمْ إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ لِي ، فَوَاللهِ مَا عِنْدِي مَا أَجْزِيكُمْ بِهِ ، وَإِنْ كُنْتُمْ إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ للهِ ، فَلَا يَكُنْ هَذَا قِتَالَكُمْ ، فَحَمَلَ النَّاسُ حَمْلَةً وَاحِدَةً شَدِيدَةً ، فَانْجَلَتِ الْخَيْلُ عَنْهُمْ وَهُمْ مُكِبُّونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : اطْلُبُوا الرَّجُلَ فِيهِمْ ، قَالَ : فَطَلَبَ النَّاسُ ، فَلَمْ يَجِدُوهُ ، حَتَّى قَالَ بَعْضُهُمْ : غَرَّنَا ابْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْ إِخْوَانِنَا حَتَّى قَتَلْنَاهُمْ ، فَدَمَعَتْ عَيْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : فَدَعَا بِدَابَّتِهِ فَرَكِبَهَا ، فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى وَهْدَةً فِيهَا قَتْلَى ، بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، فَجَعَلَ يَجُرُّ بِأَرْجُلِهِمْ ، حَتَّى وَجَدَ الرَّجُلَ تَحْتَهُمْ ، فَاجْتَرُّوهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : اللَّهُ أَكْبَرُ ، وَفَرِحَ النَّاسُ وَرَجَعُوا ، وَقَالَ عَلِيٌّ : لَا أَغْزُو الْعَامَ ، وَرَجَعَ إِلَى الْكُوفَةِ وَقُتِلَ ، وَاسْتُخْلِفَ حَسَنٌ ، فَسَارَ بِسِيرَةِ أَبِيهِ ، ثُمَّ بَعَثَ بِالْبَيْعَةِ إِلَى مُعَاوِيَةَ. (ابویعلی ۴۶۹)

(۳۹۰۶۹) حضرت حبیب بن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو وائل کے پاس آیا اور میں نے ان سے اس قوم کے بارے میں سوال کیا جن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتال کیا تھا۔ میں نے کہا کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کیوں چھوڑا؟ ان کے خون کو حلال کیوں سمجھا؟ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کس چیز کی دعوت دی تھی؟ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے خون کو کس بنا پر حلال قرار دیا؟ انہوں نے فرمایا کہ جب صفین کے مقام پر اہل شام میں قتل زور پکڑ گیا تو حضرت معاویہ اور ان کے ساتھیوں نے ایک پہاڑ کو ٹھکانہ بنایا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف مصحف بھیجو، خدا کی قسم! وہ اس کا انکار نہیں کریں گے۔ پس ایک آدمی مصحف لایا اور وہ یہ اعلان کر رہا تھا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ﴾ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں، ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے اور میں اس پر عمل کرنے کا تم سے زیادہ پابند ہوں۔

(۲) پھر خوارج آئے اور ان دنوں ہم انہیں ''قراء'' کہا کرتے تھے۔ وہ اپنی تلواروں کو کندھے پر لٹکا کر لائے اور کہنے لگے اے امیر المؤمنین! کیا ہم ان لوگوں کی طرف پیش قدمی نہ کریں کہ اللہ ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرما دے۔ اس پر حضرت سہل بن حنیف نے فرمایا کہ اے لوگو! اپنے نفوس کی مذمت کرو، ہم حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اگر ہم قتال کو مستحسن سمجھتے تو قتال کرتے۔ یہ وہ صلح کا معاہدہ تھا جو مشرکین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوا تھا۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں۔ ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر ہم اپنے دین میں ذلت کو کیوں قبول کریں، اور واپس لوٹ

جائیں جبکہ اللہ نے ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ نہیں فرمایا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں، اللہ مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

(۳) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اے ابوبکر! کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں۔ ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر ہم اپنے دین میں ذلت کو کیوں قبول کریں، اور واپس لوٹ جائیں جبکہ اللہ نے ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ نہیں فرمایا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابن خطاب! وہ اللہ کے رسول ہوں، اللہ انہیں ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔

(۴) پھر اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر سورۃ الفتح کو نازل کیا، آپ نے کسی کو بھیج کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کے سامنے اس سورت کی تلاوت فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا یہ فتح ہے؟ آپ نے فرمایا جی ہاں۔ پھر وہ خوش ہو گئے اور واپس چلے گئے۔

(۵) اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے لوگو! یہ فتح ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس فیصلے کو قبول فرمالیا اور واپس چلے گئے اور لوگ بھی واپس چلے گئے۔

(۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے کو قبول کرنے کے بعد خوارج کے دس ہزار سے زیادہ لوگ حروراء چلے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اللہ کا واسطہ دے کر واپس آنے کو کہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر ان کے پاس صعصعہ بن صوحان آئے اور اللہ کا واسطہ دیا اور ان سے پوچھا کہ تم کس بنیاد پر اپنے خلیفہ سے قتال کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں فتنہ کا خوف ہے۔ اس نے کہا کہ آنے والے سال کے فتنے سے عوام کو ابھی سے گمراہ مت کرو۔ وہ واپس چلے گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم اپنے علاقے میں جا رہے ہیں کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلے کو قبول کر لیا ہے۔ ہم نے اسی وجہ سے قتال کیا جس وجہ سے صفین کی جنگ میں قتال کیا تھا اور اگر وہ فیصلے کو قبول کرنے سے انکار کر دیں تو ہم ان کے ساتھ قتال کریں گے۔

(۷) پھر وہ لوگ چلے اور جب وہ نہروان پہنچے تو ایک جماعت ان سے الگ ہو گئی اور لوگوں کو قتل کی دھمکی دینے لگی۔ ان کے ساتھیوں نے کہا کہ تمہارا ناس ہو کیا ہم نے اس بات پر حضرت علی سے علیحدگی اختیار کی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی یہ خبر پہنچی تو آپ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں فرمایا کہ تم کیا دیکھتے ہو؟ کیا تم شام کی طرف جا رہے ہو یا تم ان لوگوں کی طرف لوٹ رہے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم ان لوگوں کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ پھر انہوں نے ان کے معاملے کا تذکرہ کیا اور ان کے بارے میں وہ بات بیان کی جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمائی تھی کہ لوگوں کے اختلاف کے وقت ایک فرقہ کا خروج ہوگا، انہیں حق کے سب سے قریب تر فرقہ قتل کرے گا۔ اس خروج کرنے والے فرقے میں ایک آدمی کا ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا۔

(۸) پھر یہ لوگ چلے اور نہروان جا کر ایک دوسرے سے مل گئے۔ وہاں شدید قتال ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھیجے ہوئے گھڑ سوار اس جنگ کے لئے پوری طرح تیار نہیں ہو رہے تھے، آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو! اگر تم میری خاطر لڑ رہے ہو تو خدا کی قسم میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں اور اگر تم اللہ کے لئے لڑ رہے ہو تو یہ قتال تمہارا نہیں یہ لڑائی اللہ کی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے بھرپور حملے کئے اور خارجیوں کے گھوڑے ان کے ہاتھوں سے نکل گئے اور وہ زمین پر منہ کے بل گر پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس آدمی (جس کا ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہے) کو تلاش کرو۔ لوگوں نے تلاش کیا لیکن وہ آدمی نہ ملا۔ اس پر کچھ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ علی نے ہمیں ہمارے بھائیوں سے لڑوا دیا اور ہم نے اپنے بھائیوں کو مار ڈالا (کیونکہ ان میں پیشین گوئی کے مطابق وہ آدمی نہیں ہے) یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور اس جگہ آئے جہاں مقتولین پڑے تھے۔ آپ انہیں ان کے پاؤں سے کھینچنے لگے تو ان میں وہ آدمی مل گیا جس کی پیشین گوئی کی گئی تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا، لوگ بھی خوش ہوئے اور واپس آ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس سال جنگ نہیں کروں گا۔ پھر آپ کوفہ کی طرف واپس چلے گئے اور وہاں شہید کر دیئے گئے۔ پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا اور آپ اپنے والد ماجد کے نقشِ قدم پر چلتے رہے، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی گئی۔

(۳۹۰۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّهْرَوَانِ لَقِيَ الْخَوَارِجَ فَلَمْ يَبْرَحُوا حَتَّى شَجَرُوا بِالرِّمَاحِ فَقُتِلُوا جَمِيعًا ، فَقَالَ عَلِيٌّ :اطْلُبُوا ذَا الثُّدَيَّةِ ، فَطَلَبُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ :مَا كَذَبْتُ وَلاَ كُذِّبْتُ ، اطْلُبُوهُ ، فَطَلَبُوهُ فَوَجَدُوهُ فِي وَهْدَةٍ مِنَ الأَرْضِ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنَ الْقَتْلَى، فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى يَدِهِ مِثْلُ سَبَلاَتِ السِّنَّوْرِ، قَالَ :فَكَبَّرَ عَلِيٌّ وَالنَّاسُ، وَأُعْجِبَ النَّاسُ فَأَعْجَبَ عَلِيٌّ.

(۳۹۰۷۰) حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ یوم نہروان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خوارج سے مڈبھیڑ ہوئی۔ نیزے مسلسل چلتے رہے اور خوارج مارے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں ذوالثدیہ کو تلاش کرو، لیکن تلاش کے بعد بھی وہ نہ ملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ میرے ساتھ جھوٹ بولا گیا۔ اسے تلاش کرو۔ جب پھر تلاش کیا گیا تو وہ مقتولین کے ساتھ ایک جگہ زمین پر پڑا تھا۔ اس کے ہاتھ پر بلی کے پنجوں جیسی کوئی چیز تھی۔ اسے دیکھ کر حضرت علی اور لوگوں نے اللہ اکبر کہا اور لوگ بھی خوش ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی خوش ہوئے۔

(۳۹۰۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نَصْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَذَكَرُوا أَهْلَ النَّهَرِ فَسَبَّهُمْ رَجُلٌ ، فَقَالَ عَلِيٌّ :لاَ تَسُبُّوهُمْ ، وَلَكِنْ إِنْ خَرَجُوا عَلَى إِمَامٍ عَادِلٍ فَقَاتِلُوهُمْ ، وَإِنْ خَرَجُوا عَلَى إِمَامٍ جَائِرٍ فَلاَ تُقَاتِلُوهُمْ ، فَإِنَّ لَهُمْ بِذَلِكَ مَقَالاً.

(۳۹۰۷۱) بنو نصر بن معاویہ کے ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے کہ خوارج کا ذکر چھڑ گیا۔ ایک آدمی نے انہیں گالی دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں گالی مت دو۔ اگر وہ امام عادل کے خلاف خروج کریں تو ان سے

قتال کرو اور اگر وہ ظالم امام کے خلاف خروج کریں تو ان سے قتال نہ کرو۔ کیونکہ انہیں گفتگو کا حق ہے۔

(۳۹۰۷۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ الْحَارِثِيِّ ، قَالَ : جَعَلْتُ أَتَمَنَّى أَنْ أَلْقَى رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنِي عَنِ الْخَوَارِجِ ، فَلَقِيتُ أَبَا بَرْزَةَ الأَسْلَمِيَّ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ ، فَقُلْتُ : حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ فِي الْخَوَارِجِ ، فَقَالَ : أُحَدِّثُكُمْ بِمَا سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَرَأَتْ عَيْنَايَ ، أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَانِيرَ فَجَعَلَ يَقْسِمُهَا ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُودِ ، وَكَانَ يَتَعَرَّضُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعْطِهِ ، فَأَتَاهُ فَعَرَضَ لَهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا ، فَأَتَاهُ مِنْ قِبَلِ يَمِينِهِ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا ، ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ قِبَلِ شِمَالِهِ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا ، ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ خَلْفِهِ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، مَا عَدَلْتَ مُنْذُ الْيَوْمَ فِي الْقِسْمَةِ ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا ، ثُمَّ قَالَ : وَاللهِ لاَ تَجِدُونَ أَحَدًا أَعْدَلَ عَلَيْكُمْ مِنِّي ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ قَالَ : يَخْرُجُ عَلَيْكُمْ رِجَالٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ كَأَنَّ هَذَا مِنْهُمْ هَدْيُهُمْ هَكَذَا ، يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، ثُمَّ لاَ يَعُودُونَ إِلَيْهِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ سِيمَاهُمَ التَّحْلِيقُ ، لاَ يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ثَلاَثًا ، شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ يَقُولُهَا ثَلاَثًا.

(۳۹۰۷۲) حضرت شریک بن شہاب حارثی کہتے ہیں کہ میری خواہش تھی کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کسی ایسے ساتھی سے ملوں جو مجھے خوارج کے بارے میں بتائے، میں یوم عرفہ کو حضرت ابو برزہ اسلمی سے ملا وہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے کوئی ایسی بات سنائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خوارج کے بارے میں سنی ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں ان کے بارے میں ایسا واقعہ سناؤں گا جسے میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا ہے۔ ہوا یوں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ دنانیر لائے گئے۔ آپ انہیں تقسیم کرنے لگے، آپ کے پاس ایک آدمی تھا جس کے بال ڈھکے ہوئے تھے، اس پر دو سفید کپڑے تھے، اس کی آنکھوں کے درمیان سجدوں کا نشان تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو کر آپ سے وہ دنانیر لینا چاہتا تھا، لیکن آپ نے اسے عطا نہ فرمائے۔ وہ آپ کے چہرہ مبارک کی طرف سے آیا لیکن آپ نے اسے کچھ نہ دیا، وہ دائیں طرف سے آیا، آپ نے اسے کچھ نہ دیا، پھر وہ بائیں طرف سے آیا آپ نے اسے پھر بھی کچھ نہ دیا، پھر وہ پیچھے سے آیا تو آپ نے اسے پھر بھی کچھ نہ دیا۔ پھر وہ کہنے لگا اے محمد! آج کے دن آپ نے تقسیم میں انصاف سے کام نہیں لیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ غصہ میں آئے اور آپ نے تین مرتبہ فرمایا ''خدا کی قسم! تم اپنے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی کو انصاف کرنے والا نہیں پاؤ گے'' پھر آپ نے فرمایا کہ تم پر مشرق کی طرف سے کچھ لوگ خروج کریں گے، یہ مجھے ان میں سے لگتا ہے، ان کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ وہ قرآن پڑھیں

گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے، پھر وہ اس میں واپس نہیں آئیں گے۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ سینے پر رکھا اور فرمایا کہ سر منڈانا ان کا شعار ہوگا، ان کا خروج ہمیشہ ہوتا رہے گا یہاں تک کہ ان کا آخری شخص مسیح دجال کے ساتھ نکلے گا۔ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ جب تم انہیں دیکھو تو ان سے قتال کرو۔ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ وہ تخلیق اور عادت کے اعتبار سے بدترین لوگ ہیں۔

(۳۹۰۷۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ السَّدُوسِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَجِيءُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ عَلَى فُوقِهِ.

(۳۹۰۷۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

(۳۹۰۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(۳۹۰۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

(۳۹۰۷۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالاَ : جِئْنَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقُلْنَا : سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرُورِيَّةِ شَيْئًا ، فَقَالَ : مَا أَدْرِي مَا الْحَرُورِيَّةُ ، وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَأْتِي مِنْ بَعْدِكُمْ أَقْوَامٌ تَحْتَقِرُونَ صَلاَتَكُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعِبَادَتَكُمْ مَعَ عِبَادَتِهِمْ ، يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(۳۹۰۷۵) حضرت ابو سلمہ اور حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حروریہ کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ حروریہ کو تو میں نہیں جانتا، البتہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی جن کی نمازوں کے سامنے تم اپنی نمازوں کو معمولی سمجھو گے، جن کے روزے کے سامنے تم اپنے روزوں کو اور جن کی عبادت کے سامنے تم اپنی عبادتوں کو بے حیثیت سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھتے ہوں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

(۳۹.۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُخْبِرُ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ قِرْوَاشٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذَكَرَ ذَا الثُّدَيَّةِ ، الَّذِي كَانَ مَعَ أَصْحَابِ النَّهَرِ ، فَقَالَ : شَيْطَانُ الرَّدْهَةِ ، يَحْتَدِرُهُ رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ ، يُقَالُ لَهُ : الأَشْهَبُ ، أَوِ ابْنُ الأَشْهَبِ ، عَلاَمَةٌ فِي قَوْمٍ ظَلَمَةٍ.
فَقَالَ عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ ، حِينَ كَذَّبَ بِهِ : جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ ، قَالَ : وَأُرَاهُ ، قَالَ : مِنْ دُهْنٍ ، يُقَالُ لَهُ الأَشْهَبُ ، أَوِ ابْنُ الأَشْهَبِ. (احمد ۱۷۹۔ ابویعلی ۷۸۰)

(۳۹۰۷۶) حضرت سعد بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس ذو الثدیہ کا تذکرہ کیا جو اصحاب نہر کے ساتھ تھا، آپ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ گڑھے کا شیطان ہے، اس قبیلہ بجیلہ کا ایک آدمی جس کا نام اشہب یا ابن اشہب ہوگا وہ اسے گڑھے میں پھینکے گا، یہ ظالم قوم کی علامت ہوگا۔ عمار جہنی نے بیان کیا کہ قبیلہ بجیلہ کا ایک آدمی آیا جس کا نام اشہب یا ابن اشہب تھا۔

(۳۹.۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عبد اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : قَالَتِ الْخَوَارِجُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ : تُرِيدُ أَنْ تَسِيرَ فِينَا بِسِيرَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ : مَا لَهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ، وَاللهِ مَا زِدْتُ أَنْ أَتَّخِذَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَامًا. (ابن حزم ۶۲۴)

(۳۹۰۷۷) حضرت عبید بن حسن فرماتے ہیں کہ خوارج نے حضرت عمر بن عبد العزیز سے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ حضرت عمر بن خطاب والا معاملہ کریں۔ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ انہیں کیا ہوا، اللہ انہیں مارے! خدا کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی کو مقتدیٰ نہیں بناؤں گا۔

(۳۹.۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ ، قَالَ : بَيْنَمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خَبَّابٍ فِي يَدِ الْخَوَارِجِ إِذْ أَتَوْا عَلَى نَخْلٍ ، فَتَنَاوَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ تَمْرَةً فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ ، فَقَالُوا لَهُ : أَخَذْتَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ أَهْلِ الْعَهْدِ ، وَأَتَوْا عَلَى خِنْزِيرٍ فَنَفَحَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ بِالسَّيْفِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ ، فَقَالُوا لَهُ : قَتَلْتَ خِنْزِيرًا مِنْ خَنَازِيرِ أَهْلِ الْعَهْدِ ، قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ، أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ هُوَ أَعْظَمُ عَلَيْكُمْ حَقًّا مِنْ هَذَا ؟ قَالُوا : مَنْ ، قَالَ : أَنَا ، مَا تَرَكْتُ صَلاَةً وَلاَ تَرَكْتُ كَذَا وَلاَ تَرَكْتُ كَذَا ، قَالَ : فَقَتَلُوهُ ، قَالَ : فَلَمَّا جَائَهُمْ عَلِيٌّ ، قَالَ : أَقِيدُونَا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ ، قَالُوا : كَيْفَ نُقِيدُكَ بِهِ وَكُلُّنَا قَدْ شَرَكَ فِي دَمِهِ ، فَاسْتَحَلَّ قِتَالَهُمْ.

(۳۹۰۷۸) حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبد اللہ بن خباب خوارج کے قبضے میں تھے۔ اس وقت ان کا ایک آدمی کھجور کے ایک درخت کے پاس سے گزرا اور ایک کھجور اٹھالی۔ اس کے ساتھیوں نے اس سے کہا کہ تو نے ایک ذمی کی کھجور اٹھالی ہے! پھر وہ ایک خنزیر کے پاس سے گزرے، ایک آدمی نے اسے تلوار ماری تو اس کے ساتھیوں نے کہا کہ تو نے ایک ذمی کے خنزیر کو مار ڈالا! اس پر حضرت عبد اللہ بن خباب نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ان دونوں سے زیادہ حرمت والے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ انہوں نے

کہا کہ وہ کون ہے؟ حضرت عبداللہ بن خباب نے فرمایا کہ وہ میں ہوں۔ میں نے نماز نہیں چھوڑی، میں فلاں عمل نہیں چھوڑا اور فلاں عمل بھی نہیں چھوڑا۔ اس کے باوجود بھی انہوں نے حضرت عبداللہ بن خباب کو شہید کر دیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ حضرت عبداللہ کے قاتل ہمارے حوالے کر دو، تو انہوں نے کہا کہ ہم ان کے قاتل آپ کے حوالے کیسے کر دیں حالانکہ ہم سب ان کے خون میں شریک ہیں۔ اس کے بعد حضرت علی نے ان سے قتال کو حلال قرار دے دیا۔

(۳۹۰۷۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلِمَةَ ، قَالَ وَقَدْ كَانَ شَهِدَ مَعَ عَلِيٍّ الْجَمَلَ وَصِفِّينَ ، وَقَالَ :مَا يَسُرُّنِي بِهِمَا كُلُّ مَا عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ.

(۳۹۰۷۹) حضرت عبداللہ بن سلمہ ان لوگوں میں سے ہیں جو جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شریک تھے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ان دونوں سے بڑھ کر دنیا کی کوئی چیز محبوب نہیں ہے۔

(۳۹۰۸۰) حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبِي عَنْ هَذِهِ الآيَةِ : ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالأَخْسَرِينَ أَعْمَالاً الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ أَهُمَ الْحَرُورِيَّةُ ؟ قَالَ :لاَ ، هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى ، أَمَّا الْيَهُودُ فَكَذَّبُوا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَمَّا النَّصَارَى فَكَفَرُوا بِالْجَنَّةِ وَقَالُوا :لَيْسَ فِيهَا طَعَامٌ وَلاَ شَرَابٌ ، وَلَكِنَّ الْحَرُورِيَّةَ :﴿الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَمِّيهِمُ الْفَاسِقِينَ. (بخاری ۴۷۲۸۔ حاکم ۳۷۰)

(۳۹۰۸۰) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سوال کیا کہ قرآن مجید کی یہ آیت کیا خوارج کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالأَخْسَرِينَ أَعْمَالاً الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ انہوں نے فرمایا کہ نہیں یہ آیت اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یہود نے محمد ﷺ کی تکذیب کی اور نصاریٰ نے جنت کا انکار کیا۔ اور کہا کہ اس میں کھانا اور پینا نہیں ہے۔ حروریہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے: ﴿الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾ حضرت سعد خوارج کو فاسق کہا کرتے تھے۔

(۳۹۰۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، قَالَ سَمِعْت مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ ، قَالَ :سُئِلَ أَبِي عَنِ الْخَوَارِجِ ، قَالَ :هُمْ قَوْمٌ زَاغُوا فَأَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ.

(۳۹۰۸۱) حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ میرے والد سے خوارج کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ وہ قوم ہے جس نے ٹیڑھے راستے کو اختیار کیا تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا۔

(۳۹۰۸۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ ، أَنَّ شَبَثَ بْنَ رِبْعِيٍّ ، وَابْنَ

الْكَوَّاءِ خَرَجَا مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى حَرُورَاءَ ، فَأَمَرَ عَلِيٌّ النَّاسَ أَنْ يَخْرُجُوا بِسِلاَحِهِمْ ، فَخَرَجُوا إِلَى الْمَسْجِدِ حَتَّى امْتَلأَ الْمَسْجِدُ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِم عَلِيٌّ :بِئْسَ مَا صَنَعْتُمْ حِينَ تَدْخُلُونَ الْمَسْجِدَ بِسِلاَحِكُمْ ، اذْهَبُوا إِلَى جَبَّانَةِ مُرَادٍ حَتَّى يَأْتِيَكُمْ أَمْرِي ، قَالَ :قَالَ أَبُو مَرْيَمَ :فَانْطَلَقْنَا إِلَى جَبَّانَةِ مُرَادٍ ، فَكُنَّا بِهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ، ثُمَّ بَلَغَنَا أَنَّ الْقَوْمَ قَدْ رَجَعُوا ، أَوْ أَنَّهُمْ رَاجِعُونَ .

٢- قَالَ :فَقُلْتُ :أَنْطَلِقُ أَنَا فَأَنْظُرُ إِلَيْهِمْ ، قَالَ :فَانْطَلَقْت فَجَعَلْتُ أَتَخَلَّلُ صُفُوفَهُمْ حَتَّى انْتَهَيْت إِلَى شَبَثِ بْنِ رِبْعِيٍّ ، وَابْنِ الْكَوَّاءِ وَهُمَا وَاقِفَانِ مُتَوَرِّكَانِ عَلَى دَابَّتَيْهِمَا ، وَعِنْدَهُمْ رُسُلُ عَلِيٍّ يُنَاشِدُونَهُمَا اللَّهَ لَمَا رَجَعُوا ، وَهُمْ يَقُولُونَ لَهُمْ :نُعِيذُكُمْ بِاللهِ أَنْ تَعْجَلُوا الْفِتْنَةَ الْعَامَ خَشْيَةَ عَامٍ قَابِلٍ ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ إِلَى بَعْضِ رُسُلِ عَلِيٍّ فَعَقَرَ دَابَّتَهُ ، فَنَزَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَسْتَرْجِعُ ، فَحَمَلَ سَرْجَهُ فَانْطَلَقَ بِهِ ، وَهُمَا يَقُولاَنِ : مَا طَلَبْنَا إِلاَّ مُنَابَذَتَهُمْ ، وَهُمْ يُنَاشِدُونَهُمَ اللَّهَ .

٣- فَمَكَثُوا سَاعَةً ، ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى الْكُوفَةِ كَأَنَّهُ يَوْمُ أَضْحَى ، أَوْ يَوْمُ فِطْرٍ ، وَكَانَ عَلِيٌّ يُحَدِّثُنَا قَبْلَ ذَلِكَ ، إِنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ مِنَ الإِسْلاَم ، يَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، عَلاَمَتُهُمْ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ ، قَالَ :فَسَمِعْت ذَلِكَ مِنْهُ مِرَارًا كَثِيرَةً ، قَالَ :وَسَمِعَهُ نَافِعٌ :الْمُخْدَجِ أَيْضًا ، حَتَّى رَأَيْته يَتَكَرَّهُ طَعَامَهُ مِنْ كَثْرَةِ مَا سَمِعَهُ مِنْهُ ، قَالَ :وَكَانَ نَافِعٌ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُصَلِّي فِيهِ بِالنَّهَارِ ، وَيَبِيتُ فِيهِ بِاللَّيْلِ ، وَقَدْ كَسَوْته بُرْنُسًا فَلَقِيته مِنَ الْغَدِ فَسَأَلْتُهُ :هَلْ كَانَ خَرَجَ مَعَ النَّاسُ الَّذِينَ خَرَجُوا إِلَى حَرُورَاءَ ، قَالَ :خَرَجْت أُرِيدُهُمْ حَتَّى إِذَا بَلَغْت إِلَى بَنِي فُلاَنٍ لَقِيَنِي صِبْيَانٌ ، فَنَزَعُوا سِلاَحِي ، فَرَجَعْت حَتَّى إِذَا كَانَ الْحَوْلُ ، أَوْ نَحْوُهُ خَرَجَ أَهْلُ النَّهْرَوَانِ وَسَارَ عَلِيٌّ إِلَيْهِمْ ، فَلَمْ أَخْرُجْ مَعَهُ .

٤- قَالَ :وَخَرَجَ أَخِي أَبُو عَبْدِ اللهِ وَمَوْلاَهُ مَعَ عَلِيٍّ ، قَالَ :فَأَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ ، أَنَّ عَلِيًّا سَارَ إِلَيْهِمْ حَتَّى إِذَا كَانَ حِذَائَهُمْ عَلَى شَاطِئِ النَّهْرَوَانِ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ يُنَاشِدُهُمَ اللَّهَ وَيَأْمُرُهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا ، فَلَمْ تَزَلْ رُسُلُهُ تَخْتَلِفُ إِلَيْهِمْ حَتَّى قَتَلُوا رَسُولَهُ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نَهَضَ إِلَيْهِمْ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى فَرَغَ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ ، ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَلْتَمِسُوا الْمُخْدَجَ فَالْتَمَسُوهُ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ :مَا نَجِدُهُ حَيًّا ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :مَا هُوَ فِيهِمْ ، ثُمَّ إِنَّهُ جَائَهُ رَجُلٌ فَبَشَّرَهُ ، فَقَالَ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَدْ وَاللهِ وَجَدْنَاهُ تَحْتَ قَتِيلَيْنِ فِي سَاقِيَةٍ ، فَقَالَ :اقْطَعُوا يَدَهُ الْمُخْدَجَةَ وَأْتُونِي بِهَا ، فَلَمَّا أُتِيَ بِهَا أَخَذَهَا بِيَدِهِ ، ثُمَّ رَفَعَهَا ، ثُمَّ قَالَ :وَاللهِ مَا كَذَبْتُ وَلاَ كُذِّبْتُ.

(۳۹۰۸۲) حضرت ابومریم فرماتے ہیں کہ شبث بن ربعی اور ابن کواء کوفہ سے حروراء کی طرف گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے ہتھیار کے ساتھ نکلیں۔ لوگ مسجد میں آ گئے یہاں تک کہ مسجد لوگوں سے بھر گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے ہتھیاروں کے ساتھ مسجد میں داخل ہو کر بہت برا کیا۔ تم سب میدان میں جمع ہو جاؤ اور اس وقت تک وہاں رہو جب تک میرا حکم

تمہیں نہ مل جائے۔ ابو مریم فرماتے ہیں کہ پھر ہم میدان میں چلے گئے اور دن کا کچھ حصہ وہاں ٹھہرے پھر ہمیں خبر ہوئی کہ لوگ واپس جا رہے ہیں۔

(۲) ابو مریم کہتے ہیں کہ میں ان کو دیکھنے کے لئے ان کی طرف چلا۔ میں ان کی صفوں کو چیرتا ہوا شبث بن ربعی اور ابن کواء تک پہنچ گیا، وہ دونوں سواری سے ٹیک لگائے کھڑے تھے۔ ان کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاصد تھے جو انہیں اللہ کا واسطہ دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ تمہارا اگلے سال کے آنے سے پہلے فتنہ مچانے میں جلدی کرنا ایسا عمل ہے جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں پناہ عطا فرمائے۔ خوارج کا ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک قاصد کے پاس گیا اور اس کی سواری کو مار ڈالا۔ وہ آدمی انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہوا نیچے اترا اور اپنی زین کو لے کر چل پڑا۔ وہ دونوں کہہ رہے تھے کہ ہم تو ان سے صرف مقابلہ چاہتے ہیں اور وہ اللہ کے واسطے دے رہے ہیں۔

(۳) وہ سب کچھ دیر ٹھہرے اور پھر کوفہ چلے گئے، وہ یوم اضحیٰ یا یوم فطر تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اس سے پہلے ہم سے بیان کر رہے تھے کہ ایک قوم اسلام سے خارج ہو جائے گی، وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ ان کی علامت یہ ہے ان میں مفلوج ہاتھ والا ایک آدمی ہوگا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت علی سے یہ بات کئی مرتبہ سنی ہے۔ اس بات کو مفلوج ہاتھ والے نافع نے بھی سنا۔ یہاں تک کہ میں نے اسے دیکھا کہ اس نے اس بات کو زیادہ سن کر اس کی ناگواری کی وجہ سے کھانا کھانا بھی چھوڑ دیا تھا۔ نافع ہمارے ساتھ مسجد میں تھا دن کو نماز پڑھتا تھا اور رات مسجد میں گزارتا تھا۔ میں نے اسے ایک ٹوپی پہنائی تھی۔ میں اگلے دن اسے ملا، میں نے اس سے سوال کیا کہ کیا وہ ان لوگوں کے ساتھ نکلا تھا جو حروراء کی طرف گئے تھے؟ انہوں نے کہا کہ میں ان کا ارادہ کر کے نکلا تھا لیکن جب میں فلاں قبیلے میں پہنچا تو مجھے کچھ بچے ملے جنہوں نے میرا اسلحہ چھین لیا۔ میں واپس آ گیا، ایک سال بعد اہل نہروان نکلے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان کی طرف گئے لیکن میں ان کے ساتھ نہیں گیا۔

(۴) میرے بھائی ابو عبد اللہ اور ان کے غلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے۔ مجھے ابو عبد اللہ نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خوارج کی طرف گئے، جب نہروان کے کنارے ان کے برابر ہو گئے تو ان کی طرف آدمی بھیجا جو انہیں اللہ کا واسطہ دے اور انہیں رجوع کی دعوت دے۔ مختلف قاصدوں کا آنا جانا لگا رہا، یہاں تک کہ خارجیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاصد کو قتل کر دیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس صورت حال کو دیکھا تو ان سے قتال کیا۔ جب سب کو تہس نہس کر کے فارغ ہو گئے تو اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ مفلوج ہاتھ والے شخص کو تلاش کریں۔ لوگوں نے انہیں تلاش کیا تو ایک آدمی نے کہا کہ ہمیں وہ زندہ حالت میں تو نہیں ملا۔ ایک آدمی نے کہا کہ وہ ان میں نہیں ہے۔ پھر ایک آدمی نے آ کر خوشخبری دی کہ اے امیر المومنین! خدا کی قسم ہم نے اسے دو مقتولوں کے نیچے گرا ہوا پا لیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کا مفلوج ہاتھ کاٹ کر میرے پاس لاؤ۔ جب وہ ہاتھ لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے بلند کر کے کہا کہ خدا کی قسم! نہ تو میں نے جھوٹ بولا اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا۔

(٣٩.٨٣) حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا أُتِيَ بِالْمُخْدَجِ سَجَدَ.

(۳۹۰۸۳) حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جب مفلوج شخص کو لایا گیا تو آپ نے سجدہ کیا۔

(۳۹۰۸٤) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ :حدَّثَنَا الأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ حُصَيْنٍ وَكَانَ صَاحِبَ شُرْطَةِ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ :قَاتَلَهُمَ اللَّهُ ، أَيَّ حَدِيثٍ شَانُوا ، يَعْنِي الْخَوَارِجَ الَّذِينَ قَتَل.

(۳۹۰۸۴) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کے بارے میں فرمایا کہ اللہ انہیں ہلاک کرے۔

(۳۹۰۸٥) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الأَجْلَحِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ نَمِرٍ ، قَالَ :بَيْنَا أَنَا فِي الْجُمُعَةِ ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْمِنبَرِ إِذْ قَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ :لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ ، فَقَالَ :لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ، ثُمَّ قَامُوا مِنْ نَوَاحِي الْمَسْجِدِ يُحَكِّمُونَ اللَّهَ فَأَشَارَ عَلَيْهِمْ بِيَدِهِ :اجْلِسُوا ، نَعَمْ لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، كَلِمَةُ حَقٍّ يُبْتَغَى بِهَا بَاطِلٌ ، حُكْمُ اللهِ يُنْتَظَرُ فِيكُمْ ، الآنَ لَكُمْ عِنْدِي ثَلاَثُ خِلاَلٍ مَا كُنْتُمْ مَعَنَا ، لَنْ نَمْنَعَكُمْ مَسَاجِدَ اللهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ ، وَلاَ نَمْنَعُكُمْ فَيْئًا مَا كَانَتْ أَيْدِيكُمْ مَعَ أَيْدِينَا ، وَلاَ نُقَاتِلُكُمْ حَتَّى تُقَاتِلُونَا ، ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ. (بیهقی ۱۸۴)

(۳۹۰۸۵) حضرت کثیر بن نمر فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ کی نماز پڑھ رہے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ منبر پر تھے کہ ایک آدمی اٹھا اور اس نے کہا کہ اللہ کے سوا کسی کا حکم قبول نہیں۔ پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں۔ پھر مسجد کے گوشوں سے مختلف لوگ کھڑے ہو کر یہی نعرہ لگانے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں ہاتھ سے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ اور فرمایا کہ بلاشبہ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں، لیکن یہ کلمۂ حق ہے جس سے باطل کا ارادہ کیا گیا ہے۔ تمہارے بارے میں اللہ کے حکم کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ اس وقت ہمارے پاس تمہارے لئے تین رعایتیں ہیں جب تک تم ہمارے ساتھ ہو، ہم تمہیں اللہ کی مسجدوں سے منع نہیں کریں گے کہ ان میں اللہ کے نام کا ذکر کیا جائے، ہم تمہیں فی ء سے بھی محروم نہیں کریں گے جب تک ہمارے اور تمہارے ہاتھ اکٹھے ہیں، ہم تم سے اس وقت تک قتال نہیں کریں گے جب تک تم ہم سے قتال نہ کرو۔ پھر آپ نے دوبارہ خطبہ شروع کر دیا۔

(۳۹۰۸٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ :حدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَبِيبُ أَبُو الْحَسَنِ الْعَبْسِيُّ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ :دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ ، فَقَالَ :لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، ثُمَّ قَالَ آخَرُ :لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ، قَالَ :فَقَالَ عَلِيٌّ :لاَ حُكْمَ إِلاَّ لِلَّهِ ﴿إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ وَلاَ يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لاَ يُوقِنُونَ﴾ فَمَا تَدْرُونَ مَا يَقُولُ هَؤُلاَءِ يَقُولُونَ :لاَ إِمَارَةَ ، أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّهُ لاَ يُصْلِحُكُمْ إِلاَّ أَمِيرٌ بَرٌّ ، أَوْ فَاجِرٌ ، قَالُوا :هَذَا الْبَرُّ قَدْ عَرَفْنَاهُ ، فَمَا بَالُ الْفَاجِرِ ، فَقَالَ :يَعْمَلُ الْمُؤْمِنُ وَيُمْلَى لِلْفَاجِرِ ، وَيُبَلِّغُ اللَّهُ الأَجَلَ ، وَتَأْمَنُ سُبُلُكُمْ ، وَتَقُومُ أَسْوَاقُكُمْ ، وَيُقْسَمُ فَيْؤُكُمْ وَيُجَاهَدُ عَدُوُّكُمْ وَيُؤْخَذُ لِلضَّعِيفِ مِنَ الْقَوِيِّ ، أَوْ قَالَ :مِنَ الشَّدِيدِ مِنْكُمْ.

(۳۹۰۸۶) حضرت ابوبختری فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے کہا کہ اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں۔ پھر ایک

اور آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں۔ بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے اور وہ لوگ آپ کو حقیر نہ سمجھیں جو ایمان نہیں رکھتے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ یہ کہہ رہے ہیں کہ امارت نہیں ہے۔ اے لوگو! تمہارے لئے امیر کا ہونا ضروری ہے، خواہ وہ نیک ہو یا فاسق۔ لوگوں نے کہا کہ نیک امیر کو تو ہم نے دیکھ لیا۔ فاسق کیسا ہوتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومن عمل کرتا ہے اور فاجر کو ڈھیل دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ مدت تک پہنچاتا ہے، تمہارے راستے مامون ہیں، تمہارے بازار قائم ہیں، تمہارا مال غنیمت تقسیم کیا جاتا ہے، تمہارے دشمن سے جہاد کیا جاتا ہے۔ ضعیف کا حق قوی سے لے کر اسے دلایا جاتا ہے۔

(۳۹۰۸۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ وَالضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ مَغْنَمًا يَوْمَ حنين، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اعْدِلْ، فَقَالَ: هَاكَ لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ، فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَقْتُلْهُ ، فَقَالَ: لاَ، إِنَّ لِهَذَا أَصْحَابًا يَخْرُجُونَ عِنْدَ اخْتِلاَفٍ مِنَ النَّاسِ، يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، تَحْقِرُونَ صَلاَتَكُمْ مَعَ صَلاَتِهِمْ وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ كَأَنَّ يَدَهُ ثَدْيُ الْمَرْأَةِ ، وَكَأَنَّهَا بَضْعَةٌ تَدَرْدَرُ ، قَالَ : فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ : فَسَمِعَ أُذُنِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَصَرَ عَيْنِي مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَتَلَهُمْ ، ثُمَّ اسْتَخْرَجَهُ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ.

(بخاری ۶۱۶۳۔ احمد ۶۵)

(۳۹۰۸۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان حنین کا مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ بنو تمیم کا ایک آدمی آیا جسے ذوخویصرہ کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! انصاف کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا ناس ہو، اگر میں انصاف نہ کروں تو میری ناکامی اور نامرادی میں کیا شک ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجئے، میں اسے قتل کر دوں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں، اس کے کچھ ساتھی ہیں جو لوگوں کے اختلاف کے وقت ظاہر ہوں گے۔ یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ تم ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز کو حقیر سمجھو گے، تم ان کے روزے کے سامنے اپنے روزے کو حقیر سمجھو گے۔ ان کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں عورت کے پستان جیسے ہاتھ والا ایک آدمی ہوگا، جو گوشت کے ٹکڑے کی طرح لٹک رہا ہوگا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بات کو حنین کے دن میرے کانوں نے سنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ خوارج کے خلاف جنگ میں میری آنکھوں نے دیکھا کہ اس کو نکالا گیا اور میں نے اس علامت والے شخص کو دیکھا۔

(۳۹۰۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ ذِي أَبِي

كَثِيرَةَ ، قَالَ : خَطَبَنَا عَلِيٌّ يَوْمًا ، فَقَامَ الْخَوَارِجُ فَقَطَعُوا عَلَيْهِ كَلَامَهُ ، قَالَ : فَنَزَلَ فَدَخَلَ وَدَخَلْنَا مَعَهُ ، فَقَالَ : أَلَا إِنِّي إِنَّمَا أُكِلْتُ يَوْمَ أُكِلَ الثَّوْرُ الأَبْيَضُ ، ثُمَّ قَالَ : مَثَلِي مَثَلُ ثَلَاثَةِ أَثْوَارٍ وَأَسَدٍ اجْتَمَعْنَ فِي أَجَمَةٍ : أَبْيَضَ وَأَحْمَرَ وَأَسْوَدَ ، فَكَانَ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا مِنْهُنَّ اجْتَمَعْنَ ، فَامْتَنَعْنَ مِنْهُ ، فَقَالَ لِلأَحْمَرِ وَالأَسْوَدِ : إِنَّهُ لَا يَفْضَحُنَا فِي أَجَمَتِنَا هَذِهِ إِلَّا مَكَانُ هَذَا الأَبْيَضِ ، فَخَلِّيَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ حَتَّى آكُلَهُ ، ثُمَّ أَخْلُو أَنَا وَأَنْتُمَا فِي هَذِهِ الأَجَمَةِ ، فَلَوْنُكُمَا عَلَى لَوْنِي وَلَوْنِي عَلَى لَوْنِكُمَا قَالَ : فَفَعَلَا قَالَ : فَوَثَبَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُلَبِّثْهُ أَنْ قَتَلَهُ .

٢- قَالَ : فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُهُمَا اجْتَمَعَا ، فَامْتَنَعَا مِنْهُ ، فَقَالَ لِلأَحْمَرِ : يَا أَحْمَرُ ، إِنَّهُ لَا يُشْهِرُنَا فِي أَجَمَتِنَا هَذِهِ إِلَّا مَكَانُ هَذَا الأَسْوَدِ ، فَخَلِّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ حَتَّى آكُلَهُ ، ثُمَّ أَخْلُو أَنَا وَأَنْتَ ، فَلَوْنِي عَلَى لَوْنِكَ وَلَوْنُكَ عَلَى لَوْنِي ، قَالَ : فَأَمْسَكَ عَنْهُ فَوَثَبَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُلَبِّثْهُ أَنْ قَتَلَهُ .

٣- ثُمَّ لَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ قَالَ لِلأَحْمَرِ : يَا أَحْمَرُ ، إِنِّي آكِلُكَ ، قَالَ : تَأْكُلُنِي ، قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : إِمَّا لَا فَدَعْنِي حَتَّى أُصَوِّتَ ثَلَاثَةَ أَصْوَاتٍ ، ثُمَّ شَأْنَكَ بِي ، قَالَ : فَقَالَ : أَلَا إِنِّي إِنَّمَا أُكِلْتُ يَوْمَ أُكِلَ الثَّوْرُ الأَبْيَضُ ، قَالَ : ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ : أَلَا وَإِنِّي إِنَّمَا وَهَنْتُ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ.

(۳۹۰۸۸) حضرت عمیر بن زوذی ابوکثیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا، اس خطبہ میں خوارج کھڑے ہوئے اور ان کی بات کو کاٹ دیا۔ وہ نیچے اترے اور حجرے میں تشریف لے گئے، ہم بھی ان کے ساتھ اندر چلے گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس دن کھایا گیا جس دن سفید بیل کھایا گیا۔ پھر فرمایا کہ میری مثال ان تین بیلوں اور شیر کی سی ہے جو ایک کچھار میں جمع ہوگئے، ایک بیل سفید تھا، ایک سرخ اور ایک کالا، جب بھی شیر ان بیلوں کو کھانے کی کوشش کرتا وہ تینوں جمع ہو جاتے اور شیر کا مقابلہ کرتے اور شیر کو باز رکھتے۔ ایک دن شیر نے سرخ اور کالے بیل سے کہا کہ سفید بیل کا رنگ اس کچھار میں ہماری ذلت کا سبب ہے، تم دونوں ایسا کرو کہ مجھے وہ بیل کھا لینے دو، پھر ہم تینوں آرام سے اس کچھار میں رہیں گے، میرا اور تمہارا رنگ بھی ایک جیسا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں بیل اس کے جھانسے میں آگئے۔ اس بات کو منظور کر لیا اور شیر نے فوراً حملہ کر کے سفید بیل کا کام تمام کر دیا۔

(۲) پھر اس کے بعد جب کبھی وہ ان دونوں بیلوں میں سے کسی ایک کو مارنا چاہتا تو وہ دونوں جمع ہو جاتے اور اسے باز رکھتے۔ پس ایک دن شیر نے سرخ بیل سے کہا کہ اے سرخ بیل! اس جگہ کالے کے ہونے کی وجہ سے ہماری عزت خراب ہو رہی ہے۔ تم مجھے اجازت دو کہ میں اسے کھا لوں، پھر تم اور میں یہاں اکیلے رہیں گے، میرا رنگ تمہارے جیسا ہے اور تمہارا رنگ میرے جیسا ہے۔ پس سرخ بیل نے اسے اجازت دے دی اور اس نے کالے بیل کا قصہ تمام کر دیا۔

(۳) پھر وہ کچھ دیر تک رکا رہا اور پھر سرخ بیل سے کہا کہ اے سرخ بیل! میں تجھے کھاؤں گا۔ اس نے کہا کہ کیا تو مجھے کھائے گا! اس نے کہا ہاں میں تجھے کھاؤں گا۔ بیل نے کہا کہ اگر تو نے مجھے کھانا ہی ہے تو مجھے تین آوازیں نکالنے کی اجازت دے دے۔ پھر تم جو چاہو کر لینا۔ پھر بیل نے کہا کہ میں تو اسی دن کھایا گیا تھا جس دن سفید بیل کھایا گیا تھا۔

(۴) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یاد رکھو جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا میں اسی دن کمزور ہو گیا تھا۔

(۳۹.۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : خَمَّسَ عَلِيٌّ أَهْلَ النَّهْرِ.

(۳۹۰۸۹) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل نہر کے مال کا خمس دیا تھا۔

(۳۹.۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، أَنَّ عَلِيًّا قَسَمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ رَقِيقَ أَهْلِ النَّهْرِ وَمَتَاعَهُمْ كُلَّهُ.

(۳۹۰۹۰) حضرت حکم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل نہر کے غلام اور ان کا سارا سامان اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا تھا۔

(۳۹.۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ، عَنْ أَمْوَالِ الْخَوَارِجِ ، فَقَالَ : لَيْسَ فِيهَا غَنِيمَةٌ وَلاَ غُلُولٌ.

(۳۹۰۹۱) بنو تمیم کے ایک آدمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے خوارج کے مال کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس میں غنیمت اور غلول نہیں ہے۔

(۳۹.۹۲) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : فَزِعَ الْمَسْجِدُ حِينَ أُصِيبَ أَهْلُ النَّهْرِ.

(۳۹۰۹۲) حضرت ابن ادریس کے دادا بیان کرتے ہیں کہ جب اہل نہر پر حملہ ہوا تو مسجد گونج اٹھی تھی۔

(۳۹.۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ فِي قِتَالِ الْخَوَارِجِ : لَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ قِتَالِ الدَّيْلَمِ.

(۳۹۰۹۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ خوارج کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ان سے قتال کرنا مجھے دیلم سے قتال کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

(۳۹.۹٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ أُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : يَتِيهُ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُؤُوسُهُمْ. (مسلم ۱۶۰)

(۳۹۰۹۴) حضرت سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مشرق کی ایک قوم حق سے ہٹ جائے گی، ان کے سر مونڈے ہوئے ہوں گے۔

(۳۹.۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ : حدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : لَمَّا مَنَعَ عَلِيٌّ الْحَكَمَيْنِ ، قَالَ أَهْلُ الْحَرُورَاءِ : مَا تُرِيدُ أَنْ نُجَامِعَ لِهَؤُلاَءِ ، فَخَرَجُوا فَأَتَاهُمْ إِبْلِيسُ ، فَقَالَ : أَيْنَ كَانَ هَؤُلاَءِ الْقَوْمُ الَّذِينَ فَارَقْنَا مُسْلِمِينَ لَبِئْسَ الرَّأْيُ رَأْيُنَا ، وَلَئِنْ كَانُوا كُفَّارًا لَيَنْبَغِي لَنَا أَنْ نتناولهم ، قَالَ الْحَسَنُ : فَوَثَبَ عَلَيْهِمْ أَبُو الْحَسَنِ فَجَذَّهُمْ جَذًّا.

(۳۹۰۹۵) حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو حکم بنانے سے منع کیا تو اہل حروراء نے کہا کہ ہم ان لوگوں سے

ساتھ جمع ہونے کو تیار نہیں اور وہ چلے گئے۔ پھر ان کے پاس ابلیس آیا اور اس نے کہا کہ وہ قوم کہاں گئی جسے ہم نے مسلمان ہونے کی حالت میں چھوڑ دیا؟ ہماری رائے تو بہت بری رائے تھی۔ اگر وہ کافر بھی ہوتے تب بھی ہمیں ان کو ساتھ رکھنا چاہیے تھا! حضرت حسن فرماتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج پر حملہ کر دیا اور انہیں جڑ سے اکھیڑ دیا۔

(۳۹.۹۶) حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، عَنِ الْهُذَيْلِ بْنِ بِلاَلٍ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّ عِنْدِي غُلاَمًا لِي أُرِيدُ بَيْعَهُ ، قَدْ أُعْطِيتُ بِهِ سِتَّ مِئَةِ دِرْهَمٍ ، وَقَدْ أَعْطَانِي بِهِ الْخَوَارِجُ ، ثَمَانَ مِئَةٍ ، أَفَأَبِيعُهُ مِنْهُمْ ؟ قَالَ : كُنْتَ بَائِعَهُ مِنْ يَهُودِيٍّ ، أَوْ نَصْرَانِيٍّ ؟ قَالَ : لاَ ، قَالَ : فَلاَ تَبِعْهُ مِنْهُمْ.

(۳۹۰۹۶) حضرت ہذیل بن بلال فرماتے ہیں کہ میں محمد بن سیرین کے پاس تھا، ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میرا ایک غلام ہے، میں اسے بیچنا چاہتا ہوں، مجھے اس کے چھ سو درہم دیئے گئے ہیں، اور مجھے خوارج نے اس کے آٹھ سو دراہم دیئے ہیں، کیا میں انہیں بیچ دوں؟ انہوں نے پوچھا کہ کیا تم وہ غلام کسی یہودی یا نصرانی کو بیچنا چاہو گے؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر ان کو بھی نہ بیچو۔

(۳۹.۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهِلٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيٍّ، فَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ النَّهَرِ أَمُشْرِكُونَ هم؟ قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا، قِيلَ: فَمُنَافِقُونَ هُمْ ؟ قَالَ : إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لاَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلاَّ قَلِيلاً ، قِيلَ لَهُ : فَمَا هُمْ ، قَالَ : قَوْمٌ بَغَوْا عَلَيْنَا. (ابن نصر ۵۹۳)

(۳۹۰۹۷) حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان سے اہل نہر کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا وہ مشرک ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ تو شرک سے بھاگنے والے ہیں۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ منافق ہیں؟ انہوں نے کہا کہ منافق اللہ کا تھوڑا ذکر کرتے ہیں۔ ان سے کہا گیا کہ وہ کیا ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ ایک ایسی قوم ہیں جنہوں نے ہم سے بغاوت کی ہے۔

(۳۹.۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَرْفَجَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا جِيءَ عَلِيٌّ بِمَا فِي عَسْكَرِ أَهْلِ النَّهَرِ، قَالَ: مَنْ عَرَفَ شَيْئًا فَلْيَأْخُذْهُ، قَالَ: فَأَخَذُوهُ إِلاَّ قِدْرًا، قَالَ: ثُمَّ رَأَيْتُهَا بَعْدُ قَدْ أُخِذَتْ.

(۳۹۰۹۸) حضرت عرفجہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اہل نہر کے لشکر کا مال و متاع لایا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جس کو جو چیز بھلی لگے وہ لے لے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایک ہانڈی کے سوا سب کچھ لے لیا۔ بعد میں میں نے دیکھا وہ ہانڈی بھی کسی نے لے لی تھی۔

الحمد للہ تعالیٰ! آج بروز جمعۃ المبارک ۷ جون ۲۰۱۲ء بمطابق ۱۷ رجب المرجب ۱۴۳۲ھ کو
مصنف ابن ابی شیبہ کا پہلا اردو ترجمہ مکمل ہوا۔
اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس محنت کو قبول فرمائے اور ہمیں عمل کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین